112319

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

112719

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

۲۳ دسمبر ۱۹۳۴ء

پرکاش لاہور

۱ विश्व माध्यम

آہ سنسا کی گنتی!

شاہ کے قاتل کا سہل!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت: سالانہ للعہ ۔۔۔۔۔۔ ممالک غیر سے للعہ / ششماہی علعہ ۔۔۔۔۔۔ فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۱ | SUNDAY 6th January 1935 | اتوار ۲۳ پوہ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۶ جنوری ۱۹۳۵ء - دیانند آبد ۱۱۰ | جلد ۳۴

آریہ سماج

کفتوحی کے ہندو سماہو کار کے سلسلہ میں فیروزپور کے
۵۔ سب کام دھرم انوسار ار
اسبنہ کو وچار کر کے کیے جانے چاہئیں۔ دینی کو مسٹر سیل سیشن جج
۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ
النسی کی سزا ہوئی تھی۔
شارِیرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔ ہج ہائی کورٹ میں ملزم
۷۔ سب سے پریتی پورک دھرم انوسار
برتنا چاہیے۔
۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے۔ ۱۲ جنوری - دیکھ سفر
۹۔ پریتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے بلکہ مرجانہ کا
کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے۔ آباد کا کہنا ہے
۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے
میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور پرتیک نیم میں سب
سوتنتر ہیں۔

نیچر کے نیم

لنٹن اینیم جا
سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے
جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سروشکتیمان،
نیائکاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی،
انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی،
اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔
گویا منا کرنی یوگیہ ہے۔
وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید
پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم
دھرم ہے۔
ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں
ادیت رہنا چاہیے۔

آریہ نوجوانوں سے خطاب

تمہیں نقشِ باطل مٹا دینا ہوگا
تمہیں معجزہ پھر دکھا دینا ہوگا
جو کہتے ہو کر کے دکھا دینا ہوگا
مئے حبِ قومی کے ساغر پلا کر
سپہرِ وطن پر چمک کر تمہیں پھر
پڑے خدمتِ دیں و اصلاحِ قومی
ہوئے ہیں جو شیدائے مردم پرستی
پڑے خوابِ غفلت میں ہیں سارے ہندی
اچھوتوں کو سینے سے اپنے لگا کر
ہوئے ہیں جو گمراہ راہِ وفا سے
مٹا کر دلوں سے بطالت کی ظلمت
بنے ہیں جو سرشارِ اوہام پرستی
دکھا کر تجلّائے انوارِ وحدت
کل عالم کو ... بنا دینا ہوگا

صداقت کا ڈنکا بجا دینا ہوگا
جو مُردہ ہیں اُن کو جلا دینا ہوگا
زمانہ کو "آریہ" بنا دینا ہوگا
ہمیں مست و بے خود بنا دینا ہوگا
جہاں کو پیامِ ضیاء دینا ہوگا
تمہیں اپنا سر تک کٹا دینا ہوگا
اُنہیں رازِ عرفاں بتا دینا ہوگا
اُنہیں نیند سے پھر جگا دینا ہوگا
محبت کا جوہر دکھا دینا ہوگا
اُنہیں راستہ پھر دکھا دینا ہوگا
حقیقت کا جلوہ دکھا دینا ہوگا
اُنہیں ساغرِ حق پلا دینا ہوگا

(روشن پٹیالوی بی۔ اے)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کیا سا... ...پر...نا چاہیے؟

(از شری ... دیانند سالویشن مشن)

...تجرات

...جی کو جھپڑ وکیل گجرات میرے
...انجینیر کے پاس بھیجا
...ب موصوف نے فرمایا کہ
...کے ساتھ نہیں لگانا چاہیئے۔
...ب ممبر بن جاتا ہوں۔ اور ایک
...ممبری کی شرط کا اعادہ کر دیتا ہوں۔
...رشی دیانند کا نام ساتھ سے ہٹا
...نے اس کی درخواست کو نامنظور

...اکتوبر میں میں امرتسر میں معہ لالہ
...رام جی ہیڈ ماسٹر آریہ سکول اور پروفیسر
...بی جوشی ایم۔ اے۔ سالویشن مشن کے
...ے بھکشا کر رہا تھا۔ وہاں پر ہم ایک دوکاندار
...کے پاس گئے۔ جو کہ لالہ اننت رام جی کا شاگرد
...تھا۔ مگر سناتن دھرمی خیالات کا تھا۔ اس نے
کہا کہ میں معقول رقم دینے کو تیار ہوں بشرطیکہ
...دجی کا نام مشن سے ہٹا دیا جائے۔ میں نے
...ی درخواست کو بھی نامنظور کر دیا۔

مجھے حیرانی اس بات ...
سوامی دیانند کو محض آریہ سماج ...
ہیں۔ ایسا خیال کرنے سے ... دیانند
کے بھگتوں کو اتنو بھو نہیں کرتے۔ اور رشی کی
ہتک کرتے ہیں۔

رشی دیانند پر دیگر ہندوؤں کو اتنا ہی
ادھیکار اور فخر حاصل ہے۔ جتنا کہ آریہ
سماجی ہندوؤں کو۔ وہ ہندوؤں مسلمانوں
سکھوں اور عیسائیوں کو یا سب کا مشترکہ
سیوک۔ محمد اور موسیٰ وغمگسار تھا۔ ہندوستان
میں جنم لینے کی وجہ سے انہیں قدرتی طور پر
ہندوستان اور اس کے باشندوں کے ساتھ
پریم تھا۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ دیگر
ممالک اور غیر اقوام سے نفرت کرتے تھے۔
ہرگز نہیں۔ وہ بنی نوع انسان کا کلیان اور
بھلا چاہتے تھے۔ اگر ایسے مہان پرش کا نام
مشن کے ساتھ وابستہ نہ کیا جائے۔ تو میں
سمجھتا ہوں۔ کہ ہم کرتگھنتا اور ناشکر گزاری ...

...گے۔ ہمارے شاستروں میں
...سب سے بڑا پاپ کرتگھنتا کا ہے۔ جس کے
لئے کوئی پرائشچت نہیں۔

دوئم۔ انیسویں صدی میں سب سے پہلا شخص
سوامی دیانند تھا۔ جس نے کہ ہندو قوم کی
توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی۔ کہ ویدک دھرم
عالمگیر ہے۔ اور ہمیں اس کی دعوت سارے
سنسار کو دینی چاہیئے۔ اس خیال سے بھی یہ
ضروری معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں سالویشن مشن
کے ساتھ رشی دیانند کا نام وابستہ کرتا۔ جو کہ
پچھلی صدی کے سب سے بڑے شدھ و سدھارک
پرچارک اور ہندو ویدک دھرم کے جیون پر داتا
تھے۔ کرتگھنتا کے پاپ سے بچنے کے لئے یہ
لازمی تھا کہ مشن کے ساتھ میں دیانند جی کا
نام لگاتا۔

سوم۔ قاعدہ ہے۔ کہ جب کبھی کوئی پرش نئی
تحریک شروع کرتا ہے۔ تو وہ ہمیشہ کسی اعلےٰ
بزرگ پاک ہستی۔ مہان پرش یا بزرگ شخصیت ...

...رہ ہی کیا جاتا ہے؟ ہم دیانند ...
کنگال۔ بے سر و سامان۔ اپاہج۔ لنگڑے
لولے ہیں۔ سوامی دیانند ہی ہماری جائداد ...
و ... ہے۔ اس لئے اگر میں نے دیا...
مشن کے ساتھ لگا کر گناہ کبیرہ
سے پرہیز کرتا ہوں۔ کہ یا...
گناہ کروں۔ اے پرماتما! ...
مشن پارٹمکھیں تک پہنچ ...
کسی نئی تحریک ...

...تو میں اس کے ساتھ ...
تاکہ میں ناشکر گزاری سے ...
ارے بھولے بھائیو! اگر ہم سردار دیا...
جی مرحوم کی گیارہ لاکھ روپیہ کی بخشش ...
سکتے ہیں۔ اور کالج کا نام نہیں ... سکتے۔ تو ایک ہزار یا لاکھ روپیہ کی
کیا میں مشن سے دیانند کا نام ہٹا
ہوں؟ اگر کوئی سیٹھ ساہوکار ...
دے۔ کہ میں ایک کروڑ روپیہ تم کو ...

...کا نام اس کے ساتھ ...
سمجھتا ہوں۔ کہ ہند...
...دولت۔ ہماری ...
دیانند ہے۔ اگر ...
سے نکال دیا جائے ...

ہماری جسمانی و روحانی ترقی ...

جب ہمارا جسم صاف خون سے پر ہوگا ہم ہر حالت
کی طرف ترقی کرتے جائیں گے بحالت دیگر اپنی اور
کی خوفناک نار موجود ہے۔ اس لئے خون اور منی کی جملہ
دور کرنے کے لئے قبض۔ بد ہضمی۔ جریان۔ احتلام اور ...
سے نجات حاصل کرنے کے لئے دل و دماغ اور معدہ کو مضبوط
بنانے کے لئے آج ہی مفرحات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں
استعمال شروع کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ ؎ گولیاں صرف ... ہا
ڈبیاں للعہ سرزندگی کے تمام خطرات سے بچنے کے لئے ...
عمدہ مضامین سے مزین کتاب "کام شاستر" بالکل مفت ...
ویدشاستری منی شنکر گووندجی جامنگر کاٹھیاواڑ
لاہور ایجنٹ :۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوترمنڈی

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲؎ عہ جمالستان

(محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول للعہ

منیجر "نگار" لکھنؤ

ضرورت ہے!

ململ کی چادرے (کھلی یا بند) کا سٹاک رکھنے اور فروخت
کرنے کے لئے ہمیں فوراً کچھ معتبر اشخاص کی ضرورت
ہے۔ جن کو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے
گی۔ اس کے سوائے مکان کا کرایہ اور نوکر علیحدہ ملیں
گے۔ ساری خط و کتابت انگریزی میں ہونی چاہیئے۔
مزید تفاصیل کے لئے منیجر مِلز ہاؤس کو لکھیں

P.O. Box No. 6837

Burra Bazar Calcutta

...ور کی ضرورت

آریہ کل اُپین کنیا کے لئے جو کہ مڈل اور ہندی بھوشن
اس ہے ...ور کی ضرورت ہے۔ ور تعلیم یافتہ۔ ...
...سماجی اور برسر روزگار اور ڈ بیس سے ہونا چاہیے
...کے پتا ایک اچھے عہدہ پر ممتاز ہیں۔

خط و کتابت کا پتہ :۔

"R" معرفت منیجر اخبار

"پرکاش" - لاہور

سفید کشٹ کی ... جڑ ...

برہ ... ! میں اوروں کی طرح شہرت ...
چاہتا۔ بلکہ اس کے ایک ہی روز کے ...
سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ ...
ہو جائے۔ تو میں دگنا مال واپس دوں گا۔ ...
ایک ۲ ؎ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت ...
آٹھ آنے دعار ...

سری کشن چندر کتری ...

ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

وی۔ پی آتے ہیں!

ماہ جنوری ۱۹۳۵ء میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے انہیں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار
صاحبان کو چاہیے کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۲۰ جنوری کا پرچہ ۱۸ جنوری کو
بذریعہ وی۔ پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور کسی وجہ سے
وی۔ پی وصول کرنا چاہیں سو بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی۔ پی ہمیں تاریخ
مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں۔ جس سے ہمارا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ لہذا خریدار صاحبان
کو چاہیے۔ کہ منی آرڈر ہر صورت میں ۱۷ جنوری ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے دفتر میں پہنچا دیں۔ یا بذریعہ
کارڈ ہمیں اطلاع دے دیں۔ تاکہ دفتر کا وی۔ پی کا خرچ بچ سکے۔

(منیجر)

ضرورت

...اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا
...چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے
...بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے
...استری پاٹھشالاؤں کے لئے
...ٹیچروں اور اسی قسم کے ضرورت کے
...ضرورت کے لئے "پرکاش" کی خدمات
...حاصل فرمائیے۔

(منیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور ۲۳ دسمبر ۱۹۳۴ء

سنسار کی گتی!

فیڈرل اسکیم کے متعلق زیٹلینڈ کا اعلان!

لندن - ۲ر جنوری - زیٹ لینڈ کے چانسلر نے اپنے لندنی سالکسروں کی معرفت ۔۔۔ حسب ذیل بیان جاری کیا ہے :-

"زیٹلینڈ نے ۔۔۔ کے ریزولیوشن میں غیر مبہم الفاظ ۔۔۔ کیونکہ والیانِ ریاست کے فیڈریشن ۔۔۔ اس امر پر ہے کہ ۔۔۔ تحفظات شامل کئے جائیں ۔۔۔ اندریں حالات ۔۔۔ والیانِ ریاست گورنمنٹ کے کانسٹی ٹیوشن پر غور و خوض کرنے کے بعد اپنی رائے کا اظہار کریں گے ۔

شاہ ختن حج کے لئے روانہ :- امرتسر

۲ر جنوری - ختن کے سابق شاہ امیر عبداللہ جنہیں چینی ترکستان کے انقلاب کے دنوں میں بادشاہ بنایا گیا تھا - اور جو بعد میں اپنے فوجی افسروں اور درباریوں کے ہمراہ وہاں سے بھاگ کر امرتسر آگئے تھے - اپنے وزیروں کے ساتھ حج کو روانہ ہو گئے ہیں - حج کرنے کے بعد آپ پھر ہندوستان واپس آجائیں گے ۔

اودھمڑ میں پلیگ :- جالندھر - اودھمڑ

ضلع ہوشیار پور میں پلیگ کا زور دن بدن زیادہ ہو رہا ہے - تقریباً تین اموات ہو چکی ہیں - لیکن میونسپلٹی کی مشینری ابھی تک حرکت میں نہیں آئی ہے ۔

ایک مسلمان کا قتل :- سری نگر - محلہ

زڈی بل میں ایک مسلمان کی لاش پائی گئی - جس کو قتل کیا گیا تھا - لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا - پولیس مصروفِ تفتیش ہے ۔

انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کا پریذیڈنٹ چل بسا :-

ایمسٹرڈم - انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے پریذیڈنٹ اڈاچی کی موت واقع ہو گئی ہے - مرحوم ۱۹۳۱ء سے اسی عہدہ پر سرفراز تھا - وہ ہیگ آرنیٹرز کا ڈیلی گیٹ تھا - اور اس سے پہلے یورپ کی بڑی بڑی عدالتوں میں جاپان کے نمائندہ کے فرائض ادا کر چکا تھا ۔

وائسرائے کو سلامی دی گئی :- کلکتہ

یکم جنوری - آج صبح میدان میں نوروز کے سلسلہ میں پریڈ ہوئی - لارڈ ولنگڈن اور گورنر بنگال وہاں موجود تھے - وائسرائے کو سلامی دی گئی ۔

اقدام خودکشی :- بنگہ - جھنگا رام کمہار پان فروش

نے اپنے گھر پر جھگڑا کی بنا پر دو تین گولیاں افیون کی کھا لیں - مگر ڈاکٹری امداد سے وہ بچ گیا - معاملہ پولیس نے ہاتھ میں لے لیا ہے - جھنگا رام ضمانت پر ہے ۔

قلات کے ہندوؤں کا ایجنٹ گورنر جنرل کو میموریل!

شاہ آباد کوٹ - یکم جنوری - پریذیڈنٹ ہندو سبھا شاہ آباد کوٹ نے ایجنٹ گورنر جنرل آف انڈیا کوئٹہ کو ایک عرضداشت بھیجی ہے - جس میں لکھا ہے - کہ قلات کے علاقہ میں اگر کوئی صاحب جائداد ہندو مر جاتا ہے - تو مقامی سردار مرحوم کی آخری خواہشات اور اس کے وارثوں کے حقوق کی تحقیقات کئے بغیر اس کی جائداد چھین لیتے ہیں - اور آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں - ہندوؤں کی جائداد کی سرداروں میں تقسیم تمام قانون کے منشا کے خلاف ہے - اور آپ کی طرف سے حکم اس طریقہ کو فوراً بند کر دے گا - نصیر آباد تحصیل میں جب دعوے ہوتے ہیں - تو کورٹ فیس ادا کی جاتی ہے - اور پھر اس کے بعد معاملہ جرگہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے - یہ بات قانون اور فرانسیٹر ریگولیشن کے بھی خلاف ہے - اس ضابطہ کی وجہ سے ان مقدمات کی اپیل نہیں ہو سکتی - اور انصاف پورے طور پر نہیں ہوتا - یہ امر قابلِ افسوس ہے کہ پنجاب کے قانونِ اراضی کی وجہ سے کوئی ہندو نہ زمین رکھ سکتا ہے - اور نہ خرید سکتا ہے - نصیر آباد تحصیل میں ۸۸ فیصدی زمین بلا کاشت پڑی ہے - اور اگر ہندوؤں کو زمین خریدنے کی اجازت دے دی جائے - تو وہ اس پر اپنا روپیہ لگا کر اسے زرخیز بنا دیں گے - اور اس طرح گورنمنٹ کے مالیہ میں بھی اضافہ ہوگا ۔

شری یت سبھاش بابو کو یورپ جانے کی اجازت

کلکتہ - یکم جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ شری یت سبھاش چندر بوس کے معائنہ کے لئے جو میڈیکل بورڈ مقرر کیا گیا تھا - اس نے سفارش کی ہے - کہ شری یت سبھاش کو علاج معالجہ کے لئے یورپ بھیجا جائے - چنانچہ اس سفارش کو مدنظر رکھتے ہوئے بنگال گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے - کہ شری یت سبھاش بابو کو یورپ جانے کی اجازت دی جائے - تاکہ وہ اپنے پہلے طریق علاج کو جو ان کی ہندوستان میں اچانک واپسی کی وجہ سے رک گیا تھا پھر شروع کر سکیں ۔

بنارس کی چھاؤنی توڑ دی گئی :- احمد آباد

۳۱ر دسمبر - ایک اطلاع مظہر ہے - کہ آٹھویں احمد آباد رجمنٹ کو مستقل طور پر بنارس سے آگرہ چھاؤنی میں منتقل کر دیا گیا ہے - مزید معلوم ہوا ہے کہ بنارس کی چھاؤنی ہمیشہ کے لئے توڑ دی گئی ہے ۔

نو ماہ میں ۲۸۰۲ حادثے :- ماسکو

۳۱ر دسمبر - گورنمنٹ روس کے اخبار رسوٹیا کا بیان ہے - کہ سوویٹ ریلوے پر ۹ ماہ میں ۲۸۰۲ حادثے ہوئے - اخبار مذکور ان حادثوں کو سٹاف میں ڈسپلن کی کمی سے منسوب کرتا ہے ۔

آل انڈیا ایودھیا ڈے کی تقریب :-

دہلی - یکم جنوری - مسٹر گنپت رائے آنریری سیکرٹری ہندو مہاسبھا نے پراونشل آرگنائزیشنوں کو ایک سرکلر بھیجا ہے - جس میں ان سے درخواست کی ہے کہ وہ ایودھیا کے ہندوؤں پر بھاری تعزیری ٹیکس لگائے جانے کے خلاف بطور پروٹسٹ ۱۳ر جنوری کو جلسے کریں ۔

کلکتہ میں ایک دن میں ۲۳۰ سزایابیاں

کلکتہ - ۲ر جنوری - آج کرسمس کی چھٹیوں کے بعد جب عدالتیں کھلیں تو ۲۲۰ ۔۔۔

افغانی اور ایرانی سرحد کا قضیہ :-

کابل (بذریعہ ڈاک) - سرحد ایران کے متعلق رپورٹر نے زور آباد میں جس حادثہ کی اطلاع دی تھی - اس کے متعلق "اصلاح" کی تازہ ترین اشاعت میں یہ خبر درج کی گئی ہے - کہ تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا گیا ہے - وزیر خارجہ افغانستان سرحد کی طرف روانہ ہو گئے ہیں - سفیر افغانستان طہران بھی وہاں پر موجود ہوں گے - حکومت افغانستان نے وزیر خارجہ ایران اور سفیر ایران مقیم کابل کو بھی تعاون کی دعوت دی ہے - تاکہ اس تحقیقات کو اچھی طرح پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے ۔

حیدر آباد ڈے منائے جانے کی تجویز :-

لکھنؤ - یکم جنوری - ایک مسلمان نے تجویز کی ہے کہ خود مختاری کے متعلق ریاست حیدر آباد کا مطالبہ مسلمانوں کے پروگرام کا جزو بننا چاہئے - اور اس مطالبہ پر زور دینے کے لئے مسلم کانفرنس یا مسلم لیگ کو ایک حیدر آباد ڈے مقرر کرنا چاہئے ۔

۔۔۔ جرم کے سزا ابھی دی گئی - آٹھ آنے ۔۔۔

پالا شاہ کے مبینہ قاتل کا اپیل!

لاہور - ۲ر جنوری - فیروز پور کے ہندو ساہوکار لالہ پالا شاہ کے قتل کے سلسلہ میں فیروز پور کے ایک مسلم نوجوان محمد صدیق کو مسٹر سیل سیشن جج لاہور کی عدالت سے پھانسی کی سزا ہوئی تھی - میاں عبدالعزیز بیرسٹر نے آج ہائی کورٹ میں ملزم کی طرف سے اپیل دائر کی ہے ۔

وزیر ہند کے خلاف دعویٰ :-

الہ آباد - ۲ر جنوری - ریلوے سفر میں ضربات آنے پر وزیر ہند کے خلاف ۲۰ ہزار روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ دائر کیا گیا ہے - مدعی لالہ پرمانند تاجر الہ آباد کا کہنا ہے کہ ڈاؤن پنجاب میل میں سفر کرتے ہوئے ایک ویگن کے کھلے دروازہ سے ان کی دائیں کہنی پر ضرب آئی تھی ۔

مردہ شخص کو خطاب :- دہلی - یکم جنوری -

اس سال کے خطابات کی ایک خاص بات یہ ہے - کہ ایک ایسے شخص کو خطاب ملا ہے - جو اس دنیا سے کوچ کر چکا ہے - ساناؤ کے لالہ برج کشور سابق ایم - ایل - سی کو جو ۲۰ر دسمبر کو دفعتہً چل بسے تھے - بی - اے - ای کا خطاب ملا ہے ۔

گدھے کا جلوس :- جڑانوالہ

جمعہ کی نماز کے بعد چند مسلمانوں نے ایک گدھے کا جلوس شہر میں نکالا - گدھے پر ایک مصنوعی آدمی بیٹھا تھا - اور اہلِ جلوس اسے جوتے لگا رہے تھے - اور کہہ رہے تھے - کہ یہ اسے روزہ نہ رکھنے کی سزا ہے ۔

ملتان میں چیچک :- ملتان -

سنا گیا ہے - کہ آج کل چھوٹے چھوٹے بچوں میں چیچک کا مرض پھیل رہا ہے ۔

پنجابی کانفرنس :- جالندھر - پہلی پنجابی

کانفرنس نہایت شان و شوکت سے منائی گئی - ایک بڑا بھاری جلوس نکالا گیا - پنجاب بھر کے شاعر اس میں شامل ہوئے - کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی ۔

۱۳۰ سال کی عمر میں موت :- پیرس (بذریعہ

ڈاک) سلجونٹ فرانس کی ایک عورت کی حال ہی میں موت ہوئی ہے - اس کی عمر ۱۳۰ سال کی تھی - لیکن وہ غیر شادی شدہ تھی - جوانی میں کئی آدمیوں نے اس سے شادی کی درخواست کی - لیکن وہ انہیں نامنظور کرتی رہی - وہ کہا کرتی تھی - کہ میں شادی کرکے اپنے آپ کو پابند نہیں بنانا چاہتی ۔

ہندوؤں اور سکھوں میں لڑائی

کل موریہ دروازہ کے اندر چند ہندوؤں اور سکھوں ۔۔۔ ہو گئی - بیان کیا جاتا ہے - کہ ایک پارٹی نے دوسری ۔۔۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ڈاکٹر خانصاحب پر سے پابندی ہٹا لی گئی

پشاور یکم جنوری۔ ڈاکٹر خان صاحب کو سرحد کے قانون امن عامہ کے ماتحت جو نوٹس دیا گیا تھا۔ میعاد ختم ہونے کے باوجود اس کی تجدید نہیں کی گئی۔ سیاسی حلقوں میں اس کے یہ معنی لئے جاتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب پر سے سرحد میں داخلہ کے متعلق پابندی ہٹالی گئی ہے لیکن ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی سرکاری اعلان نہیں کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب عنقریب صوبہ سرحد تشریف لائیں گے۔ اور پشاور میں میڈیکل پریکٹس شروع کریں گے۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو پہلے پنجاب اور سرحد دونوں صوبوں میں داخل ہونے کی ممانعت تھی۔ چند دن ہوئے جب انہوں نے مہاتما جی کے ہمراہ دہلی آنا تھا۔ تو انہیں پنجاب گورنمنٹ نے واردھا میں بذریعہ تار اطلاع دی۔ کہ پنجاب میں داخل ہونے کے متعلق ان پر جو پابندی تھی۔ اسے واپس لے لیا گیا ہے۔ چونکہ پنجاب گورنمنٹ نے حکم واپس لے لیا ہے۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سرحد گورنمنٹ بھی اب نوٹس کی تجدید کرنا نہیں چاہتی۔ گورنمنٹ کے اعلان کا نہایت بیتابی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔

دھیمہ کا قابل قدر دان:-

کلکتہ یکم جنوری۔ کلکتہ کے مشہور رئیس ہری چند جگروتی نے راجشاہی میں آٹوموبیک سکول قائم کرنے کے لئے پچھتر ہزار روپیہ نقد اور زمین کا ٹکڑا جس کی چار ہزار روپیہ سالانہ آمدنی ہے عطا کیا ہے۔

صوبہ گلگت کا مکمل قبضہ انگریزوں کے سپرد

سری نگر یکم جنوری۔ اخبار کشمیر ٹائمز کی اس خبر سے سنسنی پھیل گئی ہے۔ کہ صوبہ گلگت سے تمام ریاستی سول افسران واپس بلائے جا رہے ہیں۔ اور گلگت کا مکمل نظام حکومت ہند کے سپرد کیا جائے گا۔ ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ جب ماہ ہوئے کچھ ریاستی افواج گلگت سے واپس بلالی گئی تھیں۔ اور گلگت فرنٹیئر کا فوجی قبضہ انگریزوں کے سپرد کیا گیا تھا۔

ہریجن انڈسٹریل ہوم کی جائداد:- نئی

دہلی یکم جنوری۔ مجوزہ ہریجن انڈسٹریل ہوم کی جائداد کا انتظام جس بورڈ آف ٹرسٹیز کے سپرد ہوگا۔ اس میں مسٹر جی۔ ڈی برلا، سیٹھ جمنا لال بجاج اور مسٹر ستیش داس گپتا شامل ہوں گے۔

برما میں جنگلی ہاتھیوں کا شکار:-

رنگون ۳۱ دسمبر۔ جنگلی ہاتھیوں نے ضلع انسین میں خوف و ہراس پیدا کر رکھا ہے۔ دیہاتیوں کی درخواست پر گذشتہ اکتوبر میں ایک رینجر کو ہاتھیوں کو ہلاک کرانے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اس وقت تک بیس ہاتھیوں کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔ سب سے بڑا ہاتھی ۹ فٹ ۲ انچ تھا۔

آریہ سماج کمالیہ کا نگر کیرتن حکماً بند

منتری آریہ سماج کمالیہ رقمطراز ہیں۔ کہ اس سال آریہ سماج کمالیہ کا وارشک اتسو ۲۸۔۲۹۔۳۰ اور ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء کو تھا۔ نگر کیرتن کی اجازت کے لئے ۱۷ دسمبر ۱۹۳۷ء کو ایک درخواست مقامی پولیس کو دی گئی۔ درخواست ہذا کا ۲۷ دسمبر تک کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ مگر ۲۸ دسمبر کی شام کو سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع لائل پور کا مقامی پولیس کے نام تار آیا کہ مہاشہ سوہری رام آپ پردھان آریہ سماج کی درخواست برائے لائسنس نگر کیرتن نامنظور ہے۔ کیونکہ درخواست دیر سے دی گئی تھی۔ سب انسپکٹر پولیس کمالیہ کی اطلاع پر آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے نگر کیرتن کا پروگرام ترک کرکے سنکیرتن کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلہ کی منادی شہر میں بھی کرا دی گئی۔ شام کے ساڑھے پانچ بجے سنکیرتن شروع ہوا جس میں آریہ بھائی اور بہنیں بھاری تعداد میں شریک ہو کر سماج مندر سے شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ ابھی یہ بھائی چھابڑوں کے محلہ میں ہی پہنچے تھے۔ کہ پولیس کے کچھ سپاہی آ گئے۔ اور انہوں نے جلوس کو آگے جانے سے روک دیا۔ پولیس والوں نے دریافت کرنے پر یہ بتایا کہ یہ تھانیدار کا حکم ہے۔ جلوس وہیں کھڑا ہو کر سنکیرتن کرتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد تھانیدار پولیس کی ایک جمعیت اور ہتھکڑیاں وغیرہ ساتھ لے کر آ پہنچا۔ اور کہا کہ میں جلوس کو آگے نہیں جانے دوں گا۔ تھانیدار صاحب سے عرض کیا گیا کہ ایسے سنکیرتن یہاں ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ اور نہ صرف آریہ سماج بلکہ دوسری سوسائٹیاں بھی بلا لائسنس حاصل کئے ایسے سنکیرتن کرتی رہی ہیں۔ اور آج تک کبھی کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئی۔ تھانیدار صاحب نے کہا کہ اگر جھنڈے واپس کر دو۔ تو جلوس آگے جا سکتا ہے۔ پولیس نے آگے جانے کا راستہ روک رکھا تھا۔ اس لئے جلوس ایک گھنٹہ تک وہیں ٹھہرا رہا۔ اور سنکیرتن کرتا رہا۔ بعد ازاں مجبوراً واپس لوٹنا پڑا۔ رات کو پنڈال میں احتجاجی جلسہ ہوا جس میں پندرہ سو کے قریب آریہ بھائی شامل ہوئے۔ جلسہ ہذا میں پولیس کی اس غیر قانونی کارروائی اور آریہ سماج کے جائز حقوق پر جبر کے برخلاف پروٹسٹ کا اظہار کیا گیا۔

گورنمنٹ اور کانگرس میں صلح کے لئے سرگرمیاں

دہلی یکم جنوری۔ "ٹائمز ویکلی" کا نامہ نگار لندن سے لکھتا ہے کہ جس وقت مسٹر اینڈریوز ہندوستان کو روانہ ہوئے تھے۔ تو قیاس کیا جا رہا تھا کہ وہ اپنی نئی کتاب کے لئے جو وہ ہندوستان کے متعلق لکھ رہے ہیں۔ مسالہ جمع کرنے گئے ہیں۔ ہندوستان کے موجودہ حالات کے متعلق وہ اس لئے بھی ذاتی واقفیت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ یہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن ہندوستان کے متعلق مسٹر اینڈریوز کا ایک لیکچر کرانے والی ہے۔ چونکہ وہ ہندوستان کی صحیح صورت حالات برطانوی عوام کے سامنے رکھنا چاہتے تھے۔ اس لئے یہ بیان کیا گیا۔ کہ وہ ہندوستان گئے ہیں۔ اور اس کا ان کی کتاب سے کوئی تعلق نہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مسٹر اینڈریوز انگلستان کی نیشنل گورنمنٹ اور مہاتما گاندھی میں صلح کرانے گئے ہیں۔ اس تحریک کا آغاز جنرل سمٹس نے کیا تھا جن دنوں وہ لندن میں تھے۔ انہوں نے مسٹر اینڈریوز سے ہندوستان جانے کو کہا تھا۔ جنرل سمٹس نے ہندوستان کے متعلق برطانوی وزراء سے گفتگو کی تھی۔ اور وہ اسی نتیجہ پر پہنچے تھے۔ کہ اگر مہاتما گاندھی اصلاحات کے اصولوں کو مان لیں۔ اور گورنمنٹ سے تعاون کرنے کو تیار ہو جائیں۔ تو برٹش گورنمنٹ تحفظات کو ڈھیلا کرنے کو تیار ہو جائے گی۔

اس سلسلہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جنرل سمٹس نے مہاتما گاندھی کو جو پیغام بھیجا ہے۔ اس میں یہ مشورہ دیا ہے کہ چونکہ ٹوری ممبران پارلیمنٹ ہندوستان کو اصلاحات دینے کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس لئے مہاتما گاندھی کو گورنمنٹ سے تعاون کرکے ٹوریوں کی مخالفت کو کمزور کرنا چاہئے۔ اس کے لئے مہاتما جی نہ صرف نئی اصلاحات کو منظور کریں بلکہ فوراً لندن جا کر برطانوی وزراء سے گفت و شنید شروع کر دیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مہاتما گاندھی یہ شرائط مان جائیں۔ تو برطانوی وزراء بھی ان کے بہت سے مطالبات منظور کرنے کو تیار ہو جائیں گے۔

کیپ ٹاؤن ۳۱ دسمبر۔ ہندوستان میں مجوزہ اصلاحات کے متعلق جنوبی افریقہ کے سرکردہ مدبر اور سیاستدان جنرل سمٹس نے رائٹر کے نمائندہ کو ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ میں نے آئینی اصلاحات کے متعلق مسٹر گاندھی کو ایک چھٹی تحریر کی ہے۔ ہمارے درمیان اکثر خط و کتابت ہوتی رہتی ہے۔ میں نے اپنی ایک چٹھی میں اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ تعاون کی پالیسی پر عمل کریں۔ اور نئی ہندوستانی اصلاحات کی حمایت کریں۔ یہ چٹھی میں نے محض اپنی پرائیویٹ حیثیت میں لکھی ہے۔

اتحاد کانفرنس کی تجویز

لاہور یکم جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آزاد خیال قومی کارکنوں نے فیصلہ کیا ہے کہ لاہور میں ایک اتحاد کانفرنس کی جائے۔ جس میں تمام قومی کارکنوں کو شرکت کی دعوت دی جائے۔

کانگرس سوشلسٹ کانفرنس:-

لاہور یکم جنوری۔ ماہ مارچ کے آغاز میں لاہور میں پنجاب کانگرس سوشلسٹ کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں سرکردہ نوجوان سوشلسٹ شرکت اختیار کریں گے۔

پنجاب سٹوڈنٹس کانفرنس لاہور:-

لاہور یکم جنوری۔ پنجاب سٹوڈنٹس یونین کی پانچویں کانفرنس فروری ۱۹۳۷ء میں زیر صدارت ڈاکٹر ٹیگور لاہور میں منعقد ہوگی۔ جس میں مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی، مسٹر نیڈو، مسٹر گروچرن علی، مسٹر عبداللہ اور دیگر سرکردہ لیڈران کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

مسٹر گابا کی طرف سے عید پر دعوت:-

لاہور یکم جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کے۔ ایل۔ گابا ایم۔ ایل۔ اے عید کے روز ۵ بجے اپنی کوٹھی میں لاہور کے سرکردہ مسلمان اور احراری کارکنوں کو عید کی خوشی میں ایک شاندار دعوت دیں گے۔

نمبردار کا قتل:-

لائلپور ۳۱ دسمبر۔ سمندری سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک نواحی گاؤں میں پولیس ایک شخص کے قتل کے سلسلہ میں تفتیش کر رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ قتل کا شبہ مقتول کی بیوی اور اس کے آشنا پر کیا جا رہا ہے۔ تفاصیل کا انتظار ہے۔

پولیس لائنز میں چوری:-

شیخوپورہ ۳۱ دسمبر۔ کل یہاں روز روشن میں ایک اور چوری ہوئی۔ یہ چوری سپرنٹنڈنٹ پولیس کے آفس کے ہیڈ کلرک کے گھر میں ہوئی۔ جو پولیس لائنز میں رہتا ہے۔ چور اس وقت آئے۔ جب گھر والے کسی کو ملنے کے لئے باہر گئے ہوئے تھے۔ اور ہیڈ کلرک کی بیوی کے دو ہزار روپیہ کے زیورات لے گئے۔

پانچ اکالیوں کی گرفتاری:-

امرتسر یکم جنوری۔ مقامی پولیس نے موضع راہوں ضلع امرتسر کے پانچ اکالیوں کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتاری مقامی گوردوارہ پر زبردستی قبضہ کرنے کے سلسلہ میں ہوئی ہے۔

قادیان میں سکھوں کے دیوان:-

امرتسر یکم جنوری۔ ۵۔ ۶ اور ۷ جنوری کو قادیان ضلع گورداسپور میں سکھوں کے بھاری دیوان ہوں گے۔ پروفیسر جودھ سنگھ ایم۔ اے اور پروفیسر گنگا سنگھ ایم۔ اے وغیرہ سکھ لیڈر تقریریں کریں گے۔

نمبردار کا قتل:

امرتسر یکم جنوری۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ موضع سرائے امانت خاں ضلع امرتسر کے نمبردار سردار جعفر سنگھ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ تفاصیل کا انتظار ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲۳ پوہ سمت ۱۹۹۱

"پرکاش" کا نیا سال

"پرکاش" کی زندگی کا ایک اور سال ختم ہو گیا۔ اس نے ۱۸۹۸ء میں جنم لیا تھا۔ اس طرح اس نے اپنی زندگی کے تیس برس سماپت کر لئے ہیں۔ میں اسے بھی اپنا بچہ سمجھتا ہوں۔ اس لحاظ سے وہ میرے دونوں لڑکوں سے بڑا ہے۔ آج تیس سال کے بعد جب میں ان حالات پر نگاہ ڈالتا ہوں۔ جن میں اس نے جنم لیا تھا۔ تو مجھے تعجب ہوتا ہے۔ کہ وہ اتنے سالوں تک کیسے زندہ رہا۔ جس وقت میں نے اپنے کچھ اور بھائیوں کے ساتھ مل کر اسے جاری کیا۔ میں ایک وِدیارتھی تھا۔ ہم سب کی حالت بے گھر بے زر اور بے پر کی سی تھی۔ چالیس روپیہ کے سرمایہ سے اسے جاری کیا گیا۔ اس کے لئے نہ کوئی دفتر تھا۔ اور نہ کوئی چپڑاسی۔ ہمارے وسائل اس کی اجازت ہی نہ دیتے تھے۔ لاہور سے چار پانچ میل کے فاصلہ پر نواں کوٹ ایک گاؤں ہے۔ وہاں کی ایک کٹیا میں ہم سب رہا کرتے تھے۔ اور وہیں اس کا جنم ہوا۔ حالت یہ تھی۔ کہ کاتب کے گھر میں بیٹھ کر کاپی پڑھ لیتے تھے۔ اور پریس میں بیٹھ کر اس کے پروف۔ اخبار کی روانگی کے دن ہم بازار سے بھوجن کر لیتے تھے۔ اور اپنے ذاتی ملازم کو ڈاک کے لئے فارغ کر دیتے تھے ॥

ایسے حوصلہ فرسا حالات میں "پرکاش" نے جنم لیا۔ اس کے بعد بھی کئی قسم کی مشکلات کا سامنا رہا۔ اس سے آمدنی کی تو کیا آشا ہو سکتی تھی۔ ایسے وقت بھی آئے۔ جب کہ اخراجات بھی پورے نہ ہوتے تھے۔ کئی بار ہم نے حوصلہ بھی ہارا۔ اور اسے بند کرنے کی تجویز بھی کی۔ لیکن ہم میں جوانی کی دھن تھی۔ آریہ سماج کے لئے بے پناہ جوش تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آریہ سماج کی بھگتی کی رو میں مالی اور دیگر مشکلات خس و خاشاک کی طرح بہہ گئیں۔ اور "پرکاش" نہ صرف زندہ ہی رہا۔ بلکہ پوری طاقت کے ساتھ زندہ رہا۔ ایسا وقت بھی آیا۔ جب کہ اس کی طاقت کا لوہا تسلیم کیا گیا۔ اور اس کے نام پر آریہ سماج میں ایک پارٹی بن گئی۔ درحقیقت یہ کوئی پارٹی نہ تھی۔ بلکہ چند دوستوں کا سنگٹھن تھا۔ جن کے خیالات ایک سے تھے۔ جن کا آدرش ایک تھا۔ اور جو آریہ سماج کی سیوا کی لگن میں ایک تھے۔ یہی پارٹی اگر کوئی تھی۔ آخر کار آریہ سماج کی گورنمنٹ بن گئی۔ اور اس نے برسوں تک اس کی نشکام سیوا کی ॥

پرکاش پارٹی کا نام درحقیقت مخالفوں کی ایجاد تھا۔ لیکن برسوں سے یہ نام بھی مٹ چکا ہے۔ مخالفوں کے خیال میں بھی اب آریہ سماج میں کوئی پرکاش پارٹی نہیں۔ بہرحال یہ فخر کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ "پرکاش" نے آریہ سماج کی بڑی بھاری خدمت سرانجام دی ہے۔ اس کے ذکر کے بنا آریہ سماج کے پچھلے تیس برسوں کی تاریخ مکمل نہیں ہو سکتی۔ اس نے نہ معلوم کتنے نوجوانوں کو آریہ سماجی بنایا ہے۔ ایسے خطوط میرے پاس آئے ہیں۔ جن میں یہ لکھا تھا۔ کہ ہم "پرکاش" کے مطالعہ سے ہی آریہ سماجی بنے ہیں۔ کئی بھائیوں نے مجھے زبانی بھی ایسا کہا ہے۔ ایسے سجن بھی ہیں جو پہلے دن سے اس کے خریدار رہے۔ اور تیس سال گزر جانے کے بعد آج بھی اس کے خریدار ہیں۔ آریہ پُرشوں کی اس کے ساتھ یہ بھگتی محض اس لئے ہے۔ کہ آریہ سماج کی سیوا کے لئے اس کا جنم ہوا تھا۔ اور اس نے اتنے برسوں تک اس کی نشکام سیوا کی ہے۔ آج بھی آریہ سماج کی درشٹی میں جو مانیہ اور پرتشٹھا اسے پراپت ہے۔ وہ کسی اور اخبار کو نہیں ॥

لیکن مجھے شوک سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ گو وہ ابھی تیس سال نوجوان ہے۔ اور اس لئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے پورے یوبن پر ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر بڑھاپے کا اثر ہو رہا ہے۔ اس میں اس کا قصور نہیں۔ بلکہ آریہ سماج کا ہے۔ جس کے اندر شتھلتا آ رہی ہے۔ میں یہ بھی نہیں کہتا۔ کہ آریہ سماج شتھل ہو رہا ہے یہ وشیہ بطور خود "وواد سپد" ہے۔ لیکن یہ تو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ جس سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔ کہ آج آریہ پُرشوں میں اپنے ساہتیہ کے ادھین کا وہ شوق نہیں۔ جو چند سال پہلے تھا۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ جہاں ایک طرف آریہ ساہتیہ کی مانگ کم ہو رہی ہے۔ وہاں دوسری طرف آریہ سماجی پتروں کی گراہک سنکھیا کم ہو رہی ہے۔ جب آریہ پُرش اپنے ساہتیہ کا مطالعہ نہ کریں۔ اور نہ ہی وہ اپنے ہاں آریہ سماجی پتر منگوائیں۔ تو جائے غور ہے۔ کہ ان کا جوش [illegible]

پیدا ہو سکتا ہے؟

سنسار پریورتن شیل ہے۔ زمانہ کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ ہمارے دیش کے بھی حالات بدل رہے ہیں۔ کسی وقت ہمارے ہاں صرف دھارمک۔ اور سماجک سرگرمیاں ہوا کرتی تھیں۔ ایسے اخبارات کی مانگ تھی۔ جو دھارمک اور سماجک وِشیوں پر سکھیہ پرکاش کرتے تھے۔ آج وہ حالت نہیں۔ ہماری زندگی میں پالٹیکس نے نیا نیا پرویش کیا ہے۔ لیکن وہ وِشیہ اتنا منورنجک اور چیت آکرشک ہے۔ کہ دھارمک اور سماجک وشیے اس کے سامنے ماند پڑ گئے ہیں۔ پولیٹیکل اندولن نے ایسا بھیانک روپ دھارن کر لیا ہے۔ کہ اب ہندوستانیوں کے پاس ان وِشیوں پر وِچار کرنے کے لئے سمے نہیں۔ جن کے لئے شانتی کی ضرورت ہے۔ آریہ سماج کے ساہتیہ اور آریہ سماج کے سماچار پتروں کے پرتی جو اُداسینتا نظر آ رہی ہے۔ اس کا ایک کارن یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ نوجوانوں کی رُچی دھارمک اور سماجک وِشیوں سے ہٹ کر راج نیتک وِشیوں کی طرف جا رہی ہے۔ جو نوجوان اپنے مخصوص مشاغل سے ہٹ کر اپنا سمے اور شکتی کسی اچھے کام میں لگانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے پالٹیکس زیادہ آکرشن رکھتا ہے۔ جن دنوں ہم پڑھا کرتے تھے۔ ان دنوں پالٹیکس کوئی زندہ مضمون نہ تھا۔ انڈین نیشنل کانگرس کے اجلاس میں کچھ نوجوان والنٹیر بن جاتے۔ تو بن جاتے۔ لیکن اس سے زیادہ انہیں پالیٹکس میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اور اگر کوئی پولیٹیکل تقریر ہوتی۔ جو ان دنوں شاذ و نادر ہوا کرتی تھی۔ تو وہ سن لی۔ اور معاملہ ختم ہوا۔ لیکن پالٹیکس نے جو صورت مہاتما گاندھی کے طفیل اختیار کی ہے۔ اس نے بہت سے نوجوانوں کو کانگرس کی طرف کھینچ لیا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے کام کی رفتار میں فرق نہ آیا ہو۔ لیکن چونکہ پولیٹیکل اندولن کی رفتار بہت تیز ہو گئی ہے۔ اس لئے یہ سمجھا جاتا ہو۔ کہ آریہ سماج ترقی کے میدان میں پیچھے رہ گیا ہے ॥

لیکن اب نوجوانوں کے جیون میں ایک اور پریورتن آ رہا ہے۔ ایک اور چیز اس میں داخل ہو رہی ہے۔ اور وہ ہے تفریح طبع کا سامان۔ سینما بے طرح اس میں داخل ہو رہا ہے۔ آج نوجوانوں کے لئے سب سے بھاری کشش سینما میں پائی جاتی ہے۔ ان کی زندگی دن بدن بھوگ کی زندگی بنتی جاتی ہے۔ کھانا پینا اور موجیں اڑانا ان کے جیون کا اُدیش ہو رہا ہے۔ جس کا پرنام یہ ہے۔ کہ اب کانگرس کو بھی یہ شکایت ہو رہی ہے۔ کہ نوجوان اس سے پرے ہٹ رہے ہیں۔ اور اگر بھوگ کی رفتار یہی رہی۔ اور ہمارے نوجوانوں نے ویسے ہی اپنے جیون کا اُدیش یہی سمجھا۔ کہ وہ جتنی بھی موجیں اڑا سکیں۔ اڑا لیں۔ تو بھارت کا نہ صرف دھارمک اور سماجک جیون بلکہ راج نیتک جیون بھی سنکٹ میں پڑ جائے گا۔ ہمارے نوجوانوں میں فیشن خطرناک طور پر بڑھ رہا ہے۔ ان کے اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کی بیکاری بڑھ رہی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہزار ہا روپیہ خرچ کرنے پر بھی جب وہ ڈگری لیتے ہیں۔ تو کسی کام کے نہیں بنتے۔ ڈگری کی کوئی قیمت نہیں رہی۔ اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کی وجہ سے وہ کسی اور کام کے قابل نہیں رہے۔ اس کا پرنام بھیانک نظر آ رہا ہے ॥

کانگرس کے مستقبل کے متعلق تو وہ سوچیں۔ جو کانگرس کے لئے ذمہ دار ہیں۔ مجھے تو آریہ سماج کی چنتا ہے۔ میں اس سے پہلے بھی پرگٹ کر چکا ہوں۔ آج کرتا ہوں۔ اور پھر بھی کروں گا۔ کہ اگر آریہ سماج کی ترقی رُک گئی ہے۔ تو اس کی بھاری وجہ یہ ہے۔ کہ ہم میں سوادھیائے کم ہو گیا ہے۔ سوادھیائے سے میرا مطلب صرف اخبارات کا پڑھنا نہیں۔ بلکہ آریہ سماج سمبندھی اچھے اچھے گرنتھوں کا مطالعہ۔ میں تو کیا۔ کوئی بھی یہ نہ کہے گا۔ کہ اخبارات کا مطالعہ کتب کے مطالعہ سے بہتر ہے۔ اخبارات کے مطالعہ کے لئے زیادہ وقت نہ دینا چاہیے۔ لیکن اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ہر ایک پُرش اور استری کے لئے کسی نہ کسی اخبار کا پڑھنا آوشیک ہے۔ نہ صرف اپنے دیش بلکہ سارے سنسار کی اوستھا سے پرچت رہنے کے لئے ایک نہ ایک پولیٹیکل پرچہ کا مطالعہ ضروری ہے۔ اور جس دھارمک سنستھا سے ہمارا سمبندھ ہے۔ اس کا کوئی نہ کوئی پرچہ ہماری نظر سے گزرنا چاہیے۔ اخبارات کو پڑھتے پڑھتے ہی پستکیں پڑھنے کا شوق بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور ہو جاتا ہے۔ اپنے متعلق تو میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ مجھے اخبارات کے مطالعہ کا شوق تھا جب میں ساتویں جماعت میں پڑھا کرتا تھا۔ تو میں تین انگریزی اخبارات کا خریدار تھا۔ یہی شوق مجھے کشاں کشاں آریہ سماج مندر میں لے گیا۔ جہاں کہ ایک ریڈنگ روم کھلا تھا۔ دوسرے اخبارات کے ساتھ میں آریہ سماج کے پرچے بھی پڑھنے لگا۔ آریہ اخبارات پڑھتے پڑھتے نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ میں آریہ سماج کا گرویدہ ہو گیا۔ اور اس کے پریم میں کچھ ایسا پھنسا۔ کہ آج تک چھٹکارا نصیب نہیں ہوا ॥

میرے جو بھائی یہ محسوس کرتے ہیں کہ آریہ سماج کی ترقی رُک گئی ہے۔ ان سے میرا یہ نویدن ہے کہ وہ اگر اس کی گتی کو تیز کرنا چاہتے ہیں تو ایک سادھن یہ ہے۔ کہ جہاں ایک طرف وہ خود آریہ سماجی پتر [illegible] منگوائیں [illegible] ساہتیہ کے مطالعہ کی رُچی پیدا کریں۔ اور اس کا [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

یہ ہے۔ کہ دوسروں کو اپنے پرچے پڑھنے کے لئے مفت دئے جائیں۔ جب ان میں شوق پیدا ہو جائے گا۔ تو وہ خود بخود انہیں خریدنا شروع کر دیں گے۔ سماچار پتروں کو اچھا بنانے کا سادھن بھی یہی ہے۔ کہ ان کی مانگ ہو۔ ان کے پڑھنے والے ہوں۔ سمپادکوں کو سنتوش ہو کہ وہ دماغ سوزی کے انبار بیچ پھینکتے ہیں۔ وہ لوگوں کی نظر سے گزرتا ہے۔ اور وہ اس کی قدر کرتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ اخبار کا اچھا ہونا اور اس کا ہر دلعزیز ہونا دونو لازم و ملزوم ہیں۔ اچھا ہو گا۔ تو ہر دلعزیز ہو گا۔ اور ہر دلعزیز ہو گا۔ تو اچھا ہو گا۔ لیکن اگر کہیں سے ابتدا ہونی ہو تو کسی اخبار کو اچھا بنانے کے لئے پہلے اُن لوگوں کو اُس کی سہائتا کرنی ہو گی جنہیں اس میں دلچسپی ہے۔ آریہ سماج کا پریس کمزور ہے۔ اسے مضبوط اور طاقتور بنانے کے لئے میں نے مختلف مواقع پر کئی لیکھ لکھے ہیں۔ میں نے یہ بھی پرستاو کیا تھا کہ انگریزی۔ ہندی اور اردو میں آریہ سماج کا ایک ایک ڈیلی ہو۔ میں اس میں کامیاب نہ ہوا۔ تجربہ نے بتایا کہ آریہ سماج ڈیلی کا بوجھ اُٹھانے کے قابل نہیں۔ جب سپتاہک اور ماسک پتر ہی نہ چلتے ہوں۔ اور چلتے ہوں۔ تو ایڑیاں رگڑ رگڑ کر۔ تو ڈیلی کے چلنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

آریہ پرشوں نے اپنی ذاتی حیثیت میں اردو اور ہندی کے ڈیلی نکال لئے۔ اور وہ ضرورت پڑنے پر آریہ سماج کی سہائتا بھی کر دیتے ہیں لیکن آریہ سماج کے پاس کوئی انگریزی ڈیلی نہیں اور اسے دوسروں کا دستِ نگر ہونا پڑتا ہے۔ اردو اور ہندی کے جو ڈیلی ہیں بھی۔ وہ بھی آریہ سماج کی سمسیاؤں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ آریہ سماج کی سمسیاؤں کو حل کرنے۔ اس کی گنتی میں برتری لانے اور اسے ترقی کی شاہراہ پر ڈالنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے اپنے پرچے ہوں۔ لیکن وہ پرچے جیوت کیسے رہیں؟ جب انہیں پڑھنے اور خریدنے والا ہی کوئی نہ ہو۔ اس لئے میں تمام آریہ بھائیوں سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ کبھی نہ کبھی آریہ سماجک پتر کے گراہک ضرور بنیں۔ جو بھائی گراہک بننے کی شکتی نہ رکھتے ہوں۔ وہ کسی آریہ سماج سے لے کر پڑھ لیں۔ یا آریہ سماج کے کسی ریڈنگ روم میں چلے جائیں۔ آریہ اخبار کا مطالعہ ان کے لئے بھی لابھدائک ہو گا۔ جہاں آریہ سماج کے متعلق انہیں پوری واقفیت ملتی رہے گی۔ وہاں اس کے پرتی ان کی بھگتی سھتر رہے گی۔ ”پرکاش“ سے میرا ذاتی سمبندھ ہے۔ اور اس سمبندھ کے کارن مجھے اس سے سنیہ ... لئے انوچت نہ ہو گا۔ اگر میں اس ...

برمیوں سے کہوں کہ وہ اس کی اُپیوگتا کے دائرہ کو وسیع کرنے کی کوشش کریں۔ اس برادری میں اپنے اور بھائی شامل کریں۔ جب میں یہ پرارتھنا کرتا ہوں۔ تو یہ نہ سمجھا جائے کہ میں سوارتھ وش ایسا کرتا ہوں۔ بلکہ اس لئے کہ اس کی بڑھتی میں میں آریہ سماج کی اُنتی سمجھتا ہوں۔ جب تک وہ آریہ سماج کا سیوک ہے۔ نشکام بھاو سے اس کی سیوا کرتا ہے۔ اس کی سیوا کے لئے اسے لگن اور دھن ہے تب تک جتنی بھی اُنتی وہ کرے۔ اتنا ہی آریہ سماج کو لابھ ہے۔ کنتو یدی کبھی سمے اس نے سوارتھ وش ہو کر آریہ سماج کی سیوا سے منہ موڑا۔ تو وہ کبھی بھی آریہ پرشوں کی سہائتا کا پاتر نہ رہے گا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ساتھ ہی وہ سماپت بھی ہو جائے گا۔ لوگ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو اُن کے جنم دن پر تحفے پیش کرتے ہیں۔ ”پرکاش“ کے پریمیوں سے میں پوچھتا ہوں۔ کہ وہ اس کے جنم دن پر کیا تحفہ دیں گے؟

کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس کے لئے بہترین تحفہ یہ ہے۔ کہ اس کے لئے نئے گراہک پیدا کئے جائیں۔ جس سے اس کی اشاعت کے ساتھ ہی اس کی اُپیوگتا کا دائرہ بھی وسیع ہو۔ اور وہ پہلے سے زیادہ آریہ سماج کی سیوا کر سکے+

اس لیکھ کو میں اس آشا کے ساتھ سماپت کرتا ہوں کہ ”پرکاش“ کے پریمی میرے اس نویدن پر دھیان دیں گے۔

(کرشن)

”پرکاش“ میں
اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں

کمالیہ میں سنکیرتن بند

کمالیہ سے یہ تشویشناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں سالانہ جلسہ ۲۸۔۲۹۔ اور ۳۰ دسمبر ۱۹۳۴ء کو منایا گیا۔ جلسہ سے پہلے آپ پردھان آریہ سماج نے نگر کیرتن کے لئے پولیس سے اجازت مانگی۔ لیکن غضب خدا کا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس لائل پور نے ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء کی شام کو مقامی پولیس کی معرفت آپ پردھان مہودیہ کو یہ اطلاع دی۔ کہ درخواست نامنظور ہے۔ کیونکہ وہ دیر سے پہنچی ہے۔ اس پر انترنگ سبھا نے سنکیرتن کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن مقامی پولیس کی دھینگا مشتی دیکھئے۔ کہ اس نے بلا تامل جبراً سنکیرتن کو بند کرایا۔ اور ساتھ ہی مخالفتیوں کی نمائش بھی کر دی۔ عجیب معاملہ ہے۔ کہ عیسائیوں کی تو بازاروں میں منادی کرنے سے کوئی ممانعت نہ ہو۔ اور غریب آریہ سماجیوں کو پرامن طریق سے سنکیرتن کرنے کی بھی اجازت نہ دی جائے۔

ہم مقامی پولیس کی اس کارروائی پر جتنا بھی ماتم کریں۔ اتنا ہی تھوڑا ہے۔ اگر کمالیہ کا قصبہ حیدر آباد کی مسلم ریاست میں ہوتا۔ تو ہمیں پھر بھی تو شکایت ہوتی۔ لیکن انگریزی علاقہ میں سنکیرتن کی جبریہ بندش ایسی کارروائی ہے۔ جسے آریہ جگت ٹھنڈے دل سے برداشت کرے۔

ضرورت ہے۔ کہ حکومتِ پنجاب مقامی پولیس کی اس بدعنوانی کا سخت نوٹس لے کر آریہ جگت کی اس ناراضگی کو دور کرے۔ جو کہ اس کے دھارمک حقوق میں غیر ضروری اور ناواجب دست اندازی سے پیدا ہو گئی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔
(منیجر)

لوہڑی کا پرشاد

”پرکاش“ کا اگلا پرچہ لوہڑی کے موقع پر پرکاشت ہو رہا ہے۔ اس لئے اس کے پریمیوں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس سمبندھ میں لیکھوں اور نظموں دوارہ اس اُتسو کو منانے میں ”پرکاش“ کی سہائتا کر کے انوگرہیت کریں۔

”ناتھ“ جلالپوری۔ ایڈیٹر ”پرکاش“

ڈاکٹر نارنگ کو خطاب

نئے سال کے خطابات کی فہرست شائع ہو گئی۔ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے۔ صرف تین خطابات ہماری توجہ کے مستحق ہیں۔ اور وہ تینوں کے تینوں نائٹ ہڈ۔ مسٹر ینگ چیف جج ہائی کورٹ پنجاب اور نواب محمد حیات خان سابق کمشنر اور ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب نائٹ بنائے گئے ہیں+

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کا نائٹ بنایا جانا بلا شبہ سارے صوبہ کے لئے دلچسپی کا موجب ہو گا۔ کیونکہ اپنی کئی قسم کی سرگرمیوں کے سبب وہ نہ صرف پنجاب کے ہندوؤں کے لیڈر سمجھے جاتے ہیں۔ بلکہ اس صوبہ کے سرکردہ اصحاب میں بھی ان کا شمار ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے سینہ میں وطن کا درد ہے۔ اپنے وطن کی غلامی پر وہ ویسے ہی آنسو بہاتے ہیں۔ جیسا کہ کوئی اور محب الوطن۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں کی جارحانہ ذہنیت ہندوؤں کو تباہ کر رہی ہے۔ انہوں نے بھی پنجاب کے کئی دوسرے ہندوؤں کی طرح کچھ عرصہ کے لئے پولیٹیکل میدان سے ہٹنا اور ایک طرح سے سرکار کے ساتھ تعاون کرنا منظور کیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ہندوؤں کی حفاظت کرتے ہوئے اپنے وطن کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہندو سبھائی ہوتے ہوئے وہ کانگرس سے ویسے ہی نزدیک ہیں۔ جیسے کہ مسٹر شاستری لبرل پارٹی میں ہوتے ہوئے۔ وزیر ہوتے ہوئے وہ بہت دیر تک بغیر خطاب کے نہ رہ سکتے تھے۔ وجہ یہ کہ پنجاب گورنمنٹ کے دو وزیر اس سے پہلے نائٹ بنائے جا چکے ہیں۔ ڈاکٹر نارنگ تینوں وزیروں میں مسلّمہ طور پر قابل ترین ہیں۔ اس لئے یہ کیسے ممکن تھا۔ کہ گورنمنٹ انہیں نائٹ نہ بناتی+

چونکہ موجودہ حالات میں خطاب پانا بھی عام لوگوں کی نگاہ میں ترقی کا ایک زینہ ہے۔ اس لئے ”پرکاش“ ان کا نیازمند ہوتا ہوا اس خوشی میں شریک ہوتا ہے۔ جو اُن کے دوستوں اور مداحوں کو ان کے خطاب پانے پر ہوئی ہے۔ اگر نائٹ بننے کے بعد وہ گورنمنٹ کے اثر سے صاف نکل آئے۔ اور اپنی حالت میں ”ہر کہ در کانِ نمک رفت نمک شد“ کے مقولہ کو انہوں نے غلط ثابت کر دیا۔ تو ان کی عزت اپنے ہموطنوں کی نگاہ میں اور بھی بڑھ جائے گی۔

”پرکاش“ کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مقدمات سازش کا سفید ہاتھی

پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں ایک ممبر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر خزانہ نے بتایا۔ کہ مقدمہ سازش لاہور پر حکومت کا ۶ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ اس سے قبل بھگت سنگھ وغیرہ پر بھی جو مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اس پر بھی حکومت کا ۲۔۳ لاکھ کے قریب روپیہ خرچ ہوا تھا۔ اگر پنجاب کا اتنا روپیہ نوجوانوں کو سوسائیٹی کا مفید انگ بنانے کے لئے صرف ہوتا۔ تو ہمارے خیال میں وہ صوبہ کے اندر قانون اور امن کا احترام کرنے والے زیادہ نوجوان پیدا کرتا۔ موجودہ حالت میں اتنے لاکھوں روپے خرچ ہو جانے کے بعد پنجاب کو صرف یہی حاصل ہوا ہے۔ کہ اس کے کچھ نوجوان ہمیشہ کے لئے اس سے جدا کر دیئے گئے ہیں۔ اگر ان نوجوانوں کو ابتدا میں ہی اچھے طریق سے مجلسی طور پر تربیت دی جاتی۔ کہ وہ کسی مبینہ یا حقیقی سازش کا انگ بننے کی بجائے پنجاب کی تعمیری ترقی کے پروگرام کا جزو بن سکتے۔ تو اس سے کئی گنا زیادہ لابھ ہوتا ۔

چین میں لازمی تعلیم کا اجراء

کسی ملک میں جملہ شہریوں کا شکشت ہونا اس کی خوش قسمتی کی نشانی ہے۔ ہندوستان کی یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ یہاں کے شودروں کا تو کیا ذکر بہت سے دوج بھی آج کل کثیر تعداد میں اشکشت پائے جاتے ہیں۔ اس کے خلاف چین سے یہ دلخوش کن خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں عنقریب لازمی تعلیم کا طریق جاری ہونے والا ہے۔ چنانچہ برلن (جرمنی) کے ایک اخبار میں چینی وزیر تعلیم کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں وزیر مذکور نے بتلایا ہے۔ کہ حکومت چین عنقریب لازمی تعلیم کا طریق جاری کرنے والی ہے۔ اعداد و شمار جمع کر لئے گئے ہیں۔ اور سکیم مرتب ہو رہی ہے۔

ہم جہاں لازمی تعلیم کے اجراء کی سکیم پر حکومت چین کو ودھائی دیتے ہیں۔ وہاں حکومت ہند پر بھی زور ڈالتے ہیں۔ کہ وہ چین کی دیکھا دیکھی ہندوستان میں لازمی تعلیم کا طریق جاری کر دے تاکہ آئندہ کسی کو اس پر یہ اعتراض کرنے کا موقع نہ رہے۔ کہ وہ پرتشٹ انبیاؤں کی پولیٹیکل ضروریات پر ہندوستان کی مخصوص تعلیمی ضروریات کو قربان کرنا ہی اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اور جہاں تک ہندوستان کی اخلاقی اور تعلیمی ترقی کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق کسی قابل تقلید رہنمائی کی پالیسی کو اختیار کرنے میں تساہل روا رکھتی ہے ۔

طلاقوں کی بھرمار

گرہست آشرم سب سے بہترین آشرم ہے۔ لیکن بدقسمتی سے بعض اقوام و مذاہب نے اس کی مٹی پلید کرنے کے لئے مسئلہ طلاق کی اجازت دے دی ہے۔ طلاق سے استری اور پرش کو ہمیشہ خدشہ لگا رہتا ہے۔ کہ ان کا تعلق عارضی بنایا جا سکتا ہے۔ قدرتی طور پر اس خدشہ سے فریقین کے دلوں میں بد اعتمادی قائم رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں میں طلاق کا رواج ہے۔ ان کی خانگی زندگی ویسی نہیں ہوتی جیسی کہ ان لوگوں کی جن کے ہاں طلاق جائز نہیں۔ یورپ اور امریکہ میں طلاق سے جو ہولناک طوفان بپا ہے۔ اس کا ادنیٰ سا ثبوت یہ ہے۔ کہ فی زمانہ امریکہ جیسے سبھیہ تہا دیش میں آج کل ہر سال ۲۰ لاکھ طلاقیں ہوتی ہیں۔ لیکن اس تعداد میں وہ طلاقیں شامل نہیں۔ جو بڑے آدمیوں کی سوسائیٹیز سے متعلق ہیں۔

طلاقوں کی مذکورہ کثرت صاف بتلاتی ہے کہ امریکہ میں لاکھوں خاندان ایسے ہیں۔ جو ہر سال بنتے اور بگڑتے ہیں۔ اور جن میں استری پرشوں کو باہمی علیحدگی کا خدشہ دامنگیر رہتا ہے۔ ایسی حالت میں یہ ناممکن ہے کہ علیحدگی کے خدشہ کا اولاد کی اخلاقی حس پر ناگوار اثر نہ پڑے۔ اور شہریوں کی خانگی زندگی کے بگاڑنے کے لئے حکومت وقت کو غیر ضروری طور پر قانون کا شکنجہ زیادہ سختی سے کسنا نہ پڑے۔ ایسی خرابی کا انسداد تو صرف تب ہی ہو سکتا ہے کہ اگر بچپن سے استری پرشوں میں سنسکار ڈالے جائیں۔ کہ ان کو اپنی طرف سے بہترین کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا باہمی رفاقت کا تعلق دیرپا بنے۔ اور انہیں تا زیست طلاق کی ضرورت محسوس نہ ہو سکے ۔

ہندوستان میں اوسط عمر

وید میں منشیہ کی اوسط عمر ۱۰۰ سال بتلائی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک انسان باقاعدہ طور پر اپنی زندگی بسر کرے۔ تو وہ نہ صرف سو سال کی قدرتی عمر پاتا ہے۔ بلکہ اس سے ادھک بھی پا سکتا ہے۔ چنانچہ پراچین بھارت ورش میں زیادہ انسان ایسے پائے جاتے تھے۔ جو سو سال سے پہلے نہیں مرتے تھے۔ لیکن جب سے اس دیش میں لوگوں نے برہمچریہ کا پالن چھوڑ دیا۔ اور اویدک جیون بسر کرنا شروع کر دیا۔ تب سے یہاں کے انسانوں کی آیو گھٹنے لگ گئی۔ اور اب جو حالت ہے وہ ذیل کے نقشہ سے ظاہر ہو سکتی ہے:

نمبر شمار	نام دیش	اوسط عمر
۱	ہندوستان	۲۶ ¾ سال
۲	برطانیہ	۵۷ ½ "
۳	فرانس	۵۰ ½ "
۴	امریکہ	۵۶ ½ "
۵	جرمنی	۴۹ "
۶	جاپان	۴۴ ½ برس

مذکورہ اعداد سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان میں انسانوں کی اوسط عمر دوسرے ممالک کے مقابلہ میں بہت کم ہو رہی ہے۔ اور اگر اس کمی کو روکنے کی کوئی بروقت مسلسل کوشش نہ کی گئی۔ تو ہندوستانیوں کا دراز عمر کہلانے کا حق جاتا رہے گا ۔

عید الفطر

پورے ایک مہینہ تک لگاتار ہمارے مسلمان بھائی بے قاعدہ مواقع پر خوراک کھاتے رہنے کے بعد سوموار ۷ جنوری ۱۹۳۵ء کو اپنی غیر قدرتی فاقہ کشی کو ختم کر دیں گے۔ اور اپنے مذہبی اعتقاد کے مطابق اس موقع پر عید منا کر شکر سیویاں کھائیں گے۔ اگر ہمارے بھائی اس عید کے موقع پر اتنا سوچنے کی تکلیف گوارا کریں۔ کہ آیا ان کا موجودہ روزہ رکھنے کا طریق درست ہے۔ یا نہیں۔ تو ان کا عید منانا سپھل ہوگا۔ کیونکہ لگاتار ایک مہینہ کے لئے بے قاعدہ مواقع پر غذا کا کھانا ایسا کام نہیں ہے۔ جس پر ہمارا کوئی مسلمان بھائی فخر کر سکے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ... ہمارے مسلمان بھائی صحت کے قواعد کا باقاعدہ پالن کرتے ہوئے ایک مہینہ تک غیر معین عرصہ کے لئے غیر ضروری طور پر فاقہ کشی کرنے کی بجائے آئندہ یہ فیصلہ کر لیں۔ کہ جب جب ان کے معدہ میں گڑبڑ ہوا کرے گی۔ یا قبض انہیں تنگ کرے گی۔ یا ان کی قوت ہاضمہ کمزور ہو جائے گی۔ تو وہ بجائے صحت کے خیال سے تب تب فاقہ کشی کر لیا کریں گے۔ تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اور اس کے بعد عید الفطر کا منانا بھی سود مند ثابت ہوگا ۔

گورو گوبند سنگھ جی کا جنم اتسو

اس دفعہ سنیچروار ۱۱ جنوری ۱۹۳۵ء کو کھشتری جاتی کے مایہ ناز شری گورو گوبند سنگھ جی کا مبارک جنم اتسو آ رہا ہے۔ یہی گورو مہاراج تھے۔ جنہوں نے پنجاب کے ہندوؤں کو مغلیہ حکومت کے مظالم سے بچانے کے لئے سرو سو تیاگ دیا تھا۔ اور مردہ دلوں کے اندر کھشاتر دھرم کا سنچار کرتے ہوئے ... اگر تم ہو چتے کا آرج کا۔

سیس دیو دھرم کے کارج

اور مغلوں کے غرور کو توڑنے کے لئے بانگ دہل اعلان کیا تھا کہ ؎

سوا لاکھ سیوں ایک لڑاؤں

تبھی گوبند سنگھ نام رکھاؤں

ایسے تیجسوی شورویر سوڈھی ونش کی لاج کو اجول بنانے والے مہاتما کے جنم اتسو کو پنجاب کا ہندو جگت تبھی پوری سپھلتا سے منا سکتا ہے کہ اگر وہ اپنے اندر اسی سپرٹ کو دھارن کرے جس سے گورو جی نے پنجابی ہندوؤں سے جنگ کو اس وقت جبکہ پاکھنڈ جاتا تھا۔ مغلیہ بازوؤں کو مروڑ کر ہندو سنگھٹن کی تحریک میں دوبارہ جان ڈالی تھی ۔

بانجھ بننے کے لئے بیتابی

ولایت میں جہاں طلاق کی کثرت ہے۔ وہاں عورتوں پر غیر قدرتی برتھ کنٹرول کا بھوت اس قدر سوار ہے۔ کہ وہ ہزاروں طریق سے اولاد پیدا کرنے سے بچنا چاہتی ہیں۔ لنڈن کی یوجینکس سوسائٹی کے ڈاکٹر بینیڈکٹ نے ایک تازہ انٹرویو میں بتلایا ہے کہ سینکڑوں برطانوی عورتیں ہر روز سائنس کے ذریعہ قائم شدہ ان مبتذل ہسپتالوں میں جا رہی ہیں۔ جہاں مشین کے ذریعہ ان کو بانجھ بنا دیا جاتا ہے۔ اور وہ پھر بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتیں۔ گو مرد سے تعلقات برابر قائم رہتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں۔ کہ بچے پیدا کر کے ہم پاگل ہو جائیں۔ کیونکہ جب ہمارے بچے آئندہ جنگ میں گولیوں سے بھسم بنانے ہیں۔ تو بچہ جننے سے کیا؟ ہم بچے اس لئے پیدا نہیں کرتیں کہ انہیں جنگ میں تباہ کیا جائے۔ آگے چل کر ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک ماہ میں ۵۱ لڑکیوں کو بانجھ بنایا۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر عورتوں کے اندر بانجھ بننے کی اسی طرح بیتابی رہی۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جب جنسی تعلقات تو لیسہ نسل کی بجائے محض وشے بھوگ کا سادھن بن جائیں گے ۔

بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد یا آسان قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے ۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co.
Karachi

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جعلی خطوط کی اشاعت

قادیان شریف کا الہامی گزٹ "الفضل" لکھتا ہے۔ کہ مولانا ظفر علی کے اخبار میں جو دھمکی آمیز خط شایع ہوا تھا اور جس کے متعلق یہ بیان کیا گیا تھا۔ کہ اس میں کسی مرزائی نے مولانا ظفر علی کو قتل کی دھمکی دی ہے۔ وُہ جعلی تھا۔ اور کوئی مرزائی اتنا فاتر العقل اور مخبوط الحواس نہیں ہو سکتا کہ مولانا کو ایسا خط لکھتا۔

خط جعلی تھا یا اصلی۔ یہ تو مولانا ظفر علی جانیں۔ یا لاہور کی پولیس جس نے اس کی بنا پر مولانا کی حفاظت کا خاص بندوبست کیا۔ ہاں ہم اتنا جانتے ہیں۔ کہ اس قسم کے خط پہلی بار ہی نہیں بھیجے گئے۔ بلکہ آنجہانی مرزا صاحب کی ایک تصنیف شاہد ہے۔ کہ جب کسی ملعون شخص نے شہید صادق پنڈت لیکھرام جی کو ۱۸۹۷ء میں جامِ شہادت نوش کرایا۔ تو اس وقت آنجہانی مرزا صاحب نے بھی یہ شکایت شایع کی تھی۔ کہ مجھے غیر مسلموں کی طرف سے قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ حالانکہ غیر مسلم اس وقت ببانگ دہل یہ کہہ رہے تھے۔ کہ یہ سب مرزا کی بناوٹ ہے۔ اور محض اپنی مظلومیت دکھانے کا حیلہ ہے۔

پس ظاہر ہے۔ کہ مولانا ظفر علی کو جو قتل کی دھمکی موصول ہوئی ہے۔ وُہ کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ اس سلسلہ کی ابتدا خود مرزا صاحب نے ہی کی تھی۔ اور دوسروں نے ان کی دیکھا دیکھی اس حربہ کا استعمال کیا جو کہ آنجہانی مرزا صاحب اپنے مخالفوں کے خلاف استعمال کرتے رہے ہیں۔

حکومتِ پنجاب کی بریت

پچھلے دنوں حکومتِ پنجاب کی طرف سے خلیفہ قادیان کو زیر دفعہ پنجاب کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء جو نوٹس دیا گیا تھا۔ اور اس پر مسلسل تین خطبات میں خلیفہ صاحب نے حکومت کے خلاف جو غصہ کا اظہار کیا تھا۔ اُس کے متعلق اب خلیفہ صاحب نے ذیل کے الفاظ شایع کر کے حکومتِ پنجاب کو اس کی بریت کا پروانہ دیا ہے:۔

"جماعت کی اطلاع کے لئے شایع کیا جاتا ہے۔ کہ حکومتِ پنجاب نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ جاری شدہ سرکلر کی ذمہ داری امام جماعت احمدیہ پر عاید نہیں ہوتی۔ اور یہ کہ اگر حکومت کو نوٹس جاری کرنے کے وقت اس بات کا علم ہوتا۔ کہ یہ سرکلر ناظر امور عامہ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے تو وُہ امام جماعت احمدیہ کو نوٹس نہ دیتی۔ بلکہ وُہ اس سرکلر کو واپس لیتی۔ بلکہ وُہ اس شخص کو مخاطب کرتی۔ جس کی طرف سے سرکلر جاری ہوا تھا۔ حکومت نے اس بات کو بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ جو سرکلر جاری کیا گیا تھا۔ وُہ حکومت کے نوٹس کے قبل ہی منسوخ کیا جا چکا تھا۔ اور یہ کہ اگر اسے اس منسوخی کا بروقت علم ہو جاتا۔ تو پھر حکومت کی طرف سے کوئی نوٹس جاری ہی نہ کیا جاتا۔ اسی طرح حکومت نے اس امر کا اظہار بھی کیا ہے۔ کہ اس نوٹس سے یہ مراد ہرگز نہ تھی۔ کہ حکومت کے نزدیک امام جماعت نے سول نافرمانی یا کسی خلافِ امن فعل کے ارتکاب کا ارادہ کیا ہے۔

حکومتِ پنجاب کی ان تسلی بخش چِٹھیوں کے علاوہ نائب وزیر ہند صاحب نے مولوی عبد الرحیم صاحب درد امام مسجد احمدیہ لنڈن کو جنہیں میں نے اس معاملہ میں حکومتِ برطانیہ کو توجہ دلانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ ایک خط کے ذریعہ اطلاع دی ہے۔ کہ حکومتِ ہند کی طرف سے انہیں یقین دلایا گیا ہے۔ کہ حکومتِ پنجاب اور اس کے افسروں نے اس معاملہ میں جو کچھ بھی کیا ہے۔ اس کے کرتے وقت ان کے ذہن کے کسی گوشہ میں بھی یہ خیال نہ تھا۔ کہ وُہ ایسا کام کریں۔ جس سے جماعت احمدیہ کے جذبات کو جس کی وفاداری پورے طور پر مسلّم ہے۔ کسی طرح ٹھیس لگے۔ اور انہوں نے درد صاحب کو اس خط میں یہ یقین بھی دلایا ہے۔ کہ حکومت کے اس فعل میں قطعاً کوئی غرض یا نیت نہ تھی۔ کہ جماعت احمدیہ کی کسی قسم کی تحقیر ہو۔ یا اس کے امام کے احترام میں کسی قسم کا فرق آئے۔ میں حکومتِ پنجاب کی ان چِٹھیوں اور نائب وزیر ہند صاحب کے اس خط کی بنا پر یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میرے خطبات کے اس حصّہ کو جو حکومتِ پنجاب کے فعل کے خلاف احتجاج کے طور پر تھا۔ اب کالعدم سمجھا جائے"۔

یقین رکھنا چاہئیے۔ کہ اس کے بعد خلیفہ صاحب کی وفاداری بدستور سابق مستند رہے گی۔ اور اس میں لغزش نہ آئے گی۔

بہائی مذہب کا عجیب کیلنڈر

بہائی لوگ ویسے تو یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ وُہ دُنیا میں عالمگیر امن لانا چاہتے ہیں۔ لیکن امن لانا تو کجا رہا۔ اُنہوں نے جس طرح ریاضی کا صفایا کیا ہے اُس کی کیفیت بھی عجیب ہے۔ آج ساری دُنیا میں سال کے بارہ مہینے مقرر ہیں۔ مگر بہائی تحریک بارہ کی بجائے اُنیس ماہ بتلاتی ہے۔ چنانچہ بہاء اللہ کی کتاب "اقدس" کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ان عدة الشهور تسعة عشر شهراً فی کتاب اللہ (صفحہ ۳۲)

یعنی مہینوں کا شمار اللہ کی کتاب میں اُنیس (۱۹) ہے۔ اگر بہائی تحریک نے اسی طرح باقی علوم پر بھی ہاتھ صاف کیا۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ دُنیا میں عالمگیر امن لانے کی بجائے یہ تحریک ایک نئی گڑبڑ پیدا کر دیگی۔ اور دُنیا کے لئے برکت ثابت ہونے کی بجائے مُصیبت ثابت ہوگی۔

مرزائیوں کا رِشتہ ناطہ بند

مرزائیوں کے خلاف اسلام عقائد سے مُسلم علماء جس طرح تنگ آ گئے ہیں۔ اس کا تازہ ثبوت یہ ہے۔ کہ اُنہوں نے یہ فتویٰ دے دیا ہے۔ کہ کسی حنفی مسلمان کو مرزائیوں کو نہ اپنی لڑکی دینی چاہئیے۔ اور نہ اُن کی لڑکی لینی چاہئیے۔ چنانچہ اس بارہ کے ثبوت میں ہم ذیل کے فتاوے درج کرتے ہیں:۔

۱۔ مفتیٔ اعظم دہلی جو صدر جمعیت العلمائے ہند ہیں۔ یہی فرماتے ہیں:۔

"جس حنفی مسلمان نے جان بوجھ کر اپنی لڑکی کسی مرزائی کے نکاح میں دی۔ وُہ سخت گنہگار۔ ظالم اور فاسق ہے۔ سُنّی حنفی لڑکی کا نکاح مرزائی کے ساتھ منعقد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مرزائی جمہور علمائے اسلام کے فتویٰ کے بموجب دائرۂ اسلام سے خارج ہیں"۔

(دستخط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی)

۲۔ "مرزائی مُرتد ہیں۔ اہل سنت والجماعت کو ان کے ساتھ مناکحت یا کوئی دُوسرا میل جول رکھنا جائز نہیں۔ یہ نکاح بھی جائز نہیں۔ لڑکی کو اس مرزائی سے علیحدہ کر کے اہل سنت والجماعت مرد سے اس کا نکاح کر دیں"۔

(دستخط مسعود احمد عفا اللہ عنہ از دار العلوم دیوبند مورخہ ۹ شعبان ۱۳۵۳ ہجری)

(منقول از "زمیندار" ۶ دسمبر ۱۹۳۴ء)

ہم مذکورہ فتاوے کے لئے مسلم علماء کو اتنا قابلِ الزام نہیں گردانتے۔ جتنا آنجہانی مرزا صاحب کی تعلیم کو۔ جس نے اسلام کی تیرہ چودہ سو سال کی روایات کو ملیامیٹ کرنے میں ذرا بھی تامل روا نہیں رکھا۔ تامل رکھنا تو کہیں رہا۔ مسلم علماء کو سخت بے نقط سُنائی ہیں۔

مرزائی لٹریچر کی ضبطی کا مطالبہ

آنجہانی مرزا صاحب اور ان کے پیرؤوں نے نہ صرف مُسلمانوں کو سخت تنگ کر دیا ہے۔ بلکہ عیسائی عالم بھی ان کی دل آزار تحریروں سے اس قدر تنگ آ گیا ہے۔ کہ وُہ ان کی ضبطی کا مطالبہ کرنے پر تُل گیا ہے۔ چنانچہ انڈین کرسچن ایسوسی ایشن ڈیرہ دون نے اس مطالبہ کو ذیل کے الفاظ میں پیش بھی کر دیا ہے:۔

"(۱) آئی۔ سی۔ اے ڈیرہ دون کا یہ جلسہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کی جانب سے شایع شدہ ایسی تمام تحریرات کے خلاف جن میں حضور مسیح کی مقدس ذات پر ناقابلِ برداشت اور دل آزار حملے کئے گئے ہیں۔ صدائے احتجاج بلند کرتا۔ اور انہیں نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ حکومتِ ہند سے مؤدبانہ طریقہ پر درخواست کرتا ہے۔ کہ وُہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کی ایسی تمام تحریرات کو جن میں حضور مسیح کی مقدس اور برگزیدہ ذات پر نہایت ناپاک اور دل آزار حملے کئے گئے ہیں۔ اور جو ہر سچے مسیحی کے لئے ناقابلِ برداشت ہیں۔ بحق ملک معظم ضبط قرار دے کر اپنی مسیحی رعایا کے مذہبی حقوق کی حفاظت کرے۔ اور اس روز افزوں اضطراب کو روکے۔ جس نے ہر مسیحی کو بے چین کر رکھا ہے۔

(۳) (الف) یہ جلسہ ہندوستان کے تمام مسیحی اخبارات و رسائل۔ کلیسیاؤں اور بزرگوں سے بالعموم اور پنجاب کرسچن ایسوسی ایشن اور آل انڈیا کرسچن ایسوسی ایشن اور آئی۔ سی۔ اے یُو۔ پی سے بالخصوص یہ درخواست کرتا ہے۔ کہ وُہ اس سلسلہ میں منظم طور پر صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے جلد از جلد کوئی تاریخ مقرر کر کے ہندوستان کی ہر شہری اور دیہاتی کلیسیا میں جلسے منعقد کرائیں۔ اور تجاویز ۱ و ۲ منظور کرا کے ہندوستانی مسیحیوں کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کریں۔

(ب) نیز یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ اگر ضرورت محسوس ہو۔ تو ہندوستانی مسیحیوں کی جانب سے ایک محضر نامہ مرتب کر کے معزز و باثر ہندوستانی مسیحیوں کا ایک وفد اُسے حضور والیسرائے کی خدمت میں پیش کرے۔

(۴) آئی۔ سی۔ اے۔ ڈیرہ دون کا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ ایسی تمام مرزائی تحریرات کا ترجمہ جن میں حضور مسیح پر ناپاک حملے کئے گئے ہیں۔ پاپائے روم لارڈ بشپ آف کنٹربری۔ حضور ملک معظم برطانوی پارلیمنٹ کے ممبروں۔ یورپ و امریکہ کے تمام مسیحی تاجداروں اور مسیحی کلیسیاؤں کے اراکین کی خدمت میں ارسال کر کے خداوند یسوع مسیح کے نام پر ان سے درخواست کی جائے۔ کہ وُہ اس فتنہ کے ختم کرنے میں اپنے ہندی مسیحی بھائیوں کا ہر ممکن طریقے سے ہاتھ بٹائیں"۔ (سیکرٹری)

مذکورہ مطالبہ صاف اور واضح ہے۔ اور اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ پانی حد سے زیادہ گزر چکا ہے اگر مرزائیوں نے مذکورہ مطالبہ کو خود پورا نہ کیا۔ تو اس کے لئے مسیحیوں کو انتہائی ذرایع سے کام لینے کے لئے مجبور ہونا پڑے گا۔

"ناظم" قادیان تشریف کے گن گاتے رہیں گے
شجرِ نبوت کو شب و روز اگاتے رہیں گے
"پیغامی" رُو ٹھیں گے تو ان کو مناتے رہیں گے
قادیانیوں سے ہٹ دنگل جماتے رہیں گے

معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح شیخ غلام محمد مصلح موعود سے پیغامی ناراض ہیں۔ اور احمد نور کابلی سے قادیانی برافروختہ ہیں۔ اسی طرح مخالفینِ "نبوت" ہم غریبوں سے سوختہ ہیں۔ حالانکہ ہم نہ کسی "نبی" کے حریف ہیں۔ اور نہ ہی کسی کے ہم زلف ؛

آنجہانی مرزا صاحب کی ہم عزت کرتے ہیں کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ :-

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا۔ منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد
(تریاق القلوب صفحہ ۳)

پھر فرماتے ہیں کہ :

میں کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
(درثمین۔ صفحہ ۱۰۰)

اخبار "بدر" مجریہ ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب نے خود لکھا کہ :-

"ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم نبی اور رسول ہیں"

۱۹ر اپریل ۱۹۰۸ء کے "بدر" میں مرزا صاحب کی ڈائری شائع ہوئی۔ جس میں تحریر ہے کہ :-

"ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو توریت میں مذکور ہیں۔ میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔ پہلے بھی کئی نبی گذرے ہیں۔ جنہیں تم لوگ سچے مانتے ہو"

پھر ممدوح مرزا صاحب اس پر ہی اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ ذیل میں کچھ اور فرماتے ہیں :-

آنچہ داداست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بہ عرفاں نہ کمترم از کسے
(درثمین فارسی۔ صفحہ ۲۶۳)

ایک جگہ فرمایا :-

"میں وہ طفیلا ہوں۔ کہ جس میں تمام نبی بھرے پڑے ہیں" ؛

براہین احمدیہ حصہ پنجم میں صفحہ ۹۰ پر ارشاد ہوتا ہے :-

"اس زمانہ میں خدا نے چاہا۔ کہ جس قدر راستباز اور مقدس نبی ہو گذرے ہیں۔ ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں۔ سو وہ میں ہوں"

ہارون الرشید کے دربار میں ایک "نبی" گرفتار کر کے پیش کیا گیا۔ وزیر اور قاضی اپنی اپنی جگہ بیٹھے تھے۔ خونی دستے دست بستہ کھڑے تھے۔ ان میں خوبصورت نوجوان غلاموں کا بھی ایک دستہ زرق برق وردیاں پہنے موجود تھا۔ ہارون الرشید اور "پیغمبر" میں اس طرح مکالمہ شروع ہوا :-

مسندِ نبوت پر غاصبوں کا قبضہ مخالفانہ

ہارون۔ تم کون ہو؟ تمہارا کیا معاملہ ہے؟

"نبی"۔ میں خدا کا برگزیدہ پیغمبر ہوں ؛

ہارون۔ تمہارے دعوے کا کوئی ثبوت بھی ہے؟

"نبی"۔ جو ثبوت درکار ہو۔ پیش کر دوں

ہارون۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ان بے ریش غلاموں کے چہروں پر فوراً داڑھیاں جما دو ؛

"نبی" نے ایک نگاہ غلاموں پر ڈالی۔ پھر ہارون رشید سے کہا :-

"میرے لئے مناسب نہیں۔ کہ ایسے خوبصورت چہروں پر داڑھیاں جما کر انہیں بگاڑ ڈالوں۔ ہاں اگر حکم ہو۔ تو ان تمام داڑھی والوں (وزیروں اور قاضیوں) کو ابھی ایک لحظہ میں بے ریش بنا دوں" ؛

ہارون رشید ہنس پڑا۔ اور انعام دینے کا حکم دیا ؛

مامون کے سامنے ایک "نبی" پیش کیا گیا۔ اس سے پوچھا گیا۔ "کوئی معجزہ دکھا سکتے ہو؟" اس نے کہا۔ "ہاں! کیوں نہیں۔ مثلاً چند ٹھیکریاں تمہارے سامنے پانی میں ڈال دیتا ہوں۔ انہیں نکال کر کھاؤ۔ وہ میٹھی ٹکیاں بن جائیں گی" درباری یہ معجزہ دیکھنے پر رضامند ہو گئے۔ "نبی" نے سب کے سامنے چند ٹھیکریاں جیب سے نکال کر پانی میں ڈال دیں۔ جب وہ پانی سے نکال کر چکھی گئیں۔ تو واقعی میٹھی تھیں ؛

درباریوں نے کہا۔ "اس میں کوئی فریب تھا" "نبی" نے پیغمبرانہ شان سے جواب دیا۔ "حق کے دشمن ہر زمانہ میں رہے ہیں۔ پچھلے نبیوں کے معجزے دیکھ کر اسی طرح معاندین نے انکار کیا تھا" ؛

لوگوں نے کہا۔ "ہم تمہیں اپنے پاس سے ٹھیکریاں دیتے ہیں۔ انہیں پانی میں ڈال کر میٹھی بناؤ"

"نبی" نے پھر پیغمبرانہ شان سے جواب دیا۔ "تم لوگ فرعون سے زیادہ بلند رتبہ ہو۔ اور نہ میں موسےٰ سے زیادہ حکمت و نبوت رکھتا ہوں۔ فرعون نے تو موسےٰ سے نہیں کہا تھا۔ کہ میں تمہیں اپنی لاٹھی دیتا ہوں۔ اس سے معجزے دکھاؤ"۔

مامون یہ جواب سن کر ہنس پڑا۔ اور درگزر کرنے کا حکم دیا ؛

خلیفہ معتصم کے سامنے ایک مدعیِ نبوت حاضر کیا گیا۔

معتصم۔ کیا تو نبی ہے؟

"نبی"۔ بے شک میں نبی ہوں۔

معتصم۔ تو کس کے پاس نبی بنا کر بھیجا گیا ہے؟

"نبی"۔ آپ کے پاس بھیجا گیا ہوں ؛

معتصم۔ میں کہتا ہوں تو گدھا ہے۔ احمق ہے ؛

"نبی"۔ ہر نبی اپنی ہی قوم میں بھیجا جاتا ہے ؛

معتصم کو ہنسی آ گئی۔ انعام دینے کا حکم دیا ؛

خلیفہ مامون کے سامنے ایک "نبی" پیش کیا گیا۔

مامون۔ تمہاری نبوت کی کوئی نشانی؟

"نبی"۔ جو کچھ آپ کے دل میں ہے۔ میں بتا دوں گا ؛

مامون۔ اچھا اس وقت میرے دل میں کیا ہے؟

"نبی"۔ آپ کے دل میں یہ ہے۔ کہ میں جھوٹا ہوں ؛

مامون۔ ہاں تم سچے "نبی" معلوم ہوتے ہو۔ اچھا چند دن میرے مہمان رہو ؛

"نبی" صاحب شاہی مہمان بنا کر قید خانہ میں اتار دیئے گئے۔ چند روز کے بعد مامون نے پھر طلب کیا۔ اور پوچھا۔

مامون۔ کہو کوئی نئی وحی آئی؟

"نبی"۔ جی نہیں

مامون۔ کیوں؟

"نبی"۔ فرشتے قید خانہ میں نہیں آیا کرتے ؛

خلیفہ متوکل کے زمانہ میں ایک عورت نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ وہ گرفتار ہو کر متوکل کے سامنے پیش کی گئی ؛

متوکل۔ کیا تو نبیہ ہے؟

عورت۔ ہاں میں نبیہ ہوں ؛

متوکل۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتی ہے؟

عورت۔ ہاں میں ان کی نبوت پر ایمان رکھتی ہوں ؛

متوکل۔ کیا محمد رسول اللہ کا یہ ارشاد تو نے نہیں سنا۔ کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"

عورت۔ مگر میں "نبی" نہیں۔ "نبیہ" ہوں۔

دوآبہ ہائی سکول جالندھر کا جلسہ تقسیم انعامات

لبھورام دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر کا جلسہ تقسیم انعامات مورخہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو زیر صدارت لالہ دیوراج جی سوندھی رئیس جالندھر آریہ سماج مندر میں منعقد ہوا۔ کارروائی ویدک پرارتھنا سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد لڑکوں نے جمناسٹک کے کرتبوں سے پبلک کو مستفید کیا۔ اس کے بعد حاضرین کو طلباء نے اپنی نظموں۔ بھجنوں اور مکالمات سے خوش کیا۔ چوتھی جماعت کے ایک طالب علم اندرسین نے تلوار کے نہایت عمدہ کرتب دکھلائے۔

اس کے بعد لالہ کرپا رام صاحب ایم اے۔ ہیڈ ماسٹر سکول ہذا نے سالانہ رپورٹ پڑھی۔ جس میں لڑکوں کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی حالت کو سدھارنے کے لئے سکول کی مختلف سرگرمیوں پر روشنی ڈالی گئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سکول کے طلباء کی جسمانی ترقی اور خلق انتظام قابلِ تعریف ہے۔ بعد ازاں صاحبِ صدر نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم کئے۔ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا ؛

(جگن ناتھ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ جالندھر)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھایئے!

اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو قائم رکھنے اور بڑھانے کے لئے
"سُکھ سنچارک دراکھشاسو"
سب سے اُتم۔ سوادشٹ۔ گن کاری۔ انگوری داکھوں سے بنا ہوا سماچار پتروں اور پرسدھ ویدوں سے پرشنست ہے۔ معزز اصحاب کو نمونہ مفت۔
قیمت بڑی بوتل ۲ھ۔ چھوٹی ۱ھ۔ ڈاک خرچ علیحدہ۔
نوٹ : سب دوا فروشوں کے پاس ملیگا۔ ہمارا نام دیکھ کر خریدیئے
سُکھ سنچارک کمپنی متھرا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شنکر آچاریہ اور پالیٹکس!

(از شری پت گوپال جی مکھیا ادھشٹاتا گوروکل اندر پرستھ)

شنکر آچاریہ اپنے زمانہ کے ایک لاثانی ودوان اور تیاگی مہاتما ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے زمانہ میں دیش کا جتنا کلیان کیا ہے۔ اُس کی بھی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چھوٹی عمر میں اُنہوں نے انیک گرنتھ لکھے۔ اور سینکڑوں جگہ ویاکھیان دے کر لوگوں کو ناستک سے آستک بنایا۔ اگر وہ مہاتما پیدا نہ ہوتے۔ تو اس میں شبہ نہیں۔ کہ دہریہ پن آج بھارت ورش کی گلی گلی اور کوچہ کوچہ میں گھر کیے ہوئے ہوتا۔ لیکن ساتھ ہی یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہ ان کی تعلیم سے ملک پولیٹیکل نکتۂ نگاہ سے بہت پیچھے چلا گیا۔ ان کی تعلیم لوگوں کو خدا پرست تو ضرور بنا گئی۔ لیکن موجودہ نسلوں کو مفلس اور کاہل الوجود بنا دیا۔ ناظرین دریافت کریں گے۔ کہ یہ کس طرح؟

خواجہ حسن نظامی نے آریہ کمار سبھا کی بنائی ہوئی پارلیمنٹ میں ایک بار اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا تھا کہ "مسلمان اور عیسائی سوراجیہ کے لئے اگر جدوجہد کریں۔ تو بجا ہے۔ لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کہ ہندو کیوں سوراجیہ مانگتے ہیں؟ کیونکہ ان کے دھرم (شنکر آچاریہ کی تعلیم کے مطابق) یہ دنیا جھوٹی ہے۔ اور فقط ایک مایا روپ ہے۔ اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتے ہیں"۔ واقعی سوامی شنکر آچاریہ کی تعلیم کے مطابق ان کے یہ الفاظ بامعنی تھے۔ کیونکہ ان کی تعلیم کا جزو یہی ہے۔ کہ سب کچھ پرماتما ہے۔ اور یہ سنسار مِتھیا۔ جھوٹا اور نقلی ہے۔ اسی تعلیم نے لوگوں کو کاہل الوجود بنا دیا۔ اور کام کاج سے وہ ہاتھ دھو بیٹھے۔ گیان چرچا زیادہ ہونے لگی۔ سنیاس کا پاکھنڈ گھر گھر ہونے لگا۔ لغیری جامہ زیب تن کر کے گھومنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔ ہر قسم کے گناہ کرنے پر لوگ ساکھشات برہم موجود ہو گئے اور کاہلی کی طرف رغبت زیادہ جڑ پکڑ گئی۔ مقابلہ۔ دلیری اور خطرہ کو برداشت کرنے کی قوت کم ہو گئی۔ اور اس طرح یہ ہندوستان جو کسی وقت سونا کی چڑیا کے نام سے موسوم تھا۔ فقط ایک مٹی کا کھلونا بن گیا۔ باہر کے حملہ آوروں نے اسے خلیپ کیا۔ اور اس کی ہستی کو نیست و نابود کر دیا۔

شنکر آچاریہ نے یہ نسخہ کہاں سے لیا؟ وہ خود جواب دیتے ہیں کہ اپنشدوں میں یہ نسخہ ہر جگہ موجود ہے۔ پرانے زمانہ میں یہ قاعدہ تھا کہ اگر کسی کو آچاریہ پد حاصل کرنا ہوتا تھا۔ تو اس کے لئے تین کتابوں کا ترجمہ کرنا ضروری ہوتا تھا۔ (۱) گیتا (۲) اپنشد (۳) ویدانت درشن۔

آپ نے بخوبی دیکھ لیا ہوگا کہ جتنے آچاریہ ہوئے۔ انہوں نے ہر سہ کتابوں کے اپنے خیالات کے مطابق ترجمے اور ان کھے ترجمے کئے ہیں۔ اور اپنے خیالات کے پھیلانے کے لئے ان تینوں کتابوں کی خوب مٹی پلید کی ہے۔ شنکر آچاریہ کے خیال میں یہ دنیا جھوٹی ہے۔ انہوں نے اپنے خیالات کے مطابق ترجمہ کیا۔ اور اسی طرح رامانج اور مادھو آچاریہ وغیرہ نے اپنے اپنے خیالات کے مطابق بھاشیہ کئے۔ اگر یہ لوگ صرف اپنے خیالات کا ہی اظہار کرتے۔ تو ان کا پرچار کم ہوتا۔ لہٰذا انہوں نے ان مقدس گرنتھوں کا سہارا لے کر اپنے خیالات کا پرچار کیا۔ شنکر آچاریہ کو بدھ مذہب کا ناش کرنا تھا۔ اس میں وہ ضرور کامیاب ہو گئے۔

کیا اپنشدوں کی تعلیم شنکر آچاریہ کے وچاروں کے مطابق ہے؟ اور ... میں جو لوگ معمولی بھی سنسکرت جانتے ہوں گے۔ بس وہ بھی اس کی پرزور الفاظ میں مخالفت کر ہی سکتے۔ نہیں تو ہر ایک اپنشد سے ایسا سبق ملتا ہے۔ جہاں اس دنیا کو پرماتما تک پہنچنے کا ایک ذریعہ تصور کیا گیا ہے۔ اور کہ جب تک ہم اس دنیا میں ہیں۔ تبھی تک ہمیں پرماتما بھی مل سکے گا۔ تارک الدنیا ہو کر اگر کوئی سجن پرماتما کی شکل دیکھنا چاہتا ہے۔ تو یہ اس کی بھول ہے۔

ہم اپنشدوں میں پڑھتے ہیں۔ کہ پرانے زمانہ میں ایک راجا اشوپتی تھے۔ بڑے بڑے رشی ان کے پاس برہم ودیا سیکھنے کے لئے آتے تھے۔ یہ راجا دن کا وقت تو اپنے کھشتری دھرم کے پالن کرنے اور دشمنوں کو مغلوب کرنے کے ذرائع اختیار کرنے میں صرف کیا کرتا تھا۔ اور رات کو یوگ ابھیاس کے دھیان میں مصروف ہوتا تھا۔ جب ایک کھشتری کے پاس رشی منی برہم ودیا سیکھتے ہیں۔ تو ثابت ہوتا ہے۔ کہ کھشاتر دھرم کا پالن کرنا برہم ودیا کے حاصل کرنے میں سدِ راہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک امداد ہے۔

اسی طرح ایک اور مثال آتی ہے۔ کہ انگرا رشی کے پاس ایک مہاجن جس کا نام شوانک ہے۔ آتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ مجھے برہم ودیا کا اپدیش دو۔ انگرا رشی مہاجن کو اپدیش دیتا ہے۔ کہ برہم ودیا کے سیکھنے کے لئے دنیاوی علوم کا سیکھنا ضروری ہے۔ جو یہ نہیں جانتا کہ یہ ستارے کیا ہیں؟ سورج کیسے ہے؟ بجلی کسے کہتے ہیں؟ اور زمین کی کیا حقیقت ہے؟ وہ پرماتما کو کیسے پہچان سکتا ہے؟ پہلے اپنے ارد گرد کے وایو منڈل کو پہچانو۔ پھر اس پوشیدہ چیز کو جاننے کی کوشش کرو۔

ایک اور اپنشد میں ہم پڑھتے ہیں۔ کہ ایک لڑکا گھبر گیا اپنے پتا ورن کے پاس جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اے پتا! مجھے وہ راستہ بتاؤ جس سے پرماتما مل جائے"۔

اس کا پتا جواب دیتا ہے۔ کہ "پرماتما سے ملنے کے ذرائع آنکھ۔ کان اور زبان ہیں۔ اور یہ پدارتھ ہیں جو اس دنیا میں موجود ہیں"۔

وہ لڑکا اس جواب کو نہ سمجھ سکا۔ اور کئی سال تک اس کشمکش میں رہا کہ میں کس طرح پرماتما کو حاصل کروں؟ آخر کار راستہ نکل آیا۔ اور پرماتما کا دروازہ اس کے لئے کھل گیا۔ لیکن باپ نے کہا۔ کہ اس دروازہ کے کھولنے کی کنجی یہ پرتھوی ہے۔ یہ پدارتھ ہیں۔ جو اس پرتھوی پر پھیلے ہیں۔ اگر تو ان کا ترسکار کرے گا۔ تو یاد رکھ۔ کہ وہ دروازہ پھر تیرے لئے بند ہو جائے گا۔

ایسی بہت سی مثالیں اپنشدوں میں اور بھی ملتی ہیں۔ شنکر آچاریہ جی نے ایسی صاف اور صریح مثالوں کی موجودگی میں اچھی طرح جانتے ہوئے کس منہ سے آدھار پر یہ پرچار کیا۔ کہ یہ دنیا ہیچ ہے۔ اور مِتھیا ہے۔

وہ تو اپنی طرف سے ہماری بھلائی ہی کر گئے۔ لیکن ان کی تعلیم نے ہندو جاتی کو کاہلی کے گڑھے میں ڈال دیا۔ ہندو جاتی ۲۲ کروڑ ہوتی ہوئی بھی دوسروں کی جوتیاں کھا رہی ہے۔ اور ذلتیں اٹھا رہی ہے نیز مفلس و برباد ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ ایک حد تک شنکر آچاریہ کی تعلیم ہے۔

پنجاب و فرانٹیر کے آریہ نوجوانوں کی کانفرنس:-

کانفرنس ہذا امرتسر میں مورخہ ۱۱-۱۲- اور ۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء کو بروز جمعرات۔ شکر اور سنیچر ہونی قرار پائی ہے۔ آریہ یوک سماج امرتسر نے اس کام کے لئے ورکنگ کمیٹی قائم کر دی ہے۔ اور باقاعدہ آریہ سماج مندر لوہگڑھ میں دفتر کھول دیا ہے۔ استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بنائے جا رہے ہیں۔ بیرونجات کے اصحاب جو جو تجاویز بھیجنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں:-

دیگدار ناتھ جنرل سیکرٹری ورکنگ کمیٹی پنجاب فرانٹیر آریہ یوک کانفرنس امرتسر

ذیابیطس

یہ بیماری ایک کیڑا ہے جو گھُن کی طرح جسم کو کھا جاتا ہے۔ اور آخر کار بے وقت موت کا موجب ہوتا ہے۔ غریب سے امیر زیادہ اسکے شکار ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں انواع و اقسام کی جڑی بوٹیاں پیدا ہوتی ہیں جو کہ ایسی لاعلاج امراض کے لئے تریاق کا حکم رکھتی ہیں۔ چنانچہ ان بوٹیوں کے ست نکال کر اور زمانہ حال کی میڈیسن سائینس سے بھی مدد لے کر اس مرض کے علاج کے لئے امرت دھارا کے موجد جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدنے ایک دوائی ایجاد کی ہے۔

اشوگری

اس کا بہترین اور مجرب علاج ہے۔ یہ دوائی ہر حالت کی ذیابیطس کو یقینی مفید ہے۔ شکر آنا بند ہو جاتا، زیادتی پیشاب دور ہو کر پیشاب باقاعدہ آنے لگتا ہے۔ اسکے علاوہ یہ ایک ٹانک ہے بھوک بڑھاتی اور خون پیدا کرتی ہے نیز قوت مردانگی کی کمزوری کو دفع کرتی اور جریان منی کو نافع ہے آیئے اور ایک مرتبہ تجربہ کیجئے صرف ایک ہفتہ کا استعمال قائل کرے گا!

قیمت ۳۲ گولی چار روپے (للعہ) ۸ گولی ایک روپیہ (عمر)

المشتہر خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۳۲ لاہور

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگ۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مشرق ــــ اور ــــ مغرب

(از روشن پٹیالوی بی۔ اے مصنف "چراغِ روشن")

(۱)

چاند اپنی روپہلی کرنوں سے مسرت و راحت کی بارش کر رہا تھا۔

گیان شنکر نے گایتری کے گلے کے گرد بازو حمائل کئے ہوئے اور اس کی مشکبیں زلفیں سنوار کر کہا۔ آہ! آخر کمبخت جدائی کا وقت آ گیا۔ اور مجھے مجبوراً تم سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔

گایتری نے آنکھیں نیچی کر کے جواب دیا۔ یہ بھی خوشی کی بات ہے۔ آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ کامیاب ہو کر آئیں گے۔ تو ہمارے ہی آرام میں اضافہ ہوگا؟

گیان۔ ٹھیک۔ لیکن تم سے بچھڑ کر تعلیم میں طبیعت کیسے لگے گی؟ تمہاری یاد مجھے کب چین لینے دیگی؟......

گایتری نے گیان شنکر کو اس انداز سے دیکھا۔ گویا اس کی نگاہیں اس کے دل کو ٹٹول رہی ہیں۔ ...... کچھ دیر کے بعد بولی۔ "جی بہلانے کی باتیں ہیں۔ جہاز پر سوار ہوتے ہی سب کچھ بھول جاؤ گے۔ محبت بھی کبھی ایسے خیالی جہاز پر سوار ہو جاتی ہے۔ جو اپنا راستہ بھول گیا ہو۔ اور پھر ولایت پہنچ کر تو آپ کے دل بہلاوے کا انتظام کافی ہو جائیگا۔ اس وقت کہاں میں بیچاری اور کہاں میری یاد؟"

گیان شنکر۔ واہ خوب کہی! تمہاری مدھری آنکھوں کا نشہ اُترنا ہنسی کھیل نہیں۔ تمہیں میں صرف "پیار" ہی نہیں کرتا۔ بلکہ دل سے چاہتا" ہوں۔ تم میرے دل میں ہو۔ تم میری آنکھوں میں ہو۔ اور شاید کائنات کی تمام دلکشی ہے۔ مالک نے تمہارے وجود میں یکجا کر دی ہے۔ تم نے تو بہت بھلے بنائے۔ مِثالمثلی کی۔ چکنی چپڑی باتیں بنائیں۔ مگر والد صاحب ہیں۔ کہ بیٹے کے ارادہ پر قائم ہیں۔ انہیں ایک ہی دھن سوار ہے۔ کہ لڑکا آئی۔ ایم۔ ایس ہو کر آ جائے۔ اور اعلیٰ عہدہ حاصل کرے۔ کسی کے دل کی انہیں کیا خبر؟

گایتری۔ ابی رہنے بھی دو۔ یہ سب ظاہرداری کی باتیں ہیں۔ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل۔ مثل مشہور ہے۔ محبت سب کو ہوتی ہے۔ آنکھ سے دور دل سے دور۔ تھوڑے دن بیتتے دو۔ مجھے آپ خواب میں بھی یاد نہ کرو گے۔

گیان شنکر۔ خیر جو کچھ ہوگا۔ دیکھا جائیگا۔ وہم کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہ تھا۔ ایک بات سن لو۔ کہ میں خود کو بھول جاؤں۔ تو بھول جاؤں۔ مگر تم کو نہیں بھول سکتا۔ قسمت مجھ سے لینے والی چیز نہیں۔ تو اب تم خوشی خوشی مجھ کو دل سے دھو کر مسکراتے ہوئے اپنے خاص انداز سے رخصت کرو۔ نہیں تو میرے آنسو مجھے ودا کرو۔ ورنہ یہ ناز کشا رہے نکلینگی۔ یہ منجدھار ہیں......

گایتری سہمے ہوئے ہے۔ ایسی نامبارک باتیں زبان پر نہ لائیے۔ خدا نہیں آپ کے دشمن۔ میں تو دل سے آپ کی کامیابی کی خواہاں ہوں۔ جاؤ ہنستے ہوئے جاؤ۔ جس طرح اُمنگوں بھرے دل سے منہ موڑتے ہو۔ اسی طرح مُنہ دکھلانا۔ مگر میری یاد......

گیان۔ رہے گی ــــ ہمیشہ رہے گی ــــ میرے کاشانۂ دل کی شمع بن کر رہے گی۔ اچھا تو جانے دیتی ہو نا؟

گایتری کچھ جواب نہ دے سکی۔ اسکی آنسوؤں سے لبریز آنکھیں صرف ایک بار اوپر کو اُٹھیں۔ اور نہ معلوم کیا پیغام دے گئیں۔ گیان شنکر نے گایتری کو بیتابی سے گلے لگا لیا۔ گایتری بھی ایک لمحہ کے لئے اپنی سدھ بدھ بھول گئی۔

(۲)

گیان شنکر ڈاکٹر دیا شنکر کا لڑکا تھا۔ وہ اس سال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے امتحان میں نہایت کامیابی سے پاس ہوا تھا۔ ڈاکٹر دیا شنکر قریباً تیس سال کی گورنمنٹ سروس کے بعد ریٹائر ہو چکے تھے۔ دوران ملازمت میں وہ سول سرجن اور چیف میڈیکل آفیسر جیسے جلیل القدر عہدوں پر ممتاز رہے۔ گورنمنٹ نے اُن کی خدمات کا اعتراف بہت سے مواقع پر کیا۔ اور اُن کی تنخواہ میں قابل قدر اضافہ کر کے اور کرنل اور نائیٹ وغیرہ کے خطابات عطا کر کے اُن کی دل کھول کر حوصلہ افزائی کی۔ ڈاکٹر دیا شنکر کا گورنمنٹ کے افسروں میں بہت رسوخ تھا۔ اُن کا خیال تھا۔ کہ گیان شنکر کی سفارش کرنے پر اُسے اچھا عہدہ مل جائیگا۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی ڈگری ہی کافی تھی۔ مگر آئی۔ ایم۔ ایس ہو کر فوراً ہی سول سرجن بن جانے کا زیادہ امکان تھا۔ اس لئے وہ گیان شنکر کو انگلینڈ بھیجنے پر زور دے رہے تھے۔ گایتری مجسم حسن تھی۔ اس کا گدرایا ہوا جوبن۔ نازک بدن۔ غنچہ دہن عنبریں زلفیں لب لعلیں سرخ رخسار۔ نازک کلائیاں ہر ایک چیز لبھا لینے والی تھی۔

گیان شنکر کی شادی گایتری سے ہوئے کوئی ایک مہینہ ہوا تھا۔ دونوں کو ایک دوسرے سے بہت محبت تھی۔ ذرا سی جدائی ہوتی۔ تو ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ اُٹھتے تھے۔ گایتری مطمئن تھی۔ تو گیان شنکر پروانۂ عشق۔ گایتری جانتی تھی۔ کہ گیان ......

[illegible]

چاہنے والا بلبل۔

(۳)

وقت ایک چال ڈھال پر نہیں رہتا۔ آخر جدائی کی گھڑی سر پر آ پہنچی۔ گیان شنکر جلدی جلدی ٹرین پر جانے کے لئے تیار ہوا۔ ماتا جی کے قدموں کو چھوا۔ ان کی دعا لی۔ اب صرف گایتری سے ملنا باقی تھا۔ وہ دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اس کے کمرہ کی طرف بڑھا۔

گایتری بت بنی کھڑی تھی۔ اس کا دل آپ سے آپ اُچھلنے لگا۔ وہ آگے بڑھی۔ تو گایتری اُس کے قدموں پر سر ٹیک دینے کے لئے بڑھی۔ مگر گیان شنکر نے اس کے جسم کو تھام کر اسے گلے لگا لیا۔ گایتری کچھ بول نہ سکی۔ گیان شنکر سے لپٹ کر اور اس کے کندھے پر سر رکھ کر آنسوؤں کو پیتی رہی۔

گیان شنکر نے اس کے رخساروں پر ہلکا سا بوسہ دیتے ہوئے کہا۔ تو جاؤں نا؟

گایتری گویا سوئی ہوئی جاگی۔ مگر ہزار کوشش کرنے پر بھی زبان سے کچھ نہ کہہ سکی۔

گیان شنکر نے اس کے نرم و نازک بازوؤں سے خود کو آزاد کرتے ہوئے کہا۔ اچھا تو......

گایتری روشندان سے موٹر کی جانب اس وقت تک دیکھتی رہی جب تک کہ وہ آنکھوں سے اوجھل نہ ہو گئے۔

(۴)

گیان شنکر کے چلے جانے کے بعد گایتری کو ایک ایک پل گزارنا مشکل ہو گیا۔ اسے اب معلوم ہوا کہ محبت کیا شئے ہے۔ ان کے یہاں ہوتے وہ روزانہ انہیں دیکھتی تھی۔ ان سے باتیں کرتی تھی۔ اور انہیں قریب پا کر اسے بے حد تسکین ہوتی تھی۔ محبت کا دریا موجیں مارتا تھا۔ اور وہ شوق کامل کی کشتی میں بیٹھ کر اس کی سیر کیا کرتی تھی جس کا ناخدا گیان شنکر تھا۔ مگر اب اس کے دور ہونے سے وہ غوطے کھانے لگی۔ اور گرداب محبت میں پھنس گئی جس سے نکل جانا مشکل تھا۔

گیان شنکر کی تصویر اس کی آنکھوں کے سامنے ہر وقت گھوما کرتی۔ اور وہ اس کے تصور میں ہر وقت کھوئی رہتی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے کمرے سے بھی باہر نہ نکلتی۔ اس کی ساس دیا اس کے دل کو بہلانے کی کوشش کرتی۔ مگر بے سود!

گایتری اب ہر روز ڈاکیے کا انتظار کرنے لگی۔ اس کے نظر آتے ہی اس کا دل زور زور سے ......

[illegible]

شنکر کا خط ضرور دے گا۔ لیکن جس وقت ڈاکیہ روشن کے آگے سے گزر جاتا۔ تو اس کا دل بیٹھ جاتا۔ وہ تھوڑی دیر کے لئے سو جاتی۔ پھر نیند کا غلبہ ہو جاتا۔

ایک دن حسب معمول وہ جھروکہ میں سے جھانک رہی تھی۔ کہ ڈاکیہ نے ایک بند لفافہ لالہ دیا شنکر کے ہاتھ میں دیا۔ وہ بھاگی ہوئی دروازہ میں آئی۔ مگر شرم و حیا کی بیڑیوں نے اس کے پاؤں جکڑ دئیے۔ لالہ دیا شنکر لفافہ کو کھول کر بہت غور سے پڑھنے لگے۔ گایتری سراسیمگی کی حالت میں کھڑی ان کی طرف تاک رہی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد خادمہ نے ایک بند لفافہ گایتری کو لا کر دیا۔ اس نے جلدی سے لفافہ کھولا۔ اور پڑھنے لگی۔ اس میں لکھا تھا:۔

"میری پیاری! میں بخیریت پہنچ گیا ہوں۔ اور کالج کے ہوسٹل میں بھی داخل ہو گیا ہوں۔ مگر اضطراب دل کا یہ حال ہے۔ کہ جماعت میں کتاب سامنے کھلی پڑی رہتی ہے۔ پروفیسر کی طرف ایک شرابی کی طرح تاکتا رہتا ہوں۔ وہ اپنی تمام طاقت صرف کر کے لیکچر دیتے ہیں۔ مگر سچ سمجھنا۔ کہ ایک لفظ بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ رات کو بستر پر لیٹتا ہوں۔ سونے کی کوشش کرتا ہوں۔ مگر نیند ہے۔ کہ کوسوں دور بھاگتی ہے۔ تمام رات آنکھوں میں کٹ جاتی ہے۔ اگر سوتے سے کبھی آنکھ لگتی بھی ہے۔ تو بیرونی آنکھ بند ہوتے ہی باطنی آنکھ کھل جاتی ہے۔ خیالات کی...... موجیں بحر قلب سے اُٹھنے لگتی ہیں۔ کبھی کبھی چونک کر اُٹھ بیٹھتا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم مجھے اپنے پاس بلا رہی ہو۔ آگے بڑھتا ہوں۔ تو دیوار سے ٹکر لگتی ہے۔ خیالات پریشان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ کیا لکھ رہا ہوں۔ اُمید ہے۔ کہ تم خط کا جواب جلدی دو گی"

تمہارا "گیان"

گایتری نے خط پڑھا۔ ایک مرتبہ نہیں۔ بلکہ کئی مرتبہ۔ مگر دل کی پیاس نہ بجھنی تھی۔ نہ بجھی۔

(۵)

مسٹر ولیم ایک خوش طبع انگریز نوجوان تھا۔ گیان شنکر کی روحانی صورت اسے ایک آنکھ نہ بھائی۔ وہ اکثر اس سے اس کی پژمردگی کا سبب دریافت کرتا۔ مگر گیان شنکر سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ دیتا۔

مسٹر ولیم نے جب نرمی سے کام نکلتا نہ دیکھا۔ تو گیان شنکر پر زور ڈالنے لگا۔ شام کو گیان شنکر کے کمرہ میں پہنچ جاتا۔ اور اسے زبردستی ہائیڈ پارک میں سیر کے لئے گھسیٹ لے جاتا۔ رفتہ رفتہ گیان شنکر کی طبیعت بہلنے لگی۔ بہت سے آدمیوں سے جان پہچان ہو گئی۔ اور ......

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گھڑیوں میں اپنا وقت گزارنے لگا۔ مسٹر ٹیم اُس کو ولایت کے مجلسی اطوار اور ناچ سکھلانے لگا۔ وہ ہر روز شام کو ناچ گھر میں جانے لگا۔ جہاں مس روز اُس کے ساتھ ناچ میں شریک ہوتی۔ رفتہ رفتہ مس روز کے جاذبِ نظر حسن سے گیان شنکر مانوس ہونے لگا۔ گویا پروانہ شمع کی طرف بیتابانہ لپکا۔ یا گلِ شگفتہ کی رنگینی پر بلبل مستانہ ہو گیا۔ ایک کشش تھی۔ جو دونو کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ ایک دبا ہوا شعلہ تھا۔ جو دونو طرف بھڑک رہا تھا۔ مگر گایتری؟ —— وہ گیان شنکر کی آنکھوں سے اُتر کر اب دل سے بھی اُترتی جا رہی تھی۔ مغرب کی شمع "جلوت" مشرق کی شمع "خلوت" پر فتح پا رہی تھی۔ برقی روشنی ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی ...... پر غالب آ رہی تھی ؛

گیان شنکر اب دن رات مس روز کی صحبت میں رہنے لگا۔ شام کو کلب میں ضرور جاتا۔ وہاں کبھی تاش کھیلنے لگتا۔ کبھی سیر سپاٹے کے لئے نکل جاتا۔ کبھی ناچ ہونے لگتا۔ اور کبھی حسن و عشق کے موضوع پر بات چیت چھڑ جاتی۔ سال بھر تک گیان شنکر کا کوئی خط نہ آیا۔ گایتری کی اُمیدوں پر اوس پڑ گئی۔ تارِ اُمید جس سے دل بندھا ہوا تھا۔ ٹوٹ گیا۔ ایک سال تک خط نہ ملنے سے اُس کے دماغ میں طرح طرح کے خیالات اُٹھنے لگے۔ کبھی سوچتی۔ وہ بھول تو نہیں گئے۔ پھر خود ہی دل کو ڈھارس دیتی۔ کہ نہیں وہ وعدہ کر گئے ہیں۔ تعلیم میں از حد مصروف ہونگے۔ فرصت نہیں ملتی ہوگی۔ پھر خیال آتا۔ کہ خط لکھنے میں وقت ہی کتنا خرچ ہوتا ہے۔ شاید میری طرف سے دل برگشتہ ہو گئے ہیں۔ میں نے کون سا قصور کیا ہے؟

رفتہ رفتہ وہ دنیا کی دلچسپیوں سے بے نیاز ہونے لگی۔ بال بکھرے ہیں۔ تو بکھرے ہی سہی۔ مانگ ٹیڑھی ہے۔ تو ٹیڑھی ہی سہی۔ کنگھی چوٹی نہیں کی تو نہ سہی۔ آخر کچھ کرے۔ تو کس لئے؟ کوئی دیکھنے والا بھی ہو۔ کوئی اس کی سیاہ کاکلِ پیچاں کو سنوار کر میٹھی میٹھی باتیں سنانے والا بھی ہو۔ کوئی اُس کی شمعِ حسن کی تنویروں پر جلنے والا پروانہ بھی ہو۔ ساغرِ حسن کو ایک ہی گھونٹ میں پی جانے والا کوئی رِند بادہ خوارِ محبت بھی ہو ؛

اب اُس کے لئے صرف ایک ہی شغل رہ گیا تھا۔ اور وہ تھا گیان شنکر کا تصور۔ آنکھوں پر اُنہی کا دھیان رہتا۔ رات دن اسی دُھن میں مستغرق رہتی ؛

(۶)

اسی طرح ایک سال اور گزر گیا۔ بارے مرجھائی ہوئی تمناؤں کی کھیتی میں پھر سے ابرِ کرم کے چھینٹوں نے نئی روح پھونک دی۔ یعنی آج گیان شنکر کا خط آیا! ماں باپ مسرت و شادمانی کی ایک انوکھی دنیا دل میں بسائے ہوئے تھے۔ دل ہی دل میں اُچھلے پڑتے تھے کہ گایتری کا گلشنِ آرزو جو بادِ خزاں کے جھونکوں سے پژمردہ ہو گیا تھا۔ بادِ بہاری کے ایک ہی روح افزا جھونکے سے لہلہانے لگا۔ اُن کے رخساروں پر سُرخی دوڑ گئی۔ اب وہ جامے میں پھولی نہ سماتی تھی۔ گایتری ساس نند کی شرم کے مارے اپنے ہونٹوں کی پھڑکتی ہوئی ہنسی کو دبائے خط کا مضمون سننے کے لئے ہمہ تن شوق بنی کھڑی تھی۔ دل تھا۔ کہ اُمنگوں کا مسکن۔ مسرت کا گہوارہ۔ دیا شنکر نے لفافہ کو چاک کیا۔ وفورِ خوشی سے اُن کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ خط میں لکھا تھا۔ کئی وجوہات سے خط نہ لکھ سکا۔ اُمید ہے معاف فرمائیں گے۔ میں پرسوں لکھنؤ پہنچوں گا۔ باقی تمام باتیں حاضرِ خدمت ہو کر بیان کروں گا ؛

گایتری خوش تھی۔ کہ اتنی مدت کے بعد اُن کے درشن ہوں گے۔ ساتھ ہی سوچتی۔ ان میں کوئی تبدیلی تو واقع نہیں ہوئی ہوگی؟ کیا ولایت سے واپس آکر وہ مجھے پسند کریں گے؟ وہ یقیناً مغربی فیشن میں رنگے ہوئے ہوں گے۔ مجھے تو اُن کے سامنے ہوتے ہوئے شرم آئے گی۔ اس طرح سوچتے سوچتے گایتری نے دو دن گزار دیئے۔ آج بہت مدت کے بعد گایتری نے شوق سے غسل کیا۔ کپڑے تبدیل کئے۔ کنگھی چوٹی کی۔ اور بن سنور کر اپنے کمرہ میں جا بیٹھی۔ معمولی سی آہٹ پر اُسے گیان کے آنے کا گمان ہوتا ؛

آخر گھڑیاں گنتے گنتے گیان شنکر معہ مس روز گھر پہنچے۔ گایتری نے اُنہیں اوٹ میں ہو کر دیکھا۔ وہ سوچنے لگی۔ یہ عورت کون ہے۔ کیا کوئی مہمان ہے؟ وہ اپنے کمرہ میں اس انتظار میں تھی۔ کہ گیان شنکر والدین اور دوسرے رشتہ داروں سے مل ملا کر اُس کے پاس آئیں گے۔ مگر اُس کی اُمید برنہ آئی۔ گیان شنکر نے گایتری سے ملنے کی بھی ضرورت محسوس نہ کی ؛

گیان شنکر کا مس روز سے شادی کر لینے کا حال معلوم کر کے دیا شنکر کو ازحد افسوس ہوا۔ اگرچہ بہت سی مجبوریوں و مصلحتوں کی وجہ سے ظاہراً گیان کو لعن طعن نہ کی۔ مگر اندر ہی اندر ان کے دل کو بہت صدمہ پہنچا ؛

گھر سے دور کچھ فاصلہ پر لالہ دیا شنکر کی ایک کوٹھی تھی۔ گیان شنکر وہیں رہنے لگے ؛

(۷)

معمولی سی کوشش سے ہی گیان شنکر لکھنؤ کے سول ہسپتال میں سول سرجن کے جلیل القدر عہدہ پر فائز ہو گئے۔ اب تو وہ پورے کرسٹان ہو گئے۔ انگریزی سوسائٹی کے دلدادہ بن گئے۔ افسرانِ اعلیٰ سے واقفیت ہو گئی۔ اور بڑے بڑے عہدیداران کے ہاں آنے جانے لگے۔ مسٹر کرزن لکھنؤ ڈویژن کے ریذیڈنٹ انجینئر تھے۔ اُن کا بنگلہ گیان شنکر کے بنگلے کے بالکل نزدیک تھا۔ دونوں میں گہری محبت ہو گئی۔ اوقاتِ مصروفیت کے علاوہ مسٹر کرزن عموماً مسٹر گیان شنکر کے مکان پر ہی موجود رہتے ؛

ایک روز مسٹر گیان شنکر ایک ڈنر میں شامل ہونے کے لئے گئے۔ مسز گیان شنکر طبیعت علیل ہونے کی وجہ سے اُن کے ہمراہ نہ جا سکیں۔ ڈنر کسی وجہ سے ڈنر نہ ہو سکا۔ اس لئے مسٹر گیان شنکر جلدی واپس آ گئے۔ وہ کوٹھی کے دروازہ پر آئے۔ تو دیکھا۔ کہ برقی روشنی سے کمرہ جگمگا رہا ہے۔ اُنہیں شک گزرا۔ کہ یہ اتنی روشنی کیوں کی گئی ہے۔ کہیں مس کی طبیعت زیادہ علیل تو نہیں؟ دروازہ کی بجائے اُنہوں نے شیشہ سے جھانک کر مگر اندر کا نظارہ دیکھ کر اُن کے پاؤں تلے نکل گئی۔ اُنہیں ایسا معلوم ہوا۔ کہ وہ میں گرتے جا رہے ہیں۔ بدن پسینہ پسینہ ہونٹ پھڑکنے لگے۔ اُنہوں نے کیا دیکھا —— بیوفائی کی جیتی جاگتی تصویر! قیامت

خیز منظر! دل ہلا دینے والا سین ——
چھیتی روز ان کے وفادار دوست کرزن آغوشِ محبت میں پڑی تھی۔ اُنہوں نے مگر آنکھوں پر اعتبار نہ کیا۔ پھر دیکھا۔ آخر کا رنگ بدلا۔ تیوریاں چڑھ گئیں۔ بندھی مٹھیاں اُوپر کو اُٹھیں۔ اور دروازہ پر کو چکنا چور کرنا ہی چاہتی تھیں۔ کہ اُن کے جذبات نے پلٹا کھایا۔ چڑھی ہوئی تیوریاں گئیں۔ اور حسرت بھری نگاہ سے اندر دیکھ کر کے لہجہ میں کہنے لگے ؛

"آہ! میں ایک سو رہا تھا۔ میرا ضمیر مُردہ ہو تھا۔ میرا کاشانۂ دل حسنِ مغرب کی ضیا پاشیوں منور ہو کر عشقِ حقیقی کی نور ریزیوں سے بے گیا تھا۔ مغربی لٹک مٹک میری آنکھوں کو دینے میں کامیاب ہو گئی تھی" ؛

(۸)

رات کے ۱۲ بجے ہونگے۔ چاروں طرف سناٹا تھا۔ وحشت خیز سکوت، بلا کی خاموشی،
گایتری ایک ٹوٹی سی چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی۔ کی زلفیں بکھری ہوئی تھیں۔ آنکھوں کے گرد حلقے پڑ گئے تھے۔ نازک کلائیاں سوکھ کر کانٹا ہو گئی تھیں۔ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گئی تھی ؛

وہ اس تنہائی میں بھی اپنے خیالات میں محو تھی۔ اچانک دروازہ پر دستک کی آواز سن کر وہ چونک اُٹھی۔ عالمِ مدہوشی میں دروازہ کی طرف لپکی۔ گیان شنکر کھڑے تھے۔ اُسے یقین نہ آتا تھا۔ نے آنکھیں مل کر دوبارہ دیکھا —— یہ حقیقت اس سے پہلے کہ گایتری گیان شنکر کے قدموں گرے۔ گیان شنکر نے اسے اپنے بازوؤں میں چھاتی سے لگا لیا۔ اور روتے ہوئے کہنے "میں مغربی حسن کے جال میں پھنس کر گمراہ ہو تھا۔ اور مشرق کی روح پرور سادگی کو فراموش مغرب کی ضرر رساں روشنی کے پیچھے بھاگ تھا۔ کاش میں ولایت نہ جاتا۔ ہاں مگر صبح کا ہُوا اگر شام کو بھی گھر واپس آ جائے۔ تو اُسے ہُوا نہیں کہتے۔ اب مجھ پر یہ حقیقت آشکار گئی ہے۔ کہ مشرقیت وفا ہے۔ اور مغربیت کی جیتی جاگتی تصویر ——"

"گایتری! میرے گناہوں کو معاف کر دے بڑا ہوں۔ بڑا ہی جاپ کروں گا۔ تیرا ہی ہو کر —— واقعی مشرق مشرق ہے اور مغرب مغرب

گورُوکل کورُوکشیتر کا سالانہ جلسہ!

گورُوکل وشو ودیالیہ کانگڑی کی سب سے بڑی شاخ گورُوکل کورُوکشیتر کا تیئیسواں (۲۳) سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳- اور ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۱-۱۲- اور ۱۳ پھاگن سمت ۱۹۹۱ بروز شکر- سنیچر اور ایت بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے کوشش کی جا رہی ہے۔ آریہ سماج کے مشہور مشہور سنیاسیوں اور لیکچراروں کو دعوت دی گئی ہے۔

سوامی سرد انند جی۔ سوامی کیولانند جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ سوامی سوتنتر انند جی۔ پروفیسر ستیہ برت جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت دیویندر جی شاستری۔ پروفیسر دھرمیندر ناتھ جی۔ اور دیگر بہت سے سجنوں کو مدعو کیا گیا ہے۔ راشٹریہ سبھا سمیلن اور دلت اُدھار سمیلن کے لئے دو مشہور لیڈروں کو سبھاپتی بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے ؛

جلسہ کے موقع پر ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء کو نئے بالک داخل کئے جائیں گے۔ جو سجن اپنے بالکوں کو گورُوکل میں داخل کرانا چاہیں۔ وہ ابھی سے داخلہ کے فارم بھر کر بھیج دیں۔ داخلہ کے قواعد اور فارم دفتر گورُوکل کورُوکشیتر ضلع کرنال سے منگوا لیں ؛

(نویدک :- پربندھ کرتا گورُوکل کورُوکشیتر ضلع کرنال)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوروکل اندر پرستھ کے خلاف شرمناک سازش

ذمہ دار اصحاب کی طرف سے پرزور مذمت

گوروکل اندر پرستھ کے ایک سابق ادھیاپک مسمی پنڈت وشنو متر نے گوروکل مذکور کی ملازمت سے علیحدہ ہو کر جو طوفان بدتمیزی بپا کیا ہے۔ اس کی متعدد ذمہ دار اصحاب نے جو پرزور مذمت کی ہے۔ اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

سوامی رامانند کا بیان

میں ایک ٹرینڈ ادھیاپک ہوں۔ گوروکل میں آنے سے قبل عرصہ بارہ سال تک سرکاری سکولوں میں ادھیاپک کا کام سرانجام دیتا رہا ہوں۔ میں سورگیہ سوامی شردھانند جی کے اپدیشوں سے متاثر ہو کر ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء میں گوروکل کی سیوا کے لئے آیا۔ اور اس وقت سے اب تک بغیر تنخواہ گوروکل کی سیوا کر رہا ہوں۔ اس وقت جو جائداد میرے پاس تھی۔ وہ بھی میں نے گوروکل کی بھینٹ کر دی۔ مجھے گوروکل کی سیوا کرتے ہوئے ۲۷ ورش ہو چکے ہیں۔ اس وقت میں ایک سنیاسی ہوں۔ منی دبلند جنم شتابدی کے موقع پر سوامی شردھانند جی کے دست مبارک سے میں نے سنیاس لیا۔ گوروکل کی سیوا کے شروع دس سالوں میں میں نے بحیثیت سپرنٹنڈنٹ کام کیا۔ پھر پانچ سال ادھیاپک اور ادھشٹاتا سردو کے فرائض سرانجام دیئے۔ ازاں بعد ۱۰½ سال فقط ادھیاپک کی حیثیت سے ہی کام کیا۔ اب عرصہ ڈیڑھ سال سے حسب الحکم شری آچاریہ جی چیف سپرنٹنڈنٹ آشرم گوروکل اندر پرستھ کا کام کر رہا ہوں۔

گزشتہ ۲۷ سالہ خدمت کے دوران میں میں ہمیشہ برہمچاریوں کے پاس آشرم میں رہا ہوں۔ ادھشٹاتا کی سیوا کے زمانہ میں اپنی سٹریٹی اور پاس والی سٹریٹی کی رات کے وقت کبھی ایک بار اور کبھی دو بار دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔ لیکن اب چیف سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے جملہ سٹریٹیوں میں رات کے ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک مختلف اوقات میں کم از کم ایک بار گشت کیا کرتا ہوں۔ میں نے آج تک کسی برہمچاری کو برے افعال و حرکات کرتے ہوئے نہ پایا۔ پنڈت وشنو متر کی گوروکل کے متعلق غلط فہمی پھیلانے والی کتاب کو پڑھ کر مجھے از حد رنج ہوا۔

پنڈت وشنو متر جی تک بھگ چار سال گوروکل میں ادھیاپک رہے۔ دریں اثنا پنڈت جی اپنی سٹریٹی کو فقط سندھیا و ہون کرانے آشرم میں آیا کرتے تھے۔ یا گلہے گاہے بروز تعطیل برہمچاریوں کو سیر کرانے باہر لے جایا کرتے تھے۔ پنڈت جی رات کے وقت کبھی برہمچاریوں کے درمیان نہیں سوئے۔ بلکہ اپنے گھر ہی سویا کرتے تھے۔ پھر میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے کس ثبوت کی بنا پر معصوم برہمچاریوں پر ایسے الزام لگائے ہیں۔ برہمچاریوں کے خلاف پنڈت جی کے لگائے گئے الزامات قطعی صداقت سے دور از معقول ہیں۔

چونکہ پنڈت جی کو کئی قصوروں کی وجہ سے ادھیکاریوں نے برخاست کیا تھا لہذا پنڈت جی نے غصہ میں آ کر آنکھیں بند کر کے گوروکل کو بدنام کرنے کی فضول کوشش کی ہے۔ اور محض ذاتی معاملات کی بنا پر آچاریہ رام دیو جی جیسے مہا پرش پنڈت دیو شرما جی جیسے (سوسوی) ودوان سیوا کام کرنے والے پروفیسر سکھ دیو جی اور شری مان گوپال جی مہانو بھاؤں پر ... کئے گئے ہیں۔ ...

علاوہ حملہ کرمچاریوں و برہمچاریوں پر بھی بیہودہ الزامات لگائے گئے ہیں۔ گوروکل سے نکالے جانے کی وجہ سے غصہ میں آ کر گوروکل کی ہر ایک چیز میں انہیں نقص نظر آنے لگا ہے کیا پنڈت جی کو اپنی ملازمت کے چار سالہ عرصہ میں بھی گوروکل میں کوئی نقص نظر آیا؟

اس سے پہلے بھی گوروکل سے برخاست شدہ اشخاص نے گوروکل کو بدنام کرنے کی فضول کوششیں بذریعہ تحریر و تقریر کی ہیں۔ لیکن گوروکل اپنی صداقت کی بنیاد پر کھڑا ہے۔ اور بتدریج ترقی کے راستہ پر گامزن ہے۔ میں نے اپنی ۲۷ سالہ سیوا کے زمانہ میں بخوبی دیکھا ہے۔ کہ بدچلن اور بدزبان نوکر کو گوروکل کے ادھیکاریوں نے نہیں رہنے دیا۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ آئندہ بھی نہیں رہنے دیں گے۔

میں پنڈت وشنو متر جی کو مشورہ دیتا ہوں۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ انہیں عقل سلیم عطا کریں۔

آخیر میں میں سب گوروکل پریمیوں اور عام جنتا سے التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ خفیہ طور پر گوروکل تشریف لائیں۔ اور گوروکل کے نظام۔ حساب کتاب اور برہمچاریوں و کرمچاریوں کے چال چلن کا بچشم خود ملاحظہ فرمائیں۔ اور ازاں بعد جس نتیجہ پر پہنچیں۔ اس سے عام جنتا کو مطلع فرمائیں۔ اس سے پہلے بھی کئی مہانو بھاؤں نے اپنے "ذاتی" مشاہدات عام جنتا پر ظاہر کئے ہیں۔

(رامانند سنیاسی (چیف سپرنٹنڈنٹ گوروکل ہذا)

سنز کھشکوں کا آتشیک نویدن

سب آریہ بھائیوں تتھا گوروکل کے برہمچاریوں کے سنز کھشکوں سے نویدن ہے۔ کہ ماسٹر وشنو متر جن کو ڈیڑھ سال قبل کئی قصوروں کی وجہ سے بذریعہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا ۴۲ گھنٹہ کے اندر اندر برخاست کیا گیا تھا۔ انہوں نے گوروکل کے خلاف ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں گوروکل کا نگرانی اور گوروکل اندر پرستھ کے کرمچاریوں اور برہمچاریوں پر بلعموم نامناسب حملے کئے گئے ہیں۔ ...

پروفیسر گوپال جی آدی مہانو بھاؤں پر قابل نفرت الزامات عائد کئے گئے ہیں۔

ہم چونکہ اپنے بچوں کو ملنے کی وجہ سے بسا اوقات نزدیک ہونے کے کارن گوروکل جاتے رہتے ہیں۔ وہاں عام طور پر برہمچاریوں میں ہی رہتے ہیں۔ اور ہر ایک بات کی بغور دیکھ بھال کرتے ہیں ہم میں سے کچھ ایک تو ایک دو ماہ تک وہاں ٹھہرتے ہیں۔ ہمیں وہاں (گوروکل اندر پرستھ) کا پربندھ رہن سہن تتھا آچار و چار نہایت عمدہ اور سنتوش جنک دکھائی دیتا ہے۔ سب برہمچاری بھی سنتشٹ ہیں۔ اس لئے ہم جملہ آریہ بھائیوں کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ جو مضامین اس کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ وہ نامناسب ہی نہیں۔ بلکہ جھوٹ بھی ہیں۔

ہم نے مہاشہ مذکور کی فائل کو دیکھا ہے۔ اس سے ہمیں یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہ مہاشہ واقعی گوروکل میں رکھنے کے قابل نہ تھا۔ اس کی اپنی ہی فائل میں جو اس کے تحریر کردہ کئی خطوط ہیں۔ وہ اس کی کتاب کو سراسر جھوٹا ثابت کرتے ہیں۔ گوروکل کا نگرانی پر حملہ کرنا چاند پر تھوکنے کے مصداق ہے۔ لہذا اس کے بارہ میں لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔

دستخط

1. لالہ گورنارائن سنز کھشک برہمچاری سنیند رجماعت ہفتم
2. سیٹھ رام کشن داس " " وِدیا رتن " ہشتم
3. لالہ بہار لال " " پرشوتم " ہفتم
4. سیٹھ شیام سندر " " منوہر " گیارھویں
5. " نانک چند " " کھیتر پال " دہم
6. " جونی پرشاد " " بھیشم دیو
7. لالہ جمیت رائے " " ویر سنگھ " گیارھویں
8. مہاشہ جاوید شگل " " ناگیندر " ششم
9. چوہدری دلیپ سنگھ " " دھرمیندر نریندر

سٹاف کا پرستاو

ہمیں یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ماسٹر وشنو متر جی جو گزشتہ سال کچھ اپرادھوں کے کارن گوروکل اندر پرستھ سے آریہ پرتی ندھی سبھا دوارہ برخاست ...

... جو ہمارے متعلق پرشہور کر رہا ہے۔ کہ ہم اس کے نا موم پراپیگنڈہ کے ساتھ اتفاق رکھتے ہیں یہ جھوٹ ہے ہم اس کی تمثیلی لغو اور لچر کتاب کو مہندی ساہتیہ پر ایک بدنما دھبہ سمجھتے ہیں۔ اور جتنے الزامات اس نے برہمچاریوں کرمچاریوں اور ادھیکاریوں پر لگائے ہیں۔ وہ سب بے بنیاد غلط اور جھوٹ ہیں۔ ہم اس کتاب اور اس کے پراپیگنڈا کے برخلاف پرزور پروٹسٹ کرتے ہیں۔

دستخط

1. رامانند سنیاسی (گوروکل سیوا کال ۲۷ برس)
2. رام چندر انگلش ٹیچر سابق چیف فاریسٹ آفیسر نابھن بنا پنڈت بدھ دیو و دیالنکار (سیوا کال ۲۸ برس)
3. مہاشہ ودیا النکار (سیوا کال ۱۵ برس)
4. ہری شرن سدھانت النکار (سیوا کال ۱۲ برس)
5. بکرمادتیہ " " " " "
6. دھرم دیو وید واچسپتی (سیوا کال ۱۰ برس)
7. جگن ناتھ پرشاد ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایل۔ ٹی (سیوا کال ۱½ برس)
8. آنند سروپ ودیا النکار بی اے۔ ایل۔ ٹی
9. ہری ونش کمار آر۔ ٹی۔ ایس۔ لنڈن
10. ڈاکٹر تلتیا نند ودیا النکار ایم۔ آر۔ سی۔ پی۔ بمبئی

مزید لعن طعن

میں پہلے ریاست نابھن میں چیف فارسٹ آفیسر تھا۔ سوامی شردھانند جی کے اپدیشوں سے متاثر ہو کر گزشتہ ۲۸ سال سے محض گزارہ لے کر گوروکل کانگڑی اور گوروکل اندر پرستھ میں بطور انگلش ٹیچر خدمت سرانجام دے رہا ہوں۔ پنڈت بدھ دیو ودیا النکار ہیڈ ماسٹر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میرا لڑکا ہے۔ مجھے ماسٹر وشنو متر کے گوروکل اور اس کے ادھیکاریوں کے برخلاف کردہ پراپیگنڈا کو جانچ کر اور ان کی کتاب کو جو کہ نہایت لغو فضول اور واہیات باتوں سے لبریز ہے۔ پڑھ کر از حد رنج ہوا ہے۔ میں نے اپنی ۲۸ سالہ خدمات کے دوران میں ان لغو و لچر باتوں کو نہ کبھی گوروکل میں دیکھا اور نہ ہی سنا ہے۔ نہ معلوم ماسٹر وشنو متر کے پاس کونسے ایسے ذرائع تھے۔ کہ جن سے انہوں نے اپنی ۴ سالہ ملازمت کے قلیل عرصہ میں ہی ان واہیات اور سراپا جھوٹ باتوں کا پتہ چلا لیا۔ جھوٹ اور بے بنیاد باتوں سے بھری ہوئی اپنی مذموم کتاب میں صرف ان کا ہی ہاتھ معلوم نہیں ہوتا بلکہ ان کے ساتھ گوروکل سے نکلے ہوئے ایک دو اور بھی ان شریر انگیز سازش میں شامل معلوم ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ماسٹر موصوف کو ڈیڑھ سال قبل کئی ناقابل معافی گناہوں کی وجہ سے بذریعہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروکل سے برخاست کیا گیا تھا۔ ماسٹر وشنو متر وہاں کی ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پتری پاٹھشالاؤں میں دھرم شکھشا

آریہ پرچارکائیں تیار کرنے کا عمدہ طریقہ

(از شریمان ارجن دیو جی مینیجر آریہ مڈل کنیا پاٹھشالہ پشاور شہر)

آریہ سماج کو پتری پاٹھشالاؤں دوارہ استری شکھشا شروع کئے چالیس ورش سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر سب طرف سے یہی واویلا سننے آتے ہیں۔ کہ آریہ یا آریہ سدھانتوں کو جاننے والی ادھیاپکائیں نہ ملنے کے کارن لڑکیوں میں دھرم شکھشا کا پرچار نہیں ہو سکتا۔ سب سکولوں میں اُستانیاں سرکاری امتحانات پاس کرانے میں لگی رہتی ہیں۔ کیونکہ اُن ہی پر اُن کی ترقی کا انحصار ہوتا ہے۔ دھرم شکھشا کا مضمون وہ بھلی بھانتی پڑھا بھی کیسے سکتی ہیں۔ جب کہ اُن کو خود ہی اس سے کچھ واقفیت نہیں ہوتی۔ آریہ شکھشا سمتی گورودت بھون لاہور نے پاٹھشالاؤں میں دھرم شکھشا کے پڑھانے کے لئے دھرم کتھا کے سات حصے اور ایک آریہ سدھانت درپن یہ کل آٹھ پستکیں مقرر کی ہیں۔ اِن آٹھ پستکوں میں اتنا مصالح بھرا پڑا ہے۔ کہ اگر ایک دیوی اِن پستکوں کو کسی سے سمجھ کر پڑھ لیوے۔ تو وہ نہ صرف دھرم شکھشا کے لئے لائق اُستانی بن سکتی ہے۔ بلکہ اعلےٰ درجہ کی اُپدیشکا بھی بن سکتی ہے۔ دیگر مضامین جن کا کہ ڈیپارٹمنٹ سے تعلق ہے۔ اِن میں تو ٹریننگ حاصل کرتی ہیں۔ مگر دھرم شکھشا میں ٹریننگ حاصل کرنے کی نہ وہ خود پرواہ کرتی ہیں۔ اور نہ ہم اِس پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ حالانکہ حساب لگانے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پتری پاٹھشالہ پر صرف ہماری سماج نے گذشتہ چالیس سال میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ صرف کیا ہے۔ باقی پنجاب اور ہندوستان کی ہزاروں آریہ سماجوں کی پتری پاٹھشالاؤں کا خرچ کا اندازہ آپ خود لگا لیں۔ مگر سب آریہ بھائی یہی کہتے نظر آتے ہیں۔ کہ یہ سفید ہاتھی سب کچھ ہضم کئے جاتا ہے۔ اور آریہ سماج کے دیگر کام (ویدک پرچار) آدی سب ادھورے رہ جاتے ہیں۔ آریہ سماج کی ساری طاقت اِس طرف خرچ ہو جاتی ہے اور اصل میں بنتا بناتا کچھ بھی نہیں۔

۲۔ اس دقت کو محسوس کرتے ہوئے سال ۱۹۲۶ء میں یہاں اُستانیوں کو دھرم شکھشا پڑھانے کا بندوبست کیا گیا تھا۔ لیکن کچھ دیر تک ہی جاری رہا۔ حال میں جب کہ آریہ شکھشا سمتی کی مذکورہ بالا آٹھ کتب میں موجود ہیں۔ اور یہ دھرم شکھشا کا ادھیکت کورس بن گئی ہیں۔ تو یہ معاملہ ... کی سب کمیٹی اور انترنگ سبھا میں پیش کیا گیا۔ اور ادھیاپکاؤں کو دھرم شکھشا کے یہ کورس پڑھانے کا بندوبست کیا گیا۔

۳۔ ایک اور تجویز جو بہت لابھ دایک ہے اور آریہ شکھشا سمتی کے آگے رکھی گئی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ آریہ شکھشا سمتی کی طرف سے اُستانیوں کی دھرم شکھشا کے دو امتحان مقرر کئے جاویں۔ ایک اَپر سٹینڈرڈ اور دوسرا لوئر سٹینڈرڈ۔ اَپر سٹینڈرڈ پاس شدہ اُستانی مڈل اور انٹرنس حصہ کو پڑھانے کے قابل سمجھی جاوے۔ اور لوئر سٹینڈرڈ پاس شدہ پرائمری حصہ کو۔

۲ (ا)۔ یہ پریکشائیں ہر سال ہوا کریں۔ اور پاس شدہ کو حاصل کئے ہوئے نمبروں سمیت سندیں دی جایا کریں۔

(ب) پاس ہونے والے اُمیدواروں میں سے اول و دوم و سوم کو انعامات دیئے جایا کریں۔

۳۔ تمام آریہ پاٹھشالائیں اپنی اُستانیوں کو مجبور کریں۔ کہ وہ لازمی طور پر یہ امتحان پاس کریں۔ اور آئندہ جب نئی اُستانی رکھیں۔ تو دھرم شکھشا certificated کو ترجیح دیں۔

۴۔ ہر ایک سٹینڈرڈ کا الاؤنس مقرر کیا جاوے جس کا نام دھرم شکھشا الاؤنس ہو۔ میری رائے میں لوئر سٹینڈرڈ کا دو روپیہ ماہوار اور اَپر سٹینڈرڈ کا چار روپیہ ماہوار۔ یعنی جس پاٹھشالہ میں دھرم شکھشا certificated ادھیاپکا موجود ہو۔ یا نئی شامل ہو۔ اُس کو تنخواہ کے علاوہ اپنے سٹینڈرڈ کے مطابق الاؤنس دیا جایا کرے۔ اور اِس کا تنخواہ یا ترقی کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔

۳۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا۔

(ا)۔ پاٹھشالاؤں کی طرف سے زور اور انعام اور مقررہ الاؤنس کی موجودگی میں نہ صرف آریہ پاٹھشالاؤں کی ادھیاپکائیں ہی امتحان پاس کرنیکی تیاری کریں گی بلکہ دوسری ادھیاپکائیں بھی اس غرض سے شامل ہونگی۔ کہ جب کسی آریہ پاٹھشالہ میں جانے کا موقع ملے گا۔ تو الاؤنس ساتھ ملتا رہے گا۔

(ب)۔ الاؤنس کی خاطر آریہ پاٹھشالاؤں میں ادھیاپکائیں خوشی سے شامل ہونگی۔ اور ساتھ ہی آریہ پاٹھشالاؤں کو ادھیاپکا کی تلاش کرنے میں آسانی ہوگی۔

(ج) دھرم شکھشا پڑھانیوالی ادھیاپکاؤں کی موجودگی سے ...

بقیہ صفحہ ۱۳

ملازمت کے چار سالہ عرصہ میں۔ اُن کی گستاخی۔ وفا نہ پابندی داری کے لئے بار ہا تنبیہ کیا گیا تھا کہ جرمانہ تک کی سزا بھی انہیں دی گئی تھی۔ اُن کے خود نوشتہ معافی نامے اُن کی اپنی فائل میں موجود ہیں۔

واقعات مندرجہ بالا کی بنا پر ماسٹر وشنو متر نے غصہ میں آنکھیں بند کر کے اِس گندی اور واہیات کتاب کو لکھ کر ناحق اپنے دماغ کو پراگندہ کیا ہے۔ شری سوامی رامانند جی سنیاسی۔ ایڈیٹر روزانہ "تیج" "ارجن" "دی ٹریبیون" وغیرہ نے پرزور الفاظ میں تصنیف مذکور کی مذمت کی ہے۔ میں اُن سے پورا متفق ہوں۔

میری رائے میں ہر ایک آریہ سماجی کا یہ فرض اولین ہونا چاہیئے۔ کہ اس تصنیف کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ اگرچہ ماسٹر وشنو متر اِس وقت نئی دہلی کالج پارٹی کی سماج کی انترنگ سبھا کے ممبر اور آریہ پرادیشک سبھا (کالج پارٹی) کے کارکن ہیں۔ تاہم میں امید کرتا ہوں۔ کہ کالج پارٹی کے لیڈروں کا یہ اخلاقی فرض ہوگا۔ کہ وہ اس مذموم۔ گندی اور واہیات تصنیف کو حقارت کی نظر سے دیکھیں اور حقیقت کی جانچ کریں۔

(رام چند انگلش ٹیچر سابق چیف فارسیٹ آفیسر نابھ)

---

۴ پرچار دن بدن بڑھیگا۔

(د)۔ ہر جگہ جہاں بھی آریہ پاٹھشالہ ہوگی۔ وہاں آریہ پرچارکائیں کافی سے زیادہ تعداد میں ملیں گی۔ کیونکہ ہر دو سٹینڈرڈ پاس شدہ اُستانیاں پاٹھشالہ میں موجود ہوں گی۔

(ر)۔ جو جو دیویاں دھرم شکھشا کا مذکورہ بالا آٹھ کتابوں کا کورس پڑھ لیں گی۔ اُن کے خیالات کم و بیش نہیں۔ بلکہ تبدیل ہو کر زیادہ تر آریہ وچاروں سے پُر ہونگے۔

(س)۔ اِن مذکورہ بالا طریقوں سے چند سالوں میں استریوں کے اندر پرچار ہو جانے کی آشا ہے۔ جتنا گذشتہ چالیس سالوں میں نہیں ہو سکا۔

۵۔ یہ سکیم آریہ شکھشا سمتی کے آگے رکھی گئی۔ انہوں نے ابھی اُنتواہ میں اِس کو منظور کیا ہے۔ اُن کی انترنگ سبھا اِس سکیم پر وچار کرے گی۔ اب سب آریہ پاٹھشالاؤں کے پربندھ کرتا مہاشیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ کرپا کر کے اِس ساری سکیم کا غور سے مطالعہ کریں۔ اور جو نقص یا کمی بیشی اُن کے دھیان میں آوے وہ ضرور وشار پورک اِس داس کو ... سکیم کو ... مکمل بنانے ...

گوروکل کوروکھشیتر کی موجودہ حالت

(از شری ڈاکٹر لال چند جی پردھان آریہ سماج انبالہ چھاؤنی)

کرنال کے ایک آریہ سجن ..... نے میرے پاس کئی دفعہ خط لکھے ہیں۔ جن میں گوروکل کوروکھشیتر کی موجودہ حالت کیطرف میرا دھیان کھینچا ہے۔ اور چونکہ آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کے گوروکل کوروکھشیتر کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ اور مجھے چونکہ گوروکل کوروکھشیتر کا سبھا سد مقرر کیا ہوا ہے۔ اِس لئے میں اکثر گوروکل میں جاتا رہتا ہوں۔ ابھی حال میں ایک ضروری کام کے لئے میں گوروکل گیا تھا۔ گوروکل کے ہیڈ ماسٹر کو ساتھ لے کر میں نے سب محکموں کا معائنہ کیا۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے بہت خوشی ہوتی ہے۔ کہ موجودہ وقت میں گوروکل سب طرح سے ترقی کر رہا ہے۔

گوروکل کے سب برہمچاریوں کا سواستھ اچھا بہت اچھا ہے۔ جب سے گوروکل نے ممتاز ڈاکٹر دیو کیرتی جی نے ہسپتال کا چارج لیا ہے۔ وہ برہمچاریوں کے سواستھ پر پورا پورا دھیان رکھتے ہیں۔ ہسپتال میں ایک دو پھوڑے پھنسیوں کے بیماروں کے علاوہ اور کوئی بیمار نہیں تھا۔ بھوجن وغیرہ کا انتظام کافی تسلی بخش تھا۔ گوروکل کے باغ میں کافی پھل ہو جاتے ہیں۔ آجکل پھول گوبھی۔ بند گوبھی گانٹھ گوبھی۔ گاجر۔ مولی۔ پالک۔ میتھی۔ ٹماٹر گھیا وغیرہ ساگ کافی مقدار میں موجود تھے۔ برہمچاریوں کو روزانہ کیا خوراک دی جاتی ہے؟ یہ بھی میں نے دیکھا۔ حالانکہ بجٹ کے مطابق ۱۰ چھٹانک روزانہ دودھ ہر ایک برہمچاری کو دیا جانا چاہیئے۔ لیکن اِس وقت اِس سے زیادہ ہی مل رہا ہے۔ کیونکہ گوروکل کی اپنی گئوشالہ سے کافی دودھ مل رہا ہے۔ برہمچاریوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ گوروکل کے ادھیکاریوں نے خاص کوشش کر کے گوروکل کی مالی حالت کو بھی سدھار دیا ہے۔ پچھلے سال میں سب خرچ چلا کر بہت سا روپیہ جمع کر لیا ہے۔ ابھی حال میں آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کے سالانہ جلسہ کے موقع پر گوروکل کوروکھشیتر کے برہمچاری انبالہ آئے تھے۔ اور اُن کے جسمانی کھیل دیکھنے کے قابل تھے۔ جن کو دیکھ کر سب لوگ حیران ہو گئے۔ پڑھائی اور صفائی کیطرف بھی خاص دھیان دیا جا رہا ہے۔ گوروکل کے موجودہ انتظام کو دیکھ کر مجھے ہر طرح سے تسلی ہوتی ہے۔ پرماتما کرے! یہ گوروکل دن بدن ترقی کرتا رہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

یادرفتگان (نمبر ۱۰۴)

آریہ سماج کے پرانے رتن لالہ جوگدھیان جی آریہ سبھاسد پانی پت

(از شری پت بنواری لال جی منتری آریہ اپ سبھا کرنال)

لالہ جوگدھیان جی رائے بہادر لالہ نارائن جی اگروال پانی پت کے سپتر تھے۔ بچپن کے ایام میں مدرسہ پانی پت میں تعلیم حاصل کر کے آریہ سماج پانی پت کے ممبر بھی بن گئے۔ طبیعت بہت رسا اور ذہن اور بدھی بہت تیز ہونے کے باعث ان کا مطالعہ کا شوق بہت بڑھا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ آریہ سدھانتوں کی واقفیت کے علاوہ جینیوں اور مسلمانوں کے سدھانتوں اور عقائد سے بھی بہت کافی واقفیت انہوں نے حاصل کر لی تھی۔ اور بحث مباحثہ کا شوق ہونے کی وجہ سے ان میں بھی بہت حصہ لیا کرتے تھے۔ آریہ سماج پانی پت کے سالانہ جلسوں کے مواقع پر اکثر مرتبہ مسلمانوں اور جینیوں سے مباحثے ہوا کرتے تھے۔ ان میں آپ بہت کچھ امداد اور کام کیا کرتے تھے۔ اور آریہ سماج پانی پت کے ستمبھ رہے۔

اس کے بعد پتا کا سایہ سر سے اٹھ جانے کی وجہ سے ضلع کرنال کی ایک عدالت میں ملازمت اختیار کر لی۔ جہاں وہ آخیر زندگی تک کام کرتے رہے۔ کرنال میں رہنے کی وجہ سے آریہ سماج میں بھی بہت سرگرمی سے حصہ لیتے اور لگن کے ساتھ کام کرتے رہے۔ ان ایام میں آریہ اپ سبھا ضلع کا دفتر کرنال میں ہونے کی وجہ سے اس کا کام سنگیت منتری کئی سال تک متواتر کرتے رہے۔ جس کی وجہ سے تمام ضلع اور متصلہ علاقہ جات میں بہت سی نئی سماجیں قائم ہو گئیں۔ اور صدہا گراموں میں ویدک دھرم کا پرچار بکثرت ہوا۔ تقریر اور مباحثوں میں کافی لیاقت رکھنے کے علاوہ لالہ جوگدھیان جی کو ویدوں کے سوادھیائے کا از حد شوق تھا۔ اپنی بیٹھک میں بیٹھے ہوئے ہر وقت سوامی جی کرت وید بھاشیہ کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ مجھ کو بھی ان کے پاس اکثر جانے کا اتفاق ہوا کرتا تھا۔ جب کبھی میں ان کے پاس گیا۔ میں نے ہر دفعہ دیکھا کہ ان کے سامنے وید بھاشیہ رکھا ہوا ہے۔ اور وچار کر رہے ہیں۔ میں بھی تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جاتا تھا۔ تو لالہ جوگدھیان جی اپنے وچار سے ہوئے کئی وید منتروں کا ارتھ مجھ کو سنایا کرتے تھے۔ اور جو بات میری سمجھ سے باہر ہوتی تھی۔ اس کو دیا نند کر کے بخوبی سمجھانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ اور بار بار یہی کہا کرتے تھے کہ اس منتر کا ارتھ تو گمبھیر ہے۔ مگر بالکل آسان ہے۔ جس کے سمجھنے میں کچھ دقت نہیں ہو سکتی۔ ان کا منشا ارادہ تھا کہ آم لوگوں پبلک کے فوائد کے لئے وید بھاشیہ اردو میں چھپوایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے ایک انک بطور نمونہ چھپوا کر اکثر احباب کے پاس برائے ریویو بھی بھیجا تھا۔ مگر کئی کارنوں سے یہ سکیم آگے نہ چل سکی۔ آپ کی تحریر بڑی دلچسپ اور ویدک سدھانتوں کے انوکول ہونے کے علاوہ بڑی مدلل اور منطقی ہوا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ کرنال میں ایک مولوی صاحب سے تحریری مباحثہ چھڑ گیا۔ مولوی صاحب نے کچھ سوالات لکھ کر بھیجے۔ لالہ جوگدھیان جی نے ان پر لکھ کر واپس کر دیا۔ کہ آپ ان سوالات کو نوٹ کر پڑھ جائیں۔ اسی میں ہمارا جواب موجود پائیں گے۔ ایسا کرنے پر مولوی صاحب کی تسلی ہو گئی۔ اور وہ خاموش ہو گئے۔

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے لالہ وزیر چند جی ایڈیٹر "آریہ مسافر" کی سرکردگی میں جو ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ جاری تھا۔ لالہ وزیر چند جی کی درخواست پر لالہ جوگدھیان جی نے کئی ٹریکٹ تیار کر کے ان کے پاس بھیجے تھے۔ جو بہت مقبول۔ دلچسپ اور مفید ثابت ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں لالہ جوگدھیان جی کے مضامین اکثر "وید پرکاش" "آریہ مسافر" ،"آریہ جنتری کرنال" میں بھی شائع ہوا کرتے تھے۔ جو بہت دلچسپ ہونے کی وجہ سے بہت پسند ہوا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ لالہ وزیر چند جی نے لالہ جوگدھیان جی کو ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ کا انچارج اور ادھشٹاتا بنانے کا انتظام بھی کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی ملازمت سے استعفیٰ پیش کر دیا۔ مگر افسر عدالت نے اس کو منظور نہ کیا۔ اور اسی جگہ کام کرنے کے لئے رضامند کر لیا۔ بدقسمتی سے ایک مرتبہ بجانب بیماری لالہ جوگدھیان جی پر نمونیا کا سخت حملہ ہو گیا۔ اس وقت جب میں ان کے پاس گیا۔ تو حالت بہت نازک ہو گئی تھی۔ ایک دن بات دریافت کرنے پر انہوں نے کہا کہ اس وقت میری صرف یہ اچھا ہے کہ وید بھاشیہ کا جس قدر میں نے سوادھیائے کیا ہے۔ وہ میرے دماغ میں چکر لگا رہا ہے۔ اگر کوئی ہمت والا شخص میرے پاس بیٹھ جائے۔ تو میں اس کا سار انش لکھوا سکتا ہوں۔ اگلے روز اپنے پریہ متر لالہ شادی رام جی پانی پتی کو بلا کر اپنی وصیت لکھوا دی۔ اور اسی روز چار چھوٹے چھوٹے بچوں۔ استری اور ماتا کو چھوڑ کر سورگباش ہو گئے۔

آریہ سماج کوئٹہ میں شردھانند بلیدان دوس کا سماروہ

پرات سمرنیہ سورگیہ سوامی شردھانند جی کے بلیدان دوس کے اپلکش میں آریہ سماج کوئٹہ میں ۹ دسمبر سے پنڈت لیش پال جی سدھانت النکار ویدک منتری پروہت آریہ سماج کوئٹہ نے شری سوامی جی مہاراج کے جیون کی ۵ دن تک کتھا کرتے رہے۔ ۱۶ دسمبر کو پرنی ورشی کی بجائے اس ورش بھی شردھانند لنگر کی آیوجنا کی گئی۔ ۱۲ دسمبر سے لگاتار ورشا ہو رہی تھی۔ آریہ سماج کے ادھیکاری چنتت تھے کہ لنگر کا پربندھ کس پرکار سے سپھل ہو سکے گا۔ پرنتو پرماتما کی کرپا سے ۱۶ دسمبر کی صبح کو ہی ورشا ٹھہر گئی۔ اور لنگر نردگھن روپ سماپت ہو گیا۔ اس لنگر میں لگ بھگ تین ہزار نرناریوں نے بھوجن کیا۔ اس لنگر کے لئے چندہ بالکل جمع نہیں کیا گیا تھا۔ کیول مانر کچھ دانیوں کے دان کے آدھار پر یہ لنگر چلایا گیا تھا۔ اس لنگر میں بارہ من آٹا دو من گھی۔ پانچ من سبزی اور دس من دودھ کی کھیر خرچ ہوئی۔ پرسنتا کی بات ہے کہ یہ سب کام کچھ دانیوں کی کرپا سے ہی سماپت ہوا تھا۔ اس لنگر میں بنا بھید کے ہندو و مانرے حصہ لیا۔ لنگر کے اگلے دن سے پھر ورشا شروع ہو گئی۔ ۲۲ دسمبر کو برابر سارا دن برف بھی پڑتی رہی۔ پرنتو ۲۳ دسمبر کی صبح کو آکاش صاف ہو گیا۔ اور دھوپ نکل آئی۔ ۲۳ دسمبر کی رات کو آریہ سماج کے وشال پنڈال میں ایک سار وجنک سبھا ہوئی جس میں بھجن و کتاؤں نے سوامی جی کے جیون کے وشے میں ویاکھیان دئے۔ نیز کویتائیں پڑھیں۔

سب سے پورو مہاشہ دیو داس جی بی۔اے۔ بی۔ٹی ہیڈ ماسٹر ڈی۔اے۔وی ہائی سکول کوئٹہ نے سوامی جی کے گنوں کا ورنن کرتے ہوئے کہا۔ کہ سوامی جی نے شکشا کے کھیتر میں بڑا شاندار کام کیا ہے۔ یدی وہ اور کوئی بھی کاریہ نہ کرتے۔ تو گوروکل ہی ان کی امر یادگار رہتی۔ اور آریہ جنتا گوروکل پر ابھیمان کر سکتی ہے۔ گوروکل ان کے جیون کی سردوشریشٹ یادگار رہے۔

اس کے بعد آریہ کنیا پاٹھ شالا کی کنیاؤں نے سوامی جی کے جیون کے سمبندھ میں بھجن گائے۔ بعد ازاں بھگت کیشو داس جی نے سوامی جی کے ودھ گنوں کا ورنن کرتے ہوئے ان کے بھگتی بھاو آدی سدگنوں کی وشیش روپ سے پرشنسا کی۔ اور کہا۔ کہ سوامی شردھانند جی مہاراج ایک آدرش پرش تھے۔ اس کے بعد بھگت سیتا رام جی نے سوامی جی کی پرشنسا میں کویتائیں پڑھیں جنہیں شروتا جنتا نے بہت پسند کیا۔ اس کے بعد پنڈت لیش پال جی پروہت آریہ سماج نے بھاشن کرتے ہوئے کہا۔ کہ سوامی دیانند جی مہاراج نے وچاروں میں کرانتی پیدا کی۔ اور جیون کے پرتیک کھیتر میں ہمارے سامنے آدرش اپستھت کیا۔ شری سوامی شردھانند جی نے ان آدرشوں کو کریاتمک روپ دیا۔ سوامی جی مہاراج ستیہ کی مورتی۔ پریم کے سمندر۔ آستاہ کے اکھنڈ استھا شردھا کے اوتار تھے۔ ایک پرروہیتن سجن نے ٹھیک ہی ان کو عیسیٰ کی مورتی بتلایا تھا۔ ان کے سمپرک میں جو بھی آتا تھا۔ ان سے پربھاوت ہوئے بنا نہیں رہتا تھا۔ گوروکل ہی ان کی سچی یادگار ہے۔ انیک تروٹیوں کے ہوتے ہوئے بھی گوروکل بھارتیہ بالکوں کی شکشا کے لئے اتیہ وشو ودیالیوں کی اپیکشا آدرش شکشالیہ ہے۔ پرتیک بھارتیہ کا کرتویہ ہے۔ کہ یدی وہ اپنے بچوں کو بھارتیہ سبھیتا۔ تپ۔ تیاگ۔ سداچار اور ستیہ شاستروں کی شکشا دینا چاہتا ہے۔ اور ودیشی سبھیتا کے دوشوں سے اپنے بالکوں کی رکھشا کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے اپنے بالکوں کو اوشیہ گوروکل میں پڑھانا چاہئے۔ گوروکل شکشا ہی سورگیہ سوامی جی کا سنسار کو دویہ سندیش ہے۔

انت میں پردھان جی کے دھنیہ واد کے ساتھ رات کے ساڑھے دس بجے سبھا وسرجت ہوئی۔

{بھیشم دیو منتری آریہ سماج کوئٹہ بلوچستان}

دہلی کے ہری جنوں میں پرچار

آریہ پرادیشک سبھا لاہور کے اپدیشک پنڈت بدھ دیو جی میرپوری نے اور دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور کے پرنسپل پنڈت وشی رام جی نے شرم جیوی آشرم دریا گنج دہلی کے ادھشٹاتا پنڈت دیوورت دھرم بندو کی درخواست پر آشرم میں منوہر اپدیش دئے۔ اور حاضرین کو کرتارتھ کیا۔ مہاشہ سوہن لال جی بھجنیک کے منوہر بھجن بھی ہوئے۔

(رگھناتھ دت ایم۔اے۔ آریہ سماج بازار سیتا رام۔ دہلی)

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔

(مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شردھانند بلیدان دوس کی دھوم

آریہ سماج لدھیانہ :- ۲۳ دسمبر کو شردھانند بلیدان دوس بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ہون یگیہ۔ بھجن اور پرارتھنا کے بعد منتری سماج کا بھاشن ہوا۔ پھر پنڈت منی لال جی کالیہ ڈالیش پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی وکاریہ کرتا کالج سیکشن۔ لالہ ٹھولل جی وٹھیرہ پردھان ہندو سبھا اور سوامی دیو انند جی نے سوامی جی کے جیون پر بھاشن دئے۔ پاٹھشالہ کی کنیاؤں کے بھجن ہوئے۔ ایک کنیا نے سوامی جی کے جیون پر ایک اُتم نبندھ پڑھا۔ بابو سنتانی سروپ جی نے ایک کویتا سور سہت سنائی۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج تلہ گنگ :- ۲۳ دسمبر کو سوامی شردھانند جی کا بلیدان دوس بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پراتہ کال ۵ بجے سنکیرتن آریہ سماج مندر سے شروع کیا گیا۔ جس میں تمام آریہ نرناری سمّلت ہو کر بڑے پریم اور شردھا سے بھجن گاتے ہوئے نگر کے تمام گلی کوچوں میں گھوم کر ۶½ بجے آریہ سماج مندر میں پہنچے۔ اشنان وغیرہ کے بعد ۷ بجے ہون یگیہ شروع ہوا۔ اور آٹھ بجے تک ہون یگیہ۔ سندھیا پرارتھنا اور بھجن ہوتے رہے۔ ۸ سے پونے ۹ بجے تک سوامی لکشمی داس جی کا منوہر اپدیش و شانتی ویاکھیان سوامی شردھانند جی کے جیون پر ہوا۔ اور جنتا کو آنند کیا۔

۸ سے ۹ بجے تک مہاشہ ہربنس لال جی نے اپنی تیار کردہ کویتا دوارہ اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ پھر ۹ سے ۹½ بجے تک مہتہ جیون مل جی نے بھی شری سوامی جی کے جیون کے حالات مختصر طور پر بیان کر کے پبلک کو آنند کیا۔

(سنت رام منتری آریہ سماج تلہ گنگ ضلع اٹک)

آریہ سماج بھیرہ :- ۲۱ و ۲۲ دسمبر ۱۹۳۳ء کو بوقت صبح ۸ بجے شہر میں سنکیرتن کیا گیا۔ اور ۲۳ دسمبر کو بوقت شام ۳½ بجے سے ۶ بجے تک آریہ سماج مندر میں ایک خاص جلسہ زیر صدارت پردھان جی کیا گیا۔ جس میں سوامی شردھانند جی کے جیون اور کاموں پر بھجنوں۔ نظموں اور لیکچروں دوارہ مکمل روشنی ڈالی گئی۔ حاضری کافی تھی۔ اور کارروائی بعد آرتی و شانتی پاٹھ سماپت ہوئی۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج پشاور چھاؤنی :- آریہ سماج پشاور چھاؤنی میں سوامی شردھانند جی کا شہیدی سپتاہ بڑے سماروہ سے منایا گیا

ہندو کی شدھی کی گئی۔

(۱) کتھا۔ ۲۰۔ ۲۱ اور ۲۲ دسمبر ۱۹۳۳ء کو رات کے وقت سوامی شردھانند جی کے جیون چرتر پر پنڈت گوردت جی سماج مندر میں کتھا کرتے رہے۔ جس کو صدر نواسیوں نے بڑے پریم اور شردھا سے شروَن کیا۔ جنتا پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔

(۲) سنکیرتن اور جلوس۔ ۲۱ و ۲۲ دسمبر کو پراتہ کال ۶½ بجے سے ۸½ بجے تک آریہ نرناریوں نے ایک بھاری جلوس کی شکل میں بڑی شردھا سے سنکیرتن کیا۔

(۳) بلیدان دوس۔ ۲۳ دسمبر کو بلیدان دوس پراتہ کال ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ پہلے ہون یگیہ وسیع پیمانہ پر کیا گیا۔ پھر استری سماج کی دیویوں نے سوامی شردھانند جی کے کاریوں کے سمبندھ میں بھجن گائے۔ اس کے بعد مہاشہ تلک راج جی نسیم اور ادم پرکاش جی نے نظمیں پڑھیں۔ بعد ازاں سوامی منگلا نند جی اور پنڈت گوردت جی نے اپنے ویاکھیانوں سے جنتا کو بہت ہی آنند کیا۔

(امنت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خان :- آریہ سماج ڈیرہ غازی خان نے سوامی شردھانند جی کی یاد میں ۲۲ دسمبر کو سماج مندر میں پریتی بھوجن کیا۔ پتری پاٹھشالہ کی کنیاؤں کے بھجن اور کھیل ہوئے۔

۲۳ دسمبر کو بعد دوپہر ۲ بجے سے ۶ بجے تک رائے گنپت داس جی کی صدارت میں لالہ دیو بلاس جی۔ رائے صاحب چوہدری جیتی داس جی۔ پنڈت واسدیو جی منیجر پیپلز بینک۔ لالہ بھوشن جی اور پنڈت ہر بھجن لال جی نے سوامی جی کی زندگی کے متعلق منوہر ویاکھیان ہوئے۔ لالہ پورن چند جی چاولہ کی نظم بہت ہی پسند کی گئی۔ بہت سی لڑکیوں کے بھجن ہوئے۔ دوران کارروائی میں پاٹھشالہ کی لڑکیوں کے درمیان چرخہ چلانے کا مقابلہ ہوا۔ اور سب سے باریک کاتنے والی لڑکیوں کو انعام دیا گیا۔ کھیلوں میں حصہ لینے والی اور گانا گانے والی لڑکیوں میں بھی انعام تقسیم کیا گیا۔ آخیر میں پردھان جی کے لیکچر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(رادھا کرشن منتری آریہ سماج ہذا)

کو پوروناہت گورو کل راے کوٹ کے سب برہمچاریوں تتھا ادھیاپکوں نے سوامی شردھانند جی کے بلیدان دوس کو بڑے اتساہ پوروک منایا۔ کئی برہمچاریوں نے کویتائیں تتھا سوامی جی کے جیون پر نبندھ پڑھے۔

انت میں سوامی گنگا گری جی آچاریہ گورو کل ہذا کا منوہر اپدیش ہوا۔ جس میں آپ نے سوامی جی کے آدرش سے جیون کا ورنن کیا۔ اور آپ نے ان کے جیون میں سپھل ہونے کے کارن بتلائے کہ آپ جس کام کو شروع کرتے تھے اسی میں تن من سے ہو جاتے تھے۔ آپ کا پرمیشور پر اٹل وشواس تھا۔ ادیہ تپسیا اور تیاگ سے جیون کا ہی پھل تھا۔

(سہایک مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل ہذا)

گورو کل مٹنڈو :- سب کل واسیوں نے بڑے پریم و اُتساہ سے بلیدان سپتاہ منایا۔ ہر روز دن آریہ سماج گورو کل مٹنڈو کا ادھیویشن ہوتا رہا۔ جس میں کہ بھجن آدی کے ساتھ ساتھ اُپنشدوں کی کتھا بھی شروَن کی جاتی رہی۔ پھر دوپہر و سائنکال برہمچاریوں کے کھیل ہوتے رہے۔ جن میں کہ برہمچاریوں نے بڑا اتساہ پرگٹ کیا۔ انتم دن ۲۳ دسمبر کو دن کی کارروائی کے انتر رات کے سات بجے مکھیہ ادھشٹاتا جی کی ادھیکشتا میں کل واسیوں کی سبھا ہوئی۔ جس میں اُپسنہت برہمچاریوں اور انیہ سبھاسدوں نے بھجن۔ ویاکھیان اور کویتا اور منتری سبھا پتی جی کا منوہر بھاشن ہوا۔ نیز کھیلوں میں وجئی چھاتروں کو پرتوشک وترن کیا گیا۔ اور اس مہا پرش کے جیکاروں کے ساتھ بلیدان سپتاہ کی کارروائی سماپت ہوئی۔

(منتری آریہ سماج گورو کل مٹنڈو)

آریہ سماج پانی پت :- ۲۳ دسمبر ۱۹۳۳ء کو بروز اتوار آل انڈیا آرین لیگ کی ہدایت کے مطابق آریہ سماج پانی پت کے سبھاسد اور آریہ پرش پہلے سالوں کی طرح امسال بھی شہر کے بڑے بڑے بازاروں اور گلی کوچوں میں سے سنکیرتن کرتے ہوئے گزرے۔ جن میں سوامی شردھانند جی کی شہادت اور کارہائے نمایاں کے متعلق بھجن گائے گئے۔ پھر واپس سماج مندر میں آکر سب آریہ پرشوں نے ہون یگیہ کیا۔ اور اس شبھ اوسر ...

کوشش کے لئے دان دیا جس کا سود پاٹھشالا کو ملتا رہے گا۔

(سوہن لال منتری آریہ سماج پانی پت)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی :- شردھانند سپتاہ کے سمبندھ میں ۲۱ دسمبر کو آریہ سماج مندر لاہور چھاؤنی میں شریمتی ڈاکٹر منیج دیوی بالی کا شردھانند جی کی جیونی پر بھاشن ہوا۔ دوسرے سوامی دھیرانند جی کا ویاکھیان ہوا۔ تیسرے دن ۲۳ دسمبر کو پنڈت وشنو مترجی کا لیکچر ہوا۔ پنڈت جی جہاں سوامی جی کے بہت سے حالات جنتا کے سامنے رکھے۔ وہاں یہ بھی فرمایا۔ کہ وہ سوامی شردھانند جی سمبندھی ہونے کی حیثیت میں ایسے حالات جنتا کو سنائیں گے۔ جو ان کے جیون چرتر میں بھی نہیں پائے جاتے۔ آپ نے بتایا کہ جس سمے انہوں نے اپنی پتری کا سمبندھ سوامی جی کے سپتر اندر جی کے ساتھ جوڑنے کا وچار سوامی جی کے سامنے رکھا۔ تو سوامی جی نے فرمایا کہ میرا ارادہ تو یہ تھا کہ میں اپنے لڑکوں کا وواہ ذات پات کی کنیاؤں سے کرتا۔ پرنتو کوئی یوگیہ سمبندھ نہ ملنے کی وجہ سے مجبور ہوں۔ نیز پنڈت جی نے فرمایا کہ شردھانند جی پہلے آریہ پرش تھے۔ جنہوں نے جنم ذات پات کو ایک طرف رکھ کر گن۔ کرم اور سوبھاؤ سے وواہ کرنے کی مثال قائم کی۔

۲۳ دسمبر کو شردھانند بلیدان دوس زیر صدارت مہاشہ امرناتھ جی اکاؤنٹنٹ بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ سب سے پہلے چوہدری وید برت جی ایڈیٹر "آریہ گزٹ" کا لیکچر ہوا۔ پھر سردار لکھا سنگھ جی کا بھاشن ہوا۔ پھر مہاشہ سانند داس جی نے ایک بھجن دوارہ جنتا کو آگاہ کیا۔ کہ ہم لوگ تو اونچ نیچ میں ہی تمیز کرتے رہتے ہیں۔ پر سوامی شردھانند جی نے ایک سبھا میں ایک ہریجن بچہ کا ناک اپنے رومال سے صاف کیا۔ اور اس کے گندے کپڑوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسے اٹھا کر اپنے بچوں کی طرح پیار کیا۔ اس کے بعد ٹھاکر من سا رام جی سیکنڈ ماسٹر سناتن دھرم مڈل سکول نے فرمایا۔ کہ وہ سناتن دھرمی ہونے کے باوجود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ رشی دیانند کے بعد دوسرے درجہ پر سوامی شردھانند جی ہیں۔ جنہوں نے ہندو دھرم کی ایکتا کو قائم رکھنے میں حد درجہ کا یتن کیا ہے۔ پھر لے دھڑک جی کا بھجن کا بھی ہوا۔ بعد ازاں لالہ حاکم رائے جی کی تقریر ہوئی۔ پھر سوامی پورنانند جی نے اپنے بھاشن میں زور دیا۔ کہ آج ہم لوگوں کو کوئی نہ کوئی پرن کر جانا چاہئے جس پر ہم عمل کرتے ہوئے سوامی شردھانند جی کے نقش قدم پر چل سکیں۔ انت میں شریمان اجیت سنگھ جی ستیارتھی نے گئی شہیدوں کے کارنامے دہراتے ہوئے ماتاؤں سے اپیل کی۔ کہ آپ اپنے بچوں کو شردھانند اور دیانند بنائیں۔ پھر سبھا پتی جی کا بھاشن ہوا۔ جلسہ کے خاتمہ پر آریہ پریواروں کا دلت بھائیوں سہت پریتی بھوجن ہوا۔

سماجک سماچار!

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کے سماچار:-

۱۔ ۱۶ر دسمبر کو جنرل اجلاس میں مندرجہ ذیل شوک پرستاو پاس ہوا:-

"یہ اجلاس لالہ آیا رام جی کی دھرم پتنی کی مرتیو پر پنڈت و بدیرت جی کے پتا کی مرتیو پر اور لالہ گوبند رام جی کی دھرم پتنی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ان کی آتماؤں کو شانتی دیں۔ اور ان کے رشتہ داروں کو اس کشٹ کے سہن کرنے کی شکتی پردان کریں"۔

۲۔ گزشتہ ہفتہ مندرجہ ذیل سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے:-

(۱) لالہ آیا رام جی کی دھرم پتنی کی مرتیو پر ان کا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ اس اوسر پر آریہ سماج کو ... روپیہ اور استری سماج کو دو روپیہ دان ملا۔

(۲) لالہ ایشور چند وکیل کی ماتا کی مرتیو پر ان کا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔

۳۔ ۱۶ر دسمبر کو آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کا وارشک چناؤ مندرجہ ذیل ہوا:-

پردھان لالہ جیٹھا رام جی میونسپل کمشنر۔ سینیر اپ پردھان لالہ جیٹھا نند جی ریٹائرڈ ہیڈ کلرک ریلوے + جونیر اپ پردھان لالہ آتم چند جی بھاٹیہ ریٹائرڈ گارڈ ریلوے + منتری رادھا کرشن بی۔ اے۔ اکاؤنٹنٹ پیپلز بنک لمیٹڈ + اپ منتری لالہ آتما رام جی ایڈووکیٹ + خزانچی لالہ گوردت جی مینیجر ڈرانسپورٹ بنک لمیٹڈ + اکاؤنٹنٹ لالہ منشو رام جی ٹھیکیدار سینکا وعمکنگ لالہ آیا رام جی پنشنر + آڈیٹر لالہ گیلا رام جی ریٹائرڈ اکاؤنٹنٹ محکمہ نہر + مینیجر پاٹھشالہ لالہ ڈیٹا رام جی ریٹائرڈ سکول ماسٹر +

پرتنشت سبھا سد:- رائے صاحب چودھری بھیم داس جی پلیڈر اور پنڈت واسدیو جی ودیا النکار +

پرتی ندھی سبھا سد:- ڈاکٹر آسانند جی۔ ماسٹر دھنا رام جی پنشنر۔ لکھمی نارائن چند جی پنشنر اور لالہ منشی داس جی نانگیہ +

(رادھا کرشن منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخان)

آریہ سماج سلطانپور کے سماچار:-

۱۔ ۳ر دسمبر سے مہاشہ نہال چند جی ویدک مشنری کی کتھا روزانہ رات کو ہو رہی ہے۔ اور صبح کے وقت سماج کے تمام ممبر روزانہ آریہ سماج مندر میں مل کر ہون یگیہ اور سندھیا کرتے ہیں۔ اور مہاشہ جی کا منوہر ویاکھیان سندھیا اور ہون کے منتروں کی ویاکھیا پر ہوتا ہے +

۲۔ ۲۵ر دسمبر کو نیا چناؤ ہوا جس میں مندرجہ ذیل دھیکاری چنے گئے:-

پردھان ڈاکٹر سوہن لال جی + اپ پردھان ...

آریہ سماجوں کے وارشک اُتسو!

گورو کل ملتان:- گوروکل ملتان کا سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱-اور ۱۲ ر پوہ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۴-۲۵-اور ۲۶ ر دسمبر ۱۹۳۴ء بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اس اوسر پر سوامی سوتنتر انند جی۔ سوامی بھیما نند جی مہاشہ چرنجیت لال جی پردھان آریہ سماج سرینگر (کشمیر)۔ پنڈت رام سروپ جی۔ پنڈت رام دیالو جی اور مہاشہ بھگت رام جی اپدیشک پدھارے۔ ان مہانو بھاوں کے پربھاوشالی ویاکھیانوں اور منوہر بھجنوں کا جنتا پر اچھا پربھاو پڑا۔ برہمچاریوں نے "اچھوت ادھار" وشے پر چھوٹا سا ڈرامہ کیا۔ اور سندھیا ہون یگیہ بتائی۔ اور نیتی دھرم سنا کر جنتا کو بہت خوش کیا۔ پروفیسر نارائن داس جی نے برہمچاریوں سے مہا منتر کی دکشنا دیا یام کے کھیل کروائے۔ جو کہ بہت پسند کئے گئے۔ اس موقع پر تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ دان پراپت ہوا۔

ایک قابل تعریف و تقلید دان۔ سوامی سوتنتر انند جی (برہمچاری سوم دیو جی) نے جنہوں نے حال ہی میں سنیاس دھارن کیا ہے۔ اور جو کہ پہلے اس گوروکل کی تقریباً اٹھارہ سال تک اویتنک سیوا کر چکے ہیں۔ اپنی ساری نقدی مختلف سنستھاؤں کو دان دیدی ہے۔ اس میں سے انہوں نے مبلغ چار ہزار روپیہ کی بینٹ گوروکل ملتان کے نام کی ہے۔ اس رقم کے سود سے دو غریب ودیارتھی شکشا پراپت کریں گے۔ نیز انہوں نے ایک کمرہ مالیتی ۵۰۰/- روپیہ گوروکل میں بنوانے کا بھی وعدہ کیا ہے۔

اس پرکار اُتسو بڑی سفلتا پوروک سماپت ہوا۔ سال گزشتہ کی نسبت حاضری بہت زیادہ تھی۔

(سہایک مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل ملتان)

آریہ سماج روہتک:- آریہ سماج روہتک کا وارشک اُتسو ۲۱-۲۲-۲۳-اور ۲۴ر دسمبر ۱۹۳۴ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ نگر کیرتن نہایت کامیاب ہوا۔ پروفیسر ردیش بندھو کے سریلے بھجنوں سے پبلک پر بہت ہی زیادہ اثر پڑا۔ پنڈت دھرم دیو۔ پنڈت گیتا رام اور پنڈت نگرام کی بھجن منڈلیوں کے ساتھ بھی لوگ جوق در جوق شامل تھے۔ اور حظ اٹھاتے تھے۔

۲۲-اور ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۴ء کو منڈپ میں جہاں کہ پنڈال خوب سجایا ہوا تھا۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت پریہ ورت جی اور سوامی سیوا نند جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ پنڈت برت پال جی پنڈت ہردیا لو جی اور سوامی پرکاشانند جی کے ایشور بھگتی پر سندر اپدیش ہوئے۔ ۲۳ر دسمبر کی رات کو میجک لینٹرن دوارہ پراچین اور موجودہ جیون کا فرق دکھلایا گیا۔ جس سے پبلک پر بہت گہرا اثر پڑا۔

۲۴ر دسمبر کو رات کے آٹھ بجے پبلک ہندو ہائی سکول کے ودیارتھیوں نے "آدرش جیون" پر ڈرامہ کھیلا۔ جس میں دو ہزار سے زیادہ نرناری شامل تھے۔ ساڑھے بارہ بجے رات تک پبلک نہایت ہی شانتی سے سنتی رہی۔ ڈرامہ بڑا سبق آموز اور موثر تھا۔ غرضیکہ جلسہ کیا بلحاظ حاضری کیا بلحاظ چندہ نہایت ہی شاندار اور کامیاب رہا۔

(وید پرکاش پردھان آریہ سماج روہتک)

۴ چودھری دھرم چند جی + منتری لالہ ہری چند جی + خزانچی مہاشہ بھگت کرم چند جی + لائبریرین مہاشہ کشن چند جی + اپ منتری کبیر چند۔

(کبیر چند اپ منتری آریہ سماج بنا)

آریہ سماج پانی پت کا چناؤ:-

۲۰ر دسمبر ۱۹۳۴ء کو آریہ سماج پانی پت کا سالانہ انتخاب ہوا۔ جس میں حسب ذیل ...

... کارکن کرتا پردھان بابو کشن لال جی کپور اپ منتری سوہن لال آریہ + اپ منتری ماسٹر جے بھگوان جی + خزانچی لالہ دلیپ سنگھ جی + لائبریرین پنڈت نارائن دت جی ویدسناتک گوروکل + مینیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ۔ بابو موتی ساگر جی وکیل۔

(سوہن لال منتری آریہ سماج پانی پت)

شوک سماچار:- مہاشہ ٹھاکر داس جی منتری جی کی مرتیو پر جو کہ ۲۰ر مگھر سمت ۱۹۹۱ کو واقعہ ہوئی آریہ سماج نارنگ نے ذیل کا پرستاو پاس کیا:-

۱۔ شریمان ٹھاکر داس جی منتری آریہ سماج نارنگ کی مرتیو پر ہم سب کرمچاری ست دھرم پاٹھشالہ نارنگ کو انتینت شوک ہے۔

۲۔ ست دھرم پاٹھشالہ نارنگ میں ۲۰ر تا ۲۴ر مگھر سمت ۱۹۹۱ تک ادھیاپن بند رہا۔

۳۔ نیز یہاں کے سبھا سدوں نے ۲۴ر مگھر کو شوک سبھا کی جس میں سب اصحاب نے ٹھاکر داس جی کی مرتیو پر انتینت شوک پرگٹ کیا۔

۴۔ آپ ست دھرم پاٹھشالہ اور آریہ سماج نارنگ کی آخیر دم تک تن۔ من اور دھن سے خوب سہایتا کرتے رہے۔

۵۔ آپ نے اپنی زندگی میں دینی سدھار کا بھی کام کیا۔ اس کے بعد سمت ۱۹۷۰ سے لے کر موت تک ست دھرم پاٹھشالہ اور آریہ سماج نارنگ کی سیوا بطور منتری نہایت دلچسپی سے کرتے رہے۔ اور اس کے علاوہ پاٹھشالہ کو دھن کی بھی بھاری مدد دیتے رہے۔

۶۔ ایشور پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ مرتک کی آتما کو سورگ دھام پراپت ہو۔ اور نیز وہ ان کے سمبندھیوں کے ہردیہ میں اپنے پتا کے نام کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھنے کا بل اور بدھی پردان کریں۔

(گوپال سنگھ منتری ست دھرم پاٹھشالہ نارنگ)

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ کے سماچار:-

۱۔ پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سرگودھا میں آریہ سماج کی طرف سے بہت سے سبھا سد سملت ہوئے۔ اور انہوں نے کانفرنس کی کاروائی میں سرگرم حصہ لیا۔

۲۔ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۴ء کو پنڈت واسدیو جی اپدیشک رودھوا دوارہ سہایک سبھا لاہور کا "ایشور پراپتی" کے وشے پر پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔

۳۔ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار سناتک گوروکل کانگڑی یہاں پدھارے۔ اور ۳۰ و ۳۱ر اکتوبر ۱۹۳۴ء کو رات کے وقت آپ نے پرچار کیا۔

۴۔ یکم کارتک سمت ۱۹۹۱ کو رشی دیانند کا نروان دیوس ویدک پتری پاٹھشالہ میں منایا گیا۔ سملت سندھیا اور پرارتھنا کے بعد مریادا پرشوتم رام چندر جی کے جیون پر روشنی ڈالی گئی۔ حاضرین کا پرشاد سے سنسکار کیا گیا۔

۵۔ رشی اُتسو ۱۲ر کارتک سمت ۱۹۹۱ کو بڑے ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوروکل اندرپرستھ میں شردھانند بلیدان جینتی کا اُتسو

گوروکل اندرپرستھ میں شردھانند بلیدان دوس کے کارن پانچ دن خوب رونق رہی۔ باہر کے کچھ سنر کھشک اور دور شک بھی اس موقع پر موجود تھے۔ پانچوں دن چاروں ویدوں کا ہون کے ساتھ اکھنڈ پاٹھ ہوا۔ جو رات اور دن برابر ہوتا رہا۔ اور ایک منٹ کے لئے بھی بیچ میں بند نہ ہوا۔ برہمچاری باری باری ایک ایک گھنٹہ اس پاٹھ کو کرتے رہے۔ لالہ بہاری لال جی سنر کھشک بھی بجوار اس یگیہ میں شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ سندھیا وہون کے بعد کل پتا کا ابھیوادن کیا جاتا رہا۔ یہ ابھیوادن برہمچاریوں نے کر مچاریوں کے ہر دیوں میں اپنے کل پتی کی یاد کو از سر نو تازہ کرنے والا تھا۔ جھنڈا لہرائے جانے کی رسم بڑے شاندار طریقہ پر ادا کی جاتی تھی۔ کئی برہمچاری اور کرمچاری اس رسم کے وقت اتنے مگن ہو جاتے تھے کہ اس استھان سے ان کا ہلنے کو دل نہیں چاہتا تھا ؛

پانچوں دن خوب دلچسپ کھیلیں ہوئیں۔ اور جو لڑکے ان میں سب سے اچھے نکلے۔ انہیں ۲۳ دسمبر کو سوامی جی کی یگیہ سمرتی میں انعامات دیئے گئے۔ بارہ میل کی دوڑ خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ اس دوڑ میں ساتویں جماعت سے دسویں جماعت تک کے برہمچاری شامل ہوئے۔ پانچ لڑکوں نے اس دوڑ میں حصہ لیا۔ اور ان میں برہمچاری برج ناتھ اوّل رہا۔ اور اس نے انعام حاصل کیا۔ اسی پرکار اور بھی کئی کھیلیں ہوئیں۔ مثلاً گھوڑ دوڑ۔ اونچی کود۔ لمبی کود۔ کشتی۔ بادھا دوڑ۔ (ہرڈل ریس) اور گیند پھینکنا وغیرہ۔ ہاکی۔ فٹ بال۔ کرکٹ اور والی بال میں جیتی ہوئی ٹیموں کو چاندی کے بڑے خوبصورت کپ دیئے گئے ؛

۲۳ دسمبر کو پنڈت اندر ودیا واچسپتی کی پردھانتا میں سبھا ہوئی۔ اس سبھا کی وشیشتا یہ تھی۔ کہ اس میں گوروکل کی سنگیت کلاس نے اپنے خوب جوہر دکھلائے۔ پنڈت اندر جی کا بھاشن بہت سارگربھت تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ سوامی جی مہاراج کے جیون کا ادیش آریہ جاتی کو مضبوط بنانے کا تھا۔ گوروکل۔ دلت ادھار۔ اچھوت ادھار۔ کانگرس اور شدھی سب اسی ادیش کے لئے کیول سادھن مانتے تھے۔ سوامی جی مہاراج کی بابت جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ سمجھ بوجھ نہیں تھے۔ غلط ہے۔ ان کے سامنے کیول ایک لکھش تھا۔ اور وہ یہ کہ کس پرکار آریہ جاتی کا سب سے اونچا استھان ہو۔ اسی لئے انہوں نے گوروکل کھولا۔ ہندو سنگھٹن کی بنیاد قائم کی۔ اچھوت ادھار اور شدھی کا کام کیا۔ سادھن میں وہ ضرور سمے کے مطابق تبدیلی کرتے گئے۔ لیکن لکھش ان کا سمجھ تھا۔ اور وہ لکھش یہی تھا۔ کہ آریہ جاتی کا ستارہ عروج پر پہنچے۔ برہمچاریوں تتھا کرمچاریوں کے بھی بھاشن ہوئے۔ دو تین برہمچاریوں کے بھاشن خوب تیار کئے ہوئے تھے۔ جن کو ساری منڈلی نے دھیان پوروک سنا ؛

اس کے بعد پنڈت اندر جی کے دست مبارک سے کھیلوں میں اوّل رہنے والے برہمچاریوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ یہ کارروائی تقریباً تین گھنٹے تک جاری رہی۔ اس کے بعد سب برہمچاریوں۔ کرمچاریوں تتھا گوروکل پاٹھشالہ کے گرامین لڑکوں کا سہبھوج ہوا۔ گرامین لڑکے جن میں چمار۔ جاٹ۔ براہمن اور اچھوت سب شامل تھے۔ ایک جگہ بیٹھ کر بھوجن کھاتے رہے۔ رات کے دس بجے کے بعد ساری کارروائی ختم ہوئی۔ اس سارے اُتسو کی کامیابی کا سہرا برہمچاری برج ناتھ۔ برہمچاری بھیشم دیو اور پنڈت دکرم جی کے سر پر ہے ؛

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

مندروں اور گھروں کی سجاوٹ کیلئے سُندر کیلنڈر و منتر وغیرہ

آرین کیلنڈر ١٩٣۵ء ۔ مہرشی دیانند کی سنہری ہستروں والی تصویر والا سب سے بڑے سائز کے چکنے کاغذ پر۔ قیمت ۲ر ؛

ویدک کیلنڈر ۔ سب سے بڑے سائز کے چکنے کاغذ پر چاروں ویدوں کے گیاتا اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرا۔ سوامی ورجانند۔ سوامی دیانند اور دیگر آریہ سماج کے لیڈروں کی بڑی بڑی تصویروں والا۔ قیمت صرف ۲ر

یَم نیم کا نقشہ ۔ گول چکر میں کئی خوبصورت رنگوں میں چھپا ہوا۔ سدھیان میں خوبصورت اوم کیا سُندر نما۔ قیمت ۲ر

آریہ سماج کے دس نیم ۔ بڑے سائز پر کئی رنگوں میں چھپے ہوئے۔ قیمت ۲ر ؛

نمستے ۲ر۔ وشوانی دیو ۲ر۔ اگنی ہوتر منتر ۲ر۔ سنگچھدھوم ۲ر۔ برانایام منتر ۲ر۔ گورو منتر بہر پارنگ دار ار ؛

پتہ کا:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

دھرم ویر مہاشہ راجپال کی چھٹی برسی کے اپلکش میں

"بلیدان" کے پاٹھکوں کو گراہک بننے یا بنانے پر

ساہتیک اُپہار

جو مہانو بھاو ۳۱ مارچ ١٩٣۵ء تک "بلیدان" کے گراہک بنیں گے یا بنائیں گے انکو نیچے لکھے انوسار اُپہار کیول ڈاک خرچ لیکر دیا جائیگا۔ یہ اُپہار ان نئے پرانے گراہکوں کو بھی ملیگا جو مقررہ تاریخ تک بنا یا اپنے متروں کا چندہ ڈاک خرچ سمیت بھیج دیں گے ؛

اُپہار نمن پرکار ہوگا :-

چندہ	نام پستک	پستک پر لکھے صفحے	پستک پر لکھے قیمت	لیکھک	ڈاک خرچ	کل قیمت جو بھیجی جائے
ایک روپیہ	سنسکار ودھی (ودھی بھاگ)	۱۳۶	ساڑھے تین آنے	سوامی ستیہ نند جی	دو آنے	ایک روپیہ دو آنے
دو روپیہ	دیو یگیہ پرادھیاتمک درشٹی	۶۴	چھ آنے	پنڈت چموپتی جی ایم۔اے	دو آنے	دو روپیہ دو آنے
تین روپیہ	گیتا گنگا (مجلد)	۲۸۸	آٹھ آنے	پنڈت دیسراج جی آریہ اپدیشک	دو آنے	تین روپیہ دو آنے
چار روپیہ	پنجاب بیتی (بغیر جلد)	۱۴۰	ایک روپیہ	دیش بھگت ڈاکٹر ستیہ پال	تین آنے	چار روپیہ تین آنے
پانچ روپیہ	پنجاب بیتی (مجلد)	۱۴۰	ڈیڑھ روپیہ	دیش بھگت ڈاکٹر ستیہ پال	چار آنے	پانچ روپیہ چار آنے

وشیش انک کے لئے ایجنٹوں کے لئے نیم :-

١۔ پرتیک آرڈر کی قیمت پیشگی لی جائے گی ؛

٢۔ ۱۵ مارچ ١٩٣۵ء سے پہلے موصول شدہ آرڈر ہی منظور کئے جائیں گے ؛

٣۔ منگائی گئی پرتیوں کو واپس نہیں لیا جائے گا ؛

٤۔ وشیش انک کے لئے نمن لکھت کمیشن ہوں گے :-

۱۵ پرتی لینے تک	۳ر پرتی	۲۵ پرتی لینے تک	۳ر پرتی
۳۵ " " "	۳ر "	۴۵ " " "	۳ر "
۵۵ " " "	۲ر "	۶۵ " " "	۲ر "
۸۰ " " "	۲ر "	۱۰۰ " " "	۲ر "

پتہ:- مینیجر "بلیدان" راجپال اینڈ سنز۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دسویں ودھوا وواہ کانفرنس پنجاب ہوشیارپور

کے پاس شدہ ریزولیوشن ہائے

ودھوا وواہ سہایک سبھا پنجاب جالندھر کے زیر اہتمام مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳ دسمبر کو شریمان پنڈت ٹھاکر دت جی شرما موجد امرت دھارا کی صدارت میں دسویں ودھوا وواہ کانفرنس کا شاندار اجلاس ہوشیارپور میں منعقد ہوا۔ جس میں صوبہ بھر کے شعرا و اپدیشک شامل ہوئے۔ مندرجہ ذیل کے ریزولیوشن پاس ہوئے۔

۱- اِس کانفرنس کی رائے میں موجودہ زمانہ میں ودھوا وواہ کو روکنا ہندو سماج کی دُردشا کو بڑھانا ہے۔ اِس واسطے برادریوں کو چاہیئے۔ کہ ودھوا وواہ کی دِل و جان سے حمایت کرکے پیچھے کے بھاگی بنیں۔ جو بھی ودھوا دوسری شادی کے یوگیہ ہوں۔ اور دوسری شادی کرانا چاہیں۔ اُن کو اُتساہ دینا اور خوشی خوشی اُن کا لائق ور سے وواہ کر دینا والدین کا فرض ہونا چاہیئے۔

۲- اِس کانفرنس کی سمتی میں رنڈوے مردوں کا کنواری کنیاؤں سے وواہ غیر مناسب ہے۔ اِس لیئے والدین کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی کنواری کنیا کا وواہ ہرگز ہرگز رنڈوے مردوں سے نہ کریں۔ اور رنڈوے مردوں کا کرتویہ ہے۔ کہ اگر وہ شادی کرنا چاہیں تو ودھوا سے کریں۔ کنواری کا کنوارے سے اور ودھوا کا رنڈوے سے عمر کا لحاظ رکھ کر وواہ ہونا ہی انصاف کی بات ہے۔ نیز یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے۔ کہ اِس بد رسم کو روکنے کے ایک قانون جلد از جلد پاس کیا جاوے۔

۳- یہ کانفرنس ہندو برادریوں سے پُرزور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ بال وواہ اور انمیل وواہ کے خلاف زبردست اندولن کریں۔ حتےّ المقدور ایسے وواہ نہ ہونے دیں۔ کیونکہ ایسے وواہ ودھواؤں کی تعداد بڑھاتے ہیں۔ ایسے ہی وٹّہ بٹّہ دین کے دواہوں اُچت انوچت کا وچار نہ رکھ کر وواہ ہونے سے بھی ودھواؤں کی تعداد بڑھتی ہے۔ اور سوسائٹی میں اور بیسیوں دوش آتے ہیں۔ اس واسطے اِن کو بھی بند کر دینا چاہیئے۔

۴- اگرچہ بال وواہ کی روک تھام کے لئے شاردا ایکٹ پاس ہو چکا ہے۔ تو بھی لوگ اپنے لڑکے لڑکیوں کی شادی چھوٹی عمر میں کرنے سے باز نہیں آتے۔ پبلک کے اُپکاری لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اِن کے خلاف آواز اُٹھایا کریں۔

یہ افسوس سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے شاردا ایکٹ پر عمل کئے جانے پر بہت دھیان نہیں دیا ہے۔ یہ کانفرنس گورنمنٹ کا دھیان اِس طرف مبذول کرتی ہے۔ کہ جب ایک قانون پاس ہوا ہے۔ تو اِس پر عمل کرنے کے ذرائع بھی گورنمنٹ کو سوچنے چاہئیں۔

۵- یہ کانفرنس بڑے دُکھ سے درج کرتی ہے۔ کہ ہندو گھرانوں میں ودھواؤں کی دُردشا بہت سی خرابیوں کا باعث بن رہی ہے۔ اور ہندو پبلک سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ ودھواؤں پر کسی قسم کا ظلم نہ ہونے دیا کرے۔ جو ودھوائیں کسی طرح شادی پر رضامندی کا اظہار نہ کریں۔ اُن کے گذارے کا پورا خیال پبلک کو ہونا چاہیئے۔ اور دھنوان لوگوں کو ایسے ودھوا آشرم بھی جاری کرنے چاہئیں۔ جہاں بے آسرا ودھوائیں رہ کر عزت و آرام کی زندگی بسر کرکے اپنا گذارہ کر سکیں۔

ضروری وگیاپن

آریہ سماج ڈنگہ۔ ضلع گجرات کے سالانہ اُتسو کے ساتھ آریہ وِدوت سمیلن کا تیسرا سالانہ ادھیویشن کرنے کا نسچہ کیا گیا ہے۔ تمام آریہ وِدوانوں سے نویدن ہے۔ کہ کرپا کرکے مندرجہ ذیل مضامین میں سے اپنی اپنی رُچی کے انوسار نبندھ لکھنے کی کرپا کریں۔ نبندھ یکم مارچ ۱۹۳۵ء تک یہاں پہنچ جانے چاہئیں۔

تمام آریہ سبھاؤں۔ آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں سے بھی پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے ساتھ کام کرنے والے وِدوانوں کو بھی اِس کاریہ کے لئے پریرنا کریں۔

نام مضامین (۱) وید کے دیوتا۔ (۲) وید ارتھ پرکار۔ (۳) وید اور براہمن۔ (۴) ویدک یگیہ کا ... (۵) وید اور اُس کی شاکھائیں۔

یدی کوئی وِدوان اِس کے علاوہ کسی دیگر وشے پر نبندھ لکھنا چاہیں۔ تو وہ بھی بھیج سکتے ہیں ...

یہ سمیلن ... سبھا کے ... ودھان شری ... [illegible]

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پوُرن ویدک ریتی سے پرچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعائت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

ٹریڈ مارک

STAR REGD

نئے سال کا نیا تحفہ

ڈابر جنتری ۱۹۳۵ء

سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے۔ اس میں بہت ہی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں۔ معزز قدردان

مفت

طلب فرمائیں

فوراً ارسال ہوگی

پشپینا (Regd)

مقوی باہ کی گولی

اس کے استعمال سے نامردی۔ جریان۔ تھوڑی محنت سے تھک جانا اور جوانی میں بوڑھوں کی سی حالت و کمزوری وغیرہ دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ۔ ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنے۔ نمونہ ساڑھے تین آنے۔ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

نوٹ:- اس دوا کے دوران استعمال میں معدہ صاف رکھنا بہتر ہے۔ ہماری بنائی ہوئی "جلابن" جلاب کی گولی آسانی سے معدہ صاف کرتی ہے۔

نوٹ} ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوافروشوں کے ہاں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۸۰- پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴- کلکتہ

ایجنٹ- لاہور میں مینجر پیسہ اخبار

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوروکل آیورویدک فارمیسی ہردوار

برہمی بوٹی
ایک روپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے

چیون پراش
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچوں کو موٹا تازہ کرتا ہے۔ کھانسی۔ دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے۔ قیمت للعہ سیر

برہمی تیل
۱۰ ر شیشی
سر درد۔ مرگی ہسٹیریا۔ پاگل پن آدمی کے لئے نہایت مفید ہے

ست شلاجیت
پیشاب کا بار بار آنا۔ پیشاب میں دھات کا گرنا۔ کمر درد۔ درد گردہ۔ پھیپھڑی و جگر کی کمزوری کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔
قیمت ۱۲ ر تولہ

چشم سنجیونی سُرمہ
سب سے سستا اور بڑھیا سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے۔ اس کے لگاتار استعمال کرنے سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ۱۲ ر شیشی

سنجیون چورن
احتلام کی اس سے بڑھکر کوئی بھی دوا آج تک ایجاد نہیں ہوئی۔ ایک ماہ میں دو شیشی کے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی

فہرست ادویات مفت
ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے
خط ڈال کر آج ہی قواعد معلوم کیجئے

آیورویدک فارمیسی نمبر ۳۵۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

ہردوار — مہاشہ ارجاندجی موتی بازار

جالندھر — ڈاکٹر گیا چندجی شکنت فارمیسی

بھاول نگر — مہاشہ جیٹھانند جی آریہ اوشدھالیہ

لاہور — مہاشہ دھرم ویرجی نرمل کمپنی

پشاور — مہاشہ برجلال جی

کوئٹہ — شری پنڈت بھیمسین دیو جی جی لوٹ بازار

چاندپور گوکھپور — شری بیج راج جی مارواڑی منتری سماج

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म
प्रकाश
कृण्वन्तो विश्वमार्यम्
رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

(لوہڑی ایڈیشن)

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت: سالانہ للعہ ۔۔۔۔ ممالک غیر سے لئے ۔۔۔ ششماہی عہ ۔۔۔۔۔۔ فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۳۰ پوہ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء دیانند آبد ۱۱۰ | SUNDAY 13th January 1935 | نمبر ۲

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا ادیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

لوہڑی!

عجب ورکش ہے اور ہے دلفزا تہوار لوہڑی کا
اثر ہونے نہیں دیتا جہاں کی سرد مہری کا
چلے جاتے ہیں امراضِ وبائی سو رہے اس کے
رگوں کو گرم کرتا ہے دلوں کو گرم رکھتا ہے
گوارا ہوگی موسم کی شدت فیض سے اس کے
بدل جائیگی رت سردی کی اب لوہڑی کی تابش سے
بسنت آئیگو ہے لوہڑی اسی کا پیش خیمہ ہے
یہ چنگارے نہیں ہیں یہ پھل ہیں دی کے موسم کے

طرب انگیز اور راحت نما تہوار لوہڑی کا
ہے کس انداز سے گرم وفا تہوار لوہڑی کا
مسیحا ہے ہمارے دیش کا تہوار لوہڑی کا
سبق آموز اور ہمت فزا تہوار لوہڑی کا
حریف گردشِ دوراں ہے کیا تہوار لوہڑی کا
ہمارے حق میں ہے مہر و وفا تہوار لوہڑی کا
ہراول لشکرِ گل کا ہے کیا تہوار لوہڑی کا
بہاروں سے بھی ہے گویا سوا تہوار لوہڑی کا

اٹھ اے افسردہ دل لوہڑی کی رونق دیکھ تو اٹھ کر

[illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کیا سندھیا آدی کے تراجم سے پہلے مول منتروں کا پاٹھ ضروری ہے؟

از مشر بابان سوہنا مل جی پنشنر - جامکی ضلع سیالکوٹ

میں نے "پرکاش" دوارہ اپنے دو مضمونوں میں اپنی تجربہ بدھی انوسار یہ جتانے کی کوشش کی ہے۔ کہ آریہ سماج کی تعلیم کو وسعت دینے کے لئے قرین مصلحت یہی ہے۔ کہ سندھیا اور ہون یگیہ آدی (یعنی سنسکار بھی) ہندی یعنی مادری زبان میں ہوں۔ میں نے اشارتاً ودواہ سنسکار کی ودھی کے متعلق ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ سنسکار ہندی میں ہی ہونا بہتر ہے۔

راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی راؤ بہادر امرتسری حال مقیم بڑودہ کا بچن ہے۔ کہ ترجموں سے پہلے مول منتروں کا پاٹھ ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے ایک دلیل یہ دی ہے۔ کہ بعض ہندی شبدوں کا مفہوم مختلف پرانتوں میں مختلف ہونے سے ہانی ہوتی ہے۔ میرے خیال ناقص میں اس کا حل یہ ہے۔ کہ ایسے چند الفاظ کے مفہوم کو خطوط وحدانی میں رکھ دیا جائے۔ مول منتروں کا اشدھ پاٹھ جو عام لوگ طوطے کی طرح کرتے ہیں۔ کچھ معنی نہیں رکھتا۔ اور سوائے معدودے چند سروسادھارن کے لئے تو ان کا رٹنا بھی کار "دارد" والا معاملہ ہے۔

سندھیا کے منتروں کو جن کا ہر روز دو دفعہ پاٹھ ہوتا ہے۔ کئی پرشوں کو بیس بیس پچیس پچیس سال ہو گئے۔ لیکن وہ شدھ اچارن نہیں کر سکتے۔ ہون یگیہ اور سنسکاروں کے منتروں کی تو بات ہی جانے دیجئے۔ سندھیا اور ہون یگیہ اور سنسکاروں کے منتروں کا اگر مستند ترجمہ ہندی بھاشا میں ہو جائے۔ اور مول منتروں کا پاٹھ ضروری قرار نہ دیا جائے۔ تو بہت سے روپیہ اور محنت کی بچت ہو گی۔ لوگوں کو سنسکر پڑھے ہوئے پنڈتوں کے پیچھے دوڑنا نہ پڑے گا۔ سنسکاروں میں جن تبدیلیوں کی ضرورت ہو گی۔ سروسادھارن ان سے پریچت ہوں گے۔ اور آریہ سماج ان کے ہردیوں میں گھر کر جائے گا۔ ان منتروں کا پاٹھ سروسادھارن کے لئے کسی صورت میں مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نہ تو انہیں سنسکرت ہی آتی ہے۔ اور نہ ہی وہ اس بات کا پرنے کر سکتے ہیں۔ کہ کون سے شبد کا ارتھ شدھ ہے۔ اور کون سے شبد کا ارتھ اشدھ ہے؟

"پرکاش" "کے" "دیانند انک" مطبوعہ ۴ نومبر ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۱۴۱ پر "رشی دیانند اور سندھیا" کے عنوان سے ایک مضمون پنڈت بھگوان سوروپ جی نیائے بھوشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ پنڈت جی بھی ماسٹر آتما رام جی سے قریباً قریباً متفق ہیں۔ کیونکہ ان کی دلیل ہے۔ کہ سندھیا اور ہون آدی سنسکرت میں ہی رہنے دیجئے۔ خواہ انوواد کو بھی ساتھ رکھ لیجئے۔

پنڈت جی کا خیال ہے۔ کہ سندھیا اور اگنی ہوتر ساموہک کرتیہ ہیں۔ اس لئے سنسکرت میں ہی ہونے چاہئیں۔ اول تو یہ بات بحث طلب ہے۔ کہ سندھیا اور اگنی ہوتر ساموہک کرتیہ ہیں یا ویکتک یا ساموہک اور ویکتک دونوں ہی۔ لیکن بفرض محال یہ مان ہی لیا جائے۔ کہ یہ ساموہک کرتیہ ہیں۔ تو یہ کیا انرتھ ہے۔ کہ ایسے کرتیہ ایسی زبان میں ادا کئے جائیں۔ جس کو سمدہ کے اکثر افراد سمجھتے ہی نہیں۔ اگر ہندی نہ تھا مادری زبان میں ادا کئے جائیں۔ تو کیا ساموہک نہیں ہو سکتے؟

پنڈت جی کو ڈر ہے۔ کہ اگر سندھیا ہندی زبان میں ہو گئی۔ تو پھر یہ آواز اٹھے گی۔ کہ ہون میں منتروں کی ضرورت نہیں۔ اور ایک ایک کر کے پانچوں مہایگیوں کی کانٹ چھانٹ ہو جائے گی۔ بھلا اگر پانچوں مہایگیہ بجائے سنسکرت کے ہندی بھاشا میں ہو جائیں۔ تو کیا ہانی ہو گی؟ ہندی بھاشا سے درنا نہ چاہئے۔ پنڈت جی خود ہندی بھاشا کے پریمی ہیں۔ اس کو سارا دیش اپنانے کے لئے تیار ہے۔ رشی دیانند نے اس کو اپنایا۔ آریہ سماج کے ودوان اس کو اپناتے ہیں۔ آریہ سماج کے ہر ایک فرد بشر کا فرض ہے۔ کہ ہندی بھاشا کو سارے بھارت ورش کی زبان بنانے کا یتن کرے۔ پنڈت جی سروسادھارن (masses) کی یوگیتا کو مد نظر نہیں رکھتے۔ جب وہ لکھتے ہیں۔ کہ سندھیا کے کیول ۱۹ منتروں کا ارتھ یاد کرنے کا کشٹ اٹھا کر نشٹ بھرشٹ کرنا نہیں چاہئے۔ سروسادھارن تو ارتھ کو ہی یاد کر سکتے ہیں۔ منتروں کا رٹنا ان کے لئے مشکل ہے۔ کیونکہ وہ ان کا شدھ اچارن ہی نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ فلاں منتر کا ارتھ فلاں ہے۔ ایسے وچار رکھتے ہی آریہ سماج کی تعلیم وسیع پیمانہ پر پھیلنے نہیں دی۔ عیسائیوں کی بائیبل گھر گھر پہنچی۔ اگر سوال یہی رہتا۔ کہ مول بائیبل عربی زبان میں پہلے پڑھ لیجئے۔ اور پھر انوواد کو بھی ساتھ رکھ لیجئے۔ تو آج ایک پرائمری پاس عیسائی بھی سروسادھارن کو بائیبل سنا سکتا ہے۔ ... وہ سروسادھارن کے بیاہ شادی کے سنسکار اور دیگر رسومات ادا کر سکتا ہے۔ کیونکہ سب کچھ مادری زبان میں ...

لوہڑی کا تیوہار

(ایک سناتن دھرمی کے قلم سے)

۱۳ جنوری اتوار کو لوہڑی کا پوتر تیوہار ہے۔ جبکہ تمام ان ہندو گھرانوں میں جنہیں سال رواں میں بھگوان نے پتر عطا کئے ہیں۔ خوشیاں منائی جائیں گی۔ اور اس تیوہار کو انتہائی شان سے منایا جائے گا۔ حسب توفیق دان بھی کیا جائے گا۔

ہمارے ہاں یہ رواج چل پڑا ہے۔ کہ اس موقع پر بڑی بڑی عمر کے لڑکے اور نوجوان چھجے بنا کر اور شراب پی کر اس روز ایسے گھرانوں میں لوہڑی مانگنے کے لئے جاتے ہیں۔ اور اس وقت تک ہلنے کا نام نہیں لیتے۔ جب تک کہ اپنی مرضی کے مطابق وہ کچھ نہ کچھ بطور لوہڑی وصول نہیں کر لیتے۔ اگر گھر والے خوشی سے نہ دیں۔ تو یہ لوگ دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ مجبوراً گھر والوں کو ان کے ناجائز مطالبہ کے سامنے سر جھکانا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ خوشی کے موقع پر اپنے خیال کے مطابق کسی کو ناراض کرنا نہیں چاہتے۔ اس طرح سے اکٹھا کیا ہوا روپیہ عام طور پر شراب یا دیگر ایسے کاموں کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس رواج کو قطعی طور پر بند کیا جائے۔ جہاں اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ بڑی لڑکیوں کے دوسروں کے گھروں میں جا کر لوہڑی مانگنے کی پرتھا کو روکا جائے۔ وہاں نوجوانوں کو بھی چھجے بنا کر جانے کی اجازت نہ دی جائے۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ کئی ایک مقامات پر ہندو سوسائیٹیوں کی کوششوں سے اس قسم کے رواج بہت حد تک بند ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی کافی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہر ایک ہندو سنگٹھن کا فرض ہونا چاہئے۔ کہ اس رواج کو بند کرنے کے لئے زبردست پروپیگنڈا کرے۔ اور لوگوں کو اس امر کی تعلیم دے۔ کہ وہ اس قسم کے چھجے والوں کو کچھ نہ دیں۔ وہی رقم بھلے کاموں میں خرچ کی جا سکتی ہے۔ اگر ہم نے ایسا کیا۔ تو یقیناً ہم دیش کی ایک اہم خدمت سرانجام دیں گے۔

کیا ہی اچھا ہو۔ اگر چھجے بنانے والے ہمارے بھائی خود بخود ہی ایسا کرنے کے اپنے ارادہ کو ترک کر دیں۔ تاکہ کسی دوسرے کو انہیں سمجھانے یا انکار کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ ہمارے خیال میں اگر وہ اپنے من کے اندر اس سوال پر وچار کریں۔ تو یقیناً انہیں ان کا ضمیر اس بات کی اجازت نہ دے گا۔ کہ وہ اس طرح چھجے بنا کر دوسروں کے گھر جائیں۔ اور اس طرح دوسروں کو تنگ کریں۔ (ماخوذ)

---

۴ آریہ سماج کے پروگرام میں مناسب پریورتن کریں۔ تو امکان ہے۔ کہ آریہ سماج کی تعلیم سروسادھارن کے جیون کو پلٹ دے۔ اور وہ پرماتما کی سچی بھگتی کرنا سیکھ جائیں۔

لوہڑی کے موقع پر ایک مذموم رسم

لوہڑی کا تیوہار سر پر آ گیا ہے۔ اس تیوہار کو جاری کرتے وقت ہمارے متقدمین کے مد نظر کیا مقاصد تھے۔ اس سے ہم بہت حد تک آشنا ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ اس تیوہار کے تتو اور مرم کو سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ لیکن اس تیوہار کے موقع پر ہم جس خاص امر کی طرف اپنے ہندو برادران کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ نوجوان لڑکیوں کے لوہڑی مانگنے کی رسم کا خصوصاً قلع قمع کر دیا جائے۔ اس رواج کی بدولت کئی مقامات پر کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ درست ہے۔ کہ اب نوجوان لڑکیاں بہت ہی کم حالت میں لوہڑی مانگنے کے لئے بازاروں اور گلیوں میں جاتی ہیں۔ مگر رواج قائم ضرور ہے۔ اس لئے اس بارہ میں اصلاح کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ہر ایک بھائی کی یہ کوشش ہونی چاہئے۔ کہ نہ صرف اپنے گھرانوں میں سے کسی کنیا کو لوہڑی مانگنے کے لئے باہر جانے کی اجازت نہ دی جائے۔ بلکہ اگر کوئی اس سے مانگنے آئے۔ تو بھی اس کو سمجھا کر منع کرے۔ تاکہ کسی دوسرے کے پاس جانے کی ترغیب ہی نہ ہو۔ اگر ہم نے ایسا کیا۔ تو ہم اس رواج کا خاتمہ کرنے میں بہت جلدی کامیاب ہو سکیں گے۔ (ماخوذ)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

شری سرت بوس کو اجلاس اسمبلی میں شمولیت کی دعوت

کلکتہ - ۱۰ جنوری - جب سے یہ معلوم ہوا ہے - کہ شری سرت بوس کو ممبر اسمبلی کو گورنر جنرل سے یہ سمن موصول ہوا ہے - کہ وہ اسمبلی کے اگلے اجلاس میں شامل ہوں - تب سے ہی قانونی اور آئینی ماہرین اس معاملہ پر غور کر رہے ہیں - کہ کیا گورنر جنرل کے زیر حکم جاری کیا ہوا سمن ان احکام کو منسوخ کر سکتا ہے - جو کہ گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل نے اس سے پہلے نافذ کئے ہوئے ہیں ؟

یاد رہے - کہ شری یت سرت بوس گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل کے زیر احکام شاہی قیدی کے طور پر نظر بند ہیں - اور اب جبکہ اُن کو گورنر جنرل کا مذکورہ سمن موصول ہوا ہے - تو وہ اپنے آپ کو اس نازک حالت میں پاتے ہیں - کہ حکم مذکور کی تعمیل کس طریق سے کریں ::

یونائیٹڈ پریس کو اطلاع ملی ہے - کہ شری یت سرت بوس کا یہ ارادہ ہے - کہ وہ اس معاملہ کو حکومت ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے گوش گزار کریں - اور اگر وہاں سے اس عقدہ کا تسلی بخش جواب نہ ملے - تو پھر صدر اسمبلی کو لکھیں - کہ وہ ان کو مشورہ دیں - کہ اب وہ کیا کریں ::

سائیکلوں پر ٹیکس لگانے کی تجویز

لاہور - ۸ جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ پنجاب گورنمنٹ ہر ایک ضلع میں سائیکلوں کی تعداد معلوم کرنے کے لئے اعداد و شمار فراہم کر رہی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ گورنمنٹ اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے سائیکلوں پر ٹیکس لگانا چاہتی ہے - اس سلسلہ میں یہ واضح رہے - کہ کچھ عرصہ ہوا کہ پنجاب گورنمنٹ نے آمدنی میں اضافہ کے لئے طریقے اور ذرائع تجویز کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی - اور اس نے سائیکلوں پر ٹیکس لگانے کی تجویز

مکر سنکرانتی (ماگھی)

(از شری پنڈت نرو یوجی اودھیاپک ویانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

آریہ جاتی کے تہوار دو حصوں میں منقسم کئے جا سکتے ہیں - اول وہ جو کسی مہاپرش کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں مثلاً رام نومی اور کرشن اشٹمی وغیرہ - دوم وہ جو رتوؤں سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً بسنت پنچمی اور بیساکھی وغیرہ - لوہڑی کا تہوار بھی مؤخر الذکر سے تعلق رکھنے والا ہے ::

پرتھوی سورج کے گرد اپنی پرکرما کو بارہ مہینے میں سماپت کرتی ہے - اس کو संवत्सर برس کہتے ہیں جس راستہ سے پرتھوی اس چکر کو پورا کرتی ہے - اس کو علم نجوم کے ماہرین نے بارہ حصوں میں بانٹ رکھا ہے - اور ان کے نام آکاش میں اس مقام پر ستاروں کے مجموعہ سے بننے والی شکل کے مطابق رکھ دئے ہیں - سنسکرت میں ان کو راشی کہتے ہیں - وہ بارہ راشیاں مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) میکھ (۲) برکھ (۳) متھن (۴) کرک (۵) سنگھ (۶) کنیا (۷) تلا (۸) برشچک (۹) دھنش (۱۰) مکر (۱۱) کنبھ (۱۲) مین ::

جب پرتھوی ایک راشی سے دوسری راشی میں جاتی ہے - تو اس کو سنکرانتی کہتے ہیں - اسی واسطے ”पौष मास“ کی پہلی تاریخ سنکرانتی کہلاتی ہے - پرتھوی کی اس گردش کی بنا پر چھ مہینے تک سورج شمال کی طرف سے اور چھ مہینے جنوب کی طرف سے طلوع ہوتا ہوا نظر آتا ہے - اس چھ ماہ کے عرصہ کو ”अयन“ کہتے ہیں - جب سورج شمال کی طرف سے طلوع ہوتا ہے - اسے ”उत्तरायण“ اور جب جنوب کی طرف سے طلوع ہوتا ہے - اسے . . . . ”दक्षिणायन“ کہتے ہیں ::

”اترائن“ میں دن بڑھتا اور رات گھٹتی جاتی ہے اور ”دکشنائن“ میں دن گھٹتا اور رات بڑھتی جاتی ہے - مکر راشی کی سنکرانتی سے اترائن اور کرک راشی کی سنکرانتی سے دکشنائن شروع ہوتا ہے - گویا آج کے دن دکشنائن ختم ہو کر سورج اترائن ہونا شروع ہوا ہے - آج تک جاڑے کی شدت تھی - ادھر سماں میں سب جگہ اس کا غلبہ تھا - انسان اور حیوان ہی اس کے ہاتھوں نالاں نہیں - جملہ اشجار بھی بے برگ و بار اور برہنہ تن نظر آتے ہیں - چمن میں گل و گلزار کی جانب ذرا سے کون واقف نہیں - آخر اس ٹھنڈ کو دور کرنے اور اہل عالم کو اس سے نجات دینے کے لئے سورج کا ”مکر“ ظاہر ہو گیا - اور رفتہ رفتہ اسے نکل جانے لگا - پرکاش کی زیادتی کے باعث اترائن شروع ہوتا گیا ہے

ویدک ساہتیہ میں اسے دیویان देवयान کہا گیا ہے - گیانی لوگ اسی میں ہی پران تیاگ بہتر خیال کرتے ہیں - بال برہمچاری بھیشم پتامہ نے تیروں کی سیج پر پڑے ہوئے اسی سمے کی انتظار کی تھی - اسی فضیلت کی وجہ سے آریہ جاتی بہت پراچین کال سے اس پرو کو مناتی چلی آئی ہے - اور یہ پرو بھارت کے ہر ایک حصہ میں نہایت شردھا سے منایا جاتا ہے - منانے کے رسمی رواج میں بھی کوئی بہت تفاوت نہیں ہے - سردی کے دفع کرنے کے لئے تل بہت مفید چیز ہے - اسی لئے اس تہوار پر تل کا استعمال سبھی پرانتوں میں ہوتا ہے - بہار اور اڑیسہ میں تلوں کا حلوہ تیار کر کے سہاگن استریاں اور کنیائیں اپنی ساتھی سہیلیوں میں بانٹتی ہیں - مدراس میں تلوں کے لڈو تو متبرک مٹھائی میں گنے ہی جاتے ہیں - ان کے علاوہ پنڈتوں کو بھی اس دن وشیش بھوجن ملتا ہے - اُن سے کوئی

(باقی کالم ۲ کے پچھلے حصہ میں)

بقیہ کالم ۲

کام نہیں لیا جاتا - شام کو جب گئوئیں چر کر گھر واپس آتی ہیں - تو اُن کے چرن دھلائے جاتے ہیں - کوئی کوئی تو گرم جل سے سنان بھی کراتے ہیں - ماتھے پر کنکم کا تلک لگایا جاتا ہے - اُن کی پوجا کی جاتی ہے - اور اس کے بعد وشیش بھوجن جس میں تل اور مونگ پھلی وغیرہ پڑی ہوتی ہے - انہیں کھانے کے لئے دیا جاتا ہے اس طرح سے اس اتسو کا پرشاد انہیں بھی دیا جاتا ہے ::

پنجاب میں مکر سنکرانتی سے پہلے دن لوہڑی کا تہوار منایا جاتا ہے - رات کو آگ جلائی جاتی ہے - اس میں ریوڑیاں وغیرہ ڈالی جاتی ہیں - قصے کہانیاں اور ظریفانہ چٹکلے بھی سنائے جاتے ہیں - بسا اوقات ظریفانہ محفلیں رات کے ایک ایک اور دو دو بجے تک گرم رہتی ہیں - دوسرے دن ماگھی کا تہوار منایا جاتا ہے ::

پنجاب کے آریہ پرشوں کو چاہئے کہ وہ مکر سنکرانتی کو ہی وشیش مہتو دیں - جو کہ کئی کارنوں سے اپنے اندر خاص اہمیت رکھتا

روزانہ تازہ اخباروں کا مطالعہ کرنے کے لئے
سٹال نمبر ۱۲
آل انڈیا ایگزیبیشن لاہور میں
تشریف لاویں
مینیجر تلک ہوزری فیکٹری لاہور

پنڈت جواہر لال کو چھٹی

الہ آباد۔ ۳ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۴ء کو شریمتی کملا نہرو سے ملاقات کی۔ اور ان کے پاس سارا دن ٹھہرے ہے۔ مسز کملا کا وزن سات پونڈ بڑھ گیا ہے۔ مگر ان کی بلغم کی حالت ابھی اچھی نہیں۔ اے۔ بی کے ذریعہ علاج کیا جا رہا ہے۔ لیکن اگر یہ کامیاب نہ ہوا۔ تو انہیں آپریشن کے لئے یورپ بھیجا جائے گا۔

انگریز سائنسدانوں کی موت

دی ہیگ ۷ جنوری۔ دو قابل نوجوان انگریز سائنسدان آرمز شرانگ ریسرچ سکالر آکسفورڈ اور جان ہوراڈ گورنمنٹ ریسرچ سٹیشن گرینوچ پہاڑ پر چڑھتے ہوئے گر کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایک کی لاش تو مل گئی ہے۔ مگر دوسرے کی لاش کی تلاش ابھی جاری ہے۔

سنگاپور میں اترنے پر پابندیاں

سنگاپور۔ ۸ جنوری۔ آج جو نئے قواعد شائع ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق کسی غیر ملکی طاقت کی ملازمت کے کسی سپاہی، ملاح یا ہوا باز کو گورنمنٹ کی اجازت کے بغیر سنگاپور کی بندرگاہ میں جہاز پر سے اترنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

سابق شاہ یونان مدراس میں

مدراس ۷ جنوری۔ سابق شاہ یونان کنگ جارج شکروار کو کلکتہ سے یہاں پہنچیں گے۔ آپ میسور تشریف لے رہے ہیں۔ یہاں آپ دو دن گورنمنٹ ہاؤس میں قیام کریں گے۔ اور سنیچر وار کو ناچ میں شریک ہوں گے۔

چوروں نے مندر کو آگ لگا دی

احمد آباد۔ ۸ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گوالیار کے ایک جین مندر سے چار ہزار تولہ وزنی چاندی کی مورتیاں گم ہو گئی ہیں۔ چوروں نے مورتیاں چرانے کے بعد مندر کو آگ لگا دی۔

ضلع رام ند میں خوفناک آتشزدگی

مدورا۔ ۷ جنوری۔ دا تو ضلع رام ند میں کل خوفناک آتشزدگی کی واردات ہوئی۔ جس سے دو بچے جل مرے۔ اور سینکڑوں مویشی ہلاک ہو گئے۔ بیس مکانات نذر آتش ہو گئے۔ چار ہزار کا نقصان بیان کیا جاتا ہے۔ آگ لگنے کی ابھی تک وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

چین میں ایک نئے مذہب کا ظہور

شنگھائی (بذریعہ ڈاک) شمالی چین کے [illegible] ضلع میں ایک نئے مذہب کا ظہور ہوا ہے۔ اس مذہب کے پیروؤں کا دعوے ہے۔ کہ آتشیں اسلحہ کی گولیاں ان کے جسموں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ اس مذہب کے لوگ زرد رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں۔ ان کا یہ بھی دعوے ہے کہ وہ کچھ کھائے پیئے بغیر زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور عنقریب آسمان سے ان کا ایک اوتار نیچے آئے گا۔

گوروکل کوروکشیتر کے سنرکھشکوں سے اپیل!

آپ کو معلوم ہے۔ کہ ہمارے پیارے گوروکل کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۲-۲۳- اور ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۱-۱۲- اور ۱۳ پھاگن سمت ۱۹۹۱ بکرمی کو ہونا قرار پایا ہے۔ جبکہ راتیں بھی چاندنی ہوں گی۔ ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ ہم جلسہ پر پریوار سمیت پدھاریں۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ گوروکل کے لئے زیادہ سے زیادہ دھن اکٹھا کرنے کا یتن کریں۔ اس سے جہاں گوروکل کو فائدہ پہنچے گا۔ اور کرمچاریوں کا اتساہ بڑھے گا۔ وہاں برہمچاری بھی خوش ہوں گے۔ کیونکہ میرا تجربہ ہے۔ کہ جن برہمچاریوں کے سنرکھشک جلسہ پر نہیں آتے۔ وہ برہمچاری اداس رہتے ہیں۔ آشا ہے۔ کہ آپ میری پرارتھنا کو سویکار کرتے ہوئے پریوار سمیت گوروکل میں پدھارنے اور دان اکٹھا کرنے کا یتن کریں گے۔

(نویدک - باغ مل سنرکھشک گوروکل کوروکشیتر - منڈی کا ہیکی - ضلع گوجرانوالہ)

آریہ سماج کے اپنیموں کا سنشودھن

پردھان سارودیشک سبھا کی آوشیک سوچنا

آریہ سماج کے اپنیموں کے سنشودھن کا وشے کئی ورشوں سے چل رہا ہے۔ سنشودھت اپنیموں کا مسودہ آریہ سماجوں کو بھیجا جا چکا ہے۔ اب یہ اپنیم انتم سویکرتی کے لئے نشچت ماگھ کرشن ۸ سمت ۱۹۹۱ تدانوسار ۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء کو پراتہ کال ۸ بجے سے آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کے اتسو پنڈال میں سنگٹھت آریوں کی سبھا میں پیش ہوں گے۔ اپنیم انوسار اس سنشودھن کے سمبندھ میں پرتیک آریہ سمتی دے سکتا ہے۔ اس لئے منتری جی کرپا کر کے اپنے سماج کے سمست سبھاسدوں کو اس کی سوچنا دے دیویں۔ جو سجن آنا چاہیں۔ وہ اپنے دہلی پہنچنے کی سوچنا منتری آریہ سماج چاوڑی بازار کو دے دیں۔ وہ ان کے آدی کی اچت ویوستھا کریں گے۔

(نارائن سوامی پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی)

آوشیک سوچنا

سارودیشک سبھا کی نیتک سبھا کا ادھیویشن جو آگامی ۲۵ جنوری ۱۹۳۵ء کو دہلی میں بلایا گیا ہے اس کا سمے دگیاپن میں ۸ بجے پراتہ کال انکت ہے۔ اب یہ ادھیویشن اسی تتھی کو ۸ بجے کی بجائے ۱۰ بجے پراتہ کال سے شروع ہوگا۔ سمبندھت کرپا کر کے نوٹ کر لیں۔ ادھیویشن کا استھان وہی رہے گا۔ جو دگیاپن میں دیا ہوا ہے۔ ارتھات آریہ سماج چاوڑی بازار کا اتسو پنڈال۔

(منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا بلیدان بھون - دہلی)

ہوائی جہاز کو خوفناک حادثہ

کراچی۔ ۸ جنوری۔ دریائے حب کے کنارے پر کراچی سے دس میل کے فاصلہ پر رائل ایئر فورس کا ہوائی جہاز گر پڑا۔ جس کے نتیجے کے طور پر گیارہ ہندوستانی فوجی افسر ہلاک اور ۱۵ شدید زخمی ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہوائی جہاز ۱/۱۴ پنجاب رجمنٹ پر جو مارچ کر رہی تھی۔ پرواز کر رہا تھا۔ اور حملہ کرنے کی مشق کر رہا تھا۔ کہ گر پڑا۔ اور مذکورہ بالا افسوسناک حادثہ رونما ہوا۔ ہوائی جہاز کو فلائنگ آفیسر [illegible] سی سرکار آئی۔ اے۔ ایف چلا رہا تھا۔ جہاز حملہ کرنے کی غرض سے جھپٹ پڑا۔ مگر پھر اوپر نہ اٹھ سکا۔ اس لئے فوجی سپاہیوں کے درمیان آ گرا۔ جس سے ۱۱ سپاہی تو وہیں ہلاک ہو گئے۔ ۱۵ سپاہیوں کو سخت زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ فلائنگ آفیسر سرکار کو خفیف ضربات آئیں۔

اپیل کی اجازت نہیں ملی

رنگون ۸ جنوری۔ ایچ۔ ڈبلیو۔ سکاٹ کو قتل کے مقدمہ میں سزائے موت کا حکم ہوا تھا۔ اس نے پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے ہائیکورٹ میں درخواست دی تھی۔ مگر ہائیکورٹ نے نامنظور کر دی ہے۔ اور پریوی کونسل میں اپیل کی اجازت نہیں دی۔

پنجاب میل سے پراسرار چوری

پٹنہ۔ ۸ جنوری۔ [illegible] پنجاب میل سے پراسرار طریقہ سے ڈاک کے تھیلے گم ہو گئے ہیں۔ ان میں دس ہزار روپیہ کے بیمہ شدہ پارسل تھے۔ جو الہ آباد اور دہلی جا رہے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چوری کا پتہ کیول سٹیشن پر جا لگا۔ تفاصیل کا انتظار ہے۔

سوامی بی۔ ایچ بان جرمنی میں

برلن (بذریعہ ڈاک) نیشنل گروپ [illegible] کے سوامی بی۔ ایچ بان جرمنی کی مختلف یونیورسٹیوں میں چیتنیہ فلاسفی پر تقریریں کر رہے ہیں۔ سوامی جی ہارزبرگ جینا اور برلن یونیورسٹیوں میں تقریریں کر چکے ہیں۔ لوگ بھاری تعداد میں لیکچروں میں شامل ہوتے ہیں۔

روئی کے گودام میں آگ

بمبئی ۸ جنوری۔ کل نرکرپا بندر بمبئی میں روئی کے ایک گودام کو آگ لگ گئی۔ نقصان کا اندازہ پندرہ ہزار روپیہ لگایا گیا ہے۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ روئی کی گانٹھیں رالی برادرز کی تھیں۔ اور بیمہ شدہ تھیں۔ آگ لگنے کی وجہ تا حال معلوم نہیں ہو سکی۔

شریمتی ستیام راٹے پر چوروں کا حملہ

[illegible] ۸ جنوری۔ آج صبح ساڑھے تین بجے چار ڈاکو لالہ ستیام راٹے کے مکان میں داخل ہو گئے۔ چور وہ [illegible] تجوری توڑنے میں مصروف تھے۔ کہ مسز ستیام راٹے کی آنکھ کھل گئی۔ چوروں نے ان پر حملہ کر دیا۔ اور شدید ضربات پہنچائیں۔

گلگت کا علاقہ گورنمنٹ ہند کے حوالہ

نئی دہلی ۸ جنوری۔ سرکاری حلقوں میں تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اگرچہ کسی باقاعدہ معاہدہ پر دستخط نہیں ہوئے۔ مگر کشمیر گورنمنٹ نے گلگت ایجنسی میں اس علاقہ کو جو وزارت کے نام سے مشہور ہے۔ ۶۰ سالوں کے لئے گورنمنٹ ہند کو دینا منظور کر لیا ہے۔ یہ واضح کر دیا جائے گا۔ کہ ریاست اس رقبہ کا راج نہیں چھوڑ رہی۔ اور نیابتاً نظام وزارت کے اس حصہ تک جو دریائے سندھ کے دائیں کنارے پر ہے محدود ہوگا۔ اس انتظام کے مطابق آئندہ موسم گرما میں ریاست وزارت سے اپنی فوج ہٹا لے گی۔ اور اس کے فرائض سے فاورڈ فوج جسے گلگت سکاؤٹ کہا جاتا ہے۔ ادا کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی ریاست کشمیر کا افسر جسے وزیر کہا جاتا ہے۔ اور جو تمام وزارت کے نظم و نسق کے لئے ذمہ دار ہے۔ اس حصہ کا جو دریائے سندھ کے دائیں کنارے پر ہے پولیٹیکل ایجنٹ گلگت کو چارج دے دیگا۔ اس نئے انتظام سے دونوں گورنمنٹوں کو بہت مالی فائدہ ہوگا۔ کیونکہ اس علاقہ میں فوج رکھنے کا خرچ دونوں گورنمنٹوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس سے وہ بچ جائیں گی۔

لالہ سندر داس بیرسٹر کا ماتم

لاہور ۸ جنوری۔ لاہور میونسپلٹی کے سٹاف نے اپنی ایک میٹنگ میں کمیٹی کے سپرنٹنڈنٹ لالہ سندر داس کی بے وقت اور ناگہانی موت پر اظہار افسوس کیا۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ چوتھے کے روز بدھ وار کو ماتمی بلے لگائے جائیں۔

مزدور بیکار ہو گئے

جموں ۸ جنوری۔ گورنمنٹ کی ملک فیکٹری میں دوبارہ کوں کے بند ہو جانے کی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور
۳۰ پوہ سمت ۱۹۹۱

آریہ سماج کے اُپ نیموں کا سنشودھن!

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے سامنے اس وقت جو مسئلے پیش ہیں۔ ان میں سب سے اہم شاید آریہ سماج کے اُپ نیموں کا سنشودھن ہے۔ یہ مسئلہ کئی ورشوں سے وچار آدھین ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے ہرش ہوتا ہے۔ کہ شری نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا نے جس ضابطہ سے سنشودھن کے کام کو اس کی موجودہ منزل تک پہنچایا ہے۔ وہ ان کا ہی حصہ ہے۔ سب سے پہلے یہ مسئلہ انترنگ سبھا کے سامنے آیا۔ جس نے اس کام کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی۔ سب کمیٹی کی رپورٹ انترنگ سبھا کے سامنے آئی۔ جس نے اسے ضروری ردو بدل کے بعد پرانتیہ پرتی ندھی سبھاؤں کے پاس بھیج کر اس کے متعلق ان کی سمتی مانگی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے سمست دیش کی آریہ سماجوں کو سمتی دینے کی دعوت دی۔ جب تمام سمتیاں آ چکیں۔ تو انہوں نے صرف سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا بلائی۔ یہ انترنگ سبھا ۵-۶-اور ۷ جنوری ۱۹۳۵ء کو تھی۔ دو دن سبھا نے اس کام میں لگائے۔ اور پورن وچار کے بعد تمام سنشودھنوں کا نشچے کیا۔ انترنگ سبھا کا کام تو سماپت ہوا۔ اب اس کے نشچے سارودیشک سبھا کی سادھارن سبھا کے سامنے پیش ہوں گے جو ۲۵ر جنوری ۱۹۳۵ء کو دہلی میں رکھی گئی ہے۔ ۲۶ر جنوری کو آریہ سماج دہلی کے منڈپ میں سارے آریہ جگت کی ایک کانفرنس ہوگی جس کے سامنے یہ سنشودھن انتم سوئیکرتی کے لئے پیش ہوں گے۔ وہاں سے پاس ہونے کے بعد سنشودھت اُپ نیم تمام آریہ سماجوں میں پرچلت ہوں گے۔

اس سمبندھ میں جو بھی پرشارتھ کیا گیا ہے۔ وہ سپھل ہوا ہے۔ کیونکہ نئے اُپ نیم پہلے اُپ نیموں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ جہاں اس بات کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ پرانے اُپ نیموں کو جہاں تک ممکن ہو۔ بحال رکھا جائے۔ وہاں جہاں جہاں پریورتن کی ضرورت تھی۔ وہ کر دیا گیا ہے۔ جو باتیں پہلے مبہم تھیں۔ انہیں صاف کر دیا گیا ہے۔ اور آریہ سماجوں کے ۵۰ سالہ تجربات سے فائدہ اٹھا کر ایسی باتیں داخل کر دی گئی ہیں۔ جن کی اس وقت ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ سارانش یہ کہ آریہ جگت کو ان اُپ نیموں میں وہ تمام باتیں ملیں گی۔ جو پہلے اُپ نیموں میں اچھی تھیں۔ اور اُن میں جو کمی تھی۔ وہ دور کر دی گئی ہے۔ اگر آریہ سماجوں نے نئے اُپ نیموں پر عمل کیا۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ بہت سے جھگڑے سماپت ہو جائیں گے۔

۲۶ر جنوری کو سنشودھت اُپ نیموں کی انتم سوئیکرتی کے لئے جو برہد سبھا ہوگی۔ اس میں آریہ سماجوں کو اوشیہ بھاگ لینا چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ نویدن بھی کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس سبھا میں آریہ سماجوں کے جو پرتی ندھی شامل ہوں۔ انہیں صرف یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ جو پریورتن کئے گئے ہیں۔ وہ پہلے سے اچھے ہیں یا نہیں۔ اچھے ہوں۔ تو رکھیں۔ نہ اچھے ہوں۔ تو اُڑا دیں۔ اگر انہوں نے ایک ایک اُپ نیم پر نئے سرے سے وچار کرنا شروع کیا۔ تو یہ سماپت نہ ہو سکے گا۔ اس کام کے لئے صرف چار گھنٹے رکھے گئے ہیں۔ اور پریورتنوں پر وچار کرنے کے لئے یہ سمے کافی ہے۔ اگر تمام اُپ نیموں پر اس بڑی سبھا میں از سر نو غور کرنا ہو۔ تو اس کے لئے کئی دن بھی ناکافی ہیں۔ اور اگر ایک ایک اُپ نیم پر غور ہونا ہو۔ تو سمجھو کہ پچھلے دو ورشوں میں مختلف سجنوں نے اس سمبندھ میں جو پریتن کیا ہے۔ وہ ویرتھ گیا۔ آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کو اگر کوئی سنشودھن سوجھے۔ تو انہیں چاہئے۔ کہ پہلے سے منتری سارودیشک سبھا کو لکھ کر بھیج دیں۔ غرض یہ کہ اُپ نیموں پر وچار کرتے ہوئے ایسا طریق اختیار کرنا چاہئے۔ جس سے وقت کم لگے۔ اور کام زیادہ ہو۔ اگر اس سبھا میں کام سماپت نہ ہوا۔ تو پھر ایک اور سبھا بلانی پڑے گی۔ اور آریہ پرش سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس پرکار کی سبھائیں جن میں سارے آریہ جگت کو نمنترن دیا گیا ہو۔ ہر روز نہیں ہو سکتیں۔

(کرشن)

آریہ سماج دہلی کی اردھ شتابدی!

بھارت ورش کی راجدھانی دہلی کے آریہ سماج کو قائم ہوئے پچاس ورش ہو چکے ہیں۔ اس ناتے اس کی اردھ شتابدی منائی جا رہی ہے۔ ۲۵ر جنوری ۱۹۳۵ء سے اس کا آرمبھ ہوگا۔ اور ایک سپتاہ تک رہے گی۔ ۲۵ر جنوری کو ایک بڑا بھاری جلوس نکالا جائے گا۔ یہ نگر کیرتن کا سمان لے گا۔ آریہ سماج کے ادھیکاریوں کی یہ اچھا اور پریتن ہے۔ کہ یہ جلوس اپنی قسم کا ایک ہو۔ اور مجھے آشا ہے۔ کہ وہ اس میں سپھل ہوں گے۔ لیکن ان کی سپھلتا اردگرد کے آریہ سماجوں کے سہیوگ پر نربھر ہے۔ یہ صرف یہ آوشیک ہے۔ کہ دہلی کی تمام آریہ سماجیں اس کام میں سہیوگ دیں۔ بلکہ یہ بھی۔ کہ اردگرد کے علاقے کے آریہ بھائی ہزاروں کی تعداد میں وہاں پہنچیں۔ پچھلے سپتاہ میں دہلی میں آریہ سماج کے منتری جی مہودے نے اس سمبندھ میں جو گھوشنا کی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے ادھیکاریوں کی طرف سے اس جلوس کو سپھل بنانے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے گی۔

جلوس سے پہلے شری سوامی شردھانند جی مہاراج کی کتھا ہوگی۔ جو ۱۰ر جنوری سے شروع ہو گئی ہے۔ جنوری تک رہے گی۔ ان ہی دنوں میں پرانت اور سارودیشک سمپورن یجروید سے ایک برہم یگیہ ہوگا۔ ۲۶۔ اور ۲۷ر کو ایک پورو آنند ہوگا۔ اور اس کے بعد چار دن تک لگاتار کانفرنسیں، سمیلن اور کنونشنیں وغیرہ ہوں گی۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس اُتسو پر ان تمام ودوانوں اور ودیمانوں کو نمنترن دیا گیا ہے۔ جن کی بانی میں آکرشن ہے۔ اور جو جنتا پر ویشیش پربھاو ڈال سکتے ہیں۔ دہلی نگر کے زنانے تک اردھ شتابدی کا سندیش پہنچانے کے لئے نہ صرف ودیا پیٹھوں اور سماچار پتروں سے کام لیا جا رہا ہے۔ بلکہ ۱۷ر جنوری سے پربھات پھیری شروع ہو جائے گی۔ اور آریہ جنتا کی مختلف بھجن منڈلیاں پراتہ کال شہر کے مختلف حصوں میں پربھو مہما گان کرتی ہوئی پھریں گی۔ اور اس کے ساتھ ہی سرو سادھارن کو اردھ شتابدی کا سندیش بھی دیتی جائیں گی۔ دہلی میں آریہ سماج کے کئی انسٹی ٹیوشن ہیں۔ گو گوروکل اندرپرستھ دہلی سے باہر ہے۔ لیکن دہلی میں ہی ہے۔ اس کے علاوہ ہائی سکول۔ کنیا پاٹھ شالہ۔ اناتھ آلیہ اور کئی دوسرے انسٹی ٹیوشن ہیں۔ جو اردھ شتابدی مہوتسو کی شوبھا کو بڑھانے میں بڑا بھاگ لے سکتے ہیں۔ "پرکاش" دوارہ میں نہ صرف دہلی پرانت بلکہ اس کے سمیپ ورتی پرانتوں کے آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ آریہ سماج دہلی کی اردھ شتابدی کو کامیاب اور پُر رونق بنانے میں پورا حصہ لیں۔ آریہ پرشوں کو سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں شامل ہونا چاہئے۔ اُن دنوں دہلی اپنے پورے جوبن پر ہوگا۔ لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس ۲۱ر جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے تمام پرانتوں کے مکھیا پرش اس سمے وہاں موجود ہوں گے۔ آریہ سماج دہلی کی اردھ شتابدی کی رونق اس کی شان کے شایاں ہونی چاہئے۔ اور جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اپنے اُتسو کو شاندار بنانے کے لئے آریہ سماج دہلی کو دوسری آریہ سماجوں کی سہایتا کی آوشیکتا ہے۔ تو میں اس کا کوئی اپمان نہیں کرتا۔ اس لیکھ کو میں اس آشا کے ساتھ سماپت کرتا ہوں۔ کہ میرے آریہ بھائی میرے اس نویدن پر دھیان دیں گے۔

(کرشن)

سبھا کی اردھ شتابدی

۱۹۳۵ء شروع ہو گیا ہے۔ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پچھلے نشچے انوسار اس سال کے آخری مہینوں میں جب کہ سبھا کو قائم ہوئے پچاس سال سماپت ہو جائیں گے۔ سبھا کی اردھ شتابدی منائی جانے والی ہے۔ "پرکاش" نے یہ مستحکم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ وہ اس مہوتسو کو سپھل بنانے میں اپنا پورا سہیوگ دے گا۔ اور اپنے ہر ایک پریمی کو یہ پریرنا کرے گا۔ کہ وہ بھی حتی الامکان ولمبے ودرمے اس مہوتسو کو کامیاب بنانے میں سبھا کا ہاتھ بٹائے۔ اور جو بھائی لیکھوں یا نظموں دوارہ اس سلسلہ میں سہیوگ کرنا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔ اُن کو پریرنا کرے گا۔ کہ وہ ابھی سے اپنے فرض کو پورا کرنے کے لئے کٹی بدھ ہو جائیں۔

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔
(مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت وشنو متر ... کا جھاڑ

گورو کل اندر پرستھ کے ایک سابق ادھیاپک پنڈت وشنو متر کے ملازمت سے علٰحدہ کئے جانے پر جو طوفان بے تمیزی برپا کیا ہے۔ اس کی نہ صرف سنرکھشکوں نے مذمت کی ہے۔ بلکہ گورو کل کے دوسرے کاریہ کرتاؤں نے بھی پر زور الفاظ میں مذمت کی ہے۔ پنڈت جی نے ملازمت سے علٰحدہ کئے جانے پر بڑا ہی اخلاقی پاپ کیا ہے۔ کہ اپنی ذاتی اصلاح کرنے کی بجائے گورو کل کے خلاف ایک لچر کتاب لکھ کر ان بیچارے کرمچاریوں اور ادھیکاریوں پر بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں۔ جن کے ساتھ کسی نہ کسی حالت میں ان کو رہنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا تھا۔ اگر پنڈت جی اس قسم کی کرتگھنتا کے مرتکب ہونے کی بجائے اپنی سابقہ روش کے لئے جس کی وجہ سے ادھیکاری ورگ کو ان سے شکایت کا موقع ملا باقاعدہ پرائشچت کرتے۔ تو ان کے لئے زیادہ اچھا ہوتا ؞

آریہ ودوت سمیلن ڈنگہ

آریہ سماج ڈنگہ ضلع گجرات کے ادھیکاریوں نے نشچے کیا ہے۔ کہ وہ اپنے سماج کے سالانہ اتسو کے ساتھ آریہ ودوت سمیلن کا تیسرا سالانہ ادھیویشن منعقد کریں۔ تاکہ اس موقع پر آریہ ودوان گمبھیر دھارمک وشیوں کے متعلق اپنے اپنے وچار آریہ جنتا کے سامنے رکھ سکیں۔ پیشتر اس کے کہ ادھیکاری جان اس سمبندھ میں کوئی مزید قدم اٹھائیں۔ ہم ان کی سیوا میں یہ پرارتھنا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر وہ آریہ ودوت سمیلن کے تیسرے سالانہ جلسہ کو وشو ودیالیہ گورو کل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر ملتوی کر دیں۔ تو اس سے کئی لابھ ہوں گے۔ ایک تو گورو کل کانگڑی کی حیثیت آل انڈیا ہے۔ دوسرے وہ ایک ایسا مرکزی استھان ہے۔ جس میں کہ سارے بھارت ورش کے آریہ ودوان آسانی سے تشریف لا سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ودوانوں کی مہمانی کے لئے گورو کل میں ایک عالیشان پستکالیہ بھی موجود ہے۔ جو کہ ان وشیوں کے وچارنے میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ جو کہ ادھیکاری ورگ نے ودوانوں کے وچار کے لئے اپنی طرف سے Suggest کئے ہیں ؞

پنجاب فرانٹیر آریہ یوک کانفرنس

آریہ یوک سماج امرت سر نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۱۱-۱۲- اور ۱۳/ اپریل ۱۹۳۵ء کو پنجاب اینڈ صوبہ سرحد کے آریہ نوجوانوں کی ایک کانفرنس امرت سر میں منعقد کی جائے۔ چنانچہ سماج مذکور نے اس کام کے لئے نہ صرف اپنی ورکنگ کمیٹی بھی مقرر کر دی ہے۔ بلکہ آریہ سماج مندر لوہگڑھ میں ایک باقاعدہ دفتر بھی کھول دیا ہے۔ ہم جہاں اس کانفرنس کا سواگت کرتے ہیں۔ وہاں کانفرنس کے داعیان سے یہ پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ کانفرنس کو منعقد کرنے سے پہلے اس امر کی کوشش کریں۔ کہ پنجاب اور سرحد میں جہاں جہاں آریہ یووکوں کی باقاعدہ سبھا موجود نہیں ہے۔ وہاں اسے قائم کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کو بھی مدعو کر سکیں۔ اور کانفرنس میں پنجاب اور فرانٹیر کے آریہ نوجوانوں کے جملہ پرتی ندھی شامل ہو سکیں۔ اور جس غرض سے مذکورہ کانفرنس مدعو کی جا رہی ہے۔ وہ پوری ہو سکے ؞

اینٹی کمیونل آوارڈ لیگ کا قیام

لاہور کے چند سرکردہ ہندوؤں کا ایک جلسہ راجہ نریندر ناتھ کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں متعدد سرکردہ ہندو اصحاب شامل ہوئے۔ اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ ایک اینٹی کمیونل آوارڈ لیگ قائم کی جائے۔ اور اس غرض کے لئے انہوں نے لیگ کے عارضی عہدیداران بھی منتخب کر لئے۔ پیشتر اس کے کہ لیگ قائم کی جاتی۔ اور اس کے عہدیداران مقرر کئے جاتے۔ لیگ کے قائم کرنے والے اصحاب کا یہ فرض تھا۔ کہ وہ پنجاب کی ان تمام اقلیتوں اور جماعتوں کو اپنے confidence میں لیتے۔ جو کہ کمیونل آوارڈ کو متحدہ قومیت کے لئے سخت نقصان دہ سمجھتی ہیں۔ تاکہ جس غرض سے لیگ قائم کی جا رہی ہے۔ وہ ذمہ دارانہ حیثیت سے پایۂ تکمیل تک پہنچ سکتی۔ اور کسی شخص کو یہ کہنے کا موقع نہ ملتا۔ کہ کمیونل آوارڈ کے خلاف پنجاب میں جو جدوجہد ہو رہی ہے۔ وہ ایک مخصوص طبقہ تک ہی محدود ہے ؞

"مکرسنکرانتی پرو"

اس ورش یہ مکرسنکرانتی کا پرو پوش شکلا دشمی سمت ۱۹۹۱ بکرمی سوموار تاریخ ۱۴ / جنوری ۱۹۳۵ء کو منایا جائے گا۔ نومی تیتھی کو ۵ اگھڑی ۱۰ پل پر اربھات سوموار کے پراتہ سوریہ اودے کال سے ایک گھنٹہ اور ۴۳ منٹ پورو مکر راشی میں سوریہ کا سنکرمن آرمبھ ہو جاتا ہے۔ اتیو سوموار کے پراتہ کا سوریہ مکر راشی میں اودے ہو گا۔ اور اسی پراتہ مکرسنکرانتی سمبندھی وشیش یگیہ آدی پرو کرتیہ کیا جائے گا۔ پرتیک آریہ سماج تتھا آریہ سنستھا کو یہ پرو اتساہ پوروک منانا چاہئے۔ پرو کے مہتو۔ سوروپ تتھا سنسکار ودھی آدی کی جانکاری کے لئے آریہ پرو پدھتی نامک آریہ پرو پدھتی دیکھئے ؞

دھرم ویر مہاشہ راجپال کی چھٹی برسی کے اپلکھشی میں

"بلیدان" کے پاٹھکوں کو گراہک بننے یا بنانے پر

ساہتیک اُپہار

جو مہانو بھاو ۳۱ / مارچ ۱۹۳۵ء تک "بلیدان" کے گراہک بنیں گے یا بنائیں گے۔ ان کو نیچے لکھے انوسار اُپہار کیول ڈاک خرچ لے کر دیا جائے گا۔ یہ اُپہار ان نئے پرانے گراہکوں کو بھی ملے گا۔ جو مقررہ تاریخ تک اپنا یا اپنے متروں کا چندہ ڈاک خرچ سمیت بھجوا دیں گے ؞ اُپہار نمن پرکار ہو گا :-

چندہ	نام پستک	پستک پر نیچے: صفحے	قیمت	لیکھک	ڈاک خرچ	کل دھن جو بھیجنا چاہئے
ایک روپیہ	سنسکار ودھی (ودھی وبھاگ)	۱۳۶	ساڑھے تین آنے	سوامی سوتنترانند جی	دو آنے	ایک روپیہ دو آنہ
دو روپیہ	دیو یگیہ پرادھیہ تمک درشنی	۶۴	چھ آنے	پنڈت چموپتی جی ایم۔اے	دو آنے	دو روپیہ دو آنہ
تین روپیہ	گیتا گنگا (جلد)	۲۸۸	آٹھ آنے	پنڈت دیسراج جی آریہ اپدیشک	دو آنے	تین روپیہ دو آنہ
چار روپیہ	پنجاب بیتی (ولیتر جلد)	۱۴۰	ایک روپیہ	رشی بھگت ڈاکٹر ستیہ پال	تین آنے	چار روپیہ تین آنہ
پانچ روپیہ	پنجاب بیتی (مجلد)	۱۴۰	ڈیڑھ روپیہ	رشی بھگت ڈاکٹر ستیہ پال	چار آنے	پانچ روپیہ چار آنہ

پتہ:- منیجر "بلیدان" راجپال اینڈ سنز لاہور

گورو کل کوروکشیتر کا سالانہ جلسہ

امسال گورو کل کوروکشیتر کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ اور ۲۵ / فروری ۱۹۳۵ء کو منعقد ہو گا۔ جلسہ کے سمبندھ میں منتری شری بابو لال جی آریہ سنرکھشک گورو کل کوروکشیتر نے جملہ سنرکھشکوں سے یہ اپیل کی ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی اتسو کے موقع پر پدھارنے کی کرپا اور کرمچاریوں کا اتساہ بڑھانے کی کوشش کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو گورو کل مذکور کے لئے زیادہ سے زیادہ دھن اکٹھا کر کے لاویں ؞

منتری لال جی کی اپیل کی تائید کرتے ہوئے ہم آریہ جگت سے یہ بھی پرارتھنا کریں گے۔ کہ وہ اپنے بالکوں کو بھی اس گورو کل میں داخل کرانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ کوروکشیتر ایک ایسا صحت افزا مقام ہے۔ کہ سورگیہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج اپنے جیون کال میں بچوں کی صحت کے لئے اس کو ہی دیگر مقامات پر ترجیح دیا کرتے تھے۔ مزید برآں کہ برہمچاریوں کے لئے تندرستی صحت افزا استھان میں تعلیم پانا نہ صرف مانسک اُنتی کے لئے ہی مفید ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ شاریرک اُنتی کے لئے بھی ؞

آئندہ سپیشل ایڈیشن

لوہڑی کے بعد "پرکاش" "بسنت" اور "ویساکھی" کو بھی اپنا سپیشل ایڈیشن نکالے گا۔ کسی نئے کے لئے کو نوٹ فرمالیں اور شعراء اصحاب نوٹ کر رکھیں

(ایڈیٹر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

زارِ روس کا حقیقی دشمن

زارِ روس کے دشمن نہ بولشویک تھے۔ نہ لینن۔ نہ سٹالین اور نہ ہی کوئی اور روسی مدبر۔ بلکہ اُس کے بڑا دشمن قادیان شریف کے آنجہانی مرزا صاحب تھے۔ چنانچہ قادیانیوں کا بیان ہے۔ کہ حضور نے ۲۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو۔ ایک رویا کی بنا پر فرمایا۔ کہ :-

"میں نے دیکھا۔ کہ زارِ روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آ گیا ہے۔ وہ بڑا لمبا اور خوبصورت ہے۔ پھر میں نے غور سے دیکھا۔ تو وہ بندوق ہے۔ اور یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ وہ بندوق ہے بلکہ اس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں۔ گویا بظاہر سونٹا معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ بندوق ہے"

("الحکم"۔ جلد ۷۔ نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۳ء)

اگر اس وقت آنجہانی مرزا صاحب دنیا میں موجود ہوتے۔ تو ہم قادیان شریف میں جا کر اُس کے اُس ہاتھ کا ضرور طواف کرتے۔ جس میں آنہوں نے زارِ روس کا سونٹا پکڑا تھا۔ اور اگر ممکن ہوتا۔ تو اُس ہاتھ کو چوم لیتے۔ اور یہ دیکھتے۔ کہ کہیں اس میں زارِ روس کی نالیوں والی بندوق سے خراش تو نہیں آگئی ہے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا۔ تو ہم اس کے لئے جہاں مرزا صاحب کے سونٹا پکڑنے کی کامیابی کے گیت گاتے۔ وہاں روسیوں کو بھی طعنہ دے سکتے۔ کہ اگر تم میں ہمت ہو۔ تو آ کر سونٹا لے لو۔

پنڈت لیکھرام جی کا قاتل!

جس نابکار نے شُدھی کے بہانہ پنڈت لیکھرام جی کو سنہ ۱۸۹۷ء میں جامِ شہادت نوش کرایا تھا۔ وہ مرزائیوں کے خیال میں شاید کوئی فرشتہ ہو۔ لیکن غیر مرزائیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ وہ کوئی بھاڑے کا ٹٹو انسان تھا۔ جو کسی کی انگیخت پر پنڈت جی کو شہید کرنے آیا تھا۔ چنانچہ خود آنجہانی مرزا صاحب ذیل کا اقبال اس بارہ میں کافی روشنی ڈالتا ہے:-

"پس ظاہر ہے۔ کہ اس پیشگوئی میں کسی انسان کے دل کو خدا نے ابھارا۔ تاکہ اُس (یعنی پنڈت لیکھرام) کو قتل کرے۔ اور ہر ایک پہلو سے اس کو موقع دے۔ تاکہ وہ اپنا کام انجام تک پہنچا دے"

("سراج منیر"۔ صفحہ ۳۸)

وہ اقبال کی مزید تشریح یا تفسیر کرتے ہوئے حضرت مولانا غلام رسول صاحب نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۳۲ء پر اپنی تقریر میں بیان کیا:- آپ نے دیکھ لیا کہ ۶ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کو بروز سنیچر چار بجے لیکھرام حضرت مسیح موعود صاحب کی پیشگوئی اور آپ کے سلام منظوم جو آپ نے کرامت کے مطابق [illegible]

اور ایسے شخص کے ہاتھ سے کہ جو باوجود حکومت اور آریہ قوم کی بے حد کوشش کے نہ مل سکا۔ اور فرشتہ کی طرح پردۂ غیب میں ہی مستور رہا"

("الفضل"۔ ۶ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء صفحہ ۷)

قاتل فرشتہ کی طرح پردۂ غیب میں کہیں مستور رہا یا کسی سازشی کے ایما سے مفرور رہا۔ یہ تو وہ خود جانے یا اس کو بہکا کر قاتل بنانے والا۔ ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں۔ کہ وہ قانون کی آہنی گرفت سے بچنے کے لئے سخت بُری طرح روپوش رہا۔ اور چونکہ اس کی زندگی داغدار تھی۔ اس لئے وہ کسی کو منہ دکھلانے کے قابل نہ ہوا۔

گھر سے فرار

آج تک ہم اس عقدہ کو حل نہ کر سکے تھے۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب ابنِ رئیس ہونے ہوئے کیوں قادیان چھوڑ کر سیالکوٹ میں معمولی تنخواہ پر ملازم ہونے کے لئے مجبور ہوئے۔ لیکن بھلا ہو مرزائی تصانیف اور تالیفات کا انہوں نے ہمارے اس عقدہ کو حل کر کے ہی دم لیا۔ چنانچہ وہ اس عقدہ کو ذیل کے الفاظ میں وا کرتی ہیں :-

"منشی غلام احمد قادیانی جب گھر سے اپنے باپ دادا کی جاگیرداری کا سات سو روپیہ حکومتِ وقت سے لینے گئے۔ جو کہ سالانہ اس خاندان کی معاش کے لئے گورنمنٹ انگریزی نے مقرر کر رکھا تھا۔ تو منشی صاحب کے ساتھ ان کا چچازاد بھائی مرزا امام الدین بھی تھا۔ جب دونوں نے روپیہ حکومت کے خزانہ سے وصول کیا۔ تو اس روپیہ کو گھر لانے کی بجائے اِدھر اُدھر اڑا دیا۔ جب وہ کل روپیہ اڑا کر ختم کر چکے۔ اور مرزا امام الدین اور منشی غلام احمد قادیانی الگ الگ ہو کر اپنے اپنے راستہ پر بھاگ گئے۔ تو منشی غلام احمد قادیانی نے سیالکوٹ جا کر کچہری میں قلیل سی تنخواہ پر ملازمت اختیار کر لی۔ اور شرم کے مارے گھر واپس نہ آئے۔ مرزائی حدیث اس واقعہ کی تائید کرتی ہے :-

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے۔ تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی۔ تو آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا۔ اور اِدھر اُدھر پھراتا رہا۔ پھر جب اُس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا۔ تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود [illegible]

"چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا۔ کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں۔ اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے"۔

(حدیث ۴۸ سیرت المہدی)

منشی صاحب کے روپیہ اڑانے کا واقعہ ۱۸۶۴ء کا ہے۔ جب تمام اشیائے خوردنی ارزاں تھیں۔ یعنی گوشت ایک آنہ سیر اور گھی پانچ سیر سے بھی ارزاں تھا۔ اس زمانہ میں یہ روپیہ منشی غلام احمد صاحب اور ان کے بھائی امام الدین نے اُڑا دیا۔ اور ختم کر دیا۔ اور شرم سے گھر نہ آئے۔ اور سیالکوٹ چلے گئے۔ لیکن گھر میں بھی آپ کی بعض عادات ایسی تھیں جن کی وجہ سے گھر والے مطعون کرتے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی لکھتے ہیں کہ :-

"اور ایسا ہوا۔ کہ ان دنوں میں آپ گھر والوں کے طعنہ کی وجہ سے کچھ دنوں کے لئے قادیان سے باہر چلے گئے تھے۔ اور سیالکوٹ جا کر رہائش اختیار کر لی۔ اور گزارہ کے لئے ضلع کی کچہری میں ملازمت بھی کر لی"۔

(تحفہ شہزادہ ویلز صفحہ ۳۴)

احراریوں کا اشتعال انگیز لٹریچر

قادیانی جماعت کا الہامی یا سرکاری گزٹ "الفضل" شکایت کرتا ہے۔ کہ احراریوں نے قادیان شریف میں جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر بہت گڑبڑ مچائی۔ اور پولیس نے اس موقع پر احراریوں کا اتنا ساتھ دیا کہ اس نے ان کے کان کھینچنے کی ضرورت بھی محسوس نہ کی۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ :-

"جماعتِ احمدیہ کے جلسہ پر احراریوں نے جو لٹریچر تقسیم کیا۔ اور جو نہایت ہی گندے۔ ناپاک اور اشتعال انگیز مواد سے پُر ہے۔ اس کی نسبت پولیس نے کوئی پابندی عائد کرنی ضروری نہ سمجھی۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پولیس نے احراریوں کی حفاظت کے لئے اس جگہ پہرہ لگا رکھا تھا۔ جہاں وہ لٹریچر تقسیم کر رہے تھے"۔

("الفضل"۔ ۶ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء)

چونکہ مرزائیوں کا بیان یکطرفہ معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک ہم خود اس لٹریچر کو دیکھ نہ لیں۔ جو کہ قادیان میں مذکورہ موقع پر تقسیم ہوا ہے [illegible] گندہ اور اشتعال انگیز [illegible]

از راہِ نوازش۔ وہ لٹریچر ہمیں بھی ارسال کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔ جو کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ پر قادیان شریف میں تقسیم کیا گیا تھا۔ تاکہ ہم یہ فیصلہ کر سکیں۔ کہ ہمارے مرزائی دوستوں کی شکایت کہاں تک درست ہے۔

تھیا جاتی میں تبلیغِ اسلام

ہمارے ۲۰ لاکھ کے قریب تھیا بھائی ضلع برٹش مالابار، کوچین اور ٹراونکور میں رہتے ہیں۔ جنھیں بھارت کی نام نہاد اونچی ذاتوں کے ہندو عموماً اور عیسائی برہمن خصوصاً ان سے غیر انسانی برتاؤ روا رکھتے ہیں۔ باوجود اس غیر انسانی برتاؤ کے تھیا جاتی بحیثیت مجموعی ہندو جاتی کا ایک جزو بنے رہنا پسند کرتی ہے۔ لیکن اب اس جاتی پر بھی ودھرمیوں نے حریصانہ نگاہیں ڈالنی شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ ہندو جاتی کی بدقسمتی سے تھیا جاتی کے کچھ افراد اپنے پوتر دھرم سے بھرشٹ ہو کر مسلمان بن چکے ہیں۔ اور جہاں وہ غیر تھیا اشخاص کی انگیخت میں آ کر اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دے رہے ہیں۔ وہاں برٹش انڈیا کے متعصب اسلامی مبلغین دوسرے مسلمانوں کو بھڑکا رہے ہیں۔ کہ وہ مستقل طور پر اس جاتی کو اسلام کی دعوت دینے کا اہتمام کریں۔ مسلمانوں کی یہ مجنونانہ تبلیغی سرگرمیاں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں۔ کہ ہندو جاتی عموماً اور آریہ جگت خصوصاً اس خطرہ کے سدِّباب کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے۔

اسلام کی مذہبی روایات پر ڈاکہ

مرزائی دیسے تو اپنے آپ کو خادمِ اسلام بیان کرتے ہیں لیکن اسلام کی مقدس روایات پر جس طرح وہ ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ اس کی مثال کہیں ڈھونڈھے سے نہیں ملتی۔ مسلمانوں کی نظر میں مکہ معظمہ حج کی جگہ ہے۔ لیکن مرزائیوں کی نظر میں قادیان شریف ہی ظلی حج گاہ ہے۔ مسلمانوں کی نظر میں حضرت محمد صاحب کی بیویاں ہی امہات المومنین کہلا سکتی ہیں۔ لیکن مرزائیوں کی رائے میں آنجہانی مرزا غلام احمد کی بیگمات ہی امہات المومنین ہیں۔ مرزائی صرف اس پر ہی بس نہیں کرتے۔ بلکہ وہ معمولی معمولی مرزائیوں کو وہ خطابات دینے لگ گئے ہیں۔ جو کہ حضرت محمد صاحب کے صحابہ کے لئے مخصوص تھے۔ چنانچہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی رحلت پر قادیانی "فاروق" نے ان کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ابوہریرہ کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ اگر مرزائی پریس اور پلیٹ فارم سے بھگتے دن اسلام کی مقدس روایات پر اس طرح ڈاکہ پڑتا رہا۔ تو وہ دن دور نہیں جس کہ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آل انڈیا وومنز کانفرنس کراچی

حال ہی میں کراچی میں جو آل انڈیا وومنز کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ اُس کی مجمل کارروائی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں ہندوستانی دیویوں نے بعض ایسے ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ جو کہ سیاسی اور مجلسی اصلاح کا پہلو لئے ہوئے ہیں۔ وہاں اُنہوں نے حکومت سے یہ بھی درخواست کی ہے۔ کہ وہ ایسی تدابیر اختیار کرے۔ جن کے ذریعہ ہندوستان میں عورتوں کی قانونی اور مجلسی مشکلات دور ہو سکیں۔

وومنز کانفرنس کی کارروائی کا جو پہلو زیادہ افسوسناک ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جہاں عورتوں نے اپنی انفرادی زندگی کو بہتر بنانے کی تدابیر پر روشنی ڈالی ہے سو وہاں اُنہوں نے عورتوں کی گھریلو ذمہ داریوں پر زیادہ روشنی نہیں ڈالی۔ اُنہوں نے مطلقاً اس معاملہ کو چھوا تک نہیں۔ کہ گرہست آشرم کو سورگ دھام بنانے میں عورتیں کیا امداد کر سکتی ہیں۔ اور ملک کو بہترین شہری دینے کے لئے وہ کس قسم کی اخلاقی ذمہ داری اپنے سر پر لینے کو تیار ہیں۔ اگر کانفرنس اپنے مطالبات کے ساتھ عورتوں کی نسوانی ذمہ داریوں کی سرانجام دہی پر بھی زور ڈالتی۔ تو زیادہ اچھا ہوتا ؛

شری یت ابھینکر کی رحلت

یہ خبر سارے پولیٹیکل جگت میں بڑے افسوس سے سُنی جائے گی۔ کہ ناگپور کے مشہور کانگریسی لیڈر شری یت ابھینکر بار ایٹ لا سورگباش ہو گئے ہیں۔ پچھلے انتخاباتِ اسمبلی میں آپ ڈاکٹر مونجے کو شکست دے کر کانگرس کے ٹکٹ پر اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے۔ انتخابات کے عین بعد ہی وہ بیمار ہو گئے تھے۔ ہر چند علاج معالجہ کیا گیا۔ مگر کوئی کارگر نہ ہوا۔ آخر اُن کے احباب اُن کو بمبئی لے گئے۔ وہاں بھی علاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ لیکن چونکہ مرض زیادہ خطرناک صورت اختیار کر چکا تھا۔ اس لئے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور شری یت ابھینکر اپنے احباب اور دیش واسیوں سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہو گئے۔

آپ کی مرتیو سے ہندوستان کی سوتنترتا کے یُدھ کا ایک سپاہی چل بسا ہے۔ زندگی بھر اُن سے جو کچھ ہو سکا۔ وہ اپنے خیال کے مطابق دیش کی سیوا کرتے رہے۔ کئی بار وہ سوراجیہ مندر میں بھی ہو آئے۔ ایسے مخلص پولیٹیکل نیتا کی موت پر اُن کے دیش واسی جتنا بھی ماتم کریں تھوڑا ہے۔ ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ جہاں سورگیہ کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ وہاں اُن کے لواحقین کو شانتی پردان کریں۔ تاکہ وہ اس جانکاہ صدمہ کو صبر سے برداشت کر سکیں ؛

"آل انڈیا ڈے"

پٹنہ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اپنے تازہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے خلاف ملک بھر میں عالمگیر پروٹسٹ کرنے کے لئے ۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء کا دن مقرر کرے۔

بیشتر اس کے کہ ورکنگ کمیٹی ایسا کرے رپورٹ مذکور کی شرانگیزیوں پر روشنی ڈالے۔ ہم اُس سے یہ درخواست کریں گے۔ کہ وہ پروٹسٹ کے ساتھ ایسا بھی انتظام کرے۔ جس سے رپورٹ مذکور کے مقابلہ پر کوئی بہتر رپورٹ مرتب کرنے والی سب کمیٹی مقرر ہو سکے۔ جو کہ نہرو رپورٹ کی بجائے کوئی ایسی رپورٹ مرتب کرنے کی کوشش کرے۔ جو کہ موجودہ حالات کو مدِ نظر رکھتی ہوئی ہندوستان کے آئندہ کانسٹی ٹیوشن کے لئے بہتر تجاویز اہلِ ملک کے روبرو رکھ سکے۔ اور فی زمانہ ملک میں کمیونل ایوارڈ کے طریق سے جو فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ اُس کا ازالہ کر سکے ؛

آل پارٹیز کانفرنس

ہز ہائینس سر آغا خان نے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا۔ کہ اگر کسی آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد سے قومی اتحاد کی صورت نکل آئے۔ تو اُسے منعقد کیا جانا چاہئے۔ سر آغا خان فارغ البال ہیں۔ کافی روپیہ پیسہ کے مالک ہیں۔ اگر وہ آل پارٹیز کانفرنس کو خود مدعو کرنے کی کوشش کریں۔ تو زیادہ اچھا ہو گا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ کوئی آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی جائے۔ اُنہیں یہ واضح کرنا چاہئے کہ وہ ہندوستان کا آئندہ کانسٹی ٹیوشن کس قسم کا دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب تک آئندہ کانسٹی ٹیوشن کا کوئی تجویزی خاکہ تیار نہ ہو جائے۔ تب تک کسی بھی آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسی کانفرنس کو وہی لوگ کامیاب نہیں ہونے دیتے۔ جو کہ کانسٹی ٹیوشن کو بہتر بنانے کی بجائے اپنے مخصوص مطالبات کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں ؛

آریہ سماج رائیکوٹ کا سالانہ جلسہ

۲۹-۳۰ اور ۳۱ دسمبر کو بڑی شان سے سماپت ہوا۔ لالہ جگن ناتھ جی پریم اور پنڈت چندر بھانو جی کے ویاکھیانوں کا جنتا پر خاص اثر ہوا۔ مبلغ یکصد روپیہ وید پرچار کے لئے جمع ہوا ؛

(رگھوبیر پرشاد پردھان آریہ سماج رائیکوٹ)

لوہڑی

از قلم کوی ونود و ودیا بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ امرت دھارا لاہور

لوہڑی شمالی ہند کا تہوار ہے۔ سارے ہندوستان میں اس کو نہیں منایا جاتا ہے۔ سردی بھی ادھر ان دنوں میں زیادہ پڑتی ہے۔ اور سردیوں میں ادھر ہی زیادہ بارش کی ضرورت ہوتی ہے۔ دونو مطلب اس سے سدھ ہوتے ہیں ؛

پوہ اور ماگھ سخت سردی کے مہینے ہیں۔ بمبئی کی طرف ان دنوں میں سردی بالکل نہیں ہوتی۔ وہاں سوتی کپڑوں میں گزارہ ہو سکتا ہے۔ ان دونو مہینوں کے درمیان رات کو لوہڑی ہوتی ہے۔ اور اس کو زیادہ تر آگ جلانے سے منایا جاتا ہے۔ گلی گلی۔ بازار بازار اور گھر گھر میں خوب آگ جلائی جاتی ہے۔ اس میں ریوڑیاں وغیرہ گرم اشیاء بھی ڈالی جاتی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے بزرگوں نے بڑی بدھی منتا سے اس کا رواج ڈالا ہے۔ لوگ مکانوں کے اندر سوتے ہیں۔ سردیوں کی بارش اکثر ان دنوں ہونے والی ہوتی ہے۔ جس سے سیلاب بھی بڑا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مکانات کے اندر کی ہوا خراب ہو چکی ہوتی ہے۔ آگ کے جلنے سے گندی کثیف ہوا نکل جاتی ہے۔ اور جنگلوں کی صاف ہوا شہر میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس تہوار کو کئی وبائی امراض کو دور کرنے کا ذریعہ بھی ہم بنا سکتے ہیں۔ اگر اس دن بجائے آگ میں صرف گنے پٹخانے کے ہم خوشبودار اور دافع جراثیم (اشیاء) جلائیں۔ یا دوسرے الفاظ میں ہم ہون کریں۔ تو دیش اور جاتی کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ سامگری میں اس قسم کی اشیاء ہونی چاہئیں :-

گوگل۔ لوبان۔ دھوپ لکڑ۔ بال چھڑ۔ برگ نیم۔ چرائتہ۔ صندل سفید۔ صندل سرخ۔ چھوہارہ۔ ناریل۔ جائفل۔ جاوتری۔ کافور اور مشک بالا وغیرہ ؛

دوسرا فائدہ اس آگ جلانے اور ہون کرنے سے یہ بھی نکلتا ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ سردیوں میں بارش نہ ہوئی ہو۔ جس کی کہ فصلِ ربیع کے واسطے بڑی سخت ضرورت ہے۔ تو اس سے بارش بھی اکثر ہو جاتی ہے۔ اور بارش کے بغیر خشک سردی سے جو عوام میں امراضِ حلق اور ناک وغیرہ بڑھ جاتے ہیں۔ وہ بھی کم ہو جاتے ہیں۔ بعض تعلیم یافتہ لوگ اپنے تہواروں کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ مگر یہ اچھی بات نہیں ہے۔ تہواروں کے اندر سے نواہتات کا حصہ نکال کر اُن کو شدھ روپ میں منانے کا یتن کرنا چاہئے۔ یہ کیسی اعلےٰ اصول پر مبنی ہیں ؛

مُوہ ماہی :- اس لوہڑی کے تہوار کے ساتھ ایک بات لڑکیوں کا "مُوہ ماہی" مانگنا لگی ہوئی ہے۔ اس پر غور کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس لوہڑی کے تہوار کو منانے کے واسطے جبکہ سب گراموں کے گھروں کے نر اور ناری اکٹھے ہوتے ہوں گے۔ اُس وقت اُنہوں نے یہ پرتھا چلائی ہو گی۔ تاکہ جب سب لوگ اکٹھے ہوں۔ تو لڑکیاں ہر ایک شخص کو بھائی اور بھابیا (پتا) سمجھیں۔ اور سب مرد اور لڑکے کُل لڑکیوں کو بہن یا بیٹی کی درشٹی سے دیکھیں۔ ہمارے بہت سے تہوار سمبندھ سوچک بھی ہیں۔ جیسے "بھیا دوج" بھائی بہن کے رشتہ کے واسطے ہے۔ کروا چوتھ پتی پتنی کے رشتہ کے واسطے ہے۔ اور بیاس پوجا گورو شش کے رشتہ کے واسطے ہے۔ ممکن ہے۔ گاؤں کی لڑکیوں کا سب گاؤں کے ساتھ کیسا سمبندھ ہونا چاہئے۔ اس بات کی یاد دہانی کے واسطے ہی مانگنے کا رواج باندھ دیا گیا ہو۔ لڑکی کسی بھی ہندو شخص کا لڑ پکڑ کر کہتی ہے۔ کہ "مُوہ ماہی دیتے جا"۔ مُوہ کا شبد بھی کچھ ایسے ہی ارتھ کو جتلاتا ہے۔ کوئی اور بھی اس رواج کا پرجن ہو سکتا ہے۔ میں نے ایک وچار دکھلایا ہے۔ اگرچہ مجھ کو یہ بہت اچھا خیال معلوم ہوتا ہے۔ تو بھی میں آج کل کی حالت کو دیکھ کر یہ کہنا پسند کرتا ہوں۔ کہ اس رواج کو بند کر دیا جائے۔ شہروں میں اس کا دُرپیوگ ہوتا ہے۔ بڑی بڑی لڑکیاں راہگیروں سے مانگتی ہیں۔ اُن میں اچھے بُرے ہوتے ہیں۔ کوئی اُن سے ناجائز تمسخر کر جاتا ہے۔ اور کوئی بُرا منا کر جھڑک لتا مارتا ہے۔ گاؤں میں اب بھی لڑکی سب کی لڑکی سمجھی جاتی ہے۔ وہاں شاید ابھی کچھ بُرائی نہ ہوتی ہو۔ مگر شہروں میں لوہڑی سے چند دن پہلے سے جو دیکھا جاتا ہے۔ اس کی بنا پر میں سب بھائیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس رواج کو بند کر دیں۔ لڑکیاں نزدیکی رشتہ داروں کے سوائے کسی سے "مُوہ ماہی" نہ مانگیں۔ کسی خوددار شخص کو اپنے گھر کی کنیاؤں کو بازار میں نکل کر "مُوہ ماہی" مانگنے کی اجازت نہ دینی چاہئے ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

قادیانی خلافت مقامی پولیس کے نرغہ میں

مرزا میاں دوہٹا۔ قادیان شریف میں "بھیڑیا" آگیا۔ بھیڑیا دو پایہ نہیں۔ بلکہ چار پایہ ہے۔ سر پر کالی بکّی بھی ہے۔ ہاتھ میں آہنی ہتھکڑی ہے۔ اُف غضب خدا کا۔ اُسے نہ آنجہانی مسیح موعود کے بہشتی مقبرہ کا خوف ہے۔ اور نہ قصرِ خلافت کا احترام۔ اور خلیفۃ المسیح درجہ اوّل کی ریشِ مبارک کا پاس۔

پرش۔ پوش۔ "بھیڑیا" آرہا ہے۔ اور چو طرفہ مار کر رہا ہے۔ نہ اُسے خوفِ مباہلہ ہے۔ نہ قادیانی اللہ میاں کی لعنت کا اندیشہ۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس چار پاؤں والے بھیڑیا میں تو بھی روح حلول کر آئی ہے۔ جو کسی وقت حضرت عیسٰے کو صلیب پر چڑھانے والی یہودی پولیس کے اندر تھی۔ اس پولیس نے بھی ابنِ خدا کا لحاظ نہ کیا۔ اور یہ بھیڑیا بھی خلیفۃ المسیح دوم کی شان میں گستاخی کرنے سے باز نہیں آیا۔

کم بخت احراری اس قدر بے باک ہوگئے ہیں۔ کہ انہوں نے قادیان شریف میں ہی جادو جگایا ہے۔ ادھر قادیان شریف کے ماموں کشمیری لڑے کشمیری اور عزیز کشمیری کو انہوں نے اپنے اُوپر چڑھا لیا ہے۔ اور ان کشمیریوں پر ایسا جادو کیا ہے۔ کہ نہ تو وہ ریاستِ قادیان کی تعزیراتِ ہند سے ڈرتے ہیں۔ اور نہ قصرِ خلافت کے ضابطہ فوجداری سے۔ کبھی مولوی ثناء اللہ کو امرتسر سے بلا لیتے ہیں۔ کبھی مولوی ظفر علی کو لاہور سے۔ کبھی مولوی مظہر علی کو بٹالہ سے۔ اور کبھی مولوی حبیب الرحمن کو لدھیانہ سے۔

"قادیان کی پولیس بھی اس قدر احراری نواز ہو چکی ہے۔ کہ ایک گاؤں ننگل کو ایک احمدی نوجوان جا رہا تھا۔ اس کی جیب میں دو اشتہار تھے۔ قادیان کی احراری نواز پولیس نے سمجھا۔ کہ وہ نوجوان مرزائیوں کے ٹریکٹ تقسیم کر رہا ہے۔ اس لئے قابلِ گرفتاری ہے"

(" الفضل " - یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

"لیکن ادھر جب قادیانیوں کا ۲۸ دسمبر کو قادیان شریف میں اجتماع ہوا۔ تو احراریوں نے مختلف قسم کے گندے۔ ناپاک۔ دل آزار اور اشتعال انگیز پمفلٹ شائع کئے۔ اور کسی پولیس والے نے ان سے باز پرس تک نہ کی" +

(" الفضل " - ۳ جنوری ۱۹۳۵ء)

خلیفۃ المسیح منبر دوم شاکی ہیں۔ کہ حقیقت یہ ہے۔ کہ قادیان کی زندگی موجودہ زمانہ میں امن کی زندگی نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ جماعت کے کارکنوں کا کافی وقت پولیس، ہندوؤں اور مجسٹریٹوں سے جھگڑے میں خرچ ہو جاتا ہے۔

(" الفضل " - ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

"اور نوبت یہاں تک جا پہنچی ہے۔ کہ کہیں سپرنٹنڈنٹ پولیس چلے آرہے ہیں۔ کہیں مجسٹریٹ علاقہ چلے آرہے ہیں۔ اور کہیں پولیس کے دوسرے افراد دوڑے آرہے ہیں"

(" الفضل " - ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

قادیان کی پولیس بھی کچھ ایسی احراری نواز ہو گئی ہے۔ کہ وہ احراریوں کی خاطر مرزائیوں کی پُر امن کارروائیوں کو بھی جنگ کا مترادف سمجھ کر جنگی بگل بجا دیتی ہے۔ چنانچہ خلیفہ صاحب شاکی ہیں:-

"اس عرصہ میں پولیس والوں نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس جو اس وقت قادیان میں ہی تھے۔ اپنا آدمی دوڑایا۔ کہ احمدی حملہ کرنے کے لئے آگئے ہیں۔ آپ جلد آئیں . . . . مجھ سے خود ایک ذمہ دار پولیس کے اعلیٰ افسر نے بیان کیا۔ کہ آپ کی جماعت نے سخت نامعقولیت کی۔ کیونکہ اس موقع پر احرار کے لوگ کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ اور ہندوؤں اور سکھوں میں بھی آپ کے خلاف جوش ہے۔ اگر فساد ہو جاتا۔ تو نہ معلوم کیا ہو جاتا"

(" الفضل " - ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

قادیان کی احراری نواز پولیس صرف اتنا ہی نہیں کرتی۔ بلکہ ہمارے مرزائی دوستوں کو بلا وجہ تنگ کرنے کے لئے جو کچھ مزید کرتی ہے اُسے خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"یہاں کی پولیس کی طرف سے رپورٹ کی گئی ہے۔ کہ ایک سرکاری افسر کی ڈیوٹی میں احمدیوں کی طرف سے رکاوٹ ڈالی گئی ہے۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو یہ واقعہ ایک ایسا جرم ہے۔ جس پر سزا ملنی چاہئے"

(" الفضل " - ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

قادیان کی احراری نواز پولیس کے خلاف خلیفہ صاحب کو اتنی ہی شکایت نہیں۔ بلکہ آپ آنکھیں پونچھ پونچھ کر فرماتے ہیں:-

"ہم بالکل بے خبر بیٹھے تھے۔ کہ ایک پنجاب پولیس کے اعلیٰ افسر قادیان آئے۔ اور مجھ سے بھی ملنے آگئے۔ انہوں نے اثنائے گفتگو میں مجھ سے ذکر کیا کہ رپورٹ ہوئی ہے۔ کہ احمدیوں نے نیزے تیار کئے ہیں۔ اور ایک نیزہ پولیس نے پکڑ کر بطور نمونہ بھجوایا بھی ہے۔"

خلیفہ صاحب آگے چل کر ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ قادیان کی احراری نواز پولیس نے جسے مرزائیوں کا نیزہ سمجھا۔ وہ تو محض ایک کھونٹا تھا"

(" الفضل " - ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

اگر معصوم مرزائی "بھیڑوں" کو اس قدر ہی مقامی احراری نواز پولیس کے خلاف شکایت ہوتی۔ تو پھر خیر گذرتی۔ لیکن یہاں تو طوفان ہی برپا ہے۔ چنانچہ قادیان کا الہامی گزٹ "الفضل" مندرجہ الفاظ میں ذیل کی شکایت کرتا ہے:-

"۱۹۳۴ء سے جبکہ احراریوں نے قادیان میں فتنہ پردازی شروع کی۔ اور جماعتِ احمدیہ کو اشتعال دلانے کے لئے شرمناک سے شرمناک حرکات کیں۔ بدزبانی اور بدگوئی کا سلسلہ جاری کیا۔ تو پولیس اور بعض دوسرے حکام نے کئی اور رنگوں میں ان کی حوصلہ افزائی کرنے کے علاوہ جماعتِ احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر بھی پولیس کا خاص مظاہرہ کرنا ضروری سمجھا۔ اور اب کے گزشتہ جلسہ سے بھی زیادہ تعداد میں پولیس قادیان بھیجی گئی"

(" الفضل " - ۳ جنوری ۱۹۳۵ء)

پولیس آئی۔ اور سالانہ جلسہ کے بعد چلی بھی گئی۔ لیکن مرزائیوں کو اس کی نسبت یہ شکایت ہے کہ:-

"مگر بات یہاں تک ہی محدود نہ رہی۔ کہ امن قائم رکھنے کی ذمہ دار پولیس بے محل اور بے موقع اپنی موجودگی کا مظاہرہ کرتی رہی۔ بلکہ وہ فتنہ پرداز احراری جن کی وجہ سے پولیس کو یہاں آنے کا موقع نصیب ہوا۔ ان کو نہ صرف ان کی اشتعال انگیز اور امن شکن حرکات سے نہ روکا۔ بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی رہی۔ اور اس طرح کھلم کھلا کی جاتی رہی۔ کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا اتنی بڑی تعداد میں پولیس کے آنے کی غرض و غایت ہی یہ ہے۔ کہ احراریوں کو جماعتِ احمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ہر قسم کی شرارت اور فتنہ پردازی کرنے کا موقع مل سکے"

سوال ہوتا ہے۔ کہ پولیس تو حکومت کی ملازم ہے۔ اُسے احراری نواز کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کا جواب ہم نہیں دیتے۔ بلکہ خود ہمارے قادیانی "الفضل" کے ذیل کے الفاظ میں ملتا ہے:-

"اب سوال یہ ہے۔ کہ جب احرار اردگرد کے دیہات کے لوگوں کی غیر معمولی تعداد ۲۸ دسمبر کو قادیان میں جمع کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور جبکہ جماعت احمدیہ کے جلسہ پر ہزارہا لوگ دور دراز سے آئے ہوئے موجود تھے۔ تو کیا پولیس نے اس کے خلاف کوئی کارروائی کی؟ اگر نہیں کی۔ اور یقیناً نہیں کی۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ پولیس خود چاہتی تھی۔ کہ اردگرد سے جس قدر بھی لوگوں کو احراری جمع کر سکیں۔ ضرور کریں۔ تاکہ اُسے کارہائے نمایاں دکھانے اور اپنی قابلیت کے اظہار کا کسی نہ کسی طرح موقع مل سکے"

(" الفضل " - ۳ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۷)

شکر ہے۔ پولیس کی نالائقی اور ۲۸ دسمبر کو احراریوں کے باوجود قادیان کا قصرِ خلافت محفوظ رہا۔ بہشتی مقبرہ کو کوئی آنچ نہ آئی۔ اور نہ ہی کوئی شخص قادیانی نبی کی مستقل نیند میں مخل ہوا۔ لیکن ان ایام میں پولیس کیا کرتی رہی۔ اور کس طرح آنجہانی مسیح موعود کی ولادت گاہ میں مظاہرہ کرتی رہی۔ اس کے متعلق حضرت "الفضل" کی ذیل کی سطور بڑی واضح اور مفصل ہیں:-

"غرض ان ایام میں پولیس کا رویہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف کھلم کھلا مخالفانہ اور نہایت ہی قابلِ نفرت رہا۔ قیامِ امن میں تو بجائے اس نے کسی قسم کی مدد نہ کی۔ بلکہ اپنی نااہلیت اور جانب داری کی وجہ سے ایسے حالات پیدا ہو سکنے والے۔ جن کا لازمی نتیجہ تصادم اور فساد ہو سکتا تھا"

(" الفضل " - ۳ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

دوسرا دیکھا۔ قادیان کے خلیفہ اور ان کے قصرِ خلافت کو کس طرح احراریوں اور ان کی مددگار پولیس نے مجبور کر رکھا ہے۔ اور غضب خدا کا۔ نہ آنجہانی مرزا صاحب کے بیٹے والے کو رحم آتا ہے۔ اور نہ ہی کسی نبی اور پیغمبر کو یہ خیال آتا ہے۔ کہ ان کی برادری کا ایک ہونہار فرد اس وقت چاروں اطراف سے اپنے دشمنوں کے نرغہ میں پھنسا ہوا ہے۔ جس سے اس کی عزت اور جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔

"پرکاش" کی اشاعت
بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

لوھڑی!

(از شری پان نرنجن ناتھ جی پردھان آریہ سماج گورودت بھون لاہور)

سنسار میں دکھوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو خیال آتا ہے۔ کہ دکھ کی مانزا سکھ سے کئی گنا زیادہ ہے۔ سب سے پہلے تو روٹی کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ روٹی کمانے کے لئے سخت درجہ کی جد وجہد کرنی پڑتی ہے۔ پھر شریر کو ٹھیک رکھنے کے لئے بھی بے حد محنت کرنی پڑتی ہے۔ موت سے کبھی کوئی بچ نہیں سکتا۔ ایک ایک بیماری یا موت گرہست کا تختہ ہی الٹ دیتی ہے۔ پھر گھر باہر کے لڑائی جھگڑے۔ ہمسائیوں کی الجھن۔ سوسائیٹی کا دیوہار۔ افسر ماتحت کی رنجش اور خود غرض افسران کی زیادتیاں غرضیکہ بے شمار مصائب ہیں۔ جن کی وجہ سے انسان کا قافیہ تنگ رہتا ہے۔ اور چاروں طرف نگاہ دوڑانے سے یہی نظر آتا ہے۔ کہ دنیا میں دکھ ہی دکھ ہے۔ اور سکھ صرف آشا میں ہے۔

ایک جوڑہ کو دیکھ کر خیال آتا ہے۔ کہ ان کے گھر بچہ پیدا ہوگا۔ تو اس کی یوں خوشیاں منائیں گے بچہ کی انتظار میں ہی برسوں خوشی سے نکل جاتے ہیں۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کے آنے والے کئی برسوں کا پروگرام پہلے ہی بن جاتا ہے۔ اس کی تعلیم اس کی تربیت اور اس کی شادی وغیرہ کے لئے سب قسم کی آہستہ آہستہ تیاریاں ہو جاتی ہیں اس درمیان میں کئی طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر چونکہ امید اور انتظار کا سہارا سدا بنا رہتا ہے۔ اس واسطے ہر قسم کی تکلیف اپنے اپنے موقع پر آکر فراموش ہو جاتی ہے۔ گویا ہر ایک انسان اپنی بساط کے مطابق اپنے گھر میں ہونے والی خوشی یا سنسکار کی یاد میں خوش رہتا ہے۔ اور اس خوشی یا مراد سے پہلے ہی تیاری کرنی شروع کر دیتا ہے۔ اور موقع پڑنے پر دل کھول کر خوشی کو حاصل کر لیتا ہے۔ جس طرح ایک انسان اپنی گھریلو زندگی میں لطف حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح جاتیاں بھی خاص خاص مواقع پر خوشیاں منایا کرتی ہیں۔ جاتیوں کی خوشیاں افضل شمار کی جاتی ہیں۔ کیونکہ جاتیوں کی خوشیاں جاتیوں میں جیون پیدا کیا کرتی ہیں۔ انہی خوشیوں کو تیوہار کہا جاتا ہے۔ تیوہاروں کے دن مُردہ جسموں میں جان دکھائی دینے لگتی ہے۔

ہندوؤں کے تیوہار

ہر ایک جاتی کے جیون کا اندازہ اس کے تیوہاروں سے لگایا جا سکتا ہے۔ آریہ جاتی تیوہاروں کے منانے میں نہ صرف کسی سے کم نہیں۔ بلکہ سب جاتیوں پر سبقت لے گئی ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ آریہ جاتی میں سات دن اور آٹھ پرب۔ آریہ جاتی کے پربوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کسی وقت یہ جاتی خوش حال اور فارغ البال تھی۔ یگیوں کا سلسلہ۔ میل ملاپ کے دن۔ دان کے ڈھنگ۔ دیوتاؤں کی پوجا۔ رشی منیوں اور دھرماتماؤں کی زیارت۔ مہاراجگان کے دربار۔ تیرتھ گاہوں کی سیر اور تبدیلی موسم کے جشن غرضیکہ کوئی ایسا موقع نہیں۔ جس سے آریہ جاتی نے لابھ نہ اٹھایا ہو۔ مگر ہزار ہا سال کی گراوٹ نے تیوہاروں کے اصلی روپ کو اس قدر بدل دیا ہے کہ اب ان میں سے کئی ایک کی اصلیت کا بھی صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ ہاں صرف اتنا ہی سنتوش ہے۔ کہ آریہ جاتی کے لئے یہ کم غنیمت نہیں ہے۔ کہ اس نے لکھوکھا سال کے گذر جانے کے بعد بھی اپنے تیوہاروں کو قائم رکھا ہے۔

اترائن کا آرمبھ

لوہڑی کے تیوہار کی نسبت بھی وثوق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کی اصلیت کیا ہے؟ کیونکہ یہ تیوہار صرف پنجاب میں ہی منایا جاتا ہے۔ اور کسی پرانت میں لوہڑی کے دن آگ نہیں جلائی جاتی۔ البتہ لوہڑی کے اگلے دن مکر کی سنکرانت یا ماگھی کا تیوہار منایا جاتا ہے۔ اس کی پرتھا سب پرانتوں میں قریب قریب ایک سی چلی آتی ہے۔ اشنان۔ کھچڑی۔ پاپڑ۔ گھی۔ انگیٹھی۔ میوہ جات تل اور کمبل وغیرہ چیزوں کا دان کرنا اور ان چیزوں کا خود بھی استعمال کرنا۔ مکر کی سنکرانت سے اترائن کا آرمبھ گنا جاتا ہے۔ اور اسے پرانے کال سے شبھ کال کہا جاتا ہے۔ مہابھارت کے بھیشم پتامہ نے پران تیاگنے کے لئے ان دنوں کی انتظار کی تھی۔

لوہڑی کا تیوہار

لوہڑی کو پنجاب میں عورتیں بچے اور نوجوان اپنے اپنے ڈھنگ سے منایا کرتے ہیں۔ عورتوں کے لئے وہ لوہڑی مبارک گنی جاتی ہے جس کے آنے سے پیشتر ان کے گھر میں کوئی لڑکا۔ پوتا یا نواسہ پیدا ہوا ہو۔ یا کسی کی شادی ہوئی ہو۔ ایسے مواقع پر وہ اپنے گھر کے صحن میں آگ جلایا کرتی ہیں۔ اور اپنے رشتہ داران اور پڑوس کی عورتوں کو دعوت دیتی ہیں۔ اس آگ کے گرد بیٹھ کر وہ طرح طرح کے گیت گا کر خوشی مناتی ہیں۔ تل۔ چڑوے۔ ریوڑیاں اور بھنی ہوئی مکئی وغیرہ آگ میں ڈالتی ہیں۔ اور اس طرح کی دوسری عمدہ میوہ جات کی چیزیں کھاتی اور تقسیم کرتی ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ خوشی خوشی میں اپنے چرخوں کو آگ کی نذر کر دیتی ہیں۔ اور انہیں جلتے دیکھ کر بہت خوش ہوا کرتی ہیں۔ بچے کاٹھے گنوں کو آگ کے انبار میں تپا تپا کر زمین پر پٹکتے ہیں اور

جب ان گنوں سے پٹاخوں کی آواز نکلتی ہے تو خوب خوش ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ نوجوان اور بوڑھے عام بازاروں اور چوراہوں میں آگ جلا کر گھنٹوں اس کے گرد بیٹھتے۔ اور ہنسی مذاق۔ بیت بازی اور طرح طرح کے طریقوں سے دل بہلایا کرتے ہیں۔ سردی کے دنوں میں آگ کیسی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ انہی دنوں میں تلوں کے تیل کی مالش۔ ماوے کے لڈو۔ مغز بادام۔ پستہ۔ دیگر میوہ جات۔ ریوڑیاں اور چڑوے وغیرہ نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ یہ سب چیزیں موسم کے مطابق کیا ہی خوب لگتی ہیں۔ آریہ بھائی بھی اس تیوہار کے دن اپنے مندروں میں بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں سمیت شامل ہو کر خوشی مناتے ہیں۔ اور اسے اور بھی زیادہ دلچسپ بنایا جا سکتا ہے۔ بچوں کو خاص طور پر تیار کرنا چاہئے۔ عورتوں کو بھی حصہ لینا چاہئے۔ کوئی دربار کی سی بھی شکل دی جا سکتی ہے۔ کھانے کے لئے بڑھیا چیزیں اور بہتر انتظام کے ساتھ دل بہلانے کے دیگر سامان مہیا کئے جائیں۔ اور مندروں میں نشست کا ایسا نفیس انتظام ہو۔ کہ ہر طبقہ کے آریہ بھائی شامل ہو کر خوشی حاصل کر سکیں۔

اس تیوہار میں ایک مٹھاس بھی ہے۔ جس کے ذائقہ میں اب کچھ ملاوٹ بھی ہو گئی ہے۔ مثلاً بچے کئی دن پہلے اکٹھے مل کر ایک ایک کے گھر میں جا کر اپلے یا لکڑیاں فراہم کرتے ہیں اور اس طرح لوہڑی کے دن جلانے کے لئے کافی ایندھن جمع ہو جاتا ہے۔ مانگتے وقت عجیب وغریب گیت گاتے ہیں۔ کسی گھر سے خالی نہیں لوٹ سکتے۔ کیونکہ سب کے بچے شامل ہوتے ہیں۔ لوگ بڑے پریم سے دیا کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے واقف ہوتے ہیں۔ مانگنے والوں سے دینے والوں کا پریم ہو جاتا ہے۔

میرا خیال ہے۔ کہ آج سے پچاس سال پیشتر جتنا ایندھن اس طرح اکٹھا ہوتا تھا۔ اتنا آجکل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اب اس کام کو دراشان کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ آج کل بڑے بڑے آدمی دیگر کاموں کے لئے دن رات مانگا کرتے ہیں۔

مانگھ مانگی

اس کے علاوہ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں پیسے مانگا کرتی ہیں۔ [illegible] پیسہ ضرور دے لیں گی۔ پیسے مانگتے وقت یہ عجیب کی تک بندیاں کیا کرتی ہیں۔ ان چھوٹے بچوں کو لوگ پیسے دے کر خوب خوش ہوا کرتے ہیں۔ ان سب کے بچے شامل ہوتے ہیں۔ اس واسطے ان کے لئے خاص پریم ہوتا ہے۔ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو روزانہ پیسے دیا کرتے ہیں۔ مگر دوسرے بچے جب پیسے مانگتے اور مانگتے وقت پیار کرتے ہیں۔ اور لئے بغیر چھوڑتے نہیں تو دینے میں کیا آنند نہیں آتا ہوگا۔

مگر اس طریقہ میں اب کافی خرابی ہو گئی ہے۔ لڑکوں میں بڑی عمر کی لڑکیاں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ جن میں بچوں کی سی معصومیت نہیں ہوتی۔ اور وہ گلی محلے نکل کر بازاروں میں چلی جاتی ہیں۔ جس سے تکلیف پیدا ہوتی ہے۔ دیگر اقوام کے لوگ اس بات کو صرف اپناتے نہیں۔ بلکہ اسے برا خیال کرتے ہیں اس سے مخالفت اور نکتہ چینی کے بھاؤ پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا ہندو سبھاؤں کو چاہئے۔ کہ اس سلسلہ کو کسی نظام میں رکھیں۔ تاکہ کوئی ناخوش گوار حالت پیدا نہ ہو۔

اصل میں کچھ تیوہار ایسے ہونے چاہئیں جنہیں ملکی تیوہار کہا جائے۔ اور ان میں ہندوستان کے ہر ایک مذہب وملت کے لوگ شامل ہو سکیں۔ اور ہر ایک کو ایک سی خوشی ہو۔ اور اس طرح سے کسی قسم کی مذہبی تمیز نہ ہو۔ اس قسم کے تیوہاروں میں اگر رواداری سے شامل ہونے اور خوشی منانے کا طریق ہم لوگ سیکھ جائیں۔ تو پھر ہر ایک مذہب والے اپنے اپنے تیوہاروں کو خوشی سے منا سکیں۔ اور ایک دوسرے کے تیوہار میں کسی قسم کی روکاوٹ۔ مخالفت یا بدمزگی پیدا ہونے کا موقع نہ دیں۔ کاش ہمارے دیش کے بھائی محبت۔ پریم اور رواداری سے زندگی بسر کرنے کا سبق سیکھیں۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

(مینیجر)

ہماری جسمانی وروحانی ترقی فہیمی!

جب ہمارا جسم صاف خون سے پر ہوگا۔ ہم ہر حالت میں عروج کیطرف ترقی کرتے جائیں گے۔ بحالت دیگر پستی اور ذلالت کی خوفناک غار موجود ہے۔ زمیں سے خون اور منی کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لیے۔ قبض۔ بد ہضمی جریان احتلام اور سرعت سے نجات حاصل کرنے کے لیے دل ودماغ اور معدہ کو مضبوط بنانے کیلئے آج ہی مقویات سراج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ۱؍ پانچ ڈبیاں ۵؍ زندگی کے تمام خطرات سے بچیے کیلئے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیں ویدشاستری منی شنکر گووند جی جامنگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

لوہڑی کا تیوہار

(از شریمان لالہ دیوا چند جی بی-اے ایل ایل بی بٹالہ)

آریہ ہندوؤں کے اکثر تیوہار موسمی تبدیلیوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ لوہڑی کے دن سے ہی دراصل موسم سرما کا تنزل شروع ہوتا ہے۔ بلکہ ایک ماہ کے اندر ہی سردی کا "بس انت" بسنت کے تیوہار سے منایا جاتا ہے۔ اس دنیا میں زندگی گرمی پر انحصار رکھتی ہے۔ بغیر گرمی کے زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ برفانی علاقوں میں جاندار تو کیا پودے بھی بہت کم یاب ہو جاتے ہیں۔ وہاں زندہ جانوروں یا انسانوں کی زندگی استثنائی سی معلوم ہوتی ہے۔ جس قدر کیڑے مکوڑے۔ جانور۔ مویشی بلکہ پودے اور درخت ہیں۔ ان سب کی بہتات گرمی کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ انسانوں کی طاقت ان کی حرارت کے ساتھ وابستہ ہے۔ سردی کمزوری اور بالآخر موت کا پیغام ہے۔

آریہ سماج کی موجودہ سست رفتاری کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اس کی کمزوری کو اس کے لیڈران کی سرد مہری سے وابستہ خیال کرتے ہیں۔ کسی زمانہ میں امریکن مہاتما اینڈریو جیکسن ڈیوس نے آریہ سماج کو ایک ایسی نورانی شعلہ زن عظمت سے تشبیہہ دی تھی۔ جس کو بجھانے کے لئے مختلف مذاہب کے لوگ جوق در جوق تیار تھے۔ مگر وہ اگنی کنڈ زیادہ سے زیادہ شعلہ زن ہوتا گیا۔ اور سب کے سب مخالفین اپنی کوششوں میں ناکام رہے۔ آریہ سماج کے پرانے لیڈران اکثر مجنوؤں کی طرح اپنے محبوب کے لئے ہر وقت اپنا تن۔ من اور دھن قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ سورگباشی سوامی شردھانند۔ پنڈت لیکھرام پنڈت پورنانند اور سوامی درشنانند آدی نے اپنا سارا جیون آریہ سماج کے ارپن کر دیا۔ ان مہانو بھاوؤں کی زندگی کا ایک مائز آدرش وید پرچار رہا ہے۔ آریہ سماج روپی اگنی کنڈ میں انہوں نے۔ انہوں نے ہمیشہ اگر سر ہو کر گھرت کی طرح اپنے آپ کو آہوتی کے طور پر پیش کیا۔ جس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ آج سے دس سال بیشتر آریہ سماج میں جیون شکتی زوروں پر تھی۔ اس کے غمخوار اور ہمدرد اس پر صد جان سے قربان نظر آتے تھے۔ اور اس کے دشمن اس سے بے طرح خائف تھے۔

عوام طاقت اور فائدہ کے پیچھے جلدی لگ جاتے ہیں۔ اسی لئے اصولوں کی خاطر نہیں۔ تو طاقت کے رعب یا اپنے آرام کی خاطر ان کو گرہن کر لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اسلام کی تبلیغ اس کی فتوحات کے ساتھ وابستہ ہے۔ اہل مکہ حضرت محمد صاحب اور آپ کی جماعت کو قلع قمع کرنے کے لئے کئی دفعہ

کے لئے تن۔ من اور دھن لا کر یا روزانہ ایک آدھ گھنٹہ بھی اپنی مصروف اور محض روپیہ کمانے کی مشین زندگی میں سے صرف کرنے کو تیار نہیں بلاشبہ اس میں کچھ ان کا قصور نہیں۔ آریہ سماج میں چونکہ اس وقت سارا وقت دے کر پوری لگن سے کام کرنے والوں کی کمی ہے۔ اور لوگ دولت اور پوزیشن کی زیادہ قدر کرتے

ادب لطیف

علم کے بغیر

—تحصیل علم کے بغیر انسان کی ہستی ایسی ہی ناکارہ ہے۔ جیسی ماہتاب کی روشنی کے بغیر—

—گل رنگین کی خوشبوئے جانفزا کے بغیر—

—جسم فانی کی لافانی روح کے بغیر—

—ساز طرب کی ندائے روح پرور کے بغیر—

—ساون کے بادلوں کی بارش کے بغیر—

—بادۂ گلرنگ کی نشہ کے بغیر—

—خوش نما میوہ جات وسبزیات کی ذائقہ کے بغیر—

—بیش قیمت ادویات کی تاثیر کے بغیر—

—پس—

—یہ صرف زیور علم ہے۔ جو انسان کو حقیقی معنوں میں انسان بناتا ہے۔ اسے اشرف المخلوقات کا درجہ عطا کرتا ہے۔ ورنہ انسان اور جانور میں کوئی فرق نہیں۔

—لیکن—

کتنے انسان ہیں۔ جو تحصیل علم کی اہمیت کو محسوس کرتے ہیں۔ اور اپنے سیاہ خانۂ دل کو حقیقی نور علم کی تجلیوں سے مجلے کرتے ہیں—

اے غافل انسان! خواب غفلت سے بیدار ہو کر اور علم کی تلوار ہاتھ میں لے کر دنیا کی جد و جہد میں کود پڑ۔ فتح و نصرت تمہارے قدم چومیگی— ورنہ

قدم قدم پر تجھے شکست کا سامنا کرنا پڑیگا۔

(روشن پٹیالوی۔ بی۔ اے)

حملہ آور ہوئے۔ مگر بعد ازاں جب حضرت محمد صاحب ایک لشکر کثیر کے ساتھ مکہ میں وارد ہوئے۔ تو تقریباً سب نے یکدم اسلام کو قبول کر لیا۔ آج کل ہندوستان میں مسلمانوں کی ترقی تعداد ان کے سادہ اور غریب بھائیوں کے لئے مفید سوشل سسٹم و رواجات پر منحصر ہے۔

آشرم ویوستھا کی اصلاح کرو

خاص خاص بزرگ ہستیوں کو چھوڑ کر ہمارے اکثر لیڈران اس وقت آریہ سماج کے کام

ہیں۔ اسی لئے ایسے لیڈروں کو بھی اپنا پیچھا چھڑانا مشکل سا ہو رہا ہے۔ مگر ہم نہایت انکسار... سے ایسے لیڈروں سے سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا درن آشرم دھرم محض کتابی ہے۔ کیا اس زمانہ میں جبکہ ایک ہندوستانی کی اوسط عمر شاید بائیس برس سے زیادہ نہیں۔ تو لاکھوں روپے جمع کر کے بھی پچاس ساٹھ یا پینسٹھ سال سے اوپر ہو کر بھی آپ بان پرستھ آشرم کو دوسروں

مذہب اسلام کا پرچار

اکثر لوگوں کو یہ وہم ہے۔ کہ سچائی۔ خود بخود پھیلا کرتی ہے۔ یہ بالکل غلط اور تاریخی واقعات کے خلاف ہے۔ دنیا میں سچائی کو پھیلانے کے لئے بے نظیر قربانی۔ شردھا اور تپ کی ضرورت ہوتی ہے۔ عوام لطیف یعنی سوکھشم دھرم کے تتو کو جاننے میں اسمرتھ ہوتے ہیں۔ ان کو تو آڈمبر زیادہ اپیل کرتے ہیں۔ دھرم کے سوکھشم تتو کو سرل اور سادہ بنانے کے لئے کئی پالولر یعنی ہر دلعزیز ذرائع استعمال کرنے پڑتے ہیں۔

جنت بے جان ہے۔ عوام کی طاقت لیڈروں کے دماغ اور دل پر منحصر ہے۔ لیڈروں کی قربانی اور لیاقت قوم کو سر بلند کرتی ہے۔ ان کی بزدلی کمزوری اور باہمی حسد قوم کو چاہِ ضلالت میں گرا دیتا ہے۔ آریہ سماج کے حلقہ میں اس وقت ہزاروں آدمی بان پرست اور سینکڑوں سنیاس کے لائق موجود ہیں۔ ۵۰ سے ۶۰ سال کی عمر کے یوگیہ آریہ ودوان اور بزرگ جو گھر کے کاموں سے بے فکر اور فارغ ہوں۔ اگر اس وقت میدان میں نکل آئیں۔ تو آج بھی آریہ سماج کا مقابلہ کوئی کر نہیں سکتا۔ ایک۔ پنڈت ایودھیا پرشاد جی بطور اپدیشک امریکہ میں گئے۔ اور ان کا پرچار کس قدر کامیاب ہوا ہے۔ مہتہ جیمنی جی نے کئی بار غیر ممالک میں جا کر نہایت شاندار کام کیا ہے۔ ان جیسے سینکڑوں وکیل اور پنشنر اپنی قیمتی زندگی کو گھر کی چار دیواری میں خراب کر رہے ہیں۔ تنخواہ دار اپدیشکوں سے اس سماج کی مایوس کن حالت درست نہیں ہو سکتی۔

اس خوفناک سردی کے عالم کو بسنت میں بدلنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جو لوگ شرومنی سبھاؤں پر قابض ہیں۔ وہ پرماتما کو ساکھشات کر کے درن آشرم دھرم پر آسوڑھ ہونے کے لئے میدان میں نکل آئیں۔ تو یقیناً بہت لوگ ان کے پیچھے آنے کو تیار ہیں۔ مقناطیس اگر طاقتور ہو۔ تو اس کے ساتھ اس کی طاقت کے مطابق لوہے کے ٹکڑے اور ذرات چمٹ کر مقناطیس بن جاتے ہیں۔ ایک سوامی شردھانند جی کو خاص حالات نے دہلی جانے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے سنیاس لے کر دہلی کا رخ کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ مارشل لا کے دنوں سیاسی آسمان پر وہ سورج کی طرح درخشاں ہوئے۔ اور تحریک اچھوت ادھار کو انہوں نے چار چاند لگا دیئے۔ نیز شدھی کے لئے خود مصداق تھے:۔

سرخرو آپ ہوئے خون بہا کر اپنا

اصلی کام

ہمیں یوں دیکھنا چاہئے۔ کہ ایک گورو تیغ بہادر کی شہادت نے تمام ہندوستان اور ہندو قوم کی قسمت کو بدل دیا۔ درہ خیبر کے حملہ آوروں کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ کیا کوئی مائی کا لال ہے۔ جو اس ویر شہید راج رشی کی گدی کو سنبھالے۔ دہلی کے گرد سینکڑوں میلوں تک راجپوت اور جاٹ کھتری جاتیاں موجود ہیں۔ کانگرس سوراجیہ کے موہوم خوابوں کو ترک کر کے ایک ماترپتی دیانند اور سوامی شردھانند کی سپرٹ میں ان لوگوں کو آریہ دھرم کا سندیشہ دے۔ لاہور کی گندی فضا کو خیرباد کہہ کر تحصیل کھشتری جاتیوں میں ویدک دھرم کے آدیش ساماراجیہ کا اپدیش کرے۔ اور دیو لوگ لاہور کی گدیوں کو سنبھالنے کے لئے کوشاں ہیں۔ سا کو خود ہی سپرد کر کے چل دے۔ اگر ایسا ہو۔ تو ہمارے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

لوہڑی کی اگنی سے خطاب!

(از مہاشہ "ناتھ" جلالپوری)

لوہڑی کی اگنی! بھڑک - بھڑک - وشواس گھات اور بیوفائی کو بھسم کردے - اُس اپنی پُرانی شان کو تازہ کر - جس کا چمتکار تُونے کنس بدھ پر دکھایا تھا ۔

ششپال! زبان سنبھال - بھگوان کرشن کو صلواتیں سُنانے سے باز آ - ورنہ سُن رکھ - سُدرشن چکر تجھے چُور چُور کردے گا - جراسندھ بھاگ - دیکھ وُہ سامنے بھیم فیل مست کی طرح جھُوم رہا ہے - دوشاسن! دروپدی کا چیر چھوڑ دے - یاد رکھ یہ چیر تیرا خُون نوش کرا کر دم لے گا ۔

دسمبر گیا - پوش کی شب یلدا کا فور ہوئی - لوہڑی کی اگنی ایسی مشتعل ہُوئی - کہ اُس نے دسمبر کا سارا اندوختہ سواہ کردیا - خطِ سرطان کو طلاق ملا - دکھشناین کا پردہ چاک ہوا - پوس سُدی نومی کی پوتر تتھی ہے - شمس شموس صبح کے ½ ۷ بجے طلوع ہو رہا ہے - اور شام کے ½ ۵ بجے ظلمت کا لبادہ اوڑھکر نظر سے اوجھل ہونے کو ہے ۔

برفانی موسم! تجھے الوداع کہوں یا ماگھی سنکرانت کو خوش آمدید کہوں - ڈرتا ہوں - اگر میں اس دُلبِدھا میں پھنسا رہا - تو کہیں ہندوکش اور قراقرم کی موسمی ہوائیں میرے گرم خُون کو منجمد نہ کردیں ۔

پنجاب! پچ پچ - وُہ Winter Monsoon مُنہ کھولے آرہی ہے - جنوری اور فروری کی برسات کا پیغام سُنا رہی ہے - سینہ کو گرم کر - چھاتی کو خنک ہوا سے بچا - کہیں "نمونیا" تجھ پر کوئی وبال نہ لا ڈالے - اور تیری زندگی کی ٹمٹماتی شمع کو گُل نہ کردے ۔

کسان! ایشور تیری کشت زار کو سرسبز کرے - گندم اور نخود کی خبر گیری کرتا جا - لوہڑی کی اگنی کا آواہن کر - وُہ تیری ساری مشکلات کو دُور کردے گی - اُٹھ اُٹھ کہر اور دُھند اژدھا صِفت بن کر تجھے نگل جانے کو تیار ہیں - سنبھل سنبھل - کہیں یہ تیرے غنیم تجھے اپنا شکار نہ بنا لیں ۔

دیوی! "مانگھو ماہی" کی انکھ جگا دے - لیکن خبردار! کسی رہزن اور جلاد کے آگے دستِ سوال دراز نہ کرنا - اوکھی گھاٹی میں پگ سنبھال سنبھال کر رکھنا - بسنت رُت کے خواب لینے چھوڑ کر کلنگ کی جان کو دعائیں دے - دروپدی کے چیر ہرن پر بھارت کا یُدھ مچا - دیکھ کہیں فلکِ ناہنجار تیری "مانگھو ماہی" کی بے احترامی پر قیامت برپا نہ کردے ۔

لوہڑی کی اگنی! بھڑک - پُوری شان سے بھڑک - جو تیری راہ میں حائل ہوتا ہے - اُسے خاکستر کردے - وُہ جلوہ نمائی کر کہ جہاں نباتات بسنت کی رُت کا مژدہ سُنانے کے درپے ہو - وہاں بھارت بھی غلامی اور بے بسی کے "بس انت" کی تیاری میں مضطرب نظر آئے ۔

لوہڑی کی اگنی! دیکھ - وُہ دیوتا نیہ فلک سُورگ سے تجھ پر پھُول برسا رہے ہیں - بھگوان دیانند تجھے پھُول دے اور دیوتیاں چڑھا رہے ہیں - شہیدانِ وطن نئی سمدھائیں تیار کر رہے ہیں - حیف ہوگا - اگر تُونے اب بھی بھڑکنے سے انکار کیا - اور پرادھینتا کی چِتا کو خاکستر بنانے سے پرہیز کیا ۔

نگر کیرتن کے جلوس کے متعلق

الہ آباد ہائی کورٹ کا ایک اہم فیصلہ

(از شریمان رام چند جی کھنہ وکیل ملتان شہر)

ہر ایک آریہ سماج کا نگر کیرتن جزوِ ضروری بن گیا ہے - اور نگر کیرتن کے لئے جلوس لازمی امر ہے اور جلوس نکالنے کے لئے لائسنس لینا نہایت ضروری امر خیال کیا گیا ہے - لائسنس کے لئے ہر ایک آریہ سماج کو کبھی نہ کبھی تشویش کا سامنا کرنا پڑتا ہے - بعض اوقات لائسنس کے لئے حکام کی طرف سے کئی قسم کی رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں - کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ اطلاع دیر سے پہنچی - اس لئے لائسنس کے لئے اجازت نہیں دی جا سکتی - ابھی ابھی اخبارات میں کمالیہ ضلع لائلپور کے آریہ سماج کے نگر کیرتن کے روکے جانے کی اطلاع پڑھی گئی - جس سے قدرتی طور پر ہر ایک آریہ سماجی بھائی کے دل میں تشویش کا پیدا ہونا لازمی ہے - قدرتاً و طبعاً آریہ سماجی امن پسند واقع ہوئے ہیں - اور وُہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا پسند نہیں کرتے - اور اپنا نگر کیرتن بند کردینے پر مجبور ہو جاتے ہیں - اور نگر کیرتن کی بجائے سنکیرتن شروع کردیتے ہیں - لیکن سنکیرتن میں بھی بعض اوقات رکاوٹ ڈالی جاتی ہے - میں "پرکاش" دوارا آریہ سماجک جگت کی توجہ ایک فیصلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔

الہ آباد ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ مشمولہ سر جسٹس کنڈل قائم مقام چیف جج و جسٹس ہیرین نے ابھی ابھی ایک معرکہ کا فیصلہ صادر کیا ہے - وُہ لکھتے ہیں - کہ ہر ایک شہری کا حق ہے - کہ وُہ جلوس عام گزرگاہ سے لے جا سکے - اُسے کوئی قانون نہیں روک سکتا - لیکن یہ تب تک جب تک کہ وُہ کوئی فساد یا بگڑ کوئی جرم نہیں کرتا - اور نیز بغیر لائسنس کے جلوس لے جانا بذاتِ خود کوئی جرم نہیں ہے - دفعہ ۳۰ پولیس ایکٹ کے نیچے صرف حکامِ ضلع یا صاحب کپتان پولیس ضلع کو اطلاع دینا ہی کافی ہے - لائسنس دے یا نہ دے - سرکار کا اور اُس کے حکام کا فرض ہے - آریہ سماج کا میری رائے میں یہ کام نہیں ہے - کہ حکام سے لائسنس کے لئے تگ و دو کرتی پھرے - لائسنس ملے یا نہ ملے جلوس نکال لینا میری رائے میں الہ آباد ہائی کورٹ کے تازہ فیصلہ کی رُو سے کوئی جرم نہیں ہے - ہاں اگر کوئی فسادی یا جلوس نکالنے والا کوئی شرارت کرے - تو پولیس بے شک جلوس کو منتشر کر سکتی ہے - لیکن آریہ سماج کے جلوس تمام دُنیا جانتی ہے - حد درجہ کے امن پسند ہوتے ہیں اس لئے ان میں امن شکنی کی کوئی توقع نہیں ہو سکتی - اُمید ہے - کہ حکام بھی آئندہ لائسنس عطا کرنے میں تنگدلی کا اظہار نہیں کریں گے - اور آریہ سماج اپنے تمام کام امن سے اور بغیر کسی قسم کی مداخلت کے سرانجام دے سکتا ہے ۔

گورُوکل کورُوکھشیتر کے سماچار

(۱) موسم بہت اچھا ہے - گزشتہ ماہ میں قریباً سب برہمچاریوں کی صحت اچھی رہی - نیز سب کا وزن بڑھ گیا - وزن کی زیادتی اوسطاً تین پونڈ فی برہمچاری ہُوئی ہے ۔

(۲) ۱۶ لغایت ۲۳ دسمبر شردھانند سپتاہ بڑی رونق سے منایا گیا - ساتوں دن مختلف کھیلیں اور سبھاؤں کا پروگرام رکھا گیا - شری سوامی جی کی زندگی کے مختلف کاموں مثلاً قومی خدمت - دلت اُدھار ہندو سنگٹھن - شُدھی اور قومی تعلیم وغیرہ پر وچار کیا گیا - ۲۲ و ۲۳ دسمبر کو سوامی جی کی زندگی پر لکھے گئے "النکار" پتر کے مضمون پڑھ کر سنائے گئے - ۲۳ دسمبر کو سب کل واسیوں کا سہہ بھوج ہوا ۔

(۳) سالانہ امتحانات ۱۱ فروری سے شروع ہونگے - سب برہمچاری اور ادھیاپک ملکر امتحان کی تیاری میں مصروف ہیں - سالانہ جلسہ ۲۲ - ۲۳ - اور ۲۴ فروری کو ہوگا - جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے پُوری کوشش کی جا رہی ہے ۔

(۴) اس ماہ میں جو معزز مہمان گورُوکل کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے - اُن میں سے ایک پروفیسر دیسراج جی مہاجن ایم - اے - ایل - ایل - بی پروفیسر لاء کالج لاہور تھے - دُوسرے بابو گنپت رائے جی وکیل کیتھل اور تیسرے بابو پُورن چند جی ایم - بی - بی - ایس پدھاسے تھے - آپ نے گورُوکل کے سب محکموں کا معائنہ کر کے بڑی خوشی ظاہر فرمائی - اور گورُوکل کے قواعد اور انتظام کی بہت تعریف کی - [illegible] آپ منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور نے یہاں پدھار کر حسب ذیل رائے کا اظہار کیا ہے ۔

"۲۴ مجھے منتری پنڈت سومدت جی ودیا النکار ہیڈ ماسٹر گورُوکل کورُوکھشیتر کی کرپا سے گورُوکل کو دیکھنے کا سوبھاگیہ حاصل ہُوا - گورُوکل کے برہمچاریوں کی صحت بہت عُمدہ ہے - انکے چہروں پر نُور برستا ہے - کورُوکھشیتر گورُوکل کی آب و ہوا برہمچاریوں کی صحت کے لئے بہت ہی مفید ہے - مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہُوئی - کہ پچھلے تین چار ماہ میں صرف ایک دو برہمچاریوں کو معمولی بُخار ہُوا ہے - میں اس گورُوکل کی سب طرح سے ترقی اور خوشحالی چاہتا ہوں ۔"

۴۴

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دھرم کے بیرونی نشانات!

(از شری پت وشوناتھ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

ایک ہی کام مقاصد کے اختلاف سے الگ الگ اثر پیدا کرتا ہے۔ ایک ڈاکٹر اور قاتل دونوں ہی نشتر کھول کر کسی دوسرے انسان کا جسم کاٹتے ہیں۔ لیکن مقاصد مختلف ہونے سے ڈاکٹر کا نشتر بیماری کو دور کرتا ہے لیکن قاتل کا نشتر موت لاتا ہے۔ اگر ویدک دھرم اور اویدک متوں کا اس سے مقابلہ کیا جائے۔ تو یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ بظاہر ویدک دھرم اور اویدک متوں کے کرم کانڈ اور رسم و رواج یکساں نظر آتے ہیں۔ اگر ویدک دھرمی سندھیا اور ہون کرتے ہیں۔ تو مسلمان روزہ نماز ادا کرتے ہیں۔ اور دیگر مذاہب بھی اپنے عقائد کے مطابق اپنے مذہبی فرائض بجا لاتے ہیں۔ لیکن مقاصد میں بڑا فرق ہے۔ ویدک دھرم کے ہر ایک کرم کانڈ کا یہ مقصد ہے۔ کہ انسان کو اس لوک اور پرلوک میں سکھ ملے۔ اور اس کے لئے اس میں ایسی دھارمک قابلیت پیدا ہو جائے۔ لیکن اویدک متوں میں تناسخ پر وشواس نہ ہونے اور صرف ایک ہی جنم کے کرموں پر اس کی سزا جزا کا فیصلہ ملنے کی وجہ سے قابلیت کا سوال ہی نہیں رہتا۔ اس لئے صرف خوش اعتقادی کی بنا پر یہ مان لیا گیا ہے۔ کہ فلاں فلاں کام سے پرماتما خوش ہوتا ہے۔ اور وہ بہشت میں داخل کر دیتا ہے۔ بس بلا سوچے اس بات کے ہماری موجودہ زندگی پر ان کا کیا اچھا یا برا اثر پڑتا ہے۔ بہت سے اعتقادات فرائض اور رسم و رواج کو مذہب کا جزو بنا لیا گیا ہے۔

امتیازی نشان

دیگر مذہبی فرائض کا ذکر نہ کرتے ہوئے یہاں صرف بیرونی مذہبی نشانات کا ذکر کیا جائے گا۔ پرماتما قدرتی طور پر ہر ایک انسان کے بچہ کو خواہ کسی مذہب میں پیدا ہو۔ ایک ہی شکل پر پیدا کرتا ہے۔ اس لئے چھوٹے بچوں میں مذہب کی کوئی پہچان نہیں ہوتی۔ لیکن بڑے ہو کر بیرونی شکل و صورت ہی سے مذہبی تمیز ہونے لگتی ہے۔ جس کے سر پر چوٹی ہو۔ گلے میں جنیو یا چھوٹا رکا یگیوپویت ہو۔ وہ ہندو یا آریہ ہے۔ بعض جگہ پوشش سے بھی پہچان ہو جاتی ہے۔ دھوتی ہندوؤں کا خاص نشان ہے۔ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ختنہ ہوا ہو۔ مونچھوں کے لب منڈے ہوں۔ سکھ کے لئے کیش کا رکھنا لازمی ہے۔ اگر اس کے ساتھ کنگھا۔ کچھ۔ کڑا اور کرپان بھی ہو۔ تو وہ پکا سکھ کہلائیگا۔ ہمارے اکالی بھائی پانچوں نشانات کے پابند ہیں۔ عیسائی ان میں سے کوئی امتیازی نشان نہیں رکھتے۔ کوئی کوئی صلیب پہنتا ہے۔ پارسیوں کا نشان زنار ہے۔ یہودی ختنہ کراتے ہیں۔ دیگر مختلف فرقے اپنی مذاہب کے اندر نشان رکھتے ہیں۔ سمپردائیں ہیں مختلف قسم کے سادھوؤں کے بھیس الگ الگ ہیں۔ جینی سادھو منہ پر پٹی باندھے رکھتے ہیں۔ بودھوں کا کوئی خاص نشان نہیں۔ لیکن اکثر ملنے پیشے ادھم کے جاپ جاپ کے لئے ایک چھوٹا سا چکر

آپ [illegible] سمجھتے ہیں:

ختنہ

قرآن میں ختنہ کا ذکر نہیں۔ بائبل اور انجیل میں ہے۔ حضرت مسیح کا بھی ختنہ ہوا تھا۔ لیکن عیسائی اس کے پابند نہیں۔ اس کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے۔ کہ بائبل میں اسرائیلیوں کے لئے ختنہ شریعت تھی۔ اس لئے حضرت مسیح کا ہوا۔ مگر حضرت مسیح نے شریعت کی پابندی اڑا دی۔ اس لئے عیسائی نہیں کراتے۔ مسلمان کہتے ہیں کہ اگرچہ قرآن شریف میں اس کا ذکر نہیں۔ لیکن قرآن شریف نے ہمیں شریعت ابراہیمی کا پابند کیا جس میں ختنہ ضروری ہے۔ اس لئے ہم اس کے پابند ہیں۔

ختنہ کا رواج دیگر وحشی اقوام میں بھی کہیں کہیں ملتا ہے۔ مورخوں کی رائے ہے۔ کہ پرانے زمانہ میں جبکہ غلامی کا عام رواج تھا۔ اور جنگ میں گرفتار شدگان کو غلام بنایا جاتا تھا۔ نشان کے طور پر ان کا ختنہ کر دیا جاتا تھا۔ نہ معلوم مذاہب میں اس کا رواج کیسے جاری ہو گیا؟ ممکن ہے۔ پرانے زمانہ کے اولیا و پیغمبر جو کہ اپنے پیروؤں کو اپنا ایک طرح کا غلام سمجھتے تھے۔ اسی رواج کی بنا پر انہوں نے ختنہ کو جاری کیا ہو۔ اور کوئی خاص مطلب معلوم نہیں ہوتا۔ اس کا یہاں تک رواج ہوا۔ کہ بعض فرقوں میں عورت کا بھی ختنہ کیا جاتا ہے۔

آج کل زمانہ روشنی کا ہے۔ سائنس اور فلاسفی ہر ایک مذہب سے اپنا خراج وصول کر رہی ہے۔ اس لئے عالمان مذاہب کو سائنس کیساتھ پیچھا جوڑنی لازمی ہو گئی ہے۔ اتفاق سے عضو خاص کی کچھ ایک بیماریوں میں ختنہ کرا دیا جاتا ہے۔ پس ان کو سہارا مل گیا۔ اور اپنے مذہب کو قدرتی اور فطری ظاہر کرنے کا موقع ہاتھ آ گیا۔ لیکن یہ بھولے بھائی یہ نہیں سمجھتے۔ کہ خاص بیماریوں میں تو بازو اور ٹانگ تک بھی کٹوا دی جاتی ہے۔ تو پھر ان کا کٹوانا ہی کیوں نہ فطری مذہب بنا لیا جائے؟ واقعی اگر یہ اصول فطری ہوتا۔ تو خدا اس پردہ کو پیدا ہی کیوں کرتا؟ اس رواج کو شروع کر کے گویا خدا کی ایک غلطی کو درست کیا گیا ہے۔

ختنہ کے نقصانات

اس رواج سے نسل انسانی کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا۔ برخلاف اس کے اس سے حسب ذیل نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں:-

۱۔ یہ پردہ حشفہ کو کپڑے وغیرہ کی رگڑ سے بچائے رکھتا ہے۔

۲۔ اس پردے کے اندر قدرتی رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ جس سے حشفہ نرم رہتا ہے۔ اور ... خراش نہیں ہوتی۔

۳۔ حشفہ کو زخمی ہونے سے بچاتا ہے۔

۴۔ حشفہ کی سردی و گرمی سے حفاظت کرتا ہے۔

۵۔ پیشاب کی نالی کی حفاظت کرتا ہے۔

۶۔ شہوت کے غلبہ سے بچاتا ہے۔

مختونوں کو یہ فوائد حاصل نہیں ہوتے۔ الٹا نقصان ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ختنہ کے وقت بچوں کو جو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ وہ بھی کوئی کم نقصان نہیں ہے۔ نیز بعض حالات میں تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

لب کٹانا

دوسرا رواج لب کٹانے کا ہے۔ بتلایا جاتا ہے۔ کہ اس سے پاکیزگی رہتی ہے۔ بال ناپاک ہیں۔ وہ منہ میں نہیں جانے چاہئیں۔ لیکن یہ بات غلط ہے۔ قدرت خود اس طرح کی ناپاکی پیدا نہیں کرتی ہے۔ جسم میں اگر کہیں غلاظت پیدا ہوتی ہے۔ تو اس کے نکاس کا انتظام بھی ساتھ ہی کر رکھا ہے۔ اگر مونچھوں کے بال ناپاک ہوتے۔ تو قدرت انہیں پیدا ہی نہ کرتی۔ کیا یہ بھی خدا کی غلطی ہے۔ جسے درست کیا گیا ہے؟

یاد رکھنا چاہئے۔ کہ خدا کی قدرت میں کوئی خامی نہیں ہے۔ اگرچہ بالوں کو ناپاک گنا جاتا ہے۔ اور کوئی شخص بھی ان کا کھانے میں ہونا پسند نہیں کرتا۔ لیکن جس طرح لعاب دہن منہ کے اندر رہتا ہوا ناپاک نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ انہضام طعام کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح بال بھی جب تک جسم کا حصہ بنے رہتے ہیں۔ ناپاک نہیں سمجھے جاتے۔ نتیجہ یہ ہے کہ جو مسلمان اس وہم میں مبتلا ہیں۔ اور مونچھوں کو خوبصورتی کے لئے ایک زینت سمجھتے ہیں۔ وہ صرف رواج کو پورا کرنے کے لئے ناک کے پاس سے صرف دو چار بال کٹوا چھوڑتے ہیں۔ اسی طرح کچھ ایک لمبی داڑھی کو بھی مذہب کا ایک جزو قرار دیا گیا ہے۔ جس کی آج کل کچھ بھی پروا نہیں کی جاتی ہے۔ دراصل مونچھ۔ داڑھی اور سر کے بال انسان کے لئے ہمیشہ زینت کا باعث رہے ہیں۔ لیکن ان کی کبھی ایک صورت نہیں رہی۔ لباس کی طرح ان کے فیشن میں بھی ہمیشہ کتر بیونت ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے اس میں ہمیشہ آزادی رہنی چاہئے۔ کسی طرح کا فیشن مذہبی جزو قرار دینا ایک غلطی ہے۔ جس کو کوئی سمجھدار انسان برداشت نہیں کر

پانچ ککے

سکھوں کے پانچ ککے شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے اس وقت کے جنگوں کو مدنظر رکھ کر بنائے تھے۔ داڑھی۔ مونچھ اور کیشوں سے چہرہ بھاری معلوم ہوتا ہے۔ اور دشمن پر رعب طاری ہوتا ہے۔ آپ کے زمانہ میں مسلمان سپاہی داڑھی رکھتے تھے۔ جس سے ان کا چہرہ بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ اور دشمن پر رعب طاری ہوتا تھا۔ آپ نے کیشوں کا رکھنا لازمی قرار دیا۔ جس سے سکھوں کا دگنا رعب ہو گیا۔ کنگھا بالوں کی حفاظت کے لئے ضروری تھا۔ کچھ پہننے سے دوڑنے بھاگنے میں مدد ملتی ہے۔ ویسے بھی جانگھیا پہلوانی کا نشان ہے۔ کرپان دشمن پر وار کرنے کے لئے اور کڑا چوٹ برداشت کرنے کے لئے رکھا گیا۔ لیکن اب ہمارے بہت سے سکھ بھائی یہ کہنے لگے ہیں۔ کہ جسم پر جہاں جہاں قدرت نے بال پیدا کئے ہیں۔ وہ خاص ضرورت کے لئے ہیں۔ ان سے نہ صرف اعضا کی بلکہ سارے جسم کی حفاظت ہوتی ہے۔ اس لئے کسی جگہ سے بھی بال کٹوانا قدرت کی خلاف ورزی ہے۔

لیکن یہ بات ٹھیک نہیں۔ یہ درست ہے کہ بال خاص ضرورت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ سر کے بال نہ صرف سر کی حفاظت کرتے ہیں۔ بلکہ سارے جسم کی حرارت کو برقرار رکھنے میں مددگار ہیں۔ لیکن جب سر پر ٹوپی یا پگڑی پہن لی جاتی ہے۔ اور باقی جسم بھی کپڑوں سے ڈھانپ لیا جاتا ہے۔ تو حرارت کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ اس لئے غیر سکھ جب اس حالت میں بال کٹوا لیتے ہیں۔ تو وہ اپنے آپ کو قدرت کے مطابق بنا لیتے ہیں۔ بالوں کے کاٹنے میں انسان کو تکلیف نہیں ہوتی۔ اس سے بھی قدرت کا یہ منشا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنی طبیعت کے مطابق انسان جیسا چاہے ان کو بنالے۔

پرانے زمانے میں جٹا رکھتے تھے۔ لیکن مونچھ کم پہنتے تھے۔ کشتری بھی کیش رکھتے تھے۔ اس کی وجہ زینت اور جنگی رعب تھا۔ اس کو وہ دھرم نہیں سمجھتے تھے۔ اس لئے جٹا۔ منڈن اور [illegible] کا بھی ذکر ہے۔

متفرق نشانیاں

ہمارے کئی بھائی چہرہ [illegible] کی غرض سے منہ پر پٹی باندھتے ہیں۔ لیکن اول تو یہ خیال ہی غلط ہے۔ سانس لیتے وقت ہوا کے جو جرثومے [illegible] ہوتی۔ تو پٹی سے ان کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ [illegible] سانس کو زیادہ دیر تک گرم رکھتی ہیں [illegible] ہے۔ جس سے زیادہ جرثومے پیدا ہوتے ہیں۔ [illegible] زنار اور گلے کا یگیوپویت ہے۔ [illegible] نشانی کا۔ ہمارے عیسائی بھائی صلیب [illegible] مسیح کے کفارہ کی زیادہ امید رکھتے ہیں۔ [illegible] کچھ فائدہ نہیں۔ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

یادِ رفتگان

(نمبر ۱۰۵)　　　　نمبر ۱۰۵

آریہ سماج کے پرانے رتن منشی کرتارام جی آریہ سبھاسد کرنال

(از شری بنواری لال جی منتری آریہ اپ سبھا کرنال!)

سداچار ایک بڑی اہم صفت ہے۔ جس کی تعریف شاستروں میں یہاں تک کی گئی ہے۔ کہ جس گھر میں ایک سداچاری پرش ہوتا ہے۔ وہ گھر وہ خاندان وہ شہر اور وہ سوسائٹی دھنیہ وادکے یوگیہ ہوتی ہے۔ منشی کرتارام جی ایسے ہی سداچاری پرشوں میں سے ایک تھے۔ خاص کر اپنی دیانتداری کی وجہ سے وہ تمام ضلع کے اندر مشہور تھے۔

منشی کرتارام جی قصبہ فتح پور تحصیل کیتھل کے رہنے والے تھے۔ بچپن میں تھوڑی سی تعلیم ہی آپ نے مدرسہ میں حاصل کی تھی۔ کہ باپ کا سایہ سر سے جاتا رہا۔ علاوہ کنبہ کے بوجھ کے کئی ہزار روپیہ قرضہ کا بوجھ بھی سر پر آ پڑا۔ سولہ سال کی عمر میں محکمہ بندوبست میں بارہ روپیہ ماہوار پر ملازم ہو گئے۔ پانچ روپیہ ماہوار میں اپنا گزارہ کرتے تھے۔ اور سات روپیہ ماہوار کنبہ کے خرچ کے لئے وقف کرتے تھے۔

بندوبست ختم ہونے پر دفتر ضلع کرنال میں بیس روپیہ ماہوار تنخواہ اور دس روپیہ ماہوار الاؤنس کورٹ آف وارڈس پر کئی سال تک بطور محرر جاگیر کام کرتے رہے۔ اس آسامی پر رہنے سے بہت سے جاگیرداروں۔ رئیسوں اور نوابوں سے کام پڑتا تھا۔ مگر کسی سے ایک پیسہ تک لینا حرام سمجھتے تھے۔ اپنی روٹی دونوں وقت اپنے ہاتھ سے بنالیتے تھے۔ اور کچھ روپیہ کنبہ کے خرچ کے لئے اور کچھ قرضخواہوں کو ادا کرتے تھے۔ اپنی دیانتداری اور حسنِ خدمات کی وجہ سے آپ ایسے مشہور ہوئے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ان کو اپنا مسلخوان پچاس روپیہ ماہوار تنخواہ پر مقرر کر دیا۔

آریہ سماج کرنال ۱۸۸۳ء میں اوّل مرتبہ قائم ہوا تھا۔ مگر کئی کارنوں سے ۱۸۹۰ء تک بالکل بند رہا۔ منشی کرتارام جی جب یہاں تبدیل ہو کر آئے۔ اُس وقت اُنہوں نے آریہ سماج کو پنر جیوت کیا۔ اور کچھ عرصہ تک بطور منتری بھی کام کیا۔ اور آخیر عمر تک پردھان منتری رہا۔ پریم اور پرکشار ہفتہ سے آریہ سماج کا کام کرتے رہے۔ ۱۹۰۷ء میں جب آریہ سماج پر پولیٹیکل بادل منڈلانے لگے۔ اور شریمان لالہ لاجپت رائے جی کو بوجہ آریہ سماجی ہونے کے جلاوطن کیا گیا۔ تو ڈپٹی کمشنر نے منشی کرتارام جی سے پوچھا۔ کہ "کیا تم آریہ سماجی ہو؟"

منشی کرتارام جی نے جواب دیا۔ کہ بے شک میں آریہ سماجی ہوں۔ چنانچہ صاحب موصوف نے اس خیال سے کہ آریہ سماج کے برخلاف بہت سی خفیہ رپورٹیں آتی رہتی ہیں۔ منشی کرتارام جی کو بطرز مسلخوان صاحب سب ڈویژنل آفسر کیتھل تبدیل کر دیا۔ وہاں بھی آپ نے اپنی دیانتداری اور عمدہ کارکردگی کے باعث بہت شہرت حاصل

مسلخوان تبدیل ہو کر کرنال آ گئے۔ جہاں کہ اُن کو ہمیشہ دورہ میں رہنا پڑتا تھا۔ مگر آپ دورہ میں بھی روٹی خود بنایا کرتے تھے۔ اور دال۔ آٹا۔ لکڑی اور دودھ وغیرہ کی قیمت پیسہ پیسہ ادا کر دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ دورہ میں ایک قصبہ میں آپ ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہاں ایک ساہوکار نے افسر مال صاحب کو نمنترن دیا۔ اور کہا کہ آپ کے سب اہلکاران کا کھانا ہمارے مکان پر تیار ہوگا۔ جس کو افسر مال صاحب نے منظور کر لیا۔ جب منشی کرتارام جی آئے۔ تو صاحب موصوف نے اُن سے بھی کہہ دیا۔ کہ آپ کا بھوجن فلاں ساہوکار کے ہاں ہوگا۔ آپ بنانے کی تکلیف نہ کرنا۔ منشی کرتارام جی صاف دل اور صاف گو بہت تھے۔ فوراً جواب دیا۔ کہ میں تو اپنا بھوجن خود ہی بنا کر کھایا کرتا ہوں۔ آج بھی خود ہی بناؤں گا۔ اگر آپ کو شوق ہے۔ تو آپ بے شک دوسری جگہ بھوجن کھا لیویں۔ اس پر صاحب موصوف خاموش ہو گئے۔ اور پھر کبھی کسی کا نمنترن قبول نہ کیا۔

اس کے بعد منشی کرتارام جی صاحب ڈپٹی کمشنر کے دفتر فارسی کے محافظِ دفتر ایک سو پچیس روپیہ ماہوار پر مقرر ہوئے۔ جب آپ کی عمر ۵۵ سال کی ہو گئی۔ تو پانچ سال تک مزید رعایت ازدیادِ ملازمت ملتی رہی۔ جب عمر ۶۰ سال کی ہوئی۔ تو بوجہ دیانتداری اور حسنِ کارکردگی دو سال تک مزید خاص رعایت ازدیادِ ملازمت منظوریِ گورنمنٹ دی گئی۔ اور ۶۲ سال کی عمر میں ۴۶

سال ملازمت کرنے کے بعد بڑی عزت اور نیکنامی کے ساتھ ریٹائر ہوئے۔

اس عرصہ میں ایک لڑکے کو بی۔ اے تک پڑھا کر لا کالج میں تعلیم دلوائی۔ اور چار لڑکے لڑکیوں کی شادیاں کیں۔ جس کی وجہ سے کئی ہزار روپیہ قرض ہو گیا۔ مگر باوجود ایسے ایسے عہدوں پر کام کرنے کے کسی سے ایک پیسہ تک لینا پاپ خیال کرتے تھے۔ حتےٰ کہ سرکاری کاغذ۔ قلم۔ سیاہی اور پنسل تک بھی اپنے ذاتی یا نجی کام کے لئے استعمال کرنا بُرا سمجھتے تھے۔ یہی نہیں۔ بلکہ کسی اہلِ مقدمہ کو بھی اپنے مکان پر آنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ اگر کوئی غلطی سے چلا جاتا تھا۔ تو فوراً واپس جانے اور عدالت میں حاضر ہو کر اپنے کام کے متعلق عرض کرنے کی ہدایت کرتے تھے۔

جب ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ تو پچپن روپیہ ماہوار پنشن ہوئی۔ اُسی وقت نصف پنشن کمیوٹ کرا کر تین ہزار روپیہ حاصل کیا۔ اور جس قدر قرض تھا۔ ایک ایک پیسہ ادا کر دیا۔ اور نصف پنشن میں کنبہ کا گزارہ کرتے رہے۔

آریہ سماج میں شردھا اور پریم اس قدر تھا۔ کہ ہر وقت سماجک کام کے لئے تیار رہتے تھے اور بڑی تندہی اور لگن سے کام کیا کرتے تھے۔ ہمدردی کا مادہ بہت ہی اعلےٰ درجہ کا تھا۔ ہر شخص کی مصیبت اور تکلیف میں امداد کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اور سب سے زیادہ شوق

ان کو آریہ سماج کے مندروں کے بنوانے کا تھا۔ جب منشی کرتارام جی کیتھل میں کام کرتے تھے وہاں آریہ سماج کا کوئی مندر نہ تھا۔ ایک کشادہ اور موزوں جگہ کا انتظام کرا کر بڑے پرشارتھ سے ایک عالی شان مندر تعمیر کرا دیا۔ جب وہ کرنال تبدیل ہو کر آئے۔ تو یہاں کا آریہ مندر بھی نامکمل پڑا ہوا تھا۔ اس کو بھی مکمل کرانے میں آپ نے بہت سہایتا دی۔ اس مندر پر تقریباً پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ جس کی وجہ سے کرنال کا آریہ مندر بھی بہت شاندار اور عالی شان تیار ہو گیا۔

ریٹائر ہونے کے بعد آپ اپنے وطن فتح پور چلے گئے۔ وہاں بھی آریہ مندر کی بہت ضرورت تھی۔ اس لیے منشی کرتارام جی نے مقامی لوگوں اور دیگر مقامات سے چندہ فراہم کرا کر ایک اچھا اور شاندار مندر تیار کرایا۔ اس کے بعد منشی کرتارام جی کا دیہانت ستر سال کی عمر میں ۱۹۳۲ء میں ہو گیا۔

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اُٹھائیے
(مینیجر)

نگارستان و جمالستان
حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان　　جمالستان
عہ ۲/　　للعہ
(محصول ڈاک علاوہ)
دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول
مینیجر "نگار" لکھنؤ

بندوقیں، فلبرٹ، ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے
ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد مگر ہیٹ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر ارسال کی جاتی ہے۔
سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
Suleman Umar &
Co: Karachi

بُڈھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانے کے لئے
"یوبن شکتی" (سونا ملی ہوئی سنہری گولیاں)
یہ سنہری گولیاں سونے کی گولیاں خیال فرمائیے۔ یہ سونے سے بھی کئی گنا زیادہ کام کرتی ہیں۔ ان میں کسی قسم کی منشی اشیا کی آمیزش نہیں ہے۔ ان کے استعمال سے جسم میں دائمی جوبن پیدا ہوتا ہے۔ بڑے تجربہ و خرچ کے علاوہ قیمتی جدید جرمنی آلہ جات کے ذریعہ تیار ہوتی ہیں۔ آجکل کے موسم میں گئی ہوئی جوانی کی طاقت حاصل کر لیجئے۔ پہلی ہی گولی اپنا اثر دکھاتی ہے۔
قیمت ۲۵ گولی والی ڈبیہ عہ محصول ۸/
سکھ سنچار کمپنی متھرا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جزائر غرب الہند میں ویدک پرچار کی آوشیکتا

(شری پنڈت ابودھیا پرشاد جی ویدک مشنری کا اہم مراسلہ)

ذیل میں وہ اہم مراسلہ درج کیا جاتا ہے۔ جو شری پنڈت ابودھیا پرشاد جی نے اپنے ایک متر کو بھیجا ہے:۔
(ایڈیٹر)

بال گوبند۔ پرسن رہو۔ تمہارا ۱۵ ستمبر کا پتر پڑھ کر پرسنتا ہوئی۔ بہت دن آدن میں مصروف رہنے کے کارن اُتر دینے میں ولمب ہوا۔ پرماتما سماج کے سنچالکوں کے ہردیہ میں شکتی تتھا اُتساہ پیدا کریں۔ تاکہ وہ چھوٹا ناگپور پرانت میں ویدک دھرم کا جھنڈا گھر گھر لہرا سکتے ہیں سماچار جیسے ہوں۔ سمرن رکھنا چاہئے کہ جب تک کوئی پرنش ہی لگن سے کھا کنٹھ اپنا سروسو بیوچھاور کرکے سماج کے کاریہ میں دن رات ہو کر مگن نہ ہو جائے تب تک اُو سپھلتا کا منہ دیکھنا اسمبھو ہے۔ اس ٹرینیڈاڈ دویپ میں جیسا سنتے تھے ایسا ہی ہوں۔ سب سے اس بات کی پرسنتا ہے۔ کہ ۱/۲ لاکھ بھارتیہ جو یہاں بستے ہیں۔ اُن کی دھار مک شکشا سا جک اوستھا اچھی تشویش ہے۔ اُن میں چالاکی کے لگ بھگ ہندو تو عیسائی بن چکے۔ اور ابھی عیسائی بننے کی پرگتی جاری ہی ہے۔ جتنی پڑھے لکھے لیڈر پرشس ہیں وہ سب عیسائی بن چکے ہیں۔ بابا جی لوگ تتھا ان کی شکشا کمزور ہے۔ ہندو۔ ان میں بھی جو تھوڑا سُشکشت ہو جاتا ہے۔ وہ بابا جی لوگوں کے بوجھل پنجرا سے فرار ہو جاتا ہے۔ اور یسوع مسیح کی کلیسیاؤں میں اپنا نام لکھوا لیتا ہے۔ یہی بھی ہے اس پرگتی کے روکنے کا پربندھ نہیں کیا گیا۔ تو وہ دن دُور نہیں ہے جب ہندو تو کا نام لیوا اور پانی دیوا اس دویپ میں کوئی بچا رہے گا:۔

ہندی بھاشا

ہندی بھاشا تو انتم سوانس لے رہی ہے۔ کیول دم ٹوٹنا شیش رہ گیا ہے۔ بوڑھے چل بسے۔ تو ہندی بھاشا کا نام ایک دم مٹ جائے گا۔ اس دویپ کے باسی گرانا انتا ٹوڈوگ آدمی دویپ ہیں۔ اتنا بھی بھارتیہ بستے ہیں۔ جو کیول اتنا ہی جانتے ہیں۔ کہ اُن کے پورکھ بھارتیہ تھے۔ اور اُن کا دھرم ہندو رہا تھا۔ تتھا اُن کی بھاشا ہندی رہی۔ بس برٹش ویسٹ انڈیز کے اسی دویپ میں سب سے ادھک ہندوؤں کی آبادی ہے۔ اب تک اس دویپ میں کہیں بھی آریہ سماج کی کوئی سنستھا نہیں ہے۔ یہ تو ستر آریہ سماج کی کچھ پوچھا ہے جس سے نیچے نوبوک لوگ بچے ہوئے ہیں:۔

نوبوکوں میں پرچار

میرے آ جانے سے نوکوں میں بہت ہی ہل چل ہے۔ نوبوکوں کو آشا ہو گئی ہے۔ کہ اب یہ دویپ ویدک دھرم کا روشنائی کیندر بن جائے گا۔ تتھا عیسائی ہونے کی پرگتی رک جائے گی۔ اور عیسائی بنے ہوئے لوگوں کو ہم واپس کر لیں گے۔ ترینیڈاڈ کے ہر دیوں میں میرے آگمن سے آشا ہو گئی ہے۔ کہ شاید میں اُن کی رونیتی پر کوئی آگھمان کرنے آیا ہوں۔ سننے میں آیا ہے۔ کہ کچھ عیسائی مشنری بھی گپت سوچا کر رہے ہیں۔ کہ کہیں سچ اس دویپ میں آریہ سماج کی جڑ جم گئی تو ویسے رہیں ان کے بھی یہ پنتھ۔ ان کا صفایا کر دے گا:۔

کہ "آ گئے ہیں تیرے در پہ تو کچھ کر کے ہٹیں گے
یا ملی ہی ہو جائیگا یا مر کر اُٹھیں گے"

پرماتما کی کرپا سے میرے ایک ماس کے ادھک دگاتار پرچار کا یہ پھل ہوا۔ کہ سمست دویپ میں ہلچل سی پھیل گئی ہے۔ میرے وچار میں نانا پرکار کے وچار پھیل رہے ہیں۔ کتنی ہی دسشت پرکرتی کے سرتبنتیوں کی تو چیشٹا ہے۔ کہ مجھے اس دویپ سے نراست کرانے کا پربندھ کیا جائے۔ نزار بھئی گورنر کے پاس درخواست بھی دی ہے۔ کہ میں آریہ سماجی ہوں۔ میں یہاں آریہ سماج سنگھٹن کرنے آیا ہوں۔ اور آریہ سماج کے سنگٹھن سے دویپ میں بڑی ہلچل ہو جائے گی۔ اتیادی۔ پرنتو پرماتما کی کرپا ہے۔ کہ دشمنوں کی شکتی نربل ہو رہی ہے۔ نوبوکوں کے ہردیہ منگلمان پر پہلے ادھ جمایا ہے۔ آشا کی لہریں اُن کے ہردیوں میں ہلا رہے مار رہی ہیں۔ اس دویپ میں سماج سنگھٹن کرنے کا وچار پکا ہو گیا ہے۔ آشا ہے ایک سماج مندر ۶۰×۵۰ کا بنانے کا نشچے ہو گیا ہے۔ بھومی مل گئی ہے۔ مندر زمان ارتھ فنڈ ایکتر کرنے کا پربندھ ہو رہا ہے:۔

امریکن لیڈی کا ایثار

تمہیں یہ جان کر پرسنتا ہو گی۔ کہ ایک امریکن مہیلا نے جو نیو یارک نواسنی ہے۔ اور جس نے حال ہی میں میرے سمپرک سے ویدک دھرم میں پرویش کیا ہے۔ مندر بنانے تتھا اس دویپ میں ویدک دھرم کے سپھائی روپ سے پرچار ارتھ کاریہ میں ہر پرکار سے سہایتا دینے کا وچن دیا ہے۔ آشا ہے۔ کہ کتنی ہی گوری جاتی کے لوگ تتھا ہو سنکھیک نیگرو بھی ویدک دھرم میں سملت ہو جائیں گے۔ مجھے تو آشا ہوتی ہے کہ ہزاروں عیسائی پھر سے لوٹ آئیں گے۔ کیا اچھا ہوتا کہ چھوٹا ناگپور میں جو عیسائیوں کا گڑھ بنا ہوا ہے۔ آریہ سماج کے کاریہ کا وستار کیا جاتا۔ بنس ورش میں کیول ایک آریہ سماج مندر بنا لیتے اور سپتاہ میں دو چار مکھیا مل کر "بہتے جگدیش ہرے" گا لینے سے جاتیہ سنرکشن کا کاریہ کدا پی سمپادن نہیں کیا جا سکتا۔ سچا کاریہ تیاگ اور تپ ہے۔ محلہ محلہ میں پرچار کا پربندھ کراؤ۔ تتھا رانچی ہزاری باغ آس پاس کے گراموں میں کول جاتی کو ویدک دھرم کا سندیشہ پہنچاؤ۔ پرچار

سمواد ← کالم

پرشن از ماسٹر سوہن لال جی مینیجر جاگی:۔ رشی دیانند یجرویدا بھاشیہ ۱۹ منتر ۸۱ کا بھاشیہ کرتے ہوئے کار تھ "مانس اور بھجا ہوا سوکھا ان آدمی ہوم کرنے کو گیہ... نہیں ہوتا" ایسا لکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس سنسکار میں جلا جا ہوم کیا جاتا ہے۔ وہ وید ورودھ ہے۔ ایک رگ وید کا منتر اور ایک انیہ گرنتھ کا واکیہ چھوڑ کر باقی پارسکر کے واکیوں کے پہلے اوم شبد لگا کر اور ان کو منتر کہہ کر یہ ودھی کرنا وید ورودھ کارروائی ہے:۔

اُتر از سوامی سوتنترانند جی:۔ یجروید کے ادھیائے ۱۹ منتر ۸۱ میں جو بھاوارتھ دیا ہے۔ اس میں لکھا ہے (مانس۔ بہار سکھٹے سے بھی بدارتھ وسنکھیا آدی گن رہت) ہون میں استعمال نہ ہوں۔ اس میں جو گن لکھے ہیں۔ وہ لاجا میں نہیں ہیں۔ اس لئے لاجا شبد کے معنی جو سوکھا ان کیا ہے۔ وہ ان گنوں والے اناج کے لئے ہے۔ نہ کہ لاجا وا چک دھان کے لئے۔ کیونکہ اتھروید میں "لا شبد" کانڈ ۱۴ سوکت ۲ منتر ۶ میں ہے۔ اس کے معنی سب لاجا ہی کرتے ہیں۔ اس لئے لاجا ہوم ضرور ہونا چاہئے:۔

پارسکر وا کیوں کو منتر نہیں بتایا ہے۔ ان میں منتروں کی پرتیکیں ہیں۔ اور یہ سب ودھی پارسکر کی نہیں ہے۔ جیسا کہ باقی گرہن کے منتر پارسکر میں جو نہیں ہیں۔ اور شادی کا پرکرن رگ وید اور اتھروید میں ملتا ہے۔ بہت کچھ وہاں سے لیا گیا ہے۔ اور ان کو کہیں زدھی میں پریوگ کیا ہے۔ البتہ جو پہلے منتر ہیں جن سے آہوتیاں دی جاتی ہیں۔ وہ اور شاکھاؤں کے بھی ہیں:۔ باقی سوال رہ جاتا ہے۔ کہ ان کو منتر کیوں لکھا گیا۔ ان کو کرم کانڈ کی سوتر منتر لکھتے ہیں۔ وہاں منتر شبد سے وید منتر ارتھ نہیں ہوتا ہے۔ یہی سنسکار ودھی میں ہے۔ اور یہی سمجھنا چاہئے:۔

کاریہ کے وستار کی ریتی عیسائی مشنریوں سے سیکھو:

مصنوعی تولیدگی

امریکہ میں (Test Tube) دوارہ بچے پیدا کرنے کی پرتھا بڑے زوروں سے پھیل رہی ہے۔ اس میں آشچریہ کی کوئی بات نہیں ہے۔ وچار کرکے دیکھو گے۔ تو پتہ لگے گا۔ کہ ہرشی دیانند دوارہ بنائے ہوئے سدھانت کی اور لوگوں کی سوچ کی پروشٹی ہو رہی ہے:۔ ... (Test tube) دوارہ سنتان اُتپن کرانا ایک پرکار کا نیوگ ہے۔ نیوگ میں تو استری پرش کا سمپرک ہوتا ہے۔ اور گربھادھان کی کریا سمپادن کی جاتی ہے۔ (Test tube) کی کریا میں جو ودواہت استری جس کا پتی نپنسکتا آدی دوشوں سے سنتان اُتپادن میں اسمرتھ ہے۔ تتھا ودھوا استری یا کوئی کنواری یدی چاہے۔ کہ اس کے ہاں سنتان ہو۔ تو انیہ پرش کا ویریہ دان لیتی ہے۔ کسی سوستھ پرش کے ویریہ کو (Test tube) میں لے لیا جاتا ہے۔ اور اسی ویریہ کو استری کے گربھاشیہ میں کرتم رِیتی سے ڈال دیا جاتا ہے۔ اگر گربھ ٹھہر جاتا ہے۔ ویریہ کے دینے والے پرش کو بیس ڈالر تک اُس کے ویریہ کا مول مل جاتا ہے:۔

اس دویپ میں بارہ ماس بسنت رتو کی بہار ودیمان رہتی ہے۔ بیچ بیچ میں ورشا ہو جایا کرتی ہے۔ نہ تو ادھک گرمی پڑتی ہے۔ اور نہ سردی۔ یہ تو اتینت ہی سہاونی ہے۔ ٹرینیڈاڈ بھی چھوٹا اتینت ہی رمنیک تتھا پراکرتک سوندریوں سے سُسنجت ہے۔ یہاں کے لوگ بھارت جانے کی کیوں چنتا کرنے لگے۔ لوگوں کو جگہ اور زمین مل گئی۔ بال بچے ہو گئے۔ بہو سنکھیک ایسے لوگ ہیں۔ جن کی چوتھی پانچویں پیڑھی بیت رہی ہے۔ بھارت جانے کی بات تو دُور رہی۔ یدی ہردیہ میں بھارت کی سمرتی بنی رہے۔ تو وہ بھی بہت ہے۔ اس دویپ میں آریہ سماجوں کی ستھاپنا تتھا سپھائی پرچار کی ویوستھا پر بیوپار کے لئے پرستھان کرنے کا وچار ہے۔ ورت ہوا ہو گا۔ کہ ٹوبیگو گویا تتھا برٹش گیانا میں سپھائی پرچار کی ویوستھا کر آیا ہوں۔ سارو دیشک سبھا کی سیوا میں ۸۳ پونڈ بھجوا دیئے ہیں۔ تتھا پرچار ارتھ وہاں اور بھی دھن سنگرہ ہو رہا ہے۔ میرے سمست پریت لوگوں کو میرا نمستے کہنا۔

تمہارا شبھ چنتک
ابودھیا پرشاد

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں:۔ (منیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کے آٹھویں سالانہ جلسہ کے مختصر حالات

امسال کنیا گوروکل ڈیرہ دون کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰-۳۱ دسمبر اور یکم جنوری کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔

جس میں پرسدھ آریہ سنیاسی مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج - شری پنڈت چموپتی جی ایم - اے آچاریہ گوروکل کانگڑی - پنڈت رام چند جی دہلوی - پنڈت وشوناتھ جی ایم - اے - پنڈت ستیہ برت جی سدھانت النکار مشہور سناتن دھرمی نیتا پنڈت نکی رام جی شرما - پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار - شریمتی ودیاوتی جی وشاردا - شریمتی چندر پربھا جی ودیا النکرتا نے شمولیت فرمائی - اور آپ نے منوہر بھاشنوں سے بھارت کے دور و نزدیک سے آئی ہوئی جنتا کو کرتارتھ کیا - باوجود کافی سردی کے حاضری پچھلے سالوں سے بہت زیادہ ہوتی رہی - اور کئی لیکچروں میں تو تل دھرنے کو جگہ نہ رہتی تھی - اُمید کی جا سکتی ہے - کہ آئندہ جب کہ جلسہ اچھے موسم یعنی اکتوبر میں ہوا کریگا تو حاضری اور بھی زیادہ ہوا کرے گی - اور موجودہ پنڈال ناکافی ثابت ہوگا ؀

۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء کی کارروائی

۲ بجے سے ۵ بجے تک ننھی بالکاؤں کا چناؤ ہوا ؀

۲۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کی کارروائی

صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک ایشور پرارتھنا اور ہون - ۹ بجے سے ۱ بجے تک دیوبانی سمیلن زیر صدارت شریمتی سوشیلا دیوی جی کاویہ تیرتھ منعقد ہوا - جس میں برہمچاری دیدوتی نے سنسکرت میں ایک مضمون "سنسکرت ساہتیہ میں ناری کا استھان" پر پڑھا - مضمون نہایت عمدہ زبان اور قابلیت سے لکھا گیا تھا - کنیا نہایت فصیح اور شدھ اچارن سے پڑھ رہی تھی - حاضرین پر ایسا اثر ہوا - کہ خواہ مخواہ یہ بات دلوں پر منقش ہوئے بغیر نہ رہ سکی - کہ اتنی چھوٹی عمر میں اتنی قابلیت - پھر اس کے بعد ایک نہایت ہی اعلےٰ مضمون "Topic of the day" ہندوستان کو گاندھی کی ضرورت ہے - یا ہٹلر کی پر کنیاؤں میں واد وواد سنسکرت میں ہوا - تیرہ تیرہ اور سولہ سولہ برس کی کنیاؤں کو اس قدر مشکل مضمون پر کمال خوبی اور فصاحت سے بولتے دیکھ کر اور پھر وہ بھی سنسکرت میں حاضرین کو ست یگ کا نظارہ یاد آجاتا تھا - جس زمانہ میں استری پرش سنسکرت ہی میں بات چیت کیا کرتے تھے ؀

اس کے بعد ۱۲ بجے سے ۱ بجے تک شریمتی چندر پربھا جی ودیا النکرتا کا منوہر اور پربھاوشالی ویاکھیان ہوا ؀

بعد دوپہر کارروائی ۱½ بجے سے بھجنوں کے ساتھ شروع ہوئی - اور دو بجے سے تین بجے تک سرسوتی سمیلن کی پہلی بیٹھک ہوئی - پردھان پنڈت چموپتی جی چنے گئے - اور کماری دیپتی دیوی ودیا النکرتا نے ایک دلچسپ مضمون بعنوان "ہندی ساہتیہ کا" تھا - وہ خود اپنی تعریف میں بول رہا تھا - مضمون بڑی تحقیق اور وسیع مطالعہ کے بعد لکھا گیا تھا - ہندی شعرا کی چنی ہوئی کویتاؤں کو نہایت خوبی سے پیش کیا گیا تھا - اس کے بعد پنڈت وشوناتھ جی کی زیر صدارت سرسوتی سمیلن کی دوسری بیٹھک ہوئی - جس میں برہمچارنی شانتا دیوی نے سنسکرت میں "لاکھ دھیلو ویدؤ" پر مضمون پڑھا - اور نہایت خوبی سے ثابت کرنے کا یتن کیا - کہ کس طرح دید انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں مفید اور ضروری ہے - جوابات نہایت موزوں اور بہترین طریقہ پر پیش کئے گئے تھے - اس کے بعد ۴ بجے سے ۵ بجے تک سرسوتی سمیلن کی تیسری بیٹھک زیر صدارت شری پنڈت ستیہ برت جی ہوئی - اس میں برہمچارنی برہم وتی نے "ورن ویوستھا" پر اپنا مضمون پڑھا اور بتلایا - کہ سماج کا سنگٹھن ورن ویوستھا کو اپنانے ہی سے ہو سکتا ہے - چونکہ کارروائی چھ ساڑھے چھ بجے تک ہوتی رہی - اس لئے رات کی کارروائی ملتوی کر دی گئی ؀

۳۰ دسمبر ۱۹۳۴ء کی کارروائی

صبح کارروائی ۸ بجے سے ہون اور ایشور پرارتھنا سے شروع ہوئی - اس کے بعد پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا منوہر اپدیش ہوا - سوا دس بجے سے بارہ بجے تک سماورتن سنسکار ہوا - اور ادم کے جھنڈے کے لہرانے کی رسم ادا کی گئی - کنیائیں مل کر ایک نہایت پُرجوش کرتویہ پرائن بنیا اور جھنڈے کی نشان کو قائم رکھنے کے لئے یتن کرنے کا مدھر گیت گا رہی تھیں - تین نئی سناتکاؤں کو ڈگریاں دی گئیں - آچاریہ ودیاوتی جی سیٹھ بی - اے نے الوداع کے وقت نہایت موزوں الفاظ میں پُرنم آنکھوں سے اُپدیش دیا - اور برسوں کے کُل کے ناطہ اور پریم کی یاد دلا کر نصیحت کی - کہ گوروکل کو ان سے بہت آشائیں ہیں - ان کو کرتویہ پرائن ہونے کا آدیش کیا - اور دیش دھرم اور جاتی کے اُدھار کا بیڑا اُٹھانے پر پریرت کیا - برہمچارنیوں کا سواگت کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو جی اور شریمتی چندر پربھا جی ودیا النکار نے نہایت موزوں الفاظ میں ان کا کاریہ کھیتر میں سواگت کیا - اور آچاریہ جی کے اُپدیش اور نصیحت پر عمل کرنے اور دڑھ رہنے کی نصیحت کی - اور جواب میں تینوں کنیاؤں نے ان نصیحتوں کو گرہن کرتے ہوئے کی پرتگیائیں کیں اور ماتا اور کُل کی سیوا کا پربھاؤ لیا - شری نارائن سوامی جی نے انہیں آشیرواد دی - شری آچاریہ رام دیو جی نے بھی کرتویہ پرائن پر کئی پر دیتے کا اپدیش دیا - گوروکل شکشا کیسی ہو سکتے - اور تینوں سناتکاؤں نے ایک ایک سال کے لئے کُل کی سیوا کا پرن کیا - پنڈت نکی رام جی نے زبردست بھاشن دیا - اور اس بات پر نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ ان کا یہ خواب کہ وہ کبھی کنیاؤں کو بھی یگیہ پرشنوں کو بھی وید منتروں کا اچارن اور سوادھیائے کرتے دیکھ سکیں گے - حقیقت میں بدل گیا - برہمچارنیاں نہایت مدھر سُر سے وید منتروں کا شُدھ اچارن کر رہی تھیں ؀

دوپہر کی کارروائی ۱½ بجے بھجنوں کے ساتھ شروع ہوئی - اور پونے دو بجے سے سوا تین بجے تک آل انڈیا انٹر کالجیٹ ڈیبیٹ ورن آشرم نام سوشلزم مضمون پر ہوئی - پردھان پنڈت نکی رام جی شرما چنے گئے - اور جج پنڈت ستیہ برت جی اور رائے بہادر دیوان بدری داس جی تھے - کنیاؤں نے دنیا بھر کی سوشلزم موومنٹوں کے نقائص اور فوائد کا ورن آشرم کی خوبیوں سے مقابلہ کرتے ثابت کیا - کہ سنسار کا اُدھار اگر ہو سکتا ہے - تو صرف ورن آشرم کے اپنانے اور آدرش نبھانے سے - اس کے بعد ۴ بجے سے ۵ بجے تک شری آچاریہ رام دیو جی نے اپیل کی - اپیل پر ۲۶ ہزار روپیہ نقد اور ۴ ہزار وعدوں کے پراپت ہونے اُمید کی جا سکتی ہے - کہ گوروکل شکشا کے پریمی خوب تن - من اور دھن سے گوروکل کی سہائتا کریں گے - تاکہ گوروکل کی ادھوری سکیمیں پایۂ تکمیل تک پہنچ سکیں ؀

اس کے بعد شری پنڈت نکی رام جی شرما کا "استری شکشا" پر منوہر ویاکھیان ہوا - انہوں نے آریوں کی توجہ اس امر کی طرف دلائی کہ ان کو ویدوں کے ودیانک بھاشیہ سستے داموں پبلک میں پیش کرنے چاہئیں - تاکہ جو کمی بری طرح محسوس کی جا رہی ہے پوری ہو سکے - آپ نے آریہ سماج کے ریفارمز کے کام کی تعریف کرتے ہوئے کنیا گوروکل کی شکشا پرنالی کی مگدھ کنٹھ سے پرشنسا کی ؀

رات کو پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا منوہر ویاکھیان ہوا - جس کا جنتا پر بہت عمدہ پربھاؤ پڑا ؀

۳۱ دسمبر ۱۹۳۴ء کی کارروائی

صبح کارروائی یگیہ اور ایشور پرارتھنا سے شروع ہوئی - پونے نو سے ساڑھے نو بجے تک شریمتی ودیاوتی جی وشاردا کا اُپدیش ہوا - پھر ساڑھے نو بجے سے سوا دس بجے تک کماری سوشیلا دیوی نئی سناتکا کا ویاکھیان ہوا - سوا دس بجے سے سوا گیارہ بجے تک ورن آشرم پر پنڈت ستیہ برت جی سدھانت النکار کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا - اور نہایت عمدگی سے پبلک پر واضح کیا - کہ موجودہ دنیا کی اشانتی اور [illegible] دنیا کی طرف ودر دکھوں کی خود غرضی سے رہے ہیں - کیونکہ جیون کی بے قاعدگی ہے - ورن آشرم ان تمام اشانتیوں اور بے ترتیبیوں کا ایک مات حل ہے ؀

گیارہ بجے سے پونے بارہ بجے تک پنڈت چموپتی جی کا ویاکھیان ہوا - جس میں انہوں نے آریوں کی توجہ وید پرچار کی طرف مبذول کی - اور اپیل کی کہ وہ اس کا سوادھیائے کریں - اور ویدوں کو اعلےٰ بنانے کا یتن کریں ؀

دوپہر کی کارروائی ڈیڑھ بجے سے دو بجے تک بھجنوں سے شروع ہوئی - اس کے بعد دو بجے سرسوتی سمیلن کی چوتھی بیٹھک ہوئی - جس میں پردھان پنڈت چموپتی جی تھے - پنڈت جی کی صدارت میں برہمچارنی ساوتری نے "وید بھاشیہ شیلی" پر اپنا مضمون پڑھا - اس میں نہایت خوبی سے سائن [illegible] دھرا کی اتہاسک بھاشیہ کاروں کی بھاشیہ شیلی کی ترٹیوں کو دکھاتے ہوئے اس بھاشیہ شیلی کی خوبیوں کو پبلک پر واضح کیا - اور پنڈت جی نے صدارتی تقریر میں نہایت وضاحت سے مضمون پر روشنی ڈالی ؀

اس کے بعد شری پوجیہ نارائن سوامی جی مہاراج کا ایک منوہر اپدیش ہوا - اور اس کے بعد شریمتی ودیاوتی وشاردا اور شریمتی شنو دیوی جی سابق پرنسپل کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا ویاکھیان ہوا - اور اس کے بعد پنڈت رام چند جی دہلوی کا پربھاوشالی لیکچر ہوا - رات کو سنگیت سمیلن زیر صدارت پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار منعقد ہوا - جس میں سہارنپور اور باہر سے آئے ہوئے پرسدھ گائکوں نے حصہ لیا - اور اپنے کمال دکھائے ؀

یکم جنوری ۱۹۳۵ء کی کارروائی

صبح ہون اور ایشور پرارتھنا کے بعد کنیاؤں نے گان کے کمال دکھائے - اور استری کانفرنس منعقد ہوئی - جس میں مشہور ہوگیہ دیوی استریاں سمپلت ہوئیں - اور استری جاتی کی اُنتی اور استری شکشا سمبندھی وچار ہوئے ؀

اس کے بعد کنیاؤں نے جسمانی کھیل دکھائے - چھرا - لاٹھی اور مرہٹی کے کھیل دکھا کر استریوں کو (صرف استریوں کے لئے ہی تھا) یہ ظاہر کیا - کہ کنیاؤں کے سواستھ اور شریر کو اعلےٰ بنانے کے لئے گوروکل میں کیا کیا انتظام کیا جا رہا ہے ؀

نوٹ - اس موقع پر ۳۵ نئی کنیاؤں کو داخل کیا گیا ؀

نویدک - ہنسی علاولپوری پربھی

نام کرن سنسکار :- پنڈت ارجن دیو جی کی پتری کا نام کرن سنسکار پورن سماروہ کے ساتھ ۲۶-۱۲-۳۴ کو منایا گیا - اور نام شاردا دیوی رکھا گیا - اور گوروکل نواسی اور شہر کے معززین کا بھوجن سے ستکار کیا گیا - اور مبلغ دو روپیہ آچاریہ کو اور [illegible] روپیہ گئوشالہ کو دان دیا گیا ؀

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

لوہڑی کا تیوہار کیسے منایا جائے؟

(لیکھک۔ شری ہیتیشی علاوپوری پریمی۔ ڈیرہ دون)

جہاں اور تیوہار رکھشا بندھن۔ دسہرہ۔ بسنت پنچمی۔ دیوالی شورانزی۔ ہولی اور جنم اشٹمی وغیرہ ہندوؤں میں منائے جاتے ہیں۔ وہاں ان میں سے ایک لوہڑی کا تیوہار بھی ہے۔ ویدک کال میں ان تیوہاروں کو منانے کی کیا رکھشا تھی۔ کیا آدیش تھا۔ یہ سب باتیں ہم بھول گئے۔ اور گیان کے اندھکار میں "لکیر کے فقیر" کے مصداق ان کو بغیر اصلیت کے جانے منائے چلے آئے۔ اور ہر برس مناتے ہیں۔ پچھلے سال بھی لوہڑی کا تیوہار آیا تھا۔ جیسے منایا تھا۔ لیکن تیوہاروں کو منانے کا جو اہم مقصد ہے۔ وہ ہمارے دلوں اور دماغوں سے دور ہو چکا ہے۔ تیوہار کسی نہ کسی مہان ویکتی کی یادمیں کسی کی شہادت پر یا کسی اور ہی خاص اُدیش مثلاً موسموں کی تبدیلی۔ دیش۔ دھرم اور جاتی کی اُنتی کی بڑھتی کو مدِنظر رکھ کر منائے جاتے ہیں۔ لیکن جب ہم موجودہ زمانہ میں ان تیوہاروں کو منانے کا رائج شدہ طریقہ دیکھتے ہیں۔ تو سوائے رسم پوری کرنے یا فضول خرچی اور عیش کے کچھ نظر نہیں آتا۔ اصل مقصد ادھنس ہو گیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے بھائی تیوہاروں کو مناتے وقت ان کے واستوک اُدیش کو نظر انداز نہ کرتے ہوئے ان کو اصلی روپ میں منانے کی کوشش کیا کریں۔

موجودہ رائج شدہ طریقہ

لوہڑی کو منانے کا موجودہ رائج شدہ طریقہ کیا ہے۔ جن گھروں میں لڑکا پیدا ہوا ہو۔ یا منگنی یا شادی ہوئی ہو۔ ان گھروں میں بچوں سے لے کر جوان لڑکے اور لڑکیاں گڑ چاول اور پیسے تک مانگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور تیوہار سے ایک دو مہینے پہلے ہی یہ کام شروع ہو جاتا ہے۔ اور تیوہار کے دن رات کو بڑے بڑے لکڑیوں اور اُپلوں کے ڈھیروں کو آگ لگا کر ان کے اردگرد سب لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ اور ریوڑیاں کھاتے ہیں۔ گنے چوستے ہیں۔ رس کی کھیر پکتی ہے۔ مکی کی روٹی اور سرسوں کا ساگ بنتا ہے۔ اور سب کھاتے ہیں۔ اور گاتے بجاتے ہیں۔ بس یہی لوہڑی کا تیوہار ہے۔ اور یہی ہندوؤں کے منانے کا طریقہ ہے۔

لوہڑی کیسے منائی جائے؟

لیکن ویدک کال میں کیا ہوتا تھا؟ یہ موسم سرما کے شروع میں گندم بوئی جاتی ہے۔ اور وہ برکھا میں ہی فصل کے لئے کسان لوگوں کو بارش کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ اور اسی مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر بڑے بڑے یگیہ ہوا کرتے تھے۔ اور اس ماہ کی آخری تاریخ کو آخری آہوتی ڈالی جاتی تھی۔ براہمنوں کو دان دیا جاتا تھا۔ بچوں میں مٹھائی بانٹی جاتی تھی۔ اور اس سے دوسرے دن ماگھی کا میلہ ہوتا تھا۔ خوشیاں منائی جاتی تھیں۔ یہ تھا طریقہ اور مقصد اس تیوہار کے منانے کا۔ لیکن اس کا اب بھرشٹ روپ صرف مانگنے اور لکڑیوں کے جلانے تک ہی محدود رہ گیا ہے۔ موجودہ زمانہ کے حالات تقاضہ کرتے ہیں۔ کہ اپنے بچوں اور بیٹوں کے اخلاق کو ٹھیک بنانے اور ان کو پوتر دھارمک رنگ میں رنگنے کے لئے گھر میں دونوں کال سمپلت سندھیا۔ ہون۔ وید سوادھیائے اور کتھا کیرتن ہو۔ مگر یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے۔ کہ جب والدین ہی دھارمک فرائض سے گمراہ ہیں۔ تو بیٹے کہاں سے دھارمک ہوں گے۔ پرماتما نے انہیں الہام دیا کہ وہ خود بخود دھرم اور دھارمک ہو جائیں گے۔ دنیا میں دو راستے ہیں۔ جب انسان اس دنیا میں آکر ہوش سنبھالتا ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ جب سمجھنے اور سوچنے کی شکتی کو حاصل کرتا ہے۔ تو اس کے آگے دو راستے ہوتے ہیں۔ ایک بھوگ کا اور دوسرا تیاگ و دھرم کا۔ لیکن منشیہ کی پرورتی قدرتاً الطبع بھوگ ولاس۔ آرام طلبی اور عیش و عشرت کی طرف ہوتی ہے۔ ایسے کھشنک آنند میں ہی اپنے فرائض اور اصلی آنند بھول جاتا ہے۔ ایسے حقیقی آنند کو ڈھونڈنے یا حاصل کرنے کی طرف رغبت۔ کوشش یا ضرورت کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ ایسے آرام طلبی۔ عیش پرستی اور بھوگ ولاس میں لے جانے والا من چنچل ہے۔ وہ مایا کے فریب میں پھنس جاتا ہے۔ تیاگ۔ قربانی اور دھارمک کرتے فرائض کو جوانی کے نشہ میں اور دوست کے مد میں بھول جاتا ہے۔ پھر بڑھاپا کس لئے ہے؟ ــ پرماتما کی یاد بھی آتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تمام تیوہاروں کے اصلی روپ بگڑ کر صرف خوشی۔ کھانے پینے اور موجیں اڑانے کے سادھن رہ گئے ہیں۔ ان کا واستوک روپ معدوم ہو گیا ہے۔ لیکن والدین کا فرض ہے۔ کہ وہ جہاں اپنے بچوں کے جیون اعلیٰ۔ آدرش اور دھارمک بنا دیں۔ وہاں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف پوری توجہ دیں۔

وید کا سوادھیائے۔ روزانہ سندھیا اور ہون

میں اپنے آریہ بھائیوں سے اپیل کروں گا۔ کہ اگر واقعی وہ آریہ سماجی اور ہندو ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ رام۔ کرشن حقیقت اور رشی دیانند کے انویائی کہلانے میں فخر سمجھتے ہیں۔ اور تیوہاروں کو ٹھیک منانے کی خواہش مند ہیں۔ تو امسال لوہڑی کا تیوہار اسی بات کو شروع کر کے منائیں۔ کہ آج سے وید سوادھیائے (اس کے لئے "ویدک وِتّے") کا پرن لیں۔ اور گھر میں بڑے یگیہ کریں۔ اور روزانہ سمپلت سندھیا اور ہون کرنا آرمبھ کر دیں۔ اور خوب دان دیں۔

آج کل دان کا سب سے بڑا طریقہ نوجوانوں کی بیکاری کو دور کرنے کے لئے دینا۔ اور دوسرا ویدک لٹریچر کو دیسی بھاشاؤں میں ترجمہ کرنے کے لئے دینا ہے۔ اس دن آپ دان دیں۔ اور ویدک مشن ڈیرہ دون کو دان دیں۔ جو کہ بیکار نوجوانوں کا سہایک اور انڈسٹری سکھلانے اور چلانے کا پرچارک ہے۔ اور آپ دان دیں منتری دیانند گرنتھ پرچارک منڈل ڈیرہ دون کو جو سنیار تھ پرکاش غیر آریہ سماجیوں میں مفت بانٹتا ہے۔ کیونکہ ایک لاکھ کاپی بانٹنے کے لئے دھن کی ضرورت ہے۔ بنیاولی منتری سے منگوا لیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے۔ تو صحیح معنوں میں آپ تیوہار منائیں گے۔

تمام ضروریاتِ زندگی

سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب جہیز سامان ہنسپتال مختلف لوہاران ترکھان زرگران موچی۔ حجام کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات سبز و خشک۔ لیتہ۔ بادام کشمش چلغوزہ اخروٹ۔ گچھیاں وغیرہ کھمبیاں۔ پاپڑ۔ پھلوڑیاں۔ لونگ۔ ہڑ۔ دھسہ۔ زعفران کستوری ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ و زیرہ سفید۔ سلاجیت مصفیٰ ادویات پنساری نسخہ جات مفرد و مرکب غرضیکہ تمام اشیاء جو آپ کو درکار ہوں۔ ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں۔

خوشبو کی لپٹیں لانے والی

ہون سامگری
بھگوان دھوپ

نرخ بغرض خریداران

ہون سامگری فی من ۱۲/- بھگوان دھوپ فی من ۔/-

نوٹ:۔ دس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات اور نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریاتِ زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں۔

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

صبح کے ناشتہ کے ساتھ ہی طاقت بھر لو!

آپ سردیوں میں اپنے صبح کے ناشتہ کے ساتھ مندرجہ ذیل اکسیر تیار کردہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی ایک گولی کھا لیا کریں۔ تو یقیناً بہت ہی فائدہ اٹھاویں گے۔

اکسیر طلا سستی۔ کمزوری ہر قسم کی دور کر کے پھرتی چستی لاتی ہے۔ بوڑھے کو جوانی کا لطف دکھاتی ہے۔ جوانوں کے اندر طاقت اور ہوشیاری بھر دیتی ہے۔ امراض مخصوصہ مردان کی یہ تمام دوائی ہے۔ جریان۔ سرعت و کثرت احتلام کو مفید پڑتی ہے۔ صبح کے ناشتہ کے وقت چاء یا دودھ کے ساتھ جس کے بھی آپ عادی ہیں۔ اسکو کھا لیا کریں۔ اور پھر اس کے اثر کو آپ ملاحظہ فرماویں۔ زیادہ ضرورت ہو تو ایک گولی تیسرے پہر یا رات کو بھی کھا لیا کریں۔ قیمت ۴۸ گولی چار روپے (للعہ) ۲۲ گولی دو روپے (عہ) نمونہ ۸ گولی ۔

طلاء بیرونی استعمال کے واسطے ہے۔ جب نسوں اور پٹھوں میں نقص واقع ہو گیا ہو تو اس طلاء کی بیرونی طور پر مالش کرنی چاہئے۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے (صمر) نمونہ ایک روپیہ چار آنے (عہ)

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوا لیں!

خط و کتابت کا پتہ: امرت دھارا ۳۲ لاہور۔ المشتہر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سا ماجک سماچار

کمالیہ پولیس کے خلاف پروٹسٹ:-

آریہ سماج قرول باغ دہلی کی یہ سبھا وار میٹنگ تھانیدار کمالیہ کے اس رویہ کے برخلاف کہ جس نے آریہ سماج کمالیہ کے سنکیرتن کو آگے بڑھنے سے روک دیا - صدائے احتجاج بلند کرتی ہے - اور اس کو دھرم پرچار میں ناجائز مداخلت سمجھتی ہے - اور افسرانِ بالا سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ تھانیدار مذکور کی اس غیر قانونی کارروائی کے خلاف پورا پورا ایکشن لے کر حملہ آریہ سماجیوں کو مطمئن کریں ؛

(ستیہ پال منتری آریہ سماج قرول باغ - دہلی)

"کلجگی رشی لمبر" کے خلاف پروٹسٹ:-

۶ر نومبر ۱۹۳۴ء کو بروز اتوار آریہ سماج ہذا کے ستسنگ میں پنڈت رلا رام ایڈیٹر "سناتن دھرم پرچارک" امرتسر کے خلاف جس نے "کلجگی رشی لمبر" کے پرچہ میں رشی دیانند جی مہاراج کے برخلاف بیہودہ بکواس کی ہے - ناراضگی کا اظہار کیا گیا - اور گورنمنٹ سے التجا کی گئی کہ وہ اس شخص کے خلاف مقدمہ چلا کر اس کو مناسب سزا دیوے ؛

(ستیہ پال پاندھی اُپ منتری آریہ سماج نکگڑھ چوڑیاں)

مرتک سنسکار:- ۳ر جنوری ۱۹۳۵ء کو لالہ مہنت رام جی کی ماتا کا دیہانت ہو گیا - ۱۱ بجے ارتھی کا جلوس نکالا گیا - پہلے ہندو بینڈ تھا - پھر ہندو نوجوانوں کی ڈنڈا پارٹی - اور اس کے بعد ہر دو آریہ سماجوں کی بھجن منڈلیاں تھیں - ارتھی پھولوں سے سجی ہوئی تھی - عورتیں اوم نام کی مہا گا رہی تھیں - آٹھ ودوان پنڈتوں نے سنسکار ویدک ریتی سے کروایا - اس مرتک سنسکار میں سب سے وشیش بات یہ تھی کہ آہوتی ڈالنے والی عورتیں ہی تھیں - تقریباً پچاس عورتوں نے سنسکار کرنے میں سرگرمی سے حصہ لیا ؛

(برج لال منتری آریہ سماج فیروز پور شہر)

آریہ سماج تیمار پور دہلی کے سماچار:-

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی اردھ شتابدی جبولتسو کے سلسلہ میں آریہ سماج تیمار پور میں ۱۷ر دسمبر ۱۹۳۴ء تا ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۴ء ۶ سات دن ساڑھے سات بجے سے ساڑھے نو بجے شام تک پنڈت ستریندر جی شرما کاویہ بھوشن نے اپنشد کی کتھا کی - حاضرین کی تعداد زیادہ ہوا کرتی تھی - نیز پنڈت جی کا بید منتروں کی سرل ویاکھیا کرنے کا ڈھنگ بڑا موثر اور دلکش تھا - لہٰذا حاضرین پر اس کا بہت اچھا پربھاو پڑا ؛

(رام داس منتری آریہ سماج تیمار پور)

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کا سالانہ چناؤ

ادھیکاریوں کے اسمائے گرامی:- ۱ پردھان بابو مدن موہن جی سیٹھ ایم۔اے ایل ایل۔بی۔ بلند شہر ۲ اپ پردھان پنڈت دھرم دیو جی شاستری نہٹور کنونشن کالونی پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ایم۔اے۔ پریاگ اور ڈاکٹر شیام سروپ ستیہ برت ٹاؤن ہال بریلی ادھشٹاتا رکھشا ندھی وبھاگ اور پنڈت راش بہاری جی گنیش گنج لکھنؤ ادھشٹاتا آریہ نگر سیٹلمنٹ تتھا انیہ کریمنل ٹرائبز وبھاگ + ۳ منتری بابو پریم لال جی ایم۔ایس سی ایل ایل۔بی۔ ایڈووکیٹ علیگڑھ ادھشٹاتا اپدیشک وبھاگ ۴ اُپ منتری بابو پشمبر سہائے جی بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ علی گڑھ سینیور جک بھو سمتی وبھاگ سمتی - پنڈت شیونا تھ جی بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ بکھیم پور اور مہاشے منشی رام جی مالخان آگرہ ۵ کوشادھیکش بابو آنند سروپ جی بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ میرٹھ ۶ پستکادھیکش پنڈت بسنت جی شاستری گورو کل بندرابن

انترنگ سبھاسد:- ۱ مہاشے مہفرا پرشاد جی آریہ سماج بھرتا گنج ۲ مہاشے مصری لال جی آریہ سماج گورکھپور ۳ مہاشے لدھا رام جی سیپری بازار کھانسی ۴ مہاشے گنگا جی شر پرشاد جی گورنمنٹ آڈیٹر ادھشٹاتا ناٹک جاتی وبھاگ الموڑہ ۵ مہاشے مہندر پرتاب جی شاستری ڈی۔اے۔وی کالج ادھشٹاتا جات پات توڑک منڈل ڈیرہ دون ۶ مہاشے پورن چند جی بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ سہاینک ادھشٹاتا "آریہ مترا" آگرہ ۷ سیٹھ رام گوپال جی آریہ سماج مرنا لکھیمپور ضلع اعظم گڑھ ۸ شریمتی لکشمی دیوی جی منتری مہیلا سدھار منڈل کنیا گورو کل ہاتھرس ضلع علی گڑھ ۹ پنڈت سوریہ دیو جی ایم۔اے۔ ادھشٹاتا شکشا وبھاگ آریہ سماج کانپور ۱۰ بابو سالگرام جی وکیل ادھشٹاتا "آریہ بھاسکر پریس" آگرہ ۱۱ بابو گوری شنکر پرشاد جی بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ بلا نالہ کاشی ۱۲ مہاشے دیانند جی آریہ سماج بھوگام (مین پوری) ۱۳ رائے بہادر ٹھاکر مشال سنگھ جی ہردوئی ۱۴ بابو شیام سندر لال جی بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ ایڈووکیٹ پیلی بھیت ۱۵ پنڈت رام دت جی بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ ایڈووکیٹ ادھشٹاتا ٹریکٹ وبھاگ لکھنؤ ۱۶ بابو سیتا رام جی بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ ایڈووکیٹ لکھیم پور ۱۷ شریمتی روپ کانتا دیوی جی سیتلا گلی آگرہ ۱۸ مہاشے کالکا پرشاد جی ایم۔اے۔ ڈی۔اے۔وی کالج کانپور ۱۹ مہاشے کرن سنگھ جی آریہ سماج متھرا ۲۰ مہاشے پرمانند سنگھ جی بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ ایڈووکیٹ ادھشٹاتا دلت ادھار تتھا شدھی وبھاگ پریاگ ۲۱ پنڈت دھرم پال جی ودیالنکار آریہ سماج بدایوں ۲۲ شریمتی ہیرا دیوی جی استری سماج میرٹھ صدر ۲۳ پنڈت ودیا دھر جی بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ ایڈووکیٹ ادھشٹاتا خدا گنج فرخ آباد ؛

آریہ سماج منٹگمری کے سماچار:-

۱ آریہ سماج ہذا کا وارشک اُتسو ۲-۳ اور ۴ر مارچ ۱۹۳۵ء کو ہونا نشچت ہوا ہے - ۲ر مارچ کو نگر کیرتن ہوگا - اور ۵ر مارچ کو استری سماج کا جلسہ ؛

۲ مہاشے سنت رام کوشادھیکش کی بجائے لالہ البیلو رام جی کو شادھیکش بنائے گئے ہیں ؛

۳ مہاشے جگت رام جی پستکادھیکش کی بجائے اب مہاشے سنت رام جی پستکادھیکش بنائے گئے ہیں ؛

۴ ۲۸ کو ڈاکٹر گوپال داس جی - ماسٹر ... [illegible] ... کرن سنسکار ہوا - ڈاکٹر جی نے دو روپیہ دان دیا - ماسٹر جی نے ایک روپیہ سماج کو اور ایک روپیہ سکول کو دان دیا - بابو ودیا ساگر جی نے ایک روپیہ سماج کو اور ساتھ روپیہ سکول کو دان دیا ؛

۵ پنڈت دھرم بیر جی فیروز پور والے یہاں پدھارے ہوئے ہیں - ۵ر جنوری ۱۹۳۵ء کی رات کو ان کا دیاکھیان شہر سماج میں ہوا - اور ۶ر جنوری کی رات کو ان کا منوہر اپدیش گندم منڈی میں ہوا - جس کا جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا ؛

(موہن لال منتری آریہ سماج منٹگمری)

گورو کل رائیکوٹ کا سالانہ اُتسو:-

گورو کل رائیکوٹ کا ... [illegible] سالانہ جلسہ ۱۶-۱۷-۱۸ اور ۱۹ر مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۳-

۴-۵- اور ۶ر چیت سمت ۱۹۹۱ بروز سنیچر - اتوار - سوموار اور منگل ہولی کے شبھ اوسر پر بڑی دھوم دھام سے ہوگا - آریہ جنتا سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس شبھ اوسر پر پدھار کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں +

۱۹ر مارچ کو نئے برہمچاریوں کا پرویش سنسکار ہوگا - جو سجن اپنے برہمچاریوں کو گورو کل میں داخل کرانا چاہتے ہیں - وہ گورو کل سے فارم منگا کر اور پر کر کے ۳۱ر جنوری تک گورو کل میں بھیج دیں ؛

(آتمانند سہایک مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل ہذا)

آریہ سماج لشناہ (جموں) کا تبسرا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لشناہ ریاست جموں و کشمیر کا تیسرا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳- اور ۲۴ر مگھر سمت ۱۹۹۱ کو بروز شکر - سنیچر اور اتوار بڑے سماروہ سے منایا گیا - جلسہ میں پنڈت وسنتی جی شاستری - پنڈت وشنو ناتھ جی - سوامی پرکاشانند جی - مہاشے بلدیو جی اور مہاشے نند پال جی سہایک پردھان سبھا نے مہانو بھاووں نے منوہر اپدیشوں اور رسیلے بھجنوں دوارہ حاضرین جلسہ کو آنندت کیا - جلسہ سے چند روز پیشتر پنڈت وسنتی جی امرت روپی ویاکھیانوں سے لوگوں کے جیون کو پوتر کرتے رہے - جموں سے مہاشے اننت رام جی پرچار ادھشٹاتا اور نیر سنگھ پورہ سے مہاشے منگو رام جی - لالہ ٹھاکر داس جی اور مہاشے ہنس راج جی ودیارتھی بھی آئے جنہوں نے پدھار کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا - پنڈت لکشمن دت جی وشید پردھان آریہ سماج لشناہ کا "دران پیو سمفا" پر نہایت موثر ویاکھیان ہوا - اور لالہ بھینی لال جی سبھاسد آریہ سماج کے رس بھجنوں - کرم فلاسفی اور اچھوت ادھار کے متعلق ایک پنجابی نظم حاضرین کی خدمت میں پیش کی - نیز جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے لالہ دینا ناتھ - لالہ سنت رام اور لالہ پنوں لال جی سہایک منتری نے بہت سہایتا کی - جلسہ میں راجپوت سبھا جسونت اور مہاجن جاتی نے سماجک معاملات کو قائم رکھتے ہوئے آریہ سماج کے جلسہ کو اچھی طرح کامیاب بنایا - نگر کیرتن کے وقت بازار کے چوک والے کنوئیں میں سانڈ (بیل) گر پڑا جس کو صحیح سلامت نکالنے میں ایک مجبر پنچال نامی شدھ شدہ آریہ بھائی نے اپنے ہندو پن کے سچے جذبات کو ظاہر کرتے ہوئے اپنے فرض کو بخوبی سر انجام دیا - منتری جی ملو حلوائی نے بھی سانڈ کے نکالنے میں ہندوؤں کی سہایتا کی - ودوانوں کے اپدیشوں اور پبلک کی سہایتا نے جلسہ کو اچھی طرح سے کامیاب بنایا ؛

(ڈاکٹر شیو رام منتری آریہ سماج ہذا)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی اردھ شتابدی

(از شری گوپال جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل اندر پرستھ)

ماہ رواں کے آخری ہفتہ میں آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی اردھ شتابدی منائی جائے گی۔ آریہ سماج کے ادھیکاری اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اگرچہ میں آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا سبھاسد نہیں ہوں لیکن گزشتہ دس سال سے متواتر آریہ سماج چاوڑی بازار کے کاموں میں دلچسپی لیتا رہا ہوں۔ اردھ شتابدی کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ یہ امر موجب فخر ہے۔ کہ آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی تجارت وغیرہ کا سب سے بڑا بھاری سماج ہے۔ اس کے ہفتہ وار اجلاس میں بغیر کسی نوٹس کے سینکڑوں کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ متعدد سنستھائیں اس سماج کے ماتحت بخوبی چل رہی ہیں۔ سالانہ بجٹ جتنا اس سماج کے لئے منظور ہوتا ہے۔ شاید ہی پنجاب کے کسی دوسرے سماج کے حصہ میں آیا ہو۔

اس سماج کی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ گوروکل اندر پرستھ۔ ڈی۔ اے۔ وی۔ ہائی سکول۔ آریہ پتری پاٹھ شالہ۔ ونتا وشرام آشرم اور آریہ اناتھ آلیہ سب اسی سماج کے سہارے چلتے ہیں۔ جو سماج ترقی کامیابی کے ساتھ اتنی سنستھاؤں کو چلا رہا ہو۔ اس کی اردھ شتابدی کی اہمیت کس قدر ہونی چاہئیے یہ میں جتنا پر واضح کروں گا؟

اردھ شتابدی مہوتسو ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ایسے مہوتسو منانے کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم یہ دیکھیں۔ کہ گزشتہ سالوں میں ہم نے ویدک دھرم کو کس مرحلہ تک پہنچایا ہے۔ اور آئندہ ترقی کے لئے ہمیں کون سے راستہ پر گامزن ہونا ہے۔ اس کے لئے پروگرام وغیرہ مرتب کرنا اور عملی جامہ پہنانے کے لئے تجاویز اختیار کرنا وغیرہ پروگرام کے اہم جزو ہوتے ہیں۔ اردھ شتابدی کا نصب العین ویدک دھرم کے شدھ روپ کا وکاس ہونا چاہیئے۔ کیا ہم نے کوئی ایسا پروگرام مرتب کیا ہے۔ کہ جس سے ہم ویدک دھرم کا اتنا پرچار کر سکیں۔ کہ ہماری قوت حقیقی معنوں میں روحانی قوت تسلیم کی جائے۔ ویدک دھرم کے پورن وکاس کا مطلب جسمانی۔ ذہنی اور روحانی طاقت کو اتنا فروغ دینا ہے۔ کہ ہم اس میں داخل ہوتے ہی کندن ہو جائیں۔ پرانے زمانہ میں رشی اپنے ششیوں کو صرف چند الفاظ میں اپدیش دیا کرتے تھے۔ اس ہی سے ان کے جیون تبدیل ہو جاتے تھے۔ اس کا کارن یہ تھا۔ کہ ان کے ہر ایک لفظ کے اندر جان ہوتی تھی۔ اور ویدک دھرم ان کے اندر گھر کئے ہوئے ہوتا تھا۔ آج ہم ایک ایک دو دو گھنٹہ تک پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر چلاتے ہیں۔ لیکن چونکہ ہمارے

ہستیاں آریہ سماج سے معدوم ہو رہی ہیں۔ اس میں ضرور ایک حد تک صداقت ہے۔ آج جبکہ تھیوسافیکل سوسائٹی بھوت پریت اور توہمات کو سائنٹیفک طریقہ پر ثابت کر کے بڑے بڑے ودوانوں کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ رادھا سوامی مت روحانیت کی آڑ میں ... پرستی کا پرچار کر کے ... بیشاشتوں کے

آریہ سماج سے دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور یہ کبھی دوسرے راستہ پر چل رہے ہیں۔ اور ہماری منزل مقصود کوئی اور ہے۔ کیا یہ ہمارا فرض نہیں۔ کہ ان نوجوانوں کو اپنے اندر محبت سے جذب کیا جائے؟ تاکہ وہ ویدک دھرم سے پریم کریں۔ اور اس کے شیدائی بنیں۔ وہ قوت کون سی قوت ہونی چاہیے؟ اس قوت

الفاظ میں کوئی جان نہیں۔ لہٰذا سامعین دھونی جھاڑ کر وہاں سے چل دیتے ہیں۔ اور تقریر کرنے والے بھی کچھ دیر آرام کرنے کی سوچتے ہیں۔ یہ جان کیسے پیدا ہو؟ یہ ہے سوال جس کا حل اردھ شتابدی پر آنے والے ودوانوں کو ضرور سوچنا چاہئیے۔

لوگ سمجھتے ہیں۔ گو وہ طعنہ دیتے ہیں۔ کہ آریہ سماج صرف دسویں جماعت پاس شدہ بابوؤں کی لغت اڈنگ محدود ہے۔ اور قابل اور ودوان ودوانوں کو اپنے اندر جذب کر چکا ہے۔ مگر بدقسمت آریہ سماج جس کے پاس وید جیسا رتن موجود ہے۔ اعلےٰ پایہ کے ودوانوں کو اپنی طرف کھینچنے میں قاصر رہا ہے۔

ہر ایک سوسائٹی۔ مذہب اور قوم کی ترقی کا انحصار نوجوانان ملک کے اوپر ہوتا ہے۔ کیا آریہ سماج ان نوجوانوں کو جو آج سکولوں اور کالجوں میں زیر تعلیم ہیں۔ اپنی طرف راغب کر رہا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ان نوجوانوں کی دلچسپی

کی تلاش ہمیں آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی اردھ شتابدی پر ضرور کرنی چاہئے۔ اگرچہ اردھ شتابدی پر سنیاسی مہاتماؤں کے اپدیش ہوں گے۔ کئی اہم کانفرنسیں بھی ہوں گی۔ مشہور گائن آچاریہ بھی اکٹھے ہوں گے۔ لیکن یہ سب کہیں ادھورا ہوگا۔ تاوقتیکہ ہم اپنی روحانی قوت کا سکہ عام لوگوں کے دلوں پر بٹھا سکیں۔

آریہ سماج لاہور کا جلسہ بڑا بھاری جلسہ ہوتا ہے۔ لوگ ہزاروں کی تعداد میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ گورو ارجن دیو کی سمادھ پر بھی تو بغیر کسی اشتہار دئے ہوئے روزانہ میلہ ہو جاتا ہے۔ گوردوارہ سیس گنج میں ہر روز سینکڑوں آدمی ایک معمولی دستکار سے لے کر رائے بہادر تک۔ باقاعدہ پریم ثبوت کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ وہ کون سی قوت ہے۔ جو ہر موسم میں انہیں اپنی طرف کھینچتی ہے۔ ہمیں اردھ شتابدی پر اکٹھے ہو کر اس قوت کی تلاش کرنی چاہئیے۔ آئندہ مضمون میں اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے کے لئے میں اپنی تجاویز رکھوں گا۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

گوروکل اندر پرستھ میں آل انڈیا تعلیمی کانفرنس کے نمائندے

پروفیسر جی۔ ایس۔ کھیر۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی۔ و پروفیسر این۔ وی۔ پانڈے و مسٹر کنجبل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ آل انڈیا تعلیمی کانفرنس دہلی کے مشہور نمائندے مورخہ ۲ جنوری ۱۹۳۵ء کو گوروکل اندر پرستھ پدھارے۔ دو گھنٹہ تک گوروکل اندر پرستھ کا بغور مشاہدہ کرنے کے بعد مندرجہ ذیل رائے بک میں قلمبند کی:-

"ہم گوروکل اندر پرستھ کو دیکھ کر (جس کے بارہ میں ہم دیر سے سن رہے تھے) بہت متاثر ہوئے۔ شری پروفیسر گوپال جی نے تقریباً دو گھنٹہ تک سنستھا کا معائنہ کرایا۔ اور اس کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی۔ سادہ جیون۔ جسمانی مشقت اور دھارمک آزادانہ تعلیم اس سنستھا کے ایسے اہم جزو ہیں۔ جو کہ ایک درشک پر خاص طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جتنی دیر ہم وہاں بیٹھے رہے۔ طلباء اور ان کا ایک استاد ناہموار پہاڑی کو ہموار کرنے میں مصروف تھے۔

گوروکل کے اور بھی کئی مقاصد ہیں۔ اگرچہ سب آدمی ان سے متفق نہیں۔ تاہم جس خیال سے انہیں یہاں استعمال کیا جا رہا ہے۔ وہ قابل تعریف ہیں۔ ایسی سنستھائیں ہی ہماری قومی تہذیب کو نشوونما دیتی ہیں۔ ہم اس سنستھا کو قومی تعلیم کا ایک جزو تسلیم کرتے ہیں۔ ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ یہ سنستھا اور اس کے چلانے والے ہمیشہ ترقی کے راستہ پر بڑھتے رہیں۔"

دستخط

۱۔ جی۔ ایس۔ کھیر۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی۔

۲۔ این۔ وی۔ پانڈے۔ بی۔ اے۔ جی۔

۳۔ ایم۔ بی۔ کنجبل۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس

سفید کشٹ کی بھسٹ ادھیڑی

پیریہ مہاشہ! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ یدی اس کے ایک ہی رخ کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص۔ پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مول واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنے ۲/۸

سریکرشن چندر کتری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

ضرورت ہے!

ملٹن کی چائے (کھلی یا بند) کا سٹاک رکھنے یا فروخت کرنے کے لئے ہمیں کچھ معتبر اشخاص کی ضرورت ہے۔ جن کو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے گی اس کے سوائے مکان کا کرایہ اور نوکر علیحدہ ملیں گے۔ ساری خط و کتابت انگریزی میں ہونی چاہیئے۔ مزید تفاصیل کے لئے مینیجر ملٹن ہاؤس کو لکھیں۔

P.O. Box No 6837
Burra Bazar Calcutta

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج جالندھر کا سالانہ جلسہ

جالندھر آریہ سماج کا اٹھاونواں سالانہ جلسہ ۲۳۔۲۴ اور ۲۵ دسمبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی جلسہ سے پہلے ۱۵ دسمبر سے یجروید کے سمپورن منتروں سے ہون یگیہ شروع کر دیا گیا تھا۔ اس سال یگیہ میں شامل ہونے والے پریمیوں کی تعداد پچھلے سالوں سے کہیں زیادہ تھی۔ اسی دن سے رات کے وقت سوامی کیولانند جی اپنشدوں کی منوہر کتھا کرتے رہے۔ ۲۲ دسمبر کی رات کو سنگیت بھجن بھگت منگت رام جی کی پردھانتا میں ہوا۔ ۲۳ دسمبر کو صبح سپتاہک ست سنگ کی کارروائی ہوئی۔ ۱۲ بجے بعد دوپہر بھجوسام دوابہ ہائی سکول کے طلباء کا جلسہ تقسیم انعامات ہوا۔ جس میں سکولوں کے طلباء کی کھیلیں اور گانے وغیرہ بھی ہوئے۔ ایک چھوٹے لڑکے نے بڑی خوبی سے تلوار چلا کر بھی دکھائی۔ ساڑھے تین بجے سنکیرتن شروع کر دیا گیا۔ باوجودیکہ بارش شروع ہو چکی تھی۔ لیکن پھر بھی سنکیرتن جاری رکھا گیا۔ اور بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ رات کے وقت سوامی شردھانند جی کا بلیدان اُتسو منایا گیا:

۲۴ اور ۲۵ کو لیکچر اور کانفرنس ہوئی۔ دونوں دن صبح کی کارروائی میں یگیہ کے بعد ہری کیرتن اور اس کے بعد سوامی ودیانند جی مہاراج کے وید اپدیش ہوتے۔ اور ان کے اپدیش کے بعد آریہ بھجنیکوں کے آریہ جیون کیس پرکار لایا جا سکتا ہے" اس وشے پر وچار کرنے کے لئے ہوا۔ دوپہر کے بعد اور رات کے لیکچر بھی بڑے دلچسپ ہوتے رہے۔ لیکچراروں میں سوامی ودیانند جی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت بیربل جی وید واچسپتی۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ شریمتی چندر پربھا دیوی جی ودیا النکرتا اور شریمتی شانتا بائی جی پرنسپل کنیا مہا ودیالیہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ پنڈت بدھ دیو جی اور مہاشہ چرنجی لال جی پریم کے ایک ایک لیکچر کے بعد شنکا سمادھان کے لئے بھی وقت رکھا گیا تھا۔ مہاشہ چرنجی لال جی کے لیکچر کے بعد تو کوئی شنکا کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔ لیکن پنڈت بدھ دیو جی کے لیکچر کے بعد چند ایک اصحاب نے شنکا کرنے کے لئے نام دئے۔ انہیں وقت دیا گیا۔ ان میں سے ایک پنڈت خیراتی رام شاستری کو اس کے اصرار پر دوسروں سے بہت زیادہ وقت شنکا کے لئے دیا گیا۔ لیکن نامعلوم انہیں اس وقت کچھ بولنے کا حوصلہ کیوں نہ ہوا۔ بعد میں ان کی طرف سے شاستر ارتھ کرنے کے لئے چٹھی یہاں کی سناتن دھرم سبھا کی معرفت آئی ہے۔ اس کے متعلق سناتن دھرم سبھا کو جواب دے دیا گیا ہے۔ تاریخ مقرر ہو جانے پر شاستر ارتھ بھی کیا جاوے گا۔ جلسہ ہر پہلو سے نہایت کامیاب رہا۔ باہر سے آنے والے سجنوں کے لئے بھوجن کا انتظام سماج کی طرف سے تھا:

(رام لال منتری آریہ سماج جالندھر)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) آریہ سماج جام پور کا یہ ریزولیوشن امرتسر کے اخبار "سناتن دھرم پرچارک" کے کلجگی نمبر کو جو دیوالی کے موقع پر شائع ہوا تھا اور جس میں ایڈیٹر نے تہذیب کو بالائے طاق رکھ کر مہرشی دیانند کی بابت خرافات پر نہایت چل آزار و بے بنیاد دوش لگائے ہیں۔ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے پرارتھی ہے۔ کہ اس کو ضبط کیا جاوے۔ اور ایڈیٹر پر مقدمہ چلایا جاوے۔ تاکہ اسے ایسے واہیات مضمون لکھنے کا حوصلہ نہ ہو!

(۲) آریہ سماج جام پور کا سالانہ جلسہ ۱۵ تا ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء مقرر ہوا ہے۔ سوامی سروانند جی اور کنور سکھلال جی آریہ مسافر نے اس جلسہ میں شامل ہونا سویکار کر لیا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سے بھی سویکرتی آگئی ہے:

(۳) ماہ نومبر میں آریہ سماج کی طرف سے جو سنسکار کرائے گئے۔ اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ نشکرمن سنسکار ۳۔ نام کرن ۵۔ انتیشٹی ۴۔ سیمنتونین ۱۔

(۴) آریہ سماج جام پور کی طرف سے سویرے چھ بجے کی کتھا کا پربندھ بہت کامیاب ہوا ہے۔ مندر کھچا کھچ بھرا رہتا ہے۔ دیویاں بھی کافی تعداد میں شامل ہوتی ہیں۔ پنجاب کے ہندوؤں کو یہ جان کر خوشی ہوگی۔ کہ جام پور میں عرصہ ۲ سال سے آریہ سماجوں اور سناتن دھرمیوں کا جھگڑا چلا آتا ہے اُسے دور کرنے کے لئے دونوں سماجوں کی طرف سے چند چیدہ چیدہ سجنوں کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو اکٹھے مل کر شہر کے نقصوں کو دور کرنے کا یتن کریں گے۔ اور شہر کی حالت کو ٹھیک کریں گے۔ اگر یہی حالت رہی تو امید کی جاتی ہے کہ وہ دن بھی دور نہیں۔ جب مندروں کا جھگڑا بھی نپٹایا جاویگا۔ ایک پبلک جلسہ بھی ہوا۔ جس کا شہر کے لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا ہے:

(رگھبیر دیال اپ منتری آریہ سماج جام پور)

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں ہر دو چیزیں تجربہ وید پرچی سے بڑا پرچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے اعتبار کیا ہے۔ ہمارے پاس سرٹیفکیٹ موجود ہیں:

بیوپاریوں کو خاص رعائت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں ہم ہی پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں:

میسرز بھگت رام چوپڑا اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR REG

بھوت سے بھی بچ جائیں گے

ابلا بندھی (امراضِ مستورات کی دوا)

سیلان الرحم اور حیض کی خرابیوں کو دور کرنے کی بے نظیر دوا ہے۔ کمزور رحم کے نقائص کو رفع کر جسم کو قوی کرتی ہے۔ برسوں کی آزمودہ ہے۔ اس دوا کے استعمال سے سیلان الرحم کے نقصوں کے علاوہ کمر، پیڑو، جانگھ اور سر وغیرہ کے درد کو بہت جلد دور کرتی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنے (۲/۸)

محصول ڈاک دس آنے ۱۰/

Regd

کولا ٹانک (کولا ٹانک)

دماغ، رگوں، پٹھوں کو قوی اور تھکاوٹ دور کرنے کی لاجواب دوا۔ تھکے ماندے اور سوکھے جسم کو تر و تازہ رکھنے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ دم کو بڑھاتا۔ شراب و افیون چھڑاتا۔ اور گلے کی آواز کو شریلا بناتا ہے۔ گانے والوں، محنت کرنے والوں اور طالب علموں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہئے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنے (۱/۲)

محصول ڈاک سات آنے ۷/

ڈابر جنتری ۱۹۳۵ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں:

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

پرکاش میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

रجسٹرڈ ایل نمبر ۹۳۵

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ...... ممالک غیر سے ٭٭ ششماہی ہ٭ ...... فی پرچہ ایک آنہ ٭

نمبر ۳	SUNDAY 20th Jan 1935	اتوار - ۷ - ماگھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء - دیانند آبد ۱۱۰	جلد ۳۱

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ٭

۶- سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ٭

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے ٭

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے ٭

۹- ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ٭

۱۰- سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ٭

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ٭

۲- ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترنیامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ٭

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ٭

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے ٭

وید امرت

رگوید — یجروید

ओ३म समुद्रादर्णवादधि संवत्सरो अजायत। अहोरात्राणि विदधद्विश्वस्य मिषतो वशी ॥६॥

دنیا سو رہی تھی - گویا تک جاگ رہا تھا - اس کی مشاہدہ اور تجربہ کی آنکھ برہمانڈ کی پہیلی کو حل کر رہی تھی کبھی وہ دوربین کو استعمال کرتا تھا - اور کبھی خوردبین سے کام لیتا تھا - آخر وہ کائنات کی پہیلی کو سمجھنے سے معذور رہا - تو اس نے اپنی اپگیتا کو محسوس کیا - اور عاجزی سے سر کو خم کر دیا - اور اس کی زبان سے بے ساختہ نکل گیا - "ہو آپ وشیہ ہیں - آپکی مہما مہان ہے - آپ نے ہی یہ سارا چراچر جگت پیدا کیا ہے - آپ نے رت کو پیدا کیا - اور ستیہ کو ظاہر کیا - اور اپنی سامرتھیہ سے سرشٹی کو اُتپن کیا - سمندر کو ترکیب پذیر کیا - gaseous حالت کو liquid حالت میں بدلا دیا - یہ آپ کا ہی تپ تھا - جس سے (अर्णवात) جل سے بھرے ہوئے (समुद्राद) سمندر کے (अधि) پشچات ..... (संवत्सर) وناس یوگ بھوتوک (अजायत) ظہور پذیر ہوا - گویا liquid حالت میں آپ نے آپ کو Solid حالت کے سپرد کر دیا ٭

قدرتی تخلیق

سرشٹی کے آرمبھ سے یہی سلسلہ چلا آیا ہے - اور تا قیامت چلا جائیگا - اور اسے اپنی باری پر (Solid) حالت کو gaseous حالت کو liquid حالت کے لئے سنستھان خالی کرنا پڑیگا - اور اپذیر کرنے کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنا پڑیگا - اور یہ نہیں کہ صرف زمانہ ماضی میں ہی ایسا ہوتا رہا ہے - نہیں نہیں زمانہ حال اور مستقبل بھی اسی نیم کا اسی طرح مظاہرہ کر رہے ہیں - کہ ایک انسان کو اسے تسلیم کرنے کے سوائے کوئی اور چارہ نہیں - کہ (विश्वस्य) سارے وشو کو (वशी) وش میں رکھنے والا پرماتما اور سب پرانیوں کے کرموں کا درشٹا ہو کر انہیں

اتھروید — سام وید

(मिषतः) نیائے انوسار کرم پھل دینے والا پرمیشور (अहोरात्राणि) اپنے سہج سوبھاؤ سے خود بخود (विदधत्) سرشٹی دن اور رات کو ......

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ویدک دھرم کا مہتو!

(از شری چمن لال جی ایم اے پریم گلی لاہور)

پربھو پریم کے پیاسے ہیں۔ موجودہ جگت میں مغربی سبھیتا پردھان ہے۔ مغرب سے جو وچار اٹھتے ہیں وہی مشرقی ممالک میں پھیل جاتے ہیں۔ آج کل مغربی ممالک پربھو بھگتی سے پراہ مکھ ہیں۔ وہاں وگیتی واد پردھان ہے۔ وگیتی واد کسی حد تک مفید ہے۔ یہ آتما شکتی اور آتم وشواس پیدا کرتا ہے۔ لیکن مغرب میں ایک پرکار کا اہنکار سا پیدا ہو گیا ہے۔ جبکہ شری کرشن جی کا یہ اپدیش ہے۔ کہ جو کچھ تم کرم کرو۔ وہ میرے ارپن کرو۔ ساتھ ہی ان کا یہ بھی اپدیش ہے۔ کہ ہمیں پھل کی کامنا چھوڑ کر نشکام کرم کرنا چاہئیے۔ پاشچاتیہ جگت پھل پر ادھک بل دیتا ہے۔ مغرب کے سلاجک نیم اور اس کے سماج کی ریتی نیتی بھی ایک ہندو کے لئے کافی شکھشا پرد ہے۔ ہمیں مغرب کے ویوہارک دھرم کے سندیش کو بھی بھول نہیں جانا چاہئیے۔ لیکن سیوا کی مہما اور پراچین رشیوں کے آتم تتو سمبندھی وچار بھی مغرب کو شکھشا دینے والے ہیں۔ مغرب میں سیوا دوسروں کے لئے ہونی چاہئیے۔ یہ سیوا کا آدرش ہے۔ ہندو وچاروں کے انوسار سیوا دوارہ آتم اتھان کیا جا سکتا ہے۔ دوسروں کی سیوا سے منشیہ اپنی اُنتی کر سکتا ہے۔ اس سے منشیہ کا اپنا وکاس ہوتا ہے۔ نہ کہ کیول دوسروں کا۔ سیوا سادھن ہے۔ سیوا کے اس ادھیاتمک انگ پر ادھک بل دینے کی آوشیکتا ہے۔ جبکہ ہمارا لوک ہت کا بہت سا کام کیول دکھلاوا ہو گیا ہے۔ اور ہمارا سماجک کام اس مدھر لکش تا سے شونیہ ہے۔ جو آتم تیاگ کا پرنام ہوتی ہے۔ یورپ میں کام کرنے کے لئے بڑی شکتی ہے۔ لیکن یورپ کے کام کی شکتی اپنے تک ہی محدود ہے۔ جو کہ آتم وکاس کے راستہ میں رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔

جنگِ عظیم

اس راجنیہت گت کرنے کی لالسا کا پرنام جہان پر ہوا۔ جو مغربی سبھیتا کا ایک بھیانک درشیہ تھا۔ یورپ کی کاریہ چترتا ایک نعمت ثابت ہوتی۔ یدی اس کے ساتھ ویدک بھگتی اور آتم تیاگ کی بھاونا ملی ہوئی ہوتی۔ سیوا منزلِ مقصود نہیں ہے۔ بلکہ سادھن ہے اعلیٰ زندگی لانے کا۔

زمین جہان گُن

زمین پر کار کے جہان گنوں کا ویدک دھرم نے پرنی پادن کیا ہے۔ موجودہ زمانہ کو ان جہان گنوں کو سمجھنا چاہئیے۔ اور دھارن کرنا چاہئیے۔ تاکہ اس کا گیان مانو ہت کے لئے پورن ہو سکے۔ ایسا نہ ہونے پر اس کا گیان آدھونک سبھیتا کے وناش کاری پربھاو سے نشٹ بھرشٹ ہو جائے گا۔

کرتویہ کی سر انجام دہی

آتمک اُنتی ایک آوشیک چیز ہے۔ کرتویہ کی قیمت اُسی وقت ہوتی ہے۔ جبکہ وہ آتمک اُنتی میں سہایک ہو۔ سیوا ایک سادھن ہے۔ سیوا ایک شکھشا ہے۔ آتم اُنتی پر ابھی کا اُوپائے ہے۔ اس لئے اپنے لابھ کے لئے دوسروں کا بھلا کرو۔

سیوا کے دوارہ آپ وکست ہوتا ہے۔ اپنے آپ سہایتا کرو۔ کام بنا آڈمبر اور دکھاوے کے کرو۔ کام منزلِ مقصود نہیں ہے بلکہ موکھش ہے۔ پرم برہم کا ساکھشات کار ہے۔ بھگتی سے پورن آچرن بناؤ سب کام پربھو کے ارپن کرو۔ کام کرو۔ پھل کی کامنا مت کرو۔

بعدالت منصفی اول بلند شہر

کہچول پسر نابالغ ہیبت رام بولایت مسماۃ بھگوانندی کر ماور خود بیوہ ہیبت رام قوم ویش جو شنی ساکن موضع ہور پرگنہ شکارپور ضلع بلند شہر مدعی

بنام:-

گھبیر سنگھ پسر اجیل سنگھ قوم ... برہمن گنوری پرگنہ خورجہ حال چک ۱۷ ڈاکخانہ ۳۹۱ ضلع منٹگمری مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت رہن کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء بوقت دس بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہوں۔ اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور آپ کو لازم ہے۔ کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں۔ جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ... جنوری ۱۹۳۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ...

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک رسم پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

بھولے سے بھی نہ چوکئے

STAR ... REGD

ابلا ری | کولا ٹانا

Regd

(امراضِ مستورات کی دوا)

سیلان الرحم اور حیض کی خرابیوں کو دور کرنے کی بے نظیر دوا ہے۔ کمزور حمل کے نقائص کو مٹا کر جسم کو قوی کرتی ہے۔ برسوں کی آزمودہ ہے۔ دوا کے استعمال سے سیلان الرحم کے نقائص کے علاوہ کمر۔ پیڑو۔ جانگھ اور سر وغیرہ کے درد کو جلد دور کرتی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنے

محصول ڈاک دس آنے

(کولا ٹانک)

دماغ۔ رگوں۔ پٹھوں کو قوی اور تھکاوٹ دور کرنے کی لاجواب دوا۔ تھکے ماندے اور سوکھے جسم کو تر و تازہ رکھنے کا دعوی رکھتا ہے۔ دم کو بڑھانا۔ شراب و افیون کو چھڑاتا اور گلے کی آواز کو سُریلا بناتا ہے۔ گانے والوں محنت کرنے والوں اور طالب علموں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہئیے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنے

محصول ڈاک سات آنے

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۵ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

پرکاش میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی!

ہندوستان کے ہاتھ سے نکلنے کا اندیشہ؟

لنڈن - ۱۵ جنوری - انڈیا ڈیفنس لیگ کے زیر اہتمام منعقدہ ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سر مائیکل اوڈوائر سابق گورنر پنجاب نے کہا کہ مسٹر بالڈون کہتے ہیں کہ اگر وائٹ پیپر کی تجاویز منظور نہ کی گئیں۔ تو ہم دو نسلوں میں ہندوستان کو کھو بیٹھیں گے۔ لیکن میرا اندیشہ یہ ہے کہ اگر یہ تجاویز منظور کر لی گئیں تو دو نسلوں کا تو کہنا ہی کیا۔ دو سال کے عرصہ میں ہندوستان ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔

مسلمان قیدیوں کی ہڑتال

لکھنؤ - ۱۴ جنوری - اطلاع ملی ہے کہ عید کے دن بجنور جیل میں تمام مسلم قیدیوں نے اس بنا پر ہڑتال کر دی کہ ان کو نماز عید باجماعت ادا کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قیدیوں کو سمجھایا کہ قوانین جیل کی رو سے ان کو باجماعت نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ علیحدہ علیحدہ جگہ پر ہر ایک شخص نماز ادا کر سکتا ہے۔ چنانچہ بعد میں ہڑتال ترک کر دی گئی۔

مسٹر سکندر حیات خان کا جانشین

دہلی - ۱۲ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سکندر حیات خان ریونیو ممبر پنجاب اپنے عہدہ پر ڈپٹی گورنر ریزرو بینک کا چارج لیں گے۔ نون کی جگہ پر مسٹر فیروز خان نون کا تقرر عمل میں آئے گا۔ اور مسٹر فضل حسین ممبر فیروز خان نون کی بجائے وزیر تعلیم پنجاب مقرر ہوں گے۔ پنجاب یونیورسٹی بل پنجاب کے اجلاس فروری میں پیش ہوگی۔ حکومت کا خیال ہے کہ سر فضل حسین اس بل کو منظور کرانے کے لئے موزوں ترین آدمی ہیں۔

صدر کشمیر مسلم کانفرنس سے جواب طلبی

جموں - حکومت کشمیر نے میاں احمد یار ایم - اے - صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس سے اس تقریر کی بنا پر جو انہوں نے جمعیۃ الوداع کے دن جامع مسجد جموں میں مرزائیت کے خلاف کی تھی۔ جواب طلب کیا ہے۔ کہ آپ نے مسلم کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے کیوں تقریر کی؟

تحصیل ترنتارن میں خانہ تلاشیاں

امرتسر ۱۵ جنوری - محکمہ آبکاری کی ایک پارٹی نے موضع ... تحصیل ترنتارن میں چند مکانات پر چھاپے مارے۔ شراب کی کشید کا سامان ... کشید کردہ شراب برآمد کرنے کے علاوہ ... گرفتار کر لیا۔

دہلی میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا تازہ اجلاس

نئی دہلی - ۱۸ جنوری - طویل عرصہ کے بعد ڈاکٹر انصاری کے مکان پر آج پھر کانگرس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ اور اہم معاملات پر بحث جاری ہے۔ کمیٹی کا اجلاس آج دو بجے بعد دوپہر بابو راجندر پرشاد کی صدارت میں شروع ہوا۔ سردار پٹیل - ڈاکٹر انصاری - مسز سروجنی نیڈو - آچاریہ کرپلانی - ڈاکٹر سید محمود - سردار سردول سنگھ کویشر - مسٹر راجگوپال آچاریہ - مسٹر گنگا دھر راؤ دیش پانڈے اور مسٹر جے رام داس دولت رام اجلاس میں شریک تھے۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی - پنڈت گووند بلبھ پنت اور ڈاکٹر خان صاحب نے خاص دعوت پر میٹنگ میں شرکت کی۔

معلوم ہوا ہے کہ بحث کانگرس کانسٹی ٹیوشن پر مرکوز رہی۔ پراونشل کانگرس کمیٹیوں نے اس کے عمل درآمد میں کئی مشکلات بتائی ہیں۔ کمیٹی مشکلات کا حل سوچ رہی ہے۔ اسے یقین ہے کہ وہ کوئی قابل عمل درآمد اصول تلاش کرے گی۔ مختلف جگہوں سے انتخابات میں بے ضابطگیوں کے متعلق شکایات موصول ہوئی ہیں۔ ورکنگ کمیٹی ان پر غور کرے گی۔

مسٹر کھیبنگر اور گنگھانی کی موت کے متعلق ورکنگ کمیٹی نے شوک پرستاؤ پاس کیا۔

پانچ بجے شام ورکنگ کمیٹی کا اجلاس چائے کے لئے تھوڑی دیر تک ملتوی ہو گیا۔ اور اس کے بعد کارروائی بند کمروں میں شروع ہوئی۔ تمام دن مختلف پراونشل کمیٹیوں کی طرف سے آمدہ عرضداشتوں پر غور میں صرف ہو گیا۔ سندھ - اندھرا - سی - پی اور کئی اور کمیٹیوں نے کانسٹی ٹیوشن کے ماتحت انتخابات کرنے کی مشکلات بیان کی ہیں۔

مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی چائے کے بعد میٹنگ سے چلے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی کے ممبروں نے ان سے سابقہ اسمبلی کی صدارت کے لئے کسی کانگرسی کو کھڑا کرنے یا نہ کرنے کی پسندیدگی اور اسمبلی میں کانگرس پارٹی کے تمام ممبروں کے متعلق مشورہ کیا ہے۔ اس اصول کا آخری فیصلہ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کرے گا۔ ۳ گھنٹہ کی بحث کے بعد کمیٹی کا اجلاس کل بارہ بجے دوپہر تک ملتوی ہو گیا۔

مختلف کانگرس کمیٹیوں نے کانگرس کانسٹی ٹیوشن کے جو معنی لئے ہیں۔ کمیٹی نے ان پر غور کیا۔ اور کانگرس کے نوا عدی دراوڈنا خلاف ورزی اور کانگرس کے روپیہ کے غبن کی صورت میں کئی انضباطی نوٹس مرتب کئے۔

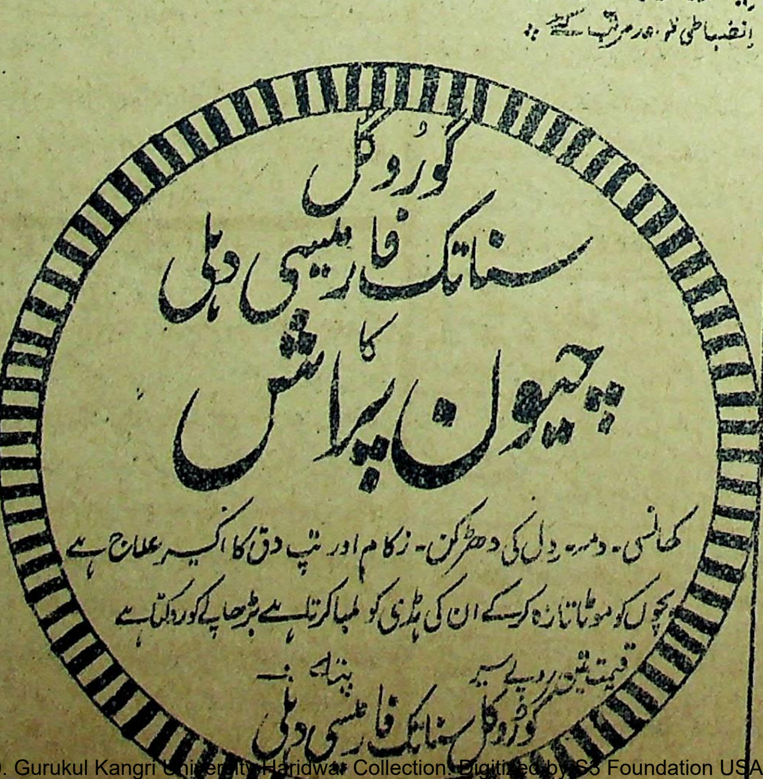

میونسپل انتخابات لاہور میں محکمانہ تحقیقات شروع

لاہور - ۱۶ جنوری - پچھلے دنوں ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کے پاس شہر کے معززین ہندو مسلمانوں اور سکھوں کا ایک ڈیپوٹیشن گیا تھا۔ اور کہا تھا کہ گزشتہ میونسپل الیکشن میں جعلی ووٹ بھگتے۔ اور امیدواروں نے ووٹوں کے لئے ٹکٹیاں کھول رکھی تھیں۔ اور کئی قسم کی بے ضابطگیاں ہوئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آنریبل ڈاکٹر سر نارنگ نے اس سلسلہ میں خط و کتابت شروع کی ہے۔ اور دریافت کیا ہے کہ وفد نے الیکشن کے متعلق جن واقعات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں کہاں تک صداقت ہے؟ بہرحال محکمانہ تحقیقات شروع ہو گئی ہے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ آنریبل وزیر سیلف گورنمنٹ نے کمشنر سے اس ضمن میں رائے طلب کی ہے کہ آئندہ کون سے ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں جن سے یہ نقائص آئندہ کے لئے دور ہو جائیں۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ اگر متعلقہ افسران بروقت امداد کرنے کے لئے کوشش کرتے۔ تو اس قدر جعلی ووٹ پڑنے کا بہت کم احتمال تھا۔ جیسا کہ امرتسر میں بروقت ایکشن ہوا تھا۔

افغان منسٹر کے قاتل کو پھانسی

برلن - ۱۴ جنوری - کمال سعید کو جسے ۶ جون سنہ ۱۹۳۳ء کو افغان منسٹر کے قتل کے جرم میں سزائے موت کا حکم ہوا تھا پھانسی پر لٹکا دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ملزم نے اپنے بیان میں کہا تھا۔ کہ اس نے قتل اس وجہ سے کیا تھا۔ کہ منسٹر مقتول نے اس کی توہین کی تھی۔

ڈاکٹر ٹیگور کی تشریف آوری

لاہور - ۱۵ جنوری - ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور پنجاب سٹوڈنٹس کانفرنس کی صدارت کرنے کے لئے فروری کے وسط میں لاہور آئیں گے۔ اس سلسلہ میں ۱۵ بارسوخ اصحاب کی طرف سے ایک اپیل جاری کی گئی ہے۔ کہ آپ کا سرگرم استقبال کیا جائے۔ اور شوبھا یاترا کے لئے ایک تھیلی آپ کی خدمت میں پیش کی جائے۔

اخبارات کی نمائش

بنارس - ۱۵ جنوری - دوسری آل انڈیا نیوز پیپر ایگزیبیشن (ہندوستان کے تمام اخبارات کی نمائش) کا افتتاح مسٹر سچدانند سنہا بار ایٹ لاء ایڈیٹر "ہندوستان ریویو" ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء کو الہ آباد میں کریں گے۔ نیوز پیپر ایگزیبیشن کمیٹی کے پریزیڈنٹ تمام پبلشروں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اخبارات اور رسائل فی الفور نمائش میں بھیجیں۔ انہیں نمائش میں رکھنے کے لئے کسی قسم کی کوئی فیس نہیں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مسٹر نہرو پر فالج کا حملہ :- الہ آباد۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بمبئی میں مسٹر موتی لال نہرو سخت بیمار ہو گئی ہیں۔ ان کی لڑکی مسز پنڈت انہیں ملنے کے لیئے روانہ ہو گئی۔ ان پر فالج کا حملہ ہو گیا ہے۔

لنکا شائر کے ڈیلی گیشن کی آمد :- لنڈن۔ اگرچہ سرکاری طور پر اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔ لیکن فنانشل ٹائمز کو معلوم ہوا ہے کہ لنکا شائر کاٹن ٹریڈ ڈیلی گیشن اس سال کے آخیر میں ہندوستان آئے گا۔ اور نئے معاہدہ کے سلسلہ میں سوتی کپڑے کے محصول پر نظر ثانی کرنے کے سوال پر بحث کرے گا۔

دو درجن ہندو مسلمان ہو گئے :- پشاور۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ عید کے موقع پر نانجی میں ایک خاندان کے دو درجن ہندو مسلمان ہو گئے ہیں۔

فلم کی نمائش کی مخالفت :- پشاور۔ صوبہ سرحد کے حکام پولیس نے بمبئی کانگرس کی فلم کو جس کی نمائش یہاں ہونے والی تھی۔ بند کر دیا ہے۔ پولیس کے خیال میں فلم بعض پہلوؤں سے قابل اعتراض ہے۔

ہندوستان سے سونا کا اخراج :- بمبئی۔ اس ہفتے کے دوران میں ۱۲۸۵۹۹۰۹ روپیہ کا مزید سونا یورپ اور امریکہ کو گیا ہے۔ ۵۴۳۴۶۷۴ ۲۱ روپیہ کا سونا باہر جا چکا ہے۔

مصطفےٰ کمال پاشا کی دوسری شادی :- استنبول۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا صدر جمہوریت ترکی دوسری شادی کرنے والے ہیں۔ عنقریب اس سلسلہ میں سرکاری طور پر اعلان ہو جائے گا۔ شادی شاہ البانیہ کی چار بہنوں میں سے کسی کے ساتھ ہو گی۔

دو ہندو بھگتوں کی بدری ناتھ کی یاترا :- نئی دہلی۔ دو ہندو بھگتوں نے رینگ کر بدری ناتھ کی یاترا کرنے کا عزم کیا ہے۔ ان میں سے ایک ڈیرہ غازی خان کا بنیا ہے۔ وہ پاٹالی ریاست جے پور سے رینگ کر اڑھائی ماہ میں دہلی پہنچا ہے۔ اور آج صبح نئی دہلی کا ایک حلوائی بنگالی اس کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔ یہ دونوں بھگت آج دہلی سے بدری ناتھ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اور آج انہوں نے رینگ کر جمنا پار کر لی ہے۔ ایک براہمن ان کے ساتھ ہے۔ وہ پیدل چلتا ہے۔ اور ان کے لئے بستر اٹھائے ہوئے ہے نیز ان کا کھانا بھی پکاتا ہے۔ یہ لوگ ۸ ماہ میں بدری ناتھ پہنچنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بدری ناتھ دہلی سے ۵۵۰ میل اور پاٹالی سے ۰۰ میل ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی طرف سے انٹرویو کئے جانے پر انہوں نے کہا کہ وہ
[illegible]

پیش جائیں گے۔

لغزہری ٹیکس کے خلاف پروٹسٹ :- بہاول پور۔ ہندو سبھا بہاولپور نے اپنی میٹنگ منعقدہ ۷ جنوری میں اپوہیا کے ہندوؤں پر لغزہری ٹیکس لگائے جانے کے متعلق مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے:- ہندو سبھا بہاول پور اپوہیا کے ہندوؤں پر لغزہری ٹیکس لگائے جانے کے خلاف پر زور پروٹسٹ کرتی ہے۔ اور گورنمنٹ کی اس کارروائی کو بالکل ناجائز سمجھتی ہے۔ نیز گورنمنٹ یو۔پی سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ ان احکام کو واپس لے لے۔

قرار پایا۔ کہ ریزولیوشن ہذا کی نقول پرائیوٹ سیکرٹری۔ گورنر یو۔پی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فیض آباد اور آنریری سیکرٹری ہندو مہاسبھا اور پریس کو بھیجی جائیں۔

سیلون میں ملیریا کا زور :- کولمبو۔ سیلون گورنمنٹ اس امر پر غور کر رہی ہے۔ کہ ملیریا کے رقبہ میں چھوٹے چھوٹے ریلوے سٹیشن بند کر دئے جائیں۔ وجہ یہ ہے کہ ریلوے کے بہت سے ملازم ملیریا سے بیمار پڑے ہیں۔ کئی سٹیشنوں پر تمام سٹاف ہی بیمار پڑا ہوا ہے۔

۲۰۰ سال زندہ رہنے کا طریقہ :- کلکتہ۔ ڈاکٹر ناروف نے جو حال ہی میں کلکتہ آئے ہیں۔ ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ انسان کی قدرتی عمر ۲۰۰ سال ہے۔ جو لوگ اس سے پہلے مر جاتے ہیں۔ وہ قدرتی موت نہیں مرتے۔ بلکہ انہیں ہلاک کیا جاتا ہے۔ ساٹھ اور ستر سال کے درمیان کا عرصہ نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ اگر اس عرصہ میں غدودوں کو بدل لیا جائے تو انسان بہت دیر تک زندہ رہ سکتا ہے۔ یورپ اور جاپان میں ہزاروں اپریشن ہو رہے ہیں۔ سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ غدودیں حاصل کرنے کے لئے جانور نہیں ملتے۔

نانی کی نانی ابھی تک زندہ ہے :- نیویارک۔ دریائے مسیسپی کے کنارے انڈیانولہ میں ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ جس کی دادی کی دادی ابھی تک زندہ ہے۔ اس کی ماں کی عمر ۱۹ سال۔ نانی کی عمر ۴۰ سال۔ نانی کی ماں کی عمر ۷۵ سال اور اس کی ماں کی عمر ۹۹ سال ہے۔

چینی بچہ کی حیرت انگیز ذہانت :- شنگھائی (بذریعہ ڈاک) ایک چار سالہ لڑکے کی حیرت انگیز ذہانت نے اس کے والدین اور ہمسایوں کو حیران کر دیا ہے۔ لڑکا اپنے والدین
[illegible]

پر اس قدر سوال کرتا ہے۔ کہ ان کے لئے بعض سوالات کا جواب دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ لڑکے کا باپ پرائمری سکول کا ٹیچر ہے۔ اور اس کا بیان ہے۔ کہ وہ اپنے لڑکے کے سوالات کا جواب دینے کے لیئے چینی زبان کی مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے غور کر رہا ہے۔

۳۴ ہزار روپیہ کا غبن :- احمد آباد۔ سب ڈویژنل آفیسر نے غبن کے اس سنسنی خیز مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ جو ہری سنکر اسسٹنٹ گڈس کلرک اور دولت رائے ملزم کے خلاف بتیس ہزار روپیہ کے غبن کے الزام میں چل رہا تھا۔ عدالت نے دو دو سال قید اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ مزید قید کاٹنی پڑے گی۔

الہ آباد میں کسان کانفرنس :- الہ آباد۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے الہ آباد میں یو۔پی کسان کانفرنس کے انعقاد کی اجازت دے دی ہے۔ کانفرنس ماہ مارچ میں ہوگی۔ تین ماہ سے پنڈت موہن لال گتم کانگرس کے ساتھ کانفرنس کے انعقاد کے سوال پر غور کر رہے تھے۔ اس سلسلہ میں تاؤن اور ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے کارکنوں کی میٹنگیں بھی ہو چکی ہیں۔ ضروری انتظامات کے لیئے بھی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ کانفرنس کا مقصد یو۔پی کے دیہاتیوں میں سیاسی اور اقتصادی زندگی پیدا کرنا ہے۔

پیپلز بنک کی دوسری قسط کی ادائیگی :- لاہور۔ پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا لمیٹڈ کے ڈائرکٹروں نے اعلان کیا ہے۔ کہ بنک کی ۵ فیصدی کی دوسری قسط جو ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو واجب الادا تھی۔ وہ معہ سود برائے ششماہی مختتمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۴ء۔ ۱۹ جنوری اور اس کے بعد کی تاریخوں پر ادا کی جانے لگی۔

نومسلم نوجوان کا جاتی پرویش :- لدھیانہ۔ یہاں کا ایک ہندو نوجوان چیت رام بعمر ۱۸ سال کسی طرح مسلمان ہو گیا تھا۔ ۱۰ جنوری کو آریہ سماج سبھا کے منتری مہاشہ جہلا مندر میں از سر نو آریہ دھرم میں دیکھشت کر دیا گیا۔ اس کا پرانا نام چیت رام ہی رکھا گیا۔

مسٹر نریمان کا اسی منشا سی لمبی میں بمبئی۔ ۱۰ جنوری۔ مسٹر نریمان اس منشا سے آج شام کراچی سے یہاں تشریف لائے۔ ملک کی موجودہ سیاسی صورت حالات کے متعلق
[illegible]
انہوں نے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا۔

مالیہ میں تخفیف کا مطالبہ :- سرگودھا۔ ۹ جنوری۔ سنٹرل زمیندارہ لیگ نے وائسرائے پولیٹیکل سیکرٹری نئی دہلی۔ پولیٹیکل ایجنٹ اور کپورتھلہ کو مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے۔ ریاست کپورتھلہ کے زمیندار آج لاکھوں کی تعداد میں پریشان ہو رہے ہیں۔ اور بے روزگار ہیں۔ آج مالیہ میں تخفیف کا درد مٹایا جا رہا ہے۔ اور تاجروں نے اپنے روپیہ بچوں کے ننگے کو کھانے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ مطالبہ مالیہ میں ۵۰ فیصدی تخفیف کا ہے۔ لوگوں اس نہائی مشکل میں ان کی امداد کیجیئے۔

پریزیڈنٹ کونسل آف سٹیٹ دہلی میں :- نئی دہلی ۱۴ جنوری۔ آنریبل سر مانک جی دادا بھائی پریزیڈنٹ کونسل آف سٹیٹ ۱۴ جنوری کو دہلی آئیں گے۔

راجندر بابو دہلی پہنچ گئے :- نئی دہلی۔ بابو راجندر پرشاد صدر انڈین نیشنل کانگرس ڈاکٹر انصاری کی معیت میں آج صبح بہار سے پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر لوگوں کے ایک بڑے ہجوم نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد انہیں جلوس کی صورت میں شہر لے جایا گیا۔ گلی کوچوں کو اچھی طرح سے سجایا گیا۔ راجندر بابو مسٹر گڈوڈیا کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

مہاراجہ نیپال ہندوستان آرہے ہیں :- نئی دہلی ۱۴ جنوری۔ مہاراجہ صاحب نیپال ۲۰ ... کے لیئے ہندوستان آرہے ہیں۔ ان کے اعزاز میں ۱۵۰۰ فوجی سپاہیوں کی طرف سے سلامی دی گئی۔ اور کمانڈر انچیف اور وائسرائے ان کا خیر مقدم کریں گے۔ مہاراجہ صاحب ۱۴ جنوری کو ریلوے کے ذریعہ اپنی ریاست کی سرحد پر پہنچیں گے۔ ان کو دہلی لانے کے لیئے ایک سپیشل ٹرین ہوگی۔ ضلع چمپارن کے ڈپٹی کمشنر انہیں وائسرائے کا پیغام مبارکباد دیں گے۔ سپیشل ٹرین ۲۵ کو بارہ بجے دہلی پہنچے گی۔

سورگباشی آنریبل بہادر بخشی سوہن لال کی یاد :- ۔ ۱۴ جنوری سیکرٹری آریہ سوراجیہ سبھا کہتے ہیں۔ کہ سوراجیہ سبھا نے ایک سال کے مکمل غور کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ سورگباشی رائے بہادر بخشی سوہن لال سابق صدر آریہ سوراجیہ سبھا کی یاد میں سنٹرل فزیکل کلچر انسٹی ٹیوٹ قائم کی جائے جس کا مقصد یہ ہو۔ کہ صوبہ کے نوجوانوں کو مشرقی و مغربی طرز پر جسمانی کلچر کی تعلیم دی جائے گی۔ اور غرض پیدا ہو۔ جس میں کمی ممبروں کی میں اضافہ اور وقت ملاقات میں کمی کے اس کے علاوہ ریسرچ کرائی جائے۔ ہندوؤں کی قدیم زمانہ کی واقفیت کے لئے لٹریچر شائع کیا جائے گا۔ اور عمارت کی تعمیر کے اخراجات کا اندازہ ... لگایا جاتا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۷۔ ماگھ سمت ۱۹۹۱

آریہ سماج کا نیا ورش

ایک ورش سماپت ہو چکا۔ نئے ورش کا آرمبھ ہوا ہے۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ پچھلے ورش میں آریہ سماج نے کتنا کاریہ کیا ہے؟ نہ صرف گت ورش میں اپنی کارگزاری کی پڑتال کرنے کے لیئے بلکہ آگامی ورش کی تیاری کے لیئے بھی۔ پچھلے ورش میں سنسار نے کئی بھونچال دیکھے ہیں۔ یوروپ میں کئی تاجداروں پر قاتلانہ حملے ہوئے۔ ہمارے دیش میں بہار پرانت میں ایک خوفناک بھونچال آیا۔ جس نے اس پرانت کا سارا نقشہ پلٹ دیا۔ دنیا نے ایک بار پھر دیکھ لیا۔ کہ انسان باوجود سائنس کی ترقی کے قدرت کے سامنے ہیچ ہے۔ سائنس کی امداد سے منش نے اپنے بچاؤ کے لیئے بیسیوں طریقے ایجاد کئے ہیں۔ لیکن جب پرکرتی کرودھ میں آتی ہے۔ تو وہ ایسا ڈنڈ دیتی ہے۔ کہ وہ اسے صدیوں تک بھول نہیں سکتا۔ بہار میں جو کچھ ہوا۔ وہ چند سیکنڈ یا زیادہ سے زیادہ ایک دو منٹ سے زیادہ نہ تھا۔ لیکن اس قدر تباہی ہوئی۔ کہ اتہاس میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

آریہ سماج میں اس قسم کا کوئی بھونچال نہیں آیا۔ اس کے جیون کی دھارا شانت گتی سے چلتی رہی۔ گت ورش کوئی ایسی گھٹنا نہیں ہوئی۔ جسے وشیش قرار دیا جا سکے۔ گوروکل کانگڑی کا اُتسو ہوا۔ اور آریہ سماج لاہور کا اُتسو ہوا۔ ایک ورش کے آرمبھ میں اور دوسرا ورش کی سماپتی پر۔ دونو اُتسو اچھے ہوئے۔ لیکن دونوں میں کوئی وشیش بات نہ تھی۔ اسی طرح دوسری آریہ سماجوں کے اُتسو ہوتے رہے۔ ہر ورش اپنے پچھلے ورش سے کسی طرح پرانا تھا۔ کچھ تھا۔ تو اچھا ہی تھا۔ لیکن ایسا نہیں۔ جسے اتہاس میں کوئی وشیش ستھان دیا جائے۔

ہاں ایک بات اوشیہ وشیش ہوئی ہے۔ اور وہ ہے سرگودھا کا آریہ سمیلن۔ اس قسم کے سمیلن پہلے بھی وقتاً فوقتاً ہوتے رہے ہیں ۱۹۲۷ء میں دہلی میں ہوا تھا۔ آریہ یوک سمیلن دینا نگر میں ہوا۔ اسی طرح یہ سمیلن ہوا۔ اور اپنے پیش روؤں کی طرح اسے پوری سپھلتا پراپت ہوئی۔ اس میں وشیشتا یہ تھی۔ کہ جہاں اس نے آریہ سماج کی اُنتی کے سادھنوں پر وچار کیا۔ وہاں اس نے دیش کی سمسیاؤں پر بھی اپنے وچار پرگٹ کیئے۔ اس سمیلن کے ارتھ میں یہ لیتا ہوں۔ کہ ورش بھر میں آریہ پُرش کسی ایک ستھان پر اکٹھے ہو کر جہاں یہ سوچیں۔ کہ آریہ سماج کی گتی مند ہے یا تیبر۔ اور مند ہے۔ تو اسے تیبر بنانے کا کیا یتن ہونا چاہیئے۔ وہاں وہ اپنے دیش کی گتی میں بھی دلچسپی لیا کریں۔ یہ سمیلن ورش بھر میں اس کاریہ کو چلانے کے لیئے اپنی ایک کمیٹی مقرر کیا کرے۔ جو آریہ سماج کے اتر کت دیش کی چنتا کیا کرے۔ سمیلن تو خوب کامیاب رہا۔ اور اس میں جو پرستاو سویکرت ہوئے۔ وہ آریہ سماج اور بھارت ورش دونو کے ہت کا پہلو لیئے ہوئے تھے۔ لیکن میں شوک سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ ورش بھر میں اس کے کاریہ کو چلانے کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس نے کوئی کام کر کے نہیں دکھلایا۔ جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ جیسے آوشیک وشے پر اس نے اپنی سمتی پرگٹ کرنے کی آوشیکتا نہیں سمجھی۔ اگر آریہ پُرشوں نے اپنے ملکی معاملات میں حصہ لینا ہے۔ تو اُنہیں زیادہ سرگرمی سے کام لینا ہوگا۔

جس ورش کا اب آرمبھ ہوا ہے۔ وہ آریہ سماج کے اتہاس میں ایک وشیش ورش بن سکتا ہے۔ کارن یہ کہ اس ورش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی منائی جائے گی۔ سبھا کا نشچیہ ہے۔ کہ یہ مہوتسو دسمبر کے انتم سپتاہ میں منایا جائے۔ اس اردھ شتابدی کو ایک پرکار سے وید پرچار کی اردھ شتابدی سمجھنا چاہیئے۔ اور سمجھانے بھی یہی سمجھا ہے۔ کیونکہ اس نے جو اڑھائی لاکھ روپیہ کے لئے اپیل کی ہے۔ وہ وید پرچار فنڈ کی مختلف مدات کے لیئے ہے۔

اس سے پہلے گوروکل کی رجت جینتی ہو چکی ہے۔ اور اب شیگھر ہی اس کی اردھ شتابدی بھی علیحدہ منائی جائے گی۔ اسی طرح آریہ سماج کی دوسری سنستھائیں بھی اپنے اپنے وشیش اُتسو مناتی رہی ہیں۔ اور آریہ جنتا نے دل کھول کر اُن کی سہایتا کی ہے۔ یہ پہلا اُتسو ہے۔ جبکہ آریہ سماج کے پُرشوں سے وید پرچار فنڈ کے لیئے وشیش سہایتا کی اپیل کی گئی ...

ہوا تھا۔ آشا کرنی چاہیئے۔ کہ آریہ جنتا اس اوسر پر بھی اپنی اُدارتا کا پورا پورا پرچے دیگی۔

دوسرے مہوتسوؤں کی طرح سبھا کی اردھ شتابدی بھی دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک پہلو ہے وہ جسے نمائیشی یا مظاہرہ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کی کامیابی میں مجھے کبھی سندیہ نہیں ہوا۔ اگر آریہ سماج لاہور کی اردھ شتابدی وشیش سماروہ سے منائی جا سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ سبھا کی اردھ شتابدی کیوں نہ منائی جائے؟

پرانت بھر کے آریہ پُرش ہزاروں کی تعداد میں ان دنوں لاہور آ پہنچیں گے۔ اور اردھ شتابدی کی رونق کو دوبالا کریں گے۔ اس موقع پر جو جلوس نکالا جائے گا۔ وہ بھی شان کے لحاظ سے بڑا ہوگا۔ ویاکھیانوں اور سمیلنوں کے لحاظ سے بھی کوئی کسر نہ رہے گی۔ پرشن کیول یہ ہے۔ کہ کیا وید پرچار کے سمبندھ میں کوئی ٹھوس کاریہ ہوگا؟ سبھا کی یہ اِچھا ہے۔ کہ ہو۔ اور اسی لیئے اڑھائی لاکھ کو آیسے کاموں میں بانٹ دیا ہے۔ جن کا اثر ستھائی ہو۔ اس اڑھائی لاکھ میں سے ایک لاکھ روپیہ "وید پرچار فنڈ" کے سنچت کوش میں ڈال دیا جائے گا۔ تاکہ پرچار وبھاگ میں اس سمے جو آرتھک کٹھنائی پرتیت ہو رہی ہے۔ وہ کسی حد تک کم ہو جائے۔ پچاس ہزار روپیہ "وید اور ویدانگ" کے بھاشیہ کے لیئے مخصوص کیا جائے گا۔ اور کوشش یہ ہوگی۔ کہ وید کا وشیش بھاشیہ سمپورن ہو جائے۔ رشی دیانند نے یجر وید کا سمپورن بھاشیہ کیا ہے۔ اور رگ وید کے ۳/۱ بھاگ کا۔ سبھا کی یہ اِچھا ہے۔ کہ نہ صرف رگ وید کا بھاشیہ ہی سمپورن ہو جائے۔ بلکہ انت دوسرے دو ویدوں کا بھی۔ یہ بھاشیہ کرنے کے لئے آریہ سماج آج پہلے سے بہتر اوستھا میں ہے۔ اس میں کئی ایسے ودوان ہیں۔ جو اپنا سارا سمے وید کے سوادھیائے میں لگا رہے ہیں۔ اس کا پرنام یہ ہے۔ کہ وید سمبندھی ساہتیہ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ پنڈت وِشو ناتھ جی بھوت پورو آچاریہ گوروکل کانگڑی نے "ویدک پنے" کے نام سے تین بھاگوں میں جو پُستک لکھی ہے۔ اس میں ۳۶۵ منتروں کا سرل اور سُندر بھاشیہ آریہ جنتا کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اسی طرح پنڈت چمو پتی جی ایم۔اے مکھیہ ادھشٹاتا و آچاریہ گوروکل کانگڑی نے "سوم سروور" کے نام سے ایک پُستک تیار کی ہے۔ جو اس وقت چھپ رہی ہے۔ اور گوروکل کے جلسہ تک مکمل ہو جائے گی۔ غرض یہ کہ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آرتھک طور پر اس یوگیہ ہو جائے۔ کہ ایک دو ودوانوں کو شیش سب کاریوں سے ہٹا کر کیول وید بھاشیہ کے کاریہ میں لگا سکے۔ تو یہ کاریہ سپھلتا پوروک سماپت ہو سکتا ہے۔

اردھ شتابدی کے اُپلکھش میں سبھا ایک ایسا آشرم بنانا چاہتی ہے۔ جسے انگریزی کے شبدوں میں (mission compound) کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اس میں نہ صرف آریہ اُپدیشکوں کے پریوار ہی رہ سکیں گے۔ پرنتو بدی کوئی اِستری یا پُرش ویدک دھرم میں پرویش کرنا چاہے۔ اور پرویش کے پشچات ویدک دھرم سمبندھی ساہتیہ کا سوادھیائے کرنا چاہے۔ اُسے یہاں رکھا جائے گا۔

اسی طرح سبھا کی یہ بھی اِچھا ہے۔ کہ ایک میڈیکل مشن جاری کیا جائے۔ جس میں آریہ ڈاکٹروں کو منشیہ ماتر کی سیوا کا اوسر ملے۔ سبھا یہ بھی چاہتی ہے۔ کہ گرام پرچار کی طرف وشیش دھیان دیا جائے۔ اور اگر اردھ شتابدی کے اُپلکھش میں اڑھائی لاکھ روپیہ جمع ہو گیا۔ تو اس میں سے ایک خاص رقم "گرام پرچار" کے لئے مخصوص کر دی جائے گی۔

جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ اس سے آریہ پُرشوں کو بھلی بھانتی گیان ہو جائے گا۔ کہ سبھا شتابدی کے اوسر پر جو دھن اکٹھا کرنا چاہتی ہے۔ اس سے وہ آریہ سماج کو پورا پورا لابھ پہنچانا چاہتی ہے۔ اس کے آدھار پر ایسے کاریہ آرمبھ کیئے جائیں گے۔ جن سے آریہ جگت کو وشیش لابھ ہو۔ یہ دیکھنا ہے۔ کہ اس لحاظ سے اردھ شتابدی کہاں تک سپھل ہوتی ہے۔ یہ کام تب ہی شروع کیئے جا سکتے ہیں۔ جب کہ اڑھائی لاکھ روپیہ جمع ہو۔ یا اس سے زیادہ جمع ہو۔ اگر دھن ہی سبھا کے ہاتھ نہ آیا۔ تو کوئی بھی کام نہ ہو سکے گا۔ اس لئے میں سارے آریہ جگت کا دھیان اس کے اس کرتویہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ پرانت بھر میں ایک بھی آریہ ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ جو اس فنڈ میں کچھ نہ دے۔ ہر ایک کو یتھا شکتی کچھ نہ کچھ دینا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ دے۔ اگر آریہ پُرشوں نے اپنا یہ کرتویہ سمجھا۔ تو مجھے وشواس ہے۔ کہ اردھ شتابدی مہوتسو دھن کے لحاظ سے بھی سپھل رہے گا۔

پنجاب کے آریہ پُرش چاہیں۔ تو اس ورش میں آریہ سماج کا نیا اتہاس بنا سکتے ہیں۔ تجربہ بتلائے گا۔ کہ بنتا ہے یا نہیں۔

(کرشن)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"وید پرچار فنڈ" کی سُدھ لو!

شری سوامی شوشنترانند جی مہاراج ادھشٹاتا وید پرچار وبھاگ سوچنا دیتے ہیں۔ کہ سال رواں کے نو ماہ ختم ہو گئے ہیں۔ اور صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گزشتہ ماہ مئی کے اپنے جنرل اجلاس میں ساڑھے پچیس ہزار روپیہ آمدنی کا بجٹ پاس کیا تھا۔ لیکن اس وقت تک اس فنڈ میں قریباً گیارہ ہزار روپیہ موصول ہوا ہے۔ جو کہ سویکار کی ہوئی رقم کے نصف سے بھی کم ہے۔ اس لئے آریہ پرشوں کو یتن کرنا چاہیئے۔ کہ باقی چودہ ہزار کے قریب روپیہ سال رواں کے باقی تین مہینوں میں جمع ہو جائے۔۔۔۔ تاکہ اگلے ورش کا بجٹ بنانے میں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ چونکہ وید پرچار کا کاریہ ہی آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ اس لئے کتنے شوک کا مقام ہے۔ کہ پنجاب کی صدہا سماجوں کے ہوتے ہوئے یہ فنڈ کس مپرسی کا شکار ہو رہا ہے۔ اور ہر ورش پوجنیہ ادھشٹاتا وید پرچار وبھاگ کو آریہ جگت کو اس بارہ میں ورش کے آخری مہینوں میں چیتاونی دینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ آتم سنمان اور خودداری کا تقاضا یہ ہے۔ کہ آریہ سماجیں جلد از جلد سویکار کیا ہوا بجٹ پورا کرنے کا یتن کریں۔ تاکہ پرچار کے کام میں روپیہ کی کمی کی وجہ سے کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

ڈاکٹر راماداس خان کی شُدھی

پچھلے دنوں ہمارے مرزائی دوستوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔ کہ ہم نے سناتن دھرم کالج لاہور کے سابق پرنسپل ڈاکٹر راماداس خان پی۔ ایچ۔ ڈی کو ان کے آبائی دھرم سے پتت کر کے مسلمان بنا لیا ہے۔ صرف اخبارات میں ہی شور مچانے پر اکتفا نہ کیا گیا۔ بلکہ ڈاکٹر صاحب کو مختلف مقامات میں لے جا کر ان کی نمائش بھی کی گئی۔ اور ان کی تقریریں بھی کرائی گئیں۔ تاکہ باقی ہندوؤں پر انکی مثال سے کوئی ناخوش گوار اثر پڑے۔ مظاہروں کے بعد ڈاکٹر صاحب کو اسلام کا مستقل رکن بنانے کے لئے انہیں نوتاسیدہ اسلامیہ کالج امرتسر کا پہلے وائس پرنسپل بنایا گیا۔ اور پھر پرنسپل مقرر کیا گیا۔ لیکن اب یہ تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے مرزائیوں کے اندر جال کو خیرباد کہہ کر پھر اپنے پوتر ہندو دھرم کی شرن لے لی ہے۔ اور اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ...

"پرکاش" کا بسنت ایڈیشن"

آریہ جاتی کے طبقات میں سنگٹھن کرانے کے بھاو سے پریرت ہو کر "پرکاش" نے اس سال کے لئے یہ نشچے کر لیا ہے۔ کہ وہ ہر ایک پرو پر اپنا خاص ایڈیشن نکالے گا۔ تاکہ جہاں ان پرووں کو قومی حیثیت حاصل ہو سکے۔ وہاں آریہ جاتی کے اندر بھی اپنی پراچین سنسکرتی کو پنر جیوت کرنے کے لئے آشا پیدا ہو سکے۔

لوہڑی کے موقع پر "پرکاش" کا لوہڑی ایڈیشن نکل چکا ہے۔ آئندہ ۳ر فروری ۱۹۳۵ء کا پرچہ "بسنت ایڈیشن" ہوگا۔ اس موقع پر جہاں بسنت رُت کا سواگت کیا جائے گا۔ وہاں شہید دھرم حقیقت رائے دھرمی کی یاد کو تازہ کرنے کا پریتن کیا جائے گا۔ مضامین نگار اور شعراء صاحبان سے التماس ہے۔ کہ وہ اس ایڈیشن کو کامیاب بنانے میں "پرکاش" کے ایڈیٹوریل سٹاف سے سہیوگ کر کے انوگرہیت کریں۔

"ناتھ" جلالپوری ایڈیٹر "پرکاش"

گورکل وشوودیالیہ کانگڑی میں بالکوں کا داخلہ!

گورکل میں داخل ہونے والے بالکوں کا انتخاب گورکل کے سالانہ جلسہ پر جو کہ ۱۹ سے ۲۲ر اپریل ۱۹۳۵ء تک منایا جائے گا) ہوگا۔ اس سال اپنے بالکوں کو گورکل میں داخل کرانے والے اصحاب دفتر گورکل سے داخلہ کا فارم اور قواعد منگوا کر بہت جلد داخلہ کا فارم بھر کر بھیج دیں۔ اور منظوری حاصل کر لیں۔

چونی بائی ٹیک چند نانگیہ چھاترورتی

ڈیرہ غازی خان نواسی شری بت بھائی ٹیک چند جی نانگیہ نے مبلغ ۲۵ ہزار روپیہ گورکل کانگڑی کو اس لئے دان دیا ہوا ہے۔ کہ اس چھاترورتی پر ڈیرہ غازی خان یا اس ضلع کا ایک غریب اور ہونہار لڑکا ہر سال گورکل میں داخل کیا جایا کرے۔ جو سجن اس سال اس چھاترورتی سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ بہت جلد اپنی درخواست دفتر گورکل کانگڑی ضلع سہارنپور کو بھیج دیں۔ داخلہ کا فارم اور گورکل کے قواعد دفتر گورکل سے طلب فرمائیں۔

لڑکوں کا انتخاب گورکل کے سالانہ جلسہ پر ۱۹ سے ۲۲ر اپریل ۱۹۳۵ء تک ہوگا۔ انتخاب کے بعد مستحق ودیارتھی کو گورکل میں داخل کیا جائے گا۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گورکل کانگڑی)

۳۔ مذہب اسلام ان کی آتما کو شانت کرنے میں کامیاب ثابت نہیں ہوا۔

"ضرورت"
کے اشتہارات کے لئے اپنے
سچے سیوک "پرکاش" کی خدمات
سے فائدہ اٹھائیں۔ منیجر

"سارد ا ایکٹ" کس مپرسی میں

گو بال وواہ کی رسم کے انسداد کے لئے "سارد ا ایکٹ" کو پاس ہوئے کافی عرصہ گزر چکا ہے لیکن جہاں تک اس کے استعمال کا تعلق ہے۔ یہ قطعاً نکما ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ اس کی رُو سے نابالغ بچوں کا بیاہ قابل دست اندازی پولیس نہیں۔ سرکار خود مدعی نہیں بنتی۔ صرف اطلاع سے مثل نہیں چل نہیں سکتی۔ اس واسطے اگر کسی جگہ چھوٹی عمر کی شادی ہو۔ تو باقاعدہ مقدمہ چلانا پڑتا ہے۔ جن لوگوں یا انجمنوں نے مقدمات چلائے۔ ان کا خرچ ہوا۔ تشویش ہوئی۔ اور شہادتیں بہم کرنے میں مشکلات حائل ہوئیں۔ مگر بہت سا وقت اور روپیہ خرچ کرنے کے بعد بعض اوقات اتنا جرمانہ بھی نہیں ہوتا۔ جتنا کہ خرچ ہو چکتا ہے۔

اس لئے ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کہ خود حکومت ایکٹ کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری اسی طرح اپنے اوپر لے۔ جس طرح کہ وہ دوسرے قوانین کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری لے رہی ہے۔ خواہ وہ اس کام کے لئے کوئی افسر مقرر کرے یا کسی اور طریق سے تحقیقات کرائے۔ اور مجرم کو سزا دلائے۔ اور اس وقت تک اپنی طرف سے کوئی تساہل روا نہ رکھے۔ جب تک کہ چھوٹی عمر کی شادیوں کو بند نہ کرا لے۔ اور بھارت ورش کو اس خرابی سے محفوظ نہ بنا لے۔ موجودہ حالت میں جب کہ روزانہ بال وواہ دھڑا دھڑ ہو رہے ہیں۔ اور "سارد ا ایکٹ" کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ یہ ایکٹ نہایت کس مپرسی کی حالت میں پڑا ہوا ہے۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (منیجر)

ایک عجیب چمتکار عطیٰ
میٹھا پھل (رجسٹرڈ) یعنی نعمت عظمیٰ
اس کے کھانے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ لڑکی پیدا ہو تو دام واپس قیمت دس ...
کسی تصدیق کی ضرورت نہیں صرف یہی لکھنا کافی ہے کہ لڑکی ہوئی ہے قیمت واپس کر ...
ہزاروں بار تجربہ ہو چکی ہے۔ آپ بھی نوٹ کر لیں۔ بوقت ضرورت طلب فرماویں یقیناً پر ماتما چاند سا ...
المشتہر خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۳۲۱ لاہور
منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اصلاحات کا سفید ہاتھی

ہندوستان کو جو آئینی اصلاحات ملنے والی ہیں۔ وُہ اس قابل نہیں۔ کہ کوئی خوددار ہندوستانی ان کو پرِکاہ جتنی بھی اہمیت دے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ نکمی اصلاحات بھی ہندوستان کے عوام کا کچومر نکال کر دم لیں گی۔ چنانچہ سر جارج شسٹر نے جو کبھی زمانہ میں حکومت ہند کے فنانس ممبر تھے لنڈن میں ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"نئی اصلاحات پر ہندوستان کو صرف ساڑھے بتیس لاکھ پونڈ سالانہ زیادہ خرچ کرنے پڑیں گے۔ اور یہ خرچ ہندوستان پورا کرے گا۔ کیونکہ صوبہ کی "قومی حکومتیں" ٹیکس اور مالیہ بڑھا سکیں گی" :-

اصلاحات کیسی ہوں گی۔ اور کیا ان سے قومی حکومتیں بنیں گی بھی یا نہیں؟ یہ سوالات ہیں۔ جن کا فیصلہ کرنا ابھی قبل از وقت ہے۔ لیکن مسٹر شسٹر کے الفاظ سے اتنا تو ظاہر ہے۔ کہ نئی اصلاحات ہندوستان کے خزانہ پر زیادہ مالی بوجھ ڈالنے کا موجب ثابت ہوں گی۔ اور اس حالت میں ممکن ہے۔ کہ وُہ ہندوستان کا کچومر نکال دیں :-

بندے ماترم کے گیت کے خلاف جہاد

نامعلوم حکومت بمبئی کی ذہنیت کس قسم کی ہو گئی ہے۔ کہ وہ معصوم سے معصوم قومی تقاریب کے خلاف بھی جہاد شروع کر دیتی ہے۔ اور یہ نہیں سوچتی کہ اس کی اس غیر قومی ذہنیت کا دوسروں پر کیا اثر پڑے گا۔ حکومت بمبئی نے اپنے افسروں کے نام چند ہدایات جاری کی ہیں۔ اور ان ہدایات کا ماحصل یہ ہے کہ جب کسی موقعہ یا جلسہ میں حاضرین "بندے ماترم" کا گیت گائیں۔ تو حکام کو کھڑا ہونے سے انکار کر دینا چاہئے۔ نیز جب کسی موقعہ پر قومی جھنڈا لہرایا جائے۔ تو ان کو اس تقریب میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔ اور نہ ہی اس کا احترام روا رکھنا چاہئے۔ ہدایات کے خاتمہ پر یہ لکھا ہے۔ کہ سرکاری افسران کے لئے محفوظ ترین طریق یہ ہے۔ کہ جن تقاریب پر قومی جھنڈا لہرایا جاتا ہو۔ وُہ ان کا بائیکاٹ کر دیں۔ یا وہاں جانے سے احتراز کریں :-

ہمارے خیال میں مذکورہ ہدایات نہ صرف غیر ضروری ہیں۔ بلکہ تلخی کو بڑھانے والی ہیں۔ اور کانگرس کو یہ ترغیب دیتی ہیں۔ کہ وُہ بھی ان کے خلاف کوئی جوابی کارروائی کر کے حکومت بمبئی کے راستہ میں اس وقت تک آئینی مشکلات پیدا کرتی جائے۔ جب تک کہ حکومت مذکورہ ہدایات کو منسوخ نہ کر [illegible]

کانگرسیوں اور لبرلوں کا اتحاد

ہمارے محترز معاصر "لیڈر" الہ آباد میں شری ینیت سرینواس شاستری کا ایک معرکتہ آلارا مضمون شایع ہوا ہے۔ جس میں اُنہوں نے سر تیج بہادر سپرو کے خیالات متعلقہ جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ کا کھنڈن کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ :-

"شاستری جی خود اگر اپنے ان الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خود . . . . . initiative لیں۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ ان کا احترام روا رکھتے ہوئے ہمارے ماڈریٹ دوست کانگرسیوں کے ساتھ سمجھوتہ کر کے نئے آئین میں کچھ نہ کچھ بہتر ترامیم کرانے کے قابل ہو سکیں۔ ورنہ جب تک وُہ دونوں فریق علیحدہ علیحدہ رہیں گے۔ تو بے ضرر آئین کے خلاف ہندوستان کا پروٹسٹ ویسا موثر ثابت نہیں ہو گا۔ جیسا کہ متحد ہونے سے ہو سکتا ہے"

مسٹر اسلم کے خلاف کارروائی

مہاراج نتھو رام جی کے مبینہ قاتل عبد القیوم کی طرف سے ڈیفنس پیش کرتے ہوئے مسٹر اسلم نے جوڈیشنل کمشنر سندھ کی عدالت میں کہا تھا۔ کہ مذہب اسلام پیغمبر اسلام کی ناموس کی حفاظت کے لئے قتل کی اجازت دیتا ہے۔ مضائقہ نہیں خواہ قانونِ وقت اس کارروائی کو قابل مواخذہ سمجھتا ہو۔ بار ایسوسی ایشن کراچی نے مسٹر اسلم کے ان الفاظ پر اعتراض کیا۔ اور اس نے ہائی کورٹ سے درخواست کی۔ کہ مسٹر اسلم کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائے۔ اس پر ہائی کورٹ نے درخواست کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس سوال کو ہائی کورٹ کے فل بنچ کے سامنے پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب بنچ مذکور یہ فیصلہ کرے گا۔ کہ آیا مسٹر اسلم ایک سند یافتہ وکیل ہوتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کرنے کے مجاز تھے یا نہیں :-

ہمارے خیال میں چونکہ یہ معاملہ قانونی لحاظ سے بڑا ہی اہم ہے۔ اس لئے ہم اس بات کے بے تابی سے منتظر ہیں۔ کہ بنچ مذکور اس اہم سوال کا کیا فیصلہ کرتا ہے۔ اور جب تک وُہ فیصلہ نہ کر لے۔ تب تک ہم اس معاملہ کو (Sub judice) تسلیم کرتے ہوئے اس کے حسن و قبح کو معرض بحث میں لا کر تحقیرِ عدالت کے جرم کے مرتکب ہونا پسند نہیں [illegible]

درجۂ نو آبادیات کا جھانسہ

سر آغا خان نے اپنے ایک تازہ بیان میں یہ بیان کیا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کو گھبرانا نہیں چاہئے۔ گورنمنٹ انہیں عنقریب درجۂ نو آبادیات دے گی۔ سر آغا خان کو معلوم ہو جانا چاہئے۔ کہ ہندوستانی اب اتنے بدھو نہیں رہے۔ کہ ان کے جھانسوں میں آ جائیں گے۔ جن لوگوں نے جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ میں درجۂ نو آبادیات کا ذکر تک نہیں کیا۔ ان سے یہ اُمید کیونکر ہو سکتی ہے۔ کہ وُہ ہندوستان کو عنقریب درجۂ نو آبادیات دے دیں گے :-

نیا تجارتی معاہدہ

برطانیہ اور ہندوستان میں جو نیا تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی سارے ہندوستان میں پُرزور مذمت ہو رہی ہے۔ ویسے تو گورنمنٹ نے جو کچھ کیا ہے۔ اس میں کوئی نئی بات نہیں۔ کیونکہ آج تک وُہ جتنے بھی معاہدے کرتی آئی ہے۔ ان سے برطانیہ کو ہی فائدہ ہوتا رہا ہے۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے ہندوستان کے نمائندوں سے مشورہ لینا ٹھیک نہیں سمجھا۔ وُہ پروٹسٹ کرتے رہے۔ کہ ہماری مرضی کے خلاف کچھ نہ کیا جائے۔ لیکن گورنمنٹ نے ان کی ایک نہ سنی۔ اور معاہدہ طے کر لیا :-

گورنمنٹ کو جو کچھ کرنا تھا۔ وُہ کر چکی۔ اگر ہندوستان اس کا جواب دینا چاہتا ہے۔ تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وُہ یہ کہ سودیشی اشیاء کا زیادہ استعمال شروع کر دیا جائے۔ اور سودیشی تحریک کو زیادہ موثر اور پُرزور طریق سے چلایا جائے۔ جس سے ہندوستان کی صنعت اور تجارت کو بھی فائدہ ہو۔ اور گورنمنٹ کو اس کی پالیسی کا جواب بھی مل جائے :-

افسران کی افسوسناک سازش

حکومت پنجاب کا یہ یقین ہے۔ کہ اس کے ماتحت جتنے افسر ہیں۔ وُہ دیانتداری سے اپنے فرائض کو سر انجام دے رہے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہمارے مرزائی دوست حکومت کے اس خیال سے متفق نہیں [illegible]

مالک ہیں۔ چنانچہ قادیان کا دیرینہ اخبار "الحکم" شکایت کرتا ہے۔ کہ :-

"ادھر حکومت کے بعض ایسے افسروں نے ان مجرمانہ ذہنیت کے لوگوں کی ایسی پیٹھ ٹھونکی۔ جو یقیناً حکومت کی در پردہ دشمنی کا رنگ رکھتی تھی۔ ان لوگوں نے ایک ایسا متعصبانہ جال پھیلایا۔ جس کی وجہ سے حکومت کے بعض ذمہ دار افسر بھی غلطی کا شکار ہو گئے۔ اور انہوں نے اس جماعت کی شہری روایات کے خلاف جماعت اور جماعت کے امام پر خطرناک الزامات لگا دئے" :-

("الحکم" ۱۴ جنوری ۱۹۳۵ء۔ صفحہ ۲)

اگر ہمارا قادیانی ہمعصر مذکورہ نادر شاہی سٹیٹمنٹ نکالنے کی بجائے ان افسران کے نام شایع کر دیتا۔ جنہوں نے مجرمانہ ذہنیت کے مالک احراریوں کی پیٹھ ٹھونکی۔ تو وُہ نہ صرف ضلع گورداسپور کے لوگوں کے حالِ زار پر نوازش کرتا۔ بلکہ سرکار کو بھی بتلا سکتا۔ کہ اس کے کون کون سے افسر ہیں۔ جو کہ اس کی تنخواہ کھا کر اپنے فرائض منصبی کو دیانتداری سے پورا نہیں کرتے :-

احمدی جماعت سے اخراج

تعزیرات ہند میں بعض باتوں کو جرم گردانا گیا ہے۔ لیکن جو باتیں تعزیرات سلسلۂ احمدیہ میں جرم تصور کی گئی ہیں۔ وُہ سرکار انگریزی کے فوجداری اور دیوانی ضابطوں میں بھی جرم تصور نہیں کی جا سکتیں۔ ۱۵ جنوری کے اخبار "الفضل" سے پتہ لگتا ہے۔ کہ قادیانی خلیفہ نے دو مرزائیوں کو جن کے نام (۱) میاں احمد المعروف کالو ساکنہ کھوکھر غربی ضلع گجرات اور (۲) شیخ محمد صدیق صاحب نائب ادکاڑہ ضلع منٹگمری ہیں۔ جماعت احمدیہ سے اس وجہ سے خارج کر دیا ہے۔ کہ انہوں نے آنجہانی مرزا غلام احمد بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی تعلیم کے خلاف اپنی اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدیوں سے کر دیا تھا۔ ہمیں اس اخراج پر نہ رنج ہے۔ اور نہ خوشی۔ کیونکہ خلیفہ صاحب کو اجازت ہے۔ جس کو چاہیں۔ اپنی جماعت سے خارج کریں۔ اور جس کو چاہیں۔ اپنے پاس بٹھائیں۔ لیکن افسوس ضرور ہے۔ اور وہ اس وجہ سے کہ اگر غیر احمدیوں نے بھی جوابی کارروائی شروع کر دی۔ تو اس سے مرزائیوں کو نانی شُغنے آ جائے گی۔ اور وُہ ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔ کیونکہ مرزائیوں کی کثیر تعداد ایسی ہے۔ جس کے رشتہ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

عدم ضرورتِ اسلام

دنیا کو آج کل ایسے مذہب کی مطلقاً ضرورت نہیں۔ جو اپنے ماننے والوں کو رواداری کی تعلیم نہ دے۔ اور اپنے ہمسایوں سے برادرانہ سلوک رکھنا نہ سکھائے۔ بدقسمتی سے ہندوستان کے اکثر مسلمان آج کل ایسے رویہ کے شیدائی بن رہے ہیں۔ جو کہ دوسرے مذاہب کی نظر میں قابلِ اعتراض ہے۔ اس لئے سنجیدہ اور ذمہ دار مسلمانوں کو یہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کی تبلیغ کے لئے یہ کہیں۔ کہ تم دوسروں کی دلآزاری کر کے یہ ثابت کر رہے ہو۔ کہ تمہارا مذہب اب غیر ضروری ہو گیا ہے۔ چنانچہ امرتسر میں ایک تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے کمال صفائی سے فرمایا۔ کہ "آج مسلمان جو اسلام پیش کرتے ہیں۔ اگر یہی اسلام ہے۔ تو ایسے اسلام کی ضرورت نہیں ہے"۔ ہمارا خیال ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی اس تنبیہ سے حقیقی مسلمان اس امر کی ضرورت محسوس کریں گے۔ کہ مذہب کی آڑ میں قتل وغیرہ کی وارداتوں کی خود ہی مذمت کر کے یہ ثابت کریں کہ وہ دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے ساتھ رواداری سے پیش آیا کریں۔ اور تشدد کی حمایت کرنے کی بجائے تبلیغ و وعظ میں عدم تشدد و ترغیب سے کام لیا کریں۔

مسلم لیڈروں کی حقیقت

آج کل جن لیڈروں کو مسلمانوں میں رہا مانا جاتا ہے۔ اُن کے متعلق ہم آریہ سماجی تو اس لئے کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ کہ کہیں ہمارے کہنے پر بُرا نہ منایا جائے۔ لیکن پنجاب کے مسلمانوں کا منظورِ نظر پرچہ "انقلاب" لکھتا ہے۔ کہ:-

"ہمارے خودساختہ لیڈروں کا گروہ جا بجا بھاگا پھرتا ہے۔ رات دن جلوسوں اور استقبالوں کی آرزو ہے۔ تقریروں میں کیا ہوتا ہے۔ آواز کی بلندی۔ آئینِ اکبری جیسی تراکیب۔ شعر خوانی۔ گھنٹوں بے مطلب بولتے جانا۔ اور پھر اثر کا اندازہ اس بات سے لگاتے ہیں۔ کہ چندہ کتنا ملتا ہے"۔

اگر "انقلاب" مذکورہ سطور کے ساتھ اپنے خودساختہ لیڈروں کی مکمل فہرست بھی شائع کر دیتا۔ تو اس سے جہاں دوسروں کی درست رہنمائی کر سکتا۔ وہاں اظہارِ حق کے لئے ثوابِ دارین کا مستحق بھی ہو سکتا۔ اور کسی کو یہ شک کرنے کا موقع نہ ملتا۔ کہ چونکہ مسلم لیڈر اسے منہ نہیں لگاتے۔ اس لئے وہ ان کی اہانت پر اُدھار کھائے بیٹھا ہے۔

آنجہانی مرزا صاحب کی گمنامی

آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب نبی تھے۔ پیغمبر تھے۔ مجدد تھے۔ مہدی الزمان تھے۔ اور نا معلوم اور کیا کیا تھے۔ لیکن ان سب لمبے چوڑے دعاوی کے باوجود آپ کی ابتدائی حالت جو تھی۔ اس کے متعلق موجودہ خلیفہ قادیانی فرماتے ہیں:-

"کبھی وہ وقت تھا۔ کہ وہ شخص جس کے متعلق بعض دفعہ اس کے والد کے گہرے دوست بھی اس کا نام سُن کر کہا کرتے تھے۔ کہ ہمیں نہیں معلوم تھا۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب کا کوئی اور بیٹا بھی ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے والد کے دوستوں میں سے کئی ایسے تھے۔ جو سالہا سال کی ملاقات کے بعد یہ معلوم نہ کر سکتے تھے۔ کہ مرزا غلام قادر کے سوا ان کا کوئی اور بیٹا بھی ہے۔ کیونکہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ گوشۂ تنہائی میں رہے"۔

("الفضل"۔ یکم جنوری ۱۹۳۵ء)

پچھلے ہفتہ ہم نے بتلایا تھا۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب اپنے باپ کے گھر سے ہجرت کر کے سیالکوٹ جانے کی وجہ کیا تھی۔ اور اس سے ان کی دیانت کا کیا پتہ چلتا ہے۔ لیکن اب ہمیں پتہ لگا۔ کہ ابتدا میں ہی آپ ایسے سعادتمند سپوت تھے۔ کہ آپ کے باپ کے دوست بھی آپ سے واقف ہونے کی ضرورت محسوس نہ کرتے تھے۔

رانوں پر ہاتھ مارنا

جن لوگوں نے عورتوں کو سیاپا کرتے دیکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ سیاپا کرتے سمے وہ رانوں پر بھی ہاتھ مارتی ہیں۔ اور ساتھ ہی چھاتی کوٹتی جاتی ہیں۔ لیکن پنجاب کی خوش قسمتی سمجھئے۔ کہ رانوں پر ہاتھ مارنا صرف ناخواندہ مستورات تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ہمارے قادیانی نبی صاحب کو بھی یہ مرض تھا۔ چنانچہ آپ کے صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی۔ کہ جب آپ گفتگو فرماتے یا لیکچر دیتے۔ تو اپنے ہاتھ کو رانوں کی طرف اس طرح لاتے۔ جس طرح کوئی آہستہ سے ہاتھ مارتا ہے"۔

("الفضل"۔ یکم جنوری ۱۹۳۵ء)

ہماری خوش قسمتی سمجھو۔ کہ ہم نے آنجہانی مرزا صاحب کا رانوں پر ہاتھ مارنا پڑھ لیا۔ ورنہ واقعی ہماری انتہائی بدقسمتی ہوتی۔ اگر ہم کہیں یہ پڑھ لیتے۔ کہ مرزا صاحب رانوں پر ہاتھ مارتے [illegible]

حقیقت ہے۔ کہ مرزا صاحب اپنی تحریروں میں اپنے مخالفوں کو حد سے زیادہ صلواتیں سُنا کر تعزیہ برداروں سے مات لے جاتے تھے۔

حکومت کے خواب

مرزائیوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ بڑے مرزا کو گورنر جنرل بننے کے خواب آیا کرتے تھے۔ خلیفہ صاحب حافظ روشن دین کی صحبت میں کمانڈر انچیف بنا کرتے تھے۔ لیکن وہ مرزائی کیا۔ جو ان چھوٹی خوابوں پر قناعت کرے۔ اب ان لوگوں کی بھوک اتنی بڑھ گئی ہے۔ کہ ان کو دنیا کی ہر ایک بستی میں اپنی حکومت نظر آ رہی ہے۔ چنانچہ خلیفہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:-

"اور دنیا دیکھے گی۔ کہ دنیا کی ہر ایک بستی قادیان کی مظہر بن جائے گی۔ یعنی دنیا کی ہر ایک بستی میں احمدیوں کی حکومت ہوگی۔ اور دوسروں کے مقابلہ میں ان کی تعداد زیادہ ہوگی"۔

("الفضل"۔ یکم جنوری ۱۹۳۵ء)

ہم ویدک دھرمی خوابوں کو چنداں اہمیت نہیں دیتے۔ بلکہ ہم واقعات کو لیتے ہیں۔ قادیان میں آجکل مرزائیوں کی حکومت ہے۔ اور اس کے طفیل مباہلہ والوں کو قادیان چھوڑنا پڑا۔ اب اگر دنیا کی ہر ایک بستی میں مرزائیوں کی حکومت ہوگی۔ تو غیر مرزائیوں کا خدا حافظ۔

مرزائیوں کی مظلومیت

چونکہ مرزائیوں نے قادیان میں رہنے والے غیر مرزائیوں کا قافیہ تنگ کیا ہوا ہے۔ اور وہاں کی حکومت کا اجارہ لیا ہوا ہے۔ اس لئے جہاں اُن کی حکومت نہیں چلتی۔ وہاں وہ سمجھتے ہیں۔ کہ غیر مرزائی بھی ان کی تقلید کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ قادیان کا سرکاری گزٹ "الفضل" ذیل کی شکایت کرتا ہے:-

""زمیندار" اور "احسان" کی تحریروں نیز عطاء اللہ و دیگر احراری مُلاّؤں کی تقریروں وغیرہ کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ احمدیوں پر آباد شہروں اور بازاروں میں دن دہاڑے کھلے بندوں حملے شروع ہو گئے ہیں۔ اور احراری اس قدر بے باکی کے ساتھ احمدیوں کو گالیاں دیتے۔ ان کے ساتھ فساد کرنے حتیٰ کہ قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ کہ گویا حکومت انہی کے قبضہ میں ہے۔ اور انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں"۔

("الفضل"۔ ۱۳/جنوری ۱۹۳۵ء)

اگر مذکورہ سطور واقعی درست ہیں۔ تو ہمیں مرزائیوں کی حالت پر رحم آتا ہے۔ اور ہم احراریوں سے یہ خواہش کرتے ہیں۔ کہ وہ مرزائیوں کی زاری پر رحم کھائیں۔ اور ان کو تنگ کرنا چھوڑ دیں۔ لیکن ساتھ ہی مرزائیوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ قادیان شریف میں غیر مرزائیوں کے ساتھ ایسا سلوک نہ کریں۔ جس سے دوسروں کو ان مقامات میں جو ایسی کارروائی کرنی پڑے۔ جہاں اُن کی کثرت ہے۔

مرزائیوں میں پھوٹ کا اصل بانی

مرزائیوں میں آج کل دو فریق پائے جاتے ہیں۔ ان کے اختلاف کی وجوہ خواہ کچھ ہوں۔ لیکن [illegible] یہ ہے۔ کہ اس اختلاف کا اصل بانی کون ہے؟ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے ۲۷/دسمبر ۱۹۳۴ء کو سالانہ جلسہ قادیان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ:-

"سب سے پہلے میں غیر احمدی احباب سے یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ مبایعین اور غیر مبایعین میں جماعت احمدیہ کا منقسم ہو جانا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتا دیا تھا۔ کہ جماعت کے دو گروہ ہو جائیں گے"۔

("الفضل"۔ ۱۳/جنوری ۱۹۳۵ء)

ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنجہانی مرزا کو الہاماً ایسا بتلا دیا ہو۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ اگر خود مرزا صاحب قادیان میں کوئی گدی قائم نہ کرتے۔ تو مرزائیوں کو یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ جبکہ ان کی طاقت ایسے دو فرقوں میں بٹ جاتی۔ جو کہ ایک دوسرے کے خلاف الزامات لگانے پر اتر آئے ہیں۔

حضرت محمد صاحب کی توہین

مرزائی ظاہر تو یہ کرتے ہیں۔ کہ وہ شاتمِ انبیاء نہیں۔ لیکن ان کی تحریریں یہ ظاہر کرتی ہیں۔ کہ جتنی توہین وہ حضرت محمد صاحب کی کرتے ہیں۔ کوئی غیر کیا کرے گا۔ چنانچہ محمدی بیگم سے مرزا جی کے نکاح کے متعلق پیشگوئی کو ڈیفنڈ کرتے ہوئے "حضرت فاروق" لکھتے ہیں۔ کہ:-

"کیا اس نے حدیث نہیں پڑھی۔ کہ حضرت رسول مقبول صلعم کا نکاح بھی تین عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔ کہ مریم حضرت عیسیٰ کی والدہ کلثوم حضرت موسیٰ کی ہمشیرہ اور فرعون کی بیوی آسیہ (فتح البیان جلد ۶ بحوالہ طبرانی و ابن عساکر) لیکن ان کا ظہور زمین پر نہیں ہوا"۔

("فاروق"۔ ۲۴/جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۲)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مُسلم عُلماء کے خلاف "مرزائی جہاد"

مُسلمانوں کی متعدد سلطنتیں زوال پذیر ہو گئیں۔ اقتدار مٹی میں مل گیا۔ اور مغرب کے ہاتھوں اسلامی شریعت پر وہ کاری ضربیں لگیں۔ کہ خود مسلم علماء ہی مسلمانوں کی موجودہ لاپرواہی کے شاکی نظر آتے ہیں۔ آج اگر صرف ایک علماء کا ہی ایسا فرقہ کیا ہے جسے کچھ دین کا پاس تھا۔ لیکن بھلا ہو قادیانی نبی کا۔ اب یہ شرم بھی اُٹھنے والا ہے۔ اور وُہ بھی بہت بُری طرح ؛

قادیانیوں کے گزشتہ سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے مولوی غلام رسول صاحب نے فرمایا کہ :-

"پشاور میں ایک دن میرے پاس کئی علماء اور معززین اہل اسلام احمدیہ مسجد میں جہاں میں قیام پذیر تھا۔ آئے اور کہنے لگے۔ "ہم ایک بات کے لئے آئے ہیں۔ آپ سے اس کا جواب چاہتے ہیں"۔ میں نے کہا۔ فرمائیے۔ وُہ کیا بات ہے؟ کہنے لگے "شہر میں اس بات کا چرچا ہو رہا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے بزرگوں کو گالیاں بہت دی ہیں"۔ میں نے کہا "کس بزرگ کو؟"۔ کہنے لگے "علمائے اسلام کو"۔ میں نے کہا۔ "کیا گالی دی ہے؟" کہنے لگے "ذریۃ البغایا کہا ہے"۔"

("الفضل"۔ ۱۱ جنوری۔ صفحہ ۵)

آنجہانی مرزا صاحب نے تو جو کچھ کہنا تھا۔ وُہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء سے پہلے کہہ گئے۔ لیکن اپنے پیر و مرشد کی تقلید میں مرزائی دُنیا جو کچھ مسلمانوں کے علماء کو خطاب دے رہی ہے۔ اس کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ کسی شخص مسمّیٰ علی احمد قادیانی نے "عبرت ملوانیاں" نامی سہ حرفی نظم میں شائع کی ہے۔ اور اس میں مسلم علماء کو وُہ بے نکت سنائی ہیں۔ کہ انہیں پڑھ کر کوئی غیر مسلم اُن کو بُرا کہا جتنی وقعت بھی نہیں دے سکتا ؛

علماء کا ذکر خیر کرتے ہوئے علی احمد صاحب ارشاد فرماتے ہیں :-

ویکھو ملوانیاں دا دین سنے ایمان روٹیاں
ظاہر شرح دے پابند جوں ٹینڈاں کھوٹیاں

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں :-

پاک محمد ایہہ فرماون — مہدی اُس زمانے آون
جد ملوانے شرک کماون۔ وچ حدیث دے آیا ہے

کن مسلمانوں پر چلتا ہے۔ اور گزارہ وہیے والے مسلمان کیوں "سعید فطرت" کے مالک ہیں

اس کا جواب دیتے ہوئے مصنف سہ حرفی اچھے ہیں :-

(۱)

مُنہ دے مسلمان کہاون۔ مسجد وِچ مُوا ہو جاون
شرابیاں بین نے قلم کماون۔ ڈِھڈ یاں پاون روٹیاں

(۲)

لیشے مسلمان کہاون — مجبوری ظلم زنا کماون
مسجد دیوں مرگ نہ آون — اب رسول بھلا بیٹھے

قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر علماء کا دین اور ایمان "روٹیاں" ہے۔ تو پھر اُن کو کس قسم کی خوراک زیادہ من بھاتی نظر آتی ہے؟

اس کا جواب ہمارے قادیانی شورما کے الفاظ میں سنئے۔ اور علماء کی حریصانہ فطرت کو دیکھئے :-

جدوں دیکھیا ملاں نے حلوہ۔ کہندا رب دکھایا جلوہ
الحمد للّٰہ من صلوٰۃ۔ واہ واہ نرم روٹیاں

آگے چل کر قادیانی صاحب اس "واہ واہ" کا یوں ترجمہ کرتے ہیں :-

اک جٹ آیا پہنچ چنیر — ملاں پاس کرے تقریر
چلو بکا حلوہ کھیر۔ نالے گوشت روٹیاں
ملاں آہندا اکتی دو رہ جٹ کہہ تن سبیں حضور
ملاں آکھے چل ضرور۔ چھالاں پئے موٹیاں

لیکن اگر حلوہ کی جگہ کچھ دال ہو۔ تو علماء صاحبان پر جو کچھ گزرتی ہے۔ اُس کا نقشہ ہمارے قادیانی شاعر یوں کھینچتے ہیں :-

بنھ کو کہندا سن لو گل وائی روٹی سادیوں اُٹھ چل
مسراں دال پکی ہے وِل۔ باجرے دیاں روٹیاں
ملاں آکھے سُن نے وِیر۔ لگ میرے وِچ ہند جی بہیر
سبھے کوئی بلیسی ہور فقیر سادھوں نے ڈِھڈ ٹھوں روٹیاں

(۲)

اگوں جس دم ویکھی دال۔ ملاں پٹے سر دے وال
آکھے یا یارب زوال۔ قسمت بکھیاں کھوٹیاں

(۳)

جھولیاں دال جاں نظریں آئی ملاں وکھیدیاں ہو یا سودائی
آکھے ہویا قہر الٰہی۔ والاں پلیاں موٹیاں

اگر حلوہ بھی نہ ہو۔ گوشت پلاؤ بھی نہ ہو۔ اور

ہن نے لینا پیا جلاب۔ لگوں لا لنگوٹیاں

اگر ساگ بھی ندارد ہو۔ تو پھر مسلم علماء کس طرح دن کٹی کرتے ہیں؟ اس کا جواب ہمارے قادیانی فدائی یوں دیتے ہیں :-

وکیں مسجد دیوچ جان — ملاں دیوں کرن جیان
ختماں سُنا چادر تان۔ ہو بہیاں اکھیاں مغز کھپیاں

(۲)

سُن ملوانی دور سی آئی — پاس ملاں دے آ کر لائی
آکھے غافل جاگ نہ آئی۔ اکھیاں ہو گیاں موٹیاں

مسلم علماء کی اس طرح خاک اُڑا کر ہمارے قادیانی دوست آخر میں یُوں تان توڑتے ہیں :-

مہدی قادیاں دیوچ آیا۔ ڈیرہ وِچ پنجاب دے لایا
اُبڈا خلق نوں آن تر آیا۔ آوے بن بن جوٹیاں

(۲)

سکھے ملوانی سُن لے توں۔ چھوڑ دے کارستانی نوں
چلو منئے مہدی نوں۔ اودلیں روٹیاں

صرف ہمارے قادیانی دوست تان توڑنے پر ہی اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ آگے چلکر یوں لالچ دیتے ہیں :-

(۱)

وِچ حدیث نبی فرمان — جو نہ منن مہدی جان
او پوو دوزخ دیوچ جان۔ جدیاں قسمتاں کھوٹیاں
من نے چھڈو جدوں نالے۔ توڑو کفر والے ہار

(۲)

جیہڑا مہدی نوں من جاوے۔ ڈیرہ جنت دیوچ لاوے
منکر مہدی دا دوزخ جاوے۔ قسمتاں جہدیاں کھوٹیاں

(۳)

صدی چودھویں مہدی آیا۔ ناں کوئی نویں کتاب لیایا

جو محروم ہے اس نوں یار۔ دوزخ دیوں دِکھایا اے

مذکورہ طمع۔ لالچ اور دھمکی دینے کے بعد ہمارے قادیانی شورما یُوں ارشاد فرماتے ہیں :-

(۱)

دیکھو سچے مومن جیہڑے۔ مہدی کے جھگڑے نہ جھیڑے
اوہناں قادیاں لائے ڈیرے۔ بیٹھے بن بن جوٹیاں
علی احمد ایہہ گل مکائی۔ دامن مہدی دے لگ جائیں
جو ہے پاک سچا سائیں۔ ثابت رکھے جوٹیاں

(۲)

مہدی سچا کرے اعلان۔ آؤ لوکو طرف ایمان
لوکیں ہو گئے دشمن جان۔ مارن پتھر سوٹیاں
آخر ہیں پاک نبی نوں یار — لوکاں بہت کیتا لاچار
ہیسی دربِ غفار۔ فریاد [illegible]

(۳)

جے کر جنت جانا سائیں۔ کفر شرک نوں کوڑ گوائیں
دامن مہدی دے لگ جائیں۔ جیہڑا قادیاں آیا اے

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ؛ (مینیجر)

ہماری جسمانی و روحانی ترقی لیتی

جب ہمارا جسم صاف خون سے پُر ہوگا ہم ہر حالت میں عروج کی طرف ترقی کرتے جائیں گے۔ بحالت دیگر پستی اور تنزل کی خوفناک نار موجود ہے۔ اس لئے خون اور دماغ کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے قبض۔ بد ہضمی۔ جریان۔ احتلام اور کمزوری سے نجات حاصل کرنے کے لئے دل و دماغ اور معدہ کو مضبوط بنانے کے لئے آج ہی مفرحات سراج عالم ٹانک نگر گولیوں کا استعمال شروع کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف عہ/ پانچ ڈبیاں للعہ/ زندگی کے تمام خطرات سے بچنے کے لئے نہایت عمدہ مضامین سے مرتب کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرمائیں ؛

ویدیہ شاستری مہتی شنکر گووند جی جامنگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ :- جگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی

اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو قائم رکھنے اور بڑھانے کیلئے

"سکھ سنچارک دی راکھشا سو"

سب سے اُتم۔ سواد شٹ۔ گن کاری۔ انگوری داکھوں سے بنا ہوا یہ سماچار پتروں اور پرسدھ ویدوں سے پرشنست ہے۔ معزز اصحاب کو نمونہ مفت

قیمت بڑی بوتل عہ/ چھوٹی عہ/ ڈاک خرچ علیحدہ ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دھرم کے بیرونی نشانات (نمبر ۲)

"چوٹی" --- اور --- "یگیوپویت"

(از شری پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ جاتی کے دو نشان "چوٹی" اور "یگیوپویت" مشہور ہیں۔ چوٹی عام ہندو رکھتے ہیں۔ مگر یگیوپویت تین ورنوں کے لیے ہے۔ آریہ سماج نے بھی ان دو نشانات کو اپنا لیا ہے۔ عام ہندو ان نشانات کے مطلب سے ناواقف ہیں۔ وہ بھی دوسرے مذاہب کی طرح رسمی طور پر اپنا مذہبی نشان سمجھ کر ان کو دھارن کرتے ہیں۔ ان کا مطلب بیان کرنے والے بھی کئی بھائی اصلیت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ بعض نو سخت توہمات کا شکار ہوئے ہیں۔ ایک بھائی نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ "یگیوپویت اور چوٹی" کے ذریعہ برقی رو کا استعمال کیا جاتا تھا۔ یعنی ان کے ذریعہ گویا یہ شنکھشا کے برقی پیغامات بلا تار برقی ششیہ تک پہنچایا تھا۔ حاجت رفع کرنے کے وقت یگیوپویت کان پر اس لیے ٹانک لیا جاتا تھا کہ اس وقت کے پیغامات بند رہیں۔ "چوٹی" پیغامات کے بھیجنے اور "یگیوپویت" ان کو حاصل کرنے کے آلات تھے۔ بعض ودوان ان کا جسمانی فائدہ بھی بیان کرتے ہیں۔ مثلاً چوٹی کے بال، دماغ اور خاص کر بینائی کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو کیش کیوں نہ رکھ لیے جائیں؟ اور سنیاسی جو چوٹی کٹوا دیتے ہیں۔ کیا انکو دماغ کی ضرورت نہیں؟

دھارمک اُنتی کے اُپائے

اصلیت یہ ہے۔ کہ یہ دونوں نشانات بھی دھارمک اُنتی کے اُپائے کے روپ میں بنائے گئے ہیں۔ کوئی جسمانی فائدہ مدنظر نہیں رکھا گیا۔ ایک دھرماتما پرش اپنی دھارمک اُنتی کے لیے جہاں سندھیا، سوادھیائے اور ست سنگ آدی اُپایوں کو عمل میں لاتا ہے۔ وہاں اپنی دھارمک یادداشت کو تازہ کرنے کے لیے اپنے گھر میں اچھے اچھے وید منتر اور رشیوں کے واکیوں کو لگاتا ہے۔ مہاپُرشوں کی تصویریں لٹکاتا ہے۔ پس اسی طرح یگیوپویت اور "چوٹی" بھی دھارمک بھاوؤں کو اُتپن کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔

اُپ نین سنسکار

جب بچہ چھوٹی عمر کا ہوتا ہے۔ تو اسے دھرم کرم کی کچھ بھی سمجھ نہیں ہوتی۔ وہ نہیں جانتا۔ کہ میں کیا ہوں؟ پرماتما کے ساتھ میرا کیا تعلق ہے؟ اور میں کس غرض کے لیے پیدا کیا گیا ہوں؟ اگر اس کے متعلق اُسے سمجھایا جائے۔ تو بھی یہ باتیں اُس کی سمجھ میں نہیں آتیں۔ پانچ سال کی عمر کے بعد اس کے اندر ان باتوں کے سمجھنے کی کچھ کچھ لیاقت پیدا ہونے لگتی ہے۔ مختلف بچوں میں مختلف عمروں میں یہ قابلیت دیکھنے میں آتی ہے۔ براہمن، کھشتری، ویش اور شودر چاروں ورنوں کے لڑکوں میں پیشہ کے لحاظ سے بھی یہ فرق ہو جاتا ہے۔ پس جب یہ لیاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو انکو یگیوپویت پہنا کر دھارمک شکھشا آرمبھ کر دی جاتی ہے۔ جیسا کہ:-

गर्भाष्टमेऽब्दे कुर्वीत ब्राह्मण

स्योपनायनम् ।
गर्भादेकादशे राज्ञो गर्भात्तु
द्वादशे विशः ।
उपनीय गुरुः शिष्यं शिक्षये
च्छौच महित ः ।
आचारमग्नि होत्रंच सन्ध्यो
पासनमेवचा । मनु०

ارتھ۔ براہمن کے لڑکے کا آٹھویں سال کھشتری کے لڑکے کا گیارھویں سال اور ویش کے لڑکے کا بارھویں سال یگیوپویت کرے۔ اگر لڑکے جلدی قابل ہو جائیں۔ تو پانچویں ساتویں اور آٹھویں سال بھی ہو سکتا ہے۔ شودر کے لڑکے کا بھی قابلیت کے لحاظ سے کسی عمر میں ہو سکتا ہے۔ لیکن شودر وہی کہلاتے ہیں۔ جو دھارمک کاموں کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ نہ ان کے یگیوپویت آدی سنسکار ہوتے ہیں۔ اور نہ وہ سندھیا اگنی ہوتر آدی کرم کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اسی واسطے منوجی نے لکھا ہے۔ کہ:-

नास्याधिकारो धर्मेऽस्ति न-
धर्मा त्प्रति षेधनम् ।

ارتھ۔ شودر دھرم کا ادھیکاری نہیں ہوتا۔ یعنی دھارمک کاموں کے کرنے کی قابلیت نہ ہونے سے ان کو نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر وہ دھارمک کاموں کو کرنے کے لیے کوشش کرے۔ تو اس کو نشیدھ بھی نہیں ہے۔ پس منوجی کے اس شلوک سے صاف ہو جاتا ہے کہ یگیوپویت سنسکار میں شودر کا ذکر نہ ہونا اس کی نااہلیت کی وجہ سے ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرے۔ تو اس کو نشیدھ نہیں۔ اس لیے شودر کے متعلق اویدک دھرمیوں کا یہ اعتراض کہ شودر پر ویدک دھرم میں ظلم کیا گیا ہے۔ اور پورانک بھائیوں کا یہ ہٹ کہ شودر کو کسی حالت میں یگیوپویت دیا ہی نہیں جا سکتا۔ دونو باتیں فضول ہیں۔

دوسرے شلوک کا یہ ارتھ ہے۔ کہ گورو بالک کو یگیوپویت پہنا کر سب سے پہلے پاکیزگی کی تعلیم دے۔ کیونکہ جس وقت بچہ پاک و ناپاک کی شناخت کرنے لگتا ہے۔ اس وقت ہی وہ دوسرے دھارمک کاموں کو سمجھنے کے قابل سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بعد آچار یعنی اخلاقی تعلیم دی جائے۔ پھر سندھیا اور ہون وغیرہ دھارمک کام سکھائے جائیں۔

تین قرضے

یگیوپویت سنسکار کے بعد گورُوکل میں بالک پرویش کرایا جاتا تھا۔ جہاں دھارمک تعلیم کے ساتھ ساتھ دوسری سب قسم کی ودیائیں سکھلائی جاتی تھیں۔ یگیوپویت میں تین تار رکھے جاتے تھے۔ جن کا مطلب یہ تھا کہ:-

जायमानो हि पुरुषः त्रिभिः
ऋणैः ऋणवान भवति ।
ब्राह्मण

جب منشیہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اُس پر تین قرضے قابل ادائیگی ہوتے ہیں۔ جن کو ادا کرنے کے بعد وہ سبکدوش کیا جاتا ہے۔

ऋणानि त्रीन्यपाकृत्य मनो
मोक्षे निवेशयत । मनु

اگر تینوں قرضے اُتر جائیں۔ تو یہ دنیا من موکھش پراپتی میں لگا دے۔ یعنی سنیاسی بن جائے۔ وہ قرضے کون سے ہیں؟

ऋणं देवस्य दानेन महर्षिणां
यज्ञ कर्मण ।
संतानापित तोकानां शोध
पित्वा प्रव्रजेत ॥

پہلا قرضہ اُن پرشیوں کا ہوتا ہے۔ جنہوں نے ایشوری بانی وید کا سہارا لے کر ہمارے لیے دھرم کا راستہ کھولا۔ اُن کی اس مہربانی کے لیے ہمارا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ اُن کے دکھلائے ہوئے مارگ پر چلتے ہوئے سارے سنسار میں ویدوں کا پرچار کریں۔ تبھی ہم اُن کے قرضہ کا بوجھ ہلکا کر سکتے ہیں۔ اسی کا نام "یگیہ" ہے۔

دوسرا قرضہ اُن دان شیل پروپکاری مہاتماؤں کا ہے۔ جنہوں نے اپنا تن من اور دھن لوگوں کی بھلائی کے ارپن کر دیا۔ رفاہ عام کے کام کیے۔ ودیالیہ کھولے۔ کنوئیں لگوائے۔ اور مسافر خانے بنوائے ...... وغیرہ وغیرہ۔ یہ بھی دیو رن ہے۔ اس کی ادائیگی کے لیے ہمیں بھی یتھا شکتی دان کرنا اور رفاہ عام کے کاموں میں حصہ لینا چاہیے۔

تیسرا ماتا پتا آدی بزرگوں کا "پتری رن" ہے۔ جنہوں نے ہماری پالنا کی۔ اس کے لیے ہمیں بھی اپنے ماتا پتا کی سیوا کرتے ہوئے سنتان پیدا کر کے انہیں ودوان اور دھرماتما بنانا چاہیے۔

یگیوپویت کے یہ تین تار ہمیں یہ تین فرائض ہمیشہ یاد کراتے رہتے ہیں۔ جن کے ادا کرنے پر اور کوئی فرض ہمارے ذمہ نہیں رہتا۔ یہ رن تینوں آشرموں برہمچریہ، گرہست اور بان پرست کے ذریعہ قابل ادائیگی ہوتے ہیں۔ اس کے بعد جب یہ سنیاسی بن کر موکھش کے سادھنوں میں ترت ہو جاتا ہے۔ تب اس کے ذمہ قرضہ کی ایک پائی بھی باقی نہیں رہتی۔ اور یگیوپویت اتار دیا جاتا ہے۔ یگیوپویت اور چوٹی کا تیاگ کر دیا جاتا ہے۔

شکھا

چوٹی کے متعلق شاستروں میں زیادہ نہیں لکھا۔ ایک اُپنشد میں یہ لکھا ہوا دیکھا ہے:-

शिखा ज्ञानमयी यस्य उपवीतं
तपो मयम ।

"شکھا گیان اور یگیوپویت" تپ کا نشان ہے۔ یہ دونو نشان منشیہ کو گیانی اور تپسوی بننے کی یاد دلاتے رہتے ہیں۔ شکھا سر پر ہوتی ہے۔ اور سر گیان کا مرکز ہے۔ یگیوپویت جسم کے گرد لپیٹا جاتا ہے۔ تپ سارے جسم سے ہوتا ہے۔ تینوں رنوں کا ادا کرنا بھی تپ ہے۔ کیونکہ تپ کا ارتھ پرشرم (محنت) ہے۔ ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ سنسار کے سب پدارتھوں کا ستیہ گیان پراپت کرے۔ تپ یعنی محنت سے انہیں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اُپنشد کے رشی کہتے ہیں کہ پاربرہم کی پراپتی کے لیے بھی ستیہ گیان اور تپ کی ضرورت ہے۔

...तयानेन तपसा चाऽनुपश्यति ।

پس یگیوپویت اور چوٹی کیا ہے۔ رشیوں نے انسانی فرائض کی یادداشت قائم کر دی ہے۔ جو گیان ہے۔ انہیں چوٹی اور یگیوپویت ہمیشہ ان فرائض سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اکثر لوگوں کے لیے صرف دو چار بال اور سوت کے تین دھاگے ہیں۔

نگارستان و جمالستان
حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین
افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان جمالستان
عمر للعہ
(محصولڈاک علاوہ)
دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول
منیجر "نگار" لکھنؤ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ترجموں کیساتھ مول وید منتر ضرور ہوں

(از شری راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی امرتسری)

۱۔ یجروید ادھیائے ۲۶ کا ۲ منتر۔ "یتھے مام واچم کلیانی کلیانی ..... جیبھیے بھیا"....

سینارتھ پرکاش سمولاس ۳ میں مندرجہ بالا منتر ارتھ سہت رشی دیانند جی نے دیاہے۔ یہ منتر "جیبھیے بھیا" یعنی منشیہ ماتر کو وید منتر اور وید بانی کے پاٹھ آدمی کا پورن ادھیکار دیتا ہے۔ اسی منتر کے آدھار سے ہم ہرن جی کو بھی سمہ کا بھیری اچارن نہتا جیب پاٹھ کراتے ہیں۔

اس منتر پر بھاری شاستر ارتھ ست دھرمی کر چکے ہیں۔ مگر ستیہ کی ہمیشہ جیت ہوتی ہے۔ ارتھات "اینرے آنوچہ" نامی پستک میں ینگ بھوشن نامی پنڈت ستیہ برت شام آشرمی جی نے مہرشی دیانند سوامی کا نام دے کر صاف لکھ دیاہے۔ کہ سوامی دیانند کا ترجمہ مندرجہ بالا منتر سمبندھی ٹھیک ہے۔ اور اس لئے شودر اتی شودر تک کو بھی وید منتروں کے پاٹھ نہتا پٹھن پاٹھن آدمی کا پورن ادھیکار ہے۔ ارتھات منشیہ ماتر کو وید کے سب ادھیکار پراپت ہونے چاہئیں۔ جو سوامی دیانند نے اس منتر سے دکھلائے ہیں وہ لیجئے پرمان خود وید بھگوان کا اور نائید ستیہ برت شام آشرمی جی کی۔

۲۔ (رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۹۱۔ منتر ۳) समानो मन्त्रः

یہ منتر مہرشی دیانند جی نے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں دے کر اس منتر کا بھاشیہ سنسکرت میں کیاہے۔ اس کے آدھار پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ سماج میں ارتھات مل کر سب منشیہ وید منتروں کا پاٹھ نہتا اچارن آدی کیا کریں۔ یہ پرمان کیا وید بھگوان کا کم ہے؟ مہاراجہ صاحب بڑودہ کے سامنے میری اس منتر پر بات چیت ہوئی تھی۔ اور ان کو بھی میری بات پسند آئی۔ جو اوپر لکھی ہے۔ اجمیر اردھ شتابدی کی طرف سے جو انگریزی کا بھاری گرنتھ چھپاہے۔ رسیوک کا اس منتر پر ترجمہ اور نوٹ موجود ہے جس سے ہری جن تک کو سماج میں بیٹھ کر سب کے ساتھ وید پاٹھ نہتا پڑھنے پڑھانے کا ادھیکار منتر دیتا ہے۔

۳۔ سوَرگباشی سنسکرت دان پنڈت بھیم سین جی اٹاوہ نواسی نے کھوڈش سنسکار نامی ایک گرنتھ سنسکرت اور ہندی میں شائع کیاہے۔ سناتن دھرم کی پشٹی میں۔ اس گرنتھ میں آپ نے یجروید ادھیائے ۴۰ کا دوسرا منتر "कुर्वन्नेवेह कर्माणि" ہے پیش کیاہے۔

اس بات کو سدھ کرنے کے لئے کہ سولہ سنسکاروں کا ادھیکار یہ منتر ہمیں دیتاہے۔ سو واضح ہو۔ کہ اسی منتر میں "نرے" शब्द موجود ہے جس کے ارتھ منشیہ ماتر سب سناتن دھرمی ٹیکا دان بھی کرتے ہیں۔ ارتھات گویا سناتن دھرمی پنڈت بھیم سین جی کے اس لیکھ سے سنسکاروں کے کرنے کا ادھیکار جب (नरे) منشیہ ماتر کو ہے۔ تو وہ وید منتر کا پاٹھ بھی کر سکتے ہیں۔

۴۔ انگریزی راج میں "Penal Code" کی سب دفعات مول انگریزی میں ہیں۔ اور مقدمات فیصلہ کرنے وقت بمبئی۔ بنگال اور مدراس آدی چیف ججوں کے حوالات وکیل صاحبان رات دن دیتے ہیں۔ اس کے ایسے اور بڑے ارتھ رات دن وکیل پیش کرتے ہیں۔ لیکن Penal Code کے مول انگریزی لیکھ کو سب پہلے ارتھوں کے ساتھ پاٹھ کرتے ہیں۔ اور مذکورہ Code کی عبارت نہیں بدلتے۔

ٹھیک اسی مثال کو ہم ویدوں پر گھٹا سکتے ہیں۔ ارتھات جب بھی ہم سندھیا۔ ہون اور دیو واہ آدی سب سنسکار کریں۔ مول وید منتروں کا ضرور پاٹھ کریں۔ جیسا کہ وکیل مول "پینل کوڈ" کا پاٹھ کرتے ہیں۔ پھر رشی دیانند کرت ارتھوں کو صرف ہندی بھاشا میں ہی دیگر پرانتک بھاشاؤں میں ہرگز نہیں۔ راشٹر بھاشا ہندی کے ساتھ مول ویدک دھرم کی سچی رکھشا ہوتی رہے گی۔

۵۔ وید چونکہ سنسکرت میں ہیں۔ اس لئے وید کے شبدوں کے چار ارتھ قیامت تک ہر ایک پنڈت کر سکتا ہے (۱) اس کا دھاتو پرک ارتھ۔ جیسے براہمن شبد یعنی جو وید اور ایشور کو جانے۔ وہ مذہب چاہے بھنگی کیوں نہ ہو۔ براہمن ہے۔ (۲) اس کا ادھیاتمک ارتھ یعنی ایشور۔ جیو اور یوگ ابھیاس سمبندھی۔ (۳) آدھی دیوک یعنی پدارتھ وگیان سمبندھی (۴) آدھی بھوتک یعنی سماج اور پرانی ماتر سمبندھی۔

امت میں واضح ہو کہ کرن بیدھ سنسکار سمبندھی جو دو وید منتر رشی جی نے دئے ہیں۔ وہ بغیر ترجمے کے سنسکار ودھی میں درج ہیں۔ میرے ماننیہ متر سورگباشی نامی سنسکرت دان پنڈت بھیم سین جی مترما اور بندھ بھی اس سنسکار میں دئے ہوئے भद्र (بھدر) شبد کا پرسنگ انوکول ارتھ آج تک نہیں شائع کر سکا۔ چند ماہ ہوئے کہ میں نے سب سنسکرت کے شبد کوشوں نہتا آپٹے کرت سنسکرت انگریزی شبد کوشوں میں "بھدر" شبد کے دوسرے ارتھ سورن یعنی سونا کے دیکھے۔ سونا کے کنڈل کان میں دھارن کرو۔ اب یہ منتر کہہ رہاہے۔ اگر ہمارا ہندو بھائی مول وید منتر کی جگہ پرمان ہو جاتاہے۔ تو میں کبھی سنسکرت کے بھدر شبد کے ارتھ سونا معلوم کر سکتا۔

یادِ رفتگان (نمبر ۱۰۶)

"مہاشہ خزان چند جی کھنہ نواسی"

(از منشی بھان رادھا کرشن جی بی۔ اے۔ کھنہ)

آج ایک سال بیت گیا۔ کہ مہاشہ خزان چند اس دنیائے ناپائدار کو معہ اس کے ہوا و ہوس کو چھوڑ کر پرلوک سدھارا۔ ان کی یاد میں ان کے بھائی نے اپنی جیب سے اور کچھ کھنہ آریہ سماج کی مالی سہائتا سے شمشان بھومی میں ایک بگیچہ کنڈ سلیع پانصد روپیہ کی لاگت سے تعمیر کرایا۔ اس بگیچہ کنڈ کا منظر مہاشہ خزان چند کی بےغرض انتھک کوششوں اور مضبوط قوت ارادی کی یاد کراتاہے۔

کل شمشان بھومی میں جانے کا اتفاق ہوا۔ بگیچہ کنڈ نے گزشتہ دس سال کے پردہ کو ہٹا کر ہمارے سامنے ہندو قوم کے ظلم اور اتیاچار کی تصویر بے نقاب کر دی۔ جو اس اچھوت ادھار کے حامی کو تن پر تقدیر بنکر جھیلنے پڑے۔ مار پیٹ۔ گالی گلوچ اور کنوؤں سے پانی بھرنے کی بندش ایسی ذلتیں تھیں۔ کہ اس شخص کے علاوہ کوئی اور ہوتا۔ تو کمر ہمت ٹوٹ جاتی۔ مگر "پھرتا ہے بیل حوادث سے کہیں مردوں کا منہ"

تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ کہ ہندوؤں نے بیگانوں کی مدد سے اپنے ہی بھائیوں کو نہ صرف پولیٹکل طور پر بلکہ سماجک طریق پر غلام بنائے رکھنے میں کسر نہیں چھوڑی۔ چنانچہ کھنہ کے ہندوؤں نے بھی یہی طریق کار اختیار کیا۔ اور "کھنہ کا امن خطرہ میں" کا واویلا مچا کر حکام ضلع کو مجبور کر دیا۔ کہ نقض امن کو روکنے کے لئے مہاشہ خزان چند اور اس کے بھائیوں کو کنوؤں سے پانی بھرنے سے روک دیا جائے۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ۱۹۲۵ء ضمانت لے لی۔ لمبے قصہ کو مختصر کرتے ہوئے خزان چند نے ہائی کورٹ میں نگرانی کے لئے درخواست دی۔ اور منشی بھان تیک چند جی (موجودہ جج ہائیکورٹ) نے مفت اس مقدمہ کی پیروی کی۔ ہائیکورٹ کا معرکتہ الآرا فیصلہ ہوگیا۔ کہ خزان چند اور اس کے بھائیوں کی ضمانت کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ کارروائی ان اشخاص کے خلاف کی جائے۔ جو ان مظلوم لوگوں کو پانی بھرنے سے روکتے ہیں۔

اس وقت اچھوت ادھار کی تحریک کم از کم شہری رقبوں میں مدوجزر سے نکل کر لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئی ہے۔ اس لئے ہم لوگ اس سنبر مرد کے ایثار کا اندازہ لگانے میں قاصر ہیں۔ اس ۷۵ سالہ بوڑھے کی ہمت۔ استقلال۔ بردباری اور مضبوطی قلب پر جوانی کو رشک آتا تھا۔ اس کا زبردست ارادہ مخالفین کے منہ سے بھی "واہ واہ" نکلواتا تھا۔ کانگرس کا کام ہو یا آریہ سماج کا پرچار۔ یہ پیش پیش رہتا تھا۔ مگر اچھوت ادھار اور اچھوتوں کو سوشل مساوات دلانے کا خیال اس کے ہر ایک عمل میں کارفرما تھا۔ اسی خیال کے مطیع ہو کر اور اسی لگن میں مگن ہو کر دن رات سردی ہو یا گرمی۔ خزان چند ہاتھ میں گھڑیال بجاتے منادی کرتے ہوئے یا لیکچر کرانے کا انتظام کرتے ہوئے نظر آتا تھا۔

مگر اس کی طبیعت میں ایک نقص تھا۔ جس کو اب ہم خوبی سمجھتے ہیں۔ وہ آریہ بھائیوں کو اکثر موقع بے موقع اپنے گھر پر بلا کر پریتی بھوجن دیا کرتا تھا۔ لیکن یہ مہمان نوازی کچھ ایسے طریق پر سرانجام دیجاتی تھی۔ کہ اس کا چرچا ہو جاتا۔ ایک ہنگامہ برپا ہو جاتا۔ اور آریہ بھائیوں کے راستہ میں مجلسی مشکلات حائل ہو جاتیں۔

اس کا یہ طریق کار ہزارہا سال سے خفتہ ہندو جاتی کو بیدار کرنے کے لئے موثر ثابت ہوا۔ مہاشہ خزان چند اور اس کے ساتھی ایک تیز موٹر کار پر سوار تھے۔ اور عوام الناس پانچ ہزار برس کے بوسیدہ گڈوں پر۔ بس اس آریوں کے جرنیل اور اس کے رفیق کاروں کو دقیانوسی خیالات کے مقلدوں سے تکلیف اٹھانی پڑی۔ تکلیفات اور صعوبات جھیلنا ہر تحریک کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کھنہ کے آریوں کو یاد ہوگا۔ کہ مہاشہ خزان چند کے ساتھ کچھ نوجوانوں کو جن میں راقم کو بھی شمولیت کا فخر تھا۔ تکلیفات اٹھانی پڑیں۔ کنوؤں سے کچھ عرصہ کے لئے پانی بھرنا جہاں بند کیا گیا۔ وہاں سوشل بائیکاٹ کے ہتھیار کی ضربات بھی سہنی پڑیں۔ لیکن یہ سب تکلیفات کھنہ کے مٹھی بھر آریہ سماجیوں کو رشتہ یگانگت میں پرونے اور سنگھٹن کرنے میں کامیاب ہوئیں۔ ایشور کرے۔ کہ مہاشہ خزان چند جیسا کوئی اور پیدا ہو۔ جو ہمارے دلوں میں اتحاد کی لہر پیدا کرے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دلت جاتیوں کا آریہ پریش کسطرح اُدھار کر سکتے ہیں؟

(از شری شیام نارائن جی آریہ سکنہ بروالہ ضلع حصار)

پرا بر دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ آریہ سماجیں شمشان سی نظر آتی ہیں۔ سنگٹھن کو دھیولیشن لگتا ہے۔ کوئی ٹائم کا خیال نہیں کیا جاتا۔ تعداد دن بدن گھٹ رہی ہے۔ آریہ بھائی اشردھا سے بیٹھے نظر آتے ہیں۔ کوئی ٹھوس کام ہوتا نظر نہیں آتا۔ آریہ سماج جس کا دھیہ "कृण्वन्तो विश्वमार्यम्" ہے۔ ایسا پرتیت کیوں ہو رہا ہے؟ کیا یہ اپنے کرتویہ کو پورا کر چکا ہے؟ نہیں۔ اس کا کارن اس میں پرسنارتھ نہیں سبھا سد ہیں۔ جو کہ ستھانتوں کے متعلق کرپا گرم بحث کر سکتے ہیں۔ سوامی جی کے منتویہ کو اپنے من گھڑت منتویہ کی طرف بدل سکتے ہیں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ سارو دیشک سبھا کے ریزولیوشنوں کو ٹھکرا سکتے ہیں۔ لیکن رشی کے سدھانتوں کو کریاتمک روپ دینا ان کا دھیہ نہیں ہے۔ اُن کے سو بھاؤ میں ستر لتا۔ ویرتا اور کام کرنے کی لگن نہیں پائی جاتی ہے۔

بدقسمتی سے آریہ سماج میں بھرتی اونچی ذات کے پوراتکوں سے ہوئی۔ وہ جنم کی جات پات کے ولسن کو ساتھ لئے ہوئے ہیں۔ وہ اس ڈھکوسلہ کو رکھتے ہوئے آریہ کہلانا چاہتے ہیں۔ یہی جرم ہے کہ جس سے آریہ سماج کی بڑھتی ہوئی شکتی کو رو کا ہوا ہے۔ آریہ سماج اسمبدھ وسین کی وجہ سے کسی مومنٹ کو اپنا ہمدرد نہیں دے سکتا ہے۔ دھن دیتا ہے۔ ودیا دیتا ہے۔ مگر ہمدرد نہیں دیا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ اچھوت آریہ سماج سے ودیا پراپت کرنے پر بھی اس کے خلاف کھڑے ہوتے ہیں۔ دنیا پریم سے ہے۔ موجودہ آریہ سماج کے پاس پریم کی کمی ہے۔ دلت جاتیوں کی بھرتی کی جانے کی بابت کوشش نہیں کی جا رہی ہے۔ جتنی کرنی چاہیئے۔ ان لوگوں کے محلوں میں جلسے بہت کم کئے جاتے ہیں۔ ان کو صفائی رکھنا سچے طریق سے نہیں سکھایا جاتا۔

جب ایک نیچی ذات کا بھائی آریہ سماج کا ممبر بنتا ہے۔ تب وہ ویسا ہی آریہ ہے۔ جیسا کہ اونچی ذات والا۔ جیسا آریوں کا اپنا باہمی دیوہار ہے۔ ویسا ہی اُن کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اگر اس میں کچھ کمی ہے۔ تو سب آریوں کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اس کمی کو جلد از جلد نکال دیں۔ اور نکالنے میں کسی کی گندہ لیش ملازمی نہ ہو۔ شدھی کی بھلا ہونی چاہیئے۔ اُن کے ساتھ پارسپرک ... میں کوئی سنکوچ نہ کریں۔ جس کو تمام آریہ ... جائیں۔

... کا پہلا ظہور "پریتی بھوجن" ہے۔ جس طرح ... آریہ سجن آپس میں ہر دو ۱۵ آدمی سنسکاروں ... خوشی کے استووں پر "پریتی بھوجن" کیلئے ... اسی طرح سے ان کے ساتھ کئے جانے ...

اور جو پریتی بھوجن ان کی طرف سے دیئے جائیں۔ ان میں اونچی ذات والے آریہ بھائی شامل ہونا اپنا ضروری کرتویہ سمجھیں۔ نیز یہ ایشور کی اپاسنا سمجھیں۔ کہ آتما کو شدھ کرنے کا ایسا ہی موقعہ دیا۔ شامل ہو کر اور شامل کر کے اپنی اور ان کی آتما کی اُنتی کریں۔ اس کے بعد کسی قسم کا سنکوچ

ہی دے سکتی ہے۔ یہ اس وقت کا دھرم ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ آج کل کھدر کا پہننا اور چرخہ کا کاتنا بھارت واسیوں کا دھرم ہے۔ پس وواہ آدی میں اُٹم سے اُتم کام ان آریہ بھائیوں کے سپرد کرنا ہمارا اس وقت کا دھرم ہونا چاہیئے۔ اس دھرم کو اپنا لئے

چاہیئے۔ انہیں پرائیویٹ فیصلے اور پرائیویٹ اقدام کے حق کو بلیامیٹ نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر انہیں آپ کے خیالات اور اعتقادات پر پورا یقین ہے۔ تو انہیں آنے والے دور کے تصور سے نہیں گھبرانا چاہیئے۔ اگر کوئی ریفارم اپنے اندر قدرتی طاقت رکھتی ہے۔ اور ضروریات وقت کے مطابق پیدا ہوتی ہے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت اس کے راستہ میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتی"۔

مندروں اور کنوؤں پر چڑھنا سچی عملی صورت تب ہی اختیار کر سکتا ہے جب کہ آریہ سماج جیسی خود دار سنستھا مندرجہ بالا اصول پر کاربند ہو۔ اچھوت کنوؤں اور مندروں پر چڑھ لئے گئے۔ مگر ظاہر ہے کہ اس کا نتیجہ اچھا نہیں نکلا۔ کیونکہ کنوؤں اور مندر بعد میں گنگا جل وغیرہ سے شدھ کئے گئے۔

سہ بھوج کے طریقہ کو اپنانے اور اوپر لکھے اصول پر کاربند ہونے کے بعد کنوؤں اور مندروں پر چڑھنا خود بخود ہو جائے گا۔ اس میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی۔ جنم کی جات پات کا وہم خود بخود کافور ہوتا نظر آئے گا۔ اندھیرا ہردیوں سے دور ہو گا۔ سچے یوک کام کرتے نظر آئیں گے۔ شدھی سچے معنوں میں ہو گی۔ جات پات ایک بے معنی بات ہو گی۔ آریہ سماج میں اتنی مقناطیسی طاقت ہو گی۔ کہ اس کے ویگ کو روکنا بڑی سے بڑی مخالف طاقت کے لئے بھی دشوار ہو گا۔ اور "कृण्वन्तो विश्वमार्यम्" کا دھیہ پورا ہوتا نظر آئے گا۔

آخیر میں میں آریہ بھائیوں سے پرزور نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ویدک سدھانتوں کا وستار اور سوامی جی کا مشن اس سمے اس ہی ایک اصول میں نظر آ رہا ہے کہ:-

"ان آریہ بھائیوں کو جو کہ نیچی ذات سے ہیں۔ وہ آریہ بھائی جو اونچی ذات سے ہیں۔ اپنے وواہ آدی اُتسووں پر نیمنترن دیں اور پروہتوں کو اونچے کاموں میں سمان دیں۔ کوئی سنسکار یا اتسو انکی شمولیت کے بغیر سمپورن نہ سمجھا جائے۔ اور ان کے سنسکاروں میں ہردیہ سے شامل ہونا اپنے آتما کی پوترتائی کا ذریعہ سمجھا جائے"۔

(اوم شم)

آریہ نوجوانوں کے جذبات "عزم راسخ"

— رنج و غم کے کوہ گراں ٹوٹیں۔
— آفات و آلام کی بجلیاں گریں۔
— ادبار و حوادث کی گھٹائیں اُمڈیں۔
— کرب و اندوہ کی آندھیاں آئیں۔
— مشکلات قدم قدم پر ہمارا سامنا کریں۔
— تکالیف کا لشکر عظیم ہم پر حملہ آور ہو۔
— غرضیکہ تمام زمانہ ہمارا دشمن ہو —

"لیکن"

— ہم اپنے عزم راسخ سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔
— ہم اپنے ارادہ پر چٹان کی طرح مستحکم رہیں گے۔
— دنیا کی کسی بھی مخالفت سے ہمارے پائے استقلال میں لغزش نہیں آ سکتی۔
— سخت سے سخت مصیبت ہمارے گام شوق کو آگے بڑھنے سے نہیں روک سکتی۔

— ہم شمع مقصد پر پروانہ کی طرح جل مریں گے۔
— ہم گل مراد پر بلبل کی طرح نثار ہو جائیں گے۔
— ہم منزل حیات پر پہنچنے کے لئے اپنی جان تک کی بازی لگا دیں گے۔

— ہم تمام مصائب کا کمال خندہ پیشانی سے خیر مقدم کرتے ہوئے کارزار دہر میں سرگرم عمل رہیں گے۔
— کیونکہ ہمارا عزم ...... عزم راسخ ہے ...... عزم راسخ۔

(روشن پٹیالوی بی۔اے)

یا بیہودہ جرم نہیں رہنا چاہیئے ہر ایک آریہ کو ودت ہونا چاہیئے۔ کہ بھید بھاؤ کی جو خطرناک کھائی تھی۔ وہ اب بالکل نہیں رہی ہے۔ ان کو اپنے گھروں میں نوکر رکھنا چاہیئے۔ ہر قسم کے گھریلو کام اُن سے کرانے چاہئیں۔ یہاں تک کہ وواہ آدی سنسکاروں میں بھوجن پروسنے آدی کا کام بھی ... لینا چاہیئے۔ ان کے ...

بغیر مہاتما گاندھی کا آدرش پورا نہ ہو سکے گا۔ آریوں کے لئے تو اس لنگوٹ بند فقیر کا بھی سندیش ہے۔ آریہ سماج سے اس کو بھی امید ہے۔ وہ ۱۵ جون کے ایک اعلان میں فرماتے ہیں۔ کہ:-

"یہ بات کہ بعض مندروں میں ہی ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں

آئندہ مکمل چاند گرہن

{ لیکھک گنک رتن پنڈت ہردیو شرما تریویدی "مہوپاڈھیائے" کرالی پنجاب }

ورتمان سمت ۱۹۹۱ پوش شکل ۱۵ اسنیچر وار تدانوسار تاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء کو مکمل چاند گرہن ہوگا۔ یہ سارے بھارت میں ایک جیسا (سروگراس) دکھائی دے گا۔ یوروپ۔ آسٹریلیا۔ ایشیا۔ اتر امریکہ۔ افریقہ۔ ہند مہا ساگر اور پرجینیک (پیسیفک) مہاساگر کے کچھ بھاگوں میں بھی نیون ادھک روپ سے دکھائی دے گا۔ سروآنند کرن کی سوکھشم گنت دوارہ بھارت میں آدی کال نمن لکھت ہے:۔ سٹینڈرڈ (ریلوے) ٹائم کے انوسار سپرش

	گھنٹہ۔ منٹ۔ سیکنڈ		گھنٹہ۔ منٹ۔ سیکنڈ
راترو سپرش	۱۲ — ۲۳ — ۷	انمیلن	۴۲ — ۰ — ۱۰
سمیلن	۳۰ — ۳۳ — ۸	موکھش	۴۲ — ۱۰ — ۱۱
مدھیہ	۶ — ۱۷ — ۹		

سروگرہن ۳ گھنٹے ۷ منٹ ۳۰ سیکنڈ کا ہے۔

اپروکت سپرش آدی کال کا سمہ کسی ایک ستھان کا نہیں ہے۔ اپتو سٹینڈرڈ ٹائم کے انوسار سمگر بھارت ورش میں اوپر لکھے سمہ پر ہی سپرش مو کھش ہوتا ہوا دکھائی دے گا۔

سپرش آدی ستھان اور گرہن کا رنگ

یہ گرہن پوروکی اور سے آرمبھ (سپرش) ہوگا۔ پشچم اور وایوکون کے مدھیہ میں سمیلن یانے سارا چندر بمب گرسا (ڈھکا) جائے گا۔ ایشان کون سے انمیلن ارتھات گرہن چھوٹنے لگے گا۔ (چندرما کی کچھ کور دکھائی دے گی) پشچم اور نیرتیہ کون کے مدھیہ میں موکھش (چندر بمب شدھ) ہوگا۔ سپرش کال سے ۴۲-۷ تک اور ۵۰-۱۰ سے موکھش کال تک چندرما (گرہن) کا دھومر ورن (دھوئیں جیسا رنگ) ہوگا۔ ۴۲-۷ سے ۸ بجے تک اور ۳۵-۱۰ سے ۵۰-۱۰ تک گرہن کا کالا رنگ دکھائی دے گا۔ ۸ بجے سے ۳۳-۸ تک اور ۱۰ بجے سے ۳۵-۱۰ تک کرشنا رکت ورن (کالا لال ملا ہوا رنگ) دکھائی دے گا۔ ۳۳-۸ سے ۱۰ بجے تک سروگرہن کا پنگ ورن (پیلا لال ملا ہوا رنگ) ہوگا۔

بیدھ اور سنان دان آدی

اس گرہن کا بیدھ (سوتک) دن کے ۱۰ بجکر ۴۲ منٹ پر آرمبھ ہوگا۔

"रविसंक्रान्ति वारेषु ग्रहणेषु शशिक्षये। व्रतेषु चैव षष्ठ्यां न स्नापा कृष्णवारिणा (वृ.पा.सं.)"

انیہ پنچ انگوں کا سپرش آدی کال

پنجاب کے ایک پرسدھ کرمدیہ پنچ انگ کرتا اپنے پنچ انگ میں لکھتے ہیں۔ کہ "یہ گرہن رات کے ساڑھے ۸ بجے سے شروع ہوگا۔ اور ۱۰ بجے ختم ہوگا"۔ ارتھات مکرندیہ گنت انوسار اس گرہن کے سپرش کال میں ۳۰ منٹ (دو گھڑی ہار پل) کا انتر اور موکھش کال میں ایک گھنٹہ گیارہ منٹ (تین گھڑی) انتر ہے۔ اسی پرکار گرہ لاگھو گنت انوسار اس گرہن کا سپرش کال مدھیہ پور سٹینڈرڈ ٹائم ہے) ۷ بجکر منٹ اور موکھش کال ۱۰ بجکر ۹ منٹ پڑتا ہے۔ ارتھات گرہ لاگھو کے سپرش کال میں ۶ منٹ (۱۰ پل) کا انتر اور موکھش کال میں ۴۲ منٹ (ایک گھڑی) کا انتر ہے۔ جتنے بھی سور یکتی برہم پکھشی اور گرہ لاگھو پنچ انگ کرتا اپنے اپنے پنچ انگوں کے ہی گورو سدھ سدھ کرکے ستھول گنت دوارہ جنتا کو بھرم میں ڈال رہے ہیں۔ وہ

ग्रहणास्तोदयको

سب سمیکو تتھا وچار کریں۔ اور اس گرہن پر خوب دھیان پورک اپنے اپنے گنت کی پریکشا کریں۔ کہ یہاں گرہن ہیں ان کے گنت سے اتنا بھاری انتر کیوں پڑ رہا ہے؟ مانیہ گن گرائک سنتو دھیہ ودوانوں دھرم آچاریوں راجہ مہاراجاؤں اور دھارمک جنتا سے سادر نویدن ہے۔ کہ اس گرہن کے سمہ پرتیک پنچ انگ کی خوب اچھی طرح سے پریکشا کریں۔ ۱۹ جنوری کو اپنی اپنی گھڑیاں پوسٹ آفس یا ریلوے کی گھڑیوں سے ملا کر رکھیں۔ جن گراموں میں یہ سمبھو ہو سکتا ہو سٹینڈرڈ ٹائم سے ملا لینی چاہئیں۔ ایسا کرنے سے اس گرہن پر آپ کو سویم گیات ہو جائے گا۔ کہ کون سے پنچ انگ کی گنت شدھ اور کون سے کی اشدھ ہے۔ جن پنچ انگوں کے گرہنوں میں انتر ہوگا۔ ان کے اوقات ... میں بھی اوشیہ انتر ہونا ہے۔ سمت ۱۹۹۱ کے "شری مارتنڈ پنچ انگ" میں اس گرہن کا جو سپرش آدی کال لکھا ہے۔ وہ کیتکی گرہ گنت انوسار لکھا گیا ہے۔ سمرن رہے کہ سروآنند کرن کی گنت کیتکی سے بھی سوکھشم تر ہے۔ انیہ گرہ لاگھو آدی کی تو بات ہی کیا ہے۔ آگے ترد سمت ۱۹۹۳ سے) تجھاش (سنوتن دلیتی دھرم مارتنڈ راجا صاحب شری ۱۰۸ درگا سنگھ جی کی سروآنند کرن کی سہائتا سے ... گرہن ہو کر ...

ریویو!

"ویدارش کوش"

{ اس کتاب کا ریویو شریمتی سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور نے کیا ہے }

پرکاشک۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور + ہیڈ ایڈیٹر پنڈت چموپتی جی ایم اے پرنسپل گورو کل کانگڑی ہردوار۔ قیمت پانچ روپے ؂

یہ کوش سبھا کی آگیا سے پنڈت چموپتی جی کی ادھیکشتا میں کئی پنڈتوں نے سنگرہ کیا ہے۔ اس کوش میں وید کے شبدوں کے ارتھ جو کہ رشی دیانند نے اپنے وید بھاشیہ یا کسی اور کتاب میں کسی پرکرن میں لکھے ہیں۔ سنگرہ کئے گئے ہیں۔ تاکہ وید کا مطالعہ کرنے والے جس سمہ کسی منتر کے ارتھ جو کہ رشی نے کئے ہیں۔ دیکھنا چاہیں۔ تو دیکھ سکیں۔ اور ان کے آدھار پر ان شبدوں کو بھی سوچ سکیں جن کے ارتھ رشی نے نہیں لکھے ہیں۔ اور رشی شیلی کا بھی گیان ہو جائے۔ اور جو پنڈت آرش شیلی سے وید منتروں کا ارتھ لکھنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے یہ کوش وشیش سہایتا دے گا۔ پستک کی لکھائی چھپائی بالکل اچھی ہے ؂

آریہ سماج میں اس طرح کا کوش اب تک کوئی نہ تھا۔ اس کوش کی یہ پہلی جلد ہے جس میں سو ورن سے شروع ہونے والے سب شبد آ گئے ہیں۔ باقی ویجنوں کے دو بھاگ اور رہوں گے۔ آشا ہے کہ وہ بھی سبھا بہت جلد چھپوا کر پرکاشت کر دے گی۔ وید کے پڑھنے اور پڑھانے والوں کے لئے جہاں یہ کوش اتینت اپیوگی ہے سو وہاں آریہ سماج میں کام کرنے والوں اور وید بھگتوں کے لئے بھی پورا پورا سہائیک ہے۔ ہر ایک آریہ سماج کو اپنی لائبریری میں اسے ضرور رکھنا چاہئے۔ تاکہ جو کوئی اپدیشک وہاں آ جائے۔ وہ وید پڑھنے میں اس سے سہایتا لے سکے۔ اور جو آریہ وید کا سوادھیائے کرنے والے ہیں۔ ان کو اسے ضرور خریدنا چاہئے۔ اس سے ان کو سوادھیائے میں امداد ملے گی۔ اس سمہ تک آریہ سماج میں آرش شیلی کے پرچار کی جتنی چرچا ہے۔ اتنا لکھنے کا کام نہیں ہے۔ اس کوش سے اس کام میں بھی سہایتا ملے گی۔ اس کوش میں رشی کرت ارتھوں کے علاوہ نگھنٹو نرکت۔ اپنشد اور براہمن گرنتھوں کی ٹپنیاں بھی جوڑ دی گئی ہیں جس سے اس کی اپیوگتا اور بھی بڑھ گئی ہے ؂

"پنچ کوش اور سوکھشم جگت"

{ اس کتاب کا ریویو شریمتی راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری نے کیا ہے }

ذہن ہے کہ جب میں گت اجمیر نروان اردھ شتابدی پر گیا۔ تو کئی سجنوں نے مجھ سے پرشن کیا۔ کہ آپ اتنی بردھ اوستھا میں کشٹ سہن کرکے کیوں آ گئے؟ میں نے ان کو کہا۔ اور یہی بات میں نے وہاں بڑے پنڈال میں اپنے بھاشن کے سمہ ہزاروں شروتاؤں کے سامنے کہی تھی۔ میرے لکھے ہوئے شبد یہ تھے ہیں:۔

"گت دوس میں نے ریاست ٹیہری کے چیف جج صاحب گنگا پرشاد جی ایم۔ اے کا بھاشن انگریزی تتھا ہندی میں "پنچ کوش اور سوکھشم جگت" کے وشے پر سنا۔ اس سے میرا اجمیر آنا سپھل ہو گیا۔ ایسا تر ک پورن اور انی اتم تتھا سارگربھت بھاشن۔ جو یوگ سمبندھی اور ستیارتھ پرکاش پنچ کوش آدی سوکھشم وشیوں کی مہاں تماں انگریزی وگیان اور فلاسفی کی تلنا پر بھی پرتیپادن کرکے بھارت کے آریہ ویدک رشیوں کی آگادھ ودیا کی مہما بتلائی ہے۔ کیا کچھ تھوڑا پرساد (انعام) ہے۔ جو مجھ کو ملا۔ سوامی گیانی پوجیہ مان ورشٹ مہاراجہ صاحب کو بھاپور پنڈت شری گنگا پرشاد جی کو جو آریہ لاسفر پر سامنے پبلک میں کہا کرتے تھے۔ وہ آج ان کے بھاشن نے سدھ کر دیا۔ یہ بھاشن اس یوگیہ ہے کہ اس کی ہزاروں پرتیاں چھپوا کر امریکہ اور انگلینڈ آدی دیشوں میں جہاں انگریزی بھاشا لوگ سمجھتے ہیں۔ اخبارات کے ایڈیٹروں کو برائے ریویو بھیجی جائیں۔ اور وہاں کی یونیورسٹی اور کالجوں کے سنچالکوں کو ضرور مفت بھیجنے کا پربندھ آریہ سماج کو بہت جلد لینا ہوگا۔ جاپانی بھاشا میں اس کا انوواد کرا کر جلدی اس کو وہاں بھی پہنچانے کی بھاری ضرورت ہے۔ بھارت ورش کے سب کالجوں کے پرنسپل صاحبان اور سنچالکوں تتھا کالجوں کے واچنالیوں (ریڈنگ روم) اور بھارت ورش کے نامی پستکالیوں میں بھی اس کی کاپیاں ضرور پہنچائی جائیں۔ تاکہ جو کام اس کے دوارہ ویدک دھرم کا امر سندیش پہنچانے کا ہو سکتا ہے۔ اس سے بھاری لابھ بھارت کے جگت سوسمودائے تتھا ہندو مسلمان ودوانوں کو ہوگا۔ ان سے آشا کی جاتی ہے ہو سکے گی۔ قیمت فی جلد ۲ ملنے کا پتہ:۔ ... پنڈت ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی اردھ شتابدی

(از شری گوپال جی مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکل اندر پرستھ)

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی اردھ شتابدی پر ایک بڑا بھاری جلوس نکلے گا۔ ۱۷ جنوری ۱۹۳۵ء کو ایک بڑا یگیہ ہوگا۔ سوامی سرودانند جی کی کتھا ہوگی۔ اور جلسہ کے دوران میں کئی کانفرنسیں ہوں گی۔ جن کے سبھاپتی بڑے بڑے ودوان ہوں گے۔ سنگیت سمیلن ہوگا۔ اور کوی سمیلن ہوگا۔ جتنا پروگرام رکھا گیا ہے۔ وہ بڑا ہی منورنجک ہے۔ اور شکشا پرد ہے۔ ماسٹر شوچرنداس جی منتری آریہ سماج ہزارات دن ایک کر کے اس شتابدی کو کامیاب بنانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ یہ سب سمیلن بڑے اپیوگی اور لابھدایک ہوں گے۔ اس میں کوئی سندیہ نہیں۔ لیکن باوجود اس سارے پروگرام کے میں چند تین باتیں اور تجویز کروں گا۔ جن کا جلسہ پر ہونا نہایت لازمی ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ میرا تجربہ مجھے یہ بتلا رہا ہے۔ کہ دہلی کے شرفاء امراء اور ودوان لوگ جلسہ پر بہت کم تشریف لاتے ہیں۔ عام طور پر آریہ سماج کے جلسہ پر اوسط درجہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ میری یہ تجویز ہے کہ اس اردھ شتابدی کے موقع پر ان کو ایک ڈنر دیا جائے۔ اور اس ڈنر پر کسی عالم شخص کا جو آریہ سماج کے سدھانتوں سے بخوبی واقف ہو۔ آدھ گھنٹہ کے لئے کچھ بھاشن ہو جائے۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ چاہے وہ بھاشن انگریزی میں ہو۔ یا ہندی میں ہو۔ وہ بھاشن چھپا ہوا ہو۔ اور اس سمے اس کی کاپیاں تقسیم کر دی جائیں۔ نیز ساتھ ہی آریہ سماج کی ہسٹری ستیارتھ پرکاش ہاکوکی اور دھارمک پستک ان سب مہمانوں کو بھینٹ کی جائے۔ ایسا کرنے سے ہمارے تعلقات بہت اچھے ہو جائیں گے۔ ہر مذہب اور ملت کے نمائندے اس موقع پر ضرور بلائے جائیں۔

۲۔ دوسری تجویز میری یہ ہے کہ نوجوانوں اور ودیارتھیوں کو اس موقع پر اپنایا جائے۔ اور کانفرنس میں کسی نوجوان پروفیسر کو جو لوکل کالج میں عزت رکھتا ہو۔ اسے سوآگت ادھیکش بنایا جائے۔ اور آچاریہ رام دیو جی کو پردھان بنایا جائے۔ ودیارتھیوں کے لئے اپیوگی باتوں پر اچھی طرح کچھ بھاشن ہوں اور کچھ پرشن سوپجیت ہوں۔ جو باقاعدہ عمل میں لائے جائیں۔ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ نوجوان طبقہ ہم سے الگ ہو رہا ہے۔ اس کی علیحدگی کی وجہ مجھے یہ دکھلائی دیتی ہے۔ کہ ان کے سوبھاو اور شکشا کے مطابق انہیں آریہ سماج سے کوئی خوراک نہیں ملتی۔ جب تک Y.M.C.A کی طرح آریہ سماج میں سبھائیں قائم نہیں ہوتیں۔ تب تک ان نوجوانوں کو اپنے اندر جذب کرنا مشکل ہے۔

۳۔ تیسری تجویز میری یہ ہے۔ کہ ایک گرام سدھار سمیلن کیا جائے۔ اسے پروگرام میں درج تو کر لیا گیا ہے۔ لیکن اس کے لئے جتنا اتساہ اور جوش ہے۔ وہ ظاہر نہیں ہوتا۔ آج کل زمانہ بہت تیزی سے بدل رہا ہے۔ مہاتما گاندھی نے اپنی ساری طاقت گرام سدھار پر مرکوز کر دی ہے۔ گورنمنٹ اپنے خیال کے مطابق مہاتما گاندھی کی تقلید کر رہی ہے۔ اور سمجھتی ہے۔ کہ کہیں سارا حصہ مہاتما گاندھی ہڑپ نہ کر جائیں۔ موقع کی نزاکت اور زمانہ کی رفتار کو مدنظر رکھتے ہوئے خاص طور پر اس طرف دھیان دیا جانا چاہئے۔ میں نے تھوڑا سا اس دشا میں تجربہ حاصل کیا ہے۔ اور اس کے بیان کرنے میں کوئی خودستائی نہیں کروں گا۔ کچھ عرصہ سے گورُوکل اندرپرستھ کے برہمچاریوں نے "گرام سدھار" کا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس وقت آریہ سماج گورُوکل اندرپرستھ کے ماتحت چار پرگرام پاٹھ شالائیں بخوبی چل رہی ہیں۔ ان پاٹھ شالاؤں میں لگ بھگ ایک سو لڑکا گراموں کا ہے۔ بھنگی۔ چمار۔ براہمن اور جاٹ سب ایک ہی پاٹھ شالہ میں پڑھتے ہیں۔ ایک پاٹھ شالہ میں جس میں دن و رات دو سو رہ سکتے ہیں۔ اس کا انتظام ٹھیک گورُوکل کے ڈھنگ پر ہے سب ودیارتھی اپنے گراموں سے بھوجن کر آتے ہیں۔ اور اتوار کے دن اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔ اور باقی سارے دن وہیں پاٹھ شالہ میں رہتے ہیں۔

ان پاٹھ شالاؤں کی آیوجنا ہو چکی ہے۔ اور گراموں میں گورُوکل کی طرف سے پرچار ہوا ہے۔ تب سے ادھر کے لوگوں کے خیالات میں بہت تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ لگ بھگ سب سنسکار ویدک ریتی سے کراتے ہیں۔ گورُوکل سے پیشتر ان کا کام ڈاکہ زنی۔ رہزنی۔ چوری اور بکریاں چرانا تھا۔ اب یہ سب کام وہ چھوڑ چکے ہیں۔ ان کے بچے ہمارے پاس ہیں۔ ان کے خیالات بڑے پکے ہیں۔

اور آریہ ہیں۔ آریہ سماج اور گورُوکل کے ساتھ ان کا پریم دن بدن بڑھ رہا ہے۔ آریہ سماج دہلی تو ایک بڑی طاقت ہے۔ اور اس کے لئے دس پاٹھ شالائیں چلانا کوئی مشکل نہیں۔ اس کام میں مجھ سے اگر کچھ سہایتا لینی چاہیں۔ تو میری خدمات ان کے لئے حاضر ہیں۔ دس پاٹھ شالائیں سو روپیہ ماہوار سے بخوبی چل سکتی ہیں۔ ہماری پانچ پاٹھ شالاؤں پر پچاس روپیہ سے ادھک خرچ نہیں ہوتا۔ اور یہ سب روپیہ گورُوکل کے کرمچاری اپنی پاکٹ سے تنخواہ کچھ مانگ کر اکٹھا کر سکتے ہیں۔ نیز ان کو صفائی اور اچھے کاموں کے لئے رغبت دلانے کا کام بھی ساتھ ساتھ کیا جائے۔

۴۔ چوتھی تجویز میری یہ ہے۔ کہ جلسہ پر جتنی کانفرنسیں اور دیگر کارروائی رکھی گئی ہے۔ ان سب کے فائدہ کے لئے ہے۔ اپنے لئے بہتر پرچار کو گون سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ ہو سکتا ہے۔ جب ہمارے اندر اپنی قدر ہو۔ ایک سبھا سد نے بتلایا۔ کہ کئی ممبر سماج کے ہیں۔ جنہیں ہندی کے اکشر تک نہیں آتے۔ جن کو سندھیا نہیں آتی۔ اور جن کو آریہ گرنتھوں کا کچھ گیان نہیں۔ اگر واقعی یہی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایک ایسی کانفرنس کی ضرورت ہے۔ جس میں ساری کارروائی سدھار پر مرکوز کی جائے۔ اس کا نام "آتم سدھار سمیلن" رکھ لیا جائے۔ یا کوئی اور رکھ لیا جائے۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔ میں تو سچے دل سے یہ چاہتا ہوں کہ کچھ کارروائی کیا جائے۔ جو عملی ہو۔ اور سبھاسدوں کے ہتکر ہو۔ میں پروہت کی سمتی کو بہت اونچا چاہتا ہوں۔ اتنا اونچا دیکھنا چاہتا ہوں کہ ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر یا کالج کے پرنسپل سمتی سمجھی جاتی ہے۔ اور پروہت اتنا لائق ہو۔ مشرقی و مغربی علوم سے اچھی طرح واقف ہو۔ اور وہ اس لائق ہو۔ کہ institution کو سمجھتا ہو۔ اور constitution ماتحت کاریہ کرتا ہو۔ اسے سب کا گورو بن کر رہنا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ ہر ایک سبھاسد کے ہندی کا جاننا لازمی قرار دیا جائے۔ سندھیا اور ہون کا کرنا اس کے لئے لازمی قرار دیا جائے۔ سنسکرت کا ہونا پورانک پنڈتوں کی اجارہ داری ہے۔ ورنہ سنسکرت بھی بہت جلد سیکھی جا سکتی ہے۔ دوسروں کا سدھار تبھی ہو سکتا ہے۔ پہلے اپنے سدھار کا بیڑا اٹھایا جائے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر پورا پورا لابھ اٹھایا جائے۔ گورُوکل اندرپرستھ کا سٹاف اور برہمچاری سب شتابدی کو کامیاب بنانے کے لئے اتسک ہیں۔ اور جو سیوا ہو سکے اس کے لئے تیار ہیں۔

لوہڑی کے شعلے

لوہڑی اتسو کے سلسلہ میں ہمارے ایک بھائی نے ذیل کی نظم بھیجی تھی۔ جو کہ "پرکاش" کی آخری کاپی طبع ہو جانے کے بعد ہمیں موصول ہوئی۔ لہٰذا اب شائع کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

پھر سے گردش میں مئے زیست کا جام آیا ہے
زندگی بخش وہ لوہڑی کا پیام آیا ہے

منجمد خون میں ہوتی ہے حرارت پیدا
ہاں تنِ مردہ میں پھر ہوتی ہو طاقت پیدا

خدشۂ موت بھی ہے زیست کا آغاز بھی ہے
پیشِ ہند آج اے لوہڑی ترا اعجاز بھی ہے

قالبِ قوم میں پھر پھونکے اک روح نئی
اس کے آغوش میں ہوں کرشن کئی رام کئی

یعنی اس قوم میں پھر شانِ شجاعت آ لے
یعنی پھر جوش میں ہند کی حمیت آ لے

خود جلے اور بنے شمعِ ہدایت بن کر
ہفت افلاک کو پھر ناز ہو اس کے بل پر

آریہ مہا ودیالیہ کرٹھل میں نئے ودیارتھیوں کا داخلہ

سالانہ جلسہ کے موقع پر ہوگا۔ جو کہ یکم مارچ سے ۴ مارچ ۱۹۳۵ء تک ہوگا۔ یہاں سنسکرت کی شاستری پریکشا تک تعلیم دی جاتی ہے۔ جو مہاشے اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہتے ہوں وہ کاریالیہ سے نیم وغیرہ منگوا کر ۲۸ فروری ۱۹۳۵ء تک پرارتھنا پتر بھر کر بھیج دیں۔

مکھیہ ادھشٹاتا آریہ مہا ودیالیہ کرٹھل ضلع میرٹھ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

فجی میں آریہ سماج کا کام

(لیکھک شری پنڈت شری کرشن جی شرما آریہ مشنری)

فجی ایک دیپ سمو ہے۔ جو پیسیفک سمندر کی وشال گود میں بسا ہوا ہے۔ وہاں سب سے پرتھم ۱۸۷۹ء میں قلیوں کے روپ میں لے جا کر بھارتیہ بسائے گئے تھے ؛

ہندی آباد کار

اس سمے فجی میں بھارتیوں کی آبادی لگ بھگ ۷۶ ہزار ہے۔ جس میں ادھک ہندو ہیں۔ ۹۰ ہزار سے اوپر فجی کے آدم نواسی فجی میں آباد ہیں۔ اور ۵۰۰۰ کے قریب گورے لوگوں کی بستیاں بھی وہاں ہیں۔ فجی دویپ ابھی برٹش سامراجیہ کی جھنڈا چھایا میں مگر ان کا کوئی کے روپ میں سمجھتے ہیں ؛

عیسوئیت کا پرچار

عیسائی پادری بھارتیوں کے پہنچنے سے بھی پورو وہاں پہنچ چکے تھے۔ اور وہاں کے آدم نواسیوں میں وہ اپنے دھرم کا اچھا پرچار کر رہے تھے۔ جب بھارتیہ وہاں آباد ہو گئے۔ تو ان میں بھی انہوں نے اپنا دھرم پرچار آرمبھ کر دیا ؛

تبلیغ اسلام

مسلمانوں کا یدیپی کوئی کھلم کھلا سنگھٹت پرچار نہیں ہو رہا تھا۔ پر ان کی دھارمک کٹرتا اور گپت پرچار کا فجی میں برا اثر ہوا۔ کہ ہندوؤں نے اپنے تیوہاروں اور اتسووں وغیرہ کو بھلا کر مسلمانوں کے پرسدھ تیوہار تعزیہ آدی کو ہی اپنا لیا۔ اس پرکار بھولے بھالے ہندوؤں اور فجی کے آدم نواسیوں میں عیسائیوں کو اپنے دھرم پرچار میں آشاتیت سپھلتا پراپت ہونے لگی۔ اور ساتھ ہی مسلمانوں کا پراپیگنڈہ بھی ہندوؤں کی سبھیتا کو بھیتر ہی بھیتر دیمک کی بھانتی کھوکھلا کرنے لگا۔ عیسائیوں نے ہندوؤں کے دیوی دیوتاؤں۔ رشی منیوں اور دھرم گرنتھوں پر چاروں اطراف سے حملہ شروع کر دیا۔ اور مسلمانوں نے گئو بدھ میں ہی اپنی نجات کا دروازہ کھلا ہوا انوبھو کیا۔ اس کا پھل یہ ہوا کہ ۱۹۰۴ء میں نا لوا میں کئی فی صدی ہندو عیسائی بنا لئے گئے۔ ساتھ ہی وہاں ہونے والے گئو بدھ کے پرینام سوروپ ہندو اور مسلمانوں کے درمیان ایک بھیشن دنگا بھی ہو گیا ؛

آریہ سماج کی ستھاپنا

وناش کاری ۱۹۰۴ء میں جب عیسائی اور مسلمانوں کی سنگھٹت شکتیوں کا کھلم کھلا پردرشن ہندوؤں کا سرو ناش کرنے کے لئے ہونے لگا۔ تو دسمبر ۱۹۰۴ء میں ہی سا ما بولا نامک ستھان میں بابو منگل سنگھ جی کے گرہ پر نمبر تو پور کی آریہ سماج کی ستھاپنا ہو گئی ؛

آریہ سماج کی ستھاپنا سے فجی کے دھارمک کھیترمیں ایک بم بجلی سی کوند گئی۔ عیسائی پادری اور مسلمان مولوی جس بات کو سوپن میں بھی نہیں سوچ سکتے تھے۔ اسے جب انہوں نے پرتیکش کا ریہ روپ میں پرینت ہوتے ہوئے دیکھا۔ تو ان کے آشچریہ کا ٹھکانا نہ رہا۔ آریہ سماج کا کاریہ شکشا (ہندی) پرچار ویدک دھرم ادھار اور شدھی (بچھڑوں کا ملاپ) جیسے پوتر اندولنوں سے پرارمبھ ہوا۔ آریہ سماج کی اس پرچار شیلی نے واستو میں عیسائی اور مسلمانوں کے سب کئے ہوئے کاریہ پر پانی پھیر دیا۔ جہاں وہ لوگ ہندو دھرم کو مٹا دینے کے ہی منصوبے باندھ رہے تھے۔ وہاں اب انہیں اپنی ہی سبھیتا کی رکھشا کرنے کی چنتا پیدا ہو گئی۔ سا ما بولا کی (ہندی) پاٹھشالہ کی ستھاپنا اور شری گورو دین پاٹھک کی (جو اس سمے عیسائیوں میں سب سے ادھک پرتشٹت ویکتی تھے) پریوار سہت شدھی نے تو انہیں یہ بالکل یقین دلا دیا کہ ہندو دھرم کا فجی سے مٹانا اب آسان کام نہیں رہا۔ اور یدی آریہ سماج کی پرگتی کو شیگھر ہی سے نہ روکا گیا۔ تو اپنے دھرم کی بھی رکھشا کرنا کٹھن ہو جائے گا ؛

آریہ سماج کی پرگتی کو روکنا بڑا کٹھن کام تھا۔ سماج کی اور سے پنڈت منو رنت جی اس سمے پرچارک نیکت ہوئے تھے۔ ان کی پرچار شیلی ایسی انوپم تھی کہ جس کا اثر ورودھیوں کے ہردیوں پر بہت زیادہ ہوتا تھا۔ ان کے سامنے شاستر ارتھ کے میدان میں ڈٹنا تو بڑا ہی کٹھن کام تھا۔ اتہ آریہ سماج کے ورودھیوں نے جب ان کا مقابلہ کرنے میں اپنے آپ کو اسمرتھ پایا۔ تو انہوں نے سنگھٹت ہو کر فجی سرکار کا دروازہ کھٹکھٹایا اور آریہ سماج کے ورودھ سرکار کے کان بھرنے شروع کر دئے ؛

مخالفت

فجی سرکار بھی اس سمے ان کی باتوں میں آ کر چوکنی ہو گئی۔ اس کا کارن یہ تھا کہ آریہ سماجیوں میں دیش بھگتی کی سپرٹ ادھک تھی۔ اور وہ سدیو دیش آدھاروں کے گیت گایا کرتے تھے۔ بھارت ورش کی برائی کرنے والوں سے بھی یہ آریہ لوگ لڑ پڑتے تھے۔ بھارت ورش میں دیش بھگتی کے گیت گانے والے اس سمے سرکار کے دشمن مانے ہی جاتے تھے۔ بنگ بھنگ کے کارن دیش بھر میں اسنتوش پھیلا ہوا تھا۔ ساتھ ہی آریہ سماج کو راج نیتک سنستھا ثابت کرنے کا بھی بھار ... [illegible]

عیسائیوں نے فجی سرکار کے کانوں میں یہ آواز پہنچا دی۔ کہ فجی آریہ سماج بھی راج نیتک سنستھا ہے۔ تو سرکار نے بھی جھٹ اپنا دھیان بھارت ورش کی اور دوڑایا۔ اور یہاں کی آشچریہ جنک خبروں کے آدھار پر اس نے ایک دم آریہ پرشوں کے گھروں پر چھاپہ مارا۔ ایک گھر سے سماج سمبندھی سب کاغذات چھین لئے گئے۔ پر جب ان میں مطلب کی کوئی چیز نہ نکلی۔ تو بن سپتاہ پشچات وہ سب واپس کر دئے گئے ؛

آریہ پرشوں نے سرکار کے بھرم کو دور کرنے کے لئے بہت سا آریہ ساہتیہ ادھیکاریوں کو ادھین کرنے کے لئے دیا۔ اس سے ادھیکاریوں کا بہت کچھ بھرم دور ہو گیا۔ ساتھ ہی ساتھ جب بھارت کی سرکار نے بھی آریہ سماج کو شدھ دھارمک سنستھا ہی قرار دے دیا۔ تو پھر فجی سرکار کو تو کنچت بھی اس کی طرف سے شنک ہی نہ رہا۔ مگر سماج کے ورودھیوں کو بھلا پھر بھی چین کہاں ؟

سبھا کی قائمی

۱۹۱۲ء میں سوامی رام منوہر انند جی سنیاسی فجی پدھارے۔ ان کے پرچار سے فجی میں آریہ سماج کی بڑی اُنتی ہوئی۔ سکول کھلے۔ ستھان ستھان پر سماجیں قائم ہوئیں۔ گورو کل کی بھی ستھاپنا ہو گئی۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے بن جانے سے تو آریہ سماج کا بڑا ہی ٹھوس کاریہ آرمبھ ہو گیا۔ پر جب سوامی جی نے وہیں شادی کر لی۔ ورنگ سے گرہستی بن گئے۔ تب آریہ سماج کی اُنتی کو ایک بڑا زبردست دھکا لگا ؛

سادھو وششٹ منی کی مخالفانہ سرگرمیاں

۱۹۲۰ء میں سادھو وششٹ منی نامک ویکتی فجی پہنچا۔ اس نے فجی کے بھارتیوں کو سنگھٹت کر کے وہاں کی (پونجی پتی) سی۔ ایس۔ آر کمپنی کے ورودھ ہڑتال جیسی بھارتیوں کو لڑوا دیا۔ اپنے اندولن میں اُسے آنشک سے ادھک سپھلتا ہوئی۔ پھل یہ ہوا۔ کہ اسے اتنا ابھیمان ہو گیا۔ کہ اس نے اپنی سمجھ کے آگے کسی دوسرے کی بات سننے سے ہی انکار کر دیا۔ پرنتو بات کو عقل کی کسوٹی پر رکھ کر سویکار کرنے والے آریہ سماجیوں کے تو وہ اتنا خلاف ہو گیا۔ کہ ان کی شکل سے بھی اسے نفرت ہو گئی۔ ان کا چھینٹا بھی وہ پاپ سمجھنے لگا۔ کہیں کہیں تو اس نے یہاں تک اپدیش دیا کہ جس ستھان پر کوئی آریہ ... [illegible]

اُسے پانی سے دھلواتا۔ اور وہاں دوسری مٹی ڈلواتا۔ تب کہیں اس پر بیٹھتا۔ یا اپنے شش‌یوں کو بیٹھنے کی اجازت دیتا تھا۔ یہیں تک نہیں۔ بلکہ جن ہندوؤں کے بزرگوں (ہرش چندر۔ کرن آدی) نے دن کے لئے کئے ہوئے سنکلپ مات کو پورا کرنے کے لئے اپنے پرانوں تک کی بازی لگا دی تھی۔ (انہی کی سنتان) ہندوؤں کو اس نے گورو کل کے خلاف بھڑکایا۔ اور تھات اس نے ہندوؤں کو آدیش دیا کہ گورو کل میں تم نے جو دان دیا ہے۔ اسے واپس مانگو۔ یدی گورو کل کے ادھیکاری واپس نہ کریں۔ تو زبردستی اس پر قبضہ کر لو۔ سادھو وششٹ منی اپنے اس وپریت اندولن میں سپھل تو نہ ہوا۔ پر آریہ سماج کے ورودھ اس نے فجی میں کافی وش پھیلا دیا ؛

پاٹھک جی کی آمد

وششٹ منی کو فجی سرکار نے فجی سے برخاست کر دیا۔ اس کے بہت دن بعد ۱۹۲۵ء میں پنڈت گوبند نارائن جی پاٹھک کے فجی پہنچنے پر آریہ سماج میں بڑے زور کی جاگرتی پیدا ہو گئی۔ بھارت ورش میں جو بالک بالکائیں دکھن شکھشا سنستھاؤں میں پرشٹ ہیں۔ وہ بھی پنڈت گوبند نارائن جی کے ہی پرچار۔ اور پریشرم کا پرینام ہیں۔ آپ ہی کی پریرنا سے میں بھی ماہ جنوری ۱۹۲۷ء میں فجی میں پہنچا۔

ایک آریہ ادھیاپک کی موقوفی

میرے فجی آنے سے پہلے ہی عیسائی پادریوں نے آریہ سماج کے ورودھ بغاوت کا جھنڈا دوبارہ اونچا کر دیا تھا۔ اب کی بار انہوں نے آریہ سماجیوں کا سامنا جنگ بہشکار کرنے کی یوجنا تیار کی۔ یدیپی اس اندولن میں پریاپت سپھلتا انہیں پراپت نہیں ہوئی۔ مگر ۱۹۲۷ء کے جنوری کے "فجی سماچار" کے پرتھم انک صفحہ ۱۳ پر مسٹر دکھ ہرن کی جو چٹھی چھپی ہے۔ اس سے عیسائیوں کی ہاردک سووری‌تی کا دگ درشن ہو جاتا ہے۔ مسٹر دکھ ہرن جی لکھتے ہیں کہ :-

"دس ورش کی نوکری ہوتے ہوئے عیسائی دھرم نہ گرہن کرنے سے مجھ پردیشی کو (ہیڈ ماسٹر مشن سکول کے ادھیاپک کے کام سے) پرتھک کر دیا ہے سب نوجوانوں کو ساودھان ہو جانا چاہئے کہ وہ اپنے خطرہ پر عیسائی پاٹھشالہ میں کام کریں۔ کیونکہ دو چار ورش کے بعد انہیں بھی یا تو عیسائی بننا پڑے گا۔ یا میری طرح موقوف ہونا پڑے گا ؛"

"فجی سماچار" کے جس انک میں مسٹر دکھ ہرن کی اُکت پنکتیاں چھپی تھیں۔ وہ انک بجے فجی کی راجدھانی صوبہ شہر میں پہنچنے کے فوراً نکلا و ڈپو میں پڑھنے کو بلا تھا۔ ... [illegible] ... اپنے دھارمک سکول آپ ہے جن دھرم ادھیاپک کے بہشکار کا۔ اندولن سب سے پہلے عیسائیوں نے شروع کیا۔ اور وہ میرے فجی پہنچنے سے پہلے ہی ... [illegible]

سنگرہنی کا ہون کے ذریعہ مجرب علاج

(لیکھک ڈاکٹر پھیدن لال جی ایم-ڈی-ڈی ایس-بہوڑ بریلی)

یگیہ کی مہاتمدن دوارہ ورنن کرنا مشکل ہے۔ کون سا ساکام ہے۔ جو یگیہ کے ذریعہ کامیاب نہیں بنایا جا سکتا۔ جہاں کوئی تدبیر کارگر نہ ہوتی ہو۔ وہاں یگیہ مشکل آسان کر دیتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے۔ کہ آریہ ورت میں پراچین کال میں بڑے بڑے راجہ مہاراجہ اپنے سے زیادہ طاقتور غنیم پر فتحیاب ہونے کے لئے یگیہ کا سہارا لیتے تھے۔

مہاراجہ دشرتھ کے تین بواہ ہو جانے پر بھی جب کوئی اولاد نہ ہوئی۔ تب انھوں نے پترشٹی یگیہ کیا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر رام۔ لکشمن جیسے شہ زور پسر پیدا ہوئے۔ اب بھی بھارت کی وہ پراچین ودیا لوپ نہیں ہو گئی۔ ودھی انوسار کاریہ کرنے پر اب بھی حسب منشا نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ میں نے اپنی شکتی اور طبیعت کے مطابق اس دشہ میں کچھ تجربات کئے۔ اور برسوں کی تحقیقات کے بعد جنوری ۱۹۲۹ء میں "پرکاش" اور "آریہ مترا" میں "تپ دق کا ہون کے ذریعہ علاج" شائع کرایا۔ اس مضمون کو بہت پسند کیا گیا۔ درجنوں اخبارات نے اس مضمون کو اپنے کالموں میں نقل کیا۔ پنڈت ساتولیکر جیسے اعلےٰ پایہ کے ودوانوں نے نہ صرف اس کا ترجمہ کئی زبانوں میں چھپایا۔ بلکہ اس کی تعریف میں مجھ کو پتر بھی لکھے۔ متعدد ناامید تپ دق کے مریضوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور شکریہ کے طور پر اخبارات میں مراسلہ شائع کرائے۔ ہندوستان سے باہر تک کے مریض بغرض علاج میرے پاس آئے۔ ہون پر شردھا رکھنے والوں کے لئے یہ کچھ کم فخر کی بات نہیں ہے۔ آج ہم ایک نئی خوشخبری ناظرین کو سناتے ہیں یعنی جس طرح تپدق کے اسادھارن مریض یگیہ سے شفا پا چکے ہیں۔ اسی طرح سنگرہنی کے ناامید مریض بھی اس طریقہ علاج سے شرطیہ صحتیاب ہو سکتے ہیں۔ وہ کس طرح آگے ملاحظہ فرماویں۔

سنگرہنی کسے کہتے ہیں؟

روزانہ دس پندرہ یوم تک، یا مہینہ بھر میں تھوڑا تھوڑا چکنا درد کے ساتھ۔ کچا بہت لبلبا آواز کر کے اور تھوڑی تکلیف کے ساتھ پاخانہ ہو۔ آنتیں گونجیں اکیبہ ہو۔ کمزوری ہو اور طبیعت گری ہوئی سی ہے۔ اسے سنگرہنی کہتے ہیں۔ گرہنی نام کی ایک آنت ہے۔ اسی کے خراب ہو جانے سے جب بھوجن نہیں پچتا اور بار بار آنو ملا پاخانہ آتا ہے۔ اس کو سنگرہنی کہتے ہیں۔ یہ بیماری دن میں زور کرتی ہے۔ اور رات کو آرام رہتا ہے۔

سنگرہنی کیسے ہو جاتی ہے۔

دستوں کی بیماری کے ایام میں یا صحتیابی کے فوراً بعد جب تک ہاضمہ کی طاقت خوب نہ آ گئی ہو کوئی ثقیل چیز کھائی جاوے تو اس سے گرہنی نامی آنت پر بہت زور پڑتا ہے۔ اور سنگرہنی ہو جاتی ہے۔ البتہ قوی ہاضمہ ہونے پر ایسی غلطی [illegible] نہیں ہوتی۔ لیکن کمزور ہاضمہ والوں کو وہ غلطی نہایت ہی برا اثر دکھاتی ہے۔ کبھی بیماری سے صحتیاب ہونے پر لوگوں کی اکثر خواہش ہوتی ہے کہ چٹ پٹے کھانے کھائیں اور لوگ معالج کی ہدایت کے خلاف الا بلا کھا لیتے ہیں۔ ایسے ہی منداگنی والے اشخاص اکثر سنگرہنی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پھر معقول علاج نہ ہونے پر بیماری لاعلاج ہو جاتی ہے۔

کیا سنگرہنی لاعلاج مرض ہے؟

قابل معالجوں کا معالجہ دستیاب نہ ہونے سے اکثر مریضوں کو مرتے دیکھ کر لوگوں نے یہ خیال بنا لیا ہے کہ سنگرہنی ایک لاعلاج مرض ہے۔ یہ خام خیالی ہے۔ ان لوگوں کو چھوڑ کر جو بہت ہی ضعیف ہیں۔ جسم پر سوجن آ رہی ہے۔ اور اگنی بالکل ختم ہو گئی ہے۔ باقی سب مریض خواہ وہ کیسی بھی خراب حالت کو پہنچ چکے ہوں۔ کتنے ہی تعداد میں دست ہوتے ہوں۔ مناسب اور معقول علاج ہونے پر بالکل صحتیاب ہو سکتے ہیں۔ اور موت پر فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ ہون یگیہ اور معالج پر پوری شردھا رکھ کر کچھ وقت جم کر علاج کرتے ہوئے پرہیز سے رہنے کی ضرورت ہے۔

یگیہ چکتسا کے بالاثر ہونے کی دلائل۔

(۱) یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے۔ کہ اس بیماری کا سبب منداگنی ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی اگنی کو پرچنڈ کریں۔ اس کے لئے کوئی بھی دوا کھائی جاوے جو اگنی کو تیز کرے۔ پہلے وہ ہضم ہونے میں تھوڑی اگنی کو صرف ضرور کریگی۔ یہ ہی سبب ہے۔ کہ زیادہ مند اگنی والے کو بڑی خوراک والی دوا کوئی لابھ نہیں کرتی۔ ڈاکٹروں نے اس امر کو سمجھ کر انجکشن ایجاد کیا۔ تاکہ دوا کی مقدار کم ہو جائے۔ دوا کو اس سے سوکشم کرنے میں موجودہ سائنس لاچار ہے۔ نیز جو اوشدھی یگیہ میں جلائی جاتی ہے۔ اس کے ذرات اتنے باریک ہو جاتے ہیں جو کسی اور طریقہ سے ممکن نہیں۔ وہ ذرات سانس کے ذریعہ جب جسم میں داخل ہوتے ہیں تو اگنی کو تو سب سے زیادہ تیز کر لیتے ہیں۔ اور ہاضمہ پر کوئی بھی بوجھ نہیں ڈالتے۔ اس لئے منداگنی دور کرنے کا ہون یگیہ بہترین طریقہ ہے۔

(۲) سانس کے ذریعہ کھینچی ہوئی وایو کا آکسیجن غذا خون وغیرہ کے ساتھ ملنے کی رگڑ سے جاٹھراگنی پیدا ہوتی ہے۔ جو غذا کو ہضم کرتی ہے۔ اس کو سب ڈاکٹر لوگ جانتے ہیں۔ اسی اگنی کے کم ہونے سے منداگنی ہوتی ہے۔ جو سنگرہنی کا [illegible] میں [illegible] اول تو دیسے ہی آکسیجن زیادہ رہتا ہے۔ پھر جب اس میں ذرات بھی ان ادویات کے ہوں جو روگ کو دور کرنے والی ہیں۔ تو پھر وہ ہی کہاوت صادق آتی ہے۔ کہ "میٹھا پھر کھٹوتی"

(۳) کوئی دوا ہو۔ جب بیماری گرمی کی ہے۔ تو ٹھنڈی کر کے دینا مفید ہے۔ اور سردی کی بیماری میں گرم کر کے۔ آیوروید میں متعدد ایسے کاڑھے ہیں۔ جو پت کی بیماری میں اوس میں رکھ کر دیئے جاتے ہیں۔ اور کف کی بیماری میں آگ پر اوٹا کر جب منداگنی والے کو اوشدھی نہ صرف آگ پر گرم کر کے بلکہ آگ کے ذریعہ دوا کے ذرات چھن بھن کر کے دیئے جاویں گے تو سنگرہنی والے کو جیسے اندراگنی کی ہی کمی ہے۔ کتنے مفید ہوں گے۔ اسے وید اور ڈاکٹر تو بڑی آسانی سے اور عام لوگ ذرا غور کرنے سے بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔

اب ہم وہ سامگری لکھتے ہیں۔ جس سے سنگرہنی والے کو فائدہ ہوتا ہے۔

سنگرہنی ناشک ہون سامگری

(۱) زیرہ سفید (۲) زیرہ سیاہ (۳) بیل گری (۴) سونٹھ (۵) پیپلی (۶) کٹائی (۷) دھنان (۸) سگندھ بالا (۹) ناگرموتھ (۱۰) اجوائن (۱۱) اندرجو (۱۲) چرائتہ (۱۳) شال پرنی (۱۴) پرشٹ پرنی (۱۵) گوکھرو (۱۶) لونگ (۱۷) جائے پھل (۱۸) بیج پانز (۱۹) ہرڑ (۲۰) بہیرہ (۲۱) آنولہ (۲۲) چھوٹی الائچی (۲۳) دال چینی (۲۴) ناگ کیسر (۲۵) سب لوچن (۲۶) بادام کی گری (۲۷) ناریل کی گری۔ (۲۸) چھوہارہ (۲۹) شیتل چینی (۳۰) بڑی الائچی سب ادویات ہم وزن (۳۱) زعفران (۳۲) کا فور ۱/۸ حصہ (۳۳) گوگل چار حصہ۔

سب ادویات کو باریک کوٹ کر گھی اور گڑ اوپر سے ملائیں۔ اور ہون ودھی سے روزانہ صبح و شام مریض کے کمرہ میں ہون کریں۔

دیگر ہدایات و پرہیز

کوئی بھی علاج ہو۔ جب تک مریض اپنے مرض کے مطابق بھوجن وغیرہ اور پرہیز نہ کرے گا محض ادویات سے شفا نہیں پا سکتا۔ لہذا اس علاج کے ساتھ بھی مفصلہ ذیل ہدایات پر کاربند رہنا اشد ضروری ہے:-

(۱) مریض کو [illegible] کے مقام پر دور دباؤ نہ رکھنی چاہئے۔ اس مرض کے مریض کو سمندر کے کنارے یا گنگا کے کنارے آب و ہوا مفید ہے۔ گنگا جل اس مرض کی نہایت ہی مجرب دوا ہے۔

(۲) غذا وقت مقررہ پر اور خوب بھوک لگے کھانی چاہئے۔ اور نہ زیادہ سیر ہو کر نہ کھانا چاہئے۔

(۳) غذا کھانے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے [illegible] کرنا اور علے الصباح کھلے میدان میں ہوا خوری کرنا مفید ہے۔

(۴) اس مرض کے مریض کو اکھنڈ برہمچریہ رکھنا چاہئے۔

(۵) غذا میں مفصلہ ذیل اشیاء استعمال لاویں:-

ساٹھی کے پرانے چاول - مونگ - مسور - ارہر کی دال کا پانی - کھیلوں کا مانڈ - انار - مولسری - بہیڑہ - کیلہ - سنگھاڑہ - چولائی ساگ - کیتھا - کسیرو - جامن - گائے کا دودھ - مٹھا وغیرہ۔

اگر بیماری معمولی حالت پر ہے۔ تو یہ سب چیزیں کھا سکتے ہیں۔ اور اگر کچھ زیادہ خراب حالت ہے۔ تو آہستہ آہستہ سب اشیاء چھوڑ کر صرف گائے کا مٹھا۔ سونٹھ اور کالا نمک ڈال کر پینا چاہئے۔ جب کبھی بھوک یا پیاس لگے صرف مٹھا ہی ہو۔ جب دست بالکل بند ہو جائیں۔ تب پھر آہستہ آہستہ مٹھا کم کر دیا جائیں۔ اور دیگر مذکورہ بالا اشیاء کھانے لگیں۔ وید اور ڈاکٹر صاحبان جو اپنے مریضوں پر اس طریقہ علاج کا تجربہ کریں۔ یا جو مریض ازخود اس سے مستفیض ہوں۔ ان سے گزارش ہے کہ نتیجہ سے مجھے بھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ انکے تجربات دوسروں کے لئے درس ہدایت کا کام دیں۔

"آریہ گزٹ" لاہور کا "رشی بودھ نمبر"

"آریہ گزٹ" لاہور کا خاص نمبر "رشی بودھ نمبر" کے نام سے شیوراتری کے دن ۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو نکلے گا۔ اس دفعہ اس کا ہندی ایڈیشن بھی شائع کیا جائے گا۔ تمام آریہ سماجوں اور استری آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ ابھی سے اپنے لئے جتنے جتنے پرچے منگوانا چاہتے ہیں۔ منگوانے کا آرڈر "آریہ گزٹ" میں بھیج دیں۔

اشتہار دہندگان کے لئے بھی نادر موقع ہے۔ اس لئے انہیں بہت جلد بصد بیعانہ کتابت اجرت اور جگہ کا فیصلہ کر لینا چاہئے۔

(مینجر "آریہ گزٹ" - لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج نئی دہلی میں پرچار:- آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی میں ۷، ۸ جنوری ۱۹۳۵ء کو مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کے دو خاص دیاکھیان ہوئے۔ جن کو پبلک نے بہت ہی پسند کیا۔ پہلے دن کا مضمون "افریقہ میں ہندوستانیوں کی حالت اور ویدک دھرم پرچار" اور دوسرے دن کا "جرمنی پر بھارتی سنسکرتی کا پربھاؤ" تھا۔ جنتا نے اور بھی دیاکھیان سننے کی رچی پرگٹ کی۔ پرنتو مہتہ جی اور نہ ٹھہر سکے۔ (رام شرن منتری)

آوشنک سوچنا:- آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کے اردھ شتابدی مہوتسو پر "دھرم دیشوں یا کہ ملکی ترقی کے لئے ضروری ہے یا کہ غیر ضروری" کے مضمون پر ایک کانفرنس ۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء کو کی جائے گی۔ جو اصحاب اس مضمون پر لکھ کر (تحریری) یا زبانی بولنا چاہیں۔ وہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء تک اطلاع دے کر مشکور فرماویں۔ تاکہ اُن کے نام بولنے والوں میں رکھے جا سکیں۔ نیز مہربانی فرما کر یہ بھی لکھ دیں کہ اُن کی تقریر یا تحریر دھرم کی ضرورت پر ہوگی یا کہ دھرم کے غیر ضروری ہونے پر۔
(شوچنداس منتری آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی)

آریہ سماج بیکانیر کا چناؤ:- پردھان بابو ہرنارائن جی۔ اُپ پردھان ڈاکٹر پریم سنگھ جی۔ منتری نانک چند نارنگ۔ ٹھیکیدار۔ اُپ منتری بابو کرتار سنگھ جی۔ کوشادھیکش رام چند جی رگھو ونشی۔ لیتھ ادھیکش رام چند جی بہری لیپاک۔ ہر (ممبر) سے بھگوان جی شرما پنڈت شنکر دت جی دید۔ چھوگ سنگھ جی۔
(نانک چند نارنگ منتری آریہ سماج بیکانیر)

گرام پرچارنی سبھا کی قائمی:- لاہور شہر کی تمام آریہ سماجوں کے نمائندوں نے ایک گرام وید پرچارنی سبھا کے نام سے ایک سبھا بنائی ہے۔ جس کا اُدیش گراموں میں آریہ سماج کا پرچار کرنا ہے۔ ادھیکش کے ادھیکاری نمن لکھت مہانو بھاؤ نِشچِت ہوئے ہیں۔ اگر کسی بھائی کو کسی سمفان پر آریہ سماج کے پرچار کی یا کسی سنسکار وغیرہ کی آوشکتا محسوس ہو تو وہاں اُچت پربندھ کیا جا سکتا ہے۔ ادھیکاریوں کے نام یہ ہیں۔ پردھان ڈاکٹر ڈھلا رام جی۔ منتری مہاشہ چونی لال جی۔ خزانچی مہاشہ مہر سنگھ جی۔
پرتشٹھت سبھاسد برائے انترنگ سبھا۔ مہاشہ (۱) ہربنس لال جی منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی (۲) پنڈت کشا کر دت جی امرت دھارا سیکرٹری پردھان آریہ سماج وچھو والی۔ (۳) پنڈت دیو پرکاش جی اُپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مہا مہاشہ رام سرن داس جی منتری آریہ سماج سنت نگر۔

پرانتک پرتھان بھیری دوارہ سنگیرتن کیا گیا۔ ۱۳ر کو ہون یگیہ آدی کے پشچات سبھا بہ سجنوں کے دیاکھیانوں کے انترگت پنڈت بسنتی جی اپدیشک سبھا کا دیاکھیان ہوا۔ ۵۰/ روپے وید پرچار کے لئے اُکت پنڈت جی دوارہ سبھا کو بھیجے گئے۔ سردار بیباکھا سنگھ جی ٹھیکیدار نے ۵۰/ روپے آل انڈیا شردھانند میموریل ٹرسٹ کے لئے دان دیئے۔ جو دہلی بھیجے گئے۔ (جیوا رام شرما منتری آریہ سماج خانکی)

آریہ سماج گوروکل مٹنڈو میں شردھانند دوس: یہاں شردھانند بلیدان دوس بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا۔
(منتری آریہ سماج گوروکل مٹنڈو)

آریہ کمار سبھا لدھیانہ کا وارشک اُتسو:- آریہ کمار سبھا آریہ بورڈنگ ہاؤس لدھیانہ کا سالانہ اُتسو ۲۵-۲۶-۲۷ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۲-۱۳-۱۴ ماگھ سمت ۱۹۹۱ کو ہونا نشچت ہوا ہے جس میں بڑے بڑے مہانو بھاؤ پدھاریں گے۔ ۱۸ جنوری سے آریہ بورڈنگ ہاؤس میں ہاکی، فٹ بال، والی بال اور رسہ کشی کے میچ بھی ہوں گے۔ جو کہ ۲۵ جنوری تک ہوتے رہیں گے۔ اس کے علاوہ ڈنڈ، کُشتی، دوڑ، چھلانگیں وغیرہ بھی ہوں گی۔ لڑکے "سمنار کو اس وقت مذہب کی ضرورت ہے یا نہیں؟" کے وشے پر بحث کریں گے۔ سنگیت سمیلن بھی ہوگا۔ آریہ ہائی سکول کے پرانے ودیارتھی جہاں بھی ہوں ضرور پدھاریں۔
(سنیہ پرکاش سنگر منتری سبھا ہذا)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار:- ۱۶ جنوری ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج بھیرہ کا جنرل اجلاس لالہ مہر چند کوہلی ممبر آریہ سماج ہذا کی اچانک مرتیو پر سخت افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ دوم اُن کے سپتر لالہ پرتھوی راج نتھا اُنیہ سمبندھیوں سے اس دکھ میں سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ سورگیہ لالہ جی کی آتما کو سدگتی دے تھا اُن کے سمبندھیوں کو دھیریہ اور شانتی پردان کریں۔
(۲) لالہ جیٹھو رام خزانچی سماج ہذا کی مرتیو پر مبلغ دس روپیہ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔
(۳) لالہ ہری دتن مل جی ہیڈ ماسٹر گنش دیال ہائی سکول سیالکوٹ کے مکان پر اُن کی ماتا کی کریا کرم ۲۵ ... کو ہون یگیہ کیا گیا۔ شوک سبھا اجیر ہری ...

چاہئے۔ (چونی لال منتری)

مذہبی دنیا کو کھلا چیلنج:- آریہ سماج گنگوہ کا اردھ شتابدی مہوتسو ۱۵ سے ۱۷ فروری تک بڑے سمارو کے ساتھ منایا جائیگا۔ اس اوسر پر اگر ویدک دھرم کے کسی سدھانت پر کسی کو کچھ شنکا ہو تو ۱۳ جنوری تک وشے ادسمہ شاستراربھ ہتر دوار دوارٹ کر لیویں۔
(۲) آریہ سماج گنگوہ سناتن دھرم پرچارک کے کلجگی رشی منبر ... جھوٹی اور بیہودہ بکواس ... کے خلاف مقدمہ چلائے جانے اور اُس کو ضبط کرنے کا گورنمنٹ پنجاب سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔
(۳) شری بابو گھاسی رام جی کی مرتیو پر آریہ سماج گنگوہ شوک پرگٹ کرتا ہے۔ (سمیر چند منتری)

شوک پرستاؤ:- آریہ سماج گوروکل وبھاگ نے ذیل کا شوک پرستاؤ پاس کیا ہے۔
ڈاکٹر امین چند جی نے پرگٹ کیا۔ کہ پنڈت گھاسی رام جی بھوت پوُرو پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کا دیہانت سمبندھی سہانو بھوتی پرستاو پاس کیا جاوے۔ اینو بینا یک سنت سنگ میں یہ سبھا مہاشہ اکدوماجی کے دیہانت پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور ایشور سے آپ کی سدگتی اور شانتی کے لئے پرارتھنا کرتی ہے۔ اور آپ کے پریوار سے سہانو بھوتی بھی کرتی ہے۔
(منتری آریہ سماج گوروکل وبھاگ)

آدرش وواہ:- ۱۲ دسمبر ۱۹۳۴ء کو بابو رام جی منتری آریہ سماج چھپرولی ضلع میرٹھ کی وجگتی لکھمی دیوی کا وواہ منسا رام جی کوشادھیکش فضل پور آریہ سماج کے ساتھ پنڈت منشانی سوروپ جی آچاریہ آریہ مہاودیالیہ کرٹھل نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ کنیا پکش کی طرف سے سترہ روپے اور ور پکش کی طرف سے بارہ روپے مختلف سنستھاؤں کو دان دیئے گئے۔ مہاودیالیہ کو دس روپے دان ملا۔ ور اور وَدھو کی آیو ۲۵ اور ۱۶ ورش کی تھی۔ برادری کا وچار چھوڑ کر اپنے آریہ بھائیوں کو ہی منظور کیا گیا تھا۔ نیز کسی پرکار کی بھی فضول خرچی نہیں کی گئی۔
(پردھان آریہ سماج چھپرولی۔ ضلع میرٹھ)

آریہ سماج خانکی کے سماچار:- آریہ سماج خانکی نے ۲۳ دسمبر ۱۹۳۴ء کو شردھانند بلیدان ...

جس میں سے مبلغ دس روپیہ آریہ سماج بھیرہ کو پراپت ہوا۔
سیٹھ ہری رام ککڑ کی برسی ۳ پوہ کو ہوئی۔ ہون کیا گیا۔ اور آریہ سماج بھیرہ کو مبلغ پانچ روپیہ کا دان پراپت ہوا۔
(رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

کانپور میں ویدک دھرم کا پرچار:- یکم دسمبر ۱۹۳۴ء سے یہاں آل انڈیا شردھانند شدھی مہو بدیشک پنجابی شریمان بابو بھیم رام جی آریہ پدھارے ہوئے ہیں۔ آپ شدھی سبھا کی شاکھا بنا رہے ہیں۔ جس سے آپ کو خوب کامیابی ہو رہی ہے۔ نیز آپ کے مختلف آریہ سماجوں، کالجوں اور سکولوں میں بڑے جوش سے دیاکھیان ہو رہے ہیں۔ آپ کے لیکچروں کا یہاں کی پبلک پر بڑا پربھاؤ پڑ رہا ہے۔ آریہ سماج کے ممبروں کی تعداد میں ترقی ہو رہی ہے۔ آپ کے لیکچر آریہ سماج سٹیشن روڈ کانپور۔ آریہ سماج آنند باغ۔ گاندھی ہال اور آریہ سماج نواب گنج کے علاوہ سکولوں اور کالجوں میں ہو رہے ہیں۔ اور استری سماجیں بھی قائم کی گئی ہیں۔
(رام کشور پردھان آریہ سماج نواب گنج کانپور)

ایک یہودی لڑکی کی شدھی:- آریہ سماج سنگاپور میں ایک یہودی یووتی کی شدھی ہوئی۔ شدھی کے وقت کنیا کے ماتا پتا بڑے پرسن چت تھے۔ جن سنکھیا سے سماج بھون کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ شدھی سنسکار کے بعد حلوہ تقسیم کیا گیا۔ اور کئی مہانو بھاؤں کے دیاکھیان بھی ہوئے۔ آگامی ورش کے لئے شری واسیو شرما پردھان اور شری این کے رمن چیٹی بی اے منتری نِرواچت ہوئے۔ شدھ کنیا کا وواہ ایک برہمن یووک سے ویدک ریتی انوسار سماج بھون میں کرایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کو مبلغ پچاس روپیہ بھیجا گیا۔ بھون نرمان کمیٹی کے چیئرمین شری ہرگوبند چودھری انجینیر نیول بیس نِشچت کئے گئے۔ بھون نرمان ارتھ دھن سنگرہ کرنے کا پریتن ہو رہا ہے۔ شری پنڈت گھاسی رام تھا آنند ورما اور بنسی دھر پاٹھک کے متعلق شوک سبھا منائی گئی۔ آریہ سنسار میں اُکت آتماؤں کے ویوگ سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اس کی پورتی کے لئے بھی یاچنا کی گئی۔
(باسدیو شرما پردھان سماج بلا)

لاہور چھاؤنی میں شدھیاں:- ایک دیوی رحمت عمر ۴ سال جو عرصہ ڈیڑھ سال سے مسلمان ہوئی ہوئی تھی۔ اور ایک سجن فقیر محمد عمر ۳۴ سال جو عرصہ دو ماہ سے مسلمان بنا ہوا تھا کی شدھی آریہ سماج مندر لاہور چھاؤنی میں پنڈت گردھاری لال تھا پنڈت نوتی رام جی نے کرائی۔ شدھی کے بعد اُن کے پہلے ہی نام ... رکھے گئے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ ہندو بھائیوں سے ضروری نویدن :-

عرصہ تقریباً تین سال سے مقضبہ مورنڈہ میں بنگالم ہی جرائم پیشہ ایک قوم رہنے لگ گئی تھی۔ ہندوؤں غفلت سے اکثر بھائی مسلمان ہو گئے تھے۔ لیکن آریہ سماج مورنڈہ نے اُن کو دوبارہ شدھ کر کے اُن حفاظت کی۔ اور اُن کے لئے ایک کالونی تیار کی۔ نیز مکانات بنوائے۔ اور کنوئیں لگوایا۔ اور اُن کے سدھار لئے کئی ضروری کام جاری کر دئے ہیں۔ اب لوکل آریہ سماج نے سربھان مہاشہ بھورام جی مشہور آریہ اپدیشک سابق انسپکٹر آل انڈیا شردھانند شدھی سبھا کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ وہ بطور اپدیشک کام کریں گے۔ آپ نے یکم جنوری ۱۹۳۵ء سے کام جاری کر دیا ہے۔ سب سماجوں اور ہندوؤں سے اپیل ہے۔ کہ جہاں جہاں بلوا جاویں۔ اُن کی دھن وغیرہ سے سہائتا کریں۔ سماج یہ کام بخوبی کر سکے۔ نیز جس سماج کو پرچار کی ضرورت ہو۔ یا کسی جلسہ کے موقع پر ضرورت ہو۔ تو ہم سے خط و کتابت کر کے اُن کو منگا لیویں۔ مہاشہ جی کے لیکچروں کی دھوم پنجاب اور یو۔ پی میں مچی ہوئی ہے۔ آپ ۱۹۱۸ء سے پبلک ورکر ہیں۔ آپ نے مختلف سماجک سنستھاؤں میں بڑی عمدگی سے کام کیا ہے۔ جو بھی لابھ اُٹھانا چاہیں۔ وہ مجھے لکھا کریں :

(منشی رام منتری آریہ سماج مورنڈہ ضلع انبالہ)

کوٹ گڑھ میں ہائی سکول کی قائمی :-

گذشتہ سنیچر وار کو ویدک سماج کوٹ گڑھ کا سادھارن ادھیویشن ماسٹر بہاری لال جی کی صدارت میں ہوا۔ اس میں سمن مکت پرستاو پاس ہوا :-

آریہ ویدک سماج کوٹ گڑھ دیانند ودیا پرچارنی سبھا شملہ منتری پنڈت سنیا نند جی۔ رائے صاحب دیوی داس جی تحفا ٹھاکر رام دیال جی بی۔ اے۔ ایس۔ ای۔ ڈی کا ہارد یک دھنیہ واد کرتا ہے۔ کہ اُنہوں نے اگلے سال سے اینگلو سنسکرت مڈل سکولوں میں ہائی شرینیاں کھولنے کا نشچے کیا ہے :

(رام شرن سنسکرت ادھیاپک کوٹ گڑھ)

پراونشل آرین کانفرنس کا انعقاد :-

اس دفعہ پراونشل آرین کانفرنس کا اجلاس سیالکوٹ میں ہونا قرار پایا تھا۔ اب آریہ سماج سیالکوٹ کی انترنگ سبھا نے نشچے کیا ہے۔ کہ ماہ ستمبر کے آخیر میں کانفرنس کا اجلاس منعقد کیا جاوے۔ اور ستمبر کی رخصتوں میں ضلع بھر میں اس کے متعلق پراپیگنڈا کیا جاوے +

مزید برآں معلوم ہوا ہے کہ منشی تہیپال کا ایک بڑا حصہ جو کہ آریہ سماج مندر کے ساتھ ملحق تھا آریہ سماج سیالکوٹ نے ۲۰۷ ہزار روپیہ پر آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے لئے خرید کر لیا ہے :

فیروز پور شہر میں دھرم پرچار

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروز پور شہر میں لگاتار چھ روز سے دھرم پرچار ہوتا رہا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ یہاں کے پرانکوں نے اپنے جلسہ میں آریہ سماج اور رشی دیانند کی شان میں گستاخانہ کلمات استعمال کئے تھے۔ چنانچہ منشی بلیارام نے آریہ سماج کے برخلاف خوب زہر اُگلا۔ اس زہریلے اثر کو دور کرنے کے لئے سوامی رُدرانند جی آریہ مناظر کو بلایا گیا۔ اُنہوں نے یہاں پدھار کر چھ روز تک متواتر پورانوں کی غلط تعلیم اور انشلیل باتوں کا راز فاش کیا۔

پہلے روز یعنی ۸ر جنوری ۱۹۳۵ء کو "کیا پران وید انکول ہیں؟" کے وشئے پر ویدوں کی اُچیہ شکھشا اور پورانوں کی قابل نفرت تعلیم کو اچھی طرح ظاہر کیا۔ دوسرے روز "مرتک شرادھ" کو وید ورودھ ثابت کیا۔ اسی طرح "مورتی پوجا"۔ "اوتار واد" اور "ادویت واد" کے مضامین پر پربھاوشالی ویاکھیان دئے۔ جنتا کے دل میں پرانکوں کی گول مول باتوں سے نفرت اور آریہ سماج کے سدھانتوں سے پریم پیدا ہوا :

لوہڑی کے دن سماج مندر میں سنگیت سمیلن ہوا۔ جس میں مہاشہ ہربنس چندر جی عجنیک اور مہاشہ ہنسراج جی و لالہ کانشی رام جی وغیرہ کے سنگیت ہوئے۔ آریہ سماج کی طرف سے پرانکوں کو چیلنج بھی دیا گیا ہے۔ جس کا ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا ہے۔ سوامی جی نے اپنے لیکچروں میں بھی للکار کر کہا تھا۔ کہ جس کسی نے میرے ساتھ شاستر ارتھ کرنا ہو۔ جو بھی خوشی سے کر سکتا ہے۔ میں ہر وقت آریہ سماج کے سدھانتوں کو وید انکول ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں :

(منتری آریہ سماج رانی کا تالاب فیروز پور شہر)

کمالیہ پولیس کیخلاف پروٹسٹ :-

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کے سپتنہ وار ست سنگ میں ذیل کا پرستاو سرو سمتی سے پاس ہوا ہے :-

"آریہ سماج دہلی کی یہ سادھارن سبھا تھانیدار کمالیہ ضلع منٹگمری کے برخلاف نفرت کا پرستاو پاس کرتی ہے۔ جس نے آریہ سماج کمالیہ کے سالانہ جلسہ پر براہمن سنکیرتن کو جانے ہوئے روک کر کے بدلے دھرم پرچار میں نامناسب رکاوٹ ڈالی تھی۔ یہ جلسہ افسران بالا سے درخواست کرتا ہے کہ تھانیدار مذکور کی اس غیر قانونی کارروائی کے خلاف پورا پورا ایکشن لے کر سب آریہ سماجی لوگوں کو شانت کریں" :

نیز قرار پایا کہ ریزولیوشن ہذا کی کاپی سماچار پتروں۔ ڈی سی منٹگمری اور گورنر بہادر پنجاب کو بھیجی جاوے :

(رشی چند داس منتری آریہ سماج دہلی)

بھی ہو گا +

۲۲ر دسمبر ۱۹۳۴ء کو ۲ بجے آریہ سماج مندر مشن روڈ میں سبھا کا حسب ذیل نرواچن ہوا :-

پردھان بابو رادھا کشن جی وکیل + اُپ پردھان حکیم کنہیا لال جی اور بابو لکشمن سروپ جی + جنرل سکرٹری پرشوتم لال چودھری بی۔ اے + سکرٹریان بابو کشور چند کپور۔ بابو منی لال وکیل بابو رام نرائن سنگھ اور پنڈت ہربنس چندر بی۔ اے۔ وکیل + خزانچیان بابو دینا ناتھ جی اور بابو راج نرائن جی +

عہدیداران کے علاوہ ۲۰ کے قریب انترنگ سدسیہ چنے گئے :

(پرشوتم لال بی۔ اے۔ جنرل سکرٹری شردھانند شدھی سبھا کانپور)

آریہ جگت سے نویدن :- ایجنسی

مالاکنڈ کے مواضعات میں ویدک دھرم پرچار کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہٹ خیل آریہ سماج کے کارکن عرصہ پانچ سال سے کوشش کر رہے ہیں۔ اب کو چاہئے۔ کہ اس کام کو وستت کیا جاوے۔ جس کے لئے اسی سماج کے پردھان لالہ لیکھرام جی اور منتری لالہ پشاوری لال جی معہ مہاشہ برہمانند جی چندہ اکٹھا کرنے کے لئے فرانٹیئر اور پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ تمام ویدک دھرم کے پریمیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اصحاب بالا کی تن۔ من اور دھن سے سہائتا کریں :

(منتری آریہ سماج ہٹ خیل)

شدھی سبھا کانپور کی قائمی :-

بھارتیہ شدھی سبھا دہلی کے اپدیشک لالہ لیکھرام جی آریہ جو کہ پنجابی لیکچرار لورکا رہ کرتا ہیں۔ یکم دسمبر ۱۹۳۴ء سے یہاں پدھارے ہوئے ہیں۔ آپ کے لیکچروں کا بڑا اچھا اثر پڑا ہے۔ کالجوں۔ سکولوں اور مشہور مشہور آریہ سماج مندروں میں آپ کے ۸۰ ویاکھیان ہوئے۔ نیز آپ نے یہاں خود ہی سبھا کے لئے سو کے لگ بھگ سبھاسد بنا لئے۔ اور مارچ میں اس کا ایک بڑا بھاری سمیلن

آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور کا
واحد ماہوار آرگن
"بلیدان" (ہندی)
کا
سالانہ قیمت عہ
غیر ملک سے ۲ شلنگ
ایک کاپی ۲ر
سپیشل نمبر ۸ر
شہید دھرم مہاشہ راجپال کی چھٹی برسی کے موقعہ پر
شاندار ایک سو صفحات کا زیر ادارت پنڈت ستیہ کام ودیالنکار
سپیشل نمبر اپریل ۱۹۳۵ء میں شایع ہو گا
سمی فارم۔ ایجنسی اور اشتہار کے لئے جلد خط و کتابت کریں :
مینیجر بلیدان "راجپال اینڈ سنز۔ لاہور"

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ یووک سبھا کرنال کا سالانہ جلسہ

منظور شدہ پرستاو

آریہ یووک سبھا کرنال کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۴ء کو منایا گیا۔ دوپہر کے وقت بھجنوں کے بعد پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار کی ادھیکشتا میں آریہ یووک سمیلن میں مندرجہ ذیل پرستاو پاس ہوئے:-

(۱) یہ سمیلن نشچے کرتا ہے۔ کہ یووکوں کو آریہ سماج کی اور پریرت کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر ایک سماج کے ساتھ ایک ایک آریہ یووک سبھا ستھاپت کی جائے۔ جن کا سمبندھ ایک ستھانیہ سبھا سے ہو سماج کے ہر ایک بالک کا بھاگ لینا ضروری ہو۔

(۲) اس سمیلن کی سمتی میں آریہ یوکوں کے جیونوں کو دھارمک بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر ایک ماتا پتا۔ سکولوں کے ادھیاپکوں اور آریہ یووک سبھا کو ایسے سادھن پیننے کا یتن کرنا چاہئے کہ کوئی کمار۔ ودیارتھی یا آریہ یووک مادک دربیوں کا سیون نہ کرے۔

(۳) یہ سمیلن گھوشنا کرتا ہے۔ کہ پرتیک آریہ یووک کو سدا سرو تر اور سرو ویوہار سے اپنی بھاشا اور سبھیتا کو اپنانے کا یتن کرنا چاہئے۔ اور اس کے لئے ہر پرکار کا تیاگ کرنے کے لئے اپنا گورو سمجھنا چاہئے۔ اور آریہ یووک سبھا آگامی سال کے لئے مقامی سکولوں میں آریہ بھاشا کو اچت ستھان دلانے کا یتن کرے۔ تتھا یہ سمیلن مقامی آریہ سماج سے نویدن کرتا ہے۔ کہ وہ سماج مندر میں ہندی بھاشا پڑھانے کا پربندھ کرے۔

(۴) اس سمیلن کی سمتی میں ہر ایک آریہ یووک کو ذات پات کے جھوٹے بھید بھاؤ کو پری تیاگ کر کے صرف ویدک پرتپادت ورن دھرم انوکول سب سے بیوہار کرنا چاہئے۔ اور سب کا شکتی سبھ کو سمان جاننا چاہئے۔ اور یووکوں کو چاہئے۔ کہ وہ سویم جنم مولک ذات پات کو توڑ کر وواہ کریں اور اس کا عملی ثبوت دیں۔

(۵) یہ سمیلن نشچے کرتا ہے۔ کہ آریہ یووکوں میں آئی ہوئی سنتھلتا کو دور کرنے کے لئے ہر ایک آریہ یووک سبھا کے ساتھ ایک ایک اکھاڑہ ہو۔ جس میں شارِیرک بل کی وردھی اور آتم رکھشا کے لئے یووکوں کو کشتی لڑنا۔ گتکا چلانا۔ ڈنڈا۔ بنیٹی اور مرہٹی وغیرہ کے سکھلانے کا پربندھ کیا جائے۔

(۶) اس سمیلن کی سمتی میں پرتیک یووک سبھا کو چاہئے۔ کہ پرتی ورش سبھا کے ممبروں کے لیکھوں تتھا ویاکھیانوں کا مقابلہ کرے۔ اور اچھے لیکھوں تتھا وکتاؤں کے لئے میڈل وغیرہ انعام کے روپ میں دیا کرے۔ تاکہ آریہ جاتی میں اچھے لیکھک اور وکتا پیدا ہوں

(گوبراج ہال کرشن منتری آریہ یووک سبھا کرنال)

آریہ سماج جھنگ شہر کے سماچار

۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء کو جنرل سبھا آریہ سماج جھنگ نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن ہائے سرو سمتی سے پاس ہوئے:-

(۱) (ا) یہ سبھا پنڈت ربیالرام کرت "کلجگی دیانند" کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور گورنمنٹ سے التجا کرتی ہے۔ کہ چونکہ رشی دیانند کے لئے ان کے دلوں میں گہری عزت ہے۔ اور اس کی اشاعت سے ان کے دلوں کو ٹھیس پہنچی ہے۔ اس لئے اس کے برخلاف مناسب کارروائی کی جائے۔

(ب) یہ سبھا پنڈت گھاسی رام جی کی مرتیو پر نہایت افسوس ظاہر کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

(ج) یہ سبھا پنڈت اندر جی کی مرتیو پر نہایت شوک کا اظہار کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

(۲) سوامی شردھانند بلیدان دوس ۲۳ دسمبر ۱۹۳۴ء کو بڑی شان سے منایا گیا۔ شری پریم چند روپی شاستری۔ ماسٹر آنند سروپ۔ مہاشہ ہری چند۔ مہاشہ ستانند سروپ و مہاشہ موہن لال جی نے تقریریں کیں۔

(۳) مہاشہ خوشوقت رائے جی کی آمد سے روزانہ ست سنگ کی حاضری میں بہت ترقی ہو گئی ہے۔ اور پارِواریک ست سنگ ہر بدھوار کو باقاعدہ ہوتے ہیں۔

برہمن یوگیہ ور کی ضرورت

ایک برہمن آریہ کل اُتپن روپ وتی عمر ۱۶ سال جو کہ اس سال انٹرینس کے امتحان میں شامل ہوگی۔ اور جو گھر کے کام کاج سینا پرونا ورسوئی کے کام میں ہر طرح سے نپن ہے کے لئے ایک ایسے برہمن کل اُتپن (جو ولس گوتر کا نہ ہو) یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ۔ درڑھ آریہ سماجی برسر روزگار ہو۔ اور عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو کینیا کے پتا درڑھ آریہ ہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے:-

لبھو رام نمبر ۲۳ آنند آشرم۔ لدھیانہ

ضرورت ہے

ملٹن کی چائے (کھلی یا بند) کا سٹاک رکھنے یا فروخت کرنے کے لئے ہمیں کچھ معتبر اشخاص کی ضرورت ہے۔ جن کو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ اس کے سوائے مکان کا کرایہ اور نوکر علیحدہ ملیں گے۔ ساری خط و کتابت انگریزی میں ہونی چاہئے۔ مزید تفصیل کے لئے مینیجر ملٹن ہاؤس کو لکھیں:-

P. O. Box No. 6837

Burra Bazar Calcutta

مندروں اور گھروں کی سجاوٹ کیلئے سندر کیلنڈر وید منتر وغیرہ

آرین کیلنڈر ۱۹۳۵ء۔ مہرشی دیانند کی سہ رنگی دستروں والی تصویر والا سب سے بڑے سائز کے چکنے کاغذ پر۔ قیمت ۲ر

ویدک کیلنڈر۔ سب سے بڑے سائز کے چکنے کاغذ پر چاروں ویدوں کے گیاتا اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرہ سوامی ورجانند۔ سوامی دیانند اور دیگر آریہ سماج کے لیڈروں کی بڑی بڑی تصویروں والا۔ قیمت صرف چھ آنے

یگیہ ہوم کا نقشہ۔ گول چکر میں کئی خوبصورت رنگوں میں چھپا ہوا۔ درمیان میں خوبصورت اوم کیلنڈر نما۔ قیمت ۲ر

آریہ سماج کے دس نیم۔ بڑے سائز پر کئی رنگوں میں چھپے ہوئے قیمت ۲ر

گنتے ۲ر۔ وشوانی دیو ۲ر۔ اگنی اپرو ہنیم ۲ر۔ سنگچھدھوم ۲ر۔ پیانا یام منتر ۲ر۔ گورومنتر لہر یا رنگ دار ۲ر

ملنے کا پتہ: وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ۔ موہن لال روڈ۔ لاہور

سفید کشٹ کی جڑ اکھڑ گئی

پریہ مہاشہ! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) اگر جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مول واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ (۲ار)

سر کرشن چندر کنری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

تمام ضروریات زندگی

سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب خورد و سامان سنگھارات متعلقہ بہار۔ ترکھان۔ زرگر۔ موچی۔ حجام۔ کشمیر کی پیداوار میوہ جات سبز و خشک۔ پستہ۔ بادام۔ کشمش۔ چلغوزہ۔ اخروٹ۔ گچھیاں۔ ڈھینگری۔ پاپڑ۔ پھلواڑیاں۔ وڑی۔ بڑی۔ زعفران۔ کستوری۔ ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ وغیرہ۔ اطلاجیت مصفی ادویات یونانی نسخہ جات مفرد و مرکب غرضیکہ تمام اشیاء جو آپ کو درکار ہوں۔ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں۔

خوشبو کی لپٹیں لانیوالی

ہون سامگری۔ فی من ۔ نرخ بھگوان ہون سامگری۔ بھگوان دھوپ فی من

نوٹ:- بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا۔

نوٹ:- ہماری معرفت پنساری کی ادویات و نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں۔

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد یا آسان قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف درج ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورُوکل آیورویدک فارمیسی ہردوار

برہمی بُوٹی
ایک رُوپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے

چیون پراش
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچوں کو موٹا تازہ کرتا ہے۔ کھانسی۔ دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے۔ قیمت للعہ سیر

برہمی تیل ۱؍ شیشی
سردرد۔ مرگی ہسٹیریا۔ پاگل پن وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے

سب سے سستا اور بڑھیا سُرمہ
بھیم سینی سُرمہ
آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے۔ اس کے لگاتار استعمال کرنے سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ۱۲؍ شیشی

سنجیون چُورن
احتلام کی اس سے بڑھکر کوئی بھی دوا آجتک ایجاد نہیں ہوئی۔ ایکماہ میں دو شیشی کے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت ایکروپیہ شیشی

ست شلاجیت
پیشاب کا بار بار آنا پیشاب میں دھات کا گرنا۔ کمر درد۔ دردِ گردہ۔ پتھری جگر کی کمزوری کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔ قیمت ۱۲؍ تولہ

فہرست ادویات مُفت
ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے
خط ڈال کر آج ہی قواعد معلوم کیجیے!

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گورُوکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

دہرادون: مہاشہ کرپارام جی موتی بازار

بہاولنگر: مہاشہ سیتانند جی آریہ اوشدھالیہ

لاہور: مہاشہ دھرم ویر جی نرمل کمپنی

پشاور: مہاشہ برجلال جی آریہ

کوئٹہ: شری پنڈت بھیشم جی بیت

پڈرونہ گورکھپور: شری بیت رامداس جی مارواڑی منتری سماج

جالندھر: ڈاکٹر گیاچند جی فنکشن فارمیسی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

ओ३म्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، انَنت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سروانتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا اُدیت رہنا چاہیئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

قیمت { سالانہ للعہ ..... ممالک غیر سے للعہ / ششماہی عہ ..... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳ | اتوار ۱۴ ماگھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۰ | SUNDAY 27th Jan 1935 | نمبر ۴

وید امرت

رگوید — سوریہ منڈل کی رچنا — یجروید — سوریہ منڈل کی رچنا

ओ३म् सूर्य्याचन्द्रमसौ धाता यथा पूर्वमकल्पयत् दिवञ्च पृथिवीञ्चान्तरिक्षमथो स्वः ॥

منو بھگوان فرماتے ہیں۔ کہ یہ سارا چراچر جگت ابتدا میں اندھکار سے اچھادت تھا۔ نہ کسی سے جاننے یوگیہ تھا۔ اور نہ ترک میں لانے یوگیہ۔ گویا نروِکار قدرت سارہی تھا۔ تب سویمبھو بھگوان اس جگت کو ابھی ویکت کرتا ہوا پرادربھوت ہوا۔ پہلے رت اور ستیہ کا ظہور ہوا۔ (Chaos) نے cosmos کے آگے سرخم کیا۔ پرماتما کی ازلی قدرت سے (harmony) نمودار ہوئی۔ قدرت میں حرکت کو جنم ملا۔ پرلے رات کا خاتمہ ہوا۔ سرشٹی دوس کا آغاز ہوا۔ قدرت نے پہلو بدلا۔ پہلے ..... (gaseous) حالت کا آرمبھ ہوا۔ وکاس نے (liquid) حالت کی شرن لی۔ وقت نے پھر چکر کاٹا۔ liquid کو بھی (Solid) حالت کے آگے سر نوانا پڑا۔ برہمانڈ کا وکاس ہوا۔ نوع انسانی کی سہولیت کے لیئے (धाता) سرو دھاتا پربھو نے (सूर्याचन्द्रमसौ) سوریہ اور چندرما کو (अकल्पयत) پیدا کیا۔ لیکن اسی طرح (यथा पूर्व) جیسے وہ پہلے زمانہ میں پیدا کرتا آیا تھا۔

(अहो रात्रे विभजते सूर्यो मानुषदैविके । रात्रिः स्वप्नाय भूतानां चेष्टायै कर्मणामहः ॥ मनुः) سوریہ انسانوں اور دیوتاؤں کے دن رات کو وبھاگ کرتا ہے جس میں پرانیوں کے سونے کے لیئے رات اور کاموں کے کرنے کے لیئے دن ہے۔ چکر چلنا تھا چل گیا۔ stars نمودار ہو گئے۔ (Satalites) نے جنم لیا۔ کسی نے شمسی سال کی گردن دبوچی۔ اور کسی نے قمری سال کا محاصرہ کیا۔ ایک نے اپنے محور کے گرد چکر لگایا۔ دوسرے نے مختلف (Phases) میں اپنے کرشمے دکھلائے۔ ست جگ۔ دواپر۔ تریتا اور کلجگ کا پہیہ گردش میں آیا۔

اتھروید — سام وید

पुन स्तानि भूतानि ... मूर्तिभिः जन्म वृद्धि क्षयै र्नित्यं संसारयति चक्रवत् ॥ (मनु)

وہ پرماتما سب پرانیوں کو پانچ مہابھوتوں سے ... [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہندی بھاشا اور اُردو

(از قلم مولانا نیاز فتح پوری ایڈیٹر رسالہ "نگار" لکھنؤ)

جس طرف دیکھئے سکولوں میں کالجوں میں "ترقی اُردو" کی انجمنیں قائم ہو رہی ہیں - اور مادری زبان کی خدمت کا آوازہ ہر چہار طرف سے بلند ہوتا ہوا سنائی دیتا ہے - غالباً اس لئے کہ ہندوؤں نے اُردو سے اپنی بیگانگی کا اظہار کر کے ہندی کی ترقی کو اپنا نصب العین قرار دے لیا ہے - بہرحال سبب یہ ہو یا کوئی اور - اس جذبہ کے قابل قدر ہونے میں انکار نہیں - بشرطیکہ یہ کوشش کوئی عملی شکل بھی اختیار کرے - اور باہمی نفرت و استکراہ کی کوئی صورت نہ پیدا ہو - مگر افسوس ہے کہ اُردو کی ترقی تو اتنی نظر نہیں آتی - جتنی ہندو مسلمانوں کی باہمی مغائرت بڑھتی جاتی ہے - اور میں اس کو ملک کی حد درجہ بدقسمتی سمجھتا ہوں -

اگر مسلمان ہندوؤں سے اس لئے برہم ہیں - کہ انہوں نے کیوں ہندی زبان اور ہندی رسم الخط کو اختیار کیا - تو ان کی سخت غلطی ہے - کیونکہ یہ دور ہندوؤں کی نہضت و بیداری کا ہے - اور وہ اپنی ہر ہر چیز کو خالص ملکی رنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں - پھر اُردو جس کی ترکیب میں بڑا عنصر غیر ملکی بلکہ خالص اسلامی زبانوں کا ہے - کیونکر اُن کے لئے قابل برداشت ہو سکتی ہے - اور کوئی وجہ نہیں - کہ وہ اپنی قدیم روایات تہذیب کو زندہ کرنے کے لئے اُس زبان اور اس رسم الخط کو استعمال نہ کریں - جس میں ان کا تمام قدیم لٹریچر پایا جاتا ہے - جس وقت مسلمانوں کی حکومت تھی - ہندو فارسی پڑھتے تھے - اور ان کی غلامانہ ذہنیت نے اس احساس کو مٹا دیا تھا - کہ حکومت کی زبان اختیار کرنا گویا اپنی ملکی و قومی تہذیب کو قربان کر دینا ہے - پھر اب جبکہ مسلمانوں کی حکومت کو مٹے ہوئے ایک زمانہ ہو چکا ہے - اور اس کے بعد وہ (ہندو) دوسری قائم ہونے والی حکومت کو بھی اپنے زیر اثر لا چکے ہیں - یہ کیونکر ممکن ہے - کہ وہ اپنے دور غلامی کی کسی یادگار کو قائم رہنے دیں - اور اب بھی وہ اُردو کی حمایت کرتے رہیں - جس کا ایک ایک لفظ ان کے گزشتہ دور مغلوبیت کی یاد دلانے والا ہے +

کہا جاتا ہے - کہ اس تفریق و اختلاف کو مٹانے کے لئے ضرورت ہے کہ مسلمان اُردو سے فارسی و عربی کے ثقیل الفاظ نکال دیں - لیکن میری رائے میں یہ تدبیر کوئی نتیجہ نہیں پیدا کر سکتی - کیونکہ اگر مسلمان اب بجائے فارسی و عربی کے سنسکرت کے الفاظ استعمال کرنے لگیں - تو بھی ہندو اس وقت تک توجہ نہیں دے سکتے - جب تک کہ رسم الخط ہندی کا نہ اختیار کیا جائے - کیونکہ اُن کے لئے صرف اُردو زبان ہی قابل نفرت و استکراہ نہیں ہے - بلکہ اس کا رسم الخط بھی مبغوض ہے - کیونکہ وہ عربی کی نقل ہے - اور اس خیال کے ساتھ ہی ان کے وہ تمام جذبات ہیجان میں آجاتے ہیں - جو مذہبی عناد و مخالفت اور ان کے گزشتہ دور تکوین سے وابستہ ہیں - چنانچہ یہی وجہ ہے - کہ وہ اپنی زبان کو سنسکرت سے وابستہ جانتے ہیں - یعنی اگر وہ اُردو کو ترک کر چکے ہیں - تو اس کے ساتھ یہ بھی پسند نہیں کرتے - کہ مسلمان اُن کی زبان کو اختیار کریں +

بہرحال مسلمان اگر یہ چاہتے ہیں - کہ ہندو پھر اُردو کی طرف مائل ہوں - تو یہ خیال محال ہے - اس لئے اب اگر کوئی صورت اُردو کی ترقی کی (بلکہ بقا کا لفظ استعمال کروں گا) ہو سکتی ہے تو صرف یہ کہ مسلمان ہی اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لیں - اور جو بوجھ انہوں نے ہندوؤں پر ڈال رکھا تھا - اُس کو خود ہی اُٹھائیں - لیکن افسوس ہے کہ جہاں مسلمانوں کی عملی زندگی میں اور بہت سے عیب نظر آتے ہیں - وہیں ایک عنصر یہ بھی پایا جاتا ہے - اور کون کہہ سکتا ہے کہ یہ ظاہری چیخ پکار بھی زیادہ عرصہ تک قائم رہ سکے گی -

میں نے جو کچھ عرض کیا - وہ ممکن ہے بانیان "انجمن ترقی اُردو" کو پسند نہ آئے - لیکن کوئی حقیقت محض اس لئے کہ وہ تلخ ہے - چھپائی نہیں جا سکتی - وہ حضرات جن کا تعلق دنیائے صحافت یا تصنیف و تالیف سے نہیں ہے - اس کو مسلمانوں کی بےحسی کا صحیح علم نہیں ہو سکتا - لیکن جو چند افراد بدقسمتی سے اس مشغلہ میں مبتلا ہیں - ان سے پوچھئے کہ اُردو زبان کس دور سے گزر رہی ہے - اور اس کے نام لیوا کس طرح زندگی بسر کر رہے ہیں ؟

ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد آٹھ کروڑ سے زیادہ ہے - لیکن ان کے کتنے اخبار کتنے رسائل اس وقت پائے جاتے ہیں - اور جو پائے جاتے ہیں - وہ کس عالم میں ہیں ؟ اس کا بیان حد درجہ دردناک و تکلیف دہ ہے - ہندوؤں کا میلان ہندی کی طرف گزشتہ ۲۰ سال سے ظاہر ہو رہا ہے - لیکن اسی قلیل مدت میں جو ترقی ان کی صحافت نے کی ہے - اس کو دیکھ کر حیران رہ جانا [illegible] (۲۰ [illegible])

ضرورت ہے

ملٹن کی چائے (کھلی یا بند) کا سٹاک رکھنے یا فروخت کرنے کے لئے ہمیں کچھ معتبر اشخاص کی ضرورت ہے - جن کو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے گی - اس کے سوائے مکان کا کرایہ اور نوکر علیحدہ ملیں گے - ساری خط و کتابت انگریزی میں ہونی چاہیئے - مزید تفاصیل کے لئے مینیجر ملٹن ہاؤس کو لکھیں :

P.O Box No 6837
Burra Bazar Calcutta

براہمن یوگیہ ور کی ضرورت

ایک براہمن آریہ کنّیا اپٹوڈیٹ عمر ۱۶ سال جو کہ اس سال انٹرینس کے امتحان میں شامل ہوگی - اور جو گھر کے کام کاج سینا پرونا اور رسوئی کے کام میں ہر طرح سے نپن ہے کے لئے ایک ایسے براہمن کل اپٹوڈیٹ (جو سنّی گوتر کا نہ ہو) یوگیہ ور کی ضرورت ہے - ور تعلیم یافتہ آریہ سماجی برسر روزگار ہو - اور عمر ۲۳ سال سے زیادہ نہ ہو - کنیا کے پتا دادا آریہ ہیں - مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے -

معرفت لبھو رام بینر - آنند آشرم لدھیانہ

بڈھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانے کے لئے

یوبن شکتی (سونا ملی ہوئی سنہری گولیاں)

یہ سنہری گولیاں سونے کی گولیاں خیال فرمایئے - یہ سونے سے بھی کئی گنا زیادہ کام کرتی ہیں - ان میں کسی قسم کی منشی اشیا کی آمیزش نہیں ہے - ان کے استعمال سے جسم میں دائمی جوبن پیدا ہوتا ہے - بڑے تجربہ و خرچ کے علاوہ قیمتی جدید جرمنی آلہ جات کے ذریعہ تیار ہوتی ہیں - آج کل کے موسم میں گئی ہوئی جوانی کی طاقت حاصل کر لیجئے - پہلی ہی گولی اپنا اثر دکھاتی ہے -

قیمت - ۴۸ گولی والی شیشی کی دو روپیہ آٹھ آنہ ۸/ ۲ محصول ۸/

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی بوٹی

پرمیہ اپدیش - میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا - بوٹی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے - تو میں دوگنا مال واپس دوں گا - چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں - قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ ۸/ ۲

سری کرشن چندر کتری مہرلے ضلع گیا - پوسٹ نمبر ۱۵

تمام ضروریات زندگی

سامان سوداگری پارچہ جات زیورات اسباب چمڑا - ہتھیارات متعلقہ لوہار - ترکھان - زرگر - موچی - حجام - کشمیر کی پیداوار میوہ جات سبز و خشک - پستہ - بادام - کشمش - چلغوزہ - اخروٹ - گچھیاں - ڈھینگری - پارچہ پٹو چادریں - لوئی - پٹو - دھسہ - زعفران - کستوری - ہینگ - شہد - زیرہ سیاہ و دنداسہ - سلاجیت - ادویات پنساری نسخہ جات مفرد و مرکب غرضیکہ اشیا جو آپ کو درکار ہوں - ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں -

بندوقیں رفلیں پستولیں اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - گزیٹیڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے ۞

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar &
Co Karachi

خوشبو کی لپٹیں لانے والی

بھون ساگری
بھگوان دھوپ

نرخ تھوک خریداران
ہون سامگری فی من ۱۵/ بھگوان دھوپ فی من [illegible]

نوٹ - بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا -

نوٹ - ہماری معرفت پنساری کی ادویات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیا منگوا سکتے ہیں -

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

خط و کتابت کرتے وقت اشتہارات ... کا حوالہ دیا کریں - (مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

۱۳

سنسار کی گتی!

مسئلۂ تناسخ کی زبردست فتح

لکھنؤ - ۲۲ جنوری۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کی چار سالہ لڑکی کا حافظہ جو اپنے پورو جنم کے تمام حالات نہایت وضاحت سے بتاتی ہے - ماہرینِ علم النفسیات کی حیرت کا موجب بنا ہوا ہے۔ پروفیسر کا نام ہے پنڈت گریش چند راؤ سمفی - اور وہ ہندی پڑھاتے ہیں۔ لڑکی کو منی بولتے ہیں۔ اگرچہ وہ چار برس کی ہے - لیکن نہایت سنجیدہ دکھائی دیتی ہے۔ کھانا پکانے کے کام میں بہت ماہر ہے۔ ایک دن وہ اپنی ماں کے ساتھ رسوئی میں بیٹھی کھانا تیار کر رہی تھی کہ اچانک بول اُٹھی - "ہمارے ہاں یہ چیز اور طرح بنائی جاتی تھی"۔ اس کی ماں یہ سن کر حیران رہ گئی - پوچھنے لگی - "ہمارے ہاں" سے تمہارا کیا مطلب ہے؟ تو لڑکی نے کہا - کہ "بنارس میں ہمارا مکان تھا۔ جو دو منزلہ اور نہایت آرام دہ تھا"۔ ماں نے پہلے تو اس کی بات کی طرف توجہ نہ دی۔ مگر چند دن گزر جانے پر منی نے سنجیدگی سے کہا - کہ "میں اپنے بیٹے بلار کو دیکھنا چاہتی ہوں - وہ اس وقت بنارس میں ہے - بیشتر اس کے کہ اس کے پتا یا ماتا اس سے کوئی سوال کرتے"۔ وہ بولی "پورو جنم میں میرے پانچ بچے تھے" - تین لڑکے اور دو لڑکیاں - ایک کا نام موتی لال - دوسرے کا نام جوتی لال اور تیسرے کا نام بلار تھا - لڑکیوں کا نام لیلاوتی اور رودر باونتی تھا - جب میری مرتیو ہوئی تو بلار چھوٹا سا بچہ تھا - اگرچہ اس وقت میں اپنی موجودہ زندگی پر صابر و شاکر ہوں۔ لیکن بعض اوقات میرے دل میں زبردست خواہش پیدا ہوتی ہے - کہ بنارس جاؤں - اور بلار کو گود میں لے لوں" ؎

لڑکی کی ان باتوں کی تائید ان مندروں اور لڑکی کے سابق گھر کی تفاصیل سے ہوتی ہے جو یہ لڑکی باوجود اس امر کے کہ وہ کبھی بنارس نہیں گئی - بتاتی ہے - اس کے پتا کو اب پورا یقین ہو گیا ہے کہ لڑکی سچ کہتی ہے - گونڈا کا ایک تعلقہ دار اس کوشش میں ہے - کہ بنارس میں لڑکی کے سابق رشتہ داروں کی تلاش کرے - اور اس کے بیان کی صداقت کا امتحان کرے ؎

سرحد پار دو نوابوں کی مڈبھیڑ

نئی دہلی - ۲۳ جنوری - باجوڑ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ علاقہ کھار اور علاقہ نواگئی کے خان صاحبان کا تصادم ہو گیا ہے۔ خان نواگئی کی مدد پر حاجی ترنگ زئی ہے - اور اس کا صاحبزادہ بادشاہ گل ہے - کسی اتلافِ جان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ؎

درخواستِ انتقال نامنظور :-

گورداسپور - ۲۲ جنوری - ۱۴ جنوری کو مولانا عطاء اللہ بخاری نے عدالت سماعت کنندہ کو آگاہ کیا کہ وہ انتقالِ مقدمہ کی درخواست دینا چاہتے ہیں - اس لئے مقدمہ ملتوی کیا جائے عدالت نے مقدمہ ۲۵ تاریخ تک ملتوی کر دیا۔ شاہ صاحب نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں انتقال مقدمہ کی درخواست دی - جو کل نامنظور کر دی گئی آج مزید مہلت کے لئے درخواست کی گئی - لیکن وہ بھی مسترد کر دی گئی - امید ہے - کہ ۲۵ جنوری سے پیشتر درخواست انتقال مقدمہ ہائیکورٹ میں گزاری جائے گی ؎

سردی سے پانی جم گیا :-

ہانسی - ۲۱ جنوری - آج کل ہانسی میں نہایت شدت کی سردی پڑ رہی ہے - درجہ حرارت صفر سے بھی نیچے چلا گیا ہے - نالابوں کی سطح پر برف جم گئی ہے - نمونیا کے کئی کیس ہو چکے ہیں ؎

ریڈر پر حملہ کرنے کا مقدمہ :-

لاہور - ۲۲ جنوری - شیخ غلام محمد مجسٹریٹ درجہ اول نے مزنگ کے ایک متمول مسلمان ٹھیکیدار احمد دین پر فرد جرم عائد کر دی - بیان کیا جاتا ہے اس نے مسٹر نسیم مجسٹریٹ کے ریڈر مسمی شنداس کو گالیاں دیں - اور اس کی طرف جوتا پھینک کر کھا گا - کہ اسے چند اشخاص نے پکڑ لیا ؎

لائل پور کے مالکانِ سنیما کو نوٹس :-

لائل پور - ۲۲ جنوری - ڈپٹی کمشنر نے مقامی سنیما کے منتظمان کو نوٹس دیا ہے - کہ وہ سرکاری مکانوں پر سنیما کے اشتہارات نہ لگائیں - ورنہ ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا ؎

نیشنل ایوارڈ کے سلسلہ میں ورود :-

امرتسر - ۲۲ جنوری - سنٹرل اکالی دل کے لیڈروں کا ایک ڈیپوٹیشن اینٹی کمیونل ایوارڈ کے سلسلہ میں پراپیگنڈا کرنے کی غرض سے ۳ فروری کو پٹیالہ - لائلپور - سرگودھا - راولپنڈی اور ...

پارلیمنٹ میں انڈیا بل پر معرکہ کی بحث

لنڈن - ۲۲ جنوری - گورنمنٹ آف انڈیا جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں مندرجہ آئینی اصلاحات کی سکیم کے عام اصولوں پر مبنی ہے - جو بدھوار کو شائع کیا جائے گا - اس کی چار سو دفعات ہیں - اور آج تک پارلیمنٹ میں اتنا ضخیم بل کبھی پیش نہیں کیا گیا - شاذ و نادر ہی کبھی کوئی ایسا بل پیش ہوا ہوگا - جس کی دو سو سے زیادہ دفعات ہوں ؎

ماہ فروری ۱۹۳۵ء کے وسط میں ہاؤس آف کامنز میں اس بل کی دوسری خواندگی کے لئے تین دن وقف کئے جائیں گے - گورنمنٹ امید کرتی ہے کہ وہ بعد کے مرحلوں پر بحث مباحثہ کے لئے کوئی خاص ٹائم ٹیبل مقرر کرنے کی بجائے باہمی تصفیہ سے کوئی ایسا پروگرام تیار کر سکے گی - جو ہاؤس کی تمام پارٹیوں کو قابلِ قبول ہو ؎

نومسلم عورت کی شدھی :-

ملتان - کل آریہ سماج میں ایک نومسلم عورت کو جس نے کسی وجہ سے اسلام قبول کر لیا تھا - شدھ کیا گیا - نام رودر باونتی رکھا گیا ؎

پٹنہ کے قریب کان میں خوفناک حادثہ :-

پٹنہ - ۲۲ جنوری - ایک اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ لوبا باد کی کوئلہ کی کان میں رات کے وقت خوفناک حادثہ رونما ہو گیا - جس میں گیارہ اشخاص ہلاک ہو گئے - معلوم ہوا ہے - کہ مزدور کان کے ایک ایسے حصہ میں کام کر رہے تھے - جہاں سے پانی بھاری مقدار میں یکلخت بہہ نکلا - اور یہ مزدور ڈوب گئے ؎

بمبئی میں لینن ڈے کا انعقاد :-

بمبئی - ۲۲ جنوری - آج آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگرس کے زیر اہتمام لینن ڈے منایا گیا - مزدوروں کی آبادی میں چار جلسے منعقد کئے گئے - مقررین نے مزدوروں کو تلقین کی - کہ سرمایہ داری کے خلاف جد و جہد میں متحد ہو جائیں ؎

ضلع امرتسر میں زمینداروں کے جلسے :-

امرتسر - ۲۲ جنوری - نیشنل زمیندارہ لیگ امرتسر نے ۲۸ جنوری سے ۱۲ فروری ۱۹۳۵ء کے دن زمینداروں کے جلسوں کے لئے مقرر کئے ہیں - جلسے جھبال - کبل - وچھوا - چھچھوالی - جوگوال - ترن تارن اور گورو کا باغ ہوں گے - ان میں مالیہ کی تخفیف پر خوب زور دیا جائے گا ...

سردی سے فصلوں کی تباہی :-

راولپنڈی - ۲۲ جنوری - سارے ضلع میں سخت سردی پڑ رہی ہے - مختلف مقامات سے مویشیوں کی ہلاکت اور فصلوں کی تباہی کی اطلاع موصول ہوئی ہے - نیز ایک نوجوان ہندو لڑکی کی گول کیس سے موت ہونے کی اطلاع بھی ملی ہے ؎

ڈاکٹر ٹیگور کی آمد :-

لاہور - معلوم ہوا ہے - کہ ڈاکٹر ٹیگور کی آمد پر لاہور کے تمام سکولوں اور کالجوں میں چھٹی ہوگی ؎

موٹر کاروں پر سفر حج :-

احمد آباد - چوبیس مسلمان حج کرنے کی غرض سے موٹر کاروں پر مکہ کو روانہ ہو گئے ہیں - مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد نے انہیں الوداع کہی - یہ پہلا موقع ہے - کہ مکہ کا سفر بذریعہ موٹر اختیار کیا گیا ہے - یہ لوگ ڈیڑھ مہینہ میں مکہ پہنچیں گے ؎

المناک حادثہ :-

شیخوپورہ - گھر کی ایک الماری اتفاقیہ طور پر گرنے سے ایک چھ سالہ لڑکی ...

قومی جھنڈے کہاں کہاں سے مل سکتے ہیں؟ :-

لاہور - ۲۳ جنوری - مینز ایل - سائرس قائمقام پریذیڈنٹ انڈین نیشنل کانگرس اطلاع دیتی ہیں - کہ یوم آزادی کے سلسلہ میں سہ رنگ کے جھنڈے تلک سٹورز نیلا گنبد - گاندھی سٹورز نیلا گنبد - کھدر بھنڈار انارکلی اور کھدر بھنڈار بیری محل سے مل سکتے ہیں ؎

پرنس آف ویلز کا پریس کو خراج عقیدت :-

لنڈن - امپیریل پریس کانفرنس (جو امسال جنوبی افریقہ میں ہونے والی ہے) کے ڈیلیگیٹس کی روانگی کے سلسلہ میں ایک پارٹی میں تقریر کرتے ہوئے پرنس آف ویلز نے سلطنت برطانیہ کے پریس کو خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے کہا - کہ وہ اپنی اعلیٰ روایات کو برقرار رکھ رہا ہے ؎

سیلون میں تجارت کی بحالی :-

کولمبو - حال ہی میں گورنمنٹ نے تجارت کے متعلق جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں - ان سے پتہ چلتا ہے - کہ گزشتہ سال میں سیلون میں ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہفتہ وار اخبار کا داخلہ بند :-

بمبئی - ۲۲ جنوری - گوا گورنمنٹ نے گوا میں ایک ہفتہ وار اخبار کی اشاعت ممنوع قرار دے دی ہے - یہ اخبار بمبئی سے انگریزی اور پرتگالی زبان میں شائع ہوتا ہے - اس حکم میں یہ بھی درج ہے - کہ اخبار مذکور کی جو کاپی گوا میں ملے - اسے ضبط کر لیا جائے ؛

ورلڈ پریس کانگرس :- کلکتہ - ۲۲ جنوری - سنرنی کانت گھوش ایڈیٹر " امرت بازار پتر کا " کو جو ورلڈ پریس کانگرس کے وائس پریذیڈنٹ فار انڈیا منتخب ہوئے - آفیشل طور پر مطلع کیا گیا ہے - کہ کانگرس کا جو اجلاس ماہ مارچ میں ملبورن میں ہونا تھا - وہ اب ملتوی کر دیا گیا ہے - اور کوشش کی جا رہی ہے - کہ اسے ۱۹۳۵ء کے آخیر میں منعقد کیا جائے ؛

کورٹ انسپکٹر کی لڑکی اور آیا گم :-

الہ آباد - ۲۲ جنوری - بادشاہ علی کورٹ انسپکٹر منی پور کے بچہ کی آیا پر اسرار طور پر گم ہو گئی ہے بچہ جس کی عمر چھ ماہ کی ہے - اس کے پاس ہے بیان کیا جاتا ہے - کہ کورٹ انسپکٹر کی بیوی کسی رشتہ دار کو ملنے کے لئے الہ آباد آئی ہوئی تھی - اس کا بچہ اور آیا بھی ساتھ تھے - وہ جب نہا کر غسل خانہ سے نکلی - تو دیکھا - کہ بچہ اور آیا دونوں غائب تھے - تلاش جاری ہے - لیکن ابھی تک سراغ نہیں ملا - بچہ کے گلے میں کوئی زیور نہیں

ایک کانسٹیبل نے سب انسپکٹر پر گولی چلا دی :- رنگون - ۲۲ جنوری - شیبو سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ یو باکن سب انسپکٹر پولیس کو سرجی پولیس کے ایک کانسٹیبل نے گولی مار کر زخمی کر دیا - اول الذکر آٹھ کانسٹیبلوں کے ساتھ گشت کر رہا تھا - بیان کیا جاتا ہے - کہ حملہ آور نے خود بھی بعد ازاں اپنے آپ کو گولی مار کر خود کشی کر لی - زخمی سب انسپکٹر کو جسے دائیں کندھے پر زخم ہے - ہسپتال میں داخل کر دیا گیا

ہے - جرم کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی ؛

سرحد ابے سینیا پر قتل عام :-

لنڈن - ۲۱ جنوری - جبوتی سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ ابے سینیا کے قبائلی آدمیوں نے فرانسیسی سرحد پر ایک فرانسیسی افسر - ۱۸ فوجی سپاہیوں اور ۸۸ شمالی لینڈ کے باشندوں کو قتل کر دیا ہے ؛

آسٹریا کا آئندہ پریذیڈنٹ :-

وی آنا - ۲۱ جنوری - اس اعلان سے لوگوں میں جوش و خروش پھیل رہا ہے - کہ کل کیبنٹ کی میٹنگ کے اختتام پر ایک خفیہ کانفرنس ہوئی جس میں پریذیڈنٹ مکلاس کی جگہ ? وی ڈیوک بوجن کو پریذیڈنٹ بنانے کے حق میں فیصلہ کیا گیا - اول الذکر کی میعاد عہدہ ماہ اکتوبر میں ختم ہو گی ؛

ہندوستان میں ایمپائر ایر ڈے :-

الہ آباد - ۲۲ جنوری - غالب اغلب ہے - کہ امسال ہندوستانیوں کے اندر پرواز کا جذبہ زیادہ کرنے کی کوشش کی جائے - مختلف فلائنگ کلبوں میں ۲۵ مئی کو ایمپائر ڈے منایا جائیگا - اس میں رائل ایر فورس سکواڈرن بھی شامل ہوں گے ؛

آل بنگال ہندو کانفرنس :- کلکتہ - ۲۲ جنوری - جائنٹ سبجیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے یکم اور ۲ فروری کو آل بنگال ہندو کانفرنس منعقد ہو گی ؛

ریزرو بنک کے متعلق اعلان :-

نئی دہلی - ۲۱ جنوری - گورنمنٹ ہند کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے - کہ یہ تجویز کی گئی ہے - کہ ریزرو بنک آف انڈیا کے حصہ جات موسم بہار کے شروع میں غالباً ماہ مارچ میں جاری کئے جائیں گے ؛

ہندی ساہتیہ سمیلن کا اجلاس :-

لائلپور - ہندی پرچارنی سبھا کا آئندہ اجلاس ماہ اپریل میں لائلپور میں کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ؛

سوامی ستیہ دیو کی آمد :- سوامی ستیہ دیو فرنٹیر میل سے ۲۰ جنوری کو ساڑھے آٹھ بجے صبح لاہور پہنچے - سوامی جی گذشتہ موسم گرما میں جرمنی میں اپنی آنکھوں کے علاج کے واسطے گئے تھے اور اب وہ پہلے سے بہتر ہو کر واپس آ گئے ہیں ؛

ہفتہ وار " اردو کرتی " کا اجرا :-

امرتسر سے ہفتہ وار " کرتی " جو گورمکھی میں نکلتا ہے - عنقریب ہی اردو زبان میں شائع ہونے والا ہے ؛

آچاریہ گڈوانی کی یادگار :- احمد آباد گجرات ودیاپیٹھ کے طلبا کا ایک جلسہ ہوا - اور سورگیہ آچاریہ گڈوانی کی مناسب یادگار قائم کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی - مسٹر گڈوانی ودیاپیٹھ کے سابق پرنسپل اور سابق وائس چانسلر تھے ؛

مسلمانوں اور مرزائیوں میں رسہ کشی :-

گذشتہ چند ہفتوں سے جموں کے مسلمانوں میں مرزائی اور غیر مرزائی سوال پر خوب رسہ کشی ہو رہی ہے - مسٹر اللہ رکھا ساغر نے اس بارہ میں ایک دو پبلک تقریریں بھی کی ہیں - اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں کی جانب سے ساغر صاحب کو زیر دفعہ ۱۰۸ الف ایک نوٹس موصول ہوا ہے - کہ وہ چھ ماہ تک کوئی تقریر نہیں کر سکتے ؛

واچ اینڈ وارڈ سٹاف کا تقرر :-

نئی دہلی - اسمبلی کا واچ اینڈ وارڈ سٹاف مقرر کر دیا گیا ہے - سٹاف میں تین سابق پولیس افسر اور پندرہ سپاہی شامل ہیں - خان بہادر عبد القیوم واچ اینڈ وارڈ افسر مقرر کئے گئے ہیں ؛

اورنگ آباد کے ہندو ساہو...

گجرات - مسٹر ایس - ایس دولت... سیشن جج نے اورنگ آباد کے مقد... سنا دیا ہے - جہدی اور ساگر... موت دی گئی ہے - اور جبول... کو عمر قید کالے پانی کی سزا دی گ... کے واقعات اس طرح بیان کئے ... اورنگ آباد کے ایک ساہوکار ... سے حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا... ملزمان اور مقتول کے درمیان ... تھی - مقتول نے ملزمان کے رشتہ... کرا دیا تھا ؛

سناتن دھرم ہائی سکول بٹالہ کے ایک...

بٹالہ سناتن دھرم ہائی سکول کو کھلے ... بھی نہیں ہوا ہے - اس کی مالی حالت اچھی بیان نہیں کی جاتی - اس بات ... ہوئے سکول کے ایک ٹیچر نے ... کیا ہے کہ وہ سکول فنڈ کے لئے ... کو مل کر سکول کی مدد کا پیغام ... ایک لاکھ آنہ بھی جمع کر لیں گے ؛

ڈاک پر ڈاکہ کے مقدمہ کا فیصلہ...

ڈیرہ غازی خان ... ڈسٹرکٹ سیشن جج ... میں ڈاک پر ڈاکہ کا مقدمہ سنا دیا ... نوجوانوں کو سات سات سال کی سزا ... کے خلاف مہلک ہتھیاروں کے ... کر چلتی گاڑی سے تین ہزار روپیہ ... تھا - ملزموں نے عدالت میں ... ان کے قبضہ سے لوٹ کا مال بھی ... تھا - چند ایک ہتھیار بھی برآمد ہوئے

نامی ویدک پریس اجمیر کی مطبوعہ

" سنسکار چندرکا "

جو ۷۷۲ صفحات کی ضخامت والی ہے - جس میں پہلے مدراس کے نامی رنیادر مرجبونا تھن کی انگریزی شہادت موجود ہے - جو سنہری مجلد نیز نہایت سندر سب سے بڑھیا پرم شدھ ایڈیشن ہے - بمبئی کے نامی آریہ سماجی نیتا ڈاکٹر کلیانداس جی ایل ایم اینڈ ایس نے بی ایم - اے پاس پتری سشیلا چندرا دیوی کے بیاہ سنسکار پر بطور تحفہ شادی دی ہے - باوجود ان خوبیوں کے سنہری جلد کی صرف چار روپیہ قیمت ہے ؛

...

گورو کل

سناتک فارمیسی دہلی

کا

چیون پراش

کھانسی - دمہ - دل کی دھڑکن - زکام اور تپ دق کا اکسیر علاج ہے بچوں کو موٹا تازہ کر کے ان کی ہڈی کو لمبا کرتا ہے بڑھاپے کو روکتا ہے قیمت ۳ روپے سیر

گورو کل سناتک فارمیسی دہلی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور (۵)
۱۲- ماگھ سمت ۱۹۹۱

اردھ شتابدی کی تیاریاں

کچھ دیر ہوئی۔ میں نے اردھ شتابدی کے متعلق ایک سلسلہ مضامین لکھا تھا۔ اس کے بعد کنیا گوروکل کا جلسہ نزدیک آ گیا۔ اور میں اس طرف لگ گیا۔ ایشور کی کرپا سے وہ جلسہ نہایت کامیابی سے سماپت ہوا۔ اب اپنی پرتگیا کے انوسار میں لاہور آ گیا ہوں۔ لاہور میں مکان بھی لے لیا ہے۔ اور اردھ شتابدی کے سماروہ کے اختتام تک لاہور میں ہی قیام کروں گا۔ عنقریب میرا پنجاب کا دورہ شروع ہوگا۔ آریہ سماجیں اپنی اپنی انترنگ سبھا کر کے اردھ شتابدی کے کام کے متعلق اُپ سبھا بنا لیں۔ جو چندہ کی فراہمی کا کام شروع کر دیں۔ جیسا کہ بھائی کرشن جی نے پچھلے سپتاہ لکھا تھا۔ اردھ شتابدی منڈل نے اس موقع پر تین کاموں کے افتتاح کا فیصلہ کیا ہے۔ پہلا کام ایسا ہے کہ اس کے ساتھ آریہ سماج کی زندگی وابستہ ہے۔ وید ہی آریہ سماج کے پران ہیں۔ وید ہی آریہ سماج کی جان ہیں۔ وید کا عام فہم زبان میں ترجمہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ اگر آریہ سماج نے آگے بڑھنا ہے۔ وید کے سدھانتوں کو سنسار اپنا رہا ہے۔ مشہور سوشلسٹ فلاسفر برٹرنڈ رسل نے مکت کنٹھ سے تسلیم کیا ہے۔ کہ ملکیتوں کی پابندیاں کٹھن ہیں۔ اس لئے سنسار میں سب لوگ ارتھ کے داس نہیں ہیں۔ اور سب کو کام کا صلہ روپیہ آنہ پائی کی صورت میں نہیں دیا جا سکتا۔ بعض لوگ ایسے ہوں گے۔ جو روپیہ پیسہ کو ٹھکرا دیں گے۔ اور جن کی نظر میں دنیاوی آرام و آسائش کی کوئی قدر نہ ہوگی۔ ایسے لوگوں کو ان کی بے بہا خدمت کا صلہ پوجا اور شردھا کی شکل میں ہی دیا جا سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ "سنسار میں براہمنوں کی آوشیکتا ہے"۔ اور براہمن سوسائٹی میں بھی پیدا ہوں گے۔ اگر ورتمان سوشلزم کا سمادھان پراچین سوشلزم یا "ورن ویوستھا" لے۔ اسی پرکار جرمنی کے گراموں میں خاص خاص تہواروں کے موقع پر اگنی ہوتر کرنے کی رسم کو از سر نو زندہ کیا جا رہا ہے۔ سنسکرت زبان کی اہمیت کو یورپ اور امریکہ میں دن بدن ادھک ماترا میں تسلیم کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ سب پرورتیاں بھی نشوونما پا سکتی ہیں۔ اگر وید کے متعلق الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھایا جائے۔ اور سنسار کی پراچین تم سنسکرتی کے آدی سروت میں بلا لحاظ رنگ اور نسل کے سب لوگ سنان کر سکیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ویدک انولیپن کے کام کو تیزی سے سرانجام دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ آریہ پرکھو! یہ پچاس ہزار روپیہ تو ایک دو مہینے کے اندر ہی فراہم ہو جانا چاہئے۔ جو لوگ صرف اسی غرض کے لئے دان دینا چاہیں۔ ان کا دان اور کسی کام میں خرچ نہ ہوگا۔ اگر کوئی دھنوان پرش اپنے کسی مرحوم عزیز کی یاد میں ۵۰ ہزار روپیہ دے دیں گے تو اس ندھی کے نام کے ساتھ سورگباشی کا نام جوڑ دیا جائے گا۔ اس سے دانی کا نام بھی امر ہوگا۔ اور اس کے عزیز کا بھی۔ اور آریہ سماج کی ایک بے بہا خدمت بھی ہوگی۔

سمپورن سنسار کی آئندہ امیدیں گراموں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ راشٹر کا نواس استھان گرام ہی ہیں۔ گرام سدھار کے بنا نہ کوئی دھرم پھیل سکتا ہے۔ اور نہ کوئی دیش آزاد ہو سکتا ہے۔ مہاتما گاندھی نے اس راز کو سمجھا ہے۔ اور اب وہ اپنی ساری شکتی گرام سدھار میں ہی لگائیں گے۔ گورنمنٹ بھی ان کی اس تحریک سے از حد خائف ہے۔ وجہ صاف ہے۔ اگر مہاتما گاندھی کا سندیش گراموں میں پھیل گیا۔ تو ہندوستان آزاد ہوئے بنا نہ رہے گا۔ آریہ سماج ابھی تک پرچار زیادہ تر شہروں میں ہی کرتا رہا ہے۔ اس لئے آریہ سماج کا دھرم بابوؤں کا دھرم ہے۔ پرچار نہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اب گراموں میں پہنچا جائے۔ اور رشی کا سندیش پرجا تک پہنچایا جائے۔ گرامین کمشنر کے کس کیندر میں ایک نئی بستی بسائی جائے گی؟ جہاں سبھا کے اپدیشک اور ان کے پریوار رہیں گے۔ وہاں روز یجنہ ہوں گے۔ وید کی کتھا ہوگی۔ اس بستی کے ساتھ ایک بڑا بھاری پستکالیہ ہوگا۔ اور ہسپتال اور یاتری مندر ہوگا۔ ہسپتال میں ہزاروں گرامین بھائیوں کے شریر کی چکتسا ہوگی۔ کئی پاٹھ شالائیں کھولی جائیں گی۔ جو ان کے لڑکوں اور لڑکیوں کے دماغوں کو منور کریں گی۔ آریہ مندروں میں ویدک دھرم کا سندیش سنایا جائے گا۔ ...

بستی میں جا بسیں گے۔ اور گرامینوں کی سیوا میں اپنے جیون کا شیش بھاگ خرچ کر دیں گے۔ وہیں پانچویں جماعت تک بالک گوروکل اور کنیا گوروکل کھول دئے جائیں گے۔ اور وہیں سے بالک اور بالکائیں تیار ہو کر دس برس کی آیو میں گوروکل میں داخل ہو سکیں گی۔ سب لوگوں کی غذا سادہ ہوگی۔ لیکن اس میں غذائیت زیادہ ہوگی۔ اپدیشک اور دوسرے باسی اپنے ہاتھوں سے گئو ماتا کی سیوا کر سکیں گے۔ اور گئو ماتا (دھرتی) کی چھاتی سے کھیتی کر کے اپنے لئے نشوونما کا سامان مہیا کر سکیں گے۔ خاص خاص پرووں پر وہاں ہزاروں کی تعداد میں آریہ پریوار اکٹھے ہوں گے۔ جیسا کہ سادھو سوامیوں کے ست سنگوں میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہوگا۔ کہ آریہ پرش اور دیویاں کسی انسان کے پرتی وفاداری کا حلف اٹھانے کے لئے اکٹھے نہ ہوں گے۔ بلکہ ستیہ دھرم اور مانسک اور روحانی آزادی کے اٹل سدھانتوں کی پوجا کے لئے وہاں پدھاریں گے۔ جو کوئی آریہ پرش دو چار مہینے کے لئے کسی اچھے استھان میں پریوار سمیت رہ کر شانتی پورک مانسک اور آتمک سواستھ کی اُپ لبدھی کرنا چاہے گا۔ اس کے لئے بھی ایک نادر موقع ہوگا۔ مسلمانوں اور عیسائیوں میں سے بھٹکے ہوئے آریہ بھائی اور بہنیں بھی بے کھٹکے وہاں نواس کر سکیں گی۔ مہاتما گاندھی کے ساتھ پورا سہیوگ کرتے ہوئے گرامین صنعتوں کے پنر جیون کا بھی یتن کیا جائے گا۔ اور آریہ نوجوانوں کے لئے روزگار مہیا کرنے کا یتن کیا جائے گا۔ گراموں میں آریہ مت کے پرچار کا یہ پہلا زبردست کیندر ثابت ہوگا۔ جہاں سے ویدک سوریہ کی شعاعیں دور دور پھیل کر اویدک اندھکار کو دور کریں گی۔

اس کام کو آرمبھ کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ وہ ابھی ہنگامی فنڈ جمع ہو جانا چاہئے۔ اس کے لئے بھی جو بھائی پچاس ہزار روپیہ دیں۔ ان کا نام آریہ بستی یا آریہ اوشدھالیہ کے ساتھ جوڑا جا سکتا ہے۔

وید پرچار فنڈ کی ستھر ندھی قائم کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک لاکھ روپیہ آریہ پرشوں کے پریواروں سے اکٹھا ہو جائے۔ ہر ایک آریہ پرش یدی کم از کم ایک روپیہ دے۔ اور ہر ایک آریہ دیوی آٹھ آنے۔ اور ہر ایک آریہ بچہ کے نام سے چار آنے دئے جائیں۔ تو پچاس ہزار آریہ پریواروں سے ایک لاکھ کی رقم پوری ہو سکتی ہے۔ اور ایک لاکھ سے بہت زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کئی آریہ بھائی اپنی حیثیت کے مطابق سینکڑوں روپے دیں گے۔ اور اگر پچاس پچاس ہزار روپیہ دینے والے تین دانی مانی دھنادھیہ آریہ پرش نہ ملیں۔ تو اڑھائی لاکھ روپیہ ایسے ہی جمع کرنا ہوگا۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ ہر ایک آریہ پریوار میں ایک خاص دن یجنہ رچا جائے۔ اور اسی دن اردھ شتابدی کے لئے دکشنا کی ماترا جمع کر کے پریوار کی اور سے ستھانک سماج کے منتری کے پاس بھیج دی جائے۔ کسی پریوار کا شتانش دو روپیہ سے کم نہ ہوگا۔ اور ادھک سے ادھک کی تو کوئی ماترا نشچت کی نہیں جا سکتی۔ زیادہ اچھا یہ ہے۔ کہ سال کی آمدنی کا شتانش تو کم سے کم ہر ایک آریہ پریوار اس نمت کئے یجنہ کے لئے دے ہی دے۔ اس کے لئے تاریخ مقرر کر کے آریہ سماجوں میں سرکلر بھیج دیا جائے گا۔ یہ ہے ساروجنک فراہمی (mass - collection) کی سکیم۔ جو لوگ زیادہ دان دے سکتے ہیں۔ اور جنہوں نے دان اپنا پیٹ کاٹ کر نہیں دینا۔ بلکہ اپنے زائد اخراجات کو کم کر کے دینا ہے۔ ان کے اوپر تو میرا وشیش دباؤ پڑے گا ہی۔ اور اسے ڈالنے سے میں نہ چوکوں گا۔ اچھا یہی ہے۔ کہ مجھے وہ دباؤ نہ ڈالنا پڑے۔ اور اس انش میں جو میرا رعب غلط یا صحیح طور پر بیٹھا ہوا ہے۔ وہی اپنا کام کر دے۔

روپیہ کی فراہمی جیسا کہ میں بارہا لکھ چکا ہوں۔ میرے لئے مکھیہ کام نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے جیون میں ایک نیا باب لکھا جائے۔ آریہ سماج میں نوین جیون کا سنچار ہو۔ ہم لوگ اپنے جیونوں کی پڑتال کریں۔ اور ان میں جو اویدک انش ہوں۔ ان کو اس یجنہ اگنی میں بھسم کر دیں۔ جیسا یجنہ اگنی روگ کے جراثیم کو بھسم کر دیتی ہے۔ ویسے ہی ہمارے چرتر کے روگوں کو بھی یہ مہا یجنہ بھسم کر دے گا۔

کوئی آریہ سبھاسد ایسا نہ ہو۔ جو اجمیر کے مہا سمیلن پرستاو کے انوسار سدا چاری نہ ہو۔ جو شتانش نہ دیتا ہو۔ جس کے گھر میں کوئی اویدک سنسکار ہوتا ہو۔ جس کی استری پردہ میں رہتی ہو۔ جو کم سے کم ہندی پڑھ لکھ نہ سکتا ہو۔ اور جو یدی شکشت ہو۔ تو کم سے کم اپنے محلہ میں سے ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے کٹی بدھ نہ ہو۔ جو کھدر یا سودیشی وستر پہننے والا نہ ہو۔ جو آریہ سبھاسد اپنے اندر سے ان میں سے کوئی کمزوری دور نہ کر سکے۔ وہ سبھاسدوں کی شرینی کو چھوڑ کر سہایکوں کی شرینی میں اپنا نام اپنے آپ تبدیل کر لے۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ جب میں کسی سماج میں جاؤں۔ تو سبھاسدوں کی میٹنگ میں ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مقرر کیا جائے گا۔ جس میں ہر ایک سبھاسد کا یہ کرتویہ ہوگا۔ کہ اپنے نگر اور پاس پاس کے علاقہ میں ممبری کے فارموں کو لے کر گھومے۔ اور آریہ سماج کے ممبروں کی تعداد کو بڑھا لے۔

ہزاروں آریہ وچار والے لوگ پنجاب میں موجود ہیں۔ جو کسی سماج کے نیم پور ووک ممبر نہیں ہیں۔ ممبری کی فارم پر دستخط کرنے والوں پر وہ پابندیاں نہیں ہیں۔ جو آریہ سبھاسدوں پر ہیں۔ اُن کے لئے اِتنا ہی کافی ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے دس نیموں کو ملنتے ہوں۔ جیسا کہ آپ نیموں میں لکھا ہے۔ لگاہے تیوہاروں کے مواقع پر سماج کے جنرل اجلاس میں آریوں کو بھی شامل کرنا چاہئے۔ تاکہ اُن میں سے چیدہ چیدہ شردھالو سجنوں کو آریہ سبھاسد بنایا جا سکے۔ اور وہ محسوس کرنے لگیں۔ کہ وہ بھی آریہ برادری کا ایک انگ ہیں۔ محض فارم پر دستخط کروانے اور چندہ وصول کرنے تک ہی ہمارا اُن کی طرف فرض ختم نہ ہو جانا چاہئے۔ اُن کے بچوں کی تعلیم اُن کے گھروں میں سنسکار کروانے کی طرف سماج کے ادھیکاریوں اور پروہتوں کو دن بدن زیادہ دھیان دینا چاہئے۔ اس سپناہ میں پنجاب بھر میں پچاس ہزار نئے ممبروں کی بھرتی کوئی مشکل کام نہیں۔ بشرطیکہ آریہ پرش اپنے کرتویہ کا پالن کریں ؛

اس موقع پر آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس تیار اور شایع کروانے کی بھی تجویز ہے۔ یہ کام سماجوں کے سہیوگ کے بنا کیسے ہو سکتا ہے؟ آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس واستو میں ملحقہ سماجوں کا اتہاس ہی ہے۔ ہر ایک آریہ سماج کو کسی اچھے لیکھک سے اپنے سماج کا مختصر اتہاس لکھوا کر منتری اردھ شتابدی منڈل گورودت بھون لاہور کے نام بھیج دینا چاہئے۔ بہت جلد میں اردھ شتابدی منڈل کا ایک مہتو پورن ادھیویشن بلا رہا ہوں۔ جس میں ان سب باتوں کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا ؛

میری خواہش ہے کہ مفصل کے سب سدسیہ بھی اس ادھیویشن میں ضرور شامل ہوں۔ اور جو آریہ پرش یا آریہ سماجیں کوئی خاص پرستاو پروگرام کے متعلق رکھنا چاہیں۔ وہ اصالتاً یا وکالتاً پدھار کر یا تحریر دوارہ اپنی تجویزوں اور بچاروں کو اس ادھیویشن کے سامنے رکھیں ؛

(آچاریہ) رامدیو

ہندی کی ڈاک کے لئے آزادی

مدت سے ڈاک خانہ کے متعلق یہ شکایت سُنی جاتی تھی۔ کہ وہ ہندی میں لکھی ہوئی چٹھیات سے ویسا سلوک روا نہیں رکھتا۔ جیسا اردو یا انگریزی میں لکھی ہوئی چٹھیات سے۔ اس شکایت کو سُنتے ہی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور نے پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب و شمال مغربی سرحدی صوبہ کی خدمت میں ایک عرضداشت بھیجی۔ صاحب موصوف نے اس پر اتنا منظور فرمایا۔ کہ خاص لاہور شہر کے اندر ایسے منی آرڈر لے لینے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ اس جواب کے بعد منتری سبھا نے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ اور صاحب موصوف کو ایک اور عرضداشت ارسال کی۔ اس کے جواب میں صاحب موصوف نے ذیل کی چٹھی سبھا کے پاس بھیجی ہے :-

"لاہور ۱۴ جنوری ۱۹۳۵ء بحوالہ آپ کے پتر ۲۰۵۱ک ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ تحقیقات کرنے پر یہ ظاہر نہیں ہو سکا۔ کہ ہندی بھاشا میں پتہ لکھے ہوئے کاغذات جاہے وہ برآمد کے لئے ڈاک خانہ میں دئے جائیں۔ یا ڈاک خانہ میں تقسیم کے لئے موصول ہوں۔ ان پر کارروائی کرنے میں اس سرکل کے ڈاک خانجات میں کسی قسم کی دقت محسوس ہوئی ہو۔ مگر میں مشکور ہوں گا۔ اگر آپ مہربانی کر کے کوئی خاص مثال میرے نوٹس میں لائیں گے جس میں کہ کوئی کاغذ جس پر ہندی میں پتہ لکھا ہوا ہو۔ ڈاکخانہ نے لینے سے انکار کر دیا ہو" ؛

(دستخط) این۔ سی۔ دت برائے پوسٹ ماسٹر جنرل

چٹھی کا مطلب صاف ہے۔ آئندہ کسی ڈاکخانہ میں ہندی میں لکھی ہوئی ڈاک سے ایسی سرد مہری کا سلوک روا نہ رکھا جائے گا۔ جیسا کہ قبل ازیں رکھا جاتا تھا۔ لیکن پھر بھی ہم صاحب موصوف کی خدمت میں اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اگر وہ ہر ایک چٹھی رسان کے لئے ہندی بھاشا کا جاننا لازمی قرار دیں گے۔ تو اس سے ان کا مذکورہ مقصد جلد پورا ہو سکے گا ؛

⑨ جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے

کچھ سمہ ہوا۔ میں نے آریہ پرجا کو متنبہ کیا تھا۔ کہ ذات پات توڑک منڈل بہت تیزی سے ویدک دھرم ورودھی منڈل بن رہا ہے۔ میں نے مثال کے طور پر بتایا تھا۔ کہ منڈل کے کرتا دھرتاؤں کے پروگرام میں پہلے صرف ویدک ورن ویوستھا کا کھنڈن ہی شامل تھا۔ اب بگیوپویت کا کھنڈن بھی اُنہوں نے اپنے جیون کا اُدیش بنا لیا ہے ؛

اس کو سدھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ یگیوپویت آریہ پرشوں اور دیویوں کے جیون کا مہتو پورن سنسکار ہے۔ ویدمیں اُپنیت برہمچاریوں کا ورنن آتا ہے۔ گوروکلوں میں پروشٹ کے لئے یگیوپویت سنسکار ضروری ہے۔ رشی دیانند نے اپنے ہاتھ سے ہزاروں آدمیوں کو یگیوپویت دیا۔ مہاشہ سنت رام کا اپنے آپ کو آریہ سماجی کہتے ہوئے آریہ سماج کو یہ چیلنج دینا کہ وہ یگیوپویت کو ویدک سدھ کرے۔ وہی معنی رکھتا ہے۔ جو اس کے آچاریہ پنڈت وشوبندھو جی کا آریہ سماج کو یہ چیلنج دینا رکھتا تھا۔ کہ وید میں اتہاس کے متعلق جو آریہ سماج کا سدھانت ہے۔ اُس کو آریہ سماج ویدک سدھ کرے"۔ پنڈت وشوبندھو جی آرام سے بیٹھ گئے ہیں۔ مہاشہ سنت رام جی یا تو آرام سے بیٹھ جائیں گے یا اُن کے پنڈت بھیم سین کی طرح آریہ سماج سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ اس وقت اگر ضرورت سمجھی گئی۔ تو اُن سے شاستر ارتھ بھی کر لیا جائے گا۔ اب اگر ان کو کوئی شنکا ہے۔ تو آریہ ودوانوں کے پاس اُپسپھت ہو کر دور کر لیں۔ رسالہ "کرانتی" جنم کی ذات پات کے برخلاف جہاد کرنے کے لئے نکالا تھا۔ نہ کہ یگیوپویت کے کھنڈن کے لئے۔ ذات پات توڑک منڈل والوں کو سوچنا چاہئے۔ کہ کیا اُنہیں مہاشہ سنت رام کو اجازت دینی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے ذاتی اویدک سدھانتوں کے پرچار کی اشاعت کے لئے منڈل کے کھیوہ پتر کے کالموں کو استعمال کریں۔ اور منڈل اور اس کے جنم داتا آریہ سماج کے درمیان ورودھ کا بیج ڈالیں ؛

بہرحال مہاشہ سنت رام نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ وہ "یگیوپویت" کو نہیں ملتے۔ اس بات کا بھی اُنہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کہ سنسار سے اسمانتا ہٹ نہیں سکتی۔ کیول اس کے آدھار کو بدل دینا چاہئے۔ اس سے وہ انکار نہیں کر سکتے۔ کہ سنسار میں جب سب لوگ برابر نہیں۔ تو سب کی پرتشٹھا بھی برابر نہیں ہو سکتی۔ البتہ اپرتشٹھا کسی ناگرک (جو سوسائٹی کے نیموں کی خلاف ورزی نہیں کرتا) نہیں ہونی چاہئے۔ چاہے وہ سوسائٹی کے کسی بھی طبقہ سے تعلق کیوں نہ رکھتا ہو۔ اور منشیتا کے ناطہ سے سب انسانوں کو برابر سمجھنا چاہئے۔ باقی رہا اُن کا مجھ پر اور میرے عزیزوں پر ذاتی حملوں کا سوال۔ اُن کا نوٹس نہ پہلے میں نے لیا ہے۔ اور نہ اب لوں گا۔ صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا کروں گا۔ کہ یہ اُن کی شان کے شایاں نہیں ہے۔ اگر وہ سمجھتے ہوں۔ کہ اس سے اُن کی شان بڑھتی ہے۔ تو شوق سے بڑھائیں۔ مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ؛

(آچاریہ) رامدیو

"آریہ ویر" کے خلاف جہاد

پچھلے دنوں سہیوگی "آریہ ویر" نے اپنا پورانک سناتن دھرم پرچارک نمبر" نکال کر اس گندگی اور نراشی کا جواب باصواب دیا۔ جو کہ سناتن دھرم پرچارک" امرت سر نے اپنے "سکھی رشی نمبر" بھگوان دیانند کے خلاف کی تھی۔ بجائے اس کے کہ سناتن دھرمی جگت "سناتن دھرم" کو اس کی زبان درازی کے لئے فہمائش کرتا۔ اس نے اب "آریہ ویر" کے خلاف ایک طرح شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ ہم نے سہیوگی "آریہ ویر" کے "پورانک سناتن دھرم نمبر" کو پڑھا ہے۔ اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ اس میں نہ کسی سناتن دھرمی بزرگ کی توہین کی گئی ہے۔ اور نہ ہی کسی سناتن دھرمی طبقہ پر پھبتیاں اڑائی گئی ہیں۔ بلکہ "سکھی رشی نمبر" میں بھگوان دیانند اور آریہ سماج کے خلاف جو اتہامات تراشے گئے تھے۔ اُن کا ذمہ دار آریہ ویر کی طرف سے جواب شائع کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی بغیر کسی ٹیکا ٹپنی کے۔ اس پر بھی اگر سناتن دھرمی پریس تعصب کو بھڑکاتا رہے۔ تو اس کی مرضی۔ ہم پرجا کو بھڑ" کلنے "کی بجائے اگر سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حوالہ کیا جائے۔ تو امید ہے [illegible] دونوں فریق کسی مفید اور آشتی آمیز فیصلہ پر پہنچ سکیں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اسمبلی کا تازہ اجلاس

پانچویں اسمبلی کا پہلا اجلاس ۲۱ جنوری ۱۹۳۵ء کو سر ہنری گڈنی کی صدارت میں شروع ہو گیا۔ کانگرسی ممبران پورے ہندوستان سے ہاؤس میں کھدر کی ٹوپیاں پہنے براجمان تھے۔ اگلی بنچوں پر شریمتی سینہ مورتی۔ پنڈت گووند بنت۔ منشی ایشور سرن۔ مسٹر کو نگر ڈے۔ مسٹر کاؤس جی جہانگیر۔ مسٹر جناح۔ سر عبدالرحیم۔ مسٹر عبدالمتین چوہدری۔ سر محمد یعقوب۔ بھائی پرمانند جی اور سر ہنری ہڈسن تشریف فرما تھے۔ بجے کے بعد ۱۴۲ ممبروں میں سے ۱۲۱ ممبروں نے حلف وفاداری اٹھایا۔ اجلاس جن حالات میں شروع ہوا ہے۔ وہ تو زیادہ حوصلہ افزا نہیں۔ کیونکہ کانگرسی ممبران شری بت سرت چندر بوس کی نظر بندی سردار گاندھی کی سزایابی۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی قید اور سوبھاش بابو کی جلاوطنی کو بری طرح محسوس کر رہے ہیں۔ ہاں اگر ہاؤس میں سرکاری ممبران کا رویہ پسندیدہ رہا۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ اسمبلی کا موجودہ اجلاس خوش اسلوبی سے ختم ہو جائے۔ لیکن اگر سرکاری ممبران نے اچھے دل کی بندلی کا کوئی ثبوت نہ دیا۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ اسمبلی کو بعض اوقات نازک مراحل سے گزرنا پڑے۔ اور کانگرسی ممبران کو یہ عہد کرنا پڑے۔ کہ جب تک حکومت ہمارے ساتھ مخلصانہ تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ ہم کبھی اس سے تعاون کرنے کا نام نہ لیں ۔

نرہندر منڈل میں پھوٹ

جب سے فیڈریشن میں والیان ریاست کی شمولیت کا سوال زیر بحث بنا ہے۔ نرہندر منڈل کے بہت سے ممبران میں اس کے متعلق اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے نرہندر منڈل کی ہستی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ حیدر آباد جیسی بڑی بڑی ریاستیں تو پہلے ہی اس سے علیحدہ ہیں۔ جو ابھی تک اس کو جمع ہوئی ہیں۔ ان کو بھی فیڈریشن کی شمولیت کا معاملہ مختلف پلیٹ فارموں پر کھڑے ہونے کے لئے مجبور کر رہا ہے۔ ہمارے خیال میں اگر نرہندر منڈل ایسی کوشش کرے۔ جس سے وہ Indian India کی جائز طور پر متحد و متفقہ نمائندگی کا اہل بن سکے۔ تو وہ برٹش انڈیا کا ایک مفید معاون بن سکے گا۔ لیکن اگر وہ دیسی انڈیا کی ایماندارانہ نمائندگی کرنے سے معذور رہا۔ تو وہ فیڈریشن میں شامل ہو کر بھی برٹش انڈیا کے سوراجیہ کے راستہ میں روڑا ہی اٹکاتے رہیگا۔ ضرورت ہے کہ والیان ریاست

اس موقع پر اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور ہندوستان کے مستقبل مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے نرہندر منڈل کی کشتی کو اس نازک مرحلہ پر جب کہ ہندوستان کا نیا آئین بننے والا ہے۔ بے پایاں بھنور میں ڈالنے کا موجب نہ بنیں ۔

کپورتھلہ کا سابق وزیر اعظم

ریاست کے سابق وزیر اعظم سر عبدالحمید کے نام مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے یہ حکم جاری کیا ہے۔ کہ وہ اپنی جائداد کو ریاست کی حدود میں تا حکم ثانی نہ ہی فروخت کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی رہن رکھ سکتے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب تک وہ ریاست کا واجب الادا قرضہ ادا نہ کریں۔ ان کی جاگیر جو انہیں عطا کی گئی تھی۔ خزانہ ریاست کو واپس کر دی جائے گی۔ اور موضع کرار خانہ کی آمدنی سے جو کہ سر عبدالحمید کی ملکیت ہے سنٹرل بنک کپورتھلہ کا قرضہ اتارا جائے گا۔

ہمارے خیال میں صرف اتنی کارروائی ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے سوائے اس امر کی بھی اشد ضرورت ہے۔ کہ دیوان صاحب کی بدانتظامی کی وجہ سے ریاست کے لوگوں کو جو مالی و مجلسی نقصان پہنچا ہے۔ اس کی بھی ان سے تلافی کرائی جائے۔ تاکہ آئندہ کے لئے کسی ریاستی اہلکار کو اپنے سرکاری فرائض کی بجا آوری میں اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی ذرا بھی ترغیب نہ رہے۔ اور وہ آئندہ کے لئے اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کی ضرورت محسوس کرنے کے لئے مجبور رہے۔ تاکہ پھر بے چینی سے ریاست کی شہرت و عزت کو جس طرح داغ لگا۔ اس کا آئندہ کے لئے قرار واقعی سدِ باب ہو سکے ۔

شر انگیز سرکلر کا ڈیفنس

پچھلے دنوں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ جہاتما گاندھی جی نے جو گرام سدھار کا اندولن شروع کیا ہوا ہے۔ اس کے خلاف حکومت ہند نے ایک سرکلر جاری کر کے مقامی حکام کو ہدایت کی تھی۔ کہ وہ اس اندولن کے متعلق باقاعدہ نگرانی رکھیں۔ حال ہی میں اسمبلی کے اجلاس میں اس سرکلر کے متعلق جب سوال ہوا۔ تو سر ہنری کریک نے صاف طور پر تسلیم کیا۔ میں نے یہ سرکلر جاری کیا ہے۔ اور مجھے اس کا کوئی رنج نہیں۔ ہاں رنج ہے تو اس بات کا کہ یہ اخبارات میں پہنچ گیا سرکلر

کا رخ بے موقع اور غیر ضروری ہے۔ سچ تو ہندوستانیوں کو ہے۔ کہ جب ان کا کوئی محترم لیڈر دیہاتیوں کی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ تو حکومت ہند اس سے مخلصانہ تعاون کرنے کی بجائے ایسا رویہ اختیار کرتی ہے۔ جس سے عوام کے اندر اس تحریک کے متعلق کچھ نہ کچھ غلط فہمی پھیلے۔ اور ذمہ دار لیڈروں کو یہ مشکل پیش کرتی ہے۔ کہ وہ قومی تعمیری پروگرام میں مشغول ہونے کی بجائے سرکاری افسران کی غلط فہمیوں کو دور کرنے میں ہی اپنا وقت ضایع کرتے رہیں ۔

تحریک التوا پاس !

نئی لیجسلیٹو اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے دوسرے دن شری بت بار دولوئی نے مسٹر سرت چندر بوس کی نظر بندی کے متعلق تحریک التوا پیش کی۔ ۹۵ منٹ تک اس تحریک پر بحث ہوتی رہی۔ اور آخر کار ۵۸ اور ۵۴ ووٹوں کی نسبت سے یہ تحریک پاس ہو گئی۔ دیکھنا اب یہ ہے کہ آیا انتظامیہ حکومت اسمبلی کی رائے کا کوئی احترام کرتی ہے۔ یا نہیں۔ اور شری بت سرت بوس کو اسمبلی کے فیصلہ کی تعمیل میں رہا کرتی ہے۔ یا نہیں۔ اور ان کو اسمبلی کے اجلاسوں میں باقاعدہ شمولیت کا موقع دیتی ہے یا نہیں۔ اور اپنے عمل سے یہ ثابت کرتی ہے یا نہیں کہ وہ کسی حلقۂ انتخاب کے رائے دہندگان کی حق تلفی پر ادھار کھائے نہیں بیٹھی۔ اگر شری بت بوس کو اس نے اسمبلی کے فیصلہ کے باوجود اجلاس میں شامل نہیں ہونے دینا تھا۔ تو پھر گزٹ میں ان کی کامیابی کا اعلان کرنا کیا حقیقت رکھتا ہے ؟

فیڈریشن میں والیان کی شمولیت

نرہندر منڈل نے اپنے تازہ اجلاس میں مہاراجہ پٹیالہ کی تحریک پر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ والیان ریاست

آل ، یا فیڈریشن میں شامل ہونے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ انہیں یقین ہو جائے۔ کہ ان کے مفاد کی حفاظت کی جائے گی۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا۔ کہ والیان ریاست اپنا آخری فیصلہ انڈیا بل کی اشاعت کے بعد کریں گے۔ بیشتر اس کے کہ نرہندر منڈل اس قسم کا مبہم ریزولیوشن پاس کرتا۔ اسے اپنی پرجا سے استصواب رائے کرنا چاہئے تھا۔ کہ وہ نرہندر منڈل کی رائے سے متفق ہے یا نہیں۔ اگر پرجا نے بھی نرہندر منڈل کے فیصلہ کو مطلق العنانہ تصور کیا۔ اور اپنے حقوق میں مداخلت بے جا سمجھا۔ تو اس فیصلہ کا کیا بنے گا ؟

ایک نئے علامہ کا اضافہ

جب تحریک خلافت کا سارے ہندوستان میں زور تھا۔ تو بہت سے اشخاص جو دینیات سے واقف تک نہ تھے۔ لیکن نام کے مسلمان تھے۔ مولوی بن گئے۔ حالانکہ علماء کی نظر میں وہ مولوی کہلانے کے اہل نہ تھے۔ اب جب کہ تحریک خلافت سرد پڑ گئی ہے۔ اور مولوی یا علامہ بننے کا کوئی موقع نہیں رہا۔ تو لوگ ایسے لوگوں کو بھی علامہ کہنے لگ گئے ہیں۔ جن کے متعلق پچھلے دنوں یہ فتاوے شائع ہو رہے تھے۔ کہ انہوں نے پیغمبر اسلام کی توہین کی ہے۔ چنانچہ ایسے ہی ایک علامہ مسٹر کے۔ ایل۔ گابا کے جامہ میں ظاہر ہوئے ہیں۔ دیکھئے اس نئے علامہ کو ہمارے مسلم علماء کس وقت اپنی جمعیت کا رکن تصور کرتے ہیں ۔

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا
آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

"پرکاش" کا "بسنت ایڈیشن"

جیسا کہ پچھلے ہفتہ اعلان کیا گیا تھا۔ "پرکاش" کا ۳ فروری ۱۹۳۵ء کا پرچہ "بسنت ایڈیشن" ہوگا۔ مضامین نگار اصحاب و شعراء صاحبان کو اس ایڈیشن کو کامیاب بنانے کے لئے ہمیں اپنا سہیوگ دینا چاہئے۔ تاکہ "پرکاش" کے پریمی بسنت رتوراج کو درست طور پر منا سکیں۔ اور اس کے حظ کو اٹھا کر سکیں۔

"ناظر" جلالپوری۔ ایڈیٹر "پرکاش"

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پروفیسر عبدالحمید کا پیغام

مکرمی پروفیسر عبدالحمید داعی اے انجمن دفتر "بلاغ" امرتسر نے نوجوانوں کے نام نے کسان کا پیغام شایع فرمایا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ:-

"میں ایک ایسے سوشل انقلاب کے لئے بے تاب ہوں۔ جو تمام بنی نوع انسان کو ایک سطح پر لے آئے۔ تاکہ ملوکیت اور سرمایہ داری کی لعنت ہمیشہ کے لئے مٹ جائے۔ اور شخصیت پرستی کا بت پاش پاش ہو جائے"۔

ہم خود پروفیسر صاحب کے ہم خیال ہیں۔ اور ان کی خلوص نیت اور انسانی ہمدردی کے مداح ہیں۔ اس لئے ہم ان کی ہر ایک عملی کوشش کا خیر مقدم کریں گے۔ جو کہ ان کے مجوزہ سوشل انقلاب کو نزدیک لانے میں ممد و معاون ہوگی۔ ہمارا پاک ویدک دھرم شروع سے ہی ملوکیت پرستی اور سرمایہ داری کو ایک لعنت سمجھتا ہے۔ اور شخصیت اور مردم پرستی کے نامراد بت کو پاش پاش کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہمارا یہ دھارمک فرض ہے۔ کہ ہم پروفیسر صاحب کی ساعی جمیلہ کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھیں اور اس دن کا بیتابی سے انتظار کریں جبکہ نہ صرف شخصیت پرستی کا خاتمہ ہوگا۔ بلکہ کتاب پرستی کی بدعت بھی دنیا سے دور ہوگی۔ اور جملہ انسان اپنے آپ کو پرم دیو پرماتما کے امرت پتر سمجھتے ہوئے بھائیوں کی طرح آپس میں مل جل کر بیٹھنے کی عادت ڈالیں گے۔ اور مومن اور کافر کی دل خراش تقسیم دنیا کے اندر سے کالعدم ہو جانے لگی ؎

اردو اور ہندی کا قضیہ

"پرکاش" کے اس پرچہ میں مولانا نیاز فتح پوری ایڈیٹر رسالہ "نگار" لکھنؤ کا ایک اہم مضمون "اردو اور ہندی" کے موضوع پر شایع ہو رہا ہے۔ اپنے مضمون میں مولانا نے اردو کی غیر مانوسیت اور اجنبیت اور ہندی کی نوعیت اور وطنیت کے متعلق جن پاک خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ہر ایک وطن دوست اور قوم پرست ہندو مسلمان ان کی قدر کرے گا۔ اور ان کو غور سے پڑھنے کے بعد یہ کوشش کرے گا۔ کہ ہر دو زبانوں کا تصفیہ مستقبل میں ایسے طریق سے حل ہو جس سے ہندوستان کے ۳۶ کروڑ باشندوں کی قومی زبان کا مسئلہ ہمیشہ [illegible]

آئندہ بننے والی متحدہ قومیت پر کسی قسم کی کاری ضرب لگانے کا موقع ہی نہ مل سکے۔

ہمارے خیال میں اس قضیہ کا بہترین حل اس بات میں ہے۔ کہ اس رسم الخط اور زبان کی ترویج کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ جو کہ دنیا کی جملہ علمی اور سائینٹیفک اصطلاحات کو اپنے اندر نہ صرف ہضم کرنے کی طاقت رکھتی ہے بلکہ اس طریق سے ان کو جذب کرنے کی اہل ہے۔ لیکن یاد رہے۔ ایسا کرتے ہوئے جہاں ہم کو اپنی مذہبی تنگدلی کو خیرباد کہنا پڑیگا۔ وہاں ہندوستان کی متحدہ قومیت اور روشن مستقبل کے مطالبات کو ترجیح دینی ہوگی ؎

باجہ بجانے کے متعلق نیا حکم

ریاست حیدر آباد کے محکمہ دینیات نے ایک سرکلر جاری کر کے ذیل کا حکم صادر فرمایا ہے:

"مسجدوں میں نماز کے اوقات کے لئے ایک گھنٹہ مقرر کیا گیا ہے جس کے دوران میں مسجد کی ہر طرف سے ایک ایک سو فٹ کے اندر نہ باجہ بجایا جانا چاہئے۔ اور نہ کسی قسم کا شور و غل کرنا چاہئے یعنی مسجد کے احاطہ سے ایک ایک سو فٹ کے نصف قطر کے دائرہ کے اندر ہر قسم کے گانے بجانے اور شور مچانے کی ممانعت ہے۔ جہاں کہیں کوئی مسجد۔ مکانات یا دیگر پنجاب کی عبادت گاہوں سے گھری ہوئی ہوں۔ وہاں گانے بجانے کی اجازت مقررہ اوقات کے بعد دی جا سکتی ہے۔ پہلے یا دوران میں نہیں۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو ایک ماہ قید محض یا دو سو روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی"۔

پیشتر اس کے کہ ریاست میں اس حکم کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی براتوں کے باجہ پر تو اس کا اطلاق ہونا اغلب نہیں۔ آمد کیا اس وقت بھی اس قانون پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ جبکہ ریاست کی اپنی فوج یا پولیس کہیں کسی مسجد کے پاس والی سڑک پر مارچ کر رہی ہوگی۔ اور اپنے سرکاری فرائض کی بجا آوری میں مشغول ہوگی ؎

اینٹی کمیونل آوارڈ لیگ پر حملہ

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کا کمیونل آوارڈ ایک ایسی سیاسی چال ہے۔ جس کا مقصد نہ صرف ہندوستان کی [illegible] کو مسموم کرنا ہے۔ اس آوارڈ کے زہریلے اثرات کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کے لئے لاہور میں ایک اینٹی کمیونل آوارڈ لیگ حال ہی میں قائم ہوئی ہے۔ اس لیگ کی قائمی پر کمیونل آوارڈ کے عاقبت نااندیش حامیوں نے ڈاکٹر سر محمد اقبال کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد کر کے ذیل کا فتویٰ دیا ہے:-

"اینٹی کمیونل آوارڈ لیگ کی قائمی ایک شرارت آمیز تجویز ہے۔ اور کہ مسلمان آوارڈ کی رو سے حاصل شدہ اختیارات میں کسی قسم کی مداخلت برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ جب تک کہ متعلقہ فرقوں کے درمیان باہمی تصفیہ کئے بغیر کوئی متفقہ فارمولا مرتب نہ کیا جائے"۔

ہم خود متفقہ فارمولا کے مرتب کرنے کے حق میں ہیں۔ لیکن پہلے ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کمیونل آوارڈ کے اندھے مقلد اور حامی جو کہ اینٹی کمیونل آوارڈ لیگ کی قائمی کی مخالفت کرنا اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔ ہندوستان کا آئندہ آئین کس قسم کا چاہتے ہیں جب وہ آئندہ آئین کا خاکہ ڈرافٹ کریں گے۔ تو پھر ہم یہ فیصلہ کر سکیں گے۔ کہ وہ اس قابل بھی ہے کہ کسی متفقہ فارمولا کو مرتب کرنے کے لئے مفید ثابت ہو سکے ؎

حیدرآباد سبھا کے منتری کے خلاف وارنٹ

حیدر آباد (دکن) سے آمدہ ایک پرائیویٹ اطلاع مظہر ہے۔ کہ منتری پنڈت شام لال جی وکیل منتری آریہ پرتی ندھی سبھا حیدر آباد (دکن) کے خلاف بلا ضمانت گرفتاری کا وارنٹ جاری ہو گیا ہے۔ لیکن حیرانگی کا معاملہ ہے۔ کہ وارنٹ پر الزام کا کوئی ذکر نہیں۔ جب تک مزید تفاصیل موصول نہ ہوں۔ تب تک ہمارے لئے یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ وارنٹ کے جاری ہونے کی وجہ کیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہم ریاست حیدر آباد کے منتوبین کو اتنا تو لاگ جتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ پچھلے دنوں میں ریاست حیدر آباد میں آریہ سماجیوں اور ویدک دھرم کے پرچار کے متعلق جو حالات شایع ہو چکے ہیں۔ ان کی بنا پر کوئی شخص یہ کہہ نہیں سکتا ہے۔ کہ آیا منتری مہودے کو ریاستی پولیس کے عتاب کا نشانہ بنایا گیا۔ یا فی الواقعی انہوں نے ریاست کے کسی قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ بہر حال خواہ کچھ ہو۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے۔ کہ ریاست اس معاملہ میں انصاف کے جملہ تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسا رویہ اختیار کرے گی۔ جس سے [illegible]

کہ ریاست حیدر آباد میں آریہ سماجیوں کے شہری حقوق محفوظ نہیں ؎

روزانہ "پرتاپ" سے ضمانت کا مطالبہ

روزانہ "پرتاپ" کے پرانے پرنٹر اور پبلشر لالہ ماہکچند جی ناز بعض پرائیویٹ حالات کی وجہ سے "پرتاپ" سے علیحدہ ہونے کے لئے مجبور ہو گئے۔ ان کی جگہ لالہ وزیر چند جی بی۔ اے نے "پرتاپ" کے پرنٹر اور پبلشر کی حیثیت سے اپنا ڈیکلیریشن دیا۔ حکام نے ڈیکلیریشن کی منظوری وغیرہ کے متعلق دفتری کارروائی کرنے میں پورے دو ماہ لگا دئے اور دو ماہ کے بعد بجائے اس کے کہ دفتری کارروائی میں جو تاخیر واقعہ ہوئی تھی۔ اس کی تلافی کی جاتی۔ حکام نے پرنٹر و پبلشر سے تین ہزار کی انتہائی ضمانت طلب کی۔ حالانکہ پولیس کا پرانا ریکارڈ بتلاتا ہے۔ کہ نئے پرنٹر اور پبلشر نے آج تک کوئی ایسی کارروائی نہیں کی جس کی بنا پر ان سے اس قدر بھاری ضمانت طلب کی جاتی۔ ضمانت کی طلبی کو دیکھ کر ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ پنجاب کے حکام پریس ایکٹ کا انتہائی استعمال کر کے دنیا کو یہ کہنے کا موقع دے رہے ہیں۔ کہ ہندوستانی پریس کی حالت سخت بے بس ہے۔ اور وہ تب تک آزادی سے زندہ نہیں رہ سکتا جب تک اپنے بقاء کے لئے سرکاری خزانہ میں کچھ نہ کچھ رقم جمع نہ کرا دے۔ اگر "پرتاپ" سے اتنی ضمانت نہ مانگی جاتی۔ تو اس کا جہاں اچھا اثر ہوتا۔ وہاں کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملتا۔ کہ پنجاب کے ایگزیکٹو نے انتہائی مطلق العنانی سے کام لیا ہے ؎

سلور جوبلی کا بائیکاٹ

کانگرس ورکنگ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس ماہ مئی میں سمراٹ جارج کی حکومت کی جو سلور جوبلی ہونے والی ہے۔ اس کا بائیکاٹ کیا جائے۔ اس سے پہلے بھی سنہ ۱۹۲۱ء میں کانگرس نے ایک شاہی تقریب کا بائیکاٹ کیا تھا۔ گو یہ افسوس کا مقام ہے۔ کہ اس بائیکاٹ کے دوران میں بعض ناخوشگوار واقعات ہو گئے۔ اس دفعہ جو سلور جوبلی کے بائیکاٹ کی تجویز کی گئی ہے۔ اس کے متعلق کانگرس ورکنگ کمیٹی کی یہ خواہش نہیں ہے۔ کہ اس موقع پر کوئی مخالفانہ مظاہرہ ہو۔ اس لئے اس نے ہندوستانیوں سے صرف یہی اپیل کی ہے۔ کہ وہ سلور جوبلی کے سلسلہ میں کسی بھی تقاریب ہوں۔ ان میں شامل ہونے سے پرہیز کریں۔ اگر بائیکاٹ کے باوجود ملک میں کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہوا۔ تو ہم سمجھیں گے [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

قادیانی نبی "گوراشاہی جامہ" میں!

بی نہ جسم کے لحاظ سے انگریز ہوں۔ نہ میری پیدائش انگلستان میں ہوئی ہے۔ میرا والد بھی پنجابی تھا۔ اور والدہ بھی پنجابی ویسرائنی ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا فخر ہے کہ میں نے ۱۸۹۸ء میں مشن ہائی سکول جلال پور جٹاں میں فورتھ ہائی کلاس میں انگریزی زبان ڈاکٹر ٹیلر صاحب سے پڑھی تھی۔ جو کہ سکاٹ لینڈ کے خالص باشندہ ہیں۔ اور سنہ ۱۹۰۲ء میں ففتھ ہائی کلاس ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول گجرات میں مسٹر بوورٹن سے پڑھی تھی۔ جو کہ ماں باپ کے لحاظ سے خالص انگریزی استاد ہیں۔ اس لئے مجھے جتنی بھی انگریزی میں دسترس ہے۔ مذکورہ بالا واجب التعظیم استادوں کے طفیل سے ہی ہے۔ اور یہی انگریزی کی تعلیم ہے۔ جس سے میں نے ایک تجربہ ہونے کی وجہ سے بھی بی۔ اے تک پرائیویٹ تعلیم جاری رکھی ۔

میرے محترم آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے انگریزی کی جتنی تعلیم حاصل کی۔ اس کے متعلق مولانا یعقوب علی نواب احمدی ایڈیٹر "الحکم" قادیان ذیل کی واقفیت ہم پہنچاتے ہیں :۔

"اس زمانہ میں مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے (اب اس عہدہ کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس مشہور ہے) کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ (سیالکوٹ میں) قائم ہوا تھا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن ہیں۔ استاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی۔ اور ایک یا دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں" ۔

(سیرت مسیح موعود۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۶۱)

کو عربی اور عبرانی سے اپنا دائمی رشتہ جوڑ رکھے۔ اور ربانی زبانوں کو تلانجلی دے دے۔ اور تا قیامت گنگ بنا رہے۔

لیکن میں اپنے محترم آنجہانی مرزا صاحب کے انگریزی الہاموں کو جب دیکھتا ہوں۔ تو سوچتا ہوں کہ آیا مرزا صاحب کا اپنا نقص ہے۔ یا ان کا انگریزی بولنے والا اللہ میاں ہی موجودہ خلیفہ قادیان کی طرح ہر سال اپنی جماعت میں فیل ہوتا رہا تھا۔ اور سفارش سے اگلی جماعت میں ترقی پاتا رہا تھا۔ اگر مجھے آنجہانی مرزا صاحب ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء سے پہلے ملتے۔ تو میں ان کے ساتھ بیٹھ کر اس عقدہ کو حل کر لیتا۔ لیکن اب جب وہ مجھے داغ مفارقت دے کر قادیان کے بہشتی مقبرہ میں ہمیشہ کی نیند سو رہے ہیں۔ ان کی مستقل نیند میں خلل نہ

ذیل کے معنی لیتے تھے :۔

"وہ ضلع پشاور میں رہتا ہے"

اور میرے دوست مولانا یعقوب علی صاحب اس کی حاشیہ آرائی یوں کرتے تھے (میرا اپنا خیال ہے کہ یہ لیکھرام کے متعلق (الہام) تھا۔ وہ صرافی ضلع پشاور میں تھا۔ جب وہ خط و کتابت کر رہا تھا)۔

قادیانی اللہ میاں کی انگریزی کو پڑھ کر مجھے ایک پرانا واقعہ یاد آگیا ہے۔ جب میں وکٹوریہ جوبلی ہائی سکول جلالپور جٹاں میں لڑکوں کو انگریزی پڑھایا کرتا تھا۔ تو بعض بچے اس وقت اپنی انگریزی زبان سے زیادہ آشنائی جتلانے کے لئے ذیل کی انگریزی مذاقاً بولا کرتے تھے :۔

قادیانی نبی کے لاڈلے اللہ میاں کی الہامی انگریزی یہاں ہی ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے آگے بھی جاتی ہے اور جاتی اسی طرح سے ہے۔ جس طرح حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں اونٹ سوئی کے ناکہ سے گزر کرتا تھا۔ جب قادیانی اللہ میاں آنجہانی مرزا صاحب کو انگریزی کا درس دینا شروع کرتا تھا۔ تو ذیل کی مزیدار گفتگو ہوا کرتی تھی :۔

اللہ میاں۔ یو مسٹ ڈو وٹ آئی ٹولڈ یو

مرزا صاحب۔ بہت خوب۔ مائی لارڈ!

اللہ میاں۔ مرزا صاحب! بولو۔ اور زور سے بولو۔ "ورڈز آف گاڈ کین ناٹ ایکسچینج"

مرزا صاحب۔ ہاں۔ مائی لارڈ! خدا کے کلمات (change) تبدیل نہیں ہو سکتے۔

اللہ میاں۔ مرزا صاحب! ذرا پہلے تو "ایکسچینج" بولا۔

مرزا صاحب۔ مائی لارڈ! میں قادیان شریف کا حارث زمیندار ٹھہرا۔ مجھے کیا معلوم کہ "ایکسچینج" کیا بلا ہوتی ہے۔ یہ تو کراچی یا بمبئی کی منڈیوں کے دلال جانیں۔

آریہ ودوت سمیلن

یہ سب کو معلوم ہی ہے کہ آل انڈیا آریہ ودوت سمیلن ۳۰ مارچ سے ۵ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء تک ڈنگہ ضلع گجرات (پنجاب) میں ہوگا۔ اس موقع پر چوٹی کے آریہ ودوان پدھاریں گے۔ جن مہانو بھاوؤں کو ویدک دھرم کے کسی بھی سدھانت پر کسی قسم کی شنکا ہو۔ وہ اس موقع پر آکر مٹا سکتے ہیں۔ لیکن ایسے سجن اپنے اعتراضات لکھ کر ۲۸ فروری سنہ ۱۹۳۵ء تک نیچے لکھے پتہ پر ضرور بھیج دیں۔

(سہائی) پرمانند منتری آریہ سماج مندر ڈنگہ۔ ضلع گجرات (پنجاب)

ڈالتا ہوا ان انگریزی الہاموں کی پڑتال کرنا چاہتا ہوں۔ جو کہ قادیانی اللہ میاں نے کشف یا خواب میں مرزا صاحب کے سینہ میں ڈالے تھے۔ ممکن ہے کوئی انگریزی دان مزا ای اس کشمکش میں میری طرف دست استعانت دراز کرنا ضروری سمجھے۔

سکولوں کے چھوٹے چھوٹے بچے جب پہلے پہل انگریزی زبان سیکھتے ہیں۔ اور استادوں کو انگریزی میں گفتگو کرتے دیکھ کر رغبت دلاتے ہیں۔ تو وہ عام طور پر اپنی انگریزیت جتلانے کے لئے ذیل کی قسم کے فقرات بولا کرتے ہیں :۔

Look - Fly کبوتر اڑن Pigeon دیکھو

آسمان Sky +

غیر تو صغیر سن بچے ہوتے ہیں۔ اس لئے قابل معافی ہیں۔ لیکن آنجہانی مرزا صاحب کے اللہ میاں کچھ ایسے انگریزی دان تھے۔ کہ جب مرزا صاحب سے گوراشاہی انگریزی بولتے تھے۔ تو فرمایا کرتے تھے :۔

"ہی از ان دی ضلع پشاور"

اور میرے محترم مرزا صاحب اس انگریزی فقرہ سے [illegible]

"Machine vapour ascended me"

اور اس کا ترجمہ وہ عموماً یہ کرتے تھے۔ "کل مجھے بخار چڑھا" اتنا سن کر دوسرے لڑکے حسرت سے کہا کرتے تھے کاش ہمیں بھی ایسی انگریزی بولنی آجاتی" ۔

میں اپنے طلباء کی یہ حسرت دیکھ کر مسکرا دیا کرتا تھا۔ لیکن مجھے کیا معلوم تھا۔ کہ کبھی مجھے ایک نبی کے منہ سے بھی ایسے ہی کلمات سننے پڑیں گے ۔

میرے واجب العزت مرزا صاحب کا قادیانی اللہ میاں صرف گوراشاہی انگریزی ہی نہیں بولا کرتا تھا۔ بلکہ وہ بابو انگلش کو مات کرتا ہوا اوّل کی مونیا انگریزی بولا کرتا تھا۔ اور بولا بھی فخر یہ کرتا تھا۔ تاکہ آنجہانی مرزا صاحب نے سیالکوٹ رہتے ہوئے انگریزی زبان میں جو ادھوری تعلیم شروع کی تھی۔ اسے مکمل کر سکیں۔

"وو آل مین شڈ بی اینگری۔ بٹ گاڈ از ود یو۔ [illegible]

[illegible]

مرزا صاحب کے قادیانی اللہ میاں کی انگریزی کو پڑھ کر ہمیں ایک بچپن کا لطیفہ یاد آتا ہے۔ ہمارے وطن جلال پور جٹاں میں ایک شخص لالہ تلسی رام المعروف "استاد" رہتا ہے۔ وہ تماشیہ کہا کرتا ہے۔ کہ ایک دفعہ جب میں گجرات ریلوے سٹیشن پر گاڑی میں چڑھنے لگا۔ اور میں کمرہ میں داخل ہوا۔ تو دیکھا۔ کہ وہاں جاٹ ہی جاٹ تھے۔ جو منت سماجت سے بھی کسی مسافر کے لئے جگہ خالی نہ کرتے تھے۔ میں نے چونکہ انگریزی نما کوٹ اور پتلون پہنی ہوئی تھی۔ اس لئے میں نے ان جاٹوں پر رعب جمانے کے لئے فوراً انگریزی میں ان کو مخاطب کر کے کہا :۔

"A Noun is the name of a person, place or thing"

وہ جاٹ چونکہ انگریزی نہیں جانتے تھے۔ اس لئے سہم گئے۔ اور انہوں نے مجھے کوئی ریلوے بابو سمجھ کر جگہ خالی کر دی۔

ایک طرف استاد تلسی رام کی انگریزی ہے۔ اور دوسری طرف آنجہانی مرزا صاحب قادیانی کے انگریزی الہام ہیں۔ میں فیصلہ کرنے سے معذور ہوں۔ کہ کس کو بڑھیا قرار دوں۔ اور کس کو گھٹیا۔ ممکن ہے میرے دوست خلیفہ قادیانی یا مولانا محمد علی ایم۔ اے ہی اس معاملہ میں میری مدد کے لئے آگے بڑھیں۔ اور مجھے اس الجھن سے نکال کر دم لیں۔ (دیدہ باید)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط [illegible]

انگریزی جاننے کے باوجود میں اس کو اپنی قومی زبان نہیں سمجھتا۔ اور نہ ہی یہ خواہش رکھتا ہوں کہ کبھی یہ بھارت ورش کی قومی زبان بنے۔ کیونکہ میں اسے ہندوستان کی ہندو قومیت اور سوراجیہ پراپتی کے راستہ میں ایک رکاوٹ کا سا سمجھتا ہوں۔ میں نے اپنی انگریزی تعلیم سے جو کچھ حاصل کیا ہے۔ اسے ویدوں کی پاک تعلیم کے پرچار میں صرف کر کے ثواب دارین حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ خواہ ایسا ہندوستان میں رہتے ہوئے کر سکوں یا یورپ اور امریکہ میں ویدک مشنری کی حیثیت سے ۔

میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ میرا پاک پرماتما جملہ انسانی زبانوں کو بخوبی سے جانتا ہے۔ کہ دنیا کی کوئی بہترین زبان دان بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ نہ صرف یورپ امریکہ ایشیا۔ افریقہ اور آسٹریلیا کے براعظموں میں بولی جانے والی زبانوں سے وہ کماحقہ واقف ہے۔ بلکہ دوسرے سیارات میں رہنے والے انسانوں کی زبانوں سے بھی پورا پورا آگاہ ہے۔ اور اس امر کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ویدکا سوادھیائے کرو!

(از شری پنڈت جید یو جی شرما ودیا النکار آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر)

دنیا کے جیون کا ایک آوشیک انگ ہو رہا ہے۔ کیا اسی پرکار وید کا سوادھیائے بھی آتمک جیون کے لیے آوشیک نہیں ہے؟ ضرور ہے۔ کیا اس کے لیے بھی جیون میں آپ نے کوئی خرچ کی مد رکھی ہے؟ یدی ادھک نہیں تو ایک آنہ روز اس کی بھینٹ کرنے کے لیے تو آپ ضرور تیار ہو سکتے ہیں۔ یدی کوئی النشا ہی

سہو گی آپ کا ساتھ دینے والا ہو۔ میں آپ کو ایک اونچی آواز سے پکار رہا ہوں۔ آریہ پرشو! اٹھو۔ سوادھیائے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ وید کا نتیہ سوادھیائے کرو۔ میں آپ کے سوادھیائے کے لیے ایک چیت آکرشک دو یہ دینک یا دینک اخبار لے کر آپ کے دوار تک پہنچانے کو تیار ہوں ؛

وید ایک ایسا پرم شبد ہے۔ جس کے کان میں آتے ہی ہردیہ کا ایک ایک تنتو دھار کمنتر دھا کے رس سے بھر جاتا ہے۔ انادی کال سے بھارت ورش کے آریہ سنسکرتی چلانے والے سہسروں رشیوں اور منیوں اور راج رشیوں کے جیون اس وید پر نچھاور ہوئے ہیں۔ آریہ جگ اس کا تیاگ نہیں کر سکتے۔ رشی دیانند کا جیون اس پر بلیدان ہوا ہے۔ لیکھرام اور شردھانند جیسی مہان آتمائیں اس پر آہوتی ہوئی ہیں۔ تب اس وید کے چھپے خزانہ کو ہم آریہ جن کیونکر چھوڑ دیں؟ اس کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا ہم آریہ پرشوں کا پرم کرتویہ ہے۔ سا نہ پرشن یہ ہے کہ وید کا سننا سنانا اور پڑھنا پڑھانا کس پرکار ہو؟

میری ہاردک اچھا ہے کہ وید کا سوادھیائے ہمارے جیون کا ایک ایسا ہی انگ ہو۔ جیسا کہ ہم بھوجن میں نمک کو آوشیک سمجھتے ہیں۔ دودھ میں میٹھے کو آوشیک سمجھتے ہیں۔ سندھیا میں منتروں کو جیسے آوشیک سمجھتے ہیں۔ اور دینک جیون میں جیسے ہم وستروں کو پہننا آوشیک سمجھتے ہیں۔ ٹھیک اسی پرکار جیون کے پرتیک دن میں ہمارا وید ادھین بھی ایک آوشیک انگ سمجھا جانا چاہیے۔ میرے اس وچار سے پرایہ پرتیک پاٹھک جو اس لیکھ کو پڑھ رہا ہے۔ اوشیہ سہمت ہو گا +

وید کا ادھین

اب پرشن یہ اپستھت ہوتا ہے کہ وید کا ادھین کس ریتی سے ہو؟ کون سا ایسا دلچسپ طریقہ اختیار کیا جاوے کہ جنتا وید پڑھ لے۔ اور وید کی بانی جان لے۔ اور سمجھنے میں کوئی کٹھنائی بھی انو بھو ہو۔ وہ ایک ونود ہو۔ وید کے منتر کا رہسیہ گمبھیر بھاشا میں نہ لکھا ہو۔ پرنتو سندر آکرشک بھاشا میں ہو۔ اور خوب کھوج بھی گہری ہو۔ کئی منتر...... سے ہو۔ اور کتنے رس اس میں بھرتے ہوں۔ ایسا اپائے یدی پرسمت کریں۔ تو میرے وچار میں ہزاروں آریہ پرش وید کے سوادھیائے کو اپنے جیون کا ایک اتم ساتھی بنانے کے لیے تیار ہو سکتے ہیں +

اخبار خوانی کا شوق

آج کل دنیا اخبار کی ہے۔ "ہندوستان ٹائمز" روز چلتے ہیں۔ جو ہندی پڑھتے ہیں۔ ان میں بھی انیکوں کو "ارجن" یا کوئی اور دینک اخبار چاہیے۔ پرنتو کتنے آریہ پرش ہیں۔ جن کو وید کا سوادھیائے بھی روز چاہیے۔ اخبار کا شوق ہے۔ اور اخبار بھی ہے سا اور ہاکر روز دروازہ پر آ جاتا ہے۔ اس لیے روز ایک آنہ اخبار پر خرچ کرنے میں کوئی سنکوچ نہیں۔ اور جیسے پان چبایا جاتا ہے۔ اور تھوک دیا جاتا ہے۔ سپرٹی جاتی ہے۔ ہر اکھائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ سوادھیائے کے لیے آوشیک ہے

آپ کے ہاتھ میں آپ کی طبیعت کو گھبرا دینے یا بوجھنا میں نہیں دوں گا۔ پرنتو ہلکا اخبار آپ سے بڑی رقم بھی نہیں لینا چاہتا۔ بلکہ کے عوض میں چاہتا ہوں آپ کی اچھیلی اگر پورن آتما۔ جو انیک برسوں سے پیاسی ہے کے امرت جل کی۔ جس کو آپ نے انیک پرکار سدھارنا چاہا۔ پرنتو وہ برابر اس گیان جل کی چاہتی ہی رہتی ہے ؛

آپ میرے بتائے ہوئے اپائے کو یتھا سمبھو دوسرے ہی دن ایسی سامگری پراپت کریں گے جس میں سے اپنے جیون کی شانتی کے لیے وید اور شاستروں کے سندر دھرم پورن شبد جن بھاشا میں جیسے پھولوں کے سمان سجے ہوں رشی منیوں مہاتماؤں کے وچن ہوں گے۔ جیون کے آپ کی آدرش واکیہ ہوں گے۔ سکھ حاصل کرنے کے لیے سندر وچن امرت ہوں گے۔ آپ کی طبیعت ہری ہو جائے گی۔ آپ نند کی کیفیت ہو گی۔ پڑھ کر شانتی کا سوتر آتما میں

وید سوادھیائے کا اجراء

اس کے لیے یوجنا یہ ہے کہ ایک دو یہ دینک پتر وید سوادھیائے کا نکالنا چاہتا ہوں جو کی ماسک بھینٹ ۸ رہو۔ پرنتو سماج کا سدسیہ وید کے سوادھیائے کے بخش سے اس کا سوتنتر سے پڑھنے والا ہو۔ وہ اس کو پڑھے بعض بچوں کو سنائے۔ سو شنا ہنت رکھے۔ اس آکار پرکار ایسا ہو گا۔ جسے بعد میں ایک اتم آکار بھی کیا جا سکے گا۔ اس کا ایک واکیہ بھی ادرشنا کھنڈ سے شنونیہ نہیں ہو گا۔ وگیا پن بھی نہ ہو گا +

یدی ایک سہسر سوادھیائے پریمی ایسے ہو جائیں گے۔ تو میں ایسے دو یہ دینک وید سوادھیائے اوشیہ جنم دے دوں گا۔ پنجاب کے پرتیک نگر میں ایسے سوادھیائے پریمی پراپت کرنا کوئی کٹھن سادھن نہیں ہے۔ ایک سو آریہ سماجوں میں ۲۰ – ۲۰ بھی ایسے سوادھیائے پریمی نکل آئیں تو ایسے دو یہ دینک پتر کو اوشیہ پرسنت کرنا کیا پرتیک آریہ سماج کے منتری اس سمت اپنے آریہ سبھاسدوں کے سمکش رکھنے کی کشٹ اٹھائیں گے۔ اور آریہ پرش اس مہان کاریہ میں قدم بڑھا دیں گے؟

آریہ سجن اوشیہ اپنے وچار اس سمبندھ میں پرسنت کریں۔ اور جو بھی کیا از ہو۔ اسے اس پتر میں کیا ہو گا؟ اس کا دگ درشن اگلے لیکھ میں کروں گا ؛

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اردو میں لکھا کریں ؛ (منیجر)

ماسک پتر "آریہ"

(از شری پنڈت لیش پال جی سدھانت النکار ویدک مشنری)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ادیشیہ دیش و بدیش میں وید پرچار ہے۔ پرنتو اصلی وید پرچار کی طرف سبھا نے کبھی بھی ابھی دھیان نہیں دیا۔ ستیارتھ پرکاش یا سنسکار ودھی رکھ کر آریہ سماجوں کے انشو کرا کر نشچت دھن کا سنگرہ کر لینا وید پرچار نہیں ہے۔ اس سے وید پرچار کا کاریہ پورا نہیں ہو جاتا۔ اس سے تو واستوک وید پرچار ہونا بھی نہیں۔ کئی ودوان لیکھکوں نے سمے سمے سبھا کا دھیان ریسرچ وبھاگ قائم کرنے کی طرف آکرشت کیا ہے۔ پرنتو سبھا نے اس دشا میں کوئی نشچت کاریہ ابھی تک نہیں کیا ہے۔ آریہ سماج کے پرچار سے انیہ سمپردائیوں میں بھی جاگرتی شروع ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے آریہ سماج کو سدھانتوں تتھا ویدوں پر سنگٹھت آکرمن ....

(Organised attack) شروع کرا دیا ہے۔ جینیوں۔ مسلمانوں و عیسائی مذاہبوں نے ویدک دھرم کی بڑی سمالوچنا شروع کر دی ہے۔ اس کا پرنام پرایہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سادھارن پرش جو کہ پرایہ ہجوں کو سن کر بھی آریہ سماجی بنے ہوتے ہیں۔ ان کے چاروں میں کھلبلی پیدا ہو جاتی ہے۔ کئی حالات میں پرانے آریہ سماجی بھی وچلت ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس لیے سبھا کو ویدوں کا ایک پرمانک بھاشیہ تیار کرنے تتھا ورودھیوں کے آکشیپوں کا اتر دینے کے لیے ایک ریسرچ وبھاگ قائم کرنا چاہیے۔ یہ کاریہ جتنا جلدی پورا کیا جا سکے۔ اتنا ہی آریہ سماج کا کلیان ہو گا۔ آریہ سماج میں وید کے گوڑھ رہسیوں کو سمجھنے والے ودوانوں کی کمی نہیں — آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس بھی پنڈت وشنو متر جی ودیا النکار پروفیسر گورو کل کانگڑی ویدوں کے آدتیہ ودیا پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ شری پان مانیہ ۱۰۸ سوامی ویدانند جی مہاراج۔ پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی اپسنڈت برہمدت جی جگیاسو کاشی والے انیادی ودوان جو کہ وید بھاشیہ کے کاریہ کو بھی سندرتا سے کر سکتے ہیں۔ سبھا کے ادھیکاریوں سے میری نمر پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس طرف شیگھر دھیان دیں۔ آریہ جنتا بھی اس دشا میں اسمبھو دوش کی بھاگی ہے۔ وید کے وشے میں پرکاشت ساہتیہ کے پڑھنے کی خواہش آریوں میں بہت کم ہے۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تتو دھان میں "آریہ" نامک ماسک پتر ورشوں سے پرکاشت ہو رہا ہے۔ پرنتو اس کے پڑھنے والوں کی تعداد انیت نیون ہے۔ یہ پتر پرایہ گھاٹے میں ہی چلتا ہے۔ اس کے یوگیہ سمپادک کو اپنا بہت سا سمے گاہکوں کی سنکھیا بڑھانے میں ہی خرچ کرنا پڑتا ہے جس کا پرنام یہ ہوتا ہے کہ ویدوں کے انوشیلن کا انہیں پریاپت سمے نہیں ملتا۔ "آریہ" سفر ساہتیہ کی وستو ہے۔ اس کے سارے لیکھ پرایہ پڑھنے کے ہوتے ہیں۔ سوشیل کر پنڈت بدھ دیو جی دوارہ بہت سنت پنچ براہمن بھاشیہ اور اس کے یوگیہ سمپادک پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی کے قلم سے لکھے گئے۔ "وید اپدیش" اور "ویدوں کا راج نیتک سدھانت" بڑی یوگیتا سے لکھے گئے ہو رہے ہیں۔ "آریہ" کا وارشک مولیہ تین روپے ہے۔ تین روپے سے ودوتا پورن لیکھوں کے پڑھنے کا سو بھاگیہ پراپت ہونا کوئی کم بات نہیں ہے۔ اتنے لیکھوں کو پستک آکار میں بند ھوا کر بھی رکھا جا سکتا ہے۔ پرتیک آریہ سجن کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ "آریہ" کا جلد از جلد گراہک بنے اور وید پرچار میں سبھا کا ہاتھ بٹائے ❊

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"شُدھی کا انسانی جیون سے گہرا سمبندھ"

(از شری آتمارام جی بیری ریٹائرڈ اِی اے سی (فارسیٹ) کلانور ضلع گورداسپور)

"شُدھی" شبد کا مطلب عوام اب یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دلت جاتیوں کو وید منتروں سے پوتر کرکے آریہ ہندو جاتی میں پرولِش کرنا اور کرانا ہے۔ پرنتو اس شبد کا مطلب مہان ہے۔ مختصراً اس کے چار بھاگ ہیں ۱ شاریرک شُدھی ۲ مانسک شُدھی ۳ میدھا شُدھی ۴ آتمک شُدھی۔ جو انسان ان چاروں شُدھیوں کو پراپت کر لیتا ہے۔ وہی اِک پرلوک میں سُکھ پاتا ہے۔ شاریرک شُدھی کے لئے ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے شریر کو پوتر اور سوستھ رکھے۔ پوتر تا کے لئے پراتہ ہی بعد شوچ بلحاظ موسم سرما یا گرما جل سے اشنان کرنا۔ وستروں کو اجول رکھنا۔ مکان اور سھفان بھی اجول رکھنا بھرشٹ اور بدبودار چیزوں کو نزدیک نہ آنے دینا۔ خوشبودار سامگری اور خالص گھرت سے ردھی پوروک ہون کرنا۔ سواستھ کے لئے ویایام اور ودھی پوروک سندھیا کرنا۔ غیر موافق چیزوں سے پرہیز کرنا۔ ہلکی اور زود ہضم غذا کھانا۔ اس کے لئے اصولِ حفظانِ صحت اور چکتسا سے واقف ہونا ضروری ہے۔ بڑے بڑے عالم دیکھنے میں آئے۔ مگر چکتسا سے بالکل ناواقف ثابت ہوئے۔ وہ ہمیشہ حکیموں اور ڈاکٹروں کے محتاج رہتے ہیں۔ ہم خوشی سے ان کو عالم بی۔ اے اور ایم۔ اے کہتے ہیں چونکہ چکتسا کو عام سکولوں اور کالجوں میں دخل نہیں ہے۔ اس لئے ہر طالب علم بلکہ ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی شاریرک اُنتی اور سواستھ کے لئے پرائیوٹ طور پر اس ودیا کا ادھین کرے۔

۲ مانسک شُدھی کے لئے ضروری ہے کہ انسان ہمیشہ راستی پر عمل کرے۔ ستیہ کہے۔ اور ستیہ ہی کرے۔ استیہ سے دور رہے۔ اور کداچت کسی کام میں جھوٹ۔ مکر اور فریب کو کام میں نہ لاوے۔ خواہ ظاہرا نقصان اور دکھ نظر آوے۔ اس سے اس کا آتما شانت پسنن چت اور نربھے ہو جائے گا۔ اور اسے شریہ مارگ پر لے جائے گا۔ ستیہ کی خاطر جو شہید ہو گئے۔ وہ دنیا کے لئے اپنے خون سے راستی کا بیج بو گئے۔ اُن کے آتما کی شانتی اور نربھینتا کو قلم بیان کرنے سے عاجز ہے۔ اور دنیا میں اُن کی شہرت جاری ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ بھگت پرہلاد۔ پورن بھگت۔ حقیقت رائے دھرمی۔ گورو ارجن دیو جی۔ گورو تیغ بہادر جی۔ گورو گوبند سنگھ جی۔ مہرشی دیانند سرسوتی جی۔ سوامی شردھانند جی۔ پنڈت لیکھرام جی۔ مہاشہ رام چند جی۔ مہاشہ راجپال جی۔ نیز حکیم سقراط۔ مسیح اور گلیلیو وغیرہ ستیہ کی خاطر قربان ہو گئے۔ اور دنیا کے لئے راستی کا بیج بو گئے۔ مختصر یہ کہ جس کو اپنی جان سے ستیہ پیارا ہے۔ اس بھوساگر سے اسی کا بیڑا پار ہے۔ سیتا ماتا کو راون نے اور دروپدی کو دریودھن نے دکھ دیا۔ دھمکیوں اور پرلوبھنوں وغیرہ سے بہت کشٹ دیا۔ مگر اُن کے ستیہ میں ذرا لغزش نہ آئی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دنیا اُن کو اُن کی پوترتا کے آدھار پر یاد کرتی ہے۔ اور کرتی رہے گی۔ ستیہ کی خاطر یہ اہم جان بازی کی چند ایک مثالیں ہیں۔ سادھارن شخص بھی اگر ستیہ پر آچرن کرتا رہے۔ اپنی زبان اور ستیہ کا دھیان رکھے۔ تو وہ لوگوں میں بڑی عزت اور مانیہ پاتا ہے۔ اس کا اعتبار اور رتبہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ حال کی مثال مہاتما گاندھی ہیں۔

نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ اس زمانہ میں جھوٹ۔ مکر اور فریب بہت بڑھ گیا ہے۔ جس سے دنیا کا کام چلنے چلنے رک گیا ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں دنگہ۔ فتنہ و فساد ہے۔ لڑائی ہنگامہ اور جہاد ہے۔ عیاری۔ مکاری اور بے اعتباری ہے۔ بے حرمتی۔ بے چینی اور خوف و ہراس ہے۔ سکارن سب کا لوبھ اور لالچ خاص ہے۔ اور ان کا کارن ستیہ کا پری تیاگ ہے۔ اور ایک دوسرے کا حق دبانے کا ہی راگ ہے۔

۳ میدھا شُدھی۔ ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی بدھی کو تیز بنالے۔ ویدک ودیا کے سیکھنے یا ودوان پرشوں کی باتوں کی طرف دھیان لگائے۔ دنیا میں انسان کا فرض اولین ہے۔ کہ وہ تین چیزوں کے جاننے کا یتن کرے۔ پرکرتی۔ آتما اور اس کے اوصاف۔ پرماتما اور اس کے گن کرم سبھاؤ کے جاننے کا یتن کرے۔ یجروید کے تین اگروں کا مطلب یہ ہی ہے۔ کہ ان تین پدارتھوں کو جاننا چاہئے۔ اور ان کو ہی ستیہ کرکے ماننا چاہئے۔ جو ان کو جان لیتا ہے۔ وہی سکھ پاتا ہے۔ پرمانو پرکرتی ستیہ ہے۔ مگر اس کے مرکبات سورج۔ چاند۔ تارا گن۔ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو اور ان سے جو چیزیں بنتی ہیں۔ اجسام انسان و حیوان وغیرہ بھی سب مرکبات پرکرتی بے حس و بے حرکت اور گیان شونیہ چیزیں ہیں۔ ان کی پوجا انسان کو کبھی شانت پسنن چت اور نربھے نہیں بنا سکتی۔ اور نہ کوئی سکھ پہنچا سکتی ہے۔ بلکہ آلٹا دکھ پہنچاتی ہے۔ دھن سنتان۔ زمین۔ مکان۔ جگہ۔ دولت اور پرکرتی کے مرکبات ہیں۔ ان کے حاصل کرنے میں دکھ اور نشٹ ہو جانے پر دکھ ہی پراپت ہوتا ہے۔ ان کی پوجا استیہ کی پوجا ہے۔ استیہ قائم نہیں رہتا۔ ناش ہو جاتا ہے۔ تمام اشکال و اجسام فانی ہیں۔ اُن سے جو دکھ سکھ ہوتے ہیں۔ وہ بھی فانی ہیں۔ اس سبب فانی اجسام جن میں آتما براجمان ہے۔ فانی اجسام ذی روح اور غیر ذی روح کی پوجا اور پرستش سے توہمات و تعصبات میں پھنس کر دکھ ہی اٹھاتے ہیں۔ افسوس دنیا استیہ کی پوجا اور پرستش میں سرگرداں ہے۔ اس لئے دنیا میں تعصب۔ لڑائی۔ جھگڑا۔ فساد اور ہیجان ہے۔

۴ آتمک شُدھی تب ہی ہو سکتی ہے۔ جب کہ مندرجہ بالا تینوں شُدھیوں کو پراپت کرکے انسان ذی چت ہو کر ست چت آنند۔ ایشور۔ امر۔ اجر۔ ابھے۔ اجنما۔ انادی۔ اننت۔ اُونانی۔ سروگیہ۔ سرو ویاپک۔ سروشکتیمان۔ سرشٹی کرتا۔ دھرتا۔ جگدیش رنگیت آتما ایک ادم نہایت خوشنما و لطیف نظاروں کو دیکھ دیکھ کر من ہی من کر اس کی قدرت و شکتی پر دھیان دیتے ہوئے اپنے آپ کو کُل اس کے حوالہ کر دیتا ہے۔ اور اس کی بھگتی و پریم میں لگاتار رہتا ہے۔

یہ ہی شکشا وید میں پرماتما منشیہ مات کے لئے دیتے ہیں۔ یہ ہی الہامی کتاب منشیہ مات کے لئے ہدایت ازلی ہے۔ مہاراج منو جی ذیل کے الفاظ میں ہمارے قول کی تائید کرتے ہیں:-

"अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मन: सत्येन शुध्यति
विद्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति"

یعنی شریر کے انگ جل سے شُدھ ہوتے ہیں۔ من ستیہ (راستی) سے شُدھ ہوتا ہے۔ ودیا اور تپ سے آتما شُدھ ہوتا ہے۔ اور بدھی گیان سے شُدھ ہوتی ہے۔

نویدن

آریہ سماجوں کے پردھان اور منتریوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ پنجاب کے ہر ایک ضلع میں جیل ہیں۔ وہ کرپا کرکے جیل کے سپرنٹنڈنٹ سے دریافت کریں۔ کہ جیل کی لائبریری میں "ستیارتھ پرکاش" اور دیگر آریہ گرنتھ ہیں یا نہیں۔ اگر کسی لائبریری میں نہ ہوں۔ تو آریہ سماجوں کو آریہ سماج کی لائبریری سے جیل کی لائبریری میں جمع کروا دینے چاہئیں۔ تاکہ جو کسی کارن سے جیل میں پہنچے ہوئے ہیں۔ اگر وہ پڑھنا چاہیں۔ تو ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر کوئی آریہ سماج یہ گرنتھ لائبریری میں نہ دے سکے۔ تو مجھے لکھنے کی کرپا کریں۔ تاکہ میں کسی اور سجن سے یا سبھا سے حاصل کرکے وہاں بھیج سکوں۔

شری پنڈت وشنودت جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر ریزر پوسٹ بادرگنگا کے شبھ سنگ سے مہاشہ گوکل رام جی کا جیون چرتر آریہ اخبارات میں چھپوایا ہے۔ اس سے اس کام کی اپیوگتا کا آریہ سماجوں کو پتہ لگ جائے گا۔ اچھا ہوتا۔ اگر یہ کام اس سے پہلے ہو گیا ہوتا۔ لیکن اب ہمیں اس کو ضرور کرنا چاہئے۔

(سوامی) سوتنترانند ادھشٹاتا وید پرچار ودبھاگ۔ گورودت بھون۔ لاہور

گورُوکل کانگڑی کے برہمچاریوں کی کامیابی

لاہور۔ ۱۷ جنوری۔ گورو گوروکل کانگڑی جو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ پچھلے سالوں کی طرح بنارس ہندو یونیورسٹی میں ہندی کے انٹر یونیورسٹی مباحثہ میں ۱۵۰ روپیہ کا پہلا انعام گوروکل وشو ودیالیہ کے برہمچاری پرشوکر اور ۴۰۰ روپیہ کا تیسرا انعام برہمچاری جیند گپت نے حاصل کیا ہے۔ ان کے مجموعی نمبر دیگر تمام انسٹی ٹیوشنوں کے طالب علموں کے نمبروں سے زیادہ آئے ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کہانی

"غریب کی بیٹی"

از شری ہریہ نارائن جی

جاڑے کا دن تھا۔ کڑاکے کی سردی پڑ رہی تھی۔ کسان لوگ کچھ گنگناتے ہوئے اپنے بیلوں کے ساتھ کھیتوں کی طرف جا رہے تھے۔ بھنگ پور گانجی پور کے ایک بڑے اونچے چار منزلہ مکان کی کھلی ہوئی چھت پر کچھ چہل پہل درشٹی گوچر ہو رہی تھی۔ چار آدمیوں کے اتیرکت وہاں کوئی نہیں ہے۔ اپنی کھاٹ پر بیٹھے ہوئے ایک سجن لے جو کہ بھلے معلوم پڑتے تھے۔ اپنے نوکر کو آواز دی "راما"۔ ترنت ہی "بابوجی" کہتا ہوا نوکر سامنے آ کھڑا ہو گیا۔

اُنھوں نے کہا۔ "جا سُریش کو بلا لا"۔ نوکر ترنت وہاں سے چلا گیا۔

پاٹھک گن سمجھ ہی گئے ہوں گے۔ کہ یہ سجن کون ہیں۔ یہی سُریش کے پتا رمیش چندر جی۔ اور یہ ان کا عالیشان مکان ہے۔

تھوڑی ہی دیر کے بعد سُریش نے پروییش کیا۔ اور اپنے پتاجی کو پرنام کرتے ہوئے کہا۔ "کہئے کیا آگیا ہے؟" رمیش بابو نے کہا۔ "سُنو۔ میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں"۔ سُریش چپ چاپ ان کے پائینتوں بیٹھ گیا۔ رمیش بابو کے سر پر لوبھ کا بھوت سوار ہوا اور ساتھ ساتھ کرودھ بھی۔ وہ پہلے سے ہی آما پر کرودھت تھے۔ کارن یہ کہ اُس کے پتا نے جہیز وغیرہ ان کے انوسار نہیں دیا تھا۔ وہ بیچارے کیسے دے سکتے تھے؟ وہ تو ایک غریب آدمی تھے۔ مگر لوبھ کا بھوت بھلا اتنی جلدی بھاگ سکتا تھا۔ اب اُنہوں نے وچار کیا۔ کہ آما کو گھر سے نکال کر اپنے پتر موہن کا دِواہ ایک برابر والے دھنوان سے کریں۔ جس سے کہ کچھ پیسہ اتیادی تو ہاتھ آئے۔

اس لیے اُنھوں نے سُریش سے پیار سے کہا۔ "میری بات کا تو اُلنگھن تو نہیں کرے گا بیٹا؟"

"نہیں پتاجی"۔

رمیش بابو اب پرسنّ ہوتے ہوئے بولے۔ "بیٹا! کدا چت تم کو گیات ہوگا۔ کہ آما کے پتا نے ہم کو دھوکہ دیا۔ آج میں اسی بات پر تم سے راے لینا چاہتا ہوں۔ کیا تم میری بات مان کر اپنا دوسرا دِواہ کروانے کے لئے تیار ہو؟"

"پرنتو پھر آما کا کیا ہوگا؟"

"اس کو گھر سے نکال دوں گا"۔

"پتاجی! یدیپی میں آپ کو وچن دے چکا ہوں۔ پرنتو پھر بھی کہتا ہوں۔ کہ ایک بار آپ اس بارہ میں پھر سوچ لیں۔ کیا یہ اچھا ہے۔ کہ ایک طرف خوب گلچھرے اُڑیں۔ اور دوسری طرف ایک

جیٹھ کا مہینہ تھا۔ لو زوروں سے چل رہی تھی۔ پون دیو راستوں کو صاف کر کے وہاں سے دھول اُٹھا اُٹھا کر گھروں میں رکھ رہے تھے۔ مانو اُن کے لئے کوڑا کرکٹ رکھنے کے نمت ہی سب مکان بنے ہوئے تھے۔

سُریش چندر کے مکان میں بھی پون دیو کی کرپا کم نہیں تھی۔ دروازے اور کھڑکیاں اتیادی ادھک ہونے کے کارن اُنہیں اس گھر میں اور بھی سُبھیتا تھی۔ کواڑوں پر۔ ٹیبلوں پر۔ الماریوں پر اور پستکوں کی جلدوں پر سب جگہ گرد سے چھپی بار یک مٹی لدی ہوئی تھی۔ نوکروں پر یک جھک کر بڑھیا سوریم ایک کپڑے کا ٹکڑا لے کر صفائی کرنے میں لگ گئی۔ سُریش اس کام میں پہلے ہی آلسی تھے۔ صفائی تو ادھیہ پسند کرتے تھے۔ پر صفائی کے لئے کچھ یتن کرنا اُن کے سوبھاؤ کے وپریت تھا۔ سو کبھی کبھی اس کاریہ کے لئے نوکروں کو کہتے تک نہ تھے۔ مالک کا ایسا سوبھاؤ پا کر بھلا نوکر کیوں صفائی کرنے کا کشٹ اُٹھاویں۔ کیول پڑھنے کے کمرہ کو چھوڑ کر وہ اور کہیں دیکھنے بھی نہیں جانے دیتے تھے۔ وہ بھی اس لئے کہ ذرا بھی نوکروں کی اساودھانی دیکھنے پر وہ جھٹ سے ڈانٹنے اور پھٹکارنے لگتی تھی سا نا سا یہی بڑھیا ایک پستک لینے کے لئے اپنے سوامی کے کمرہ میں چلی گئی۔ اُس نے دیکھا کہ کاغذ اتیادی اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے ہیں۔ دھول کا تو مانو یہ کمرہ اڈہ ہو رہا تھا۔ مالکن کو صفائی کرتے دیکھ کر سب نوکر ستبدھ ہو کر سب کھڑے ہو گئے۔ اُس کے سامنے جانے کی کسی کو ہمت نہیں پڑتی تھی۔ سہسا اُس کی درشٹی نوکروں پر پڑ گئی۔ بس اب کیا تھا۔ لگی اُنہیں پھٹکارنے۔ رفو چکر ہی دیر تک کھڑے رہنے کے پشچات سب بڑھیا کی آگیا سے اور کام کرنے چلے گئے۔

وہ کاغذ اتیادی سمیٹ چکی تھی۔ یکایک اُس کی درشٹی وہاں پڑے ہوئے ایک پتر پر جا پڑی جس پر مرزا پور کی چھاپ لگ رہی تھی۔ ابھی تک لفافہ کھلا تک نہ تھا۔ اور پھر دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ وہ لگ بھگ دس دنوں سے آیا ہوا تھا۔ اپنے پتی کے ایسے آلسیہ کو دیکھ کر وہ کچھ گھرنا کرتی ہوئی اس پتر کو پڑھنے لگی۔

مرزا پور

تاریخ ——

پوجنیہ پتاجی

سادر پرنام۔ یدیپی آپ مجھے بھولے ہوئے ہیں۔ تو بھی میں آپ کے گن کو بھولا نہیں ہوں۔ شاید آپ کو ابھی تک یہ معلوم نہ ہوا ہوگا کہ میں

نے انٹرینس کی پریکشا پرتھم ڈویژن میں پاس کر لی ہے۔ اوہ! کیا لکھوں۔ ماتاجی کو اور آپ کو پرنام۔ دُکھنی کُشل ہی . . . . .

آپ کا درشن ابھیلاشی
مہیش

پتر پڑھنے کے اُپرانت وہ ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر بہت دیر تک چپ چاپ کھڑی رہی۔ اُس کے من میں نانا پرکار کی وچار ترنگیں اُٹھنے لگیں ——— سوچنے لگی۔ "پاس ہو گیا وہی سُندر مہیش۔ آہا! وہ بالک جب آما کو ماں کہہ کر پکارتا ہوگا۔ تو وہ کتنی سُکھی ہوگی۔ کتنی آنندت ہوگی۔ آہا! اُس کا من کتنا پرپھلت ہوا ہوگا۔ کیا اس سورگ سم آنند میں استری جاتی کو سوامی وِچھوڑ سے کلیش ہو سکتا ہے۔ اس دیدر کی کٹی میں آج کل کتنا آنند ہوگا؟ اور میرا راج بھون سُنسان ہو رہا ہے"۔

جہاں پہلے پتر رکھا تھا۔ وہیں پر اُسے رکھ کر بڑھیا اس کمرہ میں سے چلی گئی۔ پرنتو اُس کا چت دن بھر اسی پتر میں لگا رہا۔ رہ رہ کر وہ یہی سوچا کرتی۔ کہ آہ! بھگوان! مجھے بھی کیا دیدر تن پراپت نہیں ہوگا؟ آہا! کیسا سوشیل ہے مہیش"۔ سُریش بابو ۳-۴ دن کے لئے بنارس گئے تھے۔ اِس لئے اس چنتا کو لئے ہوئے ہی وہ دن کاٹنے لگ گئی

× × × × × × × × ×

سُریش بابو ایک دھنادیہ پُرش تھے۔ ان کے پتا رمیش چندر گانجی پور کے ایک بڑے رئیس تھے۔ ان کی زمینداری ۲ لاکھ سے بھی ادھک تھی۔ اُن کا ایک پُتر تھا۔ جو اپنے پتا کا بہت آگیا کاری تھا۔ اپنی زمینداری ہوتے ہوئے بھی رمیش بابو بڑے کنجوس تھے۔ دوسرے کا مال دھن ہڑپ کرنا ان کا بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ استو۔

اُنھوں نے اپنے پتر سُریش کا دِواہ ایک اُدجیہ گھرانہ میں کر دیا۔ کنیا کا پتا ایک خاصی تسلی بخش حالت والا منشی تھا۔ مگر بھلا کیا نہیں کرنا۔ آما کے دِواہ کے پشچات ہی بیچارے پرلوک گامی ہو گئے۔ بیچاری آما کو ماتا کے سوائے

اس گھر میں کوئی نظر نہیں آتا تھا۔ اب اُس دُکھنی کا نرواہ کرنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ جو کچھ سمپتی بچی تھی۔ وہ شادی کے قرضخواہوں کو دے دی گئی تھی۔ کیول رہا تو نا مکمل دو منزلہ مکان جو کہ آما کی شادی طے ہو جانے پر آما کے پتا نے بنواتے بنواتے روک دیا تھا۔ خیر بیچاری دُکھیا کسی طرح اپنا نرواہ اُس میں رہ کر کر لیتی تھی۔ یہ بھی تھا بھاگیہ کا چکر ——!

آما کو سسرال میں آئے ابھی ۴ مہینے ہی ہوئے تھے۔ کہ بیچاری پر بجر آ پڑا۔ سارے گھر کے کام کاج کا بوجھ تھا اوپر سے ساس اتیادی کی جھڑکی جھٹکا۔ پتی پریم تو پرنیت پڑتا تھا۔ کہ آسے جیون پرینت بھی نہ ملے گا۔ اُس بیچاری کو یہ کیا معلوم تھا۔ کہ میرے دِواہ ہونے کے پشچات مجھ پر آگھات ہوگا۔ استو۔ اُس نے کسی پرکار آپ درش کا

آریہ سماجوں کو سوچنا

سال رواں کے نو ماہ ختم ہو گئے۔ صرف تین ماہ باقی رہتے ہیں۔ اس وقت تک ۱۲۱ آریہ سماجوں کے انتہ ہو چکے ہیں جن سے آریہ پرتی ندھی سبھا کو دھرم پرچار کے لئے دھن پراپت ہوگا۔ ماہ مئی میں جبکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس ہوا تھا۔ ساڑھے پچیس ہزار روپیہ کی آمدنی بجٹ میں رکھی گئی تھی۔ لیکن ۹ مہینوں میں اس میں سے صرف ۱۰۷۹۱ روپے پراپت ہوئے ہیں۔ جو کہ سویکار کی ہوئی رقم کا نصف بھی نہیں ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں کو سوچنا دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے حصہ کا دھن بہت جلد اکٹھا کر کے سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیں۔ ان تین مہینوں میں ۱۴ ہزار روپیہ کی رقم ضرور اکٹھی ہو جانی چاہئے۔ تاکہ اگلے سال کے لئے بجٹ بنانے میں دقت محسوس نہ ہو۔

(سوامی) سوتنترانند ویدپرچار ادھشٹاتا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گرودت بھون لاہور

بیار ورو کر اس سنسار کو ہی تیاگ دے - اس ایک استری کے مرنے کا دوش آپ پر لگے گا - جی! ایک بار پھر سوچ لیجئے - اب بھی اوسر باقی " - اتنا کہہ کر مسٹر لش چپ ہو گیا - پرنتو دمیش کے ہردے پر تو ردیہ کا بوجھ سوار ہو چکا تھا - پیسہ کیا نہیں کرا دیتا - وہ ترنت مسٹر لش پر اٹھے - اور چلا کر بولے :-

نہیں مانا پڑے گا " کہتے ہوئے سور - تو میرے کام میں بہت آکشیپ کرنے والا اپادی اتیادی نامعلوم وہ کیا کیا بک گئے -

مسٹر لش لاچار تھا - ووش تھا - کیا کہہ سکتا تھا - خر یہی کہہ اٹھا - کہ " جو آپ کی اچھیا " ۔

گھر سے اخراج

ہائے بھاگی اُما - سب آفت اسی پر آئی - بیچاری اچھی طرح گھر سے نکال دیا گیا - وہ روتی گئی - اس نے کہا - " پتا جی! میں داسی کی طرح رہ لوں گی - پرنتو پر ایسا انیائے نہ کیجئے " ۔

پرنتو اسے کہیں بھی شرن نہ ملی - آخر وہ اپنے میکے چلی - پرنتو اسے وہاں بھی شرن نہ ملی - اکسی کا دل اس ابھاگی پر نہ پگھلا - مگر نہ پگھلا - انت میں وہ میرزا پور میں کسی پرکار رہنے لگی - بیچار جگہ کے کپڑے اتیادی سی لیا کرتی - اناج پیس لیا کرتی - اور اس سے جو کچھ ملتا - اسی پر سنتوش کرتی - اسی پرکار وہ اپنے دن ونیت کرنے لگی ۔

× × × ×

دوسرا وواہ

رمیش نے اپنے پتر کی دوسری شادی کر لی - مسٹر لش پتا کے مرنے کے پیچھے الہ آباد میں اپنی نو وواہتا پربھا کے ساتھ سکھ پورک رہنے لگا - پربھا بڑی سوشیل ہردیہ تھی - وہ شکشت بھی خوب تھی - وہ پتر اُما کے ایک ماتر پتر کا تھا - جو کہ اس سمے پندرہ ورش کا تھا - اُما کے پتر ہونے کی سوچنا مسٹر لش پاس کو مل چکی تھی - پرنتو انہوں نے اس کی تنک بھی پروا نہ کی ۔

مہیش نے بڑا ہونے پر پتا کا حال جاننے کا انورودھ کیا - اور اسے معلوم کر لیا - اور انت میں وہ پتر لکھا ۔

پربھا پھر اس کمرہ میں آئی - اور اس پتر کو لے جا کر اس نے پتی کو دکھایا - اور اتر دینے کے لئے کہا پرنتو انہوں نے کوئی دھیان نہ دیا - وہ بولی - " آپ اُما کو تنخا مہیش کو بلا لیجئے - مہیش اب میٹرک پاس کر چکا ہے - اب وہ یہیں کے کالج میں آگے پڑھے گا " ۔

" مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں " ۔

" اچھا " وہ نراشا کے شبد میں مسکراتی ہوئی بولی - اس نے ترنت ہی ایک اُپائے سوچ لیا - دوسرے دن کھانا نہ کھایا - بھوک ہڑتال کی - مسٹر لش پربھا کو من میں پیار کرتے تھے - اس کی بات سمجھ ہوئی لم

بودھ دھرم اور ہندو دھرم ایک ہی ہیں

(سیٹھ جُگل کشور جی برلا جی کا بھاشن)

کاشی کے پاس سارناتھ میں بودھوں کے لئے جو دھرم شالہ بنائی گئی ہے - اس کے ماہورجی دوارہ اُدگھاٹن کے سمے سیٹھ جُگل کشور جی برلا نے نمن لکھت بھاشن دیا - (ایڈیٹر)

پوجیہ مانیہ سبھاپتی جی تھا دیویو اور سجنو! آج سے لگ بھگ ۲۵۰۰ ورش پہلے جبکہ دھرم میں گلانی آ گئی تھی - اور لوگ اگیان وش ایرشا - دویش تھا انیک دُرگنوں میں پھنس گئے تھے بھگوان بدھ نے الو کمپا کے وشی بھوت ہو کر

پرم سکھ کی پراپتی کا مارگ دکھانے کے لئے سنسار میں وچرن کرو ۔

بھگوان بدھ کے بتائے ہوئے پنچ شیل یہ ہیں :-

۱ - ہنسا نہ کرنا ۔

۲ - چوری نہ کرنا ۔

۳ - مِتھیا بھاشن کرنا ۔

۴ - مدھیہ پان نہ کرنا ۔

۵ - برہمچریہ کا دھارن کرنا ۔

بھگوان بدھ کا بتایا ہوا آریہ اشٹانگک مارگ اس پرکار ہے :-

۱ - پوتر دھارنا ۲ - پوتر سنکلپ

۳ - پوتر وچن ۴ - پوتر کرم

۵ - پوتر جیوکا ۶ - پوتر اُدیوگ

۷ - پوتر سمرتی ۸ - پوتر دھیان

اسی پرکار اہنسا - ممتا اور واسنا کا تیاگ اور انیک پرکار کے اپدیش اس سمے کی پرچلت بھاشا میں دئے تھے - یہ سب اپدیش پالی بھاشا کے " دھرم پد " آدی بسد گرنتھوں میں ودیمان ہیں تب سے ہی یہ پوتر سارناتھ کی بھومی دیش ودیش کے بودھوں اور بہت بھگتوں کے لئے اور تھ

پہلے پہل اسی سارناتھ کی پوتر بھومی پر جو اس سمے " رشی پتن " کے نام سے پرسدھ تھی - پانچ بھکشوؤں کے سنمکھ " دھرم چکر پرورتن " سُتّ " آریہ " اشٹ انگک مارگ تتھا پراچین آریہ دھرم کا اس پرکار اپدیش دیا تھا ۔

" चरथ भिक्खवे चारिकम्
बहुजन हिताय बहुजन
सुखाय ।

ارتھات اے بھکشوؤ! بہت جنوں کے ہت تتھا سکھ کے لئے اور ان کو جنم مرن ذرا ویادھی روپی کلیشوں سے چھڑانے کے نمت نروان روپی

۲ اور ایک استری نے اپنی بھوک ہڑتال دوارہ پتی کو ہرا دیا - اس تھوڑے سے سمے میں لکھا پر پورن

دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور میں نیا داخلہ

ودیالیہ ہذا کا داخلہ شروع ہونے والا ہے - آریہ سماج کی سیوا اور ویدک دھرم پرچار کی لگن رکھنے والے نوجوانوں کے لئے یہ نادر موقع ہے - آریہ پرشوں سے نویدن ہے - کہ اگر انہیں کسی ایسے نوجوان کا پتہ ہو - تو اسے ودیالیہ میں بھیج سکتے ہیں - شرائط حسب ذیل ہیں :-

۱ - امیدوار ۱۸ سال سے کم عمر کا نہ ہو - اچھی صحت اور قد و قامت کا مالک ہو ۔

۲ - ورڑھ آریہ سماجی - ذہین - سوشیل اور سداچاری ہو ۔

۳ - سنسکرت میں وشارد یا پراگیہ کی یوگیتا رکھتا ہو - جنہوں نے سنسکرت کے امتحان نہیں پاس کیا - وہ بھی درخواست بھیج سکتے ہیں ۔

۴ - سنسکرت کی اس یوگیتا کے ساتھ انگریزی فارسی جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی ۔

ودیالیہ میں عربی کی تعلیم کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے - جو آپ کو دوسری جگہ نہیں ملے گا -

امیدوار اپنی درخواستیں چھپے ہوئے فارم پر بھیجیں - جو ودیالیہ سے مل سکتا ہے - مزید واقفیت کے لئے ودیالیہ کی نیماولی (پراسپیکٹس) ملاحظہ فرماویں - ودیالیہ کی پریکشائیں ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء سے شروع ہوں گی - ہر قسم کی خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں ۔

(سوامی) سوتنترانند آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ - گورودت بھون - لاہور

سنترکوٹی آریہ دھرمیوں کے لئے ایک تیرتھ بن گئی تھی - سینکڑوں ورش پرینت یہ استھان آریہ دھرم کا پردھان کیندر بنا رہا - ورتمان سمے بنارس ہندو وشو ودیالیہ کی بھانتی سارناتھ کے وشو ودیالیہ میں بھارت تتھا چین آدی دیشوں کے چھاتر ودیا ادھین کے لئے آتے تھے - یہاں سے پڑھ کر سنسار میں وہ گیان کا پرکاش پھیلاتے تھے - کنتو پیچھے سمے میں پارسپرک ایرشا - دویش اور پرمادتتھا آلسیہ آدی درگنوں کے کارن بھارت کی اونتی کے ساتھ ساتھ یہ وشو ودیالیہ بھی نشٹ ہو گیا - یہاں تک کہ سینکڑوں ورش سے اس استھان کے مہاتم کو ہم لوگ ایک پرکار سے بھول سے گئے تھے - حال میں کچھ ورشوں سے اس استھان کی کھدائی ہونے پر پھر سے لوگوں کا دھیان اس اور وشیش طور پر آکرشت ہونے لگا تھا جس کے پھل سوروپ " مولگندھ کُٹی وہار " اناگارک دھرم پال کے ادیوگ سے یہاں پر بھگوان بدھ کا مندر - ایک پستکالیہ اور بھکشوؤں کے رہنے کے لئے کچھ کٹیائیں بن گئی تھیں - تب سے لنکا - چین - جاپان اور برما آدی دیشوں سے آنے والے یاتریوں کی سنکھیا بھی بڑھنے لگ گئی - کنتو استھان ابھاو کے کارن اور نگر سے دور پڑ جانے کے کارن یہاں پر ہمارے ان یاتری بھائیوں تتھا پوجیہ بھکشوؤں کے ٹھہرنے کے لئے کچھ اسوبدھا دکھائی دے رہی تھی - اس لئے دھرم شالہ کا بنایا جانا آوشیک سمجھا گیا ۔

میرے پوجیہ پتا جی کی آگیا پچھلے سال ہی اس کا یہ کو آرمبھ کرنے کی تھی - کنتو سنیوگ وش کچھ ولمب ہو گیا تھا - ہرش کا وشے ہے کہ آج پوجیہ پنڈت مالویہ جی مہاراج کے کر کملوں دوارا اس دھرم شالہ کا شلا روپن کیا جا رہا ہے ۔

سمبھو ہے - اگلے سال تک یہ دھرم شالہ بن کر تیار ہو جانے لگی - جس میں سینکڑوں یاتری گن ٹھہر سکیں گے - آشا ہے - کہ اس دھرم شالہ دوارہ یاتریوں کی خاطر خواہ سیوا ہو گی - نیز سنسار کے آریہ دھرمیوں کا پارسپرک بھراترِی بھاو سمبندھ بھی بڑھتا رہے گا ۔

ہندو لوگ بھگوان بدھ کو اپنا اوتار مانتے ہوئے بھی ان کے اپدیشوں تتھا اپنے بودھ بھائیوں کے سمبندھ میں بہت کم جانکاری رکھتے ہیں یہ ہمارے لئے کھید کی بات ہے - ہمیں یہ سمرن رکھنا چاہئے کہ دیش کال کی پرستھتی کے کارن رینی رواج اور دیشی بھاشا کی کچھ اوپری باتوں کو چھوڑ کر دھارمک درشٹی سے بودھ - سکھ - سناتن دھرمی - جین اور آریہ سماجی اسی مہان آریہ دھرم کے انگ ہیں - اس بھراترِی بھاو کے ساتھ ملتے رہ کر پرسپر ہم تو بھگتی اور پریم کو بڑھاتے رہنا چاہئے - جس سے ہمارا اور سنسار کا منگل ہوتا ہے - کیونکہ سناتن آریہ دھرم ہی کی اُنّتی ہونے پر ہی کیول بھرنگ واوی دوسرے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ اپدیشکوں کا ریاست حیدرآباد سے بلا وجہ اخراج

شری مہاتما نارائن سوامی جی کا اعلان

نئی دہلی - شری مہاتما نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت پریس کو دیا ہے :-

حالانکہ اب ریاست حیدرآباد کے آریہ سماجی مندروں میں آریہ سماج کے پرچار کی آزادی حاصل ہے - تاہم ہمارے مطالبات کی ابھی بہت سی ایسی مدات موجود ہیں - جن کا ہم نے اپنی گزشتہ عرضداشتوں میں بھی ذکر کیا تھا - جن کی جانب حکومت نظام کو مذہبی غیر جانبداری کا ثبوت پیش کرنا ہنوز باقی ہے - اور جس کا تمام آریہ جگت کو تشویش کے ساتھ انتظار ہے ؛

ہمارا یہ مطالبہ کہ آریہ سماج کے بعض اپدیشکوں کے داخلہ کے خلاف پیشتر جو احکام امتناعی صادر کئے گئے ہیں - ان پر کسی معقول ٹربیونل سے نظر ثانی کرائی جائے - مندرجہ ذیل مثالوں سے پبلک پر بخوبی ظاہر ہو جائے گا - کہ آریہ سماج کے اپدیشکوں کو ریاست حیدرآباد کے اندر کن کن مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا - اور ان کے ساتھ کس قدر بے انصافی کی گئی ؟

پنڈت چندر بھانو کی جلاوطنی

پنڈت چندر بھانو جی جو کہ تقریباً دو سال تک حکام ریاست کو شکایت کا کوئی موقع دیئے بغیر ریاست کے اندر آریہ سماج کے پرچار کا کام کرتے رہے - ۱۷ ستمبر ۱۹۳۳ء کو اچانک جلاوطنی کا نوٹس تعمیل کیا گیا - اس کے کچھ ہی دنوں کے بعد ریاست حیدرآباد کی نمائندہ آریہ کمیٹی کے سرکردہ ممبران پر مشتمل ایک بورڈ نے حکومت نظام کے پولیٹیکل ممبر سے ملاقات کی - اور ان سے یہ دریافت کیا کہ پنڈت چندر بھانو جی جیسے بے گناہ اپدیشک کے خلاف جلاوطنی کا حکم کس لئے صادر کیا گیا ؟

ممبر موصوف نے جواب دیا کہ پنڈت جی کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے - وہ اس بنا پر نہیں کی گئی - کہ وہ ایک آریہ سماجی ہیں - بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت ہند کے پاس سے اس مطلب کی رپورٹس موصول ہوئی تھیں - کہ پنڈت جی ایسے لوگوں اور انجمنوں سے تعلق رکھتے ہیں - جو کہ حکومت کے تختہ کو الٹنا چاہتی ہیں - اسی لئے ان کو ریاست سے جلاوطن کر دیا گیا ہے - ریاست کی پولیس کو نہ ہی ان کے خلاف اور نہ ہی آریہ سماج کے خلاف کوئی شکایت ہے - چنانچہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو شری آریہ سارودیشک سبھا نے حکومت ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے سکرٹری کے پاس ایک مراسلہ بھیجا ہے - جس میں حکومت نظام کے پولیٹیکل ممبر کے مذکورہ بالا جواب کی جانب توجہ مبذول کرائی گئی - اور اس امر کی پرزور تردید کی گئی - کہ پنڈت چندر بھانو جی کا سیاسیات سے کوئی تعلق ہے ؛

حکومت ہند نے اس معاملہ کو ریزیڈنٹ حیدرآباد کے سپرد کر دیا - انہوں نے منتری جی کو جواب دیا - کہ پنڈت چندر بھانو جی کو ریزیڈنٹ کی شکایت یا تجویز کی بنا پر نہیں - بلکہ حکومت نظام کے ہی فیصلہ کی بنا پر جلاوطن کیا گیا ہے - انہوں نے بھی کہا کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے لئے حکام ریاست سے کچھ نہیں کہہ سکتا - لہذا یہ معاملہ پھر حکومت نظام کے روبرو پیش کیا گیا - اور یہ واضح کیا گیا کہ پنڈت چندر بھانو جی قطعی بے گناہ ہیں - جس کو حکومت ہند اور حکومت نظام دونوں تسلیم کر چکی ہیں - نیز یہ مطالبہ کیا گیا کہ اب ان کے ساتھ انصاف کیا جائے ؛

باین ہمہ حکومت نظام نے نہایت ہی مایوس کن جواب دیا - حکومت نے لکھا کہ چونکہ اس کے بارہ میں انقطاعی فیصلہ ہو چکا ہے - اس لئے وہ اس پر دوبارہ غور کرنے سے معذور ہے ؛

پنڈت رامچندر جی دہلوی کا معاملہ

میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ کیا معقولیت اور انصاف کا یہی تقاضا تھا - اس طرح پنڈت رام چندر جی دہلوی کو بلا کسی وجہ کے ریاست سے نکل جانے کا حکم دیا گیا - جس سے حیدرآباد کی پبلک بخوبی واقف ہے -

یہ محسوس کیا جاتا ہے - کہ چونکہ آریہ سماجی اپدیشک اپنی اہلیت قابلیت عمدہ اور موثر تقریروں نیز اپنے سنجیدہ طور و اطوار کے ذریعہ ہندوؤں مسلمانوں اور عیسائیوں کے دلوں پر یکساں طور پر حاوی ہو جاتے ہیں - وہ اس طرح ... [illegible] ... کے مراتب ... [illegible] ... ان کو ... ریاست سے نکل جانے کا حکم دے ...

ہندی ہی بیروزگاری کا ازالہ کر سکتی ہے

(از شری راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری - بڑودہ)

اس سال بمبئی اور بڑودہ پرانت میں سخت برفانی ہوا چلنے سے فصلوں کو بھاری نقصان ہوا ہے - ایک یا دو ماہ کے بعد بمبئی اور گجرات پردیش میں قحط سالی نمودار ہو جائے گی - لیکن کیا کرنا ہے پنجاب یا بنگال میں اس سال قحط نہیں ہوگا - بھارت ورش ایک بڑا اعظم ہے اگر ایک سال راجپوتانہ میں قحط پڑے - تو دہلی پرانت میں قحط نہیں ہوتا - ان سچی ... جس پرانت میں قحط پڑے - اس پرانت کے سفید پوش بیروزگار شریف اشخاص کو ہی نہیں بلکہ مزدور پیشہ لوگوں اور ہریجنوں تک کو بھی معمولی ہندی جو ایک ماہ کے سیکھنے سے سفر کرنے والے انسان کو بلاشبہ بنا سکتی ہے - سیکھ لینی چاہئے - ناگری حروف تو آٹھ دن میں سب لوگ سیکھ سکتے ہیں - کارن یہ کہ سب سے سہل لپی ہے - اور ایک ماہ کے اندر معمولی پرائمری کی پہلی کتاب پڑھنے سے سیکھ سکتا ہے - اور بول چال کی مہارت حاصل کر سکتا ہے -

واضح ہو کہ افریقہ میں جبکہ آج کل مزدوروں کی ضرورت نہیں - اور بھارت کے ایک کے لوگ اکال اور بے روزگاری کی دشا میں افریقہ جانے کے دروازے جب بند پائے ان کو ایک ماہ میں ہندی سیکھ کر بھارت کے کسی بھی پرانت میں جہاں کہ اس سال قحط نہ ہو - جا کر روزگار پیدا کر سکتے ہیں - بہت سے زیادہ غریب ہریجنوں کے خاندان خاص کر معمولی ہندی سیکھ لینے کے بعد گزشتہ چند سالوں میں پنجاب گئے ہیں - اس وقت روٹی کما کر کھاتے ہیں - اور بے روزگار لوگوں کو ہندی سیکھنے کے مالی لابھ بتلا رہے ہیں بنگال کے وہ غریب جو سفید پوش ہیں - آج کل اگر ہندی سیکھ لیں - تو ان ہزاروں ہندوؤں کے لئے یو - پی اور پنجاب میں کافی روزگار موجود ہے - پس سب پرانتوں کے بیروزگاروں اور غریبوں تک کو آپت کال کا دھرم سمجھ کر ہندی بھاشا سیکھ لینے کی ضرورت ہم نے ظاہر کر دی ہے ؛

آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور کا
واحد ماہوار باتصویر آرگن
"بلیدان" (ہندی)
سالانہ چندہ عہ ممالک غیر سے ۲½ شلنگ
ایک کاپی ۲؍ سپیشل نمبر ۴؍
شہید دھرم مہاشہ راجپال کی چھٹی برسی کے موقع پر
شاندار ۱۰۰ صفحات کا زیر ادارت پنڈت ستیہ کام جی ودیالنکار
سپیشل نمبر اپریل ۱۹۳۵ء میں شائع ہوگا
۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء تک چندہ بھیجنے والوں کو انعامات دئے جائیں گے
اس لئے نیچے لکھے پتہ پر خط وکتابت کریں
مینیجر بلیدان راجپال اینڈ سنز لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ایک دِلچسپ کھوج پُورن لیکھ ——— (خاص "پرکاش" کے لئے)

(جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ)

"بھارتیہ سماج میں پردہ"

کب کیوں اور کس کے دوارہ پرچلت ہوا؟ اس کے لئے ذمہ دار اسلام ہے

(لیکھک شری ہنسی علاو لپوری پریمی - گُرو دت بھون - لاہور)

سماجک کریتیاں اور اُن کی ہتیا :-

بھارتیہ سماج میں جہاں بال ودواہ برِدھ ودواہ ان میل ودواہ ودھوا ین وغیرہ نانا پرکار کی کریتیاں ہیں۔ وہاں پردے جیسا شاپ بھی سماج پر نہ جانے کن گناہوں کے پرنام روپ میں بیسویں صدی میں بھی موجود ہے۔ یہ بات سرو سادھارن کے دوارا سویکرت ہے کہ وہ دنشٹ یا جاتی جیسے سماجک کریتیوں کے کیڑے گھن کی طرح کھا رہے ہوں۔ اُنتی کا وچار بھی نہ کریں۔ اسی بات کی سچائی کا مہاتما گاندھی نے برسوں کانگرس کے سنچالن کرنے اور کاریہ کرنے کے انتر انوبھو کیا ہے۔ اور اُسی کارن وہ راج نیتک کاریوں سے پرتھک ہو گئے ہیں۔ اور اپنی کاریہ شکتی سماجک کریتیوں کو دُور کرنے کی اور لگائی ہے اس بات کی سچائی کا مس میو نے اپنی پُستک مدر انڈیا میں بھارتیہ سماج کا بھیانک چتر کھینچ کر اچھا کرایا ہے۔ اس نے بھارتیہ سماج کو سماجک درشٹی کون سے ہی دیکھا اور دکھایا ہے۔ اُسے چھدرانویشی کہیں یا کچھ اور پرنتو یہ ماننا پڑے گا کہ جب تک بھارتیہ سماج کی یہ دُردشا رہے گی اُنتی کے سوپن لینا ویرتھ ہے۔

پردہ کیا ہے :-

یہ بتانا اُس کو اپنے یتھارتھ رُوپ میں شبدوں میں چترن کرنا کٹھن ہے۔ جو بھی میں یا انیہ کوئی لیکھک کبھی اس کے ورنن کرنے کا پریتن کرتا ہے۔ تو یہ سمجھئے کہ اُس کا کتھن کیول لیکھک کے وچار اور کوتی کی کلپنائیں ماتر ہیں۔ پرنتو اس کو پُورن رُوپ سے یا تو پردے میں رہنی والی استریاں ہی بتا سکتیں ہیں۔ یا ڈاکٹر یا سوشل سدھارک جنہیں اِس کے جاننے یا سمجھنے کی آدشیکتا ہے۔ یورپین وِدوان Mr Frank Lenwood کے کتھن انوسار جیسا کہ اُس نے اس وشیہ میں اپنی پُستک Social Problems and the East میں لکھا ہے :-

What seclusion means it is impossible to picture here. All should read chapter IV by Mrs Urquhart in the "Goal of India" The diseases of body and of spirit directly due to seclusion, the ignorance, the emotionalism and the dumb conservatism of the purdah are known only to those who have the right to go behind it, women doctors and missionaries

(See page 92)

ہاں جو کچھ آج پرایہ دیکھنے میں آتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جو استریاں اپنے اور پرائے پرشوں سے گھونگھٹ نکالتی ہیں یا برقعہ لیتی ہیں۔ اُس کا اُدیش یہ ہے۔ کہ اُن کے مُکھ کو کوئی دیکھ نہ پاوے۔ اور اودھ میں گھونگھٹ تو نہیں نکالتیں اپنتو برقعہ لیتی ہیں۔ اور گھروں سے باہر اکیلی نہیں جا سکتیں۔ اس پرتی بندھ کا نام پردہ ہے اور یہ مسلمانوں میں ادھک اور ہندوؤں میں کم کیا جاتا ہے۔ یہ کیا ہے۔ یہ سماج رُوپی شریر کو دِنوں دن دُربل بنانے کے لئے مہا تاک روگ ہے۔ استریوں کو اُن کے پراکرتک ادھیکاروں سے وِنچت کرنے کی ان ادھیکار چیشٹا ہے۔ پردہ دوسری سماجک کریتیوں کا اُتپادک ہے۔ پردے سے بال ودواہ ودھوا پن اُتپادی اُتپن ہوتے ہیں۔ یدی اس کریتی کو سب کریتیوں کی ماں کہا جائے تو انوچت نہ ہوگا۔ اِن کریتیوں کا پرتی بمب دیکھنا ہے تو ان لکھت شبدوں میں دیکھئے :-

There is no greater curse to a race than the seclusion of women and the system of early marriaige which always tends to accampany it

(Page 90)

پردہ کیوں کیا جاتا ہے ؟

یہ سادھارن بات ہے۔ کہ اناچار اور دبھچار نہ ہو اس لیے تاکہ نہ کوئی پر پرش استری کو دیکھے اور نہ ہی کوئی چھیڑچھاڑ ہی کرے۔ اسی بات کو لے کر جب انگریز اور بھارتیہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان ادسروں پر یورپین سینٹیک ہوتے ہیں۔ اور بھارتیوں کا آدھا انگ پردے کے اندر ہی چھپا رہتا ہے۔ اُس کی اوربیں ایک جھانکی لینا بھی سوپن ہے۔ کیول پرش ہی اُس سمیہ اُپستھت ہوتے ہیں۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ بھارتیوں کے دلوں میں یہ بات بیٹھی ہوتی ہے کہ یورپین اُن کی استریوں پر کُدرِشٹی ڈالتے ہیں۔ تو کیوں نہ انگریز اس کو دیکھ کر یہ پرنام نکالیں کہ بھارتیہ پرش بھی اُن کی استریوں کے پرتی ویسے ہی بھاؤ رکھتے ہیں۔ ایک انگریز لیکھک نے جو ... کرتا ہے۔

وہ یہ ہے۔ کہ اُس کے وچار میں ایسے سدھانت کے پرشوں سے گھریلو جیون میں مترتا نہیں گانٹھنی چاہیئے۔ دیکھئے وہ لکھتا ہے۔

At ordinary receptions in north India where Europeans meet Indians, there will be present men with their women, but of Hindus and Moslems only men. This is tolerable so long as the intercourse is formal and no further. If the Indian judges that no other man can look at his wife without unworthy thoughts, the European draws the inference, surely with some reason that the Indians may harbour similar thoughts towards the European women he meets; men of such principles be argues are not men to be invited to the intimacy of European haves, (Page 92)

پرنتو اس وشے میں ہمارے بھائی کو بھرم ہوا ہے۔ کارن یہ ہے کہ بھارت میں یہ رواج ہے کہ اپنے ابھیاگت سمبندھیوں کے سواگت کے لئے پرش ہی ہوتے ہیں استریاں نہیں پرنتو اب یہ رواج اُن گھروں میں جو پاشچاتیہ سبھیتا سے پربھاوت ہیں ہوتا جاتا ہے۔ ہاں سچ ہی ہے کہ استریوں کو چار دیواری میں بند رکھنے کا اُدیش اُتسمبھ ہے۔ جو اُس نے سواگت کے سمیہ اُٹھنے والے بھاووں کے وشے میں بتلایا ہے۔ اس کے دوارہ بھاووں کو اُتیجنا ملتی ہے۔ پردہ کیوں کیا جاتا ہے۔ اس کا اُدیش وہی ہے۔ جو پہلے بتایا جا چکا ہے۔ کہ پر پرش پرائی استری کو نہ دیکھے۔ اور نہ کوئی چھیڑچھاڑ اُس کے سمبندھ میں کرے۔ ارتھات پردہ دبھچار کے روکنے کا سادھن سمجھ کر کیا جاتا ہے۔ پرنتو یہ اُدیش پُورا ہو رہا ہے دیکھنا یہ ہے :-

پردہ دبھچار روکنے کا سہایک نہیں بلکہ بڑھنے کا سادھن ہے۔

آج جس قدر گناہ اور دبھچار پردے کی اوٹ میں ہو رہے ہیں وہ اور کہیں نہیں۔ سچ پوچھئے تو پردہ ہی دبھچار کا پردھان کارن ہے۔ برقعوں میں پرش استریوں سے ملتے ہیں اور اناچار کرتے ہیں۔ مندر گھروں میں اُن پردہ نشیں ودھواؤں کا لوک اور پرلوک بگاڑا جاتا ہے۔ پردے میں اُن سے ہی دبھچار ہوتا ہے۔ جن کو سادگی اور پوترتا کا اُدیش دیا جاتا ہے۔ اور یہ کرتوتیں کرنے والے ہیں کون ودھوا کا دوسرا ودواہ کر دینے کی بات کو سن کر دھرم کی دُہائی مچانے والے۔ دھرم کے ٹھیکیدار۔ پردے میں بدمعاشی کے اڈوں کے مہنت۔ اپنی ودھواؤں کے سگے سمبندھی۔ جب بیچاری کو گربھ رہ جاتا ہے۔ تو اُس کو گھر سے نکال دیا جاتا ہے۔ وہ مہری دوار یا کانشی جو پوتر تیرتھ استھان مانے جاتے ہیں۔ اُن میں آج دبھچاروں کے اڈے بنے ہوئے ہیں جا کر گربھ گراتی ہیں۔ لاکھوں جیووں کی ہتیا کی جاتی ہے۔ آج وہی تیرتھ استھان جو کبھی دھرم استھان تھے۔ گناہوں کے پراشچت اور دبھچاریوں کی ایجنسیاں بنی ہوئی ہیں۔ یہاں سینکڑوں ودھوائیں اپنا مان اور دھرم نشٹ کرتی ہیں۔ اپ مرن کی اور بلاتکار کی گھٹنائیں عام ہوتی ہیں۔ یہ پردے میں ہونے والے بھینکر اُتپات ہیں۔ جو دوا روگ کو دُور کرنے کے لئے استعمال میں لائی گئی تھی۔ وہی دوا روگ کو ادھک بڑھانے میں سہایک پرتیت ہو رہی ہے۔

پردہ کب اور کیسے جاری ہُوا۔

اب یہ بات جاننے کی آدشیکتا ہے۔ کہ پردہ بھارتیہ سماج میں کب اور کیسے جاری ہُوا۔ اتہاس کے پڑھنے سے گیات ہوتا ہے۔ کہ رامائن اور مہابھارت کال تک پردہ کہیں نہیں تھا۔ اور نہ ہی دبھچار تھا بلاتکار آدی بھینکر گھٹنائیں ہی ہوتی تھیں۔ سچ کہتا ہے وہی لیکھک کہ جس قدر ہم استری کو پرش سے سماجک جیون سے دور رکھیں گے اور اس وچار سے کہ وہ بھی بندھ ہو جائے۔ تو جتنا پرنتو اس اُدیش ہوگا۔ ... ادھک دُردشا اس سمبندھ میں دیکھنے میں آئے گی :-

It is all illuminating to find that essential immorality is worst where there is most attempt to prevent

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کا کام کیوں شتھل پڑ گیا ہے؟

(از شری منگت رائے جی ہیڈ ماسٹر آریہ سکول کوٹ سلطان (بہاولپور))

آریہ سماج کو کاریہ کرتے ہوئے بہت عرصہ گذر چکا ہے۔ پرنتو اس قدر روپیہ خرچ کرنے پر بھی کوئی خاص ترقی نہیں ہو رہی۔ ہاں اتنا ضرور ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج کا منتری اخبارات میں لمبے چوڑے مضمون دے دیتا ہے کہ فلاں آریہ سماج نے یہ کام کیا ہے اور وہ کام کیا ہے۔ دراصل نتیجہ کچھ اچھا نہیں ہوتا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ آریہ سماج کے ممبر بڑے پرشارتھ سے مہرشی دیانند کا سندیش دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر وہ یہ نہیں سوچتے کہ ہمارا اپنا عملی جیون کیسا ہے۔ جو سوسائٹی یا جو انسان دوسروں کا شکشک ہونا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے لازم ہے کہ وہ خود اپنے جیون کو اُسی سانچہ میں ڈھالے۔ جو دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ یدی وہ خود نامکمل ہے۔ تو وہ دوسروں کو سمجھانے کا ادھیکاری نہیں۔ خود ماس کھاتا ہے اور دوسروں کو کہے کہ تم ماس نہ کھاؤ۔ تو یہ مورکھتا نہیں تو اور کیا ہے۔ آجکل کئی آریہ سماجوں کے اندر یہ ایک بڑی گراوٹ آ گئی ہے۔ خاص کر چھوٹے چھوٹے قصبوں میں، سروسمتی سے یا کثرت رائے سے آریہ سماج کا پردھان یا منتری اُسے بنا لیتے ہیں جو آریہ سماج کو ادھک دان یا چندہ دیتا ہو۔ اب یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ اِس پد کا ادھیکاری بھی ہے۔ یا کہ نہیں جہاں بھی جاؤ یہی شکایت ہے کہ آپ کے منتری اور دوسرے سبھاسد ایسا کام کرتے ہیں۔ تو ہم کیوں نہ کریں۔ کہنے والے ایسا کہنے میں حق بجانب ہیں۔ تو اول، اول ہمیں اِس کمزوری کو دُور کر دینا چاہئے۔ کہ کسی آریہ سماج کے اندر کوئی ایسا ادھیکاری نہ ہو جو کسی ویسنہ میں گرفتار ہو۔ ورنہ دوسرے لوگ اُس کی برائیوں کو لے کر ساری سوسائٹی کو لانچھن لگائیں گے۔ خاص کر پرتشٹھت پد پر کوئی ایسا شخص نہ رکھا جاوے۔ ہمیں ایسی کمزوری کو معمولی تصور نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کو رفع کرنے کی طرف فوری توجہ دینی چاہئے آریہ سماج کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ اُن ممبروں کو پرتشٹھت پد سے ہٹا دیوے۔ جو کسی ویسنہ میں گرفتار ہوں۔ مثلاً ماس کھانا۔ شراب آدی پینا۔ حقہ نوشی وغیرہ وغیرہ۔ یہ آچار ایک آریہ سماجی کے نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اُسے آریہ کہنا چاہئے۔ جہاں سوسائٹی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے سبھاسدوں کی اِن خرابیوں کو دُور کرے۔ وہاں ہر ایک ممبر کا بھی فرض ہے کہ وہ کوئی ایسا کام نہ کرے۔ جس کے کرنے سے سوسائٹی پر دھبہ آ جاوے ؛

دوسری بات جو اس سے بھی ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ تقریباً ہر ایک آریہ سماج نے اپنے زیر تصرف سنستھائیں کھول رکھی ہیں۔ مگر اُن سے جتنے فائدہ کی امید کی جاتی ہے۔ وہ نہیں ہو رہا۔ وجہ یہ ہے کہ ہماری موجودہ تعلیم ہی کچھ اور ہے۔ آریہ سماج کا اپنے سکول اور پاٹھشالائیں کھولنے کا مدعا یہ تھا کہ قوم کے بچے بچیاں اور ویدک دھرم کی اشاعت میں ہر وقت تیار نظر آئیں۔ مگر اُن کے جیون میں یہ پورتن آنے تو کیسے آتے۔ جب کہ تمام کی تمام تعلیم مغربی طریق پر دی جاتی ہے۔ طلبا کا سارا کا سارا ٹائم انگریزی۔ حساب اور اُردو میں ہی گذر جاتا ہے۔ اگر یونیورسٹی میں لازمی مضمون ہیں تو یہی ہیں۔ اگر سکولوں میں ہیں تو یہی ہیں۔ مگر ہندی بھاشا۔ دھرم شکشا اور سنسکرت کی طرف کوئی خاص توجہ دی ہی نہیں جاتی۔ جن کے پرچار کی خاطر اِس قدر روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے۔ اور کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک ضروری بات ہے کہ اندر جلد از جلد یہ پورتن لانے کی ضرورت ہے۔ جس کام کے لئے کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ اُس کی اشاعت کی طرف توجہ دی جاوے۔ موجودہ طریقہ تعلیم کے اندر تبدیلی کی جاوے۔ ہندی بھاشا کو پہلی جماعت سے ہی شروع کر دیا جاوے۔ اور لازمی مضمون قرار دیا جاوے۔ دھرم شکشا کے لئے کافی وقت ہو۔ اُس میں صرف سندھیا سکھا دینا ہی کافی نہیں بلکہ اُس کے ارتھ بھی بتائے جاویں۔ ہر ایک بات میں طلبا کے اندر جاتی سیوا کی سپرٹ پیدا کی جاوے۔ آریہ سماج کے ست سنگ میں حاضر ہونے کے لئے بچوں کو تاکید کی جاوے۔ پھر دیکھیں کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اور آریہ سماج کے ست سنگ میں کتنی حاضری ہوتی ہے۔ یہ بات تب مکمل ہو سکتی ہے۔ جب کہ ہر مدرس یہ مصمم ارادہ کر لیوے کہ وہ ہر ایک بات میں طلبا کو آریہ سدھانت کی بات بتائیگا اگر یہی اُردو پڑھانے والا اُستاد اگر کسی بڑے آدمی کے جیون چرتر کا سبق پڑھا رہا ہے۔ تو اُس کے ساتھ اپنے بزرگوں کی اچھی اچھی باتوں کے ساتھ مقابلہ کرتا جائے۔ تاکہ لڑکوں کو اپنے بزرگوں سے پوری پوری واقفیت ہو جاوے۔ ہر ہفتہ سکول میٹنگ میں لڑکوں کا بحث مباحثہ کرایا جاوے۔ اور مضامین بحث مباحثہ حسب ذیل ہوں تو آریہ سماج کا پرچار ہو سکیگا۔ مورتی پوجا کھنڈن۔ مرتک شرادھ کھنڈن۔ نیوگ کی ہانی۔ مسئلہ اعمال و تناسخ

گرام پرچار کی آوشیکتا :-

آریہ سماج کے کام میں ترقی نہ ہونے کی تیسری وجہ یہ ہے۔ جس کے متعلق میرے بہت سے بھائی خامہ فرسائی کر چکے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ آریہ سماج کو گراموں میں پرچار کرنا چاہئے۔ جب تک گاؤں گاؤں اور قصبہ قصبہ میں مہرشی دیانند کا پیغام نہیں پہنچایا جائیگا۔ تب تک مکمل طور پر آریہ سماج کامیاب ہونا کٹھن ہے۔ بستیوں میں آریہ سماج کو پرزور کام کرنا چاہئے۔ دیہاتیوں کے اندر بہت ہی شردھا ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ ہی نئی چیز کے پانے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ میرے چشم دید واقعات ہیں۔ کہ بستیوں کے ہندو لوگ ... اُن پڑھ برہمنوں سے بہت تنگ آ گئے ہیں۔ وہ اب سدھانتوں کو چاہتے ہیں۔ مگر انہیں ہر وقت تاریکی ہی نظر آتی ہے۔ کیونکہ اُن کے اندر مدتوں سے دھرم چلے آتے ہیں۔ وہ دُور کیسے ہوں؟ جب تک اُن کے اندر مکمل طور پر پرچار نہ کیا جاوے۔ برہمنوں سے کیوں تنگ ہیں؟ اِس کے بھی کئی خاص کارن ہیں۔ مثلاً برہمن شادی کو بر ادھر اُدھر سے بہت سا روپیہ بٹور لیتے ہیں۔ دوسری تکلیف جو لوگوں کو برہمنوں سے ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کے مر جانے پر بھی برہمنوں نے متوفی کے سمبندھیوں پر بہت سی پابندیاں لگائی ہوئی ہیں۔ پھر لوگ تب ہی برہمنوں کے پھندوں سے چھوٹ سکتے ہیں۔ جب اِن کے نزدیک آریہ سماج نکھشتری جا کر کام کرے۔ اِس لئے ہر آریہ سماج کو چاہئے کہ وہ اپنا روپیہ ویدپرچار پر لگائے۔ تاکہ آریہ جاتی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آریہ سماجوں کا اکٹھا کیا ہوا دھن یدی اِس مقدس ویدبانی کے پھیلانے کے کام نہ آیا تو کس کام آئے گا؟ سارا سنسار آریہ تب بن سکتا ہے۔ جب کہ آریہ سماجوں کا اکٹھا کیا ہوا دھن اِس طرف خرچ ہووے۔ اِس لئے ہر آریہ سماج کو چاہئے۔ کہ اپنے زیر گراموں میں باقاعدہ پرچار کرانے کا انتظام کرے ؛

آریہ برادری کا قیام :-

چوتھی بات جو میں عرصہ سے محسوس کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ آریہ سماجوں میں بھی فرقہ داری بہت حد تک پہنچ چکی ہے۔ جب تک آریوں کی ایک متحدہ جماعت نہیں بن جائے گی۔ تب تک آریہ سماج کا کام وسیع پیمانہ پر نہیں ہوگا۔ آریہ سماج کے دو دھڑے ہو چکے ہیں۔ گورُوکل سیکشن اور کالج سیکشن۔ یہ تفریق مجھے بہت حد تک بری معلوم ہوتی ہے۔ میں تو یہی کہوں گا کہ جس طرح بدھ مذہب اور جین مذہب کی گراوٹ کا ایک باعث یہی فرقہ داری تھا۔ اِسی طرح آریہ سماج کے کام میں کمی آ جانے کی ایک وجہ بھی سمجھ لینی چاہئے۔ جب دونو دھڑے آریہ سماج کے بعد تک مہرشی دیانند جی کو مانتے ہیں۔ اصول ایک ہیں تو پھر علیحدگی کے کیا معنی؟ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ اِس میں آریہ سماج کی بہتری کا کون سا راز پنہاں ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ... دونو پارٹیوں کے اُپدیشک پہنچ جاویں۔ تو پھر دیکھئے کہ وہ ایک دوسرے کو کیسی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگر کالج پارٹی کے اُپدیشکوں کو وید پرچار کے لئے گوروکل پارٹی سے کچھ ادھک دان دیا جائے تو گوروکل پارٹی والے برا مناتے ہیں۔ اور ٹھیک اِس کے الٹ اگر گوروکل پارٹی کو زیادہ دان دیا جاوے تو کالج پارٹی والے برا مناتے ہیں۔ اور بعض اوقات تو یہاں تک نوبت پہنچتی ہے۔ کہ ایک دوسرے کی برائی کرنا ہی پرم دھرم سمجھتے ہیں۔ اِس لئے اِس تفریق کو دُور کرنے کا ہر آریہ سماج کو وچار کرنا چاہئے۔ کہ کس طرح پھر دونو سیکشن ایک بن سکتے ہیں۔ تاکہ ایک متحدہ طاقت سے آریہ سماج کا کام وسیع ہو جاوے ؛

انت میں میں ہر آریہ پرش سے بنتی کرتا ہوں کہ وہ اِن باتوں پر غور کرے۔ اور اِن کے سدھار میں ہر آریہ سماج کی جنرل میٹنگ میں یہ ریزولیوشن پیش کرے کہ :-

(۱) کوئی ایسا ممبر آریہ سماج کا پردھان یا منتری نہ بنایا جائے جو ماس بھکشک یا کسی ویسنہ میں گرفتار ہو۔

(۲) آریہ سکولوں میں ہندی جماعت اول سے لازمی قرار دی جاوے۔ بالفرض پہلی جماعت سے شروع نہ ہو سکے تو دوسری جماعت سے تو ضرور شروع کر دینی چاہئے۔ سکولوں کے موجودہ طریقہ تعلیم کو بدل دینا چاہئے۔ طلبا کی رُچی زیادہ تر ہندی و مذہبی تعلیم کی طرف لگائی جاوے ؛

(۳) ہر مہینہ میں آریہ سماج اپنے نزدیک والے گاؤں یا قصبہ میں اُپدیشک کے پرچار کا انتظام کروائے۔

(۴) اِس فرقہ داری یعنی آریہ سماج کی تفریق پر غور کرے۔ کہ کس طرح یہ دونو پارٹیاں ایک متحدہ جماعت بن سکتی ہیں ؛

آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی کا اکیسواں سالانہ جلسہ :-

کلاچی ۱۷ جنوری۔ آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کا اکیسواں سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا سندھ بلوچستان لاہور کی طرف سے مسٹر امرناتھ اُپدیشک و آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور کی طرف سے مہاشہ ہری چند بھجنیک پدھارے تھے۔ کل چندہ کی میزان ۱۱۶۷۰ روپیہ تک پہنچی۔ جس میں ۳۷۰ روپیہ نقد اور ۳۰۰ روپیہ کے قریب وعدے ہوئے ؛

منڈن سنسکار :-

۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء کو اتوار کے دن جی۔ آر۔ مشر ماہر ویٹرنری کے سپتر بھارت بھوشن کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے سماستہ میں آریہ سماج سماستہ کے پروہت پنڈت رام کرشن جی نے کرایا۔ اِس اوسر پر اِشٹ مترُوں کو پرتی بھوجن دیا گیا۔ ۔۔ روپیہ پنڈت جی کو دکھشنا دی گئی۔ اور تین روپیہ آریہ سماج کو دان دیا گیا ؛

(دا) میں چند سابق منتری آریہ سماج ڈیرہ گوپی پور

ملتان اور منٹگمری کی آریہ سماجوں سے نویدن

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پرچار میں زیادہ آسانی پیدا کرنے کے لئے منڈل سسٹم جاری کیا ہے۔ چنانچہ پنجاب کے تمام اضلاع کو مختلف منڈلوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ جہاں ایک یا دو ضرورت کے مطابق اپدیشک مقرر کر دئے جاتے ہیں۔ ملتان اور منٹگمری کے اضلاع کا ایک منڈل بنایا گیا ہے۔ جس میں تقریباً ۲۵ آریہ سماجیں شامل ہیں۔ اس منڈل میں ماہ نومبر سے پہلے شری پنڈت ہرپال جی اپدیشک مقرر تھے۔ نومبر کے بعد سبھا نے اپنے پردھان الوسار شری پنڈت رام سروپ جی کو پرچار ارتھ نیت کر دیا۔ اس وقت تک پنڈت جی مفصلہ ذیل سماجوں پر پرچار کر چکے ہیں:-

۱ چیچہ وطنی ۲ میاں چنوں ۳ چک ۳۹/۱۲ ایل ۴ چک ۹۶/۱۲ ایل ۵ چک ۹۷/۱۲ ایل ۶ چک ۹۵/۱۲ ایل ۷ چک ۹۱/۱۲ ایل ۸ گوروکل ملتان ۹ کروڑ پکا ۱۰ میلسی ۱۱ وہاڑی ۱۲ کسمسر ۱۳ بوریوالا ۱۴ عارف والا ۱۵ قبولہ ۱۶ پاکپٹن اور ۱۷ منٹگمری۔

آپ کے پرچار کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ جن آریہ سماجوں میں کمزوری آ گئی تھی۔ ان میں اب جاگرتی پیدا ہو چکی ہے۔ اور وہ سماجیں اب باقاعدہ روزانہ۔ ہفتہ واری اور ماہواری ستسنگ کرتی ہیں۔ مشکلات کے کارن جن سماجوں نے گزشتہ کئی سالوں سے اپنے وارشک اتسو منانے بھی بند کر دئے تھے۔ اب وہ انہیں منانے کی تیاری کر رہی ہیں۔ اس لئے مذکورہ بالا آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے سالانہ جلسوں کی تاریخیں سبھا سے خط و کتابت کر کے ابھی سے طے کر لیں۔ تاکہ سبھا ان سماجوں میں اپنے یوگیہ اپدیشک بھیجنے کا انتظام کر سکے۔ ساتھ ہی نویدن ہے۔ کہ پنڈت رام سروپ جی کا ہیڈ کوارٹر چیچہ وطنی ہے۔ اس لئے ضلع ملتان اور ضلع منٹگمری کی جملہ آریہ سماجوں سے التماس ہے۔ کہ ان میں سے جس سماج کو اپنے ہاں یا اپنے گرد و نواح میں پرچار کرانے یا سنسکار کرانے کی ضرورت ہو۔ وہ بندہ سے بپتہ ذیل پر خط و کتابت کرے۔ پنڈت جی فوراً اطلاع ملنے پر وہاں پہنچ جائیں گے۔

نویدک:- دیسراج پریم منتری آریہ سماج چیچہ وطنی

اردھ شتابدی مہوتسو

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی

استھان:- میدان پریڈ متصل مندر گوری شنکر

جلوس } ۲۵ جنوری ۱۹۳۵ء کو دن کے تین بجے مندر آریہ سماج بازار سے آرمبھ ہو کر نئی سڑک چاندنی چوک دریبہ کلاں ایسپلینڈ روڈ سے ہوتا ہوا واپس اسی راستہ سے آ کر آریہ سماج مندر کے سمیپ سماپت ہوگا۔

پروگرام:-

۲۵ جنوری ۱۹۳۵ء

صبح - آریہ سارودیشک سبھا کی جنرل سبھا کا میٹنگ ساودھارن ادھیویشن پنڈال میں ہوگا

بعد دوپہر - (آریہ سماج چاوڑی بازار کا) جلوس ۳ بجے سائنکال سے ۹½ بجے تک۔

۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء

صبح - ۷½ سے ۸ بجے تک ہون یگیہ

۸ " ۸½ " " اوم کے جھنڈے کا ادگھاٹن۔ اور گوروکل اندرپرستھ کے برہمچاری گن جھنڈے کا ابھی وادن کریں گے

۸½ سے ۱۱ بجے تک اپ نیم سنشودھن سمیلن مہاتما نارائن سوامی جی کی صدارت میں ہوگا۔

بعد دوپہر ۱۲½ سے ایک بجے تک بھجن

ایک " ۲½ " " سادھو سمیلن

۲½ سے ۴½ بجے تک گرام پرچار سمیلن زیر صدارت سوامی سوتنترانند جی

۴½ سے ۶½ بجے تک راشٹر بھاشا سمیلن زیر صدارت پنڈت نکی رام جی شرما

رات - ۷ سے ۷¾ بجے تک گوروکل اندرپرستھ کے برہمچاریوں اور کنیا گوروکل ڈیرہ دون کی برہمچارنیوں کے سنسکرت میں بھاشن۔

۷¾ سے ۸½ بجے تک کماری شانتا دیوی سناتکہ کنیا گوروکل ڈیرہ دون کا بھاشن

۸½ سے ۹½ بجے تک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ آچاریہ گوروکل کانگڑی کا بھاشن

۹½ سے ۱۰½ بجے تک مہاتما نارائن سوامی جی کا بھاشن

۲۷ جنوری ۱۹۳۵ء

صبح - ۷½ سے ۸ بجے تک ہون یگیہ

۸ " ۸½ " " بھجن

۸½ " ۹½ " " اپدیش سوامی سوتنترانند جی

۹½ سے ۱۱½ بجے تک آریہ یووک ودیارتھی کانفرنس زیر صدارت پروفیسر رامدیو جی گورنر کنیا گوروکل ڈیرہ دون

بعد دوپہر ایک سے ۱½ بجے تک بھجن

۱½ سے ۲½ بجے تک ویاکھیان از شریمتی چندر پربھا دیوی جی سناتکہ کنیا گوروکل ڈیرہ دون

۲½ سے ۲¾ بجے تک بھجن برہمچاریان گوروکل اندرپرستھ

۲¾ سے ۳¾ تک ویاکھیان از مہاشہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور

۳¾ سے ۴ تک بھجن

۴ " ۵ " ویاکھیان آچاریہ رامدیو جی گورنر کنیا گوروکل ڈیرہ دون

رات - ۷ سے ۸ تک بھجن از برہمچاری گوروکل اندرپرستھ

۸ سے ۹ تک ویاکھیان پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار

۹ سے ۱۰ تک ویاکھیان سوامی سرودانند جی

۲۸ جنوری ۱۹۳۵ء

دوپہر ۱۱ سے ۳ تک آریہ مہیلا سمیلن

۴ " ۶ " شدھی سمیلن

۶ " ۸ " شاردا ایکٹ سمیلن

۸ " ۱۰ " سماج سدھار سمیلن زیر صدارت ڈاکٹر بھگوان داس جی (بنارس)

۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء

۱۱ سے ۳ تک آریہ مہیلا سمیلن

۴ " ۶ " "کیا وشو شانتی کے لئے دھرم کی آوشیکتا ہے؟" کے وشے پر بحث

رات - ۷ سے ۹ تک کوی سمیلن "بھارت نواسی جو ہے ہمت نہ ہارئے"

۹ سے ۱۱ تک سنگیت سمیلن

۳۰ جنوری ۱۹۳۵ء

صبح - ۶½ سے ۱۰ تک دھرم سمیلن زیر صدارت پنڈت رامچندر جی دہلوی - وشے "سرشٹی اتپتی" اس وشے پر پنڈت گنگا پرشاد جی ایم اے اپادھیائے لیکچر دیں گے۔ (مولانا عمر الدین ودیارتھی) عیسائی پادری مقرر ہیں - لالہ جوالا پرشاد جی سناتن دھرم - پنڈت گنگا پرشاد جی شاستری سکھ دھرم کے وشیوں پر لیکچر دیں گے

۳۱ جنوری ... جینیوں اور سناتن دھرم سے شاستر ...

"کلجگی رشی نمبر" کے بعد نئی شرارت

آریہ سماجک جگت کی طرف سے "سناتن دھرم پرچارک" امرتسر کے "کلجگی رشی نمبر" کے جس میں رشی دیانند پر کمینہ۔ بے بنیاد اور شرانگیز حملے کر کے ان کی بدترین توہین اور انتہائی دلآزاری کی گئی ہے۔ اب میں "آریہ ویر" نے جوابی "پورانک سناتن دھرم نمبر" نکال کر نہایت سنجیدگی سے آریہ سماج - آریہ سدھانتوں اور رشی دیانند پر کئے گئے حملوں کا جواب دیا ہے۔ اس میں کسی رشی منی یا اوتار کی توہین نہیں کی گئی ہے۔ جہاں "کلجگی رشی نمبر" جھگڑا بازی - گالی گلوچ اور رشی دیانند پر کمینہ حملوں کا پلندہ ہے۔ وہاں "آریہ ویر" کا "پورانک سناتن دھرم نمبر" آریہ سماج کے ودوانوں کے ٹھوس اور عالمانہ جوابی مضامین کا مرقع ہے۔ مگر پھر بھی کچھ سناتن دھرمی فضول پراپیگنڈا کر کے ریزولیوشن پاس کر رہے ہیں۔ اور سناتن دھرمی اخبار "سناتن دھرم پرچارک" امرتسر وغیرہ نہایت شرانگیز مضامین لکھ کر سناتن دھرمیوں کو بھڑکا رہے ہیں۔ اور مزید نمبر اسی قسم کے شائع کرنے کے اعلان نکال رہے ہیں۔ جو غالباً "کلجگی رشی نمبر" سے بھی بڑھ کر شرانگیز اور آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں کے تعلقات کشیدہ کرنے والے ہوں گے۔

اس لئے میں ان چند سطور کے ذریعہ ذمہ دار سناتن دھرمیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس نئی شرارت کو روکیں۔

اب "سناتن دھرم پرچارک" اور "جاگرتی" "پورانک سناتن دھرم نمبر" کے خلاف واویلا کرتے ہوئے آریہ سماج کے خلاف نمبر نکالنے کا اعلان کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ جو ہو سکتا ہے۔ وہ سناتن دھرمی بھائی بخوبی جان سکتے ہیں۔ اس لئے وہ اس شرارت کو بند کرائیں۔ اور "سناتن دھرم پرچارک" کے ایڈیٹر کو سرزنش کریں۔ کہ وہ "کلجگی رشی نمبر" جیسے بیہودہ نمبر نکال کر رشی دیانند کو گالیاں دینے اور دیگر کمینہ حملے کرنے سے گریز کرے۔ گورنمنٹ کو بھی اس طرف دھیان دے کر اس شرارت کو روکنا چاہیے۔ اور "سناتن دھرم پرچارک" وغیرہ کی طرف سے ہونے والی شرارت کو بند کرانا چاہیے۔

(بلراج آریہ - لاہور)

بوقت خط و کتابت اپنا پتہ صاف لکھا کریں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج کالاباغ کے سماچار

۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء کو لوہڑی کے روز مہاشہ درگا داس جی کے گھر ہون یگیہ کیا گیا۔ سب آریہ سماجی بھائیوں نے مل کر سندھیا اور پرارتھنا کی۔ اور حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا۔ اسی طرح ہر اتوار کو باری باری آریہ سماج کے ممبروں کے گھر میں ہون یگیہ کیا جاتا ہے جس میں دیویاں بھی شامل ہوتی ہیں۔

۲ مہاشہ خان چند جی کلرک ریلوے محکمہ ماڑی انڈس نے اپنی کنیا کا نام کرن سنسکار آریہ سماج مندر کالاباغ میں کروایا۔ اس اوسر پر کالاباغ شہر کے بھی بہت سے بھائی تشریف لائے۔ پنڈت گورودت جی نے سنسکار کروایا۔ تعداد حاضرین ایک سو کے قریب تھی۔ بہت سی دیویاں بھی شامل ہوئیں۔ حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا۔

(منتری آریہ سماج کالاباغ)

آریہ سماج لال کڑتی راولپنڈی کا چناؤ

آریہ سماج لال کڑتی بازار راولپنڈی کا سالانہ چناؤ بتن پر کار ہوا ہے:-

پردھان ڈاکٹر الیشر داس جی + اپ پردھان مہاشہ سیوک رام جی + منتری مہاشہ رام لال آریہ + اپ منتری مہاشہ ہنس راج جی + خزانچی مہاشہ منگت رام جی + لائبریرین مہاشہ رگھبیر داس جی + منیجر آریہ پتری پاٹھشالہ لالہ رام پرشاد جی + منتری آریہ پتری پاٹھشالہ مہاشہ جگن ناتھ جی +

ان کے علاوہ مہاشہ پیارے لال جی اور مہاشہ الیشر داس جی بہل انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے۔

آریہ سماج لال کڑتی بازار راولپنڈی کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-اور ۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء بروز شکر، سنیچر اور آیت ہونا قرار پایا ہے۔

(رام لال آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

گوروکل پوٹھوہار میں داخلہ

گوروکل پوٹھوہار چوہا بھگتاں میں اس سال وارشک اتسو کے موقع پر بیس نئے برہمچاری داخل کئے جائیں گے۔ وارشک اتسو ۱۵-۱۶-اور ۱۷ مارچ ۱۹۳۵ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ نئے برہمچاریوں کی فیس آٹھ روپیہ ماہوار ہوگی۔ پڑھائی گوروکل کانگڑی ہردوار کی پہلی پانچ شرینیوں کے مطابق ہوگی۔ ایڈوانس ۲ ماہ روپیہ ماہوار کے علاوہ مبلغ چالیس روپیہ داخلہ کے ہوں گے۔ بھوجن، وستر اور پٹھنگ وغیرہ کا خرچ گوروکل کی طرف سے ہوگا۔ درخواستیں ادھشٹاتا گوروکل پوٹھوہار چوہا بھگتاں کے نام پر آنی چاہئیں۔

دیپالپور آریہ سماج کو دان

عرصہ تین سال سے مہاشہ لالہ پرمیشوری داس جی کی کوشش سے آریہ سماج مندر کے واسطے سفید زمین خرید کی جا کر ... سبھا پنجاب لاہور کے نام ...

آریہ سماج سیالکوٹ کی ڈائری

۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء بروز آیت آریہ سماج سیالکوٹ کے سپتاہک ست سنگ کے بعد آریہ سماج کے خزانچی لالہ گیان چند جی کے مکان پر آپ کے سپتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی انوسار ہوا۔ اس شبھ اوسر پر لالہ جی نے ۳ روپیہ آریہ سماج سیالکوٹ۔ ۲ روپیہ رشی لنگر۔ ۲ روپیہ پنڈت جی کو اور ۸ آریہ سماج کے سیوکوں کو دان دئے۔

اس کے بعد سب آریہ بھائی اور بہنیں لالہ برکت رام جی کے مکان پر گئے۔ وہاں پر لالہ برکت رام جی نے اپنے سپتر کے نام کرن سنسکار پر ۲ روپیہ آریہ سماج سیالکوٹ ایک روپیہ پنڈت جی اور ایک روپیہ آریہ سماج کے سیوکوں کو دان دیا۔

۱۴ جنوری ۱۹۳۵ء بروز سوم ساڑھے چھ بجے سے ساڑھے سات بجے تک آریہ سماج کے مندر میں ست سنگ ہوا۔ جس میں بھجن۔ اوم کا جاپ سندھیا اور پرارتھنا کے بعد پنڈت دیوان چند جی نے وید منتر کی ویاکھیا کی۔ اس کے بعد ہون ہوا۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء بروز منگل ساڑھے چھ بجے سے ساڑھے سات بجے تک آریہ سماج مندر میں ست سنگ ہوا۔ جس میں پرارتھنا۔ سندھیا بھجن اوم کا جاپ۔ وید منتروں کی ویاکھیا۔ ہون۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

۱۶ جنوری ۱۹۳۵ء بروز بدھ کو لالہ سندر داس جی ٹیچر آریہ ہائی سکول کے مکان پر ہفتہ واری ست سنگ ہوا۔ لالہ جی نے ایک روپیہ آریہ سماج اور ایک روپیہ آریہ ہائی سکول کو دان دیا۔

۱۷ جنوری ۱۹۳۵ء بروز ویر پراتہ ساڑھے آٹھ بجے لالہ گیان چند جی اگروال گنج والے کے سپتر کا منڈن سنسکار ویدک ریتی انوسار ہوا۔ لالہ جی نے ایک روپیہ اور دو عدد لوہے کے ہون کنڈ آریہ سماج کو دان دئے۔

۱۸ جنوری ۱۹۳۵ء بروز شکر لالہ بالمکند جی سابق ٹیچر آریہ ہائی سکول کی سپتری یشودھا دیوی کا وواہ لالہ اننت رام جی اگروال منیجر دی پائنیر سپورٹس لمیٹڈ بمبئی برانچ کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ اس اوسر پر آریہ بھائی اور بہنیں اور اپنی جاتیوں کی بہت سی دیویاں آئی ہوئی تھیں۔

۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء بروز سنیچر حسب معمول پراتہ سماج مندر میں ۶ بجے سے ... تک ست سنگ ہوا۔

(منتری سماج ہذا)

تھی۔ لیکن آج تک مندر تعمیر نہیں ہو سکا تھا۔ ایشور کی کرپا سے آج اسی مہاتما کو پرماتما نے ہمت دی اور انہوں نے بڑی فراخدلی سے اپنی سورگیہ دھرم پتنی کی یاد میں خوبصورت مندر بنا کر دیا ہے۔ ہم سب پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ پرماتما لالہ پرمیشوری داس صاحب کھنہ سنگھڑہ نواسی کو اس اُتم دان کا اُتم پھل دیں۔ مندر کا پرویش سنسکار ۳ فروری کو ہونا نشچت ہوا ہے۔

دہلی آریہ سماج کا پروٹسٹ

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی نے اپنے ایک عام اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا:-

"آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا یہ عام جلسہ سب انسپکٹر پولیس کمالیہ کی اس کارروائی کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ جو اس نے آریہ سماج کمالیہ کے پربھات سنکیرتن کو بند کر دینے میں کی ہے۔ حکام اعلیٰ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ تھانیدار کی اس کارروائی کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔"

چونیاں میں "اوتارواد" پر شاستر ارتھ

یہاں "اوتارواد" پر آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کے مابین ۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء کو بوقت دو بجے بعد دوپہر شاستر ارتھ ہوا۔ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک پنڈت کنج لال جی شاستری ایک طرف اور مہاشہ کندن لال جی آریہ منتری آریہ سماج چونیاں دوسری طرف تھے۔ پنڈت کنج لال جی شاستری مہاشہ جی کے ایک سوال کا جواب بھی نہ دے سکے۔ ایک ہی بیان بار بار دہرا کر کہنے لگے کہ اگر اس میں لفظ "اجائما" نہ ہو تو بے شک دو۔ تو یہ بتا چنانچہ دھرم شاستر میں سے دکھلا دیا گیا۔ اس پر پنڈت جی لاجواب ہو کر دم بخود رہ گئے۔ سارا پنڈال رشی دیانند کی جے کے نعروں سے گونج اٹھا۔

آریہ سماج ملتان کی شوک سبھا

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان کی سادھارن سبھا سماج کے پردھان لالہ سدانند کے پوتے نبی لالہ سوم ناتھ کے چھ سالہ لڑکے کی بے وقت موت پر اظہار افسوس کرتی ہے۔ اور سورگباشی کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرتی ہے۔ نیز لالہ سدانند جی اور ان کے پریوار سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

سٹار آف انڈیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ

سٹار آف انڈیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور ان چند ہندوستانی بیمہ کمپنیوں میں سے ایک ہے جنہوں نے تھوڑے عرصہ کے اندر کافی ترقی کی ہے۔ اس بیمہ کمپنی نے اس قلیل عرصہ میں اپنی بلڈنگ بنا لی ہے۔ اور سہ ماہی ویلیوایشن میں معقول بونس دیا ہے۔

کمپنی مذکور نے ہمیں نئے سال کا ایک نہایت ہی خوبصورت کیلنڈر بھیجا ہے۔ جو وہ اپنے پالیسی ہولڈروں میں مفت تقسیم کر رہی ہے۔ کیلنڈر کے اندر جو فوٹو ہے۔ وہ بتاتی ہے۔ کہ کس طرح یہ بیمہ کمپنی ایک یتیم بچے کے سر پر ہاتھ رکھ رہی ہے۔ یہ نظارہ نہایت ہی قابل دید ہے۔

آریہ سماج گرلی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گرلی پراگپور کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ نیز آریہ سماج ڈیرہ گوپی پور کا سالانہ جلسہ بھی بڑی شان سے منایا گیا۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

(منیجر)

وئید حکیم بنجا...

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال موجد بال جیون گھٹی کی نادر و نایاب کتاب **مجربات تلسی** کا بغور مطالعہ کریں تو آپ بلاشک و شبہ ویدک و حکمت طریق علاج اور ترکیب ادویات کے اچھے خاصے ماہر ہو کر اپنی اور دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے لگ جاویں گے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ سے ویدوں، حکیموں، ڈاکٹروں کی مانند گھر بیٹھے عزت کے ساتھ سیکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے۔ اس میں قواعد دواسازی کے اصل اصول بڑی وضاحت کے ساتھ درج ہیں اور مرد، عورتوں، بوڑھوں، بچوں، جوانوں کی سر سے پاؤں تک کی ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے نایاب مجرب نسخے لکھے گئے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہو کر اشرفیوں کے فائدے دکھلاتے ہیں قیمت فی کتاب مجلد ... دولت کا ڈھیر۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر ایک اردو خوان اور دیہاتی صنعت و حرفت سے مالامال بنا دیتا ہے قیمت ...

المشتہر منیجر ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے متعلق ایک نویدن

(از شریمتی پنڈت ڈاکٹر کرشن کماری جی شرما پردھان آریہ سماج مصوری)

...نے "پرکاش" ۲۱ اکتوبر ...ء کے صفحہ ۵ پر زیر عنوان "...سبھا کی اردھ شتابدی" ایک ...منجانب آچاریہ رام دیوجی ...آچاریہ جی ان مہانوبھاؤں ...سے ہیں۔ جنہوں نے اپنے دانش۔ جانی اور آریہ سماج ...کے لئے اپنا جیون ارپن کر دیا ہے۔ یہی کارن ...کہ ان کے لیکھ ہیں اور ان کی بانی میں سنتے ہیں۔ ...چاہیں۔ وہ کرا سکتے ہیں۔ اور جس کام کے لئے ...اپنے ...روپیہ چاہیں۔ کیول ایک ہمدردی لیکھ سے اکٹھا ...سکتے ہیں +

...آپ نے اپنے مندرجہ بالا لیکھ میں آریہ سماج کی ...کے لئے جو سادھن بتائے ہیں۔ ان کے ملنے ...پر عمل کرنے اور ان پر دھیان دینے سے آریہ ...کو کبھی بھی گریز نہیں ہو سکتا۔ دلیش اور جاتی کی ...کے لئے جو ایک سب سے بڑا سادھن ہے۔ وہ ...ابھی تک آچاریہ جی کے نقطۂ نگاہ سے بہت دور رہا ...ہے۔ آریہ سماج نے سکول کھولے۔ آریہ کنیا پاٹھشالائیں ...کھولیں یتیم خانے کھولے اور گوروکل کھولے ۔

ان سب کے باوجود ایسے پرش اور دیویاں ان ...میں سے پیدا نہیں ہو سکیں۔ جو عیسائی دیویوں کی طرح کافی قربانی کر سکیں۔ ہم آریہ سماجی سیوک دعویٰ ...کرتے ہیں۔ کہ ہم نے عیسائیوں کے پرچار میں کافی ...رکاوٹ ڈالی ہے۔ جن لوگوں نے بھارت ورش کے ...بہت سے پرانتوں میں بھرمن کیا ہے۔ وہ بتا سکتے ہیں۔ کہ عیسوئیت کا پرچار کم نہیں ہے۔ جن دنوں ...پلیگ۔ زوروں پر تھی۔ اور شہروں میں روزانہ بے شمار اموات ہوتی تھیں۔ اس سمے کی میں بے شمار مثالیں پیش کر سکتا ہوں۔ کہ لوگ بیماروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ پتا تک اپنے بیمار بچوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مُردوں کو جلانے کی بجائے اٹھانے والے نہ ملنے کے کارن دریاؤں میں بہا دیا گیا۔ جس ہنسک کا ثبوت ہندوؤں نے اس سمے دیا۔ وہ آریہ اور ہندو جنتا پر ہمیشہ کے لئے ایک بدنما دھبہ رہے گا۔

میں نے یہ واقعات سی۔ پی۔ پنجاب اور دیگر پرانتوں میں اپنی آنکھوں دیکھے ہیں۔ جہاں ہندو ڈاکٹر اس سمے لالچ کے مارے روپیہ کمانے کے خیال میں تھے۔ وہاں عیسائی مشنریوں نے ان کی سچے ہردے سے سیوا کر کے اپنی عیسوئیت کا پرچار کیا۔ اور لوگوں کو دل کھول کر عیسائی بنایا۔

ایک کنبہ بلکہ غریب کنبہ بستر پر بیمار پڑا ہے۔ ہم بیماروں کو کہتے ہیں سادم کا دھیان کرو۔ آپ کا کلیان ہوگا۔ دوسری طرف عیسائی آتے ہیں۔ ان میں سے بے شمار مرد ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ وہ دوائی دیتے ہیں۔ اور خوب سیوا کرتے ہیں۔ ان کی اس سیوا کا پربھاؤ ہمارے تحفظ اودم کے مقابلہ میں بہت اچھا پڑتا ہے۔ مصوری میں بیوپیٹ ہزلر ...کی ...سے ...گرجا کے ...پادری

ہیں۔ ان کے خانساماں کی لڑکی کو ٹب دق ہو گیا۔ پادری صاحب نے مجھے علاج کے لئے بلایا۔ جب میں ان کی کوٹھی میں پہنچا۔ تو میں دیکھ کر حیران ہوا کہ پادری صاحب نے اس مریضہ لڑکی کو عین اپنے کمرہ کے ساتھ عمدہ جگہ دی ہوئی ہے۔ اور پادری صاحب کی ماتا اور اُن کی دھرم پتنی خوب سیوا کر رہی ہیں +

اب دوسری طرف ہندوؤں کی طرف دھیان دیجئے گھر سے ودھوا استری یا لڑکی بھاگ جائے۔ مسلمان اغوا کر کے لے جائے۔ پڑوس میں کوئی بیمار ہو جائے۔ کوئی غیر آدمی باہر سے آ کر مر جائے کوئی دھیان ہی نہیں دیتا۔

جو لوگ لدھیانہ (پنجاب) کے نام سے واقف ہیں۔ وہاں جا کر دیکھیں۔ کہ ایک اکیلی ولیتی ڈاکٹر مس براؤن نے بوڑھا اور سے لے کر بڑھاپے تک کس قدر کام کیا ہے! لاکھوں روپیوں کی عالیشان عمارات میلوں لمبے رقبہ میں کھڑی کر دی ہیں۔ خود پھٹے پرانے کپڑے پہنتی ہے۔ اور صبح ۴ بجے اٹھ کر پرماتما کی بھگتی کرتی ہے۔

جو روپیہ فیسوں اور اپریشن وغیرہ سے کمائی ہے۔ وہ سب مشن کے ارپن کر دیتی ہے

وہاں ایک میڈیکل سکول بھی ہے۔ جس میں بے شمار آریہ سماجیوں کی لڑکیاں اور ہندوؤں کی لڑکیاں ڈاکٹری پاس کر کے نکل چکی ہیں۔ کیا کوئی سجن آریہ سماجیوں یا ہندوؤں میں ایسی مثال دکھا سکتا ہے۔ کہ کسی کنیا نے قربانی کی ہو۔ راولپنڈی میں دیانند میڈیکل مشن ہسپتال ڈاکٹر دینا ناتھ اور شریمتی شکنتلا دیوی نے چلایا۔ مگر وہ بھی نفاق کے کارن خراب ہو رہا ہے۔ یا موگہ کے مشہور ڈاکٹر متھرا داس جی نے قربانی کی ہے۔ ہندوستان میں تو بے شمار ہندو ڈاکٹر آریہ سماجی ڈاکٹر ہیں۔ کیا وہ عیسائیوں کی طرح قربانی نہیں کر سکتے ہیں؟

کوئی ایسا مشہور پہاڑ یا صحت افزا مقام نہیں ہے۔ جہاں ولایت سے آ کر عیسائی دیویاں اور پرش ڈاکٹری کے ذریعہ اپنے مشن کا پرچار نہیں کرتے۔ عیسائیوں کے پاس آریہ سماج کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ سب سے عمدہ اور کارآمد ہتھیار ہے۔ جس کی طرف آج تک آریہ سماج نے توجہ نہیں دی۔ میں آچاریہ رام دیو جی کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اگر وہ ذرا اس طرف دھیان دیں۔ تو پھر دیکھیں کہ آریہ سماج کیسا ...

رام دیو جی نے جو ۲ لاکھ روپیہ کی اپیل کی ہے

اس روپیہ سے وہ کنیا گوروکل ڈیرہ دون میں دیانند میڈیکل سکول کھولیں۔ لڑکیوں کو ڈاکٹری تعلیم دے کر ہندوستان کے تمام مشہور شہروں میں عورتوں کے علاج کے لئے روانہ کریں۔ ادھر جگہ بجگہ آیورویدک ہسپتال کھولیں پھر دیکھیں آریہ سماج کا پرچار کیسا ہوتا ہے

ہندوؤں کا لکھوکھا روپیہ روزانہ ادویات پر اور ڈاکٹروں کی فیسوں پر خرچ ہوتا ہے۔ ۸۵ فیصدی ہندو عورتیں زنانہ امراض میں مبتلا ہیں۔ لاکھوں روپیہ کی روزانہ غیر ملکی ادویات ہندوستان میں بکتی ہیں۔ یہ پھر سب روپیہ ہسپتالوں کے ذریعہ آریہ سماج فنڈ میں آئے گا۔ اس سے پھر خوب آریہ سماج کا پرچار ہو سکتا ہے۔ یہ سب سے عمدہ سادھن ہے۔ جس کی طرف میں آچاریہ رام دیو جی کی توجہ دلاتا ہوں ۞

مصوری میں ہر سال بھارت ورش کے دور دراز حصوں سے نر اور ناری بھانت بھانت کے رنگوں میں آتے ہیں۔ وہ یار کھتے ہوئے اگیانی معلوم ہوتے ہیں۔ آریہ سماج میں کوئی آنا پسند نہیں کرتا۔ یہی نہیں۔ بلکہ اس سال مجھے پنجاب کی آریہ سماجیوں کے کئی سبھاسد ملے۔ ان سے میں نے آریہ سماج میں آنے کے لئے پرارتھنا کی۔ مگر وہ پھر بھی نہ آئے۔ دیویاں سینما اور تھیئٹر وغیرہ میں بوسہ بازی اور دیگر عشقیہ باتیں وغیرہ دیکھ کر بھچار کی ودّیا اپنے ساتھ لے جاتی ہیں۔ جس سے بہت نقصان ہوتا ہے۔

میں گھر والیوں بھنگیوں اور غریب طبقہ کے لوگوں کو آریہ سماج کے پرچار کی خاطر مفت جا کر دیکھتا ہوں۔ اور ان کو "جے رام" اور "سلام" کی جگہ "نمستے" سکھلاتا ہوں۔ میرے ایسا کرنے سے اُن کے دل پر آریہ سماج کا اچھا پربھاؤ پڑتا ہے۔

میں آریہ جنتا۔ آریہ نیتاؤں اور خاص کر آچاریہ رام دیو جی کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہوں۔ کہ وہ دھن اکٹھا کر کے لڑکیوں کے لئے دیانند میڈیکل سکول کھولیں۔ اور بھارت ورش کی تمام آریہ سماجیں اپنے نگروں میں ہسپتال اور آیورویدک اوشدھالیہ کھولیں۔ اور غریب مریضوں کی سہائتا کریں۔ پھر دیکھیں۔ کہ آریہ سماج کا کیسا پکا ...اس اور پربھاؤ لوگوں پر پڑتا ہے +

ہم نے مصوری میں ایک دیانند میڈیکل مشن ہسپتال کھولنے کا وچار کیا ہے۔ جس میں ہیں ہیں۔ کپتان رام چندر جی (سول سرجن پنشنر) جو کہ یو۔ پی میں اول درجہ کے سول سرجن اور جراحی کے ریکارڈ کرامات کرنے والے اور آنکھوں کے اپریشن میں اول درجہ کے ماہر ہیں۔ میجر پیارے لال ورمن ماہر علاج ٹی بی اور ایکس ریز۔ اور ایک مرہٹہ دیوی ڈاکٹر گیلپ کار ہیں۔ جو کہ ولایت میں کئی سال تعلیم حاصل کر کے آئی ہیں۔ یہ سب ہمارا اسٹاف ہے۔ جو کہ علاج اور اپریشن وغیرہ مفت کرے گا۔ اس کے کامیاب ہونے پر اور دیگر سمقانوں میں ہسپتال قائم کئے جائیں گے۔

کیونکہ مصوری ہی ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں ہر سال پچاس ہزار کے قریب نر ناری بھارت ورش کے دور دراز حصوں سے برائے علاج اور تفریح طبع آتے ہیں۔ ہمارے ہسپتال کی سیوا کا بھاؤ ان کے ہردیوں پر پڑے گا۔ اور وہ دور دراز تک آریہ سماج کے پرچارک بن جائیں گے۔

آچاریہ رام دیو جی اگر اس کام میں ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں۔ تو پھر دیکھیں۔ کہ کیسی سپھلتا ہوتی ہے۔ اور کتنی جلدی کنیا گوروکل ڈیرہ دون میں آریہ کنیا میڈیکل سکول قائم ہو سکتا ہے

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان عہ۲ جمالستان للعہ محصولڈاک علاوہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

ہماری جسمانی و روحانی ترقی و پستی

جب ہمارا جسم صاف خون سے پُر ہوگا۔ ہم ہر حالت میں عروج کی طرف ترقی کرتے جائیں گے بحالت دیگر پستی اور ذلالت کی خوفناک نار موجود ہے۔ اس لئے خون اور منی کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے قبض۔ بدہضمی۔ جریان احتلام اور سرعت سے نجات حاصل کرنے کیلئے دل و دماغ اور معدہ کو مضبوط بنانے کے لئے آج ہی مقوی سراج عالم ...نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف عہ پانچ ڈبیاں للعہ۔ زندگی کے تمام خطرات سے بچنے کے لئے نہایت عمدہ مضامین سے مرتب کتاب وکام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیں۔ وارڈ ویدشاستری منی شنکر گوبند جی جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بقیہ مضمون "ہندی بھاشا اور اُردو" صفحہ ۲

ہندی کا بدقسمتی سے بدقسمت رسالہ کوئی ایسا ہوگا جس کی اشاعت ہزاروں سے کم ہو۔ اور اُردو میں بہترین معیاری رسائل کے خریدار سینکڑوں سے متجاوز نہیں ہوتے۔ ہندی کتابیں ہزاروں کی تعداد میں ہر سال نکل رہی ہیں۔ اور ایک ایڈیشن شایع ہوا نہیں کہ دوسرے ایڈیشن کی تیاریاں ہونے لگتی ہیں۔ لیکن اُردو تصانیف کا یہ عالم ہے کہ اگر کسی کتاب کے ۲ سال کے اندر بھی ایک ہزار خریدار پیدا ہو جائیں تو سمجھ لیجئے کہ بڑا کمال ہو گیا۔

پھر کیا یہ حیرتناک امر نہیں۔ کہ ایک طرف تو آپ کے احساس کا یہ عالم ہے۔ کہ ہندوؤں کی علیحدگی کو بھی آپ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ گویا آپ کا کوئی حق اُنہوں نے چھین لیا ہے۔ اور دوسری طرف غیرت عمل کا یہ حال ہے۔ کہ ہندو تو ہندو خود آپ کو بھی اپنے فرض کا احساس نہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ وہ لوگ جو اُردو کے حامی ہیں۔ وہ خود کتنی قربانیاں اس کی حمایت میں کر رہے ہیں؟ کیا اپنے قلب پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ اُردو رسائل و تصانیف کی خریداری پر جتنی رقم آپ صرف کرتے ہیں۔ کیا وہ اس رقم کے دسویں حصہ کے بھی برابر پہنچتی ہے۔ جو سیر و تفریح میں صرف ہو جاتی ہے۔ اور کیا ان کا انتہائی ذوق علم و ادب اس سے آگے کبھی بڑھا ہے۔ کہ اپنے کسی دوست یا عزیز سے عاریتاً لے کر کسی رسالہ یا تصنیف کو پڑھ لیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اس قسم کی انجمنوں کا قیام صرف تفریحی آہنگ ہے۔ اور اس بے جا نمود و نمائش کے علاوہ کچھ نہیں۔ جو اس زمانہ میں "خدمتِ قوم" کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔ ہندوستان کی اور یونیورسٹیوں کا ذکر نہیں۔ لاہور۔ لکھنؤ۔ الہ آباد اور آگرہ کو لیجئے جہاں مسلمان طالب علموں کی تعداد کثرت سے پائی جاتی ہے۔ کہ ہزار میں ایک طالب علم بھی ایسا نہیں۔ جو اُردو رسائل یا اُردو تصانیف کے مطالعہ کا شوق رکھتا ہو۔ بلکہ اکثر کا تو یہ حال ہے۔ کہ وہ اپنی مادری زبان کا مطالعہ تہذیب و سنجیدگی کے خلاف سمجھتے ہیں۔ برخلاف ہندو طلباء کے کہ اگر وہ دن میں آٹھ گھنٹے اپنی کورس کی کتابوں میں صرف کرتے ہیں۔ تو ایک گھنٹہ ہندی رسائل کے لئے بھی نکالتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو۔ اُن کی اشاعت بڑھے۔ انگریزی دان جماعت کا خیال ہے۔ کہ اُردو کے رسائل نہایت ذلیل ہوتے ہیں۔ اور اُن کا مطالعہ کرنا وقت ضائع کرنا ہے۔ اول تو اُن کا یہ خیال ہی سرے سے غلط ہے۔ کیونکہ بدقسمتی یا خوش قسمتی سے اُن کو اُردو سمجھنے کا سلیقہ ہی نہیں۔ اور پھر کیونکر جبکہ وہ ادھر آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر تھوڑی دیر کے لئے اس کو صحیح باور کر لیا جائے۔ تو بھی میں پوچھ سکتا ہوں۔ کہ کیا اس کے ذمہ دار ہمارے تعلیم یافتہ افراد نہیں ہیں۔ اور کیا اُن کا فرض نہیں ہے۔ کہ وہ اپنی زبان کی خدمت کریں؟ لیکن استغفر اللہ یہ بھی کس سے پوچھتا ہوں؟ اُن سے جو قومیت کے جذبہ سے معرّا۔ اجتماعیت کے اصول سے ناآشنا اور وطنیت کے مفہوم سے قطعی ناواقف ہیں۔ وہ جن کی تہذیب دوسروں سے گدائی کی ہوئی اور جن کی عزتِ نفس اک جنسِ گم گشتہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہوَن سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ریتی کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ...

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی...

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

بھوک نہ لگے تو پیٹ بھی چورن

ابلاری (Regd.)

کفالنی یا

امراض مستورات کی

سیلان الرحم اور حیض کی خرابیوں کو دور کرنے کی بےنظیر دوا ہے۔ کمزور رحم کے نقائص کو دور کرتی ہے۔ برسوں کی آزمودہ ہے۔ استعمال سے سیلان الرحم کے نقصوں کو بھی دور کیا جاتا ہے۔ اور سر وغیرہ کے درد کو دور کرتی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ
محصول ڈاک دس آنہ

(کولا ٹانک)

دماغ۔ رگوں۔ پٹھوں کو قوی اور ضعف دور کرنے کی لاجواب دوا۔ تھکے ماندے اور سوکھے جسم کو تر و تازہ رکھنے کا دعوی رکھتا ہے۔ دم کو بڑھانا۔ شراب و افیون کو چھڑانا۔ اور گلے کی آواز کو سریلا بناتا ہے۔ گانے والوں۔ محنت کرنے والوں اور طالب علموں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ
محصول ڈاک سات آنہ

ڈابر جنتری ۱۹۳۵ء بلاقیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔ اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

پرکاش میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

اے ضعف باہ و دیگر امراض پوشیدہ کے مریضو!

اگر تم مختلف علاج کرا کے مایوس ہو چکے ہو۔ اگر تم شرمندہ رہتے ہو۔ اگر زندگی پر موت کو ترجیح دیتے ہو۔ تو ایک آنہ (۱؍) کا ٹکٹ بھیجکر رسالہ امراض مخصوصہ مرداں مفت منگوا لو۔ اور اس کے مطالعہ سے تم پھر سے تندرست اور جوان بن سکو گے۔

المشتہر خط و کتابت تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۳۲ لاہور

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ओ३म्

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

بسنت ایڈیشن

बसन्त एडिशन

قیمت
سالانہ ۔ ممالک غیر سے ۔۔
ششماہی ۔ فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۵ | SUNDAY 3RD FEB 1935 | اتوار ۔ ۲۱ ۔ ماگھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۳ فروری ۱۹۳۵ء ۔ دیانند آبد ۱۱۰ | ۳۱

بسنت کا ترانہ

پھر آ گیا جہاں میں زمانہ بسنت کا — محفل میں چھڑ گیا ہے فسانہ بسنت کا
پھر گیت لطف و عیش کے گانے لگے سبھی — گونجا ہے پھر فضا میں ترانہ بسنت کا
آیا ہے اعتدال پہ دنیا کا پھر مزاج — راحت کو مل گیا ہے بہانہ بسنت کا
موسم کی شدتیں گئیں دکھ دور ہو گئے — بیٹھا ہے کیسا ٹھیک نشانہ بسنت کا
سرسوں کے پھول کھل گئے ہر اک کھیت میں — اگلا ہے بازمیں نے خزانہ بسنت کا
یہ زرد رنگ دولت راحت کا ہے ظہور — دیکھو مزاج کیا ہے شاہانہ بسنت کا
چرچے بسنت کے ہیں ہر اک کی زباں پر — مداح ہو رہا ہے زمانہ بسنت کا

دنیا کے دکھ کو بھول کے کچھ دیر بھارتی
آؤ کہ ہم بھی گائیں ترانہ بسنت کا

(بھارتی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ایک دلچسپ کھوج پورن لیکھ

"بھارتیہ سماج میں پردہ"

کب کیوں اور کس کے دوارہ پرچلت ہوا؟ اس کے لئے ذمہ دار اسلام ہے

گزشتہ سے پیوستہ

(لیکھک شری ہنستی علاولپوری پریمی - گوروودت بھون لاہور)

تو پھر پردہ کب سے آرمبھ ہوا؟ اتہاس کے اوراق الٹنے سے پتہ لگتا ہے - کہ راجپوتوں کے سمے سے ہی یہ رواج جاری ہوا - یا یوں کہیے کہ جب سے مسلم حملہ آوروں نے بھارت ورش میں لوٹ مار مچائی - تب انہوں نے نہ کیول دھن ہی لوٹا - بلکہ استریوں کا مانیہ بھی بھنگ کرنا شروع کر دیا - جب مسلمانوں کے ہاتھوں سے اپنے ستیتو اور مانیہ کی رکھشا کا اور اپائے نہ سوجھ کر اور سامرتھ نہ دیکھ کر ہندوؤں نے اپنی استریوں کو پردہ میں رکھنا ہی اچت سمجھا - جیسا کہ وہ لکھتا ہے:-

"It followed that when the Moslems conquered a country, the inhabitants in face of the evil eye of the conqueror were forced to keep their women out of the way. Next the standards of the ruling court graduating infected the conquered race till it did from choice what it had begun to do in self-protection. The poor could not afford to guard their women in the seclusion; thus became associated with the higher ranks"

پرنتو پرشن اٹھے گا - کہ ہندوؤں میں تو مسلم حملہ آوروں کے بھے سے پردہ پرچلت ہوا - پرنتو مسلمانوں کو کس کا بھے تھا - کہ انہیں بھی پردہ کی آوشیکتا ہوئی - یہ پرشن اپیوگی کا پرشن ہے اتر یہ ہے کہ مسلمانوں کو کسی انیہ کی یا اپنے سے نیکھشن اندیشہ کلبھی نہ تھا بلکہ خود ان کو اپنے ہی پورن بھائیوں کے ہاتھوں اپنی استریوں کے ستیتو کی رکھشا اسمبھو پرتیت ہوتی تھی - اور اس کا سبب ایک "طلاق" ہے - قصہ کوتاہ یہ کہ مسلمانوں میں پردہ کا کارن "طلاق" ہے - اور فقت استریوں کو یہ پتہ تھا - کہ اسی "طلاق" میں سب جنتا ہے - اور وہ اپنے پتی سے تھوڑی سی بھی ناراض اور اسنتشٹ ہوئی - کہ کسی اور سے اس نے ناتا گانٹھ لی - یدی یہ "طلاق" نہ ہوتا - تو استری اپنے پتی کو چھوڑ نہ سکنے کے کارن اس کو پرسن کرنے کی چیشٹا کرتی - پرنتو "طلاق" نے بیچارے پتیوں کے لئے یہ وپتی کھڑی کر دی - کہ انہوں نے اس وپتی سے بچنے کے لئے یہی اپائے سوچا کہ پتنی کو پردہ میں رکھا جائے - جس سے

کسی انیہ کو دیکھے - اور نہ ہی کسی سے پریم سمبندھ گانٹھنے کا اسے موقع ملے - "طلاق" اس بات کا سوچک ہے - کہ ایک استری دوسرے کی پتنی ہوتی ہوئی بھی ایک تیسرے کی پتنی کہی جا سکتی ہے - کیونکہ اسے کیول یہی تو کرنا ہوگا - کہ وہ اپنے پتی کو طلاق دینے پر مجبور کر دے - اسی آشنکا سے بھے بھیت ہو کر مسلمان پرشوں نے پردہ پرچلت کیا - ویسے ہی قرآن شریف کی "آیت حجاب" کے انوسار انہیں اچت ہے - وہ لابھدائک ہے یا ہانی کارک - اس پر وچار کرتے ہوئے یہ دیکھنا سوال دوسرا ہے - ایک ودوان لیکھک اسی کتھن کی پشٹی میں لکھتے ہیں کہ:-

"W.H.T. Gairdner in the "Approach of Islam" finds one cause for seclusion in the ease of divorce. Any woman though married already could only induce her husband to divorce her. The husband countered this danger by trying to prevent any other man from seeing her at all" (Social Problems & the East Page: 90)

بس "طلاق" کی رسم مسلمانوں میں پردہ کے پرچلت کرنے کی آزادی ہے:-

اسلام ہی ہندو سماج میں پردہ پرچلت کرنے کا ذمہ دار ہے

اس کتھن کی پورن پشٹی کرنے کے لئے وہ انگریز لیکھک لکھتا ہے کہ:-

"The Seclusion of women is Characteristic of the countries affected by Islam and in as much as its rigidity under other creeds varies with the proximity of moslem influence, it may be put down largely to the impact of Islam" (Page 96)

ادھکتر جہاں اسلام کا پربھاو ادھک پڑا - وہاں پردہ بھی ادھک ہے - اور جہاں کم وہاں پردہ بھی کم - یہ کہا جا سکتا ہے - کہ پردہ کا بہت حد تک ذمہ دار اسلام ہی ہے - اب اس سمبندھ میں بھی یا اسلام کی پشٹی میں بھی ادھک کہنے کی آوشیکتا نہیں - یہ سدھ ہو گیا - کہ بھارتیہ سماج میں پردہ کو پرچلت کرنے والا اسلام ہی ہے:-

پردہ کے ورودھ اندولن کیسے کب اور کس نے جاری کئے؟

ودھ بچاروں کی بڑھتی ہوئی پرتی دن کی رفتار اس پردہ کے ورودھ اندولن کرنے کا کارن نہیں ہوئی - یہ کارن اب اپیوگی نتیجے کے روپ میں اس سدھانت کے ماننے والے نہیں کر سکتے ہیں - جو واقعات کی بنا پر بالکل جھوٹ ثابت ہو چکا ہے - تو پھر اندولن کیسے اور کیوں جاری ہوا؟

پہلا کارن دور افتادہ بھارتیوں کا یوروپ کے دیشوں سے سمبندھ ہے - جب سے بھارتیوں نے انگلینڈ جانا آرمبھ کیا - انہوں نے وہاں کے سماج کے رہنی رواج یہاں سے مختلف دیکھے - وہاں "استری" پرش کی طرح سوتنتر تھی - اب ہندوستانیوں کی طرف دیکھنے لگے - اور دونو کا مقابلہ کرنے لگے - تو انہیں بھارتیہ سماج میں ویسا ہی درشیہ دیکھنے کے لئے پردہ کے ورودھ اندولن کرنا پڑا - اس سے آگے ایک قدم اور انہوں نے بڑھایا - وہ استریوں کو شکشا دینا اور پاشچاتیہ سبھیتا کے رنگ میں رنگنا تھا -

خاص "پرکاش" نمبر

بس اس رنگ کے پڑھتے ہی پڑھتے ہی استریوں کو اپنی سدھ ہو لینے لگا - اپنے ادھیکار ہوئی - انہوں نے پرشوں کے اتیاچار ورودھ آواز اٹھائی - اب شدھ دھارا کے پریتن کی آوشیکتا نہیں - لے خود ہی اس کے سنچالن کا بوجھ لے لیا ہے:-

اب سنگھار

بہت جلدی استریوں میں شکشا پھیل جائیگا - نئی نئی ان کے پاس گیان دھیاگنا چلا جائیگا - اور وہ اپنے والے پرشوں کے اتیاچاروں کو نہ سہ تب آنچ ہوتی سماجک سمسیاؤں میں وہ بہت سہائتا دیگی - بس ان کے سہیوگ سے ہم سماجک کو رہتی ور سکتے ہیں - اور سماجک کو رہتیوں کو دور کی آوشیکتا ہے - ان کے دور ہونے سماج انتی کے شکھر پر پہنچ جائیگا - دلوی کا سندر اور اجول مکھ دیکھ سکے

ہماری جسمانی و روحانی ترقی

جب ہمارا جسم صاف خون سے پر ہوگا - ہم بڑھتا ہوا عروج کی طرف ترقی کرتے جائیں گے - بحالت ذلالت کی خوفناک نار موجود ہے - اس لئے ہی ہر جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے ضعف احتلام اور سرعت سے نجات حاصل کرنے دماغ اور معدہ کو مضبوط بنانے کے لئے آج اس طرح سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع ہے - قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف عمر پانچ ڈبیاں کے تمام خطرات سے بچنے کے لئے نہایت - سے منزہ کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب - ویدشاستری منی نگر گوبند جی جام نگر - لاہور ایجنٹ - بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی

اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو قائم رکھنے اور بڑھانے کے لئے

"سکھ سنچارک دراکشاسو"

سب سے اتم سوادشٹ گن کاری - انگوری داکھوں سے بنا ہوا پتروں اور پرسدھ ویدوں سے پرشنست ہے - معزز اصحاب کو نمونہ مفت قیمت بڑی بوتل ۲ ۔ چھوٹی ۱ - ڈاک خرچ علیحدہ

نوٹ - سب دوا فروشوں کے پاس ملے گا - ہمارا نام دیکھ کر خریدیئے

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ جاتی کا "بسنت"!

(از شری لالہ نند لال جی آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - لاہور)

انسانی زندگی کے لئے منورنجن ایک ضروری شے ہے۔ دن بھر کے کام کاج سے تھکے ماندے انسان کے لئے شام کو دل بہلانے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ اس لئے گرہستی کے فرائض میں منورنجن کے لئے بھی سمے رکھا گیا ہے۔ منورنجن یا دل بہلاوا دوسروں کے ساتھ مل کر ہوتا ہے۔ اس لئے منشیہ سماج میں منورنجن کے جو سادھن استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ مجلسی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس میں منشیہ سموہ روپ میں مل کر اپنے من کو آنند کرتے ہیں۔ سنسار کی جاتیوں میں جو نانا پرکار کے تہوار۔ اُتسو اور میلے منائے جاتے ہیں۔ وہ اسی منورنجن کو پورا کرنے کے لئے ہیں۔

تہواروں کا دُر اپیوگ

بھارت ورش میں بھی سال میں کئی میلے اور اُتسو منائے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان میلوں اور اُتسووں کا مدعا منورنجن کے سامان پیدا کرنا اور جاتی میں نیا اُتساہ اور جیون پیدا کرنا ہے۔ لیکن بھارت ورش کے یہ میلے اور تہوار زیادہ تر مذہبی نہیں۔ مجلسی ہیں۔ اس لئے مجلسی طور پر جو ان سے جاتی کو فائدہ پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔ وہ پورا نہیں ہوتا۔ پھر ان میلوں اور تہواروں کے ساتھ جو مذہبی رسم و رواج لگے ہوئے ہیں۔ اُن کی وجہ سے وہ بجائے منورنجن کا سامان پیدا کرنے کے من کو تنزل کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ آریہ جاتی کے عموماً سبھی تہوار اور میلے اسی قسم کے ہیں۔ ہر سال نہیں۔ بلکہ ہزاروں لاکھوں برسوں سے آریہ جاتی میں دسہرہ کا تہوار منایا جاتا ہے۔ جس میں رامائن کا سارا چرتر دکھایا جاتا ہے۔ اس میں آریہ جاتی میں نیا جیون اور جوش پیدا کرنے کا بہت سامان ہے۔ لیکن اس کا کوئی اثر آریہ جاتی پر نہیں ہوتا ہے۔ اور اس تہوار کے منانے کا کوئی خوشگوار اثر آریہ جاتی پر نہیں پڑتا ہے۔ اسی طرح کرشن اشٹمی اور رام نومی آدی تہواروں کی بات ہے۔ دیوالی بھی ہر سال منائی جاتی ہے۔ وہ کچھ منورنجن پیدا بھی کرتی ہے۔ لیکن مجموعی طور پر ہندو سماج میں کوئی جاگرتی کا باعث نہیں بنتی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف دلوں کی غلامی جاتی کو اُٹھنے نہیں دیتی۔ دوسری طرف آریہ جاتی میں ان تہواروں کے منانے کا جو ڈھنگ ہے۔ وہ بھی درست نہیں ہے۔

منورنجن کے لئے سب سے ضروری بات مل کر آنند اُٹھانے کی ہوتی ہے۔ لیکن ان تہواروں کے درمیان میں یہ بات نہیں۔ پرتیک وکتی الگ الگ مناتا ہے۔ اگرچہ سموہ روپ میں سب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن اُتسو یا تہوار کا آنند الگ الگ اُٹھاتے ہیں۔ جس طرح سنگترہ باہر سے ایک روپ ہوتا ہے۔ لیکن اندر سے جدا جدا پھانکیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح سے ان تہواروں اور میلوں میں شامل ہونے والوں کی اوستھا ہوتی ہے۔

آریہ سماج کے اُتسو

آریہ سماج نے اپنے دھرم پرچار ... [illegible]

اپنے آرمبھ کال سے میلوں اور تہواروں کی جو پرتھا کو جاری کیا ہے۔ مگر اس کے میلے روپ سے مروجہ میلوں سے نرالے ہوتے ہیں۔ ہر ایک آریہ سماج اپنا سالانہ جلسہ کرتا ہے۔ یہ ایک دھرم پرچار کا میلہ ہوتا ہے۔ اور عموماً تین دن رہتا ہے۔ پہلے دن اس نگر میں نگر کیرتن یا سنکیرتن ہوتا ہے۔ جلوس نکلتا ہے۔ جس میں مشہور راگی بھجنیک اور آریہ بھائی بھجن گاتے ہیں۔ تمام نگر میں آنند منگل ہوتا ہے۔ ہزاروں نرناریاں اس میں شامل ہوتی ہیں۔ دو دن ایک سُندر ستھان پر جو بڑا استو بھا بھومان بنایا جاتا ہے۔ ایک ودھا ریک میلہ لگتا ہے۔ جہاں بھجن و ویاکھیان ہوتے ہیں۔ رشیز مہاتماؤں کا ست سنگ ہوتا ہے۔ دو تین دن ان میلوں کو سوسائٹی کے لئے مفید بنایا جاتا ہے۔ ان میلوں پر کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ جنہیں اہم مسائل پر ہر مذہب و ملت کے لوگ جمع ہو کر وچار کرتے ہیں۔ ان میلوں میں سبھی بال۔ بردھ۔ جوان استری اور پُرش شامل ہوتے ہیں۔ پنجاب پرانت میں ایسے میلے ۲۰۰ کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ گوروکل ... [illegible]

ایک نرالا میلہ ہوتا ہے۔ بھارت ورش میں ایسا میلہ اور کسی ستھان پر نہیں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو پرشوں کی یاد میں کئی جلسے اور تہوار آریہ سماج کی طرف سے منانے کا انتظام ہوتا ہے۔ جس سے آریہ جاتی میں نئی جاگرتی پیدا ہوتی ہے۔

"شہید" کی برسی

(از قلم شریمان نسیم جی - نور محلوی)

بسنت آج نوید بہار لائی ہے
پیام ہستیٔ ناپائیدار لائی ہے

یہی وہ دن تھا کہ جب ایک مجرم معصوم
یہی وہ دن تھا کہ جب ایک بندۂ مظلوم

دراز دستیٔ افلاک سے شہید ہوا
فضا کے دست غضب سے ستم رسید ہوا

بصد نیاز تصدق ہوا حقیقت پر
تھا نام کا وہ "حقیقت" رہا حقیقت پر

نیاز شوق نے پایا نشانِ زینۂ عشق
رواں لہو میں ہوا عجز کا سفینۂ عشق

نثار شمع حقیقت ہوا نیاز عشق
بنایا تار رگ جان کو تار سازِ عشق

وہ شوقِ قتل وہ ارمانِ مرگ۔ وہ جرأت
وہ آرزو وہ محبت وہ عشق وہ الفت

کہا پتنگ نے یہ دار شمع پر چڑھکر
مزا ہے کوئی مرے جو کسی کے سر چڑھکر

بسنت اُتسو

اب کچھ برسوں سے آریوں میں بسنت کے موقع پر میلے لگائے جاتے ہیں۔ آریہ جاتی میں بسنت رُت کو خوشی پرکار سے منانے کا رواج ہے۔ اب تو اس کے ساتھ تاریخی یادگاریں بھی وابستہ ہو گئی ہیں۔ پنجاب پرانت میں بسنت کا تہوار ایک خاص تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اس دن حقیقت رائے دھرمی نے آریہ دھرم کے لئے اپنی قربانی دی۔ اس کی یاد میں لاہور شہر میں ہر سال حقیقت رائے کی سمادھ پر میلہ لگتا ہے۔ لیکن اب یہ میلہ سوائے اس سمادھ پر ضعیف الاعتقاد ہندوؤں کے چڑھاوا چڑھانے اور پتنگ بازی کے اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ جس طرح حقیقت رائے کے ... [illegible]

ہی آریہ جاتی کے دلوں سے مٹ گیا ہے۔

ویر میلہ

آریہ سماج نے اس بسنت کے دن کو خاص طور پر منانے کا انتظام کیا ہے۔ دس گیارہ برس ہوئے۔ ایک اور دھرم ویر نے دھرم کی ویدی پر اپنی جان کی قربانی بسنت کے دن دی۔ دھرم ویر مہاشہ رام چند کا پوتر بلیدان اسی شبھ دن جموں پرانت کے بٹھیرہ گرام میں ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے اس ویر کی یاد میں ہر سال "ویر میلہ" بٹھیرہ گرام میں لگتا ہے۔ یہ میلہ اپنی شان آپ ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں نرناریاں اس میلہ میں شامل ہوتی ہیں۔ اس کا پروگرام نہایت ہی منورنجک ہوتا ہے۔ اور ہر طبقہ کے لوگوں کے اندر نیا جیون اور نیا اُتساہ پیدا کرتا ہے۔ اس "ویر میلہ" نے جموں پرانت میں آریہ جاتی کے سنگھٹن کو خاص لابھ پہنچایا ہے۔ اس میلہ کا ستھان نہایت ہی پُر فضا مقام پر واقع ہے۔ اور ریلوے لب نہر ہے۔ پہلے یہ میلہ بسنت پنچمی کے دن لگا کرتا تھا مگر اب ۴۔۵ سال سے چیت چودس کو لگتا ہے۔ یہ بسنت رُتو کا عین یوبن کا وقت ہے۔ بیس ہزار لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ویاکھیان بھجن اور اُپدیشوں کے علاوہ اس میلہ میں کئی منورنجک کارروائیاں ہوتی ہیں۔ ایک بچوں کی نمائش ہوتی ہے۔ جس میں تندرست اور صاف بچوں کی پرکھشا ہوتی ہے۔ اور انعام دئے جاتے ہیں۔ چرخہ کاتنے اور کپڑا بُننے کے مقابلے بھی ہوتے ہیں۔ مویشیوں کی نمائش ہوتی ہے۔ گاؤں کی صفائی اور گھروں کو صاف رکھنے کا عملی طریقہ صفائی کرا کر بتلایا جاتا ہے۔ میلہ میں ایک بڑا بھاری دنگل ہوتا ہے۔ یہ میلہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام منایا جاتا ہے۔ اس میلہ نے اس علاقہ کے لوگوں کو روحانی۔ مجلسی اور اقتصادی ترقی میں بہت امداد دی ہے۔

آریوں کی بسنت

پنجاب پرانت میں لاہور شہر میں اب آریہ لوگوں نے چند برسوں سے ایک اور میلہ کی رچنا کی ہے۔ یہ میلہ "آریوں کا بسنت" کے نام سے ہر سال گورودت بھون لاہور کے وسیع میدان میں منایا جاتا ہے۔ میلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے۔ اس میلہ میں تمام شہر کے آریہ بھائی معہ پریوار شامل ہوتے ہیں۔ چاروں طرف گورودت بھون کے وسیع میدانوں میں بسنتی پگڑیوں اور دوپٹوں کی ایک چہل پہل ہوتی ہے۔ استریاں اور بچے خصوصیت سے اس میلہ میں شامل ہو کر رونق کو دوبالا کرتے ہیں۔ اس میلہ کا پروگرام نہایت ہی دلچسپ ہوتا ہے۔ پروگرام کا کچھ حصہ جسمانی کھیلوں اور دنگل کے کرتبوں کے ساتھ سمبندھ رکھتا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲۱- ماگھ سمت ۱۹۹۱

آریہ سماج دہلی کی اردھ شتابدی

آریہ سماج دہلی کے ادھیکاری ودھائی کے پاتر ہیں۔ کہ ان کا اردھ شتابدی مہوتسو پورن سپھلتا سے سماپت ہوا۔ اور وہ اس ودھائی کے ہر لحاظ سے مستحق بھی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اتسو کو سپھل بنانے کے لئے ہر پرکار سے یتن کیا۔ اتسو سے تین ماہ پیشتر نگر واسیوں تک اردھ شتابدی کا سندیش پہنچانے کے لئے انہوں نے ایک سپیشل اپدیشک کی سیوا حاصل کی۔ اس اپدیشک نے پرچار دوارہ دہلی کی ایک ایک گلی اور ایک ایک محلہ تک آریہ سماج کا سندیش پہنچایا۔ یہ سندیش کیول دہلی نگر تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ اردگرد کے علاقہ تک بھی پہنچایا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اردھ شتابدی مہوتسو میں کیول دہلی نواسیوں نے ہی بھاگ نہیں لیا۔ پرنتو اردگرد کے بھائیوں نے بھی۔

جلسہ سے ایک دو دن پہلے حالات اس لحاظ سے ناموافق ہو رہے تھے۔ کہ بادل چھائے ہوئے تھے۔ اور ہر وقت بارش ہونے کا خطرہ تھا۔ کچھ بوندا باندی بھی ہو رہی تھی۔ اور اندیشہ تھا کہ اندر دیوتا بھینکر روپ دھارن کر کے کہیں جلسہ کو نہ بگاڑ دیں۔ چنانچہ جس وقت میں ویرووار کی شام کو لاہور سے روانہ ہوا۔ اس وقت بھی تھوڑی تھوڑی ورشا ہو رہی تھی۔ میرے دل میں یہ خیال بھی آیا کہ ایسی اوستھا میں جلسہ میں کچھ لابھ بھی ہے یا نہیں۔ کنتو میرے لئے جانا آوشیک تھا۔ اسی رات کو آچاریہ رام دیو جی پنڈت لکشمن ناتھ جی اور میں لاہور سے روانہ ہوئے۔ دوسری صبح جب ہم دہلی پہنچے تو بادل اڑ چکے تھے۔ اور آکاش صاف ہو چکا تھا۔ ویرووار کی رات تک دہلی میں بھی موسم کا یہی حال تھا۔ جو لاہور میں تھا۔ شکروار کو آکاش کے صاف ہو جانے کا پرنام یہ ہوا۔ کہ اس دن اردھ شتابدی اتسو کا جلوس نہایت شان و شوکت سے نکل پایا۔

جلوس

آریہ سماج دہلی کے اتہاس میں تو یہ جلوس اپنی قسم کا پہلا تھا ہی۔ میرا خیال ہے۔ کہ دہلی نے بھی ایسے شاندار جلوس کم دیکھے ہوں گے۔ تین بجے کے قریب یہ جلوس آریہ سماج مندر سے آرمبھ ہوا۔ اور مختلف بازاروں میں سے ہوتا ہوا ۷½ بجے کے قریب ختم ہوا۔ پورا ایک گھنٹہ اسے نئی سڑک سے گزرنے میں لگا۔ سب سے آگے اوم کا جھنڈا اڑ رہا تھا۔ اس کے بعد ایک گتکا پارٹی تھی۔ اس کے بعد بینڈ تھا۔ پھر آریہ سماج دہلی اور باہر کے پرسدھ آریہ پرش تھے۔ ان کے پیچھے گوروکل اندرپرستھ میٹنڈو اور بھینسوال کے برہمچاریوں کی منڈلیاں تھیں۔ وہ دیانند کا ناد بجاتے ہوئے جا رہے تھے۔ اس کے بعد دہلی کی مختلف آریہ سماجوں کی بھجن منڈلیاں تھیں۔ دیانند نیشنل ہائی سکول، ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول، رامجس سکول اور آریہ اناتھ آلیہ کے ودیارتھی سینکڑوں کی تعداد میں قطار بنائے جا رہے تھے۔ سینکڑوں [illegible] ڈریسنگ کے روپ میں ان کے ساتھ تھے۔ اس کے بعد دیویوں کا جلوس شروع ہوا۔ اگر یہ کہوں۔ کہ دیویوں کا جلوس پرشوں کے جلوس سے زیادہ شاندار تھا۔ تو اس میں مبالغہ نہیں۔ دہلی میں جتنی آریہ کنیا پاٹھ شالائیں ہیں۔ ان سب کی چھاترائیں وہاں تھیں۔ آریہ اناتھ آلیہ کی کنیائیں بھی وہاں موجود تھیں۔ ان کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں دیویاں بھجن گاتی ہوئی جا رہی تھیں۔ جس کسی نے اس جلوس کو دیکھا۔ اس نے کہہ دیا کہ "واقعی یہ شاندار جلوس ہے"۔ یہ میں کہنا بھول گیا۔ کہ ضلع رہتک سے بہت سے جاٹ بھائی آئے ہوئے تھے۔ اور جلوس میں ان کی بھی ایک زبردست منڈلی تھی۔ اس طرح یہ شاندار جلوس آریہ سماج کی اردھ شتابدی کا سندیش اور نمنترن دیتا ہوا چار گھنٹہ تک مختلف بازاروں میں پھرتا رہا۔ اس جلوس کا یہ اثر تھا۔ کہ سنیچروار اور اتوار کو ہزاروں کی تعداد میں استری اور پرش سماج کے جلسہ میں شریک ہوتے رہے۔

سنیچروار کی کارروائی

سنیچروار کی صبح تو جہاں آریہ سماج کے منڈپ میں بھجن اور اپدیش ہوتے رہے۔ وہاں اس کے پاس ہی ایک اور منڈپ میں آریہ سماج کے [illegible] ہوتا رہا۔ اس سے ایک دن پہلے سارودیشک سبھا کا ایک جنرل اجلاس [illegible]

اس سے پہلے بھی میں لکھ چکا ہوں۔ اور آج بھی اس بات کو دہراتا ہوں۔ اور یہ بات دہراتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ کہ شری مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا نے اپ نیموں میں جتنا پریتن کیا ہے۔ اس کے لئے ان کی جتنی تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔ یہ کام نہایت باضابطہ طور پر ہوا ہے۔ اپ نیم جس صورت میں پاس ہوئے ہیں۔ ان سب سے [illegible] نہیں۔ لیکن یہ مجھے سویکار کرنا چاہئے۔ کہ بحیثیت مجموعی وہ پہلے سے بہتر رہیں۔ یہ کوشش کہ جہاں تک ممکن ہو۔ پہلے اپ نیموں کو رکھا جائے۔ اور جہاں تبدیلی کی ضرورت ہو وہاں کی جائے۔ بعض اپ نیم وضاحت چاہتے تھے۔ انہیں واضح کر دیا گیا۔ ان کے عمل درآمد میں اس وقت تک جو مشکلات محسوس ہوتی رہی ہیں۔ انہیں دور کر دیا گیا ہے۔ غرض یہ کہ جس وقت اپ نیم آریہ جنتا کے ہاتھ میں آئیں گے۔ وہ محسوس کرے گی۔ کہ اس سمبندھ میں جو بھی [illegible] ہے۔ وہ سپھل ہو گیا ہے۔

بعد دوپہر ۲ سمیلن ہوئے۔ اور دونو نہایت آوشیک تھے۔ ایک گرام سدھار کے سمبندھ تھا۔ اس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج تھے۔ لیکن چونکہ وہ کاریہ وش دہلی نہ آسکے۔ اس لئے ان کا استھان پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار نے لیا۔ کیونکہ آپ ہی کی پرستاؤ سویکرت ہوئی۔ اور چونکہ رہتک سے بہت سے جاٹ بھائی آئے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے سمیلن میں [illegible] لیا۔ اس لئے یہ اور بھی منورنجک اور سپھل رہا۔ اس کے بعد دوسرا سمیلن پنڈت گنگا رام جی کی صدارت میں شروع ہوا۔ یہ راشٹر بھاشا سمیلن تھا۔ اسے شروع کرتے ہوئے پنڈت جی نے دلچسپ تقریر کی۔ وہ ایک اعلیٰ درجہ کے مقرر تو ہیں ہی۔ اس لئے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ تقریر بہت دلچسپ تھی۔ اس کے بعد ایک دو پرستاؤ ہوئے۔ جن میں آریہ بھاشا کو [illegible] زور دیا گیا۔ گرام پرچار سمیلن کے متعلق یہ لکھنا بھی ضروری ہے۔ کہ شری گوپال جی [illegible] اندرپرستھ نے ایک تقریر کی۔ جس میں انہوں نے واقعات دے کر ثابت کیا۔ کہ کس طرح گراموں میں دھرم پرچار کا تجربہ سپھل ہو رہا ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ گوروکل اندرپرستھ کے ماتحت کئی پاٹھ شالائیں چل رہی ہیں۔ ان کا اثر نہ صرف یہ ہو رہا ہے۔ کہ گرامین لوگ آریہ سماج کی طرف جھک رہے ہیں۔ یہ بھی کہ وہاں جرائم میں کمی ہو رہی ہے۔ اگر آریہ سماج کے پاس سادھن ہوں۔ اور وہ گراموں میں کام کرے۔ تو اس کو بڑی سپھلتا ہو سکتی ہے۔

رات کا پروگرام بہت لمبا تھا۔ اور ۷ بجے سے لے کر ۱۱ بجے تک رہا۔ سب سے پہلے گوروکل کے برہمچاریوں کی تقریریں ہوئیں۔ یہ تقریریں سنسکرت اور آریہ بھاشا دونوں میں تھیں۔ اس کے بعد چندر پربھا دیوی سناتکا گوروکل ڈیرہ دون کی تقریر ہوئی۔ پہلے انہوں نے سنسکرت میں بھاشن کیا۔ اور پھر آریہ بھاشا میں۔ اس کا پربھاؤ بہت اچھا رہا۔ اس کے بعد پنڈت بدھ دیو جی اور شری نارائن سوامی جی کے بھاشن ہوئے۔ آریہ سماج کے پرانے [illegible] روپ سے اس اتسو پر نمنترت کئے گئے تھے۔ ان کے بھی بھجن ہوئے۔ اگرچہ اب وہ بوڑھے ہیں۔ اور آواز بھی پہلے سے کمزور ہو گئی ہے۔ مگر پھر بھی ان میں پہلی گرج اور کشش باقی ہے۔ اور ان کے بھجن پرمعنی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا اثر جنتا پر بہت ہوتا ہے۔ ان کے بھجن دونوں دن وقتاً فوقتاً ہوتے رہے۔

اتوار کی کارروائی

اتوار صبح کی کارروائی سوامی برہمانند جی کے اپدیش سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد آچاریہ رام دیو جی کی صدارت میں آریہ یووک سمیلن ہوا۔ یہ سمیلن نہایت کامیاب رہا۔ نہ صرف اس لئے کہ اس میں اچھے پرستاؤ سویکرت ہوئے۔ پرنتو اس لئے بھی کہ اس میں نوجوانوں نے حصہ لیا۔ اور خوب تقریریں کیں۔ کسی کسی نے تو آریہ سماج کو کھری کھری بھی سنائیں۔ دوپہر کو سب سے پہلے کماری شانتا دیوی سناتکا گوروکل ڈیرہ دون کی تقریر ہوئی۔ دیوی نے ایک گھنٹہ تک خوب بھاشن کیا۔ جسے سب نے [illegible] اس کے پتا باوا [illegible] سنگھ [illegible] دہلی خوش قسمت ہیں۔ جو انہیں ایسی ودوشی پتری ملی ہے۔ اس کے بعد میری باری آئی۔ میرے ویاکھیان میں اپیل بھی شامل تھی۔ پہلے ۱۰-۱۲ سال سے لگاتار سماج دہلی کے اتسو پر اسی سمے ویاکھیان دینا اور دھن کے لئے اپیل کرتا آیا ہوں۔ [illegible] کیا دیا۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اتنا کہنا کافی ہوگا۔ کہ جنتا نے جو ہزاروں کی [illegible] اس سمے اپیل ہوتی تھی۔ میرے ویاکھیان کو بڑی شانتی اور پریم سے سنا۔ آریہ سماج کے مختلف کاموں کے لئے چار ہزار روپیہ جمع ہوا۔ کچھ بھائیوں کو شاید یہ رقم کچھ کم معلوم ہو۔ ان کی اطلاع کے لئے اتنا کہنا کافی ہے۔ کہ دہلی میں ہر ایک موقع پر اپیل کرنے کا رواج ہے۔ اس لئے وہاں دھن اکٹھا [illegible] پنڈت بدھ دیو جی کا پھر ویاکھیان ہوا۔ رات کو سب سے پہلے گوروکل [illegible]

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۷ پر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA.

خلیفہ قادیان پر شیطان کا حملہ

مسلمانوں کے مذہب میں شیطان ایک ایسا کا وجود ایسے خطرناک انارکسٹ کا تصور کیا جاسکتا ہے۔ جو کہ انبیاء کو بھی نہیں چھوڑتا ہے۔ اور نہ عرش اعظم بانی کو دم لینے دیتا ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ اسے کسی خدائی فرشتہ کا ڈر بھی نہیں۔ اور قیامت تک اسے زندہ رہنے کی کھلی چھٹی مل چکی ہے۔ غریب خلیفہ قادیان اس کے متعلق ذیل کی شکایت کرتے ہیں:۔

"ایک دفعہ رویا میں میں نے دیکھا کہ شیطان مجھ پر حملہ کرتا ہے۔ میں بار بار اسے ہٹاتا ہوں۔ مگر وہ ہٹتا نہیں۔ اس رویا سے پہلے میرا خیال تھا کہ اعوذ سے لاحول زبردست ہے کیونکہ اعوذ میں انسان یہ کہتا ہے کہ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں مگر لاحول میں "میں" کہنے کی بجائے کلیتہً اپنے نفس کو مٹا کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاتا اور اسی کی اعانت کا طلبگار ہوتا ہے۔ اور گو عقلاً اب بھی میں اس کا قائل ہوں کہ لاحول اعوذ سے زبردست ہے۔ مگر خواب میں میں لاحول پڑھتا ہوں۔ تو شیطان نہیں جاتا۔ آخر کسی نے کہا۔ اعوذ پڑھو۔ جب میں نے اعوذ پڑھا۔ تو شیطان بھاگ گیا"

("الفضل" ۔ ۲۷ جنوری ۱۹۳۵ء)

شیطان بڑا ہی نامراد ہے۔ جو کہ خلیفہ صاحب پر بھی ان کی رویا میں حملہ آور ہو جاتا ہے۔ اگر خلیفہ صاحب ہمیں صاف ہی یہ بھی بتلا دیتے۔ کہ اس لعین نے ان پر دائیں سے حملہ کیا یا بائیں سے یا عقب سے۔ تو ہم سوچ سکتے۔ کہ اس کے حملہ کا مقصد کیا تھا۔ اور وہ کس نیت سے قادیان میں بے خوف چلا آیا تھا۔ اور اب اس کے خلاف تعزیرات ہند کی کون سی دفعہ کے ماتحت وارنٹ گرفتاری جاری کیا جاسکتا ہے؟

شعبدہ بازی کا چسکہ!

خلیفہ قادیان کا بچپن نامعلوم کن حالات میں گزرا۔ اور کون کون سے مشاغل ان کے پسندیدہ خاطر تھے۔ لیکن بھلا ہو خلیفہ صاحب کا وہ خود ہی اس راز کا انکشاف کر دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"مجھے بچپن میں شوق تھا۔ کہ تماشہ گر جو ہتھکنڈے وغیرہ کرتے ہیں۔ انہیں سیکھوں۔ بلکہ ایک دفعہ ہمارے ایک احمدی دوست یہاں آئے۔ اور انہوں نے

بہت سے تماشے دکھلائے۔ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے پڑ گیا۔ کہ آپ مجھے بھی سکھا دیں۔ آپ پہلے تو انکار کرتے رہے۔ مگر پھر میرے اصرار پر آپ نے اس احمدی دوست کو رقعہ لکھا۔ کہ اگر آپ کے اوقات میں ہرج نہ ہو۔ تو میرے بچے کو کھیلیں سکھا دیں۔ انہوں نے مجھے کئی باتیں سکھا دیں۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ ایک دفعہ لاہور گئے۔ تو میرے شوق کو دیکھ کر شعبدوں کی چار پانچ کتابیں میرے لئے لے آئے۔ اس طرح میں سینکڑوں شعبدے جانتا ہوں"

("الفضل" ۲۷ جنوری ۱۹۳۵ء)

خدا خلیفہ قادیان کو خوش اور زندہ رکھیں۔ اور ان کی شعبدہ بازی کے علم میں اضافہ کرے

رہیں۔ اور جس گدی کی خاطر انہوں نے شعبدہ بازی سیکھی ہے۔ وہ ان کی برکت سے صحیح اور سلامت رہے۔ تاکہ احراریوں نے قادیان میں جو نئی مارشل لاء کی حکومت قائم کی ہے۔ اس کا خلیفہ صاحب اپنی شعبدہ بازی سے دفعیہ کر سکیں۔ اور اسی طرح کر سکیں۔ جس طرح کہ انہوں نے اعوذ سے شیطان کو بھگایا تھا۔ یا مباہلہ والوں کو درس عبرت سکھایا تھا۔ (آمین)

گمراہی کا موجب

پچھلے ہفتہ ہم نے یہ بتلایا تھا۔ کہ مرزائیوں میں جو پھوٹ پڑی ہے۔ وہ ۲ بھائی مرزا غلام احمد صاحب کی بدولت ہے۔ آج ہم یہ ثابت کرنا چاہتے

ہیں۔ کہ مرزائیوں میں باہمی پھوٹ کے ہی موجب صرف مرزا صاحب نہ تھے۔ بلکہ وہ ہزاروں کی گمراہی کے موجب بنے۔ چنانچہ خلیفہ صاحب قادیان فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"اسی طرح اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ لو۔ آپ ہزاروں کے لئے گمراہی کا موجب بھی ہوئے۔ اس کے مقابلہ میں ابوجہل گمراہی اور شیطنت کا نمونہ تھا۔ مگر وہ سینکڑوں انسانوں کے لئے ہدایت کا موجب بھی بنا"

("الفضل" ۔ ۲۷ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۷)

مطلب صاف ہے۔ کہ اگر آنجہانی مرزا صاحب اس جہان میں نہ آتے۔ تو ہزاروں لوگ جن کی گمراہی کا موجب وہ بنے۔ گمراہ ہونے سے تو بچے رہتے۔ اور اپنی عاقبت کو سنوار لیتے۔ اور گمراہی کا بار گراں سر پر اٹھا کر نہ مرتے۔ ان سے اچھا تو ابوجہل ہی ہوا۔ جو کہ بقول خلیفہ صاحب سینکڑوں انسانوں کے لئے ہدایت کا موجب بنا۔ اور مسلمانوں سے گالیاں کھا کر بھی آج تک ان کا محسن ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ جن سینکڑوں انسانوں کے لئے ہدایت کا وہ موجب بنا ہو۔ وہ تو اسے برا کہنے کی بجائے احسان شناسی سے کام لے کر دعائیں ہی دیتے ہوں گے۔ بخلاف اس کے کہ وہ ہزاروں انسان جن کے لئے یہ موجب گمراہی کا موجب بنے۔ ان کی جان کو بددعائیں دیتے ہوں گے۔ اور بہشتی مقبرہ کو یاد کر کے اپنے گمراہ کرنے والے کو برا کہتے ہوں گے۔

"زمیندار" کا مرزائیوں پر احسان

گو قادیانیوں کا الہامی گزٹ "الفضل" ہر گھڑی "زمیندار" کے مالک مولانا ظفر علی کو صلواتیں سناتا

رہتا ہے۔ لیکن ادھر "زمیندار" مرزائیوں پر جو احسان کر رہا ہے۔ اس کا خلیفہ صاحب یوں اقرار کرتے ہیں:۔

"ابھی مجھے ایک شخص کا خط آیا ہے۔ میں ان کا نام نہیں ظاہر کرنا چاہتا۔ وہ ایک رئیس ہیں۔ انہوں نے بھی یہی لکھا ہے۔ کہ میں اخبار "زمیندار" پڑھا کرتا تھا۔ اس کے متواتر پڑھنے کے نتیجہ میں مجھے خیال آیا۔ کہ اگر احمدی اتنے برے ہیں تو ان کی کتابیں بھی تو مزید معلومات کے لئے دیکھنی چاہئیں۔ اس پر جب میں نے سلسلہ کی کتابیں پڑھیں۔ تو ہدایت مل گئی۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ ہفتہ دو ہفتہ میں ایک دو آدمی ضرور دشمنی کی وجہ سے ہمارے سلسلہ میں داخل ہو جاتے ہیں"

("الفضل" ۔ ۲۷ جنوری ۱۹۳۵ء)

اس قسم کے پبلک اقبال کے باوجود اگر خلیفہ قادیان خود یا ان کے مرید "زمیندار" اور احراریوں کو دشنام سنائے جائیں۔ تو ان سے بڑھ کر محسن کش کون ہوگا۔ ان کو تو خود "زمیندار" اور "احسان" کی قسم کے اخبارات لوگوں کو مفت مہیا کرنے چاہئیں۔ تاکہ دوسرے رئیس بھی ان کو پڑھ کر ہدایت پاتے رہیں۔ اور مرزائیوں کی جان کو دعائیں دیتے رہیں۔

چار خاوند کرنے کا پروپیگنڈا

لاہور کا ایک معزز ہمعصر اس خبر کا ذمہ وار ہے۔ کہ بمبئی کے ایک کالج کی ایک معلمہ نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ:۔

"جب مسلمان مردوں کو ایک ساتھ چار بیگمات تک سے نکاح کرنے کا حق حاصل ہے۔ تو پھر عورتوں کو بھی ایک ساتھ چار خاوند کرنے کا حق کیوں نہ تسلیم کیا جائے؟"

ہم چونکہ نہ مردوں کے لئے کثرت ازدواج کے حامی ہیں۔ اور نہ عورتوں کے۔ اس لئے یہ سوال ہم ویدک دھرمیوں سے تو نہیں پوچھا جاسکتا۔ ہاں ہمارے وہ مسلمان دوست جو قرآن شریف کی تعلیم کے مطابق ایک مرد کے ایک ہی وقت میں چار عورتوں سے نکاح کرنے کے حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ اگر اس اہم سوال پر غور کریں۔ اور کوئی جواب باصواب دیں۔ تو وہ جہاں سوال کنندہ کا منہ بند کر سکیں گے۔ وہاں اپنی شرع کے جواز و عدم جواز کے متعلق ناطق فیصلہ کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

"سبتا اشٹمی ایڈیشن"

بھارتیہ سبھیتا کی ابتدا سے یہ نمایاں خصوصیت رہی ہے۔ کہ وہ ماتری شکتی کی اپاسک رہی ہے۔ بھارت ورش کے اتہاس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دھرم ماتا سیتا سارے سنسار کے لئے ایک آدرش پوجنیہ دیوی تھیں۔ موجودہ زمانہ میں استریوں کے ادّھار کے لئے "سیتا اشٹمی" پرو کا منانا خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ہر ایک آریہ نر ناری کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس پرو کو جو کہ اس دفعہ منگل وار ۲۶ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۵ پھاگن سمت ۱۹۹۱ کو آرہا ہے۔ خاص شان سے منائے۔ "پرکاش" بھی اسی آدرش کو مدِنظر رکھ کر اس پرو پر اپنا خاص ایڈیشن نکالنا چاہتا ہے۔ اور راقم مضامین نگار اصحاب اور شعراء صاحبان سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ "پرکاش" کو اس پرو کو پوری شان سے منانے میں اپنی قلمی سہایتا دے کر ممنون بنائیں۔

سیوک:۔ "ناطق" جلالپوری۔ ایڈیٹر "پرکاش"

ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے (مینیجر)

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بسنت کی بود و باش اور خورد و نوش!

(از قلم کوی ونود وِدّیا بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما موجد امرت دھارا)

ویدک کتب میں چھ رتو (موسم) سال کے بیان کیے گئے ہیں - موسم کے واسطے لفظ "رتو" ہے - جو بدل کر رُت بھی بنا ہے - بسنت رتو کو "رتو راج" (موسموں کا بادشاہ) مانا جاتا ہے بسنت یا موسم بہار کی تعریف میں نہ صرف سنسکرت کو بتا ہی بلکہ اردو - فارسی اور انگریزی شاعری میں صفحوں کے صفحے بھرے پڑے ہیں - پورانوں کے استعارہ میں کامدیو کا بڑا دوست "بسنت رتو" ہے ؞

بسنت رُت میں قدرت جوبن پر آتی ہے - درختوں سے کونپلیں نکلتی ہیں - حیوانوں اور انسانوں میں نئی اُمنگیں اور نئے جوش اٹھتے ہیں - موسم بھی خوش گوار ہوتا ہے - نہ گرمی اور نہ سردی ؞

تاریخی غلطی

بسنت کے تیوہار کے متعلق ایک غلطی نہ جانے کیسے چلی آتی ہے - بسنت رتو کی پہچان تو کتب میں جو لکھی ہے - اُس کے مطابق تو بسنت کا زمانہ ۱۵ فروری سے ۱۵ اپریل تک مناسب ہے - مگر بسنت کبھی تو فروری کے پہلے دوسرے ہفتہ اور کبھی جنوری کے تیسرے ہفتہ ہی آ جاتا ہے - اور

"آئی بسنت پالے اُڑنت"

کی مثل غلط ثابت ہوتی ہے - یہ غلطی بسنت کو تِتھیوں یعنی چاند کے مہینہ کے مطابق ماننے سے پڑتی ہے - دراصل یہ ایک موسم ہے - اس کا تعلق سورج سے ہونا چاہیے تھا - اگر ایسا ہوتا - تو ہمیشہ پھاگن اور چیت دو ماہ بسنت کے رکھنے سے کبھی غلطی نہ ہوتی - اور ٹھیک وقت پر موسم آتا - پنڈت لوگ اب بھی مل کر اگر یہ سمجھا نکال دیں - تو بہتر ہے - مگر نکبر کے نفیروں کا ایسا کرنا مشکل نظر آتا ہے ؞

بسنت کی تعریف میں ایک شاعر لکھتا ہے کہ

"جیسے راجہ کی چڑھائی پر فوج نعرے لگاتی ہے - اسی طرح بسنت رتو کے شروع میں آج کامدیو کی سواری نکلی ہے - یہ دنیا کو فتح کرے گا - یہ ملیاچل کی ہوا کے متوالے ہاتھی پر سوار ہے - اور کوئلوں کے جھنڈ نعرے لگا رہے ہیں ؞"

بلغم کو جیتو

بسنت رتو میں بلغم فاسد ہو کر امراض پیدا کرتا ہے - واگ بھٹ رشی لکھتا ہے - کہ جیسے سورج کی گرمی سے برف ڈھل جاتی ہے اسی طرح بسنت کے شروع ہو جانے سے سردی میں جمع شدہ بلغم پتلا ہوتا ہے اور جاٹھر اگنی (حرارت غریزی) کو کم کر کے بہت روگ پیدا کرتا ہے - اس واسطے بسنت کے شروع میں ہی اس بلغم کو جیتنا چاہیے - یہی تندرستی کا راز ہے - لکھا ہے کہ قے - نسوار کے ذریعہ ہلکی اور خشک غذا سے - مالش یا خوشبودار اور بلغم کو دور کرنے والی ادویات لگانے سے - ورزش اور کشتی سے اس بلغم کو جو انسان جیتتا رہتا ہے - وہ بسنت میں بیمار نہیں ہوتا ہے قے - نسوار اور جلاب تو اُن کے واسطے ہیں - جن کے اندر بلغم کا زیادہ سے زیادہ زور رہے - باقی باتیں ہر ایک کے واسطے ہیں - ورزش ہر ایک کو کرنی چاہیے - مالش بھی جتنی ہو سکے کریں - غذا ہلکی اور زود ہضم کھائیں - کیونکہ ہاضمہ کمزور ہوتا ہے - اگر کوئی چورن دافع بلغم بنا ہو - تو کھانا کھانے کے بعد ذرا سا کھایا جا سکتا ہے - جس سے اگنی بھی تیز ہو سکتی ہے - ایک نسخہ نیچے لکھا جاتا ہے ؞

گولی ہاضمہ

سونٹھ - مرچ سیاہ - لونگ - نمک سفید - نمک سیاہ ہر ایک تین تولہ - امل بید - جو کھار - لونہ دیسی زیرہ سیاہ - دانہ الائچی سفید - پنج ہر ایک ڈیڑھ تولہ کوٹ پیس کر ایک دن کاغذی لیموں کے رس میں - ایک دن گھیکوار کے گودے میں اور ایک دن ادرک کی رس میں کھرل کر کے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا لیں - اور کھانا کھانے کے بعد یا اور ضرورت ہو - تو بوقت صبح گرم پانی کے گھونٹ سے کھا لیا کریں ؞

دراصل ورزش سے بڑھ کر کوئی چیز مفید نہیں ہے - ورزش سے بڑھ کر مفرح - دافع بلغم اور مقوی ہاضمہ دافع بلغم چورن کیا ہو سکتے ہیں؟ جو اس موسم میں ورزش خوب کرتے ہیں وہ موٹے نہیں ہوتے ؞

بسنت کی سیر

لکھا ہے - کہ بسنت رتو میں ہوا خوری تمام موسموں سے بڑھ کر فائدہ کرتی ہے - اس لیے صبح اگر باہر سیر کو نکل جائیں - اور وہاں کھلی ہوا میں ورزش کریں - تو ایک پنتھ دو کاج ہو جاتے ہیں - ورزش کا مکمل فائدہ تبھی ہوتا ہے کہ جلدی جلدی جتنی ہوا ہم اندر لے جاتے ہیں - وہ سب صاف ہو - ورزش تب تک کرنی چاہیے جب تک پسینہ کی ہرق ہو - اس موسم میں ورزش کرنا سب مصنفوں نے از حد مفید لکھا ہے ؞

ایک دن کے اندر بھی چھ موسم گزر جاتے ہیں

صبح سے ایک پہر تک بسنت رتو کا سا موسم رہتا ہے - اس کے آگے گرشم - علے ظرافیا ... پس جب ہر روز بسنت آتا ہے - تو صرف ایک زمرہ سے ہر روز کی سیر کی ہدایت ہو گئی - اس سے بڑھ کر ایک اور اصول بھی اس دو لفظی نقرہ سے ملتا ہے ؞

بسنت رتو کا سا موسم علی الصبح سے ایک پہر تک زیادہ سے زیادہ ہے - یہی ہی وقت سیر کے واسطے اچھا ہے - شاستر کا قول ہے

"वसन्ते भ्रमणं पथ्यम्"

بسنت میں گھومنا بہتر ہے ؞

خورد و نوش

پانی کے متعلق تو صرف اتنا لکھا ہے - کہ غذا کے بعد نہ پینا چاہیے - بلغم کو بڑھاتا ہے - کبھی کبھی گرم پانی پینا بلغم کو شانت کرتا ہے اور کھانے کو ہضم کرتا ہے - اکثر جبکہ بدہضمی وغیرہ معلوم ہو - دو چار گھونٹ گرم پانی کے پینا طبیعت کو کھول دیتا ہے ؞

بلغم کی زیادتی والوں کے واسطے لکھا ہے - کہ "سونٹھ کے ساتھ اوٹایا ہوا پانی اور کھیر سار چندن سار وغیرہ کا اوٹایا ہوا پانی یا شہد ملا پانی یا ناگر موتھا ڈال کر اوٹایا ہوا پانی مفید ہے"

وہ اغذیہ جن کا ذائقہ نہ کھارا کسیلا - تیز اور کڑوا ہو - بلغم کو دور کرتی ہیں - تو وہ اس موسم میں جائز ہیں - پان نافع ہے - شہد ملا کر بلیلہ کا سفوف کھانا بہت ہی مفید ہے - نرم خشک - گرم اور ہلکی اغذیہ بہتر ہیں ؞

رہنے کا بیان

ایک جگہ یوں لکھا ہے - کہ "دکھن کی ہوا سے ٹھنڈے چمن میں چاروں طرف پانی کی دھاریں بہہ رہی ہوں - درخت خوب لگے ہوں - کہیں اتنے گھنے کہ سورج دکھائی نہ دے سکے کہیں ایسے کہ سورج کی کبھی کبھی کرن ... کے کھمبوں کا محل بنا ہو - کوئل کوک رہی ہو - پھول کھل رہے ہوں - درخت ... جھوم جھوم کر زمین کو چوم رہے ہوں - باغیچوں میں وہ پھر کر گزارے "

پھر لکھا ہے - کہ کافور - صندل و... ہو سلے - اگر (عود) کی دھونی دے کر خوشبو کیے ہوئے سفید بستر والے پلنگ پر بچھا...

نیند

دن کے وقت سونے سے بلغم بڑھتی ہے کا ان دنوں زور ہوتا ہے - اس واسطے دن کو سونا چاہیے - بلغمی مزاجوں کو خاص طور پر پرہیز کرنا چاہیے - بلغمی مزاج اس موسم میں کم لیں - تو زیادتی بلغم سے محفوظ رہیں - مگر نہ اتنی کم کہ طبیعت مضمحل رہے - اور سویرے جاگنا چاہیے - کیونکہ بوقت صبح سویرے بلغم بڑھتی ہے - اور سیر کا وقت بھی جاتا رہتا ہے ؞

متفرق

جو لوگ ہلیلہ کا استعمال کرتے ہیں - ان کو شہد یا گڑ کے ساتھ کھانی چاہیے روزانہ استعمال سے تمام امراض سے بچ رہ سکتے ہیں ؞

پسینہ نکالنا - حقہ پینا - کلی کرنا - جلاب - آنکھوں میں انجن - رات کو گرم کھانا - ریاضت کرنا - بہ ... ایک ... جائز لکھے ہیں +

غم کھانا اور رات کو جاگنا اگرچہ بلغم ... ہیں - اور اسی مطلب کے واسطے ... نے لکھا ہے - مگر رات کو زیادہ نہ جاگ... اور غم بھی بالکل نہ کرنا چاہیے - چاہے ... ہی بلغم کیوں نہ ہو - کیا بلغم کو رفع کرنے کے طریقے تھوڑے ہیں؟

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف (ایڈیٹر) خوش خط لکھا کریں ؞

وی - پی آتے ہیں

۱۵ فروری میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے - انہیں اطلاعی چٹھیں بھیجی جا رہی ہیں - خریداروں کو چاہیے - کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں - ورنہ ۱۷ فروری کا پرچہ ۱۵ فروری کو بذریعہ وی پی انہیں ارسال کیا جائے گا - جو صاحب اپنا چندہ ارسال کریں - اور نہ کسی وجہ سے وی - پی وصول کرنا چاہیں - وہ بہت جلد اطلاع دیں - بعض اصحاب کے وی - پی بھی تاریخ مقررہ کے بعد ... ہوتے ہیں - جس سے ہمارا وی - پی کا خرچ ضائع جاتا ہے - لہذا خریدار صاحبان کو ہر صورت ... چندہ ۱۳ فروری سے پہلے پہلے دفتر میں پہنچا دینا چاہیے - یا بذریعہ کارڈ اطلاع دیدینی چاہیے ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک کہانی

"اُمیل وِواہ سے مکتی"

لیکھک شری اونکار ناتھ گپت "ونکر" اجمیر

کے ہیبتو بڑی اُلتکنتا سے آیتُنا سب کی پرتیکشا نہیں نہیں وہ تو دھتکار رہی تھیں شری پنی بابو کو جس نے کملا کے بھوشیہ کو نشٹ کرنے کا ڈھونگ رچا یا تھا۔ سہیلیاں جس کی چندن گھڑیاں جیاں نئی راتری کی چکا چوند میں ونیت ہونے والی تھیں۔ اور شیش کیپاوہ نراشیہ پورا دکھ داشتا ساگر

اندھکار چھا یا۔ راتری نے بھینکر روپ دھارن کیا۔ تارا گن تو سفلی پر بکھرے ہوئے شوبھا دے رہے تھے۔ گھڑی نے ٹن ٹن دس بجائے کملا کے کمرہ میں شری پتی نے پرویش کیا۔ کمرہ پورن روپ سے سوسجت تھا۔ وستوئیں جہاں تہاں بنا سنمان رکھی ہوئی تھیں۔ شری پتی نے دیکھا۔ تجور منیاں اُس سے۔ وار تا لاپ کر

وہ ایک شگفتہ کلی تھی۔ بنا کی آگ پر سدا تلی رہتی تھی۔ ان کی آگیا کا الّنگھن کرنے کا ساہس اس میں تنِک مات نہ تھا۔ وہ روپ وتی تھی۔ سندر تھی۔ گنوان تھی۔ اُس نے سوکھوں ورش میں ہی بیراگ پن کیا تھا کہ شنی [illegible] پوری کیتی اس پر بیا پڑی ॥

اُس کے پتا نگر کے دھنی مانی پرتشٹھت سیٹھ منوہر لال پر سمپتی کی اسیم کرپا تھی۔ ہاں، پھر بھی ادھیش تھے۔ دھن ہی جیون تھا۔ مال تھا۔ اور دھن سمتوسیہ دیکھا اندھ تھے۔ اس بات کا ذرا بھی وچار نہ کرتے تھے۔ کہ یہ اگر کرنے کے سہیتو وہ کیا کر رہے تھے۔ کسی بات کی پہچان بھی نہ تھی۔ ہاں بھنتا تھی ادھیش۔ کنتو کس کی؟ ایک روپیہ [illegible]

وہ اپنی پرپر کسوٹی [illegible] کا کان کر چاہتے تھے۔ کنتو کس سے؟ سیٹھ شری پنی جی سے۔ شری پنی کون؟ شری پنی نگر کے سیٹھ بوڑھے ہیں۔ اور سمنا بھی ۶۰ کو پار کر گئی تھی۔ کیشن پک گئے تھے۔ مکھ منڈل پر گہنی جھریاں درشٹی گوچر ہوتی تھیں۔ رنت دال کے موتی لپٹت ہو چکے تھے۔ مکھ جیرن پرکشش کے کھنڈر کی طرح ہو رہا تھا۔ پران بھی جیرن کلیور سے چھٹکارا پانے کا جبر سمیت پر نین گوہی تو رہا تھا۔ شری پنی بیندرہ ہزار دینا چاہتے تھے اور سیٹھ منوہر لال ۲۵ ہزار مانگ رہے تھے۔ آخر کار ۲۰ ہزار میں سودا پٹا ॥

× × × × ×

سیٹھ منوہر لال کے گھر میں استریوں کی بڑی بھیڑ چہل پہل تھی۔ وہ گا رہی تھیں:-

"گاؤ ری سکھیو! منگل چار۔

آج آئے میرے بھرتار"

وہ کملا کو شنگار کر رہی تھیں۔ چھیڑ چھاڑ کرتی جا رہی تھیں۔ اور نانا پرکار کے سندر وستروں سے اُسے النکرت تو کر دی آبھوشنوں دوارہ اور کوئی لیپ مالاؤں سے۔ وہ ساکشات اپسرا پرتیت ہوتی تھی ॥

وہ اُداس تھی۔ اُس کا مکھ چندر دکھ کیتو دوارہ ملین تھا۔ اُس کے کنچن بدن پر کفنتا کا اٹل سامراجیہ تھا۔ اور اُس کے نیتروں سے بہہ رہی تھی اوی رام اشرو دھارا۔ سہیلیوں کے مکھ سے سندر سندر شبد نکل رہے تھے۔ مانو کوئی آکر سمہ سمہ پر کرنوں میں امرت بندھو برسا رہا ہو۔ کنتو سفا تھی وہ۔ وچار دھارائیں اُسے آبدھ کئے ہوئے تھیں ॥

دوار پر نوبت نو بج ہی رہی تھی۔ براتی گن آ لئے۔ ستمر گنگنوں کا منگل وادھیوں نے سواگت کیا۔ آس پاس کی رمنیاں کملا کی سہیلیاں اُس کے وواہ پتی کے اوبکن

بُلبُلِ ہند کا شاعرانہ تخیّل

شریمتی سروجنی نائیڈو بلبلِ ہند موسمِ بہار سے خطاب کرکے فرماتی ہیں:-

بہار! اے خوش فزا بہار! تیرا جوہر کیا ہے؟ ایک بلبل کا نغمہ، ایک پھول کا تبسّم، چاند کی کرنوں پر شبنم کا رقص، تبسّم کی آواز جو بیٹھے ہوئے گاتی ہے۔ ایک دلہن کی امید، ایک دوشیزہ کا خواب۔

بہار! اے خوش اثر بہار! تیرا راز کیا ہے؟

تیرے سحر آلود سرور کی پیدا کی ہوئی فرحت جو صبح کے وقت کو دنیا کی عجائبات کا مجموعہ بنا دیتی ہے۔ اور ہر چیز میں حسن کے وجود پذیر ہونے کا باعث ہوتی ہے۔ آسمان و زمین پر قبضہ حاصل کر لیتی ہے۔ اور غنچوں پر فتحیاب ہوتی ہے۔ جو دنیا کے دل کی مسرّت کا ذریعہ ہے ॥

ایک لوری کا پہلا بند کیسا دلفریب ہے۔

لونگ اور الائچی کے ہرے بھرے پودوں سے، چاولوں کے کھیت پر سے، کنول کے پھولوں سے پار ہو کر میں تیرے لئے ایک شبنم میں سرشار خواب لاتی ہوں ॥

ایک نظم میں جس کا عنوان "ہستی" ہے۔ فرماتی ہیں:-

"میری زندگی کے چراغ! موت کے ہونٹوں نے اپنے سانس سے تجھے یکایک گل کر دیا۔ تیرے بجھے ہوئے شعلہ کو کوئی چیز پھر زندہ نہیں کر سکتی" ॥

"اے میری زندگی کے پودے! ظالم موت نے تجھے پامال کر دیا۔ تیری برباد شدہ خوبی اور خوشنمائی کو اب کوئی چیز پھر مہیّا نہیں کر سکتی۔ جب پودا ہی نہیں۔ تو کلیاں کہاں سے قائم رہ سکیں گی؟"

میں جہاں سے آئے سوالے اس پام پیتا پرمیشور کے دیکھنے والا کوئی بھی تو نہ تھا ॥

(۲)

کملا بڈھے کو سونپ دی گئی۔ بوڑھا پرسن وِدن تھا۔ وسن اُلکنتا سنتوشیہ بنا دھیہ دھل چکا تھا۔ وہ ادھیڑ ہو رہا تھا۔ پریم سملن ارتھ۔ سندھیا ہوئی۔ خوبرو دیا اپنے مارگ پر وہ چلا [illegible]

رہی تھیں۔ کملا نے شری پنی کو دیکھ کر گھونگھٹ نکالا۔ استریاں وہاں سے ہٹ گئیں۔ شری پنی نے کملا کا گھونگھٹ اپنے ہاتھوں سے کھولنا چاہا۔ پر وہ پیچھے ہٹ گئی۔ شری پنی نے ایک بار پھر بڑھ کر اس کا آلنگن کرنا چاہا۔ پریم بھکشا مانگی۔ کنتو اس کی یاچنا کا سنگنیا کی بھاشا ٹھکرا دی گئی۔ وہ تو واقعی کے پتا کے بچے تھے۔ کملانے بھی [illegible] سبد دوار

سمجھ سکتا کیا۔ وہ بولی۔ "پتا جی! اپنی پتری کے ساتھ یہ گھور انیائے کیا کر رہے ہیں۔ ایسا کر کے نرک کے کیڑے مت بنئے" ॥

یہ سن کر شری پنی کا نشہ اُترا۔ اُسے لیش ماتر بھی دھیان نہ تھا۔ کہ اس کی نوین پتنی اس پرکار کا ویوہار کرے گی۔ ان کے کرودھ کا ٹھکانہ نہ رہا۔ وہ بالکل ٹوٹ پڑے۔ اور کرنے لگے شبد آگھات۔ انہوں نے کڑک کر کہا۔ "ابھاگنی! میں تجھ سے سیوا کرانا چاہتا ہوں۔ اپدیش سننا نہیں۔ یہی اپدیش ہی دینا تھا تو اپنے باپ منوہر لال کو دیا ہوتا" ॥

"تو آپ بھی تو میرے پتا دھرم پتا ہی ہو۔ آپ ہی کو تو ہے"۔ کملا نے کہا ॥

شری پنی نے اُتر دیا۔ "نہیں میں تو تیرا بھرتار ہوں بھرتار" ॥

کملا کو ہنسی آ گئی۔ اس نے پھر دردھتا پوروک کہا "آپ اور میرے بھرتار؟ یہ کدا پی سمبھو نہیں ہو سکتا۔ میں اسمبھو کو سمبھو کئے دیتا ہوں" ॥

یہ کہہ کر بوڑھے نے ڈنڈا دوارہ اُسے پیٹنا آرمبھ کیا۔ جب بچنے کا کوئی آشرا نہ پایا۔ تو اس نے دوسرے دن کے لئے سو بکرنی نہ دی ॥

سنگھرش سماپت ہوا۔ شری پنی اپنے کمرہ میں چلا گیا۔ کملا شیا پر جا پڑی۔ وچار ترنگ جوار بھاٹا کے سمان آتی جاتی تھی۔ راتری کو گھڑیاں گن گن کر بتلانے لگی۔ وہ راتری اُسے کال روپ دکھائی پڑتی تھی ॥

(۳)

پو پھٹنے لگی۔ پراتہ کال ہوا۔ گھڑی نے چھ بجائے۔ شری پنی نے نیتر کرنوں سے چھٹکارا پا کر کملا کے لئے کچھ پھل بھیجے۔ نوکر اس کے سمکھ رکھ گیا۔ اُس نے کچھ نہ کھایا۔ اور تھال کو ایک اور سرکا دیا ॥

اُسے دکھ تھا۔ بھوشیہ کی چنتائیں اُسے کاٹنے دوڑتی تھیں۔ اُس کے نیتروں سے اشرو مکتا بھوئی پر گر کر نشٹ پرایہ ہو رہے تھے۔ وہ کوس رہی تھی اپنے بھاگیہ کو۔ ہو رگیہ ماتا کا اسے رہ رہ کر سمرن ہی آتا تھا۔ بیٹھے بیٹھے دوپہر ہو گئی۔ کنتو اسے اس کا دھیان بھی نہ تھا کہ کتنا سمے ویتیت ہو چکا ہے ॥

ٹھیک ۱۲ بجے شری پنی گھر آئے۔ انہوں نے بھوجن کیا۔ کملا نے بھی کچھ کھایا کھایا کر سیٹھ صاحب تو اپنی دکان پر چلے گئے۔ آج کی راتری کا اُسے بھوی دکھ دستا لگا۔ وہ سوچ رہی تھی۔ کیا کروں؟ اور کیا نہ کروں؟ وہ کنکرتویہ ومودھ سی ہو رہی تھی۔ جوں جوں سندھیا ڈل رہی تھی اس کی چنتا بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ ادھیڑ بن رہی تھی۔ وہ آتم ہتیا کرنے کی سامگری جٹا رہی تھی۔ کہ نوکر نے ایک پتر لا کر کملا کو دیا۔ اس نے پتر کھول کر پڑھا۔ اس میں لکھا تھا:-

(باقی صفحہ ۸)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بسنت

(از شری ڈاکٹر بھیم سین لال جی ورما ماہر علاج مرض تپ دق ہومیوپیتھی)

بسنت رتو اپنے جوبن پر ہے۔ پرکرتی بیل بوٹوں سے لدے کھڑے ہیں۔ چاروں اور سبزہ زار ہے۔ آم کا بور اپنی دھیمی دھیمی سگندھی سے مستی لا رہا ہے۔ گیہوں اور چنے کے کھیتوں کی رونق قابل دید ہے۔ مند مند سمیر چل رہی ہے۔ پورب کی اور سے سوریہ بھگوان کا آگمن ہو رہا ہے۔ پرتھوی سوندریہ کا کیندر بن رہی ہے۔ ایسے سمے میں زمین کی سرشٹی کے منشیہ یوا اوستھا میں پیدا ہوکر سوچ رہے ہیں۔ کہ ہم کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں۔ اور ہمارے جیون کا ادیش کیا ہے؟ اتنے میں ایک رشی کے ہردیہ مندر میں پرماتما وید کا گیان دیتے ہیں۔ اور وہ اپدیش کرتا ہے:-

अग्नि मीळे पुरोहितं यज्ञस्य देव मृत्विजम् होतारं रत्न धातमम्।

یہ رگوید کا سب سے پہلا منتر ہے۔ یعنی منشیہ کو جو گیان آدی سرشٹی میں ہوا۔ تو سب سے پہلے "اگنی" شبد کا ہوا۔ "اگنی" شبد کے انیک ارتھ ہیں۔ اور اس منتر کے بھی کئی پرکار کے ارتھ ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت بھونک اگنی کے ارتھوں میں "اگنی" شبد کو لے کر منتر کا سائینٹفک آشیہ لیتے ہیں۔ یعنی پرماتما جوگی اس بات کا اپدیش کرتے ہیں کہ "اے منشیہ جس پرکار اگنی کی جوالا اوپر کو جاتی ہے۔ اور تیجوان ہے۔ اسی پرکار تیجوان ہوکر تو اٹھ اور اُنتی کر۔ وہ اُنتی کیول اپنے لئے نہ ہو۔ بلکہ جس پرکار پوروت بگیہ وغیرہ کا انوشٹھان بچاؤ اور سنسار کے لئے کرتا ہے۔ اسی پرکار تو اُنتی کرکے سارے سنسار کے لئے لابھ کاری بن۔"

یہ اپدیش ہے۔ جو وید کے پہلے منتر سے ملتا ہے۔ اور اس اپدیش کے لئے بھگوان نے سب سے مناسب وقت بسنت رتو ہی تجویز کیا۔ کیوں نہ ہو جبکہ بسنت رتو سب رتوؤں کی شرومنی مانی گئی ہے۔ آیوروید اسے رتوؤں کی اپادھی دیتا ہے۔ جس پرکار دن میں صبح کا سمہ سب سے سریشٹھ ہے۔ اسی پرکار رتوؤں میں بسنت رتو ہے۔ یہ اس رتو کی پردھانتا ہے۔ آج بھی بسنت رتو کا آگمن ہو رہا ہے۔ اور بھگوان کا یہ اپدیش اپنے جیون میں دھارن کرنے کا ہمارے لئے سنہری موقع ہے۔ پر اس اپدیش کو کون کاریہ روپ میں لا سکتا ہے۔ جو پرکرتی کے بنائے ہوئے نیموں کے انوسار اپنا جیون بسر کرتا ہے۔ اس رتو کے لئے کون سے خاص نیم ہیں۔ اس کے لئے کچھ آیوروید کی چھان بین کرنے کی ضرورت:

ہے۔ آیوروید بتلاتا ہے۔ کہ رتو چھ ہیں:۔ (۱) بسنت (۲) گریشم (۳) ورشا (۴) شرد (۵) ہیمنت (۶) ششر۔

ساتھ ہی (۱) وات (۲) پت اور (۳) کف تین دوش ہیں۔ جو منشیہ کے شریر میں نواس کرتے ہیں۔ پت گرم ہے کف سرد ہے۔ اور وایو گرمی کے ملنے سے گرم اور سردی کے ملنے سے سرد رہ جاتی ہے۔

گرمی میں سوریہ اپنی تیز کرنوں سے سنسار کی تمام چیزوں کی نمی کو کھینچتا ہے۔ اس لئے روزانہ کف کی کمی اور وایو کی زیادتی ہوتی ہے۔ ورشا رتو میں جو نمی سوریہ نے پرتھوی سے کھینچی تھی۔ وہ مینہ اور شبنم کے روپ میں پرتھوی پر چھوڑتا ہے۔ جس سے شریر کے اندر رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ اور بسنت رتو کے شروع ہوتے ہی پگھل کر نکلنے لگتی ہے۔ جس کے نیم پورک خارج ہو جانے پر شریر بالکل نارمل حالت یعنی سم اوستھا میں ہوتا ہے۔ خون کا دورہ خوب تیز ہوتا ہے۔ اتساہ اور حوصلہ میں افزائش ہوتی ہے۔ اور طبیعت میں ہر کام کے لئے امنگ پیدا ہوتی ہے۔

کف کا ویگ نہ بڑھنے پائے۔ اس کے لئے اس سمہ کف ناشک، تکت۔ کٹو اور کشائے یہ تین پرکار کے رس استعمال کرنے چاہئیں۔ مثلاً آنولہ وترپھلا وغیرہ کا سیون نہایت مفید ہے۔ گلے کے دودھ میں کالی مرچ پیس کر ڈال کر پینا بھی کف کو ناش کرتا ہے۔

جو لوگ اس موسم میں زیادہ چکنے اور دیر ہضم پدارتھ کھاتے ہیں۔ وہ روگی ہو سکتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو اس موسم میں زکام آگھیرتا ہے۔ اور وہ زکام کو دور کرنے کے لئے چائے کا استعمال کرتے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ تپ دق کو نمنترن دے رہے ہیں۔ چائے زکام کو خشک کر دیتی ہے۔ اور رطوبت جو اس موسم میں صاف ہو جانی چاہئے تھی۔ وہ سینہ کی طرف رجوع ہو کر پھیپھڑوں میں نقص پیدا کر دیتی ہے۔ یہ لازمی نہیں۔ کہ ہر بار ایسا ہی ہو۔ لیکن اس سے ایسا اندیشہ ضرور ہے۔

زکام کے عادی لوگوں کے واسطے ایک علاج بلا دوا یہاں درج کیا جاتا ہے۔ جو نہ صرف زکام کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ بلکہ اس سے آنکھ کی روشنی اور بدھی بھی تیز ہوتی ہے۔ عمل اتنا سادہ ہے۔ کہ بہت سے لوگ اس کی سادگی پر ہنس کر ٹال دیں گے۔ لیکن اگر وہ اس پر عمل کریں گے۔ تو اس کی خوبی پر گدگد ہوئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔

زکام کی عادت روکنے کا عمل

سوریہ اودیہ کے سمے کم از کم تین چلو پانی ناک کے راستہ پی کر حلق سے نکال دو۔ ابتدا میں اس عمل میں کچھ دقت محسوس ہوگی۔ اور پانی اوپر نہیں چڑھے گا۔ لیکن اس سے ہراساں نہ ہونا چاہئے۔ روزانہ عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تقریباً دو ہفتہ میں آپ پورے عامل بن جائیں گے۔

بسنت رتو کے لئے آیوروید کا ایک نیم اور ۔۔۔ "वसन्ते भ्रमणं पथ्यम" ہے۔ یعنی بسنت رتو میں بھرمن کرنا نہایت مفید ہے۔ ہرے ہرے الزن اور کھیتوں کے ارد گرد گھومنا ان رتو میں سواستھ کے لئے اتینت لابھ دایک ہے۔

آریہ سماجیو! یہ ہمارا سوچا گیا ہے۔ کہ ایک رشی سنکھیہ پورک گرا اگر پھر آج ہم بسنت منا رہے ہیں۔ اس اوسر پر اگر اپنے فرصت کے وقت میں ہر ایک آریہ ادم کا حصہ لیکر گراموں کی اور نکل پڑے۔ اور بھولے بھالے لوگوں کو ویدک سندیش سنائے۔ تو جہاں وہ دوسروں کا اپکار کر سکے گا۔ وہاں وید بھگوان کے اپدیش انوسار اپنی اُنتی اور بھلائی بھی کر سکے گا۔ ہمارا بسنت منانا تبھی سپھل ہوگا۔

رباعی

دھرم کی راہ میں جس شخص کو مرنا نہیں آتا
اُسے سنسار میں جیون سپھل کرنا نہیں آتا
ہمیں سنسار والے آج باتونی سمجھتے ہیں
بہت کچھ منہ سے کہتے ہیں مگر کرنا نہیں آتا

(رام رکھامل برق۔ کراچی)

بقیہ صفحہ

"پریہ کملا! جس دن سے تمہارے پتا نے تمہارا لگن تو ڑ دیا ہے سب ہی میری بھی سے کر اور مجھے دھن کے لوبھ میں ٹھکرا دیا ہے اور تمہارا پریم سنسار میں رکھتا ہے۔ اسی دن سے مجھے تمہاری اور تمہارے پریم کی چنتا رہتی ہے۔ بڑی اچھا ہو۔ اور تم دنیا سے چھوٹنا چاہتی ہو۔ تو میں تمہیں چنتا کا سا دلاسا دے کر بنا رہوں۔ اگر تم پتر واپس کے ساتھ ہی دینا۔"

تمہارا
"چندر"

کملا کھل اٹھی۔ وہ تو پورے سے ہی جانتی تھی کہ میرا لگن چندر کانت کے ساتھ ہو۔ کنتو اس کے پتا کے سامنے اس کی ایک نہ چلی۔ اب اس کو پھر ایک بار چندر کانت سے ملنے کی آشا ہوئی۔ اس نے جھٹ پٹ اسی پتر کے پرشٹ پر لکھ دیا۔

"پریہ چندر کانت مجھے لے کر اگر ورشن دو۔ تم اس جنجال سے مکت کرو۔"

"دیشیش پھیر"

آپ کی "کملا"

رات ہی ہو چکی تھی۔ چندر ابھی تک نہ آیا۔ اس کے من میں نانا پرکار کی شنکائیں اٹھنے لگیں۔ وہ آتنک ہو رہی تھی وہ بار بار کھڑکی کے باہر جھانک رہی تھی۔ اسی اور اس کی ورشٹی لگی ہوئی تھی۔ سہسا اس نے دیکھی پرکاش لیمپ کا دکھائی دیا۔ موٹر آتی دیکھ ساتھ ہی چلی آ رہی تھی۔ اسے آشا ہوئی۔ کہ چندر کانت اس میں ہوگا۔ اس کا کلیش دور بھاگ چکا تھا۔

x x x x x

کسی نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس سوائے کملا کے گھر میں کوئی نہ تھا۔ اس کر دروازہ کھولا۔ اور دیکھا چندر کانت کو وہ کہنا ہی چاہتی تھی۔ کہ اس نے مون رہنے کا آدیش کیا۔ وہ مون رہی۔ اس سمے چاروں اور بسنت بدھتا چھائی ہوئی تھی۔ وہ موٹر میں بیٹھ گئی۔ چندر نے بٹن دبایا۔ موٹر ویگ سے دوڑ چلی۔ نہ جانے اس گھور اندھکار اور بسنت کو بھنگ کرتی ہوئی وہ موٹر کہاں جا کر رکی؟

"پرکاش" میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بسنت

(از شری سوامی ستونتر انند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

بسنت کا تہوار آگیا - سادھارن ریتی سے
اس پنچمی کو "بسنت پنچمی" کہا جاتا ہے - اور
اصطلاح میں اس وقت اس دن کو "بسنت"
کا دن کہتے ہیں - لیکن گرنتھوں میں چھ
رتوؤں کا ذکر آتا ہے - وہاں دو مہینوں
کو ہی "بسنت" کہا گیا ہے - ویدوں میں ان چھ
رتوؤں کا ورنن ہے ::

ساہتیہ میں بسنت رتو کو "رتو راج" کہتے
ہیں - جس طرح شیر کا نام مرگ راج ہے - یعنی
پشوؤں کا بادشاہ - اسی طرح بسنت کو رتوؤں
کا راجہ مانا جاتا ہے - اور یہ بات بالکل سارتھک
ہے ::

ہریاول کا ظہور

نباتات کے لحاظ سے برسات کے موسم
میں نباتات بہتات سے پیدا ہوتی ہے -
کیونکہ اس موسم میں مینہ برستا ہے اور زمین
میں جو بیج پڑے ہوتے ہیں - وہ پھوٹ
نکلتے ہیں - اور ساری پرتھوی ہریاول
کی چادر اوڑھ لیتی ہے - جدھر
دیکھو سبزی ہی سبزی دکھائی دیتی
ہے - اسی لئے پنجابی ضرب المثل
ہے کہ "ساون کے اندھے کو
ہریاول ہی ہریاول نظر آتی ہے"
اس حالت میں سوال پیدا ہوتا
ہے کہ پھر موسم برسات کو چھوڑ
کر "بسنت" کو "رتو راج" کیوں
کہا گیا ہے؟ میری سمجھ میں
اس کا اُتر اس طرح پر ہے :-
یہ سچ ہے کہ برسات کے
موسم میں نباتات بہت اُپتن ہوتی
ہے - یہ موسم نئی نباتات کو زیادہ
پیدا کرتا ہے - مگر رتو راج بسنت
خشک شاخوں کو سرسبز کرتا ہے
ہیمنت نے سردی سے جن برکشوں کی رنگت
کو کمزور کر دیا تھا - وہ موسم خزاں کے آتے
ہی اپنے پتے گرا دیتے ہیں - اور ننگ
دھڑنگ شاخیں کالی کلوٹی حالت میں
کھڑی دکھائی دیتی ہیں - اُس وقت سادھارن
پرش تو یہی خیال کر لیتے ہیں کہ اب یہ خشک
ہو گئی ہیں - اور مر گئی ہیں - ان خشک یا مردہ
شاخوں کو سرسبز کرنے والا "رتو راج" ہے -
جس کی آمد میں لوگ بہت خوش ہوتے
ہیں ::

اتہاسک اہمیت

جس طرح یہ موسم ہے - اسی طرح دھرم
میں بھی موسم خزاں اور بسنت آتے ہیں -
اور تاریخی لحاظ سے بسنت پنچمی کے ساتھ
حقیقت رائے اور رام سنگھ کا تعلق ہے -

حقیقت رائے نے مسلم راجیہ میں دھرم کی
دیدڑھتا کا پورا ثبوت دیا - کہتے ہیں کہ
ایک دن کسی مسلمان لڑکے سے مدرسہ میں
اُس کی بات چیت ہوئی - اس نے مسلمان
لڑکے کی بات کا نرمی سے جواب دیا - جس کی
سزا اسے پران دنڈ ملا - بعد میں اس سے پریرنا
کی گئی کہ وہ مسلمان ہو جائے - اور اس صورت

میں اُسے معاف کیا جائے گا - اس بہادر
نے اپنی جان تو دے دی - مگر دھرم نہ ہارا - یہ
گھٹنا بھی بسنت پنچمی کے دن ہوئی - ہنر
رام سنگھ جی کا جنم سمبردایہ نام دھاری
سکھوں میں مشہور ہے - جنم بھی اسی دن
ہوا تھا - اُنہوں نے سکھ دھرم میں اُن
باتوں پر عمل کرنے کی سعی کی - جن کا اپدیش کہ
گورو گوبند سنگھ جی نے دیا تھا - جہاں
اوّل الذکر نے اس دن اپنی جان دی تھی - وہاں
مؤخر الذکر نے اسی دن جنم لیا تھا - اس لئے

بھگوان دیانند کا تہوار

ان کے علاوہ رشی دیانند کا اس طرح کا کوئی
تعلق اس دن سے نہیں ہے - مگر دھرم
میں وہ موسم بہار لانے والے تھے
اس بات میں شاید ہی کسی کو شک ہو -
کیونکہ اُن کے پرچار سے پہلے ویدک دھرم
کی ٹھیک وہی حالت تھی - جو کہ درختوں کی

موسم خزاں میں ہوتی ہے - لوگ ویدک دھرم
کو کچا دھاگہ مانتے تھے - یہ اتنا خشک ہو
گیا تھا - جو کسی طرف جھکتا ہی نہ تھا -
اور اتنا اکڑ گیا تھا - کہ اس میں نرمی کا نشان
نہ تھا - جتنے کہ جو ان میں سے ایک بار چلا
گیا یا جان کر نکل گیا - وہ پھر آ نہیں سکتا
تھا - اگر کسی لڑکی کی شادی ایک یا دو برس
کی عمر میں کسی سے کر دی - اور جس سے شادی
کی - وہ موت کا شکار ہو گیا - تو بالغ ہونے
پر بھی اُس کی دوبارہ شادی نہ ہو سکتی تھی -
زیادہ نہیں - تو ایک تہائی کو تو اچھوت بنا
رکھا تھا - مُردوں کے لئے ردی پڑے
جاتے تھے - پتھر اور لکڑی کو ایشور سمجھا جاتا
تھا - وغیرہ وغیرہ -

رشی دیانند نے آ کر ویدک دھرم کا پرچار
کیا - اور اس خزاں کو دور کر کے دھرم میں
موسم بہار پیدا کر دیا - اب آریہ دھرم میں
آریہ سماج کی درشٹی سے کوئی اچھوت
نہیں ہے - جو کوئی ویدک دھرم
میں آنا چاہتا ہے - اُس کے لئے
دروازے ہر وقت کھلے ہیں -
جو پہلے خشک تھا - کٹھور تھا -
اکڑا ہوا تھا - وہ اب ویسا نہیں
رہا - بلکہ اس میں اب نرمی ہے -
دیا لتا و سرلتا ہے - اور جھکاؤ
ہے - یہ سب اُس مہاپرش کی
دیا ہے ::

آؤ ہم سب مل کر اپنے جیونوں
میں نیز دیش اور جاتی کے جیون
میں بسنت کو پرچلانے کی کوشش
کریں ::

(ادم شرم)

حقیقت رائے کی گرج

(از شری مان رام رکھا مل جی برق کراچی)

کون کہتا ہے کہ وہ سرکش و غدار نہیں
عہد طفلی کی ہے خواہش پس مُردن بھی مجھے
دھرم کی آگ مرے دل میں ہے روشن ہر دم
قتل کا خوف مجھے ہوگا بھلا کیوں، لاحق
حق کا شیدا ہوں مرا نام حقیقت رائے
مال دُنیا کی نہ رتبہ کی ہے خواہش مجھ کو
دھرم کا شیفتہ ہوں میں نہ مسلماں ہونگا

دھرم کی راہ میں مٹنے کو جو تیار نہیں
حُور و غلمانِ بہشتی سے سروکار نہیں
اس سے بہتر تو جہاں میں کوئی گلزار نہیں
جب میں ڈاکو نہیں خونی نہیں غدار نہیں
دینِ اسلام سے کچھ مجھ کو سروکار نہیں
ایسی چیزوں کا اے قاضی! میں سزاوار نہیں
قاضی اسلام میں آنیکو میں تیار نہیں

سر مرا تیغِ ستم سے تو اُڑا دے لیکن
برق معصوم ہوں ہرگز میں گنہگار نہیں

"پرکاش" میں اشتہار دے کر
لابھ اُٹھائیے

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی بوٹی

پریہ مہاشئے! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا
نہیں چاہتا - بدیں اس کے ایک ہی روز کے استعمال
کے سبب سے سفید کشٹ (برص) پھلبہری
کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے - تو میں دگنا مول واپس
دوں گا - جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر منگوا
لیں - قیمت دوا فی شیشی ۲ آنہ و محصول
مہر کرشن چندر کھتری بہرائے
ضلع گیا - پوسٹ نمبر ۱۵

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین
افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان عہ (محصول ڈاک علاوہ)
جمالستان للعہ
دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول
منیجر "نگار" لکھنؤ

اترائین کے تہوار — اور — بسنت پنچمی

(از شری راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی امرتسری حال بڑودہ)

مکر سنکرانت سے سمبندھ رکھنے والا اترائین کا پہلا نامی تہوار ہے اور جو پنجاب میں بھاری دھوم کے روپ میں ہندو جاتی مناتی ہے جس کے تین پنجابی نام اس پرکار ہیں:-

۱- تِل روڑھی ۲- تِلوڑھی اور ۳- موجودہ وسترت نام لوہڑی:

تمام بھارت ورش میں تِل اور گُڑ اس دن بطور مٹھائی کے کھایا جاتا ہے۔ اور بڑودہ کے نامی مرہٹی راج دربار کا نام ہی تِل گُڑ کا دربار ہے۔

واضح رہے کہ پنجابی بھاشا میں گُڑ کی بھیلی کو روڑھی کہتے ہیں۔ لہٰذا موجودہ لوہڑی پرو کا پہلا نام "تِل روڑھی" ہوگا۔ پھر تِلوڑھی رہ گیا۔ اب صرف لوہڑی کہتے ہیں۔ اس اترائین کال کا دوسرا نامی تہوار آریہ یا ہندو جگت میں پرسدھ

"بسنت"

ہے سیندہ کی ناقص رائے میں پرانے زمانہ میں رشی لوگ سب برہمچاریوں کو (Botany) "بنسپتی شاستر" سکھایا کرتے تھے۔ اور جنگلوں اور باغات میں برہمچاریوں کو لے جا کر یہ ودیا شروع کرائی جاتی تھی۔ یوروپ میں (Botany) سکھانے کے لئے استاد طلباء کو بلاشبہ باغات میں لے جاتے ہیں۔ آیوروید کا بڑا بھاگ بھی غالباً اسی دن سکھایا جاتا تھا۔ اب تو کل دنیا پر سر بوس صاحب نے ظاہر کر دیا ہے کہ "بنسپتی ودیا" سیکھنے ہوئے طالب علم Vivesection (؟) ختم کرنے کی بالکل ضرورت نہیں:

لہٰذا بندہ کی ناقص عقل اور تُچھ مت میں یہ وچار آتا ہے کہ لاہور آریہ سماج کو جہاں اس پرو کو ہندو جاتی کی ریتی سے مٹھائی وغیرہ کھا کر اور کُھلے جنگل میں بسر کرا کر پورا کرنا ہے۔ وہاں اس دن یا اس کے دوسرے روز اگر وہ مناسب سمجھیں۔ تو گوردت بھون میں جملہ آریہ بھائیوں خاص کر علماء کی ایک خاص اُپ سبھا بلا کر پرستاو پاس کرنے چاہئیں کہ زندہ حیوانات کو چیر کر جو آج کل میڈیکل کالجوں میں قدرت اور انسانی اخلاق کے خلاف رسم "Vivesection" کے نام سے جاری ہے۔ اس کو آریہ ہائی سکولوں یا آریہ کالج یا آریہ گوروکل میں جہاں کہیں بھی "Vivesection" ہوتا ہے۔ اسے بند کرا دیا جائے:

مزید براں ہون یگیہ سے جو بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ ان کے لئے ڈاکٹر بھیندر لال جی کے علمی لیکچر لاہور میں کبھی اُن کی فرصت کے وقت کرائے جائیں۔ آج ہر بیماری میں ڈاکٹر فوراً ہی (Injection) دیتے ہیں۔ اس سے پہلے जलौका (جونکیں) لگانے سے نشتر کا کام ہو سکتا ہے۔ اور ہون دھوم موجودہ (Injection) کی جگہ لے سکتا ہے یہ میری ذاتی رائے ہے:

۴۴ آتما کو جاگرت کرنا چاہئے:

بن بہار

ترتیب کریں تو تھا بھائیوں کو "بسنت پنچمی" والے دن کی اوکاش تعطیلوں میں نگر سے دور رنگ بدل پیدل چل کر بن بہار کرنا چاہئے۔ اس رُت میں بن بہار سواستھ اُنتی کے لئے بہت آوشیک ہے۔ پرنتو آریو! کو چاہئے کہ وہ بسنتے भ्रमणं पथ्यम (کا کریاتمک روپ سے پرشنسی ہو

گرام درشن

بستی کے باہر ہری کھیتی سے کیول من ہی نہ بہلانا چاہئے۔ بلکہ گراموں کی بھی دُکھی تھا در دنا تاپ سے سنتپت جنتا کی دشا کے بہار رہنے لئے نکٹ کے گراموں میں بھی جانا تھا ان کی جتنے الامکان سہایتا کرنے کا سنکلپ دھارن کرنا تاکہ لوگوں کا کرتویہ ہے۔ وہاں جائیں۔ اور آنکھیں کھول کر دیکھیں۔ کہ انکے دیش کے بھائیوں کی کیسی دُردشا ہے۔ غریبی نے گراموں کے سُورگیہ جیون کو کیسا نارکیہ بنا دیا ہے۔ آج کے آتمیں کس طرح دانہ دانہ کو ترستے ہیں۔ تن ڈھانپنے کو کیول پھٹے پرانے چیتھڑے ہی بس باقی رہ گئے ہیں۔ ترو دان نہ دیر وارنگ شکتیں دینے والی گرامیہ جنتا کی نہ شکشا کی پروا کی جاتی ہے۔ اور نہ صفائی کی۔ انکے سواستھ کا کسی کو دھیان ہے۔ اور نہ اُن کے سنکٹوں کے ٹالنے کا خیال۔ کیسی مصیبتوں میں بھارت کی گرامین جنتا پڑی ہوئی ہے۔ سب ہی اس کا گیان پراپت کرلے۔ لوجاؤ گراموں میں۔ اور غریبوں کی حالت کا ملاحظہ کرو۔ تمہیں کھل جائیں گی۔ ... بسنت کے ... [illegible]

ہندوؤں کو بسنت کا تہوار شان سے منانا چاہئے

(ایک ہندو دیش بھگت کے قلم سے)

"لوہڑی" کا تہوار گذر گیا اب کچھ دنوں کے بعد "بسنت" کا تہوار مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۵ء آنے والا ہے۔ یہ بھی ایک موسمی تہوار ہے۔ جبکہ موسم میں تبدیلی ہوگی۔ اور سردی کی گرمی کی زیادتی ہونی شروع ہوگی۔ تاریخی اور دھارمک نقطۂ نگاہ سے بھی اس تہوار کی بڑی عظمت ہے۔ اس دن براہمن، کھشتری اور ویشوں کے لڑکے جنیو دھارن کر کے گوروکل میں داخل ہوتے تھے۔ شری کرشن جی مہاراج نے گیتا کے گیارھویں ادھیائے میں موسم بسنت کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "موسموں میں سے بسنت موسم میں ہوں"۔ اس ہندو جاتی کے معصوم شری حقیقت رائے جی نے جنیو اور چوٹی کی خاطر اپنے آپ کو قربان کیا تھا۔ مگر ہندو دھرم کو نہ چھوڑا تھا۔ ان دنوں سرسوں پھولی ہوتی ہے۔ اور موسم بھی عجیب ہوتا ہے:

نامدہ دھاری سکھوں کے نقطۂ نگاہ سے اس دن شری ستگورو رام سنگھ جی مہاراج کا جنم دن ہوا تھا۔ جو کہ اوّل درجہ کے دیش بھگت تھے۔ اور اسی دیش بھگتی کے جذبہ کی وجہ سے انہیں برہما کی طرف جلاوطن کر دیا گیا تھا:

راجپوت بادشاہوں کے زمانہ میں اس روز شاہی دربار لگائے جاتے تھے۔ اور رعایا اور افراد بیٹھ کر خوشیاں مناتے تھے۔ نیز انعام و اکرام اور نذرانے لیتے دیتے تھے:

ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

یہ تو عہد کہن کی باتیں ہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ ہمارے خیال میں ہر ایک شہر میں شہر کے نزدیک کے مقامات میں ذمہ دار سبھاؤں کی زیر نگرانی پرشوں کے لئے علیحدہ اور دیویوں کے لئے علیحدہ کُھلے میدانوں میں ایسے میلہ جات لگانے چاہئیں جہاں کہ ان کی تفریح طبع کے لئے مہذبانہ طریقے کے جملہ سامان مہیا کئے جائیں:

بسنت اُتسو

ماگھ شُکلا پنچمی!!

(از شری بشو دیال جی، اُپ منتری یو۔ پی سبھا۔ میرٹھ)

آریہ جاتی کے پروؤں میں "بسنت پنچمی" بھی ایک پراچین تھا پراکرتک پرو ہے۔ قدیم الایام سے آریہ اسے مناتی آئی ہے۔ پرنتو سمرنیہ بالک حقیقت رائے کے دویہ بلیدان نے اس پرو کو انہایت سوروپ بھی پردان کر دیا ہے۔ حقیقی بسنت رُت تو ہولی سے آرمبھ ہوتی ہے۔ کنتو اس کے سواگت کی تیاری چالیس دن پورو سے آرمبھ ہو جاتی ہے۔ پرکرتی دیوی بھی اپنے روپ جوبن چھٹا پورو ہی سے جھٹکانے لگتی ہے۔ آن اوشدھی اور بنسپتی وشنومیں نوتن رس کا سنچار لگتا ہے۔ مانو دیہوں میں بھی اُمنگ اُتساہ تھا ہرش کا اُدے ہونے لگتا ہے۔ اس سے یہ نوتن رس تھا اُتساہ آدمی کا سنچار ہوتا ہے۔ اسی دن بسنتی پرو منایا جاتا ہے۔ ایسا کیا جاتا سمروتھا سمیہ چین ہی ہے۔ اس رُت میں سواستھ کو اُنّت دینے کے لئے جرمن کرنا تھا دیا یام آدی پورک کرنا بہت آوشیک ہے۔ ساتھ ہی منو کا روپ مرن کے لئے سانوک بھوجن۔ ایکانت پرانایام کا ابھیاس تھا پربھو سمرن کی اور بھی وشیش دھیان دیا جانا چاہئے:

کاریہ کرم

آج کے دن پراتہ کال آریہ مندروں تھا سنستھاؤں میں وشیش ہون یگیہ کرنا چاہئے۔ بسنتی وکیسری رنگ میں رنگے وستر دھارن کرنے کی پرتھا بھی انوچت نہیں۔ بلکہ اتی گورو نیہ ہے۔ سندر ہو کہ اس کیسری بانا کو دھارن کرتے سمے اتی بھارتیہ ویر پرشوں کا آدرش مورتی مان ہو ہمارے نیتروں کے سامنے ناچنے لگے۔ کہ جنہوں نے کیسریہ ساز سجا کر ہنستے ہنستے آدرش کے لئے مان کی رکھشا کے لئے پیاری سوتنترتا دیوی کی ارچنا کے لئے سروسو سمرپن کیا تھا۔ بسنت کے دن گوروکلوں اور ودیالیوں میں چھاترا دا سوں وانپرستھ آشرموں میں ویایام آدی کے وشیش پروگرام ... [illegible] روپ سے راشٹریتا کے ترانے بھی بھاونا کے ساتھ گا کر جانے ... [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"بسنت" نہیں "بس انت" سمجھو!

(مہاشہ "ناتھ" جلالپوری کے قلم سے)

لاہور اور امرتسر کے نواسی کاغذی پتنگیں اڑائیں گے۔ ڈور کو ڈھیلا چھوڑیں گے پتنگیں لڑینگی ڈوریں گھسیں گی۔ چمن میں سبزہ لہلہائے گا۔ بلبل مستانہ وار ترانہ گانے لگے گی۔ میں نہ پتنگ اڑاؤں گا۔ نہ ڈور منگواؤں گا۔ میری پتنگ اگست ۱۹۱۶ء سے اڑ رہی تھی۔ اگست ۱۹۲۱ء میں اسے پیچا لگا۔ اور ۱۹۲۴ء میں وہ بوکاٹا ہو گئی۔ اب وہ دل کہاں سے لاؤں۔ کہ نئی پتنگ اڑانے کا نام لوں ؟

"لائیڈ" انکھ ملانے جانا۔ "ہور" پیچا لگانے جانا۔ "بالڈون" ڈور جڑ ڈھیلتے جانا۔ "چرچل" ہاتھ ملاتے جانا۔ "اڈوائر" تاڑسی جلتے جانا۔ ہند کا لنگوٹی والا ایسا دھوبی پڑا لگنے لگے گا۔ نہ وائیٹ پیپر رہے گا نہ جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ کا پرچا نشانی دے گا۔ جیسے سائمن رپورٹ نذر رود ٹیمز ہوئی۔ ویسے ہی انڈیا بل دھرا دھرا پارہ جلنے لگا۔ کون ہے جو میرے "جواہر" سے پتنگ اٹھائے گا۔ راوی تٹ پر جس نے جان کی بازی لگائی تھی۔ کس کی بساط ہے۔ کہ اس بازی کے شاہ کو مات دے سکے ؟

پیارے سناتن دھرمی! جھگڑے نہیں۔ تیری اور میری شرتی سانجھی سمرتی کے بھید بھاؤ پر مجھ سے رگڑا نہ کر۔ کال کا سودرشن چکر حرکت میں آنے دے۔ تو مردوں کا شرادھ کرتا جا۔ مجھے زندوں پر پھول چڑھانے دے۔ دیکھو کند دھانہ سر کا سیہرا تیرا چولی دامن کا رشتہ ہے۔ اس رشتہ کا پاس ملحوظ رکھو۔ حق رفاقت ادا کر۔ سن سن وہ دھرم پتر بدھشٹر فرما رہے ہیں "अन्यैः सह विरोधे तु वयं पञ्चोत्तरं शतम्"

عیروں سے جب پتنگ لڑانی ہو گی۔ پانچ اور سو کی سانجھی ٹولی بنانی ہو گی

او اندھے سیالکوٹی قاضی زبان سنبھال۔ پوری دمان کے نونہال کو صلح میں نہ تنشار سیالکوٹی صوبیدار پر رعب نہ جما۔ دھرم ماتا کو ماؤں کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ لاہوری صوبیدار قلم کو روک۔ بھاگ مل کے نور نظر پر تبر چھاوار نہ کر۔

جلاد! سنبھل سنبھل۔ دھرمی "حقیقت" کے نازک جسم کا خیال رکھ۔ مفتی! اپنا فتویٰ صادر کرنا ورنہ یاد رکھ۔ تیری شرع کی تحقیر ہو گی۔ سن سن وہ محمد شاہ رنگیلا ایسی انگڑائی لینے والا ہے کہ نہ قاضی کا عتاب رہے گا۔ نہ مفتی کا فتویٰ اور نہ جلاد کی تیغ دو دم

مہاراشٹر! بھگوا جھنڈا بلند کر۔ راجپوتانہ! اکبری بانا پہن۔ اکالی! "واہگورو کی فتح" کا جیکارہ گونجا۔ بندہ بیلے! اپنی کمان کو چلا۔ جاٹ! بھرت پور میں ایسا اودھم مچا۔ ادھر رنگیلا ایسا تیغ کے ہاتھوں خوار ہو۔ ادھر شاہ عالم روہیلا کے جور و ستم کا شکار ہو۔ بیر بیراگی! اس ہند کی اینٹ سے اینٹ بجا۔ اور ایسی بسنت منا۔ کہ ایبلا کو بارت تا قیامت تیری یاد پر پھول چڑھاتا رہے۔ اور اس وقت تک دم نہ لے۔ جب تک پرادھینتا کا شکنجہ کس کر ایک عالم میں دھوم نہ مچا دے ؟

مومن! آ تو بھی میرے ساتھ بسنت منا۔ رو ٹھو نہیں۔ تو بھی موحد میں بھی موحد۔ تو "لا الہ الا اللہ" کا واحد اجارہ دار نہیں۔ تیری رسالت تجھے سلامت رہے۔ میں نہ شفاعت کا بھوکا۔ نہ بہشت کا خواہاں میرا اللہ تو شاہ رگ سے بھی نزدیک ہے۔ تیرا رب مکہ اور حجاز میں مقیم ہے۔ میرا پربھو میرے ہر رو میں نواس کر رہا ہے۔ حضرت موسیٰ نے جس ذات کی تجلی کو کوہ طور پر دیکھا تھا۔ میں صبح و شام اس کو آئینۂ دل میں دیکھ رہا ہوں۔ پاک محمد جیسے عرش پر ملنے گئے۔ وہ تیرے ہردے مندر میں نواس کر رہا ہے۔ سچ بتا۔ تو کب تک مجھ سے یہ چھیڑ چھاڑ تیغی حقوق منواتا رہے گا۔ آ میری محفل گرم کر۔ لڑ جھگڑ نہیں۔ غیر ہنسی کریگا۔ رقیب سے بچ۔ نمازیں جس کے آگے تو سر بسجود ہوتا ہے۔ اسے ہی میں سر ننہ میں اختر حضور پا رہا ہوں ؟

ہریاول! کھل۔ بلبل! چہک۔ میرا بسنت آ رہا ہے۔ قمری کو کو کر۔ کلیو! سنبھل جا۔ میرے گل رعنا کو کھلنے دے۔ دیکھ میرا محبوب اس پر جلوہ نمائی کر رہا ہے۔ ہاتھ پرے ہٹا۔ غنچۂ دل کو چٹخنے دے۔ بابے چھو کر افسردہ نہ بنا۔ چل سبزہ زار پر باہم ہم نوائی کریں۔ رنج و غم کو دور کریں۔ خزاں دنی ہے۔ تو اسے رونے دیں۔ ...

واردتا

(از شری کوبراج ہنسراج جی وید چک جھمرہ)

ایس جگ اندر سوہنے دھرم پچھے کیسے ہا ہا دا چھیڑ پیار دتا

کیسے اپنا دھرم وو دھان خاطر سارا گرہست دا سکھ وسار دتا

بھیڑ چین ویلے کیہاں دھرمیاں نے تیاگ اپنا سب پریوار دتا

پربھو بھگتی دے وچ ای لین ہو کے جیون جنگلاں وچ گزار دتا

کیہاں ظلم سہنے کیہاں خون کینے کیہاں غیراں نوں کشٹ ہزار دتا

ایپر بال حقیقت نے دھرم اتوں سوہنا سیس آ ملڑا وار دتا

ویلا کیڈا اڈراؤنا سی یاد نے کر اکدر تیغ لئے دین اسلام اکدر

کدر عیش آرام دی بھری دنیا بھریا ہویا سی موت اجام اکدر

اکدر ماپیاں رہنا سی شاہ بنکے بنکے جگ دا رہنا غلام اکدر

اکدر سونا سی پھلاں دی سیج اتے کھدی سیندی سی گھڑی حرام اکدر

ایہہ پر بال انجانے نے گھڑی اندر سارا جھوٹ نے سچ نتار دتا

خوشی نال تلوار دی دھار سہہ کے سوہنا سیس آ ملڑا وار دتا

وڈھ وڈھ کے ویری نے وار کیتے ایداں دھرم نوں کوئی بچایاں سہی

اپنی قوم اندر اپنے ویش اندر کوئی بال حقیقت وکھلائے تاں سہی

بینا پین و ویلے پیارے دھرم اتے ہسکے گلی جلاد دی جائے تاں سہی

چمے ہتھ جلاد دا وچ مقتل کھڑ کھڑ ہسکے سیس کٹائے تاں سہی

بھلا ویر ایہہ کیہڑی بہادری اے گگڑ مار دتا نتر مار دتا

ویکھ بال حقیقت نے دھرم اتوں کیویں سیس آ ملڑا وار دتا

صنم! منافقت کا پردہ چاک کر۔ اور میرے ساتھ مل کر مرحبا احسن الخالقین کا نعرہ بلند کر۔ قدرت غمگسار بنے گی۔ دل میں جنبش آئے گی۔ اترائین کا آفتاب نور پاشی کرے گا۔ دنیا سبز خلعت میں آراستہ ہو گی۔ اور وہ درشیہ دکھلائے گی۔ کہ لامحالہ زبان حال بول اٹھے گی ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است۔ ہمیں است و ہمیں است

ادیار حقیقی! بیوفا نہ بن۔ میں تیرا ازلی طالب۔ تیرا ابدی فدائی حیف ہو گا۔ اگر بسنت پر بھی تو روٹھا رہا۔ حجرۂ دل میں نواس کر۔ مفارقت و قرابت کے آگے قربان کر۔ انانیت کی جڑوں میں تیشہ زنی کر۔ میں خطا و نسیان کا پتلا۔ تو فیاض ازلی۔ میری لغزشوں کو حرف غلط کی طرح مٹا دے۔ اور میرے سینہ میں ایسے سما جا۔ کہ جب میں وجد میں آؤں۔ تو بے ساختہ پکار اٹھوں ؎

تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

میرے دیش بھگت دوستو! بسنت آ گیا۔ لیکن تم نے ابھی تک سوراجیہ کی امداد شفا نہیں کی۔ جاڑا آ گیا۔ قدرت میں بسنت رتو راج کا ظہور ہوا۔ لیکن تمہاری فتنہ و بندگی صوبیتیں دور نہ ہوئیں۔ ہند نے بدھ بھگوان کا گیان شنکر آچاریہ کا ودیا گیان پرکھا۔ گورو گوبند سنگھ کو سرو سو پر قربان کرتے دیکھا۔ لیکن پھر بھی کروٹ نہ بدلی۔ افسوس ہو گا۔ اگر تم کھائی دو وقت گیا۔ ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اُترائین کے تہوار — اور — بسنت پنچمی

(از شری راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی امرتسری حال بڑودہ)

مکر سنکرانتی سے سمبندھ رکھنے والا اُترائین کا پہلا نامی تہوار پرو جو پنجاب میں بھاری ہَون کے روپ میں ہندو جاتی مناتی ہے۔ جس کے تین پنجابی نام اس پرکار ہیں:-

۱ - تِل روڑھی ۲ - تلوڑھی اور ۳ - موجودہ وسترت نام لوہڑی

تمام بھارت ورش میں تِل اور گڑ اس دن بطور مٹھائی کے کھایا جاتا ہے۔ اور بڑودہ کے نامی مرہٹی راج دربار کا نام ہی تِل گڑ کا دربار ہے۔

واضح رہے کہ پنجابی بھاشا میں گڑ کی بھیلی کو روڑھی کہتے ہیں۔ لہٰذا موجودہ لوہڑی پرو کا پہلا نام "تِل روڑھی" ہوگا۔ پھر تلوڑھی رہ گیا۔ اب صرف لوہڑی ہے۔ اس اُترائین کال کا دوسرا نامی تہوار آریہ یا ہندو جگت میں بلاشبہ

"بسنت"

ہے۔ بندہ کی ناقص رائے میں پرانے زمانہ میں رِشی لوگ سب برہمچاریوں کو (Botany) "بنسپتی شاستر" سکھایا کرتے تھے۔ اور جنگلوں اور باغات میں برہمچاریوں کو لے جاکر یہ ودیا شروع کرائی جاتی تھی۔ یوروپ میں (Botany) سکھانے کے لئے اُستاد طلباء کو بلاشبہ باغات میں لے جاتے ہیں۔ آیوروید کا بڑا بھاگ بھی غالباً اسی دن سکھایا جاتا تھا۔ اب تو کل دنیا پر سر یوس صاحب نے ظاہر کر دیا ہے کہ "بنسپتی ودیا" سیکھنے والے طالب علم (Vivesection) کرنے کی بالکل ضرورت نہیں۔

لہٰذا بندہ کی ناقص عقل اور سمجھ میں یہ وچار آتا ہے کہ لاہور آریہ سماج کو جہاں اس پرو کو ہندو جاتی کی ریتی سے مٹھائی وغیرہ کھا کر اور کھلے جنگل میں سیر کرا کر پورا کرنا ہے۔ وہاں اس دن یا اس کے دوسرے روز اگر وہ مناسب سمجھیں۔ تو گورودت بھون میں جملہ آریہ بھائیوں خاص کر علماء کی ایک خاص اُپ سبھا بنا کر پرستاو پاس کرنے چاہئیں کہ زندہ حیوانات کو چیر کر جو آج کل میڈیکل کالجوں میں قدرت اور انسانی اخلاق کے خلاف رسم "Vivesection" کے نام سے جاری ہے۔ جس کو آریہ ہائی سکول یا آریہ کالج یا آریہ گورو کل میں جہاں کہیں بھی "Vivesection" ہوتا ہے۔ اسے بند کرایا جائے۔

مزید براں ہَون یگیہ سے جو بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ ان کے لئے ڈاکٹر بھیندر لال جی کے علمی لیکچر لاہور میں کبھی ان کی فرصت کے وقت کرائے جائیں۔ آج ہر بیماری میں ڈاکٹر فوراً ہی (Injection) دیتے ہیں۔ اس سے پہلے जलापुका (جونکیں) لگانے سے نشتر کا کام ہو سکتا ہے۔ اور ہَون دھوم موجودہ (Injection) کی جگہ لے سکتا ہے یہ میری ذاتی رائے ہے۔

۴۔ ۲ تماکو ما گرت کرنا چاہئے۔

بن بہار

لہٰذا کروں تھا بھائیوں کو "بسنت پنچمی" والے کی اوکاش تعطیلوں میں نگر سے سمدور تک بیدل چل کر بن بہار کرنا چاہئے۔ اس رِتو میں بن بہار سواستھ اُنتی کے لئے بہت آوشیک ہے۔ یہ ٹھیک آہا کو جاتے ہیں کہ ور (बसन्ते भ्रमणं पथ्यम) کا کریاتمک روپ سے وشواسی ہو۔

گرام درشن

بسنتی کے اہر ہراتی کھیتی سے کیول من ہی نہ بہلانا چاہئے۔ بلکہ گراموں کی بھی دکھی تھا در دردناک سے سنتپت جنتا کی دشا کے ہنا رکھنے لئے نکٹ کے گراموں میں بھی جانا تھا ان کی جتنے الامکان سیوا کرنے کا سنکلپ دھارن کرنا ناگرک لوگوں کا کرتویہ ہے۔ وہاں جائیں۔ اور آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ اپنے دیش کے بھائیوں کی کیسی دُردشا ہے۔ غریبی نے گراموں کے سُورگیہ جیون کو کیسا نارکیہ بنا دیا ہے۔ ان کے اتیق رنگیلے کسطرح دانہ دانہ کو ترستے ہیں۔ تن ڈھانپنے کو کپڑے پھٹے پرانے چیتھڑے ہی بس باقی رہ گئے ہیں۔ مُردوں کو سیم وار شکتیں دینے والی گرامیہ جنتا کی نہ شکشا کی پروا کی جاتی ہے۔ اور نہ صفائی کی۔ انکے سواستھ کی کسی کو دھیان ہے۔ اور نہ ان کے سنکٹوں کے ٹالنے کا خیال۔ کیسی مصیبتوں میں بھارت کی گرامین جنتا پڑی ہوئی ہے سبھی اس کا گیان پراپت کر سکتے ہے۔ تو جاؤ گراموں میں۔ اور غریبوں کی حالت کا ملاحظہ کرو۔ انکھیں کھل جائیں گی۔ پرنتو ہیں رتوراج بسنت کے سواگت کرنے کا چاؤ بڑھ جائے گا۔

ہندوؤں کو بسنت کا تہوار شان سے منانا چاہئے

(ایک ہندو دیش بھگت کے قلم سے)

"لوہڑی" کا تہوار گزر گیا اب کچھ دنوں کے بعد "بسنت" کا تہوار مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۵ء کو آنے والا ہے۔ یہ بھی ایک موسمی تہوار ہے۔ جبکہ موسم میں تبدیلی ہوگی۔ اور سردی کی بجائے گرمی کی زیادتی ہونی شروع ہوگی۔ تاریخی اور دھارمک نقطہ نگاہ سے بھی اس تہوار کی بڑی بھاری عظمت ہے۔ اس دن براہمن، کشتری اور ویشیوں کے لڑکے جنیئو دھارن کر کے گورو کلوں میں داخل ہوتے تھے۔ شری کرشن جی مہاراج نے گیتا کے گیان ادھیائے میں موسم بسنت کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "موسموں میں سے بسنت موسم میں ہوں"۔ اس دن ہندو جاتی کے معصوم شری حقیقت رائے جی نے جنیئو اور چوٹی کی خاطر اپنے آپ کو قربان کر دیا تھا۔ مگر ہندو دھرم کو نہ چھوڑا تھا۔ ان دنوں سرسوں پھولتی ہے۔ اور موسم بھی عجیب رنگ کا ہوتا ہے۔

نامدھاری سکھوں کے نقطہ نگاہ سے اس دن شری ستگورو رام سنگھ جی مہاراج کا جنم دن ہوا تھا۔ جو کہ اول درجہ کے دیش بھگت تھے۔ اور اس دیش بھگتی کے جذبہ کی وجہ سے انہیں برہما کی طرف جلاوطن کر دیا گیا تھا۔

راجپوت بادشاہوں کے زمانہ میں اس روز شاہی دربار لگائے جاتے تھے۔ اور رعایا کے افراد بیٹھ کر خوشیاں مناتے تھے۔ نیز انعام و اکرام اور نذرانے لیتے دیتے تھے۔

ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

یہ تو عہد کہن کی باتیں ہیں۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ ہمارے خیال میں ہر ایک شہر میں شہر کے نزدیک ترمقامات میں ذمہ دار سبھاؤں کی زیرنگرانی پرشوں کے لئے علیحدہ اور دیویوں کے لئے علیحدہ کھلے میدانوں میں ایسے میلہ جات لگانے چاہئیں۔ جہاں کہ ان کی تفریح طبع کے لئے مہذبانہ طریقہ کے جملہ سامان مہیا کئے جائیں۔

بسنت اُتسو

..... ماگھ شکلا پنچمی ! .....

(از شری بشو دیال جی اُپ منتری یو۔ پی سبھا۔ میرٹھ)

آریہ جاتی کے پرووں میں "بسنت پنچمی" بھی ایک پراچین تھا پراکرتک پرو ہے۔ قدیم الایام سے آریہ جاتی اسے مناتی آئی ہے۔ پرنتو سمرتیہ بالک حقیقت رائے کے دھرم پر بلیدان نے اس پرو کو اتہاسک سوروپ بھی پردان کر دیا ہے۔ حقیقی بسنت رِتو تو ہولی سے آرمبھ ہوتی ہے۔ کنتو اس کے سواگت کی تیاری چالیس دن پوروسے آرمبھ ہو جاتی ہے۔ پرکرتی دیوی بھی اپنے روپ جوبن کی چھٹا پوروہی سے چھٹکانے لگتی ہے۔ آم اور شدھی اور بنسپتی وشو میں نوین رس کا سنچار ہونے لگتا ہے۔ مانو دیہوں میں بھی اُمنگ اُتساہ تھا ہرش کا اُدے ہونے لگتا ہے۔ اس لئے جس دن سے یہ رِتو رین تھا اُتساہ آدی کا سنچار ہوتا ہے۔ اسی دن بسنتی پرو منایا جاتا ہے۔ ایسا کیا جانا سرو تھا سمچین ہی ہے۔ اس رِتو میں سواستھ کو اُنتی دینے کے لئے بھرمن کرنا تھا وبایام آدی ہیم پوروک کرنا بہت آوشیک ہے۔ ساتھ ہی منو کا روپ مردن کے لئے سانوک بھوجن۔ ایکانت سیون پرانایام کا ابھیاس تھا پربھو سمرن کی اور بھی وشیش دھیان دیا جانا چاہئے۔

کاریہ کرم

آج کے دن پراتہ کال آریہ مندروں تھا سنستھاؤں میں وشیش نیمتک یگیہ کرنا چاہئے۔ بسنتی وکیسری رنگ میں رنگے وستر دھارن کرنے کی پرتھا بھی اُنچت نہیں۔ بلکہ انوکرنیہ ہے۔ کیا ہی شبھ ہو کہ اس کیسری بانا کو دھارن کرنے سمے ان بھارتیہ ویر پرشوں کا آدرش مورتی مان ہو کر نیتروں کے سامنے ناچنے لگے۔ کہ جنہوں نے کیسریہ ساز سجا کر ہنستے ہنستے آدرش کے لئے بلیدان ہو گئے۔ پیاری سوتنترتا دیوی کی ارچنا کے لئے سروسو سمرپن کیا تھا۔ بسنت کے دن گورو کلوں اور ودیالیوں میں چھاتر اواسیوں و انیہ آشرموں میں ویایام آدی کے وشیش پردرشن ہونے چاہئیں۔ تھا سمت روپ سے راشٹر اُنتی کے ترانے بھی بھاو اُکتا کے ساتھ گا کر جائیں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

وار دتا

(از شری کوی راج ہنس راج جی ویدیہ چک جھمرہ)

ایس جگ اندر سوہنے دھرم پچھے کسے بابا دا جھنڈا پیارا دتا
کسے اپنا دھرم ودھان خاطر سارا گرہست داسکھ وسار دتا
بھیڑ پئن ویلے کئیاں دھرمیاں نے نیتاگ اپنا سب پریوار دتا
پربھو بھگتی دیوچ ای لین ہو کے جیون جنگلاں وچ گزار دتا
کئیاں ظلم سہیے کئیاں خون دینے کئیاں غیراں نوں کشٹ ہزار دتا
ایہہ پر بال حقیقت نے دھرم اُتوں سوہنا سیس اُتار دا وار دتا

ویلا کیڈا اڈرائونا سی یاد ہے کر اِکدر تیغ لئے دین اسلام اِکدر
اِکدر عیش آرام دی بھری دنیا بھریا ہویا سی موت دا جام اِکدر
اِکدر ماپیاں رہنا سی شاہ بن کے جگ دا رہنا غلام اِکدر
اِکدر سونا سی پھلاں دی سیج اُتے رکھدی نیند سی گھڑی حرام اِکدر
ایہہ پر بال انجانے نے گھڑی اندر سارا جھوٹ نے سچ نتار دتا
خوشی نال تلوار دی دھار سہہ کے سوہنا سیس اُتار دا وار دتا

ودھ ودھ کے ویری نے وار کیتے ایداں دھرم نوں کوئی بچاتاں سہی
اپنی قوم اندر اپنے دیش اندر کوئی بال حقیقت دکھلائے تاں سہی
بیٹا پئن ویلے پیارے دھرم اُتے ہس کے گلی جلاد دی جائے تاں سہی
چھیتے ہتھ جلاد دا وچ مقتل کھڑ کھڑ ہس کے سیس کٹائے تاں سہی
بھلا ویرا ایہہ کیہڑی بہادری اے گگڑا مار دتا نشتر مار دتا
ویکھ بال حقیقت نے دھرم اُتوں کیویں ریہس اُتار دا وار دتا

"بسنت" نہیں "بس انت" سمجھو!

(مہاشہ "ناتھ" جلالپوری کے قلم سے)

لاہور اور امرتسر کے نواسی کاغذی پتنگیں اڑائیں گے۔ ڈور کو ڈھیلا چھوڑیں گے پتنگیں لڑینگی ڈوریں گھسیں گی۔ چمن میں سبزہ لہلہائے گا۔ بلبل مستانہ وار ترانہ گائے گی۔ میں نہ پتنگ اڑاؤں گا۔ نہ ڈور منگواؤں گا۔ میری پتنگ اگست ۱۹۱۶ء سے اڑ رہی تھی۔ اگست ۱۹۲۱ء میں اُسے پیچا لگا۔ اور مئی ۱۹۲۲ء میں وہ بوکاٹا ہو گئی۔ اب وہ دل کہاں سے لاؤں۔ کہ نئی پتنگ اڑانے کا نام لوں:

"لا ہیڈ" آنکھ ملانے جانا۔ "ہور" پیچا لگانے جانا۔ "بالڈون" ڈور ڈھیلنے جانا۔ "چرچل" ہاتھا لگانے جانا۔ "اڈوائر" تارسی جلانے جانا۔ ہند کا لنگوٹی والا ایسا دھوبی پٹڑا لگائے گا۔ نہ وائٹ پیپر رہے گا نہ جائینٹ پارلیمنٹری رپورٹ کا چرچا سنائی دے گا۔ جیسے سائمن رپورٹ نذر دود ہو گئی۔ ویسے ہی انڈیا بل دھرا دھرایا رہ جائے گا۔ کون ہے جو میرے "جواہر" سے پتنگ اڑالے گا۔ راوی تٹ پر جس نے جان کی بازی لگائی تھی۔ کس کی بساط ہے کہ اس بازی کے شاہ کو مات دے سکے؟

پیارے سناتن دھرمی! جھگڑے نہیں تیری اور میری شُرتی سانجھی سمرتی کے بھید بھاؤ پر مجھ سے رگڑا نہ کر۔ کالی کا سوورشن چکر حرکت میں آنے دے۔ تو مُردوں کا شرادھ کرنا چاہ۔ مجھے زندوں پر پھول چڑھانے دے۔ دیکھ گنگا جمنا کا تیرا جوں دامن کا رشتہ ہے۔ اس رشتہ کا پاس ملحوظ رکھو۔ حق رفاقت ادا کر سن سن وہ دھرم نیتر پدھ شٹر فرمارہا ہے:

अन्ये: सह विरोधे तु वयं पञ्चोत्तरं शतम्

غیروں سے جب پتنگ لڑانی ہوگی۔ پانچ اور سو کی سانجھی ٹولی بنانی ہوگی

اراندھے سیالکوٹی قاضی زبان سنبھال۔ پوری زمان نے کو بہال کھو کھو میں نہ شاہ سیالکوٹی صوبیدار پر رعب نہ جما۔ دھرم ماتا کوہلاں کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ لاہوری صوبیدار قلم کو روک۔ بھاگ مل کے نور نظر پر تیر چھا وار نہ کر۔

جلاد! سنبھل سنبھل۔ دھرمی "حقیقت" کے نازک جسم کا خیال رکھ۔ مفتی! اپنا فتوی صادر کر کے ورنہ یاد رکھ۔ تیری شرع کی تحقیر ہوگی۔ سن سن وہ محمد شاہ رنگیلا ابھی انگڑائی لینے والا ہے۔ نہ قاضی کا عتاب رہے گا۔ نہ مفتی کا فتوی اور نہ جلاد کی تیغ دو دم

مہاراشٹر! بھگوا جھنڈا بلند کر۔ راجپوتانہ! اٹیسری بابا ہیں۔ اکالی! "اگورو کی فتح" کا جیکارہ گونجا۔ بندہ بیلے! اپنی کمان کو چلا چڑھا۔ جاٹ! بھرت پور میں ایسا اودھم مچا۔ ادھر رنگیلا اہیر تیغ کے ہاتھوں خوار ہو۔ ادھر شاہ عالم روہیلا کے جور و ستم کا شکار ہو۔ بیر بیراگی! سرہند کی اینٹ سے اینٹ بجا۔ اور ایسی بسنت منا۔ کہ ابدیلا کی یادگار تا قیامت تیری یاد پر پھول چڑھاتا رہے۔ اور اس وقت تک دم نہ لے۔ جب تک پرادھینتا کا شکنجہ کس کر ایک عالم میں دھوم نہ مچا دے:

مومن! آ تو بھی میرے ساتھ بسنت منا۔ روٹھو نہیں۔ تو بھی موحد میں بھی موحد۔ تو "لا الٰہ الا اللہ" کا واحد اجارہ دار نہیں۔ تیری رسالت تجھے سلامت رہے۔ میں نہ شفاعت کا بھوکا۔ نہ سفارش کا خواہاں میرا اللہ تو شاہ رگ سے بھی نزدیک ہے۔ تیرا رب مکہ اور حجاز میں مقیم ہے۔ میرا پربھو میرے ہردے میں نواس کر رہا ہے۔ حضرت موسٰی نے جس ذات کی تجلی کو کوہ طور پر دیکھا تھا۔ میں صبح و شام اس کو آئینۂ دل میں دیکھ رہا ہوں۔ پاک محمد جسے عرش پر ملنے گئے۔ وہ میرے ہردے مندر میں نواس کر رہا ہے۔ سچ بتا۔ تو کب تک مجھ سے جھپی فیصدی حقوق منواتا رہے گا۔ آ میری محفل گرم کر۔ لڑ جھگڑ نہیں۔ غیر ہنسی کریگا۔ رقیب سے بچ۔ نمازیں جس کے آگے تو سر بسجود ہوتا ہے۔ اُسے ہی میں سرابیہ میں اوشر حضور پاتا ہوں:

صوفی! منافقت کا پردہ چاک کر۔ اور میرے ساتھ مل کر مرحبا احسن الخالقین کا نعرہ بلند کر۔ قدرت غمگسار بنے گی۔ دل میں جنبش آئے گی۔ اُترائین کا آفتاب نور پاشی کرے گا۔ دنیا سبز خلعت میں آراستہ ہوگی۔ او روہ درشیہ دکھلائے گی۔ کہ لامحالہ زبانِ حال بول اُٹھے گی ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است ❊ ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

او یار حقیقی! بیوفا نہ بن۔ میں تیرا ازلی طالب۔ تو میرا ابدی فدائی حیف ہوگا۔ اگر بسنت پر بھی تو روٹھا رہا۔ ہجر کو دل میں نواس کر۔ مفارقت رفاقت کے آگے قربان کر۔ انانیت کی جڑوں میں تیشہ زنی کر۔ میں خطا و نسیان کا پتلہ۔ تو فیاض ازلی۔ میری لغزشوں کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دے۔ اور میرے سینہ میں ایسے سما جا کہ جب میں وجد میں آؤں۔ تو بے ساختہ پکار اٹھوں ؎

تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

میرے دیش بھگت دوستو! بسنت آ گیا۔ لیکن تم نے ابھی تک سوراجیہ کی ادا معلوم نہیں کی۔ جاڑا آ گیا۔ قدرت میں بسنت رتو راج کا ظہور ہوا۔ لیکن تمہاری دیہ و بندگی ... دور نہ ہوئی ... بدھ دھگوان کا گیان شنا۔ شنکر آچاریہ کا ویدانت ... گورو گوبند سنگھ ... گرو ... کی چھپی کروٹ نہ بدلی ... ہوگا۔ اگر تمہیں ... وقت ... [illegible]

ہر یاول! اکھل۔ بلبل! چہک۔ میرا بسنت آ رہا ہے۔ قمری! کو کو کر۔ گلچیں! سنبھل جا۔ میرے گل رعنا کو کھلنے دے۔ دیکھ میرا محبوب اس پر جلوہ نمائی کر رہا ہے۔ ہاتھ پرے ہٹا۔ غنچۂ دل کو چٹکنے دے۔ بادِ صبا چھو کر افسردہ نہ بنا۔ جل سبزہ زار یا ہم ہم غوغا کریں۔ رنج و غم کو دور کریں۔ خزاں رُت ... ہے۔ تو اسے رونے دیں۔ ... بہار آ رہی ہے۔ وہ تو ... [illegible]

جہاں عمارت میں سوراجیہ کی بنیاد ... [illegible]

گلشن میں آئی ہے بہار

۱- منظر حسرت خیز ہیں - غنچے تبسم ریز ہیں!
گل کھل رہے ہیں جابجا - فردوس کا نقشہ بندھا
گلشن میں آئی ہے بہار

۲- پُرکیف ہے موجِ صبا - مسرور کن، تسکین زا
پھرتی ہے اٹھلاتی ہوئی - سنتی ہیں یہ گاتی ہوئی
گلشن میں آئی ہے بہار

۳- وادی ہیں یا گلزار ہیں - جنگل ہیں کوہسار ہیں
سبزہ ہی سبزہ ہے اُگا - ہر جا سے آتی ہے صدا
گلشن میں آئی ہے بہار

۴- سب کا ہے دل مسرور اب - کوئی نہیں رنجور اب
جوشِ خوشی سے بے قرار - گاتے ہیں مل کر بار بار
گلشن میں آئی ہے بہار

۵- ہر بلبل شیریں نوا - ہے شاخِ گل پہ نغمہ زا
غنچے شگفتہ دیکھ کر - کہتا ہے ہر جادو نظر
گلشن میں آئی ہے بہار

۶- سنبل کی ہر زلفِ دراز - نرگس کی چشمِ نیم باز
سلجھی ہوئی ہے آج کل - جادو بھری ہے آج کل
گلشن میں آئی ہے بہار

۷- گلشن ہے یا گلزارِ حسن - دنیا ہے یا بازارِ حسن
کوئی نہیں زار و نزار - ہر شے پہ آیا ہے نکھار
گلشن میں آئی ہے بہار

۸- سرسوں کی ساری سبز سبز - کیسی ہے پیاری سبز سبز
گیندے کی ہے دستار سبز - ہر برگِ گل کی تار سبز
گلشن میں آئی ہے بہار

۹- قدرت ترنم ریز ہے - ہر شے سرور انگیز ہے
ہر روئے گل کو چوم کر - کہتی ہے بلبل جھوم کر
گلشن میں آئی ہے بہار

۱۰- کوئل کا نغمۂ دل نواز - کلیوں کا ہنسنا، گل کا ناز
قدرت کی سب رنگینیاں - ہوں کیوں نہ گلشن سے عیاں
گلشن میں آئی ہے بہار

۱۱- فطرت ہے جلوہ بار اب - روشن ہوا گلزار اب
ابھری بہارِ روشنی - ڈوبی خزاں کی تیرگی
گلشن میں آئی ہے بہار

(روشن بیلا پوری بی۔اے)

کوی فنو دو ئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وئید موجد "امرت دھارا" لاہور کی تیار کردہ دوائی

برہمی ارشٹ

حافظہ کے واسطے اتنی مفید کوئی دوائی نہ ہوگی ضعفِ دماغ۔ نسیان۔ سر درد دائمی۔ امراض منی مردمان حیض عورات۔ جریان وغیرہ کو نافع ہے۔ قبض کشا ہے چند دنوں میں دماغ روشن ہوتا ہے۔ اور آواز صاف ہوتی ہے۔ راگ ودیا شاعری اس سے بہت جلد آتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس دو روپے (۲) ۲ اونس ایک روپیہ (۱)

ایک تازہ رائے

پنڈت جی نمستے۔ بندہ نے ماہ پیچھے میں آپکے کارخانہ سے چھ شیشی برہمی ارشٹ کی منگوائی تھیں۔ بندہ کا دماغ بوجہ کثرت مطالعہ کمزور ہوگیا تھا۔ اب اس دوائی کے استعمال سے بہت اچھا ہوگیا ہے بندہ نے آیندہ کے لئے ہر سال منگوانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ آپ نے اپنا دواخانہ کھول کر ہندوستانیوں پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ خدا آپ کا سایہ ہندوستانیوں کے سر پر ہمیشہ قائم رکھے۔ (۲۴-۲-۱۰)
اندر کرشن سنگھ منشی فاضل رائے پور (لدھیانہ)

نوٹ:- کارخانہ کی ایجادیات کی فہرست ہاطبی کتب مصنفہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وئید کی فہرست ار کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوا دیں

خط و کتابت و تار کا پتہ :- امرت دھارا ۳۲ لاہور

المشتہر ... امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا پوسٹ آفس - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"رِتوراج بسنت"

(از شریمان لالہ حکم چند جی کھوسلہ ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز)

"آئی بسنت تے پالے اُڈنت" یہ ایک مشہور پنجابی کہاوت ہے۔ یہاں بسنت سے مراد بسنت نامی ایک پرسدھ ہندو تیوہار ہے۔ رِگ وید میں ایک منتر آیا ہے جس میں پرماتما نے بتایا ہے۔

"اے منشیہ! گؤ گھاس کھا کر دودھ دیتی ہے تو اس کا جنم سپھل ہوتا ہے۔ تم بھوگیہ پدارتھوں کو بھوگو۔ آنند لیتے ہوئے بنانے والے مالک کے گن گاؤ۔ اور دوسروں کا اُپکار کرو"۔

اب اگر برس کے تین مہینوں فروری۔ مارچ اور اپریل کی ایک بسنت نامی رِتو ہے۔ تو اس کو کس طرح بھوگنا چاہیئے؟ بسنت رِتو میں سردی دور ہونی شروع ہوتی ہے۔ غریب اور امیر کانپ کانپ کر ٹھٹھر ٹھٹھر کر تنگ آگئے تھے۔ سردی میں "دھوپ" ایک مزیدار علاج ہے۔ لوگ آنند اُٹھا کر پرماتما کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔

لوہڑی کی بجائے اگنی میں تل پڑنے کے سمے سے تل بھر (تھوڑا سا) دن بڑھنا شروع ہوتا ہے جنوری میں سورج کا وقت کافی بڑھ جاتا ہے۔ دھوپ میں کچھ گرمی معلوم ہونے لگتی ہے۔ ادھر طبیعت خوش ہوتی ہے۔ اور دل میں باغات کی سیر کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ ادھر میوہ دار درخت شگوفوں سے لدے ہوتے ہیں۔ ہر شہر کے ہندو باہر جا کر میلہ لگاتے ہیں۔ بعض جگہ ویش بیوپاری لوگ بھوجن کا سدا ورت لگاتے ہیں۔ میلہ پر کشتیاں ہوتی ہیں۔ کیونکہ ہندو دنگل اس موقع پر خاص طور رکھتا ہے۔ سب چھوٹے بڑے بسنتی رنگ کی پگڑیاں سر پر باندھ کر میلہ کی رونق کو بڑھاتے ہیں۔ کچھ دن پہلے ہی رنگریزوں کی دکانات پر بسنتی ہی بسنتی پگڑیاں اور دوپٹے نظر آتے ہیں۔

آریہ سبھا کی شان یہی ہے کہ بے شک دن بھر باغ کی سیر سے بسنت کے میلہ کی رونق کو بڑھاؤ۔ مگر بیچارے مالی کو دکھ نہ دو۔ پھولوں اور میوہ دار درختوں کو خراب نہ کرو۔ جہاں دنگل ہو نیم پُورُوک کارروائی ہو۔ کھانے کے لئے حلوائیوں کی دکانات پر مٹھائیاں خاص کر کڑاہ پرشاد بسنتی رنگ کا بڑا خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ آریہ سبھا کا باغ کی سیر دھت سامگری ڈال کر ہون یگیہ کرنا آریہ سبھا کی مہانتا کو درشاتا ہے۔ کئی سبھاؤں پر دھرم ویر "حقیقت رائے" کے دھرم پر بلیدان کے گیت گائے جاتے ہیں۔ واقعی بسنت کے دن دھرم کی مہما اور اپنی اوچیہ کوٹی کا بلیدان چنتن بڑا ہی سراہنیہ ہے۔

لوہڑی کے دن پتنگ اُڑائے گئے تھے۔ لیکن وہ بہت زیادہ نہ تھے۔ بسنت کے دن بہت ہی زیادہ پتنگ اُڑائے جائیں گے۔ گھروں کی چھتوں پر سے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ گلی محلے کے بزرگ اور ودوان پرشوں کو یوگیہ ہے۔ کہ وہ پتنگ اُڑانے والوں کو سمجھاویں۔ کہ باہر جا کر میلہ کے میدان میں یہ کھیل کھیلیں۔ چنانچہ ایسی کریتیوں کو دور کرنے کے لئے آریہ سماج کی طرف سے ایک سبھا قائم اور سپھاپت ہوئی ہے۔ جس کے پردھان پنڈت ٹھاکر دت جی شرما موجد امرت دھارا اور منتری شریمان نرنجن ناتھ جی مقرر ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ حال ہی میں لوہڑی کے دن ایک بائیس سالہ جوان ہندو مکان کی چھت پر سے گر کر مرگیا۔ جاتی کے لعل ایسی اچانک اور بے وقت موت سے بچا لینے آوشیک ہیں۔ مرزائی اخبار لکھتے ہیں۔ کہ "آریہ لوگ ہندوؤں میں بڑی قدر رکھتے ہیں" اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ آریہ تن۔ من اور دھن سے ہندو جاتی کی سیوا کرتے ہیں۔

سنسکرت کے مشہور سکالر میکس مولر نے لکھا ہے۔ کہ "ایک ہندو کی زندگی ایک دھرماتما کی زندگی ہوتی ہے"۔ بسنت کے دن تیوہار منانے کے لئے ماتائیں پہلے سے ہی سوچنا دے دیں گی۔ کہ سردی کے چلے جانے پر رِتو کا اشنان کرنا اور شدھ وستر پہن کر ہر ایک چھوٹے بڑے کو بھرمن اور سیر کے لئے جانا ہوگا۔ جس کا تات پریہ یہ ہے۔ کہ میلہ پر شدھ ہو کر اور اس روز ساتوک بھوجن کھانا دھرم کا کرتویہ ہے۔ ساتھ ہی بسنت کے دن سے لے کر بھرمن اور سیر کے خاص دن آرمبھ ہوں گے۔ تاکہ رِتو جی پورا ہو۔ "چیت بیساکھ بھوں" یعنی از حد سردی۔ گرمی اور بارش میں تو بستر مُضر ہو سکتی ہے۔ لیکن بسنت سے لے کر جیٹھ تک سیر کرنا۔ پیدل چلنا اور باہر کی ہوا خوری کرنا بہت مفید ہے۔

اس تیوہار کو اچھی پرکار بھوگ کر آریہ مِتا یگیہ کر کے۔ بسنت کے رنگ سے سوشوبھت ہو کر باہر کا میلہ اور شہر کی رونق دکھا کر آریہ سبھا کو دنیا کے سامنے دکھا کر ویدک دھرم کی مہما کا ثبوت دیتی ہے۔

آریہ سماج اور بسنت

(از شری پریم چند جی آریہ سیوک گورودت بھون۔ لاہور)

اب کے پھر بسنت آگئی۔ ابتدائے آفرینش سے آتی ہے۔ اور زندگی ہی نہیں۔ بلکہ زندگی میں مسرت کا پیغام دیتے ہوئے چلی جاتی ہے۔ بسنت کی آمد ہوئی۔ اور قدرت نے ہر ایک شے کو بسنتی رنگ میں رنگ ڈالا۔ ہم نے ہرے بھرے کھیتوں کو دیکھا۔ اور سمجھ لیا کہ بسنت آگئی۔ بہار کا موسم ہے۔ لیکن بسنت کے اس پیغام کی طرف بالکل دھیان ہی نہ دیا۔ جو صرف پیغام ہی نہیں۔ بلکہ عبرت کا درس ہوتا ہے۔ قدرت خزاں رسیدہ کھیتی کو مبدل بہ بہار کر دیتی ہے۔ لیکن ہمیں خبر ہی نہیں۔ کہ قوم کی خزاں کو بسنت کی آمد سے کس طرح بہار میں تبدیل کیا جائے؟ ہمیں قدرت کی تقلید سے بھی جھجک محسوس ہوتی ہے۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ بسنت پچھلے سال بھی منائی تھی۔ کیا نہیں جانتے۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ ایک جشن بھی کیا تھا۔ یہ ہے ہمارا بسنت منانا۔ اور بسنت کے پیغام کو اپنانا۔

بسنت صرف نمائشی جشن نہیں۔ بلکہ قدرت کا ایک حقیقی پیام ہے۔ اور کیا اس طرح سے بسنت منانا بسنت کے پیغام کو لبیک کہنا ہے۔ نہیں۔ اگر بسنت کے حقیقی پیغام کا علم ہوتا۔ تو جانتے ہو کیا ہوتا؟ بسنت ہوتی۔ اور ہم ہوتے۔ ذرا ہمت و جرأت سے بزرگانِ قوم اور شہیدانِ دھرم کی سوانح حیات کو دیکھو۔ ان کے بسنت منانے پر نگاہ ڈالو۔ ہمارے بسنت منانے اور ان کے بسنت منانے میں کتنا فرق ہے۔ ہم باتوں سے بسنت مناتے ہیں۔ مگر وہاں بسنت کے پیغام پر عملی لبیک کا عکس دکھائی پڑتا ہے۔

آریہ سماج نے بھی چند سالہ حیات میں بسنت کے پیغام پر عمل کیا۔ اور قوم کی ویدی پر بسنت منانے کے لئے شہیدوں کے خون سے آبیاری کی۔ سب سے پہلے آریہ سماج کے بانی کی جیون افروز قربانی ہے۔ اس کے بعد ایک ایک اینچ سراپا ہو کر منی ور پنڈت گورودت جی ودیارتھی نے بسنت کے پیغام کو لبیک کہا۔ صرف یہی نہیں۔ کیا جانتے ہو۔ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے بسنت اور اسی بسنت کے منانے کے لئے خون کی ہولی کھیلی۔ اور ایسے رنگ میں کھیلی۔ کہ بسنت جب آتی ہے۔ اور جس وقت ان ایام کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ دل بلیوں اچھلتا ہے۔

بسنت منانے کے لئے قدرت ہی قوم کے پروانوں کو آمادہ کر دیتی ہے۔ شہید رام چندر جی کا بسنت منانا۔ پنڈت تلسی رام جی کا بسنت کو اپنانا۔ اور مہاشہ راجپال جی کا دن دہاڑے پیٹ میں چھرا کھانا "بسنت" کے جوبن کا زندہ ثبوت ہے۔ دور کیوں جاتے ہو۔ شہید دھرم سوامی شردھانند جی کی "بسنت" کو دیکھو۔ اور اب کے مہاراج ناتھو رام جی نے کراچی میں "بسنت" کے پیغام کو پہلے سے ہی لبیک کہتے ہوئے سراپا ہو کر "بسنت" کے پیغام پر حقیقی عمل کا ثبوت دیا۔

"بسنت" کے پیغام کو صرف یہاں تک سمجھنا ہی آریہ سماج کا فرض نہیں۔ بلکہ مردہ قوم کو "بسنت" کا پیغام پہنچانے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ خوابیدہ قوم نے "بسنت" کے پیام سے کوئی درس حاصل نہیں کیا۔ بسنت آگئی۔ اور اب کے پھر سے اسی جوبن سے آئی ہے۔ جس سے ہر سال آتی ہے۔ آریہ سماج کو اس بہار افروز تبدیلی سے بہار کی روح پھونکنے کے لئے ایسا پروگرام بنانا چاہیئے۔ جس سے قوم بسنت منانے کے قابل ہو سکے۔ ایسا لٹریچر پیدا کرنا چاہیئے۔ جس کے ذریعہ سے "بسنت" منانے والی روحیں میدانِ عمل میں آئیں۔ اور قوم کو بسنتی رنگ میں رنگ دیں۔ اگر "بسنت" کے پیام کے صرف اسی حصہ پر عمل کیا جائے۔ تو پھر جانتے ہو "بسنت" کے پیام پر کہاں تک حقیقی عمل ہو سکتا ہے۔ اور قوم اس سے کون کون سے فوائد حاصل کر سکتی ہے؟ یہ وقت بتلائے گا۔ کیونکہ (Biagraphy) پکار پکار کر ہمیں شہیدانِ قوم کی سوانحیات سے یہی درس دے رہی ہے۔

ہندوستانی فلیبر ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"حقیقت" کی بسنت اور "بسنت" کی حقیقت

(از شری ہیستی علاولپوری پریمی۔ گوروودت بھون لاہور)

آج بسنت ہے

سردی اپنی راہ ڈھونڈ رہی ہے۔ اور گرمی تیزی سے قدم بڑھانے کی سوچ رہی ہے۔ خزاں اداس ہے۔ بہار آنے کو بیقرار ہے۔ گلشن کا پتہ پتہ۔ بچوں۔ ٹہنی بھی جوبن پر آئے ہوئے مستی میں اتھلا رہے ہیں۔ اور "بسنت" کی یاد میں: اس کے استقبال نے تالیاں بجا بجا کر خوشیاں منا رہے ہیں۔ سمجھتے ہیں آج دنیا کی ہر شے تبدیل ہو گئی ہے۔ اداسی۔ سستی۔ غفلت۔ اور جہالت سبھی کسی کونہ میں سر چھپانے کے لئے فکرمند ہیں۔ بسنت آئی ہے۔ کرانتی کے ساتھ۔ خوشبوؤں کے ساتھ۔ بہار کے ساتھ آئی ہے۔ بیداری کو پیغام لائی ہے۔ اور ایک نئی زندگی پھونکنے کے لئے۔ کسی میٹھی اور کسکنے والی یاد کو پھر تازہ کرنے کے لئے آئی ہے۔ پچھلے سال بھی آئی تھی۔ اور آگے بھی آئے گی۔ سب نے منائی تھی۔ سب مناتے ہیں۔ اور آج بھی سب منائیں گے۔

"بسنت" حقیقت نے بھی منائی تھی۔ ایک چھوٹے سے معصوم بچہ نے موت سے ہم آغوش ہو کر وہ مثال بے نظیر پیش کی تھی۔ جو پروانہ شہید شمع ہو کر نہیں کر سکتا۔ جو مچھلی پانی سے جدا کر دئے جانے پر اس کے لئے نہیں کر سکتے۔ جو مجنوں۔ فرہاد۔ پنوں۔ مہینوال وغیرہ نے لیلےٰ۔ شیریں۔ سسی اور سوہنی کے لئے نہیں کی ہوگی۔ جو حقیقت نے ویدک دھرم کے لئے کی۔

حکومت کے نشہ میں متوالے (بدمست) جنونیوں نے حقیقت کو فریب۔ مکر اور ظلم کے کیچڑ سے چھپانا چاہا۔ منتظر دید نگاہوں سے روپوش کرنا چاہا۔ لیکن جس طرح عشق آگ اور خوشبو چھپائے نہیں چھپ سکتے اسی طرح خونِ شہادت کا رنگ ہزارہا انسام کی ترکیبوں سے بھی نہیں مٹ سکتا۔ وہ چمکا ہیرے کی طرح اور وہ اس شعلہ کی طرح بلند ہوا جس پر تنکوں کا ڈھیر اس کو چھپانے کے لئے ڈال دیا گیا ہو۔

زندگی کسے پیاری نہیں؟ دولت کسے نہیں چاہیے؟ ماں باپ کا پیار کسے کڑوا لگتا ہے؟ ایک تیرہ چودہ سالہ بچہ نے دنیوی عیش و عشرت۔ حکومت۔ دولت اور ماں باپ کے پیار تک کو ٹھکرا دیا۔ یہ اس کے اندر چھپے ہوئے پرماتما اور آتما کے گیان کا چمکار تھا۔ ایک طرف دنیوی عیش۔ حکومت۔ دولت اور ماں باپ کی گود ہے۔ اور دوسری طرف جلادوں کی تلواریں اور موت کی بھیانک تصویر آنکھوں کے سامنے تماشہ اجل پیش کر رہی ہے۔

اس وقت جبکہ ایک طرف کنواں ہو۔ اور دوسری طرف نرم گدیلے۔ بیوی کا پیار۔ ماں باپ کی گود اور دنیا بھر کی عیش و عشرت ہو اور آنکھیں کھلی ہوں۔ سب کچھ دیکھتا ہو! بھلا کون ہے۔ جو کنوئیں میں گرے گا ——

وہی صرف وہی جس نے حقیقت کو پہچان لیا ہو۔ دھرم کو جان لیا ہو۔ اور موت کو سمجھ لیا ہو۔

حقیقت نے حقیقت کو پہچان کر موت کو گلے لگایا۔ شہادت کا رتبہ پایا۔ دنیوی عیش کو ٹھکرا دیا۔ اپنے دھرم پر قربان ہوا۔ آفتابِ حقیقت کو بے نقاب کر دیا۔ حقیقت کی شمع کو اپنے خون کے تیل سے چمکا اور روشنی دی۔ اس کی روشنی جب اس کے نور میں کوئی ہندو بچہ بھی گمراہ نہیں ہو سکتا۔ کبھی عیسوئیت اور اسلام کے گمرہ گڑھے میں نہیں گر سکتا۔ حقیقت نے حقیقت کا اصلی روپ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس حقیقت کی شمع نے جہالت اور ادھرم کا "بس انت" کر دیا۔ حقیقت حقیقت بنا۔ اور دنیا کے لئے "لیلےٰ نت" ہوا — ہندو بچہ بچہ مناتا ہے — لیکن دیکھتے ہوئے — کانوں سنتے ہوئے — الٹی بات!!!

آج جاپان بسنت منائے گا — جاپان کا بچہ بچہ بسنت منائے گا۔ جن کے سر فخر سے اونچے ہیں۔ آزادی سے کھڑے ہیں۔ جن کے چہرے خوشحالی سے کھلے ہیں جن کے کانوں میں ودھواؤں۔ یتیموں اور بیکاروں کی ہاہاکار سنائی نہیں دیتی۔ جن کی جیب میں پیسہ ہے سر پر تاج آزادی اور ہاتھوں میں تلوار ہے وہی بسنت منائیں گے۔

ہاں وہی منائے گا بسنت۔ جس کا ابھی "بس انت" نہیں ہوا ہے۔ اور جس نے دوسروں کا "بس انت" ہوتے دیکھا ہے۔

جرمنی منائے گا — امریکہ منائے گا — انگلینڈ منائے گا — اور ہندوستان اسے نہیں سمجھا۔ اس نے نہیں سمجھا کہ "بسنت" ہوتا کیا ہے۔ "بسنت" کسے کہتے ہیں۔

اس کی بیماری۔ اس کی عزت۔ اس کی اخلاقی جرأت۔ اس کا احساس فرض اور اس کی روح کی آواز کا "بس انت" ہو چکا ہے۔ اب اس کی جسمانی زندگی کا بھی "بسنت" ہونے والا ہے۔

میرے دل میں ایک میٹھی سی کسک۔ ایک سوز اور ایک درد سا اٹھتا ہے۔ "بسنت" کا نام سن کر جھرجھری آتی ہے — جسم میں جوش اور دماغ میں قوت آتی ہے۔ لیکن نگاہیں اوپر نہیں اٹھتیں۔

میرے کان سنا رہے ہیں۔ صدائے حقیقت سن رہے ہیں۔ ہاتھ پاؤں اس مورتی کو سجدہ کرنے کے لئے بے قرار ہو رہے ہیں۔ جو "بسنت" میں حقیقت کی مورتی ہے۔ جو قوم کو بیدار ہونے کا اشارہ کر رہی ہے۔ جس کے کپڑوں کا رنگ سرخ ہے۔ اور جس کے چاروں طرف جلاد تلواریں لئے اس کو کاٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ہتھیاروں کا ڈر ناکام ثابت ہوتا ہے — حقیقت کبھی مٹانے سے مٹتی ہے؟ خوشبو کبھی ضائع کئے ہوتی ہے۔ اور عشق کبھی چھپائے چھپتا ہے؟ ——

ادھر نوجوانوں کے اترے ہوئے چہرے۔ ادھر ان کی آنکھوں سے بہنے والے قطرے۔ ادھر بیواؤں اور یتیموں کی عالم خوشی میں رات کے وقت آہ و زاری دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہی ہے۔ قوم کی حالت زار کو دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ کہیں بھاگ جاؤں۔ لوگوں کی خود غرضی ماہا کے نئے گناہ۔ دوڑ دھوپ اور قتل و غارت دشمن کی طرف دیکھئے سو وہ تاک لگائے رکھا جانے کو منتظر نظر آتا ہے۔ کیا کیا تماشہ ہے۔

ہر انسان ایک بیوقوف کی تلاش میں ہے۔ روپیہ اس کا دھرم ہے۔ ہر جائز و ناجائز فعل اس کے لئے روا ہے۔ دولت پاس ہے تو سب کچھ ہے۔ سوسائٹی کی پردھانی۔ عزت۔ حکومت اور دنیا بھر کی تمام آسائشیں اور عشرتیں ہیں۔ دھرم بیچارہ بتوں کے پتوں میں پیسا جا رہا ہے۔ اس کی کوئی نہیں سنتا۔ اس کی خاموش دہائی سننے کی کسی کے کانوں میں طاقت نہیں۔ کیا لیڈر کیا پبلسٹی کیا پنڈت اور کیا

بچوں والو ہوشیار

بچوں کی بخار کھانسی، سردی، بادی، دودھ ڈالنا، دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی ہچکی، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کیلئے حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہندسی رجسٹری کی ہوئی

قیمت رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

سارے ہندوستان میں مشہور ہی میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ ہر جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو قیمت فی شیشی ۵ رفیدرجن ۱۲ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ر درجن ۱۲ ر سوداگروں اور ایجنٹوں کو نہایت ہی معقول کمیشن، نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو۔ ونس اردو خواں حضرات اپنے نام مع مکمل پتے کے بھیجنے پر ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا۔

پتہ: مینجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر (یوپی)

گوروکل سنائنک فارمیسی دہلی کا

جیون پراش

کھانسی۔ دمہ۔ دل کی دھڑکن نقد کام اور تپ دق کا اکسیر علاج ہے۔ بچوں کو موٹا تازہ کر کے ان کی عمر کو لمبا کرتا ہے۔ بڑھاپے کو روکتا ہے۔ قیمت تین روپیہ فی سیر

گوروکل فارمیسی دہلی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

میری ٹنکارا یاترا

(لیکھک شری پنڈت شری کرشن جی شرما آریہ شاستری)

رشی کی جنم بھومی سمیت کاٹھیاواڑ میں ایک دھرم پرچارک کی بڑی ہی ضرورت ہے۔ سیٹھ رنچھوڑ بھائی جی سوار بھائی جی آریہ پرچارک فنڈ سے ہی ان کو پرچار کر رہے ہیں۔ تو بڑی سہولت پراپت ہو سکتی ہے۔ کیا آپ تین چار ماس ادھر پرچار کے لئے دے سکتے ہیں؟ یہ پنکتیاں (راجکوٹ) کاٹھیاواڑ آریہ سماج کے منتری شری بال جی بھائی ٹھکرانی نے اپنے ایک پتر میں لکھ کر میرے پاس بھیجیں جس سمے مجھے یہ پتر ملا اس سمے میں ایک دھارمک کاریہ میں پھنسا ہوا تھا۔ اس سے کچھ کم ہوتے ہی جنم بھومی کو سوچ بنا ہی ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء کو اپنے گھر اجیت مل سے چل پڑا اور ۲۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کو راجکوٹ پہنچا۔ کہتے ہیں۔ کہ سب سے پرتھم آریہ سماج کی استھاپنا بمبئی میں ہوئی تھی۔ پر سماج ستھاپن کرنے کا سنکلپ جس پوتر بھومی میں بیٹھ کر رشی دیانند جی مہاراج نے ہی کیا تھا۔ اس کا سوبھاگیہ اس راجکوٹ کی بھومی کو ہی پراپت ہے۔ پر آج سے ۴ ماس پوروو راجکوٹ میں وہاں کی جنتا منتری شری بال جی بھائی کے شبدوں میں یہ بھی نہیں جانتی تھی۔ کہ آریہ سماج کس درخت کا بیج تھا۔ کڑوا یا میٹھا پھل ہے۔ راجکوٹ میں آریہ پرشوں کی کمی نہیں تھی۔ پر وہاں آریہ سماج کے پرچار میں بہت دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ یہی کارن تھا۔ کہ جنتا آریہ سماج کی روپ ریکھا سے انبھگیہ تھی۔ اس اکرمنیتا کا بھی کوئی ٹھکانا ہے۔ کہ آریہ سماج مندر بنانے کے لئے یہاں ۲½ ہزار روپیہ آٹھ دس سال سے اکٹھا پڑا تھا۔ مگر اسے خرچ کر کے سماج مندر بنانے کا بھی کسی کو اوکاش نہیں ملتا تھا۔ یدی آریہ پرش چاہتے۔ تو چار یا پانچ سال پوروو موقع کی بھومی سماج مندر کے لئے کوڑیوں میں مل سکتی تھی۔ جو اب روپیوں میں بے موقع مجبوراً لینی پڑی ہے۔ یہ پرش تو اس کام کو کرنے کا وقت کا رہ کرتاؤں کے اچھا۔ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کاریہ نہیں ہوتا اسے یدی کوئی دیکھنا چاہے۔ تو راجکوٹ آریہ سماج میں آ کر دیکھ لے۔

راجکوٹ سماج کی حالت

ضلع بلند شہر کے ایک راجپوت اپدیشک جن سنگھ نام ہیں یوں کہ یہاں آ رہے ہیں۔ تو آریہ سماج میں سا کٹا ہی راجکوٹ میں مہاشے سمیتی کے کچھ ودوان بھائی بھی آریہ سماج سے پریم کرتے ہیں۔ شری پربلان جی۔ شری ہری لال جی اور شری بال جی بھائی آدی نو یووکوں نے ایک بار پھر سماج کے کاریہ کو زور سے چلانے کی بات سوچی۔ شری پوپٹ لال جی جوڑگر (بیرسٹر) انکو پردھان بنا دیا۔

میرا پرچار

شری ڈاکٹر جوڑیکر جی اور یہاں کے پربندھ ناگرک شری بھان جی بھائی ٹھکرانی کے سہیوگ سے ان یووکوں نے نیم پوروک نئے سرے سے آریہ سماج کا سنگٹھن کر کے پرچار کاریہ آرمبھ کر دیا۔ اسی کے پھل سوروپ میں بھی راجکوٹ آ گیا۔ راجکوٹ میں جب آریہ ستیارتھیوں نے ۱۲ ویاکھیان دئے۔ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۴ء کو ایک سماج کی اور سے برہم یگیہ کرایا۔ جس سے راجکوٹ کی جنتا میں جو وہاں اپستھت تھی۔ یہ وشواس ہو گیا۔ کہ آریہ سماج ناستک کرم کانڈ شونیہ سنستھا نہیں ہے۔ اسی دن یگیہ اپرانت ایک انتر جاتیہ سہ بھوج ہوا۔ جس میں شہر کا شکشت ورگ ایک بڑی سنکھیا میں سوئچھاپوروک سمت ہوا۔ اس سے شہر میں کٹر پنتھیوں میں کھلبلی مچ گئی۔ آریہ سماج کی چرچا گھر گھر ہونے لگی۔ بہتوں نے "آریہ سماج کیا ہے؟" یہ جاننے کی ابھیلاشا پرگٹ کی۔ ان کے سنتوش کے لئے چار ورق کا ایک چھوٹا سا ٹریکٹ گجراتی بھاشا میں "آریہ سماج کا سوروپ" شیرشک آریہ سماج کی طرف سے پرکاشت کیا گیا۔ یہ دھیان رہے۔ کہ سب کچھ نئے آریہ سماج مندر میں ہی ہوا تھا۔ پر استو اس کا ادگھاٹن سماروہ ہی سمجھ لیجئے۔ اس میں ۲½ ہزار روپیہ سے بھومی خریدنے کے اتیرکت چاروں اور قد آدم پتھر کا گھیرا (Boundary) تھا ایک کونے پر چھوٹی سی کوٹھڑی ہی بن سکی ہے۔ جو ریلوے لائن کے اس سمت ہے۔ یدی آریہ بھائی اسے بے موقع استھان لینے سے دور بتلا رہے ہیں۔ پر راجکوٹ کی بڑھتی ہوئی اوستھا کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ شاید آگے چل کر یہ بھی چہل پہل والے استھانوں میں گنا جانے لگے گا۔ دیرگھ سمے کے بعد سنچت دھن سے آریہ سماج مندر کے بن جانے سے لوگ بڑے سنتشٹ ہیں۔

۲۳ دسمبر کو بھنگی واس میں امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج کے جیون پر میرا ویاکھیان ہوا۔ راجکوٹ کی جنتا کو آریہ سماج کا گیان کرانے کے ادیشیہ سے گیان راتری یعنی "شوراتری" پر ایک دیانند سپتاہ منانے کا سماج کی اور سے آیوجن ہو رہا ہے۔ اس میں آریہ سمیلن۔ ... سمیلن۔ اچھوت سمیلن اور مہیلا سمیلن آدی کئی بھویہ پورن سمیلن ہونے کا پربندھ ہو رہا ہے۔ پوجیہ شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کو بلانے کے لئے پتر ویوہار کرنے کا بھار مجھ کو بتلایا ہے۔ میں نے انہیں پتر لکھ بھی دیا ہے۔ آشا ہے۔ اس سپتاہ میں یہاں جاگرتی ہو جائے گی۔

ہندوؤں کی دماغی غلامی

ایک دن ایک برہم یگیہ بھی ہوگا۔ راجکوٹ میں آریہ سماج کے پرچار کی کتنی ضرورت رہتی ہے؟ یہ اسی بات سے جانی جا سکتی ہے۔ کہ اس پرکاش یگ میں بھی ہندو یہاں روزہ رکھتے ہیں۔

آریہ سماج موروی

[illegible] ۱۹۳۴ء کو میں موروی پہنچا۔ موروی مچھو ندی کے سندر تٹ پر بسا ہوا ہے۔ ندی کا پانی باندھ لگا کر تٹ پر کے راج محلوں کے نیچے سے روکا گیا ہے۔ لچھمن جھولا کی مانند ایک پل مچھو کے دونوں کناروں کو ملاتا ہوا بڑا اچھا دکھائی دیتا ہے۔ اونچے محل کی اٹالکائیں گمبھیر ندی کے سندر کنارے پر ستھت محلوں کی سندرتا کو سمنا کرنے کی شکتی رکھتی ہیں۔ موروی بازار کے دونوں جانب ایک ہی ڈھنگ کا لمبا سا بنا ہوا بڑا ہی سندر ہے۔ موروی آریہ سماج بڑا ہی غریب ہے۔ یہاں آریہ سدھانتوں سے پریم رکھنے والے سجن تو ہیں۔ پر وہ کئی کارنوں وش سماج سے پرتھک ہی رہتے ہیں۔ کارن بتلانے میں بھی وہ بہت ڈرتے ہیں۔

آریہ سماج ٹنکارا کی حالت

۳۱ دسمبر کو بھائی موہن سنگھ جی کے ساتھ موروی سے ٹنکارا مہاتیرتھ کی یاترا کو چلا۔ ٹرین سے دوارہ ۸ بجے صبح ہی ٹنکارا پہنچ گیا۔ سٹیشن پر مجھے سوامی ابھے نند جی مل گئے۔ وہ تین ماس سے ٹنکارا میں سنیاس آشرم بنانے کے لئے پڑے تھے۔ مگر راجیہ کی طرف سے انہیں سبھا جنک استھان دینے سے انکار کر دیا گیا۔ جو استھان خریدنے کے لئے سوامی جی کو کہا جاتا تھا۔ سوامی جی کے شبدوں میں چار ماس میں وہ جیل مگن ہو جاتا ہے۔ اتہ سوامی جی نراش ہو کر بڑودہ واپس جا رہے تھے۔ اس پرکار ٹنکارا میں سنیاس آشرم بنانا کچھ کال کے لئے ٹل گیا۔ سوامی جی کے پیچھے بھائی گردھر لال جی ادھشٹاتا شری دیانند کنیا پاٹھشالا آشرم ٹنکارا بھی سٹیشن آئے تھے۔ ان سے بھی وہیں بھینٹ ہو گئی۔ میں ان کے ساتھ آشرم میں گیا۔ آشرم کرایہ کے مکان میں ہے۔ دس کنیائیں اس میں پروشٹ ہیں۔ شکشا کے ساتھ ہی ساتھ کرم کانڈ اور سنگیت تتھا کنیا اپیوگی شلپ بھی آشرم میں کنیاؤں کو سکھلایا جاتا ہے۔ آشرم کا تمام خرچ کچھ تو اسی دان ویر شری رگھوجی سیٹھ دیتے ہیں۔ ماسک خرچ لگ بھگ ۱۷/- روپیہ ہوتا ہے۔ ٹنکارا میں ایک پتری کنیا پاٹھشالا بھی ہے۔ جس میں لگ بھگ دو سو لڑکیوں کی کنیائیں نش شلک شکشا پراپت کرتی ہیں۔ اس میں آریہ سماجی ادھیاپکاؤں کے ابھاو سے شری گردھر لال جی بہت دکھت رہتے ہیں۔ کیا گجراتی پڑھی لکھی بہنیں نرواہ ماتر لے کر اس کنیا پاٹھشالا میں پڑھانے کے لئے سمے دے کر رشی رن سے انرن ہونے کا پریتن کریں گی؟

پاٹھشالا کا پربندھ ایک کمیٹی کے آدھین ہے۔ دو سو روپیہ سالانہ موگر کے ڈاکٹر مہتا رام داس جی۔ دو سو پچاس روپیہ سالانہ سیٹھ راگھوجی لوس اور ۱۲ روپیہ سالانہ موروی کے ایک سیٹھ جی اس پاٹھشالا کے لئے کمیٹی کو پردان کرتے ہیں۔

سرکاری گرانٹ

سٹیٹ سے ۲۵/ روپیہ ماہوار ملتے تھے۔ وہ دیوان صاحب کی کرپا سے نہ جانے کس کارن کیوں بند کر دئے گئے۔ اس پرکار آریہ سماج اس سمے جہاں ٹنکارا کی کنیاؤں کا اپکار کر رہا ہے۔ وہاں ریاست کے اوپر بھی یہ احسان ہے۔ کہ جو کاریہ ریاست کی طرف سے ہونا چاہئے تھا۔ وہ آریہ سماج کر رہا ہے۔ اس پر لطف یہ کہ ۲۵/ روپیہ ماہوار کی امداد کو بھی سٹیٹ نے بند کر دیا۔ آریہ جگت میں یہ پنکتیاں بڑے دکھ کے ساتھ پڑھی جائیں گی۔ کہ رشی کی پوتر بھومی ٹنکارا مہاتیرتھ میں ایک فٹ بھی آریہ سماج کے پاس اپنی نج کی نہیں ہے۔ یدی کرایہ دار مکان نہ ہو۔ تو یہاں پیر رکھنے کو بھی آریہ سماج کے پاس استھان نہیں ہے۔ پتہ نہیں سارودیشک سبھا بمبئی۔ آریہ سماج بمبئی اور آریہ پرتی ندھی سبھا پرتیمی کہاں سو رہی ہیں؟ کیا ہماری یہ پنکتیاں دیا تلے کے اندھیرے کو دور کرنے میں کچھ سہایتا دے سکیں گی؟ رشی کی جنم بھومی بھی دیکھو۔ جو مکان سوامی جی کا خاص بتلایا جاتا ہے۔ ہمیں اس میں شنک ہے۔ وہ خالی پڑا ہے۔ سنا ہے۔ وہ ابھی بنا ہے۔ آریوں سے ۵ ہزار روپیہ وصول کرنے کا ڈھنگ سوچا گیا ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ جگہ وہی پرانی ہے۔ میرے خیال میں اس استھان کو خرید کر وہاں سمارک بنانے کے وچار کو چھوڑ کر کسی بھی اتم اور موقع کے استھان کو کسی نہ کسی پرکار راجیہ سے پراپت کر کے سمارک میں کوئی سنستھا پستکالیہ آدی چلانا [illegible]۔ جو سجن یہاں کچھ سمارک بنانا چاہیں۔ وہ بھائی گردھر لال جی ادھشٹاتا دیانند کنیا پاٹھشالا آشرم ٹنکارا سے پتر ویوہار کریں۔

میری سمجھ میں سارودیشک سبھا یدی اس کاریہ کو اٹھائے۔ تو بڑا اچھا ہوگا۔ بھائی گردھر لال جی کو افریقہ سے اس آشیہ کا ایک پتر بھی ملا ہے۔ کہ سارودیشک سبھا کے پاس افریقہ کے کسی سجن نے ٹنکارا میں کچھ عمارت بنانے کے لئے کچھ دھن بھیجا ہوا ہے۔ یدی یہ سچ ہے۔ تو کیا میں سبھا سے ونمر پرارتھنا نہ پوچھ سکتا ہوں۔ کہ کیا راجکوٹ کے بڑے آریہ سماج کی گدی اب سارودیشک سبھا لے رہی ہے؟ سننے میں آیا ہے۔ کہ ٹنکارا شتابدی پر سبھا بھی کچھ دھن لگا رہی ہے۔ اچھا ہو یدی سبھا اسے پراپت کر کے اکتوا سوئیم شتابدی سمیتی ہی اس دھن سے ٹنکارا میں ایک سمارک بھون بنوا دے۔ پتہ نہیں۔ کس سمے کی پرتیکشا میں رشی بھگت کرم ویر اسی دشا سے اپیکشا ورتی سی دھارن کئے بیٹھے ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک مفید درسگاہ

گوروکل کورکشیتر - ضلع کرنال

ہم اکثر کئی صاحبان کو اس فکر میں پڑا ہوا دیکھتے ہیں۔ کہ ہم اپنے بچوں کو کس درسگاہ میں پڑھنے کے لئے داخل کریں۔ اگرچہ آجکل ملک میں ہزاروں درسگاہیں ہیں۔ چھوٹے قصبوں اور گاؤں تک میں سب جگہ سکول کھلے ہوئے ہیں۔ لیکن ان سے تعلیم کا پورا پورا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ ان میں بچوں کے کیریکٹر (چال چلن) اور صحت کا دھیان نہیں رکھا جاتا۔ اور ان باتوں میں مناسب دھیان نہ دئے جانے کی وجہ سے معصوم بچے بہت سی بری عادتیں ایسی سیکھ لیتے ہیں۔ جن کی وجہ سے بچوں کا سارا جیون (زندگی) دکھ دائیک اور اندھکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایسی درسگاہوں میں تعلیم دینے سے تو بچوں کو بلا تعلیم رکھنا ہی بہتر ہے۔

بچوں کی تعلیم کے لئے وہی درسگاہ مفید ہے۔ جہاں بچوں کو ضروری تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی صحت، چال چلن وسوبھاؤ کو بھی ترقی اور زینت دینے کی کوشش کی جاتی ہو۔ شہروں کی گندی جگہوں میں گندے ماحول میں بچے کچھ پڑھ سکتے ہیں مگر وہ تندرست اور سداچاری نہیں رہ سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے دور اندیش رشی منیوں نے تعلیمی سنستھاؤں کو جنگل میں قائم کرنے کا قاعدہ بنایا ہے۔ جس درسگاہ میں چھوٹے بچے اپنی ضروری تعلیم کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کو بھی ترقی دے سکیں۔ اور اپنے سداچار کا پالن کر سکیں۔ وہی درسگاہیں بچوں کو داخل کرنے کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔

ان مندرجہ بالا خوبیوں کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ گوروکل کورکشیتر بچوں کے لئے ایک آدرش درسگاہ ہے۔ کیونکہ اس میں بچوں کی تعلیم کے لئے قابل ادھیاپک رکھے ہوئے ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر گوروکل کے قابل سناتک ہیں۔ برہمچاریوں کی تعلیم کی طرف بہت دھیان دیا جاتا ہے۔ گوروکل کانگڑی سے ہر سال جو سناتک نکلتے ہیں۔ ان میں اکثر پہلا نمبر یہی رہتا ہے۔ جو گوروکل کورکشیتر میں تعلیم پا کر گیا ہے۔ انٹرمیڈیٹ کے بعد گوروکل اندر پرستھ میں کئی شاکھاؤں کے برہمچاری داخلہ کے لئے امتحان میں شامل ہوتے ہیں۔ وہاں بھی اکثر گوروکل کورکشیتر کے برہمچاریوں کا نتیجہ ہی سب سے اچھا رہتا ہے۔ گوروکل کانگڑی کے پچھلے جلسہ پر گوروکل کورکشیتر کے ایک میٹرک کے برہمچاری نے سنسکرت بولنے میں دوسرے نمبر کا انعام حاصل کیا تھا۔ اس سبھا کے صدر نے گوروکل کورکشیتر کی بڑی تعریف کی تھی۔ برہمچاریوں کی ویاکھیان شکتی کو بڑھانے کے لئے برہمچاریوں کی اپنی ہفتہ واری سبھائیں ہیں۔ ہر برس بیشتر وار کو سجنوں کے ویاکھیان کرائے جاتے ہیں۔ برہمچاریوں کے جنرل گیان کو بڑھانے کے لئے چھٹیوں میں ان کو مشہور مشہور مقامات کی یاترا کرائی جاتی ہے۔ اس سال برہمچاری پنجاب کے مشہور مشہور شہروں میں گھومتے ہوئے کوئٹہ گئے تھے۔

(۲) یہاں برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی رہتی ہے۔ یہاں کی آب و ہوا ہی ایسی ہے۔ کہ بغیر خاص کوشش کے بھی صحت اچھی رہتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ باقاعدہ روزانہ ورزش اور کھیلیں صحت کو ترقی دینے میں اور بھی مددگار ہو جاتی ہیں۔ برہمچاری روزانہ دیسی اور بدیسی کھیلیں کھیلنے کے علاوہ لاٹھی۔ لیزیم۔ تلوار۔ گتکا و جمناسٹک وغیرہ کا بھی ابھیاس کرتے ہیں۔

(۳) صحت کی عمدگی کے لئے خوراک کا عمدہ ہونا بھی ضروری بات ہے۔ خوراک کی شدھتا اور پوترتا کے لئے جو سہولتیں گوروکل کورکشیتر میں ہیں۔ ویسی شائد ہی کسی درسگاہ میں حاصل ہوں گی۔ برہمچاریوں کی ضرورت کے مطابق اناج زیادہ تر اپنی زمین سے ہی پیدا کیا جاتا ہے۔ جو کہ شدھ کھاد سے پیدا کیا جاتا ہے۔ ضرورت کے مطابق دودھ وغیرہ اپنی گئوشالہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔ ساگ سبزی پھل وغیرہ باغ سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ تازہ ساگ سبزی۔ تازہ دودھ اور شدھ پوتر اناج اور گھی وغیرہ کی قدرتی خوراک زیادہ مفید اور عمدہ نتیجہ صحت کے بارہ میں پیدا کرتے ہیں۔ یہاں کے برہمچاریوں کی عمدگی صحت کی کئی وجوہات میں سے ایک یہ خوبی بھی ہے۔ بچوں کے لئے ایک عمدہ درسگاہ میں جو خصوصیتیں ہونی چاہئیں وہ گوروکل کورکشیتر میں موجود ہیں۔ ایسی درسگاہ کی امداد آریہ ماتر کو کرنی چاہیئے۔

گوروکل کورکشیتر کا سالانہ جلسہ نزدیک ہے۔ اپنے فرصت کے دن نکالکر اس مفید درسگاہ کا معائنہ ضرور کریں۔ ۲۳، ۲۴ فروری کو دونوں دن قابل سجنوں کے ویاکھیان ہوں گے۔ برہمچاریوں کا ریکھنس دیکھئے۔ ان کی جسمانی اور تعلیمی قابلیت کی پڑتال کیجئے۔ اگر آپ کو تسلی ہو جاوے تو گوروکل کی سب ممکن طریقوں سے امداد کریں۔ اپنے بچوں کو گوروکل میں داخل کرائیں۔ اپنے متعلقین کو بھی بچے داخل کرنے کے لئے پریرنا کریں۔ اپنی شدھ آمدنی میں سے کچھ حصہ نکالکر اس سنستھا کے لئے امداد کے طور پر بھیجئے۔ اپنے دوستوں کو امداد کے لئے پریرنا کیجئے۔ یہی امداد گوروکل کے ادھیکاری آپ سے چاہتے ہیں۔

(نویدک بندھو کرتا گوروکل کورکشیتر ضلع کرنال)

سارودیشک ودوت سمیلن کی تیسری بیٹھک

سارودیشک سبھا نے جس ودوت سمیلن کے ویدک ساہتیہ کی ورِدھی اور آریہ ودوانوں کے تبادلۂ خیالات کا اوسر دینے کے لئے آرمبھ کیا تھا۔ اس کی دو بیٹھکیں دہلی اور اجمیر میں ہو چکی ہیں۔ اب اس کی تیسری بیٹھک ڈنگہ ضلع گجرات میں ہوگی۔ سمیلن اپریل ۱۹۳۵ء کے آرمبھ میں ہوگا۔ اس کی ٹھیک تتھی پیچھے سے گھوشت کی جائے گی۔ آریہ ودوانوں کو اس میں بھاگ لینے کی تیاری کرنی چاہئے۔

(نارائن سوامی پردھان سارودیشک سبھا دہلی)

ویدک وواہ سنسکار:- ۱۶ جنوری کو رائے صاحب چنی سنگھ جی کے بھتیجے چوہدری بلونت سنگھ جی پردھان آریہ سماج نہٹور کے سپتر چرنجیو لیفٹیننٹ سنگھ کا وواہ سنسکار بابو کاشی ناتھ جی ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر رئیس ردھنت پور سنتری ہٹ چوہدری باگیشور ناتھ جی کی سپتری ہیم کماری کیساتھ آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کے اپدیشک پنڈت منشی رام جی نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ برات کی خاطر و مدارات کا اعلیٰ انتظام تھا۔ پروفیسر دلیش بندھو جی نے سنگیت سے سا موہن کیا۔

رادھا سوامی کیمپ میں ہلچل مچ گئی

رادھا سوامی مت کے آچاریہ آنند سروپ جی کی کتاب "یتھارتھ پرکاش" کا جواب "یتھارتھ آلوچن" شائع ہو گیا۔ کیا آپ نے اسے نہیں پڑھا؟ ضرور ایک جلد منگوائیے۔ بڑی پُرلطف کتاب ہے۔ اس کے لیکھک مہاشہ پریم چند جی آریہ سیوک ہیں۔ سوا دو سو صفحات کی ضخیم کتاب۔ قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ:-

ویر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ - لاہور

آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور کا

واحد

باتصویر — ماہوار

آرگن

(ہندی)

"بلیدان"

کا

مہا آریہ مہابیر غریب اپدیشک

لالہ تھرم ڈی پبتر جی ور

پیتھ ویتھ

بلیدان

پیپر نمبر

اپریل ۱۹۳۵ء

میں شائع ہونیوالے سپیشل نمبر کے ایڈیٹر پنڈت ستیہ کام ودیا النکار ہوں گے

دھرم ویر مہاشہ راجپال جی کی چھٹی برسی کے موقعہ پر "بلیدان" کا سپیشل نمبر ماہ اپریل ۱۹۳۵ء میں شائع ہوگا۔ اس کے ۱۰۰ صفحے ہوں گے۔ ۳۱ مارچ تک خریدار بننے والوں کو مختلف قسم کے ۵ انعامات ملیں گے۔ آج ہی خط لکھ کر پتہ منگائیں۔

کیونکہ یہ پرچہ ایک بڑی مشہور دکان کا ہے اور سپیشل نمبر پنڈت ستیہ کام جی ودیا النکار کی زیر ادارت نکل رہا ہے۔ اس کی اشاعت بہت زیادہ ہوگی۔ اشتہار دہندگان کو اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آج ہی لکھ کر پراسپیکٹس منگا دیں۔

مینیجر "بلیدان" راجپال اینڈ سنز لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ کمار سبھا آریہ بورڈنگ ہاؤس لدھیانہ کا

وارشک اُتسو

۱۷ جنوری سے ۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء تک آریہ بورڈنگ ہاؤس کے احاطہ میں ہاکی۔ فٹ بال۔ والی بال اور رسہ کشی کے میچ ہوتے رہے۔ اور ساتھ ہی دوران میں کشتی۔ دوڑ (ایک میل اور ۱۱۰ گز وغیرہ)۔ لمبی چھلانگ اور اونچی چھلانگ وغیرہ کے شاندار مقابلے ہوتے رہے۔

۲۵ جنوری کو رات کے ۷ سے ۸ بجے تک پنڈت بھدرپال جی کے بھجن ہوتے۔ اور بعد ازاں پنڈت گیتا رام جی کا جادو کی لالٹین سے پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔

۲۶ جنوری کو آریہ ہائی سکول میں پراتہ کال ۹ سے ۱۰ بجے تک ہون یگیہ ہوا۔ اس کے بعد آریہ ہائی سکول کے وشال بھون میں پنڈت چندر بھانو جی اور پنڈت گیتا رام جی کے موثر ویاکھیان ہوئے۔ نیز پنڈت ستیہ پال اور پنڈت بھدرپال جی کے بھجن ہوتے رہے۔

بعد دوپہر ایک بجے سے ۱½ بجے تک بھجن ہوتے۔ اور ۱½ سے ۲½ بجے تک ایک شاندار سنگیت سمیلن ہوا۔ بعد ازاں پنڈت منسا رام جی کا ڈیڑھ گھنٹہ تک لیکچر ہوتا رہا۔ پھر ۴ سے ۵ بجے تک بجلی کے دوارا گراموفون اور ریڈیو سے دیگر ممالک کی خبریں سنائی گئیں۔ رات کو آریہ ہائی سکول کے وشال بھون میں ریڈیو سے غیر ملکی خبریں سنائی گئیں۔ بعد ازاں پروفیسر گیان چند جی ایم۔ اے۔ وائس پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج جالندھر کا پربھاوشالی لیکچر ہوا۔

۲۷ جنوری کو پراتہ کال ۸ سے ۹ بجے تک آریہ سماج مندر میں ہون یگیہ ہوا۔ ۹ سے ۱۲ بجے تک پنڈت منسا رام جی اور پنڈت پریم ورت جی کے ویاکھیان ہوئے۔ دو بجے سے ۳½ بجے تک شری ستیہ پال جی گورنمنٹ ہائی سکول کھنہ اور پنڈت پریم ورت جی کے ویاکھیان ہوئے۔ اس کے بعد "سنسار کو اس سمے مذہب کی ضرورت ہے یا نہیں؟" کے وشے پر پنڈت منسا رام جی کی ادھیکشتا میں مباحثہ ہوا۔ دس ودیارتھیوں نے اس میں حصہ لیا۔ بعد ازاں پردھان جی نے آدھ گھنٹہ تک اس وشے پر اپنے وچار پرگٹ کئے۔

اس کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ ڈاکٹر گوبر دھن جی ورما صدر تھے۔ ہاکی۔ فٹ بال۔ والی بال اور رسہ کشی میں جیتنے والی ٹیموں کو میڈل دئیے گئے۔ کشتی۔ دوڑ۔ چھلانگوں۔ واد وواد اور سنگیت سمیلن میں اوّل اور دوئم درجہ پر رہنے والے لڑکوں کو انعام دئیے گئے۔ شانتی پاٹھ کے پشچات کارروائی جلسہ برخاست سماپت ہوئی۔

(ستیہ پرکاش سنگر منتری آریہ کمار سبھا آریہ بورڈنگ ہاؤس لدھیانہ)

سنگرور (ریاست جیند) میں ویدک وواہ

گورو کل پوٹھوہار کے سناتک پنڈت رودیو جی شاستری درشن بھاسکر سپتر مہاشہ نتھا رام جی متوطن راماں منڈی ریاست پٹیالہ کی برات بروز شکر ۲۴ دسمبر ۱۹۳۴ء پراتہ کال ۹ بجے سنگرور لالہ موہن لال جی آڑھتی کے ہاں پہنچی۔ جب کا سنسکار سٹیشن پر ہی آدر پوروک کیا گیا۔ اسی دن شام کو وواہ سنسکار کی ودھی سات بجے سے پرارمبھ ہو کر رات کے نو بجے سماپت ہوئی۔ کنیا کے گرہ پر ویدی خوب سجی ہوئی تھی۔ سنسکار پنڈت مکھی رام جی آچاریہ گورو کل پوٹھوہار نے اپنے مبارک ہاتھوں سے کرایا۔ اس استھان پر پنڈت ستیہ دیو جی شاستری موجود تھے۔

وواہ کے سمے ور اور ودھو نے اپنے اپنے پرتگیا منتر خود پڑھے۔ سمے سمے پر آچاریہ جی ان منتروں کا تاتپریہ بتاتے رہے۔ ور پکش کی طرف سے ویدک جار فنڈ اور آسیہ سنستھاؤں کو مبلغ ۵/- روپے دان دئیے گئے۔ نیز کنیا پکش کی اور سے بھی مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا گیا۔ کوئی رسم و رواج کارروائی نہیں کی گئی۔ اس وواہ کو پورن "ویدک وواہ" کہا جا سکتا ہے۔

اس کے پشچات ... شری آچاریہ جی تھا دیگر مہانو بھاؤں کے ویاکھیان ہوئے ... لالہ موہن لال جی نے ودائع کیا۔

بقیہ لیڈنگ آرٹیکل صفحہ

کے برہمچاریوں کے سنسکرت اور آریہ بھاشا میں گیت ہوئے۔ اس کے بعد آچاریہ رام دیو جی اور سوامی سرودانند جی مہاراج کے ویاکھیان ہوئے۔

اس اتسو کے سمبندھ میں دو چار باتیں وشیش اُلیکھ کے یوگیہ ہیں۔ ایک یہ کہ جہاں پہلے آریہ سماج دہلی کے اتسو پر باہر سے آنے والے بھائیوں کی تعداد بہت ہی کم ہوا کرتی تھی۔ وہاں اس بار آٹھ سو کے قریب بھائی ایک ایک سمے پر بھوجن کرتے رہے۔ دوسری یہ کہ اس ورش حاضری پہلے سالوں سے بہت زیادہ تھی۔ پنڈال بھی پہلے سے کم از کم ڈیوڑھا تھا۔ ہزاروں کی سنکھیا میں استری اور پرش پنڈال میں بیٹھے رہتے تھے۔ ایسے تو ہر وقت ہی حاضری زیادہ رہی۔ لیکن دونو رات اور اتوار کو بعد دوپہر وشیش روپ سے زیادہ تھی۔ تیسری بات ذکر کرنے کے قابل یہ ہے کہ اتسو کے ساتھ دو میچ بھی ہوئے۔ غالباً ایک ہاکی کا تھا۔ اور دوسرا والی بال کا۔ اس میں دہلی کے آریہ سکولوں کی ٹیموں نے بھی حصہ لیا۔ اور گوروکل اندر پرستھ کی ٹیم نے بھی۔ وجے کا سہرا گوروکل اندرپرستھ کی ٹیم کے سر پر رہا۔ اور وہ دو کپ لے گئی۔ ایک اور بات اس سمبندھ میں یہ ہے۔ کہ اتوار کی رات کو اتسو سپھلتا سے سماپت ہوا۔ اور سوموار کی پراتہ سے پھر اندر دیوتا کی کرپا شروع ہو گئی۔ جس کا پرنام یہ ہوا۔ کہ آریہ مہیلا سمیلن کے علاوہ جو اور بھی سمیلن سوموار کی شام کو ہونے والے تھے۔ وہ نہ ہو سکے۔ منگل وار پراتہ کال بھی بارش ہو رہی تھی۔ لیکن دوپہر کو قدرے پھر آسمان صاف ہو گیا۔

آریہ مہیلا سمیلن آریہ سماج مندر میں ہوا۔ اس کے بعد وہیں شری نارائن سوامی جی کی صدارت میں ایک اور سمیلن ہوا۔ جس میں لالہ گیان چند جی ٹھیکہ دار دہلی نے ایک ودوتا پورن نبندھ اس مضمون پر پڑھا۔ کہ یہ "کیا دھرم دیش اُنتی کے راستہ میں بادھک ہے؟"

یہ نبندھ کتابی صورت میں آریہ جنتا کے ہاتھوں میں آ جائے گا۔ اردھ شتابدی کے سمبندھ میں ابھی کچھ اور سمیلن اور سنسکار ہونے والے ہیں۔ لیکن میں منگل وار کی رات کو روانہ ہو کر بدھ وار کی صبح کو لاہور واپس پہنچ گیا۔

(کرشن)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔ (منیجر)

بقیہ صفحہ ۳

آریہ ٹورنامنٹ

اس میلہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے قائم کردہ آریہ یوک سنگھ کی طرف سے آریہ ٹورنامنٹ ہوتا ہے۔ یہ ایک مشہور ٹورنامنٹ ہے۔ اس میں ہاکی۔ بیڈمنٹن۔ پنگ پانگ والی بال اور گتکا آدی کے مقابلے ہوتے ہیں۔ کئی مشہور ٹیمیں شامل ہوتی ہیں۔ کئی پرکار کی دوڑیں اور دوسرے منورنجک کھیل ہوتے ہیں۔ لگاتار دو ہفتہ تک یہ کھیل ہوتے رہتے ہیں۔ بسنت کے دن خاص میلہ لگتا ہے۔ کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں کو کپ اور تمغے بطور انعام دئیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کے کھیل ہوتے ہیں۔ دوڑ۔ رسہ کشی۔ رسی پھاندنا اور کبڈی آدی کے مقابلے ہوتے ہیں۔ بھجن اور وید منتر کے امتحان ہوتے ہیں۔ کامیاب لڑکے اور لڑکیوں کو کتابیں۔ کھیل کا سامان اور کھلونے بطور انعام دئیے جاتے ہیں۔ یگیہ ہوتا ہے۔ اور سب آریہ پریواروں کا سہبھوج ہوتا ہے۔ لاہور شہر میں آریوں کا یہ میلہ ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔

اس طرح سے آریہ سماج نے دھارمک اور سماجک میلے جاری کر کے آریہ جاتی میں ایک نئی زندگی ڈال دی ہے۔ اور نیا اُتساہ اور نیا جوش پیدا کر دیا ہے۔ اور دیش کی جاگرتی میں بڑا بھاری حصہ لیا ہے۔ ان میلوں اور جلسوں سے جہاں دھارمک اور سماجک سنگھٹن ہوتا ہے۔ وہاں منورنجن کا بھی پورا پورا سامان ملتا ہے۔ آریہ جاتی کے نیتاؤں کو چاہیے کہ وہ اسی پرکار سے دوسرے تیوہاروں اور میلوں کا بھی سُدھار کریں۔ جس سے وہ وستوتہ آریہ جاتی کی ترقی کا باعث بن سکیں۔

"اونکار مہاستوتر"

شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار سمپادک دیانند سیوا سدن لکھتے ہیں کہ:-

شری ہنس جی علاولپوری کی تصنیف "اونکار مہاستوتر" کا دیکھیں لکھا گیا ہے۔ ہر چند کو یہ ادسطر جیہ کی ہے۔ پرنتو ان کی سرلتا ہی اس کا گُن ہے۔ کیونکہ جو پُستک سادھارن پرجا کے ہت بھگوان بھجن میں لگانے کے اُدیشیہ سے لکھی گئی ہے۔ کٹھنا اور گمبھیر کو نیائی ... یہ نہیں ہو سکتی۔ جس اُدیش سے ... یہ پُستک لکھی گئی ہے۔ وہ اس سے پورا ہو گا۔ میں ان کا ہردیہ سے پرکاش چاہتا ہوں۔ قیمت ۲ ... ملنے کا پتہ:- ویدک دھرم ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج رتیہ ضلع حصار کے سماچار:- ۱۲ جنوری ۱۹۳۵ء کو پنڈت کھیم چند جی سدھانت بھوشن تنخواہ مہاشہ موہن لال جی جنک پدھارے۔ اور متواتر ۵ یوم تک امرت درشا کرتے رہے۔ چونکہ پنڈت جی نے اور جگہ بھی پرچار ارتھ جانا تھا۔ اس لئے وہ ٹھہر نہ سکے۔ ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء کو مہاشہ سیتا رام جی کے بھانجے کا نام کرن سنسکار اگنی ہوتر مہاشہ کے گرہ ستھان پر پنڈت کھیم چند جی نے پورن ویدک ریتی سے کر دیا۔ اور عزیز کا نام نیش پال رکھا گیا۔ سنسکار کے اُپلکش میں شرینی تقسیم کی گئی ؛

(سیتا رام گپتا منتری آریہ سماج رتیہ)

وواہ سنسکار:- پنڈت بسنت رام جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کی پوتی کی شادی پر دس روپیہ دان دیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

آریہ سماج بنگہ مبلغ پانچ روپیہ۔ گوروکل کانگڑی مبلغ تین روپیہ اور وید پرچار فنڈ مبلغ دو روپیہ

(منشو رام آریہ پنشنر پردھان آریہ سماج بنگہ)

آریہ کمار سبھا سرگودھا کا چناؤ:- آریہ کمار سبھا بلاک نمبر ۲ کا حسب ذیل چناؤ ہوا۔ پریزیڈنٹ مہاشہ بھیم سین صابن والے۔ وائس پریزیڈنٹ مہاشہ ہربنس لال سیکرٹری۔ مسٹر دوار کا دھینگرہ اسسٹنٹ سیکرٹری۔ ہربنس لال بلاک نمبر ۱۱ خزانچی مہاشہ نریندر ناتھ بلاک نمبر ۱۸۔ اس کے بعد ۱۶ اصحاب کی انتظامیہ کمیٹی بنائی گئی ؛

ونتا وشرام آشرم ہوشیارپور:- دیانند سالویشن مشن کے ادھین ایک آشرم ہوشیارپور میں قائم ہے۔ اس کا ماہواری خرچ ۷۰ روپیہ کے قریب ہے۔ یہ سارا خرچ مشن ادا کرتا ہے۔ ایک آشرم ضلع سیالکوٹ میں کھولنے کا وچار ہے۔ وہاں چند ایک دانویر مہاشیوں نے کچھ سہایتا دی ہے۔

ہوشیارپور کے آشرم میں تقریباً دس کنیائیں بالک اور استریاں پچھلے تین ماہ کے عرصہ میں تعلیم پا چکے ہیں۔ ضلع گونڈا (یو۔پی) سے کوئی بدمعاش دو شادی شدہ ہندو لڑکیوں کو اغوا کر کے لیا تھا۔ ہوشیارپور ریلوے سٹیشن پر ہمارے آدمیوں نے مشتبہ سمجھ کر پکڑ لیا۔ اب یہ دونو لڑکیاں ہمارے آشرم میں نواس کرتی ہیں۔ اُن کے وارثوں کو لکھا گیا ہے کہ وہ آکر انہیں لے جاویں۔ مگر ابھی تک کوئی وارث نہیں آیا۔ جو بدمعاش انہیں بھگا کر لائے تھے۔ اُن کے متعلق عدالتی کارروائی کرنے کا وچار ہے ؛

آریہ سماجوں کو چاہیئے کہ وہ اس آشرم کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اگر کوئی سماج کسی مصیبت زدہ ہندو کنیا کو بچاوے اور اُسے آشرم میں داخل کرانا چاہے تو وہ منتری آشرم سے خط و کتابت کرے۔ منتظمان ایک سکیم آشرم میں رہنے والی کنیاؤں کے لئے انڈسٹریل کام کی بنا رہے ہیں۔ جس سے وہ مصروف ہیں اور کوئی ہنر بھی سیکھ سکیں۔ جو سماجیں اپنے علاقہ میں اس قسم کا آشرم کھولنا چاہیں۔ وہ سالویشن مشن سے امداد طلب کر سکتی ہیں۔ مشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایسے مستحق آشرموں کی جن کا پربندھ اچھا ہو۔ امداد کی جاوے۔ جو آشرم امداد کی درخواست کرے۔ اس کا پربندھ کسی نہ کسی ہندو ایجنسی کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے ؛

(ملاوا رام منتری ونتا وشرام آشرم ہوشیارپور)

آدرش انترجاتیہ وواہ:- آریہ سماج مدراس میں شری سنتوکھ سنگھ انبالہ نواسی کا وواہ شریمتی رادھا بائی مدراس نواسی سے ہوا۔ پنڈت گیانی جی نے سنسکار کی کارروائی کرائی۔ وواہ کے بعد بر ودھو کا فوٹو لیا گیا ؛

(منتری آریہ سماج چالیہ بازار مدراس)

آریہ سماج دولت نگر ضلع گجرات کے سماچار:-

(۱) پنڈت امرناتھ آریہ کی دھرم پتنی کا عین عالم شباب میں دیہانت ہو گیا ہے۔ آریہ سماج شوک پرگٹ کرتی ہے۔

(۲) پنڈت گنگا دت کا وواہ پنڈتانی آریہ سماج نے کرایا۔ آریہ سماج دولت نگر کو پانچ روپیہ دان ملا۔

(۳) پنڈت گھاسی رام جیسے ودوان سجن کے گذر جانے پر یہ آریہ سماج شوک پرگٹ کرتا ہے۔

(۴) مہاشہ جھنڈا لال آریہ کا سورگباش ہو گیا ہے۔

(۵) گذشتہ ایام میں ایک چھ سات سال کی کنیا کوئیں میں گر پڑی۔ آریہ پرشوں نے خود موقعہ پر پہنچ کر اُسے موت کے منہ سے بچا لیا۔

(۶) شردھانند ڈے بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ لڑکوں کی کھیلیں ہوئیں۔ اُن کو انعام دیا گیا۔ اور تمام دن رشی لنگر جاری رہا۔

(۷) شریمتی بدھاں وتی دختر شریمتی چندن دیوی نے کاٹھی مدار مگے بنانے کے لئے پچیس پچیس روپیہ دان دیا ہے۔

(۸) کوٹلا ربیلی خاں اور جالپور جٹاں میں کنیاؤں کی پاٹھشالائیں کھل چکی ہیں۔ ویدک پرچار کی سب لوگ ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اُپدیشک و بھجنیک مہاشیوں کو پرچار کے لئے بھیجنے کی کرپا کرے تو ان جگہوں میں سینکڑوں آریہ سماج کو پرچار ہو سکتا ہے ؛ (گوپال سنگھ سیکرٹری)

آریہ سماج سیالکوٹ کی ہفتہ وار ڈائری:

۲۱ جنوری ۱۹۳۵ء سوموار پراتہ ساڑھے چھ بجے سے ساڑھے سات بجے تک آریہ سماج مندر میں ست سنگ ہوا۔ بھجن۔ ادم کا جاپ۔ اُپاسنا۔ سندھیا وید منتروں کی ویاکھیا کے پشچات ہون۔ آرتی و شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء منگلوار حسب معمول پراتہ ست سنگ لگا ؛

۲۳ جنوری ۱۹۳۵ء بدھوار مہاشہ رام رکھا مل جی گپتا پردھان آریہ سماج دھاروال کے مکان پر ست سنگ لگا۔ جس میں پراتہ ست سنگ کی طرح سب کارروائی کی گئی ؛ آریہ سماج مندر میں شریمتی دھن دیوی کا لالہ سائیں داس کے ساتھ پنڈت دیوان چند نے ویدک ریتی سے وواہ کرایا۔ ور کی طرف سے ایک روپیہ آریہ سماج ایک روپیہ پنڈت جی اور ۸ آریہ سماج کے سیوکوں کو دان ملا ؛

۲۴ و ۲۵ جنوری بروز دیر و شکر پراتہ حسب معمول ست سنگ لگا ؛

۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء کو ساڑھے سات بجے شام آریہ سماج مندر میں پنڈت بدھ پھل جی شاستری کا منوہر ویاکھیان ہوا ؛

۲۷ جنوری ۱۹۳۵ء کو اتوار آریہ سماج مندر میں ہفتہ واری ست سنگ ہوا۔ جس میں پنڈت بدھ پھل جی شاستری نے منوہر ویاکھیان دیا ؛

دان۔ لالہ لبھا مل ڈیری فارم والے نے اپنی پتری کی شادی کے موقعہ پر آریہ سماج کو ۳ روپیہ دان بھیجا۔ مہاشہ پاتنجلی جی نے اپنے بھائی کی سگائی پر آریہ سماج کو ۲ روپیہ دان دیا ؛

پراونشل آریہ کانفرنس۔ آریہ سماج سیالکوٹ کی انترنگ سبھا نے فیصلہ کیا ہے کہ پراونشل آریہ کانفرنس کا اجلاس (جو کہ اس سال سیالکوٹ میں ہونا ہے) ماہ ستمبر کی ۸ تا ۱۵ تاریخ کو بلایا جاوے۔

سالانہ جلسہ۔ آریہ یودک سماج سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ۷۔۸۔۹ اور ۱۰ فروری کو ہونا قرار پایا ہے۔

آریہ کنیا پاٹھشالا۔ آریہ کنیا پاٹھشالا میں اس وقت سات سو کے قریب بالکائیں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ سنکھیا میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ پاٹھشالا کی موجودہ عمارت ناکافی ثابت ہو رہی ہے۔ اس تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے آریہ سماج سیالکوٹ نے زنانہ مشن ہسپتال کا وہ حصہ جو آریہ سماج مندر کے پچھلی طرف ہے۔ مشن والوں سے ۳۸۰۰۰ روپیہ پر خرید کر لیا ہے۔ رجسٹری چند روز تک ہو جائے گی۔ موجودہ عمارت کنیا پاٹھشالا پر ۳۶۰۰۰ روپیہ کے قریب لگا ہوا ہے۔ کنیا پاٹھشالا میں لڑکیوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے

(رام لال شرما)

آریہ سماج میانی کا چناؤ:- آریہ سماج میانی کا سالانہ چناؤ اس پرکار ہوا ہے۔ پردھان ماسٹر بھگت رام سبھروال بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ گورنمنٹ پنشنر۔ اُپ پردھان بابو شو داس جی دھون و پنڈت بھون مل جی۔ منتری پنڈت سوم کیرتی ودیا النکار۔ اُپ منتری ملک چونی لال۔ خزانچی لالہ گوردا س مل آہل۔ لائبریرین مہاشہ کرشن لال و مہاشہ رام سرن۔ مینیجر کنیا پاٹھشالہ ماسٹر بھگت رام جی سبھروال پردھان آریہ سماج میانی۔ ممبران انترنگ سبھا ادھیکاری ورگ کے علاوہ ملک نریندر ناتھ جی و مہاشہ بھگت رام جی بھولا ؛

(پنڈت سوم کیرتی ودیا النکار منتری سماج میانی)

آریہ سماج رائیکوٹ کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج رائیکوٹ کا سالانہ جلسہ ۸۔۹ اور ۱۰ فروری ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ آریہ پرشوں کو درشن دے کر کرتارتھ کرنا چاہیئے اور لابھ اُٹھانا چاہیئے ؛

(منتری آریہ سماج رائیکوٹ)

تمام ضروریات زندگی!

سامان سوداگری پارچات۔ زیورات۔ اسباب چمڑا۔ سامان متعلقہ لوہار۔ ترکھان۔ زرگر۔ موچی۔ حجام۔ کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات سبز و خشک۔ پستہ۔ بادام۔ کشمش۔ چلغوزہ۔ اخروٹ۔ گچھیاں۔ ڈھینگری۔ مصالحہ جات۔ پھلوڑیاں۔ لوئی۔ پٹو۔ دھسہ۔ زعفران۔ کستوری۔ ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ و دنداسہ۔ سلاجیت۔ مصفیٰ ادویات پنساری و نسخہ جات مفرد و مرتب غرضیکہ تمام اشیاء جو آپ کو درکار ہوں۔ ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں۔

خوشبوئی لپٹیں لانیوالی

نرخ نخود کی بداران

ہون سامگری فی من ۱۶ روپیہ بھگوان دھوپ فی من ...

نوٹ۔ بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے بوری و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا ؛

نوٹ۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات و نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوروکل رائیکوٹ

گوروکل رائیکوٹ جو کہ چھوٹی گاؤں ریاست نابھہ سے ریاست ہذا کے قانونی شکنجہ سے بچ کر رائیکوٹ میں سمت ۱۹۷۵ میں کھولا۔ اُس سمے یہ ایک سنسکرت پاٹھشالہ کے روپ میں تھا۔ مگر سمت ۱۹۷۶ میں اس کے سنچالک شری سوامی گنگا گری جی کے پرشارتھ سے شری سوامی شردھانند جی کے کرکملوں دوارہ اس کا بنیادی پتھر رکھ کر اسے گوروکل کے روپ میں تبدیل کیا گیا۔ اُس وقت سے لے کر آج اسے سولہ سال ہو گئے ہیں۔ جو یہ گوروکل دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے ٭

جائے وقوع۔ یہ گوروکل قصبہ رائیکوٹ سے تقریباً ۱½ میل کی دوری پر لدھیانہ رائیکوٹ کی سڑک پر واقع ہے۔ جل وایو کے لحاظ سے یہ ایک اچھی جگہ پر سختت ہے۔ چاروں طرف سے کھلے میدانوں سے گھرا ہوا ہے۔ مکانات کشادہ اور ہوادار ہیں۔ چاروں طرف گراموں کے ہونے کے کارن سے یہ گرام پرچار کے لئے نہایت لابھ دایک ثابت ہو رہا ہے۔ گرام پرچار کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایک اپکاری اوشدھالیہ بھی ہے۔ جس میں آس پاس کے لوگ مفت دوا لے کر فیض یاب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گاؤں کے لوگوں کے دلوں میں گوروکل کے لئے ہمدردی ہے۔ اور گاہے بگاہے گوروکل کی سہایتا کر کے اپنی سہانو بھوتی پرگٹ کرتے ہیں ٭

شکھشا۔ اس سمے اس کی آٹھ کلاسیں گوروکل کانگڑی کی پاٹھ ودھی کے مطابق ہیں۔ اور آٹھویں شریٹی تک کا سمبندھ گوروکل کانگڑی سے ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی لڑکا اخراجات کی زیادتی کے باعث اندر پرستھ نہ جانا چاہے۔ تو اُس کے لئے پنجاب کی شاستری اور بنارس یونیورسٹی کی آچاریہ پریکشاؤں کے لئے پورا پورا پربندھ ہے۔ جس کے انچارج شری پوجیہ پنڈت رام سکھ جی مصر کوہ تارک سنگھ آپ آچاریہ گوروکل ہذا ہیں۔ آپ ایک اعلےٰ درجہ کے ودوان اور درشنوں کے پرسدھ پنڈت ہیں۔ آپ عرصہ ڈیڑھ سال سے یہاں کاریہ کر رہے ہیں۔ اور گوروکل کے اہو بھاگیہ ہیں۔ کہ آپ جیسے ودوان کی زیر نگرانی یہ گوروکل چل رہا ہے۔ آپ کے نیچے اس وقت چھ اور ادھیاپک کام کر رہے ہیں۔ جن میں دو شاستری ایک سناتک ایک S.C اور دو اچھے تجربہ کار میٹرک ہیں۔ غرضیکہ شکھشا کا پربندھ نہایت اعلےٰ اور تسلی بخش ہے۔ ایک اچھے تجربہ کار بی۔ اے بی ٹی کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے پربندھ کیا جا رہا ہے۔ اس سب کے علاوہ ایک آئیکھ بھون ہے۔ جس میں کئی لڑکے مڈل پریکشا کے بعد کیول آرٹ کو لے کر کام کرتے ہیں۔ اور یہ ایک اچھے قابل و تجربہ کار ڈرائنگ ماسٹر کی زیر نگرانی ہے۔ آشرم کا پربندھ نہایت قابل و تجربہ کار ہاتھوں میں ہے۔ آپ عرصہ دو سال سے یہاں کاریہ کر رہے ہیں ٭

گوروکل کی سمپتی۔ اس وقت گوروکل کی بلڈنگ کے علاوہ اس کے پاس تقریباً ۸۰ بیگھے زمین ہے جس میں سے ۱۲ بیگھہ میں ایک سندر باغ ہے۔ اور باقی زمین میں دوسری اجناس بوئی جاتی ہیں۔ اور برہمچاریوں کو کھیتی باڑی کا پورا پورا گیان کرایا جاتا ہے۔ ایک گؤشالہ جس میں تقریباً چالیس پشو ہیں اور جن میں بیس گوئیں نسل کے طور پر پالی جاتی ہیں۔ یہ گوروکل کے لئے نہایت لابھ دایک ثابت ہو رہی ہیں ٭

اس سب اُنتی کا کارن۔ یہ سب کچھ ایک لنگوٹ بند سنیاسی کے پرشارتھ کا پھل ہے۔ کہ یہ گوروکل کسی نیز مستقل سمفان وغیرہ کے نکٹ نہ ہونے پر بھی اُنت اور بڑھا چڑھا ہوا ہے۔ اس کا کارن کل واسیوں کے لئے اپنے پوجیہ آچاریہ کا آدرش سے جیون ہے۔ جو کہ ہر ایک کل واسی کو پربھاوت کرتا ہے ٭

اتسو نویدن۔ اس کا سولھواں وارشک اُتسو ۳۔۴۔۵۔۶ چیت سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۶۔۱۷۔۱۸ و ۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء بروز سنیچر اتوار سوم اور منگل ہونا قرار پایا ہے۔ اس لئے گوروکل شکھشا کے پریمیوں سے نویدن ہے کہ وہ اس موقعہ پر اس کل میں آ کر ایک سچے سنیاسی کے کاریہ دیکھیں ٭

(نندلال مکھیہ سنرکھشک گوروکل بلنا)

تردید — اخبار "الفضل" قادیان مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء کے صفحہ ۶ پر یہ الفاظ درج ہیں:۔ "ایک مقدر آریہ نیز بعض احراریوں سے تعلق رکھنے والے...... دیہات میں جا کر انہیں اشتعال دلاتے اور فساد کے لئے قوم کو اکساتے ہیں"۔ آریہ سماج قادیان ایڈیٹر اخبار مذکور کو چیلنج کرتا ہے کہ وہ اس بے بنیاد اور صریحاً غلط خبر کو ثابت کرے۔ ورنہ اس کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ اپنے اخبار میں تردید شائع کرے۔ کیونکہ قادیان کا کوئی آریہ یا کوئی اور ہندو کبھی اس غرض سے کسی گاؤں میں نہیں گیا۔ آریہ سماج قادیان نے اپنے جنرل اجلاس منعقدہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء میں یہ تحریک بالاتفاق رائے پاس کی ٭ (رگھبیر سنگھ منتری آریہ سماج قادیان)

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ٭

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت سُنتو ایجنسی سُوتر منڈی لاہور

ڈابرز ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR (Regd) ڈابر دراکشا رشٹ

(جسم میں چستی پیدا کرتا بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے)

دوسرے دراکشاسنو۔ دراکشاشٹوں سے یہ زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ یہ سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے قوائے جسمانی طاقتور و چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی اور دل بشاش رہتا ہے۔ قیمت نصف سیر کی بوتل ۸ عہ/ر۔ محصول ڈاک ۱۲ عہ/ر

(Regd) سنوپن ہاری

(احتلام کی گولی)

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ دماغ کی کمزوری۔ چہرہ اور دل کی اُداسی۔ قوت حافظہ کی کمی وغیرہ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے ٭ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ ۲ عہ/ر۔ محصول ڈاک سات آنہ

ڈابر جنتری ۱۹۳۵ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجیے

نوٹ — دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیں

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

پرکاش میں اشتہار دینا کامیابی کا ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورُوکل آیورویدک فارمیسی ہردوار

برہمی بوٹی
ایک روپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے

چیون پراش
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے بچوں کو موٹا تازہ کرتا ہے۔ کھانسی۔ دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے۔ قیمت للعہ سیر

برہمی تیل ۱۱ شیشی
سر درد۔ مرگی۔ ہسٹیریا۔ پاگل پن آدمی کے لئے نہایت مفید ہے

ست شلاجیت
پیشاب کا بار بار آنا پیشاب میں دھات کا گرنا۔ کمر درد۔ درد گردہ پتھری و جگر کی کمزوری کے لئے ایک ہی دوائی ہے
قیمت ۱۲ار تولہ

بھیم سینی سُرمہ
سب سے سستا اور بڑھیا سُرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے۔ اس کے لگاتار استعمال کرنیسے عینک کی ضرورت نہیں رہتی قیمت ۱۲ار شیشی

سنجیون چورن
احتلام کی اس سے بڑھ کر کوئی بھی دوا آجتک ایجاد نہیں ہوئی۔ ایکماہ میں دو شیشی کے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت ایک روپیہ شیشی

فہرست ادویات مفت
ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے
خط ڈال کر آج ہی قواعد معلوم کیجیے!

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گورُوکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

ہردوار — مہاشہ ار جانن جی موتی بازار

جالندھر — ڈاکٹر کیا لچند جی شکنت فارمیسی

بہاول نگر — مہاشہ جیٹھانند جی آریہ دیش بالیہ

لاہور — مہاشہ دھرم ویر جی نرمل کمپنی

پشاور — مہاشہ برجلال جی آریہ

کوئٹہ — شری پنڈت بھیشم دیو جی ایڈیٹر

پدرونہ گورکھپور — شری پنڈت رام داس جی ارواڑی سماج

Gurukul Kangri Collection. Digitized ... Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

نمبر ۴۳۵

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مُول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروادا اُدیت رہنا چاہیئے۔

۵- سب کام دھرم انوسار، ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے، ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

قیمت: سالانہ للعہ ... ممالکِ غیر سے لے ۶ر
ششماہی ۸ر ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۲۸ ماگھ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۰ فروری ۱۹۳۵ء - دیانند آبد ۱۱۱ | SUNDAY 10th FEB 1935 | نمبر ۶

بسنت

از "تارا" فورٹ سنڈیمن

باغِ جہاں میں چھا گیا رنگیں ادا بسنت — رنگِ بہار جم گیا جب آ گیا بسنت
کیا خوش نما بسنت ہے کیا دلربا بسنت — دیکھو جدھر، اُدھر ہوا جلوہ نما بسنت
افکار و غم کا "انت" ہو آئے بنا بسنت — اُٹھتے ہیں اس لئے مرے دستِ دعا بسنت
بس بس غموں کی بستی! بس بس بس کے تھک گئے — کیا بوستانِ ہند میں بھی آئے گا بسنت؟
ہاں ہاں! اے بسنت! اِدھر کوئی ایسی ہوا چلے — اُڑ جائیں اس ہوا میں یہ حرص و ہوا بسنت!
آتشِ حسد کی بغض کی تو ہی بجھا بسنت! — روٹھے ہوؤں کو جامِ محبت پلا بسنت!
بادِ خزاں کے جھونکوں سے مرجھا گئے ہیں دل — ان کو کھلا دے آج اے معجز نما بسنت!
میخوار بھی الگ ہیں میخانے بھی الگ — یک جا ہوں جمع سب، نئی محفل جما بسنت
سرگرمیوں کے دور کی ہو جائے ابتدا — آخر ہے سرد مہریوں کی انتہا بسنت
اے ہندیٔ غیور! نہ ہو آشنائے غیر — مقصود ہے بسنت تو دل میں بسا بسنت
تارا! ہے تیرے دیش سے روٹھا ہوا بسنت
چاہے اسے منا لے، تو پھر منا بسنت

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوروکل کے ٹرچ یاتری کا بھارتیہ سبھیتا سے اتھاپریم

(از آچاریہ دیو شرما جی ابھے)

بسا رتھو کے "النکار" کے "دجب" میگھ میں میں نے جن ہالینڈ نواسی شری اُپیندر جی کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کے وشے میں کچھ ادھک لکھنے کی آوشیکتا ہے۔ وہ ساری دنیا میں پرابھ پیدل گھومتے ہوئے ۱۹۲۷ء میں بھارت ورش میں آ گئے۔ بھارت میں آ کر کچھ سمے آپ بہار میں اور کچھ دن امرتسر کے سکھوں کے کالج میں ٹھہرے ہوئے۔ جب وہ ہردوار گئے۔ تو انہوں نے وہاں گوروکل کا نام سنا۔ اتہ یہ ہردوار سے ایک دن گوروکل دیکھنے کے لئے پدھارے۔ اور گوروکل انہیں کچھ پسند آ گیا۔ اس لئے اپنا سامان لے کر کچھ دن ٹھہرنے کے ارادہ سے گوروکل میں آ گئے۔ پر یہاں ایسے رمے کہ کچھ دن کے استھان پر کئی ورش گوروکل میں ہی رہے اور گوروکل کے سچ مچ کل واسی بن گئے۔ گوروکل کے اس سمے کے ایک پربھچاری شری سریندر جی (جو اب پانچ ورشوں سے آیوروید النکار سناتک بن چکے ہیں) ان کی بہت گھنشٹ متر تا ہو گئی۔ اس لئے ان کے نام کے انوکرن میں انہوں نے اپنا نام "اُپیندر" رکھ لیا۔ شروع میں ہی انہوں نے "اُپیندر" کے اتیرکت مسٹر گیبر یا ادی کسی دوسرے نام سے پکارے جانے پر آپتی دینا بند کر دیا تھا۔ سچ مچ تبھی سے گوروکل واسی اب تک ان کے کسی دوسرے نام کو نہیں جانتے ہیں۔ "اُپیندر" نام سے ہی سب پرچت ہیں۔ یہ اُپیندر جی بھی دھوتی باندھ کر سریندر جی آدی برہمچاریوں کے ساتھ رہنے لگے۔ پیچھے سے یہ گوروکل میں باقاعدہ آیوروید اور جرمن بھاشا کے ادھیاپک بن کر بھی رہے۔

یہ بڑے ایشور بھگت تھے۔ ایشور کا نام لیتے ہوئے مست رہتے تھے۔ کئی دن تک اکیلے جنگل میں نواس کرتے تھے۔ برہمچاری تھے۔ پاشچاتیہ سبھیتا کے بڑے ورودھی تھے۔ بھارت کی سادگی۔ سرلتا اور سوبھاوکتا انہیں بڑی پیاری لگتی تھی۔

ودیشی کپڑا یا ودیشی فیشن کا کپڑا پہننا تو بھی پسند نہ تھا۔ کہ ہردوار میں کئی بار انہوں نے لوگوں کو ڈانٹا کہ تم ہندوستان میں پیدا ہو کر ودیشی کپڑوں کی بات کرتے ہو۔ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں پرانے جنم میں بھارت واسی تھا۔ آپ پرانایام کا ابھیاس کرتے تھے۔ اور اپنی ہی موج سے چوٹی رکھ کر ہندو بن گئے تھے۔

گوروکل رہتے ان کا ہردیہ پھیرا ہوا تھا۔ پر اپنے سلوک سے ٹھیک کرانے کو تکلیف پہنچانا برداشت نہ کر سکتے تھے۔ ان کے ہمدرد [illegible] سے لکھنے کا یہاں اوسر نہیں ہے۔ یہ گوروکل میں اس طرح لگ بھگ آٹھ ورش رہ کر ابھی دھو ماتا کو دیکھنے کے لئے پھر ہالینڈ چلے گئے۔ چونکہ ان کے پیٹ میں ایک گمبھیر اپریشن ہونے والا تھا۔

اُپیندر جی کی چٹھی

ہاگ ہالینڈ

شری سریندر جی۔

سادر نمستے۔ بہت دیر سے آپ کو کوئی پتر نہیں لکھا۔ بھولا نہیں ہوں۔ گوروکل اور سریندر نہیں بھول گیا۔ چار سال ہو گئے۔ میں گوروکل سے گیا۔ اور ابھی تک گھومتا ہوں۔ سپین میں۔ مراکو میں۔ اٹالی۔ ڈنمارک میں اور بلجیم میں سائیکل پر اور پیدل چل کر۔ کچھ لابھ نہیں تھا۔

پرنتو کئی ماس ہوئے۔ میں ایک دم پرم شانتی ملا۔ ایک دم میرا آتما پہچان گیا۔ اور اس سمے آرام ہوں۔ پرم آنند ہوں۔

میں آپ اور گوروکل کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ آپ اور سوامی شردھانند کی کرپا سے کچھ تو جانتا ہوں۔

ابھی ساری دنیا وپت ہے سب جگہ ایشور سے پورا ہے۔ میرے آتما اب نے برکانتی میں رہتا ہے۔

بھائی سریندر ایک بھینکر لڑائی یا آپ جانتا ہے۔ اور اب مجھ بہت سہانا دیتی ہے گنگا کے کنارے (بہت اچھا ستھان) میرے دل میں ہے۔ پرنتو میرے کرم مجھ کو کرم کرنے کو (Compell) کرتے ہیں۔ بھوگنا نہیں۔

میں گوروکل کے وشے ایک لیٹک لکھا دیچ (Success) بھلتا ہیں۔ اور کافی ہوئی۔ بہت لوگ گوروکل کے اوجھ بھی کرنا چاہتے ہیں۔ اور گوروکل جانا کو ابھی تیار ہیں۔

میں یہاں ایک چھوٹا سا آشرم بناؤں گا۔ اور ضرور ایسا امید لیکن دین کے خیال سے وشتار یا اینچھا ایک ہی ہے۔ میں نے ہالینڈ میں جنم لیا۔ کچھ مطلب نہیں ہے۔

میں نے گوروکل سے بہت دنوں کچھ نہیں سنا۔ دکھ کی بات ہے۔ آپ مجھ کو کچھ نہ کچھ تو لکھو۔ اور اگر ممکن ہے۔ ہندی میں کوئی پتر کا بھیجو۔ کیا حال ہے آتما نند اور پرکاشیند اور دیو شرما اور سنبھو جی اور سنتیہ کیتو۔ بہت لڑکوں میرے سامنے آتے ہیں۔ ایسی معلوم پڑتا ہے۔ میں اس سمے گوروکل میں ہوں۔ اور گنگا جی کو دیکھتا ہوں۔ (Europe) میں حال خراب ہے۔ لڑائی تیار کرتا ہے۔ غریب ہے بہت لوگ بھوک سے مر جاتا ہے۔ پاپ اپنے آپ ناشٹ کرتے ہیں۔

آپ کے بہن اور تارا وتی بہت نمستے بھیجے گوروکل کے بھائی کو نمستے۔

اور آپ کیا حال ہے۔ کیا کام کرتا ہے؟ کہاں رہتا ہے۔ مجھ کو لکھو۔ کرپا کرو۔ اور ہندوستان کے حال کیا ہیں؟ خوب آندولن چلتا ہے۔ گاندھی سے کچھ کچھ پتہ پرنتو... (Movement) سے کچھ نہیں جیتا۔

میں آپ سے دور نہیں رہتا ہوں۔ ایشور کے نزدیک ہوں۔ اور پھر دور رہنے نہیں ہو سکتا۔ کیا بہت لوگ جیل میں ہیں؟

میرا نمستے!

آپ کا
اُپیندر

پھر اکتوبر ۱۹۳۳ء کو لکھے گئے دوسرے پتر کے انت میں شری اُپیندر جی سریندر جی کو لکھتے ہیں:۔

شری سریندر جی

سپریم نمستے۔

مجھے آپ کا پتر ملا۔ اور بہت خوش ہوا۔ دس دن ہوا میں آپ کو ایک پتر لکھا c/o Lucknow اور کہنا ہے کہ آپ اس جگہ پر ہمیں کے ہیں انگلش میں لکھوں۔ پرنتو آپ مجھ کو ہندی میں لکھو۔ میں ہندی نہیں بھولا۔

مجھے یہ سن کر آنند پیدا ہوا کہ تمہارے ساتھی کا دیہانت ہو گیا۔ مجھے ڈیری فارم ولولیہ کی سپھلتا میں سندیہ ہے۔ سوامی جی نے گوروکل چھوڑ ان کے الگ ہونے تھا ان کے دیہانت سے بھارتیہ سبھیتا کا گیپنڈر ریٹ ہو گیا۔ تمہیں خوش ہونا چاہئے۔ کہ تم نے چودہ سال پورے جنگلوں میں بتلائے۔ مجھے بھی یہ سننا ہے کہ میں نے بھی اپنا سمے وہاں بنایا۔ پرماتما سب جگہ ہے۔ ہم سب [illegible] کے استھو کے کارن ایک دوسرے سے دور ہونے پر بھی پرتھک نہیں ہو سکتے۔ ہم سب ایک پریوار کے سدسیہ ہیں۔

تمہیں گرہست آشرم میں پرویش کرنا چاہئے۔ میرے ٹرنک میں سے ہندی کی پستکیں بھیجے بھیج دیں۔ شیش پستکیں سو یم رکھ لیں یا گوروکل کو دے دیں۔

برہمچاری گر نتھا نکشٹ دیو شرما جی کو سندھیا کے بعد میری نمستے کہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں میرے برہمچاری کا شکریہ ملے۔

آپ آپ کی بہن تارا میرے نمستے کرو۔ اور کرم کرو۔ پرنتو پھل مت سوچو۔ بنا کرم اپیا مکتی نہیں مل سکتی۔ بنا کرم آتما ناش ہو جاتا ہے۔ ہندوستان کے لئے کرم کرنا آوشیک ہے۔ میری ماتا جی آپ کو نمستے کرتی ہے۔

آپ کا پریہ بھائی اُپیندر

414 L. Carrier Luliana
Lan Sholbierglaan
Dew Hagg

ریویو

"ہندی سینک" لاہور

"ہندی سینک" کا پہلا نمبر برائے ریویو پہنچا ہے۔ اس میں سینی برادری اور عام پبلک کے لئے سوشل مضامین ہیں۔ ہندی پریمی سجنوں کو اس کو سرپرستی کرنی چاہئے۔ تاکہ پنجاب میں بھی ہندی کا پرچار بڑھے۔ اس کا پبلک ایڈیشن مارچ ۱۹۳۵ء تک شائع ہونے کی امید ہے۔ اگر پبلک نے اس کی سرپرستی کی۔ تو یہ شمالی ہند کا اعلےٰ درجہ کا سوشل ہندی رسالہ ثابت ہو سکتا ہے۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

(مینیجر)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ (محصول ڈاک علاوہ) جمالستان للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر [illegible] لکھنؤ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی!

پنجاب کونسل کا بجٹ سیشن

لاہور ۔ ۶ فروری ۔ پنجاب کونسل کے اجلاس کا جو ۲۱ فروری کو شروع ہوگا ۔ پروگرام یہ ہے :۔

۲۱ ۔ ۲۲ فروری ۔ غیر سرکاری بل پیش ہوں گے ۔ ۲۵ فروری مالی سال ۳۶-۱۹۳۵ء کا بجٹ پیش کیا جائے گا ۔ ۲۶ فروری کو سرکاری کام ۔ ۲۸ فروری اور یکم مارچ کو بجٹ پر عام بحث ۔ ۵ ۔ ۶ ۔ ۸ ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ اور ۱۶ مارچ کو گرانٹوں کے متعلق گورنمنٹ کے مطالبات پر عام بحث اور ووٹنگ ہوگا ۔ ۲۰ ۔ ۲۱ ۔ اور ۲۲ مارچ کو غیر سرکاری ریزولیوشن پیش کئے جائیں گے ۔ اور ۲۵ مارچ کو سرکاری کارروائی ہوگی ۔

اینٹی کمیونل آوارڈ کانفرنس کا التواء

نئی دہلی ۵ فروری ۔ مسٹر اینے سکرٹری کانگرس نیشنلسٹ پارٹی نے ذیل کا تار پریس کو بھیجا ہے ۔ " متعدد کارکنوں کی درخواست پر آل انڈیا اینٹی کمیونل آوارڈ کانفرنس کی جس کے اجلاس دہلی میں منعقد ہونے ہیں ۔ تاریخیں ۱۶ ۔ ۱۷ فروری کی بجائے ۲۳ ۔ ۲۴ فروری کر دی گئی ہیں ۔

بمبئی میں آل انڈیا پروٹسٹ ڈے

بمبئی ۔ ۵ فروری ۔ بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ جائنٹ سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے خلاف ۷ فروری کو آل انڈیا پروٹسٹ ڈے کے سلسلہ میں کوئی جلوس نہ نکالا جائے ۔ اس کے سوائے شہر کی تقریباً ۵۰ انجمنوں کے زیر اہتمام چوپاٹی کے میدان میں ایک بھاری جلسہ منعقد ہوگا ۔ ان انجمنوں میں انڈین مرچنٹس چیمبر ۔ ہندو مہاسبھا ۔ لبرل ایسوسی ایشن ۔ ٹریڈ یونین کانگرس اور دیگر بہت سی جماعتیں شامل ہوں گی ۔

چیتا سے مقابلہ

الہ آباد ۔ ۵ فروری ۔ مسٹر اے ۔ پی مصرا ڈپٹی کلکٹر جھانسی اپنی بیوی اور بچہ سمیت موٹر پر سوار ہو کر دتیا گئے ۔ اور جڑیا گھر کی سیر کرنے لگے ۔ جڑیا گھر کا ایک چیتا ساڑھے تین سالہ بچہ پر جھپٹ پڑا ۔ اور اسے پنجوں میں دبا کر زخمی کرنا شروع کر دیا ۔ مسٹر مصرا نے رہا نہ کیا اور وہ چیتا پر کود پڑے ۔ اور نہایت دلیری سے اس کے ساتھ لڑنے لگے ۔ مسز مصرا نے بھی ایسا ہی کیا ۔ لیکن انہیں چیتا نے گرا دیا ۔ اتنے میں مسٹر مصرا کا شوفر اور ایک اور آدمی چیتے کے پنجوں سے بچہ کو چھڑا لینے میں کامیاب ہو گئے ۔ بچہ اب لکھنؤ میں زیر علاج ہے ۔ مسٹر مصرا ٹھیک ہیں ۔ مگر ان کے سر اور چہرہ پر زخم آ گئے ہیں ۔

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل پر فرقہ وارانہ بھوت کا چھاپہ

دہلی ۶ فروری ۔ جائنٹ پارلیمنٹری کی رپورٹ پر بحث کا کیا بنے گا ۔ اس کے متعلق یقینی کیفیت ابھی تک کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ لیکن لابی کے حلقوں میں یہ افواہیں پھیل رہی ہیں کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں سخت اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سر این ۔ این سرکار جو بنگال کے نیشنلسٹ سکول کے حامی ہیں ۔ اور سر فضل حسین میں جنہیں کمیونلزم کا جنم داتا کہا جاتا ہے ۔ نہیں بنتی ۔ اگر سر فضل حسین نے جلدی اپنی موجودہ گدی کو خالی نہ کرنا ہوتا تو سر این ۔ این ۔ سرکار اس وقت تک مستعفی ہو چکے ہوتے ۔ یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے ۔ کہ مسٹر جناح کے جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق ریزولیوشن پر جو بحیثیت ترمیم پیش کی ۔ اس کو بھی مسلم ایگزیکٹو کونسلروں نے مرتب کیا ہے ۔

سر آغا خان یہاں آئے ہیں ۔ وہ وائسرائیگل ہاؤس میں وائسرائے اور لیڈی ولنگڈن کے مہمان ہیں ۔ لابی کے نیشنلسٹ حلقوں میں اس بات پر زبردست اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے ۔ کہ گورنمنٹ سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک فرقہ کے مذہبی رہنما کی شخصیت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے ۔ اظہار ناراضگی اس لئے بھی زیادہ ہے ۔ کہ پریزیڈنٹ کے انتخاب کے وقت وائسرائے ہاؤس اور ان پانچ ممبران اسمبلی کے مقامات رہائش کے درمیان جنہوں نے کانگرسی امیدوار کے حق میں ووٹ دینے کا وعدہ کیا تھا ۔ موٹر کاروں کی جو دوڑ جاری رہی ۔ وہ تو ہم پرستوں کو ابھی نہیں بھولی ۔ اگر کانگرس کا امیدوار صدارت کے لئے منتخب ہو جاتا ۔ تو انگلستان میں لارڈ ولنگڈن کا وقار کھویا جاتا ۔ کیونکہ وہ وہاں یہ ظاہر کرتے رہے ہیں کہ کانگرس مر چکی ہے ۔ لارڈ ولنگڈن کے وقار کو پہلے ہی کافی دھکا لگ چکا ہے ۔ کیونکہ اسمبلی نے انڈو برٹش ٹریڈ ایگریمنٹ کو نامنظور کر دیا ہے ۔ اگر جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ کو بھی مسترد کر دیا گیا ۔ تو لارڈ ولنگڈن کے لئے کوئی جگہ نہ رہے گی ۔ ان کو اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے کر ہندوستان کو الوداع کہنی پڑے گی ۔

"آریہ" کا "رشی بودھ انک"

"آریہ" کا "رشی بودھ انک" ۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا ۔ اس میں ویدک دھرم کے مختلف سدھانتوں اور رشی دیانند جی کے جیون کے متعلق پرکاش ڈالا جائے گا ۔ اور رشی کے جیون کی ایک سندر گھٹنا پر اعلیٰ تصویر دی جائے گی ۔ شیوراتری کے پوتر اتسو پر اپنے مترو بندھوؤں کو بھینٹ دینے کے لئے یہ اعلیٰ تحفہ ہونا ہے ۔ آریہ سماجیں مفت بانٹنے کے لئے اسے بھاری تعداد میں منگوائیں ۔ ایک کاپی کی قیمت ۶/ ۔ ۳۰ کاپیاں منگوانے پر ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائے گا ۔ اشتہار دہندگان کے لئے نادر موقع ہے ۔ نرخنامہ اشتہارات جلد طلب فرمائیں ۔ (مینیجر "آریہ" ۔ گورو دت بھون ۔ لاہور)

براہمن سبھا کا اجلاس

جالندھر دوآبہ پرتی ندھی سبھا جالندھر کی طرف سے براہمن سبھا کا سالانہ اجلاس منانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں ۔ اس سال یہ اجلاس بنگہ ضلع جالندھر میں نہایت شان و شوکت سے منایا جائے گا ۔

سابق شاہ یونان کو شکار کا شوق

پٹیالہ ۔ ۵ فروری ۔ مہاراجہ پٹیالہ مع سابق شاہ یونان جو کہ شکار کھیلنے کی غرض سے یہاں تشریف لائے ہیں ۔ بجھور کی طرف شکار کھیلنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں ۔

بچے کھانے والی لڑکی

اڈیسا کی ایک بارہ سالہ لڑکی اپنے ہمسایوں سے کہا کرتی تھی ۔ کہ اسے شیر خوار بچوں کو کھانے کا شوق ہے لوگوں نے اس خیال سے کہ لڑکی کمسن ہے اس کی ان باتوں کا کچھ خیال نہ کیا ۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ ایک چار سالہ بچی کو اس کی ماں کی غیر حاضری میں اٹھا لائی ۔ اور اسے قتل کرنے والی تھی ۔ کہ ایک شخص موقع پر پہنچ گیا ۔ اور اس نے اس سے لڑکی چھین کر تلاش کے بعد اس کو اس کے والدین کے پاس پہنچا دیا ۔ پولیس کے روبرو لڑکی نے بیان دیتے ہوئے کہا ۔ کہ میں نے لڑکی کو ... کی نیت سے اٹھوا لیا تھا ۔

ریاست رامپور میں گرفتاریوں کی بھرمار

دہلی ۔ ۶ فروری ۔ ریاست رامپور کے متعلق جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں ۔ وہ ظاہر کرتی ہیں ۔ کہ ایک ساٹھ سالہ بوڑھے شخص مسمی ... خان کو گرفتار کر کے جیل میں ہی حکم سنایا گیا ہے ۔ ایک اور شخص مسمی ببر علی خان کو ریاست سے اخراج کا حکم دیا گیا ہے ۔ مزید گرفتاریوں کی توقع ہے ۔ اس سے ریاست رامپور میں زیادہ سنسنی پھیل رہی ہے ۔

کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی پر گرفتاریاں

چٹاگانگ ۔ ۶ فروری ۔ اس ضلع کے موضع میناپوری کے گیارہ نوجوانوں کو کل کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا گیا ۔ آرڈر مذکور کا ابھی تک گاؤں میں عملدرآمد ہو رہا ہے ۔

بیرسٹر کو ایک سال کی سزا

کلکتہ ۔ ۶ فروری ۔ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے آج مسٹر مہندر دت موزمدار بیرسٹر ایٹ لاء کو بغاوت کے الزام میں ایک سال قید سخت کی سزا دی ہے ۔

ایک ساہوکار کو دھمکی آمیز خط

کانگڑہ ۔ ۴ فروری ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ مجوالہ کے ایک ساہوکار کو ایک گمنام خط موصول ہوا ہے جس میں تحریر کیا گیا ہے ۔ کہ فلاں تاریخ کو تمہارے گھر ڈاکہ ڈالا جائے گا ۔ ساہوکار مذکور سخت گھبرایا ہوا ہے ۔

میانوالی میں زلزلہ

میانوالی ۔ ۴ فروری ۔ کل صبح پانچ بجکر ۵ منٹ پر یہاں زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے ۔ عیسیٰ خیل میں بھی اسی طرح زلزلہ آیا ۔ مگر کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا ۔

پھانسی دے دی گئی

بھبانی بھٹاچاریہ کو جسے لیبونگ میں گورنر بنگال پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں سزائے موت ہوئی تھی ۔ اتوار کو ۶ بجے راجشاہی سنٹرل جیل میں پھانسی دیدی گئی ۔

ڈپٹی پریزیڈنٹ کا انتخاب

نئی دہلی ۔ ۵ فروری ۔ اسمبلی کی ڈپٹی پریزیڈنسی کے لئے اس وقت تک دو امیدوار تھے ۔ ایک مسٹر لاہری چوہدری انڈیپنڈنٹ پارٹی کی طرف سے کھڑے ہوئے تھے ۔ اور دوسرے مسٹر اکھل چندر دت نیشنلسٹ پارٹی کی طرف سے کھڑے ہوئے تھے ۔ لیکن چونکہ مسٹر لاہری چوہدری مقابلہ سے دستبردار ہو گئے تھے ۔ اس لئے آج مسٹر اکھل چندر دت اتفاق رائے سے منتخب ہو گئے ۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سبھاش بوس کا آئرلینڈ کا دورہ :- ڈبلن ۳ فروری ۔ توقع کی جاتی ہے ۔ کہ مسٹر سبھاش چندر عنقریب یہاں آئیں گے ۔ اس سلسلہ میں مسٹر ڈی ۔ ویلرا کا اخبار آئرش پریس لکھتا ہے ۔ کہ بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی کے جلا وطن پریزیڈنٹ مسٹر سبھاش چندر بوس ہندوستانی قوم کے سیاسی اور تجارتی سفیر کے طور پر آئرلینڈ آ رہے ہیں ۔ مسٹر بوس آئرلینڈ کی تحریک آزادی کے لیڈروں کے سامنے ہندوستان کے نئے مجوزہ اصلاحات کی طرف ہندوستانیوں کے مخالفانہ رویہ کا اظہار کریں گے ۔ اور ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے لئے مختلف وسائل پر یہاں کے سرکردہ تجارتی اور سیاسی لیڈروں سے تبادلہ خیالات کریں گے ۔ آپ اپنے ملک اور زیکو سلوواکیہ کے درمیان تجارت کو فروغ دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔ مسٹر سبھاش چندر مسٹر ڈی ویلرا سے بھی بات چیت کریں گے تاکہ معلوم کیا جائے کہ آیا ہندوستان اور آئرلینڈ کے درمیان کوئی تجارتی معاہدہ کیا جا سکتا ہے ۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ آئرش براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے مسٹر سبھاش چندر بوس کو دعوت دی ہے ۔ کہ وہ ہندوستان کے متعلق تقریر کریں :

والیان ریاست کو رشوت :- لنڈن بذریعہ ڈاک ۔ لنڈن کے ذمہ دار حلقوں میں یہ بات گشت لگا رہی ہے ۔ کہ آئندہ آئین کی گاڑی کو چلانے اور والیان ریاست کی مخالفت کو روکنے کے لئے انہیں رشوت دی جائے گی ۔ اور عین ممکن ہے کہ سلور جوبلی کے موقعہ پر ہندوستان کے تمام بڑے بڑے والیان ریاست کو ہز میجسٹی کے خطابات دیئے جائیں ۔ اس سلسلہ میں نظام حیدر آباد ۔ مہاراجہ کشمیر مہاراجہ پٹیالہ ۔ مہاراجہ بڑودہ ۔ مہاراجہ گائیکواڑ اور مہاراجہ گوالیار کے نام لئے جا رہے ہیں ۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ بعض والیان ریاست کی سلامی کی توپوں میں بھی اضافہ کر دیا جائے گا :

(امرت بازار پتریکا)

مسلمان کو اغوا کر کے لے گئے :- موضع بھگر متصل بٹالہ ضلع گورداسپور کا ایک براہمن گوجرانوالہ کے ایک رئیس اور لاہور کے ایک وکیل کے مربعہ جات کا ٹھیکیدار مقبلہ گاؤں کی ایک عورت مسماۃ بچھو کو اغوا کر کے علاوہ مالکان زمین کا دو اڑھائی ہزار روپیہ لے کر فرار ہو گیا ہے ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ عورت بھنگی سے مسلمان بنی ہوئی تھی ۔ اس کا رنگ سیاہ ساتھ ایک چھوٹا سا لنگڑا بچہ اور براہمن دونوں گورے رنگ کے ہیں ۔ عورت کو برقع پہنا کر کہیں لے جایا گیا ہے ۔

ٹانگہ ڈرائیور ہڑتال پر :- حیدر آباد سندھ کل صبح ٹانگہ ڈرائیوروں نے ہڑتال کر دی ۔ ان کا بیان ہے کہ شہر میں جب سے بس سروس جاری ہوئی ہے ۔ تب سے ان کی آمدنی میں کمی ہو گئی ہے ۔ ان کو یہ بھی شکایت ہے ۔ کہ پولیس چند ایک ڈرائیوروں کو موٹر چلانے نہیں دیتی اس لئے وہ مجبوراً بیکار ہیں ۔ ریلوے کے مسافروں کو سخت تکلیف ہو رہی ہے :

ڈپٹی کلکٹر گم ہو گیا :- آگرہ کے سینئر ڈپٹی کلکٹر مسٹر حمید علی ۲۳ فروری سے گم ہیں ۔ حکام کی سرگرم کوششوں کے باوجود ان کا کوئی پتہ نہیں ملا ۔ ان کے دوست اور رشتہ دار سخت تکلیف محسوس کر رہے ہیں :

میئر کراچی کارپوریشن کو دھمکی :- کراچی ۴ فروری ۔ مسٹر تریکم داس راؤ صوول میئر کراچی کارپوریشن اور ممبر سندھ ایسوسی ایشن کو ایک گمنام چٹھی موصول ہوئی ہے ۔ جس میں انہیں دھمکی دی گئی ہے کہ اگر ہندو ایسوسی ایشن نے مسٹر سید محمد اسلم کے خلاف مقدمہ واپس نہ لیا تو انہیں قتل کر دیا جائے گا ۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر اسلم بیرسٹر ایٹ لاء مہاراج نتھو رام کے قتل کے مقدمہ میں عبد القیوم ملزم کی طرف سے وکیل صفائی تھے ۔ اور ہندو ایسوسی ایشن نے ان کے اس بیان پر کہ مسلمانوں کو کسی شخص کے جو رسول کی توہین کرے قتل کا حق حاصل ہے اعتراض کیا اور جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا ۔ اب یہ چٹھی پولیس کے قبضہ میں ہے اور تحقیقات ہو رہی ہے :

بھائی پرمانند کا واک آؤٹ :- نئی دہلی ۔ ۴ فروری ۔ بھائی پرمانند پریذیڈنٹ ہندو مہاسبھا اسمبلی سے واک آؤٹ کر گئے ۔ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر بحث کے دوران میں بھائی جی تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو تالیوں سے ان کا خیر مقدم کیا گیا ۔ آپ کمیونل ایوارڈ کے خلاف آواز بلند کرنے والے اکیلے مقرر تھے ۔ لیکن آپ کو تقریر کرنے کے لئے صرف بیس منٹ دیئے گئے ۔ جس میں آپ اس مضمون پر اچھی طرح بحث نہیں کر سکتے تھے ۔ ابھی وہ تقریر کر رہے تھے کہ ہاؤس لنچ کے لئے ملتوی ہو گیا ۔ اس لئے انہیں امید تھی کہ لنچ کے بعد انہیں اپنی تقریر جاری رکھنے کا موقعہ دیا جائے گا ۔ لیکن جب وہ لنچ کے بعد تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ۔ تو انہیں اجازت نہ دی گئی اس پر وہ بطور پروٹسٹ اسمبلی سے اٹھ کر چلے گئے اور پھر واپس نہ آئے :

گورنمنٹ کو چیلنج :- نئی دہلی ۔ ۵ فروری مسٹر نیل کنٹھ داس نے مسٹر سبھاش چندر بوس کی کتاب "ہندوستانی جدوجہد" پر پابندی کے متعلق اسمبلی میں مندرجہ ذیل سوال دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے ۔ (۱) کیا گورنمنٹ بتائے گی کہ اس کتاب کے کون سے حصے قابل اعتراض ہیں ۔ جن کی بنا پر گورنمنٹ نے کتاب کو ضبط کرنے کا سخت قدم اٹھایا ہے ۔ (۲) اگر گورنمنٹ مفصل طور پر واضح نہیں کر سکتی تو کیا کوئی خاص مثال دینے کے لئے تیار ہے ۔ کہ جس سے کتاب کا نفس مضمون قابل اعتراض ہے ۔ (۳) کیا گورنمنٹ اس چیلنج کو منظور کرنے کو تیار ہے ۔ کہ اس کتاب میں قومی تحریک کی تاریخی تنقید کے سوائے اور کچھ نہیں ۔ (۴) کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ اس ملک میں لوگوں کا یہ زبردست یقین ہے ۔ کہ کتاب کو محض پریشانی کے لئے ضبط کیا گیا ۔ نہ کہ کسی خاص وجہ کی بنا پر ۔ (۵) کیا گورنمنٹ یہ انتظام کرے گی ۔ کہ کتاب پرائیویٹ طور پر اس ہاؤس کے ممبروں کو معقول عرصہ کے لئے مہیا کی جائے تاکہ وہ گورنمنٹ کے دعوے کے جواز کا اندازہ لگا سکیں :

نیشنل لیگ کا قیام :- لاہور ۔ ۵ فروری نیشنل لیگ کے نام سے ایک نئی سیاسی انجمن قائم کی گئی ہے ۔ جس کا مقصد حاکم و محکوم کے مابین بہتر تعلقات پیدا کر کے ہندوستان کی بہتری کے لئے آئینی کام کرنا ہوگا ۔ نیز لیگ مختلف فرقوں کے مابین اتحاد کرانے کی کوشش کرے گی ۔ مذہبی رہنماؤں پر حملوں کو روکنا اس کا خاص مقصد ہوگا ۔

ہندو لڑکی کی قابل قدر جرأت :- راولپنڈی ۔ ۴ فروری ۔ کل ایک عورت نے محلہ ڈھکی میں ایک غنڈے کی جوتیوں سے خوب مرمت کی ۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں ۔ کہ ایک مسلمان بدمعاش نے ایک راہگیر نوجوان لڑکی کے ساتھ چھیڑ خانی کی ۔ پہلے تو لڑکی نے اس غنڈہ کو گالیاں دیں ۔ مگر اس کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا ۔ لہذا اس نے اپنا جوتا اتار کر اسے مارنا شروع کر دیا ۔ اور بہت سے آدمی جمع ہو گئے ۔

سکرٹری دیال سنگھ ٹرسٹ کا سورگباش :- لاہور ۵ فروری ۔ بارہ بجے دن کے قریب لالہ ہنس دیال آنریری سکرٹری دیال سنگھ ٹرسٹ حرکت قلب کے بند ہو جانے سے سورگباش ہو گئے ۔ وہ کل معمولی طور پر بیمار ہو گئے تھے ۔ اور ان کا جی بھی متلانے لگا تھا ۔

چور گرفتار :- بنگہ ۳ فروری ۔ چند روز ہوئے کوئی شخص رام پور اٹاری کے مندر سے کچھ چیزیں چرا کر لے گیا تھا ۔ وہ اشیا بنگہ میں فروخت کرتا ہوا گرفتار کر لیا گیا :

فارمولا کی تلاش :- نئی دہلی ۔ ۵ فروری ۔ مسٹر فضل الحق ممبر اسمبلی نے آج ایک بیان جاری کیا ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ فرقہ وارانہ تصفیہ کے لئے کوئی فارمولا تلاش کرنے کی کوشش ابھی جاری ہے ۔ اور امید کی جاتی ہے ۔ کہ کوئی فارمولا معلوم ہو جائے گا ۔ مسٹر فضل الحق لکھتے ہیں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ملک کے سیاسی لیڈر باہمی تعاون کریں ۔ تاکہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کی کوئی صورت نکل آئے ۔ کل اسمبلی میں جائنٹ کمیٹی کی رپورٹ پر بحث کے دوران میں تقریر کرتے ہوئے میں نے سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا کہ اس وقت ایسے حل کی سخت ضرورت ہے ۔ جو کہ تمام مختلف فرقوں کے لئے تسلی بخش ہو ۔ میں اب یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ جب سے میں نے تقریر کی ہے ۔ میں ذاتی طور پر چند لیڈروں سے بات چیت کر رہا ہوں ۔ اور مجھے پوری امید ہے کہ کوئی فارمولا جلدی نکل آئے گا ۔ فی الحال مجھے اس سے زیادہ تشریح کرنے کی ضرورت نہیں ۔ صورت حالات مایوس کن نہیں :

پشاور کابل سڑک برفباری کی وجہ سے بند :- نئی دہلی ۔ ۶ فروری ۔ شکوہ سرحد میں بھاری برفباری کی وجہ سے پشاور اور کابل کے درمیان کی سڑک رک گئی ہے ۔ اور یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد سڑک کو برف سے صاف کر کے آمد و رفت کے قابل بنایا جائے ۔ اس وقت چونکہ مسافروں کے دریائے ازار ہیں ۔ اس لئے مسافروں کو اپنے ساتھ ریوالور لے کر چلنا چاہئے ۔

کلہاڑی لگنے سے زخمی ہو گیا :- لاہور ۵ فروری ۔ گنیھا نامی ایک پوربیے کو بیہوشی کی حالت میں پایا گیا ۔ اور ہسپتال میں برائے علاج لایا گیا ۔ اس کے پاؤں پر کلہاڑی سے کاری زخم لگا تھا ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کلہاڑی سے لکڑیاں پھاڑتا تھا کہ ایک کلہاڑی اس کے پاؤں پر بھی لگ گئی ۔ اور وہ بیہوش ہو گیا ۔ ایک راہگیر نے اسے ہسپتال پہنچایا :

زمیندارہ بنک سرگودھا میں غبن :- سرگودھا ۳ فروری ۔ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مسمی فضل الٰہی چک ۵ شمالی کے خلاف زمیندارہ بنک بھلوال کا ۲۳۰۰ روپیہ غبن کرنے کے جرم میں آٹھ مقدمات پیش ہوئے ۔ حالات مقدمہ اس طرح بیان کئے جاتے ہیں ۔ کہ ملزم بنک کی وصولی کرنے گیا تھا ۔ اس نے ۲۳۰۰ روپیہ وصول کر کے بنک میں جمع نہ کرایا ۔ جب آڈیٹران نے حساب کی پڑتال کی ۔ تو روپیہ کے غبن کا علم ہوا ۔ آج شہادت کے بعد مقدمہ ملتوی ہوا :

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲۸ - ماگھ سمت ۱۹۹۱

پنڈت رامچندر دہلوی کا ستیہ آگرہ

ناظرین "پرکاش" کو معلوم ہے۔ کہ چند ماہ ہوئے۔ حیدرآباد (دکن) کی گورنمنٹ نے پنڈت رام چندر جی دہلوی آریہ اپدیشک پر مقدمہ چلانے کا حکم دیا تھا۔ اس پر سارے آریہ جگت میں غیظ و غضب کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔ جن لوگوں نے برسوں تک پنڈت جی کے ویاکھیان سنے ہیں۔ اُن کے لئے یہ تسلیم کرنا ناممکن تھا۔ کہ وہ اپنی تقریروں میں دل آزار الفاظ کا استعمال کر سکتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت استغاثہ دائر ہوا۔ اُن کے اس خیال کی تصدیق ہو گئی۔ اور ہندوستان بھر کو معلوم ہو گیا۔ کہ شکایت کیسی بے بنیاد ہے۔ نظام سرکار کے خلاف شکایت کی دوسری وجہ یہ تھی۔ کہ وہاں کئی زبان دراز مسلم واعظ کھلے بندوں آریہ دھرم کے خلاف بکواس کرتے پھرتے ہیں۔ لیکن اُن سے کوئی باز پرس نہیں کی جاتی۔

پنڈت رامچندر جی کے مقدمہ کا یہ اثر ہوا۔ کہ ریاست حیدرآباد کے آریوں میں نیا جیون آ گیا۔ وہ سنگھٹت ہو گئے۔ اور انہوں نے اس حملہ کی مدافعت کے لئے کمر باندھ لی۔ جو ان کی مذہبی آزادی پر پنڈت رام چندر جی کے مقدمہ کی صورت میں رونما ہوا تھا۔ وہاں ایک آریہ پرتی ندھی سبھا کا نرمان کیا گیا۔ اور کئی آریہ پرشوں نے کھلم کھلا پنڈت رام چندر جی کی حمایت کرنی شروع کر دی۔ پنڈت جی کے مقدمہ کا ڈیفنس بھی تیار ہونے لگا۔ جس وقت نظام سرکار نے یہ دیکھا کہ مقدمہ میں جان نہیں۔ اور چارہ نہ پاکے بے لاگ حقہ کو یہ سمجھانا مشکل ہو گیا۔ کہ پنڈت جی واقعی قصوروار ہیں۔ تو یہ مقدمہ واپس لے لیا گیا۔ اور پنڈت جی کا ریاست میں داخلہ بند کر دیا گیا۔

مقدمہ کا واپس لیا جانا تو درست تھا۔ لیکن پنڈت جی پر ریاست کے دروازوں کا بند کر دینا کسی طرح بھی جائز نہیں تھا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا تھا۔ کہ نظام سرکار مسلمانوں کی بے جا دھمکیوں سے دب گئی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ کسی گورنمنٹ کو کسی حالت میں بھی کسی کے داخلہ کی بندش کی اجازت نہ ہونی چاہئے۔ بلکہ میں صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ امتناعی حکم کے لئے زبردست وجوہات ہونی چاہئیں۔ جو کہ پنڈت رام چندر جی کی حالت میں موجود نہیں۔ اُن کی جس تقریر کی بناء پر اُن کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ وہ بذاتِ خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اُن کے خلاف امتناعی حکم صادر کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ وہ حیدرآباد میں پہلی دفعہ نہیں گئے۔ نہ ہی انہوں نے پہلا لیکچر دیا ہے۔ وہ ریاست میں سینکڑوں لیکچر دے چکے ہیں۔ جنہیں ہزاروں مسلمانوں نے سنا۔ آج تک کسی مسلمان کو اُن سے شکایت نہیں ہوئی۔ اور ہو بھی نہیں سکتی۔ وجہ یہ کہ وہ جب کبھی تقریر کرتے ہیں فلسفیانہ انداز میں۔ وہ ہمیشہ عقاید پر بحث کرتے ہیں۔ ذاتیات کو بیچ میں نہیں لاتے۔ اس لئے اُن کے ویاکھیانوں سے کبھی رنجش یا کشیدگی پیدا نہیں ہو سکتی۔

نظام سرکار کے اس امتناعی حکم میں پنڈت جی نے اپنی توہین سمجھی۔ اسے انہوں نے مقدمہ سے بھی بدتر سمجھا۔ مقدمہ میں وہ اپنی صفائی پیش کر سکتے تھے۔ اس حکم کے خلاف نہیں۔ انہوں نے سمجھا۔ کہ اگر وہ اس حکم کو چیلنج نہیں کرتے۔ اور خاموش ہو رہتے ہیں۔ تو اس کے معنی یہ لئے جائیں گے۔ کہ انہوں نے اس حکم کو جائز مان لیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے نظام سرکار کے پاس اس حکم کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ اور درخواست کی۔ کہ یا تو مجھ پر مقدمہ چلایا جائے۔ یا اس حکم کو واپس لیا جائے۔ کہ اگر ریاست میری ان دونو درخواستوں میں سے کسی کو بھی قبول نہ کرے۔ تو میں اس حکم کی خلاف ورزی پر مجبور ہو جاؤں گا۔ ریاست کا جواب یہ ہے۔ کہ وہ اپنے حکم پر نظر ثانی کرنے کو تیار نہیں۔ چنانچہ پنڈت جی کے لئے سوائے اس کے کوئی چارۂ کار نہیں۔ کہ وہ امتناعی حکم کے باوجود ریاست حیدرآباد کی حدود میں داخل ہوں۔ اور اپنی معصومیت کو ثابت کریں۔ پچھلے دنوں اسی نتیجہ پر وچار کرنے کے لئے آریہ رکھشا سمتی کا ایک اجلاس دہلی میں ہوا تھا۔ اس نے ووٹ ہو کر پنڈت جی کو حیدرآباد جانے کی اجازت دے دی ہے۔ لیکن چونکہ نظام سرکار کو ستیہ آگرہ کی اُسے کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ اور اس لئے اُسے اپنے حکم پر نظر ثانی کرنے کا کوئی موقع نہیں ملا۔ شری نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا نے اپنے ایک بیان کے ذریعہ جو اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ نظام سرکار سے ایک بار پھر درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنے حکم پر نظر ثانی کریں۔ اور پنڈت جی کو ستیہ آگرہ کرنے کا موقع نہ دیں۔ اگر ستیہ آگرہ شروع ہو گیا۔ تو اس کے نتائج خطرناک اور دور رس ہو سکتے ہیں۔

ستیہ آگرہ ایک خطرناک ہتھیار ہے۔ عام طور پر اس کا استعمال نہ ہونا چاہئے۔ میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں۔ کہ جہاں تک اس سے بچا جا سکے۔ بچنا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ سمجھے۔ کہ اس کی عزت خطرہ میں ہے۔ اور اس کے پاس اس کی رکھشا کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں۔ کہ وہ جیل میں جائے۔ تو اُسے روکنا بھی مشکل ہے۔ پنڈت رام چندر جی کا داخلہ نظام سرکار نے بند کیا ہے۔ ایسا امتناعی حکم صادر کرنے کے لئے اتنا کافی نہیں۔ کہ مسلمان یہ چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اُن کی شکایت درست ہے۔ اور پنڈت جی اپنی تقریروں میں دل آزار الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ مسلمان بھلے ہی شکایت کرتے ہوں۔ اگر یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ پنڈت جی کا لب و لہجہ دل آزار ہے۔ تو ریاست کو چاہئے۔ کہ پنڈت جی کی حفاظت کرے۔ اور مسلمانوں کی ہاؤ ہو کی کوئی پروا نہ کرے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ نظام سرکار اب بھی ساری پوزیشن پر غور کرے گی۔ اور پنڈت جی کے خلاف اپنا امتناعی حکم واپس لے لے گی۔ میں نہیں مانتا کہ پنڈت جی اپنی تقریر میں ایسے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ جنہیں قابلِ اعتراض یا دل آزار کا نام دیا جا سکے۔ لیکن اگر بحث کی خاطر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اُن کی کسی تقریر کے کچھ الفاظ دل آزار تھے۔ تو بھی میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ پچھلے چند مہینوں میں جو کچھ ہوا ہے۔ اس کے بعد یہ اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ کہ پنڈت جی اب اپنی تقریروں میں نظام سرکار کو شکایت کا موقع دیں گے۔ اس لئے یہ حکم بہر حال واپس لے لینا چاہئے۔

لیکن اگر نظام سرکار لینا بھی چاہے۔ تو متعصب مسلم اخبارات اُسے لینے نہ دیں گے۔ دیکھئے حیدرآباد سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر بیٹھے ہوئے لاہور کا ایک متعصب مسلم اخبار کیا کہتا ہے :-

"آریہ سماجیوں کے رسوائے عام مبلغ و مناظر پنڈت رام چندر دہلوی نے جس کی مذہبی تقریریں عموماً اسلام کے خلاف دل آزار حملوں سے خالی نہیں ہوتیں۔ حیدرآباد دکن میں ایک تقریر کرتے ہوئے مذہبِ اسلام کے خلاف بعض ناگوار باتیں کہیں۔ جس پر اُس کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا۔ کیونکہ ایسی قابلِ اعتراض تقریریں اعلیٰحضرت شہریار دکن کی ہندو اور مسلمان رعایا کے درمیان منافرت پیدا کرنے کا موجب ہو سکتی ہیں۔ لیکن آریہ سماجیوں نے بہت شور مچایا اور ہر طرف سے عرضداشتیں بھیجنی شروع کر دیں۔ کہ رام چندر دہلوی کا مقدمہ واپس لے لیا جائے۔ اگرچہ رائے عامہ کی خواہش تھی۔ کہ اس قسم کے ہرزہ سرا شخص کو ضرور کیفر کردار تک پہنچانا چاہئے۔ لیکن اعلیٰحضرت نے اپنے مراحم خسروانہ سے کام لے کر مقدمہ واپس لینے کا حکم صادر فرمایا۔ ساتھ ہی رفعِ شر کی غرض سے یہ فرمان بھی صادر کر دیا۔ کہ رام چندر آئندہ حدودِ قلمرو میں داخل نہ ہونے پائے۔

چاہئے تو یہ تھا۔ کہ اس مرحمت پر آریہ سماجی اعلیٰحضرت کے شکر گزار ہوتے۔ لیکن اُنہوں نے خلاف ورزیٔ احکام پر کمر باندھ لی۔ چنانچہ آل انڈیا آریہ پرتی ندھی سبھا کے صدر نے حال ہی میں اعلیٰحضرت کی حکومت کی توجہ کے لئے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں رام چندر پر سے پابندی اٹھا لینے کی استدعا کی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے۔ کہ رامچندر امتناع داخلہ کے احکام کی خلاف ورزی کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے ناخوشگوار نتائج پیدا ہونگے۔ اس لئے حکومت دکن اپنے حکم پر نظر ثانی کرے۔

ہمارے نزدیک ایک اسلامی حکومت کے خلاف آریوں کی یہ شرارت ناقابلِ برداشت ہے۔ حکومت دکن نے مقدمہ واپس لے کر جس مرحمت کا اظہار کیا تھا۔ اُس کو آریہ سماجیوں نے حکومتِ مذکورہ کی کمزوری پر محمول کیا ہے۔ اب صحیح علاج یہی ہے۔ کہ اگر رام چندر خلاف ورزیٔ احکام کا ارادہ کرے۔ تو سرحدِ دکن پر گرفتار کر لیا جائے۔ اور اُس کے خلاف مقدمہ دائر کیا جائے۔ اس کے سوائے اس فتنہ کے سدِ باب کا کوئی طریقہ مؤثر نہ ہو گا"۔ "انقلاب لاہور"

اس مضمون کی سُرخی ہے۔ "پھر وہی شرارت"۔ اس عنوان سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس مسلم اخبار کو پھر شرارت کی سوجھی ہے۔ اور اگر کوئی کسر تھی۔ تو وہ مضمون نے پوری کر دی ہے۔ مسلمانوں میں اس وضع و قماش کے کئی مضمون نگار ہیں۔ جنہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ اپنے مذہب کی خاطر ہر ایک قسم کا جھوٹ بولنا مباح ہے۔ مضمون نگار

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"سیتا اشٹمی" انک و "شیوراتری" انک

سیتا اشٹمی کا پرو اپنی اتہاسک اہمیت کے لحاظ سے بڑا ہی اہم ہے۔ لیکن چونکہ آج کل چاروں طرف برہمنوں کا زور ہے۔ اس لئے لوگ اس پرو کی اہمیت کو اتنا محسوس نہیں کرتے۔ جتنا کہ ناری سدھار اندولن تقاضا کرتا ہے۔ چونکہ "پرکاش" اس عالمگیر سرد مہری کو دور کرنا چاہتا ہے۔ اور آریہ جگت کو اس پرو کی ہیئت کا باقاعدہ احساس کرا کے اسے مانزی سنگٹھن کا اپاسک بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے سرو سادھارن سے یہ آشا رکھتا ہے۔ کہ وہ اس اہم اور نوارنجی پرو کو منانے میں اس کے سہائک جلد از جلد سہیوگ کریں گے۔ اور کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ دیں گے۔ کہ ہندو سجے ستائے پوجاری دیویوں کے متعلق اپنے ماننیہ کے بھاؤوں کو تلانجلی دے چکے ہیں۔

"سیتا اشٹمی" کے بعد جو پرو آریہ جگت میں آج تک زیادہ اہمیت رکھتے آئے ہیں۔ وہ "شیوراتری" اور "ویر آتسو" کے پرو ہیں۔ شیوراتری کو بھگوان دیانند کو یہ بودھ ہوا تھا کہ انہیں سنسار کے اندر سچے شیو کی اپاسنا کے بھاؤ کو جاگرت کرنا چاہئے۔ اور اسی ادیش کی پورتی کے لئے انہوں نے اپنی جملہ سرگرمیوں کو وقف کر کے آریہ سماج کی ستھاپنا کی۔ "ویر آتسو" کا پرو اس لحاظ سے تواریخی ہے۔

نے آج تک کبھی پنڈت رام چندر جی کی تقریر نہیں سنی۔ باوجود اس کے اس نے اپنے ضمیر کی آواز کو دبا کر انہیں "رسوائے عالم" کا خطاب بھی دے دیا۔ اور ان کی تقریروں کو دل آزار بھی کہہ دیا۔ یہی لوگ ہیں۔ جو مذہب کی بدنامی کا باعث ہیں۔ کوئی بھی مذہب ہو سب سے بڑا یہ سبق سکھلاتا ہے۔ کہ ہمیشہ سچ بولو۔ لیکن مسلم اخبارات ہیں۔ کہ مذہب کے نام پر جھوٹ بولنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ جب تک یہ موجود ہیں۔ تب تک ہندوستان کو شانتی کے درشن کیسے ہو سکتے ہیں؟

بجائے اس کے کہ "انقلاب" حضور نظام کو یہ مشورہ دیتا۔ کہ وہ اپنا امتناعی حکم واپس لے لیں۔ اس نے یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ پنڈت جی کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ لیکن اس باخبر ایڈیٹر کو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ پنڈت جی جس حکم کی خلاف ورزی کریں گے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ سزا ایک مہینہ قید ہے۔ کیا یہ مسلم اخبار یہ چاہتا ہے۔ کہ جرم کی سزا چاہے کچھ بھی ہو۔ پنڈت جی کو عمر بھر کے لئے کالا پانی مار دیا جائے۔ اگر اس کی یہ اچھیا ہو تو صاف کہہ دے۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ مسلم اخبارات ہندوستان میں کس قسم کا انصاف چاہتے ہیں۔ شکر ہے۔ کہ ریاست کی حکومت کی باگ ڈور ان لوگوں کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ورنہ ایک بار پھر نادر شاہ کا زمانہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا۔

(کرشن)

مہاتما نارائن سوامی کی نظام سے اپیل

شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ریاست حیدرآباد میں پنڈت رام چندر جی دہلوی کے داخلہ پر پابندی کے بارہ میں نظام گورنمنٹ کے پنڈت جی کو تازہ ترین جواب کی روشنی میں مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:-

"پنڈت رام چندر جی دہلوی ایک مشہور آریہ مشنری ہیں۔ جو گزشتہ بتیس سال سے ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ اور مسلم۔ عیسائی۔ جین اور دیگر قوموں کے عالموں سے مذہبی مباحثہ کرتے ہیں۔ آپ کی معقولیت پسندی مشہور ہے۔ اور آپ دیگر مذہبوں کے پیغمبروں اور رسولوں کا بہت احترام کرتے ہیں۔ اور دیگر مذاہب کے عالم بھی پنڈت جی کی عزت کرتے ہیں۔ پنڈت جی ریاست حیدرآباد میں گزشتہ پانچ سال سے پرچار کر رہے ہیں۔ اور ان کے متعلق عوام کی جانب سے کبھی کوئی شکایت سننے میں نہیں آئی۔ لیکن بدقسمتی سے پولیس کی شکایت پر نظام گورنمنٹ نے پنڈت جی کو ریاست سے باہر نکل جانے کا حکم صادر فرمایا۔ مجھے پنڈت رام چندر جی سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے نظام گورنمنٹ سے خط و کتابت کی تھی۔ اور مطالبہ کیا تھا کہ سپیشل ٹریبونل کے روبرو انہیں صفائی پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔ مجھے یہ معلوم کر کے بہت دکھ ہوا۔ کہ نظام گورنمنٹ نے پنڈت جی کے معقول مطالبہ کو منظور کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ پنڈت جی نے تمام ہندوستان کا دورہ کیا ہے۔ اور آریہ جگت میں پنڈت جی کی بہت عزت ہے۔"

جس دن شہید صادق پنڈت لیکھرام جی نے بھگوان دیانند کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے جیون کو ویدک پرچار کے ارپن کر کے شہادت کا تاج اپنے سر پر پہنا۔

"بودھ اتسو" اس بار ۴ مارچ کو آئے گا۔ اور "ویر اتسو" ۷ مارچ کو۔ اس لئے ہر ایک آریہ نر ناری کا پرم کرتویہ ہے۔ کہ وہ "پرکاش" کے ان تینوں پرو انکوں کے منانے میں ہر پرکار کی سہائتا پردان کر کے پنیہ اور یش کا بھاگی بنے۔

"بھیشم اشٹمی"

سوموار ۱۱ فروری کو ہندو جاتی کا قدامت پسند طبقہ اپنے وشواس کے مطابق "بھیشم اشٹمی" کو منا کر یہ ثابت کرے گا۔ کہ گو وہ اپنے عمل کے لحاظ سے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے میں اسمرتھ ہے۔ لیکن پھر بھی یہ کوشش کرتا رہتا ہے۔ کہ ان بزرگوں کی یاد کو حرف غلط کی طرح مٹنے نہ دے۔ یہ اشٹمی بال برہمچاری بھیشم پتامہ کی پنیہ سمرتی کو یاد کرانے والی ہے۔ اس لئے گو آریہ جگت اس کو اس ڈھنگ سے منانے کا تو پابند نہیں۔ جس طرح ہمارے سناتن دھرمی بھائی منائیں گے۔ لیکن برہمچریہ آشرم کو پنر جیوت کرنے کے بھاؤ سے پریرت ہو کر اگر آریہ سماجیں ۱۰ فروری ۱۹۳۵ء کو اپنے سپتاہک ست سنگ میں بال برہمچاری بھیشم پتامہ کی سمرتی کو تازہ کر کے آئندہ نسلوں کو برہمچریہ برت کے دھارن کرنے کی ترغیب دیں۔ تو اس سے وہ جہاں برہمچریہ آشرم کو پنر جیوت کرنے کے متعلق اپنے کرتویہ کا پالن کر سکیں گی۔ وہاں آئندہ نسل کے اندر اپنے پوروجوں کے لئے سنمان کا بھاؤ پیدا کر سکیں گے۔ اور آریہ سنسکرتی کو دوام بخشنے میں سہائک ثابت ہوں گی۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور میں داخلہ

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور گورودت بھون کی پریکھشائیں ۱۱ مارچ ۱۹۳۵ء سے شروع ہونے والی ہیں۔ اس ودیالیہ کی سالانہ رپورٹ اور اس کے ودیارتھیوں کے پرچار کی لگن کے متعلق ہم کئی بار آریہ جنتا کو سوچیت کر چکے ہیں۔ اور یہ بتلا چکے ہیں۔ کہ ودیالیہ جس ادیش سے جاری کیا گیا تھا۔ اس کو وہ بھلی بھانتی پورا کر رہا ہے۔ اور روز بروز یہ ثابت کر رہا ہے۔ کہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج جیسے سنیاسی اور ودوان آچاریہ کی زیر نگرانی وید پرچار کے خیال سے یہ ایک مفید ترین انسٹی ٹیوشن بن کر دکھلائے گا۔

اس لئے آریہ سماج کی سیوا اور ویدک دھرم کے پرچار کی لگن رکھنے والے نوجوانوں کے لئے یہ ایک نادر موقع ہے۔ کہ وہ اس ودیالیہ میں داخل ہو کر رعایتی رن سے آزاد ہو نے کا یتن کریں۔

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے

گوروکل کورو کشیتر کی سہائتا کرو!

گوروکل شیو ودیالیہ کانگڑی کی سب سے مکھیہ شاکھا گوروکل کورو کشیتر کا ۲۳ واں سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۱-۱۲-۱۳ پھاگن سمت ۱۹۹۱ بروز شکر، سنیچر اور اتوار بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ اس اوسر پر آریہ جگت کے پرسدھ سنیاسی مہاتما و ودوان اپنے ورد اپدیشوں سے جنتا کو مستفیض کریں گے۔ مزید برآں اس موقعہ پر انیک مہاتما سیمینی اور ولایت آدھار سمیلن بھی ہونگے۔ اس پر ہم یہ پرکاشت کرتے ہیں۔ کہ شری ڈاکٹر لال چند جی پردھان آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا یہ انوبھو ہے کہ اس وقت گوروکل کورو کشیتر سب پرکار سے ترقی کر رہا ہے۔ مکان اور اسباب وغیرہ کے لحاظ سے اس قابل ہے۔ کہ آریہ جنتا اس کی شوبھا بڑھانے میں اودھکاریوں کو ہر قسم کا سہیوگ دے۔ خواہ وہ دھن کے روپ میں ہو یا اپنے بالکوں کو گوروکل میں داخل کرا کر۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ گوروکل شکشا پرنالی کے حامی گوروکل کے اتسو پر پہنچ کر خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ گوروکل میں کتنا اہم کام ہو رہا ہے۔ اور پنڈت سومدت جی اسے دن بدن کس اعلیٰ معراج پر پہنچانے اور سروپریہ بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ تاکہ ادھیکاریوں کا حوصلہ بڑھ جائے۔ اس ابرو ودیالیہ کو زیادہ سے زیادہ لابھدایک بنانے کے لئے اس بات کی بڑی بھاری آوشیکتا ہے۔ کہ آریہ جگت اس کی وشیش پرکار سے سہائتا کر کے پنیہ اور یش کا بھاگی بنے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

قادیان میں رہنے والے مرزائیوں اور احراریوں کے باہمی تعلقات کچھ ایسے کشیدہ ہوتے ہوئے ہیں۔ کہ حکومت وقت کو مجبور ہو کر قیام امن کے لئے دخل دینا پڑتا ہے۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کو مجبوراً گزشتہ چھ ماہ میں دو بار قادیان اور اس کے ملحقہ دیہات میں نہ صرف دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنی پڑی بلکہ اس طرح قادیان شریف کو صحیح معنوں میں دار الامن بنانے میں مدد دینی پڑی۔ اگر قادیانی خلیفہ صاحب اپنے ہفتہ واری وظیفہ جات میں احراریوں کے خلاف آتش بیانی کرنا ترک کر دیں۔ اور مقامی احراریوں کی اقلیت کو تصور کرتے ہوئے انکی حفاظت کا ذمہ اٹھا لیں۔ تو یہ ناممکن ہے۔ کہ حکام ضلع کو قادیان کے امن و امان کے قیام کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔ دفعہ مذکور کا نفاذ صاف بتلا رہا ہے۔ کہ اس وقت قادیان شریف میں ایسا مواد جمع کیا جا رہا ہے۔ جس کو اگر حکام اپنے قابو میں رکھنے سے قاصر رہے۔ تو اس سے احراریوں اور مرزائیوں کے درمیان سر پھٹول کی نوبت آ جائے گی۔ اور سر پھٹول کی یہ وبا بڑھتے بڑھتے جلد آل انڈیا حیثیت اختیار کر لے گی ٭

شکست پر شکست

جب سے کانگرسی ووٹروں کی کثرت رائے سے منتخب ہو کر اسمبلی میں گئے ہیں۔ گورنمنٹ کو یکے بعد دیگرے کئی بار شکستیں ہو چکی ہیں۔ اور یہ شکستیں اس قدر اہم ہیں۔ کہ ان کے متعلق ہاؤس آف کامنز میں بھی ذیل کا سوال و جواب ہوا:—

سوال۔ اسمبلی میں گورنمنٹ کو جو دو شکستیں ہوئی ہیں۔ ان کے متعلق سرکاری اور غیر سرکاری ووٹنگ کی تفاصیل کیا ہیں؟

سر سیموئیل ہور۔ تمام تفاصیل معلوم کر کے جواب دوں گا ٭

ایک اور ضمنی سوال کے جواب میں وزیر ہند نے فرمایا۔ کہ اس قسم کے وسیع سوالات آئندہ بحث میں اٹھائے جانے چاہئیں ٭

سوال اٹھائے جائیں یا نہ۔ ہمیں اس سے چنداں سروکار نہیں۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ اسمبلی نے حال ہی میں جو قرار دادیں منظور کی ہیں۔ ان کو حکومت اتنا وزن دینے کی کوشش کرے۔ جتنا کہ ایک مہذب حکومت ایک مقتدر

پارلیمنٹ کی قرار دادوں کو دے سکتی ہے۔ تاکہ مہذب دنیا کو یہ کہنے کا موقع نہ مل سکے۔ کہ حکومت برطانیہ ہندوستان کے لوگوں کو حقیقی ذمہ داری دینے سے ارادتاً گریز کرتی ہے۔ اور ساری طاقت اپنی مٹھی میں رکھنا چاہتی ہے ٭

حکومت کو چیلنج

ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے بیان کیا۔ کہ حکومت ہند نے میری منظوری سے شری یت سوبھاش چندر بوس کی کتاب "ہندوستانی عہد جدید ۱۹۲۰-۱۹۳۴ء" کا داخلہ ہندوستان میں ممنوع قرار دیا ہے۔ کیونکہ کتاب مذکور میں دہشت انگیزی کی حوصلہ افزائی کا مواد پایا جاتا ہے۔ اس جواب کی بنا پر مسٹر بت نیل کنٹھ داس نے اسمبلی میں حکومت سے ایک ایسا سوال پوچھنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس میں گورنمنٹ کو چیلنج کیا گیا ہے۔ کہ وہ ثابت کرے۔ کہ اس کتاب میں سوائے قومی تحریک کی تاریخی تنقید کے اور کچھ بھی ہے —

ہمارے خیال میں چیلنج مذکور بڑے معرکہ کا ہے۔ اور ہم امید رکھنی چاہئے۔ کہ حکومت نے کتاب مذکور کو جس دلیری سے ضبط کیا ہے۔ اسی سے وہ اس چیلنج کو بھی منظور کرے گی۔ اور اگر ممکن ہو گا۔ تو اس سوال کو کسی عدالت مجاز سے فیصلہ کرا کے دم لے گی۔ کہ آیا ضبطی کی کارروائی درست تھی یا نہیں؟

بھائی پرمانند کا واک آؤٹ

نئی دہلی سے اطلاع آئی ہے۔ کہ بھائی پرمانند پردھان ہندو مہاسبھا آج اسمبلی سے واک آؤٹ کر گئے۔ جب اسمبلی میں جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق بحث ہو رہی تھی۔ تو آپ ہی ایک ایسے اکیلے مقرر تھے۔ جنہوں نے کمیونل ایوارڈ کے خلاف اسمبلی میں اس وقت آواز بلند کی۔ جبکہ دوسرے غیر مسلم ممبران چپ سادھے بیٹھے تھے۔ آپ کو تقریر کرنے کے لئے صرف بیس منٹ دئے گئے۔ ابھی وہ تقریر ختم کرنے بھی نہ پائے تھے۔ کہ ہاؤس لنچ کے لئے ملتوی ہو گیا۔ اور جب وہ لنچ کے بعد تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو انہیں تقریر کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ اس پر ان کو بطور پروٹسٹ اسمبلی سے واک آؤٹ کرنا پڑا۔ اگر صدر اسمبلی بھائی جی کی تحریک کا جس سے ہندوستان کی ساری غیر مسلم آبادی کا گہرا سمبندھ ہے۔ مناسب احترام روا رکھتے۔ اور ان کو لنچ کے بعد اپنی تقریر ختم کر لینے دیتے۔ تو غیر ممکن ہے۔ کہ بھائی جی کو واک آؤٹ کرنا پڑتا۔ اور ان کے واک آؤٹ سے اس وقت ہندوؤں کے اندر صدر کے رویہ کے خلاف جو ناراضگی پیدا ہوئی ہے۔ وہ نہ ہوتی ٭

پنجاب سٹوڈنٹس کانفرنس کا اجلاس

پنجاب پرانت کے طلباء کی کانفرنس کا اجلاس نزدیک آ رہا ہے۔ اس کانفرنس کے متعلق جو گیان چھپ چکے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوی سمراٹ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹاگور اس کی صدارت کے فرائض سرانجام دیں گے۔ اور کانگرس پارلیمنٹری پارٹی کے لیڈر شری یت بھولا بھائی ڈیسائی اور مسز سروجنی نائیڈو کانفرنس میں شمولیت اختیار کریں گے ٭

اگر کانگرس میں پنجاب کی [illegible] ہوں اور سنستھاؤں کے نمائندوں اور دیگر مذہبوں کو شمولیت کا موقع دیا گیا۔ تو ہمارا وشواس ہے۔ کہ کانفرنس کا اجلاس سپھلتا کو پراپت کر سکے گا۔ اور پنجاب کی آئندہ نوجوان نسل کے لئے مبارک ثابت ہو سکے گا۔ لیکن اگر اس میں صرف ایک مخصوص طبقہ کو ہی شمولیت کا موقع ملا۔ تو اس سے جو لابھ ہو سکتا ہے۔ وہ پراپت نہ ہو سکے گا ٭

میئر کراچی کارپوریشن کو دھمکی!

مذہبی قاتلوں کے خفیہ حمایتیوں کے حوصلے کس قدر بڑھ چکے ہیں۔ اس کا تازہ ثبوت اس گمنام چٹھی سے ملتا ہے۔ جو کہ کسی گمنام شخص نے مسٹر تیجم داس وادھومل میئر کراچی اور صدر سندھ ایسوسی ایشن کو اس مطلب کی بھیجی ہے۔ کہ اگر ہندو ایسوسی ایشن نے مسٹر سید محمد اسلم کے خلاف مقدمہ واپس نہ لیا۔ تو آپ کو قتل کر دیا جائے گا۔ دھمکی کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہندو ایسوسی ایشن نے جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں یہ درخواست بھیجی [illegible] عبد القیوم کے وکیل صفائی مسٹر سید محمد اسلم نے اپنی تقریر میں ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جو لیگل پریکٹیشنرز ایکٹ کی رو سے قابل اعتراض ہیں۔ ادھر تو مسٹر اسلم کا معاملہ ابھی زیر بحث ہے۔ اور ادھر سر پھرے لوگ مذکورہ دھمکی آمیز چٹھی سے استغاثہ کو کمزور کرنے کے لئے ساعی ہیں۔ ضرورت ہے کہ حکومت وقت

ادب لطیف
"شہادت کے دن"

بسنت! خدائے بزرگ و برتر نے تجھے تمام موسموں کا سرتاج بنایا۔ تیری برکات حسنہ کا چرچا زبان زد خلائق ہے۔ تیری مساوات اور یکسانیت کا سلوک ہر کہ و مہ فرد کو اپنا گرویدہ بنا رہا ہے۔ تیری حیات افروز شعاعیں ذی روح جانداروں کی منور زندگی کا باعث ثابت ہو رہی ہیں۔ تو فرشتۂ رحمت ہے۔ اور تیری عنایت و شفقت نے ایک عالم کو مداح بنا رکھا ہے........

بسنت! تیری کرم فرمائیوں کے زیر اثر میں بصد عجز و انکسار اپنا سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ اور بصمیم قلب تجھے ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں۔ کہ تو نے بھارت ورش کی سرتاج سوسائٹی "آریہ سماج" کی رگ رگ اور نس نس میں اپنے دست مبارک سے ایثار و قربانی اور عاشقانہ و سرفروشانہ سرگرمیوں کا زبردست جذبہ بھر دیا ہے۔ اور صحیح معنوں میں تیرا اور آریہ سماج کا چولی اور دامن کا رشتہ جڑ گیا ہے —— شکریہ اور ہزار بار شکریہ!

بسنت! تو زندہ ہے۔ اور تا ابد زندہ رہے گی۔ کیونکہ تیری قدرتی خوبیوں کی حقیقت کو "حقیقت" نے زیادہ بلند کر دیا ہے۔ تیرے بہار آفرین مناظر کو ویر رام چند نے زیادہ دلفریب بنا دیا ہے۔ اور تیرے روح پرور نغموں اور پیغامات کو مہرشی دیانند سوامی شردھانند اور پنڈت لیکھرام نے صحیح معنوں میں سمجھ کر تیرے اوصاف کو اور بھی چار چاند لگا دئے ہیں ——

بسنت! آ — اور شہیدوں کی "کتاب شہادت" کے اوراق الٹ کر بھارت واسیوں کو ان کی دردبھری داستان سنا — ان کے دل و دماغ کو پاکیزہ اور مصفا بنا۔ ان کے اعضائے جسمانی میں تازہ خون بھر۔ اور ان کے سینہ پر یہ مبارک جملہ منقش کر۔

"شہادت کے دن"

(چونی لعل دت کنجروڑوی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گراموفون کے خلاف جہاد

مذہب اسلام کو راگ و دیا سے کچھ ایسا خدا واسطے کا بیر ہے۔ کہ اگر اس کے ماننے والوں کا بس چلے۔ تو وہ دنیا سے اس کا اسی طرح جنازہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔ جس طرح اورنگ زیب کے زمانہ میں اُٹھا تھا۔ گراموفون ایک معصوم چیز ہے۔ سوا اگر اس میں اخلاقی ریکارڈ بھرے جائیں تو اس سے بہت سے انسانوں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ لیکن مذہب اسلام میں اس کے ساتھ جو سلوک روا رکھا گیا ہے۔ اس کا حال ذیل کے فتاویٰ سے معلوم ہوتا ہے :-

مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی فرماتے ہیں۔ کہ :-

"گراموفون یقیناً باجا ہے۔ اسی طرح گراموفون کا بجانا اور سننا دونوں حرام ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں اس لئے دنیا میں آیا ہوں۔ کہ ہر قسم کے باجوں کو مٹا دوں" : (مشکوٰۃ)

"مولانا ابراہیم سیالکوٹی فرماتے ہیں۔ کہ :-

"گراموفون باجہ مثل دیگر آلاتِ لہو و لعب کے ہے۔ جو حکم ان کا ہے سو ہی حکم اس کا ہے" :

مولانا محمد از دفتر اخبار "محمدی" دہلی فرماتے ہیں۔ کہ :-

"گراموفون کا بجانا و سننا محض حرام ہے۔ گناہِ کبیرہ ہے۔ ایسا کرنے والے دونو پرلے سرے کے فاسق ہیں۔ اور غضبِ خدا میں گرفتار" :

دیکھئے مسلمان حضرات اپنے پیغمبر کے قول کو پورا کرنے کے لئے دنیا سے گراموفون کا وجود کب مٹاتے ہیں ؟

دہلی میں مسلم علماء کی دھما چوکڑی

ہم تو آج تک مسلم عوام کی ذہنیت کے ہی شاکی تھے۔ لیکن واقعات بتلاتے ہیں۔ کہ تہذیب کا جنازہ نکالنے میں مسلم علماء بھی کمتر نہیں ہیں۔ اس سے قبل دہلی کے مولوی عبدالوہاب صدری صاحب اور دیگر علماء اہلحدیث کے درمیان تو تو میں میں تھی۔ اب سنا ہے۔ کہ پھر دہلی کے علمائے اہلحدیث برسرِ پیکار ہیں۔ اور ایسے طریق سے ہو رہے ہیں۔ کہ ان کے لب و لہجہ کی درشتی کو دیکھ کر لامحالہ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ بھٹیاریوں کو بھی مات دے رہے ہیں۔ دہلی کے مسلم علماء کی اس موجودہ جنگ کو دیکھ کر یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلم عوام کی خیر نہیں۔ اور اگر ان میں جوتی پیزار چل جائے۔ تو ناممکن نہیں۔ کاش غیر مسلموں کو دعوت اسلام دینے کے شیدائی مسلمان حضرات اس موقع پر آگے بڑھیں۔ اور دہلی کے علماء کو ہدایت کریں۔ کہ وہ اپنے باہمی یا ذاتی تنازعات کی تشہیر کر کے مذہب اسلام کو مذاق کا مضمون نہ بنائیں۔ کیونکہ اس دھما چوکڑی کو دیکھ کر ہر ایک ذمہ دار انسان کو یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ :-

گر ہمیں مکتب است و ہمیں مُلّاں

کارِ طفلاں خواہد شد

طلاق ہے یا مذاق

امرتسر کے اخبار "اہلحدیث" میں ذیل کا مزیدار سوال و جواب شائع ہوا ہے :-

س ۷۵ جو شخص غصہ کی حالت میں اپنی عورت سے یہ کہہ دے۔ کہ بس تو مجھ پر حرام ہے۔ یہ حکم کہنے سے خاوند پر کوئی شرط عائد ہوگی۔ یا غصہ کی وجہ سے معافی ہے۔

(ایک خریدار "اہلحدیث")

ج ۷۵ طلاق بائن ہوگی۔ نکاح جدید سے رہ سکتے ہیں۔

سوال و جواب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے اندر نہ صرف نکاح کا مسئلہ بلکہ طلاق کا مسئلہ بھی ایک مخول بن رہا ہے۔ غصہ مرد کو آتا ہے۔ مگر اسلامی شرع مرد کو مستوجبِ سزا قرار دینے کی بجائے عورت کی بے بسی سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر اسے نکاحِ جدید کی آزمائش میں ڈالتی ہے۔ اور یہ نہیں سوچتی۔ کہ اس سے عورت کی حیات پر کیسی کیسی شرمناک چوٹ لگتی ہے۔ کاش ذمہ دار مسلمان اس خراب دستور کی اصلاح کرنے کی ضرورت محسوس کریں۔ اور عورت کو نکاح جدید کے ناخوشگوار مظاہرہ سے بچانے کی فکر کریں۔ تاکہ طلاق بائن اور نکاح جدید سے جو قباحتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ان سے مسلم عورتوں کو بچایا جا سکے :

"لینڈی ایوارڈ"

یوں تو ساری کی ساری جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ ہندوستان کے آئینی مستقبل کو بہتر اور روشن بنانے کی بجائے بد تر اور تاریک بنانے والی ہے۔ لیکن اس گندگی کے اندر کمیونل ایوارڈ کا کالا ناگ ایسا خطرناک ہے۔ کہ اگر ہندوستانیوں نے اس کی پرزور مخالفت نہ کی۔ تو اس سے ہندوستان میں کبھی بھی متحدہ قومیت کی نشو و نما نہ ہونے پائے گی۔ کمیونل ایوارڈ کے کوتاہ اندیش حامی محض ذاتی اغراض کا شکار ہو کر خواہ کچھ اس کے حق میں کہیں۔ لیکن سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر اسی ایوارڈ کو عمل میں لانے کا موقع دیا گیا۔ تو اس کے حامیوں کو بھی معلوم ہو جائے گا ... طرفہ

بڑھ کر ان کی اپنی تنظیم و شیرازہ بندی کو بھی درہم برہم کر دے گا۔ انڈین کمیونل لیگ نے جو کہ ملک کو ایک متحدہ محاذ پر کھڑا کرنا چاہتی ہے۔ یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس شر انگیز ایوارڈ کے خلاف ۱۰ فروری ۱۹۳۵ء کو ایک زبردست مظاہرہ کیا جائے :

ہمارا وشواس ہے۔ مظاہرہ تو ہوگا ہی۔ لیکن صرف مظاہرہ سے ہی کام نہیں بن سکتا بلکہ ہندو مسلم نیتاؤں کو باہم مل کر ایسی کوشش کرنی چاہئے۔ جس سے اس کا کوئی تسلی بخش نعم البدل تیار ہو سکے۔ تاکہ جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ کی خرابیوں سے نہ صرف ملک کے آئندہ آئین کو بچایا جا سکے۔ بلکہ ہندوستان میں متحدہ قومیت کی ارتقاء کو حوصلہ افزائی کی جا سکے :

قادیانیوں کو چیلنج !

لاہوری مرزائیوں کے تقریباً ایک درجن اصحاب نے قادیانی جماعت کو چیلنج دیا ہے۔ کہ آؤ آپ اور ہم مل کر ذیل کے دو امور پر مناظرہ کر لیں :-

۱۔ کیا خاتم النبیین صلعم کے بعد نبوت کا اجراء ہو سکتا ہے ؟

۲۔ کیا غیر مرزائی مسلمانوں کو محض آنجہانی مرزا صاحب کی تکذیب کرنے پر کافر قرار دیا جا سکتا ہے ؟

بحث کے فیصلہ کے لئے چیلنج دہندگان نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ بارہ منتخب شدہ ثالثوں کے ذمہ یہ فرض لگا دیا جائے۔ کہ مناظرین کی تقاریر سننے کے بعد جو فیصلہ وہ کریں۔ اس فیصلہ کے ساتھ مناظرہ کی کارروائی کو ہر دو فریق شائع کر دیں۔ اور اگر ثالث کثرت رائے سے کوئی فیصلہ نہ کر سکیں۔ تو صرف مناظرہ کی کارروائی کو شائع کر دیا جائے۔

ہم مناظرہ کی بجائے یہ تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ ایک طرف خلیفہ قادیانی ہوں۔ اور دوسری طرف مولانا محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ اور دونو باہمی مباہلہ کر لیں۔ اور اگر مباہلہ سے فیصلہ نہ ہو سکے۔ تو پھر مناظرہ کا انتظام کیا جائے :

تبلیغ اسلام ہے یا لوڈی پن

ہمعصر "پیغام صلح" نے قادیانیوں کی تبلیغ اسلام کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے ذیل کی مزیدار سطور شائع فرمائی ہیں :-

"انہوں نے حکومت کی مخالف تحریکوں کو دبانے اور ناکام بنانے کے لئے اپنے غریب مریدوں کی جیبوں سے حاصل کئے ہوئے لاکھوں روپے جو اشاعت و تبلیغ کے لئے جمع کئے گئے تھے۔ پانی کی طرح بہا دئے۔ انہوں نے ہنگامۂ کانپور اور رولٹ ایکٹ کے زمانہ میں حکومت کی پرجوش حمایت کی۔ انہوں نے خلافت۔ ہجرت اور عدم تعاون کی تحریکات کے وقت حکومت کو امداد دی۔ انہوں نے کانگرس کا مقابلہ کیا۔ اور پنجاب میں اس کے دانت کھٹے کر لئے۔ انہوں نے جنگِ عظیم اور کابل کی لڑائی میں ہزاروں آدمی بھیجے۔ انہوں نے حکومت کے لئے وہ وہ کام کئے۔ جنہیں سرکاری آدمی سینکڑوں ہزاروں روپیہ وصول کرنے کے باوجود انجام نہ دے سکے" :

("پیغام صلح" - ۳ فروری ۱۹۳۵ء)

اگر "پیغام صلح" اس کے ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیتا۔ کہ خلیفہ صاحب گورنروں اور وائسرائوں کے پاس کانگرسیوں کی شکایات بھی کرتے رہے۔ تو ان کو پتہ لگ جاتا۔ کہ قادیانیوں نے اپنا مذہب اسلام کی تبلیغ کی ہے۔ یا بدترین لوڈی پن کا مظاہرہ کیا ہے :

مسٹر گابا کے سوالات

مسٹر کے۔ ایل۔ گابا نے جو کہ مسلمانوں کے نمائندہ کی حیثیت سے اسمبلی میں گئے ہیں۔ اسمبلی میں اپنے چند سوالات دریافت کئے ہیں۔ جو کہ مرزائیوں کی نظر میں پسندیدہ نہیں۔ اس پر مسلم لیگ لاہور کی طرف سے صدر اسمبلی پر دباؤ ڈالا گیا ہے۔ کہ وہ مذکورہ سوالات کو اسمبلی میں بحث کے لئے پیش ہونے کی اجازت نہ دیں۔

سوال یہ ہے۔ کہ صدر اسمبلی محرک کو ایسے سوالات پیش کرنے سے کیسے روک سکتے ہیں۔ جو کہ غیر مرزائیوں کی نظر میں زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر مذکورہ مسلم لیگ صدر اسمبلی کو یہ انتباہ بھی دے دیتی۔ کہ اگر انہوں نے مذکورہ سوالات پوچھے۔ تو خلیفہ قادیان ان کو مباہلہ کی دعوت دینے پر مجبور ہوں گے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ اور صدر اسمبلی کو بھی ضرورت محسوس ہوتی کہ وہ مباہلے کے آسمانی حربہ کے آگے ہتھیار ڈال دیں۔ اور مسٹر کے۔ ایل۔ گابا کو غیر مرزائیوں کے خیالات کی ترجمانی کرنے سے محروم کر دیں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

قادیان شریف کے اشتہاری رئیس کی غریب نوازی

آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان میرے ممدوح تھے۔ وہ اتنے فیاض تھے۔ کہ ہزاروں غریب آپ کی سخاوت کے رہین منت تھے۔ چنانچہ جب آپ کے والد بزرگوار آنجہانی مرزا غلام مرتضےٰ نے آپ کو ملازمت کرنے کے لئے مجبور کیا۔ تو آپ نے ازراہِ کرم سرکار عالی مدار کو اپنے جود و کرم کا سزاوار تصور کر کے قادیان کو خیرباد کہہ کر سیالکوٹ کی راہ لی۔ خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر "الحکم" فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"حضرت مرزا صاحب سیالکوٹ میں جا کر اہلمد متفرقات کی اسامی پر ملازم ہوئے۔ یہ ۱۸۶۸ء کا واقعہ ہے"

(سیرت مسیح موعود۔ صفحہ ۵۸)

سید میر حسن صاحب قبلہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت مرزا صاحب ۱۸۶۴ء میں بتقریب ملازمت شہر سیالکوٹ میں تشریف لائے۔ اور قیام فرمایا"۔

(سیرت موعود۔ صفحہ ۵۹)

خود آنجہانی مرزا صاحب نے مقام سیالکوٹ ۱۹۰۴ء میں لیکچر دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ:۔

"میں وہی شخص ہوں۔ جو براہین احمدیہ کے زمانہ سے تخمیناً سات آٹھ سال پہلے اسی شہر میں قریباً سات برس رہ چکا تھا۔ اور کسی کو مجھ سے تعلق نہ تھا۔ اور نہ کوئی میرے حال سے واقف تھا۔ . . . . . میں اس وقت ایک گمنام آدمی تھا۔ اور احد من الناس تھا . . . . . . اور شہر میں ایسا رہتا تھا۔ جیسا کہ ایک شخص جنگل میں . . . . . . اور اس شہر کی گلیوں میں بہت سا پھر چکا ہوں"۔

(سیرت مسیح موعود۔ صفحہ ۵۸)

سرکار عالی مدار کی اس طرح سات آٹھ سال تک غریب پروری کرنے کے بعد آپ نے آریہ سماجیوں کو اپنا مرہون منت بنانے کے لئے "سفیر ہند" مورخہ ۹ فروری ۱۸۷۸ء میں ذیل کا مارشل شاہی اعلان کیا:۔

"جو صاحب منجملہ توابع سوامی دیانند سرسوتی صاحب سوال ہذا کا جواب دے کر ثابت کرے کہ ارواح بے انتہا ہیں۔ اور پرمیشور کو ان کی تعداد معلوم نہیں۔ تو میں اس کو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دوں گا"۔

(سیرۃ مسیح موعود۔ صفحہ ۱۱۲)

اسی ضمن میں آپ نے ایک اور اشتہار نکال کر مبلغ /۵۰۰ روپیہ بطور انعام دینے کا اعلان کیا۔ اور ساتھ ہی یہ فرمایا۔ کہ "درصورت توقف وصول کرے"۔

(سیرۃ مسیح موعود۔ صفحہ ۱۱۱)

لیکن آریہ سماجیوں پر بالصد روپیہ کی نوازش کرنے والے کی اپنی مالی حالت کیا تھی؟ اس کے متعلق سیرۃ مسیح موعود کا مصنف لکھتا ہے۔ کہ:۔

"دنیا داروں کی نظر میں ایک ہوشیار دنیا دار کی حیثیت سے وہ مشار الیہ نہیں ہو سکتے تھے۔ حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب مرحوم جیسا کہ میں بیان کر آیا ہوں۔ اپنی گزشتہ وارفتہ جاگیر و جائداد کی بازیافتگی کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ اور حضرت مرزا صاحب کو ان امور سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس لئے اس حیثیت سے وہ خاندان میں لائق اور قابل نہ سمجھے جاتے تھے۔ بلکہ ملاں کہلاتے تھے۔ ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ نے آپ کی دلجوئی اور تسلی کے لئے حضرت والدہ مکرمہ کے قلب کو بہت وسیع کر دیا تھا۔ جو وجود دنیا داروں کی نظر میں نعوذ باللہ محض نکما سمجھا گیا تھا"۔

(سیرۃ مسیح موعود۔ صفحہ ۱۴۱)

ادھر تو یہ حال تھا۔ ادھر میرے ممدوح آنجہانی مرزا صاحب کا یہ دم خم تھا۔ کہ وہ بالصد بالصد روپیہ کے انعامی اشتہار دے رہے تھے۔ اور ادھر اپنی کتاب "براہین احمدیہ" کی تصنیف یا تالیف میں مصروف تھے۔ چنانچہ اس کتاب کی پہلی . . اور دوسری جلد ۱۸۸۰ء میں شائع کی۔ تیسری جلد ۱۸۸۲ء میں۔ اور چوتھی جلد ۱۸۸۴ء میں۔

لیکن کتاب مذکور کے چھپنے میں جو دیر ہوئی۔ اس کے متعلق مرزا صاحب نے لکھا:۔

"آئندہ امید قوی ہے۔ کہ ان کی طرف سے حصہ چہارم کے چھپنے میں کوئی توقف نہ ہو گا صرف اس قدر توقف ہو گی۔ کہ جب تک کافی سرمایہ اس حصہ کے لئے جمع ہو جائے"۔

(سیرۃ مسیح موعود۔ صفحہ ۲۰)

ایک طرف تو کتاب کی طباعت کے لئے مرزا صاحب دوسروں سے مالی امداد مانگ رہے تھے۔ اور دوسری طرف آپ کا یہ حال تھا۔ کہ ساتھ ہی دس ہزار [illegible] اشتہار دے رہے تھے [illegible]

خود مصنف حیات احمد تسلیم کرتے ہیں۔ کہ:۔

"ان حالات میں آپ کے پاس "براہین احمدیہ" کی طبع و اشاعت کے مادی اور خارجی اسباب ہرگز نہ تھے۔ باوجودیکہ مالی مشکلات آپ کی راہ میں تھیں۔ . . . . . حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر حضرت ان ایام میں دنیوی حیثیت سے عسرت کی زندگی بسر نہ کر رہے ہوتے۔ تو اس کتاب کی طبع و اشاعت ایک معمولی کام ہوتا۔ اور اس میں خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کا کھلا کھلا ہاتھ نظر نہ آتا"۔

("حیات احمد"۔ صفحہ ۲۳)

خود آنجہانی مرزا صاحب نے مختلف تصانیف میں اس کا یوں ذکر فرمایا ہے:۔

"جب میں نے اپنی کتاب "براہین احمدیہ" تصنیف کی۔ جو میری پہلی تصنیف ہے۔ تو مجھے یہ مشکل پیش آئی۔ کہ اس کی چھپوائی کے لئے کچھ روپیہ نہ تھا۔ اور میں ایک گمنام آدمی تھا۔ مجھے کسی سے تعارف نہ تھا"۔

("حیات احمد"۔ صفحہ ۳۲)

گھر میں فاقہ مستی اور عسرت کا زور۔ "براہین احمدیہ" کی چھپوائی کے لئے پیسے ندارد۔ لیکن میرے ممدوح آنجہانی مرزا صاحب نے اشتہار بازی کو انتہا تک پہنچاتے ہوئے ذیل کا اہم چیلنج دھر گھسیٹا:۔

"اگر آپ آویں۔ اور ایک سال رہ کر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نہ کریں۔ تو دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے آپ کو ہرجانہ یا جرمانہ دیا جائے گا۔ اور اگر دو سو روپیہ ماہوار کو آپ اپنے شایان شان نہ سمجھیں۔ تو اپنے خرچ اوقات کا عوض یا ہماری وعدہ خلافی کا جرمانہ جو آپ اپنی شان کے لائق قرار دیں گے۔ ہم اس کو بشرط استطاعت قبول کریں گے"۔

("حیات احمد"۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۹)

صرف اتنا ہی نہیں۔ بلکہ شری پنڈت لیکھرام جی کو ایک مراسلہ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"اگر آپ سچ مچ ایسے ہی عزت دار ہیں۔ تو ہم آپ کی درخواست کو منظور کر لیتے ہیں۔ اور جہاں چاہو۔ چوبیس سو روپیہ جمع کرانے کو تیار ہیں"۔

("حیات احمد"۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۹)

کہاں چوبیس سو روپے جمع کرانے کے دعاوے اور کہاں [illegible]

"۱۰ ستمبر ۱۸۸۳ء کو تاکیدی طور پر سہ بارہ الہام ہوا۔ کہ بست و یک روپیہ آئے ہیں"۔

(وحی الہام)

شاید تین منٹ سے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہو گا۔ کہ ایک شخص وزیر سنگھ نامی بیمار وہاں آیا۔ اور اس نے آتے ہی ایک روپیہ نذر کیا۔ . . . . . وہ روپیہ اس سے لیا گیا۔ ڈاک خانہ میں ایک معتبر آدمی بھیجا گیا۔ اس خیال سے کہ شاید دوسری مجموعہ ذریعہ ڈاک خانہ پوری ہو۔ ڈاکخانہ کے منشی نے جو ایک ہندو ہے۔ جواب میں کہا۔ کہ "میرے پاس صرف ایک منی آرڈر پانچ روپیہ کا ہے جب روپیہ آئے گا۔ تو دوں گا"۔

اس خبر کے سننے سے حیرانی ہوئی۔ اور وہ اضطراب پیش آیا جو بیان نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ عاجز اسی تردد میں سر بزانو تھا۔ اور اس تفکر میں تھا۔ کہ پانچ اور ایک مل کر چھ ہوئے۔ اب اکیس کیونکر ہوں گے؟ یا الٰہی یہ کیا ہوا؟

("حیات احمد"۔ صفحہ ۷۰)

عجیب ماجرا ہے۔ کہاں تو آریہ سماجیوں کو بالصد روپیہ کا انعام دیا جاتا ہے۔ کہاں شری پنڈت لیکھرام جی شہید صادق کے لئے /۲۴۰۰ روپیہ جمع کرا دینے کا ارشاد ہوتا ہے۔ اور کہاں محض اکیس روپیہ کے لئے ایک نبی سر بزانو ہو رہا ہے۔ گویا اس پر کوئی بڑی بھاری آفت آ پڑی ہے۔ لیکن اس پر ہی بس نہیں حافظ حامد علی بیان کرتے ہیں کہ:۔

"بیگم صاحبہ بھوپال اور نواب صدیق حسن صاحب بھوپال کو جنہوں نے براہین کی اعانت و خریداری کا وعدہ کیا تھا۔ براہین کے تینوں حصے بھیجے گئے۔ تو انہوں نے پیکٹ تو وصول کر لیا۔ لیکن کھول کر دیکھ کر پھر دوبارہ نہایت بری طرح پیکٹ بنا کر بھیج دیا۔ اور کتاب پھٹ بھی گئی تھی۔ جب وہ واپس آئی۔ تو اس وقت حضرت اقدس اپنے مکان میں چہل قدمی کر رہے تھے۔ کتاب کی یہ حالت دیکھ کر کہ وہ پھٹی ہوئی ہے۔ اور نہایت بری طرح سے اسے خراب کیا گیا ہے۔ حضرت صاحب کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اور غصہ سے سرخ ہو گیا۔ آپ کے چہرہ کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ کے قلب میں ناراضگی کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے"۔

("حیات احمد"۔ صفحہ ۴۶)

دوستو! میرے ممدوح مرزا صاحب کا ایک قلیل رقم کے لئے اضطراب اور ساتھ ہی دس دس ہزار کے انعامات کا اعلان کرنا ایسی باتیں ہیں۔ جو کہ ایک موحد نبی کو نہیں۔ بلکہ ایک دنیا پرست کو بھی زیبا دیتی ہیں۔ اور ایک اشتہاری رئیس کی غیر قدرتی غریب نوازی کا مرقع ہیں۔ ایشور ہم کو ایسے غریب نوازوں سے بچائے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ مہیلا سمیلن دہلی کا اجلاس!

(آچاریا ودیاوتی جی سیٹھ بی اے کا صدارتی بھاشن)

بہنو اور ماتاؤ!

بھارت کی دیویوں کا ودشا اپنی سہیلیوں دربلتاؤں کے کارن اتنا ویاپک بن چکا ہے کہ دیش کا شاید ہی کوئی ودوان دار شنک تتھا دھنی مانی پرش ہوگا۔ جس نے اس سے کسی نہ کسی انگ کو سدھارنے کی چیشٹھا نہ کی ہو۔

ہمارے دیش میں اس سمے دیویاں بیرسٹر۔ پروفیسر راج کرمچاری۔ ڈاکٹر۔ ادھیاپکہ۔ ایڈیشکہ۔ دیش سیوکا تتھا انیہ انیہ کاریوں کے سمپادن میں لگنے لگی ہیں۔ اور یہی دیویاں سماچار پتروں میں آدرش سمفا پیہ تیار رہی ہیں۔ یہی ایسی اننّت کی ورودھنی نہیں ہوں۔ اور نہ ہی ان کے پرتی کوئی من میں ترسکار کا بھاو ہے۔ کنتو جب میں ایک طرف اپنی سمپتن بہنوں کو سیتما بھساری اوچیہ ڈگری دھارنی ہوتے ہوئے بھی رسوم ماد کارنی پراچین گورو نا شنی۔ ساکشات ولاسنا کی مورتی دیکھتی ہوں۔ اور ان کی کبھی نہ ترپت ہونے والی وشے ترشنا کو دیکھتی ہوں۔ اور دوسری طرف ساودھارن ورگ کی ناری جاتی اگنت جہان کشٹوں کا سمپورن چتر دیکھتی ہوں۔ تو میرے منہ سے نکل پڑتا ہے کہ "پربھو! تراہی تراہی اس ناری جاتی کو بچاؤ۔ بچاؤ"۔

ناری سدھار اندولن

اس میں سندیہ نہیں۔ کہ اس اندولن شکشا پراپت دیوی سیتا ساوتری کے آدرش کو پسند نہیں کرتی۔ وہ گرہستی کی چاردیواری کے تنگ دائرہ میں اپنا جیون ویتیت کرنا نہیں چاہتیں۔ اور اپنے جیون کی سمست آشاؤں اور آکانکشاؤں کو بھارتیہ سماج کے تنگ کہلانے والے آدرشوں کے اندر گرفتار ہوتے دیکھنا نہیں چاہتیں۔ اور ہمارے کچھ پاشچاتیہ آدرشوں والے سماج سدھارک بھی یہی چاہتے ہیں۔ اس لئے وہ کچھ اور بھی آگے بڑھ کر بھارتیہ سبھیتا اور سنسکرتی اور اس کے مولک سدھانتوں پر بھی کٹھارا گھات کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارے دیش میں مہیلا منڈل کے سدھار سمبندھ پرشن پر ایک بڑا بھاری سنگھرش مچ رہا ہے۔ اس سمے ہمارے سامنے دو پرکار کے آدرش دو بھن بھن راستے دکھائی پڑتے ہیں۔

دو راستے

وہ دو نوں مارگ یہی پراچین تتھا اروا چین آدرشوں کے سمبندھ ہیں۔ پہلا تتھا پشچمی سبھیتا اور سنسکرتی کا سنگھرش ہے۔ اس پر اس سمے وچار کرنا ہے۔ ... پاشچاتیہ سبھیتا اور سنسکرتی کا چتر ... دیکھئے تو وہ سیتا ساوتری۔ گارگی۔ میتری۔ ... پدمنی۔ للمنی بائی۔ میراں بائی ... [illegible]

فیشن پسند لوگوں کی بات کو جانے دیجئے۔ کنتو ادھیکانش بڑے بڑے ودوان اور پرتشٹھت سماج سدھارک بھی چاہتے ہیں۔ کہ لڑکیاں لڑکوں کے سمان ہی شکشا گرہن کریں۔ وہی ڈگریاں لے کر انہی کے سدرش ہو جائیں۔ اور وقات استریاں پرشوں کے ساتھ سوچھند بلیں جلیں۔ وہ آرتھک درشٹی سے سواولمبی رہیں۔ دفتروں اور کارخانوں میں۔ وکالت و ڈاکٹری کرنے تتھا سمست ویوسایہ اور بیوپاروں میں پرشوں کے سمان کاریہ کریں۔ انہیں راجنیتک ادھیکار پراپت ہوں۔ استری بھی پرشوں کی بھانتی وواہ بندھن وچھید کر دوسرے پتی سے وواہ کر سکے۔ اور اسے بھی پتی سمپتی رکھنے کا ادھیکار ہو۔ اس پرکار بھاونوں سے پریرت ہو کر سے قانون پاس کرانے کا یتن کیا جا رہا ہے۔

وہ تو ان کو انت کر کے دیش کی دشا کو سدھارنا چاہتے ہیں۔ پرنتو آج تو پشچمی سبھیتا کے آدرش نے ہم کو یہی سکھلایا ہے۔ اور ہمارے سماج سدھارکوں کے پریشرم کا یہی پرینام نکلا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ پشچم میں یہی کچھ ہے۔ اور کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ پشچم میں بہت سی اچھی بھی باتیں ہیں۔ پرنتو ہم نے سیکھا کیا ہے؟ یہی ان شبدوں میں مختصر طور پر دکھلانے کا پریتن کیا گیا ہے۔

اس اندولن کے سمبندھ میں دو پرکار کے مت پرچلت ہیں۔ ایک مت کا یہ کہنا ہے کہ یہ بھونچال اتنا بھینکر سدھ ہوگا۔ کہ کچھ سمے کے بعد سماجک شانتی کی رکھشا کرنا بڑا کٹھن ہو جائے گا۔ دامپتیہ جیون۔ گرہ ویوستھا۔ سداچار۔ ماترِ تو۔ سنتتو سیلو دھیلو سنتان والنساپیہ۔ دھارمک جیون۔ ایشور بھگتی اور آتم تیاگ آدی شبھ بھاوناؤں کا سمول ناش ہو کر شنخ سہر دیہ مہیلا منڈل کے اشروؤں سے انیکوں اسہیہ دکھوں سے سلگتا ہوا بھارتیہ سماج ایک دم دھک اٹھے گا۔

دوسرا راستہ

دوسرا راستہ یہ ہے کہ ناری اندولن دیو آدھی ... ایک پہان آشیر واد ہے ... ناری شکتی کے ... وکاس کے ... [illegible]

مکت ہو کر سوچھند ناری جاتی سنسار میں ایک ایسا سورگ دھرتی پر اپستھت کرے گی۔ جس کی سمتا ابھی تک سنسار نے نہیں دیکھی۔

آریہ سنسکرتی

ان دونوں متوں میں سے آریہ سنسکرتی کے پوشک ہم بھارتیوں کے ہردیوں میں پہلی متر ہی کے وچار اس سمے دبنا میں بھی ودیمان ہیں۔ سا بھی تو یوں کہنا چاہئے کہ آج سے ۲۵۔ ۳۰ ورش پورو تو اچھی طرح ودیمان تھے۔ دامپتیہ جیون۔ گرہ ویوستھا۔ ستیتو۔ سبھیا کلو سنتان والنسلیہ اور دھارمک جیون۔ تیاگ اور تپسیا میں ہماری ناری جاتی کی ادھستھا ویدک اب بھی پائی جاتی ہے۔ کنتو ماننا پڑے گا کہ آج ہمارے ہردیہ دربل ہو رہے ہیں۔ اور دوسرے مت کی چکا چوند ایسا پردہ ڈال رہی ہے کہ ہمارے پاؤں ڈگمگا رہے ہیں۔ اب یہی دیکھنا ہے کہ جن کے آدرش لے کر ہمارے پاؤں اکھڑ رہے ہیں۔ اس پاشچاتیہ دیش کے سماج سدھارک کس اور منہ کر کے چل رہے ہیں؟ اور پکار پکار کر کیا گھوشنا کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ یہ بات بڑی بھینکر ہے کہ اور لوگ سنسار میں پروٹسٹنٹ ناری کا ہردیہ استری سلبھ بھاوؤں کو کھو رہا ہے۔ دیا۔ پریم۔ ممتا۔ سہانوبھوتی اور سیوا آدی ناری اچت سورگیہ گن۔ جن سے سماج وادھکا سنچن ہوتا ہے۔ دھیرے دھیرے لپت ہو رہے ہیں۔ پرتی سپردھا میں اگمت شکشک ناری ہردیہ سے نکلی ہوئی آگنی سے یورپ کا جن سمودایہ کھنڈ بدھ ہو اٹھا ہے۔ پشچم کی ناریاں پرش اچت کاریوں کے سمپادن کی دھن میں پاگل ہو رہی ہیں۔ اور ان گنوں کو سنبھلنا پورا روک گرہن کرنے کے پرینام سوروپ ان میں سے استری اچت کومل بھاوؤں کی دھارا سنشک ہو گئی ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ استری پرش دونوں بھن ہیں۔ ان کے سوبھاو۔ ان کی شکتی۔ ان کی کاریہ کشمتا بھی بھن ہے۔ ... ان کی شکشا۔ ان کے کاریہ شیتر ... ادھیکار بھی بھن بھن پرکار کے ہونے چاہئیں۔ ... کام کرتے ہیں۔ جنہیں کیول ...

پرش ہی کر سکتے ہیں۔ اپنا اپنا کرتویہ پالنے کے لئے استری اور پرش دونوں ہی کو پرکرتی دیوی کی طرف سے نیسرگک ادھیکار پراپت ہیں۔ اداہرن ارتھ۔ سنتان اتپن کرنا۔ اور اس کا بھرن پوشن اور شکشن کا ادھیکار کیول استریوں کا ہی ہے۔ یہ کام کیول استریاں ہی کر سکتی ہیں۔ پرش نہیں۔ پرنتو بہت بھاری بوجھ اٹھانے کا کاریہ پرش ہی کر سکتے ہیں۔ استریاں نہیں۔ اسی پرکار کے مت کو آج سے بہت سمے پورو رسکن نے بھی اپنی پرسدھ "سیسیم اینڈ للیز" میں بڑی اتمتا سے پرکٹ کیا ہے۔ اور لوگک کرانتی سے اتپن ہونے والا تتھا استری پرشوں میں پارسپرک پرتیوگتا کے اتپن ہونے کے کارن اتپنن ہوئے اپنی پرشنوں پر بڑی ہی گمبھیرتا سے اور سنسار کے سامنے جہاں سٹوارٹ مل نے بھی اپنی پستک "استریوں کی پرادھینتا" میں وچار کیا ہے۔ بہت دور جانے کی آوشیکتا نہیں۔ ۱۹۱۲ء میں آج سے بیس ورش پورو شریمتی ایلن کی سیکنڈ پتنیا کی پرکھم پروفیسر پرفیسر نے اپنی پرسدھ پستک:—

"Renaissance of mother hood"

(ماترِ تو کا پنر ادھار) میں بھی بڑے مہتو پورن شبدوں میں کہا ہے کہ:—

"جیسے سوریہ اور سمندر کے گن انگاد ہیں۔ اور ان کی مہتا کا انو بھو کرنا ہمارے لئے سوابھاوک ہے۔ اسی پرکار ماترِ تو کے گن بھی انگاد ہیں۔ اور اس کی مہتا کا انو بھو کرنا بھی ہمارے لئے سوابھاوک ہے۔ ماترِ تو کی مہتا جیسے سپارٹا اور روما کے اتہاس کے سمے تھی۔ ویسی ہی آج سے کچھ سمے پورو تک رہی ہے۔ استریوں میں سیوا بھاو کے انکر بالیہ کال سے ہی ہوتے ہیں۔ ایک چھوٹی لڑکی اپنی گڑیوں کو وہ پیار دیتی ہے۔ وہ لاڈ کرنے کی کشمتا رکھتی ہے۔ جو پرتیک ماتا اپنی سنتان کے لئے رکھتی ہے۔ روگی پریچریا میں جس پرکار استریاں لگ سکتی ہیں۔ پرش نہیں لگ سکتے۔ ماتری شکتی کو اتپت کرنے سے ہی گھر میں سوندریہ اور سکھ کا راجیہ ہوگا جس سے سنتان کے لئے نیکی سمپورن گنوں کے وکاس ہونے کا پورا اوسر ملے گا۔ اور نہ صرف کا کلیان ہوگا۔ اسی ماترِ تو کے گن گانے سے ماتا اپنی وہ شکتی بھی جانی جہاں اپنے بچے کے سکھ میں رہے گی۔ وہاں اناتھ بالکوں کے لئے اس کے ہردیہ میں استھان ہوگا۔ ...... انتا ہی نہیں جرمنی کی ورتمان ... سمپورن ... ہی ... پرتیک سیویکا ...

(باقی دیکھو صفحہ ۱۲)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کچھ سمے سے آریہ سماج نے ودیشوں میں پرچار آرمبھ کیا ہے۔ اور جہاں کہیں ہندو جا کر آباد ہو گئے۔ وہاں آریہ سماج کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ آریہ پرشوں نے جہاں کہیں قدم رکھا۔ ہندو جاتی۔ ہندو سبھیتا اور ہندو سنسکرتی کی رکھشا کی ہے۔ اور ہندو جاتی کو عیسائیوں کا نوالہ بننے سے بچایا ہے۔ اس سمے جتنے بھی آپنویش ہیں۔ مالٹا۔ افریقہ۔ مصر۔ فرانس۔ انگلینڈ راجیہ کے ادھین ہیں۔ وہاں آریہ سماج کا تھوڑا بہت کام ہو رہا ہے۔ اور وہاں کے آریہ بھائیوں نے ہی اپنی شکتی سے وہاں ویدک دھرم پھیلانے کا پریاپت پریتن کیا ہے۔ جو اپدیشک ودیشوں میں گئے۔ انہوں نے بھی اس کاریہ میں سہائتا دی۔ اور سماجوں کو پشٹ کیا ہے۔ پرنتو واستو میں آریہ سماج کی سپھلتا اور کاریہ آرمبھ کرنے کا شریہ ان آریہ سجنوں کو ہے۔ جنہوں نے ودیش کو چھوڑ کر ودیشوں میں رہ کر آریہ سماج کے لیے انیکوں کشٹ سہن کر کے پرچار کیا ہے۔ ودیشوں میں کسی اپدیشک کو کشٹ اٹھانا نہیں پڑا۔ کیونکہ پرواسی بھارتیوں نے پہلے سے ہی کاریہ کھیتر تیار کر رکھا تھا۔ وہاں وہاں اپدیشکوں کے پرچار کا پربندھ انہوں نے کر دیا۔ اپدیشکوں کے پرچار سے وہاں کے بھائیوں کو اچھا پرابت ہوئی۔ اور ان کا اتساہ بھی بڑھا۔ غیر قوموں میں پرچار کرنے سے سماجک لوگوں کا سمان بھی بڑھ گیا۔ پرنتو یہ ستیہ ہے کہ ودیشوں میں آریہ سماج کا پرچار لگنی کے برابر ہے۔ اداہرن کے طور پر برہما دیش میں رجواب تک بھارت ورش کا ایک پرانت ہے۔ اور ایا نئی سکیم کے انوسار بھارت سے جدا کیا جائے گا۔ ایک درجن سے ادھک آریہ سماجیں ہیں۔ وشال مندر ہیں۔ سنستھائیں بھی ہیں۔ پرنتو یہ سب کچھ پنجاب تتھا سنیکت پرانت نواسیوں کے لیے ہیں۔ ابھی تک کوئی برہمی آریہ سماج میں داخل نہیں ہوا۔ کارن یہ کہ آریہ سماج نے کبھی کوئی ویاکھیان برہمی بھاشا میں نہیں کروایا۔ بہت سے آریہ بھائی برہمی بھاشا جانتے ہیں۔ پرنتو جہاں تک میرا گیان ہے۔ منتری پنڈت ... لال جی ... کے اتیرکت آج تک کسی نے برہمی بھاشا میں پرچار نہیں کیا۔ ... ویاکھیان دیے۔ ... [illegible]

ودیش میں ویدک دھرم کا پرچار!

(از شری تھنہ جیمنی جی ویدک مشنری)

کر آریہ سماج کی سنگٹھن میں آ ملے۔ برہمی لوگ بودھ دھرم کے انویائی ہیں۔ ان کی بھاشا اور سنسکرتی ہماری بھاشا اور سنسکرتی سے ملتی جلتی ہے۔ ان کے رواج ہم سے ملتے ہیں۔ برہمی بھائی ہمارے سدھانتوں کی بڑائی کو مانتے ہیں۔ پرنتو انہیں ویدک دھرمی بنانے کے لیے سادھن نہیں برتے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ یدی آج پنجابی بھائی و سنیکت پرانت کے رہنے والے بھائی برہما سے چلے آئیں۔ تو وہاں پر آریہ سماج کا چنہ بھی نہ رہیگا۔ برہمی لوگوں کو تو جانے دیجیے۔ برہما میں ہمارے سینکڑوں گجراتی اور مدراسی بھائی آباد ہیں۔ آریہ سماج نے ان میں بھی کوئی پرچار نہیں کیا۔ اداہرن کے طور پر آریہ سماج رنگون میں شاید ہی کوئی مدراسی۔ سندھی۔ اتھوا بنگالی بھائی سبھاسد ہو۔ ایک دو گجراتی بھائی اوشیہ تھے۔ مانڈلے میں پہلے ایک گجراتی بھائی سماجک تھا۔ جہاں تک میرا گیان ہے۔ اب کوئی نہیں۔ ایسی ہی دوسری سماجوں کی اوستھا ہے۔

یہ لیکھ کسی کھنڈن کے بھاو سے نہیں لکھا گیا۔ پرتیت آریہ بھائیوں کا دھیان اس اور کھینچنے کے بھاو سے۔ تاکہ ہم اس کمی کو دور کرنے کا یتن کریں۔ اور آریہ بھائی انوبھو کریں۔ کہ ودیشوں میں ہمیں کام کرنے کی کتنی آوشیکتا ہے۔ واستو میں ہمیں بہت کچھ کرنا ہے۔ عیسائیوں نے برہما کی ۴۲ بھاشاؤں میں بائبل کا انوواد کر کے اپنا پرچار آرمبھ کیا ہے اور بہت سے برہمی بھائیوں کو عیسائی بنا لیا ہے۔ پرنتو آریہ سماج نے کسی آریہ گرنتھ کا برہمی کسی بھاشا میں انوواد نہیں کیا۔ نہ ہی کسی برہمی کو آریہ بنایا ہے۔ برہما میں پنجابیوں کی سنکھیا دیکھنے یوگیہ ہے۔ پنجابیوں کی گنتی دن پرتی دن برہما میں گھٹ رہی ہے۔ وہاں ادھک پنجابی کربیاری تھے۔ جب میں پہلی بار برہما میں گیا۔ تو ۱۸ پنجابی ڈاکٹر ہسپتالوں میں کام کرتے تھے۔ پرنتو جب ۱۹۳۳ء میں میں وہاں گیا۔ تو ۹ - ۱۰ ورشوں میں ۲۰۰ کم ہو گئے۔ جو پنشن پا کر چلے گئے ... اب برہمی ڈاکٹر رکھے جاتے ہیں۔ ... [illegible]

(ملازم) کم ہوتے جاتے ہیں۔ آریہ سماج کا زور گھٹتا جا رہا ہے۔ کرمچاریوں کے اتیرکت وہاں دکاندار اور بیوپاری ہیں۔ سادھارن دکانداروں کی سنکھیا وہاں اب گھٹ رہی ہے۔ ان کا گزارا کٹھن ہو رہا ہے۔ جب سرکار نے برہما کو بھارت سے پرتھک کر دیا۔ تو بھاوی اوستھا ورتمان اوستھا سے بھی بری ہو جائے گی۔ برہمی لوگ بھی اب یہ سمجھنے لگے ہیں۔ کہ ہندوستانی (بھارت واسی) ان کی اُنّتی کے پتھ میں روڑا ہیں۔ اتّ ایو اب وہ بھارت نواسیوں سے اچھا برتاؤ نہیں کرتے۔ ورتمان آرتھک سنکٹ کے کارن بیوپاریوں کی اوستھا اور بھی شوچنیہ ہے۔ ان سب باتوں پر وچار کرکے میری سمتی یہ ہے۔ کہ برہما میں آریہ سماج کا بھوشیہ آشاجنک نہیں ہے۔ یدی آریہ سماج نے وہاں برہمی بھائیوں میں کچھ کاریہ کیا ہوتا۔ اور ویدک دھرم کا مہتو انہیں درشایا ہوتا۔ تو آریہ سماج برہما میں خوب پھولا پھلا ہوتا۔ پنڈت ستیہ پال جی سناتک گورو کل نے وہاں تین ورش ٹھہر کر برہمی بھاشا کو سیکھ لیا تھا۔ اور آشا یہ تھی۔ کہ وہاں پر وہ برہمی لوگوں میں ویدک دھرم کا پرچار کریں گے۔ پرنتو نہ جانے انہیں کیا کٹھنائی درپیش آئی۔ کہ انہیں بھارت لوٹ آنا پڑا۔ اور اس پرکار آریوں کی آشا پوری نہ ہوئی۔ اور ان کا پرشرم بھی یوں ہی گیا۔

اس لیے ستیہ تو یہ ہے کہ برہما میں پنجابی آریہ سماج ہے۔ یا کہیں کہیں سنیکت پرانتیہ آریہ سماج ہے۔ اور جن حالات کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ ان سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ کچھ کال پرینت جب پنجابی یا سنیکت پرانت کے آریہ بھائی برہما میں کم ہو جائیں گے۔ (اور آہستہ آہستہ یہ کمی بڑھتی جائے گی)۔ تو انت میں پرنام یہ ہوگا۔ کہ برہما میں آریہ سماج کا نام اتہاس میں ہی رہ جائے گا۔ اتّ ایو اس بات کی آوشیکتا ہے۔ کہ سارودیشک سبھا ایک ایسا اپدیشک وہاں بھیجے۔ جو کہ وہاں قیام کر کے پہلے برہمی بھاشا سیکھے۔ اور بعد ازاں آریہ سماج کا پرچار برہمی بھائیوں میں کرے۔ اپدیشک کا ... برہمی سماجیں ... [illegible]

برہمی بھائی بھی مہرشی دیانند کے بھگت بن کر ویدک دھرم کی سنگٹھن میں آ جاویں گے۔

سیام دیش کو اب لیتے ہیں۔ وہاں کا راج بودھ دھرم کا انویائی ہے۔ اور وہاں پر بودھ دھرم ہی راجیہ دھرم ہے۔ کچھ بھارتیوں نے وہاں آریہ سماج بنا لیا ہے۔ وہاں جو پنجابی گئے ہیں۔ وہ پرایہ سکھ ہی ہیں۔ انہوں نے وہاں اپنے گوردوارے بنا لیے ہیں۔ آریہ سماج کے سہایتا کرنے کا شریہ سنیکت پرانت کے آریہ بھائیوں کو ہے۔ جو وہاں جا کر بسے ہیں۔ وہ ادھک تر بلیا۔ فیض آباد۔ گورکھپور اور اعظم گڑھ کے رہنے والے ہیں۔ کچھ بھائی اڑیسہ کے بھی ہیں۔ یہ بھائی دربان کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے پرشرم سے آریہ سماج کا مندر بھی بنا لیا ہے۔ پرنتو سیام دیش میں بھی آریہ سماج کی بنیاد پکی نہیں۔ کارن یہ ہیں:۔

۱۔ سیامی بھائیوں میں تو کوئی کام نہیں ہوا۔ اور کوئی سیامی بھائی آریہ سماج میں داخل نہیں ہوا۔

۲۔ دربان شری دن بدن گھٹ رہی ہے۔ نئے بھائی بھارت سے پابندیوں کے کارن جاتے نہیں۔ سیامی بھائیوں کے آریہ سماج میں نہ آنے کا کارن یہ بھی ہے۔ کہ آریہ سماج نے اپنا ساہتیہ سیامی بھاشا میں پرکاشت نہیں کرایا۔ پرنام یہ ہے۔ کہ سیامی بھائی ویدک دھرم سے بے خبر ہیں۔ یہاں چہار الیہ کے پستکالیہ میں سنسکرت میں گرنتھ ملتے ہیں۔ سیام کی سبھیتا اور سنسکرتی بھارت سے ملتی جلتی ہے۔ ان کے دل میں انکت ہے۔ وہ شیگھر ہی ویدک دھرم کو گرہن کر سکتے ہیں۔ کنتو اس کے لیے بھی آوشیک ہے۔ کہ کوئی بھائی سمپورن روپ سے وہاں نواس کرے سیامی بھاشا سیکھ کر آریہ سماج کا پرچار کرے۔ انیتھا جب وہ دربان بھائی اپنا کاریہ سماپت کر کے بھارت میں لوٹ آئیں گے۔ تو وہاں سماج کا خاتمہ ہو جائے گا۔

وہ بھائی ادھک تر بال بچوں کو ساتھ نہیں رکھتے۔ پرتی تیسرے ورش وہ بھارت میں آ کر بال بچوں سے مل جاتے ہیں۔ یہی اوستھا سنگاپور اور ملایا کی ہے۔ جاوا۔ بالی۔ بورنیو۔ فلپائن۔ چین اور جاپان آدی دیشوں میں کچھ بھی آریہ سماج کا پرچار ہوا ہے۔ سماٹرا میں بہت سا دھارن آریہ سماج ہے۔ پرنتو وہ بھی اپدیشک کے نہ ملنے کے کارن شتھل اوستھا میں ہی ہے۔ اس کے کچھ پنجابی دکاندار ہی ممبر ہیں۔

پرکاش ... اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ اُپ سبھا ضلع کرنال کی کارگزاری کی سالانہ رپورٹ

(از شری بنوار بلال جی منتری آریہ اُپ سبھا کرنال)

ضلع کرنال کی آریہ سماجوں کو ضلع کرنال اور اُس کے متصلہ اضلاع اور علاقوں میں بذریعہ قائمی آریہ اُپ سبھا ویدک دھرم پرچار کا شوق مُدت سے ہو رہا ہے۔ پہلے پہل ۱۹۰۴ء میں اس ضلع میں ایک آریہ اُپ سبھا قائم کی گئی تھی۔ جو بہت کامیابی کے ساتھ بیس سال تک برابر کام کرتی رہی۔ جس کی وجہ سے پچاس آریہ سماجیں اس ضلع میں اور تین آریہ سماجیں متصلہ اضلاع اور علاقہ جات۔ پٹیالہ دہلی۔ روہتک۔ اور ریاست جیند وغیرہ میں قائم ہو گئی تھی۔ اور تقریباً ہر ایک گرام میں کافی پرچار ہونے سے ایک کثیر تعداد آریہ سماجک خیالات کے آدمیوں کی پیدا ہو گئی تھی۔ کئی بڑے بڑے آریہ سماجک حلقوں کے گراموں از قسمات الوپور۔ بلہ۔ بیٹیڈو۔ باتی اور سنانہ وغیرہ میں بڑے بڑے عظیم الشان جلسے بھی ہوتے جن میں گرد و نواح کے دیہات سے ۸۰۰ بلکہ ۱۵ ہزار تک لوگوں کی حاضری میں بخوبی پرچار ہُوا۔ اور ہر سال ۳-۴ بلکہ ۵ ہزار روپیہ وید پرچار کے لئے جلسوں اور سنسکاروں پر جمع ہو جاتا تھا۔ اور ضلع کے گرموں میں ہر سال ہزار ہا ویدک سنسکار ہونے کا رواج بھی ہو گیا تھا۔ مگر بدقسمتی سے ۱۹۲۵ء میں کارکنوں کی کمی اور دیگر وجوہات سے آریہ اُپ سبھا کا کام بند کرنا پڑا۔ جس کا پرنام یہ ہُوا۔ کہ تھوڑے عرصہ میں پچھلا بہت سا کام شتھل ہو گیا۔

ضلع ہذا میں ویدک دھرم پرچار کی سخت ضرورت کو محسوس کر کے آریہ سماج کرنال کے گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر بیرونجات کی آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کی کمیٹی سے ۲۱ جنوری ۱۹۳۵ء کو پھر اُس اُپ سبھا کو پنرجیوت کرنے کا پرستاؤ سوامی ستنترا نند جی کی حاضری میں پاس کیا گیا۔ جس میں یہ صاف طور پر درج کیا گیا تھا کہ یہ اُپ سبھا شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نردھارت نیموں کو سویکار کر کے قائم کی گئی ہے۔ اور ہمیشہ اُن کے انکول عمل کیا جاوے گا۔ اس پرستاؤ کی ایک نقل یکم فروری ۱۹۳۴ء کو شرومنی سبھا کے دفتر میں بھیج کر پرارتھنا کی گئی تھی۔ کہ نیم انکول اس کی سویکرتی فوراً بھیجدیں تاکہ پرچار کا پروگرام اور اُپدیشکوں کا انتظام کر کے بہت جلد کام شروع کیا جاوے۔

عارضی طور پر آریہ اُپ سبھا کو جیوت رکھنے کے لئے اُس کے ماتحت ایک بھجنیک اور ایک ہارمونیم والا راگی عارضی طور پر مقرر کر کے کام شروع کیا گیا۔ جنہوں نے ضلع ہذا اور متصلہ علاقہ جات میں بڑے بڑے گراموں میں پرچار کیا۔ اور کئی وواہ سنسکاروں میلوں اور جلسوں پر بھی کام کیا۔ اس سال کے اندر سوامی بید مترک جی نے آنریری طور پر صرف بھوجن اور کرایہ لے کر بڑی لگن۔ پرشارتھ اور اُتساہ سے انتھک کام کیا۔ جس کا پھل بہت لابھ دائک اور سنتوش جنک ہُوا بہت سی بند ہونی ہوئی آریہ سماجوں کو بھی پنرجیوت کیا گیا۔ جس کی رپورٹ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

گرام پرچار - ۹۲ بڑے بڑے گراموں میں پرچار کیا۔ اور تقریباً ۴ ہزار منشیوں کو اُپدیش سنایا گیا۔

قصبوں میں پرچار - پندرہ بڑے بڑے قصبوں اور شہروں میں پرچار کیا۔

سالانہ جلسے - کرنال۔ پانی پت۔ کیتھل۔ شاہ آباد پٹیالہ۔ جیند۔ رائے پور اور رام منڈی کے سالانہ جلسوں میں کام کیا۔

میلہ جات - پہلگو۔ لاڈوہ۔ رادور اور ہلار کے میلوں پر پرچار کیا۔

نئی آریہ سماجیں - جسلانہ۔ پاڈہا۔ ٹوہلہ۔ بھور نک کہانگہ۔ لوبکہ اور اگرا کھیڑی میں گرام آریہ سماجیں قائم کیں۔

وواہ سنسکار - اس کے علاوہ دس شادیوں میں شامل ہو کر پرچار کیا

آمدنی و خرچ - اس سال عام لوگوں سے صرف بھوجن اور کرایہ کے لئے معمولی خرچ لیا گیا۔ کبھی سماج کے جلسہ کا دھن یا خاص چندہ لینے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اس طرح سے ۲۶۹/۱۲/۹ آمدنی ہوئی اور ۳/ ۲۶۹/۸ خرچ ہُوا۔

نوٹ - ابھی تک کسی اُپدیشک کو مقرر نہیں کیا جا سکا۔ اگر ان کے ہمراہ کوئی لائق اپدیشک بھیجا جاتا۔ تو کافی پرچار اور زیادہ اچھا پرنام حاصل ہوتا۔

انتم وچار -

کسی تجربہ کار اور بدھی مان پُرش کا قول ہے کہ۔ "Division of work is a best principle as it spares time and money and completes the work very easily and amicably. "

جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کام کو تقسیم کر کے مختلف آدمیوں کے سپرد کرنے سے بہت سا وقت اور روپیہ بچ سکتا ہے۔ اور کام بھی بڑی آسانی اور خوش اسلوبی سے مکمل طور پر پورن ہو جاتا ہے۔"

اگر گورنمنٹ کے اصول کے مطابق وید پرچار کا کام ہر ایک ضلع کی آریہ سماجوں میں حسب لیاقت تقسیم کیا جاوے۔ تو بہت خوش اسلوبی سے ہو سکتا ہے۔ "پرکاش" اخبار میں بہت سے مضامین گرام پرچار کے فوائد پر آریہ سماج کے بہت سے وچارشیل سجن مہانو بھاؤوں کی طرف سے نکل رہے ہیں۔ مگر اُن میں کوئی ایسی سکیم تیار کر کے پیش نہیں کی گئی۔ جس پر عمل کر کے کام شروع کیا جاوے۔ اس کا اصل صرف آریہ سماج کرنال نے ہی سب سے پہلے بہت سے وچار کے بعد یہی نکالا ہے کہ ہر ایک ضلع میں یوگیہ پرشوں کی آریہ اُپ سبھا یا منڈل بنا کر پرچار کا کام اُن کے سپرد کر دیا جاوے اس سکیم پر ۲۰ سال تک عمل کرنے سے بہت کچھ کامیابی اور لابھ حاصل ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ بالا مضمون اور رپورٹ سے ظاہر ہے۔ اس کی بابت ہم نے ایک مفصل سکیم تیار کی ہے۔ جو عنقریب شائع کی جاوے گی۔

آریہ سماج لُدھیانہ کے سماچار:-

(۱) یکم جنوری کو مسمات شانتی کو اُس کے پتی تلسی رام کی درخواست پر شدھ کیا گیا۔ دیوی کو پہلے دوبارہ یون جاتی سے کھان پان بیوہار رکھنے کے لئے درڑھتا دھارن کے لئے اپدیش اور گائتری کا جاپ کروایا گیا۔

(۲) ۶ جنوری کو سماج مندر میں لالہ ٹھاکر داس بان پرستھی بلدور نواسی حال پر بند ھک گورو کل کورو کھشیتر کا پربھاوشالی ویاکھیان ہُوا۔

(۳) ۱۳ جنوری کو سماج مندر میں سائیکال کے سمیہ لوہڑی تیوہار پر یگیہ کیا گیا۔ منتری نے پرارتھنا کرائی۔ ریوڑیاں تقسیم کی گئیں۔

(۴) ۲۶ جنوری کو تمام دن سکول ہال میں اور ۲۷ جنوری کو آریہ سماج میں بورڈنگ آریہ کمار سبھا کا سالانہ جلسہ کماروں نے منایا۔ کماروں کا اُتساہ جلسہ کی رونق قابل تعریف ہیں۔

[illegible]

"شردھانند دل" کی پریکشائیں

آریہ سجنوں کو یہ جان کر پرسنتا ہو گی۔ کہ شردھانند دل" کی "آریہ رتن" پریکشا کا شُلک دو روپیہ کی بجائے ایک روپیہ کر دیا گیا ہے۔ تاکہ سروسادھارن میں اس آدرش پریکشا کا پرچار ہو۔ "سدھانت رتن" "پریکشا کا شلک دو روپیہ ہی ہے۔ پریکشاؤں کا شلک بیساکھ پورنما تک بھیج دینا چاہیے۔ کم سے کم تین پریکشارتھی ہونے پر پریکشا کیندر سقابت ہو گا۔ نیاولی و پاٹھ ودھی پراپت کرنے کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجئے۔ باقی باتیں جوابی کارڈ بھیج کر معلوم کرتے ہیں۔ بہتر۔ الیشور دت میدھارتھی پردھان منتری

ضروری نویدن

جن خریداروں کو ۳ فروری ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں اطلاعی چٹیں بھیجی گئی ہیں۔ ان کی خدمت میں مزید عرض ہے۔ کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۴ فروری ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں۔ ورنہ مجبوراً ۱۵ فروری ۱۹۳۵ء کو پرچہ بذریعہ وی۔پی ارسال کیا جائیگا۔ اس صورت میں اُنہیں تین آنہ وی۔پی کا خرچہ زائد برداشت کرنا پڑے گا۔ جو اصحاب کسی وجہ سے وی۔پی نہ منگوانا چاہیں۔ وہ ۱۴ فروری ۱۹۳۵ء تک ضرور دفتر میں اطلاع پہنچا دیں۔ تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے۔ بعض اصحاب کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی۔پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے۔ موصول ہوتا ہے جس سے دفتر کا وی۔پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ اس خرچ سے بچنے کے لئے پھر تاکید اً عرض کی جاتی ہے۔ کہ چندہ ہر صورت ۱۴ فروری ۱۹۳۵ء تک دفتر "پرکاش" میں پہنچا دیں۔

ضرورت!

اگر آپ ورکنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے منیجروں۔ ٹیچری پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے دیگر اشتہارات کے لئے "پرکاش"

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بقیہ مضمون "آریہ مہیلا سمیلن دہلی کا اجلاس" صفحہ ۱۰

منہ پر ہٹلر کا نام چڑھا ہوا ہے۔ وہ سبھی کا آدرش بن رہا ہے۔ اسی ہٹلر کی گورنمنٹ اس بات پر زور دے رہی ہے۔ کہ جرمنی کے نوجوان اور نوجوانیاں اودواہت نہ رہنے پاویں۔ وواہ کرنے والے نوجوانوں اور نوجوانیوں کو سامان خریدنے کے لئے سرکار رن دیتی ہے۔ جہازی بیوپار سمبندھی کمپنیوں اور اسپات کے کارخانوں میں کام کرنے والی دیویوں کو شادی کے سمے اچھی رقم پرسکار میں دی جاتی ہے +

۳۔ ورش کی جرمن مہیلا کو نوکری سے پرتھک کر دیا جاتا ہے۔ اور اس بات پر بھی زور دیا جا رہا ہے کہ جس کا وواہ ہو چکا ہے۔ ان کو کشتیز میں نوکریاں نہ ملیں۔ جس کی قدر انہیں ہی نہیں ہے۔ انہوں اچھی سنتان اتپن کرنے پر پرسکار بھی دیئے جاتے ہیں۔ اس پرکار دیش میں سنتان کی اتپتی کے لئے پرچار کیا جا رہا ہے۔ بالکوں کی شکھشا پر دھیان دینے کے لئے دودھ پلانے والی ماتاؤں کا سہیوگ کیا جا رہا ہے۔ تھکا دینے والے کام سے دیویوں کو ودیسا نیک سمبندھ سے پرتھک رکھ کر دیش اور جاتی کو اتم سنتان ارپن کرنے کے سنبندھ کام میں پرورت کرایا جا رہا ہے۔ کیونکہ وہاں کے اگر گنیہ لوگ اس بات کا سپشٹ انوبھو کر رہے ہیں۔ کہ جرمن دیویوں کی شارپرک مانسک اور آتمک اُنتی سے ہی جرمن جاتی کی واستوک اُنتی قائم رہ سکتی ہے ÷

جرمنی میں گوروکل شکھشا پرنالی سے پریم

اتنا ہی نہیں۔ ہٹلر نے تو جرمنی میں شکھشا کے سوروپ کو بھی بدلا ہے۔ ابھی جرمنی ہی کے "ماڈرن ریویو" میں ورتمان جرمن شکھشا پرنالی پر جی۔ ایس۔ کھیر۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کا ایک لیکھ ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ جاتیہ گورو اور دیش بھگتی کا بھاو وہاں کے بچوں میں کس پرکار بھرا جا رہا ہے۔ پرنتیک چیز جو بھی جرمنی کی اپنی ہو۔ اس سے ہی پریم کرنا سکھلا کر جنم بھومی کے پرتی پریم کا پاٹھ پڑھایا جا رہا ہے۔ کہانیوں۔ گیت وادیہ۔ چتر کلا۔ ساہتیہ۔ اتہاس۔ درشن سنگیت شلپ کلا آدی سمپورن وشیوں میں سنسکرتی کی رکھشا اور اُنتی پر وشیش دھیان دیا جا رہا ہے کہ کہیں وہ اپنا استیتو کھو نہ بیٹھیں۔ جرمنی میں برلن سے ۲۰ میل کی دوری پر گاؤں میں درشن شکھشالیہ ہیں۔ جہاں پر بہت کچھ گوروکل شکھشا پرنالی کے انوسار شکھشا دی جا رہی ہے۔ بچے سادہ ڈھنگ سے رہتے ہیں۔ غریب امیر سب ایک سمان کپڑے پہنتے۔ ایک ہی کھانا کھاتے اور ایک ہی پرکار کے نیم پالن کرتے ہیں۔

جرمنی میں لڑکیوں کی شکھشا لڑکوں سے بالکل بھن ہے۔ وہاں پر لڑکے لڑکیوں کو ایک ساتھ نہیں پڑھایا جاتا۔ لڑکیوں کی شکھشا کا لکھش انہیں اُتم ماتا تتھا آدرش گرہنی بنانا ہے۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ادھیکاروں کے لئے لڑنے والی استریاں نہیں چاہئیں۔ گرہ وگیان گرہ پربندھ۔ للت کلائیں۔ دھارمک شکھشا۔ شیشو پالن اور کنڈر گارٹن آدی وشیوں کو وہاں مکھیہ ستھان دیا جا رہا ہے۔ کہنے کا تاتپریہ ہے کہ استریوں کو ماتری توکی اور لے جانے کا زبردست پریتن ہو رہا ہے۔ کیونکہ بھارتیہ سبھیتا وہاں پر کریاتمک روپ سے پالن کیا جا رہا ہے۔ اس لئے سنسار کے انیہ دیشوں میں اور خاص کر بھارت ورش میں اس ہی اندولن کی پرگتی کو دیکھتے ہوئے یہ نشچے ہے۔ کہ بدیشی دیش کی ادھیکاری کے انوسار سار وجنک راشٹریہ اور انتر راشٹریہ باتوں میں استری اور پرش کندھے سے کندھا ملا کر چلیں گے۔ لیکن ہم سب کچھ ہوتے ہوئے بھی مانو سماج کے ہت کے لئے استریوں کا مکھیہ کاریہ کھشیتر پریوار اور گھر ہی بنانا پڑے گا۔ اُچیہ سے اُچیہ شکھشا پراپت دیویاں بھی اپنے کاریہ کھشیتر کی پریوارک اور گرہست کی ذمہ داریوں کی ذرا بھی اوہیلنا نہیں کر سکتیں۔ استری اور پرش دونوں سماج کے آوشیک انگ ہیں۔ کوئی کسی سے چھوٹا بڑا نہیں۔ وہ تو ایک دوسرے سے مل کر ہی پورنتا کی اور اگرسر ہوتے ہیں۔ اس دشا میں ادھیکاروں کا جھگڑا کیسے؟ بدی دونوں ہی مل کر اپنے گھر اور پریواروں کے اُنتی کو سچار روپ میں سنبھال لیں۔ تو وہ بھارتیہ گھروں میں سورگیہ سکھ اور شانتی کا راجیہ کل ہی ہو جائے۔ اور سمست ادھیکار اور کرتویوں کا بدھ سمبندھ ایک دم شانت ہو کر بھارتیہ وسندھرا پر امرت کی ورشا ہو سکتی ہے ÷

شکھشا کے کھشیتر میں پریورتن کی آوشیکتا

یہ نہیں سمجھو ہے۔ جب استریوں کی شارپرک۔ مانسک اور آتمک شکتی کے وکاش کا پورن رہائے کیا جائے۔ سب سے پہلے ... اور بچیوں کو جو شکھشا

آریہ سماج کرنال کے سالانہ جلسہ کی مجمل کارروائی

اس جلسہ کی تاریخیں ۲۸۔ ۲۹ اور ۳۰ دسمبر ۱۹۳۴ء مقرر تھیں۔ ڈاکٹر لال چند جی منڈل اُپدیشک کے پرشار تھ سے اس جلسہ پر پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت بریالو جی۔ پنڈت رام دت جی اُپدیشک۔ پنڈت بھیم سین جی جائنٹ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پنڈت سوم دت جی مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل کورو کشیتر پدھارے تھے۔ جن کے ویاکھیان ہر دو روز انند پوروک ہوتے رہے۔ ۲۸ دسمبر کو نگر کیرتن حسب دستور سابق کامیابی کے ساتھ ہوا۔ جس میں شردھانند اناتھ آشرم کرنال کا بینڈ باجا۔ پنڈت سالگ رام جی بھجنیک۔ سوامی بدھ پرکاش جی بھجنیک آریہ اُپ سبھا کرنال اور مہاشہ ملکھان سنگھ کی تین بھجن منڈلیاں شریک تھیں۔ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار کی اپیل پر ۵۵ روپیہ چندہ وید پرچار فنڈ بریسی پاٹھشالا اور اخراجات جلسہ کے لئے جمع ہوا ÷

۲۹ اور ۳۰ دسمبر کو پنڈت بھیم سین جی کی ادھیکشتا میں وچار ہو کر ضلع کرنال میں ویدک دھرم پرچار کے لئے آریہ اُپ سبھا کی قائمی مستقل روپ سے منظور کی گئی۔ اگرچہ یہ اُپ سبھا پچھلے سال قائم کی گئی تھی۔ مگر اس کے کاغذات ایک سال سے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں منظوری کے لئے زیر تجویز پڑے ہوئے تھے۔ اب پنڈت بھیم سین جی نے ایک ہفتہ کے اندر اُپ سبھا کی قائمی کا وشواس دلایا ÷

۳۱ دسمبر کو آریہ کمار سبھا کرنال کا جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت بھیم سین جی کی صدارت میں ضلع کی آریہ کمار سبھاؤں کی کانفرنسیں ہوئیں۔ اور آریہ کماروں کے لئے جو جو اُتم اور کرتویہ کرم ہیں۔ اُن کے کرنے کی پریرنا کر کے بہت سے پرستاؤ پاس کئے گئے۔ رات کے وقت ایک سنگیت سمیلن بھی ہوا۔ جس میں شہر کے اچھے اچھے راگیوں اور بھجنیکوں نے اپنی اپنی لیاقت کے مطابق راگ ودیا کے الاپ سنائے۔ اور ایک بہت چھوٹے لڑکے نے جس کی عمر پانچ سال سے زیادہ نہ تھی۔ دھرپت کا الاپ بھی اچھی طرح سنایا۔ جس پر خوش ہو کر دو آدمیوں نے ایک ایک روپیہ انعام کے طور پر دیا ÷

یکم جنوری ۱۹۳۵ء کو آریہ استری سماج کا جلسہ ہوا۔ جس میں شہر کی بہت سی استریاں شامل ہوئیں۔ اور استری شکھشا اور استریوں میں اُنتی اور جاگرتی پیدا کرنے کے سمبندھ میں ویاکھیان ہونے کے بعد کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیوں کو انعام اور شرینی تقسیم کی گئی۔ اور آریہ کنیا پاٹھشالا کی کنیاؤں نے اپنی شلپ کاری اور دستکاری کی جو جو چیزیں بنائی ہوئی تھیں۔ اُن کو ایک کمرہ میں سجا کر بطور نمائش دکھایا۔ اس طرح سے یہ اُتسو آنند پوروک سماپت ہوا ÷

(سنگھرام منتری آریہ سماج کرنال)

مل رہی ہے۔ اُس میں ایک دم پریورتن کرنے کی آوشیکتا ہے۔ شکھشا کے کھشیتر میں کچھ پریورتن جو انتیت آوشیک ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ شکھشا کا مادھیم راشٹریہ بھاشا ہندی ہی ہو کسی کے دوارا اوچیہ سے اوچیہ کوٹی کی سب وشیوں کی شکھشا دی جائے۔ بھارتیہ سنسکرتی کا گیان پراپت کرنے کے لئے سنسکرت بھاشا کے پٹھن پاٹھن کا پرچار کیا جائے۔ اور ساتھ انیہ پرانتیہ بھاشاؤں کا بھی۔ جن کا ساہتیہ بہت وسترت ہے۔ ادھین کرایا جائے۔ پراچین اور مدھیہ کالین اتہاس راشٹریہ درشٹی کون سے پڑھایا جائے۔ کیونکہ دیش بھگتی کا آدھار سنسکرتی پر ہے۔ نہ کہ بھومی وشیش پر +

بھارتیہ ماتا اپنے ستن کے دودھ کے ساتھ میٹھی میٹھی لوریوں میں بچوں کو آتم گورو دیش پریم دھرم اور ایشور بھگتی کا پان کرا کر دیش بھگت سنتان تبھی پیدا کر سکے گی۔ جب اُس کی شکھشا اُپروکت آدرش کے انوسار ہو گی۔

اسی پرکار کی شکھشا پھیلانے کا ایک چھوٹا سا پریتن کنیا گوروکل دہرہ دون میں ہو رہا ہے۔ جہاں پر گیارہ ورش کی پڑھائی میں ان سب باتوں کا سماویش کیا جا رہا ہے۔ تاکہ دیویاں آتم ماتا سُگھڑ گرہنی اور آدرش دیش بھگت اور جاتی تتھا دھرم کی سیوکائیں بن کر بھارت کا مکھ سموجول کریں۔ اور بھارت کی لُپت پرایہ سنسکرتی اور گت گورو کو پھر واپس لاویں ÷

(باقی آئندہ)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سناتن دھرمی جگت میں ویدوں کے ماننے سے انکار

(از شری راج نارائن جی ارمان - مقیم فاضلکا)

جس قدر آستک فرقے ہیں۔ وہ ویدوں کو سوتہ پرمان ایشوری گیان مانتے ہیں۔ اور شاستروں کے مطابق ویدوں سے انکار کرنے والا شخص ناستک کہلاتا ہے۔ مجھے سخت حیرانی ہوئی جب میں پچھلے دنوں سناتن دھرم کا پرچار کرنے سیالکوٹ گیا۔ تو وہاں کلی یگ ختم ہونے کے مضمون پر چند سناتن دھرمی پنڈت میرے پاس وچار کرنے آئے۔ میں نے اس سلسلہ میں کئی پرمان دیئے۔ وہ کھینچا تانی کرتے رہے۔ آخرکار میں نے دو پرمان رگ وید کے دیئے اور اُن ہر دو منتروں پر نرد کت بھی دکھایا۔ تو اُن پنڈتوں کا نمائندہ جو مجھ سے گفتگو کر رہا تھا۔ پنڈت بھگناتھ شاستری کہنے لگا۔ کہ ایسے ویدوں کو رہنے دیجئے۔ میں نے کہا کہ وید تو آخری پرمان ہیں۔ ان سے انکار کرنے والا شخص ناستک کہلاتا ہے۔ تو مجھے جواب ملا کہ "اچھا ہم ناستک ہی سہی"۔ دیگر کئی معزز آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بھی یہ الفاظ سن کر سخت حیران ہوئے۔ میں نے کہا کہ میں سناتن دھرمی ہوں۔ میرے پاس ویدوں سے زیادہ کوئی پرمان نہیں ہے۔ اور آپ لوگ ویدوں کا پرمان ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ آپ کیسے سناتن دھرمی ہیں۔

میرا لیکچر بھی ہوا۔ جس میں میں نے یہ بھی پرمانوں کے ساتھ کہا۔ کہ آجکل گھور کلی یگ کی وجہ سے بہت سے کرم کانڈ بالکل غلط ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ویدوں کے مطابق شرادھ صرف پتروں کا ہوتا ہے۔ ہر ایک ایسے مرے ہوئے کا جس نے مر کر اسی دُنیا میں جنم لے لیا ہے۔ شرادھ نہیں ہوتا۔ اور شرتی کے مطابق پتر وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو بون پرستھ اور پر اپکار ہی میں زندگی بسر کر دیتے ہیں۔ اُن کی یہ خاص پہچان ہے۔ اِسی طرح شریمد بھاگوت کے مطابق مورتی صرف ابھیاس میں دھیان لگانے کے لئے ہوتی ہے۔ تمام عمر مورتی پوجا کرنے والے کو اگیانی اور گدھا لکھا ہے۔ اور کلی یگ ختم ہونے کے بھی بڑے پرمان دیئے۔ عام لوگوں نے اس لیکچر کو بے حد پسند کیا۔ لیکن چند پنڈت شور برپا کرتے رہے۔ لوگوں نے اُن سے کہا۔ کہ "سوامی جی تمہاری کھیر پوری بند نہیں کرا رہے۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ شرادھ وغیرہ ٹھیک کراؤ۔ تب سے سیالکوٹ کے ان چند پنڈتوں میں گھبراہٹ پڑی ہوئی ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ سناتن دھرم کو جو ناواقف اور خود غرض پنڈت غلط راستے پر چلا رہے ہیں۔ اُن کی اصلاح کی جاوے۔ ایسے پنڈتوں کی وجہ سے ہی سناتن دھرمیوں کا ابھی تک کچھ بن نہیں سکا۔ یہ ہندوؤں کے کروڑوں روپے اب تک فضول خرچ کرا رہے ہیں۔

علاوہ ازیں سناتن دھرمیوں میں بہت سے وام مارگی پنڈت گھسے ہوئے ہیں۔ جو اُن کی ترقی نہیں ہونے دیتے۔ ایسے لوگ مانس کھاتے ہیں۔ بظاہر اپنے آپ کو سناتن دھرمی کہتے ہیں۔ ایک پنڈت نے اپنی کتاب ..... میں اپنا دھرم صاف طور پر "شاکت دھرم" یعنی وام مارگ لکھا ہے۔ بھگوان کرشن اور بھگوان رام کی نندا کی ہے۔ اور مانس کھانا یہاں تک کہ گئو مانس کھانے تک بتایا ہے۔ سناتن دھرمیوں کو ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

آریہ سماج لاہور چھاونی میں شبھ سنسکار

اتوار ۳ فروری ۱۹۳۵ء کو دوپہر کے وقت تین بجے لاہور چھاونی کے تقریباً یک صد آریہ سجن نتھا دیویاں مہاشہ دیوان چند جی اُپ پردھان آریہ سماج ہذا کی ہمشیرہ رام پیاری کی منگنی کے سمبندھ میں آریہ سماج مندر میں اکٹھے ہوئے۔ کماری کا سمبندھ مہاشہ منسا رام جی ولد لالہ مول چند جی گوجرانوالہ واسی کے ساتھ جو کہ کسولی میں ایک اچھی سرکاری نوکری پر متمکن ہیں ہوا۔ سب سے پہلے پنڈت جگن ناتھ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پروہتو میں ایک مہا ہون یگیہ کیا گیا۔ جس میں لاہور چھاونی کے مہاشیوں کے علاوہ مہاشہ چونی لال جی منتری۔ ڈاکٹر ڈھلا رام جی پردھان گرام پرچارنی سبھا لاہور۔ پنڈت گیان چند جی منتری دیانند دلت اُدھار سبھا لاہور۔ نتھا لالہ مول چند جی ..... اپنے متر منڈل بہت شامل ہوئے۔ پھر مہاشہ دیوان چند جی نے ایشور پرارتھنا کے بعد شگن دے کر پدھارے ہوئے سجنوں کا مٹھائی سے ستکار کیا۔ بعد میں سب سجنوں نے مل کر ایک خوشی کا گیت گایا۔

(ہربنس لال منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کے سماچار

(۱) آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کی طرف سے مندرجہ ذیل سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے:-

۱۔ لالہ روپ چند جی نانگیہ کے سپتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ اس اوسر پر آریہ سماج کو ایک روپیہ نیز پروہت کو ایک روپیہ بطور دکھشنا ملا۔

۲۔ لالہ سندر داس نانگیہ کے سپتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ لڑکے کا نام رام چندر رکھا گیا۔ سماج کو یجمان کی طرف سے ایک روپیہ پراپت ہوا۔ نیز پروہت کو ایک روپیہ ملا۔

(نوٹ۔ پروہت جی نے دو نو مواقع پر پراپت کی ہوئی رقم آریہ سماج و گوروکل کو دان دیدی)

(۲) ۱۱ جنوری ۱۹۳۵ء کو سوامی سیوکا نند جی یہاں پدھارے۔ ۱۲ جنوری سے باقاعدہ روزانہ ست سنگ شروع ہو گیا ہے۔ پہلے دن سوامی جی کا بوقت صبح استری سماج میں۔ اور بوقت رات پرش سماج میں منوہر اپدیش ہوا۔

(۳) ۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء بروز ہفتہ بوقت شام لوہڑی کا اُتسو بڑے سمارو کے ساتھ منایا گیا۔ ۸ بجے بڑا یگیہ کیا گیا۔ اور اس کے بعد رائے صاحب چوہدری بھیمی داس جی کی صدارت میں اس تیوہار کے سمبندھ میں لالہ دیو داس جی۔ پنڈت واسدیو جی ودیا النکار سوامی سیوکا نند جی اور پنڈت سنانتی پرکاش جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ آریہ پتری پاٹھشالاؤں کی کنیاؤں کے مضمون اور بھجن ہوئے۔ نیز لالہ موہن لال اور لالہ ہری کرشن نے نظمیں پڑھیں۔ آریہ سماج کا ہال استری اور پرشوں سے بھرا ہوا تھا۔ آخیر میں جنتا میں یگیہ شیش تقسیم کیا گیا۔ پردھان آریہ سماج ہذا کے ویاکھیان کے بعد کارروائی ۱۰ بجے سماپت ہوئی۔

(۴) بال وواہ کے روکنے کے لئے ویاکھیان ہوتے ہیں۔ آریہ سماج ہذا نے ایک سب کمیٹی بنائی ہے۔ جو بال وواہ کے انسداد کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔

(۵) ۱۳ جنوری کو آریہ سماج کی اور سے سوامی سیوکا نند جی۔ لالہ جیبا رام جی پردھان اور حکیم گھنیشا داس جی چوربٹہ میں پرچار کے لئے گئے۔ اور لوہڑی اُتسو کے سمبندھ میں ویاکھیان دیئے۔

(رادھا کرشن بی۔ اے منتری)

دھوکہ سے بچیں!

کوی فونو وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

رجسٹرڈ

اُمرت دھارا

(تمہارے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اسکی نقلیں بنانا شروع کر دیں۔ اور کیئوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب دوائیں معمولی سی نقلیں ہیں۔ جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں۔ امرت دھارا کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے۔ اسلئے ہوشیار رہیئے اور

اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خریدیئے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) نصف ایک روپیہ چار آنے (۱/۴) نمونہ صرف آٹھ آنے (۸/)

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا (۳۲) لاہور

امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اردھ شتابدی کے کاریہ کرتاؤں کی سیوا میں وشیش نویدن

(از شری بالمکند جی سب انجینئر گورکل کانگڑی)

میں چند ایک ٹوٹے پھوٹے وچار اردھ شتابدی کے کاریہ کرتاؤں و انیہ مہانو بھاؤں کی سیوا میں اپستھت کرتا ہوں اور آشا رکھتا ہوں کہ اس پر وچارشیل پرش اپنے اپنے بھاو پرگٹ کریں گے آریہ سماج کی ورتمان دشا پر درشٹی پات کرنے سے ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ وہ بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے ہٹ رہا ہے۔ یا کم از کم یہ تو بلا سنکوچ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر قدم پیچھے نہیں ہٹ رہا تو آگے بھی نہیں بڑھ رہا۔ ہم نے گت چار پانچ ورش سے جب کبھی بھی اوسر پراپتی پر آریہ سماج کے مہانو بھاؤں و نیتاؤں سے اس وشیہ پر وارتالاپ کیا۔ تو وہ سب کے سب مکت کنٹھ سے اس بات پر سہمت ہیں کہ آریہ سماج کی یہ دشا واقعی سنتوش جنک نہیں ہے۔ اگر ان تروٹیوں کا جن کی وجہ سے شتھلتا آ رہی ہے شیگھر اپائے نہ کیا گیا۔ تو اس کا پرنام نہایت ہانی کارک اور کئی حالتوں میں بھیانک ہوگا۔

سنستھاؤں کی کثرت

کوئی سماج شاید ہی ایسی ہو جس کے آدھین کوئی نہ کوئی سنستھا نہ چل رہی ہو۔ اور جس کے لئے سماج کے ادھیکاری ورگ کو دھن اپارجن کرنے کے لئے رات دن دوڑ دھوپ نہ کرنی پڑتی ہو۔ اس کے لئے بعض اوقات اپنی آتما کے ورودھ دھن والوں کے دروازوں پر جا کر ان سے پرشنسیہ الفاظ میں یاچنا کرنی پڑتی ہے۔ بعض حالات میں تو دھن اکٹھا کرنے کے لئے ان دھن کے پجاریوں کو خواہ وہ آتمک یا آتمک طور پر کیسے ہی کوئی ہیں کیوں نہ ہوں سماج کے ادھیکاری ورگ میں سمت کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ان سے دھن کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر ایسا نہ کیا جاوے۔ تو سنستھاؤں کے بند ہو جانے کی سمبھاونا ہوتی ہے۔ جس کو آریہ سماجی بھائی لوک لجا کی ناؤ میں سوار اپنی ناک کٹی سمجھتے ہیں۔ سچ پوچھو تو اس سنستھاواد نے آریہ سماج کو اس کے مکھیہ اُدیش وید پرچار سے بالکل بے مکھ کر دیا ہے۔

سنستھاؤں کی مالی حالت

پندرہ بیس ورش پہلے وارشک اُتسوؤں پر سب کا سب دھن وید پرچار ارتھ ایکترت ہوا کرتا تھا۔ اس کے بعد کچھ کال تک وید پرچار کے لئے انیہ سنستھاؤں سے ادھک دھن پراپت ہوتا رہا۔ اب شاید ہی کوئی سماج ہوگا جس کے سالانہ جلسہ پر وید پرچار کے لئے لوکل سنستھاؤں کی نسبت ادھک دھن پراپت ہوتا ہو۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری مہودیہ آئے دن اخبارات میں ہر وقت یہی لکھتے رہتے ہیں کہ وید پرچار کے لئے کافی دھن نہیں ہے۔ آریہ سماجیں اپنا اپنا سالانہ بھاگ پورن طور پر ادا نہیں کرتیں۔

ایک پہلو سے وہ ایسا کرنے میں اشکت بھی ہیں۔ کیونکہ ان کو اپنی لوکل سنستھاؤں کے چلانے کے لئے ہی کافی دھن پراپت نہیں ہوتا ہے۔ اور وہ سارا ورش اسی ادھیڑبن میں لگا دیتے ہیں۔ تب کہیں وہ اس قابل ہوتے ہیں کہ سنستھاؤں کو قائم رکھ سکیں۔ جنتا کی آمدنی کے ذرائع بہت محدود ہو چکے ہیں۔ اور دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ ایسی حالت میں دھن کا ادھک ملنا کٹھن ہے۔ اور جو کم و بیش ملتا ہے۔ وہ لوکل سنستھاؤں کے لئے ہی کافی ہوتا ہے۔ بعض سنستھائیں دھن کی کمی کے کارن گھاٹے میں چل رہی ہیں۔ اور کئی ایک کی آرتھک اوستھا نہایت شوچنیہ ہے۔ اس پر بھی باوجود کئی ایک سنستھائیں جو اصلی منتوں ہیں آریہ سماج کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا رہیں صرف لوک لجا کے خیال سے چلائی جا رہی ہیں۔ جو کہ آریہ سماج جیسی وچارشیل سوسائٹی کے لئے باعث ننگ ہیں۔

لکشمی کی پوجا

سبھا سوسائٹیوں۔ دھرموں۔ قوموں اور دیشوں کے اتہاس پر سرسری درشٹی ڈالنے سے پایا جاتا ہے۔ کہ جہاں پر سمپتی کی ادھکتا ہوئی۔ اور لکشمی پوجا نے اپنا پاؤں جمایا۔ وہاں آلسیہ اور پرماد وغیرہ آرمبھ ہوا۔ جس روگ سے گرست ہو کر انیہ سوسائٹیاں رساتل کو پہنچیں۔ وہی روگ کم و بیش آریہ سماج میں بھی آ رہا ہے۔ بجائے سرسوتی پوجا کے لکشمی کی پوجا ہونی آرمبھ ہو گئی ہے۔ اگر اس کا کوئی اپائے شیگھر نہ کیا گیا۔ تو یہ روگ جو ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ اسادھیہ ہو جاوے گا جہاں تک سنت منڈل کے چوٹی کے سنیاسیوں۔ عام جنتا و دیگر وچارشیل مہانو بھاؤں سے اس وشیہ پر وچار ہوا۔ سب کے سب وید پرچار ارتھ سنستھاؤں کے ورودھی ہیں۔ قریباً چھ سال کا عرصہ ہوا جب میں میرپور کشمیر میں تھا۔ تو وہاں پر وارشک اتسو پر اس سمبندھ میں پنڈت مکتی رام آچاریہ گورکل پوٹھوہار کی زیر صدارت ۔۔۔ ایک سمیلن کیا گیا۔ وہاں پر سرودسمتی سے نشچے ہوا۔ کہ اس سنستھاواد کو روکنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو پریرنا کی جاوے۔ اور اس کے دوشوں پر سبھا کی درشٹی آکرشت کی جاوے۔ اس پر کیا مجوزہ اس کے بارے میں کہنا مشکل ہے۔

سنستھاواد کے اتیرکت ایک اور نیا روگ آریہ سماج میں گھسنے لگا ہے۔ اور وہ ابھی بالکل آرمبھک اوستھا میں ہے۔ چند ایک بھینک مہاشہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے کچھ خاص کارنوں سے پرتھک ہوئے ہیں۔ ان کو سماجیں سوتنتر روپ سے اپنے اپنے سماج کے وارشک اتسوؤں پر بلانے کی پرپاٹی چلا رہی ہیں۔ اور تو اور۔ آریہ سماج لاہور جیسی کیندریہ سماج نے بھی اس سے وِرکت رہنا اُچت نہیں سمجھا۔ دیگر چھوٹی موٹی سماجیں اگر اس کا انوکرن کریں۔ تو ان کو دوش نہیں دیا جا سکتا۔ یہ ایک ایسا روگ ہے۔ جو میرے خیال میں کچھ دیر بعد ایک بھیانک روپ دھارن کرے گا۔ اور آپ کی سماجک پرنالی پر بھاری وگھن ہوگا۔ اس پرپاٹی کو ابھی سے روکنا اتی آوشیک ہے۔ اس کے علاوہ ووٹنگ سسٹم نے جو چناؤ کے لئے ادھیکاری ورگ میں رائج ہے۔ آریہ سماج کو بہت ہانی پہنچائی ہے۔ یہی کارن ہے کہ چناؤ میں یوگیہ پرشوں کی کمی ہے۔ وید پرچار کی پرتھک وشا جو ہے۔ وہ میں یہاں لکھنا نہیں چاہتا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے سدسیہ بھلی پرکار جانتے ہیں۔ اور اگر یہی حالت دو ورش اور رہی۔ تو پھر نامعلوم وید پرچار کی کیا ہو سکتا ہوگی۔

سماج سدھار سمیلن

اردھ شتابدی پر ایک سمیلن سماج سدھار ارتھ بلائے جانے کی گھوشنا اخبار دوارہ ہوتی ہے۔ میری کاریہ کرتاؤں و انیہ مہانو بھاؤں اور دیش و سماج کے ہت چاہنے والوں سے وِنے پوروک نویدن ہے۔ کہ اس اوسر پر بھاری تعداد میں سمت ہو کر اپنے اپنے وچار پیش کریں۔ سماجوں کے پردھان و منتری مہاشیوں سے وشیش طور پر نویدن ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی سماجوں کے بحیثیت مجموعی وچار لے کر اس سمیلن میں بھاگ لیں۔ جس سے اس سنستھاواد کو روکا جا سکے۔

نریکھشن

میری سمجھ میں تو یہ آتا ہے۔ کہ دو یا زیادہ سے زیادہ تین وچارشیل پرشوں کی ایک سب کمیٹی بنا دی جاوے۔ جو سب سماجوں میں بھرمن کر کے سب سنستھاؤں کا نریکھشن کرے۔ اور رپورٹ کرے کہ کن کن سنستھاؤں کو سماج نے رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور کن کن کو رکھنا دیرتھ ہوگا۔ ایسا کرنے سے بہت سا دھن جو ویرتھ جا رہا ہے۔ وید پرچار کے لئے بچ رہے گا۔ اور جو کمی محسوس ہو رہی ہے۔ وہ کسی حد تک پوری ہو جاوے گی۔ ممکن ہے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھی پھر اخباروں میں انتار دنا نہ رونا پڑے۔

آریہ سماج حافظ آباد کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج حافظ آباد کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ دھرم پریمی بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس موقع پر درشن دے کر کرتارتھ کریں۔ اور لابھ اٹھائیں۔

(ہزاری لال منتری آریہ سماج ہذا)

گورو کل
سناتک فارمیسی دہلی
کا
جیون پراش
کھانسی۔ دمہ۔ دل کی دھڑکن۔ زکام اور تپ دق کا اکسیر علاج ہے بچوں کو موٹا تازہ کر کے ان کی ہڈی کو لمبا کرتا ہے بڑھاپے کو روکتا ہے قیمت تین روپیہ سیر
گورو کل سناتک فارمیسی دہلی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج ہریانہ کا سالانہ جلسہ:-

ہریانہ ضلع ہوشیارپور کے ڈی۔ اے وی ہائی سکول کا تیسواں اور آریہ سماج کا ساتواں سالانہ جلسہ ۱۶ اور ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء کو منایا جائے گا۔
(برکت رام ہیڈ ماسٹر)

آریہ سماج سانول کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج سانول ضلع کرنال کا سالانہ جلسہ ۱۶ تا ۱۸ فروری ۱۹۳۵ء منایا جائے گا۔
(منتری آریہ سماج سانول ضلع کرنال)

پہلی بار ویدک دھرم کی گونج:-

آریہ سماج چک نمبر ۲۴ کسم سر ضلع ملتان کا پہلا وارشک اُتسو مورخہ یکم دو اور تین مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ پھاگن سمت ۱۹۹۱ بروز شکر سنیچر اور اتوار ہونا قرار پایا ہے۔
(کنور یش پال منتری آریہ سماج)

نواں شہر میں ویدک وواہ:-

۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء کو ڈاکٹر ٹھدبیس راج صاحب کی کنیا کا وواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ برات ہریانہ ضلع ہوشیارپور سے آئی۔ دوسری جانب لالہ گنڈا رام جی ممبر آریہ سماج ہریانہ کے برخوردار لالہ کھیلدیو جی ڈاکٹر تھے۔ وواہ پنڈت لکھشمی دت جی پردھان آریہ سماج نواں شہر نے بڑی خوبی سے کرایا۔ پبلک بر آریہ سماج نواں شہر کو ۔۔ کی جانب سے دان پرمایت ہوا۔ (منتری آریہ سماج نواں شہر)

آریہ سماج میرپور کی ڈائری:-

شردھانند بلدان پورب سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ راتم نے شری سوامی جی کے جیون کے مختصر حالات بیان کئے۔ اپیل پر چھ روپیہ چندہ "شردھانند فنڈ" کے لئے جمع ہوا۔

آریہ سماج میرپور کا شاندار کام:- میرپور کے ارد گرد کچھ چمار جاتی کے لوگ آباد ہیں۔ آریہ سماج میرپور اپنی شکتی انوسار نہ صرف میرپور کے ارد گرد کے چماروں کی بلکہ ضلع میرپور کے چماروں کی اوستھا کو ہر پرکار سے اُنت کرنے کے لئے کوشاں ہے اور بہت حد تک کامیاب ہو چکا ہے۔

خوش قسمتی سے میرپور سے ۲ میل کے فاصلہ پر چماروں کی بستی میں ۱۴ ماگھ سمت ۱۹۹۱ کو ایک وواہ ہوا۔ آریہ سماج میرپور کے ۲۵ ممبران اس وواہ میں شامل ہو گئے۔ وواہ سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ اس وواہ کو دیکھنے کے لئے ارد گرد سے مسلمان کافی تعداد میں وہاں آئے ہوئے تھے۔ لالہ جگت رام جی منتری آریہ سماج ہذا نے پروہت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے ادا کئے۔ وواہ کے بعد لالہ جان رام جی کا ۔۔ وواہ سنسکار بھی ۔۔۔

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ کا چناؤ

۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کو بروز سنیچر سبھا مذکور کا انتخاب بوقت ۱۲ بجے دوپہر ہوا۔ اور ذیل کے ادھیکاری چنے گئے:-

پردھان۔ ماسٹر کنہیا لال جی سروسمتی سے نرواچت ہوئے + اُپ پردھان:- ۱ کنور ظالم سنگھ جی کوٹھاری ۲ پنڈت جیدیو جی ودیا النکار ۳ شریمتی سدّھ کنور بائی جی اجمیر ۴ سوامی کیولانند جی + منتری پنڈت بھگوان سوروپ جی نیائے بھوشن + سہایک منتری چوہدری ٹھاکر داس جی + اُپ منتری پنڈت رام سہائے جی + ادھشٹاتا "آنند" ڈاکٹر مان کرن جی شاردا + کوشادھیکش بابو کیشو دیو جی + نریکشک و آڈیٹر- بابو شیام سوروپ جی اسسٹنٹ کمشنر باراں کرکوٹا سٹیٹ سماجوں کے نریکشک اور پنڈت پریم دت جی آڈیٹر نشچت ہوئے۔

انترنگ سبھا:- ۱ شری جھیش دت جی بیاور ۲ پنڈت سوریہ نارائن جی جے پور ۳ شری درگا پرشاد جی الور ۴ شری بابو دھپت رائے جی جھو ۵ شری بابو شودت جی باندی کوئی ۶ شری پنڈت پرسادی لال جی شاہ پورہ ۷ شری بابو جگ روپ جی اجمیر ۸ شری پروفیسر بابو لال جی لشکر ۹ شری بابو رام سوروپ جی آگرہ ماروار سنگھ ۱۰ شری جے نرائن جی مودی سوجت سٹی ۱۱ شری پروفیسر گھیسو لال جی ایڈووکیٹ اجمیر ۱۲ شری سوامی لکشمنانند جی ۱۳ شری کنور چاند کرن جی شاردا ۱۴ شری جگدیش نارائن جی اودے پور +

بجٹ اُپ سمتی:- ۱ شری بابو جھیش دت جی بیاور ۲ شری پنڈت بھگوان سوروپ جی ۳ شری بابو دھپت رائے جی جھو ۴ شری بابو درگا پرشاد جی الور ۵ شری بابو کیشو دیو جی اجمیر۔

پرسناؤ اُپ سمتی:- ۱ شری بابو شنو دیال جی ناگور ۲ شری پنڈت پرسادی لال جی شاہ پورہ ۳ شری بابو شودت جی باندی کوئی ۴ شری پنڈت رام سہائے جی اُپ منتری ۵ شری پنڈت جیدیو جی ودیا النکار۔

(بھگوان سوروپ منتری سبھا ہذا ---- کنہیا لال پردھان سبھا ہذا)

ایک مہتو پورن ویاکھیان ہوا۔ اس کے پشچات راتم نے چمار جاتی کے اندر داخل شدہ کریتیوں کو دور کرنے اور ویدک وواہ کی مہانتا پر خیالات کا اظہار کیا۔ وواہ کے اوسر پر ۔۔ روپیہ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔ جو کہ آریہ سماج نے اُس دواہت دیوی کو بطور تنبول دے دئے۔

آریہ سماج میرپور کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ماہ چیت میں ہونا قرار پایا ہے۔ اس موقع پر دلت اُدھار کانفرنس اور دھارمک سمیلن کرنے کا وچار بھی کیا گیا ہے۔
(کرم چند وکیل اُپ پردھان آریہ سماج میرپور)

آریہ سماج سیالکوٹ کی ہفتہ وار ڈائری:-

۲۸ جنوری ۱۹۳۵ء لغایت ۳ فروری ۱۹۳۵ء سارا ہفتہ پراتہ ست سنگ آریہ سماج مندر میں حسب معمول لگتا رہا۔ جس میں پہلے بھجن۔ اوم کا جاپ۔ سندھیا کے بعد منتروں کی ویاکھیا پھر ہون یگیہ اور شانتی پاٹھ کے بعد کاروائی ختم ہوتی رہی۔

اُپدیشوں کا سلسلہ - پنڈت بدھ پھل جی شاستری بی۔ اے کے منوہر اُپدیش آٹھ دن سے لگاتار آریہ سماج مندر میں ماترى کو ہو رہے ہیں۔ پنڈت جی کی مدھر بانی سے وید منتروں کی ویاکھیا اور منتروں کے کھنڈن کا جنتا پر اچھا اثر پڑا۔ بارش ہونے کے باوجود حاضری بہت اچھی ہوتی رہی۔

دان - لالہ کھجو لا رام جی حلوائی نے اپنی سپتری پرکاش دیوی کی شادی پر پانچ روپے آریہ کنیا پاٹھ شالا کو دان دئے۔

لائبریری و ریڈنگ روم۔ جب سے مہاشہ جگدیش چندر جی آنریری لائبریرین بنے ہیں۔ تب سے لائبریری و ریڈنگ روم ترقی کر رہا ہے۔ ریڈنگ روم میں روزانہ پرچے ۳ - ہفتہ وار دس بارہ کے قریب اور ماہوار چار پانچ کے قریب آ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ لائبریری میں ۲۵۰ کے قریب اُردو۔ ہندی۔ انگریزی اور سنسکرت کی کتب جمع ہو چکی ہیں۔ آریہ بھائی لابھ اُٹھا رہے ہیں۔
(رام لال منتری سیالکوٹ)

مہاودیالیہ جوالاپور کا سالانہ جلسہ:-

مہاودیالیہ جوالاپور کا سالانہ جلسہ مہاودیالیہ جینتی ۔۔۔۔۔۔ کے روپ میں ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱ اور ۲۲ اپریل ۱۹۳۵ء بروز بدھ، شکر، سنیچر، ایت، سوم اور منگل بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ جس میں مندرجہ ذیل سمیلنوں کی آیوجنا کی ہے:-

۱ وید سمیلن ۲ شکشا سمیلن ۳ کوی سمیلن ۴ سروودھرم سمیلن ۵ راشٹر بھاشا سمیلن اور ۶ سبھا سمیلن۔

پہلے سمیلن کے علاوہ سناتک سماروہ تتھا ودوت کلا پردرشنی اور مہاودیالیہ سبھا کے برہد ادھیویشن بھی ہوں گے۔ (وشنو ناتھ شاستری)

عنقریب شائع ہوگا۔ کیا؟ "چنگاریاں" یعنی روشن پٹیالوی بی۔ اے مصنف "چراغِ روشن" کی لطیف درجن سے زائد پُر تاثیر ہیجان انگیز و نتیجہ خیز سوشل کہانیوں کا مجموعہ۔ اگر آپ اسے بالکل مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو رسالہ "زندگی" امرتسر کا سالانہ چندہ دو روپیہ ادا کر کے اس کے خریدار بن جائیے۔ دیگر رعایات و سکیم قسمت آزمائی کے لئے آج ہی "مینجر رسالہ "زندگی" - امرتسر" کو تحریر کیجئے۔

بچوں کو الو ہوشیار

بچوں کی بخار، کھانسی، سردی، بادی، دودھ ڈالنا، دست ہونا، دست میں کپڑے نکلنا، مرگی، ہچکی، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کیلئے حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

بال جیون گھٹی (قیمت ۔۔ رجسٹرڈ)

سارے ہندوستان میں مشہور ہے میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو۔ قیمت فی شیشی ۵ ۔۔ درجن ۔۔ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ ۔۔ درجن ۱۲ ۔ سوداگروں اور ایجنٹوں کو نہایت ہی معقول کمیشن۔ نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں۔

مفت لو۔ وٹس اردو خواں معزز لوگوں کے نام معہ مکمل پتے کے بھیجئے ہر بیماری کا مجرب علاج بتانے والا رسالہ چراغِ صحت مفت بھیجا جاوے گا۔

پتہ:- مینجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر (یو۔پی)

C-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج دولتانگر کی ڈائری :-

۱۔ ۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء کو لوہڑی کی رانتری کو نگر کے تمام محلوں میں کنڈ کھدوا کر سامگری وغیرہ کے ساتھ ہون یگیہ کرائے گئے۔

۲۔ چاندگرہن کے دن آریہ سماج مندر میں رات کو نگر کے نرناری اکٹھے ہوئے۔ اور انہیں چاندگرہن کا مطلب سمجھایا گیا۔

۳۔ ہندو مہاسبھا کے اعلان کے مطابق الودھیا کے ہندوؤں پر جو ۴ لاکھ روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔ اس کے برخلاف نگر نواسیوں کا جلسہ زیر صدارت لالہ سادن شاہ سابھو کار ...... لوہی دوواں میں ہوا۔ اور گورنر صاحب یو۔پی کو تار دیا گیا۔ کہ تاوان معاف کیا جائے۔

۴۔ لالہ چنیدر بھان کی لڑکی کا وِواہ پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ اس اوسر پر ور اور کنیا پکش کی طرف سے پندرہ روپیہ دان آریہ سماج کو پراپت ہوا۔

۵۔ مہاشہ اروڑا مل آریہ کی لڑکی کا وواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ ور اور کنیا پکش کی طرف سے ۳/۳ روپیہ آریہ سماج کو دان ملا۔

۶۔ آریہ ساہتیہ پستک سبھا دہلی سے رشی دیانند گرنتھ مالا کی جلدیں منگوا کر جہیز میں دی گئیں۔

(منتری آریہ سماج دولتانگر ضلع گجرات)

آریہ سماج بہرام پور کی سلور جوبلی :-

پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ کنور سکھ لال جی آریہ مسافر۔ باوا سمپورن سنگھ جی کالی کملی والے۔ سوامی سرودانند جی۔ شریمتی شنو دیوی جی سابق پرنسپل کنیا مہا ودیالیہ جالندھر۔ شریمتی کماری لجیاوتی جی اور پنڈت دولت رام جی شاستری امرتسری سے ودوان پورزور پرارتھنا ہے۔ کہ آریہ سماج بہرامپور ضلع گورداسپور (پنجاب) کی سلور جوبلی ۱۶-۱۷-۱۸- اور ۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء کو بڑے سمارہ سے منانے کا نشچے کیا گیا ہے۔ اتسو بہت قریب ہے۔ مذکورہ بالا اصحاب سے پرزور اور انتہت ودنے پورک پرارتھنا ہے۔ کہ تاریخہائے مذکورہ پر سماج ہذا کی رجت جینتی کو شاندار بنانے کے لئے ضرور بالضرور پدھاریں اور کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(سائیں داس منتری)

آریہ سماج لدھیانہ کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج لدھیانہ کا ۴۱ واں سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳- اور ۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو بروز شکر۔ سنیچر اور ایتوار بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ جلسہ سے پہلے ایک ہفتہ بھر کیرتن دوارہ نگر میں پرچار کیا جائے گا۔

آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی مہاتماؤں۔ اپدیشکوں اور بھجنیکوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

مہاراج مٹھو رام ہندو رکھشا فنڈ :-

نویدن ہے۔ کہ جن جن آریہ سماجوں تتھا سجنوں کے پاس مہاراج مٹھو رام ہندو رکھشا فنڈ کا دھن اکٹھا کیا ہوا ہو۔ تو وہ کرپا کر کے شیگھر ہی سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیں۔ تاکہ سبھا کی کاریہ کرنیا سمیتی رپورٹ شیگھر ہی جنتا کے سامنے رکھ سکیں۔ تتھا جن سماجوں نے ابھی تک اس کاریہ کو آرمبھ نہیں کیا۔ وہ بھی کرپا کر کے اپنی اپنی آریہ سماجوں سے دھن اکٹھا کر کے بھیجنے کا یتن کریں۔ دھن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی کے نام بھیجیں۔

(مہر چند آریہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی)

آریہ سماج فیروزپور کا سالانہ جلسہ :-

بجگہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۷-۸-۹ اور ۱۰ فروری کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ اس موقعہ پر کنور سکھ لال آریہ مسافر پنڈت بدھ دیو میرپوری اور پنڈت بھوج دت شاستری وغیرہ کے پدھارنے کی پوری امید ہے۔

ایک آریہ کارکن کی مرتیو :-

آریہ سماج جالندھر چھاونی کے ایک پرانے کارکن مہاشہ دھرم پال کی مرتیو ہو گئی ہے۔ آریہ سماج جالندھر چھاونی نے ایک پرستاؤ کے ذریعہ ان کی موت پر اظہار افسوس کیا ہے۔ مہاشہ جی کی عمر ۴۰ سال کی تھی۔ آپ اپنے پیچھے ایک ودھوا اور تین چھوٹے بچے چھوڑ گئے ہیں۔

(بوقت خط و کتابت اپنا پتہ صاف لکھیں (مینیجر)

(بقیہ کالم ۲-۳ صفحہ ۱۸)

کانگڑی کے ساتھ رکھنے کے علاوہ ان بالکوں کے لئے جو مالی کمزوری کے باعث گورکل اندرپرستھ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ مہا ودیالیہ ونبھاگ کھول کر ان کی اس ضرورت کو پورا کرنے کا نشچے کیا ہے۔ جس کے انچارج پنڈت رام سنگھ جی مصر اکوی تارک سنگھ آپ آچاریہ گورکل ہذا ہوں گے۔ اس لئے آپ اپنے اسٹنٹ منتروں تتھا پریوار سہت اور جھک سے اوجھک سنکھیا میں سملت ہو کر اپنے پیارے گورکل کے وارشک اتسو کو کامیاب بنانے میں سہایک بنیں۔

(نند لال مکھیہ سنرکشک گورکل ہذا)

دھرم ویر مہاشہ راجپال کی چھٹی برسی کے اُپلکشش میں

"بلیدان" کا وشیش انک

اپریل ۱۹۳۵ء میں شائع ہوگا

ان بھگت مہانو بھاوؤں کے لیکھ پراپت ہو چکے ہیں :-

مہاتما ہنس راج جی ...... سوامی سوتنتر انند جی

پنڈت چموپتی جی ایم۔اے ...... آچاریہ دیو شرما جی

ڈاکٹر بھگوان داس جی ...... آچاریہ رامدیو جی

پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ...... راجیہ رتن آتما رام جی

اور بھی انیکوں لیکھ پراپت ہونگے

وشیش انک ۴/

ایک کاپی ۲/

سالانہ چندہ ایک روپیہ

ممالک غیر سے ۲ شلنگ

اس لئے آپ شیگھر ہی گراہک بنئے!

پردھان سمپادک سنیہ کام ودیالنکار

اشتہار دہندگان کے لئے نادر موقعہ

مینیجر "بلیدان" کاریالیہ راجپال اینڈ سنز۔ لاہور

اشتہار دہندگان کے لئے نادر موقعہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورُوکل اندرپرستھ کے سماچار

تعلیم و سالانہ امتحان:- گورُوکل اندرپرستھ میں ادھیکاری شرینی (جماعت دہم) کا سالانہ امتحان یکم اپریل سے شروع ہوگا۔ اور باقی جماعتوں کے امتحان غالباً ۴ یا ۵ اپریل سے شروع ہوں گے۔ امتحان میں صرف ۲ ماہ باقی ہیں۔ اس لئے جملہ برہمچاری اپنی پڑھائی میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ ادھیاپک واد ھشٹاتا مہودیہ برہمچاریوں کو سکول ٹائم کے علاوہ آشرم میں بھی خاص طور پر تعلیمی امداد دے رہے ہیں۔ آشرم کا کام خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔

موسم:- موسم سرما اب رخصت ہوچکا ہے اور نہایت خوشگوار موسم شروع ہوگیا ہے۔ سب برہمچاری تندرست اور خوش و خرم ہیں۔ گورُوکل کا ہسپتال بیماروں سے بالکل خالی ہے۔

تعمیری کام:- ۱ گورُوکل اندرپرستھ کے آشرم اور ودیالیہ کے درمیان کی ناہموار پہاڑی چٹان کا بیشتر حصہ اب ایک مربع میدان کی شکل اختیار کرچکا ہے صرف تھوڑا سا حصہ باقی ہے۔

۲ دہلی کے مشہور و معروف ٹھیکیدار مسٹر پی۔ ڈی۔ گپتا اپنے دان سے ایک عالیشان "گپتا بھون" تعمیر کررہے ہیں۔ بھون کا بہت سا حصہ تیار ہوچکا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ سالانہ جلسہ پر افتتاحی رسم ادا کی جائے گی۔

۳ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حسب الحکم پانی کی ایک ٹنکی بھی اس وقت زیر تعمیر ہے۔ نلکوں کے ذریعہ پانی کی بہم رسانی کا انتظام کیا جارہا ہے۔

سالانہ جلسہ:- گورُوکل اندرپرستھ کا سالانہ جلسہ ۳۔۴۔ اور ۵ مارچ ۱۹۳۵ء کو بروز سنیچر۔ ایت اور سوم بڑی دھوم دھام سے منایا جانا قرار پایا ہے۔ جلسہ پر آریہ سماج کے مشہور سنیاسی مہاتماؤں۔ ودوانوں اور اپدیشکوں کو مدعو کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ملک کے مشہور لیڈروں نے اپنی تشریف آوری سے سرفراز کرنا منظور فرمالیا ہے۔ جلسہ کے موقعہ پر کئی اہم کانفرنسوں کے انعقاد کا بھی انتظام کیا جارہا ہے۔ کوی سمیلن اور سنگیت سمیلن امسال نرالی ہی شان کے ہوں گے۔ جلسہ کو ہر پہلو سے کامیاب بنانے کی پوری کوشش کی جارہی ہے۔ سب آریہ ہندو بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اپنے اشٹ متروں سمیت پدھار کر دھرم لابھ اُٹھائیں۔

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

(لیکھک شری لالہ بوسا رام آنریری سکرٹری)

ماہ جنوری کے آخیر میں ۵۰ لڑکے اور ۱۶ لڑکیاں تھیں۔ ۳۲ لڑکے پرائمری کلاس۔ ۷ مڈل۔ ۴ ہائی کلاس ۸ اپدیشک کلاس۔ ۴ درزی کلاس۔ ۵ ترکھانا۔ ۳ جلد سازی۔ ایمبائیڈری ۱۔ رنگریزی اور ۴ ابھی چھوٹے بچے ہیں۔ ۱۰ لڑکے شام کو ہارمونیم سیکھتے ہیں۔ سب لڑکیاں پرائمری میں پڑھتی ہیں۔ اور انہیں سینا پرونا اور گھر کا سارا کام کاج سکھایا جاتا ہے۔

صحت:- صحت اچھی ہے۔ سب لڑکے لڑکیوں کا وزن کیا گیا۔ سب کا وزن ایک ایک دو دو پونڈ بڑھا۔ خاص طور پر ایک لڑکے کا ۸ پونڈ۔ ۷ لڑکوں کا ۶ پونڈ۔ دو لڑکوں کا ۵ پونڈ۔ اور ۶ لڑکوں کا چار چار پونڈ وزن بڑھا۔ ایک دانی سجن ایسے ہیں۔ جو لڑکوں کو اُتم بھوجن دینے میں بہت مدد کررہے ہیں۔ اُن کو زیادہ تر اس بات میں خوشی ہے۔ کہ بچوں کو خوراک عمدہ سے عمدہ ملے۔ جس سے اُن کے جسم مضبوط بنیں۔

اس ماہ میں جن بھائیوں نے ہماری سہائتا کی ہے۔ اُن سب کا ہم دھنیہ واد کرتے ہیں۔ لالہ مدن گوپال جی۔ بیرسٹر لاہور نے ۵۰/ روپے۔ رائے صاحب بھولا رام اینڈ سنز لائل پور نے ۵۰/ روپے اور ۳۷ گرم کمبل۔ آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب لاہور نے ۲۱/ روپے۔ لالہ گیان چند جی مہتہ سٹیشن ماسٹر جوگندر نگر نے ۵۰/ روپے میسرز کرشن لال ملہوترہ اینڈ برادرز لاہور نے ۵۰/ روپے مسٹر دولت رام جی ممباسہ نے ۳۴۳/۸ روپے۔ لالہ کرم چند جسونت رائے امرتسر نے ۲۱/ روپے۔ لالہ رامیش چند بترہ رام نگر لائلپور نے دستر ادرکینش۔ ۳۵/ روپے۔ پنڈت شری رام جی کوچہ ٹھاکراں لاہور نے دستر دان ۵۰/ روپے۔ ماہا پر جلال جی ایڈووکیٹ لاہور نے بچوں کو بھوجن کھلانے کے علاوہ دستر دان ۳۰/ روپے۔ ایک اور سجن اناتھ آلیہ کو یکصد روپیہ ماہوار دودھ سبزی کے لئے دان دے رہے ہیں۔ ان سب مہانو بھاؤں کا ہم خاص طور پر دھنیہ واد کرتے ہیں۔ اور آشا رکھتے ہیں۔ کہ سب مہاپرش اناتھ آلیہ کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے سہائتا بھیج دیا کریں گے۔

ضروریات:- لڑکیوں کے لئے ابھی دو کمرے رہائشی بننے ہیں۔ جن کے لئے قریباً ۳۰۰۰/ روپیہ کی ضرورت ہے۔ یادگاری کمرے بنوانے کے لئے نہایت موزوں جگہ ہے۔ دانی ویروں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس کی طرف دھیان دے کر کمروں کی تعمیر کے لئے دھن سے سہائتا کریں۔

۲۔ گراؤنڈ۔ بچوں کے لئے کوئی گراؤنڈ نہیں۔ دانی سجن زمین لے دینے میں سہائتا کریں۔ اس کے علاوہ آٹا۔ دال۔ چاول۔ گھی اور وستر جو بھی سہائتا کرسکیں۔ کریں۔

یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور ہیں۔ بچوں کو دھارمک تعلیم دی جاتی ہے۔ لائق لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ اور لڑکوں کو دستکاری سکھلا کر قابل روزگار بنایا جاتا ہے۔

گورُوکل رائیکوٹ کے پریمیوں سے ایک ضروری نویدن

آپ کے پیارے گورُوکل کا سولھواں سالانہ جلسہ ۳۔۴۔۵۔ اور ۶ چیت سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۶۔۱۷۔۱۸۔ اور ۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء بروز سنیچر۔ ایت۔ سوم اور منگل ہولی کے شُبھ اوسر پر ہونا نشچت ہوا ہے۔ جس کی تیاریاں بڑے اُتساہ پُوروک ہورہی ہیں۔ آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں تتھا سنیاسی مہاتماؤں نے آنا سویکار کرلیا ہے۔

۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء کو نئے برہمچاریوں کا ویدآرمبھ سنسکار بھی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ اس لئے ہر ایک مہانو بھاو کا فرض ہے کہ جہاں وہ مالی امداد کرکے پُنّ کے بھاگی بنیں۔ وہاں نئے برہمچاریوں کو ادھک سے ادھک سنکھیا میں داخل کرانے میں پورا پورا سہیوگ دیں۔

آپ کو یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوگی۔ کہ گورُوکل ہذا نے آٹھویں تک کا سمبندھ گورُوکل کانگڑی سے ... ہوگیا ہے ...

مُسلم علماء سے سوالات

ذیل پرشنوں کا اُتر مسلم جنتا کے ودوان دے کر کرتارتھ کریں:-

۱ "اللہ" شبد کس بھاشا کا ہے۔ کس مصدر سے بنا ہے؟ اور اس کے کتنے ارتھ ہیں؟

۲ یدی ایشور سرشٹی کرتا ہے۔ تو کیا وہ جگت اُتپتی سے پُورو بھی سرشٹی کرتا تھا یا سوامی تھا۔ اور پرلے کے پشچات بھی رہیگا؟

۳ ورتمان پُورا کلمہ ایک ستھان پر لکھا ہوا قرآن سے دکھلا کر اپنا پکش سِدھ کرو۔

۴ کیا حضرت محمد صاحب سے پُوروا اور سویم حضرت محمد صاحب بھی ورتمان کلمہ پڑھا کرتے تھے؟ اس کا پرمان دو۔

۵ کیا قرآن میں ختنہ کرنے کا ودھان ہے؟

۶ حضرت آدم جو آرمبھک سرشٹی میں اُتپن ہوئے کہے جاتے ہیں۔ اُن کا مانس کھانا سِدھ کرو۔

۷ سُؤر کی مانند شراب کا حرام ہونا قرآن سے دکھلاؤ۔

۸ قرآن سے مُردہ دفن کرنے کی آگیا دکھلاؤ۔

۹ پانچ وقتوں کی نماز کا ودھان بھی قرآن شریف سے دکھلاؤ۔

۱۰ "سورۃ توبہ" میں "بسم اللہ" کیوں نہیں ہے؟

۱۱ پشو بدھ کے سمے پوری "بسم اللہ" کیوں نہیں پڑھی جاتی؟ کیوں "بسم اللہ اللہ ہو اکبر" کیوں پڑھا جاتا ہے؟ یدی پشو مارتے وقت "رحمٰن اور رحیم" بھی کہہ دیا جاوے۔ تو کیا حرج ہے؟

(ہردیہ پرکاش بھاردواج۔ میرٹھ)

پنڈت مالویہ جی گورُوکل بھینسوال میں

ہریانہ نواسیوں کو یہ سُن کر ہرش ہوگا۔ کہ شریمان پوجنیہ پنڈت مدن موہن مالویہ جی گورُوکل بھینسوال کلاں کے سالانہ جلسہ پر ۲۸ فروری مطابق ماہ بدی پورنماشی کو گورُوکل بھومی میں پدھار رہے ہیں گے۔ شری پنڈت جی کو ہریانہ پرانت سے ازحد پریم ہے۔ اس لئے ہریانہ نواسیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ضرور پدھار کر لابھ اُٹھائیں۔

(ماڑو سنگھ آچاریہ پردھان گورُوکل ہذا)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آرین تہذیب و تمدن کے متعلق فلم

آریہ بزرگوں سے میری ایک اپیل

(از پنڈت بھیشم پتامہ جی انچارج صیغہ اشتہارات "پرتاپ" لاہور)

کچھ عرصہ سے غیر ملکیوں خصوصاً امریکہ والوں کی طرف سے ویدک دھرم۔ اور آرین تہذیب و تمدن پر جو نازیبا حملے کیے جا رہے ہیں۔ وہ آئے دن ہم اخبارات میں پڑھتے رہتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ویدک دھرم کی فضیلت اور دن بدن کی ترقی کی تاب نہ لا کر اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ رسوائے عالم مس میو نے "مدر انڈیا" نامی کتاب لکھ کر کیچڑ اچھالا تھا۔ مگر اب حال ہی میں امریکہ میں ایک فلم "انڈیا سپیکس" دکھائی جا رہی ہے۔ جس میں ہندوستان اور خصوصاً آرین تہذیب و تمدن پر نہایت شرمناک حملے کیے گئے ہیں۔ اور مکروہ و تباہ کن پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دھرم کے معاملہ میں یہ لوگ کتنے پکے ہیں۔ وہ ہر جائز و ناجائز طریقہ سے بھی کام لینے سے گریز نہیں کرتے ۔

زمانہ حال میں سینما نے جس قدر سرعت لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔ یہ سب پر روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ موجودہ انسانی سوسائٹی میں سینما بھی ایک نیا عنصر پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہ اتنا بڑا اثر ثابت ہو رہا ہے کہ غیر ممالک کی بہت سی گورنمنٹوں نے تو اس کے متعلق علیحدہ محکمہ جات بنا دیے ہیں۔ جو کہ عوام کی بہبودی کو مدنظر رکھ کر پراپیگنڈا اور پرچار کے لئے سوشل۔ تعلیمی۔ صنعتی۔ زراعتی اور صحت کے اصولوں کے متعلق فلمیں تیار کراتی ہیں۔ روس نے یہ تجربہ سب سے پہلے شروع کیا ہے اور وہ کامیاب ہو رہا ہے۔

ہمارا ملک بھی اس اثر سے مستثنیٰ نہیں۔ پچھلے سال ہی میں ہندوستان میں سینما ہاؤسوں اور فلم کمپنیوں کی تعداد کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ سینما چاہے اچھا ہو یا برا۔ یہ عنصر اب ہماری سوسائٹی میں بھی داخل ہو چکا ہے۔ اگر اس کو زہر بھی مان لیا جائے۔ تو بھی بوزہر دانی کے طور پر استعمال کرنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ اس سے اب چھٹکارا نہیں۔ ریل۔ تار۔ گراموفون اور بجلی وغیرہ ایجادوں کی طرح یہ جدید ایجاد بھی تفریح طبع کے لئے انسانی سوسائٹی میں مروج ہو چکی ہے۔ تو کیوں نہ اب اس کا بہترین استعمال کیا جائے ؟

فلم پرچار اور پراپیگنڈا کے لئے بہترین ہتھیار ہے۔ میرے خیال میں جس طرح امریکہ والوں نے مکروہ فلم تیار کی ہے۔ اس کے اثر کو زائل کرنے کے لیے ہمارے ملک میں بھی چند ایک ایسی فلمیں تیار کی جانی چاہئیں۔ جو کہ آرین تہذیب و تمدن کی صحیح تصویر پیش کر سکیں۔ ... کو بہت سے ... کا شنا چاہئے۔ اور ان فلموں کو غیر ممالک میں پراپیگنڈا اور پرچار

کے لیے بھیجنا چاہیے +

لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ ابھی تک ہمارے ملک کے فلم سازوں کو تو حسن و عشق کے قصے کہانیوں سے فرصت نہیں ملتی۔ اور نہ ہی یہ بات ابھی ان کو اپیل کرے گی۔ کیونکہ ان کا مدعا تو روپیہ پیدا کرنا ہے۔ ان کو ملک۔ قوم یا مذہب کی تنخیم کی پرواہ نہیں۔ اس لئے یہ اہم کام موجودہ حالات میں ملک کی ذمہ دار سوسائٹیاں ہی کر سکتی ہیں۔ ویدک دھرم و آرین تہذیب و تمدن کے پرچار کے لئے آریہ سماج سے بہتر اور کوئی سوسائٹی نہیں ہو سکتی۔ آریہ سماج ہر سال ہزاروں روپے وید پرچار اور ویدک دھرم کی اُنتی کے لئے خرچ کرتا ہے۔ جو کہ تنخواہ دار اپدیشکوں کتابوں اور دیگر مدات پر خرچ ہوتے ہیں۔ اور آئندہ سال کے لئے کثیر روپیہ کے لئے اپیل ہوتی ہے۔ ان اپدیشکوں کے ذریعہ پرچار کا جو کام

آج کل عوام پر ہوتا ہے۔ وہ میرے آریہ بھائیوں اور بزرگوں سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ گو ابھی گرام پرچار کے لئے اپدیشکوں کی ضرورت ہے۔ لیکن زمانہ کے مطابق ہمیں بھی پرچار کے طریقہ میں کچھ تبدیلی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ وہی طریقہ جو آج سے چند سال قبل نہایت کارگر دکھائی دیتا تھا۔ اب غیر موزوں ثابت ہو رہا ہے۔ عوام بھی دن بدن ترقی کر رہے ہیں۔ اور اس کے خیالات پلٹا کھا رہے ہیں۔ اب لوگ سماج کے اصولوں سے زیادہ واقف ہیں اور دھرم ادھرم کو سمجھ سکتے ہیں۔ جتنا کہ آج سے ۲۰ سال قبل واقف تھے۔ اس لئے میرے ناقص خیال میں پرچار فنڈ سے کچھ روپیہ دھارک فلموں کے لئے وقف کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ بھی پرچار کا بہترین ذریعہ ثابت ہوں گی +

سینما کے لئے لوگوں کا شوق دن بدن بڑھ رہا ہے۔ استریاں۔ بچے۔ بوڑھے اور نوجوان سب اس کے دلدادہ ہو رہے ہیں۔ بہر طرہ یہ کہ فلم آمدنی کا ذریعہ بھی ہو گی۔ زیادہ نہ سہی۔ فلم پر خرچ کردہ رقم ہی وصول ہو جائے۔ تو بھی گھاٹے کا سودا نہیں۔ کیونکہ پھر بھی بچت ہو گی۔

آج سے چند سال قبل گوتم بدھ خاموش فلم نے دنیا بھر میں تہلکہ مچا دیا تھا۔ حتیٰ کہ بادشاہ اور ملکہ نے بھی اسے خاص طور پر اپنے محل میں دیکھا تھا۔ اس فلم سے کئی لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی تھی۔ اور یہ کئی ماہ تک یورپ میں چلتی رہی +

زمانہ کی تبدیلی و ترقی کو مدنظر رکھ کر پرچار کے طریقوں میں بھی تبدیلی کرنی چاہیے۔ سنسار بھر کا اُدبکار کرنا آریہ سماج کا مقصد اولین ہے۔ اس لئے غیر ممالک میں پرچار کے لئے چند ایک فلموں کی اشد ضرورت ہے۔ جو کہ ویدک دھرم اور آرین تہذیب و تمدن پر مبنی ہوں۔ میں آریہ بھائیوں اور بزرگوں سے پرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس معاملہ پر غور کریں۔ میری رائے میں پہلی فلم مہرشی سوامی دیانند جی کی زندگی کے چند ایک موثر واقعات اور ویدک دھرم کے اصولوں کے متعلق بننی چاہیے۔ کیونکہ سچائی کی تلاش کے لئے سوامی جی کی جد و جہد بذات خود ایک دلچسپ فلمی افسانہ ہے۔

میں آریہ پرتی ندھی سبھا۔ آریہ سودیشی سبھا اور آریہ سماج کے بزرگوں اور نیتاؤں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سلسلہ میں میری رہنمائی کریں۔ جو آریہ بھائی یا بزرگ میری اس رائے سے متفق ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنی رائے سے مطلع کریں۔ تو میں ان کا نہایت مشکور ہوں گا۔ اس خیال کی تکمیل کے لئے متحدہ کوشش ہونی ضروری ہے ۔

تمام ضروریات زندگی

سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب پہ جملہ سامان ہتھیارات متعلقہ لوہار۔ ترکھان۔ زرگر۔ موچی۔ حجام کابل و کشمیر کی پیدا وار میوہ جات سبز و خشک۔ پستہ بادام۔ کشمش۔ چلغوزہ۔ اخروٹ۔ گچھیاں۔ ڈھینگری کھمباں۔ پاپڑ۔ بھلوڑیاں۔ لونی۔ پٹو۔ دھسہ۔ زعفران کستوری۔ ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ و دنداسہ۔ شلاجیت مصفیٰ ادویات پنساری نسخہ جات مفرد و مرکب غرضیکہ تمام اشیاء جو آپ کو درکار ہوں۔ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں۔

خوشبو کی لپٹیں لانے والی

ہون سامگری
بھگوان دھوپ
نرخ بھوک خرید اران

ہون سامگری فی من ... بھگوان دھوپ فی من ...
نوٹ۔ بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا۔
نوٹ۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات و نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں۔

بھگوان پنساری ... لاہور

سفید کشٹ کی جڑھ بھی

پریہ مہاشہ اپنی اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بیدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص۔ پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے تو میں دگنا مل واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھ لیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنے ۲/۸

سر کشن چندر کتری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

بندوقیں فلبیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گریجویٹ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی۔

Suleman Umar & Co Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور ...

ہماری جسمانی و روحانی ترقی و پستی

جب ہمارا جسم صاف خون سے پر ہو گا۔ ہم ہر حالت میں عروج کی طرف ترقی کرتے جائیں گے۔ بحالت دیگر پستی اور ذلالت کی خوفناک ندی موجود ہے۔ اس لئے خون اور منی کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے۔ بدہضمی ضعف جریان احتلام اور سرعت سے نجات حاصل کرنے کے لئے دل و دماغ اور معدہ کو مضبوط بنانے کیلئے آج ہی مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ روپیہ ۴۰ گولیاں صرف ... پانچ ڈبیاں ... زندگی کے تمام خطرات سے بچنے کیلئے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرما دیں۔

وید شاستری منی شنکر ... جام نگر کا ٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ ... بھگوان ... لاہور ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ضلع کرنال کے آریہ بھائیوں سے ضروری نویدن

مجھے ابھی کچھ دن ہوئے اپنے دوست شریمان لالہ دیس راج جی اگروال ایم - اے - ایل ایل بی پروفیسر ڈی اے وی کالج لاہور اور ڈاکٹر پورن چند جی ایم - بی بی - ایس کے ساتھ گورو کل کورو کھیتر میں جانے کا موقعہ حاصل ہوا - گوروکل کے آچاریہ پنڈت سوم دت جی نے مجھے گوروکل کے سب ڈیپارٹمنٹوں کا ملاحظہ کرایا - میں اکثر سال میں کئی دفعہ گوروکل کورو کھیتر میں جاتا رہتا ہوں - لیکن اس دفعہ گوروکل کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی - پچھلے کچھ سالوں سے لوکل انتظامیہ کمیٹی کے ممبران کے آپس کے جھگڑوں کی وجوہات اور دیگر کارنوں سے گوروکل کا انتظام تسلی بخش نہیں رہا تھا - برہمچاریوں کی تعداد بہت کم ہو گئی تھی - مالی حالت بھی چنتاجنک تھی - لیکن اس دفعہ مجھے گوروکل کا سب انتظام دیکھ کر بہت خوشی ہوئی - ہمارے علاقہ کی خوش قسمتی سے بجنور کے لالہ ٹھاکر داس جی بان پرستھی ہو کر ایک قابل شخص ہیں - گوروکل میں آ گئے ہیں - اور انتظام کے کام کو بڑی خوبی اور دلچسپی سے کر رہے ہیں - تعلیم اور دیگر کاموں کو پنڈت سوم دت جی آچاریہ بڑی لگن سے کر رہے ہیں - برہمچاریوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے - گوروکل کی مالی حالت بھی پہلے سے بہت سدھر گئی ہے ۔

میں ضلع کرنال کے آریہ بھائیوں سے خاص کر اور دیگر آریہ سجنوں سے عام طور پر پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ گوروکل کورو کھیتر کی ہر طرح سے امداد کریں - گوروکل کورو کھیتر کا سالانہ جلسہ ۲۲ ۲۳ اور ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء کو رکھا گیا ہے - اس میں ضرور شامل ہو کر رونق بڑھاویں - اور اس اپنے علاقہ کی ایک مایہ ناز دھارمک سنستھا کی امداد کریں ۔

(نویدک - گنپت رائے بی - اے - ایل - ایل بی پلیڈر پردھان آریہ سماج کیتھل)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

۲۵ جنوری ۱۹۳۵ء کو شادی امرت لال ولد لالہ انت رام ساہنی ہمراہ بھتیجی لالہ کندن لال سیٹھی لائبریرین آریہ سماج ہذا پورن ویدک ریتی سے ہوئی - ور پکش کی اور سے حسب ذیل دان ہوا - آریہ سماج بھیرہ ۱۵ روپیہ - وید پرچار ۱۰ روپیہ - لکشمی دیوی پتری پاٹھشالہ بھیرہ ۵ روپیہ - دیا رام ہائی سکول بھیرہ ۱۰ روپیہ کنیا پکش کی اور سے آریہ سماج بھیرہ ۲ روپیہ - وید پرچار ۲ روپیہ ۔

۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء کو رائے صاحب لالہ نہال چند پوری سکنہ سیالکوٹ کے سپتر کی شادی ہمراہ دختر لالہ بالک رام شاہ چوپڑہ میونسپل کمشنر ۔۔۔ ہوئی - اس موقعہ پر ور پکش کی اور سے ۵ روپیہ اور کنیا پکش کی اور سے ۱۰ روپیہ آریہ سماج بھیرہ کو دان پراپت ہوا ۔

۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء کو پنڈت پرمانند کی شادی ہمراہ دختر ماسٹر گوری لال پورن ویدک ریتی سے ہوئی - آریہ سماج بھیرہ کو ۲ روپیہ دان پراپت ہوا ۔

آریہ سماج بھیرہ کا سالانہ جلسہ ۲۲ - ۲۳ اور ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے - مہاشہ سنت رام جی بھجن اپدیشک نے جلسہ سے بارہ یوم پہلے بھیرہ آنا سویکار کر لیا ہے ۔ (سیکرٹری آریہ سماج بھیرہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ۔ (مینیجر)

بیماری کی جڑ مچھر ہے - اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں - ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پوران وید کی ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں - آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے - ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے - اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت سینٹ ورکس ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور ولایتی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

ڈابر دراکشارشٹ (Regd رجسٹرڈ)

جسم میں چستی پیدا کرتا بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے

دوسرے دراکشاسو - دراکشارشٹوں سے یہ زیادہ مفید ہے - کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے - کھانے میں خوش ذائقہ ہے - یہ سب کے لئے یکساں مفید ہے - اس کے استعمال سے قوائے جسمانی طاقتور و چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی اور دل بشاش رہتا ہے -
قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ - محصول ڈاک ایک روپیہ دو آنہ ۔

سپون ہری (Regd رجسٹرڈ)

(احتلام کی گولی)

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے - دماغ کی کمزوری - چہرہ اور دل کی اداسی - قوت حافظہ کی کمی وغیرہ - نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے ۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ چار - محصول ڈاک سات آنہ

ڈابر جنتری ۱۹۳۵ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ) دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں - اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیں

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ - لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

بڈھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانے کے لئے

"یوبن شکتی" (سونا ملی ہوئی سنہری گولیاں)

یہ سنہری گولیاں سونے کی گولیاں خیال فرمائیے - یہ سونے سے بھی کئی گنا زیادہ کام کرتی ہیں - ان میں کسی قسم کی منشی اشیا کی آمیزش نہیں ہے - ان کے استعمال سے جسم میں دائمی جوبن پیدا ہوتا ہے - بڑے تجربہ و خرچ کے علاوہ طبی جدید جرمنی آلہ جات کے ذریعہ تیار ہوتی ہیں - آجکل کے موسم میں گئی ہوئی جوانی کی طاقت حاصل کیجئے - پہلی ہی گولی اپنا اثر دکھاتی ہے ۔
قیمت - ۲۵ گولی والی شیشی کی ۸ محصول ۸

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ..... ممالک غیر سے لئے ۴؍ ششماہی ۲؍ ..... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۶ پھاگن سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء دیانند آبد ۱۱۰ | SUNDAY 17th FEB 1935 | نمبر ۷

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مُول پرمیشور ہے ۞

۲- ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۞

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۞

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرود اُدیت رہنا چاہیئے ۞

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار اربھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ۞

۶- سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے اربھات شاریرک، آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ۞

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ۞

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے

۱۰- سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک نیم میں سب سوتنتر رہیں ۞

یجروید | رگوید

وید امرت

वसन्त इन्नु रन्त्यो ग्रीष्म इन्नु रन्त्यः ।
वर्षाण्यनु शरदो हेमन्तः शिशिर इन्नु रन्त्यः ॥ {सामपू० ६.३.२३.२॥

بھاو ارتھ { پربھو کی سرشٹی میں سبھی رتوئیں سندر ہیں۔ ہر ایک رُتو میں اپنی اپنی سندرتا ہے۔ جو لوگ پربھو کے پریم کو نہیں جانتے۔ وہ ہی ہر سمے ہر رتو میں بے قرار رہتے ہیں۔ گرمی میں اُنہیں موسم سرما یاد آتا ہے۔ لیکن موسم سرما آجانے پر وہ کہتے ہیں کہ موسم گرما اچھا ہوتا ہے۔ اور موسم سرما کے سمے وہ روز مرہ گرمی کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ موسم برسات آجانے پر وہ بارش سے تنگ آجاتے ہیں۔ اس طرح اُنہیں ہر وقت شکایت ہی شکایت رہتی ہے۔ اُنہیں کوئی بھی موسم اچھا نہیں لگتا۔ لیکن پربھو پریم کا کچھ پرساد پالینے پر مجھے تو ہر ایک موسم میں اپنے پربھو کی کوئی نہ کوئی مورتی دکھلائی دیتی ہے۔ اس لئے گرمی میں میں سُکھ سے گرمی کا آنند لیتا ہوں۔ اور جاڑا میں سردی کا۔ اور موسم برسات میں میں خوب برسات مناتا ہوں۔ اور بہت جھڑ میں بھی اپنے پربھو کا دوسرا ہی جلوہ دیکھتا ہوں۔ اس طرح میں ہر رتو میں ہر سمے اپنے پربھو کا دوسرا ہی جلوہ دیکھتا ہوں۔ کیونکہ ہر ایک رتو اپنی نئی نئی سندرتا کے ساتھ نیا نیا پربھو کا سندیش لاتی ہوئی میرے پاس آرہی ہے۔ میری زندگی میں ہر سال اسی طرح رتوئیں آیا کرتی ہیں +

کبھی شُکھ شانتی کی گھڑیاں آتی ہیں۔ کبھی دُکھ و دریدرتا دُمفلسی، کے لمبے دن گزرتے ہیں۔ کبھی برسوں تک ماجیہ کاریہ میں بہت عدیم الفرصتی رہتی ہے۔ تو کبھی کافی سمے سمے کے لئے بیکاری اور کچھ کام نہ ہوسکنے کے دنوں کی باری آتی ہے۔ مگر میں ان سب ہی کا مزا چکھتا ہوں۔ یہ سب ہی لطف اپنے اپنے وقت پر حاصل ہوتے ہوئے مجھے پیارے لگتے ہیں۔ اسی طرح میں بچپنے بالک پن کی بسنت میں خوب کھیلا ہوں۔ نوجوانی کی گرمی کے جوشیلے دنوں کا اور بھاری برسات کے محنت سے بھرے ہوئے دنوں کا آنند بھی مجھے یاد ہے۔ آج کل دنیاوی زندگی کی سرد اور ہیمنت کی بہاریں لے رہا ہوں۔ اور دیکھ رہا ہوں۔ کہ ادھکتا کی سردی اپنی بزرگی پورن وچاروں اور دالمی موکھش کے ساتھ ہوگے میرا انتظار کر رہی ہے۔ بلاشبہ پربھو کی بسنت ہی نہیں۔ کنتو گرمی بھی سندر ہے۔ برسات اور اس کے آگے آنے والی سردی کے ساتھ اس کی ہیمنت اور شیشر بھی اسی طرح سندر ہیں ۞

شبدارتھ { بسنت رتو نشچے سے ہی سہاونی ہے۔ اور گرمی کی رتو بھی نشچے سے ہی سندر ہے۔ برسات اور اس کے بعد آنے والے سردی کے دن اور ہیمنت رتو اور بہت جھڑ کی رتو بھی نشچے سے ہی دل پسند ہے ۞

(ادم شم)

(ایک ایشور بھگت)

اتھروید | سام وید

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ مہاودیالیہ گرکل بھٹی کے سماچار

۱۔ اگرچہ یہ مہاودیالیہ ۱۵ سال سے لگاتار اپنا کاریہ کر رہا ہے۔ پرنتو گزشتہ پانچ سالوں سے نئے ڈھنگ سے کاریہ آرمبھ ہوا ہے۔ یہاں پنجاب یونیورسٹی کی آخری سنسکرت پریکھشا شاستری تک کا پورا پربندھ ہے۔ دھرم شکھشا میں بھگوان دیانند کرت سمپورن گرنتھ وید وجہ یا سنہیہ سہت پڑھائے جاتے ہیں۔ یہاں کے ودیارتھی سنسکرت سبھاؤں اور سمیلنوں میں دھارا پرواہ سنسکرت میں اوپچیہ کوٹی کے ویاکھیان دے کر میڈل پراپت کر چکے ہیں ؛

۲۔ سچ نیشٹھا کے کارن اکثر آریہ سنستھاؤں میں سدھانت وِرودھ کاریہ اور ویچار پائے جاتے ہیں مگر بڑے ابھیمان کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس مہاودیالیہ میں ویدک سدھانتوں پر مر مٹنے والے اور مہرشی دیانند جی کے نقشِ قدم پر چلنے والے ودیارتھی تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ بات کئی مواقع پر آریہ جنتا کے سامنے آ چکی ہے ؛

۳۔ سنسکرت کے ساتھ ہی انگلش بھاشا کا بھی پربندھ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ آدھونک ڈھنگ سے بھی ودیارتھی جانکاری رکھ سکیں۔ آشا ہے۔ کہ بہت جلد میٹرک تک پربندھ ہو جائے گا ؛

۴۔ چونکہ یہ مہاودیالیہ ایک گاؤں میں استھاپت کیا گیا ہے۔ اس لئے یہاں کے ودیارتھی اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں عار نہیں سمجھتے۔ دیش کی سچی اوستھا سدا ان کی آنکھوں کے سامنے رہتی ہے۔ کسان بھائیوں میں کام کرنے کا موقع ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔ یہ جان کر آریہ جنتا کو خوشی ہو گی۔ کہ یہاں کے ودیارتھیوں میں ۸۰ فیصدی ودیارتھی دیش کے بھاگیہ ودھاتا انہی کسانوں کے بالک ہیں ؛

۵۔ گاؤں کے حالات کے مطابق ہی یہاں بھوجن کا خرچ صرف تین روپیہ ماہوار رکھا گیا ہے۔ پڑھائی اور آشرم کی فیس بالکل نہیں ہے۔ مکانات اب اچھے بن چکے ہیں۔ اس وقت تک ساٹھ ودیارتھی شاستری تک تعلیم پا رہے ہیں۔ دھارمک سماجک اور راج نیتک اخباروں کا پربندھ ہے۔ دیشی اور ودیشی دونو طرح کے کھیل ہوتے ہیں ؛

۶۔ سنستھا کا بوجھ سو فیصدی گراموں میں رہنے والے کسان بھائیوں پر ہی ہے۔ جو کہ فصل۔ سنسکاروں اور جلسہ کے موقع پر دان سے مدد کرتے ہیں ؛

۷۔ سالانہ جلسہ ۸۔۹۔ اور ۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء کو ہو گا۔ جس میں آریہ جگت کے پرسدھ ودوان شاستر ارتھ مہارتھی پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ سوامی کرمانند جی اور پنڈت مول چندر جی شاستری ایم۔ اے آدی مہانو بھاو پدھاریں گے۔ آریہ سمیلن اور کسان سمیلن کا بھی آیوجن کیا گیا ہے۔ آریہ سمیلن کے سبھاپتی راؤ بہادر چوہدری مامراج سنگھ جی رئیس شاملی ضلع مظفر نگر ہوں گے۔ کسان سمیلن میں اضلاع بلند شہر۔ میرٹھ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور۔ دہلی اور روہتک وغیرہ سے کسانوں کے پرتی ندھی شامل ہوں گے ؛

۸۔ گرام پرچار کے مہتو کو انوبھو کرنے والے دھنی مانی سیٹھوں سے ہم نویدن کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی آنکھوں سے اس سنستھا کو ضرور ایک بار دیکھیں ؛

۹۔ آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے بالکوں کو درڑھ ویدک دھرمی بنانے کے لئے اس سنستھا میں بھیجیں۔ اس سنستھا کی سہائتا کرنا ویدک دھرم کے پرچار اور دیش اُنتی کے کاریہ میں سہیوگ دینا ہے۔ آشا ہے۔ آریہ جنتا شبھ اوسروں پر اس مہاودیالیہ کا بھی دھیان رکھے گی ؛

(مکھیہ ادھشٹھاتا آریہ مہاودیالیہ گرکل ضلع میرٹھ)

ہندی پریمیوں میں جاگرتی کے آثار

سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں مجھے داجل جانا پڑا۔ وہاں جلسہ خوب رونق سے ہوا۔ ہندی بھاشا کے متعلق اپنے فرض کو وہاں سنبھالا گیا۔ کافی مجمع (جس کا اندازہ دو ہزار لگایا گیا ہے) کے روبرو پرستاو رکھا گیا کہ:۔

"آریہ سماج داجل کا یہ عام اجلاس محکمہ ڈاک سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ جیسے انگریزی اُردو اور گورمکھی کو ضروری سمجھا گیا ہے۔ ویسے ہی ہندی بھاشا کے جاننے کو بھی (Compulsory) قرار دیا جائے۔ تاکہ ہندی جاننے والوں کو تکلیف نہ ہو"

اس پرستاو کی تائید مہاشہ مول چند جی کوٹ جمعیت اور تائید مزید بھگت ارجن کرشن جی نے کی۔ پرستاو سرو سمتی سے پاس ہوا۔ سرو سمتی سے پاس ہونا اس بات کا زندہ ثبوت ہے۔ کہ ہندی پریمی جاگ رہے ہیں۔ اور اپنے لکھشیہ کی طرف حرکت کر رہے ہیں ؛

سنا ہے۔ اس طرح کا پرستاو کئی اور شہروں سے بھی چلایا گیا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہندوستان کے ہندی پریمی اس موقع پر اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ درخواست اور پرستاو بہت جلد پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور کے پاس بھجوا دیں۔ تاکہ صاحب موصوف اس طرف فوری توجہ دینے پر آمادہ ہوں۔ موقع ہے۔ ہمت درکار ہے ؛

(گنیش دت آریہ سیوک۔ جام پور)

"مہاشہ ٹکن رام ٹرسٹ"

مہاشہ ٹکن رام جی جنوبی نواسی (ضلع مظفر گڑھ) اپنی کوئی اولاد نرینہ نہیں رکھتے۔ اور عمر بھی ڈھل چکی ہے۔ بوڑھے آدمی ہیں۔ انہوں نے نہایت عقلمندی سے اپنی جائداد کا اچھا استعمال کرنے کا شبھ سنکلپ کیا ہے۔ اس مدعا کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے مبلغ بیس ہزار روپیہ کے اپنے نام پر ایک ٹرسٹ قائم کیا ہے۔ ٹرسٹ مذکور میں چوہدری روشن لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور حکیم نند لال جی پردھان کو ٹرسٹیان منتخب کیا گیا ہے۔ اور مہاشہ جی خود بھی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ٹرسٹ اس روپیہ کی آمدنی کو رفاہِ عام کے کاموں میں صرف کرنے کا حقدار ہو گا۔ مثلاً گئوشالہ۔ آریہ مڈل سکول اور بطور امداد وظائف بیوگان۔ یتیمان۔ ہریجن طلباء۔ سنسکار اور کام ہندو دھاباں میں خرچ ہو گا۔ ٹرسٹ نامہ اور وصیت نامہ وغیرہ رجسٹری ہو چکا ہے۔ اور ٹرسٹ مذکور نے اپنا کام شروع بھی کر دیا ہے۔ نیک کمائی کا پھل نیک ہی ہوتا ہے۔ کئی مستحقین فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور اٹھاتے رہیں گے۔ مہاشہ ٹکن رام جی نے ایسی نیک مثال قائم کی ہے۔ کہ اپنے جیتے جی خوشی سے اپنا دھن شبھ کاریوں میں لگا رہے ہیں۔ ورنہ لاولد اصحاب کی موت کے بعد جو خرابیاں اور مقدمہ بازیاں لازمی طور پر ہوتی ہیں۔ ان کے خیال کو خاطر میں لاتے ہی جسم کانپ اٹھتا ہے۔ اس دھرم مریادا پر چل کر مہاشہ جی اپنا نام ہمیشہ کے لئے چھوڑ جائیں گے۔ قوم کی طرف سے وہ ہر لحاظ سے شکریہ کے مستحق ہیں ؛

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

آریہ سماج ڈگشائی کا سماچار

یکم فروری ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر ڈگشائی میں ایک شاندار الوداعی پارٹی لالہ ستیہ پال جی سیٹھی کے اعزاز میں دی گئی۔ لالہ صاحب ریٹائر ہونے کے باعث اپنے وطن مالوف کو مراجعت فرما رہے تھے۔ کارروائی جلسہ ۷ بجے سے شروع ہوئی۔ قریباً آٹھ معززین نے صاحب موصوف کے اخلاق اور حسنِ سلوک کے متعلق نہایت شاندار پیرایہ میں تقاریر کیں۔ آریہ سماج کی طرف سے ایک کاپی رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کی آپ کی بھینٹ کی گئی۔ سیٹھی جی نے اپنی جوابی تقریر میں فرمایا۔ کہ آئندہ جہاں تک ممکن ہو سکا۔ میں جہاں کہیں بھی رہوں گا۔ تن۔ من اور دھن سے سماج کی سیوا کرتا رہوں گا۔ تمام حاضرین کو چائے وغیرہ سے ستکار کیا گیا۔ ۲ فروری ۱۹۳۵ء کو سیٹھی صاحب کو بعد دوپہر آریہ سماج مندر سے اڈہ موٹر تک باجہ اور ایک بڑی جمعیت کے ساتھ ڈگشائی سے وداع کیا گیا ؛

(منتری آریہ سماج ڈگشائی)

سفید کشٹ کی اکھت جڑی

پریہ مہاشہ! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں ڈگنا مال واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنے (۲/۸)

سری کرشن چندر کتری سرائے

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ (محصول ڈاک علاوہ)

جمالستان ۱۲/

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

بنگال میں ۲۵۲۷ نظر بند

کلکتہ - ۱۳ فروری - آج بنگال کونسل میں ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے بیان کیا کہ بنگال کریمینل لاء امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۰ء اور ریگولیشن ۳ مجریہ ۱۸۱۸ء کے ماتحت نظر بندوں کی تعداد ۲۵۰۹ ہے - اور ۱۸ اشخاص - ان میں ۲۹ عورتیں ہیں - ان میں سے ۲۰۳ بنگال کی جیلوں میں ۲۰ بنگال سے باہر کی جیلوں میں ہیں - ۶۷۸ بنگال کے دیہات میں نظر بند ہیں - اور ۵۵ اپنے اپنے گھروں میں - ۴۹۷ بنگال کے نظر بندوں کے کیمپوں میں اور ۴۹ بنگال سے باہر نظر بندوں کے کیمپوں میں ہیں ۔

خالدہ ادیب خانم پہنچ گئیں

لاہور - ۱۳ فروری - آج صبح ترکی کی مشہور عالم خاتون خالدہ ادیب خانم لاہور تشریف لائیں - سٹیشن پر ایک ہزار سے زیادہ معززین نے آپ کو خوش آمدید کہا - جن میں ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے - استریاں بھی بھاری تعداد میں شامل تھیں ۔

نواب مظفر خان پہنچ گئے :- لاہور ۱۲ فروری - خان بہادر نواب مظفر خان سی - آئی - ای - پنجاب کے نئے ریونیو ممبر آج صبح ساڑھے آٹھ بجے فرانٹیئر میل سے لاہور پہنچ گئے - سٹیشن پر معزز ہندو سکھ اور مسلمان اصحاب نے ان کا استقبال کیا - اور ان کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے ۔

رسالہ "انگار" کا پرچہ ضبط :- لاہور ۱۲ فروری - پنجاب گورنمنٹ نے شیخ ملک منظم لاہور کے ماہوار رسالہ "انگار" کے چوتھے حصہ کی جلد پہلے ماہ دسمبر ۱۹۳۴ء کو جس کے ایڈیٹر آچاریہ ریونشر ماجی آیتے اور پبلشر نہیم سین جی ودیا النکار ہیں - ضبط قرار دے دیا ہے - ضبطی انڈین پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ ۱۹۳۱ء کی دفعہ ۴ کے ماتحت کی گئی ہے ۔

پھیری والوں پر ٹیکس :- پشاور ۱۱ فروری - پشاور میونسپلٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۵ جنوری میں فیصلہ کیا ہے - کہ آئندہ سے ہر ایک پھیری والے بزاز سے جو حدود میونسپلٹی میں کاروبار کرے - ۸ آنے ماہانہ ٹیکس لیا جائے گا - اس فیصلہ پر اعتراضات کے لئے سکرٹری نے ایک ماہ کا نوٹس دیا ہے ۔

ڈاکٹر کچلو کے تنظیم فنڈ میں پُر اسرار غبن

لاہور ۱۳ فروری - اس ہفتہ ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے مسلم لیڈروں کی ایک میٹنگ بلائی جس میں بحث مباحثہ کے دوران میں آل انڈیا مجلسِ تنظیم کے روپے کے غبن کے متعلق انکشاف ہوا - بیان کیا جاتا ہے کہ اس انجمن کے لئے دس اور بیس ہزار روپے کے درمیان چندہ فراہم ہوا - یہ روپے کو ہندوستانی مسلمانوں کی اقتصادی و مجلسی بہبودی پر صرف کیا جانا تھا - اس کے علاوہ ڈاکٹر کچلو نے ۲۵۰۰۰ روپے کی یکمشت رقم اس ایسوسی ایشن کے پراپیگنڈا کے لئے ایک روزانہ اخبار جاری کرنے کے لئے دیا تھا - اس رقم میں سے صرف ۵۰۰۰ روپے کا حساب ملتا ہے - باقی رقم کا حساب تک نہیں ملتا - میٹنگ میں گفت و شنید کے دوران میں بیان کیا گیا - کہ تنظیم فنڈ میں سے پانچ ہزار روپیہ شاہ نادر خان کے پاس اس وقت بھیجا گیا تھا - جب اسے بچہ سقہ کے خلاف جنگ کے وقت روپیہ کی ضرورت تھی - لیکن اس کی دستخطی کوئی رسید نہیں ملتی - نہ ہی یہ بتایا جاتا ہے - کہ کس کے حکم سے یہ روپیہ کنگ نادر شاہ کو دیا گیا - بیان کیا جاتا ہے کہ حسابات کی کتابیں ڈاکٹر کچلو کی عدم موجودگی میں ان اشخاص نے جن کے قبضہ میں یہ کتابیں تھیں - دفتر کو بند کر کے اپنے پاس رکھ لی تھیں - لیکن اب وہ لاپتہ ہیں - جو تھوڑے بہت کاغذات مل سکے ہیں - ان میں بالکل غیر مکمل حسابات پائے جاتے ہیں ۔

ڈاکٹر کچلو جب جیل چلے گئے - تو مجلسِ تنظیم بھی ایک عضوِ معطل بن کر رہ گئی - اور یہ بنکوں میں پڑا رہا - حسابات چند افراد کے پاس تھے - اب ڈاکٹر کچلو نے ان حسابات کی پڑتال کے لئے مسلم لیڈروں کی میٹنگ بلائی - اس میٹنگ میں ایک دوسرے پر الزامات لگائے گئے - اور معاملہ کو رفع دفع کرنے کے مشورے دئے گئے - بیان کیا گیا ہے - کہ امرتسر کے ایک بنک میں ابھی تک مجلس تنظیم کا پانچ ہزار روپیہ پڑا ہے - لیکن اسے نکلوانے کا کون مجاز ہے - اس کے متعلق کسی کو علم نہیں - آخر کار فیصلہ کیا گیا - کہ مسٹر صادق حسن آف امرتسر کو روپیہ نکلوانے کا اختیار دیا جائے - نیز حسابات کی پڑتال کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے - جو شیخ صادق حسن - مولانا عبداللہ قصوری اور ڈاکٹر کچلو پر مشتمل ہو ۔

الور کے نئے وزیر اعظم :- الور ۱۲ فروری - معلوم ہوا ہے - کہ میجر ڈبلیو - ایف - کیمپ سکرٹری ٹو دی ایجنٹ گورنر جنرل ویسٹرن انڈین سٹیٹس مسٹر دا ٹیلی کی جگہ جبکہ وہ سات ماہ کی رخصت پر انگلستان جائیں گے - الور کے وزیر اعظم ہوں گے - نئے وزیر اعظم ماہ مارچ کے وسط میں اپنے عہدہ کا چارج لیں گے ۔

رادھا سوامی کیمپ میں ہلچل مچ گئی

رادھا سوامی مت کے آچاریہ آنند سروپ جی کی کتاب "یتھارتھ پرکاش" کا جواب "یتھارتھ آلوچن" شائع ہو گیا - کیا آپ نے اسے نہیں پڑھا؟ ضرور ایک جلد منگوائیے - بڑی پُر لطف کتاب ہے - اس کے لیکھک مہاشہ پریم چند جی آریہ سیوک ہیں - سوا دو سو صفحات کی ضخیم کتاب قیمت ۱۲ - ملنے کا پتہ :-

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

پیشہ ساہوکارہ پر حکومت کا نیا وار

نئی دہلی - ۱۳ فروری - ہوم ممبر نے اسمبلی میں ایک بل اس مطلب کا پیش کیا - کہ تمام جماعتوں کے ایماندار مقروضوں کو دیوانی مقدمات میں گرفتاری سے مستثنیٰ قرار دیا جائے - اگر یہ بل پاس ہو گیا - تو صرف انہی مقروضوں کو گرفتار کرایا جا سکے گا - جو قرضہ کی ادائیگی سے دیدہ دانستہ پہلو تہی کریں گے - اس بل کا یقیناً ساہوکاروں پر بھاری اثر پڑے گا - خصوصاً پنجاب کے ساہوکاروں پر اس کا بہت بُرا اثر پڑے گا ۔

جالندھر میونسپلٹی میں غبن :- جالندھر ۱۲ فروری - ڈاکٹر راج کشن میونسپل کمشنر جالندھر کو اطلاع ملی - کہ کوٹ کشن چند کی چونگی پر ملازمان کمیٹی غبن کرتے ہیں - ڈاکٹر صاحب نے اس معاملہ کی تحقیقات کی - تو بات ٹھیک نکلی - اب اس سلسلہ میں چونگی کے دو محرروں کو معطل کر دیا گیا ہے ۔

خودکشی - امرتسر ۱۳ فروری - خالصہ کالج امرتسر کے طالب علم شنکر سنگھ نے افیون کھا کر خودکشی کر لی ہے ۔

بابا نند سنگھ رہا ہو گئے :- امرتسر ۱۲ فروری - بابا نند سنگھ جو ۱۹۱۴ء کے لاہور سازش کیس کے قیدی تھے - انبالہ جیل سے رہا کر دئے گئے ہیں - آپ کو اس سے پیشتر کئی بار سرکار نے مشروط طور پر رہا ہونے کو کہا تھا - مگر آپ نے انکار کر دیا تھا ۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان کا نیا ڈپٹی کمشنر :- ڈیرہ اسمٰعیل خان - ۱۱ فروری - کیپٹن اے سیجے ڈرنگ آئی پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ نے ڈیرہ اسمٰعیل خان کے عہدہ ڈپٹی کمشنری کا چارج لے لیا ہے - میجر آر - ایل - بریڈشا آٹھ ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں ۔

طبیہ کالج دہلی کی کانووکیشن :- یہ فیصلہ کیا گیا ہے - کہ آیورویدک و یونانی طبیہ کالج دہلی کی کانووکیشن بروز اتوار ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء کو دو بجے بعد دوپہر منعقد کی جائے ۔

آریہ سماج نوشہرہ چھاؤنی کا جلسہ :- آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۲ تا ۴ مارچ ۱۹۳۵ء بروز شنبہ تا دوشنبہ کے موقع پر بڑی شان و شوکت سے منایا جانا نشچت ہوا ہے - اس موقع پر ایک نہایت شاندار یگیہ کا بھی انتظام کیا گیا ہے ۔

(ہوتو رام آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

نیپال کے سینیئر کمانڈنگ جنرل لکھنؤ میں

لکھنؤ۔ ۱۱ فروری۔ سر موہن شمشیر جنگ بہادر رانا سینیئر کمانڈنگ جنرل نیپال یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ریلوے سٹیشن پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ مقامی ہندو سبھا نے ایڈریس پیش کیا۔

انٹی کمیونل آوارڈ کانفرنس کی صدارت

بنارس۔ ۱۱ فروری۔ مسٹر سی۔ وائی۔ چنتامنی نے آل انڈیا انٹی کمیونل آوارڈ کانفرنس کا جو ۲۴ فروری کو دہلی میں منعقد ہو گی۔ صدر بننا منظور کر لیا ہے۔

سندھ میں مسلح ڈاکہ :۔ کراچی۔

۱۱ فروری۔ ضلع دادو سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ موضع قاضی پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ دیہاتیوں نے مقابلہ کیا۔ جس پر ڈاکوؤں نے گولی چلا کر ایک دیہاتی ہلاک اور دو مجروح کر دئے۔ ڈاکو سات ہزار روپیہ کا مال لے کر پولیس کی آمد سے پہلے رفوچکر ہو گئے۔

مہاراجہ الور کی فیاضی :۔ نئی دہلی۔

مہاراجہ الور نے نئی دہلی میں سناتن دھرم مندر کے لئے جو اس وقت زیر تعمیر ہے۔ دس ہزار روپیہ دان دیا ہے۔

تجارت پر پابندیاں :۔ کابل۔ افغان

گورنمنٹ نے ایک فرمان جاری کیا ہے جس کی رو سے بہت سی اشیاء کی درآمد برآمد کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ان اشیاء میں ایرانی اور یوروپین دریاں۔ شالیں۔ رومال۔ گرمیاں مہیز۔ مٹی کے برتن۔ آتشبازی۔ کھلونے سینی چھنے اور گاؤن بھی شامل ہیں۔

نئے سکولوں کا افتتاح :۔ کابل۔

نان کمیشنڈ افسروں کی ٹریننگ کے لئے مزار شریف میں ایک سکول کھولا گیا ہے۔ پیادہ اور گھوڑ سوار سپاہیوں کی ٹریننگ کے لئے مزار میں دو ٹریننگ سکول کھولے جا چکے ہیں۔ غزنی شہر اور اس کے نواح میں بھی چند ایک پرائیویٹ سکول کھولے گئے ہیں۔

صوبہ سرحد کا نیا انسپکٹر جنرل

پشاور۔ ۱۱ فروری۔ مسٹر ایچ۔ آر۔ ڈیگبی جو صوبہ سرحد کے نئے انسپکٹر جنرل پولیس مقرر ہوئے ہیں۔ اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔ مسٹر جے۔ ایچ۔ ایڈم ریٹائر ہونے سے پیشتر رخصت پر جا رہے ہیں۔ وہ کل بمبئی کو روانہ ہو گئے۔ جہاں سے وہ انگلستان جائیں گے۔

۱۲۰۰ روپے کی چوری :۔ امرتسر

بازار جھالڑیاں میں ایک جنرل مرچنٹ کی دکان سے بارہ سو روپے کی چوری ہو گئی ہے۔ چوروں نے قریب کے غیر آباد رہائشی مکان پر چڑھ کر دکان کی چھت توڑ دی۔

آریہ سماج ٹنکارا (کاٹھیاواڑ) کی آوشیک سوچنا

رشی دیانند کی جنم بھومی ٹنکارا میں جب وہاں رشی دیانند کی جنم شتابدی منائی گئی تھی۔ تنبھی سے یہ پرشن اٹھا تھا۔ کہ ہوگ کے پرسدھ ڈاکٹر شری مہتراداس جی نے سنکلپ کیا تھا۔ کہ وہ اکیلے وہاں مندر بنوا دیں گے۔ اس شرط پر کہ رشی دیانند کے پورج جوں۔ الامکان انہیں مل جائے۔ وہ مکان سادھارن ہے۔ اور ٹنکارا کی سنستھی کے انوسار اس کا مولیہ چھ سات سو روپیہ سے ادھک نہیں ہو سکتا۔ پرنتو جس بھلے آدمی کے ادھیکار میں وہ ہے۔ وہ لوبھ وش اس کا پانچ ہزار مولیہ مانگتا ہے۔ اس لئے اس مکان کے لینے کا وچار چھوڑ دیا گیا۔ مہاشہ وجے شنکر جی منتری آریہ سماج بمبئی کو پریرنا کی گئی۔ کہ وہ ایک ڈیپوٹیشن لے جا کر موروی مہاراج سے بھومی مندر کے لئے لیویں۔ انہوں نے ایسا کیا۔ اور مہاراج نے ریلوے سٹیشن کے سمیپ بھومی پردان کرنے کا وچن بھی دیا۔ پرنتو وجے شنکر جی نے سوچنا دی۔ کہ کچھ ایک ٹرسٹی نیت ہونے چاہئیں۔ جن کے نام پر وہ بھومی ہو گی۔ اور ان ٹرسٹیوں میں راجیہ کے بھی ایک یا دو ٹرسٹی ہوں گے۔ اس سبھا نے اس وچار سے کہ کٹھنکل دھن مندر کے نرمان میں خرچ ہو گا۔ مہاشہ وجے شنکر کو لکھ دیا کہ یدی آدھے سے ادھک ٹرسٹی سارو دیشک سبھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا بمبئی تتھا آریہ سماج بمبئی کے پرادھیکاری اپنے پد کی درشٹی سے ہونے چاہئیں۔ باقی آدھے سے کم میں نہیں چاہئیں۔ وہ ٹرسٹی نیت کم لیویں۔ پرنتو اس پر تقاضا کو مہاشہ وجے شنکر نے سویکار نہیں کیا۔ اس لئے اس سبھا نے انہیں لکھ دیا۔ کہ وہ سوئم اپنی ذمہ داری پر مندر بنوا لیں۔ اس سبھا کے پاس اس کاریہ کے لئے جتنا دھن ہے۔ یا آئیگا سب انہیں دے دیا جائے گا۔ اس لئے اب مندر بنانے کا کاریہ بمبئی پرانت والوں نے لے رکھا ہے۔ جو سجن کچھ کہنا چاہیں یا سہایتا دینی چاہیں۔ وہ بمبئی والوں سے بات چیت کریں۔ اس سبھا سے آئندہ سے اس ورشہ کا کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ اس سبھا کے پاس اس ندھی میں کیول ۰۔۳۔۲۶۳ روپے جمع ہیں۔ جن میں سے ۰۔۰۔۱۲۰ مہاشہ دکھشنی افریقہ کے ایک سجن کے ہیں۔ شری مہاشہ کرشن جی بدھی اس کام میں کچھ اتساہ رکھتے ہیں۔ تو انہیں بمبئی والوں کو وشیش سہیوگ دے کر اس ترچ کو پورا کرانے کے لئے پریتن کرنا چاہئے ۔

(سواسی) نارائن سوامی پردھان آریہ سارو دیشک سبھا دہلی

کیتھل میں ایک معزز آریہ پرش کا سفاکانہ قتل

لالہ رکھی رام جی جو ہندی کے اچانک قتل پر آریہ کمار سبھا کیتھل نہایت شوک پرگٹ کرتا ہے۔ لالہ رکھی رام جی کیتھل کی ایک برگزیدہ ہستی تھے۔ اور آپ کے قتل سے تمام شہر میں کہرام مچ گیا ہے۔ کیونکہ لالہ جی پر کسی ظالم قاتل نے اس وقت نہایت ہی بے رحمی سے سفاکانہ حملہ کیا۔ جبکہ آپ صبح کی سیر سے قریباً ۷ بجے واپس آ رہے تھے۔ اور حملہ قریب بیرونی دفعہ شہر عین سڑک پر ہوا۔

لالہ جی اس قدر ہر دلعزیز تھے۔ کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی جب آپ کو دیکھتے۔ تو پریم سے "نمستے" کہتے۔ اور لالہ جی باوجود بزرگ ہونے کے بچوں کی "نمستے" کا جواب بھی ہاتھ جوڑ کر پریم سے دیا کرتے تھے۔ آج ۹ کو چھوٹے چھوٹے بچوں کے چہرے پژمردہ تھے۔ اور اپنی توتلی آواز سے نہایت ہی غم پرگٹ کر رہے تھے۔ لالہ جی اتنے دان شیل تھے۔ کہ ان کی دان شیلتا سے آج تک سینکڑوں ودھوائیں اپنا گزارہ چلا رہی ہیں۔ ان کے در دولت سے کوئی بھی سوالی مایوس نہیں گیا۔ آپ کے اندر ایشور بھگتی کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کی صفات قلم کے بیان سے باہر ہیں۔ آریہ کمار سبھا کیتھل حکومت پنجاب کی توجہ اس امر کی طرف خاص طور پر دلانا چاہتی ہے کہ اگر ایسے معزز اور پر امن اشخاص کے قتل دن دہاڑے ہونے لگے۔ تو پنجاب کا مستقبل بلا شبہ ایک بھیانک اور ڈراؤنی شکل اختیار کر لے گا۔ یہ سبھا درخواست کرتی ہے کہ قتل ہذا کی تفتیش مکمل طور پر ہو کر قاتل کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئے۔

ہماری پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ وہ لالہ جی کی آتما کو سدگتی اور پسماندگان کو صبر و شانتی بخشیں۔

(سکرٹری آریہ کمار سبھا کیتھل)

اپنے لڑکوں کو ہلاک کر دیا :۔ بمبئی

۱۲ فروری۔ کولابہ کے ایک اینگلو انڈین نے اپنے دو لڑکوں کو موت کے گھاٹ اتارنے اور تیسرے کو قتل کرنے کی کوشش کے بعد خودکشی کر لی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ خانگی جھگڑوں سے تنگ آ گیا تھا۔

ایک ہوائی جہاز کو حادثہ :۔ کراچی ۱۲

فروری۔ سکھر سے یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ انڈین نیشنل ایئرویز کے جہاز کو جو کراچی سے لاہور جا رہا تھا۔ کل صبح سکھر میں نقصان پہنچا ہے۔ ہوا باز زخمی نہیں ہوا۔ ڈاک بذریعہ ریل گاڑی لاہور بھیج دی گئی ہے۔

نظام کی بیگم کی حج کو روانگی :۔

حیدر آباد دکن ۱۱ فروری۔ نظام کی بیگم دلہن پاشا اپنی پارٹی کے ساتھ آج شام کو بمبئی روانہ ہو گئیں۔ وہ وہاں سے حج کرنے کی خاطر مکہ جائیں گی۔ دلہن پاشا کو الوداع کہنے کے لئے نظام پرنس اعظم جاہ اور ریاست کے اعلیٰ افسر سٹیشن پر موجود تھے۔

مرزائیوں کا بائیکاٹ :۔ گجرات میں

ایک انجمن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کا نام سد قادیانی رکھا گیا ہے۔ یہ انجمن مرزائیوں کے خلاف سرگرم کار ہے۔ اس کی طرف سے مسلمانوں میں پرچار کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ مرزائیوں کا بائیکاٹ کر دیں۔ چنانچہ کئی مسلمانوں نے اس انجمن رد قادیانی کی تحریک پر مقامی قادیانیوں کا مجلسی اور تجارتی بائیکاٹ شروع بھی کر دیا ہے۔

بیروزگاروں کو ریلیف :۔ لنڈن۔

۱۰ فروری۔ گورنمنٹ کو بیروزگاروں کی ریلیف پر ۵۰ لاکھ پونڈ خرچ کرنا پڑے گا۔ اس بات کا انکشاف آج نئے بل کا مضمون شایع ہونے سے ہوا ہے۔

ضروری تصحیح

"پرکاش" کی ۲۱ اگست ۱۹۹۱ کی اشاعت میں صفحہ ۱۷ پر "اوںکار مہاستوتر" کا جو ریویو شایع ہوا ہے اس میں غلطی سے میرا نام بطور مصنف شایع ہو گیا ہے۔ چونکہ اصلی ستوتر شری ہیرا لال جی سومنی بی۔ اے کی تصنیف ہے۔ لہٰذا میرا نام بطور مصنف لکھا جانے سے پبلک میں غلطی پھیل جاتی ہے۔ آریہ ودوانوں۔ نیتاؤں اور سنیاسیوں نے دل کھول کر اس کی تعریف کی ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں اسے منگوا کر مفت بانٹنا چاہئے۔ قیمت دس روپیہ سینکڑہ۔ ایک کاپی کے لئے ایک پیسے کے ٹکٹ بھیجئے۔ (پنڈت علاؤ الدین پوری)

ملنے کا پتہ:۔ پرتھی۔ گوردت بھون۔ لاہور + ویدک دھرم پرچارک پستکالیہ ہالہ بہوڑ ضلع جالندھر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۶ پھاگن سمت ۱۹۹۱

اردھ شتابدی کی تیاریاں نمبر ۲

میں پچھلے مضمون میں واضح طور پر بیان کر چکا ہوں کہ اردھ شتابدی کی سکیم کیا ہوگی۔ اور اس سکیم پر عمل کرنے سے کس پرکار آریہ سماج میں ایک نئے جیون کا سنچار ہوگا۔ اس مضمون کو لکھے دو ہفتوں سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ پنجاب کی تقریباً سب آریہ اخباروں میں یہ مضمون چھپ چکا ہے۔ آریہ پرشوں کی طرف سے میرے پاس پتر موصول ہوئے ہیں۔ اور زبانی طور پر بھی مہانو بھاؤں سے میری بات چیت ہوئی ہے۔ ان سب سے یہی پرتیت ہوتا ہے کہ یہ سکیم بہت پسند کی گئی ہے۔ آریہ سماج کے بڑے بڑے دماغوں سے لے کر سادھارن آریہ پرجا بھی اس کے حق میں معلوم ہوتے ہیں۔ عنقریب ہی لاہور میں آریہ سماج کے جو مہارتھی ہیں۔ ان کے پاس دکشنا کی جھولی لے کر جانے والا ہوں۔ شتابدی کے لئے دھن سنگرہ کا کام پہلے لاہور میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے سبھا سدوں سے ہی شروع ہوگا۔ مجھے نشچے ہے کہ میرے مانیہ مترجن کو میں نے سمجھ کر غور و خوض کے بعد آریہ سماج کا ستمبھ سمجھا ہے۔ اپنی اہم ذمہ داری کو محسوس کریں گے۔ اور بھارت کے شاندار اتہاس میں اپنے پرکھوں نے جو مثالیں ان کے والدین بزرگوں سے قائم کی ہیں۔ انکی تقلید کریں گے۔ ایسے موقعوں پر بہت سے دھنی لوگ لاکھوں روپیہ دے دیتے تھے۔ کئی لوگ اپنی جائدادیں وقف کر دیتے تھے۔ کئی لوگ دھن دولت چھوڑ کر دیش اور جاتی کے لئے فقیر بن جاتے تھے۔ ہمارے سبھا سدوں میں ایسے لوگ ہیں۔ جن پر پرماتما کی اپار کرپا ہے۔ جن کے پاس دھن ہے۔ اور ان کی معمولی ضروریات سے زیادہ ہے۔ جن کی سنتان کام کاج پر لگی ہوئی ہے۔ جن کے پاس لیاقت اور غیر معمولی لیاقت ہے۔ انتظامی قابلیت اور اعلیٰ درجہ کی انتظامی قابلیت ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ان میں سے ہر ایک کم از کم ایک ہزار روپیہ آریہ سماج کے نئے جیون کے سنچار کے لئے کیوں نہ دے۔

یہ تو ہوا کم از کم مطالبہ۔ ان میں بعض بلا شبہ اس بات کے لئے سامرتھ ہیں کہ وہ اپنی دوسری مصروفیتوں میں سے آریہ سماج کے نیتاؤں کو ایک معمولی سی مصروفیت سمجھ کر اس شبھ پروا پر اپنی ساری دماغی اور شاریرک شکتیاں آریہ سماج کی سیوا میں وقف کر دیں۔ ان کی جو غیر معمولی قابلیت اس لوک کے معاوضوں کے بدلے میں دستیاب ہو سکتی ہے۔ کیوں نہ وہ پرلوک کے لئے مفت طور پر ملا کیں۔ بھلی و تحسین کے اور پارلوک معاوضوں کے بدلہ میں دستیاب ہو۔ کیا بھرتری ہری اپنا راج پاٹ چھوڑ کر سنسار میں امر نہیں ہو گیا؟ کیا اور کئی راجاؤں نے راج پاٹ چھوڑ کر آتما شانتی نہیں پراپت کر لیا؟ پھر ہمارے سبھا سد بھی کیوں نہ اس آتما شانتی کو پراپت کریں؟ اگر وہ چاہتے ہیں کہ پرجا کا دل ہلے۔ آریہ سماج میں ایک کرانتی پیدا ہو۔ تو پہلے ان کا دل ہلنا چاہئے۔ پہلے ان کے ہردیوں میں کرانتی پیدا ہونی چاہئے۔ اس کرانتی کا اگوا نہیں ہونا چاہئے دھن اور دولت۔ دنیا کی جاہ و حشمت کے مزے وہ کافی چکھ چکے۔ ان ہردوں کو پورن تیاگ لینے کا حق اب ان کی سنتان کو ہے۔ ان کو تو اب پرجا کے بچوں کو اپنا بچہ بنانا چاہئے۔ غریبوں کو اپنی برادری بنانا چاہئے۔ سرمایہ پرستی اب ختم ہونی چاہئے۔ اب سرمایہ کو کچھ عرصہ ان کے پاس لوٹنا چاہئے۔ تبھی سے ان کو پراپت ہوا ہے۔ پھر پتہ لگے گا۔ کہ وہ سرمایہ کے مالک ہیں۔ اور اس کے امین بھی ہیں۔ کیول بیوپاری نہیں ہیں۔ میں یہ الفاظ بقلب بے ریا ادا کر رہا ہوں۔ اگر کبھی آواز کافی اونچی ہو جیسے کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہہ سکتا ہوں کہ دھنی مانی بجائے کہ صرف ڈیپوٹیشن پر ہی تمام کر کے دوسرے آریہ پرشوں اور دھن رکھنے والی آریہ ماتاؤں اور سوا دیویوں کے کانوں تک ہی نہیں۔ بلکہ دلوں تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ اگر میرے یہ الفاظ جو ایک سچے دل سے نکلے ہیں۔ اور جن کا لکھنے والا ایک ایسا آدمی ہے۔ جن کو دھن سمبندھی پرلوبھنوں نے کبھی متاثر نہیں کیا۔ چاہے اس میں اور کتنی قسم کی کمزوریاں اور ترٹیاں کیوں نہ ہوں۔ ان بھائیوں اور بہنوں کے دلوں کو نرم کریں۔ تو اشیری چوٹ وہ ان کے دروازے پر حاضر ہو کر خود لگا دے گا۔

سادھارن پرجا کو بھی سادھارن ہو جانا چاہئے۔ بہت جلد ہی میں سرکلر نکالوں گا جس میں سادھارن دھن کی فراہمی (mass collection) کی تاریخ مقرر کروں گا۔ اس تاریخ پر ہر ایک آریہ پریوار بکس لے۔ ہر ایک پرش کو اس کا ایک نام ملے۔ اپنے گھر کی دیویوں کے لئے بھی ...

جو بھی اس کی ادھک سے ادھک سامرتھ ہو۔ وہ اپنے گھر میں صلاح کر کے اس کو بکس میں ڈال دے۔ اگلے اتوار کو وہ سب بکس سپتاہک ست سنگ میں پہنچ جائیں۔ اور اسی دن سماج میں بجیہ اور دیدیہ پاٹھ کے پیچھے پردھان جی ہر ایک بکس کو کھولے۔ اور اس میں سے جو رقم نکلے۔ اس کا اعلان کر دے۔ اسی پرکار جتنی آریہ پرتی ندھی سبھائیں ہیں۔ ان کے وشیش ادھیویشن بھی اسی پرتھ دن کو ہوں۔ اور پرتیک آریہ کمار اپنا ایک مہینہ کا پاکٹ الاؤنس وہاں بجیہ کے پشچات دے دے۔ کوئی کوئی کمار بڑی ہمت پر ہو تو ایک مہینہ کے لئے کوئی آرام اور آسائش کا سامان (ضروریات زندگی کا نہیں) چھوڑ دے اور اس سے جو دھن بچے۔ وہ شتابدی فنڈ کو دے سکتے ہیں کہ جو دھن خوانچہ والوں کے پاس جا کر چاٹوں کے کھانے میں خرچ کرتے ہیں۔ اور اپنے ہاضمہ کو تباہ کرتے ہیں۔ اس دھن کو کم از کم ایک مہینہ کے لئے ایک اچھے کام میں خرچ کر سکتے ہیں۔ جو نوجوان انٹر کلاس یا سیکنڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں۔ وہ اس شتابدی کے اپلکش میں ایک سال کے لئے تھرڈ کلاس میں سفر کریں اور بچت کے روپے اس کام کے لئے بچا سکتے ہیں۔ سو دیارتھی لوگ ونود کے لئے جو سیریں (Picnics) کرتے ہیں۔ ان کا خرچ بھی کم کر سکتے ہیں۔ دیویاں تو ہزاروں روپیہ بچا سکتی ہیں۔ آریہ سماج میں بھی ایسی دیویاں ہیں۔ چاہے ان کی تعداد تھوڑی ہی ہو۔ جو پوڈر اور کریم پر دھن خرچ کرتی ہیں۔ اگر وہ ایک سال کے لئے یہ خرچ چھوڑ دیں۔ اور جو دھن بچے وہ اردھ شتابدی فنڈ میں دے دیں۔ تو جہاں ان کے منہ پر آتمک تیج کی پرچھائیں آئے گی۔ وہاں ان کے روپیہ راشی کو کتنے گنا بڑھا دے گی۔ وہاں شاید ایک سوا سو روپیہ کی آمدنی بھی ان کو واسطے شنگار بیوں میں سہانی ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ سینکڑوں شاید ہزاروں روپے کی کاج کی ودیشی چوڑیاں پر آریہ دیویاں خرچ کرتی ہیں۔ یدی یہ بہنیں ایک سال کے لئے ان چوڑیوں کے استعمال میں آریہ منتاؤں اور بزرگوں کے ہاتھوں میں ایک خاص تاریخ پر راکھیاں باندھ کر اور اس دھن کو بھینٹ کر کے ان کو اپنے دھرم پتا اور بھائی بنا کر آشیرواد لیں۔ تو یہ ایک نئی پرتھا چلاویں گے جو ہمارے سماج میں پرتھم پریم کا بنیاد رکھ دے گی۔ اس کے متعلق بھی وشیش روپ سے دیویوں کے نام ایک پتر بھیجوں گا۔ جہاں جہاں بھی آریہ استری سماجیں ہیں۔ ان کے وشیش ادھیویشن بھی اسی تاریخ پر ہو سکتے ہیں۔ اور وہاں بھی بجیہ کے بعد دیویاں اس پرکار کے انگوٹھے اور ٹھاکوں کی بھینٹ کر سکتی ہیں۔

کیوں نہ ۱۹۳۵ء کی ہولی۔ دیوالی اور ایسے پروؤں پر دیویاں کم خرچ کر کے بچے ہوئے دھن کو ایک وشیش اوشٹھان کے دوارا شتابدی منڈل کو بھینٹ دے دیں جن گھروں میں پھلوں کو نئے کرنے اور ادھکار وشیش روپ سے براہمنوں کے گھروں میں بھیج کر کھلانے کا رواج ہے۔ ۱۹۳۵ء میں ان کو چاہئے کہ ان پھلوں پر جو خرچ ہوتا ہے۔ وہ وید پرچار کے لئے شتابدی کے اپلکش میں دیں۔ تاکہ یہ برہمن کی یاترا ہو سکے۔ کیوں نہ اس بات کا پرچار کیا جائے۔ کہ ایک خاص تاریخ سے ہر ایک آریہ گھر میں ایک پاؤ آٹا روز ایک خاص گھڑے میں ڈالا جائے۔ اور اس کی سال بھر کی جو آمدنی ہو۔ وہ شتابدی ندھی میں دی جائے۔

یہ ساری تجاویز میں اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ ہر ایک آریہ پریوار کو محسوس ہو کہ یہ سال خاص ہے۔ اور اس یگیہ کی پورتی میں ہر ایک نے آہوتی ڈالنی ہے۔ گوروکلوں، سکولوں اور کالجوں میں بھی ودیارتھیوں اور ودیارتھنیوں کو اس یگیہ کی پورتی میں اپنے سامرتھ کے انوسار محنت اور مزدوری کر کے بھی اور کچھ تیاگ کر کے اس کام کے لئے روپیہ جمع کرنا چاہئے۔ جو بہنیں سلائی کر سکتی ہیں۔ وہ ایک ہفتہ کے لئے یہ سلائی کیول شتابدی کے نمت کریں۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ انگریزی ڈھنگ جو ہماری کلپنا شکتی کو اتیجت نہیں کرتا۔ چھوڑ دیا جائے۔ اور شتابدی کے یگیہ کو جہاں یگیہ ہے۔ اس کے لئے روپیہ کی صورت میں دان نہ مانگا جائے۔ کنتو گھی۔ سامگری اور لکڑی ابتدائی کے روپ میں آریہ دیویوں سے بھینٹ لی جائے۔ اس سمے لاہور میں جو سدا ورت کھلے۔ اس کے لئے آٹا۔ دال اور دیگر سامان آریہ پریواروں سے لیا جائے۔ اور آریہ دیویاں اپنے ہاتھوں سے اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لئے بھوجن بنائیں۔ اور آریہ نوجوان اس بھوجن کو پروسیں۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ جو وچار میں نے پرگٹ کئے ہیں۔ ان وچاروں سے ملتی جلتی تجاویز آریہ پرش اور آریہ دیویاں میرے پاس لکھ کر بھیج دیں۔ تاکہ میں ان پر غور کر سکوں۔ اور شتابدی منڈل کے ساتھ صلاح کر کے کسی انتم نتیجہ پر پہنچ سکوں۔

(آچاریہ) رامدیو
پردھان شتابدی منڈل

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

منتری نظام راجیہ سبھا پر حملہ

ہم نے اس حملہ کے حالات کسی دوسری جگہ اسی پرچہ میں شائع کئے ہیں۔ جو کہ ریاست حیدر آباد کے ایک مسلم پولیس انسپکٹر کے ہاتھوں منتری لالہ شام لال جی منتری [illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ پر ہوا ہے۔ حالات زبان حال سے بتلاتے ہیں۔ کہ پولیس انسپکٹر مذکور نے منتری مہودیہ پر حملہ کیا۔ وہ نہ صرف انتہائی اشتعال انگیز تھا۔ بلکہ کینہ توزی پر مبنی تھا۔ منتری مہودیہ اگر ریاست کے خلاف کوئی کارروائی کرتے۔ تو ان سے ریاستی پولیس کو کوئی وجہ شکایت بھی ہو سکتی تھی۔ لیکن جب ان کا قصور محض یہ تھا کہ انہوں نے مہاراجہ کشن پرشاد مدار المہام ریاست حیدر آباد کو آریہ سماج مندر دیکھنے کی پریرنا کی۔ تو یہ ایک ایسی کارروائی ہے۔ جس کے لئے منتری مہودیہ کی خوش سلیقگی اور وفاداری کی داد ملنی چاہئے۔ اگر داد کی بجائے بلاوجہ ایک پولیس افسر اس کی توہین کرتا ہے۔ تو یہ ریاست حیدر آباد کے منتولیوں کا اپنا کام ہے۔ کہ وہ اس کے خلاف پورا پورا نوٹس لیں۔ تاکہ باقی ریاستی پولیس کو بھی تنبیہ ہو۔ وہاں برٹش انڈیا کے لوگوں کی بھی تسلی ہو سکے کہ ریاست کے طول و عرض میں غیر مسلم حضرات کی عزت پر کوئی شخص خواہ اس کی پوزیشن کیسی ہی اعلیٰ ہو۔ ہاتھ نہیں ڈال سکتا ؟

"پرکاش" کا "شوراتری انک"

"ستیارتھی انک" کے بعد "پرکاش" کا "شوراتری انک" نکلے گا جس میں بھگوان دیانند کے بودھ اتسو اور شہید صادق پنڈت لیکھرام جی کی یاد کو تازہ کر کے آریہ جگت میں نئے جیون کا سنچار کیا جائے گا۔ رشی بھگتوں کا پرم کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس انک کو کامیاب بنانے میں پورا پورا سہیوگ دیں ؟

"ناظم" جلالپوری
ایڈیٹر "پرکاش" - لاہور

رسالہ "النکار" سے ضمانت کی طلبی

پریس ایکٹ کا ایک اور وار ہوا ہے۔ اس بار لاہور کے ہندی ماہوار "النکار" پر [illegible] کی زیر ایڈیٹری شائع ہوتا ہے۔ دسمبر ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں ایک لیکھ [illegible] جس کا عنوان ہے "سوامی دیانند کے پہلے شش کے پولیٹیکل کام" ... پنڈت شیام جی کرشن ورما ... اس عنوان سے ثابت ہے کہ یہ مضمون پنڈت شیام جی کرشن ورما کے متعلق ہے۔ ہم نے اصل مضمون نہیں پڑھا۔ لیکن اس کا انگریزی ترجمہ دیکھا ہے جس کی بنا پر گورنمنٹ نے اسے قابل اعتراض قرار دے کر "النکار" کے پرنٹر و پبلشر اور "نوبک" پریس کے (جہاں یہ چھپتا ہے) کیپر سے ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ انگریزی میں ہمیں کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی جس سے یہ مضمون قابل اعتراض قرار دیا جا سکے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ میرا نقطۂ نگاہ گورنمنٹ کے نقطۂ نگاہ سے مختلف ہے۔ لیکن میں نے اپنے تئیں اس کی پوزیشن میں رکھ کر بھی دیکھا ہے۔ اس مضمون میں پنڈت شیام جی کرشن ورما کے خیالات بیان کئے گئے ہیں۔ جو یقیناً گورنمنٹ کو ناپسند ہیں۔ لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ ان خیالات کو محض تاریخ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ یا ان سے تشدد کی انگیخت ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس مضمون میں پنڈت شیام جی کے خیالات بیان کر دئے گئے ہیں۔ سو اگر ان کا بیان کرنا جرم ہے۔ تو یہ مضمون قابل اعتراض ہے۔ ورنہ نہیں۔ ایک ہندوستانی اپنے ملک کو آزاد دیکھنا چاہتا ہے۔ اور وہ اپنی اس خواہش کا اظہار بھی کر دیتا ہے۔ یہ اظہار اس وقت تک کوئی جرم نہیں۔ جب تک اس کا طریقہ قابل اعتراض نہ ہو۔ یا جب تک اسے پورا کرنے کے لئے قابل اعتراض طریقے اختیار نہ کئے جائیں۔ پنڈت شیام جی کرشن نے اپنی زندگی میں اپنے خیالات کو عملی جامہ نہ پہنایا۔ اس لئے اس مضمون میں ان کا ذکر کیسے ہو سکتا ہے؟ ان کا [illegible] ناظرین کے سامنے رکھا گیا ہے۔ یہ مضمون ایک مرہٹی اخبار کے مضمون کا ترجمہ ہے۔ قابل اعتراض ہوتا۔ تو بمبئی گورنمنٹ ضرور اس کے خلاف قانونی کارروائی کرتی۔ اس نے نہیں کی جس سے صاف ظاہر ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کا نقطۂ نگاہ اس سے مختلف ہے۔ مجھے وشواس ہے کہ اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل ہوگی۔ جہاں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نکھر سکے گا۔

(کرشن)

ہر ایک آریہ کو ہر وقت جیب میں رکھنے لائق جیبی جسمانی اور روحانی واقفیت کا بھنڈار

(باتصویر)

"بھگتی درپن"

بھگتی درپن کیوں آپ اور آپ کے پریوار کے لئے ضروری ہے؟
اس مختصر فہرست مضامین سے اس کا جواب لیں

خوبصورت ایڈیشن [illegible] کی شاندار رنگ [illegible] لفافہ سمیت تیار ہے۔ [illegible] انعام۔ جہیز اور [illegible] سوغات دینے [illegible]

اس وقت تک یہ پستک ۵۰ ہزار چھپ کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے۔ براتوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔ جہیزوں میں دی جا رہی ہے

۱- جیون کی سپھلتا کے سادھن
۲- نتیہ کرم
۳- بھوجن کرتے وقت پڑھنے کے منتر
۴- سوتے وقت پڑھنے کے منتر
۵- صبح اٹھتے ہی پڑھنے کے منتر
۶- چار ورن - ۷- چار آشرم
۸- آریہ سماج کے سدھانت
۹- علمی سدھانت
۱۰- آریہ سماج کے متعلق ضروری واقفیت
۱۱- وید کتنے ہیں۔ اور ان میں کیا ہے
[illegible]- اپ وید براہمن گرنتھ ویدوں کے انگ اپانگ اپنشد دھرم شاستر گرہیہ سوتر اتہاس کیا ہیں۔ اور ان میں کیا کچھ درج ہے؟
۱۲- آریہ جیون کی پانچ کسوٹیاں
۱۳- رشی کرت گرنتھ اور ان کے مضمون
۱۴- سولہ سنسکار اور ان کا [illegible]
۱۵- آریوں کے تیوہار اور پرب
۱۶- آریہ پرب پدھتی
۱۷- آریہ سماج کے دھرم
۱۸- صبح و شام کے بھجن اور سندھیا کیوں کرنی چاہئے
۱۹- سندھیا کا طریقہ
۲۰- سندھیا کا ترجمہ اور تشریح
۲۱- ہون کے فوائد نیز ہون کا طریقہ - ہون کا سامان سامگری - ہون منتر اور اس کا ترجمہ
۲۲- ایشور استتی پرارتھنا اور اپاسنا
۲۳- پتری یگیہ
۲۴- [illegible] یگیہ
۲۵- کن گرنتھوں کا پاٹھ کرنا چاہئے؟
۲۶- صحت کے اصول
۲۷- یوگ کے آسن
۲۸- مہرشی دیانند کے اپکار
۲۹- آریہ نیتاؤں کے درشن
۳۰- آرتیاں
۳۱- بیاہ کے گیت
۳۲- سندھی کا طریقہ
وغیرہ وغیرہ

اس مختصر سی فہرست مضامین سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ "بھگتی درپن" آپ اور آپ کے بچوں کے لئے کس قدر مفید ہے؟ پریوار کے ہر ایک ممبر کے لئے اس کی ایک کاپی ضرور منگا لیجئے۔ یہ آریہ سماج کے کئی ودوانوں کی دماغی محنت کا پھل ہے۔ چار سو صفحوں کا رنگین گٹکا۔ سنہری جلد۔ قیمت اردو ۱۰/ ہندی ۱۰/

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

موجودہ طریقۂ تعلیم اور مہاتما ہنس راج جی

۹ فروری کو سٹوڈنٹس کانفرنس کے سلسلہ میں ایک پبلک جلسہ میں جو کہ لاجپت رائے ہال میں زیر صدارت مہاتما ہنس راج جی منعقد ہوا۔ تقریر کرتے ہوئے پردھان مہودے نے موجودہ طریقۂ تعلیم پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ طریقۂ تعلیم کا مسئلہ بہت ٹیڑھا اور مشکل ترین ہے۔ آپ اس پر جتنا زیادہ وچار کریں۔ اتنا ہی لاینحل دکھائی دیتا ہے۔ میں اس کے متعلق صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا طریقۂ اس قسم کا ہے۔ کہ ہمارے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے ہیں۔ لارڈ کرزن کے زمانہ سے لے کر آج تک تعلیم پر بندھن مضبوط ہوتے گئے ہیں۔ گورنمنٹ کو اجازت دینی چاہئے کہ تمام کالج اور تعلیمی درسگاہیں آزادی سے تعلیم دے سکیں۔ اور تعلیم پر سرکاری کنٹرول کم ہو"

مہاتما جی نے خود اپنی عمر کا بڑا حصہ جو کہ موجودہ طریقۂ تعلیم کو عملی جامہ پہنانے میں صرف کیا ہے۔ اس لئے اگر وہ اس کے بندھنوں کو کم کرنے کے لئے ایک منظم جہاد شروع کر دیں۔ تو آئندہ نسلیں ان کا نام فخر سے لیا کریں گی۔ اور ان کے جہاد کو پختہ تجربہ پر مبنی سمجھیں گی۔

صوبہ سرحد میں جرائم کی کثرت

صوبہ سرحد اصل میں ایک اسلامی صوبہ ہے۔ کیونکہ وہاں غیر مسلموں کا اقلیت میں ہونے کی وجہ سے کوئی اقتدار نہیں ہے۔ وہاں کے حکمراں سرگروہ ہندوستانی افسران زیادہ تر مسلم ہیں۔ ہندو خال خال ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہاں غیر مسلم تمدن کا عمل دخل نہ ہونے کی وجہ سے جرائم کی کثرت ہے۔

محکمۂ اطلاعات صوبہ سرحد نے ماہ دسمبر ۱۹۳۴ء کی جو اطلاع شائع کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ:۔

"اس مہینہ میں صوبہ سرحد میں ۴۶ قتل سات ڈکیتی اور ۱۱۹ نقب زنی کی وارداتیں ہوئیں۔ گزشتہ سال اسی مہینہ میں قتل کی ۴۲۔ ڈکیتی کی ۳۔ اور نقب زنی کی ۹۹ وارداتیں ہوئی تھیں۔

یکم جنوری ۱۹۳۴ء سے لے کر ماہ دسمبر ۱۹۳۴ء کے آخر یعنی ایک سال میں ۴۹۸ قتل ۵۵ ڈکیتی اور ۱۴۷۰ نقب زنی کی وارداتیں ہوئیں۔ گزشتہ سال قتل کی ۴۹۱۔ ڈاکہ کی ۹۶۔ اور نقب زنی کی ۱۸۵۳ وارداتیں ہوئی تھیں۔ ان اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ سال کی نسبت قتل کی وارداتوں میں سات کا اضافہ ہوا ہے۔ ڈکیتی میں ۴۱ اور نقب زنی میں ۳۸۳ کی کمی واقع ہوئی ہے"

مذکورہ اعداد ایسے نہیں جن کو پڑھ کر ایک ذمہ دار ہندوستانی صوبہ سرحد کی اخلاقی پستی پر چار چار آنسو نہ بہائے۔ جرائم کی انتہائی ہولناک کثرت اس امر کا پرزور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ حکومت وقت جہاں قانون کی مدد لے کر اس کا ازالہ کرے۔ وہاں اخلاقی اور امن کی علمبردار مذہبی جماعتوں کو بھی موقع دے کہ وہ اس کثرت کو کم کرنے میں اس کا ہاتھ بٹائیں۔

پنجاب کا نیا ریونیو ممبر

جب سے ہندوستان میں مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کا دور دورہ شروع ہوا ہے۔ تب سے پنجاب کی ایگزیکٹو کونسل میں کسی ہندو کو نہیں لیا گیا۔ پہلے ایگزیکٹو کونسل میں سر سندر سنگھ مجیٹھیہ تھے۔ اس کے بعد دس سال تک مسلمانوں کا طوطی بولتا رہا۔ سر سکندر حیات کی میعاد ختم ہونے پر پنجاب کے ہندوؤں کو یہ امید لگ گئی تھی۔ کہ حکومت وقت ان کی اشک شوئی بھی کرے گی۔ لیکن

ع:۔ خود غلط بود آنچہ من پنداشتم

چنانچہ ہندوؤں کی توقعات کو ٹھکرا کر حکومت نے یہ عہدہ اب بھی ایک مسلمان کو دے دیا ہے حالانکہ مغلیہ زمانہ میں خود مغل بادشاہوں کا مسلمان ہونے کے باوجود یہ خیال تھا کہ

[illegible]

ہندوؤں کو حاصل ہے۔ وہ کسی غیر ہندو کو حاصل نہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں راجہ ٹوڈرمل کا نام تاریخی لحاظ سے ضرب المثل بن چکا ہے۔ اگر حکومت وقت کا یہ خیال ہے۔ کہ پنجاب کے اندر کوئی ایسا ہندو نہیں ہے۔ جو کہ ریونیو ممبر کے عہدہ کا چارج سنبھال سکتا ہے۔ تو اسے اس امر کا صاف طور پر اعلان کر دینا چاہئے۔ تاکہ پنجاب کے ہندو بھی سمجھ جائیں۔ کہ حکومت کی نظر میں ان کی حیثیت کیا ہے؟

دربار کشمیر اور گلگت

فوجی لحاظ سے گلگت کا علاقہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہاں سے چینی ایمپائر۔ روسی ایمپائر اور انڈین ایمپائر کی حدود پر کافی سے زیادہ نگرانی رکھی جا سکتی ہے۔ ایک عقلمند اور دور اندیش حکومت ایسے مقام کو اپنے حیطۂ اختیار سے جلد باہر رکھنے کا نام نہیں لے سکتی۔ لیکن دربار کشمیر کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ وہ گلگت کے قبضہ اور حوالگی کے معاملہ کے متعلق ابھی تک بالکل خاموش ہے۔ حالانکہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے جو کہ ایک نیم سرکاری ایجنسی ہے۔ مدت سے یہ شائع کر دیا ہے۔ کہ گلگت کا سندھ پار کا علاقہ غیر معین عرصہ کے لئے حکومت ہند کے حوالہ کیا جا چکا ہے۔ ریاستی اخبارات نے بھی اس معاملہ پر بہت کچھ لکھا ہے۔ لیکن دربار کشمیر بالکل چپ سادھے ہوئے ہے۔ اور اس نے اس کے متعلق ابھی تک کوئی اعلان نہیں کیا۔ جہاں تک ہم نے

ہند کا مطالبہ کیا ہے۔ ہمارا یہ پختہ خیال ہے۔ کہ بالا تر طاقت کے ساتھ دیسی ریاستوں کو جن جن معاملات میں واسطہ پڑتا ہے۔ اس کے متعلق وہ خاموشی سے کام لے کر ہمیشہ اپنی حالت کو کمزور بنا لیتی ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتیں۔ کہ ان کی اس قسم کی خاموشی کا دوسری ریاستوں کے مستقبل اور پوزیشن پر کیا اثر پڑتا ہے!

خلیفہ قادیان کی علمی قابلیت

ہمارے مرزائی دوست خلیفہ قادیان کو امیر المومنین کا خطاب دیتے نہیں تھکتے۔ لیکن ہم نے دیکھنا یہ ہے۔ کہ خلیفہ صاحب کتنی لیاقت کے مالک ہیں۔ اس کے متعلق خود آپ کا برہنہ اقبال موجود ہے۔ خیر وہ یہ کہ:۔

"میں نے کبھی نہیں کہا۔ کہ میں بڑا عالم ہوں۔ بلکہ ہمیشہ یہی کہتا رہا ہوں۔ کہ میں کچھ پڑھا لکھا نہیں ہوں۔ مجھے نہ انگریزی آتی ہے۔ اور نہ کوئی اور علم......"

("الفضل" - ۱۲ر فروری ۱۹۳۵ء)

حیرانگی کا مقام ہے۔ کہ ایک شخص جو کہ یہ مانتا رہا ہے۔ کہ مجھے نہ انگریزی آتی ہے۔ اور نہ کوئی اور علم۔ ہمارے مرزائی دوست اسے یونہی امیر المومنین کا خطاب دئے جا رہے ہیں۔ اگر اس کی بجائے وہ کسی عالم کا دامن پکڑتے۔ تو نہ صرف ان کی موجودہ زندگی سدھر جاتی۔ وہاں ان کی عاقبت بھی خوار نہ ہوتی۔

مرزا صاحب کا تناسخ

ہمارے مرزائی دوست مسئلۂ آواگون سے بظاہر انکاری ہیں۔ لیکن ان کے خلیفہ صاحب کا خیال کچھ اور ہی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں انسان ہزاروں دفعہ زندہ ہوتا۔ اور ہزاروں دفعہ مرتا ہے......
......حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کہ میں پہلے مریم تھا۔ پھر عیسیٰ ہوا اور پھر بروز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
......"

("الفضل" - ۱۲ر فروری ۱۹۳۵ء)

مذکورہ الفاظ صاف اور واضح ہیں۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب کے مرنے کے بعد کی حالت کا کیا ذکر۔ ان کا تو ایک ہی زندگی میں کئی بار تناسخ ہوا۔ اور گو وہ بظاہر تناسخ پر اعتراض جماتے رہے۔ لیکن خود اپنے آپ کو آواگون کے زبردست چکر سے بچا نہ سکے۔

آو شبانک سوچنا

آریہ سماج کے آپ نیم جو ابھی حال ہی میں انتم روپ سے سویکرت ہوئے ہیں وہ "سارودیشک" کے فروری ۱۹۳۵ء کے انک میں پرکاشت کئے جا رہے ہیں۔ جو سجن انہیں مفت پڑھنا چاہیں۔ اور ان کی کاپی اپنے پاس رکھنا چاہیں۔ اور بھوشیہ میں اس پرکار کی آریہ جگت سمبندھی مہتوپورن سوچناؤں سے اپنے آپ کو بھگت رکھنا چاہیں۔ اور جن کے پاس "سارودیشک" نہ پہنچتا ہو۔ وہ دو روپیہ چندہ بھیج کر "سارودیشک" کے گراہک بن جائیں۔

جو سجن آپ نیموں کو پرتھک خریدنا چاہیں وہ اس سبھا کے دفتر سے خرید لیویں۔ قیمت ۰/ ہے۔ باہر سے منگوانے والوں کو ایک پرتی کے لئے تین پیسے کا ٹکٹ علیحدہ برائے ڈاک خرچ بھیجنا چاہئے۔

(منتری آریہ سارودیشک سبھا دہلی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سر پھرے مرزائی پہلوان

جن لوگوں کی وجہ سے قادیان شریف بدنام ہے اُن کا ذکر کرتے ہوئے خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ:

"ان کی اپنی تو یہ حالت ہے۔ کہ وہ اس بات پر لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ کہ ہمیں فلاں عہدہ کیوں نہیں دیا گیا۔ فلاں کیوں دیا گیا؟ فلاں کے ماتحت ہم رہنا نہیں چاہتے۔ کبھی تنخواہ پر جھگڑا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ تمام باتیں بتلاتی ہیں۔ کہ اُن کے دماغ کی کل بگڑی ہوئی ہے"

("الفضل"۔ ۵ فروری ۱۹۳۵ء)

عجب معاملہ ہے۔ قادیان جیسے دارالامن میں بھی مبائعین کی کلیں بگڑ رہی ہیں۔ کبھی کوئی پہاڑیوں سے ساز باز کرتا ہے۔ کبھی کوئی بگڑی ہوئی کل والا مباہلہ والوں سے مل جاتا ہے۔ خدائے قادیان دیکھتا رہتا ہے۔ اُس کے فرشتے محض جھک مارتے رہتے ہیں۔ لیکن بگڑی ہوئی کلوں والے قادیان شریف کے بازاروں میں کھلے بندوں دندناتے پھرتے ہیں۔ اور کوئی ان کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔

گورنروں سے ساز باز

خلیفہ قادیان یُوں تو یہ دعوے کرتے ہیں۔ اور بیانگ دہل کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک مذہبی جماعت کے لیڈر ہیں۔ لیکن اس لیڈری کی شان کو آج تک اُنہوں نے جس طرح سے قائم رکھا ہے۔ اُس کے متعلق وہ یُوں گوہر افشانی کرتے ہیں:-

"انگریزوں کا مدعا یہ ہے۔ کہ ملک میں ایجی ٹیشن ہونی چاہیے۔ میں نے خود کئی دفعہ اس امر پر بحث کی ہے۔ کہ یہ غلط پالیسی ہے۔ میں نے سر اڈوائر پر اس کے متعلق زور دیا۔ سر میکلیگن پر زور دیا۔ اور اُنہیں سمجھایا کہ جب تک یہ پالیسی ترک نہ کی جائے گی۔ نہ امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور نہ انصاف"

("الفضل"۔ ۳ فروری ۱۹۳۵ء)

سوال تو یہ ہے۔ کہ خلیفہ صاحب نے یہ ساری سرگرمی مذکورہ حکام کی دعوت اور تقاضا پر دکھلائی تھی۔ یا خود ہی آنریری خدمت ادا کر کے حق وفاداری ادا کیا تھا۔ اگر یہ خدمت آنریری تھی۔ اور محض ذاتی اہمیت جتلانے کے لئے تھی۔ تو پھر اس مذہب کا خدا ہی حافظ جس کا لیڈر یا مرشد دنیاوی حاکموں سے خوب ساز باز کرتا رہتا ہے۔ اور بن بلائے جا پہنچنے پر فخر کرتا ہے۔

عدم تعاون کا بھوت

مرزائی انگریزوں پر کھلے بندوں یہ الزام لگاتے رہے ہیں۔ کہ وہ حکومت وقت سے عدم تعاون کرتے ہیں۔ لیکن اب خود مرزائیوں کی جو حالت ہے۔ اُس کے متعلق خلیفہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:-

"مجھے جماعت کی طرف سے بعض اس قسم کی چٹھیاں موصول ہوئیں۔ کہ ہم خطاب چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ نوکریوں سے استعفا دینے کے لئے آمادہ ہیں۔ ہم بھوکے رہنا بلکہ مر جانا برداشت کریں گے۔ مگر ہم سے یہ برداشت نہیں ہو سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالف کھلے بندوں ہتک کریں"

("الفضل"۔ ۵ فروری ۱۹۳۵ء صفحہ ۶)

دیانتداری کا تقاضا یہ ہے کہ خلیفہ صاحب محض پراپیگنڈا کر کے ہی مرزائیوں کو بھڑکاتے نہ رہیں۔ بلکہ مرد میدان بن کر مذکورہ جملہ چٹھیات کو شائع کر دیں۔ تاکہ حکومت وقت کو پتہ لگ سکے۔ کہ کون سے ایسے مرزائی شہسوار ہیں۔ جن پر عدم تعاون کا بھوت سوار ہے۔ اور جن پر وہ مرزائیت سے تصادم ہونے پر اعتماد نہیں کر سکتی۔

تینوں کے نام لو!

خلیفہ قادیان نے اپنی ایک تقریر میں ذیل کا سنسنی خیز انکشاف کیا ہے:-

"قادیان میں بھی تین آدمی ایسے ہیں جنہوں نے اس پر اعتراض کیا۔ قادیان جس طرح مخلصین کے لئے نیک نام ہے۔ اسی طرح بعض مفسدین کے لئے بدنام بھی ہے"

("الفضل"۔ ۵ فروری ۱۹۳۵ء)

خلیفہ صاحب قادیان اس طرح کی گول مول باتیں کرنے کی بجائے اگر ان تینوں حضرات کا نام شائع فرما دیتے۔ جو کہ آپ کی حفاظت اور پہرہ کے انتظام پر معترض تھے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ یونہی تاریکی میں کسی شخص کو بدنام کرنا ایک مذہبی رہنما کو شوبھا نہیں دیتا۔ اور خالص کر یہ کہنا تو انتہائی اشتعال انگیزی کا مظہر ہے۔ کہ قادیان شریف بعض مفسدین کے لئے بدنام ہے۔ اگر قادیان میں خلیفہ صاحب کی موجودگی میں مفسدین رہتے ہیں۔ تو خلیفہ صاحب کا فرض ہے۔ کہ اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک ایسے مفسدین کی پولیس سے گوشمالی نہ کرا لیں۔ اور مفسدین کو نمک آٹے کا بھاؤ نہ بتلا دیں۔

آنجہانی مرزا صاحب پہرہ میں

مرزائی کہتے ہیں۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب ولی تھے۔ نبی تھے۔ خدا رسیدہ تھے۔ اور فرشتے آپ کی نگہبانی کرتے تھے۔ لیکن اب خلیفہ صاحب نے آپ کی نگہبانی کے راز کا ذیل کے الفاظ میں افشا کیا ہے:-

"ابھی تک وہ لوگ زندہ ہیں۔ جو باقاعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر کا پہرہ دیا کرتے تھے۔ سکول کے طالب علم۔ مہمان اور قادیان کے باشندے ہمیشہ پہرہ دیتے رہے۔ بلکہ کچھ عرصہ تک ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری کے سپرد بھی یہ ڈیوٹی رہی۔ اور وہ سکول کے طالب علموں کا پہرہ مقرر کرتے اور باریاں مقرر کرتے تھے۔ اور یہ وہ لوگ تھے۔ جو راتوں کو جاگ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان کا پہرہ دیا کرتے تھے"

("الفضل"۔ ۵ فروری ۱۹۳۵ء)

عجیب مذاق ہے۔ خدا کے نبی ہونے کا دعویٰ۔ اور پھر پہرہ داروں کا وہ عالم کہ گویا قادیان شریف میں ایک والئی ریاست کا نزول ہوا ہے اور ہر لحظہ یہ اندیشہ دامنگیر ہے۔ کہ کہیں کوئی سرحدی اُسے اُڑا لے جائے۔ سکول کے طالب علم گھر سے پڑھنے آتے تھے۔ بانی صاحب پر پہرہ دیتے۔ اور وہ مہمان بھی بڑے بدقسمت ہوں گے۔ جو کہ میزبان کے ہاں مہمانی کھانے کے عوض پہرہ کی ڈانگ کو گھما کر جہاں اپنی نیند گنوائے ہوں گے۔ وہاں رات کو شبخون مارنے والوں کا سر پھوڑنے کے لئے تیار رہتے ہوں گے۔

خلیفہ قادیان کی موت کے خواب

قادیان میں جس طرح احراریوں اور مرزائیوں کا روزانہ تصادم ہو رہا ہے۔ اس سے بعض مرزائیوں نے عجیب ہی نتیجہ نکالنا شروع کیا ہے۔ اور اس نتیجہ کی اس بات سے تقویت ہوتی رہی ہے۔ کہ خلیفہ صاحب آج کل بہرہ دار مردوں اور پہرہ دار کتوں کی حفاظت میں اپنی جان کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آپ خود تحریر بیان کرتے ہیں:-

"میں نے ایک گزشتہ خطبہ میں جو شاید ۴ جنوری ۱۹۳۵ء کو پڑھا تھا۔ ذکر کیا تھا۔ کہ بعض دوستوں کو ایسے رویا ہوتے ہیں جن کی بناء پر وہ شبہ کرتے ہیں۔ کہ شاید اللہ تعالیٰ کے نزدیک میرے کام کا وقت پورا ہو چکا ہے۔ اور وہ رویا میری وفات پر دلالت کرتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں میں نے بعض اپنے رویا بھی بیان کئے تھے۔ اور کہا تھا کہ ان میں وضاحت ایسی باتوں کی نہ تھی۔ لیکن ان میں اشتباہ کا رنگ تھا۔ اور خیال کیا جا سکتا ہے کہ ان ایام میں جن میں لوگوں کو شبہ تھا۔ یہ بات نہ ہو۔ مگر ان کے بعد کے قریب کے ایام میں کوئی بات ایسی ہونے والی ہو۔ کیونکہ فرشتہ کا چھپانا ایسا شبہ پیدا کر سکتا ہے"

("الفضل"۔ ۱۲ فروری ۱۹۳۵ء)

ہمیں شک پڑتا ہے۔ کہ نہ صرف رویا دیکھنے والے مریدوں کی غلطی ہے۔ بلکہ خود خلیفہ صاحب کی اپنی بھی غلطی ہے۔ کہ وہ احراریوں کی معمولی مخالفت سے گھبرا کر وفات کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ ہمیں ڈر ہے یہ فکر لاحق ہو رہا ہے۔ کہ اگر مرزائیوں نے اپنے باطل عقائد کی جلد اصلاح نہ کی۔ تو خلیفہ کی موت تو کہیں رہی۔ خود مرزائیت جلد اپنی قدرتی موت مر جائے گی۔

رشتہ ناطے کے متعلق ترمیمی فیصلہ

آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب اور ان کے جانشین موجودہ خلیفہ صاحب کی ابتدا سے یہ رائے رہی ہے۔ کہ مرزائیوں کو نہ اپنے لڑکے کا اور نہ اپنی لڑکی کا رشتہ ناطہ غیر مرزائیوں کے ہاں کرنا چاہیئے۔ لیکن اس رائے پر عمل درآمد کرنے سے مرزائیوں کی تعداد دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس لیے اب خلیفہ صاحب نے کچھ کھسکنا شروع کیا ہے۔ اور ذیل کی حالتوں میں رشتہ ناطہ کرنے کی غیر مشروط اجازت مرحمت فرما دی ہے:-

(۱) یہ کہ آیا مشاورت والے فیصلہ سے پہلے کی منگنی ہو چکی ہے۔ یا بعد فیصلہ تجویز کی گئی ہے۔ اگر منگنی پہلے کی ہو۔ اور خصوصاً اگر منگنی ایسے وقت کی ہو۔ کہ لڑکا یا لڑکے والے بھی ابھی غیر احمدی تھے۔ تو سوائے کسی خاص مانع کے رشتہ کی اجازت دیدینی چاہیئے۔

(۲) جو لڑکی رشتہ میں لینی تجویز کی گئی ہے۔ وہ اگر لڑکے والوں کی قریبی رشتہ دار ہے۔ تو سوائے کسی خاص مانع کے اجازت دیدینی چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح علاوہ صلہ رحمی کے لڑکی اور اس کے رشتہ داروں کے احمدی ہو جانے کی قوی اُمید ہو سکتی ہے۔

(۳) اگر کسی غیر احمدی لڑکی کے رشتہ لینے سے جماعت یا سلسلہ کو کوئی خاص فائدہ پہنچنے کی اُمید ہو۔ تو اجازت دیدینی چاہیئے۔

(۴) اگر کسی احمدی کو احمدیوں میں واقعی رشتہ نہ ملتا ہو۔ اور اس کے لئے پوری کوشش ہو کر ناکامی کی صورت رہی ہو۔ تو بعد تسلی اور بصورت نہ ہونے کے کسی خاص مانع کے اجازت دیدینی چاہیئے۔

چونکہ مذکورہ ترمیم شدہ فیصلہ سے صرف احراری مسلمانوں کو ہی زک پہنچانا مقصود ہے۔ اس لئے دیکھئے وہ اس نئے حملہ کا کس طرح سدباب کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے دین و ایمان کو کس طرح مرزائی شبخون سے محفوظ بناتے ہیں؟

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مسلمانوں کی ظاہر پرستی کے جنازہ پر دو۲ دو۲ آنسو

ایک آزاد خیال مسلمان کی حق پرستی

مولانا عبد الرزاق ملیح آبادی ایڈیٹر "ہند" کلکتہ ایک آزاد خیال اور زندہ دل مسلمان واقعہ ہوئے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی ظاہر پرستی کو جس بُری طرح محسوس کرتے ہیں۔ اُس کا اظہار ذیل میں کیا جاتا ہے ؞ (ایڈیٹر)

ایک سچے مسلمان نے ملیح آبادی کو خط لکھا ہے۔ جس میں مغلظ گالیوں کے علاوہ کام کی بات صرف یہ لکھی ہے۔ کہ "تم ملیح آباد سے بھاگ کر کلکتہ میں آئے ہو۔ تاکہ یہاں کے مسلمانوں کو گمراہ کرو۔ اگر تم اپنی شرارت سے باز نہ آئے۔ تو جہنم رسید کر دئے جاؤ گے لک۔

ہم نے ملیح آبادی سے پوچھا۔ کہ اس خط کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا۔ "گالیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرتا ہوں۔ رہ گیا جہنم میں جانا۔ تو اس جنت سے جہنم مجھے کہیں زیادہ مرغوب ہے۔ جس میں ایسی گالیاں بکنے والے فرزندانِ توحید آباد ہوں گے ؞

ایک مولانا صاحب اپنے پُر نور چہرہ کے ساتھ دفتر میں تشریف لائے۔ بہت ہی برہم تھے۔ فرمانے لگے یہ شرم نہیں آتی۔ کہ مسلمانوں میں بالشوازم کی اشاعت کر رہے ہو۔ غور تو کرو۔ کس قدر بیہودہ تحریک پھیلا رہے ہو۔ سب لوگ برابر ہو جائیں گے۔ تو سب سے زیادہ تکلیف خود تم ہی اُٹھاؤ گے۔ حجام کہاں ملے گا۔ جو روز تمہارا ... ستے صاف کیا کرے؟"

ہم نے دست بستہ جواب دیا۔ "لیکن حضور! یہ تو ارشاد ہو۔ کہ جنت میں آپ کی ریشِ مقدس میں ہر جمعہ کو چمن بندی کون کرے گا؟ وہاں تو سب جنتیوں میں مساوات ہو گی۔ اور ظاہر ہے کوئی جنتی "کسبت" بغل میں داب کر ڈاڑھیوں کی چمن بندی کا کام کرتا نہیں پھرے گا!"

ڈاڑھی سے بڑی شاید ہی کوئی مصیبت دُنیا میں ہو۔ منڈوا دو۔ تو ہندو یا عیسائی۔ خشخشی رکھو۔ تو فاسق و فاجر۔ چھوڑ دو۔ تو سکھ یہودی۔ فرینچ کٹ بھی جائز نہیں۔ تین انگل تو جائز نہیں۔ ایک سُنت بھی کم ہے۔ ایک مشت ایک انگشت بلکہ ایک ملت دو انگل رکھو۔ تو بعضوں کے نزدیک شرعی ڈاڑھی ہے اور بعضوں کے نزدیک یہ بھی ناجائز۔ کاش خدا نے کسی کو ڈاڑھی دی ہی نہ ہوتی ؞

ڈاڑھی کے فضائل پر ایک مولوی صاحب نے خدا جھوٹ نہ بلائے۔ تو تین گھنٹے وعظ فرمایا۔ کہنے لگے۔ کہ "یہ تمام ڈاڑھی مونڈے مردود، دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ اور پیپ و لہو پئیں گے"۔ ایک ڈاڑھی منڈے نے جل کر کہا۔ "ملا صاحب اچھا ارشاد فرمایا۔ لیکن جنت میں آپ لوگوں کو بھی چین نہیں ملے گا۔ حوریں آپ کی صورت سے ڈریں گی۔ اور دوزخ میں ...

ہو گئے۔ بے شک دوزخی ہی ایسی گستاخی کر سکتے ہیں ؞

ڈاڑھیوں کو خوش ہونا چاہئے۔ کہ اُنہیں ایک اچھا حمایتی ہاتھ آ گیا ہے۔ یہ بمبئی کا "خلافت" ہے۔ جو اپنی خصوصیتوں کے لحاظ سے یقیناً عجائب گھر میں رکھنے کے لائق ہے۔ "خلافت" نے "مذہب سے بیزاری" کے عنوان سے حسب عادت ایک پُر زور مضمون لکھا ہے۔ جس میں دکھایا گیا ہے۔ کہ "خلافت" تحریک کی برکت سے ڈاڑھیوں کی کھیتی خوب لہلہانے لگی تھی۔ جسے دیکھو اللہ کا نور لئے پھر رہا ہے۔ علی برادران مولانا ظفر علی خان۔ ڈاکٹر کچلو۔ ڈاکٹر عالم، ڈاکٹر انصاری اور مسٹر شیروانی سب کے چہرے پر جنت کے سائن بورڈ لٹک رہے تھے۔ مگر تحریک ختم ہوتے ہی "کلا سوف تعلمون" کا وظیفہ شروع ہو گیا۔ اور علی برادران اور مولانا ظفر علی خان کے سوائے سب نے اپنے چہروں پر دوزخ کی مُہریں لگوا لیں۔ پھر "خلافت" نے ڈاڑھی کی کرامات ان لفظوں میں ظاہر کی ہیں کہ "اُس وقت سب میں استقامت تھی۔ استقلال تھا۔ جاں نثاری اور سرفروشی کی تمنا تھی۔ ایثار و فدائیت کا ولولہ تھا۔ ایک سال کی سزا سُن کر لوگ رو دیتے تھے۔ کہ اتنی کم!" اللہ اللہ ڈاڑھی کی کرامتوں کا کیا کہنا۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ "خلافت" آفس اور "خلافت ہاؤس" کے ریشائیل کارکن کیوں دم سادھے بیٹھے ہیں۔ اور میدانِ سرفروشی کو خالی چھوڑ دئے ہوئے ہیں ؞

ریش حنائی پر احاطہ بنگال کے علامہ واحد حسین وکیل ہائی کورٹ کلکتہ فرماتے ہیں۔ کہ "ایران و توران، ہندوستان و ترکستان کے شعراء اور ریشِ حنائی پر جان دیتے۔ اور اس کی تعریف میں رطب اللسان رہے ہیں۔ مگر یہ عجیب بات ہے۔ کہ آج تک کسی نے ریشِ حنائی پر ایک شعر بھی نہیں کہا۔ سوال یہ ہے۔ کہ غضب! ...

کرنے والوں کو حاصل ہو گی۔ یا ریشِ حنائی کی تعریف کرنے والوں کو؟ زندہ دل صوفیائے کرام کا جواب آخر الذکر لوگوں کے حق میں ہے وہ راوی ہیں۔ کہ قیامت کے دن جب فرشتے شاعروں سے سوال کریں گے۔ کہ تم نے کیا کہا ہے؟ اور شاعر دست حنائی کی تعریف سنائیں گے۔ تو فرشتے لات مار کر شاعروں کو دوزخ میں گرا دیں گے" ؞

علامہ فرماتے ہیں۔ کہ اسی روایت کو سُن کر میں نے اپنی عقبیٰ سنوارنے کے لئے ریشِ حنائی کی تعریف میں شاعری شروع کر دی ہے۔ نمونۃً ملاحظہ ہو ؎

چھلک آتی ہے شیخ، رنگ حنائی ریش کی
حُرمت تمہاری ریش کی، عظمت تمہاری ریش کی

علامہ فرماتے ہیں۔ کہ جب پیرانِ روشن ضمیر کے قدِ رعنا۔ سُرمگیں آنکھوں۔ عمامہ کی سجاوٹ۔ تسبیح دراز اور ریشِ حنائی پر غور کرتا ہوں۔ تو عجیب کیف طاری ہو جاتا ہے۔ اور اپنے یہ بے نظیر مصنفہ اشعار جھوم جھوم کر پڑھنا شروع کر دیتا ہوں ؎

مُردے بھی دیکھ تو کر چاک گریبانِ کفن
اُٹھ چلے قبر سے بے تاب زباں پر یہ سخن
یاد آتی ہے شیخ! ہمیش تمہاری ریش کی
اُلجھن تمہاری ریش کی، سلجھن تمہاری ریش کی

اس کے بعد ہمارے علامہ فرماتے ہیں۔ کہ اسلام میں تو مرد و عورت کے مابین مساوات رکھی گئی ہے پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہر مرد تو ریشِ مبارک پر حنا کی قلعی کریں۔ اور ہر زن اس ثواب سے محروم رہیں ؞

اس کے بعد ہمارے علامہ لکھتے ہیں۔ کہ ایک دن دادا جان ریشِ مقدس کو حنا سے رنگ کر دادی اماں کے پاس گئے۔ دادی اماں نے کہا۔ "میں بھی اپنے سر کو حنا سے رنگوں گی"۔ دادا جان نے بے ساختہ جواب دیا۔ "ایسا نہ کرنا۔ ورنہ لوگ تمہیں "بن مانس" کہیں گے"۔ دوسرے دن میں اپنی صورت کو دیکھ دیکھ کر درود پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا۔ "دادا! آپ نے دادی اماں کو "بن مانس" کیوں کہا؟ کیا ہم لوگوں کو "بن مانس" سے کوئی مناسبت ہے؟" دادا جان نے قہقہہ مار کر جواب دیا۔ "بیٹا! "بن مانس" کے بال بھی حنائی رنگ کے ہوتے ہیں"۔

قلع۔ اسلام نے عورت کو حق دیا ہے۔ کہ اگر شوہر اس کی زندگی اجیرن کر ڈالے۔ تو حاکم سے شکایت کر کے طلاق حاصل کر لے۔ لیکن ہندوستان کی "محمدی شریعت" میں عورت کو اس حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اور وہ مجبور کر دی گئی ہے۔ کہ بے رحم شوہر کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے۔ یا تبدیل مذہب کر کے نکاح کا خاتمہ کر ڈالے۔ بہت سی مظلوم مسلم عورتوں نے آخری صورت پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ دل میں تو مومن ہوتی ہیں۔ مگر ظالم شوہروں سے نجات پانے کے لئے جھوٹ موٹ اعلان کر دیتی ہیں۔ کہ ہم مسلمان نہیں رہیں۔ لیکن اب مولوی صاحبان ایک قانون بنوانے کی فکر میں ہیں۔ جو تبدیل مذہب کے بعد بھی پہلے نکاح کو برقرار رکھے گا۔ ہماری رائے میں بہترین تدبیر یہ ہے۔ کہ تمام عورتوں کو سمندر میں غرق کر دیا جائے۔ نہ عورت رہے گی نہ خرابی پیدا ہو گی۔ لیکن اس کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ نئے مولوی صاحبان کیونکر پیدا ہوا کریں گے؟

خطبۂ جمعہ جُمعہ کے خطبہ کے بارہ میں یہ بحث مدت سے جاری ہے۔ کہ اُردو میں ہو یا عربی میں؟ ہم آج تک اُردو خطبہ کے حامی تھے۔ لیکن آج سے عربی خطبہ کے طرفدار بن گئے ہیں۔ واقعی مولوی صاحبان کا یہ خیال ٹھیک ہے۔ کہ خطبہ عربی میں ہی ہو۔ تاکہ نمازی اُسے سمجھ نہ سکیں ؞

ہماری یہ شُدھی اس وجہ سے ہوئی ہے۔ کہ آج ایک صاحب آئے۔ جنہیں ہم جنتی سمجھا کرتے تھے۔ وہ کہنے لگے۔ "میں عام طور پر جمعہ ہی کی نماز پڑھا کرتا ہوں۔ آج تلاش کر کے اُس مسجد میں گیا۔ جس میں خطبہ اُردو میں ہوتا ہے۔ امام صاحب نے فرمایا۔ "جو مسلمان صرف جمعہ ہی کی نماز پڑھتا ہے سیدھا دوزخ میں جائے گا۔ اور جو مسلمان عصر کی نماز نہیں پڑھتا ہے۔ وہ بھی دوزخ میں ہی دھکیلا جائے گا۔ یہ دونوں ہرگز جہنم سے بچ نہ سکیں گے"۔ یہ بیان کر کے وہ صاحب کہنے لگے۔ کہ یہ سُنتے ہی میں نے اپنے جوتے اُٹھائے۔ اور مسجد سے نکل بھاگا۔ کہ جب جمعہ کی نماز پڑھنے کی وجہ ہی سے دوزخ میں جانا ہے۔ تو نماز کیوں پڑھوں؟ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ایسے ہی خطبے جاری رہے۔ تو دوزخ کی آبادی میں بہت جلد اضافہ ہو جائے گا ؞

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

راشٹر زبان اور گوروکل شکھشا پرنالی

(لیکھک شری پنڈت دوجیندر ناتھ جی آچاریہ ممبئی)

راشٹر زبان میں شکھشا پدھتی کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ ودیا مندر ہی بالکوں کو سبھیہ اور ناگرک بنانے کے کارخانے (Factory) ہیں۔ جتنی سروانگ سندر، اُتم مشینری ہوگی، اُتنی ہی اچھی وستو ہوگی۔ اسی پرکار شکھشا سنستھا جتنی اچھی ہوگی، اُتنی ہی سروانگ سندر ناگرک تیار ہوں گی۔ جیسے ناگرک ہوں گے، ویسا ہی راشٹر بنے گا۔ اتہ راشٹر کا نرمان سروتھا شکھشا پرنالی پر ہی اولمبت ہے۔

مہرشی دیانند سرسوتی نے بھارت کے اُدھار کے لئے گوروکل شکھشا پرنالی کی طرف سنکیت کیا ہے۔ راشٹریہ شکھشا ہی راشٹر بہت کی شکھشا دے سکتی ہیں۔ سودیش ابھیمان سنسکرتی گورو سو پوروج پرتشٹھا سوتنتر منوبھاونا۔ مولکتا۔ سامیہ بھاو۔ وشو بندھتو۔ وشو پریم۔ سوراجیہ۔ سوتنتریہ آدی آدرش بھاونائیں گوروکلوں دوارہ ہی بالک بالکاؤں کے ہردیوں میں بھری جا سکتی ہیں۔ شکھشا کا اُدیشیہ بھی یہی ہے۔ کسی ودوان نے لکھا ہے کہ :-

"The Chief end of education is the development of character or of the qualities of head and heart, which form the constituent elements of a perfected character."

ارتھات شکھشا کا مکھیہ اُدیشیہ یہی ہے کہ وہ منشیہ کی بدھی تتھا ہردیہ کی گپت شکتیوں کا پورن وکاس کر دیں۔ اور اُسے ایک سروانگ سندر ناگرک بناویں۔ سو استو میں دیکھا جائے۔ تو اس ادیشیہ کی پورتی گوروکل شکھشا دوارہ ہی ہو سکتی ہے۔ اسی اُدیشیہ سے گوروکلوں کی ستھاپنا ہوئی ہے۔ ورتمان انگریزی یونیورسٹیوں سے یہ آدرش کدا پی سپھل نہیں ہو سکتا۔ کارن یہ ہے کہ یونیورسٹیوں کی آدھار شلا ہی دوسرے اُدیشیوں پر رکھی گئی ہے۔

شاسک نیتی شاستر میں اُتر پنچم کا یہ سدھانت ہے کہ شاسک کے لئے شاسیتوں کو آدرش شکھشا دینا اس یگ میں کیسے سمبھو ہو سکتا ہے؟ وہ تو ویدک ہی یگ تھا جب کہ شاسک تتھا شاسیت ایک دوسرے کو اپنا پران سمجھتے تھے۔ اب سمے دوسرا ہے۔

"ہو چکی وہ نغمہ سنجی وہ ترانے ہو گئے" وہ سمے اب سوپن ہو گیا۔ اب تو شاست جاتی کی شکھشا کے پربندھ میں شاسکوں کا ہاتھ ہونا شاسکوں کے لئے ہی ہتکر ہو سکتا ہے۔ رشی کلپ ٹالسٹائی نے اس سچائی کا انوبھو کیا تھا۔ ٹالسٹائی لکھتا ہے کہ :-

"The strength of the Government is in the ignorance of the people. It knows this end, and will therefore oppose true enlightenment."

جس کا بھاو یہ ہے۔ شاسکوں کا بل تو پرجا کے اگیان میں ہے۔ اور شاسک اس کے رہسیہ کو خوب سمجھتا ہے۔ اس لئے وہ اوشیہ سچی ودیا کے پرچار کا ورودھ ہی کرے گا۔

بندھوؤ! یہ بات سوریہ کے پرکاش کی طرح سب پر پرکاشت ہے۔ یہ کوئی رہسیہ واد نہیں۔ راشٹر کے بھاوی کو بھویہ اور اُجول بنانے کے لئے سو راشٹر کی شکھشا ہی ہونی چاہئے۔ یہ جانتے ہوئے بھی یدی بھارتیہ گوروکل شکھشا پرنالی کی طرف دھیان دیں۔ اور آنکھیں بند کر کے یونیورسٹی شکھشا کے پیچھے بھاگیں۔ تو اپرادھ کس کا؟ جس سمے بھارت میں "انگریزی شکھشا کا پرچار کیا جائے۔ یونیورسٹیاں کھولی جائیں" یہ پرشن اُٹھا تھا۔ اس سمے ہی لارڈ میکالے نے سپشٹ شبدوں میں انگریزی شکھشا پرچلت کرنے کے اُدیشیوں کو بتا دیا تھا۔ یہاں اُن شبدوں کو دُہرانا اپراسنگک نہ ہوگا بس

"We must at present do our best to form a class who may be interpretors between us and the millions whom we govern, a class of persons. Indian in blood and colour, but English in taste, in opinions, in morals, and in intellect."

جس کا بھاو یہ ہے کہ ہمیں بھارت میں ایک منشیوں کا اس پرکار کا ورگ تیار کرنے کا پریتن کرنا چاہئے۔ جو ہمارے تتھا اُن لاکھوں آدمیوں کے بیچ جن پر ہم شاسن کرتے ہیں۔ پرسپر ایک دوسرے کے بھاوؤں کو سمجھانے کا کام کرے۔ ان لوگوں کا رکت تتھا رنگ تو بھارتیہ ہی رہے۔ پرنتو ویسے بھاو، بھاشا اور بھاوناؤں میں وہ ایک پرکار سے انگریز ہی ہو جاویں۔"

یہ ہے سپشٹ اُدیشیہ جس پر انگریزی شکھشا کی نیو پڑی۔ میکالے نے چیتاونی دے دی تھی۔ کہ انگریزی کا پھل یہ ہوگا۔ پھر بھی یدی ہم ایسی شکھشا پردیپ پر پتنگ کی طرح اپنے پران پیاروں کو بھارت کے بھوشیہ کے گگن منڈل کے بھاوی چمکتے ہوئے ستاروں کی بلی دے دیں۔ تو پھر اپرادھ کس کا؟

ہم انگریزی شکھشا کے وِرودھی نہیں۔ کیول بھاشا جاننے کے لئے۔ راجیہ بھاشا جاننے کے لئے اور ودیشی بھاو سمجھنے کے لئے اس کا ہونا ضروری ہے۔ اور نہایت ضروری ہے۔ پرنتو اس کے اوپر اپنی بھاشا۔ اپنے بھاو۔ اپنی سنسکرتی۔ اپنی سبھیتا اور اپنے رشی منیوں کے گورو کو تلانجلی دے کر سیکھنا نہیں چاہئے۔ آج کل یہی ہو رہا ہے۔ بھارتیہ نویوکوں کی زبان پر شیکسپیئر۔ ملٹن۔ بائرن۔ میکالے اور سپنسر کے نام تو ہیں۔ کنتو کپل۔ کناد۔ گوتم۔ ویاس اور ویاس کا انہیں پتہ تک نہیں۔ نپولین کے گان وہ گاتے ہیں۔ مگر اشوک۔ وکرم اور پرتاپ کا نام لینا نہیں چاہتے۔ اس کا کچھ تو کارن ہونا چاہئے۔ کیول شکھشا کا دوش ہی اس کا کارن ہو سکتا ہے۔ دھرم وش ہے (Religion is poison) ایشور ڈھونگ ہے (God is a myth) کی دھونیوں سے کرن ودھر ہو گئے۔ آجکل کی یونیورسٹیوں کے لئے کسی نے ٹھیک ہی کہا ہے۔ کہ یہ تو (clerk manufacturing factory) (کلرک پیدا کرنے کی مشین ہیں)

کیا ہم وچار پراپت نہیں ہیں۔ کہ ہم اپنی شکھشا پرنالی کو تبدیل کریں؟ گوروکل شکھشا پرنالی کو اپنائیں؟ اسی میں کلا کوشل۔ کاریگری۔ کرمانک اور ویاپارک شکھشا دیں۔ جس طرح جاپان نے اپنے راشٹریہ ودیالیوں کی اُنتی کی۔ اسی پرکار ہمیں اپنے گوروکلوں کی طرف ہی اپنی ساری شکتی کو لگا دینا چاہئے۔ جاپان۔ جرمنی اور انگلینڈ آدی دیشوں سے یوگیہ پروفیسروں کو بلا کر انہیں میڈیکل۔ کیمیکل اور مکینیکل کام سکھانے چاہئیں۔ پھر دیکھئے جاپان کی طرح ہم بھی کہاں پہنچتے ہیں؟

کچھ لوگ پرشن کر بیٹھتے ہیں۔ کہ صاحب! گوروکلوں نے بھی کیا کیا ہے؟ پرنتو یہ پرشن انہی سے کرنا چاہئے۔ کہ آپ نے گوروکلوں کے لئے کیا کیا ہے؟ آپ نے انہی کے لئے کتنا تیاگ کیا ہے؟

ہمیں دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ گوروکل شکھشا کی طرف راشٹر نے دھیان نہیں دیا۔ آریہ سماج کی الپ شکتی اُلیسے راشٹریہ شکھشالیہ کو کس پرکار سے چلا پرنبندھ کر سکتی ہے؟ نہ ہم اُن میں دھن ابھاو کے کارن وگیان پڑھا سکے ہیں۔ اور نہ کلا کوشل سکھا سکتے ہیں۔

"अभावे शालि चूर्णम्"

نیائے سے کچھ دھارمک شکھشا دیتے ہیں۔ بہت تھا۔ آیوروید پڑھا دیا۔ پرنتو اس سے کیا بن سکتا ہے؟ ناظرین! ذرا آپ ہی وچاریں۔ کیا گوروکل جیسے راشٹریہ شکھشالیوں کے لئے کروڑوں کی سمپتی نہیں چاہئے؟ یدی راشٹریہ سنستھا اس طرف دھیان دے۔ کروڑوں روپیہ جو انیہ کاریوں میں لگا دیا گیا۔ شکھشا کی طرف لگا دیا جاتا۔ دیش کے پرتیک پرانت میں ایک ایک گوروکل مہا ودیالیہ ہوتا۔ تو آج ہم بھی اپنا منتویہ اُنت کر سکتے۔ اب بھی سمے ہے۔ کیونکہ

"Better to do late than never"

یدی اب بھی ہم سنبھل جائیں۔ تو ٹھیک ہے۔ گوروکلوں کی تن۔ من اور دھن سے سہایتا کریں۔ گوروکلوں میں ہی دیش کے بھوشیہ کی اُجول ریکھا سماوشٹ ہے۔ یدی ہم نے اپنی سمپورن شکتی گوروکل اُنتی میں لگائی۔ تو اوشیہ ہی دھیرے دھیرے سمے آئے گا۔ کہ ہم اپنے اتیت گورو کو پراپت کر سکیں گے۔ ابھی تو گوروکلوں کی بالیہ اوستھا ہے۔ ابھی ان کے پھل آپ کو ہی ہیں۔ ۲۰-۲۵ ورش کے سمے میں ہم اس سے ادھک کیا آشا کر سکتے ہیں؟ یہ نشچت سدھانت ہے کہ گوروکل شکھشا کبھی سپھل نہیں ہوا۔ ابھی وہ پھل دینے لائق ہی نہیں ہوئے ہیں۔ گوروکل رُوپی کلپ ورکش کی پوری پرورش کیجئے۔ رکھشا کیجئے۔ پورن یوون کو پراپت ہونے دیجئے۔ اور پھر پھل کی آشا کیجئے۔ اور دیکھئے۔ کہ وہ کتنا مدھر اور کتنا سگندھت ہوتا ہے!

اس لئے یدی آپ کو بھارت کا بھوشیہ اُجول کرنا ابھیشٹ ہے۔ یا ماتر بھومی کو سوادھینتا کے سنگھاسن پر بٹھانا ابھیشٹ ہے۔ یدی ویدک سنسکرتی کو پنہ سنسار کی سارو بھوم سنسکرتی بنانا سویکار ہے۔ تو گوروکلوں کو اپنائیے۔ ان کو سروانگ سندر بنائیے۔ نراش نہ ہووِیں۔ ابھی تو گوروکل شکھشا شروع ہی ہوئی ہے۔ انت میں ہم سپنسر کے ان شبدوں کے ساتھ لیکھ کو سماپت کرتے ہیں :-

"The notion that an ideal humanity might be forthwith produced by a perfect system of education is near akin to that implied in the poems of Shelley — "that all the evils in the world would at once disappear."

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

وید میں اتہاس

(لیکھک شری پنڈت برہمدت جی جگیاسو کاشی)

سجن برند! ویدوں میں اندر۔ مرت۔ آنگرس
بھشیب۔ وسشٹ۔ وشنو۔ برہما اور براسنر
ادی شبد انیک بار آئے ہیں۔ ان کا ورنن براہمن
گرنتھوں میں بھی ووِدھ روپ سے کیا گیا ہے۔
وید تھا براہمن گرنتھوں کے آدھار پر ہی یاسک
تھا اس سے پوروورتی نیروکتوں نے ان شبدوں کے
سمبندھ میں لیکھن کیا۔ نروکت کا وید کے ساتھ
سادھیہ سادھن روپ سمبندھ ہے۔ ویدانگ
ہونے سے بھی نروکت کا مہتو ماننا ہی پڑے گا۔
یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ یہ گرنتھ ویدارتھ کی پرنی
پارک ہے۔ ویدارتھ کی پرکریا بتانا ہی اس کا
مکھیہ دھیئیہ ہے۔ اسی لئے جو بات نروکت کے
آدھار پر کہی جائے گی۔ اس کی اوہیلنا نہیں
کر سکتا۔

اتہاس کے سمبندھ میں جو وادوِواد پھیلا ہوا ہے
میرے وچار میں اس میں مکھیہ کارن نروکت
میں اتہاس کا پرتی پادن ہے۔ اردھات جب
وید ارتھ پرکریا کا پرتی پادک گرنتھ نروکت
ہی سویم وید میں سپشٹ اتہاس بتاوے۔
تب اس کو کون ویدک دھرمی وید انکو یائی "ہے"
بتلا سکتا ہے؟ جب سپشٹ روپ سے
نروکت میں بھن بھن وکتیوں کا اتہاس ان کی
کل پرمپراؤں تھا نانت کا لک گھٹناؤں سہت
سر وتھا سپشٹ پایا جاتا ہے۔ تب یہ کیسے کہا
جاوے۔ کہ یاسک منی وید میں اتہاس نہیں
مانتا؟

میرے وچار میں نروکت میں پیز نتر۔۔۔
"तत्रेतिहासमाचक्षते" اس ورنن کو دیکھ
کر ہی بہت لوگوں نے وید میں وکتیوں کے
اتہاس وادکی دھارنا بنائی۔ اسی سے یاسک
کے نروکت کو کئی ایک مہانوبھاو ورانے ہیئے
تک بتلا دیا۔

اس کا پرمان ماسک پتر کا "گنگا" کے پرسِدھ
"وید انک" سے دیا جاتا ہے۔ جو بہت اُتم
انک نکلا ہے۔ جس کے لئے سمپادک مہودیہ
کو ہاردک دھنیہ واد ہے۔ یہ ہے وہ لیکھ وید
پرپوروپکش ہی۔ جن کے سمادھان کا بوجھ آریہ
سماج پر ہے۔ دیکھیں بھوشیہ میں آریہ سماج
اس کے لئے کیا آیوجن کرتا ہے؟

اس "وید انک" میں گورو کل برنداون کے
ایک پنڈت مہانو بھاو کا لیکھ ہے۔ اس
لیکھ کے سار بھوت شبد دے دینے سے ہی
گیات ہو جائے گا۔ کہ جن سجنوں سے سمادھان
کی آشا رکھنی چاہئے۔ ان کو بھی کہاں تک اس
وشے میں بھرم ہے۔ لیکھک مہودیہ کے شبد یہ
پرکار ہیں:-

"یاسک کا نروکت دیکھنے سے پتہ چلتا
ہے۔ کہ پورانوں کے انوسار یاسک بھی

ویدوں میں اتہاس ملتے تھے۔
دیوآپی شانتنو کی کتھا دیتے ہوئے لکھتے
ہیں کہ:-

"تب شانتنو نے دیوآپی سے راجیہ گرہن
کرنے کی پرارتھنا کی۔ دیوآپی نے کہا۔ میں
تمہارا پروہت بنوں گا۔ اور یگیہ کراؤں گا۔
جس سے پانی برسے گا۔ یہ ہیں نروکت کار
یاسک آچاریہ کے شبد۔ اس سے مہابھارت
اور یاسک کے اپاکھیانوں میں گھنشٹتا آ
گئی ہے"۔

3 "शब्द رکھتے ہوئے" "वत उपमावाची" کے ۳ پادوں میں یاسک نے ایک منتر
دیا ہے:-

"प्रियमेधवदत्रिवज्जातवेदो अङ्गिरस्वत महिव्रत प्रस्कण्व-स्यश्रुधी हवम्।"

اس کا یہ ارتھ کرتے ہیں کہ "ہے اگنیشور!
جیسا تم نے پریہ میگھ آدی رشیوں کی پرارتھنا
کو سنا ہے۔ اسی پرکار مجھ پرسکنو کی بھی
پرارتھنا سنو۔"

ہمیں یہ اچھی طرح سمرن رکھنا چاہئے۔ کہ اس
منتر میں آئے ہوئے سب نام یاسک کے
انوسار رشیوں کے ہی ہیں۔ یاسک نے اس
کے وشے میں لکھا ہے کہ:-

"प्रस्कण्वः कण्वस्य पुत्र" آدی
"तत्र ब्रह्मेतिहासमिश्रमृङ्मिश्रं गाथामिश्रं भवति"
اردھات وید اتہاسوں۔ رچاؤں اور گاتھاؤں
سے یکت ہے۔

ہم لیکھک مہودیہ کو دھنیہ واد دیتے ہیں۔
کہ انہوں نے "نروکت میں اتہاس" پر بہت
سنکشپت تھا اُتم پوروپکش رکھ دیا۔
یدیپی میں آپ سجنوں کے سنکھیہ بہت سے اور
بھی پوروپکش رکھتا۔ پرنتو پرکرت وچار کے لئے
اتنا ہی پوروپکش پریاپت ہے۔ اتہ ادھک
لکھنے کی آوشیکتا نہیں۔

سب اس مولک بھرم کو دور کرنا ہی میرے لیکھ
کے اس بھاگ کا ابھیپرائے ہے۔ اس اتہاس
کے ٹھیک سمجھ میں آجانے سے نروکت سمبندھی
شیش شنکائیں بہت ہی سگمتا سے دور
ہو جاتی ہیں۔

نروکت کار یاسک منی نے اپنے گرنتھ میں
وید والیوں کا ورنن کیا ہے۔

۱ اردھیاتم ۲ ادھی دیوتم ۳ آکھیان سمے ۴
ایتہاسک ۵ نیدانا ۶ نیروکت ۷ پری براجکا
۸ پوروِیاگیکا ۹ یاگیک۔

یہ ۹ پرکار کے واد یاسک نے اُلیکھ کئے ہیں
ہم یہاں پرکیول اتہاسک آکھیان پکش کو
ہی لیں گے۔ شیش واروں کے وشے میں آگے
لکھیں گے۔ نروکت میں اتہاس شبد ۳ شبدوں
میں آتا ہے۔ ۳ شبدوں میں

"इति ऐतिहासिक"

ایسا ہے۔ اور ۲ شبدوں میں "آکھیان"
شبد کا اُلیکھ ملتا ہے۔
اس سب کا سمادھان اِس پرکار ہے:-

ہر ایک گرنتھ کو اپنی پری بھاشا۔۔۔
(Technicalities) فارمولے
(Formulae) ہوا کرتے ہیں۔ جب
تک ان پری بھاشا پرکار سے وچار نہیں ہو جاتا۔ تب
تک اس گرنتھ کے ابھیپرائے کو نہیں سمجھا جا سکتا۔
دیا کرن شاستر کو ہی لے لیجئے۔ اس میں
(अ, ए, ओ) ان تین اکھشروں کو "گن"
سنگیا ہے۔ اسی پرکار "ورِدھی" سے
ویاکرن شاستر میں (आ, ऐ, औ)
ان تینوں کو سمجھا جاتا ہے۔ "बहुलं तणि"
سے سنگیا اور چھند کا گرہن کرتے ہیں۔

"किमिदं तणिरिति संज्ञाछन्दसोरिति।"

ویاکرن میں جہاں جہاں گن ورِدھی۔ تنی آدی
شبد آ میں گے۔ وہاں وہاں پرکرنوں کا ہی گرہن
کرنا ہو گا۔ نہ کہ ویشیشک کا گن انیادی سے یہ بات
پرتیک شاستر کے وشے میں سرو سمت ہے۔ اس
سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

اب اتہاس کے وشے میں یاسک کی اپنی
پری بھاشا کیا ہے۔ اس کا نروکت سے پرتی
پادن کیا جاتا ہے۔

نروکت ۲-۱۶ میں ورِتر کے نام بتلاتے ہوئے
"کاشٹھا" شبد کے اداہرن میں یاسک کا یہ
لیکھ ہے:-

"अतिष्ठन्तीनामनिवेशनानां काष्ठानां मध्ये निहितं शरीरम्। वृत्रस्य निण्यं विचरन्त्यापो दीर्घं तम आशयदिन्द्रशत्रुः।"
(رگوید ۱-۳۲-۱۰)

"तत्को वृत्रो मेघ इति नैरुक्ता त्वाष्ट्रोऽसुर इत्यैतिहासिकाः"

"अपां च ज्योतिषश्च मिश्रीभाव-कर्मणो वर्षकर्म जायते तत्रो-पमार्थेन युद्धवर्णा भवन्ति, अहिवत्तु खलु मन्त्रवर्णा ब्राह्मणवादाश्च।"
(देवी तै. सं. २. ४. १. २)

اردھات (یہاں اس منتر میں) ورتر کون ہے؟
نیروکتوں کے مت میں "वृत्र" نام ہے میگھ
کا۔ ایتہاسکوں کے مت میں "वृत्र" نام ہے
"त्वाष्ट्र असुर" (توشٹا کا پتر) ہے جل
سوریہ تھا ودیت کے ملنے سے ورشا ہوتی ہے
اس میں جو یدھ (سنگرام) کا ورنن ہے۔ وہ اُپ
ما روپ سے ہے (نہ کہ واستوک کئی منشیوں کا یدھ
ہے) اس میں انیہ ہیتو بھی دیتے ہیں۔ کہ "अहि"
شبد والے منتروں کے ورنن تھا براہمن وچن بھی
اس وشے میں پائے جاتے ہیں۔ تھا منتروں اور
براہمنوں میں "अहि" کے سدرش "वृत्र"
کو بھی اندر کا پرتی دوندو کہا گیا ہے۔
یہاں (उपमार्थेन युद्धवर्णा भवन्ति" — یہ وچن یاسک کے اتہاس
کی پری بھاشا کا ایک انگ ہے۔ بھاو سپشٹ
ہے۔ ادھک کیا لکھوں۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ یاسک کے مت میں
اُپما روپ یدھ تھا انیہ اتہاس اور آکھیانوں
کو کیوں کہا گیا ہے؟ اس کا اتر یاسک سویم دیتے
ہیں (نروکت ۱۰-۱۰)

"ऋषेर्दृष्टार्थस्य प्रीतिर्भवत्याख्यानसंयुक्ता"

منتر ارتھوں کے درشٹا رشی کو آکھیان (اتھوا
اتہاس کہہ کر (آکھیان سے یکت) منتر ارتھ
کہنے میں پریتی ہوتی"

منتروں کے ارتھوں میں جہاں جہاں آکھیان۔
اتہاس بتلائے گئے ہیں۔ وہ سب ان ان رشیوں
نے ایسا کہنے کی پریتی پریم کے کارن سے بتلائے ہیں
وہ واستوک نہیں۔ اردھات کئی منشیہ آدی ورکتیوں
(Proper names) کے اتہاس
آکھیان نہیں۔ اس بات کو اور بھی اُپ یا رتھ
کہہ کر یاسک نے اپنا ہردیہ سمکش رکھ دیا ہے
جب گرنتھ کار سویم ہی سپشٹ اپنا بھاو بتا رہے
ہیں۔ تب گرنتھ کرتا کے ابھیپرائے کے ورودھ جا
لینے سے اس گرنتھ کا یتھارتھ تو کیسے سمجھ میں آ
سکتا ہے؟ ویاکرن شاستر میں
"मिदेर्गुणः" کے گن سے ویشیشک
"गुणोतिसंयोगाद्योः"
کا گن پدارتھ لے کر تھا بھاشیہ کار کی۔۔۔

"विपरीतं तु यत्कर्म तत्कलमं कवयो विदुः"

"कल्म" سنگیا سے اُن کے ابھیپرائے ارتھ کو
گرہن نہ کر کے وپریت ارتھ لینے والے کیا ترک کا ۔م

آریہ مہیلا سمیلن دہلی کا اجلاس!

(گزشتہ سے پیوستہ)

(آچاریا ودیاوتی جی سیٹھ بی اے کا صدارتی بھاشن)

بہنو! آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ بھارت کی سوتنترتا کے اندولن کو ایک پیوت روپ دینے میں اُن لوگوں کا ہی مکھیہ ہاتھ ہے۔ جو بھارتیہ سبھیتا اور سنسکرتی میں رنگے ہوئے ہیں۔ یورپین سبھیتا کے رنگ میں رنگے ہوئے سدھارکوں نے اپنی یوگیتا کا سکہ تو بٹھا دیا۔ اور سنسار بھر میں اندولن اُپستھت کر دیا ہے۔ کنتو پرجا میں جاگرتی وہ لوگ نہ لا سکے۔ اس بات کی ساکشی مسٹر ڈبلیو۔ سی۔ بینرجی۔ لال موہن گھوش۔ منموہن گھوش۔ اور سر فیروز شاہ مہتہ آدی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دیانند کا چیلا راناڈے اور راناڈے کا چیلا گوکھلے تھا۔ گوکھلے کو ہی سب سے پہلے پولیٹکل سنیاسی کہہ کر پکارا گیا ہے۔ وہ پہلا پرجا کا نیتا تھا۔ جسے پرجا کے دماغ نے اپنایا۔ یہ پہلا پرجا کا نیتا جسے پرجا نے اپنا ہردیہ دیا تھا۔ وہ تلک تھا۔ وُہی بھارتیہ سنسکرتی میں رنگا ہُوا پورانوں اور گیتا کا بھگت دھوتی اور پگڑی پہننے والا تلک۔ جس کے جیون کی پوترتا اور بھارتیہ سنسکرتی کے پریم پر آپ کے سنکشپت کچھ کہنا سُوریہ کو دیپک دکھانا ہوگا۔ تلک کے بعد بھارتیہ سنسکرتی کے پرانی بھارتیوں کے ہردیہ سمراٹ۔ چرخہ چکر دھاری۔ ساکشات موہن مہاتما گاندھی جی نے کیا کیا کر دکھایا۔ اور اس بابو کے پیچھے بھارتیہ جنتا کیا نہ کیا۔ نارین لباباس اور کیا بردھ تیں پرکار تن من اور دھن دے کر کھو بیٹھی۔ جیسے موہن کی مُرلی کی تان سُن کر برج کی گوپیاں تن من سے بے سُدھ ہو گئی تھیں۔ یہ آپ سے چھپا ہُوا نہیں ہے۔ مگر یہ لطف کی بات ہے کہ گاندھی گوکھلے کو ماسٹر کہتے ہیں۔ گوکھلے راناڈے کو ماسٹر کہتے ہیں۔ اور راناڈے دیانند کو ماسٹر مانتے تھے۔ اس پرکار یہ ایک طرح سے دیانند ہی کی شِشیہ پرمپرا چل رہی ہے۔ ہاں تو اس پرکار بھارتیہ سنسکرتی کی رکھشا اور دیش بھگتی سکھلانے والی شکھشا کا پرچار کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں سماج سُدھار کے طریقوں پر بھی وچار کرنا ہوگا۔

استری جاتی کی حالت زار

ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل بہا یہ جو بھی استری جاتی کے اُتھان کے کاریہ ہو رہے ہیں۔ ان سے اُن کے پتن کی ماترا ہی زیادہ سے زیادہ ہو رہی ہے کہاوت ہے کہ خربوزہ پر چھُری گرے تو خربوزہ کی ہانی۔ اور چھُری پر خربوزہ گرا۔ تو بھی خربوزہ کی ہانی۔ چھوٹی آیو میں وواہ ہونا بڑی ناش کارک رہا تھا۔ اُسے ہٹانا ہی چاہئے تھا۔ کنتو بال بیواؤں کے دیش میں بے شمار تھے۔ تو آج کل دھنک آیو تک اودیاہت رہ کر اجیتر نکھس جیون ویتیت کرنے والی دیویوں کی ماترا کہ دیش پر نام

ورشتی گوچر ہو رہے ہیں سو تو وہ برہمچریہ کے نیموں کا پالن کرتی ہوئی تیاگ اور تپسیا کا جیون ویتیت کر کے دیش اور جاتی کے اُتھان میں بھاگ لے سکتی ہیں۔ اور نہ گرہستھ کو ہی سُندر بنا کر اُتم سنتان دے کر ہی دیش کی سیوا کر سکتی ہیں۔ ننھی ننھی آیو کی ودھوا کہلانے والی بچیوں کے پُنر وواہ کرنے کے سمبندھ میں دو مت تو ہو ہی نہیں سکتے۔ اُنہیں تو منو مہاراج نے بھی کہہ دیا ہے۔ کہ:۔

"सा चेदक्षत योनि: स्याद्
पुन: संस्कारमर्हति"

اور رشی دیانند جی بھی بتاتے ہیں۔ پرنتو بال ودھواؤں کے آنسو پونچھنے کے لئے کئے گئے سُدھار کی یوجنا کے بہانہ سے اس کی آڑ میں دو دو چار چار بچے والی ۲۰۔ ۳۵۔ اور ۴۰ ورش تک کی استریاں جو غضب ڈھا رہی ہیں۔ اس کے متعلق ادھک نہ کہہ کر سنکیت ماتر ہی پریاپت ہوگا۔

اس کے اتِرکت ودھواؤں کی رکھشا کے اُنہیں سوبھاگ مارگ پر چلانے کے اُدیش سے کھولے گئے پرش منیجروں کی ادھیکشتا میں چالو ہوئے ودھوا آشرموں کا چیتر سامنے آتے ہی ہیبت سے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور ہردیہ آٹھ آٹھ آنسو روتا ہے۔ بھگوان کیا یہی سُدھار ہے؟

یوگیہ اور انوگیہ جوڑوں کے سمبندھ

آگے بڑھئے تو اور الیشوریہ کے لوبھ سے بوڑھی یا بالکا کنیا کا دھنی بُڈھے کے ساتھ ماتا پتا دوارہ کئے گئے وواہ کے دُش پرنام بھی بڑے ہی ہانی کارک تھے۔ پرنتو آج یوونیاں بھوگ سامگری کی لپیٹ سے سویم ہی ایسا کرتی ہیں۔ اور سماج کو نیچے گرا رہی ہیں۔ اس پر بھی آئے دِن وجاتیہ للناٹیں منڈوں دوارہ بہکائی جا کر نارکیہ جیون ویتیت کرتی ہیں۔

اس سے بھی بڑھ کر یوگیہ اور انوگیہ استری پُرشوں کا وواہ بندھن میں جکڑے جا کر دُکھ مے گرہستھ اور بھی غضب کر رہا ہے۔ جس کے پرنام سوروپ وواہ بندھن وچھید کا قانون پاس کرانے کا یتن ہو رہا ہے۔ جس سے بھارت کی ناریوں کے ستیتو اور مہاجاتی کی مان مریادا پر اور بھی کُٹھار آگھات کرنے کی آیوجنا ہو رہی ہے۔

ان سب پہلوؤں پر درشٹی پات کرتے ہوئے کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ناری جاتی اُنتی کے پتھ کی اُتوگامنی ہو رہی ہے؟ یہ ہیں ہمارے بھیانک ادھ پتن کے کئی پہلے چتر۔ جن پر پرکاش ڈال کر سُدھار کی آیوجنا کرنا ہی مہیلا سمیلن کا کاریہ ہے۔

مہیلا سمیلن پرایہ پرتی ہی ورش ہوتے رہتے ہیں۔ اور ستھان ستھان پر بھِن بھِن سمُداؤں کی ناریاں اِکتر ہو کر ناری جاتی سے سمبندھت وشیوں پر وچار کر رہی ہیں۔ جس سے گیان ہوتا ہے کہ ناری ہردیہ اپنی جاتی کی دُردشا کی... چاہ جو لیہ مان اگنی سے جل رہا ہے۔ اور سُدھار کی آیوجنا کے بھاو جاگرت ہو رہے ہیں۔ ہردیہ کے بھاو ٹھیک ہیں۔ پرنتو:۔

منمود کہنیں بھوک مِٹا رہیں"

ان میں ابھی کاریہ کُشلتا نہیں ہے۔ یہ کاریہ کُشلتا۔ سوشکشا۔ تیاگ اور تپسیا کے پہلوؤں کے پرچار سے ہی ہوگی۔ اس لئے مہیلا سمیلن کو ان نیچی باتوں کو ہردیہ میں دھارن کر کے کاریہ کھیتر میں پدارپن کرنا چاہئے۔ اور اپنی مانیہ مریادا اتھوا ستیتو کی رکھشا کرتے ہوئے دیش۔ جاتی اور دھرم کے کاریوں میں بھاگ لینا چاہئے۔ کتنے پہلے باتیں۔ جدھر ہیں آج آپ کا دھیان کھینچتی ہوں۔ وہ یہ ہیں:۔

قابل غور و قابل عمل باتیں

۱۔ پرتھم شکشا کے کھیتر میں گورو کُل پریہ شکشا پرنالی جو کہ اتی پراچین ہوتی ہوئی بھی کئی پہلے آنکھوں میں لوپ تک ہٹلر دوارہ بھی کاریہ میں پریرت کی جا رہی ہیں۔ اس کا خوب پرچار کرنا چاہئے۔ پرنتو گرہستھ کو کچھ کشٹ اُٹھا کر بھی گورو کُل کی شکشا سے کنیاؤں کو النکرت کرنا چاہئے۔ نتھا ہماری کنیا پاٹھ شالاؤں کی پاٹھ وِدھی جہاں تک ہو سکے۔ اُسی کی پاٹھیہ پرنالی کے انوسار بنائی جاوے۔ اور جاتیہ درشٹی کون سے ہی اتہاس پڑھایا جاوے۔ کنیاؤں میں دیش بھگتی بھرنے کے لئے اُنہیں پاٹھ شالاؤں میں شُدھ کھادی کے سادہ مگر سوچھ وستر پہن کر چلنے اور سودیشی وستو ہی خریدنے کے بھاو بھرنے کا پرچار کرنا چاہئے۔ شکشا کے کھیتر میں رشی دیانند کا بتایا ہوا مارگ ہی سپشٹ ہے۔

اس پر ٹیکا ٹپنی کرنا پشٹ پیشن ہے۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ بہنوں میں پردہ ہٹ رہا ہے۔ یہ اچھی بات ہے۔ پرنتو ہر ایک کی سوسائٹی میں بھی استری پُرشوں کے پرسپر ملنے جُلنے کے نیم ہیں۔ لیکن آریہ بھارت میں جو نو سماج اب بن رہا ہے۔ اُس میں کوئی نیم نہیں رہے۔

ہمارے یہاں بھی مہاراشٹر آدی دکھشن دیشوں میں پردہ نہیں ہے۔ استریاں ننگے سر بھی رہتی ہیں۔ پرنتو وہ اپنی پُرانی مریادا کے اندر رہتی ہیں۔ مریادا تو ہونی چاہئے۔ اس لئے استری سماج ودوانوں اور سماج شاستریوں سے پرامرش کر کے سماج میں استری پُرشوں کے ملنے جُلنے کے نیم بنا کر اُن کا پالن کریں۔ تاکہ پردہ کی ہانی دُور کرتے کہیں لجّا اور شیل بھی نہ کھو جائے۔

۳۔ تیسری بات جو دھیان دینے یوگیہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جتنے ہم غریب ہوتے جاتے ہیں اُتنے ہی فضول خرچ بھی ہوتے جا رہے ہیں امیر لوگ ہی اس آنش میں اس پاپ کے بھاگی ہیں۔ کیونکہ وہ اداہرن رکھ کر دوسروں کو لبھا دیتے ہیں۔ غریب بننا کوئی نہیں چاہتا۔ اتہ وواہ آدی سنسکاریوں میں جہیز نیتتا ضیافت آدی میں اتی ادھک خرچ گھٹانے کا اُپائے ہو۔ ایک مریاداپت ہو جائے۔ اور اسی کا سب پالن کریں۔

استریاں ہی پرایہ پُرشوں کو ان باتوں کے لئے پریرت کرتی ہیں۔ شاید بادھا بھی کرتی ہیں۔ یہ کہنا بھی اتیکتی نہ ہوگی۔ اس لئے یہ استریوں کا ہی کاریہ ہے۔ کہ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا کر کے ودوانوں اور ودُشی دیویوں کی ایک اُپ سمیتی کو نیُکت کرا دیں۔ جو اس سمبندھ میں نیم بنائیں۔ اور پھر سب آریہ گن اُنہی کا پالن کریں۔

۴۔ چوتھی بات جو آج وشیش دھیان دینے یوگیہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ رشی دیانند نے آریہ سماج میں استری پُرش دونوں کو سبھاسد بننے کا ادھیکار دیا ہے۔ دھرم مندر استری پُرشوں کے الگ الگ ہوں۔ یہ کسی بھی دھرم میں نہیں ہے۔ اتہ سمھانیہ آریہ سماجوں میں پرانتیہ پرتی ندھی سبھاؤں میں نتھا سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا میں بھی دیویوں کو بہت سنکھیا میں سبھاسد بن کر بھاگ لینا چاہئے۔

میرا یہ تات پریہ نہیں کہ استری سماجیں نہ ہوں۔ اور استریاں اپنی کوئی الگ سماج نہ رکھیں وہ تو رہیں۔ جیسے آریہ کمار سبھائیں آدی بھی تو ہیں۔ مگر اس سے پرش ورگ آریہ سماجوں۔ پرتی ندھی سبھاؤں اور سارودیشک سبھا سے تو نہیں ہٹے رہتے۔ اسی پرکار یوگیہ دیویاں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بھی کریں +

مجھے ایک بات کا بڑا کھید ہے - کہ ہماری سماجوں تتھا پرتی ندھی سبھاؤں میں آج کل وہ آدرش نہیں ہے - جو کہ ہونا چاہیئے - اور ذرا ذرا سی بات پر تتھا ادھیکار پر جھگڑے - وواد بھیانک روپ بھی دھارن کر لیتے ہیں ... یہ آتما آرتک بھاوؤں کی کمی ہے - بہنوں کو چاہیئے کہ جھگڑے میں پڑنے یا انکو بڑھانے کا بھاو سروتھا ہردیہ سے دور رکھ کر بھائیوں، بہناؤں، اور بہنوں کے ساتھ شانتی پوروک ان سبھاؤں میں جاویں - اور آدرش سنگلتا اور شانتی سے کام میں حصّہ لے کر انہیں بھی اونچے بیٹھنے کا اوسر اپستھت کریں - سویم بھی آدر بھاو سے کام کریں - اور ان میں بھی سدھار لانے کا یتن کریں +

یہ نہیں کہتی ہے کہ کام جن کی اور میں آپ کا دھیان کھینچتی ہوں - استریوں کی شکتی اپار ہے - ان کا پربھاو اچھائی اور برائی دونو کی اور لے جانے کے لئے ادمیہ ہے - اسی لئے وید نے بھی کہا ہے :-

ओ३म इडे रन्ते हव्ये काम्ये
चन्द्रे ज्योतेऽदिते सरस्वति
महि विश्रुति।
एताते अघ्न्ये नामानि देवेभ्यो
मा सुकृतं ब्रूतात्।
(यजु० ८।४३।)

وید استری کو (इडे) ستتی کے یوگیہ اور (रन्ते) سمرنیہ (हव्ये) سویکار کرنے یوگیہ (काम्ये) کمنیہ (ज्योते) پرکاش سوروپ (चन्द्रे) آہلاد دائینی (अदिते) اکھنڈ چرترا (महि) پوجنیہ (विश्रुति) ودھ گنوں میں پرسدھ - ودھ ودیاؤں میں کشل بتلا کر کہتے ہیں - کہ ہے (अघ्न्ये) نہ ہنسا کرنے یوگیہ دیوی (एताते नामानि) یہ تیرے نام ہیں - تتھا یہ آگیا دیتے ہیں - کہ وہ ودوان پرشوں کو تتھا سو پتی کو (सुकृतम्) اتیہ آچار وان بننے کا (ब्रूतात) اپدیش کرے +

وید کے اس آدیش انوسار استری کے کاریہ وستر اور سپشٹ ہو جانے پر ہمارے لئے سیہ دھا اور یدھ کا کھیتر تو رہ ہی نہیں جاتا - اس پرکار یدی آپ آریہ دیویاں اس وید کی آگیا کا پالن کرنے کی اور لگیں - تو آپ کے لئے کاریہ کھیتر تو وسترت ہے ہی - ساتھ ہی سرل بھی ہے - اس آگیا پر چلتی ہوئی آپ اپنے بھارتیہ گرہیوں کو اپنے امرت سے اپدیش تتھا ویوہار سے سورگ دھام بھی بنا سکیں گی - اور بھارت کی مرت پرایہ دیہہ میں پھر جیون رکت بہا سکیں گی -

آریہ دیویاں میں نے آپ کا بہت سا سمیہ لیا

سماجک کہانی

ایک ہندو ودھوا کی آتم ہتیا

از :- شری ہری نارائن جی "مہردیہ"

اس کا جیون سکھ سے وتیت ہو رہا تھا - بال پن سے ہی ہنسی میں چہل مچایا کرتی تھیں - وہ اشٹھ ستیہ ہی تھی - اسے کیا پتہ تھا - کہ سنسار دکھی ہے - اتھوا سکھی تو اسے چاروں اور سکھ ہی سکھ پرتیت ہوتا تھا -

اس کا نام موہنی تھا - جب اسے کوئی موہنی کہہ کر سمبودھت کرتا - تو وہ سرل ہردیہ تت کھشن اس کی گود میں بیٹھ کر کلول کرنے لگتی تھی +

دھیرے دھیرے اس میں کچھ بدھی آئی - اور وہ سنسار کو سمجھنے کا پریتن کرنے لگی - موہنی کے ایک بھائی تھا موہن - اس نے اسی ورش میٹرک پاس کیا تھا - وہ آگے پڑھنا چاہتا تھا کنتو اس کے پتا بابو دھیندر اندر جی نے صاف انکار کر دیا - ادھر موہنی نے گھر پر ہی ہندی بھاشا پڑھنا سیکھا +

آہستہ آہستہ موہنی میں لاونیتا اٹھنے لگی - اس میں لجیا کا پیارا بھاو ہوا - جن کی گود میں وہ اچھل کر کھیلا کرتی تھی - انہی سے اب وہ شرمانے لگی +

× × × × × × ×

دھیندر بابو دواہ یوگیہ کنیا اور پتر کو دیکھ ان کے دواہ کی چنتا سے چنتت ہو اٹھے - انہوں نے سوچا تھا - کہ موہن کے سسرال سے جو ملیگا اسی سے موہنی کے پیلے ہاتھ کر دیں گے - اور اسی لئے آپ نے تین ہزار روپے لینے کی ٹھانی - کنتو ورتمان کال میں ایک سے ایک شکشت ور ملتے ہے - انہ کوئی بھی اتنا دینے کو تیار نہ تھا - ادھر موہنی اپنا پندرھواں ورش سماپت کر رہی تھی +

برادری اور محلہ میں اس کی چرچا ہو رہی تھی - کہ اتنی بڑی لڑکی گھر میں بٹھا رکھی ہے - انتو دھیندر بابو کے پاس کوئی وشیش سمپتی نہ تھی - پچاس روپیہ ماہوار کے وہ کلرک تھے - پنترک سمپتی میں کیول ایک مکان تھا - جس میں سویم وہ رہ رہے تھے - خیر ایک پرتشٹھت گھرانے سے ۱۵۰۰/- روپیہ لینے پر موہن کا دواہ آنند پوروک ہو گیا +

اب موہنی کے لئے وہ کچھ آستاہ سے ور کی کھوج کرنے لگے - ایک ادھیڑ اور گیان کی دنیا سے پرایہ انبھگیہ ور پا - ۱۵۰۰/- روپیہ دے کر اپنی دیوی سوروپا کنیا کو اس کے ہاتھ سونپ دیا +

اب موہنی اپنے سسرال پہنچی - وہ وہاں کسی کو بھی پرسنّ نہ کر سکی - کارن ان لوگوں کی درشٹی میں پریا پت دھن کا نہ ملنا تھا - اس کے سر دیوتا بابو ومل چندر لیسنی آدمی تھے - مدرا کی چھلکتی ہوئی پیالیاں ان کے ہونٹوں سے لگی رہتی تھیں - اپنے ستر بینو کو بیچنے والی لتیکا ہی ان کی بندھی تھی - موہنی کو کیول دھن لالسا سے ہی ورن کیا تھا - موہنی کو کبھی پتا دیہ سے دو باتیں کرنے کا سوبھاگیہ پراپت نہ ہوا - سدا وہ اپنے راگ رنگ میں ہی مست رہتے تھے - ایک دوس موہنی نے کہا :-

"کبھی اس دکھیا پر بھی دیا درشٹی کیا کریں !"

"ارتھات" ومل ستیگھرتا سے بولے -

"کبھی کبھی اپنے چرنوں کی رج سے اس کٹیا کو پوتر کر دیا کریں"

"میں آتا تو ہوں - تمہارا تات پریہ کیا ہے ؟"

"یہ کہ آپ ان درگنوں کو چھوڑ دیں - جو آپ کے سواستھ اور دھرم دونو کو ہی ہانی پہنچاتے ہیں" - ڈرتے ڈرتے اس نے کہا +

ومل تلملا اٹھا - اس نے ڈانٹ کر کہا :-

"تمہیں کوئی ادھیکار نہیں میرے کاریوں میں دخل دینے کا - تو میں جاتا ہوں" +

انیک منت خوشامد کرنے پر بھی وہ اسے سسکتی ہوئی چھوڑ کر چلا گیا +

× × × × × × ×

پھل وہی ہوا جو ہونا تھا - ومل بھیشن روگ کا شکار ہوا - موہنی جگت آدھار سے ان کی آروگیتا کے لئے پرارتھنا کرتی ہے - اور کرتی ہے سیوا سشرشا !

گھر والوں نے دھن پانی کی طرح بہانا شروع کیا - ویدوں ڈاکٹروں کا تانتا لگ گیا - مگر ودھی کا ودھان اور ہی تھا - وہ موہنی کا سوبھاگیہ سیندور پونچھ کر پرلوک گامی ہو گئے +

دکھیا موہنی اپنے ویدھویہ کال کو سسرال میں رہ کر جیسے تیسے بتانے لگی - کنتو سماج میں ودھواؤں کا کیا ستھان ہے ؟ کچھ بھی نہیں ! بھرسک ستائی جاتی ہے - بیچاری موہنی کو ذرا سا ہی کلنک کر کے گھر سے نکال دیا گیا +

× × × × × × ×

دو ورش بعد

موہنی نے کیسے تیسے دو ورش بتایا - اس کی دیا کھیا بھی ردما نچ کاری ہے - استو - آج وہ بھکارنی کے بھیس میں ایک پرکھش کے نیچے بیٹھی ہے - اور سماجک وا تا ورن سے دکھت ہے - آتم ہتیا کرنے کو تت ہے - اس نے کٹار نکالی - اور اپنے اشٹ دیوتا کو پرنام کر کے کہا :-

"پربھو ! نہ جانے کتنی للنائیں میری ہی طرح کال کولت ہوتی ہیں - اس ہندو سماج کے انیاچار سے - ہے پربھو ! رکھشا کرو" -

یہ کہہ کر اس نے چمکتی ہوئی کٹار اپنے وکش ستھل میں بھونک لی +

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دینگے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد یا گورنمنٹ آسان قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی
Suleman Umar & Co.
Karachi

بچوں والو ہوشیار

بچوں کی بخار، کھانسی، سردی، بادی، دودھ ڈالنا، دست ہونا دست میں کیڑے نکلنا، مرگی، ہچکی، قبض، مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کے لئے حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری کی ہوئی :

قیمت ۵ / بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

سارے ہندوستان میں مشہور ہے میٹھا ہونے سے بچے اسکو شوق سے پی لیتے ہیں - سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو - حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو ، قیمت فی شیشی ۵ / فی درجن ۱۲ / محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ / درجن ۱۲ / سوداگروں اور ایجنٹوں کو نہایت ہی معقول کمیشن ، نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو - ذیل اردو خواں معز : لوگوں کے نام مع مکمل پتے کے بھیجنے پر ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا -

پتہ مینجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر (یو - پی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ پر مہتمم پولیس کا حملہ

مہاراجہ سر کشن پرشاد یمین السلطنۃ جی۔سی۔ ایس۔ آئی۔ ای۔ صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی دورہ اور دیگر تشریف فرما تھے۔ منجانب آریہ سماج سماج کے معائنہ کے لئے بتاریخ ۲۹ اسفندار ۱۳۴۲ف بوقت صبح قلعہ میں دعوت دی گئی۔ جس کو مہاراجہ بہادر نے قبول فرمایا۔ معتمد صاحب پیشی باب حکومت نے فرمایا۔ کہ شنکر پا کا مٹھ اور آریہ سماج کے معائنہ کا پروگرام مرتب کر کے اطلاع دوں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد تخمیناً ۱۱-۱۲ بجے بلا اطلاع پروگرام مہاراجہ بہادر کی سواری بعد معائنہ دفاتر شنکر پا کے مٹھ میں رونق افروز ہوئی۔ جبکہ سواری آریہ سماج کے سامنے سے گنج کی طرف سے جا رہی تھی۔ اس وقت شام لال جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نے مہاراجہ بہادر سے عرض کیا۔ کہ یہی آریہ سماج ہے۔ بغرض معائنہ تشریف فرما ہوں۔ جس کے جواب میں مہاراجہ بہادر نے ارشاد فرمایا۔ آپ کا سماج تو دیکھ لیا ہوا ہے۔ مزید کیا دیکھنا ہے؟

شام لال جی نے عرض کیا۔ کہ سماج میں لائبریری اور شدھا لیہ اور ویایام شالا کا ملاحظہ فرمایا جائے۔ اس پر ارشاد ہوا۔ کہ اب وقت نہیں معتمد صاحب نے کہا۔ کہ آپ ۲ بجے ملیں۔ اس کے بعد موٹر آگے بڑھی۔ موٹر کے حرکت میں آتے ہی مہتمم صاحب پولیس بیدر جو پہلے سے ہی آریہ سماج اور شام لال جی کے سخت مخالف ہیں۔ اور جنہوں نے مسلسل تین روز سے شام لال جی کو مہاراجہ بہادر اور ان کے معتمد صاحب سے ملنے کا موقع ہی نہ دیا بلکہ ہر وقت ان کو کیمپ کی طرف جانے سے خود اور بذریعہ منتظم پولیس اودگیر روکا۔ اور مزید براں شام لال جی نے خود مہاراجہ بہادر کے قلعہ کے پاس موٹر سے ان کے اترنے پر دعوتی رقعہ پیش کرنے کی عزت حاصل کی۔ بے حد برافروختہ ہو گئے۔ اور اس موقع کو غنیمت جانکر عمداً اور شرارتاً شام لال جی پر نہایت نازیبا حملہ کر کے ان کی چھاتی پر چار پانچ گھونسے لگائے +

اس واقعہ سے ہزاروں لوگوں میں جو مہاراجہ بہادر کو دیکھنے کے مشتاق تھے۔ ایک ہیجان پیدا ہو گیا۔ شام لال جی اور تقریباً تین چار سو آدمی معہ والنٹیروں کے مہاراجہ بہادر کے شامیانہ کی طرف بغرض شکایت مہتمم صاحب پولیس روانہ ہوگئے۔ وہاں پولیس کے انتظامات کی وجہ سے شام لال جی کی رسائی ناممکن تھی۔ اس وجہ سے یہ مناسب خیال کیا گیا کہ مہاراجہ بہادر کی خدمت میں اس واقعہ کی اطلاع بذریعہ تار دی جائے +

چنانچہ چند اصحاب سٹیشن کی طرف تار دینے کے لئے جا رہے تھے۔ کہ مہاراجہ بہادر کے فوجی افسر نے شام لال جی کو بلا کر دریافت کیا۔ کہ اس قدر ہجوم کی کیا وجہ ہے؟ اور کیا واقعات ہیں؟

اس پر شام لال جی نے جملہ واقعات کے تذکرہ کے بعد تار دینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس پر مہاراجہ بہادر کے فوجی افسر صاحب نے تار دینے سے منع کیا۔ اور فرمایا۔ کہ آپ کی ملاقات مہاراجہ بہادر سے میں خود کرا دیتا ہوں۔ تار دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہجوم کو یہاں سے منتشر کرنے کے لئے کہا۔ اور شام لال جی کو معتمد صاحب کے ڈیرہ میں بٹھا دیا۔ اور معتمد صاحب پیشی باب حکومت کو اس واقعہ کی اطلاع دے دی۔ تھوڑی دیر کے بعد معتمد صاحب تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ مہاراجہ بہادر کے پاس آپ کی فریاد پہنچا دی جائے گی۔ آپ اطمینان رکھیں۔ اس عرصہ میں اول تعلقدار صاحب ڈیرہ میں تشریف لائے۔ معتمد صاحب باب حکومت کی اطلاع پر مہتمم صاحب پولیس بھی بغرض دریافت ڈیرہ میں تشریف لا کر شام لال جی سے گفتگو کی۔ جو حسب ذیل ہے :-

مہتمم صاحب - (جبکہ شام لال جی اول تعلقدار صاحب کے دریافت کرنے پر جملہ واقعات بیان کر رہے تھے) آپ شام لال صاحب! آپ کو میں پہلے سے جانتا تھا؟ آپ کی مجھ سے کبھی ملاقات ہوئی تھی؟

شام لال - آپ سے میری کبھی ملاقات نہیں ہوئی؟

مہتمم صاحب - تو پھر آپ بتائیں۔ کہ جب میں آپ کو جانتا ہی نہ تھا۔ تو پھر میں آپ کو بے عزت کس طرح کر سکتا ہوں؟ آپ کس بنا پر یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ میں نے آپ کو بے عزت کرنے کی نیت سے ایسی حرکت کی ہے؟

شام لال جی - میں اس وجہ سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں پنڈت جی سے ستواتر دعوتی رقعہ کو صدر اعظم بہادر کی خدمت گرامی میں پیش کرنے کے لئے آ رہا ہوں۔ مگر آپ نے مجھے باریاب ہونے کا موقع ہی نہ دیا۔

مہتمم صاحب - کیا مجھے آپ سے کوئی خصومت ہے؟

شام لال جی - ہاں آپ کو مجھ سے خصومت ہے۔ وجوہات ذیل کی بنا پر اس خصومت کا ہونا پورے طریقہ سے ثابت ہے :-

۱- میں نے آپ کی شکایت صدر نظامت کوتوالی میں کی ہے :

۲- منتظم صاحب اودگیر نے سکھا رام پنڈت سے کہا ہے۔ کہ وکلا جہاں کہیں کسی معاملہ میں مل جائیں۔ بلا لحاظ اس امر کے کہ شہادت ہے یا نہیں۔ اور عدالت سے رہائی ہوگی یا سزا۔ فوراً وکلا کو گرفتار کر کے ریمانڈ اور چالان کیا جائے۔ ایسی ہدایت آپ نے ان کو دی ہے :

۳- کمال نگر سٹیشن پر کانسٹیبل نے میرا نام دریافت کیا۔ تو اس وقت میں نے کہا۔ کہ کیا وجہ ہے؟ باوجودیکہ تم مجھ سے اچھی طرح واقف ہو۔ نام نوٹ کرنے کی وجہ کیا ہے؟ اس کے جواب میں کانسٹیبل نے کہا۔ کہ مہتمم صاحب کا خاص حکم ہے۔ کہ تمہارا نام نوٹ کیا جائے۔ اور تمہاری آمد و رفت کی اطلاع دی جائے :

مہتمم صاحب - میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میں آپ کو جانتا ہی نہیں۔ آپ نے معمولی کانسٹیبل کے کہنے پر اعتبار کر لیا ہے۔ اگر آپ مجھ سے ملتے۔ تو ہرگز یہ نوبت نہ آتی۔ اور مجھی کا معاملہ صاف ہو جاتا۔ جس وقت معتمد صاحب نے لنچ پر مجھے فرمایا۔ کہ شام لال صاحب آپ کی شکایت کر رہے ہیں۔ تو میں حیران ہوگیا۔ اور مجھ سے کھانا تک نہیں کھایا گیا۔ اس لئے میں آپ سے دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ کہ آپ جس طرح اطمینان کرنا چاہیں۔ میں اطمینان کرانے کے لئے تیار ہوں۔ میں آپ سے بہت صاف ہوں۔ معافی چاہتا ہوں۔ یہ کہہکر آگے۔ اور شام لال جی کے ہاتھ میں ہاتھ ملائے۔ اس موقع پر میں وہاں پہنچا۔ تو میرے سامنے مہتمم صاحب نے فرمایا۔ کہ دیکھئے مہاراج! میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میں ان کو جانتا ہی نہیں۔ بھلا میں ان کی کیسے بے عزتی کر سکتا ہوں۔ انتظام میں مجھ سے جو حرکت ہوئی ہے۔ اس کی نسبت آپ لوگ کو سمجھا بجھا اور تار دینے سے روک لیں :

شام لال جی - جب مجھ سے آپ صاف ہیں۔ اور معافی چاہتے ہیں۔ تو میں بھی معافی ہی چاہتا ہوں۔ میں ایسا شخص نہیں۔ کہ بلا وجہ کسی کی شکایت کروں :

اس کے بعد شام لال جی نے ڈیرہ کے باہر تشریف لا کر سینکڑوں منتظر اشخاص کے روبرو جو ریلوے گیٹ کے باہر تھے۔ فرمایا۔ کہ مہتمم صاحب نے اپنے قصور کی معافی چاہی ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے۔ کہ وہ مجھ سے واقف نہ تھے۔ انتظام کے سلسلہ میں معمولی آدمی سمجھ کر ان سے یہ حرکت سرزد ہوئی ہے۔ اس لئے میں نے ان کو معاف کر دیا ہے۔ اب مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کہہ کر سینکڑوں اشخاص کو ہدایت و تسلی سے سمجھا کر واپس لوٹا دیا :

یہ واقعات ۲۹ اسفندار ۱۳۴۲ف کی دوپہر کو پیش آئے۔ شام کو جب میں ان واقعات پر غور کر رہا تھا تو میرا ضمیر مہتمم صاحب کی اس معافی سے مطمئن نہ ہوا۔ بلکہ میرا ضمیر بار بار یہ کہہ رہا تھا۔ کہ یہ نہیں۔ شرارت ہے۔ وہ اس وجہ سے کہ پنڈت شام لال جی کوئی ایسے معمولی شخص نہیں ہیں۔ کہ جن کو مہتمم صاحب نہ جانتے ہوں۔ کیونکہ مہتمم صاحب کو بیدر میں متعین ہوئے تخمیناً دو سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ عرصہ دو سال میں شام لال جی کو نہ جاننا ایک اور بڑی غلطی ہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک مسلسل مہتمم صاحب کی کوشش رہی ہے۔ کہ شام لال جی کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اور مہاراجہ بہادر کی تشریف آوری کے بعد سے ۲۷ اسفندار ۱۳۴۲ف تا ۲۹ اسفندار ۱۳۴۲ف تک کئی مرتبہ پنڈت جی دعوتی رقعہ دینے کے لئے مہاراجہ بہادر کے شامیانہ کی طرف جانے کی کوشش کرتے رہے مہتمم اور منتظم صاحب کا انہیں روکنا اور قلعہ کے دروازہ کے پاس دعوتی رقعہ پیش کرتے ہوئے مہتمم صاحب کا انہیں دیکھنا اور سماج کے پاس مہاراجہ بہادر سے پنڈت جی کی گفتگو کا ہونا۔۔۔ وغیرہ تمام واقعات قابل غور ہیں۔ مہتمم صاحب پولیس کا یہ عذر کہ شام لال جی کو وہ پہلے سے نہیں جانتے تھے۔ بالکل غلط اور بحرہے گو پنڈت جی اپنی طبیعت کے مطابق مہتمم صاحب کا عذر منظور فرما چکے ہیں۔ لیکن مجھے ان واقعات کی روشنی میں مہتمم صاحب کا عذر اور ان کی معافی محض مصنوعی اور وقت گزاری کی حد تک معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ مہتمم صاحب کو یہ خوف لگا ہوا تھا کہ مہاراجہ بہادر کے پاس شکایت ہوگی۔ تو ٹھیک نہ ہوگا۔ اس لئے میں نے پنڈت جی سے عرض کیا۔ کہ ان وجوہات سے مہتمم صاحب کی معافی قابل تسلیم نہیں ہے۔ چارہ کار قانونی اختیار کرنا چاہئے۔ یا کم از کم افسران بالادست کے پاس داد خواہی کرنا چاہئے۔ لیکن پنڈت

(باقی دیکھیں حاشیہ پر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ویدوں کے سوادھیائے کے بارہ میں سکیم

(نمبر ۲)

(از شری پت جیدیوجی شرما ودیا النکار آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر)

"پرکاش" لاہور کے ۲۷ جنوری کے پرچہ میں میں نے پاٹھکوں کے سامنے ویدوں کے سوادھیائے کی ضرورت بتلائی تھی۔ اور بتلایا تھا۔ کہ ویدک دھارمک سوادھیائے ہمارے جیوں کو اونچا بنانے کے لئے کس طرح سے آوشیک ہے۔ ہم اس کے بنا جی نہیں سکتے۔ دھارمک سمان کو چمکانے والا دیپک ہر ایک انسان کے ہردیہ مندر میں جگمگاتا ہے۔ پرنتو اگر اس کو دیر تک چمکتے رہنے کے لئے ہر روز نیا تازہ گیان و روحک تیل نہ دیا جائے گا۔ تو وہ ضرور بجھتے لگے گا۔ اس کی جوت ہلکی پڑ جائے گی۔ اور پھر اس کی روشنی اتنی کم ہو جائے گی۔ کہ آدمی اپنے روزانہ کاموں میں بھی ست اور اسّت کا ویک نہیں کر سکے گا۔

دھارمک سوادھیائے کی کمی

آریہ سجنوں میں سوادھیائے بہت ہی کم ہے۔ اسی لئے جب کوئی چھوٹی سی بات بھی ہمارے سامنے دھارمک پیچیدگی کی آ جاتی ہے۔ تو ہم اپنے پنڈت جی کا منہ دیکھنے لگتے ہیں۔

بدھی لوگ یا شاستر اردھ کی بات ہو۔ تو پھر تو ہندوستان کے اوپدیشکوں کے پنڈتوں کی ضرورت لاحق ہو جاتی ہے۔ کارن یہی ہے۔ کہ ہم لوگ اپنے دل میں دھارمک سوادھیائے سے کافی گیان کا خزانہ جمع نہیں رکھتے ہیں۔

میری سکیم کا جز مقدم

اس میں شک نہیں ہے۔ کہ بڑی گمبھیر موٹا پوتھا پڑھ کر منن کیا جائے۔ تو سارا ہاتھ میں زیادہ آ سکتا ہے۔ پرنتو اتنا سارست سب نہیں کر سکتے۔ اس لئے ان کو ایسا ہلکا سوادھیائے کا سادھن چاہئے۔ جو ہاتھ اور دماغ کو بھی بوجھل معلوم نہ ہو۔ اس بارہ میں میں اپنے خیالات پہلی تحریر میں ظاہر کر چکا ہوں۔ میری ویدک سوادھیائے یا دھارمک سوادھیائے کی روپ ریکھا پتر کی سکیم آریہ سنسار کے سامنے رکھی جا چکی ہے۔ اس کو پڑھ کر انیک آریہ سماجوں کے منتریوں نے میرے پاس اپنے آشیرواد دھک پتر بھیجے ہیں۔ پرنتو جتنے پتر آئے ہیں۔ ان سے ابھی ایسی آشا نہیں بندھتی۔ کہ میں کسی روپ ریکھا پتر کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لوں۔ یہ کام مضبوط ہاتھوں کا ہے۔ جو کام ایک آدمی سے نہیں ہو سکتا۔ اس کو بہت آدمی مل کر کر سکتے ہیں۔

۱۰۰۰ سوادھیائے پریمیوں کی آوشیکتا

میں صرف ایک ہزار ایسے سوادھیائے پریمی چاہتا ہوں۔ جو میری سکیم سے لگاتار پریم رکھ کر سوادھیائے کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔ میں ان سے ابھی کوئی چندہ یا روپیہ نہیں چاہتا۔ وہ منتریوں کے دوارہ اپنا نام ایک کاغذ پر لکھوا کر میرے پاس بھیج دیں۔ سنکھیا کافی ہو جانے پر میں سکیم کے مطابق کام شروع کر دوں گا۔

جلدی کوئی ساہسی دھناڈھیہ میری اس سکیم کے لئے تیار ہو۔ تو میں جنتا کی اس سکیم سے سیوا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں اپنی سکیم کے مطابق اب بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ اس روپ ریکھا پتر میں کیا کچھ ہوگا۔

پتر کے متعلق واقفیت

یہ پتر "سرسوتی" سائز کے آٹھ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ پہلے صفحہ پر ایک وید منتر۔ اس کا ارتھ۔ اس کی کتھا اور اس کی خوبی ہوگی۔ دوسرے صفحہ پر دھارمک سدھانتوں پر چلنے کے لئے ایک اُتساہ جنک لیکھ ہوگا۔ تیسرے اور چوتھے صفحہ پر رشیوں کے بنائے ہوئے گرنتھوں کے سندر سندر اقتباسات دئے جائیں گے۔ جن سے ویدک سدھانتوں اور دہیوں پر پرکاش پڑے گا۔ پانچویں اور چھٹے صفحہ پر یوروپ۔ امریکہ تتھا انیہ دیشی اور ودیشی ودوانوں کے ایسے حوالجات ہوں گے۔ جن سے ویدک سدھانتوں پر روشنی پڑے گی۔ اور رشیوں کی پرچارت سچائی بہت تیزی سے چمکے گی۔ ساتویں ۔ ۔ ۔ صفحہ پر ویدک سوادھیائے کرنے والوں دوارہ پریت انوبھووں کو دکھایا جائے گا۔ اور آٹھویں صفحہ پر پراپت شنکاؤں کا خلاصہ سمادھان ہوگا۔

ویدوں کی مہانتا

جگہ جگہ پر ایسے کالم بھی ہوں گے۔ جن میں بچوں کو کیا شکشا دو۔ استریاں اپنے روزمرہ کے جیون میں کس بات کو سمجھاویں۔

یاد رکھئے۔ ویدک شکشا۔ آچار شکشا بھوجن۔ اچھادن۔ سونا۔ جاگنا سیوا آرمبھ کر فلاسفی کے اونچے سدھانتوں تک ہے۔

رشیوں نے ان کو کس خوبی سے اپنے جیون میں نبھایا ہوا تھا۔ ہم نے ابھی تک کبھی اس بات کا سوچن بھی نہیں لیا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ جو پنچ مہایگیہ ایک دو پنچ کی کتاب میں درج ہے۔ جن کے کرنے میں پندرہ بیس منٹ سے بھی ادھک نہیں لگتے۔ وہ پانچوں مہایگیہ کیوں کہے گئے ہیں؟ اس کا جواب دینے کے لئے اتھرو وید کا ایک کانڈ سے ادھک خرچ ہوا ہے۔ پرنتو ہمیں کبھی ان پر نظر ڈالنے کی بھی فرصت نہیں ہوئی۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ وید کے بڑے بڑے یگیہ کیا ہیں۔ کتنے ہیں؟ ان کے کیا رہسیہ ہیں؟ نہیں۔ ان کو سمجھانے کے لئے ان براہمن گرنتھوں کو رشیوں نے لکھا ہے۔ جن کو رشی دیانند نے ویدوں کی سچی اور قابل ویاکھیہ بتلایا ہے۔

آپ جانتے ہیں۔ کہ اپنشدیں جن پر سارے سنسار کے ودوان مگدھ ہیں۔ وہ کیوں اونچے ہیں۔ اور ان میں خوبی کس جگہ سے آئی ہے؟ ہر ایک آریہ کو یہ سچائی گانٹھ میں باندھ لینی چاہئے۔ کہ اپنشدوں سے بھی ادھک نمونے بھرا ہوا وید کا ایک ایک منتر ہے۔ اور کتنی کے سو منتر بھی اپنشدوں میں نہیں ہیں۔ جن سے اپنشدیں روشن ہیں۔ ویدوں کے وہ منتر جو اپنشدوں میں آئے ہیں۔ وہ نمونے ہیں۔ اپنشدیں تو سوائے ایش اپنشد کے باقی سب براہمن گرنتھوں کے اصلی کتابوں کے ۵۰۰ واں حصہ بھی نہیں ہیں۔ سب سے آشچریہ کی بات میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا آپ کلپنا کر سکتے ہیں۔ کہ ایک دیوی اپنی دیگچی میں چاول پکاتی ہوئی کس پرکار وید کے منتروں سے برہم گیان کا ادھین کر سکتی ہے؟ یہ چمتکار آپ کو ویدوں کے سوادھیائے سے معلوم ہو جائے گا۔ ہمارے پراچین کال میں رشی دیوی گارگی سلبھا مدالسا جیسی ویدک ساہتیہ کے ماننے سے اتنی چتر تھیں۔ کہ وہ یاگولکیہ سے بھی بھری سبھا میں مباحثہ کرتی تھیں۔ اور اپنے گیان کا لوہا منوا لیتی تھیں۔

کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ کتنی سچائیاں اور اچھائیاں سنسار کے مذہبوں کی کتابوں میں درج ہیں۔ وہ کیوں اچھائیاں ہیں؟ ان کو دھرم نیم پرتوں کا روپ کس فلاسفی سے دیا گیا ہے؟ اس کا ودیچن آدونیک گرنتھوں میں رشیوں نے بگیوں کا مرم سمجھانے ہوئے بتلایا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ ویدوں میں آگنی سوریہ لور جل آدی نانا بھوتک پدارتھوں میں کتنی خوبیاں ہیں۔ اور وہ کس طرح پرمیشور اور آتما کا ورنن کرتی ہیں۔ کیسی یہ خوبی والی جیتی کھیتی کے معنوں والی بھاشا ہیں جو ترک کی گئی ہے۔ اس کو پڑھنے اور وچارتے ہوئے ایسا آنند آتا ہے۔ جو شاید گلستان یا بوستان کے دیرینہ سے بھی نہ آوے۔ اسی بنا پر وید کو جس کا یہ کہا ہے۔ وہ ایک ہی زبان سے انیک ودیا بھی بتلاتا ہے۔ ہر ودیا کا صحیح صحیح گیان کراتا ہے۔ یہ سب اپنی انوکھی باتیں ہیں۔ جن کو جاننے اور وچارنے کے لئے رشیوں نے سوادھیائے یگیہ کو ایک اہم طریقہ بتلایا تھا۔ اور یہ سوادھیائے روزمرہ ہونا چاہئے۔

آریہ جنتا سے نویدن

میں اسی سوادھیائے کو پھیلانے کے لئے روپ ریکھا کی سکیم آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں۔ کہ آریہ سجن اس بات پر غور سے وچار کریں گے۔ اس طرح کے اہم پتر کے نکلنے سے انیک سوادھیائے شیل ودوانوں کو اور ودوان پیدا کرنے کا شبھ اوسر ملے گا۔ کیونکہ یہ جنتا ایک بھاری آشچریہ جنک اتساہ اور ساہس کا پریچے دیگی۔

اس کے بعد جو پریام ہوگا۔ سو میں اپنے اگلے لیکھ میں سوچت کروں گا۔

(نوٹ) آشا ہے آریہ پرش کیول منتری دوارہ اپنے ناموں کی فہرست بھیجنے کی کرپا کریں۔

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

تمام ضروریات زندگی

سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب جہیز اسامان سجاوٹ متعلقہ لوہار۔ ترکھان۔ زرگر۔ موچی۔ حجام۔ کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات سبز و خشک۔ پستہ۔ بادام۔ کشمش۔ چلغوزہ۔ اخروٹ۔ گچھیاں۔ سوجھنگری۔ کھنبیاں۔ پاپڑ بھلوڑیاں۔ لوئی۔ پٹو۔ دھسہ زعفران۔ کستوری۔ ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ و دنداسہ شلاجیت۔ مصفی ادویات پنساری نسخہ جات مفرد و مرکب غرضیکہ تمام اشیاء جو آپ کو درکار ہوں۔ ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں۔

خوشبو کی لپٹیں لانیوالی

عمدہ سامگری ہون ۔ بھگوان یعقوب

نرخ حضور خریداران

ہون سامگری فی من ... بھگوان یعقوب فی من ...

نوٹ:۔ بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات و نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں۔

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مُورپانڈی گُوروڈم پرکاری چوٹ لگاؤ!

(لیکھک:- شری رگھوناتھ جی ماڑی بھنڈراں ضلع گوجرانوالہ)

یکم اسوج سمت ۱۹۹۱ کے "پرکاش" میں میں نے وعدہ کیا تھا - کہ مُورپانڈی ٹولہ نے جو نیا طریقہ لُوٹنے کا اختیار کیا ہوتا ہے - اُس پر روشنی ڈالوں گا - لیکن چونکہ میری صحت خراب ہے - اس لیے ناظرین معاف فرمائیں اس پرچہ میں صرف یہ ظاہر کیا جائے گا - کہ گورو مُورپانڈی اور اس کے چیلوں کی کیفیت آج کل کیا ہے؟ میں پہلے مضامین میں بیان کر چکا ہوں - کہ موضع بنگالہ ضلع گوجرانوالہ میں ان کا ایک اڈہ ہے - ان کی کُٹیا میرے گھر سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے - اور تمام واقعات چشم دید بیان کرتا ہوں -

کچھ عرصہ گزرا - کہ اس فرقہ کا بانی یہاں آیا تھا - پہلے اس کُٹیا کی شکل و شباہت کچھ اور تھی - اب کچھ اور ہو چکی ہے - گویا یہ ایک طلسم نما گھر ہے - کئی صحن اور کوٹھڑیاں تعمیر ہو چکی ہیں - دخل و بدرگا راستہ ایک ہے - پہلے کئی راستے تھے - جس کی وجہ سے ہر ایک فرد بشر اس گورو ڈم کا حال دریافت کر سکتا تھا - لیکن اب ان کی مرضی سے کوئی آدمی کچھ دیکھ سکتا ہے - پہلے ان کا کام دیکھنا آسان تھا - مگر اب پوشیدہ ہو چکا ہے +

گورو مہاراج جہاں کہیں جاتے ہیں - سب چیلے چانٹے وہاں جمع ہو جاتے ہیں - کیونکہ اُن کو پہلے اطلاع دی جاتی ہے - چیلے اپنا پرچار کر کے سادہ لوح دیہاتیوں کو ساتھ ہی لے آتے ہیں - وہ بیچارے درشنوں کے ابھیلاشی اپنی بیویوں اور بچوں سمیت وہاں آ جاتے ہیں +

یہاں گورو مہاراج جاتے ہیں - اپنے چیلوں کو خاص ڈیوٹیوں پر لگا دیتے ہیں - کچھ تو دیہات میں پرچار پر لگائے جاتے ہیں - جو لوگوں کو اپنے بعض کہیٹ سے کہتے پھرتے ہیں - کہ گورو مہاراج آئے ہوئے ہیں - ان کا درشن کر لو - وہ زمانہ حال کے اوتار ہیں ...... وغیرہ وغیرہ - یہ ڈیوٹی سادھوؤں کے لیے لازمی ہے کہ وہ صبح و شام ہر ایک گاؤں کے اندر پرچار کریں - اور کچھ آٹا - سوال - اور گھی وغیرہ ہر ایک گاؤں سے اکٹھا کرتے پھریں +

گورو مہاراج تمام دن بالا پردہ نشین رہتے ہیں - یا موٹر کار باہر لے جا کر سیر کرتے ہیں - سنگت تمام دن درشن کے لیے بیٹھی رہتی ہے - اور چیلے پرچار اور جاسوسی کا کام کرتے رہتے ہیں اور دیکھتے رہتے ہیں - کہ آج آدمی کیسے آئے ہوئے ہیں - اگر کوئی سنگت میں محقق لائق آدمی ہو - تو پھر درشن تمام دن بند رہتا ہے - اگر سنگت مجبور کرے - اور شور ملینہ کرے - کہ "ہم نے درشن کرنا ہے - کیونکہ ہم دُور سے آئے ہوئے ہیں - اور سارا دن انتظار میں بیٹھے رہے ہیں" - تو پھر ادھر درشن ہوتا ہے - اور ادھر باہر نکالا جاتا ہے + درشن کے وقت تمام چیلے لیٹ جاتے ہیں اور سنگت بھی ان کی تقلید کرتی ہے - یعنی لیٹ جاتی

ہے پیچھے فرش پر - اور "گورو مہاراج کی جے - گورو مہاراج کی جے" کے فلک شگاف نعرے بلند ہوتے ہیں - جو نہ لیٹے - سے بڑا پاپی تصور کیا جاتا ہے - من گھڑت گیت گا کر فضا میں ایک بے معنی شور پیدا کیا جاتا ہے - اس طرح سے سادہ لوح دیہاتیوں کے دل پر رعب جم جاتا ہے اور وہ معتقد بھی بن جاتے ہیں - کیوں نہ ہو - یہ کلجگ کا اوتار ہے +

میں نے خود جا کر دیکھا ہے - کہ اب پاکھنڈ کی قلعی کھل گئی ہے - جہاں پہلے سینکڑوں کی تعداد تھی - وہاں اب گنتی کے آدمی رہ گئے ہیں - اب تمام دن میں بڑی سے بڑی تعداد ۲۰ - ۲۵ کے قریب ہوتی ہے - پہلے ان کو تمام اشیاء مفت مل جاتی تھیں - اب قیمت پر بھی مشکل سے ملتی ہیں - جہاں پہلے ہر ایک کا دل پریم سے بھرپور رہتا تھا - ہر دل میں اب نفرت گھر کر چکی ہے ہمارے گاؤں میں بھی کوئی ایسا لیسترہ ہو گا خاص کر ہمارے گھر سے بھی کوئی ایسا فرد نہیں - جن کے کانوں میں ان کا منتر نہ پھونکا گیا ہو جب وہ آئے تھے - تو سارا گاؤں ان کے درشن کے لیے انگلیاں اُٹھاتا تھا - اور بڑے فخر سے کہتا تھا کہ کبیر جی کے گھر نارائن آیا ہے ...... وغیرہ وغیرہ آج کوئی ان کی طرف دیکھتا ہی نہیں - اور ان کا گاؤں میں آنا ہی بُرا تصور کیا جاتا ہے - شکر ہے پرماتما کا - یہ سب دو مہربانوں کی کرپا ہے جنہوں

نے مجھے سچا آریہ بنایا - ان میں ایک ہیں سوم پنڈت دینا ناتھ جی پرچارک ہندو شبھ چنتک سبھا و دوسرے پنڈت مگن ناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور - جو کہ گاہے بگاہے میرے پاس آیا کرتے تھے - اور مجھے انہوں نے از حد تاکید کی تھی - کہ پاکھنڈ کی جڑ کو اکھیڑ دینا - اگر ہمارے علاقہ میں کوئی پرچارک آ جائے - تو سونا پر سہاگہ والی مثال ہو جائے - پرماتما کریں کہ آریہ نوجوان ادھر خیال کریں +

لوگوں کی زبانی معلوم ہوا ہے - کہ اب وہ جہاں تو یہ بہت سے ایک آنر رہ گئی ہے - گرد و نواح کے بہت سے لوگ میرے پاس آتے ہیں - کوئی تو ڈرتا ہے - کہ یہ ہو گا ..... وہ ہو گا - مگر کوئی کہتا ہے - کہ مہاشہ جی! یہ سب آپ کی مہربانی ہے - کہ ہم ان کے جال سے بچ گئے ہیں - لیکن میں ایشور پرماتما اور سوامی دیانند جی کا دھنیہ واد کرتا ہوں - جن کے گرنتھ پڑھنے سے میری معمولی بُدھی دنیا کے پاکھنڈ جال دیکھنے کے یوگیہ ہو گئی -

میری سب مہاشیوں سے التماس ہے - کہ وہ اپنے کام سے وقت نکال کر رشی دیانند کرت گرنتھوں کا ضرور مطالعہ کیا کریں +

اگر میری بات پر کسی بھائی کو شک ہو - تو وہ یہاں آ کر تسلی کر سکتا ہے - آنے کا راستہ یہ ہے - گوجرانوالہ سے قلعہ میاں سنگھ والا اڈہ پوچھ لیویں - وہاں سے تانگہ یا موٹر کے ذریعہ بڈھا گورایہ تک پہنچ جائیں گے - وہاں سے بنگالہ کُٹیا تین میل ہے - اور میرا گاؤں اس کُٹیا سے ایک میل آگے ہے +

وِدوان پرچارکوں سے بھی نویدن ہے - کہ وہ بھی ضرور اس پاکھنڈ کا ملاحظہ فرما دیں - اور پرچار کے ذریعہ اُس کے برخلاف آواز اُٹھائیں تاکہ یہ درخت جڑ پکڑ نہ جائے کہ

درختے کہ اکنوں گرفت است پائے
بہ نیروئے شخصے برآید ز جائے

آریہ سماج دیپالپور میں مسندر پرویش سنسکار

۳ فروری ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج دیپالپور کے مندر کے پرویش سنسکار اور جھنڈا کی رسم ہون یگیہ کے بعد سوامی دھیرانند جی نے ادا کی +

۲ - اور ۳ فروری ۱۹۳۵ء کو سوامی دھیرانند جی - پنڈت ارجن دیو جی گورو کل ستاسنگ - مہاشہ کبیر چند جی اور پنڈت دلیپ راج جی بھجن اپدیشک کے منوہر ویاکھیان اور بھجن ہوتے رہے +

پنڈت دھرم ویر جی بان پرستھی یہاں ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء سے پرچار رہتے ہوئے تھے - آپ ہر روز رات کے وقت وید منتروں کی ویاکھیا کر کے جنتا کو آنند کرتے رہے - جنتا بہت پربھاوت ہوئی - مبلغ دس روپیہ وید پرچار فنڈ کے لیے دے گئے +

(دینا ناتھ منتری آریہ سماج دیپالپور)

جناب کوی نو دو وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وئید موجد امرت دھارا لاہور کی تیار کردہ دوائی

گربھ چنتامنی رس

حاملہ عورات کی تمام امراض - بخار کھانسی ہیضہ سوجن جی متلانا - اسہال درد پیٹ - سردی وغیرہ کو مفید ہے حاملہ کی کوئی بھی بیماری ہو - اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے - یاد رہے کہ حالت حمل کی قے کے واسطے امرت دھارا بھی مفید ہے - قیمت ۳۲ گولی دو روپے - (عہ) نمونہ ۴ گولی چار آنے ۴ر

نوٹ:- کارخانہ کی تیار ادویات کی فہرست اور مصنف پنڈت صاحب کی فہرست ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر منگوا لیں -

ایک تازہ رائے

جناب عالی التسلیم -

عرض ہے کہ آپ کے کارخانہ سے گربھ چنتامنی رس کو میں نے اپنی گھر والی کو استعمال کروایا تھا جس سے بہت ہی فائدہ ہوا - سوجن وغیرہ کو بہت آرام ہو گیا - خدا آپ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے -"

جوزنت لال سٹھر اکینٹ - (۲۱ ۹/۳۴)

المشتہر: خط و کتابت و تار کے لیے پتہ :- امرت دھارا ۳۲ لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاک خانہ - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کسیمو (شرقی افریقہ) کا ۲۴واں سالانہ جلسہ

آریہ سماج کسیمو (برٹش ایسٹ افریقہ) کا ۲۴واں سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-اور ۲۴ دسمبر ۱۹۳۴ء بروز سنیچر۔ اتوار اور سوموار بڑے اُتساہ اور دھوم دھام سے منایا گیا۔ مہاشہ بدری ناتھ جی آریہ منشنری نیروبی سے یہاں ۱۸ دسمبر ۱۹۳۴ء کو بروز منگل بوقت شام پہنچے۔ اور ۲۲ تاریخ کی صبح کی گاڑی میں نیروبی۔ ایلڈوریٹ۔ نکورو۔ ٹورو۔ میروزی۔ کیوس۔ ہوسانی اور سانیہ دور دور ستھانوں سے آریہ بھائی اور پریوار بڑی بھاری تعداد میں اُتسو کی رونق کو بڑھانے اور وید امرت پان کرنے کے لئے پہنچ گئے۔ اس کے علاوہ بہت سے آریہ بھائی لاریوں اور موٹر کاروں دوارہ رات کو پہنچے آریہ سماج کسیمو کی طرف سے سب کی رہائش اور بھوجن کے لئے تسلی بخش انتظام کیا گیا تھا۔ جس سے سب سنتشٹ رہے۔

اُتسو کی کارروائی دوپہر کے ۱½ ۳ بجے برہد ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ مہاشہ بدری ناتھ جی نے ایشور ستتی کا سندر بھجن گایا۔ بعد ازاں کسیمو کے بھجنیک مہاشہ تلسی رام جی پوری و شنکر پرشاد جی شاردا نے چند بھجن گائے۔ جو کہ جنتا نے بہت پسند کئے۔

پنڈت ستیہ دیو جی ودیالنکار اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نیروبی (ایسٹ افریقہ) کا ویاکھیان پروگرام کے مطابق پورے ۱½ ۴ بجے شروع ہوا۔ پنڈت جی نے اپنے ویاکھیان میں بڑی سندرتا سے کئی پرکار کے حوالجات دے کر ورنن کیا کہ کس پرکار سے پراچین سمے میں آریہ بھائی انیہ دیشوں میں جا کر اپنی بستیاں بسایا کرتے تھے۔ اور شاسن کیا کرتے تھے۔ جنتا پر اس ویاکھیان کا بہت اچھا پربھاو پڑا۔

اس کے بعد مہاشہ بدری ناتھ جی آریہ کا بھجن اُپدیش شروع ہوا۔ جونہی مہاشہ جی پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے۔ پبلک نے تالیوں سے ان کا سواگت کیا۔ شام کے ۶ بجے تک لوگ آپ کا بھجن اُپدیش بڑے شوق سے سنتے رہے۔

آریہ سمیلن

رات کے ۹ بجے سے گیارہ بجے تک مہاشہ بدری ناتھ جی کی زیر صدارت آریہ سمیلن منعقد ہوا۔ جس میں سب ستھانوں کی آریہ سماجوں کے آئے ہوئے آریہ بھائیوں نے اپنے اپنے وچار پرگٹ کئے۔ وشئے "آریہ سماج کس طرح ترقی کر سکتا ہے؟" تھا۔ سب نے اپنے اپنے بھاشنوں میں جو جو ترٹیاں اور نیونتائیں آج کل آریہ بھائیوں میں دیکھنے میں آتی ہیں۔ اور ان کے دور کرنے کے اُپائے اپنا دی ورنن کئے۔ سب نے عملی جیون پر زور دیا۔ یدی آریہ بھائی سب کمزوریوں کو دور کر کے آدرش جیون بنانے کا یتن اور پریتن کیا کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ آریہ سماج کی طرف اننیہ جاتیاں خود بخود کھنچی ہوئی نہ چلی آئیں۔ جبکہ آریہ سماج کے سدھانت بذاتِ خود اُکھنڈنیہ ہیں۔ سمیلن ہذا نہایت کامیابی سے سماپت ہوا۔ جس کا شریہ سبھاپتی مہاشہ بدری ناتھ جی کو ہے۔ آپ نے نہایت قابلیت سے شروع کرتے وقت سمیلن کی مہتتا سب بھائیوں کو جتلائی۔

اگلے دو دنوں میں پنڈت ستیہ دیو جی اور پنڈت آریہ منی جی ورما ایم۔ اے کے سرمن اتی سندر اور منورنجک تھے۔ آریہ پتری پاٹھشالہ کسیمو کی لڑکیوں کے بھجن اور سمواد بہت موثر تھے۔ جنتا بہت پربھاوت ہوئی۔ ہر روز پنڈال استریوں اور پرشوں سے بھرا رہتا تھا۔ شریمتی بھدرسین سہدیو نے اچھے لہجہ میں جوش کے ساتھ ایک چھوٹی سی "اچھوت اُدھار" پر تقریر کی۔ اور بتلایا کہ جب تک عملی کام نہیں ہوگا۔ "اچھوت اُدھار" کامیاب نہیں ہو سکتا۔

مہاشہ ایشر داس جی وشارد نے "وید اور دھن" کے وشئے پر ویاکھیان دیا۔ آپ نے کئی وید منتروں کے حوالجات دے کر درشایا کہ جہاں منشیہ کو خوب دھن کمانا چاہئے۔ وہاں اس کا استعمال بھی ٹھیک پرکار سے کرنا چاہئے اور خفا(؟) دلیش۔ کال اور دھرم کے کاموں میں اس کا یتھا شکتی تیاگ کرنا چاہئے۔

پنڈت تربھون شرما جی نے "سبھیا دھرم کی اصلیت۔ صحیح حالت میں اس کا زندگی میں پالن۔ اور سچا مارگ کیا ہے؟ اور کس پرکار اس پر چلنا چاہئے؟" بہت ہی سندر اور ہاسیہ رس میں ورنن کیا۔

پنڈت آریہ منی جی ورما ایم۔ اے پرنسپل آریہ پتری پاٹھشالہ نیروبی نے "سنگٹھن" پر منوہر اور سارگربھت ویاکھیان دیا۔ جسے جنتا نے دت چت ہو کر سنا۔ اور بہت پسند کیا۔

اُپنشد اور دھرم پر پنڈت ستیہ دیو جی کا ویاکھیان جنتا کے دلوں پر بڑا بھاری اثر پیدا کرنے والا ہوا۔ آپ نے بتلایا کہ دھرم پر چلنے کا ٹھیک اور صحیح راستہ کیا ہے؟ اور کہا کہ واقعی یہ بڑی نادانی ہے کہ لوگ دھرم کے نام پر لڑ مرتے ہیں۔ اور اصلیت کو نہیں سمجھتے۔ سچا دھرم ایک ہی ہے۔ اور اس پر آریہ سماج کا سنستھاپک جو کہ رشی دیانند نے بتایا۔ کھڑا ہے۔

اور جس سچے مارگ پر چلتے ہوئے پنڈت لیکھرام جی۔ سوامی شردھانند جی۔ پنڈت گورودت جی اور بہت سے اور آریہ پرشوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ ان کی جاں نثاری اور ان کے سچے دھرم بھاو سے آج آریہ سماج پھولتا پھلتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ سمے آئے گا کہ لوگ بلا شبہ اسی ویدک دھرم کی شرن میں آ جائیں گے۔

انت میں آپ نے آریہ پتری پاٹھشالہ کے لئے اپیل کی۔ سب دانی مہاشیوں اور سجنوں کی لسٹ پڑھی گئی۔ کل دھن اس اُتسو پر تقریباً تین ہزار شلنگ اکٹھا ہوا۔

۲۳۔ اور ۲۴ دسمبر ۱۹۳۴ء کی رات کو مہاشہ بدری ناتھ جی نے میجک لینٹرن دوارہ رامائن اور مہابھارت کے درشیہ۔ رشی کے جیون کی گھٹنائیں اور انیہ مہان ویکتیوں کے چتر دکھلائے۔ نیز آپ نے کل جگی وواہ اور شراب خوری کا بھی خوب کھنڈن کیا۔ سودیشی کپڑا پہننے کے لابھ ورنن کئے۔ اور بتلایا کہ بھارت ورش کی آزادی سودیشی پر نربھر ہے۔ حاضری بہت زیادہ ہوتی رہی۔ اور بہت اچھا پربھاو پڑا۔

سوموار ۲۴ دسمبر ۱۹۳۴ء کا صبح کا پروگرام استریوں کے لئے تھا۔ جس میں پنڈت ستیہ دیو جی اور پنڈت آریہ منی جی ورما کے منوہر اور سندر ویاکھیان اور سرمن ہوئے۔ آریہ پتری پاٹھشالہ کسیمو تھا نیروبی کی چھوٹی چھوٹی کنیاؤں کے رسیلے بھجن ہوئے۔ کیونکہ آج کا دن شردھانند جینتی کا تھا۔ اس لئے دوپہر کے پروگرام میں پنڈت ستیہ دیو جی اور مہاشہ بدری ناتھ جی نے اپنے ویاکھیانوں اور بھجن اُپدیش میں ان کے جیون کے متعلق بہت کچھ کہا۔

منتری مہاشہ رام کرن نے ۱۹۳۴ء کی سالانہ رپورٹ آریہ سماج اور آریہ پتری پاٹھشالہ کے متعلق پڑھ کر سنائی۔ باہر سے آئے ہوئے آریہ بھائیوں پرچارکوں۔ بھجنیکوں اور دانی مہاشیوں کا پردھان مہاشہ دھرت رام جی نے ہاردک دھنیہ واد کیا۔ جلسہ کے دنوں میں رشی لنگر کا سماج کی طرف سے پربندھ تھا۔ رشی لنگر میں آریہ بھائیوں کے علاوہ دیگر شہر کے بھائی بہنوں نے بھی حصہ لیا۔ بھوجن کا پربندھ مہاشہ درگا داس جی کھوسلہ کے سپرد تھا۔ اور یہ نہایت تسلی بخش تھا۔ انت میں آرتی اور شانتی پاٹھ کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

(رام کرن منتری آریہ سماج کسیمو)

ہماری جسمانی و روحانی ترقی و پستی

جب ہمارا جسم صاف خون سے پُر ہوگا۔ ہم ہر حالت میں عروج کی طرف ترقی کرتے جائیں گے۔ بحالت دیگر پستی اور ذلالت کی خوفناک نار موجود ہے۔ اس لئے خون اور منی کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے بد ہضمی۔ قبض۔ جریان۔ احتلام اور سرعت سے نجات حاصل کرنے کے لئے دل و دماغ اور معدہ کو مضبوط بنانے کے لئے آج ہی مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ۱ روپیہ پانچ ڈبیاں للعہ۔ زندگی کے تمام خطرات سے بچنے کے لئے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرمائیں۔

ویدشاستری منی شنکر گوبند جی جامنگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ۔ بھگت رام پوری ایند سنز۔ شاہ عالمی

آریہ مسافر "لاہور" کا "شہید نمبر"

شہید صادق پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کے یوم شہادت دیرشدی پنج مطابق ۷ مارچ ۱۹۳۵ء کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا جس میں آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں کے بڑے بڑے عالمانہ لیکھ اور دلچسپ کویتائیں زینت افزا ہونگی ضخامت۔ طباعت اور روح پرور نظموں کو دیکھ کر آپ از حد محظوظ ہوں گے۔ ہزارہا کی تعداد میں شائع ہونے والے اس نمبر میں اشتہار دہندگان کو اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کرا لینی چاہئے۔ آریہ پرشوں اور ایجنٹوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ قیمت ڈیڑھ آنہ فی پرچہ۔

(مینیجر "آریہ مسافر" لاہور)

"آریہ گزٹ" لاہور کا "رشی بودھ نمبر"

(اُردو اور ہندی دونوں زبانوں میں)

بیسیوں سال سے "آریہ گزٹ" لاہور شیوراتری کے موقعہ پر ہر سال "رشی بودھ نمبر" نکالتا ہے۔ اس سال بھی نمبر بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا جس میں آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں کے زبردست لیکھ آریہ سدھانتوں پر ہونگے ہندوستان بھر کے مشہور اہل قلم کے دلچسپ مضامین۔ سوشل افسانے۔ قابل شعرا کی معرکہ خیز نظمیں رنگین تصاویر اور دلچسپ کارٹون ہونگے۔ قیمت فی کاپی ۴ مع محصولڈاک۔

(درگا داس مینیجر "آریہ گزٹ" لاہور)

رشی بودھ اُتسو کا پرشاد

"آریہ ویر" لاہور کا "مورتی پوجا نمبر"

اس سال بھی حسب معمول شیوراتری کی تقریب میں "آریہ ویر" لاہور کا مورتی پوجا نمبر ۲۸ فروری کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا۔ یہ نمبر آریہ سماج کے مشہور ودوانوں اور لیکھکوں کے عالمانہ اور ٹھوس مضامین کا مرقع ہوگا سائز رسالہ کا رکھا گیا ہے۔ تاکہ ریکارڈ رکھا جا سکے۔ قیمت فی پرچہ ۲ ایک پرچہ کے لئے ۲ کے ٹکٹ بھیجیں۔ آریہ سماجوں۔ آریہ بھائیوں۔ ایجنٹ صاحبان اور اشتہار دہندگان کو علد از جلد متوجہ ہونا چاہئے۔

(مینیجر "آریہ ویر" لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ یووک سماج جالندھر کی سبھا پتا باب

۲۴ فروری ۱۹۳۵ء کی شام کو آریہ یووک سماج جالندھر کی سبھا بنا ہوئی۔ رمن بکھت زولجی مہاشہ ہربنس لال جی مجرم کی پردھانتا میں ہوا۔
پردھان ڈاکٹر ٹیک چند جی + اپ پردھان لالہ اندرسین جی + منتری مہاشہ مدن لال + اپ منتری مہاشہ راجندر پال جی + کوشادھیکش مہاشہ کرشن چندر جی +
انترنگ سبھا کے سبھاسد:- مہاشہ پریم پال مہاشہ آنند سروپ۔ مہاشہ وِدیارتھی۔ مہاشہ ہیرا لال۔ مہاشہ دیا رام آتش۔ مہاشہ اجودھیا پرکاش سرکش۔ اور مہاشہ ہربنس لال مجرم +
سبتاہک ادھیویشن سنسکرد ار شام کو پانچ بجے ہوا کرے گا۔ (مدن لال منتری)

گوروکل جہلم میں بسنت پنچمی کا تہوار:-

ہر سال کی طرح اس بار بھی گوروکل میں بسنت پنچمی کا میلہ لگا۔ جو سالہائے گزشتہ کی نسبت کہیں زیادہ بارونق تھا۔ کارن یہ کہ شہر جہلم میں گوروکل کے لئے خاص طور پر پریم بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جہلم شہر۔ سرائے عالمگیر نیز کالا وغیرہ گردو نواح کے آریہ ہندو اور سکھ سب خیالات کے اصحاب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔
۱۱½ بجے سے ایک بجے تک وید پاٹھ اور پربندھ یگیہ ہوا۔ باہر سے آئے ہوئے بھجنیک مہاشوں کے بھجنوں کے بعد گوروکل کے برہمچاریوں نے ایک گیت سنایا۔ ازاں بعد پر صدارت بابو پر سنتھی ہری رام جی ایک کوی سمیلن ہوا۔ جس میں چند اشخاص نے اپنی کویتائیں پڑھ کر سنائیں۔ مہاشہ رام لال جی جہلم نواسی اور پنڈت جینت رجی ودیا بھوشن ملکھیہ ادھیاپک گوروکل کی کویتاؤں کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ پھر برہمچاری بالکرشن جیترتھ شرما (چوتھی کلاس) کا ویاکھیان ہوا۔ پھر پنڈت گورپرشاد جی پروہت آریہ سماج جہلم کا منوہر اپدیش ہوا۔ آپ نے گوروکل کے برہمچاریوں کی تعریف کرتے ہوئے اس بات پر حاضرین کی توجہ مرکوز کی۔ کہ ملک کی حالت میں گوروکل جیسی پرتر سنستھاؤں سے ہی بہتری کی امید کی جا سکتی ہے۔ پھر بابو بھگوانداس جی کا دھرم سمبندھی ویاکھیان اور بھجن ہوئے۔ اور حاضرین کو حلوہ تقسیم کیا گیا +
برہمچاریوں نے رسہ کشی کے بعد آسنوں کے کرتب دکھلائے۔ جن میں برہمچاری اندردیو اور اوم پرکاش کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ پھر ایک ہونہار برہمچاری امرت کمار نے اپنے سائیکل کے کھیل دکھا کر ایک سنہری کپ بطور انعام حاصل کیا۔ (ڈاکٹر ہیرا لال پرائے منتری)

آریہ سماج مکندپور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج مکندپور ضلع جالندھر کا دوسرا وارشک اُتسو یکم۔ ۲۔ اور ۳ فروری کو بڑے سمارُوہ سے منایا گیا۔ جنتا بڑی بھاری تعداد میں پدھاری۔ اُتسو سے قریباً ایک ہفتہ پہلے پنڈت رام سروپ جی پراشری کی یجروید ادھیائے چالیس کی کتھا اور مہاشہ نیتر چند جی کے بھجن ہوتے رہے۔ اور اُتسو میں سوامی وگیانانند جی مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک۔ پنڈت رام سروپ جی پراشری اور لالہ ہردیال جی بی۔ اے کے منوہر اپدیش و لیکچر اور پنڈت چندرپال جی اور مہاشہ نیتر چند جی کے بھجن ہوتے رہے۔ آریہ منیجی سکول نواں شہر کی بھجن منڈلی بھی آئی ہوئی تھی۔ نیز چونکہ پنڈت منسا رام جی اپنے ہر لیکچر کے آخیر میں کہہ دیا کرتے تھے۔ کہ اگر کسی شخص کو ہمارے سدھانت پر کسی قسم کی شنکا ہو۔ تو وہ دریافت کر سکتا ہے۔ چنانچہ ایک پورانک پانڈہ نے کہا۔ کہ مجھے کوئی وید منتر نیوگ واہ کا سمرتھن کرنے والا دکھلاؤ۔ جس پر تیسرے رات کی کارروائی کے سمے وقت دیا گیا۔ کارروائی شروع ہونے پر ماسٹر ہردیال جی کو پردھان بنایا گیا۔ پنڈت منسا رام جی نے دو وید منتر نیوگ واہ کے حق میں اتھرو وید سے دکھلائے۔ جن میں کہ نیوگ شبد تھا۔ اور نیوگ کا ارتھ امر کوش سے بھی دکھایا۔ اور کہا۔ کہ منتر تو ویدوں میں بہت ہیں۔ مگر آپ کی تسلی کے لئے یہ دو ہی کافی ہیں۔ پورانک۔ اتھرو وید تو دوجوں کا ہے ہی نہیں۔ پہلے تینوں ویدوں سے دکھاؤ۔ اور یہ بھی دکھلاؤ۔ کہ دوجوں کو نیوگ واہ کی کہاں اجازت ہے۔ پنڈت منسا رام جی نے رگ وید سے منتر پیش کیا۔ جس میں کہ خاص طور پر دوجوں کو نیوگ واہ کی آگیا ہے۔ اور سمی منتر کی تردید پر سناتن دھرمی پنڈت کی ہر سمجھا بھی دکھلائی۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ آپ شودروں کو وید کا ادھیکار ہی نہیں دیتے مطلب پڑنے پر اتھرو وید شودروں کے لئے ہی کہہ دیا۔ غرض پورانک پانڈہ لاجواب ہو کر بیٹھ گیا۔ بعد میں پنڈت منسا رام جی نے اتھرو وید ہی کے اور کئی وید منتر پرمان دینے کے بعد پرانوں اور اتہاسوں سے نیوگ واہ سدھ کیا۔ بلکہ یہاں تک بتلایا کہ مندو پدی کا وواہ پانچوں پانڈوں سے یکے بعد دیگرے مہابھارت میں ہونا نکلتا ہے۔ جس سے کہ نیوگ واہ بھی سدھ ہوتا ہے۔ اس شنکا سمادھان کا جنتا پر نہایت اچھا اثر پڑا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ماسٹر ہردیال جی کی کوشش سے دو کنال اراضی منجی لالہ صاحبان بانکے رام جی۔ منولال جی۔ جانن مل جی چمن لال جی۔ جگن ناتھ جی نسکت رائے جی۔ ہر بھگوانداس جی شنکرداس جی اور نوہریا مل جی نے آریہ سماج مندر بنانے کے لئے دی۔ جس کی رجسٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے نام کرانے کا وعدہ بھی انہوں نے کیا۔ علاوہ ازیں لالہ گوردھن دت منہا ننہ جی ۱۰۱/ روپیہ لالہ چمن لال جی ۵۱/ روپیہ۔ لالہ ہری رام جی اور سیر ۵۱/ روپیہ گپت دان بذریعہ لالہ ہری رام جی اور ماسٹر ۵۵ روپیہ۔ لالہ تلک رام شنکری مل جی ۲۵/ روپیہ۔ لالہ نوہریا مل جی ۲۰/ روپیہ اور اپیل کرنے پر ۲۰/ روپیہ (کل ۳۲۳/ روپیہ نقد) اکٹھا ہوا اور کئی اصحاب نے دھن دینے کا وعدہ بھی کیا۔ چنانچہ تعمیر مندر جلد شروع ہو جانے لگی۔ (گوردھن دت منتری)

گوروکل
سناتک فارمیسی دہلی
کا
جیون پراش
کھانسی۔ دمہ۔ دل کی دھڑکن۔ زکام اور تپ دق کا اکسیر علاج ہے بچوں کو موٹا تازہ کرکے ان کی عمری کو لمبا کرتا ہے بڑھاپے کو روکتا ہے قیمت ۲ روپیہ سیر
گوروکل سناتک فارمیسی دہلی
منیجر امرت بھارما و سند ...

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کے سماچار:-

مہاشہ سنیا نند جی (مسٹر سٹوکس) مع اپنی دھرم پتنی اور ہمشیرہ کے کنیا گوروکل میں ۳ فروری ۱۹۳۵ء کو پدھارے۔ اور کنیا گوروکل کے انتظام و پڑھائی وغیرہ کا لگاتار چھ گھنٹے تک معائنہ کیا۔ اور یہ جانکر بہت خوش ہوئے۔ کہ وہاں کا وایومنڈل جس قدر زیادہ اعلیٰ ہے۔ اس سے کسی قدر زیادہ اعلیٰ بھوجن رہائش کھیل کود اور پڑھائی کا بھی پربندھ ہے۔ انہوں نے جو رائے لاگ بک میں درج کی ہے۔ اس کا مختصر بھاو یہ ہے کہ انہوں نے کنیاؤں سے پالٹیکس اور اکنامکس کے کئی سوال پوچھے۔ جن کا جواب انہوں نے سنتوش جنک پایا۔ کنیاؤں دوارہ کئے گئے دستکاری کے کام اور کھیلوں کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ وہاں کے ہر پرکار کے واتاورن کا ان پر بہت اعلیٰ پربھاو پڑا۔
وہ واپس جا رہے ہیں۔ اور اپنی بڑی لڑکی کو گوروکل میں سیوا کرنے کے لئے اور ویدک دھرم سمبندھی سدھانتوں کا منن کرنے کے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ آشا کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ یہاں کے اُتم وایومنڈل میں رہ کر اپنے جیون کو اعلیٰ بنا لے گی۔
(رام دیو مکھیہ ادھشٹاتا کنیا گوروکل ڈیرہ دون)

آریہ سماج نئی دہلی کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ اور ۱۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سوبکرتی دیدی ہے۔ اور ودوان اپدیشکوں اور بھجنیکوں کے بلانے کا پربندھ ہو رہا ہے۔ مگر کیرتن ۱۵ مارچ کو ہوگا۔ مگر کیرتن میں حصہ لینے والے سجنوں کو ۱۵ مارچ کی صبح تک یہاں پہنچ جانا چاہئے۔ ۱۸ مارچ کو استری سماج کا اُتسو ہوگا۔ (رام شرن منتری)

رُچوعہ میں آریہ کمار سبھا کی قائمی:-

یکم فروری کو آریہ سماج مندر میں آریہ کماروں کی میٹنگ ہوئی۔ ڈاکٹر کرشن گوپال جی پردھان آریہ سماج ہذا کی ادھیکشتا میں آریہ کمار سبھا قائم کی گئی۔
پردھان مہاشہ ہری دیو + اپ پردھان مہاشہ بسنت لال + منتری مہاشہ سندر لال + اپ منتری مہاشہ روشن لال + خزانچی مہاشہ روشن لال +
ممبران انترنگ سبھا:- مہاشہ گنیش داس۔ مہاشہ اوم پرکاش۔ مہاشہ جگجیت سنگھ۔ مہاشہ وزیر چند۔ مہاشہ سرداری لال اور مہاشہ ہربنس لال +
ہر روز شام کے ۶ سے ۷½ بجے تک سب آریہ کمار مل کر آریہ سماج مندر میں سنت سنگ کرتے ہیں۔ کماروں میں دھارمک بھاو بڑھ رہے ہیں۔
(سندر لال منتری آریہ کمار سبھا)

آریہ سماجیں خبردار رہیں!

بماہ فروری ۱۹۳۳ء پنڈت دھرم دیو آچاریہ گورُوکل بیٹ سوہنی ضلع مظفر گڑھ کا چچا زاد بھائی مسمی جیمنی ولد کھشو رام قوم..... سکنہ داجل ضلع ڈیرہ غازیخان پنڈت مذکور کی سفارش پر کہ وہ بہت یوگیہ شخص ہے۔ ہندو دستکاری سکول کوٹ ادو کی طرف سے وصولی چندہ کے کام پر لگایا گیا۔ شرط یہ قرار پائی۔ کہ جس قدر رقم وہ فراہم کرے گا۔ اس میں سے بعد منہائی سفر خرچ اس کو بیس فیصدی الاؤنس دیا جائے گا۔ یہ شخص اضلاع لائلپور گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں چندہ جمع کرتا رہا۔ اور جس قدر رقم اس نے فراہم کی۔ وہ سب خورد برد کر گیا۔ علاوہ رقم چندہ کے اس نے بیس روپے آریہ سماج ہائے ذیل سے غلط بیانی کر کے بٹور لئے ہیں۔ آریہ سماج وزیر آباد ۵ر۔ آریہ سماج گوجرہ ۵ر۔ آریہ سماج ناندلیانوالہ ۵ر۔ آریہ سماج چک جھمرہ ۵ر۔

حالات معلوم ہونے پر اس شخص کو چند بار نوٹس دئے گئے۔ کہ زرِ چندہ فراہم شدہ اور روپیہ جو اس نے آریہ سماجوں سے ہندو دستکاری سکول کوٹ ادو کا نام لے کر وصول کیا ہے۔ واپس کر دے۔ مگر اس شخص نے پروا نہ کی۔ اور نہ ہی پنڈت دھرم دیو نے روپیہ وصول کرانے میں امداد دی۔ لہذا مجبوراً اس شخص کے برخلاف اپریل ۱۹۳۴ء میں استغاثہ فوجداری دائر کیا گیا۔ جو تا حال دائر چلا آتا ہے۔ کیونکہ باوجود چند بار اجرائے سمنات و وارنٹ ہائے گرفتاری کے یہ شخص تا حال عدالت میں حاضر نہیں ہوا۔ اور روپوش پھرتا ہے۔ لہذا ہماری آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ پنڈت دھرم دیو اور جیمنی کے پھندے میں نہ آویں۔ اور جیمنی کا اگر ان کو پتہ لگے۔ تو وہ کرپا کر کے ہمیں اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔

جیمنی کا حلیہ حسب ذیل ہے:۔ عمر قریباً ۲۲ سال۔ رنگ سانولا۔ قد میانہ۔ جسم سڈول مضبوط۔

(۶ فروری ۱۹۳۵ء۔ بمقام کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ)

(بہاری لال پریذیڈنٹ ہندو دستکاری سکول کوٹ ادو)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کے سماچار

(۱) سوامی سیوکانند جی ایک ماہ سے یہاں پدھارے ہوئے ہیں۔ استریوں میں شام کے ۴ سے ۵ بجے تک اور پرشوں میں رات کے ۸ سے ۹ بجے تک آریہ سماج مندر میں پرتی دن آپ کا منوہر اپدیش ہوتا ہے۔ ایک ہفتہ جوہڑ تالبنی میں بھی روزانہ پراتہ کال ست سنگ میں سوامی جی کا اپدیش ہوتا رہا۔ گت سپتاہ سوامی جی نے تونسہ میں پرچار کیا۔ اب واپس لوٹ آنے پر اپدیشوں کا سلسلہ پھر جاری ہو گیا ہے۔

(۲) گت سپتاہ ویدک ریتی سے مُنڈن سنسکار و وواہ ہوئے:۔

(۱) لالہ کیول رام جی نانگیہ وکیل کے سپتر کا وواہ لالہ نرنجن دیو جی ملان کی بھتیجی کے ساتھ ہوا۔

(۲) " " " " " " دوسرے سپتر کا وواہ لالہ موہن لال کھتوریہ جی کی سپتری کے ساتھ ہوا۔ لالہ کیول رام جی نے آریہ سماج کو ۱۵/- روپے اور لالہ موہن لال جی نے ۸/- روپے دان دئے۔

(۳) لالہ نرنجن دیو جی سپتر لالہ بہاری لال مکھوڑ کی شادی لالہ دنارام کھٹڑک کی سپتری کے ساتھ ہوئی۔ دربخش کھیڑ نے ۲۵/- روپیہ اور دھومکش کھیڑ نے ۵/- روپیہ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔

(۴) لالہ جانکی رام جی کے سپتر کا وواہ لالہ ادھوداس جی کی سپتری کے ساتھ ہوا۔ دربخش کی طرف سے ۱۰/- روپیہ دان ملا۔

علاوہ بریں لالہ پریتم داس جی ٹنڈن نے اپنی لڑکی کی شادی پر ۱۵۰/- روپیہ دو نتھوؤں کے لئے لالہ کنہیا لال کی دھرم پتنی نے اپنی پتری کی شادی پر ۲۱/- روپیہ۔ لالہ تیج راج نانگیہ نے ۵/- روپیہ اور لالہ لیلا رام جی نے ۱۰/- روپیہ دان دیا ہے۔

(۳) شریمتی لیکھوتی جی ایم۔ ایل۔ سی یہاں پر جیل کے معائنہ کرنے کے سلسلہ میں تشریف لائیں۔ آپ کا ۴ فروری ۱۹۳۵ء کو پراتہ کال سماج مندر میں ایک لیکچر ہوا۔ بارش کے باوجود بھی ہال پرشوں اور استریوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ شریمتی جی نے پہلے بھکاریوں کے بل پر جو کہ انہوں نے کونسل میں پیش کیا ہوا ہے۔ روشنی ڈالی اور پھر استری شدھار کے وشے پر پربھاوشالی ویاکھیان دیا۔

(۴) لالہ دھنپت رائے جی وکیل کے بھتیجے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ نام لوک پرکاش

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں ہر دو چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR Trade mark (Regd)

ڈابر دراکشا رشٹ (Regd)

(جسم میں چستی پیدا کرتا بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے)

دوسرے دراکشاسو۔ دراکشارشٹوں سے یہ زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ ہر سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے فوراً جسمانی طاقتور و چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی اور دل بشاش رہتا ہے۔ قیمت نصف سیر کی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنے۔ محصول ڈاک ایک روپیہ دو آنے

سوپن ہری (Regd)

(احتلام کی گولی)

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ دماغ کی کمزوری۔ چہرہ اور دل کی اداسی۔ قوت حافظہ کی کمی وغیرہ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنے ۱؎۔ محصول ڈاک سات آنے۔

ڈابر جنتری ۱۹۳۵ء بلاقیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیں۔

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف و خوشخط لکھا کریں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوروکل آیورویدک فارمیسی ہردوار

برہمی بوٹی
ایک روپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے

چیون پراش
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچوں کو
موٹا تازہ کرتا ہے۔ کھانسی۔ دمہ اور تپدق
کا اکسیر علاج ہے۔ قیمت للعہ سیر

برہمی تیل
۱/ شیشی
سر درد مرگی ہسٹیریا۔ پاگل
پن وغیرہ کے لئے نہایت
مفید ہے

سنجیون چورن
احتلام کی اس سے بڑھکر کوئی بھی
دوا آجتک ایجاد نہیں ہوئی۔ ایکماہ
میں دو شیشی کے استعمال سے بالکل
آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ
شیشی

بھیم سینی سرمہ
سب سے سستا اور بڑھیا سرمہ
آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے۔ اس کے لگاتار استعمال
کرنے سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی
قیمت ۱۲/ شیشی

شلاجیت
پیشاب کا بار بار آنا پیشاب میں
دھات کا گرنا کمر درد۔ درد گردہ۔
پتھری و جگر کی کمزوری کے لئے
ایک ہی دوائی ہے قیمت
۱۲/ تولہ

فہرست ادویات مفت
ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے
خط ڈال کر آج ہی قواعد معلوم کیجیے

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

ہردوار — مہاشہ ارجاندجی موتی بازار

جالندھر — ڈاکٹر گیانچند جی شکنت فارمیسی

ماول — مہاشہ ... جی

لاہور — مہاشہ دھرم ویر جی ز ۲ کمپنی

پشاور — مہاشہ برجلال جی آریہ

کوئٹہ — شری پنڈت بھیشم دیو جی پوسٹ روڈ

بدرو گوجرانوالہ — شری پنڈت راندالس جی وزیر منتری سماج

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

कृण्वन्तो ओ३म विश्वमार्यम

پرکاش لاہور کا سیتا اشٹمی ایڈیشن

SITA ASHTMI EDITION

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ ...... للعہ ششماہی ...... عہ ممالک غیر سے

دیانند آبد ۱۱۰

نمبر ۸ | اتوار ۱۳ پھاگن سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء | ۳۱

ماتری شکتی کا احترام

انسانیت کا فرض ہے ماؤں کا احترام
یہ احترام عین سعادت ہے لاکلام

ماؤں کا دودھ غیرتِ آبحیات ہے
ماؤں کے بازو ہمیں ہی تابِ حیات ہے

ماؤں کی لوریوں میں ہیں نغماتِ زندگی
چشمِ وفا میں اُن کی اشاراتِ زندگی

اُن کی دُعائیں ضامنِ لطفِ حیات ہیں
سایہ خدا کے لطف کا مُونکھے ہات ہیں!

اُن کے دِلوں میں نورِ محبت کی روشنی
اُن کی نظر میں طورِ محبت کی روشنی

گہوارۂ حیات ہے ماؤں کی گود میں
تقدیرِ کائنات ہے ماؤں کی گود میں

تعمیر لطفِ جاوداں ماں کی سرشت ہے
سچ یہ ہے ماں کے پاؤں کے نیچے بہشت ہے

(بھارتی)

دیانند سپتاہ کا پروگرام

بھارت رتن مول شنکر نے منگل مول وچار کیا۔ بنکر یوگیراج وگیانی ویدک دھرم پرچار کیا

آچاریہ دیو رشی ور دیانند مہاراج کی پاون سمرتی میں سدا کی بھانتی اس سمے بھی "دیانند سپتاہ" رشی بودھ اُتسو تاریخ ۲۵ فروری سے ۳ مارچ ۱۹۳۵ء تدانوسار پھاگن کرشنا سپتمی سے پھاگن کرشنا ترپودشی سمت ۱۹۹۱ تک (سوموار سے اتوار تک) منایا جائے گا۔ پرتیک آریہ سبھا کو گورودیو کی پاون سمرتی میں سوادھیائے کا بہت لینا تھا آتم نریکھشن کرنا چاہئے۔

کاریہ کرم

کیرتن:۔ پرتی دن سوریہ اُدے سے گھڑی گھڑی پور و تگر نگر اور گرام گرام میں ٹولیاں بنا کر کیرتن کرنا چاہئے۔

یگیہ:۔ کیرتن کے پشچات آریہ سماج مندر میں سارو جنک یگیہ کیا جانا چاہئے۔ بہتا سمجھو اس سپتاہ میں سمپورن یجرویدسنہتا کے برہد یگیہ کی آیوجنا کی جائے۔

پرچار:۔ پرتیک دن سائنکال گراموں میں تتھا نگر کے بھن بھن محلوں میں اتھوا آریہ سماج مندروں میں کتھا دوارہ تتھا اُپدیشکوں دوارہ ویدک سدھانتوں کے پرچار کی وشیش آیوجنا کرنی چاہئے۔ اور رشی جیون پر بھی وشیش پرکاش ڈالنے کا پریتن کرنا چاہئے۔ نوین آریہ سبھا سد بنانے کا پورن پریتن کرنا چاہئے۔

دلت اُدھار:۔ اس سپتاہ میں ہمیں کم سے کم ایک دن اچھوت کہی جانے والی جاتیوں میں وشیش پرکار سے پرچار تتھا ان کے اٹھانے اور اسپرشتا کو نرمول کرنے کا پریتن کرنا چاہئے۔

سہبھوج:۔ بہتا سمجھو سہبھوج کی بھی اسی دن آیوجنا کرنی چاہئے۔

رشی بودھ پرو

۳ مارچ ۱۹۳۵ء۔ اتوار:۔ پراتہ۔ سمست آریہ جن تتھا دیویاں آریہ سماج مندر میں اکٹھے ہو کر ا۔ کچھ کال وید پاٹھ کریں ۲۔ سادھارن یگیہ تتھا پروشٹ ودھان کیا جائے ۳۔ آتم ادھیاتم سمبندھی بھجن گان کئے جائیں ۴۔ پرتیک وکتی آتم اتنی سوادھیائے تتھا ویدک دھرم پرچار کرنے کا انوشٹھان کرے ۵۔ نیچے لکھے ہوئے برتوں میں سے ایک دانیک برت دھارن کریں:۔

(ا) میں اپنے نام کے ساتھ شرما۔ اگروال اور سود آدی جنم پرک جاتی سوچک نام نہ لگاؤں گا۔
(ب) ہرش اور شوک کے سمے آریہ سد سبھیہ پر سبھی بھرانتی بھاؤ سے برتیں گے۔
(ج) آریہ سد سبھیہ آپس میں سہبھوج کرنے میں کچھ بھی کا بھید بھاؤ نہ کریں گے۔
(د) وواہ سمبندھ ذات پات توڑ کر کریں گے۔

بعد دوپہر:۔ وشیش نگر کیرتن کیا جائے۔ کیرتن ادھک سے ادھک گمبھیر تتھا بھاؤ اُتپادک ہونا چاہئے۔ آریہ پرشوں۔ کماروں اور دیویوں کی ٹولیاں بنا بنا کر سوئیم بھجن گاتے جائیں اور بھجنوں میں پربھو بھگتی۔ رشی مہما۔ دیش پریم۔ جاتیہ گورو تتھا آتم سدھار کے ہی وشیش بھاؤ ہونے چاہئیں۔

سائنکال:۔ دیپ مالکا کے اپرانت مندروں میں ودوان اُپدیشک تتھا رشی جیون پر وشیش پرکاش ڈالنے والے اُپدیش تتھا ویاکھیان ہونے چاہئیں۔ شانتی پاٹھ کر کے آریہ جن اپنے اپنے گرہ جا کر اپنے جیون کو ادھک سے ادھک اُدیہ تتھا اُپکاری بنانے کا سنکلپ دھارن کریں۔ (نوٹ) اس سپتاہ میں ٹولیاں بنا کر وید پرچار کے لئے دھن سنگرہ کا وشیش پربندھ ہونا چاہئے۔

ایک یوگیہ ادھیاپکہ کی ضرورت

شریمتی درگا دیوی کنیا پاٹھشالہ پراگ پور کے لئے ایک یوگیہ و ٹرینڈ ادھیاپکہ جس کی یوگیتا مڈل ہندی تک ہو۔ اور کنیا مہاودیالیہ جالندھر اور آریہ شکشا سمتی لاہور کی پاٹھ ودھی کے انوسار پانچویں یا آٹھویں شرینی تک بخوبی تعلیم دے سکے۔ اور دڑھ آریہ سماجک خیالات کی ہو۔ اور استریوں میں پریم رکھنے والی ہو۔ اور سداچارنی و شدھ خیالات والی ہو۔ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ یوگیتا انوسار دی جائے گی۔ سرکاری کے سرٹیفکیٹ اور درخواست بھیجنے کا پتہ:۔ دیا لو رام منیجر شریمتی درگا دیوی کنیا پاٹھشالہ پراگ پور۔ ضلع کانگڑہ

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ہیں۔ ہے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

منیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK REGD

ڈابر دراکشارشٹ (Regd. رجسٹرڈ)

جسم میں چستی پیدا کرتا۔ بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے

دوسرے دراکشا سو۔ دراکشارشٹوں سے یہ زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے۔ سکھلے میں خوش ذائقہ ہے۔ سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے قوائے جسمانی طاقتور ہو کر چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی اور دل بشاش رہتا ہے۔

قیمت لطیف سیر کی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنے۔ محصول ڈاک ایک روپیہ دو آنے

سوپن ہاری (Regd. رجسٹرڈ)

(احتلام کی گولی)

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ دماغ کی کمزوری۔ چہرہ اور دل کی اداسی۔ قوت حافظہ کی کمی وغیرہ۔ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنے۔ محصول ڈاک علاوہ آنے

ڈابر جنتری ۱۹۳۵ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجیے

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

پرکاش میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۱۳ پھاگن سمت ۱۹۹۱

"جاپان میں اسلام"

مسلم اخبارات پلپلے کی اڑانے میں کمال رکھتے ہیں۔ پچھلے دنوں کسی منچلے نے یہ اڑا دیا۔ کہ جاپان میں اسلام پھیل رہا ہے۔ مگر یہاں کے مسلم اخبارات نے یہاں تک لکھ دیا۔ کہ جاپان کا بادشاہ مسلمان ہوگیا ہے یا ہونے والا ہے۔ وہ اپنے ناظرین کو اس قسم کی غذا بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔ حقیقت کیا ہے؟ یہ جلد ہی آشکارا ہوگیا۔ جب کہ خود مسلمانوں نے اس بات کی تردید کر دی۔ کہ جاپان میں اسلام پھیل رہا ہے۔ انہوں نے یہاں تک بھی لکھا۔ کہ جو غیر ذمہ دار تحریریں مسلم اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ انہوں نے فائدہ کی بجائے نقصان پہنچایا ہے۔ کیونکہ جاپان کے لوگ بہت بھڑک اٹھے ہیں۔ اور اب وہ کھلم کھلا اسلام کی مخالفت کرنے لگے ہیں۔ تازہ شہادت ایک نومسلم انگریز مسٹر خالد شیلڈریک کی ہے۔ جنہوں نے پچھلے دنوں جاپان کا سفر کیا۔ انہوں نے جاپان کے لوگوں کی مہمان نوازی کی تعریف کی ہے۔ اپنے ایک مضمون میں جو اسلامی اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"دوران سیاحت میں مذہبی عنوان پر کافی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہئے۔ کہ شنٹو مذہب جاپان کا نیشنل مذہب ہے۔ جاپانی لوگ اپنے شہنشاہ کی پرستش مثل دیوتا کے کرتے ہیں۔ اور اس کو خدا کا بیٹا کہہ لیتے ہیں۔ بدیں وجہ لوگوں کی نظر میں اس کی عزت و عظمت دنیاوی مراتب سے کہیں اعلیٰ ہے۔ میں بلا شک و شبہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ جاپانی اپنے نیشنل مذہب پر نہایت جان نثاری سے ثابت قدم ہیں۔ ان کی کبھی یاد سے متزلزل نہیں ہوتا۔ کہ وہ اسے عیسویت۔ اسلام یا کسی اور مذہب سے تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ جاپان میں مسلمان بہت کم ہیں۔ او یا بندا ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ وہ چین کے مسلمانوں کی وساطت سے دائرہ اسلام میں آئے"۔

ان سطور سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اسلام جاپان میں کس "سرعت سے پھیل رہا ہے"۔ مسلم اخبارات نے اپنے ناظرین کو یہ ذہن نشین کرانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ کہ جاپان مسلمان ہوا ہی چاہتا ہے۔ لیکن مسٹر خالد شیلڈریک کہتے ہیں۔ کہ جاپان میں مسلمان بہت کم ہیں۔ ان کے خیال میں کچھ وجوہات ایسی ہیں۔ جو اسلام کی فوری ترقی کے راستہ میں حائل ہیں۔ وہ کیا ہیں۔ یہ ان کے منہ سے سنئے:-

"میں ان وجوہات کو صاف صاف بیان کروں گا۔ کسی نے جاپانیوں کو یہ خیال دلایا ہے۔ کہ ان کو "اسلام" سمجھنے کے لئے پہلے عربی سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس پر غیر مسلموں نے طے کیا۔ کہ اگر مذہب کو سمجھنے کے لئے غیر ملکی زبان کا سیکھنا اتنا ضروری ہے۔ تو یہ ظاہر ہے۔ کہ ایسا مذہب لاکھوں جاپانیوں کے لئے جو اپنی زبان کے ماہر ہیں۔ اور انگریزی زبان میں بھی کافی مہارت رکھتے ہیں۔ بیکار ہے۔ میں نے حتے الامکان اس خیال کو دور کرنے کی کوشش کی۔ اور ذہن نشین کرایا۔ کہ اس کا ہرگز مطلب نہیں۔ کہ جاپانیوں کو "اسلام" سیکھنے سے پیشتر غیر ملکی زبان کا سیکھنا ضروری ہے"۔

گویا جب تک مسلمان عربی کو جواب نہ دیں۔ قرآن کو جاپانی بھاشا میں شائع نہ کریں۔ دوسرے الفاظ میں جاپان کو یہ اجازت نہ دیں۔ کہ وہ اسلام کو اپنے قومی رنگ میں رنگ لے۔ تب تک اس کے وہاں پھیلنے کی کوئی صورت نہیں۔ یہ تو ایک ایسی وجہ ہے۔ جس پر عبور کرنا اسلام کے لئے آسان نہیں۔ کیونکہ نہ صرف یہ کہ قرآن عربی زبان میں ہے۔ بلکہ اس کے متعلق سارا علم ادب۔ تاریخ۔ حدیث۔ روایت اور فلسفہ وغیرہ بھی عربی میں ہی ہیں۔ لیکن اسلام کے راستہ میں ایک اور بھی رکاوٹ ہے۔ جو ہندوستان کے مسلم اخبارات کی پیدا کی ہوئی ہے۔ مسٹر خالد شیلڈریک اس کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:-

"دوسری چیز جو سو فیصدی اسلام کے لئے جاپان میں ضرر رساں ثابت ہوئی۔ وہ وہ کچھ مضامین ہیں جو ایسے اشخاص نے قلمبند کئے۔ جو کبھی جاپان نہیں گئے۔ اور جاپانیوں کی ذہنیت سے قطعی ناواقف ... [illegible]

اور اپنے نیشنل مذہب کی بجائے "اسلام" کو اپنا مذہب بنانا چاہتے ہیں۔ اور یہ کہ ان کا شہنشاہ جو دیوتا نعوذ باللہ کہا جاتا ہے۔ اسلام قبول کر لے گا۔ اور مسلمانوں کا خلیفہ بھی غالباً ہو جائے گا۔ ان باتوں نے جاپانیوں کو آگ بگولا کر دیا۔ کیونکہ انہوں نے ان باتوں کو اپنے شہنشاہ اور قومی جذبات کی توہین تصور کیا۔ اس مقام پر مجھے واضح طور پر کہہ دینا چاہئے۔ کہ اس قسم کے مضامین شروع سے آخر تک نفرت انگیز ہیں۔ اور جاپانیوں کی ناراضگی کا باعث بن رہے ہیں۔ میرے دل پر چوٹ لگی جب میں نے دیکھا۔ کہ یہ خرافات جاپانی زبان میں اسلام کے مخالفوں کی ترجمانی ہوئی ہیں۔ حالانکہ ان کو اس طرح بیان کرنے کا مقصد یہ تھا۔ کہ لوگوں کے ذہن نشین کر دیا جائے۔ کہ مسلمانوں کے دلوں میں شہنشاہ کی ذات کی کوئی خاص قدر و منزلت نہیں۔ اور وہ اس کے بارہ میں ان الفاظ کا استعمال اور جاپانی قوم کی حقارت جائز مانتے ہیں۔ وہ اپنی قوم کے عقاید کے خلاف دوسرے کے نظریہ کو نفرت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرنا پسند کرتے ہیں۔ میں ذاتی تجربہ کی بنا پر وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان بے بنیاد باتوں کو ہر جگہ پھیلانے کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہر جاپانی کی طبیعت اسلام اور مسلمانوں سے منحرف ہو جائے۔ میں سچے دل سے امید کرتا ہوں۔ کہ مسلم مضامین نگار آئیندہ ان خرافات کو نقل کرنے سے احتراز کریں گے"۔

یہ تو ثابت ہوگیا۔ کہ مسلم اخبارات نے اسلام کے جاپان میں پھیلنے اور وہاں کے بادشاہ کے مسلم ہونے کے متعلق جو خبریں شائع کی تھیں۔ وہ سب خرافات ہیں۔ اور سوال یہ ہے۔ کہ اسلام جاپان میں پھیل بھی سکتا ہے۔ یا نہیں؟ اس کا جواب انگریز نومسلم کے الفاظ میں سنئے:-

"جاپانیوں کی رائے ہے۔ کہ اسلامی ادبیات کا بیشتر حصہ قدامت پرستی سے پر ہے۔ اور جاپانی پبلک کے لئے لطف و مسرت سے خالی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ سلیم مذاق کو پیدا کرنے والا لٹریچر جاپانیوں کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ لیکن یاد رہے۔ کہ مضامین اور کتب کا بیسویں صدی کی زبان میں ہونا لازمی ہے۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ جاپانی نیشنل زندگی کے دلدادہ اور متوالے ہیں۔ ان کے پاس تاریخی زندگی کا ذخیرہ کافی ہے۔ زندگی کے ہر ماحول میں ان کی فطری جنگجوئی کی جھلک پائی جاتی ہے۔ پس اسلام اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے اس کا خیال رکھے"۔

گویا اسلام تب جاپان میں پھیل سکتا ہے۔ جب وہ اپنی ترمیم کے لئے تیار ہو۔ اور اپنے عقاید کے اظہار کے لئے عربی کی بجائے بیسویں صدی کی کوئی زبان اختیار کرے۔ نہ صرف یہ۔ بلکہ اپنے عقاید کو بیسویں صدی کے سانچہ میں ڈھالنا منظور کرے۔ مگر وہ بیسویں صدی کے حالات میں ترکی "اسلام" کو برداشت نہ کر سکا۔ تو جاپان کیا کرے گا؟ اس نے کئی ایسی باتوں کو جواب دے دیا ہے۔ جو "اسلام" کے ضروری عقاید میں داخل ہیں۔ اگر کوئی مسلم واعظ جاپان میں جائے۔ اور عورتوں کے لئے پردہ کا پرچار کرے۔ تو جاپان "اسلام" کو کیا قبول کرے گا؟ جاپانیوں کی کوشش تو یہ ہوگی۔ کہ پہلی کشتی پر سوار کرا کر اس مسلم واعظ کو ملک بدر کر دیں۔ اس لئے ہمیں تو "اسلام" کے وہاں پھیلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اور ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ خواب لینے چھوڑ دینے چاہئیں۔ کہ جاپان مسلمان ہوا چاہتا ہے۔

(۲)

"اسلام" جاپان میں پھیلے یا نہ۔ لیکن مسلمانوں کی طرف سے اسے پھیلانے کی کوشش تو ہو رہی ہے۔ کچھ مولویوں نے وہاں جا کر ڈیرہ بھی جما دیا ہے۔ اور اپنے خیالات کا پرچار کر رہے ہیں۔ لیکن ہماری طرف سے تو ابھی ابتدا بھی نہیں ہوئی۔ بودھ دھرم کا ویدک دھرم سے گہرا تعلق ہے۔ یہ یقینی امر ہے۔ کہ "اسلام" کے مقابلہ میں ویدک دھرم جاپان میں بہت آسانی سے پھیل سکتا ہے۔ لیکن اس کے راستہ میں بھی مشکلات ہو سکتی ہیں۔ ... براہم مہاودیالیہ کے پرنسپل آچاریہ پنڈت وشوبندھو جی ایم۔ اے جاپان ... کر آئے۔ انہوں نے لاہور میں ایک ویاکھیان دیا۔ میں اس میں شامل نہیں ہو سکا۔ لیکن مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ پنڈت جی کے خیال میں آریہ سماج کا وہاں قائم ہونا مشکل ہے۔ ان کے خیال میں ... کے ناطہ سے ہندو دھرم وہاں پرچلت ہو جائے۔ تو ہو جائے۔ لیکن آریہ سماج کے لئے ... مشکل ہے۔ اگر ان کے لیکچر کی یہ درست رپورٹ ہے۔ تو سوچنے کی ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج کو اس دشا میں کیا کرنا چاہئے؟ پنڈت وشوبندھو جی حال ہی میں جاپان سے لوٹے ہیں۔ اور وہاں کے حالات سے پوری واقفیت حاصل کر کے لوٹے ہیں۔ اس لئے اس معاملہ میں وہ ہمارے صحیح رہنما ثابت ہو سکتے ہیں۔ آریہ سماج کے چند ذمہ دار سجن پنڈت جی سے ملیں۔ اور ان سے پوچھیں۔ کہ ... اور جب وہ کسی نتیجہ پر پہنچیں۔ تو اسے کسی ذمہ دار سبھا کے سامنے پیش ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سیتا سار

(لیکھکا شریمتی چندروتی جی سیٹھی شاستری جمشید پور)

اگرچہ رامائن کا گرنتھ فی نفسہ صرف نایک کی دھارمکتا اور مہتو کا پرکاش کرتا ہے۔ لیکن رامائن کی نایکا مہارانی سیتا اس کے نایک سے کسی بھی حالت میں کمتر معلوم نہیں ہوتی۔ تبھی کچھ زیادہ سمجھ کر مہرشی بالمیک کو پرسنگوں کا بیش باقی سدھ کرنے کا دوساہس نہیں کر سکتی ہیں۔ اتنا ادھیہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ شاید اگر رامائن کی لیکھکا کوئی استری ہوتی۔ تو گرنتھ کا نام صرف رامائن کے نام سے پرسدھ نہ ہو کر سیتا رامائن "یا" آدرش دیوی" آدی ناموں سے پرکھیات ہوتا۔ استو۔ اس کی گہرائی میں دھنگ نہ جاتی ہوئی میں سنکشیپ سے ناری رتن سرو شریشٹھ بھگوتی سیتا کے سمبندھ میں کچھ نویدن کرتی ہوں ٭

سیتا کی وششٹتا

سیتا کیا تھی؟ مانو تری بل کی ادھشٹاتری دیوی تھی۔ ان کا شاریرک بل۔ چرتر بل اور آتم بل ابلا آدی کلنک سوچک شبدوں کو سامنے سے خارج کرتا ہے +

شاریرک بل

ابتدا ہی میں گرنتھ کے اندر ہمیں سیتا کا پریچے اس سمے پراپت ہوتا ہے۔ جب کہ راجہ جنک پتنیک کے اسادھارن شاریرک بل کا پریچے پراپت کر کے سوئمبر کی گھوشنا کرتے ہیں۔ پرنام یہ ہوتا ہے۔ کہ بڑے بڑے نامور دھاری طاقتور ولیے بھاری اس دھنش کو ہلانے تک میں بھی اسمرتھ ثابت ہوتے ہیں۔ جس کا اٹھانا سیتا کے لئے ایک سادھارن روزانہ کام تھا۔ لہٰذا اس بل کی سمتا ہی تھی۔ جس نے رام کو گرنتھ کے نایک ہونے کا ادھیکار پراپت کرایا۔ کیا یہ غیر معمولی شکتی استری ماتر کے سر سے ابلا آدی شبدوں کے بوجھ کو ہلکا نہیں کرتی؟

چرتر بل

گرنتھ کے دوسرے مقام پر نایکا کے ادبھت چرتر کا پریچے ملتا ہے۔ جبکہ بن جانے کی اجازت رام کو ہوتی ہے۔ کیکئی کی دلی خواہش رام کے نزدیک ماتر ہی پایہ تکمیل تک پہنچ جاتی ہے۔ رام کی مارشنگ کیفیتیں۔ رام ماتاؤں کی لاثانی محبت اور قدرتی نازک پن سیتا کے بن جانے کے سراسر خلاف ہیں۔ ایسے سمے میں بھی اس کومل انگی سوکماری راج پتری کا پوتر چرتر بل اور پتی پرایننا صرف استری جگت کو ہی نہیں۔ بلکہ منشیہ ماتر کو سوارتھ تیاگ کا ادوتیہ پاٹھ پڑھاتا ہے۔ اس پرم سوارتھ تیاگنی۔ آدرش دیوی کے اس پوتر چرتر نے کشٹ سہن نے رامائن کے مہتو کو ہزار گنا نہیں بڑھا دیا ٭

ادھیاتم بل

گرنتھ کے تیسرے سنفل میں آدرش پتنی کے ادھیاتم بل کا پریچے پراپت ہوتا ہے۔ دشٹ راجہ راون اسے دودمار پردیش لنکا پوری میں لے جاتا ہے۔ جہاں ایک طرف پربل کامی راجہ اور چاروں طرف اس کے بناوٹ خوشامدی ٹٹوؤں کی بستی ہے۔ پتی کی ناقابل برداشت مفارقت اور سب کال میں راون کی دھمکیوں تھا تلوار کا سنیوگ ہے۔ پربل پاپ میں پریرنا ہے۔ سکل سکھ اپ بھوگوں کے آدرش تھا پر بھی تیار کئے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف بیچاری ایک سرو مقابلے سہاما کومل انگی چندر بدنی سوکماری بالا ہے۔ لیکن پاپی کے پاپ مئے درگ کو بھیدن کرنے کے لئے اس شیرنی کی آتما چنگھاڑتی ہے۔ پھٹکارتی ہے۔ اور اس پاپی راجہ تھا راجیہ کو ملیامیٹ کرنے کے لئے شراپ پردان کرتی ہے۔ کیسا کرونا آتمک درشیہ ہے۔ اس سمنفی کا ادھین کر کے ہردیہ کرونا سے پربھاوت ہوتا ہے۔ ہرش سے اچھلتا ہے۔ تھا اتساہ اور ساہس کے مد سے مست ہو کر اپنے آپ کو بھول سا جاتا ہے۔ اور دیوی کے اس ادوتیہ آتم بل کے آگے سر بسجود ہو جاتا ہے۔ کیا یہ گھور پرتی دوندتا اتھوا زبردست دشمن کا مقابلہ استری ماتر کے باقی پرتیہ شتر ہردیہ شیلتا اور ادھیاتمکتا کی نمائندگی نہیں کرتا؟

اوتکرشٹ پتنی پریم

علاوہ بریں سیتا کا پتی ہردیہ پر بھی پورن ادھیکار تھا۔ جس مریادا پرشوتم پرشنی سنگ کو بال اوستھا میں وشوامتر کا تپوبن سوتنتر راجیہ پراپتی کے عوض بنباس اور اس تھا بدحواس نہ کر سکا تھا۔ اسی ویر آریہ پتر کو آدرش پتنی کے ویوگ نے نہ صرف رلایا۔ بلکہ انمت سا بنا دیا۔ شاعر بالمیک کے ورنن سے ڈھنگ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ سیتا کے چرائے جانے پر رام پرکھشوں اور پشو پکھشیوں سے باتیں کرتا اور پوچھتا تھا۔ کہ میری پیاری کا پتہ دو۔ جب سگریو وغیرہ نے زیورات کے روپ میں سیتا کا نشان پیش کیا۔ تو اس سمے رام لکشمن سے کہتے ہیں۔ کہ تم پہچان کرو۔ میرے ہوش ٹھکانے نہیں ہیں۔ تاتپریہ یہ ہے۔ کہ جس ویر کو جہان سے جہان کشٹ وچلت نہیں کر سکتے تھے۔ اس آدرش پرش کو آدرش پتنی کے موہ نے بدحواس سا کر دیا۔ بہتی آدرش پتنی کی کشش اور پیار جو کہ ہمیں رامائن کے اندر اوت پروت سا ہوا معلوم دیتا ہے ٭

"آریہ" کا "رشی بودھ نمبر"

اس سال رسالہ "آریہ" (ماہواری) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا "رشی بودھ نمبر" شِوراتری کے موقع پر ۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو بڑی سج دھج کے ساتھ نکلے گا۔ اس میں سارگربھت لیکھ اور بڑی رسیلی نظمیں ہوں گی۔ سہ رنگی تصویر اس نمبر کی ایک خاص چیز ہوگی۔ آریہ سماجیں اور آریہ پرکھ پرچار رتھ اس کو بھاری تعداد میں منگوائیں۔ ایک کاپی کی قیمت صرف چھ آنے ہوگی۔ ۵۰ کاپی منگوانے پر پچیس فیصدی کمیشن دیا جائے گا ٭

(مینیجر "آریہ" گوروُدت بھون۔ لاہور)

صبح کے ناشتہ کے ساتھ ہی طاقت بھر لو!

آپ سردیوں میں اپنے صبح کے ناشتہ کے ساتھ مندرجہ ذیل اکسیر تیار کردہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی ایک گولی کھا لیا کریں۔ تو یقیناً بہت ہی فائدہ اٹھائیں گے

اکسیر ا { سستی۔ کمزوری ہر قسم کی دور کر کے پھرتی و چستی لاتی ہے۔ بوڑھے کو جوانی کا لطف دکھاتی ہے۔ جوانوں کے اندر نئی طاقت اور ہوشیاری بھر دیتی ہے۔ امراض مخصوصہ مردمان کی ہر علاج دوائی ہے۔ جریان۔ سرعت و کثرت احتلام کو مفید پڑتی ہے۔ صبح کے ناشتہ کے وقت چائے یا دہی کے ساتھ جس کے بھی آپ عادی ہیں۔ اس کو کھا لیا کریں۔ اور پھر اس کے اثر کو آپ ملاحظہ فرمائیں۔ زیادہ ضرورت ہو۔ تو ایک گولی تیسرے پہر یا رات کو بھی کھا لیا کریں۔ قیمت ۱۶ گولی چار روپیہ۔ ۳۲ گولی دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے

طلا اعلیٰ { بیرونی استعمال کے واسطے ہے۔ جب نسوں اور پٹھوں میں نقص واقع ہو گیا ہو۔ تو اس طلا کی بیرونی طور پر مالش کرنی چاہئے۔ قیمت فی شیشی پانچ روپیہ (۵ر) نمونہ ایک روپیہ چار آنے (عہ/ر) ٭

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردمان مفت منگوالیں!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

امرت دھارا ۱۲۲ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"سیتا اشٹمی" کے دن سوچو

"سیتا بناؤ گے — یا — آزاد لیڈی"

(از قلم کوی ونود ودیا بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما لاہور)

ایڈیٹر صاحب پرکاش!

نمستے۔ آپ نے مجھ کو "سیتا جنم اشٹمی" پر ایک لیکھ لکھنے کے لئے کہا ہے۔ لیکھ کو سوچتے ہی دل بھر آیا۔ آپ "سیتا جنم اشٹمی" کا منا رہے ہیں۔ مگر کیا سوچا ہے کہ ہمارا آدرش سیتا ہے بھی یا نہیں۔ سیتا حقوق نہیں مانگتی تھی۔ سیتا تو اپنا کرتویہ پورا کرتی تھی وہ سچی پتی ورتا تھی۔ وہ راون کو للکار کر کہہ سکتی تھی کہ "یا مجھ کو تیری تلوار چھو سکے گی یا میرے رام کے بازو چھو سکیں گے"۔

ہم تو مادیت کی چکا چوند میں آزادی۔ نام نہاد آزادی کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ ہر طرف آزادی کی پکار ہے۔ آزادی کا نام لے کر دنیا عورت کو خواہشات کا کھلونا بنا رہی ہے۔ اور لیڈی پاسکوں کے لفظوں میں اس

آزادی نے عورت کو ستا کر دیا ہے

امریکہ کے ایک اخبار "فزیکل کلچر" بابت نومبر ۱۹۳۳ء میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک آرٹیکل لیڈی فرانسس پاسکوں نے لکھا تھا۔ مضمون لمبا ہے اور نہایت خوبی سے لکھا گیا تھا۔ نئی آزادی کی دلدادہ عورتوں کو اسے ضرور پڑھنا چاہئے۔ اس کا خلاصہ ہم درج کرتے ہیں:

لیڈی پاسکوں (Pasquin) نے اس مضمون میں یہ ثابت کیا ہے کہ واقعی آزادی لائسنس میں بدل گئی ہے۔ اور عورتیں سمجھتی ہیں کہ ہم کو سب کچھ کرنے کی اجازت ہے۔ اور اس سے ان کی اصل قیمت جاتی رہی ہے۔ عورت مشکل الحصول نہیں سہل الحصول شے ہے۔ مدت مدید سے عورتوں نے آزادی کی کوک لگائی ہوئی ہے۔ آزادی کا مطلب کیا ہے؟ دو لفظوں میں یہ کہ جو کچھ مرد کر سکتے ہیں۔ وہ ہم کو بھی کرنے کی اجازت ہو۔ عورت کا یہ کام ہی نہیں۔ کہ چوکے میں بیٹھی رہے۔ بال بچوں کی رکھوالی کرے۔ یا گھر کا انتظام کرے۔ وہ چاہتی ہے کہ باہر جائے۔ جس پر چاہے۔ نظر کرے۔ جس بات کو چاہے سنے۔ جس کام کھیل۔ تماشہ یا نمائش میں چاہے۔ حصہ لیوے۔ اور گزشتہ تھوڑے زمانہ سے اس نے ایسا کیا بھی ہے۔ سائنسدان۔ پہلوان جرنلسٹ منتظم۔ سیاست دان۔ بیرسٹر اور ہوا باز ہر قسم کی عورتیں اس وقت موجود ہیں۔ اور ابھی تک بھی عورتوں کو یہ ظاہر کرنے کی خواہش ہے۔ کہ وہ مردوں کے برابر ہوشیار ہیں۔ اور ساتھ ہی وہ پرانے رواج یا پرانے اخلاق کی پابند نہیں ہیں سوچا ایسے طور پر اپنا اظہار کرتی ہیں۔ کہ کسی کو شک نہ رہے کہ وہ آزاد نہیں رہتیں۔ مگر لیڈی صاحبہ اپنی بہنوں سے سوال کرتی ہیں کہ بتلاؤ ہم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا ہے؟ کیا ہم پہلے سے زیادہ خوش ہیں؟ معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہم صرف ...

جو ہمارے لئے منع کیا گیا ہے۔ ہم اس کمرہ میں سوراخ سے جھانکنا چاہتی ہیں۔ جس کمرہ میں دیکھنے سے ہمیں روکا گیا ہے۔ اس خواہش نے ہم کو باغ عدن سے نکلوا دیا ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ دنیا عورت کی بدولت باغ عدن سے خارج ہو چکی ہے۔ مردوں نے عورتوں کے واسطے گھر میں کرنے لائق بہت کم کام چھوڑا ہے۔ سب چیزیں بنی بنائی تیار میسر ہو جاتی ہیں۔ کام سے آزادی نے اور بھی مردوں کی دنیا میں پھرنے کا موقع عورت کو دے دیا ہے۔

آگے لیڈی صاحبہ لکھتی ہیں۔ کہ محققوں کا اس بات میں اختلاف ہے کہ عورتوں کو کاروبار میں لگا دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ یا نقصان؟ مگر میں تو یہ سوچ رہی ہوں کہ اس سے ان کے چلن پر کیا اثر ہوا ہے؟ اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس سے عورت کی اصلی چیز "عصمت" کا ستیاناس ہو گیا ہے۔ آج سے ۵۰ سال پہلے یا ۲۰ سال پہلے عورت شراب نہ پیتی تھی۔ مرد جب شراب پینے لگتے۔ تو عورتیں اس جگہ سے اٹھ کر چلی جاتی تھیں۔ مگر اب شراب آزادی کی ایک نشانی ہے۔ اب عورتیں کہتی ہیں کہ مرد صدیوں سے شراب پیتے آئے ہیں۔ اب ہم بھی اس کا سواد کیوں نہ لیں؟

لیڈی پاسکوں کھلے بندوں اس شرمناک خواہش کا اظہار کرتی ہے جس سے عورتیں شراب پینا چاہتی ہیں۔ وہ لکھتی ہے:—

"Many women tell me the liquor acts upon them like an approdisiac & the period of time during which they remain under its influence represents a grand and glorious interlude of irresponsibility. In other words alcohol makes us, bluntly speaking, more accessible to men by stimulating our desires & lowering our power of resistance."

مطلب یہ ہے۔ "بہت سی عورتوں نے مجھے بتلایا کہ شراب ان پر مقوی اثر کرتی ہے۔ ان کی خواہشات بھڑک اٹھتی ہیں۔ اور ذمہ داری جاتی رہتی ہے۔ مزاحمت کی طاقت و عقل رہتی نہیں۔ مردوں کی پہنچ آسان ہو جاتی ہے۔ کیا کبھی آپ نے عورت کو شراب پی کر پانی کرتے دیکھا ہے۔ مردوں سے ملتے جلتے دیکھا ہے؟ عصمت وہاں کہاں ہے؟ مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ "انسان سے حیوان بن گئی ہے"۔ کاش شرابی عورتوں کو کبھی معلوم ہو۔ کہ ان کے ساتھ مدہوشی میں کیا کیا برتاؤ ہوتا ہے؟ مجلسی لفظ "گناہ" سے بھی اس آزادی نے غضب کیا ہے۔ سکولوں میں۔ کھانے کے کمروں میں کھیل تماشہ گاہوں میں عورتیں ایسی آزادی سے جنسی ... (sexual) معاملات پر بات چیت کرتی ہیں۔ کہ پرانے زمانہ کا آدمی سن کر دانتوں میں انگلیاں دبا وے۔ حیادار بات چیت جو عورت کے واسطے ضروری تھی۔ اب دکھائی نہیں دیتی ہے۔ ملازموں اور ماتحت عورتوں کو ایسے طریقہ سے گندی زبان سے دھمکاتی ہیں۔ کہ مرد بھی سن کر شرم کریں عام طور پر عورت چاہے کسی کام میں لگی ہو یا کھیلتی ہو۔ وہ یہ محسوس کر کے خوش ہوتی ہے کہ وہ مردوں کو پسند ہے۔ وہ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اس کے اندر ایک امنگ ہوتی ہے۔ جب اس کو معلوم ہو۔ کہ اس کا جسم نازک اور دوسروں کو اشتعال دلانے والا ہے۔ اس کے بازو جس کو وہ دکھلے جائیں اس میں خوشی کی لہر بھر دیتے ہیں۔ اس کی مسکراہٹ رائیگاں نہیں جاتی ہے۔

چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔ اس کو دن بدن یہ خیال ہونے لگتا ہے۔ کہ کہیں اس کی خوبصورتی مرجھا تو نہیں رہی ہے؟ وہ دیکھنا چاہتی ہے۔ کہ اس کا خاوند یہ محسوس کرتا ہے۔ یا نہیں۔ کہ جس چیز کو وہ معمولی طور پر حاصل کرتا ہے۔ وہ دوسروں کے واسطے سنسنی اور گدگدی کا باعث ہو سکتی ہے۔

اکثر عورتیں یہ کہتی ہیں۔ کہ خاوند کی اطاعت اور اس سے وفاداری پرانے فیشن کی بات ہے۔ جب مرد بیرونی خوشی کو حاصل کر لیتے ہیں۔ تو عورتوں کو کیوں بند کیا جاوے؟ ان کو بھی تجربہ کرنا چاہئے کہ بوری کے بوس و کنار میں کیا مطلب ہے۔ اور اس میں حرج بھی کیا ہے۔ اگر زیادہ ... معاملہ ...

بھی مفہوم بڑا مختلف ہے۔ "ایک نہایت اچھی عورت ایک ماہ شادی کے بعد ہی بڑی بے آرام نظر آنے لگی۔ خاوند کو بار بار کہتی۔ کہ ہم بڑے اولڈ فیشن کے ہیں۔ زیادہ آزادی ہم کو ہونی چاہئے۔ ایک مرد کے ساتھ آخر اس نے یارانہ کیا۔ اس کے کمرہ میں ایک گھنٹہ رہی۔ اس کو خبیث مرض ہو گیا۔ اور اپنی ڈائری میں یہ لکھ کر کہ "ہم جنگلی خوشی میں مشغول تھے۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ اس کا بھی یہ نتیجہ ہو سکتا ہے"۔ اس نے ایک جگہ سے گر کر اپنی جان دے دی۔ آجکل عورت کو دیکھو اس کے چہرہ پر عصمت کی جھلک اور معصوم خوبصورتی و خوشی دکھائی نہیں دیتی ہے۔ ان کے چہرے اداس۔ آنکھیں تھکی ماندی اور صورت ایسی کہ مانو کچھ کھو سا گیا ہے۔

لیڈی صاحبہ آخر اپنی بہنوں سے پوچھتی ہیں کہ ہم کہیں بیٹھ کر سوچیں گی۔ اور اپنے آپ کو کہیں گی کہ اس آزادی سے جتنا لطف ہم سمجھتی تھیں اس سے آدھا بھی نہیں آیا ہے۔ ہم پہلے سے زیادہ خوش نہیں ہو گئی ہیں۔ ہم کو اس سے تسلی نہیں۔ ہم نے اتاری ماری۔ اور سنسنی کچھ بار پیدا کر لی۔ اب ہم پھر پرانے زمانہ کو چاہتی ہیں جس میں چہرہ سے وہی نور۔ برکت اور عصمت ٹپکتی دکھائی دیوے"۔

مندرجہ بالا اقتباس سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک نہایت آزاد ملک میں بھی ناواجب آزادی کے خلاف آواز اٹھانے والے مرد و عورت ابھی تک ہیں۔ اس سے یہ بھی پتہ لگ گیا ہوگا۔ کہ آزادی جب بڑھتی جاتی ہے۔ تب اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ ابھی ان ممالک میں بھی آزادی کی اور مانگ ہے۔ ابھی تک عورت پوری آزاد اپنے آپ کو نہیں سمجھتی۔ پوری آزادی کہاں پہنچا دے گی؟ خدا جانتا ہے۔ امریکہ تو نہیں۔ مگر یورپ تو تقریباً سارا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ترکی نیا آزاد ہوا ہے۔ میرا خیال تھا۔ کہ یہاں تو ابھی دیگر ممالک کی طرح کی آزادی نہ ہوگی۔ لیکن وہاں جا کر ایسا معلوم ہوا۔ کہ جیسے رکا ہوا پانی منہ توڑ کر بڑے زور سے بہتا ہے۔ ایسے ہی وہاں ہو رہا ہے۔ راتیں ناچ رنگ رلیوں میں گزرتی ہیں۔ بڑے شوق سے غیر مردوں کے ساتھ بہت کر ناچنے میں کمال کر رہی ہیں۔ لباس میں بھی دو قدم آگے ہی رکھتی ہیں۔ غرضیکہ آزادی کے نام پر حیا و شرم قربان ہو رہی ہے۔ ہندوستان پیچھے کیوں رہے لگا ہے۔ زمانہ ترقی کا ہے۔ عورتیں آزادی کی جدوجہد میں سرگرم ہیں۔ حقوق کی پکار ہے۔ فرض کو پیچھے ڈالا جا رہا ہے۔ ہم کو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ اس بہتے دریا میں اگر بھاری پتھر بھی پھینک دیا جائے۔ تو بھی بہہ جائے گا۔ تو بھی فرض یہ ہے کہ دیکھنے والوں کو بھی کبھی کبھی آواز دیتے ہی رہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

لنکا پتی راون سے مہارانی سیتا کا دلیرانہ مکالمہ

راون ۔ نہیں معلوم کب تیری نرم گفتار ہووے گی
سمجھ جا مان جا ورنہ بہت ہی خوار ہووے گی

سیتا ۔ نہیں معلوم کب تیری ختم تکرار ہووے گی
تو اب سن لے یا پھر سن لے میری انکار ہووے گی

راون ۔ تیرے جیسی بہت سی سرکشوں کو آزمایا ہے
میرے قدموں پہ تو قربان آخرکار ہووے گی

سیتا ۔ اُدھر جو راج ہٹھ ہے تو اِدھر بھی ہٹھ ہے تریا کا
بھلا دیکھو نگی دونو میں سے کس کی ہار ہووے گی

راون ۔ تو ضد کر لے یا ہٹھ کر لے مگر اک دن ضروری ہے
بھجا راون کی تیرے اس گلے کا ہار ہووے گی

سیتا ۔ دو ہی چیزیں ہیں لگ سکتی ہیں جو سیتا کی گردن کو
بھجا رگھوبر کی ہوگی یا تیری تلوار ہووے گی

راون ۔ کیا اظہار میں نے آج تک جس سے محبت کا
کہا ایسی میری قسمت کہاں سرکار ہووے گی

سیتا ۔ پتی ورتا نہیں جو آ گئی ہو دام میں تیرے
کوئی ایسی گئی گزری جہاں بدکار ہووے گی

راون ۔ اسی میں بہتری ہے مان لے اب بھی میرا کہنا
نہیں تو جلد ہی رُسوا سر بازار ہووے گی

سیتا ۔ ظلم کرتا ہے ابلا جان کر تو جس قدر مجھ پر
کوئی دن میں تیری کشتی بیچ منجدھار ہووے گی

راون ۔ یہ نشچہ ہے مجھے نرمی سے تو ہرگز نہ مانے گی
میرے خنجر سے ہی سیدھی اری مکار ہووے گی

سیتا ۔ تیرے ناپاک ہاتھوں سے تو میں مر بھی نہیں سکتی
تیرے خنجر میں میری موت کیا مردار ہووے گی

راون ۔ نہیں معلوم کب تو نیند سے بیدار ہووے گی؟
سیتا ۔ کہ جب سر پہ تیرے آکر قضا سوار ہووے گی

لنکا پتی راون کو مہارانی سیتا کی ڈانٹ

راون اب ہٹ جا میرے سامنے سے ذرا
تیری سن لی ہیں باتیں نرم اور گرم
اب تو آنکھوں میں صورت بسی رام کی
مجھ کو پرواہ نہیں دکھ و آرام کی
مجھے طعنے پہ طعنے سناتا ہے کیا
لے کے تلوار چڑھ چڑھ کے آتا ہی کیا
جو تجھے اپنے بل کا گھمنڈ ہے بھرم
ڈوب مر چلو پانی میں او بے شرم
تیری لنکا جو جڑ سے اُکھاڑوں نہیں
خالی جائیں گی یہ آہ و زاری نہیں
کیوں ستاتا ہے آکر مجھے ہر گھڑی
تیری جل جائے ظالم زباں وِش بھری
چل نکل دور ہو میرے آگے سے ہٹ
او ادھرمی او پاپی ابے ایمان دُشٹ
جس گھڑی رام نے کی چڑھائی اِدھر
تیرا گلیوں میں رُلتا پھرے گا یہ سر
اپنے دل میں تو یہ نشچے سے جان لے

مجھ کو صورت تو اپنی دکھلاوے متی
میرے دل کو تو زیادہ دکھاوے متی
ہیں روادار تک نہ تیرے نام کی
یہاں لالچ کے پھندے پھیلاوے متی
مجھے موت کا خوف دلاتا ہے کیا
موت اپنی کو ناحق بُلاوے متی
تو سوا میرے بھاگا نظا کیوں نوک دم
ذرا شیخی کے چلے چڑھاوے متی
تو میں سیتا جنک کی دُلاری نہیں
نام اپنا جہاں سے مٹاوے متی
میں نے سن لی جو بکواس تو نے کری
بے حیائی کے فقرے سُناوے متی
ورنہ دوں گی ابھی تیری کایا پلٹ
ہاتھ میرے جسم کو لگاوے متی
خاک کر دیں گے لنکا تیری پھونک کر
سر طرف آسماں کو اُٹھاوے متی
رام پہنچے لڑائی کا سامان لے

اب بھی جسونت سنگھ کا کہا مان لے
شیر سوتے ہوئے کو جگاوے متی

بھگوان رام کی یاد میں
مہارانی سیتا کا اضطراب

خبر میری نہ ابتک لی مجھے کیوں رام بسرایا
نہ میں سچ مصیبت سے مجھے کیوں آ کے چھڑوایا
تڑپتی ہوں میں درشن بن تمہارے رات دن آ من
ہوئی ہے کیا خطا مجھ سے درس آکر نہ دکھلایا
خبر تم نے بھی نہ منگوائی کہ جیتی ہوں کہ مرتی ہوں
نہ اپنی خیریت کا ہی کوئی پیغام پہنچایا
میرے پی تو تمہیں بھی نہ اک پل چین پڑتا تھا
[illegible]

کمانڈر ہنومنت کی
مہارانی سیتا کو تسکین

نہیں بھولے تمہیں شری رام مت رو جانکی ماتا!
نہ تم رو رو کے اپنی جان یوں کھو جانکی ماتا!
تمہارے واسطے ہی رام نے ہے بالی کو مارا
دیا سگریو کو ہے راج سن لو جانکی ماتا!
تمہاری فوج میں پھرتے ہیں بانر چار سو دیوی
یہاں میں ڈھونڈتے آیا ہوں تم کو جانکی ماتا!
تمہارے دل میں جیسے رات دن شری رام بستے ہیں
بسی ہو آن کے دل میں تم ہی یوں جانکی ماتا!
تمہارے علاوہ آپ کا نام جپتے رات دن رہتے
بھلا سکتے ہیں پل بھر کب وہ تم کو جانکی ماتا!

بندوقیں فلیس ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دیں گے ۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ۔
دام نقد مگر تھوڑا فیلیں قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں ۔ فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے ۔
سلیمان عمر اینڈ کمپنی ۔ کراچی
Suleman Umar & Co. Karachi

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مسلمان بیکاروں کیلئے ایک سہل ترین روزگار

(ایک حق گو مسلمان کے قلم سے)

روٹی کھلئے شکر سے
دنیا ٹھگئے مکر سے

پچھلے سال پولیس کے ایک پنشنر حوالدار ہم سے ملے۔ تلاشِ روزگار کے متعلق مشورہ چاہا۔ اور اسی سلسلہ میں تھوڑی سی امداد کے بھی طلبگار ہوئے۔ آپ جانئے ملازمت تو خیر سے پڑھے لکھے مسلمانوں تک کو نہیں ملتی۔ غریب پنشنروں کو کون پوچھتا ہے۔ ہم نے معذرت چاہتے ہوئے حولدار صاحب کو یادِ اللہ کا مشورہ دیا۔ اور یقین دلایا۔ کہ اللہ کریم اسی پنشن میں خیر و برکت عطا کرے گا۔ آخری وقت ہے۔ جس طرح بن پڑے گزار دو ؎

اے شمع تیری عمرِ طبیعی ہے ایک رات
رو کر گزار یا اسے ہنس کر گزار دے

چند روز ہوئے۔ وہی حولدار صاحب مردانہ ہسپتال کے قریب پھر ملاقی ہوئے۔ بہت کچھ بدلے ہوئے تھے۔ چہرہ اب گنجان ڈاڑھی کا متحمل تھا۔ جسم تمام تر گٹھا ہوا۔ ریش اور چہرہ چہرہ روغن سرشف کی مالش سے ازبس چمکدار۔ پیشانی پر ایک سلیٹی نشان، سر پر پند دھار خلیلہ کا رومال یوں ہی لپٹا ہوا دو چار ریش دار غریب زمیندار جلو میں، ہمیں دیکھتے ہی بڑے تپاک سے ملے اور اس خیال سے کہ زمیندار ہماری گفتگو نہ سن پائیں۔ ہمیں ایک طرف لے گئے :۔

عرض کیا۔ "حولدار صاحب! معلوم ہوتا ہے۔ ہماری نصیحت کارگر ہوئی۔ اور آپ یادِ اللہ میں مصروف ہیں"۔ کہنے لگے "جی ہاں۔ کچھ اسی قسم کا حساب کتاب ہے۔ سال گزشتہ آپ سے ملنے کے بعد ایک مقامی پیشہ ور مولوی سے ملا۔ انہوں نے ایک قریب کے گاؤں میں مسجد کی امامت دلوا دی۔ نماز تو اب ضرور پانچ وقت پڑھنی پڑھانی پڑتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس امامت نے تو پولیس کے ٹھاٹھوں کو بھلا دیا۔ دونوں وقت روٹی مل جاتی ہے۔ چار روپیہ ماہوار مستزاد، رہنے کے لئے مکان مفت۔ کوئی مر جائے۔ تو ماچستر کا لٹھا مل جاتا ہے۔ بیاہ شادی ہو۔ تو نہ پوچھئے۔ نقد کے علاوہ راشن کثیر مقدار میں کھانا پڑتا ہے۔ اکثر زمیندار عورتیں اپنے بچوں کو دم کرانے لاتی ہیں۔ مجھے آتا جاتا تو کچھ نہیں۔ تاہم جھاڑ پھونک کر دیتا ہوں۔ بیچاری دعائیں دیتی چلی جاتی ہیں۔ بوقت غروب سیر ڈیڑھ سیر گرم گرم دودھ بھیج دیتی ہیں۔ الغرض یہ سلسلہ بھی معقول صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔

گاؤں میں تمائے بھینس بیار رہو جائے تو

مجھ ہی سے رجوع کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک صورت آمدنی کی اور بھی ہے۔ اور وہ بڑی حد تک دلچسپ بھی ہے۔ قرب و جوار میں میری دھاک اچھی بیٹھ گئی ہے۔ جہاں کسی نوجوان کا معصوم دل کسی نوجوان زمیندارنی پر آ گیا تو خدائی طاقتوں کو حرکت میں لانے کے لئے علی الصباح یا پہر گئی رات میرے پاس پہنچتا ہے۔ معقول نذرانہ دے کر اپنے عشق و محبت کا افسانہ من و عن بیان کر دیتا ہے۔ نیکی میابی

خانے کھینچ کر اور "ا۔ ب۔ ج" وغیرہ لکھ کر اس کے حوالہ کرتا ہوں۔ دوسرے کاغذ پر "بسم اللہ" لکھ کر اس قسم کا نقش بنا کر صاف چیتھڑے میں ملفوف کر کے گلے میں ڈالنے کی ہدایت کر دیتا ہوں۔ اس معمولی مشقت کے عوض کچھ نہ کچھ حق الخدمت مل جاتا ہے۔ پولیس میں پہروں پہرہ پر کھڑے رہ کر افسران کی جاوبے جا خدمت کے بعد کہیں چار پیسے ہاتھ لگتے تھے۔ مگر یہاں ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آ

کا یقینی دلا دیتا ہوں۔ بشرطیکہ نیت صاف ہو اور حرام نہ ہو۔ اگلے روز زعفران سے کاغذ پر

جاتا ہے۔ اللہ میاں کی عبادت کے ساتھ نقدہ اور راشن سب سرکاری مل جاتا ہے۔ لطف یہ کہ

کام کچھ نہیں ؎

دو وقت کی دعوت بھی اللہ کی عبادت بھی
اک پیشۂ احسن ہے مسجد کی امامت بھی

ہم ان کی کہانی ان کی اپنی زبانی سن کر ششدر رہ گئے۔ آج کل کے مولوی اسی طرح گزر اوقات کر رہے ہیں۔ پانچ وقت نماز پڑھائی اور روٹی کپڑا مسلمانوں سے طلب کر لیا۔ آخر نماز پڑھانے سے زیادہ کٹھن ڈیوٹی اور کیا ہو سکتی ہے ؟ واللہ اعلم یہی اسوۂ حسنہ ہے۔ تو یہ لوگ اسی اسلام کے علمبردار ہیں۔ جو گنبد خضرا کے سونے والے نے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے اللہ کے بندوں کو پیش فرمایا تھا ؎

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر در پسِ امروز بود فردائے

زمانۂ حال کے علماء

بڑھے جس سے نفرت وہ تقریر کرنی
جگر جس سے شق ہو وہ تحریر کرنی
گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی
مسلمان بھائیوں کی تکفیر کرنی
یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ
کوئی مسئلہ پوچھنے ان سے جائے
تو گردن پہ بارِ گران لے کے آئے
اگر بد نصیبی سے شک اس میں لائے
تو قطعی خطابِ اہلِ دوزخ کا پائے
اگر اعتراض اس کی نکلا زباں سے
تو آنا سلامت ہے دشوار واں سے
کبھی وہ گلے کی رگیں ہیں پھلاتے
کبھی جھاگ پر جھاگ ہیں منہ میں لاتے
کبھی خوک اور سگ ہیں اس کو بتاتے
کبھی مارنے کو عصا ہیں اٹھاتے
ستوں چشمِ بد دور ہیں آپ دیں کے
نمونہ ہیں خلقِ رسولِ امیں کے

(مولانا حالی)

"قبض اور اس کا قدرتی علاج"

اس عنوان کا میرا ایک مضمون "پرکاش" میں شائع ہوا تھا۔ اسے بہت پسند کیا گیا تھا۔ بہت سے بھائیوں کی آگہیا اور خواہش کے انومسار وہ ٹریکٹ کی شکل میں چھپ چکا ہے۔ ۲۰۰۰ کاپیاں مفت تقسیم کی جائیں گی۔ خواہشمند اصحاب ٹکٹ بھیجکر مفت حاصل کریں :۔ ڈاکٹر بھیدن لال ایم۔ ڈی۔ جی۔ ایس۔ ایل۔ ایم آر۔ اے۔ ایس (لندن) ماہر علاج ہندق بہور بریلی

تمام ضروریاتِ زندگی

سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب چرم اسامان سبقابات مختلفہ لوہار ترکھان زرگر موچی حجام۔ کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات سبز و خشک۔ پستہ بادام کشمش۔ چلغوزہ ساخروٹ گچھیاں۔ ڈھینگری کھمبیاں پاپڑ بھیکوڑیاں۔ لونگ۔ بڑو۔ دھتہ۔ زعفران۔ کستوری ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ و دنداسہ۔ سلاجیت۔ مصفی ادویات پنساری۔ نسخہ جات مفرد و مرکب غرضیکہ تمام اشیاء جو آپ کو درکار ہوں۔ ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں :۔

خوشبو کی لپیٹیں لانے والی

ہون سامگری
بھگوان دھوپ

نرخ تھوک خریداران

ہون سامگری فی من ۱۶؎ بھگوان دھوپ فی من ...

نوٹ :۔ بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریلوے پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا :۔

نوٹ :۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات و نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریاتِ زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں :۔

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

سفید کشٹ کی جڑ

ہر یہ مہاشہ اپنی اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ یدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (یرص۔ پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا قیمت واپس دوں گا۔ جو چاہیں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنے (۲؎۸)

مہر کرشن چندر کتری سرائے ...

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲؎ جمالستان للعہ (محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر نگار لکھنؤ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

تپسوی سیتا ماتا

(از شری پنڈت نرنجن ناتھ جی پردھان آریہ سماج گوروودت بھون لاہور)

۸ ازتاریخ کے "ٹریبیون" میں ایک خبر چھپی ہے کہ آسٹریلیا والے آسٹریلیا دریافت کرنے والے کا مکان انگلینڈ سے اٹھا کر آسٹریلیا میں لے آئے ہیں۔ ناظرین کی حیرانی دور کرنے کے لئے انہوں نے یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ ہر ایک اینٹ پر نمبر لگا دیا گیا ہے۔ اس واسطے اُسے دوبارہ لگانے میں بہت سہولیت ہوگئی۔ کیسی بہادر۔ بزرگ اور محسن کے لئے اپنی عقیدت کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے؟ اس مکان کو اکھاڑنے اور پھر دوبارہ کھڑا کرنے میں کس قدر زر کثیر صرف ہوا ہوگا مگر جب وہ مکان کھڑا ہو گیا ہوگا۔ تو ملک والوں کو کس قدر خوشی ہوئی ہوگی۔ میں نہیں سمجھتا کہ مکان کھڑا ہو جانے پر کسی کو اس تصرف پر افسوس ہوا ہوگا؟

اس یادگار نے آسٹریلیا کی آئندہ سنتان کے لئے ایک ایسا مصالحہ جمع کر دیا ہے۔ جسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ آنے والی سنتان اس یادگار سے کس قدر استفادہ ہوگی؟ یہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ ہے تازہ مثال دیش بھگتی کی۔ کہ وہ اپنے بزرگوں کی یادگار کو کس طرح مناتے ہیں؟

ہمارے اپنے بزرگوں نے اس بارہ میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ انہی کی مہربانی سے آج لکھوکھا سال کی باتوں کو ہم یاد کر لیتے ہیں۔ اگر ہمارے بزرگ ان باتوں میں بے پروا ہو جاتے۔ تو آج کروڑوں سال کی بابت ہم بالکل انجان ہوتے یہ ان کی ہی عنایت ہے کہ ہندوؤں کا بچہ بچہ سیتا اور رام سے اچھی طرح واقفیت رکھتا ہے سیتا اور رام کی ایک ایک بات بچہ بچہ کے زبان زبان پر ہے۔ کیا کابل اور قندھار میں رہنے والا اور کیا پہاڑیوں کی گھاٹیوں میں بسنے والا ہندو سیتا اور رام کو یاد کر کے اپنا جنم سپھل سمجھتا ہے اس واسطے ماتا سیتا کی یاد کرتے ہیں اور ان کے متعلق لکھتے پڑھتے میں آج ہمیں لاانتہا خوشی ہو رہی ہے۔

سیتا کا جیون تپسیا کا جیون گزرا ہے۔ شادی کے بعد مہارانی ہو کر خوشی کی زندگی گزارنا اس کے نصیبوں میں کہاں تھا؟ راج گھر میں قدم رکھا۔ اور راج گھر میں بیاہ جانے کے بعد بن باس کا حکم ہو گیا۔ بن باس جاتے ہوئے آپ نے اپنی دکھ ناک ذیل کے شبدوں میں بیان کیا:-

جب ماتا سیتا کی ساس نے بن جاتے وقت ان کو اُپدیش دیا۔ تو انہوں نے جواب دیا:- "ہے ماتا! آپ جیسی مجھے آگیا دیتی ہیں میں ویسا ہی کروں گی۔ میں نے شاستر پڑھا ہے۔ اور اسے اچھی طرح جانتی ہوں۔ آریہ جنک کی پتری سمجھتا کے زیر دست کبھی ویوہار نہیں کرے گی۔ پتی کے پیچھے سدا چھایا کی طرح چلوں گی۔ چندرماں سے جیسے چاندنی الگ نہیں ہوتی۔ اسی پرکار میں اپنے دھرم سے کبھی الگ نہ ہوں گی۔ ہے ماتا! جیسے تار کے بنا وینا نہیں بج سکتی۔ بنا پہیہ کے رتھ نہیں چل سکتا۔ اسی پرکار پتی کے بنا استری کبھی سکھ نہیں پراپت کر سکتی۔ چاہے اس کے سو پتر اور انیک رشتہ دار ہوں۔ سنسار میں پتا ماتا بھائی سب مریادا سے دیتے ہیں۔ اور دکھا کر دیتے ہیں۔ مگر پتی رکھا تو کیا۔ سنانا بھی نہیں۔ کہ میں نے اپنی پتنی کو کیا دیا۔ ایسے پتی کے بنا استری کی گتی کہاں؟"

سیتا کو بن باس جانے کا خوف کیسے ہو سکتا تھا۔ کیونکہ بڑے بڑے بلوان راجگان کی زور آزمائی کے بعد رام نے اُسے پراپت کیا تھا۔ رام کے تیج اور بل کا اُسے پورا پورا یقین تھا۔ ایسے بلوان پتی کے ساتھ اُسے کون سی چیز خوف زدہ کر سکتی تھی؟ اسی لئے اس نے چھلی راون کو ان شبدوں میں دھتکار دیا تھا:- "تو شیر کے منہ سے دانت اکھاڑنا چاہتا ہے۔ تو تیز دھار کی تلوار کو زبان سے چاٹنا چاہتا ہے۔ اور تو گلے میں پتھر باندھ کر ساگر کو تیر کر پار کرنا چاہتا ہے۔"

عورتیں اکثر سیتا جی کو یاد کر کے پریم سے رویا کرتی ہیں۔ کیونکہ وہ کہا کرتی ہیں۔ کہ سیتا جی تمام عمر مصیبتیں ہی جھیلتی رہیں۔ جب سیتا جی کو لکشمن رشی کٹیا میں چھوڑ آئے تھے۔ تو سیتا جی نے آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے کہا تھا کہ "ودھاتا نے مجھے دکھ اٹھانے کے لئے ہی رچا ہے ہائے پورو جنم میں میں نے کون سے ایسے پاپ کئے ہیں؟ .... وغیرہ"

لنکا میں جا کر اس نے راون سے گرج کر کہا تھا "تیرے جیون کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ سو تو اپنے اشٹ دیو کو یاد کر۔ ہے راون! تیرا تیج بل اور بدھی نشٹ ہو چکی ہے۔ سو اب لنکا کے ودھوا ہونے میں کوئی دن کی بات ہے..... جس پرکار تو اپنی عورتوں کی آبرو کی رکھشا کرتا ہے اسی طرح تجھے چاہیے۔ کہ دوسروں کی عورتوں کی آبرو کی بھی حفاظت کرے۔ کیا اس نگری میں بھلے پرش نہیں ہیں۔ جو تجھے سمجھا دیں؟ جن کی اندریاں وش میں نہیں ہیں۔ جو سدا انیائے [illegible] ہو۔ مجبور ہی کرتا ہے۔ اس کے نگر اور دیش دشمنوں سے لوٹے جاتے ہیں۔ ...... میں تیرے راجیہ دھن، اور ایشوریہ کے لوبھ میں نہیں آ سکتی"۔

سیتا جی کے لئے ایک یہی دکھ کچھ کم نہ تھا کہ وہ رام کے ویوگ میں تڑپ رہی تھی۔ ابھی بھی جب راون نے اُسے رام اور لکشمن کے بناوٹی کٹے ہوئے سر دکھلائے۔ تو اس کے غم والم کی کوئی حد نہ رہی۔ اور اس نے بہت گریہ وزاری کے بعد کہا۔ "ہے راکھشس! میں پتی کے پیچھے چلوں گی۔ تو اپنی تلوار سے جلدی میرے ٹکڑے ٹکڑے کر۔ اب میں ایک چھن بھی جینا نہیں چاہتی"۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سارے جیون میں صرف ایک بار سیتا جی کو خوشی ہوئی۔ اور وہ اس وقت جب ان کو ہنومان جی نے یہ خبر دی۔ کہ لنکا پتی پر فتح پالی ہے۔ اور رام، لکشمن اور سگریو سب راضی خوشی تمہارے لینے کے لئے آ رہے ہیں۔ اس وقت سیتا کی جو حالت تھی۔ اسے اس طرح بیان کیا گیا ہے:-

"سیتا کی خوشی کی کوئی حد نہ تھی۔ سوکھی ہوئی کھیتی پر جیسے برسات رُت کی تری ورشا پڑ جاتی ہے اسی طرح اس کا مرجھایا ہوا دل کھل اٹھا۔ وہ مارے خوشی کے اٹھی۔ اس کے نینوں سے آنند کے آنسو گرنے لگے۔ اور وہ خوشی خوشی بولی۔ ہے کپی راج! جو شبھ سماچار تو نے مجھے سنایا ہے اس کے عوض میں تجھے کیا انعام دوں؟ سارے سنسار کے پدارتھوں میں ایک بھی ایسی چیز مجھے دکھائی نہیں دیتی۔ جو تمہارے کام کے مطابق سمجھی جائے۔ ہے ہنومان! سونا، رتن تو کیا تینوں لوکوں کا راجیہ بھی اس پیغام کے سامنے ہیچ ہے"

کچھ سمے سیتا جی نے راجیہ سکھ پراپت کیا مگر ان کا سکھ دیرپا کیسے ہو سکتا تھا؟ جن کے جیون میں دکھ کی مقدار زیادہ ہو۔ انہیں سکھ صرف سوپن سا ملتا ہے۔ ایک دن مہاراج رام چندر جی کو سیتا جی کے جسم پر بچہ والی بننے کے نشان دکھائی دئے۔ انہوں نے بڑے پریم سے پوچھا "ہے سیتے! تمہاری کیا کامنا ہے۔ اُسے میں پورا کروں گا"۔

سیتا جی نے اتر دیا۔ کہ "آپ کی کرپا سے کون سا ایسا سکھ ہے جسے میں نے حاصل نہیں کیا۔ تپسوی لوگوں کا سکھ آپ کے چرنوں میں رہنے سے ہے ناتھ! کچھ دن گنگا کے کنارے [illegible] تپسیوں کی سیوا کرنے کو من چاہتا ہے"

سیتا جی کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے شری رام چندر جی نے اقرار کیا۔ اور کہا۔ کہ "میں ضرور ایسا انتظام کروں گا۔ جس سے تو گنگا کے کنارے مہاتماؤں کے درشن کر سکے"۔

ادھر بدقسمتی سے شری رام جی نے ایک دن سب وزیروں اور درباریوں کے درمیان بیٹھے ہوئے پرشن کر دیا۔ کہ "پرجا میرے بارہ میں کیا کیا باتیں کرتی ہے؟" اس پر ایک نے آنکھیں نیچی کر ہاتھ جوڑ کر بڑی نمرتا سے کہا۔ کہ "مہاراج! گستاخی معاف۔ ایک بات جو میں سنا کرتا ہوں۔ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ بھگوان پرجا کی بابت جاننے کی خواہش رکھتے ہیں لوگ کہتے سنائی دیتے ہیں۔ کہ بھگوان نے سیتا جی کو کئی دنوں تک راون کے گھر رہنے کے بعد بھی اپنی ستری میں استھر دیا ہے۔ تو پرجا کی جو بھی استری دوسرے کے گھر میں رہ کر آئے گی۔ اس کے سوامی کو اسے اپنے گھر میں رکھنا ہی ہوگا"

ان الفاظ نے مہاراج کے کلیجہ کو چھلنی کر دیا۔ وہ برداشت نہ کر سکے۔ انہوں نے لکشمن وغیرہ بھائیوں سے کہا:-

"میں جانتا ہوں۔ کہ سیتا پرم دیوی۔ نشکلنک پتی ورتا اور پارسا ہے۔ مگر پرجا کے سمان ہی رہنا ہے۔ پر تو بھی میں لوک نندا کو سہن نہیں کر سکتا"۔

اس نتیجہ کے مطابق انہوں نے سیتا جی کو رشی کی کٹیا میں بھیج دیا۔ لکشمن جب سیتا جی کو رشی کٹیا میں چھوڑتے ہیں۔ اس سمے وہ زار زار روتے ہیں۔ وہ اپنی ماتا کو جن کی جنگل میں انہوں نے چودہ سال تک سیوا کی اب رشی چرنوں میں چھوڑ کر واپس آتے ہیں۔ سیتا جی کو بھی شری رام کی جدائی نے انتہائی دکھ دیا۔ سیتا جی کے اس دکھ کو یاد کر کے ہماری مائیں ہزار ہزار آنسو رویا کرتی ہیں۔ اسی لئے کہا ہے۔ کہ سیتا جی کا جیون تپسیا کا جیون رہا ہے۔

سیتا جی کے ہاں "لو" اور "کش" کے پیدا ہونے کے بعد بھی ان کو سکھ نہ ملا۔ ساری عمر وہ پرکشا کی بھٹی میں پڑی رہیں۔ اور ہر بار شدھ ہو کر کندن بن کر سنسار کے سامنے پیش ہوتی رہیں۔ انہوں نے ہر قسم کے مصائب برداشت کئے۔ لیکن اپنے دھرم کو تیاگ نہیں کیا۔ ان کی یہ زندگی آئندہ دیویوں کے لئے ایک معیار ہے۔ وہ ہزار مصیبتوں کے باوجود بھی اپنے پتی دیو سے بے وفا نہیں ہو سکتیں۔ اور اپنے پتی کی وفاداری میں ہی اپنا جیون سپھل سمجھتی ہیں۔ وہ سیتا جی کو ایسی حالت میں دیکھ کر رام سے اُپر کرودھ نہیں کرتیں۔ وہ سیتا جی کی تعریف سے اپنی زبان پوتر کیا کرتی ہیں۔ اُسے اپنا معیار مانا کرتی ہیں اور ان کی خواہش یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ سیتا جی کی طرح وقت آنے پر مصیبتوں کا مقابلہ کریں۔ اور اپنے جیون میں سے ولاستا کو تیاگ کر تپسیا کا جیون دھارن کریں۔ تاکہ دھرم سے ان کا قدم ڈگمگا نہ سکے۔ اور وہ پوترتا سے اپنے جیون کا انت کر سکیں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

راون کی قید میں سیتا نے دھرم کی رکھشا کیسے کی؟

(لیکھک شری پنڈت وشوناتھ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

بالمیکی رامائن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جب راون سیتا کو رام سے چوری بن سے اُٹھا کر لے گیا۔ اور اس کے بعد شری رام چندر جی نے راون پر چڑھائی کر کے سیتا کو اُس کی قید سے چھڑایا۔ اُس کال کے اندر برسات کا موسم ایک بار ہی آیا ہے۔ شری رام چندر جی کو ماگھ جیٹھ میں راج تلک ملنے والا تھا۔

चैत्र: श्रीमानयंमास: प्रख्य: पुष्पितकानन:।

لیکن اُسی دن بنباس ملا۔ بھرت جی نے رام کو کہا۔ کہ اگر چودہ سال کے بعد آپ ایودھیا واپس تشریف نہ لائے۔ تو میں زندہ نہ رہوں گا۔ اس سے سدھ ہوتا ہے کہ شری رام چندر جی ماگھ چیت میں راون کو مار کر ایودھیا لوٹ گئے تھے۔ ان واقعات اور رامائن کے دوسرے اشاروں سے ودوانوں نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ سیتا ہرن ماگھ مہینہ میں ہوا تھا۔ اور مہارانی سیتا کو سوا سال کے قریب راون کی قید میں رہنا پڑا۔

اس کے متعلق اگرچہ بالمیکی رامائن میں تاریخ وار بیان نہیں ہے۔ لیکن ودوانوں نے اپنی عقل سے تاریخوں کا کچھ نشچے کیا تھا۔ سب سے پہلے ایک بہت پرانے زمانہ کی سنسکرت پہیلی ہے جو سبھاشت رتن بھنڈار نام کی پستک میں درج ہے:-

अर्धं राजे दिवस्यार्धे स्थ चन्द्रे ऽर्द्धभास्करे।

रावणेन हृता सीता माघमासे सिताष्टमी ॥

ارتھ۔ آدھی رات اور آدھے دن کے سمے جبکہ آدھا چاند اور آدھا سورج تھا۔ ماگھ مہینہ کی شکل اشٹمی کو راون نے سیتا ہرن کیا

ٹھیک ارتھ۔ ماگھ شکل اشٹمی جبکہ چاند آدھا روشن تھا۔ اور اس نے آدھی رات کو غروب ہونا تھا۔ دن کے وقت دوپہر کو راون نے سیتا ہرن کیا +

پدم پوران میں بھی سیتا ہرن کی یہی تاریخ لکھی ہے۔ تلسی رامائن میں بجیاس تھتی پتر کا جو پنڈت جوالا پرشاد کی بنائی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اس میں پدم پوران سے تھوڑا بھید ہے۔ پدم پوران کے مطابق راون چیت کرشن پکش چودس کو مارا گیا۔ اور اماوسیا کو داہ کرم کیا گیا۔ لیکن تلسی رامائن میں چیت شکل چودس کو راون مارا گیا۔ اور پورنماشی کو داہ کرم ہوا۔ سیتا ہرن کی تاریخ ایک ہی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے

ماگھ شکل اشٹمی جب آئی

دن مدھیانہ دشانن جائی

چھل کر ہری سیا جارا[illegible]

لے گیو نج لنکا رجدھانی

دن دش اور ماس دس چاری

رہی لنک میں سیا دکھاری

اس اندازہ کے مطابق ایک سال دو ماہ اور دس دن پتی برتا شرومنی مہارانی سیتا راون کی قید میں رہی۔ راون سیتا کو اپنی عورت بنانا چاہتا تھا۔ بن سے اُٹھا لے جانے کی یہی غرض تھی۔ اور جب تک سیتا لنکا میں رہی۔ وہ اسی کوشش میں لگا رہا۔ لیکن اُس کی یہ پاپ اچھا پوری نہ ہو سکی۔ اور سیتا اپنے دھرم کی رکھشا کرتی ہوئی پھر اپنے پتی دیو کو آملی۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی عورت اپنے گھر سے صرف ایک دن باہر پاپیوں کی قید میں رہے۔ تو وہ اپنی عصمت کو بچا نہیں سکتی۔ خواہ وہ کتنی ہی پتی برتا اور عصمت مآب کیوں نہ ہو۔ اُس کی خواہش کے بغیر پاپی ظالم زبردستی بھی اس کے دھرم کا ناش کر سکتے ہیں۔ اس لئے جب راون بھی اسی غرض کے لئے سیتا کو اُٹھا کر لے گیا تھا۔ تو سیتا نے دھرم کی رکھشا کیسے کی؟ یہ صرف ایک معجزہ ہی ہو سکتا ہے:-

اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ بالمیکی رامائن سے یہ بالکل صاف ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ سیتا کے پتی برت دھرم پر ذرا بھی آنچ نہیں آئی۔ باقی رہی یہ بات۔ کہ سیتا نے دھرم کی رکھشا کیسے کی؟ اس کا بھی رامائن میں وستار پوروک ورنن ہے۔ راون کے مرنے پر مندودری نے کہا ہے:-

अप्राप्य तं चैव कामं जानकी संगहे कृतम्।

पति व्रता यास्तपसा नूनं दग्धोऽसि मे प्रभो ॥

ہے پتی دیو! سیتا کے سنگ کی کامنا کر کے آپ حاصل نہ کر سکے۔ لیکن پتی برتا کے تپ سے دگدھ ہو گئے +

اتہاس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پراچین سمے میں پتی برتا دیویاں ایسی حالت میں اپنے دھرم کی رکھشا کے لئے تین اپایوں کو عمل میں لاتی رہی ہیں۔ سب سے پہلے وہ پاپی پرشوں کو اُپدیش کر کے اور اُن کے دھرم کی رکھشا کرتی تھیں۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہو۔ تو دوسرا اُپائے عمل میں لایا جاتا تھا۔ کہ اپنے آتنک بل سے کام لیں اور [illegible]

رمنیوں کے جیون سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر اس میں بھی اُن کو کامیابی حاصل نہ ہو۔ تو اس سے پہلے کہ اُن کی عصمت دری ہو۔ وہ اپنے پرانوں کا تیاگ کر دیتی تھیں۔ مسلمانوں کے عہد میں راجپوت اور دیگر ہندو دیویوں کی ایسی سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں۔ بالمیکی رامائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیوی سیتا کو پہلے اُپائے میں ہی کامیابی ہو گئی۔ اس لئے دوسرے اُپایوں کی ضرورت ہی نہ رہی:-

پتی برتا سیتا موقع موقع پر راون کو بہت اُتم اُپدیش دیتی رہی۔ بالمیکی رامائن سے وہ پڑھنے لائق ہے۔ وستار سے یہاں نہیں لکھا جا سکتا۔ صرف ایک دو شلوک لکھے جاتے ہیں:-

अकार्यं न मया कार्यमेक पत्न्या विगर्हितम्।

कुले सम्प्राप्तया पुण्ये कुलेमहति जातया ॥

तथा तव तथा ह्येषा रक्ष्या दारा निशाचर।

आत्मानमुपमां कृत्वा स्वेषु दारेषु रम्यताम् ॥

इह सन्तो न वा सन्ति सतो वा नानुवर्तसे।

यथा हि विपरीता ते बुद्धिराचार वर्जिता ॥

ارتھ:- ہے راون! میں ایک بڑے اُتم کل میں پیدا ہوئی ہوں۔ اور شری رام چندر کی پتنی ہوں۔ اس لئے میں کبھی دھرم کے ورودھ تیری عورت بننے کا نندت کرم نہیں کر سکتی۔ تمہیں بھی خیال کرنا چاہیئے کہ جس طرح تو یہ نہیں چاہتا۔ کہ تمہاری عورت کو کوئی دوسرا مرد اپنی عورت بنا لے۔ ایسے ہی ہر ایک پرش کی یہ اچھا ہوتی ہے۔ اس کے مطابق تمہیں صرف اپنی ہی عورتوں پر صبر کرنا چاہیئے لیکن تمہاری یہ جو الٹی عقل ہو رہی ہے۔ اس سے میرا خیال ہے۔ کہ یا تو لنکا میں کوئی اُپدیش کرنے والا سنت مہاتما ہی نہیں ہے۔ یا تو ایسے مہاتماؤں کے اُپدیشوں کی پروا نہیں کرتا:-

سیتا جی کے اُپدیشوں کے علاوہ اُس زمانہ میں دھرم کا پرچار اس قدر تھا۔ کہ ایک پاپی سے پاپی بھی اس قدر گراوٹ کا کام نہیں کر سکتا تھا۔ جیسا کہ آج کل کے زمانہ میں دیکھنے میں آتا ہے۔ میں تو یہ بھی کہوں گا۔ کہ اس زمانہ کے پاپی لوگ بھی شاید [illegible]

رکھتے تھے۔ فی زمانہ بھی یوروپین تہذیب کی یہ خوبی بیان کئے بنا نہیں رہا جا سکتا۔ کہ خواہ وہاں کس قدر آچار کی گراوٹ ہے مگر کسی عورت پر زبردستی نہیں ہوتی۔ بھارت ورش بھی دیگر اخلاقی صفات کے ساتھ اس خوبی سے النکرت رہا ہے۔ کہ یہاں کبھی عورتوں پر ظلم نہیں ہوتا تھا۔ لیکن ہمارے دیش جا گیر سے "اسلام" کا جب سے پرچار ہوا۔ ہندو عورتوں کو اس ظلم کے مقابلہ میں اپنے پرانوں کی آہوتی کی ہمیشہ ضرورت رہی ہے۔ اس پر بھی آریہ سبھیتا کی یہ خوبی ہے۔ کہ آریوں نے کبھی کسی مسلمان دیوی سے زبردستی نہیں کی۔ اور نہ اُن کی سبھیتا یہ اجازت دیتی ہے۔ رامائن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ راون اگرچہ ایک پاپی راجہ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اس ویدک سبھیتا سے وہ نہیں گرا۔ سیتا کے ساتھ اس نے زبردستی نہیں کی۔ زبانی بھی صرف یہی کہتا رہا۔ کہ تو میری دھرم پتنی بن۔ نہ کہ مجھ سے سماگم کر۔ جیسا کہ:-

भव मैथिलि भार्या मे मोहमेवं विसर्जय।

बह्वीनामुत्तम स्त्रीणां ममाग्र्य महिषी भव ॥

ارتھ:- ہے سیتا! موہ کو چھوڑ۔ میری دھرم پتنی بن۔ اور میری بہت سی عورتوں میں پٹ رانی پر براجمان ہو۔

آخر سیتا نے جب دیکھا۔ کہ اُس کے اُپدیشوں کا خاص اثر نہیں ہو رہا۔ ممکن ہے یہ سبھیتا کو چھوڑ کر کبھی زبردستی کرنے پر بھی تیار ہو جائے۔ تو اُس نے راون کو کہا۔ کہ ایسی حالت میں میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ تب آریہ سبھیتا پر اپنی دڑھتا کا ثبوت دیتے ہوئے راون نے سیتا کو کہا:-

तावं चैवमकामां त्वां न स्पृक्ष्यामि मैथिलि।

कामं कामः शरीरे मे यथा कामं प्रवर्तताम् ॥

ارتھ:- ہے سیتا! خواہ میں کس قدر کا متر ہو جاؤں۔ لیکن جب تک تو اپنی خواہش سے میری عورت نہیں بن جاتی۔ میں تیرے جسم کو چھو بھی نہیں سکتا:-

آخر سیتا نے راون کی آریہ سبھیتا پر اس قدر مضبوطی کو دیکھ کر اپنے شریر کی اُس وقت تک حفاظت کی۔ جب تک شری رام چندر جی نے راون کو یدھ میں مار کر پتی برتاؤں کی سرتاج دیوی سیتا کو بیرئی ہاتھ سے آزاد نہ کرایا +

آج بھی مردوں کی پتی برتا دیوی گوپی کی طرح لاکھوں آریہ دیویاں ایسے سنکٹ میں سیتا کے جیون سے [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ماتری شکتی کے چرنوں میں شردھا کے چند پھول

(از مہاشہ "ناطق" جلالپوری)

راون از زبان سنبھالی۔ چاروں وید اور چھ درشن پڑھ کر اشوک باٹکا میں اپنی عاقبت کو خوار نہ کر۔ بیج بیچ۔ لچھمن کا بان چلنے والا ہے۔ اس سے نہ کنبھ کرن کی توند بچے گی۔ نہ میگھ ناتھ کی بھنیا کام آئے گی۔ راون ! ہوش کر سیتی پرت دھرم کی لاج رکھنا۔ سلوچنا کے سہاگ کو تباہ نہ کرنا۔ سن سن وہ ہنومنت گرج رہا ہے۔ انگد کمان پر چلا چڑھا رہا ہے۔ کان کھول۔ وہ بلبل ہزار داستان گا رہی ہے

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

دوشاسن ! پیچھے ہٹ۔ مہارانی دروپدی پر ہاتھ نہ اٹھا۔ بہن بھیم کا خیال رکھ۔ بھیم سے مست ہاتھی کی آنکھیں لال ہو رہی ہیں۔ ڈرتا ہوں کہیں وہ تیرے خون سے اپنے لب تر نہ کرے۔ ماتا کنتی ! حیران ہوں۔ دروپدی کی بے عزتی اور مہاراجہ پانڈو کی ... نابالک ہاتھ کب تک دست درازی کرتے رہیں گے؟ نکل اس جا۔ ارجن ! گانڈیو کو ہاتھ سے رکھ دے۔ دیکھ دیسو ... جس نے تیری گردن میں جے مالا ڈالی تھی۔ کوروں کے دربار میں اس کا تیرسکار ہو رہا ہے۔ جہاں بھیشم خاموش ہے ... دروپدی مالا پھیر رہا ہے۔ سودرشن چکر کا سوامی دوارکا میں ... رنگ رلیاں منا رہا ہے۔ ... میں گھنگھنیاں ڈالے بیٹھا ہے۔ ... کی سیاہ گری پر داغ لگ رہا ہے۔ وہاں دھرشٹ ... غصہ سے دانت پیس رہا ہے۔ شکھنڈی کمان پر چلا چڑھا رہا ہے۔

آہ ... فوج کشی کر۔ اور ایسی خونی ہولی ... اور نہ اشو تھاماں ہی ... سن سن۔ وہ بھگوان ... فرما رہے ہیں

نشہ از حدیث نامہ چوں است
ہمیں از کمخوانش بخوش است

ماتا سیتا ! آج تیرا خون کیوں سرد ہو گیا؟ تیری چھاتیوں کا دودھ کیوں خشک ہو گیا۔ جوزف تو ... پیتا تھا ... بڑی اس کی ... دنیا کی چھاتی پر ... سکندر کو ... سوار تھا یا ... جاکر اپنا پرچم لہرایا تھا۔ خیف ... اسے ... میں قید کیا ... معاہدہ ... نے اسے ہلینا میں دفن کیا۔ ... جاگ۔ ... کی راکھ کو ... حشر ہوگی ... اگر پیرس کا سردار ... کے جو دھو تھا۔ مارشل ... وفادار ہیں۔ ... لنکا کی عزت ... دود ہاتھ دکھلا ... دریائے سین کے کنارے ... تحقیق

... کے شاہانہ جلوس کے آگے سرنگوں ہوں
... سے نقل کرتے نہیں لگتی بار
... مایوس ہو اس سے امید وار

ماتا جیجا بائی ! افضل خان کو تیرا سرپر کھا گیا۔ شائستہ خان کو تیرا قہر ندامت میں پھلا گیا۔ میں خود غرق ندامت ہو رہا ہوں میری آنکھوں کے سامنے سنگھ گڑھ پر علیہ پرچم

اور ناموس کو چار چاند لگاتی رہی !

لبنت گیا سیتا اشٹمی کا پروا بار خیال تھا۔ کہ بھارت اسے پوری شان سے منائے گا۔ اور ماتری شکتی کی ارادھنا کو اپنا لکھشہ بنائے گا۔ لیکن لمز لک کے بھوت نے بھارت پر ایسا غلبہ پایا۔ کہ جہاں لکھشہ کے سرسہرہ بندھتا تھا۔ وہاں اسے مخالفین کے آگے سرخم کرنا پڑا۔ ڈھونڈھتا

ہے کر جنرال تک کہیں بھی کسی دیوی پروار نہیں ہونے دیں گے۔ سر کٹوانا منظور۔ لیکن کسی کی ناموس پروار ہونے دیکھنا منظور نہیں کریں گے۔ جہاں اغوا کا خدشہ ہوگا۔ وہاں ہنومنت بیر کی طرح آگے بڑھیں گے۔ انگد کے نقش قدم پر چلیں گے۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں گے۔ جب تک مجرمانہ حملوں کی ہر ایک واردات کو ناممکن نہ بنا دیں گے۔ جب آپ سچے دل سے یہ عہد کریں گے۔ یاد رکھو۔ ماتری شکتی کے سچے پجاری بن سکو گے۔ اور اپنی جننی کے دودھ کو حلال بناؤ گے !

دیویو ! زمانہ نازک ہے۔ آپ ... کی نسوں میں پرانی آریہ دیویوں کا خون بہہ رہا ہے۔ آپ ان روایات کی وارث ہیں۔ جو ماتا سیتا۔ ساوتری۔ دروپدی اور ماتا پدمنی سے ورثہ میں مل چکی ہیں۔ دیکھیو اس بیگم کے موقع پر یہ پرت لو کہ ہم نہ صرف اپنی عزت کی محافظ خود بنیں گی۔ بلکہ آئندہ ایسی سنتان پیدا کریں گی۔ جو شیوا جی۔ پرتاپ اور چھتر پتی شیواجی کی یاد کو تازہ کرے۔ اور یہ پرتگیا کرنی ہوگی کہ اگر کوئی دشٹ راون ہماری ناموس پر داغ لگانے کی کوشش کرے گا۔ تو ماتا سیتا کی طرح اپنے ستیہ سَت کو قائم رکھیں گی۔ اور اپنی جان کی آن پر حرف نہ آنے دیں گی !

عورت !

(شری بت ... کے حقیقت نگار قلم سے)

اے گوہر پاکیزہ دل مرد کی راحت
اے خوگر تسلیم ! تیرا گہنا حیا ہے
آتی ہے تیرے فکر سے شیریں زباں میں
پھولوں کی مہک تیری ہے بلبل کی چہک ہے
تو عشق سراپا ہے محبت ہے تیرا پیغام
رنگین تیری یاد سے شاعر کا قلم ہے

آباد تیرے دم سے ہے دنیائے محبت
ایثار مجسم ! تیری فطرت میں وفا ہے
ڈھارس تیری بندھاتی ہے تو جان آتی ہی جاتی ہیں
ہیرے سے فزوں تر ہے تیرے گھر کی دکانیں
وہ ساحرہ گر بنتی ہے ہر ایک تو رام
فردوس اک آباد تیرے زیر قدم ہے

جس گھر میں ہو عزت تیری آباد وہ گھر ہے
خوشحالی برستی ہے وہاں شاد وہ گھر ہے

لہرا رہا ہے۔ تاجی اما ... بیروں کی شہرت پر آنچ نہ آنے دینا۔ گڑھ کی فصیلوں پر چڑھ جانا۔ سوریا جی بھائی کا ہاتھ بٹانا۔ اور تیغ دو دم کے دو ہاتھ دکھلانا۔ کہ شاہجہان کے سپوت کو ناکامی سے ندامت کے سوائے چارہ کار ہی نہ رہے

جان آف آرک ! اپنا دیہاتی لباس اتار۔ اور جنگی جامہ زیب تن کر۔ تیرا وطن اس وقت تیری آہوں ... رہا ہے۔ غنیم کے ہاتھوں پھولوں کی طرح جل جانا۔ لیکن جس جھنڈے کو تو نے اپنے عوض جب گر سے سینچا تھا۔ اس کی شہرت پر بٹہ نہ لگنے دینا۔ قبر سے ہمراہ ہو کر تیرا پیارا پیرس اب ... کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اس سرد خون میں ایسی حرارت پھونک۔ کہ جس طرح تو نے خود ... کی دیوی کی ارادھنا کی تھی۔ اسی طرح تیرا نام ... یاں مادر وطن کو ...

ہوں۔ لیکن اب کہیں بال برہمچارنی گارگی نظر نہیں آتی۔ سنی ساوتری لو ہیری شکل سے ہی نفور ہے !

جہاں پدمنی جوہر کا کھیل کھیلا کرتی تھی۔ وہاں آج اغوا کا زور ہے۔ عصمت دری کا شور ہے۔ عفت کو داغ لگ رہا ہے۔ چاہتا تھا۔ کہ ماتری شکتی کے چرنوں میں عقیدت کے پھول چڑھاؤں۔ لیکن دل مشش پنج ہے۔ گھر کو اپنے ہی چراغ سے آگ لگ رہی ہے اور اس کے شعلوں پر ذیل کا شعر کندہ نظر آ رہا ہے

بہ تلنگی علوی ... چوں خلیل
بانگ برآمد از ... آہا بہاد درم

بھائیو ! اچھے سیتا اشٹمی کا بگیہ منانے کے قابل بنا کر ثواب دارین حاصل کرو۔ آؤ ...

بچوں والو ہوشیار

بچوں کی بخار، کھانسی، سردی، بادی، دودھ ڈالنا، دست پتلا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی، ہچکی، قبض، مروڑ وغیرہ جو ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ تندرست بنانے کیلئے حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری کی گئی

قیمت ۵ رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

سارے ہندوستان میں مشہور ہے میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو قیمت فی شیشی ۵ ر فی درجن ۱۲ ؍ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ ؍ درجن ۱۲ ؍ سوداگروں اور ایجنٹوں کو نہایت ہی معقول کمیشن۔ نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو۔ دس اردو خواں معزز لوگوں کے نام مع مکمل پتے کے بھیجنے پر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا۔

پتہ :- مینیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر یو۔پی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"سیتا اشٹمی"

(از شری مہاشہ گیان دت جی آریہ سیوک جام پور)

ناظرین "پرکاش" کو یاد ہوگا کہ عرصہ تین سال کا ہوا مہاشہ جی نے "سیتا اشٹمی" کے متعلق ایک نوٹ لکھا تھا جس میں آریہ جنتا اور پریس سے التجا کی تھی کہ وہ "سیتا اشٹمی" کا تیوہار بھی اسی شان اور جوش سے منائے۔ جیسے باقی پرو کرشن جنم اشٹمی اور رام نومی وغیرہ منائے جاتے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ وہ معمولی سی آواز بہرے کانوں پر نہیں پڑی۔ "پرکاش" کے قابل ایڈیٹر (ناطق) جی نے تو "سیتا اشٹمی" (ایڈیشن) کے نام سے خاص پرچہ نکالنے کا مبارک قدم اٹھایا ہے۔ ماتری شکتی کے ادھار میں جتنی مہاتما اس سے ہوگی۔ وہ وجلدوان طبقہ قیاس میں لا سکتا ہے۔

حقیقت میں دیکھا جائے۔ تو قوم کی اصلی ترقی و تنزل کا زیادہ انحصار استری جاتی پر ہے۔ قدرت نے استری جاتی کو اپنے خیر لو ترغیب سے ستندرتا، مٹھاس اور پریم وغیرہ لطیف جذبات بہت کافی مقدار میں عطا کئے ہیں۔ ان گنوں کی وجہ سے پرش سماج کے بنانے میں ان کا بھاری حصہ ہے۔ ماتا کے شدھ انتظام پریم کے ساتھ دنیا کی کسی چیز کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ مگر آج کل کے بھوگ واد میں ناری کو تتلی بنا چھوڑا ہے۔ دیوی گنوں کا بہا بہت برا استعمال ہو رہا ہے۔ فیشن کی دیوی پر بلیدان کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ اور غلط فہمی سے خود بھی تیاری میں مصروف ہیں۔

کتنا ہی شروع میں آریہ سماج و دیگر سبھا کا۔ کہ جس نے آریہ پرودھ جنتا میں استری جاتی کی سرسوتی مہارانی سیتا دیوی کے آدرش سے جیون کو درشٹی میں رکھ کر "سیتا اشٹمی" کا پرو مقرر کیا۔ اس سے پہلے پرشوں کے آدرش تو قائم تھے۔ مہاراج رام چندر۔ بھگوان کرشن۔ رشی دیانند اور شہید پنڈت لیکھرام جی سے پرش سماج شناخت لے سکتا تھا۔ مگر استری جاتی کی طرف بہت کم خیال تھا۔ خوب دھیان دیا۔ استری جاتی کے لئے بھی کوئی آئیڈیل ہونا چاہئے۔ جس کے نقش قدم پر چل کر اپنی منزلِ مقصود کو حاصل کر سکیں۔ بھگوتی سیتا کے شدھ گنوں کا ورنن کوئی کہاں تک کرے۔ ان کے آدرش پتی برت دھرم کو دیکھ کر، مصیبتوں کو خوشی سے برداشت کرنا اور راون راکشس کے اسیر میں اپنے ناموس کو بچائے رکھنا اور تیر کی طرح کھرے گرتے

کبھی شکھ پایا کبھی نہیں تھا۔ ورواہ کے فوراً بعد راج تلک کی تیاری ہونے لگی۔ کہ ماتا کیکئی کی طرف سے چودہ سال کا بن باس دلانے کی کوشش ہوئی اور وہ کوشش کامیاب ہو گئی۔ جنگلوں میں مارے مارے پھرنا کسی دیوی کے آزمائش کو ظاہر کرتا ہے۔ پھر راون کی قید میں جو مصیبت کے دن کاٹے۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے کلیجہ بھی کانپ اٹھتا ہے۔ واپس لائی گئیں۔ تو ایودھیا پہنچنے کے

شرمندہ کرنا ایسے عذاب کے گن ہی ہیں کہ ان کی دوسری مثال سارے اتہاس بھر میں ملنی مشکل ہے۔ اسی سے تو بالمیک رشی نے اپنے جیون بھر کا ہنوز بیتال کی دوی دے مجھے کہ۔ اس پیغمبر لفظ کے اندر انگلی ہاتھ کو بھی طرح دشا دیا ہے۔ ہمارے دھرم کا جو خیال اور جو داغ نظر یہ مہانتا ہے بیشک کیسا ہی وہ شرف ان کا ہی حصہ ہے ہمارے ماتا جی کھیلے۔ بیچاری کی قسمت میں

کچھ عرصہ بعد پھر جنگل کی تیاری۔ بالمیک کے آشرم میں نواس۔ ہاں سیتا دیوی کے دکھ درد بھرے الفاظ ہر ایک دیوی کو سن لینے چاہئیں۔ جبکہ لکشمن سے وہ کہتی ہیں کہ مہاراج رام چندر سے جا کہنا:۔

"اگر میرے گربھ میں میرے رگھو کنبہ کے قابل آپ کا نور نہ ہوتا (گربھ وتی نہ ہوتی) تو میں آپ کے کٹھن ویوگ سے اپنے شوہر اور بیکس جیون کی پروا نہ کرتی۔ اگرچہ آپ نے مجھے تیاگ دیا ہے۔ تو بھی آپ ایک سادھارن ملیچھ تی کی نظر سے دیکھا کیجئے گا"

تو دھنیہ ہے سیتا ماتا! تجھے اپنی زندگی کی ہوس نہیں۔ اگر فکر ہے۔ تو صرف پتی کل کے چلانے کی۔ راج ونش کو قائم رکھنے کی۔ پتی کے خاندان کا چراغ جلتا رہے۔ اس خاطر اتنے ناقابل برداشت کشٹ سہن کئے۔ واقعی تو دھنیہ ہے۔

صرف اتنا ہی نہیں کمال تو آگے ہوتا ہے۔ جب لو اور کُش بیٹے ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ اشومیدھ یگیہ میں سیتا کو بلایا جاتا ہے۔ اپنی پاکدامنی کا حلف اٹھانے پر۔ جس کا نام والمیکی میں اگنی پریکشا درج ہے۔ کیا خوب کہا۔ رگھوونش سرگ ۱۴ شلوک ۶۶ میں وہ کہتی ہیں:۔

"وہ میں اس لئے تپ کروں گی۔ کہ میں دوسرے جنم میں بھی آپ ہی میرے پتی ہوں۔ اور ہمارا وِیوگ نہ ہو"

یہ سوز بھرے شبد کہتے ہوئے اپنی لیلا وہاں ہی ختم کر دی۔ آہ! کیسے الفاظ ہیں۔ موجودہ زمانہ کی حقوق مانگنے والی استری جاتی کے لئے مشعل ہدایت کا کام دیں گے۔ ذرا خیال تو فرمائیے کہ کوئی سا سکھ نصیب ہو گئے کا اسے موقع ملا تھا۔ ساری کی ساری عمر دکھ اور مصیبت میں گذر رہی۔ پھر بھی اس بھگوان رام کی خواہش دل کی آخری تہ سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہے۔ یہ سارا پریم بھگوان رام کے مریادا پرشوتم ہونے کا ہے۔ اور دھرم پرائن جیون کا۔ راجسو یگیہ کے موقع پر سیتا کی غیر موجودگی میں بھی دوسری شادی نہ کی۔ سونے کی مورتی ہی جتنی بھی چلی ہے۔ بیاہ سکے تھے۔ جہاں سیتا کے جیون سے پتی برت دھرم کا سبق ملتا ہے۔ وہاں شری رام کے پوتر جیون سے پتنی برت دھرم بھی سکھایا ہے۔ جب دونوں طرف دھرم ہو۔ تو آنند کیوں نہ ہو؟ مغربی تہذیب کے پیچھے بے تحاشا دوڑنے والی موجودہ استریوں کے لئے دیوی سیتا کا آدرش سونے سے زیادہ ہے۔ خدا اپرش سماج کو پربھو سمتی پردان کریں تاکہ وہ اس پوترتا کی ساکشات مورتی کو سیدھے راستہ لگانے میں کامیاب ہوں۔

اور ذرا سوچئے کہ ستیہ کتنی سیتا کی جے! [illegible]

پتی برت دھرم

کہاں جنگل وہ کانٹوں کے کہاں نازک چمن سیتا | کہاں رستے پہاڑوں کے کہاں نازک بدن سیتا
کہاں پہنے ہوئے پتھر کہاں برگِ چمن سیتا | کہاں وہ بالشِ خارا کہاں گل پیرہن سیتا

کہاں سے ان مصائب کے اٹھانے کا جگر پایا
پتی برت دھرم کی طاقت نے یہ اعجاز دکھلایا

کہاں سیتا مہارانی کہاں وہ قید راون کی | وہ فرقت رام کی وہ دھمکیاں عصمت کے دشمن کی
وہ تنہا سا کلیجہ وہ ڈراونی صورتیں جن کی! | وہ تدبیریں نئی ایذائے جان و کاہشِ تن کی

مگر آخر مقدر خود کئے پر اپنے پچھتایا
پتی برت دھرم کی طاقت نے یہ اعجاز دکھلایا

ادھر تھے دو مسافر بے سروسامان اور تنہا | ادھر راون بصد شاہانہ شوکت جلوہ فرما تھا
سمندر بیچ میں حائل نہ آر اس کا نہ پار اس کا | جلا دی کس طرح بن باسیوں نے پاپ کی لنکا

یہ کس کی آہ نے راون کو خاک و خوں میں تڑپایا
پتی برت دھرم کی طاقت نے یہ اعجاز دکھلایا

نکل کر کوکب امید کا پھر وہ نہاں ہونا | نئے بن باس کے صدمے وہ پھر بے خانماں ہونا
شبہ تھا کو دھوبن سے وہ ان کا سرگراں ہونا | دوبارہ بختِ بد کا درپئے آزارِ جاں ہونا

کہاں سے ان مصائب کے اٹھانے کا جگر پایا
پتی برت دھرم کی طاقت نے یہ اعجاز دکھلایا

زمانہ ایک جنگل میں یونہی با چشم نم گذرا | شبِ فرقت آئی آہ! جب روزِ الم گذرا
خبر دے کر گیا وہ آہ غم کی جو دم گذرا | ہوئی بیتاب سیتا سر سے جب طوفانِ غم گذرا

زمیں شق ہو گئی فریاد سے اک زلزلہ آیا
[illegible] اعجاز دکھلایا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سیتا سویمبر

(از پیرزادہ کشفی الاسدی مصنّفِ "روحِ اسلام"۔ ملتان)

جنک کا سُن کے اعلاں شہزادے سورما بھاگے ۔۔۔ جنک پوری میں پہنچے اک سے اک ڈالے قدم آگے
ہزاروں ہو گئے موجود قسمت آزمانے پر ۔۔۔ سرِ اجلاس اپنی رُستمی قوت دکھانے پر
بڑے بانکے جواں دربار میں بن ٹھن کے آئے تھے ۔۔۔ اُمنگوں میں جوانی کی وہ سینہ تن کے آئے تھے
بہادر نامور جن کا کہ شہرہ تھا زمانے میں ۔۔۔ ہوئے ناکام لیکن اپنی قسمت آزمانے میں
لگایا زور بھی زور آوروں نے ایڑی چوٹی کا! ۔۔۔ ہر اک عضوِ بدن کا جسم کی ہر بوٹی بوٹی کا
شکن پڑ پڑ گئے ماتھے پہ خبطِ کامرانی میں! ۔۔۔ زمیں پر بارہا جھک جھک پڑے جوشِ جوانی میں
کماں ہو ہو گئے شوقِ کماں میں سروقد غازی ۔۔۔ گماں ہوتا تھا جیسے کہ بس اب جیت لی بازی
رگِ گردن بھی پھولی جھاگ بھی منہ سے اچھل نکلی ۔۔۔ کمر دُہری ہوئی لچکا گئی کھا کھا کے بل نکلی
چنگھاڑے ہاتھیوں کی طرح گرجے شیر کی صورت ۔۔۔ زبر بن کر بڑھے تھے جو وہ بیٹھے زیر کی صورت
وہ مونچھیں جو کہ بل کھاتی تھیں لہراتی تھیں کانوں پر ۔۔۔ لپکتی رہ گئیں زلفِ چلیپا ننگے شانوں پر
غرور و تمکنت کو خاک میں ملتے ہوئے دیکھا ۔۔۔ سرِ مغرور کو افسوس میں ہلتے ہوئے دیکھا
رُخِ رنگیں سے رنگِ سُرخرو اُڑتے ہوئے دیکھا ۔۔۔ جوانی کو بڑھاپے کی طرف مُڑتے ہوئے دیکھا
بہت تھے جن کو کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے دیکھا ۔۔۔ بہت تھے شرم و غیرت سے جنہیں دھنستے ہوئے دیکھا
بہت تھے جن کو ناموسِ وطن شرمائے جاتی تھی ۔۔۔ بہت تھے جن کو اپنی آبرو تڑپائے جاتی تھی
سرِ محفل ہر اک نوخیز نہوڑائے ہوئے سر تھا ۔۔۔ فضا میں قہقہے آباد تھے اک شورِ محشر تھا
ہزاروں قسم کی تھی گفتگو جملہ زبانوں پر ۔۔۔ کسے جاتے تھے آوازے بہادر نوجوانوں پر
بڑے آئے تھے نامی پہلوان بنکر اکھاڑے میں ۔۔۔ سمجھتے تھے مزا برسات کا لوٹیں گے جاڑے میں
سمجھتے تھے کماں کو بھی کھلونا عہدِ طفلی کا ۔۔۔ مگر جب زور جھاڑا رنگ سب کا پڑ گیا پھیکا
یہ کل کے چھوکرے کیا آج قوت آزمائیں گے؟ ۔۔۔ کہاں سے دیوتائی طاقتیں یہ لوگ لائیں گے؟
منشیہ خاکی ہیں یہ اور وہ دھنش ہے دیوتاؤں کی ۔۔۔ پنپنے کی نہیں یاں طاقتیں زور آزماؤں کی
جنک مہاراج یا تو عہد کو اب طاق پر رکھیں ۔۔۔ یا اپنی بھولی بھالی جانکی بائی کو گھر رکھیں

بہت دشوار ہے اس شرط کو پورا کرے کوئی
اور اس عقدے کو اپنے ناخنوں سے وا کرے کوئی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"ماتری شکتی!"

(از شری پت مہاشہ بابو رام جی گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

ماتا کیسا پیارا اور میٹھا شبد ہے۔ مانو رس بھرا ہوا ہے۔ شہد ٹپک رہا ہے۔ بال بال دھول میں سلے ہوئے بال کے لئے بھی ماتا کی بھجائیں اور گنگا کی سی گود ہر سمے کھلی رہتی ہے۔ رشیوں نے اس سندر سرشٹی کے نرماتا پرمیشور کو بھی "جگدمبا" کے نام سے کہا ہے۔ پرم ہنس رام کرشن جی بھگتی کے آولین میں "ماتا ماتا" کہہ کر بے سدھ ہو جایا کرتے تھے۔ نارائن نے ناری جاتی کے نرمان میں ساری کوملتا اور مدھرتا خرچ کر دی ہے۔ پرنت پڑھتی ہے جہاں یہ سرشٹی دیا سے ماتا کے سینہ سے چھو کر جھول رہی ہے۔ وہاں اس رنگ منچ پر کھیلنے کے لئے ماتا سے شکتی کا بردان بھی پراپت کرنا ہوتا ہے۔ ماتری شکتی سمست نیچوں کا بیج اور شکتیوں کی شکتی کا … دیش اور جاتی نے ماتری … ماتری شکتی کی پوجا کی۔ … شکتی کا گورو پراپت کیا۔ … کا بھگوان سے سنمان کیا۔ وہاں … سوتی اور لکشمی نے نواس کر کے اپنے ہر بالی کو نہال اور مالا مال کر دیا۔ آج یہ جاتی بھی ماتری شکتی کی اپاسک رہی ہے۔ اس جاتی نے بھی کبھی "شکتی" کی ہتیا کی ہے۔ تب اس کی بیکنٹھ میں بھی بل اور شکتی کا نواس رہتا تھا۔

یہ آج ...... آج کی بات جانے دیجئے۔ پانچ ہزار سال ہو گئے ہم نے ماتری شکتی کا اپمان کر کے اپنے سارے گورو کو گنوا کر بدحالی۔ کنگالی اور دم جانے کب تک کے لئے غلامی کا پٹہ خرید لیا۔ ہم نے ناری کا نرادر کیا۔ ایک کوی نے کہا ہے:

ناری تہ ندامت گرد ناری ترک کی کان

ناری سے نرا ہوتے دھرو پرہلاد سمان

ہم نے کیول نندا ہی نہیں کی۔ بلکہ ایک شکتی کا نرسکار کیا۔ اسی نرسکار کے کارن ساری شکتیاں یہاں سے منہ موڑ کر اپنے پوجاریوں کے پاس چلی گئیں۔ اس یگ کے بیتنے والے مہرشی دیانند نے اس راز کو سمجھا اور ایک چھو سمان سالہ بالکا کو جگ گرو ماتری شکتی کے روپ میں مستک جھکا دیا۔ کیول مستک ہی نہیں جھکایا۔ بلکہ راہ بھی دکھایا۔ ٹھوکریں کھاتی آریہ جاتی اور سنسار کے سب لوگوں کو اپنے طرز عمل سے ماتری پوجا کا سبق پڑھایا۔ اسی بھاو سے پریت ہو کر آج سیتا اشٹمی۔ جانکی جنم کا منگل پرو منایا جا رہا ہے۔

دیانند اردھ شتابدی کے اوسر پر سارو دیشک سبھا کی آگیا پر شری پنڈت بھوانی پرشاد جی ہلدور ضلع بجنور نواسی نے اپنی بنائی ہوئی "آریہ پرب پدھتی" میں آج کل کے پرو منانے کی ودھی بتلا کر آریہ جاتی پر انتہا تک احسان کیا ہے۔ اس پدھتی کے انوسار آج جنک نندنی جانکی کا جنم دن ہے۔ سیتا آدرش ... آدرش کوی شری بالمیک جی

نے سیتا کو "انوپما" کہا ہے۔ بھارت کی کنیائیں سیتا سے سرلتا۔ گرہنیاں پتی برت دھرم۔ گرہست جیون۔ ساس اور سسر کی سیوا۔ دیور اور دیورانیوں سے وِیوہار۔ دشمنوں کے سامنے نربھیتا اور نمرتا کا آچرن

پھول بن گئے۔ ہنک سے ہنک جنتوؤں نے اس کے سینہ کے ذلّی اپنے آنسوؤں سے اس کے آنچل کو بھگو دیا۔ بن گمن کال میں کس طرح راون نے سادھوؤں کے بھیس کو کلنکت کر کے اور سیتا جی کا ہرن کر کے لنکا کی اشوک باٹکا میں

اور ہریت کال میں "لو" اور "کش" جیسے بالکوں کا پالن آدی شکشا نیں لے سکتی ہیں۔ رام لنکا گمن سے پہلے اس کے سامنے بن کی بھیانکتا۔ شیر اور چیتے آدی ہنسک جنتوؤں کا چتر سا کھینچ کر رکھ دیا۔ مگر چاند کے ساتھ چاندنی کی طرح رہنے والی سیتا نے ان سب کو سنتا ان سنا کر کے ایودھیا کے راج محلوں کے سکھ کو تنکے کی طرح تیاگ کر ساتھ چلنے کے لئے اور بن پرلوگ انرودھ کیا۔ اس سمے اس راج نندنی کی کوملتا کٹھورتا میں بدل گئی۔ ...

نواس کیا۔ اس سمے کیسے کیسے بھیانک روپ اور ڈر دکھائے۔ کس طرح مہارانی سیتا جی کے آتم تیج اور شیل شکتی کے سامنے راون کے استر اور شستر ماند پڑتے رہے۔ یہ سب سنسار کے اتہاس کی ایک سندر سامگری ہے۔

رام بن کال کا سمے بتا کر ایودھیا جی پہنچ کر راجیہ سنگھاسن پر بیٹھے۔ جس رام کو سیتا سی صلاح کار پتنی پراپت ہو۔ اس کی پرجا ہر پرکار سے کیوں سکھی نہ ہو گی؟ لوگ آج بھی اس رام راجیہ کو یاد کرتے ہیں۔ مہاتما گاندھی جی بھی اسی رام راجیہ کو لانا چاہتے ہیں ...

اچھا راجیہ ہو۔ اسے "رام راجیہ" کہتے ہیں۔ ایودھیا میں سب طرف سکھ برس رہا تھا۔ مگر سنسار میں دکھ بھی "بھوجن میں کانٹے کی طرح" چھپا رہتا ہے۔ ایک نیت جن کے سماچار کو پا کر مریادا پرشوتم رام نے اپنے بندھوؤں کی بات کی پروا نہ کر کے سیتا کو۔ کس سیتا کو؟ گربھنی سیتا کو۔ رتھ میں بٹھا کر تپوبن میں بالمیک منی کے آشرم کے آس پاس چھوڑ آنے کے لئے لکشمن جی کو آگیا کیا۔

بنا اپرادھ تیاگ پر ستی سیتا جی نے اپنے پتی رام کے لئے ایک بھی اپ شبد نہیں کہا۔ کیول اپنے بھاگیہ کو ہی اس کانڈ کا کارن بتایا۔ شوک آتر سیتا جی کو دیکھ کر ہرن کی مورتیوں نے ملجنا بند کر دیا۔ پرکشی کھڑے کھڑے رونے لگے۔ اس شوک شو نے بالمیک جی کی سمادھی کو بھنگ کر دیا۔ وہ آئے۔ اور سیتا کو گربھ وتی دیکھ کر "پترتی بیرتی ہو" کہہ کر آشیرواد دیا۔ سوبھاگیہ وتی سیتا جی نے گربھ رکشا کے نمت اور اپنے کل۔ اُدو نش کی وردھی کے لئے اس تپوبن میں دو لال جنے۔ جس لاہور نگر سے آج "پرکاش" کا یہ سیتا اشٹمی انک نکل رہا ہے۔ انہی دو لالوں میں سے ایک "لو" کا بسایا ہوا ہے۔ "لوپور"۔ ارتھات لاہور اور دوسرے لال "کش" کا بسایا ہوا لاہور کے سمیپ قصور ہے۔

جرمنی سے لوٹے ہوئے ایک بندھو نے بتلایا تھا۔ کہ تمام جرمنی میں ایک "ماتری ڈے" منایا جاتا ہے۔ اور جرمنی کا ہر لال اپنی ماتا کے سنمان کے لئے کچھ بھینٹ دیتا ہے اور اس کی پوجا کرتا ہے۔ جرمنی میں اس دن ہر ماتا کی پوجا کی جاتی ہے۔

آؤ آج سیتا اشٹمی کے دن ہم بھی "ماتری دوس" منائیں۔ پرمیشور ہمیں بل دیں۔ کہ ہم سیتا جی کے جیون سے پوترتا کا پاٹھ پڑھیں۔ ہمارے دیش کی ماتاؤں میں سیتا جیسا تپ اور تیج ہو۔ پرمیشور ہمارے دیش کی ماتری شکتی کو جاگرت کریں۔

جس دن ماتری شکتی کی پرجوت جگے گی۔ نربلوں کے کرنے کی کوئی جاتی بھی اس جاتی کو داستا کی بیڑیوں میں جکڑ کر نہ رکھ سکے گی۔

بولو ماتری شکتی کی پوجا سکھلانے والے مہرشی دیانند کی جے۔

بولو جنک نندنی سیتا جی کی جے۔ بولو اور سب بولو ماتری شکتی کی جے۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

(مینیجر)

"سیتا یگیہ"

(از شری پوجیہ سوامی ستیانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

"پرکاش" کے ایڈیٹر صاحب نے مجھے "سیتا یگیہ" پر کچھ پرکاش ڈالنے کی پریرنا کی ہے۔ اس لئے میں یہ الفاظ لکھنے لگا ہوں۔

گرہیہ سوتروں میں "سیتا یگیہ" آتا ہے۔ اور یہ اشٹمی کو کیا جاتا ہے۔ اس میں دھان یا جو کا استھالی پاک ہوتا ہے۔ یہ یگیہ یا کھیت میں جا کر جہاں فصل پوری ہری بھری کرنا چاہئے اور یہ دھیان رہے کہ فصل کو ہانی نہ پہنچے۔ اور آج کھیت کے شمال یا مشرق میں یگیہ کنڈ ہونا چاہئے۔ اور اس میں وکلپ بھی کیا ہے۔ یعنی دوسرا پکش یہ ہے کہ گاؤں کے نزدیک یگیہ کیا جائے۔ کیونکہ وہاں کھیت اور گاؤں کی سیما ملتی ہے۔

اس یگیہ میں دھان یا جو کے علاوہ گھی کی آہوتیاں بھی دی جاتی ہیں۔

دوسری جگہ پر سامگری میں اودن۔ کسار۔ پالس لکھا ہے۔ جن کے معنی سلسلہ وار چاول۔ چاولوں میں ملے ہوئے تل اور دودھ کی چیز کھیر وغیرہ اور پلاؤ ہے۔ یہ بھی چاول کے ہی بنتے ہیں۔ اور گھی کی آہوتیاں ہوتی ہیں۔

اس طرح سیتا یگیہ کی ودھی سب گرہیہ سوتروں میں پائی جاتی ہے۔ اشٹکا یعنی جو یگیہ اشٹمی تتھی کو کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہے۔ اور یہ اشٹمی کے یگیہ ہیمنت اور ششر میں یعنی موسم سرما اور خزاں میں کرشن پکش کی اشٹمی کو ہوتے ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ایک ہے۔ اور مہرشی دیانند سرسوتی جی نے گرہستھ پرکرن میں جہاں یگیہ لکھے ہیں۔ وہاں ان کریاؤں کا ذکر کیا ہے۔ اور اتنے یگیہ کے بعد لکھا گیا ہے۔ وہاں کئی یگیہ ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ایک ہے۔ اس لئے آریوں کا گرو یہ ہے۔ اور خاص طور پر جو کھیتی کا کام کرتے ہیں۔ وہ تو ضرور ہی کریں۔

"ماتری شکتی"

(از شری پت مہاشہ بابو رام جی گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

ماتا کیسا پیارا اور میٹھا شبد ہے۔ ماتو رس بھرا ہوا ہے۔ شہد ٹپک رہا ہے۔ بال بال دھول میں ملے ہوئے بال کے لئے بھی ماتا کی بھجائیں اور گنگا کی سی گود ہر سمے کھلی رہتی ہے۔ رشیوں نے اس سُندر سرشٹی کے نرمانا پرمیشور کو بھی "جگدمبا" کے نام سے آواہن کیا ہے۔ پرم ہنس رام کرشن جی بھگتی کے آویش میں "ماتا ماتا" کہہ کر بے سُدھ ہو جایا کرتے تھے۔ ماتا اُن سے ناری جاتی کے زمانہ میں ساری کو ملتا اور مدھر تا الخرچ کر دی۔ پرنتو دھرتی ہے جہاں یہ سرشٹی دیا میرے ماتا کے سینہ میں چھپی ہے۔ وہ جھول رہی ہے۔ وہاں اس رنگ منچ پر کھیلنے کے لئے ماتا سے شکتی کا یہ دان بھی پراپت کرنا ہوتا ہے۔ ماتری شکتی سب تیجوں کا تیج اور شکتیوں کی شکتی کا اپار بھنڈار ہے۔ جس دیش اور جاتی نے ماتری شکتی کو آواہن کیا۔ ماتری شکتی کی پوجا کی۔ جس دیش نے ماتری شکتی کا گورو پراپت کیا۔ جس نے ماتری شکتی کا اپمان سے سنمان کیا۔ وہاں اس ماتری شکتی سرسوتی اور لکشمی نے نواس کر کے اپنے ہر بالک کو نہال اور مالا مال کر دیا۔ آریہ جاتی بھی ماتری شکتی کی اپاسک رہی ہے۔ اس جاتی نے بھی کبھی "شکتی" کی بھگتی کی ہے۔ تب اس کی یکیتی میں بھی بل اور شکتی کا نواس رہتا تھا۔ بھارت . . . . آج کی بات جانے دیجئے۔ پانچ ہزار سال ہو گئے ہیں۔ ہم نے ماتری شکتی کا اپمان کر کے اپنے سارے گوروں کو گنوا کر بدحالی۔ کنگالی اور مرجانے کیا تک کے لئے غلامی کا پٹہ خرید لیا۔ ہم نے ناری کا نرآدر کیا۔ ایک کوی نے کہا ہے:۔

ناری نیندا مت کرو ناری نر کی کان

ناری سے نر ہوت ہے دھرو پرہلاد سمان

ہم نے کیول نیندا ہی نہیں کی۔ بلکہ ایک شکتی کا تِرسکار کیا۔ اسی ترسکار کے کارن ساری شکتیاں یہاں سے منہ موڑ کر اپنے پوجاریوں کے پاس چلی گئیں۔ اس یگ کے بڑے سے بڑے مہرشی دیانند نے اس راز کو سمجھا۔ اٹھو کیا اور ایک چھ سات سالہ بالکا کو جگت ماتری شکتی کے روپ میں مستک جھکا دیا۔ کیول مستک ہی نہیں جھکایا۔ بلکہ راہ بھی دکھا دی۔ کہ پھر کیا ہے کھانی آریہ جاتی اور سنسار کے سب لوگوں کو اپنے طرز عمل سے ماتری پوجا کا پٹھ پڑھایا۔ اسی بھارت میں پر بیت ہو کر آج سیتا اشٹمی۔ جانکی جنم کا منگل پروہ منایا جا رہا ہے۔

دیانند اُدھ شتابدی کے اوسر پر سار ودیشک سبھا کی آگیا پر شری پنڈت بھوانی پرشاد جی ہلا در ضلع بجنور نواسی نے اپنی بنائی ہوئی "آریہ پرو پدھتی" میں آج کل کے پرو منانے کی پدھتی بتلا کر آریہ جاتی پر انتہا کا احسان کیا ہے۔ اس پدھتی کے انوسار آج جنک نندنی جانکی کا جنم دن ہے۔ سیتا آدرش۔ . . . . آدرش کو بھی منتری بالمیک جی نے سیتا کو "انوپما" کہا ہے۔

بھارت کی کنیائیں سیتا سے سرلتا۔ گرہنیاں پتی برت دھرم۔ گرہست جیون۔ ساس اور سسر کی سیوا۔ دیور اور دیورانیوں سے دیو ہار۔ دشمنوں کے سامنے نربھیتا اور شُدھتا کا آپدیش۔

پھول بن گئے۔ ہنس سے ہنس کے چنتو بھی اس کے سینہ کے دُکھ اپنے آنسوؤں سے اس کے آنچل کو بھگو دیا۔ بن گمن کال میں کس طرح راون نے سادھوؤں کے بھیس کو کلنکت کر کے اور سیتا جی کا ہرن کر کے لنکا کی اشوک باٹکا میں

اور بن کال میں "لو" اور "کش" جیسے بالکوں کا پالن آدی شکشا دیکھ سکتی ہیں۔ رام لیلا گمن سے پہلے اس کے سامنے بن کی بھیانکتا۔ شیر اور چیتے آدی ہنسک جنتوؤں کا چتر سا کھینچ کر رکھ دیا۔ مگر چاند کے ساتھ چاندنی کی طرح رہنے والی سیتا نے ان سب کو شانتی سے سُنا۔ اور کر کے اجودھیا کے راج محلوں کے سکھ کو تنکے کی طرح تیاگ کر ساتھ چلنے کے لئے پتی کے آدیش پورک انورودھ کیا۔ اس سمے اس راج نندنی کی کو ملتا کمزور نا . . . .

نواس کیا۔ اس سمے کیسے کیسے بھیانک روپ اور ڈراوے کھائے۔ کس طرح مہارانی سیتا جی کے آتم تیج اور شیل شکتی کے سامنے راون کے استر اور شستر مانند پڑتے رہے۔ سب سنتا کے اتہاس کی ایک سُندر سامگری ہے۔

رام بن کال کا سمے بتا کر اجودھیا جی پہنچ کر راجیہ سنگھاسن پر بیٹھے۔ جس رام کو سیتا سی سہاک کارنی پراپت ہو۔ اس کی پرجا ہر پرکار سے کیوں سُکھی نہ ہو گی۔ لوگ آج بھی اس رام راجیہ کو یاد کرتے ہیں۔ مہاتما گاندھی جی بھی اسی رام راجیہ کو لانا چاہتے ہیں . . . .

اچھا راجہ ہو۔ اسے "رام راجیہ" کہتے ہیں۔ اجودھیا میں سب طرف سکھ برس رہا تھا۔ مگر سنسار میں دُکھ بھی "پھولوں میں کانٹے" کی طرح چھپا رہتا ہے۔ ایک گپت چر کے سماچار کو پا کر مریادا پرشوتم رام نے اپنے بندھوؤں کی بات کی پروا نہ کر کے سیتا کو۔ کس سیتا کو؟ گربھنی سیتا کو۔ رتھ میں بٹھا کر بن میں بالمیک منی کے آشرم کے پاس چھوڑ آنے کے لئے لکشمن جی کو آگیا دیا۔

بنا اپرادھ تیاگ پر بھی سیتا جی نے اپنے پتی رام کے لئے ایک بھی اپ شبد نہیں کہا۔ کیول اپنے بھاگیہ کو ہی اس کانڈ کا کارن بنایا۔ شوک آتر سیتا جی کو دیکھ کر بن کی مرنیوں نے ملنا بند کر دیا۔ برکش کھڑے کھڑے رونے لگے۔ اس شوک شور نے بالمیک جی کی سمادھی کو بھنگ کر دیا۔ وہ آئے۔ اور سیتا کو گربھ وتی دیکھ کر "بیر پرسوتی ہو" کہہ کر آشیرواد دیا۔ سیتا جی نے گربھ رکھشا کے لئے اور اپنے کل اور نسل کی ورِدھی کے لئے اس بن میں دو لال جنے۔ جس لاہور نگر سے آج "پرکاش" کا یہ "سیتا اشٹمی انک" نکل رہا ہے۔ انہی دو لالوں میں سے ایک "لو" کا بسایا ہوا ہے "لو پور" ارتھات لاہور اور دوسرے لال "کش" کا بسایا ہوا لاہور کے سمیپ قصور ہے۔

جرمنی سے لوٹے ہوئے ایک بندھو نے بتلایا تھا۔ کہ تمام جرمنی میں ایک "ماتری ڈے" منایا جاتا ہے۔ اور جرمنی کا ہر لال اپنی ماتا کے سنمان کے لئے کچھ بھینٹ دیتا ہے اور اس کی پوجا کرتا ہے۔ جرمنی میں اس دن ہر ماتا کی پوجا کی جاتی ہے۔

آؤ آج سیتا اشٹمی کے دن ہم بھی "ماتری دوس" منائیں۔ پرمیشور ہمیں بل دیں۔ کہ ہم سیتا جی کے جیون سے پوترتا کا پاٹھ پڑھیں۔ ہمارے دیش کی ماتاؤں میں سیتا جیسا تپ اور تیج ہو۔ پرمیشور ہمارے دیش کی ماتری شکتی کو جاگرت کریں۔

جس دن ماتری شکتی کی پر جوت جگے گی۔ ترقی کے کرنے کی کوئی جاتی بھی اس جاتی کو داستان کی زنجیروں میں جکڑ کر نہ رکھ سکے گی۔ بولو ماتری شکتی کی پوجا سکھلانے والے مہرشی دیانند کی جے۔

بولو جنک نندنی سیتا جی کی جے۔ بولو اور سب بولو ماتری شکتی کی جے۔

"سیتا یگیہ"

(از شری پوجیہ سوامی ستیہ نند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

"پرکاش" کے ایڈیٹر صاحب نے مجھے "سیتا یگیہ" پر کچھ پرکاش ڈالنے کی پریرنا کی ہے۔ اس لئے میں یہ الفاظ لکھنے لگا ہوں۔

گرہیہ سوتروں میں "سیتا یگیہ" آتا ہے۔ اور یہ اشٹمی کو کیا جاتا ہے۔ اس میں دھان یا جو کا ستھالی پاک ہوتا ہے۔ یہ یگیہ باہر کھیت میں جا کر جہاں فصل پوری ہو رہی ہو۔ کرنا چاہیے۔ اور یہ دھیان رہے کہ فصل کو ہانی نہ پہنچے۔ اور اس کھیت کے شمال یا مشرق میں یگیہ کنڈ ہونا چاہیے۔ اور اس میں وکلپ بھی کیا ہے۔ یعنی دوسرا پکش یہ ہے کہ گاؤں کے نزدیک یگیہ کیا جائے۔ کیونکہ وہاں کھیت اور گاؤں کی سیما ملتی ہے۔

اس یگیہ میں دھان یا جو کے علاوہ گھی کی آہوتیاں بھی دی جاتی ہیں۔

دوسری جگہ پر ساگری بھی اودن۔ کسار۔ پائس لکھا ہے۔ جن کے معنی سلسلہ وار چاول۔ چاولوں میں ملے ہوئے تل اور دودھ کی چیز کھیر وغیرہ اور پورے۔ یہ بھی چاول کے آٹے کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور گھی کی آہوتیاں جوڑتی ہیں۔

اس طرح سیتا یگیہ کی ودھی سب گرہیہ سوتروں میں پائی ملتی ہے۔ یہ اشٹکا یعنی جو یگیہ اشٹمی تتھی کو کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہے۔ اور یہ اشٹمی کے یگیہ ہیمنت اور ششر یعنی موسم سرما اور خزاں میں کرشن پکش کی اشٹمی کو ہوتے ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ایک ہے۔ اور مہرشی دیانند سرسوتی جی نے گرہستھ پرکرن میں جہاں یہ یگیہ لکھا ہے۔ وہاں ان کریاؤں کا ورنن کیا ہے۔ اور اشٹکی یگیہ کے بعد لکھا گیا ہے۔ وہاں کئی یگیہ ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ایک ہے۔ اس لئے آریوں کا کرتویہ ہے۔ اور خاص طور پر جو کھیتی کا کام کرتے ہیں۔ اُن کو تو ضرور ہی کرنا چاہئیے۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آدرش دیوی سیتا!

(از شریمان ڈاکٹر پھندن لال صاحب ایم۔ڈی۔ بہوڑ بریلی)

ایڈیٹر "پرکاش" کا حکم نامہ دربارہ تحریر مضمون "سیتا اشٹمی ایڈیشن" موصول ہوا تو میں سوچنے لگا کہ کیا لکھوں؟ سیتا کا جیون استریوں کو شکھشا دے سکتا ہے۔ اردو کے اخبار میں استریاں کیا مضمون پڑھیں گی؟ اور پرش لیکھ پڑھ کر استریوں کو پتی برت دھرم کی شکھشا دیویں گے۔ تو ایسا معلوم ہوگا۔ جیسے آج کل کے پروہت یجمان کو اپدیش دیتے ہیں۔ کہ ہمیں دان دینے سے تم کو سورگ میں ملے گا۔ اسی وچار سے لکھنے کا خیال ترک کر چکا تھا۔ لیکن خلاف ورزی حکم کا خیال دل میں چٹکیاں لے رہا تھا۔ اور سوچنے لگا۔ کہ اگر ایک آدرش آریہ دیوی کا جیون ہمیں کچھ شکھشا نہیں دے سکتا۔ تو وہ جیون نامکمل ہے۔ اور پھر دیوی بھی کون؟ جس کا چرتر آج لاکھوں برس کے بعد بھی اتہاس میں سورج کی مانند روشنی دے رہا ہے۔ یہ خیال کرتے ہی دیوی کے جیون پر درشٹی پات کرنے لگا۔ تو قدم قدم پر شکھشا نظر آئی۔ تفصیل میں جانے کا سمے نہیں۔ لہٰذا صرف واقعات ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں:

پہلا واقعہ

رات کو سیتا یہ خیال لے کر سوتی ہے۔ کہ کل رام کو راج تلک ہوگا۔ اور میں مہارانی ہوں گی۔ صبح خبر ملتی ہے۔ کہ رام چودہ برس کی لمبی مدت کے واسطے بن جا رہے ہیں۔ اس خبر کو اس نے کس پرکار سنا۔ اور کس طرح راج محلوں کا سکھ چھوڑ کر خود بھی رام کے ساتھ بن جانے کو تیار ہوئی۔ اس سے ہمیں یہاں بحث نہیں۔ ہم جس بات کو دکھلانا چاہتے ہیں۔ وہ آگے ہے۔ بن جانے کی آگیا ملنے پر سیتا ماتا کوشلیا کے نکٹ جا کر کہتی ہے ؎

سیوا کال دیو بن دینا — مورکھ ہور رکھ سمجھ نہ کینا

سادھارن طور پر اس کا یہ ارتھ لگایا جاتا ہے۔ کہ سیتا اپنی ساس سے کہتی ہے۔ کہ "آپ کی سیوا کرنے کے وقت بن جانا پڑ رہا ہے"۔

لیکن میرے خیال میں یہ ارتھ ٹھیک نہیں ہے۔ ساس کی سیوا کا کوئی سمے نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر ایک سوشیل بہو کا کرتویہ ہے۔ کہ جس وقت سے وہ سسرال میں آوے۔ اپنے ساس سسر کی مثل ماتا پتا کے سیوا کرے۔ یہاں راج تلک کے وقت کو "سیوا کال" کہنے سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ سیتا کا مطلب "پرجا کی سیوا" سے ہے۔ گویا مہارانی بنتے وقت سیتا کے دل میں یہ خیال تھا۔ کہ پرجا کی سیوا کرنے کے لئے ہم راجہ اور رانی بن رہے ہیں۔ کتنا پوتر اور بلند خیال ہے۔ جس کو بعد کے عمل سے سچ بھی ثابت کیا۔

درحقیقت اس خیال کو لے کر راج کیا جائے۔ یا کوئی بھی پرتیندھ کا کام کیا جائے۔ تو سنسار سورگ بن سکتا ہے۔ اور ایسے ہی راجہ پر پرجا بھی جان نیوچھاور کرنے کے لئے تیار رہتی ہے۔ آج راجہ کو تو اپنی یا اپنے ملک کی حالت بہتر بنانے پر جیل اور کالے پانی کی سزا ملتی ہے۔ اور ڈنڈوں کا شکار ہوتا ہے۔ اور ہماری یہ حالت ہے۔ کہ سیوا کا بہانہ کر کے ہم حکومت کرتے ہیں۔ یتیم خانہ کے منیجر ہیں۔ تو لڑکوں پر حکومت کرنے کے لئے۔ کالج کے پرنسپل ہیں۔ تو انجیٹیشوں کو دفع کرنے کے لئے۔ اور راجہ کر بیچاری تو حاکم کہلاتے ہی ہیں۔ کلکٹر میں تحمل کا نہ ہونا ایک نااہلیت کی بات ہے۔ پولیس کے داروغہ اور سپاہی حکومت کرنے کے لئے بنائے ہی گئے ہیں۔ جو کسی گھر سے لسٹ میں ڈوبے ہوتے ہیں۔ ان پر تو ہمارے ان الفاظ کا اثر بھی کیا ہو سکتا ہے؟ ہاں جو وچار شیل ہیں۔ ان کو مہارانی سیتا کے جیون سے سیوا بھاو کی شکھشا لینی چاہئے۔

دوسرا واقعہ

مہارانی سیتا جی راون کے یہاں قید ہیں۔ انہیں اس بات کا علم نہیں۔ کہ رام سے اب ملاقات بھی ہوگی یا نہیں۔ راون نہایت شکتی شالی راجہ ہے۔ جس سے بڑے بڑے یودھا کانپتے ہیں۔ بظاہر رہائی کی کوئی امید نہیں۔ اور اپنا کوئی سہایک موجود نہیں ہے۔ ایسی حالت میں راون آتا ہے۔ اور سیتا سے اپنی رانی بننے کی درخواست کرتا ہے۔ مگر اس بے سروسامانی اور بیچارگی کی حالت میں کیا سیتا گھبراتی ہے۔ اور راون سے بھئے کھاتی ہے؟ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ سیتا مثل پہاڑ کے اپنے دھرم پر اروڑھ ہے۔ اور دھرم کے پہلے لکھشن "دھرتی" کو خوب سمجھتی ہے۔ لہٰذا پورے استقلال کے ساتھ راون کا مقابلہ کرتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ اس کے پرستاو

(باقی دیکھو صفحہ ۱۵ کے ...)

سیتا اشٹمی یگیہ۔ اور۔ مذہب اسلام

(اسلامی تعلیم کے ایک ماہر کے قلم سے)

"سیتا اشٹمی" کا پرو گو بظاہر ہندوؤں کے مسلمات میں سے ہے۔ لیکن کسی نہ کسی حالت یا شکل میں یہ دوسرے مذاہب اور اقوام میں بھی موجود ہے۔ آج ہم اسلامی لٹریچر کی رو سے اس کے مفہوم پر روشنی ڈالتے ہیں:۔

فرمایا:۔ ھو الذی خلقکم من نفس واحدۃ جعل منھا زوجھا لیسکن الیھا

وہی ہے جس نے تم کو نفس واحد سے پیدا کیا۔ اور اسی سے اس کی بیوی کو بنایا۔ تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کر سکے۔

لہٰذا بیوی سے سکون حاصل ہونا، اور اس سے انس پیدا ہونا ورثہ پدری ہے۔ جو ازل سے انسانوں میں ایک پشت سے دوسری پشت کو ودیعت ہوتا آیا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے عام انسانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

ومن آیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ

اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اس نے تمہاری ہی جانوں سے تمہاری بیویاں پیدا کیا۔ تاکہ تم ان سے تسکین پا سکو۔ اور تمہارے مابین رحم و محبت پیدا کی۔

صرف اتنا ہی نہیں۔ بلکہ آنحضرت محمد صاحب پیغمبر اسلام کا قول ہے:۔

حبب الی من دنیاکم ثلاث: النساء والطیب وجعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ

تمہاری دنیا کی تین چیزیں مجھے محبوب ہیں۔ عورت۔ خوشبو اور نماز، جس میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اور آپ نے ارشاد فرمایا:۔

تنکح المرأۃ لجمالھا ومالھا فعلیک بذات الدین

عورت سے شادی اس کے حسن اور اس کی دولت کو دیکھ کر کی جاتی ہے۔ لیکن تم دیندار عورت کو اختیار کرو۔

اور فرمایا:۔ ما افاد رجل بعد الاسلام خیرا من امرأۃ ذات دین تسرہ اذا نظر الیھا وتطیعہ اذا امرھا وتحفظہ فی نفسہ ومالہ اذا غاب عنھا

کسی کے لئے اسلام کے بعد اس سے بڑھ کر کوئی خوبی نہیں۔ کہ وہ ایسی عورت کا شوہر بنے۔ جو دیندار ہے۔ جب اسے دیکھتا ہے۔ تو خوش ہوتا ہے۔ جب اسے حکم دیتا ہے۔ تو اس کی اطاعت کرتی ہے۔ اور جب وہ غیر حاضر ہوتا ہے۔ تو اس کی آبرو اور اس کے مال کی حفاظت کرتی ہے۔

حضرت مسلم بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ "آدمی کے لئے اس کی دونوں آنکھوں، اور دونوں ہاتھوں سے اس کی صالح بیوی زیادہ بہتر ہے"۔

اسی طرح کہا گیا ہے۔ کہ "دنیا کے تمام مال و متاع میں انسان کے لئے اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک اپنی نیک بیوی اور معصوم بچے کے دیکھنے میں ہے"۔

اسی طرح سلف کا قول ہے:۔

"حصول معیشت میں سب سے بڑی مددگار نیک بیوی ہوتی ہے"۔ انسان کو بہترین تسکین و طمانیت جو مل سکتی ہے۔ وہ اپنی محبوب بیوی کے پاس۔

جن لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ "اسلام" عورت کو صرف مرد کی محکوم سمجھتا ہے۔ وہ اسلام کے مروجہ رسم و رواج سے اس کا اندازہ لگاتے ہیں۔ حقیقی اسلام تو عورت کی عزت کرتا اور اسے خانگی زندگی کی زیب و زینت قرار دیتا ہے۔ چنانچہ ایک عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

الا للنساء یا حبین خلقن لنا — وکلنا تستلفی شمم الریاحین

"عورتیں پھول ہیں۔ جو ہمارے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ اور ہم سب چاہتے ہیں۔ کہ پھولوں کی خوشبو سونگھیں"۔

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔

(مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جنکی سیتا کا سمرتی پرو!
(پھاگن کرشنا اشٹمی)
(از شری شنبھو دیال جی اپ منتری یو۔ پی سبھا میرٹھ)

آریہ پروؤں میں سیتا اشٹمی ہی ایک ایسا پرو ہے۔ جو دیویاؤں مقدوانوں کی سرجنی ماتری شکتی سے پشیش سمبندھ رکھتا ہے۔ شیش سب پرو پاتو پراکرتک ہیں۔ اتھوا رام۔ کرشن اور دیانند آدی مہاپرشوں کی ذات سے سمبندھت ہیں۔ یہ "سیتا اشٹمی" کا پاون پرو بھگونی سیتا کے ادویتیہ تپ۔ تیاگ اور بلیدان کا سمرتی کا سنگ پرو ہے۔ تپسونی سیتا کی پاونی جیونی پرنیک بھارتیہ للنا کے لئے آدرشیہ شکشا انوکرنیہ جیونی ہے۔ بھوگ۔ اشما اور رامیشور وادکے نیز اندھکار کت یگ میں سیتا کا پاون چرتر جیوتی ستمبھ کا کام دیتا ہے۔ اتیاچاری راون کی اشوک واٹیکا میں جہاں اپنا سگا سمبندھی بھی نز دور اپنے دیش تھا جاتی کا بھی کوئی پرانی نہیں۔ پھیمیوں پر تب نرشنس راون کے بھئین تراسوں کے سہتے ہوئے اٹل دھیریہ پتنیت بنی برت تھا پاون پر بھو پریم کا پرتیچے دینا ماتا سیتا کا ہی کام تھا۔ ایک ابلا دسے بیتے بھیت ہوئے ایک چکرورتی سمراٹ کی اردھانگنی کا اپنے پتی دیو دوارہ تیاگ دیئے جانے پر نرجن کانتار میں جاکر رشیوں پر نیت کند مول پھل کھا کر پرن کٹی میں رہنا اور بھومی شیا پر شین کرنا اور بھول کر بھی جبت میں کھید نہ لانا سنسار کے اتہاس میں ادویتیہ گھٹنا ہے +

پرانتو سمرنیہ ماتا سیتا کا چرتر سنسار کی دیوی اور مہادیویوں میں اننیت اجول اور مہان ہے۔ سیتا جیسی ستی کا ہی پنیہ بل اس ڈوبتے بھارت کا سہارا ہے۔ ماتری شکتی کے ہی ادوتیہ تپ۔ تیاگ اور بلیدان نے سنسار میں دھرم کی رکھشا کی ہوئی ہے۔ اتر گنگھنا پاپ سے بچنے کے اچھیلا لبھی بھارتیوں کا پرم کرتویہ ہے کہ وہ ستی سیتا کا پاون سمرتی پرو منا دیں۔ اور نگر نگر وگرام گرام میں ماتا سیتا کے تپ۔ تیاگ اور بلیدان کا الکھ جگا دیں:۔

کاریہ کرم

پہلا نمبر آریہ سماج مندروں میں وشیش یگیہ کا آیوجن کرنا تھا پرو پدھتی "میں وہت "سیتا اشٹمی" سمبندھی آہوتیاں منتر دھا سہت دینا +

لیجد دوپہر۔ مہیلا سبھا استری سماج آدی دوارہ ناری جگت کے لئے سارو جنک سبھاؤں کا آیوجن۔ ان سبھاؤں میں سیتا کے جیون پر دیا کھیان۔ منتر دھو پاٹھ۔ کرنتاائیں تھا بھجن گان ہونا چاہیے۔ کنیا گورو کلوں۔ پاٹھ شالاؤں۔ سکولوں اور آشرموں وغیرہ میں سیتا پرو منانے کا وشیش آیوجن کیا جانا چاہیئے +

رات میں۔ آریہ سماج مندروں تھا انیہ سارو جنک سنھانوں پر سیتا کے مہان جیون پر گمبھیر تھا مارمک کیا شنوں کا آیوجن کیا جانا نہایت آوشیک ہے +

پربھو! ہمیں شکتی دو کہ ہم ماتا سیتا کے سمرتی پرو کے دن استری جاتی پر ہمسروں وشنوں سے کیے ہوئے اپنے پاپوں کلیتے ہردیہ سے پرایشچت کرنے کا سنکلپ دھارن کریں:۔

(نوٹ) مہیلا ورگ کو چاہیئے۔ کہ وہ نو ایں پرو کو ادھک سے ادھک گمبھیر تھا پربھاو اتپادک بنانے کا اپیوگ کرے:۔

مہارانی سیتا کی اُتپتی!
(از شری گینیشنٹ جی آریہ سیوک جام پور)

ستی شرومنی سیتا دیوی نے اپنے اجول جیون سے آریہ (ہندو) جاتی میں جو اونچا درجہ حاصل کیا ہے۔ وہ بے مثال ہے۔ اسی لیئے تو آدی کوی بالمیک نے انہیں "اوپما" کا خطاب دیا ہے۔ اور اسی شردھا کے کارن دکاسیب کی "ماتا" کے نام سے منسوب کی جاتی ہیں +

اتنی بے انداز عزت کے ہونے ہوئے بھی ان کی پیدائش کے متعلق جو باتیں لکھی اور بتائی جاتی ہیں۔ وہ اتنی اپیل نہیں کرتیں۔ بلکہ ناممکن ہونے کی صاف شہادت دیتی ہیں۔ اسی لیے کئی محقق لوگ اسے امر واقعہ نہیں مانتے۔ بلکہ فرضی افسانہ ہی کہہ چھوڑتے ہیں۔

قربان جایئں ایسی خوش اعتقادی پر۔ اتنا اونچا چڑھایا۔ کہ اصلیت سے ہی انکار کرنے کی نوبت پہنچی بھلا یہ بھی کوئی بات ہے۔ جیسا کہ رام لیلا اور عام طور پر دسہرہ کے دنوں میں یہ نظارہ دکھایا جاتا ہے۔ کہ راجہ جنک نے ہل چلاتے ہوئے ایک گھڑا پایا۔ اس گھڑے میں دیوی سیتا جی موجود تھیں۔ بھلا اس روشنی اور سائنس کے زمانہ میں اس خیال کو کوئی کیوں منظور کرے؟

یہ سچ ہے۔ کہ سنسکرت میں ہل کو بھی "سیتا" کہا جاتا ہے۔ کاشتکاری کا نام "سیتا یگیہ" بھی ہے مگر اس سے یہ ثابت کیونکر ہوا۔ کہ مہارانی سیتا ہل کی نوک سے ہی پیدا ہوئیں۔ اچھا اس کا دوسرا قیاس فرمایئے۔ کہ شاید اس گھڑے میں یہ چھوٹی لڑکی پہلے ہی موجود ہو۔ کسی نے بالکل اسی وقت ہی وہ گھڑا زمین میں گاڑا ہو۔ اور ہل کی نوک لگنے کا اتفاق ہو گیا ہو۔ مگر یہ قیاس کچھ ایسا گھناؤنا ہے۔ کہ ویدک آدرش کے اس زمانہ میں ناجائز اولاد اور شیشو ہتیا کا منظر پیش کرے۔ دل ماننے کو ایک دم تیار نہیں ہوتا۔ کیونکہ رامائن میں اس زمانہ کی جیسی تصویر کھینچی گئی ہے۔ وہ اتنی خوبصورت اور دلپذیر ہے۔ کہ جی بے اختیار پھڑک اٹھتا ہے۔ اور اسے منظور کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔

ہاں اب باقی تیسرا قیاس رہ جاتا ہے۔ وہ یہ کہ ماتا سیتا کی اتپتی کی خبر اس وقت ملی ہو۔ جبکہ مہاراجہ جنک ہل چلانے میں مشغول ہوں۔ پراچین راجہ لوگ اور برہم گیانی ہو کر بھی ایسے شبھ کام کرنے میں اپنا گورو خیال کرتے تھے۔ تاکہ عام پبلک ان پوتر کاموں سے نفرت کا اظہار نہ کرنے لگے۔ تو عین اسی وقت کی بات کو مد نظر رکھ کر ان کا نام سیتا دیوی رکھا گیا ہو۔ اس صورت میں یہ بالکل موزوں ہو سکتا ہے۔ اس آخری قیاس کے صحیح ہونے میں کوئی رکاوٹ کھڑی نہیں رہ سکتی۔ نہ قانون قدرت کی خلاف ورزی۔ نہ ہی محض افسانہ اور نہ ہی بعید از عقل قیاس ہوتا ہے۔ اور ایسی باتیں کئی اور سجنوں کے جیون میں گھٹ بھی چکی ہیں +

دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے موقع کی بات ہے۔ کہ کسی آریہ سجن کو اپنی دھرم پتنی کے پرسوت ہونے کی اطلاع ملی۔ یعنی اس کے ہاں کنیا اُتپن ہوئی ہے۔ کیا نام رکھا جائے؟ اس آریہ سجن نے جواب میں لکھ دیا۔ کہ چونکہ کنیا کا جنم شتابدی کے اوسر پر ہوا ہے۔ اس لئے بچی کا نام "شتابدی" رکھ دیا جائے۔ یہ تو بالکل تازہ مثال ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ دیوی سیتا کے نام پڑ جانے کی وجہ بالکل یہی ہو۔ ورنہ بالمیکی رامائن میں اسے "جانکی۔ جنک سُتا۔ اور جنک آتمجا" وغیرہ بالکل درست ناموں سے پکارا گیا ہے +

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مہارانی سیتا کا جنم عام انسانوں اور قانون قدرت کے مطابق ماں باپ کے سنیوگ سے ہوا۔ نہ کہ وہ کھمبی کی طرح زمین سے نکل پڑیں۔ کاش شردھالو بھگت ان کی پیدائش کے متعلق خلاف العقل قصے گھڑ گھڑ کر پبلک کو مذاق کرنے کا موقع نہ دیں۔ اور آریہ جاتی کے سرمایہ "سیتا دیوی" کے آدرش جیون سے استری جاتی کا کلیان ہونے میں سہایک ہوں:۔

بقیہ مضمون "آدرش دیوی سیتا" صفحہ ۱۴ کی

کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے رد کرتی ہے بلکہ اس کو ترکی بہ ترکی جواب دیتی ہے۔ وہ خوب سمجھتی ہے کہ سکھ یا دکھ پانی کے بلبلے ہیں۔ جو ہمارے کرموں کے انوسار آتے اور جاتے ہیں۔ ان سے متاثر ہو کر دھرم اور کرتویہ کو چھوڑنا بزدلی اور مورکھتا ہے۔ کسی کوی نے کہا ہے کہ جب سکھ سدا رہتا نہیں تو دکھ بھی انت ہے۔ یہ سمجھ سچ ہردیہ میں وچلت نہ ہوتا سنت ہے۔ آج پڑھے لکھے نوجوان روزگار نہ ملنے پر بیروزگاری کی چھری کاٹنے کا سامنا نہیں کرتے اور خودکشی کر ڈالتے ہیں۔ ذرا سی مصیبت پر دھرم سے جا گرتے ہیں۔ کیا انہوں نے اپنی ماتا کے اس آچرن سے کبھی سبق لینے کا یتن کیا؟

آج آدرش دیوی کا جنم دن ہے۔ اگر زیادہ نہیں۔ تو صرف یہی اوصاف سچ بھاو اور استقلال ہم اپنے جیون میں دھارن کرنے کا انت سے پرن کریں۔ تو نہ صرف ہمارا [illegible]

ہماری جسمانی و روحانی ترقی و پستی

جب ہمارا جسم صاف خون سے پر ہو گا۔ ہم ہر حالت میں عروج کی طرف ترقی کرتے جائیں گے۔ بحالت دیگر پستی اور ذلالت کی خوفناک غار موجود ہے۔ اس لئے خون اور منی کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے بد ہضمی۔ قبض۔ جریان۔ احتلام اور سرعت سے مخلصی حاصل کرنے کے لئے دل۔ دماغ اور معدہ کو مضبوط بنانے کے لئے آج ہی مقویات سراج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۲/۴ گولیاں صرف عا۔ پانچ ڈبیاں للعہ۔ زندگی کے تمام خطرات سے بچنے کے لئے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرماویں:۔ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ستی سیتا کے جیون کی تین تصویریں

(از شری ہنستی علاو پوری پربھی۔ گوروت بھون لاہور)

پتاکی آگیا

افسردہ چہرہ کئے کر رام نے سیتا کے کمرہ میں قدم رکھا۔ اس افسردگی کو دیکھ کر سیتا دم بخود رہ گئی۔ پوچھا۔ "آج آپ کی تاج پوشی کا دن ہے۔ آپ کا چہرہ تو گلاب کی طرح کھلنا چاہئے تھا۔ نہ کہ اس طرح..."

رام نے ایک پیار بھری نگاہ سے سیتا کی طرف دیکھ کر کہا۔ "نہیں پریہ! کل سے ہمیں ایودھیا کا راج نہیں۔ بلکہ بنوں کا راج کرنا ہوگا"۔

"میں نہیں سمجھی ہردیش" ذرا حیرانی سے مفہوم کو نہ سمجھتے ہوئے سیتا بولی۔

"یہی کہ ۱۴ برس کے لئے میری جگہ بھرت راجیہ کرے گا۔ اور میں بنوں میں نئی راہیں بناؤں گا۔ بیاکرنک سوندریہ اور رمنیہ درشیوں کا آنند اٹھاؤں گا۔ اس لئے اداس نہیں کہ مجھے بن میں جانا ہے بلکہ اداس تو اس لئے ہوں کہ تم......"

"میری چنتا سے آپ دبلے ہو رہے ہیں مہاراج! یہ خوب رہی۔ جہاں آپ وہیں میں۔ میری چنتا ہی کیسی؟"

"پران پیاری! تم محلوں میں عیش و عشرت میں پلی ہو۔ جنگلوں کے دکھ کیا جانو؟ ہم نے تو گورو کے پاس برسوں جنگل میں رہ کر اپنا جیون تیاگ کا بنایا ہے۔ لیکن چنتا تو تمہاری ہے کہ تم کیسے ان تکالیف کو سہن کرو گی؟ ایک رانی کی پدوی کے تم یوگیہ ہو۔ بن باسنی بننے کے نہیں"

"میرا راجیہ مجھ سے چھین کون سکتا ہے؟ دیو! دیکھو نہ تم میرے ہردیہ کی پریم لبستی کے راجہ ہو۔ اور میں اس پریم نگر کے راجہ کی رانی۔ جہاں تم مجھے لے جاؤ گے۔ مجھے اسی میں خوشی اور آنند ہے۔"

"لیکن یہی تو مشکل ہے۔ ساتھ لے جانا خود مصیبتوں کو خریدنا ہے۔ تمہیں یہیں رہنا ہوگا۔ اور ساس سسر کی سیوا کرنا......"

"ساس سسر کی سیوا کرنا میرا فرض ضرور ہے۔ اس سے میں منکر نہیں پریتم! لیکن پہلے، جو پوچھا اور پھر بڑی پوجا تم میرے دیوتا ہو — اس کی ارادھنا میرا پہلا کرتویہ ہے۔ اس کے بعد دوسرا..." "آپ بن کو کیوں جاتے ہیں؟" سیتا نے یہ سمجھ کر کہ یہ کیوں رہ مانیں گے۔ سوال کا رخ بدلا۔

"کیونکہ میرے پتاکی آگیا ہے کہ میں بنوں کو جاؤں"۔

"تو وہ آگیا اٹل ہے۔ اور آپ اسے ٹال نہیں سکتے؟"

"نہیں"

"تو میرے پتاکی آگیا آپ کو معلوم ہے؟"

"نہیں"۔

"تو سنو میرے ہردیش! جیسے انسان سے اس کا سایہ کبھی جدا نہیں ہوتا۔ ویسے ہی میرے پتاکی آگیا ہے کہ پتنی کبھی پتی سے جدا نہیں رہ سکتی۔ سایہ تو تاریکی میں روپوش بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن مجھے ہمیشہ آپ کے چرنوں میں رہنے کی آگیا ہے۔ جیسے آپ کو اپنے پتاکی آگیا پالنا ضروری ہے۔ اسی طرح مجھے بھی اپنے پتاکی آگیا پالنا ضروری ہے"۔

پتی بھگتی

ایک موہ ہے۔ دوسرا پریم۔ اور تیسری بھگتی۔ موہ کسی پر بے سمبندھ اور ادر سر پڑنے پر ہوتا ہے۔ اور تب تک رہتا ہے۔ جب تک باہمی تعلق۔ لیکن پریم آکسمک ہوتا ہے۔ اور وہ کسی آدرش سے ہوتا ہے۔ وہ آدرش چھپا ہوتا ہے۔ عیاں نہیں۔ پریمی بھی نہیں جانتا کہ وہ آدرش کیا ہے۔ اس کے دل کی تہ میں وہ مردہ ہوتا ہے۔ لیکن موقع آنے پر وہ جاگ اٹھتا ہے۔ جو بے غرضانہ پریم ہے وہ عشق ہے یا بھگتی۔ بھگتی میں غرض کو دخل نہیں۔ کسی قسم کے آڈمبر سے دور رہ کے بھگت دن رات اپنے بھگوان کی ارادھنا میں لین رہتا ہے۔ اسے بس ارادھیہ ہی ارادھیہ دکھائی دیتا ہے۔ دوسرا دنیا میں کوئی نظر نہیں آتا۔ نام ہے تو اس کا ہی۔ خواب آتا ہے تو اسی کا۔ بھگت ایک نئی دنیا بسا لیتا ہے۔ جو لفظوں کی دنیا ہے۔ اور جس میں وہ ہر وقت رہتا ہے۔ اسی قسم کے بھگتوں میں سے ایک سیتا بھی تھی۔ وہ پتی بھگتی میں ایک کامل بھگت تھی۔ راون نے اسے لالچ دیا دھن کا۔ عیش کا۔ عشرت کا۔ راجہ کا اور جلانے دنیا بھر کے پدارتھوں کا۔ لیکن جس کی آنکھیں سوائے رام کے دوسری چیز ہی نہیں دیکھتیں۔ اسے باقی چیزوں کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی فرصت ہی کہاں ہے؟ جس کے لب رام نام کا جاپ کرتے نہیں تھکتے۔ اسے کسی کی زبار منت یا خوشامد کی باتوں کو سننے یا ان کا جواب دینے کی کہاں فرصت؟ اس نے ایک دم ٹھکرا دیا۔ موت کا آواہن کیا۔ سونا کی لنکا پر تھوکا۔ اس کے بیچ میں جو بھسم ہو کر رہ گئی۔ اس کے شباب سے سبھی آن بان اور نشان نشٹ کر دی۔ بھگتی میں بڑا اثر ہے۔ بھگتی سدا اندھی ہوتی ہے۔ اور ایک ہی بھگوان یا ارادھیہ ہوتا ہے۔ اس کے نزدیک بس وہی دنیا بھر کی ایک ماتر بھگتی ہے ایک چیز ہے جسے اس کی جستجو ہے۔ ایک صرف وہ رام......

اسے تلوار کا یا موت کا کیا خوف؟ موت کو تو جیت لیا۔ بھگت اور موت سے ڈر؟ بے معنی۔ بالکل بیہودہ۔ آخر راون کے پاس تھا کیا؟ نہیں سب کچھ تھا لیکن یہی تو مشکل ہے۔ (استری) بھگت کے نزدیک ایک ہی ارادھیہ۔ اور وہ ہے پتی اور بھگت کا فرض ہے "پتی بھگتی"۔

آس

رام دیوانہ ہو رہا تھا۔ سیتا کہاں گئی؟ کہاں چلی گئی؟..... کہاں ڈھونڈھے؟ بن کے پتہ پتہ سے۔ جیو جنتو سے پوچھتا ہے۔ سدھ نہیں وہ..... بھول گیا ہے دنیا کو، اپنے آپ کو، تن کو، من کو، بندھوؤں کو، اور سیتا سیتا اور بس سیتا کی جستجو ہے۔ سول کو دھیرج دینے کے لئے۔ اگنی کو شانت کرنے کے لئے آس آئی۔ اور مسکراتی ہوئی آنکھوں میں گھسی۔ آنکھیں جھک اٹھیں۔ سول میں پہنچی۔ کچھ شانتی ہوئی۔ اس نے ہنومان کو اشارہ کیا ——— ہنومان لنکا کو سیتا کی تلاش میں گیا۔ اشوک باٹکا میں سیتا بیٹھی تھی ——— کیا کر رہی تھی؟ رام سے پرارتھنا کر رہی تھی۔ اس کی مورتی سے جو نور میں مسکراتی ہوئی سیتا سے دور جا رہی تھی دیا اور پریم کی بھیک مانگ رہی تھی۔ آنسوؤں کے ہار پہنا رہی تھی.........

ہنومان نے پرنام کیا۔ وشواس نہ آیا۔ کہ رام نے بھیجا ہوا ہے۔ دھوکہ اور سمجھا راون کا دھوکہ۔ دل نے کہا۔ رام کا دوت کہاں؟ ایسے نصیب کہاں؟ جب مندری ملی۔ تو جان میں جان آگئی۔ گویا مردہ روح میں تازگی آگئی.........

کہا ہنومان! میں جیوں کیسے؟ میں مر جاتی کبھی کی یہاں کے دکھ جھیلنے اور اپمان سہنے سے مرنا اچھا ہے۔ کبھی کی مر جاتی۔ لیکن آس۔ وہ آس جس نے میرے ہردیش کے ہردیہ میں میری جگہ پر جا کر میرے درشن کی جھلک دکھا دی۔ وہی اس میری آنکھوں میں بیٹھی میرے رام کی مورتی کے ہر دن درشن کراتی ہے۔ ان آنکھوں نے مرنے نہیں دیا۔ ان کو اس نے بہکا دیا ہے کہ ابھی درشن ہوں گے۔ ادھیر نہ ہو۔ آس! اگر تو نہ ہوتی۔ تو میں بھی نہ ہوتی۔

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار:- ۸ فروری کو بسنت اتسو آریہ پوتری گہ ہاؤس میں منایا گیا۔ ہم اطلبا نے یگیوپویت دھارن کئے۔ ویدک سیم اور بھوج ہوا۔ ۱۳ فروری کو پنڈت منی لال جی کا لیبلیٹر کے پتہ سنیز کا یگیوپویت اور چھوٹے لڑکے کا مندرن سنسکار ہوا۔ سوامی گنگا گری جی آچاریہ گوروکل مانکوٹ نے بالک کو یگیوپویت دیا۔ شہر کے ہر طبقہ کے معتزین موجود تھے۔ سوامی اچیوتانند جی کے اپدیش دیا۔ سنگیت دوجل ترنگ سے منورنجن ہوا۔ پنڈت جی نے گوروکل مانکوٹ کو اور لوکل سماجوں کو دان اور یگیہ سنسکار تا پنڈتوں کو دکشنا دی۔ اگست سمبنوں کا الاپچیوں اور گوندوں سے سنکار کیا گیا۔ آریہ سماج نے اپنی مذہبی سبھا دوارہ چھپے لئے گئے "ویدک آرش گرنتھ" کی دس عمدہ کتب اپنی لائبریری کو ......

گوروکل
سناتک فارمیسی دہلی
کا
چیون پراش
کھانسی۔ دمہ۔ دل کی دھڑکن۔ زکام اور تپ دق کا اکسیر علاج ہے بچوں کو موٹا تازہ کرکے ان کی ہڈی کو مضبوط کرتا ہے۔ بڑھاپے کو روکتا ہے قیمت ۳ روپے سیر
گوروکل سناتک فارمیسی دہلی

شادی کرو۔ مگر دو قالب ایک جان ہونے میں مشکل کے حل کرنے ...... ضرور پڑھیں ...... (اردو) مجلد قیمت ...... مصنفہ شری ...... جوشہید دھرم لیکھا ...... بک ڈپو ...... ملے گی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رامائن کے زمانہ کی استریاں

(لیکھک شریمان مہنت چھبیلی جی ویدک مشنری)

اگرچہ ہندوستان کی کوئی تاریخ مسلسل زمانہ سلف کی ہمیں ملتی جس کا یہ باعث نہیں کہ ہندوستان کے لوگ تاریخ لکھنا جانتے نہ تھے۔ اور اس سے دلچسپی نہ رکھتے تھے۔ بلکہ یہ کہ دست برد زمانہ سے یہ کتب مفقود ہو گئی ہیں۔ ورنہ ویدک ساہتیہ میں ساہتیہ کا شبد ہی نہ آتا۔ خیر اگر کوئی تاریخی کتاب ہے، زمانہ قدیم کی دستیاب ہو سکتی ہے۔ تو رامائن ہی ہے۔ اور یہ ایسی بیش قیمت کتاب ہے۔ کہ نہ صرف راجاؤں کے کارناموں سے معمور ہے بلکہ اس زمانہ کی تمدنی حالت۔ تہذیب۔ شجاعت اور مجلسی و مذہبی حالات پر بھی پوری روشنی ڈالتی ہے۔ چنانچہ میں چند معاملات پر روشنی ڈالتا ہوں:۔

نمبر۱ رامائن کے زمانہ میں ستی کی رسم کا بالکل رواج نہ تھا۔ راجہ دشرتھ کے مرنے پر کسی رانی نے ستی ہونے کا نام تک نہیں لیا۔ بالی اور راون مارے گئے۔ مگر ان کی استریوں نے بھی ستی ہونے کا نام نہیں لیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسم ستی کا بعد میں رواج پڑا ہے۔

نمبر۲ استریاں فوجی تعلیم سے بہرہ ور تھیں جیسے جاپان اب اپنی استریوں کو فوجی تعلیم دے رہا ہے۔ ویسے رامائن کے زمانہ میں شاہی خاندان کی لڑکیاں ضرور فن حرب کے قواعد سے واقف تھیں۔ چنانچہ کیکئی کا رن بھومی میں راجہ دشرتھ کے ساتھ جانا۔ ایسا ہی تاڑکا کا رام کے مقابلہ میں آنا۔ اور شورپنکھا کا بھی جنگی فنون سے واقف کار ہونا پایا جاتا ہے۔

نمبر۳ رامائن کے زمانہ میں بال وواہ کا رواج کہیں پر ثابت نہیں ہوتا۔ سوئمبر کی رسم جاری تھی۔ اور لڑکی لڑکے کے بیاہ میں والدین کی اجازت کے بغیر ور اور وَدھو کی اپنی رضامندی کافی سمجھی جاتی تھی۔ مگر پھر بھی کثیر الازدواجی کا رواج پایا جاتا ہے۔ جیسے راجہ دشرتھ کا تین رانیوں سے وواہ کرنا اور راون کا بھی دوسری عورت سے بیاہ کرنے کی خواہش کرنا۔

نمبر۴ استری شکشا کا رواج نہ ہونے پر تھا مگر باوجود ایں ہمہ استریاں گرہستی کا کام کرتی تھیں۔ آج کل کی مغربی تہذیب کی طرح کونسل کی ممبر مجسٹریٹ اور کلرکی کے کام نہیں کرتی تھیں بلکہ رانیاں ہوتے ہوئے بھی گھر کا سلسلہ انتظام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔ گو یا گر مستہ آشرم

کو انہوں نے آدرش جیون بنایا ہوا تھا۔

نمبر۵ رسم پردہ بالکل مروج نہیں تھی۔ ساری رامائن میں کسی جگہ پردہ کا اشارہ تک بھی نہیں ملتا۔ اور ہو بھی کیسے۔ جبکہ پردہ لفظ فارسی زبان کا ہے۔ سنسکرت بھاشا میں اس کے لئے کوئی شبد ہی نہیں ملتا۔

نمبر۶ استری جاتی کی عزت اور مان تھا۔ پاؤں کی جوتی نہیں سمجھی جاتی تھی۔ راون نے باوجودیکہ سیتا کے پریم میں موہت ہو چکا تھا۔ مگر اس پر بغیر اس کی رضامندی کے اس نے ہاتھ نہیں بڑھایا۔ اس کو ترغیب اور لالچ دیئے۔ مگر آخر کار یہ کہا۔ کہ جب تک تُو خوشی سے رضامند نہ ہوگی۔ میں تجھے اپنے گھر میں نہیں لے جاؤں گا۔

نمبر۷ استریاں تعلیم یافتہ ہوتی تھیں۔ سیتا۔ انسویا اور مندودری وغیرہ سب اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اُپدیشک مذہب کے کیرکٹر کی تھیں۔ مہابھارت کے زمانہ تک بھی استریوں کی حالت بہت اچھی تھی۔ دروپدی نے جو دریودھن کے دربار میں سوال کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ کس قدر لائق و فائق تھی۔ کیونکہ کوئی آدمی اس کے سوالات کا جواب نہیں دے سکا۔

آج بھارت کی حالت کیسی پست ہو گئی ہے کہ بجائے دھارمک شکشا اور بھارت کی سنسکرتی کی تعلیم کے ہم اپنی استریوں کو ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے بنانا فخر سمجھتے ہیں۔ ان کے ناچ پبلک میں کرانا اور ایسے ناچ کر کے دکھلانے پر ٹکٹ لگا کر پیسے جمع کرنا اپنا دھرم سمجھ رہے ہیں۔ کیا پھر کبھی بھارت کے دن اچھے آئیں گے؟

سالانہ جلسے

نمبر۱ آریہ سماج منٹگمری گوبند گڑھ کا سالانہ جلسہ ۲، ۳، اور ۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ پرسدّھ بھجنیک اپدیشک اور سنیاسی مہاتماؤں کے آنے کی آشا ہے۔ ۲ مارچ کو نگر کیرتن اور ۵ مارچ کو استری سماج کا سالانہ جلسہ ہوگا۔ (موہن لال منتری آریہ سماج مذکور)

نمبر۲ آریہ سماج سرسہ ضلع حصار کا اکتیسواں سالانہ جلسہ ۸۔ ۹۔ اور ۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

رگھبیر سنگھ منتری آریہ سماج سرسہ

"پرکاش" کا "شورا تری انک"

"پرکاش" کا اگلا پرچہ جس پر اتوار ۳ مارچ ۱۹۳۵ء کی تاریخ ثبت ہوگی۔ "شورا تری انک" ہوگا۔ اس انک کو جہاں "دیانند بودھ اتسو" کو سپھلتا سے منانے میں سہائک بنانے کے لئے شائع کیا جائے گا۔ وہاں "ویراتسو" کے پروگرام کو جو کہ اس دفعہ بروز اتوار ۳ مارچ ۱۹۳۵ء کو آرہا ہے۔ پوری شان سے منانے کے ارپن کیا جائے گا۔ آریہ جگت کے پرسدّھ لیکھکوں اور شاعر صاحبان کا یہ دھارنا کر تو ہے۔ کہ وہ اپنی قلمی امداد سے ان ہر دو اتسوؤں کو کامیاب اور جگت پریہ بنانے میں "پرکاش" کی ہر پرکار سے سہائتا کریں۔ تاکہ دنیا کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے۔ کہ آریہ جگت کے اندر بھگوان دیانند اور شہید صادق پنڈت لیکھرام جی کے پرتی شردھا کے بھاؤ کم ہو رہے ہیں۔ اور آریہ پرشوں اور دیویوں کے ہردیہ اس قدر سنکوچت ہو گئے ہیں کہ وہ اپنے ہردیہ سمراٹ مہا پرشوں کے چرنوں میں اپنی شردھا کے پھول چڑھاتے سمے بھی کنجوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

آریہ سماجوں سے ویشش نویدن

وید پرچار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا مکھیہ کاریہ ہے۔ اس کو اعلیٰ پیمانہ پر چالو رکھنا اس سبھا کا ایک کرتویہ ہے۔ پرنتو پرچار کا کاریہ اس سمے تک ہونا ناممکن ہے۔ جب تک پرچار کرانے کے سادھن پریاپت ماترا میں اپلبدھ نہ ہوں۔ ازبسکہ پرچار کرانے کے لئے اپدیشکوں کا رکھا جانا نہایت ضروری ہے۔ اور اپدیشک اس وقت تک کافی تعداد میں نہیں رکھے جا سکتے۔ جب تک کہ "وید پرچار فنڈ" میں کافی دھن ہر سال نہ آوے۔ موجودہ اپدیشکوں کی تعداد اتنی ناکافی ہے۔ کہ آریہ سماجیں عموماً شکایت کرتی رہتی ہیں کہ ان کی مانگ سولہ آنے پوری نہیں ہوتی۔ لیکن آریہ سماجیں یہ کبھی وچار نہیں کرتیں کہ مانگ کو پورا کرنے کے لئے سبھا کے پاس اپدیشک اور سبھا کی کافی تعداد میں ہونے چاہئیں۔

ایک طرف تو پرچار کرانے کے لئے اپدیشکوں کی مانگ کا یہ حال ہے۔ اور دوسری طرف دھن کی آمدنی کا یہ حال ہے۔ کہ وید پرچار کا بجٹ بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ سمت ۱۹۹۱ کے لئے بتیس ہزار روپیہ کا بجٹ رکھا ہے۔ جب اتنا روپیہ آجائے گا۔ تو موجودہ اپدیشک ہی جو صوبہ کی مانگ کے لئے ناکافی ہیں۔ رکھے جا سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ دھن آوے۔ تو زیادہ اپدیشک رکھ کر مانگ کو پورا کرنے کا یتن کیا جائے۔ لیکن دھن آنے کا یہ حال ہے۔ کہ سال کے دس ماہ گزر چکے ہیں۔ اور صرف -/۱۲۶۴۵ (بارہ ہزار چھ سو پینتالیس) روپیہ "وید پرچار فنڈ" میں آیا ہے۔ یہ رقم بجٹ کی ثبت شدہ رقم کے نصف سے بھی کم ہے۔ ہم نے بتیس ہزار روپیہ پورا کرنا ہے۔ ورنہ وید پرچار کے کام کو سخت نقصان پہنچے گا۔ آریہ سماجوں سے خاص طور پر اور پبلک سے عام طور پر بنتی ہے کہ وہ بہت جلد اپنے اپنے نام کا بقایا دھن ارسال کر دیویں۔ تاکہ بجٹ کا دھن پورا کیا جا سکے۔ جن آریہ سماجوں نے اب تک پورا دھن نہ بھیجا ہو۔ وہ بقایا دھن ارسال کر کے اپنے ذمہ لگا ہوا دھن پورا کر دیں۔ اور جنہوں نے اب تک بالکل نہ بھیجا ہو۔ وہ بھی بہت جلد اپنے ذمہ لگا ہوا دھن ارسال کر دیں۔ ورش سماپت ہو رہا ہے۔ اس لئے دھن ارسال کرنے میں بالکل دیر نہ کرنی چاہئے۔ اور ساتھ ہی چارآنہ ندھی و دلت ندھی کا دھن بھی جن آریہ سماجوں نے اب تک ارسال نہ کیا ہو۔ وہ بھی جلد از جلد ارسال کر دیویں۔

(سوامی) سوتنتر آنند ادھشٹاتا وید پرچار وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
گورودت بھون۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماج سماچار

آریہ کمار سبھا شاہ پور کا چناؤ :-

آریہ کمار سبھا شاہ پور کا وارشک چناؤ ۱۳ فروری ۱۹۳۵ء کو دیانند ہائی سکول میں ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے :-

پردھان۔ لالہ چھبیل رام جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اُپ پردھان :- لالہ ہبلا رام برق بی۔ اے۔ پہلا لالہ پرما نند جی بی۔ اے۔ بیٹے لالہ کشوری لال جی بی۔ اے۔ + منتری کرشن دیو ودیارتھی + اُپ منتری مہاشہ ہری رام جی + خزانچی مہاشہ وشیشر ناتھ جی فامیٹر (؟) ماسٹر پربھلا جی :-

انترنگ سبھا کے پرتشٹت سبھاسد :- مہاشہ اوم پرکاش۔ مہاشہ ہربنس لال۔ مہاشہ رام روپ۔ مہاشہ کرشن چندر۔ مہاشہ جگن ناتھ۔ مہاشہ دھرم ویر۔ مہاشہ شیودت۔ مہاشہ بلراج۔ مہاشہ وید پرکاش اور مہاشہ رام ناتھ :-

(کرشن دیو منتری)

آریہ سماج ٹھٹھروال کے سماچار :-

۱۷ فروری کو ڈاکٹر مہاراج کرشن جی پردھان سماج ہذا کے پتر کا نام کرن سنسکار پنڈت دیو چند اور مہاشہ ولیراج جی نے کرایا۔ بالک کا نام بھارت بھوشن رکھا گیا۔ وید کو ہیودان دیا گیا :-

۲۳-۲۴ فروری کو موضع جہانگی میں جلسہ ہوگا۔ جس میں بہت سے گراموں کے جمال بھائیوں کا جاتی پرداخل کرایا جائے گا۔ پنڈت دیو اجندر جی پنڈت ٹھاکر رام جی اور مہاشہ وسماوا رام جی اردگرد کے تمام علاقہ میں پرچار کر رہے ہیں :-

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ہذا)

شوک سماچار :-

لالہ نند لال جی آنریری سکرٹری امرت سر لیپرسی ہوسائٹی کی ناگہانی مرتیو کو لدھیانہ میں بہت دکھ سے محسوس کیا گیا۔ آپکا آریہ سماج لدھیانہ سے خاص پریم تھا۔ گزشتہ سالوں میں کئی سال لگاتار آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر تشریف لاکر آپ لگ کیوں بی حصے لے کر لیپرسی پر پرچار کیا کرتے تھے۔ آپ اپنی قسم کے ایک خاص لگن سے کام کرنے والے تھے۔ آریہ سماج لدھیانہ نے اپنے ۱۰ فروری ۱۹۳۵ء کے جنرل اجلاس میں لالہ نند لال جی کی ناگہانی مرتیو پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اُن کے پریوار سے اظہار ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا :-

(بھجو رام نمبر ۔ لدھیانہ)

آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ ۸-۹-۱۰-۱۱ اور ۱۲ فروری ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ شردھا اور بھگتی کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ ۳۰ ہزار شبھ بگیہ ... سوامی ... آنند جی ...

پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ پنڈت ہر دیال جی اور پنڈت کیا نند جی اُپدیشک اور مسز کھنہ دیا دیوی اُپدیشکا اور مہاشہ سنت رام جی۔ پر پنیپر دلیپ سنگھ بھجنیک سرتشٹ کرتے تھے۔ مہاشہ ہربنس چندر جی اور مہاشہ گوکل دت جی بھجنیک پدھارے تھے :-

سوامی جی کے سار گربھت ویاکھیانوں نے تمام مہاشہ سنت رام جی کے منفی نمبر اور پر جیل بھجنوں نے کمال کا سماں باندھا۔ لوگوں نے خوب شردھا سے دل کھول کر دان دیا۔ ۸۲۱ روپیہ نقد اب تک ہو چکا ہے۔ اور قریباً ۸۵/- روپیہ کے وعدے ابھی قابل وصول باقی ہیں۔ جلسہ میں حاضری کا یہ عالم تھا کہ پنڈال میں جو کہ گزشتہ سالوں کی نسبت کہیں زیادہ شاندار تیار کیا گیا تھا تل دھرنے کو جگہ نہ رہتی تھی۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم کا مسلمان بھائیوں کے ساتھ مباحثہ بھی ہوا :-

(منشی رام اہلمد والیہ منتری آریہ سماج ہذا)

نئے آریہ سماج کی ستھاپنا :-

کچھ پرشارتھی بھائیوں کے اتساہ سے آریہ محلہ راولپنڈی میں ایک آریہ سماج بنام "آریہ سماج آریہ محلہ راولپنڈی" ستھاپت کی گئی ہے۔ عارضی طور پر ڈاکٹر چونی لال جی پردھان۔ مہتہ نہال چند جی اُپ پردھان۔ لالہ پرسرام جی منتری اور لالہ سیتا رام جی خزانچی منتخب کیے گئے ہیں :-

آریہ سماج ہذا کے ست سنگ فی الحال ممبران کے گھروں میں باری باری ہوا کریں گے :-

(پرسرام منتری)

لاہور چھاؤنی میں بسنت اُتسو :-

۸ فروری ۱۹۳۵ء کو پراتہ سات بجے بسنت اُتسو کے سمبندھ میں آریہ سماج مندر لاہور چھاؤنی میں ایک مہا ہون یگیہ کیا گیا۔ یگیہ کے بہوتہ پنڈت سدرشن جی سناتک گوروکل کانگڑی تھے۔ یجمان مہاشہ ہربنس لال منتری آریہ سماج ہذا سپتنی تھے۔ یگیہ کی سماپتی پر سندھیا اور پرارتھنا کے پشچات پنڈت اوم پرکاش جی کا بھاشن شروع ہوا۔ اس کے بعد بدھاری ہوئی جنتا میں حلوہ تقسیم کر کے ... کو سماپت کیا گیا :-

بانچے دوپہر کو دھرم پورہ میں وہاں کے آریوں اور لاہور چھاؤنی کے آریوں کی کھیلیں ہوئیں۔ پہلے رسہ کشی اور پھر کبڈی کا میچ ہوا۔ دونوں کھیلوں میں دھرم پورہ سماج کی فتح رہی۔ اور بعد میں دوڑ وغیرہ کرا کر کھیلوں کا پروگرام ختم کیا گیا۔ ۵ بجے کے قریب زخمی ہوئے سجنوں کی پٹی کر کے ان کی تکلیف کو دفع کیا گیا۔ اور دو گمشدہ بچوں کو تلاش کر کے ان کو ان کے والدین کے سپرد کیا گیا :-

(ہربنس لال آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

سورگباشی لالہ دیوا چند جی دِوس :-

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کے مندر میں ۹ فروری ۱۹۳۵ء کو "دیوا چند دِوس" منایا گیا۔ بھائی پرمانند جی ایم۔ اے ممبر اسمبلی پردھان تھے۔ پہلے مہاشہ تیجدی لال جی کا ایک بھجن ہوا۔ پھر آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی لڑکیوں نے دو بھجن گائے۔ اس کے بعد لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار۔ لالہ دلیش بندھو جی ڈائرکٹر "پنجاب" نے سورگباشی لالہ جی کے جیون پر پرکاش ڈالا۔ اور لالہ نرائن دت جی ٹھیکیدار نے بتایا کہ سورگباشی لالہ جی کے دان سے کن کن سنستھاؤں کو مدد مل رہی ہے۔ اور اُن کی وصیت کی کس کس مد کی تکمیل ہو چکی ہے۔ اور کیا کیا ہونا ابھی باقی ہے۔

ان کی تقریروں سے ظاہر ہوا۔ کہ سورگباشی نے اپنی زندگی میں ہزارہا روپیہ نیک کاموں کے لئے دان دیئے۔ اور مرنے سے پہلے لاکھوں روپیہ کی جائداد نیک کاموں کے لئے وقف کر گئے۔ اُن کی دھرم پتنی شریمتی ستیہ وتی بھی اُن کے نقش قدم پر چلتی ہوئی دھارمک کاموں میں اپنا سب کچھ صرف کر رہی ہے۔ سبھاپتی جی کے بھاشن کے بعد سبھا وسرجن ہوئی۔ شریمتی جی کی طرف سے اناتھوں کو بھوجن کرایا گیا۔ اور پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کو دھارمک پستکیں دی گئیں :-

(رام سرن منتری آریہ سماج ہذا)

ریویو :- "انقلاب روحانی"

المعروف "پاپی سے یوگی"

مصنفہ ڈاکٹر بدری ناتھ آئی۔ ایم۔ ایس۔ (؟) ملٹری سب اسسٹنٹ سرجن پنشنر سکنہ محلہ ... امرت سر

کتاب مذکورہ ایک خالص دھارمک تصنیف ہے۔ اس میں مصنف نے ایک یوگی پرش کے حالات درج فرمائے ہیں۔ جس کا بچپن سخت گمراہی اور بدراہ روی میں گزرا۔ لیکن ایک مرد خدا کی نیک صحبت سے اتنا فائدہ ہوا کہ وہ پاپی سے یوگی بن گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے یوگی مہاراج کے اُپدیشوں میں ویدک دھرم کی تعلیم کا خاکہ کھینچ دیا ہے۔ کتاب مذکورہ شروع سے لے کر آخر تک پڑھنے کے قابل ہے۔ اور جو کچھ اس سے مستفیض ہو سکتا ہے یہ کہ اس کے مطالعہ سے کئی لوگوں کے اندر انقلاب روحانی پیدا ہو سکے گا۔ اس لئے ہم مخلصانہ سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اسے مصنف سے ذیل کے پتہ پر منگوا کر اس کا فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ (عام) :-

ملنے کا پتہ :-

ڈاکٹر بدری ناتھ اینڈ سنز۔ کوٹ ... روڈ امرتسر

سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج سونی پت کا ساتواں سالانہ جلسہ ۱ سے ۳ مارچ نہایت ہم مارچ ۱۹۳۵ء بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج مندر میں منایا جائے گا۔ نگر کیرتن ۳ مارچ کو ہوگا :-

رام جیون وکیل اُپ منتری آریہ سماج سونی پت

آریہ سماج سونی پت کا سالانہ چناؤ :-

پردھان لالہ جگدیش چندر جی ہیڈ ماسٹر ہندو ہائی سکول سونی پت + اُپ پردھان لالہ کنور لال سکول ماسٹر + منتری لالہ سنت لال وکیل + اُپ منتری رام جیون وکیل + کوشا دھیکش لالہ شیو چندر + پستکا دھیکش پنڈت منتری نواس + لالہ گوپی چند وکیل اور لالہ رام کشن داس ممبران :-

(رام جیون وکیل اُپ منتری آریہ سماج ہذا)

اشد ضرورت

ضرورت ہے ایک سند یافتہ یوگیہ ادھیاپک کی جو پانچویں جماعت تک ہندی حساب اور دھرم شکشا بخوبی پڑھا سکتا ہو۔ آریہ سدھانتوں سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ پرچار کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ آریہ سدھانتوں پر وشواس رکھنے والے مہاشے ہی درخواست کریں۔ تنخواہ یوگیتا انوسار :-

ستیہ پال آریہ بزاز۔ پوسٹ آفس جمہ عباسیاں ریاست بہاولپور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج خانووال (ضلع گورداسپور) میں مورتی پوجا پر معرکہ کا شاستر ارتھ

۱۵ فروری ۱۹۳۵ء بروز اتوار خانووال ضلع گورداسپور میں دو بجے بعد دوپہر مورتی پوجا پر شاستر ارتھ شروع ہوا۔ اور پورے دو گھنٹہ کے بعد ختم ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت منسا رام جی اُپدیشک پرتی ندہی سبھا لاہور اور سناتن دہرم سبھا کی طرف سے پنڈت رگھو پرشاد اُپدیشک سناتن دہرم سبھا راولپنڈی کھڑے ہوئے۔ ہر ایک کی چھ چھ تقریریں ہوئیں۔ ابتدائی تقریر پنڈت منسا رام جی نے شروع کی۔ جس میں انہوں نے آریہ سماج کے اس سدھانت کو کہ ایشور سرو دیاپک اور نراکار ہے۔ بتلاتے ہوئے پبلک کے تمام شکوک رفع کر دیئے۔ اور مورتی پوجا کھنڈن کے سلسلہ میں ایسے مزید سوالات اور مضبوط دلائل پیش کیں۔ کہ سناتنی پنڈت جی کے منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ وہ پنڈت منسا رام جی کے کسی بھی سوال کا تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ پنڈت منسا رام جی نے ذیل کے سوالات وہاں سناتنی پنڈت کے سامنے رکھے۔

سوال نمبر ۱۔ چاروں ویدوں کے اندر سے مورتی پوجا شبد دکھلاؤ۔

سوال نمبر ۲۔ اگر مورتی پوجا شبد ویدوں میں نہیں ہے۔ تو کوئی ایسا وید منتر ہی دکھلاؤ۔ جس سے مورتی پوجا کرنا ثابت ہو۔

سوال نمبر ۳۔ یجر وید ادھیائے ۴۰ منتر ۸ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پرماتما سرو دیاپک ہے۔ اُس کی کوئی مورتی نہیں۔ بلکہ وہ (اکائم) یعنی غیر مجسم ہے تو پھر اُس کی مورتی کیسے بن سکتی ہے؟

سوال نمبر ۴۔ یجر وید ادھیائے ۳۲ منتر ۲ میں صاف لکھا ہے۔ کہ پرماتما کی کوئی مورتی نہیں بلکہ وہ ہر جگہ حاضر ناظر ہے۔ اُس کی شکل نہیں ہے۔ پھر تم مورتی کس کی بناتے ہو؟

سوال نمبر ۵۔ وید سے کوئی ایسا منتر دکھلاؤ جس میں لکھا ہو۔ کہ پرماتما کی سونے۔ چاندی۔ پتھر کی مورتی بنا کر پوجا کی جائے۔ بلکہ وید ادھیائے ۴۰ منتر ۹ میں لکھا ہے۔ کہ اُس پرماتما کی کوئی اپمائی جوڑائی اندر سوائی نہیں۔ جو لوگ اُس نراکار پرماتما کے استھان پر جڑ پدارتھوں کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ اندھکار یعنی نرک میں پرویش کر کے دکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۶۔ منوسمرتی میں سندھیا کرنے کی آگیا پائی جاتی ہے۔ کہ انسان کو دو کال یعنی صبح اور شام سندھیا کرنی چاہیئے۔ سندھیا نہ کرنے والے کے لئے بھاری دنڈ لکھا ہے۔ کہ وہ شودر ہے۔ منوسمرتی کے کسی منتر سے ثابت کر دکھاؤ کہ مورتی پوجا درست ہے۔

سوال نمبر ۷۔ مہابھارت میں صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ جب کرشن جی مہاراج بدر کے آشرم ... کرکرشن جی اُس سمہ سندھیا کر رہے ہیں۔ نہ کہ مورتی پوجا۔

سوال نمبر ۸۔ جب پرماتما سرو دیاپک ہو تا ہوا سب کے اندر باہر موجود ہے۔ تو پھر اُسے مورتی میں کیوں تلاش کیا جائے۔

سوال نمبر ۹۔ جب آپ کہتے ہیں۔ کہ پرماتما جیسی کوئی وستو نہیں۔ تو پھر مورتی پرماتما جیسی کیسے بن سکتی ہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ شیو پران ادھیائے ۴۸ ۱۶ میں جو شیو لنگ کی کتھا آتی ہے۔ اُس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ شیو لنگ کی وہ مورتی جو مندروں اور شوالوں میں استھاپن کی جاتی ہے۔ پرماتما کی مورتی نہیں بلکہ مہادیو جی کے لنگ کی ہے۔ کیا آپ لوگ اُسی مہادیو کے لنگ کی پوجا نہیں کرتے؟

سوال نمبر ۱۱۔ اگر شیو لنگ کی پوجا ہی کرنی مقصود ہے۔ تو اُس پر لڈو وغیرہ چڑھانے کی کیا ضرورت ہے؟

سوال نمبر ۱۲۔ مہا گوت ادھیائے ۸ شلوک ۱۳ میں لکھا ہے۔ کہ جو مورتی پوجا کرتا ہے۔ اور پانیوں کو تیرتھ مانتا ہے۔ وہ گدھا ہے۔

سوال نمبر ۱۳۔ بھاگوت ادھیائے ۷ میں لکھا ہے۔ کہ جو شیو جی اور وشنو کی مورتی کی پوجا کرتا ہے۔ وہ گدھے کی یونی میں جاتا ہے۔ بتلایئے پنڈت جی کیا اس سے بڑھکر بھی مورتی کھنڈن کا کوئی ثبوت ہو سکتا ہے؟

سوال نمبر ۱۴۔ آپ لوگ مورتی کو خوراک کھلاتے ہیں۔ مگر اُسے ٹٹی نہیں آتی۔ دنیا بھر میں کوئی ایسا انسان یا حیوان بتلاؤ۔ جو کھاتا تو ہو۔ مگر ٹٹی نہ کرتا ہو۔

سوال نمبر ۱۵۔ آپ نے رامائن کا شلوک بول کر یہ ثابت کرنے کی بے جا کوشش کی۔ کہ رامچندر جی نے مورتی پوجا کی۔ اس شلوک میں جو شیو شبد آتا ہے۔ اُس کا کیا ارتھ کرتے ہو۔ اس منتر سے مورتی پوجا تو سدھ نہیں ہوتی۔ بلکہ مورتی پوجا کا صریح کھنڈن موجود ہے۔ رام چندر جی سیتا کو کہتے ہیں۔ میں اُس مہا دیو یعنی دیوتاؤں کے دیو کی اپاسنا کرتا ہوں۔ جو سرو دیاپک اور غیر مجسم ہے۔ نہ کہ پتھر کے مہادیو کی۔

سوال نمبر ۱۶۔ اگر کسی جاندار کو چند دنوں تک روٹی کھلائی جائے۔ تو وہ موقعہ پڑنے پر حق نمک ضرور ادا کرتا ہے۔ مگر مورتی کو اگر کوئی اٹھا لے جائے۔ تو ڑ ڈالے۔ اُس کے زیور چرالے گگندگی... سے مس نہیں ہوتی۔ کیا اسی بھروسہ ...

سوال نمبر ۱۷۔ اگر پتھر کا چوہا بنا کر کہیں رکھ دیا جائے۔ اور اُس پر بلی کو چھوڑا جائے۔ تو بلی اُس پر جھپٹا نہیں ماریگی۔ حیوان کو اتنا گیان۔ مگر واہ رے اشرف المخلوقات کہلانے والے انسان تجھے اتنا بھی علم نہیں۔ کہ یہ پتھر جی مہاراج۔ جو ہلائے بنا حرکت نہیں کر سکتے ایشور نہیں ہیں۔

سوال نمبر ۱۸۔ اگر آپ سنسکار ودھی سے یہ لکھا دکھلا دیں۔ کہ سوامی دیانند جی نے ہل۔ استرے اور اوکھلی کی پوجا کرنا لکھا ہے۔ تو بھی سیر اجلاس اپنی شکست اور آپکی فتح تسلیم کر لوں گا۔ سناتن دھرمی کوئی ودوان یہ ثابت کر دے۔ تو منہ مانگا انعام پائے گا۔

ناظرین یہ ہیں۔ وہ سوالات اور دلائل جن کو سنکر پنڈت رگھو پرشاد کے منہ پر تالا لگ گیا۔ پنڈت جی کو اتنی جرأت نہ ہوئی۔ کہ پنڈت منسا رام جی کے کئے سوالوں میں سے کسی ایک کا ہی جواب دیتے۔ مگر بخلاف پنڈت منسا رام جی سناتنی پنڈت کے تمام اعتراضات کا کچھ اس طرح جواب دیتے۔ کہ پنڈت رگھو پرشاد منہ دیکھتے رہ جاتے۔ حاضرین پر اس مباحثہ کا نہایت اچھا اثر پڑا ہے۔

(فقیر چند منتری آریہ سماج خانووال)

گورکل کوروکھیتر سوامی شردھانند جی کا سچا اُتّم

(لیکھک پنڈت لبھ پال جی سدھانت النکار۔ ویدک مشنری)

تقریباً آٹھ سال کے بعد مجھے گورکل کوروکھیتر کے دیکھنے کا پھر موقع ملا ہے۔ سنہ ۱۹۲۷ء یا سنہ ۱۹۲۸ء میں مجھے گورکل کوروکھیتر کے سالانہ جلسہ پر اُپدیشک کے طور پر آنے کا موقع ملا تھا۔ اس وقت گورکل کی اندرونی حالت دیکھنے کا مجھے وقت ہی نہ تھا۔ کیونکہ سبھا کے پروگرام پر مجھے دوسری جگہ جانا تھا۔ پچھلے چھ سال سے میں سبھا کی طرف سے آریہ سماج کوئٹہ میں پروہت کے طور پر کام کر رہا ہوں۔ پچھلے سال آریہ سماج کوئٹہ کی سلور جبلی کے موقع پر شری پنڈت سومدت جی ودیا النکار آچاریہ گورکل کوروکھیتر کچھ برہمچاریوں کے ساتھ بانزا اور دھن جمع کرنے کے لئے کوئٹہ میں پدھارے تھے۔ وہ تقریباً ایک ماہ وہاں رہے۔ ان کے پر چار کام کرنے کی شکتی اور میٹھی بولی سے کوئٹہ کے سب آریہ بھائی بہت ہی خوش اور مطمئن ہوئے۔ برہمچاریوں کی صحت اور آگیا پالن (Discipline) سے بھی سب لوگ بہت پر بھاوت ہوئے۔ اُن سے حالات بہت موافق نہ ہوتے ہوئے بھی قریباً ۔/۱۴۰۰ روپے جمع ہوئے۔ اور تین برہمچاری گورکل میں داخل ہوئے۔ میں نے بھی اپنے بڑے لڑکے بھارت بھوشن کو پنڈت سومدت جی کے سپرد کر دیا۔ اپنی سردیوں کی رخصت کو اس سال میں نے کوروکھیتر میں ہی گزارنے کا ارادہ کیا۔ اس لئے میں ۱۲ فروری کو یہاں پہنچ گیا۔ سالانہ امتحان قریباً ختم ہو چکے ہیں۔ سالانہ جلسہ نزدیک آ رہا ہے۔ ادھیاپک اور برہمچاری جلسہ کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔ کئی دنوں تک لگاتار گورکل کے انتظام کو دیکھنے کے بعد یہاں کے انتظام اور ڈسپلن سے میں بہت مطمئن ہوا ہوں۔ برہمچاریوں کی صحت بہت عمدہ ہے۔ ہسپتال میں اس وقت کوئی بھی بیمار نہیں ہے۔ ہسپتال میں گورکل کے قابل سناتک آیورویدالنکار ڈاکٹر ... جی بڑے پریم اور شردھا سے کام کر رہے ہیں۔ گورکل میں اس وقت ۸۰ برہمچاری تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ گورکل کا اپنا بڑا بھاری باغ ہے۔ جس میں سنگترے۔ انار۔ امرود۔ لوکاٹ۔ انگور وغیرہ پھل بہت مقدار میں ہوتے ہیں۔ باغ میں سبزیاں بھی کافی مقدار میں پیدا کی جاتی ہیں۔ گورکل بھنڈار کے لئے سب ساگ باغ سے ہی آ کر پورا ہو جاتا ہے۔ اگر کوشش کی جائے۔ تو گورکل کی زمینوں سے ہی گورکل کا سب خرچ چل سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ایسے سوامی تلک بننا کی آریہ سنتوں کی ضرورت ہے۔ جو کہ صرف گزارہ مانگ کر گورکل کی زمینوں پر بیٹھ جائیں۔ اور لگ کر کام کریں۔ گورکل بنانے کی آب و ہوا۔ یہاں کے برہمچاریوں کی صحت۔ ڈسپلن اور تعلیم و بھوجن کا انتظام بہت عمدہ ہے۔ دودھ کے لئے اپنی گؤشالہ ہے۔ جس میں سو کے قریب جانور ہیں۔ اور اتنا دودھ اس سے دستیاب ہو جاتا ہے۔ کہ ہر ایک برہمچاری حسب خواہش پی سکتا ہے۔ جتنا دودھ کوئی برہمچاری پینا چاہے۔ اسے مل سکتا ہے۔ مکھن اور دہی بھی اکثر ملتا رہتا ہے۔ سنگترے۔ آم اور گنا وغیرہ بھی کافی مقدار میں برہمچاریوں کو ملتا ہے۔ اتنا کچھ ہوتے ہوئے بھی یہاں کے آچاریہ پنڈت سومدت جی کو دھن کے لئے باہر بہت پھرنا پڑتا ہے۔ اگر انبالہ۔ کرنال۔ پانی پت اور دہلی کے آریہ بھائی تھوڑی سی بھی کوشش کریں۔ تو چھ ہزار روپیہ سالانہ جمع کر دینا کوئی مشکل کام نہیں۔ ان دونوں علاقوں کے آریہ بھائی اگر یہ قاعدہ بنا لیں کہ وہ اپنے لڑکوں کو کم سے کم آٹھ سال تو ضرور ہی گورکل میں پڑھائیں گے۔ تو برہمچاریوں اور دھن دونوں کی ... ہو جائے ...

گورکل مہا کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ فروری کو ہے۔ انبالہ۔ کرنال۔ پانی پت ... سے آریہ بھائی ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دھرم ویر مہاشہ راجپال کی چھٹی برسی کے اپلکشش میں

"بلیدان" کا وشیش انک

اپریل ۱۹۳۵ء میں شایع ہوگا

من تھت مہانو بھاوؤں کے لیکھ پراپت ہو چکے ہیں

مہاتما نارائن سوامی جی — مہاتما ہنس راج جی — سوامی سوتنترا نند جی

پنڈت چموپتی جی ایم۔اے .... آچاریہ دیو شرما جی

ڈاکٹر بھگوانداس جی .... آچاریہ رام دیو جی

پنڈت ٹھاکر دت جی شرما .... راجیہ رتن آتما رام جی

اور بھی انیکوں لیکھ پراپت ہونگے

سالانہ چندہ ایک روپیہ

ممالک غیر سے ۲ شلنگ

اس لئے آپ شیگھر ہی گراہک بنئے

وشیش انک ۴/

ایک کاپی ۲/

پردھان سمپادک ستیہ کام ودیالنکار

اشتہار دہندگان کے لئے نادر موقعہ

مینیجر "بلیدان" کاریالیہ راجپال اینڈ سنز۔ لاہور

اشتہار دہندگان کے لئے نادر موقعہ

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ کھانسی دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج

چیون پراش بڑھاپے کی سب کمزوریوں کو دور کر کے دل اور جسم میں جوانی بھر دیتا ہے۔ قیمت ۱؎ سیر

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے۔ قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

پرکاش لاہور کا رشی بودھ نمبر

THE *Prakash* Lahore.

SUNDAY 3 MARCH 1935.

قیمت سالانہ للعہ ششماہی سہ
ممالک غیر سے ے
جلد ۳۲
نمبر ۹

اتوار ۲۰ پھاگن سمت ۱۹۹۱ مطابق ۳ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۰

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

شری سوامی دیانند جی مہاراج

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ویدارتھ ادھارک رشی دیانند

(از منشی ہت برہمدت جی جگیاسو)

وید پرتھوی بانی ہے - جو آدی سرشٹی میں جیوؤں کے کلیان ارتھ ایک پرکار کی جیون سامگری کی بھانتی پرم پتا پرماتما نے رشیوں کے ہردیہ میں پرکاشت کی۔ جس کے وشے میں مہرشی منو سے لے کر کپل - کناد تتھا جیمنی پرینت رشیوں کی ساکھشی سپشٹ ورنان ہے - آدی کال میں رشی مہرشی اپنے ششیوں کو پروچن دوارہ ویدارتھ کا بودھ کرا دیتے تھے - کسی ویدانگ یا اپانگ کی آوشیکتا نہیں پڑتی تھی - پرانی مانڑ کے ہت چنتک رشیوں نے سوہرت ہو کر اس پروچن کو گرنتھ روپ میں سنگھٹت کر دیا جس سے ویدارتھ سنسار سے لپت نہ ہو جاوے - یہی گرنتھ نرکت آدی ویدانگ اپانگوں کے نام سے پرسدھ ہوئے۔ یہ بات نرکت کے پرتھم ادھیائے کے انت میں یاسک منی لکھتے ہیں - ویدارتھ یاسک کے کال تک پروچن کی مندر دیہ پرمپرا سے چلا آتا تھا۔

ویدارتھ اندھکار میں

رشی دیانند کے کال تک ویدارتھ اندھکار میں رہا - یہ کہنا ایکت نہ ہوگا - ویدادی شاستروں کے نام پر کیا کیا انرتھ ہوئے - یہ اس کال کے بھاشیہ کاروں کے بھاشیوں سے جانا جا سکتا ہے - یہی دھرم کے گندے ارتھ اس کا پرمان ہیں۔

"निरस्त पाद पे ... पि दमायते"

کی ٹوکا کرتے ہوئے انوسار ساین آچاریہ کی شوتی ہوں۔ یہ بہ کے کال میں سب اور نجنے لگی - یہ کرم کتنے سرو رشیوں تک رہا - انگریزی راجیہ کے بھارت میں آنے پر جب ودیشی لوگوں نے بھارتیوں کو اپنی سبھیتا سنسکرتی سے اداسین بنانے کے ابھپراے سے بھارت کی اُتم اُتم کرتیوں کو بھی دوشت روپ میں جان کر یا نہ جان کر سنسار کے سنمکھ رکھنا آرمبھ کیا - تو اُن کو اپنے ادیش کی پورتی میں ساین آچاریہ ہی سب سے ادھک سہایک پرتیت ہوئے - اس لئے انہوں نے ویدکو ساین پر دوشت روپ میں ہی سنسار کے سامنے اپستھت کیا۔

یہیں سے ساین کے ویدانگ کی جھوٹی دھاک جمنی آرمبھ ہوئی - بدیشی ودیشی سکالر ساین کو انتا ان اٹھا لیتے - تو وہ کبھی سرو سادھارن کی درشٹی میں اتنا مانیہ نہ پاتا - دوسرے یہ بھی کارن ہوا کہ ساین سے پراچین بھاشیہ کاروں کے نام تک کو بھی مٹانے کا یتن کیا۔ ساین نے اپنے وید بھاشیہ میں پراچین بھاشیہ کاروں کا نام (ایک آدھ کو چھوڑ کر) نہیں لیا - اس سے یہ بات سپشٹ سدھ ہو جاتی ہے۔ یہیں تک نہیں - بلکہ رشی دیانند کا نام ہے

لے کر بڑی بڑی سنستھاؤں کے سنچالکوں - بڑی بڑی سبھاؤں کے ادھیکاریوں تک - بُدھیمان انارتھ شیلی اتھوا انارتھ سماپتیہ کے انوشیلن کرتے تتھا کراتے رہنے کے لئے دیانند کی دویہ جیوتی ویدارتھ شیلی روپی کا درشن نہ کر سکیں۔ کیونکہ انارتھ شیلی سے آریہ گیان کیسے پراپت ہو سکتا ہے؟ ایسے لوگوں نے کہنا تتھا لکھنا آرمبھ کیا۔ کہ :-

"ساین کا بھاشیہ جیسا سو سنگت سو سمندت پرتیت ہوتا ہے - ویسا دوسرا نہیں" -

"سوامی جی کے بھاشیہ کی دھاک نہیں بیٹھنے پائی اتیادی۔ یہ دھونی ایک روپ میں آریہ جنتا کے سامنے آنے لگی۔

ساین آچاریہ کو ویدارتھ سمجھ میں نہیں آیا

اب ہمیں اس بات کی سمرتھنا و وچنا کرنا اچت ہوگا۔

سجن برندا جہاں رشی دیانند نے آرمبھ سے ہی اپنے وید بھاشیہ میں وید منتروں کے ارتھ ادھیاتمک - آدھی دیوی - آدھی بھوتک پرکریاؤں کو لے کر کئے - وہاں ساین آچاریہ ان پرکریاؤں کے وشے میں مون ہیں - جہاں دیکھو - وہیں یجمان اور یجیہ اگنی کی ہی دھوم دکھائی دیتی ہے۔ بھوسکا میں بھی اسپشٹ ریتی سے ہی کچھ جھلکتا ہے - اس کا کارن یہی ساین سے پوروورتی بھاشیوں کا ساین کے پاس اپستھت ہونا ہی کہا جا سکتا ہے جن کا اس نے نام تک نہیں لیا۔

دیکھئے ساین سے لگ بھگ سینکڑوں ورش پراچین وید بھاشیہ کار آچاریہ سکند سوامی لکھتا ہے - کہ نرکت کار یاسک منی کے مت میں وید کے پرتیک منتر کا ارتھ ادھیاتمک نرکت یگیہ - آدھی دیوک آدی پرکریاؤں کے انوسار ہوتا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنے نرکت دیپکا میں لکھتے ہیں -

"یہ گرنتھ منتری ترالکشمن سروپ جی ایم اے نے بڑی یوگیتا سے سمپادن کیا ہے جس کو پنجاب یونیورسٹی نے پرکاشت کیا ہے"

"सर्वं दर्शनेनु च सर्वे मन्त्रा योजनीया: । कृत स्वयमेव भाष्यकारेण सर्वमन्त्राणां तिप्रकारस्य विषयस्य प्रदर्शनाय"

(ارتھ بھاشیہ ماکا)

इति यज्ञादीनां पुष्पफलत्वेन प्रति जानात"

(نرکت سکند بھاشیہ بھاگ ۳ منتر ۳۵)

ارتھات سب درشٹیوں (پرکریاؤں) میں سب منتروں کا ارتھ کرنا چاہئے۔ کیونکہ سویم ابوہ بھاشیہ کار یاسک منی نے وید کے سب منتروں کا ارتھ تین پرکار کا ہونا ہے - یہ درشائے کے لئے

अर्थ वाच: "पुष्पफलमाह"

(نرکت بھاشیہ ۱) یجیہ ادیکوں کا پشپ پھل روپ سے ورنن کیا ہے۔ اس وشیہ کے اور بھی بہت سے پرمان دئے جا سکتے ہیں -

پرنتو اس پرکار کے لیکھکوں دوارا یہی ہوتا ہے کیا آچاریہ سکند سوامی کے اس لیکھ کو پڑھ کر کوئی ودوان کہہ سکتا ہے - کہ ساین آچاریہ کو ویدارتھ کا یتھارتھ سروپ سمجھ میں بھی آیا ہو - یدی آیا - تو ان وادوں اور پرکریاؤں کو لکھشن میں رکھ کر اس نے وید منتروں کا ارتھ کیوں نہیں کیا؟ ہے اس کا کچھ بھی اتر؟

کیا سب منتروں کا ارتھ ادھیاتمک آدی سبھی پرکریاؤں میں ہونا چاہئے - اس اندھکار سے بچنے میں یہ رشی دیانند کے مستک کی سوجھ نہیں؟ کیا یہ سوچنا نہیں کہ ساین سے سینکڑوں ورش پہلے ویدارتھ کی یہ پرکریا ودیمان تھی - جس کی ساین نے جان کر یا نہ جان کر اوہیلنا کی - اپیکشا پوروورتی بھاشیہ کاروں آچاریہ سکند سوامی - ہری سوامی - آنانند تھا بھاشیہ کار آدی انیک آچاریوں کا ناماں بھی نہیں لیا۔ آج سے ویدارتھ کے وشے میں اُن کی اگیتا سپشٹ نہیں؟ کیا یوروپ یا یہاں کے سکالروں یا ودوانوں کا ساین آدی کے پیچھے چلنا -

"अन्धेनैव नीयमाना यथान्धा:"

نہیں کہا جا سکتا؟ اس میں پکش پات رہت ودوان ہی ساکشی ہیں"

کیا ایسی اوستھا میں رشی دیانند کو ویدارتھ اُدھارک کہنا اُچت کہا جا سکتا ہے؟ سنیہ ادکت یا سمپردایہ واد کی دہائی دینے والے سجنوں سے کیا میں پوچھ سکتا ہوں - کہ کیا ساین کی یتھارتھ ویدارتھ سمجھ میں آیا ہے؟

جن یاگ پرکریا کو لے کر ساین آچاریہ نے اتنا کچھ کیا - اس کا بھی سوروپ اس نے کہاں تک سمجھا۔ یہ بات بھی ابھی سادھیہ کوٹی میں ہی سمجھنی

چاہئے - سمپرتی اتنا کہنا ہی پریاپت ہوگا کہ یاگ کے پرکریا میں بھی ساین نے بھاری بھاری بھولیں کی ہیں - جو کبھی اوسر آنے پر ہی درشائی جا سکیں گی۔

بھول کر جانا کوئی بات نہیں۔ منشیہ سنسار میں بھول ہو ہی جاتی ہے - پرنتو ساین کے پانڈتیہ کی جھوٹی دہائی دے کر دیانند کی دویہ جیوتی کو چھپانے کا ویرتھ پریتن ارتھ شیلی کے اپاسک آریہ سماجی نام دھاری ودوانوں دوارہ بھی کہیں کہیں درشٹی گوچر ہوتا ہے - تب ہمیں ایسا کہنا پڑتا ہے۔ گن گراہی تو ہر ایک سے کرنا اچت ہے - پرنتو یہ بھی لازم ہو - کہ گن گراہن کے بہانے سے لوگوں کو کمارگ پر ہی ڈالا جائے۔

آریہ بندھوؤ! دیانند کی ویدارتھ شیلی کا شردھا سے ادھین کرو - اس کا پرچار کرو - اس مہاپرش نے درشائے مارگ کا انوشیلن کرو - ویدیا دیانند کے نام پر سنسار کو دھوکہ مت دو - ویدپرچار کے نام پر منمانا پرچار مت کرو۔ ادھیکار کے لئے پارٹیاں بنانا اور تیلی انیشت آچار روپی پشاچی کے اپاسک مت ہو - آپ اپنے ودوان براہمنوں رگوں کرم سے نہ کہ جنم سے) کا آشرا لو - جو تمہاری ہاں میں ہاں ملانے والے نہ ہوں - بلکہ آپ کو ہت کی درشٹی سے کان سے پکڑ کر بھی سیدھا کر سکیں۔ سچے براہمن ہی جاتی کو سیدھا مارگ درشا سکتے ہیں یا پھر دیکھنا ویدکت کے نام پر اپنا کا ہی وستار اور پرچار نہ کر بیٹھنا۔ جب ایسی اوستھا میں لوگ کر آپ کے پیچھے

بچوں کو ہوشیار

بچوں کی بخار کھانسی، سردی، بادی، اور دھہ دانت ادست ہونا دست میں کیڑے نکلنا، مرگی، ہچکی، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کے لئے حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری کی ہوئی

بال جیون گھٹی

قیمت رجسٹرڈ

سارے ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہو لینے سے بچے اسکو خوشی سے پی لیتے ہیں۔ سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو۔ قیمت فی شیشی ۸ فی درجن ۱۲ چھوٹی ایک سے چار شیشی تک ۱/۸ درجن ۱۲ سوداگروں اور ایجنٹوں کو نہایت ہی معقول کمیشن دیا جائیگا۔ نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو - ذی اردو خواں معزز لوگوں کے نام معہ مکمل پتے کے بھیجنے پر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ اور صحت مفت بھیجا جاویگا۔

پتہ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر (یو پی)

بھگوان دیانند کے پرتی ٹھاکر روبندر کی شردھانجلی

"My reverence to great teacher Dayanand whose vision found unity and truth in India's spiritual history, whose mind luminously comprehended all departments of India's life, whose call to India is the call of the awakening to truth and purity from inertness of unreason and ignorance of the meaning of our past."

ترجمہ:- "مہاگورو دیانند کو میری تعظیم ہو۔ جس کی درشٹی نے بھارت کے آتمک اتہاس میں ستیہ اور ایکتا کو دیکھا۔ جس (مہاگورو) کے من نے بھارت کے جیون کے سب انگوں کو پرکاش سے ویاپت کیا۔

جس گورو کا آدیش بھارت ورش کو اودیا کے آلسیہ (جہالت غیر مستعدی) اور ہمارے پراچین اتہاس کے تتو کے اگیان سے ستیہ اور پوترتا کے لئے جاگرن کا (بیدار ہونے کا) آدیش (پیغام) ہے" ۔ (رابندرناتھ ٹیگور)

بھگوان دیانند کے پرتی سوگیہ لوکمانیہ کی شردھانجلی

میں نے سوامی دیانند جی مہاراج کے درشن کئے ہیں۔ جس سمے انہوں نے پونا میں ویاکھیان دئے اس وقت میں دکن کالج پونا میں پڑھتا تھا۔ بورڈنگ ہاؤس سے جو کہ شہر سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ سوامی جی کے ویاکھیان سننے کے لئے کبھی کبھی شہر میں آیا کرتا تھا۔ سوامی جی کے میں نے تین چار ویاکھیان سنے تھے۔ ویاکھیان ہندی بھاشا میں ہوتے تھے۔ بھاشا بہت سرل صاف اور سمجھنے لائق ہوتی تھی۔ میں ان کو اس وقت بھی دھرم سدھارک۔ (ریلیجس ریفارمر) کی درشٹی سے دیکھتا اور سمجھتا تھا۔ نیائے مورتی راناڈے اور دوسرے سجن پرشوں نے آپ کا بہت سمان کیا۔ مگر کچھ لوگوں نے ورودھ ہونے سے ان کا جلوس یوگیہ سنمان نہیں کیا۔ میرا اب بھی یہی مت ہے کہ سوامی جی مہاراج بہت اچھے اور یوگیہ دھرم سدھارک تھے۔

آریہ سماج نے جو کام کیا ہے۔ اور جو کر رہا ہے۔ اس کے وشے میں میری رائے یہ ہے۔ کہ ہندو دھرم سمفاپن کرنے کی درشٹی سے آریہ سماج نے بہت پرشنسیہ کام کیا ہے۔ اور پنجاب وسنیکت پرانت آدی پرانتوں میں جہاں جہاں دھرم اور دیش کا ابھیمان نہیں تھا وہاں دھرم اور دیش ابھیمان پیدا کرکے نیا جیون ڈال دیا ہے" (بال گنگا دھر تلک)

ضرورت ہے

دو لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۸ اور ۲۲ سال کی ہے۔ دو وروں کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہوں۔ اور ورن آریہ ہوں۔ درخواستیں بنام "سکریٹری مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ۔ لاہور" آنی چاہئیں۔

کوئی
کٹنگ ماسٹر ہو نہیں
سوائے
دوستِ درزیاں

بزبان اردو مصنفہ ماسٹر ایشوردت۔ جس میں تمام قسم کے مردانہ وزنانہ کپڑوں مثلاً کوٹ پتلون باڈی کوٹ۔ اوورکوٹ شیروانی قمیض۔ پاجامہ سلوار۔ جمپر فراک پیٹی کوٹ۔ باڈی اور دراز وغیرہ کی کٹائی نہایت سلیس عبارت میں سمجھائی گئی ہے۔ جسکو معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ حجم ۵۹۲ صفحہ نقشے و شکلیں زائد از ۵۰۰۔ قیمت مجلد علاوہ محصولڈاک عہ ہر ایک کتب فروش سے طلب کریں

پبلشرز:-
درزی گھر رنگ محل بازار۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بھگوان دیانند کا بودھ اتسو

(از شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

تو اچھا ہو:۔

میں نے سادھوؤں سے ایک کہانی کسی وقت سنی تھی:۔

ایک شخص ہر روز کتھا سننے کے لئے جانے لگا۔ وہ کتھا میں کتھا واچک کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھتا تھا۔ کسی وقت کتھا واچک نے

سوال کر دیا۔ کہ "آپ میری طرف منہ کیوں نہیں کرتے ہیں؟"

اُس نے جواب دیا۔ کہ "آپ جو کچھ کہتے ہیں۔ نہ آپ کرتے ہیں۔ اور نہ میں کروں گا۔ اس لئے پیٹھ کرکے بیٹھنا ہی اچھا ہے"۔

اس طرح جو عمل نہیں کرتے ہیں۔ اُن

بودھ اتسو اس طرح ہے۔ آریہ سماجی اس اتسو کو مہرشی کی سمرتی میں مناتے ہیں۔ آریہ جاتی میں یہ تیوہار پہلے بھی منایا جاتا تھا۔ اس کا نام "شیوراتری" تھا۔ دن میں اُپ واس کیا جاتا تھا۔ اور رات کو شیو پوجن ہوتا تھا۔ رات کے وقت جب چاند دکھائی دیتا۔ اُس وقت اُپ واس کھولا جاتا تھا۔ دن کے وقت بھنگ پی جاتی تھی۔ اگر کوئی ہر روز نہ بھی پیتا ہو۔ تو بھی اُس دن پیتا تھا۔ کیونکہ شیو کی بوٹی کا شیوراتری کے روز پینا ایک انگ مانا جاتا تھا:۔

یہ ایک مشہور کہانی ہے۔ کہ مہرشی نے لڑکپن میں باپ کی آگیا انوسار شردھا سے اُپ واس کیا۔ اور پوجن کرنے کے لئے رات جاگرن کرنے لگے۔ اُس وقت جبکہ سب سیوک سو رہے تھے۔ رشی نے ایک چوہے کو مورتی پر چڑھ کر پدارتھ کھاتے دیکھا۔ اُس وقت یہ بھاونا ہوئی۔ کہ یہ سچا شیو نہیں ہے۔ اس لئے اصلی شیو کی کھوج شروع ہوئی۔ اور "بودھ یا بندھ" کے مطابق سچے شیو کے درشن سماجی دوار ہو گئے۔

آپ نے جس وقت چوہے کو دیکھا تھا۔ اُسی وقت اپنے پتا سے سوال کئے۔ جب ان سوالوں کا جواب دل کو تسلی دینے والا نہ ملا۔ تو گھر میں آکر آپ نے اُپ واس توڑ دیا۔ اس کے بعد مہرشی کے دل میں کبھی بھی مورتی کے لئے شردھا پیدا نہیں ہوئی۔ اسی لئے اس دن کو آریہ سماج "بودھ اتسو" کے نام سے مناتا ہے۔ یہ نام سورگیہ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کا دیا ہوا ہے۔ جبکہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری ہوا کرتے تھے۔

اتسو منانے کا اگر کوئی پریوجن ہو سکتا ہے۔ تو یہی ہو سکتا ہے۔ کہ اس اتسو کے ساتھ سمبندھ رکھنے کے جیون کو دیکھا جائے۔ اور اس سے شکشا گرہن کی جائے۔ مذکورہ بالا گھٹنا کے لکھنے سے پاٹھک سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ مہرشی کے بودھ ہونے پر اُنہوں نے اس پدھتی کو جسے وہ پہلے شردھا سے کرتے تھے۔ بالکل چھوڑ دیا تھا۔ اس صورت میں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا اس وقت آریہ سماجی یا آریہ جاتی جن باتوں کو ٹھیک نہیں سمجھتی ہے۔ یا جن کو پہلے ٹھیک جان کر کرتی تھی۔ اور آج انہیں ٹھیک نہیں سمجھتی ہے۔ ان کو وہ چھوڑنے کے لئے تیار ہے؟ یا ان کو چھوڑ دیا ہے؟ اگر نہیں چھوڑا ہے۔ اور نہ چھوڑنے کے لئے تیار ہے۔ تو ان کو "بودھ اتسو" سے کیا بودھ ہوگا؟

کو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس لئے ہر ایک آریہ سماجی کو اپنے عمل سے یہ ثابت کرنا چاہئے۔ کہ وہ جو کچھ کہتا ہے۔ یا آریہ سماج کا جو سدھانت ہے۔ وہ اُن پر عمل بھی کرتا ہے۔ جب تک کوئی عامل نہ ہو۔ تب تک مہرشی کے شبدوں میں وہ بھانڈ کی طرح ہے۔ جو صرف کہتا ہے۔ مگر کرتا نہیں ہے:۔

اس وقت جن کاموں کے کرنے کی ضرورت ہے۔ میں اُن میں سے کچھ کا ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں:۔

اس وقت شرادھ اور مورتی پوجا کی آندھی بیٹھ چکی ہے۔ ان پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب سب سے پہلے آریہ سماجیوں کو کوشش کرنی چاہئے۔ کہ آریہ جاتی میں کوئی مرد اور عورت ایسی نہ ہو۔ جسے ہندی نہ آتی ہو۔ اور آگے کو اپنی اولاد کو ہندی ضرور پڑھاوے۔ اور اپنے دھرم گرنتھوں کا سوادھیائے ضرور کیا کرے۔

آریہ سماج میں کام کرتے وقت اور آریہ سماج سے باہر رہتے وقت اپنے جنم کی ذات پات کا کبھی دھیان نہ کیا جائے۔ اپنے آپ اپنے گن کرم سے ہی اپنا ورن نشچیہ کر لیں۔ اور شادی کے وقت اسی کا وچار کریں۔ اور اگر اس سے کچھ آگے جانا ہو۔ تو سوورن شادی جہاں بہت اُتم ہے۔ وہاں انولوم اور پرتی لوم بھی بُری نہیں ہے۔

اس کے علاوہ عیسائی یا مسلمان جو آریہ بننا چاہے۔ اس کو بغیر سنکوچ کے ملا لینا چاہئے۔ اگر وہ واپس چلا جائے۔ تو یہ اُس کی مرضی ہے۔ لیکن اُسے ملانے میں کنجوسی کو بالکل اُڑا دو۔ مسلمانوں کے لئے کسی اور کا پانی پینا یا کھانا کھانا منع نہیں حرام ہے۔ لیکن رشی نے کسی جگہ یہ نہیں لکھا ہے۔ کہ عیسائی وغیرہ کا کھانا نہ کھایا جائے۔ اُنہوں نے بھکشی ابھکشی کا تو جلد کیا ہے۔ اس میں چھوت چھات کا نہیں کیا ہے۔ اس لئے بھکشی بھوجن و ستو سب کی کھا لینی چاہئے:۔

اس وقت یہ تینوں باتیں اگر ہمارے بودھ میں آ جاویں۔ اور ہم ان پر عمل کریں۔ تو آریہ جاتی کا بیڑا پار ہو سکتا ہے۔ آؤ ہم سب مل کر ایشور سے پرارتھنا کریں۔ کہ وہ ہم کو بلوان بناویں۔ تاکہ ہم اُن کی آگیاؤں کا پورے طور پر پالن کر سکیں:۔

(اوم شم)

سوامی دیانند کی شان میں

(از شری پنڈت ترلبھون ناتھ صاحب زنشتی نر آمر)

یہ نظم صنعت توشیح کہی ہے۔ یعنی مصرع اوّل کے حروف جمع کرنے سے سوامی دیانند سرسوتی اور مصرع ثانی کے حروف اول سے سرسوتی دیاکرنی عبارت ہوتی ہے:۔

سرفرازِ فارغان و عاکفانِ مستقیم | سربلندِ عارفان و عاشقانِ دل دو نیم
ویدوان و وید خوانِ و منبعِ فیضِ عظیم | رہنمائے سارکانِ جادۂ عقلِ سلیم
اے رشی صاحب نظر اے ہادیٔ قومِ قدیم | سربراہِ امت آوارۂ امید و بیم
منطقی و فلسفی سنیاسی و تیاگی منی | وید پرچارک کریم خلق خالق کے ندیم
یادگارِ عالماں و عاملانِ باصفا | تارکِ مختارِ کل خاموش رشکِ صد کلیم
دردمندِ دردمنداں چارۂ بیچارگاں | یاورِ واماندگان و حجتِ ربِ کریم
یکرو یکرنگ یکتا و یگانہ یکہ تاز | واقفِ سرِ نہاں کبریائی عظیم
اوم کو تم نے کہا سرخیٔ عنوانِ ازل | یعنی اصلِ نقلِ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نردبانِ بامِ کاخِ مخلصی و مغفرت | آپ نے اے سوامی فرمایا کہ ہیں وید عظیم
نقش لوحِ دل پہ بھارت کی ہیں وید و اپنشد | کلکِ صناعِ ازل کا یہ ہوا فیضِ عمیم
دیش کے پالک سہائک ادھیاپک مہرشی | رمزِ ہست و بود کے ماہر ہوئے تم اور ہو علیم
جب سے کی ترویجِ دینِ ویدکِ ہند میں | نورِ وحدت سب طرف چمکا بااے مہرِ نعیم

یاد زندہ آپ کی شب زندہ داروں میں رہے

یہ دُعا ئے نرآمر ہے سوامی بدرگاہِ کریم

خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر صاف اور خوشخط لکھا کریں:۔ (مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation

پرکاش لاہور

۲۰ پھاگن سمت ۱۹۹۱

نرالا گورو ۔۔ اور ۔۔ نرالا ششیہ

"شِوراتری" ایک بار پھر آئی ہے۔ اور دُنیا کے لئے سبق لے کر آئی ہے۔ لیکن مجھے اس سے کیا لابھ؟ جب میرا آتما جاگرت نہیں۔ اور اگر کبھی ٹھوکر کھا کر جاگتا بھی ہے۔ تو پھر سو جاتا ہے " شِوراتری" تو مول جی جیسے بالکوں کے لئے کچھ معنی رکھتی ہے۔ جن کا آتما ایک دفعہ جاگ کر پھر سو نہیں جاتا۔ جو واقعہ مول جی کو پیش آیا۔ وہ ہزاروں اور لاکھوں لوگوں کی زندگی میں آیا ہوگا۔ لیکن اُنہوں نے اسے مول جی کی طرح اپنی زندگی کے لئے مشعلِ راہ نہیں بنایا۔ اس کا یہ نتیجہ ہے کہ کوئی اُنہیں یاد نہیں کرتا۔ لیکن مول جی کی یاد ہر ایک کے دل میں تازہ ہے۔ دوسروں کی کیا کہوں؟ اپنے متعلق ہی جانتا ہوں۔ کہ ایسے نظارے دیکھے جن سے من کو ٹھیس لگی۔ دردِھ سنکلپ بھی کیا۔ لیکن بہت دیر تک قائم نہ رہ سکا۔ یہ حالت تو کم و بیش ہر ایک شخص پر گزرتی ہے۔ کہ وہ کبھی کسی کی موت کی خبر سنتا ہے۔ یا شمشان میں جاتا ہے۔ تو اُس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ دُنیا تو ناشوان ہے۔ اس کے پیچھے میں کیوں پڑا ہوا ہوں؟ کیوں نہ میں اس جیون کو پراپت کروں۔ جو کبھی ناش نہیں ہو سکتا؟ لیکن گھر پہنچنے تک۔ وہ بھاؤ دور ہو جاتا ہے۔ اسے چرسیا ویراگ کہتے ہیں۔ جن لوگوں کے دل میں میں حقیقی ویراگ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ کبھی اس سے جدا نہیں ہوتے۔ چرسیا ویراگ پیدا ہو کر تھوڑے عرصے کے بعد خود بخود مر جاتا ہے۔ اس قسم کا ویراگ تو لاکھوں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن حقیقی ویراگ کسی "دیانند" کے دل میں ہی جاگتا ہے۔ ذرا مول جی کے جیون پر درشٹی ڈالو۔ تو معلوم ہو۔ کہ وہ بالک کیسے زبردست سنسکار لے کر آیا تھا۔ اُس کا آتما چٹان کی طرح مضبوط تھا۔ اور جب وہ کوئی نشچہ کر لیتا تھا۔ تو اس سے کبھی صورت ہی ہٹتا نہ تھا۔ "شِوراتری" کی رات کو اُس نے ایک درشیہ دیکھا۔ جس سے اُس کے من میں سنشے اُتپن ہوا۔ اس سنشے کو دور کرنے کے لئے اُس نے اپنا سارا جیون لگا دیا۔ اُس کے من میں دبا ہوا تھا۔ کہ یہ مورتی جو اس وقت میرے سامنے پراجمان ہے۔ اور جس کی ارادھنا کرنے کے لئے ہم سب اکٹھے ہوئے ہیں۔ کدا پی سچا شِو نہیں ہو سکتی۔ اُس سچے شِو کی تلاش میں وہ گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ پتا ایک بار اسے پکڑ کر گھر لے آئے۔ اُنہوں نے اسے وواہ کی زنجیروں سے جکڑنا چاہا۔ لیکن اُس کا آتما کمزور نہ تھا۔ جو جھک جاتا۔ وہ پھر اپنے گھر سے نکلا۔ برسوں تک بھرمن کرتا رہا۔ اور ایک لمبے عرصے کے بعد "دیانند" کے روپ میں سنسار کے سامنے آیا۔ اس لمبے عرصہ میں جو تپ اور تیاگ اُس نے کیا۔ اُس کی تفصیل میں جانے کی مجھے ضرورت نہیں۔ صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ کون سا کشٹ ہے۔ جو اُس نے نہیں اُٹھایا۔ وہ بھی نہ معلوم کیسا زبردست آتما لے کر آیا تھا۔ کہ کوئی بھی کشٹ اُسے جھکانے میں کامیاب نہ ہوا۔ اُس کی زندگی مسلسل جد و جہد کی ایک کہانی ہے۔ اور یہ جد و جہد اُس وقت ختم ہوئی۔ جب اُسے ورجانند جیسا گورو ملا۔ گورو بھی کیسا جس کی ظاہری آنکھیں تو بند تھیں۔ لیکن باطنی آنکھیں کھلی تھیں۔ دیانند متھرا جاتا ہے۔ ورجانند کی کٹیا پر جا کر دستک دیتا ہے۔ اندر سے آواز آتی ہے۔ "کون؟" دیانند جواب دیتا ہے۔ "ایک بھکشو آپ سے بھکشا یاچنا کے لئے آیا ہے"۔ اندر آنے کی اجازت دی گئی۔ ورجانند پوچھتے ہیں کہ "کیا چاہتے ہو؟" ودیارتھی جواب دیتا ہے۔ "مہاراج! ودیا پراپت کرنا چاہتا ہوں"۔ سوال ہوتا ہے۔ کہ "اس وقت تک کیا کچھ پڑھے ہو؟" ودیارتھی اس کا جواب دیتا ہے۔ گورو جی کہتے ہیں۔ کہ "یہ تمام پُستکیں جو تمہارے پاس ہیں۔ انہیں جمنا میں پرواہ کر آؤ۔ تب ہی تمہیں ودیا دے سکتا ہوں"۔ دیانند نے اُن پستکوں کو نہ معلوم کس کشٹ سے اکٹھا کیا تھا۔ کس کس سے بھکشا کر کے وہ پستکیں خریدی تھیں۔ باوجود اس کے وہ گیا۔ اور دریائے جمنا میں پستکیں پرواہ کر آیا۔

اس کے بعد وہ اپنے گورو کے چرنوں میں بیٹھ کر ودیا پراپت کرنے لگا۔ وہ مہان آتما جو سنسار کا بھلا یا درشک بننے کے لئے آیا تھا۔ ششیہ بنتا سویکار کرتا ہے۔ اور ششیہ بھی آگیا کاری۔ گورو کی کوٹھڑی میں جھاڑو دیتے۔ اور ہر پرکار سے اُن کی سیوا کرتے۔ اُس نے اپنے تئیں گورو کے ہاتھوں میں دے دیا۔ اپنی اِچھیا کو اُن کی اِچھیا کے آدھین کر دیا۔ تب جا کر وہ سنسار کا پتھ پردرشک بنا۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ "جو ششیہ بننا نہیں جانتا۔ وہ گورو بھی نہیں بن سکتا"۔ اُن دِنوں کا ایک واقعہ ہے جو رشی کے جیون پر گہری روشنی ڈالتا ہے۔ ایک دن اُنہوں نے اپنے گورو کی کوٹھڑی میں جھاڑو دیا۔ لیکن کوڑا کرکٹ اُٹھا کر پھینکنا بھول گئے۔ گورو آئے۔ آنکھوں سے لاچار تھے۔ دیکھ نہ سکے۔ پاؤں کوڑے پر پڑ گیا۔ من میں کرودھ آگیا۔ پوچھا۔ کہ "آج صفائی کی کس کی باری تھی؟" کسی ودیارتھی نے جواب دیا۔ "دیانند کی"۔ کہا "بلاؤ دیانند کو"۔ دیانند آئے۔ پوچھا۔ کہ "تم نے آج کوٹھڑی میں جھاڑو دیا ہے؟" ۔۔ "ہاں مہاراج"۔ ۔۔ "پھر تم نے کوڑا اُٹھا کر کیوں نہیں پھینکا؟" ۔۔ "مہاراج! بھول گیا۔ غلطی ہوئی۔ کشما کیجئے"۔

گورو کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ اُنہوں نے اُٹھا کر دیانند کے کندھے پر ماری۔ زخم ہو گیا۔ جب تک دیانند زندہ رہے۔ اُس زخم کے نشان کی طرف اشارہ کر کے کہتے رہے۔ کہ "یہ میرے گورو کا مجھ پر اُپکار ہے"۔ گورو نے ڈنڈ دیا۔ دیانند نے اُسے برا نہیں منایا۔ بلکہ اُسی سمے ٹیک کو پھر اپنے گورو کے چرنوں میں اُپستھت ہوئے۔ شام کو آنا اُن کے نیموں میں داخل نہ تھا۔ غیر معمولی بات سمجھ کر گورو نے پوچھا۔ "دیانند! کیسے آنا ہوا؟" اُنہوں نے جواب دیا۔ "مہاراج! ایک بنتی کرنے کے لئے آیا ہوں"۔ ۔۔ "وہ بنتی کیا ہے؟" ۔۔ "مہاراج! آج صبح مجھ سے اپرادھ ہوا۔ اور آپ نے مجھے اس کا ڈنڈ دیا۔ اس کے لئے میں آپ کا آبھاری ہوں۔ کنتو آپ سے یہ پرارتھنا اوشیہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ مجھے ڈنڈ دینے کا کوئی اور ڈھنگ سوچیں۔ آپ کے ہاتھ کومل ہیں۔ اور میرا شریر کٹھور ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے ڈنڈ دیتے دیتے آپ کے ہاتھوں کو کوئی ضرب آجائے"۔

کیسا اُوچیہ بھاو ہے۔ سنسار کے اتہاس میں کوئی ایسا نمونہ تو دکھاؤ۔ میں متھرا میں گیا۔ اور خاص طور پر اُس کٹیا کو دیکھنے کے لئے گیا۔ جہاں کہ رشی رہا کرتے تھے۔ چھوٹی سی کوٹھڑی تھی۔ میرے لئے یہ بھی تعجب تھا۔ کہ اس میں رشی جیسے قد و قامت کا انسان کیسے سو سکتا تھا؟ لیکن وہ اس تنگ و تار کوٹھڑی میں رہے۔ اور ایک پیسہ کا تیل لے کر راتوں دماغ سوزی کرتے رہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے تئیں سنسار کی سیوا کے یوگیہ بنا سکیں۔

دیانند نے تیاری کی۔ اور تیار ہو کر سورج کی طرح چمکے۔ اُن کی عمر کا چالیس برس سے زیادہ عرصہ تیاری میں لگا۔ وہ صرف چند ورش کام کرنے پائے تھے۔ کہ موت کا پیغام آ پہنچا۔ لیکن ان چند ورشوں میں اُنہوں نے وہ کام کیا۔ جو دوسرے لوگ اُن سے دُگنے اور چوگنے وقت میں بھی نہ کر سکتے تھے۔ "شِوراتری" ایک پرکار سے اُن کا جنم دِن ہے۔ آریوں کے ہاں جنم دِن منانے کی پرتھا ہے۔ اس اوسر پر ہرش منایا جاتا ہے۔ ہم بھی دیانند کا جنم اُتسو مناتے ہیں۔ ہرش بھی کرتے ہیں۔ کنتو اس ہرش سے کیا لابھ؟ اگر ہم اُن کے جیون سے کوئی شکھشا گرہن نہ کریں۔ اور اگر شکھشا گرہن کرتے۔ تو ہم پتِت کیوں رہتے۔ سونا بن جاتے۔

میں یہ نہیں کہتا۔ کہ دیانند کے جیون سے کیا شکھشا پراپت کرنی چاہئے؟ اس کا نشچہ ہر کوئی اپنے لئے کر سکتا ہے۔ میں تو کیول اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہمیں شکھشا گرہن کرنی چاہئے۔ اور اس لئے بھی ادھیکار سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں اُن ابھاگے پُرشوں میں سے ہوں۔ جنہوں نے رشی کے جیون سے ادھک لابھ نہیں اُٹھایا۔ پرماتما جنہیں شکتی دیں۔ وہ "شِوراتری" کے دِن اپنے جیون پر درشٹی ڈالیں۔ رشی کے جیون سے جو شکھشا لے سکتے ہیں۔ لیں۔ بھوشیہ کے لئے کوئی پروگرام مرتب کریں۔ اور اُس پروگرام پر عمل کرتے ہوئے اپنے اور سنسار کے کلیان کا ہیتو بنیں۔

(۲)

دیانند کے جیون سے کسی نے نادیدہ اُٹھایا۔ تو پنڈت لیکھرام نے۔ وہ پشاور میں تھے۔ جن دِنوں رشی دیانند پنجاب میں آئے۔ رشی کی چرچا اُن کے کانوں تک پہنچی۔ جو کچھ اُن کی نسبت سُنا۔ اُس کی بنیاد پر ہی وہ عاشقِ نادیدہ بن گئے۔ رشی کے چرنوں میں اُپستھت ہوئے۔ بات چیت کی۔ اور اپنا دِل و دماغ دے بیٹھے۔ ملازمت کو جواب دے کر آریہ سماج کی سیوا اختیار کر لی۔ جس دُھن کا اُنہوں نے اظہار کیا۔ وہی دیانند کے ششیہ کو شوبھا دے سکتی تھی۔ اپنے گورو کی شکھشا کے پرچار کے لئے اپنا سروسو ارپن کر دیا۔ جب میں کہتا ہوں۔ کہ اُنہوں نے سروسو ارپن کر دیا۔ تو میں کسی استعارہ سے کام نہیں لیتا۔ بلکہ میں شبد کو اُس کے حقیقی معنوں میں استعمال کرتا ہوں۔ پرماتما نے بڑی انتظار کے بعد اُنہیں ایک بالک دیا۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جانے کے لئے وُہ تیار تھے۔ دھرم پتنی نے کہا۔ "لڑکا بیمار ہے۔ آج نہ جاؤ"۔ جواب ملا "رُک نہیں سکتا"۔ چلے گئے۔ اور پیچھے سے تار ملا۔ "لڑکا چل بسا"۔ گرہست کی طرف سے وُہ لا پرواہ تھے۔ اُنہیں دُھن تھی تو بس آریہ سماج کی۔ اُس کے پریم میں وُہ دنیا اور ما فیہا سے بے خبر تھے۔ چاہتے تھے۔ کہ سنسار بھر میں اس کا پرچار ہو جائے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ مسلمانوں میں پرچار کم ہے۔ اپنی شکتی اس کام میں لگا دی۔

مسلمان سمجھتے ہیں۔ کہ پنڈت لیکھرام اُن کا دشمن تھا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اُنہیں ان سے زیادہ پریم کرنے والا شاید ہی ملے۔ اُنہوں نے کلیجہ میں چھُری کھا کر اپنے اس پریم کا ثبوت دے دیا۔ اُن کا پریم اس قدر بڑھا ہُوا تھا۔ کہ کوئی بھی مسلمان اُنہیں دھوکہ دے سکتا تھا۔ آخر وہ دھوکہ کا ہی شکار ہوئے۔ ایک مسلمان نے اُن کے پاس آ کر کہا۔ کہ "میں شدھ ہونا چاہتا ہوں"۔ اُنہوں نے اُسے اپنی چھاتی سے لگایا۔ لوگوں نے کہا۔ کہ "پنڈت جی مہاراج! یہ شخص بے خطرناک معلوم ہوتا ہے"۔ لیکن اُنہوں نے کچھ پروا نہ کی۔ اور وُہ اُسے اُسی طرح چھاتی لگائے رہے۔ جس طرح ایک ماتا اپنے بچے کو لگاتی ہے۔ جس سے اُسے وار کرنے کا موقع ملا۔ یہ کوئی معمولی آزمائش نہ تھی۔ لیکن پنڈت جی اس میں کامیاب ہوئے۔ سخت تکلیف تھی۔ لیکن کیا مجال جو ہائے کا لفظ زبان تک آیا ہو۔ کرنیل پیری جیسا سرجن اُنہیں دیکھ کر حیران تھا۔ کہ یہ شخص کس دل و گردہ کا مالک ہے۔ جو ایسی حالت میں بھی زندہ ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر ایک آزمائش تھی۔ اس میں بھی پنڈت جی پورے اُترے۔ جب بچنے کی کوئی صورت نہ رہی۔ تو اُس وقت اُنہوں نے ایک وصیت کی۔ یہ نہیں کہ میری بردھ ماتا کا دھیان رکھنا۔ یہ بھی نہیں۔ کہ میری دھرم پتنی کی پرورش کرتے رہنا۔ بلکہ یہ کہ "آریہ سماج میں تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے"۔ آریہ سماج ہی اُن کے لئے سب کچھ تھا۔ آخری وقت میں بھی اُنہیں اس کا ہی خیال تھا۔ اس سے بڑھ کر آتم سمرپن کیا ہو سکتا ہے۔ جیون میں بھی آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ اور مرتے وقت بھی اس کی سیوا کر گئے۔

آریہ پرشوا گورو کا جیون بھی ہمارے سامنے ہے۔ اور شنشیہ کا بھی۔ میں نے مانا کہ ہم میں سے ہر ایک دیانند نہیں بن سکتا۔ لیکن کیا ہم میں سے ہر ایک لیکھرام بھی نہیں بن سکتا۔ بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم اُس راہ پر چلیں۔ جو لیکھرام نے اختیار کی۔ ساری عمر اسلام کا مطالعہ کرتے رہے۔ اسلام کی جہاں بہت سی باتوں کا وُہ کھنڈن کرتے تھے۔ وہاں اُنہوں نے اس کی ایک بات گرہن بھی کی۔ اور وُہ ہے "بیعت"۔ اُنہوں نے اپنے گورو کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اُس کے بعد اس کے ہو گئے۔ ایک شاعر کے الفاظ میں ؎

"سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را"

اُنہوں نے یہ سبق پڑھا۔ اور جیون کے انت سمہ تک اُسے نبھایا۔ ہمارے سامنے گورو کا جیون بھی ہے۔ اور شنشیہ کا بھی۔ جس سے ہم بہت لابھ اُٹھانے کی شکتی ہو۔ اُس سے لابھ اُٹھائیں۔ لیکن یہ یاد رہے۔ کہ وُہی شخص لابھ اُٹھا سکے گا۔ جو اُس شکشا پر جو گورو اور شنشیہ کے جیون میں سانجھی ہے۔ آچرن کرے گا۔ وُہ شکشا یہ ہے۔ کہ دھرم رُوپی شمع پر پروانہ وار جل مرو۔ جسے تم سنسار بھر میں پرم وستو مانتے ہو۔ اُس پر تن۔ من اور دھن نچھاور کر دو۔ سنسار میں وُہی جیوت ہیں۔ جنہوں نے دُوسروں کے لئے مرنا سیکھا۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو دُوسروں کے لئے جیتے ہیں۔ "دُوسروں کے لئے جیو۔ اور دُوسروں کے لئے مرو"۔ یہ اُپدیش ہے۔ جو ہمیں گورو دیانند اور شنشیہ لیکھرام کے جیونوں سے ملتا ہے۔ سو بھاگیہ وان ہیں وُہ۔ جو اس اُپدیش کو گرہن کریں۔ اور ابھاگے ہیں وُہ میرے جیسے جو اس اُپدیش کو سُن کر بھی کورے کے کورے ہی رہیں۔

(کرشن)

آریہ سماج چک جھمرہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج چک جھمرہ ضلع لائل پور کا وارشک اُتسو ۴-۵ اور ۶ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲۱-۲۲ اور ۲۳ پھاگن سمت ۱۹۹۱ بکرمی بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ نگر کیرتن ۴ مارچ بروز شیوراتری ۴ بجے شام آریہ سماج مندر سے شروع ہو کر لمبے رات کو ختم ہوگا۔ اس کے پشچات ایک وشال پریتی بھوجن ہوگا۔

(ملا رام وید منتری آریہ سماج ہذا)

بالک مُول شنکر کے بھاو

شوجی کی مُورتی پر چُوہے کو دیکھ کر

بھلا اس مُورتی میں شو کے جب لکھشن پاؤں میں
کہو پھر کس طرح سے اس کو ایشور مان جاؤں میں

چڑھاوا اس کا بے خوف و خطر کھاتا رہے چُوہا
مہادیو اس کو کہنا پھر یہ کیوں غلطی بتاؤں میں

کبھی شو پوران میں تعریف جو مہاراج شو جی کی
بنا یہ لے سے پُوچھوں کہیں گر آنکھ پاؤں میں

نئی یہ فکر بار دوا دل میں میرے ہو گئی پیدا
کروں کیا کس طرح اپنے سنشے کو مٹاؤں میں

چلو اب چل کے ماتا جی سے سارا ماجرا کہہ دُوں
جو دیکھا اپنی آنکھوں سے اُنہیں بھی تو سناؤں میں

یہی کہتے ہوئے بس مُول شنکر چل دئے گھر کو
چلو بلب کو بھی ماں کے اب درشن کراؤں میں

(۲)

شری چرنوں میں ماتا آپکے میں سر جھکاتا ہوں
نظارہ حیرت افزا آپ کو سارا سُناتا ہوں

گئے سب سو میں ہی جگتا رہا شو جی کے درشن کو
بجائے شو میں شولنگی پہ اک چُوہے کو پاتا ہوں

چڑھاویں ہم تو شو کو اور اسے کھا جائے اک چُوہا
یہ کیسا شو ہے چُوہے سے بھی کمتر اس کو پاتا ہوں

حکم دیجئے مجھے ماتا تو کچھ کھوجن کروں اب میں
تلاشِ رازِ مخفی کا میں اب بیڑا اُٹھاتا ہوں

لگن یہ آج ہی سے لگ گئی بس مُول شنکر کو
یہ ہے شوراتری کا رمز بلب کو بتاتا ہوں

(منی لال بلب علی گڑھ۔ یو۔ پی)

رشی بھاشیہ کے پرتی مہاتما اربندو کی شردھانجلی

بھگوان دیانند کے وید بھاشیہ کے متعلق بنگال کے مایہ ناز سپوت مہاتما اربند گھوش ذیل کے اعلےٰ خیالات کا اظہار کرتے ہیں:-

"آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند نے وید کو ایک زندہ دھرم پُستک کی حیثیت میں ایک دفعہ اور قائم کرنے کی قابلِ قدر کوشش کی ہے۔ دیانند سوامی کے "وید بھاشیہ" کا انحصار قدیم شبد ودیا پر ہے۔ جو نروکت میں پائی جاتی ہے۔ سوامی جی سنسکرت کے ایک ممتاز عالم تھے۔ اُنہوں نے اپنے علمی مواد کا استعمال قابلِ قدر لیاقت اور آزادی کے ساتھ کیا ہے۔ قدیم سنسکرت کے وچتر انگ کا جس کو سائن آچاریہ "دھاتو کے بہو ارتھ" کہتا ہے۔ استعمال نہایت معنی خیز طریقہ پر کیا ہے۔ ہم آگے چل کر ثابت کریں گے کہ اس طریق کا استعمال ویدک رشیوں کے وچتر پرکار کے سمجھنے میں ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ اسی مضمون کے آخری پیراگراف میں شری اربندو جی فرماتے ہیں:-

سوامی دیانند نے رشیوں کے بھاشا سمبندھی راز کی کلید ہمارے ہاتھ میں دیدی ہے اور وید کے مرکزی خیال پر پھر سے زور دیا ہے۔ وُہ خیال یہ ہے۔ کہ پرماتما صرف ایک ہی ہے اور وید نا صرف مختلف ناموں اور شکلوں کے ذریعہ اس کی وحدانیت کے مختلف صفات کو ظاہر کرتے ہیں"

"آریہ" ماہ نومبر ۱۹۱۶ء

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation

"دیانند سپناہ" آ رہا ہے۔ آریہ پُرشو! شِوراتری کی اِتہاسک راتری کو دیانند کو بودھ ہُوا تھا۔ اُس کو گیان ہو گیا تھا۔ کہ اصلی شِو کہاں ہے؟ اور نقلی شِو سے کلیان کی آشا اُس نے چھوڑ دی تھی۔ کیا ہم آریہ سماجی جو اُس کے انویائی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کبھی نقلی شِوؤں سے کلیان کی اِچھیا نہیں کرتے۔ وید کہتا ہے۔ کہ اصلی شِو کا مُکھ سونے سے ڈھانپا ہوتا ہے۔ کیا ہم سرسوتی کے شِشیہ آج کل لکشمی کے پُجاری نہیں بن رہے؟ کیا ہم دھناڈیہ لوگوں کو سداچار تک بھی معاف نہیں کر دیتے؟ ابھی اجمیر کے مہا سمیلن نے سداچار کا کٹھن کیلا ہے۔ جس کو سارو دیشک سبھا نے سویکار بھی کر لیا ہے۔ پر کیا اس وقت ہمارے (گورُوکل پارٹی) کچھ سماج ایسے نہیں۔ جن کے بعض ادھیکاری سداچار کی کسوٹی پر پورے نہیں اُترتے۔ سبھاسدوں سے پُوچھو۔ تو یہی اُتر ملتا ہے۔ کہ یہ صاحب بڑے دھنی ہیں۔ انہوں نے سماج کا مندر بنوا دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اس وِیسن کو میں چھوڑ نہیں سکتا۔ تو بھائی پھر ادھیکاری پد کو کیوں چمٹے ہوئے رہو؟ اس کو ہی چھوڑو۔ آریہ سماج کی سفید چادر پر بدنما دھبہ نہ بنو۔ "شِوراتری" آ رہی ہے۔ سچے شِو کے اُپاسک بنو۔ "شِوراتری" تمہارے گورُو کے بودھ کا کارن تھی۔ کیا ہم آشا کریں۔ کہ تم اس دن اس دُر وِیسن کو چھوڑ دو گے۔ اور آریہ سماج گورُوکل پارٹی کے سر کو جو تمہاری وجہ سے نیچے ہُوا ہوا ہے۔ ایک بار پھر اُونچا ہونے دو گے؟ یا سبھاسدوں کو ہی اجازت دو گے۔ کہ تم کو دست بردار ہونے یا اور بھی زیادہ پریم سے پربھاوت ہو کر تم کو ریٹائر ہونے کے لئے مجبور کریں۔

ہمارے اندر ایسے بھدر پُرش بھی ہیں۔ اور اعلیٰ عہدوں پر مامور ہیں۔ جو خود تو مانس نہیں کھاتے۔ لیکن مانس بیچ کر دولت کماتے ہیں۔ کیا اس "شِوراتری" کے شُبھ اوسر پر یہ بھدر پُرش بھی آریہ سماج کی حالت پر رحم کر یا تو اس کاریہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور یا آریہ سماج کی سبھاسدی چھوڑ کر سہایکوں میں اپنا نام لکھا لیں گے۔ اسی پرکار سے اور خرابیاں جو سوسائٹی میں گھس آئی ہیں۔ اُن کے چھوڑنے میں ہی کلیان ہے۔ شِوراتری ہمارے لئے کلیان یا شِو کی راتری تبھی ہو سکتی ہے۔ اگر ہم آگے قدم بڑھاویں۔ پورانک توہمات اور لایعنی رواجات بھوتوں کی طرح ہم کو چمٹے ہوئے ہیں۔ برادری کے خوف یا استری کے ڈر کے مارے ہم ان کو چھوڑ نہیں سکتے۔ اور اپنے بچاؤ میں ہم اور بہانے

رِشی بودھ اُتسو کو سچے آریوں کی طرح مناؤ!

(از آچاریہ رام دیو جی)

ورش کو توہماتِ باطلہ نے تباہ کیا ہے۔ وُہ بھی ہماری غلامی کا باعث ہیں۔ ہندوستان کا ایک مشہور اور ضروری قلعہ سکندر نے فتح کر لیا تھا۔ جب اُس کو پتہ لگ گیا تھا کہ بھارتیوں کو پُورا وشواس ہو گیا تھا۔ کہ اگر بھارتی میں لہراتا ہُوا اُن کا جھنڈا اُکھاڑ لیا جائے تو اُن کی شکست لازمی ہے۔ اور پھر مقابلہ لاحاصل ہے۔ اُس نے اس باطل عقیدہ کا لابھ اُٹھایا۔ اور اس بھارتی کا راستہ ایک غدار بتا لگا کر جھنڈا اُکھڑوا دیا۔ ہندو سینا دیر بھی۔ سامانِ جنگ اُس کے پاس تھا۔ لیکن پھر بھی اُس نے ہتھیار ڈال دیئے۔ یہ سمجھنا کہ کوئی خاص نحس شُبھ ہوتی ہے۔ یا یہ سمجھ کر اپنے آپ کو دھوکہ دے دینا کہ چلو برادری بھی خوش ہو گئی۔ اور نحس تو کوئی ہوتی ہی ہے۔ ایسا سمجھنا بھی بڑا بھاری گناہ ہے۔ کیونکہ

انجان لوگوں کے دل میں تو اوہمات کے بیج پڑے ہیں۔ تم نے سہواً ایک بھول کی۔ تمہاری تقلید کرتے ہوئے انجان لوگ سمجھیں گے۔ کہ ضرور اس میں کوئی راز ہے۔ تمہارا کلیان اسی میں ہے۔ کہ سچے "شِو" کو اپاسنی سے کلیان کی آشا رکھو۔ جھوٹے "شِو" برادری اور جھوٹی "پاربتی" اپنی پتنی کی پوجا چھوڑ دو۔ اگر رِشی بودھ اُتسو منانے کے ادھیکاری ہونا چاہتے ہو۔

سینکڑوں آریہ سماجی بیوپاری مہورت نکلوا کر دوکان کا کام شروع کرتے ہیں۔ اور آخر اپنے وہموں کی وجہ سے تباہ ہوتے ہیں۔ ہزاروں آریہ سماجیوں کی استریاں "کروا چوتھ" کا برت رکھتی ہیں۔ اُن کے پتی کہتے ہیں۔ کہ اس میں ہرج ہی کیا ہے؟ "پتی بھگتی" کا ثبوت ہے۔ لیکن دیویوں سے پُوچھئے۔ تو وہ کہیں گی۔ کہ ایسا نہ کرنے سے پتی کا انشٹ ہوتا ہے۔ کیا خوب!

چاہے استری کے لئے اُس دن بھوکا رہنا اُس کی صحت کو ہمیشہ کے لئے تباہ کر دے۔ اس طرح سے بھرم مولک وشواس جڑ پکڑے ہیں۔ پرشی تو کلیان اس میں سمجھتے تھے۔ کہ "لِنگ" کو دھرم کا کارن نہ سمجھا جاوے۔ کیونکہ دھرم کی پوجا کا سمبندھ لِنگ کی پوجا سے نہیں ہے۔

"کروا چوتھ" تو دھرم کا لِنگ بھی نہیں ہے۔ اس کا تو کچھ تو کسی شاستر میں بھی نہیں۔ لیکن رِشی نے تو جہاں شِکھا کا رکھنا انگ روپ میں ضروری بتلایا ہے۔ وہاں گرمی زیادہ بڑھنے کی حالت میں اور بھی سرسام وغیرہ روگوں کی سنبھاونا کی صورت میں شِکھا تک کو منڈوا دینے کی اجازت دے دی ہے۔

سانوگ بھوجن جہاں لیسے بولتے سمبندھ پر اُپکار جو کا میں کھانے کا ودھان ہے۔ وہاں سانوگ بھوجن کرنا سِدھانت ہے۔ جو کا میں کھانا اس سِدھانت کے بھیتر پالن کرنے کا سادھن ہے۔ جب سادھن اُپکار "لِنگ" کو بھی "سِدھانت" کا درجہ دیا۔ تو پھل یہ ہُوا۔ کہ لوگوں نے مانس مچھلی کھانا تو آرمبھ کر دیا۔ لیکن ان بھرشٹ ابھکشیہ پدارتھوں کو صاف ستھرے جو کا میں کھا کر اس کو بھی بدبو دار اور گندہ کر دیا۔

پہلے آریہ سمہ پالن کرتے تھے۔ اور سمہ پالن کے ہیتو کو جانتے تھے۔ اس لئے وہ لگن کا سمہ نیت کر لیتے تھے۔ اسی کو مہورت کہتے تھے۔ لیکن آج اگر پنجمی کا لگن ہے۔ تو رات کے ۲ بجے سنسکار شروع کر دینے میں کلیان سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ لگن تو بعد دوپہر چار بجے کا بھی ہو سکتا تھا۔ اور اگر ہم کلیان چاہتے ہیں۔ تو شِوراتری کے دن جس کے ساتھ اتنی سمرتیاں وابستہ ہیں۔ اس نقلی ناش کاری بھاوکتا کو چھوڑ کر سچی منگل کاری بھاوکتا کو گرہن کریں۔

"شِوراتری" کا دن کیول ہون کرنے کے لئے نہیں ہے۔ کیونکہ ہون تو کیول یگیہ کا واہیہ سوروپ ہے۔ اس کی تو ایک ایک کریا کسی سد بھاونا کی پرتی ندھی ہے۔ یگیہ کے ہون کا آچرن کریں۔ تو سنتیہ لِنش، اور شردّھا کو لکشیہ میں رکھ کر یں۔ تاکہ دیانند کی طرح ہم سنتیہ سادھک ہوں۔ اپنی سوسائٹی کے بیچ لینش کی اِچھیا کرنے والے ہوں۔ اور شردّھا دھن اُسی پرکار پرایت کریں۔ جب سے سنتیہ یا دھرم کا خوف نہ ہو۔ ...ہرا اس نہ ہو۔

رِشی دے چرناں وچ!

(از شری کندن لال جی کمار منڈی بہاؤ الدین)

کی گُن گاواں اے رِشی تیرے | رُڑھدی قوم نُوں کنڈھے لگان والے
صِفت تیرے دی کس طرح میں لکھاں | مُردہ قالباں وِچ رُوح پان والے
مت متانتراں دا پول کھول دِتّا | کھویاں ویداں نُوں پرگٹ کران والے
جھوٹے متاں فریباں نُوں دُور کر کے | ویدک دھرم دا ناد وجان والے
تیرا بھلا ہو پول سب کھول دِتّا | سچے براہمن سنیاسی بنان والے
وِدھوا ناریاں اپنے روندیاں سن | درد اُنہاں دا دِل وِچ کھان والے
نہیں سی کوئی یتیماں دا حال پُچھدا | او لعل قوم دے چھاتی لگان والے
کتھوں تک میں تیری ایہہ صفت لکھاں | کڈھ نرک تھیں سورگ دکھان والے
رکھی نینہہ تُوں سی ایہہ سماج والی | انھیرے دِلاں اندر جگمگان والے
کئی یتیم خانے۔ وِدھوا آشرم کئی | کئی سکول۔ گورُوکل کھولے کئی پڑھان والے
تیرے درخت سماج نُوں پھل لگے | خاطر حق تن بیج مِٹ جان والے
سہرا عزت دا تیرے سماج دے سر | درد قوم دا دِل وِچ کھان والے
رِشی پھل برساہن سورگ وِچوں | مُردہ قالباں وِچ رُوح پان والے

رِشی منی مہاتما پھر ہون پیدا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بھگوان دیانند کے چرنوں میں!

(از شری تر لوک چند جی شاستری پوران بھاسکر - قادیان)

دنیا میں بطالت کی تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ دھرم اور کرم ملیامیٹ ہو چکا تھا۔ خود غرضی نے سارے انسانوں کے دلوں میں ڈیرہ لگا یا ہوا تھا۔ پاپ کا کل عالم میں چکرورتی راجیہ تھا۔ علم کو ہمیشہ کے لئے عمر قید مل چکی تھی۔ پاکھنڈ کا سمندر موجیں مار رہا تھا۔ لوگ پرماتما سے بالکل منکر ہو رہے تھے۔ جہالت نے صداقت کا چارج لے لیا تھا۔ ہر سو اشانتی ہی اشانتی تھی۔ بزرگوں کا نام لینا ایک گناہ عظیم گنا جاتا تھا۔ پرماتما کا جاپ کرنا دنیا کی نظروں میں جاہل بننا تھا۔ جدھر دیکھو دنیا پستی ہی نظر آ رہی تھی۔ صبر و سکون کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ بے چینی سے لوگ پشیمان ہو رہے تھے۔ ایسے مصیبت کے وقت سب کی نظر ایک ایسی طرف لگی ہوئی تھی۔ جدھر سے مانو کوئی اُن کے دکھوں کو دور کرنے کے واسطے مددگار آ رہا ہو۔

بھگوان دیانند آنند آئے۔ اور جلدی آئے۔ صبر و سکون کو ساتھ لائے۔ پرماتما کی شکتی لائے۔ ودیا کا خزانہ لائے۔ اور وہ اشیاء ساتھ لائے جن کے لئے دنیا ترس رہی تھی۔ لوگوں کو تسلی دی۔ تاریکی کو وید کے پرکاش سے بالکل نیست و نابود کر دیا۔ کسی نے آپ کو دیش کا رکھوالا مانا۔ کوئی آپ کے چرنوں میں آیا۔ کسی نے آپ کو وید کا سورج مانا۔ کسی نے دنیا کا سدھارک جانا۔ مگر ہم آپ کو کیا مانیں۔ ایسا کون سا وصف ہے جس کو آپ میں موجود نہیں پاتے۔ ہم آپ کو اس سنسار کا سدھارک مانتے ہیں۔ نہیں نہیں صرف اتنا کہنا بھی آپ کی ہتک کرنا ہے۔ آپ اتحاد کرانے کی مجسم تصویر۔ ودیا دان کے خزانہ اور دیا کے پُتلے تھے۔ اس لئے ہم آپ کی جے مناتے ہیں ؛

(۲)

ودیا نشٹ ہو چکی تھی۔ جاہل بننا ایک قسم کا بڑا وصف سمجھا جاتا تھا۔ ویدوں کا تو نام لینا بھی پاپ تھا۔ ویدوں کو گڈریوں کے گیت کہا جاتا تھا۔ ویدوں کے متعلق فریقین میں ایک زبردست کشمکش جاری تھی۔ مغربی فلاسفر ویدوں کو ایک معمولی کتاب بتلا رہے تھے۔ بھارت ورش میں بھی ویدوں کے بھاشیہ کار من مانے۔ الٹے اور بیہودہ ارتھ کر کے دنیا کو ان سے نفرت دلانے میں ہی مشغول تھے۔ الغرض ویدوں کا نام بھی ایک باعث متنفر تھا۔ آپ نے دیکھا۔ اور اچھی طرح دیکھا۔ ویدوں کو پڑھا۔ ان کا منن کیا۔ دنیا کی توجہ اس طرف دلائی۔ اور ان لوگوں کے منہ میں لگام دی۔ جو ویدوں کو معمولی کتاب مانتے تھے۔ مغربی فلاسفروں کو میدان میں آنے کے لئے چیلنج کیا۔ ویدوں کا ڈنکا بجانا شروع کیا۔ اعتراضات رفع کئے اور دنیا کے دل میں ویدوں کے لئے ایک خاص اُنس پیدا کیا۔ ہر جگہ ویدوں کی تعلیم کا ہی پرچار کیا۔ سو ویدوں کے وہ بھاشیہ کئے۔ جس سے فریقین نے منہ کی کھائی۔ ان کی زبان پر تالا لگ گیا۔ میدان سے بُری طرح بھاگ گئے۔ ویدوں کی روشنی سے جہالت بھاگ گئی۔ آپ کی شیر گرج سن کر بزدلوں کے ہوش اڑ گئے۔ ویدوں کو ہاتھ میں لیا۔ دنیا کے کونے کونے میں اس کی صدائے پاک پہنچائی۔ دنیا کو پھر سے اصلی شانتی نصیب ہوئی۔ آنند کے ساگر میں دنیا نہانے لگی۔ ہم آپ کی جے بُلاتے ہیں۔ بطور ایک سچے ویدوں کے رکھشک کے۔ "ویدوں والیا تیری جے" ؛

(۳)

پورانوں کی تعلیم نے دنیا کو بالکل کاہل بنا دیا تھا۔ پاکھنڈ کے قلعے کے اندر یہ ناچ رہے تھے۔ دنیا کی آنکھوں پر انہوں نے اگیان کی پٹی باندھ دی تھی۔ بھنگ بازی جاری تھی۔ جنم اُبھیمانی براہمنوں نے اندھیر مچا رکھا تھا۔ شراب اور مانس دھرم مانا جاتا تھا۔ بزرگوں پر دوش لگا کر ان کو نہایت ذلیل بنایا جا رہا تھا۔ سو ویدوں کو پورانوں سے بعد کا تصور کیا جاتا تھا۔ بتوں کی پوجا کرنا سورگ کی سیڑھی کہا جاتا تھا۔ زندوں کی سیوا کرنا چھوڑ۔ مُردوں کے نام پر خزانے خالی کئے جا رہے تھے۔ دوسرے مذاہب بھی ہم کو اپنے اندر جذب ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ الغرض جدھر نظر دوڑاؤ۔ ایک مصائب کی ہا ہا کار مچی ہوئی تھی۔ بھگدڑ جاری تھی ؛

آپ نے دیکھا۔ اور ہمارے دکھ کو آپ کے دیالو دل نے برداشت نہ کیا۔ پرماتما کا نام لے کر چلے۔ ویدک کی ایک مضبوط توپ بنائی۔ پورانوں کے اس قلعہ کو مسمار کیا۔ اور دنیا کے سارے مذاہب کی پول کھول کر رکھ دی۔ دنیا کے راستہ کو جانا۔ اور بطالت کو چھوڑا۔ پورانوں کی دھجیاں اڑنے لگیں۔ مذاہب بھاگنے لگے۔ اس لئے ہم آپ کی جے مناتے ہیں ؛

(۴)

مستانہ گیانی

(از شری پنڈت چھوپی جی ایم - اے - گورنر گورو کل کانگڑی)

प्रसोमासो विपाश्चितो ऽपानयन्त ऊर्मयः।
वनानि महिषा इव ॥

(सोमासः) بھگتی رس سے شرابور (विपश्चित:) ودوان (ऊर्मय:) لہروں کی طرح (अप:) پرجاؤں کو (प्रनयन्त) بہائے چلتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
(महिषा: वनानि इव) جیسے مہان (بادل) جیون کو ؛

ودوان کا پرچار اور ودوان پر ہونا سوبھاگ ہے۔ جنتا کو گیان نہیں ہوتا۔ گیان کی پراپتی ودوانوں سے ہی ہوتی ہے۔ ودوان جو لہر چلانا چاہیں۔ چلا سکتے ہیں۔ جاتیوں کے بھاگیہ کا نرنے اتنا اتہاسک گھٹناؤں نے نہیں کیا۔ جتنا (विपश्चितों) وچارکوں کے وچاروں نے۔ بڑے بڑے شیل جاتیاں پراجت ہو گئیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کے وچارک وجے کو تھمنو ہی نہیں دیتے تھے۔ شانتی پریہ دیش آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کے دانشکوں کو بنا گولہ بارود چلائے چین نہیں پڑتا تھا!

دشو وچارکوں کی وچار لہری پر ناچ رہا ہے۔ وچارک بادل ہیں۔ پرجائیں جل۔ بادل نے جل کو جہاں چاہا۔ برسا دیا۔ وچارک بھیرو جاتی کو پھر سے ویر بنا لیتے ہیں۔ تتر بتر ہوئے دیشوں کو پھر سے سنگھٹت کر لیتے ہیں۔ ان کے منن سے موہنی ہوتی ہے۔ وہ اپنے منتوں کی لہروں کا سنچار سمپورن سنسار میں کرتے ہیں۔ پر ہاں! ایسا ہو جانا اسی سمے ممکن ہے۔ جبکہ وچارکوں کا کوئی آدرش ہو۔ اُن کے سامنے کوئی لکھش ہو۔ اور اس میں ان کی شردھا ہو۔ وہ اس کے پیچھے مستانے ہوں۔ دیوانے ہوں۔ مستانے ودوان جنتا کو لے چلتے ہیں۔ جنتا کے لئے شردھا کا جادو کا اثر رکھتا ہے ؛

اور جو کہیں نیتا سوم نشنک وشنہ کا شکار ہوا۔ پرجا اس کا انوسرن نہیں کرے گی۔ سندیہہ میں سنگھٹن کی شکتی کہاں ہے؟ وہ تو بل اپنے دلوں کو بھی توڑ پھوڑ دیتا ہے۔ پرجاؤں کو سنشے کے سوتر سے ہی پرو یا نہیں جا سکتا۔ سنشے کا کوئی سوتر ہی نہیں۔ سنشے تو نام ہی بھن بھن لوگوں کے بھن بھن شبدوں کا ہے۔ جن کا میل نہیں ہوتا۔ شردھا رہت ترک تو ایک منشیہ کو بھی انیک وشایئں دکھا دیتا ہے۔ اور نواس میں بکھیرنے کی شکتی بھلے ہی ہو۔ سمیٹنے کی شکتی نہیں ہے۔ سندھ گدھ جابنوں کا سنجیون سوم ہے۔ پربھو کا پیار پربھو کی مہما کے گیتوں سے ہی بکھری ہوئی پرجا کا کلیان کرتا ہے۔ اُن میں رس بھرتا ہے۔ مرت پرا پرجنتا میں ایک نئے جیون کا سنچار کر دیتا ہے ؛

پرجا کا پریرک ہے پربھو کا پیار۔ یہی وہ سوم ہے۔ جو سماج سدھار کے روپ میں پرگٹ ہوتا ہے۔ سنسار بھر کی سدھارتاؤں کے مگ شردھا کے مگ ہیں۔ کیا ایسے وشیشٹ سوموں پر آدرش اوہم لوگوں میں نہیں ہوتا رہا ہے؟ ہوتا رہا ہے۔ اور لگاتار ہوتا رہا ہے ؛

رشی (विपश्चित) سوم ہی تو تھے۔ وہ تھے شردھا و تارک۔ پربھو! ہمیں ان کا ترک دیا ہے۔ تو شردھا بھی دو۔ سنشے دیا ہے۔ تو گیان اور بھگتی بھی دو۔ بھگتی سے گیان ہی۔ گیان سے بھگتی! ہم وشیشٹ (विपश्चित) بھی ہوں۔ اور سوم بھی ؛

(اوم شم)

۴ ہوئی آواز تھی۔ ودھواؤں کو لوگوں نے آشرا دینا چھوڑ دیا تھا۔ پاپ کی کمائی ہو رہی تھی۔ ودھواؤں کی سرد آہوں سے مفیبتوں کے پہاڑ دنیا پر ٹوٹے ہوئے تھے۔ ودھرمی یہ سنہری موقع جان کر ان کو اپنے مذاہب میں لانے کی کوشش میں مصروف تھے۔ اناتھوں کا کوئی سہارا نہ تھا۔ وہ دربدر بھٹکتے پھرتے تھے۔ گئو رکھشک سے گئو بھکشک بن جاتے تھے۔ ان کی حالت قابل رحم تھی۔ مگر کوئی بھی مائی کا لال ایسا نہ تھا۔ جو ان خدا کے بچوں کی خبر لیتا +

ایک طرف ودھواؤں کا دکھڑا۔ دوسری طرف اناتھوں کی مصائب۔ اور تیسری طرف بال وواہ کی رسم جاری تھی۔ آپ کے دل میں ایک جوش پیدا ہوا۔ اناتھوں کو گلے لگایا۔ ودھواؤں کے لئے آشرم کھلوائے۔ بال وواہ کے خلاف جہاد کیا۔ سب کو راحت ہوئی۔ شانتی کا راجیہ ہوا۔ اس لئے ہم آپ کی جے مناتے ہیں۔ اس معمولی سی بھینٹ کے سوائے اور ہمارے پاس رکھا ہی کیا ہے؟

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا [illegible] کا دھرم ہے

(منیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رِشی دیانند تیری کُل اور جنم بھومی!

مُوروی راجیہ کے ٹنکارا گرام میں سمت ۱۸۸۱ (سنہ ۱۸۲۵ء) میں رِشی دیانند کا جنم ایک پرم کُلین، سُوسمپن اُودیچیہ براہمن ونش میں ہوا تھا۔ اِن کے پِتا کرسن جی تری ویدی کٹر شیوَ تھے۔ اُنہوں نے بھرسک پریتن کیا۔ کہ ان کا پُتر مُول شنکر بھی اُسی شیوَ مت کا انُویائی بنے۔ پرنتو اُن کے سب پریتن نِشپھل ہوئے۔ پِتا جی اپنے اس ادبھُت پُتر کو پرم تارکِک بُدھی کھشیتر میں پریمِتا پوجی کا مُول آروپن کسی پرکار بھی نہ کر سکے۔ مُول شنکر کو تو مرتیونجے بننے اور سچے شِو کے درشن کرنے کی دُھن تھی۔ اُس کے ماتا پِتا اور اُس دھن دھرا نیہ پُورن گرہ میں اس دُھن کو پُورن کرنے کی شکتی کہاں تھی۔ پرنام یہ ہوا۔ کہ وہ شیشو اوستھا میں ہی گھر تیاگ کر ورکت سنیاسی بن بیٹھا۔ بن بن اور پربت پربت میں وہ شِو کو ڈھونڈھتا پھرا۔ اور انت میں اُس کی کامنا پُورن ہوئے بِنا نہ رہی۔ وِدھو نگری کی تُو سنار منڈت اُدچیہ سنگھا پر اُسے اپنے انتر ہردیہ میں اُس جگد آدھار شِو شنکر کے درشن ہو گئے۔

اس سمے یوگ سادھن اور تیبر ویراگ کی اُچیہ تم بھومی پر پہنچ جانے پر بھی بال بِرہمچاری دیانند کے ہردیہ میں ایک شنکا بنی تھی۔ اُن کے نِراکرن کے لئے متھرا پہنچ کر اُنہوں نے سد گُورو ورجانند جی کا شِشیہ تو لابھ کیا۔ یہاں گُورو کرپا اور سرسوتی کے انوگرہ سے اُنہیں اَلپ کال میں ہی سب سَتیہ شاستروں کا اُدبودھ ہو گیا۔ اور اُن کی سب شنکائیں نِبٹ ہو گئیں۔ پھر کیا تھا؟ بندھ موچک دیانند گمبھیر گھوش سے رَونز سُنائی دینے لگا۔ رِشی اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ جب تک سارے دیش میں ایک دھرم ایک بھاشا۔ ایک بھاو اور ایک ویش نہیں ہو جاتا جب تک صدیوں کے کُسنسکار اور بھرم پُورن وچار نشٹ نہیں ہو جاتے۔ تب تک بھارت واسیوں کو سوادھینتا کے پرنتک سنگرام میں پراجیہ ہی ملتی رہے گی۔ اِس لئے رِشی دیانند اُنہی کُسنسکاروں اور مِتھیا سدھانتوں کے وِرودھ ترک تلوار لے کر یکا یک کھڑے ہو گئے۔ اُن کے اِس مہان اُدیش کو نہ سمجھ کر کیا ن شُوبیہ مانو سمُوہ نے پرنتر اُن کا وِرودھ کیا۔ اُنہیں وِش دیا گیا۔ مِتھیا کے لئے کھڑ ینتر رچے گئے۔ اور کیچڑ اینٹ اور پتھروں دوارہ پڑے پڑے اُنہیں اپمانت اور بُری طرح آہت کیا گیا۔ پرنتو پرُوپکاری یتی دیانند کا ویگ کچھ بھی مند نہ ہوا۔ بادھا پا کر وہ اور بھی ادھک تیبر ہو گیا۔ اُن کے انت ہردیہ میں اُمڈتے ہوئے دیا سندھو نے پرتیک شتُرو کو کھشما کیا۔ اور اس طرح لگاتار ۲۷ سال تک بھارت کے گرام گرام اور نگر نگر میں گھوم کر

سناتن ویدک دھرم کا سندیش پرسِنت اور نراش جنتا کے کانوں میں گونجا رہا۔ آریہ ورت کا کونہ کونہ اس دوِیہ ناد سے ینادِت ہو گیا۔ پرنتو انت میں اُوسان کا دِوس بھی آ پہنچا۔ اپنے پرکھر پرتاپ سے دشوں دشاؤں کو تریل کر بھگوان اَنشو مالی استاچل گامی ہوئے۔ سمپر دائے وادیوں کا کھڑ ینتر آخر کام کر گیا۔ اور اپنے پاچک کے ہاتھوں وِودھ میں چُورنت کانچ کا سیون کر بھگوان دیانند دیپاولی کے دِن سندھیا کو اپنی راہیہ لوک لیلا سَورن کر "بھگوان! تیری اِچھیا پُورن ہو" کہتے ہوئے پرم برہم میں لین ہو گئے۔

اِس سمے رِشی دیانند کے کٹنبیوں میں سے اور کوئی تو جیوت نہیں ہے۔ پرنتو ٹنکارا نواسی مہاشے پوپٹ لال جی اب بھی اُپستھت ہیں۔ آپ رِشی کی سہودرا بھگنی کی ترتیا پیڑھی کی سنتان ہیں۔ رِشی دیانند کے بِنری مہودیہ نے بڑی بھگنی پُوروک جِس شِو مندر کی ستھاپنا کی تھی۔ اور جِس میں آسین ہو کر مُول شنکر (رِشی کا بالیہ نام) نے مہان شِو راتری کے ہنیہ پرو میں سنسار کے کلیان کے لئے ایک دِویہ برہمنا ورُودھی سندیش پراپت کیا تھا۔ وہ مندر آج تک موجود ہے۔

پنڈت پوپٹ لال جی نے ٹنکارا کی دیانند جنم شتابدی میں کہا تھا۔ کہ رِشی کے جنم ستھان کے پتہ کے لئے یہاں کتنے ہی جگیا سو تھا ان ولیک آ چکے ہیں۔ جب پنڈت لیکھرام جی یہاں آئے تھے۔ تب تک ہمیں یہی وِدت تھا۔ کہ رِشی دیانند عیسائی تھے۔ اتہ اپنے ونش کی مان رکھشا کے نِمِت ہم نے اُکت پنڈت جی کو اپنا تتھا رِشی دیانند کے جنم ستھان آدی کا پتھارتھ پریچے جان بُوجھ کر ہی نہیں دیا تھا۔ کوئی سال بعد جب شری بِہت دیوِیندر ناتھ ٹھکر جی یہاں پدھارے۔ اور ہمیں بھی گیان ہوا۔ کہ ہمارے پُوجیہ رِشی دیانند عیسائی نہیں بلکہ ویدک دھرم کے مہان اُدّھارک تتھا اُچیہ کوٹی کے رِشی تھے۔ تب ہم نے اپنے پرتھم اگیان پر پشچاتاپ پرگٹ کرتے ہوئے اُکت ٹھکر جی مہودیہ کو اپنا ماسلوک پریچے دے کر اُنہیں رِشی دیانند کے ان دو نو سمرتی چِنہوں کا درشن کرا دیا تھا اس وِشے میں ہمیں جِتنا گیان تھا۔ وہ بھی اُنہیں دے دیا۔

سنہ ۱۹۲۶ء میں رِشی جنم شتابدی کے اُوسر پر دیانند کے بال سکھا ابراہیم نامک ایک ۱۰۳ ورش کے بُوڑھے کسان نے سبھا میں کھڑے ہو کر کہا تھا:-

"جنہیں آپ لوگ رِشی دیانند کہتے ہیں۔ ستھا آج بھارت ورش ہی نہیں۔ پرتیُت سارا سنسار جن کی وِدوتا اور مہتتا پر مُگدھ ہے۔ اُس بھگوان کے ساتھ میں اِسی ٹنکارا گرام کی بھُومی پر اِسی ڈیمی ندی کے ریتلے میدانوں پر انہی کھیتوں کے اندر انہی بن مالاؤں میں کئی سال تک بچپن میں کھیلتا رہا ہوں۔ مجھے آج بھی اُن کے بچپن کی وہ مُگدھ صورت سمرن ہے۔ اُن کی آنکھوں میں گمبھیرتا اور تیج۔ اُن کے شریر میں سوندریہ اور بل۔ اُن کے چہرہ پر گمبھیرتا اور آگرہ۔ اُن کی بانی میں مدھُرتا اور اوج کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ کتنی ہی بار اِسی ستھان پر جہاں آج یہ پنڈال سُوشوبھت ہے۔ میں نے اُن کے ساتھ کھیل کھیلے تھے۔ کتنی ہی بار اس ڈیمی ندی کی دھارا میں میں اور وہ ہنستے کھیلتے تیرے ہیں۔ کتنی ہی بار میں نے اُن کے اس بالیہ شریر کے ساتھ کُشتی اور مار پیٹ کی ہے۔ یدیپی مُول شنکر آیو میں مجھ سے دو سال چھوٹے تھے تتھاپی اُن کے گور شریر میں بڑا بل تھا۔ وہ اکیلے ہی مجھے اور میرے ساتھیوں کو بالیہ سنگرام میں پراجت کر دیا کرتے تھے۔ سچ پوچھئے تو مُول جی اپدروی اور ہٹھی تھے۔ پرنتو ترلوں کے ساتھ اُن کی بڑی سہانُبھوتی تھی۔ اُن کے پِتا جی کا نام کرسن جی تری ویدی تھا۔ قریباً ۲۲ سال کی عمر میں ہم نے سُنا تھا۔ کہ مُول شنکر اپنی ساری سمپتی کو ٹھکرا کر گھر سے بھاگ گیا ہے۔ اور کہیں جا کر سنیاسی ہو گیا ہے۔ اُن کے پِتا جی نے اُن کی بڑی کھوج کی تھی۔ گھر چھوڑ دینے کے بعد میں نے اُنہیں کبھی نہیں دیکھا۔ میری بڑی اِچھیا تھی کہ میں اُن کے پھر بھی درشن کروں۔ پرنتو اُس کے بعد وہ کبھی اِس گرام میں تو لوٹے ہی نہیں اور میری یہ ابھیلاشا ادھوری ہی رہ گئی"

اُپروکت ورنتوں سے سپشٹ ہے۔ کہ رِشی دیانند کے جنم گرام اور جنم گرہ کی واستوکتا کے سمبندھ میں کسی پرکار کا سندیہ شیش نہیں ہے۔ وہ ... جانا جا سکتا ہے۔

شِوراتری

رونقِ چمن کی جس طرح گلہائے تر سے ہے | گلہائے تر کو جیسے ہے بادِ سحر سے فیض
جیسے حیاتِ تازہ طلُوعِ سحر سے ہے | اس تیرہ خاکداں کے مکینوں کو بعد شب
لیلائے شب کا حُسن فزوں تر قمر سے ہے | بزمِ خموشِ عالمِ بالا میں جس طرح
تابندگئ لعل و صفائے گہر سے ہے | باطن میں کان و بحر کے یا جس طرح چمک

ہندوستانیوں میں نئی جاں اُسی طرح
شِوراتری کی شامِ سعادت اثر سے ہے

امین کی جہاں ہوئی نئے طُور کو گئی | یہ شامِ دلفروز پئے اکتسابِ نُور
جلووں سے جس کے رُوشنی سینوں میں ہو گئی | دامن سے اس کے جہاں کا سُورج ہوا طلُوع
اک جوئے نُور تھی جو سیاہی کو دھو گئی | وہ آفتاب جس کی ہر اک جانفزا کرن
ہستی کو اپنی اوس کی مانند کھو گئی | وہ آفتاب غفلتِ دل جس کے سامنے

طغیانِ نُور۔ یعنی دیانند کا ظہور
شِوراتری کی شامِ سعادت اثر سے ہے

ترلوک چند محرُوم

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

خاص پرکاش کے شوراتری انک کے لئے

رشی دیانند

(از شری پنڈت لوک چند جی شہیر بی۔ اے۔ منشی فاضل ادیب فاضل۔ مور نڈہ)

خاص پرکاش کے شوراتری انک کے لئے

۱۔ پھر قلم آج مرا مدح کا شیدائی ہے | سرکشی شوق سے پھر وقفِ جبیں سائی ہے
پھر مضامین کی آج انجمن آرائی ہے | پھر قلم کو مرے دعوٰئے مسیحائی ہے
پھر مری رُوح کو بہجت کا پیام آیا ہے
پھر مرے لب پہ "دیانند" کا نام آیا ہے

۲۔ وُہ دیانند جو تھے حسنِ ازل کی تصویر | وُہ دیانند جو تھے نورِ خدا کی تنویر
وُہ دیانند جو تھے وید کی زندہ تفسیر | وُہ دیانند جو تھے واقفِ اسرارِ قدیر
وُہ دیانند جنہوں نے بقا جلایا ہم کو
ہاں وُہی موت سے جنہوں نے بچایا ہم کو

۳۔ ہائے اِک وقت تھا جب ہم بھی تھے شانِ ہستی | زبدۂ کون و مکاں، رُوح و روانِ ہستی
ہم سے قائم تھی فقط شانِ جہانِ ہستی | سب غلط، ہاتھ میں اپنے تھی عنانِ ہستی
علم میں فضل میں یکتائے زمانہ تھے ہم
جملہ اوصاف میں القصہ یگانہ تھے ہم

۴۔ پھر وُہ وقت آیا کہ اصنام بناتے تھے ہم | بھُوکے خُود رہ کے اُنہیں حلوہ کھلاتے تھے ہم
روبروان کے سرِ عجز جھکاتے تھے ہم | سنگریزوں سے دُعا مانگنے جاتے تھے ہم
عقل پہ اپنی عجب پردہ تھا ڈالا ہم نے
اپنے ہاتھوں سے ہی گھر اپنا تھا گھالا ہم نے

۵۔ اُف یتیموں کی وُہ بیواؤں کی آہ و زاری | اُف بیگانوں سے روا رکھنا وہ ذلّت خواری
کُفر سے اُنس وُہ ایمان سے وُہ بیزاری | مِل کے کرتے تھے یہ سب ہم پہ نحوست باری
برکتِ لُطفِ جہاں بانی سے محرُوم تھے ہم
ہائے کیا وقت تھا نادان تھے جب شوم تھے ہم

۶۔ دفعتہً ہند ہوا نُورِ خدا سے معمُور | ظلمتِ جہل ہوئی چشم زدن میں کافور
پھر ہوا ہند کے بتخانوں میں وحدت کا ظہور | ہر بُتِ سنگ ہوا باعثِ رشکِ صد طُور
پھر رِشی وَر نے مرے دیش کو پُر نُور کیا
وید کے گیان سے پھر ہند کو معمُور کیا

۷۔ پھر رشی نے رہِ توحید دکھایا ہم کو | پھر رشی نے گلے بچھڑوں کے لگایا ہم کو
پیار کرنا پھر اچھوتوں کو سکھایا ہم کو | پھر دیانند نے انسان بنایا ہم کو
بسکہ گمراہ تھے ہم مستِ ایاغِ ہستی
پھر رِشی نے ہمیں دِکھلایا سُراغِ ہستی

۸۔ پھر دیانند نے بیواؤں پہ اُپکار کیا | پھر یتیموں کا دیانند نے ستکار کیا
پھر دیانند نے گمراہوں کو ہوشیار کیا | پھر دیانند نے بدخواہوں کا اُدّھار کیا
کرچکے زندہ جب افرادِ وطن کو جی کر،
چل دیئے آپ بھی پھر جامِ شہادت پی کر

دیانند بودھ اُتسو (شوراتری)

سوموار ۴ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲۱ پھاگن سمت ۱۹۹۱

سوامی دیانند جی کے پوتر جنم دن تھا بودھ اُتسو کی پوتر سمرتی میں یہ اُتسو بڑے اُتساہ اور بھگتی بھاؤ سے منا دیں۔ ۲۶ فروری ۱۹۳۵ء سے ایک ہفتہ کا پروگرام رکھیں۔ روزانہ صبح سنت سنگ لگا دیں۔ اور شوراتری کے دن پراتہ کال اپنے گرام یا شہر میں آریہ بھائی اور بہنیں مل کر بڑے سمارو سے سنکیرتن کریں۔ بڑے یگیہ کے لئے بھاویں۔ دھارک ٹریکٹ مفت تقسیم کئے جاویں۔ چار آنہ مشن فنڈ کے لئے دھن ایکتر کریں۔ سب نر ناری اس دن اپنے جیون کو اُنت کرنے کے لئے برت دھارن کریں۔ اور وید کا سوادھیائے آرمبھ کریں۔

وید کے سوادھیائے کے لئے بہت عمدہ پینک "دید امرت" ہے۔ جو سبھا کے دفتر سے بلغ ایک روپیہ میں ملتی ہے۔

آریہ سماجوں کو سُوچنا

"ویر اُتسو"

بدھوار ۶ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲۴ پھاگن سمت ۱۹۹۱

دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کے دھرم بلیدان کی یاد میں یہ دن مناویں۔ دھرم ویر کے جیون پر ویاکھیان ہوں۔ دھرم پرچار کی اپیل ہوں۔ اور آریہ سماج میں نئے ممبر بھرتی کریں۔ "لیکھرام سمارک فنڈ" کے لئے کافی روپیہ اکٹھا کریں۔

نوٹ

ان اُتسووں کے سماپت ہوتے ہی مندرجہ بالا فنڈز کا فراہم شدہ دھن سبھا کے دفتر میں بہت جلد بھیج دیں۔ دیر نہ کریں۔ سبھا کے دشانش۔ وید پرچار۔ گورُوکل۔ شُدھی اور دلت اُدّھار وغیرہ فنڈات کا جو دھن رہتا ہو۔ وُہ بھی جلدی بھیج دیں۔ کیونکہ سال ختم ہونے والا ہے۔ اور بجٹ پورا کرنے کے لئے دھن کی ضرورت ہے۔

(نرنجن دیو کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورُودت بھون۔ لاہور)

لوگ تنا لب ایک جان ہو نے ہر مشکل کے حل کرنے عزت۔ اولاد۔ دھن بل دولت ماہر کی واقفیت حاصل کرنے کیلئے گریٹ دھرم اردو مجلد قیمت اکروپیہ مصنفہ شری جی جی ضرور مطالعہ کریں جو شہید دھرم راجپال اینڈ سنز انارکلی لاہور سے ملیگی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانند سے پنڈت لیکھرام سنشے نورت کر رہے ہیں

پنڈت لیکھرام جی کی زندگی کا مشن ← "شُدھی"

پنڈت لیکھرام جی رشی بھگت بن چکے تھے۔ آریہ سماج میں پرویشٹ ہو چکے تھے۔ پرنتو ویدک سدھانتوں کے متعلق کچھ سنشے تھے۔ جو اُنہوں نے رشی کی سیوا میں اُپستھت ہو کر دُور کرانے اُچت سمجھے۔ اس سے اُنہوں نے دو لابھ سمجھے۔ ایک تو رشی کے درشن۔ اور دوسرے تھوڑے میں سنشوں کی نورتی ۔

جیون چرتر بتاتا ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام جی ۱۱ مئی ۱۸۸۱ء کو اس پویتر اُدیش سے پشاور سے اجمیر کو روانہ ہوئے۔ اور ۱۷ مئی کی صبح کو سیٹھ جی کے باغیچہ میں سوامی جی کے درشنوں کا آنند اپلبدھ کیا۔ پرنام یہ ہوا کہ رشی کے ست اُپدیشوں سے دھرم ویر کے تمام عقدے حل ہو گئے ۔

دھرم ویر روانہ ہونے لگے۔ تو رشی نے آپ سے کہا۔ کہ "اور بھی جو سنشے ہوں۔ نوارن کرو" تب دھرم ویر نے چند ایک پرشن کئے۔ جن میں سے ایک یہ تھا۔ کہ "جیو برہم کی جدائی میں وید کا پرمان کیا ہے؟" سوامی جی نے جواب میں بتایا۔ کہ "یجروید کا سمپورن ادھیائے جیو برہم" کے بھید کا پرتی پادن کرنے والا ہے ۔

دوسرا پرشن یہ تھا۔ کہ "غیر مذاہب کے آدمیوں کو شدھ کرنا چاہئے یا نہیں؟" سوامی جی نے اُتر دیا۔ کہ "(اوشیہ) ضرور شدھ کرنا چاہئے" ۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی کا یہ اُتر ہی تھا۔ جس سے پربھاوت ہو کر پنڈت لیکھرام جی نے "شدھی" کو اپنے جیون کا مشن بنا لیا۔ اور شدھی کے وشے میں اُن کی بلند خیالیاں یہاں تک پہنچی ہوئی تھیں۔ کہ وہ کیول ہندوستان کے انیہ دھرمیوں کو ہی شدھ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ عرب اور ایران آدی انیہ دیشوں میں جا کر وہاں شدھی کا ڈنکہ بجانے کی اُن کی پورن ابھلاشا تھی ۔

اگر دھرم ویر کی زندگی وفا کرتی۔ اور اُنہیں چند سال اور کام کرنے کا موقع ملتا۔ تو ضمن اغلب کیا یقین تھا۔ کہ وہ ودیشوں میں جا کر ویدک دھرم پرچار کی مکمل سکیم کو دماغ سے کاغذ پر اور کاغذ سے عمل میں لا کر دکھا دیتے۔ لیکن ودھاتا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اگر اُن کی جدائی کو ان کی شہادت کے بعد بُری طرح محسوس کیا جا رہا ہے۔ تو اس لئے بھی کہ اُن کا استھان لینے والا کوئی پیدا نہیں ہوا ۔ دھرم ویر کا شہیدی دن "ویر دن" منانے والے آریو! کیا آپ سال بھر میں ایک بھی آدمی پیدا نہیں کر سکتے۔ جو لیکھرام کے مشن کو اپنی زندگی کا مشن بنا لے۔ اگر "ویر دن" کے دن ایک بھی آریہ اس عہد کے ساتھ عمل میں آئے۔ کہ اس نے "شدھی" کو ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی

دھرم پر پران دینے والے - ویدوں کی ویدی پر اپنا سر بھینٹ چڑھانے والے آریہ پتھک پنڈت لیکھرام جی کے امر نام سے آریہ سماج کا بچہ بچہ پریچت ہے - وہ اپنی دھارمک دڑھتا اور وید پرچار کی سنلگنتا کے کارن ایک کٹر مسلمان ہتیارے کی چھری سے پرلوک واسی ہوئے - پنڈت لیکھرام جی کس سنہ میں پیدا ہوئے اور اُن کا بلیدان کب ہوا - وہ کہاں کتنے دن پڑھے؟ اُنہوں نے پولیس کی نوکری کب تک کی؟ اس بات کے بتانے کی آوشیکتا نہیں ہے - یہ سب باتیں اُن کی جیونیوں میں بڑے وستار پوروک لکھی ہوئی ہیں - ہمیں تو آج اس بات پر وچار کرنا چاہئے - کہ واستو میں وہ کون سی وشیشتا تھی - جس نے لیکھرام جیسے ایک سادھارن وکتی کو اتنا مہان کر دیا - وہ کون سا گُن تھا جس کے کارن پولیس کا ایک سادھارن سا کرمچاری آریہ سماج ہی نہیں بلکہ ہندو جاتی کا ایک بہت بڑا شہید بن گیا - اگر امتحان پوروک دیکھیں تو ہمیں پنڈت لیکھرام جی کا یہ اپوروگن اور وشیشتا اُن کے بالیہ کال سے ہی پرتیکھ ہونے لگی تھی - پنڈت جی کی یہ وشیشتا ہمیں اُن کے ودیارتھی جیون میں بھی ملتی ہے - اور پولیس کی نوکری میں ایک منتری کے روپ سے بھی ہم اسے دیکھتے ہیں - ہمیں ایک گرنتھ کار کی شکل میں بھی وہی دکھائی دیتی ہے - جس پرکار لیکھرام نے آریہ پتھک بن کر بڑے بڑے مُلا مولویوں کے مان مردن کئے - اسی طرح اُنہوں نے مکتب میں پڑھتے سمے اعتراضات کی آندھی سے اپنے مسلمان اُستادوں کے چھکے چھڑا دیئے - جو دھرم دھرم بھاؤنا بالک لیکھرام کے ہردیہ میں تھی - وہی اُن میں اس مت آندھ مسلمان کی پینی چھری کا شکار ہونے سمے تک بنا رہا - اپنے اصلی سوروپ میں بنی رہی - پولیس میں پہنچ کر جہاں انیہ لوگ اپنے ...... کی سرا ہنا کر کر کے رشوت لینے کے سُکھ سوپن دیکھتے ہیں - وہاں لیکھرام کو دیانت اور آستک وادی کی گونج سنائی دیتی ہے -

پنڈت لیکھرام جی کا سب سے بڑا گن اُن کی آستک واد - دھرم میں اگادھ بھگتی تھی - اسی نے اُنہیں اتنا نربھئے اور کرتویہ پرائن بنا دیا تھا - کہ سنسار کی کوئی بھی شکتی اُنہیں اُن کے کرتویہ پالن سے بال برابر بھی وچلت نہ کر سکتی تھی - اپنے اٹل آستک واد کے کارن ہی پنڈت جی کو چھری کا ڈر نہ تھا - نہ تلوار کا - نہ بندوق کا - نہ توپ کا - ایک پرکار سے اُنہیں ان کے دھرم نے مرتیو پر وجے پراپت کرا دی تھی - وہ پرتی دن اپنے دھرم پالن اور پرماتما کی پرسنتا کے لئے سروسو سمرپن کرنے کے لئے تیار رہتا تھا - اس کے لئے باہری کشٹ اور سنسارک پرلوبھن سمندر میں پڑے ہوئے تنکے سے ادھک مہتو نہ رکھتے تھے +

پنڈت لیکھرام جی کی نربھئتا - دھارمک دڑھتا اور تپسیا نے اُنہیں پرماتما کے بہت سمیپ پہنچا دیا تھا - ایک بار پنڈت جی کے متروں نے اُنہیں ودھرمیوں سے ساودھان رہنے کے لئے کہا - پرنتو پنڈت جی شیر کی طرح گرج کر بولے - "مجھے کوئی بھی رہے - ہتیارے کی پینی چھری کے کارن جہاں سارے دیش میں دھرم ویر لیکھرام کے لئے چنتا کی جا رہی ہے - وہاں وہ ویر ہُتاتما پرپڑا اپنے جیون کی انتم گھڑیوں میں آریہ سماج کی بہت چنتا کر رہا ہے - لوگوں سے کہہ رہا ہے - "خبردار! سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے - پرچار کی دھارا مند ہو گئی - تو اس سے آریہ سماج کا بھوشیہ اجول اور آشا سے پُور رہے گا" انت میں اوسان کا اوسر آتا ہے - وہ ویر آتما پرم پتا پرماتما کی اچھا پوری کے لئے اس اسار سنسار سے بڑی آشا ...... کے ساتھ وداع ہونا ہے - اور سوردیش میں شوک کا ساماراجیہ ستھاپت ہو جاتا ہے -

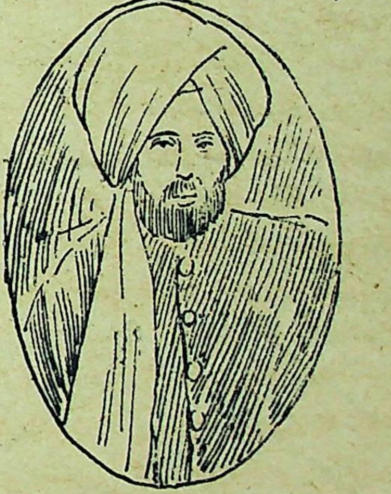

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی

سنسار کی بھی میرے کرتویہ پالن سے پرانگ کچھ نہیں کر سکتا - میں بھینکر وگھنوں کے بیچ اور کھاتکوں کے کرور سمودایہ میں بھی رہ کر بھی پوروک وچرنا اپنا جنم سدھ ادھیکار سمجھتا ہوں - کرتویہ پالن میں مرتیو کی چنتا کرنا کاپرتا ہے اور پھر جنم پر وشواس پرکٹ کرنا ہے - جس شریر کا ناش انوارییہ ہے - اچھا ہے وہ دھرم سیوا کرتا ہوا ہی نشٹ ہو"

پنڈت لیکھرام جی سچے منتری تھے - اُنہوں نے کبھی ہیروں کی پوٹلی لوٹنے یا ادھیکاروں کے اکھاڑوں میں لڑنے کا وچار بھی نہیں کیا - اُنہیں ان وتنڈا بازوں کے لئے اوکاش ہی کہاں تھا - وہ تو تیاگ کی مورتی اور تپ کے پُنج تھے - ایک تیاگی تپسوی آستک ودوان کو جس پرکار دھرم پالن میں دڑھ رنگ ہونا چاہئے - اسی پرکار پنڈت جی ہو -

آریہ ویر پنڈت لیکھرام جی کا بلیدان ہوئے ۴۷ ورش بیت گئے - پرتی ورش ویر تو تہوار آتی ہے - اور ہم اُن کے چارو چرتر کا پاٹھ کرتے ہیں - پرنتو اس پاٹھ کو کرتویہ روپ میں پرنت کرنے کا کبھی وچار بھی نہیں کرتے - یہ نہیں سوچتے - کہ ہم لیکھرام کی طرح لیکھنی اور بانی دوارہ آریہ سماج کی سیوا کریں - اُن کی طرح سادھو ہو کر ویدک دھرم کے لئے گھر گھر الکھ جگا دیں - جس پرکار آریہ سماج کے لئے اُس دھرم ویر نے تیاگ اور تپ کا جیون بنایا - اس سے کچھ شکشا تو ہم لوگوں کو بھی لینی چاہئے - اگر ہم رات دن لیکھرام کے گیت گاتے رہیں - اور لیکھرام کا چتر کمرہ میں نہیں لگے ہیں سکائے پھریں -

پرنتو اس سے وہ سورگیہ آتما پرسن نہیں ہو سکتی - وہ تو تبھی سنتشٹ ہوگی - جب ہم لوگ اس کے بھاؤ سے اپنے دھرم پالن میں پرورت ہونگے دھرم کے آگے پد ادھیکار کو ترن وت تُچھ سمجھیں گے -

آج ہمارے سماج کی اتنی شتھلتا اور سھتا کیوں ہے؟ کیول اس لئے - کہ اس میں دھرم ویر پنڈت لیکھرام سے پوتھائی لگن رکھنے والے "منتری" بھی موجود نہیں ہیں - ہمارے نیتاؤں - پرچارکوں اور کاریہ کرتاؤں میں تیاگ اور تپ کی کمی ہے - جس سمودایہ میں تپ اور تیاگ کی بھاونا کم ہو جاتی ہے - جس سماج میں اپنے اُدیشوں کے لئے سوارتھ تیاگ کی دھارنا مند پڑنے لگتی ہے - اس کی وہی دشا ہوتی ہے - جو آج آریہ سماج کی ہو رہی ہے +

انت میں ہمیں یہی کہنا ہے - کہ اگر ہمارے ہردیہ میں دھرم ویر لیکھرام کے بلیدان کے لئے کچھ بھی شردھا ہے - یدی ہم تنک بھی اُن کے وشال وبلدان کی پرتشٹھا کرتے ہیں - تو ہمیں وہی کام کرنا چاہئے - جس کے لئے اس مہان آتما نے پرانوں کی آہوتی دی - اور جسے وہ ہمارے لئے امر ادھیکار میں چھوڑ گیا ہے +

پنڈت لیکھرام جی نے کبھی سنستھا یا مٹھ کا مہنت بننے کی کبھی اچھا نہیں کی - وہ تو "آریہ مسافر" تھے - آج یہاں وید بانی سنائی اور کل وہاں اس کی گھوشنا کی - نہ کھانے کی پروا ہے - نہ پینے کی چنتا - نہ تو اس سمقان کا ٹھکانہ ہے - نہ گھر کی سُدھ - پنڈت جی کی اس آدرش لگن کے کارن اُن کی پتنی اور پریوار کو کتنے کشٹ سہنے پڑے - ان کا ورنن تو پاشان وت کٹھور ہردیہ کو بھی موم کی طرح پگھلائے بنا نہیں رہ سکتا - جن جن مصیبتوں کا سامنا پنڈت جی کو اپنی پرچار یاترا میں کرنا پڑا - اُن کا تو سمرن ماتر بھی ہم لوگوں کے ہردیہ کو کمپا سکتا ہے - ایسے ویر آتما کی سچی پوجا یہی ہے - کہ اُس کے جیون سے ہم کچھ شکشا لیں - اور دھرم پالن میں سروسو نچھاور کرنے کے لئے تیار ہو جائیں

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - گرنیٹڈ فم فیلرن قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے -

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شدھی کے میدان کے فاتح جرنیل پنڈت لیکھرام جی

(از شری پنڈت وشنودت جی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

شدھی کے میدان کے اگر شہنشاہ سوامی دیانند تھے۔ تو اس میدان کے فاتح جرنیل پنڈت لیکھرام جی تھے۔ مسلمان بھائی پنڈت لیکھرام جی کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ مگر یہ ان کی غلطی ہے۔

پنڈت لیکھرام جی نے جب اس میدان میں کام کرنا شروع کیا۔ تو ان کے خیالات کیا تھے؟ وہ ان کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ جو انہوں نے "تکذیب براہین احمدیہ" کے خاتمہ پر التماس کی صورت میں لکھے ہیں:۔

"اے محمدی بھائیو اور ہمارے بچھڑے ہوئے دوستو! آریہ ورت کے ٹکڑو۔ اور بھارت کے لخت جگرو! اور ہندوستان کے پیارو! پرماتما نے آپ کو اور ہم کو ایک ہی قسم کے عناصر خمسہ سے پیدا کیا۔ ایک ہی دانہ پانی ہمارے لئے مستعمل ہے۔ ایک ہی ہوا ہماری گزران ہے۔ ایک ہی زمین ہماری استراحت کو ہے۔ مگر باوجود اس ہمہ ہم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔ بھائیوں کو قصائیوں سے بدتر مخالف جانتے ہیں۔ باوجود قدرتی تعلقات کے بعد المشرقین کی مسافت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس گزارش سے جو میرا مدعا ہے۔ اسے غور سے پڑھو۔ ستو۔ وچارو۔ سوچو۔ مطالعہ کرو۔ اور دل میں جگہ دو۔ بعد ازاں جو چاہو سو کہو۔ تخمیناً ۸۰۰ سال کا عرصہ گزرا۔ کہ ہم دونو قومیں ایک ہی تھیں۔ ہمارا دھرم ایک تھا۔ ہمارے کرم ایک تھے۔ ہمارے باپ دادا ایک ہی مسلسل سلسلہ میں تھے۔ ہماری خوراک ایک ہی تھی۔ اور ہماری پوشاک بھی ایک ہی تھی۔ ہمارے خون ایک ہی تھے۔ اور ہماری حرکتیں بھی ایک ہی۔ اس وقت آپ جانتے ہیں۔ کہ ہماری اور آپ کی تفریق تھی۔ اور نہ کسی طرح کا قومی نفاق تھا۔ جب مغرب کی طرف سے تیغ کا طوفان آیا۔ جبر و اکراہ سے تلوار چلانے اور جور و ظلم کمانے لگے۔ ایسے وقت میں فاتح اور مفتوح کی جو حالت ہوتی ہے۔ وہ کسی تواریخ دان انصاف پسند سے مخفی نہیں ہے۔ بس اس برچھا گردی کے زمانہ میں جبکہ "جس کی لاٹھی اسی کی بھینس" کی نوبت تھی۔ اور ہر ایک کو جان و مال کی حفاظت کی تشویش پڑ رہی تھی۔ باپ بیٹے کے اور بھائی بھائی کے خبرگیران بلکہ خیر خواہی کے خواہاں کم رہے۔ محمود غزنوی کے جور و ظلم۔ اورنگ زیب کے کشت و خون۔ محمد شاہ اور نادر شاہ کے زمانہ کا قتل عام۔ احمد شاہ ابدالی اور تیمور وغیرہ کی خونریزیاں جن کے ہاتھوں سے انہاس یعنی تواریخ خون رو رہی ہے۔ وہ زمانے تھے۔ جن سے آپ کی اور ہماری جدائی کی نامبارک بنیاد رکھی گئی۔ وہی دور تھے۔ جبکہ یہ نفاق کا برائی کا بیج بویا گیا۔ وہی وقت تھے۔ جبکہ پھوٹ کے پودے بوئے جانے کا آغاز ہوا۔ پست ہمت اور بزدلی اولاد

بیں شہوت جوانی کے سبب ہمت ہاری۔ وہی لوگ خواہ زور یا ناجائز طور سے دین مسلمانی پر مجبور ہوئے" ٭

یہ امنگ تھی۔ اور یہ جوش تھا۔ جس کی وجہ سے پنڈت لیکھرام جی کے دل میں آیا کہ ہندوستان کے کروڑوں مسلمان جو ہمارے بھائی بند ہیں۔ اور ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ ان کو اپنی پرانی برادری میں دوبارہ شامل کیا جائے ٭

جس طرح آزادی کی جنگ میں ہندوستان کے مسلمان ہندوؤں کا ساتھ نہیں دیتے۔ اپنا ہی مطلب مدنظر رکھتے ہیں۔ اور کشت و خون و جنگ و جدل کے لئے بھی تیار رہتے ہیں۔ اسی طرح پنڈت لیکھرام جی کی اس جدوجہد کی مخالفت مسلمانوں نے بڑی بری طرح کی ٭

جب پنڈت لیکھرام جی نے اسلام کے خلاف اعتراضات کرنے شروع کئے۔ اور مسلمانوں کی کتابوں کے جواب دینے شروع کئے۔ تو مسلمانوں کو یہ امر ناگوار گزرا۔ پہلے وہ ہندوؤں پر اعتراض کرنا جانتے تھے۔ اور ان کو مسلمان بنانا جانتے تھے۔ مگر ان کے لئے اب یہ نئی بات تھی کہ مسلمان بھی ہندو ہو سکے۔ غیر مذاہب کے لوگوں کو آریہ سماج اور ہندو دھرم میں داخل کرنے کا جو طریقہ قائم ہوا۔ اس کا نام شدھی رکھا گیا۔ پنڈت لیکھرام جی کے لئے یہ مصیبت تھی۔ کہ مسلمان نوابِ جہادی مذہب کی وجہ سے پنڈت لیکھرام جی کو قتل کی دھمکی دیتے تھے۔ اور اپنے ہی بھائی ہندو بے سمجھی سے اس تحریک کی مخالفت کرتے تھے ٭

مرزا غلام احمد قادیانی کی لیاقت اور پیغمبری اس بات میں ختم ہوئی۔ کہ جب کسی کی موت واقع ہو جاتی تھی۔ تو وہ اسے اپنی پیشینگوئی ظاہر کرتے تھے۔ اب بھی آریہ سماج تو پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کا دن مناتے ہوئے پنڈت جی کی بہادری اور عظمت کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن مرزائی ان دنوں میں پنڈت لیکھرام جی کی موت پر خوشی منا کر جہالت کا اظہار کرتے ہیں ٭

مگر خوبی قسمت دیکھئے۔ کہ پنڈت لیکھرام جی کو شہید اس لئے کیا گیا۔ کہ شدھی کا کام بند ہو جائے۔ اور ہندو اور آریہ کسی مسلمان کو ہندو یا آریہ نہ بنا سکیں۔ مگر ایک بہادر جرنیل کی طرح پنڈت لیکھرام جی نے اس میدان میں فتح حاصل

ہوتے بہادر جرنیل کی طرح شہید ہوئے۔ مگر اپنی شہادت سے انہوں نے شدھی کا قلعہ فتح کر لیا۔ اور ہندوؤں کا دروازہ مسلمانوں کے لئے کھول دیا ٭

پنڈت لیکھرام جی کے وقت میں یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ مسلمان سخت متعصب ہیں۔ وہ کبھی ہندو یا آریہ نہ بنیں گے۔ پنڈت لیکھرام جی اس بات کا ثبوت دینے کے لئے ایک جنم کا مسلمان قادر بخش رکھا کرتے تھے۔ جو شدھ ہو چکا تھا۔ اور اپنا نام سائینداس بتلایا کرتا تھا۔ سائینداس پنڈت لیکھرام جی کے لیکچر کے بعد چند الفاظ میں ویدک دھرم کے لئے اپنی شردھا دکھلایا کرتا تھا۔ لوگ اس کی باتیں سن کر حیران ہوا کرتے تھے ٭

ہندو اور آریہ سماجی عام طور پر اس بات کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ کہ شدھ ہو کر مسلمان ہندوؤں میں جذب نہیں ہو سکتے۔ مگر میں ان کے اس خیال پر ہنسا کرتا ہوں۔ وہ اپنے ارد گرد کے واقعات کو نہیں دیکھتے۔ زمانہ تبدیل ہو چکا ہے۔ اور شدھ ہو کر مسلمان صرف آریہ سماج میں ہی نہیں بلکہ سناتن دھرمیوں میں بھی جذب ہو رہے ہیں ٭ آریہ سماج سے تعلق رکھنے والے اصحاب کو معلوم ہو گا۔ کہ آریہ سماج لاہور کے پچاس سالہ سالانہ جلسہ پر پنڈت شانتی سروپ جی نے شدھ شدہ مسلمانوں کی ایک کانفرنس کی تھی۔ اس میں درجنوں قسم کے نو آریہ بھائیوں نے تقریریں کی تھیں۔ ہمیں اس کانفرنس میں شامل ہونے کا موقع ملا تھا۔ پنڈت شانتی سروپ جی سپیکر کا نام بتلا کر پبلک سے دریافت کیا کرتے تھے۔ کہ وہ بتلائیں ان کا مسلمانی نام کیا ہو گا؟" ایک شدھ شدہ بھائی نے عربی میں بھی تقریر کی تھی۔ اس وقت پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کی قیمت معلوم ہوئی تھی ٭

لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ کئی جگہ مسلمان شدھ ہو کر اپنی پرانی برادریوں میں شامل ہو گئے۔ گوجر جاٹ۔ راجپوت۔ اہیر برہمن۔ اروڑے۔ اور اہلو والیہ غرضیکہ پٹھان اور مغل۔ ایرانی و عرب۔ انگریز اور حبشی وغیرہ ہر ایک کے لئے ہندو مذہب کا دروازہ کھل گیا۔

تحقیقات کرنے پر یہ معلوم ہوا۔ کہ کئی جگہ ایسی قومیں ہیں۔ جو اپنے عمل کے لحاظ سے ہندو ہیں۔ مگر مردم شماری کے لحاظ سے مسلمان ہیں۔ ملکانوں کا نام لوگوں کو بھولا نہیں۔ ... کی سنگٹھن میں شدھ ہو کر انہوں نے ...

مذہبی رسوم ادا کرنے کے وقت وہ برہمن سے پوجا کرواتے تھے۔ اور قاضی اور ملا کو بھی بلا لیتے تھے۔

ایک گاؤں کا ذکر ہے۔ کہ وہاں اسی قسم کی ایک قوم سے تعلق رکھنے والے ایک ذیلدار تھے۔ اور صاحب جائداد تھے۔ ان کے دل میں یہ آیا۔ کہ ہندو بن جائیں۔ وہ پہلے برہمنوں اور ملاؤں دونو کو مذہبی رسوم ادا کرنے کے وقت بلایا کرتے تھے۔ مگر ایک دن انہوں نے یہ ارادہ کر لیا۔ کہ وہ آئندہ مسلمانوں سے کوئی تعلق نہ رکھیں گے۔ چنانچہ اپنے علاقہ میں آریہ سماج اور گورکل کو اس باہمت شخص نے بہت فائدہ پہنچایا ٭

ہم نے حیرانی سے دیکھا کہ سناتن دھرم سبھا کے ایک مشہور اپدیشک تھے۔ جو آریہ سماجی پنڈتوں کے ساتھ شاستر ارتھ بھی کیا کرتے تھے۔ ان کی دھرم پتنی ایک شدھ شدہ مسلمان دیوی تھی۔ مگر اس وجہ سے سناتن دھرمیوں میں ان کی عزت میں کبھی کمی نہیں ہوئی۔ اور سناتن دھرم سبھا میں یہ بات چھپی بھی نہیں رہی۔ اس پنڈت کو دیکھ کر پنڈت لیکھرام جی شدھی کے میدان کے جرنیل کی کامیابی کی مثال دکھلائی دیتی تھی۔ ہندوستان میں یونانی۔ ایرانی۔ افغان۔ چینی۔ اور مغل وغیرہ قومیں مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پیشتر آئیں۔ مگر ہندوؤں میں جذب ہو گئیں۔ اب پتہ لگانے پر بھی یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کون کس قوم سے تعلق رکھتا تھا ٭

اگرچہ اب بھی مسلمان شریعت کی رو سے یہ حق چاہتے ہیں کہ اسلام کے خلاف پرچار کرنے والے کو قتل کر سکیں۔ اور ان کو نہیں پوچھنے والا کوئی نہ ہو۔ مگر پنڈت لیکھرام جی بہادروں کی ایک جماعت چھوڑ گئے ہیں۔ جو اس کام کو جاری رکھے گی۔ اور وہ دن آنے والا ہے۔ جب کروڑ مسلمان بودھوں کی طرح ہندو جاتی کا انگ بننے میں عزت محسوس کریں گے۔ اور ہندوستان دوبارہ صحیح معنوں میں ہندوستان ہو جائے گا ٭

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو ۲ مجموعے

نگارستان ۲/ جمالستان ۲/

(محصولڈاک علاوہ) للعہ

یکجائی لینے پر ... معہ محصول

... نگار ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رِشی دیانند جی مہاراج کی شان

مختلف مذاہب کے علماء و فضلاء کا خراجِ تحسین

(از شری بت دیویداس جی آریہ سبھاسد کوئٹہ بلوچستان)

"سناتن دھرم پرچارک" امرتسر کے سمپادک کی دماغی طاقت بھی کس قدر قابلِ رحم ہے۔ کہ اُنہیں کلجگی رشی لیکھر "بھائی" کا سا ہس کرنے کا اس سمہ ہوا ہے۔ جبکہ دیانند روپی سوریہ کا پرکاش دیش دیشانتروں اور یورپ و دیپانتروں میں بخوبی پھیل چکا ہے۔ مگر اس قسم کی گندگی کے پلندے اُن دنوں شائع کئے جاتے۔ جبکہ مہاراج پر اینٹ و پتھر برسانے اور تیغ و نشتر کے وار کرنے والے جاہلوں کی کمی نہ تھی۔ تو بہتیرے اوندھی کھوپری۔ والے اشخاص اُنہیں خریدکر ٹکہ بنتی جی کسی گورو گھنٹال کی جیبیں پُر کرنے کی حماقت کے مرتکب ہو جاتے۔ لیکن آج کل ہمارے امرتسری مہربان کا جگت گورو پر کیچڑ پھینکنا اور ان کی ذات ستودہ صفات پر بیہودہ۔ لچر۔ جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگا کر انہیں سمجھدار لوگوں کی نظروں میں گرانے کا یتن کرنا گویا چاند پر تھوک کر اپنا مُنہ پلید کرنا ہے۔ وہ وقت گیا جبکہ آریہ جاتی کے لال پیٹ کے ان پجاریوں کے ورغلانے سے رشی دیانند اور آریہ سماج کی مخالفت کے لئے تیار ہو جایا کرتے تھے۔ موجودہ وقت میں تو کسی بھی بدھیمان۔ وچار شیل اور راشٹریہ مہانوبھاو سے رشی کے ورودھ کی آشا رکھنا اپنے پاگل پن کا کھلے بندوں اعلان کرنا ہے +

پنڈت ربیا رام اور ان کی قماش کے دیگر ٹکہ پنتھیوں کو یہ بتلانے کے لئے کہ ملک کے پرسدھ سناتن دھرمی۔ مسلمان اور عیسائی بھائی ورتمان یگ کے آچاریہ کے لئے کیسی عقیدت رکھتے ہیں کیول پانچ مہانو بھاوؤں کی رائیں نیچے دی جاتی ہیں۔ آشا ہے۔ کہ میرے بھائی اپنے سچے محسن کے (جنہیں وہ بدقسمتی سے اپنا شترو سمجھ رہے ہیں) متعلق لکھی ہوئی باتوں کو ذرا آنکھیں کھول کر پڑھیں گے۔ بخوفِ طوالت دیگر اصحاب کے شبھ وچاروں کو پرکاشت کرانے کے لئے مقلم کو زیادہ جنبش نہیں دی گئی :-

۱- شری بت ٹی۔ وی شیشاگری آئر سابق جج ہائی کورٹ مدراس

"سوامی جی کی تصنیف کردہ "ستیارتھ پرکاش" ہماری پراچین سبھیتا کی جان ہے۔ میں صاف الفاظ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں مورتی پوجک ہوں۔ اور سوامی جی نے مورتی پوجا کا جو کھنڈن کیا ہے۔ اُس سے مجھے اتفاق نہیں۔ لیکن یہ اتفاق رائے مجھے صدقِ دل سے سوامی جی کے مہان کاریہ کی تعریف کرنے سے نہیں روکتا۔ میں اُن کو پرماتما کے اُن اوتاروں میں جگہ دیتا ہوں۔ جو کہ وقتاً فوقتاً ہندو دھرم کی تمام آلائشوں کو پاک کرنے کے لئے پرگٹ ہوتے رہتے ہیں۔ چونکہ سوامی دیانند کا واحد مقصد ویدک اُپدیش کی عظمت و فضیلت کا جھنڈا بلند کرنا تھا۔ اس لئے آپ اوتاروں کے زمرہ میں جگہ پانے کے مستحق ہیں"۔

("پرکاش" - لاہور مطبوعہ ۱۸ ر اکتوبر ۱۹۲۵ء)

۲- رائے بہادر شری پنڈت سیتارام جی ایم۔ اے پریذیڈنٹ لیجسلیٹو کونسل یو پی

"عرصہ ہوا۔ سناتن دھرمی نکتۂ خیال کو لئے ہوئے میں سوامی دیانند سرسوتی کی عزت کرتے ہوئے بھی ان کو رشی کہنا اچھا نہ سمجھتا تھا۔ مگر چند سال جیسے جیسے میں سوامی جی کے اُپدیش پر وچار کرتا رہا۔ اور ان کی دور اندیشی اور تجربے دیکھتا گیا۔ ویسے ویسے میرے دل میں اٹل بھروسہ وشواس ہو گیا کہ سوامی جی رشی پدوی کے ہر طرح یوگیہ ہیں۔ سوامی جی عالم۔ فاضل۔ فلاسفر۔ منطقی۔ تفکر۔ فصیح اور بلیغ تھے۔ سوامی جی کی آتما بلوان اور پوتر تھی۔ اُن کے چرتر اعلیٰ تھے۔ اُن کے خیالات وسیع تھے۔ اُن میں ایشور کی حقیقی جاگتی کلا تھی۔ اس وجہ سے وہ پوجنیہ اور ماننیہ ہیں" +

("پرکاش" - لاہور مطبوعہ ۱۸ ر اکتوبر ۱۹۲۵ء)

۳- رشی آربندو گھوش

"رشی دیانند وہ شخص تھا۔ جو سچائی کو کسی حالت میں بھی دبانا پسند نہ کرتا تھا۔ اس نے جفاکشی کی زندگی بسر کی۔ میڈم بلیوسکی نے ٹھیک کہا تھا۔ کہ دیانند بے خوف و خطر ہو کر پاپ کا مقابلہ کرنے والا واحد شخص ہے۔ اس نے سوشل ریفارم اور روحانیت کا پرچار شروع کیا۔ وہ سچائی کا دلدادہ تھا۔ ہندو جاتی روحانیت کھو چکی تھی۔ دیانند نے اُن کی سپرٹ نے بجلی کا کام کیا۔ اور ہندو قوم میں زندگی کے آثار نمودار کر دئے"۔

("پرتاپ" - مطبوعہ ۲۷ ر فروری ۱۹۲۵ء)

۴- آنریبل سر سید احمد خان

"نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ سوامی دیانند سرسوتی صاحب نے جو زبانِ سنسکرت کے بہت بڑے عالم اور وید کے بہت بڑے محقق تھے۔ ۳۰ ر اکتوبر ۱۸۸۳ء کو اجمیر میں انتقال کیا۔ آپ علاوہ علم و فضل کے نہایت نیک اور درویش صفت آدمی تھے۔ اُن کے معتقد اُن کو دیوتا جانتے تھے۔ اور بے شبہ اسی لائق تھے۔ ہماری سوامی جی مرحوم سے بہت ملاقات تھی۔ ہم ہمیشہ ان کا نہایت ادب کرتے تھے۔ کیونکہ آپ ایسے عالم اور عمدہ شخص تھے۔ کہ ہر مذہب والے کو اُن کا ادب لازم تھا۔ کہ ایسا بے نظیر شخص اُن کے درمیان سے جاتا رہا" +

("کوہ نور" - نومبر ۱۸۸۳ء)

۵- جناب پادری احمد مسیح صاحب

"رشی دیانند جی معتقدین کی نظر میں خواہ کچھ بھی ہوں۔ لیکن یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ رشی کا احسان نہ صرف آریہ سماج اور ہندوؤں پر ہے۔ بلکہ تمام قوموں پر ہے۔ جس کے متعلق شکریہ ادا کرنا نہ صرف ہمارا بلکہ ہمارے جانشینوں کا بھی فرض ہوگا"۔

("پنچ" - دہلی مطبوعہ ۱۵ ر فروری ۱۹۲۵ء)

سچے شِو کی پُوجا کرو!

از شری منوہر لال جی آریہ سبھاسد نابھہ

"شِوراتری" کو ماننے والے اس بھارت ورش میں دو ہی سمپردائے ہیں۔ ایک آریہ سماج۔ دوسرے پورانک بھائی (جو اپنے آپ کو سناتن دھرمی کہتے ہیں)۔ پورانک بھائی جس قسم کے شِو کو پوجتے ہیں۔ وہ آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اُن کا شِو کیلاش پربت پر اپنی اِستری پاربتی کے ساتھ مع اپنے پُتروں سوِرم۔ کارتک اور گنیش کے رہتا ہے۔ بیل کی سواری کرتا ہے۔ اُس کے سر سے گنگا کی دھارا نکلتی ہے۔ اور مستک پر چندرماں کی ایک کلا ہے۔ تین نیتر ہیں۔ گلے میں سانپ ہیں۔ بھوت پریت وغیرہ اس کے گن یعنی سیوک ہیں۔ آک۔ بھنگ اور دھتورا وغیرہ اشیاء اُس کی خوراک ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ شِو جی کو ماننے والے سناتن دھرمی بھائی شِوراتری کے دن بھنگ وغیرہ منشی اشیاء استعمال کرکے اپنی عقل کو خود بخود کھوتے ہیں۔ دراصل اُنہوں نے سچے شِوارتھات پرماتما کو نہیں سمجھا +

شِوارتھات پرماتما سکل سنسار روپی کیلاش میں پرکرتی روپی پاربتی کے ساتھ رہتا ہے۔ لاتعداد جیو اُس کے پُتر ہیں۔ اس سے شانتی روپی گنگا کی دھارا نکلتی ہے۔ دھرم روپی بیل اُس کی سواری ہے۔ وید روپی چندرماں اُس کی کلا ہے۔ تینوں زمانے ماضی۔ حال اور مستقبل اُس کے نیتر ہیں۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اور اہنکار روپی سانپوں کا اُس پر کچھ اثر نہیں ہے۔ یعنی وہ ان کو دمن کئے ہوئے ہے۔ ست۔ چِت۔ آنند۔ سروگیہ۔ سروویاپک اور اجنما اس کے گُن ہیں +

اس لئے سناتن دھرمی بھائیوں کو چاہئے۔ کہ وہ کیلاش والے شِو کو چھوڑ کر سچے شِو کی پوجا کریں۔ پرکرتی روپی شِو سے اُن کو آنند اور شانتی پراپت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آنند گُن پرکرتی کا نہیں ہے۔ بلکہ شِوارتھات پرماتما کا ہے۔ اس سے ہی ان کا کلیان ہو سکتا ہے۔ شِو لفظ کے معنی ہی کلیان کاری پرماتما کے ہیں +

آریہ سماجی تو شروع ہی سے ست چِت۔ آنند۔ سروگیہ۔ سروویاپک اور اجنما شِو ارتھات پرماتما کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ مگر "شِوراتری" کی رات آریہ سماج کے لئے ایک خاص مہتو رکھتی ہے۔ اسی رات آریہ سماج کے سنستھاپک شری سوامی دیانند جی مہاراج کو گیان ہُوا تھا۔ کہ "سچا شِو کیا ہے؟"۔ اس لئے سب آریہ سماجیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ سچے شِو کو جیسا کہ اُن کے آچاریہ نے اُن کے سامنے پیش کیا ہے۔ سنسار کے سامنے ظاہر کریں۔ تاکہ سچے شِو کی پوجا سے دُنیا کا کلیان ہو +

(اوم شم)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شہیدِ صادق کا دردِ دل!

(از شری بابو رام جی گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

گھٹنا بہت پرانی ہے ـ شاید آریہ جگت کے لئے شاید نئی ہو۔ آریہ سماج لدھیانہ کی بدھ شتابدی کے اوسر پر چھپے ہوئے "سماج ہذا کے پچاس ورشیہ سچتر اتہاس" میں ان شبدوں میں چھپی ہوئی ہے:-

"ایک بار اپنے بلیدان کے ۳-۴ ماس پورو سماج کے وارشک اُتسو پر شری پنڈت لیکھرام جی سمِلت ہوئے تھے۔ اس اُتسو پر باہر سے آریہ سماج کے گنے چنے پرسِدھ مہانو بھاو بھی پدھارے تھے۔ لدھیانہ میں یہ پہلا ہی اوسر تھا۔ کہ شری پنڈت لیکھرام جی نے "اسلام کے کھنڈن" پر سماج دوارہ ایک کھلا ویاکھیان دینے کی گھوشنا کی تھی۔ ویاکھیان سے ۱۵-۲۰ منٹ پہلے شری پنڈت جی کے پیٹ میں ایسا سخت درد ہوا۔ کہ ان کو اُتسو منڈپ چھوڑنا پڑا۔ اس سمے کئی ڈاکٹر پنڈت لیکھرام جی کی چکتسا ارتھ پہنچے۔ درد سے انہیں ایسا بے چین دیکھ کر سب کو بڑا آشچریہ ہوتا تھا۔ کہ ایسے دھیرویر پُرش درد سے اتنے ویاکل کیوں ہو رہے ہیں؟ پرنتو پتہ لگا۔ کہ اس بے چینی کا کارن کیول درد ہی نہیں تھا۔ بلکہ انہیں تو یہ خیال بے چین کئے ہوئے تھا۔ کہ جو مسلمان ویاکھیان سننے کے لئے آئے ہیں۔ وہ سب نراش ہو کر لوٹ جائیں گے۔ انہوں نے ڈاکٹروں سے بھی نویدن کیا۔ کہ وہ شیگھر ہی انہیں ویاکھیان دینے کے یوگیہ کر دیں۔ ڈاکٹروں نے انجکشن دوارہ انہیں اس یوگیہ کر دیا۔ کہ وہ کھڑے ہو کر ویاکھیان دے سکیں۔ ان کا یہ ویاکھیان آریہ سماج کے اتہاس میں چر سمرنیہ رہے گا۔ ویاکھیان کیا تھا۔ شیر کی گرج تھی۔"

سورگیہ شری لالہ امراؤ سنگھ جی پردھان سماج نے جب اپنے انوبھو آدھار پر یہ واقعہ بتایا۔ اس سمے ان کی آنکھیں چھل چھلا آئیں۔ وہ منٹوں روئے اور مجھے بھی رلایا۔ اس وقت کے ڈاکٹروں نے پنڈت جی کے درد کو سادھارن درد سمجھا ہو۔ پر وہ درد کیا سادھارن درد تھا۔ جس نے ان کو بے چین بنا رکھا تھا۔ وہ درد تو دردِ دل تھا۔

(۲)

لالہ دیوراج جی کی باٹکا میں جو پنڈت ادھشٹھا ہیں پنڈت جی کرودھ میں بڑے کانپ رہے ہیں۔ مہاتما منشی رام جی نے کرودھ کا کارن پوچھا تو گرج کر کہا "لالہ دیوراج جی کو بلا۔ یہ آریہ گرہ نہیں ہے۔ میں اب یہاں نہیں ٹھہروں گا"۔

مہاتما منشی رام جی نے باٹکا کے مالی سے پوچھا۔ تو پنڈت جی کے کرودھ کے کارن کا پتہ چلا۔ کہ کچھ پشپ گملوں پر "ادم" لکھا ہوا تھا۔ ایک چنچل بالک نے اپنی چنچلتا اور اودنڈتا دکھلانے یا پنڈت جی کو چڑانے کے لئے ان گملوں پر لات مار کر تینے انہیں الٹ پلٹ دیا۔ زور کے جوش میں بھی پنڈت جی لاٹھی لے کر اس کے پیچھے اس کو پکڑنے کے لئے بھاگتے رہے۔ پر بندر اور بالک بھی کبھی ہاتھ آنے ہیں۔ لالہ دیوراج جی آئے۔ تو انہیں کہا۔ "آپ نے ان ادم اکھشر یکت گملوں کو اونچا کیوں نہیں رکھوایا۔ یہ سب آپ کا دوش ہے۔ میں یہاں نہیں ٹھہروں گا"۔ بہت دیر کے بعد اس دھرم دیوانہ کا "دردِ دل" شانت ہوا۔

آج آریہ سماج کے پرچارک وہ "دردِ دل" رکھتے ہیں یا نہیں۔ یہ بات سندیہہ رہت نہیں کہی جا سکتی۔ آج کا آریہ سماج سنستھاؤں کا سنساری ہو گیا ہے۔ پنڈت بھکاری بن رہے ہیں۔ وہ گرج وہ نربھینتا آج مندسی پڑ گئی ہے۔ پرچار کے لئے اب اس دل میں تڑپ اور دردِ دل کہاں؟

پربھو! آپ اگنی سوروپ ہیں۔ ہمارے دلوں میں بھی دھرم ویر کی سی پرچار کی لگن اور جوالا پرجولت کرو۔ ہمیں دھرم ویر کا سا دردِ دل دو۔ تاکہ دیانند کا ہر ایک لال تیرے دربار میں اپنی لالی کی لاج رکھ سکے۔ اور تیرے پوتر وید سندیش کو سارے وشو میں پہنچا کر تیرے آگے سرخرو ہو سکے۔ منشی بہاری رام

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کے قتل کی اخلاقی ذمہ داری

(ایک سرکردہ مسلمان لیڈر کا پُرمعنی تبصرہ)

مولانا مظہر علی صاحب اظہر ایڈووکیٹ ایم۔ ایل۔ سی جنرل سکرٹری مجلسِ احرار اسلام ہند مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیانی جماعت کے اتہام تراشیوں کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فی الحقیقت پوزیشن یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے کئی سال سے دہشت انگیزی کی ایک مسلسل مہم جاری کر رکھی ہے۔ اور قتل اور تشدد کے کئی واقعات (جو پایہ تکمیل کو پہنچے یا نہ پہنچے) ایسے موجود ہیں جن کے متعلق مرزا صاحب گو کیسی ہی چالاکی سے قانونی ذمہ داری سے بچنے کی کوشش کریں۔ وہ اپنے آپ کو اخلاقی ذمہ داری سے بری نہیں کر سکتے:۔

مرزا صاحب کی یہ پیشنگوئی کہ مباہلہ والوں کی جسمانی موت آسمانی عذابوں کے ساتھ واقع ہوگی۔ ان کے سرکاری گزٹ "الفضل" قادیان میں بجم اپریل ۱۹۳۰ء کو چھپی۔ اور اسی مہینہ کی ۲۴ تاریخ کی شام کو ان کے ایک پیرو نے جس کا نام محمد علی تھا۔ مولوی عبدالکریم اور مستری محمد حسین پر قاتلانہ حملہ کیا۔ مقدم الذکر زخمی ہوا۔ لیکن قسمت سے بچ گیا۔ اور مؤخر الذکر کو وحشیانہ طریق پر موت کے گھاٹ اتار گیا۔ محمد علی عین ارتکابِ جرم کے دوران میں گرفتار کیا گیا۔ اور بڑی مشکل سے اسے محمد حسین مرحوم کے جسم سے علیحدہ کیا گیا۔ جس پر اس نے اٹھارہ زخم اپنے لمبے چھرے سے لگائے تھے۔ اس محمد علی کو مرزا صاحب کے سرکاری گزٹ "الفضل" میں "مجاہد" کا خطاب دیا گیا۔ اس کے پھانسی پانے کے بعد مرزا صاحب نے اس کے جنازہ کو کندھا دیا۔ اور اسے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا۔ جہاں ان لوگوں کو دفن کیا جاتا ہے۔ جو بہشت کے حق دار ہوں۔ قبل ازیں مرزا صاحب نے اپنے پیروؤں کو حکم دیا تھا۔ کہ وہ ۴۰ روزے رکھیں۔ اور خیرات دیں۔ تاکہ محمد علی کے سزائے موت سے بچنے کی صورت ہو سکے۔ اگر محمد علی قتل کے بعد اسی طرح بچ نکلتا جس طرح پنڈت لیکھرام کا قاتل ان کے باپ کے زمانہ میں بچ نکلا تھا۔ تو دنیا کو بالعموم اور اپنے مریدان باخلاص کو بالخصوص یہ کہا جاتا کہ مباہلہ والوں کے لئے موت آسمانی عذابوں کے ساتھ آ گئی۔ اور کسی فرشتہ نے اس کام کو سر انجام دیا۔ لیکن فرشتہ گرفتار ہو گیا۔ اور وہ ایک ایسا شخص پایا گیا جس نے مرزا صاحب کی اطاعت کا حلف لیا ہوا تھا۔ اور اس لئے اس نے مرزا صاحب کی پیش گوئی کو پورا کر دکھایا۔ مرزا صاحب اپنی ذمہ داری سے انکار کرنا چاہتے ہیں۔ تو بیشک کیا کریں واقعات تمام اہلِ نظر کے سامنے ہیں۔ اور سب ...

"آریہ مسافر"

جہاں ہے تیری قربانی کا افسانہ نگار اب بھی

وطن کی وادیوں میں ہے ترا قائم وقار اب بھی
تیری ہستی پہ نازاں ہے فضائے روزگار اب بھی

سکوتِ آبادہستی میں ترے دم سے ہی رونق تھی
ترے ماتم میں ہے ہندوستاں سینہ فگار اب بھی

شہیدِ قوم ہر اک کو یہ عزت مل نہیں سکتی
جہاں ہے تیری قربانی کا افسانہ نگار اب بھی

تری موت اہلِ عالم کی نگاہوں میں شہادت تھی
فرشتے ہیں فلک پہ تیرے غم میں اشکبار اب بھی

نہیں تھمتیں نہیں تھمتیں ابھی تک اشکبار آنکھیں
وطن کی بے کسی تیرے لئے ہے سوگوار اب بھی

(ماخوذ)

ہماری جسمانی و روحانی ترقی و پستی

جب ہمارا جسم صاف خون سے پُر ہوگا۔ ہم ہر حالت میں عروج کی طرف ترقی کرتے جائیں گے۔ بحالت دیگر پستی اور زوال کی خوفناک غار موجود ہے۔ اس لئے خون اور منی کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے بدہضمی قبض۔ جریان احتلام اور سرعت سے نجات حاصل کرنے کے لئے دل و دماغ اور معدہ کو مضبوط بنانے کیلئے آج ہی مقویات مزاج عالم اکسیر گروگولیوں کا استعمال شروع کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ عہ گولیاں صرف علہ۔ پانچ ڈبیاں للعہ زندگی کے تمام خطرات سے بچنے کے لئے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیں۔ ویدشاستری پنڈت شری گووند جی جامنگر کاٹھیاواڑ لاہور ایجنٹ:- مرتی لال۔ رامبری اینڈ سنز پیسہ منڈی

ایک یوگیہ اُدھیاپک کی ضرورت

شری تیمنی درگا دیوی سنسکرت پاٹھشالہ برا گ پور کے لئے ایک یوگیہ گریجویٹ ادھیاپک جس کی یوگیتا مڈل ہندی تک ہو اور کنیا مہاودیالیہ جالندھر اور آریہ سنگمنشا سمیتی لاہور کی پاٹھ ودھی کے انوسار پانچویں یا آٹھویں شریجی تک بخوبی تعلیم دے سکے۔ اور وہ دردِ آریہ سماجک خیالات کی ہو۔ اور استریوں میں پریم رکھنے والی ہو۔ اور سدھ چاری و شدھ خیالات والی ہو۔ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ یوگیتا انوسار دی جائے گی۔ درخواستیں بھیجنے کا پتہ:- دیانو رام منیجر شری تیمنی درگا دیوی پاٹھشالہ براگ پور۔ ضلع کانگڑہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی

دیکھک شری پت مہاشہ رام لال جی سبھاسد آریہ سماج آگرہ

مجھے شہید اکبر پوجنیہ پنڈت لیکھرام جی کے درشنوں کا سوبھاگیہ ہی نہیں پراپت ہوا۔ بلکہ مجھے شہید آریہ پتھک کے کندھوں پر چڑھ کر کھیلنے کا سوبھاگیہ بھی ملا ہے۔ سورگیہ پنڈت جی میرے سورگیہ نانا لالہ کرشن چندر جی کے پرم مِتر تھے۔ میرے اندر یدی کچھ ویدک سنسکرتی ہے۔ تو اس کا ادھک بھاگ میرے سورگیہ تایا جی تتھا پنڈت لیکھرام جی پردت ورثہ ہے۔ سورگیہ پنڈت لیکھرام جی بہودھا ہمارے گھر پر آتے تھے۔ ایک بار میری سورگیہ ماتا جی ان کو بھوجن کرا رہی تھیں۔ ماتا جی نے پوچھا۔ "پنڈت جی اور کیا دوں؟" پنڈت جی نے کہا۔ "دیوی جی! آپ کا پھلکے کے لئے پوچھنا ٹھیک ہے۔ پرنتو میں اچھی پرکار بھوجن کر چکا ہوں۔ اتہ میرا اسویکار کرنا بھی ٹھیک ہے۔ اس پر آپ کے آگرہ کرنے کا یہ مطلب ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں جو انکار کر رہا ہوں۔ آپ یاد رکھیں کہ آریہ پرش ہوتا دیویاں کبھی مِتھیا بھاشن نہیں کرتیں"۔

آریہ مسافر جیسے پربھنگ سینٹ وادی۔ درڑھ پرتگیا اتساہ پورن سدیو آشاؤں سے بھرے ہوئے ویر سنسار میں بہت کم جنم لیتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ مہاپرشوں کے اندر آکرشن شکتی رہتی ہے سو آریہ مسافر وا ستو میں ایک مہاپرش تھے۔ ان کے "بھگتے" کے اچارن کو سن کر ہی لوگ ان کے پیچھے ہو لیتے تھے۔ بچوں کو ان سے وششیش روپ سے پریم تھا۔ میرے دادا جی کرشن دھرمی تھے۔ ایک بار لاہور انار کلی کے چوک میں آریہ مسافر کے سنمکھ بیٹھا ہوا مورتی پوجا کا کھنڈن کر رہا تھا۔ اتفاقیہ جنتا کے بیچ مجھے اپنے پوجیہ دادا جی کی گود سے لال مونہہ دکھ کر ٹپتر آئی۔ میری آواز بند ہو گئی۔ آریہ مسافر نے میرے چہرہ کی اور دیکھ کر کہا۔ کہ آریوں کے بچے اپنے باپ دادا سے لڑ کیا اپنے پرانتوں سے بھی نہیں ڈرتے۔ کیونکہ وہ پاپی نہیں ہوتے۔ جو پاپی نہیں ہوتے۔ پرمیشور ان سے پیار کرتے ہیں۔ اور میرے دادا جی کی اور گھوم کر بولے۔ کہ "بھگت جی! بچہ کو ڈراؤ گے تو تم سے ایسے ہی کر دوں گا"۔ پوجیہ دادا جی ہنس کر چل دئے۔

میں اپنے پوجیہ گرموں کے سمہ بہودھا پاچنا اپنے پربھو سے کیا کرتا ہوں۔ کہ بھگون! ورتمان آریہ سماج کو ۵۰ ورش بھوت کال میں لے چل۔ کیا کہوں وہ کیسا سورگیہ یگ تھا۔ لاہور آریہ سماج کے اس سمہ کے پردھان سورگیہ لالہ سائیں داس کی پتری کا سورگباش اتوار کو ادھ راتری کے سمہ ہو گیا۔ تو سب سے پہلا کام جو سورگیہ پردھان جی نے اس اتوار کی صبح کو کیا وہ یہ تھی۔ کہ اپنی سپتری کے مرتک شریر کو کمرہ میں بند کر کے پریوار سہت سماج کے ست سنگ میں اپستھت ہوئے۔ ساری کاروائی ادھِل روپ اور نرل بھاو سے سماپت کرا کے آرتی۔ شانتی پاٹھ اور نیوپ رشاد اس سمہ کے سماج کے ست سنگ کا بھی بھاگ تھا) کے پشچات پردھان جی نے کھڑے ہو کر بہت سادھارن ریتی سے جنتا سے کہا۔ کہ میری پتری کا مرت دیہہ آدھی رات سے گھر میں پڑا ہے۔ میرے پریوار میں اتنے آدمی نہیں ہیں۔ کہ بنا آپ کی سہائتا کے اسے شمشان میں جا کر سنسکار کرا سکیں۔ اتنا کہہ کر آپ چل دئے۔

پاٹھکو! سچ کہتا ہوں۔ کہ میں نے دیکھا کہ جتنے استری اور پرش ست سنگ میں تھے۔ بھبوت بھبوت کر روتے ہوئے ان کے پیچھے چلے جاتے تھے۔ پرنتو آریہ مسافر نے اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھایا۔ پنڈت جی ابھی باہر سے ہی آئے تھے۔ کہ اپنا اکلوتا بیٹا گھر میں روگ شیا پر پڑا دیکھا۔ پنڈت جی کے ادھک دن باہر رہنے کے کارن ماتا نے کہا۔ "بیٹا! تم کئی دنوں کے بعد پردیش سے آئے ہو۔ چلو پہلے بھوجن کر لو۔ تت پشچات جلدی سے کسی بڑے ڈاکٹر کو لے آؤ"۔ پنڈت جی ماتا کی آگیا کے انوسار بھوجن کرنے بیٹھے۔ پوسٹ مین ڈاک لے کر آیا۔ پہلا پتر کھانا کھاتے کھاتے پڑھا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ فلاں گاؤں میں کچھ ہندو ودھرمی ہو رہے ہیں۔ بس بھوجن چھوڑا۔ ڈنڈا اور قرآن اٹھایا۔ اور ماتا کو نمستے کہہ کر چل دئے۔ ماتا نے کہا۔ "ارے بیٹا! اس تیرے بچہ کا کیا ہوگا؟" بولے "ماتا! اس میرے ایک بچہ سے بچے آریہ جاتی کے انیک بچوں کے دھارمک روگوں کو دیکھنا ادھک آوشیک ہے"۔ آپ چلے گئے۔ ماتا روتی رہ گئی۔ آپ جب اس گرام میں پہنچے۔ تو اس کے بعد ہی بچہ کی مرتیو ہو گئی۔ اس دکھدائی خبر کو سن کر پنڈت جی بولے "جو اتپن ہوتا ہے۔ وہ مرتا بھی ہے"۔

پاٹھکو! آج ان سچی مثالوں سے میرے اور آپ کے آریہ بنرگی ملا کر دیکھیں کرؤں نہیں۔ بلکہ ہزاروں ایسی گھٹنائیں ہیں۔ جو آپ کے سامنے رکھی جا سکتی ہیں۔ اور اس پر تو پوجیہ دھرم ویر کے بلیدان کے اس اوسر پر ہم کہتے کم آلس کے رنگ گن ہو... کر پنا اسی ارجن اور دو پودھا کے انانو یاگ کریں۔ ۳

تمام ضروریات زندگی

سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب چرم سامان ہتھیارات متعلقہ لوہار بڑکھان۔ زرگر۔ موچی۔ حجام۔ کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات سبز و خشک۔ پستہ۔ بادام۔ کشمش۔ چلغوزہ۔ اخروٹ۔ کھجوراں۔ ڈھینگری۔ کھنباں۔ بادام۔ بھگڑیاں۔ لونگ۔ پتیو۔ ڈھمتہ۔ زعفران۔ کستوری۔ ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ۔ دوندا سہ۔ شلاجیت مصفٰی ادویات پنساری نسخہ جات مفرد و مرکب غرضیکہ تمام اشیاء جو آپ کو درکار ہوں۔ ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں۔

خوشبو کی لیمپیں لانیوالی

ہون سامگری
بھگون دھوپ
نرخ کفو خریداران
ہون سامگری فی من ۳۰ روپے۔ بھگون دھوپ فی من ۳۰ روپے

نوٹ:۔ بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات اور نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگا سکتے ہیں۔

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

آریہ سماج میرپور کے سماچار

۱۔ لالہ جھنگا رام کی سپتری کی شادی لالہ ٹیک چند جی کے سپتر کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہوئی۔ اس اوسر پر ۲۲ روپے آریہ سماج کو پراپت ہوئے۔

۲۔ لالہ دیوراج جی کی سپتری کی شادی لالہ روپ چند جی کے سپتر کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہوئی۔ ۱۲ روپے آریہ سماج کو دان پراپت ہوئے۔

۳۔ لالہ پریم داس جی کے سپتر کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ۲ روپے آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔

۴۔ لالہ نند لال جی وکیل کے مکان کا پرویش سنسکار تحصیلی نائب جی ریٹائرڈ اسسٹنٹ انسپکٹر کسٹم نے کرایا۔

۵۔ آریہ سماج میرپور کا سالانہ جلسہ ۲۳، ۲۴ و ۲۵ چیت کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس اوسر پر پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار، سوامی سوتنترانند جی، پنڈت ٹھکنی رام جی، سوامی وگیانانند جی اور مہاشہ کرشن لال جی پریم کے پدھارنے کی آشا ہے۔ اس موقع پر ضلع میرپور کے گرام پر چار پرچار کرنے کا نشچے کیا گیا ہے۔ نیز سروادھرم سمیلن جس میں ایشور کے سوروپ پر نبندھ پڑھے جائیں گے۔ کئے جانے کا وچار کیا گیا ہے۔ آریہ کنیا پاٹھ شالہ میرپور میں ۲۰۰ سے زائد کنیائیں شکشا پا رہی ہیں۔ انسپکٹرس صاحبہ نے معائنہ کے بعد پاٹھ شالہ کے متعلق نہایت عمدہ رائے کا اظہار کیا۔ (ڈاکر مچند وکیل اپ پردھان سماج ہذا)

رادھا سوامی کیمپ میں ہلچل مچ گئی

رادھا سوامی مت کے آچاریہ آنند سروپ جی کی کتاب "یتھارتھ پرکاش" کا جواب "یتھارتھ آلوچن" شائع ہو گیا ہے۔ کیا آپ نے اسے نہیں پڑھا؟ ضرور ایک جلد منگوائیے۔ بڑی پر لطف کتاب ہے۔ اس کے لیکھک مہاشہ پریم چند جی آریہ سیوک ہیں۔ ساڑھے دو سو صفحات کی ضخیم کتاب۔

قیمت ۱۲/ چند اور کتب:۔ رادھا سوامی مت پرکاش اردو ۴/
رادھا سوامی مت وچار ہندی ۹/۔ رادھا سوامی مت آلوچن ہندی ۶/

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ۔ موہن لال روڈ لاہور

وی۔ پی آتے ہیں

ماہ مارچ میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۱۷ مارچ ۱۹۳۵ء کا پرچہ ۱۵ مارچ کو بذریعہ وی۔ پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور نہ کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی۔ پی ہمیں تاریخ مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں۔ جس سے ہمارا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ لہٰذا خریدار صاحبان کو چاہئے کہ وہ اپنا چندہ بہر صورت ۱۴ مارچ سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں پہنچا دیں۔ یا بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔

(منیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت لیکھرام جی جیسے پرچارک بنو!

(از شری لالہ نند لال جی آریہ - لاہور)

جب کوئی ویکتی آریہ سماج میں پرویش کرتا ہے تو وہ ایک فارم پُر کر دیتا ہے - جس کے مطابق وہ اس بات کا اظہار کرتا ہے - کہ وہ آریہ سماج کے نیموں کے انوکول آچرن کرنا سویکار کرتا ہے - اور آریہ سماج کے اُدیش وہی ہیں - جو اس کے نیموں میں ورنن میں ورنن ہیں -

نیموں میں لکھا ہے - کہ "سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے" گویا ہر ایک آریہ اس اصول پر عمل کرنا منظور کرتا ہے - کہ وہ سنسار کا اُپکار کرے گا - اس کی درشٹی سارے سنسار کی طرف ہوتی ہے - شروع شروع میں جو لوگ آریہ سماج میں داخل ہوئے - ان کے پیشِ نظر یہی اصول تھا - چنانچہ آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ کے اتہاس میں ہم یہ دیکھتے ہیں - کہ پرتیک آریہ سبھاسد اس بات پر آمادہ رہتا تھا - کہ وہ سارے سنسار کو ویدک دھرم کا سندیش دے - اسی کارن ہر ایک آریہ جس جس جگہ وہ کام کرتا تھا - وہیں وہیں وہ ویدک دھرم کا پرچار کرنا اپنا کرتویہ سمجھتا تھا - اور وہ دھرم پرچار کرتے ہوئے کیا ہندو - کیا مسلمان اور کیا عیسائی سب کو یکساں دھرم کا اُپدیش دیتا تھا - اس کا نقطۂ نگاہ محدود نہیں ہوتا تھا - بلکہ وہ سارے سنسار کو آریہ بنانے کا خواہشمند ہوتا تھا - چھوٹے چھوٹے آریہ سماجی بالک بھی اسی لگن میں رہتے تھے - غرضیکہ اس سمے ہر ایک آریہ ویدک دھرم کا پرچارک تھا - جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ ویدک دھرم کا پرچار خوب ہوا - اور تھوڑے عرصہ میں ہی ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ آریہ سماج میں شامل ہو گئے - اور آریہ سماج کے خیالات اور مشن کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے تو کروڑوں تک جا پہنچے +

اگر گہری نگاہ سے وچار کیا جائے - تو پتہ لگے گا - کہ آریہ دھرم کے اتنی جلدی پھیل جانے کا مکھیہ کارن یہی تھا - کہ اس کے سبھاسدوں کا درشٹی کون سنکچت نہیں تھا - بلکہ وستت تھا - وہ ہندو مسلم جھگڑوں میں نہیں پڑتے تھے - وہ فرقہ داری میں نہیں پھنستے تھے - وہ سارے منشیہ ماتر کو ایک سمجھتے تھے - اس وجہ سے وہ بلوان تھے - اور مخالفت کو بڑی خوشی سے برداشت کرتے تھے ÷

ابتدائی مقابلہ

ابتدا میں مخالفت بھی بڑے زوروں پر تھی - لوگ روڑھیوں میں پھنسے ہوئے تھے - جن کو وہ چھوڑنا نہیں چاہتے تھے - لیکن آریہ لوگ لگن کے پورے تھے - وہ ان سب مخالفتوں کا مردانہ وار مقابلہ کرتے گئے - چاروں طرف آریہ سماج کے پرچار کی دھوم تھی - ہر ایک آریہ انتریری پرچارک تھا - جس کے پاس اپنے کا ...

بھی سمے بچتا تھا - وہ اسے دھرم پرچار میں لگاتا تھا - اور اگر زیادہ سمے ملتا - تو دوسرے ستھانوں پر بھی پہنچ جاتا تھا - ایسے وقت میں وہ آریہ بھائی جن کے پاس کوئی دُنیاوی کام نہیں تھا - لیکن ان میں دھرم پرچار کی لگن تھی - انہوں نے دھرم پرچارک کا کاریہ ہی اپنے ذمہ لے لیا - اور آریہ سماج کے اُپدیشک بن گئے ÷

آدرش پرچارک

یہ لوگ دھرم پرچارک بھاؤ سے پریرت ہو کر اس میدان میں اُترے تھے - ایسے اُپدیشکوں میں پنڈت لیکھرام جی کا مبارک نام آتا ہے - پنڈت لیکھرام جی ایک آدرش پرچارک تھے - جیسی لگن اور تیاگ ایک اُپدیشک میں ہونا چاہئے - وہ ان میں آدرش روپ میں پایا جاتا تھا - منشیہ ماتر کا اُپکار کرنا ان کا لکشیہ تھا -

رکھی - اور کہا - کہ اس کے بچانے کا علاج کیجئے - پنڈت جی نے جواب دیا - "میں ایک بچہ کا کیا خیال کروں - میں جاتی کے کئی بچے بچانے کے لئے جا رہا ہوں"

وہ چلے گئے - ان کے پیچھے بچے کا دیہانت ہو گیا - لیکن انہوں نے یہ کہہ کر اپنے آتما کو تسلی دی کہ اس دُنیا میں ہر ایک جانے کے لئے آتا ہے - اس لئے افسوس کس بات کا ہے - مگر خوشی اس بات کی ہے - کہ میں نے جاتی کے کئی لال دھرم سے پتت ہونے سے بچا لئے ہیں" +

یہ واقعہ بتلاتا ہے - کہ پنڈت جی میں دھرم پرچار کے لئے کس قدر لگن تھی - اور وہ اس کے لئے کہاں تک قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے تھے - ان کا درشٹی خیال کس قدر وسیع تھا - وہ جاتی کی رکھشا کے لئے کُل کا تیاگ کرنے پر بھی

مہرشی دیانند کے پرتی پروفیسر میکس مولر کی شردھانجلی

پروفیسر میکس مولر مہودے نے جب انہیں لنڈن میں مہاشہ لکشمی نرائن پردھان آریہ سماج لنڈن نے ایک اُتسو پر پردھان پد سویکار کرنے کو لکھا - تو انہوں نے ۹ جولائی ۱۸۸۸ء کو اکسفورڈ سے لنڈن نکت اُتر بھیجا تھا -

"I have full sympathy with the Arya Smaj movement. I Know that Swami Dyanand worked with honest motives. The followers of Swami Dyanand should not be content with what he has done, but should carry on the work, which he has left undone"

ترجمہ :- مجھے آریہ سماج کی تحریک کے ساتھ پورن سہانوبھوتی ہے - میں انوبھو کرتا ہوں - کہ سوامی دیانند نے شبھ کامنا سے اپنے کاریہ کو کیا - سوامی جی کے انویائیوں کو اس کاریہ پر سنتشٹ نہ ہونا چاہئے - جو سوامی دیانند کر گیا ہے - کنتو اس کاریہ کو جاری رکھنا چاہئے - جو وہ ادھورا چھوڑ گیا ہے ÷

ان کے جیون کا ایک واقعہ ہے - کہ پنڈت جی کا اکلوتا بیٹا بیمار ہو گیا اور سخت بیمار رہنے سے اس کی حالت خراب ہو گئی - زندگی کی آشا نہ رہی - ایسی اوستھا میں انہیں ایک تار ملا - جس میں لکھا تھا - کہ آریہ جاتی کے چند لال مسلمان ہونے والے ہیں - تار پڑھتے ہی پنڈت جی جانے کے لئے تیار ہو گئے - ان کی ...

اُدیت ہو جاتے تھے - ایسی لگن اور قربانی کیول اُن آتماؤں میں ہی پیدا ہو سکتی ہے - جو منشیہ ماتر کے ساتھ پریم رکھتے ہیں - جن کا لکشیہ سنسار کا اُپکار کرنا ہوتا ہے - اور جو اپنی اُنتی میں سب کی اُنتی سمجھتے ہیں ÷

موجودہ پرچار پرنالی

آج آریہ سماج کے پرچارکوں وہ اوستھا نہیں رہی ...

محدود ہو گیا ہے - آریہ سماج کے پرچارک سماج مندر سے باہر پرچار نہیں کرتے - اور جہاں آریہ سماج نہ ہو - وہاں تو ان کو پرچار کرنا دوبھر ہو جاتا ہے - پہلے جہاں ہر ایک آریہ ایک پرچارک ہوتا تھا - وہاں اب یہ اوستھا نہیں رہی ہے - عام آریہ لوگ پرچار کی اکثر لگن نہیں رکھتے - یہی وجہ ہے - کہ اپنے متوالمبیوں میں آج کل آریہ سماج کا پرچار قریباً بند ہے - عیسائی بھائیوں میں آریہ سماج کے پرچارک نہیں پہنچتے - اور نہ ہی مسلمانوں میں جاتے ہیں - مسلمان استریوں نے تو شاید آج تک آریہ سماج کا نام بھی نہیں سنا ہوگا +

اس ساری اوستھا کی وجہ یہ ہے - کہ آریوں اور آریہ پرچارکوں کا نقطۂ نگاہ بدل گیا ہے - اب ان کے پیشِ نظر سنسار کا اُپکار کرنا اُدیش نہیں رہا - اس لئے آج پنڈت لیکھرام جی جیسا کوئی پرچارک نظر نہیں آتا ÷

آؤ پنڈت لیکھرام جی کے بلیدان کی یاد میں آریہ اور آریہ پرچارک اپنا زاویۂ نگاہ وشال کریں - اور اس کو آریہ سماج کے اُدیشوں کے انوکول بناویں - تاکہ آریہ دھرم کا پرچار چاروں دشاؤں میں پھیلے ÷

سماسٹہ میں ویدک دھرم کا پرچار

آریہ سماج سماسٹہ میں ۱۳ فروری تا ۱۸ فروری ۱۹۳۵ء مہاشہ ٹھاکر داس جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے منوہر اور رسیلے بھجنوں سے ویدک دھرم کا پرچار کیا - جس کا جنتا پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا - حاضرین کا یہ عالم تھا کہ آریہ سماج مندر کھچا کھچ بھرا رہتا تھا +

اس پرچار سے آریہ سماج کی بہت کچھ شتھلتا دور ہو گئی ہے - اور مقامات آریہ سماج ہذا میں نیا جیون آ گیا ہے - اس لئے یہ آریہ سماج آریہ پرتی ندھی سبھا کی از حد مشکور ہے - اور سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ موقعہ بہ موقعہ ایسے اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کو بھیج کر اس سماج کو پرچار سے لابھ پہنچایا کرے - تاکہ یہ لگاتار اپنا پرچار کا کام کرتا رہے

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جلال پور جٹاں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جلال پور جٹاں ضلع گجرات کا سالانہ اُتسو اسمال شکر - سنیچر اور اتوار ۲۹ - ۳۰ - اور ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۱۶ - ۱۷ - اور ۱۸ چیت سمت ۱۹۹۱ کو منایا جائے گا ÷

(منتری آریہ سماج ہذا)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماج سماچار

پانی پت میں ودھوا وواہ :-

۲۰ فروری ۱۹۳۵ء کو پانی پت میں اگروال برادری میں سب سے پہلا شاندار ودھوا وواہ ہوا۔ عرصہ تین ماہ کا ہوا کہ یہاں ایک لڑکی ودھوا ہو گئی تھی۔ جس کے والدین اور سسرال سب سناتن دھرمی تھے۔ مگر چند ایک قریبی رشتہ داروں اور آشناؤں کے سمجھانے بجھانے سے لڑکی کی شادی ظہور میں آئی۔ ۲۰ فروری کی صبح کو دہلی سے برات آئی۔ جن کا معززین شہر نے سواگت کیا۔ بیاہ کی تمام کارروائی سناتن دھرمی طریقے سے عمل میں آئی۔ ادبدات شبر سے ندر باقاعدہ وداع ہوئی۔

(موہن لال منتری آریہ سماج پانی پت)

پتری پاٹھشالہ منی ماجرہ کا چناؤ :-

۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء کو ویدک پتری پاٹھشالہ کی پربندھ کرتری سبھا کے عہدیداران کا چناؤ منی پکار ہوا :-

پردھان آریہ سماج لالہ پرمانند کرشن جی۔ پردھان منتری " " " گنپتی لال " ۔ منیجر ندیا رام گپتا اپ منیجر و سکرٹری + لالہ مظفرا جی خزانچی ۔

علاوہ بریں لالہ رام کشن اور چوہدری لکھی رام جی سبھا ایک۔ ممبران مقرر ہوئے ۔

(ندیا رام گپتا سکرٹری پاٹھشالہ ہذا)

شدھ وواہ سنسکار :-

مہاشہ چرنجیو لال جی وکیل پردھان آریہ سماج لیہ کی سپتری کماری وِدیاوتی کا شدھ وواہ سنسکار لالہ ہنس راج جی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی کے ساتھ ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء کو ہوا۔ وواہ میں لالہ برکت رام جی کھوسلہ پرنسپل گورنمنٹ کالج لیہ۔ لالہ رام چند جی کھوسلہ پروفیسر گورنمنٹ کالج لیہ۔ پروفیسر پرکاش چندر جی صاحب ڈاکٹر نند لال جی پردھان ہندو سبھا۔ کیپٹن کرتار سنگھ جی اور دیگر معزز اشخاص نے شمولیت اختیار کی۔ وواہ سنسکار کے اوسر پر دیویوں نے اچھے نصیحت آمیز بھجن گائے۔ آریہ سماج سے بھجن ہوئے۔ اس اوسر پر مہاشہ مکند اور دھو چمن کی اور سے تقریباً ۱۵۰ روپے مختلف سنستھاؤں کو دان پرپت ہوا۔

(پرکاش چند ایم۔ ایس۔ سی۔ جائنٹ سکرٹری آریہ سماج لیہ)

آریہ سماج سورنڈہ کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج سورنڈہ ضلع انبالہ کا وارشک اتسو ۵-۶-۷ اپریل ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

آریہ سماج مندر رندھاوا کو دان :-

لالہ کشن داس جی مہتہ کے فرزند رام چند کی شادی پورن ویدک ریتی سے بجانہ لالہ کرپا رام صاحب پوری کا ٹل پور میں ۷ پھاگن سمت ۱۹۹۱ کو سرانجام پائی۔ لالہ کشن داس جی نے اس شبھ اوسر پر مبلغ ۱۵۱ روپیہ آریہ سماج رندھاوا۔ مبلغ ۱۵ روپیہ آریہ سماج کامل پورہ اور ۱۱ روپے ویدپرچار فنڈ کے لئے دان دئیے۔

(گیان چند منتری آریہ سماج رندھاوا۔ ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج سیالکوٹ کی ہفتہ وار ڈائری

۴ و ۵ فروری ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر میں حسب معمول ست سنگ ہوا۔

۶ فروری بروز بدھ لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ پردھان آریہ سماج سیالکوٹ کے مکان پر ہفتہ وار ست سنگ ہوا جس میں بھجن۔ ہون اور سندھیا کے بعد وید منتروں کا اپدیش ہوا۔ بالآخر آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی +

آریہ یووک سماج کا سالانہ جلسہ :- ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو آریہ یووک سماج کے وارشک اتسو کے سمبندھ میں سماج مندر سے ۱/۲ ۴ بجے کے قریب نگر کیرتن شروع ہوا۔ شہر کے بڑے بڑے بازاروں سے ہوتا ہوا شام کے ۱/۲ ۶ بجے کے قریب آریہ سماج مندر میں واپس پہنچا۔

بسنت اتسو :- ۸ فروری ۱۹۳۵ء کو آریہ یووک سماج کی طرف سے بعد دوپہر ۱/۲ ۲ بجے سے ۵ بجے تک دوڑ۔ رسہ کشی۔ گتکا اور مرہٹی وغیرہ کے کھیل نند گوپال پارک میں ہوئے۔ آریہ سکول کے طلباء نے حصہ لیا۔ اور کامیاب طلباء کو انعامات دئیے گئے۔

کوی دربار :- بسنت کی رات کو آریہ سماج مندر میں یووکوں کی طرف سے ایک کوی دربار ہوا۔ آریہ سماج ہذا کی طرف سے ہر ایک کوی کی سیوا میں "ستیارتھ پرکاش" کی ایک ایک کاپی بھینٹ کی گئی۔

۹ فروری ۱۹۳۵ء کو کارروائی سماج مندر میں بوقت صبح آرمبھ ہوئی۔ ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد ۹ بجے کے قریب پنڈت دھرم ویر جی ایم۔ اے نے آریہ ویر دل کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ نیز آپ نے نوجوانوں کو ایک اتم اپدیش جھنڈے کی مہانتا پر دیا۔

بوقت دوپہر پنڈت بلاقی رام جی اور پنڈت دھرمیندر جی کے منوہر اپدیش ہوئے۔

ہندی راتری پاٹھشالہ :- رات کے ۸ بجے آریہ سماج مندر میں پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار نے "ہندی راتری پاٹھشالہ" کا افتتاح کیا۔ اور چند بھائیوں نے اس میں شامل ہونے کے لئے اسی وقت اپنے نام دے دئیے۔ اس کے بعد پنڈت جی مذکور اور پنڈت بدھ بل جی کے منوہر کیرتن ہوئے۔

۱۰ فروری ۱۹۳۵ء کو پراتہ ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد پنڈت دھرمیندر جی کا منوہر اپدیش ہوا۔ اس کے بعد پنڈت دھرمیندر جی اور پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار کے لیکچر ہوئے۔ پنڈت بدھ بل جی نے ایک خودساختہ کوتا حاضرین کو پڑھ کر سنائی۔ دوپہر کو پروفیسر پرکاش سپتر مہتہ جیمنی جی کا ویاکھیان ہوا۔ پھر لالہ گنپت داس جی آنند کا لیکچر ہوا۔ اور آپ نے دھن کے لئے اپیل کی۔

رات کو پرنسپل دیوی چند جی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ پھر آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

(رام لال شرما شہر سیالکوٹ)

آریہ سماج جھنگ کا چناؤ :-

آریہ سماج جھنگ شہر کا وارشک چناؤ ۱۰ فروری ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج بھون میں ہوا۔ نمن لکھت ادھیکاریاں چنے گئے :-

پردھان مہاشہ موہن لال + اپ پردھان ملک نارائن داس + منتری مہاویر سدھانت بھوشن + اپ منتری بھگت دیو داس + کوشادھیکش لالہ بھوانی داس + پستکادھیکش لالہ چرنجیت لال نریکشک لالہ مستان چند + ادھشٹاتا آریہ کنیا پاٹھشالہ لالہ ہری چند +

انترنگ سبھا سد :- لالہ کالا رام ۔ بابو رام داس ۔ بھگت سدانند۔

(مہاویر منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج گنگوہ کا اردھ شتابدی مہوتسو

آریہ سماج ہذا کا اردھ شتابدی مہوتسو الرتا ۱۷ فروری بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ۱۱ فروری کو بعد دوپہر نگر کیرتن نکالا گیا۔ سمپورن یجروید کا برہم یگیہ ہوا۔ سروودھرم سمیلن۔ ستیہ ادھار سمیلن۔ آریہ سمیلن اور اہل اسلام سے مباحثہ ہوا۔ مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی کیولانند جی۔ سوامی لکشمنانند جی۔ سوامی سدانند جی۔ آچاریہ دیو شرما جی ابھے۔ پنڈت دیو بندھو جی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار۔ پروفیسر سدھ پال جی۔ پروفیسر مہیش چندر جی دھنر دھر۔ شریمتی لکشمی دیوی جی۔ مہاشہ سکھ لال جی۔ مہاشہ دھرم ویر جی۔ مہاشہ کنور پال سنگھ جی۔ مہاشہ پرکاش چندر جی۔ مہاشہ کالیشنی رام جی۔ مہاشہ کرپا رام جی اور مہاشہ ایم چندر جی اتیادی مہانوبھاؤں کے اپدیش اور بھجن ہوئے۔ اتسو بڑا سپھل ہوا۔

(سمیر چند منتری)

تونسہ کا سماچار :-

عرصہ ۱۲ سال سے آریہ سماج تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان اس علاقہ کی سیوا کر رہا ہے۔ مگر چند ماہ سے آلسیہ کی وجہ سے ممبران میں شتھلتا آ چکی تھی۔ پرماتما کی دیا سے اور لالہ نرنکار جی ویدو آسینی کی کوشش سے سماج میں جاگرتی آ گئی ہے۔ روزانہ تمام ممبران سورج نکلنے سے پہلے سکول کی عمارت میں اکٹھے ہو جاتے

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی کا
جیون پراش
کھانسی۔ دمہ۔ دل کی دھڑکن۔ زکام اور تپ دق کا اکسیر علاج ہے
بچوں کو موٹا تازہ کر کے ان کی عمر کو لمبا کرتا ہے۔ بڑھاپے کو روکتا ہے
قیمت ۲ روپے سیر
گوروکل سناتک فارمیسی دہلی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورو کل اندر پرستھ کا شاندار اتہاسک درشیہ

(از شری گوپال جی سکھیہ ودھشٹھاتا گورو کل اندر پرستھ)

گورو کل اندر پرستھ دہلی سے ۱۲ میل بجانب جنوب دہلی متھرا (G. I. P) لائن پر کوہ اراولی پربت کی پہاڑی پر واقع ہے۔ اس گورو کل کی بنیاد دان ویر شری سیٹھ رگھو مل جی دہلی نواسی کے ایک لاکھ روپیہ کے دان سے امر شہید سوامی شردھا نند جی مہاراج نے اپنے دست مبارک سے رکھی تھی۔ تقریباً ایک ہزار بیگھہ خام اراضی اس گورو کل کی ملکیت ہے۔ اس ایک ہزار بیگھہ خام اراضی میں سے تخمیناً ۳۰۰ بیگھہ اراضی مزروعہ ہے۔ اور باقی ماندہ سات سو بیگھہ غیر مزروعہ بنجر پہاڑ اور کھال وغیرہ پر مشتمل ہے۔ مزروعہ زمین میں کاشت کرائی جاتی ہے۔ اور موسم باراں میں خاص بارش ہو جانے کی حالت میں خاصی پیداوار اس زمین میں ہو جاتی ہے۔ اراضی مذکور صرف سات ہزار روپیہ میں بموجب فرمان موضع سرائے خواجہ سے ۱۹۱۳ء میں خرید کی گئی تھی۔ چونکہ آج کل اس کی زمین کی موجودہ بازاری قیمت کے مقابلہ میں بہا بہت ارزاں ہے۔ گورو کل اندر پرستھ کی حدود میں ایک نہایت سرسبز قدرتی پہاڑی چشمہ ہے۔ جو کہ گورو کل قائم ہونے سے پہلے ہر وقت رواں رہتا تھا۔ گورو کل نے اس چشمہ کو ٹنکیوں کی شکل میں تعمیر کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے اب کی روانی بند ہو گئی ہے۔ لیکن اب بھی اس کا نظارہ قابل دید ہے +

گورو کل کی سرزمین میں ایک بہت پرانی باؤلی قابل دید یادگار ہے۔ اس باؤلی کو گورو کل اندر پرستھ نے ہی دریافت کیا ہے۔ ورنہ گورو کل کے آغاز سے قبل یہ زمین دوز تھی۔ صرف کچھ نشانات دکھائی دیتے تھے۔ گورو کل نے زر کثیر صرف کر کے اسے کھدوایا۔ اس کی بناوٹ پرانے زمانہ کی بہترین یادگار ہے۔ زمانہ حال کے انجنیئر زمین کے فن تعمیر کو دیکھ کر زمانہ سلف کے انجنیئروں کی کاریگری کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو اس باؤلی کی قیمت ہی ہمارے گورو کل کی اراضی کی زر خرید قیمت سے کئی گنا زیادہ ہے۔ گورو کل قائم ہونے کے کئی سال بعد تک اس باؤلی اور قدرتی چشمہ کا پانی ہی استعمال کیا جاتا تھا۔ لیکن سائنٹیفک نکتہ خیال سے ان کا پانی ناقابل استعمال تصور کر کے اب چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور پہاڑ کے دامن میں ایک ۷۵ فٹ گہرا کنواں بنوایا گیا ہے۔ زمین کی سطح سے ۵۰ فٹ کی گہرائی پر پانی ہے۔ اور باقی ۲۵ فٹ پانی اس کنوئیں میں رہتا ہے +

اب شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حسب الحکم ایک پانی کی ٹنکی اس وقت زیر تعمیر ہے۔ اور نلکوں کے ذریعہ پانی کی بہم رسانی کا انتظام کیا جا رہا ہے +

گورو کل کے شمال مغرب میں ایک عالیشان تالاب ہے۔ جو کہ سورج کنڈ کے نام سے موسوم ہے۔ یہ تالاب ایک تاریخی یادگار ہے۔ اور شاید راجہ اننگ پال کا بنوایا ہوا ہے۔ آج کل گورنمنٹ کے محکمہ آثار قدیمہ کے قبضہ میں ہے۔ دور دراز سے یاتری اس کی سیاحت کے لئے آتے ہیں۔ اور ماہ ساون میں اس تالاب پر ایک اچھا خاصہ میلہ ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ ان تواریخی مقامات کے درمیان گورو کل ایک تفریحی جگہ پر واقع ہے۔ ملک کی مایہ ناز اور برآوردہ ہستیاں مہاتما گاندھی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ۔ شری ست راجگو پال آچاریہ۔ ڈاکٹر انصاری اور ٹیگور جیسو مشہور ہستیاں سر دھنی شردھانند اپنی تشریف آوری سے اس خطۂ زمین کو شرف بخشا اور انہوں نے اس سرزمین کو گورو کل کے لئے بہترین موزوں تسلیم کیا ہے۔ یہاں کا موسم نہایت روح افزا ہے۔ اور موسم سرما بھی فرحت بخش ہے۔ صرف ماہ مئی اور جون کے مہینوں میں سورج کی سخت تپش کی وجہ سے پہاڑ گرم ہو جاتا ہے۔ اس موسم میں گورو کل کی تعطیلات موسم گرما ہو جاتی ہیں۔ اور جملہ بیماریوں سے صحت افزا مقامات پر لے جایا جاتا ہے۔ تقریباً ایک لاکھ روپیہ کے پختہ مکانات یہاں تعمیر ہو چکے ہیں۔ جس میں سے پچاس ہزار روپیہ کی لاگت کا برہمچاریوں کی رہائش کے لئے ایک عالیشان آشرم ہے۔ سکول کے کمرے مختلف دانی اصحاب نے اپنے دان سے بنوائے ہیں۔ سکول و آشرم کے علاوہ ہسپتال۔ بھوجن شالا غسل خانہ اور ہر یوار گرد وغیرہ کئی شاندار عمارتیں ہیں۔ سال گذشتہ شری باوا ملکھا سنگھ جی اور گردھاری لال جی ٹھیکیداران نئی دہلی نے ایک خوبصورت یگیہ شالہ بنوائی تھی۔ اب نیو قریب ختم

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتے ہیں

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ریتی سے رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

مینیجر بھگت رام چوپڑی اینڈ سنز مالک بھارت دھنوا ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی سچا کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

گھر گھر میں بچوں کی یہی ضد ہے

ہم تو یہی پئیں گے

(REGD)

لال شربت

(لال شربت)

اس کے استعمال سے بچوں کی ہڈی مضبوط جسم قوی اور خون گاڑھا ہوتا ہے۔ گود کے بچوں کو پلانے سے بچے ہمیشہ ہرے بھرے اور خوش رہتے ہیں میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ پرسوتی کی نقاہت اور ان میں دودھ کی کمی کو دور کرنے میں یہ بے مثل ہے۔ قیمت فی شیشی تیرہ آنے ۱۳/ ڈاک محصول دس آنے ۱۰/ نمونہ کی شیشی کی قیمت ۲/ جو صرف ایجنسوں سے مل سکتی ہے۔

ڈابر چون پراش اولیہ

رسائن بہت بہتر ہے جسم کی نقاہت دور کرنے کیلئے

اس میں اشٹ ورگ کی دوائیں ملی ہیں۔ اور آیورویدک شاستر کے مطابق بنا ہے۔ بیمار اور تندرست سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ متواتر اس کے استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے۔ اور کسی قسم کی بیماری کا خوف نہیں رہتا۔ قیمت ½ پاؤ سیر ۲ خوراک اجزو آٹھ آنہ ڈاک محصول چودہ آنے ۱۴/

ڈابر جنتری ۱۹۳۵ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ} سب جگہ ملتی ہیں۔ دوا خریدتے وقت سٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ - لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

"پیغام" کی اشاعت بڑھا کر آپ پیغام کی مدد کرتے ہیں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

خوشخبری

۱۴ مارچ سے ۱۷ اپریل تک

امرت دھارا کے سالانہ جلسہ کی خوشی میں

یکم سے ۳۱ مارچ تک

امرت دھارا اور اسکے مرکبات ۱/۳ قیمت پر اور دیگر ادویات و کتب

نصف قیمت پر ملینگی!

فہرست ادویات اور فہرست کتب ابھی منگوا کر ضروریات نوٹ کرلیں

خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا ۱۲۲ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ضرورت ہے

دی ... سی ہائی سکول مانڈلے (برہما) کے لئے تین گریجویٹ ٹیچروں کی ضرورت ہے جن میں سے ایک ریاضی - ڈرائنگ - جنرل نالج اور نمبر ۱ انگریزی میں پوری پوری لیاقت رکھتا ہو صرف تجربہ کار اشخاص ہی درخواست بھیجیں - درخواست کنندگان کے لئے آریہ سدھانتوں کا جاننا اور کھیلوں میں دلچسپی لینا ضروری ہے - درخواست میں ... وقت عمر تجربہ اور کم از کم تنخواہ جو ... منظور ہو لکھیں - ان درخواست کنندگان کو ترجیح دی جائے گی جن ... ٹیچر ہونے کی حیثیت سے علاوہ پرچارک کی بھی ہوگی - درخواستیں ۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں - چنے ہوئے امیدوار ... ۲۰ مئی ۱۹۳۵ء تک حاضر ہونا ضروری ہے - درخواست بنام ذیل پر بھیجنی چاہئے:-

سپرنٹنڈنٹ ڈی اے وی ہائی سکول مانڈلے (برہما)

ضرورت

آریہ سماج حیدرآباد سندھ کو ایک پرمننٹ (مستقل) ... کی ضرورت ہے - ... کو ترجیح دی جائے گی - تنخواہ حسب لیاقت ... کے لئے مکان مفت ملے گا - آرڈر ملنے پر فوراً حاضر ہونا ہوگا - دو ماہ کی آزمائش کے بعد جگہ permanent (مستقل) کر دی جائے گی - درخواست کسی معتبر شخص یعنی پردھان یا سکرٹری ... سماج کی معرفت بہت جلد بھیجنی چاہئے - درخواست بھیجنے کا پتہ:-

پریذیڈنٹ آریہ سماج حیدرآباد (سندھ)

ضرورت

اگر آپ نوکر رکھنا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں - تو پرکاش اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے - ودیالیوں اور سکولوں کے لئے منیجروں پتری پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے دیگر اشتہارات کے لئے پرکاش کو نہ بھولئے

(منیجر)

آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے کھانسی دمہ اور تپ دق کا اکسیر علاج ہے - بڑھاپے کی سب کمزوریوں کو دور کر کے دل و دماغ و جسم میں جوانی بھر دیتا ہے - قیمت للعہ سیر

چیون پراش

بھیم سینی سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے

قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست - ادویات - مفت

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گوروکل کانگڑی - ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ نراکار سرو شکتیمان نیائے کاری دیالو اجنما انت نروکار انادی انوپم سرو آدھار سرویشور سرو ویاپک سرو انترجامی اجر امر ابھے نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے ۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ۔

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے ۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

قیمت { سالانہ للعہ ۔۔۔۔۔ ممالک غیر سے للعہ
ششماہی عہ/ ۔۔۔۔۔ فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۱۰ | SUNDAY 10th MAR 1935 | اتوار ۲۷ پھاگن سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء ۔ دیانند آبد ۱۱۱ | جلد ۳۱

وید امرت

رگوید — یجروید — سام وید — اتھرو وید

ओ३म् योऽस्मान्द्वेष्टि यं वयं द्विष्मस्तं वो जम्भे दध्मः ॥

دُنیا کے اندر نفسانیت کا کچھ ایسا زور ہے۔ اور انانیت کا بھوت اس قدر غالب ہے۔ کہ ایک سادھارن سے سادھارن پُرش کو یہ خیال ہو جاتا ہے۔ کہ "ہمچو من دیگرے نیست"۔ اگر سنسار کے اندر پیدا ہُوا ہوں۔ تو میں ہی ہوں۔ اور باقی کائنات اس لئے وجود میں آئی ہے۔ کہ میری وظیفہ خوار بنی رہے۔ اور میں جس طرف اس کی نکیل موڑوں۔ وہ اُدھر ہی مڑ جائے۔ تاکہ میں یہ دعویٰ کر سکوں کہ "I am the monarch of all I survey" اور ۔۔۔ بہانگ دہل یہ دعویٰ کر سکوں۔ کہ "دُنیا کے بادشاہ ہیں مہرے میری شطرنج کے"۔ لیکن چونکہ دُنیا ہضم کھانی ہے اس لئے نہ کسی سے وفا کی اور نہ ہی یہ تاقیامت کرے گی۔ اسی سے یہ تکبر اور انانیت کو ایسا چکنا چور کرتی ہے۔ کہ وہی چھ فٹ کا پُتلہ جو کسی کو شمار میں نہیں لاتا۔ ایسی بُری طرح گرتا ہے۔ کہ ڈھونڈنے سے بھی کہیں اس کا نام و نشان نہیں ملتا ۔۔۔ سکندر اعظم دُنیا کو جیتنے نکلا۔ ایران سے اُچھلا ہندوستان میں کودا۔ لیکن بیاس نے اُس کا ایسا منہ توڑا۔ کہ یہاں پہنچتے ہی ساری شیخی کرکری ہو گئی۔ گھٹنے پر ورم کیا نکلا۔ مانو طاعون کی گلٹی تھی جس نے فاتح جہان سکندر کو دو گز خاک کے سپرد کیا ۔

نپولین کا طوطی سارے یورپ میں بول رہا تھا۔ وائنا۔ برلن۔ میڈرڈ۔ روما اور ماسکو اس کے اسپان تازی کے پاؤں کے نیچے لرزاں و ترساں تھے۔ لیکن سینٹ ہیلنا کی ناپاک مٹی نے بھی اس سمراٹ کو وہ روز بد دکھایا۔ کہ نہ مارشل مُورا کام آیا۔ اور نہ مارشل نے کی شجاعت مخلصی دلا سکی ۔۔۔ اے فانی پُتلے! اسی بھم بخوت کو طے کر رکھ۔ تکبر کو چکنا چور کر۔ اور عجز و نیاز کی درگاہ میں رہ کر کہہ کہ "اے پرم پربھو! میری زیست عاقبت تیرے ہی قبضہ میں ہے۔ چاہے تو اسے نیک انجام بنا۔ چاہے تو اسے بد فرجام بنا۔ چاہے تو اسے سنوار دے۔ چاہے تو اسے بگاڑ دے" سپردم بتو مایۂ خویش را۔ تو دانی حساب کم و بیش را" ۔۔۔ ایشور! بہت سر پٹکا۔ بہت خستہ و خوار ہوا۔ لیکن کہیں سے راحت نصیب نہ ہوئی۔ کسی کو دوست قرار دیا۔ اور اس پر تن من نچھاور کیا۔ کسی کو دشمن کہہ کر پکارا۔ اور اس سے دائمی عناد کا بیج بویا۔ لیکن ہُوا آخر وہی۔ جو تجھے منظور تھا۔ ع:۔ تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ ۔۔۔ آخر تھک کر ہار مانی۔ اور زبان سے بیساختہ یہ کلمہ نکلا۔ (یہ) جو (اسمان) ہم سے (دویشٹی) دویش کرتا ہے۔ اور (یم) جس سے (وَیَم) ہم (دوِشمہ) دویش کرتے ہیں۔ (تم) اُس کو ہم (وہ) آپ کی (جمبھے) انصاف کی داڑھ کے تئیں (ددھمہ) سونپا کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہمارے اگر اپنی قوت فیصلہ پر انحصار رکھا ۔۔۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی

(از شری ستیہ نارائن جی راجپال سابق منتری آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان)

شری دیانند جنم شتابدی متھرا ۱۹۲۵ء اور رشی نروان اردھ شتابدی اجمیر ۱۹۳۳ء کے پشچات اب ہم پنجاب پرانت کے آریوں کو اپنی شرومنی سبھا کا اردھ شتابدی مہوتسو پنجاب کی راجدھانی لاہور میں شاندار طریقہ سے منانے کا شبھ اوسر پراپت ہوا ہے۔ اور ہمیں اپنی آریہ جاتی کی سنگٹھن شکتی اور عظمت کا سکہ دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے شبھ موقع ملا ہے۔ مجھے اُمید اور پورا وشواس ہے کہ پنجاب بھر کے ۵۰۰ آریہ سماجیں اور چھ لاکھ آریہ نر اور ناری اپنی جاتی کے پرتی شردھا۔ بھگتی اور تیاگ کے امتحان میں پورے اتریں گے اور موجودہ نازک زمانہ میں اپنے دھارمک فرض کو بخوبی سر انجام دیں گے۔ اور ہر قسم کی قربانی اور سیوا کرنے کو بخوشی تیار ہوں گے۔ ایشور ہماری سہائتا کریں۔ اور ہماری کوششوں کو سپھلتا پردان کریں :۔

چند تجاویز برائے غور شری منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

۱ مہوتسو کا پروگرام اور پوسٹر وغیرہ :- ۲۸ اکتوبر دیوالی کے شبھ دن ہر ایک شہر کے آریہ سماج کے پاس مہوتسو کا پروگرام اور پوسٹر وغیرہ پہنچ جانے چاہئیں۔ اور ہر ضلع کی آریہ سماج اور گاؤں گاؤں میں اردھ شتابدی کا سندیش پہنچانے کا کام شروع کر دینا چاہیے۔ دو ماہ کا عرصہ پرچار کے لئے کافی ہے :۔

۲ ویدک پرچار فنڈ کے لئے ۱۰ لاکھ روپیہ کی اپیل :- ہر ایک آریہ سماج کے ذمہ روپیہ کی تعداد مقرر کر دی جانی چاہئے تاکہ وہ خود دھن اکٹھا کرنے کا پربندھ کرے :۔

۳ رشی نروان دوس

دیوالی کے شبھ دن سے پراتہ و سائنکال چاروں ویدوں کے منتروں سے برہد ہون یگیہ رچا جاوے۔ تاکہ ہر ایک لاہور نواسی آریہ نر ناری کو یگیہ میں آہوتی ڈالنے کا اوسر ملے :۔

۴ مہوتسو کی تاریخیں

مہوتسو کی تاریخیں ۲۵ دسمبر لغایت ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء مقرر کی جاویں۔ ۲۵ دسمبر (کرسمس ڈے) کو پراتہ کال دم ۸ کا جھنڈا لہرایا جائے۔ اور ایک جھنڈے کی سلامی کا گیت گایا جائے۔ اور اُسی دن شام کو نگر کیرتن ہو جس میں سب آریہ بھائی اور بہنیں "شدھ کھدر" اور سودیشی گرم کپڑے پہن کر جلوس میں شامل ہوں۔ اور جلسہ کے دنوں میں آریہ پرش کیسری رنگ کی پگڑیاں اور دیویاں بسنتی دوپٹے پہنیں۔

۵ ۲۴ دسمبر تا یکم جنوری ۱۹۳۶ء دس دن کے لئے مہوتسو کے اُپلکش میں پرانت بھر کے گورو کل اور سکول اور آریہ کنیا پاٹھ شالائیں بند رہیں :۔

۶ کانفرنسوں کا انعقاد

اس شبھ اوسر پر آریہ سبھاسد سمیلن۔ آریہ سمبھوج۔ آریہ بھاشا سمیلن۔ سنسکرت (دیو بانی) سمیلن۔ آیورویدک سمیلن۔ گورکھشا سمیلن۔ آریہ ویرودل سمیلن۔ سنگیت سمیلن۔ شدھی و دلت ادھار سمیلن۔ شکھشا سمیلن اور مہیلا سمیلن ضرور بلائے جائیں۔ تاکہ آریہ سماج کے سدھانتوں کا عملی پرچار ہو :۔

۷ سودیشی اشیاء کی نمائش کا افتتاح

شردھانند بازار کے دستکار۔ گورو کل کے برہمچاریوں اور آریہ پتری پاٹھ شالاؤں کی لڑکیوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء اور مختلف قسم کی سودیشی چیزیں بکری کے لئے رکھی جائیں :۔

۸ ٹورنامنٹ

گورو کلوں کے پر بھوٹ بال اور ہاکی کے میچ کرائے جائیں۔ نیز ریتہ کشتی اور دلچسپ کھیلیں بھی ضرور ہوں۔ جن میں بچہ سے کر بڑھے تک آریہ حصہ لے سکیں۔ اور تفریح طبع کا سامان منورنجک بن سکے :۔

۹ کچھ میجک لیکچر مہرشی دیانند جی کے جیون چرتر پر بذریعہ میجک لینٹرن ضرور کرائے جائیں :۔

۱۰ جاتی ورش کی پرانتک سبھاؤں سے سہیوگ کے لئے اپیل شائع کی جائے۔ پنجاب کی جن آریہ سماجوں میں پارٹی بازی کے کارن باہمی جھگڑے اور جھگڑے ہیں۔ اُن کو دور کرنے کے لئے پانچ آریہ سجنوں کی ایک کمیٹی مقرر کر دی جائے :۔

۱۱ والنٹیروں کی بھرتی

اس اہم کام کے لئے ایک یوگیہ کارکن کو آریہ ویر پرانت کے ہر ایک ضلع کے آریہ سماج میں کم از کم دو سپتاہ تک رہائش اختیار کرے۔ ہر ایک تحصیل کے آریہ نوجوان صدر مقام میں اکٹھے ہو۔ مشکلیں ہیں۔ جو آپ کے سامنے رکھی جا سکتی ہیں۔ اور اس پر ...... آریہ سجن گھر کم ہمت کم آلس کے بجے گن ...... کوشش کر کے اپنی آرجن اور درود ھا کے اتحاد و نیاگ کریں۔

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں ہون کی چیزیں پوران ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں سارے سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں :۔

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت ستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

گھر گھر میں بچوں کی یہی ضد ہے

ہم تو یہی پئیں گے

(REGD)

لال شربت

(لال شربت)

اس کے استعمال سے بچوں کی ہڈی مضبوط جسم قوی اور خون گاڑھا ہوتا ہے۔ گود کے بچوں کو پلانے سے بچے ہمیشہ ہنس مکھ اور خوش رہتے ہیں۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ پرسوتی کی نقاہت اور ماں میں دودھ کی کمی کو دور کرنے میں بے مثل ہے

قیمت فی شیشی بڑی ۱۳

ڈاک محصول ۱۰؍ نمونہ کی شیشی کی قیمت ۲؍ جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے :۔

ڈابر جیون پراش اولیہ

کلیجہ پھیپھڑہ و جسم کی نقاہت نسل انجیار سائن کیلئے

اس میں اشٹ برگہ کی دوائیں ملی ہیں۔ اور آیورویدشاستر کے مطابق بنا ہے۔ بیمار اور تندرست سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے متواتر اس کے استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے۔ اور کسی قسم کی بیماری ہونے کا خوف نہیں رہتا :۔

قیمت ایک پاؤ (ربع سیر) ۲۰ خوراک ایک شیشہ آٹھ آنے۔ ڈاک محصول علاوہ آٹھ آنے ۲؍ :۔

ڈابر جنتری ۱۹۳۵ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجیے

نوٹ } سب جگہ ملتی ہیں۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں :۔

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ :- لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

خط و کتابت کے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں :۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

رادھا سوامی ٹرسٹ ناجائز قرار دیا گیا

لنڈن - ۷ مارچ - رادھا سوامی ٹرسٹ کے متعلق الہ آباد ہائی کورٹ نے ۲ جون ۱۹۲۹ء کو جو فیصلہ دیا تھا - اس کے خلاف پریوی کونسل نے اپیل منظور کر لی ہے - پریوی کونسل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ٹرسٹ مذکور قانوناً ناجائز ہے ؛

سر نارنگ کے فرزند کی شادی :-

لاہور - ۷ مارچ - ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ کے سپتر مسٹر دیو راج کی مسٹر جسٹس جے لال کی سپتری سے شادی کے سلسلہ میں ڈاکٹر نارنگ کی کوٹھی پر کل شاندار پارٹی دی گئی - مہمانوں میں آنریبل نواب مظفر خان ریونیو ممبر جسٹس دلیپ لال جسٹس کنور دلیپ سنگھ سردار بوٹا سنگھ اور سردار بہادر سردار اجل سنگھ وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں ؛

لالہ پالا شاہ کے مسلم قاتل کو پھانسی

قصور - ۷ مارچ - محمد صدیق کو جسے قصور کے لالہ پالا شاہ کے قتل کے جرم میں سزائے موت دی گئی تھی - آج صبح سات بجے فیروز پور ڈسٹرکٹ جیل میں پھانسی دے دی گئی - اس کی لاش اسی وقت اس کے رشتہ داروں کے حوالہ کی گئی - اور وہ اسے ایک بس کے ذریعہ قصور لے آئے - جہاں مسلمانوں کے ایک بھاری ہجوم نے جس کی تعداد کئی ہزار تھی - اور جس میں عورتیں بھی شامل تھیں پہلے عیدگاہ میں اور پھر بڈھ گراؤنڈ میں آخری رسوم ادا کیں - دن امن و امان سے گزر گیا - کوئی ناخوش گوار واقعہ نہ ہوا ؛

فیروز پور - ۷ مارچ - فیروز پور ڈسٹرکٹ جیل کے نزدیک جہاں قصور کے لالہ پالا شاہ کے قاتل محمد صدیق کو پھانسی دی گئی - فیروز پور اور قصور کے تقریباً ۵ ہزار مسلمانوں کا ایک بھاری ہجوم جمع ہو گیا - شہر میں بھی سپاہی مسلح پولیس کا پہرہ تھا - نقصِ امن کا خطرہ پڑ گیا تھا - مگر حکام نے نہایت احتیاط سے معاملہ کو سلجھایا - اور کوئی ناخوش گوار واقعہ ظہور پذیر نہ ہوا - فیروز پور اور قصور کے درمیان ۹ سے ۱۲ بجے تک لاریوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی - لاش کا استقبال کرنے کے لئے ہزاروں مسلمان تحصیل کے نزدیک جمع ہو گئے ؛

گورنر سی پی کا "بندے ماترم" کے لئے احترام

ناگ پور - ۵ مارچ - جب کل نیو انگلش ہائی سکول کی گولڈن جوبلی کی تقریب منائی گئی - تو سر ہائیڈ گوون گورنر سی - پی - لیڈی گوون اور تمام یورپین ممبران جو وہاں موجود تھے - اس وقت تک احترام کے طور پر کھڑے رہے - جب تک "بندے ماترم" کا گیت گایا جاتا رہا ؛

پولیس گارڈ پر حملہ :-

لکھنؤ - ۶ مارچ - ڈسٹرکٹ کورٹ کے احاطہ میں پولیس گارڈ اور نصف درجن زیر سماعت قیدیوں کے درمیان ناخوش گوار واقعہ ہوا - مؤخر الذکر نے انگریزی مجسٹریٹ کی عدالت تک پیدل جانے سے انکار کیا - اور پولیس گارڈ پر ہتھکڑیوں اور بیڑیوں سے حملہ کر دیا - سپاہیوں کو مجبور ہو کر ڈنڈا استعمال کرنا پڑا ؛

"پرکاش" کا گورو دت انک

"شہید دھرم مہاشہ راجپال کا بلیدان دِوس اس دفعہ اتوار ۳۱ مارچ کو منایا جائے گا - اور منی ور گورو دت ایم اے کا دِوس منگل وار ۲ اپریل کو - ان دونو اُتسووں کو مدنظر رکھتے ہوئے "پرکاش" کا "گورو دت انک" ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء کو شائع کیا جائے گا - شاعر صاحبان اور مضامین نگار اصحاب اس انک کو کامیاب بنانے میں ہمیں سہایتا دے کر ممنون بنائیں ؛

(ایڈیٹر)

کوئی ... نہیں سوائے دو ...

بزبان اردو مصنفہ ماسٹر ایشور دت - جس میں تمام قسم کے مردانہ و زنانہ کپڑوں مثلاً کوٹ پتلون - باڈی کوٹ - اوور کوٹ شیروانی - قمیض - پاجامہ - سلوار - جمپر - فراک - پیٹی کوٹ - باڈی اور دراز وغیرہ کی کٹائی نہایت سلیس عبارت میں سمجھائی گئی ہے جس کو معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے - حجم ۵۹۲ صفحہ - نقشے و شکلیں تعداد ۵۰۰ - قیمت مجلد علاوہ محصول ڈاک ۲/۸ - ہر ایک کتب فروش سے طلب کریں ؛

پبلشرز :-

درزی گھر رنگ محل بازار - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سوبھدی گاندھی سے ملاقات :-

احمد آباد ۵ مارچ - آج دوپہر سردار ولبھ بھائی پٹیل نے مس منی بہن پٹیل اور مسٹر سعد اللہ خان کی معیت میں سابرمتی جیل میں خان عبد الغفار خان سے ملاقات کی - ملاقات کے بعد سردار پٹیل نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ خان عبد الغفار خان کی صحت اچھی نہیں رہی - اور اُن کو بھوک نہیں لگتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ ہی تو ان کو یہاں کی آب و ہوا راس آتی ہے - اور نہ ہی جیل میں کوئی شخص ایسا کھانا بنا سکتا ہے - جس کے خان موصوف عادی تھے - سابرمتی جیل میں جتنے قیدی ہیں - وہ گجراتی قسم کا کھانا بناتے ہیں - جو خان عبد الغفار خان کو موافق نہیں آتا - اس کے علاوہ جیل میں اُن کی کوئی ہم سایہ بھی نہیں - اُمید کی جاتی ہے - کہ اُن کو پنجاب کے گجرات جیل میں تبدیل کر دیا جائے گا - جہاں کی آب و ہوا ان کے موافق ہوگی - اور اُنکو دیگر سہولیتیں بھی میسر ہوں گی ÷

ریاست جوناگڑھ میں انگریز دیوان کا تقرر

نئی دہلی - ۵ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے بے رون بیٹھ عنقریب ریاست جوناگڑھ کے دیوان مقرر ہونے والے ہیں - یہ پانچویں ریاست ہے - جن میں گزشتہ دو سال میں انگریز افسر مقرر کئے گئے ہیں - اس سے پہلے کشمیر - الور - دیواس اور کپورتھلہ میں انگریز ایڈمنسٹریٹر مقرر ہو چکے ہیں - معلوم ہوا ہے کہ برطانوی ہندوستان میں سروسز کو ہندوستانی بنانے سے برطانوی افسروں کی جو کمی ہو رہی ہے - اُسے گورنمنٹ ریاستوں میں یورپین افسر مقرر کر کے پورا کرنا چاہتی ہے ÷

کراچی میں ہنگامہ :-

سوموار کو عبد القیوم کو پھانسی پر لٹکایا جانا تھا - لیکن بمبئی گورنمنٹ کے حکم سے پھانسی تا اطلاع ثانی ملتوی کر دی گئی - مسلم حلقوں نے اس خیال سے کہ آج اُسے پھانسی دے دی گئی ہے - ہڑتال کی - اور کثیر تعداد میں جیل کے روبرو جمع ہو گئے - جوں جوں دن چڑھتا گیا - ہجوم کی تعداد بڑھتی گئی - آخر ہجوم قابو سے باہر ہو کر پولیس افسروں پر پتھر برسانے لگا - لہٰذا پولیس نے ہلکا سا لاٹھی چارج کر کے ہجوم کو پیچھے ہٹایا - جیل کے سامنے مسلح ملٹری کا پہرہ لگا دیا گیا ہے ÷

فرانٹیر گورنمنٹ کے بجٹ میں خسارہ

پشاور ۵ مارچ - آج فائننس ممبر نے فرانٹیر کونسل میں بجٹ پیش کیا - گزشتہ سال گورنمنٹ کو اندازہ سے چار لاکھ کی بچت ہوئی - آئندہ سال گورنمنٹ کو ... ہزار کا خسارہ رہے گا ÷

شردھانند میموریل ٹرسٹ کا نیا ٹرسٹی :-

دہلی ۷ مارچ - شردھانند میموریل ٹرسٹ کی میٹنگ میں ... کرشن ایڈیٹر روزانہ "پرتاپ" کو لالہ من موہن لال کی جگہ جن کی حال ہی میں مرتیو ہوئی ہے - ٹرسٹی منتخب کیا گیا ہے ÷

ولایت جا رہے ہیں :-

بمبئی - ۴ مارچ - مسٹر جناح عنقریب ہی انگلستان جا رہے ہیں - معلوم ہوا ہے کہ آپ ہندوستان کے سیاسی معاملات پر وزیر ہند اور پارلیمنٹ کے دیگر سرکردہ ممبروں سے ملاقاتیں کریں گے ÷

سر آغا خان لنڈن کو روانہ ہو گئے :-

بمبئی - ۴ مارچ - پرسوں سر آغا خان راجپوتانہ جہاز سے لنڈن کو روانہ ہو گئے - جہاز کی روانگی سے پیشتر آپ کے سب دوستوں اور مداحوں نے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے ÷

فرانسیسی سائنسدان بڑودہ میں :-

احمد آباد - ۳ مارچ - مقامی اخبار ... کی اطلاع ہے - کہ فرانسیسی سائنسدان اپنی ایجاد کنندہ مشین جس کی مدد سے فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں اور ملیریا کے جراثیم کو ہلاک کیا جا سکتا ہے - یہاں پہنچا ہے اور اُس نے ریاست کے حکام کے سامنے اپنی مشین کا مظاہرہ بھی کیا ہے ÷

۲۰۰۰ ٹراموے ملازموں کی ہڑتال :-

ڈبلن - ۴ مارچ - ریلوے ٹرام اور بس سروس کے ۲۰۰۰ کارکنوں کی ہڑتال کی وجہ سے شہر میں آمد و رفت بند ہو گئی ہے - ہڑتال کی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے - کہ ایک بس ڈرائیور کو برخاست کر دیا گیا ہے اور چند انجن ڈرائیوروں کو معطل کر دیا گیا تھا ÷

گورنمنٹ مستعفی ہو گئی :-

بوڈاپسٹ ۴ مارچ - گورنمنٹ ہنگری مستعفی ہو گئی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ استعفیٰ اس بات کا پیش خیمہ ہے - کہ گورنمنٹ کو از سر نو منظم کیا جائے ÷

"رشی بودھ اُتسو" کی دھوم

آریہ سماج میرپور :- اس دفعہ رشی بودھ اُتسو نہایت شان سے منایا گیا - رشی بودھ اُتسو سے ۴ روز پورو سے پراتہ کال آریہ پرشوں اور آریہ دیویوں نے سنکیرتن کر کے نگر نواسیوں تک رشی سندیش پہنچایا - شوراتری کے روز پراتہ برہد ہون یگیہ کیا گیا - اُپدیش کے بعد کارروائی سماپت ہوئی ÷

بعد دوپہر ۲ بجے شہر کے غربی دروازہ لالہ بودھ راج جی صراف پردھان آریہ سماج کے مکان سے جلوس شروع ہوا - سب سے آگے اوم کا جھنڈا تھا - اس کے پیچھے آریہ پرش کیسری پگڑیاں پہنے ہوئے پربھو بھگتی اور رشی کے گُنانواد کے بھجن گاتے ہوئے میرپور نواسی جنتا کو آنند کرتے جاتے تھے - بازار کے درمیان گھنشیام جی اور راقم الحروف نے سوامی جی کے اُپکار مختصر الفاظ میں ورنن کئے - اس کے بعد جلوس آریہ سماج مندر میں آ کر ختم ہوا ÷ آریہ دیویوں کا جلوس نگر نواسیوں کو سُندر اور رسیلے پربھو بھگتی کے بھجنوں سے آنند کرتا ہوا پہلے پہنچ چکا تھا - آریہ سماج کے وسیع میدان میں مہتہ گھنشیام جی - مہاشہ نرنجن رام جی منیجر سنگم کمپنی اور پنڈت دیو راج جی نے رشی جیون پر بھجن اور نظمیں پڑھیں - اس کے پشچات لالہ دیوان چند جی اور مہتہ گھنشیام جی نے رشی کے اُپکاروں اور آریہ سماج کے سدھانتوں پر منوہر وکتر تائیں کیں - اس کے پشچات راقم نے ویدک پرچار کے لیے اپیل کی - جس پر ۲۷ روپیہ چندہ جمع ہوا - پھر موہن بھوگ تقسیم کیا گیا - آریہ سماج مندر میں دیپ مالا کی گئی ÷

کرم چند وکیل منیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ میرپور

آریہ سماج رائے کوٹ :- آریہ سماج ہذا نے رشی اُتسو خوب شان سے منایا - پہلے سوراج کماری کے رشی کے سدگنوں پر بھجن ہوئے - پھر گورو کل کے برہمچاریوں کے بھجن ہوئے - پھر سوامی گنگا گری جی آچاریہ گورو کل ہذا کا سوامی جی کے جیون پر پر اثر دیا کھیان ہوا - بعد ازاں سبہہ بھوج ہوا - اور ۲۵/- روپیہ دان گورو کل کو اور ۵/- روپیہ آریہ سماج کو ملا ÷

(گورو پرشاد پردھان آریہ سماج رائے کوٹ)

آریہ سماج قادیان :- آریہ سماج قادیان نے شوراتری کا پوتر اُتسو بڑے اُتساہ سے منایا - پراتہ کال ہون یگیہ کے پشچات کئی بھجن ہوئے - بعد میں مہاشہ نند کشور نے اپنی تیار کردہ نظم شوراتری کے متعلق پڑھی - بعد ازاں پنڈت ترلوک چند جی شاستری سنسکرت ٹیچر دیانند اینگلو ویدک ہائی سکول قادیان کا عالمانہ لیکچر ہوا - نیز انہوں نے ایک نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا - اس کے بعد آرتی ہوئی - اور کارروائی سماپت ہوئی - حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا ÷

(منتری آریہ سماج قادیان ضلع گورداسپور)

آریہ سماج ظفروال :- رشی بودھ اُتسو کے اُپلکش میں ۳ دن تک لگاتار صبح کے وقت سوا گھنٹہ نگر کے گلی کوچوں میں سنکیرتن کیا گیا - شوراتری کے دن شام کے چار بجے آریہ سماج مندر میں جلسہ ہوا جس میں برہد ہون یگیہ کے بعد ایک بھجن گا کر پرارتھنا ہوئی - پھر سب آریہ بھائیوں نے ملکر سندھیا کی - مہاشہ لیکھ پال نے رشی اُن کے پتا کا سمواد گا کر سنایا - پھر رشی کی آمد کا ایک بھجن گایا گیا - ماسٹر گردھاری لال نے رشی کا جیون ... کرایا - اور پروفیسر رام دیو جی کا مضمون "پرکاش" سے پڑھ کر سنایا - آخر میں ایک نظم رشی کی ...

گورو کل
سناتک فارمیسی دہلی
کا
بھیم سینی سُرمہ
آنکھوں کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے - لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ لگانے کی عادت چھوٹ جاتی ہے - کُکرے - سرخی - کھجلی - کم نظر - دھندلا دکھنا وغیرہ تمام امراض تو بہت ہی جلد آرام ہوتے ہیں قیمت ۸ آنہ روپیہ تولہ فی شیشی
گورو کل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۶۲

اگر ... آپ کا جان ہو نے پر مشکل کے حل کرنے عزت اولاد دھن بل ور زمانہ بھر کی واقفیت حاصل کرنے کیلئے گرہست دھرم اردو مجلد قیمت ایک روپیہ مصنف سنتوکھ سنگھ جی ... مطالعہ کریں جو شہید دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی ... راجپال اینڈ سنز ...
... کتابیں ہیں - جو آپ کے سامنے رکھی جا سکتی ہیں - اور ...
... کم ... کے ... کر ... - ۳

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲۷ پھاگن سمت ۱۹۹۱

"ویدپرچار فنڈ"

"ویدپرچار فنڈ" کی سمسیا بدستور بنی ہوئی ہے - ہر سال یہی چنتا بنی رہتی ہے - کہ اس سال کے اخراجات کیسے پورے ہوں؟ نہ آریہ سماجوں کی طرف سے اس کا کوئی مستقل پربندھ ہوا ہے - اور نہ ہی سبھا کوئی ایسا پربندھ سوچ سکی ہے جس سے پرتی ورش مانگنے سے ملنے لگے - میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری برسوں رہا ہوں - اور میرا یہی تجربہ ہے - کہ ہر ایک آریہ سماج میں جا کر ہی روپیہ ملتا ہے - بہت کم آریہ سماجیں ہیں - جو بطور خود اپنا حصہ بھیجتی ہوں - پچھلے سال مجھے دورہ کرنا پڑا - ایک ایک ہفتہ میں دو دو آریہ سماجوں کے جلسے بھگتانے - جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ میری صحت بگڑ گئی - اور مئی کے شروع میں ہی میں بستر پر دراز ہو گیا - اپنی صحت کو بحال کرنے کے لئے مجھے اڑھائی ماہ کشمیر میں بھی رہنا پڑا - لیکن وہ بنتے ہی نہ آئی - اکتوبر تک یہی حال رہا - اور میں یہی سمجھنے لگا تھا - کہ اس کے بننے کی اب کوئی صورت نہیں - لیکن پرماتما کا دھنیہ واد ہے - کہ نومبر سے بہتری کی صورت رونما ہوئی - اور یہ تین چار مہینے میرے اچھے گزر گئے - یہ تو نہیں - کہ میری پہلی صحت عود کر آئی ہو - لیکن یہ ضرور ہے کہ ان دنوں میں اپنے تئیں مریضوں میں شمار نہیں کرتا ہوں ۔

لیکن مثل مشہور ہے - کہ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے - سو حالت میری ہے - گو اس وقت میں آریہ سماجوں کے جلسوں پر جانا چاہوں - تو جا سکتا ہوں - لیکن جاتا نہیں - کیونکہ مجھے اپنی صحت کے بگڑ جانے کا اندیشہ ہے - اسے قائم رکھنے کے لئے مجھے خاص پروگرام پر چلنا پڑتا ہے - اور خوراک وغیرہ کے متعلق خاص احتیاط رکھنی پڑتی ہے - مجھے آریہ سماجوں سے سلوک وغیرہ کی کوئی شکایت نہیں - وہ مجھے گھر سے بھی اچھا رکھتی ہیں لیکن مشکل یہ ہے - کہ گھر سے باہر تھوڑی بہت تکلیف ضرور ہوتی ہے - اور اس تکلیف کا بوجھ میری صحت برداشت نہیں کرتی ۔

اپنی صحت کا غیر متعلق ذکر میں نے اس لئے چھیڑا ہے - کہ آریہ سماجوں سے کہہ دوں - کہ میں اس سال "ویدپرچار فنڈ" کا دھن پھر کر اکٹھا نہیں کر سکتا - انہیں خود بھیجنا پڑے گا - میں آنے سے معذور ہوں - اس لئے "پرکاش" دوارہ ان سے نویدن کرتا ہوں - کہ "ویدپرچار فنڈ" کی جتنی رقم ان کے پاس ندھی سو بچا رکھ گئے ہیں - وہ ضرور جمع کر دیں - تاکہ اگلے سال کا بجٹ بنانے میں دقت پیش نہ آئے - حالت یہ ہے - کہ تمام انسٹی ٹیوشنوں کا بجٹ بنانے میں مشکل محسوس ہو رہی ہے - اس کی وجہ یہ ہے - کہ کبھی بھی انسٹی ٹیوشن کی ضرورت کے مطابق دھن نہیں آتا - "ویدپرچار فنڈ" کو دشنیش کٹھنائی پیش آتی ہے - کارن یہ کہ کئی انسٹی ٹیوشنوں کا گھاٹا اسے پورا کرنا پڑتا ہے - اس ورش کے بجٹ میں ۲۰ ہزار روپیہ ویدپرچار فنڈ کی آمدنی دکھلائی گئی ہے - اس وقت تک صرف بارہ تیرہ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے - اس کے معنی یہ ہیں - کہ جو ایک مہینہ باقی رہ گیا ہے - اس میں سترہ اٹھارہ ہزار روپیہ جمع ہونا چاہئے - اس کی اس وقت تک کوئی صورت نہیں - جب تک کہ آریہ سماجیں وشیش اتساہ کے ساتھ اس رقم کو پورا نہ کریں - یہ بھی میں کہہ دوں - کہ اس ورش ایک ایسا پریورتن ہوا ہے - جس سے یہ آوشیک بنا دیا ہے - کہ آریہ سماجیں اپنا اپنا دھن بجٹ بیساکھ سے پہلے پہلے بھیج دیں - گت ورش تک رواج یہ تھا - کہ سبھا کے رجسٹر بجٹ بیساکھ کے بعد بھی چند دنوں تک کھلے رہتے تھے - اور بجٹ بیساکھ تک جو وار شک آمدنی ہوتی تھی - ان کا دھن بجٹ بیساکھ کے بعد آنے پر بھی گت ورش کی آمدنی میں شمار کیا جاتا تھا - کنتو اس ورش سے یہ پرتھا بند کر دی گئی ہے - کیونکہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا نے یہ نشچے کیا ہے - کہ گت ورش کی آمدنی میں وہی رقوم شامل کی جائیں - جو بجٹ بیساکھ سے پہلے آئیں - اس طرح جو چند ہزار روپے بجٹ بیساکھ کے بعد آ کر بھی آمدنی میں شامل ہو جایا کرتے تھے - اس ورش نہ ہوں گے - یدی آریہ سماجوں نے [illegible] ہزار روپیہ کی کمی رہے گی - اور سبھا کے لئے اگلے سال کا بجٹ بنانا آسان نہ ہوگا - ویسے ہی پرتی ورش سبھا کو بجٹ بنانے میں کٹھنائی ہو رہی ہے - اور عملی طور پر سبھا کے پاس "ویدپرچار فنڈ" کا جو اندوختہ تھا - وہ کھایا جا رہا ہے - لیکن اس ورش وہ اندوختہ بھی کام نہ آ سکے گا - کیونکہ اس میں اب بہت کم گنجائش رہ گئی ہے -

ان تمام حالات کو پیش کرنے سے میرا مدعا یہ ہے - کہ آریہ سماجیں اپنے کرتویہ کو سمجھیں اور اس کا پالن کریں - یدی انہوں نے پالن نہ کیا - اور "ویدپرچار فنڈ" میں کوئی کمی رہ گئی - تو انہیں یہ کہنے کا ادھیکار نہ ہوگا - کہ انہیں بروقت خبردار نہیں کیا گیا - سبھا کے سامنے وہ جواب دہ ہوں گی - میں نہ ہوں گا - کیونکہ صحت کی کمزوری کی وجہ سے میں اس ورش پھر کر دھن اکٹھا نہیں کر سکتا ۔

آریہ سماجیں اس لحاظ سے بھی جوابدہ ہوں گی - کہ جو کام میں کیا کرتا تھا - اسے بدرجہا بہتر صورت میں شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ادھشٹاتا ویدپرچار وبھاگ کر رہے ہیں - ان کا ایک پاؤں ہمیشہ ریل گاڑی میں رہتا ہے - وہ اتنا بھرمن کرتے ہیں - جتنا میں کسی صورت میں بھی نہیں کر سکتا - دیانند اپدیشک ودیالیہ کے وہ آچاریہ ہیں - اور پنجاب گیندریہ اناتھالیہ کمیٹی کے وہ پردھان ہیں - ان دونو سنستھاؤں کے متعلق اپنے تمام فرائض سرانجام دیتے ہوئے وہ جس خوبی سے ادھشٹاتا ویدپرچار وبھاگ کا کام کرتے ہیں - اس کے لئے ہم جتنے بھی ان کے کرتگیہ ہوں - کم ہے - وہ آریہ سماجوں کو بار بار چیتاونی دیتے رہے ہیں - اور ویدپرچار کا دھن اکٹھا کرتے رہے ہیں جو کام میں نہیں کر رہا - اسے کرتے رہتے ہیں - حال ہی میں انہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تمام ممبروں کے نام ایک اپیل بھیجی ہے - جس میں انہوں نے یہ اچھا پرگٹ کی ہے - کہ جو رقم ان کے نام پر لگائی گئی ہے - سبھا کے ممبر وہ ضرور ادا کریں - مجھے آشا ہے - کہ وہ شری سوامی جی کی اپیل کا ضرور آدر کریں گے ۔

اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی نویدن کر دوں - کہ گت ورش کے بجٹ میں پانچ ہزار روپیہ کا خرچ سبھا کی اردھ شتابدی کے لئے منظور کیا گیا تھا - خیال یہ تھا - کہ ویدپرچار فنڈ کے ساتھ ہی آریہ سماجیں تھوڑا تھوڑا دھن دے کر پانچ ہزار کی یہ رقم بھی پوری کر دیں گی - اور اردھ شتابدی کا خرچ ساتھ ہی ساتھ جمع ہونا چلا جائے گا - لیکن افسوس ہے - کہ انہوں نے اس طرف مطلقاً دھیان نہیں دیا - اور شتابدی فنڈ کے لئے دھن آنا شروع نہیں ہوا - جس کے ارتھ یہ ہیں - کہ اردھ شتابدی کے سلسلہ میں جو بھی ویہ ہوگا - وہ اس وقت ویدپرچار فنڈ پر پڑے گا ۔

ویدپرچار فنڈ اپنا ہی بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں - دوسرے کا کیا اٹھائے گا؟ اس لئے میں آریہ سماجوں کا دھیان ان کے اس کرتویہ کی اور بھی دلانا چاہتا ہوں - اگر یہ پانچ ہزار روپیہ جمع نہ ہوا - تو اگلے سال کے بجٹ میں "ویدپرچار فنڈ" کا خسارہ اور بھی زیادہ رہے گا ۔

(کرشن)

پرانتیہ آریہ سمیلن سیالکوٹ

آگامی ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء میں پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سیالکوٹ میں منعقد ہونے والا ہے - اس سے پہلے اس قسم کا سمیلن سرگودھا میں بڑی سپھلتا سے منعقد کیا جا چکا ہے - ہم ضلع سیالکوٹ کی جملہ آریہ سماجوں سے یہ پرارتھنا کرتے ہیں - کہ وہ نہ صرف سمیلن کی سواگت سمتی میں ممبران کی بھرتی میں اتساہ سے حصہ لیں - بلکہ ایسی کوشش کریں - جس سے سمیلن پوری کامیابی سے منعقد ہو سکے - اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے - کہ جبکہ ضلع بھر کی سماجوں کے ذمہ دار ادھیکاری یہ دڑھ سنکلپ کر لیں - کہ وہ اپنے ضلع کی شان کو بڑھانے میں پورا پورا سہیوگ دیں گے - اور اس وقت تک دم نہ لیں گے - جب تک سیالکوٹ کے ہر ایک گرام اور قصبہ کو یہ پربھاوت نہ کر لیں - کہ وہ اس سمیلن کو اپنا کر جانی اور سماج ہت کا پورا پورا پریچے دے - ہمیں آشا رکھنی چاہئے - کہ آریہ سماج سیالکوٹ کے ادھیکاری اس سمیلن کا سندیش ضلع بھر کے کونہ کونہ میں پہنچانے کی بھرسک کوشش کریں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پریوارک ست سنگ

اس وقت تک آریہ سماجیوں کو اگر کوئی بڑی دقت محسوس ہو رہی ہے۔ تو وہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کے گھروں میں ویدک واتاورن نہیں پایا جاتا۔ اس کمی کو دور کرنے کے لئے پھنا پریوارک ست سنگوں کا سسٹم مفید ہے۔ اتنا اور کوئی مفید نہیں آجکل آریہ سماج حافظ آباد کے اتساہی پردھان شری ڈاکٹر دولت رام جی کی ہمت سے حافظ آباد میں پریوارک ست سنگوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اور اس کا یہ لابھ ہو رہا ہے۔ کہ بہت سے پورانک بھائی بھی ان کی بدولت اپنے پرانے رسم و رواج کو ترک کرتے جا رہے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کو منتر کر کے اپنے گھروں میں ست سنگ کرا رہے ہیں +

اگر باقی ... آریہ سماج بھی اسی طرح پریوارک ست سنگوں کے سسٹم کی حوصلہ افزائی کریں۔ تو امید واثق ہے۔ کہ اس سے نہ صرف اپنے گرہست میں ویدک واتاورن کو پیدا کرنے کا کارن نہیں۔ بلکہ ایک ایسی آریہ برادری بھی پیدا کر سکیں۔ جو کہ دکھ اور سکھ میں ان کا ساتھ دینا اپنا فرض سمجھے ؛

کراچی جیل کے سامنے ہنگامہ

نہ معلوم بعض مسلمانوں کی ذہنیت کیوں اس قدر قانون شکن واقع ہو گئی ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی وقت ہنگامہ بپا کئے بنا نہیں رہتے۔ اس قسم کی ذہنیت کے مالک مسلمانوں نے دہلی میں شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے قاتل عبدالرشید کا لاشہ خراب کیا۔ اور اب اسی قسم کی ذہنیت کے مالک مسلمان کراچی میں مہاراج نتھورام کے قاتل عبدالقیوم کی لاش پر اس قدر اودھم مچانے پر تلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ۱۹ مارچ کو جبکہ کراچی میں یہ افواہ گرم تھی۔ کہ عبدالقیوم کو پھانسی پر لٹکایا جا رہا ہے۔ مسلمان کثیر تعداد میں جیل کے روبرو جمع ہو گئے۔ جوں جوں دن چڑھتا گیا۔ ہجوم کی تعداد بڑھتی گئی۔ اور آخر نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ ہجوم نے بے قابو ہو کر پولیس پر پتھر پھینکنے شروع کر دئے۔ اس پر پولیس کو مجبوراً لاٹھی چارج کر کے ہجوم پر قابو پانا پڑا۔ اگر اس قسم کے واقعات کو دیکھ کر ذمہ دار مسلم لیڈر اس قسم کی ہنگامہ بازی کو روکنے کی کوشش کریں۔ تو جہاں وہ قانون وقت کا احترام کریں گے۔ وہاں اس قسم کے بہت سے ناخوشگوار سانحات کا ازالہ کر سکیں گے۔

لاہور میں ایک نئے نبی کا ظہور

بہ غوش فہمی ہے۔ قادیان کے بعد لاہور کی یہ خوش قسمتی ہے۔ کہ وہاں بھی ایک نئے نبی صاحب کا ظہور ہوا ہے۔ ان کا نام نامی سید شاہ بخاری ہے۔ اور وہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی نبوت کی شان یہ ہے۔ کہ آپ عام مسلمانوں کو حضرت محمد صاحب کی یادگار "مہر نبوت" اڑھائی روپیہ میں بیچتے ہیں۔ یہاں شک ہے۔ کہ صدہا مسلمان اس "مہر نبوت" کو بطور تبرک لینے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور اپنے عمل سے ثابت کریں گے۔ کہ وہ دن بدن حشرات الارض تک نمودار ہونے والے نبیوں کو ماننے سے نہیں مڑنے دیں گے۔ مضائقہ نہیں خواہ اس سے مسئلہ نبوت ہی ایک مذاق ثابت ہو۔ اور دنیا کو یہ کہنے کا موقع ملے۔ کہ اسلام میں نبیوں کے بیش سلسلہ کی داغ بیل ڈالی گئی ہے۔ وہ ایک سہل ترین سبیل روزگار ہے۔ جسے اختیار کر کے ایک بیکار سے بیکار مسلمان بھی بھوکا نہیں مر سکتا۔

دیہات سدھار کی سرکاری سکیم

گورنمنٹ ہند نے اپنے آئندہ بجٹ میں دیہات سدھار کی سکیم کے لئے ایک کروڑ روپیہ منظور کیا ہے۔ روپیہ منظور کرنا تو آسان سبب ہے لیکن ہمارے خیال میں اس کا استعمال تب ہی درست طریق پر ہو سکتا ہے۔ اگر اسے ان سوسائٹیوں کی وساطت سے خرچ کیا جائے۔ جن کا تعلق عوام سے ہے۔ اور جو ان کی تکالیف اور ضروریات کو سرکاری افسران کی نسبت زیادہ اچھی طرح جانتی ہیں۔

اگر یہ کروڑ کا کروڑ روپیہ صرف سرکاری افسران کی مرضی سے خرچ کیا گیا۔ تو ہمیں پورا پورا شک ہے۔ کہ اس روپیہ سے حقیقی گرام سدھار ہونا تو کہیں رہا یہ صرف قومیت کش۔ غداروں فروشوں کی تعداد میں اضافہ کرنے والا ہی ثابت ہوگا۔ ممکن ہے مقامی افسران جتنا ان لوگوں کو اپنا منظور نظر بنا لیتے ہیں۔ جو کہ تحریک آزادی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اتنا دوسروں کو نہیں بنا۔ دیہات کا حقیقی سدھار تو صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو کہ دیہاتی زندگی کو بہتر اور روشن بنا دیں۔ نہ کہ وہ جو کہ دیہات میں آنریری جاسوس پیدا کر کے ضمیر فروشی اور حکام پرستی انسانوں کی

اعلیٰ پایہ کی مقبول عام بھجن پستکیں

(ہندی و اردو میں)

دو لاکھ سے زیادہ ہاتھوں ہاتھ بک جانے والی مقبول عام
اصلی پشپانجلی با تصویر — پنجاب اور یو۔پی کے بڑے بڑے نامور بھجنیکوں کے بھجن۔ خاص خاص واقعات کے متعلق فوٹو کی تصاویر۔ استریوں کے لئے پریوارک گیت اور بھگتی اور ویراگ کے چنیدہ ہوئے راگ ساز۔ ایڈیشن بہت بڑھیا بنا دیا ہے۔ ٹائپ بہت بڑھیا۔ چھپائی اعلیٰ۔ قیمت ہندی میں دس آنے۔ اردو میں آٹھ آنے۔ ہارمونیم ایڈیشن ہندی میں بالتصویر ایک روپیہ۔ اردو میں صرف بارہ آنے۔
نقالوں سے بچیں !

آریہ گائن مع بھجن امرت
... مشہور بھجنیکوں کے بہترین بھگتی۔ ویراگ۔ بھارت ... سنگاروں اور ... کے گیت درج ہیں ... صفحات مجلد اردو ایک روپیہ۔ گوٹکا بھی دس آنے

ایس رس سار
(ہندی) بھگت ... کے بھجن۔ قیمت صرف تین آنے

بھجن سنکیرتن
قیمت ہندی ۱۱ر - اردو ۱ر

سنگیت بھجن مالا
ہندی ... اردو ...

پریم گیتانجلی
یعنی پشپانجلی کا دوسرا حصہ۔ بالکل نئے بھجن اور موثر بھجن اس میں درج کئے گئے ہیں۔ پشپانجلی کی طرح ۱۶ ... یہ دوسرا حصہ بھی مقبول عام اور ہر دلعزیز ہے۔ نمونہ کے لئے اس کی کاپی ایک دفعہ ضرور خریدیں۔ قیمت اردو ۱۲، ہندی ۱۲

پریم پشپاولی
پشپانجلی کا تیسرا حصہ — اردو ۱۲، ہندی ۱۲

ست سنگ گٹکا
ہندی ۱۳ — اردو ۱۳
صرف بھجن ہندی ۲ — اردو ۲

پتنگ پشپانجلی
کنور سکھ لال کے بھجن — ہندی ۱۲

شور بھجناولی
... کارناموں اور ان کی منھ بولتی تصویر ... راگ الاپتے ہیں۔ تو ایسا ... اس میں اس قدر جوشیلے بھجن درج ہیں۔ کہ ... ابلنے لگتا ہے۔ قیمت ہندی ... چار آنے

ہر قسم کی کتابیں منگانے کے لئے
پرکاشِ اچھالا ہند سنہ ۔سرسوتی آشرم انارکلی ہسپتال روڈ - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

لالہ پالاشاہ کے قاتل کو پھانسی

"مذہب کے نام پر قتل کے جواز" نے فی زمانہ ایسی تباہی مچائی ہے۔ کہ جب تک ذمہ دار مسلم علماء اور لیڈر اس کی باقاعدہ روک تھام نہ کریں گے۔ تب تک یہ تباہی کا سلسلہ بند ہونے کا نہیں۔ پچھلے دنوں ایک گمراہ نوجوان محمد صدیق نے وضو کر کے ایک ہندو ساہوکار لالہ پالاشاہ کو اس وہم میں قتل کر دیا۔ کہ لالہ صاحب نے دفتر میں نماز کی توہین کی تھی۔ ملزم مذکور کو اس جرم کے ارتکاب کے لئے ابتدائی عدالت نے بھی پھانسی کی سزا دی۔ اور سیشن جج لاہور نے بھی اس سزا کو بحال رکھا۔ اس پر ملزم کے حمایتیوں نے ہائی کورٹ لاہور میں اپیل کی جو کہ نامنظور ہو گئی۔ لیکن ملزم کے حمایتیوں نے حوصلہ نہ ہارا۔ بلکہ گورنر پنجاب کی خدمت میں ملزم پر رحم کیے جانے کی درخواست دی۔ لیکن گورنر صاحب نے بھی اسے نامنظور کر دیا۔

اگر ہمارے مسلمان بھائی اس طرح کی تگ و دو کرنے کی بجائے مسلمانوں کو یہ ترغیب دیں۔ کہ مذہب کے نام پر مشتعل ہونے اور غیر مسلموں کو شہید کرنے کی بجائے خود اسلامی تعلیم کو اپنی زندگی میں عملی جامہ پہنائیں۔ تو جہاں وہ ہزاروں مسلم نوجوانوں کی زندگیوں کو بچائیں۔ وہاں ہندوستان میں فرقہ وارانہ کشیدگی کو ختم کرنے کا موجب بنیں۔ تاکہ نہ ہی کہیں کوئی پالاشاہ شہید ہو۔ اور نہ ہی کسی محمد صدیق کو پھانسی پر لٹکنا پڑے۔ اور نہ ہی گورنمنٹ کو اس قسم کی شرمناک وارداتوں کے متعلق قانونی مشینری کو حرکت میں لانا پڑے۔

سینما ہال پر دھاوا

"Fine arts" کی یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ کہ مذہب اسلام اس کا سخت مخالف ہے۔ اسلام کی رو سے گانا بجانا حرام ہے۔ گراموفون کے ریکارڈ سننا اور سنانا حرام ہے۔ تصویر کشی کرنا اور تصویر فروشی کرنا شرک ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ مسلمان نہ حق شہریت کو پہچانتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی ایسی انڈسٹری کو برداشت کر سکتے ہیں۔ جو کہ ان کی شرع میں جائز شمار نہیں کی گئی۔

بنگلور سے تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں کے مقامی سینما سلیکٹ ٹاکیز میں رنجیت مووی ٹون کی تیار کردہ فلم ستمگر کا شو ہو رہا تھا کہ ایک ہزار مسلمانوں کے بے پناہ ہجوم نے سینما ہال پر دھاوا بول دیا۔ مسلمانوں نے نہ صرف ہال کے اندر اور باہر پتھر برسائے۔ بلکہ ہال کے اندر روشنی

بھی گل کر دی۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ تماشائیوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ اور قیام امن کے لئے سرکردہ پولیس افسران کو موقع پر آنا پڑا۔

مسلمانوں نے بنگلور میں جو دھما چوکڑی مچائی ہے۔ اور جس قسم کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ از حد شرمناک ہے۔ اور خاص کر اس صورت میں جب کہ بورڈ آف سنسرز نے اس فلم کو باقاعدہ منظور کیا ہوا ہے۔ اگر مسلمانوں کو تصویر کے خلاف کوئی ذہنی شکایت تھی۔ تو مناسب یہ تھا۔ کہ وہ اس طرح کا ناشائستہ مظاہرہ کرنے کی بجائے کوئی مہذب مظاہرہ کرتے۔ یا باقاعدہ ایجی ٹیشن کرتے۔ اور قانون کو ہاتھ میں لے کر اپنی متعصبانہ ہلڑ بازی سے اپنے فرقہ کو بدنام نہ کرتے۔

اس کا ازالہ ہو سکے۔ اور وہ یہ محسوس کر سکیں۔ کہ سلور جوبلی کا موقع صرف روپیہ جمع کرنے کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ ہندوستانیوں کے دلوں کے زخموں کو مندمل کرنے کے لئے بھی ہے۔

پنجاب پولیس فورس میں اضافہ

حکومت پنجاب کے فنانس ممبر نے پنجاب کونسل میں بجٹ پر بحث کے دوران میں اپنی تقریر میں کہا۔ کہ چونکہ صوبہ کی آبادی بڑھ گئی ہے۔ اس لئے پولیس کی جمعیت میں اضافہ کیا جانے لگا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر پنجاب کی آبادی میں اضافہ ہوا ہے۔ تو پہلے اس

گرہست ہے یا نرک؟

انگلستان والے تو اپنے آپ کو مہذب مشہور کرتا ہے۔ لیکن اس کی سبھیتا کا یہ حال ہے۔ کہ وہاں کی گھریلو زندگی سخت تاریک ہے۔ چنانچہ شادی شدہ مرد اور عورتوں کے جھگڑوں کی تحقیقات کرنے والی کمیٹی نے اپنی تحقیقات ختم کر لی ہے کمیٹی مذکور تحقیقات کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ ہر سال ۱۵ ہزار عورتیں گھریلو جھگڑوں کی وجہ سے اپنے خاوندوں سے طلاق حاصل کرتی ہیں۔ ایسی نہ صرف اپنی زندگی کو تباہ کرتی ہیں۔ بلکہ اپنے خاوندوں کے لئے بھی وبال جان ثابت ہوتی ہیں۔ اور اس حالت میں ان کی اولاد کی پرورش اور تربیت کا جو حال ہو سکتا ہے۔ وہ پڑھا لکھا کو ہی معلوم ہے۔ اگر انگلستان کے لوگ ساری دنیا میں ترقی کرتے جائیں۔ تو اس کا اتنا لابھ نہیں۔ جتنا کہ اس حالت میں لابھ ہو سکتا ہے۔ اگر وہ اپنی خانگی زندگی کو بہتر اور روشن بنانے کی کوشش کریں۔ اور طلاقوں کی کثیر تعداد سے آنے والی نسل پر جو مصیبت نازل ہوتی ہے۔ اسے اس سے بچانے کی کوئی کارآمد کارروائی کریں۔

سکھ نیشنل کانفرنس امرتسر

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پنجاب کے سرکردہ ہندو اور سکھ لیڈروں کی طرف سے کمیونل اوارڈ کے خلاف زبردست جہاد کرنے کے لئے متحدہ کانفرنس کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ۱۳-۱۴- اور ۱۵ اپریل کو امرتسر میں سکھ نیشنل کانفرنس منعقد ہوگی۔ جہاں ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے کمیونل اوارڈ کی نامنظوری کا اعلان کیا جائے گا...... ہمارے خیال میں اس اعلان کا تب ہی کوئی فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگر پنجاب پرانت کا ہر ایک غیر مسلم بچہ یہ محسوس کرنے لگ جائے۔ کہ کمیونل اوارڈ کی صورت میں ملک اور قوم پر جو تباہی نازل ہو رہی ہے۔ اس کا دفعیہ کرنے کا بیڑا اسے اٹھانا ہے۔ اور اس وقت تک دم نہیں لینا ہے۔ جب تک کہ اس زہر کا سدباب نہ کر لوں۔ اس کے سوائے پنجاب سے باہر رہنے والے باقی تمام غیر مسلم ہندوستانیوں کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس ایجی ٹیشن میں پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کو ہر قسم کی اخلاقی اور مالی مدد دیں۔ تاکہ پنجاب گورو کی نگری میں جس ایجی ٹیشن کی ابتدا کرنے والا ہے۔ وہ پایہ تکمیل تک پہنچ جائے۔ اور ہماری

پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سیالکوٹ

پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن جو کہ ماہ ستمبر میں سیالکوٹ میں ہونے والا ہے۔ اس کے لئے سیالکوٹ سماج کی انترنگ سبھا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سارے ضلع سے استقبالیہ کمیٹی کے لئے ایک ہزار ممبر بنائے جائیں۔ اور استقبالیہ کمیٹی کی ممبرشپ کے لئے دو روپیہ چندہ رکھا ہے۔ سیالکوٹ ضلع کے جو بھائی اور بہنیں استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بننا چاہیں۔ وہ فیس داخلہ ادا بنا پوراپتہ لالہ سروپ نارائن جی وکیل منتری آریہ سماج یا لالہ ہرنداس جی ایڈووکیٹ پردھان آریہ سماج کو بھیج دیں۔ ڈیپوٹیشن ممبروں کی بھرتی کے لئے بہت جلد ضلع بھر کا دورہ شروع کرنے والے ہیں۔

(نوٹ:- رام لال شرما۔ سیالکوٹ)

سلور جوبلی پر قیدیوں کی رہائی

ملک معظم کی سلور جوبلی نزدیک آ رہی ہے۔ اس کے لئے ملک کے طول و عرض میں دھڑا دھڑ روپیہ جمع کیا جا رہا ہے۔ اور جمع بھی ہو رہا ہے۔ سرکاری افسران کی سرپرستی میں۔ ہمارے خیال میں جس وجہ سے لوگ سرکاری فرضہ جات میں مقامی افسران کی خوشنودی کے لئے حصہ لیتے ہیں۔ ایسے ہی اس موقع پر لیں گے۔ لیکن حکومت ہند اگر یہ چاہتی ہے۔ کہ اس موقع کو نوازش بھی اہمیت دے۔ تو اس کا سہل ترین علاج یہ ہے۔ کہ مقدمہ سازش لاہور ۱۹۱۴ء اور مارشل لا کے جتنے قیدی ابھی تک اپنی مقررہ قید کو بھگتنے پر بھی جیلوں میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ ان کو حکومت اس موقع پر رہا کر کے عوام کے دلوں کو تسخیر کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ مدت مدید سے ہندوستان کے لوگوں

اضافہ کے لئے سبیل روزگار کا بندوبست ہونا چاہیئے۔ اس کی تعلیمی اور سیاسی ضروریات کو تسلیم کیا جانا چاہیئے۔ نہ کہ پولیس میں اضافہ کر کے پہلے ہی یہ تصور کر لیا جانا چاہیئے۔ کہ پنجاب کے مرد و زن جو اولاد آئندہ پیدا کریں گے۔ وہ بالضرور ایسی شوریدہ سر ہوگی۔ کہ اس کو قابو میں رکھنے کے لئے زیادہ پولیس کی ضرورت ہے۔ ایک مہذب حکومت کا صرف اتنا ہی فرض نہیں۔ کہ وہ پولیس میں اضافہ کرتی جائے۔ بلکہ یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ صوبہ کی تعمیری اور ساختی ترقی میں معاون بنے۔ اور تب تک دم نہ لے۔ جب تک یہ کام پورا نہ ہو جائے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ حکومت نے اس ضروری پہلو کی طرف بہت حد تک کوتاہی روا رکھی ہے۔ اور صرف بجٹ کو پولیس وغیرہ کے لئے بوجھل بنانا ہی اپنا واحد فرض

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پیری مریدی کی ٹکسال!

قادیان شریف میں اور کوئی خوبی ہو یا نہ ہو۔ لیکن یہ خوبی تو ضرور ہے۔ کہ یہ پیری مریدی کی ٹکسال ہے۔ چنانچہ میر عنایت علی شاہ لدھیانوی اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں۔ کہ:-

"بہت لوگوں کو دھوکہ لگتا تھا۔ کہ مرزا قادیان وہ شخص ہے۔ جو کہ چوہڑوں کا پیر ہے۔ چونکہ مرزا امام الدین صاحب واقعی چوہڑوں کے پیر تھے۔ اس لئے باہر کے آنے والوں کو دھوکہ لگتا تھا"۔

("الحکم"۔ ۱۴ فروری ۱۹۳۵ء)

مسٹر ایم۔ موسیٰ خان صاحب منشی فاضل منتظر محکمہ تعلیم کشمیر اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:-

"حضرت مولانا نور الدین کا وصال ہوا۔ اور جماعت میں اختلاف رونما ہونے لگا۔ تو راقم الحروف بغرض تحقیق پہلے قادیان گیا۔ کہ صورت حال کیا ہے۔ وہاں صرف بیعت خلیفہ کرنے والے اور عوام کو دامِ تزویر میں پھنسانے کے سوائے کچھ مشغلہ نہ دیکھا۔ اور جناب میاں صاحب کو خلیفہ منوانے اور بیعت لینے کا از حد مشتاق پایا۔ تب میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی"۔

("پیغام صلح"۔ ۱۵ فروری ۱۹۳۵ء)

ان بیانات کو پڑھ کر ایک انسان اس کے سوائے اور کوئی نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ کہ قادیان شریف محض پیری مریدی کی کامیاب دوکانداری کی وجہ سے ہی نیک نام ہے۔

نرالی مہمان نوازی

بعض اوقات مرزائیت کی دھجیاں اڑانے میں مشغول ہے۔ انتہائی مرزائی کیسے قادیان میں نووارد مسلمانوں کی آؤ بھگت میں مستعد و سرگرم ہے۔ اور کوئی اسی طرح جب کوئی بھلا مانس خلیفہ قادیان کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ کہ ان کے ہاتھ پر بیعت لے۔ تو اسے خلیفہ صاحب کا باڈی گارڈ مشتبہ سمجھ کر پولیس کے سپرد کر کے اپنی نیک نامی میں اضافہ کرتا ہے۔ چنانچہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک نوجوان مسلمان قادیان شریف میں اس لئے تشریف لے گیا۔ کہ وہاں احمدی ہو جائے۔ لیکن اسے اس مفروضہ جرم میں پولیس کے حوالہ کیا گیا۔ کہ وہ خلیفہ صاحب پر ناگہانی حملہ کرنے آیا ہے۔ صرف یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے شخص کو مرزائیوں نے اسے مشتبہ قرار دے کر علاقہ مجسٹریٹ سے نیک چلنی کی ضمانت کروائی۔ اگر قادیان کے مرزائی اسی طرح کا سلوک نو وارد مسلمانوں سے کرتے رہے۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جبکہ کوئی مسلمان خواہ وہ مشتبہ ہو یا غیر مشتبہ۔ قادیانی قصرِ خلافت کے پاس پھٹکنا بھی پسند نہ کرے گا۔ اور خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت لینا تو کجا قادیان کے کسی مرزائی کا واقف بننا بھی پسند نہ کرے گا۔ کیونکہ اسے یہ اندیشہ دامن گیر رہے گا کہ قادیان والوں کی مہمان نوازی سے دور ہی دور رہنا ہی ثواب دارین حاصل کرتا ہے۔

اجتماعِ ضدین کا مجموعہ

مذہب اسلام کی کسی اور بات سے دنیا کو شکایت ہو یا نہ ہو۔ لیکن یہ شکایت تو بڑی صاف اور واضح ہے۔ کہ یہ مذہب اجتماعِ ضدین کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ ایک ہمارے فاضل دوست فرماتے ہیں کہ:-

"آنحضرت فرماتے ہیں۔ کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور فقہا کہتے ہیں۔ کہ بعض بدعت مباح ہے۔ بعض مستحب بعض واجب۔ آخر دونو قولوں میں موافقت کیسے ہوئی؟"

("العدل"۔ گوجرانوالہ ۱۳ فروری ۱۹۳۵ء)

اگر ۱۳۵۳ء کے پہلے کے اسلامی ممالک کی حالت دیکھی جائے۔ اور اس کا آج کی حالت سے مقابلہ کیا جائے۔ تو ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ فی زمانہ مسلمانوں کے مذہب میں جتنا بدعتوں کا غلبہ ہے۔ اتنا اسلامی ارکان و فرائض کا نہیں لیکن حیرت کا مقام ہے۔ کہ ان بدعتوں کے ماننے والے وہی لوگ ہیں۔ جو دنیا کو یہ بتلاتے ہیں۔ کہ وہ مذہب اسلام کے سرگرم مبلغ ہیں۔ اور اس کے نام لیوا ہیں۔ سرگرم مبلغین کا قرآن کی تعلیم کے ساتھ ہی اسلام میں بدعتوں کی ترویج میں حصہ لینا ثابت کرتا ہے۔ کہ موجودہ اسلام محض اجتماع ضدین کا مجموعہ بنا ہوا ہے۔

ملا ازم سے بیزاری

مسٹر احمد شریف بنزہ نے جو کہ ایک البانوی نوجوان ہیں۔ احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور کے گزشتہ سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ "یورپ میں اب ملا ازم کے لئے کوئی جگہ نہیں مسلم نوجوان جو کہ اسلامی ممالک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ ملانوں اور ملا ازم سے تنگ آ چکے ہیں۔ اور مغربی تہذیب کے اثر اور عیسائی مشن کے غلط پراپیگنڈا کی وجہ سے اسلامی حلقہ سے نکل کر دہریت کی طرف جا رہے ہیں"۔

ممکن ہے۔ یورپین ممالک کے مسلم نوجوانوں کی ملا ازم سے بیزاری کی وجہ مغربی تہذیب اور عیسائی مشن کا غلط پراپیگنڈا ہو۔ لیکن وہ اسلامی ممالک جو ان اثرات سے پاک ہیں۔ ان کے اندر بھی ملا ازم سے بیزاری کا پایا جانا ثابت کرتا ہے۔ کہ بیزاری کی وجہ گہری ہے۔ اور ذمہ دار مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ خود اس کا پتہ لگائیں۔ ہمیں شک ہے۔ کہ بیزاری کی زیادہ تر وجہ یہ ہے۔ کہ اسلام کا سائنس سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ اور یہی بیر ملا ازم سے لوگوں کو متنفر کر رہا ہے۔ اگر خود مسلمانوں نے اپنے مذہب کی خامیوں کو جلد دور نہ کیا۔ تو ڈر ہے۔ کہ آئندہ نسلوں کا دور از عقل عقائد و رسوم و رواج کا پابند رہنا ناممکن ہو جائے گا۔

قادیان میں قیامت آ گئی

ابتدائے آفرینش سے زمین قائم ہے۔ اور اس وقت تک قائم رہے گی۔ جب تک کہ اس کے پرمانوؤں میں انفصال کی طاقت موجود رہے گی۔ لیکن برا ہو متعصبی مذاہب کے ماننے والوں کا۔ جب کوئی چیز ان کے خیال کے مطابق وقوع پذیر نہیں ہوتی۔ تو وہ "قیامت قیامت" کا شور مچا دیتے ہیں۔ اور اتنا نہیں سوچتے۔ کہ اس سے عوام کی کیا حالت ہو گی؟ دوسروں کو تو کیا کہنا۔ جب سے احراری بزرگوں نے قادیانیت کے خلاف تبلیغی جہاد شروع کیا ہے تب سے خلیفہ قادیان کو بھی قیامت کے خواب آنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں۔ کہ:-

"چند سال ہوئے۔ میں نے رؤیا میں دیکھا تھا۔ کہ میں گھر کے اس حصہ میں ہوں جو مسجد مبارک کے اوپر کے صحن کے ساتھ ہے۔ میں نے مسجد میں شور سنا۔ اور باہر نکل کر دیکھا۔ کہ لوگ اکٹھے ہیں۔ انہی میں ایک میرے بھائی شیخ عبدالرحیم صاحب بھی ہیں۔ سب لوگ مغرب کی طرف آنکھیں اٹھا اٹھا کر کہہ رہے ہیں۔ کہ دیکھو مغرب سے سورج نکل آیا۔ اور وہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اب قیامت آ گئی۔ میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں۔ کہ اس وقت پہاڑیاں گر رہی ہیں۔ درخت ٹوٹ رہے ہیں۔ اور شہر ویران ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک کی زبان پر یہ جاری ہے۔ کہ تباہی آ گئی۔ اور قیامت آ گئی۔ میں بھی یہ نظارہ دیکھتا ہوں۔ تو کچھ گھبرا سا جاتا ہوں"۔

("الفضل"۔ ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء)

ہمیں ڈر ہے۔ کہ اگر کہیں خلیفہ صاحب کا رؤیا سچ نکلا۔ تو اس سے نہ صرف قادیان والوں کی زندگی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ بلکہ باقی اہلِ دنیا کے لئے بھی تباہی آ جائے گی۔ اور وہ رؤیا دیکھنے والے کی جان کو دعائیں دیتے رہیں گے۔

آغاخانیوں کے خلاف جہاد

پریس میں یہ افواہ شائع ہوئی ہے۔ کہ احراری لیڈر مرزائیوں کے بعد اب آغاخانیوں کے خلاف جہاد شروع کرنے والے ہیں۔ اور جس طرح مرزائیت کو وہ اسلام کے خلاف مان کر اس کی سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح آغاخانیت کے خلاف کریں گے۔ چونکہ ہمیں اس بات کا علم ہے۔ کہ مرزائیت سے اسلام کو جتنا نقصان پہنچا ہے۔ اتنا آغاخانیت نے نہیں اس لئے ہم اپنے احراری دوستوں سے یہ خواہش رکھتے ہیں۔ کہ وہ جب تک مرزائیت کا قلع قمع نہ کر لیں۔ تب تک کسی دوسرے محاذ پر نہ بڑھیں۔ کیونکہ جب تک مرزائی اپنے فاسد عقائد سے تائب نہیں ہوتے۔ تب تک۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ قادیان شریف مکہ شریف کی جگہ نہ لے۔ اور بہشتی مقبرہ مسلمانوں کو اسی طرح بوسہ دینے کے لئے مجبور نہ کرے۔ جس طرح سنگ اسود کرتا رہا ہے۔ آغاخان صاحب بھلے ہی خدا بن گئے ہوں۔ لیکن آج تک مذہبی لحاظ سے ان کو امیر المومنین کہلانے کا کبھی خیال نہیں آیا۔ اور نہ ہی ان کی بیگمات کو امہات المومنین بننے کا خواب آیا ہے۔ ایسی حالت میں احراریوں کا مرزائیوں سے ہٹ کر آغاخانیوں سے ٹکر لینا مذہبی لحاظ سے پسندیدہ معلوم نہیں ہوتا۔

اخبار "پربھاکر" کا اجراء

پنڈت ہری شنکر شرما کی سمپادکتا میں آگامی نوین سمت سے "پربھاکر" نامک سچتر سپتاہک پتر پرکاشت ہوگا۔ پربھاکر پریس کی ستھاپنا کی جا چکی ہے۔ سالانہ چندہ ۳ روپے رکھا گیا ہے۔ ممالک غیر سے ۱۲ شلنگ۔

(منیجر "پربھاکر"۔ پربھاکر پریس۔ آگرہ)

ضرورت ہے

آریہ پتری پاٹھ شالہ خالکی کے لئے ایک ٹرینڈ ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جس کو پچیس روپیہ ماہوار بگریڈ (۲۵-۱-۳۰) دئے جائیں گے۔ ادھیاپکا آریہ خیالات رکھنے والی ہو۔ پاٹھ شالہ پانچویں شرینی تک ہے۔ اس لئے سب مضامین پانچویں تک پڑھا سکے۔ ان ٹرینڈ درخواست نہ کریں۔ پتہ ذیل پر درخواستیں آنی چاہئیں۔

جیوا رام شرما منتری آریہ سماج خالکی ضلع گوجرانوالہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اللہ میاں کے تخت پر مسلم فوجداروں کا قبضۂ مخالفانہ

سمراٹ اکبر نے ایک دفعہ شاہی مذہب کا ہندو دھرم سے مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ جہاں شامی مذاہب کے اندر صرف رسول اور پیغمبر ہی مانے جاتے ہیں۔ وہاں ہندو مذہب کی یہ غیر معمولی خوبی ہے۔ کہ وہاں رسول و پیغمبر کو تو ماننا ہی ایک طرف رہا۔ "اہم برہم اسمی" کی رٹ لگا کر خود خدا بننے کی جسارت کی جاتی ہے۔ اور رسالت کے پانچ چھ آنے کی بجائے خدائی کے سولہ آنے پر چھاپہ مارا جاتا ہے ؂

لیکن اگر سمراٹ اکبر دنیا میں زندہ ہوتے۔ تو ہم اُن کو بتلاتا۔ کہ مسلمان فوجدار اب آپ کے فرزند سے بھی تجاوز کر چکے ہیں۔ وہ بھی رسالت اور پیغمبری پر ہی قانع نظر نہیں آتے۔ بلکہ پیغمبروں اور انبیاء کے مجموعہ کے ہم پلہ بننے پر زور دیتے ہیں۔ اور روز روشن میں یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ :-

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد احمد کہ مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب۔ صفحہ ۳)

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(دُرِ ثمین۔ صفحہ ۱۰۰)

اگر اتنا ہی دعویٰ ہوتا۔ تو بھی خیر گذرتی۔ آپ تو اس پر بھی تجاوز فرماتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ :-

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام
(یعنی) گرچہ ہستند بود انبیاء بسے
من بہ عرفاں نہ کمترم ز کسے

(دُرِ ثمین فارسی۔ صفحہ ۱۶۳)

پھر فرمایا کہ :-

"میں وہ آئینہ ہوں۔ کہ جس میں تمام نبی چہرے دیکھتے ہیں" ؂

براہین احمدیہ حصہ پنجم میں صفحہ ۹۰ پر ارشاد ہوتا ہے کہ :-

"اس زمانہ میں خدا نے چاہا۔ کہ جس قدر راستباز اور مقدس نبی گذر چکے ہیں۔ ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں۔ سو وہ میں ہوں"

اگر وہ مسلم فوجدار صرف انبیاء کا مجموعہ ہی بنتے۔ تو بھی غنیمت ہوتا۔ لیکن آپ تو ماشاء اللہ اس سے بھی بڑھ کر ہاتھ مارتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ :-

"محمد کو تنا لے نے نور ذرہ کر لنے کو صفت

دی گئی ہے" ؂

(خطبۂ الہامیہ۔ صفحہ ۲۳)

عربی زبان میں ایک اور الہام ہوتا ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ کہ خداوند کریم مرزا صاحب کو مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے۔ کہ :-

"اے مرزا! بالتحقیق تیرا ہی حکم ہے۔ جب تو کسی شئے کا ارادہ کرے۔ تو اُس سے کہہ دیتا ہے۔ کہ ہو جا۔ بس وہ ہو جاتی ہے" ؂

(کتاب البشریٰ۔ جلد دوئم۔ صفحہ ۹۴)

لیکن مرزا صاحب کی شان خود اُن کی زبان سے سنئے۔ صاحب موصوف البشریٰ جلد دوئم صفحہ ۶۱ پر لکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے بذریعہ الہام خبر دی۔ کہ :-

"اے مرزا! تو میرا سب سے بڑا نام ہے"

پھر الہام ہوا۔ کہ :-

"خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے۔ اور تیری طرف چل کر آتا ہے" ؂

(انجام آتھم۔ صفحہ ۵۵)

کتاب البشریٰ کی جلد دوئم۔ صفحہ ۸۹ پر لکھا ہے۔ کہ :-

"میں خدا کی بارش ہوں"

اگر ہمارے قادیانی نبی ... صرف خدا کی بارش ہی بنتے۔ تو بھی چنداں مضائقہ نہ تھا۔ لیکن آپ تو اللہ میاں کی گدی کے وارث بننے کے درپے تھے۔ "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۸۶ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ کہ انہیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا :-

"منی بمنزلتہ ولدی"

ترجمہ۔ تم میرے بیٹے کی جگہ ہو ؂

اور پھر البشریٰ جلد دوئم صفحہ ۶۵ پر لکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اُن کو خطاب کر کے کہا کہ :-

"انت منی بمنزلتہ اولادی"

ہمارے مرزا صاحب ہوں۔ اور وہ صرف فرزندی پر اکتفا کریں۔ اگر ایسا کریں۔ تو غضب ہی ہو جائے۔ اور قادیان شریف میں زلزلہ نمودار ہو جائے۔ آپ تو آگے گامزن ہوتے ہیں۔ اور سیدھا عرش آشیاں کے تخت پر ہاتھ مارتے ہیں ؂

اسلام" کے صفحات ۵۶۴ و ۵۶۵ میں عربی زبان میں جو کچھ لکھتے ہیں۔ اُس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے :-

"میں نے نیند میں خود کو ہو بہو اللہ دیکھا اور مجھے یقین ہو گیا۔ کہ میں وہی اللہ ہوں۔ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا۔ اور کہا۔ کہ ہم نے آسمان کو ستاروں سے سجایا" ؂

پھر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ :-

"انت من ماؤنا و ہم من فشل"

ترجمہ :- اے مرزا! تو ہمارے پانی سے ہے۔ اور دوسرے لوگ خشکی سے ہیں ؂

(ملاحظہ ہو "اربعین"۔ جلد ۲ صفحہ ۳۴)

ہمارے ممدوح مرزا صاحب نے ہی اللہ میاں کو "ہل من مبارز" نہیں پکارا تھا۔ بلکہ آپ سے بہت پہلے آپ کے پیش رو بہاؤ اللہ بھی ایسے ہی مسلم فوجدار تھے۔ جنہوں نے عرش آشیانی کے تخت پر چڑھائی کی تھی۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔ کہ :-

۱۔ "الذی ینطق فی السجن الاعظم انہ لخالق الاشیاء و موجدھا حمل البلایا لاحیاء العالم وانہ لھو الاسم الاعظم الذی کان مکنوناً فی ازل الآزال" ؂

("کتاب اقدس" صفحہ ۲۲۵)

ترجمہ :- میں بہاؤ اللہ جو اس وقت (عکہ کے قید خانہ میں) قید ہوں۔ تمام اشیاء کو پیدا کرنے والا اور اُن کو عدم سے وجود میں لانے والا ہوں۔ اور میں ہی اسم اعظم (حی و قیوم) ہوں ؂

۲۔ "انی انا اللہ لا الہ الا انا المہیمن القیوم"

(اظہارات اقراز ششم صفحہ ۱۳)

ترجمہ :- بہاؤ اللہ کہتا ہے "میں اللہ ہوں۔ جو مہیمن اور قیوم ہوں۔ میرے سوائے اور کوئی معبود نہیں" ؂

۳۔ "انی انا اللہ لا الہ الا انا رب کل شیئ وان ما دونی خلقی ان یا خلقی ایای فاعبدون" ؂

(تجلیات تجلی ۲ ص ۵)

ترجمہ :- بہاؤ اللہ کہتا ہے "میں اللہ ہوں۔ جو معبود ہے۔ میں ہر چیز کا رب ہوں۔ بجز میرے تمام مخلوق ہے۔ پس اے مخلوق! تو صرف میری عبادت کر" ؂

۴۔ "لا الہ الا انا المسجون الغریب"

(کتاب مبین)

ترجمہ :- "میں بہاؤ اللہ جو اس وقت تن تنہا قید خانہ (عکہ میں) قید ہوں۔ میں ہی معبود ہوں۔ اور کوئی میرے سوائے معبود نہیں" ؂

۵۔ "یا اکبر ینذکرک مالک القدر فی حین احاطتہ الاحزان من الذین کفروا بالرحمٰن" ؂

(کتاب اقدس ص ۱۶۲)

یعنی بہاؤ اللہ اپنے ایک مرید اکبر کو لکھتا ہے کہ میں مالکِ قضا و قدر ہوں ؂

اگر آپ اپنی تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ تو پرکاش میں اشتہار دیں (منیجر)

ضروری نویدن

جن خریداروں کو ۳ مارچ ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں اطلاعی چٹیں بھیجی گئی ہیں۔ اُن کی خدمت میں مزید عرض ہے کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے دفتر پرکاش میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں۔ ورنہ مجبوراً ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء کو پرچہ بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائیگا۔ اس صورت میں انہیں تین آنے وی پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑے گا۔ جو اصحاب کسی وجہ سے وی۔ پی نہ منگوانا چاہیں۔ وہ ۱۴ مارچ تک ضرور دفتر میں اطلاع پہنچا دیں۔ تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے۔ بعض اصحاب کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی۔ پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے۔ موصول ہوتا ہے جس سے دفتر کا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ اس طرح سے بچنے کے لئے بہ تاکید عرض کی جاتی ہے کہ چندہ بہرصورت ۱۴ مارچ تک دفتر میں پہنچا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت وشوبندھو جی بھی بولے

ذات پات توڑک منڈل کے متعلق جو نوٹ میں نے گزشتہ سے گزشتہ "پرکاش" میں لکھا تھا۔ اُس میں شری پنڈت وشوبندھو جی کا بھی ذکر تھا۔ اُن کا ایک خط "کرانتی" میں چھپا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ "...... مہاشہ رام دیو جی نے اُن کو پرچے دیتے ہوئے شری سنت رام جی لکھتے ہیں۔ کہ .... اب آرام سے بیٹھ گئے ہیں۔ نہیں .... لکھا تھا۔ کہ جیسے شری وشوبندھو جی اب آرام سے بیٹھ گئے ہیں۔ ویسے ہی تمہیں بھی بیٹھ جانا پڑیگا۔ جواب میں شری وشوبندھو جی نے ایک نوٹ بھیجا ہے۔ جو جُوں کا تُوں دیا جاتا ہے۔ اس سے پتہ لگ جائیگا۔ کہ پنڈت وشوبندھو جی بیٹھ گئے ہیں یا کھڑے ہیں" :

ناظرین! آپ نے ایک بات نوٹ کی ہوگی کہ میں ہمیشہ اپنے مانیہ متر پنڈت وشوبندھو جی کو پنڈت ہی لکھتا ہوں۔ اور لکھا کرتا ہوں۔ اور وہ ہیں بھی بڑے وِدوان اور اس پدوی کے پوری طرح یوگیہ۔ لیکن شری سنت رام جی نے شاستریہ شبدوں کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ اس لئے اُن کو بھی "شری" ہی لکھتے ہیں۔ "پنڈت" شبد کا جنم ہو کہ جات پات سے تو کوئی لازمی سمبندھ نہیں۔ جبکہ سناتنی منی ور پنڈت گورودت کو فخریہ پنڈت کہتے ہیں۔ اور کالیکھک جانی اُپنچنی سناتن دھرم کالج کے سورگباشی سیوگیہ پرنسپل شری رگھبر دیال جی کو سب لوگ پنڈت رگھبر دیال کہتے تھے۔ اسلئے :

پنڈت وشوبندھو جی اپنی چٹھی میں لکھتے ہیں :-

"آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں آرام سے بیٹھ گیا ہوں۔ آپ کی مہربانی ہے مجھے اس آرام کا مستحق سمجھا گیا ہے۔ اب آپ کے جلسوں اور جلوسوں کی دن رات کی کاروائیوں کا یہ سارا وقت اپنی آتما کے اُدھار و ویدشاستر کی سیوا میں اور سرسوتی کی اُپاسنا میں خرچ ہوگا" :

خط کشیدہ الفاظ کو پاٹھک گن دھیان سے پڑھیں۔ شری سنت رام جی تو کہتے ہیں کہ پنڈت جی کھڑے ہیں۔ لیکن پنڈت جی خود بیٹھ جانے کا اعتراف کر کے اس پر مسرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اب دونو مہانو بھاؤ آپس میں فیصلہ کر لیں۔ کہ وہ کھڑے ہیں یا بیٹھے؟

پنڈت جی نے ستیہ کے نام پر اپیل کی ہے۔ ہر ایک آدمی کے لئے جو اُس کے ہردیہ اور مستشک کو ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ وہ ستیہ ہے۔ اس ستیہ کا پرچار کرنا اُس کا کرتویہ ہے۔ جس سوسائٹی میں وہ ہے۔ یدی وہ اس ستیہ کو نہ سمجھتی ہو۔ تو الگ ہو جانا ہی اس ستیہ کے پرچار کے لئے دھرم یکت آچرن ہے۔ پنڈت وشوبندھو جی نے شملہ میں جہاں کا انہوں نے ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ کھلے طور پر اعلان کیا تھا۔ کہ وہ رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو وید کو پرمانت مانتے ہیں۔ مہاتما ہنسراج نے ان کے اس اعلان کے سینٹ اور ممبروں کو سویکار نہیں کیا تھا۔ کیونکہ ان کی سمتی میں اُن کا یہ اعلان "ستیہ" یا اُس کے اصلی مفہوم کے برخلاف تھا۔ آپ "ستیہ" کے پرچارک ہیں۔ ایک سوسائٹی جس میں آپ ہیں۔ وہ مجموعی طور پر جس کو آپ ستیہ سمجھتے ہیں۔ اس کو استیہ سمجھتی ہے۔ پھر بھی آپ اس کو چپٹے جاتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ میں ستیہ پر ڈٹ سکتا ہوں۔ اگر آپ ڈٹ سکتے ہیں۔ تو اپنے وچاروں کا کھلا اظہار کریں۔ آپ نے یہ شرط کیوں مانی۔ کہ آپ کی کوئی تصنیف دیانند کالج کے ریسرچ وبھاگ کی طرف سے شائع نہ ہوگی۔ جس کو دیکھ نہ لیا جائے گا۔ آپ چھوڑیے دیانند کالج کو۔ اس کی لائف ممبری میں کیا پڑا ہے؟ آپ کھلے طور پر ستیہ کا پرچار کریں۔ سوسائٹی نکال دے۔ تو نکل جائیں۔ آریہ ودوانوں نے دہلی میں آپ کی پوزیشن کو نہیں مانا۔ تو آپ آریہ سماج میں کس خیال سے چپکے ہوئے ہیں؟ کیا یہ بھی دھرنا مارنے کی بات ہے؟ کیا ایک سوسائٹی کو یہ ادھیکار نہیں۔ کہ وہ فیصلہ کر سکے۔ کہ اُس کے سبھاسد کِن وچاروں کو ماننے والے ہو سکتے ہیں۔ ستیہ پر ڈٹنے کی مثال آپ کو بتاتا ہوں۔ مسز اینی بیسنٹ نے تھیوسوفیکل ہال بنایا تھا۔ جب وہ تھیوسوفسٹ ہو گئی۔ تو اُس نے چابیاں دوسرے کے حوالہ کیں۔ اور آپ الگ ہو گئیں :

بھائی! اگر آپ کو حق ہے۔ کہ آپ "ستیہ" کو مانیں۔ تو دوسروں کو بھی تو ہے۔ جب دوسروں نے آپ کی بات سُن لی۔ پھر بھی اُن کی یہی رائے رہی۔ کہ آپ کا مت آریہ سماج کے مت کے برخلاف ہے تو پھر آپ دھینگا زوری سے آریہ سماج میں پڑے ہوئے ہیں۔ محض اس لئے کہ آپ کو ...... ستیہ کے ...... رہنے کی ابھی تک ...... نہیں آئی۔ آپ دوسروں کو "مُردہ" بتلاتے ہیں۔ ......

میں اتوار کو سماج کیوں جاؤں؟

(از شری پرنسپل دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان دیانند برادری مشن ہوشیارپور)

ہر ایک آریہ نر ناری کے لئے یہ لازمی ہے۔ کہ وہ اتوار کو آریہ سماج مندر میں ست سنگ میں شامل ہو۔ وہ ایسا کرنے سے آریہ سماج پر احسان نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو اُنت کرتا ہے۔ ہم سماج کے ست سنگ میں اپنی بہتری و بھلائی کی خاطر جاتے ہیں۔ سماج کا ہفتہ وار پروگرام دلچسپ۔ مفید اور روحانی غذا دینے والا ہونا چاہیے۔ اگر وہ اتنا اچھا نہیں۔ تب بھی مجھے سماج میں ہر اتوار جانا چاہیے۔ میں اپنے وقت کو سماج مندر سے باہر اتوار کو دو گھنٹوں کے لئے بہتر طریقہ پر خرچ نہیں کر سکتا :

سماج میں جانے کے لئے پہلی وجہ یہ ہے۔ کہ وہاں جانے سے میرا دماغ نشوونما پاتا ہے۔ اگر ہر وقت ہم اپنے دماغ کو دنیاداری کی باتوں سے پُر رکھیں۔ اگر قتل و خون۔ شہوت۔ تکبر اور غرور کی خبروں سے جو روزانہ ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں۔ ہمارا دماغ لبریز رہے۔ تو دماغی طور پر ہم بہت حد تک کمزور ہو جائیں گے :

اگر آپ سماج جائیں۔ تو جس وقت پرماتما کی ستتی۔ پرارتھنا اور اُپاسنا شروع ہوتی ہے۔ آپ کا دماغ وہ آنند محسوس کرے گا۔ آپ کے دماغ کو سنسارک بندھنوں سے وہ رہائی ملے گی۔ جو کہ اعلیٰ سے اعلیٰ راگ یا مصنف کی پُستکوں کے پاٹھ سے نہیں مل سکتا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم گھر پر بیٹھ کر شیکسپیئر یا دیگر شاعروں کی پُستکوں کے پاٹھ سے سماج مندر میں جانے کی نسبت زیادہ لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ ایک بدھیمان پُرش کو منتقہ کرنے کے گھنٹوں کے پاٹھ سے جو آنند مل سکتا ہے۔ وہ پرماتما کی بھگتی یا پربھو کی بانی کے سُننے کے آنند کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ یہ دماغی خوشی اور غذا ہم کو ہر اتوار آریہ سماج مندر میں ہی مل سکتی ہے :

دوسری وجہ سماج مندر میں جانے کی یہ ہے۔ کہ میں وہاں اپنی جسمانی آتمی کے لئے جاتا ہوں۔ گلیوں اور کوچوں کی گندی و بدبودار ہوا سے باہر نکل کر سماج مندر کی کھلی ہوا میں جب میں جاتا ہوں تو میرا جسم ترو تازگی محسوس کرتا ہے۔ جب وہاں کی سگندھت دھوپ کی جو تازہ ہون سے پیدا ہوتی ہے۔ سیون کرتا ہوں۔ تو میں روگوں سے بچ کر زیادہ تندرست ہوتا ہوں۔ شہروں کے شور و غل۔ تفکرات۔ دوڑ دھوپ۔ تنگ و دو۔ بے چینی۔ عدیم الفرصتی اور تھکاوٹ سے (جو میرے شریر کو کمزور کرنے والی چیزیں ہیں) رہائی پا کر جس وقت میں اتوار کو سماج مندر کے شانتی اور خاموشی کے ہال میں داخل ہوتا ہوں۔ اور دو گھنٹے وہاں گزارتا ہوں۔ پرارتھنا کے وقت جو خاموشی کا عالم طاری ہوتا ہے۔ اور جو من کا سکون اُس وقت مجھے نصیب ہوتا ہے۔ اُس سے میرا جسم ترو تازہ اور بلوان ہوتا ہے :

تیسری وجہ میرے سماج مندر جانے کی یہ ہے۔ کہ ایسا کرنے سے میں ایک عمدہ شہری بنتا ہوں۔ ہمارا سنگٹھن بڑھتا ہے۔ اور پریم و اتحاد زیادہ ہوتا ہے۔ میں مہذب سوسائٹی میں جا کر چپ چاپ بیٹھنا سیکھتا ہوں۔ میں اخلاق اور طرز سوسائٹی سے واقف ہوتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ست سنگ میں شامل ہو کر مجھے اپنے ذاتی مفاد و اغراض کو قربان کر کے سماج کی ترقی و بہتری کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیے۔ میں جب سماج میں بیٹھتا ہوں۔ تو میں اپنے آپ کو مشینری کا ایک پُرزہ سمجھتا ہوں۔ اس پُرزہ کی قیمت کو بڑھانے اور اس کو مفید بنانے کا میرے دل میں خیال اُتپن ہوتا ہے۔ سماج میں بیٹھا ہوا۔ ویدک دھرم کا انویائی ہوتا ہوا۔ رِشی دیانند کا بھگت کہلاتا ہوا رِشی مُنیوں کا نام لیوا اپنے آپ کو سمجھتا ہوا مہاپُرشوں کا عاشق و شیدا مانتا ہوا پھولے نہیں سماتا۔ یہ بھاؤ سماج مندر سے باہر آسانی سے میرے آتما میں موجزن نہیں ہو سکتے :

چوتھی وجہ سماج مندر جانے کی یہ ہے۔ کہ مجھے وہاں روحانی غذا ملتی ہے۔ جب ویدوں کے اعلیٰ اُپدیش اُپنشدوں کی گاتھائیں۔ گیتا کے روح افزا شلوک۔ اور رامائن و مہابھارت کے ویررس سے بھرے ہوئے قصے میرے کان میں پڑتے ہیں۔ تو سچ جانو۔ کہ گھنٹہ دو گھنٹہ کے لئے میں دنیا و مافیہا کو بالکل بھول جاتا ہوں۔ میری روح اس عالم سے اپنے آپ کو بالاتر تصور کرتی ہے۔ اور اس وقت (باقی دیکھیو صفحہ ۱۹ پر)

لوگ آپ کو "استقر بُدھی" کہتے ہیں۔ گنتی نہ کرنے والا اسسٹنٹ ہے۔ وہ تو سنتا ہے اس لئے گنتی نہیں کرتا۔ کہ وہ منزل مقصود تک پہنچ گیا ہے۔ مگر جس کے خون کا دورہ آہستہ آہستہ گھٹتا و بڑھتا ہے۔ وہ تو چند دن کا مہمان ہے :

(آچاریہ) رامدیو

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

خطرہ کی گھنٹی اور سُنہری موقع

(از ڈاکٹر پھینڈن لال صاحب ایم-ڈی-ٹی-ایس بہوٹو بیلی)

نوٹ :- شورانزی انک میں یہ مضمون شایع ہونے سے رہ گیا۔ اس لئے اب اسے شائع کیا جا رہا ہے ۔ (ایڈیٹر)

"سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے"

ادھقات شاریرک - آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا "

آریہ سماج کا چھٹا نیم ہے :-

شاریرک اُنتی کے لئے جہاں سائینس کے گیان کی آوشیکتا ہے - وہاں سائینس کے نیموں کے پالن کرنے کے لئے دھن اور آزادی کی ضرورت ہے - اناج - پھل - دُودھ - گھی - موسم کے انوسار کپڑے - آرام دہ مکان - سوا ستھ پردسمہ دہ جاگ اور بیکری کا جیون یہ چیزیں شاریرک اُنتی کے لئے ضروری ہیں - جو بغیر دھن اور آزادی کے پراپت نہیں ہو سکتیں - یہی کارن ہے کہ ویدک دھرم میں جہاں اعلے درجہ کے ویراگ - پرُوپکار اور آتمک اُنتی کا اُپدیش ہے - وہاں لکھشمی اور چکرورتی راجیہ پراپت کرنے کا بھی خاص مہتو ہے - حقیقت یہ ہے کہ جو شخص کھانے تک کو محتاج ہے - وہ کیا اپنی شاریرک اُنتی کریگا - اور کیا سنسار کا اُپکار کر سکے گا - وہ تو رات دِن روٹی کی چنتا میں ہی گھلتا رہے گا - مثل مشہور ہے "پراگندہ روزی پراگندہ دِل "

بیروزگاری کا زور

بھارت ورش کبھی دھن دھان پُورن دیش رہا ہو - مہاراجہ رام چندر کے سمہ میں مزدور کو بھی روزانہ سونے کا سکہ ملتا ہو - لیکن اس وقت تو فاقہ مستی کا زور ہے - ہندوستانیوں کی ادھک سنکھیا کو اس وقت صحت ور پوری غذا ابھی نہیں ملتی کسی زمانہ میں مشہور تھا کہ علم حاصل کرنے سے سب دکھ دور ہو جاتے ہیں - پر آج کل جس کو علم کہا جاتا ہے - اُس کے حاصل کرنے والے بی - اے - ایم - اے - ایل - ایل - بی - ایم - بی - بی - ایس - ایم - ڈی - شاستری اور آیُوروید آچاریہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں رات دن روٹی کی چنتا میں گھل گھل کر پریشان ہو رہے ہیں - یہاں تک کہ اب خود کشی پر اُتر آئے ہیں ::

ہمارے ورتمان لیڈر اس سارے دکھ کا کارن ودیشی راجیہ اور علاج سوراجیہ بتلاتے ہیں - اور چونکہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جن ملکوں میں اپنا سوراجیہ ہے وہاں لوگ خوب آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں - گورنمنٹ بھی اُن کے روزگار کی فکر کرتی ہے - یہاں تک کہ بیکار آدمیوں کو گذارہ کے لئے الاونس ملتا ہے - لہذا ہمیں اپنے لیڈروں کی بات بالکل سچ معلوم ہوتی ہے - اور ہم سوراجیہ کی اُمید میں مصیبتوں کے دن گزار رہے ہیں ::

کانگرسیوں کی قربانیاں

ہمارے دیش میں کانگرس ایک ایسی سنستھا ہے - جس کا دعویٰ ہندوستان کو سوراجیہ دلانا ہے - اس کا دعویٰ کورا دعویٰ ہی نہیں ہے - بلکہ اس نے اپنے اس اُدیش کی پُورتی کے لئے کافی جدوجہد اور لاثانی قربانی کی ہے - بڑے بڑے معزز تعلیم یافتہ - مالدار اور پربھاوشالی سجنوں نے اپنے محلوں کے مخملی گدیلوں کو چھوڑ کر جیل کا تکلیف دہ جیون گزارا ہے - جو کبھی ان خدمتگاروں میں داخل ہونے کی حیثیت نہیں رکھتے - اُنہوں نے ڈنڈے اور لاٹھیاں کھا کر اُف تک نہیں کی ہے - اور ابھی ہنسی خوشی جانوں کو دیش پر نچھاور کر دیا ہے - دراصل قربانی اس درجہ کی ہے کہ اگر کوئی دوسرا مُلک ہوتا - تو اب تک نہ صرف مقصد میں کامیابی ہو جاتی - بلکہ ایسی قربانی کرنے والے لیڈروں کو دیوتا کی طرح پُوجا جاتا - یہ قربانی اپنا پربھاو دکھلائے گی - اور آج نہیں - تو کل دو چار دس بیس برس میں بھارت سوتنتر ہوگا - اور ضرور ہوگا - لیکن سوتنتر کرانے والی سنستھا کی ذہنیت جو اس وقت ہے - اگر یہی قائم رہی - تو ہندوؤں کی حالت اپنے ہی گھر اور سوراجیہ میں غلاموں سے بھی بدتر ہونے کی اُمید پائی جاتی ہے ::

ہندوؤں کے حقوق سے بے اعتنائی

موجودہ کانگرس جہاں موجودہ طرزِ حکومت کو بُرا بتلا کر اس کا وِرودھ نیابتی ورنتیہ کی بنا پر کرتی ہے وہاں ہندو مسلمانوں کے حقوق کے معاملہ میں خود ہندوؤں کے ساتھ انیائے کرتی ہے - اسی لئے گورنمنٹ نے ہندو مسلمانوں میں تفرقہ قائم رکھنے کے لئے "کمیونل آوارڈ" کا خطرناک آلہ ایجاد کیا - کانگرس کے ہر ایک ممبر نے فرداً فرداً اس کی مذمت کی - اور اس کو مُلک کے لئے نقصان دِہ بتلایا - مجہد اور مسلمانوں نے بھی اس کو ضرر رساں کہنے میں گریز نہ کیا - لیکن چونکہ اس میں ہندو حقوق کو پامال کر کے مسلمانوں کے ساتھ مراعات کی گئی ہیں - اس لئے جن مسلمانوں کو مُلک کی نسبت اپنے ذاتی نفع کی زیادہ فکر ہے - اُنہوں نے اس کو ایک نعمتِ غیر مترقبہ سمجھا ہوا ہے ::

اب کانگرس انصاف - ملکی مفاد - ہندو حقوق کی پامالی وغیرہ سب باتوں کو بالائے طاق رکھ کر بعض چند مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے اس آوارڈ کے خلاف زبان نہیں ہلا سکتی - یہاں تک کہ وہ اسمبلی میں بھی پاس ہو گیا - گورنمنٹ ہندوؤں کو دباتی ہے - مسلمان ہندوؤں کو دباتے ہیں - اور رام راجیہ لانے کا دعویٰ کرنے والی کانگرس بھی ہندوؤں کے ساتھ بے انصافی کرنے میں ذرا پس و پیش نہیں کرتی - اس کا ایک ماتر کارن یہ ہے - کہ مسلمان سنگھٹت ہو کر ایک شکتی رکھتے ہیں - اور ہندوؤں میں سنگھٹن کا ابھاو ہے ::

خون کے آنسو رُلانے والا واقعہ

اُس دن اسمبلی میں بھائی پرمانند جی کمیونل آوارڈ پر بحث کر رہے تھے - کہ مسلمان صدر کے رویہ سے ناراض ہو کر اسمبلی سے واک آؤٹ کر آئے وہ رنجیدہ ہو کے - لابی میں بیٹھے تھے - ایک ہندو ممبر نے رنج کا سبب پُوچھا - اُنہوں نے جواب دیا - کہ ہندوؤں کی حالت زار پر آنسو بہا رہا ہوں - ممبر صاحب نے کہا - کہ آپ اکیلے کیا کر سکتے ہیں ؟ اگر بُرا نہ مانیں - تو دِل کی بات کہوں - دل کی بات یہ بتلائی - کہ مسلمان تو اپنی جگہ سے ہلتے نہیں - اگر سب ہندو مسلمان ہو جائیں - تو سوراجیہ میں کامیابی جلد ہو جائے - اور اُن کے اس خیال کی ایک دوسرے کانگرسی ہندو ممبر نے تائید کی - افسوس صد افسوس اس ذہنیت پر - کہا جہاں اس وچار کے ہندو ہوں - وہاں ہندو حقوق پامال ہوں - تو آشچریہ ہی کیا ہے ؟ اور اس ذہنیت والے لوگوں سے پراپت سوراجیہ میں ہندوؤں کا کیا درجہ ہوگا ؟ ذرا ٹھنڈے دل سے وچار کرنے کی ضرورت ہے - یہ ہے "خطرہ کی گھنٹی" جس سے ہر ایک ہندو کو ہوشیار ہو کر کانگرس کو برباد کرنے کی نہیں - بلکہ مسلم نواز ہندوؤں کی اس ذہنیت کے تبدیل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے - اس کے لئے ایک

سُنہری موقعہ

ہے - ذرا وچار کیجئے - کہ آخر ہندوؤں کی اس ذہنیت کا کارن کیا ہے ؟ ہمارے خیال میں کانگرس کی باگ ڈور زیادہ تر اُن اشخاص کے ہاتھ میں ہے - جو صرف نام کو ہندو ضرور ہیں لیکن نہ تو اُنہیں اپنے دھرم کے اعلیٰ سدھانتوں سے کوئی خاص واقفیت ہی ہے - اور نہ اس پر زیادہ وشواس ہے - اسی لئے اُن میں سے کوئی کہتا ہے - کہ دھرم نے ہی سب جھگڑے پیدا کر رکھے ہیں - اس لئے اس کو نیست و نابود کر دو - اور چونکہ دوسرے مذاہب والے تو اُن کا یہ بے سُرا راگ سُننا پسند نہیں کرتے - تو وہ اپنے ہی دھرم پر کٹھار چلا کر دل کی ہوس نکال لیتے ہیں کوئی ذرا اونچا آدرش پیش کرنا چاہتے ہیں - وہ سب مذہبوں کو یکساں بتلا کر دنیا سے نیکی اور بدی اور جھوٹ اور سچ کا فرق مٹانا چاہتے ہیں ۔

ان بھولے لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ منتھ اور مذہب جن میں خاص ویکتی پر ایمان لانے سے مکتی - اپنے مذہب والوں سے پریم اور دوسروں سے نفرت سکھلائی جاوے - وہ ضرور جھگڑا پھیلانے والے ہیں - لیکن دھرم جس کا دوسرا نام کرتویہ یا فرض ہے - اور جو قدرتی نیموں پر مبنی ہے - وہ کیسے جھگڑا کی جڑ قرار دیا جا سکتا ہے ؟ اور اس کا ورودھ کر کے دُنیا میں کون سکھی ہو سکتا ہے ؟

ایک سمپردایہ یہ تعلیم دیتا ہے - کہ غیر مذہب والے کی عورت اور دولت ناجائز طریقہ پر لینا بھی باعثِ ثواب ہے - یہاں تک کہ غیر مذہب والے کو قتل کرنے پر بھی بہشت ملتا ہے -

اور دوسرا دھرم یہ تعلیم دیتا ہے کہ پرائی ماتا کو ماتا کی درشٹی سے دیکھو - اور پرائی استری کو ماتا کے سمان اور دوسرے کے دھن کو مٹی کے ڈھیلا کے سمان سمجھو ::

اب جو شخص ان دونوں مذہبوں کو ایک سا بتلاتا ہے - اُس کی بدھی کو کیا کہا جائے - یہی گمان ہوتا ہے - کہ اس نے ابھی دھرم اور مذہب کا فرق نہیں سمجھا - جس کو اسے بتلانے کی سخت ضرورت ہے - اور اس کی اس لاعلمی کی بہت کچھ ذمہ داری آریہ سماج پر عاید ہوتی ہے -

گرام سدھار اور وید پرچار

ہم جس سُنہری موقع کا ذکر کر رہے تھے - وہ یہ ہے - کہ کچھ عرصہ سے مہاتما گاندھی جی نے کانگرس سے کنارہ کشی کر کے اچھوت اُدھار اور گرام سدھار کا کام شروع کیا ہے - یہ ایک کھلی ہوئی سچائی ہے کہ اصلی بھارت ورش دراصل گراموں میں آباد ہے کوئی بھی تحریک بھارت ورش میں عالمگیر نہیں کہلا سکتی - جب تک گرام واسی اس میں ایک بڑی تعداد میں شامل نہ ہوں - آریہ سماج ابھی تک تمام بھارت ورش کو بھی ویدک دھرم کے جھنڈے تلے نہیں لا سکا ہے - اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کے پرچارکوں نے گراموں کی طرف کافی دھیان نہیں دیا - اب جبکہ ایک ہنستوی مہاتما نے اس طرف دھیان دیا ہے - میرا تو اعتقاد ہے - کہ گراموں میں جاگرتی کا پیدا ہونا لازمی ہے - لیکن اگر اس جاگرتی کے ساتھ ان پر موجودہ کانگرس کی ذہنیت کا اثر پڑا - تو وہ جاگرتی ہندوؤں کے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

روح اور مادہ کی ازلیت و ابدیت کے متعلق مذہب اسلام کا عقیدہ

(ایک ہندو محقق کے قلم سے)

تقریباً سبھی آستک مذاہب خدا کی توحید یعنی وحدانیت کے کسی نہ کسی شکل میں قائل ہیں۔ میں اس سلسلہ میں مختلف مذاہب کی توحید کا مقابلہ و موازنہ کر کے دکھلاؤں گا۔ کہ سچی توحید کیا ہے۔ اور کس مذہب میں پائی جاتی ہے؟ اس سلسلہ میں ۱ اسلامی توحید ۲ عیسائی توحید ۳ آریہ سماجی توحید ۴ مرزائی توحید ۵ رادھا سوامی مت کی توحید ۶ ویدانت کی توحید وغیرہ وغیرہ ...... پر روشنی ڈالوں گا۔ آج کے مضمون میں میں "اسلامی توحید" پر کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مقامی جماعت اہلحدیث نے مولوی محمد یوسف صاحب امرتسری حال مقیم کلکتہ کا ایک چیلنج نما ٹریکٹ "تحفہ آریہ (۹)" بنام پنڈت رام چند صاحب دہلوی مجھے مشتہر کرنے کے لئے دیا ہے۔ جس میں "آریہ سماجی توحید" پر نہایت کمزور اعتراضات کئے گئے ہیں۔ جن کو میرا خیال ہے کہ پنڈت رام چند صاحب دہلوی تنکے کی مثل پھونک مار کر اڑا سکتے ہیں۔

مزید برآں آج مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۳۵ء کے اخبار "زمیندار" صفحہ ۱ کالم ۱ میں زیر عنوان "مولانا ظفر علی خان (صاحب) کا ورود بہاولپور ہزارہا مسلمانوں کے مجمع میں مولانا کی تقریر دلپذیر" لکھا ہے کہ:-

"اسلام کا سب سے بڑا مابہ الامتیاز یہ ہے۔ کہ اس نے ذات باری کا جو جامع تصور پیش کیا۔ وہ نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور نہ حضور کے بعد کوئی پیش کر سکا ہے۔ حضور سے پہلے تمام علماء اور مفکرین عالم نیستی کے ہستی سے پیدا ہونے اور ہستی سے نیستی پیدا ہونے کو محال عقلی سمجھتے تھے۔ مگر حضور نے اس مسئلہ پر جو کچھ فرمایا۔ اس کے بعد تمام زبانوں پر مہر سکوت لگ گئی ...... اور یہ فرما کر دریا کو کوزہ میں بند کر دیا۔ کہ اللہ وہ ہے۔ جو محض ارادہ سے تمام کائنات کو چشم زدن میں پیدا کر سکتا ہے اسلام کا مایہ ناز عقیدہ یہ ہے" (بلفظہ)

اول تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ الفاظ "نیستی کے ہستی سے پیدا ہونے اور ہستی سے نیستی پیدا ہونے" مولانا صاحب سے سہواً نکل گئے ہیں۔ یا غلط چھپ گئے ہیں۔ درست یہ ہے کہ "نیستی سے ہستی کے پیدا ہونے اور ہستی سے نیستی ہونے" وغیرہ یہ عقیدہ نظر تو نہایت دل فریب اور صحیح ہے۔ کیونکہ جہاں تک میرا علم ہے۔ قرآن شریف میں کسی مقام پر ارواح و مادہ کا نیستی سے ہستی میں پیدا ہونا اور ارواح و مادہ کا ہستی سے نیستی میں چلا جانا مطلق نہیں لکھا ہے۔ بلکہ اس کے خلاف ارواح و مادہ کا ابد الآباد تک موجود رہنا اور ازلی و ابدی ہونا کنایۃً بیان کیا ہے۔ مثلاً سورہ النساء رکوع ۲۲ میں گنہگاروں کے متعلق لکھا ہے کہ:-

"اِلَّا طَرِیْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا"

ترجمہ:- اور نہ جہنم کی راہ کے سوائے جس میں وہ ہمیشہ پڑے رہیں گے۔

نیز سورہ توبہ رکوع ۳ میں نیکوں کے متعلق لکھا ہے کہ:-

"وَجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ"

ترجمہ:- اور ایسے باغوں کی بشارت ہے۔ جن میں انہیں دائمی آسائش ملے گی۔ اور جن میں وہ ابد الآباد تک رہیں گے۔ بیشک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ قرآن شریف ہستی سے نیستی کا قائل نہیں۔ ضمناً معلوم رہے کہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی "حق پرکاش" صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں۔ کہ:-

"لَا یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ (نہ جنت والوں کو کوئی تکلیف اور نہ وہ اس سے باہر کئے جائیں گے" (بلفظہ)

نیز "حق پرکاش" صفحہ ۳۰ پر مولانا صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ:-

"آپ (سوامی دیانند جی) کو اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ قرآن میں صیغہ مذکر کا وارد ہے۔ یعنی خالدون جس کے معنی ہیں نیک مرد ہمیشہ جنت میں رہنے والے ہوں گے"

نیز "حق پرکاش" صفحہ ۱۳۲ پر مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں۔ کہ:-

"ہمیشہ تک" جب غلط ہو۔ کہ آپ کسی آیت سے آسمان و زمین کی فنا بعد حشر ہو جانے کی ثابت کریں۔ ورنہ یہ بچوں کی سی باتیں چھوڑ دیں۔ جس طرح جنتی جنت میں بچے رہیں گے۔ اسی طرح آسمان و زمین بھی بچے رہیں گے" (بلفظہ)

جس کا صریح اور صاف مطلب یہ ہے۔ کہ حشر کے بعد آسمان و زمین نیز جنتی اور جنت سب غیر فانی اور ابد الآباد تک ہمیشہ ہمیشہ موجود رہیں گے۔

نیز "حق پرکاش" صفحہ ۱۷۶ پر مولانا صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"ہزار سال اور پچاس ہزار سال سے کوئی خاص دن یا زمانہ مراد نہیں۔ کیونکہ اگر قیامت کا دن مراد ہو۔ تو اس کی تو کوئی انتہا ہی نہیں۔ "ابداً" کا لفظ قرآن میں موجود ہے" (بلفظہ)

نیز "حق پرکاش" صفحہ ۲۱۸ پر مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب رقمطراز ہیں کہ:-

"پس روحوں کو یا جن چیزوں کو خدا فنا نہیں کرنا چاہے گا۔ ان کا فنا ہونا ضروری نہیں بلکہ عدم فنا ضروری ہے" (بلفظہ)

اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ تمام روحیں۔ جنت۔ مادہ۔ زمین اور آسمان وغیرہ سب اشیاء ابد الآباد ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی غیر فانی ہیں۔

مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب کے گہرے دوست جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی الموصوف "مسیح موعود" بھی روحوں کو غیر فانی اور ہمیشہ رہنے والی تسلیم کیا کرتے تھے۔ فرق دونو بزرگوں میں صرف اتنا تھا۔ کہ اول الذکر تو سب ارواح کو غیر فانی مانتے تھے۔ اور موخر الذکر صرف جنات اور انسانوں کی ارواح کو ہی غیر فانی مانتے تھے۔ جیسا کہ ازالہ اوہام صفحہ $\frac{۹۴۳}{۱۲۹۵}$ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"کیونکہ بجز انسان کے اور کسی حیوان اور کیڑے کی روح کو بقا نہیں ہے"۔ (بلفظہ)

نیز ازالہ اوہام صفحہ $\frac{۹۴۳}{۱۲۹۶}$ پر رقمطراز ہیں کہ "بجز جن اور انس کے اور کسی چیز کو ابدی روح نہیں دیا گیا" (بلفظہ)

مطلب یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب صرف جنوں اور انسانوں کی روحوں کو ابدی و غیر فانی تسلیم کرتے تھے۔ نیز "اسلامی ...... اصول کی فلاسفی" کے صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں کہ:-

"یہ بات نہایت درست اور صحیح ہے کہ روح ایک لطیف نور ہے۔ جو اس جسم کے اندر ہی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جو رحم میں پرورش پاتا ہے۔ پیدا ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ اول مخفی اور غیر محسوس ہوتا ہے۔ پھر نمایاں ہو جاتا ہے۔ اور ابتداء اس کا خمیر نطفہ میں موجود ہوتا ہے" (بلفظہ)

گو مرزا صاحب کی اس تحریر سے روح کا ازلی و قدیم ہونا اظہر من الشمس ہے۔ تاہم اگر مرزا صاحب کا الوصیۃ بار ہفتم صفحہ ۱۲ پر قائم کردہ کلیہ قاعدہ ملاحظہ کیا جائے۔ تو وہ یہ ہے:-

"کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے۔ اس کے لئے ایک انجام بھی ہے" (بلفظہ)

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ جنوں اور انسانوں کی ابدی روحیں ازلی بھی ہیں۔ کیونکہ اگر وہ مخلوق اور حادث ہوتیں۔ تو مرزا صاحب کی فلاسفی کی رو سے وہ فانی بھی ضرور ہوتیں۔ لیکن چونکہ روحیں ابدی لکھی ہیں۔ لہذا وہ ازلی بھی لازمی طور پر ثابت ہو گئیں۔ خلیفہ محمود احمد صاحب قادیانی بھی "دعوۃ الامیر" صفحہ ۹ عقیدہ احمدیت نمبر ۹ کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ:-

"جسم خاک ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے باریک ذرات (پرمانو) فنا نہیں ہوتے" (بلفظہ)

غرضیکہ مرزا غلام احمد صاحب روح و مادہ کی ازلیت و ابدیت کے زبردست پرچارک تھے۔

یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ مادہ و روح ابدی ہیں۔ اب دیکھنا یہ باقی رہ جاتا ہے۔ کہ آیا یہ حادث ہیں یا ازلی؟ میرا نہ صرف خیال ہی ہے۔ بلکہ دعویٰ ہے۔ کہ سارے قرآن شریف میں کسی جگہ پر اشارتاً و کنایتاً بھی روح اور مادہ کی پیدائش کا ذکر تک نہیں پایا جاتا ہے۔ روح کے متعلق کہیں بھی نہیں لکھا۔ کہ روح پیدا شدہ ہے۔ بلکہ آیت شریفہ "نفخت فیہ من روحی" میں صاف لکھا ہے۔ کہ آدم کی روح خدا کی اپنی روح کا جزو تھی۔ اور چونکہ خدا کی روح ازلی ہے۔ اس لئے آدم کی روح بھی ازلی ہوئی۔ جو لوگ اعتراض سے بچنے کے لئے یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ "روحی" سے مراد خدا کی مفتوحہ روح ہے۔ وہ غلط ہے۔ کیونکہ حدیثوں اور تفسیروں سے ثابت ہے۔ کہ خدا نے اپنی خاص روح میں سے کچھ حصہ بذریعہ پھونک آدم میں نفخ کیا تھا۔ تاہم اگر بپاس خاطر دوست یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ خدا کی مفتوحہ روح یا روحوں میں سے ایک روح آدم میں ڈالی گئی تھی۔ تو بھی حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے قبل مٹی اور روحوں کی ہستی اور موجودگی ثابت ہو گئی۔ جو اس کے ازلی ہونے پر دال ہے۔ کیونکہ ارواح کی پیدائش کا قرآن شریف میں کہیں کوئی تذکرہ نہیں پایا جاتا۔ لفظ مادہ اگرچہ (matter) اور پرکرتی کے معنوں میں قرآن پاک میں کہیں نہیں پایا جاتا۔ تاہم اربعہ عناصر نار۔ طین۔ ماء۔ باد یعنی آگ مٹی۔ پانی اور ہوا جو مادہ کے مترادف سمجھے جاتے ہیں سب کے سب غیر مخلوق اور تخلیق کائنات سے قبل موجود

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

تھے۔ الغرض قرآن شریف کی مندرجہ ذیل آیات سے ثابت ہے۔ مثلاً سورہ اعراف رکوع ۲۔ آیت امیں شیطان کا یہ کہنا کہ " خلقتنی من نار و خلقتہٗ من طین "

ترجمہ :۔ " مجھے آگ سے خلق کیا گیا ہے۔ اور آدم کو مٹی سے خلق کیا گیا ہے " :۔

نیز یہ ظاہر ہے۔ کہ انسانوں میں سب سے پہلے حضرت آدم کا پیدا شدہ ہونا اور جنوں اور فرشتوں میں سے سب سے پہلے شیطان کا تخلیق کیا جانا تمام مسلمان مانتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ شیطان اور آدم یعنی کائنات کے شروع میں بھی آگ اور مٹی عناصر موجود تھے۔ نیز سورہ ہود " و عرشہ علی الماء " سے ثابت ہے کہ کائنات سے قبل خدا کا تخت پانی پر تھا۔ جس سے تخت کے مادہ اور عنصر پانی کی موجودگی بھی کائنات سے پیشتر موجود تھی۔ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی تصنیف " ترجمۃ المعارف " جلد اول۔ صفحہ ۱۶۵ پر۔ نیز حکیم نور الدین صاحب رسالہ " نور الدین " بار سویم صفحہ ۹۶ پر عرش کو بھی غیر مخلوق تسلیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ لکھتے ہیں۔ کہ :۔

" اسی وجہ سے اس (عرش) کو مخلوق چیزوں میں داخل نہیں کیا " (یعنی عرش ازلی ہے) اور سورہ دخان میں نیز حدیثوں میں لکھا ہے کہ تخلیق کائنات سے پیشتر ہوا بھی موجود تھی پس قرآن شریف سے اربعہ عناصر آگ۔ مٹی۔ پانی۔ اور ہوا چاروں کا تخلیق کائنات سے پہلے موجود پایا جانا مادہ کی ازلیت کا مترادف ہے۔ کیونکہ اربعہ عناصر کی بھی پیدائش کا کوئی ذکر قرآن شریف میں کہیں نہیں پایا جاتا۔ پس روح و مادہ تخلیق کے قبل موجود اور اس وقت بھی موجود اور مرنے کے بعد قیامت تک قبروں کے اندر بھی موجود اور ابدی ہونے اور ان کی پیدائش مفقود بلکہ نابود ہونے سے ان کا ازلی ہونا خود بخود عیاں ہے۔ کیونکہ جب کائنات کی تخلیق سے پیشتر بھی ارواح و مادہ موجود رکھتے ہیں۔ اور ان کی پیدائش کا کہیں کوئی ذکر اشارتاً بھی نہیں پایا جاتا۔ تو پھر عقلمندوں کے نزدیک ان کے ازلی و ابدی ہونے میں کیا شک باقی رہ سکتا ہے؟ نیز آیت مقدسہ الست بربکم قالو بلیٰ شہدنا سے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ بھی ارواح کا ازلی ہونا مراد لیتے ہیں۔ جیسا کہ آپکا ایک مشہور شعر ہے۔ کہ :۔

الست از ازل ہمچناں شاں بگوش
بفریاد قالو بلیٰ در خروش

پس اس مختصر لیکن جامع تحریر سے بخوبی ثابت ہوا کہ از روئے قرآن شریف مادہ و ارواح ازلی و ابدی ہیں۔ بعینہٖ جیسا کہ آریہ سماج مانتا ہے۔ بعض مولوی صاحبان کہتے ہیں۔ کہ قرآن شریف سورہ فرقان رکوع امیں لکھا ہے۔ کہ " خلق کل شیٔ فقدرہٗ تقدیرا "۔

ترجمہ :۔ ہر چیز کو اس نے پیدا کر کے تقدیر مقرر کر دی ہے۔ اول تو لفظ " کل " سے مراد اکثر ہے۔ جیسا کہ لفظ " کل " سے " بعض " مراد لیتے ہوئے میاں محمود احمد صاحب خلیفۃ الثانی دعوۃ الامیر ص۲۰ پر لکھتے ہیں۔ کہ :۔

" چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ مکھی کو اللہ تعالیٰ اپنے وحی کی کہ " کلی من کل الثمرات "۔ حالانکہ ہر مکھی سارے پھلوں کو نہیں کھاتی۔ پس اس کے معنی یہی ہیں۔ کہ پھلوں میں سے بعض کو کھا۔ اسی طرح ملکہ سبا کے متعلق فرماتا ہے۔ " و اوتیت من کل شیٔ "۔ اس کو ہر ایک چیز دی گئی تھی۔ حالانکہ وہ دنیا کے ایک نہایت مختصر علاقہ کی بادشاہ تھی۔ پس اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ دنیا کی نعمتوں میں سے کچھ اس کو دی تھیں " :۔ (بلفظہ)

خلیفہ صاحب تو قرآن شریف میں ہر جگہ لفظ " کل " سے مراد بعض لیتے ہیں۔ (حق الیقین ص۱۷۱)

دوئم شیٔ سے مراد مرکب اشیاء ہیں نہ کہ مفرد عناصر جیسا کہ آیت " کل شیٔ ہالک الا وجہ ربک " سے ظاہر ہے۔

سوئم لفظ خلق سے ہمیشہ یہ معنی لئے جاتے ہیں۔ کہ مادہ سے کسی شے کا بنانا۔ جیسا کہ قرآن شریف کی محولہ بالا آیت " خلقتنی من نار و خلقتہٗ من طین " سے ظاہر ہے۔ کہ شیطان کو آگ لے کر خلق کیا۔ اور آدم کو مٹی سے خلق کیا۔ پس ثابت ہے۔ کہ خلق کے معنی مادہ لے کر کوئی چیز بنانے کے ہیں۔ نہ کہ نیستی سے ہستی میں پیدا کرنے کے۔ ورنہ سورۃ مومنون رکوع ۱ میں " فتبارک اللہ احسن الخالقین " اور سورہ صافات رکوع ۴ میں " احسن الخالقین " میں لفظ خالقین جمع کے صیغہ میں وارد ہوا ہے۔ جس کے معنی دو سے زیادہ خالقوں کے ہیں۔ اور اس لئے اگر خالق کے معنی نیستی سے ہستی میں پیدا کرنے والے کے لئے جائیں گے۔ تو دو سے زیادہ نیستی سے ہستی میں پیدا کرنے والے خالق ماننے سے شرک لازم آئے گا۔ پس خلق لفظ کے معنی جیسا کہ قرآن شریف سے ظاہر ہے۔ مادہ لے کر کسی شے کو بنانے کے ہیں۔ نہ کہ نیستی سے ہستی میں پیدا کرنے کے +

مولوی ظفر علی خان صاحب کے الفاظ کہ " اللہ وہ ہے۔ جو محض ارادے سے تمام کائنات کو چشم زدن میں پیدا کر سکتا ہے " سے شاید " کن فیکون " کی طرف اشارہ ہے۔ حالانکہ " کن فیکون " بھی مادہ سے کسی شے کو بنانے کے وقت بولا جاتا ہے نہ کہ نیستی سے ہستی میں لانے کے وقت۔ جیسا کہ قرآن شریف سورہ آل عمران رکوع ۶ میں لکھا ہے۔ کہ " ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہٗ من تراب ثم قال لہٗ کن فیکون "

ترجمہ :۔ اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال ایسی ہے۔ جیسی " آدم " کی مثال ہے۔ کہ اللہ نے مادہ سے آدم کو بنا کر کہا۔ کہ " ہو "۔ اور وہ ہو گیا :۔

پس بروئے قرآن شریف مادہ و ارواح ازلی و ابدی ثابت ہوتے ہیں۔ نہ کہ حادث اور فانی۔ نیز یہ کہ قرآن شریف کے کسی لفظ سے بھی روح و مادہ کی پیدائش ثابت نہیں کی جا سکتی۔ لیکن اگر بپاس خاطر دوست محال کے طور پر فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ مادہ و ارواح حادث اور پیدا شدہ تو ہیں۔ لیکن آغاز کائنات سے لے کر اب تک موجود ہیں۔ اور آئندہ ہمیشہ ابد الآباد تک خدا کے ہمرکاب موجود رہیں گی۔ تو زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ کائنات سے پیشتر تو اللہ واحد تھا۔ اور توحید تھی۔ لیکن اب نہ تو اللہ ہی واحد ہے۔ بلکہ اس کے ہمرکاب مادہ و ارواح بھی موجود ہیں۔ اور نہ آئندہ ہی کسی زمانہ میں اللہ اکیلا اور واحد رہے گا۔ گویا اسلامی وحدانیت جب ہو گی۔ تب ہو گی۔ نہ تو اب ہے۔ اور نہ کبھی آئندہ ہو گی۔ پس بفرض محال مادہ و ارواح کو حادث اور پیدا شدہ مان کر بھی اسلامی توحید اور قرآنی وحدانیت لنگڑی توحید ہے۔ سچی توحید وہ ہے۔ جسے وید مقدس پیش کرتا ہے +

کیا میرے کرم فرما مولانا ظفر علی خان صاحب اسلامی توحید کو ویدک توحید سے بہتر ثابت کر کے میری غلط فہمی کو دور فرمانے کی مہربانی فرمائیں گے؟

بقیہ مضمون " خطرہ کی گھنٹی اور سنہری موقع " صفحہ ۱۱ کا

لئے زہر قاتل کا سا اثر رکھے گی۔ اور گرام کے مسلمان اگر موجودہ مسلم ذہنیت کا شکار ہو گئے۔ تو وہ سوراجیہ کے راستہ میں ایک وسیع خلیج حائل کر دیں گے۔ لہذا اس وقت آریہ سماج کے ہر ایک ممبر کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ گراموں میں جاگرتی لانے کے ساتھ ساتھ گرامین کے پاس مقدس ویدک دھرم کا سندیسہ پہنچائے۔ اور ہر ہندو مسلمان اور عیسائی کو بتلائے۔ کہ تمہارا آدی سروتر ویدک دھرم ہے۔ جو ہر ایک پرکار کے پکش پات۔ خود غرضی۔ اتیاچار اور اناچار سے بری رہ کر پرانی ماتر سے پریم کرنے کی شکھشا دیتا ہے۔ اور وہ دھرم تمہیں جان سے زیادہ عزیز ہونا چاہئے۔ اسی دھرم پر آروڑھ ہو کر تم سوراجیہ پراپت کر سکتے ہو۔ اور اس کو سکھ پوروک بھوگ سکتے ہو۔ جب تم سشکت ہو کر اپنے دھرم کو اس کے اصلی روپ میں مسلمانوں کے سامنے رکھو گے۔ تو وہ تمہاری آواز کی قدر کریں گے۔ اور آج جہاں ہندو ان سے ملنے کے لئے خوشامد کر رہے ہیں۔ اور وہ نئی سے نئی ناجائز مانگیں پیش کرتے ہیں۔ اس وقت وہ اپنی اس کرتوت پر پشچاتاپ کریں گے۔ اور تم سے گلے ملنے میں فخر سمجھیں گے۔ اور آپس کی نفرت سب کافور ہو جائے گی۔

تب گورنمنٹ بھی تمہاری آواز کی قدر کرے گی۔ اور مسٹر چرچل کو اپنے خیالات تبدیل کرنے پڑیں گے۔ اور وہ اپنی غلطی کو محسوس کریں گے۔ مہاتما جی نے گرام سدھار کا جو پوتر کاریہ شروع کیا ہے۔ آریہ سماج کے اس کام سے اس کو بہت امداد ملے گی۔

آج رشی راج کا پوتر تہوار ہے۔ آج وہ دن ہے۔ جب ہمارے آچاریہ رشی دیانند کے ہردیہ مندر میں گیان کی جیوتی جاگرت ہوئی تھی۔ اور بڑے بڑے چندوں اور تنخواہ لینے والے اپدیشکوں کا سہارا چھوڑ کر۔ خود گراموں میں جا کر فرصت کے وقت پرچار کرو۔ تم دیکھو گے۔ کہ دو چار سال ہی میں بھارت کا بچہ بچہ فخر سے اپنے آپ کو آریہ کہے گا اور چاہے جس سنستھا میں کام کرے۔ اپنے دھرم کو مٹانے کی کوشش نہ کرے گا۔ اور سچے معنوں میں سنسار کا اوپکار کرکے رشی کی شاردیہ آتما اور سماج کی آتمی کا کارن بنے گا۔ دیکھیں کتنے نوجوان اپنے عمل سے ہمارے اس لیکھ سے سہمت ہوتے ہیں۔ خبردار! موقع سے چوک نہ جانا۔ ورنہ پھر ایسا سنہری موقع ہاتھ نہ آئے گا :۔ (رام شرما)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ہوگا۔ علاوہ لائسنس دار کے گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
Suleman Umar & Co Karachi

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دیوسماجیوں سے ایک سوال

کیا اُن کے معبود ایک بیوی کے جیتے جی دوسری بیوی کرنیکی اجازت دیگئے ہیں؟

(از شری رائے صاحب جھانگی رام جی ریٹائرڈ مصنف)

تعصب اور تنگدلی کے باعث مجلسی زندگی میں جو کئے دن مصیبتیں اور تباہ کاریاں ظہور میں آتی رہتی ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ بہت سے مذاہب والے بھی ان کے پھندے میں گرفتار ہیں۔ جس سے ایک مذہب والا اپنے سے غیر مذاہب والوں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے بھی نہیں ٹلتا۔ یہاں میں دیوسماجی صاحبان کی طرف سے ایک اس قسم کا واقعہ مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

دیوسماج نے اپنے اُردو اخبار کے خاص نمبر مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۴ء میں "مختلف فرقوں کے کہلانے والے معبودوں نے اپنے وشواسیوں کو جس جس قسم کی نہایت مجرمانہ اور گناہ آلودہ تعلیم دی ہے۔ اُس تعلیم کے کچھ نمونے" کی سنسنی خیز سرخی دے کر مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ آریہ سماجیوں اور برہم سماجیوں کے معبودوں اور ان مذاہب کی مقدس کتابوں کو اپنی فطرت کے خاصہ کے موافق کیونکہ وہ اپنے سے باہر اور سب مذاہب والوں کو گالی گلوچ دینے کے ہنر میں خوب مشاق ہو چکے ہیں۔ بہت بُری طرح کوسا ہے۔ اور ان سب کو نیچا دکھانے اور اپنے آپ کو اوچیہ یعنی ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس سرخی کے نیچے اور سب باتوں کو چھوڑ کر اس موقع پر میں جس ہیڈنگ پر بحث کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے:۔

"ایک بیوی یا خاوند کے جیتے جی دوسری بیوی یا خاوند کرنے کی تعلیم"

اس میں آپ قرآن کے خدا کی تعلیم کے بارہ میں لکھتے ہیں۔ کہ وہ دو دو تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ آریہ سماج کے ایشور کی تعلیم کے بارہ میں نیوگ کی تعلیم کے متعلق لکھتے ہیں۔ اور برہمو سماج کے ایشور کی تعلیم کے متعلق راجہ رام موہن رائے صاحب کی انگریزی تصانیف جلد اوّل۔ ایڈیشن اوّل صفحہ ۳۶۵ و ۳۶۶ کے حوالہ سے یہ لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"جب کسی شخص کی بیوی بانجھ ہو۔ یا اس سے صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں۔ یا وہ روگی اور دائم المریض وغیرہ ہو۔ تب خاص شرائط کی بنا پر مرد دوسری شادی کر سکتا ہے"۔

افسوس تو اس بات کا ہے۔ کہ دیوسماجی صاحبان اور سب ہادیانِ دین اور ان کے معبودوں کی شکھشا پر کھلی اڑانے اور طعنہ زنی کے پیرایہ میں انہیں پبلک کے سامنے پیش کر کے نیچا دکھانے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی غیر مذہب والا بابا ان سے مختلف خیالات رکھنے والا ان پر جائز نکتہ چینی بھی کرے۔ اور ان کے معبود کی تعلیم کے معنیاپن کو پبلک کے سامنے ظاہر کرے۔ تو وہ سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ اور آپے سے باہر ہو کر گالی گلوچ دینے اور توہین کرنے سے نہیں ٹلتے۔

کیا میں دیوسماجی صاحبان سے یہ سوال کرنے کی جرأت کر سکتا ہوں۔ کہ کیا ان کے معبود بھی دیوسماجیوں کو ایک بیوی کے جیتے جی دوسری بیوی کرنے کی محض اس شرط پر کہ وہ ایک خاص رقم بطور ڈنڈ دیوسماج کے خزانہ میں جمع کرا دیں۔ اجازت دے گئے ہیں؟

اگر یہ سچ ہو۔ جیسا کہ یہ ضرور سچ ہے۔ کیونکہ جب ان کے معبود نے اس کا رواج دیوسماج میں جاری کیا۔ تو میں ان دنوں دیوسماج میں شامل تھا۔ اور میں نے اس تجویز کی مخالفت کی تھی۔ اس موقع پر جو خط و کتابت میرے اور دیوسماج کے درمیان ہوئی۔ اور دیوگورو صاحب کی طرف سے مجھے ڈانٹ بتلائی گئی۔ وہ میں دیوسماجیوں سے اس سوال کا جواب ملنے پر شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تاکہ پبلک کو حقیقت کا پتہ لگ سکے۔

کیا یہ شرمناک بات نہیں ہے۔ کہ جو بات ان میں خود ان سب مذاہب کی نسبت بھی بدتر حالت میں موجود ہو۔ اس کے لیے ان سب کی کھلی اڑانا اور پبلک کو گمراہ کر کے ان سے بدظن کرنا اور خود اپنے منہ میاں مٹھو بن بیٹھنا۔ کیونکہ اس معاملہ میں اکثر مذاہب والوں نے کچھ خاص شرائط قائم کی ہیں۔ مگر یہاں پر شرائط کچھ نہیں۔ محض ان کے خزانہ میں روپیہ جمع کرا دینا کافی سمجھا گیا ہے۔ کیا دیوسماجیوں کا یہ وطیرہ اس بات کے مصداق نہیں ہے۔ کہ ان کو اوروں کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے۔ مگر اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا؟

اس بارہ میں جب میں نے دیوسماج میں مخالف آواز اٹھائی۔ تو کئی دیوسماجی اور ایک معزز کرمچاری بھی میرے ساتھ متفق ہو گئے۔ کہ "ایک بیوی کے جیتے جی دوسری بیوی کسی بھی صورت میں نہیں کرنی چاہیئے"۔ چنانچہ جب دیوگورو صاحب کو اس کا پتہ لگا۔ تو انہوں نے اس کرمچاری کو بلوا کر ڈانٹا۔ جھاڑا۔ اور کہا کہ دیکھو جب کوئی دیوسماج کا ممبر شراب پی لیتا ہے۔ یا گوشت کھا لیتا ہے۔ تو کیا ہم اُس کو ہمیشہ کے لیے اپنے دربار سے فیض پانے سے محروم کر دیتے ہیں؟ ویسے ہی اگر ایک آدمی ایک بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کر لے۔ تو اُسے ہم ہمیشہ کے لیے اپنے فیض سے کس طرح محروم کر سکتے ہیں؟"

اس کرمچاری نے جب دیوگورو صاحب کی ان دلائل کا میرے سامنے ذکر کیا۔ اور انہیں جائز ٹھہرایا۔ تو میں نے ان سے عرض کیا۔ کہ جو تشبیہ گورو صاحب نے دی ہے۔ وہ ہرگز ہرگز درست نہیں ہے۔ کیونکہ:۔

۱۔ دیوسماج کا جو ممبر ایک دفعہ شراب پی لیتا ہے۔ یا گوشت کھا لیتا ہے۔ وہ دیوسماج کا ممبر نہیں رہ سکتا۔ اگر وہ ہمیشہ کے لیے آئیندہ شراب پینے اور گوشت کھانے سے توبہ نہ کرے۔ یا ڈنڈ بھگت کر ان ہر دو اشیاء کا کھان پان جاری رکھے۔ مگر یہاں حالت دگرگوں ہے۔ کیونکہ یہاں پر وہ دوسری بیوی کو آئیندہ کے لیے طلاق نہیں دیتا۔ بلکہ ہمیشہ اپنی پہلی بیوی کے سامنے اُسے گلے لگائے رکھتا ہے۔ تب آپ ہی بتلائیے۔ کہ آیا ایسی صورت میں دیوگورو صاحب کی یہ تشبیہ درست سمجھی جا سکتی ہے؟ میرے خیال میں ہرگز ہرگز نہیں۔

۲۔ اگر بیوی بھی اپنے خاوند کے جیتے جی کسی جذبہ یا خیال سے متحرک ہو کر کسی دوسرے مرد کے ساتھ شادی کر کے دوسرے خاوند کو اپنے گھر میں لا رکھے اور اس کے ساتھ پہلے خاوند کے سامنے رہے سہے۔ تو کیا آپ اس عورت کو وہی حق دینے کے لیے تیار ہیں؟ جو مرد کی صورت میں آپ اسے دیتے ہیں۔

بجائے اس کے کہ وہ کرمچاری صاحب مجھے کوئی جواب با صواب دیتے۔ اُلٹا مجھے اوشواسی اور اشردھاوان کہہ کر مجھ سے ناراض ہو کر اور منہ بنا کر چلتے بنے۔

یہ ہے تعصب اور تنگ دلی کی نشانی۔ جس کی پرورش دیوسماج میں خاص طور پر ہو رہی ہے۔

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

نگارستان و جمالستان
حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان ۲ جمالستان ۱ (محصولڈاک علاوہ)
دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول
مینیجر "نگار" لکھنؤ

ہماری جسمانی و روحانی ترقی و پستی
جب ہمارا جسم صاف خون سے پُر ہوگا۔ ہم ہر حالت میں عروج کی طرف ترقی کرتے جائیں گے۔ بحالت دیگر پستی اور ذلالت کی خوفناک نار موجود ہے۔ اس لیے خون اور منی کی جملہ خرابیوں کو دُور کرنے کے لیے بدہضمی۔ قبض۔ جریان۔ احتلام اور سرعت سے نجات حاصل کرنے کے لیے دل و دماغ اور معدہ کو مضبوط بنانے کے لیے آج ہی مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ ۳ گولیاں صرف ۱ پانچ ڈبیاں ۴ ۔ زندگی کے تمام خطرات سے بچنے کے لیے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب "کام شاستر" مکمل مفت طلب فرماویں۔
وید شاستری منی شنکر گووندجی جامنگر کاٹھیاواڑ
لاہور ایجنٹ۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی

تمام ضروریات زندگی
سامانِ سوداگری پارچات زیورات اسباب چمڑا سامان ہتھیارات متعلقہ بوہار ترکھان۔ زرگر۔ موچی۔ حجام۔ کابل و کشمیر کی پیداوار میوجات سبز و خشک۔ پستہ۔ بادام۔ کشمش۔ چلغوزہ۔ اخروٹ۔ گچھیاں۔ ڈھینگری کھمبیاں۔ ہار پھلوڑیاں۔ لوئی۔ پٹو۔ دُھسّہ۔ زعفران کشمیری ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ۔ دنداسہ۔ سلاجیت مصفیٰ ادویات پنساری نسخہ جات مفرد و مرکب غرضیکہ تمام اشیاء جو آپ کو درکار ہوں۔ ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں۔

خوشبو کی لپٹیں لانیوالی
ہون سامگری
بھگوان دھوپ
نرخ تھوک خریداران
ہون سامگری فی من ۱۶ بھگوان دھوپ فی من ۳۰
نوٹ:۔ بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا۔
نوٹ:۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات اور نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیا منگوا سکتے ہیں۔
ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی کا سندیش

(از شری لالہ دیوان چند جی ایڈووکیٹ بٹالہ)

(نوٹ) یہ لیکھ "شردھانجلی انک" کے لئے اس وقت موصول ہوا۔ جب انک تیار ہو چکا تھا۔ اس لئے اب اسے شائع کیا جا رہا ہے ۔ (ایڈیٹر)

سوامی دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد ایک عظیم سیاسی اور مجلسی انقلاب کی غرض سے رکھی تھی۔ آریہ سماج کو وہ ایک ایسی وشال برادری بنانا چاہتے تھے۔ جس میں ویدک ورن آشرم مریادا کا سامراجیہ ہو۔ آریہ سماج کے پرانے لیڈر سوامی جی کی اس سپرٹ کو خوب سمجھتے تھے۔ ان میں سے ایک سوامی شردھانند جی تھے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو اسی ادیش کی خاطر بلیدان کر دیا۔ یہ امر سخت قابل افسوس ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند آدی کے بلیدان سے اس سماج میں ابھی تک کوئی پرچنڈ اگنی پرجولت نہیں ہوئی۔ سکھ اتہاس میں گورو تیغ بہادر اور ان کے جانشینوں کی قربانیوں نے مغلوں کی حکومت ہند کو ملیامیٹ کر دیا۔ پنجاب میں ہی نہیں۔ بلکہ کل ہندوستان کی تاریخ اور نقشہ کو بدل دیا۔ جس قدر سختیاں اورنگ زیب اور فرخ سیر کے زمانہ میں سکھوں پر ہو چکی ہیں۔ ان کا تذکرہ اس وقت بھی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ آریوں پر بحیثیت مجموعی اس انگریزی حکومت کے ساتھ کوئی ناقابل برداشت سختی مسلمانوں کی طرف سے نہیں کی گئی۔ اس کے باوجود آریہ پریس اور آریہ سماج کے پراپیگنڈا نے عملی طور پر ایسا گلا گھٹ چکا ہے کہ مانو انہوں نے بنا [illegible] کے ہی شکست تسلیم کر لی ہے۔

[illegible] حالت میں آریہ سماج میں نئی زندگی لانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کے لیڈران اور عوام ورن آشرم مریادا پر پورے زور سے آگے بڑھیں۔ جس طرح خزاں کے بعد بہار آتی ہے ٹھیک اسی طرح بان پرست اور سنیاس آشرموں سے گرہست جیون پوتر اور اونچا ہوتا ہے۔ قوموں کی زندگی ان بان پرستھیوں اور سنیاسیوں کی وجہ سے سربلند ہوا کرتی ہے۔ جو دن رات سوتے جاگتے اپنا تن من اور دھن الپتھ ارپن کر کے اپنی جاتی اور دیش کو اونچا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ ہر ایک ملک اور قوم میں جو دنیا میں آزاد ہے۔ ایسی آتماؤں کی کمی نہیں۔ ہندو قوم میں بدقسمتی سے خود غرضی۔ نفسا نفسی اور زر پرستی کا دور دورہ ہے۔ آریہ سماج کے عوام بلکہ اکثر موجودہ لیڈران بھی اسی لہر میں بہے جا رہے ہیں۔ آریہ سماج کی تحریک کو پچاس سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ آریہ سماج ورن آشرم کی دعویدار ہے۔ مگر کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ ابھی تک ہمارے سماج کے اکثر لیڈران لاکھوں روپیہ اکٹھے کرتے ۵۰ ورش کی عمر کے بعد بان پرستھ آشرم میں داخل نہیں ہوتے۔ سماج کی جان لیڈروں کی ہتھیلی میں ہوا کرتی ہے۔ ایک گورو گوبند سنگھ ہزار ہا سالوں کی مظلوم قوم کے افراد کو امرت چھکا کر چڑیوں سے باز بنا سکتا ہے۔ کاش! آئندہ اردھ شتابدی پر ایک مہان یگیہ کر کے آریہ لوگ اپنے جیون کا پرن کریں۔ کہ ہر ایک تحصیل سے کم سے کم ایک سنیاسی اور بان پرستھی اگر میدان میں نکل آویں۔ اور وہ جنگلوں اور دیہاتوں کے سرل ہردے دیہاتیوں میں اپنے آپ کو پرچار ارتھ لگا دیں۔ تو دیکھیں آریہ سماج کو کون ہرا سکتا ہے۔ چند لائق پروفیسران اور وکلا صاحبان اگر [illegible] جی کی طرح سنسار میں [illegible] کریں۔ تو آریہ سماج کا دولتیوں میں پرچار بغیر کسی خرچ کے ہو سکتا ہے۔ آشرم مریادا کو سامنے رکھ کر ہی ایک قدرتی حل ہماری کل مشکلات کا معلوم دیتا ہے۔

آریہ سماج کا اپنا پریس بڑا ہی کمزور ہے۔ ہمارا تحریری پراپیگنڈا ابتدائی حالت میں ہے۔ آریہ سماج نے عیسائیوں کی نقل میں بے شمار مشن اسکول اور کالج کھولے۔ عیسائیوں نے جب دیکھا کہ ان کے ذریعہ لوگ عیسائی نہیں ہوتے۔ تو آخر کالج بند کر کے پادری لوگ دور دراز علاقوں میں پرچارک کا کام کرنے لگے۔ اب بھی اگر ہمارے لیڈران عیسائیوں سے سبق سیکھ کر اپنی پالیسی کو بدل دیں۔ تو کچھ بگڑا نہیں ہے۔ علی گڑھ والوں نے نظام حیدرآباد اور بھوپال وغیرہ ریاستوں میں کافی سے زیادہ اقتدار [illegible] ہے۔ کاش ہمارے لیڈر بھی ہندو ریاستوں کی طرف دھیان دیتے۔ اور راجپوتانہ میں بے شمار مہانبھاو جج اور مجسٹریٹ وغیرہ بن جاتے۔ اور ان کے لئے ہمیں منتوں کی فکر نہ کرنی پڑتی۔ رشی نے اپنے جیون میں برہمچریہ سنیاس اور انت بلیدان کا سبق آریوں کو دیا تھا۔ ویدوں کو پرچار کرنے کے لئے ویدک منترالیہ اجمیر بنا کر اسی کو اپنی ساری شکتیوں کا مرکز بنایا تھا۔ مگر افسوس ہمارے لیڈروں نے پریس کی اہمیت کو اس بیسویں شتابدی میں بھی رشی کی چیتاونی کے باوجود نہیں سمجھا۔ آریہ سماج کو سامراجک کرانتی کا مرکز بنانے کی بجائے اسے ہم نے ہندو کلب سا بنا رکھا ہے۔ رشی نے اپنا آدرش جیون راجپوتوں کے اتھان میں لگایا۔ مگر اس کے پیچھے چلنے والے لیڈروں نے سوامی جی کی دور رس سیاسی چال کو بری طرح سے نظر انداز کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہمارے ہزاروں ودیا پرچار کی آگلی منڈی سی پڑ رہی ہے۔ آریہ برادری نہ ہونے کے کارن اکثر پہلے لیڈروں کے جانشینوں کا اب اس سماج سے بیشتر سمبندھ نہیں۔ اس سماج کی ترقی کی رفتار یہ ہے۔ کہ اگر ہزار ممبر سماج میں داخل ہوتے ہیں تو لاکھوں چلے جاتے ہیں۔ بھلا ہو دلت بھائیوں کا۔ جن کو آپ برادری میں شامل نہیں کر سکے۔ مگر مردم شماری کے اعداد میں آپ کا لاک [illegible] قائم کئے جاتے ہیں۔

گوروکل کوروکشیتر کے سالانہ جلسہ کی مختصر کاروائی

گوروکل کوروکشیتر کا چوبیسواں سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ فروری ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲۲ فروری کو تھانیسر شہر میں نگر کیرتن ہوا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشک سب ٹھاکر [illegible] بھجنیکوں کے سندر بھجن ہوتے رہے۔

۲۳ فروری کی صبح گوروکل پتاکا کا ابھی وادن کیا گیا شری پنڈت لیش پال جی سدھانت النکار ودیالنکار شری نے پتاکا کا ادگھاٹن کرتے ہوئے بڑا پربھاوشالی بھاشن کیا۔ اس کے بعد شری پنڈت سنت پال جی سدھانت النکار کا منوہر اپدیش ہوا۔ بعد دوپہر پنڈت لیش پال جی نے گوروکل شکشا پرنالی پر ایک بہت ہی شکشا پرد ویاکھیان دیا۔ آپ کے ویاکھیان کے بعد شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کا "ویدک سنسکرتی کی عظمت" پر ویاکھیان ہوا۔ ویاکھیان کا حاضرین پر بہت اچھا پربھاو پڑا۔ شام کو شاہ آباد کے ڈی۔ اے۔ وی۔ ہائی سکول کی ٹیم کا گوروکل کی ٹیم کے ساتھ ہاکی کا میچ ہوا۔ گوروکل پارٹی دو گولوں سے جیتی۔ رات کو برہمچاریوں نے اپنے جسمانی کرتب دکھلائے۔ کھیلوں کے بیچ میں ہی آندھی اور بوندا باندی کے آجانے سے کھیلوں کو بند کرنا پڑا۔

۲۴ فروری کی صبح کو گوروکل میں نئے داخل شدہ سولہ برہمچاریوں کا ویدارمبھ سنسکار ہوا۔ اور شری سوامی کیولانند جی کا منوہر اپدیش ہوا۔ بعد دوپہر ۲½ بجے دلت ادھار کانفرنس ہوئی۔ سبھا کے سبھاپتی شری بابو شری پرکاش جی ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی تھے۔ سب دلت کہے جانے والے بھائیوں کو دیگر ہندوؤں کے سمان ہی برابری کا درجہ دلانے کے متعلق پرستاو پاس ہوئے۔ مہاشے دیش بندھو جی گپتا ڈائریکٹر "تیج" دہلی کا دلت ادھار کے متعلق ایک پربھاوشالی بھاشن ہوا۔ دلت ادھار کانفرنس کے بعد شری آچاریہ رام دیو جی کی اپیل پر گوروکل کے لئے تقریباً دو ہزار روپیہ جمع ہوا۔ رات کو سنگیت سمیلن ہوا۔

جلسہ میں باہر سے آئے ہوئے مہانو بھاوؤں کے بھوجن کا مفت انتظام لاڈوہ کے رئیس لالہ مکند لال جی کی طرف سے تھا۔ حاضری گزشتہ کئی سالوں سے بہت زیادہ رہی۔ اس طرح ہر ایک لحاظ سے جلسہ پوری طرح کامیاب ہوا۔

(پربندھ کرتا گوروکل ہدا)

آوشیک سوچنا

(ودوت سمیلن ڈنگہ پنجاب)

۳۰ مارچ سے ۵ اپریل ۱۹۳۵ء تک جو ودوت سمیلن ڈنگہ میں ہونیوالا ہے۔ یہ اب نشچے ہو گیا ہے کہ وہ سارودیشک سبھا کی اور سے نہیں ہے۔ کنتو آریہ سماج ڈنگہ یا شری سوامی ویدانند جی کی اور سے ہی ہے۔ سارودیشک ودوت سمیلن کی تتھی پھر پربندھ ہو جانے کے بعد گھوشت ہو گی۔

نارائن سوامی پردھان سارودیشک سبھا۔ دہلی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بقیہ مضمون "شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی" صفحہ ۲ سے

ہو سکے گا۔ اور سویم سیوک تیار کئے جا سکیں گے۔ نوجوان آریہ بہنیں بھی اس سیوا کاریہ میں حصہ لیں تو بہت اُتم ہوگا۔

۱۲۔ نگر کیرتن کا جلوس

سب پربندھ آریوں کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔ خاص خاص چیدہ بھجنوں کا سنگرہ پنجابی بھاشا میں بھی کرایا جائے۔ تاکہ ایک ان پڑھ پُرش اور استری بھی آریہ سماج کی باتوں کو سمجھ سکے۔ ہر ایک بڑے شہر کے آریہ سماج کو بینڈ باجہ کا انتظام کرنا چاہئے۔

۱۳۔ آشرم اور سنسکار

اس شبھ موقع پر ۵۰ برس سے اوپر آیو والے آریوں کو بان پرستھ تھا سنیاس آشرم میں پرویش کرایا جائے۔ کئی آریہ بچوں کے نام کرن۔ منڈن اور یگیوپویت سنسکار کرائے جائیں۔ کچھ آریہ نوجوانوں کے ویدک ریتی سے سنسکار کرائے جائیں۔

۱۴۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا ۵۰ سالہ اتہاس

کم سے کم دس ہزار کاپی چھپوائی جائے۔ ایک ایک کاپی آریہ سماج اور گورُوکل کے ٹیچنگ کالجوں کو بطور یادگار بھینٹ کی جائے۔ اتہاس کی پرنٹنگ میں لاہور شہر اور دیگر قابل دید مقامات کے فوٹو۔ گوروُدت بھون۔ رشی دیانند جی۔ سوامی شردھانند جی۔ پنڈت گوروُدت جی ایم۔ اے۔ ودیارتھی شہیدوں کے چتر اور سبھا کے بہت پرانے کاریہ کرتاؤں کے فوٹو ضرور دلئے جائیں۔ قیمت ایک کاپی مجلد ایک روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

۱۵۔ مہرشی دیانند جی مہاراج کی جنم بھومی ٹنکارا گرام کا سُندر چتر شوالہ اور رشی کے زندہ رشتہ داروں کے فوٹو۔ متھرا میں سوامی ورجانند ودیالیہ کا فوٹو اور اجمیر میں رشی کا سمادھی ستھان وغیرہ کے سُندر چتر تیار کرائے جائیں۔ جو کہ ہر ایک آریہ گھرانہ میں ہونے نہایت ضروری ہیں۔

۱۶۔ دیپ مالا

اُتسو کے آخری دن لاہور میں رات ہی کو سو دیشی مٹی کے دیئے جلائے جائیں۔

۱۷۔ مہرشی دیانند کا جیون چرتر پنجابی نظم میں تیار کرایا جائے۔ نیز سولہ سنسکاروں کے بھجن بھی تیار کرائے جائیں۔

(باقی آئندہ)

سب ہندی پریمی توجہ دیں!

پنجاب میں آریہ سماج کا جتنا پرچار ہے۔ اُس کے مطابق آریہ بھاشا ہندی کا درجہ بلند نہیں ہوا۔ اگر ہندی پریمی اپنا فرض بجا لاویں۔ تو ہندی کے ماہوار رسائل اور ہفتہ وار و روزانہ اخبارات کو کس مپرسی کی حالت سے نہ گزرنا پڑے۔ اور بیچارے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دم نہ توڑیں۔ ہندی بھاشا کی اہنوں سے یہ بجا شکایت ہے۔ کہ جب اپنوں کا یہ حال ہو۔ تو بیگانے جو بھی کر گزریں۔ وہ تھوڑا ہے۔ سرکار دولت مدار ایسے کیونکر وہ اہمیت دے۔ جو اس کے پریمی ہی بے پرواہی کا سلوک کریں۔ کچھ دنوں سے ڈاکخانجات کے متعلق مطالبہ تھا۔ کہ ہندی میں چھپے ہوئے کارڈ دہری سے پہنچنے چاہئے۔ ہندی والے منی آرڈر اور رجسٹری وغیرہ کو ڈاک خانہ لینے سے ہی انکار کر دیتا ہے۔ کئی آریہ سماجوں اور ہندی پریمیوں نے حرکت کی۔ پرشنا دا و درخواست ہائے پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب کے پاس ارسال کی گئیں۔ اور شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھی امداد کی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ کسی تازہ چھپے "پرکاش" میں سبھا کی طرف سے وہ خط چھپ چکا ہے۔ جو کہ محکمہ ڈاکخانہ کی طرف سے ملا ہے۔ اور جس میں ہندی کے ساتھ نہایت ہمدردانہ سلوک کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ یعنی محکمہ ڈاک ٹکٹ نوٹس لینے کو تیار ہے۔ اب صرف ہندی پریمیوں کا ہی امتحان ہو رہا ہے۔ جتنی ہلچل کی ہے۔ اس کا تسلی بخش جواب ملا ہے۔ اب اس سے پورے حق کو سمجھنا ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ اپنی ہی غفلت سے ہم اس حکم کا فائدہ نہ اُٹھا سکیں۔ سارا پرشارتھ تب ہی سپھل ہو سکتا ہے۔ اگر ہندی پریمی سجن پوری توجہ دیں اور زیادہ سے زیادہ ہندی کا استعمال کریں۔ تاکہ لازمی طور پر ڈاکخانہ والوں کو ہندی سیکھنی پڑے۔ جس کا اثر ہوگا ہندی پریمی سنبھالنے کے قابل بھی ہیں یا نہیں؟

(نوٹ:۔ گنیش دت آریہ سیوک۔ جام پور)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کے سماچار

۱۔ بسنت پنچمی کا تیوہار بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ سنگیت سمیلن رکھا گیا جس میں نگر کے بڑے بڑے راگی سمّلت ہوئے۔ اور انہوں نے اپنی گائن ودیا سے حاضرین کو خوش کیا۔ انت میں پردھان لالہ جیا رام جی نے مٹھائی منگوا کر راگیوں میں تقسیم کی۔

۲۔ گت سپتاہ میں سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے:-

(۱) لالہ کشن چند جی کے دو سپتروں کا یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اس اوسر پر یجمان کی طرف سے آریہ سماج کو ۵ روپیہ دان پراپت ہوا۔

(۲) لالہ درباری لال بھاٹیہ کے بھانجے کا سنبندھ وواہ لالہ گنیش داس جی بھاٹیہ کی سپتری سے ہوا۔ ور پکش کی اور سے مبلغ ۵ روپے آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔ پروہت جی کو ۵ روپے دکشنا ملی جو کہ انہوں نے مختلف فنڈز کو دان دے دی۔

(۳) لالہ گنیش داس جی بھاٹیہ کے سپتر لالہ گوبند رام جی کا وواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ برات ڈیرہ غازیخان سے جام پور گئی۔

(۴) پنڈت واسدیو جی شرما ودیا النکار نے دو گان میں پروہت کرنے کے موقع پر یگیہ کیا۔ یجمان کی طرف سے آریہ سماج کو ۲ روپے دان پراپت ہوا۔

(۵) لالہ پیارے لال جی نانگیہ کے ایک رشتہ دار کا وواہ ڈاکٹر آسانند جی سابق پردھان آریہ سماج کی سپتری شریمتی ستیہ دیوی کے ساتھ ہوا۔ ور پکش کی اور سے مبلغ پانچ روپیہ دان پراپت ہوا۔ پروہت جی کو چھ روپیہ دکشنا ملی۔ جو کہ انہوں نے مختلف فنڈز میں دان دے دی۔

۳۔ گت ورش چورہٹہ بستی کے آریہ سجنوں کے پرشارتھ سے اور آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کی اور سے وہاں آریہ سماج مندر کے لئے ایک زمین کا ٹکڑا دان ملا تھا۔ جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے نام رجسٹری کروا دیا گیا تھا۔ چنانچہ اب وہاں مندر بنانے کے لئے دھن اکٹھا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چورہٹہ نواسیوں نے مبلغ -/۱۱۰ روپیہ دان دیا۔ آریہ سماج ڈیرہ غازیخان نے مبلغ یکصد روپیہ دے کر امداد کی ہے۔ استری آریہ سماج کی طرف سے سماج بنانے کے لئے مبلغ پچیس روپے اکٹھے ہوئے ہیں۔ چورہٹہ آریہ سماج کے ممبران پر کل بروز اتوار ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء کو سنت سنگ کے بعد سب آریہ سجن اور استریاں وہاں پر بنیادی پتھر رکھنے کی غرض سے گئے۔ ویدک دھرم کے جیکاروں کے درمیان سوامی سیوکانند جی نے بنیادی پتھر رکھا۔ حاضرین جلسہ میں یگیہ شیش بانٹا گیا۔ بہت سے ویاکھیان اور بھجن ہوئے۔

۴۔ سوامی سیوکانند جی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے یہاں پدھارے ہوئے ہیں اور پرتی دن گیتا کی کتھا کر رہے ہیں۔ آپ نے کرشن بھگوان کی کرم فلاسفی کے سمبندھ میں ویاکھیان دیتے ہوئے اپیل کی۔ کہ ہم ہر ایک پُرش اور استری اپنے کرتویہ کا پالن کرتا ہوا اپنے جیون کا سُدھار کرے۔ سوامی جی نے ایک نیا تیار کردہ ستیارتھ پرکاش بھائیوں میں بطور پرشاد تقسیم کیا۔ ۲۵ تاریخ کو سوامی جی جام پور کو روانہ ہو گئے۔ وہاں پر آپ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ تک کتھا کریں گے۔ اور وہاں سے واپس آکر پھر یہاں گیتا کی کتھا کے سلسلہ کو جاری کریں گے۔

۵۔ شیوراتری کے اُپلکش میں ستیارتھ کال سنکیرتن آرمبھ ہو گیا ہے۔ شام کو سوامی جی کی جیونی پر پنڈت واسدیو جی ودیا النکار نے کتھا شروع کر دی ہے۔

(رادھا کرشن منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جام پور میں "سیتا اشٹمی"

آریہ سماج جام پور میں "سیتا اشٹمی" کا تیوہار ۲۶ فروری ۱۹۳۵ء کو منایا گیا۔ آریہ مہیلا ودیالیہ اور سنسکرت پاٹھ شالہ میں آدھے دن کی رخصت دی گئی۔ تاکہ پتریاں کھیلیں وغیرہ کر سکیں۔ کھیلوں میں اوّل۔ دوئم اور سوئم درجہ پر رہنے والی لڑکیوں کو انعامات دیئے گئے۔ رات کو سوامی سیوکانند جی کی زیر صدارت عام جلسہ ہوا۔ ماتا جی خاص تھی۔ مہارانی سیتا کے آدرش میں جیون پر کئی تقریریں ہوئیں۔ جو کہ نہایت موزوں تھیں۔ دیویوں نے خوب دلچسپی لی۔ شریمتی پنڈتانی چند روپی جی سنسکرت شاستری نے پردہ کو ختم کرانے میں کافی حصہ لیا۔ سوامی جی کے پوتر ہاتھوں سے کامیاب کنیاؤں نے لڈو حاصل کئے۔ سوامی جی کے منوہر بھاشن کے ساتھ کاروائی ختم ہوئی۔

(گنپت شرن منیجر آریہ مہیلا ودیالیہ جام پور)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوجرہ میں آریہ سماج اور مجلس احرارِ اسلام کے مابین مناظرہ

آریہ سماج گوجرہ اور مجلس احرار اسلام گوجرہ کے مابین ۱۰ فروری ۱۹۳۵ء کو "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن؟" کے مسئلہ پر مناظرہ ہونا قرار پایا تھا۔ چنانچہ تاریخ مقررہ پر فریقین کے مناظر صاحبان گوجرہ میں پہنچ گئے۔ مگر مشہور آریہ مناظر سوامی رُدرا نند جی کا نام سنتے ہی مولوی بشیر احمد صاحب و حافظ حکیم عبدالمجید صاحب گوجرہ سے رفوچکر ہو گئے۔ اور سوامی جی ۱۷ فروری تک میدان میں للکارتے رہے۔ مگر کوئی مولوی سامنے نہ آیا۔ بالآخر سوامی جی اپنے باقی پروگرام کو پورا کرنے کے لئے چلے گئے +

۲۱ فروری ۱۹۳۵ء کو ایک اشتہار منجانب مجلس مذکور نکالا گیا۔ کہ آریہ سماج اور مجلس احرار اسلام کے درمیان ۲۴ و ۲۵ فروری کو مناظرہ ہو گا۔ اور ان کی طرف سے غازی محمود دھرمپال اور مولانا نور الدین وغیرہ اصحاب تشریف لائیں گے۔ اشتہار کو پڑھتے ہی آریہ سماج نے آریہ پرتی ندھی سبھا کی خدمت میں پرارتھنا کی۔ جس نے نہایت مہربانی سے اُوپدیشک بھیجنے کا پربندھ کر دیا۔ ادھر گوجرہ میں احراریوں کی جانب سے مناظرہ کی مشہوری کر دی گئی۔ اشتہار بانٹے گئے۔ اور پراپیگنڈا کیا گیا۔ وہ مسلمان معززین جو پیشتر ازیں سوامی رُدرانند جی کی موجودگی میں کہتے تھے۔ کہ مناظرہ نہیں ہونا چاہیئے۔ تعلقات خراب ہوتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اب کہنے لگے۔ کہ مسلمان ضرور مناظرہ کریں گے۔ غالباً ان کو یہ خیال تھا۔ کہ آریہ سماج اتنی جلدی انتظام کرنے میں قاصر رہے گا۔ بدیں وجہ احراریوں نے غازی محمود و دیگر علماء اسلام کا ۲۳ تاریخ کی شام کو بازار میں پُرجوش جلوس نکالا۔

اُدھر مالوں رات سوامی رُدرانند جی۔۔۔۔۔۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر "آریہ مسافر" اور سوامی کرما نند جی گوجرہ میں تشریف لے آئے اور صبح سویرے ہی منتری آریہ سماج نے ایک چٹھی مجلس احرار اسلام کو بھیج دی۔ کہ آپ نے مناظرہ کا اشتہار نکالا ہے۔ اس لئے ۱۰ بجے سے پہلے پہلے ہمارے ساتھ شرائطِ مناظرہ وغیرہ طے کر کے قلمبند کر لیجیئے۔ تاکہ مناظرہ ہو جائے۔ اور ایک جوابی اشتہار بھی کہ مجلس احرار نے کس طرح مناظرہ سے خاموشی اختیار کی ہے۔ شہر میں تقسیم کیا گیا۔ جب مجلس مذکور کو اشتہار اور سماج کی چٹھی ملی۔ تو حواس باختہ ہو گئے اور احراریوں کے مولوی صاحبان کو جب معلوم ہوا۔ کہ آریہ سماج کے مناظر صاحبان بھی پہنچ گئے ہیں۔ اور آریہ سماج بھی تیار ہے۔ تو سٹی بھول گئے۔ وہ تو اپنے گھر میں ڈینگیں مار کر یکطرفہ فیصلہ کئے بیٹھے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ آریہ سماج انتظام نہ کر سکے گا۔ مگر اس اچانک اشتہار اور چٹھی نے بم کا کام کیا۔ غازی محمود صاحب نے تو صاف کہہ دیا۔ کہ میں مناظرہ نہ کروں گا۔ اپنا اور انتظام کر لو۔ احراریوں کو بڑی مایوسی ہوئی۔ شرائط طے کرنے کے لئے تو کیا آنا تھا۔ لگے غازی صاحب کی منت سماجت کرنے۔ مگر وہ نہ ملنے +

منتری آریہ سماج بابو برج جان وکیل۔ مہاشہ لورنید رام۔ مہاشہ گوبند چند بی۔ اے اور دیگر ذمہ دار اصحاب کو ساتھ لیکر مجلس احرار کے مکان پر گیا اور صدر مجلس کو ہمراہ لے کر سب بھائی مشن سکول میں پادری صاحب کے پاس گئے۔ چنانچہ ۱۲ بجے سے لے کر ۳½ بجے تک نہایت مشکل سے صدر مجلس احرار نے طوعاً و کرہاً شرائط کا فیصلہ کیا۔ عیسائی صاحبان آریہ سماج کی دلیری اور مجلس احرار کی پس و پیش اور لیت و لعل کو دیکھکر حیران ہوتے تھے۔ بالآخر طے ہوا۔ کہ پہلا مناظرہ رات کے ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک "وید بھگوان کی الہامیت" پر ہوگا۔ اور دوسرا مناظرہ ۲۵ فروری ۱۹۳۵ء کی رات کو ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک "الہامیت قرآن مجید" پر ہوگا +

چونکہ غازی محمود عبدالغفور نے مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس واسطے لائل پور سے فوری طور پر ٹیلیفون کر کے مولوی محمد مسلم کو منگوایا گیا اور رات کو مناظرہ شروع ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے سوامی کرما نند جی کھڑے ہوئے۔ اور "وید بھگوان کی الہامیت" پر وہ زبردست دلائل پیش کیں کہ پبلک اُن کی تقریر کو سن کر دنگ رہ گئی۔ اور محمد مسلم صاحب کی وہ گت بنی۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ کس طرح محمد مسلم صاحب لاجواب ہو کر تکنے لگے تھے۔ کس طرح اُن کو سوال کرنے کا ڈھنگ بھی نہ آتا تھا۔ اور کس طرح وہ "ایشور" کو "اَیشور"۔ "بھاشیہ" کو "بھاشیا"۔ "انترکش" کو "انترکش" اور "انگرہ" کو "انگر" وغیرہ پڑھتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ رگ وید میں ساڑھے اُنیس ہزار منتر ہیں۔ آپ نے سارے وقت میں سوائے اِدھر اُدھر کی باتیں۔۔۔۔ کرنے کے سوامی جی کی کسی بھی دلیل کا جواب نہ دیا۔ اور یونہی باتوں میں وقت گزار دیا۔ سارا دن شہر میں احراریوں کی شکستِ فاش کا چرچا ہوتا رہا۔ یہی نہیں۔ بلکہ مسلمان خود بھی اس شکست کو تسلیم کرتے تھے ✽

دوسری رات کو پھر مناظرہ شروع ہوا۔ احراریوں کو بھروسہ تھا۔ کہ آج محمد مسلم صاحب قرآن شریف کے متعلق اچھی دلائل پیش کر کے الہامی ثابت کریں گے۔ مگر گزشتہ شب کی شرمندگی کا داغ دھو ڈالیں گے۔ مگر پریم جی کے سامنے اُن کی دال نہ گل سکی۔ آپ ایک بھی اعتراض کا جواب نہ دے سکے۔ ادھر پریم جی اُن کی تمام بودی دلائل کو کاٹ کر نیا اعتراض جڑ دیتے تھے۔ جس سے اُن کو مشکل پیش آتی۔ پریم جی نے ببانگِ دہل کہا۔ کہ قرآن سے ثابت کرو۔ کہ سور کا گوشت کیوں حرام ہے؟ کلمہ قرآن میں کہاں ہے؟ پانچ وقت کی نماز کہاں ہے؟ اور قرآن میں وید سے زیادہ کیا خصوصیت ہے۔ جو ۶۶ سے کے نزول کی خدا کو ضرورت پیش آئی۔ حلالہ اور متعہ وغیرہ کے متعلق بے شمار اعتراضات کئے۔ مولوی صاحب کے ہوش گم ہو گئے۔ لگے ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے کہیں منہ سے نکل گیا۔ کہ قرآن میں یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس میں حلالہ کا مسئلہ ہے۔ جو وید میں نہیں ہے۔ یہ کہنا تھا۔ کہ حاضرین میں قہقہہ لگ گیا۔ اور مولوی صاحب شرمندہ ہو کر بیٹھ گئے۔ خدا خدا کر کے وقت گزرا۔ اور مولوی صاحب کی خلاصی ہوئی۔ مزید سنیئے۔ کہ جب غازی محمود صاحب نے مناظرہ کرنے سے انکار کیا تو ان کو ایک تانگہ پر چڑھا کر سٹیشن پر بھیج دیا گیا کہ چپکے سے نکل جائیں۔ کہاں تو جلوس کے ساتھ آئے تھے۔ اور کہاں کوئی آدمی سٹیشن پر پہنچانے بھی نہ گیا۔ ع

"بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے"

سوامی رُدرانند جی کو بولنے کا موقعہ نہ ملا۔ کیونکہ اُن کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہ تھا۔ دراصل سوامی جی کے سامنے آنے کی کسی مولوی میں ہمت نہیں رہی ہے۔ اُن کا رعب چھایا ہوا ہے۔ اس فتح سے خوش ہو کر آریہ سماج کو سردار گوربخش سنگھ صاحب وکیل پریذیڈنٹ سنگھ سبھا نے

سرفراز محرم نمبر

حسبِ معمول قدیم امسال بھی سرفراز کا محرم نمبر نہایت اہتمام کیساتھ شایع ہوگا۔ جو صوری و معنوی اور حسنِ ترتیب کے لحاظ سے سالہائے ماسبق سے کہیں زیادہ شاندار ہوگا۔ بلحاظ مذہب و ملت ملک کے مشہور و مستند اہل قلم کے مضامین شایع کئے جائینگے۔ بلاک کی متعدد اور نایاب تصویریں بھی ہوں گی قیمت فی پرچہ ۴ر ایک پرچہ کیلئے ۴ر کے ٹکٹ بھیجئے

مشتہرین کیلئے زرین موقع

سرفراز محرم نمبر جتنی کثیر تعداد میں شایع ہوتا ہے اتنی کثیر تعداد میں ملک کا کوئی اُردو پرچہ نہیں شایع ہوتا۔ اور یہ موقع سال میں صرف ایک بار ملتا ہے اسلئے مشتہرین کو چاہیئے کہ وہ اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں محرم نمبر میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو کامیاب بنائیں۔ نرخ کے متعلق دفتر سے جلد خط و کتابت کیجئے ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء تک خاص نمبر شایع ہو جائیگا اسلئے اشتہار کی روانگی میں عجلت کیجئے ورنہ پارسال کی طرح جگہ نہ مل سکے گی جس کا افسوس رہ جائیگا

ایڈورٹائزنگ منیجر اخبار سرفراز لکھنؤ

وئید حکیم بنجاؤ

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال موجد بال جیون گھٹی کی بنائی ہوئی نادر و نایاب کتاب **مجربات تلسی** کا بغور مطالعہ کریں گے تو آپ بلا شک و شبہ ویدک و حکمت طریق علاج دونوں کی ترکیب ادویات کے اچھے خاصے ماہر ہو کر اپنی اور دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے قابل بن جاویں گے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا و علاج میں ویدوں حکیموں، ڈاکٹروں کے مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ سیکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے اس میں قواعد علاج و دواسازی کے اصلی اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتلائے گئے ہیں اور مرد، عورتوں، بوڑھوں، بچوں، جوانوں و نوجوانوں کی سر سے پاؤں تک کی ہر ایک ظاہرہ و پوشیدہ بیماری کے نایاب جوگی کے نسخے لکھے گئے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہو کے اکسیر فوری فائدے دکھلاتے ہیں قیمت فی کتاب مجلد عہ علاوہ محصول دولت کا ڈھیر۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر نوخواندہ و خواں اصحاب کو دیانی صنعت و حرفت سے مالا مال بنا دیتا ہے قیمت عہ علاوہ محصول

المشتہر:- منیجر بال جیون کارپالیہ علیگڑھ شہر یو-پی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سَاماجِک سماچار

گرہ پرویش سنسکار:- ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء کو ماسٹر لبھو رام جی اور لالہ سیلبھو رام جی کے ہاں گرہ پرویش سنسکار ہوا۔ اس موقعہ پر پنڈت لچھمن دت و پنڈت کرشن چند جی۔ پنڈت لبھو رام جی وید اور پنڈت دیویندر کمار جی کا بیٹھا یوگیہ سنسکار کیا گیا۔ اور اس کے علاوہ دس روپے آریہ ہائی سکول نواں شہر کو دان دئے گئے ؛

(عبد رسین منتری آریہ سماج نواں شہر ضلع جالندھر)

اُوچ میں ویدک دھرم پرچار:-

۱۹ فروری ۱۹۳۵ء لغایت ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء ٹھاکر اودے سنگھ جی بھجن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پرچار وشالی پرچار ہوتا رہا۔ ہر روز کافی تعداد میں لوگ پرچار کے وقت آتے رہے ؛ (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ یووک سماج کراچی کا چناؤ:-

آریہ یووک سماج کراچی کی جنرل میٹنگ منعقدہ ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء میں آریہ یووک سماج کا سالانہ چناؤ ہوا۔ حسبِ ذیل ادھیکاری منتخب ہوئے:-

پنڈت چمن لال پریزیڈنٹ + ڈاکٹر بوہوئل اور مسٹر ایم۔ کے ۔ وچ پریم وائس پریزیڈنٹ + مسٹر دیو بھان جنرل سیکرٹری + مسٹر اسنو داس جائنٹ سیکرٹری + مسٹر لکشمی داس خزانچی + مسٹر جے کشن لال انچارج ویایام شالہ سیکرٹری ۔ مسٹر لال چند آڈیٹر ؛

(دیو بھان سیکرٹری آریہ یووک سماج ہذا)

سمرالہ میں ویدک دھرم کا پرچار:-

۲۱ فروری سے ۲۶ فروری ۱۹۳۵ء تک سمرالہ میں مہاشہ لبھو رام جی آریہ اپدیشک اور مہاشہ ہرش چندر جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پدھارے۔ ان کے لیکچر اور بھجن بازاروں میں اور آریہ سماج مندر میں ہوئے۔ سب سے بڑا کام یہ ہوا۔ کہ یہاں آریہ سماج کا کام جو ایک سال سے قطعی طور پر بند پڑا تھا۔ پھر جاری ہو گیا ہے۔ اگت مہانو بھاوؤں نے اپنے پرشارتھ ادا کئے اور رجو بھی بھر کر نئے سرے سے آریہ سماج کے ممبر بھرتی کئے ؛

۲۶ فروری ۱۹۳۵ء کو بوقت ۸½ بجے رات آریہ سماج مندر میں زیرِ صدارت مہاشہ لبھو رام جی آریہ سماج سمرالہ کا انتخاب حسبِ ذیل ہوا:-

پردھان بابو بہاری لال جی وکیل + اُپ پردھان مہاشہ سری رام جی عرائض نویس + منتری بابو منشی رام جی وکیل + اُپ منتری مہاشہ گردھاری لال + خزانچی و لائبریرین مہاشہ درگا داس جی ؛ انترنگ سبھا سد ۔ لالہ لاہوری رام ۔ ماسٹر اچھرو رام پنڈت رام پرشاد اور مہاشہ پیارے لال سود ؛

(گردھاری لال منتری اُپ منتری)

آریہ جنتا سے آوشیک نویدن

آج سے ۲۰ سال پہلے امر شہید شری سوامی شردھانند جی نے نِش شُلک و دھارمک شکشا پرنالی کو از سرِ نو زندہ کرنے کے لئے دہلی بھٹنڈہ لائن پر موجودہ ریلوے سٹیشن سانپلہ (این۔ ڈبلیو۔ آر) کے نزدیک ہریانہ پرانت کے مٹنڈو گاؤں کے ایک سر سبز جنگل میں اس سنستھا (گورو کل مٹنڈو) کو ستھاپت کیا تھا۔ تو تھا اس جنگل کو تپوبن کی شکل میں تبدیل کر دیا تھا ؛

ستھاپنا کے بعد کرم شیل چودھری پیرو سنگھ جی کے لگاتار پریشرم سے یہ سنستھا خوب پھلی پھولی۔ تھا اب ان کے بھائی شری چودھری شوکرن سنگھ جی کی محنت سے یہ سنستھا دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اس سنستھا میں تعلیم پائے ہوئے برہمچاری گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی سے سناتک بن کر ویدک دھرم پرچار تھا دیش سیوا کا کاریہ کر رہے ہیں۔ تھا کئی برہمچاری وشیش ہونہار ہونے کی وجہ سے وظیفہ لیتے ہوئے اور دوسرے شُلک دیتے ہوئے گورو کل کانگڑی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس سنستھا کی تعلیم اور انتظام وغیرہ کی بابت سوامی شردھانند جی، پروفیسر رام دیو جی وغیرہ لیڈروں کی رائیں بھی ہمیشہ اُتم اُتم رہی ہیں۔ جہاں پر اس سنستھا نے اس غیر تعلیم یافتہ علاقہ میں شکشا کا پرچار کیا ہے۔ وہاں پر دوسرے دھارمک کاموں میں بھی خاص حصہ لیتے ہوئے دھرم پرچار کے کام میں بھی اپنا قدم پیچھے نہیں رکھا۔ یہاں پر کئی ہریجن اور یتیم بالک بھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اتنا ہی نہیں۔ بلکہ آریہ (ہندو) جنتا کے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو دوبارہ ویدھی پوروک جاتی میں سمِلت کر کے ان کے دوسرے ساماجک رسم و رواج کو بھی از سرِ نو جاری کروا کر "کرنونتو وشوم آریم" کے حکم کو حرف بحرف پورا کرنے کی اس سنستھا نے سپھل کوشش کی ہے۔ یہاں کا بھوجن اور رہن سہن بہت سادہ ہے۔ تھا کسی طرح کی فیس نہیں لی جاتی۔ پھر بھی یہاں کے برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی رہتی ہے ؛

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی اردھ شتابدی کے موقع پر کئی بھدر پرشوں نے یہاں کے برہمچاریوں کی صحت کی گورو کل کانگڑی کی دوسری شاکھاؤں کے برہمچاریوں کی نسبت زیادہ تعریف کی تھی۔ اس طرح سے یہ سنستھا شکشا پرچار و دھرم پرچار تھا جاتی سیوا کا ۲۰ سال سے اتی اُتم کاریہ کر رہی ہے۔ اور اپنے آپ کو ہندو جاتی کے لئے بہت اُپیوگی ثابت کر رہی ہے۔ یہ سنستھا نِش شُلک ہونے کی وجہ سے زیادہ تر دیہاتی لوگوں کی مدد پر ہی دار و مدار رکھتی ہے۔ لیکن گت اتی ورشٹی اور قحط کی وجہ سے دیہات کے لوگوں کی مالی حالت بالکل کمزور ہو گئی ہے۔ جس کا زبردست اثر اس سنستھا پر پڑا ہے۔ اس لئے اس سنستھا کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے مدد دینا سب آریہ سجنوں اور ہندو ہِت چنتکوں کا پہلا فرض ہے۔ مجھے امید ہی نہیں۔ بلکہ پورا یقین بھی ہے۔ کہ ان باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے آریہ جنتا تن۔ من اور دھن سے اس سنستھا کی زیادہ سے زیادہ سہایتا کر کے یش اور پنیہ کی بھاگی بنے گی ؛

(نویدک:- نرنجن دیو تکھیہ ادھشٹاتا گورو کل مٹنڈو)

آریہ سماج ساہون کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ساہون ضلع کرنال کا سالانہ جلسہ ۱۶ تا ۱۸ فروری سبھا پوروک سماپت ہوا۔ جلسہ سے دو روز پیشتر (۱۴۔۱۵ فروری) کو زور سے بارش ہوتی رہی۔ لہٰذا پنڈال وغیرہ کی تیاری نہ ہو سکی۔ اپدیشکوں کے آنے میں نراشا ہو گئی۔ کیونکہ پانی پت سے آنیوالی موٹر بوجہ کچی سڑک ہونے اور پانی سے بھر جانے کے بند ہو گئی۔ سفیدوں سٹیشن تک کا کرایہ بھی گاڑی والوں نے دگنا طلب کیا۔ مگر اپدیشک صاحبان کرنو سے بندھے ہوئے اپنے بستر وغیرہ سفیدوں سماج میں چھوڑ کر ۱۶ فروری کو ۱۱ بجے پیدل چل کر پہنچ گئے۔ جس سے جلسہ کی کامیابی کی کچھ آشا ہو گئی۔ مگر یگیہ شروع ہوتے ہی پھر بارش شروع ہو گئی۔ بعد دوپہر ایک بجے مطلع صاف ہوا۔ اور پرچار شروع کر دیا گیا۔ پنڈت برت پال جی۔ پنڈت ہری پال جی۔ پنڈت سمیر سنگھ جی۔ پنڈت منشی دیو جی۔ پنڈت گیانیندر جی۔ پنڈت بھگونت دت جی اور سوامی یوگانند جی کے منوہر اپدیش ہوئے۔ اور مہاشہ تھا سنگھ جی۔ مہاشہ شیو نارائن جی۔ مہاشہ امر سنگھ جی۔ مہاشہ موہو رام جی اور مہاشہ پرس رام جی کے دلکش بھجن ہوئے۔ اپیل پر ۱۵۰ روپے جمع ہوئے۔ جو سبھا کو بھیج دئے گئے ؛ (منتری)

آریہ سماج سیالکوٹ کی ہفتہ وار ڈائری

(۱۸ فروری ۱۹۳۵ء لغایت ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء)

پراتہ ۵½ سے ۷½ بجے تک آریہ سماج مندر میں حسبِ معمول ست سنگ ہو رہے ہیں۔ جن میں بہت سے آریہ بھائی شامل ہوتے ہیں ؛

بروز بدھ لالہ سروپ نارائن جی وکیل کے مکان پر ست سنگ ہوا۔ جس میں ہون یگیہ۔ بھجن اور سندھیا کے بعد وید منتروں کی ویاکھیا کی گئی ؛

ہندی راتری پاٹھ شالہ:- آریہ یووک سماج کی طرف سے ہندی پرچار کی خاطر ایک ہندی راتری پاٹھ شالہ سماج مندر میں جاری ہے۔ جس میں ۱۵-۲۰ کے قریب بوڑھے اور نوجوان اس وقت ہندی سیکھ رہے ہیں۔ اس پاٹھ شالہ میں کوئی فیس وغیرہ نہیں لی جاتی۔ بلکہ قاعدہ۔ قلم اور دوات وغیرہ سب چیزیں سماج ہذا کی طرف سے مفت دی جاتی ہیں ؛

بحث:- ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء کو بروز شکر رات کے ۷½ بجے آریہ سماج مندر میں آریہ یووکوں کی طرف سے ایک ڈیبیٹ (Debate) ہوئی۔ جس کا مضمون تھا۔ کہ "مورتی پوجا ویدانوکول ہے یا نہیں؟"۔ اس بحث میں پنڈت بلاقی رام جی شاستری۔ پنڈت دیوان چند جی۔ پنڈت بُدھ مل جی اور لالہ گیان چند جی نے حصہ لیا۔ اور انت میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ "مورتی پوجا" وید ورودھ ہے ؛

(نویدک:- رام لال شرما سیالکوٹ)

کرتارپور میں رشی بودھ اُتسو:-

۴ مارچ کو آریہ سماج مندر کرتارپور میں شوراتری کے سلسلہ میں رات کے سات بجے پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کے صدر لالہ سنت رام جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر تھے۔ مہاشہ نرنجن رام جی اسسٹنٹ سیکرٹری آریہ سماج نے مہرشی کے جیون پر ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ ہون یگیہ کیا گیا۔ مہرشی کے جیون سے سمبندھ رکھنے والے بھجن مہاشہ رگھو نندن لال و بدیسہ ورن کو سنائے۔ ازاں بعد ماسٹر نندن لال صاحب بی۔ اے۔ مہاشہ نرنجن رام اسسٹنٹ سیکرٹری آریہ سماج۔ بابو بہاری لال پریذیڈنٹ آریہ سماج اور بابو رلا رام وائس پریذیڈنٹ آریہ سماج نے مہرشی دیانند اور شوراتری کے وِشے پر اپنے عالمانہ خیالات کا اظہار فرمایا۔ کارروائی جلسہ ٹھیک ۱۰ بجے ۳ گھنٹے کے بعد سماپت ہوئی۔ آج تک ایک ہفتہ سے نگر میں آریہ یووک سماج کی طرف سے پربھات پھیری ہوتی رہی ؛

(منتری آریہ سماج کرتارپور۔ ضلع جالندھر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کی مشکلات کا حل

(از شری باوا ابیلا سنگھ جی پنشنر گھمان - تحصیل بٹالہ)

اس وقت سنسار میں جدھر دیکھو۔ اُداسینتا چھائی ہوئی ہے۔ بہت سے گریجویٹ لڑکے ملازمت کے لئے دربدر پھر رہے ہیں۔ بیوپار کا دروازہ بھی بند ہو رہا ہے۔ سرمایہ دار اپنا روپیہ لگانے کے لئے پس و پیش میں ہیں۔ بنک والوں نے سود کی شرح بہت کم کر دی ہے۔ ساہوکارہ بل میں سرکار نے بہت سی رکاوٹیں روپیہ کی وصولی میں کھڑی کر دی ہیں۔ علاوہ ازیں سرکار کی طرف سے بھی کوئی ایسا کاروبار جاری نہیں ہے۔ جس میں محنت مشقت کر کے غریب لوگ اپنی زندگی کا نرواہ کر سکیں۔ لہٰذا میں اپنی تُچھ بدھی کے انوسار آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا ہوں۔ کہ جہاں وہ قحط اور بھونچال وغیرہ مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کرنا اپنا کرتویہ سمجھتی ہے۔ وہاں کرپا کر کے وہ کوئی کاروبار جاری کرے۔ اس طریقے سے جہاں لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ وہاں آریہ سماج کو بھی لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پسارنا پڑے گا۔ جیسا چاہے۔ اپنی مرضی کے مطابق سبھا ویدپرچار کر سکتی ہے ؎

۱ کمپنی کا کام گورکلوں کی بھومی میں جاری کیا جائے۔ اگر ضرورت پڑے۔ تو اور بھی زمین مستقل سرمایہ سے خریدی جائے۔ جس سے گورکل کا خرچ وغیرہ بخوبی پورا ہو سکتا ہے ؎

۲ ہر ایک بڑے شہر میں ایک دو دوکانیں کھولی جائیں۔ جن میں سب سودیشی مال وغیرہ مقررہ قیمت پر ہر ایک پرُدھ بال کو آسانی سے مل سکے۔

بیوپار کی اتنی دُردشا ہو رہی ہے۔ کہ کسی خریدار کو بھی یقین نہیں آتا۔ کہ مال کی اصل قیمت کیا ہوگی۔ کیونکہ دوکاندار پہلے ہی ڈیوڑھی دگنی قیمت بتلاتے ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ کم کرنے پر بھی اچھا فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ سچائی کا پھیلانا اور پرچار کرنا بھی ویدک دھرم کا اعلیٰ اصول ہے ؎

اس سے جہاں عام لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ وہاں گورکل کے سناتکوں کے لئے اپنی زندگی کے نرواہ ارتھ ایک وسیع میدان ہو جائے گا۔ اور مقررہ قیمت پر اشیا فروخت کرنے پر لوگوں کے شک و شبہات دور ہو جائیں گے۔ اور فائدہ بھی رہیں گے۔ نیز آریہ سماج کو بھی کافی امداد کاروبار کے لئے مل جایا کرے گی ؎

۳ اسی طرح آریہ بنکوں کی بنیاد رکھی جائے۔ جن میں اپنا سرمایہ بھی سورکھشت رہے گا۔ اور دیگر ساماجک پرسنوں کی بھی سہائتا ہوگی ؎

علاوہ ازیں اور بھی کئی ایک مفید کام سجن پرش سوچ لیں گے۔ چونکہ زندگی کے لئے سب سے پہلے کرم اور دھرم لازمی ہیں۔ اس واسطے ہم کو کاریہ کھشیتر میں اترنا چاہیے۔ مندرجہ بالا وسائل اختیار کرنے سے تمام مشکلات دور ہو کر ہمیں ایک مستقل آمدنی کا ذریعہ مل سکے گا۔ اور ساتھ ہی ویدک پرچار بھی بہت حد تک بہتر حالت میں ہو سکے گا ؎

(اوم شم)

بقیہ صفحہ ۱۰

مجھے جھوٹ - لالچ - دغا و فریب اور بدیوں سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ پروپکار - سیوا - پریم - شردھا - بھگتی اور سداچار کی ترنگیں میرے آتما میں اٹھتی ہیں۔ جن ترنگوں کو میں بعض اوقات اپنی زندگی کا مستقل جزو بنا لیتا ہوں۔ بعض ترنگیں سماج مندر سے نکل کر سنسارک ویوہار میں پڑ کر کمزور ہو جاتی ہیں۔ مگر بعض دائمی اثر میری زندگی پر چھوڑ جاتی ہیں۔ اور مجھے بہتر انسان بنا دیتی ہیں۔ جب یہ ترنگیں کمزور ہونے لگتی ہیں۔ تو اگلے ہفتہ پھر سماج مندر میں جا کر ان کو میں تقویت دے لیتا ہوں۔ جو بھوک اور پیاس میرے آتما کی چھ روز میں بڑھ جاتی ہے۔ اس کو پھر سماج میں اتوار جا کر بجھا لیتا ہوں ؎

بابا ٹھکو ارشی دیانند نے یونہی یہ اصول نہیں بنایا تھا۔ کہ آریوں کو ہر ہفتہ سماج مندر میں اکٹھا ہونا چاہیے۔ اس کے بہت لابھ ہیں۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اپنے ذاتی ۳۵ سالہ تجربہ کی بناء پر لکھا ہے۔ اگر آپ کو شک ہو۔ تو میرے الفاظ کی صداقت کی آزمائش کر لو۔ آپ آج سے پرن کریں۔ کہ آپ سماج کے ہفتہ وار ستسنگ میں جایا کریں گے۔ لگاتار ایک سال جاتے رہنے سے آپ کو میرے الفاظ کی صداقت بھلی بھانتی معلوم ہو جائے گی ؎ (اوم شم)

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی

جیون امرت ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ کھانسی دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے۔ بڑھاپے کی سب کمزوریوں کو دور کر کے دل اور جسم میں جوانی بھر دیتا ہے۔ قیمت للعہ سیر

بھیم سینی سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے
قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection

نصف قیمت پر

امرت دھارا اوشدھالیہ کی کچھ ادویات متعلقہ امراض مخصوص مرداں

نصف قیمت پر

جن کو صرف مارچ کے اندر خط ڈالکر نصف قیمت پر حاصل کیا جا سکتا ہے

اکسیر ہیمت باجی کرن اوشدھ بہت سی مقوی و مبہی ادویات کا مجموعہ ہے۔ نامردی کی نظیر بانجھ حالتوں کو مفید ہے۔ یہ امراض مخصوصہ مرداں کیواسطے جنرل دوائی ہے۔ ضعف باہ کے علاوہ امراض بادی و بلغمی۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دردکمر۔ درد جوڑ کو مفید ہے۔ سرعت۔ احتلام کو نیز رفع ہے۔ تاثیر معتدل مائل بہ گرمی ہے۔ قیمت ۴۸ گولی چار روپے۔ ۲۴ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی ۱۲/۔ خوراک ایک گولی صبح ایک شام۔

اکسیر لکشمی ولاس رس لکھا ہے کہ نارد جی نے یہ رس سری کرشن مہاراج کو بتایا تھا جو دودھ کیساتھ کھانے سے بہت کمزور بڈھا بھی موافق جوان ہو جاوے۔ کام دیو کے سمان ہو جاوے۔ منیات۔ ذیابیطس۔ بھگندر۔ گلے کی سوجن۔ سنگرہنی۔ پیچش۔ کھانسی۔ زکام۔ جلاہیر۔ درد جوڑ۔ درد گلو۔ درد شکم۔ ضعف جگر۔ بدہضمی۔ گل گنڈ۔ دردکمر۔ کثرت طمث وغیرہ کو مفید ہے۔ بخار یا اور امراض کے بعد جو کمزوری ہو جاتی ہے یا جریان وغیرہ ہوتی ہے۔ اس کو خاص طور پر مفید ہے۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام کو نافع ہے۔ قیمت ۴۸ گولی چار روپے۔ ۲۴ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی ۱۲/۔ خوراک ایک گولی صبح و شام کو ایک گولی۔

اکسیر ۱۱ مقوی دل و دماغ۔ جگر۔ معدہ و مثانہ ہے۔ مفرح قلب ہے۔ سرعت۔ جریان۔ احتلام کو نافع ہے۔ یاقوتی کا کام بھی دیتا ہے۔ طاعون کے دنوں میں کھانیسے دلی طاقت رہتی ہے اور بڑا فائدہ کرتی ہے۔ امراء کے کھانے لائق ہر مزاج کے موافق دوائی ہے۔ اس کا جزو اعظم سونا ہے۔ قیمت ۴۸ گولی دس روپے۔ ۲۴ گولی پانچ روپے۔ نمونہ ۸ گولی دو روپے۔

اکسیر ۱۳ خاص طور پر مریضان سرعت کیواسطے ہے۔ سہ پہر کو ایک گولی دودھ کے ساتھ کھانے سے امساک ہوتا ہے۔ ہر روز صبح و شام ایک گولی کھانیسے سرعت کی بیماری دور ہوتی ہے۔ اس کے کھانیوالے کو کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دردکمر وغیرہ بادی و بلغمی امراض نہیں ستاتی ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی تین روپے ۲۰ گولی ایک روپیہ۔

اکسیر ۱۴ جب سرعت کیوجہ سے منہ کشادہ ہو اس دوائی کو دینا چاہیئے۔ اس سے جریان منی و مذی دور ہوتے ہیں۔ پس کا جانا موقوف ہوتا ہے۔ اس کی خوراک ۶ ماشہ صبح و ۶ ماشہ شام کو ہمراہ دودھ ہے۔ قیمت ۳۰ تولہ تین روپے۔ خوراک ۲۰ دن۔ نمونہ ۵ تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

امرت کرد ہوج بٹی ۱۸ ان گولیوں کو زیادہ تر دفع سرعت بنایا گیا ہے۔ دن بدن سرعت دور ہو کر قوت امساک بڑھتی چلی جاتی ہے۔ دیر تک ٹھہرنا بڑھاتا ہے۔ بے نظیر ممسک ہے۔ اور یہ گولیاں تیر ممسک ہونیکے علاوہ مقوی باہ بھی ہیں۔ دوسری گولیوں کی طرح سستی پیدا نہیں کرتی ہیں۔ کوئی نشہ و غیرہ افیون وغیرہ اس میں نہیں۔ ایک خوراک یقین دلوانے کو کافی ہے۔ اس کے ماسوا بازار کی سب گولیاں بھی اس میں ہیچ ہیں۔ قیمت ۸ گولی چار روپے۔

امرت معجون رسائن جسم کو امراض سے پاک کر کے بڑھاپے کی تصویر کو دور کرتی اور بال سیاہ کر دیتی ہیں۔ ہر جوانی پر کھانے سے بال ہمیشہ سیاہ رہینگے۔ امراض بات جیسے گٹھیا۔ کمر درد۔ ضعف جگر اور امراض بلغم جیسے کھانسی پرانی۔ دمہ وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ جسم بہت تک قوت باہ بڑھ جاتی ہے۔ قدرتی امساک وغیرہ ہوتا ہے کسی بھی مقوی اعضاء رئیسہ۔ گرمی کے موسم میں کھایا جا سکتا ہے بلکہ ہر موسم میں کھا سکتے ہیں۔ خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک ہر روز۔ قیمت اسے صرف دو روپے۔

اکسیر من متھ رس اندھوں کو جوان اور جوان کو پہلوان بنانیکے واسطے نسخہ منتخبی مہاراج کا مجرب ہے۔ مطبی یہ ہے کہ تیز نہیں ہے دیر پا۔ آہستہ آہستہ کرتی ہے ہمیشہ کو۔

کھانے میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ سرعت۔ احتلام۔ جریان کو دور کرتا ہے اور مقوی باہ ہے۔ دہلی کے ایک سیٹھ ستر سالہ بڈھے ۲۲ بچوں کے باپ نے مجھے لکھا تھا کہ ایام جوانی سے ہر جاڑے میں اس کو کھانے کا عادی ہے اور وہ اب تک بھی پوری قوت رکھتا ہے۔ اور اولاد پیدا کرنے کے قابل ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دمہ۔ بھگندر۔ یرقان اور بدہضمی کو نافع ہے۔ خون پیدا کرتا ہے۔ مقوی و مبہی اور ممسک ہے۔ قیمت ۴۸ گولی چار روپے۔ نمونہ ۸ گولی ۸/۔ درجہ اول ۴۲ گولی چھ روپے۔ نمونہ ۸ گولی ڈیڑھ روپیہ۔

اکسیر ۲ الف المعروف بہ اب کمزور نہ ہوگے۔ بعد فراغت ایک دو گولیاں کھا لیجئے ادائی دور سستی جھکنا چور۔ طاقت بحال۔ سہ پہر کو کھا دیں۔ امساک کرے۔ روزانہ دودھ کے ساتھ صبح و شام کو کھا دیں۔ جریان سرعت کو نافع ہے۔ قیمت ۴۸ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۱۲ گولی ۴/۔

اکسیر ۳ اس سے ویرج گاڑھا ہوتا ہے اور اس کے بعد قوت باہ بڑھنی شروع ہوتی ہے۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت کو بھی مفید ہے۔ خوراک ۶ ماشہ دودھ کے ساتھ۔ قیمت فی پاؤ دو روپے۔ نمونہ ۵ تولے آٹھ آنے۔

اکسیر ۳ جیند رپر بھاوتی یہ ایک مرکب نسخہ ہے جو مختلف ناموں سے بڑے بڑے نامی ویدوں کے ہاں رائج ہے۔ یہ دوائی پیشاب کے اندر منی و شکر آنے کو مفید ہے۔ ہر اقسام پرمیہ و ذیابیطس کو نافع ہے۔ پتھری کو بھی مفید پڑتی ہے۔ اپھارہ۔ شول۔ بدہضمی۔ ورم خصیہ۔ پیچش۔ یرقان۔ بواسیر۔ بھگندر۔ ناسور۔ درد کمر وغیرہ کو نافع ہے۔ ویرج کو شدھ کر کے قابل اولاد بناتی ہے۔ خوراک ۲ گولی صبح ۲ گولی شام۔ قیمت ۴۲ گولی ۔۔۔ نمونہ ۸ گولی ۔۔۔

اکسیر ۱۲ ابوروید ٹانک رج و ویرج کو شدھ کر کے قابل اولاد بناتی ہے جب کوئی خاص وجہ مانع ہوتی نظر نہ آوے تو مرد و عورت دونوں کو اسے دودھ کیساتھ کھانا شروع کرا دیں ایک دو ماہ تک کھانے اور موقعہ بعد فراغت حیض ہم بستر ہوں تو یقیناً مراد پوری کریگا۔ یہ گولیاں مقوی باہ و دافع جریان و احتلام و سرعت ہیں۔ پیدا کنندہ خون صالح۔ مقوی اعضاء رئیسہ ہیں اور دافع وجع المفاصل۔ درد کمر۔ درد گھٹنہ۔ درد پسلی۔ درد چھاتی۔ پنڈلیاں وغیرہ کل امراض بادو بلغم ہیں۔ نیز ذیابیطس۔ یرقان۔ کمی خون۔ استسقا۔ سوجن۔ جلد بصر کمزوری جو ہے کانوں کی حیض۔ کثرت طمث۔ سوجن فوطہ وغیرہ ہیں۔ شہد یا پانی کے ہمراہ موٹاپے کو دور کرتا ہے۔ انگریزی ٹانک ادویات سے اس کا مقابلہ کر وا دوں تو جیت یہی۔ خوراک عام طور پر ایک گولی صبح ایک شام۔ قیمت ۴۸ گولی چار روپے۔ ۲۴ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی آٹھ آنہ۔

اکسیر ۴ الف جریان کیواسطے بے مثالی دوا ہے۔ کثرت احتلام کو بہت جلد فائدہ کرتی ہے۔ سرعت کو بھی نافع ہے۔ کیونکہ منی کو گاڑھا کرتی ہیں۔ ہمیشہ سے قدرتی امساک بڑھاتی ہے۔ خوراک ایک گولی صبح ایک شام۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے۔

اکسیر ۲۹ مبہی و دافع سرعت و رقت ہے۔ ویرج کو خوب بڑھاتی ہے اور گاڑھا کرتی ہے۔ دل و دماغ کو تراوت پہنچاتی ہے۔ اعضاء کو مضبوط کرتی ہے۔ طاقت باہ کو بڑھاتی ہے۔ سرعت کیلئے خاص طور پر مفید ہے۔ جریان کو بھی نافع ہے۔ اشیاء ہونیکے باوجود قابض نہیں ہیں۔ انکے کھانیسے قدرتی امساک بڑھتا ہے۔ قیمت فی پاؤ ۔۔۔ آدھ پاؤ ۔۔۔

اکسیر دافع احتلام یہ دوائی خاص طور پر مریضان احتلام کیلئے ہے۔ دافع جریان سرعت ۔۔۔ ہے ممسک بھی ہے۔ اکثر تو احتلام کی زیادتی ایک ہفتہ کے اندر ہی موقوف ہو جاتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ۔۔۔ نمونہ ۲ خوراک

اکسیر ۶۱ سرعت کیواسطے عجیب دوائی ہے۔ مقوی اعضاء رئیسہ۔ ۲۴ گھنٹہ پہلے کھانیسے ممسک ہوتا ہے۔ گرمی کی افیون وغیرہ مضر چیز اس میں شامل نہیں ہے۔ قیمت چار تولے چار روپے۔ نمونہ ایک تولہ ایک روپیہ۔

خط و کتابت کا پتہ: امرت دھارا ۱۳۳ لاہور

المشتہر: مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ و دیش اپکارک بکڈپو امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

ایڈیٹر ناتھ "جالپوری"۔ دیوان پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر "پرکاش" چھپ کر دفتر پرکاش ہسپتال روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت — سالانہ للعہ ...... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی عہ ...... فی پرچہ ایک آنہ

SUNDAY 17th MAR 1935 | نمبر ۱۱ | جلد ۳۱ | اتوار ۴ چیت سمت ۱۹۹۱ مطابق ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء دیانند آبد ۱۱۱

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ٭

۲ - ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سروادھار، سرویشور، سرو ویاپک، سروانتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ٭

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ٭

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا ادیت رہنا چاہیئے ٭

۵ - سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ٭

۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ٭

۷ - سب سے پریت پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے ٭

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے ٭

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے - کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ٭

۱۰ - سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں ٭

مہرشی سے خطاب

نقشِ دوئی جہاں سے یکسر مٹانے والے ● سچے محبتوں کے دل پہ بٹھانے والے
تو خضرِ راہ بن کر کر رہبری ہماری ● گم گشتگانِ حق کو رستہ دکھانے والے
پھر علاجِ دردِ دل آ۔ مسیح بن کر! ● زخمی دلوں کے دل پہ مرہم لگانے والے
برقِ ضیائے وحدت بنکر چمک دوبارہ ● دنیا سے تیرگیٔ کثرت مٹانے والے
جذبۂ سرفروشی پھر موجزن ہوا ہے ● جامِ مئے شہادت ہم کو پلانے والے
باطل پرستیوں سے آزاد کر جہاں کو ● توحید و حق پرستی کے گر سکھانے والے
دردِ وطن کے درماں کا بھی ہے فکر تم کو ● بگڑی ہوئی ہماری قسمت بنانے والے
طالعِ خفتہ پھر سے بیدار کر ہمارا ● مردہ دلوں کو خاکِ پا سے جلانے والے
قیدِ غلامی سے کر آزاد ہند کو پھر ● مشکل میں اپنے بھگتوں کے کام آنے والے
دستِ ستمِ اعدا میں ہیں بے چارے گئو میں ● پنجۂ بے کسی سے اُن کو چھڑانے والے

ظلماتِ کفر و باطل دنیا سے پھر مٹا دے
کاشانۂ وطن کو روشن بنانے والے

(روشن پپاوی بی۔اے)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ویدمیں کھدر

عورت اپنے خاوند کے لئے کپڑے بنتی ہے

کھدر کا رواج بڑا پرانا ہے۔ وید میں ایک منتر آتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ :۔ "کپڑے کے آخری حصہ میں جو کنارے ہیں۔ جو بانے ہیں۔ اور جو تانے ہیں۔ اُن سب کے ساتھ جو عورتوں کے ہاتھ سے بنا ہوا کپڑا ہوتا ہے۔ وہ کپڑا ہمارے لئے موجب راحت ہو" (اتھروید)

"جو کپڑے کے آخری سِرے ہیں۔ جہاں سے لٹکے دھاگے چھپتے ہیں۔ جو کناروں کے ملے ہوئے ہیں۔ اور کپڑے کے تانے اور بانے اور اس کا سُوت بھی عورت کے ہاتھ سے کاتا ہوا ہونا چاہئے۔ یعنی اپنے خاوند کے لئے جو کپڑا بُنتا ہے۔ اُس کا سارا سوت عورت ہی کاتے۔ اُس سے تانا اور بانا بناوے۔ پھر اُس کے حاشیہ کو جھالردار بنالے۔ اور آخری دھاگوں کو بھی خوبصورت اور شاندار بنالے"

ناظرین یہاں سے قیاس کرسکتے ہیں۔ کہ جو پتی برتا عورت بڑی دلی لگن کے ساتھ اپنے خاوند کے لئے پہننے کا کپڑا خود اپنے ہاتھ سے بناتی ہے۔ وہ اصل میں ہر ایک سُوت کے ساتھ دلی لگن کو بھی اس کپڑے میں بُنتی ہے۔ سُوت کاتنے کے وقت اُس پتی برتا دیوی کے دل میں یہ خیال دامن گیر ہے۔ کہ جو یہ سُوت کاتا جاتا ہے۔ وہ اپنے خاوند کے لئے ہے۔ اس لئے سُوت بھی اعلےٰ کاتا جاتا ہے۔ تانا اور بانا بنانے کے وقت اپنے خاوند کے جسم کے مطابق کپڑے کی لمبائی اور چوڑائی ہونے کے لئے ٹھیک پیمانہ ہے۔ وہ جملہ کام کرتی ہے۔ اور ہر ایک تار نکلتے ہوئے اپنے خاوند کی بہبودی چاہتی ہے۔ اس دلی لگن سے بُنا ہوا کپڑا پہننے سے خاوند نہایت ہی خوش ہوتا ہوگا۔ ہر ایک دفعہ پہنتے وقت وہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ میری استری کے ہاتھ کا بُنا ہوا کپڑا ہے۔ اس کپڑے کے ساتھ میں اپنی استری کی محبت کے جامہ میں ملبوس ہوتا ہوں۔

پیارے ناظرین! خیال تو کیجیے۔ کہ جب ویدک زمانہ میں اس طریق سے عورت اپنے خاوند کے لئے پہننے کا کپڑا بُنتی ہے۔ اور اس کو پریم کے ساتھ خاوند پہنتا ہے۔ ان میں باہمی اُنس کس اعلےٰ درجہ کا ہوگا۔ ہمارے خیال میں تو یہی اعلےٰ گرہستیوں کا آدرش ہے اس منتر کا اختصار انگریز مترجموں نے بھی بعینہٖ ایسا ہی کیا ہے۔ مسٹر گریفتھ نے اس کا یوں ترجمہ کیا ہے :۔

"اینشورکس کے تمام حاشیے اور جھالریں تمام دھاگے جو کہ تانا یا بانا میں استعمال ہوئے ہیں۔ اور وہ کپڑا جو کہ دھرم پتنی نے بُنا ہے۔ نرم اور ملایم ہوئے"

اس پر ذیل کی تفسیر مترجم صاحب نے کی ہے :۔

"بیاہ کے پہلے دن وہ لباس جو کہ نیک خاوند نے پہننا ہوتا ہے۔ اُس کی دھرم پتنی اُس کے لئے بُنتی ہے" (ملاحظہ ہو گریفتھ صاحب کا اتھروید صفحہ ۱۷۹)

یہ وید کا اپدیش وچار کرنے کے لائق ہے اس سے کپڑا بُننے کا بیوپار گھر یلو تھا۔ یہ ثابت ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں وید کی یہ تعلیم ہے۔ کہ یہ شئے گھر میں تیار ہو۔ سُوت کاتنے سے لے کر کپڑا تیار کرنے تک کے سب کام گھریلو ہونے کی حالت میں مذکورہ طریق سے عورت اپنے خاوند کے لئے کپڑا نہیں بُن سکتی۔ عورت کا بنایا ہوا کپڑا خاوند پہنتا ہے۔ اس ایک بات سے ہی دھندا گھریلو ہونے کی ضرورت صاف واضح ہوتی ہے +

اس سے پیشتر بتایا ہی گیا ہے۔ کہ "ماں اپنے بیٹوں کے لئے کپڑا بُنتی ہے"۔ مذکورہ حوالہ سے ثابت ہوا تھا۔ کہ مائیں اپنے بیٹوں کے لئے کپڑا بُنیں۔ اب اس وید منتر سے ثابت ہو رہا ہے۔ کہ دھرم پتنی اپنے خاوند کے پہننے کے لئے کپڑا بُنے۔ ناظرین سوچیں۔ کہ ان حوالجات سے کیا ثابت ہو رہا ہے۔ سُوت کاتنا اور کپڑا بُننا وغیرہ ہنر ہر ایک گھر میں ہونے چاہئیں۔ ہر ایک گھر اور ہر ایک گاؤں اناج اور لباس کے لئے کامل طور پر آزاد ہونا چاہیے۔ اس بارہ میں کسی دوسرے پر انحصار رکھنا تکلیف دہ ہے ::

ضروری ہدایت

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں :: (مینیجر)

کارخانہ امرت دھارا لاہور

ہم اپنے ناظرین کی توجہ شمالی ہندوستان کے سب سے بڑے دواخانہ یعنی امرت دھارا فارمیسی کے اعلان کی طرف دلانا چاہتے ہیں۔ جو کہ ۳۴ سال سے لاہور میں قائم ہے۔ حسب معمول اس سال بھی ماہ مارچ کے واسطے اس مشہور کارخانہ نے اپنی شہرۂ آفاق دوائی "امرت دھارا" اور اس کے علاوہ دیگر کتب و ادویات میں کافی رعایت کردی ہے۔ (دوسری جگہ اشتہار سے مفصل معلوم ہوگا) ہم اُمید کرتے ہیں۔ کہ ناظرین اس رعایت سے پورا فائدہ اُٹھائیں گے ::

سُوریہ کرانت رس

کون کہتا ہے۔ کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے؟
ہم اس کا علاج شرطیہ کرتے ہیں

"سُوریہ کرانت رس" استعمال کیجیے۔ اور تھوڑے عرصہ میں ہی تماشہ دیکھیے۔ یہ دمہ کی جڑ کو بیخ سے نکال کر پھینک دیتا ہے۔ اور پھر تا زندگی نہیں ہوتا ::
ہزاروں نا اُمید مریضوں پر آزمائش کی جاچکی ہے
قیمت فی پیکٹ خوراک دس یوم ڈیڑھ روپیہ۔ محصول ڈاک آٹھ آنے
ہر قسم کی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے۔ مریض کا پورا حال تحریر کرکے دریافت کیجیے ::

جیون رس دھارا فارمیسی ۲۹/۱۱ بانس تلہ سٹریٹ کلکتہ

تمام ضروریات زندگی

سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب چمڑا سامان سپھیارات متفرقہ لوہار۔ ترکھان۔ زرگر۔ موچی حجام کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات سبز و خشک پستہ۔ بادام کشمش۔ چلغوزہ۔ ساترونٹ۔ کھمبیاں۔ جھینگری۔ کھنبا۔ پاپڑ۔ جھلیوڑیاں۔ لونگ۔ بیر۔ وغیرہ۔ زعفران۔ کستوری۔ ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ۔ دوند اسم بنفشہ ہیت مصفا۔ ادویات پنساری نسخہ جات مفرد و مرکب غرضیکہ تمام اشیا ہمیں آپ کو درکار ہوں۔ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں ::

خوشبو کی لپٹیں لانیوالی

ہون سامگری
بھگوان دھوپ
نرخ بھگوک خریدار بیان

ہون سامگری فی من ۱۶ روپیہ بھگوان دھوپ فی من ...
نوٹ۔ بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا ::
نوٹ :۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات اور نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیا منگوا سکتے ہیں

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

وئیدحکیم بنجاؤ

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال شیوہ بالی جیون گھٹی کی بنائی ہوئی نادر و نایاب کتاب **تجربات تلسی** کا بغور مطالعہ کریں تو آپ بلا شک و شبہ ویدک و حکمت طریق علاج و دوائی کی ترکیب ادویات کے اچھے خاصے ماہر ہو کر اپنی اور دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے قابل بن جاویں گے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا و علاج میں ویدوں۔ حکیموں۔ ڈاکٹروں کی مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ سیکڑوں روپیہ کما سکیں گے اس میں قواعد علاج دوا سازی کے آٹھ اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتلائے گئے ہیں علاوہ مرد۔ عورتوں۔ بوڑھوں۔ بچوں۔ جوانوں و نوجوانوں کی سر سے پاؤں تک کی ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے نایاب پیٹنٹ نسخے لکھے گئے ہیں جو گوڈیوں میں تیار ہونے اور اشرفیوں کے فائدے دکھلاتے ہیں۔ قیمت فی کتاب مجلد عہ علاوہ محصول دولت کا ذخیرہ ایسی کتاب کا مطالعہ ہر ایک اہل دوا خواں ... علاوہ ادویاتی صنعت و حرفت ... بنا دیتا ہے۔ قیمت ...

المشتہر۔ مینیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر

CC-0. Gurukul Kangri University

سنسار کی گتی

سیاسی قیدیوں کو رہا نہیں کیا جائے گا!

کلکتہ میں بم پھٹ گیا!

نئی دہلی - ۱۳ مارچ - راجہ بہادر مصطفر ابرشاد کے ایک سوال کے جواب میں ہوم سکریٹری نے کونسل آف سٹیٹ میں بیان کیا کہ گورنمنٹ سلور جوبلی کے موقع پر پنڈت جواہر لال نہرو اور سیلی ناردنی کے دوسرے قیدیوں کو رہا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی - آپ نے مزید بیان کیا کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ سلور جوبلی کی تقاریب میں قیدیوں کی رہائی یا ان کی سزا کی معافی شامل نہ کی جائے - اس لئے قیدیوں کی رہائی کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ؞

بالمیکوں کا استھان گرا دیا :- کیمبل پور - ۱۱ مارچ - مبانی دھاگ پوریاں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عیسائیوں نے موضع مذکور میں بالمیک استھان کو مسمار کر دیا ہے - ہریجنوں میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے - ۲۰ مارچ کو ان کا احتجاجی جلسہ ہو رہا ہے ؞

پرچے آؤٹ ہو گئے :- ناگپور - ۱۱ مارچ - میٹرکولیشن امتحان کے پرچوں کے آؤٹ ہونے سے یہاں زبردست سنسنی پھیل رہی ہے - گزشتہ برس بھی پرچے آؤٹ ہو گئے تھے - اور طلباء کو پھر امتحان دینا پڑا تھا ؞

جہاں گرد سائیکل سوار لاہور میں :- لاہور - ۱۲ مارچ - مسٹر ٹائنز جو سائیکل پر تمام دنیا کا دورہ کر رہے ہیں - اور مسٹر کیوبنیور جو سائیکل پر ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں - آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں - مسٹر ٹائنز یہاں سے صوبہ سرحد کو جائیں گے - پھر وہاں سے میسوپوٹیمیا اور عراق وغیرہ سے ہو کر ترکی کو جائیں گے ؞

لیڈی شہاب الدین کا انتقال :- لاہور - ۱۳ مارچ - سر شہاب الدین کی اہلیہ محترمہ لیڈی شہاب الدین کی وفات ہو گئی ہے - کل بعد دوپہر ۳ بجے ڈیوس روڈ پر سے جنازہ نکالا گیا ؞

ہر ماہ یوم کھادی منایا جائے :- نئی دہلی - ۱۱ مارچ - تعطیلات کی ماہوار رسم کی طرح دہلی ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے ہر ماہ "کھادی ڈے" منانے کا فیصلہ کیا ہے - گزشتہ شام کو کرشنا نیل میں پہلی دفعہ "یوم کھادی" منایا گیا - اسمبلی کے ممبروں نے کھدر کے فوائد پر تقریریں کیں - اس روز تمام دن چرخہ چلتا رہا - اور

گوروکل کانگڑی کے متعلق

گوروکل کانگڑی میں پچھلے دو ماس سے کچھ اشانتی چلی آ رہی ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاریوں نے اس کے متعلق کوئی بیان اخبارات میں شائع نہیں کرایا - کئی بھائیوں کو اس پر اعتراض ہے - ادھیکاری اس سمے تک خاموش رہے ہیں - اس لئے کہ وہ اس میں گوروکل کا ہت سمجھتے ہیں - اگر وہ اخبارات میں جانا مناسب سمجھتے - تو وہ جا سکتے تھے - تجربہ بتاتا ہے - کہ اکثر اوقات اخبارات بحث معاملہ کو مختصر نہیں بلکہ لمبا کر دیتی ہے - اس کے علاوہ کوئی ادھیکاری اُس وقت تک پبلک میں نہیں جا سکتا - یا کم از کم اُسے جانا نہ چاہئے - جب تک وہ تمام کانسٹی ٹیوشنل طریقے آزما نہ لے ؞

بعض بھائیوں نے اس وشے کو اخبارات میں لے جانے میں گوروکل کا ہت سمجھا - میں ان سے سہمت نہیں - میں سمجھتا ہوں کہ انسٹی ٹیوشن نیک نام ہو کر ہی زندہ رہ سکتے ہیں - اگر وہ ایک دفعہ بدنام ہو جائیں - تو انہیں اپنی پہلی پوزیشن پر لانا مشکل ہو جاتا ہے - اخبارات میں لکھتے ہوئے مبالغہ کرنے کی پرورتی ہوتی ہے - اور بعض اوقات واقعات کو ان کے صحیح روپ میں پیش نہیں کیا جاتا - جس سے انسٹی ٹیوشن کو نقصان پہنچتا ہے - پکش بن جاتے ہیں - لوگوں کو ضد ہو جاتی ہے - اس حالت میں وہ دوسرے پکش کو دیکھنے کے ناقابل ہو جاتے ہیں - یہ بات نظر انداز کر دی جاتی ہے - کہ اشخاص کی بدنامی کے ساتھ انسٹی ٹیوشنوں کی بھی بدنامی ہوتی ہے - یہی وجہ ہے - کہ میں نے گوروکل کے متعلق خاموش رہنا مناسب سمجھا -

میں سمجھتا ہوں کہ سبھا کے دوسرے ادھیکاریوں کی بھی یہی سمتی ہے - انسٹی ٹیوشنوں میں مشکلات پیدا ہوتی اور سلجھتی رہتی ہیں - اگر وہ ایک خانگی معاملہ رہے - تو اس کے سلجھنے میں آسانی ہوتی ہے - اگر معاملہ پبلک میں چلا جائے - تو سلجھنا مشکل ہو جاتا ہے - جو بھائی اخبارات میں جاتے ہیں - وہ یہ بھول جاتے ہیں - کہ ضروری نہیں کہ ان کے مضمون کا وہی اثر ہو جو وہ پیدا کرنا چاہتے ہیں - الٹا اثر بھی ہو سکتا ہے - اس لئے جہاں تک ممکن ہو - انسٹی ٹیوشنوں کے اندرونی جھگڑوں کو پبلک میں لے جانا اچھا نہیں ہوتا - کوئی یہ نہیں کہتا - کہ اگر کسی انسٹی ٹیوشن میں کوئی نقص ہو - تو اسے رفع کرانے کی کوئی سبیل نہ کی جائے - لیکن اخبارات میں جانے کی نسبت نقائص کو دور کرنے کے اور بہتر طریقے ہیں ۔

لیکن سبھا کے ادھیکاری خاموش نہیں رہے - وہ اپنا کرتویہ برابر پالن کرتے رہے ہیں - جونہی سبھا کے پردھان کو معلوم ہوا - کہ گوروکل میں اشانتی ہے - انہوں نے سبھا کے اُپ پردھان پنڈت بشمبر ناتھ جی کو وہاں بھیج دیا - شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج اتفاق سے پہلے ہی وہاں تھے - اس کے بعد پنڈت بشمبر ناتھ جی - آچاریہ رام دیو جی اور سوامی سوتنترانند جی کو وہاں بھیجا گیا - شری پردھان جی دوبارہ وہاں گئے - اور دوسری بار پنڈت بشمبر ناتھ جی کو بھی اپنے ساتھ لیتے گئے - اس طرح سمجھانے بجھانے کا ہر ممکن طریق اختیار کیا گیا - انترنگ سبھا کا ایک سپیشل اجلاس کیا گیا - اور اس کے سامنے یہ وشے رکھا گیا - کاریہ کارنی سبھا کے کئی اجلاس ہوئے ؞

ان کے پریتن کا یہ پھل ہے - کہ مشکل کے سلجھنے کی صورت نکل آئی ہے - پہلے سنیچروار ۱۸ مارچ کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس بھی بلایا گیا تھا - جسے وہ شری پردھان جی کی آگیا سے منسوخ کر دیا گیا - کیونکہ اس کی ضرورت نہ رہی - یہ واقعہ بطور خود بتاتا ہے - کہ جو لوگ گوروکل کی اندرونی اشانتی کو اخبارات میں لے گئے - انہوں نے اس سنستھا کو لابھ نہیں پہنچایا - بلکہ ہانی پہنچائی ہے - اور کہ ادھیکاری مشکل کو سلجھانے کا جو طریق برت رہے ہیں وہ ہی مناسب طریق ہے ؞

کرشن

کلکتہ - ۱۳ مارچ - کل رات کلکتہ کے نواح میں کالی پور روڈ پر ایک زبردست دھماکا ہوا - جس سے چھ اشخاص جن میں ایک گیارہ سالہ بچہ بھی تھا - مجروح ہو گئے - دھماکا ایک مکان کے سامنے جہاں کارنوالس سٹریٹ سے ایک برات پہنچنے والی تھی - اور بہت سے لوگ جمع تھے - ہوا - مجروحین میں سے چار کو میڈیکل ہسپتال میں داخل کر دیا گیا - اور باقی دو کلکتہ میڈیکل سکول میں پہنچا دئیے گئے - خیال کیا جاتا ہے - کہ ہجوم کے باہر سے کسی شخص نے بم پھینکا تھا - ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ؞

ایک عجیب بچہ کی پیدائش :- امرتسر - بجلی گھر امرتسر کے کوارٹروں میں بھجو یال قلی کے گھر ایک عجیب بچہ کی پیدائش ہوئی ہے - اس بچہ کے سر میں کوئی ہڈی نہ تھی - اور نہ ہی اس کے قوت تھے - کل شام کو وہ بچہ مر گیا ؞

یونانی افسروں کی بغاوت فرو :- ایتھنز ۱۲ مارچ - کریٹ کی بغاوت فرو ہو چکی ہے - ایوان جہاز اور ایک آبدوز کشتی کے سوا تمام باغی جہازوں نے ہتھیار ڈال دئیے ہیں - گورنمنٹ کے گیارہ اشخاص ہلاک اور ۲۸ مجروح ہوئے ہیں - ایک لاکھ ساٹھ ہزار سٹرلنگ جو باغیوں نے مقامی بنکوں سے لوٹے تھے - مل گئے ہیں ؞

سر شنمکھم چیٹی کا نیا عہدہ :- مدراس - ۱۲ مارچ - معلوم ہوا ہے - کہ اسمبلی کے سابق پریذیڈنٹ سر شنمکھم چیٹی ریاست کوچین کے دیوان مقرر ہوئے ہیں - سابق دیوان مسٹر سی - جی ہربرٹ ریٹائر ہو رہے ہیں - اس سلسلہ میں ابھی گورنمنٹ کی منظوری کا انتظار کیا جا رہا ہے ؞

ہریجن لیڈر کی بھوک ہڑتال :- بنگلور - ۱۲ مارچ - ٹھاکر دوار رام چندر راؤ مشہور ہریجن لیڈر نے ۲۱ دن کا برت شروع کر دیا ہے - برت ۱۳ مارچ کو ختم ہوگا - اور اس دوران میں وہ صرف نمک اور پانی کا استعمال کریں گے - ہڑتال کی وجہ یہ ہے - کہ بعض متمول اصحاب نے ان کی سکیم کے لئے قطعی امداد دینے سے انکار کر دیا ہے ؞

ناگپور میں آمد :- ناگپور - ۱۲ مارچ - بابو راجندر پرشاد آچاریہ کرپلانی کی معیت میں سنیچروار کو بعد دوپہر یہاں پہنچیں گے - شام کو یہاں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کریں گے - اور اتوار صبح کو کلکتہ روانہ ہو جائیں گے ؞

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پندرہ سرخ پوش جیل میں :-

پشاور۔ ۱۱ مارچ۔ آج فرانٹیئر کونسل کے اجلاس میں فائنینس ممبر نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ اس وقت سرخ پوش تحریک کے ۱۵ قیدی جیل میں ہیں۔ جن میں سے دس کو کریمینل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت سزا بھگت رہے ہیں ۔

ہندو مہاسبھا کا آئندہ اجلاس :-

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ بھائی پرمانند جی کی صدارت میں ہندو سبھا کی سپیشل میٹنگ ہوئی جس میں کانپور اجلاس کے لئے ریورینڈ اوٹاما کو صدر منتخب کیا گیا۔ پنڈت مالویہ جی نے اجلاس کی صدارت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جس کے باعث اجلاس ملتوی کرنا پڑا ۔

ریاست کپورتھلہ میں تخفیف :-

کپورتھلہ۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست کے تمام ڈیپارٹمنٹوں میں زبردست تخفیف ہونے والی ہے۔ تمام چھوٹے بڑے افسر جن کی سروس پچیس سال سے زیادہ ہے تخفیف کی زد میں آجائیں گے۔ اور بہت سی اسامیاں اڑا دی جائیں گی ۔

پراونشل پولیٹیکل کانفرنس :- لاہور

۱۱ مارچ۔ پنجاب پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کے اجلاس کی زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ والنٹیروں کی بھرتی کا کام زور شور سے جاری ہے۔ کانفرنس میں کانگرسی لیڈر اور اسمبلی کے کئی ممبر شریک ہوں گے ۔

دہلی میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ :- دہلی

۱۱ مارچ۔ بقر عید اور محرم کے دوران میں قیام امن کے لئے احتیاطی تدابیر کے طور پر شہر نئی دہلی اور سول لائینز میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے ۔

انگلستان کو روانگی :- بمبئی

لارڈ ولنگڈن کے فرزند لارڈ رائیڈن معہ لیڈی رائیڈن کے بذریعہ جہاز انگلستان روانہ ہو گئے۔ مسٹر پیپلکر وزیر خارجہ سکرٹری ریزیڈنٹ منڈل بھی اسی جہاز سے روانہ ہو گئے۔ مہاراجہ پٹیالہ ۱۴ مارچ کو انگلستان جائیں گے ۔

جاپانی وزیر جنگ چین کو :-

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت جاپان اس بات پر غور کر رہی ہے۔ کہ چین کے شمالی رقبہ جات پر قبضہ کر لیا جائے۔ اس غرض کے لئے جاپان اور مانچوکاؤ میں فوجی بھرتی کی جا رہی ہے۔ جاپان کا وزیر جنگ چین جا رہا ہے۔ تاکہ ساری پوزیشن کا مطالعہ کرے۔ روسیوں کی طرف سے جاپان کے ان ارادوں کی مخالفت کی جائے گی۔ لیکن یہ کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ کیونکہ جاپان مانچوکاؤ میں طاقت پکڑ چکا ہے ۔

ہٹلر سائمن ملاقات :- برلن ۱۰ مارچ

ہٹلر بویریا روانہ ہو گئے ہیں۔ تاکہ وہاں جا کر آرام کریں۔ ان کو زکام لگا ہوا ہے۔ وہاں علاج کرائیں گے۔ جب برطانوی سفیر وان نیورتھ کو ملنے گئے۔ تو اسے یہ اطلاع دی گئی۔ توقع کی جاتی ہے کہ سر جان سائمن اور ہر ہٹلر کے درمیان اس ماہ کے آخیر تک ملاقات کا انتظام ہو جائے گا ۔

ہوائی جہاز کو حادثہ :-

برلن آج ہٹلر وزیر تعلیم بویریا کے جنازہ کی رسوم ادا ہونے کے وقت حاضر تھا۔ مرحوم وزیر تعلیم ہوائی جہاز کے حادثہ میں مر گیا تھا ۔

آنکھوں میں اسی طرح روشنی آگئی ہے

بابو بنارسی داس جی گاجری میرٹھ سے کیا فرماتے ہیں :-

نمبر یکانی منیجر صاحب نمستے: پہلے بھی میں نے آپکا بھیم سینی سرمہ منگایا تھا۔ میں اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میری بہن کی آنکھیں چیچک نکلنے کی وجہ سے نہیں کھلتی تھیں۔ بہت ڈاکٹروں سے علاج کرایا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ سب نے یہ کہکر کہ چیچک کا کوئی علاج نہیں ٹال دیا آپکے سرمہ نے پانی بند کر دیا ہے اور آنکھوں میں اسی طرح روشنی آگئی ہے

بھیم سینی سرمہ آنکھوں کے ہر مرض کو دور کرکے نظر کو تیز کرتا ہے لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ لگانے کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ ککرے سرخی۔ کھجلی۔ پانی بہنا۔ دھندلا دکھنا وغیرہ تمام امراض تو بہت ہی جلد آرام ہوتے ہیں۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۶۲

"ویر آتما" کی دھوم

آریہ سماج تلہ گنگ :- ۷ مارچ ۱۹۳۵ء کی تیج کو آریہ سماج مندر میں شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا "بلیدان دوس" بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں پنڈت جی کے جیون اور ان کے کاریہ پر روشنی ڈالی گئی۔ اور لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔ جو للعکر اٹھا ۔

(رسلت رام منتری آریہ سماج تلہ گنگ)

آریہ سماج لدھیانہ :- ۷ مارچ ۱۹۳۵ء کو بعد دوپہر چار بجے آریہ سماج مندر میں "ویر آتما" کی کارروائی آرمبھ ہوئی۔ پنڈت پرسرام جی شاستری۔ پنڈت ہر دیال جی اور ماسٹر رام لال جی نے شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کے جیون پر ویاکھیان دئے۔ ویر آتما فنڈ کے لئے چندہ بھی جمع ہوا ۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج دنیا)

آریہ سماج پشاور صدر :- شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی یاد میں "ویر آتما" مورخہ ۷ مارچ ۱۹۳۵ء بروز بدھوار کال ۶ بجے سے لیکر ۹ بجے تک آریہ سماج مندر میں بڑی شردھا و بھگتی کے ساتھ نر ناریوں نے منایا۔ کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ پھر بھجن ہوا۔ بعد ازاں پنڈت جی کی جیونی پر مختلف آریہ بھائیوں نے نظمیں گا کر سنائیں۔ دو کنیا پاٹھشالا کی دیویوں نے سندر بھجن گا کر سنائے۔ بعد ازاں شہید اکبر کے کارناموں پر ویاکھیان ہوئے۔ اور انت میں سماج ہذا کے پردھان رائے بہادر لالہ بیلی رام جی دھون ایڈووکیٹ نے پنڈت جی کی جیونی میں سے خاص خاص باتوں پر ایک بہت اُتم تقریر کی اور ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی ۔

(رامنت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بھیرہ :- ۷ مارچ ۱۹۳۵ء کو ۵ بجے شام کے "ویر آتما" منایا گیا۔ پردھان جی۔ لالہ نرسنگھداس جی اور لالہ منگل سین جی آزاد نے پنڈت جی کی جیونی پر دوارہ کافی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد پنڈت اتم چند جی نے اپنی نظموں سے حاضرین کو خوش کیا۔ شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی ختم ہوئی ۔

(رام پیارا سکرٹری آریہ سماج بھیرہ)

لائل پور ٹریڈرز کانفرنس :-

لائل پور۔ رائے بہادر رام سرن داس ممبر کونسل آف سٹیٹ نے ٹریڈرز کانفرنس کی صدارت کے فرائض سر انجام دینا منظور کر لیا ہے۔ یہ کانفرنس ۲۶۔ ۲۷۔ اور ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو پنجاب ریلیف بل (جو پاس ہو چکا ہے) اور مجوزہ بل تحفظ مقروضین پر غور کیا جائے گا۔

مسٹر نیڈو کے استقبال کی تیاریاں :-

لائل پور۔ ۱۱ مارچ۔ توقع کی جاتی ہے کہ مسٹر سروجنی نیڈو ۲۲ مارچ کو یہاں تشریف لائیں گی۔ ان کے استقبال کے لئے یہاں زور شور سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

پنجاب ریاستی پرجا کانفرنس ملتوی :-

نمبر پنجاب ریاستی پرجا منڈل کا کانفرنس ماہ مارچ کے آخری ہفتہ میں جالندھر میں منعقد ہونے والی تھی مگر اب سکرٹری منڈل ہذا اطلاع دیتے ہیں کہ چونکہ آل انڈیا ریاستی پرجا کانفرنس بمبئی کی کمیٹی سردار سید اسنگھ کی موت کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے پنجاب آ رہی ہے۔ اس لئے کانفرنس کے انعقاد ملتوی کر دی گئی ہے ۔

ابلا آشرم کی رسم افتتاح :- امرتسر ۱۱ مارچ

کیپٹن رام رکھا مل نے کل دوپہر کو جلیانوالہ باغ پر ابلا آشرم کی رسم افتتاح ادا کی۔ حاضرین میں لالہ امیر چند گپتا۔ ڈاکٹر کیسر داس اور کیپٹن دیس راج قابل ذکر ہیں۔ آشرم کا مقصد دکھیا۔ بیوہ۔ مصیبت زدہ اور لاوارث عورتوں کو ہر طرح امداد بہم پہنچانا ہے ۔

لڑکی واپس آ گئی :- لاہور ۱۱ مارچ

ایک ۱۵۔ ۱۶ سالہ لڑکی جو مسٹر مرچنٹ کے خاندان میں سے تھی گھر سے صبح سویرے گئی۔ ابھی تک واپس نہیں آئی۔ اس کی تلاش کی جا رہی ہے ۔

شادی کرو مگر دو قالب یک جان ہو کر ہر مشکل کو حل کرنے عزت۔ مال و دھن اور زندگی بھر کی فرحت حاصل کرنے کیلئے گرہستھ دھرم اسعد مجلد قیمت ۱ مصنفہ پنڈت ... شہید ... طلب کریں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۴ر چیت سمت ۱۹۹۱

ویدپرچار فنڈ کے متعلق

ویدپرچار فنڈ" کے متعلق "پرکاش" کے گت انک میں سمودستر لکھ چکا ہوں۔ میرے پاس نیا لکھنے کے لئے کچھ نہیں۔ پھر بھی آریہ سماجوں کو یاددہانی کرانے کے لئے قلم ہاتھ میں لیتا ہوں۔ پچھلے پرچہ میں میں نے نویدن کیا تھا۔ اور آج اسے دہراتا ہوں۔ کہ انترنگ سبھا نے یہ نشچے کر دیا ہے۔ کہ صرف وہی رقوم "ویدپرچار فنڈ" میں شامل کی جائیں۔ جو بکرم بیساکھ سے پہلے پہلے سبھا کے کوش میں آ جائیں۔ گت ورش بکرم بیساکھ تک ہونے والے جلسوں کی آمدنی اگر وہ دو چار دن بعد بھی آ گئی۔ تو اس ورش کے حساب میں شامل کر لی جاتی تھی۔ اب کے نہیں ہوگی۔ اس کا ارتھ یہ ہے۔ کہ ۱۲ اپریل کے بعد جو بھی دھن آئے گا۔ وہ آگامی ورش کے حساب میں شمار ہوگا۔ اس لئے اگر آریہ سماجوں نے ساودھانی سے کام نہ لیا۔ اور جو دھن انہوں نے اس ورش کے "ویدپرچار فنڈ" کے لئے دینا ہے۔ انہوں نے بکرم بیساکھ سے پہلے نہ بھیج دیا۔ تو وہ اگلے سال کے حساب میں شمار ہوگا۔ اور چاہئے اس فنڈ میں حقیقی کمی نہ ہو۔ بجٹ بنانے کے لئے ضرور کمی رہے گی۔ ہمارے پاس اس وقت صرف ایک ماس رہ گیا ہے۔ اور ابھی تک روپیہ میں سے صرف آٹھ آنے وصول ہوئے ہیں۔ اس ورش تیس ہزار روپیہ سویکار ہوا تھا۔ اس میں سے صرف پندرہ ہزار کے قریب اس وقت تک آیا ہے۔ گویا جو آمدنی بجٹ میں رکھی گئی تھی۔ اسے پورا کرنے کے لئے پندرہ ہزار روپیہ اور درکار ہے۔

کیا ایک ماس میں اس قدر دھن اکٹھا ہو سکتا ہے؟ میں سمجھتا ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ایک ایک سماج اپنے کرتویہ کو سمجھے۔ میں افسوس سے دیکھ رہا ہوں۔ آج سے نہیں بلکہ برسوں سے کہ آریہ سماجیں "ویدپرچار فنڈ" کی طرف سے لاپرواہ رہتی ہیں۔ انہیں اس فنڈ سے اتنا پریم نہیں۔ جتنا انسٹی ٹیوشنوں سے۔ پھر یہ کہ وہ اس فنڈ کی سہایتا کرنا اپنا کرتویہ اتنا نہیں سمجھتیں۔ جتنا کہ اپنے لوکل انسٹی ٹیوشنوں کی سہایتا کرنا۔ ان آریہ سماجوں کی سنکھیا بہت کم ہے۔ جو نیم پوروک پرتی ورش "ویدپرچار فنڈ" کے لئے کچھ نہ کچھ دیتی ہیں۔ عام طور پر آریہ سماجوں کا بھاو ہے کہ "ویدپرچار فنڈ" کے لئے کچھ دینا تب ہی فرض میں داخل ہے۔ جب ان کا وارشک اتسو ہو۔ حالانکہ اس فنڈ کے لئے کچھ نہ کچھ دینا آوشیک ہے۔ وارشک اتسو ہو یا نہ ہو۔ بیسیوں آریہ سماج ایسے ہیں۔ جو ورش بھر میں ایک پائی بھی "ویدپرچار فنڈ" کے لئے نہیں دیتے۔ محض اس لئے کہ وہ جلسہ نہیں کرتے۔ حالانکہ سبھا کے اپدیشک ورش بھر میں ان کے ہاں جاتے اور پرچار کرتے رہتے ہیں۔ اور جب کبھی انہیں ضرورت ہو۔ وہ بلا جھجک سبھا کو لکھ دیتے ہیں۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتے۔ کہ اگر ان کی طرح دوسرے آریہ سماج بھی "ویدپرچار فنڈ" کی سہایتا نہ کریں۔ تو ان کے ہاں اپدیشک کہاں سے آئیں؟

اس پرورتی کا پرنام یہ ہو رہا ہے۔ کہ بعض آریہ سماجوں پر تو ادھک بوجھ ہے۔ اور بعض پر بالکل کچھ نہیں۔ مناسب یہ ہے۔ کہ یہ بوجھ مساوی طور پر بٹا جائے۔ یہ نہیں کہ ہر ایک آریہ سماج مساوی رقم دے۔ بلکہ یہ کہ ہر ایک آریہ سماج اپنی شکتی انوسار دے۔ لیکن دے ضرور۔ پنجاب میں آریہ سماجوں کی تعداد پانسو کے قریب ہوگی۔ ان میں سے اگر چار سو آریہ سماجیں بھی کیول پچاس روپیہ وارشک دے دیں تو بیس ہزار روپیہ آسانی سے جمع ہو جاتا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ دیتی نہیں۔ اور جو روپیہ آتا بھی ہے۔ اس کی وصولی کے لئے بڑے دھن اور شکتی کا ویہ ہوتا ہے۔

درشنوں تک بھکشا کا کام میں خود کرتا رہا ہوں۔ آریہ سماجوں کے وارشک اتسوؤں پر جاتا اور "ویدپرچار فنڈ" کے لئے دھن لاتا رہا۔ دو تین درشنوں سے میں مستثنیٰ ہو رہا ہوں۔ کچھ شریر کی شتھلتا ہے۔ اور کچھ من کی۔ لیکن سبھا کی مشینری برابر چل رہی ہے۔ اور دھن وصول کرنے کے جتنے بھی سادھن ہیں۔ ان سے کام لیا جا رہا ہے۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج پورا کر رہے ہیں۔ اسے ویدپرچار وبھاگ کے ادھشٹاتا ...

ہیں۔ ہم نہیں نہ صرف یہ چاہتا ہے۔ کہ آریہ سماجوں کے وارشک اتسو سپھل ہوں۔ بلکہ یہ بھی کہ "ویدپرچار فنڈ" کے لئے پریاپت دھن آئے۔ اس لئے وہ آریہ سماجوں اور آریہ سماجی سنستھاؤں کو چیتاونی دیتے رہتے ہیں۔ کنتو ان کی چیتاونی بھی کام نہیں دے سکتی۔ اگر آریہ سماجیں کان نہیں روئی ڈالے رکھنے کا نشچے کر لیں۔

"ویدپرچار فنڈ" کے سمبندھ میں جو دوسری کمی میں محسوس کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ آریہ پرش اپنے سنسکاروں پر اس کے لئے دھن نہیں نکالتے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ سنسکار کرانے کے لئے اپدیشک بھی لاہور سے بلایا گیا ہے۔ اس کے مارگ ویہ اور دکشنا پر سبھا کا بہت کچھ خرچ ہوا ہے۔ پھر بھی یجمان کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ جس فنڈ کا اپدیشک میرا کام کرنے آیا ہے۔ وہ بھی میری سہایتا کا پاتر ہے۔ آریہ سماجوں سے باہر ویدپرچار فنڈ کے لئے بہت کم دھن آتا ہے۔ اور آریہ سماجوں کی سہایتا وارشک اتسوؤں پر نربھر ہے۔ اس لئے کام چلے۔ تو کیسے؟ آریہ سماجی پرشوں میں یہ بھاو کمزور ہو رہا ہے۔ کہ انہیں اپنی آیہ کا کچھ نہ کچھ بھاگ اوشیہ دان میں دینا چاہئے۔ دوسری سوسائیٹیوں میں یہ بھاو پایا جاتا ہے۔ اس کا ہی یہ پرنام ہے کہ انہیں دان پراپت کرانے کے لئے اتنی دوڑ دھوپ نہیں کرنی پڑتی۔ جتنی آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو کرنی پڑتی ہے۔ دوسرے کاموں کے اتیرکت آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کو نہ صرف بھکشا لینے کے فن میں ماہر ہونا چاہئے۔ بلکہ ان کے پاس اتنا سمے بھی ہونا چاہئے۔ کہ وہ بھکشا لینے پھریں۔ ہر ایک ویکتی کے لئے اتنا سمے نکالنا آسان نہیں۔ اس کا یہ اثر ہے۔ کہ آریہ سماجوں کو ادھیکاری چننے میں بہت کٹھنائی ہو رہی ہے۔

ہمارے انسٹی ٹیوشن اس وقت تک نہیں چل سکتے۔ جب تک کہ ہم سوئم دان کرنا اپنا کرتویہ نہ بنائیں۔ پرنتو آریہ گرہستی کو ورش بھر میں کچھ نہ کچھ دان ضرور نکالنا چاہئے۔ اور جس وقت کوئی اپیل شائع ہو۔ اس پر خود ہی کچھ نہ کچھ بھیج دیا کریں۔ ہمارے سناتن دھرمی بھائیوں نے دان کا مہتو سمجھ رکھا ہے۔ اس لئے وہ تو دان کریں گے ہی۔ کوئی انہیں کہے یا نہ۔ لیکن اور کئی سوسائیٹیاں ہیں۔ جن کے سدسیہ جب تک دان نہ کر لیں۔ تب تک انہیں چین نہیں آتا۔ آریہ سماج کی اوستھا وچتر ہے۔ یہاں کوئی دان نہیں کرتا۔ جب تک کہ کوئی اس کے پاس مانگنے کو نہ آئے۔ گویا نہ صرف سیوا کرنے بلکہ بھکشا لینے کے لئے بھی ایک سینا چاہئے۔ آریہ سماج کے پاس اتنے سادھن کہاں؟ کہ ان دونوں آوشیکتاؤں کو پورا کرنے کے لئے کاریکرتا رکھ سکیں۔ اسی لئے اس کی اُنتی رکی ہوئی ہے۔ دوسروں کو آریہ سماج میں لانے کے لئے کوئی اپنا سمے دے۔ اور اپنی شکتی لگائے۔ یہ تو سمجھ میں آیا۔ کنتو آریہ پرشوں سے دھن لینے کے لئے بھی سمے دینا پڑے۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ جب تک ہم لوگ اس بات کو نہ سمجھیں گے۔ تب تک آریہ سماج کے کام رکے رہیں گے۔

میں آشا کرتا ہوں کہ آریہ سماجیں اور آریہ پرش میرے اس نویدن پر دھیان دے کر "ویدپرچار فنڈ" کے لئے جو کچھ ان سے بن پڑے۔ بھیجنے کی کرپا کریں گے۔ سارا دھن ۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء تک سبھا کے کاریالیہ میں آ جانا چاہئے۔

کرشن

بیساکھی اور محرم

امسال بیساکھی کے تہوار کے ساتھ ہی ساتھ محرم آ رہا ہے۔ یہ ملک کی بدقسمتی ہے کہ کچھ سالوں سے ہندو مسلم فساد زیادہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہم ہندو مسلم لیڈروں اور گورنمنٹ کا دھیان بروقت اس طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔ کہ ابھی سے انتظامات کئے جاویں۔ اتحاد پر اپیگنڈا جاری ہو۔ اور ضروری حفاظتی کارروائیاں کی جائیں۔ پنجاب میں بیساکھی کا میلہ ہر بڑے شہر اور قصبہ میں منایا جاتا ہے۔ اس جگہ یہ پنجاب کے قومی میلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اکثر مقامات پر ان میلوں کے ساتھ ہی ساتھ محرم کی تقاریب بھی ہوں گی۔ لہذا کسی غیر ذمہ دار شخص کی ذرا سی شرارت بھی فساد کے سامان پیدا کر سکتی ہے۔ بہتر ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی ابھی سے نگرانی شروع ہو جائے۔ اور زیادہ خطرناک لوگوں کی ضمانتیں لے لی جائیں۔ مصالحتی بورڈ بنا لئے جائیں۔ جو عوام کو رواداری سے رہنا سکھلائیں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

نگر کیرتن کی مخالفت

نگر کیرتن آریہ سماج کے سالانہ اُتسووں کا نیا ہی انگ ہے۔ جیسا کہ محرم کے ایام میں شیعہ حضرات کے لئے تعزیہ نکالنا۔ ہاں تعزیہ سے اس کا اتنا فرق ضرور ہے۔ کہ اس میں جہاں سُنی حضرات کے بزرگوں پر تبرّے کسنے کا احتمال ہے۔ وہاں نگر کیرتن میں کسی کی دل آزاری کا ذرا بھی شُبہ نہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ افسوس کا مقام ہے۔ کہ بعض مقامات میں آریہ سماجیوں کو دیسے یہ دقت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ اُن کے نگر کیرتنوں پر بے معنی پابندیاں عاید کی جاتی ہیں۔ چُنانچہ پانی پت کے نگر کیرتن کی مخالفت کے متعلق آریہ سماجیوں میں جو جذبہ پایا جاتا ہے۔ اُس کا اظہار ہمارے پانی پتی بھائیوں نے ذیل کے ریزولیوشن میں کیا ہے:۔

"پانی پت کے آریہ سماجیوں کا یہ جلسہ آریہ سماج کے نگر کیرتن کے لئے لائسنس نہ دینے پر حکام کے رویہ کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ گورنمنٹ کو تحقیقات کا وعدہ کئے ہوئے چھ سال ہو چکے ہیں۔ لیکن اُس نے ہندو اقلیت کو مسلم اکثریت کے رحم پر چھوڑ رکھا ہے۔ گورنمنٹ اقلیت کے جائز حقوق کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہے"۔

ہم حکومت کے متولیوں کو یہ بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ کسی بھی مقام پر آریہ سماجیوں کے نگر کیرتن کی مخالفت ہونا ایسا فعل ہے۔ جسے آریہ سماجی کسی حالت میں بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ اسے ایک ایسا انیائے قرار دیتے ہیں۔ جسے حکومت کے ذمہ وار حُکام کو خود جلد از جلد محسوس کر کے آریہ جگت کی دلجوئی کرنی چاہئے ۔

"سیاست" کا ادھورا پرائشچت

پانی پت کے ایک مسلمان نے تعصب کا شکار ہو کر آریہ سماجیوں کی دل آزاری کے خیال سے ایک شرانگیز کتاب موسومہ بہ "سوامی دیانند کی تعلیم" لکھ ماری۔ اس پر آریہ جگت نے پُرزور پروٹسٹ کیا۔ ابھی یہ پانی پتی شرارت کی آگ بجھنے بھی نہ پائی تھی۔ کہ ہمعصر "سیاست" نے اس شرانگیز کتاب کے اقتباسات قسط وار شایع کرنے شروع کر دئے۔ آریہ نہ سوچا۔ کہ اس سے وہ آریہ سماج کے بانی کی ہتک کر کے ایک بدترین گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے۔ آخر حکومت پنجاب نے ایڈیٹر "سیاست" کو سمجھایا۔ کہ اس سلسلہ کو بند کرنا چاہئے۔ اس پر "سیاست" نے اپنے سلسلہ مضامین کی اشاعت ترک کر دی۔

ہمارے خیال میں اشاعت کا روکنا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ "سیاست" نے جو ڈیڑھ درجن اقساط شایع کر کے آریہ سماجیوں کی جو دل آزاری کی ہے۔ اب بھی اس کو تلافی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ۔

ٹرینیڈاڈ میں شدھی کی دھوم

امریکہ کے ہمارا آریہ سماج کے سرگرم پرچارک شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی بی۔ اے۔ ویدک مشنری نے پرچار کا جو شاندار کام کیا ہے۔ ہم اس کو وقتاً فوقتاً "پرکاش" میں شایع کرتے رہے ہیں۔ اب ہمیں ٹرینیڈاڈ کا یہ ہرش جنک سماچار پراپت ہوا ہے۔ کہ شری پنڈت جی نے ٹرینیڈاڈ میں تقریباً ۸ اشخاص کو شدھ کیا ہے۔ پہلی بار ۲۶ اشخاص کو شدھ کیا گیا۔ اور پھر دوبارہ ۲۲ اشخاص کو ویدک دھرم کی شرن میں لایا گیا۔ اس طرح گویا ۴ درجن اشخاص کو ویدک دھرم میں شامل کر کے جہاں اُن کا جنم سپھل کیا گیا۔ وہاں دوسرے ہندو بھائیوں کے لئے بھی ایسی نظیر قائم کی گئی ہے جس سے آشنا ہو کر وہ اپنے جنم کو آئندہ کے لئے سدھار سکتے ہیں۔ اور اپنی سنتان کی ویدک ڈھنگ پر تربیت کر سکتے ہیں ۔

قربانی کی عید

اس دفعہ سنیچر وار ۱۴ مارچ کو مسلمانوں کی قربانی کی عید آ رہی ہے۔ مسلمان اپنے مذہبی احکام کی تعمیل میں اس عید کے موقع پر ہزاروں بے زبان جانوروں کو موت کے گھاٹ اُتار دینگے۔ اور یہ فرض کر لینگے۔ کہ اُنہوں نے کوئی ثواب کا کام کیا ہے۔ حالانکہ اگر وہ دور اندیشی سے کام لیں ...

... نہ سمجھیں۔ کہ اُنہوں نے دنیا کی "Cattle - wealth" کا قتلِ عام کر کے نہ صرف دنیا کو نقصان پہنچایا ہے۔ بلکہ ایسے فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ جسے خلقتِ خدا کا وجیٹیرین حصہ نہ صرف غیر ضروری قرار دیتا ہے۔ بلکہ شرانگیز قرار دیتا ہے۔ مسلمانوں کا بھلا اسی میں ہے۔ کہ وہ اس دن بے زبان جانوروں کا خون بہانے کی بجائے اپنے نفس کی اصلاح کریں۔ اور کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ دیں۔ کہ مسلمانوں کا عید منانے کا طریق ایسا ہے۔ جس سے وحشی زمانہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ جب کہ لوگ ہر دفعہ خون بہانے کے لئے لوہا گرم رکھتے تھے ۔

قاتل کے جنازہ کا بائیکاٹ

جیسے جیسے احراریوں اور مرزائیوں کے تعلقات کشیدہ ہوتے جاتے ہیں۔ مرزائی یہ محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ اُن کا نقطۂ نگاہ وہ نہیں ہو سکتا جو کہ احراریوں کا ہے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ جہاں جہاں غیر مرزائی کوئی ایسی حرکت کرتے ہیں۔ جو کہ خلافِ قانون ہوتی ہے۔ تو مرزائی یہ سوچنے لگ جاتے ہیں۔ کہ آیا اُن کو غیر مرزائیوں کی خلافِ قانون حرکات کی بھی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے یا نہیں۔ قصور سے یہ تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ "وہاں کا کوئی احمدی لالہ یالا شاہ کے قاتل محمد صدیق کی نمازِ جنازہ میں شامل نہیں ہوا۔" اس پر وہاں کے مسلمان بہت پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔ اور انہیں غیر مسلمان قرار دے رہے ہیں۔ قصور کے احمدیوں کا رویہ ایسا ہے۔ جس پر اگر باقی احمدی بھی قائم رہیں۔ تو اُمید واثق ہے۔ کہ غیر مرزائی مسلمانوں میں قاتلوں کی مرثیہ خوانی کا جو طریق رائج ہو گیا ہے۔ وہ کم ہوتا جائے گا۔ اور جلد وہ دن آ جائے گا۔ جبکہ غیر مرزائی مسلمان اس قسم کے قتلوں کی مذمت کریں گے ۔

کالجوں کے طلبا کے متعلق نئے قواعد

کالج ہا کٹوریل سسٹم کے متعلق پنجاب یونیورسٹی نے جن نئے قواعد کی تصدیق کی ہے۔ اُن کی رو سے ہر ایک بورڈر کو رات کے ۹½ بجے کے بعد ہوسٹل میں رہنا پڑے گا۔ اور اگر وہ باہر جانا چاہے گا۔ تو اسے خاص طور پر اجازت حاصل کرنی پڑے گی۔ کوئی طالب علم ۹½ بجے کے بعد سینما یا کسی محفلِ رقص و سرود یا پارٹی میں بھی نہ جا سکے گا۔ ہمارا اپنا خیال ہے۔ کہ اگر ہر ایک کالج کے ذمہ دار منتظمین نے ان نئے قواعد کو عملی جامہ پہنانے کی دیانتداری سے کوشش کی۔ تو وہ طلبا کو بہت سی ایسی خرابیوں سے بچا سکیں گے۔ جن کا موجودہ حالت میں بعض طلبا ... شکار ہو جاتے ہیں ...

ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات سے فائدہ اُٹھائیے ۔ (مینیجر)

افسانے پڑھنا چاہو یا کہانیاں؟

کہانی بھی پڑھیں گے۔ اور افسانہ بھی۔ لیکن ویسی کہانی جس کی ہدایات سے نیکی کے راستہ پر گامزن ہونے کی تحریک ہو۔ اگر دل میں یہی خواہش ہے تو کتب ذیل کے مطالعہ سے ضرور لطف حاصل کیجئے ۔

کشنا چندر اودے کی دلچسپ کہانی

... ناول کا لطف اور کامیاب زندگی کا سین آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ قیمت چھ آنے ۔

ست یہی مہانند بھی ایک کہانی ہے

جسمیں کشمیر جنت نظیر میں پیدا ہونیوالے ہونہار وجود کی زندگی کے مختلف سین کمال خوبی سے پیش کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۰/۔

رشیوں کا فسانہ

ہندوستان کے ان چھ رشیوں کی دلچسپ اور معنی خیز مکالمہ جن کے چھ شاستر ابھی تک علمی دنیا میں باعثِ حیرت بنے ہوئے ہیں۔ "شٹ درشن روشنی" کے مطالعہ سے معلوم کیجئے۔ قیمت چھ آنے

جہالت کے چار نشان

... ناول کے چار رنگ ہیں۔ جس میں کہانی کے انداز میں روحانی ترقی کے وسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بڑی پُرلطف کتاب ہے۔ ناول کا آنند اور فسانہ کی دلچسپی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ قیمت ۲/

سچی کہانیاں

لائق مصنف نے چند کہانیوں میں نئی روشنی کی حقیقتوں کو "دھرم ویر" میں مزین کیا ہے۔ ہر ایک کہانی دلچسپ۔ دلفریب اور دلپسند ہے پڑھئے اور لطف اُٹھائیے۔ قیمت ۸/

ملنے کا پتہ: وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مداخلت کی ممانعت

کشمیر کے مسلم لیڈر شیخ عبداللہ نے جو کہ آج کل امرتسر میں آئے ہوئے ہیں۔ ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ کشمیر کے لوگ یہ نہیں چاہتے۔ کہ پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے لوگ کشمیر کے سیاسی معاملات میں کسی قسم کا دخل دیں۔ شیخ صاحب نے اچھا کیا۔ کہ ریاست سے باہر کے رہنے والے مسلمانوں کو متنبہ کر دیا۔ کہ ریاست کے لوگ اپنے وطن کے سیاسی معاملات میں انکی مداخلت نہیں چاہتے۔

کاش وہ ابتدا میں ہی یہ سمجھ سکتے ایسا اعلان کرتے۔ تاکہ بیرونی مداخلت سے ریاست کو جو نقصان پہنچا ہے۔ وہ نہ پہنچتا۔ بہرحال آپ نے اس بیان کے بعد تو ان کا یہ فرض مقدم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ آئندہ ریاست سے باہر رہنے والوں کو ایسی غلطی نہ کرنے دیں۔ جو اس سے قبل وہ کر چکے ہیں۔ اور ریاست کو غیروں کی گرفت میں پھنسا کر علیحدہ ستے بچا کر بیٹھ گئے ہیں۔

جوبلی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کی ہڑتال

ہمیں افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کا قضیہ اس قدر طوالت پذیر ہو گیا ہے۔ کئی دن سے طلبا ہڑتال پر ہیں۔ اور یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ پرنسپل کو برخاست کیا جائے۔ اور ادھر منتظمان اس امر پر مصر ہیں۔ کہ لڑکے اپنے رویہ کی اصلاح کر کے ڈسپلن کے اندر رہیں۔

تا حال اس قضیہ کے سلجھنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ چونکہ طلبا کا امتحان نزدیک آ رہا ہے۔ اور ان کی تعلیم کا سخت ہرج ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم راجا نریندر ناتھ جی پردھان انتظامیہ بورڈ اور دوسرے ممبران کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ وہ اس جھگڑے کو جلد از جلد نپٹانے کی کوشش کریں۔ اور اگر معاملہ کسی مصالحتی طریق سے سلجھ نہ سکے۔ تو غیر جانبدار اصحاب کی ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے۔ تاکہ وہ طلبا کے مطالبات و شکایات پر غور کر سکے۔ اور اپنی رپورٹ بورڈ کے سامنے پیش کرے۔

اس کے ساتھ ہی ہم طلبا کو بھی یہ ہدایت کریں گے۔ کہ وہ کوئی ایسی کارروائی نہ کریں۔ جس سے خود ان کا مستقبل ہی برباد ہو سکے۔ اور ساتھ ہی ان کے انسٹی ٹیوٹ کی بھی بدنامی ہو۔

"پرکاش" کا "گورودت انک"

آج جس وقت آریہ جگت کے سامنے یورپ اور امریکہ کے مہذب ممالک میں ویدک دھرم کے پرچار کا سوال آتا ہے۔ تو ہر ایک آریہ نرناری کو منی ور پنڈت گورودت جی ایم۔ اے کی یاد رہ رہ کر ستاتی ہے۔ اور یہ خیال لامحالہ اٹھتا ہے۔ کہ اگر اس وقت پنڈت جی مہاراج زندہ ہوتے۔ تو وہ تحریری اور تقریری پرچار سے سنسار بھر میں ویدک دھرم کا ڈنکا بجا دیتے۔ اور اس وقت جس کام کو آریہ جگت لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بھی پورا نہیں کر سکتا۔ اسے سہل بنا کر دکھا دیتے۔ لیکن دربھاگیہ سے پنڈت جی جیسا رتن ہمارے درمیان سے اٹھ گیا۔ اور ایسی خلا پیدا کر گیا۔ جو کہ اس وقت تک پر نہیں سکتی۔ جب تک سورگیہ پنڈت جی کی سپرٹ کو پھر جیوت نہیں کیا جاتا۔ "پرکاش" کی یہ اچھیا ہے۔ کہ وہ اس سپرٹ کو آریہ جگت کے اندر پنہ جاگرت کرے۔ تاکہ ودیش پرچار میں جو مشکلات حائل ہو رہی ہیں۔ ان کا ازالہ ہو سکے۔

مزید برآں "گورودت انک" سے پہلے شہید دھرم مہاشہ راجپال جی کی جن پر تین دفعہ ودھرمی لوگوں نے قاتلانہ حملے کئے۔ برسی ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء کو منائی جانی ہے۔ اور "پرکاش" اس برسی کو منانا بھی آریہ جگت کا کرتویہ سمجھتا ہے۔ اس لئے ہر ایک آریہ نرناری کا یہ فرض ہے کہ وہ "پرکاش" کو ان دونوں انکوں کے منانے میں اپنا پورا پورا سہیوگ دے۔ جو بھائی لیکھ سے مدد دیں گے۔ ان کے لیکھ فخر سے شائع کئے جائیں گے۔ اور جو شعرا صاحبان اپنی نظموں سے اس انک کو کامیاب بنانے میں مدد دیں گے۔ ان کی کویتاؤں کو مانپورک درج کیا جائے گا۔ (ایڈیٹر)

سکھوں کا ڈیپوٹیشن

خالصہ دربار کی ایگزیکٹو کمیٹی نے اپنے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ سردار منگل سنگھ ایم۔ ایل۔ اے سردار ہرنام سنگھ ایڈووکیٹ۔ پروفیسر گنگا سنگھ اور جتھے دار ماسٹر تارا سنگھ پر مشتمل سکھوں کا ایک ڈیپوٹیشن آئندہ ماہ اپریل میں انگلستان جائے تاکہ کمیونل ایوارڈ میں سکھ قوم سے جو بے انصافی کی گئی ہے۔ اسے برطانوی گورنمنٹ اور پبلک کے سامنے رکھے۔ ڈیپوٹیشن کا جانا اچھا ہے۔ لیکن اگر اس کے کاز کو مضبوط کرنے کے لئے سکھ لیڈران ہندوستان کے ہر ایک سکھ اسٹری پرش سے یہ حلفیہ بیان لے لیں کہ ہم حتی الامکان ہندوستان میں کمیونل ایوارڈ کے پایہ تکمیل تک پہنچنے کی مزاحمت کریں گے تو زیادہ سودمند ہو گا۔ اور اس سے ڈیپوٹیشن کے ہاتھ بھی مضبوط ہو جائیں گے۔ ورنہ اکیلا ڈیپوٹیشن برطانیہ میں اتنا کامیاب نہ ہو گا۔ جتنا کمیونل ایوارڈ ہندوستان میں نہ ہر پاشی کرتا جائے گا۔

"پرکاش" میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو ترقی دیں (مینیجر)

ہماری جسمانی و روحانی ترقی دلپتا

جب ہمارا جسم صاف خون سے پر ہو گا ہم ہر حالت میں ترقی کر سکیں گے بجائے دیگر ... اور زوال کی ... خونی ... موجود ہے۔ اس لئے خون اور منی کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے۔ بدہضمی قبض۔ جریان احتلام اور سرعت ... عاصل کرنے دل و دماغ اور معدہ کو مضبوط ... آج ہی مقویات سراج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ... زندگی کے تمام خطرات ... کتاب کام ...

ویدشاستری ... منگو ... منتر کا کھیا

نگارستان و جمالستان
حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان عمر (محصولڈاک علاوہ)
جمالستان للعہ
دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول
مینیجر "نگار" لکھنؤ

برہما کا نیا آئین

چیمبر آف کامرس کے ایک اجلاس میں برہما کے آئندہ آئین کا ذکر خیر کرتے ہوئے گورنر برہما نے فرمایا کہ قابل ترین اصحاب نے بڑی کوشش سے آئین کی ایک بلند پایہ اور جامع سکیم تیار کی ہے۔ اور انہوں نے اس نہایت ہی پیچیدہ مسئلہ کو بے خوفی اور دیانتداری سے حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ممکن ہے۔ گورنر صاحب اور ان کے ہم رازوں کے نکتہ سنجیاں سے برہما کا آئندہ آئین ایسا ہی ہو۔ لیکن جہاں تک عمل کا تعلق ہے۔ کوئی آئین اس وقت تک پسندیدہ نہیں کہلا سکتا جب تک وہ ایک صوبہ کی .... Indigenous ترقی کی حوصلہ افزائی نہ کرنے والا ہو۔ اگر آئندہ آئین کی رو سے غیر ملکی miners اور planters کو برہما کے خام مسالہ کو اپنی مرضی کے مطابق .... exploit کرنے کا موقع مل گیا۔ تو صوبہ کی اخلاقی اور قدرتی بہتری کو ترجیح نہ دی گئی۔ تو ہر ایک انصاف پسند شخص کو یہ کہنا پڑے گا۔ کہ نیا آئین برہما کے لئے رحمت ثابت ہونے کی بجائے زحمت ثابت ہوئی ہے۔

نسلی تنفر کا ظہور

امپیریلزم کے جذبہ کے اندر یہ ایک بدترین نقص پایا جاتا ہے۔ کہ جو شخص اس کا شکار ہوتا ہے۔ وہ موقع بے موقع نسلی تنفر کا عملی ثبوت دئے بغیر نہیں رہتا۔ پچھلے دنوں انگلش ٹیبل ٹینس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ٹینس چیمپین شپ کا ٹورنمنٹ ہوا۔ اس میں انڈین ٹینس ایسوسی ایشن نے بھی شرکت کی۔ لیکن جب جملہ کھلاڑیوں کی رہائش کا ایک ہوٹل میں انتظام کیا گیا۔ تو ہوٹل والوں نے ہندوستانی کھلاڑیوں کو جگہ دینے سے انکار کر دیا۔

ہندوستانی کھلاڑی اس نسلی تنفر کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے۔ اور انہوں نے انگلش ایسوسی ایشن کے پاس شکایت کی۔ جس نے ہوٹل والوں پر دباؤ ڈالا۔ کہ اگر تم ہمارے کسی بھی کھلاڑی کو خواہ وہ ہندوستانی ہو۔ جگہ دینے سے انکار کرو گے۔ تو پھر تمام کھلاڑیوں کے لئے کسی دوسرے ہوٹل میں انتظام کیا جائے گا۔ ایسوسی ایشن کے دباؤ سے مرعوب ہو کر ہوٹل کے مالکوں نے مان لیا۔ کہ ہم ہندوستانی کھلاڑیوں کو جگہ دینے سے انکار نہیں کریں گے۔ اور اس طرح معاملہ رفع دفع ہو گیا۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مسلم شعراء کی حقیقت

اخبار "زمیندار" نے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے اشعار پر بعض جائز درست اعتراضات کئے۔ اس پر قادیان کا الہامی گزٹ "الفضل" سٹ پٹا کر لکھتا ہے۔ کہ اگر آنجہانی مرزا صاحب کے اشعار غلط ہیں۔ تو کوئی بھی دوسرا مسلم شاعر نقصوں سے خالی نہیں۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ:-

"اس وقت اردو کے شاعروں میں ڈاکٹر سر اقبال کا پایہ بہت بلند سمجھا جاتا ہے۔ لیکن کون نہیں جانتا۔ کہ بلحاظ زبان اور بندش وغیرہ اب ان کے کلام پر بے شمار اعتراضات کئے جا چکے ہیں۔ حفیظ صاحب جالندھری کی خامیوں پر مستقل کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ خود مولوی ظفر علی صاحب کی شاعری پر اعتراض کرنے والے بلکہ ان کے اشعار کی وجہ سے ان پر کفر کے فتوے لگانے والے اور ان کی اہلیہ کو ان پر حرام قرار دینے والے موجود ہیں"۔

("الفضل" ۹ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء)

گویا موٹا مطلب یہ ہے کہ غیر مرزائی پریس میں مسلم شعراء کی دو منٹی پیٹ کر ہندو شعراء کو بدنام کرنے کے درپے رہتا ہے۔ وہ ایسے نہیں۔ جن پر اردو شاعری کسی طرح بھی فخر کر سکے۔

سرخ پوش دلہن کے خواب

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی ویسے تو ریش مبارک پر خضاب لگایا کرتے تھے۔ لیکن دل کی یہ حالت تھی کہ آپ کو سوتے جاگتے دلہنوں کے خواب آیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"میں نے انہیں دنوں ایک خواب دیکھی۔ کہ ایک عورت ہے جس نے سرخ کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ دلہن ہوتی ہے۔ ہمارے گھر میں سے وہ اٹھی ہے۔ اور تھوڑی دور جا کر ملا میں آ گئی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ میں اس گھر سے جانے والی تھی۔ مگر اس گھر میں تم ہو۔ اس لئے میں نہیں جاتی"۔

("الحکم" ۔ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء)

ممکن ہے۔ اس سرخ پوش دلہن کا آنجہانی مرزا صاحب کی خضاب خوردہ ریش سے کوئی خاص انس ہو گیا ہو۔ اور وہ آپ کے گھر سے جانا نہ چاہتی ہو۔ لیکن ایک دنیا جانتی ہے۔ کہ جس آسمانی دلہن کا آنجہانی مرزا صاحب سے آسمان پر خدا نے نکاح پڑھایا تھا۔ وہ ایسی نہیں (رس) لئے قادیان شریف میں آنے...

کا نام تو گویا لینا تھا۔ موضع پٹی میں ہی آنجہانی مرزا صاحب کی ترنگات کا خون کرتی رہی۔ اور ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء تک جب کہ مرزا صاحب بہشتی مقبرہ میں جا پڑے۔ قادیان کے قریب تک نہ پھٹکی۔

عیسائی مہمان سے غیر مہذبانہ سلوک

قادیان کا ایک مرزائی اخبار لکھتا ہے۔ کہ:-

"جب ایک شخص مسمی گل محمد جو کہ پشاور کا رہنے والا اور ذات کا سید تھا۔ قادیان شریف اس غرض سے آیا۔ کہ جس شخص نے قادیان میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کے اخلاق کو دیکھے۔ تو آپ نے جس طریق سے نو وارد مہمان سے سلوک کیا۔ اس کو دیکھ کر اسے بے ساختہ کہنا پڑا۔ کہ آپ تو بہت سختی سے پیش آتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ آنجہانی مرزا صاحب اپنی سختی کے لئے اظہار معذرت کرتے۔ آپ نے نہ آؤ دیکھا اور نہ تاؤ جھٹ فرمایا:-

"عیسائیوں کے اخلاق بھی گرے ہوئے ہیں۔ وہ تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین کرتے ہیں۔ اور پھر اس کا نام اخلاق رکھتے ہیں"۔

("الحکم" ۔ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء)

اسے ہی کہتے ہیں "adding insult to injury"

ایک تو پہلے مرزا صاحب نے میزبانی کا حق سخت درشتی سے ادا کیا۔ اور جب مہمان نے شریفانہ پروٹسٹ کیا۔ تو آپ نے ساری عیسائی قوم کو بے نقط سنا کر دل کی بھڑاس نکالی۔ مہذب دنیا کو یہ کہنے کا موقع دیا۔ کہ قادیانی پنجابی نبی بڑا ہی خوش گفتار اور شیریں کلام ہے۔ جو گھر آئے ہوؤں کی پگڑی اچھالنے سے بھی پرہیز نہیں کرتا۔ اور بلا ضرورت طعن و تشنیع کرنے سے باز نہیں رہتا۔

قاتلانہ پیشگوئی کی منادی

"دارالامان" قادیان سے اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں ۶ مارچ ...... کو جبکہ لاہور میں شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کو کسی پاجی کمینے نے جام شہادت نوش کرایا تھا۔ مولانا جلال الدین شمس نے اپنے صبح کے درس میں جو کہ مسجد نور میں ہوا۔ آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب کی کتب کے وہ حصے پڑھ کر سنائے جن میں پنڈت جی کے قتل کا ذکر تھا۔ اگر شمس صاحب مرزا صاحب کی کتب کے حصے پڑھنے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی بتلاتے جاتے کہ اس پیشگوئی کے متعلق...

ذمہ دار عیسائی اور غیر مرزائی مسلمان لیڈروں کی کیا رائے ہے۔ تو وہ لفظ کے درنور رخ دکھا کر اپنے نام کی لاج رکھتے۔ ورنہ یکطرفہ بیان سنانے سے تو یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ گو ان کا نام "شمس" ہے۔ لیکن درس سنانے وقت اس "شمس" کو کبھی کبھی گرہن بھی لگ جاتا ہے۔ اور وہ جلال الدین ثابت ہونے کی بجائے ظلمت الدین بن جایا کرتا ہے۔

ایک فرضی انجمن

برٹش انڈیا کے کسی متعصب مسلم گروہ نے جسے ہندو ریاستوں کا وجود ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ دھول پور کی جاٹ ریاست کے خلاف اسی طرح کا پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ جس طرح کا ریاست الور کے خلاف جاری کیا گیا تھا۔ اور لطف کا مقام ہے۔ کہ ریاست دھول پور کی جس مسلم انجمن کے نام کی آڑ میں یہ پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس کا حقیقت دھول پور میں کہیں بھی وجود نہیں۔ ممکن ہے مذکورہ گروہ نے کوئی سرپھرا تنخواہ دار بھیجو ہی اس نام نہاد اور فرضی انجمن کے نام کی آڑ میں برطانوی ہندوستان کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے پر تلا ہوا ہو۔

گزشتہ چند سالوں میں ہندو ریاستوں کے خلاف جو منظم پروپیگنڈا کیا گیا ہے۔ وہ اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ ہندو ریاستوں کے والیان اس کے سدباب کے لئے جہاں اپنی رعایا کے دلوں کو تسخیر کریں۔ وہاں برٹش انڈیا کے غیر مسلم عنصر کی بھی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہا کریں۔ تاکہ ان گراں ہی ناخوش گوار منازل میں سے نہ گزرنا پڑے جن میں سے ریاست کشمیر۔ ریاست الور اور ریاست بھرت پور گزر چکی ہیں۔

قاتل کی قصیدہ خوانی

ایک تو مذہب کے نام پر قتل کرنا ہی جرم کبیرہ ہے۔ دوسرے اس قسم کے قاتل کی قصیدہ خوانی کرنا ایسا پبلک جرم ہے۔ جس کی تلافی کبھی ہو نہیں سکتی۔ قصور کے لالہ پالا شاہ کے قاتل محمد صدیق کو برطانوی افسران نے ۱۴ مارچ کو فیروز پور جیل میں حسب قاعدہ پھانسی دی۔ اور اس طرح قانون کا منشاء پورا کیا۔ لیکن چونکہ اسلامی اخبارات نہیں چاہتے۔ کہ یہ خونی سلسلہ بند ہو۔ اس لئے وہ سادہ لوح مسلم جمہور کو گمراہ کرنے اور قانون شکن بنانے کے لئے قاتل کی ...

قصیدہ خوانی کرتے ہیں:-

(۱) اخبار "سیاست" لاہور لکھتا ہے۔ کہ:-

"جنازہ پھولوں سے لدی ہوئی لاری میں تھا۔ تین گھنٹے تک قصور کی پردہ نشین مستورات کو زیارت کا موقع دیا گیا۔ شہید کا رخ مبارک اس طرح تھا۔ جیسے کوئی اپنی نیند سو رہا ہے۔ چہرہ پر خاص طور پر نور برس رہا تھا"۔

(۲) اخبار "انقلاب" لکھتا ہے۔ کہ:-

"پھولوں سے لدی ہوئی لاری میں ان کی نعش مبارک کو قصور لا کر۔ تین گھنٹے تک پردہ نشین مستورات شہید کا چہرہ مبارک دیکھنے کے لئے آتی رہیں"۔

(۳) اخبار "زمیندار" لکھتا ہے۔ کہ:-

"شہروں اور قصبوں سے ہزارہا زن و مرد شمع رسالت کے اس پروانہ بیتاب کی زیارت کے لئے جمع تھے۔ مشتاق زیارت عورتوں کی تعداد بھی ۲۰ - ۲۵ ہزار سے کم نہ تھی۔ چارپائی پر غازی صاحب کا چہرہ کھلا ہوا رکھا گیا تھا تاکہ مشتاق زیارت کو زیارت سے بہرہ اندوز ہونے میں دقت نہ ہو"۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ہمارے مذکورہ اسلامی معاصر مذکورہ بالا سطور لکھ رہے تھے۔ تو وہ اس زعم میں تھے کہ ان کے سامنے نہ قانون وقت کا احترام ضروری ہے۔ اور نہ ہی وہ چاہتے ہیں۔ کہ فسادوں کا یہ سلسلہ بند ہو۔ کیونکہ اگر وہ امن پسند کے حامی ہوتے۔ تو کبھی ایک قاتل کی اس طرح (Glorification) مذکورہ ... غارت کے فعل کو مستحسن قرار دیتے۔ بلکہ اس کے خلاف اس کی مذمت میں آواز بلند کرتے۔

ضرورت ہے

آریہ پتری پاٹھ شالہ ہانکی کے لئے ایک ٹرینڈ ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جس کو پچیس روپیہ ماہوار (گریڈ ۲۵-۱-۳۰) دیئے جائیں گے۔ ادھیاپکا آریہ خیالات رکھنے والی ہو۔ پاٹھ شالہ پانچویں شرینی تک ہے۔ اس لئے سب مضامین پانچویں تک پڑھا سکے۔ ان ٹرینڈ درخواست نہ کریں۔ پتہ ذیل پر درخواستیں آنی چاہئیں۔

جیوا رام منتری آریہ سماج ہانکی
ضلع گوجرانوالہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شریمتی خدیجہ بیگم انسپکٹرس کا فیروزپور میں اسلام کا کھلے بندوں پرچار

(از شری پنڈت وشنودت جی بی۔اے۔ ایل۔ایل بی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

شریمتی خدیجہ بیگم محکمہ تعلیم کی طرف سے زنانہ مدرسوں کے لئے انسپکٹرس مقرر ہیں۔ ان کا فرض (؟) یہی ہے۔ کہ مختلف شہروں میں ہر قوم کے سرکاری اور غیر سرکاری زنانہ مدارس کا معائنہ کریں۔ اس امر کے لئے اُن کو معقول تنخواہ ملتی ہے۔ اُن کا فرض یہ نہیں ہے۔ کہ وہ سرکاری اور غیر سرکاری سکولوں میں اسلام کے پرچار کا کوئی طریقہ نکالیں:

شریمتی جی کا مسلمان ہونے کی وجہ سے قاعدہ یہ ہے۔ کہ وہ باوجود ایم۔اے۔ایم۔او۔ایل ہونے کے پردہ کے معاملہ میں بڑی سخت ضعیف الاعتقاد ہیں۔ پردہ کی سخت پابندی کرتی ہیں۔ اور یہ عجیب بات ہے۔ کہ ایک ترکی مسلمان خاتون تو ہندوستان میں پشاور تک یہ پرچار کرتی پھرتی ہے۔ کہ شریعت اور قرآن کے بموجب مسلمان عورتوں کو بالکل پردہ نہ کرنا چاہئے۔ اور یہ ترکی خاتون کھلے منہ مردوں کے سامنے لیکچر دیتی پھرتی ہے۔ اور تعلیم یافتہ مسلمان بھی اپنی رائے یہ رکھتے ہیں کہ پردہ نہ ہونا چاہئے:

شریمتی خدیجہ بیگم کو زنانہ مدرسوں کو دیکھنے کے لئے فیروزپور میں کئی دفعہ آنا پڑا۔ بڑی حیرت سے زنانہ مدرسہ والوں نے دیکھا۔ کہ شریمتی جی آتے ساتھ ہی زنانہ مدرسہ میں یہ حکم دے دیتی ہیں۔ کہ مرد استاد سکول سے باہر نکل جائیں۔ اور کوئی مرد چپڑاسی تک مدرسہ کے معائنہ کے وقت حاضر نہ رہے:

ناظرین خیال فرما سکتے ہیں۔ کہ یہ معائنہ کس قدر بے معنی ہے۔ جو انسپکٹرس استادوں کے سامنے اسلام کے زیر اثر بات تک نہیں کر سکتی۔ وہ محکمہ تعلیم کی انسپکٹرس رہ کر زنانہ تعلیم کی کیا خدمت کر سکتی ہے؟

فیروزپور میں خالصہ کنیا ودیالیہ اور دیو سماج گرلز سکول دو ہائی سکول ہیں۔ ہندو گرلز سکول مڈل تک تعلیم دیتا ہے۔ ان تینوں سکولوں کا معائنہ اسی طریقہ پر ہوا۔ ان سکولوں میں اورنگ زیب اور محمود غزنوی کے متعلق ہندوؤں اور سکھوں کی لڑکیوں سے سوالات پوچھے گئے۔ اور جب اُنہوں نے تاریخ کی رُو سے اُن کے حالات بیان کئے۔ تو اسلامی طریقے سے اورنگ زیب اور محمود غزنوی کے تاریخی واقعات کی تردید کی۔ گویا کہ شریمتی جی اپنے آپ کو سرکاری نوکر نہیں سمجھتیں۔ اور ہندو اور خالصہ لڑکیوں میں اپنے عہدہ کا ناجائز فائدہ اُٹھا کر پرچار کرنا چاہتی ہیں جو اُن کے لئے واجب نہیں ہے:

میونسپل کمیٹی کے چند مسلمان زنانہ مدارس ہیں۔ آپ جب اُن میں گئیں۔ تو ہر ایک لڑکی سے پوچھا گیا۔ کہ کیا وہ نماز پڑھتی ہیں؟ نیز ہر ایک معلمہ کو تاکید کی۔ کہ وہ لڑکیوں کی نماز کا خیال رکھیں۔ گویا کہ وہ سب سے اپنا اوّل فرض ہندو اور غیر ہندو مدارس میں اسلام کا پرچار سمجھتی ہیں:

الف۔ ایف۔اے تک تعلیم کے لئے دیو سماج گرلز کالج موجود ہے۔ جس میں ہندو اور مسلمان لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ مگر شریمتی جی کے بھروسہ پر اب مقامی مسلمانوں کو یہ حوصلہ ہو گیا ہے۔ کہ وہ سرکاری خرچ پر ایک گورنمنٹ ہائی سکول لڑکیوں کے لئے کھلوا دیں۔ چنانچہ شریمتی جی کی سفارش پر یہ تجویز منظور ہو چکی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مسلمان لڑکیوں کے لئے سرکاری خرچ پر ایک نیا سکول قائم ہو جائے گا۔ اس میں تھوڑی سی مسلمان لڑکیاں پڑھیں گی۔ اور گورنمنٹ کا ہزارہا روپیہ خرچ ہو جائے گا۔ مسلمان استانیاں رکھی جائیں گی۔ اور اسلام کا خوب پرچار ہوگا:

اب کی دفعہ شریمتی جی جب آئیں۔ تو اُنہوں نے اسلام کے پرچار کا ہندو عورتوں اور لڑکیوں میں ایک نیا ڈھنگ نکالا۔ خلافت کے ایک سابق کارکن نے ایک اشتہار تیار کیا۔ کہ فیروزپور کی ہندو، مسلم اور عیسائی خواتین کا ایک عام جلسہ بمقام ٹاؤن ہال فیروزپور شہر منگل وار ۲۶ فروری ۱۹۳۶ء کو بوقت ۷ بجے شام منعقد ہوگا۔ جس میں شریمتی جی "عورت اور مذہب اسلام کے احسانات" کے مضمون پر لیکچر دیں گی۔ چنانچہ وقت مقررہ پر شریمتی جی کا لیکچر ٹاؤن ہال میں ہوا۔ اور اسی خلافت کے کارکن کی کارگزاری سے اس لیکچر کے لئے تذکرہ کا ایک فرضی ایڈریس اُردو اور انگریزی میں چھپایا گیا۔ ہندو، سکھ اور عیسائی عورتوں کو معلوم بھی نہیں۔ کہ اُن کے نام پر کیا اشتہار اور ایڈریس دئے جا رہے ہیں؟

لیکچر میں اسلام کے "وراثت کے قانون" کا ذکر کیا گیا۔ اور ویدک دھرم اور ہندوؤں پر حملہ کیا گیا۔ کہ ہندوؤں میں عورتوں کے لئے وراثت کا کوئی قانون نہیں ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ جس قدر عورت کا درجہ ویدک دھرم میں اور ہندوستانی شاستروں میں رکھا گیا ہے۔ اس کا مقابلہ اسلام کا "قانون وراثت" نہیں کر سکتا۔ اگر اسلام کا "قانون وراثت" عورتوں کے لئے ایسا مفید ہوتا۔ تو ہندوستان میں عام طور پر کیوں رائج نہ ہوتا؟ اس ملک کے مسلمان رواج اور دھرم شاستر کے مطابق عورت کے "قانون وراثت" پر عمل کرتے ہیں۔ اور آرام سے ہیں جب اسلام کا "قانون وراثت" چلے گا۔ تو خاندان برباد ہو جائیں گے۔ اور خاندانی جائدادیں قائم نہ رہیں گی:

منوسمرتی کا غلط حوالہ دے کر شریمتی جی نے یہ بھی کہا۔ کہ ہندو شاستروں میں عورت کو غلام رکھا گیا ہے۔ اور اسلام نے بڑی آزادی دی ہے۔ حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔ منوسمرتی میں تو یہاں تک لکھا ہوا ہے۔ کہ جہاں عورت کی عزت نہیں کی جاتی۔ وہ گھر برباد ہو جاتا ہے۔ مگر شریمتی جی کو تو اصلیت سے کیا مطلب۔ اُنہیں تو اسلام کا پرچار کرنا ضروری ہے:

ہندو تہذیب نے سیتا، گارگی اور ساوتری وغیرہ جیسی اعلیٰ اور پاکیزہ عورتیں پیدا کیں۔ اسلام نے عورتوں کے متعلق کیا کیا؟ یہ عورتوں کے پردہ سے ہی ظاہر ہے۔ کہ وہ گھر کی چار دیواری سے باہر نہیں نکل سکتیں اور صدیوں سے نسلاً بعد نسلاً قیدی اور غلام کی سی زندگی بسر کر رہی ہیں:

چار عورتوں تک ہر ایک مسلمان شریعت کے بموجب ایک وقت میں رکھ سکتا ہے۔ جب جی میں آئے۔ اُنہیں طلاق دے سکتا ہے۔ مگر یہ حق عورت کو اسلام میں حاصل نہیں ہے۔ اگر عورت کو برابری کا حق حاصل ہوتا۔ تو وہ بھی چار تک ایک وقت میں خاوند کر سکتی۔ اور جب جی میں آتا اپنے خاوند کو طلاق دے دیتی۔ مگر اسلام کو یہ منظور نہیں تھا۔

اور خوبی یہ دیکھئے۔ کہ یہ پابندی اسلام کے ماننے والے پیغمبروں کے لئے نہیں ہے۔ وہ جتنی تعداد میں جی چاہے۔ عورتوں سے شادیاں کر سکتے ہیں:

شریمتی جی نے یہ بھی کہا۔ کہ مسلمان عورتوں کو آزادی ہے۔ کہ جب ان کا خاوند اُنہیں طلاق دے دیوے۔ تو عورت کو مہر مل جاتا ہے۔ اور خاوند سے آزاد ہو جاتی ہے۔ یہ اسلام میں خوبی ہے۔ اور ہندوؤں میں خرابی۔ حالانکہ یہ اُلٹی بات ہے۔ کہ ہمارے ملک میں ترقی یافتہ مسلمان عورتیں ان بوسیدہ خیالات کے برخلاف ہیں۔ وہ چاہتی ہیں۔ کہ خاوند اُن کو ان دونو لعنتوں سے آزاد کر دیں۔ اسے ہندو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ اگر یہی حرکت کوئی ہندو انسپکٹرس کر بیٹھے۔ تو اسے موجودہ مسلمان وزیر فوراً موقوف کر دیں۔ مگر ہم جانتے ہیں۔ کہ شریمتی جی کو مسلمان ہونے کی وجہ سے کوئی نہ پوچھے گا۔ کیونکہ مسلمانوں کی جیب میں سے ایک پیسہ نکلے بغیر ایک مسلم زنانہ ہائی سکول قائم ہو گیا۔ اور اسلام کا پرچار بھی عورتوں میں لگے ہاتھ ہو گیا:

فیروزپور چھاؤنی میں بھی شریمتی جی نے یہی طریقہ اختیار کیا۔ اور افسوس ہے۔ کہ ان کا یہ لیکچر آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی کالج پارٹی میں ہوا۔ اور ہندوؤں نے یہ زہر پھیلانے کا موقع ہندو لڑکیوں کے درمیان خود دیا:

ہندو زنانہ مدارس والوں کی یہ کمزوری ہے۔ کہ سرکاری امداد کی خاطر شریمتی جی کو اسلام کے پرچار سے نہ روک سکے۔ کیا کونسل کے ہندو ممبران اور خصوصاً شریمتی لیکھوتی جی کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ وہ مسلمان وزیر تعلیم سے پوچھیں۔ کہ سرکاری تعلیم کے محکمہ میں اس طریقہ پر اسلام کا پرچار کیوں ہو رہا ہے؟ ہندوؤں کو دلیری کرنی چاہئے۔ کہ وہ سرکاری امداد کی پروا نہ کریں۔ اور ہندو لڑکیوں کو اسلامی اثر سے بچائیں۔ نتیجہ بھی آخرکار یہی ہو رہا ہے۔ کہ ہندو اور خالصہ مدارس کی امداد بند کی جا رہی ہے۔ اور مسلم سکولوں کو خاص طور پر امداد دی جا رہی ہے۔ آخر یہ سرکاری امداد کا چسکہ ہندوؤں کو مہنگا پڑے گا۔ پہلے ہندوستان میں چھ کروڑ مسلمان ہندوؤں کی غفلت سے بنے ہیں۔ اور ملک اور تعلیم کی ترقی میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ اب تو ہندوؤں کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہئے:

بندوقیں، رفلیں، ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹیڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہر شخص کے پڑھنے کے لئے صحت کے قوانین کو بتلانے والی

مفید عام کتب

مارچ ۱۹۳۵ء میں خاص رعایت

مارچ ۱۹۳۵ء میں خاص رعایت

ہر کتاب انسان کی آپ بیتی ہوتی ہے۔ کیونکہ جس مضمون کو پنڈت صاحب لکھتے ہیں۔ اس کو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری کتب کے علاوہ بھرپور۔ گردو پیش۔ ہومیوپیتھی وغیرہ کتب کے مطالعہ کے بعد پیش کرتے ہیں۔ تقریباً چار درجن کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ناظرین کو چاہئیے کہ اپنی اپنی ضرورت اور شوق کے مطابق فہرست سے انتخاب کر کے اس مارچ میں یہ مفید عام کتب اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے منگوا لیں۔ کیونکہ زیادہ جمع شدہ سٹاک کو نکالنے کے واسطے

اِس مارچ کے واسطے قیمت نصف سے بھی کم کر دی گئی ہے!

وہ اس طرح کہ ہر خریدار کے واسطے جو مارچ کے اندر خط لکھے روپیہ میں ۸ کی رعایت ہوگی۔ مگر جس کا آرڈر بیس روپیہ اصل قیمت سے زیادہ ہوگا اس کو ۹ فی روپیہ اور جس کا آرڈر اصل قیمت سے تیس روپیہ سے زائد ہوگا۔ ان کو ۱۰ فی روپیہ رعایت دی جاوے گی۔

اس نادر موقع سے فائدہ اٹھاویں!

ہر ایک کتاب گھر میں رکھنے کے قابل ہے کچھ کتب صرف طبیبوں یا مریضوں کے واسطے ہیں۔ فہرست کو پڑھ کر جو مناسب سمجھیں منگوا لیں۔ وہ خاص کتب جن کا ہر ہندوستانی کے واسطے مطالعہ اہم ضروری ہے ان کو ہم نے نیچے درج کر دیا ہے۔ یہ تمام کتب کوی دی وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا کی تصنیف ترتیب یا ترجمہ کی ہوئی ہیں۔

کام وِدّیا شاستر حصہ اول } اس کے اندر بچاس نوٹو بلاک کی اور دو درجن تین رنگی تصاویر ہیں۔ یہ سلسلہ وار مرد اور عورت کے تعلقات کے متعلق شروع کیا گیا ہے۔ ابھی نمبر ا رسالہ نکلا ہے۔ جو ہر بار عجیب رنگینیوں اور دلچسپ ہے۔ اس میں خوبصورتی مرد اور عورت کا مفصل بیان۔ مرد و عورت کی اقسام کا مکمل تذکرہ اور مرد و عورت کی قوت حیات کا بیان ہے۔ قیمت اردو ۱۵ ہندی ۱۰

جیون شکتی (قوت حیات) یا ہم ہمیشہ جوان کیسے رہ سکتے ہیں

اس میں صحت دائم رکھنے والی جوانی ہمیشہ برقرار رکھنے و عمر کو دراز کرنے اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کے اسرار مندرج ہیں۔ ایسے ایسے نکتے اور راز کی باتیں اس کتاب میں بتائی گئی ہیں جو کہ پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں اور ہر کوئی بڑا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہر سمجھدار انسان کو خود پڑھنا اور اپنی اولاد کو پڑھانا سنانا چاہئیے۔ جا بجا سو سے زیادہ تصویریں ہیں جو مضمون کی وضاحت کرتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ

حفظ ماتقدم و علاج } اس میں لکھا ہے کہ انسان کو اپنے پر حکومت کرنا سیکھنا کتنا ضروری ہے یہ پڑھنے سے ہی معلوم ہوگا۔ نیز اس میں مندرجہ ذیل تکالیف مثلاً اعلیٰ جذبات بے خوابی۔ تکان دماغی۔ طبیعت کا اچاٹ ہونا۔ جھنجھلاہٹ۔ کاہلی۔ کاہلی خود کشی۔ جلد بازی۔ بڑھاپا۔ اس کے ساتھ ہی تہذیب کی عام امراض کا بھی حفظ ماتقدم و علاج درج ہے۔ قیمت ۱۲

ضروریات زندگی } انسانی زندگی کے واسطے کونسی چیزیں ضروری ہیں اور ان سے کس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کیسے وہ زندگی کو بڑھانے والی یا اس کو گھٹانے والی ہوتی ہیں۔ صحت کی قدر کرنے والے اشخاص کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئیے اور اپنی اولاد کو کرانا چاہئیے۔ قیمت ایک روپیہ

رسالہ خوراک } اس میں مسئلہ خوراک کے ہر پہلو پر با تفصیل بحث کی گئی ہے اور ضروری و مفید باتیں۔ اردو ۔ ہندی ویدک ۔ یونانی ۔ ڈاکٹری ...

بنانے کی خاص ترکیبیں بھی لکھی گئی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱/۲)

رسالہ بواسیر } بواسیر کتنی قسم کی ہوتی ہے اور ان کی علامات کیا ہیں سب مفصل طور پر بیان ہے۔ کمبخت سے زائد نہایت مجرب آزمودہ اور آسان نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۲

دن چریہ یا ہدایت الیوم } اس میں درج ہے کہ دن رات میں انسان کو کیسے رہنا چاہئیے۔ صبح اٹھ کر کیا کیا اور کیسے کیسے کر کے بعد کام میں لگے۔ خوراک کی ہدایات سونے وغیرہ کی ہدایات سب مفصل بیان ہیں۔ قیمت ساڑھے بارہ آنے (۱۲/۱)

ہدایت الموسم } ہمارے ملک میں ۵ موسم ہوتے ہیں ان پانچوں کا مفصل بیان۔ ان موسموں کا انسانوں پر اثر اور ان کے مطابق رہنے کھانے پینے پہننے اور خانہ داری کے اصول۔ ہر موسم میں ہونے والی امراض کا بیان و علاج بھی ساتھ آیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر موسم میں ہونے والے بعض ترکاریوں کے اوصاف بیان کئے ہیں۔ قیمت اردو ۱۲ ہندی ...

رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب } اپنی طرز کا پہلا رسالہ ہے آج تک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا۔ زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ نیند میں جاتا ہے۔ پڑھو اور عمر کو بڑھاؤ قیمت اردو ۱۲ ہندی ...

کیا ہیں تندرست ہوں صحت و درازی عمر کا راز

مرد۔ عورت۔ بچہ۔ بڑھا۔ جوان و تندرست۔ بیمار ہر ایک کو اس رسالے کے اصولوں کو جاننا چاہئیے۔ تندرستی کے اصول جن پر ہر امیر و غریب عمل کر سکتا ہے مدلل بیان کئے ہیں۔ قیمت اردو ... ہندی ۱۲

اہل ہند کی جسمانی کمزوری کے اسباب اور ان کا علاج

اس کتاب کی تعریف بہت سے اخباروں نے کی ہے۔ ہر ایک ہندوستانی ...

دس آنے (۱۰/) ہندی بارہ آنے (۱۲/)

تصاویر صحت } اس میں ایسی تصاویر دی گئی ہیں جن سے پتہ لگے کہ اٹھنے چلنے کام کرنے۔ کھانا کھانے وقت جسم کی صحیح پوزیشن کیا ہونی چاہئیے۔ گھر میں رکھو اور بچوں کو دکھاؤ قیمت ۳

ہپناٹزم اور ذاتی تربیت } ہپناٹزم سے دوسروں اور اپنے کو تندرست کیسے بنا و کرنے کے طریقے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۶ ہندی ۴

نوے سال جوان و تندرست کیوں و کیسے؟ } امریکہ کا ایک ڈاکٹر نوے سال کی عمر میں نوجوانوں کے سے اعضاء رکھتا ہے۔ اس نے یہ کتاب لکھی ہے کہ میں نے کن اصولوں کی پابندی سے اتنی عمر تک جوانی و تندرستی کو حاصل کیا ہے یہ کتاب اسی کا ترجمہ ہے۔ قیمت اردو ۱۲ ہندی ۱۰

رسالہ صحت کے دس اصول } یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جس میں مصنف نے دس ایسے ضروری مگر عام ہر ایک کے قابل عمل اصول مقرر کئے ہیں۔ جن کی پابندی سے صحت جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے اور بڑھاپے میں بھی جوانی کا مزہ اٹھا سکتا ہے۔ قیمت اردو ۶ ہندی ۱۲

نشانات موت } مریض جب حد سے گذر جاتا ہے تب اس کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں جب انسان کا آخری وقت نزدیک ہوتا ہے وہی اس میں درج ہیں۔ قیمت ۵

ڈاکٹر لوئی کونی کے چار نشان } جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کوہنی کو کون نہیں جانتا۔ آپ نے ... تمام دنیا کی امراض دور کرنے کا دعویٰ کیا تھا ... معلوم ہو جاتا ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by eGangotri

فوائد اور دودھ سے بننے والی تمام ضروری اشیا کا بیان و فوائد ۔ قیمت
اردو ۸ آنہ ہندی ۸ آنہ

رسالہ کرپزا } امریکہ کی مشہور ڈاکٹر سٹاک ہام کی تصنیف کا اردو ترجمہ جس میں مرد و عورت کے تعلقات پر روشنی ڈالی ہے
اس کا خیال ہے کہ بدن انسانی جوہر کے خروج کئے بغیر بھی مرد و عورت کا تعلق ممکن ہے ۔ عجیب و مفید خیالات ہیں ۔ قیمت ۸ آنے ۸/

ویرج کے متعلق علمی و طبی تحقیقات } ویرج (منی) جسم انسانی کا جوہر یا عطر ہے
اس کے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے ۔ اعضائے تناسل مردانہ و زنانہ کا ضروری بیان دیا ہے ۔ عورتوں کی منی کے متعلق مکمل بحث اور حیاتی آرتجول کے ساتھ اس کا تعلق کیا گیا ہے ۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۱۰/

رسالہ حفظ ما تقدم طاعون } طاعون کی روک تھام کے متعلق حکیموں ، ویدوں اور ڈاکٹروں نے آج تک جتنی تحقیقات کی ہے سب اس میں درج ہے ۔ قیمت اردو ۵/ ہندی ۱۰/

رسالہ گھر کا حکیم } عام طور پر گھروں میں ہونے والی امراض کے مختصر ، آسان مگر مجرب و آزمودہ نسخے اس میں دئے گئے ہیں ۔ قیمت اردو ۲/ ہندی ۴/

کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں ؟

اولاد حسب خواہش پیدا کرنے کے متعلق آج تک کی ویدک اور یونانی ، ڈاکٹری کی تحقیقات کا علیحدہ بیان کس طرح تبدیلی کی جا سکتی ہے ۔ قیمت اردو ڈھائی آنے ۲/۶ ہندی ساڑھے چار آنے ۴/۶ رنگدار ۴/

رسالہ وضع حمل } یہ رسالہ ہر گھر میں پڑھ کر یا سنا کر اس کے تمام مضامین ذہن نشین کرا دینے چاہئیں ۔ عورت کا اس سے واقف ہونا ضروری ہے ۔ اس میں ۳۴ بامعنی تصاویر ہیں ۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۱۰/

رسالہ دلچسپ طبی مضامین نمبر اول } اخبار دیش اپکارک کے چیدہ منتخبہ خاص و عام مضامین کا مجموعہ ۔ قیمت اردو ۴/

دودھ والی نباتات } اس میں دودھ والی تمام نباتات کے دودھ کے فوائد اور اس سے جو ادویات یا کشتہ جات بن سکتے ہیں ان کا ذکر ہے ۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۸/

رسالہ تیلیہ :- تیلیہ کل امراض کے واسطے کافی ہے ۔ رسالہ ہذا میں اس کا مکمل بیان درج ہے ۔ کل فوائد اور استعمال کے طریقے بھی درج ہیں ۔ قیمت اردو ڈیڑھ آنہ (۱/۶) ہندی ساڑھے چار آنے (۴/۶)

پرورش اطفال } اس رسالے کے اندر پرورش کے متعلق کوئی نکتہ نہیں ہے جس کو واضح نہ کیا گیا ہو ۔ ہر گھر میں اس رسالے کا موجود ہونا ضروری ہے ۔ ہر بات میں آپ کی رہنمائی کرے گا ۔ قیمت اردو چودہ آنے (۱۴/) ہندی ایک روپیہ (عہ/)

رسالہ برہمی } آجکل برہمی کے مانع لسان مقوی دماغ ۔ اکسیر فطرتی واقع عرفان وغیرہ ہے کو ہر خاص و عام بخوبی جانتے ہیں ۔ اسی برہمی کا مکمل بیان درج کر کے استعمال کے متبادر اعلیٰ طریقے لکھے گئے ہیں ۔ قیمت اردو دو پیسہ (/۲) ہندی ایک آنہ (۱/)

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر اول } اس میں دیش اپکارک کے ابتدائی سنہ ۱۹۰۳ء تا مارچ سنہ ۱۹۰۵ء کے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں ۔ جو بڑے بڑے نامی حکما اور ایڈیٹروں نے اپکارک کے مجرب نسخہ جات درج ہیں ۔ قیمت دس آنے (۱۰/)

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر دوم } اخبار دیش اپکارک کے ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء سے تا مارچ سنہ ۱۹۰۷ء یعنی ۲ سال کے مجرب نسخہ جات کا لب لباب اور نچوڑ درج ہے ۔ قیمت دو روپے

" نمبر سوم } دیش اپکارک کے دو سال اپریل سنہ ۱۹۰۷ء سے اپریل سنہ ۱۹۰۹ء تک کے مجربات کا مجموعہ ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے (۳/۸)

" نمبر چہارم } اس میں اپریل سنہ ۱۹۰۹ء سے مارچ سنہ ۱۹۱۱ء تک کے مجربات کا مجموعہ ہے ۔ حجم ۳۷۶ صفحہ ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے (۳/۸)

" نمبر پنجم } اس میں مجربات اپریل سنہ ۱۹۱۲ء سے مارچ سنہ ۱۹۱۵ء تک ہیں ۔ قیمت سات روپے جو حصوں میں بھی مل سکتی ہے ۔ قیمت حصہ اول ۴/ دوم ۴/

گنج مجربات } ہم کو فارسی کی ایک قلمی بیاض ملی ہے جس کے اندر ہر مرض کے ایسے ایسے عجیب نسخہ جات تھے جو کسی بھی کتاب میں نہیں ملتے ہم نے اس کا ترجمہ کر کے کتابی صورت میں آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے اس کے سینکڑوں نسخے اس شخص کے برسوں فقیروں ، سنیاسیوں کے پیچھے پھر کر حاصل کئے ہیں ۔ قیمت (عہ/)

علاج بالمفردات } اس میں سر سے پاؤں تک کل امراض کا علاج صرف ایک ایک دوائی سے بتلایا گیا ہے ۔ فقیری چٹکلوں کا ذخیرہ ہے ۔ قیمت چودہ آنے (۱۴/)

رسالہ حکیم و مریض } حکیم کو علاج کرنے سے پہلے اور مریض کو علاج کرانے سے پیشتر اس کو پڑھ لینا چاہیے ۔ کیونکہ اس میں حکیم و مریض کے تعلقات کی بابت ضروری بحث کی گئی ہے ۔ قیمت ۲/

رسالہ زہروں کا علاج نمبر اول } اس میں زہروں کے علاج کے ضروری نوٹ ہیں اور زہروں کے علاج کے مختصر اصول ہیں ۔ یونانی ، ویدک اور انگریزی کا بیان ہے ۔ حشرات الارض یعنی مکھی ، مچھر ، بھڑ ، چھپکلی ، چوہا ، سانپ وغیرہ کو بھگانے کی تدابیر ہیں ۔ قیمت اردو ۳/ ہندی ۷/

" نمبر دوم } اس میں تمباکو ، شراب ، چرس ، افیون ، گانجہ وغیرہ کا ذکر ہے ان کا زہر اتارنے کے لئے علاج و طریق ۔ ان کی عادت کے بد نتائج ۔ اور چھڑانے کی تراکیب درج کی گئی ہیں ۔ قیمت اردو (عہ/) ہندی (عہ/)

" نمبر سوم } اس میں سانپ ، بچھو ، بھڑ ، مکھی ، بھونڈ ، چھپکلی اور دیگر زہریلے جانوروں اور حشرات الارض کا مفصل بیان اور کاٹنے کا علاج مندرج ہے ۔ ہاف ٹون اور قلمی تصاویر بھی ہیں ۔ قیمت (عہ/)

رسالہ قبض } اس رسالہ کے اندر معدہ و آنتوں کی تشریح ، قبض کی وجوہات ، اس کی اقسام و ان کا علاج ایسے طریق سے لکھا ہے کہ ہر خاص و عام نیم حکیم اور حکیم جیسا یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ قیمت اردو ۱۰/ ہندی (۱۲/)

لاثانی لغات الادویہ } اتنی جلد مع لغات آج تک اردو زبان میں شایع نہیں ہوئی ۔ آپ کو کسی زبان کا نام معلوم ہو دیکھ ہندوستان کی ہر زبان اور انگریزی و لاطینی کے نام سبھی فوراً معلوم ہو جائیں گے ۔ ہر زبان کی ردیف موجود ہے ۔ ۔۔۔ ۔ قیمت ۔۔۔

طب ہندی کی قدامت (اردو) } مشہور ڈاکٹر ۔۔۔ کے پرانے مضمون بر ضیاء الہندی کا ترجمہ ۔۔۔ ۔ قیمت ۱/

ادویات باہ :- اس نام کی ایک ضخیم کتاب لکھی جا رہی ہے جس کے دو حصے ہیں ۔ پہلے حصہ میں باہ کے ۔۔۔ مقوی نسخہ جات کا ذخیرہ جمع کیا جاوے گا ۔ اس کا حصہ اول اب شایع ہو گیا ہے ۔ اس میں مقوی باہ گولیوں ، معجونوں ، جوارشوں ، حلووں ، چورنوں ، گولیوں ، دوائی غذاؤں اور حریروں وغیرہ کے نسخے درج ہیں ۔ جو پچاسوں مستند مطبوعہ اور قلمی کتب سے نیز بہت سے مشہور حکیموں اور ویدوں کے علاوہ عام اشخاص کے تجربات سے حاصل کئے گئے ہیں اس سے ہر کوئی پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے ۔ قیمت تین روپے (۳/)

ادویات باہ حصہ دوم } اس میں مقوی باہ مشروبات یعنی نسخہ جات مقوی از قسم شربت ، عرق ، آسو ، شراب ۔ نیز مقوی باہ ۔۔۔ لذت ، عطر ، رسوں کے اعلیٰ اعلیٰ نسخے ۔ مقوی باہ کشتہ جات ہر قسم ۔ ساتھ ہی مقوی باہ طلا ، ضماد ، نیز مقوی منزلات ۔ ملذذات ، مضیقات وغیرہ کے سینکڑوں نسخہ جات درج ہیں ۔ بڑی محنت سے تیار ہوا ہے ۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (۱/۸)

وش اپ امرت } اس کتاب میں افیون ، کچلہ اور بچھناگ ، آک ، سنکھیا وغیرہ نباتاتی زہروں کے مفید نسخے دیئے گئے ہیں ۔ جو چیزیں موت کا سبب ہوتی ہیں انہی کے اندر امرت پوشیدہ ہے ۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۱۲/

موت کے قاصد کرم وائی حقیقت } اس کتاب کے اندر تمام ضروری امراض مثلاً ملیریا ، ٹائیفائیڈ ، مرض الموم ، پلیگ ، فیل پاؤ وغیرہ کے جرمز اور ان کے ایک دوسرے تک پہنچانے والے کرم اور ان کی عادات کا پورا بیان ہے ۔ قیمت ۶/ ہندی ۹/

رسالہ سرعت } کل دنیا میں ۹۹ فیصدی سے بھی زیادہ اس مرض میں مبتلا ہیں ۔ اس رسالہ میں اس کی مکمل تشریح کی گئی ہے اور بعدہ مفصل علاج اور ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ ہر امیر غریب فائدہ اٹھا سکے ۔ قیمت اردو ۔۔۔

رسالہ آتشک بالتصویر } اردو کے ویدک ۔ یونانی ۔ ڈاکٹری اس مرض کی مکمل تشریح ، اسباب ، علامات اور علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اس سے پہلے ایسی کتاب نہیں لکھی گئی ۔ اصلی رنگین تصاویر مرض کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہیں ۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات دیئے گئے ہیں ۔ قیمت اردو ۔۔۔ ہندی ۔۔۔

رسالہ سوزاک } ویدک ، یونانی اور ڈاکٹری کی کل تحقیقات کا مکمل رسالہ ہے جس میں دو سو زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں ۔ مرض سوزاک اور اس کے متعلقین امراض پر اس سے بہتر کوئی رسالہ نہیں لکھا ۔ قیمت ۔۔۔

رسالہ چیچک } اس رسالے کے اندر چیچک کا مفصل بیان اس کے متعلق جو عام خیالات ہیں ان کی تشریح ۔ مرض چیچک کی وہ تمام احتیاطیں جن سے وہ جلدی تندرست ہو ۔ قیمت اردو ۴/ ہندی ۸/ ۔ تشخیص الامراض ۔۔۔

رسالہ ملیریا یا موسمی بخار } ملیریا کے متعلق آج تک جو تحقیقات ہوئی ہے اس سب کا خلاصہ ۔ حفاظت کے اندر ایسے مشہور طریقے سے ذکر ہے ہر شخص بخوبی اس مضمون سے واقف ہو سکتا ہے ۔ قیمت اردو ۵/ ہندی ۱۰/

غذا و صحت ۱۲/ ہندی ایک روپیہ ۴/ ۔ بیسیوں اکسیر چیا ۔۔۔ ۔ معاملات دنیاداری کی تعلیم کیسے دی ۱۰/ ہندی ۲/ ۔ علاج الاطفال دو روپے ہندی ڈھائی روپے ۔ کھنی سردی و دق و سل ۲/ ہندی ۴/ ۔ یادگار سلور جوبلی اردو ہندی ۔ انگریزی ہر ایک ۴/ رعایت کوئی نہیں ہے ۔ شباب آور دوائی ۲/ ہندی عہ/ ۔ جو عجیبہ ۔ تحفہ صحت روغنی اردو ۲/ ہندی ۲/ ۔ غیر کپڑا دو قل ۔ روغن کے بہ دستی گیان ۱۲/ ہندی ۲/ ۔ رسالہ دانت ان کی امراض و علاج عہ/ ۔ اصلاحات یونانی ۱/ ۔ اصلاحات ویدک ۹/ ۔ شودھن ودھی ایک روپیہ ۴/ ہندی ایک روپیہ ۸/ ۔ علم و عمل کشتہ جات ایک روپیہ ۸/ ۔ انفلوئنزا ۸/ ہندی ۸/ ۔ قسم شربت کا ترجمہ حصہ اول ۸/ ۔ حصہ دوم ۸/ ۔ ان دونوں پر رعایت نہیں ۔ فزیالوجی ۱/ ۔ شناخت نبض ۵/ ۔ وید کے مشہور مرکبات ۴/ ہندی عہ/ ۔ سیر پوپ حصہ اول ۵/ ہندی عہ/ ۔ سیر پوپ حصہ دوم اردو ۔۔۔ تحفہ سرما ۱۰/ ۔ مطالب ملکوں کو نصیحت ۔ ۔۔۔ رعایت نہیں ۔ لاہور گائیڈ ۲/ (رعایت نہیں) ۔ مہم حکمت از ندون ۔۔۔ ۔

ملنے کا پتہ : منیجر دیش اپکارک لاہور ۔ ۔۔۔
خط و کتابت قتار کبوا ۔۔۔ ۔ امرت دھارا ۳۳ لاہور
تار کا پتہ : امرت دھارا ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بیسویں صدی کے مندر میں چور چوہا

(لیکھک شری ہیتشی علاو لپوری پمی - گورودت بھون لاہور)

گزشتہ سال جُوں ہی شورا تری گزری۔ ہمارے دِلوں سے اس کی یاد بھی آہستہ آہستہ محو ہوتی گئی۔ امسال بھی شیورا تری آئی تھی۔ اخبار نویسوں نے اس کی آمد کی خوشی میں حسب معمول ترانے گائے۔ نیز آریوں کو جاگنے اور جیتنے کے لئے للکارا۔ جُوں جُوں شورا تری کا روز نزدیک آتا جاتا تھا۔ ہمارا جوش بڑھتا جاتا تھا۔ بالآخر بسیار انتظار کے بعد وہ دن آ ہی گیا۔ اخبارات نے بڑی محنت اور دوڑ دھوپ کے بعد خاص نمبر نکالے۔ تصویریں شائع کیں۔ لیکچراروں نے نئے نئے ڈھنگ کے لیکچر تیار کئے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کہ ان کا کچھ اثر تو بھولے بھالے دھرم کے پریمیوں پر پڑے۔ نیا سال نئے طریقے۔ لیکن جونہی میں اپنے مِتر پنڈت دھرم دیو جی شاستری کے ساتھ سنت نگر آریہ سماج کے اُتسو میں شامل ہوا۔ تو وہاں عجیب نظارہ دیکھا۔ منتری جی اپنے دو ایک دوستوں کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ ہُوں کہ بیٹھے بیٹھے قناتیں لگی ہوئی تھیں۔ چاندنی شوبھا دے رہی تھی۔ دریاں بچھی ہوئی تھیں۔ لیکن یہ سب کچھ سنہری زیب جو تھا۔ تو لوگوں کے لئے۔ مگر وہاں صرف چند ایک آدمی تھے جب ہم دونو منڈپ میں پہنچے۔ تو منتری جی جن کی نگاہیں آنے جانے والوں کو دیکھ رہی تھیں۔ کہ وہ ادھر ہی آتے ہیں یا پاس سے گزر جاتے ہیں جب ہم داخل ہوئے۔ تو انہیں بہت خوشی ہوئی۔ مگر جونہی کوئی بھائی پاس سے گزر جاتا۔ تو ایسا محسوس ہوتا کہ وہ سب سامان اور شان پر حقارت کی نگاہ ڈالتا جا رہا ہے۔ خیر ہم بیٹھے۔ نمستے ہوئی۔ اور منتری جی نے سلسلۂ کلام شروع کیا۔ میں نے پوچھا۔ "منتری جی! دس بجے کا پروگرام ہے۔ لوگ کیوں نہیں آئے ہیں؟"۔ منتری جی نے فرمایا۔ "جی! ہم خود حیران ہیں۔ کہ کیا کارن ہے؟ یہ دریاں۔ قناتیں اور چاندنی وغیرہ سب سامان کرایہ پر لیا ہوا ہے۔ اشتہار چھپوائے ہیں۔ لیکن لوگ ہیں کہ انہیں دھرم سے کوئی واسطہ تک نہیں۔ اگر کوئی سنیما یا تھیٹر کا کھیل ہو تو تِل دھرنے کو جگہ نہ ملے"۔ میں نے کچھ مسکراتے ہوئے کہا۔ "ٹھیک ہو گا۔ آپ کے خیال میں تو اس میں ہمارا ہی قصور ہے۔ نوجوانوں کا نہیں ــــ ہے تو بہت کم"۔ انہوں نے حیرانی سے میری طرف تاکتے ہوئے گویا آنکھوں سے پڑھ لینا چاہا۔ پوچھا۔ کہ اس (statement) کے لئے ثبوت؟ میں نے انہیں زیادہ دیر حیران ہونے کا موقعہ نہ دینے کے خیال سے کہا کہ آپ کو اس سوال کا جواب کچھ بول کر ہی دوں گا۔ یہ سوال آپ اور مجھ سے ہی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ تمام کی دلچسپی کے لئے ہے۔ خیر بھجن شروع ہو گئے۔ باجہ اور طبلہ کی جھنکار فضا میں پھیل کر لوگوں کے کانوں میں ہمارے اس فنا شدہ کام کی خبر دینے لگی۔ لوگوں کے کانوں نے دل سے کہا۔ چلو اور نہیں تو کچھ حاضری ہی لگا کر آئیں گے اور کچھ تفریح ہو جائے گی۔ ساڑھے دس بجنے

گیارہ بجے تک کچھ اچھے خاصے آدمی اور استریاں آ کر بیٹھ گئیں۔ ادھر سے پروفیسر شردیا رام جی بھی تشریف لے آئے۔ پردھان اور منتری جی نے اٹھ کر ان کا سواگت کیا۔ اور ان کو اپنے درمیان پا کر ان کے سر غرور سے مانو ایسے اونچے ہو گئے جیسے کہ وہ محسوس کر رہے ہوں کہ اب انہیں کیا پرواہ ہے؟ کوئی آئے یا نہ آئے۔ یہی کافی ہیں۔ چند ایک بھجنوں کے بعد ان کا لیکچر شروع ہوا۔ انہوں نے چار باتیں بتائیں:۔

۱۔ کبھی مت بھولو کہ ہماری تہذیب سروما نیہ اور سب کے لئے سر کو فخر سے اونچا رکھنے والی ہے۔

۲۔ آریہ سماج جس سوسائٹی کے تم ممبر ہو۔ ایک ایسی سوسائٹی ہے جس کی قوت اور اہمیت تمام دنیا نے محسوس کر لی ہے۔

۳۔ سوسائٹی میں ڈسپلن

اور ۴۔ سوسائٹی کا سنگٹھن

انہوں نے کئی ایک مثالیں دے کر اپنے مضمون کو سمجھانے کی بڑی خوبی سے کوشش کی۔ آدھ گھنٹہ پون گھنٹہ بول کر آپ بیٹھ گئے۔

بعد ازاں منتری جی نے آپ کا دھنیہ واد ادا کیا کہ ان سے ہمیشہ ہی ایسی کرپا بنائے رکھنے کی پرارتھنا کی۔ پھر ایک بھجن کے بعد پنڈت دھرم دیو جی نے اپنا دیاکھیان آرمبھ کیا۔ بدھ کی ساری کہانی سنا کر یہ بتایا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہی بڑوں نے بڑا بننے کی کوشش کی ہے۔ پھر سوامی دیانند کی بچپن کی گھٹنائیں سنائیں جنہیں حاضرین نے سنا خوش ہو کر یا مجبور ہو کر یہ تو میں جانتا نہیں۔ البتہ اتنا ہی جانتا ہوں کہ وہی پرانی باتیں جو آدمی بار بار سنتا ہے سن تو لیتا ہے۔ لیکن مجبور ہو کر۔ ہر سال تو نیا آتا ہے۔ لیکن شورا تری تو وہی پرانی ہے۔ آخر پنڈت لوگ نئی باتیں کہاں سے لائیں؟ اور اگر نئی باتیں سنائیں تو مضمون سے باہر ہو جانے کا الزام۔ انہوں نے کچھ مورتی پوجا کے خلاف بھی کہا۔ جسے لوگوں نے شانتی سے سنا۔

اس کے بعد میری باری آئی۔ میرا تعارف کراتے ہوئے جہاں پردھان جی نے نہیں نہیں منتری جی نے پبلک پر میرا نام ظاہر کیا۔ وہاں میرا نفس مضمون بھی پبلک پر ظاہر کر دیا۔ پروفیسر شردیا رام جی نے میرے ہاتھ میں ایک کتاب (مدر انڈیا) (Mother India) دیکھ کر اسے ہی مَس ڈالا اور "مدر انڈیا" اور اس کے مصنف کے خلاف بھی جو ایک ہندوستانی نہیں کہہ سکتا ہے۔ منتری جی نے فرمایا۔ کہ میں کچھ اس بارہ میں بولوں گا۔ ہم نے سٹیج پر بیٹھتے ہی جہاں اس غلط فہمی کی تردید کی۔ کہ "مدر انڈیا" کے ...... circulation سے ہماری تہذیب پر کوئی بٹہ لگا ہے۔ ہاں اس کتاب میں ہماری مجلسی اور گرہستھ سمبندھی برائیوں پر ہی روشنی ڈال کر مس میو نے ہماری اس پوزیشن کو جو درحقیقت صحیح ہے۔ پیش کیا ہے۔ یہ ہمیں دوسروں کی نظروں میں گرانے کا باعث ضرور ہوا ہے۔ مگر اس نے کوئی غلطی نہیں کی۔ ہاں یہ ہماری غلطی ضرور ہے کہ جہاں ہمارے اندر وہ نقائص موجود ہیں۔ وہاں ہمارے جیون کا روشن پہلو ان لوگوں تک نہیں پہنچا۔ مس موصوفہ نے پردہ۔ بال وواہ۔ ودھوا وواہ اور انمیل وواہ وغیرہ برائیوں کے خلاف ہی لکھا ہے۔ اور نیز ان Quotations جو valid ہیں۔ اور قابل تسلیم ہیں کی بنا پر ہی لکھا ہے۔ جس کی صحت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا تھا گاندھی نے بھی جب "مدر انڈیا" کی سماوچنا کی تھی۔ تو ان باتوں پر اعتماد رکھتے ہوئے اور اپنی غلطی اور کمزوری کو مانتے ہوئے صرف اپنے اوپر ذاتی لانچھنوں کو ہی اس مصنف کی غلطی گردانا تھا۔ جس کی تردید اس کتاب "After Mother India" میں کر دی گئی ہے۔ جو کسی دوسرے یوروپین نواسی انگریز Harry H. Field کی تصنیف ہے۔ جس میں زیادہ تر بال وواہ سمبندھی اقتباسات دے کر اس کے رائج ہونے اور ہونے والے نقائص اور برائیوں کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اصل بات جو اس مضمون کا عنوان ہے۔ وہ رہ گئی ــــ دوران تقریر یہ کہا۔ کہ:۔

(۲)

ہر شہر و قصبہ میں ایک قسم کے نئے مندر تعمیر ہوئے ہیں۔ جو آریہ سماجیوں سناتن دھرمیوں اور مسلمانوں سب نے بنائے ہیں سب سے پہلے پہل ان کی بنیاد عیسائیوں نے رکھی تھی۔ لیکن اب سب رکھنے لگے ہیں سکول اور کالج کی بڑی بڑی عمارتیں ہی یہ مندر ہیں۔ ان مندروں میں ایک مورتی ہے جس کی پوجا کے لئے گرد و نواح سے شردھالو بھگت بھینٹ چڑھانے آتے ہیں۔ اور روز چھ چھ گھنٹے ناک رگڑتے ہیں۔ رو پے بھی چڑھاتے ہیں۔ اور کیا کچھ نہیں کرتے۔ وہ مورتی ہے شکشا یعنی تعلیم کی۔ اور اس کے پجاری ہیں طالب علم۔ جو گھروں سے

یعنی پوجا کی سامگری تھیلیوں کی شکل میں باندھ کر لاتے ہیں۔ اور دس بارہ چودہ اور سولہ سولہ سال تک یہی پوجا کرتے ہیں۔ اور اپنی قیمتی زندگی کا کافی حصہ اور سرمایہ اس کی بھینٹ کر دیتے ہیں۔ اور یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ دیوی خوش ہو کر ان کو ڈپلوما یا ڈگری بردان کرے گی۔ کئی برسوں یعنی پجاریوں کی تپسیا۔ برسوں کا تیاگ اور پوجا کا پھل جاتی ہے۔ جو منہ مانگا بردان پاتے بھی ہیں۔ وہ آگے جا کر میدان عمل میں فیل ہو جاتے ہیں۔ گرہستھ کے بالکل ناقابل۔ نوکری کے میدان میں ٹٹ untaught ثابت ہو کر وہ بیرنگ لفافے بن جاتے ہیں۔ جن پر کوئی سرنامہ نہیں لکھا ہوتا کہ وہ کہاں جائیں؟ برسوں کی پوجا۔ تیاگ اور آرادھنا کے پجاری نراش رہ جاتے ہیں۔ ان کے دیکھتے دیکھتے مورتی کے اوپر سے بیکاری اور مغربی تہذیب کے چوہے ساری پوجا کی سامگری اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ نہ یہ لنبی نہ شردھالو بھگت کچھ کر سکتے ہیں اور نہ خود مورتی۔ سب حیران ہیں۔ کہ کیا کریں؟ دیانند تو دیانند تھا۔ لیکھرام کے شہید لیکھرام اور شردھانند ہوئے۔ جنہوں نے دشمنوں سے گولیاں اور خنجر کھائے۔ لیکن یہاں کے پجاری گیان اور پوجا حاصل کر کے دوسروں کے ہاتھوں سے قتل نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنے ہاتھوں خود شہید ہوتے ہیں۔ دھرم کی ویدی پر شہید نہیں ہوتے۔ بلکہ شکشا دیوی کے شراپ سے "بیکاری" اور "مغربی تہذیب" کی دو دیویوں کے چرنوں میں اپنا سر خود بھینٹ کر رہے ہیں۔

سب دیکھتے ہیں۔ اور غور سے دیکھتے ہیں۔ نوجوان خود روتے ہیں ــــ ایک مول شنکر نہیں۔ بلکہ ہزاروں مول شنکر پکار رہے ہیں۔ کہ چوہا سب کچھ لئے جا رہا ہے۔ ہماری پوجا کی سامگری۔ دھن۔ عمر اور جوانی سب تو وہ چوہے اٹھائے لئے جا رہے ہیں۔ لیکن باپ ہیں۔ کہ نہیں سنتے۔ اور اُستاد ولنٹ ہیں پھر اس کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ وہ گھر کو چھوڑ جاتا ہے۔ تو یہ مول شنکر اس دنیا کو چھوڑتے ہیں۔

پیارے بھائیو! شورا تری کی رات کو میں نے یہی بودھ کیا۔ یہی انوبھو کیا۔ کہ بیسویں صدی کے نئے مندر میں چور چوہا سب پوجا کی سامگری اُٹھائے لئے جا رہا ہے۔ مول شنکر چلا رہا ہے۔ لیکن اس کا باپ نہیں سنتا۔ نتیجہ یہی ہو گا۔ کہ وہ گھر نہیں۔ بلکہ دنیا چھوڑ دے گا۔ یا یوں کہو۔ کہ اپنی قربانی بیکاری ماتا کی ویدی کو دے گا۔ کیا اس کا علاج نہیں ہو گا؟ کیا کوئی غور کرے گا؟

नैवेद्य

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"وطن پرست"

سبق آموز افسانہ

از روشن پٹیالوی بی۔ اے

رات نے صبح کی کروٹ بدلی۔ ستارہ سحر نے آنکھ ماری اور شفق خونی پیالہ سے کر آ نمودار ہوئی۔ پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو مشام جان کو معطر کرنے لگی۔ بادِ نسیم اٹھکھیلیاں کرتی ہوئی چلنے لگی اور طائرانِ خوش گلو پرماتما کی حمد و تعریف کے راگ گانے لگے۔

بدھ دیر بستر استراحت سے اٹھا۔ ضروریات سے فارغ ہو کر پرماتما کی عبادت میں مشغول ہوا۔ سندھیا ختم کرنے کے بعد پرماتما کے حضور میں سر بسجود ہو کر یوں دعا مانگنے لگا:

"اے سرو دیا پک پرماتما! مجھے طاقت عطا کر کہ میں مستقل مزاجی اور اولوالعزمی سے دیش اور قوم کی خدمت میں مصروف رہوں۔ مصائب و تکالیف میرے پائے استقلال کو نہ ڈگمگا سکیں۔ میں چٹان کی طرح اپنے ارادہ پر قائم رہوں۔ یعنی جو فرض اپنے ذمہ لیا ہے اسے بخوبی نبھا سکوں۔ میں بھارت ماتا کا اور چھتریوں کی لائق اولاد ثابت ہوں۔ میں راہ صداقت سے گمراہ نہ ہونے پاؤں۔ زندگی کے آخری لمحہ تک اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کروں۔ مصائب کا چھاتی تان کر مقابلہ کرتا ہوا آگے بڑھوں۔ زخم کاری لگیں۔ اعضا بدن کٹ کٹ کر گریں۔ مگر پیٹھ نہ دکھاؤں۔ میں ان سے نہ گھبراؤں۔ کیونکہ بادِ مخالف کے جھونکوں سے پریشان ہونا شیدائے حب وطن متوالے کو زیب نہیں دیتا۔ ایسے وقت میں جبکہ ملک نازک ترین مرحلوں سے گزر رہا ہے۔ اس کی خدمت نہ کرنا قومی غداری ہے..... اس لئے مجھے بل دے۔ کہ میں مادرِ وطن کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دوں۔ مجھے کوئی سزا دے۔ تو میں اسے ہنس ہنس کر برداشت کروں۔ لاٹھیوں کی بوچھاڑ میرے لئے ابر رحمت ہو۔ پستول و تلوار میرے لئے پیغام حیات لائیں"...... دعا مانگتے مانگتے اس پر کیف کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور اس عالم استغراق میں اس نے دیکھا۔ کہ کوئی دیوی شکتی اسے دعا دے رہی ہے:-

"بیٹا! تیری منو کامنا پوری ہو"

بدھ دیر...... بدھ دیر کی آواز سے چونک کر وہ سنبھل بیٹھا۔ اس کے عالم استغراق کا طلسم ٹوٹ گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی ماتا راما بائی اس کے پاس کھڑی ہے۔

راما بائی نے کہا۔ "بیٹا! آج تم نے سندھیا میں بہت دیر کی۔ کیا ڈیوٹی پر نہ جاؤ گے؟"

بدھ دیر۔ "ماتا جی! ویسے ہی دیر ہو گئی۔ ابھی تیار ہو کر جاتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں"۔

(۲)

بدھ دیر نے والنٹیر کی وردی پہنی۔ اور وہ فخر سے گردن اٹھائے مجنونانہ جوش میں پکٹنگ کے لئے گھر سے چلا۔ آج اس کے چہرہ سے آہنی عزم ٹپک رہا تھا۔ وہ مجسم نور بنا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر ایک دلخوش کن تبسم تھا۔ اور آنکھوں میں مست کر دینے والا کیف۔

بدھ دیر کو اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی کا احساس ہو رہا تھا۔ بازوؤں میں ضعف کی بجائے چستی و چالاکی۔ چہرہ پر نقاہت و زردی کی جگہ سرخی و طاقت اور جوانمردی کے آثار۔ آنکھوں میں تاریکیِ حسرت و یاس کی بجائے روشنیِ امید و حوصلہ۔

اس دن سے پہلے والنٹیروں کو کسی قسم کی سختی کا سامنا کرنے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ وہ ڈیوٹی ختم کر کے آرام سے گھر واپس چلے جاتے تھے۔ مگر اس دن والنٹیروں کا ایک جتھا کپڑا کے مشہور سوداگروں کی دکانوں پر پکٹنگ کرنے کے لئے پہنچا ہوا تھا۔ پولیس کا ایک جتھہ آیا۔ اور پولیس افسر نے انہیں منتشر ہونے کا حکم دیا۔ لیکن والنٹیروں نے سنی ان سنی ایک کر دی۔ پولیس کے افسر نے گرج کر کہا۔ "کیا یہاں سے نہ جاؤ گے؟"

بدھ دیر نے گردن سیدھی کرتے ہوئے جواب دیا۔ "ہرگز نہیں"۔

"تمہیں معلوم ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟" پولیس افسر نے تحکمانہ انداز میں کہا۔

"ہمیں مطلق پروا نہیں۔ آپ کی جو مرضی ہو کیجیے۔ ہم ہر سختی کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جب تک جان میں جان ہے۔ ہم اپنے فرض کی ادائیگی میں کمی نہ کریں گے"۔ بدھ دیر نے اکڑ کر جواب دیا۔

پولیس افسر کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اس نے سپاہیوں کو حکم دیا۔ "مار دو ان بدمعاشوں کو...... دیکھوں یہ کس طرح یہاں سے نہیں ہٹتے"۔

حکم ملتے ہی سپاہیوں نے وحشیانہ انداز سے لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے ان بیگناہ قومی رضاکاروں کو زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ والنٹیروں کے جسم خون میں لت پت ہو گئے۔ مگر ظالم و بیرحم سپاہی برابر وار کرتے رہے۔ انہوں نے دم لینے کا نام نہ لیا۔ اس ظلم بیجا کو دیکھ جو آدمی ارد گرد جمع ہو گئے تھے۔ ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہنے لگا۔ پولیس کی سختی پر وہ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ مگر کسی کو زبان کھولنے کا حوصلہ نہ ہوتا تھا۔

والنٹیروں نے آج غضب کی ثابت قدمی دکھائی۔ جب ایک زخموں سے نڈھال ہو کر گر پڑتا۔ تو دوسرا خود بخود اس کی جگہ آ جاتا۔ جب پہلے کو ہوش آتا۔ تو پھر اپنی جگہ سنبھالنے کے لئے بے تاب ہو جاتا۔

حاضرین عش عش کرنے لگ گئے۔ ان کے اس ایثار نے حاضرین کے دلوں پر جادو کا سا اثر کیا۔ اور ان کے منہ سے خود بخود تحسین و آفرین کے کلمے نکل پڑے۔

جس وقت والنٹیر بیہوش ہو کر گر پڑے۔ اس وقت ان ظالموں نے وار بند کئے۔ اور تھانہ کو واپس لوٹ گئے۔

(۳)

پریشان حال بدھ دیر زخموں سے نڈھال ہو کر گھر واپس آیا۔ اس کی بوڑھی ماں راما بائی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ زخموں کو دیکھ کر راما بائی کی تیوری پر بل تک نہ آیا۔ وہ اداس و غمگین نہیں ہوئی۔ بلکہ آج بہت مدت کے بعد اس کے دل کی مرجھائی ہوئی کلی کھلی۔ ایک کھشترانی کے لئے اس سے بڑھکر فخر کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اس کا نورِ نظر و لختِ جگر مادرِ وطن کی خدمت کرتے ہوئے زخمی ہو۔ اس نے بدھ دیر کے کپڑے تبدیل کروائے۔ مرہم پٹی کی۔ اور آرام سے پلنگ پر لٹا دیا۔

آخر کچھ عرصہ کے بعد بدھ دیر کے زخم بھر گئے۔ اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔

بدھ دیر گو صحتیاب ہو گیا۔ مگر اب اس میں پہلے سا جوش نہ رہا تھا۔ اس کا پھول سا چہرہ کملایا ہوا دکھائی دینے لگا۔ وہ ہر وقت غمگین و اداس نظر آتا۔

راما بائی کے لئے بدھ دیر کی حالت کا سمجھنا ایک معمہ بن گیا۔ اس نے کئی دفعہ اس سے اس کے متعلق ذکر کیا۔ مگر بدھ دیر نے اس بات کو ٹال دیا۔ ایک دن کھانے سے فراغت پا کر بدھ دیر اور اس کی ماں مکان کے صحن میں بیٹھے دھوپ سینک رہے تھے۔ کہ راما بائی نے بدھ دیر کے چہرہ پر نظر جماتے ہوئے کہا۔ "بیٹا! ایک بات پوچھتی ہوں۔ بتاؤ گے کیا؟"

"کیوں نہیں ماتا جی!" بدھ دیر نے نرمی سے جواب دیا۔

"بیٹا! پہلے تم بڑے اُتساہ سے قومی خدمت میں حصہ لیا کرتے تھے۔ جس سے میرا دل باغ باغ ہو جاتا تھا۔ میں جامہ میں پھولی نہ سماتی تھی۔ فخر سے سر اونچا کر کے باہر نکلتی تھی۔ کیونکہ میں سمجھتی تھی۔ کہ میرا سپوت اپنے فرض کو پہچانتا ہے۔ اور راہِ صداقت میں جان دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے...... مگر اب...... اب نہ جانے کس بات کی فکر تمہیں گھن کی طرح اندر ہی اندر کھا رہی ہے؟ تمہارا جوش ٹھنڈا پڑ گیا ہے۔ تم بزدلوں اور کمزوروں کی طرح دہلیز سے باہر قدم نہیں رکھتے۔ بیٹا! کیا میں نے تم کو اس لئے جنم دیا تھا۔ کہ تم ایک کھشترانی کے دودھ کو اس طرح لجاؤ۔ کہو باپ دادا کے نام کو بٹہ لگانا چاہتے ہو کیا؟"

بدھ دیر کچھ جواب نہ دے کر ادھر ادھر دیکھنے لگا......

تھوڑی دیر انتظار کے بعد راما بائی نے پھر کہا۔ "بیٹا! آج میں تم سے اس کا سبب پوچھے بغیر تمہیں یہاں سے اٹھنے نہ دوں گی۔ آج تمہیں یہ بتلانا ہی ہو گا۔ کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ یہ مردوں اور کھشتریوں کے کام نہیں۔ یہ تو کمینوں اور بزدلوں کے کام ہیں...... جلدی جواب دو بیٹا! ــ میرا ماتھا عرق ندامت سے شرابور ہو رہا ہے"۔

بدھ دیر پر گویا سینکڑوں گھڑے پانی کے پڑ گئے۔ کھسیانہ سا ہو کر اس نے جواب دیا۔ "ماتا جی! ایک خیال ہے جو مجھے رہ رہ کر ستانے لگا ہے۔ آپ بڑھاپا کی وجہ سے بالکل نحیف و کمزور ہو گئی ہیں۔ زندگی کی ساٹھ بہاریں دیکھ چکی ہیں۔ آپ کا اور کوئی سہارا نہیں۔ میں ہی آپ کے بڑھاپا کا سہارا اور امیدوں کی دنیا ہوں۔ اگر دیش سیوا کرتے ہوئے میں مارا گیا۔ تو آپ کی خبر گیری کون کرے گا؟ پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ والنٹیروں کو جان کا خطرہ نہیں۔ لیکن اس دن پولیس کے لاٹھی چارج نے مجھ پر واضح کر دیا۔ کہ ایک والنٹیر کا سر ہر وقت ہتھیلی پر ہونا چاہیے۔ اس لئے میں ہر وقت متفکر رہتا ہوں۔ مجھے اپنی زندگی کی پروا نہیں۔ مگر صرف آپ کے خیال سے میں اب قومی خدمت میں سرگرمی سے حصہ نہیں لیتا......"

"اچھا میں اب سمجھی۔ تم نے پیسے پر حب ز..."

...tized by S3 Foundation USA

کیونکر ظاہر ہو گیا؟ ...... خیر اس کے بارہ میں غور کر کے پھر جواب دوں گی۔"

"اچھا ماتا جی! میں آپ کے ہر حکم کو بسر و چشم منظور کروں گا۔ جس طرح سے آپ کہیں گی اسی طرح ہوگا۔"

اس کے بعد راما بائی اُٹھ کر چلی گئی۔ اور گھر کے کام کاج میں مصروف ہو گئی۔

(۴)

راما بائی بُدھ ویر کی باتوں پر غور کرتی رہی۔ وہ ایک سچی کشترانی تھی۔ اس کے دل میں دیش کے لئے بے پایاں محبت پنہاں تھی۔ بُدھ ویر کے خیالات تمام دن اس کے سینہ پر سوار رہے۔ اور رات کو مختلف شکلوں میں نمودار ہوئے۔ .... اس نے خواب دیکھا ...... بھارت ماتا زنجیروں سے جکڑی ہوئی ہے۔ اُس کے بال کھلے ہوئے ہیں۔ اور وہ مدد کے لئے فریاد کر رہی ہے۔ بُدھ ویر ماتا سے کہہ رہا ہے۔ "ماتا جی! کیا میں جاؤں؟ آپ کی کیا حالت ہو گی؟ ......"

اس کے بعد اُس کا خواب ختم ہو گیا۔ اور وہ پلنگ پر لیٹی ہوئی بڑبڑانے لگی :-

"کیا! میں بُدھ ویر کے راستہ کا کانٹا ہوں اس کے فرض کی ادائیگی میں مخل ہوں۔ کیا یہ پاپ نہیں۔ ملک کی دشمن نہیں؟ اس لئے اب موقع ہے۔ کہ اپنی زندگی کو بھارت ماتا کے پریم کی ویدی پر بلیدان کر دوں۔ اگر میری قربانی بھارت ماتا کو آزادی دلانے میں کامیاب ہوئی۔ تو یقیناً میرے لئے سورگ کا دروازہ کھلا ہوگا۔ بصورت دیگر میری موت سے انسانوں کی تعداد میں کوئی نمایاں کمی واقع نہ ہو گی"

یہ خیال کر کے وہ پلنگ سے اُٹھی۔ ہاتھ منہ دھو کر چٹائی پر بیٹھ گئی۔ اور کاغذ پر کچھ لکھنے لگی۔ بعد میں اس کاغذ کے پُرزہ کو جس پر اس نے کچھ لکھا تھا۔ سرہانے کے نیچے رکھ کر پانی کا ایک گلاس لیا۔ اور اس میں زہر کی ایک پڑیا حل کر کے غٹ غٹ پی گئی۔

زہر پینے کے بعد وہ چٹائی پر پُرسکون حالت میں لیٹ گئی۔ اس کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ کیونکہ اسے اپنی حقیقی قربانی سے اطمینان قلب کا احساس ہو رہا تھا۔ تھوڑے سے عرصہ کے بعد اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

(۵)

بُدھ ویر کو جب پلنگ پر سے اُٹھے بج گئے تب وقت ہوا تھا۔ تو وہ ماتا جی سے ملنا چاہتا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ آج کیا وجہ ہوئی کہ ماتا جی نے سب معمول مجھے علے الصباح نہیں جگایا؟ کیا ماتا جی اب تک نہیں اُٹھیں؟ یا میں ان کی آواز نہیں سُن سکا؟ کیا انہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہو گئی؟

یہ سوچتا ہوا بُدھ ویر دوسری چھت پر جہاں راما بائی سویا کرتی تھی۔ پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ راما بائی چٹائی پر لیٹی ہوئی ہے۔ وہ سمجھا۔ کہ شائد پوجا کرنے کے بعد نیند آ گئی۔ اور بجائے پلنگ پر لیٹنے کے چٹائی پر سو گئیں۔ لیکن جس وقت اس نے پاس جا کر دیکھا۔ تو راما بائی کو بے حس و حرکت پایا۔ بدن کو چھوا۔ بالکل ٹھنڈا تھا۔ نبض کو دیکھا تو وہ بھی غائب تھی۔ اس کے حواس باختہ ہو گئے ...... جذبات محبت اُمڈ کے اور دریا بن کر بہنے لگے۔ وہ دیوانہ وار چیخیں مار کر دیوار سے اپنا سر پھوڑنے لگا۔ جب رو دھو کر کچھ غم ہلکا ہوا۔ تو بُدھ ویر سوچنے لگا۔ "یہ کیا ہوا؟ رات کو تو ماتا جی بالکل تندرست تھیں ...... کسی قسم کی بیماری نہ تھی۔ پھر اتنی جلدی موت کا کیا سبب ہے؟"

وہ اس حیرانی کی حالت میں ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔ کہ سرہانے کے نیچے پڑے ہوئے کاغذ پر اس کی نظر پڑی۔ اس نے کاغذ اُٹھایا۔ اور دیکھا۔ اس پر لکھا تھا :-

"بیٹا! جب تم صبح اُٹھو گے۔ تو اپنی ماتا کو مردہ پاؤ گے۔ تم خیال کرو گے کہ تمہاری ماتا کو کیا ہوا؟ بیٹا! تمہاری حیرانی کو دور کرنے کے لئے ہی یہ پرچہ لکھ رہی ہوں۔ میں نے وطن کی آزادی کے لئے اپنی زندگی کی قربانی دی ہے۔ اب تم آزاد ہو۔ تمہیں کوئی فکر نہیں۔ اب تم سب کچھ بھارت ماتا کی سیوا میں ہنس ہنس کر لگا دینا۔ کسی مصیبت یا تکلیف سے خوف نہ کھانا۔ میرے لال! میری روح تمہارا ساتھ دے گی۔ اور ہر قدم پر تمہاری رہبری کرتی رہے گی۔ اگر تم نے اپنے فرض کی ادائیگی میں سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ تو میری آتما کو بے حد خوشی حاصل ہوگی۔ اور میں سورگ سے تم پر پریم کے پھول چڑھاؤں گی۔ اور اگر تم نے اب بھی بزدلی اور کائرتا دکھلائی۔ تو میری روح آتش ندامت سے جل کر کباب ہو جائے گی۔ اور بہشت بریں میں بھی مجھے آرام و چین نصیب نہ ہوگا۔ دیکھنا اپنے کُل کو کلنک نہ لگانا۔ کشترانی کے دودھ کو نہ لجانا۔ اور ایک سچے کشتری کی طرح جب تک تمہارے جسم میں سانس باقی ہے۔ میدان خدمت وطن سے پیٹھ نہ دکھانا۔ بیٹا! یاد رکھنا ماتا کی اس وصیت کو ...... دیکھنا بھول نہ جانا ...... اچھا ...... اب میں ختم کرتی ہوں۔ اور تمہیں آشیرواد دیتی ہوں۔ کہ تم اپنے مقصد میں کامیابی کا منہ دیکھو۔ اور فتح و نصرت ہر گام پر تمہارے قدم چومے ......"

تمہاری پیاری ماتا } راما بائی

(۶)

بُدھ ویر کی آنکھوں کے آگے سے موہ اور مایا کا پردہ ہٹ گیا۔ اسے اپنے فرض کا احساس ہوا۔ ماتا کا سنہری اپدیش اس کے دل میں اُتر گیا۔ رگ حمیت پھڑک اُٹھی مُردہ جسم میں نئی زندگی آ گئی۔ نیز کم ہمتی و پست حوصلگی کی جگہ اس کا کاشانۂ دل تجدید حوصلہ سے نور سے معمور ہو گیا۔

اگلے روز بُدھ ویر عجب شان سے پکٹنگ کے لئے نکلا۔ آج اس کے چہرہ سے غضب کا نور برس رہا تھا۔

پولیس آئی۔ لاٹھیوں کی بارش ہونے لگی۔ اُس نے بے خوفی سے اپنی چھاتی تان دی۔ کاری ضرب لگی۔ لیکن اسے مطلق پروا نہ تھی۔ وہ اس وقت تک اپنی جگہ پر ڈٹا رہا جب تک کہ زخموں سے نڈھال ہو کر زمین پر گر نہ پڑا ......

بُدھ ویر کا جسم تڑپنے لگا۔ دوسرے قومی رضاکار اس کے پاس گئے۔ تو اس نے یوں وصیت کی :-

"جان سے پیارے بھائیو! آپ مایوس نہ ہونا۔ بلکہ بے خوفی سے مصائب و تکالیف کا مقابلہ کرتے رہنا۔ وقت آئے گا۔ کہ بھارت ماتا پھر قید غلامی کی آہنی زنجیروں سے آزاد ہو جائے گی ...... بہنے دو۔ بہنے دو میرے سُرخ خون کو بھارت کی سرزمین پر بہنے دو۔ اس خون کے ایک ایک قطرہ سے ہزاروں شہید پیدا ہوں گے۔ جو آزادی وطن کے لئے اپنی پیاری جانیں قربان کر دیں گے۔ میری شہادت رائیگاں نہ جائے گی۔ میرا خون نخل قومی کی جڑوں کو سینچے گا۔ اور اس میں آزادی وطن کا ثمر لائے گا۔ میں نے اپنا فرض پورا کیا۔ مگر افسوس بھارت ماتا کو آزاد نہ دیکھ سکا ...... اچھا جوالا دیوی کو نمسکار! بس ......

ہموطنو! آپ مستقل مزاجی سے اپنے مقصد یعنی حصول آزادی کے لئے مصروف کار رہنا ...... بس یہی میری آخری خواہش ہے۔ اور یہی میری ...... ہ ...... س ...... بہ ت ...... اچھا ...... ب ...... ن ...... و ...... ے م ...... ا ...... ت ...... ہ ...... م " ہ ز دم توڑ دیا)

اس کے بعد سخت آندھی آئی۔ جس میں کوئی نورانی پیکر اُترتا ہوا نظر آیا۔ لوگوں نے چند منٹ کے بعد دیکھا۔ کہ بُدھ ویر کی لاش غائب ہے۔ یہ معجزہ کس کا تھا؟ صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ دیکھنے والوں میں سے چند ایک کا خیال ہے۔ کہ راما بائی اپنے بیٹے کی حقیقی قربانی سے خوش ہو کر اُسے بہشت سے لینے آئی تھی۔ لوگوں کی زبانوں سے بے ساختہ نکل پڑا :-

"وطن پرست کی جے"
"بھارت ماتا کی جے"

(ختم شد)

"بلیدان" کا وشیش انک

دھرم ویر مہاشہ راجپال کی پنیہ سمرتی میں گت ورش "بلیدان" ماسک پتر جاری کیا تھا۔ آریہ پستک آلیہ سرسوتی آشرم لاہور کا یہ ماسک پتر ہے۔ دھرم ویر مہاشہ راجپال کی چھٹی برسی کے اُپلکھش میں "بلیدان" کا وشیش انک ۲۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو پرکاشت کیا جائے گا۔ اس وشیش انک کے سمپادک ہندی سنسار کے پرسدھ لیکھک "دینک نو یگ" کے سمپادک پنڈت ستیہ کام جی ودیا النکار ہوں گے۔

اس وشیش انک میں بھارت ورش کے سبھی پرسدھ لیکھکوں کے مہتو پورن لیکھ۔ پرسدھ کویوں کی منوہر کویتائیں تتھا سمست آریہ سماج کے دھرم ویروں کے سچتر جیون چرتر ہوں گے۔ آشا کرنی چاہئے۔ کہ یہ وشیش انک اپنے ڈھنگ کا ادوتیہ ہوگا۔ ساتھ ہی دو سو رنگین تصاویر تتھا کتنے ہی فوٹو بلاک ہوں گے۔ پرشٹ سنکھیا ۲۰۰ انک ہوگی۔ مولیہ ایک پرتی کیول چار آنے۔ ایک پرتی کے لئے پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں۔ وارشک مولیہ کیول ایک روپیہ۔ ایجنٹوں کو بھرپور کمیشن دیا جائے گا۔ شیگھر پتر ویوہار کریں۔ ۱۰ مارچ تک موصول شدہ آرڈر ہی سویکار کئے جائیں گے۔ اشتہار دہندگان کے لئے سنہری موقع ہے۔

(منیجر "بلیدان" کاریالیہ راجپال اینڈ سنز لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection.

گورو کل اندر پرستھ کا انیسواں سالانہ جلسہ

لیڈران قوم و ملک کی پرجوش تقریریں اور شاندار دنگل

گورو کل اندر پرستھ کا سالانہ جلسہ ۴ مارچ کو کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ آریہ جنتا کے لئے یہ امر باعث مسرت ہوگا۔ کہ جلسہ کیا بلحاظ حاضری اور کیا بلحاظ دان ہر پہلو سے کامیاب رہا۔ گورو کل کے وسیع احاطہ میں چاروں طرف آریہ جنتا ہی آریہ جنتا دکھائی دیتی تھی۔ تینوں دن ویدک دھرم کے نعروں سے فضا گونجتی رہی۔

۲ مارچ ۱۹۳۵ء کی کارروائی

۲ مارچ سنیچر کو ۱۲ بجے دوپہر پنڈت ستیہ پال جی سدھانت النکار کے اپدیش سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس کے بعد ڈاکٹر گنیش داس جی مشہور و معروف Dental Surgeon نے دانتوں کے امراض سے بچنے کے ذرائع پر ایک مؤثر تقریر کی۔ بعد دوپہر پنڈت نیکی رام جی شرما کی زیر صدارت "گرام سدھار سمیلن" کی کارروائی شروع ہوئی۔ ماسٹر بہاری لال جی ایڈیٹر "ہندو" نے سواگت ادھیکش کی حیثیت سے ایک افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد پنڈت نیکی رام جی شرما پرجوش نعروں کے درمیان کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ اور "گرام سدھار" کے متعلق اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر ایک جامع سکیم پیش کی۔

پنڈت نیکی رام جی شرما کی تقریر

بہنو اور بھائیو! میرے دیہاتی بھائیوں کے لئے یہ امر باعث مسرت ہے۔ کہ آج چاروں طرف سے "دیہات سدھار" کی صدا بلند ہو رہی ہے۔ کانگرس والوں نے "دیہات سدھار" کو اپنے پروگرام کا اہم جزو قرار دے دیا ہے۔ مہاتما گاندھی نے اپنی ساری توجہ "گرام سدھار" کی جانب مرکوز کی ہوئی ہے۔ دوسری طرف گورنمنٹ نے ابھی حال میں ایک کروڑ روپیہ "دیہات سدھار" کے لئے اسمبلی میں منظور کیا ہے۔ لیکن یہ ایک کروڑ روپیہ حقیقت میں "دیہات سدھار" پر خرچ نہ ہوگا۔ بلکہ اس کا بہت سا حصہ نوکر شاہی کے ہاتھوں سے تقسیم ہو کر برباد ہو جائے گا۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ مہاتما گاندھی نے اپنی پوری قوت "گرام سدھار" کی جانب مرکوز کی ہوئی ہے۔ گورنمنٹ کا ایک کروڑ روپیہ "دیہات سدھار" کے لئے منظور کرنا بلا وجہ نہیں ہے۔ اس کی تہ میں ایک پوشیدہ راز ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کے اثر و رسوخ کو دیہات میں پھیلنے سے روکا جائے۔

پنڈت جی نے بتلایا۔ کہ دیہاتی بھائیوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ حفظان صحت کے اصولوں کو نہیں جانتے۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ وہ صفائی کرنا جانتے ہیں۔ اور صاف رہنا چاہتے بھی ہیں۔ لیکن دیہات میں روٹی کا سوال ایک ایسا سوال ہے۔ جو انہیں حفظان صحت کے قواعد پر چلنے سے منع کرتا ہے۔ کسی وقت فصلوں کا اننے زور کا کام ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ اس وقت ابھی اور اپنے گھر کی صفائی کریں۔ تو کھیتوں کی ان کی ایک سال کی محنت کی کمائی کی صفائی ہو جائے۔

دیہات میں پرچار کا طریقہ پنڈت جی نے نہایت مؤثر طریقہ سے واضح کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ پرچارک یا سدھارک دیہات میں جا کر بالکل دیہاتی بن جائے۔ اور ان جیسا ہی رہن سہن۔ بول چال اختیار کرے۔ اور قصے کہانیوں کے طور پر انہیں سمجھائے۔ جنہیں وہ سمجھ سکتے ہیں۔ ورنہ ویدوں کی کتھا اور لمبے چوڑے الفاظ میں وہاں تقریر کرنا اپنا مذاق اڑانا ہے۔ ایسی تقریریں وہاں سود مند ثابت نہیں ہو سکتیں۔

دیہات میں ابتدائی تعلیم اور قبیح رسومات کو روکنے کے طریقے پنڈت جی نے نہایت خوش اسلوبی سے واضح کئے۔ پنڈت جی کی تقریر کے بعد کئی دیہاتی پرتی ندھیوں نے تقریریں کیں۔ اور سمیلن ۵ بجے شام کو ختم ہوا۔

اس کے بعد پہلوانوں کی کشتیاں ہوئیں۔ اور پنڈت نیکی رام جی شرما کے دست مبارک سے پہلوانوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ رات کو شہر دہلی کے شعرائے باکمال نے اپنے کلام سے حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔ اور ۲ مارچ کی کارروائی ختم ہوئی۔

۳ مارچ ۱۹۳۵ء کی کارروائی

۳ مارچ کو حاضری کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ سکول کے تمام کمرے اور خیمہ جات ۲ مارچ کو ہی پر ہو چکے تھے۔ لہذا دہلی سے اور خیمہ جات فوراً منگا لئے گئے۔ اور یاتریوں کی رہائش کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔

۳ مارچ کو شری آچاریہ رام دیو جی کی زیر صدارت ایک آریہ ہتو پیجانی کانفرنس منعقد ہوئی۔ شہر دہلی اور ضلع گوڑگانواں کی اکثر آریہ سماجوں کے پرتی ندھی جنہیں کانفرنس میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ کانفرنس میں شامل ہوئے۔ لالہ دیش بندھو جی گپتا ڈائرکٹر روزانہ "تیج" دہلی استقبالیہ کمیٹی کے صدر تھے۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں حاضرین کو بتلایا کہ آریہ سماج کے لئے آج کوئی پروگرام بنانا اتنا مشکل نہیں ہے۔ جتنا آج سے ... کے لئے مشکل تھا۔ وہ زمانہ اب ختم ہو چکا۔ جبکہ آریہ سماج کے اپدیشکوں کو بذریعہ دلائل آریہ سماج کے اصولوں کو واضح کرنے کی ضرورت تھی۔ اب آریہ سماج کے لئے زمین تیار ہو چکی ہے۔ صرف اس میں بیج ڈالنا باقی ہے۔ اس وقت عملی کام کی ضرورت ہے۔ اب آریہ سماجیوں کو اپنے عمل سے دنیا پر یہ ثابت کر دینا چاہئے کہ وہ رشی دیانند کے سچے پیرو ہیں۔ اور آریہ سماج دنیا کے اندر ایک جیتی جاگتی سوسائٹی ہے۔

ازاں بعد آچاریہ رام دیو جی نے ایک پرزور تقریر کی۔ اور آریہ سماج کی حالت کا نقشہ کھینچا۔ اور بتلایا۔ کہ محض صدر بنانے اور ریزولیوشن پاس کرنے سے آریہ سماج ترقی نہیں کر سکتا۔ آریہ سماج میں عملی کام کی ضرورت ہے۔ اور جس وقت تک عملی کام نہ ہوگا۔ آریہ سماج ترقی کی جانب ہرگز قدم نہیں بڑھا سکتا۔

آچاریہ جی کی تقریر کے بعد اور کئی مہانو بھاوؤں کی تقاریر ہوئیں۔ اور کئی اہم ریزولیوشن آریہ سماج کی ترقی کے لئے پاس ہوئے۔

آریہ پرانتیہ سمیلن کی کارروائی کے بعد آچاریہ رام دیو جی نے گورو کل کے لئے دھن کی مؤثر اپیل کی۔ ان کی اپیل پر تقریباً ۴ ہزار روپیہ اکٹھا ہوا۔

رات کو جالندھر کے سنگیت آچاریہ شری بھگت رام جی کی زیر صدارت سنگیت سمیلن ہوا۔ جس میں ماسٹر موہن، ماسٹر مدن اور پروفیسر دلیش بندھو جی فیروز پوری نے اپنے حیرت انگیز کمالات سے حاضرین پر وجد کا عالم طاری کیا۔ برہمچاریوں کے جسمانی کرتب کے کمالات کو دیکھ کر حاضرین محو حیرت ہو گئے۔ اور ۳ مارچ کی کارروائی ختم ہوئی۔

۴ مارچ ۱۹۳۵ء کی کارروائی

پرنسپل راجندر کرشن کمار کی تقریر سے ۴ مارچ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس کے بعد آچاریہ رام دیو جی نے موجودہ زمانہ کی سائنس پر بصیرت افروز تبصرہ کیا۔

پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی کی زیر صدارت "رشی بودھ اتسو" منایا گیا۔ پنڈت جی نے اپنی تقریر میں حاضرین جلسہ سے اپیل کی۔ کہ وہ رشی دیانند جی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے جیون کا کوئی نہ کوئی لکشیہ ضرور بنائیں۔ تبھی وہ رشی دیانند کے سچے انویائی کہلانے کے حقدار ہو سکتے ہیں۔

راشٹریہ شکشا سمیلن

ٹھیک ۳ بجے راشٹریہ شکشا سمیلن کی کارروائی شروع ہوئی۔ پنڈت اندر جی نے کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے صاحب صدر مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی ملکی و قومی خدمات حاضرین پر واضح کیں۔ اور "راشٹریہ شکشا" کی بہت اچھی طرح سے تشریح کی۔ اس کے بعد مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے تالیوں کی گونج کے درمیان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ بھارت ورش کی موجودہ یونیورسٹیوں میں جو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس سے ہمیں ہندوستانی رسم و رواج سے نفرت اور مغربی تہذیب سے رغبت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ ان یونیورسٹیوں سے نکلے ہوئے طلبا نہ ماتا پتا سے پریم رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی دیش کے ساتھ کسی قسم کا ہت رکھتے ہیں۔ انہوں نے گورو کل شکشا پرنالی کی تعریف کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ گورو کل ہی ایک ایسی سنستھا ہے۔ جہاں ملک و قوم سے محبت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور یہی شکشا "راشٹریہ شکشا" کہلائی جا سکتی ہے۔

ان کی تقریر کے بعد مستند ماہران تعلیم کی تقریریں ہوئیں۔ اور سمیلن نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔

اس سمیلن کے بعد ایک عظیم الشان دنگل ہوا۔ جس میں مشہور و معروف پہلوانوں کی کشتیاں ہوئیں۔ شری بابا ملکھا سنگھ جی کے دست مبارک سے پہلوانوں کو انعامات دئے گئے۔ سرائے کے اپدیشوں اور بھجنوں کے بعد جلسہ کی کارروائی شانتی پاٹھ کے ساتھ ختم ہوئی۔ (نامہ نگار)

گورو کل بھینسوال کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ فروری ۱۹۳۵ء کو گورو کل بھینسوال کلاں کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے گورو کل بھومی میں منایا گیا۔ اس جلسہ میں بھائی پرمانند جی، پنڈت نیکی رام جی، سوامی سوتنترانند جی، برہمچاریان گورو کل جھجر، پنڈت وشوناتھ جی، سوامی برہمانند جی اور دیگر مہاپرشوں نے شمولیت فرمائی۔ اور اپنے لیکچروں سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔ بھائی پرمانند جی نے ہندو سنگٹھن کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ ہندو جاتی کی گراوٹ کا ایک بڑا سبب خود غرضی ہے۔ ہر ایک ہندو کا فرض ہے کہ خود غرضی کو چھوڑ کر ہندو سنگٹھن کے لئے تن من اور دھن سے کوشش کرے۔ پنڈت نیکی رام شرما نے مقدمہ بازی کے خلاف مؤثر لیکچر دیا۔ آپ نے ہریجنوں پر کئے گئے اتیاچاروں اور بیگار جیسی رسومات کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ دیہاتیوں کو تمام بری رسومات کو چھوڑ کر اپنی سوشل حالت کو سدھارنا چاہئے۔

رِشی بودھ اُتسو کی دھوم!

آریہ سماج وزیر آباد:- آریہ سماج گورو کل سیکشن وزیر آباد نے رِشی بودھ اُتسو کو مندرجہ ذیل طریقہ سے منایا ہے:-

ایک ہفتہ صبح پانچ سے سات بجے تک نگر میں پربھات پھیری کے ذریعہ پرچار کیا گیا۔ سوموار صبح ۷ بجے آریہ سماج مندر میں ہون یگیہ ہوا۔ پھر مہاشہ نند گوپال جی ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ ماسٹر گجرات نواسی نے سندھیا کے منتروں کا شدھ اُچارن اور ان کے ارتھ کر کے سندھیا کرنے کی درست ودھی بتلائی۔

آریہ سماج مندر کو جھنڈیوں وغیرہ سے سجایا گیا۔ نگر میں ڈھنڈورا پیٹا گیا۔ اور ۲ بجے سے ۵ بجے تک "رِشی بودھ اُتسو" منایا گیا۔ جس میں گوسائیں کشن چند جی اور مہاشہ ہری رام جی آنند نے بھجن گائے۔ اور مہاشہ لیکھ راج جی پردھان آریہ سماج اور مہاشہ نند گوپال جی کے ویاکھیان ہوئے۔

آریہ ہتری پاٹھشالہ کی چھاتراؤں نے بڑے موثر تالیف شریف مضمون اور بھجن گائے۔ آخیر میں ویدک پرچار فنڈ جمع کرنے کے بعد بھجن شیرینی (حلوہ) تقسیم کیا گیا۔ پھر شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی۔

(رام آسرا منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ملکوال:- ایک ہفتہ سنکیرتن کے بعد ۴ مارچ کو آریہ سماج مندر میں رِشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ آریہ سجنوں کا جلوس ۴ بجے شام آریہ سماج مندر سے روانہ ہو کر بھجن گان کرتا ہوا ۵ بجے واپس آریہ سماج مندر میں پہنچا۔ اس کے پشچات ہون یگیہ اور بھجن ہوئے۔ پھر پنڈت لکشمن داس جی اپدیشک دیانند دلت اُدّھار منڈل جی نے جوشیلا۔ اتفاق سے اسی دن پدھارے تھے۔ اپنے منوہر اپدیش سے حاضرین کو گرمایا گیا۔ اور شیو راتری کے متعلق ویاکھیا کرتے ہوئے رشی ورکا سندیش بھی سنایا۔ جس کا حاضرین پر اچھا پربھاو پڑا۔ حاضرین اندازاً سے زیادہ تھی۔ کارروائی کی سماپتی اور شانتی پاٹھ کے بعد حاضرین کا مشٹ پدارتھ سے ستکار کیا گیا۔ اور ٹریکٹ و سندھیا کی کاپیاں تقسیم کی گئیں۔

(پریم داس منتری)

آریہ سماج روپڑ:- ۳ مارچ ۱۹۳۵ء کو رات کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک آریہ سماج روپڑ نے آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے "رِشی بودھ اُتسو" منایا۔ جس میں بہت سے نر اور ناریاں شامل ہوئیں۔ کاسماجی جلسہ بھجن دوارہ شروع ہوئی۔ اس کے بعد برہمچاری بھیشم دیو جی نے ویاکھیان دیتے ہوئے بتلایا۔

کہ آریہ سماج کا اب کیا کرتویہ ہے؟ اس کے بعد مہاشہ چانن رام جی نے دستاپوروک مہرشی کے جیون سے کئی ایک گھٹنائیں لے کر پبلک پر واضح کیا۔ کہ سوامی دیانند جی مہاراج کس اونچی کوٹی کے رِشی تھے۔ اور انہوں نے اپنا کرتویہ پالن کرنے کے لئے کن کن مشکلات کا سامنا کیا۔ اس کے بعد بہت سے بھجن گائے گئے۔ پبلک ہندو ہائی سکول کے لڑکوں نے چیدہ چیدہ بھجن گا کر پبلک کو گرما رکھا۔ پھر آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی۔

(لال چند گپتا منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج قرول باغ دہلی:- آریہ سماج قرول باغ دہلی میں "رِشی بودھ اُتسو" بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء سے یکم مارچ ۱۹۳۵ء تک پرتی دن راتری کے ۸ بجے سے ۹ بجے تک پنڈت سریندر شرما جی کاویہ تیرتھ ویدوں کی منوہر کتھا کرتے رہے حاضری بڑی سنتوش جنک ہوتی تھی۔ آپ بڑی قابلیت سے وید منتروں کے ارتھ کرتے تھے جنتا پر بڑا پربھاو پڑتا تھا۔ کتھا سے آدھ گھنٹہ پہلے مہاشہ دھرم دیو جی کے بھجن ہوتے تھے۔

یکم مارچ ۱۹۳۵ء کو علاوہ وید کتھا کے شریمتی پنڈتا شیلا دیوی جی کا ایک پربھاوشالی ویاکھیان بھی ہوا۔ "دیانند سپتاہ" میں تین دن پربھات پھیری کے ذریعہ پرچار کیا گیا۔

۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو شیو راتری کے روز رات کے سات بجے سے دس بجے تک "رِشی بودھ اُتسو" بابو رام پھیپال جی کی پردھانتا میں منایا گیا۔ جس میں پنڈت دیو برت جی دھرمیندو، پنڈت گنپتی جی اور پردھان جی نے تقاریر کیں۔

(ستیہ پال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج دُودھو چک:- ۴ مارچ ۱۹۳۵ء بروز سوم ۸ بجے شام کے آریہ سماج مندر میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں پہلے ایشور پرارتھنا کے بھجن گائے گئے۔ پس اس کے بعد پنڈت دیو رتن جی نے دو تین بھجن سوامی دیانند سرسوتی کے جیون کے متعلق گائے۔ پھر مہاشہ منظور لال جی نے رِشی جیون پر ویاکھیان دیا۔ حاضری تقریباً چار صد نر ناری کی تھی۔

بعد ازاں پنڈت ہریش چندر جی نے جنہوں نے آریہ سماج ہذا قائم کیا ہوا ہے اور جو آج کل آریہ سماج فیروز پور شہر کے پروہت ہیں ویاکھیان شروع کیا۔ اور یہ اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہا۔ پنڈت جی کے اپدیش کا جنتا پر بہت پربھاو پڑا۔ ساڑھے گیارہ بجے رات کے شانتی پاٹھ ہو کر کارروائی سماپت ہوئی۔

(دھرم پال منتری آریہ سماج دودھو چک ضلع گورداسپور)

آریہ سماج انبالہ:- آریہ سماج گورو کل بھاگ انبالہ چھاؤنی نے اس سال "رِشی بودھ اُتسو" بڑی شان سے منایا۔ پراتہ کال ۵ بجے آریہ پرشوں اور استریوں کا جلوس شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے گزرتا ہوا اور بھجن گاتا ہوا ۷ بجے مندر میں واپس آیا۔ اس میں دونوں سماجوں کے سبھاسد شریک ہوئے۔ استریاں بھی تقریباً اتنی ہی تعداد میں سنکیرتن میں شامل ہوئیں۔ جتنی تعداد میں پرش ہوئے۔ صبح ۸ بجے سے ۸ ۱/۲ بجے تک ہون یگیہ ہوا۔ پھر بھجن ہوئے۔ ازاں بعد پنڈت ملیشور دیو جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ۹ سے ۱۰ بجے تک پربھاوشالی لیکچر ہوا۔ اس کے بعد پنڈت شنکر دت جی نے خود ساختہ کویتا کہی۔ انت میں بہ مشن فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کیا گیا۔ بعد دوپہر ۲ سے ۵ بجے تک لالہ مکند لال آریہ ہتری پاٹھشالہ کا پرویش سنسکار ہوا۔ اور وہاں پر بھی بھاری حاضری میں پنڈت بشن پال جی اپدیشک کا "استری شکشا" پر اتی اُتّم ویاکھیان ہوا۔

(کیشو رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج تلہ گنگ:- رِشی بودھ اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ساارن مندر میں خوب چہل پہل رہی۔ صبح سویرے سنکیرتن کے بعد ہون یگیہ اور سندھیا ہوئی۔ اور بعد میں مہاشہ مالک چند جی پردھان کا لیکچر ہوا۔ دوپہر کو جھنڈے کی ستھاپنا کی پوتر رسم بابو نونہال جی کے پوتر ہاتھوں سے ادا ہوئی۔ بابو جی کو جلوس کی شکل میں ان کے نواس ستھان سے آریہ سماج مندر میں لایا گیا۔ اور لالہ جیون مل جی اپ پردھان نے بابو جی کی شان میں ایک ایڈریس پڑھا۔ اور پھر اوم کے جھنڈے کا گیت گایا گیا۔ ستھاپنا کے وقت بابو جی نے ایک پُر اثر تقریر کی۔

۳ سے ۴ بجے تک آریہ ڈیبیٹنگ کلب کی طرف سے مہاشہ مالک چند جی پردھان کی زیر صدارت مورتی پوجا کے وشے پر ایک موثر شاستر ارتھ ہوا۔ شام کو ۴ بجے سے ۶ بجے تک ایک سملت سہبھوج ہوا۔ جس میں تقریباً ۵۰۰ استری پرشوں نے بھوجن کیا۔ رات کے وقت دیپ مالا کی گئی۔ اور مہاشہ مالک چند جی پردھان کا ایک موثر لیکچر ہوا۔ بعد آرتی اور شانتی پاٹھ کارروائی ختم ہوئی۔

(سنت رام منتری آریہ سماج تلہ گنگ)

گورو کل اندر پرستھ:- گورو کل کے جلسہ کے بعد ۴ مارچ تک "رِشی بودھ سپتاہ" منایا گیا۔ روزانہ صبح ہون یگیہ کے بعد یوگیہ مہانو بھاووں کے سُشکشا پرد ویاکھیان ہوتے رہے۔ پنڈت بشن پال جی سدھانت النکار تقریباً ایک ماہ سے یہاں قیام فرما تھے۔ ان کے سات آٹھ ویاکھیان مختلف اوقات میں ہوئے۔ جن سے برہمچاریوں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج بھیرہ:- "رِشی بودھ اُتسو" ۴ مارچ کو بوقت صبح آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ ہون یگیہ اور پرارتھنا کے بعد پردھان جی۔ لالہ گنڈا مل جی کمل لالہ ملکھی رام جی، ہیڈ ماسٹر اور لالہ رام رنگ جی کے ویاکھیان ہوئے۔ حاضری کافی تھی۔ وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل بھائی رام لال جی اپ پردھان نے کی۔ جمع شدہ روپیہ سبھا کو بھیجا جائے گا۔ سماپتی جلسہ کے بعد پردھان جی کی طرف سے حلوہ تقسیم کیا گیا۔

(منتری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج کھرڑ اچھروال:- شیو راتری کے دن بڑا یگیہ ہوا۔ گاؤں کے نرناری سب حاضر تھے۔ یگیہ کی مہا مہا نمائیک چند جی ویدک مشنری نے نہایت موثر پیرایہ میں ورنن کی۔ روزانہ موثر اپدیشوں سے متاثر ہو کر چار آدمیوں نے ماس اور شراب پینا اور چار آدمیوں نے حقہ پینا چھوڑا۔ (منتری)

آریہ سماج لُدھیانہ:- ۴ مارچ کو آریہ سماج مندر میں رِشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ پراتہ کال ۵ ۱/۲ بجے سنکیرتن ہوا۔ پھر ہون یگیہ اور پرارتھنا ہوئی۔ پھر منتری سماج کے ابتدائی بھاشن کے بعد پنڈت ہر بابو جی شاستری۔ پنڈت جید یو جی۔ بعدہٗ پریم چند جی دریلر تھی نے رِشی کے برتی شردھانجلی چڑھائی۔ آخیر میں پنڈت دھرم ویر جی منتری شردھانند ٹرسٹ کا ویاکھیان ہوا۔ ویدک دھرم اور رِشی دیانند جی کی جے کے نعروں کے ساتھ اُتسو سماپت ہوا۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈگشائی:- شو راتری کے اُپلکش میں آریہ سماج ہذا نے ایک سپتاہ پرچار و سنکیرتن کیا۔ جس میں سب سبھاسد تتھا نگر نواسی حصہ لیتے رہے اور پراتہ کال نگر میں ایشور پرارتھنا تتھا بھجنوں سے [illegible] ... شو راتری کے روز آریہ سماج مندر میں اُتسو منایا گیا۔ ... (منتری آریہ سماج ڈگشائی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by ...

سماجک سماچار

آریہ سماج میلسی کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج میلسی ضلع ملتان کا سالانہ جلسہ ۵-۶-اور ۷ اپریل ۱۹۳۵ء کو ہوگا۔ ۸ اپریل کو آریہ سماج سکھا اپنا دوس منایا جائے گا۔

(لونا رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج نئی دہلی کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج ہنومان روڈ۔ نئی دہلی کا سالانہ جلسہ ۱۵ لغائیت ۱۸ مارچ ۱۹۳۵ء ہیولکا [illegible] بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ [illegible] مارچ کو ۴ بجے شام کے آریہ سماج مندر سے نگر کیرتن شروع ہوگا۔ ۱۶ مارچ کو بعد دوپہر آریہ [illegible] کانفرنس ہوگی۔ ۱۸ مارچ کو استری سماج کا اتسو ہوگا۔

(رام شرن منتری آریہ سماج نئی دہلی)

بیکانیر میں ویدک وواہ:-

[illegible] فروری ۱۹۳۵ء کو گاؤں بھیرو ضلع حصار کے چودھری [illegible] رام جی کے سپتر مہاشہ امی لال جی بی۔ اے بیکانیر کا [illegible] گراس فارم دہلی کا شبھ وواہ بیکانیر کے چودھری [illegible] رام جی ٹھیکیدار کی سپتری [illegible] سے سالکھ ہوا۔ اس موقعہ پر کنیا پکش کی اور سے ۲۵۱ روپے اور ۱۲۵ روپے ور پکش کی اور سے مختلف سماجک سنستھاؤں کو دان پراپت ہوا۔

(نانک چند نارنگ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بنگہ کے سماچار:-

۱ لالہ رام چند جی بھگوارٹہ نواسی نے دو روپیہ بموقعہ شادی لپسر خود آریہ سماج کو بطور دان دیا۔

۲ لالہ دیوان چند جی جوہڑ ولد لالہ راملا [illegible] جی [illegible] ساکنہ بنگہ نے بموقعہ دیو کارج ۲۵ روپیہ آریہ سماج ہذا کو دان دئیے۔

۳ لالہ امرناتھ جی رٹیائرڈ انجینئر نے اپنی ماتا کی یاد میں آریہ سماج مندر میں کنواں لگوا دیا ہے۔ تین صد روپیہ بھیجے دیا ہے باقی ماندہ رقم کا وعدہ ہے چاہ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

(ٹھاکر رام آریہ پردھان آریہ سماج بنگہ ضلع جالندھر)

آریہ سماج دودھوچک کے سماچار:-

۵ مارچ ۱۹۳۵ء کو ۸ بجے شام کے آریہ سماج مندر میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قریباً ۵۰۰ نر ناریاں شامل ہوئیں۔ پنڈت دید رتن فرزند پنڈت ہربنس چند نے بھجن گائے۔ پھر پنڈت ہربنس چند جی نے اپدیش

اپدیشوں پر بطور کتھا ریویو کیا۔ لوگوں پر بہت اچھا اثر پڑا۔ رات کے گیارہ بجے شانتی پاٹھ ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔

سالانہ جلسہ:- آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۱۸-۱۹ اور ۲۰ مارچ ۱۹۳۵ء کو بروز سوم۔ منگل اور بدھ ہونا قرار پایا ہے۔

(نوٹ) قصبہ دودھوچک کے نزدیک ریلوے سٹیشن گورکوٹ ہے جو دودھوچک سے ۵ میل مشرق کی جانب واقعہ ہے۔ سواری کا انتظام ۱۸ مارچ کو قصبہ ہذا کی طرف سے ہوگا۔ باہر سے آنے والے اصحاب بستر ہمراہ لاویں۔ باقی انتظام خوراک و رہائش وغیرہ ممبران آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔

(دھرم پال اپ منتری آریہ سماج دودھوچک تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور)

وواہ سنسکار:-

۲۷ فروری ۱۹۳۵ء کو بابو منگل داس جی دکیل اپ پردھان آریہ سماج قصور کے بھتیجے ملکھراج کا وواہ سنسکار لالہ بہاری لال جی ٹھیکیدار کی سپتری کماری ستیاوتی دیوی سے پنڈت سوبھاش چندر جی نے پورن ویدک ریتی سے کروایا۔ ور پکش کی اور سے ۶۳ روپیہ اور کنیا پکش کی اور سے ۲۱ روپیہ آریہ سماجک فنڈات کو دان پراپت ہوا۔

(منتری آریہ سماج قصور)

اچھوت اُدھار پاٹھشالہ کھنیالکے کے لئے دان:-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے موضع کھنیالکے تحصیل نمبر میں ایک پاٹھشالہ کھولی ہوئی ہے۔ جس میں ۳۰ کے لگ بھگ اچھوت بالک شکشا حاصل کر رہے ہیں۔ بھائی موہن سنگھ جی نے نہایت مہربانی کرکے پاٹھشالہ کے مکان بنانے کے لئے ایک قطعہ اراضی سفید دان دے کر نہایت فراخ دلی کا ثبوت دیا ہے۔

اسی طرح سے لالہ سچھو شاہ جی سکنہ کھنبا نے پاٹھشالہ کی عمارت کے لئے ایک ڈگری معاوضہ کی دان دی ہے۔ امید ہے کہ ڈگری کا روپیہ جلد وصول ہو جائے گا۔

(کرم چند وکیل سپرنٹنڈنٹ آریہ کنیا پاٹھشالہ ہیرا [illegible])

آریہ سماج حافظ آباد کے سماچار:-

۱ آریہ سماج مندر گورو کل سیکشن میں روزانہ صبح ½۷ سے ½۸ بجے تک کچھ عرصہ سے ستسنگ ہوتا ہے۔ ہون یگیہ۔ بھجن سندھیا اور اپدیش ہوتے ہیں۔ سندھیا کے منتر پرانایام بین بار کیا جاتا ہے۔ دو بھجن کم از کم سب بھائی مل کر گاتے ہیں۔ ایش اپنشد منڈک اپنشد۔ مانڈوکیہ اپنشد اور سندھیا کے منتروں کی ویاکھیا ختم ہو چکی ہے۔ آج کل آریہ بھونے کے منتروں کی ویاکھیا جاری ہے۔ ایک یا دو منتر روزانہ ختم ہو جاتے ہیں۔

۲ آریہ سماج کی لائبریری سے بھی سمجھی لابھ اٹھا رہے ہیں۔ اور سوادھیائے کا سلسلہ جاری کر دیا گیا ہے۔

۳ ہر ہفتہ اتوار کو پراتہ پربوارک ستسنگ کیا جاتا ہے۔ باری باری سب ممبروں کے گھروں میں ہون یگیہ تھا اپدیش ہوتے ہیں۔ انیہ ہستی بھی اس سے پربھاوت ہو کر اپنے پریواروں میں ستسنگ کرانے کے خواہشمند ہو رہے ہیں۔ گذشتہ دیوار کو ایک سناتن دھرمی بھائی کے گھر میں ستسنگ ہوا۔ ستسنگ کے بعد سب پریمیوں کی چلئے وغیرہ سے سیوا کی جاتی ہے۔

۴ یہاں کی ملہوترہ برادری میں یہ رسم تھی کہ منڈن سنسکار یا ریناں سمادھوں میں کرتے تھے۔ پریوارک ستسنگ کی برکت سے ایک ایک سناتن دھرمی خاندان نے منڈن سنسکار ویدک طریقہ سے ستسنگ کے وقت گھر پر کرانے سویکار کر لئے ہیں۔

۵ آریہ سماج کے ممبر تو بڑھ ہی رہے ہیں۔ پربھاؤ بھی بڑھ رہا ہے۔ مجھے آشا ہے کہ جن آریہ سماجوں میں صرف سپتاہک ستسنگ ہی ہوتے ہیں۔ اس پرتھا کو جاری کرکے دیکھیں گے۔ صرف تھوڑے سے آلسیہ کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔

(دولت رام پردھان آریہ سماج ہذا)

گورو کل کورو کھشیتر کے سماچار:-

۱ موسم بہت اچھا ہے۔ چکنسالیہ بچھلے مہینوں کی طرح اب بھی بیماروں سے بالکل خالی پڑا ہے۔ صبح اور شام اب بھی سردی رہتی ہے۔

۲ سالانہ جلسہ کے بعد یکم مارچ سے باقاعدہ پڑھائی شروع ہوگئی ہے۔ پڑھائی کا وقت بھی بدل دیا گیا ہے۔ ودیالیہ صبح ½۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک لگتا ہے۔ سب کام پھر باقاعدہ شروع ہوگیا ہے۔

۳ آٹھویں شرینی کے امتحانات ۴ اپریل سے شروع ہوں گے۔ سالانہ جلسہ کے موقع پر آئے ہوئے سنرکھشک مہاشیوں نے سرو سمتی سے یہ پرستاؤ پاس کیا تھا کہ گورو کل کورو کھشیتر میں نویں اور دسویں شرینی بھی کھول دی جائے۔ اس کے متعلق مناسب منظوری لینے کے لئے شری مکھیہ ادھشٹاتا جی گورو کل کانگڑی سے خط و کتابت جاری کر دی گئی ہے۔ اگر انہوں نے اجازت دے دی۔ تو اس سال یہ دونو شرینیاں کھول دی جائیں گی۔

۴ مہاشہ جگدیش پرشاد جی جو بی۔ اے بک تعلیم یافتہ ہیں۔ اور ایک نوجوان اُتساہی سدھارک ہیں۔ گورو کل میں بزوادہ ماتر لے کر بطور ادھیاپک کام کرنے لگے ہیں۔ آپ پڑھائی کے کام کے علاوہ سینے اور ڈرائنگ کے کام میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ اگر حالات ٹھیک رہے۔ تو کچھ عرصہ کے بعد برہمچاریوں کو درزی کا کام بھی سکھانے کا انتظام کیا جا سکے گا۔

۵ گورو کل پربندھ کرتری کے سابق پردھان اور گورو کل کے ہت چنتک رائے صاحب لالہ امرت رائے جی کے سپتر کا شبھ وواہ لاہور میں لالہ نونہال چند جی کی سپتری کے ساتھ ۲۷ فروری کو ہوا۔ وواہ سنسکار گورو کل کورو کھشیتر کے آچاریہ پنڈت سوم دت جی نے کروایا۔ اس موقع پر گورو کل کے لئے ور پکش کی طرف سے ایک سو پانچ روپے اور کنیا پکش کی طرف سے بیس روپے بطور دان ملے۔

(پربندھ کرتا گورو کل کورو کھشیتر)

آریہ سماج انبالہ صدر کا چناؤ:-

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی گورو کل وبھاگ کا وارشک چناؤ بمن پرکار ہوا ہے۔

رائے صاحب امرت رائے جی ریٹائرڈ انجینئر پردھان + بابو بلاقی داس جی اور بابو سندر لال جی اپ پردھان + کیشو رام منتری + پنڈت شیو دت جی اور مہاشہ مالک رام جی اپ منتری + مہاشہ سدانند جی کوش مرجنٹ خزانچی + لالہ جوتی پرشاد جی لائبریرین + بابو غوثی رام جی آڈیٹر۔

(کیشو رام منتری آریہ سماج انبالہ صدر)

آریہ سماج کالاباغ کے سماچار:-

۱ ۳ مارچ کو آریہ سماج مندر میں مہاشہ جے رام جی کے لڑکے کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ نام ہربنس چندر رکھا گیا۔ استری پرشوں کی حاضری ۱۰۰ کے قریب

تھی۔ مہاشہ جی کی طرف سے مبلغ ۵ روپیہ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔ اور پنڈت نرنجن دیو جی کو ۱ روپیہ ملا ۔

(گرودھاری لال منتری آریہ سماج کالاباغ)

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کے سماچار:-

۱۔ آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا سالانہ اتسو ۲۶-۲۷-۲۸- اور ۲۹ اپریل ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ چونکہ یہ اس سماج کا پچیسواں اتسو ہے۔ اس لئے سماج ہذا نے نشچے کیا ہے۔ کہ پہلے سالوں کی نسبت اس سال یہ اتسو بڑے سمارو ہ کے ساتھ وسیع پیمانہ پر منایا جائے۔ وشیش طور پر وید پرچار کا کام یکم اپریل سے ہی آرمبھ کر دیا جائے گا ۔

۲۔ ۸ فروری کو لالہ گوبند رام جی کوہلی کے پوتا کا نام کرن سنسکار پورن ویدک ریتی سے اُن کے گرہ پر کیا گیا۔ اس موقع پر پنڈت گوردت جی نے نام کرن سنسکار کی مہما پر ایک بہت ہی منوہر دیاکھیان دیا۔ لڑکے کا شبھ نام سنیندر رکھا گیا۔ اس اوسر پر لالہ جی نے آریہ سماج کو پانچ روپیہ دان دیا۔ جس کے لئے بہت ہی دھنیہ واد ادا کیا جاتا ہے ۔

(اننت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج پشاور چھاؤنی)

نئے آریہ سماج کی ستھاپنا:-

آج ۱۱ فروری ۱۹۳۵ء کو جھنگ ریاست بہاولپور میں آریہ سماج ستھاپت کیا گیا۔ مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے :-

پردھان رنگھی مہاراج جی رحیم آبادی + اُپ پردھان مہاشہ چمن لال جی + منتری پنڈت جید یو جنتوئی والا + اُپ منتری مہاشہ دھنپت جی + خزانچی لالہ دیا چند جی ۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج پتوکی منڈی کی سہ ماہی رپورٹ:-

آریہ سماج ہذا کا سالانہ چناؤ ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ادھیکاریان چنے گئے :-

لالہ ایشر داس جی پردھان + مہاشہ دولت رام جی اُپ پردھان + جگدیش چندر وید منتری + لالہ گنگا رام جی اُپ منتری + لالہ کانشی رام جی صراف خزانچی + لالہ سوہن لال جی لائبریرین +

ان تین مہینوں میں آریہ سماج ہذا نے ایک مرتک سنسکار اور تین نام کرن سنسکار کروائے۔ مندرجہ ذیل اصحاب نے دان دیا :-

لالہ گنگا رام جی منجر وال نواسی ۲ روپیہ وید یال جی ۲ روپیہ بابو وشوناتھ رائے جی ۲ روپیہ ۔

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ اور ۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء کو ہونا نشچت ہوا ہے ۔

(جگدیش چندر منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار:-

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳- اور ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲۲ فروری کو ۵ بجے شام کے نگر کیرتن شروع ہوا۔ جس میں مہاشہ بھگت رام اور مہاشہ بالکرشن جی بھجنیک نے اپنے منوہر بھجنوں دوارہ نگر میں جنتا کو اتی آکرشت کیا۔ پربھات ۲۲-۲۳- اور ۲۴ فروری کو مندر کا ہال اور صحن حاضرین سے کھچا کھچ بھرا رہا۔

سوامی ویدانند جی۔ پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت رام چندر جی۔ پنڈت ہرپال جی اور لالہ بھگت لال جی پردھان آریہ سماج سری نگر کے منوہر ویاکھیانوں نے جنتا کو اتی آنندت کیا۔ خاص کر مہاشہ سنت رام جی بھجن اپدیشک نے نر ناریوں کی بہت سیوا کی۔ کیونکہ آپ جلسہ سے آٹھ یوم پہلے یہاں پدھارے ہوئے تھے۔ آپ ہر روز شام کو سماج مندر میں اپنے منوہر بھجنوں سے جنتا کو پرسن کرتے رہے۔ نیز دو یوم شہر کے محلوں میں بھی بوقت دو پہر استریوں کو بھجنوں اور اپدیشوں دوارہ آنندت کرتے رہے۔ اس طرح سے یہ جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

۲۴ فروری ۱۹۳۵ء کو رات کے وقت بھجن اور اپدیش کے بعد پردھان جی نے سب حاضرین جلسہ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا۔ اپدیشکوں اور بھجنیکوں۔ اپنے سبھا سدوں اور پنڈت سنت رام کا شکریہ ادا کیا۔ اور آرتی و شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی ختم ہوئی ۔

۲۔ لالہ رامداس گاندھی کی سپتری کا وواہ ۳-۳۵ کو ویدک ریتی سے ہوا۔ ورپکش کی طرف سے ۵ روپیہ دان آریہ سماج کو پراپت ہوا۔ پنڈت آنند جی پروہت تھے۔ اور سیکرٹری اور پردھان جی اپستھت تھے ۔

۳۔ ۳-۳۵-۷ کو گرہ پرویش سنسکار لالہ سندر داس جی کا ۹ بجے صبح کیا گیا۔ لالہ صاحب موصوف نے اس موقع پر آٹھ روپیہ دان دیا۔ اور آریہ بھائیوں کا بھوجن سے ستکار کیا ۔

۴۔ ۳-۳۵-۷ کو مہاشہ اننت رام جی زرگر ممبر آریہ سماج کے سپتر کا منڈن سنسکار کیا گیا۔ مہاشہ جی نے اپستھت سجنوں کا لڈوؤں سے ستکار کیا ۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

گورکل جہلم کا سالانہ جلسہ:-

جنوراتری کے شبھ اوسر پر سمست گورکل نواسیوں نے دیانند سپتاہ بڑے پریم سے

"ویدکا سوادھیائے کرو!"

(از شری گنیش دت جی آریہ سیوک - جام پور)

"ویدکا سوادھیائے کرو" کے عنوان سے شری پنڈت جید یو جی ویدواچسپتی کا ایک نہایت ضروری لیکھ نکل چکا ہے۔ مضمون کو پڑھتے ہی دل بلیوں اچھلنے لگا۔ کیونکہ اب اُپنشدوں کے پرچار کے لئے ایک نیا قدم اٹھایا جانے والا ہے۔ ممالک مغرب میں تو ہر ایک علم کی ماہوار اور ہفتہ وار رسائل اور اخبارات نکلتے رہتے ہیں۔ جس سے اس علم کے خواہشمند لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہی روزانہ خیالات لیتے ہیں۔ نہ کسی جگہ آنا جانا پڑتا ہے۔ اور نہ شاگردی اختیار کرنی پڑتی ہے۔ فیس وغیرہ کا بوجھ بھی نہیں۔ سب سے قابل غور بات یہ کہ اپنے کسی کام میں حرج بھی نہیں ہوتا۔ فرصت کے وقت بیٹھ کر مطالعہ کر لیا جاتا ہے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ مطالعہ سے ایک وقت آتا ہے۔ کہ وہ خوب ماہر ہو جاتے ہیں ۔

پنڈت جید یو جی کا یہ خیال بہت ہی جلد عمل میں لانے لائق ہے۔ کہ وید منتروں کا سرل ارتھ اور ویاکھیا روزانہ کی روزی تازہ اخبار کی طرح ہر ایک کے پاس پہنچ جایا کرے۔ وید پرچار کے دعویٰ کرنے والوں کو پنڈت جی نے کڑے امتحان میں ڈال دیا ہے۔ کیونکہ جیسے ملکی خبریں پڑھنے کے لئے لوگ خرچ کرتے ہیں۔ اور یہ نہایت اچھی بات ہے۔ دیش کے نیتا گی لیڈروں کے خیالات پڑھنے کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔ وہاں اپنشدوں کلیانی بانی کے پرچار اور واقفیت کے لئے کیا وہ میدان میں آتے ہیں۔ اس کے لئے سب آریہ سماجوں کو جن کا قیام ہی اسی غرض کے لئے ہوا تھا۔ پیش پیش آنا ہوگا۔ سکول اور پاٹھ شالائیں وغیرہ دانشی ہنوستیں کھول اور دان کے لئے دربدر گدائی کر کے نتیجہ دیکھ لیا ہے۔ اب اس امرت بانی کے لئے سیدھے طور پر کوشش کرنی ہوگی۔ سب آریہ سماجیں اور ان کے ادھیکاری گن جلد فیصلہ کر کے پنڈت جی کو اطلاع دیں...... تاکہ وہ بہت جلد کسی نتیجہ پر پہنچ کر میدان عمل میں قدم رکھنے کے قابل ہو سکیں۔ متعلقہ ہندو دانا بھی صرف ایک پیسہ روزانہ اور پھر اس کا سارا ایسا کہ سنبھال کر رکھنے پر کتاب بھی بن سکے۔ اس سے اچھا اور سستا سودا اور کیا ہو سکتا ہے؟ یہ وچارنے کی بات ہے۔ اگر وید پرچار کا صرف زبانی دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ تو بات دوسری ہے ۔

گورکل کمالیہ کا سالانہ جلسہ:-

گورکل کمالیہ کا سالانہ جلسہ ۱۸ مارچ سے ۲۰ مارچ تک ہولی کی رخصتوں میں گورکل بھومی میں بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ برہمچاریوں کا داخلہ ۲۰ مارچ کی صبح کو ہوگا۔ پہلی سے پانچویں تک دس روپیہ ماہوار اور چھٹی سے آٹھویں تک بارہ روپیہ ماہوار بھوجن وکپڑا کا خرچ لیا جاتا ہے۔ جو بھائی اپنے بچوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ اپنے بچوں کو ۱۹ مارچ کی شام تک گورکل کمالیہ میں پہنچا دیں۔ سنسکاری بچوں کی ابتدائی رسم بھی ۲۰ مارچ کو ہوگی ۔

(جسونت آریہ سیوک منتری آریہ سماج کمالیہ)

منایا۔ ہر دو سماج جہلم۔ سرائے عالمگیر اور جلالپور کیکناں میں گورکل کے برہمچاریوں اور ادھیاپکوں نے پرچار کیا۔ اور شہید اکبر پنڈت لیکھرام کے یوم شہادت پر بھی پرچار کیا ۔

گورکل پریمیوں کو یہ جان کر خوشی ہوگی۔ کہ گورکل کی سمست برہمچاری منڈلی کا سواستھ اچھا ہے۔ جس کے دو خاص سبب ہیں۔ اول یہ کہ برہمچاریوں کو گورکل کی گئوشالہ سے شدھ اور پوتر دودھ کافی مقدار میں مل جاتا ہے۔ دوم روزانہ نیم پور ورک پراتہ کال ویایام اور شام کو دیسی کھیلیں آسن اور رسہ کشی ہوتی ہے ۔

سالانہ امتحان عنقریب ہونے والے ہیں۔ یکم-۲- اور ۳ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ بکرمی مطابق ۱۳-۱۴- اور ۱۵ اپریل ۱۹۳۵ء کو گورکل کا وارشک اتسو ہوگا۔ جس میں پنڈت نکنی رام جی آچاریہ گورکل پوٹھوہار۔ سوامی شانتانند جی ابھیاسی۔ سوامی سدانند جی۔ پنڈت ودیا ونی جی شاردا سرمور ریاست ناہن اور مہاشہ دیوان چند جی بھجن اپدیشک راولپنڈی نے پدھارنا اپدیش دینا سویکار کر لیا ہے۔ ان کے علاوہ سوامی گنگا گیری جی آچاریہ گورکل رائے کوٹ۔ مہاتما سمیر سنگھ جی کل پتی گورکل پراسی اور مہاتما ٹیک چند جی وغیرہ وغیرہ سے بھی اتسو پر پدھارنے کی پرارتھنا کی گئی ہے۔ نیز کئی پرسدھ بھجن اپدیشکوں کے پدھارنے کی بھی آشا ہے۔ اس اوسر پر برہمچاریوں کے ویایام سمبندھی آسن اور دیسی کھیلیں بھی ہوں گی ۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized

آریہ سماج چوڑا بازار

آریہ سماج لدھیانہ کا سالانہ اُتسو

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۲۰ فروری تا ۳ مارچ بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ۲۰ فروری سے ۲۵ فروری تک پراتہ کال سنکیرتن کیا گیا۔ اور سمپورن یجروید سے برہم یگیہ کیا گیا۔ گورکل رائیکوٹ کے ودیارتھیوں نے اور پنڈت وشنودت جی سناتک نے یجنہ کرایا۔ یجنہ بڑی شانتی سے نروگھن سماپت ہوا۔ پنڈت رامچندر جی دہلوی مشہور مناظر نے ۲۵ فروری سے ۲ مارچ تک لگاتار ہر روز رات کو منوہر ویاکھیانوں سے جنتا کو کرتارتھ کیا۔ اور ہر روز ۱½ گھنٹہ تک اپنے ویاکھیانوں کے بعد شنکا سمادھان کی کھلی اجازت دی۔ ہزاروں کے مجمع میں پنڈت جی کے اس طریقہ سے جنتا اسقدر متاثر ہوئی۔ کہ ان کی علمیت متانت اور حاضر جوابی کا سکہ مخالفین تک کے دل پر بیٹھ گیا۔ اور سب عش عش کرنے لگے۔ یہاں تک کہ مسلمان بھائیوں نے ان کو اپنے کسی آئیندہ جلسہ میں بطور صدر شامل ہونے کی درخواست کی۔ آریہ سماج کی جانب سے ایک کھلا چیلنج مباحثہ کے لئے دیا گیا۔ جس کا منشا یہ تھا۔ کہ کوئی سوسائٹی جس دھرم پر شاستر ارتھ کرنا چاہے بخوشی منظور ہوگا۔ اور ۲ اور ۳ مارچ کو بمقام گنج میں "مرتک شرادھ دھرم انوکول نہیں ہے"۔ اور "مکتی سے جیو واپس آتا ہے"۔ پر شاستر ارتھ ہوئے۔ شاستر ارتھ کا پربھاؤ بڑا اچھا رہا۔ آریہ سماج کے مدلل شاستر ارتھ کو سنکر لوگوں پر آریہ سماج کے اصولوں کا خاص طور پر اثر ہوا۔

سوامی اچیوتانند جی نے ۲-۳ اور ۴ مارچ کو سارگربھت اپدیش دیئے۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ ایڈیٹر چندر جی۔ مہاشہ بھولانا تھ جی شرما اور ٹھاکر امر سنگھ جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ کنور سکھ لال جی آریہ مسافر نے لگاتار تین روز تک پبلک کو اپنے منوہر اپدیشوں اور بھجنوں سے کرتارتھ کیا۔ مہاشہ دھرم ویر۔ مہاشہ ہرش چندر جی مہاشہ شمشیر سنگھ جی اور مہاشہ دیس راج جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ مہاشہ بالمکند جی ڈرائنگ ماسٹر ٹیکنیکل سکول لدھیانہ و چرنجی لال جی کی نظموں سے آریہ جنتا پر بڑا اثر پڑا۔

۲ مارچ کو بڑے سماروہ سے استری سماج کا اُتسو منایا گیا۔ کافی تعداد میں استریوں نے شامل ہو کر جلسہ کی رونق بڑھائی۔ ۳ مارچ کو رشی بودھ اُتسو کے اُپلکش میں پراتہ کال ہون ہوا۔ اور رات کے سمے بھگت ادھ پنڈت بدھ دیو جی کا ویاکھیان ہوا (منتری)

گوروکل رائیکوٹ کے سماچار

گوروکل رائیکوٹ کی وارشک پریکھشا سماپت ہوگئی ہے۔ جس کا پرینام ۱۶-۱۷-۱۸ اور ۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء کو ہونے والے وارشک اُتسو کے بعد نکلیگا۔ اس سال دو برہمچاریوں نے بنارس یونیورسٹی کی پریکھشا دی۔ اور انتم شرینی کے چھ لڑکے گوروکل اندر پرستھ کی ۵ اپریل کو ہونے والی پریکھشا میں سمِلت ہوں گے۔ باقی سب برہمچاریوں کی پریکھشا گوروکل کاریہ کرتاؤں نے لی۔

اس سال گوروکل ہذا کے وارشک اُتسو پر مندرجہ ذیل مہانوبھاؤ پدھار رہے ہیں:۔ سوامی سوتنترانند جی آچاریہ اپدیشک مہاودیالیہ گورودت بھون لاہور ۲۔ سوامی ویدانند جی تیرتھ ۳۔ سوامی دھیرانند جی ۴۔ سوامی وشوانند جی ۵۔ سوامی کرشنانند جی ۶۔ پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار سہائک منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور بھگت منگت رام جی آچاریہ گندھرو مہاودیالیہ جالندھر اپنی منڈلی سمیت اس دفعہ بھی آ رہے ہیں۔ پروفیسر دلیش بندھو جی۔ پروفیسر اندر جیت جی اور پروفیسر سرتی رتن جی نے بھی آنا سویکار کیا ہے۔ اُپروکت وارشک اُتسو میں مندرجہ ذیل پروگرام ہوگا:۔

۱۶ مارچ کو سنسکرت ہندی پنجابی تتھا اردو بھاشاؤں میں ایک بڑا مشاعرہ ہوگا۔ جس میں اچھے اچھے شاعروں کے بلانے کا پربندھ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب کھدر بورڈ کی طرف سے کھدر کی نمائش کا بھی پربندھ کیا گیا ہے۔

۱۷ مارچ کو برہمچاریوں کی ہندی تتھا سنسکرت سبھاؤں کے سالانہ ادھیویشن ہونگے جن میں ان کے ہی ویاکھیان اور لیکھ ہوں گے۔ ۱۸ مارچ کو ایک بھاری سنگیت سمیلن ہوگا جس میں مشہور مشہور راگیوں کو نمنترت کیا گیا ہے ۱۹ مارچ کو تیر اندازی کے اور جسمانی طاقت کے بڑے اعلےٰ اور عجیب وغریب کھیل ہوں گے جو کہ دیکھنے سے سمبندھ رکھتے ہیں۔ ان ۱۶-۱۷-۱۸ اور ۱۹ مارچ کو ہولی کے شبھ اوسر پر گوروکل کے وارشک اتسو میں سمِلت ہو کر برہمچاریوں کی یوگیتا تتھا ان کی شاریرک اوستھا دیکھئے۔ اور مہانوبھاؤں کے منوہر اپدیشوں سے لابھ اٹھایئے۔ بھوجن آدی کا پربندھ گوروکل کی طرف سے ہوگا:۔

(نند لال مکھیہ منتر شک گوروکل ہذا)

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں:۔

بیوپاریوں کو خاص رعائیت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

میسرز بھگت رام پریمی اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سُوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

گھر میں بچوں کی یہی ضد ہے

ہم تو یہی پئیں گے

(Regd)

لال شربت
(لال شربت)

اس کے استعمال سے بچوں کی ہڈی مضبوط جسم فربہ اور خون کا بڑھاؤ ہوتا ہے۔ گود کے بچوں کو پلانے سے بچے ہمیشہ ہنس مکھ اور خوش رہتے ہیں میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ بد ہضمی کی نقاہت اور ماں میں دودھ کی کمی کو دور کرنے میں بے مثل ہے قیمت فی شیشی ۱۳؍ ڈاک محصول ۱۰؍ نمونہ کی شیشی کی قیمت ۲؍ جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے:۔

ڈابر خون پراش اولیہ

کلیجہ پھیپھڑہ و جسم کی تقویت کیلئے مثل آب حیات رسائن ہے اس میں اشٹ ورگ کی دوائیں ملی ہیں۔ اور آیورویدک شاستر کے مطابق بنایا ہے۔ بیمار اور تندرست سب کے لئے یکساں مفید ہے کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ متواتر اس کے استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے۔ اور کسی قسم کی بیماری ہونے کا خوف نہیں رہتا ہے قیمت ½ پاؤنڈ ۲۰ تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ ڈاک محصول ۴؍

ڈابر جنتری ۱۹۳۵ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے!

نوٹ سب جگہ ملتی ہیں۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کوئی کسی کا دوست نہیں !

سوائے

دوست درزیاں

مصنفہ ماسٹر اشور داس

بزبان اُردو

جس میں تمام قسم کے مردانہ و زنانہ کپڑوں مثلاً کوٹ۔ پتلون۔ باڈی کوٹ۔ اوورکوٹ۔ شیروانی۔ قمیض۔ پاجامہ۔ سلوار۔ جمپر۔ فراک۔ پیٹی کوٹ۔ باڈی اور دراز وغیرہ کی کٹائی نہایت سلیس عبارت میں سمجھائی گئی ہے جس کو معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے حجم ۹۲ صفحہ نقشے و شکلیں زائد از ۵۰ ہیں۔ قیمت مجلد علاوہ محصولڈاک ۲ عہ ہر ایک کتب فروش سے طلب کریں ؛

پبلشرز:۔ درزی گھر رنگ محل بازار۔ لاہور

آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی

جیون پراش ہر موسم کے لیے بڑھیا ٹانک ہے۔ کھانسی۔ دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے۔ بڑھاپے کی سب کمزوریوں کو دور کر کے دل و جسم میں جوانی بھر دیتا ہے۔ قیمت للعہ سیر ؛

بھیم سینی سُرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ۔ ادویات ۔ مفت

آیورویدک فارمیسی نمبر ۳۵ ۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

Gurukul Kangri University Haridwar Collection

ओ३म

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت

سالانہ للعہ ...... ششماہی عہ

ممالک غیر سے عہ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۳۱	اتوار ۱۱ چیت سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء دیانند آبد ۱۱۱	SUNDAY 24th MAR 1935	نمبر ۱۲

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ٭

۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنّتی کرنا ٭

۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے ٭

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے ٭

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہئے ٭

۱۰ - سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ٭

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ٭

۲ - ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ٭

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ٭

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا ادیت رہنا چاہئے ٭

رگوید	پرماتما کی سروویاپکتا	وید امرت	پرماتما کی سروویاپکتا	یجروید

ओ३म् परि विश्वा भुवनान्यायमृतस्य तन्तुं विततं दृशे कम्।
यत्र देवा अमृतमानशानाः समाने योनावध्यैरयन्त ॥ (अथ० २।१।५)

ارتھ: (विश्वा) سب (भुवनानि) لوکوں میں (परि आयम्) پھر آیا ہوں سب جگہ ہی (कम्) آنند مئے (ऋतस्य) ستیہ نیم کے (तन्तुं) آدھار بھوت سوتر روپ بھگوان کو (दृशे) دیکھتا ہوں - (यत्र) جس بھگوان میں (देवाः) دویہ گن یکت مکت آتما (अमृतं) امرت کا (आनशानाः) اپیوگ کرتے ہوئے (समाने) ایک (योनौ) آشرے میں (अधि एरयन्त) وچرن کرتے ہیں ٭

اس منتر میں بھگوان کی سرو ویاپکتا اور بھوگ کرنے والے بھگت کو بھگوان میں جو درڑھ نشچے اور وشواس ہوتا ہے - اس کا ورنن کیا گیا ہے - بھگت کہتا ہے - کہ میں سب لوکوں میں پھر آیا ہوں - اپنی گیان چکشو سے سنسار کی ایک ایک چیز کی تہ تک ٹٹول کر دیکھ ڈالا ہے - اور انت میں اس کھوج کا پرنام مجھے اپنا پربھو پتہ میں ویاپک پرتیت ہوا ہے - میں نے دیکھا ہے - کہ سب ستیہ نیموں کا سوتر دھار وہی ایک سب جگت کو چلا رہا ہے - وہ سب کو نیم کی پردھی روپ میں چلا رہا ہے - اگر نہ ہوتا - تو جو پرکرتی سے بنے ہوئے یہ پرتھوی - چندرما - تارے اور سوریہ ایک کشن بھر کے لئے بھی اپنی ستا قائم نہ رکھ سکتے - سنسار کا ایک ایک پدارتھ اسی سے جیون پراپت کر رہا ہے - اسی پران کے سمندر سے پران لے کر انو پرانو اور اسی نے گتی لے کر سپندت ہو رہا ہے - میں نے یہی دیکھ لیا ہے - کہ امرت کا، پرم سکھ کا، ایسے سکھ کا جس میں دکھ اور کلیش کا لیش بھی نہ ہو - وہی ایک ماتر ستھان ہے - وہ دویہ گنوں والے پرش مکت ہو کر اسی کے

اتھروید		سام وید

آریہ سماج منٹگمری کا شاندار جلسہ

۲-۳-اور ۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج منٹگمری کا بیسواں سالانہ جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا ؛

نگر کیرتن

۲ مارچ کو نگر کیرتن ہوا۔ سب سے پہلے ڈی۔ اے۔ وی سکول کا بینڈ باجہ بجتا تھا۔ اس کے بعد ودیارتھیوں کی بھجن منڈلیاں بھجن بولتی تھیں۔ ان کے پیچھے چار تانگوں پر چار بھجن منڈلیاں تھیں۔ جن میں سب سے پہلے ایک ہری جن بھجن منڈلی تھی۔ اس کے بعد مہاشہ ودیا ساگر بیدھڑک کی منڈلی تھی۔ اس کے پیچھے مہاشہ کیسر چند جھنیک کی منڈلی تھی۔ اور اس کے بعد مہاشہ سنت رام جھنیک کی منڈلی تھی۔ نگر کیرتن بڑے آریہ سماج مندر سے شروع ہوکر چھوٹے آریہ سماج مندر میں ختم ہوا ؛

۳ مارچ ۱۹۳۵ء

۳ مارچ کو صبح ہون یگیہ کے بعد مہاشہ بال کشن جی کے بھجن ہوئے۔ بعد ازاں پرارتھنا و اپدیش پنڈت وزیر چند جی کا ہوا۔ اس کے بعد مہاشہ کیسر چند جی کے بھجن ہوئے۔ بعد ازاں پنڈت رام سروپ جی کا لیکچر ہوا ؛

بعد دوپہر

پہلے مہاشہ بیدھڑک جی کے بھجنوں سے کارروائی شروع ہوئی۔ بعد ازاں پنڈت گیان چند جی بی۔ اے کا لیکچر ہوا۔ اور ان کے بعد آریہ پتری پاٹھ شالہ کی چھوٹی چھوٹی کنیاؤں نے بھجن بولے۔ نیز وید منتروں کا اچارن کیا۔ پھر کنیاؤں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس شبھ اوسر پر سوامی سوتنترانند جی سبھاپتی بنائے گئے۔ اور تقسیم انعامات کی کارروائی سوامی جی کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی۔ بعد ازاں مہاشہ کیسر چند کے بھجن ہوئے۔ پھر پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ کا موثر ویاکھیان ہوا ؛

راتری

مہاشہ بال کشن و مہاشہ بیدھڑک کے بھجنوں سے کارروائی شروع ہوئی۔ اور سوامی سوتنترانند جی کا ویاکھیان ہوا۔ اس کے بعد کافی دیر تک مہاشہ سنت رام کے دل لبھانے والے بھجن ہوتے رہے۔ اور کارروائی رات کے ۱۱ بجے ختم ہوئی ؛

۴ مارچ ۱۹۳۵ء

۴ مارچ کو پراتہ ہون یگیہ کے بعد مہاشہ بال کشن جی اور مہاشہ بیدھڑک جی کے بھجن ہوئے۔ بعد ازاں سوامی سوتنترانند جی کا اپدیش ہوا۔ پھر مہاشہ بیدھڑک اور مہاشہ کیسر چند کے بھجن ہوئے ؛

سکول کا سنگ بنیاد

اسی اثنا میں رائے بہادر دیوان بدری داس جی موٹر کار میں لاہور سے تشریف لائے۔ اور سب بھائی جلوس کی شکل میں بینڈ باجہ کے ساتھ ڈی۔ اے۔ وی سکول کی نئی بھومی میں پہنچے۔ جہاں پر رائے بہادر جی کے مبارک ہاتھوں سے سکول کی بنیادی اینٹ رکھی گئی ؛

بعد دوپہر

مہاشہ بیدھڑک کے بھجنوں سے کارروائی شروع ہوئی۔ اس کے بعد پنڈت گیان چند جی بی۔ اے کا لیکچر ہوا۔ بعد ازاں مہاشہ کیسر چند کے "استری شکشا" کے متعلق بھجن ہوئے۔ بعد ازاں مہاشہ ہنس راج جی سابق منتری آریہ سماج منٹگمری نے گذشتہ تین سالہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مہاشہ ہنومنت جی کمالیہ نواسی کے بھجن ہوئے۔ نت پنچایت ماسٹر گوردتہ رام جی وکیل لائل پور کا لیکچر ہوا ؛

راتری

پہلے مہاشہ بیدھڑک جی کے بھجنوں سے کارروائی شروع ہوئی۔ بعد ازاں پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کا لیکچر ہوا۔ بعد ازاں مہاشہ سنت رام جی کے جنتا کو گدگد کرنے والے بھجن رات کے ساڑھے گیارہ بجے تک ہوتے رہے۔ آخر اور شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی ؛

استری سماج کا جلسہ

استری سماج کا سالانہ جلسہ ۵ مارچ ۱۹۳۵ء کو نہایت کامیابی سے سماپت ہوا ؛

(موہن لال منتری آریہ سماج منٹگمری)

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں ؛ (مینیجر)

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی

چیون پراش ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ کھانسی دمہ و تپدق کا اکسیر علاج ہے۔ بڑھاپے کی سب کمزوریوں کو دور کرکے دل اور جسم میں جوانی بھر دیتا ہے۔ قیمت للعہ سیر

بھیم سینی سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے ؛ قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست — ادویات — مفت

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection

سنسار کی گتی

کراچی کے ایک درجن پریسوں کو نوٹس

کراچی - ۲۰ مارچ - ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ایک درجن پریسوں کو زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نوٹس دیا گیا ہے - کہ وہ عبدالقیوم کی پھانسی اور کل کے واقعات کے سلسلہ میں کوئی اشتہار اخبار یا خبر شائع نہ کریں جس سے فرقہ وارانہ کشیدگی کے بڑھنے کا اندیشہ ہو ٭

شری سنت بہور دھن کی گرفتاری :- رتناگری ۱۹ مارچ - شری سنت اپا صاحب بہور دھن کو پونا میں گرفتار کر کے یہاں لایا گیا - اور رتناگری ضلع جیل میں رکھا گیا ہے - معلوم ہوا ہے کہ آپ کی گرفتاری ۵۰ روپیہ جرمانہ کی عدم ادائیگی کے سلسلہ میں ہوئی ہے جو جہ ماہ کی قید کے ساتھ آپ کو کیا گیا تھا - اور جس کو آپ نے ادا نہیں کیا ٭

کراچی میں ہڑتال :- کراچی - ۱۹ مارچ - آج مسلمانوں اور پولیس میں تصادم کی وجہ سے شہر میں ہڑتال رہی - کارپوریشن کی میٹنگ بھی ملتوی کر دی گئی - اور سکول بند رہے - شہر میں امن و امان ہے ٭

گفت و شنید فیل ہو گئی :- جینوا - ۱۸ مارچ - اٹلی اور ابی سینیا کی گورنمنٹ میں جو گفت و شنید ہو رہی تھی - وہ فیل ہو گئی ہے - اب ابی سینیا کی گورنمنٹ نے لیگ آف نیشنز کونسل کو لکھ دیا ہے کہ ابی سینیا کی اپیل پر جو اس نے آرٹیکل نمبر ۱۵ کے ماتحت کی تھی - فوری غور کرے ٭

سینما میں فساد :- احمد آباد - ۱۸ مارچ - گزشتہ روز کرشنا سینما میں میڈیکل کالج کے طلبار اور دیگر تماشائیوں میں فساد ہو گیا - ڈنڈے اور سوڈا واٹر کی بوتلیں استعمال کی گئیں - جس سے سینما کو معمولی نقصان پہنچا - اور منیجر کو ضربات آئیں - سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس موقع پر پہنچ گئے اور اس نے حالات پر قابو پا لیا - پولیس نے میڈیکل کالج کے پانچ طلبار کو گرفتار کر لیا ٭

اجودھیا میں گرفتاریاں :- لکھنؤ - ۱۸ مارچ - سرکاری ذریعہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اجودھیا (ضلع فیض آباد) میں بقرعید پر گئو کی قربانی کرنے پر دو اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے - گرفتاری دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کرنے پر عمل میں آئی ہے - کئی دیگر اشخاص کو جنہوں نے گئو کی قربانی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا - حراست میں لے لیا گیا - کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا ٭

عبدالقیوم کی لاش پر مسلم ہجوم کا ہنگامہ

کراچی - ۱۹ مارچ - مہاراج نتھو رام کے قاتل عبدالقیوم کو پھانسی پر لٹکائے جانے کے بعد منگل وار بعد دوپہر کراچی میں ایک لاکھ مسلمانوں کے ہجوم نے پولیس اور فوج پر پتھر برسائے اور دیگر زیادتیاں کیں - کئی بار انتباہ کرنے کے بعد پولیس نے گولی چلائی - جس سے ۲۰ اشخاص ہلاک اور ۷۵ زخمی ہوئے ٭

ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے - کہ ہلاک شدگان اور زخمیوں کی تعداد ۲۰۰ کے قریب ہے -

۵ ½ بجے شہر میں بالکل امن ہو گیا ٭

حکام نے لاش کو میوا شاہ قبرستان میں پہنچا دیا - جہاں مسلمانوں کی بھاری تعداد نے جمع ہو کر دعا کی - پھانسی کی اطلاع شہر میں پھیلنے پر مسلمان فرموں نے فوراً کاروبار بند کر دیا - اہم مقامات پر پولیس کے سپاہی کھڑے کر دئے گئے - اطلاع ملنے پر پولیس اور فوج فوراً موقعہ پر پہنچ گئی ٭

بعد دوپہر مسلمانوں کا ہجوم بے قابو ہو گیا - پولیس نے ہر چند ہجوم کو منتشر کرنے کی کوشش کی - لیکن جب کسی طرح بھی کامیابی نہ ہوئی تو گولی چلائی گئی - جس سے ۲۰ آدمی ہلاک اور ۶۰ زخمی ہوئے ٭

بعد کی اطلاع :- ایک لاکھ مسلمانوں کے ہجوم نے جن میں تین ہزار عورتیں اور بچے بھی تھے - لاش کو قبر سے نکال لیا - اور اسے جلوس کی شکل میں لے چلے - جلوس کچھ دور چلا گیا تھا - کہ پولیس نے ہجوم کو لاش اس کے حوالہ کر کے منتشر ہو جانے کا حکم دیا - ہجوم نے حکم ماننے سے انکار کر دیا - اور پولیس پر پتھر برسانے شروع کر دئے - پولیس نے ہجوم کو خوفزدہ کرنے کے لئے ہوا میں گولیاں چلائیں - لیکن بے سود - اس پر پولیس نے مجبوراً گولی چلا دی - اسی اثناء میں فوج بھی موقع پر پہنچ گئی - اور اسے خطرناک علاقہ میں کھڑا کر دیا گیا ٭

اس مرحلہ پر ہجوم کے ایک بھاری حصہ نے لاش کو جلوس کی شکل میں شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے لے جانے پر اصرار کیا ٭

عین اس وقت گورے فوجی سپاہیوں کی ایک لاری موقع پر پہنچ گئی - ہجوم میں سے کچھ آدمیوں نے لاری پر پتھر برسائے جس سے ایک افسر خفیف طور پر مجروح ہو گیا - ہجوم نے لاری کی چھت بھی اتار لی ٭

جب ہجوم کو شانت کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں تو مزید فوجی دستوں کو بلایا گیا - مشتعل ہجوم پر گولی چلانے کا حکم ملٹری کو دیا گیا - پولیس کو نہیں - موقع پر جو فوجی دستے پہنچے تھے - وہ رائل سسکس رجمنٹ سے تعلق رکھتے تھے ٭

بیان کیا جاتا ہے کہ ۲۵ سپاہیوں نے کل ۴۷ گولیاں چلائیں - زیادہ اشخاص کے ہلاک اور زخمی ہونے کی وجہ یہ ہے - کہ ملٹری ہجوم کے بہت نزدیک تھی - ہجوم کے پتھروں سے تین آنریری مجسٹریٹوں کو معمولی زخم آئے -

سات بجے بالکل امن و امان ہو گیا - لیکن شہر کے اندرونی حلقوں میں ابھی تک جوش پھیلا ہوا ہے - جو لوگ موقع پر موجود تھے - ان کا یہ بیان ہے - کہ ہجوم کی زیادتیاں ناقابل برداشت ہو گئی تھیں - اور ملٹری کے لئے گولی چلانا نہایت ضروری ہو گیا تھا ٭

آریہ سماج ملتان کا سالانہ جلسہ :- آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان کا سالانہ جلسہ ۲۹ - ۳۰ - اور ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو ہوگا جس میں ایک ایسی آریہ کانفرنس ہوگی - جس میں سبھا کی اور شتا ہدی کو کامیاب بنانے کے ذرائع پر وچار کیا جائے گا - کانفرنس کے صدر آچاریہ رامدیو جی ہوں گے - جلسہ پر پنڈت بدھ دیو جی - پنڈت پریہ ورت جی - آچاریہ بالکرشن جی - مہاشہ چرنجی لال جی پریم اور رائے ورگنگا دیوی جی پدھاریں گے ٭

(رجنیت رائے منتری آریہ سماج ملتان)

۸۰ آسامیوں کے لئے دس ہزار درخواستیں

کلکتہ - ۱۹ مارچ - ریزرو بنک کے سلسلہ میں ۸۰ آسامیوں کو پر کرنے کے لئے اشتہار دیا گیا لیکن دس ہزار درخواستیں موصول ہوئیں - پولیس کو ۵ ہزار درخواست کنندگان کو جو خود حاضر ہوئے تھے - منتشر کرنے میں سخت مشکل پیش آئی - ان لوگوں نے ایک طرح سے بنک کے دفتر کا محاصرہ کر لیا - صبح سے ہی بنک کے اردگرد درخواست کنندگان کا ایک عظیم ہجوم جمع ہونا شروع ہو گیا - جس سے آمد و رفت میں سخت دقت حائل ہو گئی - آخر کار بنک کے دفتر کے افسر نے پولیس کی امداد طلب کی ٭

آریہ سماج لاہور صدر کا سالانہ جلسہ :- آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ یکم اپریل سے ۷ اپریل ۱۹۳۵ء تک بھگوان داس آریہ کنیا پاٹھ شالہ لاہور چھاؤنی میں بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا ٭

(ہربنس لال منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

کانگرس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ :- الہ آباد - ۱۸ مارچ - تجویز کی گئی ہے - کہ آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ ماہ اپریل کے آخری ہفتہ میں جبلپور میں جبکہ راجندر بابو وہاں پہنچیں گے - منعقد کی جائے - تاریخوں کا قطعی تعین ابھی نہیں ہوا ٭

میعاد عہدہ میں توسیع :- نئی دہلی ۱۸ مارچ - گورنمنٹ آف انڈیا کا ایک کمیونک مظہر ہے - کہ ملک معظم نے سر جوزف بھور کی میعاد عہدہ (وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری) میں ۲۵ مئی ۱۹۳۵ء تک توسیع کر دی ہے ٭

لیبر لیڈروں کی گرفتاری :- کلکتہ - ۱۸ مارچ - بنگال لیجسلیٹو کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا - کہ ۱۸ جولائی کو البرٹ ہال میں میٹنگ کے سلسلہ میں ۱۸ لیبر لیڈروں کو گرفتار کیا گیا تھا - ان پر دفعہ ۱۴۳ فرد جرم عائد کی گئی - چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے گواہان استغاثہ کو مبالغہ آمیز قرار دیا تھا ٭

گورنر یو - پی کے پاس مسلم ڈیپوٹیشن :- لکھنؤ - ۱۸ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ گورنر یو - پی نے مسلم ڈیپوٹیشن سے ۲۶ مارچ کو ملاقات کرنا منظور کر لیا ہے - مسلم ڈیپوٹیشن ان کے سامنے اجودھیا میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے سلسلہ میں شکایتوں کا نقطۂ نگاہ پیش کرے گا ٭

دیہاتیوں کی جھونپڑیاں جل گئیں

حیدر آباد - ۱۸ر مارچ - آج موضع بادرن میں آتشزدگی سے غریب دیہاتیوں کی پندرہ جھونپڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں - موضع بھولا خان سے بھی آتشزدگی کی واردات کی اطلاع موصول ہوئی ہے ۔

ہونہار ہندوستانی تیراک

بمبئی - ۱۸ر مارچ - سید اکبر حسین نے پیر داد سے اپالو بندر تک ۱۴ میل کا فاصلہ ۵ گھنٹہ میں طے کیا ہے - آپ عنقریب یورپ جائیں گے - تاکہ رودبار انگلستان کو عبور کرنے کا ریکارڈ جو اس وقت ۱۳ گھنٹہ کا ہے - توڑ سکیں ۔

کرپان بل ۲۹ مارچ کو پیش ہوگا

نئی دہلی - ۱۸ر مارچ - سردار منگل سنگھ نے کرپانوں پر سے پابندیاں ہٹائے جانے کے متعلق جو بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہوا ہے - اس پر ۲۹ر مارچ کو بحث ہوگی ۔

سر برجور د لال لکھنؤ کو

سر برجوند لال چیف جسٹس و پریزیڈنٹ سٹیٹ اسمبلی کے لڑکے مسٹر سیج دلال جینوا سے ہندوستان آ رہے ہیں - آپ ان کے ملنے کے لئے لکھنؤ روانہ ہو گئے ہیں - آپ ۳-۴ روز تک واپس آئیں گے ۔

جیجر پور میں ہڑتال

پریزیڈنٹ ہندو سبھا جیجر پور (بہاولپور) کی طرف سے مندرجہ ذیل تار جس پر ۱۸ر مارچ کی تاریخ ہے - موصول ہوا ہے ۔

"ہندو سبھا نے ۱۷ر مارچ کو نواب صاحب بہاولپور کیبینٹ منسٹروں - پولیس کمشنروں اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس مضمون کا تار ارسال کیا ہے - کہ کل ایک حاملہ گائے مندر کے نزدیک ہندو گھروں کے نواح میں ذبح کی گئی - اور اس کے پیٹ سے جو بچہ نکلا - اس مرے ہوئے کو ننگا بازار میں سے لے جایا گیا - اس سے ہندوؤں کے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچی ہے ۔

پولیٹکل کے آرڈر پر ہولی کا تہوار منانا بند کر دیا گیا ہے - ہندو ہڑتال کئے ہوئے ہیں - کچھ افسر شرارت پسندوں کی طرفداری کر رہے ہیں - انہوں نے خلاف معمول مسلمانوں کو جلوس نکالنے کی اجازت دے دی - آج پھر گائے ذبح ہوئی ہے - مہربانی فرما کر مداخلت کیجئے" ۔

مسلم میئر کی تقرری کا مطالبہ

کلکتہ ۱۸ر مارچ - یوتھ مجلس کے زیر اہتمام کلکتہ کے مسلم ٹیکس دہندگان کی ایک میٹنگ ہوئی - جس میں کلکتہ کارپوریشن کے مسلم ممبروں سے متحد ہونے اور میئر کے آئندہ انتخاب میں کسی مسلمان کو میئر منتخب کرنے کی درخواست کی گئی - میئر کا انتخاب اپریل میں ہوگا ۔

کتب فروش قانونی شکنجہ میں

کراچی - ۱۷ر مارچ - پیرس نائٹس اور اسی نوعیت کے دیگر میگزینوں کی کاپیاں پولیس نے کئی ایک سٹالوں سے قبضہ میں کر لی ہیں - اور بک سٹالوں کے مالکوں کے خلاف چالان کر دیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ ان میگزینوں میں فحش اور قابل اعتراضات اقتباسات اور ننگی تصویریں ہیں ۔

لبرل لیڈروں کی کانفرنس

بمبئی - ۱۷ر مارچ - سر چمن لال سیتلواڈ لبرل لیڈروں کی کانفرنس بلا رہے ہیں - تاکہ نئے پروگرام کے متعلق فیصلہ کیا جا سکے ۔

ایم ڈی ویلرا کے وارنٹ گرفتاری

ڈبلن - ۱۷ر مارچ - گذشتہ بغاوت کے متعلق حکومت نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کر دیا ہے - گورنمنٹ نے مشہور باغی لیڈر مسٹر ڈی ویلرا اور چند دیگر لیڈروں کے نام وارنٹ گرفتاری جاری کر دئے ہیں ۔

انگریز لیڈی کی طرف سے کھدر کی خرید

راولپنڈی - ۱۷ر مارچ - چند دن ہوئے - چرخہ سنگھ کھدر بھنڈار میں پرنسپل گارڈن کالج کی میم صاحبہ آئیں - اور انہوں نے کھدر کے چھپے ہوئے مال کو دیکھ کر نہایت پسند کیا - کچھ پلنگ پوش وغیرہ بھی خریدے - اور پھر دوسرے دن پرنسپل صاحب گارڈن کالج کی میم صاحبہ کو ساتھ لائیں - اور انہوں نے بھی کھدر کے پلنگ پوش اور چھپے ہوئے کھدر کو دیکھ کر پسند کیا - اور خریدنے کا بھی وعدہ فرمایا ۔

ضرورت ہے

فجی دویپ میں پرچارارتھ ایک اتساہی اور مستعد آریہ سماجی کی آوشیکتا ہے - جو سجن وہاں جانا چاہیں - بہت جلد اطلاع دیں ۔

(شردھا کر ایم - اے - منتری آریہ سارودیشک سبھا دہلی)

آریہ سماج سیالکوٹ کی خبریں

آریہ پرانتیہ سمیلن :- آریہ پرانتیہ سمیلن کی جو کہ اس دفعہ ماہ ستمبر میں سیالکوٹ میں ہونے والا ہے - سواگت کارنی کمیٹی کے ممبر صرف ضلع سیالکوٹ میں سے ہی بنائے جانے کا وچار تھا - مگر اب بہت سے بھائیوں کی درخواست پر سیالکوٹ سماج نے فیصلہ کیا ہے - کہ جموں کے جو آریہ بھائی اور بہنیں اسقدر اس کمیٹی کے ممبر بننا چاہیں - بن سکتے ہیں - چندہ ممبری سواگت کارنی کمیٹی دس روپیہ ہے - ایک ڈیپوٹیشن سواگت کارنی کمیٹی کے ممبروں کی بھرتی کے لئے عنقریب جموں کا دورہ کرنے والا ہے ۔

دان :- دو ہفتوں میں ۲۱۶ روپیہ کے قریب آریہ سماج اور آریہ کنیا پاٹھشالہ کو دان ملا ہے ۔

ست سنگ :- پراتہ اور سہپتہ واری ست سنگ باقاعدہ لگ رہے ہیں - یہاں تین دفعہ سپتاہ میں ست سنگ لگتے ہیں - ایک پراتہ ہر روز سماج مندر میں - ہر سوموار اور ہر برھسپتوار کو سماج کے سبھاسدوں کے گھروں پر باری باری اور ہر اتوار کو پراتہ سماج مندر میں ۔

مورتی پوجا :- ایک سناتن دھرم پنڈت نے سناتن دھرم مندر میں اتوار کو "سوامی دیانند کی تعلیم" پر لیکچر دیا اور آریہ سماج کو دل کھول کر کوسا - اور یہ ثابت کیا کہ مورتی پوجا وید انکول ہے - لالہ گنپت داس جی آنند نے ان سب باتوں کا مدلل جواب اپنے اس لیکچر میں دیا - جو آریہ یووک سماج کے پربندھ سے سماج مندر میں کرایا گیا ۔

(رام لال منتری شہر سیالکوٹ)

آریہ سماج سمانا کے منڈی ضلع کرنال

۱۲ کو یہاں آریہ سماج استھاپت ہوا - جس کے عہدیداران حسب ذیل منتخب ہوئے - پردھان - لالہ تاراچند جی چودھری - اُپ پردھان - چھبیل جی - منتری پنڈت سندر رام وید بھوشن وید شاستری - اُپ منتری پنڈت چندر کبیر جی - سہائک منتری - خزانچی لالہ کھیم لال جی وید بھوشن - لائبریرین مہاشہ شاستری جی ۔

(سندر رام منتری)

ایک اعلیٰ گھرانے کی مسلم دیوی کی شدھی

یوں تو شدھیاں مدراس سماج میں پرایہ پرتی سپتاہ ہی ہوتی ہیں - پرنتو اس شدھی کی شان نرالی ہی تھی - ملیبار کی رہنے والی ایک اونچے گھرانہ کی شاکھ مسلم بہلا جن کے پتا ایک بڑے بیوپاری ہیں - اپنی اچھا سے آریہ سماج مدراس میں آ کر شدھ ہوئی - اور اس کا شدھ نام راج رانی رکھا گیا - اور اس کی شادی پشاور کے ایک پرتشٹت گھرانے کے یووک لالہ میلا رام کے ساتھ ہوئی - شدھی اور وواہ دونوں پنڈت کرشن جی گیانی سدھانت النکار گوروکل کانگڑی نے ویدک ریتی سے کرائے - ور اور وڈھو کی اور سے ۲۵ روپے بطور دان دئے - جن میں سے ۱۵ روپے مدراس سماج کو اور ۱۰ روپے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو دئے گئے - سنسکار کے سمے انیک پنجابی تتھا مدراسی استریاں اور پرش اپستھت تھے ۔

(منتری)

قومی بالکوں کا پرویش :- اس گوروکل میں سنسکرت کے ساتھ انگریزی کی شکشا اس پرکار دی جاتی ہے کہ بالک میٹرک کی پریکشا بھی بیٹھ سکیں گے - یہاں بالکوں میں شدھ آچرن اور شاریرک اُنتی پر وشیش دھیان دیتے ہوئے انہیں سیوا اور دھرم سنگرام میں اپنا جیون اپن کرنا سکھایا جاتا ہے ۔

نردھن کسانوں کے بالکوں کو اوشیک رعایت اور سودھائیں دی جاتی ہیں ۔

شکشا مفت دی جاتی ہے - کیول بھوجن ماتر کا خرچ لیا جاتا ہے - پرویش کرانے والے سجنوں کو چاہئے کہ پرویش فارم جو اس کاریالیہ سے مل سکتا ہے - بھر کر ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۳۵ تک بھیج دیں ۔

(چھٹا لال پردھان گوروکل پوٹھوہاری - ڈاکخانہ سمندر روڈ ضلع کیمبل پور - (سی - پی))

آوشیک سوچنا :- سبھی بھائیوں کو سوچنا دی جاتی ہے کہ ہندو شدھی سبھا کے پردھان پد سے تیاگ پتر دے دیا ہے - اس سمبندھ میں سب کو سوچنا دی جاتی ہے کہ شدھی سبھا سمبندھی کسی قسم کا پتر ویوہار مجھ سے نہ کریں ۔

(نارائن سوامی پردھان سارودیشک سبھا دہلی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection

پرکاش لاہور
۱۱-چیت سمت ۱۹۹۱

"یورُوپ میں اسلام"

اسلام واقعی ایک تبلیغی مذہب ہے۔ لیکن زمانہ حال میں یورُوپ میں اس کے پرچار کا کام سب سے پہلے احمدیوں نے اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور احمدیوں کے بھی لاہوری فریق نے۔ انہوں نے لنڈن کے پاس ووکنگ میں ایک مسجد بنائی۔ خواجہ کمال الدین پہلے مسلم مشنری تھے۔ جو اسی غرض کے لئے یورُوپ گئے۔ خواجہ صاحب نے یورُوپ میں احمدیت کا پرچار نہیں کیا۔ بلکہ اسلام کا۔ اگرچہ ووکنگ مشن انجمن اشاعت احمدیہ لاہور کے ماتحت ہے۔ پھر بھی وہاں احمدیت کا پرچار نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ کہ وُہ مشن احمدیوں کے رُوپیہ سے نہیں چل رہا۔ بلکہ مسلمانوں کے رُوپیہ سے۔ کئی اسلامی ریاستیں اسے ماہواری امداد دیتی ہیں۔ خواجہ کمال الدین اور اُن کے جانشینوں نے احمدی ہونے سے انکار نہیں کیا۔ لیکن جس اسلام کا وُہ پرچار کرتے رہے ہیں۔ وُہ مسلمانوں کے اسلام سے بہت مختلف نہیں۔ اب قادیان کے احمدیوں نے بھی وہاں ایک مسجد بنائی ہے۔ اور اپنا مشن قائم کیا ہے۔ یہ نیا مشن ووکنگ مشن سے جس بات میں ممتاز ہوگا۔ اس کا جواب وقت دے گا۔

احمدیوں نے یہ مشن اس خیال سے بھی قائم کئے۔ کہ وُہ عام مسلمانوں کی ہر دلعزیزی حاصل کر سکیں۔ یہ کوئی راز نہیں۔ کہ عام مسلمان احمدیوں کو مسلمان نہیں مانتے۔ لیکن اگر وُہ وُہی کام کریں۔ جو مسلمان کرتے ہیں۔ تو لازمی طور پر مسلمانوں کی مخالفت کم ہو جائے گی۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا احمدی مشن یورُوپ میں حقیقی اسلام کا پرچار کر رہا ہے؟ سب سے پہلا مشہور انگریز جس نے اسلام کو قبول کیا لارڈ ہیڈلے ہے۔ وُہ کیسا مسلمان ہے؟ اس کے متعلق اُن کی ایک تقریر کا مطالعہ کافی ہے۔ اس تقریر میں جو انہوں نے چند سال ہوئے کی تھی۔ نہ صرف پنج گانہ نماز کے خلاف ہی کہا۔ بلکہ انہوں نے مسلمانوں کی ممنوعہ شئے کے استعمال کو بھی جائز ٹھہرایا۔ شراب نوشی کے متعلق بھی اُن کا عقیدہ وُہ نہیں۔ جو اسلام کا ہے۔ اُن کی اس تقریر کو پڑھ کر کوئی بھی شخص اس نتیجہ پر پہنچے بنا نہیں رہ سکتا۔ کہ چند ایک انگریز کو مسلمان ظاہر کرنے کے لئے احمدی مشن نے مسلمانوں کے ساتھ کس قدر ظلم کیا ہے۔

اس خیال کی تصدیق ایک اور مضمون سے ہوتی ہے۔ جو مسٹر آر۔ ایچ۔ شیفیلڈ کے قلم سے لاہوری احمدیوں کے آرگن "لائٹ" کے ایک تازہ پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ اس لیکھ کا وِشے یہ ہے۔ کہ "ہسپانیہ میں اسلام کا پرچار کیسے کیا جائے؟" یہ مضمون ان الفاظ کے ساتھ شروع ہوتا ہے:۔

"دیگر دیش کے حالات کے مطابق اپنے تئیں بنانا اسلام کے اُن علمبرداروں کا ماٹو ہونا چاہیے۔ جو ہسپانیہ کے رُوحانی بوستان میں کام کرنا چاہتے ہیں۔ اُنہیں ایک بڑے اُدار دھرم کا پرچار کرنا ہوگا۔ اگر وُہ چاہتے ہیں۔ کہ وُہ ہسپانیہ کے فری تھنکروں کو وشواس۔ آشا اور اُدارتا کے پرکاش کی طرف لائیں۔ اُنہیں رسم رواج اور ظاہری چہنوں کے متعلق اس بھاری اقلیت کے ساتھ جو اس وقت تک عیسائیت کو مانتی ہے۔ بھاری سمجھوتہ کرنا ہوگا۔ اُنہیں پالیٹکس کو علیحدہ رکھ کر سیدھا اور بے غرضانہ پھر اتری بھاؤ کا پرچار کرنا ہوگا۔ اُنہیں اپنے مشرقی مبالغہ اور استعارہ کو چھوڑ کر مغربی فلسفہ کے صاف اور منطقی طریقہ سے اظہارِ خیالات کرنا ہوگا"۔

یہ اس مضمون کی بھوُمکا ہے۔ اسی بھوُمکا سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مضمون نگار کیا چاہتا ہے؟ وُہ چاہتا ہے۔ کہ ہسپانیہ کے لوگوں کے مذاق کو پورا کرنے کے لئے ایک نیا اسلام گھڑا جائے۔ اسلام ہسپانیہ کے لوگوں کو اپنا سانچہ پیش نہ کرے۔ بلکہ ان کے سانچہ میں اپنے آپ کو ڈھال لے۔ اس کے ذیل کے الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

"سب سے بڑھ کر اُنہیں نہایت بُردبار ہونا چاہیئے۔ ہسپانیہ کے عام قانون کو اسلامی [illegible]

احکام سول لا کے ساتھ ٹکر کھائیں۔ تو مذہب کے دمن پر بدنما دھبہ لگتا ہے۔ جو نو مسلم کسی خاص عقیدہ کو ماننے سے انکار کرتا ہے۔ مثال کے طور پر وُہ یہ تسلیم نہیں کرتا۔ کہ قرآن کا الہام آخری الہام ہے۔ اور اس کے بعد کوئی الہام نہیں ہو سکتا۔ یا وُہ پردہ کے مسئلہ کا قائل نہیں۔ جس کا وعظ اس وقت بھی کچھ امامُوں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ یا وُہ رمضانِ شریف کے روزہ کو نہیں مانتا۔ اور یہ بھی تسلیم نہیں کرتا۔ کہ داڑھی کا رکھنا ضروری ہے۔ یا وُہ سرے سے الہام کا ہی قائل نہیں۔ تو اُسے آزار نہ دینا چاہیئے۔ اسلام اس لئے دنیا میں آیا ہے۔ کہ ظاہری چہنوں اور رسمیوں سے آزاد ہو کر پھر اتری بھاؤ کا پرچار کرے۔ اس تعلیم میں ہی اسلام کی ہسپانیہ میں رُوحانی ترقی کا راز ہے"۔

مسٹر شیفیلڈ نے اسلام کو جو مشورہ دیا ہے۔ وُہ کسی حاشیہ آرائی کا محتاج نہیں۔ اُن کا منشاء یہ ہے۔ کہ ہسپانیہ میں اسلام کا پرچار کرنے کے لئے اس کی قطع و برید کی جائے۔ اس کے باقی عقائد کا جواب دے کر عالمگیر اخوت کا پرچار ہی اس کا ایک عقیدہ سمجھا جائے۔ مضائقہ نہیں اگر کوئی مسلمان پردہ کے جواز کو تسلیم نہیں کرتا۔ نہ ہی وُہ داڑھی رکھنا ضروری سمجھتا ہے۔ یہ بھی نہیں مانتا کہ نماز و وضو وغیرہ کوئی ضروری چیز نہیں۔ اس کے خیال میں یہ ضروری نہیں کہ رمضان میں روزے رکھے جائیں۔ ان باتوں کو بھی کوئی ظاہری نقصان کہہ سکتا ہے۔ لیکن مسٹر شیفیلڈ کہتے ہیں۔ کہ جو نو مسلم قرآن کو آخری الہام نہ مانے۔ یا سرے سے ہی الہام کی ضرورت کا قائل نہ ہو۔ اُسے بھی آزار نہ دینا چاہیئے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ وُہ نو مسلم کیسے؟ جو نہ الہام کا قائل۔ نہ قرآن کو خدا کا الہام تسلیم کرے۔ اُسے مسلمان کس طرح سمجھا جائے؟ رہا پھر اتری بھاؤ کا پرچار۔ وُہ کم و بیش تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ اسلام کی کوئی خصوصیت نہیں۔ مسٹر شیفیلڈ کا مضمون ان بھولے بھالے مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ یورُوپ میں اسلام کا پرچار ہو رہا ہے۔ وُہ اگر اس مقصد کے لئے رُوپیہ دیتے ہیں۔ تو اُنہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وُہ پورا نہیں ہو رہا۔ اسلام کا پرچار نہیں ہو رہا۔ بلکہ اُسے کمزور کیا جا رہا ہے۔ پھر اتری بھاؤ کے پرچار کی دعویدار عیسائیت بھی ہے۔ اگر اسلام یورُوپ کے لوگوں کو عیسائیت سے ہٹانا چاہتا ہے۔ تو اُسے بتانا چاہیئے۔ کہ اس کا خاص مشن کیا ہے۔ کون سے عقائد ہیں۔ جو اُسے عیسائیت سے ممتاز کرتے ہیں۔ اور اسے اس بات پر مُصر ہونا چاہیئے۔ کہ نو مسلم ان عقائد کو تسلیم کریں۔ اگر یہ نہیں ہوتا۔ تو اسلام کی تبلیغ کے نام پر جو کچھ بھی ہو رہا ہے۔ وُہ تضیع اوقات و تضیعِ زر ہے۔

"لائٹ" کے اسی پرچہ میں ڈاکٹر عبد اللہ امام مسجد برلن کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "مسلمان کدھر جا رہے ہیں؟" اس سوال کے جواب میں ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگر مسلمانوں کی موجودہ ذہنیت کا مطالعہ کیا جائے۔ تو اس سوال کا جواب ایک اور صرف ایک ہے۔ کہ مسلمان اینٹی اسلامک (منافیٔ اسلام) یا کم از کم اَن اسلامک (غیر اسلامی) راستہ پر چل رہے ہیں۔ جتنی بھی خرابیاں مغربی اقوام کی طرف سے ترک کی جا رہی ہیں۔ مشرقی قومیں انہیں اختیار کر رہی ہیں۔ شراب کے سوال کو ہی لے لو۔ ہمیں نہایت تعجب اور افسوس ہوتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پچھلے دس سالوں میں اسلامی ممالک میں شراب کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے۔ نام نہاد اعلےٰ ترقی یافتہ سوسائیٹیوں میں شراب نوشی لعنت سمجھی جاتی ہے نہ پاپ۔ بخلاف اس کے بعض تقاریب پر ایک شراب نہ پینے والے کو جنگلی اور غیر مہذب اور پس ماندہ انسان سمجھا جاتا ہے۔ اگر ہم ان ممالک کی عورتوں کی طرف نگاہ ڈالیں۔ تو ہم پائیں گے۔ برہنہ ناچ۔ پبلک ناچ مخلوط نسل اور مردوں کی مطابقت کی طرف سے مکمل آزادی کا جنون دن بدن بڑھ رہا ہے۔ عورتیں گھر کی زندگی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اور اسے ترک کر رہی ہیں۔ ان کی یورپی بہنوں نے جن کپڑوں کو گندے اور حفظانِ صحت کے خلاف سمجھ کر اُتار پھینکا تھا۔ اُنہیں یہ پہن رہی ہیں۔ بیواہ کے بندھن کو غیر ضروری سمجھا جاتا ہے۔

یہ اسلامی ممالک کا نقشہ ہے۔ جو برلن کے امام نے پیش کیا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ ایک دشمن کی مبالغہ آمیز تحریر ہے۔ ایسی حالت میں مسلمانوں کو سوچنے کی ضرورت ہے۔ کہ یورُوپ میں اپنی طاقتوں کو خرچ کرنے کی بجائے کیا یہ بہتر نہیں۔ کہ وُہ اُن ممالک کو سنبھالیں۔ جو پہلے ہی اسلامی ہیں۔ اور جو ان کے ہاتھ سے نکل رہے ہیں۔ ٹرکی نکل چکا ہے۔ ایران نکل رہا ہے۔ اور اب تو عرب جو اسلام کا مرکز ہے۔ نکلنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ پچھلے دنوں ایک مسلمان کا ایک مضمون [illegible] میں شائع ہوا تھا۔ جس میں اس بات کا رونا رویا گیا تھا۔ کہ مغربی تہذیب کی لعنت عرب کی عورتوں تک بھی جا پہنچی ہے۔ اور ان کے لباس و طرزِ رہائش میں حیرت انگیز انقلاب آ رہا ہے۔

(کرشن)

”ویدپرچار فنڈ“ کو پورا کرو!

”پرکاش“ کے پچھلے ”ویدپرچوں“ میں آریہ جنتا سے اپیل کی جا چکی ہے۔ کہ وہ ”ویدپرچار فنڈ“ کے گزشتہ سال کے بجٹ کو جلد از جلد ماہ چیت کے اندر اندر ہی پورا کرنے کی سر توڑ کوشش کریں۔ اگرچہ اس اپیل کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوا ہے۔ لیکن بجٹ کو پورا کرنے کے لئے جس غیر معمولی اُتساہ کی آوشیکتا تھی۔ اُس کا پورا پورا اظہار نہیں ہوا۔ ماہ چیت کا پہلا ہفتہ گزر چکا ہے۔ اور صرف تین ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ ان تین ہفتوں میں آریہ سماجوں کو خصوصاً اور آریہ پرُشوں کو عموماً یتھا شکتی ایسی کوشش کرنی چاہئے۔ جس سے ویدپرچار کا سارے کا سارا بجٹ پورا ہو جائے۔ اور اس بجٹ کے ادھورا رہنے سے اگلے سال کے بجٹ میں جو مشکلات حائل ہو سکتی ہیں۔ وہ حائل نہ ہوں۔ اور نہ ہی کسی ودھرمی کو یہ کہنے کا موقع ملے۔ کہ آریہ پرُش ”ویدپرچار فنڈ“ کے بجٹ کو نہ ہی اپنی پوری ذمہ داری محسوس کر کے پاس کرتے ہیں۔ اور نہ ہی جب اُسے پاس کر چکتے ہیں۔ تو اس کی طرف وشیش دھیان دینا اپنا مقدم فرض سمجھتے ہیں؛

ہمیں وشواس ہے۔ کہ آریہ جنتا ہمارے ان تھوڑے الفاظ کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ کر ”ویدپرچار فنڈ“ کے متعلق اپنا کرتویہ پالن کر کے جلد ہی رِشی رِن سے اُرِن ہو گی؛

کراچی میں فساد

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مہاراج نتھورام کے قاتل عبدالقیوم کو جب جیل میں پھانسی دی گئی۔ تو جیل سے باہر ہزاروں مسلمانوں کا مجمع ہو گیا جب عبدالقیوم کی لاش کو اسلامی طریق سے باقاعدہ جیل کے قبرستان میں دفنایا گیا۔ تو جس طرح دہلی میں مسلمانوں نے عبدالرشید کی لاش کو جبراً چھیننے کے لئے اودھم مچایا تھا۔ اُسی طرح یہاں بھی مسلمانوں نے عبدالقیوم کی لاش کو قبر سے نکال کر ایک سخت ہنگامہ برپا کر دیا۔ کہ حکام کو اُن کی شوریدہ سری کے خوفناک نتائج روکنے کے لئے فوج کی مدد لینی پڑی۔

جب حکام ہجوم کو قابو میں کرنے میں مصروف تھے۔ تو مسلمانوں نے عبدالقیوم کی لاش کو قبر سے نکال کر کراچی کے بازاروں میں اس کا جلوس نکال کر انتہائی مجرمانہ حرکت کا ...

کو بے قابو ہوتے دیکھا۔ تو آخر بلوائیوں پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ جس کی وجہ سے ۲۷ بلوائی ہلاک اور ۷۵ زخمی ہوئے۔

کراچی میں عبدالقیوم کی لاش کے سلسلہ میں مسلمانوں نے جو فساد کیا ہے وہ اس امر کا پُرزور تقاضا کرتا ہے۔ کہ حکومت وقت نہ صرف مذہبی انارکزم کی جلد از جلد روک تھام کا بندوبست کرے بلکہ جو لوگ بذریعہ تحریر و تقریر اس سلسلہ کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔ اُن کی بھی پوری پوری گوشمالی کرے۔ تاکہ آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا رونما ہونا ناممکن ہو جائے؛

اس تبادلہ خیالات کو بھی شائع کر دیتا۔ تو ہم آسانی سے یہ نتیجہ نکال سکتے۔ کہ آیا ”تبادلہ خیالات“ دیں پرشنوں کے متعلق تھا۔ یا اس کا کچھ اور موضوع تھا۔

ہمارے خیال میں رائے صاحب کو اکیلے ہی تبادلہ خیالات نہیں کرنا چاہئے تھا۔ بلکہ شری پنڈت وشنو بندھو جی کو بھی اس میں شامل کر لینا چاہئے تھا۔ تاکہ تبادلہ خیالات صرف دو گانہ نہ رہتا۔ بلکہ سہ گوشہ ہو کر رادھا سوامیوں اور آریہ سماجیوں کے لئے دلچسپی کا موضوع بن سکتا؛

وزیرِ ہند کو چیلنج

مس بائیڈن نے جو کہ حال ہی میں ورلڈ کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے ہندوستان آئی تھیں۔ لنڈن میں واپسی پر اپنی ایک تقریر میں ذیل کے الفاظ کہے ہیں:-

”انڈین نیشنل کانگرس ہندوستان میں ایک اہم مرکزی تحریک بن گئی ہے۔ سر سیموئیل ہور وزیر ہند ہاؤس آف کامنز میں فرماتے ہیں۔ کہ ہندوستانی کروڑوں لوگ انڈیا بل کو چاہتے ہیں۔ مگر وہ اور نہ ان کی گورنمنٹ کسی ایسی انجمن کا نام بتا سکتی ہے جو بل کے حق میں ہو“؛

چیلنج صاف ہے۔ اور کسی حاشیہ آرائی کا محتاج نہیں ہے۔ وزیر ہند لنڈن میں چھ ہزار میل کے فاصلہ پر بیٹھے ہوئے برٹش پارلیمنٹ کے انگریز ممبران کو یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندوستان انڈیا بل پر خوش ہے۔ اور اس پر عمل درآمد کرے گا۔ اگر وہ ہندوستان میں آ کر کسی پبلک جلسہ میں ایسا دعویٰ کریں۔ تو ان کو معلوم ہو جائے۔ کہ اُن کے دعویٰ کی حقیقت کیا ہے؟ اور دال نمک کا کیا بھاؤ ہے؟

فوجی افسروں کا تقرر

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت بنگال نے امن عامہ کے نظم و نسق کے لئے جس کے متعلق پولیس کی یہ رپورٹ ہے۔ کہ وہ دہشت انگیزی کا مرکز ہے۔ یہ نیا تجربہ کرنا ٹھان لیا ہے۔ کہ انگریز کمشنروں کے عہدوں پر فوجی افسران کو متعین کیا جائے۔ چنانچہ کلکتہ میں دو ایسی تقرریوں کا اعلان بھی ہو چکا ہے۔ ایک فوجی میجر کو مدنا پور کا جائنٹ مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔ اور دوسرے کو کسی دوسرے ضلع کا۔ ہم دہشت انگیزی کی تحریک کو ملک کے لئے مصیبت کا موجب سمجھتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ ہم اس کام کے سدِّباب کے لئے فوجی افسروں کے تعیّن کو کسی بھی پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ اصولی طور پر امن کے زمانہ میں کسی جگہ کی شہری آبادی پر فوجی افسروں کا مقرر کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ حکومت اپنے سول قانون کو اب فوجی پنجہ کے سپرد کر رہی ہے۔ اور ایسی حالت پیدا کر رہی ہے جس سے سول قانون یا تو فوجی پنجہ میں خود ذبح ہو جائے۔ یا ایسی پُرامن سول آبادی جو کہ دہشت انگیزی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ حکومت کے اس نئے تجربہ کو اس کی کمزوری اور قلتِ تدبر پر محمول کرے؛

”پرکاش“ کے ”گورودت انک“ کو اپناؤ!

جوں جوں راجپال کا شہیدی اُتسو اور منی ور پنڈت گورودت ایم۔ اے کی برسی نزدیک آتی جا رہی ہے۔ توں توں ہمارے اندر شردھا کی ایسی اگنی پرجولت ہوتی جاتی ہے۔ کہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ آریہ جگت کا بچہ بچہ ان ہر دو مہان آتماؤں کے چرنوں میں شردھا کی پشپانجلی چڑھانے کے لئے بے تاب ہو جائے۔ اور دُنیا کو یہ کہنے کا موقع نہ دے۔ کہ آریہ جگت نے منی ور گورودت جیسے واحد ویدک سکالر کے پرتی اپنے کرتویہ کو ایمانداری سے پالن کرنے میں دریغ کیا۔

پنڈت گورودت جیسا ودوان سکالر اگر کسی دوسرے مہذب ملک میں پیدا ہوتا۔ تو وہاں کی حکومتیں اسے نیشنل ہیرو سمجھ کر اُس کے سینکڑوں میموریل کھڑے کر دیتیں۔ کیا آریہ جگت اِس اُتسو کے موقع پر یہ ثابت کرنے سے سنکوچ کرے گا۔ کہ اُس کے دل میں منی ور گورودت کے لئے شردھا کے وہ بھاؤ موجود نہیں۔ جن کو ایک جیتی جاگتی سوسائٹی کا ہر ایک شخص اپناتا ہے؛ (ایڈیٹر)

رائے بہادر لعل چند جی کی ملاقات ... بلکہ ... رائے صاحب

رائے بہادر حضور صاحب کے دربار میں

دہلی سے یہ اطلاع آئی ہے۔ کہ ۴ مارچ ۱۹۳۵ء کی صبح کو رائے بہادر دلماج ایم۔ اے سابق پردھان آریہ سماج لاہور رادھا سوامی مت کے موجودہ گورو حضور صاحب کو ملنے کے لئے گئے۔ اور تقریباً آدھ گھنٹہ تک مختلف امور پر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ اگر ہمارا معاصر ”پریم پرچارک“

ضرورتِ اشتہارات کے لئے ”پرکاش“ بہترین ذریعہ ہے۔ اس کی خدمات سے فائدہ اُٹھائیے؛ (مینیجر)

ضرورت ہے

آریہ کنیا پاٹھشالہ سرگودھا کے لئے ایک ادھیاپکا کی ضرورت ہے جو مڈل کلاسز کو سنسکرت پڑھا سکے۔ ٹرینڈ کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ ۳۰/ سے ۳۵/ روپیہ تک حسب لیاقت دی جائیگی؛

مینیجر آریہ پتری پاٹھشالہ سرگودھا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection.

الوداعی پیغام

ٹرکی کی مایہ ناز محترمہ خاتون خالدہ ادیب خانم نے ہندوستان سے اپنی روانگی کے وقت تقریر کرتے ہوئے ہندوستانیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:-

" میں چاہتی ہوں۔ کہ آپ یہ قسم اٹھائیں کہ آپ ...... آخری دم تک ہندوستان میں متحدہ قومیت پیدا کرنے کے لئے جد و جہد کرتے رہیں گے۔ اور قسم اُٹھائیں۔ کہ آپ اتحاد حاصل کرنے کے مرنے کو تیار رہیں۔ تاکہ ہندوستان میں ایک نئی متحدہ قوم پیدا ہو سکے "

ہمارا سابق تجربہ شاہد ہے۔ کہ جہاں تک غیر مسلموں کا تعلق ہے۔ وہ اپنی محترمہ ٹرکی مہمان کے الوداعی پیغام کو سر ماتھے پر رکھیں گے۔ اور اس وقت تک دم نہیں لیں گے۔ جب تک اسے پورا نہ کر لیں۔ لیکن مشکل اُن لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی کمریں چھپن فیصدی حقوق کی گٹھڑی کے بوجھ کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ اور جن کو اپنی نجات کا کوئی بھی ذریعہ نظر نہیں آتا ؛

حیدر آباد کی ہندو آبادی کی شکایات

گو ریاست حیدر آباد کی نام نہاد مسلم ریاست میں ہندوؤں کی آبادی مسلمانوں سے تقریباً آٹھ گنا ہے۔ لیکن ریاست کا سلوک اس سے سوتیلی ماتا جیسا ہے۔ چنانچہ ریاست کی ہندو رعایا کی سٹینڈنگ کمیٹی نے ریاست کے ایجوکیشن نظام کی از سر نو تنظیم کے متعلق جو شکایات نظام کے سامنے رکھی ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں سے زیادہ فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔ اور ہندوؤں کو سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہیں اپنی مادری زبان کے علاوہ اردو اور انگریزی بھی سیکھنی پڑتی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ اردو جیسی غیر مادری اور اجنبی زبان کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے ہندوؤں کی ترقی کی راہ میں بھاری رکاوٹ حائل ہو رہی ہے۔ ایسی حالت میں کسی شخص کا یہ دعویٰ کرنا کہ حیدر آباد کی مسلم ریاست اپنی ہندو رعایا کی بہتری میں سرگرم حصہ لے رہی ہے۔ ایک ایسا دعویٰ ہے۔ جس کی واقعات زبانِ حال سے پُر زور تردید کر رہے ہیں۔ اور ہندو جگت کے زخموں پر نمک چھڑک رہے

چھترپتی شواجی کی سالگرہ

امسال مہاراشٹر یعنی سچی راشٹریتا کے جنم داتا شیواجی مہاراج کا جنم دن ویروار ۱۸ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق ۶ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ کو ہندوستان بھر میں منایا جائے گا۔ ینگ مینز ہندو ایسوسی ایشن لاہور نے تمام ہندو آرگنیزیشنوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس اتسو کو شاندار طریقہ سے منائیں۔ ہم ایسوسی ایشن کی اپیل کی پُر زور حمایت کرتے ہوئے ہر ایک ہندوستانی سے خواہ اس کا سمبندھ کسی بھی فرقہ سے ہو۔ یہ پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ اس بھارت کے روشن ستارہ کی سالگرہ کو اسی شان سے منائے۔ جس سے یہ منائی جانے کی مستحق ہے۔ چھترپتی ہی وہ پہلے ویر پرش تھے جنہوں نے دکھشن دیش میں سوراجیہ کا سندیش سنایا تھا۔ اور ودیشی طرز حکومت کی جگہ اشٹ پردھان کے سلسلہ کو جنم دے کر بھارت ورش میں سچی آئینی حکومت کی بنیاد ڈالی تھی۔ اگر مرہٹہ پیشوا اپنی خانگی کمینہ رنجشوں کی وجہ سے چھترپتی کے کام کو بگاڑ نہ ڈالتے۔ تو کس کی ہمت تھی۔ کہ وہ بھارت میں ہندو سوراجیہ کو تباہ کر سکتا؟

برات میں شرکت کی اجازت نہ ملی

ماسٹر موتا سنگھ جی اکالی تحریک کے ایک سرگرم کارکن ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ حکومت وقت کی نظر میں کانٹا کی طرح کھٹکتے رہتے ہیں۔ اور کئی دفعہ سوراجیہ مندر میں بھی ہو آئے ہیں۔ آج کل ماسٹر صاحب اپنے گاؤں میں نظر بند ہیں۔ حال ہی میں آپ کے ایک رشتہ دار کا جالندھر کے نزدیک وواہ تھا۔ اور ماسٹر جی کے لئے اس برات میں شامل ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ آپ نے حکام سے برات میں شریک ہونے کی اجازت مانگی۔ لیکن حکام نے درخواست نا منظور کر دی۔

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اگر حکام ماسٹر جی کو برات میں شامل ہونے کی اجازت دے دیتے۔ تو اس سے کیا غضب نازل ہو جاتا؟ ہاں اگر حکام کو ماسٹر صاحب کے خلاف کوئی خاص شکایت تھی۔ تو وہ ایسا بندوبست کر سکتے تھے جس سے ان کو ماسٹر صاحب کی بابت کسی بات کے دوران میں ہر ایک سرگرمی کا پتہ مل جاتا۔ اور درخواست کو مسترد کر دینے سے حکام نے پبلک کو جو نکتہ چینی کا غیر ضروری موقع دیا ہے۔ وہ بھی پیدا نہ ہوتا ؛

قاتل کی قصیدہ خوانی پر سزا

اخبار "زمیندار" جس منصور شیم پریس میں چھپتا تھا۔ مقامی حکومت نے اس کی اس وجہ سے ضمانت ضبط کر لی تھی۔ کہ "زمیندار" میں "بلبل کے گدھے" کے عنوان سے ایک ایسی نظم شائع ہوئی تھی۔ جس سے نسلی تنفر کی بو آتی تھی۔ ضبطی کے خلاف زمیندار والوں نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ ہائیکورٹ نے اپیل خارج کرتے ہوئے اپنے فیصلہ کے حق میں یہ وجہ بھی دی۔ کہ "زمیندار" نے ایک ایسے شخص کے حق میں آواز اٹھائی تھی۔ جسے قتل کے جرم میں پھانسی کی سزا ملی ہے۔

ہم مدت سے اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ مشورہ دیتے آئے ہیں کہ ایک تو وہ مذہب کے نام پر قتل جیسے فعل کی حوصلہ افزائی کرنے سے پرہیز کریں۔ دوسرے قاتلوں کی قصیدہ خوانی سے احتراز کریں۔ ورنہ اس سے وہ نہ صرف قانون کی مشینری کو حرکت میں لائیں گے۔ بلکہ اپنے وطن میں جس میں مسلمانوں کے علاوہ دوسری اقوام بھی رہتی ہیں۔ خلل امن کے سامان پیدا کریں گے۔ "زمیندار" کی ضمانت کی ضبطی کے متعلق ہائیکورٹ نے جو فیصلہ کیا ہے۔ اور اس فیصلہ کی حمایت میں جو دلیل دی ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ ہمارے مسلم بھائی اس سے کوئی سبق سیکھنے کی ضرورت محسوس کریں۔ اور آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کرنے کی ضرورت محسوس کریں ؛

پنجاب پولیٹیکل کانفرنس

ہمیں اطلاع ملی ہے۔ کہ ماہ اپریل کے شروع ہفتہ میں پنجاب پراونشل پولیٹیکل کانفرنس منائی جانی ہے۔ اس کانفرنس کے لئے استقبالیہ کمیٹی کے معتمد اصحاب عہدیداران بھی منتخب ہو چکے ہیں۔ چونکہ دیر سے پنجاب میں سیاسی مردنی چھائی ہوئی ہے۔ اور جی حضوری لوگ لیڈر بن گئے ہیں۔ اس لئے ہر ایک پنجابی دیش بھگت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں مدد دے۔ جو اصحاب استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بن سکتے ہیں۔ انہیں فوراً فارم ممبری پر کر کے استقبالیہ کمیٹی کے دفتر میں بھیج دینے چاہئیں۔ اور جو لوگ ڈیلی گیٹ بن کر مدد دے سکتے ہیں۔ انہیں کوشش کرنی چاہئے۔ کہ وہ اپنے واقف کار احباب کو پیدا کریں۔ کہ وہ کثیر تعداد میں ڈیلی گیٹ فیس ادا کر کے کانفرنس کے ڈیلی گیٹ بنیں۔ تاکہ باقی ہندوستان کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے۔ کہ پنجاب میں اس قدر

کوئی کسی کا دوست نہیں
سوائے
"دوست درزیاں"
مصنفہ ماسٹر بشورت
بزبان اردو

جس میں تمام قسم کے مردانہ و زنانہ کپڑوں مثلاً کوٹ۔ پتلون۔ باڈی کوٹ۔ اوور کوٹ۔ شیروانی۔ قمیض۔ پاجامہ۔ سلوار۔ جمپر۔ فراک۔ پیٹی کوٹ۔ باڈی اور دراز وغیرہ کی کٹائی نہایت سلیس عبارت میں سمجھائی گئی ہے۔ جس کو معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ حجم ۵۹۲ صفحہ۔ نقشے و شکلیں زائد از ۵۰۰۔ قیمت مجلد علاوہ محصول ڈاک ۲/۸ عہ
ہر ایک کتب فروش سے طلب کریں ؛
پبلشرز:-
ورتی گھر گنج محلہ بازار۔ لاہور

واحد ملکیت کی حقیقت

آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے آپ کو رئیس قادیان مشتہر کیا کرتے تھے۔ اور ان کے صاحبزادہ اپنے آپ کو محروسہ قادیان کا واحد مالک بتلاتے ہیں۔ لیکن ان کی واحد ملکیت کی جو حقیقت ہے۔ اس کے متعلق آپ کے مزارعین کا جو خیال ہے۔ اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"حضرت مسیح موعود کی وفات کے قریب کے زمانہ کا واقع ہے۔ کہ بندوبست کے لئے کوئی تحصیلدار یا کوئی اور افسر آیا۔ .... مجھے بھی بلایا گیا۔ تو ایک مزارع مجھے دیکھ کر کہنے لگا۔ کہ جی ان کو کیا پوچھتے ہو؟ ان کا تو روپیہ میں ایک آنہ ہی ہے"۔

("الفضل" ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

روپیہ میں صرف ایک آنہ کا مالک ہونا اور پھر اس پر یہ شیخی کہ "ہم قادیان کے واحد مالک ہیں" ایک ایسے شخص کو شوبھا دے سکتا ہے۔ جو کہ نمائش پسند ہو۔ اور جسے حق سے بیر ہو۔ ورنہ دیانتدار اشخاص تو ایسی شیخی بازی سے نفرت کرتے ہیں۔ اور صرف راست گفتاری کو ہی اپنا شعار بناتے ہیں اور کبھی اس سے منہ نہیں پھیرتے۔

قادیان میں بغاوت

سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ قادیان شریف میں بغاوت ہو گئی۔ سرکار انگریزی کے خلاف نہیں۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے خلاف نہیں۔ بلکہ قادیان کے واحد مالک کے خلاف جس شخص کو اعتبار نہ آتا ہو۔ خلیفہ صاحب کی ذیل کی شکایت کو پڑھ لے:۔

"میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ سارے ہندوستان میں کوئی ایسا زمیندار نہیں ہوگا۔ جو اپنے مزارعین اور کسانوں سے ایسا سلوک کرے جو ہم یہاں کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی مالکان میں سے سارے ملک میں شاید کوئی اتنا بدنام نہیں ہوگا جتنا ہم ہیں۔ ہم تو قادیان کے واحد مالک ہیں لیکن کسی اور گاؤں میں جا کر دیکھ لو۔ کوئی زمیندار چھٹے حصہ کا ہی مالک کیوں نہ ہو۔ کیا مجال جو اس کے خلاف کوئی بات کر سکے۔ مگر ہمارے سامنے سب بولتے ہیں"۔

("الفضل" ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

معلوم ہوتا ہے۔ کہ قادیان شریف کے مزارعین بڑے گستاخ واقع ہوئے ہیں۔ اور اتنا نہیں سوچتے۔ کہ خلیفہ قادیان کے سامنے بول کر اور ان کو بدنام کر کے وہ میر قاسم علی جیسے شہسواروں کے لٹھو کو بھی حرکت میں لائیں گے۔ اور اسی طرح اپنا سر تڑوائیں گے۔ جس طرح مباہلہ والوں نے تڑوایا تھا۔

احمدیوں سے حسن سلوک

آریہ سماجی اس بات کو برا سمجھتے ہیں۔ کہ کسی غیر مذہب والے سے غیر رواداری کا سلوک روا رکھیں۔ وہ پروا نہیں کرتے۔ خواہ ان کی یہ رواداری ان کو سخت مہنگی پڑے۔ لیکن دوسرے ہیں۔ کہ آریہ سماجیوں کی رواداری سے کوئی سبق نہیں سیکھتے۔

۳ مارچ کو آریہ سماج نوشہرہ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ اس موقع پر ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی۔ چنانچہ آریہ سماج کے پنڈال میں احمدی مبلغ دل محمد صاحب کو ایک گھنٹہ کے لئے تقریر کرنے کی اجازت دی گئی۔ حالانکہ یہ واقعہ ہے۔ کہ کبھی آریہ اپدیشک کو آج تک احمدیوں نے اپنی مسجد یا پنڈال میں بلا کر کبھی اس قسم کی اجازت نہیں دی۔ احمدی مبلغ کے ساتھ آریہ سماج نوشہرہ نے جو حسن سلوک کیا ہے۔ اور جس قسم کی رواداری کا برتاؤ کیا ہے۔ دیکھیں اس کا ہمارے مرزائی دوست کیسا درست جواب دیتے ہیں۔ اور کب اس قسم کی رواداری سے پیش آتے ہیں؟

احمدیوں کو ہوش آگیا

آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کبھی اپنے آپ کو گورنر جنرل سمجھا کرتے تھے۔ اور خلیفہ قادیان کمانڈر انچیف بننے کے خواب دیکھا کرتے تھے۔ اور دارالامان قادیان کو یہ شرف بھی حاصل ہو رہا تھا۔ کہ وہاں خلیفہ صاحب نے اپنا ایک آزاد منتری منڈل قائم کر لیا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب مرزائی یہ محسوس کرنے لگ پڑے ہیں۔ کہ یہ سب ڈھونگ خطرناک ہے۔ اور اس سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ قادیان شریف کے ناظر اعلیٰ نے ذیل کا فرمان صادر فرمایا ہے:۔

"گورنمنٹ برطانیہ کو آج کل اس بات کا خیال خاص طور پر پیدا ہو رہا ہے۔ کہ ملک کی مختلف جماعتیں ...... Parallel Government یعنی سلطنت برطانیہ کے مقابل حکومتیں قائم کر رہی ہیں۔ اس قسم کی بدظنی اور اعتراضات سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ عام طور پر انگریزی الفاظ اور گورنمنٹی اصطلاحی محاورات کے استعمال کو ترک کیا جائے"۔

("الفضل" ۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

خیر اچھا ہوا۔ کہ صبح کے بھولے ہوئے احمدیوں کو شام کے وقت گھر یاد آ گیا۔ لیکن انہوں نے غیر مرزائیوں کو آزردہ کرنے کے لئے خلیفۃ المومنین اور امہات المومنین کی جو اصطلاحات اپنے گھریلو استعمال کے لئے رکھ چھوڑی ہیں۔ ان کو کب ترک کریں گے؟ اور کب مسلمانوں کی مذہبی حسیات کا احترام روا رکھیں گے؟

اسلام اور بولشوزم میں اشتراک

اخبار "ٹائمز" آف لنڈن کے ۵ فروری کے پرچہ میں لارڈ لوتھین نے اپنے ایک مضمون میں ذیل کی سطور شائع فرمائی ہیں:۔

"جب روس اچھی طرح منظم۔ مضبوط اور مسلح ہو جائے گا۔ اور سٹالین موجود نہ ہوگا۔ تو پھر وہ کیا کرے گا؟ کیا وہ پھر اسلام کی فوجی فتوحات کی یاد کو تازہ نہ کرے گا؟"

لارڈ صاحب کے الفاظ صاف ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس طرح مسلم حملہ آوروں نے ابتدا میں ایران افغانستان اور ہندوستان میں تباہی مچائی ہوئی تھی۔ اور لوگوں کو جبراً اپنے عقیدہ کا معتقد بنایا تھا۔ ویسے ہی بولشوازم کے حامی بھی کریں گے۔ ممکن ہے ہمارے مسلمان دوست لارڈ صاحب سے اختلاف کریں۔ لیکن اگر وہ ان لوگوں سے اسلام کی فوجی فتوحات کی داستان سنیں جن کے بزرگ ان کا شکار ہوئے۔ تو ان کو لامحالہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ابتدائی مسلم فاتحین نے مفتوحہ ممالک کے لوگوں سے جو سلوک روا رکھا۔ اسے کوئی بھی ذمہ دار اور سمجھدار انسان پسندیدہ قرار نہیں دے سکتا۔ اور نہ ہی کوئی غیر جانبدار مؤرخ شستہ مان سکتا ہے۔

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔

بچوں والو ہوشیار

بچوں کی بخار، کھانسی، سردی، بادی، دودھ ڈالنا، دست وغیرہ میں کیڑے نکلنا، سوکھا، مرگی، ہچکی، قبض، مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کیلئے حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری کی ہوئی

قیمت بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

سارے ہندوستان میں مشہور ہے میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو قیمت فی شیشی ۵ فی درجن ۱۲ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ ۱۴ درجن ۱۲ سوداگروں اور ایجنٹوں کو نہایت ہی معقول کمیشن نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو۔ ذیل اردو خواں معزز لوگوں کے نام معہ مکمل پتے کے بھیج کر ہر بیماری کا مجرب علاج بتانے والا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاوے گا۔

پتہ۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر

CC-0. Gurukul Kangri University

پیری مریدی کی آڑ میں ٹھگی کی ٹکسال

ہم آریہ سماجیوں کو تو یہ دیرینہ شکایت ہے کہ ۵۶ لاکھ بھگوے پوش سادھو ہندوؤں کی حلال کی کمائی پر عیش اڑا رہے ہیں۔ اور جاتی کو کسی قسم کا فائدہ پہنچانے کی بجائے الٹا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کئی مشٹنڈے سادھو تو صرف حاجت مند عورتوں کا دھرم بھرشٹ کرکے ہی اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔ اور کئی صرف دھاری گیروے لباس کی آڑ میں سادہ لوح بھگتوں کے دھرم و کرم پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ اور غضب خدا کا۔ جو ان کو سمجھانے لگے۔ اس کے پیچھے یہ لٹھ لے کر پڑ جاتے ہیں ؛

لیکن غریب ہندو سادھوؤں کا کیا ذکر۔ مسلم پیر جس طرح غریب سادہ لوح مسلمانوں کی کمائی پر ڈاکہ زنی کر رہے ہیں۔ وہ ایسی ہے کہ جس سے ہمیں نہ صرف ہندوؤں کی حالت پر ہی آنسو بہانے پڑتے ہیں۔ بلکہ اپنے ہم وطن مسلمانوں کی حالت زار پر بھی دکھ کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ اور ایشور کی درگاہ میں دست بدعا ہو کر بھی پرارتھنا کرنی پڑتی ہے کہ وہ ان مفت خوروں سے ہر دو اقوام کی رکھشا کریں۔ تاکہ وہ اپنی حلال کی کمائی کو جہاں خود بھوگ سکیں۔ وہاں مفت خوروں کی لوٹ مار سے بھی محفوظ رہ سکیں ؛

ہمارے ممدوح آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اپنے واقفکار اصحاب کو جب ان "ڈاکو پیروں" کا حال سنایا کرتے تھے۔ تو ایک پیر کا ذکر کرتے ہوئے ذیل کا قصہ سنایا کرتے تھے ؛

"جب وہ اپنے مریدوں کے ایک گاؤں میں گیا۔ تو ایک مرید جو بہت ہی مفلس تھا۔ اس کی آمد کی خبر سن کر اپنے گھر سے باہر کے کھیت میں جا چھپا۔ جب صبح چاشت کا وقت ہوا۔ تو وہ یہ سمجھ کر کہ پیر صاحب چلے گئے ہونگے۔ اپنے گھر کی طرف آ رہا تھا۔ اتفاق سے جس گلی سے وہ آ رہا تھا۔ اسی گلی سے پیر صاحب باہر جا رہے تھے۔ پیر صاحب نے اس کو دیکھ کر کہا۔ کہ "او مرید! میری نذر لا۔" اس نے کہا۔ "پیر جی! اگر میں اپنی نظر آپ کو دے دوں۔ تو میں دیکھوں کس طرح؟" پیر جی نے کہا کہ "نذر سے مراد روپیہ ہے"۔ مرید نے کہا۔ "اگر میرے پاس روپیہ ہوتا۔ تو میں ساری

("الحکم" ۲۸ فروری ۱۹۳۵ء)

یہ تو ہے نذر لینے یا خون چوسنے والے پیر کا قصہ۔ اب ہم ایک دودھ پینے والے اور حاجت مندوں کی حاجت پوری کرنے والے دوسرے پیر کے حالات "پرکاش" کے پریمیوں کو بتلانا چاہتے ہیں۔ تاکہ ان کو پتہ لگ سکے۔ کہ یہ پیر لوگ کتنے بتہ باز ہیں۔

یو۔پی کے ایک پیر صاحب کی گرفتاری کی نہایت دلچسپ داستان اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ جنہوں نے نہایت چالاکی کے ساتھ اپنی کرامات کی دھاک جما رکھی تھی ؛

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ موضع منڈی پورہ تھانہ ونیہ گنج میں ایک نوجوان نداف رہتا تھا۔ جو معمولی کھیتی باڑی اور محنت مزدوری سے رزق حاصل کرکے اپنی زندگی شریف آدمیوں کی طرح بسر کرتا تھا۔ لیکن ایک روز اس نے سوچا۔ کہ آخر اس محنت مشقت اور مصیبت کی معیت سے زندگی کب تک گزرے گی؟ اور کیونکر گزرے گی؟ اور کسان کی زندگی میں نہ حسن ہے نہ عشق نہ ہوس۔ نہ گناہ نہ دولت نہ عشرت یہ سوچ کر اس نے ہل کا ہتھہ کندھے سے دور پھینک دیا۔ اور دلق و سجادہ اور تسبیح اور مصلے اختیار کر کے "میاں صاحب" بن گئے۔ لا اللہ کے دو چار نعروں اور مجذوبوں کی طرح بہکی بہکی باتوں سے ہی جلد ان کو "شاہ صاحب" بنا دیا۔ اور بھیڑ چال مخلوق ان کے آستانۂ طریقت کا طواف کرنے لگی ؛

عورتیں ہی ان پڑھ ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ ان پیروں کے جال میں پھنستی ہیں۔ چنانچہ یہاں بھی وہ ہی ان کی کرامت سے فیضیاب ہونے لگیں۔ بے اولاد کو اولاد دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ یہی نہیں حضرت "شاہ جی" کا کمال یہ تھا کہ اپنے تخت کے نیچے سے ہاتف غیبی کی زبان سے حاجت مندوں کے سوالات کا جواب بھی سنوا دیتے تھے۔ اور سینکڑوں آدمیوں نے اپنے کانوں سے "شاہ جی" اور "ہاتف غیبی" کی گفتگو سنی تھی۔ ظاہر ہے کہ شاہ صاحب کی کرامت صرف وہی یا منطقی نہیں تھی بلکہ

اور تصوف کی شہرت دور دور پھیل گئی تھی ؛

جب کوئی حاجت مند اور سائل آستانۂ ولایت پر حاضر ہوتا۔ اور شاہ صاحب سے عرض معروض کرتا۔ تو ارشاد ہوتا کہ "ٹھہرو ہم حضرت کمیلے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کر لیں"۔ اس کے بعد اس طرح سوال و جواب شروع ہو جاتا ؛

شاہ صاحب۔ حضرت کمیلے شاہ صاحب!

کمیلے شاہ۔ ہاں جی! (تخت کے نیچے سے) ؛

شاہ صاحب۔ اس غریب کو بیٹا عنایت کیجئے ؛

کمیلے شاہ۔ اگر مناسب نذرانہ۔ خرچہ بھنڈارہ پیش کرے۔ تو خدا کا حکم ہوگا۔ تو بیٹا ہوگا۔ ورنہ میرے حکم سے ضرور بیٹا ہوگا ؛

شاہ صاحب۔ حضرت کمیلے شاہ صاحب!

کمیلے شاہ۔ ہاں جی۔

شاہ صاحب۔ یہ بیچارہ مقدمہ میں بری طرح پھنسا ہے ؛

کمیلے شاہ۔ خرچہ پیش کرے۔ بس کامیابی ہے ؛

شاہ صاحب۔ حضرت کمیلے شاہ صاحب!

کمیلے شاہ۔ ہاں جی۔

شاہ صاحب۔ اس مصیبت کے مارے کو جنات نے ستا رکھا ہے ؛

کمیلے شاہ۔ اسے بڑا زبردست جن ہے بڑی مشکل سے جائے گا۔ بڑی محنت کرنی پڑے گی۔ نذرانہ دے۔ تو کام ہو سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ ؛

اسی طرح "دھنے شاہ" غریب ناواقف جاہل اور اہل غرض کو روئی کی طرح دھنتے رہے۔ اور روپیہ بٹورتے رہے۔ اور داد عشق دیتے رہے۔ لیکن خدا کی قدرت کہ چند ماہ بعد ہی ان کے مکر و فریب کا بھانڈا ان کے گھر کے ایک بھیدی نے پھوڑ کر رکھ دیا۔ اور وہ سیدھے بادشاہ کے مہمان بن گئے۔ صورت اس طرح ہوئی۔ کہ حضرت شاہ صاحب نے زمین حسین و جمیل اور روئی سے بھی زیادہ نرم و نازک عورتوں کو تختۂ مشق بنا رکھا تھا۔ تخت کے نیچے گڑھا کھود کر ان عورتوں کو بند کر دیا تھا۔ وہی حضرت کمیلے شاہ صاحب کے روپ میں شاہ جی کے سوالات کا جواب دیا کرتی تھیں۔ ایک روز خدا جانے کیا ہوا۔ کہ ایک عورت کا شیشۂ عقیدت چکنا چور ہو گیا۔ اور وہ بھاگ کر سیدھی تھانہ میں پہنچی ؛

آپ جانتے ہیں۔ کہ آج کل کے مکار پیروں کے مرشد اعلےٰ بھی حضرت کوتوال شاہ صاحب تھانوی مدظلہ ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے مؤکلوں یعنی کانسٹیبلوں کو لے کر موقع پر پہنچ گئے۔ اور حضرت شاہ صاحب کو معہ مال مسروقہ کے گرفتار کر لیا۔ حضرت کمیلے شاہ بھی برآمد ہو گئے۔ اور اس کے بعد شاہ صاحب پابدستے و گرے دست بدستے و گرے گونڈہ جیل میں پہنچا دیئے گئے۔ اور آج چشم تصور شاہ صاحب کو گونڈہ جیل کی بارکوں میں گلگشت دیکھ رہی ہے ؛

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ؛ (مینیجر)

ضرورت ہے

آریہ پتری پاٹھ شالہ خانکی کے لئے ایک ٹرینڈ ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جس کو پچیس روپیہ ماہوار (گریڈ ۲۵-۱-۳۰) دیئے جائیں گے۔ ادھیاپکا آریہ خیالات رکھنے والی ہو۔ پاٹھ شالہ پانچویں شرینی تک ہے۔ اس لئے سب مضامین پانچویں تک پڑھا سکے۔ ان ٹرینڈ درخواست نہ کریں۔ پتہ ذیل پر درخواستیں آنی چاہئیں ؛

بندوقیں، رفلیں، ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar

مسئلہ رسالت کی تباہ کاریاں

(از شری لالہ اندر سین جی پلیڈر۔ انبالہ)

مسئلہ رسالت دنیا میں ایک ایسا خوفناک مسئلہ ہے۔ جس نے اگیان۔ جہالت۔ تعصب اور دشمنی وغیرہ طرح طرح کی برائیوں کے دنیا میں دریا بہا رکھے ہیں۔ اس کے پیرو عیسائی مسلمان وغیرہ مذاہب یہ جانتے ہیں۔ کہ خدا نے فلاں پیغمبر کو یا فلاں نبی یا پیر کو دنیا میں پیغام دے کر بھیجا۔ کہ جو لوگ اس پر ایمان لائیں گے۔ اُن کے قیامت کے دن گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔ اور ان کو بہشت مل جائے گا۔ بروئے اسلام جو شخص حضرت محمد صاحب پر ایمان لائے گا۔ اُس کو ستر حوریں بہشت میں ملیں گی۔ جن کی ایسی ایسی تعریفیں درج ہیں۔ کہ وہ شاعروں کی معشوقوں کی نسبت خیالی آرائیوں کو بھی مات کرتی ہیں۔

اس کے خوفناک نتائج

اگر اس مسئلہ کے پیرو اپنے خیال کو سینہ میں رکھ کر نچلے بیٹھے رہتے۔ تو اس سے چنداں برائی پیدا نہ ہوتی۔ مگر انہوں نے نور رسالت کے من گھڑت ڈھونگ سے متاثر ہو کر دوسروں کے گلے پڑنے اور دنیا میں جنگ و جدل کرنا شروع کر دیا۔ اور تلوار کو اپنا ذریعۂ کار بنا لیا۔ اور دوسروں کو عقل سے نہیں۔ بلکہ تشدد سے اپنے خیال کی سچائی کا قائل کرنا شروع کر دیا۔ یوروپین اقوام نے بھی عیسائی پادریوں کی پشت پناہ بن کر اکثر اوقات ان کی حمایت میں تلوار اُٹھائی۔ فلسطین کا عظیم جنگ صلیب تو اس کی ایک مثال ہے ہی۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ دنیا میں کس قدر خوفناک مصیبتیں برپا ہوئیں۔ غموں کی ممبان نہیں۔ لاکھوں کروڑوں آدمی موت کے گھاٹ اُتارے گئے۔

افریقہ۔ یوروپ اور ایشیا میں جہاں تک بھی مسلم حملہ آور گئے۔ انہوں نے محض تلوار کی بدولت اسلام پھیلایا۔ اس تمام اندھیر گردی کی تہ میں وہی مسئلہ رسالت کی تعلیم تھی۔ اپنے اپنے رسول کو خوش کرنا اور اس خوشنودی سے قیامت کے روز بہشت اور حوروں کی خاطر سفارش حاصل کرنے اور دوسروں کو اپنی اُمت میں داخل کر کے یہ خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھنا اور اگر کوئی داخل نہ ہو۔ تو اس پر تشدد کرنا ان لوگوں کا منتہائے مقصود بن گیا۔ اور غیروں پر اپنے مطلب کی خاطر تشدد کرنا ان کے نزدیک لازمی اور ان کے مذہب کا ایک بڑا ستون بن گیا۔ اور اسی کو سب سے بڑی نیکی سمجھ لیا گیا۔ اور کرم کے مسئلہ کو بالکل بالائے طاق رکھ دیا گیا۔ جب تک۔ کوئی اپنی اُمت میں داخل نہ ہو۔ اُس کے ساتھ تو نیکی کرنا ہی گناہ میں داخل ہو گیا۔ نجات کی بنیاد دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے یا دوسروں کا بھلا کرنے پر نہ رہی۔ بلکہ اپنے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے پر ہی رہ گئی۔ اور وہ بھی بذریعہ تشدد وغیرہ۔

اسی سبب سے ہم موجودہ روشنی کے زمانہ میں بھی اور موجودہ اعلیٰ تہذیب کے دور میں بھی ایسے اشخاص کو پاتے ہیں۔ جو کہ اس درجہ متعصب ہیں۔ کہ انسان کی صورت میں درندوں پر سبقت لے جانے والے ہیں۔ اور اول درجہ کا غنڈہ پن دکھلانے والے ہیں۔ اپنے مذہبی اعتقاد کی خاطر۔ بہشت اور حوروں کی خاطر دوسروں پر نہایت بزدلی اور کمینہ پن سے چھرے چلاتے ہیں۔ اور انسانی خون کے خوفناک انتہائی جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اپنے ہم مذہبوں سے "غازی" کا لقب حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ محض اس لئے کہ رسول کی خوشنودی حاصل ہو جائے۔ اور سفارش مل جائے۔ ایسے ایک نہیں۔ دو نہیں۔ بلکہ سینکڑوں واقعات رونما ہو چکے ہیں۔

اس مسئلہ نے دنیا کو ایک دن بھی چین لینے نہیں دیا۔ بلکہ اس نے چاروں طرف سخت تعصب۔ معصیت۔ دشمنی۔ بغض و عناد پھیلا رکھا ہے۔ اور جنگ و جدل پھیلا رکھا ہے۔

یہ مسئلہ دنیا کو نیکی کی طرف نہیں۔ بلکہ خوفناک بدی کی طرف لے جا رہا ہے۔ اور جب تک یہ رہے گا۔ برابر اسی طرح لے جاتا رہے گا۔

دوسرا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس مسئلہ نے مذہبی سوچ بچار کا دروازہ بالکل بند کر دیا۔ اس بات میں یہ مسئلہ اور ہندوؤں کے "اوتار واد" کا مسئلہ برابر ہیں۔ جب ایک رسول اُتنا ہی پیغام لے کر ہے۔ اور وہ بھی خدا کی جانب سے۔ تو پھر اس میں چون و چرا کیسی؟ جو کچھ اُس نے من گھڑت باتیں ہانک دیں۔ وہ سب درست۔ اور جو احکام اس نے صادر کر دئے۔ وہ سب سر ماتھے پر۔ عقل کو ان میں ذرا دخل نہیں۔

یہ مسئلہ اپنے انویائیوں (پیرووں) کو عقل کا سخت دشمن بنا دیتا ہے۔ کسی بات کے نفع و نقصان یا اُس کی درستی یا غلطی پر غور کرنا ان کے لئے گناہ عظیم ہو جاتا ہے۔ اور وہ پرماتما کے ایک بہترین عطیہ کی جو کہ انسان کو انسان بناتا ہے۔ یعنی عقل انسانی کی نہایت بیقدری کرتے ہیں۔ وہ ہر بات میں محض حکم رسول کو ہی آگے رکھتے ہیں۔ باقی سب باتوں سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ وہ ذرا نہیں سوچتے۔ کہ خداوند عالم تو عالم الغیب ہے۔ اس کے فعل نجات دہندگی میں کوئی رسول دخل دینے والا۔ جھوٹی سفارش کرنے والا اور خدا کے انصاف میں رخنہ ڈلوانے والا کون ہو سکتا ہے؟ سفارش تو محض اُس کے سامنے ہوتی ہے جس کو خود کچھ پتہ نہ ہو۔

سوال ہوتا ہے۔ کہ بھوت چڑیل اور جن وغیرہ نیز بہشت و دوزخ کہاں ہیں؟ ان سب کی ہستی کا کیا ثبوت ہے؟ فرشتوں کی نسبت سینکڑوں قصے کہانیوں کا جن سے ان کی مذہبی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ کیا ثبوت ہے؟ قیامت کب آئے گی؟ اُس روز تک خدا کا انصاف کیوں ملتوی رہے گا؟ وہ آئے گی ہی کیوں؟ کیا خدا خفگ جائے گا؟ یا نہر سے بھر جائے گا۔ یا اُکتا جائے گا۔ یا اس کو کوئی خبط سوجھے گا؟ روح کو کیوں پیدا کرتا کیوں کسی کی اچھی اور کسی کی بری قسمت بناتا ہے؟ اپنے آپ بری قسمت بنا کر کیوں اس کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈال دیتا ہے؟ باوجود خود سب کی قسمت بنا سکنے کے پھر بھی سب کے اعمال کی گواہیاں لیتا ہے۔ گناہوں کو ترازو میں تولتا ہے۔ ان کی تحریر کے لئے فرشتے مقرر کرتا ہے۔ اور ان کی بھیدیوں سے گناہوں کی تفتیش کرتا ہے۔ اور پھر اس قدر سر دردی کے بعد بھی رسول کی سفارش مان کر بے انصافی کرنے پر تلا رہتا ہے۔

کیا ختنہ کی رسم سے محض کام کی پرورش کو بڑھانا مراد نہیں؟ تہوار کو دیکھو۔ تو کسی کو بھی ذرا بھی عقل سے لگاؤ نہیں۔ ان میں کس کا بھلا ہے؟ یہ محض رسول پرستی کی خاطر مقرر ہیں۔ قربانی کے مسئلہ سے جانوروں پر سخت ظلم ہوتا ہے۔ اس میں بھلائی کس کی ہوتی ہے؟ دنیا میں گوشت خوری سے ظلم و تشدد بڑھتا ہے۔ کون ایسا شخص ہے۔ جو ذرا بھی اپنی آزاد عقل سے ان سب باتوں پر غور کرے۔ اور ان کو فوراً نہ چھوڑ دے؟

عیسائیوں کو دیکھو۔ کیسی بے تکی ہانکتے ہیں۔ وہ تین خدا بنا کر پھر اُس کو ایک مانتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کی پیدائش خلاف قدرت مانتے ہیں۔ عیسیٰ کے طرح طرح کے معجزات میں یقین رکھتے ہیں۔ اپنی رسومات میں شراب اور مالٹس کو عیسیٰ کا خون اور گوشت سمجھ کر چٹ کر جاتے ہیں۔ صلیب پر چڑھنے کے بعد بھی جی اُٹھنا اور سیدھا بہشت کو چلے جانا مانتے ہیں۔ ان کے فلسفہ کے نزدیک رسے ہی سب کے گناہ اپنے ذمہ لینے والا اور سب کا کفارہ کرنے والا عیسیٰ کو مانتے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنے آپ کو بھی نہیں بچا سکا۔ بلکہ خود پھانسی چڑھا۔ نہ یہ روح کو سمجھیں۔ نہ خدا کو۔ نہ مسئلہ کرم پر غور کریں۔ نہ نجات پر۔ نہ گناہوں کو سمجھیں۔ نہ اُن کے علاج کو۔ یہ خدا کی بجائے محض عیسیٰ کو ہی سوچنا جانتے ہیں۔ صرف اُس کی سفارش حاصل کرنے کے لئے یہ لوگوں کو اس کی بھیڑوں میں شامل کرنے کے لئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگاتے ہیں۔ اور اسی کو کار ثواب سمجھتے ہیں۔

یہ رسولوں والے خدا کی اتنی پوجا نہیں کرتے۔ جتنی رسولوں کی۔ اور پھر بھی کافر دوسروں کو ہی بتلاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے سد ست تہوار محض رسولوں کی پوجا کی خاطر مقرر کر رکھے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے۔ کہ انہوں نے خدا کے لئے کون سا تہوار مقرر کیا ہے؟

یہ مسئلہ رسالت ہی ہے۔ جس کے سبب یہ ان سب باتوں کو آنکھیں بند کر کے مانتے چلے جاتے ہیں۔ پرماتما وہ دن جلد لائے۔ جبکہ دنیا اس اگیان سے پاک صاف ہو جائے۔ دھنیہ ہے سوامی دیانند جی کا جن کے زبردست فلسفہ اور اندولن نے ان سب کے اندر کھلبلی ڈال دی ہے۔ اور تمام اگیان کی جڑوں کو کھوکھلا بنا دیا ہے۔

(دوم ختم)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان للعہ (محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar

فی الدنیا یہ مسئلہ مخفی زیر غور ہے۔ کہ مذاہب کی مقدس کتابوں میں کس کو یہ فخر کرنے کا موقع مل سکتا ہے اور وہ کون سا پاک مذہب ہے۔ جو اپنی کتاب کو منجانب اللہ ثابت کرنے میں اپنی دلائل عقلیہ پیش کر سکتا ہے؟ یوں تو ہر ایک مذہب ہی اس سعی میں مشغول ہے۔ کہ ایسے ایسے اسباب مہیا کیئے جائیں۔ جو ہمارے مذہب کے قلعہ کے لیئے ایک مضبوط آہنی دیوار کا کام دیتے ہوئے دوسرے لوگوں کے دانت توڑ سکیں۔ مگر دنیا میں صداقت بھی کوئی چیز ہے۔ اس مقولہ کے مطابق کہ "کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی" ان کی ترقی اب تنزل کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ جس طرح سے تنگ آیا ہوا کوئی درندہ اپنی حیات کی خواہش کو بالکل بھلا کر حملہ کرنے والے پوری طرح سے جان دل سے کود پڑتا ہے۔ اور جس طرح سے یہ بات مشہور ہے۔ کہ "چراغ کی روشنی بجھنے کے وقت زیادہ ہو جاتی ہے۔" حالانکہ وہ اس کا آخری دم ہی ہوتا ہے۔ اور وہ اس کی زیادتی اس کو ہمیشہ کے لیئے پھر ایک نیستی کے گڑھے میں ہی ڈال دیتی ہے۔ پس کذالک آج کل دنیا کے مذاہب کی یہی حالت ہے۔ ان کی نظروں نے اب دیکھ لیا۔ کہ اب اندھیرا نہیں رہا۔ اب پہلا وقت نہیں۔ جبکہ ہماری دنیا کے ہر ایک کونہ میں گشت رہتی تھی۔ جن جانوروں کو رات کے وقت زیادہ دکھائی دیتا ہے۔ ان کی دن کے وقت کس قدر قابل رحم حالت ہوتی ہے؟ یہ امر کسی سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

تاریکی کا ہی احترام کرنے والے روشنی سے ہمیشہ متنفر ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کا دا پیچ ہی بوقت شب کارگر ہو سکتا ہے۔ علیٰ ہذالقیاس اگر آج کل بھی مذاہب کی حالت کا نقشہ اسی طرز پر کھینچا جائے۔ تو یہ قول نامناسب نہ ہوگا کہ آج ہر سو سائنس کی روشنی سے دنیا کی اشیاء منور معلوم ہو رہی ہیں۔ وہ لطیف ذرات جواب تک بوجہ تاریکی بیتالمتنا بالکل پوشیدہ اور پنہاں تھے۔ آج خود بخود ہی آہستہ آہستہ جسم کی شکل میں پیش نظر ہو رہے ہیں۔ اور ان کی اصلیت صاف واضح ہو رہی ہے۔

اب وہ وقت نہیں رہا۔ جبکہ انسان پر تیغ چلا کر اس کو اپنے مذہب میں شامل ہونے کا اصرار کیا جاتا تھا۔ اب وہ وقت نہیں جبکہ لوگوں کو عجیب و غریب مداری کی طرح پُراز تکذیب معجزات دکھا کر لوگوں کو اپنے مذہب کا شیدائی بنایا جاتا تھا۔ اب وہ وقت چلا گیا جبکہ خدا کا رشتہ دار بن کر لوگوں کو توبہ کے لفظ سے ہی نجات من الذنوب دلا دیتے تھے۔ غرضیکہ آج وہ تاریکی کا عالم طاری نہیں ہے۔ جبکہ دوسروں کی مذہبی کتب کو نذر آتش کر کے اور

ایشوری گیان "وید" ہے یا "قرآن"؟

(از شری ترلوک چند جی شاستری پوران بھاسکر قادیان)

ان پر رعب ڈال کر انہیں اپنے قبضہ میں رکھا جاتا تھا۔ اور ان پر کفار کا فتویٰ صادر کر کے ان کو سزائے موت کا مستحق قرار دیا جاتا تھا۔ بلکہ آج وہ وقت ہے۔ جبکہ چاروں طرف سے کذب کی کاہ کو سپرد آتش کر کے اس کو راکھ کی شکل میں ترتیب دی جا رہی ہے۔ آج وہ وقت ہے۔ جبکہ ان کی تیغ کا منہ ان کی طرف ہی پھیر لینے کا تجربہ باکمال کیا جا رہا ہے۔ اندھیرے کو اس نور سے بھگایا جا رہا ہے جس کا وجود ہی اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ دراصل یہ نور نورِ انسانی نہیں۔ بلکہ نورِ خدائی ہے۔ الغرض آج وہ وقت ہے۔ جبکہ اس قلعہ کی دیوار کو جس کو کہ آہنی تصور کیا جاتا تھا۔ ریت پر کھڑا جان کر جلد ہی مسمار کر دیا گیا ہے۔ اور اس قلعہ کا اندرونی نقشہ دنیا کے سامنے رکھنے کی پوری پوری کوشش ہو رہی ہے۔

پہلے وہ حالت تھی۔ مگر اب یہ تبدل ہے۔ اس تفاوت کا کیا سبب ہے؟ کیوں ایک کی ہستی سے ہستی ہو رہی ہے۔ اور کس سبب سے دوسرے کی ہستی سے نیستی معلوم پڑتی ہے؟ اس بات پر وچار کرنا ہی اس فیصلہ کو ختم کرنا ہوگا۔ اس فیصلہ سے یہ سارا جھگڑا اور فساد مٹ سکے گا۔

آؤ ذرا مل کر اس پر اپنے اپنے خیالات کی اشاعت کریں۔ اس کی توسیع کرنے سے ہی آخری فیصلہ ہوگا۔ اور یہ فیصلہ ایک راحت ابدی کا موجب ہوگا۔

اب جب یہ بات ظاہر ہو گئی۔ کہ دنیا میں کس مسئلہ کو حل کرنے سے راحت ابدی کا حصول ہو سکتا ہے۔ اور کس سے انسان پورا پورا مطمئن ہو سکتا ہے۔ یعنی کس تالاب پُر از آب معطر پر غسل کر کے اپنی بطالت کی میل کو وہ دھو سکتا ہے۔ اور کس ثمر کو کھا کر دائمی حیات حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور کس نور کی تحصیل سے وہ کفر کے اندھیرے کو سلام کہہ کر بھی اس کی جلائی سے متوہم نہیں ہو سکتا؟

پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ایسے جوہر کی موجودگی میں انسان در بدر ٹھوکریں کھا کر اپنی زندگی کو تباہی کی طرف لے جا رہا ہے۔ اور کیوں اس لبہا ثمر سے فائدہ نہیں اٹھاتا؟ اگر آپ اس جوہر پُر از نور کے متلاشی ہیں۔ تو آؤ ہم سب مل کر اس دائمی حیات کے حاصل کرنے کے بعد [illegible]

تلاش میں مصروف ہوں۔ وہ ضرور حاصل ہوگا۔ ہم کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر اس سے پہلے ہم کو ایک پہاڑ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس پہاڑ کی اونچائی بہت زیادہ ہے۔ اس پر درندوں کی رہائش ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اس کو دیکھ کر پست حوصلہ ہو جائیں۔ یا اس سے خائف ہو کر اپنے ارادہ سے ہٹ کر مایوسی کی حالت میں واپس آ جائیں۔ بلکہ آؤ۔ پہلے کمر بستہ ہو کر اس پہاڑ کا مقابلہ کریں۔ تکلیف اٹھانے کے بعد ہی راحت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ گرسنگی میں ہی اشتہا کی اصلیت کا علم ہوتا ہے۔ اندھیرا معلوم ہونے پر ہی نور کی قیمت کا پتہ چل سکتا ہے۔ دھوپ کی گرمی محسوس کرنے کے بعد ہی ہم چھاؤں کا لطف اٹھا سکتے ہیں۔ کڑواہٹ کا علم ہونے پر ہی ہم مٹھائی کا مزا جان سکتے ہیں۔ الغرض تکلیف کے بعد ہی ہم آنند کا احساس کر سکتے ہیں۔

اس لیئے آؤ گھبراؤ نہیں۔ راحت کو چاہنے والو! ایک دل ہو کر ادھر آؤ۔ وہ ثمر کون سا ہے۔ جس کو کھانے سے نور کی تحصیل ہو سکتی ہے؟ وہ ہیرا کون سا ہے۔ جس کی موجودگی میں ہماری زندگی پُر لطف بن سکتی ہے؟ کیوں بار بار پوچھتے ہو؟ پتہ اور علم کے ہوتے ہوئے بھی بار بار پوچھنے کے کیا معنی؟ جاؤ مت کرو۔ فانی دنیا کی طرف نہ دیکھو۔ ریت [illegible] میدانوں میں نہ بھاگو۔ پہاڑوں پر دوڑ دوڑ کر [illegible] نہ بھٹکتے پھرو۔ آسمان پر جا کر نہ اپنا مخول کراتے پھرو۔ ادھر دریا کے کناروں پر جا کر اپنی سادہ لوحی کو مت ظاہر کرو۔ نہ دریاؤں کی موجیں اس ثمر کو دے سکتی ہیں۔ اور نہ اونچے اونچے پہاڑوں کے پتھر ہی اپنی صدا سے اس کی بابت کچھ عرض کر سکتے ہیں۔

بھٹکتے کیوں پھرتے ہو؟ علم کو کام میں لاؤ۔ جہالت کو ترک کر دو۔ بھلا اندھے کو چراغ سے کیا فائدہ؟ ہاں البتہ دوسروں کے لیئے اس کا استعمال بھلا ہے۔ دریا کے پانی میں جا کر دیکھو۔ اس کی لہریں بھی اس جستجو میں مصروف ہیں۔ اور اسی جستجو میں چلی جا رہی ہیں۔ کہ وہ ثمر ہم کو بھی حاصل ہو جائے۔ انہوں نے بھی جان رکھا ہے۔ کہ پاتال میں [illegible]

اسی سبب سے وہ نیچے کی طرف ہی بہتی جا رہی ہیں۔

مگر پہاڑوں سے استفسار کرو۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ وہ ہیرا نیچے نہیں۔ بلکہ اوپر ہے۔ ان کے خیال میں سورج ہی وہ بے بہا جوہر ہے۔ اس لیئے وہ اوپر کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ کیا بات ہے؟ عجیب ماجرا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

آؤ پہلے اس ہیرا کی بابت یہ تو پتہ لگائیں کہ اس کا نام کیا ہے؟ بغیر نام کے تو کوئی چیز ہم کو دکان سے بھی نہیں مل سکتی۔ نام سے انجام نقط بنتا ہے۔ اس لیئے پہلے اس ثمر کا نام نوٹ کر لو۔ پھر تلاش جاری کریں گے۔ وہ ہیرا۔ وہ بے بہا ثمر۔ وہ انوکھا نور جس کا نام بھی اس کی صفت کو آگاہ کر دیتا ہے۔ اور جس کا نام لیتے ہی ہماری زندگی ایک مسرتِ عظیم محسوس کرتی ہے۔ وہ نام کیا ہے؟ نام سے ہی تو اس چیز کی تلاش ہو سکتی ہے۔ آؤ اس کو پڑھیں۔ اور اس کو یاد کریں۔ وہ ہمارے دل کی لوح پر منقش ہے۔ وہ کیسا سریلا نام ہے۔ ہاں مان گئے۔ آؤ ایک بار اس نام کو ہی بولیں۔ وہ کیا ہے

"ایشوری گیان"

تمام ضروریاتِ زندگی

سامان سوداگری پارچات زیورات، اسباب چمڑا سامان ہتھیارات متعلقہ لوہار۔ ترکھان۔ زرگر موچی حجام کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات سبز و خشک پستہ۔ بادام کشمش چلغوزہ۔ اخروٹ۔ گچھیاں۔ ڈھینگری۔ کھمبیاں پاپڑ۔ پھلوڑیاں۔ لوئی۔ پٹو۔ دُھسہ۔ زعفران کستوری ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ دندانسہ۔ سلاجیت مصفیٰ ادویات پنساری نسخہ جات مفرد و مرکب۔ غرضیکہ تمام اشیاء جو آپ کو درکار ہوں۔ ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں۔

خوشبو کی لپٹیں لانیوالی

ہون سامگری — بھگوان دھوپ

نرخ تھوک خریداران

ہون سامگری فی من ۱۶ بھگوان دھوپ فی من ۳۰

نوٹ۔ بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا۔

نوٹ ۲۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات اور نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیا منگوا سکتے ہیں:۔

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

سماجک کہانی .... "بھانڈا پھوڑ"

از شری [illegible]

بسنت رِتو ہے - پراتہ کال کا سمے ہے - سورج ابھی بھلی بھانتی نہیں ہوا ہے - شیّا پر پڑے بڑے کچھ وکیتی خواہش رکھتے ہیں کہ کچھ رات اور ہوتی - تو اچھا تھا - کئی کروٹیں بدلتے ہوئے نِدرا بیاج منگل ہے ہیں - شہر نگار س پر ابھی ابھی تک بے سُدھ پڑے ہوئے ہیں - کِنتو جنہیں ایشور بھگتی کا تنک بھی دھیان ہے - اُن کے گاتر میں تو دیدنا ہونے لگی - وہ برہم مہورت میں ہی شیّا کو تیاگ نِتیہ کرم میں تو لین ہو گئے - کچھ لوگ جنہیں یہ وِیک وا کیہ "नमस्ते भ्रमणे पथ्यम्" سمرن ہے - وہ تو اپنی مِتر منڈلی کے ساتھ گھومنے کے لئے پرستھان کر چکے ہیں - بیوپاری لوگ اپنی دکانیں کھولنے میں تتھا وستوؤں کو یتھا ستھان پر رکھنے میں سرگرمی سے مصروف ہیں +

اسی سمے ٹھیک اسی سمے ایک وکیتی دولس روڈ سے بڑی تیز گتی سے چلا آرہا ہے - نِکٹ آنے پر اس کے ویش بھوشا سے گیات ہوا - کہ یہ کوئی کرمچاری ہے - یہ کوئی راج کرمچاری ہے - اس کے للاٹ پر شرم بندو جھلک رہی ہیں - وہ گھبرایا ہوا پرتیت ہوتا ہے - وہ اپنی دھن میں چلا جا رہا ہے - اور چلا ہی گیا +

پولیس سٹیشن میں نِست بدھنا چھائی ہوئی ہے - تھانیدار صاحب آرام کرسی اُدھر سے پڑے ہوئے ہیں - اور ایک پنکھا جھل رہے ہیں - گنگناہٹ اکت ستھان کی نِست بدھنا بھنگ کر رہی ہے - یتھا سمے کوئی مکھی بھی چہک اُڑتا ہے - کرمچاری نے تھانہ میں پرویش کیا - "سلام" شبد سنتے ہی تھانیدار صاحب اُس کے منہ کی اور ایسا دیکھنے لگے - مانو کسی ویوگی کو چرکال کے بعد پایا ہو - اُنہوں نے آگنتک سے پرشن کیا - "کہو جمال! سب پرکار سے کشل تو ہے؟ کوئی وگھن تو اُپستھت نہیں ہوا؟"

کرمچاری جمال نے اُتر دیا - "سرکار! میرے حلقہ میں آج رات کو کسی نے خون کر دیا - مرت دیہہ پیپل والی بگیوں میں پڑی ہوئی ہے - وہ کسی استری کی لاش ہے - یہی نادیسے پرتیت ہوتا ہے - کہ وہ کوئی دکھ کی ماری ہندو استری ہے - پرنتو یہ گیات نہیں ہوتا - کہ کون ہے - کہاں کی ہے؟"

تھانیدار نے ہیکھک کو بلا کر جمال نے جو کچھ کہا - لفظ بہ لفظ لکھ مارا +

× × × × ×

تھانیدار کچھ سہیوگیوں کے ساتھ اُکت ستھان پر جہاں خون ہوا تھا - پہنچا - پرنتو ترنت ہی مکھیا بلا یا گیا - اُس کے ساتھ اور بھی کئی منشیہ گئے +

تھانیدار نے پوچھا "آپ جانتے ہیں کہ یہ لاش کس کی ہے؟"

مکھیا نے اُتر دیا - کہ "میں اس بات سے بالکل پریجت نہیں ہوں - اور نہ یہ جانتا ہوں کہ یہ کہاں کی ہے - اور ہے کون؟"

جب اس بات کا کچھ بھی بھید نہ کھلا تو تھانیدار نے اُکت لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھجوا دیا - اور سویم اپنی راہ لی -

× × × × ×

سڑک کے کنارے ایک چھوٹا سا گرہ بنا ہوا ہے - وہ دھیان پوروک دیکھنے سے پرتیت ہوتا ہے - کہ یہ کسی سادھارن منشیہ کا نواس ستھان ہے - کیول گھر میں دو ہی پرانی رہتے ہیں - پتا اور پُتری - پتا کا نام مہیش چندر ہے - اور پُتری کا پریم لتا - کِنتو لوگ اُسے "پریم" ہی کہہ کر پکارتے تھے +

آدھی رات بیت چکی تھی - نِشچات آکاش میگھا چھن تھا - سروتر نِست بدھنا کا پرگاڑھ سامراجیہ تھا - جڑ پرکرتی سمتر بھی نِشچل تھی - پریما اپنے شینا گار میں گاڑھ نِدرا میں خراٹے لے رہی تھی - اور مہیش چندر آج گرہ پر نہیں تھے - کاریہ وشات کہیں باہر گئے ہوئے تھے - پریما اکیلی تھی +

وہ سُندر تھی - روپ لاونیہ کی اس میں لیش ماتر کی بھی نیونتا نہ تھی - غنڈے لوگوں کی اُس پر آنکھ تھی - تھانیدار بھی اُسے اپنی پریم پاتری بنانا چاہتا تھا - اُسے مسلم ویش میں دیکھنا چاہتا تھا - اُس کا سِدھانت اتیاچار سے مسلم دھرم کی اُنّتی کرنا تھا - کتنی ہی ابودھ بالکائیں اُس دُشٹ کے پرپنچ جال میں پھنس چکی تھیں - ایسے ایسے کام تو اُس کے لئے سادھارن تھے - اُس کے سہایک بھی انیک تھے - پھر اُسے چنتا کس بات کی؟ جس پر بھی یہ پولیس ودبھاگ میں بھی یہ اُچھ پد پر تھا +

تین منشیوں نے اُس کے کمرہ میں پرویش کیا - اُنہوں نے دیکھا - کہ شکار بے سُدھ پڑا ہوا ہے - اُسے اپنے آدھین کرنے میں نہ تو دلمبھ ہی ہوا - اور نہ کسی پرکار کی وگھن بادھا ہی - اُنہوں نے اُسے کلوروفارم سُونگھا دیا - اِس کیگتی نے اُن کا پورن ساتھ دیا - وہ اُسے لے کر نیچے آئے - موٹر دوار سے ہٹ کر کچھ دور ہی کھڑی تھی - پریما اُس میں بٹھلا دی گئی - موٹر تیز گتی سے بڑھنے لگی - تھانیدار نے ایک پتر اپنے مِتر کو لکھ دیا - جس میں لکھا تھا -

"پریہ مِتر رحیم!

یہ ایک ...... امانت تمہارے پاس بھیج رہا ہوں - کرپا کر کے سا ودھانی سے رکھنا - اور میرے بنا آدیش کے کبھی کو مت دینا .... پھر کل ملونگا"

تمہارا — تھانیدار

× × × × ×

مہیش چندر کے گھر میں اُداسی چھائی ہوئی ہے - جب سے وہ آیا - اُس نے پریما کو نہیں دیکھا - وہ بے چین تھا - چاروں اور کھوج کرنے پر بھی اُس بے چاری پریما کا کچھ پتہ نہ چلا - لوگ نانا پرکار کی شنکائیں کرنے لگے - کوئی کچھ کہتا - تو کوئی کچھ - مہیش سب سُنتا تھا - پر کرتا کیا؟ وہ سر پیٹ کر رہ گیا +

یہ صبح کال ہے - گرلیشرم کی جیم دھوپ پڑ رہی ہے - پتھک بھی مارگ پر آتے جاتے درشٹی گوچر نہیں ہوتے - ہاں سڑک سے ہٹ کر کچھ دور ایک وٹ برکش کے نیچے ایک مہاتما پرشن پراجمان ہے - لوگوں کا جھرمٹ لگا ہوا ہے - ایک آتا - تو دوسرا مہاتما سے رخصت حاصل کر اپنے گھر کی راہ لیتا ہے +

مہاتما نے پوچھا کہ "گرام میں سب پرکار کی کُشل ہے؟" ایک وکیتی نے اُتر دیا - کہ "ہاں مہاراج! کُشل تو ہے - کِنتو دُشٹ اتیاچاری تھانیدار لوگوں کو سُکھ کی نیند نہیں سونے دیتا ہے - وہ بڑا ہی اُدّجت دیوہار کیا کرتا ہے" - یہ کہہ کر وہ رُک گیا +

مہاتما نے کہا - "کہو تو بھلا کیا بات ہے؟ رُک کیوں گئے؟"

ساہس کو پرتیکش رکھ کر اُس نے تھانیدار کی سب کالی کرتوتیں کہنی آرمبھ کیں - اُس نے کس پرکار ایک ہندو استری کو اس کا کہنا نہ ماننے پر مروا دیا - اور کس پرکار پریما کا اپہرن کروایا اتیادی +

مہاتما کو کئی مہاتما تھے - کِنتو تھے ایا - ویش بھگت جو پہنے پرانوں کو تجھیہ جتنے آیا - اور وہ سمپورنا کی بھلائی کیلئے سے نہیں چوکتے - دوسرا وکیتی ایک دیا تو ہر دو نوبوک ویرہ بیندر تھا - تھانیدار کے اتیاچاروں اور کُکرموں سے پرچت تھا - اور اس سے کُپت روپ سے تھانہ میں ایک اپرینٹس کی بھانتی کام سیکھتا تھا - اور سب اتیاچاروں کا پتہ لگاتا رہتا تھا +

مہاتما نے مِتر پر بیوجن کئے - اور اُکت کرمچاری کو بھی اپنے نِج دفتر سے کر اُن کو پہنچنے کو آگرہ کیا - جوں توں وہ بھی تیار ہو گئے +

دو تو وکیتی مجسٹریٹ کے بنگلہ پر پہنچے - وہ دو نوں اندر پہنچ گئے - مجسٹریٹ نے اُن دونوں کو دیکھ کر کہا - "کہئے اس سمے آپ نے کیسے کشٹ کیا؟"

یدیپی وہ تاڑ تو اُدشیہ گئے تھے کہ کسی نوین گھٹنا کا بھید گیات ہوا ہوگا - کیونکہ وہ ویریندر بابو کو اچھی طرح جانتے تھے - مجسٹریٹ نے ویریندر بابو کو ایکانت میں لے جا کر وارتالاپ آرمبھ کیا - ویریندر نے پورا پورا ورنن سنا دیا - اور یہ بھی کہا - کہ میرے ساتھ رہنے والا وکیتی ہی سب پرکار کی جانچ رکھتا ہے - اِن مجسٹریٹ صاحب سے پرارتھنا کی - کہ وہ اُسے کہیں بھی اپنے ہی بنگلہ میں رہنے کو ستھان دے دیں - ویریندر کی پرارتھنا سُن لی گئی - ویریندر اپنے گھر لوٹ آئے +

دن کے گیارہ بجے ہوں گے - عدالت میں کچھ کچھ بھیڑ لگی ہوئی ہے - یہ جان کر لوگوں کی پرسنتا کا پارا وار نہیں - کہ آج تھانیدار کے کرم پھل کا نِرنے ہو جائے گا - دشٹوں کو اپنی کرنی کا پھل اوشیہ ملتا ہے - آج ظالم تھانیدار کے سامنے ایک استری کا خون اور پریما کے اپہرن کا مقدمہ شروع ہوا - وارثوں میں جو وہاں اُپستھت تھے - اپنے بیانوں میں ہتیا اور اپہرن کا سارا دوش تھانیدار کے سر پر تھونپنے لگے - تھانیدار اواک رہ گیا +

مجسٹریٹ نے وارثوں سے ساکھشی مانگی - ساکھشی میں ویریندر اور وہی مہاتما اُپستھت ہوئے - ویریندر نے وِگت وارتا سدھ کر دیا کہ ایک رات .... نے تھانیدار سے کہا "......... پریما کہاں ہے؟" م

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

نوان نشٹی — یا — ہولی

(لیکھک شری پنڈت برجموہن جی جھا)

ہولی کا ویدک نام "نوان نیشٹی" ہے۔ نوین ان پراپت ہونے پر آریہ پرش اس ان کو پہلے پرماتما کے سمرپن کیا کرتے تھے۔ انہوں نے اس بات کا نیم کر دیا تھا۔ کہ کوئی منشیہ بنا یگیہ کئے نئے ان کو نہ کھائے پیئے:-

मानिष्ट्वाग्रयणेन नवसस्यमश्नीयात्।
नवसस्योत्पत्तौ न॰ स॰ स्येष्ट्या यजेत्। मानव गृ॰ सूत्र।

ارتھات نیا ان اتپن ہونے پر "नवसस्येष्टि" نامک یگیہ کرے۔ اور جب تک کہ ان ارتھات پہلے اتپن ہوئے ان سے ہوم نہ کرے۔ اسے نہ کھائے۔ اس کا منی بکھیت ودھان ہے:-

पर्वण्याग्रयणं कुर्वीत। वसन्ते यवानां शरदि व्रीहीणाम्। अग्रपाकस्य पयसि स्थालीपाके श्रपयित्वा। तस्य जुहोति। सजूरग्नीन्द्राभ्यां स्वाहा॥१॥ सजूर्विश्वेभ्यो देवेभ्यः स्वाहा॥२॥ सजूर्द्यावा पृथिवीभ्यां स्वाहा॥३॥ सजूः सोमाय स्वाहा॥४॥

ارتھات پرو میں نوین ان سے ہوم کرے۔ بسنت رتو میں جووں سے اور سرد رتو میں چاولوں سے نوین ان کو دودھ میں پکا کر ستھالی پاک بناوے۔ اور اس پاک کی اوپر لکھے ہوئے چار منتروں سے چار آہوتیاں دے۔ یہ پردھان ہوم ہے۔ سوستی واچن۔ شانتی پاٹھ اور نتیہ ہون کرنے کے پشچات انت میں یہ آہوتیاں دینی چاہئیں۔ اس کے پشچات نوین ان کا سیون کرنا چاہئے۔ کیسا پوتر بھاو ہے! شاستروں میں لکھا ہے:-

यज्ञाद्भवति पर्जन्यः पर्जन्यादन्नसम्भवः।

یگیہ کے دوارہ ورشٹی ہوتی ہے۔ اور ورشٹی سے ان پیدا ہوتا ہے۔ پنہ یگیہ ہی پرماتما ہے۔ یتھا:-

यज्ञो वै विष्णुः। (شتپتھ)

اتہ آریہ پرش پہلے نوین ان، اس کے دیوتا "یگیہ" کو سمرپن کرتے تھے۔ اور تب سویم اس کا بھوگ کرتے تھے۔

واستو میں ان پرماتما کی کرپا سے ہی اتپن ہوتا ہے۔ یدی پرماتما کی کرپا نہ ہو تو منشیہ پرشارتھ کرنے پر بھی ان اتپن ہونا سمبھو نہیں ہے۔ بنی بنائی تیار کھڑی فصل پر کرتی کے ذرا سے آگھات سے بات کی بات میں چوپٹ ہو جاتی ہے۔ آریہ پرش اپنی اس اسمرتھتا کو سمجھتے تھے۔ اتہ وہ پرماتما کے پرتی اپنی کرتگیتا پرکٹ کئے نہیں اگھاتے تھے۔

اب پرشن یہ ہوتا ہے۔ کہ اس ویدک ...

گیا؟ اس کا اتر یہ ہے۔ کہ اس ادسر پر ان ادھ پکی بالیں اوستھا میں ہوتا ہے۔ اور اسے جب بھونتے ہیں۔ تو اس کی سنسکرت "ہولی" ہوتی ہے۔ جیسا کہ "شبد ..." میں لکھا ہے:-

तृणाग्निभ्रष्टार्द्धपक्वशमीधान्य होलकः। होला इति हिंदी भाषा।

ارتھات جو ادھ پکا ان پھونس کی آگ میں بھونا جاتا ہے۔ اسے سنسکرت بھاشا میں "ہولک" اور ہندی بھاشا میں "ہولا" کہتے ہیں۔ ایسے ان کے دوارہ جو یگیہ کیا جاتا تھا۔ اسے لوگ "ہولک یگیہ" کہنے لگے۔ اور یہی بگڑ کر "ہولکا" اور انت میں "ہولی" ہو گیا۔

ورتمان ہولی کے دیکھنے سے بھی اس بات کا نشچیہ اوشیہ ہو جاتا ہے۔ کہ یہ یگیہ ہی کا وکرت روپ ہے۔ اب بھی لوگ نئے ان چنے، جو، گیہوں آدی کی بالیں لے کر ہولی پر جاتے ہیں۔ سوئیں سب سے پہلے ایک پروہت جسے کہ آج کل کمیرا بھی کہتے ہیں۔ گھی شکر سے ہولی کا پوجن کرتا ہے۔ اور پنہ ہولی کی پردکشنا کر کے اس میں اگنی ودھان کرتا ہے۔ اس کے پشچات لوگ نیا ان ہولی میں بھونتے ہیں۔ اس میں سے کچھ تو پردکشنا کرتے ہوئے اگنی کو سمرپن کر دیتے ہیں۔ اور شیش اپنے گھر لے جاتے ہیں۔ گھروں پر بھی ایک چھوٹا سا ہون کیا جاتا ہے۔ اور اس میں استری بچوں سمیت سب بھاگ لیتے ہیں۔ اس سے یہ سپشٹ سدھ ہو جاتا ہے۔ کہ ہولی ایک سارو جنک برہد یگیہ ہے۔

ودوانوں کو چاہئے۔ کہ وہ اس کے شدھ روپ کا پرچار کریں۔ نگر کے شکشت اور شیشٹ لوگوں کو چاہئے۔ کہ پھاگن کی پورنماشی کے دن پراتہ کال کے سمے پرتیک محلہ کے سارو جنک استھانوں میں ایک بڑا یگیہ کرنے کا آیوجن کریں۔ اس کے لئے پرتیک گھر سے چار چار آنے سنگرہ کئے جائیں۔ اور ودھی پوروک یگیہ کیا جائے۔ ویدوں پر شردھا رکھنے والے پرتیک آریہ یا سناتن دھرمی کو اس میں بھاگ لینا چاہئے۔

ہمارا وشواس ہے۔ کہ یدی اس پراچین پدھتی کا ادھار ہو جائے۔ تو جو ... اس میں ہو رہے ہیں ... آدی انیک روگ کبھی نہ ہوں ...

نوین ان سینٹ نمتھا روگ رہت ہو۔ اور اسے سیون کر کے ہم لوگ بلوان تتھا ویریہ وان ہو جائیں۔

آپ یہ جان کر آشچریہ کریں۔ کہ ہمارے اس ویدک یگیہ کی مہتتا کو ودیشیوں نے بھی انوبھو کیا تھا۔ اور انہوں نے اپنے دیشوں میں اس کا پرچار کیا۔ ٹاڈ راجستھان کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ان تیار ہونے پر روما کے لوگ "Saturnasia" ارتھات کرشی کے دیوتا کی پوجا کا دن مناتے ہیں۔ اس اوسر پر وہ اکمود پرمود بھی مناتے ہیں۔ راجپوتانہ کی ہولی کو دیکھ کر کرنل ٹاڈ نے ایک ستھان پر لکھا ہے۔ کہ:-

"راجپوتانہ کی ہولی کا سروتم درشیہ محل کے سامنے میدان میں گھوڑے کی پیٹھ پر ہولی کا کھیلنا ہے۔ پرتیک جاگیردار کے پاس جو کہ ہولی میں بھاگ لینا چاہتا ہے۔ پراپت مانا ہی کمکمے ہوتے ہیں۔ جن میں گلال ابیر بھرا ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ ونود کرتے ہوئے، پرشنسیہ تتھا دکیتا پورن استوائوت کے ساتھ ایک دوسرے کی اور پھینکتے دوڑتے اور اچھلتے ہیں۔"

"یہ بھاگ روما نگر کے آدھونک سیٹرنیلیا پرو سے بہت کچھ ملتا ہے۔ جبکہ اسی پرکار کے کمکمے اکمود پرمود کے اوسر پر پھینکے جاتے ہیں۔ سیٹرن کے وشے میں انگریزی کونسل کا لیکھ ہے":-

سیٹرن — رومن کرشی کا پراچین دیوتا ہے اور سیٹرنیلیا ایک پرو ہے۔ جو کرشی کے دیوتا سیٹرن کی سمرتی میں منایا جاتا ہے۔ جبکہ لوگوں کو بنا کسی روک ٹوک کے آنند منانے کا اوسر ملتا ہے۔ کتنے گورو کی بات ہے۔ کہ ہمارے اس پرو کی سرشیٹھتا اور پوترتا سے پربھاوت ہو کر ودیشیوں نے ہماری نقل کی۔ کنتو دکھ کی بات ہے۔ کہ آج ہم نے اس کا روپ اتنا بگاڑ دیا ہے۔ کہ آج لوگ اسے دیکھ کر ہم سے گھرنا کرنے لگے۔ اور ہمیں اسبھیہ اور جنگلی کی اپادھی دینے لگے۔

ہولی کا سماجک روپ

ہولی کے پرو کی ایک سماجک وشیشتا بھی وچارنیہ ہے۔ سمرتیوں میں اس دن چنڈال تک کو سپرش کرنے کا ودھان پایا جاتا ہے۔ وشو بندھتو کا کیسا اچھا بھاو ہے۔ اسی لئے ہولی کے پشچات سب چھوٹے بڑے ...

سب بھید بھاو کو مٹا کر آپس میں گلے ملنے کا بھاو اور کسی پرو میں نہیں دیکھا جاتا۔ اتہ سماجک درشٹی سے بھی یہ ایک مہتو پورن پرو ہے۔

انتم نویدن یہ ہے۔ کہ آج کل کے نام سے جو نندنیہ باتیں پرچلت ہو گئی ہیں۔ ان سب کو ہمیں پریتن کر کے بند کر دینا چاہئے۔ لوگوں پر کیچڑ پھینکنا۔ اور ان کے کپڑوں کو رنگ ڈال کر خراب کرنا۔ شراب یا بھنگ پینا۔ گالیاں بکنا اور ماتا تتھا بہنوں کے پرتی اپ شبد کہنا راکھشسی ویوہار ہے۔ اتہ ان باتوں کو ایک دم بند کر دینا چاہئے۔

پرتیک نگر اور محلہ میں سدھارک پرش اور استریوں کا ایک دل سنگھٹت کیا جائے۔ جو کہ ہولی کو شدھ اور پوتر روپ میں منانے کا پرچار کریں۔ اور ہولی کے اوسر پر کسی پرکار کی اسبھیتا نہ ہونے دیں۔

بدھیمان پرشوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ پرچلت بھرشٹاچار کو بند کر کے "नवसस्येष्टि" کے شدھ اور پوتر ویدک روپ کا پرچار کریں۔ جس سے کہ بھارت کے ماتھے پر لگا ہوا اسبھیتا کا کلنک شیگھر ہی دور ہو۔

آریہ سماجوں کے سکریٹری صاحبان دھیان دیں!

گورودکل کورکشیتر کے برہمچاریوں نے بہت سندر موٹو بنائے ہیں۔ جو گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر فروخت کئے جائیں گے۔ یہ موٹو سندر رنگ برنگ کے سولنی کپڑوں پر رنگ برنگ کے کاغذوں کے حروف کاٹ کر تیار کئے گئے ہیں۔ موٹوؤں میں سندر سندر وید منتر وید پورن سنسکرت شلوک۔ ہندی کے واکیہ اور انگریزی کے پد ہیں۔ ان کے علاوہ بڑے بڑے حروف میں اوم۔ نمستے۔ سواگتم اور سو ویلکم وغیرہ بھی ہیں۔ جو آریہ سماجیں سماج مندروں کو سجانے اور جو مہاشے اپنے گھروں کو سجانے کے لئے ایسے موٹو لینا چاہیں۔ ان کو گوروکل کانگڑی کے جلسہ پر پانچ آنے فی گز کے حساب سے بنے ہوئے مل سکیں گے۔ برہمچاریوں کے ذریعہ ان موٹوؤں کو تیار کرانے کا یہی مطلب ہے۔ کہ سماجوں کو شدھ اکشروں میں موٹو مل سکیں۔ اس لئے ... کے بنانے میں جو خرچ آتا ہے۔ اس کے علاوہ صرف ۲ فی روپیہ کے حساب سے ہی منافع لگایا گیا ہے۔ اس منافع سے گوروکل میں دستکاری کا کام شروع کرنے کے لئے مشین وغیرہ خریدی جائے گی۔ اور قحط وغیرہ کے موقع پر امداد دی جائے گی۔ اس طریقہ سے ودیارتھیوں میں کمائی کرنے کا بھاو بھی پیدا ہوتا ہے۔ آریہ پرشوں کو ودیارتھیوں کا اتساہ بڑھانا چاہئے۔

(پربندھ کرتا گوروکل کانگڑی)

سندھیا ہون آدی ہندی تھا مادری زبان میں ہی ہونا چاہئے

(از شری ماسٹر سوہنا لال جی پنشنر جاگی نواسی)

यथामा वाच
कल्याणी मावदानि
जनेभ्य.....

(یجر وید۔ ادھیائے ۲۶ منتر ۲)

اس منتر دوارہ منشیہ ماتر
کو ادھیکار دیا گیا ہے۔ کہ وید کی روشنی سے
منور ہوں۔ منشیہ ماتر میں شودر سے شودر اور
نیچ سے نیچ پرش بھی شامل ہیں۔ جیسا کہ اس
وید منتر میں سپشٹ ریتی سے درشایا گیا ہے۔
لیکن پرشن یہ ہے۔ کہ کیا شودر اور نیچ سے نیچ
منشیوں میں یہ یوگیتا ہے۔ کہ وہ مول منتروں
کا پاٹھ کر سکیں؟ اور سمجھ سکیں؟ اُتر تو
صاف ہے۔ کہ وہ خود تو پاٹھ کر سکتے ہی
نہیں۔ اور نہ ہی سمجھ کر فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔
اُنہیں تو اُن کی اپنی زبان میں ہی وید پڑھنا
ہوگا۔ اور سندھیا ہون آدی ان کو اپنی زبان
میں ہی کارآمد ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اس منتر
کا یہ منشا تو ہو ہی نہیں سکتا کہ سروسادھارن
وید کا پاٹھ مول منتروں سے ہی کریں ؛

پاٹھ کر لیتے ہیں ؛
عرب دیش میں قانون کی کتابیں عربی زبان
میں ہی ہوتی ہیں۔ جرمنی میں جرمن میں ہی
اور علیٰ ہٰذا القیاس۔ پہلے ساری دنیا کو
سنسکرت پڑھا لیجئے۔ پھر سندھیا ہون آدی
ہر ایک دیش میں سنسکرت میں ہو سکیں گے

رہا ؎
رگ وید۔ اشٹک ۸۔ ادھیائے ۸۔ ورگ
۴۹۔ منتر ۳ کا ترجمہ جو رشی نے رگ وید آدی
بھاشیہ بھومکا میں کیا ہے۔ عزت بڑھنے
یوگیہ ہے۔ آشا ہے۔ کہ ہمارے وچار یکساں
ہوں۔ ہمارے من ایک جیسے ہوں۔ ہمارا لین

بعض ودوان کہتے
ہیں) کہ منشیہ ماتر کو
سنسکار کرنے کا حق ہے
تو کس قدر مضحکہ خیز
بات ہے۔ کہ اس منتر
کا پاٹھ تو ہم کرتے رہیں۔ لیکن اس کے آشے
کو پورن کرنے کے لئے سب سادھن اختیار
نہ کریں۔ ہمارے سنسکار ایسی زبان میں ہیں۔
جن کو ہم سمجھتے ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ
صرف تھوڑے ہی لوگ سنسکاروں کی مہما کو تو سمجھو
کرتے ہیں۔ اور وہ تو ویسے ہی ہیں۔ جو سولہ
سنسکار کرتے ہیں۔ کیا یہ پرشن نہیں ہے۔ کہ
آپ سنسکاروں میں ایسے منتروں کا پاٹھ کریں
کہ جن کا ارتھ بڑے بڑے ودوانوں کی بیسیوں
ورشوں کے وچار کے بعد سوجھا ہو؟ منتروں
کا پاٹھ مادری زبان میں ہی ہونا چاہئے ؛

- پہلے بھی جی ویدک مشنری کا مضمون جو
"پرکاش" میں حال میں چھپا ہے۔ اور
پنڈت ابودھیا پرشاد جی ویدک مشنری کے
جو مضمون گاہے بگاہے نکلتے رہتے ہیں۔ وہ
چلا چلا کر کہہ رہے ہیں۔ کہ یورپ اور
امریکہ میں اصلی باشندے آریہ سماج کے ممبر
قریباً قریباً نفی کے برابر ہیں۔ اس کی وجہ وہ
یہ بتلاتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا لٹریچر اُن کی
مادری زبان میں نہیں ہے۔ پنڈت
بھگت رام جی ویدک مشنری کو بھی میں نے یہی
کہتے سُنا ہے ؛

بھلا آپ کی سندھیا اور ہون آدی اگر ان
دیشوں میں سنسکرت زبان میں ہوں۔ تو
کون آریہ سماج کی طرف آئے گا۔ واقفانِ سے
آنکھیں نہ موندیں۔ بلکہ تجربہ کار بزرگوں اور
پرچارکوں کے تجربہ سے فائدہ اٹھائیں ؛

समानो मन्त्र:..... (رگ وید منڈل
۱۰۔ سوکت ۱۹۱۔ منتر ۳)

اس پوتر وید منتر کا اگر یہ آشا مان لیا جائے
کہ سروساد ھارن کو مل کر وید منتروں کا پاٹھ
کرنے کا اپدیش دیا گیا ہے۔ تو آریہ سماج کے
نیتا اس منتر کو نظر انداز کر کے سروساد ھارن
کو اس اپدیش پر عمل کر کے سہولت پہنچانے
کی بجائے مشکل میں ڈال رہے ہیں۔ اگر
سروساد ھارن مول منتروں کا پاٹھ نہیں کر سکتے
تو ترجمہ کا پاٹھ کر کے وہ لابھ اُٹھائیں۔ آریہ
سماج کے ودوان باپ کے بھاگی بن رہے ہیں۔
وید منتروں کو منشیہ ماتر تک پہنچنے نہیں دیتے۔
غیر آریہ ساجیوں خصوصاً مسلمانوں و عیسائیوں
کو آریہ سماج کی طرف آکرشن کرنے کی کون سی
بات ہے؟ اب تو یہ لوگ غلط سلط ترجمے کر
کے اُلٹا آپ کے لئے ہانی کارک ہو رہے ہیں۔
آپ کے شدھ یا اشدھ وید پاٹھ کو (جیسا
کہ اکثر سماجوں میں ہوتا ہے) وہ کیا سمجھیں؟
ذرا غور کیجئے۔ کہ سنسکرت میں پاٹھ کرنے سے
کیا لابھ ہوگا؟ جب یہ ساری کارروائی ہندی
میں ہوگی۔ تو بہت سے لوگ وید منتروں کے
آشا کو سمجھ سکیں گے ؛

آپ عدالتوں کو ہی لے لیجئے۔ انگریزی
راج میں (Penal Code) کی سب
دفعات انگریزی میں ہیں۔ عدالتوں میں سب
وکیل اور جج انگریزی جانتے ہیں۔ اس لئے
دفعات کو انگریزی میں پیش کیا جاتا ہے۔
لیکن عرائض نویس اور دیگر اشخاص جو انگریزی
نہیں جانتے ...

دین یکساں ہو۔ اتیادی۔ اس منتر کا منشا
کس طرح سے پورا ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہم وہ
پاٹھ کرتے ہیں جس کو سوائے چند آدمیوں
کے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا ؛

कुर्वन्नेवेह कर्माणि.....
(یجر وید۔ ادھیائے ۴۰۔ منتر ۲)

اور یہ قریباً قریباً ناممکن ہی ہے ؛
یہ پرشن ہو سکتا ہے۔ کہ مول منتروں کا
پاٹھ نہ ہو۔ تو بعض چھپے ہوئے رتن جواہر
نکل سکتے ہیں۔ نہ نکل سکیں گے؟
اس کا اُتر یہ ہے۔ کہ یہ ودوانوں کا کام ہے
کہ ریسرچ کرتے رہیں۔ اور مستند ترجمہ ہی
...

مختصر افسانہ "علم و عمل"

پنڈت کیشوانند کی کتھا کی شہر بھر میں دھوم مچ گئی۔ سینکڑوں شردھالو روزانہ اُن کی کتھا سُننے کے لئے آتے۔ اور اپنی پیاسی آتماؤں کو گیان امرت سے شانت کرتے ؛

ایک روز ایک سادہ لوح غریب عورت کتھا سُننے کے لئے آئی۔ پنڈت جی نے نصیحت کی۔ کہ "اس دُنیا میں پربھو بھگتی ہی سب سے زیادہ افضل ہے۔ انسان اس کے سہارے سے ہی سنسار ساگر کو پار کر سکتا ہے" ؛

یہ نصیحت اُس عورت کے صاف لوحِ دل پر نقش ہو کر رہ گئی۔ بہت دن گزر گئے۔ پنڈت جی کو ایک سفر درپیش ہوا۔ راستہ میں ایک دریا پڑتا تھا۔ برسات کا موسم تھا۔ پانی زوروں پر تھا۔

پنڈت جی دریا کے کنارے پہنچے۔ اور کسی کشتی کا انتظار کرنے لگے۔ اتفاقاً وہی عورت بھی ادھر آ نکلی۔ پنڈت جی کو کھڑا دیکھ کر عورت نے ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا۔ اور دریافت کیا۔ "پنڈت جی! کس کا انتظار ہے؟"

پنڈت جی نے جواب دیا۔ "کسی کشتی والے کا" ؛

عورت نے جواب دیا۔ "کیا آپ کو اس دن کا اپدیش یاد نہیں۔ آپ تو سنسار ساگر کو پار اُترنے کے لئے کہتے تھے۔ یہ تو معمولی دریا ہے" ؛

پنڈت جی نے ہنس کر کہا۔ "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں۔ اور دکھانے کے اور" ؛

لیکن عورت پر اس کا مطلق اثر نہ ہوا۔ اُس نے بے پرواہی سے دریا میں چھلانگ لگا دی۔ اور وہ دیکھتے دیکھتے دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئی ؛

پنڈت انگشت بدنداں یہ تمام حال دیکھتا ہی دیکھتا رہ گیا۔ پنڈت کے پاس علم تھا۔ اور عورت کے پاس دولت عمل ؛

ان میں سے کون اچھا ہے۔ اس کا ناظرین خود اندازہ لگائیں ؛

(روشن پشاوری بی۔ اے)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؛
(مینیجر)

ہماری جسمانی و روحانی ترقی و پستی

جب ہمارا جسم صاف خون سے پُر ہوگا ہم ہر حالت میں
عروج کی طرف ترقی کرتے جائیں گے۔ بحالت دیگر پستی اور
ذلالت کی خوفناک غار موجود ہے۔ اس لئے خون اور منی کی
جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے بدہضمی قبض جریان احتلام
اور سُرعت سے نجات حاصل کرنے کے لئے دل و دماغ معدہ
کو مضبوط بنانے کے لئے کوہ ہمالیہ کی ... تیار ...
گولیوں کا استعمال شروع کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲
گولیاں صرف ... زندگی کے ... خطرات
سے بچنے کے ... مضامین سے مزین ...
"... " بالکل مفت طلب فرمائیں ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مصنوعی زندگی بسر کرنے کی بجائے آتم سدھار کرو!

(از رائے صاحب مہاشے رام جی ریٹائرڈ مصنف سابق رکن آریہ سماج)

انسانی ذہنیت ان دنوں کچھ ایسے سانچہ میں ڈھل چکی ہے۔ کہ وہ اصلیت سے بہت دور چلی گئی ہے۔ اور دن بدن دور جارہی ہے۔ زندگی کے ہر ایک معاملہ میں نمائشی زیبائش کو زیادہ جگہ دی جارہی ہے۔ اور بجلی زندگی کے خصوص واقعات سے تعلق رکھنے کے لیکچرار جھل تقریروں اور چند بات کو زیادہ وقعت کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے۔ اور ان کا ہی راگ چاروں طرف الاپا جارہا ہے۔ اور ان کو ہی مشہور کرنے کے لئے چاروں طرف جلسے جلوس اور مظاہرے اپیلیں ہورہی ہیں:

کیا میرا ایسا کہنا خلاف واقعہ ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اس کا تجربہ ہر ایک انسان اپنی زندگی میں اپنے ذاتی مشاہدوں سے کر سکتا ہے:

کیا یہ سچ نہیں؟ کہ دھرم کے نام پر لاکھوں اور کروڑوں انسان ہر سالی اور خاص کر کمبھ کے میلہ پر کسی اس یا اس مذہبی بھاؤ سے متحرک ہوکر اور کئی قسم کی تکالیفات گوارا کر کے گنگا جی پر پہنچتے ہیں۔ اور وہاں کے ایسا کرنے میں ہر سال لاکھوں اور کروڑوں روپیہ ریل گاڑی کے کرایوں اور دیگر اخراجات کے ذریعہ ان کی پاکٹ سے نکل جاتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان سب کے عوض میں ان کو ملتا کیا ہے؟ کیا واقعی ان کے پاپ دھل جاتے ہیں؟ اور کیا وہ واقعی مکتی پاکر اور دھرماتما بن کر گھروں کو واپس لوٹتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اگر باریک بینی سے حقیقت کی بنا پر اس واقعہ کو پڑتالا جائے۔ تو صاف پتہ چلے گا کہ اس سے انسانیت کا سراسر نقصان ہی نقصان ہورہا ہے۔ وہاں کے دوکاندار انجان لوگوں کو ٹھگ کر اور ایک ایک چیز کے دگنے اور تگنے دام فریب اور دھوکہ سے ان سے وصول کر کے زیادہ پاپی اور دھوکہ باز بنتے ہیں۔ اور مضر صحت مٹھائیاں اور دیگر کھانے کی چیزیں انہیں کھلا کر ان کی صحت کا ستیاناس کیا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ ہیضہ کے پھوٹ پڑنے سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں انسان وہاں فنا ہوجاتے ہیں۔ چوروں اور راہزنوں کو چوری اور رہزنی کا موقع مل جاتا ہے۔ کئی ایک انسانوں کی بہو بیٹیاں بھیڑ بھاڑ میں سے بھگا لی جاتی ہیں۔ اور کئی ایک کے کیسے کٹ جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور اس طور پر یہ لوگ اپنے کرموں کو روتے ہوئے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں:

یہی حال آریہ سماج اور کئی دیگر سوسائٹیوں کے سالانہ جلسوں اور جلوسوں تک

ہی بھی ہزار ہا روپیہ ریل گاڑی کے کرایوں۔ سجاوٹ اور دیگر اخراجات پر برباد ہو جاتا ہے۔ لیکن ان سے حاصل کیا ہوتا ہے؟ سوائے اس کے کہ دل بہلانے کے لئے تماشہ کا سامان مہیا ہو جائے۔ اور سٹیج پر بعض خاص خاص آدمیوں کو اپنی اپنی قابلیت اور گریٹ کی نمائش کرنے کا موقع مل جائے۔ نذر دکھلاوے کے طور پر رسم پوری ہو جائے۔

ابھی حال ہی میں طلباء کی کانفرنس یہاں پر ہوئی۔ اور خوب زوردار تقریریں سٹیج پر ہوئیں۔ مگر ان میں بھی سوائے ایک سالانہ رسمی رواج کے پورا ہونے کے اور کچھ نظر نہ آیا۔ اور "پنچوں کا کہنا سر ماتھے پر مگر پرنالہ اوتھے دا اوتھے"

کے مصداق نتیجہ ہیچ کا نتیجہ ہی رہا:

شری ڈاکٹر ٹیگور صاحب نے جو کچھ فرمایا۔ اس میں بھی پنجاب کے طلباء کے سدھار کے متعلق چنداں خوراک نہ تھی۔ وہ منتشرہ کے لئے ایک عام لیکچر تھا۔ جو انہوں نے پڑھ کر سنا دیا۔ اور بھی کئی اصحاب کی طرف سے جوشیلی تقریریں ہوئیں۔ لیکن وہ بھی کچھ ایسی نہیں تھیں۔ جو طلباء کے دلوں میں کچھ بہتر تبدیلی پیدا کر سکیں۔ اور جیسے گھوڑے کے آگے گاڑی کے جوتنے سے گاڑی کا چلنا ناممکن ہے۔ ویسے ہی جب تک یہاں کے طلباء کی نبض کو پہچان کر اور ان کے مرض کی درست تشخیص کر کے ٹھیک علاج نہ ہو تب تک سدھار مشکل ہے۔ اور اگر ان سے کوئی فائدہ ہوتا ہوتا۔ تو ابھی بریڈلا ہال میں ہی مشاعرہ والے دن ہاتھی طلباء کی طرف سے ٹھاکر ٹیگور صاحب کی موجودگی میں ہال کے دروازوں۔ کھڑکیوں اور انکے شیشوں کو توڑنے کا نظارہ دیکھنے میں نہ آیا ہوتا:

اپنی اپنی تقریر میں کوئی کھدر کے استعمال پر زور دیتا تھا۔ کوئی تنظیم دیہات کی طرف طلباء کی توجہ کھینچتا تھا۔ کوئی گورنمنٹ کو کوس کر اپنے دل کا غبار نکالتا تھا۔ مگر ان سب قسم کے اپدیشوں کے باوجود "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کے مصداق طلباء کے مرض میں زیادتی ہورہی ہے نہ کہ کمی۔ اور اس قسم کے تماشوں پر ہزارہا روپیہ دیش کا یونہی بے فائدہ ضائع ہو جاتا ہے:

غرضیکہ دیش سدھار کے نام سے موجودہ ڈھکوسلے رچے جارہے ہیں۔ ان سے نہ صرف یہ کہ کوئی مطلب سدھ نہیں ہورہا۔ بلکہ ان کے نام سے چاروں اور لوٹ کھسوٹ ہورہی ہے۔ اور تہذیب کے نام پر لوگوں کے کیسوں کو بھرا جارہا ہے۔ اور تباہی کا دائرہ دن بدن اور بھی کشادہ ہورہا ہے۔ جھل اور کپٹ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور ہر ایک شخص کی یہ زبردست امنگ ہے کہ کسی طرح اس کا نام بھی نیتا لیڈروں میں شمار ہونے لگے۔ اور اس کا کیسہ بھی دلیش بھگت ہونے کے بہانہ بھر جائے۔ اور وہ خوب عیش اور عشرت کی زندگی بسر کرے:

اب چاروں اور چار بیل آنتا ہے۔ اس آلیچ ترقی پر ترہ ترہ کرنی اور آنسو بہاتی ہوئی پائی جاتی ہیں۔ اور اکثر اصحاب کے منہ سے تو یہ آواز بھی سنائی دیتی ہے۔ کہ اب اس دنیا میں پاپ اور چالاکی کا دور دورہ ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ ان حالات کو کچھ برا نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ یہ تو تہذیب کی عظمت کا اعلیٰ نشان تصور کیا جاتا ہے۔ اور یہ زہر سوسائٹی میں زیادہ سرایت کرتا جاتا ہے۔ اور انسانی زندگی محض مصنوعی زندگی بنتی چلی جاتی ہے۔ ہر پہلو میں انسانیت بنی اعتبار اور بھروسہ دن بدن کافور ہوتا چلا جارہا ہے۔ اور باہمی تعلقات میں بہت کڑواہٹ اور ناپسندیدگی بڑھتی جارہی ہے۔ اور تمام دنیاوی کاروبار اور تعلقات میں ہاہاکار کی آواز سنائی دیتی ہے:

کاش کہ ہمارے رہنماؤں اور ایسے کہلانے والے لیڈروں کو کچھ ہوش آئے۔ اور وہ حقیقی معنوں میں انسانیت کے مختلف امراض کی درست تشخیص کر کے اور ان کا ٹھیک علاج کر کے انہیں مٹانے کا یتن کریں۔ تاکہ وہ اس قسم کی مصنوعی زندگی سے انسانیت اور دھارمک زندگی کے مخصوص واقعات کی طرف اپنی توجہ پھیر سکیں۔ اور اس طور پر اس دیش کا ہر لحاظ سے بھلا ہو سکے:

مہاودیالیہ جوالاپور کی جینتی!

مہاودیالیہ جوالاپور کی جینتی (جوبلی) کی تیاریاں تقریباً منزل اختتام کو پہنچ چکی ہیں۔ ۱۶ اپریل سے ۲۲ اپریل ۱۹۳۵ء تک جشن جوبلی نہایت عالیشان پیمانہ پر منایا جائے گا۔ آریہ سماج کے مشہور لیڈران، علماء و فضلاء اور پرچارک تشریف لا رہے ہیں گے۔ بیز ملک کے مایۂ ناز بیدار مغز سیاسی لیڈران بھی تشریف فرما ہوں گے۔ قدیم تعلیم کے حامی دمویدہ نیز گوروکلوں کے برہمچاری بھی رونق افروز ہوں گے۔ جینتی کی کامیابی کے لئے شری مہاتما گاندھی جی مہاراج کا آشیرواد موصول ہو چکا ہے۔ اس موقعہ پر مندرجہ ذیل کانفرنسیں ہوں گی:

نمبر شمار	نام کانفرنس	اسمائے گرامی پریزیڈنٹ صاحبان
۱	ودوت کلا سمیلن	پنڈت دوجیندر ناتھ جی شاستری
۲	شاستر شکھشا ،،	پنڈت منگل دیو جی شاستری رجسٹرار سنسکرت کالج ایگزیمینیشن بنارس
۳	گوروکل ،،	پنڈت مکتی رام جی اپادھیائے آچاریہ گوروکل پوٹھوہار
۴	راشٹر بھاشا ،،	شری رنبیر جی بی۔اے۔ ایڈیٹر ہندی ملاپ لاہور
۵	کوی سمیلن (مشاعرہ)	کوی ور شری پنڈت ہری شنکر جی سمپادک "پربھاکر" آگرہ
۶	دکشانت سماروہ	ڈاکٹر وشنودت جی بھشنگا آچاریہ پردھان مہاودیالیہ سبھا
۷	،، بھاشن	مہاتما ہنسراج جی لاہور
۸	وید سمیلن	شری پنڈت نردیو جی شاستری وید تیرتھ

ان کے علاوہ شری رام دیو جی ورما بہار نواسی تلوار بنیٹی اور دھنش کے کھیل دکھلائیں گے:

میں زمانہ قدیم کے طریقۂ تعلیم کے شیدائیوں اور حامیوں کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ جینتی میں تشریف لاکر اس کی رونق کو بڑھائیں۔ اور اس کی کامیابی میں ہمارے معاون بنیں۔ اور شری بابو سیتا رام جی کی دان کردہ زمین میں شری سوامی درشنانند سرسوتی جی مہاراج کے لگائے اور سوامی شردھانند جی کی جانفشانی سے سینچے ہوئے بالمشر شجر مہاودیالیہ کو ملاحظہ فرمائیں:

(نردیو شاستری وید تیرتھ)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ ودوانوں سے ایک اہم پرشن

(از شری ارجن دیو جی منیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ پشاور شہر)

۱۔ آریہ سماج پشاور شہر کے ایک مانیہ سبھاسد سورگیہ لالہ جھجو رام جی نے کچھ رقم اس سماج کے پاس اس غرض کے لئے جمع کروائی۔ کہ کوئی ایسی سکیم بنائی جائے جس سے سنسکرت کی پڑھائی بھگوان دیانند جی کے بتلائے ہوئے رشی اشٹادھیائی اور مہابھاشیہ کے طریقہ پر کرائی جائے۔ شریمان جی نے اپنے جیون میں یہ جاننے کا بہت یتن کیا۔ کہ کسی سنستھا میں اگر ٹھیک وہی طریقہ ہو۔ تو یہ دھن وہاں دیا جائے۔ تاکہ ان کے من کا منورتھ پورا ہو۔ پرنتو ان کو یہ نشچے ہو گیا۔ کہ کسی سنستھا میں پورے طور پر سوامی جی کی بنائی ہوئی شیلی نہیں برتی جاتی۔ اس لئے انہوں نے یہ معاملہ اس آریہ سماج کے سپرد کر دیا۔ کہ یہ سماج اچت پربندھ کرے۔

۲۔ شریمان جی کا منورتھ پورا کرنے کی غرض سے اس سماج نے گت تین چار ورشوں میں اوّل اس وشے پر وچار اور نشچے کرنے کے لئے پانچ مہانو بھاؤں یعنی ۱۔ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی ۲۔ پنڈت نردیو جی شاستری مکھیہ ادھشٹاتا مہاودیالیہ جوالاپور ۳۔ پنڈت لکشمی رام جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل پوٹھوہار ۴۔ پنڈت برہم دت جی ورجانند آشرم امرتسر اور ۵۔ پنڈت چارودھن جی مکھیہ ادھیاپک لالہ رادھا کرشن سنسکرت پاٹھشالہ پشاور شہر) کی ایک کمیٹی نیت کی۔ کہ وہ ایک نیت سمے پر ایک جگہ اکٹھے ہو کر اس وشے پر وچار کریں۔ پرنتو یتن کرنے پر بھی ان مہانو بھاؤں کی کمیٹی نہ ہو سکی۔ اس کے علاوہ چند بھائیوں کی طرف سے وظیفہ کے لئے پرارتھنا پتر آئے۔ کہ وہ وظائف لے کر اشٹادھیائی پڑھیں گے۔ ان کو منن لکھت وظائف دئے گئے:-

نمبر شمار	نام و پتہ	ماہوار وظیفہ	کل رقم ادا شدہ
۱	بذریعہ گوروکل پوٹھوہار	۱۳/- روپیہ	۲۶۰/- روپے
۲	″ ″ چتوڑ	″ ۱۲/-	″ ۱۴۴/-
۳	پنڈت یش پال جی بنارس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں	پہلے ۱۵/- ″ بعد میں ۲۵/- ″	″ ۴۲۳/۱۴/-
۴	اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور کو برائے سفر کوش دئے گئے		″ ۱۰۰/-
	میزان کل		″ ۹۲۷-۱۴-۰

اب پھر یہ وشے انترنگ سبھا میں وچارارتھ پیش ہوا۔ کہ اس وقت تک کوئی ایسا عملی کام نہیں ہوا جس سے سورگیہ لالہ جی کی خواہش پوری ہو سکے۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ رشی دیانند جی کے بعد اتنے ودیالیہ کھلے۔ رشی کے انویائیوں نے تن۔ من اور دھن سے رشی کی پیروی کی اور وہ رشی کو اپنا سچا گورو جانتے ہوئے دل سے یہ مانتے رہے ہیں۔ کہ سانگ وید ارتھ کیول رشی کے بنائے ہوئے طریقہ سے ہی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پھر کیوں آج تک کہیں بھی پورے طور پر اس طریقہ پر عمل نہیں کیا جاتا؟ گوروکلوں میں جہاں اشٹادھیائی شروع میں کنٹھ کرائی جاتی ہے۔ وہاں بھی بڑی کلاسوں میں کومدی آدی کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ آریہ سماج کے پنڈت صاحبان کی رائے میں بھی اختلاف ہے۔ کئی کہتے ہیں۔ کہ کومدی میں ایسا کوئی دوش معلوم نہیں ہوتا۔ جیسا کہ شری سوامی جی نے لکھا ہے۔ وہ سوامی جی کی کومدی کا اپمان کرنے والی سمتی کو درست نہیں مانتے۔ حالانکہ سوامی جی کی رائے کا اظہار اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جب ان کے گورو سوامی ورجانند جی کا پرلوک گمن ہوا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ "ویاکرن کا سوریہ است ہو گیا ہے"۔ اور سوامی ورجانند جی کے پاس جب کوئی شش پڑھنے جاتا تھا۔ تو وہ اس شش سے کومدی کے کرتا بھٹوجی دیکشت کی تصویر کو جوتا لگوایا کرتے تھے۔ اس سے سوامی جی اور ان کے گورو جی کی رائے صاف ظاہر ہے۔ تعجب کی بات ہے۔ کہ یہ کیا معمہ ہے؟ کیا سوامی جی کا کومدی آدی کے ساتھ یہ درودھ تھا؟ جبکہ بعض پنڈت صاحبان کی رائے کے مطابق سوامی جی کے اپنے بنائے ہوئے ویدانگ پرکاش میں بھی کومدی والا سلسلہ ہی رکھا گیا ہے۔ اس لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے اس معمہ کو حل کر لیا جائے۔ اگر یہ نشچے ہو۔ کہ شری سوامی جی کی سمتی لفظ بہ لفظ درست ہے۔ تو پھر سوال پیدا ہو گا۔ کہ کیا اشٹادھیائی کا طریقہ اتنا کٹھن ہوتا ہے کہ وہ چلایا نہیں جا سکتا؟ اگر ایسا ہی ہے۔ تو جن سنستھاؤں پر آریہ جاتی کے لاکھوں ۴

۴ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ وہاں اس شیلی کو آسان بنا کر چلانے میں کیا ان خرچ شدہ لاکھوں روپیہ سے زیادہ خرچ ہوتا ہے؟ بصورت دیگر اگر واقعی سوامی جی کی سمتی کے درست ہونے میں شک ہو تو ہم کیوں اپنے آپ کو اور پبلک کو دھوکہ دیتے جاویں۔

۴۔ اس سماج کی انترنگ سبھا نے نشچے کیا ہے۔ کہ سماچار پتروں دوارہ وچارشیل ودوان مہانو بھاؤں کی سیوا میں پرارتھنا کی جائے۔ کہ وہ اس وشے پر پوری پوری روشنی ڈالنے کے لئے ایک اتم مضمون لکھ کر بھیجنے کی کرپا کریں۔ اس مضمون میں ہر پہلو پر پوری بحث مکمل حوالجات دیتے ہوئے مندرجہ بالا معمہ کو پوری طرح حل کیا جاوے۔ اور اس سے وہ سکیم صاف طور پر معلوم ہو۔ جو قابل عمل ہو۔ اور جس پر عمل پیرا ہو کر متذکرہ بالا مقصد پورے طور پر حاصل ہو سکے۔ اور یدی کوئی کٹھنتا ہو۔ تو اس کو آسان کرنے کا راستہ بتایا جاوے۔

۵۔ اس مضمون کے لئے دو انعام مقرر کئے گئے ہیں۔ اوّل درجہ کا مضمون لکھنے والے صاحب کو مبلغ تیس روپیہ اور دوئم درجہ کو مبلغ بیس روپیہ دیا جائے گا۔ اس سارے کاریہ کو پورا کرنے کی سیوا انترنگ سبھا نے میرے سپرد کی ہے۔ اس لئے لیکھک مہاشے منن لکھت باتوں کا دھیان رکھتے ہوئے اپنے اپنے لیکھ براہ راست میرے پاس بھیج دیویں:-

۱۔ مضمون خوشخط لکھا ہوا ہو ۲۔ لکھائی کاغذ کے ایک ہی طرف ہو ۳۔ مضمون ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک یہاں پہنچ جاویں ۴۔ مضمون بھیجنے کا پتہ:- ارجن دیو منیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ اندرون شہر پشاور شہر

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کے سماچار!

۱۔ آریہ سماج ہذا نے "رشی بودھ اتسو" بڑے سماروہ سے منایا۔ پراتہ کال ۵ سے ۷ بجے تک سملت سنکیرتن کر کے پوجیہ اتسو کے سندیش کو جنتا تک پہنچایا۔ ۸ سے ۹ بجے تک ہون یگیہ ہوا۔ پھر پنڈت بھیشور دیو جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا سارگربھت ویاکھیان ہوا۔ پنڈت جی نے وید پرچار کے لئے اپیل کرتے ہوئے پرتھم سوئم ہی دان دیا۔ تقریباً گیارہ روپیہ چندہ جمع ہوا۔ جو سبھا کو بھیجا گیا۔

۲۔ بعد دوپہر ۲ بجے لالہ مقصدی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ کے نئے بھون کا پرویش سنسکار لالہ لبھو شنکر ناتھ جی اگروال مالک فرم میسرز لبھو شنکر ناتھ اینڈ سنز کیمسٹس کے کر کملوں دوارہ ہوا۔ استری سماج ہذا کی طرف سے لالہ لبھو شنکر ناتھ جی کو ایڈریس دیا گیا۔ ابھی نندن پتر شریمتی مان کور دیوی جی (دھرم پتنی ڈاکٹر نال چند جی جو آریہ سماج انبالہ چھاؤنی تھا اس ضلع میں ویدک دھرم پرچار کے لئے تن من اور دھن سے سہایتا کر رہے ہیں) پردھانا پاٹھشالہ ہذا نے سوئم پڑھا۔ پھر پنڈت یش پال جی سدھانت النکار کا تقریباً دو ہزار سو شکشت استری پرشوں کی حاضری میں استری شکشا پر نہایت پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ پاٹھشالہ کی کنیاؤں کے منوہر بھجن اور قصیدے ہوئے اور کنیاؤں کے لاٹھی اور لیزیم آدی ویایام کے کھیلوں سے جنتا بہت پرسن ہوئی۔

اس شبھ اوسر پر لالہ لبھو شنکر ناتھ جی نے دو ہزار روپیہ اور دان دینے کا وعدہ کیا۔ اور اس کے علاوہ پاٹھشالہ کے سفر کوش میں پانچ ہزار روپیہ کے لگ بھگ اور دان دینے کا بھی وعدہ کیا۔ صرف یہاں تک ہی نہیں بلکہ یکم اپریل ۱۹۳۵ء سے پچاس روپیہ ماہوار پاٹھشالہ کے ماسک اخراجات میں سہایتارتھ ہمیشہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس پاٹھشالہ کا بھون باقاعدہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے نام گزشتہ سال لالہ لبھو شنکر ناتھ جی نے رجسٹری کروا دیا تھا۔

۳۔ آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کے ورتمان پردھان رائے صاحب لالہ امرت رائے جی ریٹائرڈ ایکزیکٹو انجنیئر کے سپتر چرنجیو برہم دت کا وواہ سنسکار لالہ نونہال چند جی چیف انسپکٹر آف اکاؤنٹس آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کی سپتری کے ساتھ ۲۷ فروری کو لاہور میں ہوا۔ اس شبھ سنسکار میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کئی ادھیکاری گن بھی سملت تھے۔ رائے صاحب نے اس سنسکار کے اپلکشیہ میں ۱۰۰۱ روپیہ منن پرکار دان دیا:-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کو وید پرچار فنڈ کے لئے ۔۔۔ ۴۰۰/- روپے
گوروکل کانگڑی ۱۰۰/- روپیہ + گوروکل کورکشیتر ۔۔۔ ۱۰۰/- ″
دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور ۱۰۰/- ″ + لالہ مقصدی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ انبالہ چھاؤنی ۱۰۰/- ″ + متفرق سنستھاؤں کے لئے ۔۔۔ ۲۰۱/- ″

(بلاقی داس منیجر مقصدی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ انبالہ چھاؤنی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج تونسہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج تونسہ کا سالانہ جلسہ ۷ تا ۹ اپریل ہونا مقرر ہوا ہے۔ باہر سے آنے والے مہمانوں کا انتظام رشی لنگر میں ہوگا۔

(نرنجن داس منتری آریہ سماج تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان)

آریہ سماج کلاسوالہ کا چناؤ

مورخہ ۲۵ کو ۸ بجے رات آریہ سماج کلاسوالہ کا وارشک چناؤ حسب ذیل قرار پایا ہے۔ پردھان - مہاشہ ہری رام جی مالک شاہی دواخانہ کلاسوالہ + اُپ پردھان مہاشہ بہاری لال جی ساہوکار و ٹھیکیدار + منتری مست رام شوتو برہمن پرائیویٹ پریکٹیشنر + اُپ منتری - مہاشہ منسا رام جی کلاتھ مرچنٹ خزانچی - مہاشہ ہری رام جی ارودھ کلاتھ مرچنٹ - آڈیٹر مہاشہ ڈاکٹر بیلی رام جی + لائبریرین - مہاشہ نتھا مل جی بھاٹیہ ساہوکار علاوہ متذکرہ بالا عہدیداران کے چھ مزید صاحبان بطور ممبران انترنگ سبھا میں بذریعہ انتخاب شامل کئے گئے۔

کارروائی انتخاب نہایت شانتی سے بعد اُچارن شانتی پاٹھ نروگھن سماپت ہوئی۔

(مست رام شوتو منتری آریہ سماج ہذا)

مہاشہ ٹھاکر داس جی کا اُپواس

مہاشہ ٹھاکر داس جی بانی برستھی پادری نواسی لکھیہ آدھشٹاتا گوروکل کوروکشیتر نے اکیس دن کے اُپواس کا برت دھارن کیا ہے۔ آپ نے مارچ ۱۹۳۵ء کو پرانہ کوروکشیتر سے اپنی کٹیا بنوانے کے سمبندھ میں یہاں بڑھایا ہے۔ اور رشی دیانند سپتاہ کے یگیہ کی سماپتی کے انتم دن کی کارروائی میں سممت ہوئے۔ دو روز آپ کا ست سنگ میں بھاشن بھی ہوا۔ آج ان کے برت کا چودھواں دن ہے۔ اور وہ آج پرانہ سات بجے کی گاڑی سے امرگڑھ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ سوائے جل کے وہ کچھ آہار نہیں کرتے۔ روزمرہ پرانہ و سائنکال ۵-۶ میل کا بھرمن - آسن - ڈنڈ اور پرانایام بنا کسی رکاوٹ کے کرتے رہے ہیں۔ آپ کی آیو کا اس وقت ۶۱ واں ورش ... ویتیت ہو رہا ہے۔ آپ بڑے پرسن چت اور اُتساہی ہیں۔ آپ نے پہلے بھی ۱۹۳۰ء میں چوبیس دن کا ایک اُپواس ۵ روز نرجل اور ۱۹ روز سجل کیا تھا۔ آپ ساودھارن روگوں میں بھی ایک ایک دو دو دن کا اُپواس کر لیا کرتے ہیں۔ آپ رنگ اوستھا میں بھی ...

آریہ سماج تلہ گنگ کے سماچار

۱- ۲۴ فروری کو بابو ایشر داس کے سپتر کا منڈن سنسکار پورن ویدک ریتی سے مہاشہ مالک چند جی پردھان نے کرایا۔ آریہ سماج کو دو روپیہ دان پراپت ہوا۔

۲- ۳ مارچ کو مہاشہ رام داس جی کے سپتر کا منڈن سنسکار پردھان جی نے کرایا۔ سماج کو تین روپیہ دان پراپت ہوا۔

۳- ۵ مارچ کو مہاشہ رام چندر جی کے پوتے کا نام کرن سنسکار پردھان جی نے کرایا۔ سماج کو دو روپیہ دان پراپت ہوا۔

۴- آریہ سماج تلہ گنگ کا روزانہ ست سنگ مہاشہ شیو رام جی آریہ کی سپتری کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔

(منتری آریہ سماج تلہ گنگ)

آریہ سماج کھرڑ اچھروال کے سماچار

۴ فروری ۱۹۳۵ء کو جب تک چند جی (پرتھوآشرت) ویدک مشنری پدھارے۔ شردھا لو درشن کرکے اتی پرسن ہوئے۔ ۵ بجے سے چھ بجے تک شام کو امرت ورشا ہوتی ہے۔ مہاتما جی موہن سنگھ ضلع لائل پور میں نواس رکھتے ہیں۔

آریہ سماج کھرڑ اچھروال کی طرف سے ۲۲ اگست ۱۹۳۴ء سے آریہ ڈسپنسری کھولی گئی ہے۔ جو کہ ہر دو گاؤں کی تسلی بخش سیوا کر رہی ہے۔ (گوردا س رام پریم)

آریہ سماج مندر جبڑ کی رسم افتتاح

۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء کو آنریبل جسٹس ٹیک چند جی جج ہائی کورٹ پنجاب اپنے ایک رشتہ دار کے وواہ پر موضع جبڑ ضلع سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے۔ وہاں انہوں نے اپنے مبارک ہاتھوں سے آریہ سماج جبڑ کے بنیادی پتھر رکھنے کی رسم ادا کی اور ایک مختصر سی تقریر سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس موقعہ پر آپ نے مبلغ ۲۵/- روپے سماج مندر کی عمارت کے واسطے دان بھی دیا +

ہم آریہ سماج جبڑ کے تمام ممبران اور دیگر جبڑ نواسیوں کی طرف سے شکریہ بخشی ...

گوروکل میں نئے بالکوں کا داخلہ

گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جو کہ ایسٹر کی چھٹیوں میں ہوگا۔ گوروکل کوروکشیتر کے لئے بھی نئے بالک داخل کئے جائیں گے۔ جو سجن کسی وجہ سے اپنے بالکوں کو کوروکشیتر نہیں لا سکے۔ وہ کانگڑی گوروکل کے جلسہ پر اپنے بالک کو لا کر داخل کرا دیں۔ اور داخلہ کے فارم پر گوروکل کوروکشیتر کے لئے لکھوا دیں۔

(پربندھ کرتا گوروکل کوروکشیتر)

آریہ مہاودیالیہ گوروکل (میرٹھ) کا سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ ۸-۹ اور ۱۰ مارچ کو بڑے سماروہ سے مہاودیالیہ بھومی میں منایا گیا۔ ۷ مارچ کو نگر کیرتن بڑی شان سے نکالا گیا۔ نگر کیرتن میں سب برہمچاریوں اور آریہ پرشوں کے علاوہ دھارمک پربھاؤ شالی بھجن ہوئے۔ جلوس کے ساتھ جنتا بڑی تعداد میں شامل رہی۔

تینوں دن پنڈت راجیندر جی دہلوی۔ پنڈت مولچند جی شاستری ایم۔ اے مکھیہ ادھشٹاتا کنیا گوروکل ہر دوار اور سوامی کرپانند جی کے اتی اُتم اُپدیش اور ویاکھیان ہوئے۔ ساتھ ہی مہاشہ پرمیشری سنگھ جی بھجن کرک اور مہاشہ رسال سنگھ جی نرتھک کے بھجن ہوئے۔ ۹ مارچ کو رات کے وقت پنڈت مولچندر جی شاستری ایم۔ اے کی صدارت میں سرسوتی سمیلن ہوا۔ جس میں شاستریوں کے برہمچاریوں کے سنسکرت نبندھ اور سنسکرت ویاکھیان ہوئے۔ وشارد اور پراگیہ کے ودیارتھیوں نے سنسکرت کویتائیں پڑھیں۔ پنڈت راجیندر جی دہلوی نے برہمچاریوں کی بہت پرشنسا کی۔

۱۰ مارچ کو بھگت چودھری چھجو سنگھ جی رئیس باجرہ سسولی ضلع مظفر نگر کی زیر صدارت آریہ سمیلن اور کسان سمیلن بڑے سماروہ سے ہوئے۔ جن میں ویدک دھرم کے پرچار و شیکشا اور کسانوں کی حالت کو اچھا بنانے کے لئے کئی اُپیوگی پرستاؤ پاس کئے گئے۔ اپیل پر مبلغ ۵۳۷/۴/- نقد پراپت ہوئے۔ ساتھ ہی ۲۰۰/- روپیہ مکانات کے لئے سوامی ودیانند جی سرسوتی نے دان دیا۔ سوامی کرپانند جی نے پستکالیہ کے لئے اپنی مبلغ ۱۰۰/- روپے کی پستکیں دان دیں۔ باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے بھوجن کا پربندھ مہاودیالیہ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ دو برہمچاریوں کو ترک شرومنی کی اُپادھی پنڈت راجیندر جی دہلوی نے جنہیں الف سے پردان کی۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

دیانند برہم مہاودیالیہ میں داخلہ

ودیالیہ ہذا کے سالانہ امتحان ختم ہو چکے ہیں۔ نئے سال کے لئے داخلہ جاری ہے۔ جو اس ماہ کے انت تک رہیگا۔ داخلہ کے وقت اُن ودیارتھیوں کا خاص خیال رکھا جائے گا جن کی عمر بیس سال کے لگ بھگ ہوگی۔ اور تعلیمی لیاقت سنسکرت اور ہندی میں اچھی اور کافی ہوگی۔ جن کی طبیعت کا میلان اور رُخ ویدک دھرم اور ویدک تہذیب کی طرف زیادہ ہوگا۔ جو ویدک دھرم کے پرچار اور آریہ سماج کی تعلیم کو عملی جامہ پہنانے کا اپنے اندر مضبوط ارادہ رکھتے ہوں گے۔ داخلہ کے لئے درخواستیں بھیجئے ...

سوپر کرانٹ رس

کون کہتا ہے کہ دمہ لا علاج ہے؟

ہم اس کا شرطیہ علاج کرتے ہیں

"سوپر کرانٹ رس" استعمال کیجئے۔ اور تھوڑے عرصہ میں ہی تماشہ دیکھئے۔ یہ دمہ کی جڑ کو نکال کر پھینک دیتا ہے۔ اور پھر تازندگی نہیں ہوتا +

ہزاروں نا اُمید مریضوں پر آزمائش کی جا چکی ہے

قیمت فی پیکٹ خوراک دس یوم ڈیڑھ روپیہ۔ محصول ڈاک آٹھ آنے۔

ہر قسم کی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے۔ مریض کا پورا حال تحریر کرکے دریافت کیجئے

وقت ودیارتھی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی عمر اور لیاقت کا خاص طور پر ذکر کرے جو ودیارتھی ذاتی ملاقات کے بعد داخل ہونے کے قابل نہیں سمجھا جائے گا۔ اُسے داخل نہیں کیا جائے گا۔ درخواستیں بہت جلد آچاریہ دیانند برہم مہا ودیالیہ لاہور کے نام پر آنی چاہئیں ✦

آریہ سماج کالا باغ کے سماچار:-

مہاشہ جگل شاہ ماڑی نواسی نے اپنے لڑکے پرولیش سنسکار کے موقعہ پر ہر دو سماجوں کو دان دیئے پانچ روپے انہوں نے وید پرچار کے واسطے دیئے نیز کالا باغ آریہ سماج میں مہاشہ رُچی رام جی نے جو لڑکے کا نام کرن سنسکار کرایا تھا۔ انہوں نے ایک روپیہ وید پرچار کے واسطے دیا۔

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج پشاور چھاؤنی میں رشی اُتسو

رشی اُتسو ۲-۳ اور ۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو آریہ نرناریوں نے بڑی دھوم دھام سے منایا۔ ۲ و ۳ مارچ کو پربھات کال گلی کوچوں میں سنکیرتن کیا گیا اور سماج مندر میں یگیہ ہون اور وید کی کتھا ہوتی رہی۔ ۴ مارچ کو صبح ۶ بجے سے لیکر ۱ بجے تک یہ مہان اُتسو سماج مندر میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ آرمبھ میں وسیع پیمانہ پر یگیہ ہون کیا گیا۔ اس کے بعد بھجن اور نظمیں پڑھی گئیں۔ بعد ازاں مہرشی دیانند جی کی جیونی پر آریہ کنیا پاٹھ شالا کی لڑکیوں نے سپنے اپنے خیالات ظاہر کیے اور استری سماج کی دیویوں نے بھجن گائے۔ اس کے بعد آریہ پرشوں نے تقریریں کیں۔ اور سماج کے پروہت جی نے ایک بہت ہی اُتم ویاکھیان دیا۔ حاضرین سے سماج کا وشال مندر کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ آخیر میں وید پرچار کے لئے دھن اکٹھا کیا گیا۔ اور حاضرین کا ۱۰۱ پرشاد کے ساتھ سنسکار کیا گیا۔ اور آرتی شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ غرضیکہ ہر پہلو سے یہ اُتسو شان و شوکت سے سمپورن ہوا۔

(اننت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار:-

۲۵ مارچ کو آریہ سماج ہذا نے ویر اُتسو بڑے سماروہ سے منایا۔ پہلے ہون یگیہ ہوا۔ پھر ایک بھجن گا کر پرارتھنا کرائی گئی۔ سندھیا کے بعد ایک نظم مہاشہ لشن پال جی نے گائی۔ ماسٹر گردھاری لال نے پنڈت جی کے جیون پر پرکاش ڈالا۔ مہاشہ گورنڈتہ مل کارڈ محکمہ جنگلات تحصیل راجوری کا جو ظفروال کے باشندے ہیں ... بہت ... ہو گیا ہے۔ ... مہاشہ ...

سے واپس آتے ہوئے اُن کے درشن نصیب ہوئے۔ افسوس کہ اُن کی عمر نے وفا نہ کی آریہ سماج ظفروال نے اُن کی سوگ جنک مرتیو پر افسوس کا پرستاؤ پاس کیا۔

(گردھاری لال منتری سماج ہذا)

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور کا ساتواں سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ اور ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے ✦

(نوٹ) دھرم کوٹ رندھاوا ریلوے سٹیشن رنبڑ چھتر سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ✦ رہائش اور بھوجن کا پربندھ آریہ سماج کی طرف سے ہوگا ✦

جس کسی سجن کو سوامی ہریہ رام جی بان پرستھی کا پتہ معلوم ہو۔ منتری آریہ سماج ہذا کو لکھ کر کرتارتھ کریں۔ نیز سوامی جی کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ وہ جلسہ پر اوشیہ پدھار کر کرتارتھ کریں✦

(ہرکشن لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لدھیانہ میں کتھا:- آریہ سماج ہذا کے سالانہ جلسہ کے اُپلکھش میں آریہ

سماج مندر میں ۱۳ مارچ ۱۹۳۵ء سے ہر روز رات کے ۸ بجے سے ۸½ بجے تک بھجن اور ۸½ سے ۹½ بجے تک سوامی منگلانند جی وید کتھا کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۵ء تک جاری رہے گا۔ پھر ۲۲ مارچ کو جلوس اور کونگیرتن۔ ۲۳ و ۲۴ مارچ کو جلسہ ہوگا۔ ۲۵ مارچ کو استری سماج کا جلسہ ہوگا✦

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سرہند کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج سرہند کا سالانہ جلسہ ۲۶ سے ۲۹ اپریل ۱۹۳۵ء تک ہونا نشچت ہوا ہے✦

(پیارا لال پردھان آریہ سماج سرہند)

آریہ سماج جالندھر شہر کا سالانہ جنرل اجلاس

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جنرل اجلاس ۳۰ مارچ کو رات کے ۸ بجے آریہ سماج مندر میں منعقد ہوگا۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے:-

۱۔ سال رواں کی رپورٹ معہ آمدنی و خرچ منظوری کے لئے پیش ہوگی✦

۲۔ سمت ۱۹۹۲ کے لئے ادھیکاریوں کا چناؤ

۳۔ کنیا مہا ودیالیہ اُپ سمتی کے لئے پرتی ندھیوں کا چناؤ✦

۴۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے پرتی ندھیوں کا چناؤ

۵۔ آریہ سماج کی ترقی کے لئے دیگر باتوں اور اردھ شتابدی پر وچار✦

(سکرٹری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج میرپور کا وارشک اُتسو:-

آریہ سماج میرپور کا وارشک اُتسو نہایت ۴ چیت سمت ۱۹۹۱ نہایت شان سے نرِوگھن سماپت ہوا۔ جلسہ سے ایک ہفتہ پورو سوامی رودرانند جی اور مہاشہ بھگت رام جی بھجنیک تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن کی کتھا اور بھجنوں سے نگر نواسی لابھ اٹھاتے رہے۔ جلسہ کے موقع پر سوامی رودرانند جی پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت منسا رام جی اور پنڈت ہربل جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے✦

ہر روز رات کو پنڈت بدھ دیو جی کے نہایت عالمانہ اور سارگربھت ویاکھیانوں سے میرپور نواسیوں نے لابھ اٹھایا۔ پنڈت منسا رام جی کی اپیل پر ۸۰۰ روپیہ کے قریب میرپور سماج اور ہندی پاٹھ شالہ کو اور ۱۰۰ روپیہ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ لاہور کو دان پراپت ہوا جس میں سے دو سو روپیہ میرپور کے مشہور دانی لالہ رام بھیجا شاہ جی نے دیا ہے✦

جلسہ کی کامیابی کا سہرا لالہ نو ہدراج جی پردھان اور لالہ جگت رام جی منتری کے سر پر ہے✦

(دکرم چند وکیل اپ پردھان آریہ سماج ہذا)

ہر سال نیا سنسکرن چھپتا ہے
آریوں کے لئے جیب جی
شاندار پندرھواں (۱۵) سنسکرن پرکاشت ہو گیا
یہ دو رنگوں میں چھپا ہوا ۲۸ بلاکوں سے سُوشبھت پانچ سو صفحات کا سُندر گٹکا ہے جیسے آریوں کا جیب جی ہی کہنا بنتا ہے۔
اس میں جیون کی سپھلتا کے سادھن نیتیہ کرم آریہ سماج کے سدھانت آریہ سُنہری نیم۔ آریہ پرودھ جھنجی ویدک سندھیا۔ پرارتھنا۔ جیون کی پرانی کے لئے ایشور اُپاسنا۔ پرارتھنا۔ سندھیائیں کرنی چاہئیں اور بھجن۔ اگنی ہوتر یگیہ شُدھی پرویش پدھتی۔ آریہ سماج کے مہرشی دیانند کے اُپدیش کام کے وستار۔ آریہ سماج کی وشیش گھٹنائیں۔ دواہ پرکرن یوگیہ چھند میگ کے آسن رسوا سنتھ کے نیم (Band)
۲۸ چتروں سہت
بھگتی درپن
دو رنگی چھپائی
اکیلے ۱۲۰ وشیوں پر وچار کیا گیا ہے۔ ورنت وشیوں سے پستک کی اُپیوگتا کا انومان ہو سکتا ہے
یاد رہے کہ اس جیبی کتب نقلی پستکیں چھپ گئی ہیں۔ جیسے "درپن" کے سمفان پر "درشن" یا "بھگتی" کے سمفان پر "گرنتھ" آدی ملتے جلتے نام رکھ کر پستکیں چھاپی ہیں۔ اس لئے ہمارا پتہ دیکھ کر لیں جس پر "راجپال اینڈ سنز" لکھا ہو۔
اس سمے تک یہ پستک ۴۵ ہزار کی سنکھیا میں پرکاشت ہو چکی ہے۔ اسی بات سے پاٹھک اس کی اُتمتا اور لوک پریتا کا انومان کر سکتے ہیں۔ نتیہ سوادھیائے کی چیز ہے۔ بالک بالکاؤں کو انعام میں دینی چاہئے۔ دواہ میں بھینٹ دی جاتی ہے✦ قیمت اعلیٰ ۱۰/ - ہندی ۱۰/ ✦
آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ لاہور

آریہ ویر لاہور کا "رادھا سوامی نمبر"

"آریہ ویر" لاہور کا "رادھا سوامی نمبر" جس کی اشاعت کے لئے زبردست اصرار اور مطالبہ کیا جا رہا تھا شائع ہو گیا۔ نمبر مذکور رادھا سوامی مت کا حقیقی فوٹو دکھانے والے ٹھوس اور بے نظیر مضامین اور پھڑکتی ہوئی نظموں کا نہایت ہی شاندار مرقع ہے۔ ہر ایک ہندو اور سکھ کو اس نمبر کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے یہ نمبر رادھا سوامیوں میں پرچار کرنے کے لئے بہترین چیز ہے۔ آریہ سماجیں اور ایجنٹ زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیجیں۔ قیمت فی پرچہ ... ایک پرچہ کے لئے ... کے ٹکٹ آنے چاہئیں✦

(منیجر "آریہ ویر" لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کے ادھیکاریوں و اپدیشکوں سے نویدن

(از منتری چرنجیت لال جی پردھان آریہ سماج سرینگر)

ریل گاڑی کے انجن اور منشیہ میں کچھ فرق ضرور ہے۔ بے شک جیسے انجن میں لکڑی یا کوئلہ و پانی ڈالا جاتا ہے۔ جس خوراک بن جاتی ہے۔ ویسے ہی منشیہ بھی خوراک کھاتا ہے۔ لیکن انجن ڈرائیور کے ہاتھ کی کٹ پتلی ہوتا ہے۔ اور ڈرائیور کی مرضی کے مطابق آگے پیچھے چلتا دوڑتا ہے سیٹی بجاتا ہے۔ میلا باہر پھینکتا ہے۔ جہاں اور جس وقت ڈرائیور چلانا چاہتا ہے۔ وہ کھڑا رہتا ہے۔ آہستہ یا تیز چلتا ہے۔ اگر ڈرائیور چاہے۔ تو کسی پہاڑ سے ٹکر لگوا دے۔ دریا میں گرا دے انجن انکار نہیں کرتا۔ انجن کو کسی حالت میں بھی اپنے کلیان۔ اکلیان یا برے بھلے کی تمیز نہیں۔ اس کی اپنی ہستی رہے یا نہ۔ اس کے اپنے کرم سے ہی اس کی اپنی عمر لمبی ہو یا کم۔ اس کو اس بات کی تمیز نہیں۔ اس کی حرکت سے کوئی مرے یا کٹ جائے۔ اس کو اس پر نہ رنج ہے نہ خوشی۔ نہ لابھ کی چنتا ہے نہ ہانی کا۔ غرضیکہ وہ بالکل کسی دوسری شکتی کے ہاتھ میں کھیلتا ہے۔ اور اسی واسطے اس کو ڈرائیور کا کھلونا بھی کہا جاتا ہے۔ کیا منشیہ بھی اسی طرح کا کھلونا ہے؟ ہرگز نہیں۔

لیکن اگر آریہ سماج کے اتسووں پر ادھیکاری لوگ اور اپدیشک و بھجنیک بھی عام جنتا کا کھلونا بنے رہیں۔ تو ان کو پھر انجن کہیں گے یا منشیہ؟ اور پھر وہ پرچار جس میں عام جنتا کے ہاتھ میں کھیلنا ہی وارشک اتسو کا کھیل ہو۔ یا کچھ دھن کسی طرح سے اکٹھا ہو جائے۔ اس پرچار سے کوئی واستوک پھل نکلے گا؟ یہ تو سمے اور دھن کا ناش ہے۔ کیونکہ ہنوز یا جنتا و سماج کے کلیان اکلیان کے بھاو کو چھوڑ کر جو کام کیا جائے گا۔ وہ تو ریل گاڑی کے انجن جیسا ہی ہوگا۔ چاہے پچاس سال اور ایسے ہی کرتے رہیں۔ منزل مقصود دور ہی رہے گی۔

میں جب آریہ سماج کے اتسووں پر جاتا ہوں۔ تو کچھ استھانوں پر ایسا ہی بھاو دیکھتا ہوں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ میں اچھے پر مطلب اور آکرشن کرنے والے بھجنوں کے خلاف نہیں مجھے بھجن گانے و سننے کا خود بڑا شوق ہے۔ لیکن ہر دو تین منٹ کے بعد مخول یا فضول ہنسی کے شبدوں کے میں خلاف ہوں۔ جس سے پرچار کا اصل مطلب و اثر ضائع ہو جاتا ہے۔ اتسو اس لیے رچائے جاتے ہیں۔ کہ ہم جنتا کو دماغ سے کام لینا سکھلائیں۔ اتسو میں آ کر لوگ اچھے کلیان کا مارگ سوچیں۔ جو سمے دھانت یا دوشنے اپدیشک ان کے سامنے رکھیں۔ ان پر جنتا کو غور اپنے بیچ وچار کرنے کا موقعہ ملے۔ لیکن کئی دفعہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اور اچھے اچھے ودوانوں کے بیچ سمے اور کھنٹن کا ناش کر دیا جاتا ہے۔ دور دور سے ودوانوں کو بلایا جاتا ہے لیکن ان کے اپدیشوں و کھنٹن سے لابھ نہیں اٹھایا جاتا۔ کیونکہ کھنٹن نمائش ہیں جنتا کو زیادہ تعداد میں بلانا اور ان کو خوش رکھنا ہوتا ہے۔ مثلاً اپنے پروگرام کے برخلاف بھجن زیادہ کرانا اور اپدیش کا سمے کم کر دینا۔ جہاں ذرا سنجیدہ مضمون کسی نے لیا۔ یہ ترھانت کی بات کی۔ دماغ سے کام لینے کی بات آئی۔ یعنی جنتا کو منشیہ بننے کا موقع ملا۔ وہاں فوراً ادھیکاری چمکے۔ خود انجن بن گئے۔ اور اپدیشک کو بھی انجن بننے کی آگیا دی۔ اور کئی اپدیشک و بھجنیک بھی انجن بن کر جنتا کے مذاق کے مطابق بننے لگ گئے۔

اس لیے ادھیکاری سماج اگر یہ مانتے ہیں۔ کہ اتسو ویدک دھرم کے پرچار کا سادھن ہے۔ تو انہیں کو منسوخ کر کے پروگرام بنانا چاہیے۔ اور پھر ہم پورو کام کرنا چاہیے۔ لیکچر کے وقت بھجن اور بن کے وقت لیکچر نہ کرانا چاہیے۔ سماج۔ جنتا سنے یا چلی جائے پروا نہ کی جائے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ جو بچے یا نوجوان صرف بھجن سننے کے لیے آتے ہیں۔ اور وہ بھی اچھے سنجیدہ بھجن نہیں۔ بلکہ گپ شپ میں راضی ہوتے ہیں۔ وہ اپدیش یا لیکچر کے وقت باتیں کرتے ہیں۔ اور ہنستے ہیں۔ تاکہ ویاکھیان جلدی ختم ہو۔ اور پھر بھجن ان کے مطلب کے شروع ہوں۔ کئی دفعہ بغیر پروگرام کے بھی راہ سے تو ایک اچھے لائق اپدیشک ویاکھیان کے بعد دو دو گھنٹہ بھجن کرائے جاتے ہیں۔ جن میں اکثر گپ شپ ہوتی ہے۔ اور اس طرح اپنے ودوانوں کو رویہ پرچار کا اپمان کرایا جاتا ہے۔ کیونکہ ویاکھیان کا اثر سب ضائع ہو جاتا ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جنتا وارشک اتسو کے بعد بھی ویسی ہی کوری رہتی ہے۔ جیسے کہ اتسو سے پہلے تھی۔ کیونکہ

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو دار اسباب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دو نو چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ سارے آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے انہیں پسند کیا ہے ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لیے دھوکہ سے بچنے کے لیے ہمارا نام دیکھ کر خریدیں

منیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن (لیمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

گھر گھر میں بچوں کی بھی ضد ہے

ہم تو یہی پئیں گے

STAR TRADE MARK REGD

(Regd)

لال شربت

(لال شربت)

اس کے استعمال سے بچوں کی ہڈی مضبوط جسم قوی اور خون گاڑھا ہوتا ہے۔ گود کے بچوں کو پلانے سے بچے ہمیشہ پھرتیلے اور خوش رہتے ہیں۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ سوکھی کی نقاہت اور ماں میں دودھ کی کمی کو دور کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ ڈاک محصول ۱۰؍ نمونہ کی شیشی کی قیمت ۲؍ جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے۔

ڈاکٹر چون پراش اولیہ

کلیجہ پھیپھڑہ و جسم کی نقاہت کے لیے بے مثل آب حیات رسائن اس میں اسٹنٹ برگ کی دوائیں ملی ہیں۔ اور آیوروید شاستر کے مطابق بنا ہے۔ بیمار اور تندرست سب کے لیے یکساں مفید ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ متواتر اس کے استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے۔ اور کسی قسم کی بیماری ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ قیمت ½ پاؤ سیر ۲ خوراک ۸ چار (ایکروپیہ آٹھ آنہ) ڈاک محصول ۱۴؍

ڈائرکٹری ۱۹۳۵ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجیے!

نوٹ } سب جگہ ملتی ہیں۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۸۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں (منیجر)

امرت دھارا اوشدھالیہ کی کچھ ادویات متعلقہ امراض زناں و اطفال

نصف قیمت پر

جن کو صرف مارچ کے اندر خط ڈالکر نصف قیمت پر حاصل کیا جاسکتا ہے

پھل گھرت عورتوں کیلئے کام دھینو ایدھ دینیکا اعلےٰ ترین نسخہ ہے رحم کی تمام خرابیوں کو دُور کر کے عورت کو اولاد پیدا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ اس دوائی کی موجودگی میں نوے فیصدی بے اولاد عورتوں کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ قیمت فی سیر تیس روپیہ ؛

ابلارام رجسٹرڈ ہر قسم کا پردر کثرت حیض یا سیلان ہو۔ سرخ پیلا سفید اس سے دُور ہوتا ہے۔ درد کمر سوم رنگ وغیرہ کو نافع ہے حیض کی بیقاعدگی دُور ہوتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۱۶ گولی ایک روپیہ ؛

پتالی رجسٹرڈ حیض کا کم آنا یا نہ آنا اور دبے ہوئے ماسان سے پیدا شدہ کل امراض کو دُور کر کے حیض کو کھولتی ہے صاف کرتی اور طاقت بخشتی ہے۔ عورتوں کے واسطے ٹانک دوائی ہے قیمت ۴ اونس دو روپے نمونہ ایک اونس ۸ ؍ ؛

سوپاری رجسٹرڈ عورتوں کو جو سفید پانی جاتا ہے۔ جس کو لیکوریا شویت پردر جریان الرحم۔ سیلان۔ رطوبت زناں وغیرہ کہتے ہیں خواہ کسی قسم کا ہو۔ اس سے آرام آجاتا ہے قیمت ۴۲ خوراک دو روپے نمونہ ۸ خوراک ۱۲ آنے ؛

گربھ چنتامنی رس حاملہ عورتوں کی تمام امراض بخار۔ کھانسی بدہضمی۔ سوجن۔ جی متلانا۔ قے۔ اسہال۔ درد پیٹ۔ سردی وغیرہ کو مفید ہے۔ حاملہ عورت کی کوئی بھی بیماری ہو اس سے بڑا فایدہ ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ حالت حمل کی قے کے واسطے امرت دھارا ہی مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ چار گولی ۴ ؍

بندش خون رجسٹرڈ جب خون علاوہ حیض کے جاری ہو تو اس دوائی کے تین دن کے استعمال سے بند ہوگا قیمت خوراک ۹ دن دو روپے خوراک ۳ دن ۱۲ ؍ ؛

گودبھری جبکہ مرد میں نقص نہ ہو یہ گولیاں عورت کو کھلائی جاتی ہیں۔ اول تو پہلے ہی مہینہ۔ ورنہ ۲۔۳ ماہ کے اندر انشاء اللہ کیا ہے حمل ٹھیر جاتا ہے۔ قیمت پانچ روپے ؛

ابلا سکھ رجسٹرڈ یہ دوائی عورتوں کی اکثر امراض کو مفید ہے اور عورتوں کیواسطے ٹانک ہے۔ جو عورتیں کمزور ہوں یا دائم مدن بیمار ہیں یہ دوائی فائدہ کرتی ہے قیمت ۴ گولی تین روپے نمونہ دس گولی ۱۲ ؍ یہ دوائی سرد مزاج عورتوں کے واسطے ہے۔

ابلانند رجسٹرڈ اس کے بھی مندرجہ بالا اوصاف ہیں اور گرم مزاجوں کے واسطے ہے۔ خوراک ۶ ماشہ۔ قیمت ۴ خوراک تین روپے نمونہ ۱۰ خوراک ۱۲ ؍ ؛

دایہ لائق رجسٹرڈ یہ دوائی جننے کے وقت دینے سے بچہ باسانی جنتی ہے۔ خون ہم حسب ضرورت جاری ہو جاتا ہے اور وضع حمل کے بعد ہونیوالے امراض دور ہوتے ہیں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ نمونہ ۱۲ ؍ ؛

موتی پاک استقاط حمل کیواسطے بینظیر ہے جن کو اسقاط ہو جاتا رہتا ہے وہ حمل کا پتہ لگنے کے بعد اسکو شروع کریں۔ قیمت فی پاؤ دس روپے نمونہ ۵ روپیہ

بال سکھ رجسٹرڈ بچوں کیواسطے ٹانک دوائی ہے بدہضمی۔ قبض دائمی۔ ہرے پیلے دستوں کا آنا بخار شدت۔ پیاس۔ بچے کا سوکھ جانا اور ہمیشہ بیمار رہنا گرمی کا زور ہونا۔ سب دُور ہوتے ہیں قیمت ۳۲ گولی ایکروپیہ۔ نمونہ ۸ گولی دو آنے ؛

کارگشت رجسٹرڈ بچوں کے اکثر امراض مثلاً بدہضمی۔ دست۔ بخار کھانسی وغیرہ کو مفید ہے۔ ہر بچوں والے گھر میں رکھنا چاہیئے قیمت فی ڈبیہ آٹھ آنے۔ نمونہ چار آنے ؛

من رنجن ہسٹیریا کیواسطے اکسیر بینظیر قیمت چار روپے نصف دو روپے

دودھ بڑھا دودھ بڑھانے کے واسطے دوائی۔ قیمت صرف ایکروپیہ۔

دودھ بجھا دودھ کو کھانے کے لیئے دوائی۔ قیمت صرف ایکروپیہ۔

غزنت خواہشات نفسانی کو دُور کرنیوالی قیمت دو روپے۔

خسکہ قیمت صرف ایکروپیہ۔

دوائی اٹھرا اٹھرا سے اولاد مر جانے کی دوائی۔ قیمت ۱۰۰ گولی دس روپے ؛ ۱۲۵ گولی دو روپے آٹھ آنہ

سپاری پاک قیمت ایک روپیہ چھ آنے فی پاؤ ؛ وغیرہ وغیرہ اور بھی ادویات تیار رہتی ہیں ؛

پسلینی رجسٹرڈ ڈبہ اطفال یعنی بچوں کی پسلی روگ کیواسطے یہ دوائی اکسیر ہے قیمت ۴۴ گولی چار روپے۔ ۱۰ گولی ایک روپیہ ؛

سرسوب بچوں کے دانت آسانی سے نکلنے کے واسطے اس دوائی کو گلے میں باندھنا چاہیئے قیمت ایک روپیہ ؛

مشکبیہ ام الصبیان۔ یہ مرض اکثر بچوں کو ہوتی ہے۔ بڑی خراب مرض ہے۔ خدا بچاوے اکثر بچے ہلاک ہوتے ہیں اکثر ۲۴ دن میں آرام ہوتا ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے ؛

دوائی جلاب بچگان بچوں کو آسان اور سہل جلاب آنے والی دوائی قیمت ۲۰ گولی ۱۲ نمونہ ۶

کالی دور یہ دوائی کالی کھانسی کے لیئے مجرب ہے۔ قیمت ۱۰ گولی ۸ ؍ ؛

سکھ جنانی رجسٹرڈ اس دوائی کو صرف کمر پر باندھنے سے بچہ باسانی پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ چھ ماہ کے اندر جتنی بار چاہو برت سکتے ہیں اثر کم نہ ہوگا۔ اپنا کام کرو اور دوسروں کا بھلا کرو ؛

مانع حمل تعریف نام سے ظاہر ہے۔ قیمت دو روپے۔ نصف ایکروپیہ۔

ایک دو خطوط کا خلاصہ

جناب پنڈت صاحب تسلیم! میرا لڑکا آگرہ گلڈ میں کلرک ہے اس کا نام شیام بہاری لال ہے۔ اس نے اپنی بیوی کے لئے دوا منگوائی تھی جناب کے یہاں سے شفایاب ہوئی۔ مجھ کو آگرہ جانے پر معلوم ہوا آپ کی گراں قدر دوائی کیواسطے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دوا بھی منگوائیں

لکھپت رائے مجسٹریٹ درجہ اول سینئر جج ریاست گنگل گڑھ

جناب پنڈت صاحب نمستے!

میں نے عرصہ ہوا آپکے کارخانہ سے موتی پاک منگوائی تھی جو کچھ اس کے اوصاف آپنے تحریر فرمائے ہیں ان سے زیادہ میں نے اس کو پایا ہے گویا اکسیر اعظم ہے اور مسیحائی مسیحا ہے۔ کہ زچہ و بچہ کو تندرست کیا۔ بلا شبہ دوا گو زندہ کرنے میں اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ میں آپ کا بہت ہی مشکور ہوں۔

اتربینی نارائن شیوا ہی ہیڈ کلرک سہالٹ ریونیو

جناب من! بعد شفقت نیاز آنکہ التماس یہ ہے کہ نوازش نامہ ملا۔ حالات سے اطلاع ملی۔ درحقیقت آپ کی دوائی جریان الرحم لاثانی ہے ؛

(چرنجیت لال)

خط و کتابت و تار کا پتہ "امرت دھارا" ۳۲ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

प्रकाश लाहौर का गुरुदत्त अंक

دیانند آبد ۱۱۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۴۵

پرکاش لاہور کا گورودت انک

ہفتہ وار

GURUDATTA ANK

SUNDAY 31ST MAR 1935

ممالک غیر کے لئے
فی پرچہ ایک آنہ

قیمت
سالانہ ... للعہ
ششماہی ۱۲ عہ

گورودت!

از
تارا
فورٹ سنڈیمن

زندگی ہم میں اگر ہے گورودت! تجھ سے ہے
تجھ سے ہیں آفاق میں آریہ سماجی نامدار
جس سے خیرہ ہو گئیں مغرب کی آنکھیں ایکدم
کھوج کرتا تھا نئی باتوں کی تو "ستیارتھ" میں
نوجوانوں میں اگر ہے جوش تو تیرے طفیل
آہ! یہ تیری جوانی ہر سبر وقفِ وطن

دیش کی قائم ابھی تک لاج اور پت تجھ سے ہے
قوم کے گلشن کے ان پھولوں کی رنگت تجھ سے ہے
روشنیٔ علمِ عرفاں کی یہ وسعت تجھ سے ہے
اس کی رفعت تجھ سے ہے اور اسکی عظمت تجھ سے ہے
ان میں باطل سے جو لڑنے کی ہے ہمت تجھ سے ہے
رونما تجھمیں معراجِ شہادت تجھ سے ہے

تجھ سے پیدا شانِ عملیت ہے اے عالی دماغ
اور ظاہر فلسفے سائنس کی ندرت تجھ سے ہے

نمبر ۱۳
جلد ۳۱
مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء
اتوار ۱۸ چیت سمت ۱۹۹۱

دو کھتری وروں کی ضرورت

کپور و کھنیاں کھتری ذات کی ۱۵ اور ۱۶ سولہ شو شاخہ سنت کنیاؤں کے لئے جو جھٹی وڈل منزہی تک آریہ پتری شالا میں پڑھی ہوئی، روپ وتی۔ گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہیں۔ سود آریہ وچاروں کے پیرو نوجوان خوبصورت تعلیم یافتہ کھتری وروں کی ضرورت ہے۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ اور جہلم اضلاع کو ترجیح دی جائے گی۔
منتری آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ۔ (جموں)

سوریہ کرانت رس

کون کہتا ہے۔ کہ دمہ ... دم کے ساتھ جاتا ہے؟

ہم اس کا شرطیہ علاج کرتے ہیں

"سوریہ کرانت رس" استعمال کیجئے۔ اور تھوڑے عرصہ میں ہی تماشہ دیکھئے۔ یہ دمہ کی جڑ کو نکال کر پھینک دیتا ہے۔ اور پھر تازندگی نہیں ہوتا۔

ہزاروں نا امید مریضوں پر آزمائش کی جا چکی ہے

قیمت فی پیکٹ خوراک دس یوم ڈیڑھ روپیہ۔ محصول ڈاک آٹھ آنے

ہر قسم کی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے۔ مریض کا پورا حال تحریر کرکے دریافت کیجئے

جیون رس دھارا فارمیسی ۲۹/۱۱ بانس سٹریٹ کلکتہ

تمام ضروریات زندگی

سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب مثلاً اسلحہ ہتھیارات متعلقہ لوہار۔ ترکھان۔ زرگر۔ موچی۔ حجام کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات سبز و خشک پستہ بادام۔ کشمش۔ چلغوزہ۔ اخروٹ۔ گچھیاں۔ ڈھینگری کھمبیاں۔ پٹو۔ چکیاں۔ رڑی۔ پٹو۔ دھسہ۔ زعفران کستوری۔ ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ و دیگر اشیاء مثلاً جیت وغیرہ۔ ادویات پنساری نسخہ جات مفرد و مرکب غرضیکہ تمام اشیاء جو آپ کو درکار ہوں۔ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں۔

خوشبو کی لپیٹیں لانے والی

ہون سامگری

بھگوان دھوپ

مرچ مشک کپور

ہون سامگری فی من ... بھگوان دھوپ فی من ...

نوٹ:- بلیں بہت زیادہ منگوا خریدار سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا۔

نوٹ:- ہماری معرفت پنساری کی ادویات اور نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

ضرورت ہے!

آریہ کنیا پاٹھشالہ سرگودھا کے لئے ایک ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو مڈل کا امتحان اور سنسکرت پڑھا سکے۔ ٹرینڈ کو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ ۲۰/ سے ۳۵/ روپیہ تک حسب لیاقت دی جائے گی۔

منیجر آریہ پتری پاٹھشالہ سرگودھا

بندوقیں، پستولیں، رائفلیں اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد یا بقسط لے لیں۔ قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (منیجر)

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی

چیون پراش

ہر موسم کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ کھانسی، دمہ و تپ دق کا اکسیر علاج ہے۔ بڑھاپے کی سب کمزوریاں دور کرکے دل اور جسم میں جوانی بھر دیتا ہے۔ قیمت للعہ سیر

بھیم سینی سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے
قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۱۸ چیت سمت ۱۹۹۱

آریہ سماج کے دو سیوک

اتفاق ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام اور پنڈت گورودت دونوں کا دیہانت مارچ کے مہینہ میں ہوا۔ اور مہاشہ راجپال پر ۶ اپریل کو قاتلانہ وار کیا گیا۔ اس لئے آریہ سماج روپی شمع کے ان تینوں پروانوں کی برسی ہر سال ایک دوسرے کے قریب آتی ہے۔ شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی برسی گزر چکی۔ اس بار پنڈت گورودت جی کی برسی ۱۲ اپریل کو اور مہاشہ راجپال کی ۱۳ مارچ ۱۹۳۵ء کو واقع ہوئی ہے۔

پنڈت گورودت جی کے درشنوں کا سوبھاگیہ مجھے پراپت نہیں ہوا۔ ان کا دیہانت ۱۸۹۰ء میں ہوا۔ جبکہ میں پرائمری کی کسی جماعت میں پڑھتا تھا۔ لیکن آریہ سماج میں پرویش کرنے کے بعد میں نے ان کی نسبت بہت کچھ پڑھا اور سنا ہے۔ اور اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ پنڈت جی کی ودّونا۔ ان کا تیاگ۔ اور ان کا آریہ سماج سے پریم ادوتیہ تھا۔ وہ نہایت چھوٹی عمر ہی میں اس اسار سنسار سے چل بسے۔ لیکن پھر بھی انگریزی میں ایسی پستکیں لکھ گئے۔ کہ آج بھی لوگ انہیں پڑھ کر عش عش کرتے ہیں۔ ان کے تیاگ کا کیا کہنا ہے؟ اگر وہ چاہتے۔ تو سرکاری ملازمت میں جا کر اعلیٰ سے اعلیٰ عہدہ تک پہنچ سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے سرکاری ملازمت کی پرواہ نہ کی۔ انہیں پیش بھی کی گئی۔ لیکن انہوں نے قبول نہ کی۔ آریہ سماج کی سیوا میں لگے رہے۔ اور ایسے لگے۔ کہ انہیں اپنے تن کی سدھ بدھ نہ رہی۔ مجھے یہ بتلانے کی ضرورت نہیں۔ کہ پنڈت جی ایشور کو نہیں مانتے تھے۔ جب رشی دیانند بستر مرگ پر پڑے تھے۔ اور پنڈت جی ان کے انتم درشنوں کے لئے اجمیر پہنچے۔ اس سمے تک بھی انہیں ایشور پر وشواس نہ تھا۔ لیکن رشی کے نروان کا درشیہ دیکھ کر ان کی کایا پلٹ گئی۔ تمام سنشے دور ہو گئے۔ اور وہ ناستک سے آستک بن گئے۔ انہوں نے سوچا کہ اگر دیانند جیسا آستک ہنستے ہنستے اپنی جان دے سکتا ہے۔ تو یقیناً ایشور ہے۔ اور اس پر وشواس کرنے سے ہی آتما کو شانتی پراپت ہو سکتی ہے۔

اجمیر میں ہی پنڈت جی کی حالت میں انقلاب آ چکا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا جیون پرم ایشور کے سپرد کر دیا۔ اور اس کا سمرن کرتے کرتے ہی انہوں نے اپنے پران دے دئیے۔ آریہ سماج کی انہوں نے اتنی سیوا کی۔ کہ اپنی طرف سے وہ لاپرواہ ہو گئے۔ انہیں تپ دق جیسے موذی مرض نے آن گھیرا۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا۔ کہ آپ کو کاڈلیور آئل کا استعمال کرنا چاہئے۔ پنڈت جی نے انکار کر دیا۔ انکار کرتے ہوئے انہوں نے جو کچھ کہا۔ وہ بتاتا ہے۔ کہ انکے شریر میں کتنا مہان آتما نواس کرتا تھا۔ انہوں نے ڈاکٹر سے سوال کیا کہ "آپ مجھے وشواس دلا سکتے ہیں۔ کہ کاڈلیور آئل کے استعمال سے میں مروں گا نہیں۔ اور اگر آپ مجھے وشواس نہیں دلا سکتے۔ اور یقیناً آپ نہیں دلا سکتے۔ تو میں ایک موہوم سی آشا کے لئے اپنے دھرم سے پتت کیوں ہوں؟"

پنڈت جی نہایت چھوٹی عمر میں ہم سے جدا ہو گئے۔ اور چند ہی ورش کام کرنے پائے۔ لیکن ان چند ورشوں میں انہوں نے ایسا کام کیا۔ کہ آریہ سماج کا کوئی اتہاس ان کے ذکر کے بنا مکمل نہیں ہو سکتا۔ وہ آریہ سماج کی ویدک شکشا کے پرتی بڑھتی تھے۔ اور جبکہ میں ان کی سمرتی میں چند سطور لکھ رہا ہوں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں پنڈت جی کی سپرٹ کے نوجوان نہیں ملتے۔ انہوں نے جو لہر چلائی یعنی سونا دو نسلوں تک تو قائم رہی۔ لیکن اب شانت ہوتی نظر آتی ہے۔ اس لئے یہ پرشن ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کے بھاوی نیتا کہاں سے آئیں گے؟

(۲)

مہاشہ راجپال قطعاً دوسری سطح پر تھے۔ پنڈت گورودت جی سے ان کا کوئی مقابلہ نہیں۔ انہوں نے ایک سادھارن گرہستھی کا سا جیون ویتیت کیا۔ لیکن اس اوستھا میں وہ آریہ سماج کی جتنی سیوا کر سکتے تھے کرتے رہے۔ اور وہ سیوا سادھارن نہیں۔ میرا ان سے گہرا سمبندھ تھا۔ ورشوں ہم اکٹھے رہے۔ ان کے جیون کا بڑا حصہ میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اس لئے ان کی سیوا کی جس طرح صحیح جانچ میں کر سکتا ہوں۔ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ ۱۹۰۶ء میں وہ "پرکاش" کے مینیجر مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۹ء میں انہوں نے جام شہادت پیا۔ ان ۲۳ ورشوں میں کوئی سمے ایسا نہیں آیا۔ جبکہ ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے ہوں۔ یا ہمارے درمیان کوئی غلط فہمی پیدا ہوئی ہو۔ ۱۹۲۱ء تا ۱۹۲۲ء تک وہ "پرتاپ" کے مینیجر بھی رہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی علیحدہ کتابوں کی دکان کھولی۔ لیکن اس صورت میں بھی ہمارے تعلقات میں کوئی فرق نہ آیا۔ ہم ایک دوسرے کے معاملات میں گہری دلچسپی لیتے رہے۔ میرا اور ان کا تعلق بطور ایک مالک اور ملازم شروع ہوا۔ لیکن اس کا خاتمہ ہوا بھائی اور بھائی کے تعلقات پر۔ کچھ عرصہ کے بعد ہی میں نے محسوس کر لیا تھا۔ کہ وہ کھرا سونا ہیں۔ اور کوئی موقع نہیں آیا۔ جب کہ میں نے اس رائے میں پریورتن کی ضرورت محسوس کی ہو۔

ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ وہ نہایت وفاشعار تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی انہوں نے آریہ سماج کو اپنے ہردے میں جگہ دی۔ اور مرتے دم تک اسے اپنی چھاتی سے لگائے رہے۔ انہوں نے آریہ سماج کی خاموش سیوا کی۔ انہوں نے اس کے لئے ایک شاندار سا ہتیہ تیار کروایا۔ یہ سب اس دھن کا نتیجہ تھا۔ جو انہیں آریہ سماج کے لئے تھی۔ میں مانتا ہوں۔ کہ اگر انہوں نے جام شہادت نوش کیا ہوتا۔ تو ان کا یہ کام انہیں آریہ سماج کے اتہاس میں سچا استھان نہ دلا سکتا۔ کیونکہ میری درشٹی میں ان کی پہلی سیوا کی بھی کم قدر نہیں۔ درحقیقت وہ سیوا ہی ہے جس نے انہیں شہادت کے درجہ تک پہنچایا۔ وہ شہید کیوں ہوئے؟ اس لئے کہ انہوں نے "رنگیلا رسول" نامی ایک کتاب شائع کی۔ یہ کتاب مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے شائع نہ کی گئی تھی۔ میرا وشواس ہے۔ کہ وہ اس کتاب کو کبھی شائع نہ کرتے۔ اگر انہیں یہ معلوم ہوتا کہ اس سے مسلمانوں کا دل دکھے گا۔ وہ نہایت ہی شانتی پریہ تھے۔ وہ کسی کا برا چنتن نہ کرتے تھے۔ اس لئے وہ کسی کے دشمن نہ تھے۔ "رنگیلا رسول" انہوں نے شائع کیا۔ تو سنسار میں ستیہ کا پرچار کرنے کے لئے۔ جس طرح ان کے گورو اور آچاریہ رشی دیانند نے ستیہ کا پرکاش کرنے کے لئے "ستیارتھ پرکاش" رچی تھی۔ اسی طرح انہوں نے بھی یہ کتاب شائع کی۔ لیکن جب کتاب شائع ہو چکی۔ اور مسلمانوں کی طرف سے انہیں دھمکیاں ملنے لگیں۔ تو پھر وہ پتھر کی طرح مضبوط ہو گئے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ اس پر ان کے ہزاروں روپے خرچ ہوئے۔ ان کی جان خطرہ میں پڑ گئی۔ لیکن کیا مجال جو ان کے پائے استقلال میں کبھی لغزش آئی ہو۔ میرے ساتھ وہ رہتے ہی تھے۔ اپنے دل کی تمام باتیں مجھ سے کرتے تھے۔ اگر ان کے من نے کمزوری محسوس کی ہوتی۔ تو ضرور اس کا ذکر مجھ سے کرتے۔ دوران مقدمہ میں یہ کوشش بھی ہوئی۔ کہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ وہ مسلمانوں کو یہ یقین دلانے کو تیار تھے۔ کہ انہوں نے یہ کتاب ان کی دل آزاری کے لئے شائع نہیں کی۔ لیکن وہ اس سے آگے جانے کو تیار نہ تھے۔ مسلمانوں کے اس مطالبہ کو وہ قبول نہ کرتے تھے۔ کہ کتاب میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ غلط ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب وہ ہائی کورٹ سے صاف بری ہو گئے۔ تو جنونی مسلمانوں کا غیظ و غضب بھڑک اٹھا۔ اور ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء کو جب وہ دکان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک مسلمان نے ان پر وار کیا۔ ان کا دانہ پانی ابھی باقی تھا۔ اتفاق سے سوامی سوتنترانند جی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے حملہ آور کو دبا لیا۔ اور اس کے ہاتھ سے چاقو چھین لیا۔ اس واقعہ کے بعد بھی ان کے عمل میں کوئی فرق نہ آیا۔ لمبے عرصہ تک وہ بستر علالت پر پڑے رہے۔ کئی جگہ انہیں گہرے زخم لگے تھے۔ ان کے اندمال میں ایک لمبا عرصہ لگا۔ لیکن اچھا ہونے کے بعد وہ بدستور سابق اپنی دوکان پر بیٹھنے لگے۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ کئی بار انہیں یہ مشورہ دیا گیا۔ کہ آپ کچھ عرصہ کے لئے لاہور سے باہر چلے جائیں۔ اور اگر آپ باہر نہیں جانا چاہتے۔ تو کم از کم کسی محفوظ جگہ پر بیٹھا کریں۔ لیکن ان مشوروں کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور آخرکار ۶ اپریل ۱۹۲۹ء کو دشمن نے موقع پا کر ان کا کام تمام کر دیا۔ اس طرح انہوں نے اپنے تئیں آریہ سماج پر وار دیا۔ جس مسلمان نے انہیں قتل کیا۔ اس کی ان سے کوئی ذاتی دشمنی نہ تھی۔ اس نے انہیں قتل کیا۔ تو اس لئے کہ وہ "رنگیلا رسول" کے پبلشر تھے۔ اور یہی چیز ہے۔ جو انہیں شہید بناتی ہے۔ ان کی وفاشعاری کی سپرٹ نے انہیں اس بات کی اجازت نہ دی۔ کہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے بھی کسی وقت آریہ سماج سے جدا ہوں۔ اس لئے میں کہتا ہوں۔ کہ دماغ ان کی سرشت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جس کے ایک بار بنتے تھے۔ اس کے ہمیشہ ہو کر رہتے تھے۔ آریہ سماج کو انہوں نے اپنایا۔ جیون میں اس کے تھے ہی۔ مر کر بھی انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ اس کے ہیں۔ جب تک

آریہ سماج دنیا میں موجود ہے۔ تب تک ان کا نام روشن رہے گا۔ آریہ سماج کے آسمان پر وہ ایک روشن ستارہ کی طرح چمکیں گے۔ آنے والی نسلیں ان کے جیون سے یہ شکشا لے سکیں گی۔ کہ سادھارن سے سادھارن منشیہ بھی اپنے دھرم کے لئے کس طرح بلیدان ہو سکتا ہے؟

میں مہاشہ راجپال کو خوش قسمت انسان سمجھتا ہوں۔ کیونکہ انہیں وہ عزت ملی ہے جو بہت کم لوگوں کے حصہ میں آتی ہے۔ مرنا ہر ایک کے لئے لازمی (اور لابدی) ہے۔ لیکن زیادہ تر لوگ کیڑے مکوڑوں کی موت مرتے ہیں۔ جو موت مہاشہ راجپال کو پراپت ہوئی ہے۔ وہ ورلے ہی لوگوں کے حصہ میں آتی ہے۔ نہ معلوم ان کے کتنے جنموں کے اچھے کرموں کا پھل ہے۔ کہ انہیں ایسی شاندار موت پراپت ہوئی۔ آریہ سماج کی آنے والی نسلیں کرتگیتا کے بھاوؤں سے ان کے نام کا سمرن کیا کریں گی۔ شہید ہی ہیں۔ جو کسی سوسائیٹی کا درجہ دنیا کی نظروں میں بلند کرتے ہیں۔ آریہ سماج کا نام اس سمے سنسار میں روشن ہے تو ان کے شہیدوں کی بدولت۔ میں خوش ہوں۔ کہ آریہ سماج کا نام روشن کرنے میں میرے بھائی راجپال کا بڑا بھاری ہاتھ ہے۔

(کرشن)

گوروکل کے لئے آریہ ودیا سبھا کی قائمی کی تجویز

۲۵ مارچ ۳۵ء کو آریہ سماج چاوڑی بازار کے سنرکھشکوں کی ایک سبھا ہوئی۔ جس کے پردھان چودھری دلیپ سنگھ جی سنرکھشک تھے۔ سرو سمتی سے نشچے ہوا۔ کہ گوروکل کانگڑی نیز اس کی برانچوں اور انیہ شکشا سمبندھی سنستھاؤں کے پربندھ کے لئے (جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماتحت کام کر رہی ہیں) ایک آریہ ودیا سبھا بنائی جاوے۔ ادھر یہ نشچے ہوا۔ کہ کئی سال سے اوپر لکھی ہوئی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے آریہ ودیا سبھا بنانے کا پرستاو آریہ پرتی ندھی سبھا سویکار کر چکی ہے۔ کنتو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ دہلی کے سنرکھشکوں کی یہ سبھا بل پوروک آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا کرتی ہے کہ اوپر لکھے پرستاو کو شیگھر ہی عمل میں لاوے۔

یہ نشچے ہوا کہ اس کی کاپی اخبارات کو بھیجی جاوے۔
[illegible] دلیپ سنگھ پردھان سنرکھشک سبھا چاوڑی بازار دہلی

پنڈت گورودت جی کی سبق آموز زندگی کے حالات

(از شری پنڈت وشنودت جی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

پنڈت پورنانند جی آریہ سماج کے ایک مشہور اپدیشک تھے۔ انہوں نے مرتے دم تک آریہ سماج کی سیوا کی۔ جنم بھومی ان کی سندھ تھی۔ مگر آریہ سماج کے پریم میں انہوں نے پنجاب کو ہی اپنا وطن بنا لیا تھا۔ آریہ سماج میں ان کی دیکشا پنڈت گورودت جی کے ذریعہ ہوئی۔ پنڈت پورنانند جی بچپن میں سادھو ہو کر کاشی میں پڑھتے رہے۔ کاشی میں پنڈتائی کر اور سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم پا کر وہ لاہور پہنچے۔ لاہور میں کوئی شخص انہیں پنڈت گورودت جی کے مکان پر ملنے کے لئے لے گیا۔ پنڈت گورودت جی کے مکان پر بھگتوں کی سنگت لگی رہتی تھی۔ پنڈت پورنانند نوجوان تھے۔ پنڈت گورودت نے ان سے کہا۔ کہ تم سنسکرت کے ودوان ہو۔ ویدک دھرم کا پرچار کرو۔ پنڈت پورنانند نے کہا۔ کہ "سنسکرت میں کیا پڑا ہوا ہے۔ کوئی کام کی بات سنسکرت کی کتابوں میں نہیں ہے"۔ ایسا ہی وشواس اس زمانہ میں پھیلا ہوا تھا۔ پنڈت پورنانند نے کہا۔ کہ تم اپنشدوں کی اتنی تعریف کرتے ہو۔ اپنشدیں میں نے سنسکرت ٹیکاؤں کے ساتھ پڑھی ہیں۔ مجھے ان میں کوئی کام کی بات نظر نہیں آئی"۔

پنڈت گورودت جی نے اپنشدوں کا ایک مول گٹکا پنڈت پورنانند کے ہاتھوں میں دیا۔ اور کہا کہ "ٹیکاؤں کو چھوڑ کر مول منتر کے ارتھ لگاؤ۔ پھر پتہ لگے گا۔ کہ اپنشدوں کی کیسی اعلیٰ تعلیم ہے"۔ چنانچہ پنڈت گورودت جی نے خود ایش اپنشد کے پہلے منتر کی ویاکھیا کی۔ اس ویاکھیا کو سن کر پنڈت پورنانند جی کے دل پر ویدک دھرم کی خوبیوں کا بڑا اثر ہوا۔ اور اس وقت سے پنڈت پورنانند جی نے آریہ سماج کی سیوا کرنا اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا۔

پنڈت پورنانند جی کی طرح کئی آدمی پنڈت گورودت جی کے زیر اثر آریہ سماج میں آ گئے۔ اور انہوں نے آریہ سماج کی بڑی بھاری سیوا کی۔ سوامی شردھانند جی۔ رائے بہادر ماسٹر آتما رام جی۔ رائے بہادر ٹھاکر دت جی۔ رائے صاحب پیڑا رام جی۔ لالہ خوشی رام جی اور لالہ کیدار ناتھ جی بقا پرطو وغیرہ سینکڑوں اصحاب ہیں۔ جن کی زندگیوں میں پنڈت گورودت جی کی وجہ سے تبدیلی پیدا ہوئی۔ پنڈت گورودت جی اگرچہ ۲۶ برس کے نوجوان تھے۔ اور چھوٹی عمر میں ہی اس جہان سے چل دئے۔ مگر انہوں نے اپنی لیاقت اور قربانی سے آریہ سماج میں وہ کام کر دکھایا۔ کہ ان کا نام امر ہو گیا۔ اور جب تک آریہ سماج زندہ رہے گا۔ پنڈت جی کا نام زندہ رہے گا۔ پنڈت پورنانند جی درست کہا کرتے تھے۔ کہ اگر سوامی دیانند جی کے زمانہ کو پہلی بادشاہی کا زمانہ کہا جائے۔ تو پنڈت گورودت جی کا زمانہ آریہ سماج کی دوسری بادشاہی کا زمانہ تھا۔ پنڈت گورودت جی کے بعد سوامی شردھانند جی کا زمانہ آریہ سماج کی تیسری بادشاہی کا زمانہ تھا۔ سوامی شردھانند جی کے بعد اب کس کا زمانہ سمجھا جائے؟ اور آریہ سماج کی چوتھی بادشاہی کون سی ہے؟ یہ ابھی فیصلہ طلب ہے۔

پنڈت گورودت جی کا طالب علمی کا زمانہ جھنگ ملتان اور لاہور میں گزرا ہے۔ جن اشخاص نے انہیں طالب علمی کے زمانہ میں دیکھا ہے۔ وہ ان کی لیاقت اور یادداشت کی تعریف کرتے ہیں۔

ملتان میں آپ انٹرینس کی جماعت میں پڑھا کرتے تھے۔ کمشنر صاحب سکول دیکھنے کے لئے آئے۔ ماسٹر صاحب نے کمشنر صاحب کو اپنی جماعت میں ایک عجیب نظارہ دکھلایا۔ بورڈ کی ایک طرف ہندسوں اور رقموں سے بھر دی۔ پنڈت گورودت جی کو کہا۔ کہ دیکھتے رہو۔ اس بورڈ کو الٹا کر دیا۔ اور کمشنر صاحب کو پیچھے کھڑا کر دیا۔ طالب علم گورودت کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے ماسٹر صاحب کی لکھی ہوئی عبارت کو زبانی سنا دیا۔ اس بات کو دیکھ کر کمشنر صاحب بڑے حیران ہوئے۔

ہر ایک امتحان میں پنڈت گورودت جی اول نکلتے رہے۔ اس زمانہ میں بہت کم ایم۔ اے ہوتے تھے۔ اور جو شخص ایم۔ اے پاس کر لیتا تھا۔ اس کو ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضرور بنا دیا جاتا تھا۔ پنڈت گورودت جی نے جس سال ایم۔ اے سائنس میں پاس کیا۔ اسی سال راجہ نریندر ناتھ نے فلاسفی میں ایم۔ اے پاس کیا۔ راجہ نریندر ناتھ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بن گئے۔ اور پھر ترقی کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ جج ڈپٹی کمشنر اور کمشنر بنے۔ پنڈت گورودت جی کو بھی ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بنانے کے لئے بلایا گیا۔ مگر پنڈت جی نے ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بننے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ وہ آریہ سماج کی زندگی بھر خدمت کریں گے۔

اس زمانہ میں کالج بہت کم تھے۔ اور صرف لاہور میں ایک گورنمنٹ کالج تھا۔ ڈاکٹر اومن سائنس کے پروفیسر تھے۔ وہ رخصت پر گئے تو اپنی جگہ پنڈت گورودت جی کو لگا گئے۔ گورنمنٹ کالج میں یہ پہلا موقع تھا۔ کہ ایک ہندوستانی کو سائنس پروفیسر رکھا گیا۔ یہاں پنڈت گورودت جی نے اپنے کام کو بڑی خوبی سے نبھایا۔

پنڈت گورودت جی بہت سی زبانیں جانتے تھے۔ بہت سے علوم کے ماہر تھے۔ ایک دفعہ آریہ سماج وچھووالی لاہور میں ڈیبیٹنگ کلب قائم ہوئی۔ اس کے ایک جلسہ میں یہ اعلان کیا گیا۔ کہ کسی زبان میں کوئی شخص اعتراض کرے۔ اس کا جواب اسی زبان میں ہی دیا جائے گا۔ ایک سناتن دھرمی پنڈت سنسکرت یاد کر کے لایا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ آریہ سماج میں سنسکرت بولنے والا کوئی نہیں ہے۔ مگر پنڈت گورودت جی نے اس کا جواب سنسکرت میں ہی دیا۔ کہتے ہیں۔ کہ جب سناتن دھرمی پنڈت کو جواب الجواب دینے کے لئے بلایا گیا۔ تو وہ غائب تھا۔

پنڈت گورودت جی کی لیاقت کی بہت سی کہانیاں ہیں۔ ویدوں اور اپنشدوں کا انگریزی میں پرچار کرنے کے لئے انہوں نے ایک انگریزی ماہوار رسالہ "ویدک میگزین" جاری کیا۔ اس رسالہ کے چند نمبر ہی نکلے تھے۔ کہ ان کی زندگی نے وفا نہ کی۔ اس رسالہ میں انہوں نے اپنشد اور اونکار کی ویاکھیا والی اپنشد کا ترجمہ شائع کیا۔ اور چند مضامین لکھے۔ جن کی قدر آج تک ہے۔

آپ نے ایک کتاب "ویدوں کا ترجمہ کس طرح کرنا چاہئے۔ اور یورپین لوگ ویدوں کے ترجمہ کے متعلق کیا غلطی کر رہے ہیں"؟ لکھی تھی۔ یہ ایک چھوٹی سی کتاب تھی۔ مگر اس کی اتنی قدر کی گئی۔ کہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر میکس مولر نے وہاں کے ایک اعلیٰ امتحان میں اسے کورس مقرر کر دیا۔

دھرم کے لئے پریم پنڈت گورودت جی نے اجمیر میں حاصل کیا تھا جبکہ انہوں نے سوامی دیانند جی کے انتم درشن کئے تھے۔ خود اشٹادھیائی پڑھی۔ لوگوں کو پڑھائی۔ آریہ سماج کے لئے تن۔ من اور دھن قربان کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر کار انہیں عالم جوانی میں اس سنسار کو چھوڑنا پڑا۔ آپ کی شردھا۔ پریم۔ لیاقت اور قربانی اس اعلیٰ درجہ کی تھی۔ کہ آریہ سماج کے ہر ایک پرش کو ان کی سبق آموز زندگی سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

منی ور گورودت کا کام اور اُدیش!

(از شری راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز بڑودہ)

سورگباشی پوجیہ پاد منی ور شری پنڈت گورودت جی ایم۔اے اپنا پرم اُدیش اور جیون کا بھاری مشن انگریزی دان امریکہ سے آزاد دیش میں خود جاکر دھرم پرچارک (مشنری) بن کر وہاں سمفر دھرم سدن (مشن ہاؤس) قائم کرنا چاہتے تھے۔ یہ بات ہر ایک آریہ سماجی بندھو جانتا ہے۔ اسی غرض سے اُنہوں نے امریکن والی

ویدک میگزین انگریزی بھاشا

میں جاری کر دی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ورجانند پریس لاہور سے مُول چار وید شائع کرنے کے بعد۔ اُن کا اُدیش سب آرش گرنتھ پہلے مُول روپ میں پھر انگریزی ترجموں کے ساتھ شائع کرنے کا تھا۔ کرسچین مشن والے بائبل کو لاگت پر فروخت کرتے ہیں۔ اور عیسائی سیٹھ ولایت میں جو بھاری دان کرتے ہیں۔ اُس رقم سے یہ لوگ لاگت سے بھی بہت کم قیمت پر بائبل آدی اپنے مت کے انیک گرنتھ لوگوں میں فروخت کیا کرتے ہیں۔ ہماری آریہ سنسکرتی میں پُستک دان کا بھی بڑا مہاتم ہے۔ پُرانے سیٹھ آجکل بھی گیتا آدی لاگت سے بھی کم قیمت پر لاکھوں کی تعداد میں مُفت یا نام مات قیمت پر فروخت کرتے کراتے ہیں۔ پوجیہ سیٹھ برلا جی اس کا زندہ ثبوت ہیں۔

شری گورودت جی کے سامنے عیسائی مشن کا کام آ رہا تھا۔ وہ ورجانند پریس سے وہی کام لینا چاہتے تھے۔ مُول چار وید جرمنی میں کم از کم ایک سو روپیہ میں ملتے تھے۔ اور بھارت کے دکھشن دیش میں ہی انیک سجن دھرم رکھشک براہمن وید پاٹھی بن کر چاروں ویدوں کی رکھشا پران سمان کر رہے تھے۔ لیکن ہندو رملتے ان وید پاٹھی پوجیہ دھرم رکھشک سجنوں کی قدر کہاں کرتے تھے۔ اس لئے ضرورت تھی۔ کہ ورجانند پریس ویدیہ سمپند بھی ان سب باتوں کو پورا کرے۔ بس گورودت جی نے پہلا معجزہ جو کیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ بھارت ورش میں سب سے پہلے اس یگ میں

پانچ روپیہ میں چار مُول وید

فروخت کرائے جائیں۔ اس کام میں سورگباشی ماسٹر درگا پرشاد جی اور شری مہاشہ کرم دیو بیئے چند جی (جو بعد ازاں پرتی ندھی سبھا کے نامی منتری ہوئے) اُن کے دو ہاتھ تھے۔ بعد ازاں خوشی کا مقام ہے۔ کہ اجمیر کے ویدک پریس نے بھی اتنے سستے چار وید فروخت کئے۔ اُن کے ویدک میگزین کا آدرش تھیاسوفیکل سوسائیٹی کے نامی ماسک "دی تھیوسوفسٹ" کے ڈھنگ کا ایک اعلیٰ

ریسرچ منطقی دانشمندان پُوروک لکھا گیا تھا۔ سب جانتے ہیں۔ کہ مہرشی دیانند جی کا اوّل جیون چرتر اسی اخبار تھیوسوفسٹ میں ہی چھپا تھا۔ اور اس کا ہی ترجمہ مہرشی کی خود نوشت سوانح عمری کے نام سے مشہور ہے+

شری گورودت جی کے سامنے کرسچین مشن اور تھیاسوفیکل سبھا کے اخبارات اور پرچار کے اعلیٰ طریق کی کتابیں اور پیمفلٹ مانو... "Object Lessons" (درشٹانت) کا کام دے رہے تھے۔

مندرجہ بالا دو باتوں کے علاوہ تیسری بات جو وہ کرنا چاہتے یا کر رہے تھے۔ وہ لکھ کر اس لیکھ کو سماپت کیا جائے گا۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ موجودہ لوکل سماج کے انتظامیہ معاملات میں بالکل دخل نہ دے کر اس کی

انترنگ سبھا کا ایک معمولی سبھاسد

بننے کا برت لے چکے تھے۔ لوکل سماج کے پردھان۔ اُپ پردھان اور منتری آدی کسی بھی پد پر آروڑھ ہونے کے لئے من۔ وچن اور کرم سے تیاگ کر چکے تھے۔ اور آریہ سماج کے سبھاسدوں کو چاہیے وہ نوجوان ہوں یا درازریش۔ وہ اپنی کٹیا پر بنا فیس لئے مُفت ہی اشٹا دھیائی کے مہابھاشیہ سے نروکت اور ہے سنیارتھ پرکاش پرچار گرنتھ بلا ناغہ وِدیادان کے روپ میں کم از کم دو گھنٹے روزانہ کو پڑھاتے تھے۔ سب کو معلوم ہے۔ کہ گورنمنٹ کالج لاہور میں جو وہ روزمرہ دو یا تین گھنٹے ایف۔اے۔ اور بی۔اے کے طلباء کو سائنس پڑھاتے تھے۔ اس کے لئے اُن کو ماہوار تین سو روپیہ تنخواہ ملا کرتی تھی۔ اس لئے دو سو روپیہ ماہوار تک ان دو گھنٹوں کی قیمت شری رائے مول راج تک بھی جو مانتے ہیں۔ اگر مانی جائے تو کتنی اُمولیہ قربانی ہے۔ وقت۔ وِدیا اور دھن تینوں کی+

چوتھی بات یہ ہے کہ وہ ہر ایک معمولی آریہ سبھاسد کو بھی "ویدک آریہ" بنانے کی قیمتی کایا کلپ اوشدھی بتلاتے اور مُفت دیتے تھے:-

Lives of great men all remind us
We can make our lives sublime.

مندرجہ بالا نامی وچن انوسار وہ مہرشی دیانند کے جیون چرتر کو اپنے جیون میں کرم دوارہ بہت کچھ لکھتے رہے۔ اور پورا لکھنا چاہتے تھے۔

ایک بار جب پوجیہ پنڈت لیکھرام جی نے اُن کو کہا۔ کہ مہرشی کا پورے چھپے ہوئے اشتہارات نامی پنڈت ہلدر اوجھا کے دستخط والے ملے ہیں۔ جن میں وہ لکھتا ہے۔ کہ سوامی دیانند کے بھاشن سُن کر بھگت لوگ اور پنڈت تک بھی ٹھاکروں کو جل پرواہ دے رہے ہیں۔ وہ ایسا نہ کر کے ہمارے مندر میں بھیج سکتے ہیں۔ ابتدا ہی ابتداء ہی۔ دیکھئے محمود کی تلوار سے بھی بڑھ کر رشی کے کلام کا یہ معجزہ ہے"۔

اُس وقت وہ اشٹا دھیائی ورگ کو پڑھا رہے تھے۔ اور ہم سب کے سامنے شری گورودت جی نے پنڈت جی کو یوں اُتر دیا:۔

"پنڈت جی! آریہ سماج کی طرف سے جو آپ رشی جی کا جیون چرتر کاغذوں پر بڑی یوگیتا اور ان تھک پریشرم سے لکھ رہے ہیں۔ اس کے لئے سماج اور آپ دونوں ہی قابل تعریف ہیں۔۔۔ کارن یہ کہ اس کی بھی ضرورت تھی۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ ایک اور رشی کے جیون چرتر کی بھی ضرورت ہے۔ جس کو میں نے لکھنا آرمبھ کر دیا ہے۔ اور اس کی بھومکا لکھ بھی چکا ہوں"۔

لیکھرام جی۔ اہو۔ اگر آپ پورا لکھیں تو اتی اُتم ہوگا۔ میں یہ کام چھوڑ کر پرچار کرنے جاؤں گا۔ بھلا آپ کا وہ جیون چرتر کب تک تیار ہو سکے گا؟

گورودت جی۔ رشی کا سچا جیون کاغذوں پر نہیں لکھا جا سکتا۔ یہ میرا درڑھ مت ہے۔ اس لئے میں اپنے تچھیہ جیون میں اس کو لکھنا چاہتا ہوں۔ اور اس کی بھومکا لیشد یہ لکھ چکا ہوں۔

یہ سُنتے ہی لیکھرام جی نے کہا۔ کہ آپ کا کٹھن ہتھیار تھا ہے۔

اب یہ پرشن ہو سکتا ہے۔ کہ شری گورودت جی کیوں امریکہ میں ہی ویدک دھرم پرچار کے لئے اپنا تن۔ من اور دھن ارپن کرنے کا سنکلپ کر چکے تھے۔ اس کے انیک کارن تھے۔ جن میں سے چند ایک ذیل میں لکھے جاتے ہیں:۔

اوّل۔ واضح ہو کہ خود بخود امریکہ سے ہی تھیوسوفی خیالات کی منڈلی جس میں شری کرنل الکاٹ جیسے آدی تھے۔ بھارت میں ویدک آریہ سنسکرتی سیکھنے کے لئے آئے۔ اور اُنہوں نے جیون مکت جگت گورو۔ پرم پوجیہ پاد۔ پرم یوگی پرم ویدک سکالر مہرشی دیانند سرسوتی جی کو ہی برملا سب اخبارات میں اپنا دھرم گورو رکھا۔ اور برسوں فخر سے اپنی سبھا کو آریہ سماج کی شاکھا رکھا۔ اور شاکھا نہ رکھنے پر بھی وہ دونوں مہرشی دیانند جی کے پرم مداح پرم بھگت اور سچا جگت گورو سمجھتے رہے۔ یہاں تک کہ تھیاسوفی کے نتیجے نامی لیڈر جنہوں نے انڈین نیشنل کانگریس کو جنم دیا۔ اور جن کو خود کانگریس

"دیوتا سروپ"

کا خطاب دے کر یاد کیا کرتی ہے۔ اور جن کا مشہور نام "اے او ہیوم" صاحب ہے۔ وہ بھی یوگی راج مہرشی دیانند جی کے پرم مداح۔ پرم بھگت اور ان رجسٹرڈ آریہ سماج کے سہایک رہتے دم تک رہے۔ اور انہوں نے ایک لیکھ جو "تھیاسوفسٹ" میں شائع کیا۔ جس کو برہمو سماج کے پنجابی لیڈران نے ایک پمفلٹ کی شکل میں لاہور میں شاید چالیس برس ہوئے۔ ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا تھا۔ جس میں کانگریس کے جنم داتا پوجیہ ہیوم صاحب کی آشنکا ویدوں کے نربھرانت ہونے کے خلاف تھی۔ پر اسی پمفلٹ میں دیوتا سروپ ہیوم نے مہرشی دیانند سرسوتی جی کے آدرش اور دھارمک جیون کے متعلق جو شبد انگریزی میں لکھے ہیں۔ اُن کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:

"میں سوامی دیانند سرسوتی جی کے پرم پوتر اور آدرش جیون کے آگے اپنے آپ کو ان کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہیں پاتا۔ پر میں ویدوں کو نربھرانت گیان کے گرنتھ نہیں مان سکتا۔ کارن یہ کہ میرے وچار میں کسی پستک کے ایسا ماننے سے انسانی ترقی رک جاتی ہے۔ ممکن ہے۔ کہ وید کے کسی منتر میں استیہ یا ترک کے خلاف بات نکل آئے"

(ہیوم)

اس کا جواب پوجیہ رشی دیانند جی نے جو دیا اُس کا سار یہ ہے۔ رشی فرماتے ہیں۔ کہ:۔ "ہم نے چاروں وید پڑھے ہیں۔ ہم نے ان میں کوئی استیہ یا ترک کے خلاف بات نہیں پائی۔ کارن یہ کہ صراف ہی تو کہہ سکتا ہے۔ کہ تھیلی میں ایک بھی کھوٹا روپیہ نہیں ہے۔ کارن یہ کہ جو صراف ہے۔ پر جو صراف نہیں۔ وہ ایسا نہیں کہہ سکتا۔ مسٹر ہیوم صاحب چونکہ میری طرح چاروں ویدوں کے پنڈت نہیں۔ اس لئے وہ آریہ سماج کے سہایک رہیں گے۔ سبھاسد نہیں"۔۔۔ ابتدا ہی ہے۔

دوسرا پرم کارن شری گورودت جی کا امریکہ میں آریہ سماجیں سپھل روپ سے قائم کرنے کا یہ تھا کہ وہ خود بارہا اپنے پبلک لیکچروں میں کہتے رہے۔ کہ میرے دو دھرم پتا ہیں۔ ایک یوگی راج مہرشی دیانند اور دوسرے یوگی راج اینڈریو جیکسن ڈیوس صاحب امریکہ نواسی۔ اور ہم سب جانتے ہیں۔ کہ ان کی الماری میں سب سے اوپر کے خانہ میں ستیارتھ پرکاش سے لے کر وید بھاشیہ تک رشی دیانند کے سب گرنتھ رہتے تھے۔ اور اسی طرح لمبی چوڑی الماری کے پچھلے خانہ میں یوگی راج ڈیوس صاحب کے جملہ گرنتھ جو تیس تھے۔ ہر ایک محقق دماغ والے کو وہ ہمیشہ ستیارتھ پرکاش اور وید بھاشیہ رشی دیانند کے مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ ڈیوس صاحب کے جملہ گرنتھ بھی اپنے خرچ سے لینڈ کالج میں رکھے تھا پڑھنے کا اپدیش دیتے تھے۔

یہی کارن ہے کہ سورگباشی امر شہید پوجیہ مہاتما منشی رام جی نے ڈیوس صاحب کے یہ سب گرنتھ جالندھر میں اپنے خرچ کے بستکالیہ میں رکھے تھے۔ اور اب تک میں وہ گورو کل کو بھینٹ کر دئے تھے۔ بند ہونے تک بھی یہ سب ڈیوس کے گرنتھ خریدے تھے۔ جن پر ۱۲۵/ روپے خرچ آئے تھے۔

آدی کال میں آریہ سماج کے سالانہ جلسوں پر ہزاروں کی تعداد میں امریکہ کے یوگی راج ڈیوس صاحب کی انگریزی میں

آریہ سماج اور یوگی راج رشی دیانند سمبندھی ان کی گنگ پر ورتک امونیہ رائے ہم منت ہانتا گیت تھے۔ پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پوجیہ سورگباشی پردھان مہاتما منشی رام جی کی آگیا انوسار یہ ڈیوس صاحب کے جملہ گرنتھوں نے امریکہ میں جو بھاری کام کر کیجن مت تھا یونی مت کے کھنڈن کا کیا ہے۔ وہ ان کے ایک ہی بھاری گرنتھ کے پاٹھ سے عالم جان سکتے ہیں۔ اس ایک گرنتھ کا نام ہے:-

"Natures Divine Revelatio

پھر خود امریکہ کے یوگی راج پرم گیانی۔ پرم ... وادی اور پرم ستیہ وادی شری ڈیوس صاحب نے جب بھارتیہ آریہ سماج کو وشو ... کی آتما ... کر سنسار بھر میں ... لانے والی کہا ہے۔ اور آریہ سماج ... بھگتی کہ

"Inspired Son of God"
(Swami Dayanand Saraswati)

کہے
سوامی دیانند سرسوتی کے ہردیہ میں جو ...

الیشور کا ملہم پتر ہے۔ جاگرت ہوئی ہے۔ یہ شبد لکھے ہیں۔ تو پھر اگر اس وقت آریہ سماج کے منتریوں کو جو انگریزی کے ساتھ ساتھ اشٹادھیائی۔ مہابھاشیہ اور نروکت آدی آرش سنسکرت کے بھی بھاری پنڈت ہوتے۔ ان کی منڈلی منی ور گورودت جی کے ساتھ امریکہ جاتی۔ تو سچ جانئے کہ دس برس کے اندر امریکہ میں ۱۰۰ سے کم آریہ سماجیں قائم نہ کرتی۔

واضح ہو کہ امریکہ ہی میں تو سرو دھرم پریشد شکاگو میں ہوتے رہے ہیں۔ یہ نکتہ بھی بڑا اہم ہے۔ امریکہ میں ہی تو پوجیہ بھارت رتن شری سورگباشی سوامی وویکانند جی نے ویدک آریہ سنسکرتی کے لئے میدان تیار کر دیا ہے۔ آج ان کے انیک سادھو سنیاسی امریکہ میں ہی انیک ویدانت سدن قائم کر چکے ہیں۔ جو سب ہی (Indirectly) آریہ سماج کے مارگ میں کھوم کا کام دے رہے ہیں۔

پس اگر پنجاب کی آریہ پرتی ندھی سبھا ایک لاکھ روپیہ سالانہ امریکن مشن کے لئے کم سے کم تین برس کے واسطے منظور کرے۔ اور دو جنٹلمین بی۔ اے۔ ایم۔ اے جو اشٹادھیائی۔ مہابھاشیہ اور نروکت کے بھاری پنڈت بھی ہوں۔ ان کو دنا لطف دے دے کر سینکڑوں کی تعداد میں تیار کرنے کے لئے ایک ٹریننگ کالج لاہور میں برائے امریکہ دھرم پرچار دو برس کے لئے کھول دے۔ تو تجربہ بتلائے گا کہ کانگرس کی بلبل ہند کی تازہ آواز جو پوجیہ مہاتما گاندھی جی کو سنسار کا ایک مہان پرش کہہ کر امریکہ سے واپس آئی ہے۔ اس نے بھی تمہارے ویدک آریہ مشن کے لئے پختہ بنیاد کی سڑک باندھ دی ہے۔ کارن یہ کہ آزاد دلیش کے لوگ آج امریکہ والے خوب جانتے ہیں۔ کہ آریہ سنسکرتی ہی بلا شبہ ویدک سنسکرتی ہے جس کے پرچارک اس یگ میں سوامی وویکانند کو ہی سمراٹ رابند۔ سوامی دیانند اور مہاتما گاندھی ہیں +

شرم کا مقام ہے کہ ہم نے صرف ایک ہی مہوپدیشک جو سنسکرت کا بھی بھاری عالم فاضل ہے۔ ارتھات پوجیہ ایودھیا پرشاد جی کو امریکہ میں گنت ورش بھیجا ہے۔ اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ کا سفر بجٹ پنجاب کے آریہ سماج کے لئے آج تک نہیں کر سکے۔ شوک! شوک!! اور مہا شوک!!!

سماج کے اس آدی کال میں بڑے بڑے بنتا ودوانوں میں پرسپر ایرشا نہیں تھی۔ بلکہ وہ ایک دوسرے کے پیش تعین کر اور ان کو سماج میں لا کر پرسن ہوتے تھے۔ اور سدا نیائے بجٹ وبوہار کرتے تھے۔ اپدیشک ...

نہیں۔ ایک درشٹانت بھی دینا ضروری ہے کہ سنسکرت کے نامی فاضل سوامی نتیانند جی نے مہاراجہ شاہ پورہ آدھیش کی آگیا سے راجپوتانہ کے بوندی نگر میں ایک سناتن دھرمی پنڈت سے تحریری شاستر ارتھ سنسکرت بھاشا میں کیا تھا۔ اس وقت پنڈت بھیم سین جی اٹاوہ نواسی ویدک پریس اجمیر میں پروف ریڈر کا کام کر رہے تھے۔ یہ شاستر ارتھ بڑے معرکہ کا تھا۔ سناتن دھرمی پنڈت اپنی فتح کے گیت گانے کے علاوہ نامی سنسکرت کے ودوانوں نے آریہ سماجی شری سوامی نتیانند جی کی سنسکرت بھاشا بھی اشدھ بتا رہے تھے۔ اور مہاراجہ شاہ پورہ آدھیش کو بڑی چنتا تھی۔ کہ کیا کیا جائے؟ آخر کار اجمیر کے سورگباشی آریہ رتن رام بلاس جی شاردا کی تحریک سے شری مہاراجہ صاحب بہادر نے وہ تحریری رسالہ سوامی نتیانند جی سمبندھی لاہور کے نامی سنسکرت کے ودوان پنڈت شری گورودت جی ایم۔ اے کے پاس آخری فیصلہ اور رائے کے لئے بھیج دیا۔ کارن یہ کہ ادھر یا تمام ایرشا مجسم پنڈت بھیم سین نے سوامی جی کی سنسکرت کو اشدھ کہہ دیا تھا۔ کارن یہ کہ وہ اپنے سے بڑے سنسکرت دان نتیانند سے ایرشا کرنے کو تیار ہو گیا۔ مگر جب یہ رسالہ لاہور پہنچا۔ تو دھرماتما گورودت جی نے راجہ جی کو جواب میں لکھا۔ کہ سوامی نتیانند جی کی سنسکرت بالکل شدھ ہے۔ اور شاستر ارتھ میں جیت بھی سوامی جی کی ہی ہوئی ہے۔ اور ساتھ ہی لکھ دیا کہ سوامی جی سنسکرت کے مجھ سے بھی ادھک ودوان ہیں"۔

دوسرا درشٹانت پوجیہ لیکھرام جی کا دیکھئے۔ ان کی جملہ کتابوں میں وہ کتاب جس کا نام "تواریخ دنیا" ہے ریسرچ (انوسندھان) کا عطر ہے۔ اس کا لبش امر رہے گا۔ یہ کتاب لیکھرام جی سمرپن کرتے ہیں "فاضل اجل"

شری پنڈت گورودت جی کو۔ اس کا نام ہے سچا آریہ جیون۔ آجکل ہولی کی رت ہے۔ اس لئے گورودت جی کی ہولی کی ارد و سمبندھی گھٹنا لکھ کر یہ لیکھ سمات کرنے کی پرتگیا کرتا ہوں۔ اس سے پہلے ایک شبد ابھی دھارمک آریہ رتن ودوانوں کے لئے ہم کو شری مان مہاتما نارائن سوامی جی کے ایک لیکھ سے جو شری پوجیہ رلیے ٹھاکر دت جی دھون کی انگریزی انوسندھان پکت آف پنکک کے دیباچہ میں انہوں نے یہ لکھا ہے۔ یہاں اس کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ وہ شبد نارائن سوامی جی نے "سچن" نیتا یلت ہے۔ اس کا ارتھ ہے۔ جو سچ ہے۔ اس لئے سندرہ کے منتر پہ اس وقت یا اس وقت تک جو آریہ سبھا خواہ کسی دل کے ہوں۔ سچ پر یا نیائے پر چل رہے ہیں۔ وہ آریہ سجن ہیں۔

شری ماسٹر درگا پرشاد جی۔ شری پنڈت گورودت جی اور شری پنڈت لیکھرام جی آدی سب اس وقت کے پنجابی پنڈتا گورو کل دل کے بنیاد کی نافضل رائے میں آریہ سجن تھے۔

یہ سب جانتے ہیں۔ کہ شری پنڈت گورودت جی نے ہولی کے دنوں میں کو ... طور پر ایک ہزار روپیہ کی قیمتی فارسی اور اردو کی کتابیں نچلے کمرہ میں پھینکوا کر گھر سے باہر لے جانے کا حکم نوکروں کو دے دیا۔ اور صرف ایک ہی کتاب فارسی کی رکھ لی جس کا نام ہے۔

"دیوان حافظ"

اور وہ بھی اس لئے رکھی۔ کہ اس میں ایک شعر یوگ درشن کے بھلا کا ہے۔ وہ شعر یہ ہے

آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

(اوم شم)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں (مینیجر)

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دو نو چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت گورودت جی سے ابتدائی تعارف کی داستان

(مہاتما ہنس راج جی کی زبانی!)

جب میں پہلے پہل گورنمنٹ کالج کی فرسٹ ایر کلاس میں داخل ہوا۔ تو مجھے اُن طلبا کے درشن ہوئے۔ جنہوں نے اُسی سال کالج میں داخلہ حاصل کیا تھا۔ اور بعد ازاں آریہ سماج اور ہندو سوسائٹی کے لئے بہت مفید کام کر کے اپنا نام روشن کیا تھا۔ ان میں لالہ چیتن آنند جی جو پنجاب بھر میں اوّل رہے تھے۔ اور بعد ازاں ڈی۔اے۔وی ہائی سکول ملتان کے بانیان میں سے ہیں۔ پنڈت گورودت جی جنہوں نے آریہ سماج میں اپنی وِدّیا اور لیاقت کے ذریعہ نہایت ہی ممتاز درجہ حاصل کیا۔ لالہ لاجپت رائے جی جن کا نام آریہ سماج۔ ہندو جاتی اور دیش کی سیوا کے لئے شہرۂ آفاق ہے۔ راجہ نریندر ناتھ صاحب جنہوں نے گورنمنٹ کی اعلےٰ سے اعلےٰ خدمات کر کے اب اپنا سارا وقت دیش اور ہندو جاتی کی سیوا کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ رائے شیو ناتھ جنہوں نے ایگزیکٹو انجنیئر بن کر مرتے دم تک رشوت نہیں لی۔ اور ویدوں کے سوا دھیلے کو مرتے دم تک جاری رکھا۔ اور لالہ سورج نارائن جی جنہوں نے اعلےٰ درجہ کی نظمیں لکھ کر اپنے تخلص مہر کو سورج سے بھی زیادہ روشن کر دیا۔ یہ سب کے سب ۱۸۸۱ء کی فرسٹ ایر کلاس میں شامل تھے۔

لالہ چیتن نند اور پنڈت گورودت کے دل میں آریہ سماج کے لئے بڑے ہی پریم کا بھاؤ تھا۔ اُنہوں نے جاننا چاہا۔ کہ میرا عقیدہ آریہ سماج کے متعلق کیا ہے؟ اور مجھ سے یہ سوال کیا۔ کہ:-

"جب وید ایشور کی طرف سے ہیں۔ تو رگوید کے پہلے منتر میں پرماتما کیوں کہتے ہیں۔ کہ میں پرماتما کی سُتتی کرتا ہوں"۔

میں نے یہ جواب دیا۔ کہ "اس منتر کے ذریعہ پرماتما جیوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ تم اس طرح کیا کرو۔ اور اس طرح پرارتھنا کیا کرو"۔ اس سے اُن کی تسلی ہو گئی۔ کہ میں آریہ سماج کے اصولوں سے واقف ہوں۔

مہر صاحب کا خیال آریہ سماج کی طرف نہ تھا۔ مگر وہ اس کے مخالف بھی نہ تھے۔ راجہ صاحب کو آریہ سماج کے خیالات سے ہمدردی تھی۔ اور وہ سوشل ریفارم کے حامی تھے۔

لالہ لاجپت رائے جی آریہ سماج کی طرف جھکے ہوئے رہتے۔ مگر کبھی کبھی شک پڑ جاتا تھا کہ وہ برہمو سماج کی طرف راغب ہو گئے ہیں۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ اور آخرش وہ آریہ سماج کے درِڑھ بھگت بن گئے۔

رائے صاحب لالہ رُچی رام بھی ہماری جماعت میں پڑھتے تھے۔ اُن کا رخ برہمو سماج کی طرف تھا۔ اور پنڈت گورودت جی اور لالہ رُچی رام جی کئی دفعہ مقابلہ میں کھڑے ہوئے بلکہ جلتے تھے۔

ہمارے اور بھی ہم جماعت تھے۔ جنہوں نے مختلف پہلوؤں میں سوسائٹی کی سیوا کی۔ رائے بہادر سنسار چند بھی جنہوں نے امیں چند سکول بجواڑہ کو قائم کیا ہے۔ بعد ازاں ہمارے ہم جماعت بن گئے۔ میرے لئے اس بات کی وجہ بیان کرنا مشکل ہے کہ یہ جمگھٹ کس طرح سے اکٹھا ہو گیا۔ لیکن یہی سمجھنا چاہئے۔ کہ پرماتما کی اِچھیا ایسی ہی تھی۔ اور اس وقت کے حالات ہی ایسے تھے۔

پنڈت گورودت جی ایم۔اے

(از شری بت لالہ حکم چند جی کھوسلہ ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز)

فی زمانہ آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ جلسہ گورودت بھون میں ہوا کرتا ہے۔ یہ بھون بھاٹی دروازہ سے ٹکسالی دروازہ کو جاتے ہوئے راوی روڈ پر لاہور شہر کے میونسپل باغات کی دوسری طرف واقع ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پنڈت جی اپنے وقت کے یکتا اور لاثانی وِدیارتھی تھے۔ اُنہوں نے ایم۔اے کے امتحان میں پورے سوال حل کر دئے۔ اور نیچے نوٹ لکھ دیا۔ کہ جو لوگ دیکھنا چاہیں۔ اپنی اِچھیا انوسار دیکھ لیں"۔

جب میں لاہور کے کرسچن کالج میں پڑھتا تھا۔ تو اُن دنوں سناتن دھرم مہامنڈل کی اور سے راجہ دھیان سنگھ کی حویلی میں سناتن دھرم کے لیکچر ہوتے تھے۔ شری پنڈت گورودت جی برابر دو گھنٹے کھڑے رہ کر نوٹ کرتے جاتے۔ اور رات کو وچھووالی سماج میں اُن نوٹوں کے آدھار پر سناتن دھرم کا پول خوب کھول کر دکھا دیتے۔

پنڈت جی نے اُنہی دنوں "ویدک میگزین" نکالا۔ اس کے اشتہار کو ڈاکٹر لوئینگ پرنسپل نے پڑھا۔ اور مبارک کرتے ہوئے کہا۔ کہ "اتنی زبردست انگریزی ہے۔ کہ اس کا سمجھنا مشکل ہے"۔ انگریزی کتاب "Works of P. Guru Datta" واقعی انگریزی دان لوگوں کے لئے ایک تحفۂ نایاب ہے۔ دیانند کالج لاہور کے پہلے بڑے کارکن پنڈت گورودت جی تھے۔ پھر رات کو دو بجے تک وِدیارتھیوں کو اُپنشد پڑھایا کرتے تھے۔

الغرض تحریر اور تقریر ہر دو میں پنڈت گورودت جی صاحب کمال تھے۔

"پرکاش" میں پہلے تو ایک مضمون "یادِ رفتگان" چھپا کرتا تھا۔ اب ایڈیٹر صاحب نے "ہیرو ورشپ" کا ایک بڑھیا نمبر نکالنے کی ٹھانی ہے۔ پنڈت جی اپنے آپ کو "گورودت

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ہذا کے کالم ۲ کے نیچے)

(بقیہ کالم نمبر ۲)

ودیارتھی"، لکھا کرتے تھے۔ گویا کہ تھیلے سے بڑھیا کام کرنے اور اسی لئے تمام وِدوان ہونے کے باوجود پنڈت جی اہنکار کو اپنے پاس پھٹکنے نہ دیتے تھے۔ رام گلی میں شیوراتری کے اتسو پر زیر صدارت پنڈت ٹھاکر دت جی شرما موجد امرت دھارا مہاتما ہنسراج جی نے لوگوں کو "ستیارتھ پرکاش" پڑھنے کا اپدیش دیا۔ کہتے ہیں۔ کہ پنڈت گورودت جی نے اس پوتر پستک کو اٹھارہ بار پڑھا۔ اور اپنی رائے قائم کی۔ کہ میں نے ہر بار نئی باتیں سیکھی ہیں۔ مہاتما کرشن جی نے "ستیارتھ پرکاش" کو بعض جھوٹے شخصی مذہب والوں کے لئے تو بم کا گولہ بتایا کرتے ہیں۔ ہمیں پنڈت گورودت جی کا انوکرن کرتے ہوئے اپنے جیون میں "ستیارتھ پرکاش" کو بار بار پڑھنا چاہئے۔ اور اس طرح سے اپنے منشیہ جیون کو سپھل کرنا چاہئے۔ اور پنڈت جی کی مثال لے کر آریہ جگت میں تن۔من اور دھن سے پروپکار کی سیوا کرنی چاہئے۔

کوئی کسی کا دوست نہیں

مصنفہ ماسٹر ایشور دت

سولے دوستِ درزیاں

بزبان اُردو

جس میں تمام قسم کے مردانہ و زنانہ کپڑوں مثلاً کوٹ پتلون۔ باڈی کوٹ۔ اوورکوٹ۔ شیروانی۔ قمیض۔ پاجامہ۔ سلوار۔ جمپر۔ فراک پیٹی کوٹ۔ باڈی۔ اور دراز وغیرہ کی کٹائی نہایت سلیس عبارت میں سمجھائی گئی ہے۔ جس کو معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ حجم ۵۹۲ صفحے۔ نقشے و شکلیں زائد از ۴۵۰۔ قیمت مجلد علاوہ محصول ڈاک ۸/۲ عہ ہر ایک کتب فروش سے طلب کریں۔

پبلشرز:-

درزی گھر رنگ محل بازار لاہور

شری پنڈت گورو دت جی

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

پنڈت جی کا جنم استھان ملتان تھا۔ ان کے بزرگ سرکاری عہدوں پر کام کرتے رہے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی سرکاری ڈھنگ پر ہی ہوئی۔ آپ یونیورسٹی میں بہت ہی اچھے نمبروں پر پاس ہوتے رہے۔ اور ان کی لیاقت کو دیکھ کر ان کے پاس ہوتے ہی انہیں پروفیسر لگا دیا گیا۔

بھگوان دیانند کے انتم درشن

پنڈت جی مہرشی دیانند کے درشن کرنے والوں میں سے تھے۔ اور اس وقت پنڈت جی ایشور کو نہیں مانتے تھے۔ جس وقت مہرشی جی زیادہ بیمار ہو گئے۔ اور اجمیر میں آ گئے اس وقت لاہور سماج نے لالہ جیونداس جی اور پنڈت گورودت جی کو ان کی سیوا کے لئے اجمیر روانہ کیا۔ جس وقت رشی نے سورگ کو پریان کیا۔ اس وقت پنڈت گورودت جی ان کے پاس ہی تھے۔ سنا جاتا ہے کہ پنڈت جی مہرشی کے پریان کے وقت کو دیکھ کر ناستک سے آستک ہو گئے۔ اس شریر کو چھوڑنے کے وقت جبکہ کئی بہادر دشمنوں کو تلوار سے موت کے گھاٹ اتارنے والے اور اپنے آپ کو گورو وغیرہ کہلانے والے گھبراتے ہیں۔ اور ان کو آگے اندھکار ہی اندھکار پرتیت ہوتا ہے۔ مگر رشی کو پرکاش دکھائی دیتا تھا۔ اس لئے وہ پرسن تھے۔ ان کی پرسنتا ہی گورودت جی کو ناستک سے آستک بنا گئی۔

سدھارک گورودت

آریہ سماج کے پرچار سے پہلے ہندوؤں میں عام رواج تھا کہ جب کسی کا پتا وغیرہ سورگباش ہوتا تھا۔ تو اس وقت اس کو اپنی ڈاڑھی مونچھ اور سر کے بال استرے سے کٹوانے پڑتے تھے۔ جس وقت ایسا ہی موقع پنڈت جی کے لئے آیا۔ تو انہوں نے بال نہ کٹوائے۔ برادری میں تو یہ چرچا تھی۔ کہ پنڈت جی نے اچھا نہیں کیا۔ لیکن اس وقت کے سماچار پتروں نے اس کی خوب تعریف کی۔ اور اس کے بعد آریہ سماجیوں میں زیادہ اتساہ ہو گیا۔ اب تو یہ بات عام ہو گئی ہے۔ کہ کوئی بھی بال نہیں کٹواتا ہے۔ لیکن اس وقت پنڈت جی جیسی مہان آتماؤں کا ہی کام تھا جو برادری کی پروا نہ کر کے اپنا کام کریں۔

آریہ سماج پر شردھا

پوجیہ پردھان لالہ سائیں داس جی اور لالہ منشی رام جی (پشچات سوامی شردھانند جی) بتلایا کرتے تھے۔ کہ جالندھر میں اتسو پر پنڈت گورودت جی نے کیرتن بنا بھجن گایا کرتے تھے۔ ایک بار پنڈت جی جالندھر کے اتسو پر گئے۔ اور جب پنڈال میں آئے۔ تو یونیورسٹی کا (Master of Arts ج) گاؤن پہن کر آئے۔ لالہ منشی رام جی نے اس کی وجہ پوچھی۔ تو آپ نے جواب دیا کہ میرے لئے تو آریہ سماج کا اتسو بہت اعلیٰ چیز ہے۔ جب سرکاری اتسوؤں میں لوگ اسے پہن کر جانا ضروری سمجھتے ہیں۔ تو میں جسے بہت بڑا مانتا ہوں۔ اس میں بھی کیوں نہ پہن کر آؤں؟"

ساماجک سرگرمیاں

والے اور راجہ نریندر ناتھ جی۔

پنڈت جی کے پڑھنے کا ڈھنگ

رائے بہادر مکھن لال جی آپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے مجھے ایک بار سنایا تھا۔ کہ جب وہ کالج میں پڑھتے تھے۔ تو انہوں نے پنڈت گورودت جی سے ایک بار دریافت کیا تھا۔ کہ وہ کتابیں کس طرح پڑھتے ہیں؟

تب پنڈت جی نے جواب دیا تھا۔ کہ میں جب کتاب کو پڑھتا ہوں۔ تب جو مضمون ہو۔ جس طرح اس کتاب میں

آریہ سماجیں دھیان سے پڑھیں

اس سال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سال کے شروع میں آمدنی کا اندازہ ۲۶ ہزار روپیہ کا کیا تھا یہ دھن آریہ سماجوں سے سال میں آنا چاہئے۔ جیٹ کا تقریباً نصف ماہ ختم ہو چکا ہے۔ اور اس کے ساتھ سال کے ساڑھے گیارہ ماہ وتیت ہو گئے ہیں۔ لکھا ہے جو روپیہ آیا ہے۔ وہ صرف چودہ ہزار ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس مہینہ میں جو بارھواں مہینہ ہے۔ بارہ ہزار روپیہ آنا چاہئے۔ اگر یہ بارہ ہزار روپیہ اس مہینہ میں نہ آیا۔ تو آریہ سماجیں خود خیال کر لیں۔ کہ اگلے سال خرچ کس طرح چلے گا؟

اس کے مقابلہ میں اس وقت تک انیس ہزار روپیہ اپدیشکوں کے ویتن پر اور اندازاً پانچ ہزار روپیہ سفر خرچ پر خرچ ہو چکا ہے۔ اس میں جیٹ ماس کا خرچ اور جمع ہوگا۔ اس لئے آریہ سماجیں اپنے کرتویہ کو سمجھ کر یہ دھن پورا کریں۔ ورنہ ان کو پچھتانا پڑے گا۔

(سوامی) سوتنترانند ادھشٹاتا ویدپرچار وبھاگ۔ گورودت بھون لاہور

اسی طرح ڈی۔ اے۔ وی کالج کے بنانے والوں میں پنڈت جی کا نام مکھیہ ہے۔ پنڈت جی نے شروع میں کالج کے لئے دھن سنگرہ کیا تھا۔ اور جو کچھ وہ کر سکتے تھے۔ اس کے لئے سب کچھ کیا تھا۔ وہ اس وقت اپنا وقت آریہ سماج کی سیوا میں دیتے تھے۔ لوگوں کو پڑھاتے تھے۔ سماج کے اتسووں پر ویاکھیان دیتے تھے۔ اور شاستر ارتھ بھی کرتے تھے۔

اس وقت کے ان کے انیک ساتھی ہیں جو اس وقت بھی ان کا نام عزت سے لیتے ہیں۔ جیسا کہ سردار امراؤ سنگھ مجیٹھ

سمجھتا ہوں۔ میں اس مضمون کو دیکھ کر اول کتاب کو چھوڑ کر یہ سوچتا ہوں۔ کہ اس مضمون پر کیا کیا بات ہو سکتی ہے؟ جب میں سوچ لیتا ہوں۔ تو کتاب کو دیکھنا شروع کرتا ہوں۔ کہ دیکھوں اس کتاب کے مصنف نے وہی کچھ لکھا ہے۔ جو میں نے سوچا ہے۔ یا کچھ اور لکھا ہے؟ اگر مصنف نے وہی کچھ لکھا ہو۔ جو کہ میں نے سوچا تھا۔ تب تو بات صاف ہو گئی۔ اور اگر وہ نہ ہو۔ تو میں سوچتا ہوں۔ کہ میری بات اور مصنف کی بات میں کیا [illegible]

جواب میرا زیادہ ٹھیک ہے۔ یا کتاب کے مصنف کا؟ اس طرح وہ مضمون میری سمجھ میں آ جاتا ہے۔ اور مجھے بار بار پڑھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جو لوگ خود کچھ نہیں سوچتے۔ اور صرف کتاب کو ہی پڑھتے رہتے ہیں۔ وہ اس بات کو ٹھیک نہیں سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ بات ان کے دماغ میں نہیں آتی ہے۔ اور ان کی کنٹھ کی ہوئی بات کچھ دیر کے بعد ان کو بھول جاتی ہے۔ اگر کوئی کسی بات کو ٹھیک ٹھیک سمجھ لے۔ تو اس کے لئے بار بار رٹنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

پنڈت جی کا دھرم پریم

جس وقت پنڈت جی بیمار تھے۔ سنا جاتا ہے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا۔ کہ آپ مچھلی کا تیل پئیں۔" پنڈت جی نے کہا۔ کہ "کیا اس کے پینے کے بعد موت واقعہ نہ ہوگی؟" بھلا یہ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ پھر موت واقعہ نہ ہوگی۔ ڈاکٹروں نے کہا۔ "یہ کہنا تو مشکل ہے"۔ پنڈت جی نے جواب دیا۔ "تو میں یہ کام جو دھرم ورودھ ہے۔ نہیں کروں گا"۔

سنا جاتا ہے۔ کہ پنڈت جی سے کسی نے بیماری کی حالت میں پوچھا تھا۔ "پنڈت جی! کیا حال ہے؟"

پنڈت جی نے مذاقیہ کہا۔ "ایشور کی خواہش ہے۔ کہ میرے جسم کو بدل دے۔ کیونکہ میرے آتما کی نسبت میرا جسم کمزور ہے۔ اس لئے ایشور چاہتا ہے۔ کہ یہ شریر لے کر مجھے اس آتما کے مطابق اچھا مضبوط شریر دے"۔

اس پرکار پنڈت جی اپنی موت کو کوئی وقعت نہ دیتے تھے۔ وہ اپنے گورو کی طرح سب حالتوں میں خوش رہنے والے تھے۔ اس لئے آریہ سماجیوں کو ان کے جیون سے دھرم پریم اور لوک سیوا کی شکشا گرہن کرنی چاہئے۔

اگر پنڈت جی اپنی پوری آیو یعنی بڑھاپے تک جیتے۔ تو آریہ سماج کو بہت فائدہ ہوتا۔ لیکن پرماتما کو یہی منظور تھا۔ انہوں نے اپنے تھوڑے سے جیون میں تن من اور دھن سے آریہ سماج کی سیوا کی تھی۔ آریوں کو بھی جتنا موقع ملتا ہے۔ اسے پنڈت جی کی طرح دھرم کی سیوا میں لگانا چاہئے۔ تاکہ آخیر میں ہم خوشی سے کہہ سکیں۔ کہ:

"ہم نے اپنے کرتویہ کا پالن پورے طور پر کیا ہے"۔

(پرادم شرم)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شری پنڈت گورودت جی کا میرے جیون پر ابتدائی پربھاؤ

(از شری آچاریہ رامدیو جی گورنر کنیا گوروکل ڈیرہ دون)

(۱)

میرے پتا پنجاب کے ایک سُپرسِدھ رئیس سردار کے گارڈین اور ٹیوٹر تھے۔ سردار صاحب کے ساتھ میرا بڑے سنیہہ کا سمبندھ تھا۔ میں انہیں اپنا قابلِ عزت بڑا بھائی سمجھا کرتا تھا۔ جن دنوں میری آیو صرف سات برس کی تھی۔ اُن دنوں آریہ سماج کے مشہور نیتا پنڈت گورودت جی بیمار ہو گئے۔ ان کی بیماری بہت بڑھ گئی۔ کچھ لوگ تو اُن کے جیون سے بھی نراش ہو چکے تھے۔ سردار صاحب پنڈت گورودت جی کے بھگتوں میں سے تھے۔ پنڈت جی کی بیماری کا سماچار سُن کر وہ انہیں صحت کی بحالی کے لئے اپنے ساتھ مری پہاڑ پر لے گئے۔ میرے پتا اور میں بھی مری میں تھے۔ ہم سب لوگ ایک ہی مکان میں رہتے تھے۔ میں اُن دنوں بالک ہی تھا۔ تو بھی میں اپنا کافی وقت ان کے پاس ہی گزارتا تھا۔ پنڈت جی بھی مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔

ایک دن رات کے وقت بات چیت کے سلسلہ میں سردار صاحب نے پنڈت جی سے پوچھا کہ برہد آرنیک اُپنشد میں لکھا ہے۔ کہ گربھ وتی استری اکشن کا بھکشن کرے۔ اکشن کا ارتھ ہے بیل۔ لہذا اُپنشدوں میں مانس بھکشن کا ودھان ہے۔ اور اُپنشدوں پر آچین آریہ گائے کا مانس کھایا کرتے تھے۔

پنڈت جی نے اس بات کا کیا جواب دیا۔ مجھے یاد نہیں۔ لیکن اتنا مجھے ضرور یاد ہے کہ پنڈت جی اُس وقت اُٹھ کر بیٹھ گئے تھے۔ اور خوب وِکرال روپ سے سردار صاحب کے ترک کا کھنڈن کر رہے تھے۔ سردار صاحب کا بھی ویدک ساہتیہ میں اچھا پرویش تھا۔ اس لئے خوب گہری شاستری چرچا چل پڑی۔ میں اس شاستری چرچا کو بھلے ہی سمجھ نہیں رہا تھا پرنتو اس میں مجھے بیچ بیچ ایک پرکار کا آنند اُٹھ بھو ہو رہا تھا۔ جو تھوڑی بہت باتیں میری سمجھ میں آئی تھیں۔ اُن سے مجھے پنڈت جی کا پکش بہت مضبوط معلوم ہو رہا تھا۔ میں ایک ٹک سنیہہ درشٹی سے پنڈت جی کے پرتی بھا پورن چہرہ پر درشٹی جمائے بیٹھا تھا۔ سردار صاحب جو سوال کرتے تھے۔ پنڈت جی ایک دم اُس کا سمادھان کر دیتے تھے۔ اس واد وواد میں گھنٹوں نکل گئے۔ بیچ بیچ میں سردار صاحب نے کئی بار مجھے سونے کے لئے چلے جانے کو کہا۔ پرنتو نہیں کیا معلوم تھا کہ وہ شاستری چرچا پورے طور پر سمجھ نہ آنے پر بھی مجھے اس میں کتنا مزا لے رہا تھا۔ پتا جی نے بھی دو چار بار مجھے سونے کے لئے بلایا۔ لیکن میں اُٹھا نہیں۔ انت میں سردار صاحب نے پنڈت جی سے کہا۔ "پنڈت جی آپ بیمار ہیں۔ آپ کے لئے زیادہ دیر تک جاگنا اُچت نہیں۔ اتنی دیر تک آپ کو جگائے رکھ کر میں نے بھی اچھا نہیں کیا۔ اس وقت آرام کیجئے پھر کل ہی چرچا کریں گے"۔

لیکن پنڈت جی اس طرح ماننے والے نہیں تھے۔ آپ نے کہا کہ "میری نیند اب ماری گئی ہے۔ جب تک آپ کو لاجواب نہ کر دونگا۔ تب تک نہیں سوؤں گا"۔

سردار صاحب بھی آخر نوجوان ہی تھے۔۔۔ واد وواد دوبارہ شروع ہو گیا۔ دونوں پر ایک گھنٹہ تک اور ڈٹے رہے۔ ٹھیک ۱۲ بجے کے بعد جا کر سردار صاحب پوری طرح سے لاجواب ہو گئے۔ انہوں نے صاف لفظوں میں سویکار کیا۔ کہ میرا وہ خیال غلط تھا۔ تب کہیں جا کر واد وواد ختم ہوا۔

۴۲ برس ہو گئے۔ اپنے اتہاس کا یہ ہفتم کھنڈ لکھتے ہوئے مجھے آچشد پرکرن میں اسی وشے پر لکھنے کا موقع ملا تھا۔ تب تک مجھے یہ سمرن نہیں تھا۔ کہ پنڈت گورودت جی نے اس شنکا کا کیا سمادھان کیا تھا۔ پرنتو پنڈت جی کے دھارمک اُتساہ پرتی بھا اور سمجھانے کی شکتی کا جو چتر میرے ہردیہ میں اُس سمے انکت ہوا تھا۔ وہ آج تک بھی قایم ہے۔ سچی لگن کا وہ ایک جیتا جاگتا اُداہرن تھا۔ اس چھوٹی سی گھٹنا نے مجھ بالک کے کومل ہردیہ پر ستھائی پربھاؤ ڈالا۔ اس نے مجھے زیادہ اور گمبھیر سوادھیائے کے لئے پریرت کیا۔ یہاں تک کہ بڑے ہو کر زیادہ پڑھنا میری منوورتی کا ایک بھاگ بن گیا۔ آج جب ڈاکٹر لوگ مجھے میرے سواستھ سدھار کے لئے کم پڑھنے کا آدیش کرتے ہیں۔ اور یتن کرنے پر بھی جب اپنے آپ کو اس آدیش کے پالن میں اسمرتھ پاتا ہوں۔ تب میں کبھی کبھی پنڈت گورودت جی کی اُس ان ملی گھٹنا کو بیجے روپ میں کوسا کرتا ہوں۔

(۲)

آج سے ۴۰-۴۵ برس پہلے آریہ سماج کے ممبروں کی تعداد تو اب کی نسبت کم تھی۔ مگر اُن دنوں کے آریہ پرشوں میں اُتساہ اور لگن کی ماترا بہت زیادہ تھی۔ اُن دنوں سماج کے اُتسو میں جو نگر کیرتن ہوا کرتے تھے۔ ان کی چمک دمک تو شاید آج کل کے سمان نہ ہوتی ہو۔ لیکن اُن دنوں کے نگر کیرتن میں آریہ سجن جس اُتساہ، پریم اور لگن کا پردرشن کیا کرتے تھے۔ وہ اب کہیں دکھائی نہیں دیتا۔

لگ بھگ ۴۴ برس ہوئے۔ آریہ سماج پشاور کا سالانہ اُتسو مجھے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ پنڈت گورودت جی بھی پشاور ہی تھے۔ مری پہاڑ والی ہماری ساری پارٹی پشاور چلی آئی تھی۔ ہم لوگ ایک کرایہ کے مکان میں رہتے تھے۔ پشاور سماج کے اُس نگر کیرتن کا درشیہ آج تک بھی میری آنکھوں میں انکت ہے۔ نگر کیرتن ہو رہا تھا۔ سب سجن چاہے وہ جوان ہوں۔ بوڑھے ہوں یا بچے۔ کھل کر گا رہے تھے۔ سرگرم سے انیک بھجن منڈلیاں گاتی ہوئی پرچار کر رہی تھیں۔ میں بھی ایک منڈلی میں سر ہلا ہلا کر اسادھارن اُونچی آواز سے گا رہا تھا۔ اُن دنوں آریہ سماج کے اُتساہ نے مجھ میں گانے کا شوق بھی پیدا کر دیا تھا۔ آج جبکہ میں یتن کرکے بھی ایک لائن تک نہیں گا سکتا۔ یاد کرکے مجھے حیرانی ہوتی ہے۔ کہ بچپن کے ان سہانے دنوں میں میں خوب دل کھول کر گاتا تھا۔ اور اُن دنوں میرا سُور بھی کم سے کم بُرا نہیں تھا۔ کچھ لوگوں نے دیکھا۔ کہ ایک چھوٹا سا لڑکا خوب اُونچی سُور سے گا رہا ہے۔ وہ اپنا من بہلاؤ کرنے کا پربھن نہ روک سکے۔ مجھے منڈلی سے الگ بُلا کر انہوں نے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ وہ مجھے اُتساہ دے دے کر میرا گانا سُننے لگے میں بھی بِنا سنکوچ بھاؤ سے اپنا ان مگ سنگیت سُناتا رہا۔

کسی نے کہا۔ "ایک لیکچر بھی دو"۔ میں جھٹ سے لیکچر کے لئے بھی تیار ہو گیا۔ مورتی پوجا کے کھنڈن میں گرج گرج کر ایک لیکچر بھی دے ڈالا۔ دھیرے دھیرے ایک ایک کرکے وہ لوگ کھسکنے لگے۔ جب اپنا لیکچر سماپت کرکے میں نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ تو نگر کیرتن کہیں دکھائی نہ دیا۔ نہ معلوم سب منڈلیاں کس طرف کو بڑھ گئی تھیں۔ پشاور کے بازاروں میں ویسے بھی کافی بھیڑ رہتی ہے۔ نگر کے راستے میرے جانے ہوئے نہیں تھے۔ لہذا میں بھٹک گیا۔ اور دو ایک گھنٹہ تک اسی طرح گھومتا پھرا۔

سردار صاحب نے جب مجھے اپنے پاس نہ دیکھا۔ تب انہیں چنتا ہوئی۔ انہوں نے اپنا نوکر میری تلاش میں بھیجا۔ لیکن وہ مجھے ڈھونڈ نہ سکا۔ کچھ دیر بعد اتفاق سے اُن لوگوں میں سے جنہوں نے الگ بُلا کر میرا گانا سُنا تھا۔ دو چار شخصوں نے مجھے بھٹکتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔ "تم یہاں کیسے گھوم رہے ہو؟"

میں نے کہا۔ "مجھے راستہ یاد نہیں رہا"۔

ایک آدمی نے پوچھا۔ "تم نے کہاں جانا ہے؟"

میں نے کہا۔ "آریہ سماج کے نزدیک"۔

اسی آدمی نے پھر پوچھا۔ "تم کس کے لڑکے ہو؟"

میں نے جواب دیا۔ "پنڈت گورودت ودیارتھی کا۔ مجھے اُن کے پاس لے چلو"۔

میں تھک گیا تھا۔ وہ آدمی مجھے گود میں اُٹھا کر آریہ سماج مندر میں لے آیا۔ پنڈت جی گیلری میں بیٹھ کر کچھ سجنوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ مجھے اُس شخص نے اُن کے پاس لے جا کر کھڑا کر دیا۔ پنڈت جی نے ایک دم مجھے گلے لگا کر پوچھا۔ "کہاں گم ہو گئے تھے؟" میں نے انہیں اپنی ساری کہانی کہہ سنائی۔ میرے ودیارتھی بننے کی بات سُن کر آپ بڑے خوش ہوئے۔ اور میری پیٹھ پر تھپکی دے کر کہا۔ "شاباش! کسی وقت تم بھی سچ مچ بن جاؤ گے"۔

پنڈت جی نے پھر پوچھا۔ "یہ تو بتاؤ کہ تم یہاں پہنچے کس طرح؟"

میں نے کہا۔ "آپ کا نام لے کر"۔

انہوں نے کہا۔ "میرا نام کیوں لیا؟ پتا جی کا یا سردار صاحب کا نام کیوں نہیں لیا؟"

میں نے بال سلبھ سینسٹ وادتا سے کہا۔ "انہیں جانتا ہی کون ہے؟ آپ تو نیتا ہیں۔ آپ کو سب لوگ جانتے ہیں۔ یہی سوچ کر میں نے یہ چال چلی"۔ پنڈت جی خوب ہنسے۔ پیار سے میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ "بڑے چالاک ہو"۔

پنڈت جی جب تک جیتے رہے۔ مجھ سے بڑا پیار کرتے رہے۔ وہ مجھے بولنے کے لئے جان بوجھ کر مجھ سے واد وواد چھیڑ دیتے تھے۔ مجھ سے طرح طرح کے پرشن کرتے تھے۔ بچوں کو پیار کرنا اُن کے سوبھاؤ میں شامل تھا۔ موقع پا کر وہ بچوں سے کھیلتے تھے۔ اُن کے منورنجن کا یہی وِشیش سادھن تھا۔ اکثر اپنی جیب میں کھانے کی کوئی چیز بھر کر وہ بچوں سے کہا کرتے تھے۔ کہ جو بچہ یہ چیز چھین لے گا۔ یہ اسی کی ہوگی۔ رشی دیانند کے بعد آریہ سماج کا وہ سرو سریشٹ نیتا پنجاب یونیورسٹی کا پہلا ایم۔ اے اور وگیان کھشیتر کا وہ چمکتا ہوا ستارہ جب اس طرح اس مکت بھاو سے بچوں میں بالکل رل مل کر کھیلتا تھا تب وہ درشیہ بھی بچ مچ ہی اُتم اور سُور گیہ ہوتا تھا۔ آج جب میں وہ درشیہ کا سمرن کرتا ہوں۔ تب یہی خیال اُٹھتا ہے کہ مہاپرشوں میں واستو میں ہی سرلتا بھی پراکاشٹھا ہوتی ہے۔

شری پنڈت گورودت جی کی ابتدائی سماجک سرگرمیاں

(۵۱)

(از شری سورگیہ لالہ لاجپت رائے جی)

شری لالہ سائیں داس جی نے بہت سے نویوکوں کو آکرشت کیا۔ کنتو پنڈت گورودت اور لالہ ہنس راج پر جو پربھاو ان کی شکشا اور سنگت کا ہوا۔ اس کا جوڑ آریہ سماج کے اتہاس میں دوسرا نہیں ہے یہ دونو یووک لالہ سائیں داس کی پوجا کیا کرتے تھے۔ ان کو لالہ سائیں داس کی بدھیمتا میں اننت شردھا تھی۔ اور لالہ سائیں داس کو بھی ان پر بڑا بھروسہ اور ان کے ساتھ بڑا پریم تھا۔ لالہ ہنس راج نے آریہ سماج کی شکشا ان سے پائی۔ پنڈت گورودت کے سمبندھ میں بھی یہ کہا جاتا ہے۔ کہ جب وہ انٹرینس کا امتحان پاس کر کے لاہور آئے تھے۔ تو وہ ایشور کو نہیں مانتے تھے۔ میری سمتی میں پنڈت گورودت ناستک ارتھات ایشور کو نہ ماننے والے نہیں تھے کنتو اُن کے بھاو سندیہ آتمک ... (agnosticism) پرمان ایکی اور ادھک جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ لالہ سائیں داس جی کے پربھاو سے انہوں نے سنسکرت کی دھارمک پستکوں کا بہت کچھ گمبھیر ادھین کیا۔ کنتو اُن کے وشیش جو پربھاو پرورتن پیچھے سے ہوا۔ وہ سوامی دیانند جی کی مرتیو کے درشیہ سے اتپن ہوا۔ اس درشیہ نے اُن کے سارے دھارمک سندیہ مٹا دیئے۔ اور وہ پکے آستک ہو گئے۔

پنڈت گورودت جی آشچریہ جنک بدھی کے پرش تھے۔ سوبھاوک یوگیتا اور ودیا کی یوگیتا میں وہ اپنے ساتھیوں سے بہت بڑھے ہوئے تھے۔ کچھ آتم شلاگھا اُن کی طبیعت میں تھی۔ اُن کے پاس نویوکوں کا جمگھٹا لگا رہا کرتا تھا۔ اور جو کچھ اُن کی پرشنسا میں کہا جاتا تھا۔ وہ اُن کے کانوں کو پریہ معلوم دیتا تھا۔ (کس کو اپنی پرشنسا پریہ معلوم نہیں ہوتی؟)

ہم سب نویووک اُن کو گورو جی کہا کرتے تھے۔ اور وہ اس سے پرسن ہوتے تھے۔ کنتو ایسا ہونے پر بھی وہ لالہ سائیں داس اور لالہ ہنس راج کی بدھیمتا اور اُن کی گمبھیرتا پر بہت بھروسہ رکھتے تھے۔ سنہ ۱۸۸۲ء اور سنہ ۱۸۸۳ء میں اُن کے سمبندھ میں کچھ انتر نہیں پڑا۔ وہ دیانند سکول میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ اور کبھی کبھی سکول میں پڑھاتے بھی تھے۔ یدی وہ اس سمے گورنمنٹ کالج میں سائنس کے پروفیسر تھے۔ اور بورڈنگ ہاؤس کے لڑکوں سے بھی اُنہیں بہت پریم تھا۔

اُنہی دنوں اُن کے پاس آریہ سماجیوں کا ایک سموہ جمع ہو گیا۔ جو ان سے سنسکرت اور اشٹادھیائی پڑھنے لگا۔ گورودت جی کے سوبھاو میں یکطرفہ پن (انتہا پسندی) تھا۔ دھیرے دھیرے اُن کا یکطرفہ پن بڑھ گیا۔ اور وہ یہ کہنے لگے۔ کہ انگریزی پڑھنا ویرتھ ہے۔ اور مغربی سائنس میں کچھ نہیں رکھا۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ایک بار انہوں نے یہ بھی کہا کہ اچھا ہوتا۔ یدی میں اپنی ساری انگریزی اور پشچمی ودیا کو بھول جاتا۔ اور صرف سنسکرت جانتا۔ لالہ سائیں داس اور لالہ ہنس راج اُنکے وچاروں سے سہمت نہ تھے۔ وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے۔ کہ پنڈت گورودت جی اپنے یکطرفہ وچاروں کا پرچار کریں۔

اس کے علاوہ پنڈت گورودت جی کا گہرا سمبندھ ماسٹر درگا پرشاد سے ہو گیا۔ ماسٹر درگا پرشاد نرامش بھوجی اور مانس کے ورودھی تھے۔ لالہ منشی رام جی بھی اُن دنوں پنڈت گورودت سے ادھک ملنے جلنے لگے۔ وہ بھی نرامش بھوجی تھے۔ لالہ سائیں داس اور لالہ ہنس راج دونو مانس کھاتے تھے۔ پہلے تو گورودت نے اُن کے مانس کھانے پر کبھی دھیان نہ دیا۔ پرنتو ماسٹر درگا پرشاد اور لالہ منشی رام جی کی سنگت سے اُن کا دھیان اس طرف گیا۔ اور اُن کے ہردیہ میں لالہ سائیں داس اور لالہ ہنس راج کی اور کچھ ادا سینتا اُتپن ہونے لگی۔

اُنہی دنوں یہ پرشن اُٹھا۔ کہ دیانند کالج کا پردھان ادھیاپک (پرنسپل) کس کو بنایا جائے؟ لالہ سائیں داس کا جھکاؤ وشیشٹ روپ سے لالہ ہنس راج کی اور تھا۔ مگر پنڈت گورودت کے پریمی چاہتے تھے۔ کہ وہ پرنسپل بنیں۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ پنڈت گورودت کے ہردیہ میں لالہ ہنس راج کے لئے ایرشا کی گندھ بھی نہ تھی۔ پرنتو یہ سمبھو ہے۔ کہ لالہ سائیں داس اور لالہ لال چند کی کسی بات پر۔ کسی اظہار رائے پر اُن کو بڑا دکھ ہوا تھا۔ لالہ سائیں داس اور لالہ ہنس راج کے جیون میں اُن دنوں دھرم کی رکشا بہت گہری نہ تھی۔ اُن لوگوں کے ہردیہ سنگھاسن پر تو جاتی پریم کا دیپک جلتا تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ جاتی کو انگریزی شکشا اور پشچمی ودیاؤں کے ادھین سے ہٹانا اور سنسکرت ویاکرن پڑھانا جاتی کے لئے بہت ہانی کر ہے۔ پنڈت گورودت کے بھاو ایسے ستھان پر پہنچ چکے تھے۔ کہ اُن کی درشٹی میں دھرم اور سنسکرت کے سامنے جاتی اور جاتی ہت اہمیت کی اصلیت نہ تھی۔ وہ ہر سمے پرماتما کلپنا کے سنسار میں رہتے تھے۔ اور اُن کے ہردیہ پر ایک پرکار کے دلیتی آدرش وادنے اپنا راجیہ ستھاپت کر لیا تھا۔ جس میں جاتی کا کوئی ستھان نہ تھا۔ ماسٹر درگا پرشاد بھی اُنہی وچاروں کے آدمی تھے۔ ان دونو کا آپس میں بہت پریم تھا۔

وچاروں کی یہ دو لہریں الگ الگ بہنے لگیں۔ پرنام یہ ہوا۔ کہ دونو دل ایک دوسرے کو سمالوچناتمک درشٹی سے دیکھنے لگے۔ وچاروں کے بھید سے یتھوچت بھید کی بنیاد پڑنے لگی۔ پنڈت گورودت اور ماسٹر درگا پرشاد کے ہردیہ میں لالہ ہنس راج اور لالہ سائیں داس کا مانس بھکشن کھٹکنے لگا۔ لاہور آریہ سماج میں ایک ایسا دل بن گیا۔ جس نے مانس بھکشن کے کارن لالہ سائیں داس پر آکرمن کرنا آرمبھ کیا۔ اور ان کو پردھان پد سے الگ کرنے کی بنیاد ڈالی۔

میں ان دنوں حصار میں تھا۔ اور میرا گہرا سمبندھ دونو دلوں سے تھا۔ اس لئے جب کبھی میں لاہور آتا تھا تو مجھ سے کبھی بھی دل کے لوگ دل کھول کر بات نہ کرتے تھے۔ لالہ سائیں داس کے سوبھاو میں بھی کچھ اہنکار کی گندھ تھی۔ جو لوگ لمبی لمبی پرارتھنائیں کراتے اور بار بار ایشور یا دھرم کا نام لیتے تھے۔ اُن کو وہ دھرم دسمہ کے یوگیہ جاتی کا نینا نہ سمجھتے تھے۔ میرا وشواس ہے۔ کہ وہ ایشور کو مانتے تھے۔ اور اس کی پوجا کو کرتویہ سمجھتے تھے۔ پرنتو وہ دھرم کو آجیت سے ادھک ستھان دینے کے ورودھی تھے۔ اُن کا وچار تھا۔ کہ ہندو جاتی میں سامیہ (Balance) پیدا کرنے کی آوشیکتا ہے۔ دھرم کو تیاگ کرنا نہیں چاہتے تھے۔ کنتو دھرم کی سوکشمتاؤں اور دھرم کے کلپت پربھاووں سے جاتی کو نکالنا چاہتے تھے۔ اُن کو گورودت کے ساتھ دلی پریم اور لگاؤ تھا۔ وہ اُن کو بچوں کی طرح پیار کرتے تھے۔ پرنتو ان کو اپنی دھن اور اپنے وچاروں سے گورودت سے بھی ادھک پیار تھا۔ وہ سماج کے پلیٹ فارم سے مانس بھکشن کے ورودھ میں ویاکھیان دینے میں ارچن نہ ہوا لیتے تھے۔ پرنتو سویم مانس کھانے کو برا نہ سمجھتے تھے۔ اس لئے اس کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اُن کی طبیعت میں ہٹھ بھی تھا۔ میرا یہ وچار ہے۔ کہ یدی وہ اس سمے کچھ ادھک سہن شیلتا، کچھ ادھک پریم اور نیتی سے کام لیتے۔ تو وہ گورودت کو اپنا ورودھی بننے سے روک سکتے تھے۔ یدی لالہ ہنس راج بھی ایسا کرتے۔ تو مجھے وشواس ہے۔ کہ پنڈت گورودت اُن کا ورودھ نہ کرتے۔ پرنتو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونو دلوں میں ورودھ اُتپن ہوتے ہی دونو کے ہردیوں میں ایک دوسرے سے ناپسندیدگی اور گھرتا پیدا ہو گئی۔ اور ہر ایک اپنے اپنے راہ پر چلنے لگا۔ دونو کی طبیعتوں میں اہنکار اور بے پرواہی بھر گئی۔ اور دونو ایک دوسرے سے دور ہونے لگے۔ یہاں تک کہ اُن کے اندر اتنا بھید ہو گیا۔ کہ اُن کو اکٹھا کرنا مشکل ہو گیا۔

جریان پرمیہ احتلام کمزوری سستی نامردی کا

شرطیہ علاج

حکیم تسی پرشاد اگروال موجد بال جیون گھٹی کی دو مجرب آزمودہ ادویات یہ ہرگز ممکن نہیں ہو سکتا کہ ان ادویات کو استعمال کیا جائے اور لکھے مطابق پورا پورا فائدہ نہ ہو

پرمیہا نمک گولیاں | جریان پرمیہ احتلام وقت سرعت ذیابیطس زیادتی پیشاب، پیشاب میں ریگ یا شکر جانے پیتری پڑ جانے وغیرہ پیشاب اور منی کی جملہ شکایتوں کو دور کر کے دھات کو پختہ مضبوط جسم کو طاقتور بناتیں اور قوت باہ کو برانگیختہ کر کے بوڑھوں تک کو جوش جوانی کا لطف دکھلاتی ہیں قیمت پورا پیکٹ ایک ماہ ۳ نمونہ ایک ہفتہ ۱ علاوہ محصول۔

طلاء اکسیر | بچپن کی غلط کاریوں و جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث پیدا ہوئی کمزوری سستی نامردی کجی ناہمواری کوتاہی وغیرہ جملہ خرابیوں کو بنا کسی تکلیف کے بہت ہی جلد دور کر کے نامرد کو مرد و بوڑھوں کو جوان مرد بنا دیتا ہے قیمت پوری شیشی ۳ نمونہ کی شیشی ۱ علاوہ محصول

المشتہر منیجر بال جیون گھٹی ریاسیہ علی گڑھ شہر یو۔پی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

منی ورگورودت گن مالا کے کچھ موتی!

(از شری بت بابو رام جی گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

(۱)

بات دیر کی ہے۔ پردور کی نہیں۔ سماج کے سبھا کے۔ سنت سنگ میں آریہ سبھاسد مل کر بھجن گا رہے تھے:۔

لیجئے اب موہے تار دیا ہے۔ لیجئے اب موہے نار نہیں بیاری کچھ سلداری نہیں مجھ درکار بدی راکھو اپنی سیوا میں کنکر چوکیدار دیا ہے۔ لیجئے اب موہے تار

مل کر پربھو کیرتن کرنے میں بھی کیا رس ہے۔ ہر دیہ ہلورے لینے لگتا ہے۔ کیرتن کرنے والے پربھو کیرتن کرتے کرتے آنند مست ہو جاتے ہیں۔ اور سننے والے بھی پلکوں کے پٹ بند کر کے پیارے پربھو کا درشن کرتے ہیں۔ بھجن ان الفاظ پر ختم ہوا:۔

ہوں لاگا گورنمنٹ کیا بنے گا جا دیکا انت سمے ہار ایجیلاشی ہوں اس پددی کا بنا رہوں لگاتار دیا ہے۔ لیجئے اب موہے تار

× × × × × ×

کرتا ہوا بھی اور دھا۔ آریہ سنت سنگیوں کے ہردیہ سے نکلے ہوئے یہ شبد آریہ سماج مندر کی دیواروں سے ٹکرا کر پھر گونجنے لگے۔ "بدی راکھو اپنی سیوا میں کنکر چوکیدار"

بھجن سماپت ہوا۔ پرارتھنا۔ اپدیش۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد سبھا وسرجن ہوئی۔ ایک پردیشی جو گھر بولے۔ آریہ کوی اس جیند جی کا یہ بھجن منی ورگورودت کی ایک جیون گھٹنا پر بنایا گیا تھا۔ وہ کیسے؟ کہنے لگے۔ "شاید آپ نہیں معلوم۔ منی ورگورودت جی کی یوگیتا اور ان کی آریہ سماجک سرگرمیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایم۔ اے ہونے کے بعد ان کو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری پیش کی گئی تھی۔ مگر بنیاگی گورودت کے نزدیک یہ سونا بھی لوہا تھا۔ اس نے چاندی کی چند ٹھیکریاں کو ٹھکرا کر آریہ سماج کی سیوا کرنا ہی شکشا سمجھا تھا۔ تبھی تو کوی نے کہا تھا۔

"بدی راکھو اپنی سیوا میں کنکر چوکیدار"

آج ہزاروں رشیت کا غذی بھارت کے نوجوان بیس بیس روپیہ کی نوکریوں کے لئے در در دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ کیا کبھی دھرم کے لئے کنکر چوکیدار بننے پر تیار ہوتے ہیں؟ ہو جائیں تو پھر "ابھیلاشی ہوں اسی پددی کا بنا رہوں لگاتار" کی بھوساگر سے تارنے والی تار کی بات تو دور رہی۔ یہ دنیا داری کے بھوساگر میں بھی جلدی تو کنارے لگ ہی جائیں۔ کیسا سندر رشک جیون ہے۔ سبھا سو سائیٹیوں میں عہدوں کے لئے مرنے مارنے پر تیار رہنے والے اگر "بدی راکھو اپنی سیوا میں کنکر چوکیدار" کے اونچے وچار تک پہنچ جاویں۔ تو بہت سے

جھگڑے بند ہو جائیں۔ اس دن کے بعد جب بھی کبھی رسنا اس بھجن کا رس لینے لگتی ہے تو پنڈت جی کا جیون سامنے آ جاتا ہے:۔

× × × × ×

(۲)

قرآن مجید کا کوئی مستند ترجمہ مطلوب تھا۔ مولانا سے پوچھا۔ تو کہنے لگے۔ "شیخ الہند کا بہتر رہے گا۔ پر دیکھنا کلام پاک تو خریدنے لگے ہو۔ اسے تعظیم سے رکھنا۔ اونچے کسی طاق یا الماری میں رکھنا۔ پاک صاف ہو کر (ہاتھ منہ دھو کر) پاٹھ کرنا۔ بے احتیاطی نے ایک کا گھر جلا دیا تھا" + اپنی دھرم پستک پر کتنی شردھا ہے۔ میں اسے ضعیف الاعتقادی کیوں کہوں؟

"پرکاش" کے مانیہ سمپادک جی کا کرتگیہ ہوں۔ کہ ان کی بدولت درد ھ وشواسی گورودت جی کے جیون ساگر میں غوطہ لگانے پر اس سے بھی بڑھیا موتی ملا۔ ان کے جیون میں ایک جگہ لکھا ہے:۔

"پنڈت جی کی ایک الماری کے سب سے اوپر کے خانہ میں چاروں وید رہتے تھے۔ نیچے کے خانوں میں رشی دیانند کا ساہتیہ۔ دوسری الماری کے سب سے اوپر کے خانہ میں ستیارتھ پرکاش رہتا تھا۔ اور نیچے کے خانوں میں انگریز، جرمن، امریکن یوگی کے انگریزی گرنتھ۔ ایک بار انہوں نے اپنے گھر سے فارسی اردو کے سب گرنتھ نکال کر دوسروں کو دے دیئے صرف دیوان حافظ رکھ لیا۔ ودیارتھیوں نے پوچھا۔ "مہاتما! اس میں کیا خاص بات ہے؟" بولے۔ "اس کا ایک شعر مجھے بڑا پیارا ہے۔ وہ یوگ درشن کے آدھے سوتر کا سار ہے"۔

"آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرف است با دوستان تلطف با دشمنان مدارا"

سچ مچ یوگ درشن میں بیان کئے گئے کروما۔ مودتا اور اپیکھشا کا اتنے اونچے وچاروں سے بہتر سیدھا سادہ فارسی ترجمہ نہیں دیا جا سکتا تھا۔ گورودت کا سنتیہ کے لئے اوراگی۔ تعصب رہت پریم۔ وشواسی گورودت کا ویدک کتنا وشواس اور شردھا۔ ستیارتھ پرکاش کے لئے کتنا آدر اور مانیہ تھا۔ اس وشواس کا کچھ انش بھی مجھے مل جائے تو بیڑا پار ہو جائے۔

× × × × ×

(۳)

"چاہے تم ۶۰ برس کے بھی ہو جاؤ۔ پر ہمارے پاس کبھی مت آؤ۔ اگر تم جیون کے اپنے باقی دن سنسکرت کے پڑھنے میں نہیں لگا سکتے۔ اگر تم ایک سال کے اندر بھی مر گئے تو دوسرے جنم میں سنسکرت کے سنسکار لے کر تو جاؤ گے۔ یہ کورس اگلے جنم میں پورا کر لوگے"۔ یہ کہہ کر منی ور اپنے ہر ملنے والے سے پرتگیا لیتے تھے۔ سنسکرت کی کون کہے آج آریہ بھاشا پڑھنے کی پرتگیا بھی کون لے اور کون دے؟

"تم برت تو۔ تم پرتگیا دھارن کرو۔ کہ تم یوگ ابھیاس اور پرانایام کیا کرو گے"۔ ان زوردار شبدوں میں پرتگیا کرواتے تھے۔ ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ:۔

"ان دنوں لاہور کے باغ باغیچوں میں بنچوں اور ہری ہری گھاس پر جہاں تہاں ادھر ادھر کالج کے ودیارتھی یوگ ابھیاس اور پرانایام کرتے نظر آتے تھے"۔

آج منی ورگورودت سا مارتنڈ چھپ گیا ہے۔ آج کئی ودیارتھی کیا کرتے ہیں۔ یہ کبھی کسی سال کی دیوالی کی گھٹنا سنی مارتنڈ کے چھپ جانے پر ہی ہو سکتی ہے۔ تبھی تو ایسا اندھیر ہو سکتا ہے۔ کوئی بیچ والا ہی پرتگیا کروا سکتا ہے۔ کسی ایسے تیجسوی عامل باعمل کے آگے ہی پرتگیائیں کی بھی جاتی ہیں:۔

× × × × ×

(۴)

اس دن ٹالسٹائی کی قیمتی ڈائری کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ پر جو وچار منی ور گورودت جی کی ڈائری میں ملے وہ کتنے اونچے درجہ کے ہیں۔ یہ آپ کو ان پنکتیوں سے ظاہر ہو گا:۔

۱۔ وتنڈا بکواد سے کچھ نہیں ملتا ہے۔ نرنتر یوگ ابھیاس آرمبھ کر دینا چاہئے (۲۱ جون ۱۸۸۶ء)

۲۔ مجھ کو یوگی بننا چاہئے۔ اور اپنا جیون اپدیش دینے میں ویتیت کرنا چاہئے۔ (۱۹ جنوری ۱۸۸۶ء)

۳۔ پراتہ کال اٹھا۔ اور ایک ہزار گایتری کا جاپ کیا۔ (۱۰ فروری ۱۸۸۷ء)

۴۔ ایشور کا بھگت دھن کی کیا پروا

کرتا ہے؟ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ بھارت جگت کا دیش بن جائے۔

"ایشورا تو مجھے وہ مارگ بتا جس سے میں اپنی آتما اور سنسار کے لئے اپیوگی بن سکوں"۔ (۱۱ مئی ۱۸۸۸ء)

× × × × ×

کاش کہ کوئی ان کا ساتھی ان کی الگ طور پر مکمل ڈائری چھپوا دیتا۔ پنجاب کیسری لے مرحوم پنڈت گورودت ودیارتھی کا جیون چرتر حصہ اول چھپوایا تھا۔ پھر دوسرا نہیں دیکھا۔ جن دنوں اجمیر میں بھارت کا سورج چھپ رہا تھا۔ لالہ جیون داس جی لکھتے ہیں۔ کہ ۹ اکتوبر ۱۸۸۳ء کو مہرشی کی بیماری کی خبر لاہور پہنچی۔ لاہور سماج نے لالہ جی اور پنڈت گورودت جی کو سیوا کے لئے اجمیر بھیجا۔ پر مہرشی دیانند کے جیون چرتر میں ہم ان کو وہاں ۲۹ اکتوبر کو پہنچا پاتے ہیں۔ درمیانی دنوں کا بھید نہیں کھلا۔ اگر ان دنوں کی منی ورگورودت جی کی ڈائری مل جاتی۔ تو وہ ایک قیمتی چیز ہوتی۔ لالہ جیونداس جی نے لکھا ہے۔ کہ مہرشی کے پرلوک گمن سے کچھ پہلے سب بیٹھے تھے۔ مہرشی کی درشٹی منی ور گورودت پر ہی پڑی۔ اس سمے سب باہر تھے۔ اور پنڈت گورودت جی اندر تھے۔ "ایشور! تیری اچھا پوری ہو" کہہ کر بھارت کی پراچین تہذیب کا علمبردار چلا گیا۔ جاتے جاتے بھی گورودت کے جیون میں پلٹا دے گیا۔

پر کیا میرے جیون میں بھی کبھی پلٹا آئے گا؟ کیا کبھی میں بھی کہہ سکوں گا کہ:۔

"ہوں لگا گورنمنٹ کیا بنے گا جا دیکا انت سمے ہار ابھیلاشی ہوں اس پددی کا بنا رہوں لگاتار دیا ہے۔ تیرا کنکر چوکیدار۔ دیا ہے۔ لیجئے اب موہے تار"

نگارستان و جمالستان
حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان جمالستان
۲ عہ (محصول ڈاک علاوہ) للعہ
دونوں یکجائی لینے پر صرف محصول
مینیجر "نگار" لکھنؤ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت گورودت ودیارتھی ایم۔اے کا جیون برتانت

خاندانی حالات

(از قلم شری بالکشن جی تبرہ بی۔اے۔ ایل ایل۔بی پلیڈر۔ ایڈیٹر "اقبال" ملتان)

پنڈت جی کے والد کا نام لالہ رام کشن جی تھا۔ اور وہ ان استادوں میں سے تھے۔ جنہوں نے سررشتہ تعلیم پنجاب کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ لالہ رام کشن جی فارسی زبان و علم و ادب کے ماہر تھے۔ پنڈت جی کے دادا مہتہ گردھاری لال نواب صاحب بہاولپور کی طرف سے امیر کابل کے دربار میں بطور وکیل رہا کرتے تھے۔ پنڈت جی کی ماتا اُن ہندوستانی ماتاؤں کا نمونہ تھیں۔ جو تھوڑی سی آمدنی میں اپنے کنبہ کو فارغ البالی سے پرورش کرنا جانتی ہیں۔ پنڈت جی کے پتا کی تنخواہ آخیر وقت تک جبکہ وہ سررشتہ تعلیم سے علیحدہ ہوئے۔ ساٹھ روپیہ ماہوار تھی۔ مگر اس قدر قلیل آمدنی سے انکی ماتا اپنے بچوں کے خورد و نوش کا امیرانہ انتظام رکھتی تھی۔

پنڈت جی کی ولادت

پنڈت گورودت جی ۲۶ اپریل ۱۸۶۴ء مطابق ۱۶ ویساکھ سمت ۱۹۲۱ بکرمی کو تولد ہوئے۔ اُس وقت اُن کی ماتا کی عمر ۲۹ سال اور اُن کے پتا کی عمر ۴۲ سال کی تھی۔ پنڈت جی کا جنم نام مولراج رکھا گیا۔ بارہ سال کی عمر میں جب پنڈت گورودت جی اپنے والدین کے ہمراہ ہردوار گئے تو ایک گوسوامی رادھے لال نے اُن کا نام گورانند رکھ دیا۔ اور بعد میں اُسی سال میں اُن کا نام گورودت مشہور ہوگیا۔

پنڈت جی کی ابتدائی تعلیم

پنڈت جی کی تعلیم پانچویں سال میں شروع ہوئی۔ ان کو حساب کی تعلیم پرکرنے ہندوستانی قاعدہ کے مطابق دی گئی۔ چنانچہ پنڈت جی لاکھوں کی رقمیں زبانی صحیح ضرب و تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ وہ سلیٹ پنسل قلم۔ دوات اور کاغذ کے محتاج نہ تھے۔ آٹھ سال کی عمر میں پنڈت جی کو جھنگ کے ایک سکول میں جہاں اُن کے پتا ملازم تھے۔ داخل کیا گیا۔ جہاں بہت جلد آپ نے ترقی کے آثار دکھلائے۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں مثنوی مولانا روم یاد کر ڈالی۔ آپ نے مڈل کا امتحان جھنگ میں پاس کیا۔ اور پھر ملتان میں ہائی سکول میں آپ داخل ہوئے۔ انہی ایام میں ایک کتاب "ایکیڈ مذہب" پنڈت جی کے ہاتھ لگ گئی جسکو پنڈت جی نے نہایت شوق اور توجہ سے مطالعہ کیا۔ اور اس کتاب سے انہد شبد کے ورد کا طریقہ سیکھ کر جاپ شروع کیا۔ اور کچھ مدت کے بعد آپ پرانایام کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ ملتان میں علاوہ اور مولی تعلیم کے اُنہوں نے علم طبعی کے ابتدائی رسالوں کو پڑھ ڈالا۔ جس میں کامل استاد ہوگئے۔ سکول کا ہیڈ ماسٹر بابو مدن موہن سرکار ان سے بہت محبت کرتا تھا۔ اور پنڈت جی کو مختلف قسم کی کتابیں برائے مطالعہ دیا کرتا تھا۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد پنڈت جی نے سکول لائیبریری کی تمام کتب پڑھ ڈالیں۔ اس کے بعد پنڈت جی نے سٹی ریڈنگ روم و لائیبریری ملتان واقع باغ لانگے خان کی تمام ضروری و مشہور انگریزی ہندی اور اُردو کتب پڑھ ڈالیں۔

پنڈت جی ایسے ذہین و ذکی تھے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ابھی اُن کی عمر ۱۸ برس کی بھی نہ تھی۔ کہ آپ نے عربی۔ فارسی۔ سنسکرت۔ انگریزی اور اُردو زبانوں میں بیحد لیاقت پیدا کرلی۔ اور پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرینس کو پانچویں نمبر پر پاس کیا۔ ۲۰ جون ۱۸۸۰ء کو آپ سماج کے ممبر بنے۔ اور یہ دن بھی کیسا مبارک تھا۔ جبکہ ایسا شخص سماج میں داخل ہوا۔ جس نے اپنی ساری زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کردی۔

شاندار پبلک لائف

جنوری ۱۸۸۱ء میں پنڈت گورودت جی گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ کالج میں داخل ہونے کے چند دن بعد ہی پروفیسروں اور طالب علموں کو معلوم ہوگیا۔ کہ کالج میں ایک ایسا شخص آیا ہے۔ جس کا آتما معمولی آتماؤں سے بڑھ کر ہے۔ چنانچہ اُن تمام خوبیوں کے لئے جو شریف و لائق طالب علموں میں ہونی چاہئیں۔ وہ ایک نمونہ بن گئے۔ شروع کالج لائف میں پنڈت جی اپنے دوستوں و ہم جماعتوں کے ساتھ "خدا کی ہستی"۔ "مسئلہ تناسخ" اور "الہام" پر مباحثہ کیا کرتے تھے اُن کی دلائل نہایت برجستہ و صاف ہوتی تھیں۔ حتےٰ کہ معترض کو دوسرا اعتراض کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ پنڈت جی نے ایف۔اے پاس کرنے سے پیشتر ہی تمام انگریزی فلاسفروں کی تصانیف کا مطالعہ کرلیا۔ فزیکل سائینس و علم طبعی کا اُن کو خاص شوق تھا۔ آپ نے ۱۸۸۳ء میں پنجاب یونیورسٹی کا امتحان انٹرمیڈیٹ (ایف اے) اوّل نمبر پر پاس کیا۔ اور یہی سال اُنہوں نے کالج میں ایک سوسائٹی فری ڈبیٹنگ کلب قایم کی۔ جس کے وہ خود ہی سکرٹری بنے۔ اس میں سوشل اور دھارمک مضامین پر مباحثے ہوتے رہتے تھے۔

سوامی دیانند سرسوتی کے انتم درشن

اکتوبر ۱۸۸۳ء میں آریہ سماج لاہور کی انترنگ سبھا نے پنڈت گورودت ..... اور لالہ جیونداس وائیس پریزیڈنٹ کو سوامی جی کی خدمتگزاری اور عیادت کے لئے منتخب کیا۔ پنڈت جی اُس وقت تھرڈ ایر میں پڑھتے تھے اس بات سے اس اَمر کا بھی اندازہ ہوسکتا ہے۔ کہ لاہور سماج کے دور اندیش ممبروں کو پنڈت جی کی ذہانت پر کس قدر اعتماد و بھروسہ تھا۔ پنڈت جی نے اس اہم فرض کو نہایت ہی پریم بھگتی اور شردھا سے نبھایا۔ اور سوامی جی کے اس دار ناپائیدار سے کوچ کرنے کے آخری دنوں میں بہت خدمت اور سیوا کی۔ نیز پنڈت جی نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ کہ سوامی دیانند سرسوتی اپنے آخری وقت میں سروویاپک پرمی پورن پرماتما پر کامل وشواس رکھتے ہوئے گایتری منتر کا اُچارن کرتے رہے۔ اور شانتی! شانتی!! اور شانتی!!! پکارتے ہوئے معبود برحق کے وصال کی دولت سے مالامال ہوگئے۔ ۱۸۸۵ء کے شروع میں پنڈت جی نے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ اس امتحان میں اوّل رہے۔ اس اثناء میں پنڈت جی آریہ سماج میں خوب لیکچر دیتے رہے۔ امرتسر، راولپنڈی کی آریہ سماجوں کے جلسوں پر بھی اُنہوں نے لیکچر دئے۔ اور خوب چندہ جمع کیا۔ مارچ ۱۸۸۶ء میں اُنہوں نے ایم۔اے کا امتحان پاس کیا۔ اور اس میں بھی آپ اوّل رہے۔ اس طرح سے پنڈت جی کی شاندار کالج لائف ختم ہوئی۔

پنڈت جی کی پبلک لائف کے کارہائے نمایاں

اسی سال پنڈت جی گورنمنٹ کالج لاہور میں سائینس کے اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے ۱۸۸۷ء میں پنڈت جی فزیکل سائینس کے پروفیسر مقرر ہوگئے۔ اور اس عہدہ کے کام کو ایسی خوبی سے انجام دیا۔ کہ سب اشخاص پنڈت جی کی لیاقت کی بیحد تعریف کرنے لگے۔ اسی اثناء میں پنڈت جی نے گوجرانوالہ اور جہلم میں ویدوں کے الہامی ہونے کے متعلق زبردست لیکچر دئیے۔ اور پھر دیانند سکول کے لئے چندہ جمع کرنے کی غرض سے جو ڈیپوٹیشن دہلی۔ علی گڑھ۔ مرادآباد لکھنؤ۔ بنارس۔ الہ آباد۔ کانپور اور فرخ آباد وغیرہ بھیجا۔ جس میں لالہ لال چند ایم۔اے۔ لالہ مدن سنگھ بی۔اے۔ لالہ جوالا سہائے اور لالہ لاجپت رائے گیا۔ اُس میں پنڈت جی بھی شامل تھے۔ واپسی پر پنڈت جی کے پتا فوت ہوگئے۔ اور پنڈت جی ملتان آگئے۔ جہاں آپ نے والد صاحب کی موت کی رسوم ویدک ریتی سے انجام دیں۔ حالانکہ لوکل برادری والے اس امر کے سخت مخالف تھے۔ اُس دن مرتک سنسکار کے مطابق لاش کو جلتے ہوئے دیکھنے کے لئے سینکڑوں مرد و زن شمشان بھومی تک ساتھ گئے۔ چند ہی دنوں کے بعد پنڈت جی واپس لاہور پہنچ گئے۔ اور وقتاً فوقتاً امرتسر کے سالانہ جلسہ و دیگر سماجوں کے جلسوں پر زبردست لیکچروں کے ذریعہ اُن کے نام کا ڈنکا بج گیا۔

اسی سال دیانند اینگلو ویدک ہائی سکول پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرینس میں اوّل نمبر پر رہا۔ عوام الناس کی طرف سے خواہش ظاہر کی گئی۔ کہ کالج کھولا جائے۔ چنانچہ کالج کی جماعت اوّل کھل گئی۔ پنڈت جی نے ریاضی اور علوم طبیعات پڑھانے منظور کئے۔ اپریل ۱۸۸۹ء میں پروفیسر اوسن کی واپسی پر پنڈت جی قائمقام پروفیسری گورنمنٹ کالج لاہور سے سبکدوش ہوئے۔ اور اُنہوں نے ایک آزاد اور اعلےٰ زندگی بسر کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ اور تصنیف و تالیف کی زندگی پسند کی۔ ویدک میگزین کی ایڈیٹری کے لئے اُنہوں نے میکس مولر کی سب کتب پڑھ لیں۔ نیائے مہابھاشیہ کو خوب غور سے دیکھا۔ کثرت مطالعہ کے سبب سے اُن کی طبیعت خراب رہنے لگی۔ زکام اور کھانسی کی شکایت بڑھ گئی۔ آپ کو کوہ مری بھیجا گیا۔ پھر گوجرانوالہ میں ڈاکٹر فتح چند کے زیر علاج رہے۔ جنوری ۱۸۹۰ء میں اُن کو پھر لاہور لایا گیا۔ مگر پنڈت جی کی بیماری میں کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ان ایام میں پنڈت جی ایشا اپنشد کا پاٹھ سنا کرتے تھے۔ اور وید منتر اُچارن کرتے رہتے تھے۔ ان کو جان کنی یا نزع سے کچھ تکلیف نہ ہوئی۔ اسی طرح سے ۱۹ مارچ ۱۸۹۰ء کو ۷ بجے شب کے آپ راہیٔ عالم بقا ہوکر وصالِ حقیقی سے کامیاب ہوئے۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۵ کالم ۴ میں)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شری مہاشہ راجپال جی کا جیون برتانت

(ان کے ایک مداح کے قلم سے)

مہاشہ راجپال جی امرتسر کے ایک غریب گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب غالباً عرائض نویس تھے۔ جو کہ بوجہ چند دنیاوی مشکلات کے ان کو۔ ان کے چھوٹے بھائی سنت رام اور ان کی والدہ صاحبہ کو بغیر کسی سہارا کے چھوڑ کر کسی طرف چل دئے۔ اور پھر ان کا پتہ نہ لگا۔

یہ ایک ایسی حالت تھی جس میں اکثر لڑکے اچھے شہری نہیں بن سکتے۔ اور زیادہ تر دنیا کی آزمائشوں میں پڑ کر نالائق رہ جاتے ہیں۔ مگر مہاشہ راجپال نے شروع ہی سے محنتی طبیعت پائی تھی۔

مہاشہ راجپال جو کہ اس وقت راجپال نہیں بلکہ گھسیٹا رام تھے۔ سکول میں پڑھتے تھے۔ اور ان کا چھوٹا بھائی سنت رام ابھی بہت چھوٹا تھا۔ انہوں نے ایسی غربت کی حالت میں کسی نہ کسی طرح اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔ اور مڈل تک تعلیم حاصل کی۔

ایسی ناتجربہ کاری کی چھوٹی عمر میں بعض لڑکے محنت سے جی چرایا کرتے ہیں۔ اور مصیبت میں گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن گھسیٹا رام محنتی اور ہوشیار تھے۔ انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو بہت جلد محسوس کر لیا۔ کہ گھر بھر میں میں ہی ہوں۔ جو کہ اپنی قابل عزت ماں اور چھوٹے بھائی کی مدد کر سکتا ہوں۔ اور ان کے خرچ کا کفیل ہونا میرا فرض ہے۔

گو ان دنوں مڈل پاس کے لئے نوکری کا مل جانا ممکن تھا۔ لیکن ایسے بے یار و مددگار لڑکے کے لئے مشکل ضرور تھا۔ اور دوسری طرف ان کو اس کے فرائض مجبور کرتے تھے۔ کہ وہ اپنی والدہ صاحبہ اور اپنے بھائی کے گزارہ کے لئے کچھ نہ کچھ پیدا کریں۔ اسی فکر میں انہوں نے فن کتابت کی طرف رجوع کیا۔ اور شب و روز محنت کر کے چند دنوں میں ہی اس ہنر کا مہارت ہو گئے۔ اور نہایت محنت سے کچھ عرصہ تک کتابت سے ہی اپنے گھر بھر کا گزارہ چلاتے رہے۔

سب سے پہلی کتاب جو انہوں نے لکھی۔ وہ سندھیا کا سب سے پہلا اردو ترجمہ تھا۔ اور سب سے پہلے جس اخبار کی انہوں نے کتابت کی۔ وہ "سرو دکھ نوارن" نامی ایک ہفتہ وار طبی اخبار تھا۔ جو کہ وزیرآباد سے نکلا کرتا تھا۔

پہلی ملازمت

لالہ گھسیٹا رام زیادہ محنت کرنے اور کافی خوراک نہ ملنے کے باعث ہمیشہ ہی زکام میں مبتلا رہتے تھے۔ ان کی کمزور صحت نے انہیں کتابت کا کام چھوڑ دینے کے لئے مجبور کیا۔ اتفاق سے حکیم فتح چند صاحب امرتسر کے پاس ایک جگہ خالی تھی۔ لالہ صاحب وہاں شاید بارہ روپیہ ماہوار پر ملازم ہو گئے۔ اور حسب عادت شب و روز کی محنت اور دیانت داری سے حکیم صاحب کو ایسا خوش کیا۔ کہ وہ آج تک ان کے مداح ہیں۔

لالہ گھسیٹا رام محنتی ہونے کے علاوہ مستعد بھی تھے۔ آپ ان ایام میں بھی مدد کے طور پر کچھ نہ کچھ کتابت کا کام کرتے رہے۔

شروع ہی سے آپ کو مضمون نویسی کا بھی شوق تھا۔ چنانچہ جب حکیم صاحب نے اخبار "محقق" ہفتہ وار امرتسر سے جاری کیا۔ تو آپ اکثر اس میں مضامین لکھا کرتے تھے۔ جو پسند کئے جاتے تھے۔ اور جب حکیم صاحب نے دوائیوں کے علاوہ سماجک کتابوں کی دکان کرموں ڈیوڑھی میں نکالی۔ تو اس پر بھی آپ نے نہایت دیانتداری سے کام کر کے ثابت کر دیا۔ کہ آپ تجارت میں بھی ایک کامیاب شخص ہو سکتے ہیں۔

آپ مہاتما منشی رام جی کے بھگت تھے۔ اور جب ان پر ماسٹر آتما رام امرتسری نے کچھ اعتراضات کئے۔ تو آپ نے مہاتما جی کے حق میں بہت کچھ "ستیہ دھرم پرچارک" میں لکھا۔

اس وقت آپ آریہ سماجی خیال کے تھے۔ اور آپ کی دیانت داری۔ محنت اور نیک کرداری کے باعث سب لوگ آپ کو عزیز سمجھتے تھے۔

آپ کو سماجک بھجن گانے کا بھی شوق تھا۔ چنانچہ آپ بعض دفعہ نگر کیرتن میں بھی بھجن گایا کرتے تھے۔ آپ کا بھجن

"بندہ کر لیو کچھیرجی کچھ ترس بھی کر لیو"

لوگ اس دلچسپی سے سنا کرتے تھے۔ کہ ایک گراموفون والے نے اس کا ریکارڈ بھی بھر لیا تھا۔

جالندھر میں

سنہ ۱۹۱۶ء میں آپ جالندھر "ستیہ دھرم پرچارک" اخبار میں بطور کلرک ملازم ہو گئے۔ وہاں شاید آپ پچیس روپے ماہوار تنخواہ لیتے تھے۔ چوہدری ٹھاکر داس اور لالہ لبھو رام کے ماتحت آپ نے کلرک کی خدمات اس خوبی سے انجام دیں۔ کہ وہ ان کے کام سے بہت خوش ہوئے۔ علاوہ اس کے آپ کا رسوخ اور میل جول اہل مطابع سے بہت اچھا تھا۔ آپ نے ہنس مکھ اور مذاقیہ طبیعت پائی تھی۔ اور ہمیشہ خوش اور شگفتہ پیشانی رہا کرتے تھے۔

ان دنوں آپ کا آریہ سماجی لوگوں سے اور بھی رسوخ بڑھ گیا۔ اور مہاتما منشی رام جی کے مطبع میں ہونے کے باعث آپ کو اکثر لوگ بخوبی جاننے لگے۔ آپ ان دنوں نہایت سادہ حالت میں رہتے تھے۔ اور وقت ملنے پر تھوڑا بہت کتابت کا کام کرتے تھے۔ اور اس قلیل تنخواہ میں سے بہت تھوڑی سی رقم اپنے گزارہ کے لئے رکھ کر باقی والدہ اور بھائی کے گزارہ کے لئے امرتسر بھیج دیا کرتے تھے۔

"ستیہ دھرم پرچارک" ان دنوں اردو میں تھا۔ مگر سنہ ۱۹۱۶ء میں مہاتما جی نے اسے ہندی میں کر دیا۔

"ستیہ دھرم پرچارک" ہندی میں ہو جانے کے باعث آپ دوبارہ امرتسر آ گئے۔ اور پھر حکیم فتح چند صاحب کے پاس کچھ عرصہ تک ملازم رہے۔ مگر حکیم صاحب سے ملنے والی تنخواہ پر گزران نہ کر سکتے تھے۔

لاہور میں

اتفاق سے سنہ ۱۹۱۲ء لاہور آریہ سماج کے جلسہ پر ان کی مہاشہ کرشن جی سے ملاقات ہوئی۔ وہ ان دنوں ہفتہ وار "پرکاش" نکالتے تھے۔ اور ان کو کلرک کی ضرورت تھی۔ اس لئے لالہ گھسیٹا رام ان کے پاس بطور مینیجر بیس روپیہ ماہوار پر ملازم ہو کر لاہور چلے آئے۔ چونکہ آپ میں دیانتداری اور محنت کا مادہ قدرتی طور پر زیادہ تھا۔ اس لئے انہوں نے چند ہی دنوں میں اپنے مالک کو رام کر لیا۔

ان دنوں "پرکاش" ابتدائی حالت میں تھا۔ اور بانس منڈی کے ایک چھوٹے سے مکان میں اس کا دفتر تھا۔ "پرکاش" کے سٹاف میں کل کائنات ایڈیٹر صاحب کے علاوہ مہاشہ گھسیٹا رام اور ایک چپڑاسی تھی۔

مہاشہ گھسیٹا رام اس قدر محنتی اور سادہ مزاج تھے۔ کہ بعض اوقات چپڑاسی کے غیر حاضر ہونے کی صورت میں خود ہی فرمے وغیرہ بھی لے آیا کرتے تھے۔ اور دفتر میں ہی رہتے ہوئے دن رات "پرکاش" کی ترقی میں کوشاں رہتے تھے۔ اور علاوہ "پرکاش" کے کل کام کے پرکاش ایجنسی کے پستکالیہ سے کتابیں بھی باہر بھیجنے کا کام کرتے تھے۔ اور بسا اوقات اپنے ہاتھ سے پارسل بھی بنایا کرتے تھے۔

گھسیٹا رام سے راجپال

آپ سوامی دیانند کے سچے بھگت اور پیروکار تھے۔ آپ کے خیالات بہت شستہ اور نیک تھے۔ دوستوں کے کہنے پر انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ گھسیٹا رام کی بجائے اپنا کوئی اور نام تجویز کریں۔ چنانچہ آپ دسمبر کی رخصتوں میں امرتسر گئے۔ تو وہاں باقاعدہ سنسکار کر کے اپنا نام بجائے گھسیٹا رام کے راجپال تجویز کیا۔ تب سے آپ راجپال کے نام سے پکارے جانے لگے۔

"راجپال" کیوں؟

آپ نے اپنا نام راجپال کیوں رکھا؟ اس کی بھی ایک خاص وجہ تھی۔

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ آپ نے جہاں جہاں کام کیا۔ اپنی محنت اور دیانت کے سبب مالکوں کے دلوں میں خاص محبت اور عزت پیدا کی۔ چنانچہ حکیم فتح چند کے ایک لڑکے کا نام راجپال تھا۔ جس کا چھوٹی سی عمر میں انتقال ہو گیا تھا۔ چنانچہ حکیم صاحب مہاشہ گھسیٹا رام کو بیٹے کی طرح چاہتے تھے۔ اور بیٹے ہی کی طرح اس سے پیار کرتے تھے۔ اس لئے جب انہوں نے نام بدلنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ تو حکیم صاحب نے انہیں راجپال نام رکھنے کی پرارتھنا کی۔ اور اسی خواہش کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ نے اپنا نام راجپال رکھا۔

آپ کی محنت سے "پرکاش" کو کافی ترقی ہوئی۔ اور ایک کلرک کی آپ کی مدد کے لئے ضرورت سمجھی گئی۔ اور آپ کی تنخواہ میں بھی کچھ اضافہ ہوا۔ جس پر آپ اپنی والدہ اور چھوٹے بھائی کو بھی لاہور لے آئے۔ اور یہیں رہائش اختیار کر لی۔

ہمدردی

آپ ایسا ہمدرد دل رکھتے تھے۔ کہ باوجود قلیل آمدنی کے اپنی ماسی صاحبہ کو بھی مدد دیتے رہے۔ اور وہ بھی اکثر ان کے پاس ہی رہتی تھیں۔ اسی قلیل تنخواہ میں سے آپ نے کچھ سرمایہ بھی مہیا کیا۔ اور اپنے چھوٹے بھائی کی بہت محبت اور پیار سے پرورش کی۔ اسے کام سکھلایا۔ اور اس کی شادی بھی کی۔ اس کو مرتے دم تک بیٹے کی طرح شفقت و آرام سے رکھا۔ جس کو ان کی اچانک اور دردناک موت کا سخت صدمہ ہے۔

. . . .

شادی

سنہ ۱۹۱۱ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ شادی ہو جانے کے بعد آپ کی ذمہ داریاں بڑھ گئیں۔ گو دفتر سے بھی آپ کو چالیس روپیہ کے قریب تنخواہ ملنے لگی۔ تاہم آپ پر اب اخراجات کا زیادہ بوجھ تھا لہٰذا اکثر کمی آمدنی کے شاکی رہتے تھے۔

"پرکاش" سے خاص پریم

"پرکاش" کو جس محنت اور دیانتداری سے آپ نے فروغ دیا۔ اس کے باعث مالک آپ پر بہت خوش رہتے تھے۔ حتےٰ کہ آپ نے اپنی حسنِ کارکردگی سے ان کو ایسا خوش کیا کہ ملازم سے بڑھ کر آپ کے تعلقات مالک سے بھائی کی طرح ہو گئے۔

آپ میں مستعدی اس قدر تھی۔ کہ آپ "پرکاش" کی (management) کے علاوہ رپورٹ لینے وغیرہ کا کام بھی خوب عمدگی سے انجام دیا کرتے تھے۔

مہاتما منشی رام جی کا سب سے پہلا پولیٹیکل لیکچر جو لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر سنہ ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ آپ نے ایسی خوبی سے اے سے ی تک قلمبند کیا۔ کہ جیسے کسی گفتگو کو گراموفون میں بھر لیا جاتا ہے۔

سنہ ۱۹۱۹ء میں جب ہندو مسلم اتحاد کا سورج نصف النہار پر تھا۔ اور انہی دنوں مہاشہ کرشن جی مالک "پرکاش" جب پولیٹیکل مجرم بن کے جا کر مارشل لا کی عدالت سے جیل میں ڈال دئے گئے۔ تو آپ نے ان کی غیر حاضری میں "پرکاش" کو ڈگمگانے نہیں دیا۔ بلکہ ان کی عدم موجودگی میں اس کو خوبی سے جاری رکھا۔

"پرکاش" سے آپ کو جو خاص محبت اور لگن تھی۔ وہ برابر بنی رہی۔ اور آخر اس سے مر کر ہی جدا ہوئے۔

پستکالیہ

ضروریات کے بڑھ جانے کے باعث آپ نے ارادہ کیا۔ کہ سارا دن دفتر میں کام کرنے کے علاوہ رات کے وقت کچھ کتابوں کا کام کیا جائے۔ محنت اور دیانت میں برکت ہوتی ہے۔ خدا نے آپ کو ہمت دی۔ اور آپ نے سب سے پہلے دو کتابیں چھپوائیں۔ "پراچین تہذیب" اور سوامی ستیانند جی کی "ستیہ اپدیش مالا"۔

پہلے پہل تو آپ کو بہت محنت شاقہ اٹھانی پڑی۔ اور آپ اب تک تو کام سے پہلے کی طرح ہمیشہ شاکی رہا کرتے تھے۔ مگر آپ نے ہمت کو ہاتھ سے نہ دیا۔ جس کے باعث آپ کا کام کچھ کچھ چل نکلا۔ تو آپ نے "سرسوتی آشرم" کے نام سے ایک پستکالیہ جاری کر دیا۔

کچھ کام شروع ہو جانے کے بعد آپ نے موجودہ دوکان کرایہ پر لے لی۔ اور کتب فروشی کے

کام کو بوجہ اپنی دیانت اور نیک اوصاف کے اس قدر ترقی دی۔ کہ لاہور میں آج آپ کے مقابلہ کا کوئی کتب فروش نہ تھا۔

لین دین

آپ لین دین کے معاملہ میں ایسے صاف تھے۔ کہ آپ کا کبھی کسی سے لین دین کے معاملہ میں جھگڑا نہ ہوا۔ اور جن جن سے آپ کا واسطہ پڑا۔ وہ سب اُن کے حسنِ سلوک کے مداح تھے۔ سینکڑوں اور ہزاروں کے لین دین میں اُن کا ایک رقعہ کافی تھا۔ پریسوں میں اُن کا خاص اعتبار تھا۔ اور اُن کا کام وہ بڑی خوشی سے چھاپتے تھے۔ اور کاغذ والے ہزاروں کا کاغذ ان کے اشارہ پر دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔

اپنے ملازموں سے اُن کا تعلق اچھا تھا اور جس کو ایک دفعہ ملازم رکھ لیا۔ اُس کو پھر نکالنے کا نام نہ لیتے تھے۔

ہر ایک کی ضرورت کے وقت مدد کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اپنے ملازموں کے علاوہ بھی اگر کوئی آدمی اُن سے کسی قسم کی امداد کا طالب ہوتا۔ تو وہ بڑی خوشی سے مدد دیتے تھے۔

غربت اور بے سرو سامانی سے کس طرح ایک آدمی دنیاوی عروج حاصل کرتا ہے۔ اس کی آپ زندہ مثال تھے۔ دولت اور عزت اُن کے قدم چومتی تھی۔

آپ نے جو اس قدر ترقی کی۔ اس کا راز آپ کے حسنِ سلوک اور دیانتداری میں مضمر تھا۔

آپ کو اکثر نئی نئی تصانیف ہر قسم کے مضامین پر لکھوانے اور خوبصورت چھپوانے کا شوق تھا۔ کئی قسم کی تعلیمی۔ پولیٹیکل اور مذہبی کتابیں آپ نے شائع کیں۔ اور آخر کار ایک مذہبی کتاب کی اشاعت ہی آپ کی دردناک موت کا باعث ہوئی۔

آپ کے پیچھے آپ کی اہلیہ۔ بہت چھوٹے چھوٹے اور ننھے بچے بے یار و مددگار رہ گئے ہیں۔ آپ کی والدہ بہت ضعیفہ اور عمر رسیدہ ہے۔ جو بیٹے کے غم میں نوحہ کناں ہے۔

آریہ سماج سونی پت کا جلسہ :-

آریہ سماج سونی پت کا سالانہ سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰- اور ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء کو بڑے سمارہ کے ساتھ منایا جائے گا۔ نگر کیرتن ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء کو ہوگا۔

(رام جیون وکیل اُپ منتری)

آہ! راجپال

(از قلم معجز رقم جناب خوشتر صاحب)

کیوں آجکل زمانے میں یہ انقلاب ہے
اے اہلِ ہند ہائے! یہ کیسا عذاب ہے
سرگرمیوں پہ جہل کا کیوں آفتاب ہے
ہندوستان کی کس لئے حالت خراب ہے

آفت کا مینہ برستا ہے کیوں آسمان سے؟
کیوں نامِ عیش اٹھ گیا یا رب! جہان سے؟

اے گلستانِ ہند! تو ویراں ہے کس لئے؟
تیرا ہر اک نہال پریشاں ہے کس لئے؟
یوں نوحہ خوان بلبلِ بستاں ہے کس لئے؟
ماتم سرایہ بزم فراواں ہے کس لئے؟

کیوں ہندوؤں کے قلب پہ گرد و غبار ہے؟
یہ آہ! راجپال کی کیسی پکار ہے؟

کیا راجپال قتل ہوا؟ وا مصیبتا!
جاہل نے حق کا خون کیا وا مصیبتا!
حق گو نہ اک جہاں میں ہا دم مصیبتا!
خورشیدِ صدق ڈوب گیا وا مصیبتا!

پھر ظالموں نے فتنۂ محشر بپا کیا!
پھر لفظِ اتحاد کو بالکل مٹا دیا!

بھارت میں ہے تنا تو دیا نند مدح خواں
مکتی بھی شانتی سے ملی انکو بیگماں
ہے سرخ انکی مدح میں خامہ کی بھی زباں
کیا موتِ راجپال نے پائی خدا کی شاں

اثبات دے دئے ہیں دھرم کے دلیر نے
سینہ سپر کیا ہے جو بھارت کے شیر نے

اے قومِ آریہ کے بہی خواہ راجپال!
اے راستبازِ عدل کے دلدادہ راجپال!
تم آسمانِ صدق کے تھے ماہ راجپال!
کیا داغ دے گئے ہو یہیں آہ! راجپال

تیغِ ستم نے خون کا دریا بہا دیا
ظلمت نے آہ! نور پہ پردہ گرا دیا

ہر سمت چل رہی ہے تعصب کی پھر ہوا
اس مرض میں پھر ہر کس و ناکس ہے مبتلا
لوگو! اٹھاؤ ہاتھ کرو حق سے یہ دعا
موذی مرض سے ہم کو بچا جلد تو خدا

معدوم ہوں جہاں سے کہیں اس کی بد صفات
غارت جہان سے ہو تعصب کی کائنات

خوشتر یہ تو بھی عرض کر اُس سے بچشم نم
اے مالکِ زمین و زماں! پاک و محترم
اے خالقِ بقا و فنا موجدِ کرم!
اب انتہائے قہر ہے اب انتہائے غم

بندے ہیں تیرے اور خطاوار ہیں بشر
ان پر نہیں تو ان کی جہالت پہ رحم کر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ساہتیہ سیوا

(لیکھک شری سوامی ستیانند جی مہاراج) (۱۷)

مہاشہ راجپال جی نے اپنے جیون میں ساہتیہ سیوا کا کام بھی بہت کیا۔ اس سمے پنجاب میں ہندی ساہتیہ کا پرچار اتنا نہیں تھا۔ جتنا کہ آج ہے۔ ہندی کی چھپائی کا کام اچھا نہیں ہوتا تھا۔ اچھی اچھی سندر پستکیں پنجاب میں نہیں چھپتی تھیں۔ اس ابھاو کو دور کرنے کا سب سے پہلے یتن مہاشہ راجپال جی نے ہی کیا تھا۔ مہاشہ جی کی ویوپار بدھی بڑی پتیبر تھی۔ وہ جانتے تھے۔ کہ گراہکوں کو کیسے پرسن کیا جاتا ہے۔ پرنتو ان کو اس بات کا بھی دھیان رہتا تھا۔ کہ ویوپار کے ساتھ ساتھ ساہتیہ کا سوندریہ بھی بڑھتا رہے۔ یہ کام وہ دل سے ہی کیا کرتے تھے۔ یہی کارن ہے۔ کہ پنجاب میں ہندی ساہتیہ کا اب اتنا پرچار ہو رہا ہے۔

مہاشہ راجپال جی کی شہادت کا اثر

(لیکھک شری مہاتما ہنس راج جی)

انیہ مت متانتر والے یہ سمجھیں۔ کہ کسی مت کے کسی پرش کو دھرم اندھ ہو کر اس کی جان لینے سے اس دھرم کے پرچار میں کمی ہو جاتی ہے۔ پرنتو شہید کا خون خوب پھلتا اور پھولتا ہے۔ یوں بہ سمجھیں۔ کہ مہاشہ راجپال جی کا گھات کر کے وہ آریہ سماج کو کوئی ہانی پہنچا سکے ہیں۔ ان کو سمرن رہے۔ کہ ایک راجپال کے شہید کر دینے سے انہوں نے سہسروں راجپال پیدا کر دیئے ہیں۔

× × × × × × ×

اپنی دھن میں مر مٹے

(از شری دیوی جی شاستری آچاریہ مہاودیالیہ جوالاپور)

مہاشہ راجپال جی میرے پرم پریمی تھے۔ وہ کبھی کبھی مہاودیالیہ جوالاپور اور گورکل کانگڑی کے اتسووں پر ملتے تھے۔ مہاشہ راجپال جی اپنی دھن کے پکے تھے۔ انہوں نے پرکاشن کاریہ میں اچھی سپھلتا پراپت کی تھی۔ جس کے دوارہ آریہ سماج کے پرچار کاریہ میں بڑی سہائتا ملی۔ وہ دھرم کے پریمی تھے۔ اور دھرم کے لیئے ہی مر مٹے۔ ایسے ساہسی پرشوں کا کوئی سمارک بنانا چاہیئے۔ ان کا پریہ کاریہ گرنتھ پرکاشن برابر جاری رہنا چاہیئے۔ آریہ سماج نے ابھی اپنے دھن کے پرشوں کی پوجا نہیں سیکھی ہے — پنڈت لیکھرام، سوامی درشنانند، پنڈت بھوج دت، پنڈت مراری لال شرما اور مہاشہ راجپال سب اپنے اپنے ڈھنگ کے اور لگن کے ویکتی تھے۔ ایسے ویکتی اب کہاں ہیں؟

مر کے ہیں زندہ مہاشہ راجپال

از مہاشہ برق۔ کراچی

اے فنا فی القوم اے نیکو خصال — اے شہیدِ دھرم پیارے راجپال

وار چھاتی پر سہا دشمن کا خوب — آفریں اے آریہ جاتی کے لال!

دھرم پر قربان کر دی جان تک — ہے ترے ایثار کی کمتر مثال

اس قدر جلدی شہادت پائے گا — تھا کسی کو بھی نہ یہ خواب و خیال

ہو گیا دنیا کو پھر معلوم آج — ہو رہا اسلام ہے رو بہ زوال

جسمِ خاکی مٹ گیا تو کیا ہوا؟ — مر کے ہیں زندہ مہاشہ راجپال

برق کو بھی موت ہو ایسی نصیب

ہے دعا تجھ سے خدائے ذوالجلال

بقیہ صفحہ ۱۲

ہوئے۔ آپ کے دادا کرم کے بعد مہاتما ہنس راج جی نے پراارمبھ کرائی۔ پنڈت جی کے دیہانت کے تھوڑے ہی روز بعد اتفاق رائے سے پنڈت صاحب کے سمبندھیوں کے گزارہ اور ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے یادگاری فنڈ کھولا گیا۔ چند سال ہی میں وہ رقم چھ ہزار سے بڑھ گئی۔ باقاعدہ تجویز ہوا کہ ان کے نام پر ایک کنیا پاٹھشالہ اور یہ اسی سال میں ایک بڑی پاٹھشالہ کھولی گئی۔ ازاں بعد لاہور میں پنڈت جی کے نام پر "گورودت بھون" (ایک عالیشان بلڈنگ) تعمیر کیا گیا۔ آپ کے صاحبزادہ پروفیسر سدانند جی ایم۔ اے۔ گورنمنٹ کالج ملتان میں وائس پرنسپل ہیں۔ اور اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چل کر نہایت پاک اور خاموش زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پروفیسر سدانند "گورودت میموریل فنڈ" کے ٹرسٹی بھی ہیں۔ اور اس کی منتظمانہ خدمات بجا لا رہے ہیں۔ سچ ہے ؎

وہ چال چل کہ عمر خوشی سے کٹے تری

وہ کام کر کہ یاد تجھے سب کیا کریں

جس جا پہ تیرا ذکر ہو ہو ذکر خیر ہی

اور نام تیرا لیں تو ادب سے لیا کریں

ہر زباں پر نام تیرا راجپال

مارنے سے مر گیا کیا راجپال؟

دھرم کی خاطر تھا جاتی کے لئے

ہر طرف ہے دھوم تیرے نام کی

کام کی دھن میں مگن رہتا تھا جیال

تو سدا زندہ رہے گا راجپال

تیرا جینا تیرا مرنا راجپال

ہر زباں پر نام تیرا راجپال

دوستوں اور دشمنوں کا راجپال

تھے عدو ہر وقت تیری تاک میں

لطف آتا تھا تجھے خطرات میں

مر نہیں سکتا کبھی تو کر گئی

تجھکو ایشور نے دیا دل موم کا

تھی نہ تجھکو اس کی [illegible] راجپال

فکر کیسا خوف [illegible] راجپال

تجھکو تیری [illegible] راجپال

اور پتھر کا [illegible] راجپال

خوف تجھ کو تھا نہ اپنی جان کا — تو دلاور مرد تھا میدان کا

شہیدِ دھرم مہاشہ راجپال جی کی زندگی پر دو قاتلانہ حملے

حملہ آور "غازیوں" کے عدالتی بیانات

پہلے حملہ آور کا بیان

۲۷ ستمبر ۱۹۲۷ء کو مسٹر ادگلوی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں شری مہاشہ راجپال جی کے حملہ آور خدا بخش ملزم ولد محمد اکبر ذات کشمیری عمر ۳۰ سال پیشہ جلد سازی ساکن موچی دروازہ لاہور نے ذیل کا بیان دیا:۔

عدالت۔ تم نے راجپال پر چاقو سے حملہ کیا تھا؟

ملزم۔ نہیں۔

عدالت۔ کیا یہ چاقو تمہارا ہے؟

ملزم۔ نہیں۔

عدالت۔ کیا تم نے راجپال پر کسی قسم کا حملہ کیا؟

ملزم۔ میں کل صبح راجپال کی دکان پر "پیغمبر وارث شاہ" خریدنے گیا تھا۔ دو سوامی وہاں موجود تھے۔ میں نے کتاب مانگی۔ راجپال نے کہا۔ "ٹھہرو۔ میں سوامی جی سے بات چیت کر رہا ہوں۔ ابھی بتاتا ہوں" میں نے کہا "میں ۱۵-۲۰ دن سے بیمار ہوں۔ مجھے دوائی کھانی ہے۔ کتاب مجھے پہلے دیدو۔ ورنہ میں چلا جاؤں گا۔" راجپال نے کہا۔ "جانے ہو۔ تو جاؤ۔" میں نے کہا۔ "آپ دوکاندار ہو کر اتنے بدمزاج ہو۔ اس طرح کا سلوک کرتے ہو۔" اس پر راجپال نے مجھے گالی دی میں نے بھی گالی نکالی۔ اس پر ہر دو سوامی مجھے زبردستی اٹھا کر دوکان کے اندر لے گئے میں نے بھی مقابلہ کیا۔ اور زور لگایا۔ اس کشمکش میں دوکان کے اندر جا کر راجپال گر گیا۔ میں اس کے اوپر گر پڑا۔ اور سوامی میرے اوپر گر گیا۔ دوسرے سوامی نے آکر مجھے ٹانگوں سے کھینچ لیا۔ اور راجپال کو چھڑا دیا۔ اتنے میں بہت سے آدمی آگئے۔ اور مجھ پر حملے کرتے رہے۔ میں نے شور مچایا کہ مجھے مار رہے ہیں۔ پولیس نے آکر مجھے چھڑایا۔ اگر پولیس نہ پہنچتی۔ تو وہ مجھے ہلاک کر دیتے۔

سوال۔ تمہارا کوٹ اور کرتہ کس طرح خون آلودہ ہو گیا؟

ملزم۔ میں نہیں جانتا۔ کہ ان پر خون کہاں سے آیا؟ جب میں گرا ہوا تھا۔ تو ہوش میں نہیں تھا۔

سوال۔ کیا تمہیں معلوم ہے۔ کہ راجپال کس طرح زخمی ہوا؟ اور اس کے جسم سے خون جاری تھا۔ تم کو کیا بیماری ہے؟

ملزم۔ میں نہیں جانتا۔ میں بیمار تھا۔ انہوں نے مجھے دبایا ہوا تھا۔ اور وہ مجھے پیٹتے تھے۔ مجھے کوئی ہوش نہیں تھا۔ جب پولیس آئی۔ تو اس نے مجھے مخلصی دلائی۔ جب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس آئے۔ تو میں نے کہا "مجھے پانی دو۔ یہ مجھے بہت دیر سے مار رہے ہیں۔ میں پیاس کی وجہ سے گھبرایا ہوا ہوں۔" چنانچہ ڈپٹی صاحب نے مجھے پانی پلوایا۔

سوال۔ کچھ اور کہنا چاہتے ہو؟

جواب۔ نہیں۔

دوسرے حملہ آور کا بیان

مہاشہ راجپال جی کے دوسرے حملہ آور میاں علم دین ولد طالع محمد قوم ترکھان عمر ۱۸ سال ساکنہ بازار سریاں والا لاہور نے مسٹر لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، لاہور کی عدالت میں ذیل کا بیان دیا:۔

سوال۔ ۶ اپریل ۱۹۲۹ء کو تم نے اس چھرا سے راجپال پر حملہ کیا۔ جو عدالت میں موجود ہے۔ اور اس کی چھاتی میں اس لئے چھرا گھونپا۔ کہ وہ مر جائے؟

جواب۔ نہیں میں بے گناہ ہوں۔

سوال۔ کیا موقع واردات سے تمہارا تعاقب گواہوں نے کیا۔ اور لکڑی کے ٹال سے ودیارتن نے تمہیں پکڑا؟

جواب۔ میں سبزی منڈی کی طرف سے آرہا تھا۔ ٹال کے قریب مجھے پکڑ لیا گیا۔ مجھے کوئی خبر نہیں۔

سوال۔ کیا تم نے گواہان کو بوقت گرفتاری کہا۔ کہ میں نے رسول کا بدلہ لیا ہے۔ میں چور نہیں ہوں۔

جواب۔ میں نے یہ کہا تھا۔ کہ میں چور نہیں ہوں۔ رسول کے بدلہ وغیرہ کے متعلق کچھ نہیں کہا۔

سوال۔ کیا قمیض اور سلوار موجودہ عدالت تمہاری ہے؟

جواب۔ قمیض میری ہے۔ سلوار میری نہیں ہے۔ میں اتنی بڑی نہیں پہنتا۔

سوال۔ کیا تمہاری قمیض اور تمہاری سلوار اتروائی گئی؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیا تم نے آتما رام گواہ سے چھرا موجودہ عدالت خریدا؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ تمہارے خلاف مقدمہ کیوں بنایا گیا؟

جواب۔ مرضی خدا کی۔

سوال۔ اور کچھ کہنا چاہتے ہو؟

جواب۔ نہیں۔

علم دین نے مسٹر ٹیپ سیشن جج لاہور کی عدالت میں اپنے سابقہ بیان میں ذیل کی ایزادی کی:۔

جب میں گرفتار کیا گیا۔ تو مجھے مارا گیا۔ لاک اپ میں بھی مارا گیا۔ میری کسی نے نہ سنی۔ جس روز شناخت کی پریڈ ہوئی۔ اس روز جوتی اور پگڑی حوالات کے باہر رکھی ہوئی تھی۔ وہ مجھے پہنائی گئی۔ لالہ جواہر لال نے جوتی اتروائی۔ تو پھر وہاں مجسٹریٹ صاحب آ گئے۔ میں چھ سات آدمیوں کے پاس کھڑا تھا۔ ایک بوڑھے نے میری شناخت کی۔ میرے ساتھ ایک داڑھی والا تھا۔ میں ۲۷ پر کھڑا تھا۔ بوڑھے نے مجھے ہاتھ لگایا۔ شناخت سے پیشتر انسپکٹر جواہر لال میرے پاس اس بوڑھے (آتما رام) کے ساتھ آیا۔ اور مجھے لالہ جواہر لال نے ایک سگریٹ دیا۔ شناخت کے وقت میرے سر پر پگڑی تھی۔ اور کسی کے نہیں تھی۔ اور سب ننگے سر تھے۔ جس روز میرا معائنہ کرانے کے لئے مجھے سول سرجن کے پاس لے گئے۔ تو مجھے انسپکٹر نے کہا۔ کہ بازو اور گھٹنے کے زخم نہ دکھانا۔ جب میں پکڑا گیا۔ تو مجھے ہندو لوگوں نے مارا۔ اور میں لکڑی کے ترازو پر گرا۔ جہاں ایک کیل تھی۔ جو مجھے بازو اور گھٹنے پر لگی۔ مجھے لالہ جواہر لال نے مارا۔ مجھے مرچوں کی دھونی دیتے تھے۔ میری کہنی اور بازو سے خون نکلا تھا۔ میں نے گرفتاری کے وقت سلوار پہنی ہوئی تھی۔

اگر افسانے پڑھنا چاہتے ہو یا کہانیاں

کہانی بھی پڑھیں گے اور افسانہ بھی۔ لیکن ویسی کہانی جس کی ہدایات سے نیکی کے راستہ پر گامزن ہو۔ ایسی تحریک ہو۔ اگر دل میں یہی خواہش ہے۔ تو کتب ذیل کے مطالعہ سے ضرور لطف حاصل کیجئے۔

کنشما چندر اودے کی دلچسپ کہانی

سے ناول کا لطف اور کامیاب زندگی کا سین آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ قیمت چھ آنے۔

ست پرتی مہانند "بھی ایک کہانی ہے"

جس میں کشمیر جنت نظیر میں پیدا ہونے والے ہونہار وجود کی زندگی کے مختلف سین کمال خوبی سے پیش کئے گئے ہیں قیمت ۱۰/

رشیوں کا فسانہ

ہندوستان کے ان چھ رشیوں کا دلچسپ و معنی خیز مکالمہ جن کے شاستر ابھی تک علمی دنیا میں باعثِ حیرت بنے ہوئے ہیں۔ تو دنیا "رشی" کے مطالعہ سے معلوم کیجئے۔

قیمت آٹھ آنے

جہالت کے چار نشان

ہی تو دنیا کے چار انگ ہیں۔ جس میں کہانی کے انداز میں روحانی ترقی کے وسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بڑی پُر لطف کتاب ہے۔ ناول کا آنند اور فسانہ کی دلچسپی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ قیمت ۲/

سچی کہانیاں

لائق مصنف نے چند کہانیوں میں نئی روشنی کی حقیقتوں کو "دھرم ویر" میں مزین کیا ہے۔ ہر ایک کہانی دلچسپ۔ دلفریب اور دلدوز ہے۔ پڑھئے اور لطف اٹھائیے۔

قیمت آٹھ آنے ۸/

ملنے کا پتہ: وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

فاضل اجل پنڈت گورودت جی کی چھوٹی سی زندگی سچ جانیے کرامات کا نمونہ تھی۔ صرف ۲۶ سال کی زندگی اور اتنے کارہائے نمایاں؟ خیال کرنے سے ہی حیرانی ہوتی ہے۔ ۱۸۶۴ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۸۰ء یعنی سولہ سال کی عمر میں آریہ سماج میں داخل ہوئے۔ ۱۸۹۰ء میں سُرگباش کیا۔ رتنے اتنی چھوٹی سی آیو میں آدمی طالب علم کی حیثیت سے کچھ حاصل کرنے کی صورت میں رہتا ہے۔ بلکہ ایسے ایسے کام کرنے کے قابل کم ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنا لیکچرر شپ تعلیم کے ایم۔ اے تک تعلیم حاصل کی۔ اور آخری وقت تک اپنے نام کے ساتھ "ودیارتھی" شبد رکھا۔ پر اُن کی عمر لمبا اور نرابھیانا کا اصول سُوریہ ہے ورنہ اُن کے لیکچر اور مضامین کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ میں اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں ایک بار "گورودت لیکھاولی" کے مطالعہ کے لئے ناظرین سے سفارش کرونگا۔ نہ جانے پرماتما نے گورودت کو کیسا اعلےٰ اور عمدہ دماغ عطا کیا تھا۔ کہ جس مضمون پر قلم چلایا ہے۔ اتنے گہرے اُترتے ہیں۔ کہ واہ واہ۔ بدھی چمتکار سے لبریز لگتی ہے۔ اپنشدوں میں سے بعض اپنشد اور مانڈوکیہ اپنشد کی ویاکھیا ایسے عجیب طریقہ سے کی ہے کہ سچ مچ ان کے پڑھنے سے اپنشدوں کا تتو نکھر کر جاتا ہے۔ وید منتروں کی تشریح کا کیا پوچھنا۔ "وید اکیہ" کے نام سے کئی مضامین حوالۂ قلم کئے ہیں۔ ان کے معنی سائنس اور ویدک ساہتیہ کی روشنی میں خوب کئے ہیں۔ ان کی لیکھنی کی طاقت کا مخالف بھی لوہا مانتے ہیں۔ ایشور کا وراٹ سروپ نہایت ہی ہاروپ گراہی بنا دیا ہے کاش! وہ وید منتروں کے اور بھی معنی کر جاتے۔ رشی دیانند کی شردھا عقیدت وید پر تھی۔ اسی نقطہ نگاہ سے وید منتروں کو پیش کرنا پنڈت گورودت کا ہی کام تھا۔ مادہ پرست یورپ کو وید کی روشنی دکھانا اور اُسے قائل کرنا ان کو ہی شوبھا دے سکتا ہے۔ "وید اکیہ" میں انہیں مسٹر مونیر ولیمس اور مسٹر ...ویلیمس کے اعتراضات کا دندان شکن اور تحقیقی پورن اتر دیتے ہوئے پاتے ہیں۔ ان کے ایک ایک اعتراض کو جس خوبی اور صفائی سے رکھتے ہیں۔ خود معترض بھی کر سکتا ہے یا نہیں؟ یہ بات سوچنے کی ہے۔ انتہا منصف مزاج کہ اپنے معترض کی بات کو پوری طاقت سے رکھ کر ہی اس سے بڑھ کر لیاقت کے ساتھ جواب دے۔

منی ور پنڈت گورودت جی!

(از شری مہاشہ گنپتی دت جی آریہ سیوک - جام پور)

پڑھتے پڑھتے پنڈت جی کی یوگیتا کی چھاپ پڑ جاتی ہے۔ رسالہ جیواتما کی ہستی میں پرمان "دھن کا ڈانڈا" اور "روحانی زندگی کی حقیقت" یہ مضامین خاص طور پر قابلِ مطالعہ ہیں۔ مہاشا اتنی اوجسوی اور بھاو لئے اونچے کہ جنہیں کئی بار پڑھ جانے پر بھی خواہش بنی رہتی ہے۔ ۱۸ سال کی عمر میں یعنی ۱۸۸۲ء میں "انتہ کرن" جیسے نہایت دقیق مضمون پر خیالات ظاہر کئے۔ اور کچھ ایسے ڈھنگ سے کہ پڑھتے پڑھتے سر جھک جاتا ہے۔ ان کے وقت کا "ویدک میگزین" بے مثال چیز ہے۔ انگریزی زبان میں ویدک وچاروں کو پیش کرنا جسے بڑے بڑے فلاسفر نگاہِ غور سے پڑھتے ہیں۔ ایسا سنا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ تو ان کے اعلےٰ لیکھک ہونے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ اب ان کے سپیکر ہونے کی بات بھی سنئیے۔

دیانند ویدک کالج کے لئے روپیہ جمع کرنے کا مہتمم بالشان کام ان سے لیا جاتا تھا۔ جب بھی آپ کھڑے ہوئے۔ جنتا کو بت بہ دیوار بنا دیتے تھے۔ تھکنے کا نام تک نہیں۔ بڑی بڑی آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر کبھی پنڈت جی گئے۔ اور انہیں پوری کامیابی حاصل ہوتی رہی۔ اپنے خاص گن رکھتے پر بھی وہ سادہ سہن شیل اور نمرتا کی ہونے میں خوبی مانتے تھے۔ اُن کی بالکل سادہ پوشاک اپنا اثر ڈالتی ہے۔ اگرچہ بڑا بننے کے ڈھنگ میں آپ پیدا ہوئے۔ کیونکہ ہر ایک آدمی جس کے پاس صاف زبان اور اچھی باتوں سے لوگوں پر اثر ڈالنے کی طاقت ہے وہی اپنے آپ کو مہاپرش ظاہر کرنے کی چنتا میں ہے۔ ایسے بہت سے آدمی ہیں جن کی اپنی اخلاقی اور روحانی حالت اچھی نہیں۔ مگر پھر بھی بڑا بننے میں سب سے صفِ اوّل میں موجود ہوں گے۔ پنڈت جی میں دکھاوا اور دمبھ نام ماتر کو چھو بھی نہیں گیا تھا۔ جو کچھ کرتے۔ دل کی پوری طاقت سے اور اپنا فرض سمجھ کر۔ نہ کہ لوگوں کے اوپر ڈورے ڈالنے کی سکیم میں غلطاں ہو کر۔ مانسک حالت کے تندرست ہونے پر ہی کوئی "منی" بن سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا امتیازی وصف ہے جو صرف تقریریں اور تحریریں چھانٹنے والوں سے انہیں علیحدہ کر دیتا ہے۔

جیون سدھارنے کا اتنا خیال۔ کہ ایک دن کسی مِتر نے کہا۔ کہ "پنڈت جی! آپ کے قلم میں طاقت ہے۔ رشی دیانند کا جیون چرتر لکھئے"۔ آپ نے کہا۔ "لکھ رہا ہوں"۔ مِتر نے بیتابی سے پوچھا۔ کہ "کب سماپت ہوگا؟" آپ نے جواب دیا۔ کہ "اسے اپنے دل پر لکھ رہا ہوں"۔ کیسا عجیب جواب ہے!

کہتے ہیں۔ جب شریر چھوڑنے لگے۔ تب بھی فرمایا۔ "اس جنم میں دیانند نہ بن سکتا تھا۔ دوسرے میں بنوں گا"۔ ان کی ساری آیو ہی رشی دیانند کے وچار کام کرتے رہے۔ پڑھا ہے۔ کہ پنڈت جی کہا کرتے تھے۔ کہ "ستیارتھ پرکاش میں نے اٹھارہ بار پڑھی ہے جب میں پڑھتا ہوں۔ اس سے نئے نئے راز معلوم ہوتے ہیں۔ اور شاستروں کے رہسیہ کھلتے ہیں۔ اسی شوق میں آکر پنڈت جی نے اپنے گھر پر ہی "ستیارتھ پرکاش" کا درس جاری کر دیا تھا۔ آنے والوں کو اس کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ یہ ترا آٹھواں۔ نواں اور دسواں سمولاس خاص طور پر بڑی دلچسپی سے پڑھتے اور پڑھایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ویدک ساہتیہ کو پھیلانے کا شوق عشق کے درجہ تک پہنچ چکا تھا۔ وقت کی پروا نہیں۔ کھانے پینے اور ضروریات زندگی کی طرف سے بے نیاز تک ہو جاتے رہے۔ اس کا پھل تپ دق کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس شعر پر ان کا عمل رہا ہے

ہڈیاں بھی ہری ٹھکانے نہ لگیں بعد فنا
غالب آجائیں ہما پر جب سگانِ کوئے دوست

ویدک وچاروں کو پھیلانے میں سرشار رہنا

۳۰ مارچ بھول نہ جانا

کیونکہ ۳۱ مارچ کو اتوار ہے منی آرڈر نہیں ہو سکتے۔ ماہ مارچ میں روپیہ آپ جمع کرالیویں۔ تو سال بھر میں جب جب ضرورت ہو۔ آپ کسی بھی دوائی یا کتاب کو ماہ مارچ کی رعایت سے منگوا سکتے ہیں۔ بعض لوگ آج کل کرتے آخری دن بھی غلطی سے گزار دیتے ہیں۔ وقت پر کام کرنا ہی عقلمندی ہے ٭

روپیہ محفوظ اور سو فیصدی منافع۔ پھر کیا سوچتے ہو؟

امرت دھارا اور اس کے مرکبات جن کی ہر گھر میں ہمیشہ ضرورت ہے۔ وہ بھی ماہ مارچ میں ۱/۳ قیمت پر مل رہے ہیں۔ ان کے واسطے ضرورت کے دن کا انتظار نہیں کرنا۔ ابھی منگو لیجئے۔ تاکہ ایک لائق معالج ہر وقت تمہارے گھر میں موجود رہے۔ عاقلاں را اشارہ کافی است!

خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا ۳۲ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا سٹرک امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

سماچار سماچار

ہی اُنہیں پسند تھا۔ اور پھر لطف یہ کہ اتنی اونچی کمائی گورنمنٹ کالج میں پروفیسر رہتے ہوئے ہی حاصل کی۔ جبکہ ایسی حالت میں رہنے والوں کو دم مارنے کی ہمت نہیں پڑتی ؛

کیا نوجوان طبقہ پنڈت جی کے جیون سے صرف دو باتیں حاصل کرنے کی طرف مائل ہوگا۔ ایک تو ہر آریہ سماج کے ساتھ جڑے رہنا اور اس کے کاموں کے ساتھ ہمدردی رکھنا۔ کیونکہ پنڈت جی خود ۱۶ سال کی چڑھتی جوانی میں آریہ سماج میں داخل ہو گئے تھے۔ اور دوسرے نگار سوادھیائے جاری رکھنا۔ سوادھیائے سے میرا مطلب اخبارات و رسائل سے نہیں۔ بلکہ رشی کرت گرنتھوں سے ہے۔ کہ جن کی بدولت پنڈت جی ۔۔۔ بنے۔ پربھو ہمیں سوبدھی دیں۔ کہ ہم بھی ورکی شاندار زندگی سے کچھ اپنے لئے حاصل کریں ؛

سارودیشک سبھا کا وارشک اُتسو

دہلی۔ ۲۷ مارچ۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا سالانہ اجلاس ۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو بلیدان بھون دہلی میں منعقد ہوا۔ پچھلے سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ اور نئے سال کا بجٹ پاس ہوا۔ اگلے سال کے لئے ادھیکاریوں کا سرب سمّتی سے چناؤ ہوا :-

پردھان شری نارائن سوامی جی مہاراج + اپ پردھان شری آچاریہ رام دیو جی گورنر کنیا گوروکل ڈیرہ دون + شری پنڈت گنگا پرشاد جی چیف جج ریاست ٹہری گڑھوال + منتری شری سدھاکر جی ایم۔ اے + کوشادھیکش شری لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار نئی دہلی + پستکادھیکش شری لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار نئی دہلی +

اس کے علاوہ پندرہ پرتشٹھت سبھا سد نیت ہوئے ؛

(نامہ نگار)

آریہ سماج ٹونسہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۸ لغایت ۱۰ اپریل ہونا قرار پایا ہے۔ نیز اس سماج کو اپنے مندر اور مسافروں کے آرام کے لئے سرائے تعمیر کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ دانی اصحاب دان دیکر کرتارتھ کریں +

(منتری آریہ سماج ٹونسہ)

بواہ سنسکار

لالہ دھرم چند ٹرونیہ کھتری ساکن تونسہ شریف نے اپنے لڑکے ستیہ پرکاش کی شادی پر جو ۲۵ ماگھ ۱۹۹۱ کو ہوئی۔ مندرجہ ذیل فنڈات کو دان دیا :-

آریہ سماج ۔۔۔ + گوروکل رائیکوٹ ۔۔۔
جہادت دیالیہ ۔۔۔ + آریہ پاٹھشالہ ۔۔۔

گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کا سالانہ جلسہ

گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کا سالانہ جلسہ ۱۹۳۵ء ایسٹر کی چھٹیوں میں ۱۹ سے ۲۲ اپریل تک منایا جائے گا ؛

جو سجن اپنے بالکوں کو گوروکل میں داخل کرانے کے خواہش مند ہوں۔ اُن کو بہت جلد داخلہ کے فارم پُر کرکے بھیج دینے چاہئیں۔ داخلہ کے فارم اور گوروکل کے قواعد دفتر گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور سے مل سکیں گے ؛

گوروکل مہاودیالیہ میں داخل ہونے والے غیر شادی شدہ ودیارتھی بھی گوروکل کے جلسہ پر داخل ہوں گے۔ اُن کو بھی بہت جلد اپنی درخواست بھیج کر منظوری حاصل کر لینی چاہئے۔ گوروکل کے قواعد اور درخواست کا فارم دفتر گوروکل سے منگوا سکتے ہیں ؛

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا سالانہ اُتسو

کنیا مہاودیالیہ جالندھر شہر کا سالانہ اُتسو ۸ و ۹ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۰ اور ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء بروز سنیچر و اتوار ودیالیہ بھومی میں بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا۔ ودوشی دیویوں اور ودوانوں کے اُپدیش ہوں گے۔ اور کنیاؤں کی شکشا اور ستیارتھ پرکاش و ویاکرن کو دکھلانے کا خاص پربندھ ہوگا۔

۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء کو وید آرمبھ کے بعد کنیاؤں کا داخلہ ہوگا۔ اور ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء کو سناتک کنیاؤں کو ڈپلومے دئے جائیں گے۔ نیز چھاتراؤں کو تمغہ جات و انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔ مہمانوں کا داخلہ گذشتہ سال کی طرح بذریعہ ٹکٹ ہی ہوگا ؛

(خزانچی رام سکرپی کنیا مہاودیالیہ جالندھر شہر)

آریہ سماج کرنال کا چناؤ

آریہ سماج کرنال کا وارشک چناؤ حسب ذیل ہوا :-
بابو گنپت رائے جی وکیل پردھان + بابو گوبند لال جی منیجر بنک اُپ پردھان + سینیئر بابو بنواری لال جی اُپ پردھان جونیئر + پنڈت ودیانند جی سناتک گوروکل منتری + پنڈت کالکا رام جی عرائض نویس اُپ منتری + بابو کنہیا لال جی خزانچی + چوہدری سنگھرام جی لائبریرین + لالہ اننت رام جی مہتمم جائداد + مہاشہ خوشدیال سنگھ جی منیجر آشرم فنڈ + بابو امولک رام جی آڈیٹر + بابو جیون لال جی وکیل منیجر پتری پاٹھشالہ + بابو بنواری لال جی منیجر ریڈنگ روم ؛

(سنگھرام سابق منتری آریہ سماج کرنال)

آریہ سماج نئی دہلی کا پرستاؤ

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کے سالانہ جلسہ پر ۱۷ مارچ کو بعد دوپہر آریہ کانفرنس منعقد ہوئی جس کے پردھان آچاریہ رام دیو جی تھے۔ اس میں کئی تقریریں ہوکر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا :-

”آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ارد شتابدی منانے کی جو تجویز کی گئی ہے۔ یہ سماج اُس کا سواگت کرتا ہے۔ اور اس کے سمبندھ میں انتر رنگ سبھا کی جو جو آگیائیں ہوں گی۔ اُنہیں بھی تسلیم کرنے کو تیار ہے“ ؛

(رام شرن منتری آریہ سماج ہذا)

ایک نو مسلم کی شُدھی

ایک نو مسلم عبدالرحمٰن بعمر ۲۵ سال جو ایک ماہ سے مسلمان ہو گیا تھا۔ آریہ سماج مندر لاہور چھاؤنی میں شُدھ کیا گیا۔ شُدھی پنڈت سائیں داس جی نے کی۔ شُدھی کے بعد شُدھ شدہ بھائی کا نام رام چند (سابقہ نام) رکھا گیا ؛

(ہربنس لال منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف صاف لکھا کریں (منیجر)

رگوید بھاشیہ حصہ ۵ چھپ گیا!

اتھرووید حصہ ۲ دوسری بار پھر پرکاشت ہو گیا

وید بھاشیہ کے مستقل گراہکوں سے نویدن

اس وقت وید بھاشیہ کے اب تک چھپے ہوئے سب حصے موجود ہیں۔ اگر مستقل گراہک جلدی نہ منگائیں گے تو دوبارہ چھپنے تک انہیں انتظار کرنا پڑے گا ؛

مہرشی شری سوامی دیانند جی سرسوتی کا مستند جیون چرتر

اس گرنتھ کو ہر ایک آریہ درشی بھگت کو اپنے گھر میں رکھنا اور روز پاٹھ کرنا چاہئے۔ قیمت مجلد دو حصوں میں چھ روپیہ۔ بلا جلد ۵ روپیہ

مہرشی دیانند کرت گرنتھ کوڑیوں میں

خرید کر بھارت ورش کے کونہ کونہ میں پہنچانا ہو۔ تو جلد ستیارتھ پرکاش۔ سنسکار ودھی۔ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا اور دوسرے گرنتھوں کا جلد آرڈر بھیجیں ؛

منڈل کی دوسری پرکاشت پستکیں

بھارتیہ سماج شاستر	۱۲	وید میں استریاں	۸
وید اپدیش	۸	جیون پتھ	۵
یوگ مارگ	۳	یجروید مول	۱۲
کرتویہ درپن ۸ ؛ آریہ منتویہ درپن	۶	دنشو میں گھاٹ مہرشی ۔۔۔ کا گھنٹہ	۲

چرک۔ ویدک کا مستند گرنتھ معہ ہندی ترجمہ دو حصوں میں مجلد ہے

ہر ایک صوبہ اور شہر میں پرچارک اور ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ :-

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

ہماری جسمانی و روحانی ترقی و پستی

جب ہمارا جسم صاف خون سے پُر ہوگا۔ ہم ہر حالت میں عروج کی طرف ترقی کرتے جائیں گے۔ بحالت دیگر پستی اور ذلالت کی خوفناک غار موجود ہے۔ اس لئے خون اور بدن کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لیے بدہضمی قبض۔ جریان احتلام اور کمزوری سے نجات حاصل کرنے کے لئے دل و دماغ اور معدہ کو مضبوط بنانے کے لئے آج ہی مفرحات مسرح عالم آیورویدک گولیوں کا استعمال شروع کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳ گولیاں صرف عہ پانچ ڈبیاں للعہ۔ زندگی کے تمام خطرات سے بچنے کے لئے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب ”کام شاستر“ بالکل مفت طلب فرمائیں ؛

ویدیہ شاستری ہمتی شنکر گوبند جی جامنگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی اور گورودت

(از شری لالہ دیوا چند جی ایڈووکیٹ بٹالہ ضلع گورداسپور)

رشی دیانند کے بھگتوں میں بلاشبہ پنڈت گورودت جی کا درجہ بہت اونچا ہے جس قدر جانفشانی سے آپ نے رشی کے سندیش کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنے دل و دماغ سے کام لیا۔ اس کی مثال کہیں ملنی مشکل ہے۔ رشی کے پرلوک گمن کے سمے آپ کو بھی لاہور سماج کی طرف سے بطور پرتی ندھی اجمیر روانہ کیا گیا تھا۔ یوروپین سائنس کے گہرے مطالعہ کے کارن آپ کا جھکاؤ پہلے ناستکتا کی طرف تھا۔ جب پہلی دفعہ آپ نے سوامی جی کے درشن کئے۔ اور اپنے شکوک ان کے سامنے رکھے۔ تو سوامی جی نے ان کو حل کرنے کی کوشش کی۔ پنڈت جی نے لاجواب ہو کر صاف کہہ دیا کہ "گو میں اس وقت آپ سے مزید بحث نہیں کر سکتا۔ مگر میری آتما ابھی سنتشٹ نہیں ہوئی"۔ اس پر رشی ور نے فرمایا۔ کہ "اس کا جواب میرے جیون سے ہی آپ کو مل سکتا ہے۔ زبانی بحث سے نہیں"۔ چنانچہ اس آخری وقت میں جبکہ سوامی جی کا ہمو ننگ ستر پر زخموں سے چھلنی ہو رہا تھا۔ آن میں کمال درجہ کی شانتی اور دھیریہ کو دیکھکر پنڈت جی پر گہرا اثر پڑا۔ اور جب سوامی جی نے "بھگوان ایشور! اچھا پورن ہو"۔ کہہ کر پران تیاگ دئیے۔ تو ان کی زندگی میں جو پریورتن آیا۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔

پنڈت گورودت غضب کے ذکی و ذہین تھے۔ آپ سائنس کے امتحان ایم۔ اے میں اول رہے اور خاص گورنمنٹ کالج میں ہی پروفیسر مقرر کئے گئے۔ لیکن ان کی گورو بھگتی اور دھرم سیوا کی لگن نے انہیں دیانند کالج ہو گئے کہ اپنا سروستو لٹانے پر آمادہ کر دیا۔ ان دنوں دیانند سکول ابھی ابتدائی حالت میں تھا۔ پنجاب کے اکثر بڑے بڑے شہروں میں آپ اور لالہ لاجپت رائے جی مل کر دیانند کالج کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے دورہ کرتے رہے۔

اگرچہ پنڈت جی ابھی نوجوان تھے۔ مگر ان کی وید بھگتی۔ تپسیا اور یوگ سمبندھی گہری لگن نے ان کے گرد بڑے بڑے رشی بھگتوں کا دن رات بطور جگیاسو شاگردوں کے ایک جمگھٹا سا لگا دیا۔ سماج کے کئی ایک مشہور کارکن ان سے اشٹادھیائی سیوگ کر رہا اور دیگر سوامی جی کے گرنتھ نیتیہ پرتی پڑھتے کرجاتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کے دماغ اور جسم پر اتنا ناقابل برداشت بوجھ پڑا۔ کہ بیماری کے آثار ان کے جسم میں نمایاں ہونے لگے۔ مگر یہ ایسی بیٹر کی بہادری تھی۔ کہ اس نے ایسی خطرناک بیماری کی پرواہ تک نہ کی۔ بلکہ لگاتار بیمار شکتی آخری دم تک اپنے آدرش کے لئے برابر کام کرتا رہا۔ اور آخر کار ۲۶ سال کی عمر میں اکال مرتیو کو پراپت ہوا۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ پنڈت جی نے آریہ سماج کی سیوا صرف چند سال ہی کی۔ مگر یہ سیوا اس قدر قابل قدر اور اعلیٰ پیمانہ کی تھی۔ کہ اسے صرف پنڈت جی اور ان کے رفیقوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہم آریہ سماج کا بہترین زمانہ کہہ سکتے ہیں۔

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ سوامی جی کے پرلوک گمن کے بعد پنڈت جی۔ لالہ ہنس راج جی۔ لالہ لاجپت رائے جی۔ مہاتما منشی رام جی۔ لالہ سائیں داس جی اور دیگر مہانو بھاؤ سوامی جی کی بہترین یادگار قائم کرنے کے لئے اپنا سروستو نوچھاور کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ آریہ سماج کی بعد کی تاریخ میں بھی مہانو بھاؤ اپنے اپنے طریقوں پر آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اگر پنجاب کے آریوں میں کچھ خاص جوش۔ طاقت۔ ہمت اور شکتی موجود ہے۔ تو اس میں انہی بزرگوں کا ہاتھ ہے۔

پنڈت جی کی باقی لیڈروں سے وششٹتا کا پتہ اب بھی انکے کلیات "The works of P. Guru Datta" سے ظاہر ہوتا ہے۔ ان کی ایک پستک "Terminology of the Vedas" کیمبرج اور الہ آباد یونیورسٹی کے آخری امتحانات سنسکرت کا کورس اس وقت تک مروج ہے۔ آپ کی تفاسیر اپنشد و دیگر ٹریکٹ ہی ایسی پستکیں ہیں۔ جو کہ انگریزی زبان میں ہم کسی یوروپین کو بطور تحفہ پیش کر سکتے ہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ آج ۴۰ سال کے بعد جبکہ بے شمار کالج۔ سکول اور گوروکلوں میں آریہ ودوان موجود ہیں۔ کسی نے بھی آریائی گرنتھوں کو یا ویدوں کے متعلق اڈیشن کر کے انگریزی یا کسی غیر ملکی زبان میں دنیا کے سامنے اپنے خیالات پیش نہیں کئے۔ ہمارے تو اکثر لائق نیتا بھی محض دنیاوی پوزیشن اور دولت پر لٹو ہو رہے ہیں۔

ہیں۔ جب ہم پنڈت جی کے کام پر نظر دوڑاتے ہیں۔ تو ہمیں واقعی تاریکی میں روشنی کی ایک جھلک دکھائی دیتی ہے۔ کاش! جو لوگ اس وقت فارغ البال ہیں۔ وہ اب بان پرستھی یا سنیاسی بن کر اپنا تن۔ من اور دھن اسی سپرٹ کے زیر اثر سوامی جی کے آدرش کو پھیلانے میں لگا دیں۔ اور اس سماج کا بیڑا پار ہو۔

سماج کے نیتا اور کارکن یدی پنڈت جی کی کوئی موزوں یادگار بنانا چاہیں۔ تو انہیں مختلف صوبوں میں یوگ آشرم بنانے چاہئیں۔ جہاں باقاعدہ یوگ ودیا اور پرانایام آدمی سیکھ پائیں۔ ویدک ریسرچ کے لئے ایک شاندار پریس اور ویدک میگزین مختلف زبانوں میں جاری کرنا چاہیے۔ جو ویدوں کی اعلیٰ تعلیم کو دنیا میں پھیلا سکے۔ اور ویدوں کا بھاشیہ غیر ملکی زبانوں میں شائع ہو سکے۔

آریہ سماج کی گتی کو تیز کرنے کے لئے ہمیں پنڈت گورودت کا انوکرن کرنا چاہیے۔ رشی ور کے رن سے ادرن ہونے کے لئے آپ نے اپنا سروستو دگدھ کر دکھایا۔ وہ اس شمع کے سچے پروانہ ثابت ہوئے۔ کاش! ہم بھی پنڈت جی کے نقش قدم پر چلنے کی کچھ تو کوشش کریں۔

(ادم شم)

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

استار ٹریڈ مارک

STAR
Trade mark
REGD

گھر گھر بن بچوں کی یہی ضد ہے
ہم تو یہی پئیں گے

(REGD)

لال شربت
(لال شربت)

اس کے استعمال سے بچوں کی ہڈی مضبوط جسم قوی اور خون گاڑھا ہوتا ہے۔ گود کے بچوں کو پلانے سے بچے ہمیشہ ہرے بھرے اور خوش رہتے ہیں۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ پرسوتی کی نقاہت اور ان میں دودھ کی کمی کو دور کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍
ڈاک محصول ۱۰؍ نمونہ کی شیشی کی قیمت ۲؍ جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے۔

ڈابر چون پراش اولیہ

کلیجہ پھیپھڑے و جسم کی نقاہت کے لئے مثل آب حیات ہے۔ اس میں اشٹ ورگ کی دوائیں ملی ہیں۔ اور آیورویدشاستر کے مطابق بنتا ہے۔ بیمار اور تندرست سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ متواتر اس کے استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے۔ اور کسی قسم کی بیماری ہونے کا خوف نہیں رہتا۔
قیمت ½ پاؤ سیر ۲ روپے ڈاک ایک روپیہ آٹھ آنے (۱۲؍)
ڈاک محصول ۱۲؍

ڈابر جنتری ۱۹۳۵ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ سب جگہ ملتی ہیں۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

ہر شادی شدہ مرد و عورت کیلئے قابلِ مطالعہ کتابیں

گھر کا سُکھ

اس کتاب میں علم مباشرت کا طریقہ اور اُس کی مکمل تشریح بیان کی گئی ہے۔ سہاگ کی پہلی رات کا سا آنند زندگی بھر کیسے بنا رہ سکتا ہے۔ عورت میں خواہش مباشرت کب اُٹھتی ہے۔ اور اُسے کیونکر پورا کیا جا سکتا ہے؟ وغیرہ بے شمار باتوں کا مفصل بیان اس کتاب میں درج ہے۔ یہ ایک نہایت اعلےٰ انگریزی تصنیف کا ترجمہ ہے۔ اصل کتاب کی پانچ لاکھ سے زائد کاپیاں آج تک فروخت ہو چکی ہیں۔ اُمید ہے ہمارے شادی شدہ نوجوان مرد اور عورتیں اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں گی۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ پرانے شادی شدہ جوڑوں کو بھی اس کتاب کے مطالعہ سے اپنی کئی غلطیوں کا پتہ لگے گا۔ جو لوگ کام شاستر کو فحش اور چال چلن کو بگاڑنے والا سمجھ کر چھپی چھپی کیا کرتے ہیں اُنہیں بھی اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے اُنہیں یقین ہو جائے گا۔ کہ علم مباشرت ایک با فائدہ اور خلقِ خدا کو فائدہ پہنچانے والا علم ہے۔ ہر ایک شادی شدہ جوڑے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ قیمت اُردو عہ/ ہندی ۸/ سنہری جلد عہ/ ۱۲/

اپنے بس کی اولاد

یہ کتاب صرف شادی شدہ اور طبابت پیشہ اصحاب کے لیئے ہے۔ اس میں خانہ دار زندگی کے پوشیدہ رازوں اور مانع حمل تدابیر کی مفصل تشریح کی گئی ہے۔ جو لوگ ملک کی خوفناک مفلسی اور موجودہ زمانہ کی عورتوں اور مردوں کی کمزور صحت کا کچھ بھی علم رکھتے ہیں۔ اُنہوں نے اس کتاب میں ایسے آسان۔ بے ضرر سائنٹیفک طریقے بتلائے ہیں۔ جن سے خاص حالات بیماری اور مفلسی وغیرہ میں قیام حمل کو روکا جا سکتا ہے۔ تاکہ زیادتیٔ اولاد دُکھ کا باعث نہ ہو۔

یہ کتاب قدیم و جدید ویدوں اور ڈاکٹروں کے تجربات کا نچوڑ ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس مضمون پر آج تک کسی بھی زبان میں ایسی جامع کتاب نہیں لکھی گئی۔ کتاب با تصویر ہے۔ قیمت ہندی میں تین روپیہ آٹھ آنے۔ اُردو میں دو روپے۔ ایک جلد ضرور منگائیں۔

عورت

عورت کی فطرت کو سمجھنا آسان نہیں۔ جو عورت ایک وقت میں نہایت نیک سیرت ہوتی ہے۔ وُہی عورت دوسرے وقت چنڈی کا رُوپ ہو جاتی ہے۔ کبھی وُہ پتہ ہلنے سے ڈر جاتی ہے۔ کبھی آدھی رات کو مردہ گھاٹوں میں جا کر معصوم بچے کے خون میں نہاتی ہے۔ لائق مصنف نے زنانہ فطرت کے ہر پہلو پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ بے شمار سچے واقعات دیئے گئے ہیں۔ اسے پڑھتے وقت ناول کا سا مزا آتا ہے۔ قیمت صرف ۱۲/ نوجوان خاوند اسے ضرور پڑھیں۔

آدرش پتی

آدرش پتنی بننے کے لئے جن گنوں کی ضرورت ہے۔ ان کا ورنن اس دلچسپ کتاب میں کیا گیا ہے۔ ایک استری کس طرح اپنے گھر کو سورگ دھام بنا سکتی ہے۔ کس طرح وہ اپنے پتی۔ اپنی ساس۔ ننند اور دوسرے رشتہ داروں کو خوش رکھ سکتی ہے؟ اسکا طریقہ بھی بڑی مدھرتا سے بتلایا گیا ہے۔ یہ کتاب وواہ یوگیہ کنیاؤں کو جہیز میں دینے لائق ہے۔ جس جس نے دیکھی۔ از حد پسند کی ہے۔ بلکہ اس کا پاٹھ ہر ایک استری کے لئے ضروری بنایا ہے۔ آپ بھی اس کی ایک کاپی اپنی دھرم پتنی کے لئے ضرور منگائیے۔

قیمت ہندی میں صرف بارہ آنے (۱۲/) مجلد بہو ہندی قیمت صرف ۱/

آدرش پتی (ہندی)

پتنی کو ہی اُپدیش دینے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ پتی کو بھی، خواہ وہ اپنے آپ کو کتنا ہی ہوشیار اور چالاک سمجھتا ہو۔ شکھشا کی ضرورت ہے جو بات پتی برسوں غلطیاں کر کے ٹھوکریں کھا کر۔ جی جلا کر اور گرہستھ کو نرک بنا کر سیکھ پاتا ہے۔ اگر ان کو آسانی سے سیکھ کر خانہ دار زندگی کو سُکھی بنانا ہو۔ تو اس پستک کو ضرور پڑھیں۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)

استری شکھشا (ہندی)

استری شکھشا کے متعلق کئی کتابیں آپ نے دیکھی ہونگی۔ مگر یہ بالکل نرالی چیز ہے اس کتاب میں ہندوستانی استری کے لیئے بیش قیمت اور بے نظیر شکھشائیں درج کی گئی ہیں جنہیں پڑھ کر ایک معمولی ہندی پڑھی لکھی تو کیا اعلیٰ تعلیم یافتہ بی۔ اے۔ اور ایم۔ اے تک کی ڈگری حاصل کر لینے والی استریاں بھی دنگ رہ جائیں گی۔ وہ محسوس کریں گی۔ کہ حقیقت میں جو شکھشا ان کا اُدّھار کرنے والی اور انکی زندگی کو بآرام اور میٹھا بنانے والی ہے۔ اس سے آج تک وہ کوسوں دُور رہی ہیں۔ ہمارا تو یہاں تک دعویٰ ہے کہ اس پُستک سے پانچ پانچ چھ چھ بال بچوں کی ماتاؤں کی واقفیت میں حیرت انگیز اضافہ ہوگا۔ ٹائپ موٹا چھپائی خوبصورت +

قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)

ان کے علاوہ ہر قسم کی کتب پتہ ذیل سے بارعایت مل سکتی ہیں۔

راجپال اینڈ سنز مالکان سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ انارکلی - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا ادیت رہنا چاہیے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

قیمت: سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی ۲ ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳ | اتوار ۲۵ چیت سمت ۱۹۹۱ مطابق ۷ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء دیانند آبد ۱۱۱ | SUNDAY 7th April 1935 | نمبر ۱۴

بھگوان دیانند کے سچے ششیہ

مبارک ہیں وہ ہستیاں اس جہاں میں — حقیقت کی جن کو سدا جستجو ہے
جو باطل کے دشمن ہیں اور حق کے طالب — عدو سے بھی جن کو محبت کی خو ہے
نہیں فکر جن کو سوا فکر حق کے — تلاش حقیقت جنہیں چار سو ہے
غم و دردِ قومی کے آنسو بہانا — یہ اُن کی عبادت یہ اُن کا وضو ہے
جہالت سے بچ جائیں دنیا کے بندے — یہی اُن کی حسرت یہی آرزو ہے
وہ بے تاب رہتے ہیں سیماب صورت — یہ پارہ ہے یا اُن کے اندر لہو ہے
سعادت کی مشعل ہے ہر فعل اُن کا — ہدایت کا رستہ ہر اک گفتگو ہے
انہی سے ہماری تمہاری ہے عزت — وطن کی انہی سے بڑھی آبرو ہے
نہیں جن کو اپنے بزرگوں سے اُلفت — وہ اپنوں کا دشمن وطن کا عدو ہے

چمن میں وہی پھول اچھے کہ جن میں
مروت کی رنگت، محبت کی بو ہے

آریہ سماج لدھیانہ کا عظیم الشان سالانہ جلسہ

آریہ سماج لدھیانہ کا ۴۸ واں سالانہ جلسہ ۱۳ ر مارچ سے ۲۴ ر مارچ ۱۹۳۵ء تک آریہ سماج مندر اور طویلہ سوامیاں کے وشال احاطہ میں نہایت شان و شوکت سے منایا گیا۔ ۱۳ ر مارچ سے ستراتھ مہوتسو آریہ سماج لدھیانہ کے وشال مندر میں سوامی منگلانند جی نے وید کتھا کرکے ۲۱ ر مارچ تک لدھیانہ کے نگر واسیوں کو لابھ پہنچایا۔

۲۲ ر مارچ کو ۴ بجے شام کے آریہ ہائی سکول لدھیانہ سے نگر کیرتن شروع ہو کر شہر کے خاص خاص بازاروں میں سے گذرتا ہوا ۷ بجے شام کے آریہ سماج مندر میں سماپت ہوا۔ نگر کیرتن کے جلوس کی شان اس سال خصوصیت سے نمایاں تھی۔ سبھا کے بھجنیک مہاشیں اور ممبران آریہ سماج نے وہ سمہ باندھا کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ شری مہاتما کرشن جی منتری سبھا کی اپار کرپا سے آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت چموپتی جی۔ مہاشہ خوشحال لال جی پریم ایڈیٹر "آریہ مسافر"۔ پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت ہردیال جی شاستری۔ سوامی دھیرانند جی۔ پنڈت گیان چند جی بی۔ اے۔ لالہ خوشحال لال جی پردھان آریہ سماج سری نگر۔ مہاشہ نتھا سنگھ جی۔ مہاشہ اودے سنگھ جی اور مہاشہ دیس راج جی بھجنیکوں نے اُتسو کی شان کو چار چاند لگا دیئے۔

اس سال جو ویاکھیان ہوئے۔ وہ ایک سے ایک بڑھ کر تھے۔ پنڈت چموپتی جی۔ آچاریہ رام دیو جی اور مہاشہ خوشحال لال جی پریم کے لیکچر بہت مؤثر تھے۔ ویسے ۲۲-۲۳ ر اور ۲۴ ر مارچ کی رات کو حاضری کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ باوجود اس قدر کھلے احاطہ کے پنڈال کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ جگہ کی تنگی کے باعث بہت سے بھائی مایوس واپس لوٹ گئے۔

پنڈت چندر بھانو جی کی کوشش سے تقریباً ایک ہزار روپیہ وید پرچار اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ کے لئے اکٹھا ہوا۔

اس سال دونوں دن آریہ سماج کی طرف سے ایک اعلیٰ پیمانہ پر پریتی بھوجن ہوا۔ جس میں تقریباً ایک ہزار استری اور پرش شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ ریلوے شیڈ کے بھائی بھی بھاری تعداد میں شامل ہوئے۔

۲۴ ر مارچ ۱۹۳۵ء کی کارروائی لالہ خوشحال لال جی کے اپدیش کے بعد چار گھنٹہ سخت بارش ہونے کی وجہ سے ملتوی ہوئی۔ بعد دوپہر مطلع صاف ہونے پر خوب آنند پورک جلسہ منایا گیا۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں نے وید منتروں کا اُچارن کرتے ہوئے بھجن سنائے۔ نگر واسی جلسہ کی کامیابی پر عش عش کرتے سُنے گئے۔ مہاشہ خوشحال لال جی پریم ایڈیٹر "آریہ مسافر" کے آخری لیکچر نے بہت اثر کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تقریباً ۲۵ نئے گراہکوں نے "آریہ مسافر" کا سالانہ چندہ اُسی وقت دے دیا۔ پاربرہم پربھو کا دھنیہ واد ہے۔ جس کی اپار دیا سے اُتسو کامیابی سے بروقت سماپت ہوا۔

(لبھو رام منیجر۔ آنند آشرم لدھیانہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (منیجر)

وی۔ پی آ رہے ہیں!

۱۵ اپریل میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ اُنہیں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۲۱ ر اپریل ۱۹۳۵ء کا پرچہ ۱۹ اپریل کو بذریعہ وی۔ پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور نہ کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی۔ پی ہمیں تاریخ مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں۔ جس سے ہمارا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ لہٰذا خریدار صاحبان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا چندہ بہر صورت ۱۸ ر اپریل ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں پہنچا دیں۔ یا بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔

(منیجر)

آیورویدک فارمیسی گورکل کانگڑی

چیون پراش ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ کھانسی دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے۔ بڑھاپے کی سب کمزوریوں کو دور کر کے دل اور جسم میں جوانی بھر دیتا ہے۔ قیمت للعہ سیر

بھیم سینی سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے
قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ۔۔ ادویات ۔۔ مفت

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گورکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

۷ اپریل ۱۹۳۵ء

سنسار کی گتی

کانگریسی لیڈران کی لاہور میں تشریف آوری

لاہور ۳ اپریل - لالہ دُنی چند جی بیرسٹر - سردار سردول سنگھ جی کویشر اور دوسرے مقامی کانگریسی لیڈروں نے آج ایک بیان نکال کر اہالیان لاہور سے اپیل کی ہے - کہ وہ ریلوے سٹیشن پر کثیر تعداد میں جمع ہوں - اور شری راجندر بابو صدر کانگریس - ڈاکٹر خان صاحب اور شریمتی سروجنی نیڈو صدر منتخب پنجاب پولیٹیکل کانفرنس کا ان کی تشریف آوری پر شکرہ ۱۸ اپریل کو سہ پہر ۴ بجے شاہانہ استقبال کریں ۔

۱۹۱۴ء کی نسبت آج جنگ زیادہ نزدیک ہے

پریذیڈنٹ سوویٹ روس کا انتباہ

لنڈن - ۲ اپریل - "ٹائمز" کا خاص نامہ نگار ماسکو سے لکھتا ہے - کہ ایجنٹ الین پریذیڈنٹ سوویٹ روس نے مسٹر ایڈن نائب وزیر خارجہ برطانیہ سے بات چیت کے دوران میں دریافت کیا - کہ کیا آپ کے خیال میں اس وقت ۱۹۱۴ء کی نسبت جنگ کا خطرہ زیادہ ہے؟ مسٹر ایڈن نے کہا کہ میرے خیال میں کم ہے - سٹیلن نے جواب دیا - کہ میرا اس سے اختلاف ہے کیونکہ ۱۹۱۴ء میں صرف ایک قوم تھی - جس کی ملک گیری کی ہوس جنگ کے خطرہ کا باعث ہوئی - مگر آج دو قومیں ہیں - یعنی جرمنی اور جاپان۔"

نقشہ کی طرف دیکھ کر سٹالین نے کہا کہ "یہ عجیب بات ہے - کہ اس وقت امن یا جنگ کا سوال انگلستان جیسے چھوٹے سے ملک کے ہاتھ میں ہے۔"

نامہ نگار یہ بھی لکھتا ہے - کہ لاکمیونزم کے متعلق روس میں عام خیال ہے - کہ ۱۹۳۶ء میں ایک عالمگیر جنگ کا خطرہ بہت زیادہ ہے - روس میں عام رائے یہ ہے - کہ اس وقت دارومدار برطانیہ پر ہے - اسے صاف الفاظ میں یہ واضح کر دینا چاہئے - کہ اگر امن میں خلل واقع ہوا - تو وہ کیا طرزِ عمل اختیار کرے گا؟"

آئرلینڈ میں انگریزوں کے داخلہ پر پابندیاں

لنڈن - ۲ اپریل - ہاؤس آف لارڈز میں لارڈ ڈینیس مورڈسٹے - آئرش فری سٹیٹ کے بل شہریت اور غیر ملکیوں کے متعلق بل کی مذمت کرتے ہوئے کہا - کہ گورنمنٹ کو فری سٹیٹ میں انگریزوں کو داخلہ کی ممانعت اور دیگر تکلیف دہ اور ذلت آمیز پابندیوں کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے - لارڈ سانکے نے جواب دیتے ہوئے کہا - کہ جب تک بل پاس نہیں ہو جائے گا - گورنمنٹ اپنا فیصلہ محفوظ رکھے گی - گورنمنٹ کا خیال ہے - کہ غیر ملکیوں کے بل کے ماتحت جوابی کارروائی کے سلسلہ میں ضرور کوئی فیصلہ کیا جائے گا - اس لئے موجودہ حالات میں برطانوی گورنمنٹ اپنی اس پالیسی میں تبدیلی کی کوئی وجہ نہیں دیکھتی - کہ برطانوی سلطنت کے تمام باشندوں سے مساوی سلوک کیا جائے ۔

پولیٹیکل کانفرنس گڑھ شنکر ملتوی :- گڑھ شنکر ۳ اپریل - گڑھ شنکر میں ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ اپریل کو جو پولیٹیکل کانفرنس ہونی تھی - وہ فی الحال ملتوی ہو گئی ہے ۔

سی - پی لیبر کانفرنس :- جبل پور یکم اپریل - مسٹر کملا دیوی چٹو پادھیائے نے سنٹرل پراونس لیبر کانفرنس کی جو ۲۶ اپریل کو ہو گی - صدارت کرنی منظور کر لی ہے ۔

بریلی میں ایک سنار کا قتل :- بریلی - ۲ اپریل - ایک سنار کو گولی سے ہلاک کرنے اور اس کا سونا لے کر بھاگ جانے کے سلسلہ میں پولیس نے پانچ اشخاص کو گرفتار کیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ انہوں نے جرم کا اقبال کر لیا ہے - ایک ملزم مفرور ہے - پولیس تحقیقات کر رہی ہے ۔

دو اشتہاری ملزموں کی گرفتاری :- امرت سر - ۲ اپریل - بادا گوپال سنگھ سب انسپکٹر پولیس نے تین اشخاص کو گرفتار کیا - ان میں موہن سنگھ اور سوداگر سنگھ اشتہاری ڈاکو ہیں - جو کہ کئی ڈکیتیوں اور قتلوں کے ذمہ دار ہیں - اس گروہ کے چار ڈاکو ابھی تک مفرور ہیں ۔

مال روڈ پر حادثہ :- لاہور - ۲ اپریل - مال روڈ پر ایک سات سالہ مسلمان لڑکا ایک موٹر کار کے نیچے آ کر سخت زخمی ہو گیا - اس کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی - پولیس نے موٹر ڈرائیور کو حراست میں لے لیا اور زخمی بچے کو ہسپتال میں پہنچا دیا ۔

زلزلہ کے جھٹکے :- لاہور - ۳ اپریل - آج پونے پانچ بجے کے قریب لاہور میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے - جو ایک منٹ تک جاری رہے ۔

پولیس افسر گرفتار :- اندور - پولیس کے بہت سے آدمیوں کو جن میں دو پولیس افسر بھی شامل ہیں - متعدد الزامات کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا ہے - ان کے خلاف رشوت ستانی - خیانت مجرمانہ اور قتل کے الزامات ہیں - گرفتار شدگان کا ریمانڈ لے لیا گیا ہے ۔

محرم کے سلسلہ میں پیش بندیاں :- بریلی - محرم اور رام نومی کی تقاریب کے سلسلہ میں پولیس پیش بندیاں اختیار کر رہی ہے - حال ہی میں سپاہی ۲۳ اشخاص سے زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ضمانتیں لی گئی ہیں ۔

اندور ہندی لٹریری کانفرنس :- اندور - مہاتما گاندھی نے ہندی لٹریری کانفرنس کی صدارت کرنا منظور کر لیا ہے - کانفرنس کے منتظمان نہایت سرگرمی سے کانفرنس کی تیاریوں میں مصروف ہیں - ہلکر گورنمنٹ نے استقبالیہ کمیٹی کے فنڈ میں دو ہزار روپیہ دیا ہے - کانفرنس کی رسم افتتاح غالباً مہاراجہ ہلکر کریں گے ۔

سلور جوبلی فنڈ میں نابھہ کا حصہ :- نابھہ - نابھہ دربار نے سلور جوبلی فنڈ میں پانچ ہزار روپیہ دینے کا اعلان کیا ہے ۔

بھجنیک کی ضرورت ہے

گوروکل کورو کھشیتر کی طرف سے پرچار اور دھن جمع کرنے کے لئے ایک اچھے بھجنیک کی ضرورت ہے - جو مہلشی جلسوں سنسکاروں وغیرہ میں پرچار کرنے کے علاوہ دیہات اور شہروں سے گوروکل کے لئے دھن سنگرہ کرنے کی قابلیت رکھتے ہوں - اور ایماندار و محنتی بھی ہوں - وہ اپنی درخواستیں مع کسی پرتشٹت آریہ سماجی کی سفارش کے جلدی بھیج دیں - کم سے کم تنخواہ اور سابقہ کام کرنے کی تفصیل ساتھ بھیجیں - اور عمر وغیرہ حالات بھی تحریر کریں ۔

خط و کتابت کا پتہ :- پربندھ کرتا گوروکل کورو کھشیتر ضلع کرنال

جادُو کا اثر کیا

ایک ہی دفعہ کے لگانے سے وہ دھاگہ پرونے لگ گئیں

شریمان جی :-

میں نے آپکا بھیم سینی سرمہ استعمال کیا اور اپنی ماتا جی کو بھی استعمال کرایا - ماتا جی عرصہ سے سوئی میں دھاگہ نہیں ڈال سکتی تھیں - لیکن آپ کے سرمہ نے جادو کا اثر کیا ایک ہی دفعہ کے لگانے سے وہ دھاگہ پرونے لگ گئیں - رامچندر ایم - بی - ایس - سی - ایل - ٹی ہیڈ ماسٹر بالک رام ہائی سکول پانی پت

بھیم سینی سرمہ آنکھوں کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے - لگاتار لگاتے رہنے سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی - ککرے - سُرخی - کھجلی - کم نظر آنا - پانی بہنا - دھند وغیرہ تمام امراض تو بہت ہی جلد آرام ہو جاتے ہیں - قیمت سوا روپیہ شیشی

گوروکل سنا تک فارمیسی پانی پت ۶۲

شادی کرو - مگر "گرہست دھرم" مجلد مصنفہ شری نتھو رام جی قیمت ایک روپیہ جو گرہستیوں بلکہ اولاد کے خواہشمندوں کی بھی رہنما ہے کا مطالعہ کرو - شہید راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ - لاہور

فرانٹیر میں سے سونا چرانے والے مبینہ ملزمان گرفتار

راول پنڈی - یکم اپریل - گزشتہ سال امرتسر اور جالندھر کے درمیان فرانٹیر میل سے بیس ہزار روپیہ کی مالیت کا نو سو تولے سونا جو پر اسرار طور پر گم ہو گیا تھا - اس کا پولیس کو سراغ مل گیا ہے - چنانچہ پولیس نے اس سلسلہ میں ایک گروہ گرفتار کر لیا ہے - اور دو سو تولے سونا بھی برآمد کر لیا ہے - جس پر اس فرم کی مہر بھی ہے - جہاں سے یہ سونا روانہ کیا گیا تھا - اطلاع ملنے پر کہ یہ سونا ضلع ہزارہ کے بعض مقامات میں فروخت کیا جا رہا ہے - پولیس مسٹر اسکاٹ انسپکٹر جنرل کی زیر سرکردگی ہری پور پہنچی - اور ایک گروہ کا سراغ لگایا جو دیگر کئی ڈکیتیوں کا بھی ذمہ دار تھا - پولیس پارٹی دو افسروں کی سرکردگی میں پہاڑی علاقہ میں ۱۵ میل فاصلہ طے کر کے موضع میٹر پہنچی - اور گاؤں کا محاصرہ کر کے ایک شخص کو گرفتار کر لیا - جو اس گروہ کا سرغنہ خیال کیا جاتا ہے - اور اس کے قبضہ سے دو سو تولے سونا بھی برآمد کیا ہے - اس کے بعد مختلف مقامات میں چھاپے مار کر گروہ کے دیگر ممبروں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی - اس وقت تک ایک درجن کے قریب اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں - انہوں نے اپنے اپنے حصہ کا سونا بھی پولیس کے حوالہ کر دیا ہے - امرتسر ریلوے سٹیشن کا ایک قلی بھی جو اس سازش میں شریک تھا زیر حراست کر لیا گیا ہے - قلی سے ایک سیر سونا برآمد ہوا ہے - آج پولیس نے چند ملزموں کو ساتھ لے کر راولپنڈی شہر میں بازار صرافہ میں چھاپہ مارا - اور حسن ابدال کے دستکاروں کو گرفتار کر لیا ::

امرت بازار پتر کا پر مقدمہ :-

کلکتہ ۲ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ اخبار امرت بازار پترکا کے خلاف توہین عدالت کا جو مقدمہ زیر سماعت ہے - اس میں اخبار کی طرف سے سر تیج بہادر سپرو پیروی کریں گے - آئندہ تاریخ پیشی ۶ اپریل رکھی ہے ::

گورنمنٹ کے دفاتر شملہ کو :-

نئی دہلی - ۲ اپریل - ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ موجودہ انتظامات کے مطابق گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر ۷ اپریل کو نئی دہلی میں بند ہوں گے - اور ۱۸ اپریل کو شملہ میں کھلیں گے ::

سر سپرو کی سیاحت یوروپ :-

نئی دہلی - ۲ اپریل - سر تیج بہادر سپرو ۲۳ اپریل کو انگلینڈ روانہ ہوں گے - اور اگست میں واپس ہندوستان آ جائیں گے - یہ سیاحت محض صحت کی بحالی کی غرض سے ہوگی ::

کرنل ویجوڈ کو "پنڈت" کا خطاب ملا

لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک) - رینالڈز رقمطراز ہے - کہ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ کرنل ویجوڈ لیبر ممبر پارلیمنٹ کو ان کے ہندوستانی مداح پنڈت کا خطاب دینے والے ہیں ::

ہفتہ وار اخبار کا اجراء :-

وزیر آباد سے لالہ سرداری لال کی ادارت میں ایک ہفتہ وار اخبار "آزاد ہند" کا اجراء ہونے والا ہے ::

باٹریوں پر ٹیکس :-

راولپنڈی ۲ اپریل - مقامی ہندوؤں کی ایک زبردست میٹنگ کل رات سنوالہ جوگیاں میں منعقد ہوئی - ایک ریزولیوشن بالاتفاق رائے سے پاس کیا گیا - جس میں جہلم ڈسٹرکٹ بورڈ کے اس فیصلہ کی مذمت کی گئی ہے - جو کٹاس راج کے یاتریوں پر ٹیکس لگانے کے متعلق کیا گیا ہے - پنجاب کے ہندوؤں پر زور دیا گیا - کہ وہ امن ایجی ٹیشن کے ذریعہ وہ اپنے اس دھارمک حق کو حاصل کرنے کی کوشش کریں ::

یونان کا سینیٹ توڑ دیا گیا :-

ایتھنز - یکم اپریل - ایک اعلان کے ذریعہ یونانی سینیٹ کی منسوخی کا اعلان کر دیا گیا ہے - کہ وہ ایک پبلک انسٹی ٹیوشن کی طرح لوگوں کا اعتماد قائم نہیں رکھ سکی ::

نابینا چور کو سزا :-

امرتسر - ۲ اپریل - رائے صاحب لالہ دیوان چند کی عدالت سے نارا سنگھ نابینا کو سلائی کی مشین چرانے کے جرم میں دو سال قید کی سزا ہوئی ہے ::

مسٹر جناح لنڈن کو :-

بمبئی - یکم اپریل - مسٹر جناح کل بمبئی کو روانہ ہو گئے ہیں - آپ ۸ مئی کو لنڈن کو روانہ ہو جائیں گے - کہا نہیں جا سکتا - کہ آیا آپ اسمبلی کے شملہ سیشن میں شریک ہوں گے یا نہیں ::

مالویہ جی کی صحت :-

بنارس - یکم اپریل - پنڈت مالویہ جی کو ابھی تک بہت نقاہت ہے - گرچہ انہیں بخار نہیں ہوا ::

گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر جانیوالے اصحاب نوٹ کر لیں

ہم ہر سال گوروکل میں دو دوکانیں لیا کرتے تھے - اس لئے گراہکوں کو کتابیں لینے میں کافی آسانی ہو جاتی تھی - لیکن اس سال پورے انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے ایک ہی دوکان لی گئی ہے - اس لئے ان کو ابھی سے مطلع کیا جاتا ہے - کہ وہ کتابوں کے نام ابھی نوٹ کر لیں - جس سے لین دین میں دقت نہ ہو - اس سال ہم نے مختلف مضامین کی کتابیں اکٹھی کی ہیں - اس لئے ہمارے سٹال سے ہر ایک قسم کی کتاب خرید فرماویں۔

اور

ہماری ایک دوکان جوالاپور مہاودیالیہ کے جلسہ پر بھی ہوگی - وہاں بھی ہر قسم کی کتابیں مل سکیں گی

ہماری کتابوں کا مکمل سوچی پتر ابھی سے منگا لیں!

میسرز راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ - سرسوتی آشرم - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲۵۔چیت سمت ۱۹۹۱

"ویدپرچار فنڈ" کے متعلق انتم نویدن

آریہ سماجیں نہیں سنتیں۔ نہ معلوم وہ سننا نہیں چاہتیں۔ یا اُن میں سننے کی شکتی نہیں رہی۔ انہیں بتلایا جاچکا ہے کہ ویدپرچار فنڈ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ۳۰ ہزار روپیہ درکار ہے۔ اس میں جس قدر کمی رہے گی۔ اُتنا ہی "ویدپرچار فنڈ" کے ریزرو سے نکالنا پڑے گا۔ لیکن ابھی تک کوئی اثر نہیں ہوا۔ سبھا کا مالی سال ۱۳ اپریل کو ختم ہو جائے گا۔ پچھلے ورشوں میں وہ روپیہ بھی آمدنی میں مجرا کر لیا جاتا تھا جو بیساکھی سے دو چار روز بعد بھی آتا تھا۔ لیکن اس ورش نہ ہوگا۔ کیونکہ انترنگ سبھا کا نشچہ ہے۔ کہ جتنا دھن ۱۲ اپریل تک آجائے۔ اُتنا ہی آمدنی میں دکھلایا جائے۔ انترنگ سبھا کے اس نشچہ کے کارن ویدپرچار کی آمدنی میں ویسے بھی کمی کا اندیشہ تھا۔ لیکن جس رفتار سے آریہ سماجیں چل رہی ہیں۔ اس میں تو کمی اور بھی زیادہ رہے گی۔ ضرورت تو یہ تھی۔ کہ تبدیل شدہ حالات کو ملحوظ رکھ کر ہر ایک آریہ سماج ۱۲ اپریل سے پہلے پہلے ویدپرچار فنڈ کے لئے اپنا حصّہ بھیج دیتی۔ لیکن ہوا یہ کہ رفتار پہلے سے بھی سُست ہے۔ اس وقت تک صرف سولہ ہزار روپیہ وصول ہوا ہے۔ اور صرف ایک ہفتہ باقی ہے۔ اگر اس ہفتہ میں تین چار ہزار روپیہ اور بھی آجائے۔ تو بھی کمی پوری نہیں ہو سکتی۔ مشکل یہ ہے۔ کہ آریہ سماجوں پر کوئی اپیل اثر نہیں کرتی۔ انہیں اس وقت دھن دینے کی عادت پڑ گئی ہے۔ جب کوئی اُن کے پاس مانگنے جائے۔ لیکن مانگنے کے لئے بہت سی شکتی اور سمے کی ضرورت ہے۔ وہ کہاں سے آئے؟ پرچار کے لئے بھی پریاپت سیوک مل سکیں۔ تو غنیمت ہے۔ اس کے ساتھ ہی دھن بھی مانگنا پڑے۔ تو کام کیسے چل سکتا ہے؟ میں سبھا کا ورشوں منتری رہا ہوں۔ اس عرصہ میں میں نے آریہ سماجوں کے وارشک اُتسووں پر جاجاکر ویدپرچار فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کیا ہے۔ میں یہ سمجھتا تھا۔ کہ آریہ سماجوں کو بطور خود "ویدپرچار فنڈ" کے لئے دھن بھیجنے کی عادت پڑ جائے گی۔ لیکن نہیں پڑی۔ دوسری طرف میں شکتی ہین ہو رہا ہوں۔ اب مجھ سے زیادہ بھرمن کا کاریہ نہیں ہو سکتا۔ مانگنے سے کچھ طبیعت بھی اُکتا گئی ہے۔ آخر منشیہ کب تک مانگتا رہے۔ اس لئے پچھلے دنوں اپنی معذوری جتلا کر میں نے آریہ سماجوں سے نمر نویدن کیا تھا۔ کہ وہ بطور خود دھن بھیج کر "ویدپرچار فنڈ" کی مطلوبہ رقم کو پورا کر دیں۔ لیکن کسی نے میرے نویدن پر دھیان نہیں دیا۔

اس کا پرنام کیا ہوگا؟ یہ کہ آگلے سال کا بجٹ بنانے میں سبھا کو کٹھنائی ہوگی۔ مشکل یہ ہے کہ "ویدپرچار فنڈ" کا ریزرو بھی ختم ہو رہا ہے۔ اس میں زیادہ گنجائش نہیں رہی۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ اس ورش کے خسارہ کو بھی پورا کر سکے گا یا نہیں۔ اگر اس ورش کا خسارہ پورا بھی ہو گیا۔ تو اگلے سال کا نہ ہو سکیگا۔ اس لئے "ویدپرچار فنڈ" زندہ رہ سکے گا۔ تو ایک ہی صورت میں کہ وہ اپنے پاؤں ٹھیرے۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو یہ کہ اُپدیشکوں کی سنکھیا کم کی جائے۔ یا یہ کہ اُن کے الاؤنس میں کمی کی جائے۔ دونو صورتوں میں کٹھنائی کا سامنا ہوگا۔ اُپدیشکوں کی کمی کے یہ معنی ہونگے۔ کہ آریہ سماجوں کو اپنی ضروریات کے لئے اُپدیشک نہ مل سکیں گے۔ اور جب اُپدیشک نہ ملیں گے۔ تو "ویدپرچار فنڈ" کی آمدنی میں مزید کمی ہوگی۔ اور اُپدیشکوں کے الاؤنس میں کمی ہو گی۔ تو ان میں اسنتوش پیدا ہوگا۔ لیکن سبھا لاچار ہے۔ اُسے کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ جب اس کے پاس دھن ہی نہ ہو۔ تو وہ کیا کرے؟ اگلے بجٹ میں ہی اُسے یہ انتہائی قدم اُٹھانا ہوگا۔ سوائے ایک صورت کے اگر آریہ سماجیں اب بھی میرے اس نویدن پر دھیان دیں۔ اور ۱۲ اپریل تک "ویدپرچار فنڈ" کے لئے جو کچھ بھی اُن سے ہو سکتا ہے۔ سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیں۔ میں کسی سماج کے لئے کوئی رقم مقرر نہیں کرتا۔ صرف یہی کہتا ہوں۔ کہ جس کسی سماج نے اس وقت تک "ویدپرچار فنڈ" کے لئے اپنا حصّہ نہیں دیا۔ وہ اپنا حصہ بھیج دے۔ مضائقہ نہیں۔ کہ یہ حصّہ ایک ہزار کا ہو یا ایک روپیہ کا۔ لیکن ہر ایک آریہ سماج کو کچھ نہ کچھ دینا ضرور چاہئے۔ ہر ایک م

آریہ سماج کا ستھاپنا دوس

امسال سوموار ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء مطابق ۲۶ چیت سمت ۱۹۹۱ کو دیانند مہا بھیئہ یا آریہ سماج کا ستھاپنا دوس ہے۔ سب سے پہلے آریہ جگت میں اس دوس کی داغ بیل اُس وقت پڑی۔ جبکہ سورگیہ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری تھے۔ اس کے بعد آریہ جگت کم و بیش اس دوس کو مناتا آیا ہے۔

آج جبکہ چاروں اور سنسار کے اندر اشانتی کا زور ہے۔ اور موجودہ تہذیب و تمدّن کے جملہ وسائل سنسار کے اندر سچی شانتی کو ستھاپن کرنے میں ناکام ثابت ہو چکے ہیں۔ اس امر کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ ایسے اُپائے عمل میں لائے جائیں جن سے اشانت سنسار اپنی موجودہ جدوجہد سے شانتی اپلبدھ کر سکے۔ امریکہ کے یوگی راج سنتری ہینڈ اینڈریو جیکسن ڈیوس نے ایک بار فرمایا تھا کہ میں ہندوستان میں آگ کی ایک بھٹی روشن دیکھتا ہوں۔ دُنیا کا خس و خاشاک اس میں جل کر خاک سیاہ ہو رہا ہے۔ جوں جوں مخالف اس پوتر آگ کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ توں توں یہ زیادہ بھڑکتی جاتی ہے۔ یہ بھٹی آریہ سماج ہے۔ اور وہ آگ دیانند جیسے پرم یوگی راج کے سینہ سے نکلی ہے۔ جو داستو میں آریہ سماج کے ستھاپنا دوس کا مفہوم بھی وہی ہے۔ جو یوگی ڈیوس کے منہ سے بیان کیا گیا ہے۔ مختلف اقوام کے باہمی متضاد تنازعات کو اگر کوئی جماعت دور کر سکتی ہے تو وہ سرمایہ دار طاقتوں کی قائم کردہ لیگ نہیں۔ بلکہ وہ جماعت ہے۔ جو سنسار کے اندر گُن۔ کرم و سوبھاؤ پر وشوگت سوسائٹی کو پیدا کرنے کی مدعی ہے۔ تخفیف اسلحہ جات کو اگر کوئی جماعت عملی جامہ پہنا سکتی ہے۔ تو وہ وہی جماعت ہے۔ جو کہ دنیا کے اندر سے امپیریلزم کے جذبہ کو مٹا کر تیاگ اور بے غرضی کا سمرتھن کرتی ہے۔ قدرتی آشرم پرنالی کو پنہ ستھاپت کر کے منشیہ سماج کی سرگرمیوں کو ایک منضبط اور منظم شکل و صورت میں پرپورن کرتی ہے۔ اور انسانی زندگی کو ایک سائنٹیفک نظام میں رکھ کر ہر ایک انسان کو یہ پریرنا کرتی ہے۔ کہ وہ اپنی لیاقت اور قابلیت کو نوعِ انسانی کے مستقبل کو بہتر بنانے میں صرف کرے۔

سچ مچ اگر سبھیہ دُنیا نیک نیتی سے اس ستھاپنا دوس کو منانے کا تہیہ کر لے۔ اور دوبارہ سچی ورن بیوستھا اور آشرم پرنالی کی تجدید کرنے کے درپے ہو۔ تو نہ کہیں قومی تفرقات رونما ہوں۔ نہ ہی اقوام کے اندر حسد و بغض کا وجود پایا جائے۔ اور نہ ہی کہیں لیبر اور Capital کے جھگڑے نظر آئیں۔ الغرض اگر ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ دنیا میں سچی شانتی ستھاپت ہو۔ اور سنسار کے اندر سورگ کا نظارہ دیکھنے میں آئے۔ تو ہمارا یہ کرتویہ ہے۔ کہ ہم اس تہوار کو سچے دل سے منانے کی کوشش کریں۔ جس کی بنیاد مہرشیوں کے سرتاج اور یوگیوں کے سمراٹ بھگوان دیانند نے بمبئی میں چیت سُدی ۵ کو رکھی تھی۔

---

۴ اپنے دل سے سوال کرنا چاہیئے۔ کہ اُس نے "ویدپرچار فنڈ" کی رقم کو پورا کرنے میں حصّہ لیا ہے یا نہیں؟ اگر وہ لے چکی ہے۔ تو وہ بری الذمہ ہے۔ اگر نہیں تو اُسے اپنا حصّہ بھیج کر بری الذمہ ہونا چاہیئے۔

میں جانتا ہوں۔ کہ میں آگامی جنرل سبھا کے سامنے سُرخرو نہ ہو سکوں گا۔ کیونکہ "ویدپرچار فنڈ" کی رقم اپورن ہوگی۔ اور مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ کہ میں اس ورش اپنے اُس کرتویہ کا جو سبھا کا منتری ہونے کی وجہ سے مجھ پر عاید ہوتا ہے۔ پالن نہیں کر سکا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ میری شاریرک اوستھا کمزور ہے۔ اور اب وہ کسی مزید بوجھ کو برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ داناؤں نے یونہی نہیں کہا۔ کہ ایک سوستھ شریر میں ہی سوستھ من رہ سکتا ہے۔ اگر شریر سوستھ نہ ہو۔ تو من پورے طور پر کسی کام میں نہیں لگتا۔ یہی حالت میری ہے۔ پچھلے سال جب سبھا کا جنرل اجلاس ہوا۔ اور مجھے منتری بنایا گیا۔ تو میں اُس وقت بھی بیمار تھا۔ چنانچہ اجلاس کے ایک ہفتہ بعد ہی مجھے لاہور چھوڑنا پڑا۔ اور عملی طور پر گرمی کا سارا موسم میں لاہور سے باہر رہا۔ سردی کے دنوں میں میرا سواستھ کچھ سُدھرا۔ لیکن اتنا مضبوط نہ ہوا کہ میں دورہ کر سکوں۔ اس لئے سبھا کے سامنے میں اپنا قصور تسلیم کر لوں گا کہ میں اب اس بوجھ کو برداشت کرنے کے قابل نہیں رہا۔ لیکن آریہ سماجیں کیا جواب دیں گی۔ انہوں نے اپنے کرتویہ کا پالن کیوں نہیں کیا؟ کیا یہ ضروری ہے۔ کہ وہ اُسی وقت سبھا کے فنڈوں کے لئے اپنا حصّہ دیں جب کوئی اُن سے مانگنے جائے۔ سبھا کے کاریالیہ سے انہیں بار بار یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ سبھا نے اپنا کرتویہ پورا نہیں کیا۔ ہاں یہ ضرورت ہے۔ کہ سبھا کا

منتری آریہ سماجوں سے دریافت پر حاضر نہیں ہو سکا لیکن اس کی بجائے ویدپرچار ودھاگ کے ادھشٹاتا شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج لگاتار آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر جلسے رہے ہیں اور اُن سے اپنا حصّہ دینے کو کہتے رہے ہیں۔ اگر اس پر بھی آریہ سماجیں نہ سنیں۔ تو کیا کیا جائے؟ میں نے اپنے کرتیہ کا پالن کر دیا۔ انہیں چیتاونی دے دی۔ گت ورش میں نے اعداد و شمار پیش کر کے انہیں بتایا تھا۔ کہ "وید پرچار فنڈ" کا ریزرو محض ٹلیوں پر ختم ہو چکا ہے۔ جو تھوڑا بہت باقی ہے۔ وہ بھی لمبے عرصہ کے لئے ٹک نہیں سکتا۔ گت ورش ریزرو فنڈ سے زیادہ روپیہ نکالنے کی ضرورت نہ پڑی۔ اس لئے کہ پچھلے سال "وید پرچار فنڈ" کی آمدنی اس سے پہلے سال کی نسبت زیادہ تھی۔ لیکن اس ورش آثار یہ ہیں کہ اس میں بہت زیادہ کمی رہے گی۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کمی ریزرو سے کیسے پوری ہو گی؟

میں نے تمام حالات بلا کم و کاست آریہ سماجوں کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ ان کے پاس ایک ہفتہ ہے اگر وہ چاہیں۔ تو اس ہفتہ کے اندر اندر وہ انتار و پسیر سبھا کے کاریالیہ میں بھیج سکتی ہیں جس سے وید پرچار فنڈ کے ریزرو سے کچھ بھی نکالنے کی ضرورت نہ پڑے۔ لیکن اگر انہوں نے کوئی دھیان نہ دیا۔ تو ان سے پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس میں جو حسب معمول مئی کے آخری ہفتہ میں ہونا ہے ہو گا۔ جواب طلب کیا جائے گا۔ میں اس لیکھ کو اس آشا کے ساتھ سماپت کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماجیں اب بھی اپنے فرض کو محسوس کریں گی۔

(کرشن)

پاس کرنے میں سہایتا دیں۔ جن سے پنجاب پرانت میں ہندی بھاشا کی توسیع زیادہ اعلیٰ پیمانہ پر ہو سکے۔ اور پنجاب میں رہنے والے جملہ ہندو گھرانوں میں اس کا اپنانا مقدم فرض سمجھا جائے۔

ہوئے ہیں۔ اور جو پرچہ جات میں کسی اور جگہ درج ہیں۔ اُن سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ودیارتھیان ایک سے ایک بڑھ کر ہوئے۔ جلسہ میں جتنی بھی جنتا آتی رہی۔ کہ بعض دفعہ پنڈال اس کے لئے ناکافی ثابت ہوتا رہا۔ اور بعض بھائیوں کو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے مایوس واپس لوٹنا پڑا۔ اُتسو کی سپھلتا کے لئے ہم جہاں آریہ سماج لدھیانہ

خیر پور میں ہڑتال

ریاست بہاولپور کے مقام خیر پور میں ہندوؤں کو ہڑتال کئے ۱۷-۱۸ روز ہو چکے ہیں۔ ہڑتال کی وجہ یہ ہے۔ کہ عید کے موقع پر مسلمانوں نے نہ صرف میونسپل کمیٹی کے اندر کھلے بندوں گاؤکشی کی۔ بلکہ وہ ایک ننگا بچھڑا بازار سے لے گئے۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کے اس اشتعال انگیز رویہ کے خلاف باقاعدہ طور پر حکام کی توجہ مبذول کرائی۔ لیکن ہندوؤں کی بدقسمتی سے ریاستی حکام نے ہندوؤں کی شکایت کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اس پر ہندوؤں کے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ رہا۔ کہ وہ ہڑتال جاری رکھیں۔ اور اس وقت تک انتظار کریں۔ جب تک کہ نواب صاحب حج سے واپس نہ آ جائیں۔ نواب صاحب کی غیر موجودگی میں ریاست کی باگ ڈور چیف منسٹر کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن وہ اتنے فرض شناس واقع ہوئے ہیں۔ کہ انہوں نے خیر پور میں آ کر موقع کا ملاحظہ کرنے اور ہندوؤں کی اشک شوئی کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اس پر ریاست کے متعدد دوسرے شہروں میں بھی ہندوؤں نے خیر پور کے ہندوؤں سے اپنی ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے ہڑتال کر دی ہے۔ ریاست بہاولپور کے ہندوؤں کی یہ ہڑتال ایسی نہیں۔ جسے یونہی ٹالا جا سکے اور اُسے چنداں اہمیت نہ دی جائے۔ ہمارے خیال میں اگر ریاست کے ذمہ دار افسران اس طویل ہڑتال پر بھی ہندوؤں کی اشک شوئی نہ کریں۔ تو سمجھ لو۔ کہ ریاست کے تدبّر کا دیوالہ نکل چکا ہے۔ اور اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ پولیٹیکل ایجنٹ اس معاملہ میں جلد از جلد دخل دے کر ہندوؤں کی دادرسی کرائے۔

گوروکل کانگڑی کا ۳۳واں سالانہ جلسہ

وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی کو قائم ہوئے ۳۳ برس سماپت ہو چکے ہیں۔ ہر سال کے آخیر میں جلسہ ہوا کرتا ہے۔ جس میں پرسدھ پرسدھ مہاتما اور ودوان پدھار کر اپنے منوہر اپدیشوں اور ویاکھیانوں دوارہ آریہ دھرم کے اچیتم آدرشوں کو آریہ جنتا کے سنمکھ پرستت کر اس میں نئے جیون کا سنچار کرتے ہیں۔

یہ مہوتسو ۱۹ اپریل سے ۲۲ اپریل ۱۹۳۵ء تک بڑے سماروہ سے منایا جائے گا۔ اور آشا ہے۔ کہ ویدک دھرم کے پریمی سجن پدھار کر اوشیہ لابھ اٹھائیں گے۔ سمے بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور اُتسو کی تیاریاں بڑی دھوم دھام سے ہو رہی ہیں۔ پروگرام بہت جلد شائع کر دیا جائے گا۔

بہت سے سجن پدھارنے کے لئے اُتسک ہو کر تیاریاں کر رہے ہوں گے۔ اور کل ماتا بھی اتنے ہی اُتساہ سے آریہ پُتروں سے ملنے کی باٹ جوہ رہی ہے۔

آج کل کا موسم بڑا سہاونا ہے۔ نہ ادھک سردی اور نہ ادھک گرمی ہے۔ اُتسو تک بالکل سردی نہ رہے گی۔ اس لئے یاتریوں کو بستر وغیرہ کا بوجھ اپنے ساتھ زیادہ نہ لانا پڑے گا۔

رہائش کے لئے پربندھ مفت بارکوں میں کیا گیا ہے۔ اور جو سجن کرایہ پر ٹینٹ۔ بڑی اور چھوٹی چھولداریاں لینا چاہیں۔ وہ حسب ذیل کرایہ بھیج کر ریزرو کرا سکتے ہیں:۔

ٹینٹ	۶-۷ آدمیوں کے لئے		آٹھ روپیہ
بڑی چھولداری	۴-۵	" " "	چار "
چھوٹی "	۲-۳	" " "	دو "

یاتریوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ہردوار سٹیشن پر اُتریں۔ کیونکہ وہاں پر گوروکل کانگڑی کی اور سے سویم سیوکوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ وہ یاتریوں کو کرایہ کی موٹر اور تانگہ وغیرہ میں بٹھانے کی سہایتا دیں گے۔ اگر موٹر و تانگہ جلد نہ مل سکے۔ تو گوروکل کیمپ میں وشرام کر سکتے ہیں۔ یاتریوں کو چاہئے۔ کہ ایسٹر کے کارن ریلوے کے کرایہ میں جو رعایت سرکار نے کی ہوئی ہے۔ اُس سے ضرور لابھ اٹھائیں۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

آریہ سماج لدھیانہ کا کامیاب اُتسو

آریہ سماج لدھیانہ کا اکتالیسواں وارشک اُتسو اِس سال ۲۳ مارچ سے ۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء تک بڑی شان سے منایا گیا۔ اس اُتسو پر شری آچاریہ رام دیو جی۔ شری پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ پنڈت چندربھانو جی۔ سوامی دھیرانند جی اور پنڈت گیان چندر جی بی۔ اے پدھارے۔

اُتسو کے متعلق ہمیں جو حالات موصول

کے جملہ ادھیکاریوں کو عموماً اور اپنے واجب العزت بھائی شری رام لال جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول اور شری لالہ بھوَرام جی منیجر کو خصوصاً دھنیہ واد دیتے ہیں۔ جن کے اُتساہ اور پرشارتھ سے اس سال اُتسو کو عدیم المثال کامیابی پراپت ہوئی۔ اور لدھیانہ نواسیوں کو اتنی سندر اور ودوتا پورن بھاشن سننے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔

ہندی ساہتیہ سمیلن لائل پور

پنجاب میں رہنے والے ہندی پریمی سجنوں کو یہ خبر سن کر خوشی ہو گی کہ امسال لائل پور میں ہندی ساہتیہ سمیلن ۱۳-۱۴- اور ۱۵ اپریل ۱۹۳۵ء کو منعقد ہو گا۔ اس سمیلن کے لئے لائل پور میں بڑی شاندار تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اسے ہر پرکار سے کامیاب بنایا جائے۔ اس سے پہلے مئی ۱۹۲۲ء میں لاہور میں ہندی ساہتیہ سمیلن ہوا تھا۔ اور اب قریباً تیرہ سال کے بعد یہ سمیلن ہو رہا ہے۔ اس لئے پنجاب کے اُن سجنوں کا جو کہ ہندی کو سارے بھارت ورش کی قومی زبان بنانا چاہتے ہیں۔ یہ مقدم فرض ہے۔ کہ وہ اس سمیلن میں کثیر تعداد میں شامل ہوں۔ اور ایسے پرستاؤ

دل آزار مضمون

ہم "پرکاش" کے کسی پچھلے پرچہ میں یہ شکایت شائع کر چکے ہیں۔ کہ مس خدیجہ بیگم فیروز الدین سرکل انسپکٹریس آف سکولز نے فیروز پور میں ایک پبلک جلسہ میں ایسے خیالات کا اظہار کیا۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ حاضرین کے اندر اسلام کی تبلیغ کر کے اپنی سرکاری پوزیشن کا ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہتی ہیں۔ اگر معاملہ یہاں تک ہی رہتا۔ تو بھی خیر گذرتی۔ لیکن مس صاحبہ نے ۲۲ مارچ کے "ٹربیون" میں ایک ایسا مضمون شائع کرایا ہے جس میں ہندو سبھا۔ سنگھ سبھا اور دیو سماج کے متعلق دلآزارانہ ریمارکس کئے گئے تھے۔ ان دلآزار ریمارکس کے خلاف فیروز پور میں ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کے ایک مشترکہ جلسہ میں پروٹسٹ بھی کیا گیا ہے۔ مذکورہ پروٹسٹ کی بناء پر ہم انسپکٹریس صاحبہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA.

اچھوتوں کو مسلمان بنواؤ!

آنریری سکرٹری اُمت مسلم امرتسر کی طرف سے مہاتما گاندھی کے نام ایک کھُلا مراسلہ شایع ہُوا ہے۔ جس میں اُن کو ذیل کے الفاظ میں مخاطب کیا گیا ہے:۔

"آپ کا یہ اخلاقی فرض ہے۔ کہ آپ پس ماندہ اور اچھوت ہندوؤں کو یہ ہدایت کریں۔ کہ وُہ مذہب اسلام میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا مذہب ہے۔ جسے آپ برحق یقین کرتے ہیں۔ اور جہاں ان مظلوم اشخاص کے لیے لا انتہا ترقی کے دروازے کھُلے ہیں" :۔

"ہمیں معلوم نہیں۔ کہ مہاتما گاندھی اس کھُلے مراسلہ کا کیا جواب دیں۔ ہاں ہم اپنی طرف سے سکرٹری صاحب کو کھُلی دعوت دیتے ہیں۔ کہ وُہ خود یہ تو ثابت کریں۔ کہ اسلام واقعی برحق ہے۔ اور جس کتاب کی بنا پر وُہ برحق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ وُہ ایسی ہے۔ جو دُنیا کو مساوات انسانی کی تلقین کرتی ہے؟ اور عقیدہ کی بنا پر کسی کو مومن اور کسی کو کافر بنا کر نسلی تنفر کا پرچار نہیں کرتی؟

ہمارا صادق یقین تو یہ ہے۔ کہ اگر سری جنوں یا دُوسرے اچھوتوں کو دلیش بھگت بننے کی ضرورت ہے۔ تو اُن کے لیے ایسی مذہبی روایات کا شکار ہونا مضرت رساں ہے۔ جن کا تعلق صُوبہ شام یا حجاز کے بزرگوں اور مقامات سے ہے۔ اور جن کا صاف اور صریح مقصد لوگوں کے دماغوں کو غیر مُلکی اور ذہنیت کو اجنبی بنانا ہے" :۔

ملک معظم کی سلور جوبلی

برطانیہ کلاں کے سمراٹ جارج پنجم کی تخت نشینی کی پچیسویں سالگرہ قلمرو برطانیہ کے طول و عرض میں ۶ / مئی ۱۹۳۵ء کو پوری شان سے منائی جائے گی۔ سمراٹ نے اس بات کی اجازت دے دی ہے۔ کہ اس تقریب کی یاد میں جنتا کی فلاح و بہبود کے لیے ایک فنڈ قائم کیا جائے۔ جس کا نام "ملک معظم سلور جوبلی فنڈ" رکھا جائے۔ اور اس سے انڈین ریڈ کراس سوسائٹی سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن (انڈین کونسل) کاؤنٹس آف ڈفرن فنڈ اور انڈین آرمی بہبود لیبنٹ فنڈ کے کاموں کو وسعت دی جائے۔ ممکن ہے حکومت وقت اور اُس کے منتظموں کے خیال میں یہ چاروں ادارے ہی ضروری ہوں۔ لیکن جہاں تک ذمہ دار ہندوستانیوں کا تعلق ہے۔ ان اداروں سے بھی بڑھ کر اور ایسے امور ہیں۔ جن کی طرف حکومت کو زیادہ متوجہ ہونا چاہیے۔ لہذا وہ لوگ جو مذکورہ جوبلی کو ہندوستانیوں کے نکتۂ نگاہ سے زیادہ کامیاب بنانا چاہتے ہیں۔ اُن کا یہ فرضِ اوّلین ہے کہ وُہ خود کوشش کر کے ہندوستان کی رائے عامہ سے اس بارہ میں استصواب رائے کریں۔ اور استصواب کے بعد جنتا کی خواہشات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو نہیں شک ہے۔ کہ یہ تقریب ہندوستانیوں کے دِلوں پر کوئی پائیدار اثر نہ چھوڑے گی۔ اور ایک مظاہرہ سے زیادہ وقعت نہ رکھے گی"

"فضل حسین ڈے"

خواجہ حسن نظامی کی تحریک پر بعض مقامات میں "فضل حسین ڈے" منایا گیا ہے۔ جن لوگوں نے یہ ڈے منایا ہے۔ اُن کا یہ خیال ہے۔ کہ "سر فضل حسین نے موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی بہت سی سیاسی خدمات انجام دی ہیں"۔

خواجہ صاحب کے ہم خیالوں کے سوا مسلمانوں کا ایک اور طبقہ سر فضل حسین سے اس وجہ سے ناراض ہے۔ کہ انہوں نے ایک قادیانی کو وائسرائے کی کونسل کا ممبر بنا دیا ہے۔ اس طبقہ کی رہنمائی مجلس احرار کر رہی ہے:۔

ہم سر فضل حسین کے حامیوں اور مخالفوں سے صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ وُہ سر فضل حسین کی خدمات کا اندازہ صرف اس بات سے ہی نہ لگائیں۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کے لیے کیا کیا۔ اور کیا نہیں کیا۔ بلکہ اس بات سے لگائیں۔ کہ میاں صاحب نے ہندوستانیوں کے مستقبل کو بہتر بنانے میں کتنا حصہ لیا؟ اور کہاں تک ہندوستان کے اندر متحدہ قومیت کی ارتقاء میں مدد کی۔ اگر اس بارہ میں سیّد صاحب کی خدمات نفی کے برابر ہیں۔ تو پھر معلوم نہیں ہوتا کہ اس ڈے کو منایا کس غرض سے گیا۔ اور اس سے حاصل کیا ہُوا؟

سکھوں میں سمجھوتہ ہو گیا

ہمیں یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی ہے۔ کہ سکھوں کی ہر دو پارٹیوں میں یعنی گیانی شیر سنگھ اور ماسٹر تارا سنگھ کی پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور گیانی جی اور ماسٹر جی آپس میں بغلگیر ہو گئے ہیں۔ سکھوں کی ان ہر دو پارٹیوں کی باہمی مخالفت ان کی ترقی کی راہ میں بھاری رکاوٹ ثابت ہو رہی تھی۔ اور اغیار کے لیے ایک ایسا موقع بہم پہنچا رہی تھی جس سے وُہ سکھوں پر مذاق اُڑا سکیں۔

ہمیں وشواس رکھنا چاہیے۔ کہ ہر دو پارٹیاں آیندہ ایسی کوشش کریں گی۔ جس سے اُن کا باہمی سمجھوتہ مستقل صورت اختیار کر لے گا۔ اور خالصہ پنتھ اس سمجھوتہ کے بعد مل کر جہاں کمیونل آوارڈ کو منسوخ کرانے کے لیے اپنا رسوخ استعمال کریں گے۔ وہاں ملک کے اندر متحدہ قومیت کی نشوونما کی حوصلہ افزائی کرنا اپنا مقدس فرض سمجھیں گے۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں گے۔ جب تک ملک کا آیندہ آئین جمہوری لائنوں پر مرتب نہ کیا جائے۔ مضائقہ نہیں خواہ اس کے لیے خالصہ پیروں کو اپنے آبائی روایات کی شان کو برقرار رکھنے کے لیے کتنی ہی قربانیاں کرنی پڑیں:۔

آریہ سماجوں کی سیوا میں ضروری نویدن

ویدپرچار فنڈ میں کم دھن آنے کے سمبندھ میں ایک بار آریہ سماجوں کی توجہ اس فنڈ میں جلد دھن بھیجنے کی جانب دلائی ہے۔ لیکن اس وقت تک آریہ سماجوں نے اس طرف دھیان نہیں دیا ہے۔ سال ختم ہونے میں صرف دس دن باقی ہیں۔ اگر اب بھی آریہ سماجیں دھیان دیں تو دس دن کے اندر بھی بجٹ کی کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت تک صرف سولہ ہزار روپیہ آیا ہے۔ کم از کم اگر دس ہزار اور آ جائے۔ تو بجٹ پورا ہو سکتا ہے۔ اس لیے میں پھر آریہ سماجوں کی توجہ اس جانب کھینچتا ہوں۔ کہ وُہ فوراً ہی اپنے نام لگا وید پرچار کا دھن ارسال کر دیویں۔ اگر کسی سماج نے اپنا پورا حصّہ ادا نہ کیا ہو۔ تو وُہ باقی روپیہ ارسال کر دے۔ غرضیکہ روپیہ بہت جلد آنا چاہیے:۔

(سوامی) سوتنترانند پرچار ادھشٹاتا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۔ گورودت بھون لاہور

کوئی کسی کا دوست نہیں

سوائے

دوستِ درزیاں

مصنفہ ماسٹر اشوری دت

بزبان اُردو

جس میں تمام قسم کے مردانہ و زنانہ کپڑوں مثلاً کوٹ۔ پتلون۔ باڈی کوٹ۔ اوور کوٹ۔ شیروانی قمیص۔ پاجامہ سلوار۔ جمپر۔ فراک بیٹی کوٹ۔ باڈی اور دراز وغیرہ کی کٹائی نہایت سلیس عبارت میں سمجھائی گئی ہے۔ جس کو معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ حجم ۵۹۲ صفحے۔ نقشے و شکلیں زائد از ۴۵۰۔ قیمت مجلد علاوہ محصولڈاک عامہ/۲ ۔ ہر ایک کتب فروش سے طلب کریں:۔

پبلشرز:۔

درزی گھر رنگ محل بازار۔ لاہور

سوتیلی ساس کی خیر نہیں!

مسلمانوں میں یہ عام وہم ہے۔ کہ وحدتِ ازدواج کی بجائے کثرتِ ازدواج کا رواج بہتر ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض بوڑھے بوڑھے مسلمان بڑھاپہ میں بھی جوان جوان لڑکیوں سے نکاح رچا لیتے ہیں۔ اور اتنا نہیں سوچتے کہ سوتیا ڈاہ کی وجہ سے ان کی پہلی عورتوں کا کیا حال ہوگا؟ ہم آریہ سماجی سوسر سکیں۔ لیکن ہمارے مسلمان دوست اس رسمِ رواج سے تائب ہونے کا نام نہیں لیتے۔ مگر اب ہمیں ایک ایسا نسخہ مل گیا ہے۔ کہ اگر کسی مسلمان کا نیک بخت داماد جو کہ کثرتِ ازدواج کے مسئلہ کا قائل نہ ہو۔ وہ اس پر عمل کرے۔ تو بہت سے مسلمانوں کے ہوش ٹھکانے لگ جائیں۔ اور وہ اپنی پہلی عورتوں پر سوکنیں لانے سے پرہیز کریں۔ نسخہ اخبار "الحدیث" میں سوال و جواب کی صورت میں شائع ہوا ہے:-

س ملتلۂ: سوتیلی ساس سے نکاح درست ہے یا نہیں؟ (ایک سائل)

ج ملتلۂ: قرآن مجید میں "امہات نسائکم" کہا ہے۔ یعنی منکوحہ عورتوں کی سگی مائیں حرام ہیں۔ سوتیلی کی حرمت منصوص نہیں۔ (الاقتباس)

جب شرعاً سوتیلی ساس کی حرمت منصوص نہیں۔ تو پھر کسی مسلمان کے ایک نوجوان داماد کے لئے کھلا موقع ہے۔ کہ وہ ساتھ ہی اسی کی اس لڑکی سے نکاح کرے۔ جو کہ اس کی پہلی عورت سے ہے۔ اور ساتھ ہی اپنی نوجوان بیوی کی سوتیلی ماں سے بھی سازباز کرتا رہے۔ اور اپنے کثرتِ ازدواج کے عاشق خسر کو ایسا سبق سکھائے کہ وہ اس رواج سے نہ صرف خود توبہ کرے۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس سے تائب رہنے کی ہدایت کرنا اپنا فرض سمجھے۔

اِنتہائی نفرت

بعض مسلمان ہندو مسلم اتحاد کی آڑ میں غیر مسلموں سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ مہاراج سوامی شردھانند جی کے قاتل عبدالرشید کے فعل سے کراہت کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ اس سے ہندو مسلم اتحاد پر زد پڑتا ہے۔ لیکن وہ اس توقع کے ساتھ اتنا نہیں سوچتے کہ ان کے حضرت صاحب کی سنت بجوی کیا ہے؟

اسلامی لٹریچر میں ذکر آتا ہے کہ جب جناب وحشی قاتل حمزہ اسلام لا کر حضرت محمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ:-

"تو وہی وحشی ہے۔ جس نے حمزہ کو قتل کیا تھا؟ جواب ملا۔ جی ہاں"

"فرمایا کہ اگر تو مجھے اپنی صورت نہ دکھلائے تو اچھا ہے۔ کیونکہ تیرے دیکھنے سے بدلالت التزام چچا محترم یاد آتا ہے"

(بخاری و تکبیر محی و حشی از کتاب جلے الفوائد جلد ۲۔ صفحہ ۳۶)

جب مسلمانوں کے رسول حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل کی شکل تک دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ مومن بن چکا تھا۔ تو پھر سوال ہوتا ہے۔ کہ جن لوگوں کے محترم رہنماؤں کو بلا وجہ شہید کر دیا گیا ہے۔ وہ کس طرح قاتلوں کے فعلِ بد سے کراہیت کا اظہار نہ کریں۔ خاص کر اس وقت جبکہ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کا کراہیت کا فعل حضرت محمد صاحب کی سنت کی رو سے جائز اور مباح ہے۔

مرزا صاحب کی علمی قابلیت

ہمارے مرزائی دوست تو ہمارے ممدوح آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی علمی قابلیت کے ڈھول بجاتے نہیں تھکتے۔ لیکن جب ہم مرزا صاحب کے کتب بات کو دیکھتے ہیں۔ تو پتہ لگتا ہے۔ کہ آپ کی علمیت کا یہ حال تھا۔ کہ آپ منطقی اصطلاحات سے محض کورے تھے۔ آپ اپنے ایک خط میں حکیم نورالدین (خلیفہ اول قادیان) کو لکھتے ہیں:-

"قضیہ ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ میں کیا نسبت ہے؟ مجھے ان اصطلاحات میں دخل نہیں" (خطوط بنام حکیم نورالدین)

منطقی اصطلاحات میں عدم دخل کے ساتھ ہی جب ہم یہ پڑھتے ہیں کہ مشہور مبلغین کی تصنیف "تکذیب براہین احمدیہ" کی تردید شائع کرانے کے لئے بھی آنجہانی مرزا صاحب نے حکیم نورالدین کو بطور آلۂ کار مستعمل کیا تھا۔ تو ہمیں پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ آپ کی علمیت کا کیا حال تھا۔ اور وہ کس بھاؤ بکتی تھی؟

الحدیث کے خلاف معاندانہ پراپیگنڈا

ہمارے معزز دوست مولانا ثناءاللہ صاحب ایڈیٹر "الحدیث" امرتسر ذیل کی اہم شکایت کرتے ہیں:-

"جماعت الحدیث کے حق میں بہت مدت سے پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ جس کے بڑے بڑے اصول چھ ہیں:-

(۱) خدا کو جھوٹا کہتے ہیں (۲) حضرت محمد رسول اللہ کو بھائی کے برابر جانتے ہیں (۳) معجزات اور کرامات کے منکر ہیں (۴) قیامت میں شفاعت کے منکر ہیں (۵) منی کو شکر کے ساتھ ملا کر کھا جانا جائز کہتے ہیں (۶) پھوپھی سے نکاح جائز جانتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ"

شکایت واقعی اہم ہے اور الزامات بھی سخت ہیں۔ لیکن پہلے چار اصولوں سے ہم لوگوں کا کوئی تعلق نہیں۔ ہاں اگر مولانا صاحب ازراہِ مہربانی پچھلے دو اصولوں کے متعلق اپنی پوزیشن صاف صاف بیان کر دیں۔ تو ہم جماعت الحدیث کے مخالفوں پر زور ڈالیں گے۔ کہ وہ اپنے حملہ یا اہانات یا الزامات کو واپس لینے کا فیصلہ کریں۔ پھر یا ان کو جلد از جلد واپس لے کر غریب الحدیث جماعت سے انصاف کریں۔ تاکہ قیامت میں کہیں ان کو شرمسار نہ ہونا پڑے۔ ورنہ اللہ میاں کی سیمین سائی کو دیکھ کر خفت نہ اٹھانی پڑے۔

قاتلوں کے حامیوں کو ڈانٹ

خلیفہ قادیان ہیں چاہے اور کئی نقائص ہوں لیکن ان میں یہ گُن ضرور ہے کہ وہ غیر مرزائی مسلمانوں کو ان کی غلط روی پر ڈانٹنے سے کبھی باز نہیں آتے۔ چنانچہ ان مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے جو کہ مذہبی جنون کے تابع ہو کر غیر مسلموں کو قتل کرنے والے مسلم نما اشخاص کی تعریف کرتے ہیں۔ ذیل کی ڈانٹ بتلاتے ہیں:-

"یہ کیسی عجیب بات ہے کہ مسلمان نوجوان کے کسی ہندو کو قتل کر دینے پر واہ واہ کرنے کے سوائے اور کوئی کام کرنا ہی نہ جانتے ہوں۔ اگر "صحیح طریق" وہی ہے جو محمد صدیق اور عبدالقیوم نے اختیار کیا۔ تو کیوں یہ اپنے بچوں کو اس طریق پر چلنے کی ہدایت نہیں کرتے؟"

("الفضل" ۔ ۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

خلیفہ صاحب اگر اس طرح ڈانٹ کرنے کی بجائے مسلمانوں کو یہ عام تلقین کرتے۔ کہ وہ مذہبی انارکزم سے تائب ہوں اور مذہب کے نام پر قتل جیسے فعل سے کراہت کرنا سیکھیں۔ تو جہاں وہ اسلام اور اپنے وطن کی صحیح خدمت کرتے۔ وہاں بہت سے مسلمانوں کو بھی امن پسندی کی زندگی بسر کرنے کی ہدایت کرنے میں کامیاب ہوتے۔

سید عطاءاللہ شاہ بخاری پر الزام

ہمارا پہلے تو یہ خیال تھا۔ کہ خلیفہ قادیانی نے اپنے مریدوں کی جائز کمائی سے اپنی جائداد کو بڑھانے کے لئے بہت سی اراضیات دریائے بیاس کے پاس خریدی ہیں۔ لیکن اب ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں میں دوسروں کے روپیہ کا ناجائز استعمال کرنے کا مرض متعدی ہے۔ چنانچہ قادیانی خلیفہ کے سرکاری گزٹ "الفضل" میں اس کے کسی امرتسری نامہ نگار نے سید عطاءاللہ شاہ بخاری امیر شریعت پر ذیل کا الزام لگایا ہے:-

"تبلیغ کانفرنس کی آڑ میں آپ نے روپیہ جمع کر کے ۳۸ سو روپے کا مکان امرتسر میں خریدا ہے۔ کیا یہ مکان جائز ہے؟"

("الفضل" ۔ ۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء)

ہمارا خیال ہے۔ کہ "الفضل" کے امرتسری نامہ نگار کا مذکورہ بیان سید عطاءاللہ شاہ بخاری پر ایک اتہام ہے۔ لیکن چونکہ یہ الزام "الفضل" میں بڑے طمطراق سے لگایا گیا ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ شاہ صاحب جلد از جلد اس کی حقیقت پر روشنی ڈالیں۔ تاکہ ہم مرزائیوں کا منہ بند کرنے کے لئے یہ کہہ سکیں۔ کہ وہ اپنے مخالفوں کو بدنام کرنے کے لئے ان پر کمینہ سے کمینہ الزام لگانے سے گریز نہیں کرتے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

بالکل نئی تصنیف
رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی

رسالہ تیار کیا گیا ہے

گمراہ نوجوانوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کر کے نوجوان بنانے کے لئے ، اٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت طلب فرماویں

ویدشاستری منی شنکر گووند جی مالک آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

قادیانی گدی کا موروثی بیع نامہ

اللہ میاں آنجہانی مرزا غلام مرتضٰے کو جنت بخشے جگہ دے۔ جن کے صاحبزادہ نے قادیان شریف میں ایسی موروثی گدی قائم کرنے کا ساز باز کیا۔ جسے قائم کرنے کی کبھی دوسرے مغل کو سعادت نصیب نہ ہوئی۔ شاہ بابر کی گدی کو ہمایوں کے زمانہ میں ہی شیر شاہ سوری نے ہلا دیا۔ اورنگ زیب کی گدی کا پنجاب میں جہاں سنگھ سورماؤں نے دیوالہ نکال دیا۔ وہاں دکھشن دیش میں چھترپتی شواجی کے نام لیواؤں نے جنازہ اٹھا کر دم لیا۔ اور راجپوتانہ میں راجپوت بیروں نے اس کا کچومر نکال کر تلوار کو میان میں کیا۔

لیکن قادیانی نبی کی گدی کو نہ سنگھ سورماؤں کا ڈر ہے۔ نہ مرہٹوں کا خوف ہے۔ اور نہ راجپوتوں کا اندیشہ ہے۔ اس گدی کا سرچشمہ ماشاءاللہ وہ پانچ روپیہ چہرہ شاہی والی ماہواری اجرت ہے۔ جس کا تذکرہ آنجہانی بڑے مرزا کے والد صاحب کے دوست مولوی عبدالحکیم صاحب بن زمان اللہ ساکن دھرم کوٹ رندھاوا تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور اپنے رسالہ "تحفۂ مرزائیہ" میں جو ۱۳۰۲ھ میں تالیف ہوا تھا۔ اس طرح لکھتے ہیں کہ:-

"مرزا غلام مرتضٰے صاحب والد مرزا غلام احمد ممدوح سکھوں کے عہد میں واسطے تلاش معاش راہی کشمیر ہو کر بسواری ایک چھوٹے سے ٹٹو بوڑھے تنگ کے راقم آثم کے پاس دھرم کوٹ رندھاوا نزدیک ہوتے ہوئے جفربیش گیا گیا۔ یہاں سے منزل بمنزل خطۂ کشمیر میں پہنچ گئے۔ چند ایک نوکری کی تلاش کی۔ مگر میسر نہ ہوئی۔ آخر کار وہ محمد بخش گکھے زئی دھرمکوٹی کے پاس وہاں واسطے تعلیم اس کے فرزندان مسمیان پیر بخش و امیر بخش کے بمشاہرہ پانچ روپیہ اور نان نفقہ کے چند مدت گزاری" ۔

کلمۂ فضل رحمانی مرتبہ قاضی فضل احمد۔ صفحہ ۵ حاشیہ

خیر جب دوسری نسل میں بڑے مرزا صاحب نے سیالکوٹ سے ناکام آکر قادیان شریف میں اپنی اِلٰہ دین والے چراغ والی گدی چمکائی۔ اور اس پر لاکھوں روپیہ کے چڑھاوے چڑھنے لگے۔ تو آپ کو فکر دامن گیر ہوئی۔ کہ کسی طرح یہ گدی دائمی ملکیت بن جائے۔ اس پر آپ کو ذیل کے خواب آنے لگے:-

"بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس سے میں اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا"

ہیرے ممدوح بڑے مرزا صاحب نے اپنے اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں اس بشارت کا [illegible] ذکر فرمایا:

"سو مجھے بشارت ہوئی کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل سے ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء..."

چونکہ بڑے مرزا کو اپنی گدی کو دوام بخشنے کا زیادہ فکر تھا۔ اس لئے آپ اس فکر میں غلطاں ہوتے ہوئے اپنے اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء میں فرماتے ہیں۔ کہ:-

"ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو یا بدیر۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا" ۔

صرف فروری اور مارچ کے اشتہارات پر ہی اکتفا نہ کیا گیا۔ بلکہ ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بھی اس جانشینی کے راگ پر زور دیا گیا۔ اور سورگیہ منشی اندرمن سے چھیٹ لینے کی سعی کی گئی۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ بڑے مرزا کو اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے اس گدی کی فکر دامنگیر رہتی تھی۔ اور ہر وقت اس کے دوام کے خواب نظر آتے رہتے تھے۔ چنانچہ بعد ازاں آپ نے اپنے اشتہار ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء کے تتمہ میں فرمایا۔ کہ:-

"ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا جس کا نام محمود احمد ہوگا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا" ۔

جولائی کے بعد بڑے مرزا نے صرف چار پانچ مہینے تک ہی صبر کیا۔ اور پھر بڑے طمطراق سے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک سبز اشتہار میں آپ نے فرمایا۔ کہ:-

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا۔ اور آخر کار جبھی تجلی سے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد (۹ برس) کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں" ۔

حسن اتفاقی سمجھئے۔ کہ جب مرزا صاحب کا پہلا تیر خطا ہو گیا۔ اور جس بشیر اول کی آپ دہائی پیٹ رہے تھے۔ وہ چل بسا۔ تو آپ کے ہاں دوسرا بشیر پیدا ہوا۔ اور آپ نے اپنی سرخروئی کے لئے اپنے اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں فرمایا۔ کہ:-

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء اور یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے۔ جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

لہٰذا آج ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء بروز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا۔ کہ یہی لڑکا مصلح موعود ہے۔ اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے" ۔

آخر جب بڑے مرزا صاحب نے میدان مار لیا۔ اور بازی جیت لی۔ تو آپ نے ڈھول ڈھمکا بجا کر ذیل کی منادی کی:-

(۱) آپ "سراج منیر" صفحہ ۳۱ پر فرماتے ہیں۔ کہ:-

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی۔ کہ وہ اب پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے۔ حاشیہ سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہو گیا" ۔

(۲) پھر "تریاق القلوب" صفحہ ۴۲ پر فرماتے ہیں کہ:-

"سبز رنگ کے اشتہار میں بھی لکھا گیا تھا۔ کہ اس ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ . . . . . خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہو گیا" ۔

بھلا ہو ان خاص سفوتی اوویہ کا جن کو کھا کر بڑے مرزا نے سید سکندری کو مشق کیا۔ اور اپنی موروثی گدی کو استقرار بخشا۔ جب آپ کو یہ یقین ہو گیا۔ کہ نہ آپ کے شریک امام الدین وغیرہ آپ کی گدی کے حصہ دار بن سکتے ہیں اور نہ ہی آپ کے صاحبزادے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد تقسیم کا استغاثہ دائر کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی قادیان شریف کا کوئی ایرا غیرا نتھو خیرا آپ کے پاس پھٹک سکتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ:-

"اس خیال اور انتظار میں سراج منیر کے چھاپنے میں توقف کی گئی۔ کہ جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے۔ تب اس کا مفصل اور مبسوط حال لکھا جائے" ۔

(۳) پھر "حقیقۃ الوحی" صفحہ ۳۶۰ پر فرماتے ہیں کہ:-

"یہ عبارت ہے اشتہار سبز کے صفحہ ۷ کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترھویں سال میں ہے" ۔

لو دوستو! گدی موروثی بن گئی۔ مولانا محمد علی امیر جماعت لاہور سو زور لگا لیں۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ ان کا سو ہاتھ بٹا لیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد ہزار طریق سے نمک رشتہ داری حلال کر لیں۔ ہم آج ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں۔ اور گورداسپور کے مجسٹریٹ دیوان سکھانند کی عدالت میں جہاں ہمارے قادیانی خلیفہ صاحب گواہان صفائی کے کٹہرہ میں کھڑے ہوتے تھے۔ حلفیہ بیان دینے کو تیار ہیں۔ کہ ہم کسی کو یہ اجازت نہ دیں گے۔ کہ وہ اس قادیانی گدی کی طرف نظر بد ڈال سکے۔ یا ہمارے خلیفہ صاحب کی دریائے بیاس کی اراضیات پر حق شفع جتا سکے۔ یہ بیع نامہ سیالکوٹ کے ۱۸۶۴ء کے اہلمد کی جگہ۔ اور لالہ بھیم سین وکیل سیالکوٹی کے مختار ہی نیل ساتھی کی لکھی ہے"

دفتر ... پرکاش لاہور

میں آریہ سماج کے لئے کیا کر رہا ہوں؟

(از منتری لالہ دیوی چند جی پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

"میں" سے میری مراد ہر ایک ممبر آریہ سماج سے ہے۔ آج کل آریہ سماج پر نکتہ چینی بہت زیادہ ہو رہی ہے ہر ایک اس پر الزامات و اعتراضات کی بوچھاڑ کر رہا ہے۔ تعمیری نکتہ چینی تو بہتری کے لئے نیک نیتی پر مبنی ہو۔ سوسائٹی کے لئے مبارک ہوتی ہے مگر وقت بے وقت محض نکتہ چینی ہی کرتے رہنا۔ اور سوسائٹی کے کام کی داد نہ دینا دوں ہمتی کا نشان ہے۔ اس سے لوگوں کے دل بجھ جاتے ہیں۔ ان کا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ ان کی امنگیں و ان کے ارمان ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ لوگ نا امید ہو کر مایوس ہو جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں کام کرنے کے لئے بڑے دل اور گردہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ سادھارن جوش والے اداسین ہو کر آریہ سماج سے الگ ہو جاتے ہیں۔

اس سے جو آریہ سماجی ناواجب طور پر دوسروں کی تعریف اور آریہ سماج کی مذمت کرتے ہیں۔ وہ نوٹ کریں۔ کہ وہ آریہ سماج کی خدمت نہیں کرتے۔ بلکہ اس کو کمزور کرتے ہیں۔ جو ہندو ہر وقت ہندوؤں کو کوسنا اور مسلمانوں و عیسائیوں کی تعریف کرتا ہے۔ وہ ہندو ازم کا دشمن ہے۔ اور وہ اس کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔

غلط مگر اداسینتا

مجھے اکثر باہر جانے کا موقع ملتا ہے۔ اور لوگوں کے مباحثات میں سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ سکولوں۔ کالجوں اور گوروکلوں نے کیا بنایا ہے؟ ان سب کو بند کر دو۔ کوئی کہتا ہے کہ آریہ سماج ویدک پرچار پر روپیہ ضائع کر رہا ہے۔ اسے اپنا سارا دھن اور بل ملک میں صنعت و حرفت کے پھیلانے اور بے روزگاری کے سوال کو حل کرنے پر لگا دینا چاہئے۔ دیکھو رادھا سوامیوں نے کتنی صنعت و حرفت پیدا کی ہے۔ گویا ہر طرف سے لوگ موجودہ اوسطا سے غیر مطمئن دکھائی دیتے ہیں۔ مجھے یہ سب اسنتوشتی اپنی ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی کمزوری کا نتیجہ دکھائی دیتا ہے۔ یہ تباہ کن نکتہ چینی ہے۔

آریہ سماج کے لکھی انسٹیٹیوشنوں کو بہتر بنانے کے لئے یتن کرنے کے کام کو تو میں سمجھ سکتا ہوں۔ مگر ان کو بند کرنے کی آواز محض ناسمجھی کا پیغام ہے۔ جن سنستھاؤں پر آریہ سماج کا کروڑہا روپیہ خرچ ہوا جن کے بنانے میں بے شمار قیمتی زندگیاں خرچ ہوئیں۔ اور جن کو موجودہ حالت میں لانے کے لئے بیسیوں برس لگ گئے۔ ان کو بند کر دینے سے آریہ سماج کی حالت بہتر نہیں ہو سکتی۔ اگر ان انسٹیٹیوشنوں کو آریہ سماج میں سے نکال دیا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کا جسم کمزور ہو جائیگا۔ اور اس کی پولٹیکل طاقت زائل ہو جائیگی۔ یہ سنستھائیں آریہ سماج کا جسم ہیں۔ ویدک سدھانت اور وید پرچار آریہ سماج کا روح ہے۔ جسم کا ناش کر دینے سے روح کی رکھشا نہیں ہو سکتی۔ مردہ جسم میں کوئی روح قیام رکھنا پسند نہیں کرتی۔ روح کی رکھشا کے لئے لازمی ہے۔ کہ ہمارا جسم توانا ہو۔ لاغر جسم سے روح جلد پرواز کر جاتی ہے۔

آریہ سماج کی شان

آریہ سماج ایک دھارمک سوسائٹی ہے۔ ایک مذہبی سوسائٹی کو اپنی ساری طاقت لوگوں کے لئے روزی مہیا کرنے پر خرچ کر دینا میری ناقص رائے میں اس کی گراوٹ ہے۔ روحانی و اخلاقی گروہ سوائی کی قربانی پر محض دنیاوی و مادی اشیاء پر اپنا سب کچھ لگا دینا ناواجب ہے۔ جس بیروزگاری کو گورنمنٹ برطانیہ جیسی زبردست طاقت اور بڑی بڑی حکومتیں دور نہیں کر سکیں۔ اس کو آریہ سماج یا رادھا سوامی مت کیسے دور کر سکتا ہے؟ جو انڈسٹریل کارخانے رادھا سوامیوں نے چلائے ہیں۔ وہ سب گھاٹے پر چل رہے ہیں۔ بازاری قیمت سے ان کی تیار شدہ اشیاء کی قیمت دوگنی ہوتی ہے۔ سوا رادھا سوامیوں کے سوائے دیگر بہت تھوڑے لوگ ان کو خرید سکتے ہیں۔ میں یہ کہنے سے پرہیز نہیں کرتا کہ رادھا سوامیوں نے بطور مذہبی سوسائٹی جو یہ کام شروع کیا ہے۔ اس میں سخت غلطی کی ہے۔ وقت آئیگا۔ جب کہ وہ اس غلطی کو محسوس کریں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ان کے لیڈروں اور کارکنوں میں اعلےٰ روحانیت۔ اخلاق و فلسفہ کی جگہ مشین۔ کارخانے۔ لین دین خرید و فروخت اور گھاٹے و نفع کے سوالات لے لیں گے۔ اور ان کی سوسائٹی ایک مذہبی سوسائٹی کے طور پر زندہ نہیں رہ سکے گی۔ ہملر نے ٹھیک کہا ہے:-

"Men die for ideals not for business"

انسان آدرشوں کے لئے نہ کہ بیوپار کے لئے ...

جان قربان کیا کرتے ہیں؟

کیا میں چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے لیڈر بھی اسی طرح اپنے دماغوں کو ویدک سدھانتوں پر وچار کرنے۔ اپنشدوں کی باریک فلاسفی و درشنوں کے تتو و منطق کی کھوج کرنے اور ویدک دھرم کی اشاعت کے وسائل سوچنے کی بجائے مشینیں اختیار کر لیں۔ اور اپنی طاقتوں کو مشین چلانے کارخانے کھولنے۔ کپڑا خریدنے و بیچنے۔ تجارت کرنے اور روپیہ کمانے کے کام پر لگا دیں؟ کیا سنستھاؤں کا روپیہ۔ کیا پرتی ندھی سبھاؤں کا وید پرچار کا روپیہ اس دکانداری کے کام پر لگا دیں۔ تاکہ چند آدمیوں کو ملازمت مل سکے۔ اگر آریہ سماج بطور ایک مذہبی ایسا کرے گا۔ تو وہ امانت میں خیانت کرے گا۔ میں اس کے سخت خلاف ہوں۔

صنعت و حرفت کی ترقی

ہاں میں چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے دھنادیہ پرش جو بیوپار میں ملکہ رکھتے ہیں۔ جن کو پرماتما نے دماغ عطا کیا ہے۔ اور جن کے پاس دھن بھی ہے۔ وہ اپنے دماغ اور دولت کو صنعت و حرفت پر لگا دیں۔ وہ کارخانے پرائیویٹ طور پر کھولیں۔ انہیں ذاتی یا لمٹیڈ بنا دیں۔ سودیشی کو فروغ دیں۔ اور اس طرح سے بے روزگاری کو دور کریں۔ اور اپنے دیش کی صنعت و حرفت کو بڑھائیں۔ اس میں کوئی دوش نہیں۔ مگر آریہ سماج رادھا سوامی مت کی بطور مذہبی سوسائٹی تقلید نہیں کر سکتا۔ ایسا کرنے سے آریہ سماج گراوٹ کی طرف چلا جائیگا۔ اور عالمگیر چرچ نہیں بن سکے گا۔

ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے۔ کہ وہ ان اعتراضات کو سنکر نہ گھبراوے۔ بلکہ جتنی نکتہ چینی وہ آریہ سماج کے متعلق سنے۔ اور جتنا وہ سمجھے۔ کہ آریہ سماج شتھل ہو گیا ہے۔ اتنا ہی وہ زیادہ جوش۔ اُتساہ۔ پریم اور پرشارتھ سے آریہ سماج کو اُنت کرنے کا یتن کرے۔

جو آدمی کہتا ہے۔ کہ آریہ سماج شتھل ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ اپنی شتھلتا کی منادی کرتا ہے۔ وہ زبان حال سے اپنی کمزوری اور روحانی موت کو تسلیم کرتا ہے۔ جس کے دل میں دھرم کا بھگتی ... اگنی

کی سپرٹ اور جوش موجود ہے۔ وہ کبھی اپنی زبان پر منحوس شبد شتھلتا اور کمزوری آدمی کے نہیں لاتا۔ ایسا کرنا وہ گناہ سمجھتا ہے۔

ہمارا کرتویہ

پیارے بھائیو! یہ سوال وچارنے کا ہے کہ آریہ سماج نے ہمارے اوپر کتنے اُپکار کئے ہیں۔ ہمیں سچا راستہ بتایا۔ موکھش و کلیان کا مارگ بتایا۔ ہماری سنسارک۔ سماجک اور آتمک اُنتی کا گیان ہمیں دیا۔ اندھکار سے نکال کر ہمیں جیوتی و پرکاش میں لا بٹھایا۔ ہمارے دماغ میں بدھی و آتما کو سنسکرت کیا اور ہمیں دماغی آزادی پردان کی۔ مگر ہم اپنی آریہ سماجی روپی ماتا کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنی زندگی میں کتنے آدمیوں کو ویدک دھرم میں پرویش کرایا۔ کتنے استری پرشوں کو ہندی۔ گایتری منتر اور سندھیا سکھائی۔ کتنا دان اس کی اشاعت کے لئے دیا۔ کتنا سوادھیائے رشی کرت گرنتھوں و پرماتما کی بانی کا کیا۔ جو اپنے دھرم اور ہمی بھائیوں سے اس پر حملے ہوتے ہیں۔ ان کا کہاں تک جواب دیا۔ ودھواؤں۔ اناتھوں۔ غریبوں اور ابلاؤں کی کہاں تک سہائتا کی؟ ان سوالات پر پیارے بھائیو! وچار کرو۔ اور اگر آپ کے سر پر آریہ سماج کا قرض کھڑا ہے۔ اور رشی دیانند کا رن موجود ہے۔ تو اس کے اتارنے کے لئے

الواعظ کا شاندار محرم نمبر

حسب سابق اس سال بھی الواعظ کا محرم نمبر انشاء اللہ نہایت اہتمام سے شایع ہوگا۔ خاوران الواعظ کی ہدایت ہے کوشش ہے کہ گذشتہ محرم نمبر سے بھی زیادہ خیر و خوبی اور دیگر مذاہب کے اہل قلم کے مضامین خاص اہتمام سے حاصل کئے جا رہے ہیں۔ چونکہ اس شاندار محرم نمبر کے متعلق اشتہارات ابھی ہفتہ سے شروع ہو جائیں گے اسلئے ہماری نہایت پر زور التجا ہے کہ شعراء کرام مضمون نگار حضرات اور جناب جلد ارسال فرما دیں اور منتظمین ابجمنہائے مذہبی محرم نمبر بڑی تعداد میں شایع ہوگا اسلئے مشتہرین اس سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے اس ذاتی نمبر کی اجرت مشتہرین کے لئے اجرت مقررہ سے زائد ہوگی الواعظ کا نرخنامہ اشتہارات اسکے لئے کافی نہ ہوگا ناظرین یا مینیجر صاحب اشتہارات اجرت کے لئے خط و کتابت کریں

(مینیجر الواعظ لکھنؤ)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورو ...... کا ...... "گورو"

(از شری ترلوک چند جی شاستری پوران بھاسکر قادیان)

اگرچہ یہ آپ کی وجہ حیرانگی مبنی بر صداقت ہے۔ کہ اس لیکھ کا یہ ہیڈنگ کیوں ٹھیک ہے؟ مگر میرے دل میں اس وقت یہ الفاظ ہی ہیں۔ جن کو میں بنظرِ عقیدتِ خاص دیکھتا ہوں "گورو" لفظ کا مطلب اتنا وسیع ہے۔ کہ اس کا بیان کرنا مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن ہے پرماتما اس لئے گورو ہے۔ کیونکہ ساری دنیا اس میں موجود ہے۔ دنیا محدود ہے۔ لیکن پرماتما کو محدود کہنا ایک جرمِ عظیم کا مرتکب ہونا ہے۔ وہ ہر ایک پہلو سے گورو ہے۔ ہر ایک شے سے گورو ہے۔ الغرض اس کے گورو ہونے کے سبب سے ہی ارواح اور پرکرتی اس کے تابع ہیں +

دوسری بات یہ کہ ہمارے جسم میں آتما کو بھی گورو کا درجہ دیا گیا ہے۔ کیوں؟ اس کی جہرانی سے ہی اس جسم کے سارے اعضاء باہم مل جل کر رہتے ہیں۔ اور حسب منشاء حرکت کرتے ہیں۔ اصلیت کو شناخت کرنے کے بعد یہ اپنی طاقت کے ذریعہ اس جہانِ فانی سے عالم جاوِدانی کا حصول کرتا ہے۔ جسم میں اس کے نورِ دائمی سے ہی ساری اندریاں منور ہو جاتی ہیں۔ یہی ایک مہرشی کی حالت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہی ہوتا ہے۔ جو کہ کبھی ایک ذلیل و خوار انسان کی شکل میں آتا ہے۔ یہی ایک فلاسفر بنتا ہے۔ اور یہی ایک بیوقوف بن جاتا ہے۔ غرضیکہ یہ بھی اپنے جسم کا ہر لحاظ سے گورو ہے ÷

تیسری بات یہ کہ دنیا کے ریفارمروں کو بھی گورو کہا گیا ہے۔ وہ تعلیم صداقت کی توسیع کرتے کرتے ہی اپنی بے بہا زندگی کو صرف کر دیتے ہیں۔ اور مبشر شدہ آنند کو ترک کر کے تکالیف و مصائب کا سامنا شیر مرد کی طرح کرتے ہیں۔ دنیا ان کو عابد و زاہد اور متقی کے نام سے یاد کرتی ہے۔ وہ دنیا کے گورو ہوتے ہیں۔ اور تمام مت ایک شاگرد کی حالت میں ان سے ہر طرح کا فائدہ روحانیت اٹھاتی ہے۔ بس ہم ان کو مہرشیوں کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ وہ دراصل کامل مہرشی ہی ہوتے ہیں۔ پس ان تینوں گوروؤں میں میرا مطلب اس تیسرے درجہ کے گورو سے ہے ÷

ناستک سے آستک

گورودت جی کے دلائل سن کر دنیا میں ایک قسم کا تہلکہ مچ گیا۔ علماء نے ان کی تعلیم کے آگے سر خم کر دیا۔ اور یک زبان ہو کر وہ ان کی تعریف کرنے لگے ---- مگر گورو کا اپدیش سن کر کے بھی گورودت قائل نہ ہوا۔ ان کی ساری طاقت صرف ہو گئی۔ ان کے سارے شکوک و شبہ رفع ہو گئے۔ ان کے دل پر گورو کے الفاظ کا اثر نصیحت کا مکمل اثر ہو گیا۔ لیکن ابھی تک ان کا وہم دور نہ ہوا۔ ابھی کچھ کسر باقی تھی۔ ابھی کوئی دوسرا نظارہ دیکھنا تھا۔ اور ابھی طاقتِ خدائی کا چمتکار دیکھنا تھا جس کے وہ منتظر تھے۔ وہ وقت آیا۔ رشی کا یہ تجربہ دیکھا۔ وہم دور ہو گیا۔ سچائی کی فتح ہوئی۔ کذب کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ عقل میں ایک دم تبدل آ گیا۔ وہی دلائل عقلیہ جن کا خدا کی ہستی کو نہ ماننے کے لئے صرف ہوتا تھا۔ اب ایشور کے ثبوت میں لگ گئیں۔ جو پہلے ایشور سے منکر ہو کر ان کے مددگار تھے۔ وہی اب پکے خدا کے بھگت بن گئے۔ پہلے گورو نے کمال دکھایا تھا۔ اور اپنی طاقت سے دنیا کو گڑھے میں گرنے سے بچایا تھا۔ اب اس گورو کے گورو کی باری تھی۔ وہ دوسروں کے لئے گورو تھا۔ راہِ حق سے بھولے بھٹکوں کو راستہ پر لگانا ہی اس کا مقدس کام تھا۔ اس نے اپنی زندگی گورو کے حکم کے مطابق ہی صرف کرنی شروع کی۔ وہ بھارت کا ہی نہیں۔ بلکہ سب سنسار کا ہی گورو تھا۔ مگر اپنے گورو دیانند کے واسطے تو گورودت ہی تھا۔ اور ان کیواسطے تو ان کا مکمل اور عقیدتمند سپہ سالار تھا۔ اس لئے ہی میں نے لکھا ہے کہ "گورو کا گورو" ÷

گورودت کی لیاقت

آپ کی لیاقت و علمیت کس درجہ کی تھی۔ ان کی دلائل عقلیہ کے سامنے کسی کو بھی ٹھہرنے کی کیا مجال۔ ان کی ریسرچ کی محنت کے متعلق جو کچھ کہا جائے تھوڑا ہے۔ ان کی زندگی کے ہر ایک پہلو کو پیشِ نظر رکھنے کے بعد ہم اس فیصلہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ ان کی زندگی کیا تھی؟ وہ سراسر اوصافِ خدائی سے ہر وقت لبریز تھے۔ اس بات کا اندازہ اس بات سے لگ سکتا ہے۔ کہ جس وقت انہوں نے آریہ سماج میں داخل ہو کر ان سناتنوں پر ہوتے ہوئے حملوں کو روکا۔ جو ہندوستان سے ہزارہا کوس پر بیٹھے ہوئے دوسرے لوگوں کی طرف سے کئے جا رہے تھے۔ آریہ سماج میں انگریزی لٹریچر بہت ہی کم تھا۔ اگر اس وقت ان سوالات کا جواب ان کی ہی زبان میں نہ دیا جاتا۔ تو آریہ سماج کا درجہ بھی اسی طرح ہوتا۔ جس طرح کہ آج کل دوسری اقوام کا ہے۔ اگرچہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ کہ مہرشی دیانند جی نے اپنی کتاب میں برگزیدہ آدمی بھاشیہ سے موسوم کیا ہے تبھی ان لوگوں کے منہ پر قفل لگا دیا۔ جو لوگ بغیر سمجھے ویدوں پر اتہام و الزام لگاتے رہتے تھے۔ ان کا یہ نتیجہ بھی یہی بن گیا تھا۔ کہ آریوں کی مذہبی مقدس کتب کی جہاں تک بھی ذلالت ہو سکے۔ کرنی چاہیے۔ بعض گورودیانند نے ایک راستہ تیار کیا۔ جو کہ اوقات کے تغیر و تبدل کے سبب سے آندھی اور پنڈاروں جہالت کی وجہ سے بالکل دلدل کی شکل میں بن گیا تھا۔ جس میں انسان کے واسطے سوائے اس دلدل میں پھنسنے کے اور کوئی طریقہ تھا ہی نہیں ÷

اسی مستقیم طریق کو گورو دیانند کے گورودت نے اپنایا۔ اور آسمان سے آتی ہوئی ہوا اور بارش سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھا۔ ان کا سماج کا کام اتنا وسیع تھا۔ کہ ان کو صرف رات دن اسی کام کا خیال دامنگیر رہتا تھا۔ چلتے پھرتے بھی ان کا دل آریہ سماج کے عقائدِ اعلیٰ کو مضبوط بنانے میں ہی لگا رہتا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ میں نے کئی بار ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کیا ہے۔ اور جتنی بار بھی میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اتنی بار ہی میرے دل میں اس کے لئے زیادہ عقیدت ہوتی گئی ہے مجھے ہر بار اس میں سے کوئی نہ کوئی نئی بات معلوم ہوتی ہے۔ نیا مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔ اور نیا پرکاش حاصل ہوتا ہے۔ الغرض یہ کتاب ویدشاستروں کا نچوڑ اور آریہ سماج کے واسطے ایک مینار کا کام دیتا ہے۔ اور اس مینار کو مینارۃ النور کہا جا سکتا ہے ÷

منی ور گورودت نے اپنی قابلیت اپنشدوں پر ظاہر کی۔ ان پر اپنا قلم اٹھایا۔ اور اس کو اس طریقہ پر چلایا۔ کہ جس کے پڑھنے سے ان کی عقلِ خداداد کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔ ایک مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھی کو ایسے موثر پیرایہ میں بیان کرنا اور دوسرے مخالف انسان کے دل پر نقش کر دینا ان کا ہی کام تھا۔ ایسے انسان، نہیں نہیں دیوتا آریہ سماج کو ہمیشہ نہیں مل سکتے۔ آریہ سماج کی یہ خوش قسمتی ہی تھی۔ کہ جس نے اپنے اندر ایسے ایسے ودوان اور فلاسفر انسانوں کو جنم دیا۔ ان کا ایک ایک منٹ آریہ سماج کے کام میں ہی صرف ہوتا تھا وہ کام میں ایسے محو رہتے تھے جس سے ان کو بھوجن کرنا بھی بھول جاتا تھا۔ ان کی صحت اس قدر سخت کام کرنے کی وجہ سے بگڑ گئی۔ وہ قدرت کی پروا نہیں کرتے تھے۔ اگر وہ کام کرنے بیٹھتے تو نہ جانے سارا سارا دن اور رات لگاتار کام ہی کرتے رہتے۔ جس کا نتیجہ آخر کار یہ ہوا۔ کہ ان کے اس فانی جسم نے جواب دینا شروع کر دیا۔ مگر وہ جسم کی کہاں پروا کرنے والے تھے۔ ان کے آتما میں تو پرکاش پیدا ہو چکا تھا۔ صحت کے بگڑ جانے پر بھی ان کو کام سے بڑی الفت تھی۔ انہوں نے ڈاکٹروں کے مشورہ کو ٹھکرا دیا۔ کس لئے؟ صرف آریہ سماج کے لئے۔ اور آریہ سماج کے پرچار کے لئے

کہاں یوروپ کے ہزاروں فلاسفر اور کہاں یہ اکیلا شیر۔ پھر بھی مقابلہ ہوتا رہا۔ فلاسفروں کو پچھاڑ دیا۔ ان کا منہ بند ہو گیا۔ ان کا قلم رک گیا۔ بلکہ ٹوٹ گیا۔ اب ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور وہ ہمارے اس گورو کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے لگے۔ اور تعریف سنسار میں پھیل گئی ÷

اگرچہ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ مگر پھر بھی ان کا آتما اب بھی آریہ سماج کے کام میں مشغول ہے۔ اور اب بھی یوروپ کے فلاسفروں کو ہوش نہیں آیا۔ آج ہم ان کے لئے عقیدہ کے پھول بھینٹ کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ ان جیسی سپرٹ سماج میں ہر وقت موجود رہے۔ تاکہ اس کا سورج ہر وقت جگمگاتا رہے۔ اور اپنی سنہری جھلک سب کو دکھاتا رہے ÷

بند وقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ ڈی ان لائسنس قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے ÷

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان عہ — جمالستان للعہ

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

امتحان!

(از شریمان نرنجن ناتھ جی پردھان آریہ سماج گورودت بھون لاہور)

امتحان بُری بلا ہے۔ بڑے بڑے آدمی بھی چلا اُٹھتے ہیں "یا خدا! مجھے امتحان میں نہ ڈال" ہم لوگ دن رات دُوسروں کا امتحان لیا کرتے ہیں۔ دُوسروں کا امتحان لینے میں بڑی خوشی ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص ہماری بات سے بُرا مانتا ہے۔ یا ناراض ہو جاتا ہے۔ یا ہم کچھ مانگتے ہیں۔ اور وہ نہیں دیتا۔ تو ہم فوراً کہہ اُٹھتے ہیں کہ "ہم تو آپ کا امتحان لے رہا تھا" لیکن جب ہمارے امتحان کا وقت آتا ہے۔ تو ہم لوگ بغلیں جھانکا کرتے ہیں۔ لیکن امتحان بُری چیز نہیں ہے۔ امتحان کے بہانہ ہم جو تیاری کرتے ہیں۔ وہ بہت کار آمد ثابت ہوتی ہے۔ ہم اپنا امتحان کئی طریقوں سے کر سکتے ہیں۔ آج ایک نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے ناظرین میں سے کسی کے پسند خاطر ہو۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ میں کرودھ نہ کروں۔ کیونکہ کرودھ میں زبان بے قابو ہو جاتی ہے۔ جیسے میں ایک سُناتا ہوں۔ وہ مجھے دو سُنا دیتا ہے۔ جس سے میرا پارہ تیز ہو جاتا ہے۔ شریر میں بے انداز خون اُبلنے لگتا ہے۔ اور شریر کو خاصہ نقصان پہنچتا ہے۔ آخر جب کرودھ پیدا کرنے والی گھٹنا دُور ہو جاتی ہے۔ تو بھی دیر تک طبیعت اشانت رہتی ہے۔ اور کسی دوسرے کام میں یکسُوئی نہیں ہوتی۔ دل بھی دھڑکتا رہتا ہے۔ کبھی کبھی اپنے آپ کو حق بجانب بھی ٹھہراتا ہوں پھر بھی طبیعت جھٹ پٹ شانت نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی اپنی غلطی بھی معلوم ہونے لگتی ہے۔ اور کرودھ سے نقصان بھی محسُوس ہونے لگتا ہے۔ اُس وقت میں دل میں کہتا ہوں۔ کہ مجھے کرودھ نہیں کرنا چاہئے۔ اور اپنے دل کو مخاطب کر کے کہتا ہوں۔ کہ "اچھا اب میں کرودھ نہیں کروں گا" مگر افسوس! میں اپنی پرتگیا بھول جاتا ہوں۔ اور دُنیا بھی میرے حال پر ترس نہیں کھاتی۔ دُنیا کوئی نہ کوئی دوبارہ ایسا سوال پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے مجھے پھر کرودھ آ جاتا ہے۔ اس کرودھ سے پھر تن اور من کو نقصان پہنچنے کا وہی چکر شروع ہو جاتا ہے۔ پھر کرودھ کے نقصانات برداشت کر کے کرودھ کو چھوڑنے کی باتیں سوچا کرتا ہوں۔ مگر نہ پرتگیا یاد رہتی ہے۔ اور نہ کرودھ ہی چھوٹتا ہے۔ بار بار یہی سلسلہ رہتا ہے۔ سچ پوچھئے تو ایک دن نہیں ایک ہفتہ نہیں۔ ایک مہینہ نہیں۔ ایک سال نہیں۔ بلکہ کئی سال گُزر گئے۔ باوجود خواہش کرنے کے بھی کرودھ نہ چھوٹنا تھا نہ چھوٹا۔ اچھا اس بیچ میں کرودھ سے دُکھی ہو کر میں نے کئی دفعہ من میں کہا۔ کہ بھگوان! مجھ سے کرودھ کیوں نہیں چھوٹتا؟ مگر مجھے

بھگوان نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے دوبارہ پُوچھنے کی بھی فرصت نہ پائی۔ مگر جب زیادہ دُکھی ہوا۔ تو گڑگڑا کر بھگوان سے کہا۔ کہ "بھگوان! تو میری مدد کر" مگر پھر بھی مدد نہ ہوئی۔ آخر میں نے بہت دُکھی ہو کر بھگوان سے پُوچھا۔ کہ بھگوان! تو میری مدد کیوں نہیں کرتا؟ اس پر بھی بھگوان نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے گائتری منتر بھی پڑھا مگر بھگوان نے اپنے وید منتر کا بھی لحاظ نہ کیا +

افسوس! اس زندگی میں کئی کام کئے۔ خوب واہ واہ بھی حاصل کی۔ لوگوں کی نظر میں اُپکار کے کام بھی کئے۔ اور خود بھی کئی کاموں میں آنند حاصل کیا۔ مگر ہائے میری ایک خواہش پُوری نہ ہوئی۔ یعنی میں کرودھ سے نہ بچ سکا۔ ساری زندگی گزرنے والی ہے۔ مگر ایک چھوٹے سے کام کو نہ کر سکا۔ اور ایک ذرا سے دشمن پر قابو نہ پا سکا۔ بھگوان سے بھی اپنی درخواست منظور نہ کروا سکا۔ اور اس کرودھ سے اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا مارتا رہا۔ مگر کیا کرودھ ایک ایسی چیز ہے۔ جس پر قابو نہیں پایا جا سکتا؟ میرے سوامی نے اپنے زہر دینے والے پر کرودھ نہ کیا۔ اور وہ اس طرح امتحان میں کامیاب ہو گئے +

میں صحت کے سب اصُول جانتا ہوں۔ کئی بار لیکچر سُنے۔ اخبارات میں مضامین پڑھے۔ ایک دُوسرے سے بات چیت کی۔ اور طرح طرح کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ کیا کھانا۔ کیا نہ کھانا۔ کس وقت کھانا۔ کتنا کھانا۔ کیونکر کھانا وغیرہ میں سب باتیں جانتا ہوں۔ ان پر لیکچر دے سکتا ہوں۔ مضمون نویسی کر سکتا ہوں۔ اور بچوں کو بھی سمجھا سکتا ہوں۔ مگر میرا اپنا ہاضمہ درست نہیں رہتا۔ کبھی معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ کبھی گلا دُکھنے لگ جاتا ہے۔ کبھی کھانسی ہو جاتی ہے۔ اور کبھی اجابت شروع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ میں چبا چبا کر کھانا بھول جاتا ہوں۔ ایک آدھ لقمہ زیادہ بھی کھا جاتا ہوں۔ ضیافت اور دعوت کے لالچ میں بھی پھنس جاتا ہوں۔ بے وقت بھی کھا لیتا ہوں۔ اور یہاں تک کہ بیمار ہو کر بھی پرہیز نہیں رکھتا۔ آخر جب نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے۔ تو ڈاکٹر۔ وید اور حکیم صاحبان کے وہ اقوال سُنتا ہوں جن کو میں جانتا تھا

اور پھر پشیمان ہوتا ہوں۔ کہ میں نے کسی بات پر عمل نہ کیا۔ میں نے بار بار اس قسم کی غلطی کی۔ بار بار بیمار ہوا۔ اور بار بار ہی پرہیز کرنے کا وعدہ کیا۔ بار بار بھگوان سے مدد مانگی۔ بھگوان کو اُلاہنا بھی دیا۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ بلکہ اب تو آثار چڑھاؤ میں زندگی کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ پر کیا ہیچ میچ زبان پر قابو نہیں ہو سکتا؟ ضرور ہو سکتا ہے +

پنڈت گورودت جی ایم۔ اے بیمار ہوتے ہیں ڈاکٹر لوگ گوشت و انڈے وغیرہ کھانے کے لئے کہتے ہیں۔ مگر پنڈت جی اس قسم کی خوراک کھا کر زندگی قائم رکھنے میں پاپ سمجھتے ہیں۔ گویا پنڈت جی کے امتحان کا وقت آیا۔ اور وہ اپنے امتحان میں کامیاب ہو گئے +

میں چاہتا ہوں۔ کہ سندھیا من لگا کر کیا کروں سندھیا من لگا کر کرنے میں جو لابھ ہوتے ہیں اُن کا مجھے لالچ بھی ہے۔ سندھیا من لگا کر کرنے کے جو سادھن ہیں۔ وہ میں جانتا ہوں۔ اور مجھے ہر قسم کی ودھی بھی معلوم ہے۔ جن لوگوں نے ابھیاس کر کے لبش پراپت کیا ہے۔ ان کو دیکھ کر مجھے رشک بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ میں بھی ویسا کر سکتا ہوں۔ کوئی ایسا راز نہیں جو مجھے معلوم نہ ہو۔ اور جو معلوم نہیں۔ وہ میں آسانی سے معلوم بھی کر سکتا ہوں۔ ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے بھی میں سندھیا میں وقت نہیں دے سکتا۔ کیونکہ کبھی مجھے دفتر کا کام ہوتا ہے۔ کبھی دُوکان کا۔ کبھی روزی کی فکر دامنگیر ہوتی ہے۔ کبھی سماج کا کام۔ کبھی گھر کا۔ کبھی بیماری کا۔ کبھی گرمی روکتی ہے۔ کبھی سردی سے آلسیہ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بارش راستہ میں حائل ہو جاتی ہے۔ غرضیکہ کوئی نہ کوئی ایسا کارن بن جاتا ہے۔ جس سے میں سندھیا میں حسب خواہش وقت نہیں دے سکتا۔ صبح ہوتی ہے۔ تو شام پر ٹالتا ہوں۔ شام ہوتی ہے۔ تو صبح کے لئے ملتوی کرتا ہوں گرمی ستاتی ہے۔ تو کہتا ہوں۔ کہ سردیوں میں خوب وقت نکالوں گا۔ سردیاں ہوتی ہیں۔ تو گرمیوں کے خواب دیکھا کرتا ہوں۔ سماج کا کام لیتا ہوں۔ تو کہتا ہوں۔ کہ اب کے کوئی ادھیکار نہیں لوں گا۔ اور بس آتمک ترقی میں لگ جاؤں گا۔ سماج کا کام چھوڑتا ہوں۔ تو سست سنگ سے بھی رہ جاتا ہوں۔ اسی نیست و بس میں زندگی کا خاتمہ نزدیک آ جاتا

ہے۔ اُس وقت میں بھگوان سے مدد مانگتا ہوں۔ بھگوان میری پروا نہیں کرتے۔ اور میں کورے کا کورا رہ جاتا ہوں +

جھوٹ بولنا کسی مُلک۔ کسی مذہب اور کسی قوم میں اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ دن رات جھوٹ بولنے والے بھی اسے کوستے رہتے ہیں۔ جھوٹ بولنے والا جب جھوٹ کی مذمت کرنے لگتا ہے۔ تو زمین اور آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے۔ مگر میں کاریگر ہوں۔ تو جھوٹ کے لئے گنجائش نکال لیتا ہوں۔ جھوٹ کے بغیر گزارہ مشکل بلکہ یوں سمجھئے۔ کہ بھوکوں مرنا ہے۔ کیونکہ میرے ساتھی سب جھوٹ بولتے رہیں۔ اور وہ خوب پیٹ بھر کر کھاتے ہیں۔ اس واسطے میرا جھوٹ کاریگرانہ جھوٹ ہے۔ وہ جھوٹ ہے جس کی شاستر نندا کرتے ہیں۔ میں کاروباری ہوں۔ تو دیکھتا ہوں۔ کہ بیوپاری لوگ اکثر جھوٹ بولنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے میرا جھوٹ بھی بیوپاریوں کا سا جھوٹ ہے +

میں سوسائٹی میں۔ بحث مباحثہ میں میونسپلٹی میں۔ اسمبلی میں۔ الیکشن میں اور اجلاس میں جھوٹ بولتا ہوں۔ ایک بات کو موڑ توڑ کر پیش کرتا ہوں۔ اصل بات کو لفظوں کی تہہ میں لپیٹتا ہوں۔ سیدھے جواب کو پیچ و تاب سے پیش کرتا ہوں۔ اسے نہ میں جھوٹ سمجھتا ہوں اور نہ کوئی دوسرا ہی جھوٹ کہہ سکتا ہے۔ اس واسطے میں اگر جھوٹ سے پرہیز کرنے کی پرتگیا بھی کروں۔ تو وہ کیسے پُوری ہو؟ جھوٹ جھوٹ ہی ہے۔ خواہ کسی طریق سے پیش کیا جاوے۔ ایک جھوٹ انیک راستوں سے ہو کر نکلتا ہے۔ اور جس جس راستہ سے وہ گزرتا ہے۔ وہیں اپنی سیاہی بکھیرتا جاتا ہے۔ جب میں محسوس کرتا ہوں۔ تو اس سے بچنے کی بے سود کوشش کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ عیب تو میرے روم روم میں گھس جاتا ہے۔ پھر اس سے بچنے کے لئے جب بھگوان کی مدد مانگتا ہوں۔ تو میری کوئی نہیں سُنتا۔ تب میں مایوس ہو کر نا اُمیدی سے زندگی کے دن کاٹ کر آخری منزل کے نزدیک پہنچ جاتا ہوں +

اب سوال یہ ہے۔ کہ میرے اس قسم کے امتحان میں فیل ہو جانے کے بعد کوئی علاج بھی ہے یا نہیں؟ دانا لوگ کہتے ہیں "ہے" مگر میرے بھگوان نے ہی .... یعنی مدد نہ کی۔ تو اس کا علاج اور کہاں ہو سکتا ہے؟ دانا لوگ کہتے ہیں :-

"بھگوان اُس کی مدد کرتا ہے۔ جو اپنی مدد آپ کرتا ہے" +

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اب میری سمجھ میں آیا - کہ میرا طریق ایسا غلط ہے - کہ اگر میں اسی پر چلتا رہا تو بار بار انیک جنم لینے پر بھی میرا اُدھار نہیں ہو سکتا۔ میرا طریق تو ایسا ہے - جیسے کوئی مریض سارا دن تو بد پرہیزی کرتا رہے - اور رات کو دوائی کی ایک گولی کھا لے - بھلا دن بھر کی بد پرہیزی کے مقابلہ میں وہ ایک گولی کیا اثر کر سکتی ہے؟ اسی طرح میں دن بھر تو غلطی کرتا رہوں - اور کسی وقت چلتے پھرتے یا اٹھتے بیٹھتے بھگوان کا نام لے کر کہوں - کہ "بھگوان! تو میری مدد کیوں نہیں کرتا؟" تو وہ میری مدد کیا خاک کرے؟

اگر بھگوان کی مدد کی ضرورت ہے - تو میں ہر قسم کے ضروری سے ضروری کام کو چھوڑ کر صبح و شام کافی وقت ایکانت سیون کر کے بھگوان سے مدد مانگوں - تو بھگوان میری مدد کر سکتے ہیں - مدد مانگنے کی خواہش ہی خواہش مدد دینے کی کوئی گارنٹی نہیں ہے - مدد مانگنے کے لئے کافی تردد کی ضرورت ہے۔ اس تردد سے میں سدا پرہیز کرتا رہا ہوں - اس سے کتراتا رہا ہوں - اس لئے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

اس تردد میں دوسرا کوئی مددگار نہیں ہو سکتا۔ سوسائیٹیاں اور سوسائیٹی کے لوگ اس میں کوئی مدد نہیں کر سکتے - سب دنیاوی جھگڑوں سے الگ ہونے کے بغیر اس میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ یہ باہر کا کام نہیں - بلکہ اندر کا ہے - ایک طالب علم کی طرح تیاری کرنی ہوگی - میرا یہ مرض ہے - تو میں اس کے لئے راستہ ڈھونڈھ نکالوں گا - جب میں راستہ نکال کر اس میں قدم رکھوں گا - تو بھگوان میرے اندر شوبھا و شکتی بخشیں گے - اس بات کی فکر نہیں کہ عمر گزر گئی - اب کیا ہوگا؟ اب بھی کافی وقت ہے - بھگوان کرشن تو کہتے ہیں - کہ اس راستہ میں قدم رکھو گے - تو تمہاری محنت ضائع نہیں جائے گی - بلکہ تمہیں تمہاری محنت کا ضرور پھل ملے گا۔ اور تم امتحان میں ضرور کامیاب ہو جاؤ گے" مگر میں چاہتا ہوں - کہ میرے امتحان کے سوالات آسان ہوں - اور میرے پرچے دیکھنے والا کوئی ہمدرد ہو - جیسے بچے کہا کرتے ہیں - کہ پرچے دیکھنے والا کوئی بال بچے دار ہو - تو ہم بچوں پر ترس کھا کر ہم کو پاس کر دے - مگر بھگوان کی عدالت میں اس قسم کی گنجائش نہیں - میں چاہتا ہوں - کہ آج آنکھ بند کئے بیٹھوں - تو کل بھگوان کا جلوہ دیکھ لوں - مگر دانا لوگ کہتے ہیں - کہ آنکھ بند کر کے بیٹھنے سے پہلے محنت کرو - مثلاً پہلے اندر باہر سے شدھ ہو جاؤ - اب اس شدھی میں اگر برسوں لگ جائیں - تو پروا نہیں - کیونکہ پہلی منزل میں اگر کامیاب ہو گئے - تو اگلی منزل نہایت آسان ہو جاتی ہے - اگر پہلی منزل تک پہنچنے ہی میں شریر چھوٹ جائے - تو پروا نہیں - کیونکہ بھگوان کرشن اور بھگوان وید کے مطابق یہ محنت ضائع نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح منزل بہ منزل چلنے سے میں جب امتحان میں جا بیٹھوں گا - تو نہ مجھے سوالات کے مشکل ہونے کا ڈر رہے گا - نہ ممتحن سے رعایت مانگنے کی خواہش ہوگی۔ میری کمائی میرے کام آئے گی - اور میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔

پنڈت لیکھرام جی کے لئے امتحان کا وقت آیا - اور وہ کامیاب ہو گئے - سوامی شردھانند جی کے لئے امتحان کا وقت آیا - اور وہ کامیاب ہو گئے - مہاشہ راجپال جی کے لئے امتحان کا وقت آیا - اور وہ کامیاب ہو گئے - کاش! میں بھی امتحان کی تیاری کر سکوں - اور وقت آنے پر اسی میں کامیابی حاصل کر سکوں۔ (اوم شم)

پنڈت گورودت ایک یوگی اور مہاتما تھے

(از شری گوپال جی ملکھیہ ادھشٹاتا گورو کل اندر پرستھ)

نوٹ:- یہ لیکھ دیر سے پراپت ہوا - اس لئے "گورودت انک" میں شائع نہ ہو سکا۔ لہٰذا اب شائع کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

پنڈت گورودت جی کا جنم براہمن راجہ جگدیش کے خاندان میں ۲۶ اپریل ۱۸۶۴ء کو ہوا۔ پنڈت جی کے والد بزرگوار لالہ رام کرشن جی کی ماہوار آمدنی اس وقت فقط ساٹھ روپیہ تک محدود تھی - لیکن پنڈت گورودت جی کی والدہ امور خانہ داری اور گرہستھ کے فرائض کی سر انجام دہی میں خاص ماہر تھیں۔ انہوں نے اس ساٹھ روپیہ ماہوار کی قلیل آمدنی میں نہایت خوش اسلوبی سے گرہستھ کا پالن پوشن اور پنڈت جی کی ابتدائی تعلیم کے مصارف کو چلایا۔ پنڈت جی کی پیدائش کے وقت کسی کو یہ علم نہ تھا - کہ یہ ہونہار بچہ روحانیت و علمی فضیلت کی وجہ سے ایک دن بہر مشہور ہو جائے گا - اور اس کا نام دنیا میں تا ابد قائم رہے گا۔

شہر ملتان پرہلاد پوری کہلانے کی وجہ سے ہندوؤں کے لئے ایک تیرتھ ہے - اور بہاؤ الحق ہونے کے باعث مسلمانوں کا ایک مقدس مقام ہے - بنا بریں اچھے اچھے سادھو - مہاتماؤں اور فقیروں کا ایک جم غفیر یہاں لگا رہتا ہے - پنڈت گورودت جی پر ان کی اوائل عمر میں سادھوؤں - مہاتماؤں اور فقیروں کی صحبت کا اشتیاق اس حد تک غالب آ گیا تھا کہ وہ اپنے ابتدائی زمانہ طالب علمی میں متواتر کئی کئی دن اور رات سکول سے غیر حاضر ہو کر سادھو مہاتماؤں کے ست سنگ میں گزار دیا کرتے تھے۔ یوگ ودیا میں کمال حاصل کرنے کا بھی انہیں پورا پورا شوق ہو گیا تھا - ان کی اپنی ڈائری سے پتہ چلتا ہے - کہ وہ ۱۸۸۶ء اور ۱۸۸۹ء کے درمیان یوگ ودیا سیکھنے کے لئے بہت سے دور دراز مختلف مقامات پر گئے جہاں انہیں پتہ چلا - کہ فلاں مقام پر کوئی یوگی مہاتما تشریف لائے ہوئے ہیں - بس پھر کیا تھا سب کام کو تلانجلی دے کر یوگی مہاتما کے درشن کرنے اور اُن سے سبق حاصل کرنے کے لئے کمربستہ ہو کر چل دئے - اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ وہ روحانیت کی مجسم تصویر بن گئے - روحانی ترقی کی وجہ سے ان کی علمی قابلیت میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا۔ انٹرینس کے امتحان میں یونیورسٹی میں پنجم - بی۔ اے میں اوّل نمبر - ایم۔ اے (سائنس) میں ۹۵ فیصدی نمبر حاصل کئے - ان کی مختصر زندگی کی تصانیف جس حد تک مقبول عام ہوئیں - اس کے جتلانے کی چنداں ضرورت نہیں - وہ سب بر روز روشن کی طرح عیاں ہیں - ان کی بنائی ہوئی مقدس کتابیں ولایت کی یونیورسٹیوں میں ٹیکسٹ بک قرار دی گئیں - اور ایک عرصہ تک رائج رہیں۔ پنڈت جی ایک نہایت فصیح اور شیریں زبان مقرر تھے - وہ سائنس کے اعلےٰ درجہ کے ودوان تھے - انہوں نے کئی جگہ دوران تقریر میں اپنے مضبوط ارادہ سے یہ ثابت کیا - کہ موجودہ سائنس خواہ کتنی ہی ترقی کرتی ہوئی جا رہی ہے - لیکن یہ سائنس اب تک یہ بتلانے میں قاصر رہی ہے - کہ جیو آتما کیا ہے؟ ہر ایک انسان کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے - کہ انسان کیا ہے؟ اس کا کیا فرض ہے؟ اور اس کی زندگی کا کیا مقصد ہے؟ ان سوالات کا جواب یہ سائنس کچھ نہیں دے سکتی - جیون کا رہسیہ بتلانے میں یہ سائنس ناکام رہی ہے - جیون رہسیہ اور جیو آتما کا اگر صحیح گیان حاصل ہو سکتا ہے تو وہ ویدوں کی تعلیم کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ شری پنڈت جی کا وید اور اس کی تعلیم پر کامل یقین تھا - کچھ لوگوں کا خیال ہے - کہ وہ زمانہ طالب علمی میں ناستک بن گئے تھے - لیکن میں اس سے ہرگز متفق نہیں ہوں - مجھے کافی عرصہ تک ان کے خاندان کا ایک انگ بن کر رہنے کا شرف حاصل ہوا ہے - اور میں نے ان کے بہت سے خود نوشتہ لیکچروں کا مطالعہ کیا ہے - جنہیں وہ تصنیف نہیں کرا سکے - رشی دیانند کا انگریزی ترجمہ جو میں نے ان کے گھر میں پڑھا تھا - اُسے پڑھ کر میں ان کی قابلیت کا اظہار نہیں کر سکتا - مجھے ان کی زندگی کے کسی پہلو سے دہریہ پن کی بو نہیں آتی - بلکہ اس کے برعکس ان کے ہر ایک کام سے روحانیت ٹپک رہی ہے - البتہ یہ ضرور ہے - کہ کالج کی تعلیم کے زمانہ میں وہ ایشور کے متعلق بہت کم اپنے خیالات کا اظہار کیا کرتے تھے - اس وقت انہیں اپنی آتما کو دیکھنے کی دھن سوار ہو گئی تھی - اور یوگ کی طرف رغبت زیادہ بڑھ گئی تھی - یوگ آتما کے سوروپ کو سمجھنے کا نام ہے - یوگ کا اصل مقصد یہ ہے - کہ اپنے سوروپ کو دیکھ کر اور اپنے آتما کو پہچانو - ممکن ہے - اُن کے ۲۲

قوم میں ان کے کاموں کو بد نظر دیکھ کر لوگوں نے یہ اندازہ لگا لیا ہے - کہ وہ ناستک بن گئے - ورنہ وہ حقیقی معنوں میں آستک تھے - رشی دیانند کی بیماری کے آخری ایام میں پنڈت گورودت جی کو ان کی خدمت بجا لانے کا فخر حاصل ہوا - رشی دیانند نے ان میں ہمت - استقلال اور خوشی سے موت کو خوش آمدید کہا - اس سے پنڈت گورودت جی بے حد متاثر ہوئے - اور اس وقت سے ایک سچے سنیاسی کی موت کو دیکھ کر وید اور ایشور پر ان کی شردھا اور زیادہ ہو گئی - پنڈت جی نے آریہ سماج کے لئے کو گراں قدر خدمات اور بیش بہا قربانیاں کی ہیں - وہ سب پر بخوبی ہویدا ہیں - افسوس کہ آریہ سماج کی شومئی تقدیر کے باعث وہ مہان آتما بہت دیر تک ہمارے درمیان نہ رہ سکا - اور جوانی کے دنوں میں ہی پنڈت جی اس عالم فانی سے رخصت ہو گئے - ورنہ آج آریہ سماج جس تنزلی کے گڑھے میں گرتا جا رہا ہے - ہرگز نہ گرتا - اور روحانیت کی چوٹی پر پہنچا ہوا ہوتا - آریہ سماج کو روحانیت کا وہ درجہ حاصل نہیں ہوا - جس کے کہ پنڈت جی متمنی تھے - اگر آپ اُن کی یادگار قائم رکھنا چاہتے ہیں - تو پنڈت جی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنا مقصد حیات شدھ کا جذبہ پیدا کرو - اور لبیک آپ کو عامل عمل بناؤ تبھی آریہ سماج کا کلیان اور پنڈت گورودت جی کی روح کو شانتی نصیب ہوگی۔

سمواد ← → کالم

ذیل میں وہ پرشن دیئے جاتے ہیں۔ جو منشی پیمان دیا لداس جی آریہ کموٹ، ڈوڈی چند تواسی ضلع ملتان نے ارسال کئے تھے۔ اور ساتھ ہی ان کے وہ اُتر درج کئے جاتے ہیں۔ جو سری بت سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ گوردت بھون لاہور نے دیئے ہیں ۔ (ایڈیٹر)

پرشن ۱۔ اسلام میں معمولی اشخاص میں کسی امر کے متعلق کچھ ظن پیدا ہو جائے۔ تو ایک جماعت یا کمیٹی سے فتویٰ لے طلب کیا جا کر اُسی کو ناطق فیصلہ سمجھا جاتا ہے۔ چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ ایسا ہی آریہ سماجیوں کے اندر بہت سے امور میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بطور نمونہ ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔

ان کا فیصلہ بھی سدھانت نرنے شرومنی کمیٹی کے سامنے ہونا ضروری ہے جس شخص میں دلائل بیان کرنے کی کافی وسعت و لیاقت ہے۔ وہ غالب نہ آسکے۔ اور آریہ پبلک مغالطہ میں نہ رہے بلکہ اس پر کمیٹی کا فیصلہ متفقہ ہو۔ وہی آپت واکیہ سمجھا جائے۔ اس سے ہم دیہاتی لوگ کافی فائدہ اُٹھا سکیں گے۔ اور ہمارے سنشے نرت ہوں گے۔ اس فیصلہ پر جوتی کے ودوانوں کی مہر صداقت ہو۔ آریہ سماج جیسی قابل ترین سوسائٹی میں سدھانت کا مت بھید ہونا سخت قابل افسوس ہی نہیں بلکہ آئندہ کے لئے خطرناک ہے۔ انہی اختلافات کی وجہ سے فرقہ وارانہ تحریکیں شروع ہوتی ہیں۔ پہلے بھی ہم نے چند بار یہ تحریک شروع کی تھی ۔

اُتر ۱۔ اس طرح کی پریشد کوئی سبھا ہی بلا سکتی ہے۔ جب تک سبھا نہ بلا دے۔ تب تک سب ودوانوں کے وچار ہی چلتے رہیں گے ۔

پرشن ۲۔ انسان کوئی ایسا فعل بھی کر سکتا ہے جس کا سنسکار من میں مطلقاً موجود نہ ہو۔ اتفاقات بنا سنسکار سمرتی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

اُتر ۲۔ ہاں ایسا فعل کر سکتا ہے۔ جو پہلے سنسکار روپ میں نہ ہو۔ کیونکہ مہرشی دیانند نے "ستیارتھ پرکاش" میں جیو کو کرم میں کینچت سوتنتر مانا ہے ۔

پرشن ۳۔ ابتدائے سرشٹی میں کئی انسان موکش سے واپس آئے۔ یا صرف چار ملہم رشی؟ اگر کئی آئے اور موکش میں انتر نہیں۔ تو چار رشیوں کو ہی الہام ہوا۔ کیا وجہ؟

ان رشیوں میں آیو۔ عمر۔ رطوبات جسمانی۔ وات پت کف۔ طاقت جسمانی۔ شکل و شباہت۔ اوقات یکسوئی میں کمی و بیشی اور ذہن و حافظہ میں تفاوت کچھ نہ کچھ تفریق تو ضرور ہو گی۔ اس تفریق سے پرمیشور پر پکش پات کا دوش آتا ہے یا نہیں؟ تفریق کی وجہ۔ ان کے یہ کرم پراربدھ ہیں۔ سنچت یا کریمان؟

اُتر ۳۔ سب موکش سے نہیں آئے تھے۔ جن کے کرم ملہم ہونے کے لائق تھے۔ ان کو ہی گیان دیا گیا۔ ان میں جو تفاوت ہے۔ اس کی وجہ ان کی پراربدھ ہے۔ کیونکہ کریمان تو ابھی کرنا ہے۔ اور سنچت تو ابھی پھل نہیں دے رہے ہیں۔ اس لئے پراربدھ ہی اس تفاوت کا موجب ہے ۔

پرشن ۴۔ ایک متقی مسلمان قربانی کو دیانتداری سے فعل الٰہی مانتا ہے۔ اس کام کو وہ عین نیکی سمجھتا ہے۔ پاپ کا اس کو احساس بھی نہیں۔ یہ اس کا کرم سنچت ہو گا یا پراربدھ؟ اس کو بے علمی کی سزا ملے گی یا گناہ کی؟

اُتر ۴۔ اس کو گناہ کی سزا ملے گی۔ بے علمی گناہ کا باعث ہے۔ اس لئے سزا کرم کی ہوتی ہے

پرشن ۵۔ درشنوں میں سوامی درشنانند جی مہاراج نے جیو کو نہیں مانا ہے ہوتا ہے یا نہیں؟ ودوانوں کا کہنا ہے۔ کہ وہ سُشپتی اوستھا اس کی ہے۔ اس کے کاٹنے میں اس کو تکلیف ہوتی ہے تو اریوں کا یہ فعل ایذا رسانی تھا۔ اگر تکلیف نہ ہو۔ تو اس کو سزا کیا ہے؟

اُتر ۵۔ مہرشی نے ستیارتھ پرکاش میں بار بار بھی سموکش میں سُشپتی ہی مانا ہے۔ نہ معلوم ہونے پر بھی سزا ہوتی ہے۔ اس جیو کو زیادہ پاپی ہونے سے اس حالت میں ڈال دیا ہے جس طرح کسی کی حس و حرکت بند کر دی جائے۔ کیونکہ وہ ترائی کرتا ہے

پرشن ۶۔ ایشور عالم کل ہے۔ اس کا جیسا علم ہے۔ ویسا ہی کرے گا۔ اگر ایسا نہ کرے تو ایشور کا علم غلط ٹھہرتا ہے۔ جیو فعل مختار کیسے ہے؟ وہ کون سی دلیل یا مثال ہے جس سے پرمیشور عالم کل ترکال درشی ثابت ہوتا ہے۔ اور جیو سوتنتر؟

اُتر ۶۔ ایشور سب کچھ جانتا ہے۔ جو جیسا ہے۔ اس کو ویسا۔ اور جو ایسا ہے۔ اس کو ایسا ہی جانتا ہے۔ اس بات کو "ستیارتھ پرکاش" میں "ایشور جیسا جانتا ہے جیو ویسا کرتا ہے۔ اور جیو جیسا کرتا ہے۔ ایشور ویسا جانتا ہے" لکھ کر صاف کیا گیا ہے ۔

پرشن ۷۔ اخبار "آریہ مسافر" میں پنڈت ستیہ دیو جی نے لکھا۔ کہ پرمیشور صرف بھوگ کرم کو جانتا ہے۔ انسان کا اندھا لنگڑا۔ کانا اور انگ ہین پیدا ہونا ماتا پتا کی غلطی اور غیر قدرتی طریقہ اور خورد و نوش کی بے احتیاطی کا دخل ہے۔ بچہ کا اندھا وغیرہ ہونا ان کا بھوگ پراربدھ ہے۔ اس بھوگ کو پرمیشور جانتا تھا۔ مگر جن جیووں کے افعال کا اثر ان کے بھوگ پر پڑا۔ یہ افعال ایک۔ دو یا چار ماہ پیشتر جیو کے گیان میں نہ تھے۔ تو بھوگ کرموں کا علم رکھتا ہوا ایشور ان افعال کو جانتا تھا یا نہ؟ پنڈت جی کے خیال کے آریہ سماجی بہت ہیں۔ اس خیال میں سچائی کہاں تک ہے۔ یہاں کے تمام آریہ سماجی اس سدھانت کے قائل ہیں ۔

اُتر ۷۔ پنڈت ستیہ دیو جی ابھی ہیں۔ ان سے پوچھ لیں۔ اگر وہ کچھ کہیں گے۔ تو اس کا جواب بھی دیا جائے گا۔ آپ کے آریہ سماجی ان باتوں پر وچار کرتے ہیں۔ یہ اچھی بات ہے۔ اور زیادہ وچار کرنے کی کوشش کرو ۔

پرشن ۸۔ میرے من میں ایک خیال کا ابھاو ہے۔ اس ابھاو کا ایشور کو ابھاو گیان ہے یا بھاو گیان ہے؟ جس وقت میرے من میں بھاو ہو جائے گا۔ اس وقت ایشور کو گیان ہو گا۔ تو ایشور ترکال درشی اور عالم کل کیسے ٹھہرا؟

اُتر ۸۔ عالم کل اس لئے ٹھہرا۔ کہ جو چیز جیسی ہے۔ اس کو ویسی ہی جانتا ہے۔ ترکال ایشور کے لئے اسمبھو ہے۔ یہ بات "ستیارتھ پرکاش" میں لکھی گئی ہے۔ وہاں دیکھ لیں ۔

پرشن ۹۔ پرمیشور کے علم کے ماتحت ہمارا علم ہے۔ اور ہمارے علم کے ماتحت و مطابق ایشور کا علم ہے۔ دونوں علموں میں مطابقت ہے یا نہیں؟ اگر مطابقت ہے۔ تو جیو سوتنتر کیسے؟

اُتر ۹۔ اس کو زیادہ صاف کر کے سمجھو ۔

پرشن ۱۰۔ کسی شخص کا کچھ نقصان چوری وغیرہ کے ذریعہ ہوا۔ باوجود احتیاط کے بھی اور غفلت سے بھی مال دوسرے کے ہاتھوں ہوا۔ اس لئے قدرتی طریق پر بھی اور غیر قدرتی طریق پر بھی امکان دونو طرح ہے۔ پہلے شخص کا پراربدھ کرم وہ ہے۔ جو باوجود احتیاط کے ہوا یا بصورت دیگر بھی۔ دوسرے کے غیر قدرتی فعل کا نتیجہ پراربدھ ہے۔ یا قدرتی طور پر فعل کرنے سے ہی پراربدھ ہے؟

اُتر ۱۰۔ قدرتی طور پر ایسا ہونے سے ہے۔ اگر جیو کرتا ہے۔ تو وہ اس کا ذمہ وار ہے۔ وہ پراربدھ نہ مان کر کریمان ماننا اچھا ہے ۔

نوٹ از سوامی سوتنترانند جی مہاراج :- اگر آپ ان باتوں کو کسی پنڈت سے مل کر سمجھ لیں۔ تو آسانی رہے

پوسیکرانت رس

کون کہتا ہے۔ کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے؟
ہم اس کا شرطیہ علاج کرتے ہیں

"پوسیکرانت رس" استعمال کیجئے۔ اور تھوڑے عرصہ میں ہی تماشہ دیکھئے۔ یہ دمہ کی جڑ کو نکال کر پھینک دیتا ہے۔ اور پھر تازندگی نہیں ہوتا۔
ہزاروں نا اُمید مریضوں پر آزمائش کی جا چکی ہے
قیمت فی پیکٹ خوراک دس یوم ڈیڑھ روپیہ۔ محصولڈاک آٹھ آنے
ہر قسم کی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے۔ مریض کا پورا حال تحریر کر کے دریافت کیجئے
جیون رس ہارا فارمیسی ۲۹ (۱۱) بالس سٹریٹ کلکتہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے!

(از شری مان رائے صاحب جھانگی رام جی ریٹائرڈ مصنف)

دیوسماج کے اردو اخبار کے ۱۱ر دسمبر ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں یہ توہین آمیز اور دل آزار سرخی دے کر "مختلف فرقوں کے کہلانے والے معبودوں نے اپنے وشواسیوں کو جس جس قسم کی نہایت مجرمانہ اور نہایت گناہ آلودہ تعلیم دی ہے۔ اُس تعلیم کے کچھ نمونے" اس کی آڑ میں مسلمانوں، سکھوں، عیسائیوں، آریہ سماجیوں اور برہم سماجیوں کو بُری طرح کوسا گیا۔ اور ان سب کو پبلک کی نظروں میں ذلیل کرنے کی کوشش کی گئی۔

گو ممبران سب مذاہب سے کوئی تعلق نہیں لیکن جب میں نے ان کی اس دل آزار سرخی کے نیچے یہ پڑھا کہ "ان کے معبودوں نے مسلمانوں۔ آریہ سماجیوں اور برہم سماجیوں کو ایک بیوی یا خاوند کے جیتے جی دوسری بیوی یا خاوند کرنے کی تعلیم دی ہے" تو میں حیران و ششدر رہ گیا۔ کیونکہ میں ایک لمبے عرصہ تک دیوسماج میں شامل رہا ہوں۔ اور یہ بات مجھے ذاتی طور پر اچھی طرح معلوم تھی۔ کہ اُن کے معبود بھی ایک بیوی کے جیتے جی دوسری بیوی کرنے کی اجازت دے گئے ہیں۔ جو اس بنا پر "پرکاش" اخبار مورخہ ۱۰ر مارچ ۱۹۳۵ء کے ذریعہ دیوسماجی صاحبان سے یہ سوال کر بیٹھا۔ کہ کیا ان کے معبود بھی ایک بیوی کے جیتے جی دوسری بیوی کرنے کی محض اس شرط پر کہ وہ خاصی رقم بطور ڈنڈ دیوسماج کے خزانہ میں جمع کرا دیں۔ اجازت دے گئے ہیں؟"

جیسا کہ مجھے اُمید تھی۔ وہ میرے اس مضمون کو پڑھ کر بہت سیخ پا ہوئے۔ اور فرعون بے سامان بن کر "اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کے مصداق اپنے اُسی اردو اخبار مورخہ ۱۹ر مارچ ۱۹۳۵ء میں "رائے صاحب جھانگی رام جی کی گہری آتم اندھتا" کی دل خراش سرخی دے کر بجائے اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھنے کے مجھ پر پل پڑے۔ اور مجھے "آتم اندھکار گرست اور اُلٹا درشتا" "قطعی جھوٹا" "بیہودہ" "اب کس قدر افسوس اور شرم کا مقام ہے کہ رائے صاحب اس قدر اندھے ہو گئے ہیں" "رائے صاحب کا یہ آتم پتن کس قدر افسوسناک اور شرمناک ہے؟" "وہ آتم پتن کی طرف چلائے جا رہے اب کس قدر نیچے گر چکے ہیں" — اور "محسن کش" وغیرہ وغیرہ گالی گلوچ دے کر اُن صلواتیں سنا کر اپنے دل کے بخارات نکالے ہیں۔ مجھے اُن کی ان گالی گلوچ کی کچھ پرواہ نہیں ہوئی۔ کیونکہ میں بھی اچھی طرح ان کے بیچ میں رہ کر ذاتی تجربہ رکھتا ہوں۔ کہ اپنے معبود کی ہدایت کے زیر اثر ان میں گالی گلوچ دینے کے ہنر کا خوب وکاس ہو چکا ہے۔ لیکن جب میں نے اس بات سے اُن کا صاف انکار پڑھا۔ تو میں حیران رہ گیا۔ اور ان کی اس بات کا نوٹس لینا ضروری محسوس کیا۔

انکار کی حقیقت

اُنکے انکار کے شبد حسب ذیل ہیں:-

"رائے صاحب کتنے سالوں تک دیوسماج میں رہ کر اور یہ جان کر بھی کہ دیوسماج کے ہر ایک ممبر کو اپنی ممبری کے متعلق یہ پرتگیا پتر کرتے وقت یہ پرتگیا بھی کرنی ہوتی ہے کہ "میں ویبھچار نہیں کروں گا۔ یا اس کام میں کسی کی سہائتا نہیں کروں گا۔ اتھوا اپنی پتنی کے اس لوک میں جیتے ہوئے دوسرا بواہ نہیں کروں گا"۔ دیوسماجیوں پر یہ قطعی جھوٹا الزام لگانے کی جرأت کرتے ہیں۔ کہ بھگوان دیو آتما (یعنی دیوسماجیوں کے معبود راقم) ایک بیوی کے جیتے جی دوسری بیوی کرنے کی اجازت باقاعدہ دے گئے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ وہ اس پہلو میں دیوسماج کی ساری دُنیا سے قطعی نرالی اور اعلیٰ شکھشا کی داد دیتے۔ اُلٹا اُسے گھٹیا ظاہر کرنے کی بیہودہ کوشش کرتے ہیں۔ ہم پورے زور سے رائے صاحب کے اس اعتراض کی تردید کرتے ہیں"۔

میں اس بات کو صدق دلی سے قبول کرتا ہوں۔ کہ میں کتنے سالوں تک دیوسماج میں رہا ہوں۔ اور اُن کی اس پرتگیا کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اور ان کے سامنے اپنا سر جھکاتا تھا۔ لیکن جب ان کے معبود نے ۱۹۲۵ء میں اس پرتگیا کے بخیے اُدھیڑ کر رکھ دیئے۔ اور آئندہ کے لئے اپنے ہندی اخبار "سیوک" بابت ماہ پھاگن سمت ۱۹۸۱ بکرمی میں اس پرشن ہدی دیوسماج کا کوئی سیوک اپنی ساتویں پرتگیا بھنگ کر کے اپنی پتنی کے جیتے جی دوسری شادی کر لے۔ اور وہ اس اپرادھ کے کارن سبھا کی سے خارج کیا گیا ہو۔ تو کیا پھر وہ ساری عمر کے لئے بھگوان کی سیوکی کا سرٹیفکیٹ اُدھ بیکار لابھ نہیں کر سکتا؟" کے اُتر میں یہ حکم صادر کر کے:-

"دیوسماج پر لیڈنگی اور سے اُسے جو اور آدیشک ڈنڈ دیئے جائیں گے انہیں پورا کرنے کے سوائے اس کی حیثیت کے انوسار اُسے جرمانہ کا جو ڈنڈ دیا جائے گا۔ جو کم سے کم سو روپیہ۔ اور ادھک سے ادھک پانچ ہزار روپیہ ہوگا۔ وہ بھی وہ ادا کرے"۔

ایسے ممبر کو جو ایک بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کر چکا ہو ممبری میں بحال کرنے کی اجازت دے دی۔ تو میں نے اس نادر شاہی حکم کے برخلاف اُن ہی دنوں مخالفانہ آواز اُٹھائی۔ اور اس کے اظہار میں فوراً ۲ر دسمبر ۱۹۲۴ء کو سکرٹری دیوسماج کو مفصلہ ذیل چٹھی لکھی:-

"دیوسماج میں شامل ہونے کے لئے یہ ایک Golden Rule ہے۔ کہ کوئی سیوک یعنی ممبر دیوسماج ایک استری کے جیتے جی دوسری شادی نہیں کر سکتا"۔ "شری بہان سیٹھ نانوں مل جی ممبر دیوسماج نے ایک استری کے جیتے جی دوسری شادی (شاید اولاد کی خاطر) کر لی ہے۔ جس کے کارن وہ دیوسماج کی ممبری سے خارج کیے گئے۔ اب سننے میں آیا ہے۔ کہ انہیں سماج نے کچھ ڈنڈ دے کر پھر دیو سماج کی ممبری میں داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو کیا آپ کرپا کر کے مجھے اطلاع دیں گے۔ کہ کن حالات کے لحاظ سے انہیں معاف کیا گیا ہے۔ اور پھر سماج میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی ہے؟ چونکہ یہ ایک سوشل معاملہ ہے۔ اور اس کا اثر سارے سماج پر پڑتا ہے۔ اس لئے یہ بہتر ہوگا۔ کہ ان سارے حالات کو اخبار "جیون تت" میں کہ جس میں پہلے اس بارہ میں کثرت ازدواج کی برائی کے متعلق لیکھ نکل چکا ہے۔ چھاپ دیا جائے۔ تاکہ سب کو معلوم ہو جائے۔ کہ ان ان حالات کے اندر دیوسماج ایسے معاملہ میں کچھ ڈنڈ دے کر معاف کر سکتا ہے"۔

ناواجب ڈانٹ

دیوسماج کا ممبر ہونے کی حیثیت میں میرا یہ جائز مطالبہ تھا۔ لیکن بجائے اس مطالبہ کو پورا کرنے کے دیوسماجی صاحبان کے معبود کی طرف سے اپنے سکرٹری کی معرفت ۴ر جنوری ۱۹۲۵ء کو حسب ذیل چٹھی بھیج کر مجھے ڈانٹ بتلائی گئی۔ اور زبردستی چپ کرا دیا گیا۔ اور یہ معاملہ میری دیوسماج سے علیحدگی کا ایک جزو ثابت ہوا:-

"آپ کی ۲۰ر جنوری ۱۹۲۴ء کی چٹھی پرم پوجنیہ بانی پریزیڈنٹ دیوسماج کی سیوا میں پیش کی گئی۔ اس کے جواب میں اُنہوں نے جو کچھ لکھنے کی ہدایت کی ہے وہ یہ ہے:-

"دیوسماج کی سنگھٹن کے قواعد کے مطابق آپ کو دیوسماج کے سکرٹری یا دیوسماج کونسل کے کسی ممبر سے اس قسم کے کسی سوال کے کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ اس قسم کا سوال صرف پرتی ندھی سبھا کا کوئی ممبر کر سکتا ہے۔ اور وہ جبکہ اس کی میٹنگ ہو۔ اس کے بعد اگر کوئی اور تحریر آپ کی طرف سے اسی یا اسی قسم کے مضمون کے بارہ میں آئے گی۔ تو اس کا کچھ جواب نہ دیا جائے گا۔ اور وہ فائل کر دی جائے گی"۔

اب ان سارے ٹھوس واقعات کو معلوم کر کے ناظرین کرام سے عموماً اور دیوسماج کے تمام ممبران سے خصوصاً میری باادب درخواست ہے۔ کہ اب آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں۔ کہ کیا میرا اعتراض قطعی جھوٹا ہے یا دیوسماجی ایڈیٹر صاحب کا انکار محض جھوٹا اور قطعی بناوٹی اور "عذر گناہ بدتر از گناہ" کے مصداق ناقابل اعتبار ہے؟

دیوسماجی ایڈیٹر صاحب کا یہ کہنا کہ "دیوسماج کی پچھلی ۴۸ سال کی ساری تاریخ میں سوائے ایک شخص کے کہ جس کی عورت اپنے آپ اس کا گھر چھوڑ کر کسی اور جگہ چلی گئی تھی۔ اب تک کسی کو بھی پھر بحال نہیں کیا گیا"۔ (یہ الفاظ میں نے جلی کر دیئے ہیں۔ راقم) قطعی جھوٹ پر مبنی ہے۔

سیٹھ نانوں مل کا معاملہ

اول تو یہ سچ ہے۔ کہ دیوسماج کو قائم ہوئے ۴۸ سال ہوئے ہیں۔ لیکن پہلے تو کوئی بھی ممبر ایک بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کر لینے پر ممبری میں کسی بھی صورت میں بحال نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ دیوجیونی تو دیو گورو صاحب نے ۱۹۲۵ء میں جگی۔ جبکہ اُنہوں نے اس بدعت کو اپنے سماج میں جاری کر دیا۔ اور اسے اب تک صرف دس سال ہوئے ہیں۔ نہ کہ ۴۸ سال۔ دوم کیا اس دس سال کے عرصہ میں ایک ہی اس شخص کو جس کی عورت بھاگ گئی تھی۔ بحال کیا گیا؟ اور کیا سیٹھ نانوں مل سکنہ سکھر (سندھ) کو ایک بڑی خاصی رقم کا ڈنڈ دے کر ۱۹۲۵ء کے شروع میں بحال نہیں کیا گیا تھا؟ جس پر کہ میری طرف سے مخالفت شروع ہوئی تھی۔ یہ عین ممکن ہے کہ اس کے بعد سیٹھ نانوں مل صاحب کسی سبب سے دیوسماج کے ممبر نہ رہے ہوں۔ لیکن دوسری شادی کر لینے پر دیوسماج کی ممبری میں اُن کے بحال

ہونے میں کوئی شک و شبہ کی بات نہیں ہے۔ جس کو دیو سماجی ایڈیٹر صاحب چالاکی اور مکاری سے ہضم کر گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک طرف تو دیو سماجی ایڈیٹر صاحب کو دلیری کے ساتھ میری تحریر سے انکار ہے۔ مگر دوسری طرف کھلے منہ صاف اقرار ہے۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں۔ کہ دیو سماج اس پرتگیا کے توڑنے پر بھی ضروری ڈنڈ بھگتنے اور سادھن پورے کر لینے کے بعد کسی جن کو بحال کر سکتا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے کسی کو condemn نہیں کرتا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے آپ یہ بھی شیخی بگھارتے ہیں کہ جو چند ایک اس پاپ میں مبتلا بھی ہوئے ہیں۔ اب تک کسی کو بھی پھر بحال نہیں کیا گیا۔ حالانکہ ان میں سے بعض جن بہت برسوں سے خارج ہوئے ہوئے ہیں۔ اور وہ بارہا سیوک یا ممبر بننے کی آرزو بھی ظاہر کر چکے ہیں"۔

اب اس کے متعلق آپ سے سوال ہے کہ ان کو کیوں ہمیشہ کے لئے (condemn) کر رکھا ہے۔ اور بحال نہیں کرتے؟ کیا یہ سادھن کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یا یہ کہ آپ کے خزانہ میں وہ ایک خاصی رقم بطور ڈنڈ جمع کرانے کی توفیق نہیں رکھتے؟ اصل حقیقت تو یہ ہے کہ سادھن پورے کرنے کا تو آپ نے ایک ڈھونگ ہی بنا رکھا ہے۔ ورنہ اس بارہ میں آپ انہیں اور کیا سادھن دے سکتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ دوسری بیوی کو طلاق دے دیں۔ جیسا کہ آپ شراب خور یا مانس آہاری کی پرتگیا کے توڑنے پر اس سے یہ اقرار کرا کر کہ وہ پھر شراب خوری یا مانس آہار نہیں کریگا۔ اور کچھ نہ کچھ بطور ڈنڈ دے کر انہیں پھر بحال کر لیتے ہیں۔ اور کسی قسم کی چون و چرا نہیں کرتے۔

باقی رہی آپ کی یہ ڈینگ کہ "دیو سماج کی ترقی کے ساتھ ڈنیا سے جھوٹ اور برائی غارت ہوگی"۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا اور سب کو چھوڑ کر دیو سماج کے سب کرمچاریوں کے اندر سے جھوٹ اور برائی غارت ہو چکی ہے؟ دنیا کو معلوم ہے۔ اور سمجھدار طبقہ جو اندھ وشواس اور اندھ شردھا کے پھندے سے آزاد ہو چکا ہے۔ اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ دیو سماج میں کس طرح گراوٹ کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ جھوٹے مقدمات لڑے جا رہے ہیں۔ اور ان کے لئے پبلک کے گاڑھے خون کی کمائی کو برباد کیا جا رہا ہے۔ جس سے آپ دن بدن پتت ہو رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اگر موقع ہوا۔ تو میں واقعات کی بناء پر آپ کی اس ڈینگ کی بیہودہ اچھی طرح قلعی کھولوں گا۔

آخیر میں آپ نے مجھے "محسن کش" کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ یہ سچ کہا گیا ہے کہ زبان کے بیمار کو ساری دنیا ہی بیمار نظر آتی ہے۔ چونکہ آپ کے معبود اور آپ سب دیو سماجی صاحبان پہلے ہی کے کرتگھن اور محسن کش ہیں۔ اس لئے اگر آپ اوروں پر بھی اسی قسم کا الزام لگائیں۔ تو یہ کوئی اچنبھا کی بات نہیں ہے۔ کیا یہ سچ نہیں۔ کہ ایک زمانہ تھا۔ کہ آپ کے معبود صاحب ہنومان کو مانتے اور اس کی پوجا کرتے تھے؟ ایک دفعہ چنڈی کے پاٹھ سے ان کی بند زبان کھل گئی تھی۔ اور ایشور کے پجاری تھے۔ عشق الٰہی کے جلسوں میں رت جگا کیا کرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو انکا ایکمت محسوس کرتے تھے۔ مگر ایک موقع آیا کہ ان سب کو صلواتیں سنانی شروع کر دیں۔ کیا آپ اپنی انہی دین کی پیشواؤں کو بھی "محسن کش" کا خطاب دینے کو تیار ہیں؟

اس کے علاوہ کیا یہ سچ نہیں کہ تمام کے تمام دیو سماجی کسی نہ کسی اور مذہب سے نکل کر آئے ہیں۔ اور ان مذاہب کو کوس کوس کر اب اپنے دل کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔ جس کا ثبوت آپ کے اسی اخبار کے پرچے سے ہی ملتا ہے۔ مثلاً شریمان سیوا سنگھ اور شریمان گوروونت سنگھ نے گرنتھ صاحب کی مذہبی تعلیم کے ورشہ میں اس کا مہیا پن پرگٹ کیا۔ کیا یہ ہر دو صاحبان دیو سماج میں آنے سے پہلے سکھی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے تھے؟ اگر جی، آپ کی قائم کی ہوئی کسوٹی کی رو سے ان ہر دو کو "محسن کش" کا خطاب دینے کو تیار ہیں؟

افسوس ہے۔ کہ آپ اپنا تو یہ حق سمجھتے ہیں۔ کہ آپ اور سب مذاہب کے لوگوں پر حملے کریں۔ اور انہیں برا بھلا کہیں۔ لیکن اگر کوئی اور جائز طریقہ سے آپ کی کسی غلط بات کو ظاہر کرے تو آپ سیخ پا ہو جائیں۔ اور انہیں صلواتیں سنانے لگ جائیں۔ کیا آپ کا اس قسم کا عمل شرافت پر مبنی ہو سکتا ہے؟

آریہ سماج پٹھانکوٹ کا سالانہ چناؤ

۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور کی جنرل سبھا میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے:۔

پردھان لالہ کلدیپ چند آڑھتی + اُپ پردھان مہاشہ دیوان چند + منتری بدری ناتھ شرما عرائض نویس + جائنٹ منتری وید گنگا رام + اُپ منتری لالہ امولک رام + خزانچی لالہ اچھر مل پلیڈر + لائبریرین و سٹور انچارج بابو پرتاپ چند + ممبران انترنگ سبھا:۔ لالہ رودڈ مل صراف۔ مہاشہ پورن چند۔ لالہ جواہر لال۔ چوہدری کیشو داس دیوان کرتار چند اور وید گیان چند۔

بدری ناتھ شرما منتری آریہ سماج پٹھانکوٹ
ضلع گورداسپور

سماج سدھار

(از شری لالہ دیوانچند جی ایڈووکیٹ۔ بٹالہ)

موجودہ ہندو سماج کی سماجک یعنی مجلسی حالت سخت قابل رحم ہے۔ ہندوؤں میں گزشتہ دو تین ہزار سالوں سے قومیت کا جذبہ نفی کے برابر معلوم دیتا ہے۔ بھائی بھائی کا دشمن ہے۔ ہندوؤں میں اس وقت ۴ ہزار کے قریب ذاتیں یا برادریاں موجود ہیں جنہوں نے قومیت کے جذبہ کو بالکل فنا فی العدم کر چکی ہیں۔ نام نہاد اونچی ذاتوں کے لوگ جس قدر مظالم اپنے غریب اور ذلت بھائیوں پر کرتے ہیں۔ اس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں شاید ہی کسی قوم یا ملک میں مل سکے۔ بیوگان پر جو سختیاں آئے دن ہمارے معزز گھرانوں میں اکثر اوقات کی جاتی ہیں۔ صرف انہی پاپوں کے کارن یہ جاتی دائمی غلامی اور موت کے منہ میں پڑی معلوم دیتی ہے۔ قدیم اہل روما۔ اہل مصر۔ اہل ایران اور اہل یونان کئی بار دنیا میں حاکم اور کئی بار محکوم ہوئے۔ ان کی غلامی بارہا آزادی میں تبدیل ہوتی رہی۔ مگر اس بدبخت ہندو قوم کو ہزارہا سالوں سے کبھی مسلسل اور مکمل آزادی حاصل نہ ہوئی۔ اس کی وجوہات سیاسی ہی نہیں۔ بلکہ ہماری غلامی کی جڑیں ہماری بوسیدہ مجلسی تنظیم میں پنہاں ہیں۔

پرانے ویدک زمانہ کے آریہ لوگ کیوں آزاد اور خود مختار تھے؟ ان کی تیغ ہندی اور بہادری کا تذکرہ کیوں پرانی فارسی اور یونانی کتب میں سنہری حروف میں درج ہے؟ دنیا کا فاتح سکندر کیوں بیاس سے آگے رک گیا؟ سلوکس نے کیوں شکست کھا کر مہاراجہ چندر گپت کو اپنی لڑکی اور کابل و قندھار وغیرہ کا علاقہ جہیز میں دیا؟ جن مسلم غازیوں نے حضرت محمد صاحب کے بعد ۸۰ سال کے اندر نصف یوروپ۔ نصف ایشیا اور کل شمالی افریقہ کو فتح کر کے اکثر اقوام کو مکمل طور پر مسلمان بنا لیا تھا۔ وہی چار سو سالوں تک لگاتار حملوں کے باوجود ہند میں خود کہیں بھی کامیاب نہ ہو سکے۔ اور ان کی کامیابی محض جے چند کی غداری سے ہی کیوں شروع ہوئی؟ اس کی اصلی وجوہات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ پرانے زمانہ کے آریہ لوگ موجودہ ذات پات اور چھوت چھات کے توہمات سے مبرا تھے۔

۲۔ ان میں خود غرضی اور ذات پرستی کی بجائے قومیت اور خدا پرستی کا جذبہ موجزن تھا۔

۳۔ پرانے زمانہ کے آریہ لوگ صرف ایک پرماتما کی پوجا کرتے تھے۔ اور صرف ایک پستک (وید) کو ہی اپنی دھرم پستک مانتے تھے۔

۴۔ ان کی ایک ہی ماتری بھاشا سنسکرت تھی۔

۵۔ ان کی زندگی سادہ۔ کم خرچ اور توکل بر خدا تھی۔

۶۔ وہ ہمت۔ بہادری اور جفاکشی کی زندگی بسر کرتے تھے۔

۷۔ وہ اپنی قوم کے لوگوں سے خاص انس رکھتے تھے۔ اور قومی مفاد کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔

۸۔ وہ قدرت اور اس کے نظاروں کے درمیان جنگلی اور دیہاتی زندگی پر ہمیشہ فدا تھے۔

۹۔ وہ اہنسا کی بجائے کھشتری دھرم کو ہی آزادی کا مول منتر سمجھتے تھے۔

۱۰۔ وہ موجودہ مذہبی۔ مجلسی اور دماغی غلامی کی کڑی زنجیروں سے بالکل آزاد تھے۔

موجودہ ہندو سماج میں اگر پرانے آریوں کے ویدک گن سما سکیں۔ تو اس سماج میں ایک انقلاب آ جائے گا۔ جس سے ایک ایسا وشال راشٹریہ جیون پیدا ہوگا۔ جس کا مقابلہ کوئی دنیا کی طاقت نہ کر سکے گی۔ مجلسی انقلاب سیاسی انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ اگر دیا نند کا ندھی ذات پات۔ اور چھوت چھات کو ہندوؤں سے مٹا سکیں تو یقیناً ان کا درجہ کسی اوتار سے کم نہ ہوگا۔

ہندوستان کی آزادی "ہندو مسلم سمجھوتہ" پر ہرگز منحصر نہیں۔ بلکہ ہمارا سوراجیہ ہمارے مجلسی انقلاب پر منحصر ہے۔ اگر ہندو اپنے اندر سے مذہبی (ذات پات۔ چھوت چھات اور دیگر سماجک بد رسومات) کو دور نہیں کر سکتے۔ تو وہ ہمیشہ غلام رہیں گے۔ انگریزوں یا مسلمانوں یا دونوں کے جیسا کہ موجودہ کمیونل ایوارڈ (یعنی فرقہ وارانہ فیصلہ جو ہندوؤں کو کمین بنانے کے لئے ان پر ٹھونسا گیا ہے) میں تجویز کیا گیا ہے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ ہندوؤں نے جس قدر مظالم نام نہاد اچھوتوں اور بیوگان پر کئے ہیں۔ اسی قدر دنیا کی نظروں میں وہ بطور ایک اچھوت قوم حقیر اور غلام ہیں۔

اس پاپ کا پرائشچت جس قدر جلد ممکن ہو سکے کرنا ہمارا فرض ہے۔ جو لوگ انگریزوں سے سوراجیہ لینا چاہتے ہیں۔ مگر اپنے بھائیوں پر مظالم روا رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ کس منہ سے دلت جاتیوں کو حقوق انسانی سے محروم کرنے کے روادار ہیں؟ اگر اچھوت پن اور جبری رنڈاپا ہندو دھرم یا قوم کا اٹل سدھانت ہے۔ تو ایسا نام نہاد دھرم اور قوم جس قدر جلدی دنیا سے معدوم ہو سکے۔ اسی میں دنیا کا بھلا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

وید میں ایک منتر آتا ہے جس کا ارتھ یہ ہے کہ "براہمن پرماتما کا مُنہ ہے۔ کھشتری اُس کے بازو۔ ویش اس کی رانیں اور شودر اُس کے پاؤں ہیں"

اس منتر کو بعض مُورکھوں نے غلط سمجھ کر شودروں اور نام نہاد اچھوتوں پر بے حد ظلم روا رکھے۔ اس میں تمام انسانی جماعت کو پرماتما کے جسم کے چار حصّوں میں شمار کیا گیا۔ شودر بھی اسی بھگوان کے پوتر پاؤں ہیں۔ ہم نو صد فی صدی سے یہی یقین رکھتے ہیں۔ کہ بھگوان کو خوش کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہی ہے۔ کہ اس کے پوتر چرنوں (یعنی شودروں اور دلت بھائیوں) کی سیوا کرتے ہوئے اپنے کمزور اور پس افتادہ بھائیوں کو اپنے سر کا مکٹ بنانے کا یتن کریں۔

اگر ہم اچھوتوں اور دلتوں کو ہندو سوسائٹی سے پرے کرتے ہیں۔ تو ہم پرماتما کے چرنوں کو کاٹنے کے ملزم ٹھہرتے ہیں۔ دنیا میں انسانی سوسائٹی یا قوم ایک جسم کی طرح ہے جس میں قوم کے رہبر یا اس کے براہمن سر کی مانند ہیں۔ اس کے ویر یودھا دونو بازوؤں کی مانند ہر وقت اس کی حفاظت میں مصروف رہتے ہیں۔ عام زمیندار۔ تجار اور دیگر پیشہ ور لوگ پیٹ اور جسم کی طرح سب فرائض ادا کرتے ہیں۔ مگر یہ ساری قوم یا انسانی سوسائٹی صرف شودروں (پاؤں) کے سہارے چل سکتی ہے۔

نہ معلوم کس کمبخت نے کس بدساعت شودروں کو اچھوت قرار دے کر ہندو سوسائٹی کی جڑوں کو کاٹنے کا مشورہ دیا۔ کوئی انسان بغیر پاؤں کے چل نہیں سکتا۔ اس کی زندگی محال ہو جاتی ہے۔ وہ قدرتی طور پر نیم مردہ بن جاتا ہے۔ بعینہٖ یہ حالت ہندوؤں کی ہے ہندو جاتی اچھوت پن کی وجہ سے آگے چل نہیں سکتی۔ اس کو سوائے پرماتما کے اور کوئی اُٹھا نہیں سکتا۔ اس کی غلامی قدرتی ہے اس میں انگریزوں۔ مسلمانوں یا کسی غیر قوم کا کوئی ہاتھ نہیں۔ جو شخص اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑا چلائے۔ اس کے دماغ میں فتور ہونے کے متعلق کس کو شک ہو سکتا ہے؟ اور یہی حالت ہمارے "اہم برہم" (میں خدا ہوں) ماننے والے براہمن پنڈتوں کی آج تک چلی آئی ہے۔ یہاں تو "اے روشنیِ طبع تو بر من بلا شُدی" والا معاملہ ہے۔

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پُرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔ (مینیجر)

آریہ سماج نئی دہلی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کے بارھویں سالانہ جلسہ کا آغاز ۱۱ مارچ ۱۹۳۵ء سے ہوا۔ ۱۴ مارچ تک ہر روز رات کے ۸ بجے سے ۹ بجے تک پروفیسر گوپال جی بی۔ اے "یوگ ودیا" پر کتھا کرتے رہے۔ ۱۵ مارچ کو ۵ بجے شام کے نگر کیرتن کا جلوس نکلا۔ جس میں پنڈت گرم چند جی کے اناتھ آلیہ کا بینڈ۔ دیانند وید ودیالیہ کے برہمچاری اور شرم جیوی آشرم کے دیدیار بھگتوں کے علاوہ پانچ بھجن منڈلیاں گاڑیوں پر بیٹھ کر بھجن گا رہی تھیں۔ جب باوا ابلکھا سنگھ گردھاری لال کی دکان پر پہنچیں۔ تو انہوں نے دودھ سے سب کا ستکار کیا۔ اور رات میں رات کے ۱۰ بجے یہ جلوس پنڈال میں ختم ہوا۔

۱۶ مارچ ۱۹۳۵ء کو قبل دوپہر سوامی کرما نند جی اور لالہ گوری شنکر جی بی۔ اے منتری شُدھی سبھا کے ویاکھیان ہوئے۔ بعد دوپہر آچاریہ رامدیو جی کی صدارت میں "آریہ کانفرنس" ہوئی جس میں کئی بھاشن ہوئے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے سمرکھن میں پرستاو پاس ہوا۔ ۱۶۔ اور ۱۷ مارچ کو رات کے سمے (دونو دن) پروفیسر گوپال جی اور آچاریہ رام دیو جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوتے رہے۔

۱۷ مارچ کو بوقت صبح پنڈت ہردیالو جی اور سوامی کرما نند جی کے منوہر اُپدیش ہوتے رہے بعد دوپہر پنڈت ہردیالو جی کا ویاکھیان ہو کر مہاشہ چمن لال جی پریم نے اپیل کی جس پر تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ جمع ہوا۔ اس کے بعد پنڈت رام چندر جی دہلوی کا سارگربھت ویاکھیان ہو کر دوپہر کی کارروائی ختم ہوئی۔

۱۸ مارچ کو ۱۱ سے ۴ بجے تک استری سماج کا جلسہ ہوا جس میں ماتا تپاوتی جی۔ شری نارائن سوامی جی۔ شریمتی ودیاوتی جی وشارد۔ شریمتی سومترا دیوی جی شاستری۔ اور شریمتی سرلا دیوی جی آدی کئی ودشی استریوں کے بھاشن ہوتے رہے۔ اور رات کے سمے پروفیسر گھنیشام سنگھ جی گپت ممبر اسمبلی اور شری نارائن سوامی جی کے ویاکھیان ہوئے۔ گپت جی نے بتلایا کہ کس طرح مہرشی دیانند کے سدھانتوں کی سنسار میں دگوجے ہو رہی ہے۔ شری نارائن سوامی جی مہاراج نے اپنے ویاکھیان میں بتلایا کہ منشیہ کے جیون کا آدھار اس کے وچار ہی ہیں۔ اس کے بعد شریمتی سرلا دیوی جی کا دیاکھیان ہوا۔ اور دھنیہ واد ادا کرنے کے بعد اُتسو سماپت ہوا۔ دیاکھیانوں کے دوران میں مہاشہ ہربنس چندر۔ مہاشہ نتھا سنگھ۔ مہاشہ گیانیندر اور مہاشہ دھرم دیو جی کے منوہر بھجن بھی ہوتے رہے۔ ہم اُتسو کی اس کامیابی پر پرماتما نیز آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔

(رام شرن منتری آریہ سماج نئی دہلی)

چونی بائی ٹیک چند نانگیہ چھاترورتی

ڈیرہ غازی خان نواسی شری بھائی ٹیک چند نانگیہ نے ۲۵ ہزار روپیہ گورُوکل کانگڑی کو اس لئے دان دیا ہوا ہے کہ اس چھاترورتی پر ڈیرہ غازیخان یا اسی ضلع کا ایک غریب اور ہونہار لڑکا ہر سال گورُوکل میں داخل کیا جایا کرے۔ جو اصحاب اس سال اس چھاترورتی سے فائدہ اُٹھانا چاہیں۔ وہ بہت جلد اپنی درخواست دفتر گورُوکل کانگڑی ضلع سہارنپور میں بھیجدیں داخلہ کا فارم اور گورُوکل کے قواعد دفتر گورُوکل کانگڑی سے طلب کریں۔ لڑکوں کا انتخاب گورُوکل کے سالانہ جلسہ پر ۱۹ لغایت ۲۲ اپریل ہوگا۔ انتخاب کے بعد مستحق ودیارتھی کو گورُوکل میں داخل کیا جائے گا۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج جموں کا سالانہ اُتسو :-

آریہ سماج جموں (ہسپتال روڈ) کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳- اور ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء کو حسب معمول نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا جائے گا۔ نگر کیرتن ۱۱ اپریل کو بوقت شام ہوگا۔ باہر سے آنے والے بھائیوں کے لئے بھوجن اور رہائش کا پربندھ آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔

سوامی سروانند جی کی سیوا میں نمرتا پُورک پرارتھنا ہے کہ وہ جہاں کہیں ہوں۔ اس اُتسو پر پدھارنے کی اوشیہ کرپا کریں۔

(تلسی رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سونی پت کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سونی پت کا ساتواں سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰- اور ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ نگر کیرتن ۱۹ اپریل کو بروز شکر ہوگا۔

{ رام جیون گپتا بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
{ جائنٹ سکرٹری آریہ سماج ہذا

آریہ سماج ظفروال کو بھومی کا دان :-

آریہ سماج ظفروال کے خاص اجلاس منعقدہ ۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء (زیر صدارت پنڈت سنت رام جی ڈوگرہ) میں مندرجہ ذیل پرستاو پاس کیا:-

"یہ سبھا ظفروال کے آریہ ہندوؤں کا یہ جلسہ لالہ گنگا رام جی اور ڈاکٹر مہاراج کرشن جی کا اس دان کے لئے جو انہوں نے اپنی زمین برائے مفاد آریہ سماج بحق آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون لاہور ہبہ کر دی ہے۔ ہاردک دھنیہ واد کرتا ہے"

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

نئے آریہ سماج کی ستھاپنا :-

داؤد پور تحصیل جگادھری میں ماسٹر ہیرشرن جی کے یتن سے آریہ سماج ستھاپت ہو گئی ہے جس کے ۱۸ سبھاسد بنائے گئے ہیں۔ اور انتخاب حسب ذیل ہوا ہے :-

چودھری ساون سنگھ جی پردھان + " شیام " اُپ پردھان + ماسٹر رگھبیر شرن جی منتری + چودھری سادھو رام جی اُپ منتری + چودھری سندر سنگھ جی خزانچی۔

آریہ سماج ہذا نے ایک پاٹھ شالہ جاری کر دی ہے جس میں ہر ذات کے بچوں کو مفت شکشا دی جاتی ہے۔ غریب بچوں کو کتب

اور تختیاں بھی آریہ سماج ہذا کی طرف سے دی جاتی ہیں گی۔ جو لڑکے رن کے وقت تعلیم حاصل نہیں کر سکتے ان کے لئے دوسری پاٹھ شالہ بھی جاری کر دی گئی ہے۔ ماسٹر رگھبیر متر نے آنریری کام کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ نیز کپڑا سینے کا کام بھی سماج ہذا کی طرف سے بچوں کو مفت سکھایا جاتا ہے۔ جس کے لئے چوہدری شیام سنگھ جی نے دو کھڈیاں پردان کی ہیں ٭

(رام دت اپدیشک)

آریہ کنیا پاٹھ شالہ پشاور صدر کا سالانہ جلسہ

جلسہ :- آریہ کنیا پاٹھ شالہ پشاور صدر کا اکتیسواں سالانہ جلسہ پاٹھ شالہ کے نئے بھون میں ۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو بوقت صبح بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ کنیاؤں کے والدین خصوصاً زیادہ تعداد میں تشریف فرما تھے۔ رائے بہادر لالہ رُچی رام جی ممبر لیجسلیٹو کونسل صوبہ سرحد صدر جلسہ تھے۔ کارروائی پروبلت یگیہ سے شروع ہوئی جس میں رائے بہادر لالہ بیلی رام جی دھون۔ رائے بہادر لالہ رُچی رام جی۔ رائے صاحب پنڈت مول چند جی اور دیوان گنگا بشن جی رئیس بطور یجمان یگیہ میں شامل ہوئے ٭

یگیہ کے بعد پاٹھ شالہ کی کنیاؤں نے اپنے منوہر بھجنوں و ویاکھیانوں اور پروفیسر دیوبندرناتھ جی شنیاسکتی ایم۔ اے نے اپنے دھرم بھاشن سے جنتا کو بہت محظوظ کیا۔ سکرٹری نے پاٹھ شالہ کا ہانی اور سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور سپیک ستے اس حیر انسپی پاٹھ شالہ کے لئے دھن کی اپیل کی۔ کارروائی تقسیم انعامات کے بعد ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے ساتھ بڑی اُتم ریتی سے سماپت ہوئی۔ خاتمہ پر جنتا کا یگیہ شیش سے خوب ستکار کیا گیا ٭

اسی شبھ اوسر پر آریہ سماج پشاور صدر کے کھلے میدان میں ایک سندر انتقی بھون (ہندو مسافر خانہ) کی آدھار شلا لالہ دیوراج جی کوہلی اوورسیر کریا رام بہادر کے پوتر ہاتھوں سے رکھی گئی ٭

(کنتی چند گپتا منتری آریہ کنیا پاٹھ شالہ پشاور صدر)

آریہ سماج جلالپور تو کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جلال پور تو تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ جلسہ ۲۶ تا ۲۸ مارچ ۱۹۳۵ء نہایت شان سے نروگھن سماپت ہوا ہے۔ جلسہ پر پنڈت رام چند جی مہتا شاستری دہلوی۔ پنڈت دیپ چند جی پرچارک۔ پنڈت وشنو ناتھ جی شاستری ایم۔ اے۔ مہاشہ دھرم پال جی بھجنیک اور ماسٹر کرشن جی بھجنیک تشریف لائے تھے

ان کے منوہر ویاکھیانوں اور سندر بھجنوں سے ہندو مسلم جنتا پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا ہے۔ ہر روز رات کو پنڈت وشنو ناتھ جی شاستری ایم۔ اے کے نہایت عالمانہ اور سارگربھت ویاکھیانوں سے جلال پور تو نواسیوں نے لابھ اٹھایا ہے۔ پنڈت دیپ چند جی کی اپیل پر مبلغ ۱۵۰٪ روپیہ دان پراپت ہوا۔ آریہ سماج ہذا جلسہ کی کامیابی کے لئے سبھا کا دھنیہ واد کرتا ہے۔ سماج ہذا کی طرف سے پہلے ۲-۰-۶۶ روپیہ ویدپرچار فنڈ میں دان دیا گیا ہے ٭

(رمیش پال کشیپ منتری آریہ سماج ہذا)

ہندی ساہتیہ سمیلن لائل پور :-

اس بار لائل پور میں ہندی ساہتیہ سمیلن ہو رہا ہے۔ پنجاب کی تمام آریہ سماجوں۔ سناتن دھرم سبھاؤں۔ کانگرسیوں اور سکھوں کو ہندی بھاشا کی پست حالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس سمیلن کو کامیاب بنانا چاہئے۔ سمیلن ۱۳-۱۴-۱۵ اپریل ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ تمام علاقوں سے کافی ڈیلیگیٹ شامل ہوں گے ٭

(نامہ نگار)

باجلاس جناب ٹھاکر رندھیر سنگھ صاحب بہادر منصف درجہ اول بلند شہر

لالہ چندن لال خلف لالہ سنت دیال قوم اگروال ساکن موضع بھٹوارہ پرگنہ برن۔ مدعی

بنام :- بنارسی داس پسر نند کشور قوم ولیش ساکن موضع بھٹوارہ پرگنہ برن مال خورجہ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت رقم کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے حاضر رہنے کے لئے مقرر ہے۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہیں۔ پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا ٭

بثبت دستخط میرے اور مُہر عدالت کے آج ۲۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو جاری کیا گیا ٭

(دستخط حاکم مع مُہر عدالت)

آریہ سماج قصور کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ یکم تا ۷ اپریل ۱۹۳۵ء بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ یکم اپریل سے ۵ اپریل تک ہر روز رات کے ۸ سے ۱۰ بجے تک ویدوں کی کتھا ہوا کرے گی۔ اور ۶ و ۷ اپریل کو جلسہ کی کارروائی ہوگی ٭

(نامہ نگار)

آریہ سماج گنگا نگر کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج سری گنگا نگر (راج بیکانیر) کا ہفتم سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ اس شبھ اوسر پر بڑے بڑے سنیاسیوں۔ ودوانوں۔ پرچارکوں اور بھجنیکوں کے آنے کی آشا ہے۔ دھرم پریمی تشریف لاکر لابھ اٹھائیں ٭

(منتری)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی میں لیکچر :-

اس آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے سمبندھ میں پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا ایک منوہر ویاکھیان بھگوان داس آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں ۲ اپریل ۱۹۳۵ء کو ہوا ٭ (نامہ نگار)

دھرم شکشا امتحان کے نتائج :-

پنجاب آریہ شکشا سمتی کی طرف سے ہر سال دھرم شکشا کا امتحان لیا جاتا ہے۔ اس امتحان میں سمتی سے تعلق رکھنے والے سکولوں کے طلباء حصہ لے سکتے ہیں۔ اوّل۔ دوئم اور سوئم رہنے والوں کو انعام اور پاس ہونے والوں کو سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ ہر سال امتحان دینے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس سال حسب ذیل امیدواروں نے انعام حاصل کیا :-

پہلا امتحان۔ درشنی دیوی۔ وشنو دیوی۔ سبھدرا دیوی ٭

مذہبی ۲۔ سومترا دیوی۔ ساوتری۔ سنیہ دیوی ٭

(منتری پنجاب آریہ شکشا سمتی۔ لاہور)

آریہ سماج کمپالہ (یوگنڈا) کے سماچار

(۱) آریہ سماج کمپالہ کی حالت اُنت ورشی ہے۔ اور ممبران قرضہ کے بوجھ کو کم کرنے میں خوب کوشاں ہیں۔ لائبریری باقاعدہ کھولنے کا وچار کیا گیا ہے ٭

(۲) وارشک چناؤ :- آریہ سماج ہذا کا چناؤ ذیل پرکار ہوا ہے :-

پردھان ڈاکٹر ایم۔ ایم۔ پٹیل۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اپ پردھان مہاشہ امرتی بھائی ٹکارا + جنرل سکرٹری پیارے لال کپل + اپ منتری کے۔ ایل۔ ڈلسیانی + کوشادھیکش مہاشہ وزیر چند چوپڑا + پستکادھیکش مہاشہ گوردھن رام ٭

ممبران کمیٹی :- سیٹھ پربھو کالیداس پٹیل۔ بابو رام۔ ٹی۔ کے۔ جوشی۔ ولبھ بھائی پٹیل اور موہن لال +

(۳) ویدک ویواہ :- کمپالہ آریہ سماج میں پہلا آدرش ویدک ویواہ سنسکار پچھلے سپتاہ بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ انتر جاتیہ ویواہ مہاشہ کورٹے (دکھشنی کھشتری بھائی) اور بہن شانتا بائی (جو کہ دکھشنی براہمن کنیا ہے) کے درمیان ہوا۔ یوگیہ پنڈت کی غیر حاضری میں سنسکار کو ممبران آریہ سماج نے بڑے پریم سے پورا کیا۔ اس کا پربھاؤ جنتا پر بڑا اچھا پڑا۔ آریہ سماج کو ۵۱ شلنگ دان ملا ٭

(۴) وارشک اُتسو :- آریہ سماج کمپالہ کا سالانہ اُتسو ایسٹر کی رخصتوں میں ہوتا ہے۔ امسال بھی دلیش سے ودوان یوگیہ پنڈتوں کے پدھارنے سے جلسہ خوش اسلوبی سے ہوگا۔ پنڈت رام چند شاستری اور پنڈت ستیہ دیو جی پدھار کر جلسہ کی رونق کو بڑھائیں گے۔ پبلک کو اس سمے پورا پورا سہیوگ دے کر لابھ اٹھانا چاہئے +

(پیارے لال کپل جنرل آریہ سماج کمپالہ یوگنڈا کی طرف سے)

ضرورت ہے!

آریہ کنیا پاٹھ شالہ سرگودھا کے لئے ایک ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو مڈل کلاس کو سنسکرت پڑھا سکے۔ ٹرینڈ کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ ۲۰/- سے ۳۵/- روپیہ تک حسب لیاقت دی جائے گی ٭

مینیجر آریہ پتری پاٹھ شالہ سرگودھا

کھتری ور کی ضرورت

کنبوہ کنیال کھتری ذات کی پندرہ و سولہ سالہ سوشکشت کنیاؤں کے لئے جو چھٹی و مڈل تک آریہ مہا شالہ پڑھی ہوئی۔ روپ وتی۔ گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہیں۔ دو آریہ وچار کے برسر روزگار نوجوان خوبصورت تعلیم یافتہ کھتری وروں کی ضرورت ہے۔ گوجرانوالہ سیالکوٹ اور جہلم اضلاع کو ترجیح دی جائے گی ٭

منتری آریہ سماج ... (گوجرانوالہ)

اور آپ سب دیو سماجی صاحبان کے پہنچ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اردھ شتابدی مہوتسو

تمام مت متانتروں سے اعلےٰ پیمانہ پر شاستر ارتھ کا پربندھ کیا جاوے

(از مہاشہ سبنا رام جی منگل سبھا سد آریہ سماج نیروبی۔ ایسٹ افریقہ)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کا مہوتسو اس سال کے آخری ماہ میں لاہور میں منایا جانے والا ہے سبھا کے کارکن اس کے لئے ابھی سے تیاریاں کر رہے ہیں پوجنیہ آچاریہ رام دیوجی اور دوسرے آریہ نیتاؤں کے لیکھ اخبارات میں آریہ جنتا کے سامنے آرہے ہیں۔ مسٹر پیارے کوٹو رام جی گپتا بی۔ اے سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول لیہ نے وید پرچار کی سکیم پیش کی ہے۔ تو پوجنیہ آچاریہ رام دیوجی ایسے ایک درجن تیاگی سنیاسیوں اور بان پرستھیوں کے لئے اپیل کر رہے ہیں۔ جو کہ میدان میں نکلیں۔ اور آریہ سماج کے کام کو آگے لے جائیں۔ اور اپنی یوگیتا۔ تپ اور تیاگ سے آریہ سماج میں نیا جیون اور نیا ڈھنگ لائیں۔ ابھی اور بھی آریہ سجن اپنی اپنی تجاویز پیش کریں گے۔ اس مہوتسو کے متعلق ماسٹر لچھمن جی آریہ اپدیشک دہلی کا ایک مضمون یکم دسمبر ۱۹۳۴ء کے "آریہ ویر" لاہور میں ۔۔۔۔ نکلا ہے۔ جس میں یوگیہ ماسٹر جی نے بڑی اچھی طرح اور یوگیتا سے بتایا ہے۔ کہ بیرونی دھوم دھام کے علاوہ آریہ سماج کو کوئی اندرونی ٹھوس کام بھی کرنا چاہیئے۔ جس سے آنے والی نسلیں کچھ فائدہ اٹھا سکیں۔ یعنی اس مہوتسو پر دنیا کے تمام مت متانتروں سے ایک اعلیٰ پیمانہ پر شاستر ارتھ کیا جا سکے۔ جس میں تمام بھارت ورش کے اعلےٰ سے اعلےٰ آریہ ودوان لاہور میں اکٹھے ہوں۔ اور ایک فیصلہ کن شاستر ارتھ کریں۔ بعد ازاں وہ سارا شاستر ارتھ ایک کتابی صورت میں پرکاشت کیا جاوے۔ تاکہ جو آریہ سجن اردھ شتابدی مہوتسو پر کسی خاص وجہ سے نہ آسکیں۔ وہ گھر بیٹھے ہوئے اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ جیسا کہ مہرشی دیانند جی نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے شاستر ارتھ کئے ہیں۔ اور جن میں سے کاشی کا شاستر ارتھ خاص طور پر مشہور ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ وہ آریہ سماجی جو بوجہ روزگار بھارت ورش سے باہر دیشوں میں رہتے ہیں۔ اور جن کو اپنی ماتر بھومی میں آنے کا شاذو نادر ہی موقع نصیب ہوتا ہے۔ دوسرے دھرم والوں کو بڑے فخر سے شاستر ارتھ کی مشہور کتاب دکھا سکیں۔

اجمیر کی نروان اردھ شتابدی کے مہوتسو پر آریہ جنتا نے بڑے اتساہ سے پرستاو پاس کیا تھا۔ کہ آئندہ شاستر ارتھوں پر وشیش دھیان دیا جاوے گا۔ چونکہ یہ پرستاو ابھی تازہ ہے۔ اور آریہ سماجیوں کے دلوں میں اسے عملی جامہ پہنانے کا خیال موجزن ہے۔ اس لئے آنے والے اردھ شتابدی مہوتسو پر جو کہ اپنی شان کا پہلا اور نرالا اتسو ہوگا۔ شاستر ارتھ کر کے ایک مشہور کتاب چھپوائی جاوے۔

میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تمام ادھیکاریوں۔ سبھا سدوں اور خصوصاً آچاریہ رام دیوجی سے جنہوں نے اس شتابدی کا تمام بوجھ اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور جو اس وقت آریہ سماج کے واحد مسلمہ لیڈر ہیں۔ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس امر کی طرف دھیان دے کر آریہ جگت کو کرتارتھ کریں۔

دیانند براہم مہا ودیالیہ لاہور میں خاص دھارمک میلہ :- دسمبر ۱۹۳۴ء کی رخصتوں میں ودیالیہ ہذا میں ایک خاص دھارمک میلہ کیا گیا تھا جس میں مہاتما ہنس راج جی۔ لالہ سائیں داس جی ایم۔ اے۔ اور آچاریہ ودیالیہ ہذا نے منوہر اپدیشوں اور بھاشنوں سے حاضرین کو محظوظ کیا تھا۔ اسی پرکار کا ایک دھارمک میلہ ایک ہفتہ کے لئے ودیالیہ نے پھر سے منانے کا وچار کیا ہے۔ یہ میلہ بیساکھی ۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء کو صبح سے شروع ہوگا۔ اس میں سبق آموز اور منوہر روحانی و دھارمک اپدیش اور بھاشن ہوں گے۔ لاہور نواسی اور باہر کے آریہ بھائیوں سے نیویدن ہے۔ کہ وہ اس دھارمک میلہ میں شامل ہو کر لابھ اٹھائیں۔ اور جو بھی باہر سے تشریف لانے والے ہوں۔ ان سے یہ عرض ہے۔ کہ وہ چار دن پہلے سوچنا دیدیں۔ تاکہ ان کے لئے خاص انتظام کیا جاوے۔ (پرنسپل دیانند براہم مہا ودیالیہ لاہور)

گوروکل رائیکوٹ کے وارشک اتسو کا مختصر برتانت

گوروکل مہا ودیالیہ رائیکوٹ کا سالانہ جلسہ اس سال بھی حسب معمول بر موقع ہولی ۱۶-۱۷- اور ۱۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو ہوا۔ جلسہ سے پہلے جس جانفشانی سے ادھیکاریوں تتھا برہمچاریوں نے جلسہ کی تیاریاں کی تھیں۔ پرماتما نے ان کو اپنی محنت کا پھل دیا۔ اس بار جلسہ پچھلے چند سالوں کی نسبت نہایت شاندار ہوا۔ اتفاق کی بات یہ ہے۔ کہ اب کی دفعہ جلسہ کے شبھ اوسر پر سب سنیاسی تتھا بان پرستھی مہانو بھاوؤں نے آریہ جنتا کو اپنے سد اپدیشوں سے کرت کرت کیا۔ ان میں قابل ذکر ہستیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

سوامی ودیانند جی تیرتھ۔ سوامی کرشنا نند جی۔ سوامی وشوانند جی۔ سوامی کیشوانند جی سنچالک ہندی ساہتیہ سیوا سدن ابوہر اور مہاتما ٹیک چند جی بان پرستھی۔

کارروائی ۱۶ مارچ کو بعد دوپہر بھگت منگت رام جی آچاریہ گندھرو مہا ودیالیہ جالندھر تتھا ان کی بھجن منڈلی کے منوہر سنکیرتن سے آرمبھ ہوئی۔ بھگت جی کے پریم مئے بھجنوں سے لوگوں نے خاص آنند اٹھایا۔ رات کو سوامی ودیانند جی تیرتھ کی ادھیکشتا میں ایک کوی دربار منعقد ہوا جس میں بڑے برہمچاریوں تتھا ادھیاپکوں کے علاوہ چھوٹے چھوٹے برہمچاریوں نے بھی حصہ لیا۔

۱۷ مارچ ۱۹۳۵ء کو برہمچاریوں کے نتیہ کرم سے فارغ ہونے کے پشچات پراتہ کال آٹھ بجے بھجنوں کے بعد سوامی کرشنا نند جی کا "پربھو وشواس" پر منوہر اپدیش ہوا۔ اس کے بعد برہمچاریوں کی ودیا ونودنی سبھا کا سالانہ ادھیویشن ہوا۔ جس کے پردھان سوامی ودیانند جی تیرتھ تھے۔ اس سبھا کی سب کارروائی شروع سے لے کر آخیر تک سنسکرت میں ہوئی۔ برہمچاری پرکاش چندر جی کا ویاکھیان "گوروکل شکھشا پرنالی" پر قابل تعریف تھا۔ آپ نے ہر پہلو سے اس شکھشا پرنالی پر کئے گئے اعتراضات کو رد کیا۔

دوپہر کی کارروائی میں بھگت جی کے بھجنوں کے بعد سوامی ودیانند جی تیرتھ کا ایک پربھاوشالی لیکچر ہوا۔ بعد ازاں ایک گھنٹہ بھر سنکیرتن ہو جانے پر کارروائی سماپت ہوئی۔ رات کو مہاتما ٹیک چند جی کا پربھاوشالی لیکچر ہوا۔

۱۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو پراتہ کال ٹھیک آٹھ بجے بھجنوں کے ساتھ کارروائی آرمبھ ہوئی۔ بھجنوں کے پشچات سوامی گنگا گری جی آچاریہ گوروکل ہذا کا "ساماجک اوستھا" پر ایک مہتو پورن اپدیش ہوا۔ بعد ازاں گیارہ بجے تک برہمچاریوں کی ہندی واکیہ وردھنی سبھا کا ادھیویشن ہوا۔ جس کے پردھان سوامی کیشوانند جی سنچالک ہندی ساہتیہ سیوا سدن ابوہر تھے۔ برہمچاریوں نے اپنے لیکچروں۔ جواب مضمونوں اور بھجنوں سے لوگوں کو آنندت کیا۔ ان سبھاؤں میں کیول برہمچاری ہی حصہ لیتے ہیں۔

۱۷- اور ۱۸ تاریخ کو گوروکل میں خاص رونق تھی۔ جس طرف دیکھو لاریاں ہی لاریاں تھیں۔ غرضیکہ جنگل میں منگل کا سماں بندھ رہا تھا۔ اسی دن دوپہر کو سوامی وشوانند جی کے لیکچر کے بعد کیول آدھ گھنٹہ کے لئے گوروکل کی سالانہ رپورٹ اور دھن سنگرہ کے لئے سماں دیا گیا۔ اس ورش گوروکل کے پریمیوں کی طرف سے پانچ ہزار روپیہ کی سہایتا ملی۔ جس میں سے تیرہ سو روپیہ کی رقم چودھری دولو رام جی کی طرف سے ایک کمرہ کے لئے پراپت ہوئی۔ اور لالہ لبھو رام جی اگروال کی طرف سے بنی بیگھہ زمین ملی۔ بعد ازاں دوسرا لیکچر سوامی ودیانند جی کا ہوا۔

۱۸ مارچ ۱۹۳۵ء کی رات کو بھگت منگت رام جی کی ادھیکشتا میں ایک سنگیت سمیلن ہوا۔ جس میں پروفیسر سرتی رتن اور رانیہ کئی راگی مہانو بھاؤں نے حصہ لیا۔ ۱۹ مارچ کو پراتہ کال آٹھ بجے برہمچاریوں کا پرویش سنسکار ہوا۔ جس میں آچاریہ گوروکل ہذا نے نئے پرویشٹ ہونے والے برہمچاریوں کو مناسب ہدایات کیں۔ شام کو برہمچاریوں نے کشتیاں تتھا انیہ کئی جسمانی کرتب دکھلائے۔ اور رات کو برہمچاری پرکاش چندر نے دھنر ودیا کے کئی کرتب دکھلائے۔ ڈاکٹر رام پرتاپ جی نے جنہوں نے اس سال اپنے دو سپتروں کو گوروکل میں داخل کرایا ہے۔ برہمچاری پرکاش چندر کو ایک طلائی تمغہ دیا۔ انت میں آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی جلسہ سماپت ہوئی۔

(نند لال)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھایئے!

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو اور سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں ہمارے کارخانہ میں ہر دو چیزیں پورن ویدک رشیوں کی
سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے
ازحد پسند کیا ہے ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ؛

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

مینیجر بھگت رام لوہری پنڈ بسنز مالک بھارت دھوپ ایجنسی گوشت منڈی۔ لاہور

رگوید بھاشیہ حصہ ۵ چھپ گیا!

اتھروید حصہ ۲ دوسری بار پرکاشت ہو گیا

وید بھاشیہ کے مستقل گراہکوں سے نویدن

اس وقت وید بھاشیہ کے انیک چھپے ہوئے سب حصے موجود ہیں۔ اگر مستقل گراہک جلدی نہ منگا لیں گے۔ تو دوبارہ چھپنے تک انہیں انتظار کرنا پڑے گا ؛

مہرشی شری سوامی دیانند جی سرسوتی کا مستند جیون چرتر

اس گرنتھ کو ہر ایک آریہ ورتی بھگت کو اپنے گھر میں رکھنا اور روز پاٹھ کرنا چاہئے۔ قیمت مجلد دو حصوں میں چھ روپیہ۔ بلا جلد ۵ ؛

مہرشی دیانند کرت گرنتھ کوڑیوں میں

خرید کر بھارت ورش کے کونہ کونہ میں پہنچا نا ہو۔ تو جلد ستیارتھ پرکاش۔ سنسکار ودھی۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اور دوسرے گرنتھوں کا جلد آرڈر بھیجیں ؛

منڈل کی دوسری پرکاشت پستکیں

نیا آریہ سماج شاستر	۱ ؏	ویدمیں استریاں	۸ ؍
وید اپدیش	۸ ؍	جیون پرشن	۵
یوگ مارگ	۳ ؍	یجروید موّل	۱۲ ؍
گورکھ ورین ۸ ؍ آریہ منتویہ درپن	۶ ؍	دشواس گھات ہم پر خطرے کا گھنٹہ	۲

یجر وید کا مستند گرنتھ معہ ہندی ترجمہ دو حصوں میں مجلد ۔

ہر ایک صوبہ، ادہ شہر میں پرچارک اور ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ :۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

ڈابر۔ ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و آتانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

استار ٹریڈ مارک

STAR
trade mark
(REGD)

گھر گھر میں بچوں کی یہی ضد ہے

ہم تو یہی پئیں گے

(REGD)

ڈابر جیون پراش اولیہ

کلیجہ، پھیپھڑہ و جسم کی نقاہت کے لئے بے مثل آیورویدک رسائن ہے۔ اس میں اشٹ ورگ کی دوائیں ملی ہیں۔ اور آیورویدشاستر کے مطابق بنا ہے۔ بیمار اور تندرست سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ متواتر اس کے استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے۔ اور کسی قسم کی بیماری ہونے کا خوف نہیں رہتا ؛

قیمت ½ پاؤ سیر ۲۰ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنہ
ڈاک محصول ۴ ؍ ؛

لال شربت
(لال شربت)

اس کے استعمال سے بچوں کی ہڈی مضبوط، جسم قوی اور خون گاڑھا ہوتا ہے۔ گود کے بچوں کو پلانے سے بچے ہمیشہ پھرتیلے اور خوش رہتے ہیں میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ پرسوتی کی نقاہت اور ان میں دودھ کی کمی کو دور کرنے میں یہ بے مثل ہے قیمت فی شیشی ۱۳ ؍ ؛
ڈاک محصول ۱۰ ؍ نمونہ کی شیشی کی قیمت ۳ ؍ جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے ؛

ڈابر جنتری ۱۹۳۵ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجیے

نوٹ سب جگہ ملتی ہیں۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ؛

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

تمام ضروریات زندگی

سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب جہیز سامان، ہتھیارات متعلقہ لوہار ترکھان زرگر۔ موچی۔ حجام۔ کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات سبز و خشک۔ پستہ، بادام، کشمش، چلغوزہ۔ اخروٹ، گچھیاں، دھینگری، کھنبیاں۔ پاپڑ۔ بچلوڑیاں۔ لوئی۔ پٹو۔ دھسہ۔ زعفران، کستوری، ہینگ۔ شہد، زیرہ سیاہ، دندا سہ، شلاجیت مصفیٰ۔ ادویات پنساری نسخہ جات مفرد و مرکب۔ غرضیکہ تمام اشیاء جو آپ کو درکار ہوں ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں ؛

خوشبو کی لپٹیں لانیوالی

ہون سامگری
سوگندھت دھوپ

مرغوب خاطر خریداران

ہون سامگری فی من ۱۶ ؏ بھگوان دھوپ فی من ۳۰ ؏
نوٹ :۔ بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائیگا ؛
نوٹ :۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات، دیسی نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں

بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

بچوں والو ہوشیار

بچوں کی بخار، کھانسی، سردی، بادی، دودھ ڈالنا، دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی، ہچکی، قبض، مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کے لئے حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری کی ہوئی

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

سارے ہندوستان میں مشہور ہے میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوشی سے پی لیتے ہیں۔ سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو۔ قیمت فی شیشی ۵ ؍ فی درجن ۳ ؏ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ ؍ فی درجن ۱۲ ؍ سوداگروں اور ایجنٹوں کو نہایت ہی معقول کمیشن، نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو۔ دس اردو خواں معزز لوگوں کے نام معہ مکمل پتے کے بھیجنے پر بیماری کا مجرب علاج بتانے والا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا۔

پتہ مینیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر (یو۔ پی)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت

سالانہ للعہ ...... ممالک غیر سے لے آ

ششماہی عہ .... فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سروآدھار، سرویشور، سرویاپک، سروانتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروادا ادیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور ساماجک انتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

جلد ۳۱ | اتوار ۲ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء دیانند آبد ۱۱۱ | SUNDAY 14th APRIL 1935 | نمبر ۱۵

گوروکل چلو!

(۱)

وہ گلشن علم و فن گوروکل
وہ ست کی کلیاں وہ گیان کے گل
یقیں کا سبزہ وفا کا سنبل
چہک رہی ہے حیا کی بلبل
چلو گوروکل ۔ چلو گوروکل

(۲)

وہ سرزمیں جس پہ دہر نازاں
وہ سورگ سے بڑھ کے جس کا داماں
ہوائے اخلاق عنبر افشاں
ضیائے ایمان نور سامان
چلو گوروکل ۔ چلو گوروکل

(۳)

سوتنترتا کو ہے مان جس پر
ہے مفتخر گیان و دھیان جس پر
بلند حق کا نشان جس پر
ہے نازاں ہندوستان جس پر
چلو گوروکل ۔ چلو گوروکل

(۴)

بقا کا سورج نکل رہا ہے
نصیب پہلو بدل رہا ہے
صفا کا چشمہ ابل رہا ہے
نہال اخلاق پھل رہا ہے
چلو گوروکل ۔ چلو گوروکل

(۵)

وہ منتخل سوامی نے جو لگایا ۔ وہ دھرم کے پھول پھل ہی لایا
اننت سکھ ایک اس کی چھایا ۔ مگن ہے ہر اپنا اور پرایا
چلو گوروکل ۔ چلو گوروکل

(بھارتی)

ریاست میسور میں ہریجن عیسائی ہو رہے ہیں

(از شری بیت گیانی جی مدراس)

۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو سماچار ہے کہ میسور ریاست کے مالوتی ننجا کو ہن تی ناک دو گراموں کے ہری جنوں نے ہندو جاتی کے اتیا چاروں سے تنگ آکر عیسائی ہونے کا درڈھ نسچے کیا ہے - اس کا مختصر برتانت منن پرکار ہے :-

کچھ سمہ پورو میسور گورنمنٹ نے اعلان کیا تھا - کہ "تمام کنوؤں اور تالابوں سے ساری رعایا دھری جنوں سمیت کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ ان کا استعمال کریں - اور اگر کہیں رکاوٹ یا تکلیف پیش آئے - تو سرکار عالی کے نوٹس میں لادیں"

اس کے مطابق گت تین مہینوں سے ہری جن اور آدی کرناٹک لوگ سوتنترتا پوروک پبلک کنوؤں اور تالابوں کا اپیوگ کرتے رہے - پرنتو اُکت دو نو گراموں کے جاتی ہندوؤں کو یہ بات پسند نہ آئی - ذات پات سے بری کہلانے والے مسلمان بھی سناتن دھرمیوں سے جاملے - اور دو نو مل کر ہری جنوں کو ستانے لگے۔

"مدراس میل" کا سموادداتا لکھتا ہے کہ ان دونوں نے مل کر تالاب میں کوڑا کرکٹ اور گندگی وغیرہ پھینکی - تاکہ اس پانی پینے کے قابل نہ رہے - پرنتو جب اس پر بھی ہرجن نہ رکے - تب انہوں نے ہری جن استریوں کو مارنا پیٹنا اور گالی گلوچ دینا شروع کیا - یہاں تک کہ ایک دو ہری جن استریوں کے کان کے آبھوشن بھی نکال لئے - ہری جنوں میں آتنک پھیل گیا - انہوں نے دیوان ریاست کے پاس شکایت کی - اور ان کی طرف سے مسٹر پی - سی رملنے پٹیل تحقیقات رام چندر رجی ادھیکاریوں سے ملے - پھر پولیس موقع پر پہنچ گئی ہے - تحقیقات کتنی نتیجہ خیز ہندوؤں کے موجودہ رویہ سے یہ امید نہیں کی جاتی کہ کوئی اُچت نرنے ہو جائے گا :-

اُدھر عیسائی پادریوں کو اچھا موقع ہاتھ لگا ہے - وہ سوبھاؤ تو ہرجنوں کو اپنی اور کھینچنے کی کوشش کر رہے ہیں - کو ہن ہلی گرام کے ہری جنوں نے ایک مہا کھشٹ سہنے - دیوان صاحب کے پاس سوچا بھی ہے - کہ یدی ایسی ہی دشا رہی - تو وہ سب سنگھر ہی عیسائی ہو جائیں گے - مالوتی گرام کا بھی یہی حال ہے :-

یہ ہے ہندوؤں کی ادور درشتا اور مورکھتا - ایسے سمہ میں تو کیول ایشور ہی سہائک نظر آتا ہے *

آریہ سماج بنگلور اس دشا میں اُچت کاروائی کر رہی ہے - ہمیں آشا رکھنی چاہیئے - کہ ہندوؤں کی سنو دھی شیگھر ہی پریورتت ہو گی - اور ہری جن اپنا پراچین دھرم چھوڑنے پر بادھیت نہ ہوں گے *

آریہ سماج جھجر کا سالانہ جلسہ :- آریہ سماج جھجر ضلع روہتک کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۱ - ۱۲ - اور ۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا - اچھے اچھے اپدیشک و بھجنیک پدھار رہے ہیں *

(پرسرام سکریٹری آریہ سماج ہذا)

ضروری نوٹس

جن خریداروں کو ۷ اپریل کے پرچہ میں اطلاعی چٹیں بھیجی گئی ہیں - ان کی خدمت میں مزید عرض ہے - کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۸ اپریل سے پہلے دفتر "پرکاش" میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں - ورنہ مجبوراً ۱۹ اپریل کو پرچہ بذریعہ وی - پی ارسال کیا جائے گا - اس صورت میں انہیں منی آرڈر وی - پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑے گا - جو اصحاب کسی وجہ سے وی - پی نہ منگوانا چاہیں - وہ ۱۸ اپریل تک ضرور دفتر میں اطلاع پہنچا دیں - تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے - بعض اصحاب کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی - پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے - موصول ہوتا ہے - جس سے دفتر کا وی - پی کا خرچ ضائع جاتا ہے - اس خرچ سے بچنے کے لئے پھر تاکید اً عرض کی جاتی ہے - کہ چندہ بہرصورت ۱۸ اپریل تک دفتر "پرکاش" میں پہنچا دیں *

(مینیجر)

تمام ضروریات زندگی

سامان سوداگری پارچہ جات زیورات اسباب جہیز اسامان ہتھیارات متفرقہ لوہار - ترکھان - زرگر - موچی حجام کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات ہمہ قسم خشک - پستہ بادام - کشمش - چلغوزہ - اخروٹ - چھوہارے - گری - کھمبیاں - پاپڑ - پکوڑیاں - لوئی - پٹو - دھسہ زعفران کستوری - ہینگ - شہد - زیرہ سیاہ و دیگر مکمل حسب منشا مصفٰی ادویات پنساری نسخہ جات مفرد و مرکب غرضیکہ تمام اشیاء جو آپ کو درکار ہوں - ہماری معرفت بذریعہ وی - پی منگوا سکتے ہیں *

خوشبو کی لپٹیں لانیوالی

ہون سامگری

بھگوان دھوپ

نرخ بغرض خریداران

ہون سامگری فی من ۱۶/- بھگوان دھوپ فی من ۳۰/-

نوٹ :- پانچ سیر سے زیادہ لینے والے خریدار سے کرایہ ریل پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جائے گا *

نوٹ :- ہماری معرفت پنساری کی ادویات اور نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

سوامی دیانند کے بے شمار قابل دید بالکل نئے حالات

"رشی کا بول بالا" (حصہ اول و دوم)

یعنی

بدنام کتاب "سوامی دیانند اور انکی تعلیم" کا ناقابل تردید جواب جسمیں راجہ مہاراجہ - وزیراعظم - ڈپٹی کلکٹر دیوان بہادر مولوی سید امداد حسین پنشنر اور رشی کے لنگوٹیا دوست میاں ابراہیم کی معرکہ آرا عینی زندہ شہادتیں نیز سید احمد خان - رائے بہادر ڈاکٹر مظفر داس آنریری اسسٹنٹ سرجن ٹوڈی والیسرائے موگہ او سوامی جی کے ایک رشتہ دار کے زبردست بیانات ہیں۔

۲۷۰ صفحہ کے قریب بڑے سائز کی بڑھیا لکھائی چھپائی کی ضخیم پستک

قیمت بہت ہی کم ۲/-

از رفقا - لالہ انوپ چند آفتاب ریٹس پردھان آریہ سماج پانی پت

ملنے کا پتہ } وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ - لاہور

بالکل نئی تصنیف

رسالہ "اُٹھتی ہوئی جوانی"

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لیے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کر کے نوجوان بنانے کے لئے

یہ رسالہ شائع کیا گیا ہے

اُٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھکر مفت طلب فرمائیں *

وید شاستری منی شنکر گووند جی مالک آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر - کاٹھیاواڑ

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲/- جمالستان ۱/۸ (محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجا لینے پر چھ روپیہ مع محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ساماجک سماچار

آریہ سماج جہلم کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج گوروکل وبھاگ جہلم کا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰ اور ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاوے گا۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج راولپنڈی چھاؤنی کا وارشک اُتسو :-

آریہ سماج لال کُرتی بازار راولپنڈی کا اٹھارھواں وارشک اُتسو ۲۲-۲۳ اور ۲۴ مارچ کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲۲ مارچ شام کے ۵ بجے نگر کیرتن بازاروں سے ہوتا ہوا رات کے ۸ بجے سماج مندر میں ختم ہوا۔ مہاشہ ہرچند بھگت رام و دیو اچند جی نے اپنے منوہر بھجنوں سے نگر نواسیوں کو پربھاوت کیا۔ ساتھ ہی ہر یجن بھائیوں کی بھجن منڈلی و گنگا پارٹی نے جلوس کی رونق کو دوبالا کر دیا۔

۲۳ اور ۲۴ مارچ کو سوامی رودرانند جی پنڈت اندر جی پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت ہردیال جی اور پنڈت رام شوبی جی سناتک گوروکل کانگڑی نے اپنے منوہر اپدیشوں و دیاکھیانوں سے جنتا کے ہردیوں کو ترپت کیا۔ جلسہ میں حاضری بہت زیادہ ہوتی رہی۔ ۲۵ و ۲۶ مارچ کو آریہ استری سماج کا اُتسو تھا۔ جس میں استریاں کافی تعداد میں آتی رہیں۔ جلسہ ہر لحاظ سے ایشور کی کرپا سے کامیاب رہا۔ (رام لال آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج راجن پور کے سماچار :-

۱- وارشک اُتسو کے بعد سوامی سروانند جی یہاں پر تشریف لائے۔ ۱۸ اور ۱۹ مارچ کو سوامی جی کے دو دیاکھیان ہوئے۔

۲- ۲۰ اور ۲۱ مارچ کو سوامی سبودھانند جی کے منوہر اپدیش ہوئے۔

۳- ۲۵ مارچ کو کوٹ چھٹہ کے وارشک اُتسو کے لئے پنڈت بیر سین جی و مہاشہ آتم دیو جی بھیجے گئے اور دو دیاکھیان دیئے۔

۴- لالہ کنٹالی لال جی دھینگڑہ کی پوتی کا انپراشن سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ (رادھا کرشن منتری آریہ سماج ہذا)

گھڈیالہ میں نئے آریہ سماج کی قائمی :-

۱۱ چیت سمت ۱۹۹۱ کو پنڈت منشی رام جی آریہ اپدیشک یہاں پدھارے۔ دو تین دن انہوں نے اپدیش دینا سے لوگوں کا ترپت کیا۔ اور آریہ سماج قائم کیا۔ جن میں حسب ذیل عہدیداران مقرر ہوئے :-

۱- پردھان :- پنڈت لبھو رام جی سیکنڈ ماسٹر۔ ۲- اُپ پردھان۔ لالہ جگن ناتھ جی ۳- سیکرٹری پنڈت نتھو چند جی ۴- جائنٹ سکرٹری لالہ ولیرام جی مہاجن ۵- خزانچی پنڈت دلیپ چند لال جی ۶- لائبریرین۔ پنڈت بودھ راج چند جی بی اے۔ کے علاوہ ۱۲ مہانبھاؤ ممبر ہیں۔

(منشی رام اپدیشک آریہ سماج گھڈیالہ ضلع گوجرانوالہ)

آریہ سماج موڑ منڈی کا سالانہ جلسہ :-

۵-۶-۷- اور ۸ اپریل کو آریہ سماج موڑ منڈی کا سالانہ جلسہ نہایت کامیابی سے سماپت ہوا۔ اس اُتسو پر سوامی چدانند جی پردھان منتری سبھا نیز مہاتما سندر ہدھی سبھا دہلی۔ سوامی وویکانند جی گوروکل بھٹنڈہ۔ پرنسپل راجندر کرشن کمار جی ایم۔ اے۔ موگہ۔ لالہ رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت بہت پال جی اور پنڈت ہردیالو جی مشہور اپدیشکان کے علاوہ مہاشہ دلیش بندھو گائن آچاریہ۔ مہاشہ دھرم ویر گائن آچاریہ اور شرمنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مشہور بھجنیکان پنڈت ستو نارائن جی۔ مہاشہ نتھا سنگھ جی اور مہاشہ امر سنگھ جی پدھارے تھے۔ پربھاو بہت اچھا پڑا۔ رات کے بارہ بجے تک پرچار ہوتا رہا۔ -/۸۰ کے قریب دھن جمع ہوا۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا

(شوکت رائے منتری آریہ سماج ہذا)

اعلان تعطیل

گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کے ۳۳ ویں سالانہ اُتسو کی وجہ سے "پرکاش" کا ۲۱ اپریل کا پرچہ شائع نہیں ہو سکے گا۔ اگلا پرچہ ۲۸ اپریل کو حسب معمول شائع ہوگا۔ "پرکاش" کے پریمی نوٹ کر لیں۔

(ایڈیٹر پرکاش)

آریہ سماج نواں شہر کے سماچار :-

۱- آریہ سماج نواں شہر ضلع جالندھر کا سالانہ جلسہ ۳-۴- اور ۵ مئی ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اعلیٰ اعلیٰ اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ گرد و نواح کے سجن ضرور پدھار کر جلسہ کی رونق کو بڑھائیں۔

۲- ۲ اپریل ۱۹۳۵ء کو لالہ رام کرشن جی کے پوتا اور پوتی کا منڈن سنسکار ہوا۔ سنسکار کرانے والے پنڈت لکشمن دت جی۔ پنڈت کرشن چند جی اور سوامی وویکانند جی تھے۔ علاوہ دکشنا کے دس روپے حسب ذیل سنستھاؤں کو پراپت ہوئے :- آریہ سماج جالندھر ۲ گوروکل کانگڑی ۲ وید پرچار فنڈ ۲ آریہ سماج نواں شہر ۲ اور آریہ ہائی سکول ۲

۳- ۷ اپریل ۱۹۳۵ء کو ڈاکٹر آسانند جی کے سپتر اور سپتری کا منڈن سنسکار ہوا۔ سوامی گنگا گری جی۔ سوامی وویکانند جی اور پنڈت کرشن چند جی نے سنسکار بڑی خوبی سے کرایا۔ شہر کے معززین نے سنسکار کی رونق کو دوبالا کیا۔ سب حاضرین کا لڈوؤں سے سنسکار کیا گیا۔ علاوہ دکشنا کے ڈاکٹر صاحب کی جانب سے مبلغ اکتیس روپے مختلف فنڈات کو دان ملا۔

(بھیم سین منتری آریہ سماج نواں شہر (دوآبہ) ضلع جالندھر)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

آریہ سماج جالندھر کا سالانہ چناؤ :-

۱- پردھان لالہ کالی چرن جی + اُپ پردھان ۱- لالہ جگن ناتھ جی ۲- لالہ خیراتی رام جی + منتری پروفیسر دیو متر جی ایم۔ ایس۔ سی + سہایک منتری مہاشہ ایشور داس جی + اُپ منتری ماسٹر امرت لال جی + خزانچی لالہ بھگت رام جی سوڈا واٹر والے + پستکادھیکش شری سارنگ رام جی + پرتنیدھی سبھا سد :- لالہ رام کرشن جی وکیل۔ لالہ پیارے لال جی وکیل اور لالہ کرپا رام جی ایم اے آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے پرتی ندھی :- لالہ رام کرشن جی۔ لالہ جگن ناتھ جی۔ مہاشہ رام لال جی اور پروفیسر دیو متر جی + کنیا مہا ودیالیہ پربندھک سبھا کے لئے پرتی ندھی :-

۱- پردھان
۲- منتری
} اپنے اپنے پد ادھیکار سے

۳- لالہ جگن ناتھ جی ۴- لالہ خیراتی رام جی ۵- رام لال ۶- لالہ کرپا رام جی ۷- ڈاکٹر بھگوان داس جی

(رام لال منتری آریہ سماج گوروکل وبھاگ جالندھر شہر)

آریہ سماج گوروکل اندر پرستھ میں آریہ سماج سھتابنا دِوس

۸ر اپریل ۱۹۳۵ء بروز سوم بوقت ۴ بجے شام آریہ سماج گوروکل اندر پرستھ میں آریہ سماج کا سھتا بنا دِوس نہایت شاندار طریقہ سے منایا گیا۔ گوروکل کے برہمچاریوں اور برہمچاریوں کے علاوہ مقامی گرام پاٹھشالہ اور سٹیشن تغلق آباد گرام پاٹھشالہ کے طلباء اس موقع پر شریک تھے۔ گوروکل کانگڑی کے پروفیسر فقیر چند جی ایم۔ ایس۔ سی اور پنڈت دھرما نند جی جو کہ حسنِ اتفاق سے یہاں آئے ہوئے تھے۔ جلسہ میں شامل ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی ہون یگیہ اور پرارتھنا کے بعد پروفیسر گوپال جی شاستری ادھشٹاتا کے ویاکھیان سے شروع ہوئی۔ آپ نے اپنی مختصر سی تقریر میں رشی دیانند کی تعلیم اور ان کی سپرٹ پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو بتلایا۔ کہ رشی دیانند سے قبل جتنے مذہبی پیشوا ہوئے ہیں۔ انہوں نے کسی خاص سپرٹ کو پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ مگر رشی دیانند کی تعلیم ایک ایسی تعلیم ہے۔ جو کہ روحانی۔ مجلسی۔ سیاسی اور جملہ پہلوؤں میں مکمل ہے۔ آپ نے حاضرین سے درخواست کی۔ کہ وہ رشی دیانند کی سپرٹ کو اپنے اندر جگہ دیں۔ اور رشی دیانند کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آریہ سماج کو ترقی کی بلندی پر لے جائیں۔

آپ کی تقریر کے بعد پنڈت جگن ناتھ جی پرشاد ایم۔ اے۔ پنڈت دھرم دیو جی۔ پنڈت آنند سوروپ جی اور سوامی راما نند جی کی مختصر تقاریر ہوئیں۔ گوروکل کے برہمچاریوں نے سنگیت ودیا کے کمالات دکھلائے پھر حاضرین میں پرشاد تقسیم کیا گیا۔

(ایشور دت منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج نئی دہلی کا انتخاب:-

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کا انتخاب سال آئندہ کے لئے اس طرح سے ہوا ہے۔ لالہ گوپی چند جی ایس۔ ڈی۔ او پردھان۔ پنڈت نارائن دیو جی اور لالہ جگن ناتھ جی اُپ پردھان۔ رام شرن منتری۔ لالہ رتی رام جی سنیکت منتری۔ مہاشہ سردار سنگھ جی اُپ منتری۔ لالہ اندر سین جی خزانچی اور لالہ اننت رام جی لائبریرین۔ سبھا کے پرتی ندھی:- (۱) لالہ گوپی چند جی (۲) لالہ رلا رام جی (۳) رام شرن اور (۴) پنڈت سالگرام جی۔

(رام شرن منتری آریہ سماج ہذا)

محرم کی تقریب

ہمارے مسلمان بھائی محرم کی تیاریوں میں ابھی سے مصروف ہو گئے ہیں۔ وہ محرم کی تقریب حضرت محمد صاحب کے نواسہ حضرت امام حسین کی شہادت کے طور پر مناتے ہیں۔ امام کو ملعون یزید نے ننگِ قوم جرنیل ابن زیاد نے بھوکے اور پیاسے کربلا کے ریگستان میں جام شہادت نوش کرایا تھا۔ اور اتنا نہیں سوچا تھا۔ کہ وہ اپنی قوم اور ذات کے ننگ و نام پر داغ لگا رہا ہے۔ اور آئندہ نسلوں کی نظر میں نہ صرف اپنی بدنامی کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ بلکہ اپنی عاقبت خوار کر رہا ہے۔ ہم آریہ سماجی اپنے مسلمان بھائیوں سے اس موقع پر یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ جس وقت محرم کو منائیں۔ اس وقت ساتھ ہی اس سے یہ سبق بھی سیکھیں۔ کہ انہوں نے دنیا سے یزیدی ذہنیت کا خاتمہ کرنا ہے۔ مضائقہ نہیں۔ خواہ اس ذہنیت کا شکار کوئی ہو۔ کیونکہ جب تک مسلمان اس ذہنیت کا خاتمہ نہ کریں گے۔ وہ یہ کہنے کا حق نہیں رکھتے۔ کہ وہ امام حسین کے قاتل یزید کے ثناء خوان نہیں۔ قاتل خواہ یزید ہو یا کوئی اور۔ بہرحال وہ قاتل ہے۔ اور اس کی مذمت کرنا حضرت امام حسین کی شہادت پر ماتم کرنے والوں کا اخلاقی فرض ہے۔

ہندو جاتی کے نام سندیش

۱۲ر اپریل ۱۹۳۵ء کو رام نومی کا مبارک دن ہے۔ مریادا پرشوتم شری رام چندر جی کا جنم دن اس شبھ دن ہوا تھا۔ ہندو جاتی کو یہ دن بڑے سماروہ سے منانا چاہیئے نوراتوں میں راماین کی کتھا ہونی چاہیئے۔ اور رام نومی کے دن ہر ایک گاؤں۔ قصبہ اور شہر میں جلوس نکلنے چاہئیں۔ اور سبھائیں ہونی چاہئیں۔ جن میں بھگوان رام چندر جی کے جیون پر ویاکھیان ہونے چاہئیں۔

گرام نواسی بھائی جو اپنی جہالت کی وجہ سے کچلے جا رہے ہیں۔ ان کو اپنے اندر جیون پیدا کرنا چاہیئے۔ اور اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے بھارت گرام پرچارک سبھا رام نومی کو قائم کی گئی تھی۔ اس اوسر پر وہ اپنی سلور جوبلی منائے گی۔ اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہو کر بہترین سیوا کرنے کے قابل بننے کی کوشش کرے گی۔

(پردھان بھارت گرام پرچارک سبھا آریہ نگر دتوار (ی) ضلع ہوشیار پور۔ پنجاب)

عینک لگانا چھوٹ گیا!

دیکھئے مہاشہ جگناتھ پرشاد جی واچ ٹی کانپور سے کیا لکھتے ہیں:
منتریان دھرم ارتھ گوروکل سناتک فارمیسی دہلی۔ آپکے سرمہ سے ہری بھجن لال ہیڈ کانسٹیبل نمبر ۵۱ کانپور کو عینک لگانا چھوٹ گیا ہے۔ ایک تولہ ہم کو بھی بھیج دیجئے۔

بھیم سینی سرمہ سے بہت سے لوگوں کی عینک لگانے کی عادت چھوٹ گئی ہے اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ خریدنے سے پہلے بھیم سینی سرمہ کا استعمال ضرور کیجئے۔ آپ کو چشمہ یا اور کسی دوا کی ضرورت نہ ہو گی۔ آنکھ سے پانی بہنا۔ کم دیکھنا۔ ککرے۔ کھجلی۔ سرخی وغیرہ تمام امراض تو بہت ہی جلد آرام ہوتے ہیں۔

قیمت سوا روپیہ فی شیشی

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۶۲

آریہ سماج چک جھمرہ کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۲۔۳۔ اور ۴ر اپریل کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس موقع پر سوامی رودرا نند جی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت ٹھاکر رام جی سدھانت شرومنی۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک اور مہاشہ بال کرشن جی بھجنیک نے پدھار کر اپنے امرت بھرے اپدیشوں سے جنتا کو آنند کیا۔

۲ر اپریل کو نگر کیرتن کیا گیا۔ ۴ر اپریل کی رات کو ایک سرو دھرم سمیلن زیر صدارت بابو ٹھاکر رام جی مالک کارخانہ چک جھمرہ ہوا۔ سکھوں کی طرف سے پرنسپل کشمیرا سنگھ جی خالصہ کالج لائل پور۔ مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد نعیم لائل پور۔ سناتن دھرمیوں کی طرف سے سنت نارائن داس جی اور آریہ سماج کی طرف سے پنڈت بدھ دیو جی نے تقاریر کیں۔ مضمون تھا "میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے؟" پنڈت بدھ دیو جی نے جس خوبی سے اس مضمون پر تقریر کی۔ وہ آپ کا ہی حصہ تھا۔ حاضرین آپ کی علمیت کی داد دے رہے تھے۔

(ہنسراج وشٹ منتری آریہ سماج ہذا)

بھجنیک کی ضرورت ہے

گوروکل کورو کھیتر کی طرف سے پرچار اور دھن جمع کرنے کے لئے ایک اچھے بھجنیک کی ضرورت ہے جو مہاشے جلسوں سنسکاروں وغیرہ میں پرچار کرنے کے علاوہ دیہات اور شہروں سے گوروکل کے لئے دھن سنگرہ کرنے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور ایماندار و محنتی بھی ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں معہ کسی پرتشٹھت آریہ سماجی کی سفارش کے جلدی بھیج دیں۔ کم سے کم تنخواہ اور سابقہ کام کرنے کی تفصیل ساتھ بھیجیں۔ اور عمر وغیرہ حالات بھی تحریر کریں۔

پربندھ کرتا گوروکل کورو کھیتر ضلع کرنال

کھتری ورکی ضرورت

کپور و کھنیال کھتری ذات کی پندرہ و سولہ سالہ سوشیل ہشت کنیاؤں کے لئے جو ہندی و مڈل ہندی تک آریہ بھاشا پڑھی ہوئی۔ روپ وتی۔ گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہیں۔ دو آریہ وچار رکھنے والے برسر روزگار۔ نوجوان۔ خوبصورت تعلیم یافتہ کھتری وروں کی ضرورت ہے۔ گوجرانوالہ سیالکوٹ اور جہلم اضلاع کو ترجیح دی جائے گی۔

منتری آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ (جموں)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲- بیساکھ سمت ۱۹۹۲

سبھا کا سالانہ اجلاس

۱۲/اپریل کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ورش سماپت ہو جائے گا - اور اس کے ساتھ ہی آریہ سماجوں کا بھی - بیساکھی سے نیا ورش آرمبھ ہو گا - اس ورش میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک ادھیویشن حسب معمول ماہ مئی کے آخری ہفتہ اور اتوار کو ہو گا - سبھا کا انتخاب ہر تیسرے سال ہوا کرتا ہے - اس ورش نیا انتخاب ہو گا - اور نئے پرتی ندھی چنے جائیں گے - ۱۳/اپریل سے لے کر سبھا کے اجلاس تک ہر ایک سماج اپنا سادھارن ادھیویشن کر کے پرتی ندھیوں کا چناؤ کر سکتی ہے - لیکن مناسب یہی ہے - کہ وہ جلدی کریں - کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے - کہ آریہ سماجیں فارم کی خانہ پری کرتے ہوئے غلطی کر جاتی ہیں - اور سبھا کے دفتر سے فارم کئی بار واپس بھیجنے پڑتے ہیں - ایسا بھی دیکھا گیا ہے - کہ فارم کے نامکمل رہنے سے کئی آریہ سماجیں اپنے پرتی ندھی بھیجنے میں اسمرتھ رہی ہیں ❊

مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں - کہ پنجاب پرانت کی ایک ایک آریہ سماج کو اپنے پرتی ندھی بھیجنے چاہئیں - اس وقت سبھا میں پرتی ندھیوں کی سنکھیا کم و بیش اڑھائی سو ہے - یہ سنکھیا معمولی نہیں - اور میرا خیال ہے - کہ پنجاب میں بہت کم سبھائیں ایسی ہوں گی - جن کے پرتی ندھیوں کی سنکھیا اس قدر ہو - پھر بھی یہ سنکھیا بڑھائی جا سکتی ہے - اگر آریہ سماجیں ذرا بھی ادھر دھیان دیں - میں جانتا ہوں - کہ ابھی بھی آریہ سماجیں ہیں - جو محض لاپرواہی سے اپنا پرتی ندھی نہیں بھیجتیں - وہ یہ نہیں سمجھتیں - کہ اس کوتاہی سے اُنہوں نے آریہ سماج کو کس قدر ہانی پہنچائی ہے - سبھا جس قدر مضبوط ہو گی - اسی قدر آریہ سماجیں مضبوط ہوں گی - ایک کی مضبوطی میں دوسرے کی مضبوطی ہے - اور ایک کی کمزوری میں دوسرے کی کمزوری - اگر سبھا میں تمام سماجوں کے پرتی ندھی ہوں - تو یقیناً وہ زیادہ زور کے ساتھ اپنی آواز اٹھا سکتے ہیں - اور ان کے جذبات کی ترجمانی کر سکتے ہیں - اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب حقیقی معنوں میں آریوں کی پرتی ندھی ہے - تو ضروری ہے کہ اس میں تمام سماجوں کے پرتی ندھی ہوں - اس لئے میں تمام آریہ سماجوں سے نویدن کروں گا - کہ وہ اوشیہ اپنے پرتی ندھی بھیجیں - ہاں اس کے ساتھ ہی میں یہ مشورہ ضرور دوں گا - کہ وہ ایسے سجنوں کو پرتی ندھی بنا کر بھیجیں - جو سبھا کے لئے سہایک ثابت ہوں - اس یوگیہ ہوں - کہ سبھا کے سامنے جو سمسیا پیش آئیں - انہیں حل کرنے میں مدد دے سکیں - نیم کے انوسار آریہ سماجیں ایسے سجنوں کو بھی اپنا پرتی ندھی بنا سکتی ہیں - جو ان کے شہر میں نہیں رہتے - یا ان کے سبھا سد بھی نہیں - ہر ایک آریہ سماج کی کوشش یہ ہونی چاہیے - کہ وہ اپنے کسی سبھا سد کو پرتی ندھی بنا کر بھیجے - اگر کوئی ایسی اوستھا ہو - جو کسی آریہ سماج کو اپنے ہاں کا پرتی ندھی بھیجنے میں بادھک ہو - تو اس کے کسی باہر کے سجن کو پرتی ندھی بنانے میں کوئی روکاوٹ نہیں ❊

پچھلے کئی سالوں سے آریہ پرتی ندھی سبھا کا وارشک ادھیویشن بہت پربھاؤ پورن ہوتا ہے - سماجوں کے پرتی ندھی سبھا کے معاملات میں گہری دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں - میں سمجھتا ہوں - کہ اس بار بھی ادھیویشن ویسا ہی کامیاب رہے گا - اور پرتی ندھی گن بڑی بھاری سنکھیا میں اُپستھت ہوں گے - ورشوں کے لگاتار پریشرم کے بعد اس سبھا کی ایک خاص پوزیشن بن گئی ہے - ایک ایک آریہ سجن کا یہ یتن ہونا چاہیے - کہ وہ اس سبھا کو اور بھی سنگٹھت شالی بنائے - اور کوئی ایسا کام نہ کرے - جس سے کبھی پرکار بھی اس کی شکتی ہین ہو - یہ ورش سبھا کے اتہاس میں ایک وشیش مہتو رکھتا ہے - کیونکہ اس ورش اس کی رجت جینتی منائی جانے والی ہے - اس رجت جینتی کے اُپ لکش میں کئی کام ہوں گے - جنہیں کامیاب بنانے کے لئے آریہ سماجوں کو کوشش، پریتن اور تیاگ کرنا ہو گا - پرنتو انہیں سب سے پہلے اپنی دلچسپی کا ثبوت دینا چاہیے - کہ وہ اس ۴

گوروکل کانگڑی کا وارشک اُتسو

امسال حسب معمول گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کا ۳۳ واں وارشک اُتسو ایسٹر کی تعطیلات میں بتاریخ ۱۹-۲۰-۲۱ اور ۲۲/اپریل منعقد ہو گا - اور جو حالات ہمیں موصول ہوئے ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ امسال بھی بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا - بہت سے ودوان اس موقع پر جنتا کو اپنے منوہر بھاشنوں سے آنند کریں گے - جلسہ کے سلسلہ میں حسب معمول چھ سات سمیلن بھی کئے جائیں گے - ہمارا پرانا تجربہ شاہد ہے - کہ آریہ جگت گوروکل کو شروع سے ایک آریہ وشو ودیالیہ کی درشٹی سے نہ صرف دیکھتا آیا ہے - بلکہ اسے اپنے لہو جگر سے سینچ کر کامیاب اور شاندار بنانے کے لئے ساعی رہا ہے - یہاں تک کہ نہ صرف بھارت ورش کے اندر بلکہ ودیش میں بھی لوگوں کو گوروکل کانگڑی کے پرتی ایسی شردھا ہے - جیسی ان کے اندر بھارت ورش کے کسی اور انسٹی ٹیوشن کے لئے نہیں ہے - غیر سرکاری حلقوں میں گوروکل کو ایک آدرش جاتیہ تعلیمی سنستھا یقین کیا جاتا رہا ہے - اور اب تک کیا جاتا ہے اس لئے ہمیں یہ پورن آشا ہے - کہ حسب معمول درشک اور یاتری وہاں کثیر تعداد میں پہنچیں گے - اور یہ ثابت کریں گے - کہ وہ گوروکل کی شان کو برقرار رکھنے اور اسے ایک آدرش سنستھا بنانے پر کٹی بدھ ہیں - اور ادھیکاری ورگ کو گوروکل کا اصلی آدرش پورن کرنے کے لئے پورا سہیوگ دینے کو تیار ہیں - موجودہ زمانہ میں جس طرح ہر ایک سنستھا پر تجارتی کساد بازاری کا اثر پڑا ہے - ویسے ہی گوروکل پر بھی پڑا ہے - اور جوں جوں اس کا کاریہ کھشیتر زیادہ وستریت ہوتا جا رہا ہے - توں توں اس کی آوشیکتائیں بھی بڑھ رہی ہیں - اس لئے ہمیں یہ پورن آشا رکھنی چاہیے - کہ حسب معمول جنتا اپنا یہ دھرم سمجھے گی - کہ وہ اس وقت تک دم نہ لے جب تک مالی لحاظ سے گوروکل کو اتنا مضبوط نہ کر لے - جس سے باد مخالف کا کوئی جھونکا اس کا بال بیکا نہ کر سکے ❊

آریہ جاتی کا نوروز

سنیچروار ۱۳/اپریل کو بیساکھی کا شبھ تیوہار ہے - یہ تیوہار اصل میں پراچین کال سے ہی اسی طرح آریہ جاتی کا نوروز سمجھا جاتا رہا ہے - جس طرح عیسائی ممالک میں یکم جنوری کو عیسائیوں کا نوروز مانا جاتا ہے - بیساکھی میں یہ وشیشتا ہے - کہ وہ سوریہ کی گردش کے لحاظ سے نئے سال کا دن کہلانے کا مستحق ہے - لیکن نئی جنوری کے متعلق ایسا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا - کیونکہ اس وقت سوریہ (Southern Latitudes) میں ہوتا ہے - اور بیساکھی کے قریب خط بھگوان استوا سے ذرا اوپر ہوتا ہے - اور سارے شمالی منطقہ معتدلہ میں موسم کو تبدیل کر دیتا ہے - اور اسے سیراب کرنے کے لئے موسمی ہواؤں کو شروع کر دیتا ہے - اس لئے ہر ایک انسان کا

۴ ورش پچھلے تمام ورشوں سے زیادہ پرتی ندھی چن کر بھیجیں - تاکہ سبھا کو یہ گورو اور مان پراپت ہو - کہ وہ پرتی ورش اُنتی کر رہی ہے - اور اس کے پرتی ندھیوں کی سنکھیا دن بدن بڑھ رہی ہے - جینتی کے اُتسو پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اتہاس اوشیہ پرکاشت ہو گا - سبھا کو اس میں یہ اگھوشت کرنے کے یوگیہ بنایا جائے - کہ اس ورش اس کے سبھا سدوں کی سنکھیا اتنی ہے - جتنی آج تک نہیں ہوئی ❊

سبھا کا آگامی اجلاس نہ صرف اپنی جوبلی کے کارن بلکہ اس لئے بھی ایک وشیش مہتو کا ہو گا - کہ اس میں آریہ ودیا سبھا کا پرشن پھر آئے گا - کئی بھائیوں کا یہ خیال ہے - کہ گوروکل "آریہ ودیا سبھا" کے آدھین ہونا چاہیے - سبھا کے آگامی ادھیویشن میں آریہ پرشنوں کو اس وشے پر وچار کرنے اور اس کا نشچے کرنے کا اوسر ملے گا - میں نہیں کہہ سکتا - کہ سبھا کا نشچے کیا ہو گا - لیکن یہ کہہ سکتا ہوں - کہ جس کام میں گوروکل کا بھلا ہو - وہ ضرور کرنا چاہیے - "آریہ ودیا سبھا" کا پرشن اس سے پہلے بھی کئی بار سبھا کے سامنے آ چکا ہے - پرنتو کئی کارنوں سے جن میں کسی کا دوش نہیں - کوئی عملی صورت اختیار نہیں کر سکا - اچھا ہو - اگر اگلے ادھیویشن میں سبھا کوئی نہ کوئی انتم نشچے کر دے ❊

(کرشن)

عموماً اور ہر ایک جاتی کے نام ہیوا کا خصوصاً یہ فرض ہے - کہ وہ اس تیوہار کو پوری شان سے منائے - اور اس موقع پر جہاں اپنے پچھلے سال کے ریکارڈ پر ایک نظر ڈالے - وہاں اگلے سال کو پچھلے سال کی نسبت بہتر بنانے کا یتن کرے - تاکہ اس کی جیون یاترا سپھلتا کو پراپت کر سکے - اور آنے والی نسلوں کے لئے آدرش ثابت ہو سکے ؛

رام نومی کا تیوہار

امسال شنکروار ۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق ۳۱ چیت سمت ۱۹۹۱ کو رام نومی کا تیوہار آ رہا ہے - جبکہ بھگوان رام چندر نے آج سے لاکھوں برس پہلے ایودھیا میں مہاراجہ دشرتھ کے ہاں جنم لیا - جب ہم بالمیکی راماین کا مطالعہ کرتے ہیں - اور بھگوان رام چندر کی پتری بھگتی - بھراتری پریم اور دھارمکتا پر نگاہ ڈالتے ہیں - اور اُن کا موجودہ زمانہ سے مقابلہ کرتے ہیں - تو ہم حیران رہ جاتے ہیں - کہ کہاں وہ زمانہ اور کہاں موجودہ زمانہ جبکہ پتری بھگتی اور بھراتری پریم کی خال خال مثالیں نظر آتی ہیں - ہندو ماتر کا دھرم ہے - کہ وہ اس تیوہار کو پوری شان سے منائے - اور اُس وقت تک دم نہ لے - جب تک بھارت ورش میں دوبارہ وہ زمانہ واپس نہ آ جائے - جبکہ چاروں طرف بھگوان رام چندر ایسے عادت مند سپوت پیدا ہوں - جو کہ اپنے والدین کی عزت کو محفوظ رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار رہیں ؛

بھارت ورش میں آج تک رام نومی کو زیادہ تر رسمی طور پر پورا کرتا آیا ہے - آئندہ کے لئے اس نے اگر اپنا مستقبل روشن بنانا ہے - تو جہاں اُسے سنسار میں رام راجیہ لانے کا یتن کرنا پڑے گا - وہاں ویسے ہی بھائی پیدا کرنے پڑیں گے - جیسے کہ بھگوان رام چندر - لکشمن جی - مہاراجہ بھرت اور جرنیل شترگھن تھے - کیونکہ جب تک سنسار میں ویسی ہی ویکتیاں پیدا کرنے کا یتن نہیں کیا جاتا - تب تک کیا خانگی اور کیا مجلسی لحاظ سے یہاں شانتی ستھاپن نہیں ہو سکتی ؛

آریہ ہائی سکول لدھیانہ

اس وقت ہمارے سامنے آریہ ہائی سکول لدھیانہ کی رپورٹ بابت ۳۵-۱۹۳۴ء چھپی ہوئی ہے - اس سکول کا معائنہ کرنے کے بعد خان بہادر شیخ نور الٰہی صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے لاگ بک میں جو ریمارکس دئے ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سکول کے امتحان میٹریکولیشن کے نتائج ہمیشہ بہت ہی اچھے نکلتے رہے ہیں - ورنیکولر فائینل کے امتحان میں بھی ۱۰۰ فیصدی طلباء کامیاب نکلتے رہے ہیں - اس کے سوائے طلباء کی جسمانی - اخلاقی اور دماغی حالت اعلیٰ بیان کی گئی ہے - سائینس کی تعلیم کا انتظام بھی خاص طور پر بہت اچھا ہے - ادھیاپک لائق اور قابل ہیں - تعلیم کے لئے تازہ ترین طریق استعمال کئے جاتے ہیں - سکول کا جائے وقوع - صحت - روشنی اور ہوائی آمد و رفت کے لحاظ سے اعلیٰ ہے - نیز بورڈنگ ہاؤس کا انتظام بھی ہر طرح تسلی بخش ہے - خوراک کا انتظام بھی معقول ہے ؛

اس کے سوائے ہر صبح و شام سندھیا اور ہون کا خاص پربندھ کیا گیا ہے - الغرض سکول ہر لحاظ سے اس قابل ہے - کہ جن آریہ پرشوں کے لڑکے گورو کل میں کسی وجہ سے شکھشا پانے سے محروم رہیں - اُن کا یہاں اپنے لڑکوں کو تعلیم دلانا ہر لحاظ سے پسندیدہ اور مفید ہے -

غرضیکہ مختصر رپورٹ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے - کہ ہمارے واجب التعظیم بھائی شری لالہ رام لال جی ہیڈ ماسٹر سکول نے اسے ایک آدرش انسٹی ٹیوشن بنانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا ؛

ہندو مہا سبھا میں پارٹی بازی

(خصوصی)

اگر کوئی پوچھے - کہ ہندو جاتی کی نمایاں کیا ہے - تو ہم بلاتامل کہیں گے "پھوٹ" ہندوؤں کی کوئی جماعت یا پارٹی قائم ہو - پھوٹ اس کے ساتھ پہلے دن سے چمٹ جاتی ہے - کانپور میں ہندو مہا سبھا کا اجلاس ایسٹر کی چھٹیوں میں منعقد ہونا چاہئے تھا - کہ اسے کامیاب بنانے کے لئے زور شور سے تیاریاں کی جاتیں - مگر تیاریاں کیا ہوتی ہیں - یہاں تو معاملہ ہی دگرگوں ہے - یونائیٹڈ پریس کی اطلاع ہے - کہ استقبالیہ کمیٹی میں دو دھڑے بن گئے ہیں - ایک پارٹی دوسری کے خلاف مقدمہ بھی دائر کرنے والی ہے ؛

ان حالات میں ہم سوائے اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ پرماتما ہندو جاتی کو پھوٹ کے مہلک مرض سے بچائے ؛

ہندی ساہتیہ سمیلن اندور

ادھر تو ۱۳-۱۴ اور ۱۵ اپریل کو لائلپور میں ہندی ساہتیہ سمیلن ہونے والا ہے - اور ہمیں آشا ہے - کہ اس سمیلن کے ساتھ ہی پنجاب کے ہندی پریمی یہ عہد کریں گے - کہ پنجاب کا کوئی بھی ہندو البالغ رہے گا - جو کہ اپنی ماتری بھاشا سے واقف نہ ہوگا - اُدھر یہ ہرش جنک سماچار موصول ہوا ہے - کہ تعطیلات ایسٹر میں ۲۰-۲۱-۲۲ اور ۲۳ اپریل کو اندور میں اکھل بھارت ورشیہ ہندی ساہتیہ سمیلن کا ۲۴ واں ادھیویشن پوجنیہ مہاتما گاندھی کی ادھیکشتا میں ہونے والا ہے - راشٹر بھاشا کے اس سمیلن کو سپھل بنانے کے لئے اس بات کی بڑی آوشیکتا ہے - کہ دیش بھر کے ہندی پریمی اس میں کثیر تعداد میں شامل ہوں - اس سمیلن کے موقع پر شریمان ڈاکٹر بھگوان داس جی آچاریہ - پنڈت رام چندر جی شکل - سر سی - پی - شری دہنی - اولیس شری کاشی پرشاد جی جائسوال آدی انیک نامی گرامی ودوان بھی بھاشن پردان کرنے کے لئے سبھا پتی ہو کر پدھار رہے ہیں - مزید برآں سواگت سمتی کی طرف سے راجا مہاراجاؤں وغیرہ کو نمنترن بھیجا گیا ہے - ہمیں آشا رکھنی چاہئے - کہ اس سمیلن میں بھارت ورش کے جملہ نیتا ایسی تجاویز پر غور کریں گے - جن سے ہندی بھاشا جلد از جلد کل بھارت ورش کی راشٹر بھاشا بن سکے گی - اور مختلف بھاشاؤں کے پرچلت ہونے سے راشٹر بھاشا میں اس وقت جو دقتیں محسوس ہو رہی ہیں - وہ جلد از جلد دور ہو سکیں گی ؛

سلور جوبلی سے بے تعلقی

ملک معظم جارج پنجم والیٔ برطانیہ کی سلور جوبلی کی تقریب نزدیک آ رہی ہے - سرکاری افسران ایڑی چوٹی کا زور لگا کر سخت کوشش کر رہے ہیں - کہ اس تقریب کو کامیاب بنا کر دم لیں - چنانچہ جہاں تک روپیہ جمع کرنے کا تعلق ہے - ہندوستان کے طول و عرض میں کافی روپیہ نہ صرف اب تک جمع کیا جا چکا ہے - بلکہ آخیر دم تک کیا جائے گا - جاننا صرف یہ باقی رہ گیا تھا - کہ اس تقریب کے متعلق کانگرس کا کیا رویہ ہوگا ؟ اس کے متعلق اسمبلی میں شری یت بھولا بھائی ڈیسائی لیڈر کانگرس پارٹی نے اعلان کیا - کہ کانگرس پارٹی اس تقریب کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں رکھ سکتی - لیڈر کانگرس پارٹی کا مذکورہ اعلان ایک لحاظ سے حکومت کی بعض ایسی کارروائیوں کے خلاف دیانتدارانہ ملامت کا ووٹ ہے - جو کہ حکومت کے بعض متوسلین نے سلور جوبلی کو غیر ہر دلعزیز بنانے کے لئے کی ہیں - ریاست ...

رگوید بھاشیہ حصہ ۵ چھپ گیا !

اتھروید حصہ ۲ دوسری بار پھر پرکاشت ہو گیا

وید بھاشیہ کے مستقل گراہکوں سے نویدن

اس وقت وید بھاشیہ کے انیک چھپے ہوئے سب حصے موجود ہیں - اگر مستقل گراہک جلدی نہ منگائیں گے - تو دوبارہ چھپنے تک انہیں انتظار کرنا پڑے گا ؛

مہرشی شری سوامی دیانند جی سرسوتی کا مستند جیون چرتر

اس گرنتھ کو ہر ایک آریہ ورشی بھگت کو اپنے گھر میں رکھنا اور سوادھیائے کرنا چاہئے - قیمت مجلد دو حصوں میں چھ روپیہ - بلا جلد ۵ روپیہ ؛

مہرشی دیانند کرت گرنتھ کوڑیوں میں

خرید کر بھارت ورش کے کونہ کونہ میں پہنچانا ہو - تو جلد ستیارتھ پرکاش - سنسکار ودھی - رگویدادی بھاشیہ بھومکا اور دوسرے گرنتھوں کا جلد آرڈر بھیجیں ؛

منڈل کی دوسری پرکاشت پستکیں

بھارتیہ سماج شاستر	۱۲/	ویدوں میں استریاں	۸/
وید اپدیش	۸/	جیون یگیہ	۵/
یوگ مارگ	۳/	یجروید مول	۱/۴
کرتویہ درپن ۸/ - آریہ منتویہ درپن	۶/	وشواس گھات - خطرے کا گھنٹہ	۲/

چرک - ویدک کا مستند گرنتھ معہ ہندی ترجمہ دو حصوں میں مجلد میں

ہر ایک صوبہ اور شہر میں پرچارک اور ایجنٹوں کی ضرورت ہے - ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ :-

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہندوستان میں واپسی کی اجازت نہیں

راجہ مہندر پرتاپ ہاتھرس کے ایک بیدا کیتی جاگیر دار ہیں۔ جو جنگ یورپ کے زمانہ سے غیر ممالک میں سیر و سیاحت کر رہے ہیں۔ ایک سال ہوا۔ انہوں نے وزیراعظم کو ایک کھلی چٹھی لکھی تھی۔ کہ میں اپنے وطن میں جانا چاہتا ہوں۔ لیکن ابھی تک آپ کو اس کھلی چٹھی کا کوئی جواب نہیں ملا۔ اس بارہ میں ۶ر اپریل کو اسمبلی میں جو سوالات و جوابات ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت انہیں ہندوستان میں آنے کے لئے کسی قسم کی سہولیت دینے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ حکومت ہند بلفظ سر ہنری کریک ہوم ممبر ان کو غدار سمجھتی ہے۔

عجیب حیرانگی ہے۔ حکومت ہند کے پاس فوج کافی سے زیادہ۔ پولیس حد سے بڑھ کر۔ محافظ قانون کی مشینری ۱۹۱۴ء کی نسبت زیادہ تیز اور بیوروکریسی کا پنجہ حد سے زیادہ آہنی۔ پھر بھی راجہ مہندر پرتاپ کو واپسی کی اجازت نہیں ملتی۔ حکومت کے منتظمین کو اتنا تو سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر راجہ صاحب ہندوستان میں واپس آگئے۔ تو کیا اس سے کوئی آفت برپا ہو جائے گی؟ اگر یہاں آکر وہ کوئی قابل اعتراض تقریر کرنے کی جسارت کریں۔ تو انگریزی عدالتیں ان کا قافیہ تنگ کر سکتی ہیں۔ ان کی تقریر کی آزادی سلب کی جا سکتی ہے۔ پھر نہ معلوم حکومت نذیر کو جواب دے کر محض داخلہ کی بندش کر کے اپنی انتقام پسندی کا افسوسناک مظاہرہ کیوں دکھلانا چاہتی ہے؟

پنڈت مالویہ جی کی علالت

بنارس سے کئی دنوں سے لگاتار یہ اطلاع موصول ہو رہی ہے۔ کہ شری پنڈت مدن موہن مالویہ جی کی صحت خراب ہی خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اور آپ کی کمزوری اب اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ آپ کے معالجوں نے آپ کو یہ مشورہ دیا ہے کہ آپ دو ہفتہ کے لئے کسی پہاڑی مقام پر چلے جائیں۔ پنڈت جی کی علالت اس لئے بھی زیادہ تشویشناک ہے۔ کہ آپ کے سر پر بہت سی ایسی ذمہ داریاں عاید ہیں۔ جن کو آپ کے سوائے کوئی دوسرا تسلی بخش طریق پر سرانجام نہیں دے سکتا۔ اس لئے ہر ایک ہندوستانی کی بلا لحاظ مذہب و ملت یہی پرارتھنا ہو سکتی ہے کہ ایشور پنڈت جی کو جلد صحت بخشے۔ تاکہ انہوں نے آئندہ آئین کو فرقہ وارانہ فیصلہ کی لعنت سے پاک کرنے کا جو برت دھارن کیا ہے۔ اسے خوش اسلوبی سے پورا کر سکیں۔

بھگوان رامچندر کا "برہمچریہ بل"

رام اٹھو مت دیر کرو۔ تم ہی یہ دھنش اٹھاؤ گے
اور کسی کی ہے نہیں طاقت۔ چلہ تم ہی چڑھاؤ گے

۱۔ سب زور لگا کر ہار رہے ہیں۔ بیٹھے من مار بیچارے ہیں
اس انتظار میں سارے ہیں۔ کچھ تم ہی بل دکھلاؤ گے ..... رام اٹھو

۲۔ یہ دھنش اگرچہ بھاری ہے۔ پر تم کو کیا دشواری ہے
شکتی بھی ویسے تمہاری ہے۔ تم سبھا کو بہنا دو گے! ..... رام اٹھو

۳۔ اب اٹھو نہ زیادہ شام کرو۔ اس کام کو تم انجام کرو
رگھوکل کا روشن نام کرو۔ دشرتھ کا یش پھیلاؤ گے ..... رام اٹھو

۴۔ ان سے تو بل نہ پیدا ہوا۔ سب ہی کا خون سفید ہوا
اب جنک کبھی نا امید ہوا۔ تم اس کی دھیر بندھاؤ گے ..... رام اٹھو

۵۔ ساری نگری حیران ہوئی۔ یہ کمان آفت جان ہوئی
سب کی شکتی پہچان ہوئی۔ اب زیادہ کیا آزماؤ گے ..... رام اٹھو

(بھگوان رامچندر دھنش کے پاس جا کر)

لے کر تیرا آسرا۔ چلا یہ کرنے کاج
ہے ایشور! رکھو میری آج سبھا میں لاج

کمان تڑاخ! تڑاخ!! تڑاخ!!!

بولو بھگوان رامچندر کی جے

کوئی کسی کا دوست نہیں

سوائے

دوست درزیان

مصنفہ ماسٹر ایشور داس

بزبان اردو

جس میں تمام قسم کے مردانہ و زنانہ کپڑوں مثلاً کوٹ پتلون باڈی کوٹ۔ اوورکوٹ شیروانی۔ قمیض۔ پاجامہ۔ سلوار۔ جمپر۔ فراک۔ پیٹی کوٹ۔ باڈی اور دراز وغیرہ کی کٹائی نہایت سلیس عبارت میں سمجھائی گئی ہے جس کو معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ حجم ۵۹۲ صفحے۔ نقشے و شکلیں زائد از ۵۰۰۔ قیمت مجلد علاوہ محصولڈاک عمار۲۔ ہر ایک کتب فروش سے طلب کریں۔

درزی گھر۔ رنگ محل بازار۔ لاہور

چھترپتی شواجی کا دوس

امسال دیدوار پورنماشی ۱۸ر اپریل ۱۹۳۵ء مطابق ۷ر بیساکھ سمت ۱۹۹۲ کو بھارت میں سوراجیہ کے جنم داتا اور ہندی راشٹر پتا کے پیدا کرنے والے چھترپتی شواجی مہاراج کا شبھ جنم دن منایا جائیگا۔ مہاراج شواجی دکشنی خاندان کے ایک نیک نام فرد تھے۔ انہوں نے بھارت ورش کو ودیشیوں کی خود مختار شخصی اور غیر آئینی حکومت کے پنجے سے آزاد کرنے کی کوشش کی۔ اور اس کوشش میں ہی انہوں نے گویا اپنا سروسو قربان کر دیا۔ لیکن دہلی کے متعصب مغل شہنشاہ اورنگ زیب اور بیجاپور اور گولکنڈہ کے غاصب سلطانوں کو بتلا دیا کہ سچے آریہ ویر اگر ہمت مردانہ سے کام لیں۔ تو وہ نہ صرف بھارت ورش میں ہی سوراجیہ کی بشارت سنا کر آریہ جاتی کا مستقبل اجول کر سکتے ہیں۔ بلکہ سنسار بھر میں سچی راشٹر پتا کو جنم دے سکتے ہیں۔ ممکن ہے۔ جن لوگوں کے اندر اورنگ زیبی دل موجود ہے۔ اور جن کے اندر تنگدلی اور تعصب نے گھر کیا ہوا ہے۔ وہ مہاراج کی قدر و قیمت جان نہ سکیں۔ لیکن جو موجودہ دنیا میں قومی اور سیاسی آزادی کی تحریک کی حوصلہ افزائی کرنا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔ ان کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس دوس کو ایسی شان سے منائیں جس سے بھارت ورش میں سوراجیہ کو سپھل کرنے کا آندولن دن بدن بڑھتا جائے۔ اور وہ یہاں ایسی راشٹر پتا کو جنم دے سکے۔ جسے باہر کی مخالف طاقت کا کوئی بھی جھونکا ڈگمگا نہ سکے۔ چنانچہ آریہ پرکاش اپنے اسی پاک جذبہ سے متحرک ہو کر اس دفعہ چھترپتی کے دوس کو منانا اپنا فرض سمجھا۔ اور اسے وشواس ہے۔ کہ آریہ جاتی کا ہر ایک لال جو اس جاتی کے مستقبل کو روشن بنانا چاہتا ہے۔ اس دن کو اسی شان سے منائے گا۔ جس کا یہ مستحق ہے؟

قانون قرضہ کی تصدیق

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وائسرائے نے قانون قرضہ پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب اس کے نفاذ کے متعلق عنقریب ہی اعلان کر دے گی۔ کئی لوگوں کا خیال تھا۔ کہ وائسرائے شاید اس قانون میں کچھ اہم تبدیلیاں کر کے اسے واپس بھیج دیں گے۔ مگر افسوس کہ پنجاب کے ہندو ساہوکاروں کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ کسی ملک یا کسی صوبہ کے قانون کی کتاب کو اٹھا کر دیکھئے۔ اس قسم کا قانون جو ایک اقلیت کے مفاد پر ضرب کاری ہو۔ کہیں بھی نظر آئے گا۔ پنجاب کونسل کی زمیندار پارٹی کا ان ساہوکاروں کے لئے جنہوں نے اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی کو زمینداروں کی حالت کو بہتر بنانے میں لگا دیا۔ یہ بھی ایک تحفہ ہے۔

مرزا صاحب کا ابتدائی نام

ممکن ہے۔ وہ لوگ جو مرزائیوں کے موجودہ ترک و احتشام کو دیکھتے ہیں۔ یہ نہ جانتے ہوں۔ کہ مرزائیوں کے مسیح موعود کا ابتدائی نام کیا تھا۔ لیکن ذیل کی سطور سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ابتدا میں آپ کو بوڑھی عورتیں پیار یا لاڈ سے "سندھی" پکارا کرتی تھیں۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قادیانی اپنی ایک تصنیف میں لکھتے ہیں۔ کہ :-

"والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ ایک دفعہ اپنے چند بوڑھی عورتیں آئیں۔ تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا۔ کہ "سندھی" ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ میں نے نہ سمجھا۔ کہ سندھی سے کون مراد ہے؟ آخر معلوم ہوا۔ کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ دستور ہے۔ کہ کسی منت ماننے کے نتیجہ میں بعض لوگ خصوصاً عورتیں اپنے کسی بچہ کا عرف "سندھی" رکھ دیتی ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے آپ کی والدہ اور بعض عورتیں آپ کو بھی بچپن میں اسی نام سے پکار لیتی تھیں" ۔

(کتاب سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۲۶)

گویا یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہمارے قادیانی نبی کی بچپن کی سنت نبوی دوسروں کی بکریاں یا بھیڑیں چرانا نہ تھی۔ بلکہ چڑیاں پکڑنا تھی۔ اور وہ بھی اس حالت میں جبکہ بوڑھی بوڑھی عورتیں آپ کو "سندھی" کے پیارے نام سے پکارا کرتی تھیں۔

قادیانی نبی کی دل پسند غذا

مسلمانوں اور عیسائیوں کے پرانے نبی یا تو روٹی کھاتے تھے۔ یا بھیڑ بکریوں کا دودھ پیا کرتے تھے۔ یا کھجوریں کھا کر اور شہد پی کر وقت گزارتے تھے۔ لیکن ہمارے قادیان کے نبی شریف کا من بھاتا کھانا ذیل کا تھا :-

۱۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ پکوڑے بھی حضرت صاحب کو پسند تھے "

(سیرۃ المہدی حصہ اول۔ صفحہ ۳۸)

۲۔ میاں عبداللہ نے بیان کیا۔ کہ "حضرت اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے۔ کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے" ۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول۔ صفحہ ۱۶۳)

سبحان اللہ کیا مزیدار من بھاتا کھانا ہے۔ ڈاکٹر لوگ تو تیل کے تلے ہوئے پکوڑوں کو حافظہ اور دماغ کے لئے ہمیشہ ان مفید قرار دیں۔ اور ہمارے قادیانی نبی صاحب تلے ہوئے کرارے پکوڑے کھانے میں ہی اپنی شان نبوت سمجھیں۔ اور پھر کھائیں بھی عجیب انداز سے یعنی ٹہلتے ٹہلتے۔ تاکہ بیٹھ کر کھانے سے کوئی دوسرا کہیں کوئی پکوڑا نہ اٹھالے۔ ممکن ہے۔ ہمارے بھائی مرزا صاحب کے خیال مبارک میں قادیان کے پکوڑے من سلوے کا نعم البدل ہوں۔

عیسویت کے پرچار کے لئے سرکاری امداد

پچھلے دنوں اسمبلی کی کارروائی کے دوران میں جب بجٹ پر بحث ہو رہی تھی۔ تو یہ معلوم ہوا۔ کہ حکومت ۵۰ لاکھ روپیہ عیسویت کے پرچار پر خرچ کر رہی ہے۔ عجیب حیرانگی ہے۔ ادھر حکومت کا یہ اعلان ہے کہ وہ مذہبی معاملات میں غیر جانبدار ہے۔ اور کسی مذہب کی خاص طور پر طرفداری نہیں کرتی۔ مگر اب جبکہ یہ ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ وہ عیسویت کے پرچار کے لئے ۵۰ لاکھ روپیہ سالانہ ہندوستان کے سرکاری خزانہ سے خرچ کرے گی۔ تو کس طریق سے اس کے اعلان کو درست مانا جا سکتا ہے؟ مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کا اعلان تو اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ روپیہ فوراً بند کر دیا جائے۔ اگر ایسا نہیں ہو سکتا۔ تو پھر دوسرے مذاہب کو بھی اسی نسبت سے روپیہ ملنا چاہئے۔ ورنہ بصورت دیگر حکومت ہند پر طرفداری کا الزام عائد ہوگا۔

حکومت کے حصول کے خواب

ہمارے مرزائی دوست گو اس وقت محکوم ہیں۔ اور احراریوں سے برسر پیکار۔ لیکن ان کو ہر وقت حکومت کے خواب آتے ہیں۔ اور وہ اس وقت کے منتظر ہیں۔ جب ان کو حکومت ملے۔ اور وہ اپنے مخالفوں سے بدلہ لے سکیں۔ چنانچہ خلیفہ قادیانی نے اپنے خطبہ میں ذیل کے الفاظ بیان فرمائے ہیں۔

"بس سچ یہی ہے۔ کہ ہمیں حکومت اس وقت ملے گی۔ جب جماعت مضبوط طور پر قائم ہو جائے گی۔ تاکہ یہ پوری طرح ثابت ہو جائے۔ کہ ہم نے اسلام کو دلائل سے منوا لیا ہے" ۔

("الفضل" ۵۔ اپریل ۱۹۳۶ء)

خلیفہ صاحب کی خواہش کے آگے "آمین" کہنے سے پہلے ہم اس امر کی شکایت کرتے ہیں۔ کہ ہمارے مرزائی دوست جب یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اسلام کی تبلیغ کے لئے دنیا میں آئے ہیں۔ تو وہ حکومت کی بجائے تبلیغ کی کیوں خواہش نہیں کرتے۔ اور اس دن کے کیوں منتظر رہتے ہیں۔ جب ان کو حکومت نصیب ہو۔

اس خواہش سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارے مرزائی دوست زیادہ تر شیخ چلی ہیں۔ اور شیخ چلی کی طرح اس وقت کے منتظر رہتے ہیں۔ جبکہ ان کو حکومت ملے۔ اور وہ اس کے نشہ اور مستی کا بیباک اظہار کر کے دوسروں کو ویسے ہی تباہ کر سکیں جیسے کہ انہوں نے اپنی محکومی کی حالت میں مباہلہ والوں کو کیا تھا۔

کیا حجر اسود کو بوسہ دینا بت پرستی ہے؟

بھگوان دیانند نے اپنی مشہورۂ آفاق کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں مسلمانوں کے حجر اسود کو بوسہ دینے کے رواج کو مذموم قرار دیا ہے۔ اور اسے شرک بتلایا ہے۔ لیکن ہمارے کئی مسلمان دوست بھگوان دیانند کے اس خیال پر اعتراض کرتے ہوئے حق کو چھپانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اب ہمیں شیعہ اخبار "الواعظ" کی ذیل کی سطور پڑھ کر یہ نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ نہ صرف رشی دیانند کا ہی اعتراض رہتا ہے۔ بلکہ نجدی لوگ بھی جو کہ اہلحدیث فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ سنگ اسود کو بوسہ دینے کے متعلق یہی خیال رکھتے ہیں۔ چنانچہ ابن سعود پر یمن کے عربوں نے حال ہی میں جو قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار مذکور لکھتا ہے :-

"سعودی سفیر کو غالباً یہ بات یاد نہیں رہی کہ نجدی مذاق پر حجر اسود کا بوسہ لینا بت پرستی ہے۔ سینکڑوں حاجی سعودی پولیس کے بید حجر اسود کو بوسہ دینے ہی کے جرم میں کھا چکے ہیں۔ جو چیز ابن سعود کے نزدیک بدعت اور کفر ہے۔ اس کا ارتکاب کرنے کی کوشش اس نے خود کس طرح کی؟ یا تو سفیر مذکور نے اس موقع پر کچھ اضافہ کر دیا ہے۔ یا ابن سعود جس چیز کو ہمیشہ کفر کہتا رہا۔ اب خود اس کفر میں دلچسپی لینے لگا ہے" ۔

("الواعظ" لکھنؤ۔ ۴ مارچ ۱۹۳۵ء)

"الواعظ" کا مذکورہ خیال کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ ابن سعود کے خیال میں حجر اسود کو بوسہ دینا بت پرستی ہے۔

مسلم ایجی ٹیٹروں کو جھاڑ

وہ ملّانے جو شاتم انبیاء کا قتل نہ صرف جائز بتلاتے ہیں۔ بلکہ اس کے لئے سادہ لوح مسلمانوں کو انگیخت بھی کرتے رہتے ہیں۔ ان کی کراچی میں خونریزی کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے "الفضل" لکھتا ہے :-

"بیچارے عوام کو گمراہ کر کے اس قسم کی مصیبت میں پھنسانے کا یہ پہلا واقعہ نہیں۔ جو سرزمین ہند میں رونما ہوا۔ بلکہ اس قسم کے حادثات پہلے بھی کئی مقامات پر ہو چکے ہیں۔ اور جب تک وہ لوگ موجود ہیں۔ جو عوام کو اشتعال دلا کر مصیبت میں ڈالنا اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس وقت تک ایسے حادثات کے بند ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ان حالات میں یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ مسلمانوں کے رہنما کہلانے والے ہی ان کے مصائب کا باعث ہیں" ۔

"الفضل" نے جہاں ایجی ٹیٹروں کو جھاڑ ڈال کر دیا نتداری کا اظہار کیا ہے۔ وہاں اس کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ یہ بتلائے۔ کہ مسلم عوام کو آئندہ کے لئے اس قسم کے ایجی ٹیٹروں سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ اور ان کی سابقہ بداعمالیوں کے لئے ان کو کیا سزا دینی چاہئے؟

خونریزی کے ذمہ دار لوگ

اسمبلی کے بعض کوتاہ اندیش مسلم ممبران نے حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ کراچی میں خونریزی جن احکام کی اجازت سے ہوئی ہے۔ ان کو فوراً معافی سزا دی جائے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ خونریزی کے اصلی موجب کون ہیں؟ اس کے متعلق قادیان کا سرکاری گزٹ "الفضل" لکھتا ہے۔ کہ :-

"لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ مسلمانان کراچی کو اتنی بڑی مصیبت میں مبتلا کرنے کا موجب وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے ان کے سامنے عبدالقیوم کا فعل جائز قرار دیا ہے۔ .... ان میں سے ایک بھی اس وقت سامنے نہ آیا جس وقت کے لئے عوام کو تیار کیا جا رہا تھا۔ اور مصیبت کا سارا پہاڑ ان ہی بیچاروں پر ٹوٹا۔ جنہوں نے اپنی سادگی سے یہ سمجھ لیا۔ کہ انہیں جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ وہی درست ہے۔ اور کہنے والے خود پیش پیش ہونگے" ۔

("الفضل" ۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء)

سوال ہوتا ہے۔ کہ کراچی میں جو تین چار درجن کے قریب مسلمان ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کو ہلاک کرانے والے مسلم ایجی ٹیٹروں کو مسلم رائے عامہ کوئی سزا بھی دیگی یا آئندہ کے لئے ان کو مزید بدلگامی کا موقع دے گی۔ تاکہ وہ ملک کے امن عامہ میں مخل ہوتے رہیں۔ اور ملکی اتحاد کو تباہ کرتے رہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مسلمانوں میں مساوات انسانی کا خون

ہم تو دن رات یہ رونا روتے رہتے ہیں۔ کہ یورپ اور امریکہ کے رہنے والے ایشیا کی رنگ دار اقوام سے برابری کا سلوک روا نہیں رکھتے۔ ہوٹلوں میں ان کی باعزت رہائش برداشت نہیں کر سکتے۔ سیاسیات میں ان کو اپنا ہم ردیف بننے نہیں دیتے۔ اور شہریت کے حقوق میں اُن سے غیر قدرتی امتیاز روا رکھتے ہیں۔

صرف یورپ اور امریکہ کے ممالک میں ہی ایسا نہیں۔ بلکہ جن مفتوح ممالک میں یورپ کے عیسائی پہنچتے ہیں۔ وہاں بھی یہ امپیریلزم کا بھوت ساتھ ساتھ جاتا ہے۔ چنانچہ خود ہندوستان میں بھی ان کے یورپین گرجے علیحدہ۔ یعنی یوروپین گرجے علیحدہ اور ہندوستانی عیسائیوں کے گرجے جداگانہ ہیں۔ الغرض رہن سہن میں اختلاف۔ بود و باش میں اختلاف۔ سیاسی حقوق میں اختلاف اور غیر سیاسی رسوم و رواج میں اختلاف ہے۔ گویا اختلاف سے ہی چمن کی رونق ہے۔

ہندوؤں میں تو ویدک دھرمیوں کی بدقسمتی سے چھوت چھات کا بھوت زوروں پر ہے۔ کسی کو اچھوت اور کسی کو چھوت بنانا جنم بھیمانی لوگوں کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ حالانکہ وید بھگوان کی رُو سے نہ کوئی انسان جیسٹھ ہے اور نہ ہی کوئی کنشٹ۔ لیکن وہ جن کے دماغ پر غرور اور نخوت کا بھوت سوار ہے۔ وہ خود جن مندروں میں جاتے ہیں۔ وہاں ہریجنوں کو گھسنے تک نہیں دیتے۔ جن کنوؤں اور باولیوں کا خود پانی پیتے ہیں۔ اُن پر اچھوت کہلانے والے بھائیوں کو چڑھنے نہیں دیتے۔ اور ایسا اودھم مچاتے ہیں۔ کہ گویا انسان نہ کبھی بھائی بھائی تھے۔ اور نہ کبھی باہم سلکِ محبت میں منسلک ہوسکتے تھے۔

یہ تو ہوا عیسائیوں اور ہندوؤں کا افسوسناک حال۔ مسلمانوں میں بھی جن کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ اُن کے ہاں مساوات پورے طور پر پائی جاتی ہے۔ چھوت چھات اور اونچ نیچ اسقدر زوروں پر ہے۔ کہ وہ مٹنے کا نام نہیں لیتی۔ چنانچہ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد مسلمانوں کی اس چھوت چھات کا رونا روتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ کچھ لوگ میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے ذیل کی شکایت کی:۔

"ہم لوگ مذہباً مسلمان ہیں۔ ہم میں کوئی مرجائے۔ تو اسلامی طریق پر غسل

باوجود مسلمان ہم سے چھوت برتتے ہیں۔ ذلیل سمجھتے ہیں۔ اور حقارت سے پیش آتے ہیں۔ چنانچہ ہماری برادری کا ایک آدمی محلہ کے ہوٹل میں چائے پینے کے لئے گیا۔ دکاندار کو ہماری ذات معلوم نہ تھی۔ وہ چائے پی کر اور قیمت ادا

کرکے چلا آیا۔ لیکن بعض لوگ جو ہماری ذات سے واقف تھے۔ اُنہوں نے دکاندار سے سخت بازپرس کی۔ اور بائیکاٹ کی دھمکی دی۔ لہٰذا وہ سہم گیا۔ اور بھاگا ہوا ہم لوگوں کے سردار کے پاس آیا۔ اُس آدمی کو اپنے ساتھ لے گیا۔ ہمارے

چند آدمی بھی اس کے ساتھ ہو لئے۔ چنانچہ وہاں سب کے سامنے ہم کو برا بھلا کہا گیا۔ جس پر ہم لوگوں نے بخوشامد معافی مانگی۔ اور تب کہیں جان بچی۔ دکاندار نے وہ برتن جس میں ہمارے آدمی نے چائے پی تھی۔ سب کے

میت اور تجہیز و تکفین کرسکتے ہیں۔ پیدائش کے موقع پر وہ تمام رسوم ادا کرتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے یہاں برتی جاتی ہیں۔ نماز روزہ کے بھی معتقد ہیں۔ اگرچہ پابند کم ہیں۔ خدا و رسول کے بارہ میں ہمارے عقائد وہی ہیں جو عامۃ المسلمین کے ہیں۔ لیکن اس کے

سامنے تڑوا دیا۔ اور اُس کی جگہ نئے سے وصول کی گئی۔ اس کے بعد سارے برتن دھوئے گئے۔ اور ہوٹل کی دھلائی کی گئی۔ اور دکاندار نے آئندہ محتاط رہنے کی قسم کھا کر جان بچائی"۔

مسلمانوں کے اندر چھوت چھات اور اونچ نیچ کا جو زور ہے۔ اُس کا تذکرہ کا واقعہ ہی ایک ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ مشرقی بنگال کا ذکر کرتے ہوئے مولانا آزاد مسلمانوں کو مشرقی بنگال کا ذیل کا واقعہ بتلا کر یوں جھنجھوڑ ڈالتے ہیں:۔

"یہی جہالت اور چھوت تو تھی۔ کہ مشرقی بنگال کی اس برادری کا ایک طالب علم جس کو قوم نے اپنی گروہ بندیوں میں سب سے نچلی جماعت و گروہ فرض کر رکھا ہے۔ کلکتہ آیا۔ اور مدرسہ عالیہ میں داخل ہوا۔۔۔۔۔ اپنی تعلیم ختم کرکے جب وطن پہنچا۔ تو ظاہری کیفیت اور ٹھاٹھ دیکھ کر کسی مسجد میں لوگوں نے نماز کے وقت اس کو امامت کے لئے کھڑا کر دیا۔ بعض لوگ بعد کو آئے۔ اور یہ دیکھ کر کہ یہ تو فلاں برادری کا شخص ہے۔ حالتِ نماز ہی میں اُس کو مارنا شروع کیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ فلاں برادری کا ہوکر امامت کے لئے کیوں کھڑا ہو گیا؟ بالآخر وہ بھاگ کر تھانہ پہنچا۔ اور اپنی جان بچائی۔ وہاں سے کبھی نہ کسی طرح میرے پاس کلکتہ آیا۔ حالات سُن کر میں نے چند لوگوں کو اس بستی میں بھیجا۔ اور تاکید کی کہ ایک مجلس طعام ترتیب دے کر سب کو ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھلایا جائے۔ اور میرا حکم پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ ایسا کیا گیا۔ گو بعض بھائیوں نے انکار کیا۔ مگر ایک کثیر تعداد اس پر تیار ہو گئی۔ اور ایک حد تک اُن کے خیالات کی اصلاح ہو گئی"۔

وہ مسلمان جو کہ یہ کہتے نہیں تھکتے کہ ہمارے مذہب میں ایاز و محمود کا ایک درجہ ہے۔ بلال کو حبشی نژاد ہونے کے باوجود وہی شرف حاصل ہے۔ جو کہ قریش کے گھروں میں پیدا ہوئے ہوئے صحابہ کو تھا۔ وہ بتلائیں۔ کہ مولانا آزاد کی مذکورہ شکایت غلط ہے یا درست۔ اگر غلط ہے۔ تو پھر واقعات سے وہ اس کی تردید کریں اور اگر درست ہے۔ تو اس کی تردید کرکے اپنے مذہب اور قوم کو بری الذمہ ثابت کریں۔

ایک ہندی گیت "پاپی من کو جیت"

(از شری ہتیشی علاؤ الدین تھوری پریمی۔ لاہور)

(۱)

لنشٹ کریں کیوں اپنے تن کو
مٹی سمجھ پرائے دھن کو
کامی اور کرودھی من کو
بنا دے ایش کا میت
پاپی من کو جیت

(۲)

چھوڑ کپٹ اور چھل پر نندا
موہ مایا اور جگ کا دھندا
بن جا نیک خدا کا بندا
کر لے اُس سنگ پیت
پاپی من کو جیت

(۳)

ستیہ استیہ پہچان پیارے
مہیا دھن ابھیمان پیارے
نشٹ یہ دیہہ پران پیارے
یہی پرانی ریت
پاپی من کو جیت

(ایک وید منتر کے آدھار پر)

ہلو ــــــ اور ــــــ ہلادو!

(از شری آچاریہ رامدیوجی گورنر کنیا گوروکل ڈیرہ دون)

جل کی دھارا کا پرواہ بڑا گمبھیر ہوتا ہے۔ بڑے بڑے بلشٹ برکھشوں کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے کھیتوں کو سیراب کر دیتا ہے۔ اور کروڑوں آدمیوں کے بھوجن کی آپورتی کرتا ہے۔ کنتو یدی وہ پانی ٹھہرا ہوتا ہے۔ تو وہ سڑاند اور بدبو پھیلاتا ہے وہاں مچھروں کی بستی آباد ہو جاتی ہے۔ اور کوئی مفید کام اس پانی سے سرانجام نہیں پاتا۔ یہی حالت سوسائٹیوں کی ہے۔ اور جو سوسائٹیاں گتی شیل ہوتی ہیں۔ وہ دنیا کے اندر آفت برپا کر دیتی ہیں۔ کرانتیاں پیدا کر دیتی ہیں۔ کنتو جب بودھ سنگھ امن اور قانون (Law & order) کی ہی پوجا میں لگ گیا۔ اور سنگھ کے بھکشو اور بھکشنیوں کے سوائے انتظامیہ نیم پالن کرنے کے کوئی کام نہ رہا۔ تو ان کے آشرم اخلاقی سڑاند پھیلنے کا سادھن بن گئے۔ اور اب بودھ دھرم سنسار سے نشٹ ہو چکا ہے۔ اگرچہ سنسار میں اپنے آپ کو بودھ کہنے والے کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ ایک بار برہما میں میں نے ایک بودھ بھکشو کو پوچھا۔ کہ "بودھ بھگوان کے شِشیہ ہوتے ہوئے تم مانس بھکشن کیوں کرتے ہو؟" بھکشو نے جواب دیا۔ کہ "بودھ بھگوان نے تو ہنسا کو روکا ہے۔ مانس کھانے کو نہیں روکا۔ یدی کوئی گرہستی مجھے آ کر کہہ دیتا ہے۔ کہ تمہاری خاطر بکرا مارا جاتا ہے۔ تو میں اس کے گھر بھوجن نہیں کرتا۔ بکرا مارنے کا پاپ میرے سر پر نہیں۔" اس قسم کی دلیلوں سے جب ایسے لوگ آتمک اُنتی کے دروازوں کو بند کر دیتے ہیں۔ تو وہ لوگ خود بھی تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور سوسائٹی کو بھی تباہی کی طرف لے جاتے ہیں۔

ابتدائی آریہ سبھاسد

رشی دیانند نے جب آریہ سماج کو بنایا تھا۔ تو آریہ سماجیوں کے اندر جوش تھا۔ اُتساہ تھا۔ اور جیون تھا۔ شروع شروع میں آریہ سماج میں ادنیٰ طبقہ کے آدمی آئے تھے۔ وہ یا تو منطق جانتے ہی نہ تھے۔ یا وہ بھول چکے تھے۔ ایک آریہ سماجی اپنے لڑکے کی برات لے کر گاؤں میں گیا۔ لڑکی والوں نے وعدہ کیا ہوا تھا کہ وہ سنسکار ویدک ریتی سے کریں گے۔ لیکن موقعہ پر وہ اس وعدہ سے منکر ہو گئے۔ وہ آریہ ویر برات لے کر واپس آ گیا۔ آریہ جگت میں یہ خبر سن کر سماجیوں کے ہردیہ بالنسوں اچھلنے لگے۔ ان کو دھنیہ واد کرنا چاہئے۔ کہ اس سمے آریہ سماج زیادہ جیوت تھا۔ اس سمے منطقی لوگ نہیں تھے۔ کوئی منطقی ہوتا۔ تو دلیل کرتا۔ کہ ہم کوئی پورانک رسم ادا نہیں کر رہے۔ اگر لڑکی والا تھا۔ [illegible] پنڈتوں کے باوجود ایک مٹی کے کھلونا کی پوجا کرتے ہیں۔ آپ کو شرمندہ بنانا ہے۔ [illegible] بھی سہرا ہوا ہے۔

کیونکہ اس منطق کے مطابق تو دنیا میں سے شہادت بند ہو جانی چاہیئے۔

حقیقت کو کوئی ایسا منطقی نہیں جیتا۔ ورنہ وہ اس کو یہ بھی پڑھاتا۔ کہ "حقیقت! تو کلمہ پڑھ لے۔ تو دل سے تو پڑھ ہی نہیں رہا۔ اور زبردستی جو تجھ سے پڑھایا جائے گا۔ اس کے لئے پرماتما تجھے دوشی نہیں ٹھہرائے گا۔" یہ ٹھیک ہے۔ کہ ایسے منطقی کی حقیقت کے ہاتھوں درگتی ہوتی۔

آریہ پرشوں میں گراوٹ

یہ دکھ کا مقام ہے۔ کہ آریہ سماج کے اندر اس رفتہ ایسے منطقی پیدا ہو گئے ہیں۔ ایسے ہی ایک منطقی سے میں نے کہا۔ کہ "آریہ سماج کی گوروکل پارٹی میں کم از کم کوئی مانس آہاری سبھاسد نہیں ہونا چاہیئے۔" آپ نے جھٹ جواب دیا۔ کہ "اگر کوئی پاپ مانتا ہو۔ اور اس میں کمزوری ہو۔ تو اسے سبھاسدی سے ہٹا دینے میں بھی تامل سے کام لینا چاہیئے کیونکہ آخر لوگ اور پاپ بھی تو کرتے ہیں۔" دماغ ہی تو ہے۔ اگر ان مہودیہ کے اندر دھرم کے لئے اٹل وشواس ہوتا۔ گوروکل پارٹی کے مشن کو وہ سمجھتے ہوئے۔ تو یہ بھی دلیل کر سکتے تھے کہ مانس آہاری کو تو سبھاسد نہیں رہنے دینا چاہیئے۔ پرتیک ممبر آچار کے اور انگوں کے پیچھے پڑنا چاہیئے۔ برعکس اس کے انہوں نے یہ کہا۔ کہ اگر آریہ سماج میں اِتنی اور برائیوں کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔ تو مانس پر ہی اِتنا بل کیوں دیا جائے؟ یہ وہ بھول گئے کہ چونکہ آریہ سماج کے اندر ایک پارٹی ایسی تھی۔ جو کہ مانس تیاگ پر بالکل بل نہ دینا چاہتی تھی۔ اسی لئے ایسی پارٹی کی جگہ رکھی گئی جو مانس تیاگ پر وشیش بل دے۔ مانس کھانے کو پاپ تو اب دوسری پارٹی کے لیڈر بھی مانتے ہیں۔ اگر دو تو پارٹیوں میں سے بھید مٹانے کا خیال ہو۔ تو یہ پارٹیاں پھر دھڑے بندی کا روپ دھارن کریں گی۔ شکر کی بات ہے کہ آریہ سماج کی گوروکل پارٹی باوجود ایسے بھدر پرشوں کے جیتی ہے۔ اس کا فاتحہ پڑھا نہیں گیا۔ کنتو یہ ماننا پڑے گا کہ گتی مند اور عنبر پڑ گئی ہے۔ اس لئے ادھ شتابدی کے پرو کا لابھ اٹھا کر آریہ سماج کے اندر گتی لانی چاہیئے۔ جو ہمفان سرسوتی کی سماج میں سرسوتی کو ماننا [illegible] ہمیں جانا چاہیئے۔

وہ سرسوتی کو واپس ملنا چاہیئے۔

آریہ سماج کے ادھیکاری ورگ

آریہ سماج کی باگ ڈور ایسے آدمیوں کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے۔ جن کو رشی دیانند کے سدھانتوں پر وشواس ہو۔ اور جو ان سدھانتوں کی رکھشا میں اپنا سروستو بلیدان کر آریہ تو پلیٹ کرنے کو تیار رہوں۔ جن لوگوں کے دماغ میں میکالے گھومتا ہے۔ اور جو گوروکل شکشا پرنالی میں ایک خاص غرض سے کھولے ہوئے سکولوں اور کالجوں کی پیوند لگا کر اس کے رس کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔ ان کو گوروکل میں دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ اور ہمیشہ کے لئے اس بات کا فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج رشی دیانند کا ہے۔ میکالے کا نہیں۔ یہاں برہمچریہ کی رکھشا رشی دیانند کے ڈھنگ پر ہو گی۔ نہ کہ مخلوط تعلیم (لڑکیوں اور لڑکوں کے اکٹھے پڑھنے سے) سے۔ آریہ سماج کا اُدیش سنسار بھر میں یگیہ اگنی کو پرجلت کرنا ہے۔ تو ایسے آدمی آریہ سماج کا سنچالن کیسے کر سکتے ہیں؟ جن کو آریہ سماج نے اونچی سے اونچی پدویاں دی ہوں۔ اور پھر بھی انہوں نے قبول کر اپنے گھروں میں یگیہ کی اگنی کو پرجلت نہ ہونے دیا ہو۔ اور یدی کوئی پرنا کرنے کے لئے گھر جانے لگے۔ تو ڈنڈوں سے اس کا سواگت کرنے کو تیار ہوں۔ آریہ سماج میں نشتیہ کرم کرنے والے سوادھیائے شیل آریہ سماج کے سدھانتوں کو ماننے والے اور "دیانند سے باغیوں" کو کسی روپ میں سترن نہ دینے کا ہی ادھیکار ہونا چاہیئے۔ آریہ سماج کو یہ روگ لگا ہوا ہے۔ کہ جن لوگوں کو رشی سدھانتوں میں وشواس نہیں ہے۔ یا بہت ڈھیلا ہے۔ یا وہ وشواس دماغ سے دل تک نہیں پہنچا۔ انہی لوگوں کو سارے ادھیکار پراپت ہیں۔

آریہ ویر دل

آریہ سماج کے نگر کیرتن بند ہو گئے ہیں۔ سادھارن آریہ دیر اپنے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے مر مٹنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ کنتو ان کے اُتساہ کو دبا دیا جاتا ہے کہا جاتا ہے۔ کہ سرکار سے مڈبھیڑ کرنا عقلمندی نہیں۔ حکومتِ وقت کے احکام کو ویدک رچاؤں سے اونچا درجہ دیا جاتا ہے۔ یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ برٹش سرکار آریہ سماج کو تبھی زندہ رہنے دے گی۔ اگر آریہ سماج کے

اندر اپنے ادھیکاروں کی رکھشا میں قربانی کرنے کی سپرٹ ہو گی۔ کبھی چار اینٹوں کے چبوترے پر چار مسلمانوں نے نماز پڑھی ہو۔ اس پر گورنمنٹ اگر جائز ادھیکار بھی چھا لے۔ تو مسلمان ہزاروں کی تعداد میں جیل جانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بھارت ورش میں جتنی مسجدیں محفوظ ہیں۔ اتنے آریہ مندر نہیں۔

ہمارا یہ مطلب نہیں۔ کہ گورنمنٹ سے خواہ مخواہ لڑا جائے۔ لیکن ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے تیار نہ ہونا اپنی موت کے وارنٹ پر خود دستخط کرنا ہے۔ پٹیالہ کیس کے سمے مہاتما منشی رام جی زندہ تھے۔ نہیں تو آج کل پٹیالہ کیس ہو۔ تو شاید یہی حکم صادر کیا جائے۔ کہ کسی ریاست کا مقابلہ کرنے کی ہمارے اندر طاقت نہیں۔ اگر ایسے بھلے آدمیوں کا حکم مانا جاتا۔ تو حیدرآباد ریاست میں آریہ سماج کو وہ شاندار فتح نصیب نہ ہوتی۔ جو آریہ سماج کے اتہاس کا ایک شاندار ورق ہے۔ ایسے صلاح کاروں کی کمی نہ تھی۔ لیکن ہم لوگوں نے اس وقت اپنا صلاح کار رشی دیانند کو ہی بنایا۔

نئے دور کی آوشیکتا

اب آریہ سماج کے اندر ایک نیا دور شروع ہونا چاہیئے۔ اور ہم لوگوں کو اپنے سماج کی باگ ڈور ایسے آدمیوں کے ہاتھ میں دینی چاہیئے۔ جو کہ شانتی پریہ ہوں۔ امن پسند ہوں۔ اور دیوانہ وار کسی سے ٹکر لینے کو تیار نہ ہوں۔ لیکن ضرورت پڑنے پر منطق چھانٹ کر آریہ سماج کے ویریوں کے اُتساہ کو مند کرنے والے بھی نہ ہوں سنستھا کا سنچالن دل سے ہوتا ہے۔ دماغ سے نہیں۔ دل رکھنے والوں کو آگرا بناؤ۔ تو تمہارا کلیان ہو گا۔ مجھے نظر آ رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کے اندر کرانتی آئے گی۔ اور کرانتی کاری آریہ سماج سنستھا کے اندر کرانتی لائے گا۔

اس لئے اب جبکہ یُدھ کا بگل بجنے والا ہے۔ تمام کائر اور منطقی لوگ یہ نوٹس سمجھ لیں۔ کہ وہ ریزرو فورس میں واپس چلے جائیں۔ اور اٹامک بل لے کر پھر واپس آئیں۔ رشی دیانند یہ رتمنک پر کر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ غریبوں کو جنگلوں میں سے لکڑی کاٹ کر جلانے کی اجازت نہ دی جائے۔ سرمایہ پرستوں نے غریبوں کا خون نچوڑ کر لاکھوں روپے جمع کئے ہوئے ہیں۔ ان میں سینکڑوں دان دے کر آریہ سماج سے پرلوک کے لئے پروانہ راہداری لینا چاہتے ہیں۔ وہ دھارمک سوسائٹی دھرم منظومتیہ ہے۔ جو غریبوں اور امیروں کی لڑائی میں غریبوں کا ظالموں اور مظلوموں کے بیچ میں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مظلوموں کا پکش نہیں لیتی۔ بیشک اس کا یہ فرض ہے۔ کہ مظلوموں کو بھی ظالم نہ بننے دے لیکن اتیاچاروں کے شکاروں کو بھی اتیاچاری نہ بننے دے ٭

راشٹر سیوا

لیکن کوئی زندہ دھارمک سوسائٹی راشٹریہ جیون اور راشٹر نرمان کے کام میں حصہ لئے بنا زندہ نہیں رہ سکتی۔ نہ اس کو زندہ رہنے کا حق ہے۔ سودیشی گورنمنٹ کے بننے سے پہلے بھی یہ ٹھیک ہو گا راشٹر سیوا کے کام سے الگ ہو بیٹھنا الگ بات ہے ٭

آریہ سمیلن سیالکوٹ

سیالکوٹ میں آریہ سمیلن ہونے والا ہے۔ وہاں لوگوں کو راشٹر نرمان۔ سدھانت رکھشا اور عملی جیون کا کوئی پروگرام مرتب کرنا چاہیئے۔ اور اردھ شتابدی تک آریہ سماج روپی پوتر پرواہ میں جو مند گتی اور بوسیدگی آ گئی ہے۔ اس کو دور کر دینا چاہیئے۔ جس وقت ہم اردھ شتابدی کے موقع پر آریہ نگر کی بنیاد رکھیں۔ تو وہاں پر ہم ایک ایسی بستی بسا بیٹھیں۔ جو ایک نیا نمونہ بن جائے۔ اور جہاں آریہ پریوار اور غیر آریہ پریوار جا کر آتمک جیون کو پراپت کریں۔ بنانے جیون کے بستی بسانا ایسا ہی ہے۔ جیسے کوئی قریب المرگ اپنے آپ کو دفنانے کے لئے قبر کھودے۔ یا اپنی چتا کے لئے لکڑیاں اکٹھی کرے۔ جیون ملے گا رشی گرنتھوں سے جیون ملے گا اپنی پرانی سنسکرتی سے جیون ملیگا مغرب کی طرف سے نظر مشرق کی طرف لگانے سے اسنت سوریہ کی تو کوئی ہندو بھی پوجا نہیں کرتا ٭

ان سکولوں اور کالجوں سے جو مغربی وہ ہندوستانی اور خود گورنمنٹ بھی تنگ آ چکی ہے۔ اسکی سفاپنا سے ویدک دھرم کا اُدھار نہ ہو گا۔ ویدک سنسکرتی کی رکھشا کرو۔ سادگی سے اپنے جیونوں میں لاؤ۔ گھر گھر میں اگنی ہوتر کی اگنی جلاؤ۔ کوئی آریہ ایسا نہ ہو جو اردھ شتابدی سے پہلے ہندی نہ سیکھ لے۔ کوئی آریہ پریوار ایسا نہ ہو جس میں روزانہ سندھیا نہ ہوتی ہو۔ سفر میں بھی سندھیا مت چھوڑو۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام سفر میں بھی سندھیا کیا کرتے تھے۔ آریوں کی نسبت مسلمانوں میں شکھشا کا کم رواج ہے۔ لیکن ان پڑھ سے ان پڑھ مسلمان بھی نماز ضرور سیکھ لیتا ہے۔ ہمارے سماج میں پڑھے لکھے بھی سندھیا سے گریز کرتے ہیں۔ یاد رکھو جیون کا سروت پرماتما ہے۔ اس کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑو گے۔ تو جیون پراپت ہو گا۔ اس بات کی فکر کرو۔ کہ آریہ بچوں کے اندر ایشور بھگتی ہو۔ دھرم سے پریم ہو اور ویدانند میں شردھا ہو ٭

صنعت و حرفت کی تعلیم

اگر سنسار کی اُنتی کی فکر ہی کرنی ہے۔ تو غلام کلرک پیدا کرنے کے سادھنوں کو جیون کا حصہ انگ مت بناؤ۔ شلپ ودیالیہ کھولو۔ گورنمنٹ کے پاس ضرورت سے زیادہ کلرک ہو گئے ہیں اب ناک رگڑنے پر بھی انہیں کلرکیاں نہیں ملیں گی کیونکہ وہاں جگہ نہیں ہے۔ اور جتنی ہیں بھی۔ ان میں سے بہت مسلمانوں کو ملیں گی۔ جتنے آریہ بچے ہیں۔ اُتنی تو شاید گورنمنٹ کے پاس نوکریاں بھی نہیں ہیں۔ اگر مسئلہ بیکاری کو حل کرنا ہے۔ تو آریہ یووکوں کو صنعت و حرفت کی ترقی اور کھیتی میں لگاؤ۔ تاکہ وہ آزاد منش ہو کر دھرم اور دیش

بنانا ہے۔ اگر ان دیسنوں سے آزاد آدمی کی آمدنی ۳۰/ روپیہ ماہوار ہے۔ تو وہ ۶۰/ روپیہ ماہوار کمانے والے بابو سے زیادہ امیر ہے۔ اور اس کے اندر کام کرنے کی شکتی بھی زیادہ ہے۔ اور بھوکوں کو کھو گنے کی شکتی بھی زیادہ ہے ٭

خاکسر دیویوں کو کالجوں کی زہریلی شکھشا سے بچاؤ۔ تاکہ اپنی کنیا پاٹھشالاؤں کو بھی... "Sacred Heart" سکول کا نمونہ

آریہ سماجوں کیلئے ضروری سوچنا!

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سدسیوں کا نیا چناؤ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرتی ندھیوں کا عام چناؤ ہر تیسرے سال ہوتا ہے۔ پرتی ندھیوں کا پچھلا چناؤ سمت ۱۹۸۸ کے آخیر میں ہوا تھا جس کو سمت ۱۹۹۱ کی سماپتی پر تین سال ہو گئے ہیں۔ اب ہر ایک سماج کو اگلے تین سال (۹۲-۹۳-اور ۹۴) کے لئے اپنے پرتی ندھیوں کا نیا چناؤ کر کے سبھاسدوں کی فہرست تصدیق و شانتی بہت جلد سبھا میں بھیج دینا چاہیے۔ تاکہ پرتی ندھی سمت ۱۹۹۲ کے شروع میں سبھا کے اس ادھیویشن میں جو ۱۲-۱۳ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۵-۲۶ مئی ۱۹۳۵ء کو ہونا مقرر ہوا ہے۔ بیٹھ سکیں۔

سماجوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے۔ کہ سمت ۱۹۹۱ کی سماپتی پر ہر ایک سماج کے پرتی ندھی کی میعادِ سبھاسدی ختم ہو گئی ہے۔ اور اُسے آگامی جنرل سبھا میں بیٹھنے کا حق نہ ہو گا۔ چاہے اُن کو پرتی ندھی بنے تین سال ہوئے ہوں یا نہ۔ ہاں سماجوں کو یہ حق ہے۔ کہ وہ اپنے پہلے پرتی ندھیوں کو پھر سے پرتی ندھی چن لیں۔ سماجوں کو یہ بات دھیان میں رکھنی چاہیے۔ کہ پرتی ندھی فارم پوری احتیاط سے بھرے جائیں۔ طفولیت سی بھول ہو جانے پر بھی فارم درستی کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں۔ جس سے وقت اور دھن کے نقصان کے ساتھ پرتی ندھی کی منظوری میں بھی دیری ہو جاتی ہے۔ فارم کے ہر ایک صفحہ کا ہر ایک خانہ ٹھیک ٹھیک بھرنا چاہیے۔ جہاں جہاں "دستخط" لکھے ہیں وہاں وہاں دستخط ضرور ہوں۔

آریہ سماجوں کو چاہیے۔ کہ وہ اپنی سادھارن سبھا بلا کر اپنے پرتی ندھیوں کا چناؤ کریں۔ بعد ازاں پرتی ندھی کا فارم بھر کر دشانش سمیت سبھا میں بھیج دیں۔ آپ کے سماج کو درش سمت ۱۹۹۱ میں سبھاسدوں سے جو چندہ وصول ہوا ہے۔ اس کا دسواں بھاگ دشانش کے روپ میں ضرور بھیجیں۔ اور اگر سماج کی طرف سمت ۱۹۸۹-۹۰ کا دشانش بھی کوئی بقایا ہو۔ تو وہ بھی ساتھ بھیجنے کی کرپا کریں۔ آریہ سماجوں کو یہ گیان ہے کہ وہ اگر اپنے سماج کے کسی سبھاسد کو پرتی ندھی مقرر نہ کرنا چاہیں۔ تو سبھا سے تعلق رکھنے والے کسی بھی دوسرے سماج کے کسی سبھاسد کو اپنا پرتی ندھی مقرر کر سکتے ہیں۔ ایسی اوستھا میں فارم میں نتیجہ پتر کے نیچے اس سماج کے پردھان نتھا منتری کے دستخط ہونے چاہئیں۔ جس سماج کا ان کا مقررہ پرتی ندھی سبھاسد ہے پرتی ندھی فارم سب آریہ سماجوں کو بھیجے جا چکے ہیں۔ اگر کسی کو نہ ملے ہوں۔ تو وہ سبھا کے دفتر سے منگوا لیں ٭

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - لاہور)

کی سیوا کر سکیں۔ بھوگ ولاس کے سامان پیدا کرنا چھوڑ دو۔ نیز سنیما اور ڈفینیٹروں کی اُنتی کے سادھن مت بڑھاؤ۔ آریہ بچوں کو اپدیش دو۔ کہ بھوگ ولاس آتما کو نربل بناتا ہے اور شریر کو نحیف

بنا لئے جاؤ۔ کیوں انگریزی کے پیچھے پڑے ہو۔ آریہ کنیا پاٹھشالاؤں کے متعلق خاص پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ وہاں انگریزی پڑھائی پڑھانی چاہیے۔ اور سرسری گرامٹ

لینی چاہیے۔ یورپ تباہ ہو چکے ہیں۔ کیوں اپنی یووتیوں کو بھی تباہ کرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہو؟ ایک غلط انگریزی بولنے والی اور ٹربیون سر پکھے انگریزی اخبار کے لیڈنگ آرٹیکل کو بھی نہ سمجھ سکنے والی میٹرک پاس آریہ کنیا سے وہ آریہ پرچارنی ہزار گنا اچھی اور زیادہ شکھشت ہے۔ جو گیتا۔ اُپنشد اور وید کا پاٹھ کر سکتی ہے۔ مہاتما گاندھی کے لیکھوں کا ہندی میں پاٹھ کر سکتی ہے۔ رابندر ناتھ ٹھاکر کی کویتا پر ٹپنیاں کر سکتی ہے۔ اور یورپین پالٹیکس پر بحث کر سکتی ہے۔ شکھشا غلامی نہیں ہے۔ بلکہ آزادی ہے یہ سب پریورتن اپنے اندر کرنے ہوں گے۔ پھر دیکھو یہ اردھ شتابدی اتنی انہاسک بنتی ہے۔ جیسی انہاسک متھرا کی شتابدی اور نہ ہی اجمیر کی نروان اردھ شتابدی سب ورنہ لاہور میں پچاس ہزار آدمی اکٹھے کر کے ہو ہو ہا ہا کر کے پھر مغربی سنسکرتی کے پرچار میں گر جانا ہی مقصود ہے۔ تو غریب پرجا کا روپیہ ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ٭

میں آج کل پنجاب میں گھوم رہا ہوں۔ اور آریہ پرجا کی نبض میرے ہاتھ میں ہے۔ مجھے پتہ ہے۔ کہ پرجا کے دل کی گتی بالکل ٹھیک ہے۔ ایشور کے واسطے ان کی غلط رہنمائی مت کرو۔ بھگوان سے ڈرو۔

اگر تمہیں رشی کے آدرشوں اور آدیشوں پر وشواس نہیں ہے۔ اور اگر انہیں قابلِ عمل درآمد نہیں سمجھتے ہو۔ تو میدانِ عمل سے پرے ہٹ جاؤ۔ اگر کسی کو دودھ نہیں پلا سکتے تو اس کو چھاچھ ہی پینے دو۔ چائے کی پیالیوں اور سوڈا لیمونیڈ کی بوتلوں کو پلا کر ان کے معدوں کو تباہ مت کرو ٭

میں جنم سے آشاوادی ہوں۔ مجھے پتہ لگتا ہے۔ کہ آریہ سماج خطرہ میں ہے۔ لیکن اس کا مرض لاعلاج نہیں ہو گیا۔ اس لئے میں اپنے آپ کو اپنے پیارے آریہ سماج کی سیوا میں اور اس کو ٹھیک لائن پر رکھنے میں اپنے پیارے ساتھیوں سمیت ضرورت ہوئی۔ تو ختم کر دوں گا ٭

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست رنگدار بسنت مفت ارسال کی جاتی ہے ٭

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
Suleman Umar & Co. Karachi

چھترپتی شواجی مہاراج

(از بابو پرمیشوری سہائے جی بی-اے-ایل ایل بی آگرہ)

شواجی کے دل میں رسائی حاصل کی۔ وہ اسلام کو کلنک کرنے والے اورنگ زیبی اتیاچاروں سے اپنے غریب ہندو بھائیوں کو بچانے کے لئے سینہ سپر ہو گئے - اور بمصداق "ہمت مرداں مدد خدا" پرمیشور نے اپنی غیبی مدد سے ان کی کوششوں کو کامیاب بنایا۔ چنانچہ سلطنت مغلیہ کی جڑ اورنگ زیب کی زندگی میں ہی کھوکھلی ہو گئی +

مہاراجہ شواجی کا طریق جنگ نہایت مدبرانہ اور دانشمندانہ تھا۔ اگر آخری ہندو سمراٹ شور بیر مہاراجہ پرتھوی راج نے اس پر عمل کیا ہوتا۔ تو ہندوؤں کی آزادی نہ چھنتی۔ ہندوؤں کے قدیم جنگی قانون میں بہادری۔ فیاضی اور سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ حریف سے دھوکہ اور مکر کی اس میں گنجائش نہیں ہے۔ اور نہ اس کی ابتر حالت سے فائدہ اٹھانے کی۔ دشمن پر اچانک حملہ کرنا ہندو ادھرم سمجھتے تھے۔ اور گرے ہوئے پر ہاتھ اٹھانا پاپ +

اس بہادرانہ فیاضی سے متنزل ہو کر مہاراجہ پرتھوی راج نے اپنے قابو میں آئے ہوئے شہاب الدین غوری کو بخش دیا۔ اور بھارت ورش کی آزادی کو نابود کر دیا

سلب کرا دیا۔ ہندوؤں کے انہی پکے اعتقادات کے بھروسہ علاؤ الدین خلجی نے رانا بھیم سین کا مہمان بن کر عصمت مآب رانی پدمنی کا عکس آئینہ میں دیکھا۔ جس کا نتیجہ دنیا کو معلوم ہے +

انہی کے بل پر اکبر راجپوتانہ کی دشوار گزار پہاڑیوں میں بر اہین کے قبضہ میں نہ لا سکا۔ مہارانا پرتاپ کا انتقال ... بنا۔

اور مہارانا پرتاپ نے اپنے مہمان کی اصلیت کو جان کر بھی اس کا بال تک بیکا نہ کیا۔ چھترپتی مہاراجہ شواجی کے سینہ میں بھی یہی خیالات موجزن تھے۔ مگر وہ پہلے ہندو ویر تھے۔ جنہوں نے سمجھا۔ کہ اورنگ زیب جیسے شخص کا مقابلہ کرنے میں وہ جو طاقتور اور بارسوخ ہونے کے علاوہ جھوٹ مکاری۔ کمینہ پن اور بیرحمی چالوں سے ہرگز مبرا نہ تھا۔ ہندو فیاضی اور سادگی پر حد سے زیادہ عمل پیرا ہونا خودکشی کا مترادف ہے۔ ایک مرتبہ اس کی اس بات پر بھروسہ کر کے وہ اس کے دربار میں چلے بھی گئے۔ تو فوراً قید ہو گئے۔ اس وقت اگر وہ اپنی حکمت عملی سے مٹھائی کے ٹوکرے میں بیٹھ کر باہر نکل نہ آتے۔ تو یقیناً گراں بہا جان کھو بیٹھتے اور ہندوؤں کے ادھار کا کام ادھورا ہی رہ جاتا +

چھترپتی شواجی

بھارت کی شان تھے!

مسٹر خدا بخش بیرسٹر کلکتہ کی صائب رائے

شواجی کس بات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہتے تھے؟ اس بات کو کہ غیرملکی حکومت سے آزادی اور ودیشیوں سے شوتنتر ہوں۔ آپ ایک متحدہ ملک ہندوستان کو بنانا چاہتے تھے۔ کیا ہمیں صرف اس وجہ سے شواجی کی مخالفت کرنی چاہئے کہ جس حکومت کے خلاف آپ نے کام کیا وہ مسلم حکومت تھی؟ انصاف۔ صدق دلی اور فراخ دلی اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ ایسا خودغرضانہ اور تنگ دلانہ خیال چھوڑ دیں۔ شواجی بھارت ورش کی شان تھے۔ اور ہم ہندوستانیوں کو ان کی عزت کرنی چاہئے ÷

تاریخی کھوج کا کام جوں جوں ترقی کرتا جاتا ہے۔ توں توں وہ بدنما کلنک بھی جو مسلمان مؤرخوں نے مذہبی تعصب سے چھترپتی شواجی کو چور۔ لٹیرا اور پہاڑی چوہا کہہ کر اپنے ماتھے پر لگایا ہے۔ دن بدن زیادہ واضح اور اظہر من الشمس ہوتا جاتا ہے۔ افسوس بعض انگریز مؤرخوں نے بھی تحقیق حق کی کوشش نہ کی۔ اور انہی جھوٹی باتوں کو دہرا دہرا کر انصاف اور سچائی کا خون کرنا جاری رکھا۔ مگر ع۔

"کہیں خاک ڈالنے سے چھپتا ہے چاند"

آخر سچائی پردہ پھاڑ کر نکل آئی۔ اور نئی تاریخی کتابیں جو بعد تحقیق بسیار لکھی گئی ہیں۔ مہاراجہ شواجی کی تعریف اور مدح سے پُر نظر آتی ہیں +

مہاراجہ شواجی کیا تھے؟ اورنگ زیب کے ظلم اور متعصبانہ جبر کے خلاف کام کرنے والی شکتی کی مورتی تھے۔ اور ان کا کیرکٹر سمجھنے کے لئے اورنگ زیب کی تاریخ۔ پالیسی۔ اور طریق عمل سمجھ لینا بھی نہایت ضروری ہے +

اورنگ زیب نے باپ کو قید کیا۔ بھائیوں کو قتل کیا۔ اور متعدد اہل خاندان کی گردنیں کاٹیں۔ تب کہیں جا کر اسے دلی کا تخت نصیب ہوا۔ یہ اعمال ایسے نہ تھے۔ کہ جنہیں دنیا دیکھتی اور نام نہ دھرتی۔ اپنے جبر و ظلم جلیبوں میں ناک رکھنے کے لئے ایک ٹٹی ضروری تھی۔ کہ جس کی اوٹ میں آپ چھپ کر شکار کھیل سکتا۔ بدقسمتی سے اسلام کفار کے ساتھ بدسلوکی کو نہ صرف روا رکھتا ہے۔ بلکہ تعلیم اور روایات اسلام میں اس کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ محمد بن عدی نے ایک یہودی خاتون عصما بنت مروان کو اس کے شیرخوار بچوں سے جدا کر کے قتل کر دیا۔ اور خود . . . . . نے اس کی بڑی تعریف کی۔ اسی طرح شاعر کعب بن اشرف کے قتل کے لئے محمد بن سلمہ کو مامور کیا۔ تب خود . . . . . نے اس کو دغا۔ فریب۔ مکر اور جبر سب کی اجازت دے دی۔ وغیرہ وغیرہ۔ اورنگ زیب نے بھی اپنی دینی و دنیوی فلاح اپنی غریب ہندو رعایا پر ہر طرح کے ظلم توڑنے میں ہی سمجھی۔ اور یہ نہ سمجھا کہ

منجنیق آہ مظلوماں بہ صبح
سخت گیرد ظالماں را در حصار

آخر مظلوموں کی آہ نے چھترپتی مہاراج

افضل خان کے قتل کے معاملہ کو مسلمان مؤرخ بہت رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ مگر یہ ان کا سراسر تعصب ہے۔ جھوٹ کے پل باندھنا شاید انہوں نے "شق القمر" اور "شق الصدر" کے معجزوں سے سیکھا ہے۔ آج کل بھی تو کوئی بادلوں میں "نور محمد" چمکاتا ہے۔ تو کوئی پتھروں میں اسے گندہ پانی کا دھندورہ پیٹتا ہے۔ ابھی کل کی بات ہے۔ حسن نظامی آسود کے ایک معمولی تعلقدار کی نسبت جس کے آباؤ اجداد ساڑھے چار سو برس سے مسلمان ہیں یہ خبر شائع کرنے میں ذرا نہیں شرماتا۔ کہ ایک مہارانا نے اپنی پانچ لاکھ رعایا سمیت اسلام قبول کیا ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ افضل خان نے مہاراجہ شواجی کو ملاقات کے بہانہ سے پکڑنا چاہا تھا۔ وہ خود ملاقات کرنے آیا۔ اور مہاراجہ شواجی کو نہتا سمجھ کر اسے پکڑ لیا۔ انہوں نے جھٹ سنبھل کر باگھ نکھ . . . اس کے پیٹ میں گھسیڑ دیا +

مہاراجہ شواجی شدھی کے پکے حامی تھے۔ عادل شاہ نے باجی جی نمبالکر کو زبردستی مسلمان بنا لیا تھا۔ مہاراجہ شواجی کی ماتا جی جیجابائی نے باجی جی نمبالکر کو شدھ کرا کے اسے دوبارہ ہندو بنایا۔ اور اس کے بیٹے مہادا جی نمبالکر کے ساتھ اپنی پوتی مہاراجہ شواجی کی بیٹی سکھو بائی کا بیاہ کر دیا تھا۔ خود مہاراجہ شواجی نے اپنا بیاہ بھی مغل خاندان کی راجکماری کے ساتھ کیا تھا۔ اگر یہ تحریک مہاراجہ شواجی کے بعد بھی جاری رہتی۔ تو بھارت ورش کو یہ برے دن دیکھنے نصیب نہ ہوتے ÷

دیانند میڈیکل مشن

آریہ جنتا کو سوچت کرتے ہوئے ہمیں ہرش ہوتا ہے۔ کہ سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے دیانند میڈیکل مشن کو اپنی سنرکھشتا میں پرارمبھ کرنا سویکار کر لیا ہے +

دیانند میڈیکل مشن کا پرتھم کمپاؤنڈر سنوری میں ۱۵ اپریل کے لگ بھگ کھل جائے گا۔ اور وہاں جنتا کی چکتسا تھا سیوا کا ریہ پرارمبھ کر دیا جائے گا۔ دیانند میڈیکل مشن اپنا کاریہ کس پرکار کرے۔ اور اس کی سکیم کو کس پرکار سپھل بنایا جائے۔ اس بات پر وچار کرنے کے لئے گوروکل کانگڑی کے وارشک اتسو کے اوسر پر ۲۰ اپریل سے ...

شادی کرو۔ مگر "گرہست دھرم محبا" اردو مصنفہ شری تردیدی جی قیمت ایک روپیہ جو گرہستیوں بلکہ اولاد کے خواہشمندوں کی سچی رہنما ہے کا مطالعہ کرو۔ شہید اجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

چھترپتی شواجی مہاراج کی تیغ خارا شگاف

(از پنڈت نظر صاحب سوہانوی)

جب وقفِ خزاں ہند کا گلزارِ چمن تھا ہر گل پہ جب شعلہ فشاں چرخ کہن تھا
ہر صاحبِ دل درد سے جب صرفِ محن تھا جب چھاؤں میں تلواروں کی ہر اہلِ وطن تھا

کفار تھے جب مسلمِ غازی کے سواسب
بے دین تھے جب دینِ حجازی کے سواسب

اسلام تھا جب تیغ سے ایماں کا طلبگار محبوب تھا ہر قاتلِ ہندوئے خدا دار
جب ہند کے ہندو تھے مصائب کے گرفتار جب لٹتا تھا ناموس ہمارا سرِ بازار

اس عہد حیا سوز میں اک مردِ مجاہد
پیدا ہوا محبوبِ وطن قوم کا شاہد

وہ کون وہ سیواجی مہاراج ہمارے سردار مرہٹوں کے وہ سرتاج ہمارے
جس نام سے پورے ہوئے سب کاج ہمارے ہاں جھکتے ہیں دل جنکے لئے آج ہمارے

وہ کفر کی ظلمت میں تھا تقدیرِ الٰہی
انوارِ نظر شعلۂ تنویرِ الٰہی!

بیکس کا مددگار تھا مظلوم کا حامی رخسارۂ تقدیس کا اک حسنِ گرامی
یہ جال کہ پامال تھے سب حسنِ خرامی وہ رعب کہ لرزتے ہیں تھے سب رومی و شامی

ظالم کو اماں دیتا نہ تھا تیر کی زد سے
جانباز دلاور تھا وہ خالق کی مدد سے

بے شائبہ تھا وید مقدس کا پرستار آزادیِ ملت کی محبت کا گرفتار
للکار کے کہتا تھا عدو سے سرِ بازار میں ہند کی تہذیبِ کہن کا ہوں گنہگار

سفاک یہاں رہ نہیں سکتے مرے ہوتے
مظلوم ستم سہہ نہیں سکتے مرے ہوتے

ہیں ہندوئے ناشاد کا دل شاد کروں گا اجڑے ہوئے گلشن کو پھر آباد کروں گا!
بھارت کو غم قید سے آزاد کروں گا سفاک و ستمگار کو برباد کروں گا!

بیدار کروں خواب سے ہر اہلِ وطن کو
شیروں سے لڑا دوں تو سہی بن میں ہرن کو

اورنگ پہ اورنگ تھا زینت وہ اورنگ ظالم کے تظلم سے تھی مخلوقِ خدا تنگ
کرتا تھا عبث سے وہ مذہب کے لئے جنگ مظلوموں پہ برساتا تھا بے خوف خشت و سنگ

آمادۂ پرخاش ہوا شیرِ دکن سے
امداد طلب کرنے لگا چرخِ کہن سے

یہ حکم تھا ہندو نہ رہے کوئی دکن میں ڈھونڈھے سے بھی خ باس کوئی پھول چمن میں
میسر رہے کچھ نہ سمن زار میں بن میں یوں ٹوٹ کو کفار کو گھمسان کے رن میں

جنگاہ میں یوں ٹوٹ پڑو فوجِ عدو پر
سر تیر تے پھرتے نظر آتے ہوں لہو پر

غافل نہ تھا اس وقت سے وہ پاک گہر بھی پہلو میں جو دل رکھتا تھا تو دل میں جگر بھی
دینے کو تھا تیار وطن کے لئے سر بھی املاک بھی دنیا کی تمنا بھی پسر بھی

یوں تیغ بکف جوش سے میدان میں آیا
اک زلزلہ افلاک کے ایوان میں آیا

وہ تیغ چمکتی ہوئی جب میان سے نکلی بجلی تھی کہ سر پر گری اور ران سے نکلی
یہ کاٹ کوئی جان نہ اوسان سے نکلی نکلی ہے جدھر سے بھی عجب آن سے نکلی

اس طرح غضب ناک بھری فوجِ عدو میں
ڈوبے ہوئے سرتا بقدم سب ہیں لہو میں

موقع کوئی ملتا نہ تھا دشمن کو مفر کا ہوتا تھا وہیں ڈھیر جو میدان سے سر کا
وہ تیغ چھلاوہ تھی کہ دھوکہ تھا نظر کا جاں کو نہ پتہ جسم کا دل کو نہ جگر کا

میدان میں اس تیغ کا سایہ تھا سروں پر
اک خون کا بادل تھا کہ چھایا تھا سروں پر

ہر چار طرف غل تھا کہ محشر کا سماں ہے اک برقِ شرربار ہے اور خرمنِ جاں ہے
یہ تیغ نہیں قہرِ الٰہی کا نشاں ہے فریاد و فغاں ہے نہیں جائے اماں ہے

بے موت مرے جاتے ہیں اس تیغ کے ڈر سے
اک پل بھی تو اوجھل نہیں ہوتی ہے نظر سے

چلنے میں صبا رو ہے تو اڑنے میں پری ہے اب یہ ہے تو اب وہ ہے عجب جلوہ گری ہے
قاتل ہے مگر قتل کی تہمت سے بری ہے بے لوث ہے گو خون میں دشمن کے بھری ہے

یہ کہتی ہوئی پھرتی ہے میدانِ وغا میں
کچھ فرق نہیں ہے تجھ میں مجھ میں قضا میں

میں چاہوں اگر ابھی سرِ حشر دکھا دوں اٹھے ہیں جو مجھ سے انہیں قبروں میں سلا دوں
خورشیدِ قیامت کو بھی تاریک بنا دوں دم پھونک دوں اک آگ سی ہر دل میں لگا دوں

کہسار سنز کی طرح اڑتے نظر آئیں
افلاک پہ سیارگانِ فلک ٹھوکریں کھائیں

تلوار ہوں بجلی کی تڑپتی ہوئی رو ہوں اندھیر مچاتی ہوں بظاہر مہِ نو ہوں
پُرسوز ہوں شعلوں کی بھڑکتی ہوئی لو ہوں رکتی نہیں اک بار جو مجھ تنگ و دو ہوں

کانٹوں کو جلا دیتی ہوں ہر بن میں ستم کے
اک تار نہیں چھوڑتی دامن میں ستم کے

کیا تاب مقابل ہو مرے کوئی جفا کار مشکل سے ہے چرخِ ستمگر بھی مرا وار
ممکن نہیں حائل ہو مری راہ میں کہسار آخر کو ہوں سیواجی مہاراج کی تلوار

کافر کو تپ لرزہ چڑھی جاتی ہے مجھ سے
رونق رخِ ایماں کی بڑھی جاتی ہے مجھ سے

ہر زخم تھا اس تیغ دو پیکر کا یہ کاری میدان میں اک خون کی ندی ہوئی جاری
جینے ہی جی اعتبار کو جینا ہوا بھاری یہ آگ برستی تھی جلے جاتے تھے ناری

میدانِ وغا تنگ تھا افواجِ ستم پر
مختار تھی وہ تیغ دو سرا مرد تھی

بھاگا کوئی میدان سے جان اپنی بچا کر لیٹا کوئی ہتھنی کے تلے جسم چھپا کر
کہتے تھے بہت منہ میں پر کاہ دکھا کر اے تیغ! خدا کے لئے ہم کو نہ فنا کر

اب سے جو بچیں بندۂ بے دام رہیں ہم
کٹ جائے زباں کچھ بھی اگر منہ سے کہیں ہم

اللہ ابھی پھر سے وہ دل دے وہ ادا دے جو آنکھ ملاتے ہی دلِ عنبر ہلا دے
سوئے ہوئے بھارت کو نئے سر سے جگا دے ویران چمن زار میں پھولوں کو ہنسا دے

بلبل کے ترانوں سے فضا زاغ کا گھر ہو
گلچیں کوئی تنکے تو چمن آگ کا گھر ہو

پھر ہند میں سیوا سے جگر دار ہوں پیدا فردوس نظر صاحبِ تلوار ہوں پیدا
پرتاپ سے جانباز کماندار ہوں پیدا پیدا ہوں تو سرداروں کے سردار ہوں پیدا

ہر لب پہ ہو افسانۂ پُرجوش ہمارا
حاسد کو بے ہوش کرے ہوش ہمارا

مُغلیہ جرنیل شائستہ خان کی گستاخی کی قرار واقعی سزا

چھترپتی شواجی کے کارہائے نمایاں

آج ہم اورنگ زیب کے ماموں شائستہ خان کے متعلق کچھ روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

افضل خان نے تو اپنی جان مکاری اور ریاکاری کی وجہ سے دی تھی۔ مگر شائستہ خان نے اپنی جان اپنی بے عقلی کی وجہ سے خطرہ میں ڈالی۔ یہ تو خیر گزری۔ کہ وہ بزدلوں کی طرح بھاگ نکلا۔ اور صرف اُنگلیاں ہی کٹوا گیا۔ ورنہ جس جگہ اُس نے اپنے آپ کو پھنسا دیا تھا۔ وہاں سے اُس کے زندہ بچنے کی کوئی اُمید نہ تھی۔ پھر بھی اُس کا بیٹا اور اُس کے کئی ساتھی شواجی کی تلوار کا نشانہ ہو ہی گئے۔

۱۶۵۹ء ہی میں دکن میں چار طاقتیں تھیں۔ ایک تو اورنگ زیب کی جس کا قبضہ دکن کے ایک حصہ پر تھا۔ دوسری دربار بیجاپور کی تیسری دربار گولکنڈہ کی اور چوتھی چھترپتی شواجی کی۔ پہلے دربار بیجاپور نے اس بہادر مرہٹہ کو دبانا بلکہ برباد کرنا چاہا۔ مگر جب شاہ بیجاپور کو معلوم ہو گیا۔ کہ مرہٹوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کا مقابلہ کرنا اُس کے بس کا روگ نہیں۔ تو اُس نے چھترپتی شواجی سے صلح کر لی۔ اور اس طرح اپنے علاقہ کو اُس کے حملوں سے بچا لیا۔ ادھر سے فارغ ہو کر مرہٹوں نے اپنے بہادر سردار کی سرکردگی میں اپنی توجہ اُس علاقہ کی طرف مبذول کی۔ جس پر سلطنت مغلیہ یا اورنگ زیب کی حکومت تھی۔

اورنگ زیب ہرگز یہ برداشت نہ کر سکتا تھا کہ بہادر مرہٹوں کا زور بڑھتا جائے۔ مگر اُس کی کچھ پیش نہ چلتی تھی۔ آخر اُس نے شائستہ خان کو جو اُس کی ماں کا بھائی اور ایک بہت بڑا فوجی افسر سمجھا جاتا تھا۔ چھترپتی شواجی کی سرکوبی کے لئے مقرر کیا۔ شائستہ خان کا ہیڈ کوارٹر اُس وقت اورنگ آباد میں تھا اور مرہٹے اس شہر تک حملے کرتے ہوئے پہنچ چکے تھے۔

اورنگ زیب جب تک تو اپنے بھائیوں اور خاندان مُغلیہ کے دوسرے شہزادوں کو ہلاک یا قید کرنے میں مصروف رہا۔ تب تک تو شواجی کی طرف متوجہ نہ ہو سکا۔ مگر جب وہ اپنے تمام حریفوں کو جن پر بادشاہ ہونے کا شک بھی کیا جا سکتا تھا۔ ٹھکانے لگا چکا۔ تو اُس نے اپنی توجہ چھترپتی شواجی کی طرف مبذول کی۔ اور اپنے ماموں شائستہ خان کو حکم دیا۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ وہ اس کا اور اس کی طاقت کا خاتمہ کر دے۔ شائستہ خان خود بھی مرہٹوں کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوف کھاتا تھا۔ اس لئے اُس نے ایک جرار لشکر کے ساتھ ہندوپت چھترپتی شواجی کے علاقہ پر چڑھائی کی۔ شواجی اپنی پالیسی کے مطابق محفوظ پہاڑی علاقوں میں چلا گیا۔ اُس کا قاعدہ تھا۔ کہ جب دشمن زیادہ تیاری کے ساتھ اُس کے علاقہ پر حملہ آور ہوتا۔ تو وہ خود اپنی فوج لے کر محفوظ پہاڑی علاقہ میں چلا جاتا تھا۔ اور وہاں سے بے در پے دشمن پر اس طرح اور اس قدر حملے کرتا تھا کہ دشمن کو راہ فرار اختیار کرنی پڑتی تھی۔

شائستہ خان نے چند ہی روز کے بعد پُونا پر قبضہ کر لیا۔ اور اُسی مکان میں اپنی رہائش اختیار کی۔ جس میں چھترپتی شواجی نے بچپن میں پرورش پائی تھی۔ اور بچوں کے ساتھ کھیلتا رہا تھا۔ شائستہ خان بہت خوش تھا۔ کہ اُس نے اُس مکان پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں بہادر مرہٹہ سردار نے پرورش پائی تھی۔ مگر اُسے کیا معلوم کہ اُس نے اپنی گردن شیر کے گھر میں پھنسا دی ہے۔

جب چھترپتی شواجی نے سُنا کہ شائستہ خان اُس کے مکان میں جا کر ٹھہرا ہے۔ تو اُنہیں بہت جوش آیا۔ اور اُنہوں نے بڑے غُصہ سے کہا۔ کہ شائستہ خان کو اس شرارت کی سزا ضرور دی جائے گی۔ اور اُسے ہرگز موقع نہ دیا جائے گا۔ کہ وہ یہاں سے اپنی جان بچا کر لے جا سکے۔"

شائستہ خان تو شیخی بگھارنے میں مصروف تھا۔ کہ اُس نے شواجی کے مکان پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اُدھر شواجی سوچ رہا تھا کہ اُسے اس گستاخی کی سزا کیونکر دی جائے؟ بہت جلد اُس نے اس کی تجویز سوچ لی۔ چنانچہ اس کی تجویز کے مطابق پُونا میں ایک مرہٹہ شادی کا انتظام کیا گیا۔ شائستہ خان نے اپنی حفاظت کا بہت سامان کر رکھا تھا۔ مگر وہ چھترپتی شواجی کے دماغ کا مقابلہ نہ کر سکا۔

جب شادی کی برات شام کے وقت پُونا شہر میں داخل ہونے لگی۔ تو چھترپتی شواجی بھی ایک باراتی کی حیثیت سے اُس میں شامل ہو گیا۔ اور اُس کے ساتھ ہی شہر میں جا پہنچا۔ ایک مرتبہ پُونا شہر کے بازاروں میں قدم رکھنے کے بعد پھر اُسے شائستہ خان کے قتل سے کون باز رکھ سکتا تھا؟ اُسے اُس مکان کے جس میں اُس نے اپنا بچپن کا زمانہ گزارا تھا۔ تمام دروازوں وغیرہ کا علم تھا۔ چنانچہ وہ ایک دروازہ کی راہ سے جو مکان کی پچھلی طرف تھا۔ چُپ چاپ اُس مکان کے اندر داخل ہو گیا۔ اُس نے اپنی تلوار نکال لی۔ اور للکار کر کہا۔ کہ "کہاں ہے شائستہ خان جو شواجی کو گرفتار کرنے آیا ہے؟"

شواجی اگرچہ اکیلا تھا۔ اور اُس وقت کوئی ساتھی اُس کے ہمراہ نہ تھا۔ مگر نہ صرف شائستہ خان کے ملازموں میں بھاگڑ مچ گئی بلکہ خود شائستہ خان بھی جو چھترپتی کو زندہ یا مردہ گرفتار کرنے آیا تھا۔ اور صرف چند منٹ پہلے شیخیاں بگھار رہا تھا ڈر گیا۔ وہ اُس وقت چھترپتی کا مقابلہ تو کیا کر سکتا تھا اُس نے سلامتی اسی میں سمجھی کہ اپنی جان بچا کر بھاگ جائے۔ چنانچہ اُس نے اپنی جان بچانے کے لئے اس قدر بُزدلی دکھائی کہ اپنے ساتھیوں بلکہ اپنے بیٹے کی بھی پروا نہ کی۔

وہ اپنی جان بچانے کے لئے ایک کھڑکی میں سے کودنے لگا۔ چھترپتی شواجی موت کی شکل اختیار کئے ہوئے اُس کے سر پر جا پہنچا۔ اور کہنے لگا۔ "بُزدل! کہاں بھاگا جاتا ہے؟ آ اور سامنے آ کر مقابلہ کر"۔ مگر شائستہ خان کہاں ٹھہر سکتا تھا۔ وہ کھڑکی میں سے کودنے لگا۔ کہ بہادر مرہٹہ نے تلوار کا ایک ہاتھ مارا۔ اور اُس کے ہاتھ کی دو اُنگلیاں کاٹ ڈالیں۔ شائستہ خان نے تو خیر منائی۔ کہ دو اُنگلیوں پر ہی نوبت آئی۔ جان بچ گئی۔ اس طرح جان بچا کر وہ بھاگ گیا۔ شواجی کو بہت افسوس ہوا۔ کہ شائستہ خان زندہ بچ کر بھاگ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد وہ اُن لوگوں کی طرف متوجہ ہوا۔ جو اُس مکان میں موجود تھے۔ چنانچہ اُس نے شائستہ خان کے نوجوان بیٹے کو مقابلہ کے لئے للکارا۔ اور ہلاک کر ڈالا۔ پھر چند ساتھی ہلاک کئے۔ اور پیشتر اس کے کہ اُسے مکان میں محصور کر لیا جائے۔ نکل کر چلا گیا۔ اور پُونا سے باہر جا پہنچا۔ جب مُغل افسر وہاں آئے۔ تو وہ کوسوں دور جا چکا تھا۔

چھترپتی شواجی کے اس بہادرانہ کارنامہ کی تمام علاقہ میں دھاک بیٹھ گئی۔ شائستہ خان کے زخمی ہو کر بھاگ جانے اور اس کے نوجوان بیٹے کے مارے جانے سے مُغلیہ فوج پر بھی خوف طاری ہو گیا۔ بہادر مرہٹے اس پر ٹوٹ پڑے۔ اور مُغلیہ فوج کو گاجر مُولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔ جس طرح افضل خان کے قتل پر مرہٹوں کے ہاتھ بہت سامان جنگ اور روپیہ آیا تھا۔ اسی طرح شائستہ خان کی شکست پر بھی اُن کو مُغلیہ فوج کا بے شمار سامانِ جنگ ہاتھ آیا۔ اور وہ اپنے بہادر سردار کے اس بہادرانہ کارنامہ سے مالا مال ہو گئے۔

جب اورنگ زیب نے شائستہ خان کے اس طرح شکست کھا کر بزدلوں کی طرح بھاگ جانے کے حالات سُنے۔ تو اُسے بہت افسوس ہوا۔ اگر شائستہ خان اُس کا ماموں نہ ہوتا۔ تو یقیناً وہ اُسے اس بُزدلی کی سخت سزا دیتا۔

شائستہ خان بہت دیر تک بادشاہ کے سامنے جانے کا حوصلہ نہ کر سکا۔ اس کے علاوہ اُسے اپنے نوجوان بیٹے کے مارے جانے کا اس قدر غم تھا۔ کہ اُس کی تمام باقی زندگی تلخ ہو گئی۔ یہ واقعہ ۱۶۶۳ء کا ہے۔ اورنگ زیب شواجی کی اس فتح کو برداشت نہیں رہا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ اُسے اس کی سخت سزا دی جائے۔ مگر ابھی وہ یہ تجاویز سوچ ہی رہا تھا کہ مہاراج نے پُونا پر شائستہ خان کی چڑھائی کا بدلہ لینے کے لئے ۵ جنوری ۱۶۶۴ء کو سُورت پر چڑھائی کر دی۔ سلطنتِ مغلیہ میں یہ ایک بہت بڑا تجارتی شہر تھا۔ یہاں سے ہی حاجی لوگ جہازوں پر سوار ہو کر حج کرنے کے لئے مکہ جایا کرتے تھے۔

بہادر مرہٹوں کا مقابلہ مُغلیہ فوج کیا کر سکتی تھی۔ جو اُن کے سامنے آیا۔ ہلاک ہو گیا۔ شواجی نے تمام سرکاری خزانوں پر قبضہ کر لیا۔ اور حاجیوں کے پاس جس قدر روپیہ تھا۔ وہ بھی لے لیا۔

اس واقعہ کے چند ماہ بعد چھترپتی شواجی کا باپ فوت ہو گیا۔ اُس کی جاگیر بھی چھترپتی کو ملی۔ اور اُس نے اپنے آزاد حکمران ہونے کا اعلان کر دیا۔ ایک بڑا دربار کیا۔ تُلادان کر کے بیشمار سونا براہمنوں کو دان دیا۔ اور مہاراجہ بن کر اپنا سکہ جاری کر دیا۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماج سدھار اور مساوات!

(از شری لالہ دیوان چند جی ایڈووکیٹ بٹالہ)

قدیم آرین سوسائٹی میں موجودہ ذات پات کا نشان تک نہیں ملتا۔ ویدوں میں چاروں ورن یا پیشے استعارہ کے طور پر برہم یا پرماتما کی سرشٹی کے چاروں انگ یا اعضا بیان کیے گئے ہیں۔ براہمن اور شودر اگر دونو پرماتما کے انگ ہیں۔ تو شودر یا اتی شودر قابلِ نفرت کیسے بن سکتے ہیں؟

اتھروید کے ایک منتر کا ارتھ یہ ہے کہ:–

"اے پرماتما ہمیں درناؤں یعنی نیک لوگوں کا پریمی بناؤ۔ ہمیں کھشتریوں۔ ویشیوں۔ شودروں یا اتی شودروں یعنی کمینوں سے کمین لوگوں کا بھی پریمی بناؤ"۔

ایک دوسرے منتر کا ارتھ یہ ہے۔ کہ:–

"تم میں کوئی بڑا نہیں۔ کوئی چھوٹا نہیں کوئی منجھلا نہیں۔ تم سب ایک ہی پرماتما کے بیٹے برابر ہو۔ تمہاری ترقی اور فلاح اسی میں ہے۔ کہ تم میں بہت کم تفاوت ہو"۔

ایک اور منتر میں یہ احکام درج ہیں:–

"تمہارا کھانا پینا اکٹھا اور ایک جیسا ہو۔ تم سب کو میں (پرماتما) ایک ہی جوئے میں اکٹھا جوڑتا ہوں۔ جس طرح رتھ کے پہیے کے نابھ (ناف) میں ایک جیسے آرے لگے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سب انسان برابر ہیں۔ اور وہ ایک ہی (ادیش) کے ساتھ مربوط کریں۔ تو انسانی جماعت یا قوم ترقی کے راستہ پر سربلند ہو سکتی ہے"۔

وید کے ایک منتر میں ایک انسان کی طرف سے اپنے رشتہ داروں کا ذکر آتا ہے:–

"میرا باپ براہمن ہے۔ میں کھشتری ہوں۔ میرا بھائی ویش ہے۔ اور ہم سب ایک ہی ہیں"۔

منوسمرتی میں ایک جگہ آتا ہے کہ:–

"جنم سے سب شودر پیدا ہوتے ہیں مگر سنسکاروں کے کارن بعد ازاں دوِج بنتے ہیں"۔

دوسری جگہ ذکر آتا ہے۔ کہ:–

"شودر سے براہمن بن سکتا ہے۔ اور براہمن سے شودر بن سکتا ہے"۔

مہابھارت میں جگہ بجگہ ورنوں کا کرموں کے ساتھ سمبندھ دکھایا گیا ہے۔ گیتا میں بھی بھگوان کرشن نے ورنوں کی بنیاد گن۔ کرم اور سوبھاؤ: یعنی تعلیم کی ہے۔ سناتن دھرم کے نام پر جو دھرم کے ٹھیکیدار براہمن ورنوں کو جنم سے ماننے پر ضد کرتے ہیں۔ ان کا ایسا کرنا محض خود غرضی اور لالچ کی وجہ سے ہے۔ ورنہ ایک انسان ان سوالات کا جواب تو حاصل کرنے کی کوشش کریں:–

۱۔ کیا ایک براہمن جو عیسائی بن گیا ہو۔ وہ ابھی تک براہمن ہی ہے؟ کیا وہ آپ کے سنسکار کرا سکتا ہے؟ اور نیوتہ کھا سکتا ہے؟

۲۔ کیا ایک براہمن جو کسی چانڈال عورت سے شادی کر لے۔ وہ براہمن ہی ہے؟

۳۔ کیا رشی بالمیک جنم سے براہمن تھا؟

۴۔ کیا رشی جابال کی ماتا براہمنی یا ..... تھی؟

۵۔ کیا رشی ویاس کی ماتا براہمنی تھی؟

۶۔ ایک دوِج لڑکی اگر مسلمان بن جائے۔ تو اس کی ذات یا ورن کس وجہ سے تبدیل ہو جاتا ہے؟

۷۔ ایک دوِج لڑکے کی ماتا جنم دیتے سمے ہی فوت ہو گئی ہو۔ اور اس لڑکے کی پرورش کسی چانڈال ماتا نے کی ہو۔ تو اس کا ورن کیا ہو گا؟ اور کس وجہ سے؟

دنیا کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مساوات سیاسی تنظیم کی جان ہے۔ قومیت کی عمارت کا بنیادی پتھر ہے۔ اور تمام پولیٹکل طاقتوں کا منبع ہے۔ ہندوؤں نے ویدوں سے منحرف ہو کر مساوات کو جھٹلا کر اپنی قومیت کا جنازہ نکالا ہے۔ یہی ایک طرح سے ہماری راج نیتی کا دیوالہ ہے۔ اسی نے سب سے قدیم۔ بے نظیر اور بہادر قوم کو سب سے حقیر۔ کمین اور غلام بلکہ دنیا کی قوموں میں اچھوت بنا دیا۔ اور یہ عین قانونِ کرم کے مطابق ہے۔ جو لوگ اپنے بھائیوں کو غلام اور بدترین اچھوت بنا کر خوش ہوں۔ وہ کیوں نہ دوسروں کے ہمیشہ کے لئے غلام بنیں۔ ہماری غلامی قدرتی ہے۔ اس میں دوسروں کا کوئی ہاتھ نہیں۔ اس کے لئے ہم خود ہی ذمہ دار ہیں۔

قدیم انگلستان میں سب سے پہلے اینگلز لوگ رہتے تھے۔ ان پر اہلِ روما کی حکومت تھی۔ وہ بہت عرصہ تک ان کے محکوم رہے۔ بعد ازاں جب اہلِ روما خانگی جنگ و جدال کے باعث واپس چلے گئے۔ تو کئی صدیوں تک پکٹس۔ سکاٹس نارمن اور جرمن علاقوں کے لوگ ان پر حملہ آور ہوتے رہے۔ اور ان پر تسلط کرتے رہے۔ یہ لوگ باہر سے آ کر آہستہ آہستہ قدیم اہلِ انگلستان کے ساتھ ہم قوم بن گئے۔ یہاں تک کہ اب کوئی امتیازی نشان ان مختلف نسلوں اور قوموں کا مل نہیں سکتا۔ اور اس وقت ایک ہی انگریز وشال جاتی ساری دنیا میں ممتاز اور غالب نظر آتی ہے۔ اس جاتی کو مساواتِ انسانی کا اس قدر خیال تھا۔ کہ اس نے کروڑہا روپیہ خرچ کر کے تمام دنیا کے غلاموں کو خرید کر کے آزاد کر دکھایا۔ اس قوم کی ترقی کی اصلی بنیاد یہی غریب غلاموں کے لئے بے نظیر قربانی ہے۔ انگریزوں کی نقل کرنے والے ہندوستانی اصحاب کو کچھ تو ان کی صفات کی بھی نقل کرنی چاہئے۔ محض ان کے لباس اور فیشن وغیرہ کی نقل سے ہمارا کچھ نہ بنے گا۔

کسی زمانہ میں چند سو انگریز جو مذہبی طور پر اپنے اعتقادات میں زیادہ آزاد اور پختہ تھے۔ انگلستان کے دنیا پرستی خیالات کے لوگوں سے تنگ آ کر محض اپنے عقیدہ کی خاطر خدا پر بھروسہ رکھ کر امریکہ کے غیر آباد جنگلوں میں آباد ہو گئے۔

جب ان کی آبادی آہستہ آہستہ ترقی کر گئی۔ تو انگلینڈ کے حکام نے ٹیکس وغیرہ کے معاملہ میں ان پر ناواجب سختی کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ممالک متحدہ امریکہ کے لوگوں کو مکمل آزادی نصیب ہوئی۔ امریکن ریپبلک کا بنیادی اصول یہی ہے۔ کہ اس ملک میں کوئی شخص سوائے مسٹر کے کوئی خطاب یا امتیازی نشان نہ رکھے گا۔ اسی امریکہ میں غلاموں کی خاطر جنگ ہو کر ان کو آزاد کیا گیا۔ اور اب بلاشبہ انگریزوں کے مقابلہ میں ممالک متحدہ امریکہ دنیا میں سب سے امیر اور طاقتور قوم ہے۔

ہندو لوگ مسلم حملہ آوروں پر جا و بیجا نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں۔ اصلیت یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کی باہمی دشمنی اور ذات پات کی وجہ سے بیہودہ تنازعات کے باعث باہر کے لوگوں کو اندرونی دشمن خود ہی دعوت دے کر بلاتے رہے۔ ہندوستان کی غلامی کا سبب جے چند جیسے غدارِ ملک و قوم شروع سے چلے آئے ہیں۔ اور اب بھی ان کی کوئی کمی نہیں۔

اگر ہم تاریخ اسلام کا غور سے مطالعہ کریں۔ تو پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب نے ایک خدا کی عبادت سے دوسرے درجہ پر غریبوں اور یتیموں کی خدمت کو سب سے مقدم فرض ٹھہرایا ہے۔ زکوٰۃ کا مکمل سلسلہ آنحضرت کی فطری فیاضی کی داد دیتا ہے۔ ایک آزاد شدہ غلام سے اپنی چچا زاد زینب بی بی کا نکاح اسی معاملہ کی عجیب مثال ہے۔ اسلام کی طاقت کا راز اس کی مساوات اور مرکزی تنظیم میں پنہاں ہے۔ دنیا کی تاریخ میں صرف اسلام کے سہارے ہی بے شمار غلام بادشاہ بنے۔ اور یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ شاہی خاندانوں کے بزرگ بنے۔ اور اگر ہندوؤں پر خاندانِ غلاماں کی عرصہ تک حکومت رہی۔ تو یہ خدائی طرف سے ایک ایسی برکت تھی۔ جس سے ہندو رہنمایانِ قوم کو کوئی سبق سیکھنا لازم تھا۔ مگر افسوس ہمارے نیتاؤں نے "نہ کبھی کچھ سیکھا نہ سمجھ بھلایا"۔ بلکہ اپنی قوم کو چاہِ ضلالت میں گرایا۔

یہ جان کر از حد دکھ محسوس ہوتا ہے۔ کہ سوامی دیانند کے انویائی بعض آریہ سماج کے نیتا اب تک جنم سے ذات پات پر بضد ہیں۔ اور سوامی جی کے منتاء اور خیالات کو الٹ پلٹ کر کے غلط تعبیر کرتے ہیں۔ سوامی دیانند جی مساوات کے کر اپنی علمبردار تھے۔ اور سچے سوراجیہ کے خواہاں تھے۔ انہوں نے مکمل مساوات کا پرچار کیا ہے۔ آریہ سماج کی طاقت کا راز یہی ہے۔ اگر یہ سماج ذات پات کے گڑھے سے نہ نکل سکی۔ تو ہندو قوم کا خدا حافظ۔

شرمید دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور
کے امتحانات کے نتائج
کامیاب طلباء کی فہرست

ودیارتن

سنر دینی پرتھم کھنڈ۔

سدھانت بھوشن ترتیہ کھنڈ۔ سوم دیو۔ دھرمپال کمہار۔ منت شکھ دیو

" " دوتیہ کھنڈ۔ پدم دت۔ گوبند شنکر۔ امر سنگھ۔ دھرمیندر۔ آریہ بھانو۔ امر ناتھ۔ اننت کرشن اور ستیہ پال

" " پرتھم کھنڈ۔ گوبند پرشاد ستیہ دیو بھگوانداس ہنونت رائے۔ جگن ناتھ۔ بھدر دیو

سدھانت وشارد۔ رگھونم۔ سدھاکر دیو۔ اشنکر۔ اور نرنجن دیو۔

پردیشکا۔ بابو لال۔ سوبھراج۔ رامچندر۔ کرشن چندر۔ جگدیش۔ اننت رام۔ نند لال۔ انم چند ستیہ دیو اور پرہلاد۔

{سوامی) سوتنترانند ادھشٹاتا ودیالیہ تھا}

پرش پوجا

(لیکھک شری پنڈت کرشن چندر جی وشارد)

دیوگڑھ کا راجیہ اپنے عجیب ورتی راجیوں میں ایک وشیش استھان رکھتا تھا۔ اُس کے اُتم راجیہ پربندھ اور نیتی کُشلتا کی پڑوسی راجیوں میں دھاک تھی۔ جس میں وشیشتا یہ تھی۔ کہ اِس سارے راجیہ پربندھ اور نیتی چاتُری میں مہاراجہ کا کماری منتر مُگدھا داہنا ہاتھ تھی۔ جو کہ اُن کی ایک ماتر کنیا اور راجیہ کی اُتر ادھیکارنی تھی۔ اُس کی نیتی کُشلتا اور وِیوہار پٹُوتا کسی بھی اچھے راجیہ ادھیکاری راج کمار سے کم نہ تھے۔

کماری پراساد کے واٹیکا میں کھڑی تھی۔ شریر پر سُندر رنگین کنچُکی اور ہری ساڑھی تھی۔ بال بکھرے ہوئے تھے۔ اِس سمے اُس کے سوندریہ میں ایک وشیش آکرشن تھا۔ جو کہ اُس کے مستک سے پرگٹ ہونیوالی انتَرک گمبھیر وچار دھارا کی ایک ریکھا کے پرگٹ ہونے سے دوِگنت ہو رہا تھا۔

گھوڑ سواروں نے اپنے مستک کماری کے سامنے جھکا دئیے۔ کماری نے پوچھا۔ "کہو کیا معلوم ہوا؟"

پرتھم گھوڑ سوار نے ڈرتے ہوئے کہا۔ "راج کماری! کیول اُس سندیش کے علاوہ جو اُس نے آپ کو دیا۔ ہم کچھ نہیں معلوم کر سکے۔ کیونکہ وہ ہمارے معلوم کرنے کے پرتھم ہی پاس سے ہی سب کچھ کہہ بیٹھا"

"وہ سویم سب کچھ کہہ بیٹھا؟"

"جی ہاں!"

"کیا کہا اُس نے؟" راج کماری نے اُتسکتا سے پوچھا۔

"یہی کہ تمہاری راج کماری کو مارگ چلتے منشیوں کے بھید یا پریچے کرنے سے کیا لابھ؟ اُن سے کہہ دینا۔ کہ میں کیول ایک مُورکھ اور دھرشٹ پُرش ہوں۔ پرنتو ایسا ہونے پر بھی وہ مجھ سے کسی بھی پرکار کی ہانی کی آشنکا نہ کریں۔ اور ..... !"

"اور کیا؟" کماری کے اُدھر ان واکیوں کا کچھ گہرا پربھاو پڑا تھا۔ جس سے کہ وہ کچھ اُداس ہو گئی تھی۔

اور یہی کہ "اب تم لوٹ جاؤ۔ اور اِس سے ادھک تم میرے سمبندھ میں کچھ بھی نہ معلوم کر سکو گے"

"اچھا جاؤ" کہہ کر راج کماری کسی گہرے وچار ساگر میں ڈوب گئی پھر وہ سویم ہی بڑبڑانے لگی۔ "کیا اُسے برا لگا؟ "مُورکھ۔ دھرشٹ" شبد تو واستو میں کٹھور ہیں۔ پر کیا اُسے برے لگے ہیں؟"

اوشیہ اگر یہی شبد کوئی مجھ سے کہتا۔ تو ...... کتنا سہن شیل تھا۔ وہ کتنا سُندر تھا۔ وہ ..... !! "مُورکھ پُرش کے آگے کوئی بھی کپٹ ویش عورت پن کو چھپا نہیں سکتا"

کتنا بدھیمان تھا وہ !!! پرنتو یہ شبد اُس نے مجھ سے کہے تھے۔ "میں راج کماری جو تھی۔ اُس نے میرا اپمان کیا تھا ..... پھر میں نے کیا برا کیا تھا"

تھوڑی دیر وہ چپ رہی۔ پھر بولی۔ "پرنتو میرے مارگ میں یہ یووک کیوں ہے؟ پُرش جاتی سے مجھے گھرنا ہے۔ وہ پُرش ہی تو ہے پُرش جاتی کا ایک انگ! اُس سے مجھے گھرنا کرنی پڑے گی۔ وہ بھولتا ہے۔ وہ مُورکھ ہے۔ وہ بدھیمان ہے"

x x x x x

یون سینا پتی ظفر خان ان دنوں دیوگڑھ کے جنگل میں شکار کے لئے آیا ہوا تھا۔ منتر مُگدھا اپنے پہلے ابھیاس کے انوسار آکھیٹ کے لئے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر دیوگڑھ کے گھنے آرنیہ میں دو تین انگ رکھشک گھوڑ سواروں کے ساتھ دنتیبر سے دھیرے جا رہی تھی۔ پرنتو اُس دن سے اُس نے پُرش ویش میں رہنا چھوڑ دیا تھا۔ جب سے کہ اُس یووک سے بھینٹ ہوئی تھی۔ اِس لئے اب وہ اپنے سادھارن استری ویش میں ہی تھی۔ کیول کمر میں ایک آتریہ کس کر باندھا ہوا تھا۔

دیوگڑھ کے جنگل کا ننبرگامی مرگ اُس کے راستہ کو کاٹ کر تیزی سے نکل گیا۔ منتر مُگدھا کے مُنہ سے یہ شبد اور دھنش سے تیر ایک ساتھ نکلے۔ کہ "منتر مُگدھا کے سامنے سے کوئی آکھیٹ بچ کر نہیں جا سکتا"۔

تیر ہرن کی گردن کو پار کر دوسری طرف نکل گیا۔ مرگ ویدنا سے تڑپڑانے لگا۔ کہ دوسرے تیر نے اُس کی ویدنا کو سدیو کے لئے دور کر دیا۔ وہ ابھی اُس کے پاس پہنچی بھی نہیں تھی۔ کہ دوسری اور سے ظفر خان دس بارہ مغل گھوڑ سواروں کے ساتھ آ پہنچا۔ اُس نے للکار کر کہا۔ "خبردار! شکار ہمارا ہے۔ ہم اِس کا دور سے پیچھا کر رہے ہیں"

منتر مُگدھا کا مکھ کرودھ سے تمتما اُٹھا۔ اُس نے کہا۔ "تم کون ہو؟ اِس پر تمہارا کیا ادھیکار اور اِس بن میں شکار کرنے کے لئے آنے کا تمہارا کیا ادھیکار؟"

گھوڑا ڈگ دوار کو پار کر کے دور تک گئی سے ارنیہ مارگ میں پرویشٹ ہو چکا تھا۔ پُرش ویش میں سویم دیوگڑھ کی راجکماری منتر مُگدھا ہی تھی۔ جس کے ساہس۔ بہادری اور کٹھور دھنو سنچالن کا بین راجکماروں کے ہردیہ میں تیر کے سمان چبھ رہے تھے۔

کچھ دور پہنچنے پر گھوڑا کچھ چونکا۔ اور کھڑا ہو گیا۔ منتر مُگدھا نے اُس کی گردن کو تھپکاتے ہوئے کہا۔ "بچے! کیوں۔ کیا بات ہے؟" بات بھی پوری نہ ہونے پائی تھی۔ کہ سامنے سے ایک گھوڑ سوار یووک منتر مُگدھا کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اور بولا۔ "کھشما کیجئے گا۔ بیچ ہی میں بولا ہوں۔ پرنتو شاید آپ کے اس پشو سے پوچھے ہوئے پرشن کا اُتر بھی ہوں"۔

منتر مُگدھا نے یووک کو اوپر سے نیچے تک ایک تیکھن درشٹی سے دیکھا۔ اور پوچھا۔ "تم کون ہو؟"

"کون ہوں؟ منشیہ ہوں۔ اور کون ہوں؟ یہ بھی نہیں دیکھا۔ کیا یہ تیز درشٹی اپنی بھی پہچان نہ کر سکی۔ کماری نے جھنجھلا کر کہا "تم مُورکھ ہو۔ ساتھ ہی دھرشٹ اُدنڈ بھی۔ پرنتو تم کداچت یہ نہیں جانتے۔ کہ تم کس کے سامنے باتیں کر رہے ہو؟

یووک کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ اُس نے کہا۔ "مُورکھ۔ ضدی۔ پرنتو مُورکھ بھی پُرش کے سامنے کوئی بھی کپٹ ویش استری کے عورت پن کو چھپا نہیں سکتا راجکماری"

منتر مُگدھا ایک بار چونک پڑی۔ پرنتو ترنت ہی سنبھل کر نفرت سے بھری ہوئی آواز میں بولی۔ "پُرش۔ اوہ"

یووک نے راجکماری کی اور دیکھ کر آویش بھرے سُور سے کہا۔ "راجکماری! تم یہ پُرش جاتی کا اپمان کر رہی ہو۔ پرنتو اِس کے لئے نہیں اُس سے ——— اُس کے ایک انگ سے ——— کبھی کھشما اوشیہ مانگنی پڑے گی!!"

اور اپنے گھوڑے کو ایڑی لگا دی۔ گھوڑا بن کو چیرتا ہوا راج گڑھ کے پتھ پر آگے سرپٹ ہوا۔ راج کماری پھر آگے نہ گئی۔ اور یہ کہتے ہوئے۔ کہ ——— "منتر مُگدھا اور کھشما" گھوڑے کو ڈگ کے دوار کی اور موڑ دیا۔

ڈگ دوار پر پہنچ کر کماری نے دوار رکھشک دو مسلم گھوڑ سواروں کو آگیا دی ——— کہ "جاؤ۔ اور راج گڑھ کے مارگ پتھ پر جانیوالے گھوڑ سوار کا انوسرن کرو۔ اور معلوم کرو۔ کہ وہ کون اور کیا ہے؟"

یووک راج گڑھ کے پتھ پر اندازاً دو کوس چل کر رک گیا۔ اور راج گڑھ کے باٹ وِدواگ میں ایک گھنے برکش کے نیچے اپنا گھوڑا کھول دیا۔ اور سویم اُس برکش کا سہارا لے کر آرام کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں دو گھوڑ سواروں کو اُدھر آتے دیکھ کر وہ کچھ مسکرا دیا۔ اور سویم ہی کہنے لگا۔ "آخر دیوگڑھ کے اُنچر میری کھوج میں آ ہی گئے"۔

دونو سوار بھی اپنے گھوڑوں سے اُتر کر اُسی برکش کے نیچے پہنچے۔ اور اُتر کر وشرام کے بہانہ کپڑا بچھا کر بیٹھ گئے۔ ایک نے اشارہ سے کہا ——— "یہی معلوم دیتا ہے"۔ ——— دوسرے نے انومتی سوچک سر ہلا دیا۔ پرتھم گھوڑ سوار نے کچھ دیر چپ رہنے کے بعد پوچھا ——— "شری مان! کہاں جائیں گے؟" یووک ویش بھوشا سے کہیں معلوم دیتا تھا۔ یہی کارن تھا۔ کہ اُدبھٹ گھوڑ سوار بھی اُس سے اشسٹتا سے پرشن بھی نہ کر سکتے تھے۔

یووک نے کچھ بناوٹی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ "تمہاری راجکماری کو مارگ چلتے منشیوں کے بھید یا پریچے معلوم کرنے سے کیا لابھ؟ اس سے کہہ دینا کہ وہ کیول ایک مُورکھ اور دھرشٹ منشیہ تھا۔ اتنا ہونے پر بھی وہ اُس سے کسی پرکار کی ہانی کی آشنکا نہ کرے۔

دونو گھوڑ سوار ایک دوسرے کا مُنہ دیکھنے لگے۔ اُس نے کہا۔ "آشچریہ مت کرو۔ تمہارے آنے کا انومان میں پہلے ہی کر چکا تھا۔ اور کیول تمہاری ہی پرتیکشا میں یہاں بیٹھا تھا۔ اب اتنا معلوم کر کے یدی تم لوٹ جاؤ۔ تو اچھا ہو۔ کیونکہ اِس سے ادھک تم میرے وشئے میں اور کچھ نہ معلوم کر سکو گے"

دونو گھوڑ سوار دیوگڑھ کو لوٹ پڑے۔

یووک کے مکھ پر گلانی اور گھرنا کے بھاو دوڑ گئے۔ وہ کہنے لگا۔

"گھرنا سپد پُرش یہ تو پُرش کا اپمان ہے۔ تھوڑے سے یدھ کوشل اور نیتی کُشلتا کے کارن اُس کو اتنا ابھیمان کہ وہ پورن جاتی کو ہی گھرنا سپد سمجھنے لگی۔ اِس کا اُسے پرائشچت کرنا ہوگا۔ پرنتو ....."

x x x x x

"دیکھتا ہوں تجھ کو بہت گھمنڈ ہو رہا ہے کیا مغل بادشاہ کے سپہ سالار کو نہیں پہچانتی؟"
منتر مگدھا نے ایک ٹھٹھا کی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ "دیوگڑھ کی سوتنتر راج کماری تمہارے جیسے سیتا پتی کہلانے والے کائروں سے بھی نہیں کھاتی"۔

"دیوگڑھ کی راج کماری؟ کیا اسی چھوٹے سے راجیہ گڑھ کی سوتنتر راج کماری؟ میں دیکھتا ہوں۔ کہ تمہیں سوتنترتا کا بہت ابھیمان ہے۔ پرنتو یاد رکھنا۔ کہ یہ گھمنڈ کچھ تھوڑے ہی دنوں میں مٹ جائے گا۔ اور تمہارا یہ بانا ہی نہیں۔ یہ کومل اور سندر شریر بھی کسی کا بڑ کہلانے والے مغل کی باہوں میں ہی لپٹا ہوا ہوگا"۔

اس کی اس نیچ بانی سے ایک بار منتر مگدھا کانپ گئی۔ پرنتو کرنت ہی کھشتریہ جاتی کے سوبھاوک آدیش سے وہ کانپنے لگی۔ اس نے کہا "بدمعاش! پاپی تو یہ نہیں جانتا۔ کہ اس صلاح کو مغل بادشاہ کو دیتے ہی تجھے کون دیگا؟ نے سنبھل۔ اور کسی کھشتری کنیا کے اپمان سے پہلے مرتیو کا مدھر آلنگن لے کر"۔

وہ بھی کوئی کورا بچہ تو تھا ہی نہیں۔ "دیکھ لو ان سب کو"۔ اس نے اپنے سپاہیوں کو آگیا دی۔ یدیپی منتر مگدھا کے انگ رکھشک سوار سنکھیا میں ان سے کہیں کم تھے پھر بھی ان کا یدھ کوشل دیکھنے لائق تھا۔ پرنتو کب تک؟ انت میں دھیرے دھیرے وہ سب آہت ہو گئے۔ اور منتر مگدھا اکیلی ہی رہ گئی۔ اس نے دیکھا۔ کہ یدیپی ادھر کے سپاہی بھی ادھک سنکھیا میں آہت ہو چکے تھے۔ پھر بھی اس اکیلی کے لئے وہ سب بہت تھے۔

کماری پھر بھی گھبرائی نہیں۔ اکیلی ہی ان کا مقابلہ کرتی رہی۔ کرمنتر اس اکیلی نے ہی اور سارے مغل سپاہیوں کو دھراشائی کر دیا۔ پرنتو وہ سوئم بھی اتنی آہت ہو چکی تھی۔ کہ آگے یدھ کرنے کی اس میں شکتی نہیں تھی۔ ادھر ظفر خان کو اب تک اپنے پاس ادھک سپاہی ہونے کے کارن ادھک شرم نہیں کرنا پڑ رہا تھا۔ اس کارن وہ ابھی تک اتنا اور رعب کے ساتھ آکرمن کر رہا تھا۔

اس نے کہا۔ "کماری! اب اس آخری تیر کو سنبھال۔ اور کسی مغل کا مرگ کے گلے میں اپنے باہو ڈالنے کے لئے تیار ہو جا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں یہ کیول ۱۰۔۲۰ آدمیوں کا بلیدان ہی نہیں دلا دیگا۔ اور اس کے لئے تمہیں بادشاہ سے سپاہیا بھی نہ لینی پڑے گی"۔

"دھوکا دیتا ہے۔ اس امید کو لیکر دوزخ میں تڑپا کرنا میاں جی!" کہتا ہوا ایک یووک اس کے سامنے آکھڑا ہوا۔

"تم کون ہو؟" ظفر خان نے کڑک کر پوچھا۔
"تیری موت"۔ اسی ڈھنگ میں یووک نے اتر دیا۔ "پھر بولا" شرم نہیں آتی۔ اکیلی عورت سے لڑنے ہو؟ اس پر تو سپہ سالار کی دم لئے پھرتا ہے بیچارے!"

"بیچارے؟ بدمعاش! میری بے عزتی کرتا ہے۔ پر معلوم ہے اس کی سزا کیا ہے؟"

"وہ تو سب معلوم ہے۔ پر دیگا کون؟ تو یا تیرا بادشاہ؟ پھر تجھے اپنی فریاد سنانے کو بادشاہ تک جانے بھی کون دیتا ہے۔ آ تیرے ہاتھوں میں زیادہ کھجلی مچ رہی ہے تو مجھ سے نپٹ لے"۔ یہ کہہ کر اس نے تلوار میان سے نکال لی۔ ظفر خان بھی تلوار نکال کر تیار ہو گیا۔

اس نے دیکھا۔ کہ یدیپی یووک تھوڑی ہی عمر کا ہی تھا۔ پھر بھی اس کا یدھ کوشل کسی بھی اچھے یودھا سے کم نہ تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نے ظفر خان کے چھکے چھڑا دئے۔

یووک بھی بہت کچھ زخمی ہو چکا تھا ظفر خان نے اس پر قاتلانہ حملہ کرتے ہوئے کہا۔ "لو آخری وار"۔ یووک پینترا بدل کر ایک اور کو کھڑا ہو گیا۔ اور بولا "لیلے کھشتریہ کماری کا آلنگن"۔ اس کی تلوار ظفر کے کندھے کو چیرتی ہوئی کمر میں جا گھسی۔ ظفر کے منہ سے ایک ہلکی چیخ نکلی۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے اپنے ادھورے ارمانوں کو دیوگڑھ کے جنگل میں ہی چھوڑ کر شانت ہو گیا۔

اس نے کماری کی اور دیکھ کر کہا۔ "راج کماری! اب آپ شیگھر ہی دیوگڑھ چلی جائیں۔ میں ان شتروؤں کو ٹھکانے لگا دینے کا پربندھ کر دونگا"۔

"پرنتو یووک! تم ہو کون؟" راج کماری نے احسان بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔
"بھول گئی؟ وہی مورکھ اور دھرشٹ پرنس ہوں میں۔ کیوں یاد ہے؟"

کماری کی آنکھیں پرتھوی میں گڑ گئیں۔ اس نے پیر کے انگوٹھے سے پرتھوی کو کریدتے ہوئے کہا۔ "اس کے لئے کیا آپ مجھے کھشما کریں گے؟ وہ میری بھول تھی"۔

"پرنتو میں پرنس جاتی کا ہوں۔ پرنس ہے۔ پرنس جاتی کے ایک انگ سے۔ دیوگڑھ کی راجکماری کھشما چاہتی ہے؟"

"پرنتو یدی وہ پرنس۔ پرنس جاتی کا انگ۔ چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔ منتر مگدھا کے ہردیہ کا سوامی ہو گیا ہو۔ تب اس میں راج کماری کا اپمان نہ ہوگا"۔

"یدی ایسا ہی ہے۔ تو کماری! یہ وکرم تیور کا راج کمار سودھیر بھی اپنی ہردیہ ابھیلاشا۔۔۔

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن پدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کرو

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولائتی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک
STAR Trade mark (REGD)

گھر گھر میں بچوں کی یہی ضد ہے
ہم تو یہی پئیں گے
(REGD)

لال شربت
(لال شربت)

اس کے استعمال سے بچوں کی ہڈی مضبوط جسم قوی اور خون گاڑھا ہوتا ہے۔ گود کے بچوں کو پلانے سے بچے ہمیشہ ہنستے اور خوش رہتے ہیں۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ یہ سوکھی کی شکایت اور ان میں دودھ کی کمی کو دور کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۳
ڈاک محصول ۱۰ ار۔ نمونہ کی شیشی کی قیمت ۲ر جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے۔

ڈابر چین پراش اولیہ

کلیجہ پھیپھڑہ و جسم کی نقاہت کیلئے مثل آب حیات رسائن

اس میں اشٹ ورگ کی دوائیں ملی ہیں۔ اور آیوروید شاستر کے مطابق بنا ہے۔ بیمار اور تندرست سب کے لئے یکساں مفید ہے کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ متواتر اس کے استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے۔ اور کسی قسم کی بیماری کا خوف نہیں رہتا۔
قیمت ۱/۴ پاؤ سیر ۲ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنہ
ڈاک محصول ۱۴ر

ڈابر جنتری ۱۹۳۵ء بلاقیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ:- سب جگہ ملتی ہیں۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

آریہ سماج جام پور کا سالانہ جلسہ

۱۔ آریہ سماج جام پور کا ۳۳ واں سالانہ جلسہ ۸-۹- اور ۱۰ مارچ کو بڑی رونق سے منایا گیا۔ جلسہ سے چار ماہ بیشتر پراتہ کال کتھا جاری ہو گئی۔ جو نہایت کامیابی سے جاری ہے۔ آخری ۱۵ دنوں میں سوامی سیوکانند جی نے کرائی۔ حاضری خوب رہی ۔

۲۔ جلسہ سے سات روز پہلے برہد یگیہ یجروید سمپورن سے شروع ہوا۔ جس کی پورن آہوتی نگر کیرتن کے روز ڈالی گئی۔ روزانہ پراتہ کال اور سائمکال گھنٹہ گھنٹہ بھر یگیہ ہوتا رہا۔ پراتہ کال یگیہ شیش حلوہ ہر روز بانٹا گیا۔ اور شام کے یگیہ میں وید منتروں کی ویاکھیا سوامی سیوکانند جی کرتے رہے ۔

۳۔ جلسہ پر مندرجہ ذیل مہانو بھاو تشریف لائے ۔

(۱) سوامی سروانند جی (۲) سوامی سیوکانند جی (۳) آچاریہ رامدیو جی (۴) کنور سکھ لال جی آریہ مسافر (۵) پنڈت پربھو دت جی (۶) پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر اپدیشک (۷) پنڈت سانگ رام جی اور (۸) پنڈت آتم دیو جی ۔

۴۔ نگر کیرتن ۔ صرف دو گھنٹہ کے لئے شہر میں جلوس گھوما۔ چند جگہوں پر پرچار بھی کیا گیا۔ سنکیرتن کے ہوتے ہوئے آچاریہ رامدیو جی پدھارے۔ ان کا جلوس نکالا گیا۔ شہر کی گلیوں میں جلوس گھومتا ہوا سماج مندر میں پہنچا۔ رات کو پھر مندر میں کارروائی ہوتی رہی۔ اور ۱۲ بجے رات تک ہوتی رہی ۔

۵۔ حاضری ۔ سارے جلسہ میں حاضری کا اتنا زور رہا۔ کہ بس دیکھتے ہی بنتی تھی۔ سوامی سروانند جی کے منوہر اپدیش اور پروفیسر رام دیو جی کے پر از معلومات ویاکھیان سنتے ہوئے پبلک نہ اکتاتی تھی۔ پھر کنور سکھ لال جی آریہ مسافر کا غضب کا پر اثر پرچار تو بس لوگوں کو باندھ لیتا تھا۔ رات کی حاضری اتنی بڑھ جاتی تھی۔ کہ دیر سے پہنچنے والے اصحاب کو بیٹھنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی۔ یعنی پنڈال ناکافی ثابت ہوا۔ پرچار کا اثر شاید ہی سابقہ سالوں میں اتنا کسی سال پڑا ہو۔ کنور سکھ لال جی نے تو جو تھا رو رو دے کر لوگوں کو نہال کر دیا۔ بھگوان نے انہیں کچھ ایسی پر تاثیر زبان دی ہے۔ کہ پبلک ان کا نام سنتے ہی کشاں کشاں چلی آتی تھی۔ حاضری کمال کی ہو جاتی تھی۔ جن لوگوں نے سماج مندر میں نہ آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ان کے درشن بھی ہو جاتے تھے ۔

۶۔ ضلع ڈیرہ غازی خان کی اپ پرتی ندھی سبھا کی میٹنگ ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء کو ہوئی۔ آچاریہ رامدیو جی سبھا پتی تھے۔ چناؤ حسب ذیل ہوا :-

پردھان جیسا رام جی ڈیرہ غازی خان ۔ اپ پردھان چوہدری بھوں رام جی ذیلدار کوٹ چھٹہ
منتری چوہدری مُوبھراج جی جام پور ۔ منتری لالہ جگن ناتھ جی پلیڈر راجن پور
خزانچی سکھی بیج بھراج جی داجل ۔ آڈیٹر لالہ ہمت رام جی۔ تونسہ

امید ہے کہ اب اپ پرتی ندھی سبھا زیادہ سرگرمی سے اپنا کام جاری کرے گی ۔

۷۔ اندھ وشواس کی کانفرنس میں آچاریہ رام دیو جی نے کچھ خاص باتیں آریہ سبھاسدوں سے کہیں۔ ضلع بھر کی سماجوں کے پرتی ندھی حاضر تھے۔ آچاریہ جی نے دل کھول کر باتیں سنائیں ۔

۸۔ تقسیم انعامات کا کام بھی آچاریہ جی نے سرانجام دیا۔ دھرم شکشا میں کامیاب لڑکے اور لڑکیوں کو انعام دیا گیا ۔

۹۔ دھن سنگرہ ۔ آچاریہ جی کے اپیل کرنے پر مبلغ ۱۵۰۰ روپے کے قریب نقدی۔ وعدے اور جنس حاصل ہوئی ۔

جلسہ کیا بلحاظ اپدیشکان اور کیا بلحاظ حاضری نہایت کامیاب رہا۔ اور بلحاظ چندہ تسلی بخش خیال کیا جا سکتا ہے۔ اس کامیابی کے لئے ادھیکاری گن مبارکباد کے مستحق ہیں ۔

(کرشن دت آریہ سیوک جام پور)

آریہ سماج لشناہ کا سماچار :- ۲۳ جیٹھ سمت ۱۹۹۱ کو آریہ سماج لشناہ ریاست جموں میں جنم دن شری مہاراج کمار جموں و کشمیر منایا گیا۔ ہندو بھائیوں کے علاوہ پرنسپل شفاخانہ لشناہ بھی شامل ہوا۔ سب نے مل کر ایشور ارتھنا بھجن اور وید منتروں کا پاٹھ کر کے پرارتھنا کی۔ کہ وہ مہاراج کمار جی کو دیرگھ آیو پردان کریں ۔

(ڈاکٹر منو رام سکرٹری آریہ سماج لشناہ)

آریہ سماج دودھوچک کا شاندار جلسہ

آریہ سماج ہذا کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ مارچ کو نہایت کامیابی سے ہوا ۔

۱۸ مارچ کو نگر کیرتن ہوا۔ سب سے پہلے ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کنجروڑ کا بینڈ باجہ زیر سرکردگی بینڈ ماسٹر مولوی سراج دین اور پنڈت سرودیالو جی بجتا جاتا تھا۔ اس کے پیچھے ایک منڈلی ہری جن بھجن بولتی جاتی تھی۔ پھر بھجن منڈلیاں مع پنڈت ویدرتن جی و مہاشہ فقیر چند جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پنڈت ٹھکر رام جی بٹالہ نواسی بھجن بولتی جاتی تھیں۔ آریہ سماج مندر سے بروقت ۳½ بجے روانہ ہو کر اور جگہ جگہ بھجن منڈلیاں ٹھہرتی ہوئی ۶½ بجے آریہ سماج مندر میں واپس آئیں ۔

رات کو ۸½ سے ۱۱ بجے تک مہاشہ فقیر چند۔ پنڈت دھرم دت اور شریمتی بی بی دیاوتی نے وید اپدیشوں اور منوہر بھجن اپدیشوں سے جنتا کو کرتارتھ کیا ۔

۱۹ مارچ کو صبح ۷ سے ۷½ بجے تک ہون یگیہ وید منتروں دوارہ سماپت ہوا۔ ۸½ سے ۹ بجے تک پنڈت جگن ناتھ جی شاستری نے پرارتھنا کرا کے حاضرین کو کرتارتھ کیا۔ ۹ سے ۱۰ بجے تک مہاشہ فقیر چند نے اپنے منوہر بھجن اپدیشوں سے جنتا کو آنند کیا ۔

بعد دوپہر مہاشہ فقیر چند جی کے بھجن کے بعد پنڈت پورن چند جی کا ویاکھیان ہوا۔ پھر شریمتی دیاوتی جی کا بھجن ہوا۔ پھر ماسٹر گوردھاری لال جی ظفروال نواسی کا "تعلیم کے فوائد" پر لیکچر ہوا۔ بعد ازاں بھگت دھنا مل جی فیروزپور نواسی کا "استری شکشا" پر ویاکھیان ہوا۔ حاضری بہت زیادہ تھی ۔

رات کو ۸½ سے ۱۱ بجے تک حسب ذیل کارروائی ہوئی ۔

مہاشہ فقیر چند جی نے اپنے بھجن اپدیش سے "استری سُدھار" اور "جاتی سُدھار" پر ویاکھیان دیا۔ پھر پنڈت ہربنس چند جی نے منتر وید اپدیش دیا۔ نیز آریہ سماج کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر شریمتی بی بی دیاوتی جی نے بھجن دوارہ اپدیش دیا ۔

۲۰ مارچ ۱۹۳۵ء کو بوقت صبح ۷ سے ۷½ بجے تک ہون یگیہ کی کارروائی ہوئی ۔

پنڈت جگن ناتھ جی شاستری کا وید اپدیش ہوا۔ اس کے بعد مہاشہ فقیر چند جی کا بھجن ہوا۔ پھر پنڈت پورن چند جی نے سمپورن گایتری منتر کا اچارن کرایا۔ اور بعد میں وید اپدیش دیا۔ پھر شریمتی بی بی دیاوتی جی نے بھجن دوارہ اپدیش دیا ۔

بعد دوپہر مہاشہ فقیر چند جی نے اپنے بھجن دوارہ "استری شکشا" پر ویاکھیان دیا۔ بعد ازاں پنڈت دھرم دت جی کا "مکتی جیون" پر ویاکھیان ہوا۔ پھر شریمتی بی بی دیاوتی جی نے بھجن دوارہ اپدیش دیا۔ اور آخر میں پنڈت ٹھکر رام جی نے اپنے بھجن اپدیشوں سے جنتا کو کرتارتھ کیا ۔

رات کی کارروائی ۸½ بجے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مہاشہ فقیر چند جی نے منوہر بھجن اپدیش سے جنتا کو آنندت کیا۔ پھر پنڈت دھرم دت جی نے ویاکھیان دیا۔ اس کے بعد بھگت دھنا مل جی نے وید اپدیش دوارہ حاضرین کو آنندت کیا۔ اور آخر میں پنڈت ہربنس چند جی کا وید اپدیش ہوا۔ شریمتی دیاوتی جی کے پدھارنے سے یہاں کی جنتا پر بہت پربھاو پڑا ہے ۔

(دھرم پال منتری آریہ سماج دودھوچک ضلع گوجرانوالہ)

بچوں والو ہوشیار

بچوں کی بخار، کھانسی، اسہال، بادی، دودھ ڈالنا، دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی، ہچکی، قبض، مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کیلئے حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہندی رجسٹری کی ہوئی

بال جیون گھٹی

قیمت ۸ رجسٹرڈ

سارے ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہے۔ بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے۔ لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو۔ قیمت فی شیشی ۸ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۸ ۔ درجن ۱۲ ۔ سوداگروں اور ایجنٹوں کو نہایت ہی معقول کمیشن۔ نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت ۔ لو۔ دنیا اردو خوان حضرات کو اپنے نام مع مکمل پتہ کے بھیجنے پر بچوں کا مجرب علاج نامی رسالہ مع صحت مفت بھیجا جاویگا ۔

پتہ :- منیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر یو۔ پی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اردھ شتابدی اور مردم شماری

(از شری مان دیو داس جی آریہ۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

غالباً ماہ نومبر یا دسمبر ۱۹۳۵ء میں ہماری شرومنی سبھا کی اردھ شتابدی ہونے والی ہے۔ سبھا کے ادھیکاری اس کو کامیاب بنانے کے لئے کئی قسم کی تجاویز سوچ رہے ہیں۔ جن میں سے ایک اہم تجویز "وید پرچار" کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ فراہم کرنا ہے۔ اور اس کے لئے پوجنیہ آچاریہ رام دیو جی نے بذریعہ اخبار "پرکاش" اپیل کی ہے۔ کہ کم سے کم ہر ایک آریہ بھائی ایک روپیہ اور ایک بہن آٹھ آنے اور بچہ چار آنے دان دیوے۔ اُمید ہے۔ کہ آریہ پرُش اور دیویاں اس معمولی رقم کو دیکر اپنے کرتویہ کا پالن کریں گے۔ مگر اس سنہری موقع پر جہاں ہماری شرومنی سبھا وید پرچار کے لئے دھن جمع کرے۔ وہاں اُس کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وُہ اس بات کی بھی واقفیت بہم پہنچالے۔ کہ اس ۵۰ سالہ پرچار کے نتیجہ کے طور پر اس وقت تک کل کتنی تعداد وید کے ماننے والوں اور اپنے آپ کو آریہ اور رشی دیانند کے انویائی ہونے کا فخر کرنے والوں کی ہے۔ اس کے لئے میری ناقص عقل کے بموجب شرومنی سبھا کو نمونہ ذیل کے فارم آریہ سبھا شاہی میں چھپوا کر کافی تعداد میں ہر ایک سماج کو بھیج دینے چاہئیں۔ ہر ایک سماج کے منتری کا یہ فرض ہو۔ کہ وُہ گرد و نواح کے دیہات کے ہر چھوٹے بڑے بھائی تک پہنچا دے۔ اور ایک خاص تاریخ ان فارموں کی خانہ پُری اور فراہمی چندہ کے لئے مقرر کی جائے۔ اور ہر ایک تحصیل و ضلع کے سماج کے عہدیداران کے ذمہ یہ فرض لگایا جائے۔ کہ وُہ ایک خاص تاریخ مقررہ تک فارم اور چندہ فراہم کر کے سبھا کے دفتر میں بھیج دیں۔ اس سے بقول "ایک پنتھ دو کاج" جہاں وید پرچار کے لئے کافی رقم جمع ہو جائے گی۔ وہاں آریہ پرُشوں۔ استریوں اور بچوں کی مردم شماری ہو جائے گی۔ اور اس طرح سے ۵۰ سالہ رپورٹ کی تیاری میں سبھا کو کافی مصالحہ مل سکے گا ❊ (نمونہ فارم ملاحظہ فرمائیں)

			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			بچے
			لڑکے
			لڑکیاں
			[illegible] ۱۹۲۳ء
			[illegible] ۱۹۴۳ء
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]

پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سیالکوٹ

گت ورش سرگودھا میں پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن جس شان اور کامیابی سے ہوا تھا۔ سب آریہ بھائی بھلی پرکار جانتے ہیں۔ اِس ورش سیالکوٹ کے اُتشاہی آریہ بھائیوں نے اس سمیلن کو بلانے کا نشچے کیا ہے۔ اور اشتہارات و اخبارات دوارہ پنجاب کے آریوں کو سوچنا دی ہے۔ استقبالیہ کمیٹی بن گئی ہے۔ اور اچھے اچھے معزز آریہ سبھاسد اس کے سبھاسد بن رہے ہیں۔ جس اُتشاہ اور جوش سے سیالکوٹ کے بھائیوں نے کام شروع کیا ہے۔ اس سے اُمید کی جاسکتی ہے۔ کہ یہ سمیلن خاص شان سے منایا جائے گا۔ اس موقع پر آریہ ویروں کا ایک بڑا اجتماع بھی ہوگا۔ اور ویایام پردشنی (کھیلوں وغیرہ) کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ اس کے متعلق آریہ ویر ابھی سے تیاری کر رہے ہیں ❊

سمیلن کی تاریخیں ۱۳ سے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء رکھی گئی ہیں۔

گورداسپور۔ گجرات۔ گوجرانوالہ اور لائل پور آدی اضلاع کی سماجوں کو اپنی اپنی بھجن منڈلیوں اور آریہ ویر دلوں کو ابھی سے تیار کر لینا چاہئے ❊

اس کے علاوہ آریوں کو یہ بھی وچار کرنا ہے۔ کہ سمیلن میں کن کن وِشیوں پر وچار ہو۔ اس سمیلن کی غرض ہی یہ ہے۔ کہ پنجاب کے آریہ بھائی سال میں ایک خاص مقام پر اکٹھے ہو کر آریہ سماج کے اندرونی تتھا بیرونی مسائل پر مل کر گہرا وچار کریں۔ اور جنتا میں نیا جوش اور اُتشاہ پیدا کریں۔ ریزولیوشنوں پر وچار کرنے اور انہیں سویکار کرنے کا معاملہ اتنا اہم ہوتا ہے۔ کہ آریہ بھائی مل کر اپنی ایک سمتی بنا سکتے ہیں ❊

گت ورش سمیلن نے نشچے کیا تھا۔ کہ آریہ سماجوں کو اپنے ست سنگ روزانہ کرنے چاہئیں۔ اس سمے پرتیک آریہ سماج کی خواہش ہے۔ کہ اس کا مندر روز کھلے۔ اور پرتیک آریہ سماج اس وشے میں یتن بھی کرتا ہے ❊

سمیلن کو سپھل بنانے کے لئے وچار کیا گیا تھا۔ کہ ایک کاریہ کارنی کمیٹی نیاں کی جائے۔ اور سمیلن پرتی ورش ہوتا رہے۔ ہمیں پوری اُمید ہے۔ کہ انیہ ستھانوں کے بھائی اس سمیلن کو بلانے کا وچار کر رہے ہوں گے ❊

سمیلن کا سبھاسد پرتیک آریہ سبھاسد یا وہ آریہ جسے آریہ سنسکرتی پر وشواس ہے۔ اور بھارت کی سوتنترتا کا خیال ہے۔ اس سمیلن کا ڈیلی گیٹ بن سکتا ہے ❊

سمیلن کا پردھان بھی آریہ سماجوں کی سمتی سے چُنا جاتا ہے۔ اس وشے میں سماجوں کو اپنی سمتی بنانی چاہئے۔ اگر کوئی بھائی اخبارات دوارہ اپنے خیالات کا اظہار کریں تو کاریہ کرتا کو اس سے بڑا لابھ پہنچے گا ❊ (بنواری لال گورودت بھون۔ لاہور)

رپورٹ گرام پرچار ضلع سیالکوٹ بابت ماہ پھاگن سمت ۱۹۹۱

اس ماہ میں مندرجہ ذیل گراموں میں گرام پرچار کے پرچارکوں دوارہ پرچار کیا گیا۔ بھڑو۔ خان ہری۔ شاہزادہ ظفروال۔ دھیروکے۔ گڈبانہ۔ بھوپال والہ۔ چودھ والہ۔ رندھاوا۔ ڈوہیرے۔ سوہاوی سرنگی۔ فیروزکے۔ اوسایا۔ سید ودانہ۔ ٹپیالہ۔ ویروکے اور چھاتوکے ❊

اُتسو :- موضع سید ودانہ میں ایک اُتسو منایا گیا۔ جس میں پانچ چھ سو سے زیادہ شدھ شدہ یا شتری اور پرُشوں کے علاوہ اور بھی بہت سے ہندو اور مسلمان شامل ہوئے۔ پرچار کا پربھاؤ اچھا پڑا ❊

شُدھی :- موضع چھاتوکے میں تقریباً چار صد گھرانوں کا جو کہ پہلے شدھ ہوئے تھے۔ شدھ کر کے ویدک دھرم میں پرویش کرایا گیا۔ اس موقع پر سوامی دھیرانند جی۔ پنڈت دیوان چند جی ویدیہ۔ پنڈت بھگو رام جی۔ مہاشہ وساوا رام جی اور پنڈت بلدیو کرشن جی کے علاوہ آریہ سماج بھڑو کے بھی بہت سے سجن اُپستھت تھے۔ شری سوامی جی نے شدھی کے بعد موضع بھڑو میں ایک دن اور رہ کر پرچار کیا۔ اور امرت ورشا کی ❊

سنسکار :- براہ سنسکار ۴۔ منڈن سنسکار ۱۔ نشکرمن سنسکار ۱ ❊ (کل چھ سنسکار)

ہون یگیہ :- اٹھارہ گھروں میں ہون یگیہ کرائے گئے ❊

تقسیم دوائی :- ۷۵ مریضوں میں دوائی تقسیم کی گئی ❊

(دیوان چند ویدیہ پربھاری انچارج گرام پرچار سیالکوٹ)

دونو جگہ!

ایسٹر کی چھٹیوں میں

گوروکل کانگڑی

اور

جوالاپور مہاودیالیہ

کے سالانہ جلسوں میں

ہماری دوکانیں ہوں گی

اس لئے وہاں جانے والے اصحاب ابھی سے نوٹ کرلیں جس سے آسانی سے کتابیں خرید کر سکیں ؁

ہماری کتابوں کی مکمل فہرست جلد منگا لیں

میسرز راجپال اینڈ سنز - آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم - لاہور

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی

چیون پراش ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے کھانسی - دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے بڑھاپے کی سب کمزوریوں کو دور کر کے دل اور جسم میں جوانی بھر دیتا ہے - قیمت لعہ سیر

بھیم سینی سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے
قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گوروکل کانگڑی - ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ...... ممالک غیر سے ۶/
ششماہی ۲/ ...... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۱۶ بیساکھ سمبت ۱۹۹۲ مطابق ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY 28th Apr. 1935 | نمبر ۱۷

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔
۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔
۴۔ ستیہ گرہن کرنا اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔
۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا۔
۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے۔
۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔
۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔
۱۰۔ سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

رگوید | کلیان پراپتی | **وید امرت** | کلیان پراپتی | یجروید

ओ३म् अपामीवामप विश्वामनाहुतिमपारातिं दुर्विदत्रामघायतः।
आरे देवा द्वेषो अस्मद्युयोतनोरुणः शर्म यच्छता स्वस्तये॥ (رگوید ۔ ادھیائے ۱۰ ۔ سوکت ۶۳ ۔ منتر ۱۲)

ہے (देवा:) وِدوان پرشو! آپ (अमीवाम्) روگوں کو (अप) دور کرو۔ (विश्वाम्) سمپورن منشیوں کی ... (अनाहुतिम्) تیاگ دان روپی یگیہ نہ کرنے کی بھاؤنا کو (अप) پرتھک کرو۔ (अरातिम्) لوبھ سے سوارتھ بدھی کو ... (अप) نشٹ کرو۔ (अघायत:) پاپ کی کامنا کرنے والے شترو کی (दुर्विदत्राम्) دشٹ منووِرتی کو (अप) بھسم کرو۔ (अस्मत्) ہم سے (द्वेष:) دویش کرنے والوں کو (आरे) دور (युयोतन) کرو۔ اور (न:) ہمارے لئے (उरुशर्म) اننت سکھ (स्वस्तये) کلیان پراپتی کے لئے (यच्छता) پراپت کراؤ۔

بھاوارتھ:۔ پرتیک منشیہ کو سمست روگوں کو دور کر کے اروگیہ اُپلبدھ کرنا چاہیئے۔ کرپن بھاوؤں کو تیاگ کر پروپکار کرنے کے بھاوؤں کو جاگرت کرنے کا اُدیوگ کرنا چاہیئے۔ سماج سے پاپ اور دُشٹتا کا ناش کرنا چاہیئے۔ جس کسی بھی کارن سے پرسپر دویش اُتپن ہو گیا ہے۔ ان دویشوں کے کارنوں کو کھوج کھوج کر دور کرنا چاہیئے۔ اس پرکار اُکت سادھن (اوم شم) منشیہ سماج سنگھٹت ہو کر کلیان پراپت کر سکتا ہے۔

اتھروید | سام وید

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا صوبہ بھر میں واحد کالج
دیانند متھراداس کالج موگہ
اور اس کی خصوصیات

آج کل ہائی کلاسز کا داخلہ شروع ہے۔ پبلک کے مفاد کے لئے میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ اس کالج کی خصوصیات کا تذکرہ ہو جائے۔ تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے۔ اور بانی کالج کا اپیار سپھل ہو جائے۔

۱۔ اس کالج کے نتائج ہمیشہ شاندار رہے ہیں۔ سال گزشتہ میٹریکولیشن کا نتیجہ ۸۸.۵ فیصدی تھا۔ کئی ایک مضامین کے نتائج ۱۰۰ فیصدی اور اکثر مضامین کے ۹۰ فیصدی سے زیادہ تھے۔

۲۔ کالج سٹاف نہایت قابل۔ تجربہ کار اور محنتی ہے۔ تین ایم۔ اے۔ دو ایم۔ ایس سی دو بی۔ اے۔ بی۔ ٹی اور ایک بی۔ اے۔ ایس۔ اے۔ وی ہائی ڈیپارٹمنٹ میں کام کر رہے ہیں۔ کلاسیکل اور ورنیکلر زبانوں کے پروفیسر بھی اپنے مضامین میں شانِ امتیازی رکھتے ہیں۔

۳۔ جسمانی تعلیم کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے۔ اور صحتِ جسمانی کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔

۴۔ اخلاقی اور دھارمک تعلیم دے کر تربیت اعمال کے فرائض کو انجام دیا جاتا ہے۔

۵۔ ملک میں تعلیم کو عام کرنے کے لئے اسے سستا سے سستا بنانا اس کالج کا مقصودِ حقیقی ہے۔

۶۔ علمی اور ادبی قابلیت کو بڑھانے کے لئے ڈی۔ ایم کالج میگزین شائع ہوتا ہے۔

۷۔ جنرل تربیت کے لئے کلب سوسائٹیاں موجود ہیں۔ نیز لائبریری اور ریڈنگ روم نہایت شاندار ہیں۔

۸۔ ہوسٹل میں عمدہ اور صحت بخش خوراک کے باوجود خرچ بہت کم ہے۔

اس لئے

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لڑکے اچھے نمبر لے کر یونیورسٹی کے امتحان میں کامیاب ہوں۔ اور بہترین تعلیم و تربیت حاصل کر کے خاندان قوم اور ملک کے لئے مفید شہری بنیں۔ تو آپ انہیں اس کالج میں داخل کروائیں۔ اور لابھ اٹھائیں۔

ہائی کلاسز کا داخلہ شروع ہے۔ اور فرسٹ ایر کا داخلہ امتحان میٹریکولیشن کے نتیجے کے بعد شروع ہوگا۔

آپ کا سُبھ چنتک:۔
راجندر کرشن کمار ایم۔ اے
ایف۔ آر۔ ای۔ ایس۔ پرنسپل
دیانند متھراداس کالج۔ موگہ۔
ضلع فیروزپور۔ (پنجاب)

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

کھتری وَر کی ضرورت

کپور وکیجال کھتری ذات کی ۱۵ اور ۱۶ سالہ سُشِکھشت کنیاؤں کے لئے جو ہندی و مڈل سٹنڈرڈ تک آریہ بھاشا پڑھی ہوئی۔ روپ وتی۔ گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہیں۔ دو آریہ وچار کے برسر روزگار نوجوان خوبصورت تعلیم یافتہ کھتری وروں کی ضرورت ہے۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ اور جہلم اضلاع کو ترجیح دی جائے گی۔
منتری آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ (جموں)

ضرورت ہے

اگر آپ ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے منیجروں۔ پتری پاٹھشالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" کو کبھی نہ بھولئے۔ (مینیجر)

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی

ہر موسم کے لئے سرطیبا ٹانک ہے۔ کھانسی دمہ اور تپدق کا اکسیر
چیون پراش علاج ہے۔ بڑھاپے کی سب کمزوریوں کو دور کر کے دل اور جسم میں جوانی بھر دیتا ہے۔ قیمت للعہ فی سیر

بھیم سینی سُرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے
قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

صوبہ مازندراں میں زلزلہ

پیرس - ۲۳ اپریل - طہران سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے کہ ایرانی صوبہ مازندراں میں ۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء سے زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں - اور ان کے نتیجہ کے طور پر کئی سو اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں - ساری کے نزدیک مسمار شدہ مکانات کے ملبہ کے نیچے سے ۴۸۳ لاشیں نکالی جا چکی ہیں - نقصان بہت ہوا ہے - سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہو گیا ہے - یہ زلزلہ بہت وسیع رقبہ میں آیا ہے - بعد کی اطلاع ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد ... ہے ٭

ایبے سینیا اور اٹلی کا جھگڑا :-

روما - ۲۳ اپریل - ایبے سینیا کی گورنمنٹ نے باضابطہ طور پر اٹلی کو مطلع کیا ہے کہ وہ ۱۹۲۸ء کے معاہدہ کے متعلق سرحد کے جھگڑے کو مصالحتی کمیٹی کے سپرد کرنے کو تیار ہے ٭

ملٹری ٹریننگ کے نئے ڈائرکٹر :- لندن - ۲۳ اپریل - دفتر جنگ کا اعلان ہے کہ ۱۹۳۶ء سے کرنل ہینڈی ڈائرکٹر ملٹری ٹریننگ مقرر کئے گئے ہیں ٭

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ جنرل اجلاس

آریہ پرتی ندھیوں سے نویدن

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک سادھارن ادھیویشن ۱۲ - اور ۱۳ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۵ - اور ۱۶ مئی ۱۹۳۵ء کو بروز سنیچر و اتوار سبھا کے کاریالیہ گورودت بھون لاہور میں ہوگا - کارروائی سنیچر وار بوقت ۸ بجے صبح آرمبھ ہوگی - کرپا کر کے ادھیویشن میں پدھار کر کرتارتھ کریں - ۱۵ مئی کو صبح ۸ بجے تک لاہور پہنچ جانا چاہئے ٭ یدی آپ کوئی پرشن سبھا کے کاریہ یا پربندھ کے وشئے میں پوچھنا چاہیں - یا کوئی پرستاو سبھا کے سامنے رکھنا چاہیں - تو ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء تک سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیں ٭

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون - لاہور)

مہابھارت کے زمانہ کے کاشی شہر کی برآمد

الہ آباد - ۲۴ اپریل - ڈاکٹر موتی چند ایم اے - پی ایچ ڈی نے جو یہاں سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر بھونت میں ریسرچ کا کام کر رہے ہیں - برتن اور مورتیاں وغیرہ برآمد کی ہیں - جو دوسری صدی عیسوی کی بیان کی جاتی ہیں - ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ زمین کے اندر ایک دیوار ہے - اور اگر زمین کو کھودا گیا - تو اندر سے عمارتیں برآمد ہونگی - جو تاریخی لحاظ سے موہن جو دارو کے کھنڈرات سے بھی زیادہ اہم ہونگی - ان کا خیال ہے کہ یہاں مہابھارت کے وقت کا کاشی شہر دبا ہوا ہے - کھدائی کے لئے گورنمنٹ کی اجازت موصول ہو گئی ہے - اور عنقریب کام شروع کر دیا جائیگا ٭

پیراگوا اور بولیویا میں پھر جنگ شروع

لندن - ۲۴ اپریل - بولیویا اور پیراگوا میں جنگ پھر سے شروع ہو گئی ہے - دونو ممالک اپنی اپنی فتح کا دعوے کر رہے ہیں - بولیویا گورنمنٹ کا ایک کمیونک مظہر ہے - کہ سخت لڑائی کے بعد اس کی فوجیں چاراگوا پر قابض ہو گئی ہیں - اور پیراگوا کی فوجیں بامراجی کی طرف بھاگ گئی ہیں - مگر اس کے برعکس پیراگوا کی گورنمنٹ کا دعویٰ ہے - کہ بولیویا کی دو پلٹنیں ہلاک ہو گئی ہیں - اور ۵۰۰ قیدی اور بہت سا بارود پکڑ لیا گیا ہے ٭

نبزرہ ہندو معززین کی گرفتاری :- دہلی - ۲۳ اپریل - جودھپور سے موصولہ اطلاع مظہر ہے - کہ پہلودھی میں صورت حالات نازک ہو رہی ہے - اور پانچ مزید گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں - اس طرح گرفتاریوں کی تعداد نبزرہ تک پہنچ گئی ہے - گرفتار شدگان میں سیٹھ ہیرالال راٹھی سکھ تھی - امولک چند سابق میونسپل سکرٹری اور سیٹھ منشی کرشن داس راٹھی بھی شامل ہیں - اس سلسلہ میں ایک ڈیپوٹیشن مہاراجہ سے ملاقات کر رہا ہے - اور وہ اس بات پر زور دے گا - کہ دربار مہاراجہ کی ہندو رعایا کے معزز اشخاص کے خلاف مسلم افسروں کی زیادتیوں کو روکنے کے لئے مداخلت کرے ؟

برہما کا قائمقام گورنر :- ممادے ۲۳ اپریل - آج گورنمنٹ ہاؤس میں ایک بھاری مجمع کے روبرو آنریبل مسٹر ٹی قاسم کو برہما کے قائمقام گورنر کی حیثیت میں گورنری کا چارج لیا - حلف وفاداری کے بعد سترہ توپوں کی سلامی دی گئی ٭

آریہ کنیا پاٹھ شالہ چوہڑ منڈہ کو دان :- لالہ رام چند ایم اے - ساہوکار چوہڑ منڈہ ضلع سیالکوٹ نے اپنے بھتیجے کی شادی پر ۵۰/- روپیہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ چوہڑ منڈہ کو دان دیا - کل ۲۰۰/- روپیہ دان کیا گیا ٭

جرمنی کا پروٹسٹ نوٹ :- برلن - ۲۲ اپریل - گورنمنٹ کے پروٹسٹ نوٹ کی حمایت کرتے ہوئے آج کے اخبارات نے بیگ آف نیشنز سے جرمنی کی علیحدگی کی حمایت کی ہے - ایک اخبار نے لکھا ہے کہ متعلقہ طاقتوں کو یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ جرمنی نے اپنے احتجاجی نوٹ میں جرمنی کے لوگوں کی صحیح نمائندگی کی ہے ٭

بنک پر مسلح ڈاکہ :- بیونس آئرس - ۲۲ اپریل - اینگلو ساؤتھ امریکن بنک بورڈ سینٹ کروز (رپبلک ارجنٹائن) برانچ پر مسلح ڈاکوؤں نے ڈاکہ ڈالا - انہوں نے دو اسسٹنٹوں کو گولی کا نشانہ بنا ڈالا مینجر اور اس کی بیوی زخمی ہو گئے - ڈاکو دو لاکھ پیساس (امریکن سکہ) لے کر بھاگ گئے - پولیس کو اطلاع دی گئی جو سرگرمی سے تفتیش کر رہی ہے - مگر ابھی تک ڈاکوؤں کا کوئی سراغ نہیں ملا - اس ڈاکہ سے شہر میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے - اور ہلاک شدگان کے رشتہ داروں سے اظہار ہمدردی کیا جا رہا ہے ٭

مسٹر سبھاش بوس کا اپریشن :- کلکتہ - ۲۲ اپریل - یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ بدھ وار ۲۴ اپریل کو شری یت سبھاش چندر بوس کا اپریشن کیا جائیگا ٭

ایک ہندو دوکاندار کا ملتان میں قتل

ملتان - ۲۴ اپریل (بذریعہ ٹیلیفون) - ایک ہندو سبزی فروش وریبھان نامی کے مسلم ہجوم کے ہاتھوں آج شام کو قتل سے سخت سنسنی پھیلی ہوئی ہے - اور ہندو بہت خوفزدہ ہو رہے ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ چار روز ہوئے کہ مقتول اور کچھ مسلمانوں کے درمیان کسی معمولی بات پر جھگڑا ہوا - دونو پارٹیوں کے درمیان کچھ گالی گلوچ بھی ہوئی - آج شام کو مسلمانوں کا ایک ہجوم اس کی دکان پر جمع ہو گیا - اور اسے وہیں قتل کر دیا - ہندو برافروختہ ہو رہے ہیں - اور تمام دوکانیں بند کر دی گئی ہیں - ڈپٹی کمشنر سرکاری افسروں اور پولیس کی جمعیت کے ساتھ فوراً جائے واردات پر پہنچا - اس وقت تک صرف دو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ٭

آریہ سماج شکر پور کا ۴۳ واں سالانہ جلسہ ۳-۴-۵ اور ۶ مئی کو بڑے سماروہ سے منایا جائیگا ٭

(لال چند منتری آریہ سماج شکر پور)

ڈیرہ دون جیل میں تبدیلی :- دہلی - ۲۳ اپریل - معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر ایم - این - رائے جو اس وقت بریلی سنٹرل جیل میں نظر بند ہیں - عنقریب ڈیرہ دون جیل میں تبدیل کر دیئے جائیں گے - مسٹر رائے کو گرمیوں میں عموماً الموڑہ تبدیل کیا جاتا ہے - مگر معلوم ہوتا ہے - کہ چونکہ اس سال پنڈت جواہر لال نہرو الموڑہ میں ہیں - اس لئے حکام نے مسٹر رائے کو ڈیرہ دون بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے ٭

یوروپ جانے کا فیصلہ :- نئی دہلی - ۲۳ اپریل - معلوم ہوا ہے - کہ مسز کملا نہرو کو ۶ مئی کو بھوانی سینی ٹوریم سے الہ آباد لے جایا جائیگا - وہاں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد شاید انہیں سوئٹزرلینڈ بھیجا جائیگا - چونکہ مسز کملا نہرو کو یوروپ لے جانے کا فیصلہ عارضی طور پر ہو گیا ہے - لہٰذا قیاس آرائی کی جا رہی ہے - کہ گورنمنٹ پنڈت نہرو کے لئے اپنی دھرم پتنی کے ساتھ جانا ممکن بنا دے گی ٭

آسٹریا میں جبری فوجی تعلیم :- ویانا - ۲۲ اپریل - سنیچر وار رات کو چانسلر آسٹریا ڈاکٹر شش نگ نے باشندگانِ آسٹریا کے نام ایسٹر کے موقع پر براڈکاسٹ پیغام دیا - جس میں انہوں نے بتایا - کہ آسٹریا کے لوگوں کو فوجی تعلیم دینے کے لئے ۱۵ لاکھ پونڈ صرف کیا جائیگا ٭

یوروپ میدانِ جنگ بننے والا ہے

اٹلی کے نائب وزیر جنگ کی پیشگوئی

روما۔ ۲۱ اپریل۔ اٹلی کے نائب وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے کہ نا معلوم جنگ کسی وقت شروع ہو جائے۔ ہم نے جنگ کی تیاریاں بہت زور شور سے شروع کر دی ہیں۔ اس ماہ میں اٹلی کے ۶ لاکھ جوان جنگ کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ بہت سے افسروں کو بھی فوجی ٹریننگ کے لئے بلایا گیا ہے۔ جنگ کب شروع ہو گی۔ اس کے متعلق میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت اب جنگ کو نہیں روک سکتی۔ یوروپ کی مختلف طاقتوں کی سیاسی کشمکش بہت جلد لڑائی کی صورت اختیار کر لے گی۔ اور چند دنوں کے اندر ہی یوروپ میدانِ جنگ بن جائے گا ⁂

گورنمنٹ ہند و مہاراجہ کشمیر کے درمیان معاہدہ

(لنڈن بذریعہ ڈاک)۔ ۱۶ مئی کو جوبلی کے بعد ایک نئی برطانوی سرحد معرضِ وجود میں آ جائے گی۔ جبکہ گورنمنٹ ہند اور مہاراجہ کشمیر کے درمیان طے شدہ معاہدہ پر عمل کیا جائے گا۔ روس اور برطانیہ کی تاریخ میں پہلی دفعہ سطح مرتفع پامیر پر روس اور برطانیہ کی سرحدوں کی سنگینیں ایک دوسرے سے ملیں گی۔ ان دور دراز صوبجات میں سوویٹ اور چین دو گورنمنٹوں کی حکومت کمزور ہو گئی ہے۔ پہلے مہاراجہ کشمیر نے ان دروں کی جن کے اس پار جنگ جو مسلمان آباد ہیں۔ حفاظت کی ذمہ داری اپنے اوپر لی ہوئی تھی۔ ۱۶ مئی کو برطانوی فوجیں وہاں پہنچ جائیں گی۔ اور چلاس اور گلگت کے حلقوں پر یونین جیک لہرایا جائے گا۔ یہ انتظام دوستانہ ہے۔ اور اس سے مہاراجہ کشمیر کی حکومت پر کسی قسم کا اثر نہیں پڑتا ⁂

نتھیا گلی میں برف باری :- پشاور ۲۲ اپریل۔ نتھیا گلی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گزشتہ ہفتہ شدید برف باری کے باعث گورنمنٹ ہاؤس بلڈنگ مئی کے آخر تک مکمل نہ ہو سکے گی ⁂

فوجیوں اور بوچڑوں میں لڑائی :- نوا کھلی۔ ۲۲ اپریل۔ دنا پارا میں مقیم فوجیوں اور مسلم بوچڑوں میں تصادم کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سپاہیوں نے گلے کا گوشت کھلم کھلا فروخت کرنے پر اعتراض کیا۔ اس پر بوچڑوں نے انہیں زدو کوب کیا۔ حکام مسلح فورس کے ساتھ موقع پر روانہ ہو گئے ہیں۔ تفاصیل کا انتظار ہے ⁂

ہوائی جہازوں کا پرواز :- لاہور ۲۲ اپریل۔ آج تقریباً ۱۲ بجے رات کے پانچ پانچ منٹ کے بعد کئی ہوائی جہاز لاہور پر سے گزرتے دیکھے گئے ⁂

فیروز آباد میں ۱۲۵ گرفتاریاں :- آگرہ۔ ۲۲ اپریل۔ ہندوؤں کا ایک ڈیپوٹیشن ڈپٹی کمیشنر کی عدالت میں حاضر ہوا۔ اور اس پر زور دیا۔ کہ تفتیش کے انچارج پولیس افسر کو تبدیل کیا جائے۔ لیکن ڈپٹی کمیشنر نے اس مطالبہ کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ اس وقت تک ہندوؤں اور مسلمانوں کی ۱۲۵ کے قریب گرفتاریاں ہو چکی ہیں ⁂

انجمن حمایت اسلام لاہور کا چندہ :- لاہور۔ ۲۲ اپریل۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ پر ۵۸۰۹۴ روپیہ چندہ جمع ہوا۔ جس میں سے ۳۵ ہزار نقد وصول ہوا۔ اور باقی کے وعدے ہیں ⁂

مسلم لیگ کا اجلاس ملتوی :- لاہور۔ ۲۲ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس نواب چھتاری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ مسٹر جناح کے مشورہ کے مطابق آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کیا جائے ⁂

پیپلز بنک کے متعلق درخواست :- لاہور۔ ۲۲ اپریل۔ کل پیپلز بنک کو دیوالیہ قرار دئے جانے کے متعلق مسٹر مدن گوپال ایڈوکیٹ کی درخواست کی سماعت ہونی تھی۔ مگر چیف جسٹس صاحب کی علالت کی وجہ سے ۲۷ اپریل پر ملتوی کر دی گئی ہے ⁂

مجلس احرار ہند کا اجلاس :- لاہور ۲۲ اپریل۔ مجلس احرار ہند کا ایک اجلاس ... دہلی میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی صدارت میں ہوا ⁂

ہندی یونیورسٹی کا قیام :- اندور۔ ۲۲ اپریل۔ کانفرنس شروع ہونے سے پیشتر ہندی یونیورسٹی کے قیام کے سلسلہ میں ایک ڈیپوٹیشن نے مہاتما جی سے ملاقات کی ⁂

بلگیریا میں بغاوت :- صوفیہ ۲۲ اپریل۔ بلگیریا میں بغاوت پھیل گئی ہے۔ بہت سے حیثیت والے پبلک لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ گرفتار شدگان میں دو سابق وزیر اعظم بھی ہیں۔ سینکڑوں نازیوں کی گرفتاری بھی عمل میں لائی گئی ہے ⁂

میرٹھ میں پلیگ :- میرٹھ۔ ۲۲ اپریل۔ شہر میں پلیگ کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ میونسپل میڈیکل حکام کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مرض وبائی صورت اختیار نہ کرے۔ سپیشل سٹاف مقرر کیا جا رہا ہے ⁂

شاہ امان اللہ کو تخت دلانے کے وعدے :- قاہرہ سے موصولہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ سابق شاہ امان اللہ جب مکہ تشریف لے گئے تھے۔ تو بہت سے والیانِ ریاست اور مسلم لیڈروں کی طرف سے انہیں یقین دلایا گیا تھا۔ کہ وہ ان کا تخت انہیں دلانے کے لئے ان کی امداد کریں گے ⁂

فارموسا میں ہولناک زلزلہ :- ٹوکیو ۲۱ اپریل۔ آج صبح فارموسا کے جنوب مغربی علاقہ میں ایک شدید زلزلہ آیا۔ جس نے قیامت برپا کر دی۔ زلزلہ کی تباہ کاریوں کے متعلق مزید اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ۲۱۴۷ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور ۹۷۶ مجروح۔ سرکاری اعلان میں مزید درج ہے۔ کہ ۵۰۰۰ مکانات تلف ہو گئے ہیں۔ اور تین ہزار کے قریب بندگانِ خدا بے خانماں ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بھونچال کے جھٹکے جزیرہ کے طول و عرض میں محسوس کئے گئے۔ مغربی نٹاکا میں بھونچال کی وجہ سے سب سے زیادہ تباہی عمل میں آئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چند قصبوں میں بھونچال کی وجہ سے آتش زدگی کی متعدد وارداتیں وقوع میں آئیں۔ اور آناً فاناً آگ پھیل گئی۔ ابھی مزید مالی و جانی نقصان کی توقع کی جا رہی ہے ⁂ (تازہ ترین اطلاع :-) ٹوکیو۔ ۲۲ اپریل۔ فارموسا کے زلزلہ کے متعلق جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت تک ۲۷۱۱ اشخاص ہلاک اور ۱۱۳۸۶ اشخاص مجروح ہوئے ہیں ⁂

کپورتھلہ جیل میں بھوک ہڑتال :- جالندھر۔ ۲۲ اپریل۔ سردار امر سنگھ پریذیڈنٹ سنٹرل زمیندارہ لیگ سے جو کپورتھلہ جیل میں زیر سماعت قیدی ہیں۔ کرپان چھین لی گئی۔ جس کی وجہ سے انہوں نے گزشتہ چار روز سے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے ⁂

گورنر سرحد دورہ پر :- پشاور۔ ۲۲ اپریل۔ گورنر سرحد لیڈی گریفتھ کے ساتھ آج صبح دورہ پر پارا چنار تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ۲۶ تاریخ کو واپس تشریف لائیں گے ⁂

فاضلکا میں چوری کی واردات :- فاضلکا۔ ۲۲ اپریل۔ چند روز ہوئے حکیم سید محمود شاہ کے گھر چوری ہو گئی ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ جو بیس ہزار روپیہ کے زیورات کپڑے چوری ہو گئے ہیں ⁂

سر اکبر حیدری شملہ میں :- شملہ۔ ۲۳ اپریل۔ سر اکبر حیدری اتوار کو یہاں پہنچے۔ اور ۲۶ اپریل کو حیدر آباد کو روانہ ہو جائیں گے ⁂

داماد اور سسر میں لڑائی :- نئی دہلی ۲۳ اپریل۔ ایک ۱۴ سالہ لڑکی کے والدین کے کچھ رشتہ داروں نے پہاڑ گنج میں اس کے خاوند سے لڑکی کو چھیننے کی کوشش کی۔ لڑکی کے خاوند مسمی عزیز اور اس کے ساتھیوں نے مزاحمت کی۔ اس پر لڑائی ہوئی۔ جس میں آٹھ اشخاص مجروح ہو گئے

اخراج کی دھمکی :- ہبلی۔ ۲۲ اپریل۔ میسرز دیوارکر اور کرمارکر انکولہ ریلیف کا کام ختم کرنے کے بعد دھاڑواڑ واپس آ گئے۔ ہر دو اصحاب کو انکولہ کے مجسٹریٹ نے طلب کیا۔ اور ان سے کہا۔ کہ وہ وجہ بتائیں کہ کیوں نہ انہیں ضلع سے باہر نکال دیا جائے؟ کیونکہ ان کی موجودگی امنِ عامہ کے منافی ہے۔ دونوں نے تحریری بیان دیا۔ کہ وہ ایسے کام میں مصروف رہے ہیں۔ جس سے امنِ عامہ میں خلل واقع ہونے کا کوئی خدشہ نہ تھا۔ اب انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملاقات کی درخواست کی ہے ⁂

ضلع آگرہ میں پلیگ :- آگرہ۔ ۲۲ اپریل۔ اعتماد پور اور فیروز آباد کی تحصیلوں میں پلیگ ابھی زوروں پر ہے۔ ایک گاؤں میں ایک خاندان کے ۱۷ اشخاص موت کا شکار ہو گئے ہیں۔ کانگریس ... کو طبی امداد بہم پہنچا رہی ہے۔ ... کے کچھ کیمپ بھی کھولے گئے ہیں ⁂

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

لیڈنگ آرٹیکل

لالہ دیوراج جی کا دیہانت

آریہ سماج میں یہ خبر گہرے رنج کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ آریہ سماج کے پُرانے سیوک اور کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کے سنستھاپک منتری لالہ دیوراج جی اس سنسار سے چل بسے ہیں جس شانتی سے اُن کی موت ہوئی ہے۔ اسے وانتی یوگیوں کی موت کہہ سکتے ہیں۔ صبح کے وقت اُٹھتے ہی اُنہوں نے محسوس کیا۔ کہ طبیعت خراب ہے۔ طبیعت کو ہلکا کرنے کے لئے اُنہوں نے ایک نے بھی کی۔ ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ اُس نے دوائی دی۔ اور طبیعت سنبھل گئی۔ سارا دن طبیعت اچھی رہی۔ چنانچہ دوپہر کے وقت بچوں سے کھیلتے رہے۔ اور شام کو برادری کی ایک تقریب میں شامل ہوئے۔ رات کو حسب معمول ۹-۱۰ بجے کے قریب سو گئے۔ ان کے بھتیجے سیکٹری منتری کنیا مہاودیالیہ جالندھر ودیا راج جی ان کی علالت کا خیال کر کے ان کے کمرہ میں ہی سونا چاہتے تھے۔ لیکن اُنہوں نے یہ کہہ کر کہ اب میری طبیعت اچھی ہے۔ اُنہیں سونے کے لئے دوسرے کمرہ میں بھیج دیا۔ اُن کی دھرم پتنی اُن کے کمرہ میں ہی سوئی۔ نو بجے وہ سو گئے۔ بارہ بجے کے قریب اُنہیں جاگ آئی۔ چوکیدار کو اُنہوں نے بلایا۔ اور اُس سے کہا۔ کہ ودیالیہ کے جلسہ میں تین چار دن رہ گئے ہیں۔ کل میرا بستر اُٹھا کر ودیالیہ میں لے جانا۔ اُتسو کی سماپتی تک میں وہیں رہوں گا۔ چوکیدار سے بات کرکے وہ پھر سو گئے۔ تین بجے کے قریب اُن کی دھرم پتنی یہ دیکھنے کے لئے اُن کے پاس آئی۔ کہ اب اُن کی طبیعت کیسی ہے۔ اُس نے آواز دی۔ لیکن لالہ جی نہ بولے۔ دوسری آواز پر بھی جب کوئی جواب نہ ملا تو اُس نے پاؤں کو ہاتھ لگایا۔ وہ ٹھنڈے تھے۔ اُس نے ٹانگوں کو ہاتھ لگایا۔ وہ بھی سرد تھیں۔ اُس نے چہرہ پر سے کپڑا اُٹھایا۔ اور دیکھا۔ کہ لالہ جی کے پران پکھیرو اُڑ چکے ہیں۔ گویا اُن کی موت بارہ اور تین بجے کے درمیان کسی وقت ہوئی۔ اور ایسے طریق سے ہوئی۔ کہ ان کی دھرم پتنی کو بھی جو اُن کے کمرہ میں ہی سو رہی تھی۔ معلوم تک نہ ہو سکا۔ اُن کی موت بغیر کسی کشٹ کے ہوئی۔ ایسی موت پر کسے رشک نہ آئے گا؟

لالہ دیوراج جی کی موت کی خبر سُن کر میرے بھائی پروفیسر رام دیو جی نے درست کہا۔ کہ وہ محض ایک شخص نہ تھے۔ بلکہ ایک انسٹی ٹیوشن تھے۔ اُن کی شہرت پنجاب کے چاروں کونوں سے نکل کر سارے ہندوستان میں پھیل چکی تھی۔ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے بانی کی حیثیت میں ہر جگہ ان کا نام سمجھا جاتا تھا۔ رشی دیانند کے سچے بھگت سے یہ نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے اپنا یہ فرض سمجھا کہ کنیاؤں کی تعلیم کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ مہاتما منشی رام، لالہ رام کرشن اور جالندھر کے دوسرے سرکردہ آریہ سماجیوں کے ساتھ مل کر اُنہوں نے کنیا مہاودیالیہ کی استھاپنا کی۔ اور اُس وقت کی۔ جبکہ لڑکیوں کو تعلیم دینا بہت بڑا پاپ سمجھا جاتا تھا۔ آج تو لڑکیوں کو تعلیم دینا ایک معمولی بات ہے۔ اُن کے لئے نہ صرف ہائی سکول ہیں۔ بلکہ کالج بھی۔ ان میں تعلیم دن بدن پھیل رہی ہے۔ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں وہ میٹریکولیشن کا امتحان پاس کر رہی ہیں۔ ہم اس بات کا بھی فخر کر سکتے ہیں۔ کہ لیڈی گریجوئیٹوں کی تعداد سال بسال بڑھ رہی ہے۔ لیکن جن دنوں لالہ دیوراج جی نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ اُن دنوں کسی کو اس بات کے لئے تیار کرنا کہ وہ اپنی کنیا کو سکول میں بھیجے۔ آسان نہ تھا۔ تعصبات کی بھاری دیواریں لڑکیوں کی تعلیم کا راستہ روکے کھڑی تھیں۔ لالہ دیوراج جی بجا طور پر پنجاب میں استری شکھشا کے باوا سمجھے جاتے ہیں۔ اُنہوں نے کنیا مہاودیالیہ کی سیوا اپنے ذمہ لی۔ اور اس سے ہی ہو رہے کنیا مہاودیالیہ کو ان سے اور ان کو کنیا مہاودیالیہ سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ ودیالیہ کی چھاتراؤں سے وہ چاچا جی کہلاتے تھے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اُن کا سمبندھ ان سے بہت گہرا تھا۔ اُن سے متعلق اُن کا جذبہ وہی تھا۔ جو پتا کا اپنی پتری کے لئے ہوتا ہے۔ کنیائیں ان سے کتنا پریم کرتی تھیں۔ اور انہیں ان سے کتنا پریم تھا۔ اس کا اندازہ لگانے کے لئے ایک دفعہ ودیالیہ میں جانا کافی تھا جب وہ وہاں جاتے تھے۔ چھوٹی چھوٹی کنیائیں انہیں چاروں طرف سے گھیر لیتی تھیں۔ اور ان کا طرز عمل یہ بتاتا تھا۔ کہ گویا اُن کے حقیقی چاچا یا پتا آگئے ہیں۔ ان کا یہ پریم بھی مرد کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ وہ ودیالیہ سے جدا ہونا یا اس کی چھاتراؤں کو کسی کشٹ میں دیکھنا گوارا نہ کر سکتے تھے۔ عمر کے بڑھ جانے سے اُن کا سواستھ کچھ عرصے سے شتھل ہو رہا تھا۔ ودیالیہ کے پربندھ سے وہ ہٹ بھی رہے تھے۔ باوجود اس کے وہ ہی اس سے محبت کرنا چھوڑتا تھے۔ درحقیقت کسی بھی شخص کے دماغ میں ودیالیہ اُن کے بغیر آ نہیں سکتا کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اب کہ وہ اس سنسار میں نہیں رہے۔ ودیالیہ کا کیا بنے گا؟ کوئی بھی شخص اُن کی مرتیو کا سماچار سُننے کے لئے تیار نہ تھا۔ وجہ یہ کہ اس سے پہلے وہ کبھی ایسے بیمار نہیں ہوئے۔ جس سے کبھی کو اُن کی زندگی کا خطرہ پیدا ہوا ہو۔ کہتے ہیں۔ کہ وہ دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے چل بسے۔ لیکن یہ کہ اُنہیں دردِ قلب کی شکایت ہے۔ کسی کو علم نہ تھا۔ اور نہ ہی یہ خبر کبھی ہمارے کانوں تک پہنچی تھی۔ سال کے قابل تعظیم مہاراجہ رائزادہ بھگت رام جی بیرسٹر ایٹ لاء اسی مرض کا شکار ہوئے۔ ان کی موت بھی اچانک ہوئی تھی۔ لیکن اُنہیں تو دردِ قلب کی شکایت نے مدت سے کئی دو سال پہلے تنگ کر رکھا تھا۔ اور اُن کے سب واقف اور دوست جانتے تھے۔ کہ وہ اس مرض کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔ لیکن ہم نے یہ کبھی نہیں سُنا تھا۔ کہ لالہ دیوراج جی کو بھی یہ شکایت ہے +

ابھی چند ہفتوں کی بات ہے۔ کہ جسٹس تیج لال کی پُتری کے وواہ پر وہ لاہور آئے تھے۔ اُس وقت وہ پوری صحت کی حالت میں تھے۔ میں نے اُنہیں ملنے کی۔ اور اُنہوں نے حسب معمول بزرگانہ طریق سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر میری اور میرے پریوار کی خیر و عافیت پوچھی۔ دوسرے جو اصحاب ان سے ملے۔ اُنہوں نے بھی میری طرح یہ محسوس کیا۔ کہ ان کی صحت اچھی ہے۔ اُنہوں نے خود بھی کہا کہ ان دنوں وہ اچھے ہیں۔ لیکن دل کے بیمار کا کیا کہنا۔ وہ تو ہنستا ہنستا چل دیتا ہے۔ اور یہی میرے (۳) بزرگ کے متعلق ہوا +

اُن کی موت سے کنیا مہاودیالیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اُن کی جگہ لینے والا واقعی کوئی نظر نہیں آتا۔ اُن کی نسل تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ اور نئے کام کرنے والے میدان میں آ نہیں رہے +

لالہ دیوراج جی کے پریوار سے مجھے ہمدردی ہے۔ اُنہیں ایسا محبت کرنے والا پتا کہاں سے ملے گا؟ ان کے چھوٹے بھائی رائزادہ ہنس راج جی سب کی ہمدردی کے مستحق ہیں۔ کیونکہ اُن کے سب بھائی ایک ایک کرکے اُنہیں چھوڑ گئے ہیں۔ لیکن ان سے بھی بڑھ کر مجھے کنیا مہاودیالیہ جالندھر سے ہمدردی ہے۔ جس کے سر سے پتا کا سایہ اُٹھ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مجھے آریہ سماج سے بھی ہمدردی ہے۔ جس کا ایک سرکردہ رکن اُس سے جدا ہو گیا ہے۔ لیکن وہ تو اب چل گئے۔ اس جنم میں واپس نہیں آ سکتے۔ اپنے کرموں کے انوسار نیا جنم دھارن کریں گے۔ اور اپنے سنسکاروں کا کوئی کشٹ نہ چن لیں گے۔ کنیا مہاودیالیہ کے ہتیشیوں کو مل کر یہ سوچنا چاہئیے کہ سورگباشی بزرگ کا کام کون شخص اپنے کندھوں پر لے گا؟ اگر کوئی ایک شخص ایسے نہ اٹھا سکتا ہو۔ تو کئی مل کر اُٹھائیں۔ لالہ دیوراج جی کے ساتھ آریہ سماج کی پرانی نسل کا ایک اور شخص اُٹھ گیا۔ اب تو اس کے اِنے گنے نمونے رہ گئے ہیں۔ یہ وہ نسل ہے جس نے سب سے پہلے رشی دیانند کا اپدیش گرہن کیا۔ اور جس نے آریہ سماج کو اس اوستھا تک پہنچایا +

میرے سورگباشی بزرگ دیوراج آریہ سماج میں سب سے پہلے آنے والوں میں سے تھے۔ اور ایسے آئے۔ کہ پھر اس سے علیحدہ نہ ہوئے۔ رشی دیانند کی شکھشا کو اُنہوں نے اپنے ہردیہ میں ستھان دیا۔ اس کے بعد وہاں کسی اور کا پرویش نہ ہو سکا۔ اسی شکھشا کا یہ پربھاو ہے۔ کہ اُنہوں نے استری شکھشا کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور اپنا تن، من، دھن اسی کام میں لگا دیا۔

آریہ سماج کے دوسرے کاموں سے وہ الگ تھلگ رہتے تھے۔ اور اپنی ساری شکتی کنیا مہاودیالیہ کے ارپن کر رہے تھے۔ لیکن ودیالیہ کی سیوا وہ اس لئے کرتے تھے۔ کہ اس کے ذریعہ استریوں میں رشی دیانند کی شکھشا کا پرچار ہو سکے۔ اس کی سیوا وہ کرتے تھے۔ آریہ سماج کی سیوا سمجھ کر۔ اور انت سمے تک اُن کا یہی یقین رہا۔ کہ وہاں سے دیویاں آریہ بن کر نکلیں +

آپ آریہ سماج جالندھر کے سالانہ جلسہ میں برابر شریک ہوتے تھے۔ اور پوری پوری دلچسپی لیتے تھے۔ لیکن وہ کوئی ادھیکار نہ لیتے تھے۔ اور نہ ہی کبھی جھگڑے میں پڑتے تھے۔ ایسے سچے پرش کا وِیوگ کوئی معمولی بات نہیں۔ اور آریہ سماج اس پر جتنا بھی ماتم کرے۔ کم ہے۔

(کرشن)

گوروکل کانگڑی کا ۳۳واں سالانہ جلسہ

(۹)

(ایک درشک کے قلم سے)

گوروکل کانگڑی کا ۳۳واں سالانہ جلسہ ۱۹ سے ۲۲/اپریل ۱۹۳۵ء تک منایا گیا۔ باوجودیکہ اس ورش حالات کچھ ناموافق اور مایوسانہ تھے۔ پھر بھی جلسہ سماروہ پوروک ہی سماپت ہوا۔ جلسہ میں اس ورش ہر روز براہ صبح پانچ بجے کارروائی ہرن کیرتن سے آرمبھ ہوتی تھی۔ جس میں پرسدھ گان آچاریہ بھگت منگت رام جی کی منڈلی کے بھکتی رس سے بھرے ہوئے بھجنوں سے آنند کا ایک اپوروسمہ بندھ جاتا تھا۔ جلسہ میں اس دفعہ ایک بڑا اور ایک چھوٹا دو پنڈال تھے۔ بڑے پنڈال میں جلسہ کی کارروائی ہوتی تھی۔ اور چھوٹے پنڈال میں چھوٹی موٹی اَن فارمل اور دیگر ایسی ہی کارروائیاں ہوتی تھیں۔

پہلے دن ۱۹/اپریل کی صبح کو ہون یگیہ اور بھجن ہوئے۔ بعد دوپہر کارروائی "سرسوتی سمیلن" سے شروع ہوئی جس میں سنسکرت میں "یگیہ میں پشو ہنسا" کے وشے پر ایک بڑا منورنجک واد وواد ہوا۔ اس میں پراچین پرنالی پر چلنے والی مختلف مقامی سنستھاؤں کے ودیارتھیوں نے حصہ لیا۔

اس کے بعد گوروکل کے چھوٹے برہمچاریوں کی سنسکرت شلوکوں کی انتاکھشری ہوئی۔ جس میں چوتھی شرینی کے برہمچاریوں کے مقابلہ میں پانچویں شرینی کے برہمچاری جیت گئے۔ یہ مقابلہ نہایت ہی دلچسپ تھا۔ اس کے بعد پنڈت جگن ناتھ جی نروکت رتن امرتسری کا ایک ودوتا پورن ویاکھیان ہوا۔ رات کو ویاکھیان ہو کر پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔

باقی تین دنوں میں پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی۔ پنڈت بشن پال جی سدھانت النکار۔ پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت نیکی رام جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی سروانند جی اور سوامی کیولانند جی جیسے مہانو بھاؤں کے بڑے ہی منوہر اور ودوتا پورن ویاکھیان ہوئے۔ بیچ بیچ میں بھگت منگت رام و دیگر پرسدھ بھجنیکوں کے رسیلے اور اچھے اچھے بھجن ہوتے رہے۔

۲۱/اپریل ۱۹۳۵ء کو حسب معمول اوقات صبح نئے سناتکوں کا دکشانت سنسکار ہوا۔ نئے سناتکوں کی کل تعداد ۲۰ تھی۔ آج تک کسی سال بھی سناتکوں کی اتنی زیادہ تعداد نہیں نکلی۔ ہر ایک سناتک کو پرمان پتر شری آچاریہ پنڈت چموپتی جی نے اپنے ہاتھ سے دئیے۔ دکشانت بھاشن (Convocation address) پرسدھ جرنلسٹ شریمت سنت نہال سنگھ جی نے انگریزی میں دیا۔ اگرچہ یہ ایڈریس بہت ہی دلچسپ اور واقفیت سے پُر تھا۔ لیکن چونکہ سنت جی کی آواز بہت اونچی نہ تھی۔ اور لاؤڈ سپیکر کا بھی کوئی انتظام نہ تھا۔ اس لئے انگریزی دان جنتا بھی اُن کے ایڈریس کو اچھی طرح سے نہ سُن سکی۔ اس لئے جنتا کی دلچسپی اور واقفیت کے لئے ایڈریس کا چھپا ہوا ہندی انوواد پنڈت کیشو دیو جی گیانی سدھانت النکار نے پڑھ کر سنایا۔

حسب معمول نو سناتکوں کو آچاریہ جی نے اُپدیش دیا۔ جو کہ نہایت ہی اُتم اور سارگربھت تھا۔ اور جنتا اس پر عش عش کر رہی تھی۔

اس کے پشچات سناتک منڈل کی طرف سے شری پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی نے نئے سناتکوں کا سواگت کیا۔

سنیاسی منڈل کی طرف سے سوامی برتانند جی ودیا النکار نے نو سناتکوں کو آشیرواد کے روپ میں اُپدیش دیا۔ پھر نو سناتکوں کی طرف سے برہمچاری بھیم سین نے ایک پرجوش وکترتا دی۔ جو کہ کئی قسم کے بھاؤں سے بھرپور تھی۔ جلسہ کی سب سے دلچسپ کارروائی یہ دکشانت سنسکار ہی ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود صبح کا وقت ہونے کے بھی پنڈال حاضرین سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔

نو سناتکوں میں برہمچاری بال کرشن سب سے اوّل رہا۔ اُسے انعام کے طور پر بہت سے سونا و چاندی کے تمغے بھی۔ ۔ ۔ اس برہمچاری کی سُندر اور

دویہ مورتی۔ نمر سوبھاؤ۔ اور اپنے آچاریہ کے پرتی اسیم بھگتی اور شردھا کی عام تین مکت کنٹھ سے پرشنسا کر رہے تھے۔ سچ پوچھئے تو اس دکشانت میں سنت نہال سنگھ جی جیسے پرسدھ جرنلسٹ کی اُپستھتی۔ آچاریہ چموپتی جی کا اتی اُتم اُپدیش اور برہمچاری بال کرشن کے مدھر اور سدبھاؤ اس دکشانت سنسکار کی سب سے زیادہ دلچسپی کے باعث تھے۔

۲۲/اپریل ۱۹۳۵ء کو گوروکل میں نئے داخل ہونے والے برہمچاریوں کا ویدآرمبھ سنسکار ہوا۔ کل نئے داخل شدہ برہمچاریوں کی تعداد ۴۶ ہے۔ جو کہ اس سال کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تسلی بخش ہے۔

جلسہ کی کامیابی کے سب سے ضروری انگ "دان اور حاضری" سمجھے جاتے ہیں۔ جلسہ پر آچاریہ رام دیو جی کی اپیل تھی۔ لیکن وہ ابھی چند منٹ ہی بولے تھے۔ کہ بدقسمتی سے اُن کا گلا بالکل بیٹھ گیا۔ اور باوجود نہایت کوشش کرنے کے گلے نے اُن کا ساتھ نہ دیا۔ اس لئے وہ اپنے ویاکھیان میں جو کچھ کہنا چاہتے تھے۔ افسوس اس کا اظہار پوری طرح سے نہ کر سکے۔

اپیل پر جو کل دان لکھا گیا وہ تقریباً چالیس ہزار روپیہ ہے۔ جس کی کہ اس سال کے حالات کی موجودگی میں کوئی آشا نہ تھی۔ حاضری کے خیال سے بھی جلسہ کو ناکام نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ پنڈال حاضرین سے عموماً بھرا رہتا تھا۔ اور خاص کر بعد دوپہر اور رات کو بہت زیادہ رونق ہوتی تھی۔ کیمپ کے خیمہ جات اور رہائش کے دیگر مقامات سب منتظمین بھرے پڑے تھے۔ ہاں اس دفعہ پنجاب کے لوگ جو آئے۔ وہ آگے سے اکثر ان حصہ نہیں۔ نتیجے حسب سے زیادہ نہیں تھے۔ زیادہ تر لوگ یوپی اور گوروکل کے آس پاس کے گراموں سے ہی آئے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ پنجابی ۔ ۔ ۔ اس نمایاں کمی کے باعث ۔ ۔ ۔

پرنتو بھی گوروکل یاترا ۔ ۔ ۔ کی وہ پہلے سالوں جیسی آمد و رفت اور چہل پہل نہ تھی۔ سنت نہال سنگھ اور ان کی یورپین دھرم پتنی کو چھوڑ کر اور کوئی خاص پرسدھ مہانو بھاو اس جلسہ پر نہیں پدھارا۔ اس سال گوروکل کے سناتک خاص طور پر ایک کثیر تعداد میں آئے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اُن کی دن میں کئی بار فارمل اور اَن فارمل کانفرنسیں اور ڈسکشن ہوتے رہتے تھے۔ جن میں گوروکل وغیرہ کے سدھار اور رکھشا پر خوب گرما گرم بحث اور غور و خوض سے وچار ہوتا رہتا تھا۔

سناتک منڈل کا سالانہ چناؤ بھی اسی موقع پر ہوا۔ جس میں پنڈت اندر جی سناتک منڈل کے پردھان اور پنڈت دین دیالو جی ودیا النکار شاستری منڈل کے منتری چُنے گئے۔

جلسہ میں کتابوں۔ کپڑوں۔ اشیائے خوردنی اور دیگر ضروریات کی دوکانات کا ایک بڑا وسیع مربع شکل میں باقاعدہ بازار مرتب کیا گیا تھا۔ تقریباً ہر ایک دکان پر گراہکوں کی کافی بھیڑ رہتی تھی۔ اگرچہ پنجابیوں کی تعداد کم ہونے سے بکری کی آمدنی اتنی نہیں ہوئی ہوگی۔ جتنی کہ پہلے سالوں میں ہوتی رہی ہے۔

جنتا کی دلچسپی اور تفریح طبع کے لئے گوروکل کے جلسہ پر سودیشی کی ایک نمائش بھی تھی۔ جس میں کئی قسم کی اشیاء کے عمدہ نمونہ جات رکھے ہوئے تھے۔

اس پردرشنی میں ایک قابل دید چیز ایک بہت بڑا مرا ہوا اژدھا تھا۔ جو کہ کچھ دن ہوئے گوروکل کے نزدیک گنگا کے پار ظاہر ہو کر کئی دن تک راستہ روکے ہوئے تھا۔ اور آخر جس کو گولی سے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ یہ اژدھا چھ انچ سے زائد موٹا اور تقریباً دس بارہ فٹ لمبا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس اژدہا نے ایک زندہ ثابت ہرن کو نگل لیا تھا۔ جو کہ گولی مارنے کے بعد مردہ حالت میں ویسے کا ویسا ہی اس کے پیٹ سے نکالا گیا۔

گوروکل کے جلسہ کے چھوٹے پنڈال میں گوروکل کے سدھار سے متعلق سناتکوں اور سنرکشکوں وغیرہ کی ایک

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کانفرنس ڈیرہ دن کے شری بیت سنگھ جی کی صدارت میں ہوئی جس میں پنڈت مانندرجی۔ پنڈت بدھ دیو جی اور دیگر کئی مہانوبھاوؤں کی خوب گرما گرم تقریریں ہوئیں۔ اور ودیا سبھا کی قائمی اور گورو کل کے سہائکوں کو آریہ سماجوں کی طرف سے اپنانے اور ان کی طرف سے سبھا میں پرتی ندھی بھیجے جانے کے ریزولیوشن پاس کر دئے گئے۔ افسوس کہ اس کانفرنس میں ادھکتر تقریریں اس قسم کی ہوئیں جن میں متانت اور سنجیدگی تو کہاں۔ اُلٹی بھڑکانے اور غیر ذمہ داری بہت دکھائی دیتی تھی۔ سبھا پتی کا بھاشن بھی جلتی پر تیل ہی ڈالتا تھا۔

اس مہوتسو کے پنڈال میں ایک دن ایک "گو رکھشا سمیلن" بھی ہوا۔ جو کہ بہت دلچسپ تھا۔ گورو کل کے جلسہ پر گورو کل کاریالیہ میں ایک رات کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کا ادھیویشن بھی ہوا جس میں ۱۳ سبھا سد شامل ہوئے۔

گورو کل کے جلسہ کے متعلق اور بھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم نے اپنے تئیں جلسہ کے بعض پہلو تک محدود رکھا ہے۔ تین دنوں میں بہت کچھ نہیں پردہ ہی ہوتا رہا ہے۔ پچھلے دنوں گورو کل میں جو اختلاف اور اتفاق ہوئے تھے۔ ان کا جلسہ پر اثر تھا۔ اور ہم نے افسوس سے دیکھا کہ جہاں آریہ جنتا انہیں فراموش کرنا چاہتی تھی۔ اور جہاں وہ لوگ جو گورو کل کے دشمن بتلائے جاتے ہیں۔ اس بات کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ وہاں گورو کل کے دو پارٹیوں کو ختم نہ ہونے دیا۔ اور کئی طریقوں سے انہوں نے آریہ جنتا کو یہ ذہن نشین کرانا چاہا کہ گورو کل خطرہ میں ہے۔

حاضرین میں ہزاروں لوگ ایسے بھی تھے۔ جنہیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ پچھلے دنوں گورو کل میں کوئی جھگڑا پیدا ہوئی رہی تھی۔ جب انہوں نے ذمہ دار لوگوں کے منہ سے یہ سنا کہ آریہ سماج اور آریہ سماج کی گورو کل پارٹی میں ایسے لوگ ہیں۔ جو گورو کل کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں حیرانی ہوئی۔ انہیں معلوم نہ ہو سکا کہ گورو کل کے دشمن کون ہیں۔ اور شاید معلوم ہی نہ ہو سکے۔ کیونکہ ایسے دشمنوں کا وجود آریہ سماج میں نظر نہیں آتا۔ لیکن ان کے آتما کو کلیش ضرور ہوا۔ اور وہ سارے آریہ سماج سے ہی دل برداشتہ ہو گئے۔ گورو کل کی رکھشا کے نام پر ایسی تقریریں ہوئیں۔ جن کا اثر جنتا پر بہت خراب پڑا۔

غرض یہ کہ ہم نے گورو کل میں یہ وچتر درشیہ دیکھا۔ کہ جو لوگ غیر ذمہ دار سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے ذمہ داری سے کام لیا۔ مگر جو اپنے تئیں ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ انہوں نے غیر ذمہ داری دکھائی۔ اس درشیہ کو دیکھ کر میری تو پرماتما سے یہی ارداس ہے۔ کہ وہ گورو کل کو اس کے اپنے دوستوں سے بچائے۔

"بٹھیرہ کا ویر میلہ"

"پرکاش" کے پریمیوں کو یہ بھلی بھانتی گیات ہے کہ ہر سال شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام بٹھیرہ کے گرام میں شہید دھرم مہاشہ رام چندر جی کی پونیہ سمرتی میں ویر میلہ منایا جاتا ہے۔ آگے یہ میلہ جیٹھ چودش کے قریب منایا جاتا رہا ہے۔ لیکن امسال قرب و جوار کے دیہات کے لوگوں کی خاطر یہ میلہ بروز شنکر سنیچر اور اتوار ۵-۶-اور ۷ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۷-۱۸- اور ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء کو بدھ پورنماشی کے موقع پر منایا جائے گا۔ جس جگہ یہ میلہ منایا جاتا ہے۔ وہ دریائے چناب کی نہر کے کنارے واقع ہے۔ اور اتنی سہاؤنی اور دلفریب ہے۔ کہ شری بہت رائے بہادر دیوان بدری داس جی پردھان سبھا۔ شری سوامی سوتنترا نند جی مہاراج آچاریہ دیا نند اپدیشک ودیالیہ لاہور۔ پنڈت بھیمسین جی اپ پردھان سبھا اور سبھا کے دوسرے ادھیکاری مہانوبھاو اسے دیکھ کر بڑے متاثر ہوئے ہیں۔ نیز ریاست کے متعدد ذمہ دار عہدہ دار صاحبان بھی اس کی پرشنسا کرتے رہتے ہیں۔ اور ریاست میں دلت ادھار کے سمبندھ میں جو اصلاحات نافذ ہوئی ہیں۔ اُن میں اس میلہ کی کامیابی کا بھی زیادہ عمل دخل ہے۔

اس بھومی کو زیادہ آکرشت بنانے کے لئے یہاں ایک سندر باغ لگا دیا گیا ہے۔ ایک شاندار یگیہ شالہ زیر تعمیر ہے۔ اور یاتریوں اور درشکوں کے لئے ایک دھرم شالہ بھی زیر تعمیر ہے۔ اور شری پنڈت ٹھاکر دت جی کی امداد سے ایک سندر کنواں بھی تقریباً تیار ہو چکا ہے۔ جس کا کل خرچ تعمیر اور صحت بخش ہے۔ بلکہ ایک بڑی سخت چٹان کو کاٹ کر نکالا گیا ہے۔

گو اس بھومی کا اس وقت رقبہ دو گھماؤں ہے۔ لیکن اگر آریہ جنتا ادھیکاریوں کی سہایتا کرے۔ تو مزید بھومی بھی ہیہ پرلی جا سکتی ہے۔ اور یہ استھان اس قابل بنایا جا سکتا ہے۔ کہ یہاں کوئی شاندار سمتی یا آشرم قائم کیا جا سکے۔ اور شہید دھرم رام چندر جی کی یادگار کو زیادہ اپیوگی بنایا جا سکے۔

سب سے زیادہ اس سمبندھ میں جو بات قابل ذکر ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ اپنی قسم کا پہلا میلہ ہے۔ جو کہ آریہ سماج نے جاری کیا ہے۔ جنتا کی سنکھیا کے لحاظ سے یہاں گورو کل کے سالانہ جلسہ جیسی رونق ہو جاتی ہے۔ اور اگر آریہ جنتا سے زیادہ ہمدردی اور رونق بنانے کا یتن کرے۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جبکہ یہ میلہ آریہ سماجوں کا کنجھ بن جائے گا۔ اس میلہ کی کامیابی کا سہرا آریہ سماج جموں کے انتھک کاریہ کرتا شری لالہ اننت رام جی ادھشٹھاتا کے سر پر ہے۔ سارے پنجاب کو اسے سنکھیں بنانے میں ادھیکاریوں کو پورا پورا سہیوگ دینا چاہئے۔ اُمید ہے کہ آئندہ پورنماشی کے موقع پر آریہ جگت کثیر تعداد میں اس میلہ میں شامل ہو کر شہید دھرم مہاشہ رام چندر جی کے پرتی اپنی شردھا اور سمان کے بھاو پرگٹ کریگا۔ اور ایسا یتن کریگا۔ جس سے یہ ویر میلہ باقی لوگوں کے لئے آدرش ثابت ہو۔

شری لبھو رام جی کا سراہنیہ کاریہ

گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی کا سولھواں جلسہ اور اُتسو سمپت ہو گیا۔ گورو کل کی یہ بڑی ہی خوش قسمتی ہے۔ کہ اس کو بعض ایسے ان تھک سہیوگی ملے ہیں۔ جو کہ ہر سال اس کی کچھ نہ کچھ سیوا کرنا اپنا دھارمک کرتویہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اس قسم کے سیوکوں میں سے شری لالہ لبھو رام جی ہیڈ ماسٹر لدھیانہ بھی ایک قابل قدر آدمی ہیں۔ انہوں نے گورو کل کے لئے چندہ دینے اس کی سیوا کرنا اپنی زندگی کا مشن بنایا ہوا ہے۔ پرتی ورش آپ اپنے متر منڈل سے کچھ نہ کچھ دھن اکٹھا کر کے گورو کل کوش میں جمع کراتے رہتے ہیں۔ حسب معمول امسال بھی آپ نے سخت ناخوشگوار حالات کے باوجود اپنے متر منڈل سے ایک ہزار گیارہ روپے نقد اکٹھے کر کے گورو کل کے کوش کی بھینٹ کر دئے ہیں۔ ان میں سے ایک سو ایک روپے گورو کل چندرشیکھر کے لئے تھے۔ گویا آپ خالص نو سو دس روپے گورو کل کے لئے جمع کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ہم جہاں اپنے بزرگوار بھائی کی ہمت کی داد دیتے ہیں۔ وہاں یہ بھی آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے آریہ بھائی بھی اُن کی تقلید کریں گے۔ اور گورو کل کو مالی لحاظ سے ایک شاندار یونیورسٹی بنانے کے لئے پورا پورا سہیوگ دینا اپنا دھرم سمجھیں گے۔

"پران تیاگ برت"

دہلی سے یہ سماچار موصول ہوا ہے۔ کہ ہاپوڑ کے ایک سرکردہ آریہ سماجی نے جن کا شبھ نام لالہ نانک چند جی ہے۔ ۲۱ اپریل سے "پران تیاگ برت" جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کے اس فیصلہ کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایک سناتن دھرمی شخص نے جس کا نام کرشن شاستری ہے۔ آریہ سماج کے پوجنیہ سنستھاپک بھگوان دیانند پر یہ اتہام تراشا ہے۔ کہ اُن کے رانا بادی کے ساتھ ایسے تعلقات تھے۔ جو کہ ایک سنیاسی کو شوبھا نہیں دیتے۔

لالہ جی نے مذکورہ فیصلہ کے ساتھ یہ مطالبہ بھی کیا ہے۔ کہ یا تو کرشن شاستری کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے۔ یا وہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء سے "پران تیاگ برت" رکھ کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیں گے۔ اگر لالہ جی پران تیاگ برت رکھنے سے پہلے ذرا سوچ لیتے۔ کہ اُن کے فیصلہ سے اتہام کی عمر لمبی ہو جائے گی۔ اور اسے اہمیت حاصل ہو جائے گی۔ تو وہ اس قسم کا برت رکھنے کا فیصلہ ہی نہ کرتے۔ اور اس وقت کا انتظار کرتے۔ جب کہ اتہام اپنی موت آپ مر جاتا۔ رہا اتہام لگانے والے کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا معاملہ۔ یہ کام اُس حکومت کا ہے۔ جس نے بانیان مذاہب کو غیروں کے ناپاک حملوں سے بچانے کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ اگر وہ حکومت اتہام لگانے والے کی گوشمالی نہیں کرتی۔ تو سمجھو کہ وہ اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری میں قاصر ہے۔ اس لئے حکومت کی لغزش کے لئے کسی آریہ سماجی کا "پران تیاگ برت" رکھنا کسی حالت میں بھی معقول نہیں ہے۔ اور جتنی جلدی اسے ترک کیا جائے۔ اُتنا ہی اچھا ہے۔

موگہ کالج میں داخلہ

آج کل ہائی کلاسز کا داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ جو صاحب اپنے بچوں کو ان کلاسز میں تعلیم دلانے کے خواہاں ہوں۔ ہم ان کو یہ مشورہ دیں گے۔ کہ وہ اس کالج سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس کالج کے نتائج ہمیشہ شاندار رہے ہیں۔ سال گذشتہ میٹریکولیشن کا نتیجہ ۸۸۶۵ فیصدی تھا۔ کالج سٹاف قابل۔ تجربہ کار اور محنتی ہے۔ جسمانی تعلیم کا انتظام نہایت اعلےٰ ہے۔ اخلاقی اور دھارمک تعلیم کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کے سوائے آب و ہوا کے لحاظ سے موگہ بدرجہا صحت افزا مقام ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ یہاں بچوں کو مقابلتاً سستے نرخوں پر تعلیم حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لیے جو اصحاب یہ چاہتے ہوں۔ کہ ان کے لڑکے اچھے نمبر لے کر یونیورسٹی کے امتحانات میں کامیاب ہوں۔ اور بہترین تعلیم و تربیت حاصل کر کے خاندان۔ قوم اور ملک کے لئے مفید شہری بنیں۔ تو ہم ان کو بڑے زور سے یہ مشورہ دیں گے۔ کہ وہ ضرور اس کالج کی خدمات سے فائدہ اٹھا کر اپنی اولاد کو مفید شہری بنانے کی کوشش کریں۔ اور پھر نہ سے بھاگی بنیں ٭

"بلیدان" کی ضبطی

آخر حکومتِ پنجاب کی مسلم نواز ذہنیت رنگ لائی۔ اور اس ذہنیت کا شکار ہو کر اس نے ہندی ماسک پتر "بلیدان" کے خاص نمبر کو ضبط کر لیا۔ اور اس کے لیے رسالہ مذکور کے بعض مضامین اور تصاویر کو قابلِ اعتراض قرار دے کر اپنے جابرانہ حکم کو حق بجانب ٹھہرانے کی بے سود کوشش کی۔

تصاویر کے متعلق تو اتنا صاف طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ نئی نہیں۔ بلکہ مدتوں سے مختلف اخبارات اور کتب میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اور آئندہ بھی ہوتی رہیں گی۔ اس کے سوائے جن مضامین کو قابلِ اعتراض ٹھہرا کر ضبطی کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ بالکل بے ضرر اور معصوم ہیں۔ خاص کر شری سوامی شردھانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ کا مضمون تو اتنا معقول و دلچسپ ہے۔ کہ اسے ضبطی کی وجہ قرار دینا صدرجہ مضحکہ خیز ہے۔ لہٰذا اس کی بنا پر ہم حکومت کے ذمہ دار مدبروں کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ اگر ان میں ہمت ہے۔ تو اس مضمون کے ایک بھی لفظ کو قابلِ اعتراض ثابت کریں۔ اسی طرح باقی بھی کے لیکھوں کا حال ہے۔ اگر حکومت نے ضبطی کا حکم کسی غلط فہمی کی بنا پر صادر فرمایا ہے۔ تو دیانتداری اس امر کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ وہ اپنی اس غلط فہمی کا ازالہ کر کے ضبطی کے حکم کو منسوخ کر دے۔ اور اگر وہ اس کے باوجود ضبطی کے حکم پر بضد رہنے کے درپے ہو۔ تو آسے سارے کیس کی نظرثانی ہائیکورٹ پنجاب کے کسی قابل جج سے کرانی چاہیے۔ تاکہ اس کے اس غیر ضروری حکم سے "بلیدان" کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی ضروری تلافی ہو سکے ٭

"نوینگ پریس" پر عتاب

حکومت پنجاب نے نہ صرف رسالہ "بلیدان" کو ضبط کیا ہے۔ بلکہ "نوینگ پریس" کی جہاں کہ رسالہ مذکور طبع ہوتا تھا۔ پانصد روپیہ کی ضمانت بھی ضبط کر لی ہے۔ یہ دوسرا موقع ہے۔ کہ "نوینگ پریس" پر آفت آئی ہے۔ جہاں پہلی آفت بھی ایک کمزور اور بے محل وجہ سے لائی گئی تھی۔ وہاں موجودہ آفت تو ایسی بنا پر لائی گئی ہے۔ جس کو کسی حالت میں جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ خاص کر اس وقت جبکہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ اسلامی اخبارات کو عبدالقیوم جیسے قاتلوں کی تصاویر شائع کرنے اور ان کی مدح سرائی کرنے پر تو پوچھا تک نہیں جا رہا۔ اور رسالہ "بلیدان" پر اس لیے عتاب نازل کیا جا رہا ہے۔ کہ اس نے شہیدوں یا مقتولوں کی تصاویر کیوں شائع کیں۔ اور کیوں ان کے کام اور سوانح حیات پر روشنی ڈالی؟ پریس کی ضمانت کی ضبطی کا حکم اس قدر غیر منصفانہ اور غیر ضروری ہے۔ کہ اس کی جتنی مذمت کی جائے۔ اتنی ہی کم ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی گئی۔ تو وہاں سے ضرور انصاف حاصل ہو گا۔ اور ضبطی کے حکم کو ناواجب قرار دیا جائے گا ٭

مدراس میں ہندی پرچار

جب سے مہاتما گاندھی نے مدراس پرانت میں ہندی کے پرچار کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ تب سے وہاں بہت سے نوجوانوں نے ہندی کو سیکھنا شروع کر دیا ہے۔ پچھلی دفعہ گوروکل کے وارشک اتسو پر جس طرح ان نوجوانوں کو ہندی میں فصیح تقاریر کرتے سنا۔ اس کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ مہاتما گاندھی کی زیر سرگردگی مدراس پرانت میں ہندی بھاشا کو اپنانے کے متعلق جو سرگرمیاں دکھلائی گئی ہیں۔ وہ سپھل ہوئی ہیں۔ اب یہ اطلاع سنکر ہمیں ہرش ہوا ہے۔ کہ ہندی ساہتیہ سمیلن اندور کی سواگت کارنی نے مہاتما گاندھی کو اپنے سمیلن کا صدر بنانے کے لئے یہ شرط سویکار کر لی ہے۔ کہ سواگت سمتی ایک لاکھ روپیہ ان کی بھینٹ کرے گی۔ جسے مہاتما جی مدراس پرانت میں پرچار کرنے والی سنستھا کے سپرد کر دیں گے۔ امید رکھنی چاہیے کہ اس رقم کے بل پر مدراس پرانت میں ہندی کا پرچار روپیہ کی قلت کا کبھی شکار نہیں ہو گا۔ بلکہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گا۔ اگر بھارت ورش کے جملہ ہندو بلا لحاظ فرقہ اور سمپردایہ اسی طرح ہندوستان کے ہر ایک پرانت میں ہندی پرچار کی عملی طور پر حوصلہ افزائی کرنا چاہیں۔ تو اس سے ملک میں ایک بھاشا پیدا ہو جائے گی اور مختلف بھاشاؤں کے پرچلت ہونے کی وجہ سے ہندوستان کے ہندوؤں میں اس وقت جو افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔ وہ بھی دور ہو جائے ٭

ہولناک جنگ کی تیاریاں

معلوم ہوتا ہے کہ اندر ہی اندر یوروپ کی مہذب اقوام کے اندر کسی نئے جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور جس طرح ۱۹۱۴ء میں ایک معمولی واقعہ پر طبلِ جنگ بجایا گیا تھا۔ اسی طرح ہی اب بھی بجایا جائے گا۔ اور دنیا کو بتا ہی کے گڑھے میں دھکیلنے ہوئے ہم کو ندی ہی نہیں جائے گی۔ کہ یہ سب گشت و گفتن دنیا میں عالمگیر شانتی کرانے کے لئے عمل میں لایا جا رہا ہے۔ خواہ حقیقت میں یوروپ کو مدت مدید تک امن کے خواب دیکھنے کا موقع نہ ملے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ہونے والے جنگ کا اثر ہندوستان پر بھی ہو گا۔ کیونکہ جہاں ادھر پنجاب کے بعض علاقوں میں فوجی بھرتی کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ وہاں الہ آباد سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں کے فوجی ہیڈ سپلائی سے دریافت کیا جا رہا ہے۔ کہ آیا جنگ کی صورت میں وہ مختلف اشیا مہیا کر سکیں گے؟ یہ سب باتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ہم ۱۹۱۴ء کی طرح کسی اور نئے جنگ سے دوچار ہونے والے ہیں۔ اور عالمگیر تباہی کے نئے مظاہرے دیکھنے والے ہیں۔ معلوم نہیں کہ یوروپ کے مدبروں کے وہ نیک ارادے کہاں گئے۔ کہ گذشتہ جنگِ یورپ ختم ہونے پر جنگ کا خاتمہ کرنے کے لئے لڑا گیا تھا۔ اور اقوام کی لیگ کو صرف اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ دنیا میں دوبارہ کوئی ۱۹۱۴ء جیسا ہی ہولناک جنگ نہ ہو ٭

سرت بابو مستعفی ہو گئے

شری بہت سوبھاش چندر بوس کے بڑے بھائی شری یت سرت چندر بوس جو ریگولیشن ۳ (۱۸۱۸) کے ماتحت شاہی قیدی ہیں۔ کلکتہ کے غیر مسلم حلقہ کی طرف سے اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے۔ انہوں نے گورنمنٹ سے کئی بار پرارتھنا کی۔ کہ مجھے اسمبلی کے اجلاسوں میں شمولیت کی اجازت دی جائے۔ تاکہ وہ اپنے حلقہ کے مفاد کی باقاعدہ نمائندگی کر سکیں حتیٰ کہ خود لیجسلیٹو اسمبلی میں ان کی رہائی کے متعلق تحریک بھی پاس ہو گئی۔ مگر اس کے باوجود حکومت اپنی بات پر اڑی رہی۔ اور انہیں رہا کرنے سے انکار کر دیا ٭

حکومت کے اس غیر منصفانہ رویہ کو دیکھتے ہوئے شری بہت سرت چندر بوس نے اسمبلی کی ممبری سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ استعفیٰ دیتے ہوئے انہوں نے وائسرائے کو جو چٹھی بھیجی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ:

"چونکہ گورنمنٹ مجھے ایک منتخب ممبر کی حیثیت سے اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے لیے سہولتیں دینے سے متواتر انکار کر رہی ہے اس لیے میرے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ کہ میں اسمبلی سے مستعفی ہو جاؤں"

یہ چٹھی کسی حاشیہ آرائی کی محتاج نہیں ہے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ہندوستان کی مرکزی پارلیمنٹ کے ممبروں کی حکومت کی نظر میں کیا عزت ہے؟ اور وہ ان کو اپنے حلقہ کی نمائندگی کرنے کے لیے کتنی سہولتیں دیتی ہے؟

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ٭ (مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ویدک دھرم میں بت پرستی کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ ہندوؤں میں اس کا رواج بودھیوں نے ڈالا۔ تمام یوروپین مورخ اس پر متفق ہیں۔ لیکن دنیا کا اور کوئی کونہ بت پرستی سے خالی نہیں رہا۔ یہاں تک کہ جب کولمبس نے امریکہ کو دریافت کیا جس کا کہ بہت [illegible] سے دوسری دنیا سے تعلق ٹوٹ چکا تھا۔ وہاں بھی کثرت سے بت پرستی کا رواج دیکھا گیا۔ بت پرستی دراصل دیوتا پرستی ہے۔ دنیا کے لوگ خدا کے علاوہ مختلف دیوتاؤں پر بھی یقین رکھتے تھے۔ جو ان کے دکھ سکھ کا باعث ہوتے۔ اس لئے وہ ان کے بت بنا کر پوجتے۔ تاکہ وہ خوش ہوں۔ لیکن مغربی ممالک میں جب خدا پرستی کے خیال نے زور پکڑا۔ اور غالباً یہ ویدک دھرم کے پرچار سے ہی پیدا ہوا۔ تو کئی ایک مہانو بھاووں نے دیوتا پرستی کو اس میں رکاوٹ سمجھا۔ اس خیال سے دیوتا پرستی کی صورت میں بت پرستی کے خلاف زبردست آواز پیدا کی گئی۔ ان کے پیروؤں نے انہیں رسول۔ نبی یا پیغمبر کی صورت دے دی۔ لیکن بائیبل کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کی بت پرستی کی اس قدر کشش تھی۔ کہ رسولوں کے خاندانوں میں ہی پھر سے اس کا رواج جاری ہو جاتا رہا۔ اور ان کی محنت رائیگان گئی۔

آخر حضرت محمد صاحب نے نہایت سختی سے بت پرستی کے خلاف آواز اٹھائی۔ اپنی زندگی میں تمام عرب کو بتوں سے خالی کرا دیا۔ آپ کے پیروؤں نے بھی اس جہاد کو بڑی سختی سے جاری رکھا۔ دیگر مذاہب کے معبدوں کو ملیامیٹ کرنا اور خاص کر بتوں کے توڑنے کو اپنی زندگی کا اعلیٰ مقصد سمجھا۔ بت شکن کا خطاب ایک نہایت مذہبی عزت کا نشان سمجھا گیا۔ لیکن بت پرستی کی کشش کچھ ایسی غالب آئی۔ کہ آخر اس کا لوہا ماننا پڑا۔ اول تو کعبہ میں ہی سنگ اسود کا نشان بت پرستی کی شکل میں موجود رہا۔ اس کے علاوہ قبر پرستی نے ایسا زور پکڑا۔ کہ بت پرستی کو مات کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی کتاب پرستی اور تعزیہ پرستی وغیرہ انیک روپوں میں بت پرستی نے اپنا جلوہ دکھایا +

لیکن بت پرستی سے بھی ایک بہت بڑی بدعت تمام مذاہب میں مردم پرستی کی پیدا ہو گئی۔ جو اس قدر خوفناک بدعت ہے۔ کہ بت پرستی اس کے سامنے ہیچ ہے۔ لیکن افسوس کہ کوئی بھی مذہب اس کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا۔ بلکہ دن بدن اس میں ترقی ہی ہوتی چلی جاتی ہے۔ مختصر طور پر مردم پرستی کی تعریف یہ ہے کہ کسی انسان کو انسانیت کے درجہ سے اوپر لے جانا اور یہ ماننا کہ کوئی دوسرا انسان اس درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ یہ بھی دنیا میں انیک

مردم پرستی بت پرستی سے بدتر ہے

(از شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک لاہور)

شکلوں میں پائی جاتی ہے۔ اور صداقت سے دور رکھنے میں یہ بت پرستی سے بھی بڑھ کر ثابت ہوئی ہے۔ کہیں یہ اوتار کے روپ میں جلوہ نما ہے تو کہیں رسول و پیغمبر کی شکل میں انسانوں کی کشش کا باعث بن رہی ہے۔ کہیں پیر پرستی کی شکل میں لوگوں کی مرادیں پوری ہو رہی ہیں تو کہیں گورو کی شکل میں بھوساگر سے پار کیا جا رہا ہے۔ ہر شکل میں یہ خدا پرستی کے درمیان سخت رکاوٹ ہو رہی ہے۔ لیکن افسوس کہ تمام مذاہب اس سے غافل ہو کر اگیان کی گہری نیند میں سو رہے ہیں ::

مردم پرستی اور بت پرستی کا مقابلہ

(۱) بت پرست اپنے اشٹ دیو کی مٹی۔ دھات پتھر اور لکڑی وغیرہ کی مورتی بناتا ہے۔ اور اپنی بھاونا کے مطابق اس کی پوجا کرتا ہے۔ اس میں اس بت۔ مٹی یا دھات وغیرہ کا کچھ دخل نہیں۔ اگر بت پرستی کوئی گناہ ہے۔ تو بت اس سے بالکل بری الذمہ ہے۔ کیونکہ وہ محض ایک بے جان شے ہے۔ نہ خود وہ بت بنا۔ نہ اس نے انہیں پوجنے کے لئے کبھی کہا۔ ہر ایک طرح کی ذمہ داری صرف بت پرست پر ہے۔ اس لئے جو بت شکن بتوں پر اپنا غصہ نکالتے ہیں۔ ان کو توڑتے پھوڑتے یا ناپاک اشیاء ان پر پھینک کر اپنے خیال میں بتوں کو سزا دیتے ہیں۔ یہ محض ان کی اپنی عقل کا قصور ہے۔ لیکن بت پرستی کہ جسے زندہ بت پرستی کہنا بجا ہوگا۔ اس میں زیادہ تر قصور اس زندہ بت کا ہوتا ہے۔ جو شخص اپنی پوجا پرستش کے لئے دنیا کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ اور لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے کئی ترکیبیں عمل میں لاتا ہے۔ اپنے مخالفوں سے لڑتا۔ ان پر ظلم و ستم روا رکھتا۔ پوجا اس عزت کو قائم رکھنے کے لئے ہر ایک طرح کے ظلم و تعدی کو جائز قرار دیتا ہے۔ اور دنیا میں جنگ و جدل کی بنیاد قائم کرتا ہے۔ اگرچہ بظاہر خدا پرستی کا دم بھرتا لیکن اس میں بھی اپنی ہی پوجا کا مقصد نہاں رکھتا ہے۔ اگرچہ دنیا میں ایسے مہاتما بھی ہوئے ہیں۔ جو خوب سچے دل سے [illegible] لیاقت سے [illegible] اور پکار کیا ہے۔ اور کسی طرح کا نفضول دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ ہی اپنی پوجا کی غرض رکھی ہے۔ لوگوں نے خود ان کو مردم پرستی کا تختہ مشق بنا لیا

اس لئے اس میں ان کا کچھ بھی قصور نہیں ہو سکتا ہے۔ صرف لوگوں کی خوش اعتقادی اور توہم پرستی سے ہی ان کو کچھ کا کچھ بنا کر مردم پرستی شروع ہو گئی۔ لیکن ایسے مہاتماؤں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اور اس میں بھی ان لوگوں کا زیادہ قصور ہے۔ جنہوں نے کوئی ایسا دعویٰ کیا۔ اور مردم پرستی کی بنیاد کو قائم کیا۔ ان کی دیکھا دیکھی لوگوں نے اپنے بزرگوں کو بھی اوتار۔ گورو۔ پیر اور پیغمبر وغیرہ کا خطاب دے کر اس بدعت میں لا گھسیٹا۔ اس طرح سے بت پرستی کی نسبت مردم پرستی کا گناہ بہت بڑھ کر معلوم ہوتا ہے ::

(۲) بتوں کی پوجا کے لئے جو سامان مہیا کیا جاتا ہے۔ ان کو اس کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ پجاریوں کو واپس مل جاتا ہے۔ ایک پجاری جب بڑے پریم سے بڑھیا سے بڑھیا کھانا بت کے سامنے رکھتا ہے۔ تو دل میں جانتا ہے۔ کہ یہ میرے ہی کام آئیگا۔ اس لئے وہ اس میں کبھی کنجوسی نہیں کرتا۔ اگر بت کھانے لگ جائے۔ تو شاید پجاری سمجھ سوچ کر ہی بھوگ لگائے۔ لیکن مردم پرستی کا زندہ بت سب کچھ کھا پی لیتا ہے۔ مردہ زندہ بتوں کے پرتی ندھی کے روپ میں دوسرے لوگ یہ کام سنبھالتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیچارے غریبوں کی خون پسینہ کی کمائی سے یہ زندہ بت خوب مزے سے کر موجیں اڑاتے ہیں۔ مردہ بتوں کی بھینٹ پوجا کی تو کوئی حد ہو سکتی ہے۔ لیکن زندہ بتوں کے پیٹ کی کبھی سیری نہیں ہوتی۔ اس لئے اس مقابلہ میں بھی مردہ بتوں سے یہ زندہ بت زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں ::

(۳) مردہ بتوں کا نہ دماغ ہوتا ہے۔ نہ زبان۔ اس لئے وہ بذات خود انسان کو گمراہ کرنے کا باعث نہیں ہو سکتے۔ ان کے پجاری ان کے نام سے خواہ کچھ کہیں۔ اس کی ذمہ داری ان پر کسی صورت میں نہیں ڈالی جا سکتی ہے لیکن یہ مردم پرستی کے زندہ بت خدا کے فضل سے سب ذہنی اور عملی حواس کے مالک ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ انسان کے خود رہبر بنتے ہیں۔ لیکن آخر یہ انسان ہوتے ہیں۔ خطا سے مبرا قرار نہیں دئے جا سکتے۔ اس کے علاوہ ان کو دنیا کی بھلائی کے مقابلہ میں اپنی مان پرتشٹھا کا زیادہ خیال ہوتا ہے۔ اس لئے

عام طور پر یہ لوگوں کو گمراہ کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ دوسری طرف چیلوں نے اپنا دماغ ان کے پاس بیچ رکھا ہوتا ہے۔ اس لئے اصلاح کا تو ان کے دل میں کبھی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے گورو کی بات کو پتھر پر لکیر سمجھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان بھیڑ چال کے مطابق مردم پرستی کا شکار ہو کر غلطی سے دنیا میں ظلم و ستم ڈھاتے ہوئے گناہ عظیم میں مبتلا ہو کر بھی اپنے آپ کو راہ راست پر سمجھتے ہیں۔ اس حالت میں دنیا کی علمی اور اخلاقی ترقی میں سخت رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ خود ترقی نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے مخالف کے جو کہ ان کی گمراہی سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں۔ اور ان کا راستہ چھوڑ کر ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ سامنے چٹان بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں سو وقت پا کر ان میں کچھ ایسے تعلیم یافتہ چیلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو اپنے ہادیوں کی غلطیوں کو سمجھتے ہیں۔ اور ان کی اصلاح بھی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن برادری کا ڈر اور اپنی غرض انہیں مجبور کرتی ہے۔ اس لئے یہ اپنے الفاظ کو توڑ مروڑ کر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس سے بھی ان کا مطلب حاصل تو نہیں ہوتا۔ لیکن اپنا ضمیر مارا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ضمیر فروشی ایک دوسرا گناہ عظیم اس مردم پرستی کی بدولت ہی پیدا ہو کر لوگوں کی تباہی کا باعث بننے لگتا ہے۔ اس لئے بت پرستی سے مردم پرستی بدرجہا گمراہ کن ہے ::

(۴) اگرچہ بت پرستی کی بدولت بھی دنیا میں لڑائی جھگڑے ہوتے رہے ہیں۔ ایک دیوتا سے دوسرے دیوتا کو بڑا مان کر لوگ آپس میں لڑتے رہے ہیں۔ لیکن تاریخ میں ان کی کوئی خاص وقعت نہیں ہو سکتی۔ اور اس میں بیچارے بتوں کا قصور بھی کیا ہو سکتا ہے؟ وہ تو بیچارے محض ایک جڑ پدارتھ ہیں۔ لیکن مردم پرستی کے نام پر جس قدر خونریز لڑائیاں کی گئیں۔ ان سے تاریخ کے اوراق ابھی تک سرخ ہو رہے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں بھی یہ لڑائیاں جاری رہی ہیں۔ ان کا باعث بھی زیادہ تر وہ زندہ بت ہی قرار دئے جا سکتے ہیں ::

(۵) بت پرستی کو خدا پرستی کے درمیان ایک رکاوٹ سمجھا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ بت پرستوں نے واقعی خدا کو بھلا دیا اور وہ بت پرستی کو ہی سب کچھ سمجھنے لگ پڑے۔ لیکن مردم پرستی نے اس سے بڑھ کر کام کیا۔ مردم پرست لوگوں کے پاس جا کر دیکھو۔ اگر وہ دن میں خدا کا ایک بار نام لیں گے۔ تو اپنے گورو۔ پیر۔ اور ہادی کا سو بار۔

نام لیں گے ۔ خدا کی جتنی تعریف کریں گے۔ اپنے ہادی کی اُس سے ہزار گنا کریں گے۔ خدا کی ہجو ہیں تو شاید کوئی دھیان بھی نہ دیگا۔ لیکن اپنے ہادی کے خلاف سچی نکتہ چینی ہوتی دیکھ کر بھی لڑنے مارنے کے لئے تیار ہو جائیں گے ۔

مردم پرستوں نے ایک طرح سے بُت پرستی ہی کی نقل کی ہے۔ اگر بُت پرستوں نے بتوں پر قربانیاں پڑھائیں۔ تو یہ خدا کے نام پر حیوانات کو قتل کرنے لگے۔ اگر وہ بُتوں کے استھانوں پر میلے جاتے ہیں۔ تو یہ اپنے گورو اور پیر کے نام پر۔ اگر انہوں نے اپنے بُتوں کو خدا کے سامنے نجات کا وسیلہ سمجھا۔ تو یہ گورو۔ پیر اور پیغمبر کو سفارش کرنے والا یا بھوساگر سے پار لگانے والا ماننے لگے ہیں۔ مقابلہ میں بھی بُتوں کا بےجان ہونے کی وجہ سے کوئی قصور نہیں مانا جا سکتا۔ لیکن مردم پرستی میں خود رہبران کا باعث بنے ۔ یہ کہا جاتا ہے کہ بُت پرست خدا کو بھول گئے۔ اور بُتوں کو ہی خدا ماننے لگے۔ یہ بات بالکل ٹھیک نہیں کہی جا سکتی۔ ہر ایک ملک کے بُت پرست خدا کی ہستی کو الگ تصور کرتے رہے ہیں۔ لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ تو مردم پرستوں نے اس میں کوئی کم قدم نہیں مارا۔ ایک نے خدا کے ساتھ اپنے ہادی کا نام شامل کیا۔ تو دوسرے نے ہادی ہی کو خدا کہا۔ اور تیسرے نے اپنے ہادی کو خدا سے بھی اُونچا قرار دیا۔ ذرا مذہبی بھجنوں کو پڑھ کر دیکھئے۔ تو پتہ لگے گا کہ اس بات میں مردم پرستی نے کس قدر ستم ڈھایا ہے۔ اس طرح غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بُت پرستی سے ہزار گنا زیادہ مردم پرستی نے دنیا کو گمراہ کیا ہے ۔

یہ مردم پرستی کیسے پیدا ہوئی؟ اور مردم پرستی کے جو نوائد پیش کئے جاتے ہیں۔ اُن کی کیا حقیقت ہے؟ اور بزرگوں کی صحیح عزت کس طرح ہونی چاہئے؟ اس کے متعلق پھر لکھا جائے گا ۔

سُورگباش لالہ دیوراج جی

کیا کہیں ۔ کہ لالہ دیوراج جی کی مرتیو ہو گئی ۔ یہیں مرتیو آسمبھو، اور یہ امر ہونے کی بھاونا ہے کہ دیوراج تو کر مسٹھ اور بھاشا تھے ۔ اپنا کٹھن کرتویہ پالن کر کے وہ دیوراج کے پاس وشرام کرنے کے لئے چلے گئے ۔ ان کا جیون چرتر ہی کرتا ہے ۔

لالہ دیوراج جی کا جنم جالندھر کے پرسدھ رئیس رائے صاحب لالہ شالگرام سوندھی جی کی دھرم پتنی شریمتی کاہن دیوی جی کی کوکھ سے ... کو جالندھر نگر میں ہوا ۔ بال پن میں دیوراج جی بڑے چنچل اور کچھ آپ پڑھنے ... تھے ۔ پڑھنے پر دھیان نہ دیتے تھے ۔ اپنے چار بھائیوں میں آپ دوسرے تھے ۔ سکول میں تو آپ نے کیول میٹرک تک پڑھا ۔ پر سولہ برس ... ہوشیار ہونے کے کارن آپ کی گیان بہت وسترت

کراچی فائرنگ کے اصلی مجرم

جاہلوں کو چھپ چھپ کے سے جو بھڑکاتے رہے	واسطہ مذہب کا دے دے کے بہکاتے رہے
قتل نتھو رام کو جائز جو ٹھہراتے رہے	فعلِ بد کو مرجع اوصاف بتلاتے رہے
غازیِ اسلام قاتل کو جو بتلاتے رہے	اور نبی کے نام پر لوگوں کو بھڑکاتے رہے
بھولے بھالے عام لوگوں کو جو اُکساتے رہے	میٹنگوں میں روز قاتل کے جو گن گاتے رہے
قورمہ زردہ پلاؤ اس سبب کھاتے رہے	جیب پر ناواقفوں کی ڈالتے ڈاکے رہے

ہیں وہی مجرم کراچی فائرنگ کے ہم نشیں
ہے کراچی واسیوں کا برق یہ تجربہ یقیں

(رام رکھا مل برق کراچی)

تھا۔ آپ کا اپنا ایک بڑہد گرنتھ آگار پستکالیہ ہے ۔ آپ نے سوامی دیانند کے درشن کئے تھے۔ ان کے اپدیشوں کا آپ پر اچھا پربھاو پڑا ۔ جوانی میں ہی آپ ان کے انویائی آریہ سماجی ہو گئے تھے۔ آپ کا وواہ بھی بڑی آیو میں ہوا۔ دیوراج اپنی ماں کے پکے ہی بھگت تھے ۔ جالندھر کی پرسدھ سنستھا کنیا مہاودیالیہ آپ ہی کا کیرتی ستمبھ ہے۔ آپ نے تب ودیالیہ کی ستھاپنا کی۔ جب کوئی استری شکشا کا نام بھی نہ لیتا تھا ۔ استری شکشا کے کارن آپ کو بہت کچھ سُننا و سہنا پڑا ۔ پر اپنے کرتویہ سے آپ وچلت نہ ہوئے ۔

ایک بار آپ اپنی ایک ماتر بہن سورگباش کارگی دیوی کو لے کر شملہ سماج کے اُتسو پر گئے ۔ وہاں گارگی دیوی نے بھجن گائے ۔ اس پر ایک ٹھیکیدار نے لالہ جی کے نام اس آشیہ کا ایک پتر بھیج دیا ۔ کہ جس لڑکی نے شملہ سماج کے اُتسو پر بھجن گائے ۔ اس کے ساتھ میں وواہ کرنا چاہتا ہوں ۔ لالہ جی نے بیٹھک کو یہ بات سویم اپنے منتری کو لکھ سے سنائی تھی ۔ لالہ جی کہتے تھے ۔ کہ ان باتوں سے کب تک ڈرنا ہے؟ کیا ہم سماج کے اُتسووں پر نہ جائیں؟ استری شکشا، سماج سیوا اور ہندی پرچار دوارہ آپ نے دیش اور جاتی کو بہت لابھ پہنچایا ۔ اس کے اتیرکت آپ نے ورشوں تک آریہ سماج کے منتری اور پردھان پد بھی سُشوبھت کئے ۔ سماج شُدھار سمبندھوں میں بھی آپ وبھاگ لیتے رہے ۔ ایک بار آپ اکھل بھارتیہ سوشل شُدھار سمیلن کے سبھاپتی بھی چُنے

گئے تھے ۔

لالہ جی کی ڈیل ڈول پراچین کھشتری آریوں کی سی تھی ۔ قد چھ فٹ تک ہوتا تھا ۔ آپ کی آیو نابے ورش کی تھی ۔ پر بڑھاپا کے ایسے سیمنٹ چہرہ آکرتی سے نکھشتت نہیں ہوتے تھے ۔ جن سے کوئی اُن کی آسنن مرتیو کا انومان کر سکتا ۔

لالہ جی سوبھاؤ کے بہت میٹھے تھے ۔ بڑے صبر ، شکیل اور ستھر بھاشی تھے ۔ بڑے ہی ملنسار تھے ۔ آپ چھوٹے بڑے سب سے ملتے تھے ۔ نردھنوں کی سہائتا کا سدا دھیان رکھتے تھے ۔ آپ کے گھر پر انگنی آنگنک پراپ تی ہی دیکھتے تھے ۔ پھول پھلواڑی سے آپ کو بہت پریم تھا ۔ سو چنتنا کے آپ بڑے سمرتھک تھے ۔ اکثر آپ کے بہت ہی اچھے ہوتے تھے ۔ ہندی بہت اچھی لکھتے تھے ۔ آپ اتہاس پریمی تھے ۔ دھرم پد اور براہمن دھرم کے ویا کھیان بھی آپ کو بہت بھاتے تھے ۔ کبھی استری جاتی کا اپمان نہ سہہ سکتے تھے ۔

آپ کی چار سنتانوں ہیں ۔ سے منتری گندھرب راج اور رتنی دیوی جی ہیں ۔ جو آپ کے نروان سمے سوجاگیہ وش اُپستھت تھے ۔ پر دو تو کھیلی اپنا کاریہ بھلی بھانتی چلا رہے ہیں ۔ گارگی دیوی اور پردھن راج جی کا دیہانت ہو چکا ہے ۔ آپ کے پوتر چتر بھرت بی ۔ اے ہیں ۔ آپ کی دھرم پتنی شریمتی ٹھل دیوی جی دیا مئی سا کھشات دیوی ہیں ۔ اس بنی وکوگ میں آپ کے ساتھ سب کی سہانوبھوتی ہے ۔

لالہ جی آریہ پتر بھی تھے ۔ مارشل لا کے سمئے شاسن کے دنوں ۱۹۲۰ء کے لگ بھگ آپ نے مجسٹریٹی چھوڑ دی ہم سمجھتے ہیں کہ لالہ جی یوگ بھرشٹ مہان پُرش تھے ۔ ایسا نہ ہوتا ۔ تو اُن کی مرتیو اُپرکار سچ ہی میں اپنا کسی پر کار کے کشٹ کے نہ ہوتی ۔ جیسے سمپن گھر میں اُن کا جنم ہوا ۔ جیسے اچھے کاریہ اُن کے ہاتھ سے ہو لئے ۔ اُن سے یہی گیات ہوتا ہے کہ وہ اوشیہ ہی یوگ بھرشٹ تھے ۔ کیونکہ ہے ۔

"शुचीनां श्रीमतां गेहे
योगभ्रष्टोऽभिजायते"

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کی کوشش کرنا ہر آریہ پُرش کا دھارمک کرتویہ ہے ۔

(ایڈیٹر)

بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام لفافہ گزیٹڈ افسر کی قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں ۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar & Co. Karachi

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ایشور دھیان

(از شری لالہ اندرسین جی وکیل انبالہ شہر)

معمولی طور پر ہر شخص کی توجہ کسی نہ کسی طرف ضرور لگی رہتی ہے۔ گویا اس کی توجہ کسی نہ کسی مرکز پر ضرور قائم رہتی ہے۔ اگرچہ یہ مرکز بار بار بدلتا رہتا ہے۔ کبھی ہم کسی خیال میں ہوتے ہیں۔ اور کبھی کسی خیال میں۔ جاگرت اوستھا میں تو ایسا ہوتا ہی ہے۔ نیند کی حالت میں بھی جب خواب آتے ہیں۔ تو بھی بنا توجہ کے نہیں آ سکتے۔ جہاں توجہ نہیں ہوتی۔ یا بہت کم ہوتی ہے۔ وہ یاد ہی نہیں رہتے۔ توجہ کا یہ قدرتی قانون ہے۔ کہ کسی نہ کسی مرکز پر قائم رہ کر ہی اپنا عمل کرتی ہے۔ ہم یہ اعتراض ہی نہیں کر سکتے۔ کہ توجہ کیوں مرکز پر قائم رہتی ہے؟ یہ تو قانون قدرت ہی ہے۔ گیان پیدا ہی تب ہوتا ہے۔ جب توجہ کسی مرکز پر ٹکے۔ خواہ یہ باہر کی طرف ہو یا اندر کی طرف۔ باہر کسی شے پر ہو گی۔ اندر کسی خیال پر ہو گی۔ جب ہم باہر کی طرف دیکھتے ہیں۔ تب بھی توجہ کے کسی مرکز پر ٹکنے ہی سے توجہ کے اندرونی مرکز پر گیان پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی مضمون پڑھا جاتا ہے۔ یا کوئی بڑا بھاری نظارہ سامنے آتا ہے۔ تو صرف وہی باتیں یاد رہتی ہیں۔ جن کی طرف خاص توجہ ہوئی ہو۔ ایسا ہی حال اندرونی خیالات کی صورت میں ہے۔ پس مرکز تو توجہ کے ساتھ ہمیشہ لازم ملزوم ہے۔ اگر توجہ ہے تو وہ ضرور کسی نہ کسی مرکز پر ہے۔ ورنہ ہے ہی نہیں۔ اسی توجہ کے اندرونی مرکز پر آتما مقیم رہتا ہے۔ اور اسی مرکز کے اندر پرماتما بھی، بوجہ سرو ویاپک ہونے کے موجود ہیں۔ اس لئے اسی مرکز میں پرماتما کے دیدار ممکن ہیں۔ اور کہیں نہیں۔ پس دھیان لگانے کے لئے صرف سوال یہ ہے۔ کہ کیونکر ہم توجہ پر قابو حاصل کریں۔ اور اس کو اپنے مقرر کردہ مرکز پر لے آئیں۔ اور وہاں ایسا قائم کریں کہ ہل نہ سکے۔ اور وہ بار بار ہلنے اور خود سری کرنے سے باز آ جائے۔ توجہ کو بار بار کھینچ کر ہم اپنے مقرر کردہ مرکز پر اس لئے لاتے ہیں۔ کہ وہ دیگر خیالات کو چھوڑ کر صرف پرماتما کے گنوں کے چنتن میں محو ہو جائے۔ یہی پرماتما کے حصول کا گُر ہے۔ اگر ہم توجہ کو کسی بھی مرکز پر جمانے کے لئے آزاد چھوڑ دیں۔ تو یہ مطلب خبط ہو جاتا ہے۔ توجہ پرماتما میں لین نہ ہو گی۔ یعنی تب ہی ہو گی۔ جب خوب پرماتما کے منوں کا جاپ بذریعہ منتر یا چیدہ چیدہ خیالات کیا جائے۔ ہم سندھیا کے منتر اور پرماتما وشنو کے دیگر بہت سے منتر ارتھ سہت وچارتے ہوئے توجہ کو ایک مرکز پر قائم کر سکتے ہیں۔ تاکہ یکسوئی حاصل ہو سکے۔ جہاں یکسوئی کی نوبت حاصل ہوئی۔ بس سمجھو کہ بہت سی کامیابی حاصل ہو گئی۔ یہ درست ہے۔ کہ روٹی روٹی یا مصری مصری ساری عمر بھی جپتے رہیں۔ نہ کسی کی بھوک مٹے گی۔ اور نہ ہی منہ میٹھا ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ من کے اندر نہ روٹی موجود ہے نہ مصری۔ مگر پرماتما سرو ویاپک ہونے کی وجہ سے ہمیں اسی مرکز پر موجود ہیں۔ جس پر ہم توجہ ٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن پرماتما ہی کا نام جپنا مناسب ہے۔ اور کسی کا نہیں۔ اس لئے کسی انسان، پیر، پیغمبر، دیوی دیوتا، گورو یا گوسائیں کا نام جپنے سے بھی روٹی یا مصری کا نام جپنے کی طرح کچھ فائدہ نہیں۔ کیونکہ کوئی بھی سرو ویاپک نہیں۔ اور ان میں سے کسی میں بھی آنند دینے کی شکتی نہیں۔ جو شے من سے باہر ہے۔ اندر ہے ہی نہیں۔ اس کے جپنے سے کداپی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ یکسوئی کا ہر ایک انسان کو حاصل ہونا بھی ممکنات سے ہے۔ اور قدرت کے قانون کے مطابق ہے۔ حالت خواب میں سب کو یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔ دیکھو کیسا کیسا نظارہ من کے سامنے آتے ہیں۔ جو بڑے عجیب و غریب معلوم ہوتے ہیں۔ یہ سب من کی یکسوئی کی حالت کا نتیجہ ہیں۔

جب من کی توجہ صرف ایک ہی خیال کی طرف لگ جاتی ہے۔ دیگر سب خیال [illegible] کا وہ حصہ جاگرت حالت میں ہوتا ہونے کے سبب یہ توجہ کی پختگی کے سبب جب سامنے سے ہٹ جاتے ہیں۔ تو جھٹ یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح توجہ کی مرکز پر قائمی اور پختگی سے آتم گیان پیدا ہوتا ہے۔ جس کے لئے کوشش کرنا ہر شخص کا فرض ہے۔

خواب کی حالت کی یکسوئی ایک بے بسی کی حالت کی یکسوئی ہے۔ جاگرت اوستھا کی یکسوئی بھی اسی طرح توجہ کی پختگی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ اگر ہم ان اصولوں پر عمل کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ پرماتما ہم کو حاصل نہ ہوں۔ اسی لئے انسانی جنم کو موکش کا دروازہ کہا گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ پرماتما کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ وہ سب کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ صرف ایک قسم کی من کی ہلچل ہے۔ جو کہ پرماتما اور ہمارے درمیان حائل ہے۔ اس کو یوگ دوارہ دور کرنا چاہئے۔ یہی دھیان کا طریقہ اور غرض و غایت ہیں۔ قوانین قدرت کے مطابق ہے۔

توجہ قائم کرنے کے لئے اوّل کسی یوگی مہاتما کی امداد حاصل کی جا سکتی ہے۔ ٹھیک جس طرح ایک مقناطیس ایک لوہے کے ٹکڑے کو بھی اپنی کشش کی شکتی سے مقناطیس بنا دیتا ہے۔ اسی طرح ایک کامل یوگی مہاتما بھی اپنی کشش سے دوسروں کے آتما میں پریورتن پیدا کر سکتا ہے۔ جیسے ہم جسمانی طاقت سے دوسروں کی مدد کر سکتے ہیں۔ ویسے ہی روحانی طاقت سے بھی دوسروں کی مدد کر سکتے ہیں۔ ایسے مہاتما کی سیوا اور ستسنگ دل بھر کر ہونا چاہئے۔ مگر پرماتما کو چھوڑ کر آپ ہی کی پوجا کرنی شروع نہیں کر دینی چاہئے۔ بلکہ حصولِ مقصد کو ہمیشہ مدِ نظر رکھنا چاہئے۔ ورنہ کچھ نہ بنے گا۔ ایک جیوت مہاتما بھی ہمارے آتما کو کھینچ سکتا ہے۔ اس لئے مہاتماؤں کے درشن اور ان کے وارتالاپ کے ذریعہ ضرور اپنے آتما کی اُنتی کرنی چاہئے۔

دوسرے بھوجن سادک ہونا چاہئے۔ من کی روشن ضمیری حاصل کرنے کے لئے برہمی بوٹی یا کسی ایسی اوشدھی کا جو اپنے شریر کی حالت کے حسب حال ہو استعمال کرنا چاہئے۔ کسی طبیب سے اس بارہ میں رائے لی جا سکتی ہے۔ اور اپنے شریر کو اعتدال اور صحت کی حالت میں رکھنا چاہئے۔

تیسرے وشواس بھی کامیابی کے لئے لازمی ہے۔ اگر ہم عمل کریں گے۔ تو ضرور کامیاب ہوں گے۔ یہ پختہ وشواس ہمارا [illegible] ہونا چاہئے۔ ہم [illegible] جیون رکھتے ہیں۔ دنیا اندھکار نظر آتی ہے۔ کوئی راستہ نہیں سوجھتا۔ تاہم یہ سب خرابیاں پرماتما کے مل جانے پر دور ہو سکتی اور تمام رکاوٹیں نشٹ ہو سکتی ہیں۔ ٹھیک جس طرح افلاس تب ہی دور ہوتا ہے جبکہ دولت ہاتھ لگ جائے۔ اس سے پہلے افلاس دور نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہماری کمزوری اور گناہوں کی گٹھڑی تب ہی نشٹ ہو گی۔ جب پرماتما مل جائیں گے۔ اس لئے ہم کو اپنی موجودہ حالت سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ بلکہ پختہ وشواس رکھنا چاہئے۔ کہ پرماتما سب کے متر ہیں۔ سب کے مات پتا ہیں۔ ان کو جو بھی یاد کرے گا۔ وہ اس سے ضرور ملیں گے۔ اس طرح کا پختہ وشواس رکھنے سے ہر طرح کامیابی کی اُمید ہو سکتی ہے۔ ایک گریجویٹ بننے کے لئے دیکھو کس قدر وقت اور محنت درکار ہے۔ ایسی ہی محنت اگر پرماتما کے حاصل کرنے میں کریں۔ تو ضرور کامیاب ہو سکتے ہیں۔ پچھلے زمانہ میں ہمارے بزرگ رشی منی ایسا کرتے رہے۔ اور ہمارے زمانہ میں بھی ایسا ہونا ممکن ہے۔

ناک پر دھیان لگانے کا یہ مطلب نہیں کہ دراصل کوئی چیز دماغ سے نکل کر ناک پر چمٹ جاتی ہے۔ بلکہ یہ مرکز محض تصور میں ہی مقرر کرنا پڑتا ہے۔ توجہ تو خیالات پر ہی رہتی ہے۔ مرکز اپنی خیالات کو ایک سہارا دینے کی خاطر مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ مرکز محض خیالی ہے۔ اصلی تو محض باہر کی طرف آنکھوں سے دیکھنے والا ہی کوئی نقطہ ہوتا ہے۔ مگر من کے اندر تو اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ہے۔ آنکھوں سے کچھ بھی دکھائی نہیں پڑتا۔ پس ایک خیالی جگہ مقرر کر کے ہم صرف خیالات کو اس جگہ جماتے ہیں۔ یہی قدرتی طریقہ دھیان کا ہے۔

اگر قدرتی قوانین میں کسی کو ذرا بھی وشواس ہے۔ تو یہ ہو نہیں سکتا کہ ان پر عمل کرنے سے پرماتما تک رسائی نہ ہو۔ توجہ کی ماہیت اور اصلیت سے ہم شروع شروع میں بہت کم واقف ہوتے ہیں۔ بڑے سائنسدان اور ڈاکٹر بھی اس کی اصلیت کو بیان نہیں کر سکتے۔

اس کی پوری اصلیت تب ہی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ جبکہ دھیان کی پختگی سے ہم پرماتما اور آتما دونوں کو جان لیں گے۔ انسان کے دماغ میں توجہ کی موجودگی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ ایک نہایت عجیب و غریب نعمت ہم کو قدرت نے عطا کی ہے۔ یہی پرماتما کو حاصل کرنے کا زبردست ہتھیار ہے۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

دیوسماج اور گوشت خوری

(از شری بمان رائے صاحب جھانگی رام جی ریٹائرڈ منصف)

دیوسماج نے اپنے اردو اخبار کے خاص نمبر مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲ء میں اپنے سے غیر مذاہب کے لوگوں یعنی مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ آریہ سماجیوں اور برہم سماجیوں کو اس لئے بھی کوسا ہے۔ کہ ان کے معبودوں نے اپنے وشواسیوں کو بے زبان اور کمزور جیوانوں کو مار کر ان کا گوشت کھانے کی تعلیم دی ہے ٭

یہ ایک تعجب کی بات ہے۔ کہ جو جال دیوسماجی اوروں کو بدنام کرنے کے لئے بچھاتے ہیں اس میں وہ آپ بری طرح پھنس جاتے ہیں۔ ان کا یہ پول تو میں پہلے ہی کافی سے بڑھ کر کھول چکا ہوں۔ کہ دیوسماجی صاحبان کے ہاں "ایک بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کرنے کی پرتھا رائج ہے"۔ اور اس کو جھٹلانا ان کی "شنتیہ بنجبر" نے ان کے لئے اسمبھو بنا رکھا ہے ٭

اب میں یہاں پر یہ بات ظاہر کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ اور تو اور خود ان کے معبود صاحب نہ صرف اپنی زندگی کے ایک حصہ میں کاڈ لور آئیل کا دل کھول کر استعمال کرتے رہے ہیں بلکہ اس کے علاوہ وہ آپ خود اور ان کے کنبہ کے بعض لوگ اور ایک لیڈی پرچارک بے زبان اور کمزور جیوانوں کو مروا کر ان کے گوشت کا استعمال کرتے رہے ہیں۔

اگر یہ بات سچ ہو۔ جیسا کہ ان کے اپنے اردو اخبار "جیون تت" مورخہ ۸ فروری ۱۹۱۴ء کے معتقدہ ذیل اقتباسات سے صاف ظاہر ہوگا۔ تو پھر ایک وچارشیل انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوسکتا ہے۔ کہ ع

"او خود گم است کرا رہبری کند"

کے مصداق وہ کس وشتہ پر اور مذاہب والوں کو محض بدنام کرنے کی خاطر اپنا منہ کھولنے کی جرأت کرسکتا ہے؟ جبکہ خود ان کے معبود صاحب اس بدعت میں کبھی زمانہ میں مبتلا رہے ہوں۔ وہ اقتباسات یہ ہیں :۔

پنڈت دیورتن نے دیوسماجی صاحبان کے معبود کے متعلق یہ لکھا کہ :۔

"منٹگمری میں رہنے کے دنوں میں آپ کئی دنوں تک ہر روز ایک نیا تیتر مروا کر اس کا شوربہ پیا کرتے تھے۔ اور مرغی کے انڈوں کا چلڑا بنوا کر یا کبھی ویسے ہی انہیں ابال کر ایک کافی عرصہ تک نہ صرف خود مرہ روز کھاتے رہے بلکہ اپنے کنبہ کے بعض اور لوگوں کو بھی کھلاتے رہے۔ اور وہ اور ان کے کئی بال بچے بکریوں یا مرغیوں یا مرغیوں کے بچوں کا شوربہ تو کئی بار پیتے رہے ہیں" ٭

"وہ ایک ایک بار کئی کئی دن تک افیون کا استعمال کرتے رہے ہیں۔ اور ایسی چیزیں کہ جن میں ۱۸ فیصدی یا اس سے بھی زیادہ الکوہل شامل ہو متواتر کتنے کتنے عرصہ تک استعمال کرتے رہے ہیں" ٭

(ممبر انوٹ :۔ دیوسماج میں سب قسم کے گوشت اور گوشت سے بنی ہوئی کسی چیز۔ افیون اور شراب کا استعمال پاپ شمار ہوتا ہے۔ راقم)

دیوسماجی صاحبان کی طرف سے اس کا یہ اتر دیا گیا :۔

"جب تک منتری دیوگورو بھگوان ایشور کے وشواسی تھے۔ تب تک اور اس کے چند دنوں بعد تک اگرچہ وہ کسی پشو کا خوراک یا شکار یا کھیل یا تماشہ کے لئے مارا جانا کبھی جائز نہیں سمجھتے تھے۔ اسی لئے خوراک یا ذائقہ کے لئے انہوں نے کبھی کسی جانور کا گوشت نہیں کھایا۔ اور نہ کسی کو کھلایا۔ لیکن ان دنوں وہ اس یقین کی بنا پر کہ پرمیشور نے منشیہ کو اور جیوانوں کی نسبت بڑا مرتبہ دیا ہے۔ اور بڑے کے لئے حسب ضرورت کسی چھوٹے کا قربان ہو جانا مناسب ہے۔ یہ سمجھتے تھے۔ کہ کبھی کسی خاص بیماری کی حالت میں اگر طبیب کی رائے میں کسی پشو کے انڈوں کا کھانا یا اس کے شوربہ کا پینا ضروری ہو۔ تو وہ ایسے کسی خاص وقت کے لئے جائز ہوسکتا ہے۔ اسی اپنے دلی یقین کی بنا پر کچھ دنوں کے لئے جبکہ وہ منٹگمری میں نہایت سخت بیمار تھے۔ انہوں نے یوروپین ڈاکٹر کے کہنے اور خود دیورتن کے زور دینے پر بیماری کے کچھ خاص دنوں میں انڈوں اور شوربہ کا استعمال بطور دوا منظور کیا تھا۔ لیکن ایسی نازک حالت میں بھی اس وقت تک انہوں نے اس کا استعمال قبول نہیں کیا۔ جب تک کہ خود دیورتن نے اپنی طرف سے بار بار یہ نہیں کہا۔ کہ وہ تیتروں اور انڈوں کے لانے کا نہ صرف خود انتظام کریگا۔ بلکہ تیتروں کو منتری دیوگورو بھگوان کی نظروں سے بہت دور خود ہی ذبح کرنے کا کام بھی کرےگا۔ کہ جو کام اس نے کیا۔ اس سے پہلے جب منتری دیوگورو بھگوان لاہور میں تھے۔ تب بھی ان کے ایک یا دوسرے چھوٹے بچہ کی نہایت سخت بیماری کے وقت ایک یا دو دفعہ دیورتن صاحب نے ہی ڈاکٹر کے کہنے پر اس قسم کا شوربہ تیار کیا تھا۔ اس کے سوائے بھی دیورتن دیوسماج کی ایک لیڈی ممبر کی بیماری میں بھی انہی ڈاکٹر یا وید کی ہدایت کے مطابق مانس یا مانس کی بنی ہوئی چیزیں خود تیار کرکے یا کرا کے کھلاتا رہا ہے۔"

....

"کتنے کتنے عرصہ تک کے الفاظ سے اگر کچھ دن مراد ہو۔ تو بے شک اس قدر سچ ہے۔ کہ منتری دیوگورو بھگوان نے ایک دفعہ اپنی سخت بیماری کے وقت افیون اور دوسری دفعہ کی سخت بیماری میں برانڈی کا بطور دوا استعمال کیا تھا۔..

.... دیورتن نے ہی ان کے لئے یہ چیزیں بہم پہنچائی تھیں۔ اور یہ بھی انہی دنوں کی بات ہے۔ کہ جب منتری دیوگورو بھگوان ایشور کے وشواسی تھے"

ان اقتباسات کو پڑھ کر تمام ناظرین میرے ساتھ اس بات میں متفق ہوں گے۔ کہ دیوسماجی ایڈیٹر صاحب کا یہ اقبال کہ ان کے معبود بے زبان اور کمزور جیوانوں کو مروا کر ان کا شوربہ اور انڈے استعمال کرتے رہے ہیں۔ "من حرامی حجتاں ڈھیر" کے مصداق کئی قسم کی دلفریب حجتوں سے پر ہے۔ مثلاً :۔

۱۔ "خوراک یا ذائقہ کے لئے انہوں نے کبھی کسی جانور کا گوشت نہیں کھایا" "بلکہ بطور دوا کھانا منظور کیا تھا"۔ واہ! کیا خوب مزیدار حجت ہے۔ اگر اور بھی سب مذاہب والے یہی حجت پیش کریں۔ کہ وہ ذائقہ اور خوراک کے لئے نہیں بلکہ بطور دوا گوشت کھاتے ہیں۔ تو کیا دیوسماجی صاحبان کو اس میں کچھ اعتراض ہوسکتا ہے؟

۲۔ دیوگورو صاحب کا یہ دلی یقین تھا۔ کہ "پرمیشور نے منشیہ کو اور جیوانوں کی نسبت بڑا مرتبہ دیا ہے۔ اور بڑے کے لئے حسب ضرورت کسی چھوٹے کا قربان ہو جانا مناسب ہے"۔ اس لئے کسی خاص بیماری کی حالت میں (اس خاص بیماری کی بھی یہاں پر وضاحت کر دی ہوتی۔ تو مغالطہ نہ رہتا۔ راقم) کسی پشو کے انڈوں کا کھانا یا اس کے شوربہ کا پینا جائز ہوسکتا ہے"۔

سوال یہ ہے۔ کہ اب جیوانوں کا گوشت کھانا جائز کیوں نہیں ہوسکتا؟ کیا اب منشیہ کا مرتبہ اور جیوانوں کی نسبت چھوٹا ہوگیا ہے؟ اگر اور گوشت خور منشیہ بھی اسی قسم کی دلیل پیش کریں۔ تو اس میں دیوسماجی صاحبان کو اپنی اسی دلیل کی بنا پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟

۳۔ دیوسماجی ایڈیٹر صاحب کی چالاکی ذرا ملاحظہ ہو۔ کہ کس طرح وہ لفظوں کے ہیر پھیر میں اپنے معبود کو گوشت کا استعمال کرنے کے پاپ سے معصوم ٹھہراتے ہیں۔ اور اس کا سارا بوجھ ایشور وشواس یا دیورتن پر کہ جس کے بہت زور دینے پر انہوں نے (کھانا) منظور کیا تھا۔ نہایت بیدردی سے ڈالنے کی ناجائز کوشش کرتے ہیں ٭

میرے خیال میں تو یہ ڈھونگ اس لئے گھڑا گیا ہے۔ کہ انہیں نہ کچھ ڈنڈ اور نہ ہی ہانی پر پشو بدھ کے کوئی سادھن بھگتنے پڑیں۔ کیونکہ دیوسماج کے ممبروں کی تو جنہوں نے کبھی مرغی یا انڈا کا استعمال کیا تھا۔ بہت کی مرغیاں بول اٹھتی تھیں۔ لیکن دیوگورو صاحب کی صورت میں یہ تو ہم نے نہ دیکھا تھا۔ کہ بچپن میں جس بکری کا دودھ وہ پیتے رہے تھے۔ اسے یاد کرکے خود بھی رو پڑتے تھے۔ اور مجلس بھی رونے لگ پڑتی تھی۔ لیکن اگر میری یادداشت غلطی نہیں کرتی۔ تو یہ کبھی نہ دیکھا۔ اور نہ سنا۔ کہ ان بے زبان اور کمزور جیوانوں کو کہ جن کی گردنیں کٹوا [illegible] کا شوربہ پیتے رہے۔ کبھی دلی دکھ کے ساتھ مجلس میں یاد تک بھی کیا ہو۔ اور اس کے لئے روئے ہوں۔ یا اس پاپ سے شدھی حاصل کرنے کے لئے دیوسماج کے ممبروں کی طرح کسی قسم کی ہانی پر پشو بدھ کے سادھنوں کا کبھی ذکر کیا ہو ٭

۴۔ نظر بد دوسرے یہ بھی ایک مزیدار اور دلچسپ حجت ہے کہ "لیکن ایسی نازک حالت میں بھی اس وقت تک انہوں نے اس کا استعمال قبول نہیں کیا جب تک کہ خود دیورتن نے اپنی طرف سے بار بار یہ نہیں کہا کہ وہ تیتروں اور انڈوں کے لانے کا نہ صرف خود انتظام کرےگا۔ بلکہ تیتروں کو منتری دیوگورو بھگوان کی نظروں سے بہت دور خود ہی ذبح کرنے کا کام بھی کرےگا۔ جو کام اس نے کیا"۔

دیورتن کے شامت اعمال۔ دوائی کے طور پر ۵

سماج ـــ کا ـــ ظلم

(ایک سوشل سدھارک کے قلم سے)

کملا نے کہا " پریہ نریندر! تو پھر کیا ہوگا؟ کیا ہماری مالسک بھاونائیں نا اُمیدی کے گہرے سمندر میں یونہی ختم ہو جائیں گی؟ ہردیہ کی ادھ وکسِت کلیاں کیا بنا کھِلے ہی مرجھا جائیں گی؟"

" پریہ! یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟" نریندر نے کہا۔ " تمہاری یہ باتیں کلیجہ پر چوٹ لگا رہی ہیں۔ کان ایسی نراشا پورن بات سننے کو تیار نہیں۔ ہردیہ چاہتا ہے۔ کہ تمہارے اوصاف کی تعریف کرے۔ مگر ہم دل سے اتنے نزدیک ہوتے ہوئے بھی سماج کی نگاہ میں بہت دُور ہیں۔ اس لئے نہیں کہ ہمارے جذبات ایک نہیں ہیں۔ یا ہم ایک دوسرے کے ساتھ خورہ کر شانتی نہیں رہ سکتے۔ یا ہم لوگوں کے دو ایک جیون میں کوئی وِچار بِگ ہانی ہوگی۔ یا شاستروں کی نگاہ میں ہماری زندگی دوشٹ پورن ہوگی۔ نہیں یہ بات نہیں۔ سماج کی نگاہ میں ہم اس لئے پاپی سمجھے ہیں۔ کہ ہم دونو ایک نوکل کے نہیں۔ مختلف قوموں میں پیدا ہونے سے ہمارا سمبندھ ایک پاپ ہے"۔

" پریہ نریندر! یہ تو ٹھیک ہے"۔ کملا نے کہا۔ " مگر کیا ہم اس کو سماج کا ظلم نہیں کہہ سکتے؟ میں پوچھتی ہوں کہ کیا پروہ اور ہون کنڈ کے چاروں طرف گھومنے کا نام ہے۔ یا پرانت میں بڑی بڑی دعوتیں اڑانے کا نام ہے؟ میرے خیال میں تو وواہ وہی ہے جس میں دمپتی ہردیہ سے ایک دوسرے کو چنیں۔ جس پرکار کہ بھارت کے پراچین زمانہ میں رواج تھا"۔

" ہاں!" نریندر نے کہا۔ " بھارت کا پراچین یُگ اب کہاں؟ اب بالک اور بالکاؤں کو وہ آزادی کہاں؟ اپنی صاف رائے وینا تو درکنار۔ اگر کسی نے دبی زبان سے بھی کچھ کہہ دیا۔ تو گویا شرم اور حیا کا دیانڈا کچھوٹ گیا۔ موجودہ زمانہ میں محبت کی کوئی قیمت نہیں"۔

کملا۔ یہ کیا؟ ویسے تو ماتا پتا اپنے بچوں کو بہت پیار کرتے ہیں۔ بچوں کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف کے لئے اپنی بڑی سے بڑی قربانی کر دیتے ہیں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ وہ اپنے لختِ جگروں کی شادیاں اُن کی طبیعت کے خلاف کر دیں۔ جبکہ انہیں تمام عمر ایک ساتھ رہنا ہے۔

نریندر۔ کملا! تم ابھی بالک ہو۔ تم نے ابھی دُنیا کا دیکھا ہی کیا ہے۔ نہیں معلوم کتنے دمپتی سماج کے اس ظلم کے ستائے ہوئے مصیبت کی زندگی گزار رہے ہیں۔

کملا۔ تو پھر آج کل نوجوان ماتائیں اور بہنیں سماج کے اس ظلم کے خلاف آواز کیوں نہیں اُٹھاتیں؟ ایک طرف تو ویدوں کی یہ آگیا کہ " استریاں پتی برت دھرم کا پالن کریں"۔ اور دوسری طرف اُن کو ایک سوامی چننے کے ادھیکار سے وچنت کیا جائے۔ اس کے کیا معنی؟ کیا یہ ظلم انتہا کی حد تک نہیں پہنچ گیا ہے؟ نریندر! کیا تم سماج کے اس ظلم سے اپنی بہنوں کو نہیں بچاؤ گے؟

" بچاؤں گا اور ضرور بچاؤں گا"۔ نریندر نے جوش میں کہا۔ یہ الفاظ ابھی پورے بھی ہونے نہ پائے تھے۔ کہ گھڑی نے ۱۱ بجائے۔ نریندر نے کہا " اوہ! سمے ادھک ہو گیا۔ مجھے بورڈنگ ہاؤس جانا ہے۔ اچھا کملا! الوداع۔ پھر ملیں گے"۔

اتنا کہہ کر نریندر نے بورڈنگ ہاؤس کا راستہ لیا۔ راستہ میں خیالات کی ادھیڑ بن نے اس کا راستہ آن واحد میں ختم کر دیا۔ رات کے وقت خیالات کی بندش شروع ہوئی۔ کبھی کوئی خیال دماغ میں چکر لگاتا تھا۔ اور کبھی کوئی۔ دل نے کہا۔ جیون سنگنی بننے کے لئے کملا ہی مناسب ہے۔ اوہو! کیسا سوندریہ ہے۔ وچاروں میں کتنی اوچتا ہے۔ جیون میں کیسی سرلتا ہے۔ مگر ہائے ماتا پتا اس سمبندھ کو کیسے منظور کریں گے؟ تو پھر کیا آجیون برہمچاری رہنا پڑے گا؟

دل نے کہا۔ تو پھر کیا ہرج ہے؟ خواہشات کے خلاف سنگنی نہیں کہلا سکتا۔ وچاروں کے نہ ملنے سے گرہستھ جیون کنٹک پورن ہو جائے گا۔ انمیل وواہ سے تمام عمر برہمچاری رہنا کہیں اچھا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یہ خیالات رات بھر اس کے دماغ میں گھومتے رہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نریندر نے بڑی محنت سے بی۔ اے۔ کی تیاری کی۔ اور وہ بی۔ اے۔ میں فرسٹ پاس ہوا۔ نریندر کے بی۔ اے۔ پاس ہونے پر بہت سے شادیوں کے پیغامات آنے لگے۔ ماتا پتا کا آگرہ بھی بڑھا۔ مگر نریندر نے یہ ارادہ کر لیا تھا۔ کہ میں کملا سے ہی شادی کروں گا۔ اس نے یہ وچار اپنے خط کے ذریعہ ماتا پتا تک پہنچا دئے۔ پتا نے جب سُنا۔ تو وہ بہت ناراض ہوئے۔ انہوں نے یہ سوچ کر کہ لڑکے ایسا کہا ہی کرتے ہیں۔ ایک شادی اپنے شہر کے ایک معزز وکیل بابو رماکانت جی کے یہاں پکی کر دی۔ بابو رماکانت جی نے ۵ ہزار روپیہ کا جہیز دینے کا وعدہ کیا۔ اور اس کی اطلاع نریندر کو الہ آباد بھیج دی۔ ماتا اور پتا دونو ہی اس سمبندھ سے بہت خوش تھے۔ کہ اچھی رقم کے ساتھ بہو گھر آئے گی۔ جس وقت یہ خبر الہ آباد پہنچی۔ کہ تمہاری شادی ۱۵ مئی کو طے ہو گئی ہے۔ ۸ مئی کو تم گھر آ جاؤ۔ نریندر کے دل پر خط کے مضمون نے وہی کام کیا۔ جیسے کسی ہرے بھرے پیڑ پر بجلی گر کر کرتی ہے۔ وہ یہ خط پڑھ کر شش و پنج میں پڑ گیا۔ کہ میں کیا کروں۔ کس طرح اپنے دل سے کملا کو ہٹا کر اجنبی استری کو استھان دوں؟ اور ایسی حالت میں ایک استری کو بلاوجہ دکھی کروں؟ یہ بات تو گرتی ہے کے ترود دھ بھی ہے۔ اس نے اس خط کا جواب دوسرے روز کی ڈاک سے روانہ کر دیا۔ جب خط مذکور بابو پرمیشور دیال جی کو ملا۔ تو انہوں نے کھول کر پڑھا۔ اس میں لکھا تھا کہ:۔

" پوجنیہ پتا جی۔

آپ کا کرپا پتر پراپت ہوا۔ جو سمبندھ آپ نے تجویز کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اسے سویکار نہیں کر سکتا۔ میں نے یہ پختہ ارادہ کر لیا ہے۔ کہ میں اپنی شادی پنڈت چندرکا پرشاد جی کی کنیا کملا سے ہی کروں۔ یہ میرا پختہ ارادہ ہے۔ جس کو میں بدلنے سے مجبور ہوں"۔

آپ کا نریندر

جس وقت اس خط کو گھر کے تمام لوگوں نے سُنا۔ اُن کے اندر ایک ناراضگی کی لہر سی دوڑ گئی۔ سب نے کہا۔ کہ " لڑکا کیسا نالائق ہے۔ ہم نے اتنا پڑھایا لکھایا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تب ہمارے حکم کے خلاف ایسا لکھنے کی جرأت کیونکر ہوئی؟ کسی نے کہا " آج کل پڑھے لکھے لڑکے ایسے ہی ہوتے ہیں"۔ اور یہ ناراضگی یہاں تک بڑھی۔ کہ انہوں نے نریندر کو لکھ دیا۔ کہ " ہمارا تمہارا کچھ تعلق نہیں تم اپنے مستقبل کے لئے آزاد ہو"۔

(۲)

جب یہ اطلاع نریندر کو موصول ہوئی تو اس کے سامنے زندگی کی ایک بہت بڑی مشکل آ گئی۔ بھوشیہ میں اس کی زندگی کا پروگرام کیا ہوگا؟ یہ مسئلہ تھا۔ جو اسے حل کرنا تھا۔ پہلے تو وہ بہت گھبرایا۔ مگر بہت جلد اس نے اپنے آپ کو سنبھال کر نوکری کی تلاش شروع کر دی۔ ایک ماہ کی کڑی محنت کے بعد ایک مل میں اس کو پچاس روپیہ ماہوار کی جگہ مل گئی۔ اب اس کا تمام وقت ڈیوٹی کے علاوہ پبلک کاموں میں صرف ہونے لگا۔ اس نے تھوڑے ہی دنوں میں الہ آباد میں ایک خاص استھان پراپت کر لیا۔ مگر کملا سے اس کی ملاقات اس وقت سے پھر نہ ہوئی۔ کملا ایف۔ اے۔ تک تعلیم حاصل کر کے اپنے گھر موضع کیلاش پور میں چلی گئی۔

(۳)

کملا کے پتا پنڈت چندرکا پرشاد جی ایک پرانے وچار کے کانیکبج براہمن ہیں۔ کملا کے بڑے ہو جانے کے کارن وہ کئی مہینوں سے ور کی تلاش میں باہر گئے ہوئے تھے۔ جب وہ واپس گھر پہنچے۔ تو ان کی استری نے ان سے پوچھا۔ کہ کوئی قابل ور ملا ہے یا نہیں؟ پنڈت جی نے کہا۔ کہ کیا بتاؤں۔ میں کئی جگہ گیا۔ مگر ہر جگہ ہزاروں کی رقم مانگتے ہیں جس کا اس غریبی کے زمانہ میں اکٹھا کرنا بڑا مشکل ہے۔

کملا کی ماں نے کہا۔ مگر لڑکی کی شادی کرنا بھی تو ضروری ہے۔

پنڈت جی۔ ایک جگہ ہے۔ پنڈت چندر شیکھر پرشاد جو کہ ایک مالدار آدمی ہیں وہ شادی کرنے کو کہتے ہیں۔ مگر ان کی ایک استری موجود ہے۔ جس کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔ ویسے تو بڑے باعزت ہیں۔ مگر سات ہزار روپیہ مانگتے ہیں۔ شاید پانچ ہزار تک مان جائیں۔

کملا کی ماں نے کہا " کُل کے لحاظ سے تو وہ اونچے ہیں"؟

پنڈت جی۔ ہاں یہ سب باتیں ٹھیک ہیں۔

کملا کی ماں۔ تب بات ٹھہرا کر ہی کر لیجئے گا۔ گھر میں دو استریوں کا ہونا بُرا تو ہوتا ہی ہے۔ کُل کے تو اونچے ہیں۔ پھر لڑکی کی شادی بھی تو کرنا ہے۔

پنڈت جی دوسرے دن پھر مہم پور گئے۔ اور شادی پکی کر آئے۔ اور بیواہ کی تاریخ مئی اسا ۔۔۔

سندھی دُوج طے ہو گئی ❊

(۴)

کملا نے جب سے اپنی شادی کی خبر سُنی۔ تب سے اُس کا دل اُداس رہنے لگا۔ وہ سوچا کرتی تھی اپنے مستقبل پر کہ وہ جیون کیسے ٹھیک ہو گا۔ جس میں دمپتی کے وچاروں میں سمانتا نہ ہو۔ جہاں اپنا استری کو چھوڑ دینا کوئی گناہ نہیں۔ سنسار کی نگاہ میں دوہاجو بھی معزز ہیں۔ وہاں شانتی ایک کٹھن چیز ہے۔ اپنے یہ خیالات اُس نے اپنی سہیلیوں کے ذریعہ ماتا جی تک پہنچا دئیے۔ کہ میں یہ شادی کرنے کو تیار نہیں "۔

جب اُس کی ماں نے اس کے پیغام کو سُنا۔ تو غصہ سے آگ بگولہ ہو گئی۔ اور کہنے لگی کہ "کیسا کلجگ کا سمہ ہے۔ لڑکیاں کیسی بے حیا ہیں "۔

ابھی یہ الفاظ زبان سے ٹھیک طور پر نکلنے بھی نہ پائے تھے۔ کہ پڑوس کی ایک استری راما کی ماں نے کہا۔ " ٹھیک ہے بہن! آجکل کی لڑکیاں بڑی بے شرم ہیں۔ اُن میں استریوں کے دھرم کا کچھ بھی گیان نہیں "

کلو کی ماں۔ دیوی! ہماری تو ساری عمر ہو گئی۔ ہماری جب شادیاں ہوئیں۔ ہم کو تو معلوم بھی نہ ہوا۔ کہ کہاں شادی ہوئی ہے۔

ایک بڑھی عورت نے کہا۔ "یہ پڑھنے لکھنے کی بات ہے۔ لڑکیوں کا پڑھانا اسی لئے تو اچھا نہیں "۔

راما کی ماں۔ پھر شادی کرنا ہی لوبھ ہے۔ ابھی باکر ہے۔ سمجھ جائے گی ❊

وہیں یہ تجویز پاس ہوئی۔ سندھی دُوج بن گئی۔ اور کملا کی شادی اُس کی اچھا کے خلاف پنڈت چندر شیکھر سے شادی کر دی گئی۔ کملا نے اپنی قسمت کو روتے ہوئے سماج کے لوک لاج کے ڈر سے کچھ مخالفت نہ کی۔ مگر یہ لوک لاج اس کے لئے زہر قاتل ثابت ہوئی ❊

(۵)

کملا شادی کے بعد جب بجرم پہنچی۔ تو گھر اور تمام گاؤں میں اس کی صفات کی دھوم مچ گئی۔ مگر بدقسمتی سے جتنا روپیہ جہیز میں ٹھہرایا گیا تھا۔ وہ کملا کے پتا پورا نہ کر سکے۔ جس نے کملا کی زندگی پر بہت بُرا اثر ڈالا۔ اس کے لئے طرح طرح کی تکلیفیں دی جانے لگیں۔ ہر طرح تکالیف کا سامنا کرتے ہوئے بھی اُس نے اپنے فرائض سے منہ نہ موڑا۔ بلکہ ہمیشہ ساس سسر اور پتی کی سیوا میں مصروف رہتی۔ فرصت کے وقت دھارمک لٹریچر کا سوادھیائے کیا کرتی۔ اس کی سنگ کی سہیلیاں سب کی سب اُس سے خوش تھیں۔ مگر روپیہ کے لالچی پریوار کے لئے ان اوصاف کی کوئی قیمت نہ تھی۔ بلکہ ہر سمے اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے روپیہ کی کمی کے طعنے تھے۔ جن کا برداشت کرنا کسی نرم سے نرم دل کے انسان کے لئے ناممکن تھا۔ تاہم کملا نے پتھر کے دل کی طرح ان کو برداشت کیا۔ مگر اس کی آنترک ویدنا نے اُسے روگنی کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ دھیرے دھیرے اُس روگ نے اُس کے تمام جسم پر ادھیکار جما لیا ❊

جب اُس کے پتا نے اُس کی بیماری کا حال سُنا۔ تو اس نے لڑکی کو میکے بھیجنے کے لئے بار بار لکھا۔ مگر اُس کی اس التجا کو ٹھکرا دیا گیا۔ بالآخر پنڈت چندر کا پرشاد نے وہاں خود جا کر ان سے کہا۔ تب کہیں بڑی مشکل سے رخصت منظور کی گئی ❊

(۶)

نریندر کو ملازمت میں نوکری کرتے تقریباً دو برس کا عرصہ گزر چکا۔ اس عرصہ میں اُس نے بڑی محنت سے کام کیا۔ جس کے باعث وہ ایک عہدہ جلیلہ پر ممتاز ہو گیا۔ اور دو سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملنے لگی۔ مگر اتنا عرصہ ہونے پر بھی کملا سے اُس کی ملاقات نہ ہوئی۔

جب نریندر تنہائی میں بیٹھتا۔ تو زندگی کی تمام گھٹنائیں اُس کے سامنے آ جاتیں۔ بعض بعض وقت کی باتیں تو اُس کے دل پر بُری طرح چٹکیاں لیتیں۔ ایک دن جبکہ وہ دفتر سے واپس آ رہا تھا۔ تو ڈاکیہ نے ایک تار دیا۔ نریندر نے گھبراہٹ سے اُس کو کھولا۔ تار کیلاش پور سے تھا۔ اُس میں لکھا تھا۔ کہ

" میں قریب المرگ ہوں۔ آپ سے ملنا چاہتی ہوں "

آپ کی کملا

نریندر تار پڑھ کر شام کے چھ بجے کی ٹرین سے کیلاش پور پہنچا۔ وہاں پہنچ کر اُس نے روگنی کملا کو چارپائی پر سوتے ہوئے پایا۔ اُس کا وہ خوبصورت شریر بیماری کی بھینٹ ہو چکا تھا۔ پھول سا گلابی چہرہ بادِ سموم سے مرجھا چکا تھا۔ جسم پر اگر کوئی چیز دیکھنے لائق تھی۔ تو ہڈیوں کا پنجر ❊

نریندر نے آنسو بھرے ہوئے ہردیہ کو روکتے ہوئے کہا۔ " کملا! تمہاری یہ حالت کیوں؟ تم نے مجھے اس کی خبر بھی نہیں دی "۔

کملا۔ نریندر! کیا کہوں؟ کچھ کہا نہیں جاتا۔ میرے دُربھاگیہ نے ہی مجھے یہ دن دکھلایا ہے۔ مستیہ کے کرم ہی اُسے دکھ سُکھ بھوگ کے بھوگ کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے میری شادی کے سمے طے شدہ رقم میں سے کسی طرح دو ہزار روپیہ باقی رہ گیا۔ جس کی ادائیگی کا وعدہ پتا جی نے کچھ عرصہ کے لئے کیا تھا۔ مگر روپیہ اور رواجات کے غلام انسان نما خونخواروں نے اس کی کوئی پروا نہ کی۔ طعنوں کی بوچھاڑوں سے جگر چھلنی ہونے لگا۔ اُس سمے وہ الفاظ دل پر تیروں کا کام کر رہے تھے۔ مگر کیا کیا جائے۔ میں نے ان کو برداشت کیا۔ ہردیہ کی مارک ویدنا نے آج مجھے تپ دق کا مریض بنا دیا۔ میں اکثر سوچا کرتی تھی۔ کہ تمہیں بھی کچھ لکھوں۔ مگر یہ سوچ کر کہ تمہارے دل کو بھی تکلیف نہ ہو۔ میں تمہاری شانتی میں خلل کیوں ڈالوں؟ میں نے کچھ نہیں لکھا۔ آج ڈیڑھ سال کے بعد میں اپنے وطن کیلاش پور کے درشن کر رہی ہوں۔ اب میرا انتم سمے ہے اور اس سمے تمہیں اپنے سامنے دیکھ کر بہت خوش ہوں "۔

نریندر نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔ " اوہ کیسا بھیانک سمے ہے۔ ایک تو لیسے کس ابلاؤں پر جہیز کی پرتھا کا ہونا اور اس پر روپیہ نہ وصول ہونے پر ان پر ظلم کرنا۔ اس پرکار ابلاؤں پر ظلم ہونے والے سماج کا نتیجہ کیا ہو گا۔ انہوں کو ابھی سے ہی جلنا ہے۔ کاش ہماری شادی تمہاری اچھا کے انوکول ہوئی ہوتی۔ اور میں آج تمہارے مرجھائے ہوئے چہرہ اور کمزور جسم کو عنقریب موت کی گود میں بیٹھنے کو تیار نہ دیکھتا "۔

کملا نے کہا۔ " یہ ٹھیک ہے۔ کہ جہاں سماج نے ایک اپرادھ کیا ہے۔ وہاں میں نے بھی ایک اپرادھ کیا ہے۔ اسی کے پرائسچت سوروپ مجھے یہ پھل بھوگنا پڑا ہے۔ میں نے دُنیا کی لوک لاج کو اپنے فرائض پر ترجیح دی۔ میں یہ جانتی تھی۔ کہ تم ہی میرے جیون کے ٹھیک ساتھی بن سکتے ہو۔ مگر میں نے یہ سوچ کر کہ دُنیا کیا کہے گی۔ کبھی اپنی شادی کی مخالفت نہیں کی۔ اس میں سب سے بڑھ کر بھول جو میں نے کی۔ وہ یہ تھی۔ کہ میں نے پراہ کے واسطے لوک آدرش کو بھلا دیا۔ تجربہ نے مجھے یہ غلطی بتائی۔ مگر پھر وقت نکل چکا تھا۔ وقت بڑا کچھ کہا ہوا تیز پران گھاتک ثابت ہوا۔ میں جا رہی ہوں۔ جیون کی اُلجھی ہوئی سمسیا کو ساتھ لئے جا رہی ہوں "۔ اتنا کہتے کہتے کملا کا گلا رُندھ گیا ❊

(۷)

رات کو کملا کی حالت اور زیادہ خراب ہو گئی۔ موت کی بھیانک تصویر سامنے ناچنے لگی۔ صبح کے چار بجے تھے۔ جبکہ بھگوان بھون بھاسکر سنسار کو اپنی کرنوں دوارہ جگا رہے تھے۔ اتنا آج چھیک رات کو وداع کرتے ہوئے اُٹھنے والوں کا سواگت کر رہی تھی۔ کملا نے ایک بار آنکھ کھولی۔ اور سب کو ہاتھ جوڑ کر نمستے کی۔ پھر آہستہ آہستہ آنکھیں بند کر لیں۔ اور وہ آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند ہو گئیں۔ دیدنا بھرے ہردیہ کو موت نے شانتی دی ❊

(۸)

آج کملا کی موت کا دوسرا دن ہے۔ نریندر نے کملا کی چتا پر دو آنسو بہا لئے۔ اور دھڑکتے ہوئے ہردیہ کو لے کر وہ الٰہ آباد واپس آ گیا ❊

ماسٹر بھگوں رام جی کا دیہانت

بڑے افسوس سے ماسٹر بھگوں رام جی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کا دیہانت پچھلے اتوار کو آپ کو گنگا رام ہسپتال میں ہو گیا۔ جہاں کہ آپ اپنا علاج کروا رہے تھے۔ آپ ایک پکے آریہ۔ دیش بھگت اور دھرم پریمی سجن پرش تھے۔ آپ اپنے پیچھے اپنی بیوہ پتنی، ایک بیاہت لڑکی عقیدت مند بھائی اور بہت سے دوست چھوڑ گئے ہیں۔ اور جائداد ایک ٹرسٹ کے حوالہ کر گئے ہیں۔ جو اُن کی دھرم پتنی کا پالن پوشن کرے گا۔ اور اُن کے دیہانت کے بعد کل جائداد دھرم کاریوں میں خرچ کرے گا۔ ماسٹر جی کا یہ دانی قابل تعریف ہے۔ لا اللہ دھناڈیہ بھائیوں کو اُن کی تقلید کرنی چاہیئے ❊

(اندر جیت بی۔ اے۔ میلسی ضلع ملتان)

شوک پرستاو

آریہ سماج لوہگڑھ امرتسر کی یہ سبھا آریہ سماج کے پرسدھ کاریہ کرتا شاستر ارتھ مہارتھی پنڈت لیکھ رام جی اور کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے بانی لالہ دیوراج جی کی اچانک مرتیو پر دلی رنج کا اظہار کرتی ہوئی پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ ہر دو سجنوں کے پریواروں کو صبر اور شانتی عطا کریں ❊

(رہنڈیداس گیانی)

شادی کرو۔ مگر گرہست دھرم مجلد اردو مصنفہ شری نراین دت شیجی قیمت ایک روپیہ جو گرہستیوں بلکہ اولاد کے خواہشمند کی سچی رہنما ہے۔ کا مطالعہ کرو۔ شہید راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بھارت گرام پرچارک سبھا کی سلور جوبلی رپورٹ

بھارت گرام پرچارک سبھا کی سلور جوبلی آریہ نگر (نیو بستی) ضلع ہوشیارپور پنجاب میں ۴ چیت یکم و دو ویساکھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۲-۱۳ اور ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ پہلے نوراترے کو پنڈت اُودھو رام گوتم نے رامائن کی کتھا شروع کی۔ نگر میں دن کتھا کرنے کے بعد سمپورن ہوگئے۔ سلور جوبلی اُتسو کے صدر لالہ دیوراج جی آریہ منتری اُپدیشک دیانند ولت اُدھار منڈل پنجاب بنائے گئے۔ رام نومی کے دن ہون یگیہ اور پرارتھنا کے بعد شانتی پاٹھ پڑھتے ہوئے اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے کھیتی اور گھریلو دستکاری کی نمائش کی رسم افتتاح ادا کی۔ اور صدر جلسہ کا لیکچر متعلق نمائش بڑا ہی دلچسپ تھا۔ پنڈت سکھدیو رام گوتم انسپکٹر دی بھارت انڈسٹریل کمپنی ہیڈ آفس امرتسر نے نمائش کو دلچسپ اور سبق آموز بنانے میں خوب محنت سے کام لیا۔ پنڈت رگھوناتھ داس گوتم اور ماسٹر بسنت رام نے شہر کی چابک دستی کی نقالی نہ کرتے ہوئے پنڈال کو جھنڈوں وغیرہ سے خوب سجایا ہوا تھا۔ پنڈت لکشمی دت جی کا سرمن بہت آنند دائے اور شانتی دایک ہوتا رہا۔ اور لالہ ایشور رام گپتا بی اے دیانند سالویشن مشن پنجاب اور لالہ ملکھی رام بی۔ اے ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول ہوشیارپور کے لیکچر ہوئے۔ پنڈت بھیم داس جی ادنا نواسی مہا اُپدیشک دیانند ولت اُدھار منڈل پنجاب پنڈت وزیر چند جی بی۔ اے بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول اونہ اور صدر جلسہ لالہ دیوراج آریہ منتری نے اپنے منوہر ویاکھیانوں دوارا ہزاروں دیہاتیوں کو دیا مرت سے آنندت کیا۔ پنڈت سدھا داس شاستری پدھاپان پردھان بارش کی وجہ سے وقت پر نہ پہنچ سکے۔ آریہ نگر (نیو بستی) کی کنیا پاٹھ شالا کی لڑکیوں نے وید منتر اور بھجن گائن کئے۔ اور آریہ نگر کے ڈی۔ اے۔ وی پرائمری سکول و ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول کے طلباء جلوس کے وقت اور جلسہ کی کارروائی کے وقت خوب بھجن گاتے رہے۔ تینوں دن مدھر دیسی باجہ صبح شام اور جلسہ کی کارروائی کے درمیان وقتاً فوقتاً بجتا رہا۔ یہ اُتسو گرامین جیون اور پراچین سبھیتا کی طرف لے جانے والا منوہر درشیہ تھا۔

۱۶ اپریل کو کانفرنس ہوئی۔ جس میں مندرجہ بالا اصحاب نے حصہ لیا۔ اور پنڈت اُودھو رام گوتم نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کئے۔ جن پر بھلی بھانتی وچار کرنے کے لئے ایک خاص کانفرنس منعقد کی جائے گی۔

۱- سبھا کے لائف ممبران پنڈت وجیہ ناتھ شاستری ہیڈ ماسٹر گرام نواسی اور پنڈت تلسی رام جی گگلوٹ نواسی کی اکال مرتیو پر اس سبھا کو بہت ہانی ہوئی ہے۔ سلور جوبلی کے اوسر پر یہ سبھا شوک پرگٹ کرتی ہے۔

۲- اس سبھا کو لائف ممبران کا یہ کرتاؤں تمام سہایکوں کی اتنی آکانکشا سمجھے۔

۳- بھارت ورش کے وشال کھیتر تک لگ بھگ سات لاکھ گراموں میں ویدک دھرم کے پرچار ارتھ پرچارک وشالی بورڈ بنانا چاہیئے۔

۴- شکتی شالی بورڈ اور ٹرسٹ ڈیرہ بن چکنے کے بعد گرام پرچار فنڈ جاری کرنا چاہیئے اور تیس کروڑ روپیہ کی اپیل بورڈ کو کرنی چاہیئے۔

۵- بھارت ورش کے گراموں میں پرچار کے لئے پردھان تہذیب اُپدیشکوں وغیرہ کا کرم ہونا چاہیئے۔ نہ کہ شہروں۔

۶- سپیشل کانفرنس شیگھر ہونی چاہیئے۔ جس میں بھارت ورش کے پرسدھ نیتاؤں اور ودوانوں کے آگے اُپروکت پرستاؤ نرنیہ وچار کے لئے رکھے جاویں۔

(سوہن لال گپتا سیکرٹری سبھا ہذا)

آریہ سماج فرید کوٹ کا چناؤ

آریہ سماج فرید کوٹ میں ۲۱ اپریل کے سادھارن اجلاس میں ذیل کے ادھیکاری نیت ہوئے ہیں۔ پردھان۔ لالہ کپور چند جی پوری وکیل۔ اُپ پردھان لالہ رام نرائن جی دکمپنی منتری ڈاکٹر کندن لال جی وید۔ اُپ منتری۔ پنڈت بابو رام جی جگدیکر و پرانہ خزانچی لالہ نتھو رام جی اگروال۔ سبھا ایک خزانچی۔ پنڈت ستیہ دیو جی۔ لائبریرین۔ لالہ گنگا رام جی مرالیکھ نویس۔

(منتری ڈاکٹر کندن لال وید)

گوروکل جہلم کا تیسرا وارشک اُتسو

گوروکل جہلم کا تیسرا وارشک اُتسو بڑے سمارہ سے گوروکل بھومی میں ۱۳-۱۴ اور ۱۵ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق یکم - دو اور تین بیساکھ سمت ۱۹۹۲ بکرمی کو منایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر سوامی شانتا نند جی ابھیاسی سوامی سدانند جی آچاریہ پنڈت مکتی رام جی شریمتی ماتا ودیاوتی جی شاردا استھاپکہ شاردا نکیتن (سرسوتی ستھیٹ) پروفیسر دیا ناتھ جی آدمرے کالج سیالکوٹ پنڈت دھرم چند جی۔ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری۔ اور مہاشہ فقیر چند جی و دیگر کئی بھجن اُپدیشک صاحبان پدھارے۔

یکم بیساکھ کو اُتسو کے ساتھ بیساکھی کا میلہ بھی تھا۔ شہر جہلم مضافات اور گرد و نواح کے اضلاع سے کثیر التعداد نر ناری اور بال برودھ بڑی شردھا سے اس پوتر بھومی میں یاترا کو آئے۔ پہلے دن پراتہ کال ۷ بجے سے ۸½ بجے تک یگیہ و وید پاٹھ کے بعد سوامی شانتا نند جی کا ایشور بھگتی اور آتم چنتن پر اُپدیش ہوا۔ جس میں کہ اس تپسوی سادھو نے منشیہ کے سب سے اونچے لکشیہ اور شانتی کے پرم دھام ایشور اور ادھنا کا دھتو بڑے آکرشک شبدوں میں بتایا۔ ۱۱ بجے رشی لنگر شروع ہوا۔ اور ڈیڑھ بجے کے بعد دوپہر کی کارروائی شروع ہوئی۔ ہزاروں کی تعداد میں شہر کی جنتا اُمڈ پڑی تھی۔ اس وقت شریمتی پنڈتا ودیاوتی شاردا جی کا ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ ازاں بعد پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار کا ایک اُتم ویاکھیان ہوا۔ جس میں کہ یوگیہ وکتا نے اپنے گمبھیر وچاروں دوارا سمجھایا۔ کہ سماج روپی شکتی کو سب پرکار کے گنوں سے پشٹ کر کے درگا کا روپ دھارن کرا دینا چاہیئے۔ تاکہ منشیہ سماج کے اندر چھپی ہوئی کوریتیوں کا بھلی بھانتی سنگھار کر سکے۔ اس کے بعد مہاشہ فقیر چند جی بھجن اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بڑے منوہر بھجن گائے۔ اور حاضرین کو محظوظ کیا۔ رات کو گوروکل کے پنڈال میں تو سوامی سدانند جی کا اُپدیش ہوا۔ اور دوسرے شہر کے پنڈال میں مہتہ جیمنی جی کا ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ دوسرے دن پنچ کنڈ وید پاٹھ اور یگیہ کے بعد سوامی سدانند جی کا ایک مدھر اُپدیش ہوا۔ بڑی تعداد میں شہر سے نر ناری پراتہ کال ہی بڑی عقیدت سے اُپدیش سننے گوروکل بھومی میں پدھارے۔ ایک گھنٹہ اُپدیش کے بعد پراتہ کال کا پروگرام سماپت ہوا۔ اور رشی لنگر شروع ہوا۔ سینکڑوں نر ناری بھوجن کرتے اور سبھا میں مصروف تھے۔ بعد دوپہر مہتہ جیمنی جی کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ اور گوروکل شکھشا پرنالی کی مہما پر آپ نے اپنے وچار پرگٹ کئے۔ ان کے بعد برہمچاریوں نے برہمچریہ اور برہمچاری کی سوشیلتا پر بڑے اچھے ویاکھیان سنائے۔ بعد ازاں نصف گھنٹہ تک پنڈت شانتی دیو جی بھکشو مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل نے گوروکل کا وارشک ورتانت پڑھ کر سنایا۔ اس کے خاتمہ پر اپیل ہوئی۔ اور پنڈت دھرم چند جی شرما نے بھی گوروکل کے اُتسو کو لوگوں کے سامنے خوب واضح کیا۔ اپیل پر مبلغ ۱۶½ صد روپیہ کے وعدہ جات نقدی کی صورت میں جمع ہوا۔ کل روپیہ اس ورش ساڑھے پانچ ہزار سے زائد جمع ہوا۔ رات کو گوروکل کے پنڈال میں سوامی شانتا نند جی کا اُپدیش ہوا۔ اور آریہ سماج جوہنی گھاٹ کے وشال مندر میں بڑی بھاری سنکھیا میں مہتہ جیمنی جی نے جاپان کی کئی باتیں سناتے ہوئے کہا۔ کہ ملک کی موجودہ اقتصادی حالت کو سدھارنے کے لئے انڈسٹری کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے بغیر بعض شکھشا اتنی کامیاب نہیں۔ آخری دن تین بیساکھ کو صبح نئے پرویش ہونے والے برہمچاریوں کا ویدآرمبھ سنسکار ہوا۔ جو کہ آچاریہ پنڈت رامدیو جی نے کرایا۔ اور پنڈت مکتی رام جی نے اُپدیش دیا۔ بعد دوپہر شریمتی ماتا شاردا جی کا ایک بہت ہی مؤثر ویاکھیان ہوا۔ لوگ شردھا سے اس تپسونی دیوی کے وچن سن رہے تھے۔ دیوی جی نے لوگوں کو پرزور اُپدیش دیا۔ کہ اپنی سنتانوں کو سکولوں میں بھرشٹ کرنے کی بجائے گوروکل میں بھیجو۔ بعد ازاں سوامی شانتا نند جی کا ایک ویاکھیان ہوا۔ اور برہمچاری ودیا برت۔ وید برت اور وید پرکاش اور ستیہ پرکاش نے سنسکرت اور ہندی میں بھاشن دئے۔ برہمچاریوں کی سنسکرت بولنے کی شیلی پر ودوان لوگ مگدھ ہو رہے تھے۔ رات کو گوروکل کے پنڈال میں تو آچاریہ مکتی رام جی نے اُپدیش دیا۔ اور آریہ سماج مندر کے ہال میں پروفیسر دیا ناتھ جی کا ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ ہال بھی کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس پرکار شانتی پاٹھ کے بعد اُتسو کی کارروائی نرودھن سماپت ہوئی۔

(سہایک مکھیہ ادھشٹاتا)

سماچار

آریہ سماج بھیرہ کا سماچار:- ۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء کو بوقت ۱۲ بجے دوپہر لالہ ملکھی رام جی ہیڈ ماسٹر کرپا رام ہائی سکول بھیرہ کو آریہ سماج ہذا کی طرف سے شاندار پریتی بھوجن دیا گیا۔ اس موقع پر شہر کے رؤسا کے علاوہ افسران اور سٹیشن سٹاف بھی شامل ہوا۔ لالہ ملکھی رام صاحب بہت شریف اور پکے آریہ سماجی ہیں۔ آریہ سماج بھیرہ کی انہوں نے ۹ سال تک تن۔ من اور دھن سے سیوا کی ہے +

(رام پیارا سکرٹری آریہ سماج بھیرہ)

ویدک پتری پاٹھشالہ منی ماجرہ:- قصبہ منی ماجرہ ضلع انبالہ میں ۱۹۳۰ء سے آریہ سماج کی طرف سے ویدک پتری پاٹھشالہ جاری ہے۔ جس کا پربندھ ایک پربندھ کرتری سبھا کے آدھین ہے۔ اس عرصہ میں اس پاٹھشالہ نے جو خدمت قوم کی ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ اس وقت اس پاٹھشالہ میں تین استانیاں اور ۷۵ لڑکیاں موجود ہیں۔ اور ایک ماسی اور کہار وغیرہ بھی ہے۔ اس پاٹھشالہ کا ۱۴ فروری ۱۹۳۵ء کو جناب اسسٹنٹ انسپکٹریس صاحبہ سکولز امبیٹرن سرکل پنجاب (کرنال) نے معائنہ فرمایا۔ اور تسلی بخش ریمارکس دیئے۔ جملہ سجن پرشوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس شبھ کاریہ میں ہماری یتھا شکتی دان دیکر حوصلہ افزائی کریں۔

(روپا رام گپتا سکرٹری ویدک پتری پاٹھشالہ منی ماجرہ)

آریہ سماج قرول باغ میں پتر وواہ:- ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء بروز اتوار ساڑھے ۹ بجے شریمتی پربھا دیوی جی کا پتر وواہ لالہ رام راج جی ولنش سے کیا گیا۔ سنسکار پنڈت شرودھن جی نے کروایا۔ تقریباً تین سو استری پرشوں نے شرکت کی۔ جنتا پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔ سنسکار کے بعد بابو کنہیا لال جی نے پتر وواہ کے حق میں ایک مختصر سی تقریر کی۔ پھر مہاشہ دھرم ویر جی کا منوہر بھجن ہو کر کاریہ وزدھن سماپت ہوئی۔ حاضرین کا پرشاد سے ستکار کیا گیا۔

اس شبھ اوسر پر ور پکش کی طرف سے فنڈ ذیل کو دان دیا گیا:-

آریہ سماج قرول باغ گیارہ روپے + وید پرچار فنڈ چار روپے + آریہ کنیا پاٹھشالہ دو روپے جالندھر براہمن پنچایتی دھرم شالہ دو روپے۔

(ستیہ پال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج مورنڈہ کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج مورنڈہ کا سالانہ جلسہ ۵-۶-۷ اور ۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو نہایت کامیابی سے منایا گیا۔ اس اتسو پر سوامی چدا نند جی پردھان منتری جہار بند شردھانند شدھی سبھا دہلی۔ سوامی ودیا نند جی گورو کل بھٹنڈہ۔ پرنسپل راجندر کرشن کمار جی ایم۔ اے۔ موگہ۔ لالہ رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ سکول لدھیانہ۔ پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت برت پال جی اور پنڈت ہر دیالو جی مشہور اپدیشکان کے علاوہ مہاشہ ولیش بندھو جی گائن آچاریہ۔ مہاشہ دھرم ویر جی گائن آچاریہ اور شر یمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کے مشہور بھجنیکان پنڈت شونارائن جی۔ مہاشہ نتھا سنگھ جی اور مہاشہ امر سنگھ جی بدھارے تھے۔ حاضرین پر بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ ماتر اصحاب کی حاضری ہوتی تھی۔ رات کے بارہ بارہ بجے تک پرچار ہوتا رہا۔ سوامی چدا نند جی۔ پرنسپل راجندر کرشن کمار جی ایم اے کے لیکچروں کو اور ولیش بندھو جی۔ پنڈت شونارائن جی اور مہاشہ دھرم ویر جی کے بھجنوں کو پبلک نے بہت ہی پسند کیا۔

۸۰۰/ کے قریب دھن جمع ہوا۔ کیا بلحاظ حاضری کیا بلحاظ دھن اور کیا بلحاظ اثر جلسہ پچھلے سب جلسوں کی نسبت کامیاب اور اُتم رہا ہے۔ ہم سبھا کے ازحد مشکور ہیں۔

(شوکت رائے منتری آریہ سماج مورنڈہ ضلع انبالہ)

آریہ سماج جگادھری کا چناؤ:- ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج جگادھری کا چناؤ حسب ذیل ہوا:-

پردھان۔ ماسٹر لچھمن لال جی + اپ پردھان ڈاکٹر پرمانند جی + منتری ماسٹر منسا رام جی بی۔ اے + اپ منتری لالہ ریا رام جی + کوشادھیکش لالہ جیجو رام جی۔ پستکادھیکش ماسٹر مالی رام جی +

(منسا رام منتری)

نئے آریہ سماج کی قائمی:- ٹھیالہ ضلع سیالکوٹ میں آریہ سماج مورخہ ۳۰ چیت سمت ۱۹۹۱ کو پنڈت ٹھاکر رام اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی پریرنا سے قائم ہو گیا ہے۔

چناؤ اس پرکار ہوا ہے:-

پردھان پنڈت مولا مل ساہوکار + منتری لالہ بابو مل سپرنٹنڈنٹ ماسٹر + اپ منتری پنڈت ٹھاکر رام + خزانچی پنڈت بہاری لال دکاندار + لائبریرین ماسٹر جسونت +

(بابو مل منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج گوجرہ کا چناؤ:- ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج گوجرہ کا جنرل اجلاس ہوا اور سالانہ چناؤ ہوا۔ آئندہ سال کے لیے مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے:-

پردھان بابو پربھو دیال صاحب وکیل۔ اپ " مہاشہ رام دت جی + منتری ملک چمن لال جی عرائض نویس + اپ منتری رادھا کرشن + خزانچی مہاشہ دیوان چند جی + لائبریرین وید جواہر لال جی + نربیکشک مہاشہ پورن چند رام جی +

ممبران انترنگ سبھا۔ مہاشہ نرائن داس جی۔ مہاشہ برکت رام جی۔ ملک گوردتہ مل صاحب وکیل اور مہاشہ رام رکھا مل جی بی۔ اے۔

سابق ادھیکاریان کی اچھی کارگزاری کے متعلق شکریہ کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان کا چناؤ:- آریہ سماج ہذا کا سالانہ چناؤ ۷ اپریل ۱۹۳۵ء کو حسب ذیل ہوا:-

پردھان پیارے لال جی وکیل + اپ پردھان تخت رام جی گگیہ + منتری پیرا رام سیٹھی + اپ منتری رام لال جی دوا + کوشادھیکش سیوا رام جی کھتری + نریکشک چھبیلا داس جی گرو وارہ +

انترنگ سبھا کے ممبران حسب ذیل ہیں:- بھگت شوداس جی۔ بال کرشن جی۔ پیارا لال جی دھون۔ دیوان چند جی سیٹھی۔ لکھمی چند جی اہلاوادی +

(پیرا رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جلالپور جٹاں کا سماچار:- شریمان سنتوکھ لالہ رام سہائی داس جی چڈہ رئیس جلالپور جٹاں کا انتم سنسکار ویدک ودھی سے ۱۹ اپریل کو منایا گیا۔ آپ کے کثیر التعداد رشتہ دار اور احباب اس موقع پر تشریف لائے تھے۔ لالہ جی کے سپتروں لالہ پرتھوی راج اور لالہ بلراج نے اس موقع پر دو صد روپیہ مختلف سنستھاؤں کو دان دیا۔

(نامہ نگار جلالپوری)

آریہ سماج نلہ گنگ کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج نلہ گنگ کا نواں وارشک اُتسو بکرم ۳-۲- اور ۴ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۱۹۔۲۰ اور ۲۱ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ کو ہونا نشچت ہوا ہے جس پر کئی بڑے بڑے ودوان۔ پنڈت اور بھجن اپدیشک پدھاریں گے۔ نلہ گنگ نواسیوں کو ضرور درشن دینے چاہئیں۔

(سنت رام آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار:- ست سنگ۔ روزانہ پراتہ ست سنگ اور ہفتہ وار ست سنگ حسب معمول لگ رہے ہیں۔ پراتہ ست سنگ پر موسم کی تبدیلی کی وجہ سے حاضری زیادہ ہو جاتی ہے۔

شوک سبھا۔ سنیچر وار کو آریہ استری سماج کا ایک جلسہ آریہ کنیا پاٹھشالہ میں منعقد ہوا۔ جس میں لالہ دیو راج جی کی اچانک مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور شوک ریزولیوشن پاس ہوا۔

"آریہ استری سماج سیالکوٹ آریہ سبھا شری لالہ دیو راج جی کی اچانک مرتیو پر ادھک شوک پرکٹ کرتی ہے۔ انہوں نے اپنی ساری آیو استری جاتی کی اُنّتی کے کاریہ اور آدھک اُنّتی میں لگائی۔ پرماتما ان کی پوتر آتما کو شانتی پردان کریں۔"

اتوار کو آریہ سماج مندر میں لالہ دیو راج جی کی اچانک مرتیو پر شوک سبھا ہوئی۔ جس میں لالہ چند داس جی اور شریمتی گوراں دیوی جی نے لالہ جی کے اُپکاروں کا ورنن کیا۔ اور بتلایا کہ ان کو استری جاتی سے کتنا پریم تھا۔ سب بہنوں اور بھائیوں نے کھڑے ہو کر شوک پرستاو پاس کیا۔

پرانتیہ سمیلن۔ آریہ پرانتیہ سمیلن کے سلسلہ میں سنیچر وار کو لالہ چند داس جی۔ ڈسٹرکٹ شکشک اور لالہ گیان چند جی جوندھ گئے۔ وہاں پر آپ نے آریہ بھائیوں سے سمیلن کے لیے دھن اکٹھا کیا۔ اور شام کی گاڑی سے ڈسٹرکٹ واپس آ گیا۔

چندہ۔ شریمتی گوراں دیوی جی پردھانہ استری سماج شہر سیالکوٹ پچھلے سپتاہ اپنے سمبندھی کے ایک لڑکے کے یگیوپویت سنسکار کے موقع پر گئیں۔ اور وہاں سے ۵/ روپیہ آریہ کنیا پاٹھشالہ کے لیے چندہ اکٹھا کر کے لائیں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج راولپنڈی کا چناؤ:-

آریہ سماج گوروکل وبھاگ راولپنڈی شہر کا سالانہ چناؤ ممن پرکار ہوا:-

پردھان لالہ سیتا رام جی آنریری میسرز ڈکرم بارام برادرز + سینیئر اُپ پردھان سردار اوکھ رائے جی + جونیئر اُپ پردھان لالہ وزیر چند جی ایڈووکیٹ + منتری مہاشہ رچ پال جوشن آریہ۔ سنیکت منتری مہاشہ کشمن لال آریہ + اُپ منتری دیوان چترام جی + خزانچی مہاشہ ملکھی رام جی + لائبریرین مہاشہ دولت رام جی ۔

پرنشٹھت سبھاسد:- پنڈت مکتی رام جی - وئید ودیادھر جی ودیا النکار- مہاشہ سوداگر مل جی - مہاشہ رام لال جی اور پنڈت بابو لال جی ۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج دیپالپور کے سماچار:-

(۱) ۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء کو دیپالپور ضلع منٹگمری میں دیوان چمنداس جی تحصیلدار کے سپتر کا منڈن سنسکار اور ڈاکٹر چے دیال جی کے سپتر کا منڈن سنسکار و نام کرن سنسکار پنڈت رام سوروپ جی شاستری نے کروایا۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ دیوان چمنداس جی کی طرف سے مبلغ گیارہ روپے۔ اور ڈاکٹر چے دیال جی کی طرف سے گیارہ روپے مختلف فنڈات کو دان ملے ۔

(۲) پنڈت رام سروپ جی کی موجودگی میں ہی آریہ سماج دیپالپور کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۴ مئی لغایت ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۱۱ جیٹھ لغایت ۱۳ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ بروز شکر، سنیچر اور اتوار ہونا قرار پایا ہے ۔ (پورن چند پردھان)

آریہ سماج جام پور کے سماچار:-

(۱) ایک جنم کی مسلم دیوی نے آریہ سماج سے درخواست کی۔ کہ وہ ویدک دھرم میں شامل ہونا چاہتی ہے۔ اس کی دلی تمنا کو دیکھ کر انترنگ سبھا نے منظوری دیدی۔ لہذا اسے شدھ کیا گیا۔ اور اس کا نیا نام شانتی دیوی رکھا گیا۔ اس دیوی نے اپنے ہاتھ سے لڈو تقسیم کیے ۔

(۲) آریہ سماج کا استھاپنا دوس ۳۱ مارچ ۳۵ء کو منایا گیا۔ چوہدری سوبھراج جی سبھا پتی تھے۔ حسب موقع کئی تقریریں ہوئیں جن کا مطلب یہ تھا کہ "آریہ سماج سنسار کے لیے رحمت ثابت ہوا ہے۔ آریہ سماج

کے احسانات گننے میں نہیں آسکتے۔ حاضری اچھی تھی۔ آخیر میں سبھاپتی کے بھاشن کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی ۔

(۳) سالانہ چناؤ ۱۰ اپریل ۱۹۳۵ء کو ممن پرکار ہوا ۔

پردھان چوہدری سوبھراج جی + اُپ " - دیوان جھانگی رام جی + منتری گنیش دت + اُپ منتری لالہ مول چند جی + کوشادھیکش لالہ چھٹو رام جی + اکاؤنٹنٹ چودھری وسندہ رام جی + پستکادھیکش مہاشہ امرناتھ جی گوڑ یوارہ ۔

ان کے علاوہ ذیل کے سات ممبران انترنگ سبھا بھی چنے گئے ۔

(۱) دیوان اکم چند (۲) لالہ تارا چند (۳) لالہ رام چند (۴) لالہ ایشوردت (۵) " نیجو رام (۶) لالہ دولا رام اور (۷) لالہ ہیر انند ۔

(۴) "رام نومی" کا پرو ۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء کو منایا گیا۔ دیوان جھانگی رام جی صدر جلسہ تھے۔ بھگوان رام چندر کے جیون کے متعلق کئی تقریریں ہوئیں۔ جن میں اُن کے آدھار پر شکھشا لینے کی تلقین کی گئی۔ آخیر میں سبھاپتی کے بھاشن کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی ۔

(۵) بیساکھی کے دن پر ۳ کال سال کے نوروز کا یگیہ کیا گیا۔ جس میں نئے اناج سے آہوتیاں دی گئیں ۔

(۶) آریہ یوک سبھا کا چناؤ ۱۴ اپریل ۳۵ء کو ممن پرکار ہوا:-

پردھان چودھری سوبھراج جی + اُپ " - لالہ بال کرشن " + منتری - مہاشہ سکھدیو " + اُپ " - " پرتھوی راج " + ان کے علاوہ گیارہ انترنگ سبھاسد بھی چنے گئے ۔

(۷) لالہ بھوجراج جی مالک انگلش بک ڈپو انبالہ نے بڑی فراخ دلی سے پانچ روپیہ ماہوار لگاتار دان دینا شروع کیا ہے۔ آپ اس ساٹھ روپیہ کی سالانہ رقم کو اناتھ اور غریب لوگوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے پچیس روپے بھیج بھی دیئے ہیں۔ اور وہ تقسیم بھی ہو چکے ہیں ۔

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ۔ (مینیجر)

شری لالہ دیوراج جی کی مرتیو پر آریہ جگت کا ماتم

دوآبہ ہائی سکول جالندھر:- جالندھر ۱۸ اپریل ۔ بھوپرام دوآبہ ہائی سکول کے استادوں اور طلباء کے ایک جلسہ میں سورگیہ لالہ دیوراج جی کی مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا۔ سکول لالہ جی کے ماتم میں ایک دن بند رہا ۔

جالندھر چھاؤنی کے آریہ سماج نے بھی لالہ دیوراج جی کی مرتیو پر اظہار افسوس کیا۔ اور ان کے خاندان سے ہمدردی کا اظہار کیا ۔ (منتری آریہ سماج)

آریہ سماج جالندھر شہر:- ۵ ویساکھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۳۵ء کو ۵ بجے شام کے آریہ سماج جالندھر شہر اڈہ ہوشیارپور میں لالہ دیوراج جی سوندھی رئیس و جگت وکھیات کنیا مہا ودیالیہ کے سنستھاپک کی اچانک مرتیو پر شوک پرگٹ کرنے کے لیے ایک ... روجنک سبھا ہوئی۔ اور ممن لکھت پرستاو سروسمتی سے پاس ہوئے ۔

(۱) آریہ سماج جالندھر شہر اڈہ ہوشیارپور پرات سمرنیہ پوجیہ ور لالہ دیوراج جی سوندھی رئیس و سنستھاپک جگت وکھیات کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی اچانک مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرمیشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ سرو شکتیمان پرماتما جس نے اپنا ردیا ہے ان کے آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے اور دھرم پر چلنے کی شکتی پردان کریں ۔

اس پرستاو پر بولتے ہوئے پردھان لالہ کالی چرن جی اور منتری بھگت رام جی رتنی نے لالہ جی کی آریہ سماج - ہندی ساہتیہ - استری شکھشا اور دیگر کھیتروں میں دیش کے ہت کی ہوئی عمر بھر کی سیواؤں کا ایسے بھاو پورن بھاشا میں ذکر کیا۔ کہ پبلک کی آنکھوں میں آنسو دکھائی دینے لگے ۔

(۲) یہ بھی نشچے ہوا۔ کہ مذکورہ بالا پرستاو کی ایک نقل رائے زادہ ہنسراج جی بھراتا لالہ دیوراج جی کی سیوا میں بھیج دی جائے۔ اور ایک ایک پرتی آریہ اخبارات کو بھیج دی جائے ۔

(ایشر داس سنیکت منتری آریہ سماج جالندھر شہر)

آریہ سماج وزیر آباد:- آریہ سماج وزیر آباد نے ممن لکھت پرستاو لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی اچانک مرتیو پر اپنے ۲۱ اپریل ۳۵ء کے سپتاہک ستسنگ میں پاس کیا ہے:-

"آریہ سماج وزیر آباد لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی اچانک اور افسوسناک مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ لالہ صاحب موصوف نے استری شکھشا کی ترقی کے لیے نمایاں کام کیا ہے۔ ان کی رنجدہ مرتیو سے کنیا مہا ودیالیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے ۔

(رام آسرا منتری گوروکل سیکشن وزیر آباد)

آریہ مِتر منڈل امرتسر:- آریہ مِتر منڈل امرتسر کا جنرل اجلاس رات کو آریہ سماج بازار شردھانند میں ہوا۔ جس میں جالندھر کنیا مہا ودیالیہ کے لالہ دیوراج اور ڈاکٹر روشن لال کھیڑہ کی دھرم پتنی کی موت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ان کے پس ماندگان سے اظہار ہمدردی کیا ۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج شملہ:- آریہ سماج شملہ شری لالہ دیوراج جی پرسدھ آریہ نیتا تھا بانی کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کے دیہانت پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرمیشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ دونگت آتما کو سدگتی سمپتا ان کے پریوار کو شانتی پردان کریں۔ نہ مذہب ان کے دیہانت سے آریہ جگت کو وشیشتا اور سمبندھ ستھا کو ... ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

مندرجہ بالا شوک سبھا شری لالہ رام سکھداس جی سیول پنشنر کی پردھانتا میں ہوئی ۔

(پرچار منتری)

آریہ سماج کسمو (برٹش ایسٹ افریقہ) کے سماچار

۱- سالانہ چناؤ- آریہ سماج کسمو کی جنرل سبھا منعقدہ ۳ فروری ۱۹۳۵ء میں مندرجہ ذیل ادھیکاری اور سبھاسد ۱۹۳۵ء کے لئے چنے گئے۔

پردھان مہاشہ دھنی جی بھائی جو نیتا - منتری - مہاشہ رام سرن - کوشادھیکش مہاشہ ایشور داس جی وشارد - پستکادھیکش - مہاشہ برہنس لال جی کپیل - مینیجر پتری پاٹھشالہ - مہاشہ درگا داس جی کھوسلہ - ممبران مہاشہ دھرت رام جی - تلسی رام جی پوری نتھا مہاشہ سرداری لال جی بھسین

۲- رشی بودھ اتسو- ۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو بروز سوموار ۵ بجے "رشی بودھ اتسو" بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ہون یگیہ و بھجن اپدیش کے بعد مہاشہ ایشور داس جی وشارد نے ایک ویاکھیان دیا۔ جس میں آپ نے رشی کا بھارت ورش پر اپکار بڑی سندرتا سے ورنن کیا۔ اور آریہ بھائیوں میں جو کمزوریاں اس سمے پائی جاتی تھیں۔ ان کو دور کرنے پر زور دیا۔ اور بتایا کہ ہمارا رشی بودھ اتسو منانا تبھی سپھل ہے۔ یدی ہم اپنے جیون میں کچھ پریورتن پیدا کریں۔

۳- شبھ وواہ سنسکار- مہاشہ تلسی رام جی پوری کی سپتری کماری ساوتری دیوی کا وواہ مسٹر راجیندر لال دھری لمپر بالہ گنگا بشن دھری ملازم ریلوے سے ساتھ ۷ مارچ بروز بدھ بڑی دھوم دھام سے ۵ مارچ ۱۹۳۵ء کی شام کو سوری ... سٹیشن پر پرسنتا اور معزز پرشوں نے براتیوں کا سواگت کیا۔ بینڈ کے ساتھ جلوس بازاروں سے ہوتا ہوا شردھانند آشرم میں پہنچا۔ سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت راجیندر جی ویدک شاستری - جو اپدیشک سار ودیشک سبھا کے ... افریقہ آئے ہوئے ہیں۔ کرایا۔ مبلغ ۱۱۱/- شلنگ ور پکش اور ... شلنگ بدھو پکش کی طرف سے مختلف سنستھاؤں کے لئے دان پرارتھ ہوا۔ ہر پرکار سے یہ وواہ سنسکار سپھلتا سے سماپت ہوا۔

۴- ویدک پرچار- پنڈت راجیندر جی ویدک شاستری ۷ مارچ بروز بدھ سے لیکر مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء تک آریہ پتری پاٹھشالہ بھون میں رات کے ۸½ بجے سے ۱۰ بجے تک اپنے منوہر ویاکھیانوں و وید کتھا پر امرت ورشا کرتے رہے۔ آپ نے مختلف مترتوں کے کرتویہ پالن کو بڑی سندرتا سے ورنن کیا۔ ہندو سنگٹھن اور اچھوت ادھار پر آپ نے بہت زور دیا۔ جنتا پر آپ کا بہت اچھا پربھاو رہا۔ آپ کی ودوتا کے سب بھائی قائل ہیں۔

پنڈت جی نے ۱۳ مارچ ۱۹۳۵ء بروز بدھ بھوانی جی پہنچ کر وہاں پر آریہ سماج کی ستھاپنا کی۔ بھوانی کسمو سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جہاں پر ہندوستانیوں کی کافی آبادی ہے۔ اور کاشتکاری کی جاتی ہے۔ کھانڈ بنانے کی بڑی بھاری مشین لگی ہوئی ہے۔

پنڈت راجیندر جی شاستری ۱۶ مارچ ۱۹۳۵ء کو ۱۱ بجے کی گاڑی سے لدھانی تشریف لے گئے۔ ہم پنڈت جی کا اتی دھنیواد کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس ادھسٹھا میں کشٹ سہن کر کے اپنے بھائیوں کو وید روپی امرت ورشا کر کے کرتارتھ کیا۔

(رام سرن منتری آریہ سماج کسمو)

آریہ سماج نابھہ کے سماچار

بیساکھی آریہ سماج نابھہ کا ستھاپنا دوس ہے۔ جسکو آریہ سماج نابھہ ہر سال نہایت ہی دھوم دھام سے مناتا ہے۔ امسال بھی یہ شبھ دن یکم بیساکھ کو منایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور سے مہاشہ اودے سنگھ جی مشہور بھجنیک و پبلک اپدیشک پدھارے۔ تمام دن خوب پرچار کا ریہ ہوتا رہا۔ شام کو پانچ بجے سے نو آریہ سماج مندر کے اندر نہایت خاص طور پر خوب بارونق تھی۔ اور حاضری بہت تھی۔ مہاشہ اودے سنگھ جی کے رسیلے بھجنوں نے حاضرین کو بہت ہی آنندت کیا پنڈت رام نرائن جی نے سندھیا اپاسنا کرائی۔ اور منتری آریہ سماج نے آریہ سماج کا مختصر اتہاس اور اپنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اُنتی اور آریہ سماج نابھہ کا مختصر برتانت حاضرین کو سنایا۔ اس کے بعد آٹھ بجے کے قریب پریتی بھوجن کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس میں تین سو کے قریب آریہ بھائیوں کا پریتی بھوجن خوب شان و شوکت سے ہوا۔

آریہ کنیا پاٹھشالہ- اسی شبھ دن یکم بیساکھ کو آریہ کنیا پاٹھشالہ کی افتتاحی رسم صبح آٹھ بجے خوب دھوم دھام سے آریہ کنیا پاٹھشالہ کے مکان میں پنڈت رام نرائن جی اور مہاشہ اودے سنگھ جی بھجنیک نے ادا کرائی۔ یہ مکان شری لالہ بنارسی داس جی پنشنر نابھہ نواسی نے مبلغ ۶۳۰/- روپے میں خرید کر کے بعد دستی ... آریہ سماج کو آریہ کنیا پاٹھشالہ کے لئے دان دیا ہے۔ ۳۰ بالکائیں داخل ہو چکی ہیں۔ اس سمے کی تمام کارروائی بھی قابل دید تھی۔ پاٹھشالہ کا تمام مکان استری پرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ... بجے تمام کارروائی سماپت ہوئی۔

منڈن سنسکار- دس بجے کے بعد سب سجن پاٹھشالہ سے ہی لالہ گوبرلال صاحب مالک کارخانہ کے مکان پر پہنچے۔ لالہ ... جی کے سپتر و دیارتی کا منڈن ... پریم پوروک کیا گیا۔ پنڈت رام نرائن جی ... شالی اپدیش دیا۔ اور مہاشہ اودے سنگھ جی بھجنیک نے بھی اسی وشے پر بھجنوں دوارہ لابھ پہنچایا۔ سماپتی پر حاضرین میں ... مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور آریہ سماج نابھہ کو ... دان پراپت ہوا۔

بالمکند منتری آریہ سماج نابھہ (ریاست)

آریہ سماج بنگہ کا چناؤ- ۲۱ کو ۳۵-۳۴ کے لئے چناؤ ہوا۔

پردھان - پنڈت نتھو رام جی - اپ پردھان لالہ کرپا رام جی - منتری - بھاگ چند آریہ - اپ منتری - مہاشہ دولی رام جی - کوشادھیکش پنڈت بسنت رام جی - نیز نئے سبھاسدوں کی بھرتی کا کام شروع سے ہو رہا ہے۔

(بھاگ چند آریہ منتری آریہ سماج بنگہ)

"آریہ ویر" لاہور کا "آریہ سماج نمبر"

"آریہ ویر" لاہور کا "آریہ سماج نمبر" جو رنگ اخبار "جاگرت" لائل پور کے "آریہ سماج نمبر" کے جواب میں ۹ مئی کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا۔ جو مشہور آریہ ودوانوں اور لیکھکوں کے لیکھوں اور آریہ شعراء کی نظموں کا نہایت شاندار مرقع ہوگا۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیجیں۔ قیمت فی پرچہ ۲/ ایک پرچہ کے لئے ۲/ کے ٹکٹ۔ جتنے پرچے منگوانے ہوں۔ انکی قیمت بحساب ۲/ فی پرچہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ اشتہار دہندگان کے لئے نادر موقع ہے۔ جلد متوجہ ہوں۔

(مینیجر "آریہ ویر" - لاہور)

جریان پرمیہ احتلام کمزوری ضعف نامردی کا

شرطیہ علاج

حکیم منشی ہوشاداگروال موجد بال جیون گھٹی کی دو مجرب و آزمودہ ادویات یہ ہرگز ممکن نہیں ہو سکتا کہ ان ادویات کو استعمال کیا جائے اور ... لکھے مطابق پورا پورا فائدہ نہ ہو

پرمیہانتک گولیاں جریان پرمیہ احتلام رقت سرعت ذیابیطس زیادتی پیشاب، پیشاب میں ریگ یا شکر جانے، ... پڑ جانے وغیرہ پیشاب و منی کی جملہ شکایتوں کو دور کر کے ... کو پختہ مضبوط و جسم کو طاقتور بناتی اور قوت باہ کو برانگیختہ کر کے بوڑھوں تک کو جوش جوانی کا لطف دکھلاتی ہیں قیمت پورا پیکٹ ایکماہ ... نمونہ ایک ہفتہ ... علاوہ محصول۔

طلاء اکسیر بچپن کی غلط کاریوں و جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث پیدا ہونی ... نامردی کجی لاغری کوتاہی وغیرہ جملہ خرابیوں کو ... بہت ہی جلد دور کر کے نامرد کو مرد و بوڑھوں کو جوان بنا دیتا ہے۔ قیمت پوری شیشی ... نمونہ کی شیشی ... علاوہ محصول

المشتہر بال جیون کا ریالیہ علی گڑھ شہر یو پی

بقیہ صفحہ ۱۱ - شروع شروع میں ممکن ہے۔ کہ وہ کسی اور طریقہ سے بھی ٹک سکتی ہو۔ مگر آخر کار کامیابی تو جپنے سے ہی ہوگی۔ یہ فرض قیاس نہیں کریگی جن جو چھ چھ ماہ تک سمادھی لگاتے ہیں۔ وہ بعض کسی نہ کسی ... لگائے ہی بیٹھے رہتے ہیں۔ جاپ اور چنتن سے ہی شروعات کی جائیں۔ تو بہتر ہے۔ ہر زمانہ میں اسی پر تمام مذاہب اور تمام اقوام عمل کرتی چلی آئی ہیں یہی یوگ سدھی کی شاہراہ ہے۔ پرماتما کے دھیان کا وشیش پرمانند ہے۔ اسی کے اندر پرماتما کے ہر ایک گن دیکھنے پڑتے ہیں۔ ہم پرماتما کی تعریف میں کوئی وید منتر لیں۔ جینک برہمانند کو سامنے نہ رکھیں۔ وہ سمجھ میں نہ آئیگا پرماتما کا دھیان اور برہمانند لازم ملزوم ہیں۔ ... کے وقت ہر دیہ آکاش میں پرماتما اپنی ساری سرشٹی کے درشن دیتے ہیں۔ جیسے آنکھ کے تل میں سارا برہمانڈ ہوتا ہے۔ ویسے ہی دھیان کے مرکز پر برہمانڈ کی تصویر ہو سکتی ہے۔ یہی دیہ دھیان ہوتا ہے۔ ہم جتنا چاہیں پرماتما پر چنتن کرتے چلے جائیں ۔

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گیان چند ودیا دھر دھرم ارتھ اوشدھالیہ پڑی درویزہ ضلع جہلم

شری لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار دہلی نے اپنے سورگیہ سپتر ودیا دھر کی یاد میں اپنے جنم استھان پڑی درویزہ ضلع جہلم میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماتحت ایک دھرم ارتھ اوشدھالیہ جاری کیا ہے۔ اس کے سنچالن کے لئے آپ نے ۲۰ ہزار روپیہ سبھا کو دان دیا۔ اور اوشدھالیہ کی ضروریات کے مطابق اپنے رہائشی مکان میں ضروری تبدیلی کر کے اوشدھالیہ کے لئے دے دیا۔ موضع پڑی درویزہ جہلم سے چکوال سڑک پر ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس علاقہ میں نزدیک کہیں کوئی ہسپتال یا دوائی خانہ نہیں ہے۔ بیکم بیساکھ کو اس اوشدھالیہ کا ادگھاٹن سنسکار تھا۔ جس کے لئے شری نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا دہلی پدھارے ہوئے تھے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شری نند لال جی اپ منتری سبھا شامل ہوئے تھے +

اس دن صبح وید پاٹھ اور برہم ہون یگیہ کیا گیا۔ اس کے پشچات ایک سبھا سنگٹھن کی گئی۔ جس میں پڑی درویزہ اور ملحقہ دیہات کے سینکڑوں لوگ شامل ہوئے۔ جن میں ہندو۔ سکھ اور مسلمان بھی تھے۔ اس موقعہ پر شری لالہ گیان چند۔ شری لالہ نند لال جی اپ منتری سبھا اور ماسٹر موہن لال جی ہیڈ ماسٹر جنڈ سکول کی تقاریر ہوئیں۔ اس کے بعد شری نارائن سوامی جی کا منوہر اپدیش ہوا۔ جس میں آپ نے گرامین لوگوں کو اپنی کھیتی کی ترقی اور صحت کے متعلق اعلیٰ اصول بتلائے۔ پھر سب بھائی بھجن گاتے ہوئے اوشدھالیہ کے استھان پر جلوس کی صورت میں پہنچے۔ جہاں وید منتروں کے اچارن کے پشچات شری سوامی جی نے اوشدھالیہ کا دروازہ کھولا۔ اس پر سب بھائی بہنوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے اس اوشدھالیہ میں ایک یوگیہ ویدیہ ڈاکٹر دیو چند جی تعینات کئے گئے ہیں۔ جو حسب ضرورت آیورویدک اور انگریزی دونوں طریقوں سے علاج کرتے ہیں۔ اوشدھالیہ میں روزانہ ۶۰-۷۰ کے قریب مریض آتے ہیں۔ پڑی درویزہ اور ارد گرد کے گاؤں کے لوگ اس سے لابھ اٹھاتے ہیں ٭

(نامہ نگار)

شائع ہو گیا ہے!

ہز ہولی نس صاحب جی مہاراج کی شہرۂ آفاق تصنیف

"ستیارتھ پرکاش" کا حصہ سوئم

جس کے پہلے دو حصوں نے سال گزشتہ میں مذہبی دنیا میں ہلچل پیدا کر دی تھی۔ چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ اس حصہ میں آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی و سکھ مذہب کی دھرم پستکوں سے سینکڑوں حوالجات پیش کر کے پیروان رادھا سوامی مت کی ان مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے جن کی وجہ سے وہ ان بھائیوں کے ہمنیاں بننے سے قاصر ہیں۔

نیز واضح کیا گیا ہے کہ

سچے رشیوں پیغمبروں و سنتوں کی مذہبی تعلیم میں یہی مشابہت ہے۔

امید ہے۔ کہ متلاشیان حق اس نادر تصنیف کا بغور مطالعہ کر کے اپنے لئے فیصلہ کر سکیں گے۔ کہ اصلی و سچا روحانی مذہب کیا ہے۔ کاغذ سفید چکنا۔ حجم ۲۸۰ صفحہ۔ سائز ۲۰×۲۶ مجلد قیمت دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ: سٹور کیپر۔ دیال باغ۔ آگرہ

نوٹ: سکریٹری صاحبان برانچ ست سنگ ہا یہ کتب اپنے ہاں فروخت کے لئے رکھ سکتے ہیں۔ اور قیمت فروخت ہو جانے پر بھیج سکتے ہیں ٭

آریہ سماج سیالکوٹ کی خبریں

آریہ سماج استھاپنا دوس:۔ ۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو بروز سوم آریہ سماج مندر میں استھاپنا دوس آٹھ بجے شام کے منایا گیا۔ جس میں بھجنوں کے بعد لالہ گنیش داس جی آنند۔ پنڈت دیوان چند جی۔ لالہ گیان چند جی ایم۔ اے۔ ایس والے اور پروفیسر ودیا ساگر جی نے بھاشن دئے۔ شانتی پاٹھ کے بعد رات کے ساڑھے دس بجے کارروائی ختم ہوئی ٭

شدھی:۔ ۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو بروز سوم آریہ سماج مندر میں مسماۃ حسین بی بی اور بابو (دو جنم کے مسلمان تھے) کو شدھ کیا گیا۔ حسین بی بی کا نام لاجونتی اور بابو کا بابو لال رکھا گیا۔ شدھی کے وقت سماج مندر کے باہر چار پانچ سو مسلمان جمع ہو گئے۔ اور انہوں نے شور و شغب مچانا شروع کر دیا۔ لیکن پولیس موقعہ پر پہنچ گئی۔ اور اس نے مجمع کو منتشر کر دیا ٭

۹ اپریل ۱۹۳۵ء کو ایک ہندو نوجوان کو جو کچھ عرصہ ہوا مسلمان ہو گیا تھا شدھ کیا گیا۔ اور اس کا پہلا نام رام لبھایا رکھا گیا ٭

ست سنگ:۔ ۱۰ اپریل ۱۹۳۵ء کو بروز بدھ لالہ لدھو شاہ کی جو کہ جین برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ درخواست پر آپ کے مکان پر ست سنگ کیا گیا۔ جس میں حسب معمول بھجن۔ ہون اور سندھیا کے بعد اپدیش ہوا۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی ٭

نام کرن سنسکار:۔ ۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء کو بروز شکر لالہ سندر داس جی ایجنٹ لکشمی انشورنس کمپنی کے لڑکے کا نام کرن سنسکار پنڈت بلاقی رام جی نے ویدک ریتی انوسار کرایا ٭

آریہ یووک سماج کا جلسہ:۔ ۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء بروز شکر شام کے آٹھ بجے آریہ سماج مندر میں ایک عام جلسہ ہوا۔ جس میں لالہ گنیش داس جی آنند نے "مورتی پوجا وید انوکول ہے یا نہیں؟" کے وشے پر ایک عالمانہ لیکچر دیا۔ سادھن کے لئے بھی لوگوں کو موقعہ دیا گیا ٭

آریہ پرانتیہ سمیلن:۔ آریہ پرانتیہ سمیلن کی سواگت کارنی سمتی کے لئے دھڑا دھڑ بھرتی ہو رہی ہے۔ لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ پردھان سماج۔ لالہ جگدیش چندر جی آنریری لائبریرین سماج آریہ سماج سانبڑوال کے جلسہ پر گئے۔ آپ کی اپیل پر اس چھوٹے سے قصبہ میں سے پندرہ پرش سواگت کارنی سمتی کے لئے اور پندرہ نوجوان بالنٹیئر بھرتی ہوئے ٭

(رام لال شرما۔ شہر سیالکوٹ)

آریہ سماجوں سے نویدن

(۱)

کئی سجن آریہ سماجوں سے کسی پاٹھ شالہ یا سکول کا نام لے کر دھن اکٹھا کرتے ہیں۔ دھیان رکھیں۔ وہ دھوکہ دیتے ہیں ٭

(۲)

آریہ سماجیں وِواہ کے لئے پنڈت منگواتی ہیں۔ پرنتو وید پرچار کا دان جو اس سمے ملتا ہے۔ سبھا کو نہیں بھیجتی ہیں۔ یہ ویوہار اچھا نہیں ہے (سوامی) سوتنترانند ویدیہ۔ چلدار مشٹاتا وید پرچار وبھاگ۔ گرودت بھون لاہور

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اٹھائیے!

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے انحد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ؛

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالکان رتن آگو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR
Trade mark
(REGD)

خوفناک موت سے ہوشیار

پودن ہرا (Regd)

عرق پودینہ

یہ ہری پتیوں سے بنایا ہے۔ سو ہضمی ریاح اور درد شکم وغیرہ ریاحی نفخ اس سے جلد رفع ہوتے ہیں۔ بچوں کی بدہضمی دور کرنے اور دودھ کی قے روکنے کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ بازاری دوسرے عرق پودینہ سے یہ کہیں زیادہ فائدہ مند ہے ؛

قیمت بڑی شیشی چودہ آنے	۱۴
ڈاک محصول سات آنے	۷
چھوٹی شیشی دس آنے	۱۰
ڈاک محصول سات آنے	۷
نمونہ کی شیشی تین آنے	۳

جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے

کافو (Regd)

(اصل عرق کافور) ہیضہ۔ گرمی کے دست پیٹ کے درد دسو ہضمی وغیرہ روکنے اور آرام کرنے کی ہندوستانی بے خطا دوا)

ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک عیالدار و مسافر کو ہمیشہ سے کافو کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کے لئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر شہرت حاصل کر چکی ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ اس کی ایک دو بوند روزانہ استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں ؛

نقلی عرق کافور سے ہوشیار۔ قیمت فی شیشی ۶/ محصول تین شیشیوں تک سات آنے

نوٹ { دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ؛

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

بالکل نئی تصنیف

رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کرکے نوجوان بنانے کے لئے اٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیں ؛

ویدشاستری منی شنکر گووندجی مالک آتنک نگرہ فارمیسی۔ جامنگر۔ کاٹھیاواڑ

سرٹیفکیٹ شدہ تمام دنیا میں مشہور ۱۸۹۲ء

مصفیٰ خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفیٰ خون۔ خارش۔ پھوڑے پھنسی۔ آتشک نا سور گنٹھیا۔ بدن کے سفید و سیاہ داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ ہمارا ایجنٹ پا سکتا ہے ؛

تمام ضروریات زندگی

کابل کشمیر کی پیداوار میوہ جات۔ پٹو لوئی۔ دھسہ زعفران کستوری۔ ہینگ شہد۔ زیرہ سیاہ ست سلاجیت مصفیٰ چربی شیر۔ ریچھ۔ ثعلب مصری۔ گچھیاں۔ ڈھینگری پاپڑ وڑیاں خشک سبزی۔ ادویات پنساری مفرد مرکب۔ شربت عرق مربہ جات۔ اچار ست پودینہ اجوائن سونف ہون سامگری۔ دھوپ اصلی آملہ کا تیل۔ عطر پھلیل۔ ریگ ماہی۔ بیر بہوٹی۔ کنجوس۔ کنگھی سکاکاہ پشاوری سامان سوداگری پارچات۔ زیورات۔ اسباب چمڑہ۔ ڈنٹے کنگھی سیاہ پنسل سامان سٹیشنری لوہا و زنگ نمک معدنی جام مرچ وغیرہ ہمارے معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں ؛ نوٹ :۔ لاہور عرق عشبہ پنڈت وزیر چند شرما حکیم گیان منڈو لالہ منی رام سنگھا ظہیمت ٹرینڈ سٹ کو ہر ایک ہر دوا رہ مل سکتا ہے

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲/ جمالستان للعہ (محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

رگوید بھاشیہ حصہ ۵ چھپ گیا!

اتھروید حصہ ۲ دوسری بار پھر پرکاشت ہوگیا

وید بھاشیہ کے مستقل گراہکوں سے نویدن

اس وقت وید بھاشیہ کے انیک چھپے ہوئے سب حصے موجود ہیں۔ اگر مستقل گراہک جلد نہ منگائیں گے۔ تو دوبارہ چھپنے تک انہیں انتظار کرنا پڑے گا ؛

مہرشی شری سوامی دیانندجی سرسوتی کا مستند جیون چرتر

اس گرنتھ کو ہر ایک آریہ درشی بھگت کو اپنے گھر میں رکھنا اور روز پاٹھ کرنا چاہئے۔ قیمت مجلد دو حصوں میں چھ روپیہ۔ بلا جلد ۵ ؛

مہرشی دیانند کرت گرنتھ کوڑیوں میں

خرید کر بھارت ورش کے کونہ کونہ میں پہنچانا ہو۔ تو جلد ستیارتھ پرکاش۔ سنسکار ودھی۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اور دوسرے گرنتھوں کا جلد آرڈر بھیجیں

منڈل کی دوسری پرکاشت پستکیں

بھارتیہ سماج شاستر	علی/	وید میں استریاں	۸/
وید اپدیش	۸/	جیون بھیٹ	۵/
یوگ مارگ	۳/	بجرو بدموں	۱۲/
کرتویہ درپن ۸/ + آریہ منتویہ درپن	۶/	وشواس گھات بھر خطرہ کا گھنٹہ	۲/

چرک۔ ویدک کا مستند گرنتھ معہ ہندی ترجمہ دو حصوں میں مجلد ۱۲

ہر ایک صوبہ اور شہر میں پرچارک اور ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ششماہی ؁ ممالک غیر سے ۔۔۔ فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۲۳ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۵ مئی ۱۹۳۵ء ۔ دیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY 5th MAY 1935 | نمبر ۱۸

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرو ایشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداً ادیت رہنا چاہیے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک انتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

یجروید | رگوید

وید امرت

ओ३म् पृथक प्रायन् प्रथमा देवहूतयोऽकृण्वत श्रवस्यानि दुष्टरा।
न ह्येकूर्यज्ञिया नाव-मारुहमीर्मैव ते न्यविशन्त केपयः॥ ऋ० १०।४४।६

ارتھ:۔ (प्रथमाः) جو پرتھم پرکار کے یا ودوان گیانی (देवहूतयः) دیوؤں ارتھات دویہ گنوں کا آواہن کرنے والے منشیہ ہوتے ہیں۔ وہ (पृथक) جدا ہی (प्रायन्) پرکرشٹ مارگ سے پہنچتے ہیں۔ وہ (दुष्टरा) بڑے دستر۔۔۔ (श्रवस्यानि) گیا نیشوریوں کو، شرونیہ یشوں کو (अकृण्वत) پراپت کر لیتے ہیں۔ پرنتو (यो) جو (यज्ञिया नाव) اس یگیہ ہی ناؤ پر (आरुहं) چڑھنے ہیں (न शेकुः) سمرتھ نہیں ہوتے (ते) وہ (केपयः) کتسِت اپوتر آچرن والے ہو کر (ईर्मा हव) یہاں اس لوک میں (न्यविशन्त) نیچے جاتے ہیں۔

بھاپوا اس سنسار ساگر سے ہمیں ترا سکنے والی ناؤ کا یگیہ ہی ہے۔ ہم یدی یگیہ کرم نہیں کریں گے۔ تو ہم نہ کیول منشیوں سے اوپر نہیں اٹھ سکیں گے سب ہی نیچے پشوؤں میں ادھ پتت ہونا پڑیگا۔ دیکھو بہت سے دیو ہوتی پرش ان دیو لوک تپتری لوک اور برہم لوک آدی دشا پر ابھیو دیشوں میں اونچے لوکوں کو پہنچ گئے ہیں۔ بڑے بھاری یتن سے ان منشیہ اسقفا کو تیر کر دیو ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ یگیہ ناؤ پر چڑھ کر ہی وہاں پہنچے ہیں۔ انہوں نے اپنوں میں دیوؤں کا ودیتاؤں کا آواہن کیا ہے۔ اور "प्रथम" بنے ہیں۔ دوسری طرف دیکھو وہ بدقسمت منشیہ ہیں۔ جو کہ تھوڑا سا سوارتھ تیاگ نہ کر سکنے کے کارن اس ناؤ کا آشرے نہیں پا سکے ہیں۔ انتہ یہاں بندھے پڑے رہ گئے ہیں۔ یہاں وچاروں "केप" کتساچرنی لوگ یہاں بھی نیچے دھنستے جا رہے ہیں۔ اور پشو توہیں گر رہے ہیں۔

سام وید | اتھروید

(ادم سنم)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کے ممبران کا موجودہ نرواچن سسٹم

(از شری رام نرائن جی سبھاسد آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان)

نوٹ:- ہم نامہ نگاروں کی رائے کے ذمہ دار نہیں ۔ (ایڈیٹر)

موجودہ طریقہ جس کے ذریعہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ممبران جو انترنگ سبھا میں چُنے جاتے ہیں۔ اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ کارن یہ کہ موجودہ طریقہ کے مطابق جو پرتی ندھی سادھارن سبھا میں موجود ہوتے ہیں۔ اُنہیں صرف ممبر چُننے کا ادھیکار ہے۔ اور چونکہ سبھا کا ہیڈ آفس لاہور میں ہے۔ اس لئے قریباً لاہور کے آس پاس کے لوگ زیادہ حصّہ لیتے ہیں۔ اور دُور کی سماجوں کو اس میں ...... (Representation) کے لئے موقع نہیں ملتا ہے۔ اور جو پرتی ندھی ان سماجوں سے جاتے بھی ہیں۔ وہ بھی چونکہ لاہور کے حالات سے ناواقف اور بے خبر ہوتے ہیں۔ اُنہیں لاہور کے (Politics) میں مل جانا پڑتا ہے۔ وہ اپنی طرف سے حالات کی جانچ نہیں کر سکتے۔

سبھا کا جنرل اجلاس عموماً سال میں ایک دفعہ ہوتا ہے۔ اس لئے پرتی ندھی ایک دوسرے سے بہت واقفیت پیدا نہیں کر سکتے۔ اس طرح جنرل اجلاس ایک تماشہ ہوتا ہے۔ اور لاہور کے ہی لوگ اسی وجہ سے عموماً انترنگ سبھا میں چلے جاتے ہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا چونکہ سارے پرانت کی ایک Representative body ہے۔ اس لئے اگر اس کی انترنگ سبھا کے نرواچن کو کچھ ایسے طریقہ پر لایا جا سکے جس سے ہر ایک سماج جو بھی پرانت میں ہے Represented ہو۔ تو اچھا ہو۔ اور یہ کوئی ایسی مشکل نہیں جس کا کوئی حل نہیں۔ مثال کے طور پر اگر سبھا نے ۲۷ پرتی ندھی انترنگ سبھا میں لینے ہوں۔ تو جنرل اجلاس صرف ادھیکاریوں کو چن لیوے۔ اور باقی ممبران جو قریباً ۲۰ بچ جاتے ہیں۔ اس کے لئے سارے پرانت کو بیس حصّوں میں تقسیم کیا جاوے۔ اور ہر ایک تقسیم شدہ گروپ کے پرتی ندھیوں کو اپنا اپنا...... Representative چُننے کا ادھیکار ہو۔ ہر ایک گروپ (تقسیم شدہ علاقہ) کے لئے لازمی ہو۔ کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں سے پرتی ندھی انترنگ سبھا کے لئے بھیجے۔

ایک خاص تاریخ مقرر ہو۔ جبکہ...... (candidates) کے نام جو انترنگ سبھا میں جانا چاہیں۔ درخواستیں منگوا لیں۔ اور بعد ازاں تمام پرتی ندھیوں کو Ballot paper بھیج دیا جاوے۔ کہ وہ اس پر نشان کر کے ان ...... (Ballot papers) کو سبھا کے دفتر میں مقررہ تاریخ کے اندر بھیج دیا جاوے۔ یہی طریقہ اس وقت پنجاب یونیورسٹی کے الیکشن کا ہے جس کے ذریعہ وہ پرتی ندھی چن کر کونسلوں میں بھیجتے ہیں۔

اس طرح سے کبھی کسی ایک علاقہ کی شکایت کی ہمیشہ کے لئے بیجا رتی نہ رہے گی۔ اور ہمیشہ کے لئے جو جھگڑے پارٹی بازی کے کارن ہو جایا کرتے ہیں۔ وہ بند ہو جائیں گے۔ نیز تمام سماجوں کے پرتی ندھیوں کو یہ حق بھی کہ وہ انترنگ سبھا کے ممبران کو چن سکتے ہیں۔ استعمال کرنے کا موقع ملتا رہے گا۔

اُمید ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس تجویز پر مناسب غور فرمائے گی۔ اور اس تجویز کو اپنے اجلاس میں پیش کر کے اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گی چونکہ وقت سبھا کے جنرل اجلاس کا نزدیک آ رہا ہے۔ اس لئے اس طرف جلدی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر باقی ممبران بھی اپنی سمتی سے سبھا پر زور ڈالیں گے۔ تو سبھا کو اس تجویز کو سویکار کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔

آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی

چیون پراش ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ کھانسی دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے۔ بڑھاپے کی سب کمزوریوں کو دُور کر کے ویل دہ جسم میں جوانی بھر دیتا ہے۔ قیمت للعہ سیر

بھیم سینی سُرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے قیمت تین رُوپیہ تولہ

فہرست۔ ادویات۔ مفت

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

آئندہ سال کیلئے جرمنی کا زبردست بحری پروگرام

لنڈن۔ ۳۰ اپریل۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء کے لئے جرمنی کا بحری پروگرام پچھلے سال سے تین گنا زیادہ ہوگا یعنی ایک لاکھ ٹن وزنی جنگی جہاز تعمیر کئے جائیں گے۔ اور جہازوں کی یہ تعمیر ورسیلز معاہدہ کی بہت زیادہ خلاف ورزی ہوگی۔ جرمنی کے یہ ارادے برطانیہ کی پیش گوئی سے بھی بہت زیادہ ہیں۔ جرمنی کے ان ارادوں سے برطانیہ فرانس اور اٹلی میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ۵۰۰ ٹن وزنی ایک درجن سمندری جہازوں کے لئے عظیم طور پر انجن تیار کئے گئے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۹۳۶ء میں جرمنی کے پاس ایک لاکھ ۶۶ ہزار ٹن وزنی جہاز ہو جائیں گے۔

سری نگر میں یوسف شاہ اور عبداللہ پارٹی میں تصادم

سری نگر۔ ۲۹ اپریل۔ کل محلہ بٹمالو کی مسجد میں مولوی یوسف شاہ نے وعظ کیا۔ ابھی وعظ ہو رہا تھا کہ یوسف شاہ کے مخالف مولوی عبداللہ کی پارٹی کے آدمی بھی پہنچ گئے۔ وہ مسجد کے اندر گھس آئے۔ ان پر یوسف شاہ کے حامیوں نے حملہ کیا۔ بات بڑھ گئی۔ دونوں پارٹیوں کے آدمی مشتعل ہو گئے اور فساد شروع ہو گیا۔ اس آبادی میں متعدد اشخاص زخمی ہو گئے۔ محلہ بٹمالو میں عبداللہ پارٹی کا زور ہے۔ دونوں پارٹیوں میں کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ محلہ بٹمالو میں یوسف پارٹی کا جو آدمی آنکلتا ہے۔ پیٹا جاتا ہے۔ اور یوسف شاہ پارٹی کے آدمیوں کے محلوں میں جو آدمی جاتا ہے۔ اسے زد و کوب کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بھی کئی آدمی زخمی ہو چکے ہیں۔ شہر میں افراتفری پھیل رہی ہے۔ آج بھی فساد ہو رہا ہے۔

---

۵۰۰ پادریوں کی گرفتاری

برلن ریڈیو ڈاک۔ گزشتہ چند ہفتوں سے اندر جرمنی کے ۰ خلاف۔ نازیوں کی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ پندرہ دن ہوئے ۵۰۰ پادریوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کو کہا گیا کہ تم اپنے طریقے پر عمل کرو۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں اس کام سے کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ آخرکار انہیں جیل سے اوور کے بعد رہا کر دیا گیا۔

سکاٹ لینڈ یارڈ کا نیا کمشنر مقرر

۲۹ اپریل۔ سکاٹ لینڈ یارڈ کا کمشنر اس سال کے آخر میں اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو رہا ہے۔ غالب امکان ہے کہ سرجان اینڈرسن کو کمشنر بنا دیا جائے۔ وہ ہندوستان میں بنگال کے گورنر رہ چکے ہیں۔

چوہدری کرشن گوپال جرمنی سے واپس

لاہور۔ ۲۹ اپریل۔ اطلاع ملی ہے کہ چوہدری کرشن گوپال دت جو جرمنی سے آ رہے تھے بذریعہ جہاز وکٹوریہ واپس آ رہے ہیں۔ وہ جینوا سے روانہ ہو چکے ہیں۔ جلد واپس آنے کی وجہ ان کے پتا کی بیماری ہے۔ مسٹر دت ہندوستان اور جرمنی کے درمیان تجارتی امور پر غور کرنے کے لئے یورپ گئے تھے۔

غلہ منڈی۔ میرٹھ۔ ۲۹ اپریل۔ موانہ میں مئی کے شروع میں ایک غلہ منڈی کھولی جا رہی ہے۔

ہوائی اڈے میں توسیع

رنگون۔ ۳۰ اپریل۔ ہوائی جہازوں کی آمد و رفت میں بھاری اضافہ کی وجہ سے گورنمنٹ نے ہوائی جہازوں کے اڈہ میں توسیع کرنے کی سکیم تیار کی ہے۔ اس توسیع پر کئی ہزار پونڈ خرچ آئیں گے۔

دہلی کے لالہ اندر پرشاد جی کی بیٹی کی شادی

دہلی۔ ۳۰ اپریل۔ گزشتہ رات دہلی کے آریہ سماجی لیڈر لالہ اندر پرشاد جی کی بیٹی کماری سوشیلا دیوی ایم۔ اے کی شادی پٹیالہ کے منتری ڈاکٹر ملکی رام جی کے بیٹے مسٹر ہردیو سہائے بی۔ ایس سی کے ساتھ نہایت دھوم دھام سے ہوئی۔ ۸ بجے شام کو برات کی آمد پر ملنی کی رسم ادا کی گئی۔ اس موقع پر جو صاحب موجود تھے ان میں مندرجہ ذیل کے نام قابل ذکر ہیں:۔

لالہ سری رام جی۔ مسٹر آصف علی جی۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ مولانا عارف ہسوی۔ پنڈت نیکی رام جی شرما۔ لالہ برج ناتھ جی بیال۔ مہاتما نارائن سوامی جی۔ مہاشہ کرشن جی مالک روزانہ "پرتاپ"۔ آچاریہ رام دیو جی۔ مسٹر اور مسز دیوداس گاندھی۔ لالہ اور مسز دیش بندھو گپتا جی۔ پنڈت مستانہ جی۔ لالہ شنکر لال جی۔ ڈاکٹر یدھ ویر سنگھ جی۔ مسٹر اور مسز ساہنی۔ پنڈت دھرم دیو جی۔ ودیا النکار۔ شریمتی ستیہ وتی جی۔ شریمتی کملا دیوی جی شوری اور پروفیسر اندر جی۔ ان کے علاوہ بہت سی عورتیں بھی موجود تھیں۔

سنسکار کی رسم ۹ بجے شروع ہوئی۔ جو آچاریہ رام دیو جی نے پورن وودک ریتی سے کرائی۔ سنسکار کے بعد شری مہاتما نارائن سوامی اور پنڈت نیکی رام جی شرما نے وَر اور وَدھو کو آشیرواد دی۔ لالہ نارائن دت جی نے شادی کی خوشی میں مختلف اداروں کو ۲۵۰ روپیہ ...

تین لڑکیوں کی پیدائش

لاہور۔ ۲۹ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دی لائف ایشورنس آف انڈیا انشورنس کمپنی کے ایک کلرک کے ہاں گزشتہ سنیچروار کو تین لڑکیاں تولد ہوئی ہیں۔ تینوں لڑکیاں زندہ ہیں۔ اور ماں بھی بخیریت ہے۔ لڑکیاں دس دس منٹ کے وقفہ کے بعد پیدا ہوئی ہیں۔ شاید پنجاب میں تین لڑکیوں کے اکٹھا پیدا ہونے کا یہ پہلا واقعہ ہے۔

میونسپل حدود کی نئی تقسیم

گجرات۔ ریلوے بازار گجرات کو جو میونسپل بورڈ کا وارڈ نمبر ۱۲ تھا نوٹیفائڈ ایریا قرار دیا گیا ہے۔ اس کمیٹی کے ممبروں کے تقرر کا بھی گزٹ میں اعلان کر دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اب جو وارڈ بچے ہیں۔ انکی از سر نو تقسیم عمل میں لائی جائیگی اور وارڈوں کے ۱۲ حلقے بنا دیے جائیں گے۔ ممکن ہے۔ اس نئی سکیم کے پیش نظر میونسپل بورڈ کا انتخاب بھی ملتوی کر دیا جائے۔

اینٹوں اور پتھروں کی پراسرار بارش

کیمبل پور۔ ۲۸ اپریل۔ محلہ کوٹلہ و محلہ قاضی پورہ میں پراسرار طریقہ پر دن اور رات کو پتھروں کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ پولیس کا زبردست پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ اور تفتیش بھی کی جا رہی ہے۔ مگر تاحال کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

آغا حشر کاشمیری کی موت

لاہور۔ ۲۹ اپریل۔ مشہور ڈرامہ نویس آغا حشر کاشمیری کل شام ۷ بجے چند دن بیمار رہنے کے بعد چل بسے ہیں۔ ان کا جنازہ آج صبح ۸ بجے اٹھا۔

پنڈت مالویہ ۹ مئی کو ولایت جائیں گے

بنارس۔ ۳۰ اپریل۔ پنڈت مالویہ کی صحت اب پہلے سے بہت بہتر ہے۔ مگر ابھی تک بہت کمزور ہیں۔ انہوں نے انگلستان کو روانہ ہونے کے متعلق ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا۔ چند روز ہوئے انہوں نے اپنے باورچی کے پاسپورٹ کے لئے درخواست دی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شاید وہ ۹ مئی کو روانہ ہو جائیں۔ مگر ان کی کمزوری کے پیش نظر وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

مہاراجہ کشمیر کو نیا اعزاز

لنڈن۔ یکم مئی۔ مہاراجہ کشمیر لیفٹیننٹ جنرل سر ہری سنگھ جی کو برٹش آرمی میں آنریری میجر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔

ٹریڈرز کانفرنس کا اگلا اجلاس

لائل پور۔ ۲۹ اپریل۔ امرتسر کے ڈیلی گیٹوں کی دعوت پر پنجاب ٹریڈرز کانفرنس نے اپنا آئندہ اجلاس امرتسر میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ گوجرانوالہ سے بھی دعوت موصول ہوئی تھی۔

قبائل کے ایک سرکردہ لیڈر کا قتل

پشاور۔ ۳۰ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خان صاحب زنگی خان کو جو کہ ایک سرکردہ مدخیل وزیری اور قبائل کے پالیٹکس میں ایک اہم شخصیت ہیں) اس کے چچازاد بھائی شرافی نے ٹوچی ایجنسی میں انکے ساتھ قتل کر دیا ہے۔ قتل کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ ونگی کے دو لڑکے بھی قتل کر دیئے گئے ہیں۔

بنارس میں گرمی کا زور

بنارس۔ ۳۰ اپریل۔ بنارس میں شدت کی گرمی پڑ رہی ہے اور سخت آندھی چل رہی ہے۔

ڈاک کی لاری پر ڈاکہ

کوئٹہ۔ ۲۹ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ لورالائی سے فورٹ سنڈیمن کو جاتی ہوئی ایک ڈاک کی لاری پر کل بابر اور مکہ بینڈ کے درمیان ایک مشہور ڈاکو ہاماک زیر سرکردگی سرحد پار کے ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا اس حملہ کے نتیجہ کے طور پر چار اشخاص موقع پر ہلاک ہو گئے۔ اور چار مجروح۔ مجروحین کو فورٹ سنڈیمن ہسپتال میں پہنچایا گیا۔

۱۵۰ باغی جلاوطن کر دیئے گئے

حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ جن لوگوں نے حکومت کے خلاف بغاوت کی۔ ان میں سے سوائے خاص ملزموں کے باقی سب کو جلاوطن کر دیا جائے۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق ۱۵۰ باغیوں کو جلاوطن ...

امتحان میٹریکولیشن کے نتائج کا گزٹ

لاہور ۳۰ اپریل۔ کنٹرولر امتحانات پنجاب یونیورسٹی لکھتے ہیں۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ میٹریکولیشن امتحانات گزٹ نکالا جائے۔ اس میں امیدواروں کے رول نمبر۔ نام۔ تاریخ پیدائش۔ مذہب۔ مضامین جن میں پاس ہوا۔ کل نمبر اور ڈویژن درج کئے جائیں گے۔ ۱۱ مئی کی صبح کو گزٹ کی نقلیں ضرور منگا خرید سکتے ہیں۔ ۱۰ مئی کو باہر کے مقامات پر بذریعہ رجسٹری بھی بھیجی جائیں گی۔ جس کے لئے ۲ مئی تک درخواست کرنی چاہئے۔ گزٹ کی ایک جلد کی قیمت کے علاوہ رجسٹری کے اخراجات بھی بھیجنے پڑیں گے۔

حادثۂ کراچی کے متعلق دیوانی دعویٰ

لائل پور ۲۹ اپریل۔ میر محمد صادق صاحب وکیل نے مسلم پبلک کو ایک تجویز لکھ کر بھیجی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ گورنمنٹ جو کہ حادثۂ کراچی کے متعلق دانستہ پہلو تہی کر رہی ہے۔ اور اپنے افسران پر الزام کے خوف سے تحقیقات سے انکار کر چکی ہے۔ اس لئے اب مقتولین کے وارثوں کی طرف سے دیوانی دعوے دائر کئے جائیں۔ اس سے تحقیقات خود بخود مکمل ہو جائے گی۔ اور صحیح حالات پبلک کے سامنے آ جائیں گے۔

مس سلوچنا آرہی ہے

بمبئی سے معلوم ہوا ہے کہ مشہور فلم ایکٹرس مس سلوچنا اپنی نئی فلم ختم کر کے امرتسر میں آ جائیں گی۔

پوسٹر کی ضبطی

لاہور ۳۰ اپریل۔ پنجاب گورنمنٹ نے بحق ملک معظم ایک سائیکلو سٹائل شدہ اردو پوسٹر بعنوان "سلور جوبلی" (جو ملک معظم سلور جوبلی کے لفظ سے شروع ہوتا ہے۔ اور ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی زندہ باد کے لفظوں کے ساتھ ختم ہوتا ہے) اور اس کے متعلق تمام دستاویزات۔ نقول یا ترجمے ضبط قرار دئے ہیں۔ کیونکہ اس کی اشاعت انڈین پریس ایکٹ کے ماتحت قابل اعتراض ہے۔

قیدی کا حراست سے فرار

لاہور ۳۰ اپریل۔ آج ایک بجے بعد دوپہر ڈسٹرکٹ کورٹ کے احاطہ میں سنسنی پھیل گئی جبکہ ایک زیر حراست قیدی حوالات کے ایک درجن پولیس کانسٹیبلوں کی آنکھ بچا کر بھاگ نکلا۔

سالانہ جلسہ

آریہ سماج شرقپور کا ۳۴واں سالانہ جلسہ بوجہ جشن سلور جوبلی ۵ و ۶ اور ۷ مئی کی بجائے ۱۰۔ ۱۱ اور ۱۲ مئی کو منایا جائے گا۔ (لال چند منتری آریہ سماج شرقپور)

جرمنی کی طرف سے معاہدۂ ورسیلز کی مزید خلاف ورزی

لنڈن ۲۹ اپریل۔ آج ہاؤس آف کامنز میں سر جان سائمن نے ایک مختصر سے اعلان میں کہا کہ گورنمنٹ جرمنی نے اطلاع دی ہے کہ اس نے ۲۵۰ ٹن وزنی ۱۲ سمندری جہازوں کی تعمیر کا حکم دیا ہے۔ اس امر کے متعلق کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی کہ کیل میں جہازوں کی تعمیر کا سکول پہلے کھول دیا گیا ہے۔ وزیر خارجہ سے سوال کیا گیا کہ اس کارروائی سے گورنمنٹ جرمنی نے معاہدۂ ورسیلز کی مزید خلاف ورزی کی ہے۔ کیا اسے لیگ کے نوٹس میں لانے کے لئے فوری قدم اٹھایا جائے گا؟ اور کیا گورنمنٹ برطانیہ اور جرمنی کے درمیان بحری گفت و شنید کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ سر جان سائمن نے جواب دیا کہ چونکہ اس سوال کے جواز پر اب غور کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں ان کا جواب دینے کے قابل نہیں۔

افغانستان کے سکھوں کو جلال آباد چلے جانے کا حکم

لاہور ۳۰ اپریل۔ گوردوارہ ڈیرہ صاحب میں سکھوں کا ایک عظیم الشان دیوان منعقد ہوا۔ ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا جس میں حکومت افغانستان کے اس حکم پر سخت رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ جو اس نے اپنی رعایا سکھوں کو جائدادوں اور گھر بار کو چھوڑ کر جلال آباد میں چلے جانے کے لئے دیا ہے۔ اور حکومت افغانستان اور حکومت ہند سے درخواست کی گئی۔ کہ اگر مندرجہ بالا حکم واقعی دیا گیا ہے۔ تو اسے جلد از جلد واپس لے کر سکھوں کے دین کی حفاظت کیا جائے۔ علاوہ ازیں جتھہ دار اجیت سنگھ کو سروپا دیا گیا۔

جوالاپور مہاودیالیہ کی جینتی

جوالاپور ۲۵ اپریل۔ جوالاپور مہاودیالیہ پچیس برس پیشتر قائم کیا گیا تھا۔ سوامی درشنانند جی نے مہاودیالیہ کی خوبصورت بستی میں اس کی بنیاد رکھی تھی۔ مقصد یہ تھا کہ پرانے آشرموں کی طرح اس میں مفت تعلیم دی جائے۔ ۱۸ اپریل سے ۲۰ اپریل تک اس کی جینتی منائی گئی۔ آریہ سماج کے ہستی مشہور سنیاسی۔ ودوان اور آریہ سماج کے سرکردہ لیڈر شامل ہوئے۔ دیگر گورو کلوں کے برہمچاری بھی کافی تعداد میں آئے۔ بہت سی کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ ان میں وید سمیلن۔ شکشا سمیلن۔ گرام سدھار سمیلن اور سنگیت سمیلن قابل ذکر ہیں۔ دھارمک اپدیشوں کے علاوہ سوامی سرو دانند جی اور پنڈت بھگی رام جی شرما وغیرہ نے لیکچر دئے۔ مہاتما ہنسراج جی نے کانووکیشن ایڈریس پڑھا۔ پانچ سناتکوں کو ڈگریاں دی گئیں۔ بہت سے مہانو بھاؤں کی طرف سے مبارکباد کے پیغام موصول ہوئے۔ ان میں مہاتما گاندھی۔ پنڈت مالویہ۔ مسٹر اینے۔ جمنا لال بجاج۔ بھائی پرمانند۔ مدن موہن سیٹھ اور سری پرکاش کے نام قابل ذکر ہیں۔ ۶ ہزار ...

پنڈت وزیر چند جی کی سپتری کا وواہ

پنڈت وزیر چند جی مزمان ہائی سکول ٹریننگ نسبتاً کالج موہن لال روڈ لاہور کی سپتری کماری اندرانی دیوی کا وواہ سنسکار ۹ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ کو ۷ بجے شام کو آرمبھ ہوا۔ اور سورج است تک گھر میں ودھی ہوتی رہی۔ پھر ۱۰ بجے رات سے لے کر ۱۲ بجے رات تک انوودھی ہوئی۔ وواہ سنسکار کو پنڈت صاحبان نے پوری پوری ودھی کیا کر کے سر انجام دیا۔ ویدی وغیرہ خوب سجائی گئی تھی۔ (ایک درشک)

۴۵ انڈین رجسٹریشن ایکٹ مجریہ ۱۹۰۸ء کے ماتحت رجسٹرڈ ہو۔ تو وہ اس بات کا قطعی ثبوت ہو گی کہ شخص مذکور آریہ سماجی ہے۔ اور اس کے خلاف کسی شہادت کو قبول نہ کیا جائے گا۔

۲۔ ہندوؤں کی مختلف ذاتوں یا مذاہب سے تعلق رکھنے والے آریہ سماجیوں کے درمیان وواہ ناجائز شمار نہ ہوگا۔ خواہ یہ وواہ رسم و رواج کے کتنا ہی خلاف ہو۔

۳۔ جانشینی کی غرض سے جز انتر جاتیہ وواہ جن کا اس ایکٹ کے سیکشن سوئم میں ذکر آتا ہے۔ ایسے وواہ منظور کئے جائیں گے۔ جو کہ دو جوتی کی ذات میں کئے جاتے ہیں۔

آریہ انتر جاتیہ وواہ بل

شری پت گھنشیام سنگھ جی گپتا ممبر اسمبلی ذیل کا آریہ انتر جاتیہ وواہ بل لیجسلیٹو اسمبلی میں پیش کرنے والے ہیں۔ اس بل کا مدعا یہ ہے کہ مختلف ذاتوں کے درمیان جو وواہ ہوتے ہیں۔ ان کے جواز کے خلاف جو شکوک ہیں کو دور کر کے ان کو جائز تسلیم کیا جائے۔

اغراض و مقاصد

چونکہ آریہ سماجی جو کہ ہندوستان کی آبادی کا ایک نمایاں حصہ ہیں۔ اصولاً یہ وشواس رکھتے ہیں۔ کہ موجودہ ذات پات کا سسٹم ان کی دھارمک پستکوں یعنی ویدوں اور اپنشدوں سے مطابق نہیں ہے۔ اور چونکہ موجودہ قانون کی رو سے مختلف ذاتوں کے اشخاص کے درمیان شادیاں ناجائز شمار کی جاتی ہیں۔ اور ایسی شادیوں سے اولاد کے ناجائز قرار دئے جانے کا احتمال ہے۔ اور ایسی بہت سی شادیاں ہو چکی ہیں۔ اور اگر اس قسم کی رکاوٹ حائل نہ ہو۔ تو زیادہ شادیاں آئندہ بھی ہوں گی۔ لہذا اس امر کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ ایسا قانون وضع کیا جائے جس سے آریہ سماجیوں کو راحت حاصل ہو۔ بنا بریں ذیل کا قانون تجویز کیا جا رہا ہے۔

ٹائیٹل اور وسعت

۱۔ اس ایکٹ کا نام "آریہ وواہ ایکٹ ۱۹۳۵ء" ہوگا۔

۲۔ اس کا نفاذ سارے برٹش انڈیا میں ہوگا۔ اور اس کا اطلاق ان جملہ وواہوں پر ہوگا۔ جو اس ایکٹ کے پاس ہونے سے پہلے یا بعد میں ہوں گے۔

تعریف

اس ایکٹ کے ماتحت آریہ سماجی وہ ہوگا جو کہ:

(ا) کسی آریہ سماج کا ممبر ہو۔

(ب) اس ایکٹ کے پاس ہو جانے کے ۵ سال کے اندر یا اپنے وواہ کے ایک سال کے اندر اس قسم کا تحریری بیان دے کہ میں آریہ سماجی ہوں۔ یا اس قسم کا فریق کا بیان دے۔

(ج) میں ایسے خاندان کا ممبر یا رشتہ دار یا ایسے شخص کی سرپرستی میں ہو جس کا کلاز (ا) یا کلاز (ب) میں ذکر آتا ہے۔

تشریح

جب کوئی ایسی شادی ہو جس کا ذکر سیکشن دوئم کی کلاز (ب) میں آتا ہے ...

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲۳ - بیساکھ سمت ۱۹۹۲

آریہ انتر جاتیہ وواہ بل

ویدک دھرم کی رُو سے ساری آریہ جاتی سمان ادھیکار رکھتی ہے۔ نہ کوئی انسان جنیشٹھ ہے۔ اور نہ کوئی کنشٹھ۔ آریہ جاتی کی یہ بدقسمتی تھی۔ کہ وہ مختلف انقلابوں میں سے گذرتی ہوئی۔ ایسی اوستھا کو پراپت ہوئی۔ جس سے اُس کے مختلف طبقات میں اہمانتا اور عدم مساوات کے بھاو پیدا ہو گئے۔ جہاں ہر ایک آریہ کا یہ دھرم تھا۔ کہ وہ دوسروں کو مِتر کی درشٹی سے دیکھے۔ اور دیوتاؤں۔ براہمنوں۔ کھشتریوں اور شودروں کا پریم بنے وہاں گردش روزگار سے ایسا انقلاب ظہور پذیر ہوا۔ کہ ساری آریہ جاتی کا شیرازہ بکھر گیا۔ نہ براہمن کو کھشتری سے پریم رہا۔ نہ کھشتری کے دل میں براہمن کی شردھا رہی۔ نہ ویش کی براہمن سے عقیدت رہی۔ اور نہ ہی براہمن کے دل میں ویش کا کوئی سنمان رہا۔ جب دِجوں کے اندر یہ اوستھا ہو گئی۔ تو شودروں کا تو خدا ہی حافظ تھا۔ اُن کو پاؤں کی جوتی سمجھا جانے اور سماج کا اسفل ترین حصہ قرار دیا جانے لگا۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ آریہ جاتی ودیشیوں کے آکرمنوں کا متفقہ مقابلہ نہ کر سکی۔ جب یونانیوں اور ملیچھوں نے پنجم کی اور سے آکرمن کئے۔ تو نہ براہمنوں نے اُن کا مقابلہ کیا۔ نہ ویشوں نے اُن کے خلاف ہتھیار اٹھائے۔ نہ شودر ہی دیش سیوا کے بھاو سے پریرت ہو کر میدان میں نکلے۔ اکیلے راجپوت جن کی سنکھیا ساری جنتا میں آٹا میں نمک کی مثال تھی۔ ودیشیوں کے دانت نہ توڑ سکے۔ اور دب کر یا تو راجپوتانہ کے ریگستانی علاقہ میں ہجرت کر گئے۔ یا شملہ جیسے کوہستانی علاقہ جات میں جا پناہ گزین ہوئے۔ حالت یہاں تک پہنچی۔ کہ بزدل لوگوں کی ماتر بھومی کے سنمان کی جگہ یہ درشیہ دیکھنے پڑے۔ کہ اُن کی ستونتی کنیائیں۔ ماتائیں۔ دھرم پتنیاں اور کشتریاں "جوہر" کی رسم ادا کر رہی ہیں۔ تاکہ کہیں وہ ودیشیوں کے ہاتھوں میں پڑ کر ناقابل برداشت صدمات کا شکار نہ ہوں۔ اوستھا صرف یہاں تک ہی نہ بگڑی۔ بلکہ خود آریہ جاتی کا مجلسی نظام اتنا ڈھیلا ہوا۔ کہ جہاں پہلے ویدک زمانہ میں صرف چار ورن پائے جاتے تھے۔ وہاں سمرتیوں وغیرہ کے زمانہ میں ورنوں اور اُپ ورنوں کی سنکھیا بڑھتی گئی۔ اور سنگھٹن رہت جاتی نے اپنی سلامتی ہی اِسی بات میں تصور کی۔ کہ مختلف برادریوں اور ذاتوں پاتوں میں بٹ جائے۔ تاکہ اس تقسیم در تقسیم کی آڑ میں اپنی بچی کھچی سنسکرتی کی رکھشا کر سکے۔

اس تقسیم در تقسیم سے آریہ سنسکرتی کی رکھشا ہوئی۔ یا اس کی اوستھا بد سے بدتر ہو گئی۔ اس امر پر اس وقت وچار کرنا ہمارا کام نہیں۔ جہاں ذات پات نے ہزاروں بنا ہیار بچا لئیں۔ وہاں یہ بھی سچ ہے۔ کہ اس نے افغانی اور مغل حکومتوں کے زمانہ میں آریہ جاتی کو کسی نہ کسی حد تک سُرکھشت رکھا۔ اور Puritanity of race کے قیام میں سہایتا کی۔ خواہ یہ سہایتا مستقبل کے لئے زیادہ مہنگی پڑی۔ کیونکہ اس سے جاتی کے اندر سمدھار کا بھاو بہت مدھم پڑ گیا۔ اور اس پر قدامت پسندی نے غیر معمولی قبضہ پا لیا۔ نہ صرف براہمن ورن ہی سینکڑوں برادریوں میں بٹ گیا۔ بلکہ کھشتریوں کے اندر بھی ہزاروں ذاتیں پیدا ہو گئیں۔ اور ویشوں کی تقسیم تو شمار سے بڑھ گئی۔ بدقسمت شودر بھی اس تقسیم در تقسیم کے مسمریزم کا شکار ہو کر اتنے گر گئے۔ کہ اُن کے لئے اُٹھنے کا کوئی چانس نہ رہا۔ اُن کی اس مند اوستھا کو دیکھ کر جہاں یون کال میں اُن پر تبلیغی مُلّاؤں نے تبلیغ کے ڈورے ڈالے۔ وہاں دوسرے سمپردائیوں نے بھی ان کے طفیل اپنی دوکانداری تیز کی۔ اور آج اس ذات پات کا یہ افسوسناک نتیجہ نکل رہا ہے۔ کہ جن بیٹوں کو جگت ماتا کے دُنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ ان کو بھارت ورش میں عموماً اور آریہ جاتی میں خصوصاً نفرت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ اور نوبت یہاں تک آ گئی ہے۔ کہ براہمنوں جیسی اونچی ذات ... کسی محنت کا کام کر کے

حلال کی کمائی پر گزران کرنے سے کترائیں گے۔ کیونکہ ان کے خیال میں اس سے اُن کی مزعومہ جنم کی ذات پات پر حرف آتا ہے۔

فی زمانہ اس تقسیم در تقسیم کا یہ نتیجہ نکل رہا ہے۔ کہ آریہ جاتی میں دن بدن تفریق کی خلیج بڑھتی جا رہی ہے۔ بیکاری کا روز افزوں غلبہ ہو رہا ہے۔ اور مختلف اعلےٰ سے اعلےٰ خاندان دن بدن پستی کی طرف جا رہے ہیں۔ اقتصادی گراوٹ کے ساتھ مجلسی نظام بھی ایسا ڈھیلا پڑ گیا ہے۔ کہ ہزاروں ہندو نوجوان اس ترقی سے بے اولاد جا رہے ہیں۔ اور ہزاروں خاندان اس بُرے نظام کی وجہ سے مٹ رہے ہیں۔ اور اگر اقتصادی گراوٹ اور مجلسی نظام کو جلد سدھارنے کی کوشش نہ کی گئی۔ تو ڈر ہے۔ کہ کہیں غیر ملکی جاتیاں بھارت ورش کے اندر ہی جہاں کبھی آریہ جاتی کا طوطی بولتا تھا۔ آریہ جاتی کی وہی اوستھا نہ بنا دیں۔ جو کہ آسٹریلیا میں maori (موری) جاتی کی، امریکہ میں ریڈ انڈین جاتی کی ہے۔ اور دوسرے دیشوں میں وہاں کے اصلی نواسیوں کی ہے۔

اس اوستھا کو دور کرنے کا بہترین علاج یہ ہے۔ کہ آریہ جاتی کو جہاں جلد از جلد سنگھٹت کیا جائے۔ وہاں اس کے اندر قدامت پسندی کی بجائے سدھار کی بھاؤنا ڈالی جائے۔ تاکہ یہ اچین رشٹر ... یادگار جاتی اپنے بھوشیہ کو سُرکھشت رکھنے کے قابل ہو سکے۔

آج جبکہ ... میں بھگوان دیانند کی کرپا سے شدھی اور جاتی پرویش کا سُدرشن چکر چل رہا ہے۔ اور مختلف مذاہب کے لوگوں کے لئے ویدک دھرمیوں نے اپنے دروازے کھول دئے ہیں۔ تو اس امر کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ اُن کے درمیان جلد از جلد مجلسی تعلقات قائم کرنے کی سبیل نکالی جائے۔ تاکہ یہ جاتی اپنے (Lost ones) کو آسانی سے (Reclaim) کر سکے۔ اور اُن کو اپنے اندر جذب کرنے کے قابل ہو سکے۔ اور نہ صرف غیروں کو ہی اپنا انگ بنا سکے۔ بلکہ اپنوں کو بھی اپنے سنگھٹن کا ایک کارآمد جزو بنا سکے۔ آج جہاں مختلف ذاتوں کے ہندو جوڑوں کو اپنے مجلسی نظام کو قائم رکھنے کے لئے "سول میرج ایکٹ" کی شرن لینی پڑتی ہے۔ یا بعض حالتوں کے اندر انند میرج ایکٹ کی راہ دیکھنی پڑتی ہے۔ وہاں آریہ سماجیوں کو یہ دقت محسوس ہو رہی تھی۔ کہ یا تو اپنے عقیدہ کے خلاف جنم کی ذات پات کی شرن سے گھبرانے برادری سسٹم کو زندہ رہنے کے لئے آلہ کار بننا پڑتا تھا۔ یا ... ذات پات کو توڑ کر اونچی اولاد کے لئے یہ مصیبت سہیڑنی پڑتی تھی۔ کہ اُن کے آبائی یا خاندانی رشتہ دار بعد ازاں اُن کے حق وراثت کو اس بنا پر چیلنج کریں۔ کہ اُن کے والدین کا تعلق مختلف ذاتوں سے تھا۔ اور اُن کا وواہ جائز نہیں ہوا تھا۔

اس مصیبت سے بچنے کے لئے آریہ جگت دیر سے یہ ضرورت محسوس کر رہا تھا۔ کہ جس طرح سکھوں کی سہولیت کو مدنظر رکھ کر حکومت نے "میرج ایکٹ" پاس کیا ہوا ہے۔ اسی طرح مختلف ذاتوں کے آریہ سماجیوں کے درمیان رشتہ ناطہ کو جائز قرار دینے کے لئے ایسا قانون پاس کیا جائے۔ جس سے نہ تو کوئی شخص ایسے رشتہ ناطہ کو قانوناً یا رسماً یا رواجاً ناجائز قرار دینے کی ہمت کر سکے۔ اور نہ ہی ایسے وواہوں سے پیدا شدہ اولاد کے حق وراثت کو کوئی رشتہ دار چیلنج کرنے کی ہمت کر سکے۔

گو فرداً فرداً آریہ سماجیوں میں آریہ سماج کے جنم دن سے ایسے وواہ ہو رہے تھے۔ اور جب سے سورگیہ مہاتما منشی رام جی نے اپنی سپتری کا وواہ ذات پات کے بندھن کو توڑ کر کیا تھا۔ اس قسم کے وواہوں کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اور اس بارہ میں قانون کی خاموشی کو بُری طرح محسوس کیا جا رہا تھا۔ اور دن بدن یہ مطالبہ زور پکڑ رہا تھا۔ کہ انتر جاتیوں کے اندر وواہوں کے قانونی جواز کو سویکار کیا جائے۔ تاکہ جاتی پر بندش اور سنگدھی کے سُدرشن چکر کو کامیابی سے چلاتے وقت اس قسم کے وواہوں کے خلاف جو آواز اٹھائی جا سکتی ہے۔ اُس کے اُٹھائے جانے کا کوئی امکان نہ رہے۔

بھلا ہو سٹری بہت گھنشیام سنگھ جی گپتا ممبر اسمبلی کا جنہوں نے آریہ جگت کے اس مطالبہ کی اسمبلی میں ترجمانی کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اور انتر جاتیہ وواہوں کے جواز کے بل کو اسمبلی میں پیش کر کے ایسی کاروائی کی ہے۔ جس کی جتنی بھی پرشنسا کی جائے تھوڑی ہے۔ اب آریہ جگت کا یہ اخلاقی اور دھارمک فرض ہے۔ کہ وہ متفقہ

طور پر اس بِل کے حق میں پُورے زور سے آواز اُٹھائے۔ اور اُس وقت تک دم نہ لے۔ جب تک یہ بِل اُسی طرح ایکٹ نہ بن جائے۔ جس طرح سکھوں کی سہولیت کے لیے آنند میرج بِل ایکٹ کا رُوپ دھارن کر چکا ہے ۔

آریہ جگت یہ وِشواس رکھتا ہے۔ کہ اسمبلی کے جملہ ممبران خواہ اُن کا تعلق کسی بھی طبقہ یا جماعت سے ہو۔ اس بِل کو ایکٹ بنوانے میں مدد دیں گے۔ اور اپنے عمل سے یہ ثابت کریں گے کہ وہ آریہ سماجیوں کے ایک اہم معاملہ سے جس کا تعلق اُن کے خالص مجلسی نظام اور حقِ شہریت سے ہے۔ ہر قسم کی رواداری کا سلوک رکھنے کے لیے تیار ہیں۔

ہم اس لیکھ کو اس آشا کے ساتھ سماپت کرتے ہیں۔ کہ جس وقت یہ بِل اسمبلی میں پیش ہوگا۔ وہ متفقہ طور پر نہ صرف اس کا سواگت کرے گی۔ بلکہ اسے پاس کرکے آریہ جگت کے متفقہ مطالبہ کی اہمیت کو تسلیم کرے گی۔ اور یہ ثابت کرے گی۔ کہ وہ فی الحقیقت بھارت ورش کے ۳۵ کروڑ باشندوں کی آئینی ترجمان ہے ۔

معاہدہ ورسیلز کی خلاف ورزی کا اختتام

فرانس کو تو شروع سے ہی یہ شکایت رہی ہے۔ کہ جرمنی ابتدا سے ہی معاہدہ ورسیلز کی مخالفت کرتا آیا ہے۔ اب برطانیہ اور اٹلی نے بھی یہی شکایت کرنی شروع کر دی ہے۔ اور جرمنی کے خلاف یہ الزام لگانا شروع کر دیا ہے۔ کہ وہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرکے زبردست جنگی تیاریاں کر رہا ہے۔ اور اُس نے اعلےٰ قسم کے جنگی جہاز تیار کرنے شروع کر دیے ہیں۔

ہم حیران ہیں۔ کہ مذکورہ ممالک کو جرمنی کے خلاف ان معاملات کے متعلق شکایت کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔ جن میں وہ پہلے کوئی قابلِ تقلید نظیر قائم کرنے کا خود نام نہیں لیتے۔ اگر جرمنی کے سوائے باقی ممالک نے تخفیفِ افواج کے معاملہ میں پیش قدمی کی ہوتی۔ اور جرمنی کو موقع دیا ہوتا۔ کہ وہ ان کی مثال کو دیکھ کر اپنی جنگی تیاریوں کو بھی بیانہ پر جاری نہ رکھے۔ جس پر وہ رکھ رہا ہے۔ تب بھی کوئی بات ہوتی۔ اب جبکہ باقی کے ممالک اس قسم کی کوئی کاروائی کرنے کو تیار نہیں۔ تو پھر یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ اکیلے جرمنی پر جو کہ اپنی پُرانی ذلت کی تکمیل

کو اُتارنے کے درپے ہے۔ دباؤ ڈالا جائے۔ کہ وہ حفاظتِ خوداختیاری سے غافل ہو جائے۔ اور خاص کر اس وقت جبکہ اُس کا پڑوسی سوویٹ روس دُنیا کو کھلم کھلا مبارزت کی دعوت دے رہا ہے۔ ہمارے خیال میں مذکورہ اتحادی طاقتوں کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ جرمنی کو مغلوب بنانے کی بجائے اُسے اپنی پہلی شان تک پہنچنے کے قابل بنائیں۔ تاکہ جرمنی مضبوط ہو کر اتحادیوں کو سوویٹ ازم کے بے پناہ سیلاب سے بچا سکے ۔

اہلِ برہما کا ہندوستانیوں سے تعلق

ریورینڈ بودھ بھکشو اوتاما پردھان ہندو مہاسبھا سمیلن کانپور نے آگرہ کے ہندوؤں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتی ہے۔ کہ برہما کے باشندوں کو ہندوستان سے علیحدہ کرکے ایک نیا صوبہ بنا دے۔ لیکن وہ برہما نواسیوں کے دلوں کو ہندوستان سے علیحدہ نہیں کر سکتی۔ بھکشو مہودیہ کے اس پبلک اعلان کا جہاں ہم ہندوستان کی طرف سے سواگت کرتے ہیں۔ وہاں یہ آشا بھی رکھتے ہیں۔ کہ وہ برہما نواسیوں پر اپنی طرف سے زور ڈالیں گے۔ کہ وہ کسی ایسی تحریک کا خیر مقدم نہ کریں۔ جس سے ہندوستان اور برہما کے درمیان تعلقات کی کشیدگی کا کوئی احتمال بھی ہو سکے۔ بلکہ ایسی کوشش کریں جس سے ہندوستانی اُن کے مفاد کو اپنا مفادِ حقیقی تصور کریں۔ اور جب کسی جانب سے اس مفاد پر چوٹ لگتی ہو۔ تو اُس کی رکھشا کو اپنا فرض سمجھیں۔ اور اُس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک اس چوٹ کے عوض میں کوئی جوابی چوٹ نہ لگا سکیں ۔

سناتن دھرمی پریس کا دل آزار رویہ

کچھ دنوں سے ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ بعض سناتن دھرمی اخبارات موقع کی نزاکت کو سمجھے بغیر آریہ سماج اور بھگوان دیانند کے خلاف ایسے لیکھ پرکاشت کر رہے ہیں۔ جن سے ہندوؤں کے باہمی تعلقات کے ناخوشگوار صورت اختیار کر لینے کی سمبھاونا ہے۔ ہم ویدک دھرمی ابھی ہر ایک شنکا کا

جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ جو کہ کوئی جگیاسو آریہ سماج کے عقائد یا سدھانتوں کے خلاف کرے۔ لیکن اگر شنکا کی بجائے آریہ جنتا کی دل آزاری کے لیے بھگوان دیانند کی ذات ستودہ صفات پر اتہامات تراشے جائیں۔ تو ہمیں ایسے اتہام تراشوں کی سمجھ پر ماتم کرنا پڑتا ہے۔ اور ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ آریہ جاتی کی حالت پر نظر کرکے اپنے اس وطیرہ سے جتنی جلدی تائب ہوں۔ اُتنا ہی اچھا ہوگا۔ آریہ جاتی کے لیکھکوں کو اب متحدہ اور متفقہ طور پر ودھرمیوں کے آکرمنوں کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ نہ کہ اپنے ہی درمیان خانہ جنگی کی آگ سلگانی چاہیئے۔ اور دوسروں کو ایسا مسالہ بہم پہنچانا چاہیئے۔ جس سے وہ ناجائز فائدہ اُٹھا کر ہمارے مشترکہ وجود کا مذاق اُڑا سکیں ۔

والیانِ ریاست پر دوڑے

ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن لکھتا ہے۔ کہ مختلف ہندوستانی ریاستوں کے نمائندوں اور انڈیا آفس کے حکام کے درمیان جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ والیانِ ریاست کی فیڈریشن کے متعلق شرکت میں پہلے جو شک تھا وہ دُور ہوتا جا رہا ہے۔ اور وہ ترمیم شدہ بِل کی مکمل حمایت کرنے کو تیار ہیں۔ اگر فی الواقعی انڈیا آفس والیانِ ریاست کو اس بات پر رضامند کر سکا ہے۔ کہ وہ فیڈریشن میں شامل ہو جائیں۔ تو اس کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ والیانِ ریاست کو بھی یہ باور کرائے۔ کہ وہ جہاں خود برٹش انڈیا کے آئینی انتظام میں شریک ہوں۔ وہاں ایسی کوشش بھی کریں۔ جس سے برٹش انڈیا کی طرح اُن کی ریاستوں کی رعایا بھی اُن کے انتظامِ حکومت میں اُن کو اپنا باعزت تعاون پیش کرکے ریاست کا مستقبل بہتر بنانے میں معاون ہو سکے۔ تاکہ کسی غیر ملکی سیاح کو یہ کہنے کا موقع نہ رہے۔ کہ فیڈریشن کے ممبران ایسے ہیں۔ جن کی اپنی ریاستوں کے انتظام میں رعایا کو دخل دینے یا مشورہ دینے کا کسی قسم کا ادھیکار نہیں ہے ۔

وزیرِ تعلیم پنجاب کی تازہ تقریر

سر فیروز خان نون وزیرِ تعلیم حکومتِ پنجاب نے انٹرمیڈیٹ کالج گجرات کے جلسہ تقسیمِ انعامات میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ :-

"تعلیم کا مقصد کلرک پیدا کرنا نہیں"

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آج کل پنجاب کے سکولوں اور کالجوں میں جس قسم کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اس سے انسان بڑا ہو کر اور کر ہی کیا سکتا ہے۔ موجودہ تعلیم تب ہی کوئی مفید نتیجہ پیدا کر سکتی ہے۔ جب اس کے ساتھ سکولوں میں صنعتی تعلیم کا بندوبست ہو۔ تاکہ اگر لڑکوں کو کہیں کسی سرکاری محکمہ میں کلرکی نہ ملے۔ تو وہ کوئی آزادانہ پیشہ سیکھ کر آزادانہ زندگی بسر کر سکیں۔ اور شکم پروری کے لیے دوسروں کے دستِ نگر نہ رہیں ۔

ضرورت ہے

ویدک کنیا پاٹھشالہ جھجر ضلع روہتک کے لیے ایک ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو گریجویٹ اور تجربہ کار ہو۔ ضرورت مند مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی درخواستیں جلد روانہ کر دیں۔ جس میں قابلیت کم از کم تنخواہ جو منظور ہو۔ اور عمر و تجربہ سابقہ کا ذکر ہو۔ آریہ خیالات رکھنے والی کو ترجیح دی جائیگی

بہادر سنگھ وکیل سکرٹری
ویدک کنیا پاٹھشالہ جھجر ضلع روہتک

ودھوا کی ضرورت

ایک دھناڈیہ آدمی کے واسطے جس کی استری کا دیہانت ہو چکا ہوا ہے۔ اور کوئی سنتان بھی نہیں ہے۔ ایک ایسی ودھوا کی ضرورت ہے۔ جو شاریرک لحاظ سے پوری تندرست ہو۔ اور جس کی عمر تیس بتیس سال کے قریب ہو۔ ذات پات کا لحاظ نہیں ہے۔ خط و کتابت بنام ۸۵۳ معرفت مینیجر صاحب "پرکاش" لاہور ہونی چاہئے۔

... شہید راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جوبلی فنڈ کے چندہ کی واپسی

پچھلے دنوں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ ملک معظم کی سلور جوبلی کے سلسلہ میں رب والی ضلع حصار کے باشندوں سے چندہ کی وصولی میں جبر کا استعمال کیا گیا ہے۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سب ڈویژنل آفیسر سرسہ نے اس بات کا بندوبست کر دیا ہے۔ کہ اس روپیہ کو واپس کر دیا جائے۔ جس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ناپسند ذرائع سے وصول کیا گیا تھا۔ مذکورہ کارروائی سے ان لوگوں کو جو کہ سلور جوبلی فنڈ کے لئے روپیہ جمع کر رہے ہیں۔ یہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ گورنمنٹ اور اس کے افسران اس بات کے حق میں نہیں ہیں۔ کہ کسی بھی حالت میں چندہ جمع کرنے میں جبر سے کام لیا جائے۔ اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ افسران کی طرف سے اس بات کی خاص کوشش ہونی چاہئے۔ کہ چندہ جمع کرنے کے معاملہ میں لوگوں پر کہیں بھی کسی قسم کا جبر نہ استعمال کیا جائے۔ اور لوگوں کے فنڈ میں روپیہ دینے وقت کسی قسم کا ناواجب رسوخ استعمال نہ کیا جائے۔

وشیشرانند ٹرسٹ کا دفتر

وشیشرانند ٹرسٹ وہ ٹرسٹ ہے۔ جو ویدک کوش تیار کرنے میں لگا ہے۔ اور جس کا مکھیہ کاریہ آریہ سماج کے بانی مہرشی دیانند سرسوتی کے ویدبھاشیہ کو گھٹیا سدھ کرنا ہے۔ اس کا دفتر پہلے دیانند براہم مہاودیالیہ میں تھا۔ پنڈت وشوبندھو جی کے وہاں سے پرتھک ہونے پر یہ ٹرسٹ وہاں سے بڑی کوششوں کے بعد ہٹ سکا۔ اس کے بعد پنڈت وشوبندھو جی اسے اپنی جائے رہائش میں لے گئے۔ مگر اب کافی دیر سے وہ اس دفتر کو دیانند کالج کے ریسرچ وبھاگ میں جہاں کہ وہ سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ لے گئے ہیں۔ اس کے متعلق آریہ سماجوں میں ایک زبردست جذبۂ ناراضگی پھیل رہا تھا۔ جسے روکنے کے لئے شری لالہ کیشورام جی اب پردھان آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا و ممبر دیانند کالج کمیٹی نے پردھان کالج کمیٹی کو پتر لکھا۔ کہ وشیشرانند ٹرسٹ کا دفتر کالج کی کسی بھی عمارت میں رہنا مہاتما جی کے ایوارڈ کے خلاف ہے۔ اس چٹھی کے بعد پردھان صاحب نے دفتر مذکور کو کالج کے ریسرچ وبھاگ سے اٹھا لینے کا حکم جاری کر دیا۔ مگر افسوس ہے ...

وشیشرانند ٹرسٹ کا دفتر ریسرچ وبھاگ میں ہی ہے۔ پردھان کالج کمیٹی کے حکم کا نتیجہ اگلے سپتاہ ناظرین کی بھینٹ کر دیا جائیگا۔

(آریہ گزٹ)

بھیرہ کا "ویر میلہ"

ہم پچھلے ہفتہ آریہ جنتا کو یہ سوچنا دے چکے ہیں۔ کہ امسال ۱۷۔ ۱۸۔ اور ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء کو پورنماشی کے موقع پر بھیرہ کے گرام میں شہید دھرم مہاتما رام چندر جی کی پوتر سمرتی میں "ویر میلہ" منایا جائیگا۔ چونکہ جس جگہ ہر سال میلہ منایا جاتا ہے۔ وہ ایک رمنیہ اور سندر استھان ہے اور کسی وقت کسی اعلےٰ آشرم کی قائمی میں سہایک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے آریہ جنتا کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس موقع پر کثیر تعداد میں وہاں تشریف لے جا کر دیکھے کہ وہ ... ایسا کون سا طریق ہے جس سے یہ استھان زیادہ اپیوگی بن سکتا ...

کاریہ کو بھلی پرکار چلا لینے کے لئے لابھ کاری ثابت ہو سکتا ہے۔

چونکہ ادھیکاری ورگ نے اپنی طرف سے رنگا نار ایسا یتن کیا ہے۔ جس سے ریاست بھر میں دلت ادھار کی تحریک کو زیادہ کامیاب بنا لینے کے لئے یہ استھان زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے آریہ جنتا کو اس میلہ پر اکثرت ہو کر ان ذرائع پر وچار کرنا چاہئے۔ جن سے اپریکت پر یوجن بھلی بھانتی پورن ہو سکے۔

کچھ رب سے اپنے دھیان لگا

(از شری ہنس جی علاولپوری پریمی گوروکل بھون لاہور)

(۱)

یونہی ساری عمر گنوائی
سوچا سمجھا نہ کچھ بھائی
نیکی کی نہ کرہی کمائی
او من پاپی سوچ ذرا
کچھ رب سے اپنے دھیان لگا

(۲)

دھن کا بندے اتنشہ ہے
دلدل میں تو پھنسا ہوا ہے
من میں تیری پاپ بسا ہے
پاپ کی گٹھڑی کھول دکھا
کچھ رب سے اپنے دھیان لگا

(۳)

اس پاپی جگ کا پاس نہ کر
اس جھوٹی دیہہ سے آس نہ کر
انمول ہے جیون ناش نہ کر
یہ جیون بیتا جائے رہا
کچھ ایش سے اپنے دھیان لگا

(۴)

بھول نہ تو ہے کھونا پاکر
کر لے نیکی جگ میں آکر
سنبھلا گر نہ ٹھوکر کھا کر
ہوش کی لے پچھتائے گا
کچھ ایش سے اپنے دھیان لگا

سید عطاءاللہ شاہ بخاری کو سزا

قادیانی نبی کی راجدھانی میں ایک تقریر کرنے پر سید عطاءاللہ شاہ بخاری کے خلاف دیوان سکھانند جی مجسٹریٹ گورداسپور میں جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند کئی ماہ سے چل رہا تھا۔ اس کا ڈراپ سین ہو گیا۔ عدالت نے شاہ صاحب کے خلاف جرم ثابت پاکر انہیں ۶ ماہ قید با مشقت کی سزا دے دی ہے۔ ...

مرزائیوں اور احراریوں کے درمیان جو منافرت کی خلیج وسیع ہو رہی ہے۔ اسے پاٹ دیا جائے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ وہ اس مقدمہ سے رکی نہیں۔ بلکہ وسیع تر ہو گئی ہے۔ اور شاہ صاحب کو جو سزا دی گئی ہے۔ اس سے اس اندیشہ کا قوی احتمال ہے کہ اس سے مرزائیوں اور احراریوں کے باہمی تعلقات کافی لمبے عرصہ تک ناخوشگوار ہو جائیں گے۔ مجسٹریٹ نے شاہ صاحب کی تقریر سے جو اقتباسات اپنے فیصلہ میں دئیے ہیں۔ ان سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ شاہ صاحب نے ہر دو جماعتوں کے درمیان تنفر نہیں پھیلایا۔ ہاں اگر کچھ ثابت ہوتا ہے۔ تو صرف یہ کہ شاہ صاحب مرزائیوں کے عقائد کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ اور ان کو حقیقی اسلام کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں۔ لہذا اس اظہار رائے پر شاہ صاحب کو اتنی سخت سزا دینا کسی حالت میں بھی جائز نہیں ہمیں امید رکھنی چاہئے۔ کہ شاہ صاحب کی طرف سے اس فیصلہ کے خلاف ضرور اپیل دائر کیا جائے گا۔ اور آخیر دم تک انصاف حاصل کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

مزیدار چوٹ

پچھلے دنوں مولوی عنایت اللہ آو قادیان کی اس تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ "آج تک مرزائیوں کا عورتوں سے مقابلہ رہا ہے۔ اور اب مردوں سے ہوا ہے"۔ قادیان کے الہامی گزٹ "الفضل" نے لکھا تھا۔ کہ احرار سے پہلے تو ہمارا مقابلہ مولوی ثناءاللہ سے رہا ہے۔ اگر وہ عورت ہیں۔ تو سمجھو۔ ہمارا مقابلہ عورتوں سے ہی تھا۔"

اس جواب کو پڑھتے ہی مولانا ثناءاللہ نے فرمایا ہے۔ کہ "ایڈیٹر" الفضل نے مولوی عنایت اللہ کے کلام کا صحیح مطلب نہیں سمجھا۔ مولوی صاحب موصوف نے عورتوں سے مقابلہ نہیں کیا۔ بلکہ مکالمہ کیا ہے۔ جس سے ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ آج تک مرزائی لوگ افتراد انبیاء کا معاملہ ایسے شخص سے کرتے ہیں۔ جو حیض آنے کی وجہ سے (دیکھو تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۳) ہمیشہ ناپاک رہتا ہے۔ گو مولانا ثناءاللہ کی چوٹ مزیدار ہے۔ لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آجکل حکومت مرزائی ...

تعزیہ پر پابندی

ہندوستان کی یہ بدقسمتی ہے۔ کہ یہاں بعض اوقات تہواروں پر بھی سر پھٹول ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سال تو یہ شکایت عام رہی ہے۔ کہ اس دفعہ محرم کے تعزیوں پر غیر معمولی فسادات ہوئے ہیں۔ اور بعض جگہ تو کشت و خون تک بھی نوبت پہنچی ہے۔ محرم کے موقع پر جو فسادات ہوئے ہیں۔ ان کی روک تھام کے لئے ہمارا معزز امرتسری ہمعصر ذیل کا صائب مشورہ دیتا ہے:۔

"حکومت چاہے۔ تو ان فسادات کو فوراً بند کر دے۔ جس کی صورت بہت آسان ہے۔ جو جماعت یا شخص تعزیہ منانے کی درخواست پیش کرے۔ اُس سے اُس کا (مذہبی) مذہب دریافت کیا جائے۔ کہ وہ شیعہ ہے یا سنی۔ حنفی ہے یا اہلحدیث؟ جو مذہب وہ بتلائے۔ اُس مذہب کے معتبر علماء کا فتویٰ اُس سے طلب کیا جائے۔ اگر اُس مذہب کے علماء کا فتویٰ وہ پیش نہ کر سکے۔ تو اس جماعت یا شخص کو تعزیہ نکالنے کی اجازت نہ دی جائے۔ پھر دیکھیں۔ تعزیہ کون نکالتا ہے؟"

("اہلحدیث" امرتسر ۶ اپریل ۱۹۳۵ء)

علماء کی بھی ایک ہی کہی۔ جب آج کل علماء [illegible] طرح طرح کے [illegible] رہے ہیں۔ اور [illegible] اپنی ذاتی اغراض [illegible] جائز بنا رہے ہیں۔ [illegible] معلوم [illegible] تعزیوں کے [illegible] صرف علماء سے ہی پوچھے۔ اور اپنے [illegible] ضابطے سے کام لے کر ان بدعتوں پر [illegible] پابندی عائد نہ کرے۔

منافقت کی اجازت

اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں ذیل کا سوال و جواب شائع ہوا ہے:۔

س ۱۲۵۔ زید اہلحدیث ہے۔ اور اُس شہر میں جس میں وہ رہتا ہے مسجد اہلحدیث نہ ہونے کی وجہ سے وہ حنفیوں کی مسجد میں نماز پڑھتا ہے۔ اور رفع الیدین اور آمین بالجہر اور سینہ پر ہاتھ نہیں باندھتا۔ اس وجہ سے کہ [illegible] ناراض نہ ہوں۔ کیا فساد کے ڈر کی وجہ سے ان سنتوں کو ترک کر دینے سے گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟

ج ۱۲۵۔ مقبول کی [illegible] صورت میں اکابر علماء نے اخفاء کرنے کی اجازت دی ہے (حجۃ اللہ) مگر اس [illegible] میں ہے [illegible]

ممکن ہے۔ اکابر مسلم علماء نے اخفاء کرنے کی اجازت دے دی ہو۔ لیکن جہاں تک اخلاقی ضابطہ کا تعلق ہے۔ ایسا کرنا نہ صرف اخلاقی کمزوری کا اظہار کرنا ہے۔ بلکہ اپنے تئیں منافق بنانا اور اپنے ضمیر کا خون کرنا ہے۔ جو کسی صورت میں بھی جائز تصور نہیں کیا جاسکتا۔

بیٹا باپ کے نقش قدم پر

معلوم ہوتا ہے۔ کہ قدرت اور حالات خلیفہ قادیانی کے اس مطلب کے لئے سازگار ہو رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے باپ کے نقش قدم پر چلے۔ مرزا صاحب متوفی نے ایک شعر میں اپنا مقام ذیل کے الفاظ میں بتلایا تھا۔

کربلا است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(دُرِ ثمین فارسی)

یعنی میں ہر وقت کربلا کی سیر کر رہا ہوں۔ اور سخت مصائب میں ہوں۔ حسین جیسے سو میرے گریبان میں ہیں۔

اس مذکورہ شعر میں مرزا صاحب نے اپنے آپ کو کربلا میں دکھلایا ہے۔ دنیا حیران تھی۔ کہ والد ماجد کے بعد خلیفہ صاحب کیونکر کربلا سے بھاگے بھاگے پھرتے ہیں۔ بعض اتفاق سے احرار کی تحریک شروع ہوئی۔ جس کا نتیجہ ایک فوجداری استغاثہ ہوا۔ اور ساتھ ہی مرزائیوں کے تمام مسلمانوں سے تعلقات بھی ازحد کشیدہ ہو گئے۔ اس پر ایک روز خلیفہ قادیان نے کھلے الفاظ میں کہہ دیا:۔

"احرار نے قادیان کو ہمارے لئے کربلا بنا رکھا ہے"

("الفضل" قادیان ۱۹ اپریل ۱۹۳۵ء)

خوب۔ خوب۔ والد صاحب بھی کربلا کی سیر کرتے تھے۔ اور اب بیٹا صاحب بھی کربلائے قادیان میں سکونت پذیر ہو کر اپنی سعادت مندی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اور یہ دکھلا رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلنے میں اپنی طرف سے کوئی تساہل روا نہیں رکھتے رہے۔

قادیانی فرشتہ کا حلیہ

مذہب اسلام فرشتوں کے وجود کا قائل ہے۔ لیکن [illegible] کا عقیدہ ہے۔ کہ یہ فانی دنیا کو [illegible] فرشتے نظر نہیں آ سکتے [illegible]

متعلق ذیل کا واقعہ لکھتے ہیں:۔

"اور فرمایا۔ جب مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد صاحب) پر ایک مقدمہ تھا۔ میں نے دعا کی۔ تو ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا۔ جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ میں نے پوچھا۔ تمہارا کیا نام ہے؟ وہ کہنے لگا۔ کہ میرا نام حفیظ ہے۔ پھر وہ مقدمہ رفع دفع ہو گیا"۔

("الحکم" ۲۱ اپریل ۱۹۳۴ء)

ہم نہیں جانتے۔ کہ مرزا صاحب نے جس ہستی کو چھوٹے لڑکے کی شکل میں دیکھا۔ وہ چھوٹا لڑکا تھا۔ یا کچھ اور۔ ہاں ہم اتنا ضرور جانتے ہیں۔ کہ خدا کا شکر ہے۔ کہ حضرت لوط کا زمانہ نہیں تھا۔ ورنہ ڈر تھا۔ کہ اس چھوٹے لڑکے پر کیا گزرتی۔ اور برطانوی پولیس کو اس لڑکے کی حفاظت کے لئے کیا کیا داؤ پیچ کرنے پڑتے۔ اور کس طرح اسے غیروں کی گرفت سے بچانے کے لئے تگ و دو کرنی پڑتی؟

مرزا صاحب فوجی نرغہ میں

کہنے کو تو آنجہانی مرزا صاحب سلطان القلم تھے۔ اور قادیان شریف میں اللہ میاں کے گورنر جنرل ہونے کے مدعی تھے۔ لیکن حالت یہ تھی۔ کہ آپ لاہور جیسے شہر میں بھی فوجی گارڈ کے بغیر چل پھر نہ سکتے تھے۔ چنانچہ مولوی غلام رسول صاحب ۱۹۰۴ء کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"بیروں دہلی دروازہ سے لے کر شاہ محمد غوث اور داتا گنج بخش تک راستہ میں مختلف جگہوں پر مخالفین کے جلسے ہو رہے تھے۔ اور لوگوں کو ہمارے جلسہ میں جانے کے لئے روکا جاتا تھا۔ خدا کے فضل سے ایسا ہوا۔ کہ جب حضرت اقدس ٹمٹم پر سوار ہو کر تشریف لائے۔ تو آپ کے ساتھ حفاظت کے لئے کچھ رسالہ کے سوار بھی تھے۔ اور گارڈ بھی۔ جس راستہ سے حضرت صاحب نے منٹوے تک جانا تھا۔ وہ لوگ جو مولویوں کی بدکلامی سن رہے تھے۔ ان میں سے کثیر تعداد حضرت صاحب کے پیچھے ہو لی۔ اور سب نے بڑی خاموشی سے حضور کے لیکچر کو سنا"۔

("الحکم" ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۰)

خوب۔ خوب۔ مرزا [illegible]

مرزا صاحب نہ ہی گورنر جنرل بن سکے۔ اور نہ ہی ان کا کوئی باڈی گارڈ تیار ہوا۔ لیکن مخالفین کا بھلا ہو۔ کہ ان کی خفیف سی مخالفانہ نمائش سے مرزا صاحب کو لاہور جیسے شہر میں حفاظت کے لئے کچھ رسالہ کے سوار بھی مل سکے۔ اور کچھ گارڈ بھی۔

مرزا صاحب چوروں کے گھیرے میں

قاضی محمد یوسف صاحب آف پشاور ۱۹۰۴ء کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ کس طرح ایک دفعہ دوران سفر میں آنجہانی مرزا صاحب چوروں کے گھیرے میں آ گئے:۔

"خواجہ کمال الدین صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک سفر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ سید احمد نور کابلی بھی اس سفر میں تھے۔ مگر وہ آگے تھے۔ حضور رتھ میں سوار تھے۔ اور رتھ میں حضور کے ساتھ سید محمد احسن صاحب امروہی اور ایک اور صاحب تھے۔ اتفاق سے چور راستہ میں مل گئے۔ انہوں نے رتھ کو گھیر لیا۔ وہ قاتلانہ حملہ کرنا چاہتے تھے۔ مگر چوروں میں اختلاف ہو گیا۔ ایک کہتا تھا۔ کہ مار کر دو۔ اور دوسرا کہتا تھا۔ کہ کچھ نہ کرو۔ آسمان پر ابر تھا۔ اس لئے اندھیرا بھی تھا۔ مولوی محمد احسن صاحب چمکتے ہوئے ہتھیاروں کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ مگر حضرت اقدس نے ذرا بھی پروا نہ کی۔ بلکہ حضور کے چہرہ پر ایک جلال اور نور برس رہا تھا۔ ماتھے سے روشنی ظاہر ہو رہی تھی۔ چوروں کے اس اختلافی جھگڑے میں سید احمد نور آ پہنچے۔ اور وہ چور بھاگ گئے"

("الحکم" ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

شکر ہے۔ کہ چور سید نور احمد کو دیکھ کر بھاگ نکلے۔ ورنہ ڈر ہے۔ کہ اگر وہ ڈٹے رہتے۔ تو آنجہانی مرزا صاحب سے وہ روپیہ تو ضرور چھین لیتے۔ جو کہ وہ سیالکوٹ جانے سے پہلے اپنے باپ کے وظیفہ کو لے کر مرزا امام بخش کے ساتھ رنگ رلیوں میں خرچ کرنے کے لئے نکلے تھے۔

پرکاش کی اشاعت بڑھانا [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورُوکل کو مفروضہ خطرہ کا احتمال

(از شری لالہ رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ)

میں گورُوکل کے سالانہ جلسہ پر گیا تھا۔ وہاں مجھے دو اشتہار دیئے گئے۔ جن میں "گورُوکل کو خطرہ" کی آواز اُٹھائی گئی تھی۔ ایک دو اپدیشکوں نے بھی "گورُوکل کو خطرہ سے بچاؤ" کا راگ بجایا۔

جو خطرہ بتلایا گیا۔ اُس کو سُن کر مجھے محسوس ہوا۔ کہ دراصل ایسا کوئی خطرہ گورُوکل کو نہیں ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے۔ کہ اگر فرضی خطروں کا ثبوت آریہ جنتا کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ تو ممکن ہے۔ کہ جو آریہ بھائی اصلیت سے واقف نہیں ہیں۔ وہ گورُوکل کی بابت غلط رائے قائم کر کے اس کی طرف سے اُداسین ہو جائیں۔ اور یہ ساوھارن جنتا میں گورُوکل بدنام ہو جائے۔ جس کی وجہ گورُوکل کو ہانی پہنچے۔ یہ خطرہ ضرور ہے۔ مگر اصلی خطرہ کوئی نہیں ہے۔

میں تقریباً عرصہ ۲۵ سال سے آریہ پرتی ندھی سبھا کا ممبر ہوں۔ جس نے گورُوکل کھولا اور گورُوکل چلا رہی ہے۔ اس لئے مجھے یہ کہنے کا حق حاصل ہے۔ کہ میں جانتا ہوں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورُوکل کے وِشے میں کیا چاہتی ہے؟

گورُوکل کو دو بڑے خطرے بتلائے گئے ہیں۔ اوّل یہ کہ گورُوکل کو سرکاری یونیورسٹی کے ماتحت کر دیا جائیگا۔ اور دوسرا یہ کہ گورُوکل کو توڑ دیا جائے گا۔

سوچنا یہ ہے۔ کہ گورُوکل کو سرکاری یونیورسٹی کے ماتحت کرنے کا اختیار کسے حاصل ہے؟ کسی وِدیکی کو۔ سبھا کے کسی وِشیش ممبر کو۔ یا پرتی ندھی سبھا کو۔ کوئی وِدیکی یا کوئی سبھا کا ممبر یا کوئی سبھا کا ادھیکاری خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ گورُوکل کا الحاق کسی سرکاری یونیورسٹی سے نہیں کرا سکتا۔ چاہے اس کی اچھیا ایسا کرنے کی کتنی ہی زبردست کیوں نہ ہو؟

یہ اختیار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سوائے اور کسی کو حاصل نہیں ہے۔ جب تک کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایسا پرستاؤ ۲/۳ کے کورم میں پاس نہ کر دیوے۔ گورُوکل کا تعلق کسی یونیورسٹی کے ساتھ ہرگز ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔ اور مجھے ذاتی علم ہے۔ اور تجربہ ہے۔ کہ ایسا پرستاؤ آریہ پرتی ندھی سبھا میں آج تک کبھی بھی پیش نہیں ہوا۔ اور اگر کوئی ممبر آئندہ پیش کرے۔ تو بھی ایسا پرستاؤ ہرگز پاس نہ ہو سکے گا۔ جب گورُوکل کو یونیورسٹی کے ساتھ ملحق کرنے کا سوال پیش ہی نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اس پر آریہ پرتی ندھی سبھا وچار کر رہی ہے۔ تو پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے۔ کہ گورُوکل کو یونیورسٹی کے ماتحت کر دیا جائے گا۔ ایسا کہنا جنتا کے سامنے فرضی خطرے پیش کرنا ہے۔ جس سے گورُوکل کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

اگر کسی وِدیکی کی یہ رائے ہے۔ کہ گورُوکل کا یونیورسٹی سے تعلق کر دینے سے گورُوکل کا انتظام بہتر ہو جائیگا۔ تو اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ گورُوکل کو آریہ پرتی ندھی سبھا یونیورسٹی کے ماتحت کرنے کا وچار کر رہی ہے۔ یا کریگی۔ ایسی کلپنا کرنا درست نہیں۔ اور نہ ہی اس میں کوئی دور اندیشی ہے۔

دوسرا خطرہ یہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ گورُوکل توڑ دیا جائیگا۔ ایسا وچار آریہ پرتی ندھی سبھا کے سوپن میں بھی نہیں آیا۔ نہ ہے۔ اور نہ اس کی سنبھاوَنا ہے۔ آریہ سماج کے ہمارے سکشا کا نام مشہور ہے۔ گورُوکل کے توڑ دینے کے معنی گورُوکل سکشا کا نام مٹا دینا ہے۔ گورُوکل اگر مٹا جائے۔ تو گورُوکل پارٹی بھی ساتھ ہی مٹ جائے گی۔ تو کیا کوئی آریہ سجن کبھی یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا ایسی نادان اور کم سمجھ ہے۔ کہ گورُوکل کو بند کر کے اپنے نام کو مٹا دے گی۔ اور خودکشی کریگی؟ یہ خیال کرنا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا گورُوکل کو بند کرنا چاہتی ہے یا بند کر دیگی۔ محض وہم ہے۔ اور بالکل غلط ہے۔

ایسا کوئی خطرہ گورُوکل کو نہیں ہے۔ کہ گورُوکل بند کر دیا جائیگا۔ جو سجن اس فرضی خطرہ کو آریہ جنتا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ وہ بنا سوچے گورُوکل کو سخت ہانی پہنچا رہے ہیں۔ اور آریہ جنتا میں اشانتی پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ جہاں تک میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کو سمجھا ہے۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ جو گورُوکل کے مولک سدھانت ہیں۔ ان کو نہ سبھا بدلنا چاہتی ہے اور نہ کبھی بدلے گی۔ ان مولک باتوں کے علاوہ گورُوکل کے سمبندھ میں معمولی تبدیلیاں پہلے بھی سبھا کے سمے میں ہوتی رہیں۔ اب بھی ہوتی ہیں۔ اور آگے بھی ہوتی رہیں گی۔ ایسی تبدیلیوں کے بنا کوئی سنستھا ترقی نہیں کر سکتی۔ تبدیلیوں کا ظہور پذیر ہونا ترقی کے

گورُوکل کے مولک سدھانت اور اُدیش یہ ہیں۔ جنہیں سبھا بدلنا نہیں چاہتی ہے۔ اور نہ ہی بدلے گی۔

۱۔ سنسکرت۔ آریہ سدھانت اور وید وِشے کی پڑھائی۔ ۲۔ برہمچریہ۔ تپ اور سادہ جیون۔ ۳۔ گورُوکل کا سوتنتر روپ اور ادھات سرکاری یونیورسٹی کے ماتحت نہ ہونا۔ ۴۔ آریہ سماج کا پرچار۔ ویدک دھرم۔ دیش اور جاتی کی سیوا۔

ان مولک اُدیشوں کے ساتھ ہی آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ سماج گورُوکل کو چلا سکتا ہے۔ اگر ان باتوں کو بدل دیا جائے۔ تو گورُوکل کا ہونا یا نہ ہونا آریہ سماج کے لئے برابر ہے۔

گورُوکل کو چلانے کے لئے اگر کوئی وِدیا سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت بنانے کا وچار ہو۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا ایسی تجویز کا سواگت کریگی۔ مگر وِدیا سبھا کے نیم اور کانسٹی ٹیوشن ٹھیک ہو سکیں گے۔ جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ سماج اور گورُوکل کے ہِت کے لئے مناسب سمجھے گی۔

چاند کے سفر کی تیاریاں!

روسی مہم بازوں کا عزم

ماسکو سے یہ اعلان ہوا ہے۔ کہ اس سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے ایک راکٹ ہوائی جہاز معہ ایک ہوا باز کے نہایت تیز رفتار سے کرۂ ہوائی کے بالائی حصّہ سے گزریگا۔ راکٹ سے مراد یہ ہے کہ آتشی بان یا ہوائی کی طرح یہ جہاز سیدھا اوپر کو اُڑتا چلا جائیگا۔

اخبار آبزرور کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اس تجربہ کے نتیجے کا انتظار معقد سائنسدان نہایت شوق کے ساتھ کریں گے۔ کیونکہ وہ ایک ایسے ہوائی جہاز کے متعلق عرصہ سے کاغذی کارروائیاں کر رہے تھے۔ جو کرۂ ہوائی سے تیزی کے ساتھ گزر سکے۔ اور بالآخر چاند کے خطّہ تک پہنچ جائے۔ تقریباً دس سال گزرے۔ کلارک یونیورسٹی میساچوسٹا (امریکہ) کے سائنس کے پروفیسر گوڈرڈ نے اس کا تجربہ شروع کیا تھا۔ اس کا بھی انتہائی مقصد یہ تھا۔ کہ ان کا راکٹ نما ہوائی جہاز چاند تک پہنچ جائے۔ تحقیقاتی اعتبار سے انہوں نے یہ ثابت کر دیا تھا۔ کہ اب سیکنڈ میں ایک میل کی رفتار ہو سکتی ہے۔ اور یہ رفتار ایسی ہے۔ کہ زمین کی قوت کشش کا ردّ عمل ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد آہستہ چلنے والے پوڈر کے ذریعہ دو میل فی سیکنڈ کی رفتار قائم رکھی جائے گی۔ اور اس طرح سے ۳۶ گھنٹوں میں چاند تک رسائی ہو جائے گی۔ امریکہ کے ایک اور پروفیسر جے۔ کیو۔ اسٹیورٹ نے یہ حساب لگایا تھا۔ کہ ستر گھنٹہ میں چاند تک رسائی ہوتی ہے۔ انہوں نے خلاء کے کرّہ میں رفتار کا اندازہ ایک میل فی سیکنڈ لگایا ہے۔ ایک فرانسیسی سائنسدان نے یہ حساب لگایا تھا۔ کہ سفر شروع کرنے کے وقت ساڑھے اٹھارہ میل فی سیکنڈ کی رفتار ہوگی۔ اور اس طرح سے کم گھنٹے کے کم وقت میں ہی چاند تک رسائی ہو جائے گی۔ اس سائنسدان کا نام ایسانٹ پالٹرسی ہے۔ اس کی رائے تھی۔ کہ ۱۹۳۳ء میں چاند تک پرواز کرنے کا معاملہ طے ہو جائے گا۔ اگر مجوزہ طریقہ سے یہ معاملہ طے ہو گیا۔ تو نہ صرف ہر ہفتہ چاند کا سفر ہوا کریگا۔ بلکہ لوگ صبح کا ناشتہ زمین پر کریا کریں گے۔ اور دوپہر کا کھانا چاند میں کھائیں گے۔ اور رات کے کھانے کے وقت تک پھر زمین پر واپس آ جایا کریں گے۔

اس سلسلہ میں ماہر الوبر نھو نامی ایک جرمن نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس مسئلہ کے متعلق چند دلچسپ تخمینے درج ہیں۔ روسی لوگ تو اس تجربہ میں آکسیجن سے کام لیں گے۔ لیکن ہرالوبرتھ نے رقیق ہائیڈروجن کو ترجیح دی ہے۔ جو پانی اور الکوحل کے میل سے تیار ہوگی۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی کروڑپتی مجھے ۱۵ ہزار پونڈ دیدے۔ تو میں ایک ایسا راکٹ ہوائی جہاز تیار کر سکتا ہوں کہ جس میں دو مسافر مع ایک ہوا باز کے سفر کر سکتے ہیں۔ اور اس بوجھ کو لئے ہوئے وہ ہوائی جہاز دو لاکھ چالیس ہزار میل کا چاند تک کا فاصلہ طے کر سکے گا۔ اس کا وزن ۴۰۰ ٹن ہوگا۔ اور اس کی آگ بنانے میں ۲۵ ٹن الکوحل اور ۵ ٹن رقیق ہائیڈروجن صرف ہوگی۔ اور انہیں کوئی شبہ نہیں کہ اس عظیم تجربہ کے لئے رضاکار نکل آئیں گے۔ اس قسم کا پہلا ہوائی جہاز سلنیم کے نلکیوں سے معمور ہوگا اور اس کی برقی رفتار چاند کی روشنی کے حساب سے بدلتی رہے گی۔ چاند کی کرنوں کی روشنی جب پوڈر پر پڑے گی۔ تو وہ بہے گا۔ اور اس سے برقی قوت پیدا ہوگی۔ اور اس جہاز کو راستہ سے ہٹا کر پھر صحیح راستہ پر لے آئے گی۔ لیکن بدقسمتی سے ابھی اس مسئلہ کو بظاہر نظر انداز رکھا

ایشور پرارتھنا ہی منشیہ جیون کا مکھیہ آدرش اور مکتی کا پرم سادھن ہے

(از شری خیراتی رام جی ڈگل بی۔ اے ادھیاپک ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول قادیان)

جگت پتا پرماتما نے اس ادبھت سنسار کی رچنا کی ہے۔ جس میں ہمارے سکھ اور آرام کے لئے پرتھوی جل۔ اگنی۔ وایو۔ اکاش سورج اور چندرماں جیسے انوکھے اور عجیب و غریب پدارتھ پیدا کئے ہیں۔ جو کہ اپنے اٹل نیم پر چل کر ہمیں انیک پرکار کے سکھ پردان کر رہے ہیں۔ پاپی سے پاپی انسان بھی پرمیشور کے اس دان سے بلا ممانعت بلا رکاوٹ نہایت آسانی سے کامل فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہر ایک سرشٹی کے اتپن کرتا پرماتما نے ہمیں منشیہ کا اتولیہ اور سرو شریشٹ جنم دیا ہے۔ جس میں اس کی کرپا انوگرہ اور دیالتا سے سادھن کر کے ان کے درشن کر کے جیون مکت ہو سکتے ہیں۔ وہ دن رات ہر حالت میں ہماری رکھشا اور سہائتا کرتے ہیں انہی کی شفقت سے ہم اپنے جیون میں مختلف کاموں میں کامیابی اور سپھلتا پراپت کرتے ہیں۔ اور کبھی کبھی ہمیں خواب غفلت سے جگانے اور ساودھان کرنے کے لئے دکھ اور سنکٹ بھی دیتے ہیں۔ جس طرح سنار کھوٹے سونے کو بھٹی میں تپا کر کھرا سونا اور کندن بنا لیتا ہے۔ اسی طرح پرماتما گمراہ انسانوں کو دکھ مصیبت اور سنتاپ کی بھٹی میں تپا کر انہیں سیدھے راستے پر لے آتے ہیں۔ گویا ہمارے دکھ اور کلیش بھی ہماری بہتری اور بہبودی کے لئے ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم اس سکھ سوروپ سرو شکتیمان پتا کے راجیہ میں نہایت سکھ سے جیون ویتیت کر رہے ہیں۔ سب پرکار کے سکھ اور آنند بھوگ رہے ہیں۔ طرح طرح کی نعمتوں سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ کیا ہم اتنے کرتگھن ہیں۔ اور کیا ہمارا یہ فرض نہیں کہ ہم اپنے پتا اور مالک کی مہما کا چنتن کرتے اس کے گنوں کو گائیں۔ اس کا دھنیواد کریں۔ اور اپنے ماتا پتا سے ملنے کا یتن کریں۔ اور اس مہا پربھو کے چرنوں میں بیٹھ کر اس کا دھیان کریں۔ بس ایشور کا دھیان اور اس کے گنوں کا گانا ہی پرارتھنا ہے۔ جو ہر انسان کا مکھیہ دھرم ہے۔

پرارتھنا دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو ایشور سے کچھ مانگنا۔ دوسرے ایکاگر چت ہو کر ایشور میں انوسندھان کرنا۔ بھگتی اور شانت آتما کا اپنے پریہ پرماتما سے ملنے کا یتن کرنا جسے ہم اپاسنا کہتے ہیں۔ ایشور کو بڑی چیز مان کر ہم اس سے کچھ مانگیں۔ یا اسے انتریامی سمجھ کر اپنے اندر ہی اسے جاگرت کریں۔ اسی کا چنتن کریں۔ اور اسی کی آرادھنا کریں۔ مطلب دونو کا یکساں ہے۔ پرنام دونو کا ایک ہے۔ اگر غور سے دیکھا جاوے تو پہلی قسم نہایت مطلب پرست اور خود غرض واقع ہوئی ہے۔ اس کے

ہر ایک کام کی کچھ نہ کچھ غرض و غایت ہوتی ہے بغیر مطلب کے نشکام بھاونا سے کچھ بھی وجود میں آنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اگر اس کے دنیاوی کاموں میں مطلب اور غرض پوشیدہ ہوتی ہے۔ تو اس کے ادھیاتمک کاموں میں بھی کچھ نہ کچھ مقصد ضرور ہو گا۔ اس لئے ہم میں سے زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہو گی۔ جو پہلی قسم کی پرارتھنا کرنا پسند کریں گے۔ اول تو ہم میں سے بہت تھوڑے انسان ایسے ہوں گے جو روز بلا ناغہ ایشور پرارتھنا سندھیا وغیرہ جیسے مذہبی فرائض کو سر انجام دیتے ہوں گے اور اگر ہم ایسا کرتے بھی ہیں۔ تو کسی مقصد کو یا کسی غرض کو سامنے رکھ کر۔ پھر چند یوم اور صرف چند یوم پرارتھنا کر کے ہم سوچتے ہیں کہ ہمارا مطلب سدھ ہوا ہے یا نہیں۔ اگر خوش قسمتی سے جلد ہی مطلب پورا ہو جاوے تو پرارتھنا جاری رہتی ہے۔ نہیں تو ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ گویا کہ ہم پرماتما سے پرارتھنا کا معاوضہ طلب کرتے ہیں۔ اگر ہمیں مل جاتا ہے۔ تو ہم خوش ہوتے ہیں۔ اگر نہیں ملتا تو ہم ناراض ہو جاتے ہیں۔ ہم کرم پھل کا یہ مسئلہ بھی بھول جاتے ہیں۔ کہ ہمیں اپنے کرموں کی سزا اور جزا ضرور بھگتنی پڑے گی۔ اور بھگتنی چاہیئے کوئی سادھن ہمیں برے کرموں کی سزا سے نہیں بچا سکتا۔ ہمارے دکھ اور سکھ آرام اور بھوگ سب کچھ ہمارے پوروجنم کے کرموں کے انوسار نشچت ہوتے ہوئے ہیں۔ اس میں سر مو بھی تبدیلی کرا لینا ہمارے وش کی بات نہیں ہے۔ ہمیں یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ ایشور سے تندرستی کھانا کپڑا بھوگ وغیرہ مانگنا اصل ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ہیرے کی کان میں کنکر ڈھونڈنا۔ یا گنگا کے کنارے پہنچ کر کنواں کھودنا۔ اس لئے اگر ہم نور اور پرکاش کی سلطنت میں آنا چاہتے ہیں۔ تو اس دنیا کی اور خرید و فروخت کے کاروبار کو بند کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بھگتی نہیں ہے۔ یہ کشتی کی نہایت ہی بے حالت ہے۔ ایشور کو ساکشات کرنا ادھیاتمک بہتر کام ہے۔ ہم بادشاہوں کے بادشاہ کے دربار میں جا رہے ہیں۔ بھک منگوں کی طرح نہیں جانا چاہیئے۔ اگر ہم کسی بڑے آدمی کے پاس جاتے ہیں۔ تو وہ ہمارا لباس اور رنگ ڈھنگ دیکھتا ہے۔ نہایت خوش خلقی سے پیش آتے ہیں ...

کئے منہ پھیر لیتا ہے۔ ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگی سے سبق لینا چاہیئے۔ اور پہلی قسم کی پرارتھنا سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہماری پرارتھنا اپنا فرض سمجھ کر نشکام بھاو سے اور بغیر مطلب و غرض کے ہونی چاہیئے۔ اگر ہم نے ایشور سے کچھ مانگنا ہی ہے تو ہماری مانگ بھی آتم شدھی کے لئے ہونی چاہیئے۔ آتما کی صفائی آتما کا پرنیشودھن ہی پرارتھنا ہے۔ ہماری آتما موہ چھایا کی حالت میں پڑی ہوئی ہے۔ اس پر اگیان اور اندھکار کے کئی پردے پڑے ہوئے ہیں۔ وہ ہمارے برے وچاروں مایا موہ جال کے پھندوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ پرارتھنا کر کے ہم ایک ایک تہ کو ہٹاتے ہیں۔ ایشور پرارتھنا سے ایشور کی کرپا اور دیالتا کے پاتر بن کر اپنے انتہ کرن کو شدھ کر کے اپنے ملین من کو پوتر اور اندھ وشواس اور اگیان سے ڈھکی ہوئی آتما کو جاگرت کر سکتے ہیں۔ یہی پرارتھنا کا مکھیہ ادیشیہ اور یہی اپاسنا کا اصلی مقصد ہے۔

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف مندر میں جانے آرتی اتارنے بھجن میں شامل ہونے کیرتن کرنے رام نام کی رٹ لگانے۔ جپ جی کا پاٹھ کرنے اور گائتری کا جاپ کرنے سے ہی پرارتھنا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ سب پرارتھنا کے سادھن ہیں۔ اصلی مقصد تو ایشور کے ساتھ انوسندھان ہے۔ پرماتما کے ساتھ نشکام پریم اور گوڑھ تعلق کا جوڑنا ہے۔ یہ کام پاک اور پوتر دل سچے نشچے اور دڑھ وشواس سے ہی ہو سکتا ہے۔ چپ بیٹھ کر ہی پرارتھنا ہو سکتی ہے۔ شیطانی مگر دولت کی جاننے والی پرارتھنا کام کی ہوتی ہے۔ اونچے شور کی آڈمبر متی پرارتھنا بیکار ہوتی ہے۔ من کو ایکاگر کرنا دل کی چنچلتا کو مٹانا ایشور کے چرنوں میں پریم بڑھانا اور آتما پر پڑے ہوئے پردوں کو ہٹانے کا جاگرت پریتن کرنا ہی سچی پرارتھنا اور اصلی اپاسنا ہے۔ پرارتھنا تبھی شدھ ہو سکتی ہے اگر اس میں آڈمبر نہ ہو اور غرض و غایت نہ ہو بلکہ سچے دل سے گہرے پریم سے ہونی چاہیئے۔ چونکہ اپنے ہردیہ کو ایک چھوٹے مکان کی طرح شدھ و نرمل بنا کر یہاں ایشور پرکاش کرتا ہے ان کے چرنوں میں براجمان ہونا چاہیئے۔ اس لئے سب آڈمبر کو چھوڑ دو۔ اور صرف من کی ایکاگرتا اور دل کی صفائی سے اس کی پوجا ہیں ...

وہ نربھے ہو کر آدو۔ سچی شردھا اور دڑھ وشواس رکھو۔ کہ وہ ضرور تمہاری فریاد کو سنتے ہیں۔ وہ ضرور تمہیں منہ مانگی مراد اور من وانچھت پھل دیں گے۔

اور اپنی دو چیونٹی سے ہمیں سیدھے مارگ پر لے جائیں گے۔ اسی پرارتھنا کو اپنے جیون کا ضروری اور لازمی حصہ بنا لو۔ جس طرح بھوکے آدمی کو بھوجن ملنے پر سواد لگتا ہے۔ اسی طرح بھوکی آتما کو پرارتھنا کا سواد آنا چاہیئے۔ تم اپنا دن کھانے پینے کے بغیر تو گذار سکتے ہو مگر کوئی دن پرارتھنا کے بغیر نہیں گذرنا چاہیئے۔ اگر پرارتھنا کرنے کے بعد تمہارے چت کو شانتی طبیعت کو بشاشت اور دل کو چین ملتا ہے۔ تو سمجھ لو تمہاری پرارتھنا ٹھیک ہو گئی ہے نہیں تو اپنی کمزوریوں کو دیکھ بھالو۔ اگلے دن انہیں دور کرنے کی کوشش کرو۔ آہستہ آہستہ تمہارا دل شدھ اور نرمل ہوتا جائے گا۔ اور تمہارا انتہ کرن شدھ اور پوتر ہو کر تمہارا دل پرماتما کے دھیان میں لین ہوتا جائے گا۔ اور تم اس کے پرم آنند کو پراپت کرتے جاؤ گے۔

ایسی پرارتھنا کے لئے چار باتیں ضروری ہیں۔ مقررہ وقت۔ مقررہ مکان۔ دڑھ وشواس اور اٹل نیم یا بندھن۔ ان پر زیادہ لکھ کر مضمون کو لمبا بنانا غیر ضروری ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ہماری زندگی میں ہر کام کے لئے ایک سمے مقرر ہوتا ہے۔ مقررہ وقت پر جو کام ہو۔ وہ دل سے کیا جاتا ہے۔ جس طرح بھوجن کا وقت مقرر کرنے سے مقررہ وقت پر بھوک لگتی ہے اور دل بھی چاہتا ہے کہ بھوجن کریں۔ اسی طرح مقررہ وقت پر ہمارے دل میں پرارتھنا کی خواہش خود بخود پیدا ہو گی۔ اور اس کے بغیر ہم نہیں رہ سکیں گے۔ اس لئے اس کے لئے بھی مقررہ وقت ہونا ضروری ہے۔ صبح سورج نکلنے سے پہلے اور تاروں کے غروب ہونے کے بعد اور اسی طرح شام کو سورج غروب ہونے کے بعد اور تاروں کے نکلنے سے پہلے یہ دونو وقت پرارتھنا کے ہیں۔ ان اوقات میں شدھ اور ایکانت جگہ میں بیٹھ کر جہاں شانتی کا سامراجیہ ہو اور ہمارا دھیان آسانی سے جم سکے۔ ہمیں دڑھ وشواس سے پرارتھنا کرنی چاہیئے۔ جہاں مقررہ وقت پرارتھنا کے لئے ضروری ہے وہاں مقررہ جگہ بھی اتنی ہی ضروری ہے۔ کیونکہ اس جگہ پر بیٹھنے سے پرارتھنا کا atmosphere پیدا ہو جاتا ہے۔ شدھ اور پوتر خیالات خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ہم نردوگھن اور ایکاگر چت ہو پرارتھنا کر سکتے ہیں۔ آخری اور سب سے ضروری انگ اٹل نیم یا بندھن ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے متعلق چند قابل غور وچار

(از شری پنڈت وشنو دت جی بی اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ فیروز پور شہر)

۱۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ابتدائی ایام بڑے معمولی تھے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کسی گنتی میں نہ آتی تھی۔ پنجاب میں جب آریہ سماجوں کی کسی قدر تعداد ہو گئی۔ تو اس وقت آریہ سماجوں نے یہ سوچا۔ کہ پنجاب میں آریہ سماجوں کے انتظام کو ایک مرکز میں لایا جائے۔

۲۔ مہرشی دیانند سرسوتی کے دیہانت کے بعد پنجاب میں ایک ہی کام تھا۔ اور وہ دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کے لئے روپیہ جمع کرنا۔ اور اس کو مضبوط بنانا۔ دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کی انتظامیہ کمیٹی میں پنجاب کی آریہ سماجوں کے قائمقام شامل تھے۔ اس وقت پنجاب کی آریہ سماجوں کا مرکز دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کی انتظامیہ کمیٹی کو سمجھا جاتا تھا۔

۳۔ سنہ ۱۸۹۳ء تک۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کس مپرسی کی حالت میں تھی۔ اس وقت آریہ سماج میں جنگ ہو چکا تھا۔ دوسری پارٹی بننے کی تیاری تھی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اپنا فنڈ صرف چند آنے تھے۔ ماسٹر آتمارام جی ریاست بڑودہ کے مشہور راؤ بہادر اور انسپکٹر آف سکولز اس سبھا کے منتری تھے۔ میں نے وہ چھوٹی سی کاپی دیکھی ہے۔ جس میں سبھا کا سارا حساب کتاب اور کارروائی درج ہوتی تھی۔ اپدیشک صرف پنڈت لال من تھے۔ اور ان کو تنخواہ صرف بیس روپیہ ماہوار ملتی تھی۔ اور یہ رقم بھی سماجوں سے بڑی مشکل سے جمع ہوتی تھی۔ آہستہ آہستہ پچاس برس کے عرصہ میں سبھا کی ترقی بلحاظ جائداد۔ روپیہ۔ اور اپدیشکان اس قدر زیادہ ہو گئی ہے۔ کہ سبھا کے قائم کرنے کے وقت اس قدر ترقی کا کبھی کو خواب و خیال تک بھی نہ تھا۔

۴۔ اس وقت اردھ شتابدی منائی جائے گی۔ اس موقعہ پر آریہ سماج اور سبھا کی ترقی کے لئے مختلف خیالات پیش ہو رہے ہیں۔ میں بھی آریہ سماج کا پرانا سیوک ہونے کی حیثیت چند وچار پیش کرنا ہوں۔ امید ہے۔ کہ ناظرین ان پر غور فرمائیں گے۔

۵۔ اردھ شتابدی کے موقعہ پر لاہور میں رونق تو خوب ہو گی۔ آریہ سماج کی مردم شماری کا مناسب بعضوں نسبتہ پنجاب میں لینا ہے۔ ہر ایک آریہ سماجی جرنیل کا فرض ہو گا۔ کہ سبھا کی دولت کو اپنی سنٹرلیت سے دو چند کرے۔ میں (...) شوکت ہمیشہ ایک قوم کی ترقی کا ضروری حصہ رہی ہیں۔ اس لئے میں ان لوگوں سے جو میلہ اور شان و شوکت کے برخلاف ہیں۔ نویدن کرتا ہوں۔ کہ تاریخ اور واقفیت کی بناء پر وہ اپنے اس خیال کی ترمیم کریں۔ اس موقع پر آریہ سماج کی ترقی کے مختلف حصے پورے زور شور سے نظر آنے چاہئیں۔ مگر کیرتن اتنا بڑا اور شاندار ہو۔ کہ اس کا مقابلہ اجمیر اور متھرا کے نگر کیرتن بھی نہ کر سکیں۔ متھرا اور اجمیر کے تجربہ سے فائدہ اٹھا کر یہاں کی تمام ضروری باتیں مناسب ترمیم اور ترقی کے ساتھ لاہور میں ہونی چاہئیں۔

۶۔ سب سے ضروری بات جو زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ سوجھتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ بعد ملاحظہ غور کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اندرونی انتظام میں تبدیلی کی جائے۔ جس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بنائی گئی تھی۔ اس وقت پنجاب کے چند بڑے بڑے شہروں میں آریہ سماجیں قائم تھیں۔ اور ان کی تعداد ۴۰ یا ۵۰ سے زیادہ نہ تھی۔ اور چھوٹی والی آریہ سماجیں چندہ دینے کی طاقت برداشت کر سکتی تھیں۔ ان کی تعداد بمشکل ۱۰۔ ۱۵ تھی۔ اس لئے اس وقت شہر کی سماجوں کا دھیان کیا گیا۔ اور یہ خیال نہیں آیا کہ کسی وقت پنجاب کے ایک ایک گاؤں میں آریہ سماج قائم ہو جائے گا۔ اور ان کی ضروریات کا دھیان بھی سبھا کو رکھنا پڑے گا۔

۷۔ میرے وچار میں پنجاب کو دس دس گاؤں کے گروہوں پر بانٹ دینا چاہئے۔ ان گاؤں کے قائمقاموں کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ پھر ہر ایک تحصیل کو بٹی کمیٹیوں میں تقسیم کیا جائے۔ تحصیل کمیٹی اپنا قائمقام سبھا کے مقرر کردہ ضلعوں کی کمیٹی میں بھیجے۔ سبھا کو اپنے علاقہ کو ۱۰۰ ضلعوں میں تقسیم کر دینا چاہئے۔ ہر ایسے ضلع سے ایک ایک ممبر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جنرل سبھا میں آئے۔

۸۔ گویا کہ اس طرح آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جنرل سبھا میں ۱۰۰ سے زیادہ ممبر کسی صورت میں نہ ہوں۔ اس طرح سبھا میں انتظام کرنے سے آریہ سماج کے اصلی کام کرنے والے ہوں گے۔ اور چھوٹے سے چھوٹے سماج کو بھی شکایت نہ رہے گی۔ کہ ان کی بات نہیں سنی گئی۔ ان ۱۰۰ ممبروں (...) بنائی جانی چاہئے۔ اور اس میں عہدیداران بھی شامل ہوں۔

۹۔ سبھا کی طاقت اس بات پر منحصر ہے۔ کہ اس میں آریہ سماج کے اصلی کام کرنے والے آویں۔ اب تک جو کام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ مگر سبھا نے ۵۰ سال کام کرنے کے بعد موجودہ حالات کے لحاظ سے ترقی کی بڑی گنجائش ہے۔

۱۰۔ سارودیشک سبھا نے آریہ سماج کے ممبر بننے کے لئے "سدا چار" کی شرط لگائی ہے۔ اس پر ابھی سے عمل شروع ہو جانا چاہئے۔ تاکہ اردھ شتابدی کے موقع پر یہ نہ کہا جا سکے۔ کہ کسی آریہ سماج میں ایسے ممبر بھی ہیں۔ جو شراب ماس کھاتے۔ بدچلنی کرتے اور جوا وغیرہ کھیلتے ہیں۔ آریہ سماج کا ہر ایک ممبر سندھیا اگنی ہوتر کرنے والا ورن آشرم دھرم پر عمل کرنے والا اور ذات پات کے بکھیڑوں کا غلام نہ ہو۔

۱۱۔ آریہ سماج میں یہ قاعدہ بھی ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج کا ممبر اپنی آمدنی کا سواں حصہ بطور چندہ ماہوار آریہ سماج کو دے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے علاقہ میں کم از کم پانچ لاکھ آریہ بستے ہوں گے۔ ان میں سے اگر ایک لاکھ کمانے والے ممبر خیال کر لئے جائیں۔ تو چندہ کے لحاظ سے بھی کمی نہیں رہ سکتی۔ گاؤں میں نقد چندہ لینے کی ضرورت نہیں۔ غلہ اور اناج کا حصہ بطور چندہ لیا جا سکتا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جب ایک لاکھ باقاعدہ چندہ دینے اور جمع کرنے والے ہوں۔ تو "وید پرچار فنڈ" کے لئے اپیل کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

۱۲۔ آریہ سماجوں میں اس وقت ایک بیماری ہے۔ اور وہ ہے پارٹی بازی کی۔ کسی کسی جگہ عہدوں کے لئے بڑی بھاری جنگ ہوتی ہے۔ عدالتوں میں کئی جگہ ان جھگڑوں کے متعلق مقدمات بھی جا چکے ہیں۔ مندرجہ بالا طریقہ پر عمل کرنے سے آریہ سماج میں سے یہ بیماری بالکل دور ہو جائے گی۔ یعنی اگر آریہ سماج کا ہر ایک ممبر سدا چاری ہو۔ اور ان میں سے بہترین آدمی عہدیدار چنے جائیں۔ تو دھرم اور (...) لڑنا ناممکن ہو جائے گا۔

۱۳۔ آریہ سماج میں جس طریقہ سے اپدیش ہوتے ہیں۔ وہ بھی آج تک کامیاب رہے۔ اس طریقہ کو قائم رکھنا چاہئے۔ سکول۔ گورو کلوں۔ پاٹھ شالاؤں اور یتیم خانوں وغیرہ سے آریہ سماج کے پرچار کو بڑا فائدہ پہنچا۔ یہ سارا سلسلہ جاری رہنا چاہئے۔ اس کو بالکل بند کر دینا بڑی بھاری غلطی ہو گی۔ طریقہ تعلیم بالکل ویدک اصولوں کے مطابق ہونا چاہئے۔ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے آریہ سماج کو اپنا مقصد تو ضرور پورا کرنا چاہئے۔ اب تبدیل شدہ حالات کے مطابق آریہ سماج کے ممبروں کے لئے خاص اپدیش ہونا چاہئے۔ اپدیش دینے والے جو آریہ سماج کے ممبروں کو اپدیش دیں۔ وہ تجربہ کار۔ عمر رسیدہ اور سدا چاری ہونے چاہئیں۔ خواہ وہ گرہستی ہوں یا سنیاسی تنخواہ دار اپدیشک ہوں یا آنریری۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ بڑے بھاری ودوان ہوں۔ ان جلسوں میں غیر آریہ سماجیوں کو بالکل نہ آنے دیا جائے۔

۱۴۔ سالانہ جلسہ کرنا ہر ایک آریہ سماج کے لئے ضروری نہیں ہے۔ سارے سالانہ جلسے شادیوں اور نمائشوں کی طرح خرچ کی جگہ بن گئے ہیں۔ لوگ پوچھتے ہیں۔ کہ کونسا بھجنیک اور اپدیشک آئے گا؟

ان حالات کو دیکھ کر بھجنیکوں اور اپدیشکوں کا ایک گروہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ سالانہ جلسوں کی رونق بڑھانے کا ٹھیکہ کر دونوں ہاتھوں سے آریہ سماجوں کو لوٹ رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی فیس مقرر کی ہوئی ہے۔ اور بناوٹی بل بنا کر روپیہ وصول کرتے ہیں۔ سالانہ جلسوں کو دھرم پرچار کا سادھن بنانا چاہئے نہ کہ تماشا گاہ۔ باتیں بہت سی کہنے والی ہیں۔ مضمون لمبا ہو گیا ہے۔ اگر فرصت ملی۔ تو باقی باتوں کے متعلق پھر کبھی لکھوں گا۔ اب ایک ضروری بات لکھ کر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

۱۵۔ چاروں طرف شور مچا ہوا ہے۔ بیکاری بڑھ رہی ہے۔ خصوصاً نوجوان تعلیم یافتہ بہت بیکار ہیں۔ ان میں ایم بی۔ ایف اے۔ بی اے۔ ایم اے۔ شاستری گوروکل کے سناتک۔ ڈاکٹر۔ انجنیئر وغیرہ ہیں۔

ودروہ!

(لیکھک شری رمیش چندر جی آریہ)

وہ ٹھٹکی - وہ جھجکی - اور آخر اُٹھ کھڑی ہوئی - کُنڈا کھولا - باہر آئی - دیکھا اُمیش تیار کھڑا ہے - بِملا اُٹھی - "کُشل تو ہو اُمیش! ارے تم تو سچ مچ ہی آ گئے"

"کیا کچھ پریشان ہے بِملا!" حیران ہو کر اُمیش نے پوچھا۔

"کچھ سمجھ ہے تو سہی" +

"کیا؟ بِملا!"

"یہ سب پھر بتاؤں گی - اُمیش! تم آؤ" +

"تو یہ پروگرام تیاگت ہی رہا نا" +

"اور کیا؟"

یہ کہتی ہوئی بِملا گھر میں آئی - کُنڈا بند کیا - اور چارپائی پر لیٹ گئی - وہ ابھی وچار ساگر میں غوطے لگا رہی تھی - رات کے تین بج چکے ہیں - لیکن رات بھر اُسے نیند نہ آئی - ہر سمے کرتویہ نِردھارن کی دُھن میں رہی - وہ سوچتی - کہ کیا میرے لئے اب یہی مارگ سنبھَو ہے - لیکن اِس میں تو بہت سی سنسارک اسُبدھائیں - سماج - اپ لیش اور پرِوارک اڑچنیں بھری پڑی ہیں - تو کیا پھر ماتا پتا کے ہی سپرد ہو کر اپنے جیون کو سارہین بنا ڈالوں؟ شاید من کو یہی اُپدیش ہے +

ماں نے تو اِنکار کیا تھا - کہ اُس ادھیڑ سے میری شادی کرنے کی تو وچار ہیں - پرنتو پتا جی بھی ودوش ہو کر ہی ایسا کر رہے ہیں - اُن بیچاروں کا کیا دوش؟ اُنہوں نے تو بیبسوں بُکم کتری ماری ہیں -

تو کیا میرا اچھا گیہ ہی ایسا ہے؟ دو ایک دیر ہی کوشش - اُسے اُمیش کا دھیان آ گیا - وہ یووک ہے - ہونہار ہے - اور پھر اُس کا پریمی ہے - اُس کے ساتھ تو کر جیون پورن ہو سکے گا - یہ تو اننڈ ہی ہے - لیکن کیا یہ کار یہ سمبھو بھی ہے؟

"کیوں نہیں" - ہردیہ میں ایک ساہس کا بھاو اُٹھا - اور آشا کا سنچار ہوا +

× × × × ×

۲۱ ورشیہ اُمیش کالج کا ودیارتھی ہے - وہ سندر ، سوستھ تھا بڑی بھاشالی یووک ہے - کائستھ جاتی کے ایک اُوچیہ کل میں پیدا ہیں ہونے کے کارن وہ خوب لاڈ پیار میں پلا ہے - دھناڈھیہ ماتا پتا کی ایک ماتر سنتان ہونے کے کارن اُسے اب تک یہ انوبھو ہی نہیں ہوا - کہ نراشا نام کی بھی کوئی وستو ہے - لیکن بِملا کے سمبندھ میں رہ رہ کر اُسے نراشا کے گہرے اندھکار میں ہی بھٹکنا پڑتا ہے - اور جب سے یہ گیات ہوا ہے - کہ سماج کے بندھن اُس کی آشا پوری ہونے ہی نہ دیں گے

سا رہنے لگا +

اب نہ اُس کا پڑھنے میں من ہے - نہ کھیل کود کا شوق - نہ کھانے کی سُدھ ہے اور نہ ٹھاٹھ باٹھ کا دھیان - اُسے تو کیول ایک ہی چنتا اور ایک ہی سنک ہے - جس نے سچ پوچھو تو اُسے پاگل سا بنا دیا ہے - ایسا پاگل جسے نہ رونا آتا ہے - نہ بکنا - ہنسنا آتا ہے نہ رونا - اُسے تو موَنی پاگل ہی کہنا چاہیے +

آہستہ آہستہ اُس کی اس دشا کا انوبھو اوروں کو بھی ہونے لگا - ماں باپ تو بیٹے کی حالت پر چنتت ہی تھے - سب نے چاہا کہ اُمیش کے دُکھ کو جانیں - مگر وہ چپ ہو رہا - پھر بھی بھید جاننے کے پریتن تو قائم ہی رہے +

اُمیش اُپرِ ستھت تھا سماج کے بندھنوں سے دُکھی تھا نراشا سے - اُدگھن ہتھا چور جیسے کر تیہ سے - مگر پھر بھی پریم کے دوش ہر دو کاریہ سِدھی کی آشا میں نِردِشت ستھان پر پہنچ ہی گیا - رات کے دو بج چکے تھے

اُسے نہ بھُوت کا دھیان رہا - نہ بھوشیہ کی چنتا اُس سمے تو کیول بِملا کی پرا پتی کے سوپن ہی اُس کے سنمکھ تھے - لیکن اُس کے سنچ کا ٹھکانا نہ رہا - جب بِملا کے اُتر سُنے - اُسے ایسے رُوکھے ویوہار کی سوکوس تک آشا نہ تھی - وہ تو یہ سمجھے بیٹھا تھا کہ بِملا میری ہے اور میں بِملا کا ہوں - جو پروگرام دُدھتا پُوروک دونوں نِشچت کر چکے ہیں - اُس سے ڈِگنا کیا - مگر ایک دم نراشا کا پہاڑ سا آ ٹوٹا - وہ ادّو ہو اُٹھا - بُدھی کُنٹھت نہ رہی - اُس نے اپنا ستھان کی اور چل دیا +

سہسا آواز سُنی - "کنور جی" - وہ ڈرا - اور کھڑا ہو گیا +

اُس نے دیکھا کوئی آدمی اُس کی اور بڑھا چلا آ رہا ہے -

بولا کون ہے بھائی!

"میں ہوں آپ کا چندن" نوواردو یُوک نے کہا -

"کون چندن؟ تو کہاں؟"

"سرکار اور آپ اتنی رات گئے کہاں جا رہے ہیں؟"

"ایسے ہی رات بے یا سویرا؟ میں تو سدھی ٹہلنے جاتا ہوں" +

"تجھے ٹھیک معلوم ہے چندن؟"

"سرکار! میں بھی بھُول میں پڑ گیا تھا - سو سویرا جان کر گھاس لینے چل دیا - مگر گھنٹہ گھر کی آواز سن کر لوٹ پڑا"

"اچھا تو چل - میں بھی چلتا ہوں" یہ کہتے ہوئے اُمیش گھر کی اور چل دئے - اور آ کر کمرہ میں لیٹ رہے +

× × × × ×

"کنور جی تو ایک لڑکی کے پاس گئے تھے سرکار!" چندن نے جھجکتے ہوئے اُمیش کے پتا بابو مدن موہن جی سے کہا +

وہ بولے "کیسے معلوم ہوا چندن!"

چندن نے کہا "میں نے دیکھا تھا مالک!" اور رات کی اپنی ڈیوٹی میں جو در یہ اُس نے دیکھا تھا سو سنا ڈالا +

اُمیش کے پتا سُدھارک خیالوں کے تھے - اتہ وہ ایک دم اُبال نہیں کھا گئے - لیکن اُمیش کے اس پرکار گھر سے باہر جانا اُنہیں کھید اوشیہ ہوا - وہ تو اُمیش کے وِشے میں کچھ اور ہی سوچ رہے تھے - اُن کا وچار تھا کہ لالہ موہن لال اگروال کے ساجھے میں جو دُکان کھولی گئی ہے - اُسے اُمیش کے بی - اے پاس کرتے ہی وہ لیتوں سونپ کر ہی سمبندھ منت کر دیں گے - وہ اپنی فرم کی گنتا تجارت کے اُونچے گنے چُنے بیوپاریوں میں دیکھنے کے لئے لالائت تھے - لیکن آج اُنہیں کچھ نراشا کی سی جھلک دکھائی دی - چندن چلا گیا +

بابو جی گھر آئے - اور اُمیش کی ماں سے سب سماچار کہے - اپنے ساجھی اور انتیت ہتیشی لالہ موہن لال کو بُلایا - پھر بنیوں میں کچھ گُپت منترنا ہوئی - اور تدُ اپرانت سب اپنے اپنے کام میں لگ گئے +

× × × × ×

اُمیش کا دن مشکل سے بیتنا - شام ہوئی - وہ ٹہلنے چل دیا - لیکن آج اُسے ہر ایک چیز میں رُوکھا پن نظر آتا تھا - رات ہونے کو آئی - تارے ٹمٹما اُٹھے - ابھی اُس کا من نہیں بہلتا - وہ باغ میں پہنچا - لیکن لوٹ کر آتا ہوا اُن سے ملا +

جو باغ کل اُسے سُہاونا - رمنیک اور آکرشک معلوم ہوتا تھا - وہی آج ماتر ... دُکھ ...

ایک طرف بنچ پر جا بیٹھا +

آہا! کیا یہ وہی بنچ ہے - جس پر بِملا کے ساتھ بیٹھ کر کل منترنا کرتے ہوئے اپنے کو بھاگیہ شالی سمجھ رہے تھے - کیا یہ وہی کلپ ورکش ہے - جس کے نیچے بیٹھ کر سنسار سے دور پرانی اپنے اُدیش کی پورتی کے لئے آشا مئی وچار نشر نکھالیں ... رہے تھے -

یاد آتے ہی وہ بے چین ہو گیا - شریر ڈھیلا پڑ گیا - آنکھیں موند گئیں - سر جھک گیا - مانو کسی کو اکیلا دن کیا جا رہا ہو +

ٹھیک اسی سمے کسی نے اُس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا - "اُمیش!"

اُمیش چونکا - مانو کسی گہری نیند سے جاگا ہو - اُوپر دیکھا - اور دیکھتا ہی رہ گیا - بولنا چاہا - لیکن آواز نہ نکلی -

آگنت نے پھر کہا "اُمیش!"

اُمیش نے کہا "بِملا!"

بِملا نے پوچھا "کب آئے ہو اُمیش!"

اُمیش کے مُنہ سے آواز نکلی - "بِملا بِملا - میری بِملا!"

بِملا نے دیکھا کہ اُمیش کی آنکھوں سے اشرو دھارا بہہ رہی ہے - اور اس کی پاگلوں جیسی دشا ہے - وہ گھبرائی - کنتو پاس ہی بیٹھ کر سانتونا دیتے ہوئے اُس نے پوچھا - "کیا بات ہے؟ ایسے اور پھر کیوں آج ہی ہوئے ہو اُمیش!"

اُمیش مانو سوپن دیکھ رہا تھا - اُس نے جانا - کہ یہ رات والی بِملا نہیں ہے - لیکن پھر دھیان دیا - اور سمجھ میں آ گیا - ایسا پرِورتن! ایک دم یہ پرِورتن ہے میرے مالک تمہاری کیا لیلا ہے - ایسا کہتا ہوا اُمیش سنبھلا - اور ٹھیک سے بیٹھ گیا +

"کیسا پرِورتن اُمیش! آج تمہاری یہ کیسی دشا ہے؟" بِملا نے پوچھا -

"میری دشا پوچھتی ہو یا اپنی بتاتی ہو بِملا!" اُمیش نے بڑی اُتکنٹھا سے کہا -

"میں تو ٹھیک ہوں"

"تم ٹھیک ہو"

"ہاں میں تو بالکل ٹھیک ہوں"

"نہیں نہیں تم جھوٹ بولتی ہو بِملا! تم ٹھیک نہیں ہو"

"کیسے؟"

"اگر تم ٹھیک ہوتی - تو میں ایسا کیوں ہوتا؟"

"کیوں میں نے کیا کیا اُمیش؟"

"تم نے کیا کیا بِملا؟"

"ارے تمہاری ہی کارن تو یہ دشا ہوئی ہے - میری جیون آدھار!"

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"بہن یہ کیسی باتیں کر رہے ہو اُمیش؟"

"کیسی؟ کیا؟ تم نے ہی تو رات مجھے ایسے چکر میں ڈال دیا تھا۔ کہ میں کنکرتویہ وموڑھ ہو گیا۔ تب سے اب تک چین اور شانتی کسے کہتے ہیں؟ سمجھا ہی نہیں"۔ اُمیش نے سفر بھاو سے کہا۔

"او ہو! سچ مچ بڑے بھولے ہو۔ میرے پیارے اُمیش!" ہنستے ہوئے بملا بولی۔

"کیوں نہیں؟ بھولا کہو۔ سنکی کہو۔ پاگل کہو۔ سب کچھ کہہ لو بملا!"

"اچھا تو میں نے رات کیا کیا تھا؟ جس سے تم ایسے نراش ہو گئے۔ یہی نا کہ اس سمے پروگرام سفگت رکھئے۔ پھر سب بتاؤں گی"

"تو کیا بتاؤ گی؟ بتاؤ"۔ اُمیش نے ادھیر ہو کر کہا۔

"بتانا کیا۔ کچھ پر ہیر پھیر سوچنا ہے اُمیش! ذرا وچار دو۔ کہ کیا ہم دونوں کا پرکرتیہ آدو گنتا وحت اور سنتوش پرد ہو سکے گا؟ کیا اس میں اپمان اور اپکیرتی کا ڈر نہیں ہے؟"

"ہاں ہے کیوں نہیں؟ میں تو پہلے ہی سمجھتا تھا۔ لیکن کیول تمہارے ہی کارن یہ سب بدھائیں اٹھانے کو ادیت ہو گیا"۔ اُمیش نے کہا۔

"تو اور کیا ہو سکتا ہے؟ اُمیش! بیاہ ایک روڑھیاں ہیں پرن پرنتو سوئم ہی بندھیتی آگیا ہے نہیں سکیں گی۔ تمکا انپیر چھینک میں ہی کیوں نہ دوش پڑا ہے۔ تو کیا جیون نراشا سے ہی بیتے گا۔ میرے جیون دھن"

"نہیں بملا! ایسا نہ ہو۔ جو سماج ہماری تنک بھی پروا نہیں کرتا۔ تو کیا آوشیک ہے کہ ہم اندھے بن کر بھی اس کے پیچھے دوڑیں؟" بڑی دڑھتا کے ساتھ اُمیش نے کہا۔

"تو کیا کھلا ودروہ کریں؟ اس میں بھی تو آپتیاں آئیں گی" بملا نے کہا۔

"ہاں سمجھو ہے۔ لیکن یہ بھی ہم پڑھ چکے ہیں کہ وپتیوں کے سہنے والے ہی ویر اور آدرش کے نرماتا ہوتے ہیں" یہ کہتے ہوئے اُمیش کے چہرہ پر ویر بھاو ہو آیا۔

بملا بھی مانو دڑھ تھی۔ اس نے کہا "ہاں پڑھا تو میں نے بھی ہے۔ اور یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ یدی ہم ایسے شکشت یووک اور یووتیاں ہی سوئم اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا ساہس نہ کریں گے۔ تو کیا بھولی بھالی اشکشت جنتا تھوڑے ہی کرنے بیٹھے گی؟" یہ کہتے کہتے بملا نے دیکھا۔ کہ باغ میں ٹہلنے والے ویکتی سب باہر جا رہے ہیں۔ تو وہ بھی چل دئے۔

× × × × ×

ماں نے پیار کے ساتھ پوچھا۔

"ہیں میں تھک گیا ہوں ماں! نہیں میں ٹھیک ہوں"۔ اُمیش نے کہا۔

"نہیں بیٹا! تم بہت تھک گئے ہو۔ کیا کوئی چنتا ہے لال؟ سچ سچ بتاؤ" +

اُمیش گڑبڑ میں پڑ گیا۔ سوچا کہہ دوں۔ کہیں بے شرمی تو نہیں ہو جائے گی؟ پھر دھیان آیا۔ کہ معلوم تو سب کو ہو گا ہی آخر۔ اتہ پہلے ہی کہہ دوں۔ تو اچھا رہے۔ وہ کہنے کو ہوا۔ لیکن نہ کہہ سکا۔ چپ ہو گیا۔

ماں نے کہا۔ "کہو بیٹا! رک کیوں گئے۔ کیا شرم کی بات ہے؟ یدی ہو۔ تب بھی کہہ دو۔ میں تمہیں دکھی نہیں دیکھنا چاہتی لال"

اُمیش اب بھی چپ تھا۔

ماں نے پھر کہا۔ "کیا کوئی بیماری ہے بیٹا؟"

"نہیں تو ماں!"

"کوئی چیز خریدنا چاہتے ہو؟"

"نہیں"

"کیا کہیں جانے کی اچھیا ہے؟"

"نہیں"

"تو اور کیا بات ہے۔ اُمیش! بتا بنا لئے کیسے کوئی جان سکتا ہے؟ میرے لال! تم تو دبلے ہوتے جا رہے ہو۔ تمہارے پتا تمہارے وواہ کی سوچ رہے ہیں۔ بھگوان اِکیم ہو گا؟ نہ معلوم کب میرا آشا گھر پھر بھرپور کرے گا" یہ کہتے ہوئے ماں کی آنکھیں چھلا چھلا آئیں۔

"میں وواہ نہیں کروں گا ماں!"

"کیوں بیٹا؟"

"نہیں ماں! میں کسی سے وواہ کروں گا"

"کیا بات ہے اُمیش؟ کیا کسی نے تم کو کچھ دیا ہے؟"

"نہیں تو"

"پھر ایسی ان ہونی بات کیوں کہتے ہو؟ بیٹا! کیا تم نے کسی سے پرتگیا کر لی ہے؟"

اب اُمیش سے نہ رہا گیا۔ وہ اپیکت اوسر جان بول اٹھا۔

"ہاں ماں!"

"کس سے اُمیش!"

اُمیش نے بتایا۔ کہ "پنڈت دیا شنکر کی وشیشہ پتری بملا جو ایف۔ اے۔ میں پڑھ رہی ہے۔ اس سے ہی وچن بدھ ہو چکا ہے"

ماں سنتے ہی سہم کر بولی "اُمیش! وہ تو براہمن ہیں۔ اور ہم کائستھ۔ سمبندھ کیسے ہو سکتا ہے بیٹا! کچھ سمجھ سے تو کام لو"

اُمیش کچھ سکچاتا ہوا بولا "تو میں وواہ کروں گا ہی نہیں ماں!"

ماں نے سمجھاتے ہوئے [illegible]

کی ذلت سے اپنے لئے سینکڑوں اچھی سے اچھی لڑکیاں مل جائیں گی۔ پھر ایسی الجھن میں پڑنا کہاں کی ہوشیاری ہے۔ کچھ سوچو تو سہی"

اُمیش چپ ہو رہا۔

ماں نے پھر پوچھا "کیا وچار اُمیش؟" اُمیش نے گمبھیر کنتو دھیمی بانی سے کہا۔ "نہیں ماں! میں اور کسی سے وواہ نہیں کروں گا" +

ماں نے دیکھا۔ کہ روگ اسادھیہ ہے۔ بولی "اچھا بیٹا! جو تمہارے جی میں آئے۔ کرو۔ پرماتما تمہیں خوش رکھے"

× × × × ×

عدالت میں سول میرج ایکٹ کی درخواست دے کر اُمیش اور بملا نے وواہ کی آگیا پراپت کر لی۔

یہ سماچار جب گیات ہوا۔ تو شہر میں تہلکہ پڑ گیا۔ اس انتر جاتیہ وواہ کی سوچنا نے سب لوگوں کے لئے ایک خاص وادا ودن پیدا کر دیا تھا۔ سب اپنے اپنے وچار انوسار آلوچنا پرتیالوچنا کرنے لگے۔

دونوں کے ماتا پتاؤں تک استری پرش سماچار کر پہنچے۔ بابو مدن موہن جی تو پہلے ہی سے سدھار وادی پرسدھ تھے۔ اتہ ان کو وشیش شنکائیں نہیں ہوئیں۔ ہاں بملا کے پتا دیا شنکر کو چکر میں ڈال دیا۔ ان پر ہر پرکار کے دباؤ اور زور پڑے۔ بیچارے حیران رہ گئے۔

انہیں بملا کے وواہ کی چنتا تو تھی۔ کنتو اس رہسیہ کا انہیں تنک بھی پتہ نہ تھا۔ وہ من ہی من میں کبھی بملا پر کرودھت ہوتے۔ کبھی اپنے پر کھیجتے۔ کبھی انگریزی شکشا پرنالی سے گھرنا کرنے لگتے۔ کبھی سماج کے بندھنوں پر بگڑ اٹھتے۔ ان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ کیا کروں۔ آخر یہ بات سوجھی۔ کہ چلوں بملا سے تو باتیں کروں۔ اسے ہی سمجھاؤں۔ چل دئے۔

گھر بملا کو بلایا۔ اور کچھ تیکھے سوروں سے کہا۔ "یہ کیسی ان ہونی بات ہے بملا!"

"کیسی؟ پتا جی!"

"کیا میری عزت اتارنے پر ہی اتری ہو؟"

اب بملا سمجھی۔ اور سہم کر بولی۔ "نہیں پتا جی! بملا سے آپ ایسی آشا نہ رکھیں"

"تو کیا یہ اُمیش کے ساتھ شادی والی خبر ٹھیک نہیں؟"

بملا کچھ جھجکی۔ لیکن تت کال سنبھل

کے ساتھ اتر دیا کہ "ٹھیک تو ہے پتا جی! کنتو اس سے عزت بگڑ جائے گی۔ یہ میں نہیں سمجھ سکی۔ آدھونک سماجک بندھن یا روڑھیاں جو کسی سمے لوگوں نے بنائی تھیں ہر زمانہ کے لئے اُچت اور آویشک تو نہیں ہو سکتیں۔ پتا جی! آج ان روڑھیوں کے کارن جو برائیاں دیش اور سماج کے لئے گھاتک سدھ ہو رہی ہیں۔ وہ ایک ایک کر کے بملا نے اس بدھیمانی اور سادھارنتا سے اپنے پتا کے سنمکھ رکھیں۔ کہ وہ جگ سے گئے مانو ان کے گیان چکشو کھل گئے۔ اتہ آگے کچھ پرشن اس وشے میں وہ کر ہی نہ سکے۔

اپنی بملا پر پنڈت دیا شنکر کو پہلے ہی سے وشیش پریم تھا۔ اتہ اب ادھک دیر وہ الجھن میں نہ رہ سکے۔ بولے "بیٹی بملا! تو اب کیا ہونا ہے؟"

"جو آگیا۔ جیسی اچھیا پتا جی!"

× × × × ×

تھوڑے دنوں کے بعد لوگوں نے پنڈت دیا شنکر اور بابو مدن موہن کو بملا اور اُمیش کا وواہ بڑی دھوم دھام سے اور پریم پورک کرتے دیکھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھا۔ کہ وہ دونوں ہی اپنی اپنی جاتیوں سے بائیکاٹ کر دئے گئے ہیں۔ سماج سے بھلا ایسا کرنے کب سہن ہو سکتا تھا؟

کنیا گوروکل بھیم پیٹھ کا سالانہ جلسہ:۔ کنیا گوروکل کا پانچواں سالانہ جلسہ ۱۲ تا ۱۴ مئی ۱۹۳۵ء بروز یکشنبہ تا سہ شنبہ دیوی دین باغ میں نہایت دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ اس موقع پر پنڈت دیویندر ناتھ جی شاستری آچاریہ گوروکل سکندر آباد (یو۔ پی) پروفیسر بالکرشن جی بی۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ پرنسپل راجہ رام کالج کولہاپور ڈاکٹر تیج بہادر جی سوریہ سدھانت رتن۔ ترک شرومنی اور پروفیسر رویش چندر جی کے ہر روز لیکچر مختلف مضامین پر ہوا کریں گے۔ بعد ختم لیکچر کنیا گوروکل کی کنیائیں اپنے کرتب دکھلائیں گی۔

آریہ سماج کوٹلی کا سالانہ جلسہ:۔ آریہ سماج کوٹلی ریاست جموں کا سالانہ جلسہ ۱۷ لغایت ۲۰ مئی ۱۹۳۵ء ہونا قرار پایا ہے۔ المشتہر منتری آریہ سماج کوٹلی ریاست جموں

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

سمتی کی سمانتا ہیں اُنتی کا ودھان ہے!

(ایکھک سوامی سروانند جی مہاراج)

ٹھیک سمتی نہ ملنے سے سنسار میں انیک بُرے مارگ کھُل جاتے ہیں۔ جس سے منشیہ سماج دُربل ہو جاتا ہے۔ اس پرکار کی اَنشٹ پرورتی پہلے اپنا چھوٹا سا کیندر ستھر کرتی ہے۔ یدی اُس کا سُدھار نہ کیا جائے۔ تو وُہ ایک بڑے ورنلاکار گھیرے رُوپ میں ہو کر منشیہ سمودایہ کو اپنے احاطے سے باہر نہیں جانے دیتی۔ اس بھوُل میں پھنس کر منشیہ سویم ہی اپنے کشٹ کا کارن بن جاتا ہے۔ منشیہ کی پرکرتی ایشوری نیموں میں تو کوئی خرابی نہیں ڈال سکتی۔ پرنتو پُرش اس کی سہایتا کا پاتر نہیں رہتا۔ یہ بات ٹھیک ہے۔ اس لئے پرتیک وِدوان پُرش کا کرتویہ ہے۔ کہ وُہ دُوسروں کو جو راستے کے اچھیک ہوں۔ نیک سمتی دے۔ یہ بڑا بھاری دان ہے۔ اس سے سنسار کا کلیان ہے۔ اس ٹھیک مارگ میں گتی کرنے والوں کا سنسار میں اُتھان ہے۔ اس نیم کا آرمبھ سرشٹی کے ساتھ ساتھ پرماتما نے سرشٹی کے سم کال میں اپنے لابھ اور ہانی کو ٹھیک پرکار سے نہ جاننے والے منشیہ سماج کو اپنے اُپدیش سے لابھ پہنچایا۔ اسی کا نام وید گیان ہے۔ یا یہ کہنا بھی ٹھیک ہوگا۔ کہ جیووں کو سُوتنتر ہونے کے کارن جو اُن کے ادھیکار میں ہیں) اپنی رائے یا سمتی دی۔ ایسے نیم کو جس کا منشیہ جیون کے ساتھ سنبدھ سمبندھ ہے۔ الوستھان میں مل جانے سے وچاروں کا اُلٹ ہو جانا تو اوشیہ ہی ہے۔ جس کا پرینام کبھی لابھدائیک سدّھ نہیں ہوا۔ یہ چرچا چھوٹی بڑی جاتیوں میں دیکھی جاتی ہے۔ اور پرتیک دیش میں پرچلت رہی ہے۔ اور رہے گی۔ مگر سمتی دینے کا ادھیکار سب کو نہیں ہوتا۔ ہاں رائے کے سننے اور اُس کو کاریہ میں لانے کے ادھیکاری تو سب ہو سکتے ہیں۔ اس نیم میں دوش آ جانے سے سرشٹی کا ہر کام دُوشت ہو جاتا ہے۔ منشیہ کتنا ہی بُدھیمان کیوں نہ ہو۔ اُس کی سمتی کسی بھی پرکار نیم کے آدھین رہے گی۔ اُس کی نج ستا کچھ نہیں۔ بتھا ٹھیک سمے میں وواہ کرنا ایک نیم ہے۔ پرکرتی اس کا پکشپات سروَدا کرتی رہتی ہے۔ کسی نے لڑکپن کی شادی کو پسند کیا۔ اور کسی نے بڑھاپے میں شادی کرنے پر دھیان دیا۔ یہ دونو کام ٹھیک نہیں ہیں۔ اور اس میں سمتی دینے والے منشیوں کا بھی تنک بدھی میں دخل نہیں ہے۔ کام تو جاری رہے گا۔ پرنتو پرینام ٹھیک نہ نکلیگا۔ ورت گیان ادھیکار دیا تھا ہمیں اس کی جب سے یہ کیات ہے لیکے بندھن اُس کی آشا پوری ہونے ہی نہ دیتے۔

شاخیں ہیں۔ ان دونو سے بھی سرشٹی میں بہت سے کام بگڑ جاتے ہیں۔ اور جھگڑے اپنا بل بڑھاتے ہیں۔ اگر ان کو وقت پر نہ سنبھالا جائے۔ تو وقت نکل جانے پر پھر سُدھرنے میں نہیں آتے۔ جیسے جل کی سوکھشم دھارا جہاں سے نکلتی ہے سودھیان سے یدی یتن کیا جائے۔ تو سُگمتا سے رُک سکتی ہے۔ یدی سُننے کی چاہ سے سوچا ہی بات نہ آوے۔ تو اُس کے بڑھے ہوئے زور پر بہاؤ کو روکنا اتینت ہی کٹھن ہے۔

ٹھیک اسی پرکار بڑھے ہوئے دوش سے جو اُپدرو اُتپن ہوتے ہیں۔ اُن سے منشیہ سماج سروَدا ملین چت رہتا ہے۔ جس کے کارن سماج میں سوچنے سمجھنے کی طاقت اور اپنے سُدھرنے کی یوگیتا جاتی رہتی ہے۔ اس سے یہ پرنکھش ہو رہا ہے کہ اُنتی کی اور گتی کرنے والا منشیہ سماج سب سے پرتھم آنترک جھگڑوں کو مٹانے کا یتن کرتا ہے۔

یدی اُس کی پرورتی اس وشیہ میں سدّھ ہوئی تو پھر وُہ اُس کیندر پر جا کھڑا ہوتا ہے کہ جہاں سے مارگ اُنتی کی اور جاتا ہے۔ کامیابی اُس کا ساتھ دینے لگتی ہے۔ جس سے نئی نئی اُمنگ نرالے ڈھنگ میں بدلتی جاتی ہے۔ جس کو دیکھ کر لوگ دنگ رہ جاتے ہیں۔ یہ اصلی بات ہے۔ کہ جب لوگ سماج کو اگرسر ہوتے ہوئے دیکھ کر اُس کی پرشنسا کرتے ہیں۔ تب وُہ اس آواز کو سُن کر اپنے آپ کو سنسار میں لے جانے کے لئے یتن سے آگے ہی بڑھتا جاتا ہے۔ اُنتی کا بھید اس نیم کے اندر ودیمان ہے۔ باہر کے حملوں سے منشیہ اپنے آپ کو بچاتا ہے۔ اور دِنوں دِن سنبھل ہوتا جاتا ہے۔ پرنتو اندرونی جھگڑوں سے اجیرن اور برباد ہو کر پھر سنبھلنے میں نہیں آتا۔ سنسار کا اِتہاس اس کا پربل ساکھشی ہے۔

کوئی دھنک پرتھق راہگزر کے ساتھ مارگ میں جاتا ہوا کیا اپنے دھن کو بچا سکتا ہے؟ کدا پی نہیں۔ اُس کا تو جیون ہی شنکا میں ہے۔ کوئی منشیہ نبز نا جانتا ہوا اپنی کمر میں دوشمن کا پتھر باندھ کر گہرے جل سے کبھی پار ہو سکتا ہے؟ کدا پی نہیں۔ وُہ تو اپنے جیون کو اپنے ہاتھوں کھو رہا ہے ٹھیک اسی پرکار جھگڑوں کے ساتھ اُنتی کا کوئی سمبندھ نہیں ہوتا۔ اُن کے ساتھ تو سروَدا اَدھوگتی ڈھلنے جانا ہوتا ہے۔

ہی جڑی ہُوئی ہے۔ یہ بات سرشٹی جنیہ ہے۔ کہ سمجھدار زمیندار اچھا بیج پرتھوی میں ڈالنے سے پہلے پورو شکتی سے اُس بھوُمی کو صاف سُتھری بناتا ہے۔ تب پشچات بیج بوتا ہے۔ اُس کو یہ ٹھیک گیان ہے۔ کہ اس انوستھان کے بنا یتن نشپھل ہوگا۔ اور بیج بیکار جائے گا۔ اپنی ہانی اور دُنیا کا اُپہاس سامنے آئے گا۔

اسی پرکار منشیہ کا انتہ کرن بھی بھوُمی ہے۔ اس کھیتر میں پریم۔ پرنتی۔ اُتساہ۔ شُبنتی۔ سُوویا اور اُنتی۔ اتیادی کے سوکھشم اَنش ودیمان ہی ہوتے ہیں۔ جو ست سنگ آدمی کی سہائتا سے اُنتی ہیں اُگتے ہیں۔ یدی پورن بدھی سنسکار دکھاوے۔ تو پھر منشیہ سماج بڑا ہی سُندر اور سپھل ہو جاتا ہے۔ پرنتو جب انتہ کرن کی بھوُمی لڑائی اور جھگڑے کا استھان ہو رہی ہو۔ تو پھر یہ شبھ پھل پراپت نہیں ہوتا۔ اتہ پرتیک بُدھیمان کا یہ کرتویہ ہونا چاہیے کہ وہ کُستھیہ سمتی دے۔

اس کام کا پرینام آرام ہوگا۔ اور اسی پرکار غلط فہمی اور غلط خبری کی خرابی کو دُور کر کے نیک نیت اور آزاد طبیعت کو حاصل کریں۔ فرض بطور فرض کے ہوتا ہے۔ اس کا ادا کرنا ہی ٹھیک ہے۔

سُوچنا

اب ہی سمجھدار آدمیوں سے جو کہ ویدک دھرم سے ہمت رکھتے ہیں۔ نمن وشیہ میں کچھ سمتی چاہتا ہوں۔

متھرا شتابدی کے اوسر پر جو سادھوؤں کا بھنڈارا ہُوا تھا۔ اچھے پرکار سے وہ کرنے پر لگ بھگ ۱۶۰۰/ روپے بچے تھے۔ میں نے اُن کو الہ آباد بنک میں ڈال دیا تھا۔ اب وہ روپے لگ بھگ ۲۲۰۰/- کے ہو گئے ہیں۔ میں ان کو کسی شُبھ کاریہ میں لگا دینا چاہتا ہوں۔

۱۔ آریہ سماج میں سنسکرت ساہتیہ کا ابھاو ہے۔ اس سمے اس نیونتا کے دُور ہونے کی کوئی آشا نہیں۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ سماج میں سنسکرت کا پانڈتیہ اتی دُربل ہے۔ پرنتو اس کی پورتی کا ایک اُپائے ہے۔

پران گرنتھ بڑی ہی سرل اور وِستت بھاشا میں لکھے گئے ہیں۔ جہاں اُن میں اُوجت

اور ویر بھنڈ الابیہ ہے۔ وہاں اُن میں سہسروں شلوک بھگتی بھاو کے۔ ماتر بھاو کے اور کوئی آلم تروین کے اِتہاسک گھٹناؤں سے سمبندھ رکھنے والے ملتے ہیں۔ ان میں سے اس پرکار کے شلوکوں کو چن کر دو ہزار شلوکوں کی ایک پستک لکھی جاوے۔ اور اس کا سلوہارن بھاشا میں ارتھ پرکاشت کیا جائے۔ اسی پرکار سے دو دو ہزار شلوکوں کی دس پندرہ پستکیں پرکاشت کی جا سکتی ہیں۔ اس کاریہ کی پُورتی کے لئے ایک اچھے نارکِک پنڈت کی آوشیکتا ہوگی۔

۲۔ ویدوں میں جو البیئور سمبندھی آتم نرودیک پرکرتی سوندریہ گاربیک گرہست۔ دھرم ناٹوٹ اور راجیہ سمبندھی منتر ہیں۔ ان سب کو ودھی میں لایا جائے۔ جس سے ویدک ساہتیہ کی رکھشا کے ساتھ ساتھ نیتو سوادھیا کو سگمتا ہو سکتی ہے۔ اس کاریہ کو سمپادت کرنے کے لئے ایک سیوگیہ پنڈت کی آوشیکتا ہے۔

۳۔ اُتھت رُوپیہ سے بنن ودیارتھی پانچ ورش تک پڑھ سکتے ہیں۔ جن میں سے ایک تو وُہ جس نے ستسکرت لے کر بی۔ اے پاس کیا ہو۔ اور اَدھین کا پریمی۔ ویدک دھرم سے ہمت رکھنے والا اور بولنے میں پرگلبھ ہو۔

دو ودیارتھی جو شاستری یا کا ویہ تیرتھ اتھوا دونو پرکھشاؤں میں اُتیرن ہوئے ہوں۔ منتریہ سے سوسمتھ۔ شاست سے جن کی سُوپرورتی ہو اور دلیش سُدھار سے پریم رکھنے والے ہی اس کے ادھیکاری ہو سکتے ہیں۔ آیو ادھک سے ادھک بیس برس کی ہو۔ اس سے زیادہ نہیں۔

۴۔ ایک یہ بھی وِچار ہے۔ کہ بنارس میں ایک اچھے استھان کا نرمان ہو۔ جس میں آریہ ودیارتھیوں کو رہنے کا آرام ہو۔ پرنتو اس کاریہ کی پُورتی کے لئے پرنددھی نیون ہے۔

اس وِچار چتر سنٹ پر اتھوا انیہ کسی وشیہ پر آریہ جن وچار دِرشٹی ڈال کر سمتی دیں گے۔ تو اچھا ہوگا۔ سمتی دینے والے سجن آریہ متر۔ "ملاپ" اتھوا پتر دوارہ مجھ کو سُوچت کریں۔

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پُرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔

(منیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماج سدھار
مساوات (نمبر ۳)

(از منشی لالہ دیوان چند جی وکیل بٹالہ ضلع گورداسپور)

ہم نے پہلے ہر دو مضامین میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ ہندوؤں کی تباہی کا اصلی سبب ہماری ذات پات اور چھوت چھات ہے۔ انسانوں میں بیہودہ تمیز پیدا کرنا سب سے بڑی قسم کی بدتمیزی ہے۔ تمام انسان ویدوں کے احکام کے مطابق برابر ہیں۔ انسانوں میں پیشوں کے لحاظ سے تفاوت قدرتی ہے۔ مگر پیشہ کوئی اونچ نیچ کا پیمانہ نہیں۔ موجودہ دنیا میں دولت کی حکومت ہے۔ گورونیک زمانہ میں دولت مند بجار براہمن اور کھشتری سے اچھا کر مستر سمجھا جاتا ہے۔ نیتیوں اور غریب براہمن مہاتما گاندھی کی طرح بھارت ورش میں شروع سے ہی بے تاج بادشاہ تصور کیا جاتا تھا۔

قدیم آرین لوگ دنیا میں بہادر۔ زبردست اور آزاد تھے۔ جب سے ہندوؤں نے مساوات کو ترک کر کے ذات پات اور چھوت چھات کو اپنایا۔ قومیت کو ترک کر کے غلامی کو دعوت دی۔ اس غلامی کا علاج بھی مجلسی انقلاب میں ہی پنہاں ہے۔ ہندوستان میں مغلیہ حکومت کے دور میں مہاراج گورو گوبند سنگھ جی نے اس بیماری کا بہترین علاج کیا۔ امرت چھکانے کے وقت آپ نے ان پانچ پیاروں کو جو ہندوؤں کی مختلف ذاتوں میں سے تھے۔ اپدیش دیا۔ کہ تمہارا کل ناش۔ کرت ناش۔ دھرم ناش اور کرم ناش ہو گیا یعنی تمہارا سابقہ دھرم ذات پات اور کرم سب ناش ہو چکے ہیں۔ تم سب بھائی ہو۔ اور تم سب میرے امرت پیر ہو۔ اس سے بھی بڑھ کر معجزہ آپ نے یہ کیا کہ انہی پانچ پیاروں کے ہاتھ سے خود امرت گرہن کیا۔ اور اس طرح سے گورو و چیلہ کی تمیز بھی اڑا دی۔ جب مہاراج دسم گورو کے سامنے ایک مذہبی اچھوت گورو تیغ بہادر کی لاش کو لایا۔ اور اپنے پتا کو کاٹ کر اس کی جگہ لیتا آیا۔ تو آپ نے اسے بغل میں لے کر کہا۔ "رنگریٹا گورو کا بیٹا" ایسی ہی کرامات سے آپ نے اپنے منتری کو یوں کہا

چڑیوں سے میں باز لڑاؤں
تبھے گوبند سنگھ نام کہاؤں

کو سرو سید عمل کر دکھایا۔

تاریخ میں سکھوں کا عروج ان کی مساوات سے وابستہ ہے۔ گورو صاحبان کا یہ عام دستور تھا کہ جب تک کوئی شخص آپ کے لنگر میں سے کھانا کھا لیوے۔ آپ کے درشن گورو مہاراج سے ملنا ناممکن تھا یہ ہندوؤں کے کھان پان کی بندشوں کو اڑانے کی خاطر ہی یہ حکمنامہ جاری کیا گیا تھا۔ اس طریقہ کو مقبول عام بنانے کے لئے بیشتر ...

عام ہو گئی۔ کہ دیگ تیغ (تیغ) فتح یعنی کامیابی کا راز اکٹھے مل کر کھانے پینے اور اکٹھے تلوار چلانے میں ہے۔ سکھ تاریخ میں بہادر فوجی افسر براہمنی راجپوت وغیرہ کھشتری جاتیوں میں سے تھے۔ ان کے برعکس ہندوؤں کی دیگر تمام قوموں کے لوگوں نے امرت چھک کر مغلیہ خاندان کے طرف دار راجپوتوں۔ مغلوں اور پٹھانوں کو پے در پے شکستیں دیں۔ جنہوں نے کہ نہایت بے سر و سامانی کی حالت میں ہی انہوں نے اس زمانہ کی دنیا میں سب سے شاندار اور زبردست سلطنت کو تہ و بالا کر کے اپنی خالصہ سلطنت کو کھڑا کر کے دکھلا دیا۔ بندہ بہادر کے بعد جن سکھ جتھوں نے پنجاب کے بعض حصص پر اپنا قبضہ کیا ہوا تھا۔ ان میں سے دو خالص جٹے مذہبی سکھوں کے تھے۔ جن بارہ جتھوں نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی آمد سے پہلے پنجاب پر تسلط کیا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک اہلوالیہ۔ ایک رام گڑھیہ بنیئے کھتریوں کے اور باقی جاٹ سرداروں کے تھے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا سب سے اعلیٰ جرنیل ہری سنگھ نلوا اپنی ذات کا کھتری سکنہ جنڈیالہ شیر خان تھا۔ جس کے نام سے اب تک افغان مائیں بچوں کو یہ کہہ کر ڈراتی اور سلاتی ہیں۔ کہ "خفتہ شو بچہ ہری آمد" سردار جسا سنگھ اہلووالیہ نے جب لاہور فتح کیا۔ تو اپنے نام پر بدیں الفاظ سکہ چلایا۔ "بفضل نانک۔ منام اکالی۔ ملک احمد گرفت جسا کلال"۔ سردار جسا سنگھ رام گڑھیا کمال درجہ کا بہادر اور نہایت دور اندیش تھا۔ بندہ بہادر کو جب دسم گورو مہاراج نے سالت نزع کے پنجاب کو مسخر کرنے کا حکم دیا۔ تو ان کے ساتھ بابا بنود سنگھ بعد سکنہ بٹالہ ذریعہ ہر ایک مہم میں شامل رہا کرتا۔ خالصہ حکومت کی ذات پات سے کیسے وابستہ ہے؟ اس کی سب سے مشہور مثال تو یہی ہے۔ کہ ڈوگرے سردار راجپوت سب سے کسب اس حکومت کے دشمن بن گئے تھے۔ وہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت ... اصلی

وجہ یہ تھی۔ کہ جاٹ سردار ان سے بدظن اور خائف تھے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں بلاشبہ عام فوجی سپاہی جاٹ قوم سے تھے۔ مگر فوجی افسروں میں سے اکثر سردار براہمن کھتری رام گڑھیئے۔ اہلووالیئے اور دیگر اقوام اہل ہنود سے تعلق رکھتے تھے۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے سورگباش ہونے پر جب افراتفری یا جٹ شاہی کا زمانہ آیا۔ تو اکثر کھتری۔ اہلووالیہ۔ رام گڑھیا۔ سردار سکھ جاتوں یا خالصہ فوج کو بے لگام دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے۔ جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سرکار انگریزی نے پنجاب پر تسلط جما لیا۔

اس وقت کیا حالت ہے؟ ہماری ذات پات کے ڈھکوسلہ سے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے سرکار نے ایکٹ انتقال اراضی پنجاب میں سنہ ۱۹۰۱ء میں رائج کرایا۔ اور بعد ازاں ایکٹ شفع و ایکٹ ساہوکارہ جاری کر کے کل زراعت پیشہ اقوام کو عملی طور پر کمین بنا دیا۔ موجودہ کمیونل ایوارڈ بھی در اصل کمین الاؤنس ہی ہے۔ اس کے ذریعہ ہندوؤں کو مسلمانوں کا عملی طور پر کمین بننا پڑے گا۔ اس کا علاج کیا ہے؟ مکمل مساوات اور مجلسی انقلاب۔ قومیت کے راستہ میں جو بھی رکاوٹیں حائل ہوں۔ ان کو دور کرنا لازم ہے۔ فرقہ وارانہ ثالثی فیصلہ کوئی اٹل سدھانت نہیں۔ تقسیم بنگال کی طرح فیصلہ شدہ امر بھی بالکل بدلا جا سکتا ہے۔ سوال پورے زور سے احتجاج کا ہے۔

پنجابی میں ایک کہاوت ہے۔ کہ:-
جولاہیاں دے گھر ڈانگوں ڈانگی نے پٹھاناں
نال لڑائی کرنا۔

ہندوؤں کی بھی بعینہ یہی حالت ہے۔ ہمارے بڑے سے بڑے سیاسی لیڈر اپنا سارا دل و دماغ ہندو مسلم سمجھوتہ پر لگا کر ابھی مایوس نہیں ہوئے۔ اگرچہ کوئی گنجائش باقی نہیں رہی دنیا میں دوستی ہر کوئی زبردست سے رکھنا چاہتا ہے۔ مگر ہندو لیڈران اس کے خلاف چلنے کے عادی ہیں۔ مسلم لیڈران زیادہ دور بین اور چالباز ہیں۔ جب خود کسی ایک بات پر متفق نہیں۔ تو ان کی آواز

کی قدر اعتبار کیسے کر سکتے ہیں۔ ہندو مسلم سمجھوتہ صرف اسی حالت میں ہوگا۔ جب ہندو اپنی قومیت کے نام پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہونگے۔ جب سب ہندوؤں کی آواز ایک ہی ہر دلی تان ہوگی۔ اس وقت گورنمنٹ ضرور جھکنے کو تیار ہو جائے گی۔ اور اس سے بھی بیشتر مسلمانان ہند زبردست اور متفقہ ہندو قوم کے لیڈران کے ساتھ اپنے فائدہ کے لئے خود بخود ملنے کو تیار ہو جائیں گے۔ موجودہ فرقہ وارانہ فیصلہ ہندوؤں کو تباہ کرنے کے لئے جاری نہیں کیا گیا۔ بلکہ ہندو کانگریسی لیڈران کو یہ سمجھانے کے لئے ہے۔ کہ بجائے مسلمانوں کے سرکار کے ساتھ براہ راست تعاون کریں ورنہ خیر نہیں۔ سرکار بجائے سوراجیہ کے نوابان بنگال کے وقت کی مدعلی (جب انگریزوں کو بنگال میں دیوانی مل چکی تھی) کے ذریعہ سب کو بس سکتی ہے۔ حاصل کلام یہ کہ کمیونل ایوارڈ قطعی فیصلہ نہیں۔ بلکہ شخصی ڈراوا ہے۔ کہ ہندو لیڈران راہ راست پر آجائیں۔ وہ مسلمانوں کو ساتھ ملانے کا خیال ترک کر دیں۔ کیونکہ اکثر مسلم لیڈر صریح طور پر اس وقت سرکار کی بیعت لے چکے ہیں۔ سرکار برطانیہ کے مدبرین خوب سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ۲۸ کروڑ ہندوؤں کے بغیر حکومت نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی ہندوستان کے مسلمانوں کو وہ ہندوؤں سے زیادہ قابل اعتبار سمجھتے ہیں۔ یہ جبریہ آئین و قوانین اٹل نہیں۔ بلکہ عارضی چالیں ہیں۔ ع:-

"رموز سلطنت خسرواں دانند"

پرکاش میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں

بالکل نئی تصنیف
رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کر کے نوجوان بنانے کے لئے اٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیے:-

وید شاستری منی شنکر گووند جی مالک آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر۔ کاٹھیاواڑ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ جنرل اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا سدوں سے نویدن

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ سادھارن ادھیویشن ۱۲- اور ۱۳ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۵- اور ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء سنیچر اور اتوار کو سبھا کے دفتر گورودت بھون میں ہوگا۔ کارروائی سنیچر وار دس بجے صبح سے شروع ہوگی۔ کرپا کر کے ادھیویشن میں پدھار کر مشکور کریں۔ ۲۵ مئی کو صبح ۱۰ بجے تک لاہور پہنچ جانا چاہیے۔ ادھیویشن میں مندرجہ ذیل وشے پیش ہوں گے :-

۱- پرتی ندھی سبھا سدوں کے سوال اور اُن کے جواب +

۲- سمت ۱۹۹۱ کے کاریہ کی رپورٹ سن کر منظور کرنا +

۳- سمت ۱۹۹۲ کے لئے ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا سدوں کا چناؤ کرنا +

۴- ویدپرچار۔ اُپدیشک ودیالیہ۔ ودیارتھی آشرم۔ لیکھرام ندھی۔ کنیا گوروکل اور گوروکل کانگڑی وغیرہ سنستھاؤں کے بجٹ منظور کرنا +

۵- گوروکل میں پیش ہونے والے ادھیک آیو بالکوں کے پتر +

۶- گورنمنٹ سکیورٹی کی ضمانت پر بنک سے دھن اور ڈرافٹ کرنے کے وشے کا پرستاو +

۷- آریہ ودیا سبھا سمبندھی جنرل سبھا ۱۲/۲ ہاڑ کے پرستاو نمبر ۵ پر پُنر وچار +

۸- پرتی ندھی سبھا سدوں کے پرستاو +

یہ بھی نویدن ہے کہ اگر کوئی سوال سبھا کے کاریہ یا پربندھ کے متعلق پوچھنا چاہیں۔ یا اس سمبندھ میں کوئی پرستاو سبھا کے سامنے رکھنا چاہیں۔ تو ۲ ہفتے پہلے سبھا کے دفتر میں بھیج دیویں۔ تاکہ اُن کے پیش کرنے کی اجازت لے لی جائے۔ جن کی اجازت ہوگی۔ وہی پرستاو پیش ہوسکیں گے ؛

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

آریہ سماج اِپوہ کے سماچار

مقام اِپوہ میں F. M. S میں ایک اور سماج جاری ہوا ہے۔ اس کے قائم کرنے کی رسوم ۳ مارچ ۱۹۳۵ء کو بمقام Central mental hospital Tanjong Rambutan میں ادا کی گئیں۔ کارروائی جلسہ ٹھیک آٹھ بجے صبح ہون یگیہ سے شروع کی گئی۔ ۱۰½ بجے جلسہ کے پردھان بابو دُونی چند جی بھنڈاری جو اِپوہ آریہ سماج کے پردھان ہیں۔ چنے گئے۔ کرسیٔ صدارت پر بیٹھتے ہی پیشتر پھولوں کا ہار بابو دُونی چند جی کے گلے میں ڈالا گیا۔ اور اُسی وقت سوامی رومنتی جی کے گلے میں بھی پھولوں کا ہار ڈالا گیا۔ اور پردھان جی کے ساتھ کرسی نشین ہوئے۔ بعدازاں سوامی جی۔ لالہ رنجیت رائے جی بھنڈاری۔ پنڈت رام سروپ جی۔ لالہ جنگی رام جی۔ بھائی پرتاپ سنگھ جی اور جناب رائے جی دت نے مختلف مضامین پر لیکچر دیئے۔ ۴½ بجے شام کے بابو دُونی چند جی نے سب باہر سے آئے ہوئے سجنوں کا دھنیہ واد کیا۔ اور جلسہ شانتی پاٹھ اور آرتی سے نرولگھن سماپت ہوا۔ جلسہ کا تمام خرچ شریمتی ستیہ دیوی بیوہ لالہ دیپ رائے نے برداشت کیا۔ سب حاضرین جلسہ کو پریتی بھوجن دیا گیا۔ شام کے ساڑھے پانچ بجے سب سجنوں کا فوٹو لیا گیا ؛

چناؤ :- آریہ سماج Tanjong Rambutan کا چناؤ حسب ذیل ہوا :-

پردھان پنڈت بلک دھاری + اُپ پردھان ڈھوپچی رائے + منتری واسدیو سنگھ
اُپ منتری چندر بھان + خزانچی پرمان لال + لائبریرین رام نرائن +
ممبران کمیٹی :- راج سروپ رائے۔ جے منگل پانڈے۔ رام سنگھار سواسدیو پانڈے۔ اور پرشوتم +

سالانہ جلسہ :- اِپوہ آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۵ اپریل ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ صدر جلسہ مسٹر سہلے سنگاپور نوامی بنائے گئے تھے۔ باہر سے آئے ہوئے اور یہاں کے بھائیوں کو پریتی بھوجن دیا گیا۔ اور اس کے بعد جلسہ نرولگھن سماپت ہوا ؛

(جناب رائے دت منتری آریہ سماج اِپوہ)

بقیہ مضمون ”آریہ پرتی ندھی سبھا کے متعلق چند قابل غور مسائل“ صفحہ ۱۱

وغیرہ سبھی شامل ہیں۔ ایک کانسٹیبل کی جگہ بھی خالی ہو۔ تو اُس کے لئے ہزاروں درخواستیں گزرتی ہیں ؛

16 پرانے براہمنوں کی طرح یہ ودیا کے پوجاری اور اعلیٰ تعلیم یافتہ جنہیں موجودہ تعلیم نے کسی قسم کا کام کرنے کے نا قابل بنا دیا ہے۔ اگر دیہات میں آئیں تو بالکل بیکار نہیں رہیں گے۔

17 ہر ایک تعلیم یافتہ آریہ سماجی اپنی ضروریات کو کم کر کے کسی گاؤں میں جا بیٹھے۔ سندھیا بتاتا اور ہمدردی کی باتیں سکھلاتا رہے۔ اگر اُسے ڈاکٹری انجنیئری قانون وغیرہ آتے ہوں تو اُن سے بھی اُن کو فائدہ پہنچائے۔ روٹیوں کی کمی نہیں رہے گی۔ گاؤں گاؤں میں گوروکل اور آریہ سماجیں ہو جائیں گی۔ اچھوت اُدھار ہو جائے گا۔ یہ نوجوان گاؤں کی صفائی صحت کے اصولوں کے پرچار کر کے مقامی دستکاری و کاریگری کو قائم رکھنے میں مددگار ہوں گے۔ گاؤں والوں کو رسومات پر بیجا خرچ کرنے سے بچائیں گے۔ دستکار وغیرہ اپنی روزی سے مطمئن ہوں گے۔ بڑے زمینداروں کے ظلم سے انہیں آزادی ہوگی۔ رشوت اور مقدمہ بازی کی کمی ہو جائے گی۔ اور گاؤں والے آریہ سماج کے اس اُپکار کو کبھی نہ بھولیں گے ؛

18 ایسے آریہ سماجی جو کہ بہت سے گاؤں کے مالک ہیں۔ وہ اپنے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔ وہ اپنی رعیت سے روپیہ کو ان میں دھرم پرچار کے بغیر کو حاصل کریں۔ اور اپنی آمدنی کا خاص حصہ گاؤں والوں کی بھلائی پر خرچ کرنا سیکھیں۔ اُن کے لئے پاٹھشالائیں کھولیں۔ ہسپتال چلائیں۔ دستکاری کا کام سکھلائیں۔ ہر سکے تو وہاں کسی مقامی صنعت و حرفت کو مدد دینے کے لئے چھوٹے چھوٹے کارخانے کھولیں۔ مگر یہ کارخانے غریبوں کو مدد دینے اور کام سکھلانے کے لئے کھولنے چاہئیں نہ کہ سرمایہ داروں کے لئے۔ مہاتما گاندھی نے دہلی میں اس نمونہ کے کارخانے کھول رکھے ہیں۔ اسی نمونہ کے کارخانے کھلنے چاہئیں ؛

19 مہاتما گاندھی نے جب سے گرام سدھار کی تجویز پیش کی ہے۔ اسی وقت سے گورنمنٹ کو بھی سوجھی ہے۔ اور مسلمان اور ہندو جانتے ہیں کہ گاؤں اُن کے ہاتھ میں رہیں۔ مگر کس طرح گاؤں والوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی نہیں بتلاتا۔ گاؤں والوں کا بھلا مندرجہ بالا طریقے سے ہو سکتا ہے۔ یہ امر ایک پنتھ دو کاج ہے۔ گاؤں والوں کا بھلا بھی ہو گیا۔ اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بیکاری بھی دُور ہو گئی۔ اس کام کے لئے کسی چندہ جمع کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک نوجوان اپنے اپنے گاؤں چن لے۔ اس میں چلا جاوے گا بھوکا نہیں مریگا۔ ایک گاؤں میں دس پندرہ برس رہنے کے بعد وہ شہری ساتھیوں کی نسبت مالدار ہو جائے گا ؛

بقیہ مضمون ”ایشور پرارتھنا ۔۔۔ مکتی کا پرم سادھن ہے“ صفحہ ۔

بغیر بندھن میں پڑنے کے ہم بلا ناغہ پرارتھنا نہیں کر سکیں گے۔ اور وقتاً فوقتاً ناغہ پڑ جانے سے ہم روحانی ترقی نہیں کر سکیں گے ؛

اس لئے اگر آپ کو پرارتھنا پیاری ہے۔ پرارتھنا میں شردھا ہے۔ تو اپنے آپ کو پرارتھنا بندھن میں ڈالئے۔ پرارتھنا سکھ اور شانتی دینے والا سادھن ہے۔ تمام پاپوں کو دُور کر دینا اس کا ایک ادنیٰ پھل ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنی جیون یاترا کو سپھل بنانا چاہتے ہیں۔ اور اپنی دیہ روپی نگری کو دیوی بنا کر اس میں شُدھ اور سچا پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے من کو شُدھ اور پوتر بنا کر ایشور کے چرنوں پر کو پراپت کرنا چاہتے ہیں۔ اور اگر ہم ایشور کرت ویدوں کے بتائے ہوئے مارگ پر چل کر نہایت آنند سے جیون ویتیت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں پرارتھنا کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہمیں پرارتھنا کو اپنے جیون کا لازمی جزو اور روزانہ کاروبار کی طرح نیم بنا لینا چاہیے۔ یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ کہ پرارتھنا کس طرح کرنی چاہیے۔ جس طرح آپ کی رُچی ہو پرارتھنا کی جا سکتی ہے۔ مطلب صرف ایشور کے دھیان سے ہے۔ جس ریتی سے پرماتما کو پراپت کیا جا سکے کر لینا چاہیے۔ صرف اتنا خیال رکھنا چاہیے کہ پرارتھنا زبان کی چیز نہیں بلکہ دل کی ہے۔ اس لئے ہمیں پرارتھنا کا بندھن ڈالنا چاہیے۔ اس بندھن میں پڑ کر ہماری من کی مرادیں پوری ہوں گی ایشور میں پریم بڑھے گا۔ اور دھرم ارتھ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شری لالہ دیوراج جی کی زندگی پر ایک نظر

(از قلم سردار امر سنگھ جی ایڈووکیٹ جالندھر)

شری لالہ دیوراج جی جو کہ پنجاب پرانت میں استری شکھشا کے سنچالک ہیں۔ اپنے چھوٹے بھائی رائے زادہ بھگت رام بیرسٹر کے جو کہ فوجداری مقدمات کی پیروی میں خاص شہرت کے مالک تھے سورگباش ہو چکے چہار سال چاردن بعد اس اسار سنسار سے چل بسے۔ لالہ دیوراج لالہ سالگ رام جی سوندھی رئیس جالندھر کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ جو کہ معمولی ساہوکارہ سے ترقی کرتے کرتے اپنی قابلیت اور دانشمندی کی بدولت صوبہ بھر میں چوٹی کے رئیس بن گئے ہ

آسودہ لائف

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک امیر گھرانہ میں پیدا ہونے کی وجہ سے شری لالہ دیوراج جی شروع سے لے کر آخیر دم تک آسودہ حالی اور فارغ البالی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ اگرچہ جزی اثاثہ کی وجہ سے بھی آپ فارغ البالی کی گزران کر سکتے تھے۔ لیکن اچھے دلیش کی سیوا میں ایک اہم کار کے لئے اپنی زندگی وقف کرکے آپ نے اپنے خاندان کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے ہ

ابتدائی سرگرمیاں

شری لالہ دیوراج جی ایک بیدار مغز بچہ تھے۔ ابھی آپ بالغ بھی نہ ہونے پائے تھے کہ آپ نے اپنے مکان میں لالہ منشی رام جی کے ساتھ مل کر جو کہ بعد ازاں شری سوامی شردھانند جی کے نام سے مشہور ہو گئے۔ ایک کلب کھولی۔ اتنے لمبے عرصہ کے بعد بھی مجھے اس وقت انتہائی مسرت حاصل ہوتی ہے جبکہ مجھے وہ ہنسی مذاق کا زمانہ یاد آتا ہے۔ جب شری لالہ دیوراج جی پوری سنجیدگی سے سنجیدہ مجلسی مسائل پر گفتگو کیا کرتے تھے اور آپ کے بہادر بزرگوار لالہ سالگ رام جی اور آپ کے بہنوئی لالہ منشی رام جی آپ کی بیچ بچاؤ کی کوششوں کو ہنسی مذاق سے ٹال دیا کرتے تھے۔ جب آپ ان مواقع پر اپنی کوتاہیاں سنایا کرتے تھے۔ تو چاروں طرف سے قہقہہ لگتا تھا۔ اور اس وقت کا نظارہ بڑا ہی پر لطف ہوتا تھا۔ جبکہ آپ کے بڑے بھائی اور زندہ دل بہنوئی کلب کا چندہ جیب میں ڈال کر صدر بن بیٹھے اپنے تھے۔ اور اسے ہنسی مسرت میں اڑا دیتے تھے۔ لالہ دیوراج جی میں بھی زندہ دلی اور مذاق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ایک قدامت پسند سوندھی جو کہ ان کی برادری کا ایک فرد تھا۔ آپ کے خاندان کو مشرقی عیسائی کا نام دیتا تھا۔ کیونکہ شری لالہ دیوراج جی کا خاندانی مکان شہر کی مشرقی سمت میں واقع تھا۔ اور مشن کمپاؤنڈ مغرب کی طرف واقع

آریہ سماج جالندھر کی قائمی

لالہ جی کی دھار کت لگن اس وقت پوری شان سے ظاہر ہوئی جبکہ ان کے والد نے ایک دفعہ انہیں اس بارہ میں سخت ڈانٹ ڈپٹ کی کہ آپ گھر کے کام کاج میں کوئی حصہ نہیں لیتے۔ اور ہمیشہ آریہ سماج کے پیچھے دوڑتے پھرتے ہیں۔

آریہ سماج کے اس بنیادی کے لئے یہ جھاڑ ناقابل برداشت تھی۔ گھر سے ایک بستر اچند پوشیدنی پارچات اور اندازاً ایک سو روپیہ لے کر لالہ دیوراج جی رات کے وقت نکل پڑے۔ اور آپ نے ارادہ کیا کہ انڈیمان میں جا کر وہاں کے قیدیوں میں ویدک دھرم کا پرچار کریں۔ آپ کو کلکتہ سے پکڑ کر واپس لایا گیا۔ اور یہ اقرار کیا گیا کہ آئندہ آپ سے کسی قسم کی باز پرس نہیں کی جائے گی ہ

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی قائمی

ایک دن دسمبر کے مہینہ میں شام کے وقت لالہ جی نے مجھے بلایا۔ میں اس وقت ان کے پڑوس میں ہی رہا کرتا تھا۔ اور کہا کہ آؤ میرے ساتھ سماج مندر میں چلو۔ وہاں پہنچ کر آپ نے پہلی دفعہ میرے ساتھ استری شکشا کے سمبندھ میں ذکر کیا۔ آپ نے بڑے جوش سے فرمایا۔ کہ میں ایک کنیا پاٹھشالہ کھولنا چاہتا ہوں۔ اور اسے چلانے کے لئے فلاں فلاں طریقوں پر چلنا چاہتا ہوں۔ ہم اس وقت آریہ سماج مندر اور ریلوے لائن کے درمیانی میدان میں بیٹھ کر ایک گھنٹہ تک باتیں کرتے رہے۔ اسی اثناء میں لالہ جی نے بڑے جوش سے اپنا دایاں پاؤں اس جگہ مارا۔ اور فرمایا۔ کہ یہی جگہ میرے سکول کی عمارت کے لئے کام آئے گی۔ اس دردھ سنکلپ کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ آج جالندھر شہر میں کنیا مہاودیالیہ جیسا شاندار انسٹی ٹیوشن چل رہا ہے ہ

ابتدائی مخالفت

پبلک نے مہاودیالیہ کی سکیم کا ہمدردی اور جوش سے استقبال کیا۔ لیکن اسے عملی جامہ پہنانے میں مشکلات حائل ہوئیں۔ جیسے ہی اس کی ہر دلعزیزی

سے اس کی مخالفت شروع ہو گئی۔ اس سے بہت عرصہ پہلے آریہ سماج کا ایک بارسوخ حصہ برملا یہ کہتا سنا گیا۔ کہ لالہ جی کی سکیم آریہ سماج کے ایکہ اور انسٹی ٹیوشن کی ترقی کے راستہ میں روکاوٹ ہے۔ لیکن اس مخالفت کے باوجود لالہ جی کنیا مہاودیالیہ کی کمزوریوں کو اس مخالفت سے بچا کر نکلے ہ

ودیالیہ کی ہر دلعزیزی

جب سے شری لالہ جی نے کنیا پاٹھشالہ کو چلانے کا اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ آپ نے استری شکھشا کے پرچار کو اپنا دھرم ظاہر کیا۔ آپ اپنے دھرم کا ایک بھگت کی طرح پالن کرتے تھے اور اس کا بڑے جوش سے پرچار کرتے تھے۔ جب سے ودیالیہ جاری ہوا ہے۔ لالہ جی کو دن رات اس کے پرچار کی لگن رہتی تھی۔ آپ اگر کسی بات کا چنتن کرتے تھے۔ یا کسی بات کا سوچن لیتے تھے۔ تو صرف اسی کا۔ اور کسی بات کا ذکر نہ کرتے تھے۔ ودیالیہ ہی آپ کا پران۔ آپ کا آتما اور آپ کا جیون تھا۔ آپ ہمیشہ بنا سمان اس کی رکھشا کرتے رہے۔ لالہ جی کے جیون سے آئندہ نسلیں فرض شناسی و ذمہ داری کی حس اور عقیدت شعاری و استقلال کی صفت گرہن کر سکتی ہیں ہ

بقیہ کالم ۲

نارگ وپنڈت اسادت جی نے تحریریں بلا کرایہ سولن تا نارگ و نارگ تا سولن برائے بار برداری و سواری اپدیشکان کو دیں۔ انکی سہایتا کا دھنیہ واد کیا جاتا ہے نیز پنڈت کرپا رام جی نے دودھ دیا۔

ہم سب کرمچاریوں کی ایشور پرماتما سے بارم بار یہی پرارتھنا ہے۔ کہ ہمارے سب نرناریوں کے ہردیوں میں شبھ سنسکار پیدا ہوں۔ تاکہ ہمارے دیش اور راجدھانی کا نام اونچا ہو۔ سچ کہا ہے ؎

جو اپنے دیش کا جس نے نہیں کچھ بھی کیا
جنم اس کا لے ارتھ ہے پانی بنا جیسے کنواں

(ٹھاکر گوپال سنگھ منتری)

خطوکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف

آریہ سماج نارگ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج نارگ ریاست سرمور ناہن کا ساتواں سالانہ جلسہ یکم۔ ۲۔ اور ۳ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۳۔ ۱۴۔ اور ۱۵ اپریل ۱۹۳۵ء کو ست دھرم پاٹھشالہ نارگ میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس موقع پر ذیل کے اپدیشک صاحبان پدھارے:۔

اپدیشک:۔ پنڈت منیشور دیو جی پنڈت برت پال جی سناتک +

بھجنیک:۔ ٹھاکر رتن سنگھ جی و مہاشہ سنگھ جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے اور مہاشہ سوہن سنگھ جی اور امر سنگھ جی پاٹھشالہ کی اور سے ہ

نگر کیرتن:۔ یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۲ کو ۲ بجے بعد دوپہر نگر کیرتن شروع ہوا۔ پہلے شری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست سرمور ناہن) اور شری سردار آتم سنگھ صاحب بہادر جاگیردار نارگ کی جے کے نعرے بلند کئے گئے۔ پھر جلوس پاٹھشالہ سے شروع ہو کر پردھان جی کے مکان کے پاس سے گزرتا ہوا نارگ نگر میں پہنچا دیکھی سے بتاہاں کے پانی کے پاس اور منتری جی کے گھر پر پہنچا۔ اور شام کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور رات کو بھجن اپدیش ہوئے ہ

دوسرے دن ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد پنڈت برت پال جی سناتک اور پنڈت منیشور دیو جی کے ویاکھیان ہوئے۔ جنتا پر اچھا اثر پڑا۔ انتظام جلسہ نہایت اچھا تھا۔ استری سماج کا خاص انتظام ٹھاکر رتن سنگھ جی اور ودیارتھیوں دوارہ کرایا گیا۔ جو قابل تعریف رہا۔ شریمان لبھو رام ماسٹر جی ہیڈ ماسٹر نے نگرانی انتظام میں کافی حصہ لیا۔ تیسرے دن رات کو جلسہ شانتی پورک سماپت ہوا +

رشی لنگر پانچ دن تک برابر جاری رہا۔ صبح و شام دونوں وقت صدہا پرش بھوجن کرتے رہے۔ بھوجن شریمان سنگھ بیر جی۔ کبوتری رام جی اور کرپا رام جی نے اپنے ہاتھوں سے بنا کر جنتا کو کھلایا۔ پنڈت پرشوتم داس جی۔ صورت سنگھ جی۔ جیت سنگھ جی اور باقی والنٹیروں نے بھاری امداد کام کاج میں دی۔ ایشور پرماتما سدا یوانوں کے ہردیہ میں پرسوارتھ کا بل دے جس سے ہمارے پرانت کا سدھار ہو۔

لالہ پرس رام جی بتونور سے و بھگت رام جی

(باقی کالم ۲ کے نیچے)

سماجک سماچار

آریہ سماج ملتان کا چناؤ:-
آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر کا وارشک نرواچن ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر میں اس پرکار ہوا:-

پردھان ملک پرمانند جی + سینیئر اپ پردھان لالہ سدانند جی + اپ پردھان نمبر ۲ ماسٹر لالہ بشنداس جی و لالہ موتی رام جی + منتری لالہ رنجیت رائے جی + سنیکت منتری لالہ رام نرائن + اپ منتری ملک لچھمی نارائن جی و ملک گوردیال جی + لیکھا دھیکش مہاشہ ارجن دیو جی + کوشادھیکش مہاشہ دھنوں رام جی + آڈیٹر لالہ جمنا داس جی + پستکادھیکش ممبران:- ملک گلاب رائے جی - لالہ آتم چند جی - لالہ آتما رام جی - لالہ واسدیو جی - ملک رام چند جی وکیل - ماسٹر چندرو ناتھ جی اور لالہ کنہیا لال جی ×

(رام نرائن جائنٹ سکریٹری آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار:-
(۱) ۸ اپریل کو جیت شدی پنچمی ارتھات سرسوتی پنچمی کے دن آریہ سماج مندر میں آریہ سماج ستھاپنا دوس منایا گیا۔ یگیہ بھجن اور پرارتھنا کے بعد آریہ سماج کی اُنتی پر پرسپر وچار ہوتا رہا ×

(۲) ۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء کو بیساکھی کے دن نوسمت شرشٹی یگیہ کیا گیا ×

(۳) ۲۱ اپریل کی جنرل میٹنگ میں آریہ سماج مندر میں شری لالہ دیو راج جی کی اکسمات مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ اور ان کے پریوار سے اظہار ہمدردی کا پرستاؤ بھی پاس ہوا۔ آخیر میں ان کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی ×

(۴) ۱۶ اپریل کو مقامی سناتن دھرم سبھا کے جلسہ پر سروَدھرم سمیلن میں آریہ سماج کی طرف سے پنڈت ستیہ پال جی سناتک نے ایشور اور سرشٹی سمبندھ پر بڑا پربھاو شالی ویاکھیان دیا ×

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

شوک پرستاؤ:-
آریہ سماج تولنسہ شری لالہ دیو راج جی بانی کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی اچانک مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور سروویاپک پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ان کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ نیز لالہ جی کی اچانک مرتیو پر ان کے سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ اور ایشور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ان کو بل

اور شکتی پردان کریں۔ تاکہ اس اسہہ وِیوگ کو وہ صبر سے برداشت کریں ×

(نرنجن دیو منتری آریہ سماج تولنسہ ضلع ڈیرہ غازی خان)

شادی خانہ آبادی:-
جلالپور جٹاں ضلع گجرات کے لالہ رام ناتھ جی سوہنی اسسٹنٹ مینیجر آریہ پتری پاٹھ شالہ کی سپتری عزیزی سومترا دیوی کی شادی پورن وِدھک ریتی سے ۴ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۲ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ بروز سنیچر لالہ ملک راج جی سپتر لالہ بھولے شاہ صاحب آنند ممبر کمیٹی میانی و آڑھتی غلہ منڈی ملکوال کے ساتھ ہوگی۔ ہم لالہ رام ناتھ جی اور لالہ بھولے شاہ جی کو اس شبھ موقع پر دلی مبارکباد دیتے ہیں۔ ایشور جوڑے کی آیو کو دیرگھ کرے ×

دوآبہ ہائی سکول کا پرستاؤ:-
بھگو رام دوآبہ ہائی سکول کی منیجنگ کمیٹی نے ذیل کا ریزولیوشن اپنے ۲۲ اپریل کے اجلاس میں لالہ دیو راج جی کے سورگباش کے متعلق پاس کیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:-

"بھگو رام دوآبہ ہائی سکول جالندھر کی منیجنگ کمیٹی کا یہ اجلاس لالہ دیو راج جی سوندھی رئیس بانی کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی اچانک موت پر دلی دکھ کا اظہار کرتا ہے۔ اور سکول کے ساتھ ہمدردی کرنے والے اور ایک سچے معاون کے کم ہو جانے پر نہایت افسوس کرتا ہے۔ اور ان کی استری شکھشا اور دیش کی پوتر سیواؤں کو سامنے رکھتے ہوئے محسوس کرتا ہے کہ دیش کو جو نقصان ہوا ہے۔ وہ پورا ہونا ناممکن ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ان کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور ان کے رشتہ داروں کو اس صدمہ جانکاہ کے برداشت کرنے کی طاقت عطا کریں"×

(ہیڈ ماسٹر دوآبہ ہائی سکول جالندھر)

آریہ سماج خانیوال کا سالانہ جلسہ
آریہ سماج خانیوال کا چھٹا سالانہ جلسہ

۱۹-۲۰-اور ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس موقع پر سوامی پرنوانند جی - سوامی ننیانند جی - ٹھاکر امر سنگھ جی - پنڈت سوم دیو جی - پنڈت لال چند جی - پنڈت وشنو دت جی اپدیشک اور پنڈت گنگا سہائے جی - چوہدری ٹھاکر سنگھ جی - مہاشہ ہنس راج جی - مہاشہ ہریش چندر جی - مہاشہ بالکرشن جی اور مہاشہ پیارے لال جی بھجن اپدیشک نے پدھار کر اپدیش اور بھجن امرت سے خانیوال نواسیوں کو ترپت کیا۔ آخری دن مہاشہ تلوک چند کی طرف سے آریہ سماج پر کچھ سوالات کئے گئے۔ آریہ سماج کی طرف سے ٹھاکر صاحب نے ان سوالات کا جواب دیا۔ اور جواب اس خوبی سے دیا گیا کہ سوال کرنے والے مہاشہ اور جنتا دونو قائل ہو گئے ×

(منتری آریہ سماج خانیوال)

آریہ سماج گوجرہ کے سماچار:-
(۱) ۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو شو راتری کا اُتسو آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ شہر میں پربھات کال سنکیرتن کیا گیا۔ اور شو راتری والے دن سوامی جی کے جیون پر ویاکھیان ہوئے۔

(۲) مہاشہ راجپال کا "بلیدان دوس" پوری شان سے منایا گیا۔ رات کو آریہ سماج مندر میں پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔ اور مہاشہ راجپال کی زندگی کے حالات سنائے ×

(۳) ۴ اپریل کو پنڈت گرودت جی کی برسی کے اپلکش میں جلسہ کیا گیا۔ اور تقاریر ہوئیں ×

(۴) ۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر میں آریہ سماج کے ستھاپنا دوس کے اپلکش میں صبح سویرے ست سنگ ہونے کے بعد یگیہ ہوئے۔ اسی دن شام کو آریہ سماج مندر میں آریہ بھائیوں کا پریتی بھوجن ہوا۔ جس میں ۷۰-۸۰ اشخاص نے حصہ لیا۔ اور نہایت پریم سے مل کر بھوجن کیا ×

(۵) آریہ سماج کا سالانہ چناؤ ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء کو ہو نا قرار پایا ہے۔ ہر روز سماج مندر میں پراتہ کال ست سنگ ہوتا ہے۔ آریہ کمار سبھا کا سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱- اور ۱۲ مئی کو

(چمن لال منتری آریہ سماج گوجرہ ضلع لائل پور)

ظفروال میں وید پرچار:-
۱۵ اپریل ۱۹۳۵ء کو پنڈت ہرپال جی اپدیشک اور مہاشہ کیسر چند جی بھجن اپدیشک ۸۰ا کی لگاتار خط و کتابت کے بعد سبھا کی آگیا انوسار پرچار ارتھ یہاں پدھارے۔ چنانچہ ۱۵ اپریل سے ۲۲ اپریل تک لگاتار مہاشہ جی کے منوہر بھجن اور پنڈت جی کے اُتم اپدیش بلونت ہال میں رات کے ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک ہوتے رہے۔ استریاں بھی آخیر میں بڑی تعداد میں آنے لگیں۔ آخری دن ماسٹر ہنسا رام جی کے مکان پر خالص استریوں میں ڈیڑھ گھنٹہ تک پرچار ہوا۔ جنتا پر بڑا اچھا پربھاو پڑا۔

ہم سوامی سومتنترانند جی کے بڑے مشکور ہیں۔ کہ جن کی آگیا سے ایسا اُتم پرچار یہاں ہوا ہے۔

۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء کو موضع ننگل شوکاں میں پنڈت ہرپال جی نے مہاشہ بھگو رام جی کی سپتری کا دِواہ سنسکار ودھی انوسار کرایا۔ اس موقع پر آٹھ روپیہ دان کہا گیا۔ دو روپیہ وید پرچار فنڈ کے حصہ آیا ×

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ہٰذا)

آریہ سماج اجنالہ کا سالانہ جلسہ
آریہ سماج ہٰذا کا سالانہ جلسہ ۱۹ لغایت ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء منایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر پنڈت چموپتی جی ایم-اے - پنڈت دولت رام جی شاستری امرتسری - پنڈت سادھو رام جی شاستری - نرنجن سنگھ جی بھجن اپدیشک سوامی رودرانند جی - پنڈت پورن چند جی - مہاشہ آتم دیو جی اور مہاشہ بھدر پال جی بھجن اپدیشک پدھارے۔

پنڈت صاحبان نے عالمانہ لیکچر دئے۔ اور سوامی جی مہاراج نے "وید الہامی ہے یا قرآن؟" اور "مسئلہ تناسخ" پر دو اپدیش دئے۔ جنتا پر بہت اچھا پربھاو پڑا۔ سوامی جی نے قرآن کی آیات پڑھ کر "مسئلہ تناسخ" کو ثابت کر دیا۔ بھجن اپدیشکوں نے بھی سماں باندھ دیا۔ اور مہاشہ بھدر پال جی کے بھجنوں پر لوگ موہت ہو گئے۔ اور بھجن منڈلیوں نے تین مقامات پر علیحدہ علیحدہ منڈلی کی صورت میں نگر کیرتن کیا۔ ہر منڈلی کے ہمراہ بہت رونق تھی۔ جلسہ بڑو گھن سماپت ہوا۔ اور جنتا پر بہت اچھا پربھاو پڑا ×

(کرم چند منتری آریہ سماج اجنالہ ضلع امرتسر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آوشیک سوچنا

شریمان مہتہ جیمنی جی آریہ منشری نے بارہ برس بھارت ورش سے باہر جا کر امریکہ۔ افریقہ۔ انگلینڈ۔ نیوزی لینڈ۔ جاپان۔ چین۔ انڈونیشیا۔ ماریشس اور فجی آدی ایسے لینڈوں میں جو بھارت کی سبھیتا۔ گیان۔ فلاسفی اور دھرم کا سندیش پہنچایا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس کا ثبوت وہاں کے مقامی سماچار پتروں کے لیکھوں اور بھاشنوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ آریہ سماج کے اتہاس میں شری مہتہ جی کا نام سورن اکشروں میں لکھا جائیگا۔

وکالت کی معقول آمدنی اور آرام کی زندگی کو چھوڑ کر ویدک مریادا انوسار وان پرستھی بن کر جس لگن سے شری مہتہ جی نے ویدک دھرم کا پرچار کیا ہے۔ اس کی مثالیں بہت کم ہیں۔

کینیا کے گورنمنٹ نے نہ صرف دو بار انہیں شریف ملاقات بخشا۔ اور ان کے ایک لیکچر پر دہاں پر کوسو بیکار کیا۔ بلکہ انہیں پاس (فری پاس) دے دیا۔ کہ وہ اس کی کالونی میں ریل گاڑی یا جہاز میں فرسٹ کلاس میں مفت جہاں چاہیں۔ سفر کر سکتے ہیں۔

جو پرچار کا کام انہوں نے کیا۔ وہ بہت زیادہ ہے۔ آپ نے کئی جگہ سماجیں ستھاپت کیں۔ سکول کھولے۔ ہندی پاٹھ شالائیں جاری کرائیں۔ اور شدھیاں کیں۔ اور حال ہی میں جنوبی افریقہ میں انہوں نے ہندو مہا سبھا کانفرنس کی پہلی بیٹھک کرائی اور صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ وہاں جو کام آپ نے کیا۔ وہ پرشنسا پتروں۔ ایڈریسوں اور وہاں کے انگریزی اخباروں کے گورے لوگوں کے اخبارات کے ایڈیٹوریل ریمارکس اور دیگر لیکھوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ان کو پرشنسا پتر دینے والے نہ صرف ہندو مہا سبھا آریہ سماج اور ویدک مشن سوسائٹیاں ہی ہیں بلکہ عیسائی۔ مسلمان اور انڈین مشنل کانگرس کے پردھان بھی ہیں۔

اتفاق سے "آریہ منتر" میں ایک لیکھ میں شاید جیمنی جی نے وہاں کے ایک نامدھاری سنیاسی مہاتما بھوانی دیال کے متعلق عملی حالات ظاہر کر دیئے۔ اور لکھ دیا کہ وہ اپنے بال بچوں میں اسشیائے ولائتی۔ فیشن میں ملبوس۔ اور کھان پان میں کوئی پرہیز نہیں رکھنا۔۔۔۔ وغیرہ۔ اس کارن سنیاسی مذکور نے ان کے خلاف اپنے چیلوں کے نام پر چند ہندی اخبارات میں نرادانتقاد اور اسپنیہ لیکھ شائع کرائے ہیں۔ یہ لیکھ سلسلہ شلمی میں لکھے گئے ہیں اور شدھ نے

بھر پور ہیں۔ اگرچہ ان لیکھوں کے لیکھک بعض بعض پرشنوں کے نام دیئے ہیں لیکن دراصل ان کا لیکھک ایک ہی ہے۔ یہ ان کی شیلی سے معلوم ہوتا ہے۔

یہ لکھنے میں کا کھنڈن افریقہ کے آریہ سماج میں اور انیہ پرشن کر رہے ہیں۔ چنانچہ شری

جی سدا اپنے بھاشنوں میں پرتیک آریہ سماجی کو اپنے آچرن کو شدھ کرنے کو کہا کرتے تھے۔ اس لیئے یہاں کے نامدھاری آریہ سماجی جو شراب کباب اڑاتے تھے۔ ان کے ورودھی ہو گئے ہیں۔ میرا یہ نشچے ہے کہ شری پنڈت جی

سوامی دیانند کی یاد میں!

تھی ہند میں جب کہ تہذیب باقی
بھلا یا تمدن تھا لوگوں نے جس دم
بنایا تھا ہر ایک جاہل کو دانا
باندھا تھا شیرازہ پھر از سر نو
عدو تھا کسی کا نہ مشفق سبھی کا
جھکاتے تھے سر سب زمانے کے ذی روح
تھے ہم مثلِ گل اور وہ مثلِ بلبل
ٹپکتے تھے آثارِ جبروت اس سے

نمایاں ہوا اک صداقت کا تارا
بڑھانے کو اتحاد آیا تھا پیارا
یہی کام کرتے دیانند سدھارا
ہوا غرق جاتا تھا جب دھرم پیارا
تھا ہر اک بشر کا پیارا دلارا
یہی ہے گورو بس پیارا ہمارا
تھے ہم اس کے طالب وہ طالب ہمارا
وہ دراصل تھا اک چمکتا ستارا

لطافت سے پُر اور ملامت سے خالی
حقیقت کا سورج صداقت کا تارا

(منوہر لال ڈگشی۔ شملہ)

بشونرائن پانڈے پرچارک جنوبی افریقہ ان مخالفت کا حال اس طرح لکھتے ہیں:۔

"شری مہتہ جی نے اپنے درا سہاری سماجیوں کی سمالوچنا کی۔ اس کارن نٹال کے نوین آریہ سماجی تڑپ اٹھے۔ اور پنڈت ہاں نیتوں میں لیکھ بھیج کر شائع کرا لئے گئے۔"

۲۔ منتری آریہ سماج کیٹو ماونٹ اپنے ۲۶ نومبر ۱۹۳۴ء کے پتر میں منتری سار ودیشک سبھا دہلی کو لکھتے ہیں کہ:۔

"شری پنڈت جیمنی جی کے اس طرح سے ورودھ کا کارن یہ ہے کہ پنڈت جی کے آریہ پرچارک کو ہی یہاں نٹال آ کر پرچار کرنا چاہیئے۔ تو جیہ منتری جی! آپ سے پرارتھنا ہے۔ کہ آپ کرپا کر کے بتائیں۔ کیا نٹال میں رہتے ہوئے ہم لوگ۔ شراب کباب اڑا سکتے ہیں۔ اور آریہ سماج کے پردھان بن سکتے ہیں؟ اور جسے سنیاسی تنخواہ پرچارک کہلا سکتے ہیں؟"

۳۔ افریقہ کے ایک پرسدھ آریہ سماج کے پردھان مہاشے لکھتے ہیں کہ:۔

"مدیہ تو نشچے ہے کہ جہاں تک بھوانی دیال آریہ سماجوں کے سنیاسی بن کر جیوت

رہیں گے۔ وہاں تک آریہ سماج کا کام ٹھیک ریتی سے کبھی نہیں چلے گا۔"

۴۔ پنڈت شنکر نارائن پانڈے بھوت پورو اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا افریقہ لکھتے ہیں کہ:۔

"ابھی تک آریہ پرچارکوں کا ایمان کر بیٹھے مسلمان اور عیسائی تھے۔ مگر اب یہاں تیسرا دل پیدا ہو گیا ہے۔ جو اپنے آپ کو آریہ سماجی کہتا ہے۔ پرنتو اصل میں وہ اناریہ ہے۔ اگر اس دل والے آریہ ہوتے۔ تو ایسی کرتگھنتا کا کاریہ کبھی نہ کرتے۔ ان کا سوبھاؤ ہی ایسا ہے کہ جو پرچارک یہاں آتے ہیں۔ ان کی بدنامی ہی کرتے ہیں۔"

چنانچہ پنڈت شنکر انند اور پروین گیمبھی کے ورودھ میں بھی سماچار پتروں میں چھپایا گیا۔

آریہ سماج کیٹو مائونٹ نے تمام ان آکھشیپوں کا کھنڈن کیا ہے۔ جو مہتہ جی کے خلاف کئے گئے تھے۔ اس لئے میں تمام سماچار پتروں کو سوچنا دینا چاہتا ہوں کہ وہ ایسے لیکھوں کو پرکاشت کرنے میں سنکوچ کریں۔ یعنی جب تک واستوک اوستھا کا پتہ نہ لگ جائے۔ کچھ نہ شائع کریں۔ کیونکہ ایسے لیکھوں سے افریقہ میں دو دلیش بھاو ادھک ہو رہا ہے۔ اور ہوگا۔ اگر کسی سجن نے کوئی بات دریافت کرنی ہو۔ تو مہتہ جی سے یا سندی ہندو مہا سبھا ڈربن یا پردھان ویدک مشن سوسائٹی ڈربن۔ آریہ سماج کیٹو مائونٹ اور آریہ سماج ڈربن سنٹرل سے پہلے دریافت کر لے۔ کسی کی بے بنیاد نندا کرنا سوسائٹی کے لیئے اچھا نہیں ہوگا۔ اور نرادھار باتوں کو پرکاشت کر کے ان پر اپنی رائے قائم کرنا ٹھیک نہیں۔ آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ وہ اس پراپیگنڈا کے خلاف پروٹسٹ کرے۔ جو کہ آریہ سماج کے اس پرسدھ مہا پرش کے خلاف ہو رہا ہے۔ جو ہم ورش سے آریہ سماج کی سیوا کر رہا ہے۔ اور جس نے ودیش دیشانتروں اور دویپ دویپانتروں میں آریہ سماج کا ناد بجایا ہے۔

(چرنجیو۔ پردھان آریہ سماج لیبوور اور ڈسٹرکٹ سیشن جج (ریٹائرڈ) سیکرٹری آریہ سماج سیالکوٹ)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بیچ دی جاسکیں۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گرنٹیڈ اعتبار قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست در خواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک رتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے انہیں پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں:

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وشتو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD) (REGD)

خوفناک موت سے ہوشیار

پودن ہرا (عرق پودینہ)

یہ ہری پتیوں سے بنتا ہے۔ سو ہضمی۔ ریاح اور درد شکم وغیرہ ریاحی فساد اس سے جلد رفع ہوتے ہیں۔ بچوں کی بد ہضمی دور کرنے اور دودھ کی قے روکنے کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ بازاری دوسرے عرق پودینہ سے یہ کہیں زیادہ فائدہ مند ہے۔

قیمت بڑی شیشی چودہ آنے	۱۴
ڈاک محصول سات آنے	۷
چھوٹی شیشی دس آنے	۱۰
ڈاک محصول سات آنے	۷
نمونہ کی شیشی تین آنے	۳

جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے۔

کافو (REGD)

(اصل عرق کافور ہیضہ۔ گرمی کے دست۔ پیٹ کے درد و سو ہضمی وغیرہ روکنے اور آرام کرنے کی ہندوستانی بے خطا دوا)

ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک عیالدار و مسافر کو ہمیشہ سے کافو کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کے لئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر شہرت حاصل کر چکی ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ اس کی ایک دو بوند روزانہ استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔

نقلی عرق کافور سے ہوشیار۔ قیمت فی شیشی ۸ محصول تین شیشیوں تک سات آنے

نوٹ } دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صنعہ نمبر ۸۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

وی۔ پی آتے ہیں

۱۰ مئی میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہئے کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء کا پرچہ ۱۷ مئی کو بذریعہ وی پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں اور نہ کسی وجہ سے وی پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی۔ پی ہمیں تاریخ مقررہ کے بعد وصول ہوتے ہیں۔ جس سے ہمارا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ لہٰذا خریدار صاحبان کو چاہئے کہ وہ اپنا چندہ بہر صورت ۱۶ مئی ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں پہنچا دیں۔ یا بذریعہ کارڈ اطلاع دیدیں۔

(مینیجر)

رادھا سوامی لاجواب ہو گئے

رادھا سوامی مت کے آچاریہ لالہ آنند سروپ جی نے "یتھارتھ پرکاش" لکھ کر مذہبی دنیا کو کس طرح مغالطہ میں ڈالا۔ اور جھوک چلانے کی حمایت میں رشیوں منیوں پر گند اچھالا۔ ان تمام فرسودگیوں پر لاجواب تنقید کے لئے شری مہاشہ پریم چند جی آریہ سیوک کی لاجواب کتاب "یتھارتھ آلوچن" کا مطالعہ کیجئے۔ ضخامت سوا دو سو صفحے قیمت ۱۲

رادھا سوامی مت پرکاش اردو ۸۔ رادھا سوامی مت وچار ہندی ۹۔ رادھا سوامی مت آلوچن ہندی ۶

ملنے کا پتہ:

پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

ضرورت ہے

اگر آپ رکنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں اور سکولوں کے لئے مینیجروں۔ ٹیچروں۔ پاٹھ شالاؤں کے لئے ادھیاپکاؤں و دیگر قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کو کبھی نہ بھولئے (مینیجر)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ | جمالستان للعہ (محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

(قائم شدہ ۱۸۹۲ء)

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ

بھگوان سعرفی عشبہ مرکب

مصفی خون۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ آتشک ناسور گنٹھیا۔ بدن کے سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ عہ قیمت پر مل سکتا ہے۔

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات۔ پٹو۔ لوئی۔ دھسہ زعفران۔ کستوری۔ ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ۔ ست شلاجیت مومیائی۔ چرب نیر۔ ریچھ۔ ثعلب مصری۔ گچھیاں۔ ڈھینگری پاپڑ و ڑیاں۔ خشک سبزی۔ ادویات پنساری۔ مفرد و مرکب شربت۔ عرق مربہ جات۔ آچار۔ ست پودینہ اجوائن۔ سگندھت ہون سامگری دھوپ اصلی۔ آملہ کا تیل۔ عطر پھلیل ریگ ماہی۔ بیر بہوٹی۔ کچھوے لنگی۔ کلاہ۔ پشاوری سامان سوداگری پارچات زیورات۔ اسباب چمڑہ بوٹ۔ گرگابی۔ پاپوش سلمان سجھیلیات لوہار۔ ترکھانی۔ مکھوچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں۔ نوٹ ۔ لاہور عرق عشبہ پنڈت وزیر چند شرما ہری گیان مندر دللہ سٹی ہاؤس اور مقام ... ویدک ڈرگسٹ لوہاری دروازہ سے مل سکتا ہے

ہیڈ بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؞

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؞

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؞

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروندا ادیت رہنا چاہئے ؞

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ؞

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور ساماجک اُنّتی کرنا ؞

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ؞

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے ؞

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہئے ؞

۱۰۔ سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؞

قیمت سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی عار ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۳۰ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۲ مئی ۱۹۳۵ء دیانند آبد ۱۱۱ | SUNDAY 12th MAY 1935 | نمبر ۱۹

یجروید — رگوید

وید امرت

ओ३म् अग्निमीडे पुरोहितम् यज्ञस्य देव मृत्विजम्।
होतारं रत्न धातमम् ।। (رگ وید)

पदच्छेद: ओ३म्। अग्निम्। ईडे। पुरः-हितम्। यज्ञस्य। देवम्। ऋत्विजम् (ऋतु-।-इजम्)। होतारम्। रत्न धातमम् (रत्न-।-धा-।-तमम्) ।।

अन्वय: पुरोहितं यज्ञस्य देवं ऋत्विजं। होतारम् रत्न धातममग्निमीडे ।।

अर्थ: सर्वेषामग्रे स्थितं विद्यमाने सम्पूर्ण स्याद्वस्य प्रकाशकं ऋतुभि: यजति तं दातारं, रमणीयानां पदार्थानामतिशयेन धारण कर्तारमसिमयाणिं परमेश्वरं स्तौमि।

تشریح:- جو سب کے اگر بھاؤ میں ودیمان ہے۔ اور پوروہی سے سرشٹی کا دھارک یگیہ ودیا آدی دان اور شلپ کریا کا پرکاشک رتوؤں سے یگیہ کرنیوالا۔ ہر نیک رتوؤں میں پوجنیہ اور جگت کی سندر وستوؤں کا داتا۔ رمنیہ رتن آدکوں کا پوشک ہے۔ اس اگرنی پرمیشور کی میں بندنا کرتا ہوں ؞

بھاوارتھ:- ہم پربھو سروشکتیمان ایشور سرو ترودیمان ستیہ گیان نتیہ کرموں کا اپدیشٹا۔ بسنت آدی رتوؤں کا ودھاتا پرتیک سکھ کا پرداتا تھا سمپورن اتکرشٹ پدارتھوں کا دھارک ہے۔ اسی پرمیشور کی ستتی کرنی چاہئے ؞

(اوم شرم)

اتھرووید — سام وید

میں دیوسماج کونسل سے پناہ مانگتا ہوں

(ایک ممبر دیوسماج کے قلم سے)

امر سنگھ سکرٹری دیوسماج کونسل لاہور نے میرے خلاف ایک گمراہ کن اشتہار شائع کر کے پبلک کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے پہلے بھی دیوسماج کا پریس اور پلیٹ فارم میرے خلاف زہر اگلنے کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ مگر اب تاب ضبط نہیں رہی۔ اس لئے میں نے ڈھول کا پول کھولنے کا تہیہ کر لیا ہے۔

بانیٔ دیوسماج اور دیوسماج کونسل نے والد مکرم لالہ ہیرانند کی گوناگوں کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر اسی ہزار روپیہ کی جائداد کو اپنے چرنوں میں ارپن کرا لیا۔ اور یہ کام ہمارے گھر سے سینکڑوں میل کے فاصلہ پر اس لئے کرایا گیا۔ کہ وہاں ان کو صلاح مشورہ دینے والا کوئی نہ تھا۔ اس بیہودہ دان کی لغویت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری غیر منقولہ جدی جائداد کے علاوہ ہمارے برتن۔ پارچات پوشیدنی اور سامان خورد و نوش وغیرہ تک بانیٔ دیوسماج کے چرنوں پر چڑھا دیا۔ اس جائداد کی نوعیت کے متعلق والد مکرم نے عدالت مجاز میں حلفاً بیان کیا کہ:۔

۱۔ جدی جائداد واقع پنڈی گھیب تین ہزار روپیہ اسی جائداد میں ملائی گئی ہے ۲۔ میرا بڑا لڑکا میرے کام کاج میں برابر شریک تھا ہے ۳۔ کاروبار شروع کرنے کے لئے زیورات گھر سے لئے ہے ۴۔ آمدنی مشترکہ رکھی جاتی تھی۔ علیحدہ حساب نہ تھا ہے ۵۔ رہائش و خوراک مشترکہ تھی ہے ۶۔ کچہری روڈ پر واقع مکان برادرم سنت رام نے خود بنوایا۔ جس کے داخل خارج کے کاغذات وغیرہ ان کے نو سال بعد تک ہمارے نام پر تھے۔ مگر افسوس امر سنگھ صاحب کی سینہ زوری میں خطرہ ہو۔ کہ وہ بھی چلا رہے ہیں۔ کہ جائداد مشترکہ خاندان کی جدی نہ تھی۔ چنانچہ ایک ان کا حواری رتن چند معہ بارہ چودہ اور دیوسماجیوں کے لاٹھیوں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہوا۔ جس رتن چند وغیرہ کو ایک سال کے لئے ایکہزار روپیہ کی ضمانت نیک چلنی دینی پڑی سادہ رہائی کورٹ میں اس کے حلفی بیان کو جھوٹا قرار دے کر مجھے پچاس روپیہ ہرجانہ دلوایا گیا۔ بانیٔ دیوسماج نے سندھ کے ایک بڑے دانی سے بھی لاکھوں روپیہ کی جائداد اپنے حق میں دان کروالی تھی۔ جو دانی کی اولاد نے واپس لے لی۔

جس پر دیوسماج کے کارکن تک بند ہو گئے۔ دیوسماج کے مردوں اور عورتوں نے ۱۰ مقدمہ اور ۱۲ نہایت خلاف قانون اور خلاف اخلاق حرکتیں وغیرہ کیں۔ خود بانیٔ دیوسماج کے فرزند پنڈت ..... دیو صاحب اگنی ہوتری نے دیوسماج کے خلاف جائداد کے متعلق ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ کا دعویٰ دائر کر رکھا ہے۔ والد مکرم کے دان کے متعلق دیوسماج اور میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان جو جھگڑا پیدا ہوا۔ اس کے سلسلہ میں ہم پر کئی مقدمات چلائے گئے۔ مگر میں ایشور کا سہارا رکھتا ہوں۔ اور کبھی مایوس نہ ہوں گا۔ "پارس"

ریویو — "سوم سرور"

"سوم سرور" ایک نادر اور ودوتا پورن کتاب ہے۔ جسے شری پنڈت چموپتی جی ایم۔اے مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی ہردوار نے حال ہی میں شردھانند سمارک ندھی کے سلسلہ میں شائع کیا ہے۔ یہ پستک سام وید کے پورو ارچک کے پاومان پرو کے ۱۵۰ وید منتروں کا ہی شیلن ہے۔ اس پستک کی اپورو وشیشتا یہ ہے کہ اس میں منتروں کو جہاں تک امکان ایسا شدھ چھاپنے کا یتن کیا گیا ہے۔ کہ سام وید کی دوسری جلد میں ان کا ایسا شدھ پاٹھ نہیں ملتا۔ جہاں تک سوروں کی صحت اور منتروں کی ترتیب کا تعلق ہے پنڈت جی نے اپنی طرف سے اس کا وشیش خیال رکھا ہے۔ اس پر طرفہ یہ کہ آپ نے وید منتروں کا انوواد سلیس اور بامحاورہ ہندی میں کیا ہے۔ پنڈت جی کی ویاکھیا کا ڈھنگ اتنا کوِتا اور ودوتا پورن ہے کہ ہر ایک استری پرش جو کہ اسے ایک دفعہ بھی پڑھ لے۔ اس کی مکت کنٹھ سے پرشنسا کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کتاب مذکور تقریباً ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور یہ اس پر گیا ہے۔ کہ ہر ایک [illegible] اس کا روز مرہ سوادھیائے کرنے کے لئے اس کی ایک جلد اپنے پاس اوشیہ رکھے۔ جملہ آریہ سماجوں سے ہم سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس کی ایک [illegible]

شریمان لالہ دیوراج پوجیہ چچاجی کا دیہانت کیسے ہوا؟

پوجیہ چچاجی کو کوئی خاص بیماری نہیں ہوئی۔ وہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء اتوار کو ۳ بجے بعد دوپہر حسب معمول ودیالیہ میں آئے۔ اور سب کنیاؤں کو ان کے کمرہ کمرہ میں جا کر ملے۔ ودیالیہ کے باغ میں گھومے۔ پتہ پتہ کو دیکھا اور پھول پھول سے باتیں کیں۔ قریباً چھ بجے ودیالیہ بھومی سے باہر نکلے۔ کچھ کنیائیں انہیں دور تک چھوڑنے گئیں۔ راستہ میں کتھا کہانیاں سناتے گھر کی طرف بڑھے۔ اور کنیائیں واپس آ گئیں۔

۱۵ اپریل سوموار پراتہ اٹھے۔ نتیہ کرموں سے فارغ ہو کر آپ نے جلپان کیا جس کے پیچھے ان کی طبیعت خراب ہو گئی۔ ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ دوائی لینے پر طبیعت ٹھیک ہو گئی۔ دن بھر پڑے رہتے۔ اور نیند بھی اچھی آتی۔

شام کو چار بجے آشرم میں خبر پہنچی۔ کہ شری چچاجی کی طبیعت اچھی نہیں۔ میں پانچ بجے ان کے پاس پہنچی۔ کیفیت پوچھنے پر فرمایا۔ کہیں [illegible] کچھ چھاتی پر بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ قدرے سر میں بھاری ہے۔ لیکن بیٹی! کچھ چنتا کا کارن نہیں۔ چہرے پر بھی کشٹ کے خاص نشان نہیں تھے۔ ایک گھنٹہ میں ٹھہری۔ اتنے وقت میں اپنی پرانی پہاڑی یاتراؤں کی بات چیت ہوتی رہی۔ اس وقت کی کہ جب ہم اپنے ودیارتھی جیون میں شری چچاجی کے ساتھ بھاگسو اور بیج ناتھ وغیرہ پہاڑوں کی اونچی اونچی چوٹیاں چڑھا کرتی تھیں۔ اس کے پیچھے میری ان سے انتم ملنے جو تھی۔ ان کے شری مکھ سے شبد نکلے:۔

"بیٹی! بہت کام کیا۔ اب تم ہی لوگوں کے کرنے کا باقی ہے۔"

رات کے دس بجے ایک اور قے آئی۔ جو کہ خشک تھی۔ پریواروں کے بضد ہونے پر بھی ڈاکٹر کو بلانے کے لئے رضامند نہ ہوئے۔ پھر بھی ڈاکٹر بلایا گیا۔ انجکشن کیا گیا۔ ہاتھ منہ دھویا۔ سب کپڑے بدلے۔ اور مانو موت کے ساگر کے لئے بالکل تیار ہو کر لیٹ گئے۔ آپ نے اپنے سپتر [illegible] کے منع کرنے پر بھی ان کو اپنے کمرے میں سونے کی آگیا نہ دی۔ شریمتی چچی جی (ان کی دھرم پتنی) کمرہ میں سو گئیں۔ رات کے ۱۲ بجے [illegible] کہا۔ "[illegible] آواز سے دینا چاہئے۔ ودیالیہ کا اتسو نزدیک ہے۔ کل میرا بستر ودیالیہ میں چھوڑ آنا۔ میں تین چار روز وہاں ٹھہروں گا۔"

رات کے اڑھائی بجے شری چچی جی کی آنکھ کھلی۔ انہوں نے پوچھا۔ طبیعت کیسی ہے؟ کوئی اتر نہ ملنے پر اٹھیں۔ ہاتھ سے چھو کر دیکھا۔ بدن ٹھنڈا ہے۔ جھٹ نوکر کو پکارا۔ آواز سنتے ہی پریوار اکٹھا ہو گیا۔ گھر میں سناٹا چھا گیا۔ ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ کنتو وہاں تھا کون؟ کوئی نہیں۔ دھرم کا پتلہ۔ پریم کی مورتی۔ جل ودھنی کے پران۔ جل ودیالیہ کا پیارا۔ دھرم پتا سچا آچاریہ۔ سچا چاچاجی! آپ دیوراج تو تھے۔ کنتو مرتیو راج بھی پورے اتر نکلے۔ موت کا سواگت اس پرکار کیا۔ کہ رشیوں کو بھی درلبھ ہے۔

(نرائن دیوی جی ودھیادھشٹاتری کنیا آشرم جالندھر)

آریہ سماج بنگہ کے سماچار

۱۔ مہاشہ اندر سنگھ جی کے [illegible] کا منڈن سنسکار کرایا گیا۔ آریہ سماج کو ۲/۸ دان ملا۔ حاضرین کا چائے اور لڈوؤں سے ستکار کیا گیا ہے ۲۔ مہاشہ [illegible] جی کے لڑکے کا منڈن سنسکار کرایا گیا۔ آریہ سماج کو ۲/۸ دان ملا۔ اور حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔

(نتھو رام آریہ منتری پردھان آریہ سماج بنگہ ضلع جالندھر)

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

کھیوڑہ کے نزدیک پہاڑ گر پڑا

سرگودھا۔ ۷ مئی۔ کھیوڑہ سے پہاڑ کے گرنے کی خوفناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ نمک کی کان جو کہ بہت لمبی چوڑی تھی۔ رات کے وقت دفعتہً گر پڑی جس سے بہت زبردست آواز پیدا ہوئی۔ جیسے بھونچال کے وقت آتی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس پہاڑ پر جو لوگ آباد تھے۔ اور جن کی تعداد ۳۰ کے قریب تھی۔ عدیم الفتہ ہیں اور ان کے متعلق ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ مزید تفاصیل کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ گرد و نواح میں سنسنی پھیل رہی ہے ٭

پریس ایمرجنسی بل اسمبلی میں پھر پیش کیا جائیگا

شملہ۔ ۸ مئی۔ یہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ لیجسلیٹو اسمبلی کا موسم خزاں کا سیشن ۲ ستمبر کو شروع ہو جائیگا۔ اور چار ہفتے جاری رہے گا۔ دیگر نئے بلوں کے علاوہ ہوم ممبر بھی ایک بل پیش کریں گے۔ کہ پریس ایمرجنسی ایکٹ میں تبدیل شدہ حالات کے مطابق ضروری تبدیلیاں کر کے اسے دوبارہ قانونی شکل دی جائے۔ اگر اس سیشن نے اپنا کام جلد ختم نہ کیا۔ تو نومبر میں لازمی طور پر ایک سپیشل اجلاس بلایا جائے گا۔ اور اگر آئینی ریفارم بورڈ کے متعلق بل پیش کیا گیا۔ تو پھر اجلاس بلانا اور بھی ضروری ہو جائے گا۔ گورنمنٹ دیگر ایمرجنسی قواعد کے متعلق بھی جن کی میعاد ۱۹۳۵ء میں ختم ہو جائے گی۔ غور کر رہی ہے۔ کہ ان قوانین کو موجودہ شکل میں جاری رکھا جائے۔ یا ان میں تبدیلیاں کی جائیں۔ اس کے متعلق آخری فیصلہ کرنے میں ابھی کچھ دیر لگے گی ٭

گلگت سے ریاستی دفاتر کا انتقال

سری نگر۔ ۶ مئی۔ اخبار "کشمیر ٹائمز" کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاستی دفاتر مقیم گلگت کو بمقام بونجی منتقل کئے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ بونجی گلگت سے تقریباً ۵۰ میل کے فاصلہ پر دریائے سندھ کے بائیں طرف ریاست کی حدود میں واقع ہے۔ اور یہاں پر ریاست کا ایک قلعہ بھی ہے۔ جس میں فوج کا ایک دستہ رہتا ہے۔ وزیر ہند کا ہیڈ کوارٹر آئندہ بونجی میں رہے گا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس ماہ میں گلگت کا مکمل قبضہ برٹش گورنمنٹ کے سپرد ہونے پر ریاستی فوج بھی بونجی پہنچ جائے گی ٭

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ٭ (مینیجر)

ہیڈ کانسٹیبل پولیس پر حملہ:- لدھیانہ۔ مئی۔ پولیس نے جوبلی کے منڈپ سے لکڑ منڈی کے ایک مسلمان نوجوان کو گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے مجسٹریٹ کے روبرو ایک ہیڈ کانسٹیبل پولیس پر حملہ کر دیا۔ چنانچہ صدر پولیس نے اسے زیر دفعہ ۳۳۲ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا ٭

پیر موٹے میاں کا استقبال:- بمبئی ۸ مئی۔ نواب آف سچین کے راج گورو ہز ہولی نس پیر موٹے میاں جو منگرول گدی کے مالک ہیں گجرات کا دورہ ختم کرنے کے بعد واپس پہنچ چکے ہیں۔ آپ کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔

پونڈ کی قیمت گرنے کی افواہ:- مدراس ۷ مئی۔ یہ جھوٹی افواہ اڑنے پر کہ سلور جوبلی کے موقع پر پونڈ کی قیمت ۱۳ روپے ہو گئی ہے۔ کل ہزاروں لوگ پونڈ خریدنے کے لئے بازار صرافہ میں گئے۔ مگر انہیں مایوس واپس آنا پڑا۔

کیرالہ پراونشل لیبر کانفرنس:- کلکتہ ۷ مئی۔ مئی کے آخری ہفتہ میں کیرالہ پراونشل لیبر کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوگا جس کی صدارت کے فرائض مس منی بہن گا سرانجام دیں گی ٭

گاؤں کا گاؤں جل گیا:- ہاپی گنج ۶ مئی۔ موضع جھنجوری کا گاؤں آگ سے بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ ایک لڑکا زندہ جل کر مر گیا ہے۔ گاؤں چھوٹا سا تھا۔ نقصان کا اندازہ پندرہ ہزار روپیہ لگایا گیا ہے ٭

پراونشل سیوا سمتی کانفرنس:- امرتسر ۷ مئی۔ مقامی سیوا سمتیاں جن میں سیوا سمتی امرتسر۔ سیوا سمتی بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن پریم سیوک سبھا شامل ہیں۔ امرتسر میں سیوا سمتی کانفرنس منعقد کرنے کی تیاریاں کر رہی ہیں ٭

مسٹر ڈانگے کی رہائی:- کراچی ۸ مئی۔ حیدر آباد (سندھ) سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مسٹر ڈانگے جسے میرٹھ سازش میں قید کی سزا ہوئی تھی۔ آج صبح ۳ سال کی سزا بھگتنے کے بعد سنٹرل جیل سے رہا کئے گئے۔ مسٹر ڈانگے کو ۱۹۳۳ء میں قید کی سزا ہوئی تھی۔ جو اپیل کرنے پر تین سال رہ گئی تھی۔ مسٹر ڈانگے بمبئی جانے کے لئے کل بذریعہ لاہور میل کراچی پہنچیں گے ٭

روڈ پروگرام کے متعلق جرگہ:- شملہ ۷ مئی۔ روڈ پروگرام کے سلسلہ میں جرگہ باجوڑ پہنچ گیا ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے؟

سات ہزار اشخاص بیہوش:- لنڈن ۷ مئی۔ سلور جوبلی کے سلسلہ میں جو جلوس نکالا گیا۔ اس میں سات ہزار سے زائد اشخاص بیہوش ہو گئے۔ ایمبولینس والوں نے انہیں بہت جلدی بھیڑ سے باہر نکالا۔ کھلی ہوا میں جانے سے انہیں ہوش آ گیا۔ لیکن پھر بھی ۳۷ اشخاص کو ہسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ جن میں سے ایک کی موت واقع ہو گئی ٭

پرکاش میں اشتہار دے کر لابھ اٹھائیے!

دامن اوتار کی فلم بند:- حیدرآباد (دکن) نظام گورنمنٹ نے مدراس گورنمنٹ کی تقلید کرتے ہوئے فلم "دامن اوتار" کی نمائش اپنی ریاست میں بند کر دی ہے۔ فلم اجنتا سینے ٹون فلم کمپنی لمیٹڈ کی تیار کردہ ہے۔

یوروپ کو روانگی:- بریلی۔ ڈاکٹر اٹل ۱۶ مئی کو یوروپ روانہ ہوں گے۔ آپ مسٹر کملا نہرو کی سوئٹزرلینڈ میں رہائش کے متعلق انتظامات کرنے کے لئے پہلے جائیں گے +

یو۔پی۔ احرار پولیٹیکل کانفرنس:- لاہور ۸ مئی۔ احرار پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس سہارنپور میں ۱۰ اور ۱۱ مئی کو زیر صدارت نواب محمد اسمعیل خان منعقد ہو گا۔ جس میں مولانا عنایت اللہ۔ مولانا احمد سعید اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری شامل ہوں گے +

پردہ گارڈن کا افتتاح:- لاہور۔ شاہ عالمی گیٹ لاہور کے باہر پردہ گارڈن ۹ مئی کو چھ بجے شام پبلک (صرف عورتوں) کے لئے کھل جائے گا۔ افتتاحی رسم مسز بھولا ناتھ ادا کریں گی۔ اور ویمنز کانفرنس کی کچھ دیویاں اس موقع پر تقریریں کریں گی +

معافی مانگنے کا مطالبہ:- لاہور۔ قاضی محمد یوسف احمدی امیر جماعت احمدیہ پشاور نے وکیل کی معرفت اخبار "پیغام صلح" میں شائع شدہ ایک مضمون "حسد کے مظاہر" کی بنا پر ڈاکٹر بشارت احمد بلڈنگس لاہور اور ایڈیٹر "پیغام صلح" لاہور کو نوٹس دئیے ہیں۔ کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر معافی مانگیں اور اسے اخبار میں شائع کریں۔ ورنہ قانونی چارہ جوئی کی جائے گی +

علاقہ نکودر میں پلیگ:- نکودر۔ دن کے وقت سخت دھوپ پڑتی ہے۔ اور رات کو سردی۔ جس کے باعث گرد و نواح کے علاقہ میں پلیگ کے کیس شروع ہو گئے ہیں +

بلھڑ پہلوان کو گرا دیا:- امرتسر۔ رام تلائی میں حمیدہ پہلوان اور بلھڑ پہلوان میں کشتی ہوئی۔ پولیس کا زبردست انتظام تھا۔ تھوڑی سی دیر کی زور آزمائی کے بعد اول الذکر نے آخر الذکر کو گرا دیا +

کمیونسٹ افواج کی پسپائی:- یونانفو ۸ مئی۔ چونکہ کمیونسٹ افواج ژکوان کی طرف پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ اس لئے بہت سے غیر ملکی لوگ جو یکم مئی کو یونانفو سے چلے گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں +

ڈاکٹر ٹیگور کی ۷۵ ویں سالگرہ:- شانتی نکیتن ۷ مئی۔ گورنر بنگال نے ڈاکٹر ...

آریہ سماج کراچی کا شوک پرستاو:- آریہ سماج کراچی کا یہ جنرل اجلاس شری لالہ دیوراج جی سنتھانک کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی افسوسناک مرتیو پر ہاردک رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور آریہ سماج کی لالہ جی نے جو سیوا کی ہے۔ اس کی قدر کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ان کی آتما کو سد گتی پردان کرے +

(منتری آریہ سماج کراچی)

آریہ سماج میرپور کا چناؤ:- پردھان لالہ بدھ راج جی صراف + اُپ پردھان و منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ۔ لالہ کرم چند جی + منتری جگت رام + اُپ منتری لالہ دیوی چند جی عرائض نویس + خزانچی لالہ دوارکا ناتھ جی + لائبریرین لالہ نیبر ناتھ رام جی + سٹور کیپر و منیجر آریہ مسافر خانہ لالہ جونی لال جی + ممبران انتر نگ سبھا۔ مہاشہ رام چند جی۔ لالہ رام ناتھ جی وکیل اور مہاشہ نصیب چند جی ٹھیکیدار +

نیز لالہ کرم چند جی وکیل کو آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے میرپور سماج کا پرتی ندھی چنا گیا +

(جگت رام منتری آریہ سماج میرپور۔ جموں)

لدھیانہ میں ویدک دھرم کی پرچار:- لدھیانہ ۵ مئی۔ شری ڈاکٹر بخت ور سنگھ جی پردھان آریہ ہائی سکول مینیجنگ کمیٹی لدھیانہ کی سپوتری ستیہ جی کا وواہ سنسکار پوتن ویدک ریتی سے شری لالہ منی لال جی رئیس گوجروال ضلع لدھیانہ کے سپوتر شری چرنجیو ڈاکٹر راجبیر سے شری آچاریہ رام دیو جی نے کرایا۔

اس خوشی میں ورکیشن کی طرف سے ۱۵۵ روپیہ اور ودھو پکش کی طرف سے ۱۰۱ روپیہ گورو کل۔ ویدک چار فنڈ۔ آریہ ہائی سکول۔ آریہ کنیا پاٹھ شالہ۔ اور کنیا گورو کل ڈیرہ دون آدی سنستھاؤں کو دان دیا گیا۔ ڈاکٹر بخت ور سنگھ جی نے برادری کی خاطر تواضع میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ایشور جوڑے کو چرنجیو رکھے +

(بھگو رام منتری۔ لدھیانہ)

آریہ سماج سوہنیاں کلاں کا چناؤ:- لالہ اودے سین جی پردھان + لالہ بہاری لال جی اُپ پردھان + بسنت داس منتری + پنڈت ... جی اُپ منتری + لالہ ... چند جی خزانچی +

قصبہ تجبیٹھ میں ویدک سنسکار:- ابھی حال میں لالہ رام سرن سپھاسد آریہ سماج کے سپتروں کا مُنڈن سنسکار ہوا۔ پنڈت بھوانی پرشاد جی نے ویدک ریتی سے سنسکار کرایا۔ جانشری کی نسبت زیادہ تھی۔ سنسکار کے روز پنڈت جی نے ودیا کھیان دیا۔ مبلغ ۱۲ روپیہ دان ہوا۔ چار فنڈ ۔ ایک روپیہ پوروک سماج تجبیٹھ اور ۵ روپیہ آریہ سماج تجبیٹھ ایک روپیہ سکول اور ایک روپیہ براہمن سبھا تجبیٹھ کو دان دیا گیا +

نیز پنڈت لال چند ممبر آریہ پوروک سماج تجبیٹھ کے سپتر کا نام کرن سنسکار مہاشہ گلشن جی نے ویدک ریتی کے انوسار کرایا +

(دربارہی لال منتری آریہ سماج تجبیٹھ)

آریہ بھائی دھوکہ سے بچیں:- یہاں پر ایک شخص آئے ہیں۔ اپنا نام سی۔ وی۔ آئنگر بتلاتے تھے۔ اور اپنے آپ کو ناگپور آریہ سماج (بنگلور سٹی) کا سیکرٹری ظاہر کرتے تھے۔ آپ نے پریزیڈنٹ و سیکرٹری آریہ سماج تجبیٹھ سے درخواست کی کہ وہ آپ کو چندہ اکٹھا کرنے میں امداد دیں۔ مگر ان مہاشوں نے اس بنا پر کہ وہ اس شخص کو نہیں جانتے امداد دینے سے انکار کر دیا۔ مگر وہ شخص خود بخود عام لوگوں سے چندہ اکٹھا کرتا رہا۔ پریزیڈنٹ آریہ سماج نے ایک چٹھی سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو شخص مذکور کے متعلق تحریر کی۔ کیونکہ اس کے پاس کچھ چٹھیاں اور کاغذات ایسے تھے۔ جن پر آریہ سماج کے برگزیدہ اصحاب مثلاً مہاشہ کرشن جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ آچاریہ رامدیو جی اور شاستری پریم ورت جی وغیرہ کے دستخط تھے۔ جن کو دیکھ کر یہ یقین ہوتا تھا کہ فی الحقیقت یہ شخص قابل امداد ہے۔ دفتر سبھا سے جو جواب موصول ہوا۔ اس سے پتہ لگا کہ اس شخص کا اب کوئی وشواس نہیں۔ نیز آریہ ساروادیشک سبھا دہلی نے بھی اس کے متعلق ایک دفعہ گھوشنا کر دی ہوئی ہے۔ جب ہمیں اس بات کا پتہ لگا۔ تو ہم نے اس شخص کو مجبور کیا۔ کہ وہ فراہم کردہ چندہ کو ہمارے حوالہ کر دے۔ ورنہ ہم اس کو حوالہ پولیس کر دیں گے۔ اس پر بڑی مشکل سے ۵۰ روپے ہمارے حوالے کئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں بھجوا دیئے ہیں۔ ... پتہ لگا کہ وہ ۱۰۰ روپیہ سے زیادہ رقم وصول کر چکا ہے۔ ... آریہ سماجیں ... کہ وہ اس شخص سے محتاط رہیں۔ ... قابل غور ہے کہ وہ اس وقت تک ... اور اس ...

دھوکہ سے بچیں!

جناب کوی ولود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید کی ایجاد کردہ

"امرت دھارا" رجسٹرڈ

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اسکی نقلیں بنانا شروع کر دیں اور کئیوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں ایسی ایسی سب معمولی سی نقلیں ہیں جو وقت پر بعض کو دھوکہ دیتی ہیں امرت دھارا کا نسخہ سوائے پنڈت جی کے اور کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی جان سکتا ہے اسلئے ہوشیار رہئے اور

اصلی یعنی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں!

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ ۔ ... نصف شیشی ... نمونہ ... آنہ

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ... لاہور

... مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ... امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور
۳۰ بیساکھ سمت ۱۹۹۲

سبھا کا اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس ۲۵ و ۲۶ مئی کو ہوگا۔ سبھا کا ہر ایک اجلاس بطور خود ایک اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن یہ کہنا مبالغہ میں داخل نہ ہوگا۔ کہ آنے والا اجلاس ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے سامنے ایک ایسا پرشن آنے والا ہے۔ جو آریہ سماج کے بھوشیہ کے ساتھ گہرا سمبندھ رکھتا ہے ۔

آریہ جگت کو اس سمے تک معلوم ہو چکا ہے۔ کہ پچھلے دنوں گورُوکل میں ایک وشیش گھٹنا ہوئی۔ اس گھٹنا کے سمبندھ میں میں خاموش رہا ہوں۔ نہ میں نے کچھ لکھا ہے۔ اور نہ زبان سے کہا ہے۔ میرے دو نو اخبار "پرتاپ" اور "پرکاش" بھی خاموش رہے ہیں۔ اس کا کارن یہ تھا۔ کہ میں آریہ سماج کا ہت اسی میں سمجھتا تھا۔ گورُوکل میں جو گھٹنا ہوئی تھی۔ اس کا علاج عام پبلک کے پاس نہیں۔ میں اس کا اپمان نہیں کرنا چاہتا۔ کنتو میری سمتی یہ ہے۔ کہ اس کا علاج آریہ جنتا کے پاس بھی نہیں۔ اس کا پربندھ سبھا کے ادھیکاری ہی کر سکتے ہیں۔ جنہیں آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں نے اپنے ووٹ اس کا پاتر سمجھ کر یہ ذمہ داری سونپی تھی۔ اور میں جانتا ہوں۔ اور کہہ سکتا ہوں۔ کہ ادھیکاریوں نے اپنی ذمہ داری کو پوری طرح سے محسوس کیا۔ اور اسے سر انجام دینے کی کوشش کی۔ سوامی ستیہ تنترانند جی۔ پنڈت وشمبھر ناتھ جی اور آچاریہ رام دیو جی گورُوکل گئے۔ اور انہوں نے گتھی کو سلجھانے کی کوشش کی۔ ان کے علاوہ خود سبھا کے پردھان رائے بہادر بدری داس جی اپنی بے شمار مصروفیتوں کے باوجود وہاں دو بار گئے۔ اور جو کچھ ان سے ہو سکتا تھا۔ انہوں نے کیا۔ انہوں نے پنڈت بُدھ دیو جی ودیا النکار کو بھی وہاں بھیجا۔ غرض یہ کہ ادھیکاریوں کا جو فرض تھا۔ وہ انہوں نے پورا کیا۔ اگر میں یہ سمجھتا۔ کہ اس معاملہ کو پبلک پلیٹ فارم پر لے جانے سے یہ مشکل حل ہو سکتی ہے تو میں لے جاتا۔ پرماتما نے مجھے لکھنے اور بولنے دونو پرکار کی شکتیاں دی ہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے تھے۔ کہ وہ اخبارات میں شور مچا کر یا ویاکھیان دے کر ادھیکاریوں کو غلط راستہ پر ڈال سکیں گے ہیں۔ انہیں معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ ان کا یہ خیال غلط تھا۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے اخبارات میں جا کر گورُوکل کی سیوا کی ہے۔ تو ان کا یہ خیال انہیں مبارک ہو۔ مجھے ان سے اتفاق نہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ انہوں نے گورُوکل کو جس کے متعلق ان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اسے جان سے بھی عزیز سمجھتے ہیں۔ ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے اس کے متعلق وہ باتیں مشہور کر دی ہیں۔ جو کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ لیکن ان کا اثر [illegible] کے دل پر ہو چکا ہے۔ اور اب وہ ہٹائے نہ ہٹے گا۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کوئی جھوٹ پھیلا دے۔ تو چاہے اس کی تردید بھی کر دی جائے۔ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ تردید ہر اس شخص کے کانوں تک پہنچے گی۔ جس کی آنکھوں سے پہلے جھوٹ گزر چکا ہے۔ لوگوں کو بتایا گیا۔ کہ گورُوکل کو توڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ شردھانند کی نگری اجاڑی جا رہی ہے۔ جن لوگوں نے سنا۔ انہوں نے یہ سمجھا۔ اور بجا طور پر سمجھا کہ جب ذمہ دار اصحاب ایسا کہتے ہیں۔ تو ایسا ہوگا ہی۔ لیکن کسی کو یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ گورُوکل کے یہ چھپے ہوئے "دشمن" یا "دوست" کون ہیں۔ جو اس کی اینٹ سے اینٹ بجا رہے ہیں۔ اور کسی کو نظر بھی نہیں آئے۔ جن لوگوں نے اخبارات کے ذریعہ طرح طرح کی بے بنیاد افواہیں اڑائی ہیں۔ وہ آریہ جنتا کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اور اگر اس کے ہاتھ میں یہ طاقت ہوتی کہ وہ انہیں جوابدہی کے لئے کسی دھارمک عدالت کے سامنے لا سکتی۔ تو انہیں آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جاتا۔ سچائی کے نام پر جھوٹ۔ نیتا کے نام پر اپمان۔ اور ودیا کے نام پر کروتا کا پرچار کیا گیا ہے۔ اور بتایا یہ گیا۔ کہ ہم گورُوکل کی سیوا کر رہے ہیں۔ یہ گورُوکل کی سیوا ہے یا کچھ اور۔ اس کا پرمان تو تھوڑے ہی عرصہ میں مل جائے گا۔ میں اب بھی سمجھتا ہوں۔ [illegible] "نادان دوست" (۶)

[illegible]

کی حالت پر رحم کریں۔ تو وہ زندہ رہ سکتا ہے۔ "دشمنی" اُسے کیا نقصان پہنچا سکتے جو اس کے "دوست" اسے اپنے عمل سے پہنچا رہے ہیں۔ اور سچ پوچھو تو دشمنوں کی دشمنی سے آج تک کبھی کوئی انسٹی ٹیوشن نہیں مرا۔ جب کبھی بھی کسی سنستھا کو نقصان پہنچا ہے۔ تو اس لئے کہ اس کے حمایتیوں کا رشتہ منقطع ہو گیا۔ اس سنستھا کے شتھل ہونے کے کئی کارن ہو سکتے ہیں۔ اور سوچ وچار سے ان کارنوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔ محض اخبارات میں لیکھ لکھنے سے یہ کارن دور ہو سکتے۔ تو میں بھی اس ہنگامہ خیزی میں شریک ہو جاتا ۔

جب میں کہتا ہوں۔ کہ میں گورُوکل کے وشے کو اخبارات میں لانے کے خلاف ہوں۔ تو اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ میں آریہ جنتا کو اندھیرے میں رکھنا چاہتا ہوں۔ آریہ جنتا تو گورُوکل کی سوامنی ہے۔ اسے اس کے متعلق سب کچھ جاننے کا ادھیکار ہے۔ کنتو آریہ سماج کے اخبارات کیول آریہ سماجیوں کی نظر سے نہیں گزرتے۔ انہیں دوسرے لوگ بھی پڑھتے ہیں۔ ان میں کئی آریہ سماج کے دشمن بھی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ دشمن دوستوں کی نسبت زیادہ شوق سے ایسی باتوں کو پڑھتے ہیں۔ جو آریہ سماج کے خلاف جانے والی ہوں۔ تو مبالغہ نہ ہوگا۔ "پرکاش" تو زیادہ تر آریہ سماجیوں کے پاس جاتا ہے۔ لیکن "پرتاپ" کو غیر آریہ سماجی بھی ہزاروں کی تعداد میں پڑھتے ہیں۔ "پرکاش" میں کوئی چیز نکلے۔ تو وہ بھی دشمنوں کی نظر سے بچ نہیں سکتی۔ چہ جائیکہ وہ بچ جائے۔ جو "پرتاپ" میں شائع ہو۔ گورُوکل کے ان نادان دوستوں نے گورُوکل کی وشیش گھٹنا کے فرضی حالات ان اخبارات میں چھپوا لئے۔ جن کا آریہ سماج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہزارہا لوگوں نے جن کا آریہ سماج سے کوئی وشیش سمبندھ نہیں۔ اور جن تک اب صحیح حالات نہیں پہنچ سکتے۔ یہ سمجھ لیا۔ کہ گورُوکل ٹوٹنے کو ہے۔ کیا میں اپنے آریہ بھائیوں کو بتا دوں۔ کہ گورُوکل کے ان نادان دوستوں کے جو لیکھ اخبارات میں چھپے ہیں۔ ان کے اقتباسات مرزائی اور سناتنی اخبارات نے مزے لے لے کر شائع کئے ہیں۔ اور اس طرح جو گھٹنا کیول آریہ جگت کے اندر رہنی چاہیئے تھی۔ وہ اب غیر آریہ سماجی جگت تک بھی پہنچ چکی ہے۔ اور دشمن یہ سمجھ کر بغلیں بجا رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا سب سے بڑا انسٹی ٹیوشن صرف چند دنوں کا مہمان ہے۔

مجھے اس جرم کا اقبال ہے۔ کہ میں گورُوکل کی وشیش گھٹنا کے متعلق خاموش رہا ہوں۔ جو بھائی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ خاموش رہنا ایک مجرمانہ حرکت ہے۔ اور تحریر و تقریر کے ذریعہ اجی ٹیشن کرنا ہی گورُوکل کی سیوا کرنا ہے۔ ان سے مجھے یہی کہنا ہے۔ کہ آریہ جنتا میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کر دے گی۔ اور جو فیصلہ اس کا ہوگا۔ وہ مجھے منظور ہوگا۔ اگر اس کا فیصلہ یہ ہوگا۔ کہ آریہ سماج کے انسٹی ٹیوشنوں کے اندرونی پربندھ میں جو مشکلات پیدا ہوں۔ ان کے متعلق اخبارات میں شور مچانا بھی میرا دھرم ہے۔ تو میں سوچ لوں گا۔ کہ میں اس دھرم کا پالن کر سکتا ہوں یا نہیں۔ اگر نہ کر سکوں گا۔ تو کوئی ذمہ داری قبول نہ کروں گا۔ میرے ایک بھائی نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ تم گورُوکل کی اس گھٹنا کے متعلق خاموش کیوں ہو؟ سوال ہی نہیں کیا۔ بلکہ خاموشی کے متعلق مجھ سے جواب طلب کیا۔ میں نے جواب دیا۔ کہ میں خاموش رہنے میں ہی گورُوکل کا ہت سمجھتا ہوں۔ اس پر انہوں نے کہا۔ کہ مانا کہ بطور آریہ سماجی تمہارا فرض یہی تھا کہ خاموش رہو۔ لیکن بطور ایک اخبار نویس تم خاموش کیسے رہ سکتے ہو؟ میں نے جواب میں نویدن کیا۔ کہ مجھے اخبار نویسی یہ نہیں سکھاتی۔ کہ اگر میرے بولنے سے کسی آریہ انسٹی ٹیوشن کا اہت ہوتا ہو۔ تو میں پھر بھی بولوں ۔

گورُوکل کے پچھلے سالانہ جلسہ پر ہزاروں لوگ ایسے آئے تھے۔ جو اخبارات کے مضامین اور سپیکروں کی تقریروں کے باوجود اس بات سے ناواقف تھے۔ کہ گورُوکل میں پچھلے دنوں کوئی وشیش گھٹنا ہوئی ہے۔ جلسہ کی بعض تقریروں اور دیگر گھٹناؤں سے پہلی بار انہیں معلوم ہوا۔ کہ گورُوکل کسی وشیش اوستھا سے گزر رہا ہے۔ اگر وہ ویاکھیان اور گھٹنائیں نہ ہوتیں۔ تو ہزاروں لوگوں کی شردھا کو ٹھیس نہ لگتی۔ اور جس بھگتی کے بھاؤ سے وہ گورُوکل آئے تھے۔ اسی بھاؤ کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹتے۔ لیکن افسوس کہ اس شردھا اور بھگتی کو زبردست چوٹ پہنچائی گئی۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کا خمیازہ گورُوکل کو کیا بھگتنا پڑے گا؟

جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ جن لوگوں نے طرزِ عمل کے

کے خلاف میری یہ شکایت ہے۔ انہیں میں گورُوکل کا دشمن سمجھتا ہوں۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں۔ جنہیں میں گورُوکل کا نمائشی دوست سمجھتا ہوں۔ انہوں نے آج تک اس کے لئے کوئی تیاگ کیا ہے۔ اور نہ ان سے کوئی آشا ہے۔ وہ اسے دھن دیتے ہیں اور نہ سمے اور نہ اس کی سیوا میں اپنی شکتی لگاتے ہیں۔ وہ اگر آج گورُوکل کے طرفدار بنے ہوئے ہیں۔ تو کسی ونشیش کارن سے۔ لیکن کئی ایسے ہیں۔ جو گورُوکل کے حقیقی دوست ہیں۔ انہوں نے اس کے لئے تپ بھی کیا ہے۔ اور تیاگ بھی۔ اسے سنکٹ سے نکالنے کے لئے اب بھی ایثار کرنا پڑے۔ تو وہ اس کے لئے تیار ہیں۔ ان کے سامنے میرا سر ادب سے جھکتا ہے۔ لیکن جس طرح ارجن نے بھیشم پتامہ پر تیر چلانے سے پہلے ان کے پاؤں کو چھوا تھا۔ اسی طرح میں ان کے سامنے سر جھکا کر یہ کہتا ہوں کہ:-

"ایں راہ کہ تو مے روی بہ ترکستان است"

اس میں گورُوکل کا ہت نہیں۔ لیکن میرا اور ان کا زیادہ سے زیادہ طریق کار کا اختلاف ہے۔ جو کسی وقت بھی دور ہو سکتا ہے۔ میں ہر وقت گورُوکل انہیں سونپنے کو تیار ہوں۔ اس لئے کہ میں جانتا ہوں۔ کہ وہ ان کے ہاتھوں میں محفوظ ہے۔ سناد النڈ طور پر ان سے اس کا اہت ہو جائے۔ تو ہو جائے۔ جان بوجھ کر وہ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے۔ جس سے اسے ہانی ہو:-

گورُوکل کی گفتگو کو سماپت ہوئے کئی سپتاہ ہو گئے۔ کنتو اس کے اثرات اس وقت تک باقی ہیں۔ گورُوکل کے پرتیک ہت چنتک کی یہ اچھیا ہے۔ کہ اس پرکار کی کٹھناؤں کو آئندہ کے لئے اسمبھو بنا دیا جائے۔ ان میں سے کئی یہ سوچتے ہیں کہ یہ اس وقت تک نہ ہوگا۔ جب تک گورُوکل کے پربندھ کے لئے ایک علیحدہ آریہ ودیا سبھا سنگھٹت نہ ہو۔ میں ایسا نہیں مانتا۔ ماننے کے معنی یہ ہیں۔ کہ میں یہ تسلیم کروں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی موجودہ انترنگ سبھا گورُوکل کی دشمن ہے۔ اور وہ اس کے ہاتھوں میں محفوظ نہیں۔ یا یہ کہ وہ اس کے متعلق اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کر رہی۔ لیکن جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ میں اس تجویز پر وچار کرنے کو تیار ہوں۔ جو گورُوکل کے ہت چنتکوں کی درشٹی میں اسے سدرڑھ کرنے والی ہو۔ اور اگر وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ ودیا سبھا ہی اسے سدرڑھ کر سکتی ہے۔ تو میں اس کے لئے ووٹ دینے کو تیار ہوں۔ یہ بھی میں کہہ دوں۔ کہ آریہ ودیا سبھا کے سمبندھ میں گورُوکل کے "دوستوں" اور "دشمنوں" میں کوئی مت بھید نہیں۔ ہے تو ان کا۔ جنہیں نہ گورُوکل کا دوست کہا جا سکتا ہے۔ اور نہ دشمن۔ یہ وشے سہل نہیں۔ اس پر گہرا وچار کرنا ہوگا۔ یہ وشے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آگامی اجلاس کے سامنے پیش ہے۔ یہ کہنا اُچت نہیں۔ کہ یہ ایک ہنتو پورن وشے ہے۔ اور آریہ جنتا کو اس پر گمبھیرتا اور شانتی سے وچار کرنا چاہیئے۔ آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے پرتی ندھی بنا کر شیگھر سبھا میں بھیج دیں۔ تاکہ وہ اگلے اجلاس میں شامل ہو سکیں۔ اور اس وشے کے وچار میں حصہ لے سکیں۔ جو گورُوکل کے بعض ہت چنتکوں کی درشٹی میں اس کے لئے زندگی اور موت کا اثر رکھتا ہے:-

(کرشن)

کیا پنڈت رام چندر جی دہلوی کو ستیہ آگرہ کرنا پڑیگا؟

آریہ جگت کو جہاں حیدرآباد کی نظام شاہی حکومت سے پرچار کے متعلق کئی شکایات تھیں۔ وہاں اب یہ بھی ایک بڑی بھاری شکایت ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ نے شری پنڈت رام چندر جی دہلوی جیسے شانت پسند اور شیریں زبان اپدیشک کا اپنی ریاست کی حدود میں داخلہ بند کر دیا ہے۔ اور باوجود کئی درخواستوں کے اس حکم کو واپس نہیں لیا ہے۔ آریہ جگت داخلہ کی اس بندش کو ویدک دھرم پرچار کے راستہ میں ایک مداخلت سمجھتا ہے۔ لیکن غضب کا مقام ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ اس ناانصافی کی تلافی کرنے کا نام نہیں لیتی۔ شری پنڈت جی نے نظام گورنمنٹ کو لکھا ہے۔ کہ اگر یہ حکم واپس نہ لیا گیا۔ تو میں اس حکم کے باوجود حیدرآباد جانے کے لئے مجبور ہونگا۔ پنڈت جی اس حکم کا کوئی قدم اٹھانے کے لئے مجبور ہیں۔ ریاست حیدرآباد کا زنانہ اخلاقی طور پر یہ سوچے۔ کہ پنڈت جی کے خلاف جو حکم صادر کیا گیا ہے۔ وہ اس کی اپنی قائم کردہ آزادی کی نظر میں بھی جائز ہے یا نہیں۔ ایک ناجائز حکم پر بضد رہنا اور ایک تجربہ شدہ آریہ پرچارک

سبھا کے بننے والے سبھاسدوں کے متعلق

میں نے سنا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نئے سبھا سدوں کے متعلق دو تحریکیں ہو رہی ہیں۔ ایک یہ کہ سناتنکوں کو سبھا میں بھیجا جائے۔ اور دوسری یہ کہ ان لوگوں کو پرتی ندھی بنایا جائے۔ جو آریہ ودیا سبھا کے حق میں رائے دینے کو تیار ہوں۔ میری بدقسمتی سمجھئے۔ کہ مجھے ان دونو تحریکوں سے اتفاق نہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ میں سناتنکوں کو سبھا میں دیکھنا نہیں چاہتا۔ یا یہ کہ میں آریہ ودیا سبھا کے خلاف ہوں۔ بلکہ یہ کہ میں سناتنک اور غیر سناتنک کا سوال اٹھانا نہ صرف آریہ سماج نہ صرف آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ بلکہ خود سناتنکوں کے لئے سخت ہانی کارک سمجھتا ہوں۔ اگر سناتنک و غیر سناتنک کا سوال اٹھایا جائیگا۔ تو لازمی طور پر ان کے خلاف ایک تعصب پیدا ہو جائیگا۔ اور چونکہ غیر سناتنکوں کی تعداد آریہ سماج میں زیادہ ہے۔ اس لئے سناتنک قدرتی طور پر گھاٹے میں رہیں گے۔ پرتی ندھی چننے کا بہترین اصول یہ ہے۔ کہ اس شخص کو منتخب کیا جائے جو آریہ سماج کے لئے لگن رکھتا ہو۔ اس کے لئے سمے اور دھن دیتا ہو۔ یا اپنے دماغ سے اس کی سیوا کرتا ہو۔ اگر ایسے سناتنک کسی آریہ سماج میں ہوں۔ جن پر یہ اصول حاوی ہو سکتا ہو۔ تو ہر ایک آریہ سماج کو انہیں اپنا پرتی ندھی بنانے میں فخر محسوس کرنا چاہیئے۔ لیکن اس صورت میں وہ آریہ سماج بہترین آریہ کو منتخب کرے گا۔ نہ کہ سناتنک کو۔ سناتنکوں کو بطور سناتنک سبھا میں بھیجا جانا چاہیئے۔ لیکن محض اس لئے نہیں۔ کہ وہ سناتنک ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ویدک دھرم کی سیوا کر رہے ہیں۔ اگر سناتنک اس بھاؤ سے سبھا میں آنا چاہتے ہیں۔ تو میں ان کا سواگت کرتا ہوں۔ لیکن اگر وہ دھڑہ بندی کے خیال سے کوئی ونشیش بھاؤ لے کر آتے ہیں۔ تو میں ان کا خیر مقدم نہیں کر سکتا۔ وہ کس بھاؤ سے سبھا میں آ رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ ان کا ویوہار کرے گا۔ اگر وہ مل کر ایک ساتھ ووٹ کریں گے۔ بلا لحاظ اس کے کہ ان کے ذاتی خیالات کیا ہیں۔ تو وہ ایک نئے دھڑہ بندی کی بنا ڈالیں گے۔ ہاں اگر وہ بھی دوسرے پرتی ندھیوں کی طرح وچاروں کے بھید سے کبھی پرستاؤ کی حمایت اور کبھی پرستاؤ کی مخالفت کریں گے۔ تو وہ سبھا کے لئے اپیوگی ثابت ہوں گے۔ آریہ سماجوں سے میں کہوں گا۔ کہ وہ کبھی سناتنک کو محض اس لئے اپنا پرتی ندھی نہ بنائیں۔ کہ وہ سناتنک ہے۔ بلکہ یہ دیکھ کر بنائیں۔ کہ وہ پریم ہے۔ کئی سناتنک ایسے ہیں۔ جو سبھا کی شوبھا ہیں۔ ان کے بنا سبھا سونی ہے۔ اور مجھے افسوس ہوگا۔ اگر وہ سبھا میں نہ آئیں۔ لیکن ایسے سناتنک بھی ہیں۔ جن کا سبھا میں نہ آنا ہی اچھا ہے۔ سناتنکوں کو بطور سناتنک سبھا میں بھیجنے کی تہ میں جو بھاؤ کام کر رہا ہے۔ اسے میں مسلم ذہنیت کا دوسرا روپ سمجھتا ہوں۔ اگر میں اس ذہنیت کو برداشت نہیں کر سکتا۔ تو سناتنک ذہنیت کا خیر مقدم کیسے کر سکتا ہوں۔ مسلمانوں نے اپنی ذہنیت سے ہندوستان کی پولیٹکل زندگی کو تباہ کر دیا ہے۔ وہ کسی سوال پر اپنی سمتی کا نتیجہ اس بنا پر نہیں کرتے کہ ملک کا مفاد اس بات میں ہے۔ بلکہ اس لئے کہ ان کے مسلمان بھائی یہ چاہتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دھڑے بندی سے پاک ہونی چاہیئے۔ یہ ایک دھارمک سنستھا ہے۔ اس میں دھڑے پیدا کرنیوالا دھرم کی جڑوں پر کلہاڑا چلانے کا گھات کرتا ہے۔ لیکن اگر اس میں دھڑے ہونے آوشیک ہوں۔ تو خیالات کی بنا پر ہونے چاہئیں۔ نہ کہ کسی جماعت کی بنا پر۔ اور جب دھڑوں کی بنا خیالات کا اختلاف ہو۔ تو وہ کبھی مستقل صورت اختیار نہیں کر سکتے۔ ان کا بدلتے رہنا ضروری ہے۔ ایک ایماندار سبھاسد کسی بھی سوال کے متعلق بہوت سنگھیا اپنی رائے قائم کریگا۔ اور اپنے دل اور دماغ کے نتیجہ کے انوسار رائے دیگا۔ آریہ اصول مسلّم ہے۔ تو سناتنکوں کا کوئی ایک دھڑہ نہیں ہو سکتا۔ لازمی طور پر ان میں خیالات کی بنا پر تقسیم ہوتی رہیگی۔ جو کچھ ان کے کان سنیں گے۔ اس سے پربھاوت ہو کر وہ اپنی سمتی کا نتیجہ کریں گے۔ لیکن اگر انہوں نے بہرحال اپنے لیڈر یا اپنے پریجنش کے انوسار رائے دینی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان کا سنگٹھن سبھا اور سماج کے لئے ایک نعمت ثابت ہوگا۔ اور آریہ سماج میں ایک نئی پارٹی کی بنیاد ڈالیگا۔ اس بنا پر میں اس تحریک کے بھی خلاف ہوں۔ کہ صرف ان ہی لوگوں کو سبھا میں بھیجا جائے۔ جو آریہ ودیا سبھا کی حمایت کا وچن دیکر آئیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ پرتی ندھی آزاد دماغ لے کر سبھا میں آئیں۔ اور بحث و تمحیص ان کے سامنے کوئی پہلو پیش کرے۔ اس کے نتیجہ پر پہنچیں۔ اس کے تنیجات اپنی سمتی سے مقرر کریں۔ اور اس کے انوسار بولیں۔ اور سے دیں۔ آریہ سماجوں کو میں یہ پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ موجودہ حالت کی نزاکت کو محسوس کریں۔ اور سارے آریہ سماج اور سارے پرتی ندھی سبھا پنجاب کی بھلائی کے لئے اس کی ضرورت کو پہچانیں۔ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے۔ اس پر وچار کریں۔ اور اگر وہ میرے ساتھ متفق ہوں۔ تو اس پر عمل کریں:-

(کرشن)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہندو اخبارات کا داخلہ بند

ادھر تو بہاولپور کی اسلامی ریاست کے ہندو سخت شناکی ہیں۔ کہ ریاست کے منتولیان کے اہم مطالبات کو منظور نہیں کرتے۔ اور مسلم رعایا کو ایسی مراعات دیتے ہیں۔ جن کی موجودگی میں ہم کو ریاست کے اندر بطور شہریوں کی طرح رہنا مشکل ہو رہا ہے۔ ادھر جب وہ مجبور ہو کر ہندو اخبارات میں اپنی شکایات کو شائع کرواتے ہیں۔ تو ریاست کے منتولیوں کا پارۂ حرارت اس قدر چڑھ جاتا ہے۔ کہ وہ ریاست کی حدود میں ان اخبارات کا جن میں ریاست کی ہندو آبادی کی شکایات شائع ہوتی ہیں۔ داخلہ ہی بند کر دیتے ہیں۔ اور عدم تعمیل کی صورت میں سزا اور جرمانہ کی دھمکی دیتے ہیں۔ چنانچہ ریاست بہاولپور کے سرکاری گزٹ کے مئی کے پرچہ میں یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ روزانہ ہندو اخبارات مثلاً "پرتاپ" "ملاپ" "ویر بھارت" اور "بندے ماترم" لاہور کا داخلہ حدود ریاست میں ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔ اور تاریخ حکم کے بعد ان اخبارات کے پرچہ جات جو حدود ریاست کے اندر ہوں۔ بحق گورنمنٹ بہاولپور ضبط کئے جاتے ہیں اگر کوئی شخص تاریخ ہذا کے بعد ان اخبارات کے پرچہ جات اپنے قبضہ میں رکھے گا۔ تو وہ مستوجب سزا ہو گا۔ جس کی میعاد چار ماہ تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی تعداد پانصد روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونو سزائیں دی جائیں گی۔

مذکورہ اعلان صاف اور غیر مبہم ہے۔ اگر یہ اعلان کسی فوجی حکومت کی طرف سے جاری ہوتا۔ تو ہم کو چنداں شکایت نہ ہوتی۔ لیکن جب ایک ایسی حکومت اس قسم کا اعلان شائع کر رہی ہو۔ جس کا یہ دعویٰ ہو کہ "ما بدولت کے دل میں اپنی عزیز رعایا کے ہر فرد بشر کی عزت و احترام کا جذبہ موجزن ہے"۔ تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ حکومت بہاولپور نہیں چاہتی۔ کہ اس کی ہندو رعایا کہیں بھی اپنی شکایات کو ظاہر کرے۔ اور ان کی تلافی کا بندوبست کرائے۔

"بل تحفظ مقروضین"

رائے بہادر چوہدری چھوٹو رام جی ایڈووکیٹ نے پنجاب کونسل میں "بل تحفظ مقروضین" پیش کر رکھا ہے۔ بل کا مقصد بظاہر یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ ساہوکاروں نے اپنے مقروضین کو جس شکنجہ میں کسا ہوا ہے۔ اس سے ان کا تحفظ کیا جائے۔ لیکن بباطن اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ ساہوکاروں کو مقروضین سے اپنے قرضہ کی وصولی کے لئے موجودہ قانون کی رو سے جو سہولتیں حاصل ہیں۔ ان کو بھی دور کیا جائے اور ایسی حالت پیدا کی جائے۔ جس سے قرضہ کی وصولی کا کوئی بھی امکان نہ رہے۔ ایسی حالت میں اگر بل مذکور کو پیش کرنے سے پہلے پنجاب کونسل میں کوئی ایسا بل پیش کیا جاتا۔ جس سے ساہوکاروں کے موجودہ قرضہ کی ادائیگی کا کوئی سرکاری انتظام ہو جاتا۔ تو زیادہ بہتر ہوتا۔ ورنہ مجوزہ بل کا نتیجہ تو یہ نکلے گا۔ کہ ساہوکار یہ قطعی فیصلہ کر لیں گے۔ کہ ہم آئندہ مقروضین کو اس وقت تک ایک کوڑی بھی نہ دیں گے۔ جب تک ان سے پہلے دگنی مالیت کی کفالت نہ رکھ لیں گے۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر ساہوکاروں نے ایسا فیصلہ کر لیا۔ تو اس سے غریب لوگوں کی مصائب کے اس وقت تک دور ہونے کی کوئی صورت نہیں جب تک کسی سرکاری ایجنسی کی طرف سے حاجتمند اشخاص کی ضروریات کو پورا کرنے کا کوئی طریقہ تجویز نہ کیا جائے۔

چینی ترکستان میں خانہ جنگی!

براعظم ایشیا کی یہ سخت بدقسمتی ہے۔ کہ چینی ترکستان میں آج کل خانہ جنگی کا زور ہے۔ آج تک یہ علاقہ چین۔ روس۔ ہندوستان اور افغانستان کی سلطنتوں کے درمیان ایک (Buffer state) کا درجہ رکھتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے چینی اقتدار کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے تاتاری نسل کے مسلمانوں کو یہ موقع میسر آ گیا۔ کہ وہ چینی نسل کے مسلمانوں یعنی تنگانیوں سے برسرپیکار ہوں۔ اور ان کو زیر کر کے اپنا رسوخ بڑھائیں۔ اس خانہ جنگی کا یہ نتیجہ نکل رہا ہے کہ وہاں کی تجارت اور صنعت و حرفت ماند پڑ رہی ہے۔ جاگیردار اور تاجر راہ فرار اختیار کر کے ہندوستان اور دوسرے ممالک کو ہجرت کر رہے ہیں۔ اور چینی ترکستان کی مارکیٹ جس میں ہر سال کروڑہا روپیہ کا مال ہندوستان سے آتا تھا۔ اس وقت بالکل بند پڑی ہے سیاسی مدبروں کو یہ شک ہے۔ کہ جس طرح آج کل یارقند اور سنکیانگ کے علاقہ جات کی منڈیوں پر روسی مال کا اجارہ ہوتا جاتا ہے اور ہندوستانی مال کے لئے راستے بند ہوتے جاتے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس خانہ جنگی کی تہ میں بولشویک اثر کام کر رہا ہے۔ اور یہی اثر ہے۔ جس سے برطانوی مدبران کو ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ وہ اس خانہ جنگی کی روک تھام کا ایسا انتظام کریں۔ جس سے چینی ترکستان میں نہ صرف ہندوستان کی تجارت محفوظ ہو سکے بلکہ وسطی ایشیا میں کوئی نیا سیاسی خطرہ پیدا نہ ہو سکے۔

صائب مشورہ

ضلع گورداسپور کی جونیئر ریڈ کراس سوسائٹیز کے ریلی کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر فیروز خان نون نے اس امر پر اظہار افسوس کیا۔ کہ بہت سے لڑکے سلک کی قمیض پہنتے ہیں۔ اور سلک کی قمیضوں اور کپڑوں کو لڑکیوں کے لئے رہنے نہیں دیتے۔ حالانکہ لڑکوں کو سوتی کپڑا پہننا چاہئے۔ آخر آپ نے خود مثال قائم کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ میں امسال اپنے لئے یا اپنے لڑکوں کے لئے قمیض کا کوئی ایسا کپڑا نہ خریدوں گا۔ جس کی قیمت ۵ر گز سے زیادہ ہو"۔

ملک صاحب کا مشورہ بڑا ہی صائب ہے۔ اگر پنجاب کے طلباء خصوصاً اور ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے طلباء عموماً اس صائب مشورہ پر عمل کریں۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ ان میں سے طلباء کے اندر فضول خرچی کی بجائے سادگی کا زیادہ غلبہ ہو جائے۔ اور ان کے گارڈین یا والدین بھی زیر بار ہونے سے بچ جاویں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ ہمارے موجودہ طلباء عام طور پر ایسے صائب مشوروں پر عمل کرنے کی بجائے عموماً اس سٹینڈرڈ کی تقلید کرتے ہیں جن کو اُن کے ساتھی زیادہ پسندیدہ کرتے ہیں۔

ججان ہائیکورٹ کی اخلاقی جرأت

ہندوستان میں جہاں انتظامیہ حکومت کا نمائندہ یا تو گورنر جنرل ہے یا گورنر صوبہ۔ وہاں شعبہ عدالت گستری کا نمائندہ چیف جج ہے۔ یا چیف جسٹس۔ اگر کسی موقع پر گورنر صوبہ کی نمائندگی نہ کر سکے۔ تو پھر آئینی طور پر یہ ڈیوٹی یا تو آپ کی انتظامیہ کونسل کا سینئر ممبر آپ کے قائمقام کی حیثیت سے انجام دیتا ہے۔ یا پھر دوسری حالت میں اس صوبہ کا چیف جج یا چیف جسٹس۔ پٹنہ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں سلور جوبلی کے موقع پر ایک اجلاس کی صدارت کے فرائض کی ادائیگی کے لئے ڈویژنل کمیشنر کو منتخب کیا گیا۔ حالانکہ گورنر کی عدم موجودگی کی حالت میں وہاں کے چیف جسٹس سے صدارت کرنے کی درخواست کی جانی چاہئے تھی۔ اس پر ہائیکورٹ پٹنہ کے بعض جج صاحبان نے حاضر ہونے سے معذرت کا اظہار کر کے اپنی اخلاقی جرأت کا ثبوت دیا۔ اس پر چیف جسٹس کی زیر صدارت ایک علیحدہ جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ہم اس معاملہ میں جہاں ججان ہائیکورٹ پٹنہ کی اخلاقی جرأت کی تعریف کرتے ہیں۔ وہاں حکومت بہار و اڑیسہ کو معاف نہیں کر سکتے۔ جس نے اس ناخوشگوار ساخہ کو جنم دیتے وقت آئینی دستور العمل کا احترام ملحوظ رکھنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔

گورو کل فارمیسی دہلی کا
بھیم سینی سرمہ
آنکھوں کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ لگنے کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ کھجلی۔ کم نظر۔ پانی بہنا وغیرہ تمام امراض تو بہت ہی جلد ۳ روز میں ہٹاتا ہے۔ قیمت سوا روپیہ فی شیشی
گورو کل فارمیسی دہلی

یزید کی حمد و ثنا

جو لوگ اسلامی لٹریچر سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ یزید ابن معاویہ ایک نفرتی شخص تھا۔ اس نے حضرت محمد صاحب کے نواسے امام حسینؑ ابن حضرت علیؑ کو سخت بیدردی سے کربلا کے میدان میں شہید کر دیا تھا۔ وہ مسلمان واقعی سخت قابل اعتراض ہے۔ جو ایسے شخص کی ڈائرکٹ یا ان ڈائرکٹ طور پر تعریف کرتا ہے۔ کیونکہ قاتل کسی حالت میں بھی تعریف کا مستحق نہیں۔ لیکن ہم آنجہانی مرزا صاحب کو کیا کہیں۔ کہ وہ یزید کی بھی تعریف سے باز نہیں آئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"اصل بات یہ ہے۔ کہ سب سے زیادہ بدنام یزید ہے۔ اگر اس کی سرگذشت سے امام حسینؑ کی شہادت ہوئی۔ تو ہوا کیا۔ لیکن آج کل کے شیعہ بھی مل کر وہ دینی کام نہیں کر سکتے۔ جو اس نے کیا"+

("الحکم" - ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء)

حیرانگی کا مقام ہے۔ کہ ایک پنجابی نبی یہ فتویٰ دے رہا ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب کے پیارے نواسہ کے قاتل نے ایسا دینی کام کیا جو کہ آج کل کے شیعہ بھی مل کر نہیں کر سکتے اس سے بڑھ کر گراوٹ کیا ہو سکتی ہے ہم مان لیتے ہیں۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب کو یزید کے کسی دینی کام کا ہم سے زیادہ علم ہوگا۔ لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس کے خلاف یہ الزام ہے۔ کہ اس نے امام حسینؑ کو قتل کیا تو اس کے سارے دینی کام بے معنی ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

مرزا صاحب کی چابیاں آزار بند میں

آنجہانی مرزا صاحب کی ہم عزت کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ میاں آپ کی سلوار پر سرخ سیاہی کے چھینٹے پھینکا کرتا تھا۔ اور آپ کا نکاح آسمان پر پڑھایا کرتا تھا۔ خواہ وہ نکاح زمین پر جاکر فسخ ہو جاتا تھا۔ مرزا صاحب کے پاس جو کچھ فارو[ق] جمع ہو گیا تھا۔ خواہ وہ کیسے ہوا اس سے ہمیں مطلب نہیں۔ لیکن مرزا صاحب کی نبوت یہ تقاضا کرتی تھی۔ کہ خزانہ کی چابیاں آزار بند میں باندھے رکھیں۔ اور اسے اپنی بیگمات کے سپرد نہ کریں۔ چنانچہ مرزا بیتاب صاحب خیاط درزی خانہ ساکن سیالکوٹ بیان کرتے ہیں کہ:-

"میں نے دیکھا۔ کہ حضرت صاحب نے چابیوں کا گچھا آزار بند میں باندھ کر لٹکایا ہوا تھا۔ مجھے خیال گزرا۔ کہ نبیوں کو چابیوں اور روپیہ سے کیا کام؟ لیکن میں خاموش رہا"۔

اثنائے گفتگو میں فرمایا کہ:-

"روپے کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اگر اس کی حفاظت عورتوں کے سپرد کی جائے۔ تو وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بعض عورتیں فضول خرچ ہوتی ہیں"+

("الحکم" - ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء)

اگر مرزا صاحب اپنی زبان سے اتنا واضح کر دیتے۔ کہ وہ رات کے وقت اپنے آزار بند کو کہاں رکھا کرتے تھے۔ تو ہم زیادہ خوش ہوتے۔ کیونکہ ہم کو بہت رنگ جاتا ہے۔ ان کا آزار بند کہیں "آسمانی ستون" تو نہیں تھا۔ جو نہ صرف روپیہ کو ہی حفاظت سے رکھتا تھا۔ بلکہ عورتوں کی فضول خرچی سے بھی اسے بچاتا تھا۔

لاعلمی کی انتہا

مرزائی دعویٰ کرتے ہیں کہ آنجہانی مرزا صاحب بڑے ہی صاحب بصیرت تھے اس دنیا کا تو کیا ذکر۔ وہ دوسری دنیا کی بھی خبر لایا کرتے تھے۔ لیکن جب ہم حضرت صاحب کے حالات جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو ذیل کے مزیدار واقعات ملتے ہیں منشی عبدالسمیع صاحب ساکن کپورتھلہ روایت کرتے ہیں کہ:-

"کئی دفعہ ایسا ہوا۔ کہ سیر کو جاتے ہیں۔ کسی کا پاؤں حضرت کی جوتی پر آگیا۔ جس سے جوتی اتر گئی۔ لیکن حضرت نے خیال تک بھی نہ کیا۔ کہ کس کا پاؤں آیا ہے۔ اور نہ ہی پیچھے مڑ کر دیکھا +

ایک دفعہ حضرت نے مجھے اندر کی کوٹھڑی میں بلایا۔ جس کی کھڑکی مسجد مبارک کی طرف کھلتی ہے۔ ایک گھڑی مجھے دی۔ اور فرمایا۔ کہ خان صاحب کپورتھلہ والوں (محمد خان صاحب) کو دے دیں۔ وہ ٹھیک کرا دیں گے۔

میں نے گھڑی کو اسی جگہ بیٹھے بیٹھے دیکھا۔ چابی دی۔ تو چلتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ چابی نہیں دی گئی۔ حضور نے فرمایا۔ ہاں شاید کوک نہیں دی گئی"۔

("... ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء)

سبحان اللہ نبی صاحب کی واقفیت کا کیا کہنے؟ کیا اسی واقفیت اور باخبری ...

کے ہوتے ہوئے آپ آسمان کی خبریں لایا کرتے تھے؟ شاعر نے شاید آپ کے متعلق ہی فرمایا تھا:-

نو کار زمیں را نکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

مرزا صاحب کی نرالی تعلیم نسواں

یورپ اور امریکہ میں عورتیں اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ پائی جاتی ہیں۔ لیکن بھلا ہو مذہب اسلام کا۔ کہ وہ عورتوں کو تعلیم دینا تو کجا۔ آزادی تک دینا بھی پسند نہیں کرتا۔ قادیان شریف میں جو نبی ہوئے تھے۔ اور جن کا نام نامی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ اور جن کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ:-

"یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا۔ کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائیگا۔ اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے"۔

(ضرورت الامام ص۵)

وہ بھی عورتوں کی تعلیم کے متعلق ذیل کی رائے کا اظہار کرتے ہیں:-

"عورتوں کی تعلیم اتنی ہونی چاہئے۔ کہ وہ نماز۔ روزہ اور دینیات سے واقف ہوں۔ دوسرے یہ کہ خط لکھنا جانتی ہوں۔ خط لکھانے کے وقت غیر شخص پر اپنا حال نہ ظاہر کرنا پڑے"۔

عجیب مذاق ہے۔ کہ ایک طرف تو عورتوں کو ملہم تک بنایا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف جاہل رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ وہ صرف خط لکھنا ہی جانتی ہوں۔ اگر اتنی تعلیم ہی کافی تھی۔ تو پھر کیوں آپ کے قادیان شریف کے اندر ہی آپ کی رائے کے خلاف عورتوں کی اعلیٰ تعلیم کا پربند کیا جا رہا ہے؟ اور آپ کی رائے کو ٹھکرایا جا رہا ہے؟

قرآن کے غلط ترجمے

قادیانی نبوت کے ٹکڑوں پر پلنے والے نبیوں کے کیا کہنے؟ وہ جو بات کرتے ہیں لاجواب کرتے ہیں۔ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک چیلہ چانٹے ہیں جن کا نام فضل صاحب ہے۔ اور جو کہ موضع چنگا بنگیاں ضلع راولپنڈی میں نبوت کی مشعل کو روشن کئے بیٹھے ہیں۔ ذیل کا اعلان شائع کیا ہے:-

"تیرہ سو سال میں جو ترجمے لکھے گئے ہیں ان میں ایک بھی صحیح نہیں۔ ان میں سے کوئی بھی قابل اعتبار نہیں یہی حال تفسیر بیان القرآن مولفہ محمد علی صاحب لاہوری کا ہے۔ اور ہماری قادیانی جماعت احمدیہ کے بیان القرآن انگریزی ترجمہ کے بارہ میں خدا کا حکم ہے۔ خدا نے فرمایا۔ وہ خدا کی کتاب کو بگاڑ کر لوگوں کے آگے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا حکم نہیں تھا۔ کہ تفاسیر لکھیں" (ص ۲ - ص ۱۱)

("المہدی ... " - امرتسر)

نبی صاحب اگر نبوت کا اعلان صادر فرمانے وقت کوئی مستند ترجمہ قرآن بھی شائع فرما دیتے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ اور قرآن کے غلط ترجمے کرنے والے مسلمانوں کو بھی کچھ ہدایت حاصل ہو جاتی۔ ورنہ دوسروں کے تراجم کو غلط کہنے سے کام نہیں چل سکتا۔ ہاں تو محض کو رحمی ... کیسی ... بازی ہی سمجھا دیتی ہے۔ تم کو ایک مدعی نبوت کو:-

ودھوا کی ضرورت

ایک دستار بند آدمی کے واسطے جس کی استری کا دیہانت ہو چکا ہے۔ اور کوئی سنتان بھی نہیں ہے۔ ایک ایسی ودھوا کی ضرورت ہے۔ جو ہر ایک لحاظ سے پوری تندرست ہو۔ اور جس کی عمر تیس بتیس سال کے قریب ہو۔ ذات پات کا لحاظ نہیں ہے۔ خط و کتابت بنام ۸۵۳ معرفت منیجر صاحب "پرکاش" لاہور ہونی چاہئے۔

ضرورت ہے

اگر آپ کنیا کے بر کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں و سکولوں کے لئے منیجروں۔ ہیڈ ماسٹروں کے لئے اور ایسا ہی اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کو ہی یاد رکھئے (منیجر)

آریہ سماج کا بھوشیہ

(لیکھک شری نارائن سوامی جی مہاراج پردھان سارودیشک سبھا)

آریہ سماج کا جنم اودیا کے ناش اور ودیا کی وردھی کے لئے ہوا تھا۔ آریہ سماج نے جنم کال ہی سے اس کرتویہ کا پالن بڑی تتپرتا اور تمیتا کے ساتھ کیا۔ آریہ سماج کے اپدیشک اور سنیاسی ہی نہیں۔ کنتو آریہ سماج کا ایک ایک سدسیہ اس کاریہ میں جٹ گیا۔ جہاں ایک بھی آریہ رہتا تھا سنبھو نہ تھا۔ کہ اس کے اپدیش کرتویہ پالن اور چرتر بل کے کارن اس نگر کے لوگ اسے جانتے نہ ہوں۔ آریہ سماج کے اس پرچار یگ نے ہندوؤں کی انیک جاتیوں کو جو سمستت سبب سے ہندو سماج سے پرتھک تھیں جیسی دلت بگیو پوہیت آدی دسے کر ان کو اس پرکار اپنے میں جذب کر لیا۔ کہ آج کوئی کہہ ہی نہیں سکتا۔ کہ وہ کبھی بہشکرت تھیں۔ ان کے اس سمہ نام لینے کی ضرورت نہیں۔ اب یہ سمرتی کا جسے لوگ بھول چکے ہوں پھر تازہ کرنا انوچت ہی سمجھا جاتا ہے۔ انیک رواج نشٹ کر دئے۔

"स्त्रीशूद्रोना धीयताम्"

کو عیسائیوں سے غنیمت کی پرتھا کے سدرش دور کرنے ہمیشہ کے لئے اس پر ہڑتال پھیر دی۔

"अष्टवर्षा भवेद गौरी"

والی کہاوت اور کیست سمرتی کا مانیہ گھٹا دیا۔ جس سے (अष्टे अष्टौ अष्टे) اس پرکار کا سماس کر کے اپریکت واکیہ میں آئے "اشٹ" شبد کے لوگ اردھ کرنے کے لئے سورگیہ رام مصر شاستری کو بادھت ہونا پڑا۔ یون اور عیسائیوں کو شدھ کر کے انہیں کھان پان میں شامل کیا۔ چونکہ چوکھا میں ہی دھرم ہونے کا وچار ڈھیلا ہوا۔ جنم کی ذات پات کو نشٹ کرنے کے لئے انترجاتیہ وواہ کی پرتھا چلائی۔ اس پرکار کی انیک پنیہ سمرتی جنہیں پرچار یگ کی ورنگ کہنا چاہئے پرنتیک دلت واسی کے ہردیہ میں آج بھی انکت ہیں۔ اور پرنتیک آریہ کے ہردیہ کو آلا دھت کر رہی ہیں۔ میں اس گھڑی کی جس میں رشی دیانند کے دیہاوسان کے بعد آریہ سماج کے نتن کالین نیتاؤں نے اجمیر میں ایکترت ہو کر رشی کی پنیہ سمرتی میں کالج بنانے کا نشچیہ کیا۔ آریہ سماج کے دربھاگیہ کی پہلی گھڑی سمجھتا ہوں۔ یہیں سے آریہ سماج کے پرچار یگ کی جڑ ھی ٹوٹی کمان ڈھیلی پڑتی ہے اور سنگٹھن یگ کا بھاگ اودیہ ہوتا ہے۔ پرچار یگ کی وشیشتا چرتر بل اور دھن کا الوبھ تھی۔ کتنا ہی کوئی دھنوان یا پرتشٹت کیوں نہ ہو۔ یدی اس کے چرتر میں کچھ کمی ہے۔ تو وہ آریہ سماج کی پہلی لائن میں کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس سمہ آریہ سماج میں چاہے دھن نہیں تھا۔ پرنتو چرتر اوشیہ تھا۔ سنگٹھن یگ کا آرمبھ ہوا۔ سورگباسی پنڈت گورودت کو یدی پہلے سوامی اچیوتانند جی جیسے ودوانوں کو آریہ سماج میں لانے کی دھن تھی۔ تو اب دھن لانے کے لئے جھولی سنبھالنی پڑتی ہے۔ آخر اس دھن کا ہو کیا گیا؟ اس سے کالج کھلے گا۔ کالج کس کے لئے؟ کالج سے پڑھ کر گورودت اور کناد نکلیں گے۔ ان گورودت اور کنادوں کے لئے دھن کی ضرورت ہے۔ گورودت جیسے بھکشو اور گوتم و کناد نکالنے جیسے شبھ کاریہ۔ دھن کیوں نہ سنگرہ ہوتا؟ اکیلے مرادآباد ہی سے میرے سنمکھ دیکھتے دیکھتے کئی ہزار روپے جمع ہو گئے۔ دھن جمع ہوا۔ کالج کھلا۔ پرنتو گوتم اور کناد کی جگہ یوروپینائزڈ (Europeanised) بابو لوگوں کی کھیپ کی کھیپ نکل پڑی۔ جب ادھر سے نراشا ہوئی۔ تو پھر دوسرا سانچہ بنایا گیا۔ جس سے گوتم اور کناد ڈھلے جا سکیں یہ سانچہ گورو کل کا تھا۔ اس کی تیاری کے لئے بھی زمین اور آسمان کے قلابے ملائے گئے۔ کبھی نہ کبھی یہ کاریہ سانچہ بھی تیار ہو گیا۔ اور ڈھالنا بھی شروع ہوا۔ نکلا کیا؟ جو کچھ بھی نکلا۔ وہ گوتم کناد نہیں نکلا۔ اور اب تو یہ کہا جانے لگا۔ کہ ان سے سچے آریہ سماجی بھی نہیں نکل سکتے۔ جو کچھ ہوا سی پریکشن میں آریہ سماج سنگٹھن یگ کے پھیر میں پڑا ہوا ہے۔ آدرش بدل جانے سے سنستھا پر سنستھائیں کھلنے لگیں اور اب مشکل سے کوئی آریہ سماج نکلے گا۔ جس کے آدھین ایک دو سنستھائیں نہ ہوں جسے دیکھو دھن کے پھیر میں ہے۔ سندھیا چھوٹی۔ ہون چھوٹا۔ سوادھیائے چھوٹا۔ اور اچھے بننے کے جتنے سادھن تھے۔ ان میں سے پراہ ادھک تر چھوٹ گئے۔ اس کے بدلہ میں پڑی۔ کیا پڑی۔ وہی دھن مانگنے کی جھولی۔ آج آریوں کا سدا چار دھن مانگنا ہے۔ جو زیادہ دھن مانگ سکتا ہے۔ وہ زیادہ سداچاری ہے۔ دھن ادھک تر ایسے ہی لوگوں کے پاس ہوتا ہے۔ جو کسی نہ کسی انش میں آچار بیوہار کھتے ہیں۔ جہاں پرچار یگ میں اس شریعی کے لوگ پیچھے رہتے تھے۔ کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو نہیں سمجھتے تھے۔ وہاں سنستھا یگ میں جس میں دھن ہی بڑی سے بڑی یوگیتا (Qualification) ہے۔ آگے کی لائن میں وند نا لئے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ منتری اور پردھان ڈرتے ہیں۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ سیٹھ جی اپرسن ہو جائیں۔ اور پھر ان سے دھن نہ ملے۔ ایک جگہ چینتا لو جا مک ٹکٹ اس لئے نہیں بانٹے دئے گئے۔ کہ جین لوگ اپرسن ہو کر چندہ نہ دیں گے۔ ان سنستھاؤں کا دوسرا اثر پر بینام جھگڑوں کے روپ میں بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جہاں کوئی سنستھا ہے۔ وہاں کے اودور درشی اور سداچاری پرش ادھیکاری بننے کے اچھک سنستھاؤں پر ادھیکار رکھنے کی درбھاونا سے بنے رہتے ہیں۔ اور یہ ادھیکار لولپتا کسی نہ کسی روپ میں تنازعہ بنائے رکھتی ہے۔ دوسری بری گھڑی آریہ سماج کے لئے وہ تھی۔ جس میں کچھ ایک نتن کالین نیتاؤں کی پیٹھ پر در شکتا میں آریہ سماج نے ہندوؤں سے سنگٹھن کی تحریک کو اپنایا۔ ہندوؤں کا سنگٹھن تو ایشور کرے گا۔ جبھی ہوگا۔ اور ایک ودوان کے کتھن انوسار وہ ایسا ہی ہے۔ جیسا بہت سے مینڈکوں کو ایک جگہ ایکتر کرنا۔ یدی دو آئیں گے۔ تو چار نکل جائیں گے۔ پرنتو اس کا دنش پرینام جو آریہ سماج کے لئے نکلا۔ وہ یہ تھا۔ کہ کچھ تو پرچار سنستھاؤں نے روک ہی دیا تھا۔ رہا سہا اس سنگٹھن کی بھینٹ ہوا۔ کوئی بھی سدھارک سماج سب کو پرسن نہیں رکھ سکتا۔ آریوں نے اس بھئے سے کہ ہندو ناراض ہو جائیں گے اور جین ناراض ہو جائیں گے۔ انیک سنشودھن کی باتوں کا پرچار ہی چھوڑ دیا۔

آریہ سماج کو اپنا سدھار کاریہ کا پروگرام جاری رکھتے ہوئے ہی جتنی سبھا تو بھگونی تھی وہ اس تحریک سے پرگٹ کر سکتا تھا۔ کرنی چاہئے تھی۔ اس سے ادھک نہیں۔ آریہ سماج کو یہ سنگٹھن کی تحریک بھی بڑی مہنگی پڑی ہے اور اور بھی کچھ ایک چھوٹے موٹے کارن ہیں۔ ان سے آریہ سماج کچھ پیر ٹھے سے راستہ پر چلتا ہوا دکھائی دینے لگا ہے۔ آتم نرکشن کے سنہری نیم ہی کے اسمرتی رد کر دیکھی اور سماج چھوت رہا کرتے ہیں۔ اس سے شریمد دیانند نروان اردھ شتابدی کے اوسر پر آریہ سماج کو آتم نرکشن کرتے ہوئے کم سے کم اپنے ہی من سنشودھن تو اوشیہ کرنے چاہئیں۔ جس سے اس کا بھوشیہ اتنا ہی اچھا ہو۔ جتنا کہ پرتیک دلش ہتیشی اس کے لئے آشا کرتا ہے۔

۱۔ نیم کر لیا جائے۔ کہ آئندہ کوئی سنستھا نہ کھولی جائے۔ جب تک کہ اس کے چلانے کے لئے پریاپت دھن نہ ایکتر کر لیا گیا ہو۔

۲۔ جو سنستھائیں سدا بھوکی رہتی ہیں۔ انہیں بند کر دیا جائے۔

۳۔ جو سنستھائیں اچھی خاصی چل رہی ہیں۔ ان کے لئے پرتھک کمیٹی بنا کر انہیں اس کے آدھین کر دیا جائے۔ آریہ سماج کی انترنگ سبھا کے آدھین کوئی سنستھا نہ رکھی جائے۔

۴۔ آریہ سماج کی انترنگ سبھا کیول پرچار کا کام کرا لئے۔

۵۔ سنگٹھن سے ادھک اپنی شکتی آریہ سماج کو سدھار کے کاموں میں لگانی چاہئے۔

۶۔ دھن کی چنتا کو کے کیول سداچاری پرش ہی ادھیکاری اور انترنگ سبھا سد بنائے جایا کریں۔

وشواس ہے۔ کہ ایسا کرنے سے آریہ سماج پھر اپنے سیدھے راستہ پر آجائے گا۔ اور اس کا بھوشیہ اس کے پرتیک شبھ چنتک کو پھر اجول دکھائی دینے لگے گا۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینجر)

G.E.C.

کی ایجاد
بجلی کے لیمپوں سے
Osram
G.E.C.
بغیر کسی اضافہ کے
زیادہ روشنی
عجیب و غریب نئے کوئل شدہ کوئل فلامنٹس کے ساتھ
جنرل الیکٹرک کمپنی
(انڈیا) لمیٹڈ
۳۰ دی مال لاہور مینتو فرود کراچی

شدھی وچار آزادی کا سادھن ہے

شدھی سمیلن مہم کانپور میں بھائی پرمانند جی کا صدارتی بھاشن

ویدک دھرم کے سدھانتوں پر وچار کریں تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ وہ لوگ جو دھرم کا ارتھ مذہب کرتے ہیں۔ غلطی پر ہیں۔ دھرم سب منشیوں کے لئے ایک سا ہے۔ اس لئے دھرم سب منشیوں کو بھراتری بھاؤ اور پریم سکھلاتا ہے۔ کنتو اس کے ورودھ مذہب ارتھات سمپردایہ منشیوں کو ملانے کی بجائے پرتھک کرتا ہے۔ منو نے دھرم کے دس لکھشن کئے ہیں۔ کسی مذہب والے کو ان کے ماننے سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اسی پرکار ویشیشک شاستر نے بھی دھرم کا لکھشن یہی کیا ہے۔ کہ جس سے منشیہ کے اس لوک اور پرلوک کا کلیان ہوتا ہے۔ وہ دھرم ہے۔ اس کی اپیکھشا مذہب وہ ہے جو منشیہ کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اس بات کو مانے۔ اور اس بات کو نہ مانے۔ اس لئے کچھ منشیہ ایک بات کو مانتے ہیں۔ دوسرے دوسری کو۔ ان کا آپس میں ہمیشہ مت بھید رہتا ہے۔ اور یہ مت بھید منشیوں میں پرسپر ورودھ اور شترتا کا مول کارن ہے +

مذہب کا کب آرمبھ ہوا؟

یہ بات دھیان میں رکھنے یوگیہ ہے۔ کہ پہلے پہل جتنے کل یا جاتیاں تھیں۔ وہ اپنی اپنی سنسکرتی ارتھات کلچر سے پریم کرتی تھیں۔ ان کے اسی کلچر کے اندر فلاسفی کے بھن بھن سدھانت بھی آ جاتے تھے۔ ان سدھانتوں کی بابت وچار کرنے اور پڑھنے کی سب کو آگیا تھی۔ پرنتو کسی کو مجبور نہیں کیا جاتا تھا۔ کہ وہ کسی خاص سدھانت پر وشواس کرے۔ جتنی پرانی سنسکرتیاں تھیں وہ رومن یا یونان کی یا پارسیوں کی یا یہودیوں کی تھیں۔ وہ کسی وششٹ سدھانت کو ماننا یا منوانا اچت نہیں سمجھتی تھیں۔ دوسرے شبدوں میں مذہب ان کا کوئی انگ نہ تھا۔ اسی لئے ان کے اندر دھرم کا بھاؤ موجود تھا۔ لیکن دھرم (Proselytism) (پھیلانے والے) روپ میں نہیں پایا جاتا تھا۔ چنانچہ یہودی اور پارسی اب تک بھی کسی دوسرے کو اپنے دھرم میں نہیں لیتے ہیں۔ مہاتما بدھ سب سے پہلا مہاپرش تھا۔ جس نے اپنے شِشیوں کو کہا۔ کہ جاؤ تم اس گیان کا جو مجھ سے حاصل کیا ہے۔ دوسرے لوگوں میں پرچار کرو۔ بدھ کا گیان صرف کرموں پر ہی آدھار تھا۔ ان کے شِشیوں کا یہی پرچار تھا کہ اچھے کرم کرو۔ اپنی اچھے کرموں سے مکتی ملے گا۔ یدپی بدھ نے کسی وششٹ سدھانت ... نہیں

آرمبھ کر کے اس نے مذہب کی بنیاد رکھ دی۔ حضرت عیسےٰ مسیح نے اتھوا اس کے شاگردوں نے بودھ دھرم کے پرچار کرنے کی ودھی کو گرہن کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنے وششٹ سدھانت بھی بنا لئے۔ جن پر وشواس کرنا پرتیک عیسائی کے لئے آوشیک تھا۔ موٹا سدھانت تو اتنا ہی تھا کہ حضرت عیسےٰ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ وہ منشیوں کے پاپ دھونے کے لئے سولی پر چڑھایا گیا تھا۔ جو لوگ اس پر ایمان لائیں گے۔ وہ سورگ میں جائیں گے۔ اور جو لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ وہ نرک کے بھاگی ہوں گے۔

حضرت محمدؐ نے بھی عیسائی مذہب کے پیچھے چل کر اسی پرکار کے سدھانتوں کو اپنے مذہب کا آدھار بنایا۔

شدھی کا ارتھ کیا ہے؟

اس پرکار یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ بودھ۔ اسلام اور عیسوئیت پھیلنے والے دھرم ہیں۔ اسی لئے انہیں مذہب کہا گیا ہے۔ جو منشیہ ان کے وششٹ سدھانتوں پر وشواس لے آتا ہے۔ وہ دھرم کا انویائی بن جاتا ہے۔ ہندو تو کوئی مذہب نہیں ہے۔ اس لئے یہ پرچار دوارہ پھیلنے کا گن نہیں رکھتا۔ ہندو جاتی میں آریہ سماج ایک پرکار سے پہلی سوسائٹی ہے۔ جو غیر لوگوں کو آریہ دھرم میں لا کر ہندو سنسکرتی کو ایک مذہب کی شکل دیدیتا ہے۔ اس لئے آریہ سماج میں بھی انیہ مذہبی لوگوں کو اپنے سدھانتوں پر وشواس دلا کر آریہ دھرم کو ایک مذہبی شکل دے دی گئی ہے۔ اس لئے جب کوئی شخص یا سمودائے اپنے گرہن کئے ہوئے مذہب کو چھوڑ کر منشیتا کی سوابھاوک اوستھا میں آ جاتا ہے۔ تو ہندو کہلاتا ہے۔ چونکہ ہندوؤں کے لئے کسی وششٹ سدھانت پر وشواس کرنے کی کوئی آوشیکتا نہیں ہے۔ اس لئے اس وِیکتی یا وِیکتی سمودائے کی حالت میں مذہبی پریورتن ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب کو گرہن کرنا نہیں کہلاتا۔ کنتو ان کا ایک اپنے رنگ کو چھوڑ کر نا ...

ارتھات سوابھاوک حالت میں آ جانا شدھی کہلاتا ہے۔ دوسرے شبدوں میں شدھی کا تاتپریہ اتنا ہی ہے۔ کہ جیسے کوئی ویکتی کیچڑ یا گند سے گر گیا ہو۔ یا جس کا دماغ اور من الٹے وچاروں میں پھنس گیا ہو۔ یا جو کوئی ست سنگت کو چھوڑ کر کُسنگت میں پڑ گیا ہو۔ اس کے اندر سے ان کمزوریوں کو ہٹا دینا ہی اس کا شدھی سنسکار کہلاتا ہے +

میں تو ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ کہ اس دیش میں جتنے لوگ ہندو دھرم کو چھوڑ کر اسلام یا عیسوئیت کے مایا جالوں میں پھنس گئے ہیں۔ یا جو لوگ اس دیش سے ہی نکلے ہوئے سمپردائیوں کی غلامی کے چکر میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ ان سب کو اودیا اور اندھکار کے بھنور سے نکال کر گیان اور سچائی کے راستہ پر لے آنا ان کی شدھی ہے۔

بھارت ورش کے اتہاس میں ایسے کتنے ہی اداہرن ملتے ہیں۔ جبکہ ہندوؤں نے دوسرے دیشوں کے لوگوں کو کوئی وششٹ مذہبی پریورتن نہ کئے بنا ہی پریم سے اپنے دھرم کی شکشا دی۔ اور انہیں شدھ کر کے ہندو بنا لیا۔ اس لئے یہ شدھی نہ کوئی ڈرانے والی بات ہے۔ اور نہ یہ دھرم کے ورودھ ہے +

شدھی کے راستہ میں رکاوٹ

منشیہ کے سوابھاؤ کے اندر پارٹی بازی ارتھات فرقہ بندی کا بڑا زور پایا جاتا ہے۔ جب کوئی منشیہ کسی مت یا مذہب کے اندر پھنسا لیا جاتا ہے۔ یا سویم پھنس جاتا ہے۔ تو اس کے اندر فرقہ پرستی اور تعصب بہت بڑھ جاتا ہے۔ اور اس کو اس سے بڑا لابھ یہ ہوتا ہے کہ وہ پرسپر ایک گروہ بنا کر دوسروں کے ورودھ کرنے میں اپنی شکتی لگا سکتے ہیں۔ تاتپریہ یہ ہے کہ ان کا مذہبی سنگٹھن ان کو بہت شکتی مان بنا دیتا ہے۔ اور جو لوگ اپنی سوابھاوک اوستھا میں رہ کر اور سچے مارگ پر چلتے ہوئے سب منشیوں کو ایک سا سمجھتے ہیں۔ ان میں نہ اتنی شکتی ہی ہوتی ہے۔ اور نہ سنگٹھن ہی ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اسلام کا ایک مذہبی سنگٹھن ہے۔ عیسائیوں کا دوسرا سنگٹھن بن رہا ہے

جب ہندو اپنی سچائی پر کھڑے ہو کر ان لوگوں کو غلط راستہ سے ہٹا کر سچائی کی طرف لانا چاہتے ہیں۔ تو ان کی زبردست طاقت ہندوؤں کے ورودھ کام میں لائی جاتی ہے۔ اور وہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ دھمکیاں دے کر قتل کر کے اور ہر طرح سے ڈرا کر شدھی کے راستہ میں وگھن ڈال دیں۔

آشچریہ کی بات یہ ہے۔ کہ ہمارے ہندوؤں میں بھی ایک ایسا فرقہ بڑھتا جاتا ہے۔ جو یہ کہتا ہے۔ کہ شدھی کرنا برا ہے۔ کیونکہ اس سے مذہبی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو اتنی سمجھ بھی نہیں ہے۔ کہ وہ دیکھ سکیں۔ کہ ایسے لوگ ہیں۔ جو مذہبی غلامی کو پھیلا کر وچاروں کی آزادی کو مٹا دینا چاہتے ہیں۔ دوسری اور ہندو ہیں۔ جو منشیوں کو مذہبی غلامی سے نکال کر وچار کی آزادی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جو لوگ وچار کی آزادی کی رکھشا نہیں کر سکتے۔ وہ کسی پرکار سے بھی پولیٹیکل آزادی کے یوگیہ نہیں بن سکتے۔ شدھی وچار کی آزادی قائم کرنے کا سب سے بڑا سادھن ہے۔ اور اسی لئے شدھی اندولن جاری کیا گیا ہے ٭

ضرورت ہے

آریہ سماج لائل پور گوروکل وبھاگ کو ایسے لائق اور ودوان پروہت کی ضرورت ہے۔ جو علاوہ کتھا و سنسکار آدی کے آریہ سماج کے ہر ایک کام میں دلچسپی لے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ درخواستیں بنام منتری آریہ سماج ہذا آنی چاہئیں

ضرورت ہے

ویدک کنیا پاٹھشالہ جھجر ضلع روہتک کے لئے ایک ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو ٹرینڈ اور تجربہ کار ہو۔ ضرورتمند مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی درخواستیں جلد روانہ کریں جس میں قابلیت کم از کم تنخواہ جو منظور ہو۔ اور عمر و تجربہ سابقہ کا ذکر ہو۔ آریہ خیالات رکھنے والی کو ترجیح دی جائے گی ٭

بنیاد سنگھ وکیل سکرٹری
ویدک کنیا پاٹھشالہ جھجر ضلع روہتک

University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی

(لیکھک پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

ज्यायस्वन्तश्चित्तिनो मा वियौष्ट संराधयन्तः सधुराश्चरन्तः । अन्यो अन्यस्मै वल्गु वदन्त एत सध्रीचीनान्वः संमनसस्कृणोमि ॥

(اتھروید ۳-۳۰-۵)

ارتھ :- جگدیشور ماتمیوں کو اپدیش کرتے ہیں کہ تم اُتم وِدیا آدی گنوں سے یکت ہو کر اُنّت ہوتے ہوئے گیانی اور ایک چت والے بنتے ہوئے پرسپر ایک سدھانت والے ہوتے ہوئے دھرم پُوربک جیون وتیت کرتے ہوئے ایک دوسرے کو منشیہ اپدیش دھرم وچنوں سے آنند یکت کرتے ہوئے ملو۔ ورودھی مت ہو۔ اس پرکار ایک دوسرے کے سہایک پرتھوی کو میں ایک من والے کرتا ہوں :۔

اس پوتر وید منتر میں منشیہ اُنّتی کے لیے اُتم نیم بتلائے گئے ہیں۔ وہی وِیکتی اور جاتیاں سنسار میں سچی اُنّتی کر سکتی ہیں جنہیں اُنّتی کی اُتکٹ اِچھا ہو۔ ایک سدھانت رکھنے والے ہوں۔ پرتیک کاریہ آپس میں مل کر کرنے والے ہوں۔ جس پرکار ... ہیں۔ ایسا دوسرے کو شکشا و سہیوگ دینے والے ہوں۔ ایک دوسرے کے سہایک ہوں۔ شدھ انتہ کرن سے ایک دوسرے کے نکٹ بیٹھنے والے ہوں۔ اور پریم کی وانی بولنے والے ہوں :۔

منشیہ سنگٹھن تتھا سواولمبی ہے۔ ویدوں کے اُتم اپدیشوں کو سن اپنے جیون کو اُنّت کرتا ہے۔ پرنتو اس کی اپیکشا کے کارن اُنّتی تو کٹھن اُپایوں دوارا ہوتی ہے پرنتو پھر اَونتی خود بخود ہی اُتپنّ ہو جاتی ہے۔ اتایو بار بار اُنہی وید شاستروں کے پٹھن پاٹھن کی آوشیکتا رہتی ہے۔ ویاپاریوں کی وارشک پریکشا کے حساب کتاب میں ہی ہم کام کرتے ہیں۔ سبھا سماجوں کی بھی ایسی ہی وستھا ہے۔ اُن کے لیے بھی پچھلے کاریہ کرم پر وچار کرکے بھول سدھار تتھا آگامی اُنّتی کے لیے وشیش ادھیویشنوں کی آوشیکتا ہوتی ہے۔ وارشک ادھیویشن کا آیوجن اسی نمت سے ہوتا ہے۔ پرنتو شتابدی اتھوا اردھ شتابدی کے ادھیویشن بھی اپنی وشیشتا رکھتے ہیں۔ ان میں ادھیک سنگٹھن کے لیے وشیش اُتساہ اُتپنّ ہوتا ہے۔ پرسدھ سمے کے اُتسو یگیہ آدی بھی اسی اُدیشیہ سے کئے جاتے تھے۔ بدھ دھرم میں بھگوان بودھ کے نروان کے پشچات اس پرکار کے کئی ایک اُتسو رچائے گئے۔ عیسائی بھی اس پرمپرا پر چلتے رہے۔

آریہ سماج میں اس پرکار کا پہلا اُتسو سمت ۱۹۹۱ میں متھرا نگری میں "دیانند جنم شتابدی" کے نام سے منایا گیا۔ تدپشچات بہت سے آریہ سماجوں تتھا سنستھاؤں نے اپنی اپنی اردھ شتابدیاں منائیں۔ گت ورش اجمیر میں دیانند نروان اردھ شتابدی اتیانت سماروہ سے منائی گئی :۔

سمت ۱۹۹۲ بکرمی میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ستھاپنا کو پورے ۵۰ ورش ہو جائیں گے۔ یہ بات کسی آریہ پرش سے چھپی نہیں کہ ویدک دھرم کے پرچار تتھا ویدک سنسکرتی کی رکشا میں یہ سبھا سدا اگرسر رہی ہے۔ ان پچاس ورشوں میں وید پرچار میں بہت اُنّتی ہو چکی ہے۔ اس کاریہ میں سبھا پرتی ورش بتیس ہزار روپیہ سے ادھک خرچ کرتی ہے۔ ۵۰۰ سے ادھک سماجوں کی ستھاپنا ہو چکی ہے۔ لگ بھگ ساٹھ اپدیشک تتھا بھجن اپدیشک ویتنک اوستھا میں کام کرتے ہیں۔ دلت اُدھار کا کاریہ بھی بڑی اُنّتی سے چل رہا ہے۔ پرایہ پنجاب کے سارے دلت ویدک دھرم میں سملت ہو چکے ہیں۔ ویدک سنسکرتی کی رکشا نمت گورُوکل کانگڑی کی ستھاپنا کی گئی تھی جس میں اس سمے بہت اُنّتی ہو چکی ہے۔ اور اسی مارگ پر چل کر انیہ بیسیوں گورُوکل جنتا کی سیوا کر رہے ہیں۔ برہمچریہ کا دھارن کرنا پرش تتھا استری دونوں کے لیے ویدوں میں آوشیک بتلایا گیا ہے۔ اتایو ڈیرہ دون میں کنیا گورُوکل کی ستھاپنا ہوئی۔ اس سمے تک باہر سے پڑھے ہوئے وِدوان جنہوں نے سویم سیوا اپدیشک کاریہ میں دکشتا پراپت کی اپدیشک پرگرہن کرتے رہے۔ پرنتو اب اس کے لیے بھی اپدیشک ودیالیہ کھول دیا گیا۔ اسی پرکار کالج۔ سکول۔ شلپ آیوروید پاٹھشالہ۔ آشرم۔ اناتھ آلیہ اور گئوشالہ آدی انیک سنستھائیں کھل چکی ہیں۔ آریہ کنیا پاٹھشالاؤں کا تو ایک جال سا بچھا دیا گیا ہے۔ کوئی آریہ سماج ہوگا جہاں کنیا پاٹھشالا کا پربندھ نہ ہو گا۔ اس سے استری جاتی میں آریہ بھاؤ کا بہت پرچار ہوا ہے۔ اور وہ ودیشی اور جاتی کے کاریوں کو اگرسر ہو کر کرنے لگی ہیں۔ پرنتو سنتری چانکیہ جی کے یہ وچن سنہری اکشروں میں لکھے یوگیہ ہیں :۔

सन्तोषास्त्रिषु कर्त्तव्यः स्वदारे भोजने धने ।
त्रिषु चैव न कर्त्तव्योऽध्ययने जपदानयोः ॥

ارتھ :- تین پدارتھوں میں تو سنتوش ہونا چاہیے ارتھات اپنی استری تتھا پراپت بھوجن اور دھن میں پرنتو تین ستھانوں میں کبھی سنتوش نہ کرے۔ ارتھات وید ودیا کے پٹھن پاٹھن۔ ایشور کے جپ تتھا دان میں۔ اتایو وید پرچار کا کاریہ جس کا بوجھ ہم نے اپنے اوپر لے رکھا ہے۔ اور . . . . .

"कृण्वन्तो विश्वमार्यम्"

کا جھنڈا جو ہاتھ میں اُٹھا رکھا ہے۔ اس میں ہمیں کبھی سنتوش نہیں ہو سکتا۔ اس سمے تک جو کاریہ ہو چکا ہے۔ اسے اپنا مارگ بنا کر وید وجے کے لئے ہمیں آگے بڑھنا ہے۔ اپنی پرانی ترٹیوں کو دور کرنا ہے۔ اور نیا اُتساہ اپنے اندر اُتپنّ کرنا ہے :۔

اس سمے پر ہم نے کیا کرنا ہے؟ اس وشے میں بہت سے لیکھ سماچار پتروں میں لکھے گئے ہیں۔ اور اُن میں سے اُتم باتیں سدھار تتھا اُتساہ کے روپ میں کہی گئی ہیں۔

"पुरुषे पुरुषे भिन्नं दृश्यते बुद्धिवैभवम्"

ندانوسار جتنا بھی اس پر لکھا جائے تھوڑا ہے۔ اتایو ویدک دھرم کی پرچار سمسیا کے سلجھانے کے لیے میری الپ متی میں جو کچھ وچار اُتپنّ ہوئے ہیں۔ انہیں وِدوجنوں کی سیوا میں اُپستھت کرتا ہوں :۔

۱۔ سنستھا سمسیا :۔

میں نے اپنی آیو وید پرچار میں ہی خرچ کی ہے۔ کسی سنستھا میں کام نہیں کیا۔ اتایو مجھے ادھک انوبھو نہیں۔ پرنتو سمے سمے پر آریہ سماج کے پوجیہ نیتاؤں نے جو وچار پرگٹ کئے ہیں۔ اُن سے اسنتوش ہی پرگٹ ہوتا ہے۔ اتایو آوشیک ہے کہ اردھ شتابدی کے شبھ اوسر پر اس سمسیا کے سلجھانے کے لیے وشیش سمے دیا جائے۔ جس میں غیر مفید سنستھاؤں کے بند کرنے۔ اپیوگی سنستھاؤں میں سموچت سدھار اور آگے کے لیے اُپیوگی سنستھاؤں کے ستھاپن پر وچار کیا جائے۔

۲۔ آریہ سماجوں کے جھگڑے :۔

ان سے آریہ سماج کو بڑی ہانی پہنچی ہے۔ بہت سے بھائی ویدک دھرم کے انویائی ہو کر بھی اس کارن سماج میں پرویشٹ نہیں ہوتے۔ آپ نیموں کے انوسار تو آریوں کا آپس کا کوئی بھی ابھیوگ سرکاری عدالت میں نہیں جانا چاہیے۔ سب جھگڑے گھر میں ہی نپٹ جانے چاہئیں۔ پرنتو جہاں ادھیکاری سویم بھی آپس میں گتھم گتھا ہو رہے ہوں وہاں کے سبھاسدوں کا وِواد کیسے مٹا سکتے ہیں؟ ان جھگڑوں کا کارن کیول ادھیکاریوں کا گپت روپ میں پرویش تتھا دشم نیم سے اَن بھگنتا ہے۔ یدی یہ دوش مٹائے جا سکیں۔ تو جھگڑے کھشن بھر کے لئے بھی نہیں رہ سکتے۔ تھوڑے میں ایک سمے آدرشک کاریہ کے سمرپت ہونا چاہیے :۔

۳۔ آرتھک سمسیا :۔

اس سمے بھارت ورش وشیش کر کے آریہ جاتی کی آرتھک اوستھا پرتی کھشن ادھوگتی کو پراپت ہو رہی ہے جس کا بُرا پربھاو سب سنستھاؤں پر پڑ رہا ہے۔ ویسے ہی یہ سمسیا چنتنیہ ہے۔ گت ورش سی۔ پی پرانت میں ۱۴۴ پرشوں اور ۵۱۳ استریوں نے آتم ہتیا کی۔ بنگال میں ۳۵۲۹ استری پرشوں نے۔ انیہ پرانتوں کی بھی ایسی گھٹنائیں سماچار پتروں میں پرکاشت ہوتی رہتی ہیں۔ ان کا بڑا کارن ارتھابھاو ہی ہوتا ہے۔ آریہ پرش بھی اس سے دُراوستھا کو پراپت ہو رہے ہیں۔ اتایو اس پر وچار کرنا بھی اتی آوشیک ہے۔ بیکاری جہاں ہری کی اوستھا تو وکھیات اور انوبھوت ہے۔ پرنتو ڈسپلن پرایہ آوشیک ہے۔ اور وہ ہے اپنی آوشیکتائیں۔ اپنے ہی دیش سے پوری کرنا۔ جو بھارتیوں کے لئے بہت کٹھن ہے۔ تتھاپی وچار کرنے سے کوئی مارگ مل ہی جائے گا اور اوشدھی کا کوئی پربھاو نہیں ہو سکتا۔ یدی پتھیہ نہ ہو۔

"पथ्ये सति गदार्त्तस्य किमौषधनिषेवणम्"

اتایو ہمیں پتھیہ پر جو کہ سروتھا ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ادھک بل دینا چاہیے۔ اور وہ ہے اپ ویہ کا بند ہونا۔ ہم لوگوں نے اپنے سنسکار تیوہاروں کے روپ بنا لئے ہیں جن میں ویہ بہت ہوتا ہے۔ اُن میں بھی یدوا سنسکار پر سب سے ادھک ویہ

G. Karachi

کرنا پڑتا ہے۔ یدپی اس کے لئے بڑے سدھار کئے گئے ہیں۔ پرنتو میرے وچار ہیں۔ ودواہ میں برات کا رواج جو کہ پراچین نہیں ہے۔ اس کے لئے میرے پاس بہت پرمان ہیں۔ جب تک ہٹایا نہیں جاتا۔ آپ یہ دور نہیں ہوگا۔ اس پر وچار کرنے کے لئے بھی ہمیں بہت سا سمے دینا چاہیئے +

۴۔ وید پرچار :-

سبھا نے اس سمے تک لیکھ دوارہ تتھا موکھک روپ میں بہت پرچار کیا ہے۔ پرنتو ہم نے اس کاریہ کو بہت آگے لے جانا ہے۔ اس کے لئے ۲ ۱/۲ لاکھ روپیہ کی اپیل کی گئی ہے۔ جسے اکٹھا کرنے میں پرتیک آریہ بھائی کو یوگ دینا چاہیئے۔ پرنتو آگے ہم نے یہ کاریہ کیسے چلانا ہے اس پر کچھ وچار کرنا ہے۔ لیکھ کا کاریہ سبھاؤں نے بھی کیا ہے۔ پرنتو ادھک کاریہ سوتنتر لیکھکوں دوارہ ہوا ہے۔ پرنتو ایک تو وہ سویکرتیاں الپ مولیہ پر نہیں بیچ سکتے۔ کیونکہ ادھک لیکھکوں کا اودیش دھن کمانا بھی ہوتا ہے۔ دوسرے اپنی پستک کی بکری اتھوا اپنے ہی سوتنتر وچاروں کے کارن وہ سدھانت شدھ چھپا بھی کر جاتے ہیں۔ تیسرے وہ لوگوں کی مانگ کو سامنے رکھتے ہیں۔ پرچار کی آوشیکتا کو نہیں۔ ات ایو وہ یہ وچار نہیں کر سکتے۔ کہ آوشیکتا کیا ہے؟

اس سمے بنجاب میں جو مہرشی کرت پستکوں کے سنسکرن چھپ رہے ہیں۔ یہ اپیکت ہیں۔ پرنتو ستیہ دھارمک پستکوں کے سدرن کا کاریہ سبھا کو کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے ودوانوں کی ایک نرنیہ سبھا میں سدیو اپنیفت کرنی چاہیئے۔ میرے وچار میں پہلی آوشیکتا یہ ہے کہ ویدارتھ کا سستا سنسکرن نکالا جائے۔ چھ درشن۔ اپنشد۔ براہمن آرنیک سوتر اور گرہیہ سوتر منو سمرتی۔ تتھا رامائن مہابھارت اور انیہ ویدانگ کے بھاشیہ ارتھ سہت چھپوائے جائیں۔ ایک پستک ایسی ہو جس میں وید کے سمبندھ میں ویچار دوکھن ہو۔ وید دھرم کے انترگت ویشے کئے گئے ہیں پرتیک آکشیپ کا سمادھان کیا جائے۔ ایک پستک ایسی ہی جس میں ویدک سدھانتوں کا پورا ورنن ہو۔ اور ان پر بھی کئے گئے پرتیک آکشیپ کا اتر دیا گیا ہو۔ ایک پستک میں مہرشی کے جیون تتھا ان کے سدھانتوں پر کئے گئے آکشیپوں کا سمادھان

ہونا چاہیئے۔ ایک ایک گرنتھ اسلام۔ عیسائی۔ جین اور پورانک آدی متوں پر لکھے جاویں۔ ان میں ان متوں کے سدھانتوں کو سپرمان لکھ کر ان پر ہونے والے انہی کے گرنتھوں کے آدھار پر پرسپر ورودھ تتھا اسمبھو آدی دوشنوں سے یکت آکشیپوں کو اور سیجیتا پوروک لکھا جائے۔ یدی گیان دگ پستکیں بھی چھپائی جاویں۔ تو ان سے ویدک سدھانتوں کو بڑا لابھ پہنچ سکتا ہے +

موکھک پرچار کے اتھیشت روپ پر کئی بھائیوں کو اپیکشا ہے کہ اس سے کچھ پرچار نہیں ہو رہا۔ میرے وچار میں یہ بھول ہے۔ یدی ایک ورش بھر کاریہ بند کیا جائے تو ان کو گیان ہو جاوے کہ اس کی کتنی آوشیکتا ہے۔ اس کے انترگت انیہ مت اولمبیوں نے بھی اس ویدنک پرچار کاریہ کو اپنایا ہوا ہے۔ اور وہ اس کی اپیوگتا میں کبھی سندیہ کرتے نہیں دیکھے گئے۔ ہاں اتنا میں بھی کہوں گا کہ یہ اپریاپت ہے۔ انیہ متوں میں جہاں ویدنک اور سوتنتر کاریہ کرنے والے ملتے ہیں۔ وہاں ستھانک سماج۔ پجاری۔ بھائی اور پادری بھی پرتیک ستھان پر پائے جاتے ہیں۔ ایسے پرشوں کا آریہ سماج میں سروتھا ابھاو ہے۔ ہمیں بھی اس کی اور دھیان دینا چاہیئے۔ اور کیول چندہ کو اکٹھا کرکے اپنے ویتن کو پورا کرنے والے سیوکوں کے ستھان (وشیش بڑے سماجوں کو چھوڑ کر) پروہتوں کو رکھنا چاہیئے۔ بڑے سماج چاہے ویتن دیں۔ پرنتو انیہ سماجوں کو ان کی پالنا انیہ متوں کی طرح بھیتیہ کے دان سے کرنی چاہیئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ پرتیک ہندو بھائی کے گھر سے اگراش ہنا آدی دان پورانک براہمن لے جاتے ہیں۔ یدی اسی دان کو ہم اپنے پروہتوں کے لئے دیا کریں۔ تو کاریہ چل سکتا ہے۔ ابھی اپنے گرام میں عیسائیوں کے پربندھ کو دیکھ کر ان کی بدھی کی مجھے تعریف کرنی پڑی۔ سیالکوٹ تتھا شیخوپورہ ضلع کے پرایہ سب بالمیک عیسائی بن چکے ہیں۔ اور ہر ایک گرام میں ان کے ایک دو گھر بن جاتے ہیں۔ ان میں ویتنک پادری بھی کام کرتے رہتے ہیں۔ پرنتو وہ جلدی جلدی نہیں پہنچ سکتے تھے۔ ات ایو اب انہی کے تھوڑے بہت پڑھے لڑکوں کو لے کر کچھ سمے پادری کی وشیش شکشا دے کر پانچ پانچ گرام پر ایک پادری بنا دیا ہے۔ جن کو ویتن نہیں ملتا۔ پرنتو وہ اس کے نیچے عیسائیوں کے گھروں سے غلہ کی اگراہی کرکے اپنا نرواہ کر لیتے ہیں۔ اس کے انترگت نکلا ہے

۴ (وواہ سنسکار) ببینہ آدی کی آیو بھی اہیں ہوتی رہتی ہے۔ درکشن افریقہ وشیش اوستھا میں مشن بھی ان کی سہائتا کرتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ ایک نردھن جاتی کے یہ پادری اچھے سفید پوش رہ کر اپنا بہت اچھا نرواہ کر لیتے ہیں۔ یہ مشن کی پرتیک آگیا کا پالن کرتے ہیں ؛

یدی آریہ سماج بھی اس ریتی کو اپنا لے۔ تو پرچار کا یہ بڑی سہولت سے ہو سکتا ہے۔ وشیشیا دلت ادھار کا کاریہ اسی نیتی سے چلایا جا سکتا ہے +

میں نے دیکھا ہے۔ کہ یدپی دلت بھائی

سب کے سب شدھ ہو چکے ہیں۔ اور ہندو جاتی کا برتاؤ بھی ان کے ساتھ اچھا ہو رہا ہے۔ پرنتو ان کا آریہ سماج کا کچھ پتہ نہیں۔ یدپی انہوں نے پوروکی اشدھ باتوں کا بھی تیاگ کر دیا۔ پرنتو بھرانتیوں اور اسمبھو باتوں میں وشواس بنا ہوا ہے اور سپشٹ ہے اس کا کارن پرچارکوں کا ابھاو ہی ہے۔ میرے وچار میں پرچار کاریہ کے لئے اپیکت ریتی بہت اپیکت ہو سکتی ہے۔ سبھا کو اس پرکار آریہ پرشوں کے ادھیکار پراپت کرکے ان کے دوارہ ان میں رہ کر پرچار کریں کے لئے اپنا بھاوی کاریہ کرم بنانا چاہیئے ؛

آریہ سماج کی پرگتی

(لیکھک شری بابو رام جی سکسینہ ایم۔ اے۔ ڈی)

آریہ سماج کی ستھاپنا ہوئے پرایہ ساٹھ ورش ہونے کو آئے۔ اس دیش میں کسی وستو کے لئے سمپورنی ساٹھ ورش کی اوستھا پراپت کر لینا سوبھاگیہ سمجھا جاتا ہے۔ یدپی ہمارا آدرش ۱۰۰ ورش اور اس سے بھی ادھک جیوت رہنے کا تھا۔ اور ہے۔ پرنتو سمپرتی منشیوں کے جیون میں ۶۰ ورش کا سمے کبھی کے شتاشوکال کے برابر سمجھنا چاہیئے۔ جیسے ماں باپ اور ہتیشی وید کسی بچے کے سواستھ کی اور دھیان رکھتے ہیں۔ اور اس کے سواستھ اور اونتی کا پربندھ بھی آشنا اور محبت کرتے ہیں۔ اسی پرکار سنستھاؤں کے ہتیشیوں کا اونتی کی اور دھیان ہے وچارنیہ یہ ہے۔ کہ ہمارا یہ شتابدی سو ستھ ہے۔ اور پورن روپ سے اس کی آسنا رکھتا ہے۔ اتھوا نہیں۔ ہم کو یہ آنکنا چاہیئے۔ کہ ہماری سنستھا اپنے ادیشوں کی پورتی میں کتنی اگرسر ہوئی ہے +

سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے۔ ارتھات شارپرک۔ آتمک اور سماجک اونتی کرنا۔ یہ شبد بڑے بھاو پورن ہیں۔ آدرش بہت اونچا ہے۔ پر اس ادیشیہ کی پورتی کی اتنے کم کال میں آشا کرنا انپلیہ ہوگا۔ اس کے لئے تو آریہ سماج سارے سنسار پر اپنی چھاپ بٹھا سکے۔ شتابدیوں کا سمے چاہیئے۔ بودھ دھرم اور عیسائی دھرم کو سنسار ویاپی ہونے میں کئی شتابدیاں لگیں۔ اس لئے یدی آریہ سماج کا کاریہ کشیتر اتنے تھوڑے سمے میں سنسار کا کیول ایک چھوٹا سا ٹکڑا رہا۔ تو کوئی آشچریہ کی بات نہیں۔ یدی آتمیہ بھارت کے دو تین پرانتوں میں ہی اس نے اپنا سکہ جما لیا ہو۔ تو سنتوش کرنا چاہیئے ؛

کسی سنستھا کی سپھلتا دو پرکار سے جانچی جاتی ہے۔ ایک تو اس کے سدسیوں کی سنکھیا اور ان کے جم تزل آدی سے اور دوسرے اس کے پربھاو سے۔ ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ ہماری سنکھیا کتنی ہے۔ اس کی یتھیشٹ ورِدھی ہو رہی ہے۔ یا نہیں۔ پھر ہم آریہ سماجیوں نے دیش تتھا جاتی کے کتنے دیا پرش دیکر آتریہ بھارت کے سنکٹاپن منشیوں کی سیوا کی ہے۔ کیا جم تزل آدی لکھشنوں سے سادھارن آریہ سماجی اور کسی انیہ مت اولمبی سادھارن منشیہ میں انتر ہے؟ یدی ہے۔ تو کن باتوں میں؟ کیا کپٹ۔ چھل۔ مِتھیا بھاشن اور مِتھیا ابھیمان میں اتھوا سنیہ۔ سداچار۔ ونیہ اور شیل میں؟ آریہ سماج کا پربھاو ہندو جنتا پر تتھا انیہ مت اولمبیوں پر کیا ہے؟ کیا ان کے ہردیہ میں ہمارے لئے پریم اور آدر کے بھاو ہیں۔ اتھوا دویش گھرنا اور اپمان کے؟ کیا جن سدھانتوں کا ہم پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ ان سدھانتوں کا سماویش انیہ سمپردائیوں نے کر لیا ہے۔ اتھوا جن سدھانتوں کو لے کر ہم اٹھے تھے۔ انکو بھول کر ہم سویم سمپرداہ واد اور جاتی واد آدی کے چکر میں نہیں پڑ گئے ہیں ؛

پرتیک آریہ سماجی کو چاہیئے۔ کہ ان پرشنوں پر گمبھیرتا پوروک وچار کرے۔ یدی ستھتی سنتوش جنک پرتیت ہو۔ تو سنتوش مانے۔ انیتھا آوشیک سدھار کے اپائے سوچے۔ اور اچت سادھنوں دوارہ اونتی کی اور اپنی پیاری سنستھا کو بڑھاوے ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پرشوں کا اُدیش

اپنی کنیاؤں کو مغربی تعلیم کے اندر جال سے بچاؤ!

(ایک آریہ سماجی کے قلم سے)

मैनमग्ने विदहो माभि शोचो मास्य त्वचं चिक्षिपो मा शरीरम्। शृतं यदा करसि जातवेदोऽथेमेनं प्रहिणुतात् पितृभ्यः॥ ऋ० १०।१६।१

ارتھ :- (अग्ने) اگنی - گوُرو

آچاریہ (एनम्) اس شاگرد کو ....

(माभि दहः) مت جلا

(मा अभि शोचः) مت کر ....

(अस्य त्वचम्) اس کی جڑ کو

(मा चिक्षिपः) مت کاٹ چھانٹ اور

(शरीरम्) اس کے شریر کو بھی ناش

مت کر - ہے (जातवेदः) ودوان

(यदा) جب اس کو پورا گیان وان

(करसि) کر دے - (अथ) تب

(इम एनम्) اس شاگرد کو ....

(पितृन उपा) ماتا پتاؤں کے پاس

(प्रहिणुतात्) بھیج

(رگوید ۱-۱۶-۲۰)

میں کیا ہوں - آریہ جنتا کا پریمی ہوں - میں جانتا ہوں - کہ اس شاگرد روپی سنسار کو اچھے راستہ پر چلانا آریہ پرشوں کا پہلا اُدیش ہے - اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس سنسار روپی شاگرد کو وہی سوسائیٹی یا وہی گورو سیدھے راستہ پر چلا سکتا ہے - جس کے اندر سورج کی مانند تیج اور روشنی ہو - اگر شاگرد کسی خراب راستہ پر چلا جاتا ہو - تو وہ گورو اس کو کان سے پکڑ کر سیدھے راستہ پر لے آئے - اور بتلائے کہ یہ راستہ تیری خوشنودی اور بہتری کے لئے ہے - اگر وہ سمجھانے پر بھی نہ مانے - تو گورو کا یہ بھی فرض ہے کہ اُس کو دو تھپڑ لگا کر سیدھے راستہ پر چلا لے - میری رائے میں کیوں آریہ سماج جو کہ سب کی بھلائی چاہتا ہے اور چاہتا رہے گا - اُس سے کوئی بنی نوع انسان ناواقف نہیں - تاہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم پر صرف ایک لنگوٹے بند سنیاسی کی کرپا ہے جس کا جھنڈا آج تک لہراتا چلا آ رہا ہے - اور لہراتا رہے گا - مگر اُن کی موت کے بعد جو جو کام کیے گئے - وہ بھی کسی کو بھولے نہیں ہونگے اور وہ اُن لوگوں کی کرپا سے ہوئے - جنہوں نے کہ ویدک دھرم کے سچے مقصد کو جان کر اپنی جان کو قوم کے ارپن کر دیا - جو رشی نے اس سنسار روپی شاگرد کو ایک گڑھے میں گرنے سے بچایا - ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں بھولے بھٹکوں کو سیدھے راستہ پر ڈالا - اور بتایا کہ یہ راستہ تمہاری خوشنودی کے لئے ہے - نہ کہ خرابی کے لئے - اگر وہ ان کو نہ بچاتے - تو ممکن تھا کہ آریہ جاتی کا نشان ڈھونڈنے پر بھی نہ ملتا بلکہ یہ جاتی ایک ایک کر کے غیر قوموں کی آغوش میں ہوتی -

آج کل چند ودوان ہماری سوسائیٹیوں میں نظر آتے ہیں - جن کے ہاتھ میں اہل ہنود کی باگ ڈور ہے - انہوں نے اس ویدک دھرم کے اصلی مقصد کو نہیں جانا - اگر وہ جانتے بھی ہیں - تو یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ اس وقت دُنیا کا دَور دَورہ کس طرف ہے؟ اور اُسی طرف دوڑ دھوپ کرنے لگتے ہیں - کہنے کا مطلب یہ ہے - کہ سنسار اس وقت روشنی کی طرف نہیں - بلکہ اندھکار کی طرف جا رہا ہے - اب ہم نے یہ سوچنا ہے کہ اس کو کس طرح اس اندھکار روپی گڑھے میں گرنے سے بچایا جائے؟

ہمارے سامنے ایک برکھش کی مثال ہے جس کی جڑیں کھوکھلی ہیں - اگر ہم نے اس برکھش کی جڑوں کو لگاتے وقت مضبوط نہ کیا - تو سمجھو - کہ جس وقت ہوا زور سے چلے گی - وہ جڑوں سے اکھڑ کر زمین پر گر پڑے گا - ہمارے سامنے سب سے ضروری سوال لڑکیوں کی تعلیم کا ہے - اُن کی تعلیم ہی سے ہمارے عروج اور زوال کا پتہ چلتا ہے - جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں - کہ جس درخت کی جڑیں مضبوط نہیں - وہ ہمیشہ کے لئے کھڑا نہیں رہ سکتا - آج کل عام طور پر ہندو گرلز سکول اور آریہ گرلز سکول کے اندر انگریزی تعلیم کا زور شور ہے - جس سے جڑیں مضبوط نہیں - بلکہ کھوکھلی ہو رہی ہیں - سب سے اعلیٰ نعمت ہمارے نزدیک نیک سیرت عورت ہے - کہ جس سے جو اولاد بھی پیدا ہو - نیک چلن ہو - اور وہ اس اندھکار روپی سنسار کو گڑھے میں گرنے سے بچا لے - یہ تبھی ہو سکتا ہے - جبکہ گورو دین یا دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ جو اس سنسار کے گورو ہیں - شاگرد کو یہ اُپدیش دیں - کہ یہ راستہ تمہاری خوشنودی کے لئے نہیں - یا مانا کہ آدمی اور عورت کو اچھی اور بری چیزوں کے جاننے کی تمیز دی ہے - آدمی جو قدرتی طور پر مغرور اور سنجیدہ ہوتا ہے - عورت کو اپنے سے ہر پہلو میں گھٹیا جانتا ہے - اگر ہم قدرے زیادہ غور سے اس بات پر وچار کریں - تو ہمیں اپنی غلطی صاف ظاہر ہو جائے گی +

آدمی اور عورت میں جو تھوڑا فرق دکھائی دیتا ہے اس کی وجہ عورت میں کسی وراثت میں ملی ہوئی کمزوری نہیں - بلکہ اس کے وہ حالات ہیں جن میں وہ رکھی گئی یا رکھی جاتی ہیں - ہم کو چاہیئے کہ ہم اس طرز تعلیم کی بابت پراپیگنڈا کریں - زندگی میں انسان کے لئے بڑے بڑے کام پڑے ہیں - مگر عورت کو سوائے خانگی فرائض کو انجام دینے کے اور کسی پہلو میں ترقی کرنے کا موقع نہیں ملتا - ہندوستانی عورتوں کے متعلق بہت بحث مباحثے اور وچار ہوتے رہتے ہیں لیکن اس میں نمایاں ترقی نہیں ہوئی - اس بات کو تو لوگوں نے ذہن نشین کر لیا ہے - کہ تعلیم نسواں اچھی چیز ہے - مگر اس سچائی کے متعلق لوگوں کے دل صاف نہیں - اس کی وجہ صاف ہے - کہ ہندو قوم دن بدن اندھکار کی طرف جا رہی ہے - یا یوں کہئے - کہ انگریزی طریقۂ تعلیم سے اُن کے دلوں میں انگریزی ذہنیت بھر گئی ہے - جو کہ ہندو دھرم کے لئے سخت ناکامی کا باعث ہے -

انگریزی گرلز سکولوں میں بہت سی مخرب اخلاق باتیں سکھلائی جاتی ہیں - یہی نہیں بلکہ چند ایک لیڈیاں جو کہ تعلیم نسواں کے لئے مقرر ہیں - وہ رات کو اپنے ساتھ لڑکیوں کو تھیٹر یا سینما میں لے جا کر اور گندی فلمیں دکھلا کر اُن کی زندگی کو برباد کرتی ہیں - اور اب تو کالجوں کے اندر ناچ وغیرہ بھی سکھلایا جاتا ہے - میں زیادہ تفصیل میں نہ جاتا ہوا صرف یہ کہوں گا - کہ یہ باتیں گرلز سکولوں کے اندر نہ ہونی چاہئیں -

ہم صداقت پسند ہیں - ہم کسی بھی بات کو جس سے اُن کے اختیارات میں فرق پڑتا ہو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - اس لئے ہم کو چاہیئے - کہ ہم اس خوش طرز تعلیم کو جو پرچاریوں کے سکولوں میں رائج ہے - روکنے کی چیشٹا کریں - اور ویدک ریتی سے انہیں تعلیم دیں - تاکہ ہندو قوم آنے والی بربادی سے بچ سکے - اور اس کے ساتھ ساتھ صنعتی تعلیم بھی آریہ سماج کو جاری کرنی چاہیئے - جس سے ملک تباہ ہونے سے بچ جائے - صنعتی تعلیم سے مراد یہ ہے - کہ جو بھی دنیا کا لازمی اور ضروری کام ہے - اُسے اپنایا جائے - مثلاً کپڑا بُننا - بجلی کا کام - ٹوپیاں بنانا - کاشتکاری - بڑھئی اور دیگر ہر قسم کی دستکاری کے کام -

آج کل ہمارے سامنے نوجوانوں کی روٹی کا سوال ہے - کیول بی - اے اور ایم - اے - پاس کرنے سے بیڑا پار نہ ہوگا - اس تعلیم سے روٹی کا سوال حل نہیں ہو سکتا - جہاں سکولوں میں اور تعلیم دی جاتی ہے - وہاں صنعتی تعلیم کا دینا بھی ضروری ہے - ہندوستان کے سینکڑوں نوجوان خودکشی کر چکے ہیں - اور سینکڑوں عورتیں گھر بار کو چھوڑ کر اغیار کے ساتھ جاتی ہیں - اس کا کارن صرف یہی ہے - کہ نوجوانوں کی شادیاں اُس وقت کر دی جاتی ہیں - جبکہ وہ ابھی زیر تعلیم ہوتے ہیں - جب بی - اے - اور ایم - اے - کی ڈگریاں حاصل کر لیتے ہیں - اور روزگار کا دروازہ ہر طرف بند پاتے ہیں - تو اُس وقت اُن کی اپنی اور ان کی پتنیوں کی زندگیاں برباد ہو جاتی ہیں -

آج کل آپ کسی گریجویٹ سے پوچھیں یہی جواب دے گا - کہ بھئی! اب تو زندگی سے بیزار ہو چکے ہیں - کیونکہ روٹی کا سوال حل کرنا مشکل ہو رہا ہے -

اگر آریہ سماج ان باتوں کی طرف دھیان دے - تو نوجوانوں کی روٹی کا سوال حل ہو سکتا ہے - اگر آپ دیگر مہذب ممالک کی ترقی کو بنظر غور دیکھیں - تو آپ کو معلوم ہو گا - کہ اُن کی ترقی کا راز ان کی صنعت و حرفت میں پنہاں ہے +

میں آخر میں یہی درخواست کروں گا - کہ اس سنسار کو اندھکار سے بچا کر روشنی کی طرف لایا جائے - تاکہ ہندوستان بربادیوں سے بچ کر آباد ہو سکے - اور آریہ سماج رشی کے رِن کو اتارنے میں کامیاب ہو سکے :-

بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

جیون سمیا

(از شری ہتیشی علاولپوری پریمی۔ گوروت بھون لاہور)

(۱)

کیوں بھولا ہے تو مایا پر
اس چلتی پھرتی چھایا پر
اس دیہہ کی جھوٹی کایا پر
اک روز یہاں سے جانا ہے
یہ جیون محض بہانہ ہے

(۲)

کچھ کرکے بھلے جگ میں بند
چھوڑ کپٹ اور چھل کے دھندے
آنکھیں کھول عقل کے اندھے
کیا یہاں تو نے بانا ہے؟
یہ جیون محض بہانہ ہے

(۳)

اس دھرم ادھرم پہ بھول نہ تو
اس مات پتا پہ پھول نہ تو
سوچ گا گر مول نہ تو
پگ پگ پہ ٹھوکر کھانا ہے
یہ جیون محض بہانہ ہے

(۴)

بہن بھائی کوئی منہ نہ دکھاوے
دھن دولت کوئی کام نہ آوے
وقت پڑے پہ بھول ہی جاوے
جو بھولے نہ ان پر دانا ہے
یہ جیون محض بہانہ ہے

(۵)

جو جگ میں نیکی کرتا ہے
دیش دھرم پہ مرتا ہے
جو ایشور سے ہی ڈرتا ہے
نہیں سکھ کا کوئی ٹھکانا ہے
یہ جیون محض بہانہ ہے

(۶)

تو راہ نیک بتلائے جا
گیت چت کا گائے جا
بھولوں کو سمجھائے جا
نہیں جگ میں پاپ کمانا ہے
یہ جیون محض بہانہ ہے

(۷)

پریم کی لہر چلا کر کے
آپس کے بھید مٹا کر کے
بچھڑوں کو گلے لگا کر کے
پریم سے مل کر گانا ہے۔ یہ جیون محض بہانہ ہے

مجرب المجرب سو فیصدی کامیاب
ہمیریا
کی دوائی صحت نہ ہو تو دام معہ ہرجانہ واپس خود لو یا منگوا لکھو
بلدیو سوامی انارکلی لاہور
(نوٹ) سوامی جی جہاں ہر قسم کی بیماری پوشیدہ امراض مردانہ و زنانہ کے ماہر ہیں

آریہ سماج پشاور شہر کا سالانہ جلسہ ۳۱ رمئی یکم۔۲۔ اور ۳ رجون کو ہونا قرار پایا ہے ٭

۲۔ آریہ سماج پشاور شہر لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی مرتیو پر اتیئنت شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ان کی آتما کو سدگتی اور ان کے پس ماندگان کو صبر عطا کریں ٭

(سکرٹری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کے سماچار

(۱) ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج کے جنرل اجلاس میں ذیل کے پرستاو پاس ہوئے:-

۱۔ آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کا یہ جنرل اجلاس لالہ دیوراج جی سوندھی کی اکال مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتا ہے ٭

۲۔ یہ اجلاس لالہ کرم چند جی نانگیہ کے پتا لالہ لوڑھے بیند ارام جی کی اکال مرتیو پر از حد شوک پرگٹ کرتا ہے ٭

۳۔ یہ اجلاس فیروز آباد میں محرم کے موقع پر مسلمانوں کے نہتے ہندوؤں پر حملہ کرنے اور زندہ انسانوں کے جلانے کے فعل کی پر زور مذمت کرتا ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ شہیدوں کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور ان کے رشتہ داروں کو اس کے برداشت کرنے کی طاقت دیں ٭

۴۔ یہ اجلاس مسلمان بھائیوں سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس فعل کی انفراداً اور متفرکاً پرزور الفاظ میں مذمت کر کے اپنی رواداری کا ثبوت دیویں ٭

(۲) آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کے زیر اہتمام دو ہفتہ سے استری جاتی کے لئے درزی کلاس جاری کی گئی ہے۔ صرف ۲۵۔ استریوں کو انتخاب میں لایا گیا۔ درزی کلاس کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ پنجاب میں رہنے والے ڈیرہ غازی خان نواسیوں سے خصوصاً اور باقی مہانو بھاؤں سے عموماً پرارتھنا ہے۔ کہ اگر کوئی مہانو بھاؤ اس کلاس کے لئے بیواؤں کے لئے کپڑے سینے کی مشین دان کریں۔ تو ان کی بہت کرپا ہوگی ٭

(۳) اس ماہ میں ذیل کے سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے ٭

۱۔ لالہ آیارام جی کے سپتر کا وواہ لالہ بھوانی داس جی کی سپتری کے ساتھ ہوا۔ سور بکشی کی طرف سے دس روپیہ اور دھو بکش کی طرف سے اکیس روپے مختلف فنڈات کو دان پراپت ہوئے۔ پنڈت داس دیو جی ودیا النکار پروہت کو مبلغ دس روپیہ دکھشنا ملی۔ جو کہ انہوں نے مختلف فنڈات کو دان دیدی ٭

۲۔ لالہ ہمت رام جی کے بھائی کا وواہ لالہ پیارا لال جی کی سپتری کے ساتھ ہوا۔

۳۔ رائے صاحب چوہدری جیمونی داس جی کی سپتری کا وواہ لالہ دھنپت رائے جی وکیل کے سپتر کے ساتھ ہوا ٭

۴۔ ڈاکٹر لچھمن داس جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ یجمان کی طرف سے آریہ سماج کو للعہ ملے ٭

۵۔ لالہ گوروت جی نانگیہ اور لالہ وشنو امتر جی نانگیہ کے مکانات کا پرویش سنسکار ۲۴ اپریل کو ویدک ریتی سے ہوا۔ آریہ سماج کو عہ ملے ٭

(۴) ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مہانو بھاؤں نے آریہ سماج کو دان دیا ہے:-

۱۔ لالہ ہمت رائے جی کی دھرم پتنی نے ۲۵؍ دان دیا

۲۔ ڈاکٹر آسانند جی نے اپنی سپتری کے وواہ کے شبھ اوسر پر مبلغ پندرہ روپے دان دئے ٭

۳۔ ڈاکٹر سیوارام جی کوئٹہ کی طرف سے آریہ پتری پاٹھ شالہ کو عہ دان ملا ٭

۴۔ لالہ رتن داس جی کی طرف سے آریہ پاٹھ شالہ کو عہ پراپت ہوئے ٭

۵۔ ” شمبھو ناتھ جی کی طرف سے ” ” ” عہ ” ” ٭

۶۔ ” شو دیال جی کی طرف سے اپنے بھائی کے وواہ کے شبھ اوسر پر للعہ دان آریہ سماج کو ملا ٭

(۵) آریہ سماج چوہٹہ بنی کا مندر تیار ہو چکا ہے۔ اس کا پرویش سنسکار شری سوامی سیوکانند جی کے دست مبارک سے ۵ مئی ۱۹۳۵ء کو ہوگا ٭

(منتری آریہ سماج ڈیرہ غازی خان)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا وارشک اتسو ۱۰۔۱۱۔ اور ۱۲ رمئی کو ہونا قرار پایا ہے۔ دھرم پریمی سجن پدھار کر کرتارتھ کریں ٭

(لال چند منتری آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جاپان کے گوروکل

جاپان کے لوگ پراچین آریہ ورت کے نقش قدم پر

جاپان میں روز بروز آدمیوں کا قدیم طریقۂ تعلیم مقبول عام ہوتا جا رہا ہے۔ جس سے طوطے پیدا نہیں ہوتے۔ بلکہ ایسے نوجوان پیدا ہوتے ہیں۔ جن کے اندر روح اور دماغ ہوتا ہے۔ اور جو حقیقی معنوں میں انسان کہلانے کے مستحق ہیں۔ طریقۂ تعلیم میں سُدھار کی تحریک کی پشت پر جاپان کے بڑے بڑے لیڈر اور افسر ہیں۔ یہ تعلیم اُسی لائینز پر دی جاتی ہے۔ جن پر کہ آریہ ورت کے پراچین گوروکلوں میں دی جاتی تھی۔ جنہیں آریہ سماج نے از سر نو قائم کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔

"علم کی پُتلیاں"

اس نئی قسم کے طریقۂ تعلیم کے حامیوں کا پُر زور اعلان ہے۔ کہ آج کل کے سکول "علم کی پُتلیاں" پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن ایسا ایک بھی شخص پیدا کرنے کے قابل نہیں۔ جس کے اندر روح موجود ہو۔ ان سکولوں میں تعلیم پانے سے جاپانی بچوں میں جاپان کی حقیقی سپرٹ پیدا نہیں ہو سکتی۔

"میکوجوکو" کا سکول

"میکوجوکو" اس قسم کا پہلا سکول ہے۔ جسے گوروکل کہنا بھی مناسب ہے۔ شہر کوبن سے چند میل کے فاصلہ پر کھلی فضا میں یہ قائم کیا گیا ہے۔ اس گوروکل کا ہیڈ ماسٹر ایک شخص جیجیر سنز ہے۔ جو کہ ایک مشہور تاجر ہے۔ اور ایک بڑی فرم کا مالک ہے۔ اس نے خود بھی ایک پرائیویٹ سکول میں تعلیم حاصل کی تھی۔ ایک مدت سے اس کی خواہش تھی۔ کہ جاپان میں کوئی ایسا سکول قائم کیا جائے۔ جس میں بچوں کو حقیقی تعلیم دی جائے۔ تاکہ وہ جسمانی اور دماغی طور پر ترقی کر سکیں۔

انتخاب

یہ گوروکل گذشتہ مئی میں قائم کیا گیا تھا۔ جب ہیڈ ماسٹر نے تعلیم کے متعلق اپنی سکیم کا اعلان کیا۔ تو ملک کے طول و عرض سے ۸۰۰ اشخاص نے اپنے لڑکوں کی درخواستیں بھیجیں۔ لیکن ہیڈ ماسٹر نے ان میں سے صرف ۳۶ لڑکے منتخب کئے۔ چونکہ سکول مذکور کا ڈسپلن بہت سخت ہے۔ اس لئے آٹھ لڑکے سکول میں داخل ہونے کے چند روز بعد اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ اور باقی ۲۸ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کی عمر اس وقت ۱۴۔ ۱۵ سال کے درمیان ہے۔

مدت تعلیم

اس گوروکل میں ٹریننگ کا عرصہ صرف دو سال ہے۔ جس کے دوران میں تعلیم کے علاوہ رہائش اور خوراک کا خرچ گوروکل کی طرف سے برداشت کیا جاتا ہے۔ لڑکوں کے والدین کو ایک پائی تک بھیجنے کی اجازت نہیں۔ جب لڑکے اپنی ٹریننگ پوری کر لیں گے۔ تو ان پر کسی قسم کی پابندی عاید نہیں ہو گی۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق کسی جگہ جا کر اپنی روزی کمائیں۔ اور جو نسا پیشہ اختیار کرنا چاہیں کر لیں۔ اس گوروکل کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ لڑکوں کو ایسی تعلیم دی جائے۔ کہ وہ دنیا میں خواہ کسی جگہ جائیں۔ ایک کامیاب انسان ثابت ہوں۔ مشکلات سے نہ گھبرائیں۔ ان کا چال چلن اچھا رہے۔ اور ان کی زندگی ڈسپلن اور ضبط کی زندگی ہو۔

گوروکل کی روزانہ زندگی

عام مڈل سکولوں میں جو بچوں کی زندگی ہے وہ اس گوروکل کی زندگی سے بالکل مختلف ہے۔ بچوں کو اپنے سخت ڈسپلن کے ماتحت ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جو کہ فوج کے ڈسپلن سے بھی زیادہ سخت ہے۔

ہر روز لڑکے صبح چھ بجے اُٹھتے ہیں۔ اور دو منٹ کے اندر اپنے بستر سمیٹ لینے کے بعد تین منٹ میں ہاتھ منہ دھو لیتے ہیں۔ اور پانچ منٹ میں گیلے تولیوں سے جسم کی مالش کرتے ہیں۔ یہ سب کام باقاعدہ اور ٹھیک وقت پر ایک ٹھیک وقت دینے والی گھڑی کی طرح ہی کرتے ہیں۔

قومی جھنڈے کی سلامی

اس کے بعد جاپان کا قومی جھنڈا لہرایا جاتا ہے۔ اور سب لڑکے مشرق کی طرف منہ کر کے خاموش پرارتھنا کرتے ہیں۔ اور ہر ایک اپنے دل میں حلف لیتا ہے۔ کہ وہ ایک سچا جاپانی بننے کی کوشش کرے گا۔ اور وطن کی خدمت کرے گا۔

باری باری کھانا پکاتے ہیں

صبح کا کھانا کھانے کے بعد جو کہ ہر ودیارتھی باری باری تیار کرتا ہے۔ صبح کا سبق پڑھتے ہیں۔ اس سبق میں جاپانی کنفیوشس کے اُپدیش۔ تاریخ جاپان۔ تہذیب جاپان کی تاریخ۔ غیر ممالک کا جغرافیہ اور تاریخ اور مضمون نویسی وغیرہ مضامین شامل ہوتے ہیں۔ انگریزی۔ فزکس اور کیمسٹری غیر ضروری مضامین خیال کئے جاتے ہیں۔ اس لئے وہ نہیں پڑھائے جاتے۔

تعلیم کون دیتے ہیں؟

جو لوگ ان بچوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ ان میں جاپان کے سابقہ اور موجودہ جرنیل یونیورسٹیوں کے بڑے بڑے پروفیسر۔ امیر البحر اور مشہور سیاسی لیڈر وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب کو گوروکل کی تحریک سے ہمدردی ہے۔ اور وہ پروگرام کے مطابق گوروکل میں آ کر ودیارتھیوں کو نصیحت آمیز لیکچر دیتے ہیں۔

دوپہر کے بعد کیا ہوتا ہے؟

دوپہر کے بعد ودیارتھی مختلف کھیلوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ کشتی کرتے ہیں۔ کھیتی باڑی کا کام سیکھتے ہیں۔ گھریلو جانوروں اور مویشیوں کی پرورش وغیرہ کا کام کرتے ہیں۔ اور تہذیب و تمدن کے مسائل پر تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ کچھ نظمیں پڑھتے ہیں۔ کچھ دیر تک گھومتے پھرتے ہیں۔ اور رات کے ۹ بجے سو جاتے ہیں۔

قواعد و ضوابط کی پابندی

لڑکے قواعد و ضوابط پر سختی سے پابند رہتے ہیں۔ اور ڈسپلن خواہ کتنا ہی سخت کیوں نہ ہو۔ چند روز میں اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اور عام طور پر لڑکے نہیں ہوتے۔ بلکہ اُستاد بھی قواعد و ضوابط کی پابندی سے گھبرا جاتے ہیں۔ کسی ہائی سکول کا ایک ٹیچر اس گوروکل میں تعلیم دینے کے لئے مقرر کیا گیا۔ لیکن پابندیٔ قواعد اس کے لئے اتنی مشکل ہو گئی۔ کہ وہ تین روز کے بعد ملازمت چھوڑ کر بھاگ گیا۔

گھر جانے کی اجازت نہیں ملتی

ودیارتھیوں کو کسی شہر میں یا اپنے گھر واپس جانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جب تک کہ ان کی ٹریننگ کا زمانہ پورا نہ ہو جائے۔ ایک بار ایک ودیارتھی کی ماں گذر گئی۔ گوروکل کے افسروں نے اُسے اپنے گھر جانے کی اجازت دیدی۔ لیکن اس نے گھر جانے کی خواہش ظاہر نہ کی۔ جب ہیڈ ماسٹر نے اسے گھر جانے پر مجبور کیا۔ تو وہ چلا تو گیا۔ لیکن گھر میں صرف ۲ گھنٹے ٹھہرنے کے بعد واپس چلا آیا۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ میکوجوکو کے ودیارتھیوں میں ڈسپلن کی کیسی سپرٹ پیدا ہو گئی ہے۔ ہر سپاہی وار کو آدھی رات کے وقت سب نزدیک ترین پہاڑوں پر چڑھ کر کچھ دیر علیحدہ علیحدہ بیٹھے رہتے ہیں۔ اور دل میں فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ پر عزم رہیں گے۔ اور مشکلات سے کبھی نہ گھبرائیں گے۔

گوروکل سسٹم کی ہر دلعزیزی

گوروکل کا یہ طریقۂ تعلیم جاپان میں روز بروز زیادہ ہر دلعزیز ہوتا جا رہا ہے۔ اور جاپان کے مختلف مقامات پر حال ہی میں اس قسم کے کئی سکول قائم کئے گئے ہیں۔ میکوجوکو کی طرح کا ہی ایک عظیم الشان گوروکل ٹوکیو سے تقریباً چالیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس گوروکل کے گردونواح میں قدرتی مناظر نہایت دلفریب ہیں۔

جب میں پہلی بار جاپان میں گیا تھا۔ تو میں نے راجا مہندر پرتاپ کے ساتھ جا کر اس گوروکل کا ملاحظہ کیا تھا۔ یہ تعلیم صرف لڑکوں تک ہی محدود نہیں رکھی گئی۔ بلکہ لڑکیوں کے لئے بھی اسی قسم کے کئی گوروکل کھولے گئے ہیں۔ اور دن بدن یہ طریقۂ تعلیم زیادہ مقبول ہوتا جا رہا ہے۔

گارنٹی **دوصد روپیہ نقد انعام** گارنٹی

معمہ کا صحیح حل پنڈت جیون لعل صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ ملتان کے پاس سربمہر رکھا ہوا ہے۔ پہلا انعام یکصد روپیہ دوسرا انعام پچاس روپیہ دس عدد تسلی انعام فی مبلغ پانچ روپیہ ان اشخاص کو دئے جاویں گے جن کے درست حل سب سے زیادہ تعداد میں ۵ مئی ۱۹۳۵ء سے پہلے ڈاکخانہ میں پوسٹ کئے جاویں گے۔ معمہ میں ہر ایک لفظ تین حروف کا دیا ہے انہیں دو حروف دے گئے ہیں اور ایک حرف چھوڑ دیا گیا ہے نمبر اول میں خانہ خالی ہے جس میں رکھنے سے لفظ ذات بنتا ہے اسی طرح باقی پانچ الفاظ میں ایک ایک حرف شامل کر کے الفاظ کو مکمل کر کے انعام حاصل کریں۔ قواعد: فیس داخلہ ہر ایک حل کے ہمراہ چار آنے کی ٹکٹیں انگریزی علاقہ کی آنی چاہئیں۔ جوابات سفید کاغذ پر بھیجے جا سکتے ہیں ہر ایک شخص جتنے حل چاہے بھیج سکتا ہے لیکن فیس داخلہ ہر ایک حل کی علیحدہ آنی لازمی ہے جوابات ۲ مئی ۱۹۳۵ء تک ڈاکخانہ میں پوسٹ کئے جا سکتے ہیں جوابات کے مطابق انعامات کی رقم میں کمی و بیشی ہو سکے گی لیکن اس بات کی گارنٹی کی جاتی ہے کہ ہر ایک درست حل والے کو مبلغ ۱۵ روپیہ کا انعام کم از کم ضرور دیا جاویگا اور ہر ایک حالت میں مینیجر کا فیصلہ قطعی اور قانوناً جائز ہوگا۔ نتیجہ کے لئے ٹکٹ انگریزی علاقہ کا ...

ت	ا		۱
ک	ا		۲
	ا	ر	۳
ل	ا		۴
ر	ا		۵
ا	ا	ب	۶

مینیجر دی کراؤن پزل کمپیٹیشن ملتان شہر

شادی کرو مگر گرہست دھرم مجلد اُردو مصنفہ شری تتو درشی جی قیمت ایک روپیہ جو گرہستیوں بلکہ اولاد کے خواہشمند کی سچی رہنما ہے اس کا مطالعہ کرو پتہ: ... بند ٹرسٹ ہسپتال روڈ لاہور

آریہ انتر جاتیہ وِواہ بل کی زبردست حمایت
آریہ جگت کی متفقہ آواز

آریہ سماج سرگودھا :-
آریہ سماج سرگودھا بمکان نمبر ۲ کے روزنامہ ست سنگ میں بتاریخ ۲۶ کو سرو سمتی سے ریزولیوشن ذیل پاس کیا گیا :-
"آریہ سماج سرگودھا کو یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ شریمد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے نتیجہ انوسار شری گھنشیام سنگھ جی ایم - ایل - اے نے منظوری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس بل کو اگلے سیشن میں منظور کرا لے" ۔

آریہ سماج ڈیرہ غازی خان :-
آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کے جنرل اجلاس منعقدہ ۲۸ اپریل میں مندرجہ ذیل پرستاو سرو سمتی سے پاس ہوا :-
"آریہ سماج ڈیرہ غازی خان یہ جانکر پرسن ہوا ہے کہ شریمد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے کے پرستاو کے انوسار شری بابو گھنشیام سنگھ جی ایم - ایل - اے نے آریہ سماج شادی بل منظوری کے لئے اسمبلی میں پیش کیا ہے - اور اس بل کی پُر زور تائید کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اس بل کو اسمبلی کے آگامی اجلاس میں سویکار کرا لے" ۔

آریہ سماج جام پور :-
آریہ سماج جام پور کو یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ دیانند جنم شتابدی کے نتیجہ انوسار بابو گھنشیام سنگھ جی ایم - ایل - اے نے سویکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے - اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے آریہ سماج ہذا گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اس بل کو آگامی سیشن میں سویکار کرائے ۔

آریہ سماج میر پور :-
۶ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ کو آریہ سماج میر پور نے اپنے جنرل اجلاس میں شری بابو گھنشیام سنگھ جی گپتا ایم - ایل - اے کے مسودہ بل "آریہ انتر جاتیہ وواہ بل" کو ایکٹ کی صورت میں لانے کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کی گئی اور بل مذکور کی حاضرین نے پرزور تائید کی - بل مذکور آریوں کو ذات پات کے بندھنوں سے چھڑانے میں مدد دے گا ۔
نقول ریزولیوشن مذکور سارودیشک سبھا دہلی اور شری آنریبل لا ممبر گورنمنٹ آف انڈیا شملہ کی خدمت میں ارسال کی گئیں ۔

آریہ سماج چھپرہ جھنگ :-
آریہ سماج چھپرہ جھنگ کو یہ جانکر خوشی ہوئی ہے کہ شریمد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے ہوئے نشچے انوسار شری بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم - ایل - اے نے سویکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے - اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے آریہ سماج ہذا گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ اس بل کو آگامی سیشن میں سویکار کرا دے ۔
(رام سروپ منتری آریہ سماج چھپرہ جھنگ)

آریہ سماج تیمار پور :-
آریہ سماج تیمار پور کی سادھارن سبھا منعقدہ ۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء میں سمن بکھت پرستاو پاس ہوا :-
"آریہ سماج تیمار پور یہ جان کر بڑا پرسن ہوا ہے کہ شری دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے نشچے ہوئے انوسار شری بابو گھنشیام سنگھ جی ایم - ایل - اے نے سویکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ اس بل کو آگامی سیشن میں سویکار کرا دے" ۔

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان :-
سمن بکھت پرستاو آریہ سماج گورو کل وبھاگ ڈیرہ اسمٰعیل خان نے اپنے ہفتہ وار اجلاس منعقدہ ۲۸ بیساکھ ۸۵ سرو سمتی سے پاس کیا :-
"آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان یہ جانکر پرسن ہوا ہے کہ شریمد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے نشچے ہوئے انوسار شری بابو گھنشیام سنگھ جی ایم - ایل - اے نے سویکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ اس بل کو آگامی سیشن میں سویکار کرا دے" ۔

آریہ سماج جالندھر شہر :-
آریہ سماج جالندھر یہ جانکر پرسن ہوا ہے کہ شریمد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے ہوئے نشچے انوسار شری بابو گھنشیام سنگھ جی ایم - ایل - اے نے سویکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس بل کو آگامی سیشن میں سویکار کرا دے ۔

آریہ سماج شجاع آباد :-
آریہ سماج شجاع آباد یہ جانکر بڑا پرسن ہوا ہے کہ شریمد دیانند جنم شتابدی کے سمے ہوئے نشچے انوسار شری بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم - ایل - اے نے سویکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے - اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اس بل کو آگامی سیشن میں سویکار کرا دے ۔
(گوپال داس پردھان آریہ سماج شجاع آباد)

آریہ سماج جگادھری :-
آریہ سماج جگادھری ضلع انبالہ یہ جان کر بڑا پرسن ہوا ہے کہ شریمد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے ہوئے نشچے انوسار شری بابو گھنشیام سنگھ جی ایم - ایل - اے نے سویکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے - اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس بل کو آگامی سیشن میں سویکار کرا دے ۔
(پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج قرول باغ دہلی :-
آریہ سماج قرول باغ دہلی کو یہ جان کر بڑی پرسنتا ہوئی ہے کہ شریمد دیانند جنم شتابدی متھرا میں پاس شدہ ریزولیوشن کے مطابق شری بت بابو گھنشیام سنگھ جی گپتا ممبر اسمبلی نے اسمبلی میں "آریہ میرج بل" پیش کیا ہے - آریہ سماجیوں کا یہ جلسہ صدق دل سے حکومت ہند سے درخواست کرتا ہے - کہ وہ اس کی صدق دل سے پوری پوری حمایت کرے - تاکہ یہ اسمبلی کے آئندہ سیشن میں پاس ہو کر ایکٹ کی صورت اختیار کر سکے ۔
(سنبکت منتری آریہ سماج قرول باغ دہلی)

آریہ سماج نوشہرہ چھاؤنی :-
آریہ سماج نوشہرہ چھاؤنی یہ جانکر پرسن ہوا ہے - کہ شریمد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے ہوئے نشچے انوسار شری بابو گھنشیام سنگھ جی ایم - ایل - اے نے منظوری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے - اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ اس بل کو آنے والے اجلاس میں منظور کرا لے ۔
(منتری آریہ سماج نوشہرہ چھاؤنی)

آریہ سماج نئی دہلی :-
سماج ہذا یہ جان کر خوش ہوا ہے کہ شریمد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے نشچے کے انوسار شری بت بابو گھنشیام سنگھ جی گپتا ممبر اسمبلی نے "آریہ میرج ویلیڈیٹی بل" اسمبلی میں منظوری کے لئے پیش کیا ہے - اور بل کی تائید کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ اس بل کو آئندہ اجلاس اسمبلی میں منظور کرا دے ۔
(رام شرن منتری آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی)

آریہ سماج لانور :-
آریہ سماج لانور کو یہ جان کر پرسنتا ہوئی ہے - کہ شریمد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے ہوئے نشچے کے انوسار شریمان گھنشیام جی ایم - ایل - اے نے منظوری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے - اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے آریہ سماج ہذا گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ اس بل کو آگامی سیشن میں سویکار کرا دے ۔
(کرم دیو منتری آریہ سماج لانور)

آریہ سماج پشاور شہر :-
آریہ سماج پشاور شہر یہ جان کر بہت پرسن ہوا ہے - کہ شریمد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے وقت کئے ہوئے فیصلہ کے مطابق شری بابو گھنشیام سنگھ جی ایم - ایل - اے نے منظوری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے - نیز یہ سماج بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس بل کو اسمبلی کے اگلے سیشن میں پاس کرا دے ۔
(سکرٹری آریہ سماج ہذا)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پتری پاٹھ شالہ چھوالی لاہور کا جلسہ تقسیم انعامات

آریہ پتری پاٹھ شالہ چھوالی لاہور کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات ۱۹۲۶ء [illegible] بروز [illegible] بجے شام آریہ سماج مندر چھوالی میں زیر صدارت راجیہ [illegible] ماسٹر [illegible] نانا دیوی جی شاستری ماتاجی [illegible] ہوا۔ جس میں سب سے پہلے آٹھویں جماعت کی لڑکیوں نے سندر سُر سے [illegible] منتروں کا گان کیا۔ اس کے بعد [illegible] کا ایک منتر [illegible] جماعت کی لڑکیوں نے گا کر سنایا۔ پھر لڑکیوں نے ایک [illegible] دکھایا۔ [illegible] کا مضمون [illegible] تھا۔ اس کے بعد [illegible] پانچویں جماعت کی لڑکیوں نے گایا۔ اس کے بعد سکول کی مینیجر نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر ترتیب سے انعامات تقسیم کئے گئے۔ انعامات کی اشیاء [illegible] اور ہر ایک مضمون کے مطابق تھیں۔ بعد ازاں [illegible] کا بھاشن ہوا۔ اس کے بعد پنڈت [illegible] چند جی [illegible] آریہ سماج نے [illegible] کا شکریہ ادا کیا اور مینیجر صاحب نے پاٹھ شالہ کی کامیابی پر [illegible]

صدارتی بھاشن

مجھے آج یہاں آ کر اندر خوشی حاصل ہوئی ہے۔ آج یہ معلوم ہوا ہے کہ آریہ پتری پاٹھ شالہ کیا ہے۔ اور کیا چرچا ہے ہمارے دیش میں کچھ دنوں سے [illegible] ہے۔ [illegible] ہماری [illegible] کی [illegible] تحریک کی [illegible] بھاشا [illegible] ہے۔ لیکن جو بات آجکل [illegible] وہ بات ہمارے ایک آدرش ہے [illegible] [illegible] سورج کی [illegible] کرنا بھی شروع کر دیا تھا۔ وہ بات نہیں کہ جہاں ہم لوگوں کو ایک بھاشا کا علم [illegible] کرنا چاہئے وہاں ہمارے لئے اپنے دھرم کے متعلق بھی معلومات [illegible] رکھنا بہت ضروری ہے۔ [illegible] پاٹھ شالہ کا [illegible] تعلیم کا مقصد بھی [illegible] سال [illegible] کہ [illegible] [illegible]

اور کوئی نہیں۔ بلکہ [illegible] ہم اور شری [illegible] جی کو ایک ماتر آدرش [illegible] دیا گیا تھا۔

اگر پھر بھی ہمارے [illegible] آدرش اور [illegible] سے متعلق جو [illegible] ہم [illegible] ہیں۔ اس سے بڑھ کر کچھ زیادہ ہونی [illegible] بتایا کہ اس پاٹھ شالہ میں تقریباً ۱۰۰ لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اور اس کے تعلیمی [illegible] کا کام کر رہی ہیں۔ طالبات کی اتنی تعداد ہونے سے [illegible] کام اچھا [illegible] ہے لیکن اگر انہیں صحت اور [illegible] کے متعلق باتیں خاص طور پر بتائی جائیں اور [illegible] کی طرح اگر یہاں بھی [illegible] سینا پرونا یا [illegible] اور [illegible] سکھایا جائے۔ تو زیادہ فائدہ مند ہو گا۔ کیونکہ [illegible] جب لڑکیوں کو بھی وقت پڑنے پر کسی بھی بات میں کم نہ رہنا چاہئے۔ ایک [illegible] نے بتایا ہے کہ:

"To be weak is a great sin, victory and happiness go to the strong."

ارتھات کمزوری گناہ عظیم ہے۔ [illegible] اور کامیابی [illegible] کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ اس وقت ہم دنیا میں [illegible] عورتوں کی آپریشن [illegible] ماننی ہوتی ہے۔ اور وہ ہماری بہنیں ہی ہیں۔ جنہوں نے پاپ کی نگاہ رکھنے والے بدکاروں کو اپنے [illegible] سے [illegible] کر دیا۔ سینا [illegible] اور [illegible] بھی [illegible] آدرش ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایک ہری جن لڑکی سالوں جماعت میں [illegible] ہے۔ کیا ہی خوشی کی بات ہے۔ [illegible] آئندہ سال [illegible] ہو جائے۔ میں [illegible] کروں گا کہ یہ پاٹھ شالہ [illegible] اگر اس [illegible] ایک سال [illegible]

ہو۔ ہمارے جلسے میں بہت سی خامیاں آ گئی ہیں۔ [illegible] ہم [illegible] کی [illegible] کرنے کے [illegible] بھی [illegible] نہیں [illegible] سکے۔ عورتوں کی زندگی [illegible] سے ایسا موقع آ جاتا ہے کہ جب [illegible] کی [illegible] کریں گی [illegible] کے باوجود [illegible] ایسا [illegible] نہیں رہتا کہ جس سے [illegible] ہو سکیں۔ اگر [illegible] کام باز [illegible] سکیں اور [illegible] تعلیم [illegible] رہتی ہیں [illegible] کے کھانے [illegible] ایسا ہو سکتا ہے کہ جب ہم اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ دستکاری کی طرف بھی دھیان دیں۔

آپ کے آدرش دیوتا کو ہی ہو سکتی ہے۔ جو گھر کے سبھی کام کر جانتی ہو۔ سینا پرونا۔ بھوجن بنانا اور صفائی رکھنا اس کے معمولی کام ہیں۔ آج کل ہم اپنے آپ کو مغربی فیشن میں رنگ کر یہ سمجھ لیتی ہیں کہ ہم بہت ترقی کر گئی ہیں۔ لیکن ہم یہ نہیں جانتیں کہ یورپ کی عورتیں کتنی محنتی اور گھر کے کاموں میں تیز ہوتی ہیں۔

میرے [illegible] جو کچھ بتایا کرتے ہیں [illegible] اور [illegible] وغیرہ [illegible] اپنے ہر قسم کے گھر کے کاموں کو کرنے میں [illegible] اور [illegible] محسوس نہیں کرتیں۔ صبح اٹھتے ہی گھر وار [illegible] صاف کرتی ہیں۔ [illegible] اور [illegible] وغیرہ تیار کرنا اور اس کے برتن صاف کرنے کے علاوہ گھر کی صفائی کپڑے دھونا۔ استری کرنا۔ اور کپڑے سینا وغیرہ ان کے روز مرہ کے معمولی کام ہیں۔ اگر آپ سبھی گھریلو کاموں میں [illegible] کو آپ سب لئے یہاں پاٹھ شالہ میں سیکھنا ہے۔ [illegible] بہت اچھا ہو۔ رسوئی کی صفائی اور [illegible] وغیرہ کاموں میں جہاں خرچ کی [illegible] [illegible]

اپنے سمبندھ میں [illegible] سیوا میں [illegible] کو [illegible] میں آپ سب کو [illegible] پاٹھ شالہ [illegible] کاموں کے علاوہ آپ کو کوئی کام ہی نہیں ہے۔

دنیا میں جلسے بھی آدرش کام ہیں۔ وہ سب آپ کے [illegible] ہیں۔ اس لئے میرا مطلب یہ ہے کہ اپنے مقصد کو سامنے رکھتی ہوئی آپ گھر کے کاموں کا بھی خیال رکھیں۔

پیاری بہنو! [illegible] میں آپ کو آپ سب کی کامیابی اور انعامات حاصل کرنے پر مبارک باد دیتی ہوں۔ اور امید رکھتی ہوں۔ کہ آپ میں سے جن جن لڑکیوں کو اس سال انعام نہیں ملا۔ وہ آئندہ سال زیادہ کوشش کر کے ضرور حاصل کریں گی۔ نیز امتحان میں بھی اچھی رہیں گی۔

اس جگہ [illegible] سے پہلے میں ان سب کو مبارکباد دیتی ہوں جن کی محنت سے یہ سب کامیابی پاٹھ شالہ کو نصیب ہوئی ہے۔

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش۔ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد۔ [illegible] چھپائی عمدہ [illegible] مجلد ۲ روپیہ

دی [illegible] ہیڈ آف لائف [illegible] گنگا پرشاد جی [illegible] کرت انگریزی [illegible] مجلد ۱۲ [illegible]

دی پرنسپل آف آریہ سماج شری پنڈت [illegible] جی کرت [illegible] مولیہ ۸

دی آریہ فلاسفی [illegible] مولیہ ۶

دی ویدک کاسٹ سسٹم [illegible] مولیہ ۲

دی آؤٹ لائنز آف آریہ سماج [illegible] مولیہ ۱

پتہ:- منتری آریہ سماج مدراس

پرکاش لاہور

سماجک سماچار

آریہ سماج شجاع آباد کا چناؤ :-

۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج شجاع آباد کا وارشک چناؤ ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے :-

پردھان چودھری گوپالداس جی بھیلہ رئیس اعظم + اپ پردھان ڈاکٹر چھبیلداس جی + منتری مہاشہ جگدیش متر جی ویدیہ اپ منتری - ماسٹر دینا بندھو جی + خزانچی بھائی پرشوتم داس جی + پستکادھیکش بھائی رادھا کرشن جی آریہ + آڈیٹر لالہ کوڑا لال جی +

ان کے علاوہ سیٹھ پرتھوی پال جی - لالہ موہن چند جی سینیٹری انسپکٹر - ماسٹر آتم پرکاش جی اور لالہ لچھمنداس جی ٹھکرال انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے ٭

آریہ پتری پاٹھشالہ شجاع آباد کی انتظامیہ کمیٹی کے عہدیداران مندرجہ ذیل جہانوبھاو منتخب ہوئے :-

پردھان ڈاکٹر لچھمنداس جی ریٹائرڈ سول سرجن + مینیجر لالہ لچھمنداس جی ٹھکرال + منتری ماسٹر آتم پرکاش جی ہیڈ ماسٹر +

ان کے علاوہ مہاشہ بیلا رام جی اور لالہ کوڑا لال جی مینیجنگ کمیٹی کے ممبر چنے گئے

(جگدیش متر منتری آریہ سماج ہذا)

ہرنپور ضلع جہلم میں آریہ سماج کی قائمی

شری سوامی گیان مکتی جی مہاتما امیر چند جی کی جنم بھومی ہرن پور ضلع جہلم میں عرصہ تین ماہ سے پرماتما کی اپار کرپا سے آریہ سماج قائم ہو گیا ہے۔

ہرن پور نواسی سجن جو باہر تشریف رکھتے ہوں اپنے کرتویہ کا پالن کرتے ہوئے دھن ارسال فرمائیں۔ تاکہ مندر کے واسطے جگہ وغیرہ لے کر مندر تعمیر کرایا جائے ٭

(ڈاکٹر کندن لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ کمار سبھا کیتھل کا سالانہ جلسہ :-

آریہ کمار سبھا کیتھل کا سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱ اور ۱۲ مئی ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا جانا نشچت ہوا ہے۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی آلسٹو پراوپدیشک بدھار رہے ہیں۔ میجک لینٹرن سے اپدیش کا انتظام کرایا گیا ہے جلوس بڑی دھوم دھام سے ۱۰ مئی کو ۲ بجے بعد دوپہر نکالا جائے گا ٭

(منتری آریہ کمار سبھا کیتھل ضلع کرنال)

آریہ سماج قرول باغ دہلی کا چناؤ :-

آریہ سماج قرول باغ دہلی کا ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو نیا چناؤ ہوا :-

پردھان لالہ رام رچھپال جی + اپ پردھان لالہ کنہیا لال جی + منتری مہاشہ سینہ پال جی + سنیکت منتری پنڈت رام سروپ + خزانچی لالہ گوبند رام جی + لائبریرین ماسٹر رام رچھپال جی + آڈیٹر لالہ رام نرائن جی ٭

ممبران انترنگ سبھا :- (۱) لالہ ٹھاکر داس جی (۲) بابو شنو دھیان جی اور (۳) لالہ رتن مال جی ٭ (جائنٹ سکریٹری آریہ سماج ہذا)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج شملہ کے دیہانت پر آریہ سبھاسدوں اور دوسرے سجنوں کی یہ سبھا سورگیہ لالہ بال مکند جی کی آریہ سماج کے پرتی سیواؤں کی قدر کرتی ہوئی ان کی اکال مرتیو پر انتنت شوک پرگٹ کرتی ہے - یہ سبھا لالہ جی کے سمبندھیوں کے ساتھ ہاردک سہانوبھوتی پرگٹ کرتی ہے ٭

(سری کرشن منتری آریہ سماج شملہ)

آریہ سماج جگادھری کا شوک پرستاؤ :-

آریہ سماج جگادھری لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی اچانک مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے - ان سا دیہانت کے نہیں مانتا تھا کنیا مہاودیالیہ کی کنیاؤں سے جو اپ اپنے پتا کے سمان پیار کرتی تھیں - اور اب ان کی مرتیو کے کارن ایک پرکار سے بنری ہین سی ہو گئی ہیں - ہمدردی کا اظہار کرتا ہے - اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ ان کی آتما کو سدگتی اور لواحقین کو شانتی پردان کریں +

(سکھن لال پردھان آریہ سماج جگادھری)

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا پرستاؤ :-

مندرجہ ذیل پرستاؤ آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی نے اپنے ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء کے ادھیویشن میں سروسمتی سے پاس کیا :-

"آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا یہ عام جلسہ آریہ سماج کے بہت پرانے سیوک اور آستری شکشا کے پرانے سنچالک کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے جنم داتا لالہ دیوراج جی کے سورگباش ہونے پر دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے - اور اس دکھ میں ان کے رشتہ داران سے اظہار ہمدردی کرتا ہے - اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ سورگیہ کی آتما کو شانتی اور ان کے رشتہ داران کو صبر عطا کریں" ٭

پرستاوک - ماسٹر شنو چرنداس
انومودک - شری مہاشہ کرشن جی
سمرتھک - پنڈت گوپال جی اور مہاچاریہ رام دیو جی ٭

(شنو چرنداس منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بھٹنڈہ کا سالانہ چناؤ :-

۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو بوقت ۸½ بجے شام آریہ سماج مندر میں سالانہ چناؤ ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے حسب ذیل ادھیکاریان چنے گئے :-

پردھان بابو جواہر لال جی + اپ پردھان لالہ مدن لال جی رئیس اور پنڈت چندر شیکھر جی + منتری ڈاکٹر بھگونت رائے جی + اپ منتری لالہ کندن لال جی اور بابو منشی دھر جی + خزانچی بابو ہربنس لال جی صراف ٭

ممبران انترنگ سبھا :- (۱) بابو گردھاری لال جی (۲) مہاشہ ستیہ ورت جی (۳) مہاشہ پردھمن جی (۴) بابو رام رنگ جی (۵) مہاشہ رادھا کرشن جی (۶) چودھری اجیت سنگھ جی +

(ڈاکٹر بھگونت رائے منتری آریہ سماج بھٹنڈہ)

آریہ سماج لائلپور کا پرستاؤ :-

ذیل کا پرستاؤ آریہ سماج منٹگمری بازار لائلپور نے اپنے سپتاہک ادھیویشن منعقدہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء میں پاس کیا :-

"آریہ سماج لائلپور گورو کل وبھاگ کا یہ سپتاہک ادھیویشن کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے بانی لالہ دیوراج جی کی اچانک مرتیو پر دلی رنج کا اظہار کرتا ہوا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی اور ان کے پریوار کو صبر اور شانتی پردان کریں" ٭

(نانکداس منتری آریہ سماج ہذا)

گورو کل اندرپرستھ کے سماچار :-

گورو کل اندرپرستھ میں سالانہ امتحان ہو چکے ہیں - نتیجہ امتحان ایک ہفتہ کے اندر برہمچاریوں کے والدین کے پاس پہنچ جائے گا - تعطیلات موسم گرما ۲۲ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۹ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ سے شروع ہوں گی - ایام تعطیلات میں اس سال بھی برہمچاریوں کو حسب دستور

سابق صحت افزا مقامات پر لیجایا جائے گا جملہ سرپرستوں سے نویدن ہے کہ مبلغ دس روپیہ برائے سفر خرچ فوراً گورو کل ہذا کو بھیج دیں ٭

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج ڈگشائی کے سماچار :-

۱۔ ہر روز آریہ سماج مندر میں شام کے وقت سندھیا - پرارتھنا اور ویدوں کی کتھا ہوتی ہے ٭

۲۔ ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء کو رات کے ۸½ بجے آریہ سماج مندر میں ایک سادھارن سبھا ہوگی جس میں اگلے سال کے لئے ادھیکاریوں اور انترنگ سبھاسدوں کا چناؤ ہوگا ٭

۳۔ ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو سپتاہک ست سنگ میں لالہ دیوراج جی رئیس و سنستھاپک کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی اچانک مرتیو کے متعلق شوک سبھا ہوئی - لالہ جی کے بہشت دھام جانے پر کئے گئے آپکاروں کا ورنن کرتے ہوئے مندرجہ ذیل شوک پرستاؤ پاس کیا گیا :-

"آریہ سماج ڈگشائی لالہ دیوراج جی رئیس و سنستھاپک کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی اچانک اور افسوسناک مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے - اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے - کہ وہ شوک گرستوں پر ماتما اپنی اپار دیا سے ان کی آتما کو سدگتی تتھا ان کے پریوار کو شانتی پردان کریں" ٭

(گھنگا رام سہگل سکریٹری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار :-

۱۔ آریہ سماج ہذا نے اپنے ہفتہ وار اجلاس منعقدہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء میں مندرجہ ذیل شوک پرستاؤ پاس کیا :-

"آریہ سماج ظفروال لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی اکسمات مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے - اور ان کے سمبندھیوں تتھا پریوار سے اس شوک جنک گھٹنا پر گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے" ٭

۲۔ نام کرن سنسکار - ۴ مئی ۱۹۳۵ء کو مہاشہ بشونت رائے جی لائبریرین آریہ سماج ہذا کے چھوٹے سپتر کا نام کرن سنسکار منتری آریہ سماج اور مہاشہ برہمدت جی نے سنسکار ودھی انوسار کرایا - بالک کا نام رام دیو رکھا گیا - اس شبھ اوسر پر آریہ سماج کو ایک روپیہ دان پراپت ہوا - اور ایک روپیہ جو بطور دکشنا ملا - وہ بھی آریہ سماج کو دے دیا گیا ٭

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ہذا)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج بھٹنڈہ کا سالانہ جلسہ

۱۱ اپریل تا ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء آریہ سماج بھٹنڈہ کا پینتیسواں سالانہ جلسہ نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر شری چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر "آریہ مسافر" سوامی سوتنتر انند جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مناظر۔ مہاشہ اودے سنگھ جی اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجن اپدیشک۔ پرنسپل راجندر کرشن کمار جی ایم۔ اے۔ موگہ کالج۔ مہاشہ گیتا رام جی امرتسری اور مہاشہ دھرم ویر جی گائن آچاریہ دریار پتیالہ کے شامل ہوئے۔

مندرجہ بالا مہانو بھاووں نے اپنے عالمانہ لیکچروں اور منوہر بھجنوں دوارا بھٹنڈہ کی جنتا پر ویدک دھرم کا بہت اچھا پربھاو ڈالا۔

جلسہ کے دوران میں ۱۳ اپریل کو ایک مذہبی کانفرنس زیر صدارت مہاشہ چرنجی لال جی پریم منعقد ہوئی جس میں انجمن حمایت الاسلام کی طرف سے ایک فاضل مولانا صاحب اور آریہ سماج کی طرف سے پنڈت ستیہ دیو جی نے "میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے؟" کے مضمون پر نہایت خوبی اور وضاحت سے روشنی ڈالی۔

رات کے وقت مہاشہ چرنجی لال جی پریم کا لیکچر "آواگون" کے مسئلہ پر ہوا۔ آخیر میں شنکا سمادھان کے لئے جنتا کو سمے دیا گیا۔ اس موقع پر انجمن حمایت الاسلام کے ایک مولوی نے چند ایک اعتراضات کئے۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اعتراضات کا جواب سننے کے بعد مولوی صاحب اوراق کے ہمراہی اشتعال انگیز نعرے لگاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہو گئے۔

مسلمان بھائیوں کے چلے جانے کے بعد مہاشہ چرنجی لال جی پریم نے نہایت سنجیدگی اور قابلیت سے ان سوالات کا جواب دیا۔ جس سے ویدک دھرم کی خوبیاں جنتا پر ظاہر ہو گئیں۔

۱۴ اپریل کو رادھا سوامیوں کے گورو شیو برت لال جی ورمن نے جو کہ حسن اتفاق سے بھٹنڈہ میں پدھارے ہوئے تھے۔ آریہ سماج کی ویدی پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے اپنے لیکچر کے دوران میں جو آریہ سماج کی کمزوریاں بتلائیں۔ اور وید منتروں کے غلط ارتھ جنتا کے سامنے رکھے۔ ان کا جواب دینے کے لئے جب مہاشہ چرنجی لال جی پریم اٹھے۔ تو وہ بھی اٹھ کھڑے ہو گئے۔ بعد میں مہاشہ پریم جی نے ان کی غلط بیانیوں اور ان کے گورودھم کا وہ نقشہ کھینچا۔ کہ جنتا پر ان کی اصلیت کا پول کھل گیا۔ اس کے بعد بھجنیک مہاشیوں نے اپنے منوہر بھجنوں سے جنتا کو کرتارتھ کیا۔

۱۵ اپریل کو استری سماج اور کنیا پاٹھشالہ کا جلسہ ہوا جس میں شریمتی ودیاوتی جی اور شریمتی شانتی دیوی جی نے استریوں میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیوں کے بھجن اور وید منتر سنائے۔

اس وقت پتری پاٹھشالہ میں ۵۵ کنیائیں تعلیم پا رہی ہیں۔ پتری پاٹھشالہ کے تمام اخراجات یہاں کی مشہور فرم کرشنا کمپنی اپنی طرف سے دے رہی ہے۔ جلسہ نہایت خوش اسلوبی اور نروگھنتا سے سماپت ہوا۔

ڈاکٹر بھگونت رائے منتری آریہ سماج بھٹنڈہ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ چناؤ بمقام شکر ۲۶ اپریل ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر میں بوقت ۷ بجے شام ہوا۔ مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے:-

پردھان پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید امرت دھارا والے۔ اپ پردھان پروفیسر شیو دیال جی۔ لالہ روشن لال جی۔ منتری پنڈت گیان چند جی۔ اپ منتری مہاشہ گندھرو سین جی۔ مہاشہ ہنسراج جی۔ مہاشہ لال چند جی اور مہاشہ برج موہن۔ کوشادھیکش مہاشہ مہر سنگھ جی۔ اپ کوشادھیکش ڈاکٹر پریم ناتھ جی۔ پستکادھیکش مہاشہ تارا چند جی۔

(برج موہن اپ منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور)

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی

جیون آسو

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ کھانسی دمہ اور ضیق کا اکسیر علاج ہے۔ بڑھاپے کی سب کمزوریوں کو دور کر کے دل اور جسم میں جوانی بھر دیتا ہے۔ قیمت للعہ سیر

بھیم سینی سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے
قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

سکریٹا قائم شدہ تمام دنیا میں مشہور ۱۸۹۲ء مصنفے جنون کا بادشاہ

بھگوان عرق عنبر مرکب

مقوی خون۔ خارش۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ آتشک۔ ناسور۔ گنٹھیا۔ بدن کے سفید وسیاہ داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ ۸/ عہ قیمت پر مل سکتا ہے

تمام ضروریات زندگی

کاٹھ کباڑ کی پیلدار۔ میوہ جات۔ بٹوہ۔ روئی۔ دھسہ۔ زعفران۔ کستوری۔ ہینگ۔ شہد۔ زرد۔ پٹ۔ لاجیت۔ مصفا چربی۔ بستر۔ رنگ۔ نغلب مصری۔ گچھیاں۔ پھٹکری۔ پارچہ جات۔ خشک سبزی۔ ادویات پنساری مفرد و مرکب۔ منتر بنت۔ عرق مربہ جات۔ اچار۔ سنت۔ پودینہ۔ اجوائن۔ سونف۔ سون۔ مگری۔ دھوپ۔ اصلی آملکا تیل۔ عطر۔ پھلیل۔ رنگ۔ ہاتھی ہیر۔ ہونی۔ کیچوے۔ لنگی۔ کلاہ۔ پشاوری۔ سامان سوداگری۔ پارچہ جات۔ زیورات۔ اسباب چمڑہ۔ بوٹ۔ گرگابی۔ پاپوش۔ سامان ہتھیارات۔ لوہار۔ ترکھان۔ حجام۔ موچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں۔ نوٹ:۔ لاہور میں عرق عنبر پنڈت وزیر چند ہری کیان منڈو لالہ سنی رام تھاپر جنرل مرچنٹ انار کلی و جین سٹور لوہاری دروازہ سے مل سکتا ہے

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

بالکل نئی تصنیف

رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کر کے نوجوان بنانے کے لئے اٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیں۔ یہ رسالہ تیار کیا گیا ہے

ویدشاستری منی شنکر گووند جی مالک آتنک نگرہ فارمیسی۔ جامنگر۔ کاٹھیاواڑ

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ عہ جمالستان للعہ

(محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر للعہ مع محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

شائع ہوگیا ہے!

ہز ہولی نس صاحب جی مہاراج کی شہرہ آفاق تصنیف

"یتھارتھ پرکاش" کا حصہ سوم

جس کے پہلے دو حصوں نے سال گزشتہ میں مذہبی دنیا میں ہلچل پیدا کر دی تھی چھپ کر شائع ہوگیا ہے۔ اس حصہ میں آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی و سکھ مذہب کی دھرم پستکوں سے سینکڑوں حوالجات پیش کر کے پیروان رادھا سوامی مت کی ان مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے جنکی وجہ سے وہ ان بھائیوں کے ہمخیال بننے سے قاصر ہیں۔ نیز واضح کیا گیا ہے۔ کہ

سچے رشیوں منیوں و سنتوں کی مذہبی تعلیم میں عین مشابہت ہے

امید ہے۔ کہ متلاشیان حق اس نادر تصنیف کا بغور مطالعہ کر کے اپنے لئے فیصلہ کر سکیں گے۔ کہ اصلی و سچا روحانی مذہب کیا ہے۔ کاغذ سفید چکنا۔ حجم ۳۲۲ صفحہ۔ سائز $\frac{20 \times 26}{8}$، مجلد قیمت دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک +

ملنے کا پتہ:۔ سٹور کیپر۔ دیال باغ۔ آگرہ

نوٹ:۔ سکریٹری صاحبان، برانچ ست سنگ ہا یہ کتب اپنے ہاں فروخت کے لئے رکھ سکتے ہیں۔ اور قیمت فروخت ہو جانے پر بھیج سکتے ہیں۔

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پوتر و یدک ریتی سے براہمن پنڈتوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

منیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت ہون ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK REGD

خوفناک موت سے ہوشیار

کافور (REGD)

اصلی عرق کافور۔ ہیضہ۔ گرمی کے دست۔ پیٹ کے درد و سو ہضمی وغیرہ روکنے اور آرام کرنے کی ہندوستانی بے خطا دوا

ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک عیالدار و مسافر کو پیشتر سے کافور کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ ۵۰ برس سے ہیضہ کے لئے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر شہرت حاصل کر چکی ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو اس کی ایک دو بوند روزانہ استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی عرق کافور سے ہوشیار رہیں۔ قیمت فی شیشی ۶/ محصول تین شیشیوں تک ۷/

پودینہ ہرا (REGD)

عرق پودینہ

یہ ہری پتیوں سے بنا ہے۔ سو ہضمی ریاح اور درد شکم وغیرہ پیٹ کی بیماریاں اس سے جلد رفع ہوتی ہیں۔ بچوں کی بد ہضمی دور کرنے اور دودھ کی قے روکنے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ بازاری دوسرے عرق پودینہ سے یہ کہیں زیادہ مفید ہے

قیمت بڑی شیشی چودہ آنے	۱۴/
ڈاک محصول سات آنے	۷/
چھوٹی شیشی دس آنے	۱۰/
ڈاک محصول سات آنے	۷/
نمونہ کی شیشی تین آنے	۳/

جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر نام ضرور دیکھ لیا کریں

صیغہ نمبر ۸۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH

A HOPE

قیمت { سالانہ للعہ ممالک غیر سے ۶/ ... ششماہی ۲ ... فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱ — سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ⁂

۲ — ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائےکاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سروادھار، سرویشور، سرویاپک، انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ⁂

۳ — وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ⁂

۴ — ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کو چھوڑنے میں سروداادیت رہنا چاہیئے ⁂

آریہ سماج کے نیم

۵ — سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ⁂

۶ — سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک انتی کرنا ⁂

۷ — سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ⁂

۸ — اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے ⁂

۹ — پرتیک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیئے ⁂

۱۰ — سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ⁂

نمبر ۲۰ | SUNDAY 19th MAY 1935 | اتوار ۶ جیٹھ سمبت ۱۹۹۲ مطابق ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء دیانند آبد ۱۱۱ | جلد ۱۳

وید امرت

یجروید — رگوید

ओ३म् यज्जाग्रतो दूरमुदैति दैवं तदु सुप्तस्य तथैवैति। दूरंगमं ज्योतिषां ज्योतिरेकं तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु॥ (یجروید)

पदच्छेद :- यत्। जाग्रतः। दूरम्। उदैति। दैवम्। तत्। उ। सुप्तस्य। तथा। एव। एति। दूरङ्गमम्। ज्योतिषाम्। ज्योतिः। एकम्। तत्। मे। मनः। शिवसङ्कल्पम्। अस्तु।

بھاوارتھ :- ہے دھرم نر اپدرو پرماتمن! آپ کی کرپا درشٹی سے جو دویہ گنوں سے یکت دور دور جانے والا اور پدارتھوں کو اوگت کرنے والا۔ اگنی سوریہ آدی چکشو آدی اندریہ ان جیوتی پرکاشکوں کا بھی جیوتی پرکاشک۔ اکیلا جاگنے والے کے دور دور پر باہر دوڑ لگاتا ہے۔ اور وہ سوتے ہوئے کو ندوت پراپت ہوتا ہے۔ ایسا میرا چنچل من سدا اتم وچاروان دھرم کلیان میں سنکلپ والا ہو ⁂

ہے جگدیشور! وہ چنچل من آپ کی دیا درشٹی سے سبھتر۔ شدھ۔ دھرماتما اور ودیا یکت ہو۔ وہ تری کا سگبھ ہے۔ آپ کے وشی بھوت ہے۔ اس کو آپ ہمارے آدھین کر ستیہ پتھ گامی بنائیے۔ نر ودہ من دیو آدی ستیہ شاستروں کے سوادھیائے کا سنکلپ شیل ہو۔ اور کتنی آدی شبھ پدارتھوں کا پردانا ہو ⁂

(اوم شم)

اتھروید — سام وید

آریہ سماج تلہ گنگ کے سالانہ جلسہ کا مختصر بیانت

آریہ سماج تلہ گنگ کا نواں سالانہ جلسہ یکم - ۲ - اور ۳ مئی ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ یکم مئی ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج کا جلوس دن کے تین بجے شروع ہوا۔ جدھر دیکھو۔ چاروں طرف کیسری رنگ کی پگڑیاں اور دوپٹے ہی نظر آتے تھے۔ مقامی بھجن منڈلی کے بھجن :- "ہم دیانند کے سینک ہیں دنیا میں دھوم مچا دیں گے" نے خوب جوش اور اتساہ پیدا کیا ہوا تھا۔ ہر ایک نرناری کے ہاتھ میں اوم کی جھنڈیاں تھیں۔ مختلف مقامات پر بھجن اپدیشکوں کے بھجنوں دوارہ اپدیش ہونے پر سوہاگہ کا کام دے رہے تھے۔ جلوس کا ہر طرف سے سواگت ہو رہا تھا۔ جلوس غربی چوک میں پہنچا۔ وہاں بابو نونہال جی نے صحت کے سنہری اصولوں پر ایک مؤثر تقریر کی۔ اس کے بعد جلوس اگلے چوک بازار میں پہنچا۔ اس چوک میں مہاتما سنت رام جی کے بھجن ہوئے۔ اس کے بعد مہاتما مالک چند جی پردھان آریہ سماج ہذا کا ویاکھیان ہوا۔ جس میں مہاتما جی نے ستیارتھ پرکاش پر کئے گئے تمام اعتراضات کا جواب دیا۔ رات کو پنڈت منسارام جی کا لیکچر ہوا جس میں "مورتی پوجا کیا ہے - اور کہاں تک جائز ہے؟" اس کے وشے پر بوضاحت روشنی ڈالی گئی۔

۲ مئی ۱۹۳۵ء کو بوقت صبح ہون یگیہ اور سندھیا کے بعد پنڈت رام چندر جی کا "پنچ مہا یگیوں" پر ویاکھیان ہوا۔ تین بجے دن کے پنڈت دلیپ جی کا "انی ام" ویاکھیان ہوا۔ رات کو بھجنوں کے بعد پنڈت منسارام جی کا "ہنری یگیہ" پر بہت ودتا پورن ویاکھیان ہوا۔ لیکچر کے خاتمہ پر شنکا سمادھان کے لئے بھی وقت دیا گیا۔ اس کے بعد مہاتما سنت رام جی کے بھجن ہوئے - اور کارروائی سماپت ہوئی۔

۳ مئی ۱۹۳۵ء کو بوقت صبح ہون یگیہ اور سندھیا کے بعد پنڈت رام چندر جی کا "ایشور اپنی" اس کے وشے پر نہایت عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ بعد دوپہر تین بجے پنڈت دلیپ جی کا "نمستے" اور "آریہ شبد" پر بڑا مؤثر ویاکھیان ہوا۔ رات کو پھر پنڈت منسارام جی کا مؤثر لیکچر ہوا جس سے پتہ لگ گیا کہ "نیوگ" اور "ودھوا وواہ" دونوں وید ونکت ہیں۔ لیکچر کے خاتمہ پر شنکا سمادھان کے لئے کھلا وقت دیا گیا۔ غرضیکہ اس دفعہ جلسہ خوب کامیاب رہا۔ اس دفعہ کے پرچار سے شہر میں جاگرتی پیدا ہو گئی ہے - اور بہت سے روشن دماغ افراد نے دھرم اور ادھرم میں تمیز کر کے سچا ویدک مارگ گرہن کر لیا ہے۔ میں آریہ سماج تلہ گنگ کی طرف سے آریہ پرتی ندھی سبھا کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ کہ جس نے ودوان پنڈتوں اور بھجن اپدیشکوں دوارہ ہماری کافی سے زیادہ سہائتا کی ہے۔

سنت رام منتری آریہ سماج تلہ گنگ
ضلع اٹک

ضرورت ہے

آریہ سماج لائلپور گوروکل وبھاگ کو ایسے لائق اور ودوان پروہت کی ضرورت ہے جو علاوہ کتھا وسنسکار آدی کے آریہ سماج کے ہر ایک کام میں دلچسپی لے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ درخواستیں بنام منتری آریہ سماج ہذا آنی چاہئیں

جاٹ ور کی ضرورت

جاٹ خاندان کی سولہ سالہ سوشکشت کنیا کے لئے جو مڈل سٹینڈرڈ تک آریہ بھاشا اور انگریزی پڑھی ہوئی ہے۔ سوئی گھر کے کام کاج و سوئی سلائی کے کام میں بخوبی واقف ہے۔ ایک جاٹ خاندان کے کنوارے برسر روزگار یا متعلم کالج عمر ۲۵ سال آریہ وچار کے نوجوان کی ضرورت ہے۔ اضلاع جالندھر۔ ہوشیارپور اور لدھیانہ کو ترجیح دی جائے گی۔ معرفت داس ملک سوہا برن ودیہ پوسٹ اون ضلع ہوشیارپور [illegible]

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی

جیون امرت ہر موسم کے لئے بڑھیا طاقت ہے۔ کھانسی دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے۔ بڑھاپے کی سب کمزوریوں کو دور کر کے دل اور جسم میں جوانی بھر دیتا ہے۔ قیمت للعہ سیر

بھیم سینی سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے
قیمت تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گوروکل کانگڑی - ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

برطانوی سلطنت کے وزراء کی میٹنگ

لنڈن (بذریعہ ڈاک) برطانوی سلطنت کے لئے فارن پالیسی کا فیصلہ کرنے کے لئے سلور جوبلی سے چند دن پہلے وزیر اعظم برطانیہ۔ وزیر خارجیہ اور نو آبادیات کے وزراء کی میٹنگ ہوئی۔ سر جوزف بھور کامرس ممبر گورنمنٹ ہند بھی میٹنگ کے وقت موجود تھے۔ لیکن انہیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ اس کی وجہ غالباً یہ تھی۔ کہ ہندوستان کو نو آبادیات کا درجہ حاصل نہیں ہے۔

آریہ وواہ بل کا سمرتھن: آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ایگزیکٹو کمیٹی نے اپنی میٹنگ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۳۵ء میں یہ پرستاو سویکار کیا ہے۔ کہ یہ سبھا سنٹرل گھنیشام سنگھ گپتا ایم۔ ایل۔ اے کے اسمبلی میں پیش کردہ آریہ وواہ بل کا دلی اور پرجوش سمرتھن کرتی ہے۔

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

کیا پنجاب میں کوئی نیا مقدمہ سازش چلنے والا ہے؟

لاہور۔ ۱۵ مئی۔ پنجاب سی۔ آئی۔ ڈی اور سی۔ آئی۔ اے پولیس ایک سازش کا سراغ لگانے میں مصروف ہے۔ پولیس نے اس سازش کا سراغ لگانے کے لئے لاہور۔ امرتسر۔ لائلپور۔ پٹھانکوٹ۔ سیالکوٹ اور دہلی وغیرہ مقامات پر کئی سیاسی کارکنوں کے مکانوں پر چھاپے مارے۔ ان کی کئی اشیاء پر قبضہ کر کے انہیں زیر حراست کر لیا۔ ... اور خانہ تلاشیوں کے دوران میں پولیس کو لاہور کے ایک سیاسی کارکن کے قبضہ سے پانچ گولی کا ایک ریوالور بھی ملا۔ پولیس کا خیال ہے۔ کہ صوبہ پنجاب میں نوجوانوں کا ایک گروہ ہے۔ جو خفیہ طور پر گورنمنٹ کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اور یہی گروہ ہے جس نے سلور جوبلی کے روز مختلف جگہوں پر رنگ میں بھنگ ڈالنا چاہا۔ پولیس کا بیان ہے کہ یہ نوجوان کوئی سخت قدم اٹھانا چاہتے تھے۔ ... تقریباً تمام گرفتار شدگان کو شاہی قلعہ میں رکھا گیا ہے۔ سلور جوبلی کے سلسلہ میں ۲۷ اپریل کو فلیگ ڈے پر جو سرخ اشتہارات تقسیم کئے گئے تھے۔ ان کا الزام بھی انہی نوجوانوں پر لگایا گیا ہے۔ فی الحال انہیں زیر دفعہ ۲ کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ گرفتار کر کے نظر بند کیا گیا ہے۔

آسٹریا نے بھی معاہدہ ورسیلز کو ٹھکرا دیا

وائنا۔ ۱۴ مئی۔ جرمنی کی مثال پر عمل کرتے ہوئے آسٹریا نے بھی معاہدہ ورسیلز کی خلاف ورزی میں ایک ایسا قدم اٹھایا ہے جس کا اس کے سوائے کوئی مطلب نہیں۔ کہ وہ بھی جرمنی کی طرح ایئر فورس قائم کرنا چاہتا ہے۔ ہیم ور جنرل سٹاف کی میٹنگ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہیم ور فلائنگ کلب قائم کیا جائے۔ جس کا کمانڈر انچیف سٹار ہمبرگ کو بنایا جائے گا۔ سیاسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ آسٹرین ایئر فورس کے متعلق چھوٹی ریاستوں کے رویہ کی آزمائش ہے۔

گلگت ایجنسی کا چارج: شملہ ۱۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گلگت ایجنسی کو کشمیر دربار سے برطانوی گورنمنٹ کو منتقل کرنے کی ابھی کوئی قطعی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ تاخیر کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ دروں پر ابھی بہت برف پڑی ہوئی ہے۔ اور جب وہ صاف ہو جائیں گے۔ کشمیر کی افواج واپس بلالی جائیں گی۔ اور وزیر کشمیر نظم و نسق کا چارج باضابطہ طور پر پولیٹیکل ایجنٹ گلگت کو دے دے گا۔ اس سلسلہ میں کوئی خاص مظاہرہ نہیں ہوگا۔

نیشنل اور گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہندوستان میں ۱۸۷۴ء میں قائم ہوئی ہیڈ آفس بمبئی

کچھ جوبلی کے اعداد

سلور جوبلی ۱۸۹۹ء

نئی پالسیاں ۹۹۰و۱۷و۴۳ روپے	پریمیم کی آمدنی ۵۶۱و۴۷و۲۷ روپے	سہ سالا منافع ۲۰۰و۳۸و۸ روپے

گولڈن جوبلی ۱۹۲۴ء

نئی پالسیاں ۱۲۵و۴۳و۷۲و۲ روپے	پریمیم کی آمدنی ۹۰۶و۶۳و۸۳ روپے	سہ سالا منافع ۵۹۷و۰۴و۵۱ روپے

ڈائمنڈ جوبلی ۱۹۳۴ء

نئی پالسیاں ۶۱و۴۴و۶۲و۷ روپے	پریمیم کی آمدنی ۲۳۹و۴۸و۲۷و۲ روپے	سہ سالا منافع ۱۴۴و۲۷و۱۰و۱ روپے

یہ ریکارڈ کمپنی کی مقبولیت اور منفعت بخش ہونے کی بین دلیل ہے

اس ہر دلعزیز اور ترقی کنان ہندوستانی بیمہ کمپنی میں بیمہ کرانے میں ہرگز دیر نہ کیجئے

بلکہ مزید حالات کیلئے پتہ ذیل پر لکھئے یا کمپنی کے کسی دفتر یا نمائندہ کو لکھئے

کرنل لارنس سخت زخمی

لنڈن ۱۴ مئی۔ کرنل لارنس جو جنگ کے دوران میں عرب میں اپنی جنگی قابلیت کی وجہ سے مشہور ہو چکا ہے۔ موٹر سائیکل کے تصادم میں سخت زخمی ہو گیا۔ بعد دوپہر اس کی صحت کے متعلق جو بلیٹن شائع کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی تک بے ہوش ہے۔ اور حالت خطرناک ہے۔

فلپائن نے کانسٹی ٹیوشن منظور کر لیا

منیلا ۱۴ مئی۔ فلپائن نے غالب اکثریت سے کامن ویلتھ کانسٹی ٹیوشن کو منظور کر لیا ہے۔ ووٹوں کی نسبت ۵۰ فیصدی تھی۔ مظاہروں کے لئے بھاری انتظامات کئے باوجود تمام کام پُر امن طریق سے ہوا۔

مالیر کوٹلہ میں فساد

لدھیانہ ۱۴ مئی۔ مالیر کوٹلہ سے جو مزید حالات موصول ہوئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ فساد وہاں کل شام کو ہوا۔ اس میں پچاس کے قریب ہندوؤں کو ضربات آئیں۔ فساد کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ ایک ہندو کے گھر میں [illegible] مسلمانوں نے اس پر اعتراض [illegible] تفاصیل کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے [illegible] خاموش ہیں۔ مالیر کوٹلہ کے ہندوؤں میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ کچھ دکانوں کو بھی لوٹ لیا گیا ہے۔ ابھی تک شہر میں ہڑتال رہی ہے۔

بیوی کو خوش کرنے کی کوشش

رتنا دلی (بذریعہ ڈاک) ترپونڈرم میں درو پدیم کے مندر کے سامنے جلتی ہوئی آگ پر سے اروا قوم کے ایک مرد۔ اس کی عورت اور ۲ سالہ بچہ گزرے۔ انہوں نے دیوی کو خوش کرنے کے لئے ایسا کیا۔ مگر چونکہ بچہ آگ کی گرمی کو برداشت نہ کر سکا۔ اس لئے وہ آگ میں گر پڑا۔ ماں نے لپک کر اسے اٹھا لیا۔ تمام کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ بچہ فوت ہو گیا۔ خاوند اور بیوی کا علاج ہو رہا ہے۔

مسٹر رائے دوسری جیل میں

بریلی ۱۳ مئی۔ مسٹر ایم۔ این۔ رائے کو بریلی جیل سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ پولیس اُنہیں شکروار کی شام کو ڈیرہ دون ایکسپریس میں کسی نامعلوم مقام پر لے گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اُنہیں ڈیرہ دون جیل میں رکھا جائے گا۔ مسٹر رائے کے اردگرد پولیس کا زبردست پہرہ تھا۔ اور وہ بہت کمزور نظر آتے تھے۔

قرآن پڑھنا آ جائے گا

لاہور ۱۴ مئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ موضع دو کلاں ضلع لاہور میں ایک شخص مسلمانوں کو اپنا جوٹھا کھلاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میرا جوٹھا کھانے سے وہ قرآن بہت جلد پڑھنا سیکھ جائیں گے۔

اور ترقی

گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ اب کسی تعارف کی محتاج نہیں رہی۔ اس کی سالانہ رپورٹ برائے ۱۹۳۴ء جو ڈائریکٹران نے اس کی ساٹھویں جنرل میٹنگ میں پیش کی اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اور ہمیشہ کی طرح کمپنی کی حیرت انگیز ترقی کی مظہر ہے۔ یہ رپورٹ ظاہر کرتی ہے زیر رپورٹ میں ۴۰۲۱۸ درخواستہائے بیمہ مالیتی ۱۰۶۲۷۸۷۸ روپیہ کمپنی کو موصول ہوئیں۔ جن میں سے ۳۲۷۸ نے ۶۱۷۴۴۲۲۷ روپیہ کی مالیت کے بیمہ کی پالیسیوں کی صورت اختیار کر لی۔ جس کی پریمیم کی آمدنی ۸۱۷۴۲۳۹ روپیہ بنتی ہے۔ اس سال میں کمپنی نے ۱۰۲۴۹۹۵۴ روپے ۲ آنے ۴ پائی کے کلیم ادا کئے۔ اس وقت کمپنی کے پاس ۵۴۲۰۳۸۵۱۸ روپیہ کی پالیسیاں جاری ہیں۔ خرچ کی شرح بھی نہایت کم رہی ہے۔ اس طرح اعلےٰ کارکردگی اور فیاضانہ انتظام کے نتیجے کے طور پر کمپنی نے ۱۲.۵ روپے فی صد منافع حصہ داران میں اور ایک ماہ کی تنخواہ بطور بونس ملازمان کمپنی میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں کمپنی کے سرمایہ میں اس سال کے کام سے ۱/۲ کروڑ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔ اور پریمیم کی آمدنی میں اس سال میں ۲۱ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔ ہم سال حال میں کمپنی کی اس سے بھی زیادہ ترقی کے خواہاں ہیں۔

وِدیا سبھا کا پرشن

(از پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ لاہور)

آریہ پرتی ندھی سبھا کے آگامی جنرل اجلاس کے لئے سب سے مہتو پورن پرشن "ودیا سبھا" کا ہے۔ اس غرض سے کہ مانیہ سبھاسد اس پرشن پر اچھی طرح وچار کر سکیں۔ ہم اس پرشن کا مختصر سا اتہاس اور تھوڑی سی وچار سامگری پاٹھکوں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں:-

مہاتما منشی رام جی نے ۲۹ کارتک سمت ۱۹۶۷ بکرمی میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے ممبروں کے نام ایک چٹھی لکھی تھی۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاتما جی نے "ودیا سبھا" کی ستھاپنا کا پرستاو پہلے پہل سمت ۱۹۶۲ میں کیا تھا۔ دو ورش تک لگاتار اس پرستاو کا نوٹس دیا جاتا رہا۔ پرنتو سبھا میں ۲/۳ حاضری نہ ہونے کے کارن اس وشے پر وچار نہ ہو سکا۔ سمت ۱۹۶۸ میں یہ وشے پیش ہوا۔ اس پر وچار بھی ہوا۔ پرنتو کورم ٹوٹ جانے کے کارن اس پر سمتی نہ لی جا سکی۔

سپتاہک "ستدھرم پرچارک" شکروار ۱۵ پھاگن سمت ۱۹۷۰ کی سنکھیا کے پرشٹ ۱ پر انترنگ سبھا کے ایک پرستاو کے سمبندھ میں لکھا ہے۔ کہ:-

"اس پرستاو میں گوروکل کے سمبندھ میں نمن لکھت یاتیں نشچت کی گئی ہیں:-

۱۔ گوروکل کو ایک وشو ودیالیہ کا روپ دے دیا گیا ہے۔

۲۔ اس کا پربندھ ایک ودیا سبھا کرے گی۔ جو دو ورش کے اندر اندر بنا دی جائے گی۔

۳۔ جب تک ودیا سبھا نہ بنے گی۔ تب تک آریہ پرتی ندھی سبھا ہی وشو ودیالیہ کو چلائے گی۔

۴۔ اس وشو ودیالیہ کے ساتھ بھن بھن کالج سمبندھت ہوں گے۔ ان میں ایک وید ودیالیہ پرتھک ہوگا۔ جو ہی وشو ودیالیہ سے سمبندھت ہوگا۔ پرنتو اس کا ادھکار سوامیتو آریہ پرتی ندھی سبھا اپنے پاس رکھے گی۔ شیش سب کالج ودیا سبھا کے سپرد کر دئے جائیں گے۔

۵۔ باہر کے ودیالیوں کے ودیارتھی بھی گوروکل کی پریکشا دے کر ودمان گوروکل مہا ودیالیہ میں پرویشٹ ہو سکیں گے۔

اس پرستاو کو سویکار کرنے میں انترنگ سبھا نے بڑی بدھی منتا سے کام لیا ہے۔"

[illegible] سمت ۱۹۷۷ بکرمی میں "ودیا سبھا" کا پرستاو سویکار ہو گیا۔ پرنتو اسے کاریہ میں نہیں لایا گیا۔ پھر سمت ۱۹۸۰ میں نمن لکھت پرستاو سویکرت ہوا:-

۱۔ گوروکلوں کے پربندھ شاسن کے لئے ایک سبھا ہے۔ سمبندھت آریہ سماجوں کے دوارہ [illegible] شکشنالیوں کے نرکشن [illegible] کے لئے ایک آریہ "ودیا سبھا" ہوگی۔

۲۔ آریہ ودیا سبھا کے سنگٹھن تتھا ادھیکار انگت سنستھاؤں کو دیکھ پرکار سے چلانے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا دوارہ [illegible] نشچت کئے جائیں گے۔

۳۔ انگت سنستھاؤں کے آیہ ویہ کا ادھیکار آریہ پرتی ندھی سبھا کے [illegible] نرکشن میں [illegible] ودیا سبھا کے آدھین ہوگا۔

۴۔ سبھا کا کوئی نشچت نیم انگت سنستھاؤں کا کوئی بھاگ انگت ودیا سبھا کے سنگٹھن میں کسی غیر ممبر کو سملت کرنے میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے بادھک نہ ہوگا۔ کنتو ایسے غیر ممبروں کی سنکھیا انگت سبھا کے کل سبھا سدوں کے ۱/۳ سے نہ بڑھے۔ اور وہ غیر ممبر آریہ سبھا سد ہوں۔

عمل اس پرستاو پر بھی نہیں ہوا۔ کئی مہانو بھاوؤں کے خیال میں اس کا کارن ادھیکاریوں کی سستی یا ارُچی ہے۔ ہم چکتے ہیں۔ کہ جب یہ پرستاو پاس کرانے والے مہانو بھاو سویم ادھیکاری تھے۔ تو انہوں نے اسے کریاتمک روپ کیوں نہ دیا؟ وشیش ادھیکاریوں کا نہیں۔ سویم پرستاو ہی ایسا ہے۔ جس کو کریاتمک روپ دینا آسان کام نہیں تھا۔ ہم اپنے ہی سمے کے سمبندھ میں جانتے ہیں۔ کہ شری پنڈت وشیشر ناتھ جی ودیا سبھا کی ستھاپنا کے لئے بہت اُتسک تھے۔ [illegible] کہ وہ اس سبھا کے بنا اچھا رہنا ہی پسند کرتے تھے۔ ان کے اگر [illegible] سبھا کے نرمان کے لئے ایک آپ سبھا

(باقی صفحہ ۱۸)

ستیارتھ پرکاش کی آلوچنا

جس نے رادھا سوامی کیمپ میں ہلچل پیدا کر دی ہے

جلدی منگوائیے!

چند کاپیاں رہ گئیں

یہ لیکھک لالہ آنند سروپ جی کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" پر مدلل اور عالمانہ رنگ کی تنقید ہے۔ نیز مصنف کی فلاسفی اور تعلیم کے علاوہ رادھا سوامی ایشور اور اس کے اوتاروں کی حقیقت پر ایک جامع تبصرہ جس کو دیکھ کر پیروان رادھا سوامی حیران ہیں۔ اس نادر تصنیف کے مطالعہ سے خود ساختہ روحانیت کا راز طشت از بام ہو گیا ہے۔ اس لاجواب کتاب کے مصنف شری مہاشہ پریم چند جی آریہ سیوک ہیں۔ ضخامت ۲۰۲ صفحہ۔ قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

٦ جیٹھ سمت ١٩٩٢

"آریہ ودیا سبھا"

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اگلے اجلاس میں سب سے ضروری مضمون "آریہ ودیا سبھا" ہوگا۔ اس پر گمبھیر وچار کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلا سوال یہ ہے۔ کہ اس وقت یہ پرشن وشیش روپ سے کیوں اٹھایا گیا ہے؟ اگر یہ کہا جائے۔ کہ پچھلے دنوں گوروکل میں جو سمسیا اُپستھت ہوئی تھی۔ "آریہ ودیا سبھا" اس کا حل ہے۔ اور اس لئے اس کی فالحال ضرورت ہے۔ تو میں نہیں مانتا۔ اور اس لئے اس نئی سبھا کی حمایت نہیں کر سکتا۔ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی موجودہ انترنگ سبھا کو نالائق نہیں سمجھتا۔ اور نہ ہی یہ مانتا ہوں۔ کہ وہ کسی طرح بھی گوروکل کی وشیش گھٹنا کے لئے ذمہ وار ہے۔ بخلاف اس کے میں یہ مانتا ہوں۔ کہ انترنگ سبھا نے اس سمسیا کو حل کرنے میں بڑی دور درشتا دکھلائی۔ اور اپنے کرتویہ کا پالن کیا۔ میں یہ بھی مانتا ہوں۔ کہ انترنگ سبھا میں ایک بھی شخص ایسا نہیں جسے گوروکل کا ورودھی کہا جا سکے۔ ہاں اگر ڈسپلن کے سوال پر کوئی خاص رائے رکھنے والا شخص گوروکل کا ورودھی سمجھا جا سکتا ہے۔ تو انترنگ سبھا کی اکثریت اقلیتی گوروکل کی ورودھی ہے۔ اور اگر کسی سنگھ گوروکل کا ورودھی یا تکیش یا فی ہونے کا یہی معیار ہے۔ کہ وہ ڈسپلن کو سخت رکھنا چاہتا ہے۔ یا اس کا ناش کرنا چاہتا ہے۔ اور "آریہ ودیا سبھا" سے اس پرشن کا کچھ مختلف ہوتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ دن گوروکل اور آریہ سماج دونوں کے لئے نامبارک ہوگا۔ جب کہ ایسی آریہ ودیا سبھا قائم کی جائے گی۔

کوئی بھی ودیا سبھا ہو۔ اگر وہ اپنے نام کی لاج رکھنا چاہتی ہے۔ اور جس اُدیش سے سنستھا بنائی گئی ہے۔ اسے پورن کرنا چاہتی ہے۔ تو اسے ڈسپلن کی رکھشا کرنی ہوگی اور سختی کرنی ہوگی۔ تو نہ صرف خود تباہ ہوگی۔ بلکہ اس سنستھا کو بھی لے ڈوبے گی جس کا پربندھ اس کے ہاتھ میں ہے۔ پس اگر موجودہ انترنگ سبھا کو اس بات کی سزا دی جا رہی ہے۔ کہ اس نے گوروکل میں ڈسپلن کی رکھشا کی۔ تو میں "آریہ ودیا سبھا" کی تائید نہیں کر سکتا۔

لیکن "آریہ ودیا سبھا" کا پرشن نیا نہیں۔ بلکہ پرانا ہے۔ کئی سال سے سبھا کے سامنے ہے۔ سبھا اس کے متعلق کچھ نتیجہ بھی کر چکی ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ سوال اسی وقت ہی اٹھایا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ انترنگ سبھا کو گوروکل کی سمسیاؤں پر وچار کرنے کے لئے کافی تعلیم کا کام ایسے اشخاص کے ہاتھوں میں ہونا چاہئے۔ موجودہ انترنگ سبھا میں کئی ایسے سجن ہو سکتے ہیں جو اس کے لئے اُپیوگی ثابت ہو سکتے ہوں۔ لیکن کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ اس کے معنی حصوں میں تقسیم کرنی ہے۔ ایک قسم کی سرگرمیاں قسم کی شکشا سمبندھی۔ اور ان دونوں کے لئے سبھا بنانی ہے۔ اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہوگا۔ کہ گوروکل ہے کیا؟ آریہ سماج کی ایک کو پورا کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ یا کہ مشنری پیدا کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔

نے۔ جنہوں کہا جاتا ہے۔ کہ کے خلاف آواز اٹھاتے ہوں لہرایا۔ اور سب کی لگن ہو۔ اور وہ اور تیزی سے متعلق صحیح رائے قائم حکومت کو بیرونی سرگرمیوں کو دو خطرہ نظر آنے لگی۔ اور دوسری جاری رکھنے اور علیحدہ علیحدہ انترنگ لئے اس جہاں پرشن۔ سبھا میں پرشن کر دیا۔ یہاں تک کہ ضروریات کو بھی ظالموں کی بجائے سماج کے ضرورت ہے کہ بچار رینے کے

کوئی کوئی سجن یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس ... تو ودیشی جو قیمت اگر وہ یہ جو گر ستوں میں

کہ چاہے اس کے اُدیش دونوں ہوں اور چاہے یہ آریہ سماج کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے جاری کی گئی ہو۔ اس صورت میں اس کا پربندھ ایسے ہاتھوں میں ہوگا۔ جو اسے آریہ سماج کی سنستھا بنائے رکھنے کی شکتی رکھتے ہوں۔ دوسرے شبدوں میں یہ کہ سوائے اس صورت کے اسے ایک راشٹریہ شکشالیہ مان لیا جائے۔ اور اسے ویسا ہی رکھا جائے۔ گوروکل آریہ سماج کے لئے ہوگا۔ آریہ سماج کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور آریہ سماج کا ہوگا۔ اس صورت میں یہ سوال خارج از بحث ہے کہ "آریہ ودیا سبھا" آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین ہو۔ یا اس سے آزاد۔ میں مانتا ہوں۔ کہ یہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ "آریہ ودیا سبھا" آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت ہوگی۔ اس کی انترنگ سبھائیں دو ہوں گی۔ ایک کیول گوروکل کے لئے ہوگی۔ اور دوسری باقی کاموں کے لئے۔

"آریہ ودیا سبھا" کے سمبندھ میں جو پرستاو اس وقت تک سبھا میں آئے ہیں۔ ان میں بھی یہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ یہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ہوگی۔ میں نے یہ پرشن کیول اس لئے اٹھایا ہے۔ کہ میں ایسے آریہ سجنوں کو جانتا ہوں جن کی سمتی ہے۔ کہ اگر ودیا سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین رہی۔ تو یہ ایک بے نتیجہ چیز ہوگی۔ اور اس کا اُدیش پورن نہ ہوگا۔ اگر اتنے ورشوں تک ودیا سبھا نے کوئی سفل روپ دھارن نہیں کیا۔ تو اس کا بڑا کارن یہی ہے۔ کہ جس پرکار کی ودیا سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سویکار کی تھی۔ وہ انہیں منظور نہ تھی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سادھارن سبھا جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہ نشچے کر چکی ہوئی ہے۔ کہ آریہ سماج کے آدھین یونیورسٹی شکشا پرنالی کے جو سکول اور کالج چل رہے ہیں۔ وہ بھی اس ودیا سبھا کے آدھین ہوں گے۔ گویا یہ ودیا سبھا کیول گوروکل کا ہی پربندھ نہ کرے گی۔ بلکہ آریہ سماج کے تمام شکشالیوں کا۔ دوسرے شبدوں میں یہ کہ آریہ سماج کی تعلیمی سرگرمیوں کے لئے یہ سبھا ذمہ وار ہوگی۔

سار انش یہ کہ اگر آریہ ودیا سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی موجودہ انترنگ سبھا کے نالائق ثابت کرنے کے لئے جاری کی جا رہی ہے۔ اور اس میں اس بھاؤ کا کوئی انش بھی ہے۔ تو میری ہمدردی اس کے ساتھ نہیں۔ اگر یہ کہا جاتا ہو کہ آریہ سماج کی تعلیمی سرگرمیوں کے پربندھ کے لئے ایک علیحدہ انترنگ سبھا ہونی چاہئے۔ تو میں اس تجربہ کے خلاف نہیں۔ یہ تجربہ کر لیا جائے۔ اگر کامیاب ہو سلوک ہے۔ قسمت نہ ہو۔ تو اسے ترک کیا جا سکتا ہے۔ کنتو ایک کٹھن پرشن میرے سامنے اُپستھت ہے۔ وہ یہ کہ اگر گوروکل وید کے ودوان یا ودیارتھی اور آریہ سماج کے سیوک پیدا کرنے کے لئے ہے۔ تو اس صورت میں اس کا پربندھ پرانی انترنگ سبھا کے پاس رہے یا نئی ودیا سبھا کے پاس۔ اُپدیشک ودیالیہ میں شکشا ہی دی جاتی ہے۔ چاہے وہ مذہبی شکشا ہو۔ اسے وشیش پرشن ہی دے سکتے ہیں۔ اور اس کا پربندھ بھی وشیش پرشنوں کے ہاتھ میں ہی ہو سکتا ہے۔ عیسائیوں کی کوئی تھیولاجیکل سیمینری (Theological Seminary) ہو۔ وہ ہے تو ایک شکشالیہ چاہے اس میں انجیل اور تت سمبندھی گرنتھ ہی کیوں نہ پڑھائے جاتے ہوں۔ اُپدیشک ودیالیہ میں تو درشن سا ہتیہ اور کئی وشے پڑھائے ہی جاتے ہیں۔ لیکن آج تک کبھی کسی نے یہ نہیں کہا۔ کہ اُپدیشک ودیالیہ کا پربندھ ودیا سبھا کے آدھین کر دیا جائے۔ یہ کیوں؟ یہ پرشن میں نے آریہ جنتا کے سمکھ رکھ دیا ہے۔ تاکہ وہ اس پر بھلی پرکار وچار کر سکے۔

انت میں میں یہ نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ودیا سبھا کا وشے بڑی شانتی اور گمبھیرتا سے وچار کرنے یوگیہ ہے۔ ایسا نہیں کہ جس پر جذبات بھڑکیں یا بھڑکائے جائیں۔ ہمارے سامنے گوروکل کے بھوشیہ کا پرشن ہے۔ سب چاہتے ہیں کہ وہ سورکھشت ہو۔ کچھ بھائیوں کی یہ سمتی ہے کہ یہ کام آریہ ودیا سبھا کے دوارہ ہی ہو سکتا ہے۔ جن کی یہ سمتی نہیں۔ انہیں بھی شانتی اور پریم سے سننا چاہئے۔ اور سوچ وچار کر ایسے پرنام پر پہنچنا چاہئے۔ جو گوروکل کے لئے ہتکر ہو۔ اس سنستھا کے سمبندھ میں کئی جٹل سمسیائیں اُپستھت ہو گئی ہیں۔ اور میرے وچار میں سب سے جٹل سمسیا آرتھک ہے کنتو سادھارن ودیا سبھا ودن کے کھلوڑے سے سمہ میں دستاویں نہیں جا سکتی۔ ہیں

سبھا کا اگلا اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اگلا اجلاس ۲۵ و ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء کو ہوگا۔ اس ورش پرتی ندھیوں کا نیا چناؤ ہوگا۔ اس لئے سب کے سب پرتی ندھی نئے سرے سے چنے جائیں گے آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ وہ اپنے اس ادھیکار سے شیگھر لابھ اٹھائیں ۔

مجھے افسوس ہے کہ اس وقت تک پرتی ندھیوں کے آنے کی رفتار سست ہے۔ اس کا پرینام یہ ہوگا۔ کہ پچھلے دنوں میں کام کا زور بڑھ جائے گا۔ پرتی ندھی آ تو جاتے ہیں لیکن وقت کی تنگی کی وجہ سے کئی فارم مکمل نہیں ہو سکتے۔ اور اس طرح بعض آریہ سماجوں کے پرتی ندھی لئے نہیں جا سکتے۔ مناسب یہ ہے کہ ہر ایک آریہ سماج جلد سے جلد اپنے پرتی ندھی چن کر سبھا میں بھیج دے۔ تاکہ اگر فارم میں کوئی نقص ہو۔ تو وہ دور ہو جائے۔ کئی آریہ سماجیں عین وقت پر اپنے پرتی ندھی فارم لے آتی ہیں۔ دفتر کو ان میں کچھ ترٹیاں نظر آتی ہیں۔ انترنگ سبھا کے لئے نہ جانے یا مانن نہ جانے رفتن کا سوال ہو جاتا ہے۔ ناقص فارموں کو وہ منظور نہیں کر سکتی۔ اور اسے یہ بھی گوارا نہیں ہوتا۔ کہ آریہ سماجیں بغیر پرتی ندھیوں کے رہ جائیں ۔

جہاں آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنے پرتی ندھیوں کا انتخاب کریں۔ وہاں اُن کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ بہترین اشخاص کا انتخاب کریں۔ سبھا میں یوگیہ سجن آئیں گے۔ تو سبھا کی آیوگتنا اور شکتی بڑھے گی۔ ایوگیہ آئیں گے۔ تو اسے ہانی پہنچے گی۔ سبھا کے لابھ میں آریہ سماجوں کا لابھ ہے۔ اور اس کی ہانی میں آریہ سماجوں کی ہانی۔ اس لئے سماجوں کو چاہئے۔ کہ پرتی ندھیوں کے انتخاب میں خاص احتیاط سے کام لیں۔ وہ نہ کسی کی سفارش سے متاثر ہوں۔ اور نہ کسی جذبہ سے متحرک ہوں۔ وہ یہ دیکھیں۔ کہ جس سجن کو وہ سبھا میں بھیجنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کے لئے اُپیوگی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو چاہے کوئی بھی ہو۔ اسے نہ بھیجیں۔ پچھلے دنوں بعض حلقوں میں یہ تحریک ہوئی تھی۔ کہ سناتنوں کو سبھا میں بھیجا جائے۔ میں اس کے سمبندھ میں اپنے وچار پرگٹ کر چکا ہوں۔ اور انہیں دہرانے میں کوئی عیب نہیں سمجھتا۔ کہ کسی سناتنک کو محض اس لئے کہ وہ سناتنک ہے۔ سبھا میں بھیجنا سبھا کے ساکھ وروُدھ کرنا ہے۔ ان سناتنکوں کو لے کر سبھا میں بھیجا جائے۔ جو آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ اور جن کے لئے آریہ سماج سب سے پیاری چیز ہے۔ لیکن جو سناتنک دھڑہ بنا کر سبھا میں آنا چاہتے ہیں۔ اور ایک نئی پارٹی کی بنیاد ڈالنے چاہتے ہیں۔ انہیں نہ بھیجنا ہی اُچت ہے۔ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ محض سناتنک ہونے کی وجہ سے کسی دھڑہ میں شریک ہونا اور سناتنکوں کی اکثریت کسی پرشن پر جو فیصلہ کرے۔ اس کے مطابق ہی سمتی دینا بلا لحاظ اس کے کہ وہ سمتی اچھی ہے یا بری۔ مسلم ذہنیت کا دوسرا روپ ہے۔ اس نے ونش کا بیڑا غرق کیا ہے۔ اس نے آزادی کی راہ میں روڑے ہی نہیں اٹکائے۔ بلکہ بڑے بھر ڈال دئے ہیں۔ اور یہی مسلم ذہنیت جس کا دوسرا نام سناتنک ذہنیت ہے۔ آریہ سماج میں آ گئی۔ تو اس کا بھی خاتمہ کر دے گی۔ میں ان تمام سناتنکوں کا جو آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں یا اس کی سیوا کرنا چاہتے ہیں۔ ہردے سے سواگت کرتا ہوں۔ وہ شوق سے سبھا میں آئیں۔ لیکن اُن سناتنکوں کا نہیں۔ جن کا اسنٹ (؟) دلی آریہ سماج نہیں بلکہ وہ ہے۔ صرف ان ہی لوگوں کا آریہ پرتی ندھی سبھا میں سواگت کیا جا سکتا ہے جو آریہ سماج اور کیول آریہ سماج کی (Allegiance) (اطاعت) قبول کریں۔ آریہ سماج کی سیوا سے بھن کسی بھاو سے کوئی سبھا میں آتا ہے۔ تو وہ اسے بھی ہانی پہنچائے گا۔ اور آریہ سماج کو بھی۔ اس لئے میں پنجاب کے آریہ سماجوں کو اس ذہنیت کے خلاف خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ اگر انہوں نے اس کے سامنے سر جھکا دیا۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پارٹی بازی کا میدان بن جائے گی۔ اور بجائے اس کے کہ وہ سماج کی کوئی سیوا کر سکے۔ اسے تباہی کی طرف لے جانے والی بنے گی ۔

(کرشن)

کہ وہ اس میلہ میں کثیر تعداد میں شامل ہو کر ادھیکاریوں کی محنت کی داد دیں۔ اور آریہ سماجیوں کا خصوصاً یہ دھارمک کرتویہ ہے کہ وہ اس میلہ کو اتنا کامیاب بنائیں کہ یا سمجھے کے اندر...

پنڈت چموپتی جی کی گورکل سے علیحدگی

پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سماج کے اُن گنے چنے ودوانوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا سارا جیون اس کی سیوا کے لئے ارپن کر دیا ہے۔ وہ دیانند سیوا سدن کے سدسیہ ہیں جس کے ارتھ یہ ہیں کہ وہ ۱۸ ورش تک لگاتار مقررہ الاؤنس پر آریہ سماج کی سیوا کریں گے۔ انہیں سدن کے سدسیہ بنے کئی ورش ہو چکے ہیں۔ اور وہ بذریعہ تحریر و تقریر آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ یہ کہنا مبالغہ میں داخل نہیں کہ اس عرصہ میں انہوں نے آریہ سماج کے لئے جتنا ساہتیہ پیدا کیا ہے۔ کسی اور نے نہیں کیا۔ ان کی تقریروں میں جادو کا اثر ہے۔ اور جس وقت وہ کسی ویدمنتر کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ تو شروتاگن بُت بنے بیٹھے رہ جاتے ہیں ۔

سات سال ہوئے۔ جب کہ انہیں گورُوکل بھیجنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ان دنوں میں ہی سبھا کا منتری تھا۔ میرے کہنے پر وہ گورُوکل چلے گئے۔ دیانند سیوا سدن کا سدسیہ بننے کی پہلی شرط یہ ہے کہ سبھا جس بھی کام پر اُنہیں لگائے۔ وہ انکار نہ کریں۔ گورُوکل میں وہ پروفیسر بنا دئے گئے۔ ۵ سال تک وہ لگاتار یہ کاریہ کرتے رہے۔ جب پروفیسر رام دیو جی جیل جانے کے لئے گورُوکل کے آچاریہ اور مکھیہ ادھشٹاتا پد سے الگ ہو گئے۔ تو پنڈت چموپتی جی کو مکھیہ ادھشٹاتا کا کاریہ دیا گیا۔ پروفیسر رام دیو جی کے بعد وہ دیانند سیوا سدن کے سب سے پرانے ممبر ہیں۔ اسی بنا پر انہیں سدن کا ادھشٹاتا بھی بنایا گیا۔ اور اسی بنا پر انہیں گورُوکل کا گورنر بھی بنایا گیا۔ کچھ عرصہ بعد پنڈت دیو شرما جی نے آچاریہ پد سے تیاگ پتر دے دیا۔ جس پر انترنگ سبھا نے پنڈت جی کو ہی عارضی طور پر گورُوکل کا آچاریہ بھی بنا دیا۔ پچھلے برس گورُوکل میں جو افسوسناک واقعات ہوئے۔ اور جن کی تفصیل دوہرانے کی میں ضرورت نہیں سمجھتا۔ انہوں نے پنڈت جی کو اس بات پر تیار کر دیا کہ وہ گورُوکل سے چلے آئیں۔ اور پہلے کی طرح سبھا کے وید پرچار وبھاگ میں کام کریں۔ چنانچہ انہوں نے ان عہدوں سے تیاگ پتر دے دیا۔ جسے سبھا پردھان نے منظور کر لیا۔ پنڈت جی لاہور آ گئے ہیں۔ اور پہلے کی طرح وہ آریہ سماجیوں کی لیکھ اور بانی دوارہ سیوا کریں گے +

گورُوکل میں ہونے کی وجہ سے وہ آریہ سماجوں کے جلسوں میں زیادہ شریک نہ ہو سکتے تھے۔ اب ہو سکیں گے۔ اس کے علاوہ وہ آریہ سماج کے لئے اُتّم کوٹی کا ساہتیہ پیدا کر سکیں گے۔ کچھ پستکیں انہوں نے تیار کر لی ہیں۔ جو شیگھر ہی پرکاشت ہو جائیں گی۔ اور کچھ پستکیں وہ تیار کرنے والے ہیں۔ وہ گورُوکل میں رہیں۔ یا لاہور میں۔ وہ آریہ سماج کی مشینری کا ایک نہایت مفید پرزہ ہیں۔ ایک لحاظ سے یہ بات قابل افسوس ہے۔ کہ وہ گورُوکل میں نہ رہ سکے۔ ایک لحاظ سے نہیں۔ کیونکہ ان کا کاریہ کشیتر زیادہ وسیع ہو جائے گا۔ جو لوگ ان کی حقیقی قیمت سے واقف ہیں۔ وہ ان کے متعلق کسی غلط فہمی میں نہیں پڑ سکتے۔ لاہور والیس آنے پر میں ان کا سواگت کرتا ہوں۔

(کرشن)

...آریہ دیو...

[illegible]

جلکے آدھیر... پیمپرہ

... اکھنڈ امیدوار ...

جس وقت یہ پرکاشن آریہ پرتی ندھی کے ہاتھ میں پہنچے گا۔ اس وقت شہید دھرم ویر [illegible] رامچند کی شہادت گاہ کے نکٹ سبھا میں "وِیر میلہ" منا رہے ہوں گے۔ خاص حالات کی وجہ سے امسال یہ میلہ جیٹھ ۲ و ۳ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۷۔۱۸۔ اور ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء کو پوری نہیں ہو سکی ہے۔ ادھیکاریوں نے میلہ کو بارونق بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں... ہم جانتے ہیں کہ حالات میں فیصلہ کر چکی ہیں۔ اور یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ بعض شرارت پسند اشخاص ... وہی ایسا ہے جس نے کی خفیہ کوشش شروع کی تھی۔ ریاستی پولیس ... سمبندھ میں جانتے ہیں پورا قابو پا لیا ہے۔ اور جہاں تک میلہ کو سپھل بنانے ... یہ بہت آشنک ... سنت رام جی ادھشٹاتا وید پرچار وبھاگ ریاست ... کر رہے تھے۔ ان کے پروگرام میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ...

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا شاندار نتیجہ

آریہ ہائی سکول لدھیانہ نے جو کہ ابتدا سے ہی اپنے شاندار نتائج کی وجہ سے تمام پنجاب میں نمایاں شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اس سال اور بھی نمایاں ریزلٹ دکھا کر سکول کی شان کو چار چاند لگا کر پچھلے ریکارڈ مات کر دیئے ہے۔

آریہ ہائی سکول لدھیانہ سے اس سال ۱۸۴ لڑکے امتحان میٹریکولیشن میں شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۷۴ لڑکے نہایت اعلیٰ نمبر لے کر کامیاب ہوئے۔ ریزلٹ ۹۵ فیصدی سے بھی زیادہ رہا۔ جو پنجاب بھر میں خاص شان رکھتا ہے۔ ۷۶ لڑکے فرسٹ اور ۹۸ لڑکے سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ اوّل پانچ لڑکوں نے ۶۴۲ سے ۶۷۵ تک نمبر حاصل کئے۔ اور گیارہ لڑکوں نے ۶۰۰ سے اوپر نمبر حاصل کئے۔ مقابلتاً آریہ ہائی سکول لدھیانہ تمام شہر کے سکولوں کو نمایاں طور پر مات کر گیا۔ خالصہ۔ اسلامیہ۔ پرچارک کرسچن اور گورنمنٹ ہائی سکول نے ملا کر جہاں صرف ۱۵۵ لڑکے کامیاب کرائے۔ وہاں اکیلے آریہ ہائی سکول نے ۱۷۴ لڑکے اعلیٰ نمبروں میں پاس کرائے ہیں۔

اس لاثانی شاندار کامیابی پر ہم سکول کے نہایت ہی قابل قربانی مجسم ہیڈ ماسٹر شری لالہ رام لال جی بی۔ اے اور ان کے قابل سٹاف کو ہاردک دھنیہ واد دیتے ہیں۔ [illegible] کمیٹی اپنے ہیڈ ماسٹر [illegible] پر جس قدر بھی فخر کرے۔ کم ہے۔

سبھاش بابو کو آنریری ڈگری

[illegible] ہندوستان کے سپوتوں کی اپنے ملک میں [illegible] ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں [illegible] حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ جن [illegible] ہندوستانیوں کے دل میں دیش بھگتی کا عشق [illegible] ہو جاتا ہے۔ ان کا اپنے ملک میں رہنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اگر وہ شری متی ہردیال ماتھر ایم۔ اے اور راجا مہندر پرتاپ کی طرح خود ہی دیش سے ہجرت اختیار نہ کریں۔ تو حکومت ان کو سوبھاش بابو کی طرح خود ملک سے باہر رہنے کے لئے مجبور کر دیتی ہے۔ حالانکہ ہندوستان کے وہی سپوت ملک سے باہر جا کر دوسرے ممالک میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

لندن سے تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آئرلینڈ میں شری بت سوبھاش بابو کا بڑی بے تابی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ جس وقت آپ ڈبلن پہنچیں گے۔ آپ کو کارپوریشن کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جائے گا۔ آئرلینڈ کی نیشنل یونیورسٹی کی طرف سے جس کے چانسلر مسٹر ڈی ویلرا ہیں۔ شری بت سوبھاش بابو کو ایک آنریری ڈگری دی جائے گی۔ بذاتِ خود گو یہ ڈگری آئرلینڈ میں سادھارن بات ہو۔ لیکن ایک ہندوستانی دیش بھگت کو اس کا دیا جانا ثابت کرتا ہے۔ کہ بھارت ورش کے سپوتوں کو اس ملک میں جس نظر سے برطانوی حکومت کے نمائندے دیکھتے ہیں۔ اس نظر سے غیر ممالک میں ان کو نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ اس کے خلاف ان کو ایک قابلِ فخر ہستی خیال کیا جاتا ہے۔

ویر بیراگی کا جنم دن

امسال ویر بیراگی بندہ بہادر کا جنم دن سنیچر وار ۲۵ مئی کو پنجاب بھر میں منایا جائے گا۔ اس بات سے قطع نظر کر کے کہ ویر بیراگی ہندو تھے یا خالصہ۔ ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ تواریخی لحاظ سے ان سے آریہ جاتی کو کیا فائدہ پہنچا ہے؟ تاریخ دان اصحاب کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ دسم بادشاہ گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کے جام شہادت نوش کرنے کے بعد ویر بیراگی ہی ایک ایسے مہاپرش تھے۔ جنہوں نے پنجاب میں غیر ملکی طرزِ حکومت کے خلاف آزادی کا پرچم پوری شان سے لہرایا۔ اور سوتنترتا کے یدھ کو اس ہمت اور تیزی سے جاری رکھا۔ کہ دہلی کی مغلیہ حکومت کو ویر بیراگی کی ذات میں ایک مستقل خطرہ نظر آنے لگا۔ سوتنترتا کے یدھ کو جاری رکھنے اور کامیابی سے چلانے کے لئے اس مہاپرش نے اپنا سروسو بلیدان کر دیا۔ یہاں تک کہ آخر کو اپنے لختِ جگر کو بھی ظالموں کی بھینٹ کر دیا۔ ضرورت ہے کہ بھارت ورش کا بچہ بچہ ۲۵ مئی کو اس مہاپرش کے جنم دن کو پوری شان سے منا کر وِیر پوجا کا ثبوت دے۔

سندھ پرانت کی علیحدگی کی تیاریاں

جو تازہ حالات معلوم ہوئے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حکومتِ بمبئی نے سندھ پرانت کی علیحدگی کے متعلق تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ مقامی حکام سندھ پرانت کی علیحدگی کی حالت میں نئے صوبے کے لئے اس طرح گویا سنوارے تیار کر رہے ہیں۔ گویا صوبہ مذکور کی علیحدگی ایک امرِ واقع بن چکی ہے۔ مزید برآں نئے حلقہ ہائے انتخاب میں ووٹروں کی فہرستیں بھی تیار کی جا رہی ہیں۔

یہ تو ہوا سرکار کا صوبہ کے متعلق بہت مجموعی فرض۔ لیکن رہ رہ کر ہمارے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ حکومت نے صوبہ کی غیر مسلم اقلیت کے مفاد کے تحفظ کا کیا پربندھ کیا ہے۔ جب سے سندھ کی احاطہ بمبئی سے علیحدگی کی سکیم تیار کی گئی ہے۔ وہاں کے ہندوؤں کی طرف سے متواتر اس کے خلاف پروٹسٹ کیا جاتا رہا ہے۔ مگر افسوس کہ گورنمنٹ نے اس کی طرف مناسب توجہ نہیں دی۔ حادثۂ کراچی کے بعد اور اس سے پہلے ہندوؤں کو وہاں جن مشکلات کا سامنا رہا ہے۔ اس کے متعلق اخبارات میں بارہا حالات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اب جب صوبہ علیحدہ بن جائے گا۔ اور مسلم اکثریت صوبہ کے سیاہ و سفید کی مالک بن جائے گی۔ تو نہ جانے غیر مسلم اقلیت کا کیا حال ہوگا؟

شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی

گو شاردا بل کو ایکٹ کا روپ دھارن کئے کئی سال ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ابھی تک بچپن کی شادیاں نہیں رکیں۔ سننے میں آتا ہے کہ ہر سال شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی میں ہزاروں شادیاں ہمارے دیش میں ہو رہی ہیں۔ بال وِواہ کی روک تھام کرنے والے دیکھتے ہیں۔ لیکن کر کچھ نہیں سکتے۔ کیونکہ حکومت کے کارندے اس ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والوں کو خود ہی مستوجبِ سزا قرار نہیں دیتے۔ جیسے اگر وہ پولیٹیکل جرائم کے مرتکب اشخاص کو دیتے ہیں۔

اگر حکومت کی طرف سے ہر ایک بستی میں ایک ایسی سرکاری کمیٹی بن جائے۔ جو کہ شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف عملی قدم اٹھانے کی ذمہ دار ہو۔ تو ممکن ہے۔ کہ خلافِ ورزی کے واقعات کی تعداد دن بدن کم ہوتی جائے۔ اور ایسے دن بال وِواہوں کی تعداد میں جو اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ وہ بھی آسانی سے رک جائے۔

آنکھوں میں اسی طرح روشنی آگئی

بابو بنارسی داس جی کاجری میرٹھ سے لکھا فرماتے ہیں۔

شریمان منیجر صاحب۔ نمستے

پہلے بھی میں نے آپ کا بھیم سینی سرمہ منگایا تھا میں اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا میری بہن کی آنکھیں چیچک نکلنے کی وجہ سے نہیں کھلتی تھیں۔ بہت ڈاکٹروں سے علاج کرایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ سب نے یہ کہہ کر کہ چیچک کا کوئی علاج نہیں ٹال دیا۔ آپ کے سرمہ نے پانی بند کر دیا ہے اور آنکھوں میں اسی طرح روشنی آگئی ہے

بھیم سینی سرمہ آنکھوں کے ہر مرض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے۔ لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ لگانے کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ ککرے سرخی کھجلی۔ پانی بہنا۔ دھندلا دکھنا وغیرہ تمام امراض تو بہت ہی جلد آرام ہوتے ہیں۔ قیمت ۱ روپیہ فی شیشی

گوروکل سناتک

فارمیسی دہلی نمبر ۶۲

شادی کرو مگر "گرہست دھرم مجلد" اردو مصنفہ شری نند و رشی جی قیمت ایک روپیہ جو گرہستیوں بلکہ اولاد کے خواہشمندوں کی سچی رہنما ہے۔ کا مطالعہ کرو ۔ منیجر راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ لاہور

ناکامی کا اعتراف

شری پنڈت جواہر لال جی نہرو کی رہائی کے متعلق یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے مسٹر سی۔ الیف۔ اینڈریوز نے کہا۔ کہ ہندوستان میں بے چینی کے پیش نظر میں نے پنڈت جی کی رہائی پر زور دیا تھا۔ مگر بدقسمتی سے میری یہ کوششیں کامیاب نہیں ہوئیں۔ مسٹر اینڈریوز کا افسوس لاحاصل ہے۔ کیونکہ حکومت ہند کا دیر سے خاصہ ہو چکا ہے۔ کہ وہ اس وقت تک کوئی قدم نہیں اٹھاتی جب تک ناموافق سیاسی حالات اسے ایسا کرنے پر مجبور نہ کر دیں۔ اسے پنڈت جی کو رہا کرنا ہی پڑے گا۔ لیکن ایسا وہ اس وقت کرے گی۔ جب اسے ہندوستان کی مدد کی کسی نازک مرحلہ پر ضرورت محسوس ہوگی۔ آج ہی اگر یورپ میں کہیں جنگ چھڑ جائے۔ اور حکومت کو اس امر کی ضرورت درپیش آ جائے۔ کہ وہ ہندوستان سے اس جنگ کے لئے روپیہ اور آدمی ملیں۔ تو پہلا کام جو وہ ہندوستانیوں کو خوش کرنے کے لئے کرے گی۔ وہ پنڈت جی کی رہائی ہوگا۔ حکومت کی عاقبت اندیشی اسی بات میں ہے۔ کہ وہ ایسی نازک حالت پیدا ہونے سے پہلے ہی پنڈت جی کو رہا کر دے۔ اور ہندوستانیوں کی سیاسی زندگی کو مزید تلخ نہ بنائے ؛

برطانیہ کی جنگی تیاریاں

آثار و قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی جنگ عظیم نزدیک آ رہا ہے۔ اور برطانیہ اس جنگ کے خلاف ابھی سے مدافعانہ تیاریوں میں مصروف ہو گیا ہے۔ ادھر ریاست کشمیر سے حکومت ہند نے گلگت کا علاقہ لے لیا ہے ادھر خلیج فارس میں واقع جزائر بحرین میں اپنا بحری مستقر قائم کرنا چاہتی ہے۔ ساتھ ہی ہندوستان کے بعض مقامات سے فوجی بھرتی کی بھی افواہیں آ رہی ہیں۔ اور کارخانہ داروں سے بھی ضروری سامان کی ہم رسانی کے متعلق استصواب کیا جا رہا ہے برطانیہ کو کھلی اجازت ہے۔ کہ وہ آئندہ جنگ کی روک تھام کے لئے ہر ایک قسم کی پیش بندیاں کرے۔ لیکن ان پیش بندیوں سے بڑھ کر جو بات اسے زیادہ فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے دل کو بھی جیتنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ بوقت ضرورت

بازو بن سکے گا۔ اور پہلو میں ایک پھوڑا ثابت نہیں ہوگا ؛

انگریزی زبان کی مفروضہ فضیلت

مسٹر سیموئل ہور وزیر ہند نے ملک الشعراء ڈاکٹر ٹیگور کو ان کی ۷۵ ویں سالگرہ پر ودھائی دیتے ہوئے اپنے ایک پیغام میں لکھا ہے۔ کہ اس بات کی بہت ضرورت ہے کہ جہاں تک ممکن ہو مشرق اور مغرب ایک دوسرے کو اچھی طرح سے سمجھنا شروع کر دیں۔ اور اس مطلب کے حصول کے لئے انگریزی بہترین ذریعہ ہے ؛

وزیر ہند نے انگریزی زبان کو مشرق اور مغرب کے اتحاد کا بہترین ذریعہ بنا کر اظہار حقیقت نہیں کیا۔ کیونکہ اگر معاملہ برٹش ایمپائر کے مختلف حصوں کے اتحاد کا ہوتا۔ تو پھر انگریزی زبان سے یہ مقصد حل ہو سکتا تھا۔ لیکن جب مشرق اور مغرب میں درجنوں ایسے ممالک ہیں۔ جن کی اپنی اپنی زبانیں لٹریری لحاظ سے مالدار ہیں۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ اتحاد کی تان صرف انگریزی زبان پر ہی توڑی جائے۔ اگر انگریزی زبان مکمل ہوتی۔ اور اس کی ورن مالا سائینٹیفک ہوتی۔ تو خود یورپ ہی اسے کیوں بین الاقوامی کانفرنسوں کا (Medium) بناتا۔ لیکن چونکہ انگریزی زبان خود صدیوں تک مانجھے جانے کی محتاج ہے۔ اس لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ انگریزی کی بجائے کسی ایسی دوسری زبان کو مشرق اور مغرب کے اتحاد کا ذریعہ قرار دیا جائے۔ جو کہ نہ صرف سائینٹیفک ہو۔ بلکہ علم زبان کے قواعد کے لحاظ سے ایک بہترین زبان کہلانے کی اہل ہو ؛

ہندی کو راشٹر بھاشا بناؤ!

پٹنہ میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بھکشو اوتم پردھان ہندو مہا سبھا نے ہندوؤں کو یہ ہدایت کی۔ کہ ان کو ہندی اور سنسکرت سے پریم کرنا اور اسے راشٹر بھاشا بنانا چاہئے بھکشو جی کا فرمان واقعی برحق ہے۔ بھارت ورش کے ہندوؤں کی سیاسی اور مجلسی کمزوری کا ایک بڑا کارن یہ بھی ہے۔ کہ ان کے اندر مختلف پرانتک بھاشائیں

گلگت تک سارا دیش ہندی سے پریم کرنا سیکھے۔ بلکہ اسے ۲۵ کروڑ ہندوؤں کی راشٹر بھاشا بنانے کا تہیہ کر لے۔ تو اس سے جہاں بھارت ورش کے جملہ ہندوؤں کا دل ایک ہو جائے گا۔ وہاں عین ممکن ہے۔ کہ ایک ہی ماتری اور راشٹر بھاشا میں باہمی تبادلۂ خیالات کا امکان ہو جانے سے ہندو جاتی کا دماغ بھی ایک ہی پرکار کا ہو جائے۔ اور ایسی حالت پیدا ہو جائے۔ کہ بھارت ورش کا ہر ایک ہندو اپنی جاتی کے دکھوں کو اپنا سا سمجھا دکھ محسوس کرے ؛

ہندی یونیورسٹی کی قائمی

حال ہی میں اندور میں مہاتما گاندھی کی صدارت میں جو ہندی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں یہ نتیجہ ہوا تھا۔ کہ ہندی بھاشا کو راشٹر بھاشا بنانے کے لئے ایک ایسی یونیورسٹی کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں ذریعہ تعلیم ہندی ہو۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب اندور نے بھی اس قسم کی یونیورسٹی کی حمایت کی ہے۔ جس میں پوسٹ گریجویٹ کلاس تک تمام مضامین کی شکشا ہندی بھاشا میں دی جائے گی ؛

گو ہندی یونیورسٹی کی قائمی کا سوال دیر سے پیدا ہو رہا تھا۔ لیکن اس کے عملی جامہ پہننے کی کوئی سبیل نظر نہ آتی تھی۔ اب موجودہ تجویز کو سن کر ہمیں بلا محالہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس قسم کی یونیورسٹی کے قائم ہو جانے سے ہندی بھاشا کے راشٹر بھاشا بننے میں کافی سے زیادہ سہایتا پراپت ہوگی۔ اگر باقی کی ہندو ریاستیں بھی اسی قسم کی ہندی یونیورسٹیوں کی قائمی میں مدد دیں۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ وہ دن جلد آ جائے۔ جب بھارت ورش کے ۲۵ کروڑ ہندوؤں کی ایک قومی زبان ہو جائے۔ اور ان میں زیادہ راہ و ربط پیدا ہو جائے۔ ہندو ریاستوں کا اس معاملہ میں دلچسپی لینا اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ حیدر آباد کی اسلامی ریاست نے اپنے ہاں ایک عثمانیہ یونیورسٹی دیر سے قائم کی ہوئی ہے۔ جہاں کہ ذریعہ تعلیم اردو ہے۔ اور ریاست

بہ جان درویش" اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اردو جیسی غیر مانوس زبان سیکھنی پڑتی ہے۔ اگر اندور۔ بڑودہ اور میسور جیسی ہندو ریاستوں میں ہندی یونیورسٹیاں کھل جائیں۔ تو دکھن کے ہندو طلباء کو اردو جیسی غیر مادری اور غیر قومی زبان کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کا موقع مل سکے ؛

میٹریکولیشن امتحان کا نتیجہ

امسال ۱۱ مئی کو صبح پانچ بجے میٹریکولیشن امتحان کا نتیجہ نکل آیا۔ کل امیدوار ۲۰۲۹ تھے۔ جن میں سے ۱۴۸۷ کامیاب ہوئے ہیں۔ نتائج پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زیادہ ہندو طلباء کامیاب ہوئے ہیں۔ گو طلباء کے ذاتی نکتۂ خیال سے کسی امتحان کے نتیجہ کا شائع ہونا خوشی اور بے فکری کا موجب ہوا کرتا ہے۔ لیکن لڑکوں کے والدین اور گارڈینوں کے نکتۂ خیال سے یہ امر موجب تشویش ہے کہ اتنے لڑکے امتحان میں پاس ہونے کے بعد کیا کریں گے؟ سرکاری و غیر سرکاری ملازمت کا میدان آگے ہی اتنا اٹا پڑا ہے۔ کہ خالی اسامیوں کی زیادہ گنجائش نظر نہیں آتی۔ باقی رہا صنعت و حرفت کا میدان۔ بدقسمتی سے آج کل طلباء اس کے لئے تیار ہی نہیں کئے جاتے۔ ہاں جس طرف لڑکوں کے رجوع کرنے کا زیادہ امکان ہے وہ آرٹس کالجوں میں داخلہ ہے۔ خواہ وہ داخلہ والدین کے لئے مالی طور پر کتنی ہی زیر باری کا موجب ثابت ہو +

ایسے حالات میں ہمارے ہندو لیڈران کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ بتائیں۔ کہ وہ کون سا طریق ہے۔ جس سے میٹریکولیشن میں کامیاب ہونے والے کثیر ہندو طلباء عزت سے آئندہ زندگی بسر کر سکیں۔ کیونکہ ہمارا وشواس ہے کہ جب تک کانگرس یا ہندو سبھائی ہندو نیتا اپنی آئندہ نسل کے مستقبل کو باعزت بنانے کا خیال نہیں کرتے۔ وہ نیتا کہلانے کے اہل ہی نہیں۔ ہر سال امتحانات ہوتے ہیں۔ ہزاروں طلباء ان میں کامیاب ہوتے ہیں۔ لیکن اس ملک کی بدقسمتی کا یہ حال ہے۔ کہ کوئی آئندہ نسل کو مادی لحاظ سے ملک اور قوم کے لئے مفید بنانے کا اتنا خیال نہیں کرتا۔ جتنا اس ملک کے حالات تقاضا کرتے ہیں ؛

Digitized by S3 Foundation USA

بھگوان دیانند کے عاقبت نااندیش معترضین

بھگوان دیانند نے آریہ سماج کی سنتھاپنا اس لئے کی تھی۔ کہ وہ سنسار کا مشعل بردار بن کر پاپ اور دراچرن کے خلاف جہاد کرے۔ تاکہ منفشیہ سماج مستقبل قریب یا بعید میں کسی ایسے نصب العین تک جا پہنچے۔ جہاں وہ ببانگِ دہل سے یہ اعلان کر سکے۔ کہ اس نے اپنا سرِ دستو بہ نیاگ کر بھی انسانیت کو داغ نہ لگنے دیا۔ وہاں آنے والی نسلیں بھی یہ شہادت دے سکیں۔ کہ بھگوان دیانند نہ صرف اُن کے محسن تھے۔ بلکہ جگت گورو کہلانے کے حقدار تھے ؞

بھگوان نے جب پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا کو لہرایا۔ تو کسی نے آپ کو کرسٹان کہا کسی نے مجھو اور اباد بھی دی۔ لیکن منوالے برگراج نے جس پتاکا کو لہرایا تھا۔ اُسے عمر بھر بھی نظر سے اوجھل نہ ہونے دیا۔ پتھر کھائے۔ اینٹیں کھائیں۔ لیکن مثلِ عاشقِ صادق اُن کو بھول گئے۔ یہاں تک کہ اپنے زہر دینے والے کو بھی قانون کی گرفت میں پھنسانا پسند نہ کیا۔ گمراہ باورچی نے نتھی جان کے روپیہ کے لالچ کا شکار ہو کر اس دیوتا کو دودھ میں باریک کانچ پلا دیا۔ لیکن بھارت کے سقراطِ حقیقی نے زہر آلودہ دودھ پلانے والے کو بھی صلیب پر چڑھوانا پسند نہ کیا ؞

بعض بھولے آریہ سماجی جب "جاگرت" لاہور کا آریہ سماج نمبر دیکھتے ہیں۔ تو جامہ سے باہر ہو جاتے ہیں۔ جب وہ سناتن دھرم پرچارک کا "کلجگی رشی نمبر" پڑھتے ہیں۔ تو سمجھ لیتے ہیں۔ کہ دریودھن بازی لے جا رہا ہے۔ اور بھگوان دیانند کا کلپ برکھش خزاں کا شکار ہو رہا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ "پرکاش" بھی اینٹ کا جواب پتھر دے۔ اور ان گمراہ لوگوں کو یہ بتلائے۔ کہ تم بھگوان دیانند پر جو الزام لگاتے ہو۔ وہ کہاں راجپن رشی منیوں پر بھی عائد ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ بھگوان خود پتھر کھا کر اپنے ناواقف مخالفوں کو وید کا امرت پلایا کرتے تھے۔ اس لئے "پرکاش" اتنا تنگ مزاج نہیں۔ کہ وہ یوگیراج دیانند کے خلاف کسی کی ہزلیات کو سن کر اپنے آچاریہ کی قائم کردہ سنتتا کا اُلنگھن کرے ؞

کانگرس بھارت کو سوراجیہ دلانا چاہتی ہے۔ لیکن ابھی تک دلا نہیں سکی۔ مغربی اقوام کی لیگ دنیا میں امن اور شانتی لانا چاہتی ہے۔ لیکن ابھی تک لا نہیں سکی۔ نتیجہ اُن کا آرلیش بھی جنگ کے سامان [illegible]

کی نراوانی کی بہم رسانی ہے۔ وہ اپنے اُدیش کو تب پورن کریں گی۔ جب بھگوان دیانند سے تیاگ اور تپسیا کا سبق لیں گی۔ اور اپنی مزعومہ بھیتوریوں کو خیرباد کہہ کر موروثی کے باسی کے چرنوں میں پڑیں گی۔ اور اپنی پرانی کومدی روپی بھینوریوں کو سمندر کی نذر کر کے بھگوان سے اشٹادھیائی کا درس لیں گی ؞

بھارت ورش کو اس وقت (Litigation) کھائے جا رہا ہے۔ چار چار آنہ پر وکلاء عدالتوں میں لڑ رہے ہیں۔ چاٹے کی پیالی پر شہادت دینے والے عدالتوں کے گرد منڈلا رہے ہیں۔ مہاتما گاندھی ۱۹۲۱ء میں یہ چاہتے تھے۔ کہ سوراجیہ پراپتی کے لئے سرکاری عدالتوں کا بائیکاٹ کرنا انی آوشیک ہے۔ بائیکاٹ ناکام رہا۔ کیونکہ جنتا کا [illegible] کمزور نکلا۔ مہاتما سے پہلے بھی بھارت میں ایک ایسا دیوتا آیا جس نے اپنی قائم کردہ سماج کے اُپ نیموں میں یہ ایک اُپ نیم بنایا۔ کہ آریوں کو اپنے تنازعات کو باہم فیصل کرنے کے لئے اپنی ایک غیر سرکاری "نیائے سبھا" بنانی چاہئے۔ اگر بھارت ابتدا میں ہی اس مندیش پر عمل پیرا ہوتا۔ تو آج تک بھارت کا جو کروڑہا روپیہ مقدمہ بازی کی نذر ہو چکا ہے وہ غرباء کی سہائتا کے کام آتا۔ رودھواؤں کے دکھڑوں کو دور کرتا۔ اور بیکاروں کے منہ میں لقمہ ڈالنے کا موجب بنتا ؞

ہندو قوم قدم قدم پر مار کھا رہی ہے کبھی فیروز آباد میں پٹتی ہے۔ اور کبھی ملتان میں۔ لیکن اس روزانہ مار کاٹ کے باوجود بھی یہ نہیں سنبھلتی۔ لاکھ چلاؤ۔ لاکھ سمجھاؤ۔ اس کا کہیں بھی سنگٹھن نہیں بنتا۔ مالویہ لنڈن دوڑ رہے ہیں۔ مونجے اپنا الٹو دکھلا رہے ہیں۔ اور جیکر بھگوا جھنڈا لہرا رہے ہیں۔ لیکن نہ کمیونل ایوارڈ ٹوٹتا ہے اور نہ فرقہ دارانہ نیابت پر آنچ آتی ہے۔ من موہنا دیانند فرماتا ہے کہ "اے ہندوؤ! اگر سنگٹھن چاہتے ہو۔ تو پہلے اپنی جاتیہ بھاشا کو اپناؤ۔ مدراسی۔ بنگلہ۔ مرہٹی۔ سندھی۔ تامل اور تیلگو کے جھگڑوں کو جلد از جلد merge کرو گرو مکھی سے راس کماری تک دیوناگری کا ہو بول بالا ہو۔ کہ جب تمہاری بھاشا ایک ہو گی۔ تو تمہاری [illegible]

(Provincialism) اڑ جائیگی۔ اور تمہارے اندر سچی ایکتا کے پیدا ہونے کے سامان جمع ہو سکیں گے۔ حیف! الٰہی بیادے پر حق کے خلاف امرت سر کا عاقبت نااندیش "کلجگی رشی" کی خاک اڑاتا ہے اور کفرانِ نعمت کا مرتکب ہوتا ہے ؞

چاروں طرف اغوا کا شور ہے۔ نہ اغوا کنندوں کو شرم آتی ہے۔ اور نہ اغوا ہونے والے وجود اپنی حفاظت آپ کر سکتے ہیں۔ سوہنے سوہنے ہندو نوجوان چھاتی تانے دیکھتے ہیں۔ اور کروٹ بدلنے کا نام نہیں لیتے۔ ادھر سے احسان فراموش لوگ اس منوالے دیانند کو کوستے ہیں۔ جو کہ سنسار بھر میں نہ صرف استری جاتی کی اوستھا کو اُچیرہ کرنا چاہتا تھا۔ بلکہ پرستوں کو یہ شکشا دیتا تھا۔ کہ ماتری شکتی کو سب قسم کے آکرمنوں سے بچانا اُن کا پرم دھرم ہے۔ آج اگر ۲۵ کروڑ ہندو برہمچریہ آشرم کا باقاعدہ پالن کرتے۔ جسم کو گسنت کے سانچہ میں ڈھالتے۔ اور کچھنا بندھن کا مطلب سمجھتے۔ تو کس کی طاقت تھی۔ کہ وہ بھارت کے اندر اغوا کی واردات کو لاتا ؞

امرت سر کا "پرچارک" ہمیں راما بائی کے فسانے سناتا ہے۔ "جاگرت" اُدھر ہی تان توڑتا ہے لیکن اُدھر بھگوان دیانند سورگ سے دیکھ رہا ہے۔ کہ ان لاکھوں لوگوں کو ایک مفضل حسین ہی ناکوں چنے چبا سکتا ہے۔ ایک ظفر اللہ خان ہی حقوق کا مرثیہ گا کر ڈرا سکتا ہے۔ ایک حسن نظامی ہی اپنی لمبی زلفوں پر نچا سکتا ہے۔ تو وہ پرم پتا کا امرت پتر ان محسن کشوں کو ببانگِ دہل کہتا ہے کہ جاتی پروشن کا دروازہ کھول دو۔ (Lost ones) کو (Reclaim) کرو۔ شدھی کا سدرشن چکر چلا دو۔ اور جب تک جنتا کو ٹیکاری کے آگے سر سجود نہ کرو۔ تب تک دم نہ لو ؞

آدا! اتحاد آیا تو رود گنگ کی نذر ہو گیا۔ یا جنتے آپ نے زمزم پیا کر کے گیا؟ لاہور کے سنہ ۱۹۱۹ء کی رام نومی کو ایک ہی گلاس [illegible]

میں مسلم کے ساتھ پانی پیا۔ لیکن سنہ ۱۹۳۵ء تک اتحاد نہ آیا۔ سرسمو سماجی نے حضرت عیسےٰ کا راگ گایا۔ لیکن اتحاد دور ہی رہا۔ شردھے دیو پرکاش نے حضرت محمدؐ کی ثناء کو اپنا شعار بنایا۔ لیکن اتحاد نزدیک نہ پھٹکا۔ معاہدہ لکھنؤ بھی اتحاد کرانے سے قاصر رہا۔ مسٹر میکڈانلڈ کا فرقہ دارانہ فیصلہ بھی تا قیامت اتحاد نہیں کرا سکے گا۔ سب فیل ہوں گے۔ اور اتفاق کی بجائے نفاق کی بھٹی میں بھسم ہو جائیں گے۔ سچا اتحاد پرماتما کا وہ امرت پتر کرائے گا۔ جو "कृण्वन्तो विश्वमार्यम्" کا نعرہ لگا کر سنسار ماتر کو شکتی کا آبِ حیات پلائے گا ؞

میرے سناتن دھرمی بھائی! روٹھ نہیں۔ تو نے مورتی پوجا کرنی ہے۔ تو چپ چاپ کر لے۔ اگر تو نے مردوں کا شرادھ کرنا ہے۔ تو گھر میں بیٹھ کر کرتا جا۔ تو ساکار کا اپاسک بنتا ہے۔ تو بنتا رہ۔ میرا تیرا کار سولہ کلا سمپورن ہے۔ وہ خود ہی تیرے من کو پریرے گا۔ اور تجھے راہ راست دکھلائے گا۔ بتلا اگر بھگوان دیانند دنیا کو نراکار کا اپاسک بناتا ہے۔ تو وہ کون سا گناہ کرتا ہے۔ اگر وہ تجھے زندہ بزرگوں کی سیوا کرنے کے لئے کہتا ہے۔ تو تجھے کیا نقصان پہنچاتا ہے؟ تو خود سوچ۔ تیرے مندروں کو محمود غزنوی نے توڑا تھا۔ یا بھگوان دیانند نے تیری دیو مورتیوں کی بے حرمتی بھگوان دیانند نے کی تھی۔ یا مغربی مسلم حملہ آوروں نے؟

اے ہندو پاک ذات! گزشتہ گراوٹ کو تو دیکھ۔ اس کے اسباب پر نظر کر۔ عقائد کے فروعی اختلاف کے لئے اپنے سچے محسن دیانند کے خلاف کوڑا کرکٹ نہ اڑا۔ یاد رکھ اپنی سنسکرتی کو بچا۔ ورنہ دشمن تجھے روند ڈالے گا۔ شرتی کا پرچار کر۔ گئو رکھشا کے بھاؤ کا سنچار کر۔ سچے اور مرتاض براہمن پیدا کر۔ آئندہ نسل کو برہمچریہ کا سبق پڑھا۔ دیانند تیرا ساتھ دے گا۔ غیروں سے مجبور راضی نامہ چھوڑ۔ بھگوان رام کی سنتان کو بلند کر۔ بھگوان کرشن کے نغمہ کو تازہ کر۔ وشواس رکھ۔ یوگی راج دیانند تیری رہنمائی کرے گا۔ اگر اس پاک فرشتہ پر تو گند پھینکے گا۔ تو بتلا۔ تیرے ہاتھ خاک آئے گا۔ آ۔ کدورت دور کر۔ دیوتا سورگ سے آشیرواد دیں گے۔ اور رشی ہر گاہ پر تجھے سمجھاتا پردان کریں گے ؞ ("ناطق" جلالپوری)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں (منیجر)

آریہ پرتی ندھیو! چیتو

(از شری آچاریہ رامدیو جی)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک ادھیویشن ۲۵ و ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء کو ہونے والا ہے۔ اس سال سرو بھا بنیا چاہیے۔ سادھارن ادھیویشن کی رچنا ہی شاید بدل جائے۔ آریہ سماجوں کو اپنا ادھیکار ودیک پر روپ بدلنا چاہیے۔ اس ادھیویشن کے سامنے آریہ ودیا سبھا کا پرشن آئے گا۔ آریہ ودیا سبھا کی رچنا کا فیصلہ ۱۹۳۲ء میں ہو چکا ہے۔ کنتو کچھ کارنوں سے اس پر عمل نہیں ہو سکا۔ گورو کل ایک یونیورسٹی بن چکی ہے۔ اور اس کے ساتھ کئی شاکھائیں ہیں۔ "وید پرچار فنڈ" کا کام بھی دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اردھ شتابدی کے موقع سے تو کام اور بھی بڑھ جائے گا۔ کیونکہ کئی نئی سکیموں کی بنیاد رکھی جائے گی۔ گرام سنگٹھن اور گرام پرچار کا کام زور شور سے آرمبھ ہو گا۔ ایک بڑا بھاری ہسپتال کھلے گا۔ جس میں سال بھر میں ہزار ہا مریضوں کا علاج ہو گا۔ ایک نیا آریہ نگر بسایا جائے گا۔ جو کہ ورتمان کال کا ایک تیرتھ بن جائے گا۔ جہاں ہر سال ہزار ہا [illegible] آتمک پیاس کو بجھانے کے لئے جایا کریں گے۔ ایک ہی انترنگ سبھا گورو کل کے بڑھتے ہوئے کام اور وید پرچار کے بڑھتے ہوئے کام کو سنتوش جنک طریقہ سے سنبھال نہیں سکتی ہے۔

آریہ ودیا سبھا کوئی باغی جماعت نہ ہو گی۔ وہ کیول آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ سماج میں سے اعلیٰ تعلیم یافتہ آدمی ہوں گے۔ اور جن کو مسئلہ تعلیم سے مس ہو گا۔ اور سبھا نتھی وید رشی یا گیمبولوجیکل پروفیسر ادیب ہیں جو ودیا سے سنیہ رکھتے ہوں گے۔ اور سنسد سبھا۔ اگنی ہوتر آدمی نتیجہ کرنے والے ہوں گے۔ وہی سدسیہ ہو سکیں گے۔ سر کھشکوں، سناتکوں، سناتکاؤں گورو کل اور کنیا گورو کل کے شاسن پرتی ندھیوں کا ادھیکار دیا جائے گا۔ تاکہ آریہ سماج کے ودوان کاریہ کرتاؤں کے صلاح مشورہ سے اس عظیم الشان یونیورسٹی کے کام کو دن بدن ترقی دیتے رہیں۔

ہر ایک آریہ سماج کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے سبھاسدوں کی میٹنگ کر کے اپنے پرتی ندھیوں کو ہدایت کر دے۔ کہ اس ورش آریہ ودیا سبھا اوشیہ بننی چاہیے۔ اور پرچار وبھاگ اور شکشا وبھاگ کو ایک ہی گورنمنٹ کے ماتحت الگ الگ کر دیا جائے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کے راستہ میں بارج نہ ہوں۔ اور دونوں کام خوش اسلوبی سے چل سکیں۔ کئی ایسے آدمی بھی ہیں۔ جو کٹر آریہ سماجی ہیں۔ اور جن کی زیادہ دلچسپی شکشا وبھاگ میں ہے۔ کیوں ایسے ودوانوں سے لابھ نہ اٹھایا جائے؟ آج کل انترنگ سبھا کی جو کاروائی ہوتی ہے۔ اس میں ان کو زیادہ دلچسپی نہیں ہے۔ موجودہ انترنگ سبھا میں کئی جوشیلے کاریہ کرتا ہیں۔ جن کا وہاں ہونا بڑا ضروری ہے۔ لیکن شکشا کی سمسیاؤں کو وہ نہیں سمجھ سکتے۔ ودیا سبھا الگ بن جانے سے دونوں پرکار کے کاموں میں دلچسپی رکھنے والوں کو کاریہ کشیتر مل جائے گا۔ اور آریہ سماج کا کام اور ودیا جو گنی ترقی کرے گا۔ ان دونوں وبھاگوں کو سنچالت کرنے والی پربندھک شکتی (Executive Authority) آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان ہوں گے۔ اور دونوں کاموں کی انتم سویکرتی (Ultimate Sanction) آریہ پرتی ندھی سبھا یا آریہ پارلیمنٹ کی ہو گی۔ وید میں بھی تین سبھاؤں کا ورنن ہے۔ آؤ دو سبھاؤں کو جانچ لیں۔ اور اپنا تجربہ بڑھتا کریں۔ کہ تیسری سبھا بنانے کا بھی وقت آجائے۔

خیر یہ کام تو پرتی ندھی چلنے اور ان کو بھیجنے والی سماجیں کریں گی ہی۔ لیکن میں جس ضروری امر کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اردھ شتابدی کا کام ہے۔ اگرچہ اس سال آریہ جنتا نے بہت سمے گورو کل کی سمسیا لے لیا ہے۔ تو بھی بھولنا نہیں چاہیے۔ کہ اردھ شتابدی کا کام ہم نے اپنے کندھوں پر لیا ہے۔ اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہیے۔ سب پرتی ندھی تیار ہو کر آئیں۔ یہ بتلانے کے لئے کہ ان کے علاقہ میں کتنا روپیہ کس سمے تک جمع ہو سکتا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان کی اجازت سے میں سادھارن سبھا کا کچھ سمے ان امور کے فیصلہ کے لئے لینا چاہتا ہوں۔ کہ کس سماج پر کتنا کر لگایا جائے۔ وشو ورگیہ کی نہفی کون سی منت کی جائے۔ آریہ سماج کے ممبر بڑھانے کا کون سا سپتاہ نشچت کیا جائے؟ ستیارتھ پرکاش کی اشاعت کا کون سا سپتاہ مقرر کیا جائے؟ آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس لکھنے کے لئے کس حد تک سماجیں کیسے سہائتا اور سہانبھوتی کر سکتی ہیں؟

اس سمے صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ پرتی ندھی لوگ آشا پورن ردیوں اور شانت بھاؤں کو ساتھ لے کر آئیں۔ اور آریہ سماج کے ہت کو درشٹی میں رکھتے ہوئے سارے معاملات پر اپنی سمتیاں دیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ ہتو پورن کاریہ فوری جوش کی اوستھا میں نہیں کئے جا سکتے۔ اور نہ ہی وہ سوسائٹی پرچار کے لئے ہتکر ہو سکتی ہے۔ جو ذاتیات کو اصولوں سے اوپر رکھے۔ نہیں کسی کے لحاظ میں آکر کسی کی سیواؤں کا خیال کر کے کسی اصولی سوال کا فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔ سدھانت وکتیوں سے برتر ہیں۔ اور ہم کو رہنے چاہئیں۔ شکر گزاری کا مادہ سدھانت ناش کی حد تک نہیں پہنچ جانا چاہیے۔

یہ بھی نہ بھولنا چاہیے کہ ووٹ کوئی ادھیکار نہیں ہے۔ کنتو بڑا بھاری کرتویہ ہے۔ اور ایک آریہ کی ووٹ میں ایک سنجرت شکتی ہے۔ اس شکتی کو بلا سوچے سمجھے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ ایسا کرنا اس شکتی کا ضائع کرنا ہے۔ اس لئے ہر ایک پرتی ندھی کو اپنی ووٹ ایک قیمتی ذمہ داری سمجھتے ہوئے کسی پارٹی کے لئے یا کسی وکتی کے لئے نہیں دینی چاہیے۔ بلکہ وید اور رشی دیانند کے لئے دینی چاہیے۔ آریہ سماج میں ویدک سوراجیہ آنا چاہیے۔ رشی دیانند کا اپدیش بڑھنا چاہیے۔ ویدک سوراجیہ میں ویدک سنسکرتی کی وجے پتاکا لہرانی چاہیے۔ اس کام کے سادھن وہی لوگ ہونے چاہئیں۔ جن کو وید میں، رشی دیانند میں اور ویدک سنسکرتی میں وشواس ہے۔ جو جھوٹے سماجک، دنیاداری کے لابھوں کو درشٹی میں رکھ کر آریہ سماج کو پشچمی تہذیب کی لہر میں دھکیل دینے والے نہ ہوں۔ بلکہ پاگل بن کر رشی دیانند کے بتلائے ہوئے راستہ پر چل کر اس دلدل سے اس جاتی اور منشیہ سماج کی بھنور میں پڑی ہوئی کشتی کو دھرم ارتھ کام موکش رستہ دھی کے ساحل پر لے جانے کے لئے یتن شیل ہوں۔ ضرورت ہے آریہ سماج کو پاگلوں اور کرانتی کاریوں کی۔

آریہ جنتا! سادھان ہو جا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کو ۱۹۳۵ء میں جو کہ میکالے کے کرانتی کاری طریقہ تعلیم کی شتابدی ہے۔ ایک ایسے کرانتی کاریوں کی جماعت بنا دینی چاہیے۔ جو مغرب زدہ لوگوں کے دماغ سے میکالے کا سکہ ہٹا کر دیانند کا سکہ بٹھا دے۔ اور اردھ شتابدی پر جو ہزار ہا نر ناری اکٹھے ہوں۔ ان کو اپنے کاریہ کرتا پاگل کرانتی کاری ستیہ دھرم کے لئے تیار دیانند کے بھگت ملیں۔ پھر دیکھیں یہ اردھ شتابدی کیسی اتہاسک بنتی ہے۔ اور اس کے پیغام سورڈیہ میں بھارت ورش اور دنیا کے اندر کیسی کرانتی مچتی ہے۔ اٹھو! جاگو! چیت جاؤ اور سنبھل جاؤ! یدی اب بھی نہ سنبھلے۔ اور اس یگ کا لابھ بھی تم نے نہ اٹھایا۔ تو پھر بھگوان ہی جانتا ہے۔ کہ تمہارے بھاگیہ میں کیا لکھا ہے؟

گورو کل گورو کشیتر کے سماچار

۱۔ معمولی طور پر موسم اچھا ہے۔ سالانہ جلسہ کے بعد ۵-۶ برہمچاریوں کو بخار ہو گیا تھا۔ اب وہ تقریباً ختم ہو گیا ہے۔ سب برہمچاری خیریت سے ہیں۔ گورو کل کے ڈاکٹر پنڈت دیو کیرتی جی استعفیٰ دیکر چلے گئے ہیں۔ ان کی جگہ ڈاکٹر شری لال جی منتر جو کہ ایک ریٹائرڈ ہسپتال کے ڈاکٹر ہیں۔ صرف گزارہ ماتر تنخواہ پر آ رہے ہیں۔

۲۔ پڑھائی باقاعدہ ہو رہی ہے۔ آٹھویں شرینی کے ۹ برہمچاری سالانہ امتحان کے لئے اندر پرستھ گئے تھے۔ ابھی تک ان کا نتیجہ نہیں نکلا۔ جماعت نہم میں دو کا اندر پرستھ میں ہم بھیجیں گے۔ ۲۶ اپریل کو گورو کل اندر پرستھ کی دسویں شرینی کے ۱۶ برہمچاری پنڈت وکرم جی کے ساتھ پیدل چل کر یہاں پدھارے اور ۴-۵ دن رہ کر اور نزدیکی مقامات کو دیکھ کر واپس چلے گئے۔

۳۔ سالانہ جلسہ کے بعد پنڈت گیان چندر جی بی اے آریہ سیوک ایک ہفتہ کے قریب یہاں آ کر رہے۔ اور مختلف مضامین پر آپ کے ۴-۵ ویاکھیان ہوئے جن سے برہمچاریوں کے گیان میں کافی اضافہ ہوا۔

۴۔ بابو گھنشیام سندر جی اکاؤنٹنٹ ملٹری ڈیری فارم آگرہ نے برہمچاریوں کے لئے آشرم میں پانی کا نلکا لگوانے کو دان دیا تھا۔ اب پمپ لگ گیا ہے۔ اور برہمچاریوں کو بہت آرام رہتا ہے۔ نارو وال ضلع سیالکوٹ کے لالہ دیسراج جی نے ایک لوہے کا کولہو گنے کا رس نکالنے کے لئے دان دیا ہے۔ گورو کل میں ۵-۶ بیگھہ گنا اور پونڈا بویا ہوا ہے۔ موسم پر روزانہ حسب خواہش تازہ رس برہمچاریوں کو مل سکے گا۔

۵۔ برہمچاریوں کو درزی کا کام سکھلانا کچھ شروع کر دیا ہے۔ لیکن اس کام کو اچھی طرح چلانے کے لئے کچھ سینے کی مشینوں کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی سجن دو تین مشینیں گورو کل کو دلا سکیں تو بہت اچھا ہو گا۔ امید ہے کہ دانی مہاشے اس کمی کو ضرور پورا کر دیں گے۔

(... بندھو ... گورو کل گورو کشیتر۔ ضلع کرنال)

CC-0. ... Collection. Digitized by S3 Foundation USA

راجا اور پرجا کے سمبندھ کا ویدک آدرش

(لیکھک شری پنڈت رمچندر جی ودیارتن)

کہا جاتا ہے کہ اس سرشٹی کو اُتپن ہوئے
دو ارب ورش ہو چکے ہیں۔ سرشٹی کا پرسدھ سمت
۱۹۷۲۹۴۹۰۳۶ ہے۔ ان دو ارب ورشوں
میں ٹگ بھگ چھ بار نو سرشٹی کا زبردست
اُتھل پُتھل ہوا۔ جسے منونتر کا سلو کال
کہتے ہیں۔ استو۔ اس سمست اُتھل پُتھل کے
ہوتے ہوئے بھی تتفا بعد میں سینکڑوں
لیتن کا لیہ اگنی سمرپن ہونے کے بنتیجات بھی
جو ساہتیہ اوشِشٹ ملتا ہے۔ اس سے پتہ
چلتا ہے کہ سرشٹی کی اُتپتی کے ساتھ ہی
راجیہ و یوستھا کا پرکرن بھی پرارمبھ ہوا۔ اور
اس سمے جو راجیہ دیوستھا تھی۔ اُس کی کلپنا۔
اُس کے وچار ویدوں میں بہتر ملتے ہیں۔
یہاں ہم ویدوں میں سامراجیہ کا کیا سوروپ
ہے؟ اسے دکھانے کا پریتن کریں گے۔ رگوید
کے ایک منتر میں یہ سندر راجیہ دیوستھا اُپھنت
کی گئی ہے۔

त्रीणि राजाना विदथे पुरूणि
परि विश्वानि भूषथः सदांसि।
अपश्यमत्र मनसा जगन्वान्व्रते
गन्धर्वाँ अपि वायुकेशान् ॥

॥१॥ ऋग्वेद अ. ३। अ २। व २४।
मं. १॥

اس منتر کا بھاشیہ میں اپنی اور سے نہ کر کے
اُنیسویں شتابدی کے پرکانڈ پنڈت آریہ
وید ادھارک و یدبھاشیہ کار مہرشی دیانند سرسوتی
کا بھاشیہ اُپھنت کرتا ہوں۔

تین پرکار کی سبھاؤں کو ہی راجا ماننا چاہئے
ایک منشیہ کو کبھی نہیں۔ وہ تینوں یہ ہیں۔
— پرتھم راج آریہ سبھا ارتھات راجیہ پربندھ
کے لئے آریہ راج سبھا جس سے وششٹ کر کے
سب راجیہ کاریہ ہی سدھ کئے جائیں۔ دوسری
آریہ ودیا سبھا جس سے سب پرکار کی ودیاؤں
کا پرچار ہونا چاہئے۔ تیسری آریہ دھرم سبھا
کہ جس سے دھرم کا پرچار اور ادھرم کی ہانی
ہوتی رہے۔ ان تین سبھاؤں سے (विदथे
پुरूणि विश्वानि) ارتھات یدھ میں
سب شترؤوں کو جیت کے نانا پرکار (भूषथः)
کے سکھوں سے وشو کو پری پورن کرنا
چاہئے۔

کیول اتنا ارتھ اس منتر کا ہندی میں پرکاشت
کیا ہے۔ کنتو سنسکرت بھاگ میں جو اس کے
نیچے کے آدھے منتر کا ارتھ دیا ہے وہ ہندی
میں نہیں لکھا ہے۔ اسے میں کئے دیتا ہوں۔
کہ "جو منشیہ (व्रते) ارتھات ستیہ
آچرن رسیتیہ ودیاؤں سے پری پورن ہے سلو
(मनसा) ستیہ نیائے کے گیان سے
یُکت ہے۔ وہ ان تینوں سبھاؤں کا سبھاپتی

ہونا چاہئے۔ اس میں وشیش کر یہ گُن ہوں کہ
(गन्धर्वान) کہ وہ ان سبھاؤں کے
سبھاسد اس پرکار کے نشچے کرے کہ وہ
پرتھوی کے راج پالن آدی ویواہروں میں اتینت
کشل ہوں۔ اور (वायुकेशान)
ارتھات وایو کے سمان جن کی بدھی تیز ہو۔ اور
سُرو ویواہروں کو شیگھر جان سکیں۔ سب کا
ہت چاہنے والے دھرماتما پرش ہی ان سبھاؤں
کے سبھا پتی کا کام کریں۔ اس کے لئے
بھی ایک منتر یجروید کا دیکھنا اُچت ہوگا۔

क्षत्रस्य योनिरसि क्षत्रस्य
नाभिरसि।
मा त्वा हिंसीन्मामा हिंसीः
॥२॥

॥२॥ यजुर्वेद अ. २० मं. १॥

اس منتر پر بھی وید کے پرم اُپاسک و یدبھاشیہ
کار مہرشی دیانند کا ہی بھاشیہ دیکھئے۔ اس میں
سوامی جی نے راجا کے ستھان پر پرمیشور کو
سمبودھن کر کے لکھا ہے کہ:-

ہے راجیہ کے (क्षत्रस्य योनिरसि)
دینے والے پرمیشور! آپ ہی راجیہ سُکھ کے
پرم کارن ہیں۔ (क्षत्रस्य नाभिरसि)
آپ ہی راجیہ کے جیون ہیں تو آپ ہی ہیں
ورن کے راجیہ کا کارن اور جیون سبھا ہی ہے۔
(मा त्वा हिंसीन्मामा हिंसीः)
ہے جگدیشور! اسے پرجا آپ کو چھوڑ کے
کسی دوسرے کو اپنا راجا کبھی نہ مانے۔ اور آپ
بھی ہم لوگوں کو کبھی نہ چھوڑئے۔ کنتو آپ
اور ہم سدا پرسپر انوکول برتیں۔
(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا)
ارتھات وہ سبھادھیکش کے سمست راجیہ
کاریہ تتھا راجیہ سبھاؤں کا کارن، جیون روپ
ہے۔ تتھا پرجا کا کرتویہ ہے کہ اس سبھاپتی کی
آگیاؤں کا پالن کرے۔ اور سبھاپتی کا کرتویہ
ہے کہ ان سبھاؤں کی پرجا کے انوکول برتاؤ
کریں۔ اس بات کو اور سپشٹ کرنے کے لئے
یجروید کا منتر بھی ہے۔

यत्र ब्रह्म च क्षत्रं च सम्यञ्चौ
चरतः सह।
तं लोकं पुण्यं प्रज्ञेषं यत्र
देवाः सहाग्निना ॥३॥

(یجروید۔ ادھیائے ۲۰۔ منتر ۲۵)
ارتھات یہاں پرم شکتی اور گیان شکتی

مکھو اور ودیا اور بل مل کر کام کرتے ہیں۔ یا جہاں
(देवाः) ارتھات ودوان سبھا کے سبھاسد
لوگ (अग्निना सह) ارتھات
نیتا کے ساتھ راجا سبھادھیکش کے ساتھ
ایک اور چلتے ہیں۔ وہاں اس لوک میں ارتھات
اس دیش میں (पुण्यं) نانا پرکار کے
پُنیہ روپی (प्रज्ञेषं) سدویواہر سکھ کے
کارن سب ہی سکھی ہوتے ہیں۔
تو کیا وہ راجا سبھادھیکش سبھاپتی
ونشی پرمپرا سے ہونا چاہئے۔ نہیں نہیں
وہ تو پرجا دوارہ چُنا ہوا ہونا چاہئے۔ دیکھئے
رگوید کا سپشٹ منتر۔

कदा क्षत्रश्रियं नरमा वरुणं
करामहे।
मृडीकायोरुचक्षसम्॥४॥
ऋग्वेद अ. १। अ २। व १६।।५॥

دیکھئے مہرشی دیانند کا بھاشیہ اس پرکار
ہے۔

(मृडीकाय) ہم لوگ کب (कदा)
اتینت سکھ کے لئے (उरुचक्षसम्)
جس کو ویدادی شاستر پرکار سے ورنن کرتے ہیں
اس (वरुणम्) پرمیشور کو سیون کر کے
(क्षत्रश्रियम्) چکرورتی راجیہ
کی لکشمی کو (करामहे) اچھے پرکار
سدھ کریں۔ ارتھات ہم لوگ چکرورتی راجیہ
سکھ بھوگ کے لئے سکھ دینے والے
سرو رتا ہی۔ ادھیہ کوئی کے وکتا تھا راجیہ
لکشمی جس کو سنوکھیا دیویں۔ ایسے ۔۔۔۔
(वरुणम्) منشیہ کو (नरम्)
ورن کریں۔ سویکار کریں۔ ورن کریں۔ ارتھات
چُنیں۔ تب پرشن ہوتا ہے۔ کب چُنیں؟
یہ پرشن کر کے اس سے اگلا منتر اس کا اُتر
دیتا ہے۔

तदित्समानमाशाते वेनन्ता
न प्रयुच्छतः।
धृतव्रताय दाशुषे ॥५॥
ऋग्वेद अ. १। अ. २॥ वर्ग १७, मं.
१६॥

جو برت دھارن کرے کہ میں پرجا کو سکھ
پہنچاؤں گا۔ تتھا اپنے گُنوں کے دوارہ جو
لوگوں کو گدگد کرے۔ تتھا جو سمان رتنا کی
رکھیا کرے۔ ارتھات جاہے شہر کا ہو یا
ہم کسی کا نہ ہوں۔ بس کسی کی پکشپات نہ

برتوں گا۔ سدا نیائے سے برتوں گا۔ تب اُسی کو
سبھاپتی پر پرچنا جائے۔
چُننے کی ترکیب اور اس کی ودھی کیا ہے؟
اس کے لئے دیکھئے یجروید کا منتر:-

देवस्य त्वा सवितुः प्रसवेऽश्वि
नोर्बाहुभ्यां पूष्णो हस्ताभ्याम्,
अश्विनोर्भैषज्येन तेजसे
ब्रह्मवर्चसायाभिषिञ्चामि ॥
इन्द्रस्येन्द्रियेण बलाय श्रियै
यशसेऽभिषिञ्चामि ॥६॥
कोऽसि कतमोऽसि कस्मै
त्वा काय त्वा सुश्लोक
सुमङ्गल सत्यराजन् ॥७॥
शिरो मे श्रीर्यशो मुखं त्विषिः
केशाश्च श्मश्रूणि।
राजा मे प्राणो अमृतं सम्राट्
चक्षुर्विराट् श्रोत्रम् ॥८॥

(یجروید ادھیائے ۲۰۔ منتر ۳۔۴۔۵ اور ۵)
جو کوئی راجا سبھادھیکش ہونے کے یوگیہ
ہو۔ اس کو ہم لوگ ابھیشیک کریں۔ اس سے
کہیں کہ ہے سبھادھیکش! آپ سب
جگت کو پرکاشت اور اُتپن کرنے والے
پرمیشور کی (प्रसवे) سرشٹی میں پرجا پالن
کے لئے (अश्विनोर्बाहुभ्याम्)
سورج اور چندرما کے بل اور ویریہ سے ارتھات
ان کے گُنوں سے یُکت (
पूष्णो) (हस्ताभ्याम्) ارتھات پُشٹی کرنے والے
پران تتھا اُدان کی شکتی روپ ہاتھوں سے
آپ کو سبھادھیکش سویکار کرتے ہیں۔ ہم
لوگوں کو آپ آنند کیجئے۔ آپ کا خزانہ
منتری ہے۔ ارتھات سکھ کا کھیر سادھن
دھن ہے۔ اور اس دھن سے آپ کے گھر
کمل دوارہ چاروں اور سکھ کی ورشٹی ہو۔ سدا
پرجا کا پران ہے۔ وہ امرت کے سمان اپنے
گُنوں سے سب میں سوم سمراٹ ہے ارتھات
پرجا کا سبھیک روپ سے آنند کرنے سے
سوم پرکاشت ہوتا ہے۔ وہ لوگوں کی آنکھوں
کا تارا ہوتا ہے۔ اور سب اس کی بانی کی اور
کان لگائے رہتے ہیں۔ اس سے آگے کے
منتروں میں یجروید کا بیسواں ادھیائے سمپورن
ہی راجا کے گُنوں کا ورنن کر رہا ہے۔ ایک
منتر یہ ہے:-

पृष्टीर्मे राष्ट्रमुदरमंसौ ग्रीवाश्च श्रोणी
ऊरू अरत्नी जानुनी विशो मेऽ-
ङ्गानि ॥९॥

(یجروید ادھیائے ۲۰۔ منتر ۸)
ارتھات سارا راشٹر میری پیٹھ ہے۔ سمست
پرجا ہی میرا انگ ہیں۔ اور سب دھن میرا ہی
ہے۔ ارتھات یدی راشٹر میں کشٹ ہے۔

تکلیف ہے۔ تو میری پیٹھ میں تکلیف ہے۔ میری پرجا دکھی ہے۔ تو میرا انگ دکھی ہے۔ میری دھن لٹ رہا ہے۔ تو میرا امرت لٹ رہا ہے۔ یہاں تک کہ سمست راشٹر یہ راجیہ ویوستھا:۔

"आत्मा क्षत्रमुरो मम" ॥१०॥

(یجروید۔ ادھیائے ۲۰۔ منتر ۷)

ارتھات سمست راجیہ پربندھ میری آتما ہے۔ وہ سبھا دھیکش یہ پرتگیا کرتا ہے سمست راشٹر کے دھن۔ گئو۔ گھوڑے اور ہاتھی یہاں تک کہ پرتھوی کے سمست پدارتھوں کے سدپیوگ کرنے کی پرتگیا کرتا ہے۔ اس پرکرن کو لیکھ کے وستار بھئے سے ہم یہاں چھوڑتے ہیں۔ پرنتو یجروید کا ایک منتر بالکل سپشٹ اس پرکرن کو پرستار رہا ہے۔ دیکھئے:۔

इमं देवा असपत्न ँ सुवध्वं
महते, ज्येष्ठाय महते जान-
राज्यायेन्द्रस्येन्द्रियाय।
इममुष्य पुत्रममुष्यै विश
एषवोऽमी राजा,
सोमोऽस्माकं ब्राह्मणानाम
राजा ॥११॥

(یجروید۔ ادھیائے ۹۔ منتر ۴۰)

اس منتر میں تو سپشٹ روپ سے براہمن ارتھات سمست ودوانوں کے ودوان اکٹھے ہو کر کہہ رہے ہیں۔ کہ "امک کے پتر تھا امک ودشی استری کے شِشو (بچے) ارتھات پرشنسنت خاندان کے اس شانتی سکھ دینے والے ویکتی کو اس سمست بڑے چھوٹے سامراجیہ کے لئے جو کہ سب کا منتر جس کے ورودھ میں ایک بھی ووٹ نہیں۔ ایسے (असपत्नम्) ارتھات شترو رہت سشرشٹھ سداچاری دھرماتما اور پروپکاری پرش کو اپنا راجا چنتے ہیں"۔ یہاں تک ۱۱ منتر ہم نے رگوید اور یجروید کیول دو ویدوں کے دئے ہیں۔ چاروں ویدوں میں ہزاروں منتر ہیں۔ جو راجا کو چنا ہوا بتلاتے ہیں۔ اب اخیر میں سب سے انتم کے گیان کانڈ روپی اتھروید کے دو منتر اس پرکرن کو بالکل صاف کرنے والے۔۔۔ آپ کی بھینٹ کرتے ہیں:۔

इन्द्रो जयाति न पराजयातै
अधिराजो राजसु, राजयातै।
चर्कृत्य ईड्यो वन्द्यश्चो
पसद्यो नमस्यो भवेह ॥१२॥
त्वमिन्द्राधिराजः श्रवस्युस्त्वं
भूरभि भूतिर्जनानाम्।
त्वं दैवीर्विश इमा विराजा
युष्मत् क्षत्रमजरं ते अस्तु

(اتھروید۔ کانڈ ۶۔ انو ۱۰۔ سوکت ۱۸ منتر ۱ و ۲)

ارتھ:۔ یہ راجا پرمیشور یوسشالی اور پرم پرتاپی ہونا چاہئے۔ جو سدا شترؤں پر پورے وجے پراپت کرے۔ کبھی پرلے کو پراپت نہ ہو۔ اور راجے مہاراجے مانڈلیک راجاؤں میں گنوں سے پرکاشت ہو۔ سب لوگ اُسے۔۔۔۔ (चर्कृत्य) راجا بنانا چاہتے ہوں۔ (इड्यः) سب اُس کی پرشنسا کرتے ہوں۔ (वन्द्य) سب اُس کی بندنا کرتے ہوں۔ (उपसद्यः) سب لوگ اُس کے پاس جاتے ہوں۔ آشرا چاہتے ہوں۔ اور (नमस्य) اُس کو نمتے ہوں۔ اس پرکار کے اُتّم منوہر گنوں سے وہ راجا سوبھوشت ہونا چاہئے۔

ہے راجن! تو سمست منشیوں کی وبھوتی ہے۔ سمپتی ہے۔ تو سوئیم بدھیمان اور شکتی شالی ہے۔ اور سمست پرجائیں تیری سنتان ہیں۔ اتہ تو سدا اس پرکار کا ویوہار کر کہ یہ سمست تیرا (क्षत्रम्) راجیہ (अजरमस्तु) اجر امر ہو جاوے۔ ارتھات سدا تیرے گنوں پر موہت ہو کر پرجائیں تجھے تتھا تیری سنتان کو راجا چنتی رہیں۔

یہ بھاو ہیں۔ جن سے لوگوں نے دیرگھ کال تک اُتّم گنوں کی وششٹتا کے کارن ایک ہی ونش میں سے بہت سے راجے مہاراجے چنے تھے۔ پرنتو وہ پیترک سنانشٹ نہیں ہوتی تھی۔ کہ اس ونش کے ہی لوگ ہوں۔ پرنتو ......سے نہیں پرجا دوارہ الوموت تھا سبھاؤں دوارہ چنے ہوئے ہوتے رہے ہیں۔ اتھروید میں تو:۔

तं सभा च समितिश्च
सेना च ॥१४॥

(اتھروید۔ کانڈ ۱۵۔ انو ۲۔ سوکت ۹ منتر ۲)

یہ منتر سپشٹ کہہ رہا ہے۔ کہ اس راجا کو سبھا۔ سمتی۔ سینا سمست پرجائیں چنیں۔ ایک منتر اور دیکھئے:۔

सभ्य सभां मे पाहि येच
सभ्याः सभासदः।
त्वयेद्गाः पुरुहूत विश्व-
-मायुर्व्यश्नवम् ॥१५॥

(اتھروید۔ ۱۹۔ ۷۔ ۵۵۔ ۵)

ارتھات راجا بھی سمست سبھا کے سبھاسدوں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ آپ سب سبھاسد ہیں۔ اتہ ہے سبھیو! آپ کرکے آپ ہی اس سبھا کی رکشا کیجئے۔ وہ سبھاسد کہتے ہیں۔ کہ آپ بھی ابھی ساری آیو [illegible]

اس پرکار کا پربن کیجئے۔ کہ یہ پرجائیں آپ کو سدا اسی پرکار چاہتی رہیں۔ جیسے گئو اپنے بچھڑے کو چاہتی ہے۔ اور ایک منتر میں ایشور سمست پرجاؤں کو اپدیش دیتے ہیں۔ کہ آپ اسے کیسا مانیں۔ دیکھئے:۔

इमं वीरमनु हर्षध्वम् उग्र-
-मिन्द्रं सखायो अनुसंरभध्वम्
ग्रामजितं गोजितं वज्रबाहुं
जयन्तमज्म प्रमृणन्तमोजसा
॥१६॥

(اتھروید ۶۔۱۰۔۱۷۔۳)

اے منشیو! تم اس چنے ہوئے راجا کو (अनुहर्षध्वम्) پیچھے ہرش پراپت کراؤ۔ پرسن رکھو۔ اور دھن دھانیہ سے بھر دو۔ کیونکہ یہ راجا (उग्रमिन्द्रम्) بڑا پرتاپی ہے۔ اور بڑا شکتی شالی ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ (सखायः) مترتا کا ویوہار کرو۔ اور سب آنند میں رمن کرو۔ یہ (वज्रबाहु) ہے۔ ارتھات اس کے ہاتھ بڑے مضبوط ہیں جن سے اس نے (ग्रामजितम्) گاؤں گاؤں تک سب جیت لئے ہیں۔ اور (गोजितम्) ارتھات ساری بھومی کو جیت کر یہ چکرورتی راجا ہوا ہے۔ اور یہ اب اپنے (ओजसा) ارتھات شکتی سے (प्रमृणन्तम्) سب پرجاؤں کو سکھ پہنچانے گا۔ اس لئے ایسے آپ (अज्म) پراپت کرو۔ وہ کس پرکار پرجا کی دشمنوں سے اور بپتاؤں سے رکشا کریں۔ اس کا اپدیش ایک رگوید کے منتر میں دیکھئے:۔

स्थिरा वः सन्त्वायुधा
पराणुदे वीळु उत प्रतिष्कभे
युष्माक मस्तु तविषी पनी-
यसी मा मर्त्यस्य मायिनः
॥१७॥

(رگوید ۱-۳-۱۸-۲)

ارتھات وہ راجا اپنی پرجا کو سکھ پہنچا سکتا ہے۔ جس کے پاس مضبوط...... (आयुधः) ہتھیار توپ۔ بندوق تلوار جیسے بان بان آدی سادھن ہوں۔ اور ان شستروں کو یدھ میں (पराणुदे) پراپت کرنے کی سامرتھیہ رکھتا ہو۔ اور اس کی (तविषा) سینا (पनीयसी) بڑی پرشنسنیہ تھا اُتّم ہو۔ اور چھلی کپٹی دشٹ پرجا کو کشٹ دینے والے شترو کی سینا میں یہ گن نہ ہوں:۔

ابھی تک ہیں نے بید منتروں کے پرمانوں سے یہ سدھ کیا ہے کہ راجا کیسا ہونا چاہئے [illegible]

اُسے اپنی پرجا سے کیسا ویوہار کرنا چاہئے؟ اور پرجا کو راجا کے ساتھ کس پرکار کا برتاؤ کرنا چاہئے؟ راجا کی سینا۔ توپ۔ بندوق۔ سادھن اور سمپتی آدی کا بھی ورنن کیا۔ پرنتو پرجا میں اننت سکھ سمردھی پھیلانے کا سادھن جس پر ارمبھ کرتے سمے بتایا تھا۔ کہ اس راجیہ میں تین سبھائیں ہوں۔ اور تینوں سبھاؤں کے آدھین وہ راجا ہو۔ وہ راجا ان تینوں سبھاؤں کا سبھاپتی ہو۔ اور سب سبھاسد و راجا سبھادھیکش پرجاؤں دوارہ چنا ہونا چاہئے۔ یدی یہ سب ویوستھا نہ ہوگی۔ تو کیا آپتی ہے۔ کیا ہانی ہے؟ اس سمبندھ میں یجروید کی ویاکھیا کرنے والے شتپتھ براہمن کو دیکھئے۔ وہ کہتا ہے کہ:۔

विड्वै गर्भो राष्ट्रं पसो
राष्ट्रमेव विश्याहन्ति तस्मात्
राष्ट्री विशंघातुकः ॥१८॥

(شتپتھ ۱۳۔۲۔۹۔۶)

ارتھات یدی پرجا کے آدھین راجا اور سبھا کے سبھاسدوں کی ویوستھا ٹھیک نہ ہو۔ تو وہ راجا پرجا کو کرا دیتی کے دوارہ کھاتا ہے:۔

विशमेव राष्ट्रायाद्यां करोति
तस्माद्राष्ट्री विशमत्ति।
न पुष्टं पशुं मन्यत इति
॥१९॥

(شتپتھ ۱۳۔۲۔۱۔۸)

ارتھات وہ راجا پشٹ پشو کے سمان نربلوں کو ستاتا ہے۔ اور وہ ساری پرجا کو اور راشٹر کو اپنا گراس بنا لیتا ہے۔ اپنی پرجا کو سونے کا انڈا دینے والی مرغی سمجھ کر شیگھر ہی اُسے سمپورن کو کاٹ کر کھانے لگتا ہے۔ جس سے سب پرجا میں ہاہاکار مچ جاتی ہے۔ پرجا ٹیکسوں سے دب کر مری ہوئی کی سمان ہو جاتی ہے۔ دیکھئے منو نے کر گرہن کی کتنی سندر ویوستھا کی ہے۔ منو بھگوان مہرشی کے سب سے پہلے منتشی ہیں جنہوں نے راجیہ ویوستھا کو ویدوں کے آدھار پر لیکھ بدھ کیا ہے۔ سمست قانون بنانے والے مہا پرشوں میں منو کا پرتھم ستھان ہے۔ جس کا پرمان ہے۔ کہ کھمبھ نیلنے کے آدیہ بھاشیہ منو کی پرنی کرتی سب سے اُتّم ستھان پر براجمان ہے۔ استو اس منو کے بدھی سانویں ادھیائے کو پڑھنے سے بڑی سندر راجیہ ویوستھا کا پتہ چلے گا۔ منو جی لکھتے ہیں کہ:۔

यथाऽल्पाल्पमदन्त्याद्यं
वार्योकोवत्सषट्पदाः।

Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

यथाऽल्पाल्पो ग्रहीतव्यो
राष्ट्राद्राज्ञाब्दिक: कर: ॥२०॥
मनु ७।१२९॥

ارتھات راجا کو اپنے راشٹر سے کر بہت تھوڑا تھوڑا اس پرکار گرہن کرنا چاہئے جیسے کہ جونک۔ بچھڑا یا بھنورا پھولوں میں سے تھوڑا تھوڑا بدارتھ لیتا ہے۔ سبھا (کونسل) میں کتنے ممبر سبھاسد ہوں۔ جن کی صلاح سے راجا کاریہ کرے۔ اس سمبندھ میں منو بھگوان کہتے ہیں کہ:-

मौलान शास्त्रविद: शूरान्
लब्धलक्षान कुलोद्गतान्।
सचिवान् सप्त चाष्टौ वा
प्रकुर्वीत परीक्षितान् ॥२१॥
(منو ۷-۵۴)

ارتھات سوراجیہ سودیش میں اُتپن ہوئے وید آدی شاستروں کے جاننے والے شور بیر جن کا لکھشیہ ارتھات وچار نشپھل نہ ہو۔ کلین۔ اچھی پرکار پرکھشا کئے ہوئے سات یا آٹھ اُتم دھارمک چتر منتری کریں۔ نیز:-

अन्यानपि प्रकुर्वीत शुचीन्
प्राज्ञान् अवस्थितान्।
सम्यगर्थ समाहर्तृन मात्यान
सुपरीक्षितान् ॥२२॥
(منو ۷-۶۰)

ارتھات انیہ بھی پوتر آتما۔ بدھیمان۔ نشچیت بدھی پدارتھوں کے سنگرہ میں اتی چتر سو پرکھشت منتری کرے۔

اور بھی دس دس سبھاسدوں کی سبھا یا تین تین سبھاسدوں کی سبھا کا فرمان گرام کے ادھی پتی ۲۰ گراموں کے اوپر فقیسو کا ادھی پتی ان کے ۱۰۰ اور نگر ادھی پتی۔ ان کے ادھیکش ان منتریوں کے آدھین تھا۔ ان سب کا پرتھک پرتھک بھاو جان کر پرجا کے ہت کی درشٹی سے کام کرے۔ اور سویم سب کا نرکھشن کرتا رہے نہیں تو راجیہ پرش بڑے قم امنت ہو کر پرجا کو کشٹ دینے لگتے ہیں۔ منو جی لکھتے ہیں کہ:-

राज्ञो हि रक्षाधिकृता:
परस्वादायिन: शठा:।
भृत्या भवन्ति प्रायेण
तेभ्यो रक्षेदिमा: प्रजा ॥२३॥
(منو ۷-۱۲۳)

ارتھات راجا دوارہ پرجا کی رکھشا کے لیے رکھے نوکر پرایہ چھلی تھا دوسروں کا دھن ہڑپ کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ راجا کا کرتویہ ہے کہ ان سے پرجا کی رکھشا کرے۔

ये कार्यिकेभ्योऽर्थमेव
गृह्णीयु: पापचेतस:।
तेषां सर्वस्व मादाय राजा
कुर्यात् प्रवासनम् ॥२४॥

جو نوکر پرجا سے چھل کپٹ سے دھن لیویں۔ انہیں راجا ان کا سب کچھ چھین کر دیش نکالا دے دیوے اتہاسی۔ راجیہ وِوستھا تتھا آپنے دیش میں دوت۔ گپت چر اور سینا او۔ بھیکش کی دی وستھا ۱۸ پرکار کے جھگڑوں کا نبٹارا کرنا۔ یہ سب بڑی مول پستک میں دیکھنے کے لائق ہیں۔ ہم نیچے وستار بھئے سے اُن آدمی کی نیکنی کرے۔ دوسرے دیشوں پر کرنی کے راجاؤں پر چڑھائی کرنا۔ کن سے کیسی مترتا کرنا۔ کن میں پھوٹ ڈالنا۔ کن میں سندھی کرنا۔ کس پرکار پراپت دیشوں کی رکھشا کرنا اور اپنی پرجا کو سکھ پہنچانا وغیرہ یہ سب باتیں اس سماتویں ادھیائے میں منو نے بڑی بدھیمانی سے اور بڑے وستار کے ساتھ لکھی ہیں۔ کھیتوں پر سمندر کے تٹ پر اور آیات برآمدات پر کتنا کر لگانا یا لگنے میں اہم حصہ ہیں۔ کنتو نیائے کی دیوستھا کے سمبندھ میں منو نے لکھا ہے کہ:-

अदण्ड्यान दण्डयन राजा
दण्ड्यां श्चैवाप्यदण्डयन्।
अयशो महदाप्नोति नरकं
चैव गच्छति ॥२५॥
(منو ۸-۱۲۸)

ارتھات جنہیں ڈنڈ نہیں دینا چاہئے۔ راجا یدی انہیں ڈنڈ دیتا ہے۔ اور جو ڈنڈ پانے کے لائق ہیں۔ انہیں ڈنڈ نہیں دیتا۔ تو وہ راجا جیتے جی بڑے بھاری لوک اپواد کو تھا مرنے پر نرک کو پراپت کرتا ہے۔ اس سمست راجیہ وِوستھا کا کاریہ راجا کو بڑی یوگیتا سے کرنا چاہئے۔ اس سمبندھ میں راجا کے گنوں کا ورنن منو جی نے کیا ہے کہ:-

तस्याहु: संप्रणेतारं राजानं
सत्य वादिनम्।
समीक्ष्य कारिणं प्राज्ञं धर्म
कामार्थ कोविदम् ॥२६॥
(منو ۷-۲۶)

اس راجیہ وِوستھا کا چلانے والا ستیہ وادی وچار کر کرنے والا بدھیمان۔ دھرم۔ کام۔ ارتھ کا پورن پنڈت ہونا چاہئے۔

दण्डो हि सुमहत्तेजो दुर्धरश्चा-
कृतात्मभि:।
धर्माद्विचलितं हन्ति नृपमेव
सबान्धवम् ॥२८॥ (منو ۷-۲۸)

جب راجیہ وِوستھا روپی ڈنڈ بڑا تیجومے ہے نربل۔ ورپد ھی دوارہ دھارن نہیں کیا جا سکتا۔ تو یدی ادھرم پورا نیائے سے وہ کاریہ کیا جاوے گا۔ تو راجا سوتہ ہی نہیں کٹنب سہت نشٹ ہو جائے گا۔ استو۔ اس لیے منو جی کہتے ہیں کہ:-

शुचिना सत्य सन्धेन यथा
शास्त्रानुसारिणा।
प्रणेतुं शक्यते दण्ड:
सुसहायेन धीमता ॥२९॥
(منو ۷-۳۱)

جو پوتر آتما ستیہ آچار ستیہ پرشوں کا سنگی یتھاوت نیتی شاستر کے انوکول چلنے والا شریشٹھ پرشوں کے سہائے سے یکت بدھیمان ہے۔ وہی راجا بنانے روپی ڈنڈ کی دیوستھا کر سکتا ہے۔ (ادم شم)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی

پردھان اور منتری کا پانچ پانچ ہزار روپیہ دان

لاہور۔ ۹ مئی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی ماہ دسمبر میں منائی جائے گی۔ پنجاب کے آریہ سماجیوں میں ایک نیا جیون آ رہا ہے۔ سوشل خرابیوں کو دور کرنے اور اہمنک اُنتی کی طرف توجہ دی جا رہی ہے۔ لوگ زندگی کی اہمیت کو سمجھ رہے ہیں۔ ایک عدیم المثال سکیم منتری آچاریہ رام دیو جی پردھان اردھ شتابدی منڈل کی طرف سے شایع کروا کر آریہ سماجوں کو بھیجی گئی ہے۔ عنقریب ڈیپوٹیشن جس میں مشہور آریہ لیڈر ہوں گے پنجاب کا دورہ کرے گا۔ اردھ شتابدی کے موقع پر ہونے والے اہم کاموں میں سے چند ایک تجاویز یہ ہیں:-

۱۔ گرام سدھار پرچار کے لئے آریہ نگر کا بسایا جانا ہے ۳۔ ۵۰ ہزار نئے ممبروں کی بھرتی ہے ۴۔ تمام وقت کام کرنے والے آنریری بان پرستھیوں کے سنگھ کی قائمی ۵۔ ویدک ریسرچ کے کام کو اعلےٰ پیمانہ پر کرنا ۶۔ پنجاب میں آریہ سماج کے ۵۰ سالہ پرچار کا اتہاس بار تصویر شایع کرنا ۷۔ پنجاب کے گرامینوں کے لئے ہسپتال اور طبی امداد کا انتظام کرنا وغیرہ۔

آریہ سماجی بھائیوں کی طرف سے جو تجاویز اور خطوط موصول ہوئے ہیں۔ وہ تمام کے تمام حوصلہ افزا ہیں۔ کئی تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے ریٹائرڈ آریہ بھائی اپنی بقایا زندگی گوروکلوں یا دیگر تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں کے لئے وقف کر رہے ہیں۔ ویدک سکالروں نے اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نے ان کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل کی ہے۔ جس میں سے ایک لاکھ آریہ نگر اور ہسپتال کے لئے اور ۵۰ ہزار ریسرچ کے لئے ہوگا۔ اور ایک لاکھ وید پرچار کے مستقل فنڈ کے لئے ہوگا۔ چندہ کی فراہمی کا کام لاہور میں شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ سبھا کے پردھان رائے بہادر دیوان بدری داس جی نے اور منتری مہاشہ کرشن جی نے پانچ پانچ ہزار روپیہ اس سلسلہ میں پردان کیا ہے۔ اور عین توقع ہے کہ منتری جی اس رقم کو اور بھی بڑھاویں۔ مفصلات میں بھی پروپیگنڈہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ دہلی۔ ملتان اور جام پور میں خاص کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ اور تمام تجاویز پر غور ہوا۔ اور آریہ سماجوں سے دھن کے لئے درخواست کی گئی۔ پنجاب بھر کے آریہ سماجی حلقوں میں کافی جوش و خروش پایا جاتا ہے۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف و خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

ایشوری گیان "وید" ہے یا "قرآن"؟ نمبر ۲

(از شری ترلوک چندر جی شاستری پوران بھاسکر قادیان)

خدا دادہ اس جوہر کے اہم پاک سے ہم واقف ہو چکے ہیں۔ صرف اس کی تلاش باقی ہے۔ درمیان میں بلند اس جبلِ تعصب کو بھی عبور کر لیا ہے سول ہیں اب ہیرے کے حصول کا ہی اشتیاق ہے۔ کیا اس سے محروم ہی رہیں گے؟ نہیں یہ ناممکن ہے۔ ہمیشہ ایک دائمی اور راحت دِہ چیز کو حاصل کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ سامنے آ کر بھی وہ دور چلی جاتی ہے۔ اس لئے حوصلہ کو ہر وقت اپنا رفیق بنانا پڑتا ہے۔ وہ تعصب کی بلا تھی۔ تو اب ایک دوسری مصیبت درپیش ہے۔ اس سے چھٹکارا پانا بھی ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہم اس پہاڑ کو پار کر کے دوسرے پہاڑ سے گر جاویں۔ اور منزلِ مقصود کو ہی ترک کر دیں۔ آج ہم چاروں طرف یہ صدا سن رہے ہیں۔ کہ دور کیوں جاتے ہو۔ بے فائدہ مغز کو خراب نہ کرتے پھرو۔ آؤ تمہاری خواہش کو ہم پورا کر دیں۔ ہماری مشہور دارالاشتہار اور شاندار دوکان کو چھوڑ کر کدھر سیر کرتے ہو؟ ہر قسم کا مال ملتا ہے۔ وہ بھی بہت سستے داموں پر خریدا جا سکتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ہم دھوکہ۔ فریب اور مکاری کر کے آپ کو لوٹنا چاہتے ہیں۔ نہیں نہیں۔ چیزیں ہم خود ہی تیار کرتے ہیں۔ بڑی مضبوط ہیں۔ دنیا ہماری چیزوں کو پسند کرتی ہے اور ہم کو داد دیتی ہے۔ دیکھو دوسرے ملکوں سے بھی ہمارے پاس ہزاروں کی تعداد میں خطوط آتے ہیں۔ آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ ہماری شہرت کی بابت پتہ لگا سکتے ہیں۔ آپ دوسری جگہ مت جائیں۔ چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی یہاں مل جاتی ہے۔ اور قیمتی سے قیمتی چیز بھی مہیا کی جا سکتی ہے۔ آپ جس کے طالب ہیں۔ صرف منہ سے اس کا نام لینے کی تکلیف گوارا کریں۔ ہم اپنی تعریف اپنے منہ سے کرنا ناپسند کرتے ہیں۔ آپ کا مطلب جان لیا ہے۔ اب تک کیوں پوشیدہ رکھا؟ آپ کو ہم ایسا جوہر دیں گے۔ کہ آپ کا دل باغ باغ ہو جائے گا۔ ہمارے پاس ہر قسم کے ہیرے موجود ہیں۔ آپ امتحان کر سکتے ہیں۔ ان کی چمک بڑی اچھی ہے۔ دام بھی بہت کم ہیں۔ اس کی تعریف ہم آپ کے روبرو کیا کریں؟ ہمارا مدعا یہ ہے۔ کہ آپ ہماری دکان سے ہی اپنے مطلب کو پورا کریں۔ ہمارے دارے ہی آپ مرضی کے مطابق وہ ہیرا چن کر لے جاویں۔ ہماری آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ کیا ان کے اقوال میں کچھ اصلیت ہے۔ یا کہ صرف ان کی زبان درازی ہی ہے؟

اسکا ہم کو علم نہیں ہوتا۔ ہم مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور اسی جگہ سے اپنی منشاء کو مد نظر رکھ کر چیز خریدنے کا مکمل ارادہ کرتے ہیں۔ آخر کار ان کے مصنوعی اور دلکش کلام ہمارے بھولے بھالے دلوں پر غالب آ جاتے ہیں۔ اور ہم ان کو ان کی دوکان یا دار سے ہی اپنے مقصد کی تکمیل کرنے کا وعدہ دیتے ہیں۔ پھر کیا ہوتا ہے۔ ان کے داؤ پیچ میں پھنس کر ہماری عقل سہم جاتی ہے۔ دل پر تعصب کا پردہ پڑ جاتا ہے۔ وہاں سے خریدے ہوئے جوہر کو ہی ہم اپنا رازِ زندگی تصور کر لیتے ہیں۔ اگر ہمارا کوئی دوست ہماری اس ناجائز حرکت پر ہم کو لعن طعن کرتا ہے۔ اور اب بھی وہ چیز واپس دیکر اصلی چیز کی تلاش میں نکلنے کے لئے ہمارے حوصلہ کو بڑھاتا ہے۔ تو ہم اس کو اپنا دشمنِ زندگی خیال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس سے کلام کرنا بھی پسند نہیں کرتے۔

علاوہ ازیں ہمارے وہ مالکانِ دار الاشتہار بھی اس کو دھمکاتے ہیں۔ اس کو اس حرکت سے منع کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کو جان کا خطرہ تک دیتے ہیں۔ یہ سارا قصہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے۔ ہم دیکھ کر بھی نہیں جان سکتے۔ اس کی اصلیت کو جانتے ہوئے بھی بے بہرہ ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کولہو کے بیل کی طرح ہم اسی جگہ ہی چکر کاٹتے رہتے ہیں۔ لیکن ہمارا خیال یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم نے بڑی دور کا سفر کیا ہے۔ بڑی بھاری ترقی کی ہے۔ اور بلندی پر چڑھ چکے ہیں۔ بات دراصل یہ ہوتی ہے۔ کہ تنکے کے پیچھے پہاڑ ہوتا ہے۔ اس تعصب کے سبب سے ہماری اندرونی بصیرت کوئی کام نہیں کرتی۔ ہم مذہب کے شیدائی ہو جاتے ہیں۔ ہمارا کام دوسروں کو بھی وہ درس دینا ہو جاتا ہے۔ پھر اسی بنیاد پر یہ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو پھر انسانیت کی آواز اٹھتی ہے۔ اور دنیا پھر ایک دفعہ مصائب تلے دب جاتی ہے۔ اس واسطے یہ دوسرا پہاڑ آ جاتا ہے۔ اور ہم کو یہ گرانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے حفاظت خود کرنا بھی ہمارا فرض ہو جاتا ہے۔ بس یہ خطرہ کی گھنٹی ہے۔

اور تکلیف کا دریا ہے۔ جس کی ایک ایک بوند میں ہی دکھوں کا نظارہ دیکھ رہا ہے۔ اس سے بچنا بھی ہمارا کام ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کی کرائی محنت رائیگاں جائے۔ اور ساری تیاری ایک پل میں خراب ہو جائے۔ سارے عملِ عقلیہ کو آتشِ تعصب راکھ کی شکل میں تبدیل کر دے۔ اس پلیگ سے بھی اپنی حفاظت کرنا لازمی اور ضروری ہے +

دکھ تکلیف کے بعد ہی راحتِ زندگی ملتی ہے۔ یہ ایک ایسا تنگ راستہ ہے کہ جس پر سے انسان کا گزرنا دشوار نہیں تو کچھ نہ کچھ مشکل تو ضرور ہے۔ آہستہ آہستہ اس طریقِ تعصب پر قدم رکھ کر اس سے پار ہونا پڑتا ہے۔ جس انسان نے اپنے جسم کے بوجھ کو پورا تول لیا وہ اس راستہ سے پار ہو کر اس جواہر کو پا سکتا ہے۔ اور وہی سامانِ زندگی کو حاصل کر سکتا ہے۔ جس نے اپنے جسم کو نہیں سنبھالا۔ وہ اس سے ہرگز پار نہیں ہو سکتا۔ اس کا تو اس سے پھسل جانا ہی ہوتا ہے۔ جونہی وہ اس سے گرتا ہے وہ ایک گونہ مصائب کے دریا میں گرتا ہے۔ اور غوطے کھانے لگتا ہے۔ لہذا ثابت ہو گیا کہ یہ دریا بھی مشکل پیدا کرتا ہے اس راستہ پر دھیان کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ اس سے محفوظ رہ کر ہی ہم اس جوہر کی تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس واسطے اپنے حوصلہ کو ترک نہ کرو۔ اور اپنی عقلِ سلیم سے کام لینا نہ چھوڑو۔ ہر ایک سوال کا جواب اپنے دماغ سے سوچو۔ بغیر سوچے سمجھے کسی کام میں ہاتھ بڑھانا عقلمندی کا کام نہیں ہوتا۔ ہم نے اس ہیرے کا نام تو یاد کر لیا۔ اب اس کی پہچان کرنے کا طریقہ بھی عقل میں رکھ لیں۔ اس کے اوصافِ حمیدہ بھی اپنے دماغ میں جما لیں۔ تاکہ ہماری آنکھیں کہیں دھوکہ نہ کھا جائیں۔ اور ہماری عقل اپنے وصف کو نہ بھلا دے۔ ہمارے پاس ایک کسوٹی ہونی چاہئے جس پر ہر ایک ہیرے کو رگڑ کر یہ فیصلہ کر سکیں۔ کہ یہ تو نقلی مال ہے۔ ہم کو یہ درکار نہیں۔ ہم کو اصلی ہیرے کی ضرورت ہے۔ ہم خدائی جوہر کے شیدائی

ہیں۔ یہ بناوٹی سامان اپنے گھر پر ہی رہنے دو۔ ہمارے پاس وہ کنجی ہے جس کو مفتاح العقل کہا جاتا ہے۔ اس چابی سے ہم ہر ایک مقفل مکان کا اندرونی حصہ دیکھ سکتے ہیں۔ اور اس کے اندر جمع شدہ چیزوں کی شکل دیکھ کر سارے حالات کا بخوبی اظہار کر سکتے ہیں۔ اس ... کو ہمیشہ پاس رکھو۔ تاکہ کوئی ہماری عقل پر غلبہ نہ پا سکے۔ ہمارے دماغ کو کوئی بہکا نہ سکے۔ اور ہماری آنکھوں پر کوئی تعصب کا پردہ نہ ڈال سکے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی ہم کو کسی تعصب کے مکان میں قید کر دے۔ اور ہماری ساری قیمتی زندگی وہاں رہتے ہی گزر جائے۔ ہمارے پاس کنجی ہر وقت موجود ہو۔ پھر دیکھیں۔ کہ ہم کو کون روک سکتا ہے؟ ہماری عقل پر کون غلبہ پا سکتا ہے؟ اور کون اپنے تعصب کے مکان میں بند کر کے ہماری زندگی کو تباہ کرنے کی کوشش کر سکتا ہے؟ بغیر سامان کے سفر کرنا عقلمندی نہیں کہی جا سکتی۔ ایک مادی چیز پر بھی قبضہ کرنے کے لئے بھی نہ جانے کیسی چیزوں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ایک معمولی پہاڑ پر چڑھنے کے لئے بھی ہم کو نہ جانے کتنا سفر خرچ ساتھ لے جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیوں ایسا ہوتا ہے؟ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ہم کو خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ ہم وہاں پر بھوکے نہ مر جائیں یا ہمارے پاس واپس آنے کا خرچ نہ ختم ہو جائے۔ اس لئے ہم کو اتنی چیزیں ساتھ باندھنی پڑتی ہیں۔ چاہے وہ تھوڑی ہوں یا زیادہ۔ پس جب ایک دنیاوی چیز کو صرف دیکھنے کے واسطے بھی ہم کو اتنی تیاری کرنی پڑتی ہے۔ اور اتنا سامانِ سفر ساتھ رکھنا پڑتا ہے۔ تاکہ ہمیں کوئی خاص تکلیف درپیش نہ ہو۔ تو پھر کیا خدائی جوہر کو پانے کے لئے اور اس سے مستفیض ہونے کے لئے ہم کو تیاری نہیں کرنی پڑے گی۔ اور اپنے ساتھ سامان نہیں باندھنا پڑے گا؟ ضرور اور بالضرور۔ ہمارے پاس وہ آبحیات ہو۔ جس کو ہم راستہ میں بر موقع ضرورت نوش کر سکیں۔ ہمارے پاس وہ کسوٹی ہو۔ جس سے ہر ایک راستہ میں آئے ہوئے یا کسی سے دیئے ہوئے جواہر کی اصلیت کی پڑتال کر سکیں۔ وہ کسوٹی کون سی ہے؟ وہ آبحیات کیا ہے جس کا ہونا بھی ہمارے لئے ضروری ثابت ہوتا ہے۔ وہ عقلِ سلیم ہے اور دماغِ صحیح ہے۔ جس سے کہ تعصب کا اندھیرا دور ہو جائے۔ اور ہم ذی عقل ہو کر آگے بڑھیں۔

(باقی آئندہ)

CC-0. ... Collection. Digitized by S3 Foundation USA

چیتاونی!

(از شری ہنسنی علما دلپوری پربھی گورودت بھون - لاہور)

(۱)

تو بھی جاگ سبھی ہیں جاگے اپنے اپنے کام میں لاگے
جوڑ تو ٹوٹے پریم کے دھاگے مدھر گیت کا گان پیارے
مدھر گیت کا گان
چھیڑ پریم کی تان

(۲)

من مندر میں پریم بسا کر اونچ نیچ کا بھید مٹا کر
بھائی بھائی سنگ بٹھا کر سبھی ہیں ایک سمان پیارے
سبھی ہیں ایک سمان
چھیڑ پریم کی تان!

(۳)

شیخ - براہمن اور عیسائی آپس میں ہیں بھائی بھائی
اُسی پربھو کی سبھی خدائی اُسی کی ہیں سنتان پیارے
اُسی کی ہیں سنتان
چھیڑ پریم کی تان

(۴)

کام کرودھ اور لوبھ نہ کرنا پاپ پنتھ کو کرتے ڈرنا
جگ میں آکر سب نے مرنا نہیں رہے گا مان پیارے
نہیں رہے گا مان
چھیڑ پریم کی تان

(۵)

مایا گر ہے پاس تمہارے نہ کرنا ابھیمان پیارے
ڈوبے اس نے کتنے ہی تارے متھیا ہے ابھیمان پیارے
متھیا ہے ابھیمان
چھیڑ پریم کی تان

(۶)

من کو اپنے اُس سنگ جوڑو جھوٹے جگ کا ناطہ توڑو
بُرے کرموں سے منہ موڑو مان کہا تو مان پیارے
مان کہا تو مان
چھیڑ پریم کی تان

سورگیہ لالہ دیوراج جی کے میموریل کی قائمی

(از شری کرم چند جی باہری ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر)

شری لالہ دیوراج جی کے سورگباش ہو جانے سے پنجاب کے ایک اور مہا پرش ہم سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ گئے ہیں۔ اپنے کام کے دائرہ میں وہ بلا شبہ ایک پیش رو تھے۔ لیکن اتنا ہی کہنے سے ہم ان کے مہان کام کو بیان کرنے میں بالکل قاصر رہتے ہیں۔ اُنہوں نے نہ کیول راستہ ہی بنایا۔ نہ صرف اس کے لئے کام کیا۔ بلکہ وہ اس کے رُوح و رواں بھی تھے۔ وہ ایک سرگرم جوشیلے اور ان تھک کارکن تھے۔ جنہوں نے اپنے کار میں انتہائی درجہ کا حوصلہ اور ہمت دکھلائی۔

اُنہوں نے ایک ایسے سمہ میں تعلیم نسوان کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ جبکہ اسے ایک نہایت ہی بُری نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اور جس سے یہ اندیشہ پیدا ہوتا تھا کہ وہ سوسائٹی کی بُنیاد کو کھوکھلا کر دیگی۔ ایسے سخت مقابلہ کا سامنے کرتے ہوئے جو کہ کبھی کبھی ایک نہایت تند طوفان کی صورت اختیار کر لیتا تھا۔ وہ بالکل پُوری مضبوطی اور بہادری سے ڈٹے رہے۔ ان کی قربانی میں کوئی بھی مشکل سدِ راہ نہ ہو سکی۔ اور ان کے کام اور بھی کئی صیغوں میں ظاہر ہوئے۔ وہ اعتراضات کا جواب دیتے تھے۔ استریوں کے لئے کتابیں لکھتے تھے۔ اور ساہتیہ کا سامان مہیا کرتے اور فنڈ اکٹھے کرتے تھے۔

وہ بچوں کو خود ہی پڑھایا کرتے تھے۔ اور ان کو بہلایا کرتے تھے۔ آپ جس ہمسائی کے ساتھ بچوں کی ماتا کا رُوپ اختیار کر لیتے تھے وہ نہایت ہی وچتر ہوتا تھا۔ اس کام میں ان کو اپنی پُوجنیہ ماتا سے سہارا ملتا تھا۔ جو ان کے لئے واقعی ایک طاقت کا منبع تھیں۔ اور انہوں نے ہی اس بڑے کام کی ترقی میں عوام کی مخالفت کو پُورے پُورے طور پر برداشت کرنے کی انہیں آتم شکتی دی۔ ان کا کام پھل لایا۔ اور اُنہوں نے اپنے جیون میں اس ننھے پودے کو جسے اُنہوں نے اپنے پسینہ کے ساتھ سینچا تھا۔ ایک عالیشان درخت کی شکل میں تبدیل ہوا دیکھ لیا۔ استری شکھشا نے صرف اپنی مخالفت کو ہی نیست و نابود نہیں کیا۔ بلکہ اس نے ہر دلعزیزی کی صورت اختیار کی۔ اور آخر کار مسلمہ طور پر زندگی کی ایک اہم ضرورت تسلیم کی گئی۔

لالہ دیوراج جی باوجود پبلک کے سامنے کم آنے کے پھر بھی نہایت ہی ہر دلعزیز تھے۔ وہ ایک خاموش کارکن تھے۔ جن کی شخصیت ہر ایک فرد بشر کو جس کے ساتھ ان کا واسطہ پڑتا تھا۔ اپنا شردھالو بنا لیتی تھی۔

ان کا کام زندہ رہے گا۔ اور تا قیامت پھولے پھلے گا۔ تاہم یہ بات نہایت ضروری ہے۔ کہ ان کی مناسب یادگار قائم کی جائے۔ جو آئندہ نسلوں کو یہ بات روشن کر دے۔ کہ ثابت قدمی اور ہمت کیا کیا کر سکتی ہیں؟ ہم نہایت ہی ناشکر گزار ہوں گے۔ اگر ہم ان کے لئے ایسی معمولی خدمت سے قاصر رہیں۔

ودیالیہ سبھا نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ عوام میں اپیل کی جاوے۔ اور ایک لاکھ روپیہ اکٹھا کیا جائے۔ جس سے ان کی مناسب یادگار قائم ہو سکے۔ اس کے لئے ایک میموریل کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ جس کے صدر رائے بہادر دیوان بدری داس ایڈووکیٹ و پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہیں۔ پُوری پُوری امید ہے کہ پبلک نہایت فیاضی سے اس اپیل میں حصہ لے گی۔ چندہ کا روپیہ سکرٹری کنیا مہا ودیالیہ جالندھر شہر کے پاس بھیجا جاوے۔

شوک پرستاو - آریہ سماج موزنڈہ کا یہ عام جلسہ آریہ سماج کے پرانے سیوک و استری شکھشا کے سنچالک اور کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کے جنم داتا لالہ دیوراج جی کی مرتیو پر دلی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور اس دکھ میں ان کے رشتہ داران اور کنیا مہا ودیالیہ سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ پرماتما آپ کے آتما کو شانتی پردان کریں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سدسیوں کا گزشتہ تین سالہ چناؤ چیت سمت ۱۹۹۱ کی سماپتی کے ساتھ سماپت ہو گیا ہے۔ ایک ماہ سے زیادہ عرصہ گزرا کہ اس گھوشنا کی سوچنا جملہ آریہ سماجوں کو بذریعہ سرکلر و بذریعہ اخبارات کر دی گئی تھی۔ اور آریہ سماجوں سے نویدن کیا گیا تھا۔ کہ وہ آگامی تین سالوں سمت ۱۹۹۲، سمت ۱۹۹۳ اور سمت ۱۹۹۴ کے لئے پرتی ندھی چن کر بھیج دیں۔ پرتی ندھی جس پرکار چنتے ہیں۔ اس کی تفصیل بھی لکھ دی گئی تھی۔ پرتی ندھی فارم بھی آریہ سماجوں کو بھیجے گئے تھے۔ کہ وہ انہیں بھر کر وصول شدہ ماسک چندہ کے دشانش سہت سبھا کے دفتر میں بہت جلد ارسال کر دیں۔ تاکہ ان کے پرتی ندھی سویکار کئے جائیں +

لیکن ابھی تک بہت کم آریہ سماجوں نے اپنے پرتی ندھی فارم بھر کر بھیجے ہیں۔ سبھا کا جنرل اجلاس ۲۵ اور ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء بروز سنیچر و اتوار گورودت بھون لاہور میں ہوگا۔ اس کے لئے اب بہت کم سمہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے جن آریہ سماجوں نے ابھی تک اپنے پرتی ندھی فارم بھر کر نہیں بھیجے۔ ان سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ فوراً ہی اپنے جنرل اجلاس بلا کر پرتی ندھی چن اور پرتی ندھی فارم بھر کر دشانش سہت بھیج دیں۔ کئی آریہ سماجیں پرتی ندھی فارم بھرنے میں بہت سی غلطیاں کر دیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے فارم ٹھیک کرانے کے لئے واپس کرنا پڑتا ہے۔ اس کے وشئے میں پھر نویدن ہے۔ کہ پرتی ندھی فارم کی جملہ مدات اور خانے ضرور بھرے جائیں اور جہاں جہاں جس جس ادھیکاری کے دستخط ہونے ہیں۔ وہاں وہاں اس اس ادھیکاری کے دستخط ضرور کرائے جائیں۔ اگر پردھان کی عدم موجودگی میں اپ پردھان یا منتری کی عدم موجودگی میں اپ منتری سے دستخط کرا لئے جائیں۔ تو نیز ساتھ ہونا چاہئے۔ جس میں یہ تحریر ہو۔ کہ پردھان یا منتری وہاں سے باہر گئے ہیں۔ اور ان کے جلد واپس آنے کی امید نہیں۔

آریہ سبھا سدوں کی سوچی میں صرف وہی سبھی آریہ سبھا سد ملنے چاہئیں جن کا درمیان بھر کا پورا چندہ پراپت ہو۔ ایسے ہی آریہ سبھا سدوں پر پرتی ندھی چننے کا ادھیکار ہے۔ اس کا بھی دھیان رکھا جائے۔ آریہ سماج کے ادھیکاریوں اور چنے گئے پرتی ندھیوں کا چندہ سال بھر کا پورا پراپت ہونا چاہئے۔ آریہ سماج کے چندہ کی آمدنی کی تفصیل پرتی ندھی فارم کے صفحہ ۳ پر یتھا استھان انکت ہونا چاہئے۔ عمر کا خانہ ضرور بھرا جائے۔ بنا شلک یا کم شلک دینے پر جو جن آریہ سبھا سد انکت کئے جاتے ہیں۔ وہ کسی خاص گن کے کارن چنے جانے چاہئیں۔ اور پرتی ندھی فارم کے ورن کے خانہ میں جس وشیشتا سے وہ آریہ سبھا سد مانے گئے ہیں۔ اس کا اندراج کرنا چاہئے۔ ایسے سبھا سدوں کے بنانے میں دھیان رکھا جائے کہ ان کی تعداد بہت ہی کم ہو +

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور) ✓

"Lord! us with strength endow that we may make the world Arya now"— "इन्द्रो वर्धन्तो अप्तुरः कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्"

چوگناں کی سبھی سڑکوں پر آریہ سویم سیوکوں کا دل بھجنوں کا گان کرتے ہوئے نکلا۔ ان بھجنوں کا آشیہ یہ تھا۔ کہ پرتیک آریہ سماجی کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اسمانتا سنکچت سامپردائکتا چھوت چھات ڈھونگ کو دور کرے۔ اور سوامی دیانند کے دوارہ بتلائے ہوئے ویدک سندیش کا جھنڈا اونچا رکھے۔ یہ سمارہ اپنے ڈھنگ کا ایک دم نوین ہونے کے کارن اچھوت پورو چمتکار رکھتا تھا۔ سارے نگر نواسی بھارت کی سمرتی دکھلانے والے ان درشیوں کے دیکھنے کے لئے امڈ پڑے۔ انت میں ماسٹر منشی رام پانڈے کے بھون پر جلوس ٹھہرا۔ اور اُکت سمفل پر پنڈت ایودھیا پرشاد جی نے آریہ سماج کے مول سدھانتوں تھا اس کے پرورتک مہرشی دیانند کے جیون پر ایک نہایت سندر بھاشن دیا۔ اس کے بعد کاریہ کی سماپتی ہوئی +

چوگناس میں آریہ سماج مندر کا شلا روہن

سوریہ کی سنہری کرنوں سے آکاش منڈل پرکاشمان تھا۔ چوگناس کے ماتر ورنا کمس نگر میں آریہ سماج مندر کے شلا روہن کا سندر آیوجن آرمبھ ہوا۔ آریہ سماج اندولن کے انویائی ممبر تھا اس سے سہانوبھوتی رکھنے والے بہت سے پرستھ بھارتی اس دیبپ کے بھن بھن بھاگوں سے ریل تھا موٹروں میں یاترا کر اس سمارہ میں گیت روی وار کو سملت ہوئے۔ پہلے آگنتک سجن منشی رام جی مہاراج کے بھون پر اکٹھے ہوئے۔ ٹھیک دس بجے ایرا ہو کے سمہ آریہ سماج مندر کے ستھان تک ایک مہان جلوس کی آیوجنا ہوئی۔ جلوس بڑی شان کے ساتھ نکلا۔ جس میں ہزاروں رنگ برنگے جھنڈوں سے سشوبھت سملت تھے۔ شلا روہن کی کارروائی ویدک پرارتھنا سے آرمبھ ہوئی۔ اس کے انتر ستھانیہ آریہ سماج کے منتری مسٹر ٹی۔ آر۔ مہابیر سنگھ نے منتریانہ پنڈت ایودھیا پرشاد جی بی۔ اے۔ ویدک منشنری کی ادھیکشتا میں پرارمبھ کرایا۔ تد اپرانت پنڈت جی نے شلا روہن کیا۔ اور سماج کے پردھان مسٹر بی۔ سنگھ۔ اپ پردھان مسٹر مہابیر سنگھ تھا کو شا دھیکش مسٹر پتا لال سیٹھ نے (Conrrets) ڈالا۔ اسی سمہ پنڈت ایودھیا پرشاد جی نے ڈچ گیانا کے سورینام آریہ سماج سے بھیجے ہوئے شبھ کامنا کا تار پڑھ کر سنایا۔ (Trinidad Guardian) کے سپیشل فوٹو گرافر لالہ Tucer نے اس مہاتسو کے بھن بھن بھاگوں کا فوٹو کھینچا +

اس کے انتر لگ بھگ ۰۰۰ منشیوں کا ایک سندر جلوس نکلا۔ جس میں سب سے آگے پانچ گھوڑ سوار تھے۔ جن کے ہاتھ میں پیلے کپڑوں پر سنسکرت میں لکھی ہوئی "اوم" کی دھوجا لہرا رہی تھی۔ اس کے ٹھیک پیچھے ہی گائتری منتر کا بھی ایک جھنڈا لہرا رہا تھا۔ لئے ہوئے گھوڑ سواروں کے پیچھے پنڈت ایودھیا پرشاد جی تھے۔ اور ان کے پیچھے مسٹر بہاری لال اور مسٹر ٹی۔ رام پرشاد (سورینام نواسی) کی ادھیکشتا میں ٹولیاں پیچھے تھیں۔ بھی منڈلی تھی۔ جہاں پہلی سات جھنڈیوں سے سشوبھت ٹولیں جنہیں دیکھ کر پراچین بھارتیہ ویر آنگ ساؤں کا سمرن ہو آتا تھا۔ ان سب کے پیچھے نوری سادھا بانی جنتا تھی۔ تدنپشچات بہت سے لوگ موٹر کار اور لاریوں میں تھے۔ جن کے اوپر بھی کھشتر واکیوں والے جھنڈے لہرا رہے تھے :- م م

آریہ ودیارتھی آشرم گورودت بھون لاہور

یہ آشرم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی جانب سے گورودت بھون میں ہے۔ آریہ نوجوانوں کی جو لاہور کے کالجوں میں پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ رہائش۔ دھارمک تتھا شاریرک شکشا تتھا آستک وچار سے کھلا ہوا ہے۔ یہاں ودیارتھیوں کی پوری دیکھ بھال کی جاتی ہے +

یہ ہوسٹل پنجاب یونیورسٹی سے سمبندھت ہے۔ پرنسپل دیال جی ایم۔ اے۔ آپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا اس کے انچارج ہیں۔ امتحان انٹرنس کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ جو آریہ بھائی اپنے لڑکوں کو لاہور میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ انہیں اس آشرم سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اس بارہ میں بہت جلد اطلاع آنی چاہئے۔ ایسے ودیارتھیوں کو جو آریہ ہوں۔ یا کسی آریہ کاریہ کرتا کے سپتر ہوں۔ خاص ترجیح دی جاتی ہے۔ آشرم ہذا میں سندھیا اور ہون آدی کا پورا پورا انتظام ہے +

(بنواری لال سپرنٹنڈنٹ آشرم ہذا)

CC-0. Gurukul Kangri Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

گوروکل رائیکوٹ کا شوک پرستاو:-

۱۸ / اپریل ۱۹۳۵ء کو گوروکل مہاودیالیہ رائے کوٹ کی ہندی واکیہ وردھنی سبھا نے منتری لالہ دیوراج جی آچاریہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی اکال مرتیو پر مندرجہ ذیل شوک پرستاو پاس کیا ہے:-

"گوروکل رائیکوٹ کی واکیہ وردھنی سبھا کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے سنستھاپک سینچک تک تنتھا آریہ سماج میں استری جاتی کے سچے اُدّھارک شری لالہ دیوراج جی کے اچانک سورگباش ہو جانے پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے"

{ منتری ہندی واکیہ وردھنی سبھا گوروکل مہاودیالیہ رائے کوٹ }

آریہ سماج منٹگمری کا شوک پرستاو:-

۲۱ / اپریل ۱۹۳۵ء کے ہفتہ وار ست سنگ میں مندرجہ ذیل پرستاو پاس ہوا:-

"آریہ سماج ہذا کا یہ اجلاس لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کو لالہ جی کی مرتیو سے جو نقصان پہنچا ہے۔ وہ ناقابلِ تلافی ہے"

(موہن لال منتری آریہ سماج ہذا)

شملہ میں ایک مسلمان کی شدھی:-

منگل وار ۳۰ / اپریل کو مسمی غلام قادر بخش کو جو عرصہ ۲۵ برس سے مسلمان تھا شدھ کیا گیا۔ اور اس کا پرانا نام جیوا لال رکھا گیا۔

(ہری کشن منتری آریہ سماج شملہ)

سوچنا:- پنڈت گیانیندر دیو جی صوفی دیانند سالویشن مشن کے اپدیشک ہیں۔ پنڈت جی سنسکرت میں شاستری اور عربی میں مولوی عالم ہیں۔ یہ جنم سے مسلمان تھے۔ ویدک دھرم کی خوبیوں سے پربھاوت ہو کر انہوں نے اسلام کو ترک کر کے ویدک دھرم گرہن کیا تھا۔ آپ بڑے اچھے مقرر ہونے والے ہیں۔ آریہ سماجوں کی سوچنا کے واسطے یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔ تاکہ کسی بھائی کو ان کے متعلق غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ مسلمان بھائی ان کے برخلاف بہت کچھ اپنے اخبارات میں لکھ رہے ہیں۔ جو صداقت پر مبنی نہیں۔ پنڈت جی کو میں اکثر باہر پرچار کے لئے بھیجتا ہوں۔ جب سماج میں یہ جائیں۔ ان کو پرچار وغیرہ کے علاوہ دیانند سالویشن مشن کیواسطے فراہمی چندہ میں ...

"ویر میلہ" ٹھیرہ (ریاست جموں)

۴ - ۵ - اور ۶ / جیٹھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۷ - ۱۸ - اور ۱۹ / مئی ۱۹۳۵ء

دھرم ویر مہاشہ رام چندر جی کے بلیدان کی یادمیں

جموں سے بطرف شمال مغرب ۱۲ میل کے فاصلہ پر لبِ ربیر نہر موضع ٹھیرہ میں دھرم ویر مہاشہ رام چندر جی کی پوتر یادمیں زیر سرپرستی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب زیر اہتمام آریہ سماج ہر سال شاندار "ویر میلہ" منعقد ہوا کرتا ہے۔ امسال یہ میلہ ۴ - ۵ - اور ۶ / جیٹھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۷ - ۱۸ - اور ۱۹ / مئی ۱۹۳۵ء کو بروز شکر۔ سنیچر اور ایت منایا جائیگا۔ پروگرام میلہ حسب ذیل ہے

۱ - ویدمنتر گاتھی و ہون یگیہ

۲ - منوہر اپدیش والے اعلیٰ ویاکھیان

۳ - میجک لینٹرن کے ذریعہ ویدک عظمت اور آریہ جیون کے دلپذیر اور قابلِ دید نظارے

۴ - خوبصورت نمائش جس میں اس علاقہ کی گھریلو دستکاری اور دیسی ساخت کی چیزوں کے علاوہ گاؤں کی صفائی۔ دیہاتی و زراعتی ترقی کے اعلیٰ نمونے دکھلانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ نیز اس نمائش میں اچھا چرخہ کاتنے۔ عمدہ کپڑا بننے اور سینے پرونے کے مقابلے بھی ہوں گے

۵ - عظیم الشان دنگل جس میں بڑے بڑے نامی و مشہور پہلوانوں کی قابلِ دید اور معرکہ کی کشتیاں ہوں گی

۶ - بے بی شو یعنی بچوں کا میلہ جس میں تندرست مضبوط اور ستھرے بچوں کو عمدہ عمدہ کھلونے ملیں گے

۷ - آریہ کانفرنس جس میں دھرم پرچار کے کام کو زیادہ خوش اسلوبی سے چلانے کے ذرائع اور دلت جاتی کی قومی بہبودی و سماجک ترقی کے وسائل پر وچار کیا جائیگا

۸ - سنگیت سمیلن

میلہ کا حسب معمول ایک بڑا وسیع اور خوشنما کیمپ ہوگا۔ اس میں شاندار پنڈال اور انتظام رہائش کے علاوہ ایک باقاعدہ بازار بھی ہوگا۔ میلہ میں بیماروں کے لئے مفت دوائی اور علاج کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کیمپ میں حاضرین کی تفریح طبع کے لئے ایک ریڈنگ روم بھی کھلا ہوگا۔ میلہ میں پنجاب کے مشہور مشہور آریہ سماجی اور آریہ پرشوں کے علاوہ بہت سے اعلیٰ ریاستی افسران۔ معزز روساء۔ ساہوکاران اور گرد و نواح کے ہر طبقہ کے سینکڑوں لوگ اور ہزاروں شدھ شدہ آریہ بھائی پدھار کر میلہ کی رونق کو بڑھائیں گے

المشتہر:-

اننت رام ادھشٹاتا وید پرچار دلت اُدھار آریہ سماج مندر ہسپتال روڈ۔ جموں

آریہ سماج نواں شہر کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج نواں شہر کا اُتسو ۳ - ۴ - اور ۵ / مئی ۱۹۳۵ء کو منایا گیا۔ قریباً ۶۰۰ روپیہ چندہ جمع ہوا۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی کے بھجنوں سے لوگ اتی آنندت ہوتے رہے۔ سوامی ویدانند جی وید تیرتھ اور سوامی نتیانند جی کے اتی اُتم اور عالمانہ ویاکھیان ہوئے۔ پنڈت بشن پال جی اور پنڈت رام سروپ جی کے ویاکھیانوں سے جنتا بہت پربھاوت ہوئی۔ مہاشہ سالگرام جی اپدیشک نے بھی عین موقع کے مطابق بھجن گائے۔ وید پرچار فنڈ کو ۱۰۱ روپیہ اور دلت اُدھار فنڈ کو ۲۵ روپیہ دیا گیا۔

سوامی رودرانند جی کی پربھاوشالی کتھا بھی جلسہ سے تین روز پیشتر نگر نواسیوں کے ہردیوں کو اپنے پریم سے آنندت کرتی رہی۔ بھگوان کی کرپا سے آریہ سماج ہذا کا جلسہ نروگھن سماپت ہوا۔

{ بھدر سین منتری آریہ سماج نواں شہر ضلع جالندھر }

آریہ سماج سنور کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج سنور کا سالانہ جلسہ ۳، ۴، ۵ مئی ۱۹۳۵ء بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جلسہ ہر طرح نہایت ہی کامیاب رہا۔

آریہ سماج کے وسیع پنڈال میں متواتر دو دن پنڈت سبینہ دیو جی آریہ مسافر۔ پنڈت شیشور دیو جی۔ پنڈت سومدیو جی۔ پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت ہریرام جی شرما کوی راج۔ پنڈت ماتھر شرما جی میجک لینٹرن والے اور پنڈت گیان چند جی ایم۔ اے۔ وائس پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج جالندھر کے ویاکھیان اور مہاشہ بھدر پال جی اور مہاشہ امر سنگھ جی کے بھجن ہوتے رہے۔ جلسہ نروگھن سماپت ہوا جس کا یش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ہے

(رام سروپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج تلہ گنگ کے سماچار:-

۱ - ۲۲ / اپریل ۱۹۳۵ء کو لالہ میاداس جی زرگر کی سپتری کا وواہ سنسکار پورن ویدک ریتی سے مہاشہ مانک چند جی پردھان آریہ سماج ہذا نے ویاکھیا سہت کرایا۔ لالہ میاداس جی نے پانچ روپیہ دکھشنا پروہت کو اور پانچ روپیہ دان آریہ سماج کو دیا۔ (نوٹ۔ دکھشنا کے پانچ روپیہ بھی آریہ سماج کو دیدئے گئے)

۲ - ۲۲ / اپریل ۱۹۳۵ء کو موضع دھیر مونڈ تحصیل تلہ گنگ میں بابو موہن لال جی کی سپتری کا وواہ سنسکار بابو دیوان چند جی آریہ نے پورن ویدک ریتی سے کروایا۔ آریہ سماج کو اس موقعہ پر پندرہ روپے اور پروہت کو پانچ روپے پراپت ہوئے

۳ - ۵ / مئی ۱۹۳۵ء کو موضع ٹھی تتان میں جو کہ تلہ گنگ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے مہتہ رام سہائے جی کی سپتری کا وواہ سنسکار پنڈت منسا رام جی نے پورن ویدک ریتی سے کروایا۔ وواہ سنسکار کے بعد پنڈت جی نے اعلان کر دیا۔ کہ اگر ابھی کو کوئی شنکا ہو۔ تو ابھی نِوارن کی جا سکتی ہے۔ پانچ روپے دکھشنا پنڈت جی کو۔ دو روپے دکھشنا مہاشہ کیسر چند جی کو۔ پانچ روپے دان آریہ سماج تلہ گنگ کو اور دو روپے دان وید پرچار وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا کو ملا۔

{ سنت رام منتری آریہ سماج تلہ گنگ ضلع اٹک }

آریہ سماج بنوں کا چناؤ:-

لالہ زینت رام جی وکیل پردھان + ڈاکٹر دولت رام جی اُپ پردھان + حکم چند فوٹو گرافر منتری + لالہ داس رام جی گاندھی اُپ منتری + لالہ رام چند جی مہندیرتہ خزانچی + لالہ ہمارا چند جی لائبریرین +

(حکم چند فوٹو گرافر منتری آریہ سماج بنوں)

بقیہ مضمون "ودیا سبھا کا پرشن" صفحہ ۴

بھی بنائی گئی۔ اس نے ایک پرچنا تیار بھی کی۔ پرنتو شری پنڈت جی نے "النکار" کی بھاوا لید سمت ۱۹۸۲ کی سنکھیا میں لکھا تھا۔ کہ:-

"آریہ پرتی ندھی سبھا دوارہ سویکرت آریہ ودیا سبھا والے پرستاو سے بھی ہمارا کام نہ چلے گا۔ اس پرستاو میں آریہ سماج سے باہر کے "گورو کل کی آرش میں وشواس رکھنے والے" شاستر دانیوں کے لئے تو سمفان ہی نہیں۔ پرنتو جیسے بھی وہ دکھیں پنجاب پرتی ندھیوں کی ہی ایک دوسری سبھا ہو جائے گی۔ اسی لئے میں نے بھی پیچھے سے اس ودیا سبھا والے پرستاو پر زور دینا چھوڑ دیا تھا" پرشٹھ ۱۲

جو حشر اس پرستاو کا ہوا۔ وہی اس سے پورو کے پرستاوؤں کا۔ انترنگ سبھا کیا کرے۔ جب ودیا سبھا کے لئے آلسنک مہانو بھاو اپنا آلسنا دہی چھوڑ بیٹھیں پھر ودیا سبھا بنائی جائے۔ تو کس کے لئے؟ ایک منو وگیان کے ودیارتھی کے لئے پرستاو کی کہانی منورنجک تو ہے۔ پر آسچریہ جنک نہیں۔ پرستاوک مہاشہ کو پہلے تو شکایت یہی ہوتی ہے۔ کہ انترنگ سبھا کے پاس سمے نہیں۔ کہ وہ گورو کل کی سمسیاؤں پر اچھی طرح وچار کرے۔ اس کا نربان اس درشٹی سے نہیں ہوتا۔ کہ اس کے دوارہ ایک شکشا سنستھا چلائی جائے گی۔ اس لئے وہ پرستاو کرتے ہیں کہ گورو کل کے سنچالن کے لئے ایک اور سبھا بنائی جائے۔ پرنتو پھر انہیں پرتیت ہوتا ہے۔ کہ گورو کل کیول دھارمک سنستھا نہیں۔ یہ ایک راشٹریہ سنستھا ہے۔ اکھل بھارتیہ سنستھا ہے۔ وشو بھر کی سنستھا ہے۔ اس لئے اس کا سنچالن کسی اکھل بھارتیہ۔ راشٹریہ۔ وشو ویاپک سبھا کے آدھین ہونا چاہئے۔ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ پنجاب کی آریہ پرتی ندھی سبھا نہ اکھل بھارتیہ ہے۔ نہ راشٹریہ۔ اور نہ ہی وشو ویاپک سبھا۔ وہ ایک دھارمک سبھا ہے۔ اور اس کے آدھین ایک دھارمک سنستھا ہی رہ سکتی ہے۔

سمت ۱۹۷۰ کے پرستاو میں اس سبھا نے اپنا آرتھک سوامیتو کیول ویدودیالیہ پر ہی رکھا تھا۔ شیش مہاودیالیوں کے لئے ودیا سبھا اپنے سے بنانے کی تجویز کی تھی۔ یدی یہ سبھا آریہ سماج سے الگ ویاپک ہوتی تھی۔ تو ویدودیالیہ اس کے آدھین کیسے رہتا۔ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ آریہ سماج کا ویدودیالیہ آریہ سماج کے سدھانتوں کی شکشا دیگا۔ اس میں ستیارتھ پرکاش آدی رشی کرت گرنتھوں کا سمفان مکھیہ رہے گا۔ پرنتو آریہ سماج کے باہر کے ودوان اپنے آدھین کام کر رہی سنستھا میں ایسا کیوں ہونے دیں گے؟

ہم اپنے ابھیپرایہ کو ادھک سپشٹ کرنے کے لئے راشٹریہ اور دھارمک ان دو شبدوں پر ذرا وستار سے وچار کرنا چاہتے ہیں۔ بھارت کی راشٹریہ شکشا وہ ہوگی۔ جس سے سمپورن بھارت لابھ اٹھا سکے۔ اور اس سے بھارت کی سب آوشیکتائیں پوری ہوں۔ بھارت کے راشٹر میں آریہ سماجی بھی بستے ہیں۔ غیر آریہ سماجی بھی۔ ہندو بھی ہیں۔ مسلمان بھی۔ راشٹریہ شکشا کیول دھارمک نہیں ہوتی۔ دھرم کے کھیتر میں کسی ایک دھارمک سمپردایہ کو پردھانتا دینے سے راشٹر بنا کا گھات ہو جاتا ہے۔ راشٹریہ شکشا وہ ہے جس میں سب سمپردایوں کو برابر سمفان دیا جائے۔ یدی گورو کل ایک وشدھ راشٹریہ سنستھا مانی جائے۔ تو اس پر آریہ سماج کی وشیشتا نہیں رہنی چاہئے۔ راشٹر وادوں کی درشٹی سے بھی۔ جہاں سندھیا ہو وہاں مورتی پوجا اور نماز بھی۔ جہاں ہندی ہو وہاں اردو بھی۔ اور یدی ہم راشٹر بنا کے وچار کو سنکچت کر لیں۔ اور گورو کل کو ایک ہندو سنستھا بنا لیں۔ تو ہندو نیتاؤں کی درشٹی سے بھی وہاں مورتی پوجا اور شرادھ کو سندھیا کی بھانتی ساتھ پرتشٹھت کرنا ہوگا۔ سناتن پرکاش کے کھنڈن آتمک بھاگ کے لئے تو اس سمفان میں رہنا کٹھن ہی ہے۔ وید کا ارتھ جہاں رشی دیانند کی درشٹی سے پڑھایا ہے۔ وہاں سائن اور مہیدھر کی درشٹی سے بھی۔ اور ان درشٹیوں سے بڑھ کر سویم پروفیسر اور ودیارتھی کی سوتنتر درشٹی سے۔ آریہ سدھانت کے کورس میں آریہ منتویوں کا منڈن اور انیہ سب متوں کا کھنڈن نہیں ہوگا۔ کنتو سب کا منڈن ہی منڈن ہوگا۔ ان میں سے کون سا مت اتم ہے۔ اس کا نرنے پروفیسر کی سوتنتر بدھی کرے گی۔

یہ ہے وشدھ راشٹر بنا یا اکھل بھارتیہ یا کم سے کم ہندو راشٹریتا۔ گورو کل ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ گورو کل وشدھ آریہ سماجک سنستھا ہے۔ سمت ۱۹۷۰ کے پرستاو میں جہاں ویدودیالیہ کا آرتھک سوامیتو سبھا نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ وہاں اس کا شکشا سمبندھی پربندھ بھی اسے اپنے ہی آدھین رکھنا چاہئے تھا۔ آریہ سماج کے باہر کی کوئی سبھا آریہ سدھانتوں کی شکشا نہیں دے سکتی۔ نہیں نہ اپنے سے ایسا کرنا چاہئے۔ اور نہ کسی اور سے۔ یدی گورو کل اوپر کہے گئے لکشن انوسار راشٹریہ سنستھا ہو۔ تو اس کا سنچالن پرتی ندھی سبھا نہیں کر سکتی۔ ہم لاکھ یتن کریں۔ ہمارا دھارمک جھکاؤ اپنے سدھانتوں کی طرف ہی رہے گا۔ یہ جھکاؤ نہ رہے۔ تو ہماری سبھا اپنے دھرم سے وچلت ہو جاتی ہے۔ اور ہم سچے ارتھوں میں راشٹریہ نہیں رہتے۔ اسی پرکار یدی کوئی راشٹریہ سبھا ہمارے دھارمک سدھانتوں کی شکشا کا پربندھ کرے گی۔ تو وہ اس کاریہ کو نبھا نہ سکے گی۔ یہ اس کی اندھیکار چیشٹا ہوگی۔ سمت ۱۹۷۰ کے پرستاو میں یہی دوش تھا۔ اس میں بھنو لا جیکل (سدھانت) رک) دھرم اور راشٹر کا بے جوڑ پیوند لگا دیا گیا۔ ویدودیالیہ کسی آریہ سماجک سبھا سے بھن کی یوجنا کے دوارہ چلایا ہی نہیں جا سکتا۔

اب شیش رہ جاتے ہیں اور ودیالیہ۔ ہمارے وچار میں وہ ودیالیہ کسی اور سبھا کے دوارہ ہی چلائے جانے چاہئیں۔ بھلا آیورویدک کے وشے میں آریہ سماج اور سناتن دھرم کا کیا مت بھید ہو سکتا ہے؟ ایک ہردوار میں ہی ایک طرف گورو کل ہے اور دوسری طرف رشی کل میں آیورویدک کالج موجود ہیں۔ کیسی کالج میں بھی ۵۰ سے ادھک ودیارتھی نہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایک ہی جاتی کی جیب سے دوہرا خرچ کیوں کیا جا رہا ہے؟ ایسے ہی یدی کوئی اور مہاودیالیہ بھی کھولنا ہو۔ تو اس کا پربندھ بھی دھارمک سبھاؤں دوارہ کیا جانا خواہ مخواہ کی فضول خرچی ہے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ راشٹریہ شکشا کیول راشٹریہ سبھاؤں دوارہ ہی دی جا سکتی ہے۔ انہیں آریہ سماجی بھی ہونے چاہئیں۔ اور غیر آریہ سماجی بھی۔ آسمیں وہاں یک شکشا کے لئے دھارمک سبھاؤں سے سہائتا لی جا سکتی ہے۔ ہم سویم ایک ودیا سبھا کی ستھاپنا کے پکش میں ہیں۔ یہ آیورویدک کرشی۔ شلپ اور آریہ ساہتیہ آدی کی شکشا کا پربندھ کرے۔ یہ سبھا سمپورن آریہ جاتی کی ساجھی وستو ہو۔ پرنتو ویدودیالیہ کا سمپورن پربندھ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ہی آدھین رہنا چاہئے۔ اس کے لئے کچھ آبادھائیں دکھائی دیتی ہیں۔ کچھ ادھک بھی پربندھ کیا جا سکتا ہے۔ ویدودیالیہ کی اچھ شکشا کے اتیرکت اس ودیالیہ میں لیبریچر تھا ساہتیہ زبان کا کام کیا جانا چاہئے۔ آریہ سماج کو اس کام کی اس سمے انیت آوشیکتا ہے۔

پرنتو کہیں دوسرے کاموں سے ادھن بچے بھی۔ تو اس میں لگایا جائے۔ گورو کل کی سمفا پنا کے سمے سے اننک کے بجٹ ہمارے سامنے ہیں۔ انکے دیکھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس سنستھا کا اوسط سالانہ گھاٹا ۱۰ ہزار روپیہ سے اوپر ہے۔ دھن کے نہ ہونے کی وجہ سے ہم کوئی اور کالج کھول نہیں سکتے۔ ورتمان کالج میں بھی کسی پرکار کی انتی کرنا اسمبھو ہو رہا ہے۔ اتنی تو تب ہو جب پہلے موجودہ گھاٹے سے چھٹکارا ہو۔ شری پروفیسر رامدیو جی کی اس سمتی سے ہم سولہ آنے سہمت ہیں کہ "راشٹریہ شکشا دینا راشٹر کا کام ہے۔ دھارمک سنستھاؤں کا نہیں۔ راشٹریہ مہاودیالیہ ہم چلائیں گے بھی۔ تو وہ فورتھ کلاس ہوں گے۔ برخلاف اس کے ہمارا ویدمہاودیالیہ ایک فرسٹ کلاس ودیا سنستھا ہوگی۔ جسے سنسار کے کونے کونے سے چھاتر آ کر شکشا گرہن کیا کریں گے۔" سوم سوامی شردھانند جی نے سمت ۱۹۷۰ کے پرستاو پر سمتی دیتے ہوئے لکھا تھا کہ "وشو ودیالیہ کے جدا ہو جانے سے ویدک نو شیلی ور آریہ سدھانتوں کی اور شیش شکشا دیا جا سکے گا۔" (شردھا۔ شکروار ۲۵ پھاگن سمت ۱۹۷۰۔ صفحہ ۳)

ہماری سمتی میں ودیا سبھا بنائی جانی چاہئے۔ پرنتو وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے انترگت نہیں۔ وہ اس کے اتیرکت ایک اور سبھا ہونی چاہئے جسمیں آریہ سماجی و غیر آریہ سماجی سب پرکار کے سدسیہ ہوں۔ اس کے آدھین سمپورن راشٹریہ شکشا کر دینی چاہئے۔ پرتی ندھی سبھا کے پاس وید ودیالیہ ہی رہے۔ اس پر آرتھک ادھیکار بھی اسی سبھا کا ہو اور اس کا انیہ سمپورن پربندھ بھی یہی سبھا کرے۔ گورو کل کے وشے میں آریہ جگت کے سنمکھ واستوک سمسیا یہی ہے۔ راشٹر بنا اور دھارمکتا کی۔ یہ دو پرکار کی وچار پرنالیاں بہت دیر سے چلی آتی ہیں۔ سمت ۱۹۷۰ کا پرستاو ان دونوں وچاروں کے سمنوے کا پریتن تھا۔ پرنتو جیسا ہم نے اوپر سپشٹ کیا ہے۔ ایک دھارمک سنستھا وشدھ راشٹریہ شکشا دینے میں اسمرتھ ہے۔ اور ایک راشٹریہ سنستھا وشدھ دھارمک (ہماری درشٹی سے آریہ سماجک) شکشا دینے میں اشکت ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ سمت ۱۹۷۰ کا پرستاو پاس ہو کر بھی دھرا کا دھرا رہ گیا ہے۔ ہم نے سمت ۱۹۷۰ کے پرستاو کو راشٹر اور دھرم کا بے جوڑ پیوند کہا ہے۔ اس دوش سے بچنے کے لئے سمت ۱۹۸۰ میں ایک اور پرکار کی ودیا سبھا کا آیوجن تیار ہوا تھا۔ جس میں نشچے کیا گیا کہ ودیا سبھا کے کچھ سدسیہ پرتی ندھی سبھا کے باہر کے بھی ہو جائیں۔ پرنتو آریہ سبھاسد ہونا ضروری ہے۔ اس آیوجن کا لابھ کیول اتنا ہی ہے۔ کہ شکشا کے سمپورن کاریہ کے پربندھ کے لئے ایک اور انترنگ سبھا بنا دی گئی ہے۔ پرنتو ایسا کر دینے سے ودیا سبھا کے پرستاوکوں کا اُدیش پورا نہیں ہوتا۔ شری پنڈت وشو شرما جی نے تو اس پر اعتراض کر ہی دیا تھا۔ دوسرے بھی کسی مہانو بھاو کی اس تجویز سے تسلی نہیں ہوئی۔ اب کئی اور مہانو بھاو اپنے اپنے ودیالیہ کون سے پرستاو لا رہے ہیں۔ انکا وچار ہے کہ پربندھ کاریہ کے سمرتھکوں سمیت پروفیسروں سناتکوں اور انیہ ودوانوں کے پرتی ندھی ودیا سبھا میں ہونے چاہئیں۔ اس پر تو وواد نہیں ہو سکتا۔ کہ ان پرتی ندھیوں پر بھی

"آریہ وواہ بل" کی زبردست حمایت

آریہ جگت کا متفقہ مطالبہ

آریہ سماج پشاور چھاؤنی :- آریہ سماج پشاور چھاؤنی یہ جان کر خوش ہوا ہے۔ کہ منتری سوامی دیانند جی کے جنم شتابدی مہوتسو کے وقت ہونے کے نتیجہ کے انوسار شری بابو گھنیشام سنگھ جی گپتا ایم۔ ایل۔ اے نے سویکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے آریہ سماج ہذا گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ آئندہ سیشن میں اس بل کو سویکار کراوے ؛

(دانت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج پشاور چھاؤنی)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان :- آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان گورو کل وبھاگ یہ جان کر پرسن ہوا ہے۔ کہ منتر یمدیانند جنم شتابدی مہوتسو کے نتیجہ کے انوسار شری بابو گھنیشام سنگھ جی گپتا ایم۔ ایل۔ اے نے سویکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ اور آریہ سماج ہذا بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کو آئندہ سیشن میں سویکار کرادے ؛ (پیٹرا رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج منٹگمری :- آریہ سماج ہذا کے ۵ رمئی کے ہفتہ وار اجلاس میں ذیل کا پرستاو سروسمتی سے پاس ہوا :-

"آریہ سماج کو یہ جان کر پرسنتا ہوئی ہے۔ کہ منتر یمدیانند جنم شتابدی مہوتسو کے نتیجہ کے انوسار شری بابو گھنیشام سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے نے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں منظوری کے لئے پیش کیا ہے۔ یہ اجلاس بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنی ہے، کہ وہ اسے سویکار کرنے میں پوری پوری سہائتا دے" ؛ (موہن لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج گوجرانوالہ :- آریہ سماج گوجرانوالہ کی جنرل میٹنگ منعقدہ ۲۸ر اپریل ۱۹۳۵ء میں منی لکھت پرستاو سروسمتی سے پاس ہوا :-

"آریہ سماج گوجرانوالہ یہ جان کر بڑا پرسن ہوا ہے۔ کہ منتر یمدیانند جنم شتابدی مہوتسو کے نتیجہ کے انوسار شری بابو گھنیشام سنگھ جی گپتا ایم۔ ایل۔ اے نے سویکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ آریہ سماج ہذا بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس بل کو آگامی سیشن میں سویکار کرادے ؛

(دیو بدت ئل منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈالٹن گنج :- آریہ سماج ڈالٹن گنج یہ جان کر پرسن ہوا ہے۔ کہ منتر یمدیانند جنم شتابدی مہوتسو کے نتیجہ کے انوسار شری بابو گھنیشام سنگھ جی گپتا ایم۔ ایل۔ اے نے سویکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ یہ آریہ سماج بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس بل کو آگامی سیشن میں پاس کرادے ؛

اپروکت پرستاو سروسمتی سے پاس ہوا۔ اور اس کی نقول بھارت سرکار تتھا سماچار پتروں کو بھیجی گئیں ؛

(واسدیو پرشاد منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج مورنڈہ :- آریہ سماج مورنڈہ کو یہ جان کر از حد خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کہ منتر یمدیانند جنم شتابدی متھرا میں پاس شدہ ریزولیوشن کے مطابق شری بت بابو گھنیشام سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے نے "آریہ میرج بل" برائے منظوری اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ یہ سماج بل ہذا کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے بزور پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس بل کو اسمبلی کے اگلے سیشن میں پاس کرادے ؛

نیز اس پرستاو کی نقل آریہ سارودیشک سبھا دہلی اور آنریبل لاء ممبر گورنمنٹ آف انڈیا شملہ کو بھیجی گئی ؛ (بھیم رام آریہ اپدیشک)

دیانند متھرداس کالج موگہ

آریہ پرتی ندھی سبھا کا واحد کالج

کالج ہذا کے نتائج نہایت شاندار ہیں۔ تربیت جسمانی۔ عقلی اور روحانی کے لئے بہترین ادارہ ہے۔ جس میں خرچ نہایت قلیل ہے۔ پوری فیس ادا کرنے والا طالب علم تقریباً بیس روپیہ ماہوار میں گزارہ کر سکتا ہے۔ موگہ کی فضا تو سینماؤں اور بھٹیوں سے آزاد ہے۔ اس لئے اس کالج میں تضیع اوقات کے مواقع بہت کم ہیں۔ صحت بخش آب و ہوا میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بہترین درسگاہ ہے۔ مفلس اور مستحق نادار طلباء کو فیس کی رعایت دی جاتی ہے ؛

فرسٹ ایر آرٹ اور الف۔ ایس۔ سی کا داخلہ ۲۰ رمئی ۱۹۳۵ء کو سوموار سے شروع ہو کر دس ورکنگ دنوں تک جاری رہے گا ؛

(راجندر کرشن کمار پرنسپل کالج ہذا)

تاریخ بڑھادی گئی

پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی دلیئنی شردھانند دل سوچت کرتے ہیں۔ کہ شردھانند دل کی "آریہ رتن" اور "سدھانت رتن" پریکشاؤں کا شلک کرمش ۱ر اور ۲ر جون کی ۱۶ تاریخ تک پردھان منتری کے پاس بھیج دینا چاہئے۔ ان پریکشاؤں میں سملت ہونے سے سوامی دیانند کرت سبھی مکھیہ گرنتھوں کا سوادھیائے ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر ایک آریہ بھائی کو پرتی دن سوادھیائے کا ابھیاس کرنا چاہئے۔ نیماولی اور پاٹھ ودھی پراپت کرنے کے لئے اس پتہ پر ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجے۔ وشیش جاننے کے لئے جوابی پتر و یوہار کیجئے ؛

(پردھان منتری شردھانند دل۔ دہلی)

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش :- ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد۔ نوین سنسکرن۔ بڑھیا کاغذ و چھپائی۔ غیر مجلد ۱ر۔ مجلد ۲ر ؛

دی فونٹین ہیڈ آف ریلیجن :- شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری کرت۔ انگریزی پڑھے لوگوں کو ویدک دھرم کی شریشٹھتا سمجھانے کے لئے اپورو ہے۔ مجلد ۲ر ؛

دی ٹین پرنسپل آف آریہ سماج :- شری پنڈت چموپتی جی کرت۔ اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی ویگیانک ویاکھیا کی گئی ہے۔ مولیہ ۶ر ؛

دی آریہ فلاسفی :- اس انمنت اپیوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر دئے ہوئے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے۔ یہ ویاکھیان اجمیر اردھ شتابدی پر چیدہ چیدہ ودوانوں نے دئے ہیں۔ مولیہ ۱ر ؛

دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ اچھوت پرابلم :- اس میں پنڈت کیشو دیو گیانی نے آریہ درشٹی سے ہریجن سمسیا کو سلجھایا ہے۔ مولیہ ۲ر ؛

دی آؤٹ لائنز آف آریہ سماج :- شری گیانی جی کرت۔ سکولوں کالجوں آدی میں بانٹنے کے لئے انمنت اپیوگی ہے۔ مولیہ ۱ر ؛

ملنے کا پتہ :- منتری آریہ سماج مدراس

بالکل نئی تصنیف

رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی

یہ رسالہ تیار کیا گیا ہے

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کر کے نوجوان بنانے کے لئے اٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیں ؛

وید شاستری منی شنکر گوند جی، مالک آیوربیدک فارمیسی جامنگر۔ کاٹھیاواڑ

خداداد نعمت "امرت دھارا"

سفر کے وقت آپکی جیب میں اور گھر میں جب موجود ہوتا ہے۔ تمام جسمانی تکالیف بیماریوں کے اثرات۔ ضرب۔ درد وغیرہ سبھی کا معجزہ نما علاج موجود ہے۔ ہر وقت پاس رکھو نہ جانے کس وقت ضرورت پڑ جاوے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) نصف ۱ر۔ نمونہ ۸ر

ملنے کا پتہ :- مینجر امرت دھارا ۳۲ لاہور

بیماری کی جڑ مچھر ہے - اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں - ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ہی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں - آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے - ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ؛

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے - اس لیے دھوکہ سے بچنے کے لیے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

سیکرٹری بھگت رام چوپڑی اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس - کے برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

استار ٹریڈ مارک

STAR
TRADE MARK
(REGD)

ہیضہ کیلئے تیر بہدف

کافو (REGD)

دراصل عرق کافور ہیضہ گرمی کے دست پیٹ کے درد سوء ہضمی ڈکاریں روکنے اور آرام کرنیکی مشہور دوا ہے۔ ہیضہ کے اچانک حملے سے بچنے کے لیے ہر ایک عیالدار و مسافر کو بہتر ہے کہ کافو کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے - پچاس برس سے ہیضہ کے لیے صرف یہی ایک دوا مفید ثابت ہو کر شہرت حاصل کر چکی ہے - جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو - اس کے ایک بوند روزانہ استعمال سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا - ہیضہ ہونے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں - نقلی عرق کافور سے ہوشیار - قیمت فی شیشی چھ آنے ۶/ - ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنے ۷/

یورا (REGD)

(پیشاب اتارنے کی دوا)

ہیضہ ہونے پر پیشاب عموماً بند ہو جاتا ہے - اور بیچینی بڑھ جاتی ہے - ایسے موقع پر اسے پلانے سے پیشاب کھل کر آنے لگتا ہے - اس لئے ہیضہ کے زمانہ میں اسے بھی پاس رکھنا ضروری ہے - ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا اور کسی سبب سے پیشاب کم یا بند ہو جانے پر اسے استعمال کریں - فائدہ ہوگا - قیمت فی شیشی ۶/ - ڈاک محصول ۷/ ؛

نوٹ } دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں - اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ؛

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ (محصول ڈاک علاوہ) جمالستان للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

ہندوستانی فلیس لوار اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد یا آسان قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں -

فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

Suleman Umar &
Co Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؛

(مینیجر)

سمت ۱۸۹۲ء کا قائم شدہ تمام دنیا میں مشہور مصفیٰ خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفیٰ خون - خارش - پھوڑا پھنسی - آتشک - ناسور - گنٹھیا - بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے - ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے - پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ عہ قیمت پر مل سکتا ہے ؛

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات - پٹو - لوئی - سو جھسے - زعفران - کستوری - سلاجیت - شہد - زیرہ سیاہ - ست سلاجیت - مصفیٰ - اجوائن - شیر ریچھ - لعاب مصری - گچھیاں - ٹھینگری - سیاہ بوٹیاں - خشک سبزی ادویات پنساری - مفرد و مرکب - شربت عرق مربہ جات - اچار - ست پودینہ - اجوائن - سونف - ہون سامگری - دھوپ - اصلی آملہ کا تیل - عطر پھلیل - رنگ ماہی - بیر بہوٹی - کیچوے - لنگی - کلاہ پشاوری - سامان سوداگری - پارچات - زیورات - اسباب چمڑہ - بوٹ - سگریٹ - پاپوش - سامان - ہتھیارات لوہار - ترکھان - حجام - موچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں + نوٹ لاہور میں عرق عشبہ پنڈت وزیر چند شرما ہری گیان مندر و لالہ منی رام اینڈ سنز بک سیلرز گلی لوہار بدروازہ لاہور سے مل سکتا ہے

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

شائع ہوگیا ہے!

ہز ہولی نس صاحب جی مہاراج کی شہرہ آفاق تصنیف

"یتھارتھ پرکاش" کا حصہ سوئم

جس کے پہلے دو حصوں نے سال گزشتہ میں مذہبی دنیا میں ہلچل پیدا کر دی تھی - چھپ کر شائع ہو گیا ہے - اس حصہ میں آریہ سماجی سناتن دھرمی و سکھ مذاہب کی دھرم پستکوں سے سینکڑوں حوالجات پیش کر کے پیروان رادھاسوامی مت کی ان مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے جنکی وجہ سے وہ ان بھائیوں کے خیال سمجھنے سے قاصر ہیں۔ نیز واضح کیا گیا ہے - کہ :

سچے رشیوں - پیغمبروں و سنتوں کی مذہبی تعلیم میں بین مشابہت ہے - امید ہے - کہ متلاشیان حق اس نادر تصنیف کا بغور مطالعہ کر کے اپنے لیے فیصلہ کر سکیں گے کہ اعلیٰ و سچا روحانی مذہب کیا ہے - کاغذ سفید چکنا - حجم ۳۲۸ صفحے - سائز (۲۶×۲۲) مجلد قیمت دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ :- سٹور کیپر - دیال باغ آگرہ

نوٹ } سکرٹری صاحبان برانچ ست سنگ ہاے کتب اپنے ہاں فروخت کے لیے رکھ سکتے ہیں اور قیمت فروخت ہو جانے پر بھیج سکتے ہیں ؛

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

۲۶ مئی ۱۹۳۵ء ۱۳ جیٹھ

تے رہے۔ لیکن قسمت نصیب تھا سے سنسکرت۔ برہمچریہ اور تپسیا
ہے۔ ودھوا ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب کی تیار کرنا ہے۔ میرا بھرتی
فقہ کی وجہ سے اُنہیں لدھیانہ جانا پڑا ہے۔ اور ویدک سدا چار
ہو گئی۔ اور آخر کار وہ اس فانی دنیا سے کے انوسار میں سنتے
ہیں سو وہ جانتے ہیں۔ کہ وہ کس کس خوبی کے، نتیجہ کرم بھی نیم
بھی قربانی کر سکتے تھے۔ آریہ سماج کا پریم اُن
تھا۔ کہ عرصہ زیادہ نہ تھی۔

اوم

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ممالک غیر سے لعہ
ششماہی عہ فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۴ | اتوار ۱۳ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY 26th MAY 1935 | نمبر ۲۱

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

وید امرت

یجروید | رگوید

ओ३म् तमीश्वराणां परमं महेश्वरं, तं देवतानां परमं च दैवतम् ।
पतिं पतिनां परमं पुरस्तात्, बिदाम देवं भुवनेशमीड्यम् ॥

ہے سہن شیل ایشور! ہم ابودھ چرکال کے پشچات آپ کی شرن میں آئے ہیں۔ دیو! آپ ہی ہمارے رکھشک ہیں۔ آپ کے بنا کوئی بھی ہمارا سہایک نہیں۔ ہے بھگون! آپ ہمارے بھرتا ہیں۔ آپ ہی سب سکھوں کے دینے والے اور دشٹوں سے بچانے والے ہیں۔ ہے ایشور! جو آپ کو آتم سمرپن کرتا ہے۔ وہ سرو دا نش پاپ ہو کر آپ کے دئے ہوئے پرم آنند کو لمبے سمے کے لئے بھوگتا ہے۔ اتہ ہمیں آتم تیاگ دیجئے۔

گیان ایشور! آپ ایسی کرپا کریں۔ کہ ہمارے ہردیہ مندروں میں سدا آپ کی ہی بھگتی اور پوجا ہو۔ جس سے ہم آپ کی بھگتی کو پا کر نش پاپ ہو کر سدا آنندت رہیں۔ جگدیشور! جس پرکار کسی کمرے کے روشندان اور کھڑکی آدی سب ستھانوں کو بند کر دینے سے وایو پرویش نہیں کر سکتی۔ اسی پرکار آج کل بھارت واسیوں کے گیان چھدر بند ہو گئے ہیں۔ اتہ انہیں کھول دیجئے۔ جس سے گیان کے پرویش سے اگیان واندھکار دور ہو۔ اور بھارت کا کلیان ہو۔ وبھو! انت میں آپ سے یہی ونتی ہے۔ کہ آپ ہمیں ایسی بدھی اور گیان دیجئے۔ جس سے ہم آپ کی بھگتی کرتے ہوئے بڑھیں۔ پھولیں اور پھلیں۔

(اوم شم)

سام وید | اتھروید

سمبت ۱۹۹۲ قائم شدہ تمام دنیا میں مشہور
مصفیٔ خون کا بادشاہ
بھگوان عرق عشبہ مرکب
مصفیٔ خون۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ آتشک ناسور
گنٹھیا۔ بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے۔ ہزاروں اشخاص کی

نگارستان ساہتیہ سمیلن میں منظور شدہ پرستاو

حضرت نگارستان

افسانہ کمی ٹی بیناولی :-

نگارستان ہندی ساہتیہ سمیلن کی انوسرن کرنے کے لئے یہ سمیلن سمت ۲۰۰۰ میں جنوں کی ایک اُپ سمتی بناتا ہے۔ اُسے آدیش کرتا ہے۔ کہ تین مہینہ کے بھیتر سنشودھت نیماولی سمتی کے سامنے وچار ارتھ اُپستھت کرے۔ اس سمتی کو ادھیکار ہوگا۔ کہ دو اور ویکتیوں کو اپنے کاریہ میں سملت کر لے۔

(۱) بابو پرشوتم داس ٹنڈن (۲) پنڈت جگن ناتھ پرشاد شکل (۳) پروفیسر ہیرا لال کھنہ (۴) ڈاکٹر گورکھ پرشاد (۵) بابو شالگرام ورما پردھان منتری (سنیوجک)

دکھشنی بھارت میں پرچار کاریہ :-

۹۔ یہ سمیلن دکھشنی بھارت ہندی پرچار سبھا کے کاریہ پر جو اس نے راشٹر بھاشا کے پرچار کے لئے گت ورشوں میں سپھلتا پوروک کیا ہے سنتوش پرگٹ کرتا ہے۔ اور دکھشنی بھارت کے اُن بھائی بہنوں کو بدھائی دیتا ہے جنہوں نے راشٹر بھاشا کو اپنایا ہے۔ اور اس کے پرچار میں سہایتا دی ہے۔

کنٹھستھ ساہتیہ کا سنکلن :

۱۰۔ بھارت کے بھن بھن پرانتوں میں پرچلت کنٹھستھ ساہتیہ (گرامیہ گیت) کا سنکلن کر کے بھارت کی پراچین سنسکرتی کی رکھشا کرنے کا اُدیوگ جو سجن کر رہے ہیں۔ یہ سمیلن ان کو دھنیہ واد دیتا ہے۔ اور اس دیش کے سبھی راجاؤں۔ مہاراجاؤں اور سنستھاؤں تتھا شکشت ورگ سے انورودھ کرتا ہے کہ وہ اپنی پہنچ اور شکتی کے انوسار گرام ساہتیہ گیت لوکوکت اور کہانیوں کا سنگرہ کریں۔ تتھا کرا لے۔ اور سُرکشت رکھے یدی وہ سُرکشت نہ رکھ سکے۔ تو ہندی ساہتیہ سمیلن کے سنگرہ آلیہ کو پردان کرے۔

ریلوے پرلیٹ فارم کا پرستاو :-

۱۱۔ (۱) یہ سمیلن ریلوے پلیٹ فارم کے پرستاؤ کو سویکار کر نشچت کرتا ہے۔ کہ دیوناگری لپی مالا کو چھاپنے لکھنے اور پڑھنے میں سرلتا و گیانک بنانے کے لئے نمن لکھت سجنوں کی ایک سمتی بنائی جائے۔ اور اسے ادھیکار دیا جاتا ہے۔ کہ آوشیکتا پڑنے پر اور بھی سجنوں کو اپنے میں سملت کرے۔

(۱) شری کاکا کالیلکر (۲) پنڈت گوری شنکر (۳) ہیرا چند اوجھا (۴) ڈاکٹر بل نر (۵) ڈاکٹر سونیتی کمار چیٹرجی (۶) ڈاکٹر للتا پرشاد جی شکل (۷) ہری جی گوئیل (۸) ڈاکٹر بابو رام جی سکسینہ (۹) کشوری لال جی اشرو دالا (۱۰) شنکر را مچندر دالتے۔

۱۲۔ (۲) دیوناگری لپی کا ویوہار بھارت کی سمست پرانتیہ بھاشاؤں میں ہونا انتیت سُوبھاوک اور آوشیک ہے۔ اتہ یہ سمیلن نمن لکھت سجنوں کی ایک سمتی اس دشا میں اندولن کرنے کے لئے نیکت کرتا ہے۔ اور اسے ادھیکار دیتا ہے۔ کہ آوشیکتا پڑنے پر اور بھی سجن اس سمتی میں چن لے :-

(۱) شری پرشوتم داس ٹنڈن (۲) کاکا کالیلکر (۳) ہزاری پرشاد جی دویدی (۴) پنڈت رام کرشن جی ولنے (۵) للتا پرشاد جی شکل (۶)

پی۔ ای۔ این :-

۱۳۔ یہ سمیلن بھارت کے پرانتیہ ساہتیوں میں پرسپر سہانوبھوتی اور سہکار اتپن کرنے کے لئے ستھاپت انتر راشٹریہ ساہتیہ سنستھا پی۔ ای۔ این کے بھارتیہ کیندر کا ہاردک سواگت کرتا ہے۔ اور ہندی ساہتیہ سیوکوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ اس سنستھا سے سہیوگ کریں۔

پری بھاشک شبد

۱۴۔ یہ سمیلن وبھن پرانتیہ بھاشا بھاشی وگیان آچاریوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ اس سدھانت کو سویکار کریں۔ کہ وگیانک پری بھاشک شبدوں کا زیادہ بھارتیہ ویاپک درشٹی سے ہونا اُچت ہے۔

۱۴۔ یہ سمیلن دیش کے وشو ودیالیوں تتھا ودھ شکشا بورڈوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ ہندی بھاشا بھاشیوں کی سُبدھا کے لئے اُچ شکشاؤں کے کرم میں پرانتیہ بھاشاؤں کے ساتھ ہندی کو بھی مادھیم سویکار کریں۔

۱۵۔ اس سمیلن کے وچار میں مالوہ کے ایک وسترت اتہاس کی اتینت آوشیکتا ہے۔ اور یہ سمیلن مہاراج کمار رگھو بیر سنگھ جی سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے لئے دو وسیتا کرنے کی کرپا

سنگھ جی دیو (اورچھا) پنڈت شوربہ ناتھ جی ٹکرو (کاشی) شری رنگا سوامی آئینگر (مدراس) مہنت جگن ناتھ جی ادھیکاری (بھرت پور) تتھا پنڈت گھاسی رام جی وکیل (میرٹھ) کی مرتیو پر ہاردک دُکھ پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے کٹمبیوں کے ساتھ سہانوبھوتی اور سموبدنا پردرشت کرتا ہے۔

۲۔ نیماولی کے نیم ۵۱ کے انوسار یہ سمیلن شری نارائن داس جی باجوریہ کو سمیلن کا سمانت سدسیہ نروا چت کرتا ہے۔

دیشی راجیہ اور ہندی :-

۳۔ یہ سمیلن راجپوتانہ۔ اجمیر۔ میرواڑہ۔ سنٹرل انڈیا اور گوالیار ہائی سکول تتھا انٹرمیڈیٹ بورڈ سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے یہاں انٹرمیڈیٹ تک شکشا کی پڑھائی اور پریکشا کا مادھیم ہندی بنانے کا پربندھ کریں۔

۴۔ یہ سمیلن دیواس نمبر ۲ نریش کو اس بات پر ہاردک بدھائی اور دھنیہ واد دیتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی پرجا کی شُبھ اچھا کو دیکھ کر اپنے سبھی راجکیہ کاریہ ہندی میں کرنے کی آگیا دے دی ہے۔ اور ان راجیوں سے جہاں کی ادھیکانش پرجا ہندی بھاشی ہے۔ انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ ہندی کو اپنی راجیہ بھاشا بناویں۔

۵۔ اندور کے پرستاوت ہندی وشو ودیالیہ کی ستھاپنا کا جو پریتن ہو رہا ہے سمیلن اس کا سواگت کرتا ہے۔ اور اس کی سپھلتا کی کامنا کرتا ہے۔

۶۔ اندور راجیہ کے نیائے آلیوں کی عدالتی بھاشا ہندی ہے۔ اس پر سنتوش پرگٹ کرتا ہوا یہ سمیلن ہولکر سرکار سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ نیائے آلیوں میں جو فیصلے کئے جائیں۔ وہ ہندی ہی میں ہوں۔

ہندی اور دکھشنی بھاشائیں :-

۷۔ یہ سمیلن ہندی کے لیکھک۔ اور ودوانوں کا دھیان دکھشن بھارت کی بھاشاؤں کی اور آکرشت کرتا ہے۔ اور اُن سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ دکھشن بھارت کی بھاشا بھی انیہ بھاشاؤں کے سمان اَدھین کر کے دکھشن بھارتیہ بُدھیہ بھاؤں کے ساہتیہ سے بھی ہندی ساہتیہ کو پورن کریں۔

کریں۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ ان پراچین بھومی میں ایک اتہاس منڈل ستھاپت کریں۔

راشٹر بھاشا کا سوروپ

۱۶۔ اس سمیلن کو معلوم ہوا ہے کہ راشٹر بھاشا کے سوروپ کے سمبندھ میں ہندوستان کے بھن بھن پرانتوں میں کچھ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ اور لوگ اس کے لئے الگ الگ رائے رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ سمیلن گھوشنا کرتا ہے۔ کہ راشٹریہ بھاشا کی درشٹی سے ہندی کا وہ سوروپ مانیہ سمجھا جانا چاہئے۔ جو ہندو مسلمان آدی سرو دھرم والے گرامین اور ناگرک ویوہار کرتے ہیں۔ جن میں رُو ڑھ مترو شلیہ عربی فارسی۔ انگریزی یا سنسکرت شبدوں کا یا محاوروں کا بہشکار نہ ہو۔ اور ناگری اور اُردو لپی میں لکھی جاتی ہے۔

ساتھ ہی یہ سمیلن یہ بھی سپشٹ کرتا ہے۔ کہ بھاشا کے پرچار کا آدیش یہ ہے کہ اس کے دوارا انیہ پرانتیہ سمبندھ گھنشٹ ہو۔ اس کا یہ ابھیپرایہ کدا پی نہیں ہے۔ کہ پرانتیہ بھاشاؤں کی اُنتی میں کسی پرکار کا آگھات پہنچے۔

دیش کی پرانتیہ بھاشاؤں کے ساہتیوں کے ساتھ سمبندھ ستھاپت کرنے تتھا ہندی بھاشا کی وردھی میں ان کا سہیوگ پراپت کرنے کے ابھیپرایہ سے یہ سمیلن نمن لکھت سجنوں کی ایک سمتی بناتا ہے۔ اور انہیں کو ادھیکار دیتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ انیہ ویکتیوں کو آوشیکتا انوسار سملت کر لے۔

(۱) شری کنہیا لال جی منشی (سنیوجک) (۲) شری گرودھر شرما (۳) شری ہری ہر ناتھ [illegible]

نئے پدادھیکاری

اندور میں ہونے والے ادھیویشن کے لئے نمن لکھت سجن آگامی ورش کے لئے نئے پدادھیکاری چنے گئے ہیں :-

سبھاپتی۔ مہاتما گاندھی + اُپ سبھاپتی ۱۔ ڈاکٹر بھگوان داس جی کاشی ۲۔ بابو کاشی پرشاد جی جائسوال پٹنہ ۳۔ ڈاکٹر گورکھ پرشاد جی پریاگ ۴۔ پنڈت رام چندر جی شکل کاشی ۵۔ ڈاکٹر سر جوالا پرشاد جی سریواستو اندور ۶۔ بابو پرشوتم داس جی ٹنڈن پریاگ + پردھان منتری سردار نرمدا پرشاد سنگھ جی پریاگ + پربندھ منتری ٹھاکر شری ناتھ سنگھ جی پریاگ + پرچار منتری بابا راگھو داس جی گورکھپور + پریکشا منتری ڈاکٹر گورکھ پرشاد جی پریاگ + ساہتیہ منتری شری بھگوتی چرن جی ورما پریاگ + ارتھ منتری بابو نرنجن لال

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Digitized by S3 Foundation USA

ضروری نوٹ

ایک اتہام کی تردید :-

مہاشہ آہیا سنگھ جی پردھان آریہ سماج مگھیانہ لکھتے ہیں۔ کہ :-

" ایک بات جو عوام میں مشہور ہے۔ اس کا ذکر آپ نے اپنے مضمون میں نہیں کیا۔ وہ یہ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کئی عہدیدار یہ چاہتے ہیں کہ گوروکل کا سمبندھ گورنمنٹ کے ساتھ کیا جائے۔ جیسا کہ دوسرے کالجوں کا ہے۔ اس لئے بہت سے آدمیوں نے ہم کو مجبور کیا ہے۔ کہ اس کی نسبت آپ کی خدمت میں تحریر کر کے پورے حالات دریافت کئے جائیں۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے۔ کہ جب تک آپ جیسے سر لیشٹ پرمش اور سا کر یہ سماج کے ہتیشی سبھا میں موجود ہیں۔ اس طرح کی کارروائی نہ ہونے دیں گے " ۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری ہوں۔ آج سے نہیں۔ کم و بیش کئی ورشوں سے چلا آرہا ہوں۔ میں نے نہیں دیکھا۔ کہ سبھا کے کسی ادھیکاری نے کبھی یہ خیال ظاہر کیا ہو۔ کہ گوروکل کا سمبندھ سرکار کی کسی یونیورسٹی سے کرا دیا جائے۔ نہ ہی یہ وشنہ آج تک کبھی سبھا کے سامنے آیا ہے۔ اگر کسی ادھیکاری کے دماغ میں یہ خیال ہو۔ اور اس نے اسے وہیں چھپائے رکھا ہو۔ تو اور بات ہے۔ لیکن آج تک یہ بھی ظاہر نہیں ہوا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروکل کی سوامنی سبھا ہے جب تک وہ منظور نہ کرے۔ تب تک گوروکل کی ورتمان نیتی میں کوئی پریورتن نہیں ہو سکتا۔ یہ وشنہ انترنگ سبھا کا بھی نہیں۔ بلکہ جنرل سبھا کا ہے۔ اس لئے اگر کسی ادھیکاری کی یہ خواہش اور کوشش ہو۔ کہ گوروکل کا الحاق کسی سرکاری یونیورسٹی سے ہو جائے۔ تو اس وشنہ کا سبھا کے سامنے آنا آوشیک ہے۔ نہ کسی کی یہ طاقت ہے۔ اور نہ مجال کہ سبھا سے اجازت حاصل کئے بنا وہ گوروکل کو کسی یونیورسٹی سے ملحق کرا دے۔ اور چونکہ یہ وشنہ آج تک کبھی سبھا کے سامنے نہیں آیا۔ اس لئے ظاہر ہے۔ کہ یہ الزام غلط ہے۔ میں مہاشہ آہیا سنگھ جی اور دوسرے آریہ سماجسٹ پرشوں کو جن کے کانوں میں یہ خبر ڈالی گئی ہے۔ یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ گوروکل کے الحاق کا خیال کسی ادھیکاری کے خواب میں بھی نہیں آیا۔ دھڑے بندی کے جذبہ کے زیر اثر ہو کر لوگ اپنے مخالفوں کے خلاف غلط خبریں اڑایا ہی کرتے ہیں۔ اگر اپنے کسی مخالف کو بدنام کرنے کے لئے کسی نے گوروکل کے متعلق یہ بے بنیاد خبر اڑا دی ہو۔ تو تعجب کیا ہے؟ آریہ پرشوں کو تسلی ہو جانا چاہیئے۔ کہ ان کا گوروکل ویسا ہی سوتنتر رہیگا۔ جیسا کہ آج تک چلا آیا ہے۔ وہ ویدک آدرش کی طرف اور قدم اٹھائے۔ تو اٹھائے لیکن وہ سرکار کی منتر میں نہ جائیگا۔ اگر کوئی ان سے یہ کہے کہ سبھا اسے کسی سرکاری یونیورسٹی سے ملحق کرانا چاہتی ہے۔ تو وہ بلا خوف تردید کہہ دیں۔ کہ یہ سفید جھوٹ ہے۔ اس الزام کی تردید پرائیویٹ طور پر کئی بار کی جا چکی ہے۔ لیکن چونکہ اسباب غرض ... اس کی اشاعت کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے مجھے ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ پرکاش " دوارہ اس اتہام کی تردید کر دوں۔ اس تردید کا حق مجھے اس لئے بھی حاصل ہے۔ کہ میں ان دنوں سبھا کا منتری ہوں۔ اور یہ اتہام میری ذات سے تعلق نہیں رکھتا۔

(کرشن)

ڈاکٹر ستیہ پال کمالیہ نواسی کا دیہانت :-

یہ خبر نہ صرف آریہ سماجک جگت بلکہ کانگرسی حلقوں میں بھی گہرے رنج سے سنی جائیگی۔ کہ کمالیہ کے ڈاکٹر ستیہ پال جی کا دیہانت ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر ستیہ پال جی میڈیکل سکول لاہور کے طالب علم تھے۔ جبکہ اس کے طلباء نے سٹرائیک کی تھی۔ وہ سٹرائیک بھی ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس کی بدولت بہت سے لڑکے سکول سے خارج کر دئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب کلکتہ چلے گئے۔ اور وہاں کے نیشنل میڈیکل سکول سے اعلےٰ ترین امتحان پاس کر کے آئے تھے۔ لائل پور میں انہوں نے پریکٹس شروع کی۔ اور وہ خوب چلی۔ آریہ سماج سے تو ان کا گہرا سمبندھ تھا ہی۔ لیکن وہ کانگرسی بھی تھے۔ سول نافرمانی کے دنوں میں انہوں نے پریکٹس ترک کر دی۔ لائل پور سے وہ کمالیہ چلے گئے۔ لیکن ان کی صحت بگڑ چکی تھی۔ پچھلے تین سال وہ صحت کی تلاش میں مارے مارے بھٹکتے رہے۔ لیکن صحت لقبیب نہ ہوئی۔ پرمیشور اور پیپا دل ان کی لڑکی جس کے وواہ کو ایک ہی سال ہوا ہے۔ ودھوا ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب نابھہ میرا بھرتنی ہو چلنے پھرنے سے لاچار تھے۔ لیکن اس رنجدہ واقعہ کی وجہ سے انہیں لدھیانہ جانا پڑا۔ ویدک سدا چلد اور لاہور آنا پڑا۔ جس سے ان کی صحت اور بھی خراب ہو گئی۔ اور آخر کار وہ اس فانی دنیا سے رحلت کر گئے۔ جو لوگ ڈاکٹر صاحب سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ وہ کس کس خوبی کے مالک تھے۔ ان کا کیرکٹر اعلےٰ تھا۔ بڑی سے بڑی قربانی کر سکتے تھے۔ آریہ سماج کا پریم ان کے روم روم میں رم رہا تھا۔ بڑے ملنسار اور خوش خلق تھے۔ ان کی عمر بھی زیادہ نہ تھی۔ ایسے آریہ پرش کی جدائی نہ صرف ان کے دوستوں کے لئے ایک ناقابلِ برداشت صدمہ ہے۔ بلکہ آریہ سماجی اور کانگرسی حلقوں کے لئے بھی ۔

پیپلز بنک کا خاتمہ :-

یہ خبر سارے بھارت ورش میں شوک سے سنی جائے گی۔ کہ ہائی کورٹ پنجاب کے فل بنچ نے جو کہ آنریبل چیف جسٹس۔ جسٹس ایڈلین اور جسٹس تجنتی ٹیک چندجی پر مشتمل تھا۔ پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا لمیٹڈ کو دیوالیہ قرار دیتے ہوئے فیصلہ دیا۔ کہ بنک کے دروازے بند کر دئے جائیں۔ اور اسے سرکاری لکویڈیشن میں لایا جائے۔ لالہ ہرکشن لال جی کے بنک سے علیحدہ ہو جانے پر جس طرح بنک کے باقی ڈائریکٹروں نے اقساط وار روپیہ کی ادائیگی کا بندوبست کیا۔ اس کو دیکھتے ہوئے یہ توقع کی جاتی تھی۔ کہ ہائی کورٹ بنک کا خاتمہ نہیں کرے گی۔ بلکہ کسی ایسی سکیم کو منظور کرے گی۔ جس سے نہ صرف باقی قرضہ کی دصولی کا بھی بندوبست ہو سکے گا۔ بلکہ بنک بھی از سر نو پبلک کا اعتماد حاصل کر کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے گا۔ اور غریب امانت داروں کو سرکاری لکویڈیٹر کے رحم پر چھینکا نہیں جائے گا۔ نیز ایسی حالت پیدا نہیں کی جائے گی۔ جس سے انہیں سرکاری لکویڈیٹر کی ہر ایک کارروائی کی نگہداشت اور دیکھ بھال کرنی پڑے۔ اب جبکہ بنک حکماً دیوالہ میں چلا گیا ہے۔ ہمیں یہ توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ لکویڈیٹر صاحب ایسی کوشش کریں گے۔ جس سے پبلک کے بڑے بڑے قرضدار اس امر کی ضرورت محسوس کریں۔ کہ جلد از جلد اپنے قرضہ جات ادا کریں۔ تاکہ امانت داروں کا روپیہ ان کو ملنے کی بجائے منفعت میں عدالتی کارروائیوں کی نذر نہ ہوتا رہے ۔

ضرورت ہے

دولت رام آریہ کنیا پاٹھ شالہ بنوں کے لئے ایس۔ وی اور جے۔ وی ٹرینڈ سنسکرت جاننے والی استانیوں کی ضرورت ہے۔ جو مڈل کی جماعتوں کو بذریعہ ہندی تعلیم دے سکیں۔ درخواستیں بمعہ کم از کم تنخواہ بجدمت منیجر صاحب آنی چاہئیں ۔

سندر سنگھ سکرٹری دولت رام آریہ کنیا پاٹھ شالہ بنوں

کوی نو وید بھوشن پنڈت شاگرد شری وید و وید کارخانہ امرت دھارا کی تیار کردہ دوائی

بال سکھ (رجسٹرڈ)

بچوں کیواسطے ٹانک دوائی ہے۔ بدہضمی۔ قبض۔ اپھارہ۔ ہرے پیلے دستوں کا آنا۔ شدت کی پیاس۔ بچے کا سوکھتے جانا اور ہمیشہ بیمار سا نظر آنا۔ کمزور رہنا سب دور ہوتے ہیں۔

قیمت ۴۸ گولی ایک روپیہ۔ ۳۲ گولی آٹھ آنے

ملنے کا پتہ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۳۲ لاہور

... by S3 Foundation USA

آریہ ودیا سبھا کے سماوچک

(از شری پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار)

تمام مذھبی سبھا کے اس ادھیویشن میں ودیا سبھا کی سمسیا پر وشیش روپ سے وچار ہوگا۔ آریہ ودیا سبھا کا پرشن نیا پرشن نہیں ہے۔ پہلے بھی اس پر وچار ہوتا رہا ہے۔ ۱۹۲۳ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا نے اس کے سمبندھ میں ایک پرستاو بھی سویکار کیا تھا۔ پرنتو اُن دنوں گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا پنڈت وشمبھر ناتھ جی نے اپنی انفرادی بھاوناؤں کے کارن اس پرستاو کو عملی روپ دینے کے لئے انترنگ سبھا کو پریرت کرنا اُچت نہیں سمجھا۔ سمجھوتہ نئی آریہ ودیا سبھا بننے سے گوروکل کے پربندھ تتھا شاسن کے سمبندھ میں پیدا ہونے والی دِقتوں کو وہ اپنے لئے تتھا گوروکل کے لئے انوکول نہیں سمجھتے تھے +

اس کے بعد یہ سمسیا آریہ پرتی ندھی سبھا کے سامنے ۱۹۳۲ء میں آئی۔ اس سمے پنڈت [illegible] بننے ہوئے ودیا سبھا [illegible] کی سمسیا پنا پر وشیش بل دیا۔ اس سمے کے مکھیہ ادھشٹاتا رام دیو جی نے بھی اس کے ساتھ سہانو بھوتی پرگٹ کی۔ تتھا ۱۹۲۳ء کے ودیا سبھا سمبندھی پرستاو کے آدھار پر انہیں ودیا سبھا بننے کی آشا دلائی۔ انترنگ سبھا نے ان کی اِچھا پورتی کے لئے ستمبر ۱۹۳۲ء میں ۱۹۲۳ء کے ودیا سبھا سمبندھی پرستاو کو عملی روپ دینے کے لئے اُپ سمتی کی یوجنا کی۔ اُپ سمتی نے اس سمبندھ میں یوجنا بھی تیار کی۔ پرنتو اُنہی دنوں آچاریہ رام دیو جی کے جیل چلے جانے پر گوروکل کے ادھیکار میں پریورتن ہوا۔ پنڈت چموپتی جی کے گوروکل کے پردھان مکھیہ ادھشٹاتا نے انترنگ سبھا دوارہ نیت اُپ سمتی کی رپورٹ وچار ارتھ پیش ہوئی۔ گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا پنڈت چموپتی جی نے (اغلباً پنڈت دیو شرما جی کی صلاح سے اتھوا پنڈت دیو شرما جی نے پنڈت چموپتی جی کے مکھیہ ادھیکاری ہوتے ان کے مارگ میں کسی پرکار کی بادھا اُپستھت کرنے کی بھاؤنا سے) اُس رپورٹ کو پیش کرنا اُچت نہ سمجھا۔ انترنگ سبھا نے بھی ان کی اِچھا انوسار اسے سٹھگت کر دیا +

اس کے بعد پنڈت چموپتی جی نے گوروکل کمیشن کی رپورٹ مکھیہ ادھشٹاتا کی حیثیت سے انترنگ سبھا میں پیش کی ہے۔ اس سمے بھی پنڈت چموپتی جی نے گوروکل کمیشن کی اور سے کیول مانو ویدک دیالیہ کو قائم رکھ کر شیش مہاودیالیوں کو بند کرنے کا وچار پیش کیا۔ انترنگ سبھا نے اسے سویکار نہیں کیا۔ یدی انترنگ سبھا اسے سویکار کر لیتی۔ تو پنڈت چموپتی جی کے وچاروں کے انوسار انترنگ سبھا گوروکل کے ویدک مہاودیالیہ کا سنچالن کرتی۔ اور آریہ ودیا سبھا کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ جب تک گوروکل وشو ودیالیہ کے ادھین ویدک مہاودیالیہ، آیوروید کالج تتھا سادھارن مہاودیالیہ بھی بھن بھن مہاودیالیہ ہیں۔ یا ان کے کھولنے کی سنبھاونا ہے۔ تب تک آریہ ودیا سبھا کی آوشیکتا بنی ہی رہے گی۔ ہاں یدی گوروکل کو کیول مانو ویدک مہاودیالیہ تک سیمت رکھنا ہے۔ تب شاید کسی استھا میں ہماری سمتی میں تب ہی پرتھک سبھا کی آوشیکتا ہے۔ . . . . . .

آریہ ودیا سبھا کے وچار کو آنکھوں سے اوجھل کیا جا سکتا ہے۔ اس سمے سمبھو ہے کہ جو لوگ گوروکل کو وشو ودیالیہ کا روپ دینا چاہتے ہیں۔ وہ "آریہ ودیا سبھا" کے پکش میں ہیں۔ اور جو لوگ کیول مانو ویدک مہاودیالیہ کا روپ دینا چاہتے ہیں وہ اس کے وِرودھی ہیں۔ سوامی شردھانند جی ان ہی بھاوناؤں سے پریرت ہو کر ودیا سبھا بنوانا چاہتے تھے۔ آچاریہ رام دیو جی بھی انہی بھاوناؤں سے پریرت ہو کر "آریہ ودیا سبھا" کے پکش میں ہیں۔ پنڈت وشمبھر ناتھ جی تتھا پنڈت چموپتی جی گوروکل کو کیول مانو ویدک مہاودیالیہ تک سیمت رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے انہیں پرستاوت "آریہ ودیا سبھا" کی اُپیوگیتا سمجھ میں نہیں آتی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرتی ندھیوں کو نشچے کرنا چاہئے کہ وہ گوروکل کو کس روپ میں رکھنا چاہتے ہیں؟ اس کے نشچت ہوتے پر "آریہ ودیا سبھا" کی سمسیا آسانی سے سُلجھ جائے گی +

"آریہ ودیا سبھا" کے سماوچک آریہ ودیا سبھا کے وِرودھ میں یہ بھی یکتی دیتے ہیں کہ اس سبھا دوارہ راشٹریتا خطرہ رکھتا ہے۔ پرسپر وِرودھی ہونے کے سنستھان پر ایکدوسرے کے پورک تتھا سہایک ہیں۔ بھارت ورش کی نالندہ یونیورسٹی کا اتہاس اس کا جیتا جاگتا پرمان ہے۔ نالندہ یونیورسٹی بودھ یونیورسٹی تھی۔ پرنتو وہاں بودھ سدھانت گرنتھوں کی شکشا کے ساتھ تنت کا ادھیین ہوتا تھا . . . . . بھارت ورش میں پرچلت انیہ گرنتھ، منتر، ساہتیہ، ویدک ساہتیہ بھی پڑھایا جاتا . . .

اسی پرکار سے گوروکل وشو ودیالیہ میں آریہ سماج کی شکشا کے مکھیہ ہونے سے تھا۔ آیوروید اتہاس ارتھ شاستر تتھا رسائن شاستر تتھا . . . . . . شلپ شاستر کی شکشا دینا اسنگت نہیں ہے۔ دھارمکتا تتھا راشٹریتا کو سروتھا پرتھک سمجھنا یورپ کی ورتمان وچار دھارا کا انوکرن کرنا ہے۔ بھارتیہ سنسکرتی تتھا ویدک آدرشوں کے وِپریت ہے۔ جس شکشا پرنالی میں راشٹریتا کا دھیان نہیں۔ وہ اسوبھاوک ہے۔ پرنتو دیش میں پرچلت شکشا پرنالی میں۔ اُس اِنتر اس سمے میں سمنجن ملنا چاہئے۔ گوروکل شکشا پرنالی میں یہ سمنوے وشیش روپ سے چرتارتھ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ گوروکل جنتا کی سمپتی . . . ہوتے ہیں۔ جنتا کی سمپتی سے چلنے والے شکشنالیہ جنتا کی راشٹریہ آوشیکتاؤں کو پورا نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا؟

پنڈت چموپتی جی نے اپنے لیکھ میں یہ بھی لکھا ہے کہ آریہ سماج کی ہے۔ وہ ہر ورش دس ہزار کا گھاٹا اٹھا کر گوروکل وشو ودیالیہ کا سنچالن نہیں کر سکتا۔ اس لئے آسے انیہ جھنجھٹوں کو چھوڑ کر کیول مانو ویدک مہاودیالیہ میں اپنی شکتی لگانی چاہئے۔ اور اس کا سنچالن ورتمان انترنگ ہی کرے۔ ۲۵ سال تک گوروکل کے جاری رہنے کے بعد اس یکتی کا دینا انوچت ہے۔ یدی آریہ جنتا کی شکتی اتنی ہی کمزور ہوتی تو گوروکل کبھی کا بند ہو گیا ہوتا۔ ہماری سمتی میں نیتاؤں تتھا کاریہ کرتاؤں کو اپنی اسمرتھتا جنتا کے سر نہیں مڑھنی چاہئے۔ آریہ جنتا جیسی اُدار تتھا شکتی شالی جنتا بھارت ورش کے دوسرے سمپردایوں میں نہیں مل سکتی۔ "آریہ ودیا سبھا" کے سماوچکوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ورتمان انترنگ سبھا کو اپیکشت گرہ کے ودیا سبھا کی سمتی پراپت کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس سمبندھ میں آچاریہ رام دیو جی نے اپنے لیکھ میں ٹھیک ہی لکھا ہے کہ یہ پرستاو ادھیکاروں کا یا اپیکشا کا شوچک نہیں ہے . . .

(Division of labour)

شرم وبھاگ تتھا کاریہ وبھاگ کی درشٹی سے ہی "آریہ ودیا سبھا" بنائی جا رہی ہے۔ ہم "ودیا سبھا" کی اُپیوگیتا کو سپشٹ کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین "آریہ ودیا سبھا" ستھاپت کرنے کے نمن لکھت لابھ پرتی ندھیوں کے سامنے رکھتے ہیں:

۱۔ اس سمے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کاریہ کھیتر پنجاب میں آردھ سرکاری شکشنالیوں کو ایک سوتر میں سنگٹھت کرنے کے لئے شکشا سمتی بن چکی ہے۔ پرنتو غیر سرکاری تتھا سوتنتر شکشنالیوں اور گوروکلوں کو ایک سوتر میں سنگٹھت کرنے والی کوئی سنستھا نہیں۔ گوروکل ملتان، مٹنڈو، میہووال، بھینسوال، بھٹنڈا، رائے کوٹ، کمالیہ، پوٹھوہار آدی کے گوروکلوں کو ایک سوتر میں سنگٹھت کرنے والی کوئی سنستھا نہیں ہے۔ "آریہ ودیا سبھا" گوروکل کانگڑی کے سنچالن کے ساتھ ساتھ ان سنستھاؤں کا نرنجن تتھا سُدھار بھی کر سکے گی۔ پنجاب میں گوروکل شکشا پرنالی کا وشیش روپ سے پرچار ہو سکے گا +

۲۔ "آریہ ودیا سبھا" بننے سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ورتمان انترنگ سبھا ویدک پرچار تتھا سماج سنگٹھن کے کاریہ میں ادھک سمے دے سکے گی +

۳۔ ودیا سبھا تتھا انترنگ سبھا میں نئے کاریہ کرتاؤں کے لئے کام کرنے کے لئے وشیش کاریہ کھیتر کھل جائے گا +

۴۔ آریہ پرتی ندھی سبھا تتھا اس کی انترنگ سبھا کے بھن بھن لوگوں کے جھگڑوں کا گوروکل تتھا شکشنالیوں پر اثر کم ہوگا +

۵۔ گوروکل شکشا پرنالی کے پریمیوں کو ودیا سبھا دوارہ گوروکل شکشا پرنالی کے پرچار کرنے کے لئے وشیش روپ سے انوکول واتاورن تتھا سمے مل سکے گا +

آریہ پرتی ندھی سبھا کا پردھان ہی انترنگ سبھا تتھا ودیا سبھا کا پردھان ہوگا۔ دونوں سنستھاؤں میں شرم وبھاگ تتھا کاریہ وبھاگ کے ساتھ سہیوگ بھی قائم رہے گا۔ آریہ پرتی ندھیوں سے نویدن ہے کہ وہ گوروکل کے بھوشیہ کو اُجول تتھا اُنتی شیل بنانے کے لئے "آریہ ودیا سبھا" کے پرستاو کو شبھ گھڑی سے سنگھٹھت عملی روپ دیں +

پرکاش لاہور

۱۳- جیٹھ سمت ۱۹۹۲

"آریہ وِدّیا سبھا"

آشائیں ــــ اور ــــ شنکائیں

"آریہ وِدّیا سبھا" کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے ؟

یہ سوال ہے۔ جو کئی بھائی مجھ سے کر چکے ہیں۔ میں اس کا جواب "ہاں" یا "نہ" میں دینے کے ناقابل ہوں۔ اس کی وجہ یہ کہ اس وقت جو یہ سوال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سامنے آیا ہے۔ اس کی تہ میں کئی ایسے اثرات کام کر رہے ہیں۔ جن کا اس مضمون سے براہِ راست کوئی تعلق نہیں۔ "آریہ وِدّیا سبھا" کا پرشن نیا نہیں۔ اُس وقت سے اٹھا ہوا ہے۔ جب مہاتما منشی رام گوروکل کے کرتا دھرتا تھے کچھ نتیجے بھی ہوئے۔ لیکن اُن پر عمل نہ ہوا۔ اس کے کئی سبب ہیں۔ جب پنڈت دیو شرما گوروکل کے آچاریہ تھے۔ تو اُن کی ایک شرط یہ تھی۔ کہ "آریہ وِدّیا سبھا" بنائی جائے۔ چنانچہ اس سبھا کے نرمان کے لئے ایک اُپ سبھا بنائی گئی۔ اُس نے ایک سکیم تیار بھی کی۔ لیکن پنڈت جی نے اُسے منظور نہ کیا۔ میں اُن دنوں بھی سبھا کا منتری تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ سکیم انہیں کیوں منظور نہیں۔ لیکن میں یہ وجہ اپنے نہیں بلکہ اُن کے الفاظ میں پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں :-

"آریہ پرتی ندھی سبھا دوارہ سویکرت "آریہ وِدّیا سبھا" والے پرستاو سے بھی ہمارا کام نہ چلے گا۔ اس پرستاو میں آریہ سماج سے باہر کے گوروکلیہ آدرش میں وشواس رکھنے والے شکشا شاستریوں کے لئے تو استھان ہی نہیں۔ پر ویسے بھی وہ ملکھینتا پنجاب پرتی ندھیوں کی ہی ایک دوسری سبھا ہو جائے گی۔ اس لئے میں نے بھی پیچھے سے اس وِدّیا سبھا والے ورتمان پرستاو پر زور دینا چھوڑ دیا تھا" :-

پنڈت دیو شرما جی کا یہ بھی وچار ہے۔ کہ گوروکل ایک اکھل بھارتیہ سنستھا ہے وشو بھر کی سنستھا ہے۔ اس لئے اس کا سنچالن کسی اکھل بھارتیہ اور وشو ویاپک دیگر آدھین ہونا چاہئے اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ گوروکل دھارمک سنستھا نہیں۔ یہ ایک راشٹریہ سنستھا بھی ہے۔ اس لئے اس کا پربندھ ایک راشٹریہ سبھا کے آدھین ہونا چاہئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نہ دیش بھر کی سنستھا ہے۔ نہ وشو ویاپک ہے۔ اور نہ ہی راشٹریہ۔ اس لئے اگر گوروکل کے سنچالن کے لئے "آریہ وِدّیا سبھا" بنائی جائے۔ اور وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ہو۔ تو بھی اس حال میں کام نہ چلے گا :-

"آریہ وِدّیا سبھا" کو اس سمے تک کاریہ روپ میں نہیں لایا جا سکا۔ تو اس کا مکھیہ کارن یہ ہے۔ کہ اس کے حامیوں میں مت بھید ہے۔ کئی تو اس کا سمرتھن اس لئے کرتے ہیں۔ کہ اس سے گوروکل کا پربندھ اُتّم ہو جائے گا۔ مہاتما منشی رام جی اسی خیال کے تھے۔ اور پروفیسر رام دیو جی اسی خیال کے ہیں۔ لیکن "وِدّیا سبھا" کے ایسے حامی بھی ہیں۔ جو گوروکل کے پربندھ میں آریہ سماج کا ہاتھ اتنا نہیں چاہتے جتنا اس وقت ہے۔ اُن کا خیال ہے۔ کہ گوروکل پر آریہ سماج کا جتنا اقتدار ہے۔ اُسے کسی طرح کم کرنا چاہئے۔ یہ خطرہ فرضی نہیں۔ بلکہ حقیقی ہے۔ اسی لئے پروفیسر رام دیو جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سامنے "آریہ وِدّیا سبھا" کے سمبندھ میں جو پرستاو پیش کیا ہے۔ اُس میں وِدّیا سبھا کی ممبری کے لئے چند خاص پابندیاں لگا دی ہیں۔ "وِدّیا سبھا" کے ہر ایک ممبر کو ذیل کے پرتگیا پتر پر دستخط کرنے ہوں گے :-

"گوروکل شکشا پرنالی کا اُدیش آریہ سنسکرتی سے سنسکرت۔ برہمچریہ اور تپسیا سہت ویدک گیان اور آچرن میں شکشت سیوک تیار کرنا ہے۔ میرا مہرشی دیانند دوارہ پرتی پادت ویدک منتویوں میں وشواس ہے۔ اور ویدک سدا چار کا جو لکشن آریہ سماج کے اُپ نیموں میں دیا ہوا ہے۔ اُس کے انوسار میں نے یگیوپویت دھارن کیا ہوا ہے۔ اور سندھیا اگنی ہوتر ادیادی نتیہ کرم بھی نیم پوروک کرتا ہوں" :-

اس پابندی کے باوجود میرے بھائی جو خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ اُس سے "وِدّیا سبھا" بچی رہے گی یا نہیں۔ اس کا جواب وقت دے گا :-

گوروکل کیا ہے ؟ اور کس لئے کھولا گیا ہے ؟ یہ پرشن شروع سے چلا آیا ہے۔ اور اس وقت تک اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہوا۔ لیکن یہ بات نروِواد ہے۔ کہ آریہ سماج نے اسے ستھاپت کیا۔ اس نے اس کے لئے دھن اور جن کی قربانی کی۔ نہ صرف اسے لاکھوں روپے دیئے۔ بلکہ اپنے بہترین سیوک اس کے ارپن کئے۔ نہ ہی آریہ سماج اس وقت تک اسے کسی اور کے حوالہ کرنے کو تیار ہوا ہے۔ وہ اسے اپنی سنستھا سمجھتا ہے۔ اور اسے اپنی سنستھا بنائے رکھنا چاہتا ہے۔ چند سال ہوئے۔ جب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے "آریہ وِدّیا سبھا" کا پرستاو سویکار کیا۔ تو اس کے سامنے یہ وچار بھی تھا۔ کہ یہ "وِدّیا سبھا" سبھا کے آدھین رہے یا اس سے آزاد۔ اور بہو بحث سے اُس نے یہ نتیجہ کیا۔ کہ "وِدّیا سبھا" اس کے آدھین ہو۔ اور "وِدّیا سبھا" کے آزاد ہو جانے کے خطرے کو ہمیشہ کے لئے مٹا دینے کی غرض سے اس نے یہ بھی یہ طے کیا۔ کہ اس میں سبھا کے دو تہائی ممبر ہوا کریں گے۔ اور جو ایک تہائی غیر ممبروں کی ہو گی۔ اُن کے لئے بھی آریہ سماج کا سبھاسد ہونا آوشیک ہو گا۔ یہ پرستاو سویکار کر کے سبھا نے سب کو بتلا دیا۔ کہ وہ گوروکل کا سوامیتو چھوڑنے کو تیار نہیں۔ اور چھوڑے بھی کیوں ؟ یہ اُس کی ایک ایسی سمپتی ہے۔ جس پر اُس نے لاکھوں روپے خرچ کئے ہیں۔ اور اپنے بہترین دل و دماغ اس کے ارپن کئے ہیں۔ اس لئے اگر یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ "وِدّیا سبھا" کا نرمان ایسے ڈھنگ پر کیا جائے۔ جس سے گوروکل پر سبھا کا پربھُتو کمزور ہو جائے۔ تو اوّل تو سبھا اسے ملنے کی نہیں۔ اور اگر کبھی بھرم میں آ کر اس نے مان لیا۔ تو ایسی وِدّیا سبھا کو بہت دیر تک زندہ نہ رہنے دیگی۔ اس کے ساتھ ہی اس کا یہ بھی نتیجہ ہے۔ کہ یہ وِدّیا سبھا کیول گوروکل کا ہی پربندھ کرے گی۔ بلکہ آریہ سماج کی تمام تعلیمی سرگرمیوں کے لئے ذمہ دار ہو گی۔ اس لئے میرے بھائی یہ سمجھتے ہوں۔ کہ وہ سکول اور کالج جو یونیورسٹی سے سمبندھت ہیں۔ اچھوت ہیں۔ انہیں سوچ لینا چاہئے۔ کہ سبھا کے اس پرستاو کی موجودگی میں وہ "وِدّیا سبھا" میں آ سکتے ہیں یا نہیں۔ یا انہیں آنا چاہئے یا نہیں ؟

گوروکل کی سیوا مختلف سجن مختلف وچاروں سے کرتے رہے ہیں۔ بعض نے اس لئے کی۔ کہ وہ آریہ سماج کی ایک سنستھا ہے۔ اور بعض نے اس لئے۔ کہ وہ ایک راشٹریہ سنستھا ہے۔ اوّل الذکر دکھ محسوس کرتے ہیں۔ جب انہیں غلط یا درست طور پر یہ محسوس ہوتا ہے۔ کہ گوروکل آریہ سماج کی ضرورت پوری نہیں کر رہا۔ اور مؤخر الذکر اُس وقت دکھی ہوتے ہیں۔ جب وہ غلط یا درست طور پر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ گوروکل راشٹریتا کے پتھ سے پتت ہو رہا ہے۔ اور دونوں کے دونوں سوامی شردھانند کے نام کا واسطہ ڈال کر فریاد کرتے ہیں۔ حال ہی میں پنڈت دیو شرما کا ایک لیکھ ایک اخبار میں پرکاشت ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "گوروکل میں پتن کے چنہہ"۔ اس میں پنڈت جی شکایت کرتے ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان رائے بہادر دیوان بدری داس جی کے حکم سے شاہِ انگلستان کی جوبلی کی تقریب میں گوروکل ایک دن کے لئے بند کیا گیا۔ پنڈت جی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ گوروکل کے پتن کا ایک بھاری چنہہ ہے۔ سوامی شردھانند نے کئی پرلوبھنوں کے باوجود گوروکل کو آزاد رکھا۔ اسے کسی یونیورسٹی سے سمبندھت نہ ہونے دیا۔ نہ ہی کسی پرکار گورنمنٹ کا احسان مند بننے دیا۔ غرض یہ کہ گوروکل گورنمنٹ سے پرے پرے رہا۔ لیکن اب یہاں تک گراوٹ آ چکی ہے۔ کہ اُن کے پیارے انسٹی ٹیوشن میں شاہِ انگلستان کی جوبلی منائی جاتی ہے۔ انہیں دکھ ہے۔ کہ سوامی شردھانند کی سپرٹ گوروکل میں کمزور کی جا رہی ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ گوروکل کے تمام ہتیشی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جنرل اجلاس پر جمع ہو کر "آریہ وِدّیا

سبھا اس سنگھٹن کریں تاکہ اس پرکار کا بندھن ٹوٹ جائے۔ انہیں یہ سنتوش ہے کہ اس سمے گوروکل کے آچاریہ پنڈت ستیہ ورت جی سناتک ہیں۔ جو اس قسم کا بندھن گوروکل میں گھسنے نہ دیں گے لیکن انہیں کھید ہے کہ گوروکل کے عارضی گورنر پنڈت لکشمی ناتھ جی بنا دیئے گئے ہیں۔ جن کے پولیٹیکل وچار اس قسم کے بندھن کو روکنے میں سہایک نہیں۔

پنڈت جی مجھے کھشما کریں۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ انہوں نے سوامی شردھانند کو صحیح نہیں سمجھا۔ سوامی جی اوّل اور آخر آریہ سماجی تھے۔ انہوں نے کئی میدانوں میں کام کیا۔ لیکن انہوں نے کسی وقت بھی آریہ سماج کا دامن نہیں چھوڑا۔ اور تمام میدانوں کا تجربہ کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچ چکے تھے۔ کہ آریہ سماج ہی واحد سنستھا ہے۔ جو بھارت کا ادھار کر سکتی ہے اسی لئے اپنے آخری دنوں میں وہ تمام دوسری سرگرمیوں سے ہٹ کر کیول آریہ سماج کی سیوا کر رہے تھے۔ وہ بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کے پردھان تھے۔ انہوں نے ہزارہا ملکانوں کا جاتی پرویش کرایا۔ اور یہ ان کا سب سے بڑا گناہ تھا جس کے پاداش میں عبدالرشید نے اپنے ریوالور سے ان کی چھاتی کو چھلنی کر دیا۔ لیکن شدھی کا کام کرتے ہوئے بھی ان کا آتما سنتشٹ نہ تھا کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ آریہ سماج کی روح وہاں کام نہیں کر رہی۔ اور کئی موقعوں پر انہیں ایسے ... کرنا پڑتا تھا جس کے لئے ان کا آتما تیار نہ تھا۔ انہوں نے کیول دلت ادھار سے اپنا سمبندھ رکھا۔ اور اس سے ... کے متعلق وہ سپشٹ شبدوں میں کہا کرتے تھے کہ دلتوں کا ادھار کیول آریہ سماج کے دوارہ ہی ہو سکتا ہے ... سوامی شردھانند کے لئے کوئی بھی سرگرمی بے قیمت تھی جس میں آریہ سماج کی روح کام نہ کر رہی ہو۔ وہ اپنے ویاکھیانوں میں ہنومان کے جیون کی ایک گھٹنا بیان کیا کرتے تھے ہزاروں آریہ پرشوں نے اسے ان کے منہ سے سنا ہوگا۔ وہ گھٹنا یہ ہے۔ کہ سیتا نے کسی موقع پر خوش ہو کر اپنی موتیوں کی مالا ہنومان کو دی۔ بجائے اس کے کہ وہ ممنون ہوتا۔ اور اپنی احسان مندی کا اظہار کرتا۔ اس نے مالا کے دانوں کو اپنے دانتوں سے چبانا شروع کر دیا۔ سیتا نے جب اس سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ ہنومان نے جواب دیا۔ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ان موتیوں میں رام کی مورتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے۔ تو میرے لئے کسی قیمت کے نہیں اس طرح سوامی شردھانند کہا کرتے تھے۔ کہ میں ہر ایک تحریک میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ اس میں میرے "رام" دیانند کا آتما ہے یا نہیں۔ جس تحریک میں نہیں۔ وہ میری نظر میں کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اسی لئے انہوں نے گوروکل ستھاپت کیا۔ اور اس کے لئے اپنا سروسو ارپن کیا۔ مگر [illegible] گورنمنٹ سے اسہیوگ کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ سچے براہمن اور ویدوں کے ودوان پیدا کرنے کے لئے۔ انہوں نے کئی بار کہا۔ اور لکھا کہ میں تو گوروکل دوارہ پراچین ویدک ودیا کو پنر ستھاپت کرنا چاہتا ہوں۔ اگر ان کا یہ بھاؤ نہ ہوتا۔ تو یو۔پی کے گورنر سر جیمز میسٹن گوروکل میں نہ آتے۔ اور مہاتما منشی رام ان کا سواگت نہ کرتے۔ گورنر صاحب ایک بار نہیں دو بار گوروکل میں تشریف لائے۔ برہمچاریوں نے ان کا سواگت کیا۔ اسی طرح ہندوستان کے وائسرائے لارڈ چیمسفورڈ گوروکل میں پدھارے۔ انہیں سواگت کے ایڈریس بھی پیش کئے گئے۔ پنڈت دیو شرما ان ہی دنوں میں اس گوروکل کے ودیارتھی تھے۔ مہاتما منشی رام نے سر جان ہیوٹ گورنر یو۔پی اور لارڈ ہارڈنگ وائسرائے سے ملاقات کی۔ پنڈت دیو شرما جاننا چاہیں۔ تو میں انہیں بتا سکتا ہوں۔ کہ ۱۹۰۷ء میں جبکہ آریہ سماج کو ایک پولیٹیکل جماعت سمجھا جاتا تھا۔ اور گورنمنٹ اسے شبہ کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔ تو مہاتما منشی رام نے اپنے اخبار "ستیہ دھرم پرچارک" میں یہ پرستاؤ کیا تھا کہ آریہ سماجیں اپنے مندروں میں ایڈورڈ ہفتم شاہ انگلستان کا جنم دن منائیں۔ اور ان کی درازیٔ عمر کے لئے پرارتھنا کریں۔

مہاتما منشی رام جارج پنجم کی تخت نشینی میں جو بڑی شان و شوکت سے دہلی میں منائی گئی تھی۔ شامل ہوئے۔ انہوں نے گوروکل کا کئی ہزار روپیہ سبھا کی منظوری کے بنا سرکار انگریزی کے فنڈ جنگ میں دے دیا۔ اس پر سبھا کے اجلاس میں ان پر سخت نکتہ چینی بھی ہوئی۔ نہ صرف یہ بلکہ انہوں نے گورنمنٹ کو لکھا۔ کہ وہ گوروکل کے برہمچاریوں کو فوج میں بھرتی کر لے۔ تاکہ وہ جرمنی کے مقابلہ میں اس کی طرف سے لڑ سکیں۔ گورنمنٹ نے ان کی یہ پیشکش یہ کہہ کر نامنظور کر دیا۔ کہ آپ مذہبی کام میں مصروف ہیں۔ گوروکل کے برہمچاری اسی کام میں لگے رہیں۔

اس سے میں یہ ثابت کرنا نہیں چاہتا۔ کہ مہاتما منشی رام لغاری تھے۔ یا کہ وہ کسی سرکار گورنمنٹ سے دبتے تھے۔ بلکہ یہ کہ آریہ سماج ان کے لئے سب سے پیاری چیز تھی۔ ان کی نگاہ میں آریہ سماج ہی ایک ایسا ترازو تھا جس سے وہ ہر ایک چیز کو تولا کرتے تھے۔ آریہ سماج کے لئے وہ بڑے سے بڑے اسہیوگی بننے کو تیار تھے۔ اور ضرورت پڑنے پر اس کی خاطر انہیں سہیوگ سے بھی پرہیز نہ تھا۔

اس لئے اگر انہوں نے گوروکل کو کبھی یونیورسٹی سے سمبندھت نہ ہونے دیا۔ تو کسی پولیٹیکل اسہیوگ کے بھاؤ سے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ گوروکل میں یونیورسٹی کا دخل قبول کرنے سے وہ ادیش پورن نہ ہو سکتا تھا۔ جس سے گوروکل قائم کیا گیا تھا۔ گوروکل کا لکشیہ نشچت ہے۔ وہ پورن نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کے پربندھ یا اس کی شکشا پدھتی میں کسی غیر کا دخل ہو۔ اسی لئے گوروکل کا امتحان یونیورسٹی سے منظور نہ کرایا گیا۔ اس کی سنستھاپنا ... میں ہوئی تھی۔ جب کہ کسی کو اسہیوگ یا نیشنل تعلیم کا خیال تک بھی نہ تھا۔ ۱۹۰۵ء میں جبکہ تقسیم بنگال کے خلاف دیش ویاپی اندولن ہو رہا تھا۔ پہلے پہل نیشنل ایجوکیشن کا سوال پبلک کے سامنے آیا۔ گوروکل کے حامیوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً یہ آواز اٹھتی رہی۔ کہ گوروکل ایک راشٹریہ سنستھا ہے۔ لیکن کبھی کو یہ کہنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ کہ یہ آریہ سماج کا نہیں۔ لالہ منشی رام نے گوروکل کا سب سے پہلا پراسپیکٹس لکھا۔ اور اس کا سب سے پہلا فقرہ یہ ہے۔ کہ روح اور گرہی منمیہ کے جیون میں جو درجہ رکھتی ہیں۔ وہی درجہ آریہ سماج میں وید رکھتے ہیں۔ وید آریہ سماج کی جان ہیں۔ اور اس کے پران ہیں۔ اور ان کے پرچار کے لئے ہی گوروکل کھولا جا رہا ہے۔ سارے پراسپیکٹس میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں۔ کہ گوروکل یونیورسٹی سے سمبندھت ہوگا یا نہیں۔ لیکن جب سبھا کے سامنے یہ پرشن آیا۔ تو اس نے بہو سمتی سے یہ نشچے کیا۔ کہ یہ یونیورسٹی سے سمبندھت نہ ہوگا کیونکہ اس صورت میں اس کا ادیش پورن نہیں ہو سکتا۔ اگر یونیورسٹی سے سمبندھت ہونا لابھ دایک ہوتا۔ تو آریہ سماج دیانند سکول یا دیانند کالج کو اس سے سمبندھت کیوں ہونے دیتا۔ سمبندھ کرایا گیا۔ لیکن جب اس کے بعد معلوم ہوا۔ کہ یونیورسٹی کی غلامی میں ہمارا ادیش پورن نہیں ہو سکتا۔ تو گوروکل کا اندولن شروع ہوا۔ میرا یہ مت ہے۔ اور میرا یہ وشواس ہے۔ کہ زیادہ تر آریہ سماجیوں کا یہی مت ہے۔ کہ اگر گوروکل کو یونیورسٹی کے سمبندھ سے آزاد رکھا گیا ہے۔ تو کسی پولیٹیکل وچار سے نہیں۔ نہ ہی گورنمنٹ سے اسہیوگ کرنے کے لئے۔ بلکہ اس لئے کہ جو تعلیم ہم گوروکل میں دینا چاہتے ہیں۔ وہ یونیورسٹی سے سمبندھ رکھ کر نہیں دی جا سکتی۔ ہم وید پڑھانا چاہتے ہیں رشی دیانند کی شیلی پر۔ یونیورسٹی کے کورس میں اس کی اجازت نہیں۔ ہم اپنا اتہاس پڑھانا چاہتے ہیں۔ جس کے انوسار آریہ ورت دیسہ کو کوئی بھی ودیارتھی یونیورسٹی کی پریکشا میں پاس نہیں ہو سکتا۔ اگر آج کوئی ایسا قاعدہ بن جائے جس کے انوسار ہم اپنے ڈھنگ پر تعلیم دیتے ہوئے یونیورسٹی سے سمبندھ رکھ سکیں۔ تو آریہ سماج سمبندھ کے وشے پر وچار کرنے کو تیار ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر اس ملک کو سوراجیہ مل جائے۔ اور ہندو مسلمان۔ عیسائی اور پارسی سب کی نیشنل گورنمنٹ قائم ہو جائے۔ اور وہ یہ قاعدہ بنا دے۔ کہ یونیورسٹی سے سمبندھت ہوئے بنا کوئی سنستھا شکشا نہ دے سکیں گے۔ تو گوروکل سوراجیہ گورنمنٹ کی یونیورسٹیوں سے اسہیوگ ہی کرے گا۔ غرض یہ کہ آریہ سماج کے لئے مکھیہ ہے کہ گوروکل اپنے ادیش کو پورا کرے۔ باقی سب باتیں گون ہیں۔ بے شک وہ ایک راشٹریہ سنستھا بھی ہے۔ اور اس میں راشٹریتا کی شکشا بھی دی جاتی ہے۔ کبھی ایسے بھاؤ برہمچاریوں کے پاس پھٹکنے نہ دیا جائے گا۔ جس سے وہ داسیتا کی طرف جھکیں۔ ہماری خواہش اور کوشش ہوگی۔ کہ وہ پورن دیش بھگت بنیں۔ لیکن اگر کبھی کوئی ایسی چیز جسے راشٹریتا کا نام دیا جاتا ہے۔ آریہ سماج کے کسی سدھانت سے ٹکر کھائے گی۔ تو گوروکل میں اس کے لئے کوئی استھان نہ ہوگا۔ اس کے لئے آریہ سماج مکھیہ ہے۔ باقی سب گون۔ وہاں آریہ سماج کی آگیا چلے گی کانگرس کی نہیں۔ اگر کانگرس کی کوئی آگیا آریہ سماج کی آگیا کے انوسار ہے۔ تو اس کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ لیکن اگر وہ آریہ سماج سے ٹکر کھائیگی۔ تو اسے ٹھکرا دیا جائیگا۔ وہاں آریہ سماج کا راجیہ ہوگا۔ کسی اور کا نہیں۔ اگر مجوزہ "آریہ ودیا سبھا" اس راجیہ کو مضبوط کرے گی۔ اور مجھے یہ نشچے کرا دیا جائے۔ کہ وہ مضبوط ہوگا۔ تو میں اس کا سمرتھن کرنے کو تیار ہوں۔ ورنہ نہیں۔ بدقسمتی سے کچھ ایسے واقعات پبلک کے سامنے آ چکے ہیں۔ جنہوں نے مجھے یہ قبول کرنے کے قابل نہیں چھوڑا۔ کہ "آریہ ودیا سبھا" گوروکل کی اوستھا کو اُنت کرنے کے لئے بنائی جا رہی ہے۔ پنڈت دیو شرما اپنے ایک لیکھ میں لکھ چکے ہیں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروکل ... کے نہ ہونے سے اس پر اپنا اقتدار جمانے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

لگی ہے جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ نہ گوروکل مہاتما منشی رام کے وقت میں سبھا کا تھا۔ اور نہ پروفیسر رام دیو کے وقت میں۔ پنڈت چموپتی کے آچاریہ اور مکھیہ ادھشٹاتا بنتے ہی سبھا نے اس پر اپنا قبضہ جمانا شروع کر دیا۔ اس پوزیشن کو کون آریہ سماجی تسلیم کر سکتا ہے؟ گوروکل سبھا کا تھا۔ اور رہے مہاتما منشی رام اور پروفیسر رام دیو دونو سبھا کی طرف سے اس کا پربندھ کرتے رہے۔ جیسا سبھا کا ان پر وشواس تھا۔ ویسا ہی پنڈت چموپتی پر۔ سبھا کی ہمیشہ یہ نیتی رہی ہے اور اب بھی ہے کہ گوروکل کے پربندھ کی تفصیل میں دخل نہ دے۔ اور مکھیہ ادھشٹاتا پر سب کچھ چھوڑ دے۔ لیکن جہاں تک اصول کا تعلق ہے۔ اس نے ضرورت پڑنے پر کبھی بھی دخل دینے سے گریز نہیں کیا +

بعض لوگ "آریہ ودیا سبھا" کی اس لئے حمایت کرتے ہیں۔ کہ ان کے خیال میں گوروکل پر سبھا کے قبضہ کو کمزور کرنے کا واحد طریقہ یہی ہے۔ کہ وہ موجودہ انترنگ سبھا کے آدھین نہ رہے۔ جس کے ممبر سولہ آنہ آریہ سماجی ہیں ؛

میں یہ بھی نہیں مانتا۔ کہ انترنگ سبھا اپنی مصروفیت کی وجہ سے گوروکل کے کام کے ساتھ نیائے نہیں کر سکتی۔ میرے بھائی پروفیسر رام دیو نے انترنگ سبھا کی عدیم الفرصتی کی ایک مثال یہ دی ہے۔ کہ ڈیڑھ سال تک اس نے آریہ سمیلن اجمیر کے پرستاؤں کا کوئی نشچے نہ کیا۔ میں خوش ہوتا۔ اگر میرے بھائی کوئی ایسی مثال پیش کرتے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا۔ کہ انترنگ سبھا کی عدیم الفرصتی کی وجہ سے گوروکل سمبندھی کوئی وشئے ملتوی کیا جاتا رہا۔ ان کی مثال سے تو یہی ثابت ہوا۔ کہ دوسرا کوئی وشئے رک جائے۔ تو رک جائے لیکن گوروکل کا کوئی وشئے نہیں رکتا۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ ایک بھی مثال ایسی پیش نہ کی جا سکے گی۔ جس میں کوئی آوشیک وشئے عدیم الفرصتی کی وجہ سے رکا رہا ہو۔ کئی غیر ضروری وشئے ملتوی ہوتے رہتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد انہیں داخل دفتر کر دیا جاتا ہے اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ سبھا کے پاس ان کے نشچے کے لئے وقت نہ تھا۔ اگر اس دلیل کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو وید پرچار سمبندھی وبھاگ کے لئے ایک اور انترنگ سبھا بنانی پڑیگی کیونکہ اس وبھاگ کے ایسے وشئے ہیں۔ جن کا نشچے کافی عرصہ تک نہ کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سبھا کے سامنے ایسے مقابلتاً غیر ضروری وشئے بھی آ جاتے ہیں۔ جن پر سبھا کا سمے خرچ نہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اسی لئے انترنگ سبھا کے آدھین ایک کاریہ کارنی سبھا قائم کی گئی ہے۔ اگر یہ سبھا اپنا پورا کام کرے۔ اور اسے کرنے دیا جائے۔ تو انترنگ سبھا کے لئے کم از کم آدھا وقت بچ جاتا ہے۔ میں تو "ودیا سبھا" کے حق میں سب سے زبردست دلیل یہ سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کی شکشا سمبندھی سرگرمیوں کے لئے ایسے آدمیوں کی ایک سبھا ہونی چاہیئے۔ جو شکشا وبھاگ میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور اپنی قابلیت سے اس کے لئے کارآمد ثابت ہو سکتے ہوں۔ مجھے ڈر ہے تو یہ۔ کہ "ودیا سبھا" کی سفارش نہایت ناموزوں وقت پر کی جا رہی ہے۔ کئی کارنوں سے واتاورن بڑا اشانت ہو رہا ہے "ودیا سبھا" کے کانسٹی ٹیوشن پر وچار کرنے کے لئے جس شانتی اور گمبھیرتا کی ضرورت ہے۔ وہ اس وقت نہیں۔ اصولی اختلاف کو دشمنی پر محمول کیا جا [illegible] لئے "ودیا سبھا" کے کانسٹی ٹیوشن کو بے عیب بنانے کے لئے کوئی سبھی [illegible] نہیں ہو سکتی ؛

گوروکل کے ہت کو لکشیہ میں رکھتے ہوئے میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس سمے "ودیا سبھا" سے باہر کہیں آوشیک کئی وشئے ہیں۔ جن پر وچار ہونا چاہیئے۔ پہلا یہ ہے۔ کہ گوروکل کی آرتھک دشا کیا ہے؟ سود کی شرح کے گر جانے سے تمام پبلک انسٹی ٹیوشنوں کو بڑی سخت مشکل کا سامنا ہو رہا ہے۔ جہاں پہلے چھ فیصدی سالانہ سود ملا کرتا تھا۔ وہاں آج تین فیصدی ملتا ہے۔ اس لئے سود کی آمدنی نصف رہ گئی ہے دان کی راشی کو پورا کرنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ کیونکہ لوگوں کے وسائل آمدنی دن بدن محدود ہو رہے ہیں۔ پچھلے سال گوروکل کے اخراجات اس کی آمدنی کے مقابلہ میں بقدر پچیس ہزار زیادہ رہے ہیں۔ چند ایک سالوں کو چھوڑ کر عام طور پر گوروکل کا خرچ اس کی آمدنی سے زیادہ رہا ہے۔ اس کے ہتیشیوں کو یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ کس طرح اس کی آمدنی کو اس کے اخراجات کے برابر کیا جائے؟ یا اس کے اخراجات کو اس کی آمدنی کے۔ اس کے لئے جو بھی تدابیر ضروری ہوں۔ اختیار کی جائیں۔ لیکن واضح رہے۔ کہ یہ سب کچھ ایک شانت واتاورن میں ہی ہو سکتا ہے۔ جو سنستھائیں پبلک کے دان اور اس کی ہمدردی پر چلتی ہیں۔ ان کی کامیابی بلکہ زندگی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اندرونی اور بیرونی اختلافات سے محفوظ رہیں۔ جس انسٹی ٹیوشن میں زیادہ اختلافات ہوں گے۔ اسے زیادہ نقصان پہنچے گا۔ گوروکل کانگڑی میں پچھلے سال جو کچھ ہوا ہے۔ وہ ایک بار پھر ہو گیا تو سمجھو خدا ہی حافظ ہے +

گوروکل کے سمبندھ میں دوسرا آوشیک پرشن یہ ہے۔ کہ جس اُدیش سے وہ ستھاپن کیا گیا تھا۔ وہ پورا ہوا ہے یا نہیں؟ اس وشئے پر وچار کرنے کے لئے سماچار پتر اُچت استھان نہیں۔ اور نہ ہی شاید سبھا کے جنرل اجلاس میں اس پر وچار کرنے کے لئے سمے مل سکے۔ گوروکل کے ہتیشیوں کو کسی ایکانت استھان میں بیٹھ کر اور پکش پات رہت ہو کر اس وشئے پر وچار کرنا چاہیئے۔ اور اگر انہیں معلوم ہو۔ کہ اُدیش کی پورتی میں کوئی ترٹی ہے تو اسے دور کرنے کا یتن کرنا چاہیئے ؛

"آریہ ودیا سبھا" سے مجھے آشائیں بھی ہیں۔ اور شنکائیں بھی۔ شنکائیں زیادہ تر اس لئے ہیں۔ کہ یہ وشئے نہایت ہی نامناسب وقت پر اٹھایا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کچھ باتوں کا میں سوچ کر نشچے بھی نہیں کر سکا۔ مثال کے طور پر ایک یہ ہے۔ کہ گوروکل مہا ودیالیہ کا وہ وبھاگ جسے وید ودیالیہ کہتے ہیں۔ انترنگ سبھا کے آدھین رہے۔ یا "ودیا سبھا" کے۔ میری منوورتی یہ ہے۔ کہ اگر "ودیا سبھا" اس سمے ستھاپت نہ ہو۔ تو مجھے شوک نہ ہوگا۔ اگر ہو جائے۔ تو میں اس کا ورودھ نہ کروں گا۔ اور دھیرج سے اس کا تجربہ ہونے دوں گا۔ اگر تجربہ نے یہ بتایا۔ کہ گوروکل کو اُنتی کی طرف لے جانے میں وہ کرت کاریہ ہوئی ہے۔ تو میری شنکائیں دور ہو جائیں گی۔ اور اگر یہ تجربہ ناکام ثابت ہوا۔ تو جو لوگ اس وقت اس کے پکش پاتی ہیں۔ وہ بھی اس سے ہٹ جائیں گے۔ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ گوروکل پر کٹھن سمے آ رہا ہے۔ اس کی انتم پرکشا ہونے والی ہے۔ اور ابھی کئی بھید بھاؤ پرگٹ ہو چکے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان کے اور میرے درشٹی کون میں بھید ہے۔ اس بھید کو میں سپشٹ کرنا نہیں چاہتا۔ کیول یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ گوروکل اپنی آزمائش پر ہے۔ اور اس کا انتم نشچے بہت دیر تک ٹل نہیں سکتا۔ وہ آریہ سماج کا سب سے بڑا انسٹی ٹیوشن ہے۔ آریہ سماج کے کئی مانیہ پرشوں نے اپنا جیون اس کے ارپن کیا ہے۔ سینکڑوں اور ہزاروں آریہ پرشوں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر اس کے لئے دان دیا ہے۔ اگر میں یہ کہہ دوں۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ کہ آریہ سماج نے اپنے دوسرے انسٹی ٹیوشنوں کو بھوکا رکھ کر بھی گوروکل کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کا یتن کیا ہے۔ آریہ سماج کا سارا خون اس کو زندہ رکھنے کے لئے دیا جا رہا ہے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ جس اُدیش کے لئے اس نے اتنا بھاری تپ اور تیاگ کیا ہے۔ وہ پورن ہو رہا ہے۔ یا نہیں؟ اس کے صحیح اور تسلی بخش جواب پر ہی گوروکل کا بھوشیہ نربھر ہے۔ وہ چل سکتا ہے۔ تو آریہ سماج کی سہانوبھوتی سے۔ اور یہ سہانوبھوتی تب قائم رہ سکتی ہے جب وہ آریہ سماج کے کام آئے۔ اگر وہ کام نہ آئے۔ تو چاہے ہم جتنا بھی یتن کریں۔ وہ سہانوبھوتی قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے ہم سب کا یہ یتن ہونا چاہیئے۔ کہ گوروکل میں ایسی اوستھائیں پیدا ہوں۔ جن سے آریہ سماج کی سہانوبھوتی بنی رہے۔ پرماتما ہمیں اس منورتھ میں سپھل کریں۔ اس پرارتھنا کے ساتھ میں اپنے اس لیکھ کو سماپت کرتا ہوں۔

(کرشن)

ضرورت ہے

آریہ سماج لائل پور گوروکل وبھاگ کو ایسے لائق اور ودوان پروہت کی ضرورت ہے۔ جو علاوہ کتھا و سنسکار آدی کے آریہ سماج کے ہر ایک کام میں دلچسپی لے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ درخواستیں بنام منتری آریہ سماج ہذا آنی چاہئیں ؛

ضرورت ہے نوجوانوں کو شادی سے پہلے گپت علم اردو مجلد مصنفہ منشی [illegible] قیمت [illegible] اولاد پیدا کرنے و غیر [illegible] طریقہ کا مجرب [illegible] شہید جیل [illegible] ہسپتال [illegible]

کفر کے فتووں کی ارزانی

مذہب اسلام کو اگر کسی چیز نے سب سے بڑھ کر بے آبروئی کا مرتبہ بنایا ہے۔ تو وہ کفر کے فتاویٰ کی ارزانی ہے۔ چنانچہ لاہوری احمدیوں کا اخبار "پیغام صلح" اپنی ۱۵ر مئی ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں ذیل کی سطور لکھتا ہے:-

"کفر کے فتوے تو کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ پہلے ایک ایک دو دو کر کے کفر کے فتوے دیئے جاتے تھے۔ یا ایک جماعت دوسرے کو کافر قرار دیتی تھی۔ لیکن قادیانی جماعت نے ایسا کیا کہ [illegible] روئے زمین کے مسلمانوں کو یک قلم کافر بنا دیا ہے...... پھر دوسرے گروہ کو دیکھو احمدی علماء تو وہ صریح جھوٹ [illegible] کفر کے فتوے دے رہے ہیں استفتاء [illegible] تو ان کی بنیاد جھوٹ پر اور فتوے ہیں۔ تو ان کا سارا مدار بھی جھوٹ پر ہے۔"

(پیغام صلح ۱۵ر مئی ۱۹۳۵ء)

سوال یہ ہے کہ جب خود مسلمان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے ہاں کفر کے فتووں کی غیر معمولی ارزانی ہو گئی ہے۔ تو پھر کیوں ایسی کوشش نہیں کرتے جس سے مذہب اسلام کی موجودہ پوزیشن کی [illegible] ہو۔ [illegible] کوئی مفتی کسی دوسرے مسلمان کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کرنے کی جرأت تک نہ کرے۔

بہاولپور میں مسلم پرچارکی

معلوم ہوتا ہے کہ ریاست بہاولپور کے متولی یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی ریاست برٹش انڈیا کے اندر نہیں۔ بلکہ اسلامی پاکستان کا ایک حصہ ہے۔ [illegible] ریاست کے فقیر پیر [illegible] ہندوؤں کے مذہبی جذبات کی توہین کرنے کے لئے [illegible] کر رہے ہیں۔ [illegible] مسلمانوں نے [illegible] ریاست [illegible] نواب صاحب [illegible] بائیکاٹ کر دیا [illegible]

سے سودا لیتے دیکھ لیتے ہیں۔ تو اس کو پکڑ کر اپنے لیڈر کے پاس لے جاتے ہیں۔ اور وہاں اس سے جرمانہ وصول کر کے اسے ہدایت کی جاتی ہے کہ آئندہ کسی ہندو کی دکان سے سودا مت لینا۔ ہر چند ہندوؤں نے کئی بار حکام کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ بائیکاٹنگ سے ہماری تجارت کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ مگر کسی افسر نے گشت کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ اور بائیکاٹنگ کی یہ حالت ہے کہ دن بدن معاملہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

حالات زبان حال سے بول رہے ہیں بہاولپور کے ہندوؤں پر آفت برپا ہے۔ ریاست نہ ان کے مذہبی جذبات کا احترام کرانا چاہتی ہے۔ اور نہ ان کی اقتصادی حالت کی حفاظت کرنا چاہتی ہے گویا اس کی بلا سے ہندو خستہ و خوار اور ذلیل ہوں۔ ایسی حالت میں حکومت ہند کا یہ فرض ہے کہ وہ نواب صاحب کو مجبور کرے۔ کہ وہ ہندوؤں سے انصاف کریں۔ تاکہ بہاولپور کے ہندوؤں کی مصیبت کو برٹش انڈیا کے ہندو شدت سے محسوس کرنے کے لئے مجبور نہ ہوں۔

پنڈت راجارام جی کو بدنام کرنے کی کوشش

"اہلحدیث" امرتسر کے ۱۷ر مئی کے پرچہ میں "ویدوں کی حقیقت کا اعتراف" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ شری پنڈت راجارام جی پروفیسر ڈی اے وی کالج لاہور سے ایسے خیالات منسوب کئے ہیں۔ جو کہ آریہ جگت میں ان کو سخت بدنام کرنے والے ہیں۔ چونکہ ہمارا یہ وشواس نہیں کہ پنڈت جی یہ مانتے ہیں۔ کہ ویدوں میں مخرب الاخلاق تعلیم بھی ہے۔ اس لئے ہم یہ کہنے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ "اہلحدیث" میں پنڈت جی سے غلط خیالات منسوب کر کے ان کی سخت توہین کی گئی ہے۔ اس لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ پنڈت جی خود ہی اس امر کا نوٹس لیں۔ مضمون نگار صاحب نے ذیل کے الفاظ کی اپنے مضمون میں ایزادی کر کے ان کی ذمہ داری بڑھا دی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

"اگر مہاتما منشی رام جی جیسے کسی آریہ سماجی کو اس بات میں شک ہو تو پنڈت راجارام صاحب شاستری سے دریافت کر کے دیکھ لیں۔ [illegible]
ہے۔"

ہمیں وشواس ہے۔ کہ ان الفاظ کے بعد پنڈت جی خاموش رہنا پسند نہیں کریں گے۔ اور جلد اپنی پوزیشن صاف کریں گے۔

عیسائی مذہب میں ماتری شکتی کی توہین

ویدک دھرم کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس میں ماتری شکتی کے سنمان کو اونچا درجہ دیا گیا ہے۔ لیکن دوسرے مذاہب میں ایسا نہیں ہے۔ مذہب اسلام کا تو ذکر کرنے کی ضرورت ہی کیا۔ وہاں تو عورت کو زر خرید غلام تصور کیا گیا ہے۔ لیکن عیسائی مذہب جس کے متعلق عام طور پر یہ مفروضہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ عورتوں کی تعظیم کو جائز رکھتا ہے۔ ذیل کی آراء ملتی ہیں:-

۱۔ سینٹ انتھانیس سوال کرتا ہے کہ عورتیں پیدا ہی کیوں کی گئیں؟

۲۔ سینٹ جیروم فرماتا ہے کہ عورت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

۳۔ ٹرٹولین فرماتا ہے۔ کہ عورتیں باب الشیطان ہیں۔

۴۔ تعلیم چرچ کا مصنف لکھتا ہے کہ اژدہا یا دیو خوفناک اور افعی مصری مکار ہیں۔ مگر عورت دونوں کی خاصیتیں رکھتی ہے۔

۵۔ عورت اور دوسرے پست لوگوں کو بائیبل پڑھنے کی ممانعت تھی۔

۶۔ جرمنی کا مشہور مصلح میسیحیت بھی عورتوں کی تربیت کے خلاف تھا۔

(عبارت کندہ زیر مجسمہ ہنری ہفتم)

ذیل کی آراء سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب کے علماء عورتوں کے متعلق وہ رائے رکھتے تھے۔ جو کسی طرح درست نہیں۔

نرالا دوست

جب نواب صاحب بہاولپور حج کر کے واپس آئے۔ تو آپ کو ریاست میں واپسی پر خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا گیا جس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ کہ میری نظروں میں ہندو اور مسلمان میں کوئی امتیاز نہیں۔ اور مجھے ساری رعایا کی بہتری کا ہمیشہ خیال لگا رہتا ہے۔ آپ مجھے اپنا حکمران نہیں۔ بلکہ دوست سمجھیں۔ جہاں تک ریاست کی ہندو آبادی کا تعلق [illegible]

بڑھ کر سمجھنے کی خواہاں ہے۔ لیکن مشکل ہے۔ کہ ریاست کے طول و عرض میں جس طرح ہندو مفاد کو روندا جا رہا ہے۔ اور ان کے دھارمک جذبات کی جس طرح بیدردی سے بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ اس سے تو یہ شک گزرتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی ہر ایک قسم کی خواہش اور کوشش کے باوجود ریاستی حکام نواب صاحب کو ہندو پرجا کا دوست بننے نہیں دینا چاہتے۔ اگر فی الواقعی نواب صاحب ہندو رعایا کے دوست بننا چاہتے۔ تو اس سے بڑھ کر ہندوؤں کو کیا خوشی ہو سکتی تھی۔ ان کو مجبوراً آج کئی دن تک جو ہڑتال کرنی پڑی۔ اس کی تہ میں بھی یہی راز تھا۔ کہ ریاست میں ان سے ویسا سلوک روا نہیں رکھا جا رہا۔ جیسا مسلمانوں سے رکھا جاتا ہے۔

فوری ضرورت ہے

ہم نے آریہ بھائیوں کی آسانی کے لئے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے نگروں میں اپنی کتابوں کی ایجنسی کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو اصحاب ایجنسی لینا چاہیں۔ بہت جلد پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:-

مینیجر راجپال اینڈ سنز
آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

ولایتی رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر پہنچ دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد [illegible] قیمتیں قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت [illegible]
سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar & Co Karachi

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سناتن دھرم اور مہی بھائیوں سے دو دو باتیں!

(مہاشہ ناتھ ''جلالپوری'' کے قلم سے)

میرا منشاء اس سے کہ میرے سناتن دھرمی اور مہی بھائی بھی اگر ویدک دھرمی کہلانے کے لئے علمی ذرائع کو شاں اور لیقینہ عمل ... تو میں ان کی اس کوشش میں ... ڈالوں گا بلکہ ... اس عمل کی ... کروں گا جب کہ ... کی کہانی ... کا بیڑا پنڈت دینبدیال جی ... اسی شوق سے اُٹھا رہے تھے جس انشاء اور عشق سے پنڈت ... ویدک دھرم کا ... اُٹھایا ہے۔ جب میں اپنے زمانہ اُستادی میں لڑکوں کو ریاضی کی تعلیم دیتا تھا۔ تو ... جمع اور ضرب کے سوالات میں آتا تھا۔ وہ تفریق یا تقسیم کے سوالات میں نہیں آتا تھا۔ کسو ... میں یہ کہتا ہوں۔ شعر:۔

''دو دل یک شود بشکنند کوہ را''

امرت سر کا ''سناتن دھرم پرچارک'' چاہتا ہے کہ ''پرکاش'' اُس سے لڑنے کی بجائے سیربیکار ہو جیسا ''آریہ ویر'' ہے۔ اگر ''پرکاش'' پنڈت رلیا رام جی کو ... تو وہ گلوگیر ہو جاتا۔ لیکن ... وہ جانتا ہے۔ کہ پنڈت رلیا رام جی سے ... کی تعریف ہمیں ... اور نہ ... کی قصیدہ خوانی کی ہے۔ تو وہ جا ... نہیں سمجھتا۔ کہ وہ اپنے پراچین بزرگوں کے ایک ... کو ایک جزوی اختلاف پر طلاق دے یا اُسے ... کا ... سمجھے۔ ''پرکاش'' تو اس امر کا یقین کرے گا۔ کہ جب کوئی سرپھرا ... دھرمی شرتی کی مہانتا کے خلاف آواز اٹھائے تو خود پنڈت جی ہی اس کی تکذیب کر اپنا فرض ... فرمائیں ؛

میں نہیں چاہتا کہ لالچی ''پرکاش'' جاگرت'' غیروں کو آریہ جاتی کا مذاق اڑانے دے۔ یا ... کا ''برہم رشی'' ان کو یہ خیال دے کہ ... کی ... راج کا ... کر رہی ہے۔ کیونکہ مجھے اس بات کا علم ہے کہ اس سے ''برہم رشی'' کو فائدہ ہوگا۔ اور نہ کبھی وہ میرے سناتن دھرمی کو۔ اس سے فائدہ اُٹھائے گا۔ ذکر ... کا نام ... جس کی نظر میں ... اعلا کار ... گئو ماتا کی ... آریہ سنسکرتی کو ... کرنا مباح ہے۔ اور بھارت ... کو دار الحرب قرار دینا سنت ہے ؛

میرا آچاریہ بھگوان دیانند ہے میرا سناتن دھرمی بھائی ابھی میرے آچاریہ کے گنا نواد گانے کو تیار نہیں۔ وہ اتنا تو جانتا ہے کہ بھگوان دیانند ...

حملہ سے محفوظ کیا۔ تو سے اگر بھگوان سے کوئی اختلاف ہے۔ تو وہ ... کے ساتھ وہ براہمن بھاگ کو بھی شرتی کے دائرہ کا وزن بتاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ میرے ساتھ اس اختلاف پر تلوار کھینچنے کی بجائے خود ہی اس بات کا یتن کرے کہ شرتی کا ایک مستند بھاشیہ دنیا کے ہاتھ میں دے۔ تاکہ اُس کا بھاشیہ ہی دنیا کو یہ بتلا سکے۔ کہ آیا شرتی سنگھتا بھاگ کا نام ہے۔ یا سنگھتا بھاگ اور براہمن بھاگ کا مجموعہ ؛

میرے سناتن دھرمی بھائی! اگر آج تیرے خیال میں مُردوں کا شرادھ ضروری ہے۔ تو ہم سنسار کے اندر بھگوان رام چندر کا سچا شرادھ کریں۔ بھگوان کرشن کو دنیا کے دماغ پر سوار کریں۔ دوسروں کا بنا ... چھوڑ۔ ہولیوں میں خاک اُڑا کر اپنی تہذیب کو داغ نہ لگا۔ دیپ مالا کی نشان کو قمار بازی کا گرہن نہ لگنے دے۔ بلکہ اپنے پُرکھوں کو ایسے طریق سے منا کہ بھارت کے کونہ سے حقیقی ... جی کا ظہور ہو۔ اور ... کے ... ایا سے ... کا نور ... دیکھ جاتی کی ... سے ... گوشہ ... تو بنارس ... کی عزت محفوظ رہی۔ سنگین ... پھر آنکھیں دکھا رہا ہے۔ اگر تو ... تو وہ مست ... خون کے آنسو بہائیں گی جو کہ غزنی کے بادشاہوں میں ... ہوتی تھیں ؛

بھولے! تو اپنا رشی کل چلانا چاہتا ہے بھی اپنے گوروکل ... بچا لینے دے۔ اگر تیرا ... کلنک اوتار آنے میں دیر کرتا ہے تو میرے بھگوان دیانند کو ہی اس کی راہ تیار کرنے دے۔

دیکھ دیکھ وہ تعزیہ والا تعزیہ کے احترام کے حقوق میں تیرا پیپل کاٹ رہا ہے۔ اور خالہ ... کی رکھوالی کر رہا ہے۔ بتلا کیا تیری غیرت یہ روا رکھے گی۔ کہ تو ... پیپل کر کاٹنے والے کو سمجھانے نہ دے۔ اور تعزیہ کی حقیقت درشانے نہ دے ؟

تیرا اور میرا جیون ... ہے۔ آ اکٹھے مل کر اس ... کو سمپورن کریں۔ لڑنا ہے تو اُن سے لڑ۔ جو اس ... کو اپنا ... بنا رہے ہیں۔ شرتی فرماتی ہے کہ تو اور میں سارے سنسار کے ... کی رکھشا کریں۔ لیکن تو دیکھتا نہیں۔ کہ پچیس کروڑ ہندوؤں کے بھارت میں ہوتے ہوئے تو عید البقر کو نہ بکرے بچتے ہیں۔ نہ مینڈھے اور نہ گئوئیں۔ آ۔ اگر ہاتھ چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ تو قلم اور زبان تو باہم مل کر تیز کریں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک اس خون خرابہ کو زمین سے بند نہ کر ڈالیں۔ سوچ وہ طریق کون سا ہے۔ جس سے چھاؤنیوں میں گئو ... گئو ماتا کے خون سے ہاتھ رنگنا گناہ سمجھیں ؟

سائمن رپورٹ ردی ... کی نذر ہوئی سوائٹ پیپر بھی ... کے ... ہوا جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ بھی ... منسٹر ... کے حوالہ ہوئی جنہوں نے ... وہ مر جائیں گے۔ آ۔ تو اور میں تو زندہ رہنے کی کوشش کریں۔ ... آواز ... جو آندھی چلائی ہے۔ اس آندھی کے ... کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک اس آندھی کا ... نہ کر لیں۔ اگر ... اس کے ... کے لئے لندن جا رہے ہیں۔ تو ان کو کھلی اجازت ہے۔ ... ایا دیکھ تیرے ذہن پر دوسروں کی ... چھائی جا رہی ہے۔ اور وہ بھی تیری ... چھاتی پر مونگ دلا کرے ؛

میں مانتا ہوں کہ تجھے اپنے مندروں کی رکھشا منظور ہے۔ تو چاہتا ہے۔ کہ تیری دیو مورتیوں پر کوئی نظر بد نہ پڑے۔ لیکن بتا کہ جب تیرے مندروں میں جا کر ... کوئی ... گا۔ تو تیری رکھشا کس کام آئے گی؟ اور تیری دیو مورتیوں پر کون جل چڑھائے گا؟ تو دیکھتا نہیں۔ کہ تیرے اس بھارت میں جہاں کہ تیرے ... رہا کرتے تھے۔ ... کے پاس تیرا ناقوس اور سنکھ بند کئے جا رہے ہیں۔ تیری آرتی ممنوع قرار دی جا رہی ہے اور تیری ... کے باجوں ...

ہے دفتر ۱۲۴ عائد ہو رہی ہے۔ صد حیف! تیری غیرت کو کیا ہو گیا؟ دیکھ اُس غریب ہری جن کو دھتکار نہیں۔ وہ تیرا بھائی ہے۔ اُسے نفرت سے پرے نہ ہٹا۔ اگر مندروں اور دیو مورتیوں کی رکھشا چاہتا ہے۔ تو اُس کو اپنا معاون بنا جیسے نو گرو ... نے گورو تیغ بہادر کے دھڑ کی بے احترامی ہونے دی تھی۔ ویسے ہی وہ تیرا محافظ بنتے ہیں۔ اپنی عزت ...

سُن سُن۔ آج آبادی کے تناسب سے کونسلوں میں نشستیں دی جا رہی ہیں۔ تو اس تناسب کے عقدہ کو سمجھ۔ ... جو شُدھی ... تھا۔ وہ ... باڑیوں سے ہٹ کر اب سرد ... میں گھس رہا ہے کبھی تیری اور میری تعداد ۳۲ کروڑ تھی۔ اب ۲۵ کروڑ رہ گئی ہے۔ حریف اس میں براہمن اور نان براہمن کی پچھ چھونک رہا ہے شودر اور آدی شودر کی تفریق کھڑی کر رہا ہے۔ اور تو دور بیٹھا منہ تاک رہا ہے؟ پاس آ۔ میرے ساتھ گا ... ... بنا ... پاس کر ایک سُر سے گایتری کا ... آسمانی سے کا جو امرت برستا ہے۔ اُسے ... ہیں'' سُنا تا جا۔ تاکہ تیرے ... بھی مانا ہے کہ ... کی تعداد میں اضافہ ہو ؛ ... گوروکل کے

(سرکاری)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار اور دوسرے

۱۔ ۱۳ اپریل کو لالہ ... جی ... آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ کے ... ڈاکٹر ... رام جی ... ایم ... سمیو ... کا ... سنسکار شری ... لال جی پردھان آریہ ... شری ... ... لاہور تیار ... پنڈت ستیہ پال جی ... اور لاہور سماج کے پنڈتوں نے سنسکار کرایا۔

۲۔ ۱۹ اپریل کو ڈاکٹر ... جی اُپ پردھان سماج ہذا کے ... پریم لال کا وواہ سنسکار جالندھر ... لالہ ... سنگھ جی ... کی بہن کے ساتھ جالندھر کے ... اور پنڈت ستیہ پال جی اور پنڈت ... جی نے کرایا؛

۳۔ ۲۸ اپریل کی جنرل میٹنگ میں رائے بہادر لالہ مکھن لال جی ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجینئر۔ منتری ... رام لال جی اور منتری لالہ ... رام جی ... کے لئے ... چنے گئے ؛

۴۔ ۹ مئی کو لالہ راجا رام جی اگروال کے نئے بھون کا پرویش سنسکار کرایا گیا۔ ... پاٹھ ...

(... رام گپتا منتری آریہ سماج ...)

آریہ ودیا سبھا کا پرشن!

کچھ غلط فہمیوں کا ازالہ

از شری آچاریہ رامدیو جی مقیم لاہور

"آریہ ودیا سبھا" کے متعلق میں نے گذشتہ سے گذشتہ ہفتہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ یہ واضح رہے۔ کہ میں نے موجودہ انترنگ سبھا کے برخلاف کچھ نہیں لکھا۔ میرا کتھن کیول اتنا ہے کہ آریہ سماج کا کام بہت بڑھ گیا ہے اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کا شکھشا وبھاگ علیحدہ ہونا چاہیئے۔ ایک ہی ایگزیکٹو کمیٹی گوروکل جیسی بڑی یونیورسٹی اور روز افزوں پرچار کے کام کو عمدگی سے نہیں کر سکتی۔ آریہ مہاسمیلن اجمیر کو ہوئے کئی برس ہو گئے۔ پرنتو ہماری سبھا کی انترنگ سبھا ابھی تک اس کے پرستاؤں پر وچار بھی نہیں کر سکی۔ کیونکہ گوروکل کا کام بھی اس کے پاس ہے۔ گوروکل کمیشن کی رپورٹ پر بھی سال بھر گزر جانے کے باوجود کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکا۔ یہ سب کچھ اس لئے نہیں ہوا۔ کہ انترنگ سبھا کام کرنا نہیں چاہتی تھی۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کثرتِ کام کی وجہ سے وہ ان معاملات کی طرف توجہ نہیں دے سکی۔ دنیا بھر میں اور بھی کوئی ایسی یونیورسٹی ہے کہ ایگزیکٹو کونسل کے ہاتھ میں ایک صوبہ کے دھرم پرچار کا کام بھی ہو؟ کیا سنسار کی تمام ... چرچ کونسل ہے جس کے ذمہ ... یونیورسٹی چلانے کا کام بھی ہو۔ کام کی ... کرنے ... اصول ہے۔ ایک اور بات ... یونیورسٹی کے انتظام کے ... شکھشت آدمیوں کی ضرورت ... دھرم پرچار کے پربندھ کے لئے ... آدمیوں کے اتریکت جوشیلے اور دھرم کاریہ کرتاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ تعلیمی مسئلوں کو نہ سمجھ سکنے پر بھی ایک آدمی دھرم پرچار کی ویوستھا کے متعلق اپنی سمتی پرگٹ کر سکتا ہے۔ اور گرام پرچار کے متعلق اپنی رائے دے سکتا ہے۔ اسی لئے میں الگ ودیا سبھا کی ضرورت محسوس کرتا ہوں+

کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ "آریہ ودیا سبھا" کے بن جانے سے گوروکل آریہ پرتی ندھی سبھا کے ہاتھ سے نکل جانے کا ڈر ہے۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھین گوروکل تب بھی رہے گا۔ فرق صرف اتنا پڑے گا۔ کہ انترنگ سبھا کی بجائے ودیا سبھا دوارہ سبھا اس کا انتظام کرے گی۔ اور ودیا سبھا میں ⅔ ممبر آریہ پرتی ندھی سبھا کے سبھاسد ہونگے۔ اور ⅓ ممبر آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت آریہ سماجوں کے سبھاسد ہوں گے۔ صرف آریہ پرتی ندھی سبھا کے وہ ممبر جو وشیش ودوان ہیں۔ اور شکھشا کے کام میں وشیش دلچسپی رکھتے ...

جائیں گے۔ اور پرچار کے کام میں وشیش دلچسپی رکھنے والے ودوان اور اُپدیشک انترنگ سبھا میں آ جائیں گے۔ گوروکل کے پربندھ کرنے والوں میں وشواس اور آچار کے متعلق کٹڑتا زیادہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ گوروکل کا مکھیہ اُدیش وید ویدانگ پڑھانا اور آریہ جیون کو عملی روپ دینا ہے۔ جن لوگوں کے وشواس ڈھیلے ہیں۔ اور جو لوگ سنسکاروں کی اُپیوگتا نہیں سمجھتے ہیں۔ اور گوروکل شکھشا پرنالی کی۔ اُن لوگوں کے ہاتھ میں گوروکل کا پربندھ ہو گا۔ تو برہمچاریوں کے اندر بھی وشواسوں کے متعلق ڈھیلا پن اور سندھیا ہون کے متعلق لاپرواہی کا آ جانا قدرتی امر ہے۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کی ہے کہ "آریہ ودیا سبھا" کے ہر ایک ممبر کو یہ بیان دینا پڑے گا۔ کہ وہ رشی دیانند کے منتویوں میں وشواس رکھتا ہے۔ اور ویدک سدا چار کے مکھیہ انگوں کا پالن کرتا ہے۔ سندھیا اور اگنی ہوتر نیم پُوروک کرتا ہے۔ اُس نے یگیوپویت دھارن کیا ہوا ہے۔ اور گوروکل شکھشا پرنالی میں اس کا وشواس ہے+

یہ تجویز میں نے کسی فرضی خطرہ سے بچنے کے لئے نہیں کی۔ بلکہ ٹھوس واقعات کی بنا پر کی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اتہاس میں ایک ایسا وقت آ چکا ہے۔ جبکہ یہ خطرہ تھا۔ کہ مانس کا کھلم پرچار کرنے والے یا مانس تیاگ کے متعلق ڈھیلے وچار رکھنے والے لوگ آریہ پرتی ندھی سبھا پر قابض ہو جائیں گے۔ اُس وقت پرتی ندھی سبھا نے یہ نیم بنایا۔ کہ مانس کھانے والا سبھاسد ہی نہیں ہے۔ اور جو یہ بیان نہیں دیتا۔ کہ وہ مانس کھانے کو پاپ سمجھتا ہے۔ وہ پرتی ندھی سبھا میں بیٹھ سکتا ہے۔ اور نہ انترنگ سبھا میں+

کانگرس کا یہ نیم ہے۔ کہ جو کھدر پوش نہیں ہے۔ وہ کانگرس کی کسی پربندھ کرتری سبھا کا سدسیہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ووٹ دے سکتا ہے۔ اب جبکہ ودیا سبھا بننے کا وقت آیا ہے۔ کئی ایسے لوگ جو کہ گوروکل کو بطور تعلیمی انسٹیٹیوشن اچھا سمجھتے ...

ہیں۔ پرنتو اُنہوں نے اپنے من کو کبھی نہ کبھی طرح نسلی دیکر دستخط کر دئے ہیں۔ لیکن وہ رشی دیانند کے منتویوں کو نہیں مانتے۔ اُن میں سے کئی ایک نے یگیوپویت نہیں پہنا ہوا۔ سندھیا تو کبھی کبھی کر لیتے ہیں لیکن ہون تو کبھی بھول کر بھی نہیں کرتے۔ ان حالات میں ان کے لئے ایسے بیان پر دستخط کرنا مشکل ہو گا۔ آدیہ گوروکل کے سناتکوں کی ایک ایک جیشٹھا پر بھی بڑی کڑی درشٹی رکھتے ہیں۔ تو کیا یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ جن لوگوں نے گوروکل کا پربندھ کرنا ہے۔ اُن کا جیون بھی ایسا ہی ہو ویسا کہ برہمچاریوں کا۔ جو لوگ خود ہون نہیں کرتے۔ جن کے گھر میں کبھی کوئی یگیوپویت سنسکار نہیں ہوا۔ اور جن کے گھر میں ہون کی اگنی کبھی پرجولت نہیں ہوئی۔ تو کیا اُن سے ایسی اُمید رکھنا عبث نہیں ہے کہ وہ گوروکل میں ایسے ودوان پیدا کریں۔ کہ جو آریہ سماجیوں کے ان انگوں کو پالتے ہوں۔ جن کو خود پربندھک غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ یا کم از کم اتنا مہتو پورن نہیں سمجھتے جو لوگ اپنے لڑکے لڑکیوں کو گوروکل میں بھیجنے کے لئے تیار نہیں۔ اور جو اپنے منتروں کو بھی ایسی صلاح دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تھوڑے کال کے لئے بھی گوروکل میں داخل کریں۔ اُن کا کیا حق ہے۔ کہ وہ گوروکل کے پربندھ میں حصہ لیں۔ جیسے میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ایسا صاف ہے۔ کہ اس میں کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔

بعض بھائی پندرہ پندرہ سال پہلے کا ایک خط پیش کرتے ہیں جس میں میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ ہم لوگوں میں راشٹریہ شکھشا یہ چلانے کی ہمت نہیں ہے۔ اگر آریہ جنتا کی مہربانی سے ان پندرہ برسوں کے اندر یہ ثابت ہو چکا ہے کہ غیر سرکاری شکھشا کا پربندھ آریہ سماج ہی سب سے اُتم کر سکتا ہے۔ تو میرے اُس خط کا اب کیا مول ہے؟ باشری پوجیہ سوامی شردھانند جی مہاراج نے بھی اگر کبھی کوئی ایسا وچار تیس سال پہلے پرگٹ کیا تھا۔ اور جسے وہ اپنے جیون ...

ٹھوس واقعات کی موجودگی میں کیا حقیقت ہے؟ کانگرس نے کئی نیشنل کالج چلائے۔ وہ گوروکل سے پیچھے بنے۔ لیکن کب کے ٹوٹ چکے ہیں۔ سچے معنوں میں راشٹریہ شکھشا بھی وہی ہے۔ جو رشی دیانند نے بتلائی ہے۔ اور جو گوروکلوں میں مروج ہے۔ مہاتما گاندھی بھی کئی بار مان چکے ہیں۔ کہ سنسکرت کی پڑھائی اور برہمچریہ تپ تیاگ سرلتا اور سادگی ہی راشٹریہ شکھشا کے مکھیہ انگ ہیں۔ اس لئے ہم تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ راشٹریہ شکھشا آریہ سماج ہی چلا سکتا ہے۔ سب راشٹریہ شکھشا یتنوں میں بھی گوروکل کی ہی پیروی کی جاتی رہی ہے۔ آپ کے گروبجوں کو بھی وہ سناتک ہی کہتے رہے۔ اور وہاں پر بھی پیارہ ہفتہ آپاسنا کے وقت ویدوں اور اُپنشدوں کے منتروں کا اُچارن ہوتا رہا۔ اندھرا یونیورسٹی کے چانسلر مدراس کے گورنر نے راشٹریہ طریقہ پر یونیورسٹی چلانے کے ڈھنگ گوروکل کی پرشنسا کی۔

مہاتما گاندھی کونسل پروگرام کے خلاف تھے۔ کیا کوئی "ینگ انڈیا" کا پرانا ممبر ان کو دکھلا کر یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ اب بھی وہ داخلہ کونسل کے خلاف ہیں؟ گوروکل کے نو پہلے پراسپیکٹس میں ہی آیوروید اور شلپ آدی شکھشا کا ورنن ہے۔ اور لالہ رلا رام کے تحریر کردہ مشہور دیباچہ میں اس امر کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ گوروکل کو سچی راشٹریہ شکھشا کا کیندر بنایا جائے گا۔ اس لئے اب یہ کہنا کہ آریہ سماج راشٹریہ شکھشا کے پربندھ کے ناقابل ہے۔ آریہ سماج کی ہتک کرنا ہے۔ اور آریہ سماج کے ساڑھے ۵۰ سالہ اتہاس کا ترسکار کرنا ہے۔ ایک بھائی مجھے ملنے آئے۔ انہوں نے کہا کہ میں بھی دان ہوں کہ "آریہ ودیا سبھا" میں صرف سناتک ہی ہوں۔ میں تو ضرور اس بات کا خواب دیکھتا ہوں۔ کہ دنیا میں سب جگہ سناتک ہی نظر آئیں۔ گوروکل شکھشا پرنالی تمام سنسار میں پھیل جائے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ میں کسی جماعت کی خواہ وہ سناتکوں کی ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذہنیت کو پسند کرتا ہوں۔ کہ وہ بطور سناتک آریہ سماج پر قابض ہو جائیں۔ ودیا سبھا میں وہ آئیں گے جو بہترین آریہ سماجی اور رشی دیانند کے انویائی ہوں۔ چاہے سناتک ہوں یا غیر سناتک۔ ہونا تو یہ چاہیئے۔ کہ گوروکل کا سناتک ہونا ہی اس بات کی ضمانت ہو کہ وہ پکے آریہ سماجی اور رشی دیانند کے پیرو بننے والے ہیں۔ ایشور کرے کہ وہ دن نزدیک ... اور جلد آ جائے۔ لیکن اس وقت بھی گوروکل سے باہر ہزاروں آدمی ہوں گے جو ویسے ہی کٹر ویدک دھرمی اور رشی دیانند کے ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

وِدّیا سبھا کا پرشن

پروفیسر رامدیو جی کے وچاروں پر ایک درشٹی

(از پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے)

آریہ پتروں میں پروفیسر رام دیو جی کے دو لیکھ پرکاشت ہو چکے ہیں جن میں وِدّیا سبھا کی ستھاپنا پر خوب بل دیا گیا ہے۔ جب سمت ۱۹۸۰ بکرمی میں "وِدّیا سبھا" کا پرستاو سویکار ہوا تھا۔ پروفیسر جی اس سے ایک انش کے سخت وِرودھی تھے۔ یہی نہیں۔ بلکہ اس کے سویکرت ہو جانے کا ان کے سواستھ پر بھی بہت بڑا اثر پڑا تھا۔ آج اسی پرستاو کے کاریہ میں لائے جانے کے یتن میں سب سے ادھک وہی پروفیسر مہانو بھاو ہیں۔ سمے کے اس وچتر کھیل کو دیکھ کر کون آشچریہ چکت نہ ہوگا؟

پروفیسر صاحب وِدّیا سبھا کی ستھاپنا اس لئے چاہتے ہیں۔ کہ "ایک ہی ایگزیکٹو کمیٹی گوروکل جیسی بڑی یونیورسٹی اور رونا فزوں پرچار کے کام کو عمدگی سے نہیں کر سکتی"۔ پروفیسر صاحب واجب طور پر پوچھتے ہیں۔ کہ:-

"کیا دنیا بھر میں اور بھی کوئی یونیورسٹی ہے جس کی ایگزیکٹو کونسل کے ہاتھ میں ایک صوبہ بھر میں دھرم پرچار کا کام ہو؟ کیا سنسار میں اور بھی کوئی چرچ کونسل ہے۔ جس کے ذمہ ایک یونیورسٹی چلانے کا کام بھی ہو؟"

یہ پرشن بڑے ہی اُتّم ہیں۔ یونیورسٹی کے چلانے کے لئے اور پرکار کا سنگٹھن چاہیئے۔ اور دھرم پرچار کے لئے اور پرکار کا۔ پرنتو کیول ایگزیکٹو کونسل کے سمبندھ میں ہی نہیں۔ سمپورن سنستھا کے سمبندھ میں ہونی آوشیک ہے۔ آج کل یونیورسٹیوں کو کورٹ چلاتے ہیں۔ وہ ان کی جنرل سبھائیں ہوتی ہیں۔ کسی یونیورسٹی کی جنرل سبھا کے ماتحت دھرم پرچار کا کام نہیں ہوتا۔ اور نہ کسی دھرم پرچارنی سبھا کے ماتحت یونیورسٹی ہوتی ہے۔ پرتی ندھی سبھا دھرم پرچارنی سبھا ہے۔ آپ کے سِدّھانت کے انوسار یونیورسٹی اس کے آدھین نہیں رہنی چاہیئے۔

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"گوروکل کا پربندھ کرنے والوں میں وشواس اور آچار کے متعلق کٹڑتا زیادہ ہونی چاہیئے .... میں نے تجویز کی ہے۔ کہ "آریہ وِدّیا سبھا" کے ہر ایک ممبر کو یہ بیان دینا پڑے گا۔ کہ وہ رشی دیانند کے منتویوں میں وشواس رکھتا ہے۔ اور ویدک سداچار کے مکھیہ انگوں کا پالن کرتا ہے۔ سندھیا اور اگنی ہوتر نیم پوروک کرتا ہے۔ اس نے یگیوپویت دھارن کیا ہوا ہے۔ اور گوروکل شکھشا پرنالی میں اس کا وشواس ہے"۔

[illegible]

"اُس کے پربندھ کرنے والوں میں وشواس اور وچار کے متعلق زیادہ کٹڑتا ہونی چاہیئے"۔ کس سے زیادہ کٹڑتا؟ پرچار کا پربندھ کرنے والوں سے۔ شاید اُن کے لیکھ کی کتابت میں کوئی اشدھی نہ ہو گئی ہو۔ تو ہم پروفیسر صاحب کے اس واکیہ کو پڑھ کر حیران ضرور ہوئے ہیں۔ یونیورسٹی کے لوگ پرچار وبھاگ کے لوگوں سے ادھک کٹڑ؟ پرچار کی جان کٹڑتا ہے۔ اور یونیورسٹی میں کٹڑتا رہ ہی نہیں سکتی۔ یونیورسٹی کٹڑتا میں مر جائے گی۔ اور پرچار کٹڑتا کے بغیر زندہ ہی نہیں رہے گا۔

سوائے "گوروکل شکھشا پرنالی میں وشواس" کے اور کوئی بات پروفیسر صاحب نے ایسی نہیں لکھی۔ جو پرچار وبھاگ سے گوروکل کے سنچالکوں میں وشیش ہونے کی آوشیکتا ہو۔ "رشی دیانند کے منتویوں میں وشواس۔ ویدک سداچار کے مکھیہ انگوں کا پالن سندھیا اگنی ہوتر۔ یگیوپویت" ویدپرچار کا پربندھ کرنے والوں کے لئے تو آوشیک نہیں پرنتو گوروکل کا پربندھ کرنے والوں کے لئے آوشیک ہیں! شری پروفیسر صاحب اپنے پرستاو پر پنہ وچار کریں گے۔ تو شیگھر ان کے دھیان میں یہ بات آ جائے گی۔ کہ یہ شرائط پرچار کے پربندھکوں کے لئے ہوں تو ہوں۔ کسی "بڑی یونیورسٹی" کے پربندھکوں کے لئے آوشیک نہیں۔ "بڑی یونیورسٹی" وہی ہو سکتی ہے۔ جو وشال ہو۔ کسی دھارمک سبھا کی کھولی ہوئی یونیورسٹی بڑی نہیں ہو سکتی۔

آپ نے سویم لکھا ہے۔ کہ:-

"گوروکل کا مکھیہ اُدیش وید۔ ویدانگ پڑھانا اور آریہ جیون کو عملی روپ دینا ہے"۔

وید ویدانگ تو سناتن دھرمیوں کی پاٹھ شالاؤں میں بھی پڑھائے جا سکتے ہیں۔ اور کچھ حد تک پڑھائے جا بھی رہے ہیں۔ اور ان کی درشٹی سے آریہ جیون کو عملی روپ دینے کا یتن بھی ان میں کیا جاتا ہے۔ کیا ان سے ہمارے گوروکل میں کوئی بات وشیش ہے یا نہیں؟

آپ نے آگے چل کر لکھا ہے کہ:-

"سچے معنوں میں راشٹریہ شکھشا بھی وہی [illegible]

جو گوروکل میں مروج ہے"۔ +

کرپا کر کے اس وشے میں کسی راشٹروادی سے سمتی لیجئے۔ چلئے راشٹریہ مہاسبھا (کانگرس) کے ہی دفتر سے اس وشے میں سمتی مانگ لیجئے۔ کہ کیا راشٹریہ شکھشا وہی ہے۔ جو رشی دیانند نے بتلائی ہے؟ کیا راشٹروادی اپنی راشٹریہ سنستھاؤں میں رشی دیانند کی پاٹھ ودھی چلانے کو تیار ہیں؟

آپ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"سب راشٹریہ شکھشالیوں میں بھی گوروکل کی ہی پیروی کی جاتی رہی ہے۔ اپنے گریجوئیٹوں کو بھی وہ سناتک کہتے رہے۔ اور وہاں پر بھی پرارتھنا اُپاسنا کے وقت میں ویدوں اُپنشدوں کے منتروں کا ہی اُچارن ہوتا رہا"۔

ہم اپنے سناتکوں کو انگریزی میں گریجوئیٹ کہتے ہیں۔ اس سے کیا ہم سرکاری شکھشا کی پیروی کرتے ہیں؟ وید آپ مانند کے سمبندھ میں کیا ہماری اور راشٹریہ شکھشالیوں کی پوزیشن ایک سی ہے؟ ہمارے یہاں وید کو ایشوریہ مانا جاتا ہے۔ اس کی شکھشا ایک وشیش درشٹی سے دی جاتی ہے۔ رشی دیانند کی بھاشیہ شیلی کا انوسرن ہمارے لئے آوشیک ہے۔ رشی دیانند کے سِدّھانتوں کا پرتی پادن ہماری سنستھا کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ہمارے لئے وید۔ ویدانگ کی شکھشا کا ارتھ ہی رشی دیانند کے سِدّھانتوں کے انوسار ان کا پڑھانا ہے۔ کیا دوسرے شکھشالیوں میں یہ بات ہو سکتی ہے؟ آپ "سنسکرت کی پردھانتا اور برہمچریہ پر زور دینا اور سادگی" ہی مہاتما گاندھی کے کتھن انوسار "راشٹریہ شکھشا کا مکھیہ انگ" بتلاتے ہیں۔ ان مکھیہ انگوں میں وید ویدانگ کہاں ہیں؟ یدی گوروکل میں وید ویدانگ پر نہیں سامانیہ سنسکرت پر زور دیا جائے۔ تو کیا وہ گوروکل سبھا کا رہ جائے گا؟

انیہ ستھانوں کی طرح لاہور میں بھی ایک نیشنل کالج کھلا تھا۔ اس میں ہندی کے ساتھ اردو بھی چل رہی تھی۔ اور تو اور۔ اس کا نام ہی رکھا گیا تھا "قومی مہاوِدّیالیہ"۔ سنسکرت میں فارسی کا پیوند لگانا راشٹریہ شکھشا کا مول سِدّھانت تھا۔ ہمارے ارتھوں میں [illegible]

جب ہم "راشٹریہ شکھشا" یہ شبد پریوگ کرتے ہیں۔ تو ہمیں راشٹروادیوں کے ارتھوں میں ہی اسے پریوگ کرنا چاہیئے۔ ان کی راشٹریہ شکھشا میں نہ وید آوشیک ہے۔ اور نہ آریہ سماج کے سِدّھانتوں کو کوئی ستھان ہے۔

آپ ایک اور ستھان پر لکھتے ہیں۔ کہ:-

"غیر سرکاری شکھشا کا پربندھ آریہ سماج ہی سب سے اُتّم کر سکتا ہے"۔

تو کیا آپ کی درشٹی میں راشٹریہ شکھشا کا ارتھ ہے غیر سرکاری شکھشا۔ اور یہی گوروکل کی وشیشتا ہے؟ مگر پھر آپ نے سویم ارشاد کیا ہے:-

"اندھر یونیورسٹی کے چانسلر مدراس کے گورنر نے راشٹریہ طریقہ پر یونیورسٹی چلانے کے ڈھنگ گوروکل کے وائس چانسلر سے ہی پوچھے تھے"۔ کیا مدراس کے گورنر کو بھی غیر سرکاری شکھشا دینی تھی؟

اسی جس چٹھی کی طرف آپ نے اپنے لیکھ میں سنگیت کیا ہے۔ اس میں تو یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:-

"جو وِدّیارتھی ادھیکاری پریکشا پاس کر لیں۔ وہ ایک ورش کے پشچات آسانی سے میٹرکولیشن پریکشا پاس کر سکتے ہیں"۔

سمجھوتہ کے طور پر آپ نے یہ بھی مانا ہے۔ کہ:-

"آٹھویں شرینی کے پشچات گوروکل کے دو وبھاگ ہو جائیں۔ ایک میں (سرکاری) میٹرکولیشن کی تیاری کرائی جائے۔ اور دوسرے میں گوروکل کے وید مہاوِدّیالیہ کی۔ دوسرے وبھاگ میں ویاکرن اور سنسکرت کی ادھک شکھشا دی جاتی ہے"۔

اس سے بھی سپشٹ ہے۔ کہ آپ گوروکل کی وشیشتا یہ نہیں مانتے۔ کہ وہ غیر سرکاری ہے۔ کیونکہ سرکاری شکھشا کا پربندھ سویم گوروکل میں کر دینے کو بھی آپ تیار رہے ہیں۔ تو پھر گوروکل کی وشیشتا کیا ہے؟ آپ کے اپنے شبدوں میں "وید۔ ویدانگ پڑھانا اور آریہ جیون کو عملی روپ میں لانا"۔ آگے چل کر آپ نے آریہ سماجیوں کے دل کی بات کہی ہے:-

"ہونا تو یہ چاہیئے۔ کہ گوروکل کا سناتک ہونا ہی اس بات کی ضمانت ہو۔ کہ وہ پکے آریہ سماجی اور رشی دیانند پر مٹنے والے ہیں"۔ +

یہ بات کسی راشٹریہ یونیورسٹی سے نہیں ہو سکتی۔ یہ بات ہو سکتی ہے۔ آریہ سماج کے ہی کسی تھیولاجیکل (سِدّھانتوں کی شکھشا دینے والے) وِدّیالیہ سے۔ سو یہی یہ گوروکل بن سکتا ہے۔ ہاں! یدی کبھی سارا دیش ہی [illegible]

آپ نے اپنی پرانی "پندرہ سال" کی سمتی بدل لی ہے۔ سمتی بدل لینا کوئی انہونی بات نہیں۔ پرنتو اس پریورتن کے ساتھ دوسروں سے بھی پریورتن کی آشا رکھنے کے لیے ہٹ دھرمی ہے کہ ایسا ہی پریورتن ہم کے کارن بنا ہیں۔ ہم آپ کے لیکھ سے "پرکاش" میں ہی ان کارنوں پر وچار کریں گے۔ آپ نے پہلے لکھا تھا کہ "ہم لوگوں میں راشٹریہ شکشنالیہ چلانے کی ہمت نہیں ہے"۔ پرنتو اب آپ لکھتے ہیں کہ "پندرہ برسوں کے اندر یہ ثابت ہو چکا ہے کہ غیر سرکاری شکشا کا پربندھ آریہ سماج ہی سب سے اُتم کر سکتا ہے"۔ آپ کی درشٹی میں راشٹریہ اور غیر سرکاری شکشا ایک چیز ہے۔ اس راشٹریہ شکشا میں آگے آپ نے "آیوروید سنلپ آدی کی شکشا کا ورنن" کیا ہے۔

آپ پہلے آریہ سماج دوارہ راشٹریہ شکشا دیئے جانے کے ورودھی تھے اس لیے کہ آپ کی سمتی میں آریہ سماج کے پاس اس کی "ہمت" نہ تھی۔ سادھن نہ تھے۔ پندرہ سال میں آپ نے دیکھ لیا کہ آریہ سماج کے پاس اس کی شکتی ہے۔ اس لیے اب آپ کا وچار ہے کہ آریہ سماج کو راشٹریہ شکشا دینی چاہیے۔ اور فلک آیوروید مہاودیالیہ اور سنلپ مہاودیالیہ کھولنے چاہئیں۔ مگر پہلے گورکل کو کیول وید مہاودیالیہ ہی رکھنے کے پکش میں تھے۔ اس مہاودیالیہ کے اتیرکت اب گورکل میں ہے کیا؟ ایک سادھارن مہاودیالیہ جس میں انگریزی کے ایک پروفیسر کے سوائے وید مہاودیالیہ جیسے وشیش کچھ ہے ہی نہیں۔ وید النکار اور ودیا النکار یہ دو الگ الگ ڈگریاں ضرور دیتے ہیں۔ پر ان میں بھید کیول نام ماتر ہی کا ہے۔ لوگوں کو حیرانی ہوتی ہے کہ سمجھ بنا ودیا النکار نے وید کا وششٹ ادھین نہیں کیا ہوگا۔ تبھی تو وہ وید النکار نہیں کہلا سکتا۔ اور وید النکار وید جانتا ہوگا۔ پرنتو سائنس ودیاؤں سے کورا ہوگا۔ تبھی تو وہ ودیا النکار نہیں کہلاتا۔ گورکل کمیشن نے اس حیرانی کو دھیان میں رکھتے ہوئے سفارش کی تھی کہ وید مہاودیالیہ اور سادھارن مہاودیالیہ ایک کر دیئے جائیں۔ کیونکہ ان دو مہاودیالیوں میں واستوک بھید کچھ ہے ہی نہیں۔ گورکل کا تیسرا کالج ہے آیوروید مہاودیالیہ۔ اس پر سات آٹھ ہزار روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ انترنگ سبھا کا یہ ریزولیوشن ہو چکا ہے کہ اس کالج پر اتنا روپیہ خرچ کیا جائے۔ جو اسی کے لیے آگئے تھے ہم مہاندھی میں سے چار پانچ ہزار روپیہ اس کالج پر خرچ کرتے ہی رہے ہیں۔ گورکل کے ۱۰-۱۲ ہزار روپیہ سالانہ گھاٹے میں چار پانچ ہزار روپیہ آیوروید کالج کا گھاٹا ہے۔ سات آٹھ ہزار روپیہ سالانہ خرچ سے میڈیکل کالج چلانا مذاق نہیں تو کیا ہے؟ رشی کل کو اس سمپورن راشی سے آدھی گورنمنٹ کی گرانٹ ہی مل جاتی ہے۔ ایک دوسرے سے آدھے میل کی دوری پر دو آیوروید مہاودیالیہ چل رہے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک میں پچاس سے ادھک ودیارتھی نہیں پڑھتے۔ ہم نے اپنے پچھلے لیکھ میں یہ پرستاؤ کیا تھا کہ ان دو مہاودیالیوں کو ایک کر دینے سے جہاں جاتی کے سر سے ہزاروں روپیہ کے خرچ کا بوجھ ہٹے گا۔ وہاں گورکل کے سالانہ گھاٹے میں بھی آدھے کی کمی ہو جانے کی خبر ہے۔ وہ مہاودیالیہ ہے جس کو چلا کر آپ فرماتے ہیں کہ:-

"آریہ جنتا کی مہربانی سے ان پندرہ برسوں کے اندر ثابت ہو چکا ہے کہ غیر سرکاری شکشا کا پربندھ آریہ سماج ہی سب سے اُتم کر سکتا ہے"۔

اسی بل پر آپ سنلپ آدی کی شکشا آریہ جنتا کی اور سے دلوانا چاہتے ہیں؟ واستو میں راشٹریہ شکشا ہوگی یہی آیوروید، سنلپ، کرشی اتیادی کی شکشا۔ اس کا پربندھ چاہے سرکار کرے۔ چاہے کوئی غیر سرکاری ایجنسی۔ اس میں آریہ سماجی بھی پرکار سے سہیوگ تو دے سکتے ہیں جیسے سوراجیہ کے اندولن میں آج کل دے رہے ہیں۔ پرنتو اس شکشا کا بوجھ اکیلے اپنے کندھوں پر نہیں اٹھا سکتے۔ آریہ سماجیوں کے کندھوں پر اکیلے وید مہاودیالیہ کا بوجھ پڑا بہت ہے۔ اس کے لیے ان کے پاس سادھن بھی ہیں۔ اس میں ان کو وشواس بھی ہے۔ اور کرتویہ بھی۔ جو کرتویہ آپ چاہتے ہیں۔ وہ کسی دھارمک ودیالیہ کے پربندھک کے لیے وشواس کی چیز ہے۔ پرنتو راشٹریہ یونیورسٹی کے مول سدھانت آدھاروں کے ورودھ ہے۔ کرشی یا سنلپ کے مہاودیالیہ کے پربندھک آریہ سماجی ہوں۔ یا غیر آریہ سماجی۔ کٹر مذہبی ہوں یا دھرم لقین کے اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ اس شکشا کا پربندھ سامپردائک سبھاؤں دوارہ ہونا جہاں فضول خرچی کا کارن ہوگا۔ ساتھ ناگرکتا کا بھی بادھک سدھ ہوگا۔ اور جہاں سادھن بٹ گئے۔ وہاں شکشا میں بھی گنجائش کی کمی رہے گی۔

اسی لیے ہم نے گت سپتاہ یہ پرستاؤ کیا تھا کہ وید مہاودیالیہ تو پرتی ندھی سبھا کے ادھین رہے۔ پرنتو راشٹریہ شکشا کا بوجھ سبھا اپنے اوپر سے ہٹا کر کسی اور سبھا کے اوپر ڈال دے۔ جو راشٹریہ ہو۔

پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ پندرہ سال پوروَ ان کی یہی سمتی تھی۔ اب انہوں نے وہ سمتی بدل لی ہے۔ اس سمتی کے بدلنے کا کوئی کارن پرتیت نہیں ہوتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ان کی وہ سمتی واستو میں بدلی ہی نہیں۔ اس سمے وہ راشٹریہ شکشا کا کھنڈن ٹھیک کر رہے تھے۔ اب کہیں اسے غیر سرکاری شکشا کہہ دیتے ہیں۔ اور کہیں رشی دیانند کی بتلائی ہوئی شکشا۔ جیسے ہم اوپر بتلا چکے ہیں۔ گورکل کی وششٹتا غیر سرکاری ہونا نہیں۔ کیونکہ ایک زمانہ اس کے گورنمنٹ ہی راشٹریہ شکشا کے گرگورکل کے والس چانسلر سے ریکگنائز ہیں۔ اور ان کے آدھار پر وہ ایک سرکاری یونیورسٹی چلا رہے ہیں۔ دوسرے سویم پروفیسر صاحب کو گورکل میں ایک سرکاری شکشا کا ودھیا کھولنے میں کوئی برائی دکھائی نہیں دی تھی۔ رہی رشی دیانند کی بتلائی ہوئی شکشا۔ وہ وشدھ دھارمک ہے۔ اسے راشٹریہ وادی راشٹریہ شکشا ماننے کو تیار نہیں ہو سکتے۔ اس کے آدھار پر ہم صرف ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ چلا سکتے ہیں۔ وہی مہا وید مہاودیالیہ ہے۔ آریہ سماج کی آوشیکتاؤں کے لیے اسے ابھی بہت اُنتی کرنے کی آوشیکتا ہے۔ ابھی کسی کے لیے وشواس اور اپکار کے متعلق کرتویہ کا سوال اٹھایا جا سکتا ہے۔ راشٹریہ شکشا کے لیے نہیں۔

ہم پروفیسر صاحب سے نویدن کریں گے کہ ذرا گمبھیرتا سے سوچیں۔ تو انہیں پرتیت ہوگا کہ واستو میں آج بھی ان کی وہی سمتی ہے۔ جو پندرہ برس پہلے تھی۔ تب سپشٹ تھی۔ اب اسپشٹ ہے۔ تب سلجھی ہوئی تھی اب الجھتا ہے۔ تب نشچت تھی۔ اب ایسی پرتیت نہیں ہوتی۔

رہا یہ پرشن کہ کیا ایک دھارمک سنستھا کے سنچالن کے لیے ایک ودیا سبھا کی آوشیکتا ہے؟ دو سپتاہ پورو کے آریہ پتروں میں منتری پروفیسر صاحب نے رشی دیانند دوارہ پرتی پادت تین سبھاؤں کا ورنن کر ان میں سے ایک ودیا سبھا کے زمان کا پرستاؤ کیا تھا جس کا روپ تھا۔ اسی پرتی ندھی سبھا کی ایک اور انترنگ سبھا۔ پروفیسر صاحب سویم جانتے ہیں کہ وید کی ودیا سبھا ایک چھوٹی سی دھارمک شکشا کی سنستھا کی ایگزیکٹو کونسل کا نام نہیں۔ وہ ایک راشٹر کی شکشا سمبندھی ... اتنی بڑی چیز کو اتنا چھوٹا روپ دینے سے کیا ہم وید کے نقطہ نظر سے ... کا اپہاس نہ کریں گے؟

جب گورکل کا آدرش ہی یہ ہے کہ آریہ سماجی اور رشی دیانند کے مشن کے چلانے والے سناتک ہی تیار کرنا ہے۔ تو پھر اسے اسی انترنگ سبھا کے آدھین ہی کیوں نہ رکھا جائے۔ جو وید پرچار کا پربندھ کرتی ہے۔ آپ کے شبد "پرچار کے پربندھ کے لیے شکشت آدمیوں کے اتیرکت جوشیلے سرگرم کاریہ کرتاؤں کی بھی ضرورت ہے"۔ جس سنستھا سے "رشی دیانند پر مرمٹنے والے" دھرم کے پروانے پیدا کرنے ہیں۔ کیا اس میں یہ جوش اور سرگرمی سہائک نہ ہوں گے؟ شکشا سمبندھی پرشنوں کا نرنے کرنے کے لیے تو اب بھی شکشا سمیتی ودیمان ہے۔ آگے کو بھی ایسا ہی کر لیجئے۔ ایگزیکٹو کونسل میں شکشا کے اتیرکت جوش بھی رہے۔

مہاشے کرشن جی نے گت سپتاہ کے "پرکاش" میں ایک پرکرن گت پرشن اٹھایا ہے کہ دیانند اینگلو ویدک ودیالیہ کے وشیہ میں ودیا سبھا کا پرشن کیوں نہیں اٹھتا؟ جب دونوں سنستھاؤں کا آدرش ایک ہے۔ تو ان کا پربندھ بھی ایک کیوں نہ رہے؟

پروفیسر صاحب کا سب کچھ پڑھ کر ہماری سمتی اور بھی درڑھ ہو گئی ہے کہ آریہ سماج کے دھارمک شکشالیوں کا پربندھ ... وید پرچار کے ہی پربندھ کرنے والوں کے آدھین رہنا چاہیے۔ اس سے بھی ... کے آدھین ان میں ... پنڈت دیوشرما جی اپنے ایک لیکھ میں ... ہیں کہ "اب سبھا ... گورکل پر ادھک ادھیکار رکھنا چاہتی ہے"۔ یہ ادھک ادھیکار رہا اور کچھ نہیں یہ اس لیے کہ سبھا گورکل کے بھی اپدیشک دھیان دیتی ہے۔ سبھا تو گورکل کے کاموں میں دلچسپی بھی ہے۔ اسے سمے بھی ہے۔ اس میں وشواس بھی ہے۔ آوشیکتا کیول اتنی ہے کہ گورکل کو شدھ آریہ سماجک سنستھا سویکار کیا جائے۔ ابھی پرکھ دھارمک سنستھا کو تو سبھا اپنے پرم وشواس کا پاتر بنا سکتی ہے۔ اس سے بھن کسی انیہ آدرش والی سنستھا کو نہیں۔ ایسے آدرش والی سنستھا کو کیول ایک ریت سے سبھا ہی نہیں پرتی ندھی سبھا سے دو آدمی ہوں۔ سبھا ... دھرم اور رشی دیانند ...

CC-0. ... Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ ودیا سبھا کا پرشن

شری پنڈت دیو شرما جی کے وچاروں پر ایک درشٹی

(از شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے)

پچھلے دنوں "النکار" کے کالموں میں شری پنڈت دیو شرما جی نے گوروکل کے ورتمان سنچالن سے اپنا اسنتوش پرگٹ کیا تھا۔ گوروکل کے اتسو کے دنوں میں شری پنڈت اندر جی کا ایک لیکھ بانٹا جا رہا تھا۔ اس میں بھی گوروکل کی سوامنی سبھا پر انہی دوشوں کو آروپت کیا گیا تھا۔ جو شری پنڈت دیو شرما جی اپنے لیکھ میں پردرشت کر چکے تھے۔ سنکشیپ سے وہ دوش یہ ہیں :-

(۱) انترنگ سبھا کے پاس اور کام ادھک ہیں۔ اس سے وہ گوروکل کو پورا سمے نہیں دے سکتی۔

(۲) انترنگ سبھا کے سدسیوں کو گوروکل کے آدرش میں وشواس نہیں۔

(۳) انہیں گوروکل کے کام میں دلچسپی نہیں۔

(۴) گوروکل ایک شکھشا سنستھا ہے۔ اور انترنگ سبھا شکھشا وگیوں کا سموہ نہیں۔

(۵) گوروکل اکھل بھارتیہ سنستھا ہے۔ اور پنجاب پرتی ندھی سبھا کیول پنجاب کی ہے۔

جہاں تک دلچسپی اور سمے کا سمبندھ ہے۔ ہم آکشیپ کرنے والے سجن اپنے آکشیپ کا اُتّر اپنے آپ کر چکے ہیں۔ جیسے وہ لکھتے ہیں :-

"ابھی تک گوروکل پر سبھا کی سَتّا نام ماتر ہی رہی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے ... [illegible] ... ویکتتو والے پرش کے گوروکل میں نہ رہنے کے کارن) جیسے کہ سبھا گوروکل پر اپنا ادھک ادھیکار جمانا چاہتی ہے۔ تو یا تو گوروکل سنکچت ہو جائے گا۔ [illegible] نہیں رہے گا۔ یا اس کا شاسن ٹھیک طرح نہ چل سکنے کے کارن گوروکل کا بگاڑ ہو گا" ("النکار" بہادر سمت ۱۹۹۱)

ادھر تو سبھا پر یہ دوش لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ گوروکل کو سمے نہیں دیتی۔ اس کے معاملات میں دلچسپی نہیں رکھتی۔ اور یدی وہ دلچسپی لینے لگے۔ تو کہا جاتا ہے کہ وہ گوروکل پر اپنا ادھک ادھیکار جمانا چاہتی ہے۔ دلچسپی بنا ادھیکار کے کیسے ہو سکتی ہے۔ جو سبھا گوروکل کی سوامنی ہے۔ تو اس کا ادھیکار گوروکل پر رہے گا ہی۔ اور جب وہ گوروکل میں دلچسپی لے گی۔ تو چاہے گی کہ [illegible] دیکھے کہ [illegible] ہو گی۔ گوروکل کی سوامنی سبھا [illegible] سبھا کی دلچسپی [illegible] وہ پرشن [illegible]

نہیں ہیں۔ تو ادھک ادھیکار جمانے کی شنکا بھی نہ کیجئے۔ گوروکل کے [illegible] ادھیکاریوں کو اپنا ویکتتو سبھا کے شاسن میں لین کر دینا چاہئے۔ تبھی وہ سبھا کا سہیوگ پا سکتے ہیں۔ سبھا کی دلچسپی اور "ادھک ادھیکار" واستو میں ایک ہی وستو ہیں۔ سوامنی سبھا کا ادھیکار نہ ہو۔ اور دلچسپی ہو۔ یہ اسمبھو ہے۔

کچھ ہو۔ پنڈت جی یہ مانتے ہیں کہ اب سبھا گوروکل پر اپنا ادھیکار جمانا چاہتی ہے۔ سو ہم شبدوں میں وہ اسے ادھک سمے بھی دینا چاہتی ہے۔ اس کے معاملات میں دلچسپی بھی لینے لگی ہے۔ اس کے لئے چھوٹے پنڈت جی کے پرشنوں کو دعا دینی چاہئے۔ رہا گوروکل کے آدرشوں میں وشواس۔ پہلے ان آدرشوں کا نرنے ہو جائے۔ پھر وشواس پر بھی وچار ہو سکے گا۔ دھرم وادیوں کا ایک دوسرے کے ورودھ سب سے بڑا ہتھیار یہی اوشواس کا الزام رہا ہے۔ مذہبوں کی لڑائیوں میں یہ ہتھیار ہمیشہ برتا جاتا رہا ہے۔ ایک فرقہ کے لوگ دوسرے فرقہ والوں کو اور دوسرے فرقہ کے پہلے فرقہ والوں کو کافر کہتے رہے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ ایک شکھشا سنستھا کے سمبندھ میں بھی یہ کافر گری کی لڑائی آرمبھ کر دی گئی ہے۔ گوروکل نہ ایشور ہے نہ وید۔ کہ اس پر ایمان لانا کسی کی رائے میں آریوں کی مکتی کا سادھن بن سکے۔ یہ ایک شکھشا سنستھا ہے۔ جس سے لابھ اٹھانا یا نہ اٹھانا اپنی اپنی شکتی تتھا آوشیکتا پر نربھر ہے۔ سنسار کی کسی اور شکھشا سنستھا نے اپنے پربندھکوں سے شکھشا سمبندھی کسی وشیش وشواس کی مانگ نہیں کی۔ تو پھر نہ جانے گوروکل کو اس کی کیا آوشیکتا پڑتی ہے۔ گوروکل آریہ سماج کی سنستھا ہے۔ اس کا ادیش پرتی ندھی سبھا کے اپنے ادیشوں ہی میں ورنت ہے۔

"وید تتھا پراچین آرش گرنتھوں کی پڑھائی کے لئے تتھا آریہ اپدیشکوں کی تیاری کے لئے ایک ودیالیہ سنستھاپت کرنا" [illegible]

شکھشا سنستھا کا نرمان کرنا ہے۔

پنڈت جی نے اپنے ابھپرایہ کو تین مختلف پنکتیوں میں اور سپشٹ کیا ہے :-

"گوروکل نہ کیول شکھشا سنستھا ہے۔ کنتو ایک ادبھت پرکار کی شکھشا سنستھا ہے۔ سنسار میں ایک نئے پرکار کے شکھشا کے آدرش کو رکھنے والی شکھشا سنستھا ہے۔ ہم اسے کیول آریہ سماج کی شکھشا سنستھا کے طور پر ہی دیکھتے ہیں۔ اور اس کا سنچالن ایک ایسی سبھا دوارہ ہونے دیتے ہیں جس کے سبھاسدوں کے لئے وہ گیان اور شکھشا آوشیک نہیں جس کے بنا ادارتا نہیں آ سکتی۔ یا جس کے بنا درشٹی کون وشال نہیں ہوتا۔ اس کمی کے کارن بھی گوروکل کو ہانی پہنچتی ہے۔ گوروکل میں بہت [illegible] ایک سنکیرنتا گھس آتی ہے۔ اور اس کا شکھشا سمبندھی وکاس رک جاتا ہے"

"ودیا سبھا" کی مانگ کا اصلی کارن یہی ہے۔ گوروکل کے سمبندھ میں ایک بہت بڑے سمے سے دو پرکار کے وچار ودیمان رہے ہیں۔ کچھ لوگ اسے راشٹریہ شکھشا کا کیندر سمجھتے ہیں۔ اور کچھ لوگ سبھا کے انکت ادیش کے پرکاش میں کیول [illegible] شکھشا دھارمک شکھشا بھی آخر شکھشا ہے۔ اور اس کے دینے میں بھی شکھشا کے سادھارن سدھانتوں کو درشٹی میں رکھنا آوشیک ہے۔ پھر شکھشا بھارت میں دی جاتی ہے۔ اس لئے بھارت کی سمسیاؤں پر دھیان دینا بھی ضروری ہے۔ پر ان دونو باتوں کے ہوتے ہوئے بھی گوروکل ایک وشدھ شکھشا سنستھا یا وشدھ راشٹریہ سنستھا نہیں ہو جاتی۔ یدی سمپورن سنسار آریہ سماجی ہوتا۔ یا کم سے کم سمپورن بھارت ہی آریہ سماجی ہوتا۔ تو ہم شکھشا کے پرشن پر کسی اور پرکار سے وچار کرتے۔ اب جبکہ سنسار تو کیا سو ہم بھارت ہی ابھی تک ایسا نہیں۔ تو ہمیں اپنی شکھشا کی [illegible] سبھا بھی کسی اور ڈھنگ [illegible] سمجھانی چاہئے [illegible]

راشٹر وادیوں کے کتھن کے انوسار ہندوستانی پرستھان سب شکھشا سنستھاؤں کو ماننا ہو گا۔ شکھشا کا ادیش ہے بالک کو جیون میں سپھل ہونے کے یوگیہ بنانا۔ دیش کو جن بھی دھندوں اور ان کے لئے جن جن یوگیتاؤں کی آوشیکتا ہے۔ ان سب کی شکھشا ودیارتھیوں کی رچی آدی کے انوسار دی جانی چاہئے۔ ان یوگیتاؤں کے ساتھ ساتھ ان میں ناگرکتا کا وکاس بھی ہونا چاہئے۔ اس وشے میں دھرم اتھوا سمپردایہ کے کارن کوئی بھید بھاؤ پیدا نہیں ہوتا۔ طالب علم چاہے مسلمان ہو۔ چاہے عیسائی۔ چاہے آریہ سماجی ہو یا غیر آریہ سماجی۔ ایک ہی طرح کی شکھشا سے اس کام کے یوگیہ بنے گا۔ یہی بات ہر ایک ہندو کے وشے میں پائی جاتی ہے۔

ہم نے اپنے پچھلے لیکھ میں لکھا تھا۔ کہ آیوروید کے سمبندھ میں آریہ سماجی اور سناتن دھرمی کا کیا بھید ہو سکتا ہے؟ یہی بات ہر ایک پیشہ کے وشے میں سمجھنی چاہئے۔ ان پیشوں تتھا سادھارن ناگرکتا کی شکھشا کے لئے الگ الگ ودیالیہ کھولنا جہاں جاتی کے دھن کا ناش کرنا ہے۔ وہاں فرقہ وارانہ بھید بھاؤ کو پرچلت کر راشٹریتا کے وکاس پر کٹھار گھات کرنا بھی ہے۔ بھارت کے ورتمان دھارمک جھگڑوں کا ایک کارن یہ بھی ہے۔ بھن بھن سمپردایوں کے بھن بھن شکھشالیہ بھی ہیں۔ شکھشا کے کشیتر میں جہاں تک بھن بھن سمپردایوں کے بچے ایک ساتھ چل سکتے ہیں۔ انہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہونے دینا چاہئے۔ ہندو مسلمان اور عیسائی بچپن کے ساتھی ہوں گے تو ہی اپنی آئندہ عمر میں ایک دوسرے کو سہیوگ دے سکیں گے۔

یدی ہندو، مسلمان آدی اور ہندی کے پرشن پر بھی ایک نہ ہو سکیں۔ تو کم سے کم ہندوؤں کو شکھشا کے کشیتر میں تو ایک ہو جانا چاہئے۔ ہم دھرم شکھشا کو بھی شکھشا کا ایک آوشیک انگ سمجھتے ہیں۔ اس کا ایک انش تو ایسا ہے جس میں سمپردایکتا آتی ہی نہیں۔ [illegible] سدا چار۔ یہ تو دھرم شکھشا [illegible] کیول [illegible] نہیں۔ ہم تو [illegible] کو بھی دھرم شکھشا کا آوشیک انش [illegible]

Foundation USA

تھا اپنے پورجوں کے ریتی رواجوں کے ادھیاتمک مرم کو سمجھیں۔ آوشیکتا انوبھو ہونے پر بعض بعض سمپردائیوں کے آشرم بھی الگ ہو سکتے ہیں۔ اداہرن کے طور پر ویدک گوروکل اور رشی کل کے آیوروید مہاودیالیہ ایک ہو جائیں۔ تو ان کے آشرم جدا جدا رہ سکتے ہیں؟

جہاں تک ہو سکے۔ جاتی کے دھن کو ہانی سے بچانا چاہئے۔ اور راشٹر کے واسیوں کو اکٹھا رہنا تھا ایک دوسرے کی بھاوناؤں کا آدر کرنا سکھانا چاہئے۔ راشٹریہ شکشا کا مکھیہ ادیش وودھ دھرموں کی شکشا دیتے ہوئے اس راشٹریہ بھاونا کو جاگرت کرنا ہے؟

گوروکل میں جہاں تک یہ بات پائی جاتی ہے وہ راشٹریہ سنستھا ہے۔ پرنتو راشٹریہ شکشا کا ایک گن یہ ہے کہ وہ سامپردائکتا سے الگ تھلگ رہے۔ اس شکشا میں کسی دھرم وشیش کو پردھانتا نہیں دی جا سکتی۔ پرنتو پنڈت دیو شرما جی کے کتھن کے انوسار گوروکل میں سامپردائکتا سنکیرنتا گھس آتی ہے؟

گوروکل میں سندھیا ہے۔ مورتی پوجا نہیں ستیارتھ پرکاش ہے۔ پوران نہیں۔ وید کو ایشوریہ گیان مانا جاتا ہے۔ اور اس کا ادھین رشی دیانند کی بھاشیہ شیلی کے انوسار کیا جاتا ہے۔ ویدی دھارنت رشی آریہ سماجی ہوتا تب تو اس کے راشٹریہ ودیالیوں میں بھی وید ادھین کا یہی سمان رہتا۔ پرنتو جیسی اوستھا اب ہے۔ اس میں کسی وشدھ راشٹریہ ودیالیہ میں ویدادھین کو یہ سمان نہیں مل سکے گا۔ آریہ سماجی جیسا وید کو ایشوری سمجھ سکیں گے۔ سب ودیارتھی نہیں۔ گوروکل کے درشن کے کورس میں بھی ویدانت کے سدھانت کو مکھیتا دی جاتی ہے۔ راشٹریہ شکشالیہ میں درشن بعض بعض درشنوں کے ہی روپ میں پڑھائے جائیں گے۔ وہاں بودھوں کے درشن کا بھی وہی مان ہوگا۔ جو ویدکوں کے درشن کا؟

سنکشیپ میں گوروکل کی یہی وہ سامپردائک سنکیرنتا ہے جس سے شری پنڈت دیو شرما جی گھبراتے ہیں۔ راشٹریہ درشٹی سے شری پنڈت جی کا وچار ہماری سمجھ میں آ جاتا ہے۔ یدی گوروکل وشدھ راشٹریہ سنستھا ہو۔ تو اس میں نہ تو وید فقط رشی دیانند کی ہی درشٹی سے پڑھایا جاتا چاہئے۔ اور نہ درشن میں ہی کسی درشن وشیش کی مکھیتا ہونی چاہئے۔ اس اوستھا میں ہم شری

ہیں۔ کہ پھر گوروکل کا سنچالن آریہ پرتی ندھی سبھا کو نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے لئے ایک الگ سبھا ہونی چاہئے۔ جو آریہ سماج سے پرتھک وستال ہو۔ اس میں آریہ سماجی و غیر آریہ سماجی سب پرکار کے سدسیہ ہونے چاہئیں۔ پرنتو گوروکل تو جب ہی اس اپنی سامپردائکتا کے کارن رہا ہے۔ گوروکل کی جان اس کا وید ودیالیہ ہے۔ آریہ جنتا اگر گوروکل کو چلا رہی ہے۔ تو اسی لئے کہ اس میں وید پڑھایا جاتا ہے۔ اور وہ رشی دیانند کی درشٹی سے۔ اس میں آریہ سدھانتوں کا منڈن کرنا سکھایا جاتا ہے۔ آریہ سماج کو اپنے کاموں کے لئے ایسے ودوانوں کی آوشیکتا ہے۔ سمبھو ہے۔ کہ گوروکل آریہ سماج کی اس مانگ کو پورا کرنے میں سپھل نہ ہوا ہو۔ اور اس میں سدھار کی آوشیکتا ہو۔ پرنتو اس سنستھا کا ادیش ایسے ودوان پیدا کرنا ہی ہے۔ اور جہاں تک وہ اس ادیش کو پورا کرے گی۔ وہیں تک وہ آریہ جنتا کے پریم کی پاتر بنے گی۔ جیسے ہم نے پچھلے لیکھ میں لکھا دکھا دیا ہے دھارمک سبھا کسی وشدھ راشٹریہ ودیالیہ کا سنچالن نہیں کر سکتی۔ سو دھارمک سبھاؤں کا رجحان اپنے سدھانتوں کے پرچار کی اور ہونا آوشیک ہے۔ یہی ان کا دھرم ہے۔ راشٹریہ ودیالیہ کا سنچالن کرنے سے یا تو ان کا رجحان کمزور ہو جائے گا۔ جس سے ان کی دھارمک موت ہو جائے گی۔ یا پھر راشٹریہ ودیالیہ میں بھی یہ رجحان پرگٹ ہوگا۔ جو اس ودیالیہ کو راشٹریہ نہ رہنے دیگا۔ دھارمک سبھائیں اپنے دھرم پرچار کا کام کرتی رہیں اور راشٹریہ ودیالیہ اپنا راشٹر نرمان کا کام کرتے رہیں۔ ان دونوں کریاؤں کی مشترکہ جاتی کو ایک سا ضرورت ہے۔ ان دونوں کریاؤں سے اس کا کلیان ہے۔ پرنتو یہ کریائیں چل بھی سکتی ہیں جب راشٹریہ شکشا راشٹریہ سبھاؤں کے ادھین ہو اور سدھانت پرک شکشا دھارمک سبھاؤں کے۔ اس بات کو درشٹی میں رکھکر ہم نے یہ وچار پرگٹ کیا تھا کہ گوروکل کے وید مہاودیالیہ کا پربندھ تو بیشک پوروت آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھین رہنا چاہئے۔ اور راشٹریہ مہاودیالیہ کے پربندھ کے لئے ایک الگ ودیا سبھا بنا لینی چاہئے۔ وید مہاودیالیہ چلانے کے لئے سبھا کے پاس سمپتی ہے۔ اس میں اسے دلچسپی بھی ہے۔ وشواس کی بھی کمی نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ وید مہاودیالیہ سویم وید پرچار کا ایک بھاگ ہے۔ جو سبھا وید پرچار کا سنچالن کرے گی۔ وہی وید مہاودیالیہ کا بھی۔ اس کی شکشا سمبندھی سمسیاؤں کو سلجھانے کے لئے آریہ سماج کے اپنے ودوان کافی ہیں۔ اس شکشا کا پربندھ یا بار

اگر شٹوں میں باہر کے ودوانوں کو وشواس نہیں اور یدی گوروکل کا وید پرچار کے سوائے کوئی اور ادیش ہے۔ تو اس میں آریہ پرتی ندھی سبھا کو نہ دلچسپی ہے۔ نہ وشواس ہے۔ دیانتداری اسی میں ہے کہ پرتی ندھی سبھا اپنے وشواس کے انوسار شکشا کا پربندھ کرے۔ اور باہر کے ودوان اس وشواس کے باہر کی شکشا کا سو وید مہاودیالیہ پرتی ندھی سبھا کے ادھین رہے۔ اور شیش مہاودیالیہ اس سے کسی وشال ودیا سبھا کے۔ وید مہاودیالیہ کو جہاں ویدک آتم شکشا کا کیندر بنایا جائے۔ وہاں اس میں ویدک ریسرچ تھا آریہ ساہتیہ کے نرمان کا کام بھی زوروں سے کیا جائے۔ آریہ سماج کو اس کام کی کتنی ضرورت ہے؟ یہ بتانے کی آوشیکتا نہیں۔ وید۔ آریہ سدھانت۔ اتہاس۔ درشن۔ ہندی وغیرہ کی گدیاں گوروکل میں موجود ہیں۔ ان سب کی شکشا ویدک شکشا کے لئے ضروری ہے۔ یدی مسلمانوں کے ندوۃ میں ۱۰۰ ودیارتھی وشدھ دھارمک شکشا پا کر اسلام کے پرچار کے لئے دیش کے کونہ کونہ میں جا سکتے ہیں۔ یدی عیسائیوں کے انیک تھیولوجیکل انسٹی ٹیوٹ دیش دیش میں چل سکتے ہیں۔ تو کیا آریہ سماج کو اپنے پرچار کاریہ کے لئے ایک آتم ودیالیہ کی بھی آوشیکتا نہیں۔ یدی پرتی ندھی سبھا اپنے آپ کو اپنے ہی کھیتر میں پریمت کر لے۔ تو اس کے لئے دھن بھی ہو سکتا ہے اور سادھن بھی جٹائے جا سکتے ہیں۔ سوین نو لنش ولیشنائیں اور وویپ ودیا پانڑیں وید کے پرچار کرینگے۔ اور ضرورت ایک چھوٹے سے مہاودیالیہ کی بھی نہیں۔ وید اور ستیارتھ پرکاش میں جس ودیا سبھا کا ورنن ہے۔ وہ تو راشٹر کی سنستھا ہے۔ یدی راشٹر آریہ سماجی ہو۔ تو ودیا سبھا آریہ سماجی ہوگی۔ اور یدی راشٹر ملا جلا ہو۔ تو اس کی سبھائیں بھی ملی جلی ہونگی۔ پرتی ندھی سبھا کے اندر ودیا سبھا کے بنانے کا ہمیں کوئی لابھ پرتیت نہیں ہوتا سو جہ تو گویا پرتی ندھی سبھا کی ایک اپ سبھا سی ہوگی۔ اسے ودیا سبھا کہنا اس شبد کیسا تھ مذاق کرنا ہے۔ ایسی اپ سبھا کی اس لئے بھی ضرورت نہیں۔ کہ جیسے شری پنڈت دیو شرما جی سویم لکھ چکے ہیں۔ ودوان تر نگ سبھا ہی اب گوروکل پر ادھک ادھیکار جمانا چاہتی ہے"۔ دوسرے شبدوں میں وہ اسے سمجھی دینے لگی ہے۔ اور سو وید مہاودیالیہ اس کے وشواس کا پاتر بھی ہے۔ ایسا ہو تو وہ وید پرچار کا کام ہی کیوں کرے۔ سچ یہ بھی ہے کہ یہ کام اچھی سبھا کے کرنے کا ہے۔ پرسدھ کہاوت کے انوسار ہے

ودیا سبھا کی سنستھا بنا کرنی ہو۔ تو ایک ایسی سبھا بنائیں جس کے آریہ سماجی بھی ایک انش ہوں۔ پنڈت جی لکھتے ہیں:-

"پنجاب پرانتیہ سبھا بینکنگ پنجاب میں شکشا دھندی پرچار آدی باتوں میں گوروکل کے ادھین تو کی جا سکتی ہے۔ کنتو گوروکل کو پنجاب سبھا کے ادھین نہیں کیا جا سکتا۔ ورتمان گوروکل تو پنجاب سبھا کے ادھین ہے۔ اور اسے ایسا رہنا ہی ہے۔ ہاں یدی آپ کوئی ایسا گوروکل کھول لیں جس کا ادیش پنجاب میں شکشا اور ہندی کا پرچار ہو۔ تو اس کی سوامنی سبھا کو گوروکل کے ادھین کر لیجئے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا گوروکل کے ادھین نہیں کی جا سکتی۔ وہ آپ کے گوروکل سے کبھی سہایتا تھا سنگبت لینے میں سنکوچ نہ کرے گی۔ یدی ایسا کر سکے۔ وہ اس کے ادھین بھی ہے۔ گو شری پنڈت دیو شرما جی کے وچار کے لوگ کو گوروکل پر ادھک ادھیکار" نہیں جمانا۔ وہ گوروکل کو سبھا کے ادھین بہت دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس سے سوتنتر ایک اور گوروکل کھول سکتے ہیں۔ اگر پنجاب کی سبھا کے ادھین ہونے کے کارن گوروکل میں پنجابی پنا گھس آتا۔ تب تو سبھا کی پرانتیتا ہی آکشیپ ہو سکتا۔ پرنتو پنڈت جی کے اپنے کتھن انوسار اس میں گھس آئی ہے۔ سامپردائک سنکیرنتا"۔ ہمارے مشترکہ "آریہ سماج کا" پھر پرانتیتا کا ورودھ کیوں؟ سیدھا دھارمکتا کا ورودھ کیجئے۔ ہمارے وچار میں گوروکل کا ادیش ہے دھارمک۔ وید مہاودیالیہ ہی گوروکل کی جان ہے۔ اور وہ خالص آریہ سماجک سنستھا ہے۔ اس کا پربندھ سوائے پرتی ندھی سبھا کے اور کسی سبھا کے ادھین نہیں ہو سکتا؟

پرکاش میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے!

بالکل نئی تصنیف
رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے رسالہ آ گیا نیا ہے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کر کے نوجوان بنانے کے لئے اٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ طلب کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت فرمائیے

ویدیہ شاستری منیشنکر گوبند جی مالک آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر۔ کاٹھیاواڑ

CC-0. Gurukul Kangri Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کے دس سالہ جیون پر ایک نظر

(از شری پنڈت نرودیو جی کاویہ تیرتھ منشی فاضل گورو دکھشن لالہی)

رشی دیانند جنم شتابدی کے اوسر پر پنجاب میں رشی کی سمارک قائم کرنے کے سمبندھ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایک اپدیشک ودیالیہ کھولنے کا پرستاؤ سویکار کیا۔ اور یہ سوچا گیا تھا کہ اگر کوئی دانی سجن ایک لاکھ روپیہ اس غرض کے لئے دان دیدے تو اس کے بیاج کے ذریعہ سے یہ ودیالیہ چلتا رہے گا۔ اسی دوران میں دھن اکٹھا کرنے کا بار سوامی سنیاسانند جی نے اپنے اوپر لیا۔ انہوں نے کئی ماس اس مقصد کے لئے خرچ کئے۔ ایک سمّان پر رشی دیکھو نے اپنے گورودیو کے مشن کو سپھل کرنے کے لئے بہت سنگتی دھن کی سہائتا کی۔ کئی کارنوں سے وہ راشی پوری نہ اکٹھی ہو سکی۔ پھر اس کا ایک بڑا حصہ ضرور وصول ہو گیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر ودیالیہ کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا۔ اور ۲۱ جیٹھ دیانند آبد ۱۰۰ بروز نامی لاہور میں دیانند اپدیشک ودیالیہ کی ستھاپنا کر دی گئی۔

ودیالیہ کا اُدیش ودیالیہ کے نام سے ہی ظاہر ہے اور وہ ہے رشی دیانند کے مشن کو وستھت روپ سے کرنے کے لئے پرچارک۔ اپدیشک۔ سیوک پیدا کرنا اور پرچارک سیوک تیار کرنا۔ اسی لئے اس ودیالیہ میں ویدک سدھانتوں کے گیان پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ انیہ مت متانتروں کا گیان پراپت کرنے کے لئے ان مسنوں کے مول گرنتھ پڑھائے جاتے ہیں۔ پورانک سکھ اور اسلام مت کے شکشن کا خاص انتظام ہے۔ عربی کی پڑھائی کے لئے ابتدا میں ضرور کچھ دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی ایک جو صاحب [illegible] عربی پڑھانے کے لئے آئے [illegible] تعصب کے بعد مسلمانوں کے بہکاوے کا شکار ہو کر اس کام کو چھوڑ دیتے تھے۔ آخر کار یو۔ پی کے ایک سجن مولوی محمد حسن صاحب نے ۳۔۴ سال تک نہایت لگن سے کام کیا۔ جس کے لئے ودیالیہ ان کا مرہون منت ہے۔ اب جبکہ ودیالیہ کے سناتک پنڈت شیودت جی سدھانت شرومنی نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ یہ دقت بھی رفع ہو گئی ہے۔ اب ودیالیہ کے پاس اسلامی لٹریچر کے مطالعہ اور چھان بین کے لئے اردو۔ فارسی اور عربی کے ودوان بھی موجود ہیں۔ ودیالیہ کی پڑھائی سے صرف ودیالیہ کے ودیارتھی ہی لابھ نہیں اٹھاتے۔ بلکہ انیہ چھاتر بھی جو دوسرے شکشنالیوں میں پڑھتے ہیں۔ سدھانت۔ درشن۔ ساہتیہ اور عربی کی شکشا کے لئے ودیالیہ کی کلاسوں میں آ کر شامل ہوتے رہتے ہیں۔

پرچار کاریہ

مقامی پرچار کے علاوہ گرمیوں کی چھٹیوں میں ودیارتھی عموماً پرچار کے لئے باہر بھیجے جاتے ہیں۔ ان کے پرچار کا کھیتر اکثر ایسے گاؤں ہوتے ہیں۔ جہاں پہلے سماج کا پرچار نہیں ہوتا۔ ان کے پرچار کے متعلق ہر سال نہایت حوصلہ افزا رپورٹیں آتی ہیں۔ (درحالیکہ وہ ابھی شکشا پراپت کر رہے ہیں) ان میں سے بطور نمونہ از خروارے دو مہانو بھاؤں کی رائے آپ کے پیش کرتا ہوں۔ جن کے نام سے آریہ جنتا بخوبی واقف ہے۔

مہاشہ رمل چند جی وکیل منتری آریہ سماج ... لکھتے ہیں۔ کہ "دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کے تین ودیارتھی پرچار کے لئے یہاں پہنچے۔ متواتر ایک ہفتہ تک شام کو ۸ سے ۱۰ بجے تک ان کے پبلک اپدیش ہوتے رہے۔ یہاں کی جنتا نے ان کے وچاروں سے بہت فائدہ اٹھایا۔ ہمارا یقین ہے کہ اگر دیانند اپدیشک ودیالیہ اسی لگن کے ودوان پیدا کرتا رہے تو چند سال میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کام نہایت شاندار بن جائے گا۔ آریہ سماج میں حاضری بہت کافی ہوتی تھی۔ اور لوگ ان کے اپدیش نہایت شوق سے سنتے تھے۔ ان کے بولنے کا طریق نہایت موثر اور دلکش ہے۔"

ڈاکٹر لال چند جی انبالہ چھاؤنی سے لکھتے ہیں۔ کہ:
"اپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھی جو میری دیکھ ریکھ میں کام کرتے رہے ہیں۔ میں ان کے کاریہ سے بالکل سنتشٹ رہا ہوں۔ میں نے ان میں پرچار کی لگن۔ کام کرنے کی شکتی۔ کفایت شعاری اور سمے کا جائز استعمال آدی گن جو ایک پرچارک میں ہونے چاہئیں سبھی پائے۔ میں ان کے کام سے بہت خوش ہوں۔ اور مجھے ان سے بہت کچھ امیدیں ہیں۔"

مندرجہ بالا سطور کسی مزید حاشیہ آرائی کی محتاج نہیں۔ آپ ان سے ودیارتھیوں کے دھرم پریم اور پرچار کی لگن کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ان مہانو بھاؤں کی سمتیاں ہیں۔ جو آریہ سماج کے پرانے سیوک ہیں۔

ودیالیہ ہذا نے آج تک ... سناتک پیدا کئے ہیں۔ جو مختلف مقامات پر کسی نہ کسی روپ میں آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں:-

۱۔ پنڈت شیودت جی سدھانت شرومنی مولوی فاضل ادھیاپک اپدیشک ودیالیہ
۲۔ پنڈت شانتی پرکاش جی سدھانت بھوشن مناظر اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
۳۔ پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
۴۔ پنڈت منیشور دیو جی سدھانت شرومنی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
۵۔ پنڈت وشنو متر جی ایم۔ اے۔ سدھانت بھوشن وشاسترمی ریسرچ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
۶۔ پنڈت پورن چند جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
۷۔ پنڈت ہرپال جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
۸۔ پنڈت سوم دیو جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
۹۔ پنڈت نرنجن رام جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
۱۰۔ پنڈت جگن ناتھ جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
۱۱۔ پنڈت بھگونت دت جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
۱۲۔ پنڈت مشور دیو جی سدھانت شرومنی کاویہ تیرتھ ادھیاپک رام آشرم امرتسر
۱۳۔ پنڈت چندر بھانو جی سدھانت بھوشن پروہت آریہ سماج دہلی
۱۴۔ پنڈت نرنجن دیو جی سدھانت وشارد پروہت آریہ سماج میانوالی
۱۵۔ پنڈت بلراج جی سدھانت وشارد پروہت آریہ سماج راماں منڈی
۱۶۔ پنڈت جگدیو جی سدھانت بھوشن ادھشٹاتا گوروکل کرتھل
۱۷۔ پنڈت دھرم دیو جی۔ گوروکل بہیٹ سوہنی
۱۸۔ پنڈت شیونندن پرشاد جی۔ سدھانت بھوشن آریہ سماج کلکتہ
۱۹۔ پنڈت جیدیو جی شاستری آریہ سماج سلطانپور لودھی
۲۰۔ شری نر دیو جی سدھانت بھوشن ادھشٹاتا گوروکل چتوڑ
۲۱۔ شری ... دیو جی مکھیہ ادھیاپک ہندی پاٹھ شالہ ... ٹھاکر
۲۲۔ شری ... چند جی سدھانت شرومنی آریہ اناتھالیہ اجمیر
۲۳۔ شری ہری دیو جی شرما شاستری ادھیاپک
۲۴۔ شری جیندر جی سدھانت بھوشن۔ ادھیاپک گوروکل برالسی
۲۵۔ شری کرشن دیو جی آریہ کنیا مہا ودیالیہ بڑودہ
۲۶۔ شری نریندر جی ایڈیٹر اخبار "ویدک آدرش" حیدرآباد (دکن)
۲۷۔ شری پورن انند و کاش جی سدھانت بھوشن کلکتہ
۲۸۔ ماسٹر ایشور چندر جی سدھانت وشارد ادھیاپک۔ ہبلی (کرناٹک)
۲۹۔ شری شردھاکر جی گرام پرچارک رائے بریلی
۳۰۔ شری پار برہم جی برہمچاری اپدیشک آریہ سماج باندی کھوئی
۳۱۔ شری نارائن دت جی کیرل دیش نواسی سدھانت بھوشن پریکشا پاس کر کے مارشیس چلے گئے تھے۔ وہاں لگ بھگ ۲ سال تک پرچار کرتے رہے۔ اب وہاں سے واپس آ گئے ہیں۔ اور سدھانت شرومنی میں شکشا گرہن کر رہے ہیں۔

مندرجہ بالا سطور سے اب یہ واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ اس قلیل عرصہ میں ودیالیہ نے لگ بھگ ۳۰ کاریہ کرتا آریہ سماج کو دئے ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں۔ جو دور کے پرانتوں میں جہاں یہاں کے اپدیشک نہیں پہنچ سکتے۔ آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اب ناظرین خود فیصلہ کریں۔ کہ جس اُدیش سے ودیالیہ کھولا گیا تھا۔ وہ پورا ہو رہا ہے یا نہیں۔

باوجود اس قدر کام کے اگر ودیالیہ کا نام بہت سماجوں تھا آریہ پرشوں تک نہیں پہنچا۔ تو اس کا کارن یہ نہیں۔ کہ ودیالیہ نے اس عرصہ میں

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

(۹۱)

گورکل کا مستقبل!

(از شری آچاریہ رامدیو جی - لاہور)

میں نے اپنے پچھلے مضمون میں یہ واضح کر دیا تھا۔ کہ بھارت کی سچی راشٹر بنتا رشی دیانند کی تعلیم میں ہی ہے۔ اس بات کو آریہ سماج کے نیتا شروع سے ہی تسلیم کرتے آئے ہیں۔ جب ڈی۔ اے۔ وی کالج کھولا گیا۔ تو اس کے پراسپیکٹس کی بھومکا میں سپشٹ روپ سے لکھا گیا تھا۔ کہ سرکاری سکول بجائے راشٹر بنتا کا ناش کرتے ہیں۔ اس لئے ڈی۔ اے۔ وی کالج میں وید ویدانگ کی شکشا کو پرتیشٹھا دی جائے۔ کہ سچی بھارتیہ راشٹر بنتا کی بنیاد رکھی جائے گی۔ آریہ سماج کے اس دعویٰ کو اب تو فرانس کے روماں رولینڈ نے اور جرمنی کے ہمن گوین نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ انگلستان کے موجودہ وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ جب گورکل میں تشریف لائے تھے۔ تو میرے ساتھ ان کی گھنٹوں بات چیت ہوئی تھی۔ اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ اپنی کتاب "Awakening of India" میں انہوں نے صاف الفاظ میں لکھا کہ سچی بھارتیہ راشٹر بنتا کی نیو گورکل کانگڑی میں ہی ہے۔

برٹش گورنمنٹ اور راشٹر بنتا پر شک ہے۔ تو سے گورکل کلچر کی مدد کرنی چاہئے۔ گورکل کے گریجوایٹوں کے لڑکے اور لڑکیاں پڑھتی ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں۔ کہ آریہ سماجیوں کی سنستھا ہے اپنے بچوں کو کیوں پڑھاتے ہو؟ تو وہ اتر دیتے ہیں۔ بھارتیہ سنسکرتی کی چھاپ رشی کل کی نسبت گورکل پر زیادہ ہے۔ گورکل ہی تو رشی کل کا جنم داتا ہے۔ اور رشی کل میں بھی تو سندھیا لازمی نہیں ہے۔ پھر کسی آریہ سماجی کا یہ کہنا۔ کہ گورکل اس لئے راشٹریہ سنستھا نہیں ہو سکتا۔ کہ اس میں ہون سندھیا وغیرہ کرائے جاتے ہیں۔ وہاں ستیارتھ پرکاش پڑھایا جاتا ہے۔ کہاں تک ٹھیک ہے۔ اس کا فیصلہ خود ناظرین کریں۔ مرحوم پنڈت بشن نارائن جی جو کانگرس کے پردھان رہ چکے تھے۔ ایک بار ستیارتھ پرکاش پر لیکھ لکھا تھا۔ جس میں انہوں نے بتلایا تھا کہ ستیارتھ پرکاش ہی راشٹر بنتا کا سچا سروت ہے۔

مہاتما گاندھی نے گورکل کی جینتی پر اپنی ٹوپی اتار کر گورکل کے لئے بھکشا مانگی تھی۔ رشی کل یا سنستھاؤں کی کسی اور مذہبی سنستھا کے لئے انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ گورکل کیلئے ان دنوں ۱ لاکھ کی جو اپیل آریہ پرتی ندھی سبھا نے کی ہے...

پنجاب کی تھی۔ مہاتما جی نے اپنے وچار "ینگ انڈیا" میں پرگٹ کرکے اس کی زوردار شبدوں میں پشٹی کی تھی۔ کس لئے؟ اس لئے نہیں کہ مہاتما گاندھی آریہ سماجی ہیں۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ آریہ سماجی نہیں ہیں۔ اس لئے نہیں کہ گورکل کا کانگرس سے کوئی باقاعدہ تعلق ہے۔ کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ اس لئے کہ گورکل میں وید ویدانگ پڑھائے جاتے ہیں۔ اور رشی گرنتھ پڑھا کر سچی راشٹریہ شکشا دی جاتی ہے۔ مہاتما گاندھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ گورکل راشٹریہ اور اپنی وجوہات سے راشٹریہ ہے۔ کہ جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔ بابو بشنو داس شنڈن نے مجھے ایک بار کہا۔ کہ گورکل سارے راشٹر کی سمپتی ہے۔ اور وہ اپنے لڑکوں کو اس میں بھیجنے کے سوال پر وچار کرنے لگے۔ اگرچہ میرے مشورہ سے وہ خوب جانتے تھے کہ میں کٹر آریہ سماجی ہوں۔ مہاتما گاندھی۔ بابو راجندر پرشاد۔ پنڈت موتی لال نہرو۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن۔ پنڈت مدن موہن مالویہ۔ بھائی پرمانند۔ مسٹر ناریمان۔ مسٹر سین گپتا۔ سر سریندر ناتھ بینر جی۔ بابو اشونی کمار دت۔ سر سنواس شاستری جی مہاتما گوکھلے اور مہاتما لوکمانیہ تلک سے بڑھ کر راشٹر بنتا کے پرتی ندھی کون ہو سکتے ہیں؟ یہ سب جیا دھیاؤ گورکل کے بھگت تھے۔ یا ہیں۔ حالانکہ ان کو بخوبی علم تھا یا ہے۔ کہ گورکل میں سندھیا ہون ہوتا ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش آدی رشی گرنتھ بڑے زور شور سے پڑھائے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ بھی خوب سمجھتی ہے۔ کہ بھارتیہ آتما کا سچا وکاس کیول گورکل میں ہوتا ہے۔ اس لئے وہ جتنی گورکل سے مرعوب ہے۔ اتنی اور کسی سنستھا سے نہیں۔ پھر نہ معلوم آریہ سماجی ہی کس طرح کہتے ہیں کہ سندھیا ہون اور راشٹر بنتا کا ورودھ ہے؟ جبکہ راشٹر بنتا کے حقیقی پولیٹیکل لیڈر اور راشٹریتا کی مخالف نوکر شاہی دونوں گورکل کو راشٹریہ تسلیم کرتے ہیں۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نہ صرف گورکل پڑھنے والے بلکہ سبھی پیشہ سیکھنے والے آریہ سماج کے اور رشی دیانند کے... تو امرت... [illegible] ...دیکھنا چاہتا ہوں ... پرشی دیانند کی ...

۲۵ قوم پرست ہو ہی نہیں سکتا۔ اور میں یہ بات بطور آریہ سماجی نہیں کہتا۔ بلکہ بطور ایک قوم پرست کہتا ہوں۔ اور قوم پرستی کا سرٹیفکیٹ میں حاصل کر چکا ہوں۔ سوال یہ بھی پیش آتا ہے۔ کہ گورکل میں اوسطاً دس ہزار کا گھاٹا ہوگا۔ پر اپنا تجربہ تو اس کے برعکس ہے۔ ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۷ء تک گورکل کا میں مکھیہ ادھشٹھاتا رہا ہوں۔ سمت ۱۹۲۵ء میں آمدنی ۱۶۸۳۲۷ روپیہ تھی۔ اور خرچ ۱۵۸۴۹۴ روپیہ تھا۔ یعنی ۹۸۳۳ روپیہ کی خالص بچت رہی۔ برہمچاریوں کے شلک کے علاوہ بھکشا سے ۷۵۸۵۷ روپیہ آیا تھا۔

۱۹۲۶ء میں ۱۸۱ روپیہ کی بچت رہی۔ اور بھکشا سے ۴۷۴۲۷ روپیہ دان آیا۔ ۱۹۲۷ء میں ۹۳۶/ روپیہ کی بچت رہی۔ بھکشا سے ۹۳۸۹ روپیہ کا دان آیا۔ ... ۸۳ روپیہ کی بچت رہی۔ بھکشا سے ۳۲۱ ... دان آیا ... سال تھا۔

اس سال ۸۰۵/ روپیہ کی بچت رہی۔ اور بھکشا سے ۹۲۸۷۱/ روپیہ دان آیا۔ یہ واضح رہے کہ گورکل جینتی کے موقع پر ۱½ لاکھ روپیہ کے قریب جمع ہو گیا تھا۔ اور یہ سپرسٹنڈینٹ اوہشٹھاتا بننے سے ایک سال پہلے کی بات ہے۔ ... اس وقت کچھ ہی تھا۔ اور یہ ۱½ لاکھ جمع کرنے میں مکھیتا میری سپھتا شامل تھی۔ نکالنا ادھیان ہے۔ اگر کبھی کارن سے ایک سال سے روپیہ کم آ سکتے۔ تو اوسط برابر رہ گیا ہی۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا غلطی ہے کہ آریہ جنتا گورکل سے محبت نہیں رکھتی۔ میرے وقت کے پانچوں سالوں میں کوئی گھاٹا نہیں رہا۔ اگرچہ انہی دنوں میں کتنی دھوم بھی خرچ کی گئی۔ اور تقریباً ۴ لاکھ کی نئی بلڈنگ بھی تیار ہو گئی۔ یہ حالات میں نے محض اس لئے لکھے ہیں۔ کہ آریہ جنتا میں کسی قسم کی مایوسی پیدا نہ ہو جائے۔ اور گورکل کی ہر دل عزیزی کے متعلق کوئی غلط فہمی یا غلط خیالی نہ قائم کریں ÷

بقیہ مضمون "اپدیشک ودیالیہ کے ورش اتسو پر ایک نظر" صفحہ ۱۵ سے

کچھ کام نہیں کیا۔ بلکہ اس کا مکھیہ کارن یہ ہے کہ شروع سے اس ودیالیہ کی باگ ڈور ان دیش رنگ سنیاسیوں کے ہاتھ میں رہی ہے۔ جو اپنے کام کا ڈھنڈورہ پیٹنا اپنی شان کے شایاں نہیں سمجھتے۔ ودیالیہ کی کامیابی کا راز جہاں ایک طرف اس میں ہے کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جیسی شرومنی سبھا کے پربندھ اور نگرانی میں چل رہا ہے۔ وہاں دوسری طرف اس میں ہے۔ کہ اسے سوامی سوتنترا نند جی جیسا انتھک کام کرنے والا آچاریہ ملا ہوا ہے۔ آپ کے اوپر سبھا کے کتنے ہی کاموں کا بار ہے۔ مگر آپ ان سب کو جس خوبی سے سر انجام دے رہے ہیں۔ اسے وہی لوگ جان سکتے ہیں۔ جنہیں آپ کے ساتھ رہنے اور کام کرنے کا موقع ملا ہے ÷

اپیل

جس سمے ودیالیہ کھولا گیا تھا۔ اس سمے منتری جی تھا سبھا کے انیہ ادھیکاریوں کی یہ ہمتی تھی۔ کہ ودیالیہ کے لئے اتنا دھن اکٹھا کر لیا جائے جس کا سالانہ سود پانچ چھ سو روپیہ ہو جائے۔ اور ودیالیہ کا کاریہ بھلی بھانتی چلتا رہے۔ اور کاریہ کرتاؤں کو اس طرف زیادہ دھیان نہ دینا پڑے۔ لیکن اب کچھ پہلے وعدوں کے پراپت نہ ہونے اور کچھ بنکوں کی شرح سود کم ہو جانے سے آمدن میں کافی کمی واقع ہو گئی ہے۔ جس سے پھر اس طرف دھیان دینے کی آوشیکتا پڑی ہے ÷

ودیالیہ کا کاریہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر یہ سنتوش جنک ہے۔ جیسا کہ ہماری رائے ہے۔ تو ہر ایک ویدک دھرمی کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ یتھا شکتی سہایتا دے کر اس کام میں ادھیکاریوں کا ہاتھ بٹائے۔ آریہ سماجوں تھا آریہ پرشوں کو دان آدی دیتے سمے ودیالیہ کا دھیان رکھنا چاہئے۔ چھاترورتیوں دوارہ بھی ودیالیہ کی سہایتا ہو سکتی ہے۔ آریہ سماجیں اگر اپنے خرچ پر اپنے ہاں کے سیوک ودیارتھیوں کو شکشا گرہن کرنے کے لئے ودیالیہ میں بھیج دیں۔ تو وہ تیار ہو کر ان کے ہی کام آ سکتے ہیں۔ اس طرح سے ودیالیہ اور سماج دونوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ پنجاب کے جن شردھالو آریہ بھائیوں نے رشی کی جنم شتابدی پر جو بیج بویا تھا۔ اور جس کا لہلہاتا پودا آج ان کی آنکھوں کے سامنے ہے وہ اسے سرسبز و شاداب رکھنے میں اپنی ہر ممکن کوشش صرف کر دیں گے۔ اور رشی کی اس یادگار کو زیادہ مضبوط اور کامیاب بنانے کے لئے ہر پرکار سے ہماری سہایتا کریں گے ÷

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج سیالکوٹ کی خبریں

پرتی ندھی:- آریہ سماج ہٰذا نے لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ پردھان سماج ہٰذا - لالہ مرلی دھر نارائن جی وکیل منتری سماج ہٰذا - لالہ گیان چند جی خزانچی سماج ہٰذا اور پنڈت دیوان چند جی کو آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے پرتی ندھی چُنا ہے - اور لالہ گیان چند جی آر - ایم - ایس والے کو کنیا مہا ودیالیہ کے لئے اپنا پرتی ندھی چُنا ہے ؀

دھاروال سماج:- آریہ سماج دھاروال نے مہاشہ رام رکھا مل جی گپتا اور پنڈت رام لال جی شرما کو آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے پرتی ندھی چُنا ہے ؀

شوک پرستاؤ:- آریہ سماج ہٰذا نے اپنے ہفتہ وار اجلاس منعقدہ ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء بروز اتوار مسٹر جگدیش منتر وکیل اور لالہ گنڈا مل جی سبھاسد سماج ہٰذا کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کئے ؀

دان:- لالہ جوندا مل جی و لالہ جھنڈا مل جی نے اپنے بھائی لالہ گنڈا مل جی کی مرتیو پر آریہ سماج ہٰذا کو تین سو روپیہ دان دیا ہے - جس کی تفصیل حسب ذیل ہے :-
آریہ سماج سیالکوٹ ۵۰؍ + آریہ کنیا پاٹھشالہ سیالکوٹ ۵۰؍ + ویدپرچار فنڈ لاہور ۵۰؍ + یتیم خانہ راوی روڈ لاہور ۲۵؍ + آریہ سبھا اُدھار سبھا ۵۰؍ + یتیم خانہ فیروز پور ۱۰؍ + آریہ سماج گجرات ۱۵؍ + متفرق ۵۰؍ ؀

آریہ پرانتیہ سمیلن:- آریہ پرانتیہ سمیلن کی سواگت کارنی سبھا کے ممبر خوب بھرتی ہو رہے ہیں - سبھا کے ڈیپوٹیشن مواضعات چونڈہ - سوہوالہ اور ظفروال وغیرہ کا دورہ کر آئے ہیں - ضلع کے باقی مقامات کا دورہ بھی بہت جلد شروع ہونے والا ہے ؀

(رام لال شرما مشہر سیالکوٹ)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے ؀

کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کا نتیجہ امتحان

کنیا مہا ودیالیہ جالندھر شہر کا میٹرکولیشن کا نتیجہ بہت اعلیٰ رہا ہے - ۳۲ لڑکیوں میں سے جو اس امتحان میں پورے مضامین میں بیٹھیں - ۲۴ کامیاب ہوئیں - اور چار میں سے جو صرف انگریزی کے لئے بیٹھیں - تین پاس ہوئیں ؀

(شانتا بائی پرنسپل کنیا مہا ودیالیہ جالندھر شہر)

آریہ سماج چاوڑی بازار کا چناؤ

آریہ سماج ہٰذا کے وارشک نرواچن ۵ مئی ۱۲ میں ذیل ادھیکاری چُنے گئے :-
پردھان لالہ دنیش چندھو جی گپتا + اُپ پردھان لالہ امولک رام جی + سبھاپتی ناتھو جی اور مہاشہ شیو چرنداس جی + منتری جیونی پرشاد + اُپ منتری لالہ بشمبر دیال جی ایم - لالہ جینز بہاری نارائن جی + کوشادھیکش لالہ لکھشمی چند جی + پُستکادھیکش لالہ رام لال جی ؀

(جیونی پرشاد منتری آریہ سماج ہٰذا)

آریہ سماجوں کے لئے ضروری سُوچنا

گذشتہ دو سال سے آریہ سماج کے اُپ نیموں کا سنشودھن ہو رہا تھا - وہ اب آخری طور پر آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا نے سویکار کر کے چھاپ دیئے ہیں - یہ سنشودھت اُپ نیم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا میں پیش ہو کر انترنگ سبھا نے نشچے کیا ہے کہ یہ اُپ نیم بکرمی اساڑھ سمت ۱۹۹۲ سے پرچلت کئے جائیں - چھپے ہوئے نیم سارودیشک سبھا دہلی کے دفتر سے مل سکتے ہیں ؀

گرمکش منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

جاٹ ور کی ضرورت

جاٹ خاندان کی سولہ سالہ سُوشیل کنیا کے لئے جو مڈل منتری تک آریہ بھاشا اور انگریزی پڑھی ہوئی ہے - اور گھر کے کام کاج و سوئی سلائی کے کام میں بخوبی واقف ہے - ایک جاٹ خاندان کے برسر روزگار یا متعلم کالج عمر ۲۵ سال آریہ خیال کے نوجوان کی ضرورت ہے - اضلاع جالندھر ہوشیار پور اور لدھیانہ کو ترجیح دی جائے گی ؀

معرفت اداس ۱۳۷؍ سوبارن روڈ - پوسٹ الون رنگون - برہما

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۹۲ء تمام دنیا میں مشہور مصفّیٰ خون کا بادشاہ

بھگوان عرق عشبہ مرکب

مصفّیٰ خون - خارش - پھوڑا پھنسی - آتشک - ناسور - گنٹھیا - بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے - ہزاروں اشخاص کی نقلیں کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے - پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ عہ؍ قیمت پر مل سکتا ہے ؀

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات - بیٹو - لوئی - دھسہ - زعفران - کستوری - ہینگ - شہد - زیرہ سیاہ - ست شلاجیت - مصفّیٰ - چینی - رچھ - تعلب مصری - گچھیاں - بھیڑیں - بادام - خشک سبزی - ادویات پنساری مفرد و مرکب - شربت عرق مربہ جات - اچار - سنت - پوہنا - ہوا - ساگری - اصلی دھوپ - آملہ کا تیل عطر - پیکاس - بھیرہوتی - کیچے - رنگی - کلاہ پشاوری - سامان سوداگری - پارچہ جات - زیورات - اسباب چمڑا - بوٹ - گرگابی - پالش - سامان ہتھیارات و ہر تکھان حجام موچی وغیرہ ہمارے ہاں معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں + نوٹ لاہور عرق عشبہ پنڈت وزیر چند شرما ہرکیان منشی لا - ایم غلام محمد اینڈ ڈرگسٹ لوہاری دروازہ لاہور سے مل سکتا ہے

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

پنڈت ساتولیکر جی کی تصانیف دو نایاب تحفے

۱- یوگ کے آسن جس میں بدہضمی - کمزوری معدہ - بدمزگی - قبض - انتڑیوں کی بیماریاں - گنٹھیا - پیٹ درد - کمر درد - پیٹھ درد - گلے کی بیماریاں - کھانسی - پیٹ کے کرم - انجیر - رحم کی کمزوریاں - پیٹ کا گولہ وغیرہ چالیس بیماریوں کا علاج بذریعہ آسن بتلایا ہے - اس کتاب کے پاس ہوتے کسی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں - اس کا دوسرا ایڈیشن ابھی شائع ہوا ہے - قیمت صرف عہ؍ ؀

۲- برہمچریہ ہندی میں اس مضمون پر بہت سی کتابیں مل سکتی ہیں - لیکن اردو جاننے والے نوجوانوں کے لئے کوئی کتاب نہ تھی - اس لئے ان کو یہ جانکر خوشی حاصل ہوگی کہ اس کتاب کے مطالعہ سے کوئی ایسی بات نہ چھوٹے گی - خواہشمند اصحاب جلد منگائیں - ورنہ دوسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی - قیمت ۱۲؍ ؀

میسرز راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

سماجک سماچار

آریہ سماج جام پور کے سماچار:-

پہلا آریہ سماج جام پور شری ہنس بال مکند جی سب انجنیئر گوردو کل کانگڑی کے لیکھ "دربشیا گوردو کل" مندرجہ اخبار "ریفارمر" مطبوعہ ۲ مئی ۱۹۳۵ء کے دوسرے حصہ سے جس میں انہوں نے گوردو کل کانگڑی کو شیگھر سے شیگھر گنگا کے اس پار اصلی استھان پر لے جانے کا پرستاو کیا ہے پورن سہمت ہوتا ہوا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے انو رودھ کرتا ہے کہ وہ اس پرستاو کو سبھا کے ۱۸ مئی میں ہونے والے آگامی ادھیویشن میں پیش کر کے پاس کرانے میں سہایتا دے اور گوردوکل کو موجودہ خطرہ سے نکال کر آریہ جنتا کے بیش کی بھاگی بنے۔

دوسرا آریہ سماج جام پور کا یہ ۲۸ کا یہ اجلاس سمرو سمتی سے نشچے کرتا ہے کہ ایک سرکاری مڈل گرلز سکول کا جام پور جیسے غریب اور چھوٹے سے قصبہ میں جہاں ہر طبقہ کی لڑکیوں کے لیے اپنی لائن پر چلایا ہوا آریہ مہیلا ودیالیہ (مڈل سکول) پہلے ہی موجود ہے۔ کھولا جانا غیر ضروری ہے۔ اور جناب وزیر صاحب تعلیم پنجاب سے پرزور پرارتھنا کرتا ہے کہ مجوزہ سکول کے اجرا کے احکام منسوخ فرمائے جائیں۔

(گنیش دت سیکرٹری آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج جموں کا سالانہ چناؤ:-

آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں کے ادھیکاریوں کا سمت ۱۹۹۲ کے لئے چناؤ نمن پرکار ہوا:-

پردھان لالہ مانک چند جی + اپ پردھان لالہ اننت رام جی و لالہ ایشر داس جی + منتری تلسی رام + اپ منتری ماسٹر رام لال جی بی-اے کوشا دھیکش لالہ عطر چند جی + پستکا دھیکش پنڈت راجا رام جی شاستری +

انترنگ سبھا کے پرتشٹھت سبھاسد:-

پروفیسر مانک چند جی - لالہ دینا ناتھ جی پلیڈر - لالہ گوبند داس جی اور پنڈت مرلی لال جی + مسلی سمت ۱۹۹۲ - سمت ۱۹۹۳ اور سمت ۱۹۹۴ کے لئے لالہ مانک چند جی اور لالہ اننت رام جی پرتی ندھی چنے گئے۔

(تلسی رام منتری آریہ سماج جموں)

آریہ سماج ودھوا آشرم بنارس میں

پولیس اور منتری آریہ سماج بنارس کا پروٹسٹ:-

بنارس - ۶ مئی - غازی پور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی رو سے جس کی تفصیل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنارس نے کر دی تھی - لوکل پولیس نے ایک شخص کی درخواست پر جس کی بہن آریہ سماج ... اپریل کو آشرم پر چھاپہ مارا۔ اور آشرم کے ادھیکاریوں کی آگیا کے بغیر عورت مذکور کو اس کی مرضی کے خلاف اس کے بھائی کے حوالہ کر دیا۔ اس پر منتری آریہ سماج نے آنریبل ہوم ممبر۔ انسپکٹر جنرل پولیس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنارس کو پولیس کے رویہ کے خلاف پروٹسٹ کے تار ارسال کیے۔

آریہ سماج شملہ کے سماچار:-

شملہ - ۱۲ مئی - آریہ سماج شملہ نے بہت جلد سنسکرت پڑھانے والی کلاس کھولنے کا فیصلہ کیا ہے جملہ اشخاص بلا لحاظ مذہب و ملت اس میں داخل ہو سکتے ہیں۔ داخل ہونے والوں سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔ پنڈت نتیانند جی ودیا النکار ہفتہ میں تین بار ان جماعتوں کو پڑھایا کریں گے۔

۲۔ آریہ سماج نے "آریہ انتر جاتیہ وواہ بل" کا جو کہ بابو گھنشیام سنگھ جی نے اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ پورا پورا سمرتھن کیا ہے۔

۳۔ سلور جوبلی کے سلسلہ میں آریہ سماج ہذا نے ایک خاص یجنہ کیا۔ اور سمراٹ کی دیرگھ آیو کے لئے پرارتھنا کی۔

۴۔ آریہ سماج لوئر بازار کے لوگوں کی سہولیت کے لئے ایک فری ریڈنگ روم جاری کرنے والا ہے۔

(منتری آریہ سماج گوردوکل وبھاگ شملہ)

مہندر داس کالج موگہ کا شاندار نتیجہ انٹرنس

دیانند مہتھرا داس کالج موگہ کا میٹرکولیشن کا نتیجہ حسب معمول بہت شاندار رہا ہے۔ کل پچاس لڑکے امتحان میں شامل ہوئے جن میں سے پینتالیس کامیاب ہوئے گیارہ لڑکے فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے۔

(دیسراج ہیڈ کلرک برائے پرنسپل)

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا شوک پرستاو

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا یہ اجلاس منتری لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی مرتیو پر اپنی شوک کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کے پس ماندگان سے گہری ہمدردی پرگٹ کرتا ہے۔ نیز لالہ جی کی سدگتی کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔

سالانہ جلسہ:- ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء کو دیانند اینگلو ودیالیہ لاہور کا سالانہ جلسہ زیر صدارت پروفیسر ستودیا بار جی ایم۔اے منایا جائے گا۔ کارروائی ٹھیک ۷ بجے آرمبھ ہوگی۔ اس موقع پر کامیاب ودیارتھیوں کو پرمان پتر انعام ہی نوشتہ دیئے جائیں گے۔

(ٹھاکر دت شرما ادھشٹاتا)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتح پوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۴/- جمالستان لعہ/ (محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش:- ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد - نوین سنسکرن - بڑھیا کاغذ چھپائی غیر مجلد عہ/ - مجلد عہ/۲

دی فونڈیشن ہیڈ آف ریلیجن:- منشی گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری کرت - انگریزی پڑھے لکھے کو ویدک دھرم کی سرسبز مجتبا سمجھانے کے لئے اپوروہے - مجلد ۱۲/

دی مین پرنسپل آف آریہ سماج:- منشی پنڈت چموپتی جی کرت - اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی ویاکھیا کی گئی ہے - مولیہ ۶/

دی آریہ فلاسفی:- اس اتینت اپیوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر دیئے ہوئے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے - یہ ویاکھیان اجمیر اردھ شتابدی پر چیدہ چیدہ ودوانوں نے دیئے تھے - مولیہ ۶/

دی ویدک کانسپشن آف گاڈ ہیڈ اینڈ پرابلم:- اس میں پنڈت گنیش دیو گیانی نے آریہ درشٹی سے ہر یجن سمسیا کو سلجھایا ہے - مولیہ ۲/

دی آؤٹ لائنز آف آریہ سماج:- منشی گیانی جی کرت - سکولوں کالجوں آدی میں بانٹنے کے لیے اتینت اپیوگی ہے - مولیہ ۱/

پتہ:- منتری آریہ سماج مدراس

شائع ہو گیا ہے!

ہز ہولی نس صاحب جی مہاراج کی شہرہ آفاق تصنیف

"یتھارتھ پرکاش" کا حصہ سوئم

جس کے پہلے دو حصوں نے سال گزشتہ میں مذہبی دنیا میں ہلچل پیدا کر دی تھی چھپ کر شائع ہو گیا ہے - اس حصہ میں آریہ سماجی سناتن دھرمی و سکھ مذہب کی دھرم پستکوں سے سینکڑوں حوالجات پیش کر کے پیروان رادھا سوامی مت کی ان مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے جن کی وجہ سے وہ ان بھائیوں کے خیال ماننے سے قاصر ہیں۔ نیز واضح کیا گیا ہے - کہ

سچے رشیوں پیغمبروں و سنتوں کی مذہبی تعلیم میں بہت مشابہت ہے - امید ہے کہ متلاشیان حق اس نادر تصنیف کا بغور مطالعہ کر کے اپنے لئے سمجھ سکیں گے کہ اصلی و سچا روحانی مذہب کیا ہے؟ کاغذ سفید چکنا حجم ۳۲۸ صفحہ - سائز (۲۶×۲۰/۸) مجلد

قیمت دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:- سٹور کیپر دیال باغ - آگرہ

نوٹ:- سکرٹری صاحبان برانچ ستسنگ ہائے کتب اپنے ہاں فروخت کے لئے رکھ سکتے ہیں نیز منگوانے کے لئے پر لکھ سکتے ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج گوجرانوالہ کے سماچار

۱۔ آریہ سماج گوجرانوالہ کا وارشک اُتسو یکم تا ۴ جون ۱۹۳۵ء ہوگا۔ ۱۹ مئی سے ۳۱ مئی تک ہر روز صبح ہون یگیہ وید منتروں سے ہوا کرے گا۔ اور اس کے بعد ایک آدھ گھنٹہ تک اپدیش ہوا کرے گا۔

۲۸-۲۹-اور ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء کو ۵ سے ۷ بجے شام تک مختلف مضامین پر Debates ہونگے۔

یکم جون ۱۹۳۵ء کو نگر کیرتن ۸ بجے شام سے لے کر رات کے ۱۰ بجے تک ہوگا۔ جو کہ آریہ سماج مندر سے شروع ہو کر مختلف بازاروں میں سے ہوتا ہوا پھر واپس آریہ سماج مندر میں پہنچے گا۔

۲-اور ۳ جون کو عام کارروائی اُتسو ہوگی۔ جس کا پروگرام الگ شائع ہوگا۔

۴ جون کو استری سماج کا جلسہ دوپہر ایک بجے سے ۵ بجے شام تک ہوگا۔

(نوٹ۔ یہ کل کارروائی آریہ سماج مندر میں ہوگی۔

(دیویدتہ مل منتری آریہ سماج گوجرانوالہ)

آریہ سماج میرپور کا شوک پرستاو

۹ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ کو آریہ سماج میرپور نے اپنے جنرل اجلاس میں منتری لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی اچانک مرتیو پر شوک پرگٹ کیا۔ اُن کے جیون کے قابل تقلید گنوں کا حاضرین پر اظہار کیا گیا۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

گورو کل گوجرانوالہ کے سماچار

اس سال بھی گوروکل گوجرانوالہ کے سب برہمچاری میٹرک کے امتحان میں پاس ہو گئے ہیں۔ ضلع بھر کے سکولوں میں یہ اول نمبر پر رہا ہے۔

سلور جوبلی ہاکی میچ میں خالصہ ہائی سکول سے بڑے سخت مقابلہ کے بعد گوروکل ہذا نے ایک گول پر فتح حاصل کی ہے حالانکہ خالصہ ہائی سکول کی ٹیم میں بڑے بڑے کھلاڑی اور اولڈ سٹوڈنٹس بھی شامل تھے۔ خالصہ ہائی سکول والے اپنے ساتھ بینڈ بھی لائے تھے۔ کہ میچ جیتنے کے بعد جلوس نکالیں گے۔ لیکن پورے گھنٹہ بھر کے مقابلہ کے بعد جب گوروکل کی ٹیم نے ایک گول دے دیا۔ تو بینڈ والے اپنا سا منہ لے کر چل دئے۔ اب گوروکل پارٹی کشمیر جانے کی تیاری کر رہی ہے۔ وہاں جا کر ہر دو سماج ...

ہی پڑھائی بھی کرے گی۔

اگر کوئی سجن اپنے کسی عزیز کو گوروکل ہذا میں داخل کرانا چاہیں۔ تو کرا سکتے ہیں۔ اس سال فیس بھی کم کر دی گئی ہے۔

(گوبند رام منیجر گوروکل ہذا)

آریہ سماج جھجر کے سماچار

آریہ سماج جھجر نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۲ مئی ۱۹۳۵ء میں لالہ رگھبر دیال صاحب وکیل کی تجویز پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔

۱۔ آریہ سماج جھجر کو یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی۔ کہ دیا نند جنم شتابدی میں منظور کئے ریزولیوشن کے مطابق بابو گھنیشام سنگھ جی گپتا ممبر لیجسلیٹو اسمبلی نے اسمبلی میں "انتر جاتیہ وواہ بل" پیش کیا ہے۔ نیز آریہ سماج ہذا کا یہ جلسہ اس بل کی پُرزور حمایت کرتا ہے اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اسمبلی کے آئندہ سیشن میں اس بل کو ایکٹ بنوانے میں پوری پوری مدد دے۔

۲۔ یہ کہ جھجر آریہ سماج کو فیروز آباد میں کئے گئے بے رحمانہ مظالم کی بابت معلوم کر کے سخت رنج اور افسوس ہوا ہے اور یہ مظلومین اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے نیز گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ (Ferozabad riot) اور وہاں کے مقامی افسران کے .... (Subsequent Conduct) کے بارہ میں ایک پبلک انکوائری جلد سے جلد کی جائے۔

(پرسرام منتری آریہ سماج جھجر)

آریہ سماج ڈگشائی کا چناؤ

۱۱ مئی ۱۹۳۵ء کو رات کے آٹھ بجے آریہ سماج مندر میں عہدیداران کا چناؤ یوں پر کار ہوا۔

پردھان۔ ماسٹر دت رام جی + منتری۔ مہاشہ توتا رام جی + سنیکت منتری مہنگا رام + منیجر کنیا پاٹھشالہ مہاشہ دلبیراج جی +

انترنگ سبھاسد:- ۱۔ مہاشہ بھگت رام جی ۲۔ مہاشہ آتما رام جی ۳۔ مہاشہ کوڑا مل جی

(مہنگا رام سہگل سنیکت منتری آریہ سماج ڈگشائی)

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

جگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

قابر ڈی آکرا ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

ہیضہ کیلئے تیر بہدف

کافور (REGD)

اصلی عرق کافور ہیضہ گرمی کے دست پیٹ کے درد سوء ہضم بند کرنے اور آرام کرنے کی ہندوستانی بیٹا دوا ہے۔ ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک عیالدار و مسافر کو ہمیشہ سے کافور کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کے لئے معروف یہ ایک دوا مفید ثابت ہو کر شہرت حاصل کر چکی ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ اس کے ایک بوند روزانہ استعمال سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی عرق کافور سے ہوشیار۔ قیمت فی شیشی ۶ر- ڈاک محصول تین شیشیوں تک ۷ر

یورا (REGD)

ہیضہ ہونے پر پیشاب عموماً بند ہو جاتا ہے۔ اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے موقع پر اسے استعمال کرنے سے پیشاب کھل کر آنے لگتا ہے۔ اس لئے ہیضہ کے زمانہ میں اسے بھی پاس رکھنا ضروری ہے۔ ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا اور کسی سبب سے پیشاب کم یا بند ہو جائے۔ تو اسے استعمال کریں۔ فائدہ ہوگا۔

قیمت فی شیشی چھ آنے۔ ڈاک محصول سات آنے

نوٹ:- دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک ورڈ اور نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے!

گوروکل آیورویدک فارمیسی

براہمی بوٹی
دماغ کو طراوت دیتی ہے

چیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا طاقت ہے بچوں کو موٹا تازہ کرتا ہے
کھانسی - دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے - قیمت چار روپیہ سیر

براہمی تیل

بھسمنی سرمہ

ان مریضوں کی بدولت آنکھیں یا ... جن میں اسکے استعمال سے آنکھیں ... دور ... جالا وغیرہ ... قیمت صرف تین روپیہ تولہ

فہرست ... مفت

مہاشہ جی نمستے -
آپ کا سرمہ آنکھوں کے واسطے از حد مفید ہے - سوائے اس کے آرام آنا مشکل ہے - براہ مہربانی ایک شیشی جلد بھیج دیں ::
(دستخط) میسرز سیکانگ سٹورس - سیکانگ (اپر برہما)

جناب مینیجر صاحب نمستے -
آپ کا سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا - اس سے بڑھکر شاید ہی کوئی سرمہ ہوگا - میری عینک لگانے کی عادت چھوٹ گئی - نہایت مشکور ہوں ::
(دستخط) ٹھکور رام دیوان چند مینکرس - کرتارپور - (جالندھر)

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گوروکل کانگڑی - ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لدھیانہ - شری پنڈت وشنو دت جی النکار اوشدھالیہ - کوچہ لاٹومل — ہردوار - شدھ کھادی بھنڈار - موتی بازار ::
بہاول نگر - مہاشہ جیشٹھا نند جی آریہ اوشدھالیہ — پشاور شہر - مہاشہ برج لال جی ککڑ اینڈ سنز - چوک ریشم گراں
شملہ - شری پرتھوی چند جی ٹھاکر برادرس لوئر بازار — سلطانپور لودھی - شری سنت رام جی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

کृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قیمت سالانہ للعہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ممالک غیر سے للعہ
نشتہاری عہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۲۰ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲ جون ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY 2ND JUNE 1935 | نمبر ۲۲

آریہ سماج کے نیم

۵ ۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ۔
۶ ۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۔
۷ ۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے ۔
۸ ۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے ۔
۹ ۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ۔
۱۰ ۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے ۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

آریہ سماج کے نیم

۱ ۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔
۲ ۔ ایشور سچدانند سروپ ۔ نراکار ۔ سرو شکتیمان ۔ نیائے کاری ۔ دیالو ۔ اجنما ۔ اننت ۔ نروکار ۔ انادی ۔ انوپم ۔ سرو آدھار ۔ سرویشور ۔ سرو ویاپک ۔ سرو انترجامی ۔ اجر ۔ امر ۔ ابھے ۔ نتیہ ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے ۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔
۳ ۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کی پستک ہے ۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔
۴ ۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا ادیت رہنا چاہئے ۔

وید امرت

یجروید | رگوید

ओ३म् भद्रं कर्णेभिः शृणुयाम देवा भद्रं पश्येमाक्षभिर्यजत्राः ।
स्थिरैरङ्गैस्तुष्टुवाँ सस्तनूभिर्व्यशेमहि देवहितं यदायुः ॥

ہے دیو! ہم سروداا شبھ کاریوں میں لین رہیں ۔ ہماری سب اندریاں اپنا ٹھیک ٹھیک کاریہ کریں ۔ ہمارے کان تیری ہی گن گاتھا سننے کے لئے سدیو اُتسک رہیں ۔ ہمارے ہردیہ مندروں میں تیری ہی پوجا ہو جس سے ہمارا من پوتر ۔ آتما شدھ اور بدھی نرمل ہو ۔ ہماری جہائیں دین دکھیوں کے رکھشا ارتھ ہی اٹھیں ۔ ہماری آنکھیں پرکرتی کے انوپم سوندریہ کو نہارنے کے لئے ہی سدیو اُتسک ہوں کیونکہ پرکرتی کے سوندریہ میں تیرے سوروپ کا پرتی بمب پایا جاتا ہے ۔ نشا کی کالما میں ۔ سندھیا کی لالما میں گگن چمبی پربت چوٹیوں کی گمبھیرتا میں ۔ رجنی کی نیرودتا میں ۔ پکشیوں کے سمدھر گان میں اور سورم سمن کلیوں کی مسکان میں تیرے ہی مہان سوروپ کا درشن ہوتا ہے ۔ پرنتو اگیانتا وش ہماری یہ اندریاں تیرے اس مہان سوروپ کو جاننے میں اسمرتھ ہیں ۔ تو ہمارے اس اگیان اندھکار کو دور کرنے کے لئے مہان آتماؤں کو پرتھوی پر جنم دیتا ہے ۔ ان کو پریرت کرتا ہے ۔ اور انوکک شکتی دیتا ہے ۔ جس سے کہ وہ سوریہ کی طرح تیجسوی ہو کر اپنے گیان کی کرنوں سے ہمارے اس اگیان اندھکار کو دور کر دیتے ہیں ۔ تو دھنیہ ہے ۔

ہے دیا نیدھ! ہمیں ایسا بل دو ۔ ایسی شکتی دو ۔ ایسی بدھی دو جس سے ہم سروداا تیری ہی بھگتی اور اپاسنا میں لگے رہیں ۔ ہماری ہردیہ تنتری کے تار تیرے لئے اور گن کے سننے ہی جھنجھنا اٹھیں ۔ ان مہان آتماؤں کو جن کو تو ہمارے اپکار کے لئے بھیجتا ہے ۔ ان کے بتلائے ہوئے مارگ کا ہم انوکرن کرنے والے ہوں ۔ ان کے رن سے ہم مکت ہو جائیں ۔

سام وید | اتھرو وید

(اوم شم)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

برہما دیش میں ویدک دھرم کا پرچار

آریہ پرتی ندھی سبھا برہما - آریہ سماج و آریہ استری سماج مانڈلے کے شاندار اجلاس

۱۳ر اپریل تا ۱۶ر اپریل ۱۹۳۵ء

نگر کیرتن:- ۱۳ر اپریل ۱۹۳۵ء کو ہون یگیہ اور پرارتھنا کے بعد ٹھیک ۵ بجے شام نگر کیرتن شروع ہوا۔ سب سے آگے اوم کا جھنڈا - اس کے پیچھے ہری جن بھائیوں کا بینڈ بج رہا تھا اس کے پیچھے آریہ دیویوں کی ٹولیاں اپنے آچاریہ رشی دیانند کا سندیش لوگوں تک پہنچا رہی تھیں اس کے پیچھے آریہ نوجوان جوشیلے بھجنوں کے ذریعہ لوگوں میں روح پھونک رہے تھے۔ اس کے بعد پنڈت ستیہ پال جی - پنڈت شو بہاری جی - مہاشہ چندر داس جی اور سردار ٹہل سنگھ جی وغیرہ اپنی اپنی بھجن منڈلیوں کے ساتھ سبق آموز بھجنوں کے ذریعہ لوگوں کو آریہ جاتی کے شاندار مشن کا پیغام سنا رہے تھے - پنڈت ستیہ پال جی کے بھجنوں نے لوگوں کو خوب اپنی طرف کھینچ رکھا تھا۔ بیچ بیچ میں "ویدک دھرم کی جے" اور "رشی دیانند کی جے" کے فلک شگاف نعرے گونجائے جا رہے تھے۔ مارواڑی روڈ پر مارواڑسی نوبوک سنگھ کے نوجوانوں نے جلوس کو شربت پلایا۔ غرضیکہ نگر کیرتن بڑی کامیابی سے ختم ہوا۔

اوم کا جھنڈا:- ۱۴ر اپریل ۱۹۳۵ء کو ہون یگیہ اور پرارتھنا کے بعد پنڈت پرمانند جی نے "ویدک دھرم کی جے" کے نعرہ کے ساتھ جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس کے بعد پنڈت ودیا برت جی نے جھنڈے کا ایک گیت گایا۔

جلسہ کی کارروائی:- ۱۵ر اپریل تک روز صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک اور دوپہر کے بعد ۲ سے ۵ بجے تک بھجنوں اور اپدیشوں کا پرواہ جاری رہا۔ جن میں مہاشیوں کے بھجن اور پنڈت پرمانند جی بی۔ اے اور پنڈت ودیا برت جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا برہما کے پر اثر ویاکھیان ہوتے رہے۔ اس سال جلسہ میں گزشتہ سال کی نسبت حاضری بہت زیادہ رہی۔

اپیل اور دھن سنگرہ:- ۱۵ر اپریل ۱۹۳۵ء کو ۸ پنڈت ودیا برت جی نے دھن کے لئے اپیل کی جس پر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول - کنیا پاٹھ شالہ اور وید پرچار فنڈ کے لئے تقریباً ۲۲۰۰ روپے اکٹھے ہوئے جن میں سے ۳۵۰/ روپے وید پرچار فنڈ کے لئے ہیں۔ گزشتہ سال کل ۱۴۰۰/ روپے موصول ہوئے تھے۔

آریہ استری سماج کا جلسہ:- ۱۶ر اپریل ۱۹۳۵ء کو آریہ استری سماج مانڈلے کا جلسہ خوب دھوم دھام سے منایا گیا جس میں شریمتی کرشنا کماری سناتکہ کنیا گوروکل ڈیرہ دون اور پنڈت ودیا برت جی اپدیشک کے "استری شکشا" پر منوہر ویاکھیان اور پنڈت ستیہ پال جی و پنڈت شو بہاری جی کے بھجن ہوئے - اپیل پر آریہ کنیا پاٹھ شالہ کو ۲۰۰ روپیہ اور وید پرچار فنڈ کو ایک سو روپیہ دان پراپت ہوا - شریمتی لاجونتی دیوی جی دھرم پتنی ڈاکٹر دیوی چند جی کی بدولت یہاں استریوں میں کافی بیداری ہے۔

آریہ استری سماج کا چناؤ:- آریہ استری سماج کا چناؤ حسب ذیل ہوا:-

پردھانہ - شریمتی لاجونتی دیوی جی دھرم پتنی ڈاکٹر دیوی چند جی شرما +

اپ پردھانہ -	" ودیاوتی جی	" "	ایل - ڈی - ورما جی وکیل +
منتری -	" ودیاوتی "	" "	پنڈت ودیا برت جی اپدیشک +
اپ " -	" کوشلیا دیوی جی	" "	بابو لچھمن داس جی +
کوشادھیکشا - "	ننند رانی "	" "	مرحوم رام لال " کالڑا +
پستکا " -	" درگاوتی "	" "	بابو رام چند رجی اپل +

ان کے علاوہ ۱۴ دیویاں انترنگ سبھا کی سدسیہ چنی گئیں +

آریہ پرتی ندھی سبھا کا سالانہ اجلاس:- ۱۴ - اور ۱۵ر اپریل ۱۹۳۵ء کو آریہ پرتی ندھی سبھا برہما کا سالانہ جنرل اجلاس ہوا جس میں مانڈلے سیکاگ - شیوبو - میمیو - رنگون - مونشیور - پیمیو اور پنجاب کی آریہ سماجوں کے پرتی ندھی بھی شامل ہوئے - پہلے روز گزشتہ سال کی رپورٹ اور حساب کتاب پیش ہو کر پاس ہوا - اور دوسرے روز عہدیداروں کا انتخاب اور کئی

عہدیداران کا چناؤ:- عہدیداران کا انتخاب حسب ذیل ہوا:-
پردھان نرنجن داس جی سہگل + اپ پردھان ڈاکٹر گورو دت جی (رنگون) اور مسٹر ایل - ڈی - ورما وکیل + منتری رام چند بھارتی + اپ منتری لالہ چندر داس جی + کوشادھیکش بابو ہر بھگوان جی + آڈیٹر ڈاکٹر سیتا رام جی +
ممبران انترنگ سبھا:- رائے بہادر بابو شندر سنگھ جی - رائے صاحب بابو کرم چند جی انجنیئر - بابو پربھو دیال جی - پنڈت رتنا مبر دت جی چند ولہ اور بابو ہری ولنش جی +
(منتری آریہ سماج مانڈلے)

ضرورت کے اشتہارات کے لئے
"پرکاش" کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے (مینیجر)

ضرورت ہے

دولت رام آریہ کنیا پاٹھ شالہ بنوں کے لئے ایس - وی - اور جے - وی ٹرینڈ سنسکرت جاننے والی استانیوں کی ضرورت ہے جو مڈل کی جماعتوں کو بذریعہ ہندی تعلیم دے سکیں۔ درخواستیں معہ کم از کم تنخواہ جو منظور ہو۔ بخدمت مینیجر صاحب آنی چاہئیں۔
سندر سنگھ سیکرٹری دولت رام آریہ کنیا پاٹھ شالہ بنوں

آریہ ساہتیہ منڈل کی پستکیں

ستیارتھ پرکاش:- ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد - نیا سنسکرن - بڑھیا کاغذ و چھپائی - غیر مجلد ۸/ - مجلد ۸/۲ +
دی فاؤنٹین ہیڈ آف ریلیجن:- شری گنگا پرشاد جی جج کرت - انگریزی پڑھے لکھے کو ویدک دھرم کی سریشٹھتا سمجھانے کے لئے اپورو ہے - مجلد ۲/۱
دی پرنسپل آف آریہ سماج:- شری پنڈت چمو پتی جی کرت - اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی ویگیانک ویاکھیا کی گئی ہے - مولیہ ۶/۱
دی آریہ ٹریکٹس:- اس انمول پستک میں ویدک سدھانتوں پر دئے ہوئے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے یہ ویاکھیان اجمیر اور دو شتابدی پر چیدہ ودوانوں نے دئے ہیں - مولیہ ۸/۱
دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ چیپٹر پرابلم:- اس میں پنڈت گنیش دت گوسوامی نے آریہ ورنوں کے سدھانت کا سمجھایا ہے - مولیہ ۲/۱
دی اوٹ لائنز آف آریہ سماج:- شری گیان جی کرت - سکولوں کالجوں آدی میں بانٹنے کے لئے انمول ہے - مولیہ ۱/
پتہ:- منتری آریہ سماج مدراس

جاٹ ور کی ضرورت

جاٹ خاندان کی سولہ سالہ خوبصورت کنیا کے لئے جو مڈل ہندی تک آریہ کنیا شالہ اور انگریزی پڑھی ہوئی ہے اور گھر کے کام کاج وسوئی سلائی کے کام میں بخوبی واقف ہے۔ ایک جاٹ خاندان کے برسر روزگار یا معلم کالج عمر ۲۵ سال آریہ وچار نوجوان کی ضرورت ہے۔ اضلاع جالندھر اور ہوشیارپور والوں کو ترجیح دی جائے گی۔
متھرا داس ۱۲۲ سوبا برن روڈ - پوسٹ آلون - رنگون (برہما)

وی - پی آتے ہیں

ماہ جون میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے انہیں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہئے کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۱۶ر جون کا پرچہ ۱۲ر جون کو بذریعہ وی پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو صاحبان اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور نہ کسی وجہ سے وی - پی وصول کرنا چاہیں - وہ بہت جلد اطلاع دیدیں۔ بعض اصحاب کے وی پی بہت تاریخ مقررہ کے بعد وصول ہوتے ہیں جس سے ہمارا وی - پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ لہٰذا خریدار صاحبان کو چاہئے کہ وہ اپنا چندہ بہر صورت ۱۲ر جون سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں پہنچا دیں۔ یا بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔
(مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

انگریز انسپکٹر پولیس پر قاتلانہ حملہ!

امرت سر ۲۹ر مئی۔ چھاؤنی سے انگریز انسپکٹر پولیس پر قاتلانہ حملہ کی سنسنی خیز خبر موصول ہوئی ہے۔ واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں کہ ۲۵ اور ۲۶ر مئی کو متواتر دو ڈاکو گوروں کی بارکوں میں داخل ہو کر ان کا سامان اٹھا لے گئے۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ اور تیسرے روز پولیس کا انسپکٹر انگریز انسپکٹر مسٹر ڈیوی سن اکیلا رات کو بارکوں میں گیا۔ رات کے ۲ بجے بارکوں میں شور ہوا کہ ڈاکو آ پہنچے ہیں۔ مسٹر ڈیوی سن اس طرف گیا۔ اور دو سکھوں کو جو دراصل ڈاکو تھے لیکن خاکی وردی پہنے ہوئے تھے۔ سپاہی سمجھ کر آگے نکل گیا۔ ایک ڈاکو نے تلوار سے اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے وار کو اپنی چھتری پر روکا لیکن چھتری ٹوٹ گئی۔ اور وار سے اس کی کلائی پر گہرا زخم پہنچا۔ پولیس افسر نے پستول نکال لیا۔ جسے دیکھ کر ڈاکو بھاگ نکلے۔ مگر انسپکٹر نے اندھیرے میں ان پر فائر کئے۔ جس سے ایک ڈاکو زخمی ہو گیا۔ پولیس نے ایک گاؤں سے ایک شخص کو جو زخمی ہے۔ گرفتار کر لیا ہے۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ جب پولیس افسر پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ تو گورے اپنے بستروں پر لیٹے رہے۔ اور انہیں پکڑنے کی کوشش نہ کی۔

قیدی بھاگ گیا:- کراچی۔ شکارپور سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ایک قیدی پولیس کی نگرانی میں ایک باغ میں کام کر رہا تھا۔ کہ مقدم کو غافل پا کر بھاگ نکلا۔ اس سلسلہ میں مقدم کو معطل کر دیا گیا ہے۔

ماسٹر موتا سنگھ جیل بھیج دئے گئے:- جالندھر ۲۷ر مئی۔ ماسٹر موتا سنگھ کے خلاف باغیانہ تقریریں کرنے کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کے سلسلہ میں آج ماسٹر صاحب کو جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے تا فیصلہ مقدمہ امن قائم رکھنے کے لئے ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ مقدمہ ۴ر جون کو پیش ہوگا۔ جبکہ گواہان استغاثہ کی شہادت ہوگی۔

ینگ مین ہند و ایسوسی ایشن کا قیام:- امرت سر ۲۸ر مئی۔ ہندو نوجوانوں کے سوشل سدھار کے لئے یہاں ینگ مین ہندو ایسوسی ایشن جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

پریس ایکٹ وغیرہ کو دوبارہ نافذ کرنے کا فیصلہ

دہلی ۳۰ر مئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بات کا اب قطعی فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس شملہ میں جو ستمبر میں منعقد ہوگا۔ نہ صرف پریس بل ہی پیش ہوگا۔ بلکہ دیگر سخت گیرانہ قوانین کہ جن کی میعاد اس سال کے آخیر میں ختم ہوگی۔ از سر نو پیش کیا جائے گا۔ سپیشل اجلاس کے نومبر میں بلانے کے متعلق فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے گورنمنٹ ان قوانین کو چند ترامیم کے ساتھ نئے بلوں کی صورت میں پیش کرنا چاہتی ہے۔ تاکہ اسی اجلاس میں پاس ہو جائیں۔ اس فیصلہ پر پہنچنے میں یہ تاخیر اس لئے ہو گئی ہے کہ گورنمنٹ ہند اس معاملہ کے متعلق صوبجاتی حکومتوں سے تبادلہ خیالات کر رہی تھی۔ سرکاری حلقوں میں تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صوبجاتی حکومتیں عام طور پر ان قوانین کو از سر نو نافذ کرنے کی حمایت میں ہیں۔

کانگرس کے ممبروں کی بھرتی:- لاہور ۲۸ر مئی۔ حسب اعلان پنجاب صوبہ کانگرس کمیٹی نے کانگرس کے پروپیگنڈہ اور کانگرس کے ممبروں کی بھرتی کے لئے صوبہ بھر کے دورہ کا انتظام کیا ہے۔ کانگرسی ممبران کی بھرتی کی آخری تاریخ میں صرف ۲ ہفتے باقی ہیں۔ بابا گورودت سنگھ کاما گاٹا مارو نے حال ہی میں ضلع نائل پور میں اسی سلسلہ میں مختلف جگہوں کا دورہ کیا ہے۔ اب باباجی ماسٹر راجا رام سابق مارشل لاء قیدی اور پنڈت چیا رام کے ساتھ ۲۹ مئی سے ۱۱ر جون تک جالندھر۔ لدھیانہ۔ انبالہ۔ کرنال۔ سرسہ۔ روہتک۔ اوکاڑہ۔ میاں چنوں۔ ملتان۔ ڈیرہ غازی خان۔ حافظ آباد اور سیالکوٹ کا دورہ کریں گے۔

لالہ کدار ناتھ سہگل جنرل سکرٹری پنجاب صوبہ کانگرس کمیٹی بھی جون کے پہلے ہفتہ میں سرگودھا۔ بھلوال۔ بھیرہ۔ میانی اور جہلم کا دورہ اسی سلسلہ میں کریں گے۔

تعزیوں کا جلوس نہیں نکالا گیا:- مالیر کوٹلہ۔ مسٹر محمد ظہیر علی ایڈووکیٹ سکرٹری انجمن اشاعت لکھتے ہیں۔ کہ مالیر کوٹلہ میں دلدل اور تعزیوں کے جلوس پر بموقعہ عشرہ محرم ریاست کی طرف سے پابندی عاید کی جا چکی تھی۔ اس لئے مراسم تعزیہ داری ادا نہیں کئے گئے۔ اخبارات میں جو خبر اس سلسلہ میں چھپی ہے۔ وہ بے بنیاد ہے۔

یک وقت چار بچے:- اٹاوہ موضع بالا پور کی ایک ہری جن عورت کے یہاں یک وقت چار بچے پیدا ہوئے۔ مگر پیدائش سے تھوڑے ہی عرصہ بعد چاروں مر گئے۔

ڈاکوؤں اور پولیس کا تصادم:- جبل پور ۲۸ر مئی۔ بگھیلی ریاست گوالیار سے ڈاکہ کی ایک واردات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں ڈاکو ۲۵۰۰ روپے کے زیورات چھین کر لے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں کے ایک مسلح گروہ نے موضع انگرا میں ایک بنئے ساہوکار کے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔ پولیس کی ایک پارٹی بہت سے دیہاتیوں کے ساتھ موقع پر پہنچ گئی۔ اور اس نے ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا۔ ڈاکو اپنے آپ کو مقابلہ میں کمزور پا کر بھاگ نکلے۔ اور بھاگتے ہوئے انہوں نے پولیس پر گولیاں چلائیں۔ مگر کوئی زخمی نہ ہوا۔

ڈپٹی کمشنر رخصت پر:- فیروز پور۔ مسٹر اختر حسین ڈپٹی کمشنر فیروز پور یکم جون سے چار ماہ کی رخصت پر روانہ ہو جائیں گے۔ دوران رخصت میں مسٹر شیخ معین الدین آئی۔ سی۔ ایس قائم مقام ڈپٹی کمشنر ہوں گے۔

ہوائی طاقت میں اضافہ:- لنڈن ۲۷ر مئی۔ گزشتہ دیوار کو وزیر محکمہ ہوائی نے اپیل شائع کی تھی۔ کہ رائل ایئر فورس میں بھرتی کی جائے۔ اس وقت تک ۸۰۰۰ بھرتی ہونے کے خواہشمندوں کی درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ درخواستیں زیادہ تر ان نوجوانوں کی ہیں۔ جو مختصر ملازمت کی کمیشن اور پائلٹ سروس چاہتے ہیں۔

پشاور میں آریہ کانفرنس:- آریہ سماج ڈھکی نعل بندی پشاور شہر کے سالانہ جلسہ کے موقع پر دو جون کو بوقت ایک بجے سے ۳ بجے بعد دوپہر تک ایک آریہ کانفرنس ہوگی جس میں آریہ سماج کی آئندہ کی تجاویز پر غور ہوگا۔

شریمتی امرت کور کا پران تیاگ برت شروع

بمبئی ۲۸ر مئی۔ شریمتی امرت کور بنت سنگھ نے اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی موجودگی میں اپنے گھر میں پران تیاگ برت شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے برت شروع کرتے ہوئے کہا۔ گورو گوبند سنگھ کی عزت کے لئے میں بمبئی کی بھلائی کی خاطر اور ملک کی بہتری کے لئے یہ برت رکھ رہی ہوں۔ میں پرماتما کے سامنے قسم اٹھاتی ہوں کہ جب تک سکھ لیڈر متحد نہیں ہوں گے۔ میں برت جاری رکھوں گی۔ چاہے میری جان بھی چلی جائے۔ شریمتی امرت کور کو بہت سے خطوط برت کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کرنے کے متعلق موصول ہو رہے ہیں۔ شریمتی جی کی عمر ۵۰ سال کی ہے۔ اور وہ اپنی شادی کے سلسلہ میں ہوئی ہے ... سوائے فریادی کے سلسلہ میں ... بسر کر چکی ہیں۔

دو بندوقوں کی برآمد:- منٹگمری ۲۸ر مئی۔ ڈپٹی کمشنر کی قیادت میں پولیس پارٹی نے کل کیمپ ڈرین میں ایک برہمن کے مکان پر چھاپہ مارا۔ اور دو بندوقیں اور بہت سے کارتوس برآمد کئے۔ مکان میں رہنے والے دونوں اشخاص اور ان کا ہمسایہ گرفتار کر لئے گئے۔

سکھ اتحادی کمیٹی کی میٹنگ:- راولپنڈی ۲۸ر مئی۔ سکھوں میں اتحاد قائم کرنے کے لئے گوجرانوالہ کانفرنس نے جو سب کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کی میٹنگ ۵ر جون کی بجائے ۲ر جون کو شام کے ساڑھے چھ بجے منعقد ہوگی۔

سائیکل پر دورہ:- الہ آباد ۲۸ر مئی۔ ایک آسامی مسٹر کے۔ آر۔ بہاٹے کل سائیکل پر یہاں پہنچا۔ وہ ہندوستان کا دورہ کر رہا ہے۔ اس کا کہنا ہے۔ کہ وہ ۲۳ر فروری کو گوہاٹی سے سائیکل پر روانہ ہوا تھا۔ اور اس نے ۳۱۴۱ میل کا سفر طے کیا ہے۔ وہ ۷۰ سے ۸۰ میل کا سفر روزانہ طے کرتا ہے۔

بابو راجندر پرشاد پٹنہ میں:- پٹنہ ۲۸ر مئی۔ بابو راجندر پرشاد کانگرس پریزیڈنٹ کل صبح یہاں پہنچے۔ اور بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی۔ وہ کل بہار کے باقی دورہ کو ختم کر دینے کے لئے بمبئی روانہ ہوں گے۔

کرتار پور میں پولیس کا چھاپہ:- کرتار پور ۲۷ر مئی۔ صبح ۵ بجے مقامی پولیس نے سردار رام سنگھ اجیت پولیٹیکل کارکن کے مکان کی تلاشی لی۔ تلاشی تین گھنٹہ تک جاری رہی۔ مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہوئی۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

باباگوردت سنگھ کی علالت :-

حیدرآباد۔ باباگوردت سنگھ جی جو پراونشل کانگرس کمیٹی کی طرف سے کانگرس کی تنظیم کے لئے ضلع لائل پور کا دورہ کر رہے تھے۔ اچانک بیمار ہو گئے ہیں انہیں پیچش کے ساتھ پیشاب میں خون آنا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ باباجی اپنی پارٹی کے ساتھ لاہور روانہ ہو گئے ہیں ؛

۵۰ ہزار روپیہ کا غبن :-

بنارس ہندو یونیورسٹی کے منتظمان نے انجنیرنگ کالج کے اکاؤنٹس کلرک کاشی ناتھ بھٹاچاریہ کے خلاف پچاس ہزار روپیہ کے غبن کے الزام میں پولیس میں رپورٹ درج کرائی ہے ؛

بریلی میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ :-

بریلی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے احتیاطی تدابیر کے طور پر شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے پولیس نے بھی وسیع انتظام کئے ہوئے ہیں جہلم کا جلوس نکالا جائے گا ؛

جیل ڈاکٹر معطل کر دیا گیا :-

آگرہ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مینجر جانب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل آگرہ نے ایک قیدی کا علاج اچھی طرح نہ کرنے کی وجہ سے ایک جیل ڈاکٹر کو معطل کر دیا ہے۔ تفاصیل تو معلوم نہیں ہو سکیں۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر نے ایک قیدی کا جو ایک خطرناک بیماری میں مبتلا تھا۔ اچھی طرح سے علاج نہ کیا۔ اس بات کا علم ہونے پر سپرنٹنڈنٹ نے تحقیقات کی۔ اور ڈاکٹر کو معطل کر دیا۔ مزید تحقیقات جاری ہیں ؛

لاہور ہائیکورٹ کا قائمقام چیف جسٹس :-

لاہور۔ سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس ہائیکورٹ رخصت پر انگلستان چلے گئے ہیں۔ ان کی جگہ مسٹر اڈیسن بطور قائمقام چیف جسٹس کام کریں گے ؛

راگ ودیا کا ماہر ۴½ سالہ لڑکا :-

لاہور چھاؤنی۔ ماسٹر امرناتھ کپور کے چھوٹے سے لڑکے نریندرناتھ نے جس کی عمر ۴½ سال کی بتلائی جاتی ہے۔ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں دو سلور میڈل حاصل کئے ہیں۔ یہ تمغے راگ ودیا کے سلسلہ میں دئے گئے ہیں۔ لڑکا تمام راگ اچھی طرح گا سکتا ہے ؛

۱۰۰ گھنٹے متواتر پیرے گا :-

کلکتہ ۲۷ مئی۔ مشہور تیراک مسٹر پرفل گھوش رائل لیک میں متواتر ایک سو گھنٹے تک تیرنے کے لئے ۲ جون کو زور آزمائی کریں گے ؛

طالب علم کا اقدام خود کشی :-

لاہور۔ ۲۷ مئی۔ تارو چند سنہا نے جو پنجاب یونیورسٹی کے گزشتہ امتحان ایف۔ اے میں شریک ہوا تھا۔ پارہ کھا کر خود کشی کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ اسے فیل ہو جانے کا خدشہ تھا۔ پولیس نے اسے گرفتار کر لیا ہے ؛

ریزرو بنک کا اجلاس :-

بمبئی ۲۷ مئی۔ ریزرو بنک آف انڈیا کا ایک اہم اجلاس ۴ جون کو بمبئی میں منعقد ہو گا جس میں بنک کے کام کے متعلق چند اہم مسائل مثلاً بنک کے مختلف ڈیپارٹمنٹ کہاں کہاں رکھے جائیں۔ ... وغیرہ وغیرہ

آچاریہ رام دیو کو ایڈریس :-

کراچی۔ میونسپلٹی کے ۱۴ سرکردہ ممبروں نے پریذیڈنٹ کو درخواست بھیجی ہے کہ آچاریہ رام دیو۔ شریمتی شنو دیوی اور جنہ جیمنی جی جو سندھ آریہ سمیلن کے سلسلہ میں یہاں آ رہے ہیں۔ ایڈریس پیش کرنے اور اس کے لئے ۱۰۰ روپیہ منظور کرنے کی تجویز پر غور کرنے کے لئے کمیٹی کی ایک خاص میٹنگ بلائی جائے ؛

سابق انکم ٹیکس افسر کا قتل :-

پشاور ۲۷ مئی۔ سید عثمان باشا سابق انکم ٹیکس آفیسر ریاست سوات اپنے مکان واقع موضع میارام میں سویا ہوا تھا۔ کہ چند نامعلوم اشخاص نے اسے بیرحمی سے قتل کر دیا۔ اگلے دن اس کی لاش جھاڑیوں میں سے برآمد ہوئی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ مگر ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا ؛

بیوہ اور اس کی لڑکی دونو کامیاب :-

کومیلا (بذریعہ ڈاک) ایک ۴۶ سالہ بیوہ عورت اور اس کی اکلوتی لڑکی گزشتہ امتحان ایف۔ اے میں بیٹھیں۔ اور دونوں نے اعزاز کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ بیوہ کا نام شریمتی چارو نلنی دت ہے۔ اور وہ کامنی کمار دت ایڈووکیٹ کی سالی ہے۔ لڑکی کا نام انیلا دت ہے ؛

اخبارات پر پابندی :-

بمبئی۔ ۲۷ مئی۔ بمبئی جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی میٹنگ میں بنگال گورنمنٹ کی طرف سے بنگال کے اخبارات پر یوم نظربندان کے سلسلہ میں عائد شدہ پابندی کو پریس کی آزادی میں خبر ضروری مداخلت قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی گئی۔ پریس ایکٹ کے متعلق گورنمنٹ کے ارادوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا ؛

اطالوی سپاہی ایبے سینیا کو :-

ادیس ابابا ۲۷ مئی۔ روملے سے آمدہ ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ پرسوں دو ہزار اطالوی سپاہی بھاری بھرکم سامان جنگ لے کر روملے سے روانہ ہو چکے ہے نیپلز میں شدید نوجوانوں کا انتخاب ہو رہا ہے۔ اور عنقریب چار ہزار سپاہیوں پر مشتمل دو فوجی دستے ایبے سینیا کی جانب رخ کرنے والے ہیں ؛

گورنر بمبئی کی شملہ سے روانگی :-

شملہ ۲۶ مئی۔ گورنر بمبئی لیڈی بیرمورن اور ان کا پرسنل سٹاف آج صبح واپس بمبئی روانہ ہو گئے ؛

سانپ نے عورت کی چھاتی سے دودھ پیا :-

کلکتہ ۲۷ مئی۔ اکولی ڈسٹرکٹ کی ایک عورت نے ایک سانپ کے متعلق عجیب غریب کہانی بیان کی ہے۔ اس نے کہا کہ رات میں اپنے گھر سے نکل کر باہر روانہ ہوئی (تھی) ابھی میں تھوڑی ہی دور گئی تھی۔ کہ میں نے اپنی ٹانگوں کو جکڑا ہوا پایا۔ میں نے اپنی ٹانگوں کو پھیلایا۔ لیکن کوئی اثر نہ ہوا۔ اور مجھے یہ دیکھ کر سخت حیرانی ہوئی۔ کہ ایک سانپ میری ٹانگوں کو لپیٹا ہوا ہے۔ اور اس نے میرے لئے آگے چلنا ناممکن بنا دیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد سانپ نے میری چھاتیوں سے دودھ پینا شروع کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد مجھے چھوڑ کر چلا گیا ؛

ایک جاپانی کا قبول اسلام :-

لمھیا گلی (بذریعہ ڈاک) کابل کا اخبار "اصلاح" لکھتا ہے۔ کہ ایم نکاگا کی جسٹس انسٹرکٹر ملٹری سکول کابل نے جو رخصت لے کر جاپان گئے تھے۔ اور حال ہی میں واپس آئے ہیں۔ ۱۵ مئی کو اسلام قبول کر لیا۔ ان کا نام عبداللہ رکھا گیا ہے ؛

سونے کی ایک اور کان :-

بنگلور ۲۷ مئی۔ کولر گولڈ فیلڈ سونے کی ایک اور کان کی کھدائی عنقریب شروع ہو جائے گی۔ ایک گجراتی سوداگر کان کا ٹھیکہ لینے کے لئے گفت و شنید کر رہا ہے۔ کھدائی جون کے وسط میں شروع ہو جائے گی

جون میں کونسل کا اجلاس نہیں ہو گا :-

لاہور ۲۷ مئی۔ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ گرام سدھار کی سکیم پر غور کرنے کے لئے جون میں پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ہو گا۔ لیکن سکیم کے تا حال تیار نہ ہو سکنے کی وجہ کونسل کا اجلاس ماہ جون میں نہیں ہو گا ؛

برات پر ڈاکوؤں کا حملہ :-

مجیٹھ۔ (ضلع امرتسر) ۲۷ مئی۔ مجیٹھ سے ایک براہمنوں کی ایک برات شام کے وقت وداع کی گئی۔ راستہ میں نوشہرہ کے قریب چند چوروں نے حملہ کیا۔ لیکن برات کے آدمیوں نے دلیری سے مقابلہ کیا۔ دو چوروں کو پکڑ لیا گیا۔ اور حوالہ پولیس کیا گیا۔ دیگر چور دوڑ گئے ؛

سرگودھا میں پلیگ :-

سرگودھا ۲۷ مئی۔ چار یوم کے وقفہ کے بعد شہر میں پلیگ کے چار اور کیس ہو گئے ہیں۔ مگر کوئی موت نہیں ہوئی۔ پلیگ کی وجہ سے سناتن دھرم خالصہ۔ گورنمنٹ ہائی سکول اور گورنمنٹ گرلز سکول ۱۰ جون تک بند کر دئے گئے ہیں۔ آج کل دن کو سخت گرمی اور رات کو سخت سردی پڑتی ہے۔ شہر میں چوہے مرنے کی عام شکایت ہے ؛

انڈیا بل کا آخری مرحلہ :-

الہ آباد ۲۸ مئی۔ یہاں ایک سرکردہ ہندوستانی سیاست دان کا جو آج کل انگلستان میں ہے۔ خط موصول ہوا ہے۔ کہ انڈیا بل جولائی تک پارلیمنٹ کے دونو ہاؤسوں سے پاس ہو جائے گا۔ اور ملکہ معظم اگست میں منظوری دے دیں گے ؛

ہڑتال کے لئے تیار ہو جاؤ :-

دہلی۔ ۲۸ مئی۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے ورکروں کی کانفرنس ختم ہو گئی ہے۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مزدوروں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ چھ ماہ کے اندر اندر عام ہڑتال کے لئے تیار رہیں

ضمنی انتخاب کا فیصلہ :-

آگرہ۔ ۲۸ مئی۔ آگرہ ڈویژن سے اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں مولوی محمد حسین خان کو ۱۱۵۲ اور مولوی انور بدر کو ۵۹۱ ووٹ ملے ؛

لڑکی کیلئے ورکی ضرورت

۱۷ سالہ نوجوان خوبصورت گھر کے کام کاج سے واقف ہندی مڈل پاس کنیا کیواسطے ور کی ضرورت ہے ور کا برسر روزگار ہونا ضروری ہے ذات پات کی کوئی تمیز نہیں "اوم" معرفت اخبار پرکاش لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲۰ جیٹھ سمت ۱۹۹۲

پرتاپ جینتی

زباں پہ بارِ خدایا کس کا نام آیا ——— کہ نطق نے بوسے میری زباں کے لئے

آج بھارت ورش میں سوراجیہ کی یدھ چھڑی ہوئی ہے۔ بھارت ورش کے ہر ایک باسی کی یہ خواہش ہے کہ اس کی ماتر بھومی اپنے داخلی اور خارجی معاملات میں ویسے ہی آزاد ہو۔ جیسے کہ انگلستان۔ جرمنی اور فرانس ہیں۔ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے لوکمانیہ تلک جیسے بھارت سپوت اپنا سروستو سواہا کر گئے۔ اور اسی کی تکمیل کے لئے لنگوٹ بند مہاتما گاندھی اپنے جیون کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ پنجاب کیسری بھی اپنی آہوتی دے چکے ——— پنڈت موتی لال نہرو جیسے اسمبلی کے بے تاج بادشاہ اپنے پرانوں کو نچھاور کر چکے ——— اور یہ کہنا ابھی مشکل ہے کہ بھارت کے کتنے سپوت اس یگیہ کی نذر ہوں گے۔ اور کب تک یہ یدھ جاری رہتا ہے۔ یہ مقام شکر ہے کہ یہ یدھ اہنساتمک ہے۔ تشدد کا اس میں لیش ماتر نہیں۔ اور نہ ہی آخیر تک اس میں ایسا ہونے کی سنبھاونا ہے۔

اتہاس سے ناواقف انسانوں کے خیال میں شاید یہ یدھ نیا ہو۔ لیکن جن لوگوں نے بھارت کے اتہاس کو غور سے پڑھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ جب سے اس پنیہ بھومی میں ودیشیوں کے آکرمن شروع ہوئے ہیں۔ اور اس ملک کی راج نیتی ودیشی جواریوں کا شکار ہوئی ہے۔ تب سے اس ملک میں وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی ایسے ویر نے جنم دھارن کیا ہے۔ جس نے آزادی کی اگنی کو پرجولت رکھنے میں اپنے آپ کو قربان کر دیا ہے۔ اور اس وقت تک دم نہیں لیا۔ جب تک کہ دنیا کو اپنی ہستی کا نمایاں احساس نہیں کرا دیا۔

دنیا کے دوسرے ممالک کی یہ بدقسمتی تھی۔ کہ انہوں نے جب سوتنترتا کی یدھ چھیڑی۔ تو اس کو جاری رکھنے کے لیے انہوں نے نہ جائز سادھنوں کی پرواکی۔ اور نہ ناجائز کی۔ دنیا کا کوئی ایسا گناہ نہ تھا۔ جس کا ارتکاب دنیا کے مہذب ممالک یا اقوام نے حصول مقصد کے لئے ضروری نہ سمجھا۔ خود انگلستان کے مدبروں نے آئینی و غیر آئینی کا کیا ذکر۔ جابر حکمرانوں کے خلاف مسلح بغاوت کرنے سے دریغ تک نہ کیا۔ شاہ جان کو (Barons) کے ہاتھوں ذلیل ہونا پڑا۔ شاہ چارلس اول کو سر تک باغیوں کی نذر کرنا پڑا۔ شاہ جیمز ثانی کو اپنی ماتر بھومی سے ہجرت اختیار کرنی پڑی۔ فرانس میں سے بوربون خاندان کو جمہوریت پسندوں کے ہاتھوں غیر ممالک میں پناہ گزین ہونا پڑا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کو جب اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ وہ برطانوی جوا کو اپنی گردن سے اتار دے۔ تو اس نے نہ صرف فوجی بھرتی کی۔ بلکہ برطانیہ کی سرکاری افواج کا مقابلہ کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ اٹلی نے آسٹریا کی آہنی گرفت سے آزاد ہونے کے لئے نہ خفیہ ذرائع کے استعمال سے پرہیز کیا۔ اور نہ خفیہ سوسائٹیاں بنانے سے احتراز۔ الغرض یورپ اور امریکہ کے اندر سوتنترتا کی یدھ کی ساری ہی تاریخ نہ صرف خونی سیاہی سے لکھی ہوئی ہے۔ بلکہ بداخلاقی اور احسان شکنی کی ایک طول طویل داستان ہے۔ بھارت ورش کی یہ خوش قسمتی ہے۔ کہ اس کی سوتنترتا کی یدھ جہاں ...... (Chivalry) کا ایک بہترین مرقع ہے۔ وہاں قربانی کی ایک رقت انگیز داستان ہے۔ ابتدا میں جب یونانیوں نے بھارت پر آکرمن شروع کئے۔ تو اپنے ملک کے حالات کے مطابق مہاراج چندر گپت اور منتری ور پنڈت چانکیہ نے ان کی ویسے ہی طریق سے روک تھام کی۔ جس سے یونانیوں کو زبان حال سے بھارت واسیوں کی مہانتا کا اپنی لکھتا ئیف میں پبلک اعتراف کرنا پڑا۔ جب ہندوستان کے افغان۔ خلجی اور تغلق حکمرانوں نے ہندوستان کی پراچین سنسکرتی کے خلاف یورش کی۔ تو اس وقت کے بھارت باسیوں نے انہیں نرالی مزاحمت مجہول کی پالیسی اختیار کی۔ کہ اپنا سارا زر و مال نذر کرنا قبول کیا۔ لیکن اپنی سنسکرتی پر آنچ نہ آنے دی۔ جوہر کی رسم کو خوش آمدید کہا۔

لیکن اپنے دھرم پر حرف نہ آنے دیا۔ افغانی حکومت کے بعد جب مغلیہ دور شروع ہوا۔ تو اس یدھ کی باگ ڈور پہلے تو مہارانا سنگرام سنگھ نے سنبھالی۔ اور جب ان کی شور ویرتا کا زمانہ گزر گیا۔ تو سوتنترتا دیوی کی ارادھنا کے لئے جو شیر نر میدان میں نکلا۔ وہ ایک مہاپرش تھا۔ جس کی جینتی اس دفعہ منگل وار شدی پنج ۱۳ جون ۱۹۳۵ء مطابق ۲۲ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ کو منائی جانے والی ہے۔ اس سورما کا اصلی نام "مہارانا پرتاپ" ہے۔ لوگ آج جیلوں میں جا کر سمجھ لیتے ہیں۔ کہ انہوں نے کوئی بڑی قربانی کر دی ہے۔ پچھلے دنوں جب کانگرس کا ارشاد تھا۔ کہ وکلاء عدالتوں کا بائیکاٹ کر دیں۔ ممبران کونسل و لیجسلیچر کونسل کو خیر باد کہیں۔ طلباء سرکاری درسگاہوں سے جزدان اٹھا لائیں۔ تو سوال ہوتا تھا کہ وہ آئندہ کیا کریں۔ جس سے ان کی دنیاوی ضروریات پوری ہو سکیں۔

لیکن جب مہارانا پرتاپ سنگھ نے سوتنترتا کی یدھ میں اپنی آہوتی دینی کی۔ تو راجپوتانہ اپنی ناک کٹوا چکا تھا۔ جودھپور سے جے پور۔ بیکانیر اور دوسری راجپوتی ریاستوں نے اپنی شہرت کو بٹہ لگا دیا تھا۔ گراوٹ کی انتہا یہاں تک ہو چکی تھی۔ کہ مہاراجہ مان سنگھ کو مغلیہ خاندان سے رشتہ قرابت کا اظہار کرتے ہوئے غیرت نہ آئی تھی۔ معزز سے معزز راجپوت بلحے جن کے بزرگ کبھی بھارت کی شان کو چار چاند لگایا کرتے تھے۔ دہلی اور آگرہ میں غیروں کی جوتیوں کے تسمے کھولنے سے عار نہ کھاتے تھے۔ ایسے دنیا پرست اور حکام پرست لوڈیوں کی موجودگی میں اگر کسی نے راجپوتانہ کی آن کو داغ نہ لگنے دیا۔ تو وہ مہارانا پرتاپ تھا۔ جو محلوں کو چھوڑ کر اس لئے جنگلوں کی خاک چھانتا پھرتا تھا۔ کہ کہیں پراچین سنسکرتی کے گھاتک یہ دعویٰ نہ کر سکیں۔ کہ بھارت ورش صرف لوڈیوں اور جی حضوریوں کا ہی دیش ہے۔ اور یہاں کوئی ایسا پرش نہیں۔ جو کہ بھارت کی عزت کو ودیشی آکرمنوں سے بچا سکے۔ اور بھارت ورش کے اندر سوتنترتا کی ٹمٹماتی ہوئی شمع کو روشن کرنے میں ممد و معاون بن سکے۔

دوستو! کیا آپ نے کبھی ان واقعات کا چنتن کیا ہے۔ کہ جب مہارانا پرتاپ بیابانوں میں بے زر و بے پر پھر رہے تھے۔ بے گھر و بے در تھے۔ شاہی محلوں کی زینت مہارانی اپنے راجکماروں کے ساتھ جلاوطنی و گمنامی کے دن گزار رہی تھی۔ لیکن مہارانا کے دل میں وہی آگ اور وہی ترٹپ موجود تھی۔ کوا ننھے بچے کے ہاتھ سے آدھی روٹی کا ٹکڑا چھین کر لے جاتا ہے۔ لیکن کیا مجال جو سوتنترتا دیوی کے مخلص بھگت کے ماتھے پر بل بھی آیا ہو۔ مہارانا جس کی غیرت۔ ویرتا اور قومی خودداری کا لوہا نہ صرف اپنے ہی مانتے تھے۔ بلکہ شاہ اکبر اور شاہزادہ سلیم جیسے غیر ملکی غاصب بھی مانتے تھے۔ اپنے محلوں سے دور بیابانوں میں ہزارہا مصائب جھیل سکتا ہے۔ معمولی پانی کے بغیر برسوں بسر کر سکتا ہے۔ لیکن یہ گوارا نہیں۔ کہ وہ سر جو کہ ایشور۔ آچاریہ اور ماتا پتا کے پوتر چرنوں میں جھکنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ غیروں کے قدموں پر جھکے۔ ایک ہم ہیں۔ کہ معمولی سے معمولی لوبھ کے لئے دھرم تک کو تلانجلی دے دیتے ہیں۔

آج جب کہ امریکہ اپنے واشنگٹن کے نام پر فخر کرتا ہے۔ فرانس اپنے محبوب نپولین اعظم کا نام سن کر مستانہ وار جھومتا ہے۔ ڈیوک آف ولنگٹن کے نام پر انگریز بچے فخر سے سر بلند کرنے لگ جاتے ہیں۔ سچی ویر پوجا کا جذبہ یہ تقاضا کرتا ہے۔ کہ ہم ویر شرومنی مہارانا پرتاپ کی جینتی کو اسی اتساہ سے منائیں۔ جس کی کہ وہ مستحق ہے۔ ورنہ یہ کرتگھنتا ہوگی۔ اور بدترین قسم کا کفران نعمت ہوگا۔ اگر آریہ جاتی کے نونہالوں نے اس جینتی کو پوری شان سے منا کر یہ پرتگیا نہ کی۔ کہ ہم بھی ہر دم سمراٹ مہارانا پرتاپ کے نقش قدم پر چلیں گے۔ اور جس طرح انہوں نے یکسو ہو کر سوتنترتا دیوی کی ارادھنا میں اپنا گھر بار اور سروستو سواہا کر دیا تھا۔ اسی طرح ہی ہم اپنے دھرم اور جاتی کی خاطر ہر ایک قسم کی قربانی کرنے کو تیار رہیں گے۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں گے۔ جب تک ویر جننی بھارت میں آریہ سنسکرتی کی پورن رکھشا نہ کر لیں گے۔ اور اسے ودیشی آکرمنوں سے سورکشت نہ بنا لیں گے۔

سبھا کی اردھ شتابدی

اس سال ماہ دسمبر میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی منائی جا رہی ہے۔ اس شتابدی کے پربندھ کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس کے ایگزیکٹو منتری آچاریہ رام دیو جی مقرر ہوئے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

فقہ سمبھی کی خوش قسمتی ہے۔ کہ اب اس کے اوسیکش نے مہاجن میں سبھا کے پردھان بھی نیت ہوئے ہیں۔ اور اس بات کی قدرتاً امید کی جاسکتی ہے۔ کہ وہ اب دگنی سرگرمی اور اُتساہ سے اسدھو شناسبھا کو سنابکتنی کرینگے۔ اور ایسا یتن کرینگے۔ جس سے ادھو شنابدی کے سمے جو اڑھائی لاکھ روپیہ منظور ہو چکا ہے۔ وہ جلد از جلد جمع ہو جائے۔

”آریہ وِواہ بل“

منتری میت بابو گھنشام سنگھ جی گپت نے اسمبلی میں جو ”آریہ انترجاتیہ وِواہ بل“ پیش کیا ہے۔ اس کا مسودہ آریہ جگت کی اطلاع کے لئے ”پرکاش“ کی کسی پہلی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ اور بھارت ورش کی صدہا آریہ سماجوں نے اس کی پرزور تائید بھی کر دی ہے۔ لیکن ہمیں صرف اسی پر ہی اکتفا نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ اپنے اپنے صوبہ جات کے ممبرانِ اسمبلی پر بھی بلا لحاظِ مذہب و ملت زور ڈالنا چاہئے۔ کہ جب مذکورہ بل اسمبلی میں پیش ہو۔ تو وہ اس کی حمایت کر کے آریہ جنتا کی اس ضروری مانگ کو پاس کرانے میں مدد دے کر یہ ثابت کریں۔ کہ وہ اس بات کے اہل ہیں کہ بھارت ورش کی جمہور انتلیکٹس ان کو جنتا کا نمائندہ تسلیم کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں۔

آریہ سمیلن سیالکوٹ

معلوم ہوا ہے کہ اجلاس میں شری منتری آریہ سماج سیالکوٹ نے جملہ سبھاسدوں سے پرارتھنا کی ہے کہ آگامی ماہ ستمبر میں سیالکوٹ میں جو آریہ سمیلن ہونے والا ہے۔ اس میں وہ شامل ہو کر اس بات کا ثبوت دیں۔ کہ آریہ جگت اس بات کا تہیہ کر چکا ہے۔ کہ وہ جہاں سنسار میں ویدک دھرم کا پرچار کریگا۔ وہاں ورتمان راج نیتک معاملات میں بھی اپنی آواز کو ویسے ہی بلند کرے گا۔ جیسے مسلم لیگ۔ سکھ لیگ اور دوسری اسی قسم کی سنستھائیں بلند کرتی آئی ہیں۔ ہمیں پورن وشواس ہے۔ کہ آریہ جنتا جہاں اس سمیلن میں شامل ہو کر اپنا پورا فرض سمجھے گی۔ وہاں ابھی سے ان پرستاوؤں کا فیصلہ کرے گی۔ جن پر اس کے خیال میں سمیلن میں وچار ہونا اتی آوشیک ہے۔ اور اس بارہ میں منتری سمیلن کو ابھی سے سوچنا

دے کر اپنا فرض پورا کرے گی۔

تبلیغ اسلام میں تلوار کا دخل

ہم ویدک دھرمی بارہا اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ اسلام کی تبلیغ میں جتنا تلوار کا دخل ہے۔ اتنا کسی اور کا نہیں لیکن بعض مسلمان اس حقیقت کا اعتراف کرنے کی بجائے ہمیں صلواتیں سنانا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن اب معاصر ”ہند جدید“ کے مسلم ایڈیٹر نے صاف اقبال کیا ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تلوار کو کافی دخل ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ:-

”اس حقیقت کو خود اسلام کی تاریخ ثابت کر رہی ہے۔ کہ بعثت کے بعد پیغمبر اسلام تیرہ برس مکہ میں دعوت دیتے رہے۔ اسلام کی صداقت مکہ میں بھی وہی تھی۔ جو مدینہ میں تھی۔ مگر تیرہ برس کی سرگرم دعوت تیرہ سو آدمیوں کو بھی راہِ حق نہ دکھا سکی۔ لیکن جب مدینہ جا کر آپ نے قوت حاصل کی۔ تو مومنوں کی تعداد بھی بڑھی۔ بدر کی فتح نے نمایاں اضافہ کر دیا۔ مگر احد کی شکست نے ترقی روک دی۔ خندق کی لڑائی نے پھر دھاک بٹھا دی۔ لیکن حدیبیہ کی صلح نے ردِ عمل کیا“

گویا معزز ایڈیٹر کا ارشاد ہے۔ کہ جب پیغمبر اسلام نے تلوار ہاتھ میں لی۔ تو انہیں دشمنوں پر نہ صرف فتح حاصل ہوئی۔ بلکہ اسلام بھی پھولا اور پھلا۔ لیکن جب تک تلوار کو نیام سے نکالا گیا۔ یا تلوار کو اثر دکھلانے کا کوئی موقعہ نہ ملا۔ اسلام کی اشاعت رکی رہی۔ کیا ہمارے مسلمان بھائی اب معاصر ”ہند جدید“ کے بھی گلوگیر ہوں گے۔ اور صداقت کا اعتراف نہیں کریں گے؟

عیسائیوں کی سنکھیا ورِدھی

ٹراونکور کی دلت جاتیوں کی کانفرنس میں کہا گیا ہے۔ کہ گت صدی میں عیسائیوں کی سنکھیا ٹراونکور سٹیٹ میں ۱۵ گنا بڑھ گئی۔ وہاں لگ بھگ ۱۰ ہزار ہندو پرتی ورش عیسائی ہو جاتے ہیں۔ کھید ہے۔ کہ آج بھی ہمارے بھائی ہم سے الگ ہوتے جا رہے ہیں۔ اس سے بھی ادھک دکھ کا کارن یہ ہے۔ کہ ہمارے بھائیوں کو عیسائی دھرم میں پہنچ کر بھی دلت ہی بنا رہنا پڑتا ہے انہیں بھی بھائی نہیں سمجھ لینا چاہئے مگر ان

کی اُنتی کا سب سے سگم ساھن ویدک سدھانت انوکول آچرن ہی ہے۔

ابی سینیا اور اٹلی میں سمجھوتہ

دیر سے ہم سن رہے ہیں۔ کہ ابی سینیا کے گندم گوں حبشی اٹلی کے سفید رنگ والے ٹوجیوں پر سر پیکار ہیں۔ اور فریقین کی طرف سے جنگ کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اب ”رائیٹر“ یہ اطلاع لایا ہے۔ کہ ہر دو ممالک کے درمیان جو کشمکش ہو رہی تھی۔ اس کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور ہر دو ممالک کے درمیان ایک دوستانہ سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ہمارے خیال میں سمجھوتہ کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ بشرطیکہ اس سے اٹلی اور ابی سینیا کے آئندہ تعلقات خوشگوار ہو جائیں۔ موجودہ حالت میں سمجھوتہ کے سوائے اور کوئی چارہ کار رہی نہ تھا۔ کیونکہ جہاں ابی سینیا کی وہ تمام اپیلیں بیکار جا رہی تھیں۔ جو اس نے لیگ کے پاس صلح کرانے کے لئے کی تھیں۔ وہاں جرمنی اور دیگر ممالک کو اس جھگڑے کی آڑ میں یہ موقع مل رہا تھا کہ وہ اپنی باہم کشیدگی کو افریقہ تک وسعت دیں اور جنگ کے جو شعلے یورپ میں بھڑک رہے ہیں ان کو افریقہ تک پہنچا دیں۔

نواب بہاولپور کا اعلان

۲۶ مئی کو نواب صاحب بہاولپور نے ایک اعلان اس مطلب کا جاری کیا ہے۔ کہ ”یہ بدرجہا بہتر ہوگا۔ کہ ریاست بہاولپور میں رہنے والے ہندو مسلمانوں کو متحدہ طور پر صبر و تحمل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سابقہ موقعوں کی طرح کسی معقول اور قابلِ احترام فیصلہ پر متفق ہونا چاہئے“ لیکن بیشتر اس کے کہ نواب صاحب اس قسم کا اعلان نکالتے۔ ان کو اپنی ریاست کے اندر اقلیتوں کے مفاد کے تحفظ کا بھی پورا پورا بندوبست کرنا چاہئے تھا۔ تاکہ ریاست میں رہنے والی غیر مسلم اقلیت یہ تو یقین کر سکتی۔ کہ واقعی ریاست کے اندر ان کی حالت بہتر بنانے کی دیانتداری سے کوشش ہو رہی ہے۔ اور انکو مسلم اکثریت کے رحم پر نہیں ڈالا جا رہا ہے۔ موجودہ حالت میں غیر مسلم اقلیت کا مسلم اکثریت سے کسی قسم کا باعزت سمجھوتہ ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ ریاست کی مسلم اکثریت تو موجودہ حالت میں تو بزعم خود سمجھتی ہے۔ کہ ہندو اقلیت اس کے رحم پر ہے۔

گمنامی کی انتہا

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی مسندِ نبوت پر بیٹھنے سے پہلے جن ابتدائی حالات میں سے گزرے۔ ان کا ذکر آپ نے ذیل کی سطور میں کیا ہے:-

”اور میرے پر ایک زمانہ گزرا ہے۔ کہ بجز گاؤں کے لوگوں کے اور کوئی مجھ کو نہیں جانتا تھا۔ یا کچھ اردگرد کے دیہات کے لوگ تھے کم روشناس تھے۔ اور میری یہ حالت تھی۔ کہ کبھی سفر سے اپنے گاؤں میں آتا تو کوئی مجھ کو نہ پوچھتا تھا کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ اور اگر میں کسی مکان میں اترتا۔ تو کوئی سوال نہ کرتا کہ تو کہاں اتر آیا ہے؟“

(کتاب براہین احمدیہ)

معلوم نہیں ہوتا کہ ایسے ابتدائی حالات میں گزرے ہوئے مرزا صاحب کس حوصلہ پر یہ دعویٰ کیا کرتے تھے۔ کہ وہ رئیس ابن رئیس ہیں۔ اور براہینِ احمدیہ کی تصنیف و تالیف کے زمانہ میں یہ منادی کیا کرتے تھے کہ وہ رئیسِ قادیان ہیں۔ اور قصبۂ مذکور کے واحد مالک ہیں۔

”ستیارتھ پرکاش“ کی آلوچنا

جس نے راد ھاسوامی کیمپ میں ہلچل پیدا کر دی ہے

جلدی منگوا لیے!

چند کاپیاں رہ گئیں

پنڈت لالہ آنند سروپ جی کی کتاب ”ستیارتھ پرکاش“ بجواب مدلل اور عالمانہ رنگ کی تصنیف ہے۔ نیز مخصوص فلاسفی اور مکتی کے علاوہ راد ھاسوامی الہیئو اور اس کے اصولوں کی حقیقت پر ایک جامع تبصرہ۔ جس کو دیکھ کر پیروان راد ھاسوامی حیران ہیں اس نادر تصنیف کے مطالعہ سے خود ساختہ روحانیت کا راز طشت از بام ہو گیا ہے۔ اس لاجواب کتاب کے مصنف شری مہاشہ پریم چند جی آریہ سیوک ہیں۔ ضخامت ۲۲۵ صفحہ قیمت ۱۲

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شادی منسوخ

حال ہی میں مسٹر ٹی - سی مکرجی سپلاڈی نیٹ جج علی پور نے شری ہت اربندو گھوش کی بھتیجی مس لتیکا گھوش کی جن کا ۱۹۱۳ء میں ڈاکٹر سبودھ کمار باسو سے لنڈن میں وواہ ہوا تھا - شادی منسوخ کردی ہے - کیونکہ مس موصوفہ کا یہ دعویٰ تھا - کہ ان کی شادی ہندو رسوم کے مطابق نہیں ہوئی تھی - اس لئے ہندو دھرم میں ایسی شادی جائز نہیں ہے - لیکن سوال تو یہ ہے کہ جس وواہ کو ہوئے پورے اکیس سال ہو چکے ہیں - اسے اب منسوخ کرانے کی ضرورت لاحق کیوں ہوئی ؟ اگر فریقین کا وواہ اس وقت ہوا تھا - جب کہ وہ سن بلوغت کو پہنچ چکے تھے تو پھر کونسی ایسی بات ہوتی ہے - جس سے انہیں شادی منسوخ کرانے کی ضرورت پیش آئی ؟ اگر وواہ کے بعد ایسے حالات رونما ہو گئے تھے - کہ فریقین کا گرہست آشرم بھوگنا مشکل ہو گیا تھا - تو مناسب یہ تھا - کہ اس کا حل ایسے طریق سے سوچا جاتا جس سے نہ عدالت کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی - اور نہ فریقین کی آئندہ شہرت کو نقصان پہنچتا - اور ساتھ ہی وواہ سسٹم میں رخنہ اندازی کا کوئی شائبہ پیدا ہو سکتا - اگر فریقین کی آئندہ ہندو طریق سے شادی ہو جانے کا امکان ہے - تو چنداں مضائقہ نہیں - لیکن اگر انہوں نے اب نئے جوڑے تلاش کرنے ہیں - تو اس سے صدہا قباحتوں کے پیدا ہونے کا امکان ہے - جن سے فریقین کا بچنا زیادہ پسندیدہ تھا ؎

خصی بنانے کی مذمت

یوروپ کے اکثر ممالک میں یہ رواج پایا جاتا ہے - کہ وہاں کمزور مردوں اور عورتوں کو اولاد پیدا کرنے کے ناقابل بنایا جاتا ہے - اور اسی غرض کے لئے یوروپ میں ایک پاپیلر کانگرس منعقد ہونے والی ہے - ۲۶ مئی کو جب کانگرس مذکور کے نمائندے پوپ کی خدمت میں حاضر ہوئے - تو انہوں نے نہ صرف مذکورہ رواج کی مذمت کی - بلکہ اس بات پر بھی اظہار افسوس کیا - کہ یہ سوال بھی کانگرس کے پروگرام کا ایک حصہ ہے - اس پر کانگرس کے ڈیپوٹیشن کے ایک ممبر نے کہا - کہ وہ وقت جلد آنے والا ہے - جبکہ دنیا کے تمام ممالک جرمنی کی پیروی کریں گے - اور عملی طور پر بھی کمزور مردوں اور عورتوں کو اولاد پیدا کرنے کے ناقابل بنایا جائیگا - اگر کسی یوروپین عورت کو کمزور خاوند کو خصی بنانے کے بعد ... کھلی اجازت مل جائے - کہ وہ جہاں چاہے - وواہ کرے - تو پھر خصی بنانے کا چنداں ہرج نہیں - لیکن اگر وواہ کے بعد عورت کو اس کی قومیت سے محروم کر دیا جائے - تو پھر ایک بے گناہ عورت کی جائز شہری اور مجلسی آزادی کا ہی خون ہوگا - اور اس سے اس عورت کی آئندہ اولاد کو بھی کئی مجلس ...... Disabilities کا شکار ہونا پڑے گا ؎

کینیا میں نادر گردی

کینیا مشرقی افریقہ میں ایک نوآبادی ہے - اور اسی طرح ملک معظم کی ..... امپایر کا ایک حصہ ہے - جس طرح دوسری نوآبادیاں ہیں - لیکن برطانوی نوآبادیوں کے متعلق ہندوستانیوں کو یہ دیرینہ شکایت ہے - کہ وہاں گورا پرچھا گردی کا ندر ہے - اور ان سے ویسا سلوک روا رکھا نہیں جاتا - جیسا کہ برطانوی رعایا ہونے کی وجہ سے رکھا جانا مناسب ہے - پہلے تو کینیا کی نوآبادی میں صرف ۱۰۳۴۵ مربع میل اراضی جو کہ اس کا ایک نہایت ہی زرخیز اور شاداب حصہ ہے - یوروپینوں کے لئے مخصوص کی گئی تھی - اب مزید ۶۴۵۰ مربع میل اراضی کا اس میں اضافہ کیا گیا ہے - گویا نوآبادی کا نہایت ہی زرخیز اور شاداب حصہ گورے آبادکاروں کی واحد ملکیت بنا دیا گیا ہے - معلوم نہیں ہوتا - کہ برٹش امپایر کے متولی اس قسم کی نادر گردی کو دیکھتے ہوئے کیوں اتنا نہیں سوچتے - کہ کسی نوآبادی میں ہندی آبادکاروں سے غیر مساوی سلوک روا رکھنا اس بات کا ثبوت ہے - کہ برطانوی ہند کو امپایر میں ایک معزز شریک نہیں سمجھا جاتا - بلکہ اس سے ایسا سلوک کیا جاتا ہے - جو کسی حالت میں بھی پسندیدہ نہیں ؎

کمیونل آوارڈ اور مسلمان

احرار کانفرنس یو - پی کی صدارت کے فرائض انجام دیتے ہوئے مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی نے اپنے پریذیڈنشل ایڈریس میں فرمایا - کہ کوئی بھی آزاد خیال مسلمان کمیونل آوارڈ کی حمایت نہیں کر سکتا - مرحبا جزاک اللہ - اگر واقعی مولانا کے خیال مبارک میں آزاد خیال مسلمان کمیونل آوارڈ کو ہندوستان کے لئے ... وہ اس کی حمایت نہیں کر سکتا تو پھر وہ کیوں اس کی قباحتوں کو روشنی میں لانے سے کتراتے ہیں - اور مسلمانوں کے اندر اس کے متعلق صحیح واقفیت بہم نہیں پہنچاتے ؟

مولانا کا مذکورہ اقبال ... ماتحت یہ فرض ہے - کہ وہ مجلس احرار کو اس بات پر تیار کریں - کہ وہ ان آزاد خیال مسلمانوں کو جمع کرے - اور ان کے خیالات کو شائع فرمائے - جو کہ کمیونل آوارڈ کو ایک خطرناک چیز سمجھتے ہیں - تاکہ غیر مسلم دنیا کو اس بات کا علم ہو جائے - کہ فلاں فلاں آزاد خیال مسلمانوں کو مسلمانوں کا صحیح نمائندہ سمجھنا چاہئے ؎

سی - آئی - ڈی کے ملازم مُلّانے

ہم تو احراریوں کو خالص اور ایماندار مومن سمجھتے تھے لیکن اب معلوم ہوا ہے - کہ حالت دگرگوں ہے - بعض احراری مُلّانے سی - آئی - ڈی کے تنخواہ دار ایجنٹ ہیں - اور ان کو مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کے لئے تنخواہ ملتی ہے - چنانچہ خواجہ حسن نظامی اپنے روزنامچہ مطبوعہ اخبار "منادی" دہلی مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۵ء میں لکھتے ہیں - کہ :-

"ان احراریوں میں سے بعض ایسے مولوی بھی ہیں - جن کو ایک خفیہ محکمہ سے مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کے لئے تنخواہ ملتی ہے - میں نے پہلے بھی اس کا اشارہ کیا تھا کیونکہ مجھے یہ معاملہ ایک ذمہ دار افسر سے معلوم ہوا تھا - اگر وہ مسلمانوں کو آپس میں نہ لڑائیں تو ان کو تنخواہ کون دے ؟ خفیہ محکمہ سے تنخواہ پانے والے شیعہ مولوی بھی ہیں - اور سنی مولوی بھی - اور وہ ہر شہر میں موجود ہیں - اور ان میں سے کچھ احراری بمبئی میں بھی ہیں - جن کے نام اور تمام حالات عنقریب عوام میں آجائیں گے"

(روزنامچہ منادی ۲۲ مئی ۱۹۳۵ء)

الزام صاف اور مشرح ہے - اور کسی حاشیہ کا محتاج نہیں ہے - اب یہ احراریوں کا فرض اولین ہے - کہ وہ اس کی تردید کریں - کیونکہ اگر وہ تردید نہ کریں گے - تو اندیشہ ہے کہ اس سے ملک میں ان کے رسوخ کو سخت دھکا لگے گا ؎

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے ؎

دونو حاصل کرو

دھرم ـــ اور ـــ دھن

شہید دھرم مہاشہ راجپال کے

آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور کی

ایجنسی لے کر آریہ ساہتیہ کو گھر گھر پھیلا کر

دُھرم اور دُھن

دونو حاصل کریں!

جلدی خط وکتابت کریں!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آزاد دنیا کا مہاپرش "پرتاپ"

نئی دنیا۔ مہابھارت کے بعد دنیا کی تاریک سٹیج پر حب وطن کے لئے پرتاپ سے بڑھکر قربانی کرنے والا کوئی اور نہیں کہلا سکتا۔ پرتاپ کی حب الوطنی اپنی آپ نظیر ہے۔ اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ ملک اور قوم کے لئے اپنا وقت دینا۔ اپنا سرمایہ خرچ کرنا۔ اپنے عزیزوں کو قربان کرنا۔ دو تین مہینوں سالوں جیل میں رہنا۔ مصائب برداشت کرنا۔ دکھ جھیلنا۔ اپنی جان تک نثار کر دینا یہ سب ایسے شاندار کام ہیں۔ محب وطن کو آزادی کے آسمان کا ایک درخشندہ ستارہ بنا دیتے۔ زندۂ جاوید کر دیتے۔ اُس کے سر پر بقائے دوام کا تاج رکھ دینے کے قابل ہیں لیکن پرتاپ ان سے ان تمام کے مجموعہ سے افضل تر ہے اس کی زندگی ہزاروں لاکھوں محبان وطن کی زندگیوں کے برابر ہے۔ پرتاپ کی زندگی کے اوراق روئے زمین کے محبان وطن کی شان اور قربانیوں کی ایک "فہرست مضامین" ہے۔ ایک ایسی لغات ہے۔ وسیع انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جس میں حب وطن کی ہر ایک ممکن قربانی کے لئے جگہ ہے +

پرتاپ کی زندگی فاتحانہ زندگی نہ تھی۔ پرتاپ شان کے لئے نپولین کی طرح محب وطن نہ تھا۔ پرتاپ اخباروں کی بھر کمی ہوئی تحریروں کے لئے سیاہ لباس میں ملبوس نہ تھا۔ پرتاپ پلیٹ فارم پر چیئرز حاصل کرنے کے لئے بیہوشی میں آجانے پر حب الوطنی سب کچھ ترک نہ کرتا تھا۔ پرتاپ کی حب الوطنی کرامویل کی پروٹکٹریٹ شپ کی حب الوطنی سے بالاتر تھی۔ پرتاپ کی حب وطنی کی داستان کے مقابلہ میں الیفرڈ اعظم کے مصائب صرف ایک ورق سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے +

پرتاپ سچا محب وطن تھا۔ وہ سچا بہادر تھا۔ میں اُسے تفصیل سے لکھنا چاہتا ہوں اس کا آغاز ہی بتلا دیتا تھا کہ وہ کس قسم کا آدمی تھا۔ خود غرضی جو کہ حب وطنی کی پہلی علامت ہے۔ اُس سے کس قدر دور تھی۔ شاہانہ شان و شوکت اور حکومت کے جاہ سے کس قدر کم رغبت تھی۔ یہ سب وہ سین خوب واضح کرتا ہے جو رانا اودے سنگھ کی موت کے بعد چتوڑ کے ... راجپوتوں کے پیش نظر ہوا تھا +

میواڑ کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگانیوالا نالائق بزدل اور ناخلف مرتے وقت بھی اسی ... میں تھا۔ کہ میواڑ کی تباہی کا ایک اور سلسلہ اپنی یادگار چھوڑ جائے۔ اس کا شروع کیا ... راجپوتوں ... قائم رہے۔ بے حیائی سے اُس نے اپنے سرداروں کو بلا کر کہہ دیا کہ جائز ... پرتاپ کی جگہ تخت شاہی جگمل کو ...

کی لیاقت کو قربان کر دیا جائے۔ اور جنرشاہی اودے سنگھ کے پروٹوٹائپ جگمل کے سر پر لہلہائے۔ راجپوت سرداروں میں سے بعض نے مرتے ہوئے عیاش کی روح کو زیادہ تکلیف سے بچانے کے لئے دبی زبانوں سے اثبات میں اقرار کیا +

ادھر تخت نشینی کی تیاریاں ہونے لگیں۔ اُدھر پرتاپ نے خود اختیاری کی جلاوطنی کا ارادہ کیا۔ میں کہہ چکا ہوں۔ پرتاپ کے اندر خود غرضی کا مادہ موجود نہیں تھا جب اُس نے قوم نے اور قوم کے لیڈروں کو اپنی طرف نہ دیکھا۔ تو وہ اگرچہ اودے پور کا منظور نظر تھا۔ صرف اُس کی زبان سے نکلا ہوا ایک لفظ ہزاروں راجپوتوں کی تلواروں کو میانوں سے باہر لا سکتا تھا۔ جب اُس کا ایک اشارہ اودے پور کی گلیوں کو سُرخ کر سکتا تھا۔ تب وہ جلاوطنی کے لئے گھوڑے تیار کرنے کا حکم دے رہا تھا۔ وہ قوم میں خانہ جنگی کے لئے بہانے نہیں آیا تھا۔ وہ قوم کا خون۔ ہندو خون۔ راجپوتی خون کسی مطلب کے لئے سمجھتا تھا۔ وہ غدار نہیں تھا وہ اپنے بھائیوں اور اپنی ہی قوم کے افراد کا گلا کاٹنا نہیں چاہتا تھا۔ پرتاپ ستان کا بھوکا نہیں تھا۔ پرتاپ کے آگے تخت و تاج کی کچھ حیثیت نہ تھی۔ وہ جانتا تھا کہ تخت قوم کا ہے جسے چاہے۔ وہ دے۔ اور جس سے چاہے لے لے۔ کسی فرد قوم کا حق نہیں کہ اُس سے یہ حق چھینے۔ مغربی دنیا میں کیا کوئی مثال اس ایثار کی مل سکتی ہے؟ مجھے بتلاؤ۔ کس حقدار شہزادہ نے یوروپ میں اپنے ذاتی حق کے لئے صرف اس بنا پر کہ وہ بادشاہ کا بڑا بیٹا ہے۔ تخت و سلطنت کے لئے کوشش نہیں کی۔ قوم کا گلا قوم کے افراد سے یا دوسرے ممالک کے بھاڑے کی فوج سے نہیں کٹوایا۔ چارلس دوئم نے کیا قوم کا فیصلہ منظور کیا تھا؟ اگر ایسا ہوتا۔ تو کامن ویلتھ دیباچہ کا اس قدر جلد چند سالوں میں خاتمہ نہ ہو جاتا۔ کرامویل کی کوششیں ہمیشہ کی نیند نہ سو جاتیں۔ انگلستان میں جمہوریت عدم کی قبر میں دفنائی نہ جاتی۔ جب انگلستان نے پرنس آف اورنج کو تخت کے لئے منتخب کیا تھا۔ تو کیا جیمز دوئم کے بیٹے اور پوتے نے سب کوششیں چھوڑ دی تھیں؟ نہیں بلکہ ہزاروں جانوں کو اپنی ہی ...

انگلستان کی سرزمین کو بھی فرانسیسی سپاہیوں کے پاؤں تلے روندنے کا خواہش مند تھا۔ لیکن ابھی تک راجپوتی خون میں گرمی تھی ابھی تک راجپوت قوم کے فوائد سے اندھے نہ ہوئے تھے۔ ابھی تک انہیں اپنے اچھے برے کی تمیز تھی۔ ابھی تک لیڈران قوم کو اپنی ترقی کا ایک زینہ نہ سمجھتے تھے۔ ابھی تک اُن کے دلوں میں قوم ایک سیڑھی نہ بنی تھی۔ جس پر قدم رکھ کر اوپر نکلا جائے۔ اودے پور کے سردار قوم کے سچے لیڈر تھے۔ قوم کے پورے پورے قائم مقام تھے۔ چنداوت لیڈروں کا لیڈر تھا۔ سونی گوڑ کے سردار نے اُس سے کہا۔ "کیا تم کھڑے ہو کر اس بے انصافی کی اجازت دو گے؟" راجپوت لیڈر اور بے انصافی کیسا مستحز انگیز سوال ہے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ قوم پرتاپ کو چاہتی ہے۔ پرتاپ کی تخت نشینی انصاف ہے۔ جگمل کی بے انصافی۔ چنداوت بولا "میں پرتاپ کا حامی بن کر کھڑا ہوں"۔ اور کیوں نہ کھڑا ہو جب قوم کی آنکھیں اس پر لگی ہوں۔ کیا وہ غدار نہیں بنے گا؟ اگر وہ قوم کی خواہش کو اپنے پیروں کے تلے روندنے میں دریغ نہ کرے گا۔ تخت نشینی کی رسم ادا ہونے کو ہے۔ جگمل کا ایک قدم تخت کے زینہ پر ہے۔ صرف ایک لمحہ باقی ہے۔ اور قوم کی آرزوؤں کا خون ہوا جاتا ہے۔ کس میں ہمت ہے۔ جو یہ انصافی کو نہ ہونے دے۔ کس میں طاقت ہے۔ جو اپنے آپ کو سپوت کہلائے۔ صرف چنداوت ہی لیڈروں کا لیڈر وہی قوم کا سب سے بڑا قائم مقام۔ چنداوت جگمل کا ہاتھ پکڑ کر بٹھاتا ہے۔ "خداوند! آپ غلطی کرتے ہیں یہ جگہ آپ کی نہیں۔ بلکہ آپ کے بھائی کی ہے"۔ بے شک وہ تمام غلطی کرتے ہیں۔ جو قوم کے احکام کی پروا نہیں کرتے۔ اور وہ غدار ہیں + اس طرح پرتاپ کے لئے جگہ خالی ہوتی ہے۔ اور وہ فرض کے لئے اُس قربانی کے لئے جو قوم ایک مہاپرش کی طلب کر رہی تھی۔ منتخب کیا جاتا ہے +

شاید اعتراض کیا جائے۔ پرتاپ فرمانبردار بیٹا نہیں تھا اُس نے اپنے باپ کے حکم کو پورا نہیں کیا۔ مرتے ہوئے باپ کی آرزوؤں کا خون کرنے کا باعث بنا۔ اُس نے ان فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کی جو ایک بیٹے پر لازم ...

بیٹا غدار کیوں بنے؟ بزدل کے بیٹے پر یہ فرض نہیں۔ کہ وہ بھی بزدل ہو۔ اگر باپ ناجائز حکم دیتا ہے۔ تو وہ ماننے کے قابل نہیں۔ وہ باپ باپ نہیں۔ جو ناجائز احکام دے۔ اُس باپ کا بیٹے پر کوئی حق نہیں۔ جو خود پدرانہ فرائض ادا نہیں کرتا۔ جو کچھ اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ وہ دوسروں کے لئے کیوں پسند کرتے ہو؟ جو خود تم نہیں کرتے۔ اس کی دوسروں سے اُمید مت رکھو۔ اگر اودے سنگھ پرتاپ کے حقوق کو نظرانداز کرتا ہے۔ تو پرتاپ کا یہ فرض نہیں۔ کہ وہ اودے سنگھ کے حقوق کو بحال رکھے۔ علاوہ ازیں انسان پر باپ کے حق کی نسبت قوم کا حق زیادہ ہے۔ ہر ایک انسان کے رگ و ریشہ میں ملک کا پانی دوڑ رہا ہے۔ جسم کا ہر ایک حصہ ملک کی مٹی سے بنا ہے۔ ملک اور قوم کا اس مٹی اور پانی پر پورا پورا حق ہے۔ پرتاپ صرف باپ کا حکم مان کر قوم سے غدار نہیں ہو سکتا تھا۔ اور پھر ایسے وقت میں جبکہ قوم کو اُس کی سب سے زیادہ ضرورت ہو۔ جب کہ قوم اُس سے اُس کے دل۔ اُس کے دماغ بلکہ اُس کی روح تک کا سوال کر رہی ہو۔ تو وہ کیسے انکار کر سکتا تھا؟ اگر وہ کہتا۔ جاؤ میں اپنے باپ کا کہا مانوں گا۔ میں تمہیں اپنا جسم نہیں دے سکتا۔ تمہارا میرے جسم پر کوئی حق نہیں میرے ذمہ تمہارا کوئی فرض نہیں۔ تو آج ہر ایک ہندوستانی کا قلم اُس کی اودے سنگھ سے زیادہ وقعت نہ کرتا۔ بلکہ اُس کا نام بھی اور بہت سے گمناموں کی طرح ابھی کا فنا ہو گیا ہوتا کوئی نہ جانتا کہ ہندوستان میں کوئی پرتاپ بھی ہو گزرا ہے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ قوانین قدرت کے برخلاف تھا۔ "پرتاپ" کے لئے تاریخ کے سنہری اوراق میں ایک خاص جگہ ازل سے خالی تھی۔ پرتاپ کے سوائے اُسے اور کوئی پُر نہیں کر سکتا تھا۔ پرتاپ کو ہی اس فرض عظیم کو ادا کرنا تھا۔ جو اُس نے کیا۔ اور دکھلا دیا۔ کہ ابھی تک ہندوؤں کے خون کی گرمی زائل نہیں ہوئی۔ اگرچہ مہابھارت کے بعد سے تاریکی کا دن بدن آغاز ہو رہا ہے۔ اگرچہ اس لمبے عرصہ میں آریوں پر سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں نہیں لاکھوں ادبار آئے۔ تاہم وہ معمولی مٹی سے انکی رگوں میں معمولی خون نہیں۔ جو تھوڑے ہی عرصہ میں گندہ ہو جائے۔ آریوں کے جسم دنیا کی بھومی کی پاک مٹی سے بنے ہیں۔ آریوں کی رگوں میں رشیوں کرشن، رام، بھیشم اور ارجن کا خون موجزن ہے وہ تا ابد ٹھنڈا نہیں ہو سکتا +

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں +
(مینیجر)

قادیانی نبی کی دیانتداری کا ننگا فوٹو

میرے ممدوح آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی (اللہ میاں ان کو ستر حوریں اور دو غلمان عطا کرے) بڑے نرے کے انسان تھے۔ معترض یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ انکی صدری کی آستین دو بیچ رہتی تھی۔ کوئی مجھ سے پوچھے۔ تو میں اس کر دکھلا دوں۔ کہ ان کی ایک ایک آستین کے ساتھ کتنے ہی پیچ اور مجدد شکار کرتے تھے۔ صد حسین نوان کی گریبان پر ہی فدا تھے۔ اللہ میاں کی سُرخ سیاہی بھی اگر پیچ و تاب میں آتی تھی۔ تو میرے ممدوح کی ڈھیلی ڈھالی سلوار پر ہی زردوزی کا کام کرتی تھی۔ یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ نہ ہی زردوزی کا کام آپ کے عم زاد بھائی مرزا امام الدین کی نظر میں جچتا تھا۔ اور نہ مرزا غلام حسین کی نگاہ میں۔

آنجہانی مرزا صاحب نہ خود صرف ایک رئیس تھے۔ بلکہ رئیس ابن رئیس بھی تھے۔ چنانچہ انکم ٹیکس کے ایک مقدمہ میں آپ نے جو بیان دیا۔ وہ بالفاظ تحصیلدار صاحب پرگنہ بٹالہ یوں ہے :۔

"مریدوں سے سالانہ آمدنی قریباً چار ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ اور اس (مرزا) کے ذاتی خرچ میں نہیں آتی۔ مرزا غلام احمد نے یہ بھی بیان دیا۔ کہ اس کی ذاتی آمدنی باغ۔ زمین اور تعلقہ داری کی اس کے خرچ کے لئے کافی ہے۔ اس کو کچھ ضرورت نہیں۔ کہ وہ مریدوں کا روپیہ ذاتی خرچ میں لاوے"۔

(ضرورت الامام مصنفہ مرزا ص۴۵)

خلیفۃ المسیح یعنی مولوی نورالدین نے مقدمہ انکم ٹیکس متعلقہ مرزا صاحب روبروئے تحصیلدار صاحب ذیل کی شہادت دی :۔

"لوگ مرزا صاحب کو ان کے خرچ کے لئے بطور ہدیہ میری مریدی کے طور پر دیا کرتے ہیں"

(روئیداد مقدمات قادیانی ص۱۴۷)

سوال ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب اپنے چندہ کی آمدنی کو کس کس طرح خرچ کیا کرتے تھے اس کے متعلق جہاں تک ہم نے غور کیا ہے۔ ہمیں پتہ لگ گیا ہے کہ مرزا جی نے اپنا مع اغراض کو پورا کرنے کے لئے آمدنی چندہ کو بظاہر ذیل کی پانچ مدات پر تقسیم کر رکھا تھا۔

"اول مہمان خانہ۔ دوئم مطبع۔ سوئم مدرسہ چہارم سالانہ اور دیگر جلسہ جات اور پنجم خط و کتابت"۔

{رپورٹ تحصیلدار صاحب مندرجہ ص۴۳/۴۴ رسالہ ضرورت الامام مصنفہ مرزا صاحب}

مولوی نورالدین صاحب منشاء ہے کہ ...

"بعض صورتوں میں مرزا صاحب کو لوگوں سے ہدایت ہوتی ہے۔ کہ ان کا روپیہ مہمان نوازی میں خرچ ہو۔ اور بعض میں ایسی ہدایت نہیں ہوتی۔ . . . . . مرزا صاحب کو اختیار ہے۔ کہ پانچ مدوں میں سے جس مد میں چاہیں۔ خرچ کریں"۔

(روئیداد مقدمات قادیانی صفحہ ۴۷)

روپیہ آتا تھا۔ اس سے نہ صرف قصر خلافت ہی معمور ہوتا تھا۔ بلکہ کہتے ہیں۔ کہ قادیان شریف کا جوہڑ بھی بقعۂ نور بنا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ بعض شوریدہ سر منچلے مریدوں نے باہم مشورہ کر کے ایک مرید سے کہلوا بھی دیا۔ کہ "حضور! غریب وفادار مریدوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی یوں بیدردی سے مت اڑایئے۔ باقاعدہ حساب کتاب ایک کمیٹی کے سپرد کریں"۔ بس پھر کیا تھا مرزا صاحب بہت لال پیلے ہوئے۔ اور کمال شان مسیحائی سے فرمایا کہ :۔

"میں تاجر نہیں۔ کہ حساب کتاب رکھوں میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں۔ کہ حساب دوں۔ میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرہ بھر بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے۔ اس پر حرام ہے۔ کہ ایک کوڑی بھی میری طرف بھیجے"۔

(اخبار "الحکم"۔ ۳۱ر مارچ ۱۹۰۵ء)

آنجہانی مرزا صاحب نبی تھے۔ اور پیغمبر تھے۔ اس لئے ہم مجبور ہیں۔ کہ ان کے ایک ایک لفظ کو خواہ وہ کتنا ہی غلط ہو۔ وحی سمجھیں۔ آپ کے اخراجات کی دوسری مد "مطبع" تھی۔ اس کے متعلق مولوی نورالدین صاحب کا بیان ہے۔ کہ :۔

"قادیان میں میرے خیال میں غالباً تین چار مطبع ہیں۔ حضرت صاحب کا اپنا کوئی مطبع نہیں"۔

(روئیداد مقدمات ص۱۲۳/۱۲۴)

خود مرزا صاحب نے بھی مقدمہ فضل الدین بنام مولوی کرم الدین ۱۹ر اگست ۱۹۰۳ء کو بطور شاہد لکھایا۔ کہ :۔

"مطبع ضیاء الاسلام میرے خیال میں ۱۸۹۶ء سے جاری ہوا۔ میں نے جاری ...

تھا۔ آج تک وہی مالک ہے۔ اور نفع و نقصان کا وہی ذمہ دار ہے"۔

(روئیداد مقدمہ ص۱۴۸)

لیکن جب مرزا صاحب کو انکم ٹیکس افسر سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ تو بیان فرماتے ہیں۔ کہ :۔

"خرچ مطبع اس سال تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہوا ہے۔ جس کا حساب کوئی نہیں اس میں مدات ذیل ہیں۔

ماہوار ۶؍۔ کل کنش ۶؍ ماہوار پریس مین ۵؍ ماہوار۔ سنگ ساز ۵؍ ماہوار۔ کاپی نویس ۱۵؍ ماہوار۔ کاغذ ۴۴؍ للعہ ۔ سارا خرچ ماہوار للعہ"۔

(روئیداد مقدمہ صفحہ ۴۷)

مذکورہ بالا غلط بیانی پر آنجہانی کی غلط آمیز کارروائی اور سنئے۔ کہ جب مرزا صاحب نے مقدمہ حکیم فضل الدین میں اپنا مطبع ہونے سے انکار کیا۔ تو مولوی کرم الدین جہلمی نے مذکورہ بیان کو عدالت میں پیش کرایا۔ اس پر مرزا جی کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ اور ذیل کے الفاظ میں اپنے سابقہ بیان کی نرالی تفسیر کی :۔

"جو بیان روبروئے تحصیلدار صاحب بٹالہ بمقدمہ انکم ٹیکس (۱۲ر ستمبر) میں نے پڑھا ہے۔ اس میں جو مطبع کا ذکر ہے۔ اس سے مراد ہی یہ ہے کہ مطبع میں جو کتابیں چھپوائی جاتی ہیں (روئیداد مقدمہ ص۱۴۷) یعنی مطبع مراد نہیں۔ بلکہ طباعت مراد ہے"۔

کسی نے شاید ایسے ہی موقع کے لئے کہا ہے۔ کہ :۔

"دروغ گو را حافظ نباشد"

دروغ بیانی کا صرف یہیں خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ بلکہ وہ آگے بھی جاتی ہے۔ آنجہانی مرزا جی نے مقدمہ انکم ٹیکس میں روبروئے تحصیلدار صاحب یہ بیان دیا۔ کہ :۔

"جو آمدنی مدرسہ کی مد میں آتی ہے۔ وہ اس آمدنی کے علاوہ ہے۔ اور اس کا خرچ بھی علاوہ ہے۔ میں نے انتظام وہ کام مولوی نورالدین صاحب کے سپرد کر رکھا ہے۔ وہی حساب کتاب رکھتے ہیں۔ اور بذریعہ اشتہار چندہ دہندگان ...

براہ راست مولوی نورالدین کے نام ارسال کریں"۔

{ص۱۳۷ روئیداد مقدمہ تائید ص۱۳۷ ضرورت الامام}

لیکن ادھر مولوی نورالدین صاحب مقدمہ فضل الدین بنام مولوی کرم الدین جہلمی بعدالت گنگا رام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور بیان فرماتے ہیں۔ کہ :۔

"مدرسہ کا کام مرزا صاحب نے میرے ذمہ نہیں ڈالا ہوا۔ مدرسہ کا چندہ کا کام جب سے مدرسہ جاری ہوا ہے۔ کبھی میرے سپرد نہیں ہوا۔ چندہ میرے نام کبھی نہیں آتا"۔

{بیان مورخہ ۲۵ر جون ۱۹۰۳ء روئیداد مقدمہ ص۱۲۰}

مذکورہ سطور سے پتہ لگتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے مقدمات کے دوران میں اپنے بچاؤ کی خاطر اتنی قدر جائز و ناجائز کوشش کی ہے۔ جتنی کہ ایک دنیادار شخص سے ممکن ہے۔ لیکن ہم مرزائیوں کو خواہ وہ لاہوری ہوں یا قادیانی کیا کہیں۔ جو یہ کہتے نہیں تھکتے۔ کہ :۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی زندگی کی طرف دیکھو۔ آپ ہمیشہ صداقت پر قائم رہے۔ مقدمات کے دوران میں آپ کو ایسے مواقع بھی پیش آئے۔ کہ سچ بولنے میں قید کا خطرہ تھا۔ لیکن آپ نے خطرہ کی مطلق پروا نہ کی۔ اور ہمیشہ سچ ہی بولا"۔

(پیغام صلح صفحہ ۵۔ ۱۹ر اپریل ۱۹۳۶ء)

اس ساری روئیداد کے بعد ہم کو لامحالہ یہ خیال آ جاتا ہے۔ کہ ؎

حسین ہو کے مرد باصفا ہووے
میں نہ مانوں اگر خود مرزا ہووے

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینجر)

بالکل نئی تصنیف

رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی

یہ رسالہ نہایت کیا کیا ہے

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کرنے کے لئے نوجوان بنانے کے لئے اٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیں۔ وید بھاسکر منی شنکر گوبند جی ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رادھا سوامی مت کے ڈھول کی پول

(از شری بت لالہ اندر سین جی پلیڈر - انبالہ)

رادھا سوامی مت کا مستند گرنتھ "بھیدگر پرکاش" ہے - جس کے تین حصے ہیں - اس گرنتھ میں رادھا سوامی مت کے اصول بیان کئے گئے ہیں اور ان پر کئے گئے بہت سے حملوں کا جواب درج کیا گیا ہے - زیادہ تر حصہ ان اختلافات پر سماوچنا سے پُر ہے - جو آریہ سماج اور رادھا سوامی مت کے اندر پائے جاتے ہیں - اور اسی لئے "ستیارتھ پرکاش" کے مقابلہ میں گرنتھ کا نام بھی "ستیارتھ پرکاش" رکھا گیا ہے - کیونکہ آج کل جتنے دھارمک وچار ہیں - یہ گرنتھ غیر آریہ سماجیوں کی طرف سے نکلتے ہیں - وہ آریہ سماج پر خاص مہربانی کی نظر رکھتے ہیں - اس لئے ستیہ اور استیہ کے نرنے کی خاطر کچھ وچار اس نئے گرنتھ کے متعلق پیش کئے جاتے ہیں - یہ وچار محض ان اختلافات تک محدود رہیں گے - جو کہ ان کو آریہ سماج سے ہیں - ان کو مٹانے کی کوشش کرنا میں ایک اچھا رنگ سیوا سمجھتا ہوں - کیونکہ یہ اختلافات ہماری نوجیتنا اور ہندو سنگٹھن کے راستہ میں ایک رکاوٹ ہیں - اور ان کا دور ہونا ہندو مہاسبھائی کے کلیان کا باعث ہوگا ۔

لائق مصنف شری صاحب جی مہاراج نے پہلا اختلاف مکتی سے واپسی کے بارہ میں ظاہر فرمایا ہے - آپ کا پکش ہے - کہ جیو مکتی سے واپس نہیں آتا - سوامی دیانند جی کی ان جملہ دلائل کو جن کے ذریعہ انہوں نے یہ سدھ کیا ہے - کہ جیو مکتی سے واپس آتا ہے - انہوں نے رد کرنے کی کوشش کی ہے اور بہت سے حوالجات وید شاستروں کے دے کر اپنے پکش کی پشٹی کی ہے - اور پنڈت راجارام جی کے اس کتھن کو کہ ان سے مراد محض ایک کلپ ہے - تسلیم نہیں کیا ہے - مگر اس پکش میں سراسر دوش نظر آتا ہے - اگر جیو کبھی بھی مکتی سے واپس نہیں آتا - تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا بندھ انادی کال سے ہے - ہم کو آج تک کبھی مکتی نصیب نہیں ہوئی - کیونکہ اگر ہوتی - تو اس وقت دنیا میں موجود ہی کیوں ہوتے - جو چیز انادی ہے - وہ انت بھی ہوگی - لہذا مکتی ناممکن ہو جائے گی - اس سے تو ہر ایک انسان کے دل میں بڑی نراشا اور بیدلی پیدا ہوتی ہے کہ پرماتما جو سروشکتیمان ہیں - اور ماتا پتا سم ہم کو پیار کرنے والے ہیں - وہ ایک دفعہ بھی انادی کال سے ہم کو مکتی نہیں دلا سکے - ان کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہوا - جینیوں کا یہ اصول کہ مکتی دلانے والا کوئی ہے ہی نہیں - درست ماننا پڑے گا - چوراسی لاکھ یونیوں میں انگنت بار رلو... اور کھاتے رہیں گے ۔

اگر انادی وستو کو انت والی مانیں - تو جیو اور برہم دونو کو بھی انت والے مان سکتے ہیں اور اس طرح ہستی سے ملیستی اور نیستی سے ہستی ماننی پڑتی ہے ۔

دوسرے اگر ہم محدود اچھے کرموں کا نتیجہ لامحدود مکتی مان سکتے ہیں - تو برے محدود کرموں کا نتیجہ لامحدود جہنم بھی مان سکتے ہیں - مسلمانوں اور عیسائیوں کا ہمیشہ کا بہشت اور دوزخ درست ماننا پڑے گا - اور تناسخ غلط ہو جائے گا - بعد مرنے کے دوبارہ جنم ماننا فضول ہوگا - اس طرح سے یہ خیال کہ جیو کبھی مکتی سے واپس آتا ہی نہیں - درست معلوم نہیں ہوتا - جیسے پرماتما کا بار بار سرشٹی رچنا سوبھاوک ہے - ویسے ہی موکش جیووں کا بھی دھرم ہے - کہ پرماتما کی رچنا میں پھر سے آکر سنسارک جیووں کا بھلا کر کے پھر مکتی حاصل کریں - کرم کرنا جیو کا سوبھاوک گن ہے - یہ سوبھاو انادی اور اننت ہے - یہ کبھی جیو سے دور نہیں ہو سکتا ۔

دوسرا اختلاف ان کا جیو کے بارہ میں ہے - آپ کے زبان کے مطابق آتما کا ایک بندو من سے آن ملتا ہے - اور وہ جیو آتما بن جاتا ہے - یہ بھی کوئی تسلی بخش خیال نہیں - اول آتما کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے - شاستر اس کو نہ چھیدنے والا - نہ ٹوٹنے والا یا کٹنے والا نہ گلنے والا اور نہ مٹنے والا مانتے ہیں - اس لئے سمندر اور ایک بوند پانی کی مثال اس پر عائد نہیں ہوتی - دوسرے وہ بندو بلا کسی کارن کے بلا برے کرم کرنے کے من کے ساتھ آن ملتا ہے - بنا کارن کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا - جیسے وہ بندو شدھ اور چیتن ہے - من کا کوئی وکار اس کو لگ نہیں سکتا - وہ چیتن ہونے کی وجہ سے من پر غالب آئے گا - نہ کہ جڑ وستو من چیتن پر غالب آئے گی - وہ بندو سروگیہ ہے - من کی تمام جہالت اس کے میل سے دور ہو جانی چاہئے - وہ بندو سرو آنند ہے - من کے سارے دکھ اس بندو سے دور ہو جانے چاہئیں - یہ کیا تماشہ ہے کہ وہ بندو اپنے سارے ہی گن کھو کر من کے بندھن میں پھنس کر جہان جاہل - پاپی اور دکھی ہو جاتا ہے - اور اپنے ایک اچھے گن کے خلاف کرم کرنے لگتا ہے - اور طرفہ یہ کہ انادی کال سے وہ دکھوں میں پڑا ہے - آتما محض اس کا تماشہ دیکھتا رہتا ہے - اس کو ذرا بھی خیال نہیں آتا - اور ذرا بھی ترس نہیں آتا - کہ وہ میرا ہی بندو ہے - اب میں اس کو بندھن سے چھڑاؤں - اس طرح آتما اور من کے میل سے جیو بننا بھی سمجھ نہیں آتا ہے - دراصل جیو آتما اپنی جدا ہی ہستی رکھتا ہے - کرم کرنا اس کا سوبھاوک گن ہے - اور اپنے اچھے اور برے کرموں کے مطابق دکھ اور سکھ اٹھاتا رہتا ہے ۔

تیسرا اختلاف رچنا کے بارہ میں ہے - آپ نے یہ خیال دوڑایا ہے - کہ رچنا کیونکر عمل میں آئی؟ رچنا کو ایک شمع سے تشبیہ دی گئی ہے - اور کہا ہے کہ جیسے اس کے تین حصے ہوتے ہیں - ایک نیچے سفید روشنی والا اور دوسرا بیچ کا لال روشنی والا اور تیسرا اوپر کا دھوئیں والا ایسا ہی برہم کے اندر سے پیدا کر شکتی کی دھار بھی اور تین ہی حصوں میں تقسیم ہو گئی - یعنی نرمل چیتن دیش - نرمل مایا دیش اور یہ تینوں دیش چھ چھ لوکوں میں تقسیم ہو گئے - موجودہ سائنس اس خیال کی کوئی تصدیق نہیں کرتی - نہ ہی کسی شاستر سے اس کی تصدیق ہوتی ہے - رچنا کی ودھی جو سندھیا کے اگھمرشن منتر میں درج ہے - جہاں لکھا ہے کہ تپ سوروپ پرماتما سے پہلے رت اور ست دو قسم کے اصول پیدا ہوئے - پھر رات ہی پھر سمندر وغیرہ وغیرہ نہایت معقول ہے - اس رچنا کی تقسیم انیک برہمانڈوں میں اور ان کی تقسیم سورج لوکوں انترکش لوکوں پرتھوی اور چندرماں لوکوں میں ہوئی ہوئی سب کو پرتیکش نظر آ رہی ہے - اور انہی لوکوں کا مختلف ناموں سے شاستروں میں جگہ جگہ ورنن آتا ہے - اور یہ رچنا کے ہر ایک حصہ میں موجود ہیں - جہاں جہاں سورج یا تارے دیکھے پڑتے ہیں - وہاں ہی انیک پرتھویاں اور چندرماں موجود ہیں - اب آپ کے تینوں دیش کہاں ہیں - چیتن نرمل دیش ہمارے سورج سے کتنی دور ہے - اور نرمل مایا دیش کتنی دور ہے - ان کا حدود اربعہ کیا ہے؟ کیا آپ کے ان دونو دیشوں کے اندر سورج پرتھویاں اور چندرماں سب غائب ہیں - یہ تین دیشوں کی تقسیم ہوئی - کیوں کیا نرمل مایا دیش اور ملین مایا دیش تک پہنچنے پہنچنے

برہم کی شکتی کی دھار کا زور ختم ہو جاتا ہے - کیا یہی بات ان ہر دو دیشوں میں گھٹیا درجہ کے جیووں کی موجودگی کا باعث نہیں؟ پھر ان جیووں کا کیا قصور؟ برہم کے اندر کسی شکتی کی دھار کا بہنا بھی ناممکن ہے - وہ اچل سوروپ ہے - ہر حصہ میں ایک رس ہے اس میں ہر جگہ شکتی ایک جیسی موجود ہے - شکتی کی دھار بہہ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ تب جاوے - جو پہلے سے وہاں موجود نہ ہو - آپ محض مادی شکتیوں بجلی وغیرہ کی مثالیں دے کر برہم جیسی روحانی چیز پر گھٹا رہے ہیں - یہ دیشوں کی تقسیم محض من گھڑت کلپنا مانی ہے - جس کا نہ سر ہے نہ پیر - یہ محض ادم کی بگلت سے رادھا سوامی رکھے؟ اور اس کی بڑائی جتلانے کی خاطر ڈھونگ رچا گیا ہے - آپ فرماتے ہیں - کہ ہر ایک شکتی کی دھار کے ساتھ روحانی آواز پیدا ہوتی ہے - اور وہ رادھا سوامی ہوتی ہے - اور کوئی ہوتی ہی نہیں - افسوس تو یہ ہے - کہ وہ محض رادھا سوامیوں کو ہی سنائی دیتی ہے - اور کسی کو نہیں - نہ شروع دنیا سے آج تک کوئی اس کو سن سکا - اس سے بڑھ کر اور کیا گمراہی کی بات ہو سکتی ہے - کہ برہم کی ساری شکتیاں ہی سدا رادھا سوامی کا جاپ کرتی رہتی ہیں ۔

چوتھا اختلاف انحد شبد پر دھیان لگانے کے بارہ میں ہے - پاتنجلی جی کے یوگ شاستر میں بڑی وسیع آزادی دی گئی ہے - اور بہت سے طریقے من کو یکسو کرنے کے بتلائے گئے ہیں - ہر شخص کا من - خیالات اور قابلیت جدا جدا ہوتی ہے - جس کا من قدرتی طور پر روشن چیزوں کی طرف دوڑتا ہو - وہ جیوتی کا دھیان کر سکتا ہے - جس کا بڑے آدمیوں آپت پرشوں کے جیون چرتروں میں من دوڑتا ہو - وہ انہی میں سے کسی کا جن کا اسوانوں اور سندر رگانوں کی طرف من دوڑتا ہو - وہ کسی شبد کا دھیان کر سکتا ہے - یہ محض قدرتی میلان طبیعت کا فائدہ اٹھانے کی غرض سے ہے - کیونکہ اس سے کامیابی کا جلدی امکان ہے - مگر جس کے اندر کوئی قدرتی میلان نہیں ہے - اس کے لئے تو ادم کے جاپ کا ہی ابھیاس مناسب ہے - یہی ایک شاہراہ ہے - جس کے ذریعہ سب کو کامیابی نصیب ہو سکتی ہے - اور یہ سب سے افضل طریقہ ہے - مطلب محض توجہ کے لگانے سے ہے - جس طرف جس کی توجہ آسانی سے لگ سکتی ہے - لگانے کی کوشش کرے - اگر ادم کے جاپ میں لگے - تو بہت اچھا ہے -

Collection. Digitized by S3 Foundation USA

برہمن ایسا بربل ہے۔ کہ یہ کسی طرف دوڑایا ہوا مشکل سے دوڑتا ہے۔ اس لئے محض ایک ہی راستہ پر سب کو چلانے میں کوئی بھلائی نہیں۔ اور اوم کے جاپ پر ہی زیادہ زور دینا شاستر وکت ہے اوم کی بجائے کسی دوسرے نام رادھا سوامی وغیرہ الفاظ کا استعمال درست نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ رادھا سوامی کا جاپ کرانے کے لئے ہی اس قدر زور شبد دھیان پر دیا گیا ہے۔ اوم کی ہی دھرنی بسنی جاوے۔ تو بہتر ہے۔ ان اختراعات سے کیا فائدہ؟

پانچواں اختلاف گورو سیوا کے بارہ میں ہے گورو سیوا بہت اچھی بات ہے۔ ہندو بزرگ سب ہی گورو سیوا کرتے آئے۔ اور کرنی چاہئے مگر گورو کی پرستش یا گورو کی غلامی بری بات ہے۔ گورو سیوا کی غرض وغایت پرماتما کی پراپتی ہے یعنی گورو پرماتما کا راستہ بتانے والا یوگ ودیا سکھلانے والا ہوتا ہے۔ نہ کہ محض اپنی ہی سیوا کرانے والا۔ گورو سیوا سے لابھ تو تبھی ہوگا۔ جو کچھ پرماتما کی اور لے جانے کی تعلیم وہ جو تعلیم دے۔ نہ کہ محض اپنی ہی سیوا کرا وے۔ جیسے استادوں کی تعظیم وخدمت ہوتی ہے ویسے ہی گورو کی سیوا ہونی چاہئے۔ نہ کہ گھربار دین ایمان روپیہ پیسہ سب گورو کی بھینٹ کر بیٹھے۔ گورو کو ہی چت میں دھارے۔ گورو کا ہی نام جپا کرے۔ ایسا شخص پرماتما کی پراپتی کیسے کر سکتا ہے؟ جس طرح ایک نیام میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں۔ اسی طرح ایک من میں دونو کا پریم نہیں ہو سکتا۔ یا پرماتما کا ہوگا یا گورو کا۔ اس لئے پوجا اور پرستش تو پرماتما ہی کی ہونی چاہئے۔ نہ کہ گورو کی۔ گورو کی سیوا اور تعظیم کے لئے خواہ اس کو کتنا ہی آسمان پر اٹھا لیں۔ مگر اصول تو اصول ہی رہے گا۔ جیسے پاشان پوجا۔ پتنگ پوجا۔ رسول پوجا۔ پیر پیغمبر پوجا۔ مڑھی مسان مقبرہ پوجا۔ دریا پہاڑ درخت پوجا وغیرہ وغیرہ نہایت بری ہیں۔ ویسے ہی گورو پوجا بھی ایک برائی ہے۔

یہ ایک قسم کی روحانی غلامی ہے۔ جسمانی غلامی تو دنیا میں رہی ہی رہی۔ اس کی بدولت دنیا میں جنگ وجدل۔ کشت وخون ہوئے۔ سلطنتیں تباہ ہوئیں۔ دوسروں کو غلام بنانے کے لئے قومیں آپس میں جنگ کرتی رہیں۔ جنگ آزادی تقریباً ہر ایک ملک میں ہوتی رہی ہے۔ مگر روحانی غلامی نے بھی انسانی سماج میں اندھیر مچایا ہوا ہے۔ عیسےٰ اور محمد کی غلامی میں تو دنیا کا ایک بڑا حصہ پڑا ہوا ہے۔ اب ہندوستان میں دیکھیں۔ آغا خانی۔ دادو پنتھی۔ گورو سائیں بیراگی اور کبیر پنتھی وغیرہ وغیرہ ہزاروں پنتھ اپنے گوروؤں کے نام پر چلے ہوئے ہیں۔ اور ہندو

سوسائیٹی کے ٹکڑے ٹکڑے بنا رہے ہیں۔ اور سنگھٹن کے راستہ میں سدراہ ہو رہے ہیں۔ خود پرماتما نے بھی ہم کو غلامی سے دور رکھا ہے۔ ہم کو کرم کرنے کی آزادی دے رکھی ہے۔ وہ ہم سے ہمارا کرم کرنے کی آزادی کو چھین کر ہم سے اچھے کرم کرا سکتے ہیں۔ مگر چونکہ اس میں ہماری آزادی کا خون ہوتا ہے۔ اس لئے ہم ایسا نہیں کرتے۔ مسمریزم سے چونکہ ہم دوسروں کی روح کو غلامی میں لے لیتے ہیں۔ اس واسطے اس کو بھی برا کہا ہے۔ یہ ہندو سوسائیٹی کی بدقسمتی ہے۔ اس میں ضعیف الاعتقادی اس قدر گھر کر گئی ہے۔ کہ وہ اپنے دھرم کے اصولوں سے اس قدر بے خبر ہیں۔ کہ جھٹ دوسرے کے دام فریب میں آ کر دھڑا دھڑ چیلے بنانے شروع کر دیتے ہیں۔ ہزار ٹکریں مارو۔ ان میں کہیں سنگھٹن ہونے میں نہیں آتا۔ جس میں ذرا بھی لیاقت ہوتی ہے۔ جھٹ اپنا پنتھ چلا کر اپنی پوجا کرانی شروع کر دیتا ہے۔ اور ہزاروں لاکھوں کا مالک بن بیٹھتا ہے۔ گورو کا تھوک چاٹنے کی تعلیم دینا تو روحانی غلامی کی سب سے مکروہ شکل ہے۔ اگر تھوک چاٹنے سے روحانیت آتی ہے تو پاخانہ اور پیشاب سے کیوں نہیں آتی؟ وہ بھی چٹ کر جانا چاہئے۔ اگر ڈاکٹر کے تھوک سے ڈاکٹری۔ انجنیئر کا تھوک چاٹنے سے انجنیری نہیں آتی۔ تو یوگی کا تھوک چاٹنے سے یوگ کیونکر آتا ہے؟ لائق مصنف نے یہ گورو غلامی بہت حد تک دور کر دی ہے۔ لائق مصنف نے یہ گورو غلامی بہت حد تک دور کر دی ہے۔ ان کے ماننے والے ہزار سے زائد شش ہیں۔ یہ سب کے سب اس قسم کی غلامی کر ہی نہیں سکتے۔ اگر یہ سب ان کا لعاب چاٹنے لگیں۔ تو شاید ان کا سلسلہ جسم ہی ختم کر دیں۔ اس لئے ان باتوں کی ان کو حمایت بھی کرنی چھوڑ دینی چاہئے۔ اگر وہ مندرجہ بالا اپنے تمام اختلافات کو چھوڑ کر وید شاستر کے سچے انویائی بن جاویں۔ تو وہ ہندو سوسائیٹی کو ایک وید اور پرماتما کے جھنڈے کے نیچے لا کر ان کی ایک قوم بنا سکتے ہیں۔ یہی آریہ سماج کا ادیش ہے۔ اور وہ آریہ سماج کے معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان کی روشن ضمیری اور عالی ہمتی سے ہندو قوم کا بیڑا پار ہو سکتا ہے۔ جو کہ ایک نیا پنتھ چلا کر اپنی ارتھلا جلول کی کھچڑی پکا کر نہیں ہو سکتا۔ پرماتما کرے۔ کہ لائق مصنف جیسے آتما ہندو سوسائیٹی میں آئے دن پیدا ہوں۔ اور ہندوؤں کو متحد کرنے اور ان کی قوم بنانے کی تدبیر نکالیں۔ نہ کہ الٹا اس کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو اور بکھیرنے کی۔ اب آریہ سماج کے سوشل پروگرام کے پورے

پر واہ اور استری شکھشا وغیرہ وغیرہ سب باتوں میں آریوں سے بھی بڑھ کر قدم اٹھاتے ہیں۔ وید شاستر کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خود مطالعہ کرتے ہیں۔ اور ششیوں کو کراتے ہیں۔ مگر صرف یہی اختلافات ہیں۔ جو وہ نہیں چھوڑتے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ وہ ان کو سیدھے راستہ پر لاویں +

اس گورو غلامی کو وہ اسی صورت میں ختم کر سکتے ہیں۔ جبکہ وہ اپنے ششوں کا سماورتن سنسکار بھی کیا کریں۔ تمام رشیوں منیوں کا یہ کام رہا ہے۔ کہ وہ ودیا سماپت ہونے کے بعد یا یوگ سکھلانے کے بعد اور یوگ کے مارگ پر چلا کر اپنے ششوں کا سماورتن سنسکار کیا کرتے تھے۔ اور اس سے آخری گورو دکھشنا لے کر اس کو اپنے گھر واپس بھیجتے تھے۔ دیال باغ میں ایسا ہوتا نہیں سنتے۔ کوئی نقشہ اس قسم کا نہیں چھپتا۔ کہ وہاں سے کتنے شش یوگی بن کر نکلے ہیں۔ آریہ سماج گورو کلوں میں تو سالانہ رپورٹ چھپتی ہے۔ اور سناتکوں کے نام دئے جاتے ہیں۔ مگر دیال باغ سے کون سا ایسا یوگی نکلا ہے؟ وہ دن مبارک ہوگا۔ جبکہ وہاں سے یوگی بن کر لوگ نکلا کریں گے۔ اور یہ سچے معنوں میں ایک یوگ آشرم ہوگا۔ مگر یہ تبھی ہو سکتا ہے جبکہ لوگوں کو یوگ شاستر کے احکام کے مطابق عمل کرایا جاوے۔ نہ کہ محض گورو کی ہی پوجا کرائی جاوے ؂

پنجاب آریہ شکھشا سمتی کی
رپورٹ بابت سمت ۱۹۹۱

۲۵ر مئی ۱۹۳۵ء کی صبح کے ۸ بجے آریہ شکھشا سمتی کا سادھارن اجلاس پروفیسر سنتو دیال جی ایم۔ اے کی پردھانتا میں ہوا۔ سمتی کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سمبندھت ودیالیوں کی سنکھیا ۱۰۳ ہے۔ چار نئے سکولوں کا سمبندھ اس ورش میں ہوا ہے۔ چونکہ سمتی کا کام دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور اسے چلانے کے لئے دھن کی آوشیکتا ہے۔ اس لئے یہ سویکار ہوا۔ کہ ایسے سمبندھت ودیالیوں کے سیکنڈری حصہ سے فی ودیارتھی ایک ایک پیسہ لیا جاوے۔ جن میں فیس لی جاتی ہے +

آئندہ سال کے لئے ادھیکاریوں کا چناؤ نمن پرکار ہوا:۔

پردھان رائے بہادر لکھن لال چیف انجنیئر ریٹائرڈ +

اپ پردھان ۱ باوا بلونت سنگھ جی ایم۔ اے بی۔ ٹی ۲ پروفیسر سنتو دیال جی ایم۔ اے اور ۳ پنڈت بشمبرناتھ جی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی +

منتری لالہ مولراج جی بی۔ اے بی۔ ٹی +

اپ ,, پنڈت ہزاری لال جی بی۔ اے +

خزانچی۔ سردار مہر سنگھ جی +

سمتی کی طرف سے ہر سال بالک اور بالکاؤں کی دھرم پریکشائیں ہوا کرتی ہیں۔ پہلی پریکشا دسمبر میں ہوئی تھی۔ پہلی پریکشا میں ۵۳۶ اور دوسری پریکشا میں ۲۲۸ پریکشارتھی بیٹھے اور ۲۸۸۔ اور ۱۳۳ پاس ہوئے۔ سمتی کے انسپکٹر مہاشہ نے اس ورش ۷۰ پاٹھ شالاؤں کا نریکشن کیا۔ اور دھرم شکشا تتھا انیہ وشیوں میں اپنی سمتی دیتے رہے۔ ادھیاپک تتھا ادھیاپکاؤں کے لئے ایک خاص پریکشا

۴۔۵ مقرر کی گئی ہے۔ جس کے سمبندھ میں مفصل واقفیت سمتی کے کاریالیہ سے مل سکے گی ؛

"پرکاش" میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

امرت دھارا رجسٹرڈ
(تمہارے گھر کا حکیم)
بیماری تکلیف تشویش اور خرچ سے بچاتی ہے ہمیشہ پاس رکھو!
قیمت فی شیشی دو روپے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ صرف ۸ر
مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امرت مفت منگوا دیں!
خط وکتابت تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا (۳۲) لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دیوسماج ہے یا محسن کشی کی ٹکسال؟

(از شری رائے صاحب جھانگی رام جی ریٹائرڈ منصف)

دیوسماج کے لٹریچر کے مطالعہ سے عام پبلک کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ دیوسماجی صاحبان اپنے معبود کے احترام کو جذب کر کے فرعون بے سامان بنے ہوئے ہیں۔ اور اپنے جیسا کسی کو نہیں سمجھتے۔ اور یہی سبب ہے کہ وہ اپنے سے سب غیر مذاہب والوں اور مخالف خیال رکھنے والوں کی توہین کرنے اور ہتک آمیز گالی گلوچ دینے سے بھی نہیں کتراتے۔ اور وقتاً فوقتاً ان کے معبودوں۔ مہاپرشوں اور ان کی مذہبی کتابوں کو کیا تقریر اور کیا تحریر کے ذریعہ جائز یا ناجائز طریقہ سے کوستے رہتے ہیں۔ اور اپنے اس فعل کو ثواب دارین سمجھتے ہیں۔ کیونکہ یہ بات ان کے معبود اچھی طرح ان کے ذہن نشین کر چکے ہیں۔ کہ اور سب متوں والے مِتھیا وشواسوں میں لپٹے ہوئے کے کارن نیچ گتی پراپت اور گھٹیا وجود ہیں۔ کیونکہ ان کا خیالی اور کلپت وشواس ان کے لئے مہاہانی کارک پرمانت ہوتا ہے۔" اور "وہ اپنی ادھم اوستھا کے کارن ادھم لوک کے بھیانک دکھوں کو بھوگتے ہوئے ایک دشٹ کال کے انتر پورنتیا نشٹ ہو جاتے ہیں۔" جس سے صاف ظاہر ہے کہ اور سب متوں والے جلد یا بدیر اپنے مِتھیا وشواسوں کے کارن صفحۂ ہستی سے قطعی مٹ جانے کے لئے مقصود ہیں۔ اور فقط بھگوان دیو آتما اور ان کے پیروؤں کو ہی ابدالآباد تک جینے کا حق باقی رہتا ہے۔

اپنے ایک ماتر ستیہ اُپاسیہ دیو کی اس قسم کی نادر شکشا کے آدھین شکشا پا کر دیوسماجی صاحبان بہت شیخی میں آئے ہوئے ہیں۔ اس لئے اپنی اس فطرت سے مجبور ہو کر دیوسماجی ایڈیٹر صاحب نے اپنے اُردو اخبار میں مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ آریہ سماجیوں اور برہم سماجیوں کے معبودوں کے برخلاف بہت ہتک اور توہین آمیز پیرایہ میں اور کئی باتوں کے علاوہ یہ بھی مار لکھا ہے۔

"وہ اپنے وشواسیوں کو ایک بیوی یا خاوند کے جیتے جی دوسری بیوی یا خاوند کے کرنے کی نہایت مجرمانہ اور گناہ آلودہ تعلیم دے گئے ہیں"۔

چونکہ یہ پرتھا (یعنی ایک بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کر لینا) دیوسماجی صاحبان کے معبود بھی دیوسماج میں اپنی عین حیات ہی جاری فرما گئے ہیں۔ اور اس پر بدیں شرائط اپنی منظوری کی مہر ثبت کر گئے ہیں۔

"دیوسماج پرنسپل ادھرسے اُسے جو جو اور آدھینک ڈنڈ دیئے جاتے

انہیں پورا کرنے کے سوائے اس کی حیثیت کے انوسار اُسے جرمانہ کا جو ڈنڈ دیا جاوے۔ وہ کم سے کم سو روپیہ اور ادھک سے ادھک پانچ ہزار روپیہ ہو گا۔ وہ بھی وہ ادا کرے"

(دیکھو دیوسماج کا ہندی اخبار "سیوک" بابت ماہ پھاگن سمت ۱۹۸۱ بکرمی)

اس لئے جب میں نے خود ان میں اس بدعت کی ورتمانتا کا اظہار بذریعہ "پرکاش" کیا۔ اور لکھا۔ کہ جب یہ بدعت خود ان میں پائی جاتی ہے۔ تو پھر وہ کس منہ سے اور مذاہب کو کوسنے کی جرأت کرتے ہیں؟ تو اس پر وہ آپے سے باہر ہو گئے۔ اور مجھ پر اپنے غیظ و غضب کی آگ برسانی شروع کر دی۔ جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

یہ اب ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ دیوسماجی صاحبان کے معبود ایک بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کرنے کی ان کے اپنے الفاظ کے بموجب نہایت مجرمانہ اور نہایت گناہ آلودہ اجازت سمت ۱۹۸۱ بکرمی سے دے گئے ہیں۔ اور اس عرصہ میں انکے اپنے اقبال کے بموجب ایک جی دوسرا بواہ کر کے دیوسماج کے ممبر بنے ہوئے ہیں۔

گویہ بات اب ان کی ستیہ نیچر نے ان کے لئے اتنی مجبور رکھی ہے۔ کہ وہ اس سے انکار کرنے کی جرأت کر سکیں۔ لیکن پھر بھی کبھی میرے ایک لفظ کی اور کبھی کسی دوسرے لفظ کی آڑ لے کر۔ اور اپنے دل۔ دماغ اور اخلاق کو جواب دیکر محض لفظوں کے ہیر پھیر میں مجھ پر جرح کر کے غضب ڈھا رہے ہیں۔ ان کے اس قسم کے بیہودہ بہانوں۔ دھینگا مشتی اور گالی گلوچ کی پروانہ کرتا ہوا میں یہاں پر ان کے موٹے موٹے اعتراضات کا جواب دے دینا ہی کافی سمجھتا ہوں:۔

۱۔ ڈنڈوں کا معاملہ

اور میں نے لکھا تھا۔ کہ ان کے معبود ایک بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کر لینے کی محض اس شرط پر کہ ایک خاص رقم روپیہ کی ان کے خزانہ میں جمع کرا دیں۔ اجازت دے گئے ہیں۔ لیکن ان کے ہاں روپیہ کے ڈنڈ کے علاوہ اور آدھینک ڈنڈ دیئے جانے کی بھی شرط رکھی ہے۔ اور آدھینک ڈنڈ کے لفظوں کی ایزادی کے ہیر پھیر میں انہوں نے مجھے بہت آڑے ہاتھوں لیا۔ اور خوب بے نکی سنائیں۔ گو میں اور ڈنڈ دیئے جانے کے ڈھونگ اور لغویت کو اس سے پہلے "پرکاش" میں ظاہر کر چکا ہوں لیکن ایک بار پھر ان کی سیوا میں عرض پرداز ہوں۔ کہ وہ میرے اس اعتراض کا کھلے الفاظ میں جواب دیں۔ کہ وہ اور ڈنڈ کیا کیا ہیں؟ تاکہ پبلک کو ان کی اصلیت کا پتہ لگ سکے۔ وہ صیغۂ راز میں کیوں رکھے ہوئے ہیں؟

میرے خیال میں تو اور ڈنڈ سوائے اس کے ہو ہی کیا سکتے ہیں۔ کہ یا تو وہ دوسری بیوی کو طلاق دے دیں۔ یا اس سے قطعی طور پر کسی قسم کا کوئی جنسی یا سوشل تعلق نہ رکھیں۔ اور اس نتیجہ کو سپشٹ روپ میں ظاہر کرنے کے لئے کیا ایڈیٹر صاحب کرپا کر کے بتلائیں گے کہ جس شخص کو آپ نے بحال کر دیا ہے۔ کیا اس سے کم سے کم سو روپیہ اور ادھک سے ادھک پانچ ہزار روپیہ کا ڈنڈ وصول کیا گیا تھا؟ اور اس کے علاوہ اور ڈنڈ اُسے کیا کیا دیئے گئے تھے؟ تاکہ پبلک کو اصلیت کا پتہ لگ سکے:۔

اور اس کے علاوہ میرے خیال میں اس معاملہ میں اور ڈنڈ دینے والی ایسے جن کی پہلی بیوی ہی مجاز ہو سکتی ہے۔ کہ جس کے سمبندھ میں یہ اتیاچار ہوا ہے۔ نہ کہ دیوسماج اس کے سمبندھ میں دوسری شادی کر لینے کے بعد وہ اور کیا تلافی کر سکتا ہے؟ سوائے اس کے کہ اُسے آئندہ اپنے سلوک سے خوش رکھے۔ اور اس سے ہمیشہ معافی کا خواستگار رہے۔ اور اس کی دلجوئی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔

۲۔ سیٹھ نانوں مل کا معاملہ

دیوسماجی ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "رائے صاحب کا یہ بیان قطعی جھوٹ ہے۔ اور ہم انہیں چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی اسے سچ ثابت نہیں کر سکتے۔ سیٹھ نانوں مل جی اپنی دوسری شادی کر لینے کے بعد کبھی دیوسماج کی ممبری پر بحال نہیں [illegible] گئے۔ ان کے جانے پر ڈنڈ انہیں ضرور دیئے گئے تھے۔ لیکن چونکہ وہ ایسے کڑے ڈنڈ تھے۔ کہ جن کا پورا کرنا نہایت مشکل تھا۔ اس لئے وہ اسے پورا نہ کر سکنے کے باعث دیوسماج کی ممبری پر بحال نہیں ہو سکے"۔

میرے خیال میں تو اس انکار اور چیلنج کی تہ میں بھی کوئی خفیہ راز پنہاں ہے۔ اور دال میں کچھ کالا ہے۔ کہ جس کو میں سمجھنے سے اس وقت قاصر ہوں۔ لیکن تاہم میں ان سے مفصلہ ذیل سوالات اور عرض معروض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں:۔

(اوّل) ان کو ایسے کڑے ڈنڈ دیئے ہی کیوں گئے تھے۔ کہ جن کا پورا کرنا نہایت مشکل تھا۔ یا ان کی طاقت سے باہر تھا۔ کیا یہ بات اب محض ڈھونگ کی غرض سے نہیں گھڑی گئی۔ کیونکہ کسی شخص کو ایسی سزا دینا کہ جس کا پورا کرنا اس کے لئے نہایت مشکل ہو۔ کیا یہ ایک نازیبا حرکت نہیں ہے؟ اور کیا یہ امر نیک ودیا وشاردگی ترک ودیا کے مطابق درست گردانا جا سکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ وہ کڑے ڈنڈ کیا کیا تھے کیا آپ ان کو سچائی کی بناء پر تفصیلی طور پر بیان کریں گے۔ تاکہ پبلک کو اس بارہ میں اصلیت کا پتہ لگ سکے:۔

(دوئم) جب سیٹھ نانوں مل جی سمت ۱۹۸۱ بکرمی میں بحال کیا گیا۔ اور اس بدعت کو دیوسماج میں آئندہ ہمیشہ کے لئے جاری کر دیا گیا۔ تو ان دنوں میں دیوسماج میں شامل تھا۔ اور میری آنکھوں کے سامنے یہ سب کچھ ہوا۔ اور میں نے کسی الہام کی بناء پر نہیں۔ بلکہ اپنے ذاتی علم کی بناء پر سیٹھ نانوں مل جی کے ہی بارہ میں مخالفانہ آواز اٹھائی۔ اور چٹھی لکھی۔ جس کا جواب بھگوان دیو آتما نے خود ہی لکھوایا۔ اور بجائے یہ لکھوانے کے کہ میرا اعتراض اس بارہ میں قطعی غلط ہے۔ کہ سیٹھ نانوں مل کو بحال کیا گیا ہے۔ اُلٹا اس معاملہ میں دیوسماج کی قلعی کھلتی ہوئی دیکھ کر مجھے دھمکایا گیا۔ اور یہ لکھوا کر زبردستی چپ کرایا گیا:۔

"اس کے بعد اگر کوئی اور تحریر آپکی طرف سے ایسی یا اسی قسم کے مضمون کے بارہ میں آئے گی۔ تو اس کا کچھ جواب نہ دیا جائیگا اور وہ فائل کر دی جائے گی"۔

اب ناظرین خود ہی ملاحظہ فرمائیں۔ کہ

"ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا"

بھگوان دیو آتما خود تو "الخاموشی نیم رضا" کے مصداق اس بات کے لئے مون سادھ لیتے ہیں۔ لیکن ان کے وکیل ایڈیٹر صاحب

Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شرِیمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک ادھیویشن

لاہور ۲۷ مئی - سنیچر اور ایتوار ۲۵ و ۲۶ مئی سمت ۱۹۹۲ کو شرِیمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک ادھیویشن ہوا - ۳۱ درشنی کل ۲۵۸ پرتی ندھی سوبرت ہوئے - پہلے دن اجلاس میں ۲۰۶ سمّلت ہوئے تھے۔

وِدیا سبھا کا معاملہ

رائے بہادر دیوان بدری داس جی ایم - اے - پردھان سبھا نے بہو سمتی کی تحریک پر سب سے پہلے وِدیا سبھا کا معاملہ ہاؤس کے سامنے پیش کیا - آچاریہ رام دیو جی نے وِدیا سبھا کے متعلق اپنا پرستاو پیش کیا - اس پرستاو پر سنیچر وار کا سارا دن اور ایتوار ۱۱ بجے تک جنرل سبھا غور و خوض کرتی رہی - متعدد اصحاب نے سنشودھن بھی پیش کئے - آخر کثرت رائے سے ذیل کا سنشودھت پرستاو پاس ہوا :-

سنشودھت پرستاو

آریہ وِدیا سبھا کا چناؤ پرتی ورش ہوا کرے گا - اس کے ۲۷ سدسیہ ہوں گے جن میں ان لکھت سدسیہ اپنے پد کے ادھیکار سے ہوں گے :-

۱۔ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

۲۔ و ۳۔ اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا

۵۔ منتری " " " "

۶۔ کوشادھیکش " " " "

۷۔ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی +

۸۔ آچاریہ " " +

۹۔ مکھیہ ادھشٹاتا کنیا گوروکل ڈیرہ دون +

۱۰۔ آچاریہ " " " +

ان ۲۷ سدسیوں میں سے ۱۸ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سبھا سد ہوں گے - اور باقی ۹ ان لکھت سدسیہ ہوں گے - جن میں پہلے چار اوشیہ ہوں گے (اگر وہ ۱۸ سبھا سدوں میں سے چنے نہ گئے ہوں)

۱۔ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی +

۲۔ آچاریہ " " +

۳۔ مکھیہ ادھشٹاتا کنیا گوروکل ڈیرہ دون +

۴۔ آچاریا " " " +

(الف) گوروکل کے ودیارتھیوں کے سنرکشکوں میں سے ایک

(ج) گوروکل کے سناتکوں میں سے یا تین +

(ح) " " شتابدی ورگ میں سے ایک +

(د) شکشا وشیش وِدیا آدی گنوں کے کارن +

ملاحظہ

(۱) گوروکل رشتہ دار یا بہ کانگڑی میں ... اس ...

پڑھنے والے وِدیارتھیوں تتھا وِدیارتھیوں کے سنرکشکوں میں سے ایک +

(ب) گوروکل وشو وِدیالیہ کانگڑی کے سناتک تتھا سناتکاؤں میں سے تین جن میں ایک کا سناتکہ ہونا آوشیک ہے - وہ ہی سناتک لئے جا سکیں گے - جن کو گوروکل کانگڑی کے سناتک بنے نیون اتی نیون ۵ ورش ویتیت ہو گئے ہوں گے - سناتکاؤں کے لئے نیون اتی نیون سمے کی سیما دو ورش ہوگی ۔

(ج) گوروکل وشو وِدیالیہ کانگڑی جس میں کنیا گوروکل مہاوِدیالیہ ڈیرہ دون بھی شامل ہے - اس کے ادھیاپک ورگ میں سے وہ ادھیاپک ہی لئے جا سکیں گے - جنہوں نے کم سے کم ۵ ورش سیوا کی ہو ۔

(د) اپنے پد سے ہونے والے سدسیوں تتھا سنرکشکوں کے پرتی ندھی کو چھوڑ کر شیش سدسیہ ہونے کے لئے ادھیہ شکشا پراپت تتھا شکشت وگیہ ہونا آوشیک ہوگا +

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پدادھیکاری ہی اس وِدیا سبھا کے پدادھیکاری ہوں گے جو وِدیا سبھا کے کل سدسیوں کی سنکھیا ۲۷ میں سمّلت ہوں گے ۔

نرواچن

وِدیا سبھا کا سنشودھت پرستاو سویکرت ہو جانے کے بعد سبھا کا ان لکھت نرواچن ہوا - پردھان آچاریہ رام دیو جی گورنر کنیا گوروکل ڈیرہ دون - اپ پردھان ۱۔ پروفیسر شو دیال جی ایم - اے سابق پرنسپل دیانند متھرا داس کالج موگھا ۲۔ رائے صاحب مکھن لال جی ریٹائرڈ چیف انجنیئر ریاست جموں ۳۔ پروفیسر اندر جی ودیا واچسپتی ایڈیٹر "ارجن" دہلی +

منتری پنڈت بھیم سین جی وِدیا النکار پروپرائٹر نویگ پریس لاہور +

کوشادھیکش لالہ نوتن داس جی پروپرائیٹر ہمالیہ سائیکل ورکس لاہور ۔

پستکادھیکش پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی ایڈیٹر رسالہ "آریہ" +

ممبران انترنگ سبھا بسوائے پرتی ندھی

۱۔ لالہ اننت رام جی ادھشٹاتا وید پرچار وبھاگ - ریاست جموں +

۲۔ پنڈت شانتی سوروپ جی وِدیا النکار +

۳۔ " سوم دت جی پربندھ کرتا گوروکل ...

۵۔ مہاشہ چونی لال جی آریہ گوال منڈی +

۶۔ " مکند لال جی سیالکوٹ

۷۔ پنڈت مہر چند جی ایڈیٹر "آریہ ویر" لاہور +

پرتی ندھی سبھا سد

۱۔ رائے بہادر دیوان بدری داس جی ایم اے ایڈووکیٹ لاہور +

۲۔ مہاشہ کرشن جی پروپرائیٹر روزانہ "پرتاپ" و "پرکاش" +

۳۔ پنڈت لکشمی ناتھ جی بی - اے - ایل ایل بی قائم مقام مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی +

۴۔ لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار نئی دہلی +

۵۔ پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا والے +

۶۔ ماسٹر رام لال جی بی - اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ ۔

۷۔ پنڈت دیو شرما جی سابق آچاریہ گوروکل کانگڑی +

۸۔ پنڈت بدھ دیو جی وِدیا النکار +

۹۔ " گیان چند جی بی - اے +

۱۰۔ ماسٹر ہر دیال جی بی - اے سابق ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز +

۱۱۔ شرِیمتی شنو دیوی جی سابق آچاریہ کنیا مہاوِدیالیہ جالندھر

نامزد پرتی ندھی :-

۱۔ پنڈت ستیہ ورت جی قائم مقام آچاریہ گوروکل کانگڑی +

۲۔ رائے امرت لال جی ریٹائرڈ ایس - ڈی - جج اور انبالہ +

سارو دیشک سبھا کے پرتی ندھی

لاہور - ۲۷ مئی - آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ذیل کے مہانوبھاو آریہ سارودیشک سبھا کے لئے سبھا سد منتخب ہوئے ہیں :-

۱۔ آچاریہ رام دیو جی گورنر کنیا گوروکل ڈیرہ دون +

۲۔ مہاشہ کرشن جی پروپرائیٹر روزانہ "پرتاپ" اور "پرکاش"

۳۔ پنڈت لکشمی ناتھ جی بی - اے - ایل ایل بی - گورنر گوروکل +

۴۔ پروفیسر اندر جی وید واچسپتی - ایڈیٹر "ارجن" دہلی ۔

۵۔ لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار نئی دہلی +

۶۔ پنڈت بدھ دیو جی وِدیا النکار +

۷۔ پنڈت گیان چند جی بی - اے +

درستی و اہتر ...

پاس ہو جانے کے بعد لالہ نند لال جی آریہ اپ منتری سبھا نے سبھا سدوں کی طرف سے بھیجے ہوئے پرشن سنائے - اور سبھا نے ان کے جو جوابات دئے تھے - وہ بھی سنائے ۔

سبھا کی رپورٹ

سوالات و جوابات سنائے جانے کے بعد اپ منتری سبھا نے گزشتہ سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی - رپورٹ سے ذیل کی باتیں ظاہر ہوتی تھیں :-

۱۔ سبھا سے ۵۰۰ سماجیں سمبندھت ہیں ۔

۲۔ ۱۶۲ سماجوں نے اپنے پرتی ندھی بھیجے ہیں +

۳۔ انترنگ سبھا کے بارہ ادھیویشن ہوئے +

ان لکھت مہانو بھاووں کی مرتیو پر شوک پرستاو پاس کیا گیا :-

۱۔ مہاشہ بخشی سنگھ جی لاہور چھاؤنی +

۲۔ پنڈت ضامی رام جی میرٹھ نواسی +

۳۔ مہا مہو پادھیائے پنڈت آریہ منی جی +

۴۔ لالہ دیو راج جی سنستھاپک کنیا مہاوِدیالیہ جالندھر ۔

بجٹ

نرواچن وغیرہ ہو جانے کے بعد ذیل کے بجٹ سرو سمتی سے پاس ہوئے :-

نمبر شمار نام فنڈ	آمدنی سمت ۱۹۹۲	خرچ سمت ۱۹۹۲
۱- وید پرچار وبھاگ	۴۹۳۰۰	۴۹۳۰۰
۲- لیکھرام سمارک	۳۵۷۰	۳۵۷۰
۳- شردھانند اپدیشک وِدیالیہ	۷۵۰۰	۷۵۰۰
۴- شردھانند سمارک ندھی	۲۰۰	۲۰۰
۵- ودیش پرچار	۱۵۰۰	۱۵۰۰
۶- سبھا مکھیہ کاریالیہ	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۷- نریکشن وبھاگ	۱۴۰۰	۱۴۰۰
۸- وید پرچار کاریالیہ	۱۷۰	۱۷۰
۹- آریہ وِدیارتھی آشرم	۵۰۸۰	۵۰۸۰

"آریہ مسافر" کا نیا ادھشٹاتا

جنرل سبھا نے بہو سمتی سے "آریہ مسافر" کو سپتاہک رکھنے کی سمتی دی - پچھلے سال اس کے ادھشٹاتا منتری لالہ جگجیت لال پردھان آریہ سماج سرینگر نیکت ہوئے تھے - امسال نئی انترنگ سبھا نے لالہ ہر دیال جی بی - اے کو "آریہ مسافر" کا ادھشٹاتا نیت کیا ہے ۔

پرانے ادھیکاریوں کا شکریہ

منتری آچاریہ رام دیو جی پردھان سبھا کی تحریک پر جنرل سبھا نے پرانے ادھیکاریوں کا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دیانند دلت اُدھار سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کی رپورٹ سمت ۱۹۹۱

دیانند دلت اُدھار سبھا پنجاب دلتوں میں اپنے جنم کال سے ہی ساماجک اور سوشل سدھار کے لئے پرچار کر رہی ہے۔ سبھا کا جہاں یہ اُدیش ہے۔ کہ پنجاب کے دلتوں کی مالی حالت کو بہتر بنایا جائے۔ وہاں یہ سبھا اس مقصد کے لئے بھی سخت جدوجہد کر رہی ہے۔ کہ دلتوں کو ان کے چھینے ہوئے ادھیکار دلائے جائیں۔ اور ان کو آریہ جاتی کا ایک مضبوط اور مفید انگ بنایا جائے۔

سبھا ہذا نے سمت ۱۹۹۱ میں جو کام کیا ہے وہ اختصار سے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے:-

ادھیکاریاں:-

اس سبھا کے پردھان پنڈت ٹھاکر دت جی ویدیہ امرت دھارا والے ہیں۔ لالہ روشن لال جی ڈائرکٹر سپورٹس منسٹری۔ لالہ ہیمراج جی ایڈوکیٹ اور لالہ بوسا رام جی اُپ پردھان ہیں۔ پنڈت گیان چند جی بی۔ اے آریہ سیوک سبھا کے سکریٹری اور لالہ دگیان شیل جی خزانچی ہیں۔

انترنگ سبھا:-

انترنگ سبھا کے کل ۲۷ ممبر ہیں۔ جن میں سے دس آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور چھ آریہ سماجوں کے پرتی ندھی ہیں۔ گیارہ ممبر دیانند دلت اُدھار سبھا کی جنرل سبھا کے ذریعہ منتخب کئے جاتے ہیں۔

پرچارک اور ادھیاپک:-

اس سال سبھا میں ۹ اُپدیشک بھجنیک اور گیارہ ادھیاپک کام کرتے رہے۔

پرچار:-

سبھا کے اُپدیشکوں نے ۲۴۵ مختلف مقامات پر پرچار کیا۔ ۱۶۲۵ مرد و عورتوں کو گورو منتر سکھایا۔ ۲۳۸ کو سندھیا اور ۹۳ کو اگنی ہوتر سکھایا۔ ۱۱۵۸ افراد کو یگیوپویت دھارن کرائے۔

دلت اُدھار کانفرنسیں:-

مندرجہ ذیل مقامات پر دلت اُدھار کانفرنسیں ہوئیں:-

(۱) قلعہ سوبھا سنگھ (گجرات) (۲) ٹانڈہ (گجرات) (۳) منڈھیر (گجرات) (۴) موٹا (گجرات) (۵) بارہ منگا (گورداسپور) (۶) لاڈوہ (کرنال)

دلت اُدھار اُتسو:-

(۱) چک نمبر ۵۶۲ (لائل پور) (۲) جھوکے (سیالکوٹ) (۳) چک نمبر ۹۷ (لائل پور) (۴) بیگوی (ہوشیارپور) (۵) بدھان (کشتواڑ) (۶) سنگرام بھاٹا (کشتواڑ) (۷) کھرکی چک (کٹھوعہ)

سنسکار:-

سبھا کے اُپدیشکوں نے ۱۶۳ مختلف سنسکار

ویدک ریتی سے کروائے۔

پاٹھشالائیں:-

سبھا کے ادھین گیارہ پاٹھشالائیں چل رہی ہیں۔ جن میں ۶۰۳ بچے تعلیم پا رہے ہیں۔ ان طلباء کی ایک بڑی تعداد کو پڑھائی لکھائی وغیرہ کا سامان سبھا کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ یہ پاٹھشالائیں جہاں دلتوں میں ودیا پھیلانے کے لئے نہایت مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ وہاں یہ پاٹھشالائیں ویدک دھرم کے پرچار کا بھی ایک بہتر اور کامیاب ذریعہ ہے۔

دلت لڑکوں کا سکولوں میں داخلہ:-

جن مقامات پر سبھا کی اپنی پاٹھشالائیں نہیں ہیں۔ وہاں یہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ دلت لڑکوں کو دوسری پاٹھشالاؤں میں داخل کرایا جائے۔ مستقبل قریب کی چھوت چھات کا خاتمہ کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ اعلےٰ و ادنیٰ۔ اونچ اور نیچ گھرانوں کے بچے مشترکہ تعلیم حاصل کریں۔ اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے سبھا کے اُپدیشکوں نے ۲۴۴ لڑکوں کو سکولوں میں داخل کروایا۔

عارضی پاٹھشالہ:-

جو اُپدیشک ایک ہی علاقہ میں رہتے ہیں وہ پرچار کے علاوہ بچوں اور بالغوں کو بھی پڑھاتے رہتے ہیں۔ ایسے طلباء کی تعداد ۱۶۰ ہے۔

وظائف:-

سبھا کی طرف سے مختلف رقوم کے ۴۴ وظائف دیئے جاتے ہیں۔ اور یہ وظائف زیادہ تر دستکاری کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔

مستقل وظائف کے علاوہ مندرجہ ذیل طلباء کی خاص طور پر امداد کی گئی:-

(۱) بہاری لال بی۔ اے طالب علم کو مبلغ ۳۰/ روپے یونیورسٹی فیس کے لئے۔ مہاشہ بیلا پت کو ۲۰/ روپے دیئے گئے۔ اور مہاشہ جگن ناتھ۔ مہاشہ گوکل چند۔ مہاشہ دھنی رام اور مہاشہ گیان چند کو بھی خاص امداد دی گئی۔

تعمیر چاہات:-

اس سال دلتوں کے لئے مندرجہ ذیل مقامات پر کنوئیں کھدوائے گئے:-

(۱) کمبلے (لائل پور) (۲) پربار (لائل پور) (۳) جعفر آباد (انبالہ) (۴) کشن پورہ (انبالہ)

جاتی پرورتن:-

اس سال ۵۵۴ دلتوں کو یگیوپویت دھارن کروا کر جاتی پرورتن سنسکار کرایا گیا۔

دھرم رکھشا:-

ضلع انبالہ میں عیسائیوں اور سیالکوٹ۔ گورداسپور اور ہوشیارپور کے اضلاع میں مسلمانوں نے دلتوں میں بھرم پھیلا کر انہیں ان کے پرتی آبائی دھرم سے گرانے کا یتن کیا۔ لہٰذا سبھا کے اُپدیشکوں نے ان لوگوں کو بچانے کے لئے سرتوڑ کوشش کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۶۳۴ دلتوں کو پتت ہونے سے بچا لیا گیا۔

شدھی:-

اس سال ۲۷۸ دلتوں کو جو پتت ہو چکے تھے۔ شدھ کیا گیا۔

تقسیم ادویات:-

سبھا کے ادھین جھبال ضلع گورداسپور میں آریہ دھرم ارتھ اوشدھالیہ چل رہا ہے جس میں مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ اس سال یہاں سے ۱۲۳۴۱ مریضوں کو مفت دوائی دی گئی۔ اس اوشدھالیہ کے علاوہ اُپدیشکوں کے ذریعہ بھی ادویات تقسیم کروائی جاتی ہیں۔ اور اس سال ۱۰۵۸ مریضوں میں دوا تقسیم کی گئی۔ جن اُپدیشکوں کے پاس دوا نہیں ہے۔ یا جو اُپدیشک کسی مریض کا علاج نہیں کر سکتے۔ وہ دوسرے ڈاکٹروں سے دوا مفت دلواتے ہیں۔ اور ایسے مریضوں کی تعداد ۳۰۰ ہے۔

دلت اور بیگار:-

پنجاب کے اکثر علاقوں کے دلت بیگار کے بری طرح شکار ہیں۔ بیگار سے چھڑانے کے لئے سبھا کے اُپدیشکوں دوارہ پراپیگنڈہ کیا جاتا رہا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ اب چمبہ جیسی ریاست میں جہاں کہ دلتوں سے بری طرح بیگار لی جاتی تھی۔ اب بیگار نرم کر دی گئی ہے۔ بہت سا ضلع انبالہ کے زمیندار بیگار کا صلہ دینے لگ گئے ہیں۔ اور ضلع گجرات کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے وعدہ کیا ہے۔ کہ بیگار بند کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جرائم پیشہ اقوام:-

پنجاب میں جرائم پیشہ اقوام کی ایک بڑی تعداد ہے۔ اور یہ دلت اقوام میں ہی شمار ہوتی ہے ان کی حالت دوسرے دلتوں کی نسبت خراب ہے۔ ان میں پرچار کرنے کے لئے ایک خاص اُپدیشک رکھا ہوا ہے۔ اس سال چار طلباء کو سکولوں میں پڑھنے کے لئے وظائف دیئے گئے۔ سیالکوٹ سٹیلمنٹ میں کچھ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ انہیں پھر شدھ کیا گیا۔ شمس سٹیلمنٹ میں آریہ سماج قائم کیا گیا۔ اور سندر تعمیر ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ آدھیان سٹیلمنٹ والوں کو وقتاً فوقتاً ہر قسم کی امداد دی گئی۔

مالی حالت کا سدھار:-

دلتوں کی حالت کا سدھار اس وقت ہوگا۔ جب کہ ان کی مالی حالت بھی کچھ اچھی ہو جائے گی۔ مالی حالت کو بہتر بنانے کے لئے دلتوں کو دستکاری کی طرف لگایا جا رہا ہے۔ اس سال ۳۱ دلت لڑکوں کو دستکاری کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے وظائف دیئے گئے۔ دو دلت نوجوانوں کو ویدک کا کام سکھایا گیا۔ اب وہ دونوں اپنے گاؤں میں کام کر رہے ہیں۔ ضلع ادھم پور کے دلت عام طور پر مزدور پیشہ ہیں۔ اب یہ لوگ گھڑیاں بنا کر بیچنے کا کام کرنے لگ گئے ہیں۔ اور باغ لگاتے ہیں۔ لاہور میں ۱۰ ادنیٰ اسٹریوں کو خریدنا بال بنانے کے کارخانہ میں لگایا گیا۔ دو لڑکوں کو سائیکل کا کام سکھایا گیا۔ ایک لڑکا درزی کا کام سیکھ رہا ہے۔ چار لڑکے معماری کا کام سیکھ رہے ہیں۔ تین استریاں جو بھیک مانگا کرتی تھیں۔ اب کاغذ کے کھلونے بنا کر گزارہ کرتی ہیں۔

ٹھاکر دت شرما چیریٹیبل انڈسٹریز:-

یہ انڈسٹریز پنڈت ٹھاکر دت جی ویدیہ (امرت دھارا) کے دان سے جاری کی گئی ہیں۔ اور ان کا یہ مقصد ہے کہ بیکار نوجوانوں کو دستکاری کی تعلیم مفت دی جائے۔ اور روزی کمانے کے لائق بنایا جائے۔

اگست ۱۹۳۴ء میں لاہور اور جنوری ۱۹۳۵ء میں دینا نگر میں فرنیچر کا کام سکھانا شروع کیا گیا۔ لالہ بہاری لال جی انڈسٹریز کے منیجنگ ایجنٹ ہیں۔ آپ کی زیر نگرانی سب سامان تیار ہوتا ہے۔ نیشنل کے مطابق لڑکوں کو کام سکھایا اور اجرت دی جاتی ہے۔ امسال ۲۵ لڑکے داخل ہوئے۔ ۲ لڑکے کام سیکھ کر اپنی روزی کمانے لگ گئے۔ ۴ لڑکے کام چھوڑ کر چلے گئے۔ سال کے اخیر تک کل ۱۴ لڑکے کام سیکھتے رہے۔

آریہ آشرم:-

ٹھاکر دت شرما چیریٹیبل انڈسٹریز اور لاہور میں کام سیکھنے والے لڑکوں کے لئے ایک آشرم بنایا ہوا ہے۔ آشرم میں لڑکوں کو کھانا وغیرہ مفت دیا جاتا ہے۔ آشرم کے سپرنٹنڈنٹ پنڈت سنگرم جی آزاد

گرام پرچار وبھاگ کی سالانہ رپورٹ بابت سمت ۱۹۹۱

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گراموں میں جب پرچار کی سکیم بنائی تو سب سے پہلے ضلع سیالکوٹ میں کام کرنے کا نشچے ہوا۔ پرچار کے کام کی باگ ڈور پنڈت ہزاری لال جی بی۔ اے کے سپرد کی گئی۔ اور ان کی ہدایات کے مطابق کام کرنے کے لئے پنڈت جگن ناتھ جی کو لگایا گیا۔ اور ان کی سہایتا کے لئے پنڈت ستھورام جی کو علاقہ سنکھترہ اور پنڈت نتھیا نند جی کو علاقہ بھوپال والا میں لگایا گیا۔ اور خود بھی پنڈت ہزاری لال جی علاقہ مذکور میں آکر پرچار کا کام کرتے رہے۔ چنانچہ گرمیوں کی رخصتوں میں علاقہ ڈسکہ اور روڑس وغیرہ کی طرف اور بڑے دنوں کی رخصتوں میں علاقہ کلوال میں گراموں میں پرچار کرتے رہے۔ اس کے علاوہ ہر اتوار کو بھی جہاں تک ان سے ہو سکا۔ آکر پرچار میں حصہ لیتے رہے۔ تین ماہ کام کرنے کے پشچات پنڈت جگن ناتھ جی کو لاہور لگا کر ان کی جگہ پنڈت دیوان چند جی ویدیہ پربھاکر کو لگایا گیا۔ جو اب تک کام کر رہے ہیں۔

پرچار کا ڈھنگ :-

جس جگہ پرچارک جاتے ہیں۔ وہاں پراتہ کال ہون یگیہ اور سندھیا کرائی جاتی ہے۔ اور بھجن وغیرہ گا کر ست سنگ لگایا جاتا ہے۔ اور دوپہر کو استریوں میں پرچار کیا جاتا ہے۔ پھر رات کو عام لوگوں میں پرچار کیا جاتا ہے۔ اور بقایا وقت بھی لوگوں کو سندھیا وغیرہ سکھلانے میں لگاتے ہیں۔ آپ پڑھ کر پرسن ہونگے کہ ایک سال کے عرصہ میں کافی کامیابی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس ورش میں ذیل کی نئی آریہ سماجیں قائم ہوئی ہیں :-

نونار۔ روڑس۔ گھوئنکی۔ شاہزادہ۔ ڈھڈیالی۔ آل۔ ٹپیالہ۔ خانووال اور گھڈیالہ +

گراموں میں جلسے :-

پہلے صرف شہروں میں ہی جلسے ہوا کرتے تھے۔ مگر اب گراموں میں بھی جلسے ہوتے ہیں جن میں گراموں کے سینکڑوں استری پرش حصہ لیتے ہیں۔ اس ورش ویروکے۔ ٹپیالہ۔ سنگھوال اور سید والہ میں جلسے منائے گئے ۔

خاص سمیلن :-

گراموں میں پرچار کرنے کی سکیم کو سوچنے اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مختلف مقامات پر سمیلن بلائے گئے۔ پہلا سمیلن آریہ سماج سنکھترہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر زیر صدارت لالہ سروپ نارائن جی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل منتری آریہ سماج سیالکوٹ منعقد ہوا۔ جس میں ارد گرد کے سینکڑوں بھائیوں نے حصہ لیا۔ اور گرام پرچار کے وسائل پر وچار کیا گیا۔

سالانہ جلسہ پر زیر صدارت پروفیسر شودیال جی ایم۔ اے اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہوا۔ جس میں ویدک دھرم پرچار کے وشیو پر وچار کیا گیا۔

تیسرا سمیلن بھی آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کے اُتسو پر زیر صدارت پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار اپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہوا۔ جس میں گراموں میں ہندی کھلانے کے پرچار کے واسطے سادھن سوچے گئے۔ اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک کمیٹی بھی بنائی گئی +

چوتھا سمیلن آریہ سماج جونڈہ کے سالانہ جلسہ پر زیر صدارت بابو چرنداس جی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل پردھان آریہ سماج سیالکوٹ ہوا۔ جس میں علاقہ جونڈہ کے حالات اور دلت بھائیوں کو اسلامی تبلیغ سے بچانے کے وسائل پر وچار ہوا ۔

پانچواں سمیلن آریہ سماج غوطہ کے سالانہ جلسہ پر زیر صدارت پنڈت ہزاری لال جی ہوا جس میں غوطہ سماج کی حالت کو بہتر بنانے اور گاؤں کے رہنے والے بھائیوں کے تعلقات کو زیادہ اچھا بنانے پر وچار ہوا ۔

چھٹا سمیلن آریہ سماج بھاگیاں کے سالانہ جلسہ پر زیر صدارت پنڈت ہزاری لال جی ہوا۔ جس میں گراموں کی حالت کو بہتر بنانے پر وچار ہوا ۔

آٹھواں سمیلن آریہ سماج ساہووالہ کے سالانہ جلسہ پر زیر صدارت لالہ چرنداس جی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل سیالکوٹ ہوا۔ اس میں ساہووالہ سماج کی حالت کو بہتر بنانے کے متعلق وچار کیا گیا ۔

غرضیکہ اکٹھے ہو کر آریہ بھائیوں نے مل کر وچار کیا اور ان وچاروں کو عملی روپ میں لانے کا یتن بھی کیا گیا ۔

پرچارک سنگھ :-

گراموں میں سنسکاروں کو بڑھانے اور ویدک دھرم کا ناد بجانے کے لئے ایک پرچارک سنگھ بنایا گیا ہے۔ جس کے سنرکھشک سوامی سوتنتر انند جی ہیں۔ پرچارک سنگھ کے سبھاسد بھی آپس میں مل کر وچار کرتے رہتے ہیں۔ کہ سنسکاروں کا رواج گراموں میں کس طرح ادھک ہو سکتا ہے؟ نیز پرچارک سنگھ کے تمام سبھاسدان کو ایک خاص قسم کے رجسٹر بھی دئے جانے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ رجسٹر بنا کر دئے جا رہے ہیں۔

دان آریہ پرتی ندھی سبھا کو دیا جانے لگے گا۔ اور دکھشنا کا روپیہ پرچارکوں کا ہوگا۔ گویا وہ پرچارک سبھا کو آنریری اپدیشکوں کا کام دینگے +

میلہ پرچار :-

گرام پرچار کے ساتھ ہی گراموں میں جو میلے ہوتے ہیں۔ ان میلوں میں بھی ویدک دھرم کا پرچار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ویروکے۔ سنکھترہ۔ ٹپیالہ اور بھاگیاں میں میلوں پر پرچار کیا گیا۔ جہاں سینکڑوں آریوں تک ویدک دھرم کا سندیش پہنچایا گیا ۔

تقسیم دوائی اور روگیوں کی سیوا :-

اس ورش میں پنڈت دیوان چند جی ویدیہ نے اپنی گرہ سے ۱۵۰۰ روگیوں کو مفت دوائی دی۔ اور روگیوں کی سیوا کی۔ ملیریا کے دنوں میں روگیوں کی کافی تعداد آتی رہی۔ اور ملیریا کے علاقہ میں پنڈت جی نے دورہ کر کے بہت سے روگیوں کو بچایا +

تقسیم ٹریکٹ ہائے :-

۵۰۰ کے قریب مختلف ٹریکٹ ہا اور سندھیا وغیرہ لوگوں میں مفت تقسیم کئے گئے +

دلتوں کی شدھی :-

۵۰۰ گھرانوں کو شدھ کر کے ان کو ویدک دھرم میں داخل کیا گیا۔ اور جہاں جہاں ان کو پانی کی تکلیف تھی۔ دور کی گئی۔ اور انجمن تبلیغ جن بھائیوں کو ورغلانے کا کام کرتی رہتی ہے۔ ان کو بھی واپس لیا جاتا ہے۔ یہ سب کام لالہ چرنجی جی پلیڈر پسرور کے سر پر ہے۔ باوجود صحت کے کمزور ہونے کے بھی لالہ جی دن رات ان دلتوں کی حالت کو بہتر بنانے اور ان کو انجمن کے ہاتھوں سے بچانے کی فکر میں رہتے ہیں ۔

دلت اور غریب لڑکوں کی امداد :-

دلت اور غریب طالب علموں کی کتابوں وغیرہ سے مدد کرنے کے علاوہ سکولوں میں جا کر لڑکوں کی فیس معاف کرانے اور تھوڑے پڑھے لکھوں کو کام پر لگانے کے لئے یتن بھی کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس ورش ۱۲ بیروزگار لڑکوں کو کام پر لگایا گیا ۔

گراموں میں تعمیر مندر کا کام :-

پہلے عام طور پر شہروں میں ہی سماج مندر تھے۔ مگر اب گراموں میں پرچار کرنے سے وہاں بھی مندر تعمیر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جہاں ...

مندر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ راواں سوبروکے اور ... میں کام شروع بھی کر دیا گیا ہے +

آنریری پرچارک :-

گرام پرچار میں جہاں سبھا کی طرف سے لگے اپدیشک جہانو بھاؤ کام کرتے ہیں سو وہاں ... مندرجہ ذیل مہانو بھاوؤں نے اپنا قیمتی وقت اور روپیہ صرف کر کے ویدک دھرم پرچار میں حصہ لیکر ہمیں مشکور فرمایا ہے۔ لالہ چرنداس جی۔ لالہ سروپ نرائن جی۔ لالہ گیان چند جی ایس ... سیالکوٹ۔ لالہ جگدیش چندر جی سیالکوٹ۔ لالہ گیان چند جی نیل والے۔ لالہ وشیشر ناتھ جی پلیڈر سیالکوٹ۔ ماسٹر ہری چند جی سیالکوٹ۔ لالہ رام رکھا مل جی گینتا۔ لالہ چرنجی جی پلیڈر پسرور۔ لالہ نند لال جی جونڈہ۔ راجزادہ روشن لال جی جونڈہ۔ ماسٹر گردھاری لال جی ظفروال۔ سوامی دھیر انند جی۔ لالہ کیدار ناتھ جی بھنرو اور لالہ بال مکند جی بھنرو ۔

لنگر کیلئے سہایتا :-

دلت بھائیوں کے اُتسوؤں پر لنگر کے واسطے ان کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ آریہ سماج بھنرو اور شاہزادہ کے اُتساہی بھائیوں نے ہماری لنگر میں آٹا وغیرہ دیکر پوری پوری امداد کی +

دان ویر :-

گو اس ورش ہمارے پاس اتنا دھن نہ تھا کہ جس سے زیادہ پرچار کا کام ہو سکتا۔ مگر پھر بھی کافی کام ہو گیا ہے۔ اس ورش پنڈت مولراج جی رئیس بھوپال والہ نے دھن سے ہماری کافی سہایتا کی ہے۔ چنانچہ ۔ ماہ تک ایک پرچارک کی ساری تنخواہ اور ۶ ماہ تک نصف تنخواہ دیتے رہے۔ اس لئے میں پنڈت جی کا تتھا آریہ سماج بھوپال والا کا دل سے مشکور ہوں ۔

آخری نویدن :-

اگر آریہ بھائی سبھا کی دھن سے سہایتا کرتے رہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گرام پرچار کی سکیم کو جاری رکھا۔ تو ہر ایک گرام میں آریہ سماج استھاپت ہو سکتا ہے۔ اور ان گراموں میں بھی ویدک دھرم کا سندیش پہنچایا جا سکتا ہے۔ جہاں کہ صرف مسلمان بھائیوں کی آبادی ہے۔ اس لئے ہر ایک بھائی کا فرض ہے۔ کہ وہ ویدک دھرم پرچار کو گراموں میں پہنچانے کے لئے تن من اور دھن سے سبھا کی امداد کریں ۔

دیوان چند ویدیہ پربھاکر انچارج گرام پرچار
ضلع سیالکوٹ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کا دسواں وارشک اُتسو

لاہور ۲۴ مئی۔ دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور کا دسواں سالانہ جلسہ ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۱۱ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ کو پراتہ کال ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک پروفیسر سُدھاکر جی ایم۔ اے آپ پردھان منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی صدارت میں گورودت بھون کے وسیع ہال میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ ودیالیہ ہذا معہ اپنے سٹاف اور ودیارتھیوں کے تشریف فرما تھے۔ حاضرین میں پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا والے۔ پنڈت وشمبھر ناتھ جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت بھوپ جی۔ پروفیسر ستیہ ورت جی سناتک۔ پنڈت بُدھ دیو جی ودیالنکار۔ رائے صاحب امرت لال جی۔ لالہ کھُشی رام جی نیتر اور دیگر معزز سجن تشریف فرما تھے۔

کامیاب ودیارتھی

پہلے پرکٹ اُتسو بجے ہون یگیہ ہوا۔ پھر ذیل کے اسناتک ودیارتھیوں کو پرمان پتر اور پارتوشک دیے گئے۔

۱۔ سوم دیو سدھانت بھوشن۔ فرسٹ

۲۔ دھرم پال سدھانت بھوشن۔ سیکنڈ

۳۔ رگھونندن سدھانت وشارد۔ ۴۔ سُدھاکر سدھانت وشارد +

اس کے علاوہ نرنجن دیو جی (گجراتی) اور دیوا سنگھ جی سدھانت وشارد میں اسناتک ہوئے لیکن چونکہ آپ ۲ جلسہ میں اُپستھت نہ تھے۔ اس لئے ان کے پرمان پتر شری آچاریہ جی کے پاس رہے۔

سوامی جی کا اپدیش

تقسیم انعامات کے بعد آچاریہ جی نے سوم دیو جی کو جنہوں نے ودیالیہ سے جدا ہونا تھا ذیل کا اپدیش جتیر یہ اپنشد کی آرنبھک کے آدھار پر دیا۔

۱۔ ہمیشہ سچ بولتے رہنا۔ بوجھ اُٹھ جانے پر اگر کبھی اس کو پری تیاگ نہ کرنا +

۲۔ اپنے جیون کو دھرم انوکول بنانا۔ کیونکہ دھرم سے ہی آتما کی اُنتی ہوتی ہے۔

۳۔ آئندہ جیون میں بھی سوادھیائے میں پرماد نہ کرنا۔

۴۔ پتری رن کو ادا کرنا تاکہ کبھی ونش کا اُچھید نہ ہو۔

۵۔ دھرم کاریہ میں کبھی پرماد نہ کرنا +

وغیرہ وغیرہ

ودیالیہ کی رپورٹ

اپدیش کے بعد پردھان جی کی آگیا سے پنڈت نردیو جی نے ودیالیہ کی ذیل کی مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی:-

ودیارتھی:- ورش کے آرمبھ میں ودیارتھیوں کی سنکھیا ۴۲ تھی۔ جو جماعت وار اس پرکار

سدھانت بھوشن ترتیہ کھنڈ	٦
" " دوتیہ "	۹
" " پرتھم "	۱۰
پرویشکا	۱
عربی کا ودیارتھی	۱

ورش کے مدھیہ میں کچھ ودیارتھی جل وایو کی پرتی کولتا اور کچھ انیہ پرستھتیوں کے کارن ودیالیہ سے چلے گئے۔ دوسرے سال میں کچھ ودیارتھی نئے پرویشٹ ہوئے جس سے ورش کے انت میں ودیارتھیوں کی سنکھیا ۴۲ تھی۔ ان میں سے تین ودیارتھی پریکشا میں کامیاب ہو کر اور پانچ ناکام ہو کر ودیالیہ سے چلے گئے۔

موجودہ تعداد:- ودیارتھیوں کی ورتمان سنکھیا ۳۸ ہے۔ جو شرینی کرم سے اس پرکار ہے:-

سدھانت شرومنی	۴
" بھوشن ترتیہ کھنڈ	۹
" " دوتیہ "	٦
" " پرتھم "	۱۱
پرویشکا	۱۱

صوبجاتی تقسیم:- پرانت وبھاگ سے ودیارتھی اس پرکار ہیں:-

ماریشس	۱	سی۔پی	۱
کرناٹک	۳	گجرات	۳
آندھر	۲	یو۔پی	٦
مدراس	۲	کشمیر	۱
بہار	۱	پنجاب	۲۱

پریکشائیں

سبھا نے آریہ پرتنوں میں سدھانت نکھے پرچار منتقا سیو گیہ اپدیشکوں کی یوگیتا بڑھانے کے لئے کچھ پریکشائیں نیت کر رکھی ہیں۔ ان کا پربندھ ودیالیہ کے آرمبھ سے ہی ودیالیہ کے آدھین ہے۔ جن میں ودیالیہ کے چھاترؤں کے اتیرکت باہر کے آریہ پرش۔ دیویاں تتھا گورُوکل آدی کے چھاتر بھی سمّلت ہوتے ہیں۔ اس ورش پریکشاؤں کا پرنام اس پرکار سے رہا ہے:-

نام پریکشا	کل پریکشارتھی	کامیاب	ناکام	پنر پریکشا
سدھانت شرومنی پرتھم کھنڈ	۱	۱	×	×
سدھانت بھوشن ترتیہ کھنڈ	۵	۲	۲	۱

نام پریکشا	کل پریکشارتھی	کامیاب	ناکام	پنر پریکشا
سدھانت بھوشن پرتھم کھنڈ	٦	٦	×	×
وشارد	۵	۴	.	×
پرویشکا	۱۸	۱۰	۸	×

ادھیاپک ورگ

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ۔ پنڈت ایشور چندر جی درشن آیا دھیائے۔ پنڈت نردیو جی۔ پنڈت شیودت جی سدھانت شرومنی مولوی فاضل۔

پرچار کاریہ

موسم گرما کی تعطیلات میں ودیارتھیوں نے جس جس جگہ پرچار کاریہ کیا ہے۔ وہاں کے ہتیشی سجنوں نے ان کے کاریہ کی مکت کنٹھ سے پرشنسا کی ہے۔

کاریہ کرتا

ودیالیہ نے آج تک کتنے کاریہ کرتا دیے ہیں۔ جو بھن بھن ستھانوں پر کسی نہ کسی روپ میں آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں:-

۱۔ نردیو سدھانت شرومنی شُکشی فاضل

۲۔ پنڈت وشنودت جی سدھانت شرومنی مولوی فاضل ادھیاپک دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور +

۳۔ پنڈت شانتی پرکاش جی سدھانت بھوشن مناظر اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا +

۴۔ پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا +

۵۔ پنڈت ملکھ راج جی سدھانت شرومنی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا +

۶۔ پنڈت پورن چندر جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا +

۷۔ پنڈت ہریال جی سدھانت بھوشن۔ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا +

۸۔ پنڈت نیتر رام جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا +

۹۔ پنڈت سوم دیو جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا +

۱۰۔ پنڈت بھگونت دت جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا +

۱۱۔ پنڈت وشوناتھ جی سدھانت بھوشن ایم۔ اے۔ ریسرچ وبھاگ +

۱۲۔ پنڈت سوریہ دیو جی سدھانت شرومنی کاویہ تیرتھ ادھیاپک رام آشرم +

۱۳۔ پنڈت چندر بھان جی سدھانت بھوشن

پروہت آریہ سماج نیا بانس دہلی +

۱۴۔ پنڈت نرنجن دیو جی سدھانت وشارد۔ پروہت آریہ سماج میانوالی +

۱۵۔ پنڈت بلراج جی پروہت آریہ سماج راماں منڈی +

۱۶۔ پنڈت جگدیو جی سدھانت بھوشن۔ ادھشٹھاتا گورُوکل کرتارپور؟ +

۱۷۔ پنڈت دھرم دیو جی گورُوکل بیٹ سوہنی +

۱۸۔ پنڈت شری نندن شرما جی سدھانت بھوشن آریہ سماج کلکتہ +

۱۹۔ پنڈت ستیہ دیو جی منتری آریہ سماج سلطانپور لودھی +

۲۰۔ پنڈت پرمانند جی سدھانت بھوشن ادھشٹھاتا گورُوکل چتوڑ

۲۱۔ پنڈت جگدیش جی سدھانت شرومنی آریہ اناتھ آلیہ اجمیر +

۲۲۔ پنڈت نارائن دیو جی سدھانت بھوشن پربھاکر مکھیہ ادھیاپک گورُوکل اندر پرستھ؟ ...

۲۳۔ پنڈت ہری دیو جی منتری ادھیاپک گورُوکل کماعلیہ +

۲۴۔ پنڈت جینندر جی سدھانت وشارد ادھیاپک گورُوکل پرالسی +

۲۵۔ پنڈت کرشن دیو جی بڑودہ +

۲۶۔ پنڈت نریندر دیو جی ویدک منتری آریہ سماج حیدرآباد (دکھن)

۲۷۔ پنڈت پورن انند کاشی جی کلکتہ +

۲۸۔ ماسٹر ایشور چندر جی سدھانت وشارد ہوبلی (کرناٹک) +

۲۹۔ پنڈت سُدھاکر جی گرام پرچارک رائے بریلی +

۳۰۔ پنڈت پارس رام جی پرچارک اپدیشک آریہ سماج باندری کھوپی +

۳۱۔ پنڈت نارائن دت جی کیرل دیش نواسی سدھانت بھوشن پریکشا پاس کر کے ماریشس میں پرچار کے لئے چلے گئے تھے۔ وہاں آپ لگ بھگ دو ورش تک کاریہ کرتے رہے۔ اب آپ واپس آ گئے ہیں۔

ان پنکتیوں سے آپ کو گیات ہو گیا ہوگا۔ کہ ودیالیہ نے اس دس ورش کے اندر کتنے ہی ویکتی آریہ سماج کی سیوا کے لئے دیے ہیں۔ ان میں کچھ ایسے بھی ہیں۔ جو دور کے پرانتوں میں جہاں یہاں کے اپدیشک نہیں پہنچ سکتے۔ آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ اس الپ کال اور اس سنکھیا کو درشٹی میں رکھتے ہوئے اب آپ سویم نرنے کر لیں۔ کہ جس اُدیشیہ سے ودیالیہ کھولا گیا تھا وہ پورا ہو رہا ہے یا نہیں؟

سلسلہ کے لئے دیکھیں صفحہ ۱۹

اچانک دیے تے ہیں۔ بنس ان سے

...Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج دیپالپور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دیپالپور ضلع منٹگمری کا پہلا سالانہ جلسہ یکم - ۲ - اور ۳ر جون ۱۹۳۵ء کو منایا جائیگا۔ دھرم پریمی پدھار کر لابھ اُٹھائیں۔
(کشمیری لال منتری آریہ سماج دیپالپور)

ایک نو مسلم کی شدھی:- ۱۹ر مئی ۱۹۳۵ء بروز اتوار آریہ سماج مندر لدھیانہ میں عبدالجبار شرما نو مسلم کو جو تقریباً چار سال سے مسلمان ہو گیا تھا۔ شدھ کیا گیا۔ اور اس کا نام ستیہ پال رکھا گیا۔ شدھ ہونے کے بعد مہاشہ ستیہ پال نے اپنے ہاتھ سے حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی۔ اس کے بعد مہاشہ جی نے ایک تقریر بھی کی۔ منتری سماج اور اپ پردھان سماج نے ان کا سواگت کرتے ہوئے ان کو دھرم پر دڑھ رہنے کی تلقین کی۔
(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج بورے والہ کے سماچار:- (۱) مہاشہ بہاری لال جی بھجنیک ۳۰ر ۳۱ر بیساکھ اور یکم و ۲ر جیٹھ کو چار دن آریہ سماج مندر بورے والا ضلع ملتان میں آنند پورک پرچار کا کام کرتے رہے۔ لوگوں نے ان کے بھجنوں کو بہت پسند کیا۔ آپ کو تین دن کی بجائے چار دن رکھا گیا۔
(۲) پنڈت گنپتی داس جی شاستری کو آریہ سماج کی اور سے پرتی ندھی چنا گیا۔
(جمنا داس منتری آریہ سماج منڈی بورے والا)

ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول منٹگمری کا شاندار نتیجہ:- ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول منٹگمری کے ۵۹ لڑکوں میں سے ۵۶ لڑکے کامیاب ہوئے ہیں۔ یعنی نتیجہ ۹۵ فیصدی رہا ہے۔ ایسا اعلیٰ نتیجہ ہیڈ ماسٹر لالہ لال چند جی اور ان کے سٹاف کی محنت کا نتیجہ ہے۔ اس وقت ۵۰۰ کے قریب لڑکے سکول میں پڑھتے ہیں۔ اور لوگ بڑے شوق سے اس سکول میں اپنے لڑکوں کو داخل کراتے ہیں۔
(سوہن لال منتری آریہ سماج منٹگمری)

ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول ہریانہ کا نتیجہ:- ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول ہریانہ ضلع ہوشیارپور کے ۴۲ لڑکے امتحان انٹرنس میں شامل ہوئے۔ جن میں سے ۳۶ کامیاب ہوئے۔ یعنی نتیجہ ۸۶ فیصدی رہا۔ ۴ لڑکے فرسٹ ڈویژن ۲۰ سیکنڈ ڈویژن اور ۱۲ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں۔ [illegible]

۱۰۰ فیصدی ہی تھا۔
(برکت رام ہیڈ ماسٹر سکول ہذا)

شوک پرستاؤ:- (۱) آریہ سماج لاہور چھاؤنی مہاشہ رادھو رام جی اپ منتری آریہ سماج ہذا کے پتا جی کی اچانک مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور مہاشہ رادھو رام جی سے اس دکھ میں سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔
(۲) آریہ سماج لاہور چھاؤنی لالہ دیو راج جی کی اچانک مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے بھراتا رائے زادہ ہنس راج جی سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔
(ہربنس لال آریہ منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

نام کرن سنسکار:- ۲۲ر بیساکھ سمت ۱۹۹۲ کو مہاشہ جوگی لال جی منتری آریہ سماج کالا افغاناں کے بالک کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے سوامی دھرمانند جی اور پنڈت رام چندر جی نے کرایا۔ بالک کا نام اندر دیو رکھا گیا۔ چار روپیہ (دو روپیہ دکشنا پروہت اور دو روپیہ برائے ویدک پرچار فنڈ) دان دیا گیا۔
(سوہن لال خزانچی آریہ سماج کالا افغاناں ضلع گورداسپور)

آریہ سماج گھرونڈہ کا چھٹا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گھرونڈہ کا چھٹا سالانہ جلسہ ۷ر جون لغایت ۹ر جون ۱۹۳۵ء بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج مندر میں منایا جائیگا۔ اس اتسو پر بڑے بڑے اپدیشک۔ بھجنیک اور سنیاسی تشریف لائیں گے۔ ۷ر جون کو نگر کیرتن ہوگا۔
(مایا رام منتری آریہ سماج گھرونڈہ ضلع کرنال)

دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر کا نتیجہ

دوآبہ (آریہ) ہائی سکول کے اس سال ۴۹ لڑکے میٹریکولیشن امتحان میں شامل ہوئے۔ جن میں سے ۴۶ پاس اور صرف تین فیل ہوئے۔ یعنی نتیجہ ۹۴ فیصدی رہا۔ [illegible] وظائف آنے کی امید ہے۔ اس سکول کا نتیجہ ضلع بھر کے تمام سکولوں سے اچھا رہا ہے۔
(ستیہ پال برائے ہیڈ ماسٹر سکول ہذا)

شوک پرستاؤ [illegible]

ہائی سکول کے جملہ مدرسین اور طلباء کے ۲۰ر مئی ۱۹۳۵ء کے اجلاس میں پاس ہوا:-
"جملہ مدرسین و طلبائے آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا یہ ماتمی جلسہ ماسٹر نانک چند جی کی جنہوں نے ۲۲ سال تک اس سکول کی نہایت محنت اور صدق دلی سے سیوا کی ہے۔ اچانک اور بے وقت وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور پرماتما سے ان کی آتما کو سدگتی اور شانتی پردان کرنے کی پرارتھنا کرتا ہے۔"
ماتم کے طور پر مدرسہ باقی وقت کے لئے بند کیا گیا۔
(رام لال ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ)

آریہ سماج لائل پور کا چناؤ:- آریہ سماج (ڈگلس پورہ) لائل پور کا سالانہ چناؤ ۱۲ر مئی ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر ڈگلس پورہ میں ہوا۔ سب سے پہلے سالانہ رپورٹ پڑھی گئی۔ جو سویکار ہوئی۔ پھر سرو سمتی سے مندرجہ ذیل چناؤ اس ورش کے لئے ہوا:-
پردھان ماسٹر پریم پرکاش جی چیف آرگنائزر لکشمی انشورنس کمپنی۔ اپ پردھان مہاشہ برکت رام جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر۔ اپ پردھان مہاشہ سردار ی لال جی اگروال امپیریل بنک۔ سکرٹری مہاشہ پیارے لال جی کالڑہ بی۔ اے۔ سٹینوگرافر زراعتی کالج۔ جائنٹ سکرٹری کوی راج مہتہ برکت رام وید بھوشن اور مہاشہ دیوان چند جی ایس۔ ڈی۔ او۔ خزانچی مہاشہ ہربنس چندر جی کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ۔ ممبران مہاشہ نیک پال جی ایم۔ اے۔ انترنگ سبھا سد:- مہاشہ رام اوتار جی۔ مہاشہ دُنی چند جی۔ مہاشہ سُکھ دیال جی ایم۔ بی۔ سی۔ مہاشہ رام ناتھ جی۔ مہاشہ خوشحالی رام جی۔ مہاشہ اننت رام جی۔ ماسٹر تلسی داس جی اور مہاشہ ہنس راج جی سود۔
چناؤ کے بعد ایک شاندار پریتی بھوجن ہوا۔
(مہتہ برکت رام وید جائنٹ سکرٹری)

شوک پرستاؤ:- منٹگمری ۱۹ر مئی۔ آریہ سماج منٹگمری کا ہفتہ وار اجلاس ماسٹر جیت رام کی ماتا کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ماسٹر جی سے اظہار ہمدردی کرتا ہوا ایشور سے پرارتھنا [illegible]

شانتی عطا کریں۔
(سوہن لال منتری آریہ سماج منٹگمری)

آریہ کمار سبھا ملتان کا چناؤ:- آریہ کمار سبھا بوہڑ گیٹ ملتان شہر کا چناؤ ۲۳ر مئی ۱۹۳۵ء کو ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے:-
ڈاکٹر وسو رام صاحب سنگھوانی پردھان۔ برہمچاری بلا کرشن آریہ اپ پردھان۔ کرشن لال ککر منتری۔ مہاشہ چندر پرکاش سیٹھی اپ منتری۔ مہاشہ لچھمن داس خزانچی۔ مہاشہ پرشوتم لال سٹور کیپر۔
(کرشن لال ککر منتری آریہ کمار سبھا ہذا)

آریہ سماج گوجرہ کے پرستاؤ:- آریہ سماج ہذا نے اپنے ۱۲ر ۵ر ۳۵ کے ستسنگ میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے:-
(۱) آریہ سماج گوجرہ لالہ دیو راج جی کے سورگباش ہونے پر اتینت شوک پرگٹ کرتا ہے۔
(۲) آریہ سماج گوجرہ کو یہ جانکر خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کہ شریمد دیانند جنم شتابدی ہمتر کے موقع پر فیصلہ کے انوسار بابو گھنشیام سنگھ جی۔ ایم۔ ایل۔ اے نے "آریہ ودوا بل" کو اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ یہ سماج بل کی پرزور تائید کرتا ہوا گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس بل کو آگامی اجلاس میں سویکار کرا دے۔
(چمن لال منتری آریہ سماج ہذا)

دیانند آیورویدک کالج لاہور میں داخلہ:- دیانند آیورویدک کالج کی فرسٹ ایئر کلاس کا داخلہ ۱۳ر مئی ۱۹۳۵ء سے شروع ہو کر ۱۵ر جون ۱۹۳۵ء کو ختم ہوگا۔ اگر مقررہ تعداد ۱۵ر جون سے پہلے پوری ہو گئی۔ تو داخلہ جلدی بند کر دیا جا سکتا ہے۔ اس کالج میں سنسکرت لیکر پاس شدہ میٹرک۔ ایف۔ اے۔ اور بی۔ اے۔ شاستری۔ اور وشارد وغیرہ پاس شدہ ودیارتھی داخل ہو سکتے ہیں۔ مذکورہ بالا لیاقت رکھنے والی لڑکیاں بھی داخل ہو سکتی ہیں۔
پیشتر اس کے کہ طلباء کسی اور آیورویدک کالج میں داخل ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس کالج کا انتظام۔ پڑھائی اور پریکٹیکل وغیرہ اچھی طرح سے دیکھیں۔
(مسٹر بیندر موہن بی۔ اے۔ پرنسپل کالج ہذا)

گوروکل اندرپرستھ کا شوک پرستاؤ:- آریہ سماج گوروکل اندرپرستھ کا یہ ادھیویشن لالہ دیو راج جی کی اچانک مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج شکارپور کا چناؤ :-

آریہ سماج شکارپور (سندھ) کا وارشک چناؤ ۹ اپریل ۱۹۳۵ء بروز اتوار ۸ بجے شام آریہ سماج مندر میں ہوا۔ مندرجہ ذیل ادھیکاریان منتخب ہوئے :- پردھان مہاشہ ہیرا نند جی وما + اُپ پردھان منشی بادھومل جی + پردھان منتری ماسٹر جیٹھا رام آریہ۔ منتری مہاشہ کرشن لال + اُپ منتری مہاشہ لودا رام + خزانچی سیٹھ ہردل جی + اُپ خزانچی مہاشہ سندر داس جی + پستکادھیکش مہاشہ بہاری لال جی + اُپ پستکادھیکش مہاشہ گوبند رام جی + ستیارتھ پرکاش مہاشہ دوارکا داس جی + آڈیٹر مہاشہ غلام چند جی +

(ماسٹر جیٹھا رام آریہ پردھان منتری آریہ سماج شکارپور)

آریہ سماج دھاریوال کے سماچار :-

آریہ سماج دھاریوال نے اپنی ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء کی میٹنگ میں مندرجہ ذیل پرستاو پاس کئے :-

(۱) آریہ سماج دھاریوال لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی اچانک مرتیو پر شوک پرکٹ کرتا ہے :-

(۲) آریہ سماج دھاریوال آریہ ویواہ بل کی پُرزور تائید کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کو جلد از جلد ایکٹ کی صورت میں لانے کی کرپا کرے +

(منتری آریہ سماج دھاریوال)

شری دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور :-

اس سال ودیالیہ کے سترہ ودیارتھیوں نے ودیا واچسپتی کلاس کا امتحان دیا۔ جن میں سے ۱۰ کامیاب ہوئے۔ اور ۲ کمپارٹمنٹ میں آئے۔ ان کے نام معہ نمبر حسب ذیل ہیں :-

	پاس شدہ طلباء کے نام	نمبر حاصل کردہ
۱	رام کرشن	۳۳۳
۲	اننت پرشاد	۳۱۸
۳	بدیو سنگھ	۳۰۵
۴	دلیش بندھو	۳۰۵
۵	بھیم سنگھ	۲۷۳
۶	دھیرج لال	۲۹۶
۷	سروپ سنگھ	۲۸۶
۸	بلبیر سنگھ	۲۷۰
۹	روی شنکر	۳۱۵
۱۰	دھرمیندر ناتھ	۳۷۴

کمپارٹمنٹ میں آئے طلباء :- ۱ ہرداس ۲ لال چند ۳ ستیہ پرکاش ۴ لاجپت ۵ چندر کانت ۶ بھارت بھوشن :-

(رام سروپ شاستری بی۔ اے براے آچاریہ دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور)

آدرش کنیا :-

جو ہندی میں ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ایک ایسے سوگیہ پرچارک کی ضرورت ہے۔ جو ویدانت تھا اپنشدوں کا پورن ودوان ہو۔ انگریزی کا پنڈت ہو۔ ویاکھیان دے سکتا ہو۔ اور سوبھاؤ تھا سداچاری ہو :-

پتر ویوہار کا پتہ :- (شری) نارائن سوامی پردھان سارودیشک سبھا۔ نیا بازار دہلی

جلسہ تقسیم انعامات :-

دیانند متھرا داس کالج موگہ کا جلسہ تقسیم انعامات ۲۶ مئی کو سردار جودھ سنگھ کی صدارت میں ہوا۔ حاضرین طلباء کے کرتب دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔ پرنسپل نے کالج کی رپورٹ میں بتایا۔ کہ کالج نے کس طرح مختلف پہلوؤں میں ترقی کی ہے۔ امبر سے کالج کے لڑکوں نے اچھوت اُدھار اور متھرا داس سکول کے طلباء نے کرشن کے ڈرامے کئے۔ صاحب صدر نے دو ہزار ایک سو روپیہ کالج کو دان دیا :- (نامہ نگار)

"مہا بھارت انک" چھپ گیا :-

رعایتی سالانہ چندہ ۳) بشرطیکہ ستمبر تک گراہک بن جائیں۔ اور "مہا بھارت انک" مفت بھیجے۔ جو شخص اپنی پرستنا ستمبر تک کریں گے۔ دیر کریں گے۔ تو سمبھو ہے انک کی ادھکتا کے کارن آپ کو نراش ہونا پڑے گا

(مینیجر "سنچے" گلی ... مینا بازار۔ دہلی)

ہفتہ وار "مشکل کشا" قادیان کا اجراء :-

محترم ناظرین کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ عنقریب قادیان سے ہفتہ وار "مشکل کشا" شائع ہوگا۔ جو یہاں کے ہندو، مسلم اور سکھ مظلومین کا صحیح ترجمان ہوگا نیز مرزائی جماعت کے ظلم و ستم کا انسداد کریگا جو صاحب قادیان کی موجودہ حالت کی تصویر دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ براہ مہربانی اپنے مکمل پتہ سے مینیجر اخبار "مشکل کشا" کو مطلع فرمائیں۔ سالانہ چندہ ۳ روپے

(مینیجر پرچار "مشکل کشا" قادیان۔ گورداسپور)

۵ اس کے علاوہ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ تقریباً سب دیو سماجی صاحبان سکھ مت آریہ سماج۔ برہمو سماج یا کسی اس یا اس مذہب کو چھوڑ کر دیو سماج میں شامل ہوئے ہیں۔ اور جن بزرگوں کے سامنے اپنا مستک جھکاتے تھے۔ اب ان کو صلواتیں سُناتے ہیں۔ اور سکھ گورو صاحبان اور گرنتھ صاحب کی مذہبی تعلیم پر پھبتیاں اُڑاتے ہیں۔ اور لا نہیں منصفیا ظاہر کرتے ہیں۔ کیا آپ خود اپنے آپ کو اور دیگر اس قسم کے سب دیو سماجیوں کو اس کسوٹی کی بنا پر محسن کش اور کرتگھن کا خطاب دینے کو تیار ہیں ؟

بقیہ صفحہ ۱۲

بہت تیزی وذلت کے ساتھ اس سے انکار کرسکتے ہیں :-

(سوئم) ایک طرف تو دیوسماجی ایڈیٹر صاحب کا اس بارہ میں صاف انکار اور چیلنج ہے۔ لیکن دوسری طرف اس کے مقابل میں یہ شیخی اور ڈینگ ہے۔ "کہ پھر کسی شخص کو اپنی کسی کمزوری کے باعث کسی غلطی کا مرتکب ہونے پر ہمیشہ کے لئے condemn کر دینا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ بلکہ کیا روحانی اثر کی تہذیب اور کیا سماجی کے اعلیٰ اصولوں کے مطابق اسے اپنی بہتری کا موقع دینا ہی مناسب ہے۔ اب تہذیب کے زمانہ میں پچھلے زمانہ کی وحشیانہ سزاؤں کا رواج نہیں رہا۔ ہاں اب تو بعض مہذب گورنمنٹیں اس بات پر آرہی ہیں۔ کہ کسی قاتل کو بھی پھانسی کی سزا نہ دی جائے کیونکہ سزا کا اصول کیسی ریفارم کے لانے کے لئے ہے۔ نہ کہ اسے تباہ کرنے کے لئے" :-

اب ان سے سوال یہ ہے کہ سیٹھ ناتوں مل جی کو دیو سماج کی سیوا کے عہدہ اور سرٹیفکیٹ اور حصہ دار سے کیوں معطل کیا گیا ہے؟ اور کسی کمزوری کے باعث اس غلطی کا مرتکب ہونے پر ہمیشہ کے لئے کیوں (condemn) کر دیا گیا ہے؟ کیا دیو سماج کی یہ شخصی ہوئی تہذیب اور سماجی کے اعلیٰ اصولوں کا یہی تقاضا ہے۔ کہ ان کو ایسے کڑے ڈنڈ دئے جائیں۔ کہ جن کا پورا کرنا نہایت مشکل ہو۔ اور اسے اپنی بہتری کا موقع نہ دیا جائے۔ اور کیا آپ کے ہاں سزا کا اصول بجائے ریفارم لانے کے اُلٹا اُن کے آتما کو ہمیشہ کے لئے تباہ ہونے کے لئے چھوڑ دینا ہے؟ جو کہ پھانسی کی سزا سے بھی بڑھ کر آپ کے اپنے خیال کے بموجب نہایت وحشیانہ سزا ہے :-

اگر میری یادداشت غلطی نہیں کرتی۔ تو انہی دنوں سیٹھ ناتوں مل جی سے ڈنڈ کے طور پر ایک خاص رقم کا پرو نوٹ لکھوا لیا گیا تھا۔ لیکن یہ عین ممکن ہے۔ کہ بعد ازاں وہ روپیہ ادا کرنے سے منکر ہو گئے ہوں۔ یا کسی اور سبب سے قاصر رہے ہوں۔ اور ممبر نہ رہ سکے ہوں۔ اور پھر یہ بھی ایک مشترک بات ہے۔ کہ ایک ادنیٰ ممبر جی کو تو بحال کر دیا گیا ہو۔ اور سیٹھ ناتوں مل کو چھوڑ دیا گیا ہو :-

۳۔ محسن کشی کا مغالطہ

اگر محسن کشی کی کوئی جامع تعریف دیو سماجی ایڈیٹر صاحب نے کری ہوتی۔ تو مغالطہ زیادہ صاف ہو جاتا۔ اور اس کے متعلق بحث میں آسانی ہو جاتی۔ چونکہ میں نے اس مضمون میں "پرکاش" اخبار میں ان کے برخلاف مضمون لکھا ہوا تھا۔ اس لئے انہوں نے مجھے دربارے محسن کشی کا خطاب عطا فرمایا تھا لیکن اس پر تعجب ہے۔ کہ ان سے سوال کیا کہ کیا ایک زمانہ ایسا نہیں تھا جبکہ ان کے دیو آتما خود ہندو مت۔ جینی اور ایشور کی پرستش کرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو ان کا بھگت تصور کرتے تھے۔ لیکن وہ ایک زمانہ آیا۔ انہوں نے ان سب کو ... کہنے لگ گئے۔ تو کیا آپ انہیں بھی محسن کشی کا خطاب دینے کو تیار ہیں؟ اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ ہندو مت۔ جینی اور ایشور فرضی وجود ہیں۔ اس لئے اگر کوئی شخص ان فرضی ہستیوں کا پتہ لگ جانے پر ان کا وشواس چھوڑ دے۔ تو وہ کسی حقیقی وجود کے سمبندھ میں محسن کش نہیں ٹھہرایا جاسکتا ہے۔ مجھے ٹال دیا ہے۔

بہت مناسب! اب حقیقی وجودوں کے سمبندھ میں بھگوان دیو آتما کے سلوک پیش کئے جاتے ہیں۔ مثلاً :-

۲۹ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیو سماج کے دھرم جیون اخبار میں یہ لکھا ہے :-

"اس کے بعد انہوں نے (دیو گورو نے) ایک پرچار کیا۔ جس میں انہوں نے مہاتما رام موہن رائے۔ دیویندر ناتھ ٹھاکر۔ کیشب چندر سین۔ شیو ناتھ شاستری اور دیگر پرچارکوں کو یاد کر کے ان کی نسبت اپنی شردھا اور بھگتی کا اظہار کیا" :-

پھر ۲۷ ستمبر ۱۸۸۶ء کو راجا رام موہن رائے کی موت کے موقعہ پر "راجا صاحب کے پاک خیالات اور کام" کے مضمون پر لگاتار ڈیڑھ گھنٹہ تک لیکچر دیا تھا۔ (دیکھو "دھرم جیون" اخبار ۹ اکتوبر ۱۸۸۶ء)

لیکن ایک زمانہ ایسا آیا۔ کہ ان سب کو ... اور نیچ گیتوں سے واہی ظاہر کرنے لگ گئے۔ اور سکھ گورو صاحبان۔ حضرت عیسیٰ اور محمد صاحب کے جن کو پہلے مہاتما تسلیم کرتے تھے۔ اور جن کی تعریف میں بھجن گائے جاتے تھے۔ ... میں واہی تباہی کہنی شروع کر دی۔ اور راجا رام موہن رائے کے برخلاف انکی سوانح عمری لکھ کر پبلک میں شائع کر دی۔ کہ جس میں ان کو نہایت ہی بُرے اور گندے روپ میں ظاہر کیا گیا ہے :-

کیا دیو سماجی ایڈیٹر صاحب اب ان سچے وجودوں کے سمبندھ میں ان واقعات کی روشنی میں اپنے معبود کو محسن کش اور کرتگھن ٹھہرانے کو تیار ہیں ؟

۵

Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کمپالہ (یوگنڈا ایسٹ افریقہ) کا وارشک اُتسو

آریہ سماج کمپالہ۔ یوگنڈا کا چوتھا وارشک اُتسو بڑے سماروہ سے ایسٹر کی رخصتوں میں ۲۰-۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء کو منایا گیا۔ وید پرچار کا کام ایک ماہ پیشتر ہی پبلک لیکچروں دوارہ آریہ جنتا کے لئے ہو رہا ہے۔ اس بار دیالو پرماتما کی کرپا سے اس ورش بھی پنڈت رام چندر جی شاستری جو اپدیشک آریہ پرادیشک سبھا لاہور نے اپنے لیکچروں سے کمپالا میں رشی دیانند کا آدیش پہنچایا۔ ہرش کی بات ہے کہ سوامی دیانند سرسوتی کی جلائی ہوئی جیوتی سے (آریہ سماجوں کی سہائتا سے) یوگنڈا پرانت بھی منور ہو کر ویدک دھرم کا اپدیش پبلک کو دے رہا ہے۔ اور ویدک پرچار کا سادھن بنا رہتا ہے۔

آغاز کارروائی: جلسہ کی کارروائی پروگرام کے مطابق ٹھیک ۱۲ بجے بعد دوپہر سنیچر وار کو ہون کے بعد شروع ہوئی۔ ہون کے پشچات "اوم کا جھنڈا" لہرانے کی رسم آریہ جنتا کے سامنے ادا کی گئی۔ پنڈت رام چندر جی شاستری نے جھنڈا لہراتے ہوئے اس کے مہتو کو درشایا۔ اس کے بعد نیروبی سے پدھاری ہوئی چھوٹی کنیاؤں نے "جھنڈا اونچا رہے ہمارا" کا گیت بڑے پریم سے گایا۔ اس کے بعد چند بھجن ہو کر پردھان مہودیہ ڈاکٹر ایم-ایم پٹیل نے اپنے بھاشن دوارہ باہر سے آئے ہوئے اپدیشکوں، اتتھیوں اور ڈیلی گیٹوں کا ہاردک سواگت کیا۔ اس کے بعد آریہ سماج اور اس کے مشن کا دگ درشن بتلا کر مہاشہ ڈی-جی ڈیسائی ایم-اے سے اپنا بھاشن شروع کرنے کی پرارتھنا کی گئی۔ مہاشہ ڈیسائی جی نے "سنسکار" کہا" پر اپنے وچار پرگٹ کرتے ہوئے آریہ جنتا کو اپنے جیون کو آنند اور سپھل بنانے کی اپیکھشا کی۔ مختصراً سنسکاروں کا ورنن کرتے ہوئے مہاپرشوں (نپولین اور مہاتما گاندھی آدی) کی جیونیاں بتلاتے ہوئے انہوں نے سنسکاروں کا آگامی سنتان پر کیا پربھاؤ پڑ سکتا ہے؟ بڑے ہی اتم شبدوں میں بتلایا۔ تدپشچات ایک بھجن کے بعد مہاشہ تلسی رام جی منتری آریہ سماج نیروبی کا "رو دربھاشن "جیون کا سچا آنند کہاں اور کیونکر مل سکتا ہے؟" کے مضمون پر ہوا۔ آپ نے مغربی دلیتوں کے اداہرنوں سے بتلایا کہ سچا سکھ دھن میں نہیں۔ بلکہ اس پرماتما کی سچی بھگتی اور پوجا میں ہے۔ مادہ پرستی میں آنند نہیں۔ روحانیت میں ہی ہے جس کا آدیش منش ماتر کے لئے وید آریہ سماج دوارہ بلا امتیاز مذہب و ملت دیتا ہے۔

مہاشہ جی کے بعد پنڈت رام چندر جی شاستری کے چار پربھاؤ شالی ویاکھیان "جیون کیا آدرش"۔ "ہم کون ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں۔ کہاں جانا ہے۔ اور کس طرح منزل کو پا کیا جا سکتا ہے؟ ... وغیرہ" جلسہ کے دنوں میں ہوئے۔ سب مذہبوں کا جیو (روح) اور پرماتما کے بارہ میں کیا مت ہے؟ بتلاتے ہوئے آریہ سماج کا نقطۂ نگاہ پیش کیا۔ بانی کے بھاگ پر رات کو وچار پرگٹ کئے۔ پنڈت جی کے ویاکھیان کے بعد شانتی پاٹھ کے ساتھ پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔

دوسرے دن ۳ بجے ہون یگیہ کے بعد مسٹر کرم سنگھ راگی کے ایک دو بھجن ہوئے۔ اس کے بعد مہاشہ تلسی رام جی کا سرمن "ایشور اپاسنا" پر ہوا۔ مہاشہ جی نے وید منتر کی ویاکھیا کرتے ہوئے پرماتما کی بھگتی پر زور دیا۔ تدپشچات پنڈت رام چندر جی شاستری کا منبر لیکچر ایک گھنٹہ تک ہوا۔ اس کے بعد پنڈت ویدیا بھکشو جی نے (جو کہ سناتن دھرمی وچاروں کے بعد آریہ ہیں) "آریہ سماج کا ہندو جنتا پر اُپکار اور دیش سیوا کے لئے پرشرم" بیان کرتے ہوئے آدھ گھنٹہ تک لیکچر دیا۔ اس کے بعد سب بہنوں اور بھائیوں نے مل کر پریتی بھوج کیا۔

بعد دوپہر ۲½ بجے پھر کارروائی شروع ہوئی۔ مسٹر کرم سنگھ کے بھجن اور مسٹر موسس کے طبلہ کی تھاپ سے صبح کے پروگرام میں جو آداسینتا نظر آتی تھی وہ سب دور ہو گئی۔ بھجنوں کے بعد مہاشہ ڈیسائی جی کا دوسرا بھاشن "مہاپرشوں کے جیون" کے وشے پر ہوا۔ مقرر نے بیچ بعد دیگرے سب مہاپرشوں کے جیون کی وشیشتاؤں کو درشاتے ہوئے اپنی جیونی میں بھی وہی باتیں دھارن کرنے کی پرارتھنا کی۔ اس کے بعد مہاشہ تلسی رام کا آخری بھاشن "سوراجیہ پرابتی" کے وشے پر ہوا۔ اور ساتھ ہی ختم کرنے سے پہلے آپ نے آریہ سماج کے لئے اپیل کی۔ اس کے ...

دھنک اور اتساہ پوروک ہوئی۔ ایک بھجن کے بعد پنڈت جی کا آخری بھاشن "ویدک دھرم کی دوسرے مذاہب پر فوقیت" کے وشے پر ہوا۔ لیکچر شروع ہونے سے پہلے اس وقت پردھان مہودے ڈاکٹر صاحب کی غیر حاضری میں مہاشہ تلسی رام دو سماج کو جلسہ کے لئے پردھان مقرر کیا گیا۔ پنڈت جی نے مدلل اور پربھاؤ شالی اداہرنوں سے ویدک دھرم کی انیہ دھرموں سے وششٹتائیں ورنن کیں۔ بعد ازاں منتری سماج نے دان کی فہرست پڑھ کر سنائی۔ اور جلسہ کو کامیاب بنانے والوں کا دھنیہ واد کیا۔ اس کے بعد مہاشہ تلسی رام جی نے بطور پردھان آریہ سماج کمپالا اپنے آخری بھاشن میں سب بہنوں بھائیوں اور اپدیشک صاحبان کا دھنیہ واد کیا۔ پھر شانتی پاٹھ۔ ویدک دھرم کی جے۔ اور رشی دیانند کی جے کے نعروں کے درمیان جلسہ کی کارروائی برخاست ہوئی۔

بقیہ مضمون "دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کا وارشک اُتسو" صفحہ ۱۶

گوشوارہ آمدنی اور خرچ

پچھلی بچت / عربی کی سہفر چھاتر ورتی	۱۳۳۰۰/- روپے
سہفر کوش	۹۰۵۰۰/- ″
اس ورش کی سہفر کوش میں آمدنی	۵۲۰۰/- ″
ہیز اکل سہفر کوش	۱۰۹۰۰۰/- ″
سہفر ندھی تھا سہفر چھاتر ورتیوں کی ورِدھی	۳۵۰۰/- ″
اسہفر چھاتر ورتیاں	۱۳۰۰/- ″
دان	۱۲۰۰/- ″
کل آمدنی	۶۰۰۰/- ″
″ خرچ	۵۶۶۰/- ″

اسہفر چھاتر ورتیوں دوارہ ودیالیہ کی سہائتا کرنے والے مہانو بھاؤں کے نام یہ لکھت ہیں:-

پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید امرت دھارا والے	۶۰۰/- روپے
میسرز کرپا رام اینڈ برادرس لاہور	۱۵۰/- ″
ہیرانند جی معرفت لالہ رادھا کرشن جی امرتسر	۱۸۰/- ″
گڑھوال چھاتر ورتی	۱۸۰/- ″

دو ودیارتھیوں کے بھوجن کا خرچ کوبراج ہرنام داس جی بی-اے دیتے رہے ہیں۔

راشی واچھوت راشی سے بہت کم ہے جس سے پھر اس اور دھیان دینے کی آوشیکتا پڑی ہے۔ آریہ سماجوں تھا دانی ور سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ دان دوارہ اتھوا چھاتر ورتیوں دوارہ اس ترٹی کو پورا کر کے اس کاریہ میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

دھنیہ واد

سہفر تھا اسہفر دان دوارہ ودیالیہ کی سہائتا کرنے والے سجنوں کے اتیرکت پنڈت ٹھاکر دت جی وید ملتانی۔ پنڈت تلک رام جی وید امرتسر۔ ڈاکٹر خان چند دیو جی ایم-ڈی۔ ڈاکٹر کستوری لال جی۔ ڈاکٹر ڈھلا رام جی۔ ڈاکٹر ستو کھ سنگھ جی لیڈی ڈاکٹر بندرا جن جی اور ہری آدی مہانو بھاوؤں کا ودیالیہ ہاردک دھنیہ واد کرتا ہے جو سمے سمے پر ودیالیہ کے ودیارتھیوں کے سواستھیہ سمبادن میں تکت ہمت سے سہائتا کرتے رہتے ہیں۔

لالہ بھگوان داس جی سیالمبر نوامی سے ۱۲۰/- روپیہ ماسک دینے کا وچن دیا۔ ایک ایک پگڑی ہر ایک ودیارتھی کو دینے کا بھی وعدہ کیا۔

ویدک دھرم کے پریمیوں سے اپیل

ہر دو ویدک دھرم پرچار کے پریمیوں سے پرارتھنا ہے کہ آریہ سماج ڈالٹن گنج (پلاموں بہار) جس کا وجود عیسائیوں کے دن دگنے پرچار کو روکنے کے لئے اتینت آوشیک ہے۔ اپنا آریہ سماج مندر دھن ابھاو کے کارن نہیں بنا سکتے ابھی ایک سادھارن مکان کرایہ کے مکان میں ہی ہوتے ہیں۔ سماج کی اور سے ایک سنسکرت پاٹھ شالا چلانے کی بھی ضرورت ہے۔ بنگال بہار سنیکت پرانت اور پنجاب کے دانی ویروں سے میری زبردست اپیل ہے کہ وہ یہاں مندر تھا پرچار کے لئے دان دینے کی کرپا کریں۔

(نویدک نول کشور پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماجوں و آریہ پرشوں سے نویدن

جس سمے ودیالیہ کھولا گیا تھا اس سمے منتری جی تھا سبھا کے انیہ ادھیکاریوں کی یہ سمتی تھی کہ ودیالیہ کے لئے اتنی راشی ایکتر کر لینی چاہئے جس سے وارشک سود پانچ چھ سو روپیہ پراپت ہوتا رہے اور ودیالیہ کا کاریہ بھلی بھانتی چلتا رہے۔ اور کاریہ کرتاؤں کو اس اور ادھک دھیان نہ دینا پڑے۔ پرنتو کچھ پہلے وعدوں کے پراپت نہ ہونے اور کچھ بینکوں کی شرح سود کم ہو جانے کے کارن آمدنی میں پریاپت کمی واقع ہو گئی ہے۔ اس سمے ودیالیہ دوارہ پرایت

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۹۲ء تمام دنیا میں مشہور
مصفی خون کا بادشاہ
بھگوان عرق عشبہ مرکب

مصفی خون خارش پھوڑا پھنسی آتشک۔ ناسور کے گنٹھیا۔ بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ اسی قیمت پر مل سکتا ہے۔

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات۔ بنفشہ۔ گل بنفشہ۔ زعفران۔ کستوری۔ ممیرا۔ زیرہ سیاہ۔ شلاجیت۔ صفی۔ اجوائن۔ گھیکوار۔ مفرح۔ چھیڑی۔ کپاس۔ ریٹھا۔ مغزیات۔ دھنیہ۔ سبزی اور دیگر ادویات پنساری متفرق و مرکب شربت عرق مربہ جات اچار سمیت۔ اجوائن۔ بمعہ جملہ سامان۔ ہر قسم کی ادویات کے علاوہ گھی۔ رنگ۔ سوداگری بادیان۔ اسباب۔ برتن۔ سامان ہتھیار۔ الماری۔ دیگر غیرہ ہماری معرفت بذریعہ ڈاک منگا سکتے ہیں۔

نوٹ۔ لاہور میں عرق عشبہ مرکب ہمارے ایجنٹ ... ہری گیان مندر ... رام لال ... اینڈ کمپنی ... سے مل سکتا ہے۔

ہری بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان جمالستان

عہ ۲ (محصول ڈاک علاوہ) للعہ

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

بنڈ فینز فلیس پالو اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد گورنمنٹ سے انگریزی قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بد بودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پوران و یدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وشنو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن) لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور والی ٹیپی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

دماغ کی طراوت

ڈابر سامان زیبائش کے نمونہ کا بکس (رجسٹرڈ Regd)

ہمارے روزمرہ استعمال کی آٹھ چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے تاکہ ہمارے ہاں کی مفید اشیاء تھوڑے ہی صرفہ میں آزمائی جاسکیں۔ اس میں حسب ذیل چنیدہ آٹھ قسم کے سامان بطریق نمونہ رکھے گئے ہیں

(۱) دنتن منجن (دانتن کا منجن)
(۲) کیش دھونا (سر دھونے کا پوڈر)
(۳) کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)
(۴) ہیلیک صابون (خوشبودار دوا آمیز)
(۵) نہارن اسنو (خوبصورتی کیلئے)
(۶) نہارن پوڈر (غازہ)
(۷) اوٹو نہارن (عطر دل آویز)
(۸) ڈابر مسک لونڈر (مشک آمیز لیوینڈر)

قیمت فی بکس ایک روپیہ دس آنے۔ محصول ڈاک دس آنے۔

کیش راج (رجسٹرڈ Regd)

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں وائٹ آئیل مطلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دوسرے تیلوں کی نسبت یہ زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں۔ بلکہ دوا آمیز بھی ہے۔ دماغ کو تر و تازہ رکھنے اور بالوں کو مضبوط کرنے میں بے مثل ہے۔ اس سے خشکی اور روسی رفع ہوتی ہے۔ اپنی صفتوں کے باعث متعدد نمائشوں سے تمغے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں۔ استعمال کرکے فائدہ اٹھائیے۔

قیمت فی شیشی پندرہ آنے ۱۵/
ڈاک محصول دس آنے ۱۰/
نمونہ کی شیشی صرف تین آنے ۳/
جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے۔

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار

شائع ہو گیا ہے!

ہز ہولی نس صاحب جی مہاراج کی شہرہ آفاق تصنیف

"یتھارتھ پرکاش" کا حصہ سوئم

جس کے پہلے دو حصوں نے سال گزشتہ میں مذہبی دنیا میں ہلچل پیدا کر دی تھی چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ اس حصہ میں آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی و سکھ مذہب کی دھرم پستکوں سے سینکڑوں حوالجات پیش کر کے پیروان رادھا سوامی مت کی ان مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے جن کی وجہ سے وہ ان صاحبوں کے ہم خیال بننے سے قاصر ہیں۔

نیز واضح کیا گیا ہے۔ کہ

سچے رشیوں پیغمبروں و سنتوں کی مذہبی تعلیم میں بین مشابہت ہے۔ امید ہے کہ متلاشیان حق اس تصنیف کا بغور مطالعہ کر کے اپنے لئے فیصلہ کر سکیں گے کہ اصلی و سچا روحانی مذہب کیا ہے۔ کاغذ سفید چکنا حجم ۳۲۸ صفحہ سائز (۲۰×۲۶/۸)

مجلد۔ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:- سٹور کیپر دیال باغ آگرہ

نوٹ:- بکسیلر صاحبان برانچ ست سنگ ہا یہ کتب اپنے ہاں فروخت کے لئے ...

"پرکاش" ہر اشتہار دینا کامیابی ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ممالک غیر سے للعہ
ششماہی عہ۲ ...... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱	اتوار ۲۷ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۹ جون ۱۹۳۵ء - دیانند ابد ۱۱۱	SUNDAY 9th JUNE 1935	نمبر ۲۳

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲ - ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سروانترامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہیئے ۔

۵ - سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنّتی کرنا ۔

۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ۔

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدّھی کرنی چاہیئے ۔

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے بلکہ سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہیئے ۔

۱۰ - سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

وید امرت

یجر وید — رگ وید

ओ३म् भवाशर्वौ मन्वे वां तस्य वित्त ययोर्वामिदं प्रदिशि यद्विरोचते।
यावस्येशाथे द्विपदो यौ चतुष्पदस्तौ नो मुञ्चतमंहसः ॥

(اتھرو وید کانڈ ۴ سوکت ۲۸ منتر ۱)

ہے (भव) جگد اتپادک (शर्वौ) جگت کا لیہ کرنے والے! (वाम्) تم دونو کا (मन्वे) میں منن کرتا ہوں - (तस्य) اس کو (वित्तम्) تم دونو جانتے ہو - (यत्) جو (इदम्) یہ (प्रदिशि) دشاؤں میں (विरोचते) چمکتا ہے - وہ سب (ययोः वाम्) جن تم دونو کا ہی ہے ... (अस्य) اس (द्विपदः) دوپاد جگت کے (यौ) جو تم دونو (ईशाथे) مالک ہو (यौ चतुष्पदः) جو تم چار پیروالوں کے بھی سوامی ہو - (तौ) وہ تم دونو (नः) ہم کو (अंहसः) پاپ سے (मुञ्चतम्) بچاؤ ۔

بھاوارتھ :- اس سنسار میں (भव) اور (शर्व) اتپتی ورِدھی اور وِناش دو پرکار کی شکتیاں کام کر رہی ہیں - (भव) شکتی جگت میں ستت وِردھی کرتی رہتی ہے - اور (शर्व) جگت میں ناش کا کاریہ کرتی ہے ۔

بچپن میں بالک میں وِناشک شکتی کا بل کم اور وِردھک شکتی کا ادھک ہوتا ہے - اسی لئے بالک بڑھتا ہے - کنتو بڑھاپے میں سروتھا اس کے ویپریت گن ہو جاتے ہیں - اسی لئے بڑھ پرش کھشین ہوتا ہے - جگت میں ان دونو پرماتم شکتیوں کا چکر کس پرکار چل رہا ہے - یہ بات اس منتر کی گہرائی میں اوت پروت ہے - پرنتو منشیہ میں وہ دونو شکتیاں اپنا کام ہر سمے کرتی رہتی ہیں - جو دیکھی پاپ کا ہے سے بچا جا سکتا ہے - وہ ان شکتیوں کا اس پرکار سے پریوگ کرے - کہ سنسار میں اس سے اتپات نہ بڑھ کر سُکھ اور شانتی کی ورِدھی ہو - اس پرکار کرنے سے منشیہ پاپ سے بچ سکتا ہے ۔

(اوم شم)

اتھرو وید — سام وید

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آشا کی جھلک!

(از شری مہنت جیمنی جی ویدک مشنری)

سنبکت پرانت میں پرچار کرکے جب میں پنجاب لوٹ کر آیا - تو میں نے لدھیانہ - مجیٹھہ - کلاسوالہ سیالکوٹ - رسپور - لاہور - جھنگ - گھیانہ - رشاہ پور سرگودھا اور خوشاب آدی انیک نگروں میں پرچار کیا - میں نے بہت سی آریہ سماجوں میں دیکھا کہ پراچین کال سامانک ودھانی سماج میں اکثر تر ہوتے ہیں - جن مسند دھیان ل کر کرتے ہیں - کئی سمتھانوں میں اس کے پشچات کتھا بھی ہوتی ہے - اس کا پرنام یہ ہو رہا ہے کہ سامانک بھائیوں میں پریم بڑھتا رہتا ہے - اور دھرم کی اور لگن ادھک ہو رہی ہے - مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج نے برہم یگیہ اور دیو یگیہ پر بہت زور دیا ہے - ہمیں سب آریہ سماجیں اس اور دھیان دیں - اور اسے کاریہ روپ میں پری نت کریں - تو ہمارے مدھیہ میں جو جھگڑے ہوتے ہیں - وہ بہت گھٹ جاویں - اور پرسپر پریم و سنگٹھن کی اُنتی ہو - اور ایک دوسرے کے پرتی شردھا و سماج کے پرتی لگن بڑھ جاوے۔

آریہ سماج نے جو گرام پرچار کا کاریہ ہاتھ میں لیا ہے - اس میں بہت سپھلتا کی آشا ہے - آریہ سماج ننکانہ صاحب میں میری پنڈت تیرتھ رام جی آریہ پرچارک سے بھینٹ ہوئی - وہ گراموں میں پرچار کرکے لوٹے تھے - انہوں نے مجھے بتلایا کہ انہیں گراموں میں بہت سپھلتا پراپت ہوئی - جتنا بہت شردھا پریم سے اُپدیشوں کو سنتے آتی تھی - آریہ سماج کی شکتی تریدھ سکتی ہے - تو گرام پرچار سے - ات ایو بدی ہندو لنکا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا یو پی اس اور دھیان دیں - تو آریہ سماج کے لئے وشال کاریہ کھیتر ہے - بھارت کی ادھک جن سنکھیا گراموں میں رہتی ہے - ات ایو گراموں میں پرچار کرنے سے آریہ سماج بڑا اُپکار کر سکتا ہے - مجھے پنجاب میں بھرمن کر سے پرتیت ہوا ہے کہ لوگوں میں سننے کی شردھا ضرور ہے - اب اس بات کی آوشیکتا ہے کہ اچھے اچھے اُپدیشک پرچار کرنے جاویں - اور جہاں سماجیں سمتھاپت

کریں - وہاں ادھیکاری ورگ کا نرواچن کرتے سمے اُن کے اچرن کا وشیش دھیان رکھیں - اور پرتیک سمتھان پر پرتھا چلائی جائے کہ ست سنگ پرتی دن ہوا کرے - پرتی دن میل سے پریم بڑھے گا - اور ایک دوسرے کے ورودھ بھرم اُتپن نہیں ہوگا - یدی آریہ سماجوں میں سوادھیائے کا وچار ادھک ہو جاوے - تو آتما میں بل - من میں شردھا - دھرم پر پریم اپنے بھائیوں کے پرتی سہانو بھوتی اور سنگٹھن کے بھاو اُتپن ہو جاویں +

مہرشی دیانند جی مہاراج نے سمتھان سمتھان پر سوادھیائے پر زور دیا ہے - اس لئے آریہ سماج کا نیم ہے - "وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے" - اس لئے اب آریہ سماجوں کو پرتی دن ست سنگ کے ساتھ سوادھیائے کو بھی سمتھان دینا چاہئے - آریہ سماج کی اُنتی کے یہ سادھن ہیں - آشا ہے - کہ سبھائیں میرے لیکھ پر وچار کریں گی +

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں + (مینیجر)

ضرورت ہے

اگر آپ کنیا یا کسی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے - ودیا لیوں اور سکولوں کیلئے ٹیچروں - پنڈتوں یا پاٹھشالاؤں کیلئے ادھیاپکاؤں اور اسی قسم کے ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کو کبھی نہ بھولیے (مینیجر)

جاٹ ور کی ضرورت

جاٹ خاندان کی سولہ سالہ سُشیل خوبصورت کنیا کے لئے جو مڈل شریتی تک آریہ بھاشا اور انگریزی پڑھی ہوئی ہے - ور گھر کے کام کاج و سوئی سلائی کے کام میں بخوبی واقف ہے - ایک جاٹ خاندان کے کنوارے برسر روزگار یا متعلم کالج بعمر ۲۵ سال آریہ وچار کے نوجوان کی ضرورت ہے - اضلاع جالندھر ہوشیارپور اور لدھیانہ کو ترجیح دی جائے گی - معرفت داس ۱۳۲ اسوبارن روڈ پوسٹ لون - رنگون (برما)

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

سترہ سالہ نوجوان خوبصورت گھر کے کام کاج سے واقف ہندی مڈل پاس کنیا کے واسطے ور کی ضرورت ہے - ور کا برسر روزگار ہونا ضروری ہے - ذات پات کی کوئی تمیز نہیں + اوم "معرفت اخبار "پرکاش" - لاہور

بالکل نئی تصنیف

رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کرکے نوجوان بنانے کے لئے اُٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیں - وید منا شری منی ستنگر گووند جی مالک آتنک نگرہ فارمیسی - جامنگر - کاٹھیاواڑ

آریہ سانتیہ انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش :- ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت - انگریزی انوواد - نوین سنسکرن - بڑھیا کاغذ و چھپائی - غیر مجلد ۲ - مجلد ۲ - مجلد عالی ۲ :

دی فاؤنڈیشن ہیڈ آف ہندوازم :- شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری کرت - انگریزی پڑھے لکھوں کو ویدک دھرم کی سرشٹھتا سمجھانے کے لئے اپیوگی ہے - مجلد ۲ :

دی پرنسپل آف آریہ سماج :- شری پنڈت چموپتی جی کرت - اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی ویگیانک و یاکھیا کی گئی ہے - مولیہ ۶ :

دی آریہ فلاسفی :- اس انیک اپیوگی گرنتھ میں ویدک سدھانتوں پر دئیے ہوئے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے - یہ ویاکھیان اجمیر ادھ شتابدی پر جید جید ودوانوں نے دئیے ہیں - مولیہ ۶ :

دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ پنچم پرابلم :- اس میں پنڈت کیشو دیو گیانی نے آریہ درشٹی سے ہریجن سمسیا کو سلجھایا ہے - مولیہ ۲ :

دی آؤٹ لائنز آف آریہ سماج :- شری گیانی جی کرت - سکولوں کالجوں آدی میں بانٹنے کے لئے اتینت اپیوگی ہے - مولیہ ا :

پتہ :- منتری آریہ سماج مدراس

سن قائم شدہ ۱۸۹۲ء تمام دنیا میں مشہور

مصفّے انکھوں کا بادشاہ

بھگوان شری عرق عشبہ مرکب

مصفّے خون - خارش - پھوڑا پھنسی - آتشک - ناسور - گنٹھیا - بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے - ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے - پنجاب کے چھوٹے بڑے شہروں میں ہر جگہ عمدہ قیمت پر مل سکتا ہے :

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات - پٹو - لوئی - دھسّہ - زعفران - کستوری - سینگ - شہد - زیرہ سیاہ - سنت - شلاجیت - مصفّے اجری شیر - ترنجبین - گچھیاں - مصری - چھینگری - پاپڑوڑیاں خشک سبزی ادویات پنساری - معجون مرکب شربت عرق مربہ جات اچار - پست - پودینہ - اجوائن - سونف - ہون سامگری - خوشبو - اصلی آملہ کا تیل - عطر - پھلیل - سریگ ماہی - بیر بہوٹی - کیچوے - دُنگلی گُڈا - شالا وی سامان - سوداگری - پارچات - زیورات - اسباب - جمرہ - بوٹ گرگابی - پارچہ سامان - سہفیارات لوہار ترکھان حجام موچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں - نوٹ - لاہور میں عرق عشبہ پنڈت وزیر چند شرما ہری گیان مندر والا منی رام رفقاء پر کمپٹ اینڈ ڈرگسٹ لوہاری دروازہ سے مل سکتا ہے :

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

ضروری نویدن

جن خریداروں کو ۲ جون کے پرچہ میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی گئی ہیں - اُن کی خدمت میں مزید عرض ہے - کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۳ جون سے پہلے دفتر "پرکاش" میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں - ورنہ مجبوراً ۱۴ جون کو پرچہ بذریعہ وی - پی ارسال کیا جائے گا - اس صورت میں اُنہیں نہ صرف آنے وی - پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑے گا - جو اصحاب کسی وجہ سے وی - پی نہ منگوانا چاہیں - وہ ۱۳ جون تک ضرور دفتر میں اطلاع بھیج دیں - تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ نہ ہونا پڑے - بعض اصحاب کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد بھیجا وی - پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے - جس سے دفتر کا وی - پی کا خرچ ضائع جاتا ہے - اس خرچ سے بچنے کے لئے پھر تاکید اً عرض کی جاتی ہے - کہ چندہ ہر صورت ۱۳ جون تک دفتر "پرکاش" میں پہنچا دیں :

(مینیجر)

سنسار کی گتی

تمام رعایا سے ہتھیار لے لئے جائیں!

پشاور - ۷ جون - معلوم ہوا ہے کہ افغان گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے - کہ تمام رعایا سے ہتھیار لے لئے جائیں - اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے - کہ گورنر جلال آباد نے اسلحہ ریوالور اور بندوقوں کے قبضہ میں رکھنے کے لئے بھی پابندیاں عائد کر دی ہیں - اگر افغان رعایا کا کوئی مسلح شخص کہیں جانے والی گرینڈ ٹرنک روڈ پر پکڑا گیا - تو اسے سخت سزا دی جائیگی ؛

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؛ (مینیجر)

کانگرسی کارکنوں کے کوئٹہ میں داخلہ پر پابندی

کراچی - ۷ جون - ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کو سندھ کانگرس کونسل کے پریذیڈنٹ نے لکھا تھا - کہ کانگرس کے کارکنوں کو کوئٹہ جا کر ریلیف کا کام کرنے کی اجازت دی جائے - لیکن حکام نے اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے - کیونکہ وہاں مارشل لاء لگا ہوا ہے - حکام کے اس حکم سے کانگرسی حلقوں میں بہت ناراضگی پھیلی ہوئی ہے - تاہم لیڈروں نے جیکب آباد سے کراچی تک تمام کانگرسی کارکنوں کو ہدایت کر دی ہے - کہ وہ سٹیشنوں پر تیار رہیں - اور کوئٹہ سے آنے والے زخمیوں کی امداد کریں ؛

کوئٹہ کے مصیبت زدگان کیلئے آریہ پرتی ندھی سبھا کی سرگرمیاں

اس وقت تک سبھا سے کوئی باقاعدہ اپیل اس واسطے نہ نکلی تھی - کہ ہم حالات کا مطالعہ کر رہے تھے - اور دیکھ رہے تھے - کہ سہایتا کی واقعی ضرورت ہے یا نہیں - اس واسطے سبھا نے ایک ہزار روپیہ پاس سے دیکر والنٹیر کوئٹہ روانہ کر دئے تھے - خوشی کا مقام ہے - کہ ہمارے والنٹیروں کو کوئٹہ جا کر سیوا کرنے کا موقع مل گیا ہے - اور پنڈت گیا چند بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں - کہ انہوں نے وہاں پہنچ کر ریلیف کا کام شروع کر دیا ہے - کپڑے وغیرہ مصیبت زدگان میں تقسیم کرنے شروع کر دئے ہیں - اور مزید کپڑے سے لدے ہوئے منگوانے کا انتظام کر لیا ہے ؛

کوئٹہ سے سخت زخمی آدمی ۸ جون کے بعد پہنچیں گے - گوروت بھون میں ۵۰ مریضوں کے رکھنے کا انتظام کیا جا رہا ہے - جن کی روٹی وغیرہ آریہ سماج سے سیوا کرنی پڑے گی - ان کے لئے ڈاکٹروں - نرسوں اور دیگر سیوکوں کی آوشیکتا پڑے گی - جو بھائی سیوا کرنا چاہتے ہیں - وہ سبھا میں نیز دوارہ سوچنا دیں - ڈاکٹر - کمپاؤنڈر - لیڈی ڈاکٹر اور نرسوں کی بہت ضرورت ہے - کیونکہ استریاں زیادہ آئیں گی - جب تک یہ لوگ راضی نہ ہوں - کم از کم سو روپیہ کا خرچ ان پر ہوگا -

آج کل لاہور اسٹیشن پر جو گاڑیاں کوئٹہ سے آتی ہیں - ان میں مریضوں و دیگر کوئٹہ سے آمدہ مسافروں کے لئے دودھ - لسی - ٹھنڈا پانی - روٹی اور قلی آدمی کا انتظام کیا جاتا ہے - جس کے انچارج پنڈت بنواری لال جی و لالہ سوہن لال جی تھیکیدار ہیں - انکے علاوہ آریہ سماج سکھر کا تار آیا ہے - کہ یتیم اور لاوارث دھاہیں آرہی ہیں - ان کو حفاظت میں لینا ہوگا - سیوا کرنیوالی استریوں کی بھی ہم کو ضرورت ہے - اب وقت ہے - کہ دانی سجنوں سے اپیل کی جاوے - کہ وہ اپنا حصہ آریہ پرتی ندھی سبھا میں جلد بھجوا دیں - لاہور سے لالہ روشن لال جی سپورٹس والے نے ۱۰۰/- روپیہ اور لالہ ایشور دت جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر نے ۱۰۰ روپیہ خود تحویل بھیج دیا ہے - گوروکل کانگڑی کے برہمچاریوں اور ودیارتھیوں نے مل کر ۶۰۰ روپیہ جمع کیا ہے - برہمچاریوں نے اپنے بھوجن وغیرہ میں کمی کی ہے - کوئی صاحب یہ انتظار نہ کرے - کہ اس کے پاس لینے کے واسطے لوگ پہنچیں - جو شردھا ہو خود بخود بھیج دینا چاہئے ؛

(ہ منتر شری دھان ریلیف کوئٹہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروت بھون لاہور)

پنڈت جگت رام ہریانوی کے بھتیجے کا پران تیاگ برت

لاہور - ۷ جون - پنجاب کے کانگرسیوں میں پارٹی بازی ختم کرانے کے لئے پنڈت جگت رام ہریانوی سابق اسیر مقدمہ سازش ۱۹۱۵ء کے بھتیجے مسٹر اوم پرکاش وگرا سٹوڈنٹ سناتن دھرم آیورویدک کالج نے آج سے پران تیاگ برت شروع کر دیا ہے - مسٹر اوم پرکاش ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۲ء کی سول نافرمانی میں دو ماہ قید کاٹ چکے ہیں - آپ نے ۱۲ اپریل کو سیکرٹری پراونشل کانگرس کمیٹی کو رجسٹرڈ نوٹس دیا تھا - کہ کانگرسی آپس میں پارٹی بازی کو ختم کر دیں - ورنہ وہ پران تیاگ برت رکھیں گے - اس نوٹس کی پرواہ نہ کئے جانے پر آج انہوں نے برت رکھ لیا ہے - اور ان کا بیان ہے - کہ جب تک پارٹی بازی ختم نہ ہوگی - برت جاری رکھیں گے - انہوں نے برت گوالمنڈی میں گمٹی بازار انجن کے نزدیک ایک مکان پر شروع کیا ہے - مسٹر اوم پرکاش کی عمر اس وقت ۱۶-۱۷ سال کی ہے ؛

نوجوان ہندو سبھا کی پارٹی

لاہور - ۷ جون - نوجوان ہندو سبھا لاہور کوئٹہ میں ریلیف پارٹی بھیجنے کا انتظام کر رہی ہے ؛

سکھر میں نئی لائبریری

پنڈت چھجو رام شرما مالک سکھر سنگار کمپنی سکھر نے کئی ہزار روپے خرچ کر کے عوام کی سہولیت کے لئے ایک لائبریری کھولی ہے - جس میں سنسکرت - ہندی - اردو - مراٹھی - اور بنگالی وغیرہ زبانوں کی کتابیں - رسائل اور اخبارات وغیرہ مہیا کی گئی ہیں - اور لوگوں کو پڑھنے کے لئے مفت مہیا کی جاتی ہیں - ان کی یہ اولوالعزمی قابل ستائش ہے ؛

انڈسٹریل سکول کے طلباء کی ہڑتال

لاہور - ۷ جون - معلوم ہوا ہے - کہ اس امر کے پیش نظر کہ سخت گرمی کے باوجود بھی سکول کا وقت تبدیل نہیں کیا گیا - تنگ آکر طلباء نے آج ہڑتال کر دی ہے - انہوں نے اپنے مطالبات سکرٹری و پریذیڈنٹ کے سامنے رکھے - مگر کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا ؛

ضلع لائلپور میں کانگرس کی بھرتی

لائلپور - کانگرس کے ممبروں کی بھرتی کا کام جاری ہے - اوسطاً ہر روز ۵۰ ممبر بھرتی کئے جاتے ہیں - ۱۰ جون تک بھرتی کا کام جاری رہے گا - اس تاریخ تک بھرتی شدہ ممبران کو کانگرس کے انتخابات میں رائے دینے کا حق ہوگا ؛

بھنوئی کو ہلاک کرنے کا الزام

لائلپور - ۴ جون - رائے صاحب لالہ ... مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں علاقہ ... ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک شخص ... کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند اپنے بہنوئی حاکم سنگھ کو ہلاک کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ سالا بہنوئی کے درمیان کسی معمولی سی بات پر جھگڑا شروع ہو گیا - جس نے لڑائی کی صورت اختیار کر لی - اور ملزم کی ڈانگ کی ضرب سے حاکم سنگھ کی موت واقعہ ہو گئی ؛

چیف خالصہ دیوان مرکز کا اجلاس

امرتسر - ۴ جون - چیف خالصہ دیوان نے کل شام ایک خاص اجلاس کر کے ایک ہزار روپیہ چندہ اکٹھا کیا - اور اپنے ممبروں پر زور سفارش کی - کہ جگہ جگہ روپیہ اکٹھا کیا جائے - پنجاب گورنمنٹ سے بذریعہ تار درخواست کی - کہ ان کی ریلیف پارٹی کو کوئٹہ جانے کی اجازت دی جائے ؛

پنجابی پہلوان کا دان

امرتسر - ۴ جون - امرتسر کے مشہور پنجابی پہلوان نے سٹیشن پر زخمیوں کے لئے سیوا کمیٹی کو ۵ چارپائی ۵۰ دری ۱۰۰ چادر اور ۵۰ تکئے ارسال کئے ہیں ؛

عام معافی کا اعلان

لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک) پارلیمنٹ کے بعض لیبر ممبروں اور دیگر سیاست دانوں کی طرف سے جنہیں ہندوستان کے معاملات میں دلچسپی ہے - گورنمنٹ کو پرائیویٹ طور پر عرضداشتیں ارسال کی جا رہی ہیں - کہ انڈیا بل کے پاس ہو جانے پر جو شاہی اعلان کیا جائے - اس میں تبدیلی کی عام معافی کے متعلق بھی ذکر کیا جائے - ان عرضداشتوں میں یہ بتایا گیا ہے - کہ جوبلی کے دوران میں عام معافی نہ دے کر ایک اہم موقع کھو دیا گیا ہے - حکام حسب دستور اس معاملہ پر غور کر رہے ہیں ؛

دیہات میں جاؤ

مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے گوجرانوالہ پولیٹیکل کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے تعلیم یافتہ بے روزگاروں کو مشورہ دیا ہے - کہ وہ دیہات میں جا کر کانگرس کے پیغام کو دیہاتیوں تک پہنچائیں - اور ان کی حالت کو بہتر بنائیں ؛

حرکت قلب بند ہو جانے سے موت

گوجرانوالہ - ۷ جون - کانگرس کے سابق ڈکٹیٹر لالہ ہزاری لال آگرہ والے کی والدہ ... حرکت قلب بند ہو جانے سے سورگباش ہو گئی ہیں ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ڈاکہ کا سراغ مل گیا :- لدھیانہ

۴ جون - پچھلے دسمبر میں موضع جگیانہ میں جو ڈاکہ پڑا تھا اس سلسلہ میں ۱۰ ڈاکوؤں میں سے چار گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ گرفتار شدگان سے کچھ مال مسروقہ بھی برآمد ہو گیا ہے۔ کچھ روز کی تحقیقات کے بعد پولیس نے مایوس ہو کر ملزموں کی تلاش ترک کر دی تھی۔ مگر بعد میں ایک سراغ پر پولیس نے پھر کام کرنا شروع کر دیا۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر مندرجہ بالا آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ موضع جگیانہ جی ٹی روڈ پر واقع ہے۔ اور لدھیانہ سے ۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے :

کپورتھلہ کے نئے انسپکٹر جنرل پولیس

جالندھر - ۳ جون - معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر محمد سعید سپرنٹنڈنٹ انبالہ ڈسٹرکٹ پولیس جو رخصت پر گئے ہیں۔ ایک ہفتہ تک کپورتھلہ پولیس کا چارج لیں گے :

فقیر نے چلتی ٹرین روک دی :-

بمبئی - ۳ جون - چند روز ہوئے دادرہ سے آگے ایک شخص رنگیا نامی ٹرین کے آگے خودکشی کے لئے کودا۔ یہ دیکھ کر ایک فقیر نے جو پاس بیٹھا تھا ٹرین کو کھڑا کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے کھڑا ہونے سے بریک خود بخود لگ گئے اور ٹرین رک گئی۔ وہ لوگ جو خوش اعتقادی نہیں رکھتے اس بات کو نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ ڈرائیور نے ہی بریک لگائے۔ لیکن سینکڑوں آدمی فقیر صاحب کی پرستش کرنے لگے ہیں۔ اور ان کے ہاتھ چومتے اور نذرانے چڑھاتے ہیں :

آگرہ میں خوفناک آگ :-

آگرہ ۳ جون - آج دوپہر کے وقت جوگمبور نیو سٹی سیکشن میں سخت آگ لگی۔ دو تقریباً ایک صد گھر نذر آتش ہو گئے۔ آگ چار گھنٹے تک جاری رہی۔ ایک لڑکا اپنے سامان کے ساتھ بھاگ رہا تھا کہ شعلوں کی زد میں آ گیا۔ اور جل گیا :

شملہ میں مہینہ دنگل :- شملہ

۳ جون - بیگم خانم کے زیر اہتمام نوتی گنڈی میں ایک عظیم الشان دنگل ۹ جون کو ہوگا۔ اس میں پہلوان مہر سنگھ شملہ والے اور کالا بھگی لاہور والے کا جوڑ قابل دید ہوگا۔ اس دنگل کے پردھان شری راجہ صاحب ریاست بھگوات ہوں گے :

آگ لگ گئی :- جالندھر - ۳ جون

نور شہر ضلع جالندھر میں ایک راغین نامی کے مکان کو اتفاقیہ آگ لگ گئی۔ مکان جل گیا قریب تھا کہ ساتھ کے دیگر مکانات بھی جل جاتے۔ مگر سیوا سمتی کے والنٹیروں نے آگ جلد ہی بجھا دی :

ایک مسلمان بم پھٹنا ہوا ہلاک :-

مزار شریف باغ - ۴ جون - یہاں ایک مسلمان بم کے دھماکے سے ہلاک ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بم بنا رہا تھا کہ بم پھٹ گیا۔ اسے ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں کہ اس کے جسم کا وہ حصہ جس پر کہ دھماکہ کا اثر ہوا تھا۔ کاٹ دیا گیا۔ مگر تمام کوششوں کے باوجود وہ جانبر نہ ہو سکا :

انگلستان کا تذکرہ :- لنڈن ۳ جون

اس ہفتہ انڈیا آفس میں کو بیٹھکے کے ٹلیفون کے متعلق لوگوں کے سوالات کا جواب دینے کے لئے مزید سٹاف رکھا گیا ہے۔ ہزاروں لوگ ٹیلیفون پر سوالات دریافت کر رہے ہیں۔ اور کئی خود آکر اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے حشر کے متعلق سوالات دریافت کرتے ہیں :

ملک معظم کی حالت بہتر :-

لنڈن - ۳ جون - ملک معظم کی حالت قدرے بہتر ہے۔ آپ ملکہ کے ساتھ بکنگھم محل کے گرجا میں دعا میں شریک ہوئے :

آگرہ میں پولیٹیکل کانفرنس :-

آگرہ - ۳ جون - پیر میں ۱۵ جون کو بابو انگرہ نرائن سنہا ایم - ایل - اے کی صدارت میں پولیٹیکل کانفرنس ہو گی۔ پروفیسر عبد الباری اور دوسرے سرکردہ لیڈروں کے شامل ہونے کی توقع ہے :

جرمنی ڈیلی گیشن لنڈن پہنچ گیا :-

لنڈن - ۲ جون - جرمنی کے بحری ڈیلی گیشن کا لیڈر اپنے ۹ ساتھیوں کے ہمراہ آج کرائیڈن کے ہوائی اڈہ پر اترا۔ ڈیلی گیشن اس بات چیت میں حصہ لینے کے لئے آیا ہے۔ جو دفتر خارجہ میں ۴ جون کو شروع ہونے والی ہے۔ بحث مخصوص مدمن بات چیت ہوگی۔ جس کو گفت و شنید کی حیثیت حاصل نہیں ہوگی۔ گفت و شنید زیادہ تر بحری جہازوں کی طاقت کے متعلق ہوگی۔ جرمنی کا مطالبہ ہے۔ کہ اسے برطانوی بیڑے کا ۳۵ فیصدی وزنی بیڑا رکھنے کی اجازت دی جائے۔ گفت و شنید اس بنا پر ہوگی جس پر برطانیہ ریاستہائے متحدہ اور جاپان میں ہو رہی ہے :

تانگہ والوں کی ہڑتال :- پٹنہ

۲ جون - پٹنہ کے تانگہ والوں نے کام بند کر دیا ہے۔ اور بیشتر تانگوں کو کرایہ پر دینا بند کر دیا ہے۔ ہڑتال کی وجہ تانگوں پر میونسپل ٹیکس کا بڑھایا جانا ہے :

چیف منسٹر کا قائم مقام :- کپورتھلہ

۳ جون - چیف منسٹر ریاست کپورتھلہ دو ماہ کے لئے شملہ میں رہیں گے۔ ان کی غیر حاضری میں نالم دوار گاداس بی اے بار ایٹ لاء پرسنل اسسٹنٹ چیف منسٹر ریاست کے نظم و نسق کے انچارج رہیں گے جو ہم کا خدمات علاوہ رہیں گے۔ وہ چیف منسٹر کو بتیج دے سے جائیں گے :

رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس نے چارج دے دیا :- موگہ

۳ جون - حاکم لکھنؤ داس اسسٹنٹ سرجن نے کل سول ہسپتال کا چارج رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس سے لے لیا۔ رائے بہادر چند روز تک ستیخ پورہ روانہ ہو جائیں گے :

اچاریہ کرپلانی کوئٹہ کو :- بمبئی ۳

جون - اچاریہ کرپلانی جنرل سیکرٹری انڈین نیشنل کانگرس ریلیف کے سلسلہ میں انتظامات کرنے کے لئے بمبئی سے کوئٹہ روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ کو بابو راجندر پرشاد نے کانگرس کی طرف سے ریلیف کا کام کرنے کے لئے بھیجا ہے :

کشتیوں کی دوڑ :- حیدرآباد

دکن - ۳ جون - آج صبح حسین ساگر تالاب میں ایک ہولناک حادثہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔ سکندر آباد بوٹ کلب کا سالانہ جلسہ تھا۔ دوڑ جاری تھی۔ کہ اچانک تارا نامی کشتی جس کو دینڈر کسٹ چلا رہا تھا۔ الٹ گئی۔ کشتی کے الٹنے کی وجہ تند و تیز ہوا بتائی جاتی ہے۔ مسٹر آسٹر ونفن کی کشتی کسٹ کی کشتی کے نزدیک تھی وہ فوراً کسٹ کی امداد کو پہنچا۔ کسٹ کی کشتی گو الٹ چکی تھی۔ مگر وہ کچھ وقت تیر سکا تھا۔ اس نے الٹی ہوئی کشتی کو پکڑے رکھا۔ وہ اس طرح تالاب میں تیرتا رہا۔ بیجرا میر صاحب نے بڑی مشکل سے اسے اٹھا کر اپنی کشتی میں سوار کر لیا۔ اسی قسم کے ایک موقعہ پر تریم کے تالاب میں دو جانیں ضائع ہو گئی تھیں :

ونیقہ نویس پر مقدمہ :- جالندھر

علی بخش وثیقہ نویس کے خلاف جعلسازی کے الزام میں سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے سودہ پہر کے ایک بانڈ کے سلسلہ میں جو جعلسازی کی تھی۔ بانڈ ایک شخص شبابان نامی نے نرجن سنگھ کو لکھ کر دیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نے معزز من کی طرف سے نشان انگوٹھا لگا دیا۔ بانڈ کی تاریخ اور رجسٹری کی تاریخ نہیں ملتی :

منٹگمری آباد کی اغوا شدہ لڑکی :-

فیروزپور - ۳ جون - چند روز ہوئے منٹگمری آباد کے دو مسلمان ایک نوجوان ہندو لڑکی کو اغوا کر کے فیروزپور لے آئے۔ یہاں ایک سکھ ماسٹر نے مغویہ لڑکی کو بہلی دروازہ کے باہر سپاہیوں سے بھرتے ہوئے دیکھ لیا۔ چنانچہ اس نے پولیس رپورٹ وصول کے بعد آیہ (اے - ڈی - ایم) کی اجازت سے آریہ سماج یتیم خانہ میں بھجوا دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مغویہ لڑکی منٹگمری آباد کے ایک معزز گھرانے کی یتیم و بیوی ہے :

مجلس احرار کا جلسہ :- امرتسر

۳ جون - کل رات ۹ بجے زیر اہتمام مجلس احرار مسجد خیر دین میں کوئٹہ کے مصیبت زدگان کا حال کوئٹہ سے آئے ہوئے آدمیوں نے سنایا۔ اس کے بعد احرار لیڈروں نے مسلمانوں سے کوئٹہ کی امداد کے لئے اپیل کی :

مالیہ کی تخفیف کا مطالبہ :- امرتسر

۳ جون - کل تخت پورہ میں زیر صدارت سردار منگل سنگھ ایم - ایل - اے زمینداروں کا ایک بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ جس میں سردار دلیپ سنگھ و چین سنگھ نے زمینداروں کی اقتصادی بدحالی پر لیکچر دیتے ہوئے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے مالیہ کی تخفیف کا مطالبہ کیا :

جوالا فلور ملز کو آگ لگ گئی :-

امرتسر - ۳ جون - آج صبح ۱۰ بجے جوالا فلور ملز میں اچانک آگ لگ گئی۔ جس سے ملز کی کچھ مشینیں جل گئیں۔ آگ پر شام تک مشکل سے قابو پایا گیا۔ نقصان کا اندازہ تقریباً ۱۵ ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے :

صفائی نہ رکھنے والوں کے خلاف مقدمہ

سرگودھا - ۳ جون - میونسپل کمیٹی سرگودھا نے اپنے گزشتہ اجلاس میں میونسپل ہیلتھ آفیسر کو زیر دفعہ ۲۲۸ میونسپل ایکٹ اختیارات دے دئے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کا چالان کریں جو لوگ کہ پلیگ کے دنوں میں صفائی وغیرہ نہ کراویں :

پلیگ کی حالت :- سرگودھا ۳ جون

پانچ روز سے پلیگ کا کوئی کیس نہیں ہوا۔ صرف کل ایک بیمار کی موت ہلاک کا واقعہ ہوئی۔ اس وقت صرف دو بیمار باقی رہ گئے ہیں۔ جن کی حالت بہتر بیان کی جاتی ہے۔ مگر شہر بہت سے لوگ اب تک نکل رہے ہیں۔ آج کل گرمی بھی بڑی شدت کی پڑ رہی ہے۔ کل گرمی ۱۰۸ درجہ تھی۔ بازار میں بہت دوکانات کھل رہی ہیں۔ امید ہے کہ چند دن تک شہر آباد ہو جائے گا :

... Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور
۲۷ جیٹھ سمت ۱۹۹۲

زلزلۂ کوئٹہ و آریہ سماج

جب تباہی عالمگیر ہو۔ اور ہر ایک جماعت کم و بیش اس سے متاثر ہوئی ہو۔ تو کسی ایک جماعت کی چنتا کرنا بے معنی ہے۔ بے معنی ہی نہیں۔ بلکہ اپنی تنگ دلی کا ثبوت دینا ہے۔ لیکن کیا کیا جائے۔ منشیہ سوبھاؤ سے سوارتھی واقع ہوا ہے۔ مختلف لوگوں اور جماعتوں کے مطابق اس کی محبت کا درجہ بدلتا رہتا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ پچھلے زلزلے نے کوئٹہ میں جو تباہی مچائی ہے۔ اس سے کوئی بھی جماعت محفوظ نہیں رہی۔ انگریز اور ہندوستانی یعنی ہندو سکھ مسلمان اور پارسی سب اس کا شکار ہوئے ہیں۔ پارسیوں کی ساری کی ساری آبادی ہلاک ہو گئی ہے۔ ہندوؤں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ کیونکہ وہ ایک گنجان علاقہ میں رہتے تھے۔ اس سے اثر کر یا جو محلہ زلزلہ کی تباہ کاریوں کا شکار ہوا ہے۔ یہ محلہ زیادہ تر پنجابیوں سے آباد تھا۔ یا یوں کہو۔ کہ پنجابی ہندوؤں سے آباد تھا۔ جب میری آنکھیں اس قدر وسیع تباہی کے نشانات دیکھ رہی ہوں۔ جب مجھے یہ علم ہو۔ کہ کوئٹہ کی کوئی بھی جماعت زلزلے کے اثرات سے محفوظ نہیں رہی۔ تو میرے لئے آریہ سماج یا آریہ سماجیوں کی چنتا کرنا تنگ دلی پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مجھے اپنے قصور کا اعتراف ہے۔ اور میرا عذر یہ ہے۔ کہ اگرچہ مجھے اپنے دوسرے بھائیوں کی تکلیف کا بھی رنج ہے۔ مگر مجھے اپنے آریہ بھائیوں سے کنشٹھ کا زیادہ رنج ہے۔ اس لئے کہ میرا ان سے زیادہ تعلق رہا ہے۔

کوئٹہ کے آریہ سماج اور وہاں کے آریہ سماجیوں کا کیا بنا؟ اس پرشن کا اُتر دیتے ہوئے دل بیٹھ جاتا ہے۔ اتفاق سے وہاں سے ابھی سجن لاہور پہنچ چکے ہیں۔ جو چشم دید حالات بیان کر سکتے ہیں۔ ایک فقرہ میں کہنا ہو۔ تو یہ ہے۔ کہ وہاں کا آریہ سماج مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ لاکھوں کی جائیداد کھنڈروں کی رہ گئی ہے۔ اور ان کھنڈروں کو سنبھالنے والا کوئی نہیں۔ پنڈت وشومتر جی منتری، پنڈت ... ادھیاپک گوروکل کورو کشیتر اس وقت آریہ سماج مندر ہی میں تھے۔ جبکہ زلزلہ آیا۔ اس وقت وہ لاہور میں ہیں۔ اور اس بات کا زندہ ثبوت ہیں۔ کہ مارنے والے سے رکھشا کرنے والا زبردست تر ہے۔ زلزلہ آیا۔ مکان کا ایک حصہ گر پڑا۔ وہ خطرہ میں پڑ گئے۔ دروازہ کھول کر باہر نکلنا چاہتے تھے۔ لیکن دروازہ نہ کھلا۔ اتنے میں زلزلہ کا دوسرا جھٹکا آیا۔ اور دروازہ مع دیوار کے گر پڑا۔ اور وہ کود کر صحن میں ہو لئے۔ اس طرح وہ زندہ و سلامت رہے۔ آریہ سماج کے پردھان لالہ ... داس سابق پردھان آریہ سماج لائل پور پرماتما کی کرپا سے بچ گئے۔ لیکن سماج کے منتری پنڈت بھیشم دیو سناتک گوروکل کانگڑی اپنے پردھان لالہ گنیش داس جی ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈی۔ ایس۔ پی پولیس کو داغ مفارقت دے گئے۔ پنڈت بھیشم دیو کئی ورشوں سے کوئٹہ میں ویدک کرتے تھے۔ اور ان کا شمار کامیاب ویدوں میں تھا۔ آریہ سماج کی سیوا کی انہیں دھن تھی۔ اور کئی ورشوں سے لگاتار آریہ سماج کے منتری چلے آتے تھے۔ اتفاق دیکھئے کہ زلزلے سے کچھ دن پہلے ان کا ایک مضمون دفتر "پرکاش" میں آیا ہے۔ جو ناظرین اس ہفتہ کے اخبار میں پڑھیں گے۔ مضمون اس وقت شائع ہو رہا ہے جبکہ مضمون کا لکھنے والا اس سنسار میں نہیں رہا۔ یہ ان کی آخری نشانی سمجھنی چاہئے۔ وہ اکیلے ہی نہیں گئے۔ بلکہ ان کے پریوار کے کئی ممبر بھی۔ ان دنوں آریہ سماج کوئٹہ کے پروہت پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار سناتک گوروکل کانگڑی و اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تھے۔ کچھ ورش تک آریہ سماج کوئٹہ کی سیوا کرنے کے بعد پنڈت بیش پال جی سدھانت النکار کے چلے آنے پر پنڈت بھیم سین جی کو وہاں لگایا تھا۔ مئی میں انہوں نے اپنے کام کا چارج لیا۔ ایک مہینہ کی سیوا کے بعد وہ اس سنسار سے رخصت ہو گئے ہیں۔ ان کی موت بذات خود رنج دہ ہے۔ لیکن یہ اور بھی رنج دہ ہو جاتی ہے جب ہم سنتے ہیں کہ زلزلہ کے وقت ان کے گھر پر ان کا سارا پریوار جمع تھا۔ ان کے پتا اور ماما جی تھے۔ ان کے بھائی مہاشہ دھرم چند جی اپنے پریوار سمیت وہیں تھے۔ غرضیکہ اس وقت ان کے مکان پر ۱۲ اشخاص تھے۔ جن میں سے ۹ ہلاک ہو گئے۔ اور صرف تین بچے۔ وہ ان دونو بھائیوں کی ودھوائیں ہیں۔ اور ایک بچی ہے۔ ان کے علاوہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ایک اور اُپدیشک اور گوروکل کانگڑی کے سناتک بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ پنڈت ... ودیا النکار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیشک تھے۔ پچھلے دنوں اپنے وواہ کے لئے اوکاش پر گئے۔ ان کے وواہ کو ہوئے چند ہی سپتاہ ہوئے تھے۔ کہ آج ہم سنتے ہیں۔ کہ وہ اپنی پتنی سمیت پرلوک کو سدھار گئے ہیں۔ اپنے ناظرین کو ایک اور رنج دہ خبر بھی سنانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ پنڈت ... کے چچا پنڈت ونشی دھر ان کے وواہ پر آئے ہوئے تھے۔ وہ ان کے سمبندھی بھی تھے۔ وہ وہیں ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہ زلزلہ کا شکار ہو گئے۔ یہ پنڈت ونشی دھر کون تھے؟ گوروکل کانگڑی کے ایک یوگیہ سناتک تھے۔ بڑے اچھے کوی تھے۔ ہندی کے اچھے کویوں میں سے تھے۔ اور ان دنوں نظام حیدرآباد کی عثمانیہ یونیورسٹی میں ہندی کے پروفیسر تھے۔ وہاں انہوں نے خوب نام پایا تھا۔ یا تو وہ سنسکرت کے پروفیسر ہو گئے تھے یا ہونے والے تھے۔

کوئٹہ میں آریہ سماجیوں کی بڑی بستی تھی۔ وہاں سینکڑوں آریہ بھائی رہتے تھے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان میں سے کس کس پر آفت آئی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ مجھے وہاں گئے بہت دیر ہو گئی ہے۔ میں ذاتی طور پر ان سے واقف نہیں۔ اس لئے سوائے اس کے میں کیا کر سکتا ہوں۔ کہ "پرکاش" دوارہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں سے ہمدردی کا اظہار کروں۔ جو بھائی ہم سے رخصت ہو گئے ہیں۔ اور جن کا پریوار بھی ان کے ساتھ رخصت ہو گیا ہے۔ وہ اور بھی زیادہ ہماری سہانوبھوتی کے پاتر ہیں۔

میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ کوئٹہ کے متعلق گورنمنٹ کا فیصلہ کیا ہوگا۔ اسے وہ اس کے پاؤں پر کھڑا کرنا پسند کرے گی یا نہ۔ لیکن اگر اس نے کوئٹہ کو پھر سے آباد کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو ہمارے لئے یہ سوال ہوگا۔ کہ آریہ سماج کوئٹہ کا کیا کریں؟ اس کی لاکھوں کی جائیداد تھی۔ اس کا سماج مندر ہندوستان بھر کے سماج مندروں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ اس کی ہندی پاٹھ شالا صوبہ بھر میں اول درجہ پر تھی۔ وہ اس استھان کو پہنچا تھا۔ کئی سالوں کی لگاتار محنت کے بعد ہم اس کی پرانی شان بحال کر سکیں یا نہ۔ لیکن سادھارن سماج مندر بنانے کے لئے بھی ہزاروں روپیہ کی ضرورت ہے۔ یہ بھی بطور خود ایک سوال ہے۔ کہ سماج کو چلانے والے بھی وہاں ہوں گے یا نہ۔ لیکن میں فرض کر لیتا ہوں۔ کہ جہاں کہیں بھی پنجابیوں کی بستی ہوگی۔ وہاں آریہ سماج ضرور ہوگا۔ اس لئے سماج مندر کا بننا ضروری ہے۔ لیکن بنائیگا کون؟ کوئٹہ کے آدمی تو یہ بوجھ اپنے اوپر لے نہیں سکتے۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ سارا شہر تباہ ہو چکا ہے۔ اور اس کی تجارت برباد ہو چکی ہو۔ ممکن ہے کہ گورنمنٹ مذہبی سوسائٹیوں کو کچھ امداد دے۔ تو آریہ سماج کو بھی حصہ ملے گا۔ لیکن ہمیں اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اور اس کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ ہم یتھا شکتی اس فنڈ کے لئے جو کوئٹہ کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ دان دیں۔ ہمیں ہر وقت دان کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ لیکن اس سمے تو اس کا ایک وشیش مہتو بھی ہے۔ وہ یہ کہ ہمارا پیارا آریہ سماج سنکٹ میں ہے۔ مگر اس سے بڑھ کر ایک اور مہتو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ نامعلوم کن کرموں سے ہم اور ہمارا پریوار محفوظ ہے۔ لیکن ہمارے بھائی اور ان کے پریوار تباہ ہو گئے ہیں۔ کسی اور وجہ سے نہیں۔ تو اس شکرانہ میں ہی ہمیں دان کرنا چاہئے۔ اس زلزلے نے بتلا دیا کہ دھن کسی کا نہیں۔ اس سے پہلے جس قدر کوئی زیادہ امیر تھا۔ اسی قدر زیادہ اسے نقصان پہنچا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے آریہ سماج کوئٹہ کے پردھان رائے صاحب لدھا رام تھے۔ وہاں وہ ایک اعلیٰ عہدہ پر ممتاز تھے۔ اپنی زندگی میں انہوں نے لاکھوں کمائے۔ اور لاکھوں کی جائیداد بنا کر کوئٹہ ہی میں چھوڑ گئے۔ ابھی سننے میں آیا ہے۔ کہ ان کا ایک لڑکا جس کا نام لالہ ہنس راج تھا۔ زلزلہ کا شکار ہو گیا ہے۔ اور ان کی لاکھوں کی جائیداد تباہ ہو گئی ہے۔ اس لئے دھن کسی کے کام نہیں آتا۔ اور یہ سمجھنا کہ یہ میرا ہے۔ پہلے درجہ کی غلطی ہے۔ وہی دھن میرا ہے۔ جو میں اپنے کام میں لے آؤں۔ اور اس کا اس سے بہتر مصرف کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اسے میں پرُ اُپکار میں لگاؤں۔ اسے ان بھائیوں کی سیوا کے لئے خرچ کروں۔ جو میرے پیارے پرماتما کے امرت پتر ہونے کی وجہ سے میرے ساتھ گہرا سمبندھ رکھتے ہیں۔ اس لئے میں "پرکاش" دوارہ سمست آریہ جگت سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ کوئٹہ کے تباہ شدہ آریہ سماج اور آریہ سماجیوں کی امداد کو نکلیں۔ نہ معلوم ہمارے کون کون سے آریہ بھائی کا پریوار بالکل بے سہارا اور بے آسرا ہو گیا ہے؟

(کرشن)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اخلاقی پستی

اخبار "اہلحدیث" امرتسر کے ۳۰ مئی کے پرچہ میں ایک ذمہ دار مسلمان صاحب "مسلمان" کی تعریف ذیل کے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:-

"سنی سنائی کچھ باتیں کانوں میں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کی بنا پر خیال کرتا تھا۔ کہ مسلمان اس کو کہتے ہیں جس نے پتنگ بازی۔ کبوتر بازی۔ مرغ بازی۔ بٹیر بازی۔ قمار بازی اور ہر قسم کی تمام بازیوں کو اپنے حق میں رجسٹرڈ کرا لیا ہو۔ ہاں اور مسلمان اس کو کہتے ہیں۔ جس کا مایۂ ناز پیشہ گداگری ہو۔ قلاش ہو۔ دھوکہ باز ہو۔ ہیجڑا ہو۔ چور ہو۔ چغل خور ہو۔ اس سے زیادہ مسلمان کے متعلق دماغ میں تخیل نہ تھا"۔ (۳۰ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۹)

ہمارا خیال ہے۔ کہ مضمون نگار کی تخیل سخت علو آمیز واقع ہوئی ہے۔ کیونکہ اگر "مسلمان" کے متعلق یہی تخیل مسٹر رمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ کا ہوتا۔ تو وہ کبھی اپنے فرقہ وارانہ فیصلہ میں دوسری ہندوستانی اقوام کے حقوق کو ذبح کر کے مسلمانوں کی زیادہ نازبرداری نہ کرتا۔ اور ہندوستانی قومیت کی ارتقاء میں خطرناک روڑا نہ اٹکاتا۔ ہاں اگر مضمون نگار کی رائے میں مسلمان ایسے ہی ہیں۔ تو پھر اسے ان لوگوں کی قیمت وہی لگانی چاہیئے۔ جس کے کہ وہ مستحق ہیں۔ نہ کہ وہ جو کہ انصاف کے ترازو پر پوری نہیں اترتی۔

دوگونہ چھاپہ

مذہب اسلام کے بعض مسائل بڑے ہی مضحکہ خیز ہیں۔ جو انسان ان کو ایک دفعہ سنتا ہے۔ وہ حیران ہو جاتا ہے کہ کیا ایسے مسائل کی موجودگی میں بھی کوئی مذہب دوسروں کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے؟

اخبار "اہلحدیث" امرتسر کے کوئی خریدار جن کے نام مولوی عبدالسلام و حافظ عبدالحی ہیں۔ آج کل اس دوڑ دھوپ میں مصروف ہیں کہ جس عورت کو انہوں نے اپنی منکوحہ بنایا ہوا ہے۔ اس کی سوتیلی ماں کو بھی اس کی سوکن بنا سکیں۔ چنانچہ اسی مقصد کی تکمیل کے لئے انہوں نے مولانا ثناء اللہ سے فتوے مانگا ہے۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے انہوں نے ذیل کا حوالہ بھی پیش کیا ہے:-

بہشتی زیور حصہ چہارم کے صفحہ ۳ کی سطر ۱۴ میں یہ مسئلہ درج ہے:-

(مسئلہ) ایک عورت ہے۔ اور اس کی سوتیلی لڑکی ہے۔ یہ دونوں ایک ساتھ اگر کسی مرد سے نکاح کر لیں۔ تو درست ہے"۔

مولانا ثناء اللہ جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں فتویٰ کا مطلب یہ ہے۔ کہ منکوحہ کے ساتھ سوتیلی ماں کو جمع کرنا بھی جائز ثابت ہوا۔ پس آپ بے کھٹکے نکاح کر لیں"۔

چلو دونو اچھی ہوئی۔ ایک مسلمان کو غل مل گیا۔ کہ وہ ایک نکاح سے دو عورتوں پر اپنا حق شفع جمائے۔ اور نہ صرف اپنی منکوحہ کو ہی سنبھالتا پھرے بلکہ اس کی سوتیلی والدہ پر بھی اپنی چادر ڈال لے۔ ہمیں ڈر ہے کہ اگر بہ نظیر تعدد بگڑ گئی۔ کہ جن مسلمانوں کو ایک سے زیادہ عورتیں کرنے کی لت پڑ گئی ہے۔ ان کی عورتوں کی خیر نہیں۔ وہ اپنی سوکنوں کے دامادوں سے بھی ساز باز کر سکیں گے۔

مسئلہ آواگون کا ایک تازہ ثبوت

بوڈاپسٹ کے ایک اخبار میں اس مطلب کی اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ ایک ۱۷ سال کی ہنگرین لڑکی جس کا نام ایوسی فیر لاسی ہے۔ اور ایک سابق آسٹرین فوجی افسر کی بیٹی ہے۔ کسی بیماری کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی۔ جب وہ تندرست ہوئی۔ تو وہ اپنی ہنگرین زبان بھول گئی تھی۔ رشتہ داروں وغیرہ کو بھی نہ پہچانتی تھی۔ اپنی پہلی زندگی کے متعلق بھی اسے کچھ علم نہ رہا۔ بلکہ ہسپانیہ کی زبان بولنے لگی۔ اور کہنے لگی۔ کہ میری عمر ۴۰ سال کی ہے۔ اور میں میڈرڈ کی رہنے والی ہوں۔ میرے دس بچے ہیں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنی ساری عمر میں کبھی سپین نہیں گئی۔ اور نہ ہی اس نے وہاں کی زبان سیکھی ہے۔

واقعہ زبان حال سے بتلا رہا ہے کہ لڑکی کے پچھلے جنم کے سنسکار جاگ پڑے ہیں۔ اور اسے اپنے پچھلے حالات یاد آ گئے ہیں۔

کہاں ہیں وہ لوگ جو روح کو غیر فانی مانتے ہوئے بھی تناسخ کو نہیں مانتے۔ اور مسئلہ تناسخ کی صحت سے انکار کرنا اپنے مذہب کا ایک جزو سمجھتے ہیں۔ اب ممکن ہے۔ کہ وہ ہنگری جا کر مذکورہ لڑکی کے حالات کا مشاہدہ کریں۔ اور اپنے غلط عقیدہ کی اصلاح کریں۔

مذہبی پیشواؤں کی توہین کا انسداد

نیشنل لیگ قادیان نے اپنے ۲ مئی کے اجلاس میں جو کہ احمدیہ کمپونڈ قادیان میں ہوا۔ اتفاق رائے سے ذیل کے مطلب کی قرارداد پاس کی:-

"چونکہ مفسدہ پرداز لوگوں کا یہ ایک بہت بڑا مشغلہ بن گیا ہے۔ کہ قومی پیشواؤں اور دوسرے بزرگوں کے متعلق نہایت دل آزار۔ اشتعال انگیز اور غیر مہذب الفاظ استعمال کر کے ملک کے امن کو برباد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اس قسم کی کارروائی کو مذہبی تبلیغ کہہ کر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ملک معظم کی رعایا میں پھوٹ پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ لہذا لیگ کا یہ اجلاس گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ملک میں ایک ایسے قانون کا جلد نفاذ کیا جائے۔ جس کی رو سے کبھی ایک مذہب یا فرقہ کے پیرو دوسرے مذہب یا فرقہ کے پیشواؤں اور بزرگوں کی توہین نہ کر سکیں۔ اور تبلیغ کی غرض کو پورا کرنے کے لئے اپنے مخصوص عقائد کی خوبیوں کو پیش کرنا ہی کافی قرار دیا جائے"۔

لیگ کا مطالبہ تو معقول ہے۔ لیکن اگر یہ مرزائی لوگ اس مطالبہ کو ۳۰ سال پہلے پیش کرتے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ موجودہ حالت میں تو وہ احراریوں کے دباؤ سے تنگ آ کر ایسا کر رہے ہیں۔ ورنہ اگر مذہبی پیشواؤں کی توہین کو وہ برا سمجھتے۔ تو آنجہانی مرزا صاحب کو سمجھاتے کہ وہ اپنے قلم کو لگام دیں۔ اور دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کے خلاف واہی تباہی اعتراضات کرنا ترک کر دیں۔ تاکہ سکھ گورو نانک دیو کی توہین پر اور آریہ سماجی بھگوان دیانند کے خلاف ان کی تیز کلامی کو سن کر ان کو امن و امان کا دشمن اور نسلی تنفر کا واعظ سمجھنے کے لئے مجبور نہ ہوں۔

ڈاکٹر اقبال کو پنشن

ہندوستان میں مسلم والیان کو یہ خاص شرف حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے ہم مذہبوں کو ممنون بنانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کہیں کسی مسلم والئے ریاست پر مصیبت نازل ہوتی ہے۔ تو باقی اسلامی جگت اس پر جان نثار کرنے کو تل جاتا ہے۔ نظام حیدرآباد کے بیسیوں صدہا مسلم علماء اور لیڈر پل رہے ہیں۔ اب تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ نواب صاحب بھوپال نے ڈاکٹر سر اقبال کو عمر بھر کے لئے بالفعل ۵۰۰ روپیہ ماہوار کی پنشن دینا منظور کر لیا ہے۔ تاکہ وہ اپنی کتاب موسومہ "قرآن پر ماہرانہ تبصرہ" کو جس کو لکھنے کا وہ کچھ عرصہ سے خیال کر رہے تھے۔ مکمل کر سکیں۔ نواب صاحب کی مذکورہ نوازش کو پڑھ کر ہمیں ہندو والیان ریاست کی حالت پر افسوس آتا ہے۔ ان لوگوں کو اتنا بھی خیال نہیں آتا۔ کہ جس طرح نواب بھوپال کیلئے قرآن مقدس ہے۔ اسی طرح ہر ایک ہندو والئے ریاست کے لئے وید بھگوان بھی پوتر کلام ہے۔ اور جس طرح قرآن کے متعلق ایک مسلمان کا فرض ہے۔ اسی طرح وید بھگوان کے متعلق ایک ہندو کا بھی فرض ہے۔ کاش نواب بھوپال کی مثال کو دیکھ کر ہندو والئے ریاست بھی اس کی تقلید کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ اور ہندو جگت کی ہمدردی اسی طرح حاصل کریں۔ جس طرح مسلم ریاستیں حاصل کر رہی ہیں۔

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔ (منیجر)

کوی نو ودیا بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید متو کار خاص امرت دھارا کی تیار کردہ دوائی

پتالی ہنڈ

حیض کا نہ آنا یا درد سے آنا اور ان سے پیدا شدہ کل امراض کو دور کر کے حیض کھولتی ہے صاف کرتی ہے اور طاقت بخشتی ہے عورتوں کے واسطے ایک ٹانک دوائی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے نمونہ آٹھ آنے ۸؍

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۳۲ لاہور

کوئٹہ کے نواحی علاقہ میں قیامت خیز زلزلہ کی تباہ کاریاں

جائے وقوعہ :-
کوئٹہ کا شہر اور چھاؤنی سطح سمندر سے ساڑھے پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہیں۔ اس کے شمال مغرب میں خوجک کی پہاڑیاں ہیں۔ فوجی لحاظ سے یہ مقام بڑا ہی اہم ہے۔ کیونکہ یہاں سے افغانستان اور ایران کی طرف راستے جاتے ہیں۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں یہاں فوجی سٹاف کی تربیت کے لئے ایک کالج کھولا گیا تھا +

آبادی :-
سنہ ۱۹۰۱ء میں شہر کی آبادی ۲۴ ہزار کے قریب تھی۔ لیکن چونکہ مغربی افغانستان مشرقی ایران اور وسطی ایشیا کے لئے یہ مقام ایک تجارتی منڈی تھا۔ اس لئے آج کل اس کی آبادی تقریباً ۴۰ ہزار ہو گئی تھی ؛

زلزلہ کی ابتدا اور شدت :-
زلزلہ کی ابتدا ایک آتش فشاں پہاڑ سے ہوئی۔ جو کہ کوئٹہ سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور ۴۰۰ ۲ فٹ کی بلندی پر ہے۔ گو اس سے پہلے بھی یہ آتش فشاں پہاڑ متعدد مرتبہ پھوٹ چکا ہے۔ لیکن اس دفعہ اس سے خاص کوئٹہ اور اس کے نواحی علاقہ میں جو تباہی آئی ہے۔ وہ اپنی مثال نہیں رکھتی۔ ۳۱ مئی کی رات کو پونے تین بجے زلزلہ کا زبردست جھٹکا آیا۔ جس سے تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ نامہ و پیام منقطع ہو گیا۔ سول سٹیشن اور ریلوے دفاتر بند ہو گئے۔ ۳۱ مئی سے لے کر ۲ جون کی دوپہر تک جھٹکے متواتر آتے رہے ہیں ؛

تباہی کی وسعت :-
کوئٹہ کے زلزلہ کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ کوئٹہ سے شمال کی طرف ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر جنوبی افغانستان میں اس کا زور بہت زیادہ تھا۔ سندھ پرانت میں بھی شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ریلوے سٹیشن کوئٹہ اور اردگرد کی عمارتیں اور ۲۱ میل تک ریلوے لائن غائب ہو گئی ہے۔ نہ صرف خاص شہر کوئٹہ بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ بلکہ کوئٹہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر سریاب سٹیشن بھی زمین میں دھنس گیا ہے۔ دوسرے زلزلہ سے کول پور سٹیشن بھی تباہ ہو گیا ہے۔ اور سبی بھی جو کہ کوئٹہ سے ۸۸ میل شمال مشرق کو ہے۔ خطرہ میں پڑ گیا ہے ؛

کوئٹہ خاص میں تباہی :-
ریلوے اور سول رفتہ جات میں بھاری نقصان ہوا ہے۔ ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ میں تباہی مچ گئی ہے۔ سٹاف اور مشینری کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ بابو محلہ اور سوتی بازار جہاں کہ پنجابی اور سندھی ہندوؤں کی گنجان آبادی تھی۔ بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ ملتانی محلہ کا بھی جو بابو محلہ کے نزدیک ہی تھا۔ یہی حشر ہوا ہے۔ سول لائینز کے بنگلے بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ آر۔ اے۔ ایف لائینز اور فوجی چھاؤنی کا ایک کوارٹر تباہ ہو گیا ہے ؛

گرد و نواح میں تباہی :-
علاقہ مستنگ اور بلیلی کے دیہات تو بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ گرد و نواح کے دیہات میں ستر فیصدی اشخاص یا ہلاک ہو گئے ہیں۔ یا زخمی۔ چمن سے بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں بھی بہت سے مکان گر گئے اور بہت سے اشخاص مر گئے ہیں۔ ریاست قلات کے علاقہ میں بھی بھاری اتلاف جان و مال ہوا ہے۔ خاص شہر اور شاہی محلات تباہ ہو گئے ہیں۔ اور بیشمار اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ خان قلات اور ان کے خاندان کے افراد خوش قسمتی سے بچ گئے ہیں ؛

انگریز آبادی کا اتلاف :-
کوئٹہ کی پہلی اطلاع سے ظاہر تھی کہ ایک سو یوروپین ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں پھر اطلاع موصول ہوئی۔ کہ دو سو انگریز ہلاک ہوئے ہیں ؛

افسران کو نقصان :-
سر شاہ نواز عمس وزیر قلات اور پانچ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہلاک ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر جنرل آبزرویٹری کو کوئٹہ سے اطلاع موصول ہوئی۔ کہ آبزرویٹری افسر مسٹر رائے مجروح ہوئے ہیں۔ اور ان کے تین بچے ہلاک ہو گئے ہیں۔ ٹیلی فون ایکسچینج بلڈنگ مسمار ہو چکی ہے۔ ہلاک شدگان میں کپتان مقبول حسین۔ کپتان رابنسن اور ان کی بیوی بھی ہیں۔ ریلوے کے بیس یوروپین ملازم اور ایک سو ہندوستانی ہلاک ہو گئے ہیں۔ سب ڈویژنل آفیسر ٹیلیگراف ہلاک ہو گیا ہے۔
سول ہسپتال بالکل گر گیا ہے۔ ڈاک خانہ کے ساٹھ ملازموں میں سے صرف چار ڈیوٹی پر حاضر ہو سکے +

ہندوستانی آبادی کا اتلاف جان و مال :-
کوئٹہ سے یکم جون کو جو اطلاع آئی۔ اس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ مجروحین اور ہلاک شدگان کی تعداد تیس ہزار کے قریب ہے سرکاری ہسپتال کے تین سو مریضوں میں سے دو سو ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایک مسافر نے جو کہ کوئٹہ سے بچ کر نکل آیا ہے نقصان کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ روپیہ میں سے چودہ آنے ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایک آنہ مجروح ہوئے ہیں۔ اور باقی صرف ایک آنہ بچے ہیں۔ خاص کوئٹہ میں بروس روڈ۔ سنڈیمان روڈ۔ گلو سینٹر روڈ۔ قیرے روڈ۔ لور کوشنر روڈ میں جہاں تک ہندوستانی آبادی کا تعلق تھا۔ زلزلہ نے نہایت بے دردی سے تباہی مچائی ہے۔ آبادی کا نام و نشان نہیں رہا ؛

لاشوں کی برآمدگی :-
اس وقت شہر کوئٹہ ملٹری کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے ملبہ میں سے لاشوں کو نکالنا شروع کر دیا ہے پھر بھی اس وقت تک سینکڑوں لاشیں بازاروں اور گلیوں میں ملبہ کے نیچے دبی پڑی ہیں۔ انہیں کھود کر نکالنے اور اٹھانے کے لئے ایمبولینس گاڑیں تنگ گلیوں سے متصرف کار ہیں بعض اشخاص ملبہ کے نیچے دبے ہوئے اشارہ سے کہتے ہیں ہمیں بچاؤ ہمیں بچاؤ۔ ہم تمہیں ایک ہزار روپیہ دیں گے!۔ یہ آوازیں ابھی تک آ رہی ہیں۔
شملہ کا ۲ جون کا تار مظہر ہے۔ کہ ۲۰ ہزار لاشیں ابھی تک ملبہ کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ پانچ ہزار اشخاص کی لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ جنہیں یا تو جلا دیا گیا ہے۔ یا دفنا دیا گیا ہے ؛

غیر سرکاری امداد پر پابندیاں :-
غیر سرکاری طور پر جو ریلیف کوئٹہ میں پہنچ رہا ہے۔ اس پر تو چنداں پابندی عائد نہیں کی گئی۔ لیکن غیر سرکاری طور پر جو آدمی سیوا کے لئے گئے ہیں۔ ان پر کچھ کچھ پابندی عائد کی گئی ہے۔ بعض ریلوے سٹیشنوں پر تو ٹکٹ بھی بند ہو گئے۔ اور جو سیوک ٹکٹوں کی بندش سے پہلے نکل گئے۔ ان میں سے متعدد حضرات کو روہڑی وغیرہ کے سٹیشنوں پر روک لیا گیا۔ خاص کوئٹہ کو اس وقت ملٹری کے حوالہ کیا گیا ہے۔

قبائلی لوگوں کی شرارت :-
زلزلہ کے فوراً بعد ... کوہی اور دیگر وحشی قبائل نے شہر میں داخل ہو کر اسے لوٹنے کی کوشش کی۔ اس لئے فوراً بیس ہزار پولیس شہر میں بلا لئے گئے۔ اور جب کچھ قبائلی لوگ زلزلہ زدگان کی جائداد پر ہاتھ صاف کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ تو اہم مقامات پر فوجی پہرہ لگا دیا گیا۔ اور شہر کے اوپر رائل ایئر فورس کے ہوائی جہاز پرواز کر رہے ہیں۔ پیادہ فوج بھی شہر میں گشت کر رہی ہے ؛

سفر کی ممانعت :-
ملتان۔ یکم جون۔ کوئٹہ کے ملٹری حکام نے کمشنر سندھ سے درخواست کی ہے۔ کہ چونکہ کوئٹہ میں رہائش اور خوراک کا بالکل کوئی انتظام نہیں ہے۔ اس لئے عام لوگوں کو سندھ کی حدود کے پار کوئٹہ کی طرف نہ جانے دیا جائے +
لاہور۔ یکم جون۔ کوئٹہ کے سول حکام کی درخواست پر نارتھ ویسٹرن ریلوے نے کوئٹہ کی ٹکٹیں بند کر دی ہیں۔ صرف میڈیکل حکام کی طرف سے مرتب کردہ ریلیف پارٹیاں ہی جا سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں ریڈ کراس سوسائٹی اور ڈیوٹی پر جانے والے سرکاری ملازم بھی وہاں جا سکتے ہیں ؛

تاروں کا انتظام :-
شملہ۔ یکم جون۔ ٹیلیگراف حکام کوئٹہ تک لائن ٹھیک کرنے کی کوشش میں ہیں۔ لیکن تار تقسیم کرنے میں مشکل پیش آ رہی ہے کیونکہ لوگوں کا پتہ نہیں لگتا۔ لاہور اور بمبئی سے ہوائی جہاز کے ذریعہ تار بھیجے گئے ہیں +

سرکاری اعلان :-
شملہ۔ ۳ جون۔ کوئٹہ کے زلزلہ کے متعلق حکومت ہند نے ذیل کا بیان شائع کیا ہے :-
"کل سارا دن وقتاً فوقتاً زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ مزید جان و مال کے نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ کوئٹہ کی چالیس ہزار آبادی میں سے ۲۶ ہزار اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور بیس ہزار لاشیں ابھی تک ملبہ کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ پانچ ہزار اشخاص کی لاشیں نکالی گئی ہیں۔ جنہیں یا تو جلا دیا گیا ہے یا دبا دیا گیا ہے ؛

مجروحین کا علاج معالجہ :-
اس وقت گورنمنٹ کی طرف سے جن لوگوں کو خوراک مہیا کی جا رہی ہے۔ ان میں ۶۰۰ برطانوی فوجی سپاہی اور ۳۰۰ ہزار ہندوستانی شامل ہیں۔ انڈین ملٹری ہسپتال میں چار

ہزار زخمیوں کا علاج کیا گیا۔ دس ہزار آدمیوں کو دلیبی رو ڈی پر کیمپوں میں بھیج دیا گیا ہے ۔

مجروحین کا اخراج :-

تقریباً ۳۵۰۰ اشخاص کو کل کوئٹہ اور گرد و نواح کے اضلاع سے نکالا گیا ہے۔ انہیں ریلوے سٹیشن پر خوراک مہیا کی گئی۔ جو لوگ کوئٹہ سے آ رہے ہیں۔ وہ اپنے اپنے وطن کو پہنچائے جا رہے ہیں ۔

بارود سے شہر کو اڑا دینے کی تجویز :-

گو بیس ہزار لاشوں کی آخری رسوم ادا کی گئی ہیں۔ مگر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ابھی تک کس قدر لاشیں کھنڈرات کے نیچے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اب یہ انسانی طاقت سے باہر خیال کیا جاتا ہے کہ تمام لاشوں کو کھود کر نکالا جا سکے۔ کیونکہ اکثر جگہوں میں زمین پر کھنڈرات ہی کھنڈرات پھیلے ہوئے ہیں۔ سو یہ امر موجب حیرت نہ ہوگا۔ اگر یہ شہر بمعہ بازار کو جس میں ہندوستانی بستے تھے۔ بلوچ وغیرہ نوال کر اڑا دیا جائے۔ اس لئے کہ جو باشندے بچ رہے ہیں۔ وبا پھیلنے سے ان کی جانوں کو بھی خطرہ ہے۔ اب فوج یہ کوشش کر رہی ہے کہ شہر کو بالکل ویران کر دیا جائے ۔

سپیشل ٹرینوں کا انتظام :-

کوئٹہ اور نواحی علاقہ کے بچے کھچے اور مجروح اشخاص متعدد سپیشل ٹرینوں میں پنجاب کے مختلف شہروں میں آ رہے ہیں۔ سفر میں ان کے ساتھ ڈاکٹر بھی بھیجے جاتے ہیں ۔

ریلوے سٹیشنوں پر سیوا :-

ملتان۔ امرتسر اور لاہور میں سے جہاں سے مجروحین کی سپیشل ٹرینیں گذرتی ہیں۔ متعدد سوسائٹیوں کی طرف سے ان کی خاطر و تواضع کا تسلی بخش انتظام کیا جا رہا ہے۔ امرتسر سٹیشن پر مجروحین کو ہر قسم کی طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ اسی طرح لاہور سٹیشن پر بھی غیر سرکاری اصحاب کی طرف سے تسلی بخش انتظام ہے ۔

لاشوں کی تدفین :-

کوئٹہ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فوج لاشوں کو تیل اور پٹرول ڈال کر جلا رہی ہے۔ لیکن یہ کام مشکل ہو گیا ہے۔ کیونکہ ملبہ کے نیچے سے بدبو آ رہی ہے۔ شہر میں داخلے کے لئے پاس جاری کئے گئے ہیں ۔

تین کروڑ روپیہ کا نقصان :-

کوئٹہ ایک بڑے قبرستان کا منظر پیش کر رہا ہے۔ بعض اندازہ کے مطابق تین کروڑ روپے کا نقصان ہو گیا ہے۔ زلزلہ کے بعد شہر میں آگ لگ گئی۔ لیکن خود بخود بجھ گئی۔ غیر محفوظ مسافروں کو بلا ٹکٹ واپس آنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ عمارتوں کی کھدائی جاری ہے اور لاریاں بھر بھر کر لاشیں باہر لائی جا رہی ہیں ۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کی ریلیف پارٹی

پنڈت ٹھاکر دت شرما و بید لکھتے ہیں۔ کہ :-

"کوئٹہ کی تباہی کا حال معلوم ہوتے ہی آریہ پرتی ندھی سبھا کے وہی کارکن جنہوں نے بہار ریلیف کے واسطے قابل قدر کام کیا تھا۔ جمع کئے گئے۔ اور پنڈت گیان چند۔ لالہ بوسا رام۔ لالہ شام لال کی سرکردگی میں ڈاکٹر۔ کمپونڈر اور سیوا کاروں کا گیارہ سجنوں پر مشتمل دستہ کوئٹہ کو روانہ کر دیا گیا۔ اگرچہ بہت سے سیوک جانے کے واسطے تیار تھے مگر جب تک پہلا دستہ اپنی رپورٹ نہ کرے زیادہ آدمیوں کا بھیجنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔ دو دن کے اندر بہت سے بھائی میرے پاس آ چکے ہیں۔ کہ ہمکو سیوا کے لئے بھیج دیا جائے۔ پنجابیوں میں سیوا کا اتساہ دیکھ کر بڑی پرسنتا ہوتی ہے۔ ایسے بھائیوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنا نام اور پتہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر گورودت بھون لاہور میں بھیج دیں۔ جیسے جیسے ضرورت پڑے گی ان کے سیوا بھاؤ کا فائدہ اٹھایا جائے گا۔ جو بھائی دھن سے سہایتا کرنا چاہیں۔ وہ بھی اپنی رقوم سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام بھیج دیں" ۔

آریہ سماج خضر آباد کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج خضر آباد (شرقی) کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸- اور ۱۹ اپریل ۱۹۳۵ء کو نہایت کامیابی سے ہوا۔ پنڈت منیشور دیو جی۔ پنڈت سوم دیو جی۔ پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت رام دت جی گروکل اپدیشک۔ مہاشہ کھیم پال جی اور مہاشہ امر سنگھ جی بھجنیک پدھارے۔ نیز وید رتن وڈیالیہ لاڈوہ سے سوامی پورنانند جی پدھارے۔ اپدیشوں تتھا بھجنوں کا بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ اپیل پر مبلغ ۱۰۱-۸-۰ روپے جمع ہوئے ۔

اس جلسہ کی کامیابی کا سہرا پنڈت رام دت جی گروکل کے سر پر ہے۔ جنہوں نے کہ جلسہ سے پہلے ہی پہنچ کر پنڈال کی سجاوٹ وغیرہ اور جلسہ کا سب انتظام اپنے ہاتھ میں لے کر جلسہ کو نہایت کامیاب بنایا۔ آریہ سماج ہذا آریہ پرتی ندھی سبھا اور خاص کر ڈاکٹر لال چند جی کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے نہایت قابل اپدیشکوں کو بھیج کر ہمارے جلسہ کو کامیاب بنایا ۔

منتری آریہ سماج خضر آباد شرقی تحصیل کمہاری (جگادھری) ضلع انبالہ

گورو کل گوجرانوالہ کی پارٹی کشمیر میں

گورو کل گوجرانوالہ کے برہمچاری مع سٹاف کے سری نگر بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ راستہ میں برہمچاریوں نے برف کے نظارے دیکھے۔ گورو کل میں اس سال دس برہمچاری نئے داخل ہوئے ہیں۔ ابھی دس کی اور گنجائش ہے۔ جن اصحاب نے اپنا لڑکا داخل کرانا ہو وہ سے۔ لاہور منڈ بس کمپنی میں معہ بستر کے پہنچا دیویں۔ لڑکا ہمارے پاس رام باغ سری نگر پہنچ جائے گا۔ سوامی آنند پرکاش جی جو الائوردھا وڈیالیہ والے بھی ساتھ آئے ہیں۔ اور یکم جون سے حضوری باغ میں اپنشدوں کی کتھا کیا کریں گے ۔

(منیجر گورو کل پارٹی رام باغ سری نگر)

کوئٹہ کے مصیبت زدگان کی امداد کیلئے دھن کی ضرورت

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اپیل

لاہور یکم جون۔ آچاریہ رام دیو پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے مندرجہ ذیل اپیل شائع کی ہے :-

"کوئٹہ میں خوفناک بھونچال کی ہراس انگیز خبر کو سنتے ہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کے لوکل ممبران کی ایک فوری میٹنگ بلائی گئی۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ کوئٹہ کے پیڑت بھائیوں کی امداد کے لئے ایک ریلیف پارٹی بھیج دی جائے۔ جس میں پنڈت گیان چند۔ لالہ بوسا رام اور ڈاکٹر اور کمپونڈر شامل ہیں۔ یہ پارٹی آج کوئٹہ کے لئے روانہ ہو گئی ہے۔ دوسری پارٹی ۲ جون کو روانہ ہوگی۔ سبھا نے ایک ہزار روپیہ فوری امداد کے لئے منظور کیا ہے۔ مزید امداد کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ ابھی تک جو مکمل خبریں اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ جانوں کا نقصان ہو چکا ہے۔ مگر ابھی کیا معلوم کہ جان و مال کا کتنا نقصان ہوا ہے۔ کتنے خاندان تباہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے جو دانی سجن بھائی کوئٹہ کے مصیبت زدگان کی سہایتا کرنا چاہتے ہوں۔ وہ شیگھر ہی دھن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام بھیجنے کی کرپا کریں" ۔

روزانہ "پرتاپ" کا قائمقام کوئٹہ کو

لاہور۔ روزانہ "پرتاپ" کے منیجنگ ایڈیٹر شری بی دیریندر ایم۔ اے معہ شری بی دیوراج جی سیٹھی اس غرض سے کوئٹہ کی طرف تشریف لے گئے تھے کہ اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ سکیں کہ پنجاب پرانت مصیبت زدگان کوئٹہ کی کس پرکار سے بہترین سیوا کر سکتا ہے۔

بعد کی اطلاع :- راستہ میں پہلے تو انکو جیکب آباد کے سٹیشن پر روکا گیا۔ اور پھر یہی سٹیشن سے سپیشل ٹرین میں واپس لاہور بھیج دیا گیا ہے۔

(ایڈیٹر)

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

خطیب مسجد وزیر خان سے دو دو باتیں

خطیب صاحب!

میں نے تو صرف یہ سُن رکھا تھا کہ لاہور میں صرف ایک کرنسی آفس ہے۔ ایسی ٹکسال کوئی نہیں۔ جہاں نئے کھرے یا کھوٹے سکے تیار ہوتے ہوں۔ ہاں اتنا جانتا ہوں۔ کہ جب مہاراجہ رنجیت سنگھ جی شیر پنجاب کا پنجاب کے طول و عرض میں طوطی بولتا تھا۔ تو آج جہاں ٹکسالی دروازہ ہے۔ وہاں کے قرب و جوار میں شاہی ٹکسال ہوتی تھی۔ جہاں سے نانک شاہی ٹکے اور روپے تیار ہوتے تھے۔ لیکن جب سے ہندوستان میں انگریزی پھریرا لہرانے لگا ہے۔ ٹکسال کہیں کلکتہ کے قریب ہجرت کر گئی ہے اور اپنے پیچھے ایسے کھنڈر چھوڑ گئی ہے۔ جہاں نہ مومن کا ایمان قائم رہ سکتا ہے۔ اور نہ ہندو کا دھرم ؎

میں لوگوں سے سُنتا ہوں۔ کہ جہاں آج قلعہ کے پاس سکھ سورماؤں کی باولی صاحب ہے۔ وہاں کبھی دریائے راوی بہا کرتا تھا۔ اور شانتی کے پُنج اوتار گورو ارجن دیو سما گئے تھے۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو۔ میں تو اب اتنا دیکھتا ہوں۔ کہ ان کے پوتر گورو ہرب پر ہندو اور مسلمانوں کو جوتوں کی ننتی ہوتی

دھوپ سے ٹھنڈا کرنے کے لئے بیٹھے برف آلودہ شربت کے گلاس ملتے ہیں۔ لیکن بعض بدقسمت انسان ایسے بھی ہیں۔ جو شربت کی بجائے مجمع میں کچھ اور ہی شرارت کرنے جاتے ہیں ؎

خطیب صاحب!

اسلامی لٹریچر سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جب حضرت محمد صاحب اپنی بعثت کے بعد مکہ میں رہتے تھے۔ تو ان کے بدباطن دشمن ان کو تنگ کرنے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرتے تھے۔ ان کے راستہ میں کانٹے بکھیرتے تھے۔ ان کے صحابہ کو زدوکوب کرتے تھے۔ اور شہری حقوق سے محروم رکھتے تھے۔ بلال حبشی کو تپتی ریت پر ڈال کر لے تھے۔ قصہ مختصر ہر ایک قسم کا خلافِ انسانیت سلوک روا رکھتے تھے۔ اور یہاں تک سینہ زور ہو چکے تھے کہ حضرت صاحب کے گنجور نقار کو حبش میں پناہ لینی پڑی۔ اور سنگ...

حضرت صاحب کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کر گئے ؎

ابوجہل مست تھا کہ اس کے مخالف راہِ فرار پکڑ گئے۔ ابوسفیان کے ہونٹوں پر تبسم کے نشان ہویدا تھے۔ کہ اس کی مُراد برآئی۔ قریش کے ہاں جشن منایا جانے لگا۔ انہوں نے لات و منات کی ہتک کرنے والوں کو مکہ سے نکال کر میدان صاف کر لیا۔ لیکن قدرت ان کی کوتاہ اندیشی پر ہنس رہی تھی۔ اور اس عمومیم کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ جب مدینہ کے مہاجر مکہ فتح کریں گے۔ اور کعبہ کو لات و منات سے صاف کریں گے۔ اور جس جگہ حضرت محمد کے مخالف مشورہ کیا کرتے تھے۔ وہاں بلال کی زیر سرکردگی ۰۰۰ اذانیں دی جائیں گی۔ ظالم رو سیاہ ہوں گے۔ اور مظلوم سُرخرو ؎

خطیب صاحب!

آپ مومن کہلاتے ہیں۔ حضرت کی مکی زندگی کے مداح ہیں۔ سنتِ نبوی پر عمل پیرا ہیں۔ ابوسفیان و ابوجہل کو گمراہ سمجھ ... مسلمان ... کی طریقت کی پیروی کرنا گناہ قرار ... میں بھلا مجھے اتنا تو بتلاتے جائیے۔ کہ جب میونسپل کمیٹی کے صدر ملک محمد دین اور ان کے حریف خواجہ فیروز الدین کا باہمی تنازعہ آپ کے سامنے پیش ہوا۔ تو آپ نے اپنی سنتِ نبوی کو خیرباد کہہ کر کسی طرح یہ فتوےٰ صادر فرما دیا ہے۔

"قرآن کا یہ ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری خرابی میں کمی نہیں کرتے۔ ان کی آرزو ہے۔ کہ جلتی بھی ایذا تم کو پہنچے۔ کم ہے۔ بغض ان کی باتوں سے ظاہر ہو گیا۔ اور جو چیز ان کے سینوں میں مخفی ہے۔ وہ بہت بڑی ہے" ؎

سُنتا ہوں۔ مصطفےٰ کمال پاشا نے ترکی کو اس قابل بنا دیا۔ کہ وہاں یہودی۔ عرب۔ ترک اور یونانی امن سے رہ سکتے ہیں۔ رضا خان پہلوی نے ایران کو شیعوں اور پارسیوں کی رہائش کے لئے محفوظ بنا دیا۔ لیکن یہ بدقسمت ہندوستان ہے۔ جہاں ایک خطیب مسلمانوں کو یہ مشورہ دے رہا ہے۔ کہ وہ ۲۴-۲۵ کروڑ ہندوؤں سے ویسا ہی برتاؤ کریں۔ جیسا ابوسفیان اور ابوجہل نے حضرت محمد صاحب کے صحابہ سے روا رکھا تھا۔ وہ نہیں چاہتا۔ کہ کسی ہندو ریاست میں کسی مسلمان کا تقرر کبھی عمل میں آ سکے۔ یا کبھی کوئی ہندو مہاراجہ کسی مسلمان کو اپنا دیوان مقرر کرنے کا گناہ کرے۔ یا کوئی ہندو زمیندار کسی مسلم مزارع کو اپنا وشواس پاتر بنا لے ؎

قادیانی نبوت کا بیرنگ پارسل ڈیڈ لیٹر آفس میں

قادیان شریف کے واحد مالک خلیفہ قادیان فرماتے ہیں۔ کہ:-

"ایک نبی کیا؟ میں تو کہتا ہوں۔ کہ ہزاروں نبی ہوں گے۔ ہاں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق کہتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ اب بھی نبی بن سکتا ہے" ؎

(انوارِ خلافت صفحہ ۶۲)

پھر فرماتے ہیں۔ کہ:-

"قرآن شریف میں انبیاء کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے۔ اور ہم لوگ حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کے منکروں کو کافر کہتے ہیں"

(تشحیذ الاذہان جلد ۶ صفحہ ۱۲)

اب دیکھئے قادیان کی خانہ ساز نبوت کا پارسل کس طرح ڈیڈ لیٹر آفس میں جا ملتا ہے۔ مرزا صاحب خود فرماتے ہیں کہ:-

"اللہ تعالےٰ انبیاء کے سلسلہ کو ہمارے نبی صلعم پر ختم کر چکا ہے" ؎

(تحفہ بغداد صفحہ ۵)

پھر فرماتے ہیں۔ کہ:-

"اللہ تعالےٰ نے آپ کو خاتم النبیین کے مرتبہ پر قائم کر کے اب ہر قسم کی نبوتوں کا خاتمہ کر دیا" ؎

(بدر - ۲۳ مارچ ۱۹۱۱ء)

موجودہ خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ:-

"میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم آخری نبی ہیں"

(حلفی شہادت میاں صاحب بمقدمہ سید عطا اللہ شاہ صاحب مندرجہ "الفضل" - ۲۶ مارچ ۱۹۳۵ء)

ذرا دھیان سے سُننا کہ ڈیڈ لیٹر آفس میں بھی کس شان سے پڑتا ہے:-

(۱) "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں"

(اشتہار مرزا جنوری ۱۸۹۷ء در تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۲)

(۲) "ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کو کاذب کافر جانتا ہوں" ؎

(اشتہار مرزا - ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء در تبلیغ رسالت صفحہ ۲ - جلد ۲)

(۳) "نبی صلعم کے بعد نبی ماننا استخفاف شان محمدؐ تکذیب کلام الہٰی اور دلیری اور گستاخی ہے" ؎

(ایام الصلح صفحہ ۲۶)

صرف یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ کچھ اور آگے بھی انعام ہوتا ہے:-

(ا) "جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو۔ اس کو بے دین دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں" ؎ (تبلیغ جلد ۲ صفحہ ۲۰)

(ب) (مدعی نبوت) ملعون - خبر الدنیا - والآخرۃ" (صفحہ ۵ انجام آتھم)

(ج) مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا بھائی - بدبخت مفتری ؎ (صفحہ ۲۷، ۲۰ حاشیہ انجام آتھم)

آریہ سماج ڈگلس پورہ (لائل پور) کے پرستاؤ:-

(۱) آریہ سماج ڈگلس پورہ (لائل پور) کو یہ جان کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ شری دیانند جنم شتابدی متھرا کے لنیچر کے انوسار بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے نے منظوری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ آریہ سماج کا یہ اجلاس بل ہذا کی پرزور تائید کرتا ہوا اسمبلی کے ممبران سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کو آگامی اجلاس میں پاس کرانے میں سہائیتا دیں۔

(۲) ڈاکٹر ستیہ پال جی کمایہ نواسی جو کہ لائل پور کے بھائیوں کی کافی عرصہ تک سیوا کرتے رہے ہیں۔ اکال مرتیو پر یہ اجلاس شوک پرگٹ کرتا ہے ؎

مہتہ برکت رام وید جائینٹ سکریٹری آریہ سماج ڈگلس پورہ۔ ضلع لائل پور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مشہور زمانہ سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی ایجاد کردہ چند شہرۂ آفاق دویات

جو کہ لگاتار ۴۴ سال سے سارے ہندوستان اور غیر ممالک میں ایک لاکھ ایجنٹوں کے ذریعہ فروخت ہو رہی ہیں

سُدھا سندھو

سر کھانسی۔ دمہ۔ شول سنگرہنی پیچش۔ قے متلی پیٹ درد۔ آنو لہو کے دست۔ انفلوئنزا۔ بچوں کے ہرے پیلے دست۔ دودھ الٹنے وغیرہ امراض کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی (۸) محصولڈاک ایک سے دو شیشی تک ۷) ایک درجن شیشی مع محصولڈاک چار روپیہ آٹھ آنہ للعہ۔

گھر میں اور سفر میں سدھا سندھو ہر وقت پاس رکھنا بہت سے افکرات سے بچاتا ہے۔ سدھا سندھو اتنا مقبول ہے کہ ہر شہر و قصبہ ڈاکٹروں اور پنساریوں سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ سدھا سندھو پیٹرن میں صرف پانچ چھ قطرے ڈالکر استعمال ہوتا ہے کسی بد ذائقہ کی ضرورت نہیں۔

نقالوں سے
خبردار

گود کے بچوں کی طاقت بڑھانے کے لئے

ان کو

سکھ سنچارک کمپنی

کا

میٹھا میٹھا مزیدار

بال سُدھا

استعمال کرائیے

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست و خوش و خرم دیکھنے کے خواہشمند ہیں تو آج ہی ایک شیشی

بال سدھا

خرید کر استعمال کرانا شروع کر دیں۔

جس کے استعمال سے دبلے پتلے کمزور مریل سے بچے تندرست موٹے تازے ہو جاتے ہیں علاوہ ازیں سردی کھانسی۔ زکام۔ بدن ٹوٹنا۔ سوکھے جانا وغیرہ بچوں کو عموماً ہونے والے امراض کو اس کا چند روزہ استعمال قطعی نیست و نابود کر کے بچوں کو فربہ مضبوط بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ (۱۲)

بال سدھا کو بچے بڑے چاؤ سے پیتے ہیں۔

جوانی میں ضعیفی کے شکاروں کو مژدۂ جانفزا

بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانے والی اکسیر نایاب

یوبن شکتی پلز

ہر دو نسل میں نئی زندگی اور مردہ دلوں میں نئی امنگ بھرنے والی ان سنہری گولیوں کو ایکبار استعمال کیجئے۔ یہ گولیاں ہمارے ۴۴ سال کے تجربات کا نچوڑ ہیں۔ قوت باہ کے لئے اس سے بہتر زود اثر دوا ابھی تک ایجاد نہیں ہوئی۔ جو لوگ اپنی جوانی کو بچپن کی غلط کاریوں یا جوانی کی مستیوں سے تباہ و برباد کر چکے ہیں یا جن کو خاص حالات کی وجہ سے کچھ زیادہ طاقت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے وہ فوراً ان گولیوں کا استعمال کریں اور نئی امنگوں اور نئے ولولوں سے زندگی کا مزہ لیں۔ کمزوری کے باعث سر میں درد۔ ہاتھ پاؤں میں جھنجھناہٹ۔ کمر و پنڈلیوں کا درد۔ چہرہ کا پھیکا پن۔ آنکھیں دھنسی ہوئیں۔ دل کی پژمردگی۔ دماغ کا ناکارہ پن۔ بھوک عنقا۔ قوت یادداشت نادرد جریان۔ سرعت انزال وغیرہ کیلئے یوبن شکتی پلز ایک مجرب اور لاثانی دوا ہے۔

یوبن شکتی پلز ایک روز میں ہی اپنا اثر دکھاتی ہیں

YOUBAN SHAKTI PILLS
PERFECT CURE FOR SEXUAL IMPOTENCY & GENERAL DEBILITY

جریان احتلام سرعت کا کامیاب علاج

یوبن شکتی پلز

کا اثر عارضی نہیں مستقل ہوتا ہے

اگر آپ قسم قسم کی مقوی ادویات کھا کھا کر مایوس ہو گئے ہیں تب بھی ایکبار

یوبن شکتی پلز

کی آزمائش کریں اور گوہر مراد حاصل کریں

کیونکہ اسکے ساتھ سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام وابستہ ہے

Collection Digitized by S3 Foundation USA

پرانے زمانے کے نسخوں میں سب سے زیادہ مشہور

چیون پراش

ہے سنسکرت دلشوں میں چیون کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے واقعی چیون پراش مردوں میں بیا جون بھر [illegible]
موجودہ زمانے کے [illegible] بڑے بڑے ڈاکٹر بھی اس بات پر متفق ہیں کہ پرانی کھانسی تپ دق و نیز سینہ
کے دیگر امراض کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے [illegible] ڈاکٹر جن کی [illegible] زمانہ کچھ وقت ہر [illegible]
آنولے میں طاقت اور زندگی بڑھانے کی شکتی ہے

یہی وجہ ہے کہ آنولے سے اس مرکب کو چیون رشی نے اپنی ضعیفی دور کرنے کے لئے استعمال کیا تھا
اور وہ اس میں کامیاب ہوئے تھے۔

آج کل جو ماں باپ دیلے اور کمزور آدمیوں کو کاڈلیور آئل فربہی کیلئے دیا جاتا ہے مگر یہ بھی سب جانتے ہیں کہ
اس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے اس لئے اگر آپ کمزوری ولاغری کیلئے [illegible] دوا چاہتے
ہیں تو سکھ سنچارک چیون پراش کا استعمال کریں جن کو دودھ ہضم نہ ہوتا ہو تھوڑا دودھ پینے سے
بھی پتلے دست آنے لگتے ہیں وہ اس کے ساتھ دودھ پئیں اور بڑھاتے چلے جائیں ہرگز کوئی شکایت
پیدا نہ ہوگی۔ وزن بڑھتا چلا جائیگا۔ کھانسی۔ دمہ کے مریضوں کیلئے اکسیر ہے۔ اگر آپ کو عمدہ اور
بہترین چیون پراش درکار ہو تو سکھ سنچارک چیون پراش خریدئیے قیمت فی پونڈ [illegible] نصف پونڈ [illegible] نمونہ
ہمارے [illegible] کل [illegible] ادویات بڑی مقدار میں ہر وقت تیار مل سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں بہترین مفرح ادویات مثل عنبر
کستوری عنبر سلاجیت [illegible] کا دوسرے موتی و ہر قسم کے کشتہ جات کفایت مل سکتے ہیں۔

پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا مشہور و معروف دوا سے تیار کردہ

سکھ سنچارک دراکشاسو

جسم کو طاقتور بنانے گوشت و خون بڑھانے چہرہ پر رونق لانے دست صاف
ہو کر بھوک بڑھانیوالی خوش ذائقہ دوا قیمت چھوٹی بوتل [illegible] بڑی [illegible] ہمارا
ہی ایک دراکشاسو ایسا ہے جس کی ۵۲ اخباروں نے تعریف لکھی ہے
طلب فرمانے پر نمونہ اور فہرست مفت روانہ کی جاتی ہے۔

بیضہ ایجنسی

صرف ایک درجن شیشیاں [illegible] منگا [illegible] درجن [illegible] کیسری
ایک درجن شیشیاں بال [illegible] ایک درجن دراکشاسو ایک ساتھ
منگانے ہی سے ہر ایک شخص ایجنٹ ہو سکتا ہے ایک درجن شیشی
[illegible] کی منگانے پر [illegible] گھر بیٹھے [illegible] درجن ایک ساتھ ہی منگانے
[illegible] خرچ [illegible] ہی گھر بیٹھے مل جاتی ہیں [illegible] درجن دوا [illegible] منگانے
[illegible] گھر بیٹھے [illegible] ملتی ہیں اور دراکشاسو [illegible] درجن محصول [illegible] اور چھوٹی
[illegible] محصول ہے۔ [illegible] محصول [illegible]
[illegible]

۱۔ ایجنٹ کے پاس عمدہ سائن بورڈ دراں کے نام کے رنگین نوٹس دلوا [illegible] چھپے اور [illegible]
تقسیم کرنے کے مفت میں اپنے خرچہ سے ہم روانہ کرتے ہیں اس میں ایجنٹ کا [illegible] خرچ نہیں ہوتا
ہے بلا کسی قسم کی زحمت کے مال ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتا ہے۔
۲۔ مذکورہ بالا ادویات اگر چھ مہینے تک فروخت نہ ہوں تو واپس لی [illegible] ہیں اور قیمت واپس
کردی جاتی ہے۔
۳۔ ایجنٹ کو اگر ہمارے یہاں کی کسی اور دوا کے منگانے کی ضرورت ہو تو وہ بھی [illegible] فیصدی
کاٹ کر روانہ کی جاتی ہیں۔ گراہک کو اپنے خط میں اپنا ایجنٹ نمبر ضرور لکھنا چاہیئے۔
۴۔ ایجنٹ کو ہر [illegible] خوبصورت نقشہ دیوار کلنڈر جنتری وغیرہ مفت روانہ کی جاتی ہیں۔
[illegible] رقم سرمایہ [illegible] سے محفوظ رکھنے والا ایک ہی بیوپار ہے۔

ہمارے یہاں کی [illegible] مفید ادویات کا نرخنامہ
یہ سب قیمتیں [illegible] ڈلیوری کی ہیں:-

عرق کافور [illegible] فی درجن
عرق پودینہ ایک اونس والی شیشیاں [illegible] فی درجن
[illegible] نصف [illegible]
بخور ناشک سدھا (بخار کی دوا) ایک درجن [illegible] تین درجن [illegible]
بھیما پرہار (تلی وبخار کی دوا) [illegible]
نمک سلیمانی [illegible] دواونس کی شیشیاں [illegible] درجن۔ بال [illegible] درجن۔ گھر [illegible] درجن [illegible] شربت [illegible]
نوٹ:- زیادہ تعداد میں ادویات ہمیشہ مال گاڑی میں منگانے سے فائدہ رہتا ہے تھوڑی دوا بھی ریلوے پارسل
اگرچہ کچھ دور بھی ہو تو بھی ریلوے سے ہی منگانے سے فائدہ ہے۔

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہماری آیورویدک ادویات کے بارے میں مشہور مشہور ویدوں اور بڑے بڑے قابل لیڈران کی رائے

متھرا جیت پرت بداشا کے ۱۵۲
مکمل عبارت [illegible] آیوروید ودیاپیٹھ [illegible] کے پر سنگ میں متھرا آتے وقت سکھ سنچارک کمپنی کے مالک پنڈت چھتر پال شرما جی
اور کارخانے کے ہر ڈیپارٹمنٹ کو بغور دیکھا۔ گرنتھ ڈیپارٹمنٹ اور اس کے علاوہ کئی ڈیپارٹمنٹ دیکھ کر بید مسرت
ہوئی ہیں [illegible] آیورویدک ڈیپارٹمنٹ کو بہت غور اور توجہ سے دیکھا اور ویدک ڈیپارٹمنٹ کا کام ویدراج پنڈت [illegible]
جی کی زیر نگرانی ہے۔
پنڈت جی ایک [illegible] تجربہ کار اور علم [illegible] وید ہونیکے باعث ادویات تیار کرنیکے کام میں بیحد مہارت [illegible] رکھتے
ہیں ادویات کس آیوروید پاٹھ کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ ادویات کا کھرل کرنا رنج سے شروع ہوا ہے اور دوا کتنی اور
[illegible] ہے [illegible] لکھ رہے پوری [illegible] قیمت کی دوا پورے خیال سے تیار کی جاتی ہے۔ پنڈت چھتر پال
جی سے بڑی آیورویدک کی خدمت ہو یہی ایشور (خدا) سے پرارتھنا [illegible]
کرشن شاستری نارائن کوڈے۔ بی۔ اے

دراکشاسو کے وشے میں مہاراجہ پٹرسنپاد کون کی سمیتیاں

[illegible] کے [illegible] پارسپر کیسری پونا کی [illegible] تاریخ ۱۰۔ مارچ ۱۹۳[illegible]
[illegible] اور دراکشا [illegible] تیار کرنیوالی سکھ سنچارک کمپنی متھرا [illegible] کھانسی [illegible] بالکو لکھے ہے پہلے دستوں
[illegible] دراکشاسو یہ [illegible] اس کے ان دونوں [illegible] جگہ پر [illegible] پایا ہے
کرشن مراری [illegible] کلکتہ [illegible] ابھی آپ کا بھیجا ہوا دراکشاسو کا نمونہ ملا۔ اس عجیب و غریب آیورویدک دوا کو
[illegible] تعجب ہوتا ہے یہ دوا نہایت خوش ذائقہ [illegible] اور ہاضمہ درست کرنیں بہترین ہے یہ صرف [illegible]
[illegible] ایک طرح کی غذا ہے جو آسانی سے ہضم ہو جاتی ہے دوسرے اس کا استعمال کوئی نقصان وہ نہیں [illegible]
متھرا ۲۰۔ دسمبر [illegible] مہاشے ماسٹر چھتر پال جی شرما [illegible]
[illegible] آیورویدک [illegible] ہو [illegible] متھرا میں آیا [illegible] اس وقت آپکی دوا اور [illegible] کارخانہ بغور دیکھا۔
[illegible] ڈیپارٹمنٹ میں [illegible] ملاقات کی۔ آیورویدک تمام ادویات کو شاستر [illegible]
[illegible] طبیعت خوش ہوئی اور [illegible] (خدا) اس کارخانہ کو اور زیادہ ترقی دے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ویدمیں جیوتش ودیا

(لیکھک شری پنڈت رامچندر جی شاستری بی۔اے)

جیوتش پرتکھش شاستر ہے۔ وید کے (نروکت ویاکرن آدی چھ شاستر) انگوں میں جیوتش کا یہی سمنان ہے۔ جو منش کے انگوں میں آنکھ کا۔

"ज्योतिषामयनं चक्षुः"
(पाणिनिशिक्षा ४१-४२)

"वेदस्य निर्मलं चक्षुर्ज्योतिः शास्त्रमनुत्तमम्।"
(नारदसंहिता १।४)

ویدک یگیوں میں بھی یگیوں کا انشٹھان رتو نکھشتر اور تتھی آدی میں ہی کیا جاتا ہے۔ جس کا پرتی پادن براہمنوں اور شروت سوتروں میں سپشٹ ہے۔ جیسے :—

"नक्षत्रे ब्राह्मणोऽग्निमादधीत। ...... उत्तरयोरग्निमादधीत।" (तै० ब्रा० १।२।२)

بسنت رتو میں براہمن اگنی ودھان کرے اور اچھے نکھشتر میں اگنی ودھان کرے۔

"अत ऊर्ध्वमिष्ट्ययनानि सांवत्सरिकाणि स्युः फाल्गुन्यां पौर्णमास्यां चैत्र्यां वा प्रयोगः।" (आश्व० श्रौत सूत्र १।२।२४।३)

سموتسر ستروں کا پریوگ پھاگن یا چیت ماس کی پورنماشی کو کرنا چاہیے اتیادی۔ نکھشتر تتھی آدی کا گیان جیوتش شاستر سے ہی ہو سکتا ہے۔ شلو سوتروں میں پرتی پادت ویدی کا نرمان انشٹ کا چین آدی کی پرکریا سمپورن ریکھا گنت سے ہے۔ دیکھیے ڈاکٹر وبھوتی بھوشن دت کرت :—

"The science of the Sulva a study in early Hindu Geometry"

ویدمیں پرسنگ وش نردرشٹ سرشٹی آدی کھگول آدی سے سمبندھ رکھنے والی بہت سی باتیں کا جیوتش کے پورن گیان کے بنا سمجھنا اتی کٹھن ہے۔

گیان وگیان کا سرو پرتھم گرنتھ وید ہے جس سے آریہ جاتی کو وانت ہے۔ وید سیوییہ گیان کا بھنڈار ہے۔ اس سے بھوت بھوشیہ اور ورتمان سبھی پدارتھ جانے جاتے ہیں۔

"भूतं भवद् भविष्यञ्च सर्वं वेदात् प्रसिध्यति।"

"चोदना हि भूतं भवन्तं भविष्यन्तं सूक्ष्मं व्यवहितं विप्रकृष्ट-मित्येवञ्जातीयक मर्थं शक्नोत्यवगमयितुम्।" (शबर भाष्य)

سرشٹی کے شانت پربھات میں آریہ رشیوں کی دویہ درشٹی میں سمپورن گیان وگیان اسی ویدمیں پرتی بھاست ہوئے تھے۔ جو منتروں کے روپ میں ویدمیں ودیمان ہیں۔

اور اور ودیاؤں کے سمان جیوتش یا گنت ودیا سمبندھی وشیوں کا بھی وید میں وچار سنگ پرپاپت پرتی پادن ملتا ہے جس کا سنکشیپ میں دگ درشن نیچے کرایا جاتا ہے :—

گنتا یا سنکھیا

وید میں ایک بیدی میں سنکھیا واجسنیہ سنہتا میں اس پرکار سنکھیا واچک شبد آتے ہیں۔

"एका च दश च दश च शतं च शतं च सहस्रं च सहस्रं चायुतं चायुतं च नियुतं च नियुतं च प्रयुतं चार्बुदं च न्यर्बुदं च समुद्रश्च मध्यं चान्तश्च परार्धश्च:"
(यजु० सं० १७।२)

اسی پرکار

"चत्वारि शृङ्गा त्रयोऽस्य पादा द्वे शीर्षे सप्त हस्तासो अस्य"
(ऋ० सं० ४।५८।३)

"एकया च दशभिश्च स्वभूते द्वाभ्यामिष्टये विंशती च तिसृभिश्च वहसे त्रिंशता च"
(वा० सं० २७।३३ इत्यादि)

کال گنتا

یگ۔ ورش۔ ماس آدی کال گنتا کا بھی انیک منتروں سے پرتیت ہوتا ہے۔ جیسے :—

"तद्वर्षुपे मानुषेमा युगानि"
(ऋ० सं० १।१०३।४)

اس میں ماس آدی کا "युगानि" کال گنت یگ آدی کا پرکرن ترتیا آدی چار یگ کا بھی …

"कृतस्थानां ...... त्रेताऽयानां ...... द्वापरेऽधर्मं ...... आस्कन्दी ऽधमम्"

اور ان یگوں کے … (آسکند) … بھی آتے ہیں۔ آسکند شبد کا ارتھ ساین آچاریہ (کلی) کرتے ہیں۔ "आस्कन्दाय समनताल" (चर्मस्थमोचनम्)

"यस्मिन् कलौ सो ऽयम् आस्कन्दः"

اسی پرکار واجسنیہ سنہتا میں

"कृताय आदिनवदर्शं त्रेतायै कल्पिनं द्वापरायाधिकल्पिनमास्कन्दाय सभास्थाणुम्" (वा० सं० ३०।१८)

"آسکند" منتروں میں کلی "شبد آتا ہے۔ جیسے —

"कृताय सभाविनम् त्रेताया आदिनवदर्शम् द्वापराय बहिःसदम् कलये सभास्थाणुम्" (तै० ब्रा० ३।४।१)

"कलिः शयानो भवति संजिहानस्तु द्वापरः। उत्तिष्ठँस्त्रेता भवति कृतं सम्पद्यते चरन्" (ऐ० ब्रा० ३३।१५)

ورش

وید میں ورش کے "शरद् हेमन्त संवत्सर" آدی انیک واچک شبد ملتے ہیں۔ جیسے —

"शतं जीवेम शरदः" (वा० सं० ३६-२४)

"शतं जीव शरदो वर्धमानः शतं हेमन्तान् शतमु वसन्तान्" (ऋ० सं० १०।१६१।४)

"संवत्सरस्य तदहः" (ऋ० सं० ७।१०३।९)

"संवत्सरस्ते यज्ञं दधातु" (वा० सं० २६।१४)

"समानां मास आकृतिः" (ऋ० सं० १०।८५।५)

"कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छतं समाः" (वा० सं० ४०।२)

ماس

"समानां मास आकृतिः" (ऋ० सं० १०।८५।५)

ورشوں کا بنانے والا ماس ہے — مہینوں سے ورش بنتے ہیں۔

چندر ماس

"नवो नवो भवति जायमानोऽह्नां केतुरुषसामेत्यग्रम्। ...... चन्द्रमाः ......" (ऋ० सं० १०।८५।१९)

چندرما پیدا ہوتا ہوا ہر روز نیا نیا ہوتا ہے دن کو بتانے والا ہے — (سنپچیم ہیں) اس میں چندرما کے گھٹنے بڑھنے سے شکل پکش اور کرشن پکش کرنے والے چندر ماس کا سپشٹ ورنن ہے۔ یہی بات نروکت کار یاسک نے بھی کہی ہے۔

"नवो नवो भवति जायमान इति पूर्वपक्षादिमभिप्रेत्य अह्नां केतुरुषसामेत्यग्रमित्यपरपक्षान्तमभिप्रेत्य" (निरु० ११।६)

اماوسیہ پورنماشی آدی تتھیاں

"अमावस्यायां हि मासान् संपश्यन्ति पौर्णमास्यां मासान् ......" (तै० सं० ७।५।६)

"वर्हिषा पूर्णमासे व्रतमुपैति वत्सैरमावास्यायाम्" (तै० सं० १।६।७)

اسی پرکار دوسری تتھیوں میں سے کسی کا پرسنگ وش نردیش آتا ہے۔ اشٹمی کے لیے اشٹکا کا شبد آتا ہے۔ تتھی کا لکشن ایتریہ براہمن (३२।१०) ...... میں اس پرکار دیا ہے—

"यां पर्यस्तमियादभ्युद्यादिति सा तिथिः"

جس میں چندرما است ہو اور ادے ہو وہ تتھی ہے۔

کلا کاشٹھا مہورت آدی سمے کے بھاگ

"सर्वे निमेषा जज्ञिरे विद्युतः पुरुषादधि। कला मुहूर्ताः काष्ठाश्चाहोरात्राश्च सर्वशः" (नारायण उप० १)

اس میں منیش کلا کاشٹھا مہورت اور اہوراتر (دن رات) کا اُلیکھ ہے۔ ورش کے ۱۲ مہینے اور ۳۶۰ دن —

"द्वादश प्रधयश्चक्रमेकं त्रीणि ......"

Collection. Digitized by S3 Foundation USA

न स्थानिक उत्तत्रि केत ।
"सनाभ्यन्ह्यकं त्रिणाभि न ष्ठ
लोकविता ... विश्वनुवन्न भुवनानि ॥"
(ऋ० सं० १।१६४।४८)

اس میں ۱۲ پردھی = ۱۲ ماس تین نابھیاں = ۳ رتو ... ۳۶۰ ... = ۳۶۰ دن اور ایک چکر = ایک ورش

اس پرکار ورنن ہے - اسی طرح

ऋ० सं० (१।१६४।११)

کو ایک دوسری رچا میں ورش کو بارہ ارون والا چکر کہا ہے - اور اس چکر پر ۷۲۰ پتروں کے جوڑے = ۷۲۰ ورش کے دن رات کہتے ہیں - ایسا ورنن کیا ہے

"द्वादशारं नहि तज्जराय वर्वर्ति चक्रं परि द्यामृतस्य ।
आ पुत्रा अग्ने मिथुनासो अत्र सप्त शतानि विंशतिश्च तस्थुः ॥"
(ऋ० सं० १।१६४।११)

وید میں ۱۲ مہینوں کے نام مدھو مادھو آدی آئے ہیں -

"मधुश्च माधवश्च शुक्रश्च शुचिश्च नभश्च नभस्यश्चेषश्चोर्जश्च सहश्च सहस्यश्च तपश्च तपस्यश्च"
(तै० सं० १।४।१४)

چیتر آدی نام پورانے وید میں نہیں آئے -
یہ ان ناموں کا کارن وید میں ورنن ... جس مہینہ کی پورنماشی چترا نکشتر میں ہو - اسے چیتر کہتے ہیں - جس کی وساکھا نکشتر میں ہو - اسے ویساکھ - اسی پرکار جیسٹھ آدی جیسے

"मुखं वा एतत्संवत्सरस्य यच्चित्रापूर्णमासः"
"चित्रापूर्णमासः" اس میں
چیتر مہینہ آیا ہے - کیونکہ اس میں چترا نکشتر میں پورنماشی ہوتی ہے - اس سے جن مہینوں کو پہلے مدھو مادھو آدی ناموں سے پکارتے تھے - آگے نکشتر چیتر آدی ناموں سے پکارے لگ گئے - مہینوں کا چیتر آدی سنگیا نکشتر بانی سے کافی سمے پہلے ... کیونکہ چیتر آدی شبدوں کو سمجھنے کے لئے بانی ... ہے -

"साऽस्मिन्पौर्णमासी
अस्मिन् पौषो मासः ="
جس مہینہ میں پشیہ نکشتر میں پورنماشی ہوتی ہے - اسے پوش کہتے ہیں +

لوند ماس اور ادھک ماس

"वेद मासो धृतव्रतो द्वादश प्रजावतः ।
वेदा य उपजायते ॥"
(ऋ० सं० १।२५।८)

धृतव्रत (ورن دیو)
بارہ مہینوں اور ان میں پیدا ہونے والے پرانیوں کو جانتا ہے - اور ۱۲ مہینوں کے سمیپ (اُن میں) اُتپن ہونے والے (ادھک ماس کو بھی) جانتا ہے

"मलम्लुच्" ادھک ماس کو ویدوں میں
"अंहसस्पति" اور کشے ماس کو کہا ہے

तै० सं० (१।४।१४)
میں مدھو مادھو آدی ۱۲ مہینوں کے ناموں کے انتر ...

"उपयामगृहीतोऽसि संसर्पोऽस्यंहस्पत्याय त्वा"
اور ناردسنگتا میں کہا ہے

"असंक्रान्ति हि संक्रान्ती
संसर्पांहस्पती समौ"
ارتھات سنکرانتی رہت ماس (= ادھک ماس) "संसर्प" کہلاتا ہے - اور دو سنکرانتی والا ماس (= کشے ماس) "अंहस्पति" کہلاتا ہے +
منمتھ کا دوسرا نام ویدوں میں
मलिम्लुच (वा० सं० २२।३०)

چھ رتو اور اُن کے کال

"षडृतवः संवत्सरस्य ... ऋतून् कल्पयत्"
(वा० सं० २।३२)
(چھ رتو ... سے چھ رتو کو جنیا)

"षड्वा ऋतवः
संवत्सरः ॥"
(तै० सं० ५।६।७)
چھ رتوؤں کا ورش ہوتا ہے +

"मधुश्च माधवश्च वासन्तिकावृतू शुक्रश्च शुचिश्च ग्रैष्मावृतू नभश्च नभस्यश्च वार्षिकावृतू इषश्चोर्जश्च शारदावृतू सहश्च सहस्यश्च हैमन्तिकावृतू तपश्च तपस्यश्च शैशिरावृतू ॥"
(तै० सं० ४।४।११)

اس میں مدھو مادھو = چیتر بیساکھ
بسنت رتو = ... جیٹھ اساڑھ
گریشم رتو آدی مہینوں کے انوسار رتوؤں کا بتایا گیا ہے -

کرانتی [illegible]

"आदित्यः षण्मासो
दक्षिणेनैति षडुत्तरेण"
(तै० सं० ६।५।३)

سوریہ چھ مہینے دکشن میں جاتا ہے - اور چھ مہینے اُتر میں - شنت چھ رتوؤں میں ... کا سمے بسنت - گریشم اور ورشا ... رتو اور دکشنائن کا سمے شرد - ہیمنت - ششر ... رتو کہا ہے

"वसन्तो ग्रीष्मो वर्षास्ते देवा ऋतवः शरद्धेमन्तः शिशिरस्ते पितरः ... स (सूर्यः) यत्रोदगावर्तते देवेषु तर्हि भवति"
(शत० ब्रा० २।१।३)

"शुद्धं मे कृत्तिका रोहिणी चास्तु भद्रं मृगशिरः शमार्द्रा ।
पुनर्वसू सूनृता चारु पुष्यो भानुराश्लेषा अयनं मघा मे ॥
पुण्यं पूर्वा फल्गुन्यौ चात्र हस्तश्चित्रा शिवा स्वाति सुखो मे अस्तु ।
राधे विशाखे सुहवानुराधा ज्येष्ठा सुनक्षत्रमरिष्ट मूलम् ॥
अन्नं पूर्वा रासतां मे अषाढा ऊर्जं देव्युत्तर आ वहन्तु ।
अभिजिन्मे रासतां पुण्यमेव श्रवणः श्रविष्ठाः कुर्वतां सुपुष्टिम् ॥
आ मे महच्छतभिषग्वरीय आ मे द्वया प्रोष्ठपदा सुशर्म ।
आ रेवती चाश्वयुजौ भगं म आ मे रयिं भरण्य आ वहन्तु ॥"
(अथ० सं० १९।७।२–५)

اس میں کرتکا سے بھرنی تک ۲۸ نکشتروں کے نام آئے ہیں - ... اور ... سے نکشتر ... کا وستار ... ہوتا بھی کہے ہیں -

"कृत्तिका नक्षत्रमग्निर्देवता ...
रोहिणी नक्षत्रं प्रजापतिर्देवता मृगशीर्षं नक्षत्रं सोमो देवता ...."
इत्यादि (तै० सं० ४।४।१०)

راشیاں

کرانتی ورت کے ۱۲ بھاگ ۱۲ راشیاں ہیں

۱۲ نکشتروں کی ایک راشی ہوتی ہے - ... کے میکھ آدی نام وید میں نہیں آئے - ... ان کے کارن بھوت نکشتروں کا وید میں ... ابھکیہ ہے - اور ورش کا ۱۲ مہینوں میں وبھاگ بھی - جس کا وید میں ... پاٹ ہے - ویدکال میں راشی وگیان کی سنتا کا ساد ھک ہے - کیونکہ سوریہ ایک مہینہ ایک راشی میں رہتا ہے - اور اس پرکار ۱۲ مہینوں میں ۱۲ راشیوں (یا کرانتی ورت کے ۱۲ بھاگوں) کا چکر پورا کرتا ہے +

زلزلوں کا کارن سوریہ

"पूर्वामनु प्रदिशं पार्थिवानामृतून् प्रशासद्विदधावनुष्ठु ।"
اس میں "ऋतून् प्रशासत्" سے رتوؤں کا نرمان کرنے والا سوریہ بتایا ہے

چندرما کے پرکاش کا کارن سوریہ

"यमादित्या अंशुमाप्याययन्ति"
(तै० सं० २।४।१४)
جس چندرما کو آدتیہ (پرکاش سے) پشٹ کرتا ہے - (یہاں آدتیہ بہو وچن ۱۲ آدتیوں کے ... سے ہے - اسی پرکار)

"सूर्यरश्मिश्चन्द्रमा गन्धर्वः"
(तै० सं० ३।४।७)
سوریہ کی کرن ہی چندرما ہے - ارتھات سوریہ سے جانیوالی کرنوں سے ہی چندرما پرکاشت ہوتا ہے +

پرتھوی کا گول ہونا

"ये चक्राणासः परीणहं पृथिव्याः"
ऋ० सं० (१।३३।८) (चक्र के वृत्त)
پرتھوی کی پردھی کے چاروں اور گھومتے ہوئے
اس میں "परीणहं" "परिधि"
سے پرتھوی کا گول ہونا سپشٹ کہا گیا ہے - ایک دوسرے منتر میں انیہ پرکار سے بھی پرتھوی کے گول ہونے کا سپشٹ نردیش کیا ہے -

"प्रबाहवा सृजतं सविता सविमनि निवेशयन् प्रसुवन्नक्तुभिर्जगत्"
(ऋ० सं० ४।५३।३)
سوریہ اپنے پرکاش سے جگت کو سلاتا ہوا اور جگاتا ہوا اودیہ میں اپنے باہو پھیلاتا ہے - اس میں جگت کو جگاتا ہوا اور سلاتا ہوا سپشٹ ہوتا ہے - اور سوریہ جیسے جیسے آکاش میں بڑھتا جاتا ہے - ویسے ویسے جگت کے کئی بھاگوں کو سلاتا ہے - ارتھات وہاں اندھکار رہنے سے رات ہو جاتی ہے - اور کئی بھاگوں کو جگاتا ہے - ارتھات وہاں پرکاش پھیلنے سے دن ہو جاتا ہے - یہ بات پرتھوی کے گول ہونے سے ہی ہو سکتی ہے - یدی پرتھوی چپٹی ہوتی تو سوریہ کے اودیہ ہوتے ہی ساری پرتھوی پر ... نہیں تو آدھی پرتھوی پر تو ایک دم ...

[illegible]

دان کے آٹھ درجے

(از شری لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

بھارت شاستروں میں دان کی بڑی مہما گائی گئی ہے۔ سب سے اُتم دان ساتوک دان ہے۔ جو بے غرضانہ طریق سے بلا تشہیر یا اُمید معاوضہ کیا جائے۔ راجسک و تامسک دان سے آتما کی اُنتی نہیں ہوتی۔ میمونائیڈز یہودی فلاسفر ہے جس کی پیدائش کی آٹھ سوویں سالگرہ اپریل ۱۹۳۵ء میں منائی گئی ہے۔ دان کے آٹھ درجے بتلائے ہیں:۔

۱۔ سب سے ادنیٰ درجہ کا دان وہ ہے۔ جبکہ انسان دان افسوس و ناپسندیدگی سے کرے یہ ہاتھ کا دان ہے نہ کہ دل کا:۔

۲۔ دوسرے درجہ کا دان وہ ہے۔ جبکہ دان تو خوشی سے کیا جائے۔ مگر مانگنے والے کی تکلیف رفع کرنے کے مطابق نہ ہو۔ مثلاً ہم وید پرچار کے واسطے ایک لاکھ روپیہ مانگیں۔ اور ہمیں دیا جائے دس ہزار:۔

۳۔ تیسرے درجہ کا دان وہ ہے۔ جس میں دان خوشی سے اور رفع حاجت کے مطابق دیا جائے مگر بن مانگے نہ دیا جائے:۔

۴۔ چوتھے درجہ کا دان وہ ہے۔ جو خوشی سے بن مانگے اور رفع حاجت کے لئے کافی دیا جائے مگر دان کو غریب آدمی کے ہاتھ میں رکھ دیا جائے۔ جس سے شرم کا دکھدائیک جذبہ اس میں پیدا ہو:۔

۵۔ پانچواں درجہ وہ ہے۔ کہ خیرات ایسے طریقہ سے دی جائے۔ کہ مصیبت زدہ کو دان مل جائے۔ اور وہ دان دینے والے کو جان لیوے۔ مگر دان دینے والے کو لینے والے کا نہ لگ سکے۔ ہمارے بزرگوں کا ایسا وطیرہ تھا۔ جو کہ اپنے چغوں کے سروں میں دھن باندھ رکھتے تھے۔ تاکہ غربا چپ چاپ بغیر معلوم کئے کھول لیا کریں:۔

۶۔ چھٹا درجہ دان کا بہت بلند ہے۔ اور وہ یہ کہ دینے والے کو لینے والے کا پتہ ہو مگر لینے والے کو دینے والے کا علم نہ ہو۔ ایسا وطیرہ ہمارے بزرگوں کا ہوا کرتا تھا۔ جو کہ غریب آدمیوں کے گھروں میں خیرات بھیج دیا کرتے تھے۔ اور اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے کہ غریبوں کو دینے والوں کا نام معلوم نہ ہو:۔

۷۔ ساتواں درجہ کا دان اور بھی اعلےٰ ہے۔ اور وہ یہ۔ کہ نہ دینے والوں کو لینے والوں کا پتہ لگے۔ اور نہ ہی لینے والوں کو دانی مہاشیوں کا علم ہو۔ یہ سچا ساتوک دان ہے۔ ہمارے بزرگ ایسا کیا کرتے تھے۔ دھرم ستھانوں اور مندروں میں ایک جگہ ہوتی تھی۔ جس کا نام "Chamber of the Silent" تھا۔ جہاں کہ نیک انسان حسب توفیق پوشیدہ طور پر اپنا دان جمع کر دیتے تھے۔ جس روپیہ سے پوشیدہ طور پر مندروں کے منتظمان غریبوں کی سہائتا کیا کرتے تھے:۔

۸۔ آٹھواں۔ آخری اور سب سے اُتم درجہ یہ ہے۔ کہ خیرات کو غریبی دور کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ یعنی کسی غریب بے کس یتیم بھائی کو روپیہ وغیرہ کی امداد سے تعلیم دلانا کوئی ہنر سکھانا۔ کافی روپیہ دے کر کوئی تعلیمی۔ صنعتی اور حرفتی درسگاہ قائم کرنا۔ جس میں غریبوں کے لئے وظائف مقرر کر کے ان کو کوئی ہنر سکھا کر آزادانہ طریقہ سے روزی کمانے کے لائق بنانا۔ تاکہ وہ اپنی قوت بازو سے روزی کما سکیں۔ اور اپنا دست سوال خیرات کے لئے دوسروں کے آگے پسار کر اپنے آتما کو نیچا نہ کریں۔ یہ خیرات کے سنہری زینہ کا آخری ڈنڈا ہے:۔

شخصی خیرات سے مجموعی خیرات اچھی ہے۔ ہندوستان میں شخصی خیرات کو اچھا سمجھا جاتا ہے۔ دوسرے ممالک میں امیر لوگ لاکھوں کروڑوں روپیہ پبلک کے شعبہ کاموں کیواسطے چھوڑ جاتے ہیں۔ جن درسگاہوں میں غریبی دور کرنے کے سامان مہیا کئے جاتے ہیں ہندو دھرمیوں کو چاہئے۔ کہ وہ قوم اور جاتی کی فوری ضرورت کو سمجھیں۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اپنا دان بن مانگے ہی بھیج دیں۔ اس وقت ہندو قوم کی سب سے اہم ضرورت یہ ہے۔ کہ (۲)

باقی صفحہ ہذا کے کالم ۲ کے نیچے

پنڈت بشن پال جی سدھانتالنکار ویدک مشنری کا مختصر پریچے

(از شری بھیشم دیو جی منتری آریہ سماج کوئٹہ)

پنڈت بشن پال جی آچاریہ رام دیو جی کے جیسٹھ پتر ہیں۔ آپ نے پوجیہ پتا جی کی بھانتی انہیں نے بھی اپنے جیون کو ویدک دھرم کی سیوا میں ونیت کرنے کا سنکلپ کیا ہے۔ ۱۹۲۲ء میں گورُوکل سے سناتک بنتے ہی آپ نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ادھینتا میں دھرم سیوا کا کاریہ آرمبھ کیا۔ اور شیگھر ہی اپنی یوگیتا۔ ودوتا تھا ویاکھیان شکتی کے دوارہ پنجاب میں یش پراپت کیا۔ اسی عرصہ میں آپ کو آسام پرانت میں پرچار ارتھ بھیجا گیا۔ جہاں کہ لگ بھگ چھ ماس تک آپ نے پرچار کیا۔ اور کئی آریہ سماجیں ستھاپت کیں۔ آسام پرانت میں آپ پہلے آریہ پرچارک تھے۔ وہاں سے واپس آ کر سبھا نے آپ کو آریہ ودیارتھی آشرم کا ادھشٹھاتا نیت کیا۔ جہاں کہ آپ نے لگ بھگ ڈیڑھ ورش تک بڑی یوگیتا سے کاریہ کیا۔ ادھیکش کے کاریہ کو پرچار میں بادھک سمجھ کر آپ نے اس کاریہ سے تیاگ پتر دے دیا۔ اور پورا وقت پرچار کاریہ میں لگ گئے۔ اسی عرصہ میں سبھا کی طرف سے پنڈت دھرم دت جی ودیالنکار کے ساتھ مل کر آپ نے وید آرش کوش کا نرمان کیا۔ جس کا کچھ بھاگ چھپ کر تیار بھی ہو گیا ہے۔ [illegible] سبھا نے آپ کو برما میں ویدک دھرم پرچار کے لئے بھیجا۔ جہاں کہ چھ ماس تک آپ نے انتھک [illegible] برما میں کاریہ کیا۔ برما پرانت بھر آپ کے ویاکھیانوں کی بڑی دھوم مچی۔ اور آپ بہت لوک پریہ ہو گئے۔ اتنی چھوٹی سی آیو میں وید آرش کوش کے نرمان کے اترکت پنجاب۔ آسام تھا برما ان تینوں پرانتوں میں آپ نے ویدک دھرم کا پرچار کر کے اپنی لگن۔ ودوتا تھا ویاکھیان شکتی کے بل پر بہت کھیاتی پراپت کی۔ آپ کے اس گُن کو [illegible]۔ آریہ سماج کوئٹہ نے ۱۹۲۹ء میں پروہت روپ سے آپ کی سیوائیں آریہ پرتی ندھی سبھا سے پراپت کیں۔ تب سے لگاتار آپ آریہ سماج کوئٹہ میں کاریہ کر رہے ہیں۔

آپ نے چھ ورش کے اس سمے میں آپ نے اپنے سوادھیائے کے دوارہ آریہ سماج کے گورو کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ آپ کے ویاکھیان ودوتا تھا کھوج پورن ہوتے ہیں۔ آپ کا سارا سمے سوادھیائے میں ہی ونیت ہوتا ہے۔ آپ کے سپتاہک اپدیش اتنے ودوتا پورن ہوتے ہیں۔ کہ اُس دن آریہ سماج کا بھون پرایہ شروتاؤں سے بھرا ہوتا ہے۔ کوئٹہ کی جنتا میں آپ کا بڑا مان ہے۔ آپ سروپریہ ہیں۔ اسی عرصہ میں آپ نے [illegible] تھا "ویدک سدھانت درپن" نام کی دو امولیہ پستکیں لکھی ہیں۔ آپ ایسے ودوان اپدیشک کی آوشیکتا سارے دیش کو ہے۔ آپ اب کوئٹہ کو چھوڑ کر جالندھر کے [illegible] میں ویدک پرچار کے ادھیکش ہو کر جا رہے ہیں۔ آپ کی جدائی کو پرنتو کوئٹہ نواسی [illegible] کر رہا ہے +

۱۸ اپریل کو آریہ سماج کوئٹہ کی اور سے آپ کو ابھینندن پتر دیا جائے گا۔ اور آپ کے سمّان ارتھ پریتی بھوجن ہوگا۔ جس میں کوئٹہ کی آریہ سماج کوئٹہ کے سب سبھاسد آریہ سماج کالج و بھاگ کی انترنگ سبھا تھا سکول کمیٹی کے سدسیہ تھا انیہ سجن اپستھت ہوں گے۔ کوئٹہ سے ودائی کے سمے ہماری پرماتما سے یہی پرارتھنا ہے۔ کہ وہ پنڈت جی کو چرآیو کریں۔ تھا بل دیں۔ کہ وہ اپنے پتا کے سمان ویدک دھرم کی سیوا کرتے رہیں +

(نوٹ) پنڈت جی کا یہ آخری لیکھ ہے۔ کیونکہ آپ ۳۱ مئی کو کوئٹہ میں زلزلہ کی نذر ہو گئے ہیں:۔ (ایڈیٹر)

ہندوؤں کی آبادی کی کمی کو روکا جائے۔ اس مطلب کے لئے "دیانند سالویشن مشن پنجاب ہوشیارپور قائم کیا گیا ہے۔ اس مشن کی مالی امداد کرنا اعلےٰ درجہ کا دان ہے۔ میں ہندو قوم کے بہی خواہان سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ مشن کی مالی امداد کر کے پنیہ اور یش کے بھاگی بنیں۔ اور اپنی جاتی کی ٹھوس خدمت کریں:۔

(اوم شم)

ضرورت ہے نوجوانوں کو آپ ذرا شادی سے پہلے "گرہستھ دھرم" اردو مجلد مصنفہ شری ستو دیو جی قیمت ایک روپیہ جو مستند حسب منشاء اولاد پیدا کرنے وغیرہ [illegible] | کتاب ملنے کا پتہ [illegible] ہسپتال [illegible]

Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوروکل آریہ سماج کا ہے یا راشٹر کا؟

پروفیسر رامدیو جی کی سمتی پر وچار!

(از پنڈت چمپتی جی ایم۔ اے سابق گورنر گوروکل کانگڑی)

پچھلے کئی سپتاہوں سے پروفیسر رام دیو جی سے میری اس وشے میں بحث چل رہی ہے کہ گوروکل راشٹریہ سنستھا ہے یا دھارک۔ راشٹریہ شکشا کا ایک لکشن پروفیسر صاحب نے غیر سرکاری شکشا کہا ہے۔ اس ہی کے لئے ان کے اپنے لیکچر سے اداہرن پیش کیا تھا۔ جس میں انہوں نے سوئم گوروکل میں ایک سرکاری وبھاگ کھولنا سویکار کیا ہے۔ پروفیسر صاحب کو شکایت ہے کہ میں نے "اس کا اگلا اور پچھلا حصہ نہیں چھاپا"۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر وہ حصے اداہرن میں دئے جاتے تو پروفیسر صاحب کا کھیل بدل جاتا۔ میں یہ نہیں مانتا کہ میں اس کا دوشی ہوں گا۔ کیا ان کے پرشن اور اس کے ترکوں کا سارا حصہ پرکاشت کر دینا ضروری تھا تاکہ ان کے ساتھ انیائے نہ ہو۔

وہ سنستھا کے آپشن پر پرشن تھا کہ انہوں نے گوروکل کی آوشیکتا بتلائی ہے۔ آریہ سماج کے دھارک سومہلی ہے۔ اس لئے مہاودیالیہ وبھاگ کو الگ اینگلو ویدک (ویدک مہاودیالیہ) کے طور پر چلایا جانا چاہئے۔ ودیالیہ وبھاگ ایک شکشا سنستھا کے روپ میں چلایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ایک ودیارتھی منتری کے لئے کچھ حد تک سادھارن شکشا ضروری ہے۔ ادھیکاری پریکشا کے پنچایت ودیارتھیوں کو میٹرکولیشن پریکشا میں یا ویدک مہاودیالیہ میں سملت ہونے کی تعلیم دی جاتی ہو۔ پہلے انگلش کالج اور ویدک مہاودیالیہ میں شامل ہوں۔ انہیں پرنت لینی چاہئیں۔ اور ان کی بھی کہیں سے تعلیم لگے ہیں۔ شتھوں کی طرح سنسکرت ادبیات کا جوبن بنانے کا جتن ہو۔ نہ ان کی شکشا کی بنیاد کا پرسنگ ہو۔ ان کی شکشا کا پان پوشن منظم ہونا چاہئے۔ جس سے آچرن کا نیم بنا نو بچہ کے آگیا پالن ہونا چاہئے۔ سارے ایک ادبیات آچاریہ سمپنت اپدیشک تیار کرنے کے پرچارک ہونے چاہئیں۔ ایسے ہی مہاودیالیہ سمبندھ سکول کا کاریہ ادھیاپک جو زبانی ویدک مہاودیالیہ کے پروفیسر بننا چاہیں۔ انہیں اپدیشکتا کے دوار سے پرویش کرانا چاہئے۔ جبھی کبھی پروفیسروں کو اپدیشک وبھاگ میں پرورت کر دینا چاہئے اور اپدیشکوں کو پروفیسر وبھاگ میں۔ وچار کا دائرہ اسی طرح سے بڑا کیا جا سکتا ہے۔ یہ وچار اس لئے پیش کیا گیا ہے کہ یہ پرانی ہو چکی بات ہے کہ راشٹریہ ڈھنگ پر اونچی شکشا دینا اشتروں

اور جاتیوں کا کرتویہ ہے۔ نہ کہ دھرم سبھاؤں اور پرچارک سوسائٹیوں کا۔ اس کے اپرانت گوروکل اپنے مقصد سے سادھنوں کے ساتھ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کرے۔ وہ ادھیکت تعداد اشتریہ شکشا کا ایک خوردہ کلاس سنستھان ہو سکتا ہے۔ جبکہ لیکن دھارک شکشا کا ایک ایسا کیندر بنایا جا سکتا ہے۔ جو سنسار کے کونے کونے میں چھا کر گرشت کرے۔

ویدک مہاودیالیہ سے نکلے ہوئے اپدیشکوں کو سمسا کچھ میں مانیہ استھان ہونا چاہئے۔ انہیں دھارک ویچ سمبندھی سوراجیہ دلانے کا جتن کرنا چاہئے۔ انہیں نرواہ تنخواہ بالکوں کے پالن اور شکشا کے لئے پرنت الاؤنس ملنے چاہئیں۔ ور دھی پانے والی تنخواہیں نہیں۔

ودیالیہ تھا مہاودیالیہ دونوں میں شکشا تھا آچار کی درشٹی سے ایوگیہ ودیارتھیوں کو ترنت نکال دینا چاہئے۔

یدی ودیالیہ وبھاگ کی دستاں پاٹھ ودھی میں پریورتن نہ بھی کیا جائے۔ تو بھی جو لڑکے ادھیکاری پریکشا پاس کر جائیں گے۔ وہ ایک سال یا اس سے میٹرکولیشن پریکشا پاس کر سکیں گے۔ میری ذاتی سمتی تو یہ ہے کہ سنرکشک ایک اور دوشٹی کی پرواہ کریں گے۔ یدی ان کے لڑکوں کو سندر دانا دین آچار، زبان، سنسکرت ودیا اور سنسار یک ودیا کا لابھ پراپت ہو سکے۔ جو خود سمجھوتے کے طور پر یہ وچار سویکار کرنے کے لئے تیار ہوں کہ آٹھویں منتری کے پنچایت دو وبھاگ کر دئے جائیں۔ جنہیں میٹرکولیشن پریکشا میں بیٹھنا ہو۔ انہیں اس کے لئے تیار کیا جائے۔ اور جنہیں وید مہاودیالیہ میں بھرتی ہونا ہو۔ انہیں ویاکرن تتھا سنسکرت ودیا کے انیہ وبھاگوں کی انترکت شکشا دی جائے۔"

اس اداہرن سے سپشٹ گیات ہوتا ہے کہ پروفیسر صاحب نے یہ سدھانت سویکار کیا ہے۔ کہ "راشٹریہ پرنالی کی اونچی شکشا دینا راشٹروں

اور جاتیوں کا کرتویہ ہے۔ نہ کہ دھرم سبھاؤں اور پرچارک سوسائٹیوں کا"۔

۲۔ "آریہ سماج دھارک سوسائٹی ہے۔ اس لئے مہاودیالیہ وبھاگ کو الگ انٹی ٹیوٹ (ویدک مہاودیالیہ) کے طور پر چلایا جانا چاہئے"۔

۳۔ "ادھیکاری پریکشا کے پنچایت ودیارتھیوں کو میٹرکولیشن پریکشا میں یا ویدک مہاودیالیہ میں سملت ہونے کی تعلیم ہونی چاہئے"۔

یہاں تک سمجھوتہ کی کوئی بات نہیں ہے۔ سمجھوتہ کیول اس بات میں ہے کہ آٹھویں منتری کے پنچایت سرکاری اور غیر سرکاری دو وبھاگ ہو جائیں۔ دسویں منتری کے پنچایت لڑکے میٹرکولیشن میں چلے جائیں۔ اس میں آپ کو کوئی آپتی نہیں۔ ان چھٹی سے کو پڑھ کر ذرا آپ اپنے اعلان کے ان شبدوں پر پنہ وچار کیجئے۔

"اس اقتباس سے یہی سپشٹ نہیں ہے۔ کہ گوروکل میں سرکاری شکشا کا پربندھ ہو یا باہر۔ بہر حال وہ میری رائے نہ تھی۔ نظور راضی نامہ کے میں سوچنے کو تیار تھا"۔

آپ کی پرانی چھٹی پر کاشت کرنے کی آوشیکتا اس لئے پڑتی ہے کہ آپ سوئم اپنے وچاروں کو ان کے ٹھیک روپ میں پرکٹ نہیں کر رہے۔ آپ اوپر لکھ چکے ہیں۔ کہ جنہیں میٹرکولیشن پریکشا میں بیٹھنا ہو۔ انہیں اس کے لئے تیار کیا جائے۔ اور جنہیں ویدک مہاودیالیہ میں بھرتی ہونا ہو۔ انہیں ویاکرن تتھا سنسکرت کے انیہ وبھاگوں کی انترکت شکشا دی جائے"۔ اور آپ کہتے ہیں۔ "گوروکل میں سرکاری شکشا کا پربندھ ہو یا باہر"۔ راضی نامہ تو فقط اس وشے میں آپ نے کیا۔ کہ "آٹھویں منتری کے پنچایت دو وبھاگ کر دئے جائیں"۔ اب آپ ساری بات کو راضی نامہ بتلاتے ہیں۔ ذرا سوچئے۔ کیا یہ وبھاگ گوروکل کے باہر ہوتے؟ ناراض ہونے کی بات نہیں۔ آپ کی سمرتی آپ کا ساتھ نہیں دے رہی۔ اس پتر کے پرکاشن دوارہ اس کی سہایتا

کر دی گئی ہے۔

گوروکل کو ہم بھی وید مہاودیالیہ تک ہی پرمت کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس میں آپ سے سہمت ہیں کہ ایک دھرم سبھا ہی وید مہاودیالیہ چلا سکتی ہے۔ سدھانت روپ سے بھی ایسا ہی کرنا اچت ہے۔ اور شکتی بھی ہمارے پاس اس سے ادھیک نہیں ہے۔ کسی سرکاری یونیورسٹی سے سمبندھ کی نکتی میں بھی ہم نہیں۔ وید مہاودیالیہ کا سرکاری یونیورسٹی سے سمبندھ ہو بھی کیسے سکتا ہے؟

آپ کے اس دلچسپ لیکچر کے اداہرن سے یہ دکھانا ابھیشٹ ہے۔ کہ آپ نے آپ اپنی کرسی سے سرکاری سمبندھ کو سویکار کرنے سے پرتیگیا کر لیا ہے۔ کہ غیر سرکاری رہنا گوروکل کا موک سدھانت نہیں ہے۔ آخر یہ کون مان سکتا ہے کہ ۱۹۲۰ء میں آپ کو گوروکل کے مول سدھانتوں کا گیان نہ تھا۔ آج آپ کے وچار بدل گئے۔ پر کیا ان کے ساتھ گوروکل کے مول سدھانت بھی بدل گئے؟ گوروکل تو واستو میں آریہ سماج کی سنستھا ہے۔ وہ وید تتھا پراچین آرش گرنتھوں کی پڑھائی تتھا آریہ اپدیشکوں کی تیاری کے لئے کھولی گئی ہے۔ اس میں راشٹریتا کا پیوند لگانا اس کے پرمت سادھنوں پر اسہیہ بوجھ ڈالنا ہے۔ راشٹریہ شکشا نیو کے سمبندھ میں میں نے لکھا تھا:

"یدی ہم راشٹریتا کے وچار کو سنکچت کر لیں۔ اور گوروکل کو ایک ہندو سنستھا مان لیں۔ تو ہندو مبتاؤں کی درشٹی سے بھی مورتی پوجا اور شرادھ کو سندھیا کے ساتھ ساتھ پرستوت کرنا ہوگا۔ ستیارتھ پرکاش کے کھنڈن آتمک بھاگ کے لئے تو اس میں استھان رہنا ہی کٹھن ہے"۔

اس پر منتری پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ "پھر کسی آریہ سماجی کا یہ کہنا کہ گوروکل اس لئے راشٹریہ سنستھا نہیں ہو سکتا کہ اس میں ہون سندھیا وغیرہ کرائے جاتے ہیں۔ وہاں ستیارتھ پرکاش پڑھایا جاتا ہے۔ کہاں تک موزوں ہے؟"

پروفیسر صاحب سوئم ان دونوں لیکھوں کو ایک ساتھ پڑھ جائیں۔ اور اپنے آپ نرنے کر لیں۔ کہ کیا یہ نیائے ہے؟ ایک تو میرے لیکھ کا آشے ہی بدل دینا پھر اس کا جواب نہ دے کر گالی سنا دینا۔۔۔۔

پروفیسر صاحب ناراض ہو گئے ہیں۔ اگر میں نے جواب دیدیا۔ تو اور ناراض ہو جائیں گے۔ وچاروں کی بحث میں ذرا ٹھنڈے دماغ سے کام لیا جائے۔ تو اچھا رہتا ہے۔ یدی سچ مچ

سماچار جگت

دوسروں کے وچاروں میں مورکھتا ”کہتے“ تو آپ اپنی بدھی متا پر قایم رہیے۔ خواہ مخواہ ناراض کیوں ہوتے ہیں؟ راشٹر پرشکھشا نالیوں کے سمبندھ میں ہمارا خیال یہی ہے کہ ان میں سب سمپردائیوں کے ودیارتھی ایک ساتھ پڑھیں گے۔ سب اپنے اپنے ڈھنگ سے بھگوان کی پوجا کر سکیں گے۔ پرنتو ایک دوسرے پر آکشیپ نہ کر سکیں گے۔ اب اس سے یہ بات کیسے نکل آئی کہ ہمیں کسی شکشنالیہ کو اس لیے راشٹریہ نہیں ماننا کہ اس میں سنار دھیا بھون ہوتا ہے۔

کٹھنائی یہ ہے کہ پروفیسر صاحب کو تو اپنے وچار یاد رہتے ہیں۔ دوسروں کے ایک ادھ جملہ فرماتے ہیں۔

” کس منطق سے پنڈت جیوتی جی گورو کل آیوروید کالج کو توڑ کر یونیورسٹی کے حوالہ کرنا چاہتے ہیں؟“

ہم نے یہ تجویز کی تھی کہ آیوروید آدی کی شکشا ایک ایسی سبھا دوارہ دی جانی چاہیے جس پر سناتنی سماجی سب پرکار کے لوگوں کا ہو۔ کیونکہ آیوروید کے پرسار میں سناتنیوں سماجیوں کا کوئی مت بھید نہیں ہوتا۔ مفوظ۔ حضور نے دو بار مضمون کے ساتھ آپ کے ایک ایک کہا ہو یا ہم حضور جیسا واضع ہے سو ہاں راشٹریتا بھی کچھ ادا گئی ہے۔ یہیں مل کر کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے میں حیران ہوں۔ اس تجویز سے آیوروید کالج کا یونیورسٹی کے حوالہ کر دینا کیسے نکل آیا؟ کسی کے وچاروں کو اپنے رنگ میں رنگ دیکھئے۔ ایک تو انہیں بدل دیا پھر ان پر منطق کا نقص نکالنا۔ یہ کہاں کی منطق ہے؟

پروفیسر صاحب ابھی نئے نئے لیکھک ہیں۔ آپ کی سمرتی کی سہانتا کی ہے۔ جس سے آپ کو یاد آ جائے۔ تبھی آپ بھی گورو کل کو کیول ودیالیہ نہیں راشٹریتا کا ... ادرا راشٹریہ شکشا دینا راشٹر کا اور ... نے ستیارتھ پرکاش کا نہیں۔ ہم آپ کے انہی وچاروں کو ٹھیک سمجھتے ہیں۔ پھر تو راشٹریتا کی آندھی سی آ گئی۔ اور آپ ہم سے ... ہو گئے۔ ہم نے آریہ سماجی ہیں۔ آپ ... کی کوشش کرتے ہیں۔ ... نہیں سکتے میرے خیال میں گورو کل دھرم پرچار کا ... منفعت ہے۔ اس لیے اس میں ... ہو گی۔ ... تو کیا نہیں۔ ... کتنی ... رہے گا۔ ... کی ... سے پڑھا یا جائے گا۔ ... راشٹر پر ... ہیں۔ ... پنڈت ...

گورو کل بھٹنڈہ کے سماچار

گرماہ چیتر پہلے سے زیادہ گرم گیا ہے۔ مگر پھر بھی ... میں اس وقت رات کو کمبل کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور دن کو گورو کل ودیالیوں کی گرمی کو سنیچ کی ہر شادی ہے۔

۱۔ اس ماہ میں سب برہمچاریوں کی صحت اچھی رہی۔ یہاں تک کہ کئی برہمچاریوں کا وزن ۲/۱ پونڈ بڑھ گیا۔

۲۔ اب کل پڑھائی گرمی زیادہ ہونے کی وجہ سے اچھی طرح نہیں ہو سکتی۔ اس لیے کچھ برہمچاری ٹولیاں بنا کر گشت کے لیے اور پرچار کرنے کے لیے چلے گئے ہیں۔ اور کچھ جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔

۳۔ گورو کل نے ساڑھے سولہ بیگھے اراضی پانی والی ... ملی ہے امید ہے۔ اس سے تین سو روپیہ کے لگ بھگ آمدنی ہو جائے گی۔ اس پرکار کل ... ۱۰۰/۔ ... آمدنی ہو جائے گی۔ اور بگھ ... کے ... (بیجے) ... کا سامان بھی آ گیا ہے۔

۴۔ اس وقت گورو کل کو بگیہ شالہ بھون۔ شالہ ... سمبندھی سامگری اور ... کی ضرورت ہے۔ اس لیے آریہ جگت سے یہی ... ہے کہ وہ ضرور اس دھرم کاریہ میں سہائتا دے کر پنیہ کے بھاگی بنیں۔

(پرشوتم دت ... مدرا)

آریہ سماج ٹھلوال کے سماچار

۵ مئی ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج ٹھلوال کا ... یہ ... ہے کہ اس میں ”سا ... ایک ... “۔ آپ کو ... وفات“ کی بنا پر گورو کل کی ... سب لوگوں سے ... ضرورت ... آئی کریں گے۔ لیکن ... نہیں ہوتی۔ آریہ سماج ... کی ضرورت ہی کب ہے ... وفات“ ... ہے کیونکہ ... سمجھتا ہے۔ راشٹریہ ... نہیں۔

پرکار ہوا ہے:-

پردھان لالہ جو الا سہائے جی + اپ پردھان لالہ رام پیارا لال اور مہاشہ سوہن لال جی + منتری مہاشہ پورن چند + اپ منتری مہاشہ دیا رام جی + خزانچی مہاشہ برکت رام جی + لائبریرین مہاشہ گوبند رام لال جی +

آریہ کمیٹی پاٹھ شالہ کے ادھیکاریوں کا چناؤ حسب ذیل ہوا ہے:-

پردھان سیٹھ منگل سین جی + مینیجر لالہ دیا رام شاہ جی + منتری مہاشہ المشیر داس جی + اپ منتری مہاشہ رام لال جی +

پرتی ندھی جو آریہ سماج کی طرف سے آریہ پرتی ندھی سبھا میں بھیجے گئے:-

۱۔ پنڈت ... جی ... سیٹھ منگل سین جی ۳۔ لالہ ہری رام شاہ جی + ۴۔ ... گیا۔

آریہ سماج ٹھلوال ... کو ... گورنمنٹ سے ... سکول ...

(پورن چند منتری آریہ سماج ٹھلوال۔ سرگودھا)

آریہ سماج گرلی کا چناؤ

بابت آئیندہ سال کے لیے آریہ سماج گرلی کے ادھیکاریوں کا چناؤ حسب ذیل ہوا:-

پردھان لالہ میلا رام صاحب زمیندار گرلی۔ اپ پردھان ڈاکٹر ... رام صاحب و لالہ کندن لال صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول + منتری ماسٹر گنگا رام + اپ منتری پنڈت ... دت جی + خزانچی لالہ ... رام جی + لائبریرین پنڈت گوپال دت جی شاستری +

بقیہ کالم ۱۲

ایک آریہ پرتی ندھی سبھا کام کی ہے۔ اگر ہندوستان کی تمام آریہ سبھائیں مدد کریں۔ تو اس دیش کے ایک کروڑ ... بھائیوں کو ... اور ... قوم کی طاقت سے پورے روپ میں ہندو بنایا جا سکتا ہے۔ آریہ ساردیشک سبھا اور ہندو مہا سبھا کو اس طرف خاص دھیان دینا چاہیے یہ پارٹی ۲۶ اپریل کو واپس آ گئی۔

(چودھری رام منتری آریہ سماج ... اسر ... پی ...)

ایریا میں ویدک دھرم پرچار

آریہ سماج ... کے سالانہ جلسہ کے بعد ... رام چندر جی ... بھارتی ... ماسٹر ... ہائی سکول ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... آریہ سماج ... سے پنڈت ... پال جی شرما ... آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور پنجاب سے ۱۹ اپریل ۱۹۳۵ء کو ... میں پدھارے ... آپ کے ویاکھیان اور ... ہوتے رہے شہر کی تمام ... شامل ہوتی رہیں۔ ... پر آریہ سماج کا خاص طور پر اثر ہوا۔ ہمارا سماج اس ... بہت مضبوط ہو گیا ہے۔ ... جی کی پردھانتا میں سماج کے ... ادھیکاریوں کا حسب ذیل انتخاب ہوا۔

پردھان لالہ ... رام جی + اپ پردھان لالہ دیوان چند جی ... بابو چودھری رام جی + مہاشہ ... لالہ ... لال جی + خزانچی بابو ... لال جی + لائبریرین لالہ ... جی آڈیٹر ماسٹر ... رام جی شرما ... +

آریہ سکول ... کے لیے ... روپیہ چندہ ... ۲۲ اپریل ۱۹۳۵ء کو ... ۲۶ اپریل ۱۹۳۵ء تک ... پنڈت ... پال جی کے ... ہوتے رہے ... خاص طور پر شامل ہوتے رہے۔ اور ... ہو کر ... ۔ ... سکول کے واسطے ... ۲۸۲ روپیہ ... کے لیے ... اور ... سبھا ... مگر آریہ سماج ... ہے ... پرچار ... سے ... بابو ... رام جی ... پنڈت ... رام جی کے ... بہت جلد یہاں آریہ سماج قایم ہو جائے گا۔ اور مندر کے لیے بھی جلد ... جائے گا +

اس ریاست میں آریہ سماج کے پرچار کی بہت ضرورت ہے۔ ... لوگوں کو عیسائی اور مسلمان لوگ اپنے خیال میں ... کے لیے ہر طرح سے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ہندوؤں کی طرف سے کوئی بھی کام نہیں ہو رہا ہے۔

... کے پانچ لاکھ ہندوؤں میں سے ... کی ... رکھنے والے آریہ سماجیوں نے ہمت کی ہے۔ اور اس کام کے لیے کچھ سکول ... آریہ سماجیں اور ...

(باقی کالم ۱۴ پر دیکھئے)

... Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج لدھیانہ کا چناؤ

۲ جون ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر لدھیانہ میں جنرل سبھا ملنے وارشک چناؤ سمن بھت کیا :-

پردھان ڈاکٹر بختاور سنگھ جی + اُپ پردھان لالہ ننھو لال جی وڈ ہیر بی۔ اے وکیل اور لالہ کندن لال جی رئیس بی۔ اے + منتری لالہ منگل سین جی آنند + اُپ منتری لالہ شانتی سروپ جی رئیس اور لالہ ددھو رام جی + خزانچی لالہ بھولا جی نمبردار + اُپ خزانچی پنڈت وشنو دت جی ننانک نرکشک حساب لالہ دیپ چند جی بی۔ اے + لائبریرین پنڈت برہم دیو جی +

پرتیندھی ممبران انترنگ سبھا :- لالہ صاحب لالہ ننھو پرشاد جی رئیس۔ ماسٹر رام لال جی بی۔ اے۔ پنڈت بہیا کشی رام جی رئیس۔ لالہ متھرا داس جی افریقہ نواسی اور لالہ بابو رام جی گپتا +

(منگل سین آنند منتری آریہ سماج لدھیانہ)

شوک پرستاؤ :- آریہ سماج اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ پشاور چھاؤنی کا منتر نگ اجلاس پاٹھ شالہ ہذا کی شکھشا ادھیاپکا شریمتی کھیا گوفی جی کی اکال مرتیو پر انتہائی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے دکھت پریوار سے اس شوک اوسر پر دلی ہمدردی رکھتا ہے۔ اور پربھو سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ مرتک دیوی کی آتما کو سدگتی پردان کریں ٭

(شانت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج پشاور چھاؤنی)

آریہ سماج گوال منڈی کے سماچار

۱۹ مئی ۱۹۳۵ء کو بروز اتوار بوقت شام آریہ سماج گوال منڈی کنیت رائے بلڈنگ میں سپتاہک ست سنگ بڑی شان سے منایا گیا۔ جس میں پنڈت وزیر چند جی نے سندھیا سوامی جی کے بتائے ہوئے طریقہ سے کرنے کی تلقین کی۔ اور تمام کریائیں ودھی پوروک کر کے دکھائیں اس کے بعد ڈاکٹر گوپی چند جی نے ایشور اپاسنا کے بہت سے منتر کر دیا کھیا کی ٭

اس کے بعد ڈاکٹر گوپی چند جی نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کئے۔ جو اتفاق رائے سے پاس ہوئے :-

۱۔ آریہ سماج گوال منڈی کا یہ بھاری جلسہ شری گھنشیام سنگھ جی گپت۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ کے پیش کئے جانے والے آریہ میرج بل کی پرزور تائید کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ ہند سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مجوزہ بل کو قانونی شکل دے کر عوام کی مشکلات کو حل کرے +

۲۔ نیز طے ہوا کہ ریزولیوشن ہذا کی کاپی وائسرائے ہند، پارلیمنٹ اور محرک ریزولیوشن کو بھیجی جائے ٭

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج گورو کل کا پرستاؤ

آریہ سماج گورو کل اندر پرستھ شری بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے دوارہ پرستت "آریہ میرج بل" کا زوردار سمرتھن کرتا ہے۔ اور آشا کرتا ہے کہ دیو سمتی ایک سبھا کے انیہ دل تھا سرکار بھی آریہ سماج کی اس اچت تتھا آوشیک مانگ کی ادہیلنا نہ کرے گی۔ بلکہ اس بل کو پاس کرانے میں سہایک ہوگی +

(جگن ناتھ پرساد منتری آریہ سماج گورو کل اندر پرستھ)

آریہ سماج بیکانیر کا پرستاؤ

آریہ سماج بیکانیر یہ جان کر پرسن ہوا ہے۔ کہ شریمد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے ہوئے نشچے انوسار بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے نے سویکرتی کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ آریہ سماج ہذا بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ آئندہ اجلاس اسمبلی میں اسے سویکار کرا دے ٭

(کرتار سنگھ اُپ منتری آریہ سماج بیکانیر)

پروفیسر دھرمیندر جی کو صدمہ

پروفیسر دھرمیندر ناتھ جی ایم۔ اے تیرتھ شرومنی کے پتا ڈاکٹر کیدار ناتھ جی کا سورگباش ۲ تاریخ کو اکسمات مستشک کی رگ نالیوں کے پھٹ جانے سے ہوگیا۔ کماؤں آریہ اناتھ آلیہ اور الموڑہ کے بنانے والے اور چلانے والے تھے۔ ان کے ہی پرشارتھ کا یہ پھل تھا کہ اس سمے اناتھ آلیہ کی عمارت اٹھانی الموڑہ میں قریباً ۲۰ ہزار لاگت کی تیار ہوگئی۔ ان کے سورگباش ہو جانے سے اناتھ آلیہ پر بڑا سنکٹ آ پڑا ہے۔ شری نارائن سوامی جی اناتھ آلیہ کے پردھان ہیں۔ اب انہی پر نربھر ہے کہ اناتھ آلیہ کو چلانے کا اچت پربندھ کرنے کی کرپا کریں +

(پروفیسر جوشی)

آریہ سماج دھرم پور کے سماچار

۱۔ ۱۲ مئی کے سپتاہک ست سنگ میں نشچے ہوا کہ یہ سماج لالہ دیوراج جی کی مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور پرماتما سے ان کی آتما کی شانتی کے لئے پرارتھنا کرتا ہے ٭

۲۔ ۲۲ مئی کو پنڈت جگدیش چندر جی کوشل ایس۔ ڈی۔ سی نے اپنے پتر کا نام کرن سنسکار کرایا۔ جس پر ۱۳/- روپے آریہ سماج کو دان موصول ہوا۔ اور للہ روپیہ پاٹھ شالا کمہار ہٹی کو موصول ہوا۔ ایک روپیہ ایک دھوتی اور ایک تولیہ پنڈت جی کو دکشنا کے روپ میں، جو سنسکار پنڈت منشی لال۔ پنڈت دولت رام پردھان آریہ سماج دھرم پور اور دوسرے سبھاسدوں نے کرایا۔ بچے کا نام جہیش چندر رکھا گیا۔ پنڈت جگدیش چندر جی نے حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا +

۳۔ پنڈت لیبارام اور پنڈت جگدیش چندر جی نے شمشان بھومی دھرم پور کے قریب ہی ایک باؤلی نہایت عمدہ تیار کروائی ہے۔ روزانہ صدہا تشنگان پانی کے یہ باؤلی بہم پہنچا رہی ہے ٭

۴۔ بابو راجا رام جی جو پہلے دھرم پور میں فارسٹر تھے۔ یہاں سے چلے گئے ہیں۔ ان کے پاس آریہ سماج دھرم پور کی ایک ۲۵ صفحہ کی رسید بک رہ گئی ہے اگر یہ چند سطور ان کی نظر سے گزریں۔ تو وہ خود کتاب مذکور بھیج دیں۔ یا کوئی اور سجن

پروفیسر ونشی دھر زندہ ہیں!

پہلی خبر کی تردید!

کوئٹہ کے زلزلہ کے متعلق جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ پنڈت ونشی دھر جی سناتک گورو کل کانگڑی پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد جن کے متعلق اسی پرچہ کے لیڈنگ آرٹیکل میں یہ سوچنا دی جا چکی ہے کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں۔ مجروحین میں شامل تھے۔ اور اس وقت کوئٹہ میں زیر علاج ہیں۔ یہ خبر سن کر ہمیں بڑی خوشی ہوئی ہے۔ اور ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ انہیں جلد شفایاب کریں ٭

(ایڈیٹر)

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ لاہور کا اعلان

لاہور ۵ جون۔ پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور نے ہر ایک ایسے ہندو بچے کی جو کوئٹہ کے بھونچال سے یتیم ہو گیا ہے پرورش کرنے کا انتظام کیا ہے۔ جہاں کہیں ایسے بچے ہوں۔ وہاں کے سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ یہاں بھیجنے کا پربندھ کریں۔ یہ اناتھ آلیہ پرانے دریا کے پل سے اترتے ہی چونگی کے عین سامنے واقع ہے ٭

(آنریری سکریٹری اناتھ آلیہ ہذا)

آریہ سماج کراچی کا فیصلہ

کراچی ۴ جون۔ آریہ سماج کراچی (کالج سیکشن) کی انترنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں کوئٹہ کے دردناک حادثہ پر اظہار افسوس کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ نیز ہلاک شدگان کی آتماؤں کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ نیز قرار پایا۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے ایک ریلیف پارٹی کوئٹہ جا کر مہا منڈل کی ریلیف پارٹی کے پہلو بہ پہلو مصیبت زدگان زلزلہ کے لئے کام کرے ٭

دہلی میں آریہ سماج ریلیف سوسائٹی کا کام

نئی دہلی ۴ جون۔ کل آریہ سماج کی طرف سے آریہ سماج ریلیف سوسائٹی بنائی گئی آج اس سوسائٹی کے چند ممبروں نے روپیہ لے کر کوئٹہ روانہ ہو جانا تھا۔ مگر وہ ایسا نہ کر سکے کیونکہ حکام ریلوے نے انہیں بتایا۔ کہ جب تک تم ریڈ کراس سوسائٹی سے سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کرو گے کوئٹہ جانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جب ریڈ کراس سوسائٹی کے سکریٹری سے اس سلسلہ میں ملاقات کی گئی۔ تو اس نے بتایا۔ کہ میں اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ گورنمنٹ سے اجازت طلب کرنی چاہئے۔ اس پر چیف کمشنر دہلی کو شملہ میں ٹیلیفون کیا گیا۔ مگر ان کی طرف سے بتایا گیا کہ دہلی سے کوئی ریلیف کمیٹی نہیں جا سکتی۔ اگر تم ضرور جانا چاہتے ہو تو لاہور جاؤ اور وہاں سے اجازت لے کر آگے جانا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سوسائٹی کی ایک باضابطہ میٹنگ شام کو منعقد ہوگی۔ جس میں اس معاملہ پر غور کیا جائے گا۔ اور کوشش کی جائے گی۔ کہ زلزلہ زدہ علاقہ کی طرف سوسائٹی کے آدمی جا سکیں۔ اور وہاں جا کر اچھی طرح دیکھ بھال کر سکیں ٭

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کوئٹہ کے مصیبت زدگان سے

اظہار ہمدردی :- میانی۔ ۳ جون۔ آریہ سماج مندر میں عام ہندو جنتا نے اکٹھے ہوکر کوئٹہ کی ناگہانی آفت پر اظہار افسوس کا ریزولیوشن پاس کیا۔ نیز زخمیوں کے بچاؤ کے لئے اور مصیبت زدگان اور پس ماندگان کی شانتی کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔

(نامہ نگار)

شوک سماچار :- نہایت رنج اور شوک کا سماچار ہے کہ لالہ بسنت لال جی بانی آریہ سماج اپرہ منگل وار ۵ ار جیٹھ سمت ۱۹۹۲ کو سورگباش ہو گئے۔ سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔

(منتری آریہ سماج اپرہ۔ ضلع جالندھر)

آریہ سماج ڈلہوزی صدر کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج ہذا کا وارشک چناؤ ۲۷ مئی ۱۹۳۵ء کو حسب ذیل ہوا۔

پردھان لالہ کنہیا لال جی + اپ پردھان لالہ نانک چند جی۔ منتری لبھالی + اپ منتری مہاشہ سنت رام جی + خزانچی لالہ ہیرا لال جی سیکرٹری + لائبریرین پنڈت الیٹور چند رجی +

ممبران انترنگ سبھا :- لالہ پورن چند۔ لالہ رام داس جی اور پنڈت منشو لال جی +

میجر آریہ ویر دل یا (؟) لالہ رام داس جی +

منتری " " " پنڈت منشو لال جی +

خزانچی " " " مہاشہ گیان چند جی

ممبر " " " " گورنشنکر جی

لبھالی منتری آریہ سماج ڈلہوزی
(صدر)

"آریہ مسافر" کا خاص نمبر

۳۰ جون ۱۹۳۵ء کو "آریہ مسافر" کا خاص نمبر اشاعت پذیر ہوگا۔ جس میں ان شہیدوں کے حالات لکھے جائیں گے۔ جنہیں دیگر مذاہب کے پیروؤں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرنا پڑا۔

آریہ سماج کے چوٹی کے ودوان اس نمبر کے لئے مضامین بھیج رہے ہیں۔ اس میں کئی شہرۂ آفاق شعراء کی نظمیں بھی ہوں گی۔ یہ پرچہ بالخصوص ہوگا۔ جو بھائی ابھی سے گراہک بن جائیں گے۔ انہیں یہ پرچہ مفت دیا جائے گا۔ قیمت فی پرچہ ۲ر۔ اشتہار دہندگان کو ابھی سے جگہ ریزرو کرا لینی چاہئے +

(مینیجر "آریہ مسافر" لاہور)

کوئٹہ کی تباہی سے آریہ جگت میں ہیجان

پنڈت ٹھاکر دت جی شرما پردھان کوئٹہ ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور لکھتے ہیں کہ :-

"کوئٹہ کے دردناک حالات کی خبر سن کر تمام پنجاب کے آریوں میں اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی سیوا کا جذبہ اُمڈ آیا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی طرف سے پہلی ریلیف پارٹی یکم جون ۱۹۳۵ء کو کوئٹہ کے لئے روانہ ہوئی۔ اس وقت کئی بھائی سٹیشن پر پہنچے کہ انہیں بھی سیوا کے لئے پارٹی کے ساتھ بھیجا جائے۔ آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے بھی پانچ بھائی جانے کے لئے تیار تھے۔ اور آریہ سماج نے پچاس روپے خرچ کے لئے منظور کئے۔ سبھا کے پاس انیک والنٹیروں نے سیوا کرنے کے لئے اپنے نام دئے ہیں۔ جن میں ڈاکٹر بھی ہیں۔ آریہ سماج میاں چنوں کا تار ملا ہے۔ کہ ایک سجن آریہ بھائی کوئٹہ جانے کے لئے اپنے خرچ پر تیار بیٹھے ہیں۔ سبھا جب چاہے۔ بھیج دے۔ آریہ سماج ملتان نے اطلاع دی۔ کہ دس والنٹیر سیوا کے لئے حاضر ہیں۔ اور بالخصوص آریہ سماج نے اس فنڈ میں دینا منظور کیا ہے۔ سفر ورزش سے بھگت دھنا مل جی آریہ معہ ۵۰ والنٹیروں کے سیوا کے لئے حاضر ہیں۔ لدھیانہ۔ کیمبل پور۔ گجرات۔ قلعہ دیدار سنگھ آدی کے آریہ بھائیوں نے بھی کوئٹہ جانے کے لئے اپنی سیوائیں پیش کی ہیں +

آریہ ساردیشک سبھا دہلی کا تار آیا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کوئٹہ بھائیوں کی پوری پوری امداد کرے۔ ساردیشک سبھا اپنی طرف سے پنجاب سبھا کو پوری سہایتا دے گی۔ آریہ بھائیوں کی سوچنا کے لئے نویدن ہے۔ کہ پہلی ریلیف پارٹی کے کوئٹہ پہنچنے کی ابھی اطلاع نہیں آئی۔ اخباروں میں نکلا ہے۔ کہ ریلیف پارٹیاں سکھر میں روکی ہوئی ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کو کوئٹہ جانے کی اجازت مل جائے۔ جو آریہ بھائی سیوا کے لئے تیار ہیں۔ ان کو چاہئے۔ کہ انتظار کریں۔ جس وقت ریلیف پارٹیوں کو کوئٹہ جانے کی اجازت ملی۔ اس وقت سبھا کی طرف سے بھی مزید ریلیف پارٹیاں بھیجی جائیں گی۔ اس وقت جو بھائی تیار ہیں۔ انہیں روانہ ہونے وقت اطلاع دے دی جائے گی۔ آریہ بھائیوں کو اس وقت اپنے اپنے استھان پر کوئٹہ سہایتا فنڈ کے لئے دھن جمع کرنا چاہئے۔ اور جتنا جتنا دھن جمع ہوتا جائے۔ وہ ساتھ ساتھ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام بھیجتے جائیں +

گوروکل بیٹ سوہنی (گجرات) ضلع مظفر گڑھ کیلئے اپیل

یہ گوروکل سورگیہ پنڈت گنگا رام جی کی ایک پوتر یادگار ہے۔ پنڈت جی کی بہار دک اچھیا تھی۔ کہ یہ گوروکل اوٹ اوستھا کو پراپت ہو۔ اور اناتھوں اور غریبوں کو نشلک سنسکرت کی پوتر تعلیم دینے کا ایک بڑا بھاری مرکز بنے۔

آج کل مذکورہ گوروکل میں چترکتو شری نیت گوروکل کانگڑی کی پاٹھ ودھی مقرر ہے اس سے آگے بچوں کو پڑھایا جاتا ہے۔ وشارد اور شاستری کے امتحانات کے واسطے تیار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ پچھلے تین سالوں میں گوروکل کا نتیجہ سارے پنجاب میں بہت اچھا رہا ہے۔ اس ورش بھی گوروکل کی اور سے پانچ برہمچاری پراگیہ پریکشا میں اور دو ودیارتھی شاستری پریکشا میں شامل ہوئے ہیں۔ جو اپنی یوگیتا اور سامرتھ کے انوسار بہت اچھے پرچے کر آئے ہیں +

ودیالیہ وبھاگ کی پریکشائیں ماہ اپریل میں ختم ہو گئی تھیں۔ امتحانات کے دنوں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر پدھارے تھے۔ پریکشا پرنام کے متعلق جو ریمارکس انہوں نے دئے ہیں۔ وہ آریہ جنتا کے سمکش نیچے اُلیکھت کئے دیتا ہوں :-

"اس سمے ودیالیہ اور مہا ودیالیہ دونو وبھاگوں میں چھٹیاں ہو چکی ہیں۔ جو ۱۵ جیٹھ سے یکم ساون تک رہیں گی۔ آشا ہے۔ ان دنوں گوروکل کی اور سے ایک ڈیپوٹیشن دھن سنگرہ کے لئے ڈیرہ غازیخان وغیرہ کے علاقہ کی طرف دورہ کریگا۔ گوروکل تمام دلیش اور جاتی کا ہت چاہنے والے آریہ سجنوں سے پوری آشا رکھتا ہے۔ کہ وہ اپنے اس پیارے کل کے اُدھار و چار دنا و پرشارتھ پرشن کاریہ کو درشٹی میں رکھتے ہوئے اس کے سیوکوں کی پوری پوری امداد فرما دیں"

آریہ سماج راجن پور کے سماچار :-

آریہ سماج راجن پور نے اپنی ۳ جون ۱۹۳۵ء کی ایک میٹنگ میں سرو سمتی سے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے :-

۱۔ آریہ سماج راجن پور لالہ دیو راج جی بانی کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے پس ماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے :-

۲۔ سرییان لالہ ڈالو رام جی بتھرہ راجن پور نواسی کی مرتیو پر آریہ سماج راجن پور شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے پس ماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے :-

۳۔ ڈاکٹر آتما نند جی سابق کپتان آئی۔ ایم۔ ایس۔ ڈیرہ غازیخان کی ماتا کی مرتیو پر آریہ سماج راجن پور شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے پس ماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے :-

۴۔ آریہ سماج راجن پور آریہ ودواہ بل کی جو اسمبلی میں پیش ہوا ہے۔ حرف بحرف تائید کرتا ہے :-

(منتری آریہ سماج راجن پور)

گوروکل کانگڑی کی مصیبت زدگان کوئٹہ کے لئے ہمدردی :-

گوروکل کانگڑی و مشو ودیالیہ کے ودیارتھیوں اور پروفیسروں نے گوروکل سبھا میں کوئٹہ کے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے فیصلہ کیا ہے۔ کہ گوروکل کا ہر ایک ملازم اپنی آمدنی کا دس فیصدی حصہ مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے دے۔ برہمچاریوں نے بھوکے رہ کر اور اپنے کپڑوں کے خرچ میں کمی کر کے روپیہ جمع کیا ہے۔ اس طرح جمع شدہ رقم چھ صد روپیہ سے زائد ہو گئی ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آچاریہ رام دیو جی کو کوئٹہ لکھا گیا ہے۔ کہ آپ جو بھی ہو تو ودیالیہ کے ودیارتھی اپنی خدمات دینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ جب ان کی ضرورت ہو۔ اسی وقت ان کو تار دے کر بلا لیا جائے +

(سپرنٹنڈنٹ پرنسپل گوروکل کانگڑی)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے!

ہم کر یش اور ... کے بھاگی ... ہوں گے :-

دھرم دیو آچاریہ گوروکل بیٹ سوہنی
ڈاکخانہ بیٹ سوہنی گجرات۔ ضلع مظفر گڑھ

Collection. Digitized by S3 Foundation USA

افغانستان میں ہندو تیرتھ اور دیگر ہندو عجائبات

افغانستان جس کے باشندے صدیوں سے مسلمان چلے آتے ہیں۔ کسی زمانہ میں ہندوؤں کا ملک تھا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہاں ہندوؤں کے زمانہ کے مندر۔ بت۔ سنسکرت کے کتبے اور پرانے کھنڈرات اب تک موجود ہیں۔ اور اس کے ایک علاقہ میں تو اب تک ہندوؤں کی آبادی ہے۔ جو ہندو مذہب کے قائل ہیں۔ ہندوؤں کے زمانہ کے جو عجائبات اب تک وہاں موجود ہیں۔ ان میں سے بعض کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ॥

چکر ہر وقت گھومتا رہتا ہے

قندھار کے علاقہ میں ایک غار ہے جسے شمشیر غار کہتے ہیں۔ اس کے مرکز میں ایک گول چکر ہے۔ جو لوہے سے بنایا گیا ہے۔ اور اس کے چاروں طرف تلواریں لگی ہوئی ہیں۔ یہ چکر بڑی تیزی کے ساتھ حرکت میں رہتا ہے۔ اور ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہیں تھمتا ہے۔ صدیاں گزر گئیں لیکن وہ برابر گھومتا رہتا ہے۔ معلوم نہیں کہ وہ کونسی ترکیب ہے۔ جس کے ذریعے سے وہ ہر وقت حرکت میں رہتا ہے۔ بڑے بڑے سائنسدان اس راز کو معلوم نہیں کر سکے ॥

پانی پینے سے بھنگ جیسا نشہ

قندھار کے علاقہ میں ایک پہاڑی ہے۔ جسے اب "شیو ملان" کہتے ہیں۔ لیکن قدیم زمانہ میں اس کا نام "شیو بھولے" تھا۔ اس پہاڑی میں ایک گپھا ہے۔ جس سے ہندو انجنیری کا کمال ٹپکتا ہے۔ آپ اس میں تمام دن چکر لگائیں۔ لیکن گپھا ختم ہونے میں نہیں آئے گی جب آپ باہر آنا چاہیں۔ تو دروازہ آپ کے بالکل قریب آ جائے گا۔ یہ گپھا افغانستان کے ہندوؤں کا سب سے بڑا تیرتھ ہے۔ وہاں ہر سال میلہ لگتا ہے۔ گپھا کی چھت سے سبزی مائل پانی ہمیشہ ٹپکتا رہتا ہے۔ اور "شیو لنگ" کی صورت اختیار کرتا جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ ٹپکنے لگتا ہے۔ اور گپھا کی تہ میں غائب ہو جاتا ہے۔ اس میں سے ایک چلو پانی پینے سے بھنگ جیسا نشہ ہو جاتا ہے۔ شاید اسی وجہ سے ہندوؤں نے پہاڑی کا نام "شیو بھولے" رکھا تھا ॥

تالاب جس کی تہ میں چشمے ہیں

اسی غار کے اندر ایک تالاب ہے۔ اس کی تہ میں قدرتی چشمے ہیں۔ اور ان ہی سے تالاب میں پانی آتا رہتا ہے۔ تالاب میں ہندو اشنان کرتے ہیں۔ غار کے ایک حصہ میں قدیم زمانہ سے لوہے کی چادر لگی ہوئی ہے۔ جو آگ سے ہر وقت گرم و سرخ رہتی ہے۔ اس کے نزدیک کسی کو جانے کی مجال نہیں۔ اس کی دوسری طرف قدرتی طور پر ہر وقت آگ روشن رہتی ہے۔ مگر یہ راز آج تک کسی کو معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ یہ آگ کیوں اور کس وجہ سے روشن رہتی ہے۔ جسے لوہے کی چادر سے ڈھانپ دیا گیا ہے ॥

گائے کی مورتی

اس غار میں گائے کی پتھر سے بنی ہوئی خوبصورت مورتی ہے۔ جس کے یاتری درشن کرتے ہیں۔ غار میں جا بجا پتھروں سے بنی ہوئی دوکانیں ہیں۔ جن میں پتھر کی مورتیاں ہیں۔ اور دوکاندار بھی پتھر کے ہیں۔ پتھر کے تھال پتھر کی بنی ہوئی مٹھائی و مٹھائیوں سے پتھر ہوئے ہیں۔ ہر نمونہ کی مٹھائی موجود ہے۔ اور جلیبیاں بالکل اسی شکل کی ہیں۔ جیسی کہ ہندوستان میں بنائی جاتی ہیں ॥

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہَون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پُوتر اور ویدک ریتی پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ॥

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت سنتو ایجنسی سنتو نگر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ)

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ داؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

دماغ کی طراوت

کیش راج (REGD)

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں ایسڈ آئیل مطلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دوسرے تیلوں کی نسبت یہ زیادہ فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں۔ بلکہ دوا آمیز بھی ہے۔ دماغ کو تر و تازہ رکھنے اور بالوں کو مضبوط کرنے میں یہ بہترین ہے۔ اس سے خشکی اور روسی دفع ہوتی ہے۔ انہی صفتوں کے باعث متعدد نمائشوں سے تمغے اور سارٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں۔ استعمال کر کے فائدہ اٹھائیے ॥

قیمت فی شیشی پندرہ آنے ۱۵/
ڈاک محصول دس آنے ۱۰/
نمونہ کی شیشی صرف تین آنے ۳/
جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے ॥

ڈابر سامان زیبائش کے نمونہ کا بکس (Regd)

ہم نے روزمرہ استعمال کی کارآمد چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے۔ تاکہ ہمارے ہاں کی مفید اشیاء تھوڑے ہی صرفہ میں آزمائی جا سکیں۔ اس میں حسب ذیل چیدہ آٹھ قسم کے سامان بطریق نمونہ رکھے گئے ہیں :-

۱۔ دنت منجنا (دانت کا منجن)
۲۔ کیش دھونا (سر دھونے کا پوڈر)
۳۔ کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)
۴۔ مہک صابون (خوشبودار دوا آمیز)
۵۔ سہارن اسنو (خوبصورتی کے واسطے)
۶۔ سہارن پوڈر (غازہ)
۷۔ اوٹو سہارن (عطر دل آویز)
۸۔ ڈابر مسک لونڈر (مشک آمیز ایسنس)

قیمت فی بکس عہ/ ۔ محصول ڈاک دس آنے +

نوٹ { دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ॥

لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں

ہندمیں وینبلر رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد گرنٹیڈ تعمیل۔ قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے ॥

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی ॥

Suleman Umar & Co Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ॥ (منیجر)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان عہ/ جمالستان للعہ/ (محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورو کل آیورویدک فارمیسی

برہمی بوٹی
ایک بے نظیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے

برہمی تیل اکسیر
سر درد ... کے لئے
نہایت مفید ہے

جیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے بچے بوڑھوں کو تازہ کرتا ہے
کھانسی - دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے قیمت للعہ سیر

ہیم سندر سرمہ ہزاروں مریض اس کی بدولت آنکھیں پا چکے ہیں اس کے استعمال سے آنکھیں چمکدار قدرتی ہو جاتی ہیں ۔ کبھی نہیں دکھتیں ۔ سرخی جالا وغیرہ ضعف دور ہو جاتے ہیں قیمت صرف ۲ روپے تولہ

فہرست ادویات مفت

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

شریمان جی نمستے -
آپ کا سرمہ آنکھوں کے واسطے از حد مفید ہے ۔ سوائے اس کے آرام ہونا مشکل ہے ۔ براہ مہربانی ایک شیشی جلد بھیج دیں
(دستخط) میسرز سیکائی سٹورس ۔ سیکانگ (ایپر برہما)

جناب منیجر صاحب نمستے
آپ کا سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ۔ اس سے بڑھکر شاید ہی کوئی سرمہ ہو گا میری عینک لگانے کی عادت چھوٹ گئی نہایت مشکور ہوں ۔
(دستخط) نتھو رام دیوان چند بینکرس ۔ کرتار پور (جالندھر)

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ ۔ گورو کل کانگڑی ۔ ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لدھیانہ ۔ شری پنڈت ونشنو دت جی لنکا اوشدھالیہ کوچہ لاٹو مل ۔۔۔۔ ہردوار ۔ شدھ کھادی بھنڈار ۔ موتی بازار
بہاول نگر ۔ مہاشہ جیٹھانند جی آریہ اوشدھالیہ ۔۔۔۔ پشاور شہر ۔ مہاشہ برج لال جی لگرا بینڈ سنز چوک یشم گراں
شملہ ۔ شری رگھو چند جی ٹھاکر برادرس لوئر بازار ۔۔۔۔ سلطانپور لودھی ۔ شری سنت رام جی

... Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت: سالانہ للعہ .... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی عہ ...... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳ | اتوار ۲ - اساڑھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۶ جون ۱۹۳۵ء - دیانند آبد ۱۱۱ | SUNDAY 16th JUNE 1935 | نمبر ۲

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ✤

۲- ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ✤

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ✤

۴- ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروڈا اُدیت رہنا چاہیے ✤

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہییں ✤

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ✤

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیے ✤

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے ✤

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے ✤

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ✤

ایشور ستتی

گل و گوہر تو کیا ہر شے میں ہے جلوہ عیاں تیرا
خدایا بے نشاں ہو کر ملا ہم کو نشاں تیرا

ترے ابرِ کرم سے پرورش مخلوق پاتی ہے
الٰہی جا بجا ہے فیض کا دریا رواں تیرا

پکارا دیر میں ناقوس سے تجھ کو برہمن نے
حرم میں نام زاہد نے لیا وقتِ اذاں تیرا

شرر پتھر سے نکلا جب تو ہم کو یہ ہوا ثابت
کہ ہر ذرہ میں پنہاں ہو گیا حسنِ نہاں تیرا

فنا ہو جانے والے کارخانے ہیں زمانے میں!
رہے گا نام باقی مالکِ کون و مکاں تیرا

تیری موجودگی ہر شے میں جزو کل سے ثابت ہے
مگر حسرت ہے پھر بھی تو نہیں ملتا نشاں تیرا

کرم اے ابرِ رحمت تشنہ کامانِ محبت پر
مدد اے موجِ شفقت جاں بلب ہے نیم جاں تیرا

گناہ سب بخش دینا فضل سے اکبر کے اے قادر
بھروسہ ہے اسے اے مالکِ ہر دو جہاں تیرا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سندھ پرانت میں ہتیہ چھبنی جی کا پرچار

ہتیہ چھبنی جی آریہ سماج مراد آباد کے اتسو سے فارغ ہو کر ۱۵ مارچ کو سندھ میں آ گئے۔ اور ارجون تک پورا ایک ماہ آپ نے اس علاقہ میں ویدک دھرم کا ناد بجایا۔ چنانچہ سب سے زیادہ پرچار آپ نے حیدر آباد میں کیا۔ یہاں کے سیٹھ ساہوکار جن کی دوکانیں جاپان سماٹرا جاوا۔ سنگاپور وغیرہ ممالک میں بھی ہیں۔ ان میں سے کئی اپنے وطن کو واپس آئے ہوئے ان ممالک میں ہتیہ جی کے پرچار اور کاریہ سے پربھاوت ہو گئے تھے۔ انہوں نے ہتیہ جی کو مجبور کیا۔ کہ وہاں چند روز ٹھہر کر پرچار کریں۔ چنانچہ حیدر آباد میں ہتیہ جی نے حسب ذیل ویاکھیان دئے تھے۔

چھ ویاکھیان کالج سماج کے ادھین میونسپل ہال میں۔ سترہ ویاکھیان گورو کے نگر میں تین ویاکھیان مخصوصاً نیکل ہال میں انگریزی زبان میں۔ تین ویاکھیان آریہ سماج گوروکل سیکشن کے اتسو پر۔ دو ویاکھیان استری پریم میں (کل ۳۱ ویاکھیان)

حیدر آباد کے سیٹھ اننت شردھا اور بھگتی کے بھاو پرگٹ کرتے تھے۔ چار ویاکھیان ہتیہ جی نے کراچی آریہ سماج میں دئے۔ ایک ویاکھیان کراچی کی ٹاؤن آریہ سماج میں دیا۔ تین ویاکھیان میر پور خاص، آریہ سماج کے جلسہ پر دئے۔ پھر سکھر میں دو ویاکھیان دئے۔ اور ایک ویاکھیان ماڈل ہائی سکول میں دیا۔ اس پرکار ایک ماہ میں آپ نے ۴۲ ویاکھیان دئے۔ آپ نے اپنے ویاکھیانوں میں مغربی تہذیب۔ فیشن پرستی۔ مخلوط تعلیم اور فضول رسومات کے برخلاف اندولن کرتے۔ اور ان کے برے نتائج سے آگاہ کر کے ستیہ سناتن ویدک دھرم پر چلنے کا اپدیش کرتے تھے۔ اب ہتیہ جی پنجاب آ رہے ہیں۔ آپ جہلم۔ راولپنڈی اور پشاور پرچار کرتے ہوئے کشمیر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں:۔

(روشن لال سابق منتری آریہ یوبک سماج ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

امراضِ معدہ کا موسم

یہی ہے اور معدہ کی امراض میں سب سے خوفناک ہیضہ ہے لہٰذا

"امرت دھارا"

چونکہ معدہ کی کل امراض اور اس خطرناک مرض کے لئے بہترین حفظِ ما تقدم

کامیاب علاج ہے

متواتر استعمال کرتے رہیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ آٹھ آنے

احتیاط نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ کھانے کے بعد تشویش اور بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:۔ "امرت دھارا" ۳۲ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

آریہ سماج میرپور کے سماچار

(۱) لالہ لکھمن لال جی وکیل کے سپتر کا منڈن سنسکار پوتر ویدک ریتی سے ہوا۔ حاضرین کا دان سے سنسکار کیا گیا۔ اور سے دان فنڈات ذیل کو دیا گیا:۔

گروکل سکھر ۵/۔ بھوپال فنڈ ۵/۔ استری سماج ۲/۔ آریہ سماج ۱/۔

(۲) لالہ نند لال کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا:۔

(۳) آریہ کنیا پاٹھشالہ کے شاندار نتائج:۔

انسپکٹرس صاحبہ نے پانچویں جماعت کی لڑکیوں کا سالانہ امتحان لیا جس میں ۱۳ سے ۱۲ پاس ہوئیں نیز انسپکٹرس صاحبہ نے لاگ بک میں بہت ہی اعلیٰ رائے کا اظہار فرمایا:۔

امتحان مڈل میں ۲ لڑکیاں بیٹھیں جن میں سے ۲۲ پاس ہوئیں۔ حالانکہ پچھلے ورش ہیڈ ادھیاپکا کی نسبتی بخش انتظام نہیں ہو سکا تھا۔ اب شریمتی سیتا دیوی جی نے جو کہ ریاستی گورنمنٹ مڈل سکول کی ہیڈ ادھیاپکا رہ چکی ہیں ہیڈ ادھیاپکا کا چارج لے لیا ہے:۔

(۴) گروکل بھوپال فنڈ کے لئے جملہ سبھاؤں اور سوسائٹیوں کی طرف سے تقریباً ۱۰۰ روپیہ فنڈ میں ہو چکا ہے:۔

جاٹ ور کی ضرورت

جاٹ خاندان کی سولہ سالہ سوشیل کنیا کے لئے جو مڈل شرینی تک آریہ بھاشا اور انگریزی پڑھی ہوئی ہے۔ اور گھر کے کام کاج و سوئی سلائی کے کام میں بخوبی واقف ہے۔ ایک جاٹ خاندان کے کنوارے برسر روزگار یا متعلم کالج عمر ۲۵ سال آریہ وچار کے نوجوان کی ضرورت ہے۔ اطلاع جالندھر ہوشیار پور اور لدھیانہ کو ترجیح دی جائیگی۔ منشی رام داس ۲۳۱ سوبا برن روڈ پوسٹ الون رنگون (برہما)

ور کیلئے کنیا یا ودھوا کی ضرورت

میرے ایک متر جین اگروال گرگل گوت عمر ۴۲ سال خیالات کے پکے آریہ سماجی کے لئے جن کی پہلی استری کا دیہانت ہو چکا ہے۔ ایک سوشیل ودھوا یا کنواری کنیا کی ضرورت ہے۔ ور کے والدین زندہ ہیں۔ آمدنی ۲۰۰ روپیہ ماہوار ہے دہلی شہر میں کافی غیر منقولہ جائداد رکھتے ہیں لڑکی کی عمر ۲۰ سال سے کم نہ ہو۔ ودھوا کو ترجیح دی جائیگی۔ لیکن عمر کا لحاظ ضرور رکھا جائیگا۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں:۔ گنگا سہائے نئی سڑک دہلی

بالکل نئی تصنیف

رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی

یہ رسالہ بتا سکیگا

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کر کے نوجوان بنانے کے لئے اٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیں

ویدیا شاستری منی شنکر گووند جی ہالک آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲/ جمالستان ۱/ (محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش:۔ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت۔ انگریزی انوواد۔ نوین سنسکرن۔ بڑھیا کاغذ و چھپائی۔ غیر مجلد ۱/۸۔ مجلد ۲/۸:۔

دی فونٹین ہیڈ آف ریلیجن:۔ منشی گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری کرت۔ انگریزی پڑھے لکھوں کو ویدک دھرم کی سرشٹھتا سمجھانے کے لئے انوپم ہے۔ مجلد ۱۲/:۔

دی ہیٹن پرنسپل آو آریہ سماج:۔ شری نند لال جی کرت۔ اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ مولیہ ۶/:۔

دی آریہ فلاسفی:۔ اس اننت آبھوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر دئے ہوئے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے۔ یہ ویاکھیان اجمیر اردھ شتابدی پر چند چیدہ ودوانوں نے دئے ہیں۔ مولیہ ۶/:۔

دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ ہیومن پرابلم:۔ اس میں پنڈت کیشو دیو گیانی نے آریہ درشٹی سے ہریجن سمسیا کو سلجھایا ہے۔ مولیہ ۲/۔

دی آؤٹ لائنز آو آریہ سماج:۔ نرسی گیانی جی کرت۔ سنگھوں کا بچوں آموی میں بانٹنے کے لئے اننت آبھوگی ہے۔ مولیہ ۱/:۔

پتہ:۔ منتری آریہ سماج مدراس

Collection. Digitized by S3 Foundation

سنسار کی گتی

کانگرس کے آئندہ اجلاس کے سلسلہ میں تیاریاں

لکھنؤ - ۱۲ر جون - اب جبکہ اس امر کا فیصلہ ہو گیا ہے - کہ انڈین نیشنل کانگرس کا ۴۹ واں اجلاس لکھنؤ میں منعقد کیا جائے - استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بھرتی کرنے کا کام نہایت جوش و خروش سے شروع کر دیا گیا ہے - استقبالیہ کمیٹی کی باضابطہ میٹنگ ۱۶ جولائی ۱۹۳۵ء کو ہو گی جبکہ استقبالیہ کمیٹی کے عہدیدار منتخب کئے جائیں گے - گزشتہ رات شہر کے کانگرسی کارکنوں کی ایک میٹنگ کانگرس کے دفتر میں ہوئی - اور چند عارضی سب کمیٹیاں بنائی گئیں - اس میٹنگ میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا - کہ فنڈ اکٹھا کرنے کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے ۱۶ر جون کو سرکردہ شہریوں کی ایک میٹنگ بلائی جائے - اجلاس کے لئے موزوں جگہ کا سوال بھی کانگرسیوں کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے - دو جگہیں ہیں - جہاں اجلاس منعقد کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ گورنمنٹ منظوری دے دے - ایک وکٹوریہ پارک ہے - اور دوسری لکھنؤ کے نزدیک واقعہ انڈسٹریل رقبہ ہے - دونوں لکھنؤ امپروومنٹ ٹرسٹ کی ملکیت ہیں - یہاں یہ عام خیال پایا جاتا ہے - کہ وکٹوریہ پارک میں اجلاس منعقد کرنے کی اجازت نہیں ملے گی - کیونکہ چند دن ہوئے - ٹرسٹ نے یہاں کانگرس کے ایک جلسہ کے انعقاد کی اجازت نہیں دی تھی - جبکہ تمام صوبجاتی لیڈر یہاں آئے ہوئے تھے - بیان کیا جاتا ہے - کہ آخری فیصلہ ٹرسٹ کے ہاتھ میں نہیں ہے - اور کانگرس اس معاملہ کو لوکل سیلف گورنمنٹ تک لے جائے گی ۔

آریہ سماجوں کے لئے ضروری اطلاع

جیسا کہ اخبارات اور پہلے بھیجی گئی سبھا کی اپیل کے ذریعہ آپ کو معلوم ہو چکا ہے - اس سبھا نے کوئٹہ مصیبت زدگان کی امداد کا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے - کوئٹہ سے زلزلہ کی تباہی کی خبر آتے ہی سبھا نے پنڈت گیان چند جی کی زیر سرکردگی والنٹیروں کی ایک پارٹی کوئٹہ کو روانہ کر دی تھی - انہوں نے وہاں پہنچ کر مصیبت زدگان کی امداد کا کام بڑی جانفشانی اور لگن سے کیا - دو ہزار سے زیادہ خرچ وہاں ہوا - مصیبت زدگان کو بلا جلت دئے گئے - جن کو نقد روپیہ کی ضرورت تھی ان کو نقد روپیہ بھی دیا گیا - لاہور ریلوے سٹیشن پر کوئٹہ سے آمدہ افراد کی سیوا اور سبھا کی گئی دودھ لسی - پھل اور بھوجن وغیرہ کا پربندھ کر دیا گیا - اور لاوارث یتیم دیویوں اور بچوں کی رکھشا کا کام بھی کیا گیا - اور گورودت بھون میں ۵۰ زخمیوں کے لئے Beds چارپائیاں بستر اور علاج معالجہ کا پربندھ کر دیا گیا - اس طرح بھی تقریباً ۲۰۰۰ روپیہ خرچ آیا - اس مصیبت کے متعلق فوراً کرنے والا کام تقریباً سماپت ہو چکا ہے - اب سب سے بڑا کام جس کی زیادہ ضرورت ہے - اور جس کے لئے بے شمار روپیہ چاہیئے - وہ ہے وہاں کے اناتھ بچوں کی رکھشا - پالن پوشن - اور بیواؤں کی امداد - آپ کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ دھن اکٹھا کرنے کا کام بڑی لگن اور اتساہ سے جاری رکھیں - اور جتنا جتنا دھن وصول ہوتا جائے - وہ سبھا کے دفتر گورودت بھون میں بھیجتے جائیں ۔

۲ آپ کے ہاں کوئٹہ سے بچے ہوئے جو لے بناہ استری پرش پہنچے ہوں ان کی ایک فہرست تیار کر کے اس دفتر میں بھیجنے کی کرپا کریں - اور اس میں یہ لکھنے کی کرپا کریں - کہ آپ کے آریہ سماج نے ان کی امداد کا کیا کیا کام کیا ہے - جن بے بناہ استری پرشوں اور بچوں کو اب بھی کچھ وقت تک لگاتار سہائتا کی ضرورت ہے - ان کی فہرست بھیجنے کی کرپا کریں - جنہیں اس بات کا ورن ہو - کہ کس کس کو کس کس طرح کی امداد کی ضرورت ہے

۳ ان سجنوں سے معلوم کر کے ایک فہرست اس طرح کی بنا کر بھیجنے کی کرپا کریں - کہ جس سے معلوم ہو - کہ ان کے پاس کتنی جائداد کس کس طرح کی تھی ؟ جس سے وہ زلزلہ کے کارن محروم ہو گئے ہیں - ان کے claims رسکروٹری کوئٹہ ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - گورودت بھون لاہور کے پاس بھجوانے کی کرپا کریں ۔

مالیہ میں ۱۷ لاکھ روپیہ کی معافی

شملہ - ۱۲ر جون - ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے - کہ پنجاب گورنمنٹ فصل ربیع کے مالیہ میں معافی کا عنقریب اعلان کرنے والی ہے - معافی ۱۷ لاکھ روپیہ سے زیادہ کی جائے گی - اور اجناس کے نرخوں میں کمی اور فصل کی خرابی کو مدنظر رکھ کر کی جائے گی - یہ معافی ۴ لاکھ روپیہ کی اس معافی کے علاوہ ہے - جو ۱۹۳۵ء میں لوئر باری دوآب کے اضلاع ملتان اور منٹگمری میں کی گئی تھی ۔

فورٹ سنڈیمن خالی نہیں ہو رہا

منتری جی برج لال منتری آریہ سماج فورٹ سنڈیمن لکھتے ہیں - کہ :-

" اخبارات میں شائع ہوا ہے - کہ فورٹ سنڈیمن خالی ہو رہا ہے - اس خبر میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں - یہاں زلزلہ وغیرہ آنے کا کوئی خطرہ نہیں - برعکس اس کے کوئٹہ کے بہت سے لوگ یہاں پناہ گزین ہو رہے ہیں - بلوچستان میں یہ ایک ایسی جگہ ہے - جو زلزلہ کے اثرات سے محفوظ ہے ۔

۷ مسلمانوں کو سزائے جرمانہ یا قید

کراچی - ۱۰ر جون - سٹی مجسٹریٹ نے آج نالے کے قبرستان کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا - واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں - کہ سات مسلمان کسان اس زمین میں جسے ہندو کہتے ہیں کہ ہندو بچوں کو دفن کرنے کی جگہ ہے - ہل چلا رہے تھے - اس پر ہندوؤں نے مداخلت کی - اور حکام کی امداد طلب کی - جس کے نتیجہ کے طور پر پولیس نے ۷ ملزمان کا چالان کر دیا - ملزمان نے فعلِ جرم سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ زمین متنازعہ فیہ انہوں نے دو سال کے لئے ٹھیکہ پر لی تھی - مجسٹریٹ نے ملزمان کو تین سو روپیہ جرمانہ یا تین ماہ قید سخت کی سزا دی - اس مقدمہ سے گہری دلچسپی پیدا ہوئی تھی - مجسٹریٹ نے خود موقع کا معائنہ کیا ۔

خط و کتابت کے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں ۔

کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کا دوبارہ نفاذ

شملہ - ۱۲ر جون - پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے گرمائی سیشن کے ترمیم شدہ پروگرام سے معلوم ہوتا ہے - کہ اجلاس ۲۹ر جولائی کو شروع ہو گا - اور دو ہفتے رہے گا - پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے - کہ کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کو از سر نو نافذ کیا جائے - مگر اس کی دفعات کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ۔

ریاست گوالیار میں خوفناک ڈاکہ

جبل پور - ۱۰ر جون - ریاست گوالیار کے ایک گاؤں سے ایک ڈکیتی کی جس میں بیس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ہے - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہا جاتا ہے - کہ تقریباً چالیس ڈاکو سیٹھ رنگی لال و چمپا لال کے گھر میں داخل ہو گئے - اور گھر والوں کو بری طرح زد و کوب کر گئے - اور ۲۰۰۰۰ روپے کے زیورات لوٹ کر گھر کو آگ لگا دی ۔

گرانٹ میں تخفیف کی بحالی :-

علیگڑھ - ۱۱ر جون - معلوم ہوا ہے - کہ گزشتہ ہفتہ وائسرائے کے ساتھ ملاقات کے دوران میں ڈاکٹر ضیاء الدین وائس چانسلر نے یونیورسٹی کی سالانہ گرانٹ میں تخفیف کو بحال کئے جانے کے سوال پر بحث کی ۔

۱۵۰ ڈاکٹر بیمار ہو گئے

انٹیورپ ۱۰ر جون - فرنچ میڈیکل ایسوسی ایشن کی ضیافت میں دو سو ڈاکٹروں نے شمولیت کی - ان میں سے ایک سو پچاس بیمار ہو گئے ہیں - ان میں سے چند ایک کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے - بیماری کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی - پولیس تحقیقات کر رہی ہے - شبہ کیا جاتا ہے - کہ کسی نے کھانے میں کچھ ملا دیا ہے ۔

پرائیویٹ ملازموں کی فہرست کی تیاری

لاہور - ۱۱ر جون - گوال منڈی پولیس کے آدمی اپنے علاقہ میں پرائیویٹ ملازموں کے نام لکھ رہے ہیں کیونکہ اس قسم کی بہت سی وارداتیں ہو رہی ہیں جن میں کہ نوکر لوگ مالکوں کا نقد روپیہ اور پارچات وغیرہ چرا کر بھاگ جاتے ہیں - بعض لوگ اپنے نوکروں کے نام لکھوانے میں تامل کرتے ہیں - حالانکہ پولیس کا بیان ہے - کہ اس طریقہ سے چوروں کے پکڑنے میں آسانی ہوتی ہے ۔

اپنے یہاں کے وکیلوں کے ذریعہ ایجنٹ ... گرنے ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

صدر انجمن احمدیہ پر حملہ:- پشاور ۱۰ جون۔ پشاور کے ایک مسلم نوجوان نے قاضی محمد یوسف صدر قادیانی احمدیہ جماعت کی پستول سے جان لینے کی کوشش کی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ قاضی محمد یوسف قصہ خوانی بازار میں پیدل جا رہے تھے۔ کہ اس نوجوان نے پیچھے سے آ کر حملہ کر دیا۔ خوش قسمتی سے پستول چل نہ سکا۔ اور ہجوم نے شور مچا دیا۔ لوگوں نے اس نوجوان کو مغلوب کر کے اُسے پولیس کے حوالہ کر دیا۔ اس کی جامہ تلاشی لینے پر اُس کے قبضہ سے کارآمد کارتوس برآمد ہوئے۔ اس کے بعد احمدیہ مسجد میں قادیانیوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قاضی محمد یوسف کو اُن کے بال بال بچ جانے پر مبارکباد دی گئی۔

مصیبت زدہ عورتوں کے ڈبہ پر فائر:- ملتان ۱۰ جون۔ پرسوں رات کی اپ ٹرین کے ساتھ روہڑی ریلوے سٹیشن پر کوئٹہ کی اُن عورتوں کے دو ڈبے لگ گئے۔ جن کے خاوند زلزلہ کی نذر ہو گئے ہیں۔ ان کے کمرہ میں ملتانی سیوا سمتی کے سیوک منشی رام رشیم والا بھی سو رہے تھے۔ شیر شاہ کے نزدیک اچانک ان مصیبت زدہ عورتوں کے ڈبہ میں دھماکہ کی آواز سنائی دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بم پھٹ گیا ہے۔ یا کسی نے گولی چلا دی ہے۔ کارتوس کے چھرے ڈبہ کے ساتھ ٹکرا کر ڈیرہ اسمٰعیل خان کی ایک بیوہ عورت کے پاؤں کے انگوٹھے میں لگے۔ اور اُس نے چلانا شروع کر دیا۔ اور ایک لڑکی بھی زخمی ہوئی۔ شیر شاہ سٹیشن پر انہیں اُتار کر سول ہسپتال میں داخل کیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گاڑی کے ڈبہ پر چھروں کے نشانات موجود تھے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔

یوروپین کو پھانسی:- رنگون ۱۱ جون۔ ایک شخص ای۔ ڈبلیو سکاٹ کو جو اپنے آپ کو یوروپین کہتا تھا۔ رنگون سنٹرل جیل میں پھانسی دی گئی۔ اسے قتل کے ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ سیشن سے سزائے موت ہوئی تھی۔ سکاٹ نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور اس کے چہرہ پر اداسی کا کوئی نشان نہ تھا۔ بڑی شانتی سے وہ پھانسی کی طرف گیا۔

ورکنگ کمیٹی پنجاب کانگرس کا اجلاس:- لاہور ۱۳ جون۔ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۱۴ جون کو ½۵ بجے شام بریڈلا ہال لاہور میں منعقد ہوگا۔

عدالت میں چاقو چل گیا:- بمبئی ۱۱ جون۔ آج پریذیڈنسی کورٹ مازگاؤں میں گزارہ کے دعویٰ کی سماعت کے دوران میں چھرا چل گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ریسپانڈنٹ اسمٰعیل یوسف کو اُس کی بیوی کے کسی حامی نے عدالت میں زخمی کر دیا۔ جس سے وزیٹروں اور وکلاء میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور کچھ وقت تک ابتری پھیلی رہی۔

مسز بمبئی امرت کور کا پران تیاگ برت:- بمبئی ۱۰ جون۔ مسز بمبئی امرت کور اگلے ہفتہ لاہور میں پران تیاگ برت رکھنے کے لئے تیاریاں کر رہی ہیں۔ آپ آج کل ملک کے تمام حصوں میں اپنے سینکڑوں دوستوں اور مداحوں کو الوداعی خطوط لکھنے میں مصروف ہیں۔ آپ ہاتھ سے کتے اور ہاتھ سے بنے ہوئے سوت سے جو آپ کو آسام کی غریب کسان عورتوں نے بھینٹ کیا تھا۔ اپنا کفن خود تیار کر چکی ہیں۔ سکھ حلقوں میں پران تیاگ برت کی خبر سے سخت بے چینی پھیل رہی ہے اور انہیں اس سے باز رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

سندھ کے ایک نامی ڈاکو کو قید:- کراچی ۱۱ جون۔ سیشن جج سکھر نے ایک نامی ڈاکو فضلو کو پانچ سال قید بامشقت کی سزا دی ہے۔ اس کے برخلاف کھیاری نامی گاؤں میں مسلح ڈاکہ ڈالنے کا الزام۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۷ فروری ۱۹۳۳ء کو ڈاکوؤں نے پولیس کا لباس پہن کر ایک متمول دوکاندار کے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔ جب مکان والوں کو پتہ لگا۔ تو انہوں نے داد بیلا مچایا۔ اور گاؤں کے لوگ اُن کی مدد کو آپہنچے۔ ڈاکوؤں نے خطرہ کا احساس کرتے ہوئے گولی چلائی۔ جس سے تین اشخاص زخمی ہوئے۔ وہ کئی ہزار روپے کا مال بھی اُڑا کر لے گئے۔ داؤد ڈکیتی کیس میں فضلو کو سزائے عمر قید ملی تھی۔ جسے اب وہ بھگت رہا ہے۔ داؤد میں ڈاکہ ڈالنے کی پاداش میں فضلو کے دو ساتھیوں کو شاہداد کوٹ میں گزشتہ برس پبلک طور پر پھانسی دے دی گئی تھی۔

مہاشہ سدرشن کو صدمہ:- لاہور ۱۰ جون۔ مہاشہ سدرشن جرنلسٹ کا لڑکا عزیز ستیہ بھوشن جو فرسٹ ایر میں تعلیم پاتا تھا۔ ڈلہوزی میں بعارضہ خسرہ سورگباش ہو گیا ہے۔ ہمیں مہاشہ سدرشن سے اس صدمہ میں گہری ہمدردی ہے۔

کوئٹہ کی تباہی کے متعلق تازہ سماچار

نئے شہر کی تعمیر:- نورا اور پوری کے درمیان کوئٹہ سے پانچ میل جنوب مغرب کو ایک نیا شہر بسایا جا رہا ہے۔ وہاں سرکاری عمارتوں کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔

ویسٹرن کمانڈ کے دفاتر کی تبدیلی:- شملہ ۱۰ جون۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ ماہ جون کے خاتمہ سے پیشتر ویسٹرن کمانڈ کا ہیڈ کوارٹرز کوئٹہ سے کراچی منتقل کیا جائیگا۔ نئے جنرل افسر کمانڈنگ کراچی میں ہی چارج لیں گے۔

بھوپال کمشنر کا تقرر:- شملہ ۱۰ جون۔ مسٹر جی۔ ایں ٹینک فنانشل ایڈوائزر ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ کو سپیشل ڈیوٹی پر بھوپال کمشنر مقرر کیا جائیگا۔

حکومت کی تحقیقات:- شملہ ۱۰ جون۔ حکومت ہند نے کرنل رسل پبلک ہیلتھ کمشنر کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ کہ وہ کوئٹہ میں جا کر وہاں کی صحت کے حالات کا مطالعہ کر کے یہ رپورٹ کریں۔ کہ کب تک کھدائی کا کام پھر شروع کیا جانا ممکن ہے؟

مارشل لاء کا خاتمہ:- شملہ ۱۲ جون۔ سر نارمن کیئر ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچے۔ وہاں سے بذریعہ ٹرین شملہ آئیں گے۔ تاکہ حکومت ہند سے یہ مشورہ کر سکیں۔ کہ مارشل لاء کب ختم کیا جائے۔ اور پھر سول نظم و نسق جاری کیا جائے۔

مجروحین کا اخراج:- شملہ ۱۲ جون۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ زخمیوں کو ہندوستان کے ہسپتالوں میں منتقل کیا گیا ہے۔ اور کوئٹہ میں طبی صورت حالات نارمل ہو رہی ہے۔ اور صفائی وغیرہ کے متعلق خاص انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

جائیداد کی کڑی نگرانی:- شملہ ۱۲ جون۔ گورنمنٹ ہند ان لوگوں کو جن کی جائیداد کوئٹہ میں ملبہ کے نیچے دبی پڑی ہے۔ یہ یقین دلانا چاہتی ہے۔ کہ پرائیویٹ جائیداد کی کڑی نگرانی کی جائیگی۔

وائسرائے زلزلہ ریلیف فنڈ:- شملہ ۱۲ جون۔ وائسرائے کے زلزلہ ریلیف میں ۵۱۶۶۲۸-۱۵-۰ روپیہ اور ۱۵ پونڈ جمع ہو چکے ہیں۔

اینگلو انڈین کی گمشدگی:- رنگون (بذریعہ ڈاک) رنگون کا ایک اور شہری سوموار کو شہر سے پُراسرار طریقہ پر گم ہو گیا ہے۔ اس شخص کا جو اینگلو انڈین ہے نام ہچنس ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بادشاہ کے جنم دن پر گھر سے میدان میں پریڈ دیکھنے کے لئے گیا۔ اور واپس نہ آیا۔ اور باوجود سرگرم تلاش کے ابھی تک اُس کا سراغ نہیں ملا۔

سبھاش بوس کی صحت:- کلکتہ ۱۱ جون۔ مسٹر سبھاش بوس کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ اگرچہ اپریشن کے بعد کی کچھ تکلیف باقی ہے۔ مگر ان کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ تشویش کی کوئی ضرورت نہیں۔ اب پیٹ پر پٹی باندھ کر آپ چل پھر سکتے ہیں۔ آپ کو مشورہ دیا گیا کہ انتڑیوں کے علاج کے لئے کارلس باد جائیں۔ چنانچہ عنقریب آپ وہاں جا رہے ہیں۔

تباہ کن آتشزدگی:- احمد آباد ۱۰ جون۔ آج رات شہر کے ایک نہایت گنجان آباد حصہ کالوپور میں آتشزدگی سے تین مکان جل کر راکھ ہو گئے۔ جس سے تقریباً ۵۰ ہزار روپے کا نقصان ہوا

جرمنی جنگ کرنا نہیں چاہتا:- برلن۔ جرمنی کے وزیر تعلیم ہرسٹ نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس بیان کے متعلق کہ جرمنی اپنے علاقہ سے باہر کے جرمن لوگوں کو ریش میں شامل کرنے کے لئے جنگ کرے گا۔ ہم اپنی پوزیشن کو صاف طور پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جرمنی یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ اس کے لاکھوں نوجوان میدان جنگ میں قربان ہو جائیں۔ خواہ اسے مکمل فتح ہو جائے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ جرمنی اپنی سرحدوں میں توسیع نہیں کرے گا۔

کتے نے چار جانیں بچا لیں:- لاہور ۱۱ جون۔ کل جو ایمبولینس ٹرین لاہور سٹیشن پر آئی۔ اس میں چار مجروح ایسے تھے۔ جن کی ٹانگوں پر ٹخنوں کے نزدیک بڑے بڑے زخم تھے۔ اور کتے کے دانتوں کے نشان تھے۔ اُن کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ وہ ملبہ کے نیچے دبے ہوئے تھے۔ ان کا وفادار کتا صبح ان کی مدد کو آیا۔ اور چونکہ ان کی ٹانگیں ظاہر تھیں۔ اس لئے اس نے انہیں کھینچ کھینچ کر باہر نکالا۔ اور ایسا کرنے سے انہیں زخم آ گئے۔ سٹیشن پر

Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲۔ اساڑھ سمت ۱۹۹۲

سوامی سوتنترانند جی کی علیحدگی

۱۹۲۵ء میں جب کہ متھرا میں رشی دیانند کی جنم شتابدی منائی جانے والی تھی۔ سوامی ستیانند جی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ رشی کی بہترین یادگار ایک اپدیشک ودیالیہ ہوگا چنانچہ اُنہوں نے اس کے لئے ایک لاکھ کی اپیل کی۔ سوامی جی مہاراج نے اپنی ساری عمر میں کسی سنستھا کے لئے دھن کی بھکشا نہ مانگی تھی۔ لیکن اُن کی گورو بھگتی نے اس امر کا تقاضا کیا۔ کہ جس طرح بھی ہو یہ ایک لاکھ روپیہ جمع کر دیا جائے۔ اس غرض سے نہ وہ کئی شہروں میں پھرے۔ بلکہ کئی اشخاص کے پاس جاکر بھی اُنہوں نے بھکشا مانگی۔ چنانچہ وہ ایک لاکھ سے زیادہ کے وعدے لینے میں کامیاب ہوگئے۔ اگرچہ شتابدی تک ایک لاکھ جمع نہ ہو سکا۔

شتابدی کے بعد جب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپدیشک ودیالیہ کھولنے کا نشچے کیا۔ تو پرشن اُپستھت ہوا۔ کہ اس کا آچاریہ کسے بنایا جائے؟ سبھا نے یہ کام سوامی ستیانند جی کے ہی سپرد کیا۔ بڑے سوچ وچار کے بعد ان کی نظر انتخاب سوامی سوتنترانند جی پر پڑی۔ اور آج دس سال کے تجربہ کے بعد میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اُن کا انتخاب نہایت درست تھا۔

یہ انتی پرتی جس اُدیش سے قائم کیا گیا تھا۔ اس میں پورا اُترا ہے۔ اور آریہ سماج کو بہت سے اپدیشک دے چکا ہے۔ اور ہمیں اس کے ودیارتھی ہر جگہ آریہ سماج کے کام آتے ہیں۔ لیکن سنستھا کی کامیابی زیادہ تر مالی لحاظ سے ہے۔ میں کسی راز کا افشا نہیں کرتا۔ جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اگر کوئی ایک سنستھا (Self supporting S.S.) ہے۔ یا دوسرے شبدوں میں جس کی آمدنی اس کے خرچ سے زیادہ ہے تو وہ اپدیشک ودیالیہ ہے۔ اس کامیابی کا سہرا سوامی سوتنترانند جی مہاراج کے سر ہے۔ جنہوں نے ہمیشہ اس کے خرچ کو آمدنی سے کم رکھا۔ جب ضرورت ہوئی وہ اس کے لئے مانگنے کو بھی نکلے۔ چنانچہ پچھلے سال بھی وہ پانچ ہزار سے زیادہ نقد جمع کر کے لائے تھے۔ ان کی کوششوں کا یہ اثر ہے۔ کہ اپدیشک ودیالیہ کا نقد سرمایہ اس وقت ایک لاکھ سے اوپر ہے۔ پچھلے دس سالوں میں ایک بھی موقع ایسا نہیں آیا۔ جب کہ ودیالیہ کے اخراجات کے لئے مستقل سرمایہ سے روپیہ نکالنا پڑا ہو۔ بخلاف اس کے ہر ورش مستقل سرمایہ میں کچھ نہ کچھ جمع ہی ہوتا رہا ہے۔

جب سوامی ستیانند جی کے کہنے پر اُنہوں نے اپدیشک ودیالیہ کا آچاریہ بننا سویکار کیا تھا۔ تو اُنہوں نے کہہ دیا تھا کہ وہ پانچ ورش سے زیادہ کی پرتگیا نہیں کرتے۔ چنانچہ پانچ ورش گزرنے پر اُنہوں نے سبھا کی انترنگ سبھا کو تیاگ پتر لکھ کر بھیج دیا۔ سبھا نے ان کا تیاگ پتر لوٹاتے ہوئے ان سے پرارتھنا کی کہ وہ ایک ورش اور رہیں۔ اس پرارتھنا کو اُنہوں نے سویکار کیا۔ کنتو پرتی ورش سبھا یہ کہہ کر ٹالتی رہی۔ کہ ان کے بنا اپدیشک ودیالیہ کا چلنا بڑا کٹھن ہے۔

اس ورش کے آرمبھ میں جب اُنہیں اپدیشک ودیالیہ میں آئے دس ورش سماپت ہو گئے۔ تو اُنہوں نے پھر سبھا میں اپنا تیاگ پتر بھیج دیا۔ کنتو سبھا نے پھر ان کا تیاگ پتر لوٹا دیا۔ اور پرارتھنا کی۔ کہ آپ ودیالیہ سے جدا نہ ہوں۔ سوامی جی نے اس پرارتھنا کو سویکار نہ کیا۔ اور سبھا کو لکھ بھیجا۔ کہ اب ودیالیہ میں ان کی رہنے کی اچھیا نہیں۔ یہ اس سمے کی بات ہے۔ جب کہ میں سبھا کا منتری تھا۔ میں نے پرائیویٹ طور پر بھی اُن سے رہنے کی پرارتھنا کی۔ لیکن اُنہوں نے یہی فرمایا۔ کہ اب اُدھک رہنے کی اچھیا نہیں۔ سبھا نے اس آشا پر کہ وہ اب بھی اس کی پرارتھنا کو سویکار کر لیں گے۔ ان کا جانشین مقرر

الگ ہو گئے ہیں۔

مجھ پر کیا موقوف ہے۔ انترنگ سبھا کے وہ سب ممبر جو اُنہیں کسی طرح بھی لاہور سے جانے دینا نہ چاہتے تھے۔ اُن کی قدر و منزلت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ سوامی جی مہاراج کئی اشخاص کا کام اکیلے بھگتا رہے ہیں۔ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے وہ آچاریہ تھے۔ ویدپرچار و بھاگ کے وہ ادھشٹاتا تھے۔ پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور کے وہ پردھان تھے۔ ان تمام کاموں کو خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے ہوئے وہ لگاتار دورہ پر رہتے تھے۔ آریہ سماجوں کے وارشک اُتسووں کے پربندھ میں بڑی کٹھنائی ہوتی۔ اگر وہ پرچار و بھاگ کے ادھشٹاتا نہ ہوتے۔ ایک ایک ہفتہ میں وہ دو دو اور تین تین اُتسووں کو بھگتا لیتے تھے۔

میں تو ذاتی طور پر اُن کا بڑا ہی ممنون ہوں۔ کیونکہ اگر وہ وید پرچار کے ادھشٹاتا نہ ہوتے۔ تو مجھے سبھا کا منتری رہنے میں بڑی کٹھنائی ہوتی۔ یہ کام ان کے حوالہ کر کے میں مطمئن تھا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا۔ کہ وہ نہایت ہی محفوظ اور ذمہ دار ہاتھوں میں ہے۔ اور جس خوبی سے اُنہوں نے یہ کام کیا ہے۔ یہ اُن کا ہی حصہ ہے۔ پچھلے ورش میں اتنے وارشک اُتسو ہوئے ہیں۔ جتنے آج تک نہیں ہوئے۔ باوجود اس کے خرچ کم ہوا ہے۔

سوامی جی کے لاہور سے چلے جانے پر آریہ سماج کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ وہ جہاں کہیں بھی رہیں گے۔ اس کی سیوا ہی کریں گے۔ کنتو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ان کی غیر حاضری ضرور محسوس ہوگی۔ اسے ان جیسا کام کرنے والا مشکل سے ملے گا۔ سوامی جی اب کیا کریں گے؟ اس کے متعلق نشچت روپ سے کچھ کہنا کٹھن ہے۔ لیکن خیال یہ ہے۔ کہ وہ امرتسر میں بود و باش رکھیں گے۔ اور وہاں سے غالباً آریہ سماجوں کے جلسوں پر جایا کریں گے۔

ایک دفعہ میں نے ان کی سیوا میں پرارتھنا کی تھی۔ کہ آریہ سماج میں سنیاسیوں کا ابھاو ہو رہا ہے۔ ایک ایسے آشرم کی آوشیکتا انوبھو ہو رہی ہے۔ جہاں سے سنیاسی اپدیشک تیار کر کے نکالے جائیں۔ اُنہوں نے میرے اس پرستاؤ کو پسند کیا تھا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اسے عملی جامہ پہنانے کا یتن کریں۔ بہرحال چند دنوں تک معلوم ہو جائے گا۔ کہ سوامی جی کا اگلا پروگرام کیا ہے؟

ایک بات اور اور بس۔ سوامی جی دس ورش اپدیشک ودیالیہ میں رہے۔ لیکن انہوں نے ایک پائی کا بوجھ اس پر نہیں ڈالا۔ اوّل تو ان کے اخراجات ہی کیا۔ لیکن جو ہیں بھی۔ وہ بھی اپدیشک ودیالیہ پر نہیں پڑے۔ یہاں تک کہ اُنہوں نے ایک دن بھی ودیالیہ میں بھوجن نہیں کیا۔ ہاں وہ سویم بھکشا کر کے اپنے لئے بھوجن لاتے تھے۔ یا ان کے ودیارتھی ان کے لئے بھکشا کر لاتے تھے۔ ایسے سچی مہاتما کا کسی سنستھا سے الگ ہونا وسمیہ کا کارن نہیں ہے۔ لیکن سنیاسی منش بندھنوں کے موہ سے مکت ہو کر سنستھاؤں کے موہ میں کیسے پھنس سکتے ہیں؟ اپدیشک ودیالیہ میں دس ورش رہ کر بھی انہوں نے اس کے موہ کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دیا۔ جس کا پرمان یہ ہے۔ کہ وہ ودیالیہ سے ایسے ہی جدا ہو گئے ہیں۔ جیسے کہ اس سے ان کا کبھی سمبندھ تھا ہی نہیں۔ ایک آریہ سماج کے وارشک اُتسو پر گئے۔ اور سبھا کے ادھیکاریوں کو لکھ کر دے گئے۔ کہ اب واپس نہ آئیں گے۔ اب وہ لاہور آیا کریں گے تو اپدیشک ودیالیہ کے آچاریہ کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ بطور ایک سوتنتر اپدیشک کے۔

(کرشن)

"پرکاش" کا "وِرجانند انک"

امسال "پرکاش" بھگوان دیانند کے آچاریہ منی ورسوامی ورجانند جی مہاراج کی یاد میں اپنا "ورجانند انک" خاص شان سے نکالنا چاہتا ہے۔ اس غرض کے لئے وہ آریہ جگت کے پرسدھ لیکھکوں اور شاعروں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بات کا عہد کریں کہ وہ اس انک کو ہر پرکار سے کامیاب بنا کر دم لیں گے۔ تاکہ آریہ جنتا پر کسی کو یہ الزام لگانے کا موقعہ نہ ملے۔ کہ اس نے منی ورسوامی ورجانند جیسے ودوان کو جنہوں نے آریہ سماج کو اس کا آچاریہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

زلزلہ کا اثر

زلزلہ کی تباہ کاریاں پوری طرح ہمارے سامنے آ چکی ہیں۔ جہاں تک کوئٹہ کے آریہ سماج کا تعلق ہے۔ وہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ نہ صرف سماج مندر بلکہ اس کے جو بھی انسٹی ٹیوشن تھے۔ وہ پیوند زمین ہو چکے ہیں۔ کوئٹہ یا اس جگہ پر جہاں کہیں کہ گورنمنٹ اسے بسانے کا فیصلہ کرے۔ آریہ سماج کا اس کے پاؤں پر کھڑا کرنا آسان نہیں۔ لاکھوں روپیہ کا کام ہے۔ پچاس سال کی محنت مٹی میں مل گئی۔ آریہ سماجی بھی کشٹ اٹھانے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ میں لکھ چکا ہوں۔ کہ آریہ سماج کا پروہت پنڈت بھیم سین سنا تک گورو کل کانگڑی مع اپنے بڑے بھائی اور ماتا پتا کے ہلاک ہو گیا ہے۔ ان کی اور ان کے بھائی کی دھرم پتنیاں زندہ ہیں۔ لیکن سخت کس مپرسی کی حالت میں۔ آریہ سماج کے جو سیوک کوئٹہ پہنچ پہلے۔ انہوں نے ان کی دھرم پتنی کی بڑی تلاش کی۔ لیکن کوئی سراغ نہ ملا۔ کل مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ دیوی اس وقت سکھر میں ہے۔ گورو کل کے دوسرے سناتک اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشک پنڈت اندر وید النکار جن کا ویواہ زلزلہ سے صرف پندرہ دن پہلے ہوا تھا۔ اپنی دھرم پتنی سمیت سرگباش ہو گئے ہیں۔ یہ شکر کی بات ہے۔ کہ ان کے چچا پنڈت وشنو دھر سناتک گورو کل کانگڑی جو عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد (دکن) میں ہندی کے پروفیسر ہیں۔ بچ گئے ہیں۔ اگرچہ انہیں بھی اپنے دو لڑکوں کی صورت میں زلزلہ کی قیمت ادا کرنی پڑی ہے۔ آریہ سماج کوئٹہ کے منتری پنڈت بھیشم دیو سناتک گورو کل کانگڑی بھی زلزلہ کا شکار ہو گئے ہیں۔ وہ اپنی دھرم پتنی کو اپنے پیچھے بلبلاتا چھوڑ گئے ہیں۔ اس دیوی کے متعلق مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ پہلے دو تین دن تو پاگلوں کی طرح پھرتی رہی۔ اور یہی پوچھتی رہی۔ کہ وہ کہاں ہیں۔ لیکن جب اسے یہ سمجھایا گیا۔ کہ اس مصیبت میں زلزلہ زدگان کی سیوا کرنا ہی پرم دھرم ہے۔ تو اس نے ایسی سیوا کی۔ کہ سب عش عش کر اٹھے۔ مصیبت زدگان کی امداد میں اس نے دن رات ایک کر دیا۔ کل ہی دو بھائیوں نے مجھے بتایا۔ کہ وہ دیوی اس ڈیپوٹیشن کی لیڈر تھی۔ جو پچھلے دنوں ایجنٹ گورنر جنرل کے پاس اپنی شکایات لے کر گیا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی آریہ بھائی جو زخمی یا ہلاک ہوئے ہیں۔ چونکہ ان کی فہرست میرے سامنے نہیں۔ اس لئے میں فرداً فرداً ان کا ذکر نہیں کر سکتا۔ صرف یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ جو بھائی ہلاک ہو گئے۔ ان کے بچے کھچے پریوار کے ساتھ مجھے ہمدردی ہے۔ اور جو زخمی ہو کر بھی بچ گئے۔ انہیں میں ان کی خوش قسمتی پر مبارک باد دیتا ہوں۔

میری یہ ہمدردی صرف آریہ بھائیوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ان سب بھائیوں کے ساتھ ہے۔ جو زلزلہ میں ہلاک یا زخمی ہوئے۔ میری یہ ہمدردی اس ناطہ کی وجہ سے ہے۔ جو ایک ہی پرماتما کی سنتان ہونے سے میرے اور ان کے درمیان ہے۔ زلزلہ کی وجہ سے جو اتلاف جان و مال ہوا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا آسان نہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس سے بھی بڑھ کر ایک نقصان ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کئی لوگوں کا ایشور سے وشواس ہل گیا ہے۔ اور وہ ان کے متعلق ایسی باتیں کرنے لگے ہیں جنہیں کسی طرح بھی سراہنیہ نہیں کہا جا سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے حالات میں بڑے بڑے دماغوں کا ہل جانا ایک معمولی بات ہے۔ لیکن ہمت ہل جانے میں نہیں بلکہ قائم رہنے میں ہے۔ اگر ایشور کی ستا پر ہمارا وشواس ایسا ہی کمزور ہے۔ کہ وہ ایک واقع سے ہل سکتا ہے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ وہ وشواس کسی کام کا نہیں۔ میں اپنے تئیں اس یوگیہ نہیں مانتا۔ کہ کسی کو یہ اپدیش کر سکوں۔ کہ وہ پرماتما کے وشواس کو کمزور نہ ہونے دے میں تو جو کچھ مہاتما گاندھی نے کہا ہے۔ اسے لوگوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ مہاتما گاندھی اور ان سریکھے دیوتا ہی اپدیش دینے کے ادھیکاری ہیں۔ جہاں میں نے بہت سے لوگوں کو ڈگمگاتے دیکھا۔ وہاں مجھے اپنے ایک آریہ بھائی سے مل کر سنتوش ہوا۔ ان کا بڑا بھائی کوئٹہ میں زلزلہ کا شکار ہو گیا ہے۔ اور بھائی بھی معمولی نہیں۔ بلکہ وہ جو دن رات آریہ سماج کی سیوا کرتا رہتا تھا۔ اور جسے اعلیٰ کیرکٹر کی وجہ سے سارا کوئٹہ اپنی عزت کا مستحق سمجھتا تھا۔ جب میں ان کے پاس ماتم پرسی کے لئے گیا۔ تو حالانکہ وہ غم کے بوجھ تلے دبے ہوئے تھے۔ پھر بھی انہوں نے حوصلہ کی باتیں کہیں۔ انہوں نے کہا کہ زلزلہ کی وجہ سے ۵۰۔ ۶۰ ہزار اشخاص لقمۂ اجل ہو گئے ہوں گے۔ لوگ اس پر پرماتما کو ظالم اور نہ معلوم کیا کچھ کہہ رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے کبھی یہ نہیں سوچا۔ کہ دن بھر میں کوئی لمحہ ایسا نہیں جاتا جب کہ کوئی نہ کوئی موت نہ ہوتی ہو۔ اگر ہندوستان بھر کی صرف ایک دن کی اموات کو جمع کیا جائے۔ تو لوگ اس تعداد کو دیکھ کر حیران رہ جائیں۔ اور نہ معلوم پرماتما کو کیا سمجھنے لگیں۔ حالانکہ اس کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ پرماتما کا نیائے نیم ہر وقت کام کرتا رہتا ہے۔ ہر روز ہزاروں لوگ مرتے ہیں۔ لیکن اس کی وجہ سے کوئی پرماتما کو انیائی نہیں ٹھہراتا۔ اگر اموات کی اس تعداد میں جو سال بھر میں ہندوستان میں واقع ہوتی ہیں۔ ان پچاس ہزار کو شامل کر لیا جائے۔ تو شرح میں بہت زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ غرض یہ کہ لوگ کوئٹہ کے واقعہ سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس قسم کے واقعات ہر روز ہوتے رہتے ہیں۔ ہر روز جوانا مرگ ہوتی ہے۔ ایسی اموات بھی ہوتی ہیں۔ جن پر اپنے تو کیا پرائے بھی آنسو بہائے بنا نہیں رہ سکتے۔ اچانک اموات بھی ہوتی ہیں۔ ایسی موتیں بھی ہوتی ہیں۔ جن میں پریوار کا ایک ہی سہارا چل دیتا ہے۔ نوجوان اپنے بوڑھے ماتا پتا کو بلکتے چھوڑ جاتے ہیں۔ لیکن وہ واقعات فرداً فرداً لوگوں پر اتنا گہرا اثر نہیں کرتے۔ جتنا کہ اس زلزلہ سے ہوا ہے۔ سوال صرف یہ ہے۔ کہ اس سنسار کا نرمان کرنے والی کوئی نیائے شیل شکتی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو زلزلہ کا سوال ہمارے لئے کوئی خاص مہتو نہیں رکھتا جب اس سنسار پر "اندھیر نگری اور چوپٹ راجا" کی مثل صادق آتی ہے۔ تو جو کچھ بھی ہو جائے۔ کم ہے۔ لیکن اگر جو شکتی اس سنسار کو چلا رہی ہے۔ وہ کسی نیائے نیم پر آشرت ہے۔ تو ہمیں سوچنا پڑے گا۔ کہ کوئٹہ جیسے زلزلے اس قدر عالمگیر تباہی کیوں لاتے ہیں؟ سوائے اس کے اس پرشن کا کوئی اتر نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارے سنچت کرموں کا یہ پھل ہے جو ہمیں ملا ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ ویدک دھرم ہی اس پرشن کا اتر دے سکتا ہے۔ کوئی مت نہیں دے سکتا۔ کرم فلاسفی ہی اس پرشن کا اتر دے سکتی ہے۔ جو مذاہب اس فلسفہ کے قائل نہیں۔ ان کے پاس اس پرشن کا کوئی اتر نہیں۔ وہ تو یہی کہہ کر آشرا لے سکتے ہیں۔ کہ پرماتما کے کاموں میں ہم دخل دینے والے کون ہیں۔ اس کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ انہیں مشکل کا کوئی حل نظر نہیں آتا۔ اور وہ ایک اشچیت وشواس کے پردہ میں اپنا سر چھپانا چاہتے ہیں۔ کرم فلاسفی کو ماننے سے منتبہ کو بڑے سے بڑے صدمہ میں دھارس مل سکتی ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ زلزلہ کی تباہ کاریوں سے ہم اپنے لئے کوئی سبق لیں۔ انہیں اپنے مانسک کلیش کا ہیتو بنانا کہاں کی بدھی متا ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ سانسارک سمبندھ کی وجہ سے ہمیں کشٹ ہوتا ہے۔ اور میں خود بھی اس کشٹ کو انوبھو کرتا ہوں۔ کنتو میں یہ ودین کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ کشٹ اگر دور ہو سکتا ہے۔ تو پرماتما کی شرن لینے سے۔ ان کے چرنوں پر سر رکھنے سے۔ ان پر اپنے وشواس کو دیڑھ کرنے سے۔ نہ کہ ادھر ادھر بھٹکنے سے۔ اگر ہمارا من بھٹکتا پھرے۔ تو اس سے ہمارا سمبندھی تو واپس نہیں آ سکتا۔ ہاں ہمارا اپنا انت خراب ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں اپنے پیارے بھائیوں سے کہوں گا۔ کہ وہ شانتی اور دھیرج سے کام لیں۔

(کرشن)

کانگرس کی بھرتی میں توسیع

پہلے تو یہ قرار پایا تھا۔ کہ کانگرس کے ممبران کی بھرتی کا کام ۱۷ جون تک جاری رکھا جائے۔ لیکن چونکہ کوئٹہ کے بھونچال کی وجہ سے جنتا کا دھیان اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی طرف آکرشت ہو گیا تھا۔ اس لئے ۱۷ جون تک ممبران کی مقررہ تعداد کا درج رجسٹر کرانا قدرے مشکل تھا۔ اس پر ذمہ دار حضرات نے پردھان کانگرس سے پرارتھنا کی۔ کہ ان کو مزید مہلت دی جائے۔ پردھان جی نے پرارتھنا کو سویکار کیا۔ اور کانگرس کمیٹیوں کو بھرتی کے سلسلہ میں دو ہفتہ کی مزید مہلت دیدی ہے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ پنجاب میں رہنے والے دیش بھگت ایسی کوشش کریں گے۔ جس سے وہ اس عرصہ میں ممبران کی اتنی تعداد پوری کر دیں۔ جتنی ہر ایک پرانت کے ذمہ لگی ہوئی ہے۔ تاکہ نتیجہ یہ نہ ہو کہ کسی غیر ملکی شخص کو یہ کہنے کا موقع نہ مل سکے۔ کہ خود ہندوستانیوں نے کانگرس کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور ان کے اندر حصول آزادی کی خواہش سرد پڑ گئی ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

علیحدہ صوبجات بنانے کی وبا

ہندوستان کی موجودہ حکومت میں یہ ایک نقص ہے کہ وہ اگر ہندوستان میں کوئی نیا صوبہ بنانا چاہتی ہے۔ تو اس صوبہ کی ضروریات کو نہیں دیکھتی۔ بلکہ یہ بات دیکھتی ہے کہ کس طرح اس کے اپنے آدمیوں کے لئے روزگار کا میدان وسیع ہو سکتا ہے؟ نئی دہلی سے تازہ تار آیا ہے کہ حکومت ہند نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ جنوری ۱۹۳۶ء سے اڑیسہ اور سندھ کے علیحدہ صوبے بنا دئے جائیں۔ علیحدہ صوبے بنانے اس وقت تک چنداں قرین مصلحت نہیں۔ جب تک پہلے اس بات کا فیصلہ نہ ہو جائے کہ نئے صوبجات کے بنائے جانے پر جو زائد اخراجات ہوں گے۔ اس میں علیحدگی کا تقاضا دینے والے بھی زائد اخراجات کی ادائیگی کو اپنے ذمہ لیں گے۔ ورنہ موجودہ حالت میں سندھ اور اڑیسہ کو علیحدہ کرنا ان صوبوں کے لوگوں کو بھی زیادہ زیر بار کر کے مزید انگریز افسروں کے لئے نیا روزگار مہیا کرنا ہے جو کسی حالت میں پسندیدہ نہیں۔

برطانیہ کی نئی وزارت

برطانیہ میں اس وقت تک نیشنل گورنمنٹ قائم تھی۔ جس کے اراکین جملہ پارٹیوں کے نمائندہ تھے۔ لیکن چونکہ یورپ کے متعدد ممالک کے سیاسی حالات اس وقت انقلاب پذیر ہیں۔ اس لئے برطانیہ نے یہ محسوس کیا ہے۔ کہ وہ بھی اپنی نئی وزارت مرتب کرے۔ نئی وزارت میں مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کی جگہ مسٹر بالڈون جو کنسرویٹو پارٹی کے لیڈر ہیں۔ وزیر اعظم بنائے گئے ہیں۔ سر سیموئیل ہور کو سر جان سائمن کی جگہ وزیر خارجہ بنایا گیا ہے۔ اور لارڈ زٹلینڈ کو وزیر ہند۔ سر سیموئیل ہور کا وزیر خارجہ بنایا جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یورپ کی بدلی ہوئی فضا میں برطانیہ ایسے حالات کے رونما ہونے کی توقع کر رہا ہے جن میں سر سیموئیل ہور کا ہندوستانی مسائل کا تجربہ کسی حد تک مفید ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو برطانیہ اپنی سابقہ روایات کو خیرباد کہہ کر اپنے وزیر ہند کو اپنی تاریخ میں پہلی دفعہ وزارت خارجہ کا جزو دان حوالہ نہ کرتا۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

اب کوئٹہ کا کیا بنے گا؟

کوئٹہ ایک ایسے رقبہ میں واقع ہے جو کہ بلوچستان کے ریگستانی ملک میں ایک ثمر خیز (Fruit Valley) ہے۔ اور ایران اور افغانستان کے سرحدی راستوں پر واقع ہونے کی وجہ سے شمال مغربی سرحد کی تجارت اور ڈیفینس کا ایک محفوظ مرکز ہے۔ پچھلے زلزلہ سے رائل ایئر فورس کو جو زبردست نقصان پہنچا ہے اس سے ڈیفینس کا کام بہت حد تک غیر منظم ہو گیا ہے۔ فی زمانہ ہندوستان کی اس سرحد پر ایک بھی سکوڈرن نہیں رہا۔ اور جہاں تک سرحدی ہوائی طاقت کا تعلق ہے۔ کوئٹہ کی اب کوئی ہستی نہیں رہی۔ اس لئے یہ سوال قدرتاً پیدا ہو رہا ہے کہ اب کوئٹہ کا کیا بنے گا؟

حالات بتلا رہے ہیں۔ کہ جب کوئٹہ کے فوجی حکام کو یہ یقین ہو جائے گا کہ کوئٹہ کا انتظام کسی قسم کے خطرہ کے بغیر سول حکام کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔ تو پھر اسے کسی نہ کسی شکل میں آباد کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ گو یہ علیحدہ امر ہے کہ وہ اپنی پرانی شان کو دوبارہ حاصل کر سکے یا نہ۔ بہرحال کوئٹہ کا جائے وقوعہ اور کوئٹہ تک جانے والی ریلوے لائن کے بھاری مصارف اس بات کا تقاضا کریں گے۔ کہ کوئٹہ کو جتنی جلدی آباد کیا جائے۔ اتنا ہی اچھا ہوگا۔

نیا وزیر ہند

برطانیہ کی نئی گورنمنٹ میں سر سیموئیل ہور کی جگہ جنہیں وزیر خارجہ بنا دیا گیا ہے۔ لارڈ زٹلینڈ کو وزیر ہند بنایا گیا ہے۔ آپ قبل ازیں گورنر بنگال بھی رہ چکے ہیں۔ اور اس وقت لارڈ رونلڈ شے کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کے وزیر ہند بنائے جانے کی وجہ یہ بتلائی گئی ہے۔ کہ آپ کے سوائے کوئی ایسا کنسرویٹو لارڈ نہیں تھا۔ جسے کنسرویٹو پارٹی کی نظر میں اعتبار حاصل ہو۔ وہاں گورنمنٹ آف انڈیا بل جیسے پیچیدہ بل کو ہاؤس آف لارڈز سے پاس کرانے کے لئے ضروری تجربہ حاصل ہو۔ اس کے سوائے آپ گول میز کانفرنس کے ہر ایک اجلاس سے گہرا تعلق رہا ہے۔ اور آپ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے بھی بہت سرگرم ممبر رہے۔ خواہ

تقرر کی وجہ کچھ ہی ہو۔ ہم لارڈ صاحب کے تقرر کو اس وقت تک پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتے۔ جب تک ہم کو یہ یقین نہ ہو جائے۔ کہ آپ بل کو ایکٹ بنوانے سے پہلے اس میں مزید صحیح ترمیم کرا لیں گے۔

"پوسٹل اینڈ ورکرز" کی دلآزارانہ تشہیر

لاہور کے رسالہ "پوسٹل اینڈ ورکرز" کے جون ۱۹۳۵ء کے پرچہ کے صفحہ ۱۲ پر کسی شخص نے رائے صاحب لالہ جینتی پرشاد جی کی تعریف کرتے ہوئے ذیل کی اہانت آمیز سطور شائع کی ہیں:۔

"آپ اس قدر حوالمزدی سے کام کرتے ہیں۔ کہ بے اختیار تعریف کرنے کو جی چاہتا ہے۔ آریہ سماج کے پنڈت لیکھرام جی جیسی صفات ان میں پائی جاتی ہیں۔ جنہوں نے اپنے لڑکے کی سخت علالت میں بھی اپنی ماتا اور دھرم پتنی کی باتوں پر توجہ نہیں دی تھی۔"

لیکھک مہاشہ اگر اتنا جانتے۔ کہ آریہ جگت کس نظر سے شہید صادق پنڈت لیکھرام جی کو دیکھتا ہے۔ تو وہ اپنے رائے صاحب کو ان سے تشبیہ دینے کی جسارت نہ کرتے۔ ان کو اتنا تو معلوم ہونا چاہئے تھا۔ کہ پنڈت جی کا رشتہ دیانند بانی آریہ سماج سے وہی سمبندھ تھا۔ جو بلی مہابیر کا بھگوان رام چندر جی سے تھا۔ یا مذہب اسلام کی رو سے حضرت علی کا حضرت محمد صاحب کے ساتھ تھا۔ ایسی حالت میں کسی شخص کا یہ کہنا کہ فلاں رائے صاحب پنڈت جی جیسی صفات کا مالک ہے۔ ایک قسم کی بدترین دل آزاری ہے۔

داخلہ کی اجازت نہیں!

کانگرس کے پردھان شری راجندر بابو اور جنرل سکرٹری آچاریہ کرپلانی اور شری جیت رام داس دولت رام کوئٹہ جانا چاہتے تھے۔ تاکہ وہاں جا کر زلزلہ زدگان کی امداد کر سکیں۔ لیکن حکومت ہند نے ان کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اسی طرح لاہور کے بشپ کو بھی وہاں جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ حکومت ہند کو یہ کیسے شک گزرا ہے۔ کہ اگر اس نے مندرجہ صاحبان کو کوئٹہ میں جانے دیا۔ تو اس کی مشکلات کم

نہیں ہوں گی۔ بلکہ ان میں اضافہ ہوگا۔ اگر حکومت کے مذکورہ رویہ کو دیکھ کر لوگ ناراضگی کا اظہار کریں۔ تو ان کی ناراضگی کو کس طرح حق بجانب قرار نہیں دیا جا سکتا؟

حکومت ہند کی امداد

کوئٹہ کے زلزلے نے ثابت کر دیا ہے کہ ہندوستان کے باشندوں میں اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی عملی ہمدردی کا جذبہ بیدار ہوتا جا رہا ہے۔ اور وہ دامے درمے ان کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لوگوں نے اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے جو کچھ کرنا تھا۔ اسے کرنے سے دریغ نہیں۔ اب شملہ سے اطلاع آئی ہے۔ کہ گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل نے مصیبت زدگان کوئٹہ کی امداد کے لئے مبلغ دس لاکھ روپیہ کا عطیہ منظور کیا ہے۔ کوئٹہ میں جو مصیبت آئی ہے۔ اس کا تقاضا تو یہ تھا کہ گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل صرف دس لاکھ کا عطیہ کر کے ہی یہ نہ سمجھ لیتے۔ کہ ان کی حکومت نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔ بلکہ کوشش یہ کرتے کہ سلور جوبلی میں جتنا روپیہ جمع تھا۔ اسے بھی اس کا ... کے ...

سنکھ سنچار کمپنی متھرا کی ادویات
سدھا سندھو
... مشہور ...
سنکھ سنچار کمپنی متھرا
دورد ... کیسہ
... قیمت ...
بال سندھا
... قیمت ...
... دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں ...
سنکھ سنچار کمپنی متھرا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

غیر احمدی مردوں کو حیض

مرزائیوں پر ان کے مخالف یہ اعتراض کیا کرتے تھے۔ کہ دیکھو تمہارے مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ " بابو الہی بخش چاہتا ہے۔ کہ تیرا حیض دیکھے " اس کے جواب میں ایک مرزائی عالم فرماتے ہیں کہ " مرزا صاحب کو تو عمر بھر کبھی حیض نہیں آیا تھا۔ ہاں غیر احمدی مردوں کو ضرور آتا ہے چنانچہ تفسیر روح البیان جلد ۱ صفحہ ۳۶ میں لکھا ہے کہ :-

" جس طرح عورتوں کو حیض آتا ہے ظاہر میں جو ان کے ایمان میں نقص کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح مردوں کو باطن میں حیض آتا ہے۔ اور وہ ان کے ایمان میں نقص پیدا کرتا ہے "

پھر اور سنئے تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ :-

" جیسے عورتوں کو حیض آتا ہے۔ ایسا ہی ارادت کے راستہ میں مریدوں کو حیض آتا ہے۔ اور مریدوں کو جو ارادت سے حیض آتا ہے۔ تو وہ گفتار کے راستہ سے آتا ہے۔ اور کوئی مرید ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اس حیض میں ٹھہرا رہتا ہے۔ اور کبھی اس سے پاک نہیں ہوتا ہے "

(ذکر ابوبکر واسطی باب ۷۵)

کہئیے صاحب! بتائیے کیسا صاف لکھا ہے۔ کہ غیر احمدی مریدوں کو بھی حیض آیا کرتا ہے۔ اور بعض تو حیض کی غلاظت میں پڑے رہتے ہیں۔ دیکھئے ہمارے غیر احمدی علماء اس الزام کا کوئی جواب دیتے ہیں۔ یا وہ مزے سے اپنے مسلم مردوں کو حیض آتے دیکھنا پسند کرتے ہیں !

ایک نرالا گواہ

کسی بزرگ میں معجزہ کا ہونا اچھا ہے لیکن اگر معجزہ بھی اپنی جائز حد سے تجاوز کر جائے۔ تو وہ مذاق بن جاتی ہے مسلمانوں کی نظر میں حضرت محمد صاحب کو بڑی بھاری عزت حاصل ہے۔ لیکن یہ عزت مسلمانوں کے لئے تب ہی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر اسے توہمات سے پاک و صاف رکھا جائے۔ ذیل کا واقعہ خود زبان حال سے بتلا رہا ہے کہ وہ توہم پرستی کا نتیجہ ہے اور جتنی جلدی اس کی صحت سے انکار کیا جائے۔ اتنا ہی اچھا ہو گا :-

" حدیث ۳۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک اعرابی حاضر ہوا حضرت نے فرمایا۔ کہ تو اللہ تعالے کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ کہ اور کون یہ گواہی دیتا ہے؟ حضور نے فرمایا۔ یہ درخت۔ اور اس کو بلایا۔ وہ درخت زمین چیرتا ہوا حاضر ہوا۔ اور سامنے کھڑا ہو گیا۔ حضور نے اس درخت سے تین مرتبہ شہادت دلوائی۔ اس نے تین مرتبہ گواہی دی۔ کہ حضور کا ارشاد بالکل صحیح ہے۔ پھر وہ درخت اپنی جگہ پر واپس گیا "

{ مشکوٰۃ صفحہ ۵۴۱ - ملخصاً بلفظ اہلحدیث - ۷ جون سنہ ۱۹۳۵ء }

درخت کا زمین چیرتے ہوئے حاضر ہونا اور پھر شہادت دینا۔ ممکن ہے کہ کسی اندھی معتقدہ کے ایک مسلمان کی نظر میں درست واقع ہو۔ لیکن وہ جن کو خدا نے عقل دی ہے۔ وہ ایسے واقع کو اندھی عقیدت کا نتیجہ ہی قرار دے سکتے ہیں۔ اور اسے کبھی معجزہ پیش نہیں کر سکتے !

سید بخاری کی اپیل کا فیصلہ

سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے احرار کانفرنس قادیان میں بحیثیت صدر ایک تقریر کی تھی۔ لوکل گورنمنٹ کا اس تقریر سے متعلق یہ خیال ہے۔ کہ تقریر مذکور احمدی اور غیر احمدی فرقوں میں منافرت کے جذبات پھیلانے والی ہے۔ اس پر جب سید صاحب کے خلاف دیوان سکھانند سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔ تو عدالت نے سید صاحب کو زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) مجرم گردانتے ہوئے چھ ماہ کی سزا دی +

ابتدائی فیصلہ کے خلاف ڈسٹرکٹ و سیشن جج گورداسپور کی عدالت میں ۱۰ جون کو اپیل کی گئی۔ اور عدالت موصوف نے اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے جرم کو قائم رکھا۔ مگر سزا میں اتنی تخفیف کی۔ کہ بجائے چھ ماہ قید کی بجائے عدالت کا اجلاس برخاست ہونے تک عدالت میں بیٹھے رہیں کاش عدالت اپنے اس فیصلہ میں اتنا بھی واضح کر دیتی۔ کہ آیا سید صاحب کی تقریر منافرت پھیلانے والی تھی۔ یا وہ تعلیم جو غیر احمدیوں کو صرف مرزا صاحب کے دعویٰ کے انکار کرنے پر کافر قرار دیتی ہے۔ اور اسلامی اخوت کی خاک اڑاتی ہے !

حضرت محمد صاحب کی اولاد

مسلمان ویسے تو یہ دعوے کرتے ہیں کہ حضرت محمد صاحب کی زندگی کا ایک ایک واقع تاریخ کے اوراق میں ثبت ہے۔ لیکن ان کی واقفیت کا یہ عالم ہے۔ کہ ان کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ حضرت محمد صاحب کے بال بچے کتنے تھے۔

آنجہانی مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ :-

" تاریخ دان لوگ جانتے ہیں۔ کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔ اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات پر یہی کہا۔ کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں "

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۸۹)

علامہ شبلی لکھتے ہیں۔ کہ :-

" تمام اقوال کے جمع کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بارہ اولادیں تھیں۔ جن میں آٹھ لڑکے اور چار لڑکیاں تھیں۔ لڑکیوں کی تعداد میں کسی قسم کا اختلاف نہیں۔ البتہ صاحبزادوں کی تعداد میں سخت اختلاف ہے "

(سیرۃ النبی بحوالہ)

مذکورہ حوالجات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خود مسلم علماء میں اس بارہ میں اختلاف ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب کی اولاد کتنی تھی !

خونی مہدی

جس طرح ہمارے ہندو بھائی یہ مانتے ہیں۔ کہ ان کا کلکی اوتار سنسار کو پاپیوں سے پاک صاف کر دے گا۔ اور جس طرح ہمارے خالصہ بھائی یہ یقین رکھتے ہیں کہ کلغی دھر دوبارہ اوتار دھارن کر کے سر گکھوں کو میدھا کر دے گا۔ ایسے ہی ہمارے مسلمان بھائی حسن ظن سے یہ مانتے ہیں۔ کہ ان کا ایک خونی مہدی آئے گا۔ جو دنیا کو مسلمان بنا کر دم لے گا۔ جیسا کہ ذیل کی سطور سے ظاہر ہوتا ہے۔

" مثلاً مسلمانوں کا عقیدہ تھا۔ کہ جب مہدی آئے گا۔ تو وہ تلوار سے تمام کافروں۔ ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائیوں کی یا تو گردنیں اڑا دے گا۔ اور یا انہیں مجبوراً اسلام قبول کرنا ہو گا۔ اور مسلمانوں اور جغرافی مولویوں کے گھروں کو مال و دولت سے دستبردار کر دے گا "

(ریویو آف ریلیجنز - جون سنہ ۱۹۳۵ء)

مسلمانوں کا مذکورہ مہدی آئے یا نہ آئے۔ ہمیں اس سے چنداں سروکار نہیں لیکن جس مہدی کا نقشہ اوپر کھینچا گیا ہے۔ وہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ ایسے مہدی کی آمد کے منتظر لوگ نوع انسانی کے جانی دشمن ہیں۔ اور ان سے امن عامہ کے تحفظ کی ہرگز توقع نہیں ہو سکتی !

قادیان میں محکمۂ کار خاص

ہمارے مرزائی دوست زبانی تو یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ مذہب اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ لیکن جس قسم کی تبلیغ کے لئے وہ اپنے آپ کو وقف سمجھتے ہیں۔ اس کا اندازہ خلیفہ قادیان کے وزیر خارجیہ کے ایک خفیہ سرکلر سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو کہ مرزائیوں کے نام صادر ہوا تھا :-

" اپنے علاقہ کی سیاسی تحریکات سے پوری طرح واقف رہنا چاہئے۔ اور کانگرس کے اثر کے بڑھنے اور گھٹنے سے مرکز (قادیان) کو اطلاع دیتے رہیں اگر کوئی سرکاری افسر سیاسی تحریکوں میں حصہ لیتا ہو۔ یا کانگرسی خیالات رکھتا ہو۔ تو اس کا بھی خیال رکھیں اور یہاں (قادیان) اطلاع دیں۔ ... "

(" پیغام صلح " - ۷ جون سنہ ۱۹۳۵ء)

سوال ہوتا ہے۔ کہ اگر مرزا صاحب قادیان نے اسی قسم کی تبلیغ اسلامی کے لئے جنم لینا تھا۔ اور سب انبیاء پر بازی لے جانی تھی۔ تو اس کا درست طریق تو یہ تھا۔ کہ آپ سیالکوٹ میں اہلمدی کرتے۔ بلکہ پہلے ہی حکومت انگریزی کے ہاں محکمہ کار خاص کا انچارج بننے کی درخواست کر دیتے۔ تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملتا۔ کہ قادیان کی ٹکسال میں انگریزی سی۔ آئی۔ ڈی والے ڈھالے جاتے ہیں !

ضرورت ہے

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو " پرکاش " اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ فائدہ اٹھا

Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کوئٹہ کا زلزلہ اور پھلت جیوتش کا فاتحہ

بملا - بہن کرشنا! تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟

کرشنا - بہن بملا! آج کا تازہ اخبار ہے۔

بملا - اخبار کی کوئی تازہ خبر سناؤ۔

کرشنا - بہن! اندھیر ہو گیا ہے۔

بملا - ہیں ہیں کیا ہوا؟ جلدی تو ذرا سناؤ۔

کرشنا - لکھا ہے کہ ۳۰ - ۳۱ مئی کی رات کو کوئٹہ میں سخت زلزلہ آیا۔

بملا - زلزلہ سے کوئی نقصان تو نہیں ہوا؟

کرشنا - بہن! بڑا ہی نقصان ہوا ہے۔

بملا - پچھلے سال بہار میں بھی زلزلہ آیا تھا۔

کرشنا - ہاں بہن! وہ زلزلہ تو غضب کا تھا۔

بملا - دونوں میں سے کس سے زیادہ نقصان ہوا ہے؟

کرشنا - بہن! کوئٹہ کا بھونچال سخت تباہ کن ہے۔

بملا - یہاں کس قدر نقصان ہوا ہے؟

کرشنا - ریلوے سٹیشن تباہ ہو گیا ہے۔ ٹیلیگراف آفس برباد ہو گیا ہے۔ بہت سے مکانات تباہ ہو گئے ہیں - اور مال مویشی مارے گئے ہیں۔

بملا - اس زلزلہ سے کس قدر آدمی مارے گئے ہیں؟

کرشنا - ابھی تک تو شمار کیا ہے ہزاروں انسان ہلاک ہوئے ہیں - ہزاروں ملبہ کے نیچے دب گئے ہیں - اور ہزاروں مجروح ہو گئے ہیں۔

بملا - کیا سرکار کا بھی کچھ نقصان ہوا ہے؟

کرشنا - سرکار کے بھی کچھ افسر مارے گئے ہیں - پولیس کے بہت سے جوان ہلاک ہو گئے ہیں - اور ہوائی جہازوں کا تو سخت نقصان جان ہوا ہے۔

بملا - کیا صرف ہندوستانی ہی مرے یا انگریز بھی؟

کرشنا - بہن! موت نہ ہندوستانی کو دیکھتی ہے - نہ غیر ہندوستانی کو - اسے کسی کا لحاظ نہیں - اس زلزلہ سے جہاں ہزاروں ہندوستانی موت کے گھاٹ اتر گئے ہیں - وہاں ۲۰۰ کے قریب یورپین بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔

بملا - ملبہ کے نیچے جو آدمی دبے ہیں - سرکار نے ان کا کیا بنایا ہے؟

کرشنا - فوج نے ہزاروں کو نکالا ہے - اور ہزاروں ابھی تک ملبہ کے نیچے پڑے ہیں۔

بملا - جب بھونچال آیا ہو گا - تو ان بیچاروں کا کیا حال ہوا ہو گا - جو کہ گہری نیند سو رہے ہوں گے۔

کرشنا - بہن! کچھ نہ پوچھو - انتہائی مصیبت تھی - زبان میں طاقت نہیں کہ اسے بیان کر سکے۔

بملا - بہن! آج تو آپ نے سخت تشویشناک خبر سنائی ہے۔

کرشنا - واقعی حد سے زیادہ تشویشناک ہے۔

بملا - کیا ان آدمیوں کی فہرست بھی شائع ہوئی ہے - جو کہ بچے ہیں؟

کرشنا - نہ بہن ابھی تک تو کوئی فہرست شائع نہیں ہوئی۔

بملا - جب شائع ہو - تو مجھے بتلانا۔

کرشنا - اچھا بہن! جب شائع ہو گی - تو سب سے پہلے تمہیں بتلاؤں گی۔

بملا - کوئٹہ میں ہمارے کئی رشتہ دار رہتے تھے۔

کرشنا - بہن! کوئٹہ کی اپنی آبادی تو تھوڑی سی تھی - زیادہ تر تو باہر کے ہی لوگ تھے۔

بملا - کہاں کہاں کے لوگ وہاں آباد تھے؟

کرشنا - اخبار میں لکھا ہے کہ زیادہ تر سندھی اور پنجابی تھے۔

بملا - کیا ان میں سے بھی کوئی ہلاک ہوا ہے؟

کرشنا - بابو محلہ اور موتی محلہ میں زیادہ تر پنجابی رہتے تھے - ان کی کثیر تعداد ملبہ کے نیچے آ گئی ہے - کوئی خوش قسمت انسان ہی بچ نکلا ہے۔

بملا - میرے ماموں کا اکلوتا لڑکا بھی بابو محلہ میں رہتا تھا - نہ معلوم اس کا کیا بنا؟

کرشنا - کیا ان کے ہاں کوئی بچہ بھی تھا؟

بملا - سال بھر کا بچہ تو کہاں ہوتا تھا - ابھی تو غریب کا پچھلے سال ویواہ ہوا تھا۔

کرشنا - کیا آپ کا ماموں زاد بھائی اکلوتا کوئٹہ میں رہتا تھا - یا اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟

بملا - پچھلے ماہ وہ اپنی نو بیاہتا دھرم پتنی کو بھی ساتھ لے گیا تھا۔

کرشنا - اف غضب ہو گیا - بابو محلے سے ایک موتی رام شخص کی لاش ملی ہے۔

بملا - وہی تو میرا ماموں زاد بھائی تھا۔

کرشنا - بہن اندھیر ہو گیا - نامراد زلزلے نے آپ کو بھی مصیبت میں مبتلا کیے بغیر دم نہ لیا۔

بملا (روتے ہوئے) بہن کرشنا! ذرا سناؤ تو سہی - کہ میرے بھائی کی موت کیسے واقع ہوئی؟

(کرشنا اخبار کو پڑھ کر سناتی ہے)

"جب بھونچال آیا - تو بابو موتی رام مکان کی اوپر کی منزل میں سوئے ہوئے تھے - ان کی دھرم پتنی بھی اسی کمرہ میں تھی - دیواریں ہل پڑیں - جھٹ دھڑام سے نیچے آ گیا - اور موتی رام مع اپنی دھرم پتنی کے ملبہ کے نیچے دب گیا - اور منزل کے گرتے ہی نیچے کی منزل بھی نیچے آ رہی - اور دونوں میاں بیوی ہمیشہ کے لئے نظروں سے اوجھل ہو گئے۔"

بملا - بہن! الغضب جل گئے - اب میرا بوڑھا ماموں کیا کرے گا؟ جس کا واحد سہارا وہی تھا - میری بوڑھی مامی کا کیا بنے گا - جس کی آنکھوں کا وہ نور نظر تھا - ہائے! میری مامتا اب اپنے پیارے بھانجے کا مکھڑا کیسے دیکھے گی؟

کرشنا - بہن! دھیرج دھرو - کال کی آگیا کے آگے کس کی پیش جا سکتی ہے؟ بھاوی بڑی پربل ہے۔

بملا (روتے ہوئے) ہائے میرے ماموں زاد بھائی! آخر بار بھی تمہارے درشن نصیب نہ ہوئے - تم میرے ماموں اور مامی کو داغ مفارقت دے کر کیوں ہمیشہ کی نیند سو گئے؟ تم تو کہا کرتے تھے - کہ جب روپیہ کماؤں گا - تو سارے رشتہ داروں کی سیوا کروں گا - حیف! آج تم ہم سب کو روتے دھوتے چھوڑ کر چلے گئے۔

کرشنا - بہن! رو نہیں - موت کے سامنے کس کی پیش جا سکتی ہے؟

بملا - بہن! دل کو کیسے سمجھاؤں - یہ صدمہ سخت جانکاہ ہے۔

کرشنا - صبر و شکر کے سوا چارہ ہی کیا ہے؟

بملا - بہن اپنے مرنے کا تو اتنا فکر نہیں - جتنا اپنے بوڑھے ماموں اور مامی کا ہے۔

کرشنا - وقت سب کا غم دور کر دیتا ہے - وہ بھی اگر روئیں گے - تو اس سے ان کا بچہ تو واپس نہیں آئیگا ہاں ان کی صحت ضرور تباہ ہو جائیگی

بملا - افسوس پنڈت کانشی رام جیوتشی نے بھی ہمیں سخت دھوکہ دیا - ویواہ کے وقت اس نے جنم پتری نکال کر ہمیں وشواس دلایا تھا - کہ ودھو شبھ لگن میں ہو رہا ہے - کوئی گرہ الٹا نہیں - اس لئے ویواہ سکھدائک ثابت ہو گا۔

کرشنا - بہن! جیوتشی جی اس وقت کیا کہہ سکتے تھے - اگر وہ یہ وشواس نہ دلاتے - تو ان کو پیسے کیسے ملتے؟

بملا - جب بھائی صاحب اپنی دھرم پتنی کو گھر کو بلا کر جانے لگے - تو پھر بھی پنڈت کانشی رام جیوتشی نے شبھ لگن نکالا تھا - اور تب مامی صاحبہ نے اپنی بہو کو کوئٹہ بھیجا تھا۔

کرشنا - بہن! اگر جیوتشی لوگ اتنے ہی ترکال درشی ہوتے - تو ان کے ہاں کیوں ماتم ہوتے - اور ان کے ہاں کیوں ودھوائیں اور یتیم پلائے جاتے؟

بملا - بہن! میرے دادا صاحب کو تو پھلت جیوتش پر بڑا ہی وشواس تھا۔

کرشنا - بملا! وشواس سے کیا بنتا ہے؟ اگر یہ پھلت جیوتش سچا ہوتا - تو محمود بچلاتی کو آ کر کیسے لوٹتا؟ اور مہاراجہ پرتھوی راج چوہان محمد غوری کے ہاتھوں کیوں اسیر ہوتا؟

بملا - ہماری مامی صاحبہ تو جب تک پنڈت کانشی رام جیوتشی کے والد سے مہورت پوچھ نہ لیتی تھیں - تب تک نیا کپڑا بھی بچوں کو نہ پہناتی تھیں - اور نہ ہی چرخہ کاتتی تھیں۔

کرشنا - بہن! ایشور کی باتیں ایشور ہی جانے - جیوتشی اگر اتنے ہی سیانے ہوتے - تو اپنے گھروں اور خاندانوں سے موت کو دور کیوں نہ رکھتے؟

بملا - میری ماتا اور پتا جی تو ابھی تک پنڈت کانشی رام جیوتشی سے صلاح کر کے ہر کاریہ کرتے ہیں۔

کرشنا - کوئٹہ میں جو زلزلہ آیا ہے - اور جس طرح اس سے ہزاروں استریاں ودھوائیں ہوئی ہیں - اور ہزاروں بچے یتیم ہو گئے ہیں - اسے دیکھ کر اگر آپ کے والدین پھلت جیوتش کو ملتے رہے - تو یہ ان کی حماقت ہوگی۔

بملا - بہن! ماموں زاد بھائی موتی رام کے حادثہ نے تو میرا پھلت جیوتش سے وشواس اٹھا دیا ہے - اور پنڈت کانشی رام جیوتشی پر مجھے جو شردھا تھی - اسے سخت دھکا لگا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

تعدادِ ازدواج کے خلاف مسلمانوں کا جہاد

لکھنؤ کے رسالہ "نگار" میں جو مکرمی نیاز فتحپوری کی زیر ایڈیٹری شائع ہوتا ہے۔ ذیل کا مزیدار سوال و جواب شائع ہوا ہے :- (ایڈیٹر)

جناب علی حسن خان صاحب تلہر:-

جب سے آپ کا رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے اُس وقت سے برابر میرے مُطالعہ میں رہا ہے اس کے مضامین میں بڑی قدر و منزلت سے پڑھتا ہُوں۔ اسلام اور بانیٔ اسلام کے متعلق جو خیالات آپ رکھتے ہیں۔ ان سے بھی واقف ہُوں۔ مہربانی فرما کر یہ تو بتلائیے کہ رسُول اللہؐ نے جو اس قدر نکاح کر ڈالے تھے۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ؟

"نگار" :-

یہ مسئلہ ہمیشہ سے غیر مسلم لوگوں کا مرکز توجہ رہا ہے۔ اور بارہا اس اعتراض کا جواب بھی دیا گیا لیکن اس باب میں میرے نزدیک دونوں جماعتوں نے غلطی کی ہے۔ اور جس طرح معترضین نے رسُول اللہؐ کی سیرت اور اُس وقت کے حالات پر غور نہیں کیا۔ اسی طرح مسلمانوں نے جواب دینے میں اپنی قدامت پرستانہ ذہنیت کا ثبوت دیا ؛

معترضین نے ہمیشہ رسُول اللہؐ کی تعدادِ ازدواج کو اُن کے جذبۂ نفسانی پر محمُول کرنا چاہا۔ اور مُسلمانوں نے ہمیشہ تعدادِ ازدواج کو ایک رحمت و برکت قرار دے کر ہر زمانہ اور ہر ملک کے لئے ضروری قرار دیا۔ حالانکہ نہ رسُول اللہؐ نے جذبۂ شہوت پرستی کے ماتحت اتنے نکاح کیئے۔ اور نہ اسلام کی صحیح تعلیم یہ ہے کہ ایک سے زیادہ شادی کرنا مستحسن سمجھا جائے اگر زمانہ کا اقتضاء اس کے خلاف ہے ؛

جس زمانہ میں رسُول اللہؐ مبعوث ہوئے۔ یہ وُہ عہد تھا۔ جب عرب میں عورت کوئی حیثیت و عزّت نہ رکھتی تھی۔ اور اس کے ساتھ وُہی سلوک ہوتا تھا۔ جو وحوش و بہائم کے ساتھ۔ اور ازدواج و نکاح کی وسعت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرد اگر سَو پر بھی بسر کرتا۔ تو کوئی پُوچھنے والا نہ تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ مذموم عادت دفعۃً دُور نہیں ہوسکتی تھی۔ اور نہ اصلاح کا کام یوں یکبارگی ہوا کرتا ہے۔ پھر غور فرمائیے کہ رسُول اللہؐ نے جتنے نکاح کئے ہیں۔ ان میں کیا ضرورت و مصلحت پنہاں تھی۔ بعض سے آپ نے صرف اس لئے شادی کی۔ کہ عورت کی پوزیشن پر اس کا اثر پڑے۔ اور بعض سے اس لئے کہ تبلیغی و اصلاحی سرگرمیاں قایم رہ سکیں ؛

آپ نے اتنی شادیاں کس مجبوری سے کیں ؟ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ آئندہ کے لئے صرف چار تک ان کی تعداد محدود کردی۔ اور وُہ بھی ایسی سخت شرائط کے ساتھ کہ ایک وقت ایک نکاح کرنے سے زیادہ کوئی اَور صورت باقی نہیں رہتی ؛

پھر چونکہ معاشرت کے احکام و قوانین میں ہمیشہ تغیر و تبدّل کی ضرورت ہوا کرتی ہے اس لئے احکام شرعی میں کافی گنجایش اس کی رکھ دی۔ کہ ہر زمانہ میں اس وقت کی ضروریات کے لحاظ سے ترمیم و تنسیخ ہو سکے ؛

اہلِ مذاہب کی یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ وُہ اپنے پیغمبروں کے محامد و محاسن بیان کرتے وقت اس کا لحاظ نہیں رکھتے۔ کہ ان کا زمانہ کیا تھا۔ اور اُس وقت کا اقتضاء زمانۂ مابعد کے واقعات سے کس حد تک مختلف تھا۔ وُہ ایک رسُول یا نبی کے احکام کو ایسی مکمّل چیز سمجھتے ہیں۔ کہ کبھی کسی حال میں تو وہ تغیر پذیر نہیں ہو سکتے حالانکہ ہر پیغمبر اپنے زمانہ کے حالات سے وضع قوانین کرتا ہے۔ اور اس کے سامنے مستقبل کا کوئی سوال نہیں ہوتا ۔۔۔۔۔۔ اس کی تعلیم کی تکمیل کا ثبوت یہی ہے کہ وہ احکام شرع میں زمانہ کے لحاظ سے تغیر و تبدّل کی اجازت دے۔ اور غالباً یہی وُہ خصوصیت اسلام و صاحب اسلام کی ایسی ہے۔ جس میں دُنیا کا کوئی دوسرا مذہب یا پیغمبر شریک نظر نہیں آتا ؛

اگر رسُولِ اللہؐ نے متعدد شادیاں کیں تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس وقت اس سے زیادہ اصلاح ممکن نہ تھی۔ اور آیندہ کے لئے مخصُوص شرائط کے ساتھ صرف چار کی اجازت دینا اس اصلاح میں ایک قدم اور آگے بڑھانا تھا۔ جس سے رسُول اللہؐ کی انتہائی فراست و دانشمندی ظاہر ہوتی ہے ——— لیکن اب اگر حالات کا اقتضاء یہ ہو۔ کہ صرف ایک شادی کی جائے۔ یا بالکل نہ کی جائے۔ تو اس کے معنی یہ نہ ہوں گے۔ کہ اسلام اسکی مخالفت کرے گا۔ بلکہ وُہ علماء مذہب اور مصلحین قوم کو مجاز و مختار بناتا ہے۔ کہ

مصلحت بین و کار آسان کن

مسلم دیوی بیگم مہر چال گپتا کے زرّیں خیالات

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اصلاح رسوم کی ضروری خدمت کو چھوڑ کر بیویاں پردہ زدہ اور نئی پُرانی روشنی کی فضول بحث میں کیوں وقت گزار رہی ہیں۔ جو بیویاں آزادیٔ نسواں کی صدا لگاتی اور مردوں سے حق طلب کرتی ہیں۔ وُہ سب سے پہلے اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ کر ٹھنڈے دل سے سوچیں۔ اس پر غور کریں۔ کہ رسم و رواج کی جکڑ بندیوں نے ہماری زندگی کس طرح برباد کر دی ہے اور اس کے بعد یہ سوچیں۔ کہ اُن کی رسُوم کی اصلاح کا بہتر طریقہ کیا ہے ؟

یہ کیوں ؟ :-

سب سے پہلے تو یہ مسئلہ قابلِ غور ہے کہ اکثر بیٹی کو ورثہ نہیں ملتا۔ جس پیٹ میں بیٹی ہوتی ہے۔ اُسی پیٹ میں بیٹا ہوتا ہے۔ بظاہر اسباب دونوں ہیں بہ حیثیت اولاد کوئی فرق نہیں ہوتا۔ ایک ہی خون ایک ہی گوشت اور پوست ہوتا ہے۔ لیکن بیٹا وارث ہوتا ہے۔ باپ کا ترکہ پاتا ہے۔ اور بیٹی محروم رہتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ؟ بیٹا تو کما بھی سکتا ہے۔ لیکن لڑکی اس قابل نہیں رہتی۔ اگر ولایت کی طرح لڑکیاں آزاد ہوں۔ تو یقیناً وُہ بھی اپنی شکم پروری کا سامان کر سکیں۔ مگر ہندوستان میں تو لڑکیاں بے بس رہتی ہیں۔ اور امور خانہ داری کے سوائے کسی اور کام کی نہیں رہتیں۔ اور اگر یہ رسم ہوتی۔ کہ بیٹی کو ورثہ نہ ملے۔ تو سمجھ نہیں آتی کہ جس طرح لڑکیوں کو اپاہج رکھا جاتا ہے۔ اس کی تلافی کی گئی ہے۔ کہ ان کی زندگی کا بیمہ کر دیا جاتا ہے۔ کہ باپ کے مرنے کے بعد وُہ کسی کی محتاج نہیں۔ مگر ہمارے یہاں معاملہ برعکس ہے۔ بیٹی ورثہ سے محروم رکھی جاتی ہے۔ حالانکہ خدا اور رسُول نے بیٹی کا ورثہ مقرر کیا ہے ؛

نکاح ثانی :-

لیکن اس سے زیادہ دردناک اور قیامت خیز یہ رسم ہے۔ کہ مرد کو نکاح ثانی کا حق ہے۔ ورثہ کا ایک عورت بیوہ ہونے کے بعد بھی نکاح ثانی کا حق نہیں۔ یوں تو دُنیا جانتی ہے۔ کہ مرد ہرجائی ہوتے ہیں۔ اور جو مرد بظاہر زن مرید اور فدائی زوجہ ہوتے ہیں اور جن مردوں کو ایک سے زیادہ نکاح کرنے کا حق نہیں۔ وُہ بھی چوری چھپے موقع پا جاتے ہیں۔ تو کھل کھیلتے ہیں۔ چنانچہ میں سنتی ہوں۔ کہ یورپ میں نکاح ثانی جرم ہے لیکن مرد چوری چھپے آشنائیاں کرتے رہتے ہیں۔ اور کوئی مرد ایسا نہیں ہوتا جس کی ایک نہ ایک آشنا نہ ہو۔ لیکن وُہ بدکاری میں داخل ہے اور سوسائٹی کے نزدیک فعل قبیح ہے۔ لیکن غضب تو یہ ہے۔ کہ ہمارے یہاں یہ فعل جائز بلکہ کارِ ثواب سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر دوسری عورت سے مرد بول پڑھوا لے۔ تو سوسائٹی کے نزدیک وُہ بدکاری نہیں۔ بلکہ نکو کاری سمجھی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ مذہب نے اسے اس کی اجازت دی ہے۔ حالانکہ یہ سنا جاتا ہے۔ کہ ترکی۔ مصر۔ ایران اور دوسری سلطنتوں نے بھی اس کو جرم قرار دیا ہے۔ اگر مذہب سے نکاح ثانی جائز ہوتا۔ تو یہ اسلامی سلطنتیں کبھی اس کی مخالفت کرتیں ؟ میری رائے ہے کہ نکاحِ ثانی قانوناً ممنوع ہونا چاہئیے ؛

ایک مثال :-

میرے رشتہ کے پھوپھا ہیں جن کی عمر کوئی پچاس برس کے لگ بھگ ہے۔ اور ان کی بیوی ان سے مدات آٹھ برس کم ہوگی دونوں چالیس سال سے رہتے ہیں۔ ان کے ہمسایہ میں ایک وکیل صاحب آ کر رہتے جن کی منسوخ لڑکی پھوپھی کے پاس آیا کرتی تھی وُہ بمشکل چودہ برس کی تھی پھوپھا کی پوتی یا نواسی معلوم ہوتی تھی۔ پھوپھا اس پر ریجھ گئے۔ اور اس سے نکاح کر لیا۔ اتنا خیال نہ کیا۔ کہ وہ بڑھیا بیوی جس نے ساری عمر ساتھ دیا۔ کس قدر اذیت میں پڑ جائے گی ؟ پھوپھی کی حالت دیوانوں جیسی ہو رہی ہے ۔۔ وہ پہلے ہی دمہ کی بیمار تھیں۔ اور جب سے میاں نے سوکن کو اس کے سر پر لا بٹھایا ہے تب سے بیمار ہیں۔ میاں بظاہر بڑی پوچھ گچھ کرتے ہیں۔ لیکن نئی بیوی پر لٹو ہیں۔ اور ہر وقت اُس کی پُوجا کیا کرتے ہیں۔ ہزارہا روپیہ کا گہنا اور بیش قیمت لباس بنوا دیا ہے۔ اور لڑکی سو روپیہ ماہوار جیب خرچ اس کے عزیزوں کو دیا کرتے ہیں۔ کیا شرع سے یہ جائز ہے ؟

قانون کی ضرورت :-

میرے ایک عزیز کے جن کی شادی ہوئے دو ہی برس ہوئے تھے۔ ایک لڑکی سے نکاح

(باقی صفحہ —)

Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پاپ کا پھل!

(لیکھک شری پریہ ورت جی "رونق")

لاہور میں ایک حلوائی رہتا تھا۔ نہایت غریب تھا۔ اُس کے پاس کیول ایک روپیہ تھا۔ وہ ہر روز اُس روپیہ کا دودھ لاتا۔ اور دو آنے لابھ لے کر خالص دودھ بیچ ڈالتا۔ ان دو آنوں سے وہ اپنا گزارہ کرتا۔ بہت دنوں تک اُس کی یہی دشا رہی۔ مگر ایک دن اُس نے اپنے من میں سوچا۔ "یدی دودھ میں ایک لوٹا پانی ملا دیا جائے۔ تو کسی کو کیا پتہ لگے گا؟"

اس وچار کے آتے ہی لوبھ اُس کے من میں بس گیا۔ پھر کیا تھا۔ دودھ میں ایک لوٹا پانی ملا کر بیچ ڈالا۔ اس بھانتی اس دن اس کو ساڑھے تین آنے کی بچت ہوئی۔ جس میں سے اس نے دو آنے جمع کئے۔ اور ڈیڑھ آنہ مول میں ملا لیا۔ اسی بھانتی وہ ہر دن پانی ملا کر دودھ بیچنے لگا۔ اور دھیرے دھیرے دھنوان ہو گیا۔

حلوائی کے سامنے ہی ایک مہاجن کی دوکان تھی۔ مہاجن وہ بڑا ایماندار مرد تھا۔ یہ دیکھ کر بڑا اچنبھا ہو رہا تھا۔ کہ حلوائی پاپ کما کر کس پرکار پھل رہا ہے۔ جتنے لوٹے پانی کے حلوائی دودھ میں ملاتا۔ اتنے وہ مہاجن اپنے ایک بہی میں لکھ لیتا۔ اور جب کوئی ودوان اتفاق سے ملنے اُس کے پاس آتا۔ تو اس سے یہ مہاجن یہی کہتا کہ "پرمیشور کی سرشٹی میں نیائے نہیں ہے۔ پاپی پرش ہو پرمیشور کی آگیا کے ورودھ کام کرتے ہیں۔ سدا پھولتے پھلتے ہیں۔ پرنتو جو لوگ دھرم پر آرُوڑھ ہیں۔ وہ کشٹ سہتے رہتے ہیں"

پر ودوان لوگ سدا اُس کو یہی اُتّر دیتے۔ کہ "پرمیشور کی مایا ہے۔ اُس کا بھید کوئی نہیں جانتا" ایک دن اکسمات ایک یوگی اُس شہر میں آ نکلا۔ اور ایک نگر میں ٹھہر گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں سب نگر میں اس کے آنے کا سماچار پھیل گیا۔ وہ مہاجن بھی یہ سماچار سن کر یوگیراج کے درشن کو گیا۔ اور دنڈوت پرنام کرکے پوچھنے لگا:۔

"مہاراج! ایشور کے یہاں نیائے نہیں ہے" اس پر جو بات چیت یوگی اور مہاجن میں ہوئی۔ وہ سموادروپ میں یہاں لکھی جاتی ہے:۔

مہاجن۔ مہاراج! پاپی لوگ پھلتے ہیں۔ دھرماتما دُکھی ہیں۔ اس سے مجھے وشواس ہو گیا ہے۔ کہ ایشور کے راجیہ میں نیائے نہیں ہے:۔

یوگی۔ تم نے کس پرکار جانا۔ کہ پاپ اچھا پھل دیتا ہے۔ جبکہ سبھی شاستر کار پاپ کا پھل دُکھ مانتے ہیں؟

مہاجن۔ میں نے پرتکش دیکھا ہے۔ میرے سامنے ایک حلوائی ہے۔ وہ دودھ بیچتا ہے۔ جب وہ شدھ دودھ بیچتا تھا۔ اُس وقت اُس کے پاس کیول ایک روپیہ رہا کرتا تھا۔ پرنتو جب سے وہ پانی ملا کر بیچنے لگا ہے۔ اُس کے پاس روپیہ بڑھتا ہی جا رہا ہے:۔

یوگی۔ روپیہ تو پاپ کا پھل ہی ہے کیونکہ اس سے دُکھ ہی ہوتا ہے۔ سُکھ تو نام ماتر ہوتا ہے۔ اسی کارن ایک مہاتما نے لکھا ہے۔ کہ:۔

"پرتھم تو دھن کے کمانے میں کشٹ ہوتا ہے۔ اور اس کی رکھشا میں رات کو نیند تک نہیں آتی۔ جب دھن کو خرچ کرتے ہیں۔ تب بھی کشٹ ہوتا ہے کہ ادھک خرچ ہو گیا۔ جب اس کا ناش ہوتا ہے۔ تو سینکڑوں پاگل ہو جاتے ہیں۔ پرمیشور الیہ گیہ نہیں۔ کہ پاپ کرنے والے کو تتکال ڈنڈ دے۔ جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ اب یہ پاپ کو نہیں چھوڑتا۔ تب اسے ڈنڈ دیتا ہے۔ کہاوت بھی تو ہے کہ پاپ کی ناؤ بھر کر ڈوبتی ہے" :۔

مہاجن۔ مہاراج! اس کو تو پاپ کرتے ہوئے بہت دن ہو گئے۔ آج کل یہ پہلے سے ادھک سکھی ہے:۔

یوگی۔ تنک بتلاؤ۔ کہ اس کو کیا سکھ ہے؟

مہاجن۔ اُس سمے اسے بہت سادھارن بھوجن ملتا تھا۔ اب اُتّم پدارتھ بھوجن کے لئے اور بڑھیا وستر پہننے کے لئے اس کے پاس موجود ہیں۔ اس سے ادھک اور کیا چاہئے؟

یوگی۔ بھائی! ابھی پرمیشور پاپ کا پھل دے رہا ہے۔ تھوڑے کچھ کال میں جب یہ باتیں اس کے سوبھاؤ میں سمّلت ہو جائیں گی۔ تب اُس کا دھن بھی نشٹ ہو جائیگا۔ اور اس کی ایسی منشیہ کی سی اوستھا ہو جائیگی۔ جس کا روگ تو بڑھتا جائے۔ پرنتو اُس کی اوشدھی نام ماتر کو بھی نہ ہو۔ اور خواہشات بھوگ تو بہت بڑھ جائیں۔ اور اُس کے بھوجن کا ابھاؤ ہو:۔

مہاجن۔ کسی پرکار وشواس ہو کہ اس کا دھن اس کے سامنے نشٹ ہو جائیگا:۔

یوگی۔ کیا تم جانتے ہو۔ کہ اُس نے کتنا پانی دودھ میں ڈالا ہے؟

مہاجن۔ ہاں مہاراج! جانتا ہوں۔ اب تک پانچ ہزار لوٹے پانی کے دودھ میں ملا چکا ہے:۔

یوگی۔ یہاں ایک ایسا گڑھا کھدواؤ۔ کہ جو منشیہ کی اونچائی کے برابر گہرا ہو۔ اور اُس میں اتنے ہی لوٹے پانی کے ڈال دو:۔

مہاجن۔ بہت اچھا۔ مہاراج! ایسا ہی کروں گا۔ یہ کہہ کر اُس نے گڑھا کھدوا لیا۔ اور اس میں پانی بھی ڈال دیا۔ اور پھر یوگی سے کہا۔ "مہاراج! پانی بھر گیا"۔ یوگی نے کہا۔ کہ "ایک آدمی کو اس میں کھڑا کر دو"۔

جب آدمی کھڑا کیا گیا۔ تو اس کے گھٹنے تک پانی آیا۔ تب یوگی نے کہا۔ کہ "ابھی ڈوبنے کے یوگیہ نہیں ہوا"

مہاجن۔ مہاراج! یہ کب ڈوبے گا؟

یوگی۔ تم اس گڑھے میں پانی کے اتنے لوٹے ڈالو۔ کہ جن میں منشیہ ڈوب جائے:۔

مہاجن نے ایسا ہی کیا۔ جتنے لوٹے پانی کے اُس گڑھے میں ڈالے۔ گن کر وہاں پر لکھ لئے۔ جتنا پانی حلوائی دودھ میں ڈالتا۔ مہاجن اس کو بھی لکھتا جاتا۔ انت میں جس دن لوٹے پورے ہو گئے۔ اسی دن حلوائی کی دوکان میں آگ لگ گئی۔ اور سب سامان جل گیا۔ جس سمے حلوائی کو پتہ لگا۔ وہ روتا پیٹتا اور چھاتی کوٹتا ہوا چلا آیا:۔

یہ اسی پاپ کا پھل تھا۔ کہ جو دودھ میں پانی ملانے کا وچار من میں آیا تھا۔ اس سے آگے حلوائی کو بہت دُکھ ہوا۔ تب مہاجن کو بھی وشواس ہو گیا کہ ایشور کے راجیہ میں نیائے ہے۔ اور پاپ کا بیڑا بھر کر ڈوبتا ہے:۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں:۔　(مینیجر)

بقیہ مضمون "تعدادِ ازدواج کے خلاف مسلمانوں کا جہاد" صفحہ ۱ سے

کر لیا ہے۔ اور ستم یہ کہ اس لڑکی کو لا کر بیوی کے پاس رکھا ہے۔ بیوی جوان ہیں۔ حسین ہیں۔ سلیقہ مند ہیں۔ اور شریف ہیں۔ ان کے کلیجہ پر چھُریاں چلتی ہیں۔ مگر وہ خاوند کے رُعب اور اپنی بے بسی کے باعث خاموش دم بخود ہیں۔ کبھی کبھی نکل آتا ہے۔ تو اس درد سے روتی ہیں۔ کہ کلیجہ پھٹ جاتا ہے۔ مگر ماں باپ خوش۔ گھر والے خوش۔ کسی کے نزدیک کوئی عیب نہیں۔ حالانکہ اگر بیوی نے کوئی دوسرا مرد کر لیا ہوتا۔ تو ساری دنیا تھوک ڈالتی۔ اور گھر والے ننگ سمجھتے۔ مگر میاں بیوی کی چھاتی پر مونگ دل رہے ہیں۔ کوئی انگلی نہیں اُٹھاتا۔

میں بعض وقت بھتیجے سے کہتی ہوں۔ کہ ان دوسری بیوی کو دوسرے مکان میں رکھ دے۔ تو وہ بڑے انداز سے فرماتے۔ "واہ! اپنی پیاری کو چھوڑ کر دوسروں کے گھر میں رہوں" میں کہتی ہوں کہ "بیوی اگر ایسی ہی پیاری تھی۔ تو دوسری بیوی کیوں کی؟" وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ اور یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ کہ تم اس کو نہیں سمجھ سکتیں۔

بہرحال میری گذارش یہ ہے کہ دیگر ممالک اسلامیہ کی طرح یہاں بھی قانون بن جانا چاہئے۔ کہ ایک سے زیادہ نکاح حرام ہے۔ اور والدین کے ترکہ میں لڑکی کا حصہ لڑکوں کے برابر مقرر ہو جانا چاہئے۔

مجھے اُمید ہے۔ کہ میری دوسری بہنیں اس مطالبہ کی تائید کریں گی۔ اور سرکار سے عرض کریں گی۔ کہ ایسا قانون بنا دیا جائے۔ اور اُمید ہے۔ کہ آپ بھی ہمدردی اور حمایت فرمائیں گے:۔

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اُٹھائیے (مینیجر)

ضرورت ہے۔ نوجوانو کہ آپ شادی سے پہلے "گرہست دھرم" اردو مجلد مصنفہ شری ہنومان جی قیمت ۸ عا جو گرہستھ جیون کا ایک نہایت عمدہ مجموعہ ہے۔ کا مطالعہ کریں۔ ملنے کا پتہ: جیپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دھارمک جگت کے کلمے اور گائتری منتر کی وششٹتا

(از راؤ بہادر راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری۔ حال مقیم بڑودہ)

بنہاس دوارہ سب ہی ودوان ملتے ہیں کہ بھارتیہ آریہ جاتی میں ایک مہان سنسکار ایسا ہوتا تھا جس پر آریہ جاتی کے بالک کو یگیوپویت دینے سے پہلے اس کو گائتری منتر جو ویدک آریہ جاتی کا (Creed) (کلمہ) ہے سکھایا جاتا تھا۔ اور یہ پرم سوتر اس کا اپوگی چنہہ تھا +

بالمیک رامائن میں شری پوجیہ رام چندر جی جس سمے مہرشی وشوامتر کے آشرم میں جاتے ہیں۔ ان دنوں وہ دو کال سنان کے پیچھے گائتری منتر کا جپ کرتے ہیں۔ مہابھارت میں شری یوگیشور کرشن دیو جی سدا اُکت منتر کا ہی جپ کیا کرتے تھے۔ یہ بات انیک جگہ ملتی ہے۔ منوسمرتی میں جو سب سے پرانا نامی دھرم گرنتھ دھرم شاستر جہاں آریہ جاتی کا ہے مورتی پوجا کی گند تک نہیں ہے۔ یہ بات پروفیسر میکس مولر تک کو بھی اپنے نامی گرنتھ :-

"The Physical Basis of Religion"

میں لکھنی پڑی +

اُکت مانو دھرم شاستر میں ایک مانتا گائتری منتر کے جپ کا وِدھان دو کال کی سندھیا پر ہم پاتے ہیں۔ نوجبہ بھارت بھوشن شری وویکانند جی نے امریکہ جا کر اُکت گائتری منتر کی مہما پر جو اتی اُتم بھاشن دیا۔ اُس میں انہوں نے بتایا تھا۔ کہ ہندو جاتی مورتی پوجک نہیں۔ کارن یہ کہ اس کا (Creed) جو گائتری منتر ہے۔ اس میں برہم کے نت شبد سے ایک پوکھنس (Invisible God) کی طرف سنکیت ہے۔ جو سمرشٹی کرتا ایک ایشور ہے۔ یہ منتر شودر کی اُپاسنا کا نہیں۔ کنتو ایک سوبتا دیو (سرشٹی کرتا) ایک ایشور کی اُپاسنا کا ہے۔ کارن یہ کہ اسی منتر میں گیان کی پرارتھنا ایشور سے کی گئی ہے۔ جو کہ جڑ سورج کبھی دے نہیں سکتا۔ اسی منتر میں : ہندو سماج واجک ہے۔ اتہاسکار ستھا ارتھات سب منشیہ مانوں کو اس کے جپ کرنے کا ادھیکار ہے۔ نامی (Colebrooke) صاحب بھی اُکت بات کی پشٹی کرتے ہیں۔ کہ یہ منتر جڑ سورج کی اُپاسنا کا نہیں ہے

Sir Monier Williams

صاحب نے ۵۰۰ پرشٹ کا بھاری اُتم گرنتھ انگریزی میں جو ہندو مت پر کاشت کیا ہے اس کا نام ہے :-

" The Budhism "

اُکت گرنتھ میں اُکت نامی ودوان جو پکے عیسائی ہیں۔ گائتری منتر کی مہما کا ورنن سنسار بھر کے دھارمک جگت کے سب (Creed) کی تُلنا میں کرتے ہیں۔ اُس کا سار منتر ہی ہم اپنے اتی سنکشپت شبدوں میں نیچے دیں گے :-

"ہمارا (Christian) دھرم بنا حضرت مسیح کے جیوت نہیں رہ سکتا ہمارے (Creed) میں ان کی چرچا رہتی ہے۔ مسلمانی دھرم بھی بنا حضرت محمد صاحب کے جیوت نہیں رہ سکتا۔ اور اس کا (Creed) ان کے جپ بنا شونیہ ہو جائے گا۔ بودھ دھرم بھی تھا اس کا (Creed) بنا مہاتما بودھ کے جیوت نہیں رہ سکتا۔ یدپی میں عیسائی ہوں۔ پر مجھے ستیہ کہنا ہی ہو گا کہ ہندوؤں کا (Creed) ارتھات گائتری منتر بنا کسی رشی منی دھرم پرچارک کے جیوت رہ سکتا ہے۔ اور ہندو دھرم کا آدھار بھی کسی منشیہ وشیش اور رشی منی پر نہیں ہے۔

او ہوا یہ کیسی مہان اُوتمتا ہندو دھرم تھا اس کے (Creed) گائتری منتر کی ہے۔ اس منتر دوارہ پرتیک منشیہ سرشٹی کرتا پرم دیو سے ....

Direct Communion

کر سکتا ہے۔ اور اپنی بُدھی میں اس کے گیان کو (Direct) دھارن کر سکتا ہے۔ یہ تو اس قدر اپوروہ ہے جو میرے بیان سے باہر ہے +

اس لیکھ کو سماپت کرنے سے پورو میں اس پرشن روپی آکشیپ کا اُتر دوں گا۔ جو ہمارے مسلم مولوی منتر پیش کیا کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ دیکھئے ہمارا کلمہ (Up to date) ہے ارتھات آج کل جو جارج پنجم مہان راجیہ کا راجا ہے۔ تو اُن سے ملا دا مہاراج کے علم ملنے کی ضرورت نہیں۔ اگر اس وقت سے دھرم گورو حضرت محمد صاحب ہیں۔ ہمارا اُتر یہ ہے کہ جناب نے جو درشٹانت دیا۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں ایک ہی درشٹانت دے کر ان کی آنکھیں کھول دوں گا۔ وہ ہیں کہ جارج سمراٹ کا جو تیز ہے۔ وہ ہر ایک کمرے میں بنا رسول کے اندر جا سکتا ہے۔ اسی پرکار یجروید میں ایک منتر بھی آتا ہے۔ اُسی منتر کو برہم سماجی سجن اپنے گرنتھوں میں سب سے پرتھم لکھتے ہیں۔ وہ منتر یہ ہے :-

पितानोऽसि, पिता नो बोधि मा माहिंसी

(یجر۔ ۵)

ارتھات ہے ایشور! آپ ہمارے پتا ہیں۔ ہم کو گیان دیجئے۔ اور ہماری رکشا کیجئے۔

مولوی صاحب کے درشٹانت میں ایشور ایک (Director) ہے۔ ہمارے اُکت وید منتر میں ایشور پرم پتا ہے۔ اتہ بالک کے پاس اور پتا کے دربار میں اور پتا کے گھر جانے کے لئے پرتیک پتر ..... (Direct) جا سکتا ہے۔ کسی رسول و (Messenger) دھرم دوت کی ضرورت نہ ہو +

اس کے اتِرکت دو باتیں ودوان سبھا سرکار مولوی صاحب کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں :-

۱۔ پرتھم یہ ہے۔ کہ یہ سجن کہا کرتے ہیں کہ ہند کے عیسائی لوگوں کے گرجوں میں بھید ہے۔ فرنگی گرجوں میں دیسی وسندھی عیسائی نہیں جاتے۔ یہ بات ان کی ٹھیک ہے۔ پر ان کی کسی بھی جامع مسجد میں شکر وار کے دن بھی کبھی ایک بھی مسلم ملوی مانا اور مسلم کنیا نماز آدی میں آپ سے برابر بھاگ جب نہیں لیتی۔ تو یہ دوش اتنا بھاری ہے کہ آپ سوچ لیں۔ کہ اس دوش کے کارن اسلام عالمگیر مذہب نہیں رہتا +

۲۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ آپ سجن نماز سمین بھی آج کل سندھار نہیں کرتے۔ دیکھو سر ترعبدالنوں کے ترتھا وکیل صاحب جو خون کے (Jehovah) ششی تھے اقصد کرتے ہیں۔ ان کے من کی رتی باجوں تھا موتوڑوں کے شور سے بھنگ نہیں ہوتی۔ سرآج کل دیکھتے ہیں کہ پیچھے نمازی دستوں کی رتی ہندوؤں کے باجوں سے بھی بھنگ ہو جاتی ہے۔ برہم سماج۔ سنگھ سماج۔ آریہ سماج تھا سناتن دھرمی بھگتوں کے ست سنگ دھنیہ دار کے یوگیہ ہیں کہ ان کے ست سنگوں کی وِرتی کسی بھی باجے اور موٹر آدمی کی آواز سے بھنگ نہیں ہوتی۔ یہ آریہ سماج کے جنم سے پورو مسلم سجن ہندو دھرم کو کچا دھاگا کہا کرتے تھے۔ سمجھ گیا باوا جی ہے۔ اب وہ کچا دھاگا آپ کی مسجد آپ کی نماز اور آپ کی ورتی ہو گئی ہے۔ ایشور آپ کو ان کچے دھاگوں سے بچا نے کی بدھی سنمتا منوبل دے۔ یہی میری پرارتھنا ہے +

ولایتی بندوقیں پستول اور ریوالور

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد کمیشن نقد قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی۔

Suleman Umar & Co. Karachi

تمام دنیا میں مشہور قائم شدہ ۱۸۹۲ء

مصفیٰ خون کا بادشاہ

بھگوان عرق عشبہ مرکب

مصفا خون خارش پھوڑا پھنسی آتشک۔ ناسور گنٹھیا بدن کے سیاہ و سفید داغ دور کرتا ہے جلدی علاج کیلئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست آنے پر مفت ملتی ہے بوتل کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ ملتی ہے یا بذریعہ وی پی منگا سکتے ہیں

تمام ضروریات زندگی

کابل کشمیر کی پیداوار میوہ جات۔ بینو۔ لونگ۔ زعفران کستوری۔ مینگ۔ شہد پڑیا۔ بادام پستہ جیت مصفی اجری شہر۔ گلے کی گرمی لچیا۔ پاپڑ وڑیاں خشک سبزی۔ ادویات بنسلوچن شربت عرق مربیات۔ اچار سونف پودینہ۔ سونف ہون سامگری دھوپ۔ اصلی املتاس عطر پھلیل۔ رنگ ماہی بیڑ۔ تیچوت مانگی۔ سامان سوداگری۔ بارچنات۔ اسباب۔ جیولری لوٹ گرگابی۔ پاپوش۔ سامان ہتھیارات لوہا۔ کمان۔ جام موچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگا سکتے ہیں

نوٹ۔ لاہور بیت عرقیات خشک سبزیات و زیر حینہ شرح ہری گیان نہ و واللہ منی پرارتھنا پرشٹا ہو دوست تو لکی دروازہ سے مل سکتا ہے۔

ہر بھگوان بنساری شہر راولپنڈی

Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پبلک اخلاق کی بنیاد ستیہ ہے

پروفیسر رامدیو جی کے استعفیٰ کا اثر

(از شری پنڈت چموپتی جی ایم اے سابق گورنر گوروکل کانگڑی)

پروفیسر رامدیو جی کو مجھ سے شکایت ہے۔ کہ میں نے ان کی چٹھی کا ایک حصہ پرکاشت کر دیا ہے۔ اس شکایت کی بنا پر پروفیسر صاحب نے میرے "پبلک اخلاق" پر حملہ کر دیا ہے۔ اخلاق کے سوائے ہم لوگوں کے پاس رکھا ہی کیا ہے؟ یدی ہمارا اخلاق سُرکھشت نہیں۔ تو پھر ہمارا جینا نہ جینا برابر ہے۔ میرے اخبارات میں اس معاملہ کو لانے کی وجہ بھی ان کا اخلاق پر حملہ ہے۔ آخر پروفیسر صاحب کو یہ شکایت کیوں ہوئی؟ ان کی چٹھی کے ان کھنڈ دو بھاگ تھے۔ جو اخبارات میں آئے تھے:۔

۱۔ "راشٹریہ شکشا دینا راشٹر کا کام ہے۔ دھارمک سنستھاؤں کا نہیں۔ راشٹریہ مہاودیالیہ ہم چلائیں گے بھی تو وہ فورتھ کلاس ہوں گے۔ برخلاف اس کے ہمارا مہاودیالیہ ایک فرسٹ کلاس ودیا سنستھا ہوگی۔ جس میں سنسار کے کونہ کونہ سے چھاتر آکرشت کئے جا سکیں گے۔" (۱۹ مئی ۱۹۳۵ء)

۲۔ "جو ودیارتھی ادھیکار پریکشا پاس کر لیں۔ وہ ایک ورش کے پشچات آسانی سے میٹریکولیشن پریکشا پاس کر سکتے ہیں"....... سمجھوتہ کے طور پر آپ نے یہ بھی مانا ہے کہ "آٹھویں شرینی کے پشچات گوروکل کے دو وبھاگ ہو جائیں۔ ایک میں سرکاری میٹریکولیشن کی تیاری کرائی جائے۔ اور دوسرے میں گوروکل کے مہاودیالیہ کی۔ دوسرے وبھاگ میں ویاکرن اور سنسکرت کی ادھک شکشا دی جائے۔" (۲۶ مئی ۱۹۳۵ء)

ان دو اقتباسات میں کیا چیز ہے جو گپت رہنے کے یوگیہ ہے۔ آپ کی [illegible] آپ کی ایک ساودھارن سمتی پر گپت کر دینا [illegible] ہے؟

آپ سوئم لکھتے ہیں کہ:۔

"میرا پندرہ سال پہلے کا خط....... مجھے جگت میں کیسے نقصان پہنچا سکتا ہے؟"

سچ مچ یہ چٹھی ہے ہی بے ضرر سی۔ پھر نہ جانے اس کے پرکاشت ہونے سے آپ جوش میں کیوں آ گئے؟ آپ جانتے ہی ہیں۔ کہ یہ چٹھی میرے ایک پتر کا ضمیمہ تھی۔ وہ پتر شری پردھان بدری داس جی کی سیوا میں لکھا گیا تھا۔ اور ان کی اجازت سے ضمیمہ کے ساتھ انترنگ سبھا میں پڑھا گیا تھا۔ پھر آپ یہ لکھتے ہیں۔ کہ پنڈت وشمبر ناتھ جی جو اس سمے سبھا کے ورکنگ پریذیڈنٹ تھے۔ مجھے اس پتر کے پرکاشت کرنے میں حق بجانب سمجھتے تھے۔ ایک تو میں لکھ دوں [illegible] جس کا گوروکل کے ریکارڈ پر ادھیکار تھا [illegible] سبھا کے پردھان کی اجازت سے ایک پتر انترنگ سبھا کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ سبھا کے ورکنگ پردھان اس کا پرکاشت کرنا حق بجانب سمجھتے ہیں۔ آپ سوئم لکھتے ہیں کہ وہ پتر بے ضرر ہے۔ پھر آپ نے اس کے آدھار پر میرے خلاف جنرل سبھا میں اعلان کیوں پرکاشت کر دیا؟ ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء کے پتر دوارا میں نے آپ کے لیکھ کا جواب دیا۔ اس وقت آپ کو اپنی چٹھی پرکاشت ہونے کی شکایت نہیں ہوئی۔ ۲۵ مئی کو یکایک کیا جنم ہو گیا۔ آپ نے اعلان نکال دیا۔ اگر کوئی شکایت تھی تو انترنگ سبھا میں رکھ دیتے۔ سبھا کے کرم چاری ایک دوسرے کے ورودھ بیان دیتے جنرل سبھا میں آ جائیں۔ یہ کہاں تک اُچت ہے؟ میں ان دنوں بیمار تھا۔ سبھا میں اپستھت نہیں ہو سکا۔ آپ میری پیٹھ پیچھے میرے ورودھ اعلان نکلواتے رہے۔ میرے ورودھ اندولن تو آپ پہلے بھی کر رہے تھے۔ کیا یہ اعلان بھی اس اندولن کا بھاگ تھا؟ آخر اوسر کیوں ہاتھ سے جانے دیتے؟

میں پبلک کا سیوک ہوں۔ اس لئے پبلک کے سامنے اپنی صفائی پیش کرنا آوشیک سمجھتا ہوں۔ یوں تو کسی سمجھدار شخص کے لئے اتنا جاننا کافی ہے کہ پتر بے ضرر ہے۔ اور اسے پردھان تتھا ورکنگ پردھان کی سمتی سے پرکاش میں لایا گیا ہے۔ میں نے اسے بے ضرر سمجھا۔ اور آپ بھی لکھتے ہیں کہ وہ بے ضرر ہے۔ تاہم وہ کن حالات میں پرکاشت کیا گیا۔ اس سے صفائی اور سپشٹ ہو جائے گی۔

میں ساڑھے سات سال گوروکل میں رہا۔ پروفیسر رامدیو جی کے جیل جانے پر سبھا نے آوشیک سمجھا۔ کہ مجھے گوروکل کا مکھیہ ادھیکاری بنا دے۔ اس غرض سے ایک پربندھک کمیٹی بنائی گئی۔ جس کا پردھان میں مقرر ہوا۔ جب پروفیسر صاحب جیل سے رہا ہوئے۔ تو میں نے تیاگ پتر دیا۔ جس سے انہیں گوروکل میں واپس آنے کا اوسر مل جائے۔ پروفیسر صاحب نے گوروکل کا چارج لینے سے انکار کر دیا۔ اور سبھا نے مجھے گوروکل کا مکھیہ ادھشٹاتا بنا دیا۔ گت ورش پنڈت وشمبر ناتھ جی گوروکل سے ریٹائر ہو گئے۔ جس پر سبھا نے آچاریہ کا کام بھی مجھے سونپ دیا۔ میں نے سبھا سے [illegible] پر بھی رکھی تھیں۔ آچاریہ ہونے پر [illegible] بدل دیا۔ گوروکل میں ڈسپلن کا ابھاو تھا۔ میں نے کہا کہ ڈسپلن لانے والے کا سخت ورودھ ہوگا۔ پردھان جی نے مجھے آدیش دیا۔ کہ مجھ میں آتم وشواس کی کمی ہے۔ میں نے پردھان جی کو ساودھان کر کے چارج لے لیا۔ ہونا وہی تھا۔ جو میں نے کہا تھا۔ میں نے قدم قدم پر سبھا کو ساتھ رکھا۔ اس لئے جب گوروکل میں ادھک اشانتی پیدا ہو گئی۔ تو ادھیکاریوں کے لئے کوئی اچنبھے کی بات نہ تھی۔ مجھے گوروکل بند کر کے لاہور آنا پڑا۔ میرے خلاف شکایتوں کا ایک لمبا دفتر سامنے آ گیا۔ سبھا نے اسے سنا۔ اور تمام شکایتوں کو کالپنک (فرضی)، نرمول (بے بنیاد) اور نِسسار (بے حقیقت) قرار دیا۔ اور مجھ پر "پورن وشواس" کا پرستاؤ پاس کیا۔ میرے بار بار تیاگ پتر دینے پر بھی آگرہ کیا۔ کہ میں گوروکل جاؤں۔ پروفیسر رامدیو جی کو میرا [illegible] ہونا پسند نہ تھا۔ انہیں اوستھا شانت کرنے کے لئے گوروکل بھیجا گیا۔ تو وہاں آپ نے اپنے گوروکل سے ہٹ جانے کے درشٹانت میں ایک لطیفہ کہہ فرمایا۔ "میں ایک سیکنڈ کلاس کا مسافر تھا۔ راستہ میں رفعِ حاجت کے لئے چلا گیا۔ اسی اثناء میں کسی اور مسافر نے میرا استھان روک لیا۔"

میرا قصور تو اتنا ہی تھا۔ کہ ان کے جیل میں ہوتے ہوئے گوروکل کا مکھیہ ادھیکاری بن گیا۔ اور ان کے واپس آنے پر محض ان کی خاطر تیاگ پتر دیا۔ انہوں نے چارج لینے سے انکار کیا۔ تب میں مکھیہ ادھشٹاتا مقرر ہوا۔ اس پر اس لطیفہ کا کیا اطلاق کہ میں نے ان کا استھان روک لیا۔ گوروکل میں اس کا پربھاؤ یہی پڑا کہ پروفیسر صاحب میرے ورودھی ہیں۔ اور سوئم مکھیہ ادھشٹاتا ہونا چاہتے ہیں۔ اس سے اوستھا شانت تو کیا ہونی تھی۔ ان کی کرپا سے اور بگڑ گئی۔

اب پروفیسر صاحب نے جہاں تہاں یہ کہنا شروع کیا۔ کہ میں نے گوروکل کا ڈسپلن خراب کر دیا ہے۔ ورنہ پہلے وہاں بہت اچھی [illegible] چلتے تھے۔ [illegible] ان کے کہنے میں نہ آئے۔ پرنتو باہر کے لوگوں کو کیا معلوم؟ میری اوستھا اس ملزم کی تھی جس پر دھڑا دھڑ الزام لگائے جا رہے ہوں۔ اور وہ چپ ہو۔ اخبارات میں میرے خلاف لیکھ نکلے۔ پروفیسر صاحب پرچار کرتے پھرے۔ آخر میں نے اچت سمجھا کہ پروفیسر صاحب کے الزام کی تردید ان کے اپنے لفظوں میں کروں۔

شری مہاتما منشی رام جی کے سنیاسی ہونے پر پروفیسر رام دیو جی گوروکل کے آچاریہ مقرر ہوئے تھے۔ ان کے پربندھ کے خلاف سوامی جی نے ایک پتر لکھا تھا۔ جس کا پروفیسر صاحب نے جواب دیا۔ اس میں پروفیسر صاحب نے سوامی جی کے پربندھ کے ورودھ تو بہت سخت لکھا ہی۔ اپنے ڈسپلن لانے کی کوشش کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا۔ کہ اس کے ورودھ میں پانچ سٹرائکیں ہوئی ہیں۔ ان سے تنگ آکر پروفیسر صاحب نے گوروکل چھوڑ دیا۔ اور سبھا کے پردھان کی سیوا میں ایک پتر لکھا۔ جس میں گوروکل کے اس سمے کے ڈسپلن کا نقشہ کھینچا ہے۔ میں نے یہ نقشہ سبھا کے پیش کر دیا۔ ان کا الزام تھا کہ میں نے ڈسپلن بگاڑا ہے۔ میرا کہنا یہ تھا کہ نقص شخصوں کا نہیں سسٹم کا ہے۔ سنستھا میں ہی کچھ ایسے دوش ہیں۔ جن سے ڈسپلن کا قائم رہنا اسمبھو ہے۔ ادھیکاری حالات جانتے تھے۔ اس لئے میرے ساتھ تھے۔ پروفیسر صاحب ورودھ کر رہے تھے۔ آخر میں نے اپنی بات انہی کے اپنے منہ سے کہلوا دی تھی۔ پروفیسر صاحب کی تحریر سے ثابت ہو گیا۔ کہ گوروکل میں ڈسپلن کا ہمیشہ ابھاو رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پروفیسر صاحب لاجواب ہو گئے۔ سبھا میں انہیں خاموش رہنے کے سوائے چارہ نہ رہا۔ پردھان بدری داس جی کے ساتھ بول اٹھے۔ یہ بیان دینا ان (چموپتی) کا کرتویہ تھا۔

اس کے بعد گوروکل کا اتسو آیا۔ پروفیسر صاحب کی اپیل تھی۔ انہوں نے گوروکل کے خیالی ورودھیوں کو للکارا۔ اور کہا۔ آؤ گوروکل کو توڑ دکھاؤ۔ شری سوامی شردھانند جی اور اپنے وقت کے ڈسپلن کی خوب پرشنسا کی۔ فرمایا۔ سوامی جی رام تھے۔ میں ان کے پیچھے رہا ہنومان ہوں۔ ایک مہانو بھاو جنہوں نے ان کے مکھ سے سوامی جی کے ورودھ بہت کچھ سن رکھا تھا۔ ان کی تحریر کی تاب نہ لا سکے۔ اور اٹھ گئے۔

میرے سامنے سوامی جی کا بھی پتر موجود تھا۔ ان کا بھی سوامی جی کے سمے جیسا ہی پربندھ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

خلاف تھی۔ آج میرے ورودھ میں سوامی جی کے سمہ کی پرشنسا کرنا اور اپنے آپ کو ان کا ہنومان بنا دینا۔ نہ ہنومان سے نیچا تھا اور نہ رام سے۔ سوامی جی سنیں۔ تو کہہ اٹھیں:۔

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

خیر جو الزام کل تک مجھ پر سبھا میں تھا کچھ وششٹ لوگوں کے سامنے لگایا جا رہا تھا۔ آج ایک عام جلسہ میں لگا دیا گیا۔ پنڈت بدھ دیو جی نے اپنے ویاکھیان میں اس سمہ کے ادھیکاریوں اور انفلاٹ ہم لوگوں پر دوش لگایا۔ کہ انہوں نے سوامی شردھانند جی کو ٹھیکرے میں روٹی کھلائی ہے۔ اس کے فوراً بعد رام دیو جی نے اپنے آپ کو ان سورگیا شنی رام کا ہنومان بنایا۔ جس سے سپشٹ تھا۔ کہ ہم تو ان کے خیال میں گورو کل کے ڈسپلن کو بگاڑنے والے تھا سنستھا کو توڑنے والے ہیں۔ اور یہ سوامی جی کے بھگت ان کے نام تھا کام کو قائم رکھنے والے۔ پروفیسر صاحب کے ان دعووں اور الزاموں کا جواب وہ پتر ہیں۔ جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ اپنے سمہ کے سمبندھ میں پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"یہاں ڈسپلن قائم نہیں رکھا جا سکتا۔ جب تک کہ ادھیکاریوں کو اس پرکار کے اپرادھوں کا ڈنڈ دینے کا پورا ادھیکار نہ ہو۔ بجائے اس کے کہ ودیارتھیوں کو اپنے ساتھ مانوس کیا جائے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ شاسن کا مانیہ کریں۔ اس سمبندھ میں ان پر کرپا کی جائے۔ تو انہیں سدھانے کی ان کی کرپا پراپت کرنے کا سادھن سمجھا جاتا ہے۔ اگر کبھی کے اور کبھی تھا شاسن کی اگیا کی فوراً اور موثر سزا دینی چاہئے۔

یہاں کے ودیارتھیوں کو یہ عادت پڑ گئی ہے۔ کہ ان سے چاپلوسی کر کے بات منوائی جائے۔ وہ ادھیکاریوں کو اپنی متفقہ خواہشات کے آگے جھکنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ان کے دماغوں میں یہ غلط خیال سما گیا ہے کہ ادھیکاریوں کا اپنا ہت اس بات میں ہے۔ کہ وہ یہ جھوٹا قصہ مشہور کئے رکھیں۔ کہ گورو کل ایک سورگ ہے۔ جہاں شانتی اور پریم نواس کرتے ہیں۔ ان کے وچار میں ادھیکاری کسی اور بات سے نہیں ڈرتے جتنے خانگی تنازعات کی ہوا باہر نکل جانے سے۔ اس کے علاوہ ان کا خیال ہے کہ گورو کل سے نکال دینا ایک ایسا قدم ہے۔ جس کی ادھیکاری دھمکی تو دے سکتے ہیں۔ لیکن اس پر عمل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس سے باہر نکالا گیا ودیارتھی بدنام نہیں ہوتا۔ بلکہ گورو کل بدنام ہوتا ہے۔ اور اس سے داخل کا کھلا رہنا بند ہو جاتا ہے۔ ادھیاپک پتاؤں کا سمان تب لے سکیں گے۔ جب ان کا یہ سمان بنا سنکوچ سویکار کیا جائے گا۔ اور ان کا مانیہ ہوگا۔ اس سمہ بہت سے ادھیاپک یہ الوبھو کرتے ہیں۔ کہ وہ مانو مہاراجا دھیراج اور راجکماروں کے پرائیویٹ استاد ہیں۔

سنرکشکوں کو ان کے لڑکوں کے عام ویوہار سے سوچت رکھنا چاہئے۔ جب وہ برا ویوہار کریں۔ تو اس کی خبر بھی سنرکشکوں کو دے دینی چاہئے۔ لڑکوں کے سدھار میں سنرکشکوں کا سہیوگ لینا چاہئے۔ بعض سنرکشک ڈر جاتے ہیں۔ جب انہیں کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے لڑکے گورو کل سے نکالے جانے کے یوگیہ ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ وچار رہتا ہے۔ کہ گورو کل میں سنتوں اور رشیوں کا سمان ہے۔ جہاں اپرادھ تھا دوش کم ہوتے ہیں۔

امتحانوں کا معیار کافی اونچا کر دینا چاہئے۔ کسی ودیارتھی کو ترقی نہیں دینی چاہئے جب تک کہ پریکشا کے پرنام کے آدھار پر وہ اس کا ادھیکاری نہ ہو۔ گورو کل کی ڈگری کی قیمت اس کے سناتکوں کی یوگیتا سے ناپی جائے گی۔ یونیورسٹی کے نیموں کا سختی سے پالن کرنا چاہئے۔ اور ان نیموں تھا نیموں کو شتھل کئے جانے کے رجحان کو روکنا چاہئے۔ ودیارتھیوں کو یونیورسٹی کے نیموں کا پالن کرنا چاہئے۔ اور ان کے آگے جھکنا چاہئے۔ تبھی وہ باہر جا کر ناگرکتا کے کرتویوں کا پالن کر سکیں گے۔ پروفیسروں کے کام کے نرکشن کا پربندھ اوشیہ کرنا چاہئے۔ اور انتم پریکشا کے پریکشک باہر کے ودوان ہونے چاہئیں۔ جو پروفیسروں کے ساتھ مل کر پرکھشا لیں"۔

یہ اوسمف سن ۱۹۲۱ء کی ہے۔ پروفیسر صاحب کے شبدوں میں تب بھی ودیارتھیوں میں اپنی متفقہ خواہشات کے سامنے ادھیکاریوں کو جھکنے پر مجبور کرنے کی عادت تھی۔ یہ جھوٹا قصہ قائم رکھا جاتا تھا۔ کہ گورو کل پریم اور شانتی کا سورگ ہے۔ ادھیاپک الوبھو کرتے تھے۔ کہ وہ مہاراجا دھیراج تھا راجکماروں کے ٹیوٹر ہیں۔ پرکھشا میں رعائتیں کرنے تھا نیموں کو شتھل کرنے کے جانے کے رجحان کو روکنے کی ضرورت تھی۔ یونیورسٹی کے نیموں کا پالن نہیں ہوتا تھا۔ یہ وہ ڈسپلن تھا جس سے تنگ آ کر آپ گورو کل سے ہٹ آئے۔ آپ نے سدھار کرنا چاہا۔ اور ناکام رہے۔ پانچ سٹرائکیں ہو گئیں۔ آخر آپ گورو کل چھوڑ آئے۔ میرے وقت میں نئی بات کون سی ہوئی ہے؟ میں نے مقابلہ کیا۔ اور ہار گیا۔

آپ نے مرض کا علاج بھی ٹھیک بتایا ہے۔ وہ یہ کہ گورو کل کو اودیش نشچت کر دینا چاہئے۔ وید مہاودیالیہ کا ڈسپلن اور ہوتا ہے۔ یا سنسکرت مہاودیالیوں کا اور۔ آپ نے ٹھیک لکھا ہے۔ کہ دھارمک سنستھا راشٹریہ شکشا نہیں دے سکتی۔ اپدیشک جن نیموں کے پالن کے لئے بادھت ہے۔ ان کے لئے دوسرے لوگ نہیں۔ اسے ادھک سرل بنانا ہے۔ اس کا جیون بلیدان کا نمونہ ہوگا۔ دوسرے لوگوں کے لئے یہ بات اس درجہ تک نہیں ہو سکتی۔ مسئرت (مخلوط) ودیالیہ رکھنے سے نہ یہ بنتا ہے۔ نہ وہ بنتا ہے۔ میرے وقت میں ہو یا آپ کے وقت میں۔ ڈسپلن کی سمسیا ایک سی تھی۔ آپ مجھ پر دوش دیتے جاتے ہیں۔ میں آپ پر دوش نہیں دیتا۔ دوش اس بات کا ہے۔ کہ سنستھا اپنے سوروپ پر قائم نہیں رہی۔ آپ کے اپنے شبدوں میں یہ فرسٹ گریڈ وید مہاودیالیہ نہ رہ کر فورتھ کلاس راشٹریہ ودیالیہ بن گیا ہے۔ اب آپ خواہ مخواہ سیکنڈ کلاس یاتری کے شبدوں میں فورتھ کلاس کے مسافر نہ رہ کر فرسٹ کلاس میں تشریف رکھئے۔ گورو کل کو وید مہاودیالیہ بنائیے۔ مجھے دوش دینے سے کیا لابھ؟ سنستھا کو سنبھالئے۔

آپ کی چٹھی آپ کے اپنے لیکھ انوسار بے ضرر ہے۔ اس سے آپ کو نقصان ہوا ہے۔ نہ ہوا تھا۔ کہ میں نقصان سے بچ گیا ہوں۔ آپ کے پراپیگنڈہ کی مجھے اس لئے شکایت نہیں۔ کہ آپ جنہیں اپنا رام کہتے ہیں۔ انفلاٹ سوامی شردھانند۔ ان سے بھی آپ نے مجھ سے اچھا سلوک نہیں کیا۔ اس کا گواہ آپ کا اور ان کا پتر ویوہار ہے۔ رہی چٹھی۔ اس کے سامنے میں نے اپنا بیان رکھ دیا ہے۔ میں نے سدھ کر دیا ہے کہ آپ کی چٹھی آپ کے شبدوں میں بے ضرر ہے۔ اور اسے میں نے شری پردھان جی تھا ورکنگ پردھان جی کی سمتی سے پرکٹ کیا ہے۔ اسے میرا پرکٹ کرنا اس لئے آوشیک تھا۔ کہ آپ نے مجھ پر ایک سنگین الزام لگایا۔ [illegible]

کرتویہ ہو گیا۔ کہ اپنی صفائی پیش کروں۔ وہ میں نے انترنگ سبھا میں پیش کی۔ اور آپ کو چھپوا دیا۔ آپ جنتا میں آئے۔ وہاں میں اس لئے خاموش تھا۔ کہ جلسہ کا رنگ نہ بگڑ جائے۔ میں نے ودیا سبھا کی بحث میں آپ کے ۲ دفعہ سے نقل کئے۔ جو آپ خود فرماتے ہیں۔ کہ آپ کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ گورو کل کے جلسہ میں آپ نے زیادتی کی ہی تھی۔ اس کا جواب یہی تھا۔ کہ وہی آپ کی چٹھی پڑھ دی جاتی۔ میں نے جلسہ کا تھا آپ کی عمر کا لحاظ کیا۔ جس کا صلہ یہ ملا۔ کہ جنرل اجلاس میں آپ نے اعلان شائع کئے کہ میرے "پبلک اخلاق" پر حملہ کر دیا۔ اب آپ ہی فرمائیے۔ میرا قصور کس بات میں ہے؟ کیا اس بات میں کہ میں بے قصور تھا۔ اور آپ کی چٹھی سے بھی بے قصور ثابت ہو گیا۔ آپ مجھے کھلے بندوں برا بھلا کہتے پھریں اور میں آپ کے لیکھ سے آپ کے الزام کی تردید بھی کر دوں، تو مجرم ٹھہروں ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

آخر یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ ملزم کو صفائی پیش کرنے کا بھی حق نہیں ؎

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

میں "پبلک اخلاق" کی بنیاد ستیہ کو سمجھتا ہوں۔ جب میں نے پروفیسر صاحب کے کمل واپس آنے پر فقط انکی خاطر تیاگ پتر دے دیا۔ اور ان کے انکار کرنے پر بھی لکھ دیا۔ ادھشٹھاتا بنا۔ تو پھر ان کا سیکنڈ کلاس کا لطیفہ کہنا کیا ستیہ تھا؟ یوں کبھی جب انہیں ادھشٹھاتا بنانے کے لئے گورو کل بھیجا گیا تھا۔ تو ان کا اس طرح کے لطیفے اڑانا کیا "پبلک اخلاق" تھا؟ سبھا کے ایک ادھیکاری ہوتے ہوئے اپنے برابر کے ایک اور ادھیکاری کے خلاف پروپیگنڈا کرنا کیا "پبلک اخلاق" تھا؟ سوامی جی سورگ سدھار چکے۔ نہیں آپ کے تعلقات رہے۔ آج کبول میرے ورودھ کے لئے خواہ مخواہ کے ہنومان بن جانا کیا "پبلک اخلاق" ہے؟ اپنے وقت کے ڈسپلن کے سمبندھ میں اگر یہ پروفیسر صاحب آپ سچ سچ کہہ دیتے۔ تو مجھے ان کے پتر کو پرکاش میں لانے کی کیا ضرورت تھی؟ خود ضرورت پیدا کرتے ہیں۔ اور جب اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ یہ "پبلک اخلاق" نہیں۔ تو کیا اپنے وقت کی غلط تصویر کھینچنا "پبلک اخلاق" ہے؟ ایک مثال سے دیکھئے۔ عدالت میں کوئی غلط بیانی تو کرتا جائے۔ مگر کہے۔ کہ اس کی پرائیویٹ چٹھیاں پیش نہ کی جائیں۔ یہ اس

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے کوئٹہ ریلیف کا کام

اور کوئٹہ کے چشم دید حالات

(از شری گیان چند جی آریہ سیوک سکریٹری کوئٹہ ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ریلیف پارٹی جس میں گیارہ اشخاص تھے۔ یکم جون شام کو کوئٹہ کے لئے روانہ ہوئی اور تین جون کو براتہ ہماری گاڑی جب وہاں پہنچی۔ گاڑی کے پہنچتے ہی ملٹری کی ایک صف پلیٹ فارم پر گاڑی کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ حکم دیا گیا کہ ریلیف پارٹیوں کے سوا سب لوگ گاڑی سے باہر نکل جائیں۔ بعد ازاں ریلیف پارٹیوں کو پلیٹ فارم پر صفوں میں کھڑا کیا گیا۔ ہماری پارٹی میں گیارہ آدمی تھے۔ اور آریہ پرادیشک سبھا کی پارٹی میں تیرہ آدمی تھے۔ ان پارٹیوں میں لالہ بوسارام جی ریٹائرڈ سٹور کیپر این۔ ڈبلیو ریلوے۔ لالہ تیرتھ لال جی پردھان آریہ سماج رام گلی لاہور۔ اور لالہ ساون مل جی اپدیشک وغیرہ اصحاب جو بہار کے بھونچال کے سمبندھ میں نمایاں خدمات کر چکے تھے۔ اور جنہیں ریلیف کے کام میں کافی تجربہ تھا۔ چار ڈاکٹر تھے اور باقی فرسٹ ایڈ کے ماہر تھے۔ ملٹری افسر کو یہ سمجھانے کی کوشش کی گئی کہ ان سب اصحاب کا ریلیف کے لئے کوئٹہ جانا بہت مفید ثابت ہوگا۔ مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔ اور حکم دیا کہ سوائے ڈاکٹروں کے اور کسی کو جانے نہیں دیا جائے گا۔ بعد ازاں جب گاڑی چلنے کو تیار تھی۔ تب سے دوبارہ ملٹری افسر سے گذارش کی۔ اس پر ڈاکٹروں کے علاوہ تین اور کو اجازت مل گئی۔ اس پر کار آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ڈاکٹر گردھاری لال جی پوری۔ ایم بی بی ایس۔ ڈاکٹر دیا ساگر سب اسسٹنٹ سرجن۔ لالہ بوسارام جی۔ لالہ دیوراج جی سیٹھی۔ اور میں یعنی کل پانچ آدمی کوئٹہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور آریہ پرادیشک سبھا کی طرف سے چیف جسٹس دلیپ تیرتھ والے۔ کیپٹن ڈاکٹر ڈی این کمار صاحب ایم۔ ڈی بی یا سے۔ دہ بشمہ سدرشن شو گر کمپنی بھی پیچھے اسٹال کوئٹہ پہنچے۔ پروفیسر کمار صاحب کبھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور کوئٹہ پہنچتے ہی ملٹری کی طرف سے ایک گاڑی تیار مل گئی۔ جس میں بیٹھ کر ہم انڈین ملٹری ہسپتال میں پہنچے۔ یہاں دو ہزار کے قریب زخمی پڑے ہوئے تھے۔ حکومت اور صاحب نہایت شریفانہ طور پر ہمارے ساتھ پیش آئے۔ ہمارے اتارے کا بندوبست فوراً کر دیا گیا اور ہمارے نام رجسٹروں میں سیکریٹوں کی فہرست میں درج کر لئے گئے۔ دوسرے دن ہمارے تینوں ڈاکٹروں کو زخمیوں کی میڈیکل سیوا کے لئے تعینات کر دیا گیا۔ لالہ بوسارام جی۔ لالہ دیوراج جی۔ اساتذہ شدرشن جی اور میں ...

ایک زخمی کے پاس جا کر ان سے اظہار ہمدردی کیا۔ ہر ایک کے حالات پوچھے۔ اور کوئٹہ سے باہر ان کے رشتہ داروں کے پتے معلوم کئے۔ اور زخمیوں کی خواہش کے مطابق ان کی مصیبت کے حالات لکھنے شروع کر دیئے۔ جو لوگ دھوپ میں پڑے تھے۔ ان کو اٹھا کر برآمدوں اور درختوں کے سایہ میں کیا۔ علاوہ ازیں پانی وغیرہ جس چیز کی زخمیوں کو ضرورت تھی انہیں بہم پہنچائی۔ زخمیوں میں سے بہت سے ہمارے ان کے پاس جانے پر ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئے۔ اپنے عزیز اور رشتہ داروں کی تباہی کے حالات ہچکیاں لے کر سناتے تھے۔ بہت سی استریاں ایسی تھیں۔ جن کا اس سنسار میں سوائے پرمیشور کے اور کوئی نہیں رہا تھا۔ بہت سے بڑھے ایسے تھے۔ جن کے خاندان کے بیس بیس پچیس پچیس عزیز ان تھے۔ اور ان میں سے اب کوئی بھی باقی نہ رہا تھا۔ انا لقب بھی بہتیرے پائے گئے۔

کپڑوں کی ضرورت:-

زخمیوں میں شاید ہی کوئی ایسا ہو۔ جس کے تن پر کپڑے پھٹے ہوئے اور خون آلودہ نہ ہوں۔ زخمیوں میں سے کئی معزز اصحاب نے ہماری توجہ کپڑوں کی ضرورت کی طرف کھینچی۔ کئی استریاں ننگی تھیں۔ اور فوجی کمبلوں سے اپنے آپ کو ڈھانپے ہوئے تھیں۔ کئی بیکوں بینکوں اور سرکاری دفتروں میں کئی ہزار روپیہ تنخواہ پانے والے اپنے تن کو ڈھانپنے کے لئے محتاج ہو رہے تھے۔ اب ہمارے سامنے یہ سوال تھا۔ کہ زخمیوں کی اس ضرورت کو کیسے پورا کیا جائے۔ کوئٹہ میں تو ایک گز کپڑا ملنا بھی مشکل تھا۔ ہمارے پاس ایسی ضرورت کے لئے جو کپڑے تھے وہی ان کو دے دئے۔ مگر اس سے کیا بنتا تھا۔ ہم ملٹری افسروں کی طرف پہنچے۔ اور ان کی توجہ زخمیوں کی اس ضرورت کی طرف دلائی۔ مگر وہ بھی مجبور معلوم ہوتے تھے۔ انہوں نے ہزاروں کمبل زخمیوں کے لئے مہیا کئے تھے۔ آخر ہم نے فیصلہ کیا کہ جیسے بھی ہو۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کا کوئی طریق نکالنا چاہئے۔ ہمارے پاس روپیہ ...

روپیہ بھیجنے کے لئے تار دیا۔ مگر بعد ازاں معلوم ہوا۔ کہ کوئٹہ میں باہر سے منی آرڈر نہیں آ سکتے۔ ڈاکٹر روشن لال جی کھیڑا وغیرہ سجنوں سے جتنا روپیہ ہو سکا ادھار لیا۔ ملٹری افسروں سے درخواست کی۔ کہ مجھے اجازت دی جائے کہ شکار پور یا سکھر جا کر کپڑا خرید کر کے لے آؤں۔ اور اپنے کام کی سہولیت کے لئے دس والنٹیر بھی ساتھ لے آؤں۔ ان دونو کاموں کے لئے مجھے پاس دیا گیا۔ میں چار جون کی شام کو کوئٹہ سے روانہ ہوا۔ اور پانچ جون کی صبح کو شکار پور پہنچ گیا۔ گاڑی میں کراچی کی فرم کوڈومل خوشی رام کے شری بیت خوشی رام جی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے امید دلائی کہ شکار پور کی جنتا اس کام میں میری ہر طرح سہائتا کرے گی۔ شکار پور پہنچتے ہی کچھ آریہ بھائیوں اور شہر کے دیگر معززین کے درشن ہوئے۔ اور اس کے بعد ہم سب بابا گھاٹ والا کی دھرم شالہ میں پہنچے۔ مہنت جی کا آگیا سے شہر کی پنچایت اکٹھی ہوئی۔ جس میں فیصلہ ہوا کہ کپڑا خریدنے میں میری مدد کی جائے۔ علاوہ ازیں یہ بھی فیصلہ ہوا کہ میرے ساتھ دس والنٹیر بھی بھیجے جاویں۔ اور کوئٹہ میں ایک لنگر جاری کیا جاوے لنگر کے لئے آٹا۔ چاول اور دال وغیرہ کی ایک بوری دیگیں بھری گئیں۔ کھانے کا کچھ سامان میرے ساتھ بھی گاڑی میں رکھا گیا۔ جس محبت سے شکار پور کے بھائیوں نے میری امداد کی اور امداد دیا۔ وہ قابل تحسین اور تقلید ہے اور اس کے لئے میں ان کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ شام کے آٹھ بجے میں دس والنٹیروں کے ساتھ تیس چالیس من اسباب جس میں کپڑا اشیائے خوردنی اور دیگر سامان تھا لے کر روانہ ہوا۔ جب ہماری گاڑی دس بجے کے قریب جیکب آباد پہنچی۔ تو وہاں پولیس اور ملٹری کھڑی پائی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بھی موجود تھے۔ انہوں نے حکم دیا کہ سب ایک گاڑی سے باہر ہو جاویں۔ چند منٹوں میں گاڑی خالی ہو گئی۔ سرکاری حکم کے مطابق سب ایسے لوگوں کو کوئٹہ جانے کی اجازت تھی۔ جن کے پاس ملٹری آفیسران کے جاری کردہ پاس تھے۔ میں نے بھی اپنا پاس دکھایا۔ جس میں سوائے میرے دس والنٹیروں کو کوئٹہ جانے کی اجازت تھی۔ بعد ازاں پتہ نہیں ان کے دل میں کیا خیال آیا۔ انہوں نے حکم دیا کہ سوائے میرے اور کوئی نہیں جا سکتا۔ اور پولیس والوں نے ہمارے والنٹیروں کو جو گاڑی میں سوار ہو چکے تھے۔ گھسیٹ کر باہر نکال دیا۔ اور ان سے بری طرح پیش آئے۔ میں نے ڈپٹی کمشنر سے بہت کہا۔ کہ مجھے خاص طور پر کوئٹہ کے ملٹری افسروں نے مال اور والنٹیر لانے کے لئے بھیجا ہے۔ اور سارے ڈبے میں اتنے اسباب کے ساتھ میں اکیلا ان خطرناک راستے میں کیسے جا سکتا ہوں۔ مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ آخر چھ جون کو میں کوئٹہ پہنچا۔ اور کپڑا انڈین ملٹری ہسپتال میں پہنچایا۔ اور لنگر کا سامان ایمپائر کورس میں پہنچایا جہاں سندھی بھائیوں کے زیر اہتمام لنگر جاری کیا گیا۔ اس کام کے انتظام کو ان بھائیوں نے بخوبی انجام دیا۔ اسی شام انڈین ملٹری ہسپتال میں زخمی استریوں میں کپڑے تقسیم کئے گئے۔ یہ نظارہ بھی بڑا رقت انگیز تھا۔ وہ دیویاں جو ہزاروں روپیہ اپنے ہاتھوں سے دان کرتی تھیں۔ آج امداد کے لئے اپنا ہاتھ پسارتیں۔ ہمارے بار بار سمجھانے پر بھی کہ یہ کپڑا آپ ہی کا ہے۔ آپ کے بھائیوں کی بھینٹ ہے کوئی دان نہیں مگر وہ پھر بھی نہ مانتی تھیں۔ بڑی مشکل سے انہیں یہ بھینٹ لینے پر رضامند کرتے۔ کئی ایک کے پاس تو عملی طور پر کپڑے پھینک کر آ گئے چل دیتے دوسرے دن صبح زخمی آدمیوں میں کپڑے تقسیم کئے گئے۔ یہ سب کپڑے نئے تھے تقسیم کردہ کل کپڑوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

دھوتی اور ساڑھیاں	۵۹۲
قمیض	۵۰
تولئے	۴۰
بنیان	۴۶۲
چادریں	۲۵۰
کپڑے کے مختلف جوڑے	۱۵۰

ان تمام کپڑوں کی قیمت لگ بھگ پندرہ سو روپیہ ہے۔ انڈین ملٹری ہاسپٹل میں تقسیم کرنے کے بعد جو کپڑے بچے۔ وہ ایمپائر کورس میں مقیم لوگوں میں بانٹے گئے۔

روپیہ کی امداد:-

زخمی بھائیوں اور بہنوں کو یہ پرنا کی جاتی رہی کہ وہ پنجاب جانے کے لئے راستہ کی ضرورت وغیرہ کے لئے کچھ دھن سوئیکار کریں

کا سامنا ہوا۔ اس طرح بہت سے بیوہ ہوئی ہوئی اور بہنوں کو پانچ پانچ اور دس دس روپیہ نقد کی سہایتا بھی دی گئی ::

لاوارث استری اور بچوں کی رکھشا

ملٹری افسران سے مل کر ان کی توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی۔ کہ لاوارث استریوں اور بچوں کی رکھشا کا کافی اور ٹھیک طور پر انتظام ہونا چاہئے۔ چنانچہ افسران اعلٰے نے ایک حکم جاری کر دیا۔ کہ ہندو۔ سکھ۔ مسلمان لڑکوں اور بہنوں کی فہرستیں تیار کی جائیں گی وہ انہیں آرام اور حفاظت سے رکھا جائے گا بعد ازاں ان لوگوں کو ذمہ وار سوسائٹیوں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ ہم نے ایک درخواست اس بات کے لئے دی۔ کہ ایسے بچوں اور استریوں کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حوالہ کیا جائے ::

کچھ چشم دید حالات :-

شہر کی بربادی کا نظارہ۔ مجھے شہر میں سے دو تین بار گزرنے کا اتفاق ہوا۔ سارے شہر میں ایک بھی مکان تک ایسا نہ تھا جو صحیح سلامت نظر آیا۔ چاروں طرف ملبہ کے ڈھیر لگے پڑے تھے۔ مکانات ایک دوسرے کے اوپر گرے پڑے ہیں۔ کہ الگ الگ مکانات کا پتہ لگانا بہت مشکل ہے۔ گلیوں کا کوئی نشان بھی باقی نہیں ہے۔ سب جگہ مٹی کے انبار کے انبار لگے پڑے ہیں۔ لوہے کی چادریں کہیں کہیں مل جاتی ہیں کہ بہت بری طرح ٹیڑھی ہوئی پڑی ہیں۔ کہیں کہیں بازار میں گزرنے کا راستہ ہے۔ کہیں کہیں لوگوں نے اسباب نکالنے کی کوشش کی ہے۔ کہیں کہیں ٹوٹے ہوئے سیف۔ ٹرنک اور دیگر سامان بھی پڑا ہے۔ شہر میں سے گزرتے وقت اتنی بدبو آتی ہے کہ ناک بند کئے بغیر گزرنا ناممکن ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک ہزارہا مردے مکانات کے ڈھیروں کے نیچے دبے ہیں۔ جو گل سڑ رہے ہیں یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شہر گیارہ ہفتے تک بند رہے گا۔ اور بعد ازاں مکانات وغیرہ کے مالکوں کو بلا کر کھدائی کی اجازت دے دی جائے گی۔ تاکہ وہ اپنا اپنا سامان نکال لیں۔ مگر یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ آخری حکم نہیں ہے۔ اس پر دوبارہ غور ہوگا۔ اور شاید کھدائی کی اجازت پہلے ہی مل جائے ::

ملٹری کا انتظام۔ شہر میں خاص اجازت حاصل کئے بغیر کوئی شخص نہیں جا سکتا۔ حفاظت کے لئے شہر کے چاروں طرف ملٹری تعینات ہے۔ ریس کورس کے وسیع میدان میں معمولی زخمی اور صحیح سلامت لوگوں کے کیمپ لگے ہوئے ہیں۔ وہاں بھی چاروں طرف ملٹری پہرہ دے رہی ہے۔ ملٹری ڈاکٹر ریلیف کے لئے باہر سے آمدہ ڈاکٹروں اور والنٹیروں کی امداد سے مرہم پٹی کا کام کر رہے ہیں۔ لوگوں کو راشن دینے کے لئے دو کیمپ لگے ہوئے ہیں۔ چاول ہزاروں من آٹا۔ گھی۔ اور دال وغیرہ سامان پڑا ہے۔ اور سب پناہ گزینوں کو راشن دیا جاتا ہے۔ پانی کے لئے ٹینکیاں لگائی گئی ہیں۔ ملٹری کی سینکڑوں لاریاں لوگوں اور ان کے اسباب وغیرہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا کام کر رہی ہیں۔ بڑے بڑے افسران موقع پر موجود پائے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کے آرام و آسائش اور سارے انتظام کی دیکھ بھال خود کرتے ہیں۔ ریلوے سٹیشن کا سارا انتظام بھی ملٹری کے سپرد ہے۔ مسافروں کو حفاظت سے گاڑیوں پر چڑھانا اور کسی قسم کی گڑبڑ نہ ہونے دینا وغیرہ کام بھی ملٹری کر رہی ہے۔ ریس کورس میں لوگوں کی ڈاک اور تاریں وغیرہ بھی ہزاروں کی تعداد میں ایک جگہ پڑی ہیں۔ حروف تہجی کی ترتیب سے تاریں وغیرہ الگ الگ کر کے رکھی جانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر ڈاک ملنے میں لوگوں کو کافی دقت ہوتی ہے۔ باہر تاریں بھیجنے کے لئے تباہ شدہ تار گھر کے پاس تار گھر بنایا گیا ہے۔ ہزاروں تاریں ہر روز آتی اور جاتی ہیں۔ سب تاریں ایکسپریس ہوتی ہیں۔ عام تاریں نہیں دی جا سکتیں۔ ہر روز طرح طرح کی افواہیں اُڑتی رہتی ہیں۔ اس لئے ملٹری کی طرف سے روزانہ ڈھنڈورا وغیرہ کے ذریعہ اعلانات بھی کئے جاتے ہیں۔ ضرورت مند لوگوں کو کمبل دئے گئے ہیں۔ اور بیماروں کو کمبل۔ گدے اور چارپائیاں بھی دی گئی ہیں۔ سب خیمے ملٹری کی طرف سے مہیا کئے گئے ہیں۔ انڈین ملٹری ہسپتال میں ۲۰۰۰ زخمی ۳ جون ۱۹۳۵ء کو پڑے تھے۔ جن میں سے بہت سے تھوڑا بہت آرام ہوتے ہی چلے گئے ہیں۔ ۷ جون کی شام کو آدھے کے قریب رہ گئے تھے۔ ان زخمیوں کے علاج۔ خوراک اور رہائش وغیرہ کے لئے سارا بندوبست ملٹری کی طرف سے کیا گیا ہے۔ پنجاب اور سندھ سے آمدہ ڈاکٹران۔ میڈیکل سٹوڈنٹس اور والنٹیر وغیرہ بیش بہا خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ریلوے ملازمین کے لئے ریلوے سٹیشن کے پاس ایک علیحدہ کیمپ لگایا گیا ہے جس کا انتظام بھی ملٹری کے سپرد ہے۔ شہر کے پناہ گزینوں کے کیمپوں اور ان کی جان و مال کی حفاظت کا سوال سب سے اہم سوال تھا۔

۲ جون کو غیر سرکاری علاقہ کے بہت سے آدمی لوٹ مار کی نیت سے آ گئے۔ ملٹری نے انہیں روکنے کے لئے کچھ ایک کو .... اور کئی ایک کو درختوں سے باندھ دیا۔ اگر کوئٹہ میں ملٹری کافی تعداد میں موجود نہ ہوتی۔ تو جو لوگ بھونچال سے بچے تھے۔ ان کی جان و مال بھی غیر سرکاری علاقہ کے ہاتھوں تباہ ہو جاتے۔ اس لحاظ سے ملٹری کا انتظام موجب رحمت ثابت ہوا ::

ایک بھاری غلطی :-

میری یہ رائے ہے۔ کہ ملٹری نے غیر سرکاری منظم والنٹیروں کو کوئٹہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دے کر بڑی بھاری غلطی کی ہے۔ بہار کی طرح اگر یہاں بھی والنٹیروں کو داخلہ وغیرہ کی سہولیت دی جاتی۔ اور دیگر غیر سرکاری انجمنوں سے اگر مزدوروں کی سہایتا لے کر فوراً کھدائی کا کام جاری کیا جاتا۔ تو ہزاروں جانیں بچائی جا سکتی تھیں۔ یہ میری ہی رائے نہیں ہے۔ بلکہ ہزاروں لوگوں کے دل کی آواز ہے۔ کئی ایک جگہوں سے جہاں کھدائی کی اجازت خاص طور پر ملی ہے۔ پانچویں چھٹے روز بعد بھی کچھ آدمی اور بچے زندہ نکلے ہیں ::

سیوا سمتی ملتان :-

جو تھوڑی بہت سیوا سمتیاں اور والنٹیر وغیرہ کوئٹہ میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ملتان سیوا سمتی کا کام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ ریس کورس کے ہسپتال میں ان کے ڈاکٹر اور والنٹیر کام کر رہے تھے۔ ڈیوٹیاں دے رہے تھے۔ ہر ایک کیمپ میں جا کر لوگوں کی خبر لیتے تھے۔ بیواؤں اور یتیموں کی تلاش میں مشغول تھے۔ باہر سے آمدہ تاروں اور چٹھیوں کے ذریعہ پوچھی گئی اطلاعات کو بہم پہنچانے کے لئے جگہ جگہ گھومتے پھرتے تھے ::

ریڈ کراس سوسائٹی کے سینکڑوں والنٹیر اپنی مخصوص قسم کی سیوا کر رہے تھے۔ لاہور کراچی اور سکھر وغیرہ سے یہ لوگ آئے ہوئے تھے۔ مریضوں کی سیوا کا کام ان کے سپرد تھا ::

میڈیکل کالج لاہور :-

میڈیکل کالج لاہور کے پروفیسر ڈاکٹران جن میں ڈاکٹر روشن لال کھیترا اور ڈاکٹر جیندیو ورما کے نام قابل ذکر ہیں۔ ایک سو میڈیکل سٹوڈنٹس اور کچھ نرسوں کے ساتھ پہنچے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے بڑی تندہی اور پریم سے زخمیوں کی سیوا کا کام سر انجام دیا

اگر یہ لوگ نہ پہنچتے۔ تو زخمیوں کا علاج اس طرح نہ ہو سکتا۔ جیسا کہ ایسا ہو سکتا ہے ::

ریلیف سپیشل ٹرینیں :-

۳ جون ۱۹۳۵ء سے ہی کیمپوں کو خالی کرنے اور لوگوں کو ان کے مقامات پر لے جانے کے لئے ریلیف سپیشل ٹرینیں چلانی شروع کی گئیں۔ ہر روز پانچ چھ سپیشل ٹرینیں جاتی رہیں۔ جن میں سے کچھ سندھ کو جاتی رہیں۔ اور کچھ پنجاب کو۔ اس طرح ہر روز ہزاروں اشخاص کوئٹہ سے باہر جانے لگے ::

۷ جون ۱۹۳۵ء کو ریس کورس کیمپ میں کوئٹہ کے نواحی علاقہ کے لوگوں کو چھوڑ کر ایک ہزار سے بھی کم لوگ رہ گئے تھے۔ اور ۸۰۰ سے کم انڈین ملٹری ہسپتال میں رہ گئے تھے۔ اگر اسی رفتار سے کام جاری رہا تو غالب ہے۔ کہ ایک دو دن میں کیمپ بالکل خالی ہو جائیں ::

مصیبت زدہ لوگوں کی طرف سے سیوا کا کام

بہت سے ایسے لوگ جن کے عزیز اس بھونچال کی نذر ہو چکے تھے۔ اور خود بھی بھاری مصیبت اٹھا چکے تھے۔ وہ بھی زخمیوں کی سیوا میں ہمہ تن مصروف تھے۔ ان میں یوروپین عورتیں اور ہندوستانی بیوائیں بھی شامل تھیں۔ جو دن اور رات مریضوں کو کھانا کھلانے۔ ان کو دوا پلانے اور مرہم پٹی دھونے کا کام کر رہی تھیں۔ پنڈت بشمبر دیو جی سکریٹری آریہ سماج کوئٹہ کی دھرم پتنی جی جن کو اس بھونچال میں اپنے پتی اور بچوں کے وِیوگ کا دکھ سہنا پڑا ہے۔ اپنے دکھ کو بھول کر اناتھ بچوں اور بے آشرت بیواؤں کی تلاش اور ان کی رکھشا کے پربندھ میں لگی ہوئی تھیں۔ ایک سندھی لڑکی کرشنا کا بھائی جو ایک اعلیٰ سرکاری عہدہ پر ممتاز تھا۔ بری طرح زخمی ہو گیا۔ یہ لڑکی لگاتار پانچ دن اور رات اپنے بھائی کی سیوا میں لگی رہی۔ ایک منٹ کے لئے بھی اس نے اپنی آنکھ نہ جھپکی۔ جب ہم اس کے کیمپ میں گئے۔ تو اس لڑکی نے ہمیں مجبور کیا۔ کہ ہم اس کی طرف سے پانچ روپیہ ریلیف میں استعمال کریں۔ یہاں یہ بات خاص قابل ذکر ہے۔ کہ اس وقت اس کے پاس صرف بیس روپیہ کی قلیل رقم تھی ::

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ::　(مینجر)

سکتے ہیں۔ لیکن اس پر عمل نہیں کر سکتے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج رنگون کے سماچار :-

آریہ سماج رنگون لوئر برما کا سالانہ چناؤ ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر میں نمن پرکار ہوا۔

پردھان ڈاکٹر گوردت سرین + اپ پردھان مہاشہ سی کے گاندھی اور ٹھاکر رام ساروپ سنگھ منتری مکند لال شرما۔ اپ منتری بابو لچھمن داس و پنڈت رام نواس۔ لیکھا دھیکش پنڈت ریوتی لال۔ کوشا دھیکش مہاشہ نند گوپال منیجر دھرم شالا ٹھاکر رام پرشاد سنگھ۔ آڈیٹر پنڈت بسنت رام بلڈنگ انسپکٹر بابو لچھمن داس مہا انترنگ سبھا سد مہاشہ جگت رام۔ مہاشہ سیوا رام مہاشہ لال چند کپور۔ مہاشہ فقیر چند سوندھی۔ مہاشہ پرمانند۔ مہاشہ کھانند۔ ٹھاکر جسونت سنگھ۔

(۲) گوروکل کانگڑی کے سناتک مہاشہ پریم وید النکار اور ستیہ پال ودیا النکار جو کہ سانیکاوں پر گرنتھ ٹیر کا بھرمن کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آج کل بہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ اور ان کے دیا کھیانوں کا پربندھ ہو رہا ہے ؛

(مکند لال شرما منتری آریہ سماج رنگون)

نروانہ میں پنر وواہ :-

آریہ سماج مندر نروانہ میں ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کو شام کے سات بجے مسماۃ بھگونتی دیوی دختر چھیتا مل مہاجن مردہ ہیری کا پنر وواہ اس کے دیور مسمی لالہ پرسا مل پسر شنکر مل مہاجن سکنہ بھوحال آباد منڈی نروانہ کے ساتھ کر دیا گیا جس میں پبلک نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ سنسکار پنڈت رام چند جی دیا منتری سماج ہذا نے بہت عمدگی سے کرایا ؛

(منتری آریہ سماج نروانہ ریاست پٹیالہ)

آریہ سماج دریا گنج دہلی کے سماچار :-

آریہ سماج دریا گنج دہلی کے ہفتہ واری ست سنگ بروز سوم شام کو باقاعدہ ہوتے ہیں۔ سماجک سجنوں کے گھروں میں پاریوارک ست سنگ کرنے کی آیوجنا کی جا رہی ہے۔ ۲۷ مئی ۱۹۳۵ء کے ست سنگ میں مندرجہ ذیل دو ریزولیوشن سروسمتی سے پاس کئے گئے :

(۱) آریہ سماج دریا گنج دہلی کو یہ جان کر خوشی ہوتی ہے کہ دیانند جنم شتابدی متھرا پر کئے گئے فیصلے کے مطابق بابو گھنشیام سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے نے آریہ وواہ بل اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ یہ سماج اس بل کی زبردست حمایت کرتا ہے۔ اور سرکار سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کو اسمبلی کے ہونے والے اجلاس میں ضرور پاس کرا دے ؛

(۲) یہ سماج لالہ دیوراج جی بلے نے کینیا جہاد دیالیہ جالندھر کی بلے دختر میتو پر شوک پرکٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ان

کی آتما کو سدگتی پردان کریں :: (منتری سماج ہذا)

آریہ سماج نواں شہر کا چناؤ :-

آریہ سماج نواں شہر کا چناؤ اس سال یکم جون کو ہوا مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے۔

ڈاکٹر آسانند جی پردھان۔ ماسٹر جے دیو جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول۔ لالہ ٹھاکر داس جی گڈمس کلرک اپ پردھان۔ لالہ سدرشن جی منتری۔ لالہ ستیہ پال جی اپ منتری۔ لالہ سری رام جی سیکنڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول کوشادھیکش۔ خزانچی پنڈت لچھمن دت لائبریرین

پنڈت دھرم چند گوتم نے ۲۵ روپیہ لڑکوں کے یگیوپویت پنڈت ہری دت جی گوتم نے ۵ روپیہ لڑکی کے یگیوپویت اور پنڈت ریو منتر بجلی نے ۵ اپنی بہن کے یگیوپویت پر دان دئے — اور پنڈت نارائن دت جی نے چھوں نواسی نے اپنے داہ پر پانچ روپیہ اور پنڈت ہری دت جی گوتم نے ۵ روپیہ اپنی لڑکی کے بواہ پر دان دئے۔ پنڈت ہری دت جی گوتم پردھان آریہ سماج مراد آباد ساکن نواں شہر نے مختلف فنڈ کو دان دیا۔ مذکور بالا دان آریہ سماج نواں شہر کو ملا۔ اور برکیشن کی جانب سے بھی معقول دان ہوا۔ جس میں سے دس روپیہ آریہ سماج نواں شہر کو ملے ::

(منتری آریہ سماج نواں شہر)

آریہ سماج ملتان کی طرف سے ریلیف :-

آریہ سماج لوہگیٹ ملتان نگر کا یہ ہفتہ واری اجلاس کوئٹہ کے حادثہ پر اظہار افسوس کرتا ہے اس میں قرار پایا۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے ریلیف کے کام کو سرگرم کیا جاوے۔ دھن آدمی سے اناتھوں اور ودھواؤں کی سہائتا کی جاوے۔ آریہ سماج ہذا نے خزانہ سے اس کام کے لئے ۵۰۰ روپیہ وقف کئے ؛

آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ کا اعلان :-

اناتھ آلیہ مظفر گڑھ کی انترنگ سبھا نے پاس کیا ہے کہ جس قدر اناتھ بالک جو کوئٹہ کے زلزلہ میں اناتھ ہو گئے ہیں۔ انہیں اس اناتھ آلیہ میں داخل کیا جاوے ؛

(آتما رام منتری آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ)

گوروکل اندر پرستھ کے سماچار :-

گوروکل اندر پرستھ میں ۲۷ مئی سے گرمی کی چھٹیاں شروع ہیں۔ دسویں۔ نویں اور آٹھویں جماعت کے ۲۸ برہمچاری ڈلہوزی۔ چمبہ وغیرہ پہاڑی

جگہوں پر یاترا کے لئے گئے ہیں۔ اور چھٹی ساتویں کے ۵۵ برہمچاری گوروکل کانگڑی میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا کر رشی کیش۔ منصوری وغیرہ پہاڑی جگہوں کی سیر کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ کچھ برہمچاری گارڈین نے گھر بلائے ہیں۔ باقی بیزہ برہمچاری جن کا دوبارہ امتحان ہونا ہے۔ گوروکل اندر پرستھ میں ہی مقیم ہیں۔ دو شری ہیڈ ماسٹر اور دوسرے ماسٹروں کی زیر نگرانی خوش و خرم ہیں۔ کوئی روگی نہیں۔ اندر پرستھ میں دوپہر کو تو گرمی زیادہ ہو جاتی ہے۔ لیکن رات صبح اور شام کے وقت سردی +

(سہایک مکھیہ ادھشٹاتا)

پنڈت کیشو دیو گیانی آریہ پرچارک مدراس کی دھرم پتنی کا دیہانت :-

۳۰ مئی ۱۹۳۵ء کی رات کو جو بھیانک بھونچال کوئٹہ میں آیا۔ اس میں جہاں انیک ہزار من جانیں گئیں۔ وہاں گوروکل کانگڑی کے سیوک سناتک تتھا آریہ سماج مدراس کے ان تھک کاریہ کرتا پنڈت کیشو دیو جی گیانی کے پریوار کا بھی ویوگ ہو گیا۔ شریمتی گیانی جی اپنی ایک ماتر پتری کو لے کر پتری گرہ کوئٹہ گئی تھیں۔ ان کا چار گرمیاں وہاں گزارنے کا تھا۔ آپ سوشکشت۔ اودار وچاروں والی تتھا گرہ کاریوں میں دکش مہیلا تھیں۔ آپ نے گت اسہیوگ اندولن میں دکشنی استریوں سے مل کر پکٹنگ میں وشیش بھاگ لیا تھا اب آج کل سمفانیہ مارواڑی کنیا پاٹھ شالہ میں پردھان ادھیاپکہ تھیں۔ تتھا اپنے پتی کے ساتھ آریہ سماج۔ ہندی پرچار تتھا سماج سدھار کے کاموں میں پوری پوری دلچسپی لیتی تھیں۔ آپ کا سوبھاو اتینت سرل تتھا مدھر تھا۔

(منتری آریہ سماج مدراس)

ضروری سوچنا :-

میرے پاس ایک چاندی کا گلاس ہے۔ جو مجھے ۲۵/۵ کو بروقت شام سپیشل ٹرین جس میں کوئٹہ کے زخمی تھے۔ ایک عورت نے دیا تھا۔ اور میرا ایک معمولی گلاس وہ لے گئی ہے۔ جو شخص اس گلاس کی کچھ نشانی وغیرہ بتلائیگا۔ بذات اپنے خرچ پر روانہ کر دونگا + ہری کشن ولد ... [illegible]

اشتہار باجلاس پنڈت ہنس راج صاحب بہادر منصفی درجہ دوئم جموں

گلو ہو سنفاہ اننت رام بذریعہ اننت رام مالک فرم سکنہ سخو ال تحصیل رنبیر سنگھ پورہ مدعیان

بنام :- ہے دیو بدیال ولد نامعلوم اروڑہ ہرڈٹھی پرانی منڈی ہے تلسی رام ولد نامعلوم اروڑہ سکنہ فرم چھا دُنی حال منڈی واد یرتی معرفت چودھری ودھاوا مدعا علیہ ؛

دعویٰ مبلغ ... روپے بابت

مقدمہ صدر درخواست مدعی ہے۔ کہ مدعا علیہ ۲ مسمی تلسی رام علاقہ انگریزی میں چلا گیا ہوا ہے۔ جس کی تعمیل بطریق معمولی ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بغرض جوابدہی مقدمہ صدر اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہ ہوگا۔ تو اس کی عدم حاضری میں بتقرر

۲۵ ر اساڑھ سمت ۱۹۹۲

حکم مناسب دیا جاوے گا ؛

آج ۲۳ ر جیٹھ سمت ۱۹۹۲ کو بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا ؛

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

بعدالت خان عبد الصمد خان صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی صاحب سب جج بہادر کانگڑہ ۱۳۲ ۱۹۳۴ء

مسماۃ اجودھیا دیوی بیوہ ٹھاکر رام ذات براہمن ڈگرہ سکنہ سنج تحصیل کانگڑہ مدعی

بنام :- ۱ بدم ناتھ ولد گیا رام ذات براہمن سکنہ انب داخلی گلیر تحصیل دہرہ گوپی پور ۲ دونی چند ۳ بھگوان داس پسران مندا من ذات براہمن سکنہ بھٹیڑ تحصیل دہرہ گوپی پور ضلع کانگڑہ۔ مدعا علیہم ؛

دعویٰ مبلغ ... اصل و سود بروئے تمسک

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہ ۱ بدم ناتھ تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہو جاتا ہے۔ اس کی تعمیل معمولی طریقہ ہونی مشکل ہے۔ لہذا مدعا علیہ مذکور کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ بہ تقرر

۲۴ ر جون ۱۹۳۵ء

عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ بعدم پیروی کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی ؛

آج ۵/۶/۳۵ کو بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا ؛ (دستخط حاکم و مہر عدالت)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج سانہ وال میں شوک سبھا۔

آریہ سماج مندر سانہ وال ضلع لدھیانہ میں آریہ سماج کی سرپرستی میں ایک پبلک اجلاس کوئیٹہ کے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے بلایا گیا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے :-

۱۔ کوئیٹہ میں بھونچال آنے سے جو مصیبت وہاں کے بھائیوں پر نازل ہوئی ہے۔ اس کی نسبت ہم بیان نہیں کر سکتے۔ ہم سب بھائی نہایت رنج پرگٹ کرتے ہیں۔ اور مصیبت زدگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ جو کل ہی لاکھوں کے مالک کنگال ہو گئے۔ بڑے بڑے عالی شان محلات کے مالکوں کے پاس ایک جھونپڑی بھی نہیں رہی +

۲۔ یہ میٹنگ گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ جو لوگ بچ رہے ہیں۔ ان کے مال کی حفاظت کی جائے۔ نیز مال نکالنے اور ان کی امداد کرنے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔

۳۔ یہ سبھا تجویز کرتی ہے کہ چندہ فراہم کر کے آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کو بھیجا جائے تاکہ وہ ان کی امداد میں خرچ کرے :-

۴۔ ان ریزولیوشنوں کی نقل گورنمنٹ پنجاب یا بلوچستان کو بھیجی جائے :-

(دوارکا داس کپل منتری آریہ سماج ہذا)

گوروکل کانگڑی میں شوک پرستاو:-

گوروکل مہاودیالیہ کانگڑی کے برہمچاری۔ سنا تک اور سٹاف کوئیٹہ نواسی گوروکل کے سناتک پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت جیستم دیو جی اور پنڈت اندر جی کی کوئیٹہ میں زلزلہ کے سبب سے واقع شدہ موت پر نہایت افسوس ظاہر کرتے ہیں :-

{ امرناتھ پیرو بجائے مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی }

شوک پرستاو:-

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ عام اجلاس بہ صدارت دیوان منگل سین جی اپ پردھان آریہ سماج کوئیٹہ بھونچال میں کوئیٹہ نواسیوں کی اکال مرتیو پر تمام ہندو۔ مسلمان اور سکھ وغیرہ بھائیوں سے عموماً اور ممبران آریہ سماج کوئیٹہ کے سمبندھیوں اور پس ماندگان سے نہایت گہرے افسوس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ انہیں اس ناگہانی آفت کو برداشت کرنے کی شکتی دیں۔ اور سورگ واسیوں کی آتماؤں کو سدگتی بخشیں :-

(سا لیمنداس بھاٹیہ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج فیروزپور شہر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج راؤنی کا فی ب فیروزپور کا سالانہ جلسہ ۱۴ رجون تا ۱۷ رجون بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ جس میں پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ سوامی دھیرانند جی۔ پنڈت بدھ دیو جی سناتک۔ پنڈت بیش پال جی سناتک۔ پنڈت دھرم دیو جی۔ پنڈت مانفرا متر جی۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی۔ مہاشہ بھگت رام جی۔ پروفیسر بشن سنہہ جی۔ بہن دیا وتی جی۔ اور پنڈت نیتا نند جی کے ویاکھیان اور بھجن ہوئے

آریہ سمیلن بھی ہوا جس میں پنڈت لبش پال جی نے وہ طریقے بتلائے جن سے آریہ سماج کی آمدنی ہو سکتی ہے۔

ایک دن پنڈت مہر چند شرما ایڈیٹر "آریہ ویر" کا لیکچر ہوا۔ آریہ ویر دل کی طرف سے ممبروں کا کل انتظام ہو رہا تھا۔ مہاشہ ملک مہراج آریہ۔ مہاشہ تلسی رام پردھان اور مہاشہ ہربنس لال کا پرشارتھ قابل تعریف ہے انہوں نے دن رات سیوا کی۔ شریمتی شکیس کماری دھرم پتنی ملک ٹھاکر داس جی نے بڑے پرشارتھ سے روپیہ اکٹھا کر کے دیا۔ جس سے سماج مندر کے لئے ایک بہت بڑی دری اور دو عدد دھوتی چادریں بنائی جائیں گی +

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ترم امداد کی ہے۔ ۵۰/- روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے فوراً سبھا کو پنڈت لبش پال جی دوارا بھیج دیا گیا۔ کوئیٹہ کی تباہی کی وجہ سے اور ادھیکاریوں کے مشغول رہنے کی وجہ سے چندہ صرف ۱۴۰/- روپے اکٹھا ہوا۔ آریہ سماج کا چناؤ ۲۲ رجون کو ہوگا۔

(مدن جیت آریہ سینیٹر وائس پریذیڈنٹ)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے سماچار:-

۱۔ مہاشہ ملا بدیال جی کی سپتری کا وواہ سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت چھتر پال جی نے کروایا۔ ورپکش اور کنیا پکش کی طرف سے ۲۲/ روپے دان پراپت ہوا :-

۲۔ مہاشہ رام اوتار جی اکونٹنٹ گارڈ پولیس سنسکار ۱۲ رجون کو صبح ۸ بجے ڈوگرہ محلہ میں پنڈت چھتر پال جی نے کروایا۔ مہاشہ جی نے ۳۱/- روپے مختلف سنستھاؤں کو دان دئے +

۳۔ مہاشہ سروپ سنگھ جی کے پتر کا منڈن سنسکار پنڈت چھتر پال جی نے کروایا۔ مہاشہ جی نے ایک روپیہ آریہ پورک سماج کو دان دیا :-

(سالگ رام منتری آریہ سماج ہذا)

کوئیٹہ ریلیف فنڈ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

اس وقت تک جو روپیہ کوئیٹہ ریلیف فنڈ کے لئے پراپت ہوا ہے اُس کی تفصیل نیچے دکھائی گئی ہے :-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور	۲۵۰۰/- روپیہ
پنڈت ٹھاکر دت جی وید امرت دھارا لاہور - پہلی قسط	۲۵۰/- "
منشی مہاشہ کرشن جی مالک اخبار "پرتاپ" لاہور - پہلی قسط	۱۰۰/- "
کوئیٹہ ریلیف کمیٹی بھٹنڈہ ۲۲۴ روپیہ کے وعدے لکھوائے جن میں سے ۳۵۰/- وصول ہوئے۔ باقی وصول ہونے پر بھیجے کو لکھتے ہیں :-	۳۵۰/- "
رائے بہادر دیوان بدری داس جی لاہور	۱۰۰/- "
لالہ کرم چند جی صراف امرتسر	۱۰۰/- "
مہاشہ مکند لال جی شام چوراسی	۱/۴ "
مہاشہ رام دیداس جی منتری آریہ سماج کالا نوالی	۱۰/- "
مہاشہ دیس راج جی راولپنڈی	۱/۸ "
" سرجن داس جی ہیڈ کلرک ملٹری سروس...	۵/- "
لالہ ترلوک چند جی منتری ریاست بہاولپور	۲/- "
آریہ سماج بچھووالی لاہور	۲۳۰/- "
مہاشہ رام سروپ جی اپرینٹنگ	۱/- "
" بھن لال جی سگنیلر دریام	۲/- "
" گوپال سنگھ جی منتری آریہ سماج دولت نگر	۱۰/- "
مہاشہ جگن ناتھ جی ایڈیٹر رب جج رسالہ	۲۰/- "
مہاشہ فتح چند جی ہیڈ ماسٹر ...	۱/- "
مہاشہ بلونت سنگھ جی لاہور	۱۰/- "
" بہاری لال جی پرچارک سبھا	۱/- "
آریہ سماج بنڈی بھٹیاں	۵۰/- "
مہاشہ بنارسی داس جی لاہور	۲/- "
" بابو رام جی اوورسیر لاہور	۵/- "
" روشن لال " سپورنش "	۵۰/- "
شریمتی روشن لال "	۵۰/- "
مہاشہ چاند بہاری لال جی مرادآباد	۵/- "
کھتری ناتھ سبھا چھووالی لاہور	۵/- "
گپت دان	۱/- "
مہاشہ برہما چندر جی مرادآباد	۲۰/- "
مہاشہ سکھ دیال ماتا دت نواں شہر	۵۰/- روپیہ
مہاشہ راجندر سنگھ جی	۱/- "
آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ لاہور	۱۳۷/- "
مہاشہ پرکاش چند جی پسرور	۱/- "
" ایشور دت جی کرشن گلی لاہور	۱۰۰/- "
" چرنجیت لال جی پردھان آریہ سماج سری نگر	۱۰۰/- "
مہاشہ ہربنس لال جی آریہ سبھاسد آریہ سماج سری نگر	۱۰/- "
گپت دان	۲/۴/- "
منتری آریہ سماج غور غشتی	۱۰/- "
مہاشہ راجا رام اننت پرکاش الہ آباد	۵/- "
مہاشہ کالشی رام انڈین ملٹری ہسپتال گورکھپور	۱۷/- "
مہاشہ رام پرشاد جی سنٹرل جیل بنارس	۱۰/- "
ہندو سکھ پنچایت معرفت لالہ سنت رام جی بعصبین میونسپل کمشنر خانقاہ ڈوگراں	۳۱/- "
مہاشہ دینا ناتھ جی سب انسپکٹر نو کوٹ	۵/- "
مہاشہ کرشن لال جی فاریسٹ آفیسر...	۲۰/- "
مہاشہ نانک رام جی بھکر	۱/- "
مہاشہ بینی لال امرناتھ جی نواں شہر	۷/- "
مہاشہ جانکی پرشاد جی اوورسیر الہ آباد	۸/- "
مہاشہ کنشمیری لال جی پنڈنانو	۶/- "
میزان کل	۴۴۵۸ روپے

{ بھیم سین سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور }

ورکی ضرورت ہے!

ایک بال بدھوا کنیا عمر ۲۰ سال خوبصورت لکھی پڑھی گھر کے کام کاج سے واقف کے واسطے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ لڑکا براہمن یا کھتری برسر روزگار ہو۔ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ڈاکٹر کرشن گوپال چوپڑہ ڈینٹسٹ ۱۶ ریگل روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت شری رام شرما کا آریہ جاٹوں کیخلاف بے معنی جہاد

(ایک آریہ سماجی کے قلم سے)

۱۶ / اپریل کے "ہریانہ تلک" اخبار میں پنڈت شری رام جی نے لکھا ہے کہ انگریزوں کے راج سے پہلے براہمن اور جاٹ گھی کھچڑی ہوکر رہتے تھے۔ مگر اب آریہ سماج نے براہمنوں کے برخلاف جاٹوں میں نفرت کا جذبہ پیدا کر دیا۔ پنڈت شری رام جی کو معلوم ہو جانا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج کا کام کسی کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا کرنا نہیں ہے۔ بلکہ آریہ سماج کا ہمیشہ کام یہ رہا ہے۔ کہ گرے ہوؤں کو اُبھارا جائے۔ آریہ سماج نے بھنگیوں کے بچوں تک کو پڑھا لکھا کر پنڈت کی پدوی تک پہنچایا۔ جس سے گھمنڈی ہمیشہ آریہ سماج کے برخلاف شور کرتے رہے ہیں۔

اسی طرح آریہ سماج نے جاٹوں پر بھی بڑا کام کیا۔ بیسیوں گوروکل ضلع روہتک کے اندر چلتے ہیں۔ اور جاٹوں کے اندر بڑے بڑے پنڈت آریہ سماج کی مہربانی سے پیدا ہو گئے ہیں۔ مگر مورکھ اَن پڑھ براہمنوں اور بعض خود غرض لکھے پڑھے براہمنوں کو یہ بات کیوں اچھی لگنے لگی تھی۔ جہاں جہاں آریہ سماج کے پرچارک پہنچے۔ خود غرض لوگوں نے اپنی لیڈری قائم رکھنے کے لئے خوب پیر پیٹے۔ یہاں تک کہ آریہ سماج سے پرچار کے مقابلہ پر آج تک سوانگ کرائے جاتے ہیں۔ بھنڈ بلے کدائے جاتے ہیں۔ ڈھول بجا کر شور کرایا جاتا ہے۔ مگر ایک بھی پیش نہیں گئی۔ آخر آریہ سماج کی فتح ہوئی۔ پہلے جب کہ آریہ سماج کا پرچار نہیں تھا۔ ایک مورکھ اَن پڑھ براہمن کو "دادا" کہہ کر بڑھا جاٹ بھی سرہانے بیٹھا لیتا تھا۔ اور تمام گاؤں کے جاٹوں کو اکٹھا کر کے ایک اَن پڑھ براہمن جو بھی کہتا تھا۔ وہ بات مانتے ہوتی تھی۔ اب چونکہ جاٹوں میں تعلیم ہو گئی ہے وہ اب ایک اَن پڑھ براہمن کو کیوں گورو ماننے لگے؟ جوں جوں براہمنوں کا گورو دم ہٹنے لگا۔ براہمنوں کو دکھ ہونے لگا۔ اور دکھ ہونے پر قدرتی طور پر جاٹ بھی ان سے نفرت کرنے لگ گئے۔ یہ قصور جاٹوں کا ہے نہ آریہ سماج کا۔ بلکہ قصور تو براہمنوں کا ہے۔ جو یہ چاہتے تھے۔ کہ جاٹ لوگ اندھیرے میں رہیں۔

اُن سے بدسلوکی کرتے رہیں ۔۔ ہم پنڈت جی سے پوچھتے ہیں۔ کہ اچھوت اور جاٹوں میں نفرت کا جذبہ کس نے پیدا کیا؟

جاویں۔ تو یہ سب دکھ مٹ جاوے۔ جس گاؤں میں جاٹوں نے جنیو لئے۔ اور آریہ سماجی بنے۔ فوراً براہمنوں نے پنچایت کر کے جیمنا (چھوڑ دیا)

بھی اس مرض سے نہیں بچے۔ پنڈت جی چاہتے ہیں۔ کہ ان پڑھ براہمن ہی تمام ہریانہ میں جاٹوں کے لیڈر بنے رہیں۔ پنڈت جی کے تایا پنڈت دین دیال جی نے (کہا) کیا تھا۔ کہ میں جھجر میں گوروکل نہیں کھلنے دوں گا۔ الیشور کی کرپا سے ضلع روہتک میں اب بیسیوں گوروکل ہیں۔ پنڈت شری رام جی بھی اپنے تایا جی کی طرح گوروکلوں کی تعلیم کے ورودھی ہیں۔ اور یہیں تک نہیں بلکہ پنڈت شری رام جی یہ پرچار بھی کرتے ہیں۔ کہ حضرت محمد صاحب سوامی دیانند سے بہت بڑے تھے۔ پنڈت جی اپنا جوٹھا دوسروں کو کھلانا اور اوروں کا کھانا اتفاق کا ایک خاص ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور عملی طور پر یہ کام کرتے رہتے ہیں۔ منوجی کے اس لیکھ کو ٹھکرا کر کہ "بھائی کو بھائی کا جوٹھا نہیں کھانا چاہیئے"۔ حضرت محمد صاحب کی تعلیم کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔

مگر سچ پوچھا جائے۔ تو اصلی بات یہ ہے کہ اگر یہ ٹھوڑے بہت لیڈری لئے بیٹھے ہیں۔ تو یہ سب آریہ سماجی جاٹوں کی مہربانی ہے۔ اگر کوئی اخبار خریدنے والا ہے۔ تو آریہ سماجی جاٹ۔ پنڈت جی کے اخبار کے خریدار بنیں گے۔ اگر کوئی دیہات میں رونق کھلانے والا ملے گا۔ تو جاٹ۔ اگر کوئی جلسہ کیا ساتھ گیا۔ تو گنتی کے لحاظ سے زیادہ جاٹ اور جاٹوں میں بھی آریہ سماجی جاٹ۔ کتنی زبردست احسان فراموشی ہے۔ کہ سوامی دیانند کے لئے پنڈت جی کے دل میں یہ عزت ہے۔ ہم اپنے آریہ سماجی بھائیوں سے یہ بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ان کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہیں۔

سناتن دھرم کے جلسہ سے پہلے آریہ سماج کے ۲ جلسے ہوئے۔ آریہ سماج کے پلیٹ فارم سے کسی قسم کی تہذیب سے گری ہوئی کوئی بات نہیں کہی گئی۔ لیکن اب سناتن دھرم کا جلسہ آریہ سماج کے جلسوں سے پیچھے ہوا۔ سناتن دھرم کے پنڈتوں نے سوامی دیانند کو برا بھلا کہنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ پنڈت شری رام جی اپنی کانوں سے گالی گلوچ سنتے رہے۔ مگر کیا مجال کہ ایک لفظ بھی سناتن دھرمی بھائیوں کے خلاف لکھنے میں قلم کو جنبش بھی دی ہو۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ آپ سچے براہمن ازم کے آدمی ہیں۔

چھوڑ دیا۔ اور بائیکاٹ کر دیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ جاٹ کیوں جنیو پہنیں؟ جاٹ چوکا دے کر کیوں رسوئی بنائیں۔ کیوں سندھیا کریں؟ اب آپ وچار کریں۔ کہ کس کی طرف سے نفرت شروع ہوئی؟ جب تک جاٹ اپنے آپ کو شودر کہتے رہے۔ اور ان کو ہی مانا بھوجن کھلاتے رہے پریم رہا۔ اور جب انہوں نے کچھ بننا شروع کیا۔ تو پنڈت شری رام جی کہتے ہیں کہ جاٹ براہمنوں سے نفرت کرتے ہیں۔ پنڈت جی بار بار اپنے اخبار میں لکھتے ہیں۔ کہ جاٹوں (کو) [illegible]

اور سبکر کے راجپوت اور جاٹوں میں نفرت کا جذبہ کس نے پیدا کیا؟ اور ضلع روہتک کی کانگریس کمیٹی میں تین پارٹیاں کیوں بن گئیں؟ اور کیوں آپس میں جوتا چلتا ہے؟ ہماری سمجھ میں تو یہی آیا ہے۔ کہ خود غرضی اور لیڈری نے یہ گل کھلائے ہیں۔ چونکہ ہندوؤں میں یہ ایک مرض ہے کہ ایک جاتی دوسری جاتی سے اپنے آپ کو بڑا مانتی ہے۔ جب وہ چھوٹی جاتی کھڑا ہونا چاہتی ہے۔ تو دوسری جاتی خوب جلتی ہے۔ اگر ہندو آریہ سماج کے [illegible]

موجودہ تعلیم کی تباہ کاریاں!

(از لالہ بالکشن صاحب بلترہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل ملتان)

مٹی تعلیم ناقص کی بدولت ساری خودداری
ادھر تمغہ ندامت کا ادھر انعام بیکاری

جہاں جاؤ وہاں پر ذکر ہے نانِ شبینہ کا
جہاں دیکھو نظر آتی ہے بیکاری کی بیماری

ذرا سمجھو حقیقت آفریں نکتہ یہ کہتا ہوں
عمل پیرا ہوئے اس پر تو ٹل جائیگی بیماری

نکالو کالجوں سے اپنے بچوں کو اگر مانو
چلو رہنے بھی دو بس ہو چکی ہی نازبرداری

نہ ہے کچھ قدر بی۔ اے کی نہ کچھ قیمت ہے ایم۔ اے کی
زمانہ جا چکا وہ جب تھی ان کی گرم بازاری

سنبھل جاؤ ابھی تو وقت ہے اور اپنے بچوں کو
سکھاؤ زرگری۔ جرّاحی۔ حدادی و نجّاری

سکھاؤ فنِ نقاشی بتاؤ ہنرِ خیاطی
سکھاؤ کام زردوزی سکھاؤ فنِ معماری

بنیں لوہار یا کمہار یا درزی تو کیا ہوگا
یہی نہ کلفتیں مٹ جائینگی اس قوم کی ساری

خدا کے واسطے اے نوجوانو! ہوش میں آؤ!
زمانے بھر میں ہے صنعت و حرفت کی عملداری

(ماخوذ)

ہمیشہ سے مرا ابرِ سخن کرتا ہی آیا ہے
"گہرپاشی - گہرریزی - گہرزائی - گہرباری"

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کیا آریہ سماجیں آریہ ساہتیہ کی حوصلہ افزائی کرینگی؟

(از شری بھت دوا کر جی بی۔ اے لاہور نواسی)

جب آریہ سماج کا ساہتیہ انگلیوں پر شمار کیا جا سکتا تھا۔ اس وقت پڑھنے کا شوق زیادہ تھا۔ لوگ مطالعہ کیا کرتے۔ اور آپس میں پڑھے ہوئے مضمون پر چرچا کیا کرتے تھے۔ پبلک میں بھی مباحثے ہوا کرتے تھے۔ گویا لوگ اپنے ساہتیہ سے لابھ اٹھایا کرتے تھے مگر آج کل آریہ سماج کے ودوانوں نے ساہتیہ میں کافی مصالحہ جمع کر دیا ہے۔ تاہم لوگ زیادہ فائدہ اٹھاتے نظر نہیں آتے۔ پورا پورا فائدہ نہ اٹھا سکنے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ آج کل اخبارات کی بھرمار ہو گئی ہے۔ جو لوگ اخبارات نہیں پڑھتے۔ ان کو دنیا کے حال چال کی کچھ خبر نہیں رہتی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اخبارات کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ اس سے کسی صورت میں بھی بے پرواہ نہیں ہو سکتے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ہمارا مطالعہ صرف اخبارات تک ہی محدود ہو گیا ہے۔ ہمیں اخبارات کے چکر میں ہی نہ پھنس جانا چاہئے۔ اخبارات کے علاوہ جو اصلی ساہتیہ ہے۔ اس کا آنند لینا بھی ضروری ہے۔

سچ پوچھئے۔ تو جس طرح تھکا ماندہ آدمی ایکانت میں لیٹ کر اپنی تھکاوٹ کو دور کرتا اور اپنی شکتی کو حاصل کر کے بہتر کام کر سکنے کے لائق ہوتا ہے۔ اسی طرح اصلی ساہتیہ کے مطالعہ سے دماغ کو جب خوراک پہنچتی ہے۔ تو اس سے آتما کے اندر بھی سچی شانتی حاصل ہوتی ہے۔ اس امر کی طرف ہم لوگوں کو متوجہ ہونا چاہئے۔ آج کل دیکھا جاتا ہے۔ کہ اکثر چھوٹی چھوٹی آریہ سماجوں میں ریڈنگ روم کھلے ہوئے ہیں۔ مگر ایسے ریڈنگ روم ہم لوگوں کو کیا خوراک دیتے ہیں۔ یا تو جھگڑے فساد کے حالات۔ یا ہیجر خبریں۔ یا جذبات کو بھڑکانے والے اشتہارات۔ بہت کم آریہ سماج ایسے ہوں گے جن میں ریڈنگ روم صرف اس واسطے ہوں۔ کہ ان میں چھوٹی بڑی عمدہ عمدہ کتابوں کی لائبریری ہو۔ اور سبھاسدوں میں بھی مطالعہ کرنے کے لئے پستکیں پسند کی جاتی ہوں۔ اور مطالعہ کے پیچھے آپس میں چرچا کرنے کا انتظام ہو۔ یا مطالعہ کے بعد مطالعہ کرنے والوں سے کوئی لیکچر کہلوائے جائیں۔ یا ان سے کوئی مضمون یا اپدیش کرایا جائے۔ ہر ایک بھائی مطالعہ کے بعد اپنی اپنی لیاقت کے مطابق اس مطالعہ کا کسی نہ کسی شکل میں ثبوت دے سکے۔ جو لائق بھائی ہوں۔ وہ ان کے لئے عمدہ کتابیں منگوائی جاویں۔ استریوں اور بال بچوں کے پڑھنے لائق مصالحہ جمع کیا جائے۔ گلی محلہ میں کتابیں دی جاویں۔ آج کل جب پڑھنے کے لئے لوگ کرایہ پر ناول لے لیتے ہیں۔ ہم لوگ بلا دام اپنی بہت دلچسپ کتابیں پڑھنے کے لئے تقسیم کر سکتے ہیں۔ اس قسم کا پروگرام ہر ایک سماج اپنی طاقت کے مطابق تیار کر کے لوگوں کے اندر مطالعہ کا شوق پیدا کر سکتی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ اس قسم کی باتوں کی طرف توجہ دی جائے۔ اگر پنجاب کی ۵۰۔ آریہ سماجیں بھی اس طرف قدم اٹھاویں۔ یعنی اچھی لائبریریاں بنائیں۔ تو سال بعد ہی کافی ترقی ہو سکتی ہے۔ بہت سے لوگ وچار وان بن سکتے ہیں۔ جھگڑے کم ہو سکتے ہیں۔ اور بال بچوں کے آچار میں بہت بہتری ہو سکتی ہے۔ کاش آریہ سماجیں اس طرف دھیان دیکر کوئی طریقہ بہتری کا سوچیں جس سے وہ ایک بہتر اور زمانہ کے حالات کے مطابق اپنے مندروں میں لائبریری قائم کر سکیں۔

"ستیارتھ پرکاش" کی آلوچنا

جس نے
رادھا سوامی کیمپ میں ہلچل پیدا کر دی ہے

جلدی منگوائیے

چند کاپیاں رہ گئیں

پرچینک۔ لالہ آنند سروپ جی کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" پر دلیل اور عالمانہ ڈھنگ کی تنقید ہے۔ نیز منطق فلاسفی اور مکتی کے علاوہ رادھا سوامی البشوراد اس کے اصولوں کی حقیقت پر ایک جامع تبصرہ جس کو دیکھ کر پیروان رادھا سوامی حیران ہیں۔ اس دل نا تصنیف کے مطالعہ سے خود ساختہ روحانیت کا راز طشت از بام ہو گیا ہے۔ اس لاجواب کتاب کے مصنف شری مہاشہ پریم چند جی آریہ سیوک ہیں۔ ضخامت ۲۲۵ صفحہ۔ قیمت ۱۲/ چندہ دیگر کتب:۔
رادھا سوامی مت پرکاش اردو ۴/ رادھا سوامی مت پرچار پنڈی ۹/ رادھا سوامی مت آریہ سماج ۶/

بمپ نے ہوتے میا مندر اس پیانیتی کی آریہ سماج

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو دار اسباب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پوران اور ید کی ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ کر

منیجر بھگت پیامپورسی ہیڈ سنز مالک بھارت ستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

صبغہ نمبر ۱۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دوائیں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

دماغ کی طراوت

کیش راج (Regd رجسٹرڈ)

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں واسلین یا مٹی تیل مطلق نہیں ہے اس لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دوسرے تیلوں کی نسبت یہ زیادہ فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں۔ بلکہ دماغ کو تر و تازہ رکھنے اور بالوں کو مضبوط کرتے ہیں یہ بے مثل ہے اس سے خشکی اور رسی دفع ہوتی ہے۔ انہی صفتوں کے باعث متعدد نمائشوں سے تمغے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں۔ استعمال کرکے فائدہ اٹھائیے۔

قیمت فی شیشی پندرہ آنے	۱۵/
ڈاک محصول دس آنے	۱۰/
نمونہ کی شیشی صرف تین آنے	۳/

جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے۔

ڈاکٹر برمن سامان پیالیش کے نمونہ کا بکس

ہم نے روزمرہ استعمالی کارآمد چیزوں کا یہ بکس کیا ہے۔ تاکہ ہمارے ہاں کی مفید اشیاء تھوڑے ہی صرفہ میں آزمائی جا سکیں۔ اس میں حسب ذیل چند آٹھ قسم کے سامان بطور نمونہ رکھے گئے ہیں:

۱۔ دینت منکنا (دانت کا منجن)
۲۔ کیش دھونا (سر دھونے کا پوڈر)
۳۔ کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)
۴۔ ہیلکس صابن (خوشبودار دوا)
۵۔ بہارن اسنو (خوبصورتی کے لئے)
۶۔ بہارن پوڈر (غازہ)
۷۔ اوڈی بہارن (عطر دل آویز)
۸۔ ڈاکٹر سک پوڈر (مشک ...)

قیمت فی بکس ۱۲/۔ محصول ڈاک ...

نوٹ } دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر برمن نام ضرور دیکھ لیا کریں

لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

The PRAKASH LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت

سالانہ للعہ ششماہی عہ

ممالک غیر سے للعہ ...... فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲- ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کی پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا ادیت رہنا چاہئے ۔

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۔

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے ۔

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

نمبر ۲۵ | SUNDAY 23RD JUNE 1935 | اتوار ۹- اساڑھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۳ جون ۱۹۳۵ء- دیانند ابد ۱۱۱ | جلد ۳۱

وید امرت

یجروید — رگوید — اتھروید — سام وید

ओ३म् अग्निमीळे पुरोहितं यज्ञस्य देवमृत्विजम्। होतारं रत्नधातमम्॥

(رگوید - منتر ۱- سوکت ۱)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "مدھو چھند" ہے- چھند گایتری ہے- اور سوَر "کھڑج" ہے- اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے- کہ ہم اُس پاک ذات کی تعریف کرتے ہیں جو کہ (यज्ञस्य) سنسار روپی یگیہ کا (पुरःहितम्) ازلی اور ابدی سہارا ہے (देवम्) منور بالذات و پاکیزگی مجسم ہے- (ऋत्विजम्) تمام کائنات کی خالق ہے- (होतारम्) جود و سخا کا سرچشمہ ہے- اور (रत्नधातमम्) بیش قیمت اشیا کی دینے والی ہے- اور جو ان مجموعہ اوصاف سے موصوف ہونے کی وجہ سے (अग्निम्) ویدک محاورہ میں "اگنی" کے نام سے پکارا گیا ہے ۔

ہاں وہ جگت پتا! اے عناصر خمسہ کے پیدا کرنے والے! انانیت کو خیر باد کہہ- اور اس ذات کی وظیفہ خوانی کر- جو کہ انادی کال سے تیرا واحد سہارا ہے- جو رفاہ عام کے کاموں میں خواہ وہ مجلسی ہوں یا سیاسی- خارجی ہوں یا داخلی- تیرا ماوا و ملجا ہے- شرک کے بھوت کا سر کچل کر اس پاک ہستی کا طلبگار ہو- جو کہ نفس لیس اور پاکیزگی کا مورت ہے- اور اپنی ازلی اور ابدی طاقت کے طفیل (Choas) کے اندر (Cosmos) کا ظہور دکھلانے والی ہے- اور نباتات- جمادات اور حیوانات کو پیدا کر کے اُسے دوسروں کو فیض استعمال کے لئے مستعار دینے والی ہے- اور جود و سخا کا ایسا خزینہ ہے- کہ سنسار کی بیش قیمت اشیاء کو خواہ وہ رتن ہیں یا جواہر- نوع انسانی کو دان کرنے والی ہے- اور ان مجموعہ اوصاف حسنہ سے ممتاز ہونے کی وجہ سے ہی "اگنی" کہلا رہی ہے- ایک اور وید منتر میں آتا ہے :-

इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्यः स सुपर्णो गरुत्मान्। एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः॥

(رگوید ۱- سوکت ۱۶۴- منتر ۴۶)

وہ پاک ذات واحد ہے- لیکن عارف لوگ اُسے مختلف ناموں سے موسوم کرتے ہیں- کوئی تو اسے اِندر پکارتا ہے- کوئی مِتر- کوئی ورن- کوئی اگنی- کوئی گرومان اور کوئی ماترِی اشوان

तदेवाग्निस्तदादित्यस्तद्वायुस्तदु चन्द्रमाः। तदेव शुक्रं तद् ब्रह्म ता आपः स प्रजापतिः॥

(یجروید ادھیائے ۳۲- منتر ۱)

وہی پرماتما اگنی کہلاتا ہے- وہی آدتیہ اور وہی وایو- وہی چندرما- وہی شکر اور وہی برہم اور وہی آپ اور وہی پرجاپتی (رام ستم)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اقوام جرائم پیشہ میں آریہ سماج کی ستھاپنا

آریہ سماجوں سے نمر نویدن

صوبہ پنجاب میں اقوام جرائم پیشہ کی کئی انڈسٹریل و اگریکلچرل سیٹلمینٹس آباد ہیں۔ جو سردار بہادر سردار ہری سنگھ جی بی۔ اے۔ پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کمشنر صاحب اقوام جرائم پیشہ کے زیر سایہ پرورش پا رہی ہیں۔ صاحب موصوف نے کرپا سے اور ہماری نیک گورنمنٹ کی کرپا سے آریہ سماج کے لئے ایک کنال زمین چک 3/5 مربعہ نزد وہاڑی منڈی تحصیل میلسی ضلع ملتان میں مفت عنایت فرمائی۔ جس کا میں سبھا کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کی بنیاد جناب سردار بھگت سنگھ جی سپرنٹنڈنٹ کے دست مبارک سے ۹ ستمبر ۱۹۳۴ء کو رکھی گئی +

آریہ سماج کے ممبروں کی تعداد کم ہے۔ اور وہ بھی جرائم پیشہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اتنا دھن نہیں دے سکتے ہیں جس سے کہ آریہ سماج کا کام بخوبی چل سکے۔ اس چک میں کئی قومیں آباد ہیں۔ مثلاً بید گنگ۔ ماہر۔ سانسی۔ کوچند۔ نٹ۔ باری۔ کنجر۔ بلوچ اور ہانم وغیرہ وغیرہ۔ آریہ سماج کی چاردیواری ان لوگوں کی کرپا سے تیار ہو گئی ہے۔ اقوام جرائم پیشہ میں وہ اقوام آباد ہیں۔ جن کا کام چوری۔ ڈاکہ۔ رہزنی اور مار دھاڑ کرنا تھا۔ یہ قومیں دیگر شہری اور دیہاتی لوگوں کے لئے وبال جان تھیں۔ جن کو ہمارے نیک ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے سیدھا راستہ بتا کر حیوان سے انسان بنا دیا۔ اگر ان کو فرشتہ کہیں تو بجا ہے ۔۔

ضروری نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا اور دیانند دلت ادھار سبھا گورودت بھون لاہور کے منتریوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ آپ کسی ایک اپدیشک اقوام جرائم پیشہ کے لئے علیحدہ رکھا ہوا ہے۔ آپ کو ایک ماہ کے لئے چک 3/8 مربعہ میں بھیجنے کی کرپا کریں۔ تاکہ اس آریہ سماج کو قائم کرنے کے لئے کام بخوبی چلایا جا سکے۔ اور ان کو مہاشہ سنتر بال جی کے ہمراہ وید پرچار کے لئے مندرجہ ذیل آریہ سماجوں میں بھیجا جائے۔ مجھے پوری آشا ہے کہ آپ ۲۸ جون ۱۹۳۵ء تک کوئی بھجن اپدیشک یہاں بھیجنے کی کرپا کریں گے +

پنڈت رام سروپ جی شاستری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور حال آریہ سماج چیچا وطنی کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ آپ پروگرام کے مطابق مہاشہ جی کی دھن اکٹھا کرنے میں سہائتا کریں۔ ساتھ ہی وید پرچار بھی کریں۔ مجھے پوری آشا ہے۔ کہ آپ اپنا قیمتی وقت دے کر ان جرائم پیشہ لوگوں کی حوصلہ افزائی کریں گے + تمام آریہ سماجوں کے منتریوں اور پردھانوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ آپ مہاشہ جی کی سہائتا کریں۔ کرپا ہوگی۔ مہاشہ جی مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق آپ کے پاس پہنچیں گے :-

یکم اور ۲ جولائی ۱۹۳۵ء کو	آریہ سماج چیچا وطنی +
۳ و ۴ " "	میاں چنوں +
۵ " "	کچا کھوہ +
۶ و ۷ " "	خانیوال +
۸ تا ۱۲ " "	آریہ سماج بوہڑ دروازہ۔ لوہاری دروازہ نواں شہر ملتان ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول
۱۳ و ۱۴ " "	آریہ سماج شجاع آباد +
۱۵ و ۱۶ " "	کہروڑ پکا +
۱۷ و ۱۸ " "	میلسی +
۱۹ و ۲۰ " "	وہاڑی منڈی +
۲۱ و ۲۲ " "	بوریوالا +
۲۳ و ۲۴ " "	عارف والا
۲۵ و ۲۶ " "	پاک پتن
۲۷ و ۲۸ " "	منٹگمری
۲۹ و ۳۰ " "	اوکاڑہ

(منتری آریہ سماج چک 23/8 [illegible])

"آریہ ووواہ بل" کی زبردست حمایت!

آریہ سماج تلہ گنگ :- آریہ سماج تلہ گنگ یہ جان کر پرسن ہوا ہے۔ کہ شری مد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے فیصلے کے انوسار شری بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے نے منظوری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ اور آریہ سماج ہذا بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کو آگامی شملہ سیشن میں پاس کرا دے ۔۔
(بسنت رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی :- آریہ سماج لاہور چھاؤنی یہ جان کر پرسن ہوا ہے۔ کہ شری مد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے ہوئے نشچے انوسار شری بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے نے سویکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ نیز یہ سماج بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کو اگلے سیشن میں منظور کرا دے ۔۔
(ہربنس لال آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کوہمری :- آریہ سماج کوہمری یہ جان کر بہت پرسن ہوا ہے۔ کہ شری مد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے ہوئے نشچے انوسار شری بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے نے سویکار ہونے کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ آریہ سماج ہذا بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کو آگامی سیشن میں سویکار کرا دے ۔۔
(خوشحال چند منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج گرلی :- آریہ سماج گرلی آریہ انتر جاتیہ وواہ بل کی تائید کرتا ہے۔ جو کہ اسمبلی میں پیش ہے۔ یہ سماج آریہ سماج کی جو کہ اقلیت میں ہے۔ حفاظت کے لئے اسمبلی کے ممبران سے پرارتھنا کرتا ہے۔ امید ہے کہ وہ شملہ کے آئندہ سیشن میں گورنمنٹ آف انڈیا سے بل کو پاس کرانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے ۔۔
(کھڑک رام منتری آریہ سماج گرلی۔ ضلع کانگڑہ)

آریہ سماج بھوانی :- آریہ سماج بھوانی ضلع حصار یہ جان کر اتی پرسن ہوا ہے کہ شری مد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے ہوئے نشچے انوسار منتری بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے نے منظوری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ نیز یہ سماج بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کو آگامی سیشن میں منظور کرا دے +
(ہنومان پرشاد منتری آریہ سماج بھوانی۔ ضلع حصار)

آریہ سماج خانیوال :- آریہ سماج خانیوال یہ جان کر پرسن ہوا ہے۔ کہ شری مد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے وقت کئے گئے فیصلے کے مطابق منتری بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے نے "آریہ میرج بل" منظوری کے لئے اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ نیز آریہ سماج ہذا بل کی تائید کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کو آنے والے سیشن میں منظور کرا دے ۔۔
(ستیہ دیو منتری آریہ سماج خانیوال ضلع ملتان)

آریہ سماج اودگیر :- آریہ سماج اودگیر یہ جان کر پرسن ہوئی ہے۔ کہ شری مد دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے ہوئے نشچے انوسار منتری بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے نے "آریہ میرج بل" سویکاری کے لئے اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ آریہ سماج ہذا بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس بل کو آگامی سیشن میں سویکار کرا دے ۔۔
(منتری آریہ سماج اودگیر۔ نظام)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

(۴)

مُلزم کی صفائی

شری پروفیسر رامدیوجی کو چیلنج

(از شری پنڈت چموپتی جی سابق گورنر گورو کل کانگڑی)

جب پروفیسر رامدیوجی نے معززل اجلاس کے موقع پر میرے خلاف اعلان نکالا۔ تو پہلے پہل مجھے بُرا لگا۔ میرا دھیان تھا۔ کہ اوّل تو اُنہیں مجھ سے بات چیت کرنی چاہئے تھی۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو مجھے وشواس تھا۔ کہ میں اُنہیں قائل کرا دیتا۔ اُنہیں پہلے انترنگ سبھا میں خاموش کرا چکا تھا۔ یہ منظور نہ تھا تو معاملہ انترنگ سبھا میں پیش کر لیتے۔ مگر اب مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُنہوں نے جنتا کے سامنے میرے "پبلک اخلاق" پر حملہ کر کے مجھے عوام میں صفائی دینے کا موقع دے دیا ہے۔ اس سے میرا ہمت ہوا ہے ؛

جنرل اجلاس پر ہی مجھے معلوم ہوا۔ کہ میرے خلاف کتنا زبردست پروپیگنڈا کیا گیا ہے۔ پترون میں لیکھ لکھے گئے ہیں۔ اور وہ سماجوں میں بانٹے گئے ہیں۔ پبلک تقریریں ہوئی ہیں۔ لوپرا ئیویٹ بات چیت کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ جب ایک طرف سے اس قدر اندولن کیا جا رہا ہو۔ اور دوسری طرف سے بالکل خاموشی ہو۔ تو اس کا اثر خراب ہے۔ قدرتی بات ہے۔ مجھے بہت سے مقامات پر اسنتیہ کا بول بالا دکھائی دیتا تھا۔ اسی سے میں نے ارادہ کیا۔ کہ اب مجھے بھی پبلک کے سامنے اپنا بیان دے دینا چاہئے۔ سمجھدار لوگ ستیہ اسنتیہ کی پرکھ اپنے آپ کر سکیں گے۔ چنانچہ اس خیال سے میں نے پہلے پہل پروفیسر صاحب کے میرے "پبلک اخلاق" پر کئے گئے حملہ کا جواب دیا ہے۔ آریہ بھائیوں کا کہنا ہے۔ کہ جواب نسلی بخش ہے۔ اب بیشتر اس کے کہ میں دوسرے حملوں کا جواب دوں۔ میں اپنے اب تک کے لیکھوں کا سار پاٹھکوں کے سامنے رکھتا ہوں۔ ہماری سبھا دھارمک سبھا ہے۔ اور اس کے کاریہ کرتاؤں کی پرکھ اخلاق کی ہی کسوٹی سے ہونی چاہئے۔ ہم میں سے جو بھی اخلاق کے نیموں کو توڑتا ہے۔ وہ حقیقت میں جنتا کا سیوک نہیں ہو سکتا ؛

۱۔ پروفیسر صاحب نے اپنے اعلان میں مجھ پر دوش لگایا ہے۔ کہ میں نے اپنا لیکھ اخباروں میں ایسے سمے پرکاشت کرایا۔ جبکہ وہ اس کا اُتر نہ دے سکیں۔ اور ان کے متعلق غلط فہمی بنی رہے۔

میں نے غرض کیا ہے۔ کہ میں نے میرے سے کوئی غلط فہمی پیدا ہی نہیں کی۔ اس کے بنے رہنے کا تو پرشن ہی کیسے اُٹھ سکتا ہے۔ پروفیسر صاحب سدھ کریں کہ میں نے اُن کے کس لیکھ کا غلط اقتباس پیش کیا ہے؟ جس غلط فہمی پیدا کرنے کو اسنتیہ ویوہار سمجھتا ہوں۔ اس پر اقتباس کے لئے جو میں نے اُن کی تحریروں سے پیش کیا ہے۔ اپنے آپ کو میں پورا ذمہ دار مانتا ہوں۔ اور پروفیسر صاحب کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے کسی غلط اقتباس کا ثبوت پیش کریں۔ ورنہ اس الزام کو واپس لیں ؛

۲۔ پروفیسر صاحب کا لیکھ ۱۹ مئی کے اخبارات میں پرکاشت ہوا۔ میں نے اس کا جواب ۲۶ مئی کے اخبارات میں دیا۔ اس سے پہلے مجھے جواب دینے کا موقع ہی کہاں تھا؟ پروفیسر صاحب کو اُتر دینے کا موقع قدرتاً نہیں مل سکا۔ اس میں میرا کیا قصور ہے؟ حقیقت یہ ہے۔ کہ اُنہوں نے ۲۶ مئی کے اخبارات میں ہی میرے لیکھ کا اُتر دینا چاہا۔ پر وہ کہیں چھپا نہیں۔ اس سے یہ سچائی یہ ہے۔ کہ وہ چھپنے کے قابل سمجھا ہی نہیں گیا۔ میرے ۱۹ مئی کے لیکھ کا اُتر اُنہوں نے ۱۹ مئی کے ہی "آریہ مسافر" میں پرکاشت کرا دیا تھا۔ یہی کوشش اُنہوں نے میرے ۲۶ مئی کے لیکھ کے وشے میں کی۔ مگر ناکام رہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ اُنہیں میرے لیکھ چھپنے سے پہلے مل کیسے گئے؟ کسی کے لیکھ کسی خفیہ طریقے سے پراپت کرنا اخلاقاً کوئی بہت اچھی چیز نہیں ہے۔ پروفیسر صاحب اس کا سمادھان کریں +

۳۔ ودیا سبھا سمبندھی ہمارے وواد میں میں نے لکھا تھا کہ راشٹریہ (قومی) ودیالیوں میں سب ورن کے بچے اپنے اپنے ڈھنگ سے بھگوان کی پوجا کریں گے۔ اور کسی دھرم پر آکشیپ نہیں ہو سکے گا۔ اس پر آپ نے یہ وچار مجھ سے منسوب کیا۔ کہ میں سندھیا۔ ہون نمقا سنیار تھ پرکاش کے پڑھانے کے کارن گورو کل کو راشٹریہ ودیالیہ نہیں مانتا۔ مجھ سے یہ غلط بھاو منسوب کر کے مجھے "دو مُرکھتا" کا دیتی دے دیا۔ کیا یہ ستیہ ویوہار ہے۔ اور تحقیق کرنے کا دعا دیا ڈھنگ ہے۔ پروفیسر صاحب نے کس جگہ کہا ہے۔ کہ ... [illegible] اُن کا نہیں ہے۔ اس [illegible]

لیکن اُن کے اصل لیکھ میں "دو مُرکھتا" کا شبد موجود تھا۔ اب چاہئے تو یہ تھا۔ کہ اس اُوچیت شبد کے لئے کھشما مانگتے۔ اور ودیا سبھا کے دونوں کے لئے پشچاتاپ کرتے۔ لیکن اس کی بجائے جراُت چلا ہے۔ دوش ستیہ ہو جانے پر خاموش ہو جانا کونسا "پبلک اخلاق" ہے؟

۴۔ اس بحث میں میں نے لکھا تھا۔ کہ آیوروید کی شکھشا میں آریہ سماج اور سناتن دھرم کا کچھ بھید نہیں۔ اس لئے آیوروید شلپ آدی کے ودیالیہ ساری جاتی کے مشترکہ ہونے چاہئیں۔ اور اُن کا پربندھ ایک ایسی ودیا سبھا کے ادھین ہونا چاہئے۔ جس میں سماجی سناتنی سب ہوں۔ اس پر پروفیسر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میں (چموپتی) گورو کل کے آیوروید مہاودیالیہ کو رتلی کل کے حوالہ کرنا چاہتا ہوں۔ کیا یہ صحیح بیانی ہے؟ واستو میں غلط فہمی پیدا کرنا اسی کو کہتے ہیں۔ ایک ہی اعلان میں آپ نے میرے متعلق چار غلط فہمیاں پیدا کر دی ہیں اور اب تک اُنہیں "بنے رہنے" دے رہے ہیں۔ اگر میں آپ کے سمبندھ میں ایسا کرتا۔ تو دروغ گوئی کا مرتکب ہوتا۔ آپ اپنے متعلق آپ فیصلہ کیجئے۔ اور جنتا کو بتائیے۔ کم سے کم مجھ پر لگائے گئے الزام تو واپس لیجئے۔ میں "پبلک اخلاق" اسی کو مانتا ہوں ؛

۵۔ سب سے بڑا الزام آپ نے مجھ پر یہ لگایا۔ کہ میں نے آپ کا پتر پرکاشت کر دیا ہے۔ اس ضمن میں ایک شکائیت آپ کو یہ بھی تھی۔ کہ میں نے اُس پتر میں سے کچھ اقتباس دے دیا۔ اور اس کے آگے پیچھے کا حصہ حذف کر دیا ہے۔ اب میں وہ سارا پتر اخبار میں دے چکا ہوں۔ اس لئے آپ کی یہ شکائیت تو دور ہوئی۔ کہ میں نے آپ کا ادھورا بھاو پیش کیا تھا۔ اس بات کے آپ بھی قائل ہوں گے۔ کہ ادھورا اقتباس دے کر بھی میں نے آپ کا وچار ٹھیک پیش کیا تھا۔ ورنہ آپ اس کی شکائیت کرتے۔ رہی یہ بات کہ میں نے وہ پتر پرکاشت کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا ہے کہ: -

۱۔ میں آپ کے جیل جانے پر گورو کل کا انچارج تھا۔ آپ کے جیل سے واپس آنے پر آپ کو میرا کوئی فرض نہیں تھا) میں نے آپ کی خاطر تیاگ پتر دے دیا۔ اور آپ کے انکار کرنے کے بعد مکھیہ ادھشٹاتا بنا۔ اس کے باوجود آپ کا یہ کہنا کہ آپ سیکنڈ کلاس کے مسافر تھے۔ اور آپ کے غسل خانہ میں تھرماس لے جانے پر میں نے آپ کا سامان روک لیا۔ کیا ستیہ ویوہار ہے؟ اس طرح کے بے جوڑ لطیفوں سے کیا آپ نے گورو کل کی اوستھا کو جان بوجھ کر ادھیکاریوں کے قابو سے باہر نہیں کر دیا؟ کیا یہ "پبلک اخلاق" ہے؟

۲۔ یہ لطیفہ سنجی کرتے ہوئے جب آپ نے میرے انتظام پر حرف گیری کرنا شروع کیا۔ تو کیا یہ قیاس بے جا تھا۔ کہ پروفیسر صاحب گورو کل کی خیر خواہی کے پردہ میں کوئی اور غرض پوری کرنی چاہتے ہیں؟

۳۔ میں نے آپ کے الزام کے جواب میں آپ کا وہ پتر پردھان جی کے پیش کر دیا۔ جواب پبلک میں آ چکا ہے۔ اس کے پڑھنے سے صاف ثابت ہو رہا ہے۔ کہ ڈسپلن کا ابھاو ہمیشہ سے گورو کل میں موجود رہا ہے آج سے ۱۵ سال پہلے جب آپ آچاریہ تھے حالات اب کی نسبت بدتر ہوں۔ تو ہوں بہتر بالکل نہیں تھے۔ آپ کے غلط الزام کا جواب آپ کے پتروں سے دینا اخلاق کے خلاف کیسے ہے؟ کوئی مستغیث عدالت میں غلط بیانی تو کرتا جائے۔ مگر جب اُس کے خلاف اُس کی اپنی تحریر پیش کی جائے۔ تو وہ کہے یہ پرائیویٹ ہے۔ اس عذر لنگ کو کون تسلیم کرتا ہے؟ انترنگ سبھا میں آپ خاموش ہو گئے۔ بلکہ یہاں تک کہہ گئے۔ کہ ایسا کرنا (وہ بیان پیش کرنا جس میں آپ کا یہ پتر شامل تھا) چموپتی کا کرتویہ تھا ؛

۴۔ مگر گورو کل کے آستوپر واکھیان دیتے ہوئے آپ نے خود اس چٹھی کا ذکر کیا۔ اور اس سمے کے ادھیکاریوں کو دوشی ٹھہرانے کے لئے اپنے سمے کے ڈسپلن کی خیالی تصویریں کھینچنے لگے۔ جن کی صاف تردید آپ کا ہی شائع شدہ پتر کر رہا ہے۔ کیا یہ ستیہ کا ویوہار ہے؟ کریا کر کے ان تصویروں کا اس پتر سے ملان تو کر دکھائیے۔ ان تصویروں کی تردید میں اور شہادت بھی موجود ہے۔ لیکن اس وقت آپ کا یہ پتر ہی کافی ہے۔ میں نے جنتا کے سامنے ابھی [illegible] دے دی ہے۔ کیا آپ میں یہ [illegible] ہے یا نہیں۔ کہ مجھ پر لگائے گئے [illegible] کو واپس لیں؟ میری صفائی کے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کچھ ایک کے دوش پرگٹ ہو گئے ہیں۔ کیا آپ ان کے سمبندھ میں کوئی اعلان ہی سہی۔ نکال دیں گے۔ جس سے پرجا کو پتہ لگ سکے۔ کہ ہمارے دھارمک نیتا کس اخلاق کے مالک ہیں؟

ایک وشیش بات جو حقیقت جاننے والوں کو حیران کر رہی ہے۔ وہ ہے آپ کا یہ دعوےٰ کہ سوامی شردھانند جی رام خبر تھے۔ اور آپ ان کے ہنومان۔ کیا کرپا کر کے اپنے اس بیان کی سچائی پر اپنے آپ پرکاش ڈالیں گے یا اس سمبندھ میں بھی آپ کی تحریر پرکاش میں لانی پڑے گی؟

اس لیکھ میں میں نے اپنے پہلے لیکھوں کا سار دے دیا ہے۔ میرا پروفیسر صاحب کو چیلنج ہے۔ کہ جب وہ جنتا کے سنمکھ آئے ہیں تو پوری سچائی کے ساتھ آئیں۔ جو وہ جتنے بھی الزام لگا سکیں۔ لگائیں۔ میں ان کا جواب دوں گا۔ اور اپنا اور میرا دونو بیان جہاں چاہیں۔ پیش کریں۔ اور کسی بھی نشپکش عدالت کا فیصلہ لے لیں۔ میں اس کے سامنے سر جھکا دوں گا۔

گورو کل کی گھٹناؤں کے وشے میں میرے سمبندھ میں بڑی غلط فہمیاں پھیل رہی ہیں۔ میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ جس انترنگ سبھا کے ادھین میں کام کرتا تھا۔ اس نے مجھ پر پورن وشواس کا پرستاؤ پاس کیا تھا۔ اور میرے خلاف کی گئی سب شکایتوں کو کاپینک (فرضی) نرمول (بے بنیاد) اور نس سار (بے حقیقت) قرار دیا تھا۔ پرنتو پروفیسر صاحب کے بجلی پوشک اپنے لیکھوں میں غالباً ناواقفیت کی وجہ سے اس سمے کے پربندھ کے وشے میں بے پر کی اڑا رہے ہیں۔ اس پربندھ میں میں بھی شامل ہوں۔ اور وہ انترنگ سبھا بھی جس کے ادھین میں نے گورو کل سنچالن کیا۔ اس اندولن کا کارن وہ تحریریں اور تقریریں ہیں۔ جو اس سمے نکلتی رہیں۔ اور جن کا جواب میں نے دیا نہ انترنگ سبھا نے۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ میں ان سب بھرانتیوں کا نوارن کر سکوں گا۔ آہستہ آہستہ میں سب وشیوں پر پرکاش ڈالتا جاؤں گا۔

میں نے یہ سارا نویدن اس لئے کیا ہے۔ ... جیون کا آدھار ستیہ کو ماننا ... مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری سبھا ... ستیہ اور اپنا چار کا ... ہے۔ اس کا ایک نمونہ ... آتم سنشودھن میں ... سبھا ... پردھان ... سبھا اپنے ... کی طرف ... گی۔

... صاحب سبھا کے پردھان بنے

ہیں۔ آپ پہلے اپدیشک ہیں۔ جنہوں نے اس پد کو سوسشوبھت کیا ہے۔ اگر ان کے سمے کا آرمبھ آتم سنشودھن سے ہو جاتا۔ تو ان کی پردھانتا سپھل ہو جائے گی۔ یہ آتم سنشودھن کا کاریہ آپ سے شروع ہو۔ تو اُتم ہے۔ نہیں تو میں تیار ہوں۔ جس طرح چاہیں میری پرکھ کر لیں۔ مجھ پر جو الزام چاہیں۔ لگا لیں۔ میں اس کا جواب دے دوں گا۔ اور اگر الزام صحیح نکلا۔ تو اس کا پرائشچت ڈنڈ لے لوں گا۔ اور اگر دوش آپ کا نکلے۔ جیسا کہ اس دفعہ صاف آپ کا ہے (ایک نہیں۔ انیک دوش ہیں۔ آٹھ تو میں اوپر لکھ چکا ہوں) تو آپ کرپا کر کے اپنے سے نکال کر لیجئے۔

مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ اب پروفیسر صاحب سبھا کے پردھان ہیں۔ اور اس لئے مجیب رہنا پسند کرتے ہیں۔ میرے خیال میں ایک دھرم اپدیشک پردھان پد پر آ جانے سے بڑا نہیں ہو جاتا۔ اس کی شان بڑھ نہیں جاتی۔ جب وہ پہلے بھرے جلسوں میں کہتے رہے ہیں۔ کہ ان کی کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے۔ تو پھر پردھان ہو جانے سے انہیں کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ اب یکایک خاموش ہو جائیں؟ یا اس خاموشی کا موجب وہی ہے۔ جو مورکھتا شبد کے سمبندھ میں بتایا گیا ہے؟ اگر سچ مچ اصل لیکھ میں یہ لفظ نہ ہوتا۔ تو تصحیح چھپ جاتی۔ اور اب جبکہ یہ شبد موجود ہے۔ تو خاموشی سے کام لیا جا رہا ہے۔ کیا جنتا کو یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ خاموشی نیم رضا ہے؟

اگر پروفیسر صاحب کے خیال میں اپدیشک سے پردھان کی شان بڑھی ہے۔ تو اسے اور بھی ادھک ستیہ پریمی ہونا چاہیئے۔ جس نے بھرے جلسہ میں یہ گھوشنا کی ہو۔ کہ اس کی کوئی بات پرائیویٹ نہیں ہے۔ وہ پہلے تو کہے۔ کہ اس کا چتر کا لفیدنشل تھا۔ اور جب بتا دیا جائے۔ کہ غلط بیانی کے مقابلہ میں کانفیڈنشل چتر پیش ہو سکتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ ستیہ کے آگے سر جھکا دے۔ یا اس کے وردھ کچھ کہنا ہو تو کہے۔ شان کی اوٹ میں خاموش ہو جائے۔ کہاں کا نیائے ہے؟

جو ہو میں اپنے آپ کو ملزم کو کہتے سمجھتا ہوں۔ جب تک ادھکاری ... خاموش رہا۔ مگر اب

آریہ سماج سیالکوٹ کی ہفتہ وار ڈائری

{ ۱۰ر جون ۱۹۳۵ء لغایت ۱۶ر جون ۱۹۳۵ء }

پراتہ ست سنگ:- حسب معمول پراتہ ۵½ بجے سے ۷½ بجے تک سماج مندر میں ہوتے ہیں۔ اس دفعہ بدھوار کا ست سنگ مہاشہ رام رکھا مل جی گنجیا کے مکان پر ہوا۔ جس میں ہَون یگیہ۔ سندھیا اور بھجنوں کے بعد پنڈت دیوان چند جی کا منوہر اپدیش ہوا۔

منوہر اپدیش:- پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار کے دو منوہر اپدیش آریہ سماج مندر میں ہوئے۔ پہلا اپدیش سنیچر کو رات کے سمے اور دوسرا اتوار کی صبح کو بوقت ست سنگ ہوا۔

گرہ پرویش:- لالہ بھگوان جی ایڈووکیٹ نے اپنے نئے مکان کے گرہ پرویش سنسکار کے موقع پر آریہ سماج کو ۵ روپیہ دان دیا۔

کوئٹہ کے مصیبت زدہ:- اس وقت ۱۴ کے قریب کوئٹہ کے مصیبت زدہ استری پرش سماج مندر میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ آریہ یووک سماج کے نوجوان دن رات ان کی سیوا میں مشغول ہیں۔ خاص کر مہاشہ راجندر پال جی۔ مہاشہ امرناتھ جی اور مہاشہ روشن لال جی۔ نہ صرف ہندو بھائی ہی سماج مندر میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ بلکہ ایک مسلمان پریوار بھی سماج مندر میں چند روز رہ کر اور علاج معالجہ کے بعد ٹھیک ہو کر اپنے گاؤں کو چلا گیا ہے۔

فیشن پرستی:- آریہ سماج و آریہ استری سماج کے کاریہ کرتاؤں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں یہ نشچے کیا گیا۔ کہ یکم جولائی سے سب بالکائیں جو کہ آریہ کنیا پاٹھشالہ میں شکشا پراپت کر رہی ہیں۔ (تقریباً ۷۰۰ لڑکیاں) ذیل کا لباس دھارن کریں:-

اوڑھنی موٹے کپڑے یا کھدر کی اور اس کے ساتھ اس کا بسنتی رنگ ہونا ضروری ہے اگر دھوتی ہو۔ تو وہ بھی موٹی اور بسنتی رنگ کی۔ پاکٹ یا قمیض کا ناپ ساتم (Elbow) تک۔

(رام لال منتری شہر سیالکوٹ)

۴ جبکہ خود پردھان بھی ابھی نہانو بھاو ہیں۔ جو میرے وردھ اندولن کرتے رہتے ہیں۔ اور میرے اور میرے ساتھیوں کے خاموش رہنے سے استیہ کا خوب پرچار ہوا ہے۔ میں آوشیک سمجھتا ہوں۔ کہ میں اپنے ملزم کے ادھیکار کو کام میں لاؤں اور ہر معاملہ میں اپنی صفائی پیش کرتا جاؤں۔ مجھے اپنے اوپر پورن وشواس ہے۔ کہ جو بات کہوں گا۔ ٹھوس پرمانوں کے آدھار پر کہوں گا۔ جسے حوصلہ ہو۔ اس کی تردید کرے۔ جہاں اپنا دوش پاؤں گا۔ اسے تسلیم کروں گا۔ میری شان اسی میں ہے۔ جتنا سے مجھے اتنا ہی کہنا ہے۔ کہ اب جبکہ میں ملزم کا حق برتنے لگا ہوں۔ تو کرپا کر کے دھیرج سے میری بات سن لے۔ اور پھر اپنی رائے بنا لے۔ میں اسے جلدی ہی وشواس دلا دوں گا۔ کہ ستیہ میری طرف ہے۔ ملزم کی بات کو سنے بغیر کوئی عدالت فیصلہ نہیں کرتی۔

۳۹۳

کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید سودھا امرت دھارا کا تیار کردہ

میٹھا پھل رجسٹرڈ

یہ ایک عجیب دوائی ہے۔ حمل کے دو ماہ بعد تیسرے مہینے کے شروع میں ایک دن یہ دوائی دودھ کے ساتھ دی جاتی ہے۔ بس لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ عجیب بات جان اگر کوئی شک کرتے ہیں اسواسطے اقرار ضمانت کہ لڑکی پیدا ہو تو دام واپس کر دیئے جاویں گے قیمت دس روپے (ایک خوراک)

ملنے کا پتہ:- ٹھاکر دت امرت دھارا اوشدھالیہ ۳۲ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۹- اساڑھ سمت ۱۹۹۲

بلوچستان کا آریہ سماج خطرہ میں

کوئٹہ کے زلزلہ نے دوسری سوسائٹیوں کی طرح وہاں کے آریہ سماج کو بھی نقصان پہنچایا تھا۔ نقصان بھی معمولی نہیں۔ بلکہ تباہ کن۔ آریہ سماج کی لاکھوں کی جائیداد زمین کے ساتھ ہموار ہو گئی ہے۔ بہت سے ممبروں کی محنت پر پانی پھر گیا ہے۔ دولت ایک ایسی چیز ہے۔ جو آنی جانی رہتی ہے۔ سبھا سوسائٹیوں کی حالت میں اگر ہمت کے جانے کی زیادہ چنتا نہیں ہونی چاہئیے۔ جب تک وہ سبھا زندہ ہے۔ وہ اپنے الٹے جو کھوئے انہیں دوبارہ اکٹھا کر سکتی ہے۔ کوئٹہ کی حالت جو مشکل یہ ہے کہ وہاں مال کے ساتھ جان کا بھی ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ جو لوگ وہاں کے آریہ سماج کو چلا رہے تھے۔ ان کا بہت کچھ اس وقت ابھی شمار میں نہیں ہے۔ آریہ سماج کوئٹہ مالی طور پر ہی نہیں بلکہ جانی طور پر بھی تباہ ہو گیا ہے۔ زلزلہ اگر مالی تباہی پر ہی اکتفا کرتا۔ تو چنداں مضائقہ نہ تھا۔ وہاں کے آریہ پرش زندہ رہتے۔ تو مالی تباہی کا کسی نہ کسی طرح انتظام کر لیتے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ وہاں تو کوئی کام کرنے والا ہی نہیں بچا۔ گورنمنٹ کا بھی لاکھوں کا نقصان ہوا ہے۔ اس کے نقصان کا اندازہ اسی لاکھ کا لگایا جاتا ہے۔ لیکن وہ اس نقصان کے باوجود اپنی ضروریات کو پورا کرنے کی شکتی رکھتی ہے۔ اس کے ماہرین اپنا دماغ لڑا رہے ہیں۔ اور جلد ہی ان کی طرف سے کوئی پختہ سکیم پبلک کے سامنے آ جائے گی۔ کوئٹہ رہے یا نہ رہے۔ اور رہے تو کہاں رہے یہ ایسے سوالات ہیں۔ جن کے متعلق ہمیں دماغ سوزی کی ضرورت نہیں۔ گورنمنٹ ہم سے بہتر سوچ سکتی ہے۔ اور اس کے نتائج سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو کام ہمارا نہیں اس کے لئے ہم اپنی شکتی خرچ کیوں کریں؟

لیکن یہ سوچنا ہمارا فرض ہے۔ کہ بلوچستان میں آریہ سماج کا کیا بنے گا؟ یہ کام ہمارے سوائے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ بلوچستان میں کوئٹہ کے علاوہ بھی ایک دو سماجیں ہیں۔ اور وہ اس زلزلہ کے اثرات سے محفوظ رہی ہیں۔ لیکن میں ان کی ہتک نہیں کرتا۔ جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ کوئٹہ کے بنا ان کی کوئی ہستی نہیں۔ بلا خوف مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ کوئٹہ بلوچستان ہے۔ اور بلوچستان کوئٹہ۔ اگر کوئٹہ کو نکال لیا جائے۔ تو بلوچستان کچھ نہیں رہتا۔ کوئٹہ ہی اس کی شان ہے۔ اور اس کی وجہ سے ہی اس کی رونق ہے۔ لوگ اگر ہزاروں کی تعداد میں ہر سال وہاں جاتے ہیں۔ تو زیادہ تر کوئٹہ کی کشش ہے۔ اگر وہ نہ ہو۔ تو لوگ دوسرے مقامات کو دیکھنے کے لئے وہاں نہ جائیں۔ اور جائیں بھی تو بہت کم۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں۔ کہ بلوچستان میں آریہ سماج کا کام ہے۔ تو کوئٹہ کی وجہ سے۔ اگر پنجاب کی آریہ پرتی ندھی سبھا نے ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے بلوچستان میں آریہ سماج کی ذمہ داری اپنے اوپر لے رکھی ہے۔ تو کوئٹہ کی بدولت۔ دوسری آریہ سماجیں تو شاید اپنے سالانہ جلسہ پر جانے والے اپدیشکوں کا مارگ ویہ بھی ادا نہ کر سکیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر آریہ سماج کوئٹہ زندہ نہیں رہتا۔ تو باقی آریہ سماجوں کا جلد یا بدیر مر جانا لازمی ہے۔ اور اگر وہ زندہ بھی رہیں۔ تو ان کی زندگی اور موت میں زیادہ فرق نہ رہے گا۔

اس لئے سمست آریہ سماج کے لئے یہ سوال ہے۔ اور اگر نہیں۔ تو ہونا چاہئیے۔ کہ آریہ سماج کوئٹہ کا کیا بنے گا؟ اگر گورنمنٹ کا یہ فیصلہ ہو۔ کہ کوئٹہ نہ بسایا جائے۔ تو ہم لاچار ہیں۔ اور ایک طرح سے ہماری ذمہ داری بھی ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اس نے اس کی موجودہ جگہ یا کسی اور جگہ پر کوئٹہ کو بسانے کا فیصلہ کیا۔ تو آریہ سماج کے لئے وہاں اپنا مندر بنانا لازمی ہوگا۔ ان حالات میں زمین تو شاید سرکار سے مل جائے۔ لیکن اس پر مندر کھڑا کرنے کے لئے ہزاروں روپے درکار ہوں گے۔ اور اگر ہم نے مندر کے ساتھ کوئی سنستھا بھی کھولنے کی ضرورت سمجھی۔ تو اور زیادہ روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ کیا ہم اس وشے پر وچار کر رہے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ نہیں۔ کوئٹہ کے آریہ بھائی اپنے پران دے کر اس ذمہ داری سے مکت ہو گئے۔ اور ہمارے کندھوں پر ذمہ داری کا بوجھ ڈال گئے۔ کیا ہم اس ذمہ داری کو [illegible]

کا جواب "ہاں" میں دے سکتا۔ واقعات ہمیں کیا بتاتے ہیں۔ دوسری سوسائٹیوں کی طرح آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھی زلزلہ زدگان کوئٹہ کی امداد کے لئے اپیل کی۔ اپنی ریلیف پارٹی بھی کوئٹہ بھیجی۔ جو کچھ اس سے ہو سکا۔ اس نے وہاں کیا۔ ریلوے سٹیشن لاہور پر بھی اس کے سیوک زخمیوں کی سیوا کرتے رہے۔ گوردت بھون میں زخمیوں کی سیوا اور علاج کے تمام انتظامات کئے گئے۔ کوئی زخمی وہاں نہیں آیا۔ تو اس میں سبھا کا کیا قصور؟ اس نے اپنے کرتویہ کا پالن کیا۔ لیکن اس سے ہماری ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی۔ سچ پوچھو تو وہ شروع ہوتی ہے۔ اگر پرتی ندھی سبھا پنجاب نے جو کام اس وقت تک کیا ہے۔ وہ نہ بھی کرتی۔ تو چنداں حرج نہ تھا۔ کیونکہ دوسری بہت سی سوسائٹیاں یہی کام کر رہی ہیں۔ اس سے میرا یہ مطلب نہ سمجھا جائے۔ کہ سبھا کی طرف سے اس وقت تک جو کچھ ہوا ہے۔ میں اس کے خلاف ہوں۔ یا اسے غیر ضروری یا غیر منطقی سمجھتا ہوں۔ اس منزل سے گزرنا شاید ضروری تھا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ابتدائی اور مقابلتاً کم ضروری منزل ختم ہو چکی۔ لیکن دوسری اور ضروری منزل ابھی باقی ہے۔ اور اس کے لئے ہم تیار نہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اپیل پر اس وقت تک دو ہزار سے کم روپیہ آیا ہے۔ سبھا کے ادھیکاریوں نے ۳۳ یا ۴۴ سو روپیہ کی فہرست شائع کرنی مناسب سمجھی ہے۔ لیکن اس میں پچیس سو روپیہ وہ شامل ہے۔ جو سبھا نے اپنے پاس سے اس کام کے لئے دیا ہے۔ پچیس سو روپیہ کی رقم کو شامل کرنے کے معنی میں یہ لیتا ہوں۔ کہ سبھا نے جنتا کو یہ بتایا ہے۔ کہ کوئٹہ کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے اس کے پاس ساڑھے چار ہزار کے قریب روپیہ ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کو اس طعن سے بچانے کے لئے کہ وہ زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے دو ہزار بھی جمع نہیں کر سکا۔ فہرست میں ساڑھے چار ہزار دکھایا گیا ہے۔ روپیہ ساڑھے چار ہزار ہو یا دو ہزار۔ اس پر دماغ کھپانے کی ضرورت نہیں۔ مختصر بات یہ ہے۔ کہ جو روپیہ اس وقت تک سبھا کے پاس آیا ہے۔ اس سے بلوچستان کے آریہ سماج کی کوئی مستقل ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔ کیا اس قلیل رقم سے آریہ سماج کا مندر بنے گا؟ پاٹھ شالہ بنائی جائے گی؟ یا اور کام کئے جائیں گے؟ اور اس قلیل رقم کا بھی بڑا حصہ خرچ ہو جائے گا۔ کہنا شاید نامناسب ہو۔ لیکن ہے یہ ایک حقیقت۔ جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ نہ آریہ سماجوں نے اس اپیل پر زیادہ دھیان دیا۔ اور نہ سبھا نے اس کے لئے محنت کی۔ آخر بہار کے مصیبت زدگان کے لئے اس کے پاس دس پندرہ ہزار روپیہ آ ہی گیا تھا۔ کوئی وجہ نہیں کہ کوئٹہ کے لئے نہ آتا۔ اگر اس کے لئے بھی ویسی ہی سرگرمی دکھلائی جاتی۔ کوئٹہ کا نقصان بہار کے سارے نقصان سے بہت گنا بتایا جاتا ہے۔ پرماتما ہمیں شکتی دیں۔ تو ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ ہم بلا لحاظ مذہب و ملت سب کی امداد کریں۔ سب کی نہ کر سکتے ہوں۔ تو آریہ جاتی کی ہی کریں۔ لیکن ہماری حیثیت تو یہ ہے۔ کہ ہم صرف دو ہزار جمع کر پائے ہیں۔ اور اس کا بڑا حصہ بھی لوگوں نے بطور خود بھیجا ہے۔ ہم نے اس کے لئے کوئی یتن نہیں کیا۔ اس دو ہزار سے کیا بنے گا؟ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جب آریہ سماج مندر کے بنانے کا وقت آئے گا۔ روپیہ جمع کر لیا جائے گا۔ اگر مجھے یہ آشا ہو۔ تو واقعی اس وقت چنتا کی ضرورت نہیں۔ لیکن جب عین مصیبت کے وقت ہم دو ہزار جمع نہیں کر پائے۔ تو وقت گزر جانے پر کیسے جمع ہوگا؟ مجھے ہندوؤں کی طرح آریہ سماج میں ایسے دھنا دھیہ یا دانی پرش بھی نظر نہیں آتے۔ جو اکیلے اپنی جیب سے روپیہ خرچ کر کے سماج مندر کھڑا کر دیں۔ مندر تو کھڑا ہوگا آریہ جنتا کے چندہ سے اور آریہ جنتا کی طرف سے جو رقوم چندہ میں آتی ہیں۔ وہ بہت بڑی نہیں ہوتیں۔ اس لئے ہم اس آشا پر زندہ نہیں رہ سکتے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اپیل کا نتیجہ نہایت حوصلہ شکن ہے۔ زخمی زیادہ تر اپنے گھروں میں چلے گئے۔ اس لئے فوری امداد کا بوجھ بھی زیادہ تر آریہ سماج پر نہیں پڑا۔ اگر پڑتا۔ تو اس روپیہ سے جو جمع ہوا ہے۔ اٹھایا نہ جاتا۔ لیکن اگر کسی طرح وہ اٹھایا بھی جاتا۔ تو کم از کم مستقل بوجھ کو اٹھانے کے قابل ہم نہیں بن سکے۔ میں نے پنجاب آریہ سماج کا دھیان اس اور دلایا ہے۔ اس لئے کہ بلوچستان ایک علیحدہ صوبہ ہونے کے باوجود آریہ سماج کے لحاظ سے پنجاب سے سمبندھت ہے۔ وہاں کے آریہ سماج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ہیں۔ اس لئے اس سبھا کا فرض ہے۔ کہ اس کے بھوشیہ کی چنتا کرے۔

(کرشن)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت وشنو لال جی کا پرلوک گمن

سارے آریہ جگت میں پنڈت وشنو لال جی ایم۔اے ریٹائرڈ جج بریلی کے پرلوک گمن کا سماچار بڑے دکھ سے سنا جائے گا۔ آپ آریہ سماج کے ایک پرسدھ کاریہ کرتا تھے۔ آپ کی خواہش یہ تھی۔ کہ آریہ سماج کا لٹریچر انگریزی بھاشا میں بکثرت تیار کیا جائے۔ اسی غرض سے آپ نے ایک پستک موسومہ "ہینڈ بک آف دی آریہ سماج" انگریزی زبان میں لکھی تھی۔ آپ پچھلے کئی سالوں سے مریض چلے آتے تھے۔ اس لئے عملی طور پر سماج کی سیوا کرنے سے معذور ہو گئے تھے۔ حالت یہاں تک آ پہنچی تھی۔ کہ رعشہ کی وجہ سے کئی سالوں تک آپ اپنے ہاتھ سے کچھ بھی نہ لکھ سکتے تھے۔ اب دو تین سال سے آپ کے روگ میں کچھ افاقہ ہوا تھا۔ اور آپ برابر آریہ سماج کی حالت کا مطالعہ کر رہے تھے۔ آریہ سماج کے ایسے سیوک کا ہمارے درمیان سے اٹھ جانا بڑے ہی دکھ کی بات ہے۔ آپ کی رحلت سے آریہ جگت کو جو ہانی پہنچی ہے۔ اس کی تلافی ہونی تو بڑی کٹھن ہے۔ پھر بھی دھیریہ کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں۔ ہم ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ سورگیہ کی آتما کو شانتی اور ان کے خاندان کو دھیریہ پردان کریں ٭

وارشک اتسو کی بندش

یہ بات سن کر ہمیں سخت شاک ہوا ہے۔ کہ بہار پرانت کے ضلع ہزاری باغ کی گانوان ریاست کے موضع مالڑہ کے آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کو سٹیٹ مینیجر نے بند کر دیا ہے۔ آریہ سماج جیسی ذمہ دار سوسائیٹی کے دھارمک اتسو کو روک کر سٹیٹ مینیجر نے یقیناً اپنی عاقبت نا اندیشی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنی پرجا کے ایک دھارمک ادھیکار کو غصب کر کے دھینگا مشتی کا ثبوت دیا ہے ٭

ضرورت ہے۔ کہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا بہار اس بندش کے خلاف زبردست آواز بلند کرے۔ اور سٹیٹ کو مجبور کرے۔ کہ وہ نہ صرف اپنی غلطی کو تسلیم کرے۔ بلکہ آریہ پرشوں کے دھارمک جذبات کو جلسہ کی بندش کی وجہ سے جو ٹھیس پہنچی ہے۔ اس کی باقاعدہ تلافی کرے ٭

پین اسلامک لیگ

جب سے جینوا میں مغربی اقوام کی لیگ قائم ہوئی ہے۔ تب سے اسلامی دنیا کے اندر بھی یہ جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ وہ بھی اپنی ایک اسلامی لیگ قائم کرے۔ چنانچہ تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ مسٹر ایس۔ اے رفیق سیکرٹری مسلم سوسائیٹی برطانیہ نے ایک سکیم مرتب کی ہے۔ جس کا مدعا یہ ہے۔ کہ تمام مسلم ممالک کی ایک نمائندہ لیگ قائم کی جائے۔ لنڈن کے ایک اخبار کا بیان ہے۔ کہ کمال پاشا۔ مصری لیڈر رناس پاشا سابق شاہ امان اللہ والئے افغانستان اور مسلم دنیا کے کئی دیگر سرکردہ اصحاب نے اس تجویز سے اتفاق کا اظہار کیا ہے۔ ہمارے خیال میں اگر مغربی اقوام کی لیگ کے ساتھ ساتھ مسلم اقوام بھی اپنی علیحدہ لیگ قائم کر لیں۔ تو اس سے صرف دونو لیگوں کی موجودگی سے دنیا میں ایک نیا سیاسی جھمیلا ہی پیدا ہوگا۔ جو خوشگوار تعلقات کی صورت میں تو مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر کشیدگی کی حالت میں الجھن کو زیادہ پیچیدہ بنا سکتا ہے۔ ہاں اگر اس دوسری لیگ کے ساتھ ہی چین۔ جاپان۔ سیام وغیرہ بودھ اور ہندو جنتا کی بھی کوئی ذمہ دار لیگ بن جائے۔ تو اس سے یہ نیا سیاسی توازن دنیا کی آئندہ ترقی کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے ٭

فرقہ وارانہ بھرتی کی حوصلہ افزائی

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ حکومت ہند ہندوستان کی متحدہ قومیت کی نشو و نما کی معاون بننے کی بجائے کیوں اس کے حصے بخرے کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ پہلے تو اس نے کونسلوں میں فرقہ پرستی کا زہر گھسیڑا۔ پھر لیجسلیچر کو فرقہ پرستی سے آلودہ کیا۔ اب وہ سروس میں بھی یہ زہر گھسیڑنا چاہتی ہے۔ چنانچہ حکومت ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے سروسز میں اقلیتوں کی بھرتی کے متعلق جو ہدایات جاری کی ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ملک سے فرقہ داری کے زہر کا خاتمہ نہ ہوگا۔ منجملہ دیگر ہدایات کے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اگر کسی فرقہ کے امیدواروں کی مطلوبہ تعداد نہ ملے۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ فرقہ وارانہ جماعتوں سے اس سلسلہ میں مشورہ کیا جائے۔ اور موزوں امید[وار]وں کے لئے ان کا تعاون حاصل کیا جائے ٭

سوال ہوتا ہے۔ کہ یہ کیوں؟ جب سروسز کا بہترین معیار قابلیت یا efficiency ہے۔ تو پھر اسے فرقہ داری کے تابع بنانا کس مستحسن پر مبنی ہے؟ اس کی بجائے اگر جنتا میں قابلیت پیدا کی جائے۔ تو اس کا نتیجہ زیادہ پائیدار ہو سکتا ہے۔ ورنہ سروسز کو فرقہ داری کے زہر سے آلودہ کر لینے کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ ہم سروسز کو اچھا نہیں بنانا چاہتے۔ بلکہ ان کو مسموم کرنا چاہتے ہیں جو کسی حالت میں بھی ملک یا متحدہ قومیت کے لئے نیک فال قرار نہیں دی جا سکتی ٭

گجرات پرانت کی علیحدگی کا مطالبہ

معلوم ہوتا ہے کہ جب سے حکومت ہند نے برہما اور سندھ کی علیحدگی کے مطالبہ کی سرپرستی کی ہے۔ تب سے علیحدگی کا مرض متعدی بن رہا ہے۔ اڑیسہ کی علیحدگی کے متعلق ہم پچھلے ہفتہ اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ اب تازہ اطلاع آئی ہے کہ شری یت دادا بھائی ڈیسائی ایم۔ اے ایل نے ضلع احمد آباد کے کسانوں کی کانفرنس کی صدارت کے فرائض ادا کرتے ہوئے گجرات پرانت کو بمبئی سے علیحدہ کئے جانے پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ حکومت بمبئی گجرات میں بہت کم خرچ کرتی ہے۔ اور اگر گجرات کو علیحدہ کر دیا گیا۔ تو دس سال کے عرصہ میں وہ حیرت انگیز ترقی کر جائے گا۔ مطالبہ تو معقول ہے۔ لیکن رہ رہ کر جس بات سے ہمیں خدشہ لگتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر سندھ کی طرح گجرات کے سرکاری اخراجات بھی علیحدگی کی صورت میں باقی ہندوستان پر پڑتے ہوں۔ تو اس علیحدگی کا کیا فائدہ؟ ہاں اگر گجرات اپنے اخراجات کا آپ کفیل ہو سکے۔ تو پھر علیحدگی میں چنداں مضائقہ نہیں ٭

ایک مسلم دیوی کی توہین

لنڈن میں رہنے والی ایک مسلم دیوی نے جن کا نام نامی مسز حمید علی ہے پریس کو ایک بیان دیا ہے۔ جس میں وہ لکھتی ہیں۔ کہ ہندوستانی عورتیں ہندو مسلم تفریق کو پسند نہیں کرتیں۔ وہ محض عورت ہونے کی حیثیت سے حق رائے دہی مانگتی ہیں۔ اس پر لاہور کے اخبار "سیاست" نے مسز صاحبہ کو بہت جلی کٹی سنائی ہیں۔ اور ان کے بیان پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "مسز حمید علی کا بیان دیدہ دلیرانہ غلط بیانی کا بدترین نمونہ ہے" ٭

ہمارا اپنا خیال ہے۔ کہ مسز حمید علی کا بیان انصاف پر مبنی ہے۔ آج اگر مسلم دیویوں کو پوری پوری آزادی مل جائے۔ تو وہ دنیا کو بتلا سکتی ہیں۔ کہ وہ فی الواقعی ہندو مسلم تفریق کو پسند نہیں کرتیں۔ ممکن ہے مسلمان ان کی اس بات میں مخالفت کریں۔ لیکن جہاں تک غیر مسلموں کا تعلق ہے۔ وہ مسلم دیویوں کی ہر ایک تجویز کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جس سے وہ اپنی کھوئی ہوئی آزادی کو حاصل کر سکیں۔ اور ملک کے طول و عرض سے فرقہ پرستی کو ہٹا کر اتحاد کو قائم کر سکیں ٭

دیو سماجی جھگڑا بازی

"پرکاش" کے پچھلے کچھ نمبروں میں رائے صاحب حمانگی رام جی ریٹائرڈ منصف کے دیو سماج کے متعلق ایسے دو تین مضامین شائع ہوئے۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ دیو سماج کے اندر دو رنگی کا زور ہے۔ چونکہ رائے صاحب خود کئی برسوں تک دیو سماج میں رہ چکے ہیں۔ اور اس کے جملہ رازوں کو جانتے ہیں۔ اس لئے یہ قدرتی تھا۔ کہ دیو سماجی اخبار رائے صاحب کے خلاف اپنی دلی کدورت کا اظہار کرتے۔ چنانچہ اس کدورت کا اظہار کرتے ہوئے دیو سماج کے سرکاری آرگن "سینہ دیو سماج" نے رائے صاحب کو وہ بے نکت کی بیاں سنائی ہیں۔ جنہیں پڑھ کر کوئی مہذب انسان دیو سماجی جھگڑا بازی کے خلاف مذمت کا ووٹ پاس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ معقولیت کا تقاضا تو یہ تھا۔ کہ دیو سماجی لوگ رائے صاحب کے اعتراضات کا جواب واقعات سے دیتے۔ اور پبلک کو موقع دیتے۔ کہ وہ خود ستیہ اور استیہ کا نرنے کرتی۔ لیکن دیو سماجی کچھ ایسے بد کمال ہیں۔ کہ تہذیب سے جواب دینا تو کہیں رہا۔ وہ رائے صاحب کے خلاف تبرے کسنے سے دریغ نہیں کرتا۔ ہمیں شکایت ہے۔ کہ اگر دیو سماجیوں نے اسی قسم کی جھگڑا بازی کو اپنا شعار بنایا۔ تو شائستہ اصحاب کی نظر میں ان کی قیمت دو کوڑی رہ جائے گی ٭

ضرور پڑھئے ... آریہ سماج سے پہلے گرست دھرم" اردو مجلد مصنفہ شری ستیہ ورت ... ملنے کا پتہ ... غیرہ حقیقی طریقت کا مجموعہ ہے کا مطالعہ کریں ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

چین میں جاپانی پیش قدمی

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاپان کے سر پر بھی امپیریلزم کا بھوت اسی طرح سوار ہے۔ جس طرح وہ جنگ یوروپ میں جرمنی کے سر پر سوار تھا۔ گزشتہ جنگ میں گو کسی جائز وجہ کے بغیر جاپان منچوریا کا علاقہ جو کہ چین کا مقبوضہ تھا، غصب کر چکا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک اس کی حرص کی آگ شانت نہیں ہوئی۔ اور پچھلے دنوں اس نے چین کو اپنے نئے مطالبات پیش کر دئے ہیں۔ اور صرف یہاں تک ہی بس نہیں کی۔ بلکہ شمالی چین کے صوبہ چہلی میں چار ہزار جوان بھی جمع کر دئے ہیں۔ ہمیں ڈر ہے۔ کہ اگر جاپان نے جلد اپنی فرعونی کاروائیاں بند نہ کیں۔ تو روس کو مجبوراً مشرق بعید کے امن میں مخل ہونے کی ضرورت پیش آئے گی۔ اور اس سے ایشیا میں ایسے خطرناک جنگ کی داغ بیل پڑے گی جس سے سارے ایشیا کی سیاسی فضا مکدر ہو جائے گی۔ اور عین ممکن ہے۔ کہ اس سے کسی نئی بین الاقوامی الجھن کی بنیاد پڑ جائے۔ اور ایسی آگ بھڑکے۔ جس سے دنیا میں ۱۹۱۴ء کے جنگِ عظیم کی یاد تازہ ہو جائے۔

ترمیم ضابطۂ فوجداری کا اجرائے ثانی

پنجاب ہو۔ اور اس کا وہی ڈھانچہ ہو۔ جس کے متعلق ایک ذمہ دار پولیس افسر نے فخریہ کہا تھا کہ "یہ پنجاب ہے"۔ اور وہاں رجعت پسندی کی انتہا نہ ہو۔ جیسا کہ توقع تھی۔ حکومت پنجاب نے ایسا ہی پہلے سے ارادہ کیا ہے۔ کہ وہ موجودہ "تشدد آمیز قانون" کو دوبارہ پاس کرائے۔ شملہ کا ایک نامہ نگار مظہر ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ترمیم ضابطۂ فوجداری کی تجدید ثانی کرے۔ ایک طرف تو بہانگ دہل یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ کہ صوبہ کی سیاسی فضا اعتدال پر ہے۔ اور لوگ حکومت سے تعاون کے لئے بیتاب ہیں۔ اور دوسری طرف یہ حالت ہے۔ کہ حکومت ان اختیارات کو کبھی ہاتھ سے دینے کے لئے تیار نہیں۔ جن کی صوبہ کے غیر معمولی سیاسی حالات کی وجہ سے تحریک سول نافرمانی کے زور پکڑ جانے کی وجہ سے ضرورت پیش آ گئی تھی۔ اگر حکومت کا یہ خیال ہو۔ کہ اس قسم کی دور بینی سے اس کا مطلب حل ہو جائے گا۔ تو اسے اجازت ہے۔ کہ وہ جیسا چاہے۔ کرے۔ ہاں اگر آئندہ آئین کے لئے صوبہ میں بہتر فضا پیدا کرنا چاہتی ہے۔ تو اس کے لئے "تشدد آمیز قانون" کا دوبارہ پاس کرانا جائز نہیں۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر کی تلاشی

الہ آباد سے یہ افسوسناک اطلاع آئی ہے۔ کہ پولیس نے ایک کتاب کی مزید کاپیوں کی تلاشی کے لئے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ چھاپہ مارنے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ پولیس کو ان لوگوں کے پتے مطلوب تھے۔ جن کے پاس اس کتاب کی کاپیاں قیمتاً ارسال کی گئی تھیں۔ ہمارے خیال میں تلاشی بالکل غیر ضروری تھی۔ کیونکہ اگر کوئی ذمہ دار افسر تلاشی لینے سے پہلے ہی مذکورہ دفتر سے کتاب کے متعلق استصواب کر لیتا تو یہ ممکن نہ تھا۔ کہ پولیس کو تلاشی کی ضرورت محسوس ہوتی۔ تلاشی لینے سے پہلے ذمہ دار پولیس افسران کو اتنا تو سوچنا چاہئے تھا کہ اگر کتاب مذکور سول سکرٹریٹ کے کسی ملازم کے پاس پڑی ہوتی۔ تو کیا پولیس اسی کتاب کی بنا پر دفاتر مذکورہ پر بھی چھاپہ مارتی؟ جب دفاتر مذکورہ کی تلاشی لینے کی پولیس کو جرأت نہ ہوتی۔ تو پھر آل انڈیا کانگرس کمیٹی جیسی ذمہ دار انجمن کے دفاتر کی تلاشی لینے سے پہلے پولیس کو وہی رویہ اختیار کرنا چاہئے تھا جو کہ وہ سول سکرٹریٹ کے دفاتر کے بارہ میں استعمال کرتی۔

سکھ نوجوانوں کی اپیل

ہندوستان بھر کے تقریباً سو سکھ نوجوانوں نے شریمتی امرت کور کو ایک تار اس مطلب کا بھیج کر اپیل کی ہے۔ کہ وہ اپنا برت شروع کرنے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ ان کے پران تیاگ برت کی خبر سن کر ہزاروں سکھ نوجوان اپنی نیند سے بیدار ہو چکے ہیں۔ اور وہ اس بات کی منظم کوشش کرنے پر تل گئے ہیں۔ کہ بناوٹی لیڈروں کو ہٹا دیں۔ اس لئے آپ کا یہ فرض ہے۔ کہ آپ نوجوانوں اور لیڈروں کو کافی موقع دیں۔ کہ وہ کسی سمجھوتہ پر پہنچ سکیں۔ اس کے سوا سکھ پنتھ کے زلزلہ سے اس وقت جو تباہی برپا ہوئی ہے اس کے لئے بھی سکھ لیڈروں کو اپنا بیش بہا وقت دینا پڑتا ہے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ سکھ نوجوانوں کی اپیل شریمتی امرت کور کے دل پر ضرور اثر کرے گی۔ اور وہ پران تیاگ برت شروع کرنے سے پہلے سکھ نوجوانوں کو موقع دیں گی۔ کہ وہ سکھ لیڈروں پر زور ڈالیں۔ کہ وہ پنتھ کے اندر سے دھڑہ بندی دور کرنے کی پرامن تیاری سے کوشش کریں۔ اور اگر ان کی کوشش کامیاب [illegible] وقت یہ تو کہہ سکیں گی۔ کہ انہوں نے اپنا برت شروع کرنے سے پہلے ہر خیال کے سکھ کو کافی مہلت اور نوٹس دے دیا تھا۔

قادیان میں فساد کا اندیشہ

معلوم ہوتا ہے۔ کہ قادیان شریف جسے مرزائی دار الامن کہتے نہیں تھکتے۔ دن بدن دار الحرب بنتا جا رہا ہے۔ جب تک قادیان میں مرزائیوں کا غیر متنازعہ غلبہ رہا۔ اور کسی کو ان کے آگے دم مارنے کی جرأت نہ ہوئی۔ تب تک قادیان کے حالات باہر کی دنیا کو پتہ نہ لگ سکے۔ اور لوگ مرزائیوں کو امن پسند تصور کرتے رہے۔ لیکن اب جب سے احراریوں نے قادیان کے حالات پبلک میں لانے شروع کر دئے ہیں۔ مرزائی اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ قادیان سے تازہ اطلاع آئی ہے کہ مرزائیوں نے مسلمانوں کی قبروں پر حملہ کر دیا ہے۔ اور چھ مرزائی اور چار مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ اگر فی الواقعی مرزائیوں نے مسلمانوں کے قبرستان پر حملہ کیا ہے۔ تو سخت برا فعل کیا ہے۔ اور اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

قبرستان پر حملہ کرنے کا مطلب یہ ہو سکتا ہے۔ کہ مرزائی قادیان شریف میں اپنے مخالفوں کو زندگی میں سکھ کا سانس لینے کی اجازت دینے کو تیار نہیں۔ اور نہ ان کی میت کو قبر میں آرام سے سونے دینے کے خواہاں ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ قادیان کے ذمہ دار حکام ایسی کوشش کریں گے۔ جس سے یہ فتنہ ابتدا ہی میں رک جائے۔ اور ایسی نوبت نہ آئے۔ جس سے قادیان کے باہر کے علاقہ جات میں بھی پھیل کر امنِ عامہ کو مخدوش بنانے کا موجب ہو۔

میر التصنیف کا سلسلہ کب تک بند رہے گا؟

بعض ناموافق حالات کی وجہ سے میر التصنیف کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔ جو بھائی اس سلسلہ کو جاری کرنے میں میری مدد کرنا چاہتے ہوں۔ وہ میری ذیل کی کتب ضرور خریدیں۔

۱ منہ توڑ قیمت فی جلد ۶/
۲ منہ پھوڑ " " " ۸/
۳ سرگزشت قرآن " " " ۶/
۴ نیوگ فلاسفی (حصہ اول) " " " ۶/
۵ نیتی شتک کا اردو ترجمہ " " " ۴/

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

قادیانی سیاست کی قلابازیاں

قادیانی جماعت اور اس کے خلیفہ کے فنون سیاست کی داستان تو بہت طویل ہے - اور اس کی ابتدا کا زمانہ بھی تعین کرنا کسی حد تک تحقیق طلب کام ہے۔ اس لئے ہم اس کو کسی دوسرے وقت پر ملتوی کرتے ہیں - البتہ یہ بات بالکل ظاہر ہے - کہ جس زمانہ میں سائمن کمیشن ہندوستان آیا تھا - اس وقت جناب خلیفہ قادیان نے ایک سیاسی پہلوان کی حیثیت سے نمایاں ہونے کی غیر معمولی کوشش فرمائی تھی - اس وقت سے ان کا میدان سیاسیات کا شہسوار بننے کا شوق روز بروز بڑھتا ہی رہا - ہم نے کئی مرتبہ مخلصانہ طور پر اس غلط روی کی طرف ان کی توجہ دلائی - لیکن قصر خلافت میں ہمارے مخلصانہ و ہمدردانہ مشورے بار نہ پا سکے - ان کے جواب میں "الفضل" نے ہمیں گالیاں دے کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کر لیا - ہم بھی خاموش رہے +

قادیانی خلافت کی طرح قادیانی سیاست کا اندازہ بھی نہایت پیچ دار ناقابل فہم اور راز دارانہ رہا ہے - سنہ ۱۹۳۰ء کا ذکر ہے - کانگرس کی سول نافرمانی کی تحریک شباب پر تھی - پکڑ دھکڑ کا بازار گرم تھا - کانگرسی لوگ ہر روز حکومت کے لئے نئی سے نئی مشکلات پیدا کر رہے تھے - قادیانی جماعت کی ساری مشنری ایک جاسوسانہ انداز میں حکومت کی حمایت کے لئے وقف تھی - انہی ایام میں قادیانی جماعتوں کے نام جناب خلیفہ قادیان کے وزیر خارجہ یعنی ناظر امور خارجہ کی طرف سے ایک خفیہ سرکلر جاری ہوا - جس میں یہ اہم ہدایت درج تھی - کہ :-

"اپنے علاقہ کی سیاسی تحریکات سے پوری طرح واقف رہنا چاہئے - اور کانگرس کے اثر کے بڑھنے اور گھٹنے سے مرکز (قادیان) کو اطلاع دیتے رہیں - اگر کوئی سرکاری افسر سیاسی تحریکوں میں حصہ لیتا ہو - یا کانگرسی خیالات رکھتا ہو - تو اس کا بھی خیال رکھیں اور یہاں (قادیان) اطلاع دیں" +

حسن اتفاق کہئے یا سوئے اتفاق - اس خفیہ سرکلر کی ایک کاپی بلا کسی کوشش کے دفتر "پیغام صلح" کے ہاتھ لگ گئی - ہم نے قادیانی دوستوں سے درخواست کی - کہ اس "کار خاص" کو .... چھوڑ کر اپنا اصل کام یعنی اشاعت اسلام کریں - اس وقت قادیانی دوستوں کے دماغوں پر سیاسیات کا بھوت بری طرح چھایا ہوا تھا - "الفضل" نے اس مخلصانہ درخواست کے جواب میں گالیوں کا چھاڑ باندھ دیا - لیکن بدقسمتی سے بعض نوجوان اخبارات نے قادیانیوں کو بہت بری طرح ننگا کرنا شروع کر دیا - اس پر خلیفہ قادیان ... کہنے لگے ...

کہ :-

"نظارت خارجہ کے اس اعلان کا مطلب یہ ہے - کہ ایسے ہندو سرکاری افسر جو کانگرسی خیالات رکھتے ہوں - ان کے متعلق اطلاع دی جائے - تاکہ ان کی طرف سے اگر مسلمانوں پر جو کانگرس کی موجودہ تحریک سے علیحدہ ہیں کسی قسم کا ناجائز دباؤ ڈالا جائے - تو اس کا انسداد کرنے کی کوشش کی جا سکے" +

ظاہر ہے - ہم نیازمندوں کو جو قادیانی جماعت کی افتاد طبع سے پوری طرح واقف ہیں - یہ تاویل مطمئن نہ کر سکتی تھی - اس کے جواب میں عرض کیا گیا - کہ اگر خفیہ سرکلر کا مقصد یہی ہے - تو اس کی کیا وجہ ہے کہ اس قسم کی معلومات قادیان منگوائی جاتی ہیں - اور دوسرے تمام مسلم اخبارات اور لیڈروں کو اس سے بے خبر رکھا جاتا ہے - اگر مسلمان ملازمین (جو کہ قادیانی عقیدہ کی رو سے کافر ہیں) کی خیر خواہی مقصود ہے - تو پھر چاہئے کہ قادیانی کارکن ایسی اطلاعات فراہم کر کے مسلم اخبارات اور متعلقہ حکام کو بھیجیں - تاکہ اس کے انسداد کی منظم کوشش کی جا سکے - اس پر ہمیں پھر گالیاں دی گئیں +

اسی اثناء میں کوہمری کے ایک قادیانی سوداگر کی ایک خفیہ چٹھی ہمارے ہاتھ لگ گئی - جو بجناب انگریزوں کے نام بھیجی گئی تھی - جس میں درج تھا - کہ ہماری جماعت کی تعداد چالیس لاکھ ہے - ہم اپنے خلیفہ کے حکم کے ماتحت کانگرسی تحریک کی مخالفت کر رہے ہیں - اور سلطنت انگلشیہ کے لئے اپنی زندگیوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں - اس لئے آپ ہمارے اوپر قابل بھروسہ ہیں +

جب اس راز کا بھانڈا "پیغام صلح" کے چوراہے میں پھوٹا - تو "الفضل" نے پھر ہمیں گالیاں دیں - اور اپنی مظلومی کا رونا بھی اپنے انداز سے رو دیا - کہ ہمارے ایک معزز معاصر کو بھی اس پر ترس آ گیا - مگر ہم نے اسی وقت کہہ دیا - کہ مسلمانوں کی خیر خواہی کا دعوی سراسر باطل ہے - یہ جاسوسی قادیانی محض اپنے فائدہ کی خاطر کر رہے ہیں +

رفتہ رفتہ وقت گزرتا گیا - تحریک کشمیر شروع ہوئی - کشمیر کمیٹی عالم وجود میں آئی - جناب خلیفہ قادیان اس کے صدر بنے - اس کے مقابل احراریوں نے ایک محاذ قائم کیا - اس طرح ایک خطرناک کشمکش کا آغاز ہو گیا - احراریوں نے ازراہ شرارت و امن شکنی قادیان میں اپنی ایک شاخ قائم کر دی - گزشتہ اکتوبر میں وہاں ان کی نام نہاد تبلیغی کانفرنس بھی منعقد ہوئی - بقول جناب خلیفہ قادیان اور "الفضل" بعض سرکاری آدمیوں نے احراریوں کی بے جا حمایت کی - اس کے بعد گلوں اور شکووں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا - جناب خلیفہ قادیان کا تقریباً ہر ایک خطبہ اپنی وفاداریوں اور سرکاری خدمات اور حکومت کی بے قدری و بے مہری کے شکوہ سے لبریز ہوتا ہے - اس طرح بعض راز بھی غیر ارادی طور پر افشا ہو جاتے ہیں - ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ میں خلیفہ صاحب نے صاف فرمایا - کہ :-

"قادیانی جماعت نے اس وقت سول نافرمانی اور اس قسم کی دوسری موومنٹوں (تحریکات) کا مقابلہ کیا جب یہ افسر جو آج ہمیں باغی قرار دے رہے ہیں - آرام سے اپنے بیوی بچوں میں بیٹھے ہوا کرتے تھے - پھر یہ لوگ تنخواہیں لے کر کام کرتے تھے - اور میں نے اور میری جماعت نے لاکھوں روپے اپنے پاس سے خرچ کر کے بدامنی پیدا کرنے والی تحریکات کا مقابلہ کیا - احرار کی تحریریں پڑھو - ان کو زیادہ غصہ اسی بات پر ہے - کہ ہم حکومت کے حمایتی ہیں - وہ صاف کہہ رہے ہیں - کہ ہم اسی وجہ سے ان کے مخالف ہیں ... اس (حکومت) کی مصیبت کے وقت ہمارے لیکچرار جاتے اور مخالف تحریکوں کا مقابلہ کرتے ...... کانگرس سے ہمیشہ ہماری جنگ رہی ہے - وہ کہتے ہیں - کہ ہم غلام ہیں - مگر ہم کہتے ہیں کہ ہم ہرگز غلام نہیں ہیں - اب ہم انہیں کیا منہ دکھائیں گے - کیونکہ اب تو پنجاب گورنمنٹ نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے - کہ وہ ہندوستانیوں کو غلام سمجھتی ہے ..... مگر ..... وہ اگر ہمیں قید کر دے یا پھانسی دے دے - تب بھی ہم وفادار ہی رہیں گے" +

سنہ ۱۹۳۰ء کی خفیہ چٹھی اور جاسوسی کی غرض غالباً مسلمان سرکاری ملازمین کی حفاظت بتلائی جاتی تھی - لیکن سنہ ۱۹۳۵ء و سنہ ۱۹۳۴ء میں اس کی غرض حکام ... خلیفہ ... ارشاد ...

ہو رہی ہے - اور شکوہ و شکایات کا ایک دفتر کھلا ہوا ہے - ان دونوں باتوں میں کونسی صحیح ہے - سنہ ۱۹۳۰ء والی یا سنہ ۱۹۳۴ء والی؟ اس کا جواب یہ ہے - کہ کوئی بھی صحیح نہیں - قادیانی جماعت نے جو کچھ کیا - اپنی ذاتی غرض اور اپنے سیاسی شوق کو پورا کرنے کے لئے کیا - تقریباً ہر ایک سیاسی جماعت ایسا ہی کیا کرتی ہے - اس کے باوجود ہم یہ کہیں گے - کہ اخلاقی و مذہبی لحاظ سے یہ حرکتیں قابل صد افسوس ہیں - قادیانیوں نے ایک ہی تیغ سے دو بے زبانوں مسلمان قوم اور حکومت کا شکار کرنا چاہا - اس میں ان کو پوری طرح ناکامی ہوئی۔

جاٹ لڑکی کی ضرورت

جاٹ خاندان کی سولہ سالہ خوبصورت کنیا کے لئے جو مڈل شریمتی تک آریہ بھاشا اور انگریزی پڑھی ہوئی ہے - اور گھر کے کام کاج و سوئی سلائی کے کام میں بخوبی واقف ہے - ایک جاٹ خاندان کے کنوارے برسر روزگار یا متعلم کالج بعمر ۲۵ سال آریہ وچار کے نوجوان کی ضرورت ہے - اضلاع جالندھر ہوشیارپور اور لدھیانہ کو ترجیح دی جائے گی + معرفت اس ۱۳۷ سو باربن روڈ پوسٹ آفس - رنگون (برہما)

ضرورت ہے

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں - تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے - ودیالیوں - سکولوں اور پاٹھشالاؤں کے لئے منیجر اور ادھیاپکاؤں وغیرہ کی ضرورت کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" کو نہ بھولئے +

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۳ جمالستان

(محصول ڈاک علاوہ) للعمر

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

قادیانی بھونچال کے معصوم شکار

کوئٹہ میں خوجک کی پہاڑیوں کی وجہ سے ۳۰-۳۱ مئی کو ایسا بھونچال آیا۔ کہ اس نے ہزاروں انسانوں کو تباہ اور خستہ حال بنا دیا۔ اور عوام کی توجہ کو زور سے اپنی طرف مبذول کیا۔ لیکن آج سے نصف صدی پہلے قادیان کے کوہستانی علاقہ میں ایک ایسا زلزلہ آیا جس نے مسلمانوں کے ایمانوں کو محفوظ رہنے دیا۔ اور نہ ہی ان کو خاتم الانبیا کا صادق معتقد۔ مسٹر جی۔ ڈی کھوسلہ آئی۔ سی۔ ایس سیشن جج گورداسپور اپنے ایک اہم فیصلہ میں اس زلزلہ کا ذکر حسب ذیل کے الفاظ میں کرتے ہیں:-

"قادیان کے ایک شخص مسمی غلام احمد نے اعلان کیا۔ کہ وہ مسیح موعود ہے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی اس نے اسلام کے "اعلیٰ پادری" کی حیثیت بھی اختیار کر لی۔ اور ایک نئے فرقہ کی بنیاد ڈال دی۔ جس کے ارکان اگرچہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن ان کے بعض عقائد اور اصول اسلام کے عام مسلمہ اصولوں سے بالکل متضاد ہیں"۔

بھونچال آیا۔ قادیان بھی اچھلا۔ اس کا جوہر بھی کُودا۔ اور مرزا کے آبائی خاندان میں ایسا تزلزل پیدا ہوا کہ ثانی صاحبہ دور دور تک پہنچی۔ اور اسی لئے محمدی بیگم کے آسمانی نکاح کو بھی منسوخ کرا کر دم لیا۔ نئے مذہبی جذبات چلے۔ عدالتیں بھی منقلب ہو گئیں۔ لیکن بھونچال کے جھٹکے بند ہو سکنے نہ پائے۔ اور اس کی طاقت میں جس طرح اضافہ ہوا۔ اس کا ذکر سیشن جج صاحب ذیل کے الفاظ میں کرتے ہیں:-

"مقابلتاً محفوظ ہونے کی اس حالت نے غرور پیدا کر دیا۔ جس نے قادیانیوں میں تقریباً تمرد کی شکل اختیار کر لی۔ اپنے دلائل کو منوانے اور فرقہ کو ترقی دینے کے لئے انہوں نے ان ہتھیاروں کا استعمال شروع کیا۔ جن کو عام طور پر ناپسندیدہ کہا جاتا ہے۔ مگر انہوں نے ان اشخاص کے دلوں میں جنہوں نے ان کی جماعت میں شامل ہونے سے انکار کیا۔ نہ صرف بائیکاٹ۔ اخراج اور بعض اوقات اس سے بھی بدتر مصائب کی دھمکیوں سے دہشت انگیزی پیدا کی۔ بلکہ اکثر اوقات انہوں نے ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنا کر اپنے تبلیغی سلسلہ کو مضبوط کیا۔ قادیان میں ایک والنٹیئر کور مرتب کی گئی۔ جس کا بظاہر غالباً اپنے احکام کو منوانے کے لئے قوت پیدا کرنا تھا"۔

ذہنیت پیدا ہوئی۔ اور ایسے طریق سے ہوئی۔ کہ اس سے نہ غریب شاہ بچا۔ اور نہ ٹھیکنت سنگھ عہدہ برآ ہو سکا۔ چنانچہ مسٹر کھوسلہ سیشن جج گورداسپور فرماتے ہیں:-

"ٹھیکنت سنگھ گواہ صفائی ۲۲ بیان کرتا ہے۔ کہ مرزائیوں نے اس پر حملہ کیا۔ ایک شخص غریب شاہ کو قادیانیوں نے مارا۔ اور جب اس نے مقدمہ کرنا چاہا۔ تو کوئی شخص اس کی طرف سے شہادت دینے کے لئے آگے نہ آیا"۔

غریب شاہ کی زد و کوب ہوئی۔ یا یوں سمجھو کہ قادیانیوں نے اس کی مرمت کی۔ ٹھیکنت سنگھ پر حملہ ہوا۔ یا یوں سمجھو۔ کہ اس نے قادیان کے کوہ آتش فشاں کے Lava سے ہاتھ گرم کرنے چاہے۔ خود گرم ہو گئے یا نہ۔ یہ تو قادیانی جانیں۔ یا ان کا اللہ میاں۔ لیکن اتنا ضرور ہے۔ کہ پولیس والے بھی تماشائیوں سے کم نہ تھے۔ اور آنسو گرنے تھے۔ خواہ ٹھیکنت سنگھ شرابور چلا رہے یا غریب شاہ سر دھنتا، تماشا دیکھتا رہے۔

سیشن جج صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "سب سے سنگین معاملہ مولوی عبدالکریم کا ہے۔ جس کی داستان حقیقتاً ایک داستان درد ہے۔ اس شخص نے مرزائی مذہب قبول کیا۔ اور قادیان چلا آیا۔ مگر وہاں اس کے دل میں مذہبی شکوک و شبہات پیدا ہو گئے۔ اور اس نے مرزائیت سے توبہ کی۔ تب اس پر ستم آرائی کی ابتدا ہوئی۔ اس نے ایک اخبار موسومہ "مباہلہ" جاری کیا۔ جس کا مقصد مرزائی معتقدات پر تنقید کرنا تھا۔ مرزا خلیفہ نے ایک تقریر کی۔ جس میں اخبار "مباہلہ" کے شائع کرنے والوں کی موت کی پیشگوئی کی۔ پیشگوئی کے بعد مولوی عبدالکریم پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ لیکن قسمت اچھی تھی۔ وار خطا گیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ مزید دنوں کی مہلت مل گئی"۔

مولوی عبدالکریم مباہلہ والے تو بچ گئے۔ [illegible]

جو پہنچتے ہیں۔ تماشا تھا۔ کسی نہ کسی کا ناٹک دیکھنا ہی جانتا تھا۔ قادیان شریف میں ایک شخص محمد حسین نامی عبدالکریم کی امداد کرتا تھا۔ اور ایک فوجداری مقدمہ میں جو عبدالکریم کے خلاف چل رہا تھا۔ اس کا ضامن تھا۔ اس پر قادیانی حملہ فی الحقیقت ہوا۔ اور اسے قتل کر دیا گیا۔ قاتل پر مقدمہ چلا۔ اور اسے پھانسی کی سزا دی گئی۔

غریب محمد حسین تو چل بسا۔ لیکن کسی نے اس تقریر کنندہ کی خبر نہ لی۔ جس نے اپنی تقریر میں ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جو اپنے مذہب کی خاطر قتل ہونے کو تیار رہتے ہیں۔ مولوی محمد حسین کے قاتل کو پھانسی دی گئی۔ لیکن قادیان کا بھونچال کوئی کوئٹہ کا بھونچال تو تھا ہی نہیں۔ کہ یونہی چپ رہتا۔ پھانسی پر لٹکائے جانے کے بعد قاتل کی لاش قادیان شریف میں لائی گئی۔ اور بڑی دھوم دھام سے بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئی۔ ساتھ ہی "الفضل" میں لکھا گیا۔ کہ قاتل مجرم نہ تھا۔ اور اسی لئے پھانسی پانے سے پہلے اس کی روح خدا نے قبض کر لی۔ لیکن جب عدالت میں اس معاملہ کے متعلق سوال ہوا۔ تو موجودہ مرزا صاحب نے کہا۔ کہ محمد حسین کے قاتل کو اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ کہ اس نے اپنے جرم پر اظہار ندامت کیا تھا۔ اور اس طرح وہ گناہ سے بری ہو چکا تھا۔

مولوی محمد حسین تو جنت کا ٹکٹ لے گیا۔ اور اس کا قاتل بھی بہشتی مقبرہ میں دفن ہو گیا۔ لیکن بھونچال کا وار نیارا تھا۔ وہ اپنے نتیجے یوں کا ثبوت دے گیا۔ صرف ثبوت ہی نہیں دے گیا۔ بلکہ ایک اور شکار کو بھی اپنی لپیٹ میں لے آیا۔

ایک شخص مسمی محمد امین مرزائی فرقہ کا مبلغ تھا۔ اسے بخارا بھیجا گیا۔ تاکہ وہ وہاں مرزائیت کی تبلیغ کرے۔ لیکن کسی وجہ سے اسے ملازمت سے سبکدوش کیا گیا۔ اس کے دل میں جو شرارت سوجھی۔ تو وہ چوہدری فتح محمد کی کلہاڑی سے کشتی کرنے لگ گیا۔ غریب فتح محمد نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ حجت کلہاڑی کو جنبش دے دی۔ اور گستاخ کلہاڑی نے محمد امین کا کام تمام کر دیا۔ پولیس دیکھتی رہ گئی۔ اور [illegible]

قادیان کا کوہ آتش فشاں تباہی مچاتا رہتا۔ اور قادیان میں ظلم و جور کا ایک غیر متناہی سلسلہ قائم رہتا۔ لیکن خدا بھلا کرے سید عطاء اللہ بخاری کا۔ اس نے سارا بھانڈا پھوڑ کر دم لیا۔ یہ شخص بے انداز مقناطیسی جذب اور اعلیٰ درجہ کی فصیحانہ خطابت کا مالک ہے۔ اس نے قادیان کی احرار کانفرنس میں ایک ایسی مجرمانہ تقریر کی۔ جس کا مقصد اس کوہ آتش فشاں کو ٹھنڈا کر کے Tame کرنا تھا۔ لیکن Tame کرتے کرتے خود شاہ صاحب چند منٹ کے لئے عدالت میں ہی قید بھگتتے رہے۔ چنانچہ مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں۔ کہ شاہ صاحب اس سزا کو بھگت کر کمرہ عدالت سے سلامت نکل آئے۔

شاہ صاحب سلامت نکل آئے یا داغ لگوا کر آئے۔ یہ تو وہ خود جانیں۔ یا ان پر دستخط چلانے والے۔ لیکن مولانا ثناء اللہ کا آخری خیال یہ ہے۔ کہ شاہ صاحب کو داغ لگ چکا ہے۔ کیونکہ اگر داغ نہ لگتا۔ تو دنیا کو یہ کہنے کا موقع مل جاتا۔ کہ شاہ صاحب قادیانی آتش فشاں کا شکار ہو کر بھی ایسے صاف بچ نکلے۔ کہ ان پر آنچ بھی نہ آئی۔ قادیانی کوہ آتش فشاں پھٹے۔ اور اس کا کوئی شکار بچ نکلے۔ یہ تو ایک خلاف قدرت بات ہے۔ اور شاہ صاحب کا اس کی کھول کھلیوں میں پھنس کر بے رنگ نکل جانا محال اور ناممکن ہے۔

بندوقیں، فلیبرٹ، ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ دام قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

بالکل ہی نئی تصنیف

رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے۔ والدین کو صحیح طور پر نیا رسالہ شائع کیا گیا ہے۔ پر درش کرکے نوجوان بنانے کے لئے اٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ بھیج کر مفت طلب فرماویں۔

پتہ

وید شاستری ہنس شنکر گوند جی مالک آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"ستیارتھ پرکاش" پر ایک محققانہ نظر

(از شری لالہ اندر سین جی وکیل - انبالہ)

ستیارتھ پرکاش کے تیسرے حصّہ میں صاحب جی مہاراج (گورو رادھا سوامی مت) نے اپنے ست سنگی سجنوں کی اُن مشکلات کا ذکر کیا ہے جن کے سبب وہ آریہ سماج - ہندوستانی دھرم اور دیگر متوں کے اصولوں سے اتفاق نہیں کر سکتے - اور ان مشکلات کی آڑ لے کر آپ نے ان سجنوں کو ان کی دھارمک پستک ویدوں کو اور سوامی دیانند جی پروتک آریہ سماج کو سخت بدنام کرنے کی کوشش کی ہے - ہندو دھرم کی انہوں نے کسی پہلو سے بھی تعریف نہیں کی - اور نہ ان کو اس میں کوئی تعریف کی بات مل سکی - ہندو دھرم کے دشمنوں مسلمان عیسائی وغیرہ مذاہب کی پہلے ہی کمی نہ تھی - اب خود ہندو دھرم کے سپوت ہی ایسے پیدا ہونے لگے ہیں - جو اس کی جڑ پر کلہاڑا چلانے سے ذرا بھی دریغ نہیں کرتے - اپنی اس تصنیف سے ہندو دھرم کے دشمنوں کے ہاتھ میں انہوں نے ایک اور زبردست ہتھیار مہیا کر دیا ہے - جس سے وہ اور بھی تیزی سے ہندو دھرم پر حملے کیا کریں گے - اور ہزاروں گؤ اور ساگر چندر ان کے اندر پیدا ہوا کریں گے -

اس کتاب کی غرض و غایت کیا ہے؟ صرف یہی کہ ہندو دھرم سے ست سنگیوں کو متنفر کیا جاوے - تاکہ وہ سدا کے لئے صاحب جی مہاراج کے غلام بنے رہیں - اور [illegible] جو کچھ بھی اپنے وسیع مطالعہ سے ہندو دھرم کے خلاف مصالحہ دستیاب ہو سکا - وہ اس کے اندر بھر دیا ہے - "جوئندہ یابندہ" جیسی جس کی نیت ہوتی ہے - جس چیز کی جس کو تلاش ہوتی ہے - وہ اس کو مل رہتی ہے - اگر وہ چاہتے - تو ہندو دھرم کی تعریف میں بھی بہت کچھ پیش کر سکتے تھے - مگر نہیں - ان کو برائی کرنا ہی مقصود تھا - اور وہ انہوں نے دل کھول کر کی ہے - ان کو جہنم ملا - تو ہندو دھرم سے ہی - ان کو ست سنگی ملے - تو ہندو دھرم سے - کیا مسلمان اور عیسائی ان کی غلامی کرتے ہیں؟ میرا خیال ہے - کہ ہرگز نہیں - یہ محض وہی لوگ ہیں - جن کے دل میں ہندو دھرم کی عزت تھی - لوک ودیا - آتما اور پرماتما - ورن آشرم دھرم اور دان پنیہ کی بڑی بھاری عزت تھی - جنہوں نے اپنا سرو سو دان دے کر لوک ودیا کی خاطر ان کی غلامی اختیار کی - اور اب بھی ہندو دھرم کی جڑیں کھوکھلی کرنے پر آپ تلے ہوئے ہیں - مصنف صاحب جس درخت کی ٹہنی پر بیٹھے ہیں - اسی کی جڑ پر کلہاڑا [illegible]

جس امرت ہی پی کھلاتے ہیں - اسی پر ہا چھید کرتے ہیں - کسی دھرم کے اندر سے موجودہ خرابیوں کو دور کرنا اور بات ہے - اور اس کو نشٹ کرنے کی ٹھان لینا اور بات ہے - محض ست سنگ ست سنگ کی رٹ لگاتے رہنے سے کیا فائدہ؟ کوئی دھرم کے اصول ہی تو ہوں گے جن کا ہر ایک ست سنگی میں ذکر ہونا لازمی ہے - وہ اصول کہاں سے آتے ہیں؟ براہمن کشتری اور ویش کے فرائض برہمچاری اور گرہستی وغیرہ کے فرائض اور راجاؤں اور ودوانوں کے فرائض آپ کون سی دھرم پستک سے نکالتے ہیں؟ کیا قرآن سے یا بائبل سے یا محض اپنے دماغ کی اختراعات سے - ممکن ہے - کہ وہ ان کی ضرورت ہی سوسائٹی کے لئے نہ سمجھتے ہوں - اور سب کو سادھو بننے کی تلقین کرتے ہوں - مگر کیا ایسی تلقین سے دنیا کا بیڑا پار ہو جائے گا؟ کیا سب سادھو بن سکتے ہیں؟ آپ ہندوؤں سے دان حاصل کر کے ایسے ایسے گرنتھ لکھ کر ان کی جڑوں [illegible] رہے ہیں -

ویدوں کی نسبت

فرماتے ہیں - کہ وید ہندو دھرم کی جان ہیں - مگر ان کی نسبت یہ دعوی کرنا کہ وہ الہامی گیان کا مخزن ہیں - اور وہ الہام نے پرگٹ کئے ہیں - درست نہیں ہے - ہمارے ست سنگی ہندو گھرانوں سے آئے ہیں - جن میں ویدوں کی تعظیم ہوتی آئی ہے - اور وید خود ہمارے بزرگوں کی ایک متبرک یادگار ہیں - ہم ویدوں کی عزت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ان میں گہرا غوطہ مارنے پر بہت اور باتیں ملتی ہیں - ایک تو یہ کہ ان دھرم پستکوں کے اندر پرمارتھ کے متعلق جو کچھ اپدیش کیا گیا ہے - وہ بہت کچھ رادھا سوامی دیال کے اپدیش سے مطابقت رکھتا ہے - مگر دوسری بات یہ کہ ان کے اندر ملاوٹ ضرور ہے - اس وجہ سے ان کی ہر ایک بات پر یقین کرنا ناممکن ہے -

آپ کا پہلا اعتراض ویدوں کی نسبت یہ ہے کہ ان کے اندر تین گنوں کی حد کے اندر کا بھید ہے - اور سچی مکتی تین گنوں کی حد کے پار جانے سے ملتی ہے - اس لئے ویدوں [illegible]

نہیں رہنا چاہئے - بلکہ سچے ست گرو کی شرن لینی چاہئے - یہ اُپدیش خود اپنشدوں اور بھگوت گیتا کے اندر موجود ہے!! اور حوالجات اس کی تائید میں دیئے گئے ہیں - جن سے پایا جاتا ہے - کہ ویدک کرم یگیہ وغیرہ تو محض سورگ حاصل کرانے کے سادھن ہیں - پرماتما کو وید حاصل نہیں کرا سکتے - وہ گورو ہی کرا سکتا ہے - چھاندوگیہ اور منڈک اپنشد کے پرمان ہیں - جو بقول ان کے یہ سب سے بڑا اور سخت سے سخت اعتراض ہے - جو صاحب جی مہاراج اور ان کے ست سنگی ویدوں کے خلاف کرتے ہیں - اور اسی لئے ویدوں کے دشمن بن رہے ہیں :-

مجھ کو افسوس ہے - کہ آپ نے تفصیلاً انہیں اپنشد کا مطالعہ نہیں فرمایا - جس میں کرموں پر بڑا زور دیا ہے - دوسرے منتر میں آیا ہے - کہ انسان کرم کرتا ہوا ہی سو برس جینے کی خواہش کرے - اور کوئی دوسرا راستہ کرموں سے چھوٹنے کا یعنی موکش حاصل کرنے کا نہیں ہے - گیتا کا تو سارا [illegible] بھی یہی ہے - کہ انسان ساری عمر نشکام کرم کرے - یعنی اس کی مکتی ہو سکتی ہے - اسی طرح وید کے بتائے ہوئے سارے یگیہ آدی کرم بھی محض مکتی ہی حاصل کرانے کے لئے ہیں - یہ اور بات ہے کہ کوئی شخص ان کو کسی دنیاوی غرض کے پورا کرنے کے لئے یا سورگ وغیرہ حاصل کرنے کے لئے کرنے لگے - ایسی صورت میں شاستروں کا کیا دستور؟ وہ تو پکار پکار کر کہتے ہیں - کہ جس بھاؤنا سے کوئی کرم کرے گا - اس کی وہی پوری ہو گی - پس اگر وہ اس بات کا کرتے ہیں - کہ [illegible] کرم نہیں کرنے چاہئیں - وہ نشکام نہیں ہوں گے - ان سے مکتی نہیں ملے گی - مکتی محض ایسے ہی کرموں سے ملے گی - جو مکتی حاصل کرنے کی غرض سے کئے جاویں - لائق مصنف نے جو حوالجات دیئے ہیں - ان کا مطلب انہوں نے بالکل غلط نکالا ہے - ان کا مطلب یہ نہیں - کہ کرم ہی نہ کئے جائیں - بلکہ یہ ہے - کہ کرم سورگ کی خاطر نہ کئے جائیں - بلکہ مکتی کی خاطر کئے جائیں - موکش بے شک بغیر گورو کے حاصل نہیں ہو سکتا

شرن لینی چاہئے - اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا - مگر گورو بھی اور پھر منش تو محض پرماتما ہی کی ہونی چاہئے - یہ نہیں - کہ گورو کی غلامی شروع کر دے - اور پرماتما کو بھلا دے - کرم کرنے نہایت لازمی ہیں - ان سے انسان کا من شدھ ہوتا ہے - جس کے کرم اچھے نہیں اس کا من کبھی شدھ نہیں ہو سکتا - یگیہ ہون بھی آتما کی شدھی کی خاطر ہوتے ہیں - اور ضروری ہیں - معلوم نہیں - آپ اس چکر میں کیونکر پڑ گئے؟ کہ وید تین گنوں سے پرے نہیں جاتے - معلوم نہیں آپ کی اس سے کیا مراد ہے؟ کیا وہ آدھار کرنے سے منع کرتے ہیں - یا مکتی حاصل کرنے کے سادھن نہیں بتلاتے - [illegible] مراد اگر مکتی حاصل کرنے کے آتما اور پرماتما کے گیان سے ہے - تو وہ ویدوں میں موجود ہے - اگر آپ کا اور مطلب ہے - تو آپ جانیں -

آپ نے ویدوں کو بدنام کرنے کی غرض سے اور اپنے ست سنگیوں کی عقل مارنے کی غرض سے خوب ایک ہوا کھڑا کیا ہے - جس کا نہ سر ہے نہ پیر ہے - کیا آپ کی "ستیارتھ پرکاش" تین گنوں کی حد سے پرے جاتی ہے؟ کیا کوئی دنیا کا اور گرنتھ آپ کی نظر میں ہے - جو تین گنوں کی حد سے پرے جاتا ہے؟ شاید بس صرف ایک ہی ہو سکتا ہے - جو گورو کا حقوق بتاتا ہو اور غلامی کرنا سکھاتا ہو -

ویدوں میں اختلافات کا کھنڈن

دوسرا اعتراض وہ یہ کرتے ہیں - کہ ویدوں کے بارہ میں بہت سے اختلافات موجود ہیں - منتر سنگھتا کا نام ہی وید ہے یا براہمن گرنتھوں کا بھی - منتر سنگھتا بھی متعدد ہیں - ان کی شاکھائیں بہت سی ہیں - جو کچھ دستیاب ہوتی ہیں - کچھ گم ہو چکی ہیں - ان کے [illegible] موجود ہیں - جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں - پس کیسے کہہ سکتے ہیں کہ سوامی دیانند کا ہی ترجمہ ٹھیک ہے - اور سب غلط ہیں - یہ نہایت تعصب کی بات ہے - مسلمان اور عیسائی اپنے اپنے مذہب کی پستک قرآن اور بائبل میں نئے نئے معنی لگا کر خوب ترقی کر رہے ہیں - اور مسلمان مذہب کے ۷۲ فرقے ہیں - اور عیسائیوں کے سینکڑوں فرقے ہیں - وہ اس قسم کا اعتراض نہیں کرتے - کہ ہم فلاں فرقہ کے معنوں کو نہیں مانتے - کیونکہ باقی فرقہ وہ معنی نہیں لگاتے - اگر ایسا کریں - تو ترقی کا راستہ بالکل بند ہو جاتا ہے - اور سوچ وچار کا دروازہ بند ہو جاتا ہے - تحقیقات اور سوچ وچار تو دنیا میں آج تک بند ہوئی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اور نہ ہوگی۔ جس قسم کا اعتراض آپ نے آج اُٹھایا ہے۔ ایسا اعتراض بھی کسی نے آج تک نہ اٹھایا تھا۔ آپ کو کیا حق ہے کہ آپ اس کو اٹھا دیں +

انسان کو ہمیشہ اپنی عقل پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ جو بات عقل کے مطابق ہو اُس کو ماننا سب کا فرض ہے۔ اگر کسی نے خلافِ عقل کوئی معنی لگائے ہوں۔ تو ان کو اس لئے درست ماننے نہیں چلے جانا چاہیئے کہ یہ بہت پرانے زمانہ سے چلے آئے ہیں۔ اب کسی کو حق ہی نہیں۔ کہ ان کو بدل سکے۔ قانون کی کتابوں کی نئی نئی تاویلات آئے دن نکلتی رہتی ہیں۔ وہ اس لئے رد نہیں کر دی جاتیں۔ کہ اب تک یہ کیوں تاویل نہیں کی گئیں؟

محض اسی وجہ پر سوامی جی کے ترجمہ کی مخالفت کرنا سخت تعصب پر دلالت کرتا ہے۔ پس وہ سوامی جی کے ترجمہ کی طرف سے بالکل روگردانی کر کے انہی پرانے اعتراضات پر جا پڑتے ہیں۔ جن کا آریہ سماج کی طرف سے بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ یعنی ویدوں میں راجاؤں و رشیوں کا اتہاس۔ ویدوں میں دیوی دیوتاؤں کی پرستش۔ ویدوں میں جگیوں میں ہنسا۔ آپ کو ضد ہے تو اس بات کی۔ کہ آپ سوامی جی کے ترجمہ کو نہیں مانیں گے۔ صرف تین منتروں کا حوالہ دینا کافی ہوگا۔ اس بات کو سدھ کرنے کے لئے کہ دیوتاؤں کے جو نام ہیں۔ وہ اسی ایک برہم کی مختلف شکتیوں کے نام ہیں۔

१- इन्द्रं मित्रं वरुणमग्नि
माहुरथो दिव्यःससुपर्णो गरुत्मान्
एकं सद्विप्रा ....
.... आहु
२- तदेवो अग्नि तदादित्यस
....
प्रजापति
३- सार्वभौमः रुद्रस्य महा
देवा ....
महायमा +

ان تین منتروں میں جتنے نام آئے ہیں۔ سب ایک ہی برہم کے بیان کئے گئے ہیں۔ مگر انہوں نے تو وید کے دشمنوں میں اضافہ کرا ہوا ہے۔ تاکہ آریہ سماج اور سناتن دھرم کی بدنامی ہو سکے۔ اُن کو ان سچائیوں سے کیا کام؟

دفعہ ۱۵۱ یعنی اسی پرکاش میں چند ڈھونگ پرارتھناؤں کی نقل کی گئی ہے۔ جن سے انہوں نے اپنے ست سنگیوں کے دل میں نفرت کا بھاؤ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے ویدوں پر محض فحش کلامی کا الزام لگایا ہے۔ اور دشمنوں کے ساتھ بے رحمی کا بھی الزام لگایا ہے۔ پہلی قسم کے منتروں میں محض انسان کے اس نہایت ضروری فعل جماعت کا ذکر ہے۔ جو کہ دنیا کے اندر ہر قسم کی جیوٹ رچنا کی بنیاد و بناء ہے۔ جس سے بڑے بڑے رشی مہاتما۔ یودھا۔ راجا مہاراجا دنیا میں آئے اور اپنے اپنے ڈرامے سٹیج پر آکر دکھا چلے ہیں۔ جس سے سب کو موکش کا راستہ تلاش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ جس پر ایک گرہستی عمل کرتا ہے۔ خود مصنف صاحب کے بھی کئی بال بچے موجود ہیں۔ اور انہوں نے خود بھی عین اسی طرح کیا ہوگا۔ جیسا کہ وید منتروں میں درج ہے۔ اگر وید فحش بیانی کے مرتکب ہیں۔ تو مصنف صاحب اور ہر ایک انسان جو گرہستی ہے۔ فحش عملی کا مرتکب ہے۔ مگر نہیں۔ کیوں نہیں؟ اس لئے کہ فحش محض اسی صورت میں کہتے ہیں۔ جبکہ کسی پاپ ورتی سے کوئی بات کی جائے۔ یا کہی جائے۔ وید کسی پاپ برتی سے اس فعل کا ذکر نہیں کرتے بلکہ جو فعل بھی انسان کے لئے ضروری ہے۔ وہ اس کو ٹھیک الفاظ میں لکھا دیتے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی فحش بات نہیں ہے۔ کوئی ڈاکٹروں کی کتابوں کو اٹھا کر دیکھے۔ ان میں عورت اور مرد کے اعضائے تناسل کی تصویریں تک کھینچی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور ان میں دکھایا ہوا ہوتا ہے کہ جوانی کے وقت ان کی کیا حالت ہوتی ہے گربھ کیونکر قرار پاتا ہے۔ اور ان میں بیماریاں کیونکر ہوتی ہیں۔ ..... وغیرہ وغیرہ ایک سے ایک بڑھ کر شرمناک باتیں بتائی ہوئی ہوتی ہیں۔ مگر کوئی اُن کو فحش نہیں کہتا۔ اور نہ ہی قانون ان پر فحش نویسی کا کوئی وار کرتا ہے۔ کیونکہ وہ کسی پاپ برتی سے لکھی ہوئی نہیں ہوتیں۔ بلکہ ڈاکٹری کی سائنس کا ایک حصہ ہوتی ہیں۔ اس لئے ویدوں پر کوئی الزام فحش نویسی کا نہیں لگ سکتا۔

شتروؤں کے ساتھ بے رحمی کا الزام بھی ویدوں پر نہیں لگ سکتا۔ جو کچھ ان منتروں میں لکھا گیا ہے۔ وہ بالکل ضروری اور سچائی سے پر ہے۔ تواریخی واقعات بتلاتے ہیں۔ کہ جس نے دھرم کے شتروؤں کے ساتھ شتروؤں جیسا سلوک کیا۔ اس نے فتح پائی اور سکھ اٹھایا۔ ورنہ مارا گیا۔

دیکھئے۔ جرمنی نے اپنے معاہدات کی خلاف ورزی کی۔ ان کو محض ردی کے ٹکڑے سمجھا۔ یہ بات اُس کے دھرم کے خلاف تھی۔ اتحادیوں نے جنگ کیا۔ اور جرمنوں کے ساتھ ٹھیک بلفظہ وہی باتیں کیں۔ جو وید منتروں میں درج ہیں۔ یا دشمنوں کے مظالم بڑھ جانے پر فرانس میں روس میں اور دیگر ممالک میں بغاوتیں ہوئیں۔ اور باغیوں نے اپنے ظالموں کے ساتھ بالکل وہی سلوک کیا۔ اور ایسا کرنا دھرم کے مطابق تھا۔

برعکس اس کے رجپوتوں کی تواریخ بتاتی ہے۔ کہ انہوں نے اکبر اور اورنگ زیب وغیرہ دشمنوں کو قابو کیا۔ اور رحم کھا کر چھوڑ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ خود غلام بنے۔ اور سارے ملک کو غلام بنایا۔ مہاتما گاندھی کے اصول عدم تشدد کا جو حشر ہوا۔ وہ سب کو معلوم ہے۔ در اصل ان منتروں میں کھشتری دھرم کے فرائض کا بیان ہے۔ کھشتری کا فرض ہے کہ وہ دھرم کے دشمنوں کے ساتھ ایسا سلوک کرے۔ تبھی دنیا میں سکھ پھیلتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ صرف سادھو بن کر کسی قوم نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ رامائن اور مہابھارت کے یدھوں کو دیکھو۔ کیا کسی نے شتروؤں کے ساتھ نرمی کی تھی؟ اس لئے ویدوں پر بے رحمی کا الزام عائد نہیں ہوتا +

الہام کی ضرورت

آیا وید الہامی ہیں یا نہیں؟ اس بات کا فیصلہ زیادہ تر اس بات پر منحصر ہے۔ کہ آیا دنیا میں الہام کی ضرورت ہے یا نہیں؟ کیا جب پرماتما نے انسان کو دنیا میں رچا۔ تو اس کو اپنے فرائض سے آگاہ نہیں کیا؟ یا یونہی جہالت کی حالت میں ٹکریں مارنے کے لئے چھوڑ دیا؟

یہ اس کے رحم اور عدل سے بعید ہے۔ کہ اس نے بلا الہام انسان کو اس طرح دنیا میں چھوڑ دیا ہو۔ پس اگر الہام شروع سرشٹی میں ہوا۔ تو وہ کون سا تھا۔ سوائے ویدوں کے اور کوئی موجود ہی نہیں۔ اس کی بنفسہٖ تحقیق کرنا اول درجہ کی ناشکری ہے۔ انہی ملہموں سے سنتوں اور مہاتماؤں کا سلسلہ جاری ہوا۔ جو اب تک چلا جاتا ہے۔ جو پہلے پہل ہوئے ان کو ملہم کہہ دیا۔ باقی سب کو وہی گیان پشت در پشت پہنچتا رہا۔ اور اسی پر عمل کر کے انوبھو دوارہ درجہ موکش پراپت کرتے رہے۔ جب تحریر کا رواج جاری ہوا۔ انہی سنت مہاتماؤں نے اپنے اپنے تجربے چھپوانے شروع کئے۔ جو اس وقت تمام سنسکرت لٹریچر کی صورت میں موجود ہیں۔ اور آئندہ یہ سلسلہ جاری ہے۔ اور صاحب جی مہاراج بھی اپنی کتابیں لکھتے جا رہے ہیں۔ غلطی سے مبرا محض پہلا ہی الہام ہوتا ہے۔ جو پرماتما کی طرف سے ہوتا ہے باقی سب مشتبہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور وہ غلطی سے مبرا نہیں ہوتے +

ویدوں کے الہامی ہونے سے انکار نہیں ہو سکتا۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ فروعی باتوں میں ان کی نسبت غلط خیالات رائج ہو گئے ہوں۔ مثلاً وہ شروع میں چار نہ ہوں۔ ایک ہی وید ہو۔ اور چاروں رشیوں میں سے ہر ایک کو وہی وید ازبر یاد کرا دیا گیا ہو۔ تاکہ چاروں دشاؤں میں جا کر اس کو پھیلا دیں۔ بعد ازاں کسی مصلحت کے سبب اس کے چار ٹکڑے کر لئے گئے ہوں۔ ان چار رشیوں نے ایک ایک وید منتر لیتے وقت کے دیگر رشیوں کو بتا دئیے ہوں۔ جن کے نام ہر ایک منتر پر درج ہوتے ہیں۔ اور اس طرح ویدوں کی رکھشا کا انتظام کیا ہو۔ اب تک بھی یہی طریقہ آتی ہے۔ کہ گورو چیلے کو ایک ہی منتر سکھایا کرتا ہے۔ ممکن ہے یہ طریقہ انہی چار رشیوں کی شروع کی ہوئی ہو۔ بعد ازاں جب زیادہ لائق منتشر پیدا ہونے لگے۔ تو زیادہ منتر یاد کرنے لگے۔ حتیٰ کہ ویدوں کو سالم یاد کرنے والے خاندان ہو گئے۔ جو کہ اب تک بھی دکن میں پائے جاتے ہیں۔ غرضیکہ ان باتوں میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے۔ اور جو معقول بات ہو۔ وہ مان لینی چاہیئے۔ اس اختلاف کی وجہ سے ان کے الہامی ہونے سے انکار نہیں ہو سکتا۔ ورنہ الہام کے بغیر تو دھرم ہی بالکل گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ اور کوئی دھرم قائم نہیں ہو سکتا +

رشی دیانند کے خلاف غلط الزامات

آپ نے سوامی دیانند جی پر دل کھول کر حملے کئے ہیں۔ آریہ سماجی ان کو کوئی اوتار یا نبی یا پیغمبر نہیں مانتے۔ اور نہ ہی ملہم مانتے ہیں۔ بلکہ ان کو دنیا کا ایک مہا پُرش مانتے ہیں۔ جنہوں نے ہندو دھرم کی رکھشا کی اور ہندو سماج کو سدھارا۔ وہ منش تھے۔ غلطی سے مبرا وہ بھی نہ تھے۔ ان کا تو سب سے بڑا کلیان کاری اصول یہی ہے کہ انہوں نے سب کی بدھی کو آزادی دی ہے۔ اور صاف کہہ دیا ہے کہ ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروادا اُدیت رہنا چاہیئے۔ اس لئے اگر ان کے لیکھوں میں کوئی غلطی ہو تو کسی کو بھی اس کی درستی سے انکار نہ ہوگا + (باقی آئندہ)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوروکل پرکھشوں کے پھل

اس عنوان سے آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے پرچہ "آریہ مترا" مورخہ ۱۳ جون ۱۹۳۵ء میں پنڈت کیدار دت جی پاٹھک ترک رتن مراد آبادی کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ ہم اُسے نقل کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ مضمون جس پر اس لیکھ میں وچار پرگٹ کئے گئے ہیں۔ ایک ایک آریہ کے وچار ہیں۔ پرنتو یہ بھی نہ بھولنا چاہئے کہ جو کچھ لکھا ہے کسی ایک گوروکل کے متعلق نہیں۔ بلکہ سب کے ہے۔ اس لئے سب ہی مل کر سوچنا چاہئے۔ دوسرے آریہ سجن بھی اس وِشے پر اپنے اپنے وچار پرگٹ کریں۔ تو لابھ ہو سکتا ہے۔ گوروکلوں پر آریہ سماج کے لاکھوں روپیہ خرچ ہو چکے ہیں۔ اس لئے یہ دیکھنا ان کا کرتویہ ہے کہ یہ روپیہ نشٹ نہ ہو۔ (ایڈیٹر)

رشی دیانند نے ایک نوین ڈھنگ کا سنچار کیا تھا "ویدوں کی اور چلو" اس بات کی گھوشنا کی تھی۔ اپنے ودیا بل سے ویدوں کے واستوک اُجول سروپ کو پرگٹ کیا تھا۔ اور اپنے پرچنڈ تپ اور آچرن سے ویدک سچائیوں سے متاثر سماج کو پرگٹ اور لا کھڑا کیا تھا۔ آریہ سماج سنگٹھن بن چکا تھا۔ بھارت کے دھارمک اور سماجک جگت میں ہلچل مچی تھی۔ جنتا آریہ سماج کی اور آکرشت ہو رہی تھی۔ بھارت کا پراچین گورو۔ پراچین سنسکرتی اور ویدوں کا گورو دنیا کے ہردے پر پھر بہت ادھکت ہو رہا تھا۔ پراچین سنسکرتی اور وید کے ودوان پیدا ہو رہے تھے۔ انہی دنوں میں سے کچھ ودوان تھے۔ جنہوں نے گوروکل شکشا پرنالی کے پرادُربھاو اور وستار کے لئے گوروکلوں کی ستھاپنا کی تھی۔ گوروکل اور اس کے سنچالک ودوانوں سے پرچار ہوتا تھا۔ آپ پرکرتی کی گود میں رہتے ہوئے ودیا دھیں کرتے تھے اور ان کے شبدوں پر گوروکل کھولے گئے۔ ایک بار پھر بھارت ورش میں ان گوروکلوں نے بھارت کے رشیوں اور تپسویوں کے آشرموں کا درشیہ اُپستھت کر دیا۔ درشکوں کا ہردیہ ان گوروکلوں کو دیکھ کر ایک انند سے بھر جاتا تھا اور آشا سے گدگد ہو جاتا تھا۔ ویدک ودوانوں۔ آریہ سماج کے بھاوی اُپدیشکوں۔ کاریہ کرتاؤں اور سنسکرت ساہتیہ کے ودوانوں کے لئے گوروکل بہت اچھے سمجھے گئے تھے۔ یہ گوروکل اس ٹیک میں سپھل ہوئے تھے۔ جسے ہم آریہ سماج کی ودیا کہہ سکتے ہیں۔ لوگوں کے ہردے میں اُن پر نیائک بھاؤ تھا۔ شردھا تھی اور پریم تھا۔ اور وہ لوگ گوروکلوں سے بڑی بڑی آشائیں لگائے ہوئے تھے۔ اس لئے انہوں نے گوروکل برکشوں کو اپنے تن من اور دھن سے سینچا اور خوب سینچا۔ برکش بڑے ہوئے۔ خوب پھلے پھولے۔ اور پھل سامنے آئے۔ پھلوں کو دیکھ کر لوگوں کے کُتوہل اور پرسنتا کا ٹھکانہ نہ رہا۔ اینیہ گوروکل روپی برکشوں کی پہلی بہار کے پھل ادھیکانش بہت اچھے نکلے۔ اور ان برکشوں کی بعد کی دو چار بہاریں بھی اچھی رہیں۔ بعد میں ان میں بھی کچھ نشٹ ہونے لگے۔ اور خراب بھی نکلے۔ پرنتو جنتا نے ان خراب پھلوں کی اور دھیان نہ دیا۔ پہلے پھلوں کی سُگندھی میں مگن رہی۔ اور ان برکشوں کو ہر پرکار سے سینچتے رہے۔ پرنتو جوں جوں خراب پھلوں کی سنکھیا بڑھنے لگی۔ تو جنتا کی آنکھیں کھلنے لگیں۔ اور اب تو گوروکلوں کی ستھاپنا کے ۳۰-۳۲ ورش بعد جنتا کی آنکھیں پوری طرح کھل چکی ہیں۔

گوروکلوں نے اس سمے تک سنیکڑوں کی سنکھیا میں سناتک پیدا کئے ہیں۔ آج سناتکوں میں سے آریہ جنتا نراش ہے۔ کچھ لوگ تو اپنی نراشا کو ڈنکے کی چوٹ پرگٹ کر رہے ہیں۔ اور کچھ لوگ بدپی نراش تو ہیں۔ مگر کیول سنکوچ کے باعث اپنی آواز کو پبلک کے سامنے رکھنے سے ہچکچاتے ہیں۔

اب ہم اُن شیلیوں کو سامنے رکھ کر گوروکل کے پھلوں کا وشلیشن کریں گے۔

ویدک ودوان

پرتھم تو گوروکلوں سے رشی دیانند اور شردھانند جی ویدک ودوان نکلے ہی نہیں۔ یدی نکلے ہیں۔ تو اُن کی سنکھیا انگلیوں پر گنی جانے یوگیہ ہے۔ اور ان میں بھی کچھ ایسے سناتک ہیں۔ جن کی ویدوں میں آستھا ہی نہیں ہے۔ اور جو ویدوں کو آریہ سماج کے سدھانتوں کے وِرودھ الہامی گیان تک ماننے کو تیار نہیں۔

آریہ سماج کے اُتر ادھیکاری

سناتکوں کو رشی دیانند اور آریہ سماج کے پرتی ورودھی رُخ ہے۔ یہ بات سناتکوں کے ویوہار سے سپشٹ ہو چکی ہے۔ اور اب ادھک سپشٹ ہوتی جا رہی ہے۔ رشی دیانند کو اُس آدر کی درشٹی سے نہیں دیکھتے۔ جس کی اُن سے آشا تھی۔ رشی دیانند کے گرنتھوں کا وہ مخول اڑاتے ہیں۔ اور ایسا کرنے والوں کا وہ پرتیکش روپ سے سمرتھن کرتے ہیں۔ مہاتما گاندھی نے جب ۱۹۲۴ء میں آریہ سماج اور رشی دیانند کی آلوچنا کی تھی۔ اور جب آریہ جگت نے ہی نہیں بلکہ سمپورن جگت کے سمجھدار مہانو بھاووں نے اس آلوچنا کو انوچت ٹھہرایا اور اس کا کھنڈن کیا تھا۔ تو گوروکل کے سناتکوں نے سب سے آگے مہاتما گاندھی کی آلوچنا کا سمرتھن کیا تھا۔ آریہ سماج کو سناتک آریہ سماج دھرم ماننے اور بتلانے میں ۔۔۔ کو بھی آریہ سماجی ان سے ملی ۔۔۔ [illegible]

سماج کی بُرائی کرتا ہے۔ تو وہ اس بُرائی کا منہ توڑ اُتر دینے کی بجائے اُس آلوچنا پر من ہی من میں پرسن ہوتے ہیں۔ ہم نہیں کہتے کہ سب ہی سناتک ایسے ہیں۔ پرنتو بیانے درشٹی سے دیکھا جائے۔ تو یہ سنکھیا ایسے ہی سناتکوں کی نکلے گی۔

پرچار اور کاریہ کرتا

جہاں تک ہمیں جاننے کا اوسر ملا ہے۔ ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اس کمشنر میں سناتک لوگ پائے جاتے ہیں۔ جہاں سے کچھ تو آریہ سماج کے پرتی اُتسرگ ہم کے کارن اپنے جیون اُتسرگ کئے ہوئے پرنتو یہ ہوئے آریہ سماج کی سیوا میں تن من سے لگے ہوئے ہیں۔ ایسے سناتک ہمارے سر ماتھے پر۔ پرنتو کچھ ایسے سناتک بھی ہیں۔ جو اپنی آجیوکا کے لئے اپنے سنسکاروں کے وِرودھ آریہ سماج کی سیوا میں لگے ہیں۔ اِس پچھلی شریڑی کے سناتک اُس کوٹی کے سناتکوں میں سے ہیں۔ جن کی وید اور رشی دیانند میں آستھا نہیں۔ جو سندھیا اور ہون آدی کو ڈھونگ اور پاکھنڈ سمجھتے ہیں۔ جو چھوت چھات اور کھان پان کو غیر ضروری اور ڈھکوسلہ مانتے ہیں۔ ان میں سے کچھ سناتک ایسے بھی ہیں۔ جو آریہ سماج کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں سنبھالنے اور اُسے اپنا ڈھنگ دینے کے لئے یتن کر رہے ہیں۔ پرنتو آریہ سماج کے ہم ششٹو چنتک درڑھ آریہ سماجیوں کی وجہ سے جن کی دال نہیں گلنے پاتی۔ اور وہ آریہ سماج سے نراش اور اسنتشٹ ہو کر جہاں تہاں اس کی بُرائی کرتے پھرتے ہیں۔ کچھ سناتک ایسے بھی ہیں۔ جو آریہ سماج کی پرتیشٹھا کے باغی ہیں۔ اور آریہ سماج کے لئے بڑے اُپیوگی سدھ ہو سکتے ہیں۔ پرنتو وہ آریہ سماج کی دل بندی آدیوں کے آمار ہوا جیون و بیوہار آدی سے اسنتشٹ ہونے کے کارن کاریہ کشیتر میں نہیں آتے۔ پرنتو ۔۔۔ [illegible]

جتنا آریہ سماج کے سدسیہ ذمہ دار ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ سناتک لوگ ہیں۔

بڑے گورو سے کہا جاتا ہے کہ گوروکل کے بہت سے سناتک وکیل، ڈاکٹر، پروفیسر، بیرسٹر، سمپادک اور سیاسی نیتا بن گئے ہیں۔ اور وہ آریہ سماج کی سنستھا کو گوروکل کے نام کو بلند کر رہے ہیں۔ پرتھم تو جن پیشوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اُن کو درشٹی میں رکھ کر گوروکل کھولے ہی نہیں گئے تھے۔ گوروکلوں کے باہر بھی یہ لوگ اور ان سے بھی اچھے لوگ نکل سکتے تھے۔ اور نکلتے بھی ہیں۔ اور یہ کہ نکلے بھی گئے۔ تو ان لوگوں پر آریہ جگت کا جو ویہ ہوا ہے۔ وہ گوروکل کی سنستھاؤں کے مقابلہ میں بہت زیادہ اور مہنگا ہے۔ کیونکہ وہ پرکھی بھی یہ لوگ کچھ ادھک سنتشٹ نہیں کئے گئے۔ یہ گوروکلوں کا اُدّیشیہ ہی رکھا گیا تھا۔

اُتم ناگرک

اس سمبندھ میں ہم اس سمے مون ہی رہتے ہیں۔ ان سب لانشٹیوں سے وچار کر سکتے ہیں۔ ہمیں گوروکل پرکھشوں کی اصل جان پڑتا ہے۔

اسپھلتا کے کارن

اسپھلتا کے کارنوں پر وچار کرنے پر اس آلوچنا کے مول میں ہمیں کئی کارن دکھائی دیتے ہیں۔ گوروکلوں نے بڑی بڑی آشائیں رکھنا بڑے بڑے آدرش سامنے رکھنا۔ ان کے پورا ہونے میں نت کرنے کا ظاہر ترتا اور پرتن کرنا اور اُن کی پورتی کے لئے یوگیہ اور اُچت سنچالکوں کا ابھاو۔

گوروکلوں کا سمے کے پرواہ میں بہہ جانا اور ادرش کون کا بدلنا۔ ولاسنا کا پرادُربھاو۔ بڑی بڑی بلڈنگوں۔ آیتنوں کا بنانا اور بڑی بڑی تنخواہیں دینا۔ بنگلوں کا رکھنا اور تجلی آدی کا ضرورتیں ہونا۔

پہلے گوروکلوں میں آریہ سماجی سنکو چکوں اور سمر کھشکوں کا بول بالا آئے اور گوشالاؤں کے پرتی اُداسینتا۔

برہمچاریوں کے پرتی اُچت نیتن کا نہ ہونا۔ اور نیتن ہی سپھلتا کا ادھار تھا۔

آریہ جنتا کو گوروکلوں کی سمسیا پر گمبھیر رُوپ سے وچار کرنا اور اُس کے روکنے کو پر دھارن کر دینا یا گرا لینا چاہئے۔ گوروکلوں کی جن آدرشوں کو سامنے رکھ کر کھولے گئے تھے۔ اُن کی پورتی میں یدی یہ ناکام رہے۔ اور ان کا پورا ہونا نہیں۔ تو ادھیک نشت ہیں ہی ہے۔ کارنوں پر جن کی وجہ سے ناکام رہے ہیں۔ گمبھیرتا پوروک وچار ہونا چاہئے۔ اور ویدک ۔۔۔

(ماخوذ بھیو صفحہ ۔۔۔)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ویدا ایشوری گیان ہے یا قرآن؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از شری نرلوک چند جی شاستری پوران بھاسکر قادیان)

یہ ثابت ہو چکا تھا۔ کہ جس ایسر کے ہم متلاشی ہیں۔ وہ دراصل ایک انوکھی چیز ہے۔ جس [illegible] کے ہم مشتاق ہیں۔ وہ نرالا ہی پرکاش [illegible] کسوٹی کے ہم قائل ہیں۔ وہ اپنی مثال [illegible] ہی ہے۔ وہ ایشوری گیان ہی ہے [illegible] جس کے وجہ سے ہم لوک اور پرلوک کو سُدھار سکتے ہیں۔

اب یہ مسئلہ زیر غور ہے۔ کہ کن اثبات سے دنیا کو بھی اس گیان کا قائل بنایا جائے۔ کون کون سے اسباب مہیا کئے جائیں۔ جن سے لوگوں کے قلوب اس گیان پاک سے پاک ہو جائیں۔ اور سب کو اس کا احساس ہو۔ کہ اس کی تحصیل سے ہی ہم اپنی زندگی کو ایک اعلیٰ زندگی بنا سکتے ہیں۔ اس سے ہی ہم ہر طرح کی ترقی کے لائق ہو سکتے ہیں۔ اور اس کو ہی اپنا مددگار مان کر اور دنیا کی تکالیف سے دور ہو کر منزل مقصود پر پہنچ سکتے ہیں۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ جس پر غور کرنا ہر ایک کا فرض ہو جاتا ہے۔

انسان دنیا میں اس لئے نہیں آتا۔ کہ وہ دنیوی لذات سے سرور حاصل کرے۔ اس کی پیدائش اس واسطے نہیں ہوتی۔ کہ وہ دنیا کی بے بہا چیزوں کو فنا کرتا رہے۔ اس کا یہ مقصد نہیں ہے کہ وہ ایک پشو کی طرح کھاتے پیتے ہی اپنی زندگی کو ختم کر دے۔ اس کا جسم اس کام کے لئے نہیں پیدا کیا گیا۔ کہ وہ ہر جائز اور ناجائز حرکات سے بندگانِ خدا کو تکلیف دے کر اپنے لئے ایک سامان راحت اکٹھا کرے۔ دنیا میں اس کے آنے کا یہ مدعا نہیں ہے۔ کہ وہ دنیا کو ہی اپنا گھر سمجھے اپنا قیام اس میں دائمی سمجھے۔ اور کشت و خون کرتے پاپ کا گھڑا بھرتا رہے۔ بلکہ اس کی پیدائش کا اصلی اور اعلیٰ مقصد تو صرف یہ ہے۔ کہ یہ اس تعلیم کو حاصل کرے جس کے نہ ہونے سے اس کو طرح طرح کے دکھوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس کی عدم موجودگی سے یہ دنیا کے مصائب کے سمندر سے پار نہیں اتر سکتا۔ جس کے الحاد سے اس کی زندگی پر جہالت کی تاریکی چھا رہی ہے۔ اور جس کو ترک کرنے سے یہ صدق و کذب کی پڑتال کرنے سے قاصر ہے۔ پس یہی انسان کا اصلی مقصد ہے۔ جس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اس کو بار بار موقع دیا جاتا ہے۔ اور جب تک یہ اس کا پوری طرح سے احساس نہ کرے گا۔ مطابق اعمال اس کو دنیا میں آنے کا موقعہ دیا جاتا رہے گا۔ اب جبکہ یہ معاملہ ہو۔ زندگی اور موت کا سوال ہو تو کیوں نہ ہر ایک انسان اس معاملہ پر کچھ غور کرے۔ کیوں نہ اس پر اپنے خیالات کی توسیع کرے۔ اور کیوں [illegible] اس کی تکمیل [illegible] جانفشانی سے کام لے۔ جبکہ اس کو [illegible]

پھر اس کو مہلت دی گئی ہے۔ تو پھر یہ سارے گورکھ دھندے چھوڑ کر کیوں نہ اس اصلی مقصد پر عمل پیرا ہو۔ اور کیوں اس بے بہا زندگی کا فائدہ نہ اٹھاوے؟

یہ ہے سبب جو کہ ہر ایک آدمی کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور صرف خیال ہی نہیں اٹھتا۔ بلکہ انسان کو تنگ کر دیتا ہے۔ جس کے کارن آخر کار انسان کو ایک نہ ایک مذہب ماننا پڑتا ہے۔ جس اس سے انسان اپنے فرض کو پورا ہوا جان لیتا ہے۔ اور اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کا دم بھرتا ہے۔ مگر یہی ایک ایسا موقع ہوتا ہے۔ جو کہ انسان کو بگاڑنا چاہے۔ تو اس کو ایسا ذلیل کرتا ہے۔ کہ پھر اس کو اٹھنے کی بھی ہمت نہیں ہوتی۔ اور یہی ایک ایسا وقت ہوتا ہے۔ جو کہ اگر چاہے تو انسان کو ایک ادنیٰ درجہ سے بھی اٹھا کر ایسی بلندی پر لے جاتا ہے۔ جس کو دیکھتے وقت دنیا والوں کو اپنی پگڑی بھی تھامنی پڑتی ہے۔ لوگوں کے دل میں نارِ حسد پیدا ہو جاتی ہے۔ جہاں تک ہو سکے۔ اس کو نقصان دینے کے طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ مگر سب کوششیں رائیگان جاتی ہیں۔ سب خرچ فضول ہوتا ہے عیب نقیبہ کام نہ ہونے کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اس منکر و ملحد کا بال بھی بینکا نہیں ہوتا۔

میرا ان سطور کو لکھنے کا صرف یہی مدعا ہے۔ کہ وہ وقت جبکہ انسان اس کو جان کر اس کے ذریعہ اپنی زندگی اور موت کے سوال کو حل کرنے لگتا ہے۔ وہ طریقہ جس پر وہ عمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ایک ایسا ضروری ہتھیار ہے۔ جس کے ہونے پر دنیا کا کوئی خونخوار دشمن اس کے مقابل نہیں آ سکتا۔ وہ وقت جو کہ ایک انسان کو کسی نہ کسی مذہب میں جانے کے لئے مجبور کر دیتا ہے۔ ایسا نور ہے۔ جس سے اگر آدمی کوشش کرے۔ تو اپنے آپ کو سُدھار سکتا ہے۔ ذرا سوچ کر کام لے۔ جس سمندر میں وہ کودنے لگا ہے۔ آیا اس [illegible] جہاز کو دیکھ لے [illegible] واقعی اس [illegible] کے قابل ہے۔ یا کہ بیچ میں [illegible] سے پار لے جا [illegible] اگر وہ اس کی کامیابی کا [illegible] ہی رہ جائے [illegible] ہو جائے۔ تو بلاشک اس پر [illegible] سادھن [illegible] پر دنیا کو [illegible] اور اگر اس کا [illegible]

تو وہ ایسے کام میں ہرگز ہاتھ نہ ڈالے۔ وہ اس جاہل آدمی کی طرح اپنے ضمیر کا جانی دشمن ہوگا۔ جو انسان درخت پر بیٹھ کر اس کو ہی کاٹنے میں مشغول ہے۔ جو تیرنا نہ جانتے ہوئے بھی سمندر میں کودنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ دنیا اس کو جاہل پکارتی ہے۔

پس یہ واضح ہو گیا۔ کہ عاقل انسان وہ ہے جو کہ اس وقت پہچان لے۔ اور اپنے جذبہ پر قابو پا کر شانتی اور سکون سے اس پیچیدہ معاملہ پر وچار کر کے قدم بڑھا لے۔ یہی ایک سبب ہے۔ جو کہ انسان کو جیتے جی مردہ بنا دیتا ہے۔ اور یہی ایک خیال ہے۔ جو مردہ کو بھی ہمیشہ تا قیامت زندہ رکھتا ہے۔ اس لئے اس پر غور کرنا زندگی کے سوال کو حل کرتا ہے۔ اور اس سے دور بھاگنا جان بوجھ کر مصائب میں پھنسنا ہے۔ اسی کا نام ہی ہم نے ایشوری گیان رکھا ہے۔ اور اسی کو ہی منارۃ النور کہہ سکتے ہیں۔ جس کی روشنی اس کی زندگی کی ظلمت کو دور کر کے اس کے اندر نیکی کے نور کو بڑھاتی ہے۔ اور برے راستہ سے ہٹا کر راہِ راست پر چلاتی ہے۔ دنیا کا اس وقت ہی امتحان ہو جاتا ہے۔ کامیاب ہونے پر لوک اور پرلوک سُدھر جاتے ہیں۔ ناکامی پر ہمیشہ کے واسطے مایوسی کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اس لئے اس کو ہی ایشوری گیان کا درجہ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت انسان کو کسی کی نسبت کچھ علم نہیں ہوتا۔ وہ نئے سرے سے سب کی پڑتال کرتا ہے۔ اگر پڑتال میں کامیابی حاصل کر لی۔ تو وہ اس منارہ کے نزدیک آ جاتا ہے۔ اگر کسی معمولی سی غلطی کے سبب وہ اس راستہ سے بھٹک گیا۔ تو ہمیشہ کے واسطے دکھوں کا دار بن جاتا ہے۔ اس وقت کو مدِ نظر رکھ کر آریہ سماج اس ایشوری گیان کے منارہ کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اور اسی کو ہی دلائل کے ساتھ تفصیلاً بیان کرنے میں مشغول ہے۔ جب انسان کو چاروں طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آنے لگے۔ جبکہ آدمی کے سارے سہارے چھوٹ جاتے ہیں۔ اور جب انسان [illegible] خیالات کی تاریک [illegible] ہو جائے۔ تو اس کو اس ایشوری گیان کا [illegible] راستہ دکھاتا ہے۔ یہی اس کو [illegible]

دل میں قوت کا اضافہ کرتا ہے۔ جبکہ ایسی حالت ہو۔ تو کیوں نہ انسان اس وقت کچھ سوچ سمجھ کر کام لے۔ اور کیوں نہ اپنی زندگی کو ایک اعلیٰ زندگی بنانے کی کوشش کرے؟ بناوٹی روشنی کے پیچھے نہ بھاگے یہ مصنوعی دیپک ہوتے ہیں۔ اس خدائی سورج کا ہی پجاری بنے۔ جس کے نکلنے سے اور نور پھیلانے سے تمام مذاہب کے مصنوعی دیپک مدھم پڑ جاتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں۔ بلکہ ان کی کوئی قیمت نہ سمجھ کر لوگ خود ہی ان کو اس فعل سے روکنے کے لئے بجھا دیتے ہیں۔ ان کی روشنی مدھم پڑ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ان کو جگانے والے کو دوسرے لوگ جاہل کہہ کر پکارتے ہیں۔ پس اس ایشوری گیان کو جو کہ خدائی شمس ہے۔ حاصل کرنا سب کا فرض ہے۔ جو سورج کی روشنی کے نیچے ہے۔ اس کو مصنوعی دیپکوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ خدائی شمس اور منارۃ النور "وید" ہے۔ یہ کیوں؟ ......

(باقی آئندہ)

اپیل!

میں ایک آریہ بیوہ ہوں۔ میرے پتی دیو ایک بالک میری گود میں چھوڑ کر سورگباش ہو گئے ہیں۔ ابھی تک جیسے تیسے بچہ کی پرورش کی۔ اور اپنے زیورات فروخت کر کے اسے گوروکل میں داخل کرا دیا ہے۔

میرے لڑکے نے آٹھویں شرینی پاس کر لی ہے۔ اور نارمل سکول میں اس سال داخل ہو رہی ہوں۔ وہاں مجھے جو وظیفہ ملے گا۔ اس سے میرا صرف گزارہ ہی ہو سکے گا۔ اور ۲ سال تک بیٹے بالک کی فیس ادا کرنے میں اسمرتھ ہوں گی۔ اس کے بعد میں خود ہی فیس کے بوجھ کو اٹھا سکوں گی۔

میں ایک آریہ بیوہ ہوں۔ اور اپنے دھرم پر درڑھ ہوں۔ اس لئے آریہ جنتا کی سہائتا کی پاتر ہوں۔ میرے پتر کی امداد کے لئے دو سال کے لئے دس روپیہ ماہوار کے حساب سے دو سو چالیس روپیہ کی ضرورت ہے۔ جو دانی مہانو بھاؤ یہ رقم پوری یا تھوڑی تھوڑی کر کے دینا چاہیں۔ وہ سہائک مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کورو کشیتر کو جہاں کہ میرا بچہ پڑھ رہا ہے۔ بھیجنے کی کرپا کریں۔ [illegible] ۹۲ میں سے ۹۴ [illegible] بالک کی [illegible] ایف ملے میں ایک اور وظیفہ [illegible]

(ستیہ کرشن کمار پرنسپل [illegible])

ایک نائیک کنیا کا بلیدان

(لیکھکا کماری چندر کرن۔ میرٹھ)

ساوتری! آج تو تم بہت دنوں میں آئی۔ آؤ بیٹھو۔ یہ کہتے ہوئے بملا نے سماچار پتر ٹیبل پر ڈال دیا۔ اور آگنتک بالکا کی اور چلی۔ اس بالکا کی آیو ۱۶ ورش کے لگ بھگ تھی۔ رنگ بہت گورا تھا۔ کوئی بھی اُسے دیکھ کر پہاڑن بتا سکتا تھا۔ وہ دھیرے دھیرے کمرے میں آ کر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اور رونے لگی۔ اُسے روتے دیکھ بملا نے آشچریہ سے پوچھا۔ "ساوتری! بات کیا ہے؟ تم رو کیوں رہی ہو؟" "بی بی جی! بھگوان نے مجھے جنم ہی کیوں نہیں دیا۔" بھرائی ہوئی آواز سے ساوتری نے اُتر دیا۔ اور پھر سسکی بھرنے لگی۔ "بولو گی بھی کیا آفت آ پڑی؟ کیا ابھی سے تم نے تمہاری شکشا دیکشا میں اتنا پریشرم کیا؟ کچھ بتاؤ تو سہی۔ کیول رونے سے میں کیا سمجھوں؟" بملا نے ...

"اچھا جاؤ، نمستے۔" نمستے کا پرتی اُتر دے کر ساوتری چلی گئی۔

بملا کرشن داس ورما بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی بیرسٹر ایٹ لاء کی ایک مات سنتان ہے۔ یہ لوگ لکھنؤ کے رہنے والے ہیں۔ پرنتو ان دنوں ہلدوانی میں رہتے ہیں۔ کرشن داس کے پرم متر دھیریندر کمار ہلدوانی میں رہتے تھے۔ انہی کے ایک پتر دوارہ نائیک جاتی کی کنیاؤں کو بلاتکار ویشیا بنائے جانے کا سماچار پا کر بملا پتا کو انورودھ سہت ہلدوانی لے آئی ہے۔ کرشن ...

ساوتری کے جیون مرن کا پرشن اُپستھت ہے۔ بدی آج سندھیا تک اُسے میری اور سے کوئی اُتر نہ ملا تو .... نہیں کچھ سکتی۔ وہ کیا کر بیٹھے گی؟ انناس نے کر دی ہی تم کہتے ہو کہ شانت ہو جاؤ۔ بملا کے مکھ پر مانسک اتھیرتی گھاتوں کے کارن اُلجھنا چھا رہی تھی۔ اُس نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں باندھیں۔ اور کمرے میں ٹہلنے لگی۔ "ایک بار اُس کے ماتا پتا کو پھر سمجھاؤ"۔ "وہ میں سب کر چکی ہوں۔ پرنتو کسی کا ...

پرنتک اور وچار کرو۔ وواہ گڈے گڑیوں کا کھیل نہیں ہے۔ تم نہیں جانتی ہمارے ... دھوں کی بات تو جانے دو۔ لوگ ... بھی ... جاتی کے ورودھ کان نہیں ہلا سکتے ... ہمارے ... پن کا جاتی بندھن کتنا کڑا ہے۔ اس کا ... تو ابھی انہیں نہیں ہے۔ سُدھیر کچھ اور ... بملا نے اسے روکا۔ اور تیور دکھاتے بولی۔ "ہمارے دیش کے لوگ جاتی بندھن کے بندی ہیں۔ ہم یہ جانتی تھی پرنتو سماج میں پرتشٹا بھی ہے۔ ہم آج گیان ہوا کہ وشیش گرو سے ہمالیہ پر چڑھنے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ پرنتو سمے آنے پر ایک پگ بھی نہ چل سکو گے۔ ایک آپ ہی دیش اور جاتی کے دُرگُنوں کا رنگ چتر کھینچ سکتے ہیں۔ سو ہم ... سکتے ہیں جتنا کہ ... لا سکتے ہیں۔ ... وشیشا سُدھارنے کا اُپائے بھی بتا سکتے ہیں۔ پرنتو کاریہ کے سمے برادری اور پتا کے کرودھ سے بھی بھیبت ہو جاتے ہیں۔ کیوں ٹھیک ہے نا؟

... سے ہی کیا سمجھوں؟ بملا نے ... کھو اپنی اور کرتے ہوئے کہا +

"کیا بتاؤں بی بی جی! بس یہی سمجھ لو کہ اب میں شیگھر ہی سماج کی اندھ رُوڑھی پر بلیدان کی جاؤں گی۔ یہ ہتیارا سماج مجھے ایسے نرک کنڈ میں ڈالنے جا رہا ہے۔ جہاں پہنچا کر واسنا کا بلاتکار نرتیہ ہے۔ جہاں دُرواسنا کی بھیشن اگنی پرجولت ہے۔ اور جہاں جا کر میں اتنی گھرنت ہو جاؤں گی۔ کہ آپ جیسی دیویوں کے سپرش یوگیہ نہ رہوں گی"۔ ساوتری نے روتے ہوئے اُتر دیا۔

"تو کیا .... تو کیا تمہارے ماتا پتا بھی تم سے ویشیا ورتی کرانا چاہتے ہیں؟" بملا نے کاترتا سے پوچھا۔

"ہاں" ساوتری نے اُتر دیا +

"بی بی جی! بھگوان نائیک جاتی (ایک پہاڑی جاتی) کو اس پاپ کا بہت کڑا ڈنڈ دیں گے۔ ہائے بی بی جی! میں کیا کروں؟ کیوں یم راج ہی اس سمے میرا آشریہ داتا ہے۔ وہی مجھے اس یتنا سے چھڑا سکتا ہے"۔ ساوتری نے آنسو پونچھ ڈالے۔ اور گھر جانے کے لئے اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اُس کے مکھ پر ساہس اور درڑھ وشواس کی جھلک تھی۔ بملا نے جھٹ اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور ادھیر ہو کر کہا۔ "میری بہن! ایسا دُسّاہس نہ کرنا۔ تمہارے ماتا پتا کو سمجھاؤں گی"۔

"... بہن جی! وہ کبھی اپنا مت نہ دیں گے ... سمجھانے سے کچھ ... کو ... کارے ... تب ... ٹھیک ... کی ... نہیں۔ ... ۳۰-۳۲ ورش بعد ... دنیا کی آنکھیں ... کھل چکی ہیں ...

مان کر یہاں رہنے لگے ہیں۔ بملا شکشت پتا کی سپتر سنتان ہے۔ اس نے آتے ہی یہاں کی پہاڑی کنیاؤں کو شکشا دینا آرمبھ کیا۔ ساوتری بھی انہی کنیاؤں میں سے ہے۔ ساوتری کے ویشیا بنائے جانے کے سماچار پر اُسے بڑی ویدنا ہو رہی ہے۔ وہ اس کی ویدنا ہو رہی تھی بنشیا ہے۔ انہیں ہر دیہ سکھی ہے۔ اور ہے نائیک جاتی کے رُوڑھی گت وچاروں کی سمواد داہکتا۔ اُسی کے دوارہ اُسے اُن کے سماج کی واستوک استھتی کا پتہ لگ سکا۔ اور وہ جان سکی ہے کہ یہاں یہ روگ اتنا پرانا ہو گیا ہے کہ ماتا پتا سویم اپنی کنیاؤں کو تھوڑے سے مولیہ پر کسی بھی ویکتی کے ہاتھ کریہ کر دیتے ہیں۔ ساوتری کے جانے کے پشچات بملا بہت دیر تک چنتا ساگر میں ڈوبی رہی۔ تدپشچات اُس نے ایک پتر لکھنا آرمبھ کیا:-

"بھائی سُدھیر!

شیگھر آؤ۔ یدی ایک بالکا کا جیون نشٹ ہونے سے بچانا چاہتے ہو۔ تو پتر دیکھتے ہی چلے آؤ۔ یدی تم نے تھوڑا بھی ساہس کیا تو اُسے بچا سکو گے۔ شیش آنے پر......!!

تمہاری سہہ پاٹھنی
بہن بملا

(۲)

"شیگھر بتاؤ سُدھیر! کیا تم ایک کنیا کو نرک کُنڈ سے اُبھارو گے؟ کیا ایک بالکا کی پران رکشا کرو گے؟ ... ساہس ... کاریہ کر کے تم اپنے ... کے قابل ہے۔ یا کہ بیچ میں ... ہے؟ اگر وہ اس کی کامیابی کا آدرش ... تو جانے ... اُس پر ... بیچ میں کود پڑے ... اور اگر اس کا ...

اور اودھ ولمب کیا تو ان پہاڑیوں کے ہاتھ میں اپنا گھر کر گئے ہیں۔ یہ لوگ اپنی کنیاؤں ننھا بہنوں کو ویشیا بنانے نتھا بیچ دیتے ہیں کسی پرکار کی لجیا انوبھو نہیں کرتے۔ اب ساوتری کے بچانے کا کیول وہی اُپائے ہے۔ جو میں تمہیں بتا چکی ہوں۔ ارتھات اس سے وواہ کر لو۔ پر تو سُدھیر! تمہیں سویکار ہے؟"

"مجھے تو کچھ آپتی ہے نہیں۔ پرنتو برادری کو۔ اور وہ بھی جانے دو۔ تو پتا جی تو ہیں وہ کبھی اس بات سے سہمت نہ ہوں گے"۔

"میں جانتی ہوں تمہارے پتا جی یہ سن کر اتینت کرودھت ہوں گے۔ پرنتو کیا تم ایک نردوش بالکا کی آتم ہتیا سہہ سکتے ہو؟ پتا کا کرودھ نہیں۔ میں جانتی ہوں۔ کدا چت تمہارے پتا تمہیں گھر سے نکال دیں گے۔ پرنتو تم سُشکشت یووک ہو۔ کہیں بھی دو پرانیوں کے یوگیہ اُپارجن کر سکتے ہو۔ اور ایک دو ورش کے پشچات جب ان کا کرودھ شانت ہو جائے۔ تو پتا کو سمت بانت سمجھا بھی سکتے ہو۔ اور آدی ....

سُدھیر! تم جیسا سماج نیتا برادری کے بھئے سے ایک بالکا کا جیون نشٹ ہو جانے دے۔ مجھے بڑا آشچریہ ہے۔ تم سماچار پتروں میں جاتی بھید کے ورودھ لیکھ لکھ سکتے ہو۔ منچ پر اُپدیش جھاڑ سکتے ہو۔ اور یہ سب کچھ کر کے لیڈری کی دُم بھی لگا ... پرنتو ... مانتے ... سمے ... بھی ... سارے سہارے چھوٹ جائیں۔ بس تو کدا پی انسان ... خیالات کی نائیک ... ہو جائے۔ تو بس کر اس ... کیا ... دکھانا ہے۔ ... اس کو ...

"میں ونش ہوں بملا! سنتان کا کرتویہ ماتا پتا کی آگیا پر چلنے کا ہے۔ نہ کہ ان کی اچھا ورودھ کاریہ کر کے انہیں کشٹ دینے کا۔ ان کی اچھا کے ورودھ میں ساوتری سے وواہ کر لوں۔ تو انہیں بڑا کشٹ ہوگا"۔

"سُدھیر! باتوں کے مایا جال میں واستوک ارتھ کو مت چھپاؤ۔ آج کل کے یووک ماتا پتا کے کتنے آگیا کاری ہوتے ہیں۔ یہ بھلی پرکار جانتی ہوں۔ واستوک ستھتی یہ ہے کہ تم سویم ساہس ہین ہو۔ اور برادری سے بھئے کھاتے ہو۔ میں کیول ایک بات مانگتی ہوں۔ "ہاں" یا "نہ" اُتر دو"۔ بملا نے اپنی درشٹی سُدھیر کے مکھ پر ٹکاتے ہوئے کہا +

"چھما کرو بملا! مجھے دکھ ہے۔ پرنتو میں اس وشے میں کوئی سہایتا نہ کر سکوں گا"۔

"جاؤ سُدھیر! جاؤ۔ اور آنسوؤں میں رنگ منچ پر کھڑے ہو کر بھارت کی دُردشا کا رنگ چتر کھینچو۔ جاؤ .... یہاں مگر تمہیں کشٹ دیا۔ اس کے لئے چھما چاہتی ہوں" +

بملا آگے نہ بول سکی۔ کرودھ۔ کھشوبھ اور اپمان کے کارن اُس کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے۔ کنٹھ رُک گیا۔ اُس نے شیگھرتا سے کیش بکس کھولا۔ اور دس دس کے تین نوٹ نکال کر سُدھیر کے ہاتھ پر دھر دئے +

"یہ کیا؟"

"آپ کا مارگ ویہ" +

سُدھیر نے وہ نوٹ بملا کو دیتے ہوئے کہا۔ "رکھئے ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بقیہ مضمون "گوروکل پرکھشوں کے پھل" صفحہ ۱۱ سے

اتوسندھان سے پتہ لگے۔ کہ ورتمان کال کو دیکھتے ہوئے یہ گیہ سنچالن کے ہوتے ہوئے بھی ان آدرشوں کو نہیں پہنچا جاسکتا۔ تو ان آدرشوں میں گوروکلوں کو چھپا کر رکھنا اور جنتا کی آنکھوں میں دھول جھونکنا دھیرتا ہے۔ گوروکلوں کے اس پرانے روپ کو تت کال بدل دینا چاہئیے۔ یدی پرانا روپ ہی رکھنا ابھیشٹ ہو۔ اور یوگ سنچالن کے ابھاو میں گوروکلوں کو پرانا آدرش روپ نہیں دیا جاسکتا یا دیا جارہا ہے۔ تو اس سنچالن کے پرتی گھور سے گھور کرانتی ہی چاہئیے۔

سنچالکوں کا کرتویہ ہے کہ وہ وستو ستھتی کو پہچانیں۔ اس پر پردہ ڈالنے کی چیشٹا نہ کریں۔ سمے آگیا ہے۔ کہ وہ اب اور آگے جنتا کو اندھکار میں نہیں رکھ سکتے یدی ابو گیہ سنچالن کی وجہ سے آریہ سماج ورودھی منتیلی تیار ہوتی رہیں۔ جنتا کا اسنتوش بڑھتا ہی رہا۔ تو وہ سمے دور نہیں جب جنتا گوروکلوں کو دور سے ہی نمسکار کرنے لگ جائیگی۔ گوروکل گوروکل کے ہی ڈھنگ پر چلنا چاہئیے۔ تبھی ان کی وششٹتا قائم رکھتا ہوسکتی ہے۔ اور ایک سچے آریہ کے درشٹی بندو تک وہ پہنچ سکتے ہیں۔ بھلے ہی غیر آریہ سماجیوں کی درشٹی میں وہ اب بھی آدرش اور پرکاش ستمبھ سمجھے جاتے ہوں +

مختصر سالانہ رپورٹ آریہ سماج ظفروال

۱۔ اس ورش آریہ سماج کے سبھا سدوں کی تعداد ۱۴ سے ۲۰ ہوگئی۔ گویا چھ کا اضافہ ہوا۔ چندہ ماہوار بھی ۰-۱۴-۵ روپیہ سے ۰-۰-۱۰/۶ روپیہ ہوگیا ؛

۲۔ پچھلے سال ۴۸ ستسنگ ہوئے۔ چار ستسنگ خاص کارنوں سے نہ ہوسکے۔ انترنگ سبھا کے ۸۔ ادھیویشن ہوئے ؛

۳۔ سنسکار گیارہ۔ ساوارن ہون ۳۔ اور جاتی پرویش ۱۱ ہوئے (کل ۲۵ سنسکار) ؛

۴۔ آریہ پرو ودھی انوسار تقریباً سب پرو منائے گئے +

۵۔ پستکالیہ میں تقریباً ۳۰ پستکوں کا اضافہ ہوا۔ اور ۸۰۔ آدمیوں نے لابھ اٹھایا +

۶۔ اس ورش نمن لکھت مہانو بھاوؤں نے پرچار کیا:-

(۱) پنڈت جگن ناتھ جی ۱۱ دن (۲) مہاشہ بلدیو بھجنیک ۴ دن (۳) مہاشہ رام سنگھ ۴ دن گرامون میں (۴) سوامی سدانند جی اور (۵) پنڈت دیوان چند جی اپدیشک نے دو سنسکار کرائے ؛

۷۔ اس ورش کل آمدنی ۳-۱۲-۸۹۰ روپے اور گزشتہ سال کی بچت ۰-۵-۲۷۷ روپے ہے۔ کل رقم ۳-۱-۱۱۶۸ روپے ہوئی۔ جس میں سے ۶-۲-۱۰۸۴ روپے خرچ ہوئے۔ رقم بیساکھ کو اس سماج کے کوش میں ۹-۱۴-۸۳ روپے باقی تھے۔ جن میں سے ۴/۴/۴۲ روپے سبھا کو بھیجے گئے ؛

۸۔ اس ورش آریہ سماج ہذا نے اپنا مندر بنوایا ہے۔ جس میں ایک ہال (۲۶×۱۶) مربع فٹ کلاں ہے۔ اور اس کے ساتھ ۹ فٹ چوڑا برآمدہ ہے۔ اس پر تقریباً -/۱۶۲۵ روپے خرچ آئے ہیں۔ جن میں سے -/۱۵۳۰ روپے ادا کئے جاچکے ہیں۔ اور باقی -/۹۵ روپے آریہ سماج کے ذمہ قرضہ ہے۔ تقریباً -/۱۲۵ روپیہ کے وعدہ ابھی وصول کرنے ہیں +

۹۔ اس ورش دو اور کمرے بننے والے ہیں۔ جو چند یوم تک تعمیر ہوتے شروع ہو جائیں گے۔ ایک کمرہ لائبریری کے لئے ۱۶×۱۶ مربع فٹ کا لالہ ٹھاکر داس جی وکیل بنوانے والے ہیں۔ اور دوسرا کمرہ لالہ جمعیت رائے جی رئیس پل دال سیالکوٹ ۲۶×۱۴ مربع فٹ کا معہ برآمدہ کے مسافروں کے لئے بنوانے والے ہیں ؛

۱۰۔ بھومی کا دان :- اس ورش تقریباً نو مرلے اراضی ڈاکٹر مہاراج کرشن جی اور ان کے بھائی لالہ گنگا رام جی نے آریہ سماج کو دان دی ہے ؛

۱۱۔ شکریہ :- لالہ جمعیت رائے جی کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے ہمیں سات سو روپے برائے ہال سماج ہذا کو دان دئیے ؛

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال ضلع سیالکوٹ)

بقیہ مضمون "ایک نائیک کنیا کا بلیدان" صفحہ ۱۴ سے

پرنتو بملا نے جل پورک نوٹ دے کر کہا۔ "کداپی نہیں۔ یہ آپ کو لینے ہی ہوں گے" بملا جھپٹ کر کمرے سے نکل گئی۔ اور صحن میں پڑی ٹوٹی چارپائی پر گر کر رونے لگی۔ سدھیر نت مستک اپرادھی کی بھانتی چلا گیا +

بملا وچار مگن تھی۔ وہ سوچ رہی تھی ساوتری کی رکھشا کا اپائے۔ اسے گھور اندھکار دکھائی دے رہا تھا۔ کوئی اپائے ایسا نہ تھا جس کے دوارہ وہ اس کے ماتا پتا کو روک سکتی۔ اس نے ہتاش ہوکر اسفٹ سور سے کہا۔ "اب" شید وائو میں ولین ہوگئے۔ پرنتو بملا کو کسی نے اس "اب" کا اتر نہ دیا۔ وہ کب تک اس بھانتی پڑی رہی۔ وہ نہیں کہہ سکتی اچانک ساوتری کی چھوٹی بہن سشیلا نے وہ کل سور سے پکارا "بی بی جی! جی جی آگ میں جل گئی۔ وہ مر رہی ہے۔ جلدی چلو" +

بملا کا رکت سنچالن بند ہوگیا۔ سمست رکت سر میں ایکترت ہوگیا۔ وہ چونک کر اٹھ بیٹھی۔ اور بولی — "کیسے جل گئی؟ تم سب کہاں تھے؟" "اماں اور بابا (پتا) تو رام سنگھ کے یہاں گئے تھے۔ جوجی جی کو لے جانے آیا تھا۔ اور میں کھیلنے چلی گئی تھی +

بملا نے اور کچھ نہ پوچھا۔ وہ دوڑتی ہوئی ساوتری کے گھر کی اور چلی +

(۳)

ساوتری مورچھت پڑی تھی۔ سمست شریر جھلس گیا تھا۔ بڑے بڑے پھپھولے پڑ گئے تھے۔ اس کے ماتا پتا ہائے ہائے کر رہے تھے۔ بملا پہنچی۔ اور ساوتری کی دشا دیکھ کر رو پڑی۔ "سنتو! استو! بہن! تم نے یہ کیا کیا؟" بملا نے ویاکل سور سے پکارا۔ ساوتری نے آنکھیں کھولیں۔ اور بیدنا میں کھنپن سور سے بولی۔ "کچھ نہیں بہن! اس کے سوائے رکھشا کا اور اپائے ہی کیا تھا؟ میں آپ کا اور سدھیر بابو کا وارتالاپ سن آئی تھی۔ اور اسے سن کر ہی میں نے اپنا کرتویہ شیگھر نشچت کر لیا۔ بہن! وداع دو۔ تمہارے اپکاروں کے بوجھ سے دب کر پران کرتی ہوں۔ انیک جنموں میں بھی ان کا بدلہ نہ دے سکوں گی۔ ایشور آپ کو سکھی رکھے۔ بہن! کداچت میرا یہ بلیدان ہی ورش بھائیوں کی آنکھیں کھول سکے ...... یا ...... اتینت بیدنا کے کارن ساوتری کا کنٹھ رک گیا۔ بملا نے اسے جل پلایا۔ اور اس کا سر اپنی ٹانگوں پر رکھ کر بولی۔ "سنتو! بہت کشٹ ہو رہا ہے کیوں؟" "کشٹ! ساوتری نے ہنسنے کی چیشٹا کرتے ہوئے کہا۔ نہیں بہن! کشٹ کا ہے کا۔ کھشن بھر میں سب سماپت ہو جائے گا۔ ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ میرے جاتی بھائیوں کو سوبدھی دے۔ کہ وہ اندھ رودھی پر چل کر اپنی کنیاؤں کا جیون نشٹ نہ کریں۔ اور ورش بھائیوں کے ہردیوں میں ساہس دے۔ کہ وہ اپنی ماتری جاتی کا ادھار کریں۔ بہن! وداع ...... پربھو ......"

ساوتری مورچھت ہوگئی — بملا ساوتری کی دشا دیکھ کر رو دی۔ خوب روئی۔ اتنا روئی۔ جتنا کوئی رو سکتا تھا۔ پرنتو ویرتھ۔

سندھیا سمے گو دھولی بیلا میں یاوک سدرش پوتر ساوتری کا پران پکھیرو جگت کے دکھ سنکٹ سے مکت ہوکر چلا گیا۔ پنجر اشونیہ ہوگیا۔ اور بملا رہ گئی اپنے داتش اور جاتی کی دشا پر اشرو پات کرنے کے لئے ؛

موگہ کالج کے انٹرمیڈیٹ کے نتائج

دیانند متھرا داس کالج موگہ کے انٹرمیڈیٹ کے نتائج سال ہائے گزشتہ کی طرح نہایت شاندار رہے۔ ایف۔ ایس۔ سی میں نو طلباء امتحان میں شامل ہوئے جن میں سے سات پاس ہوئے۔ اور ایک کمپارٹمنٹ میں آیا۔ رام پرتاپ طالب علم نے ۵۰۳ نمبر حاصل کئے۔ اور صوبہ بھر میں سوئم درجہ پر رہا۔ ایف۔ اے میں ۴۳ میں سے ۲۹ طلباء کامیاب ہوئے۔ اور تین کمپارٹمنٹ میں آئے۔ ایف۔ اے میں ایک اور وظیفہ کی بھی امید ہے ؛

(راجیندر کرشن کمار پرنسپل کالج ہذا)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماج جگت سماچار

ایک مسلم نوجوان کی شدھی

۱۰ ارجون کو آریہ سماج مندر ہوشیارپور میں ایک مسلم نوجوان فیروز بعمر ۲۴ سال سکنہ ہوں کو باقاعدہ شدھ کیا گیا۔ اس کو گایتری منتر کا اپدیش دیا گیا۔ اور اس کا نام "فیروز" کی بجائے "دوست پال" رکھا گیا۔ یہ نوجوان رابھسی میں رنگریز کا کام کرتا ہے۔ اور بہت عرصہ سے ویدک دھرم کو دیکھ کر دلی پریم اور بہت ہے۔ اس کے ہاتھ سے تقسیم شدہ مٹھائی سب بھائیوں نے کھائی ہے۔

(نندن سنگھ سکرٹری دیانند سالویشن مشن پنجاب ہوشیارپور)

آریہ سماج بھیرہ کی ڈائری :-

۱۔ ۱۳ مئی ۱۹۳۵ء کے جنرل اجلاس میں لالہ پنڈی داس جی پردھان اور لالہ کندن لال جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی پرتی ندھی چنے گئے۔

۲۔ ۱۶ مئی ۱۹۳۵ء کو دیوان بلرام صاحب بھنڈاری انسپکٹر پولیس کی سپتری کا وواہ لالہ مدن چند آنند کے سپتر کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ کنیا پکش کی طرف سے پانچ روپیہ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔

۳۔ آج کل روہتک سے پنڈت بدری لال جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا مندر آریہ سماج بھیرہ میں روزانہ شام کو اپنے منوہر اپدیش سے کرتارتھ کر رہے ہیں۔ حاضرین سے مندر ہال بھرا رہتا ہے۔ اور ان کے اپدیشوں سے سماج کا بہت پرچار ہو رہا ہے۔

(رام پیلا سکرٹری آریہ سماج بھیرہ)

شوک پرستاو :- آریہ سماج گرلی لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی موت پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور ان کے پریوار سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

(رکھو رام منتری آریہ سماج گرلی)

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کا نیا چناؤ :- ۳۶-۱۹۳۵ء کے لئے ذیل کے ادھیکاری چنے گئے :-

پردھان سوامی سوتنترانند جی سابق آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور + اپ پردھان ۱۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی سابق گورنمنٹ کنٹریکٹر ۲۔ پنڈت ٹھاکر دت جی وید شاستری ملتانی اور ۳۔ ڈاکٹر گنپتی لال جی ایم بی بی ایس لاہور + منتری لالہ بسا رام جی ریٹائرڈ سب جج کیمپ اپ منتری ۔ آر ۔ لاہور + اپ منتری لالہ من موہن ناتھ جی گوبند دت بھون لاہور + خزانچی لالہ وگیان سنیل جی بی اے منشی

لاہور + ایڈیٹر لالہ نرسنگھ داس جی بی اے جوڑے موری لاہور +

ذیل کی سب کمیٹیاں بنائی گئیں :-

بلڈنگ سب کمیٹی :- ۱۔ لالہ بھگوان داس جی ۲۔ لالہ منی لال جی ۳۔ لالہ حکم چند جی (لالہ بھگوان داس جی سنیوجک مقرر ہوئے)

رکشا سب کمیٹی :- ۱۔ سردار جھنگ جی ۲۔ پروفیسر شو دیال جی ۳۔ پنڈت گیان چند جی (پنڈت گیان چند جی سنیوجک مقرر ہوئے)

سواستھ سب کمیٹی :- ۱۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا والے ۲۔ ڈاکٹر روشن لال جی کھیڑا ۳۔ ڈاکٹر گنپتی لال جی ایم بی بی ایس (ڈاکٹر گنپتی لال جی سنیوجک مقرر ہوئے)

وواہ سب کمیٹی :- ۱۔ شریمتی شانتا دیوی جی ۲۔ سردار سنت سنگھ جی ۳۔ لالہ گوراندہ مل جی (لالہ گوراندہ مل جی سنیوجک مقرر ہوئے)

سب کمیٹی :- ۱۔ ڈاکٹر گنپتی لال جی ۲۔ پنڈت گیان چند جی ۳۔ لالہ وگیان سنیل جی (ڈاکٹر گنپتی لال جی سنیوجک مقرر ہوئے)

(منتری وناتھ سنرکھشنی سبھا۔ لاہور)

آریہ سوراجیہ سبھا کا چناؤ :- آریہ سوراجیہ سبھا پنجاب لاہور کا سالانہ چناؤ برائے ۳۶-۱۹۳۵ء جنرل میٹنگ منعقدہ بمحل میں ۱۶ جون ۱۹۳۵ء بروز اتوار ۷ بجے شام ہوا۔ سبھاپتی پنڈت رام گوپال جی شاستری تھے۔ شری ستیارتھی جنرل سکرٹری نے پچھلے سال کے کام اور حساب کی رپورٹ سنائی۔ جو کہ باتفاق رائے پاس ہوئی۔ اور مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے :-

پردھان لالہ فقیر چند ایڈووکیٹ۔ ایم ایل اے + سینئر اپ پردھان لالہ وشمبر ناتھ سیٹھی ایڈووکیٹ لاہور + اپ پردھان ۱۔ لالہ بودھراج ایم اے۔ ایل ایل بی + ۲۔ مہتہ دیوان چند مالک ہاف ٹون کمپنی لاہور ۳۔ لالہ مالک چند بجاج شاہ عالمی لاہور + جنرل سکرٹری شری ستیارتھی اسسٹنٹ سکرٹری پنڈت رام سرن ایڈووکیٹ لاہور + منتری شردھانند

پہلا سندر لالہ منشی رام جین لاہور + آفس سکرٹری ۔ لالہ شانتی سروپ بیٹا منیجر آریہ نگر + خزانچی لالہ پرکاش چند سکرٹری نواب گنج سنتوکھ گڑھ :-

کاریہ کارنی سبھا کے سبھاسد :-

۱۔ سوامی ودیہ کمار کپور تھلہ والے
۲۔ لالہ ہری شاہ مالک کارخانہ صابن
۳۔ رائے بہادر رام رکھا مل بھنڈاری
۴۔ لالہ ارجن دیو رادھی بیمہ کمپنی لاہور
۵۔ کوی راج کرم چند وید۔ لاہور
۶۔ لالہ گنپتی لال بزاز۔ لاہور +
۷۔ وید بھوشن پنڈت رام گوپال شاستری
۸۔ چودھری وید برت ایڈیٹر "آریہ گزٹ" لاہور
۹۔ لالہ رتن لال دفتر +
۱۰۔ پنڈت رام ولاس ۱۱۔ ڈاکٹر گوپی چند بھیرہ نواسی ۱۲۔ لالہ امولک رام دلال ۱۳۔ پنڈت بشو لال ۱۴۔ مسٹر سنتوش موہن ۱۵۔ حکیم روشن لال ۱۶۔ چودھری بشمبر داس ۱۷۔ چودھری حکم چند :-

آریہ سماج رنگون کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج رنگون کا سالانہ جلسہ ۵-۶-اور ۷ جولائی ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں اچھے اچھے ودوان اپدیشک اور بھجنیکوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ برہما نواسی آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ جلسہ کی رونق کو بڑھا کر مشکور کریں۔

(مکند لال شرما منتری آریہ سماج رنگون برہما)

آریہ سماج ظفروال کا چناؤ :-

آریہ سماج ظفروال کا سالانہ چناؤ برائے سمت ۱۹۹۲ اس پرکار ہوا :-

پردھان لالہ لچھمن رائے میونسپل کمشنر + اپ پردھان ماسٹر سیتا رام + منتری گردھاری لال + اپ منتری لالہ خوشی رام خزانچی مہاشہ دیو بندر ناتھ + لائبریرین مہاشہ کرم چند +

پرتنشٹھت سبھاسد :- ڈاکٹر مہاراج کرشن اور لالہ ہمت رام + پرتی ندھی ماسٹر گردھاری لال +

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پرستاو

کوئٹہ کے مصیبت زدہ بھائیوں سے اظہار ہمدردی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی انترنگ سبھا نے اپنے اجلاس مورخہ ۹ جون ۱۹۳۵ء میں مندرجہ ذیل پرستاو منظور کیا ہے :-

"یہ سبھا کوئٹہ کے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کی صبح کو آئے ہوئے بھونچال سے پیڑت سادھارن جنتا۔ آریہ سجنوں۔ اپدیشکوں۔ سناتنوں تتھا آریہ سبھاسدوں کے پریواروں کے ساتھ سمویدنا پرگٹ کرتی ہوئی پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے کہ ان پریواروں کے جیوت سجنوں کے ہردیوں کو شانتی پردان کریں"۔

"یہ سبھا آریہ ماتر سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ اس گھور آپتی میں پیڑتوں کی سہائتا کے لئے سبھا نے جو کاریہ آرمبھ کیا ہے اس میں تن۔ من اور دھن سے یتھا شکتی سہیوگ پردان کریں"۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۹۲ء تمام دنیا میں مشہور

مصفیٰ خون کا بادشاہ

بھگوان عرق عشبہ مرکب

مصفیٰ خون خارش پھوڑا پھنسی آتشک ناسور گنٹھیا بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تعریفیں کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ عہ/۸ قیمت پر مل سکتا ہے۔

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات پٹو لوئی دھسہ زعفران کستوری ہینگ شہد زیرہ سیاہ ست شلاجیت۔ مصفیٰ چربی سنیر ریچھ نخلب مصری گچھیاں ڈھینگری۔ پناڑ پوڑیاں خشک سبزی ادویات پنساری مفرد و مرکب شربت عرق مربہ جات آچار سنت پدیہ۔ اجوائن سونف ہون سامگری دھوپ اصلی آملہ کا تیل عطر پھسں یک ماہی بیر بہوٹی۔ کیچوے لنگی کلاہ پنشادی سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب چمڑہ بوٹ۔ برگابی پاپوش۔ سامان ہتھیار لوہار ترکھان۔ حجام موچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں۔

نوٹ :- لاہور میں عرق عشبہ مرکب پنڈت فقیر چند شرما ہری گیان مندر و لالہ منی رام ہقا کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ لوہاری دروازہ سے مل سکتا ہے۔

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

سول نافرمانی کے متعلق صدر کانگرس کا اعلان

کراچی - ۱۹ رجون - آج بابو راجندر پرشاد نے نیو کانگرس ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا - اپنی تقریر میں آپ نے کہا کہ سول نافرمانی بند نہیں کی گئی - بلکہ معطل کی گئی ہے - تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا - کہ سوراجیہ حاصل کرنا چند افراد کا کام نہیں - بلکہ تمام ملک کا ہے - میں جہاں کہیں بھی گیا ہوں - کانگرس میں اعتماد اور اس کے لئے شردھا کو دیکھ کر خوش ہوا ہوں - آپ نے کوئٹہ کے مصیبت زدگان کی حالت کا دردناک الفاظ میں ذکر کیا - اور کہا کہ کوئٹہ میں مشکل پانی کی قلت نہیں بلکہ ... آپ نے لوگوں سے اپیل کی - کہ ریلیف کے لئے فیاضی سے روپیہ دیں ❊

آریہ سماج سری پور ہزارہ کا سالانہ جلسہ

۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - اور ۳۰ رجون ۱۹۳۵ء کو ہونا نسچت ہوا ہے +

رگھو راج آنند سروپ منتری آریہ سماج ہزارہ

بجلی والوں کی ہڑتال :- سیالکوٹ

۱۷ رجون - چیمبر آف کامرس سیالکوٹ کی اپیل کے مطابق آج شام کے سات بجے سارے شہر کی دکانیں بند ہو گئیں +

۱۶ رجون کی صبح سے لے کر آج شام تک کسی دکاندار نے بجلی کا پنکھا استعمال نہیں کیا - اور نہ لوگوں نے رات کو ہی بجلی استعمال کی - یہ ہڑتال بجلی کمپنی کے نرخوں کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر کی گئی - لوگ بجلی کے نرخوں میں کمی کرانا چاہتے ہیں ❊

پانچ بدمعاش نظر بند :- لائل پور

۱۷ رجون - سردار بہادر دیبا سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں زیر دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری جو مقدمات متلی وغیرہ پانچ ملزمان کے خلاف چل رہے تھے - ان کا فیصلہ سناتے ہوئے عدالت نے ایک ملزم کو ڈیڑھ سال کے لئے اور چار ملزمان کو دو دو سال کے لئے پابند مسکن کر دیا ہے - ملزمان بلا اجازت پولیس گاؤں کی حدود سے باہر نہ جا سکیں گے ❊

تلوار رکھنے پر گرفتاری :- لاہور

۱۸ رجون - ایک مسلمان ابراہیم کو ریلوے پولیس نے ہور سٹیشن پر اس لئے گرفتار کر لیا - کہ اس کے قبضہ سے ایک تلوار برآمد ہوئی - ایکٹ اسلحہ کے ماتحت اس کا چالان کر دیا جائے گا +

کوئٹہ میں مارشل لاء کا خاتمہ

شملہ - ۱۹ رجون - سر نارمن کیٹر ایجنٹ گورنر جنرل مقیم بلوچستان جو شملہ سے کوئٹہ واپس آ گئے ہیں - اس ہفتہ کے خاتمہ سے پہلے پہلے سول نظم و نسق کا چارج ملٹری سے لے لیں گے - اور شملہ سے ایک آرڈیننس جاری کیا جائیگا جس کی رو سے انہیں کوئٹہ اور دیگر مقامات میں پیدا ہونے والے حالات کا مقابلہ کرنے کے اختیارات حاصل ہو جائیں گے - ان اختیارات سے سول حکام لوٹ مار صفائی وغیرہ کے انتظامات میں خلل ڈالنے کی کوششوں اور سڑکوں اور ریل گاڑیوں کے ذریعہ لوگوں کے کوئٹہ میں داخلہ کو روک سکیں گے - علاوہ ازیں ناپسندیدہ اشخاص کو کسی جگہ سے نکالا جا سکے گا - اور اگر ضرورت ہوئی تو بازدہ علاقہ کے لوگوں کو دوسرے علاقوں میں داخل ہونے کی ممانعت کی جا سکے گی - ۳۱ رمئی سے نظم و نسق کا تمام کام کلب کے احاطہ میں ہوتا رہا ہے - اور ایجنٹ گورنر جنرل کے دفتر کو زیارت میں جو کوئٹہ سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ہے منتقل کر دیا جائیگا - وہاں سیکرٹریٹ کا باقاعدہ کام ہوگا - سر نارمن کیٹر خود بھی غالباً چند دنوں تک کوئٹہ چلے جائیں گے - امید ہے یکم جولائی تک ان کے سیکرٹریٹ میں باقاعدہ کام شروع ہو جائیگا - ۳۱ رمئی کے بعد کا بہت سا کام بقایا پڑا ہے - اور زلزلہ نے بہت سا مزید کام سیکرٹریٹ پر ڈال دیا ہے جسے فوراً صاف کرنے کی ضرورت ہے - اس لئے گورنمنٹ نے وزیرستان کے ریزیڈنٹ کرنل بارسن کو ڈپٹی ایجنٹ گورنر جنرل مقرر کر دیا ہے - آپ یکم جولائی سے باقاعدہ کام کرنا شروع کر دینگے - اور سر نارمن کیٹر بقایا کام کو ختم کر دیں گے - لیکن چونکہ جائیدادوں کے دعووں کے متعلق کام بہت زیادہ ہے - اس لئے گورنمنٹ نے میجر گاسٹر پولیٹیکل آفیسر کو جو آجکل چھٹی پر انگلستان گئے ہوئے ہیں - کرنل پارسن کے ماتحت اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مقرر کیا ہے - ریونیو کے کام مسٹر ٹسی - بی سکرانچی نے میجر گورڈن سے چارج لے لیا ہے - مسٹر گولڈ نلز کی رات شدید بطور پر مجروح ہو کر کام کرنے کے ناقابل ہو گئے تھے - آپ انگلستان چلے گئے ہیں - مسٹر سٹینگ زلزلہ کمشنر اس ہفتہ کوئٹہ کی صورت حالات کو دیکھنے کے لئے وہاں جا رہے ہیں - کرنل رسل ہیلتھ کمشنر جو شملہ سے کوئٹہ واپس آ گئے ہیں عنقریب اپنی رپورٹ پیش کرینگے جس پر گورنمنٹ ہند فیصلہ کریگی کہ کھدائی کا کام کب شروع کیا جائے ؟ جیولاجیکل سروے کے مسٹر ویسٹ بھی کوئٹہ میں ہیں - اور زلزلہ سے پیدا شدہ صورت حالات کا معائنہ کر رہے ہیں - مسٹر ویسٹ نے سال ۱۹۳۱ء کے زلزلہ کے بعد بھی اسی قسم کا معائنہ کیا تھا ❊

مسز ممتی امرت کور کا عطیہ :-

بمبئی - ۱۸ رجون - وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری نے مسز ممتی امرت کور کو ایک چٹھی لکھی ہے - جس میں زلزلہ زدگان میں تقسیم کرنے کے لئے اسپرین کے ساڑھے ہزار پیکٹ بھیجنے پر شکریہ ادا کیا گیا ہے - یہ پیکٹ ریڈ کراس سوسائٹی بلوچستان میں تقسیم کرے گی ❊

امدادی کمیٹی کا تقرر :- لاہور ۱۸ رجون

کوئٹہ کے مہاجرین کو کام مہیا کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر لاہور نے رائے صاحب رام جوایا مل - سید محسن شاہ ایڈووکیٹ اور مسٹر کے - ایل رلیا رام پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے ❊

خودکشی :- جے پور - ۱۷ رجون - ایک گوال

... نے اس لئے خودکشی کر لی ہے - کہ اس کی لڑکی کے سسرال نے اس کی جہیز کی کمی ... چونکہ اس نے اپنی لڑکی کو کافی جہیز نہ دیا تھا +

پانچویں برہما پروانشل ہندو کانفرنس -

رنگون - ۱۸ رجون - پانچویں برہما پراونشل ہندو کانفرنس سینیچر وار و اتوار کو زیر صدارت یو رحفین مونگ ایم - ایل - اے منعقد ہوئی - اور متعدد ریزولیوشن پاس کئے گئے ❊

مسروقہ سونا کی برآمد :- لنڈ خون

(مارواڑ) ۱۷ رجون - چھبرہ حال ہی میں دس ہزار روپیہ کی مالیت کے زیورات اور کیش کی چوری کے سلسلہ میں سجان گڑھ (بیکانیر) پولیس نے ایک سنار کے گھر سے ۴۰۰ تولہ پگھلا ہوا سونا - اور ۳۰۶ تولہ پگھلی ہوئی چاندی برآمد کی ہے - چاندی ایک کپڑے میں باندھ کر رسوئی میں رکھی ہوئی تھی - اور سونا چولہے پر رکھی ہوئی ایک ہانڈی سے برآمد کیا گیا - اسی سلسلہ میں پولیس نے ایک شخص کو سوجان گڑھ سے بھی گرفتار کیا ہے ❊

کمیونل آوارڈ کے متعلق وزیر ہند کا اعلان

لنڈن - ۱۹ رجولائی - وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے دار الامراء میں انڈیا بل کی دوسری خواندگی پیش کرتے ہوئے کہا - کہ میں انڈیا بل مرتب کرنے کا کریڈٹ حاصل کرنے کے لئے کوئی دعویٰ نہیں کرتا - لیکن پہلے پہل انڈیا بل کی بیشتر دفعات کے ساتھ میری حمایت وابستہ سمجھی جاتی تھی جہاں تک کمیونل آوارڈ کا تعلق ہے - میں نے اس پر ایک پہلو سے شدید اعتراضات کئے تھے - اور خاص کر مجالس آئین ساز کی نشستوں کی بنگال میں ہندوؤں - اچھوتوں اور مسلمانوں میں تقسیم کے متعلق شدید نکتہ چینی کی تھی - جس وقت انڈیا بل سیلیکٹ کمیٹی کے سامنے زیر غور تھا - میں نے نعم البدل کے طور پر چند تجاویز بھی پیش کی تھیں - لیکن متذکرہ کمیٹی کو میں بہیئت مجموعی اپنی دلائل سے قائل نہ کر سکا - اب میں نے وزیر ہند کا قلمدان وزارت سنبھالنا قبول تو شروع کر دیا - اور مجھے یہ پہلے ہی سے معلوم تھا - کہ مجھے اکثریت کی رائے کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑے گا ❊

مسولینی اور سر سینتلواد میں ملاقات :-

روما - ۱۷ رجون - اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے سر چمن لال سیتلواد (ہندوستانی ماڈریٹ لیڈر) کو شرف ملاقات بخشا - اس سے بیشتر سر سیتلواد پوپ سے بھی ملاقات کر چکے ہیں ❊

چار ہاتھ اور چار پاؤں والا بچہ :-

کانپور - ۱۷ رجون - کل مسمی بنی موضع پوکھر پور کے ہاں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا - جس کے چار ہاتھ اور چار پاؤں ہیں ❊

بنگال کونسل کی میعاد میں توسیع :-

دارجیلنگ - ۱۸ رجون - گورنمنٹ بنگال نے ایک اعلان جاری کیا ہے - کہ بنگال لیجسلیٹو کونسل کی میعاد میں ۲۸ رجون سے ایک سال کی توسیع کی جائے گی - یہ توسیع آئندہ اصلاحات کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے ❊

بیگی دس میل دور لے گئی ؟

آگرہ - ۱۷ رجون - پرسوں یہاں سخت آندھی آئی - اس قدر گرد و غبار اڑا ... خوفناک تھا - فتح آباد پار ... گھر سے تھے - وہ آندھی لے ... میل کے فاصلہ پر پہنچ گئے ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کوئٹہ کی تباہی کے متعلق تازہ سرکاری اعلان

شملہ - ۱۷ جون - وائسرائے نے وزیر ہند کو لندن میں کوئٹہ کے تازہ ترین حالات کے متعلق جو تار دیا ہے - اس کے دوران میں اُنہوں نے لکھا ہے کہ :-

ویسٹرن کمانڈ کے ہیڈ کوارٹرز کل کراچی میں قائم کئے جائیں گے - لیکن بلوچستان ہیڈ کوارٹرز بدستور سابق کوئٹہ میں رہے گا - تمام انگریز عورتوں کو اُن کے بچوں سمیت کوئٹہ سے نکال لیا گیا ہے - اب صرف معدودے چند انگریز استریاں رہ گئی ہیں - جو سفر کرنے کے ناقابل ہیں - تمام ہندوستانیوں کو بھی وہاں سے لایا جا چکا ہے - چھاؤنی کے ہسپتال میں صرف چند ہندوستانی باقی ہیں - جو سخت مجروح ہیں - شہر کے ارد گرد خاردار تاروں کا لگانا ۱۳ جون کو مکمل ہو گیا ہے - پناہ گزینوں کے کیمپ میں جو لاؤڈ سپیکر لگائے گئے ہیں - اُن کے ذریعہ ہندوستانی راگ سُن کر وہ پناہ گزین بہت خوش ہوتے ہیں ؛

ہلاک شدگان اور مجروحین کی تعداد :- کوئٹہ سب ڈویژن اور ریاست قلات کے دیہات میں ہلاک شدگان و مجروحین کی تعداد جو آج تک معلوم ہو سکی ہے - حسب ذیل ہے - دونو حالتوں میں رقبہ کو طبی امداد دینے سہولت کے لئے حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ؛

کوئٹہ سب ڈویژن - سریاب حلقہ ہلاک شدگان ۱۲۰۶ - مجروحین ۱۴۱۶ - بابیلی ہلاک شدگان ۱۰۸ مجروحین ۲۳ - کچلاغ ہلاک شدگان ۸ مجروحین ۹ - نواحلدار ہلاک شدگان ۷۷ - مجروحین ۲۸ - درانی ہلاک شدگان ۱۰۱ - مجروحین ۱۱۴ - کاسی ہلاک شدگان ۱۰۰ مجروحین ۲۷ ـــــ تمام رقبہ میں پس ماندگان کی تعداد بہ شمولیت مجروحین ۴۱۶۳ ہے ؛

ریاست قلات کے متعلق اعداد و شمار :- مستنگ حلقہ - ہلاک شدگان ۱۴۳۸ مجروحین ۷۱۶ - تری ہلاک شدگان ۱۰ مجروحین ۲۷۵ - نوشکی (؟) آباد ہلاک شدگان ۶۶ مجروحین ۲۳۴ - مسنگر ہلاک شدگان ۱۸۵ مجروحین ۲۸۲ - قلات شہر ہلاک شدگان ۱۱ ـــــ پس ماندگان کی تعداد ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی - مندرجہ بالا اعداد و شمار تصدیق شدہ ہیں - اور غالباً یہ تخمینہ کم سے کم ہے ؛

دس ہزار آدمی پنجاب کو :- دس ہزار سے زائد مہاجرین کوئٹہ اب پنجاب پہنچ چکے ہیں - ان میں سات سو خفیف مجروح ہیں - اور تین چار سو کے قریب سخت زخمی ہیں ؛

زخمیوں کو زیادہ تر لاہور کے ہسپتالوں میں رکھا گیا ہے - ریلیف کے کام کا بھاری بوجھ پنجاب گورنمنٹ پر پڑا ہے - ریڈ کراس سوسائٹی و سینٹ جان ایمبولینس نے گورنمنٹ کو بیش بہا امداد دی ہے - رابوبرٹ آرگنیزیشنوں نے بھی مہاجرین کوئٹہ کو خوراک بہم پہنچانے اور ان کی رہائش اور طبی امداد کے لئے قابل قدر کام کیا ہے - اُنہوں نے مجروحین کی سیوا کے لئے نرسیں اور رضاکار بھی بہم پہنچائے ہیں ؛

سات ہزار ڈیرہ وال مخبوط الحال ہو گئے :- ضلع ڈیرہ غازی خان کا سب سے زیادہ نقصانِ جان و مال ہوا ہے - کیونکہ چھ سات ہزار ڈیرہ والوں کی جانیں کوئٹہ میں تلف ہو گئی ہیں - اس ضلع میں بڑے پیمانہ پر ریلیف کی ضرورت ہے - پنجاب گورنمنٹ نے مصیبت زدگانِ کوئٹہ کی امداد کے لئے جو ایک لاکھ روپیہ دیا ہے - اس کو صوبہ کے مختلف افسروں میں فوری ریلیف کے لئے تقسیم کر دیا گیا ہے - چونکہ نظم و نسق اور ریلیف کا کام تسلی بخش طریق پر ہو رہا ہے - اس لئے اور کوئی رپورٹ شائع نہیں کی جائے گی - تاوقتیکہ کوئی خاص واقعات رونما نہیں ہوتے ؛

بھونچال پروف مکان :-

لندن - ۱۷ جون - آج ہاؤس آف کامنز میں مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے کہا - کہ لارڈ میئر کوئٹہ ریلیف فنڈ کے سلسلہ میں عنقریب ایک میٹنگ بلائی جائے گی - ایک ممبر نے نائب وزیر ہند کی توجہ اس امر کی طرف دلائی - کہ کوئٹہ میں بھونچال پروف مکان بچ گئے ہیں - مسٹر بٹلر نے جواب دیا - کہ گورنمنٹ ہند اس موضوع پر توجہ دے رہی ہے ؛

جالندھر میں سکھ مزدوروں کی بھرتی :-

جالندھر - ۱۷ جون - ڈویژنل ریکروٹنگ افسر جالندھر چھاؤنی میں کوئٹہ میں کھدائی کے لئے مزدوروں کی بھرتی کر رہے ہیں - ٹھیکیدار کو اس مطلب کے لئے پندرہ سو آدمی لائے - جن میں سے ۱۳۰۰ لئے گئے - ایک ہزار اشخاص بھرتی ہونے کے لئے پیش ہوئے - مگر ان میں سے صرف ۱۰ لئے گئے - اس وقت تک ۹۵۰ ریکروٹ بھرتی ہو چکے ہیں - اور ان میں زیادہ سکھ ہیں - ان کی تنخواہ چودہ روپے آٹھ آنے ماہوار ہوگی - کھانا اور کپڑا بھی سرکار کی طرف سے ملے گا - جب وہ کھدائی کے کام میں لگائے جائیں گے - تو انہیں سات روپیہ الاؤنس ملے گا - ان مزدوروں کا پہلا جتھہ ۲۰ جون کو کوئٹہ روانہ ہو جائے گا ؛

سب انسپکٹر پولیس کا قتل :-

ٹیکسلا - ۱۷ جون - معلوم ہوا ہے - کہ سب انسپکٹر پولیس کے قتل کے سلسلہ میں جس شخص کو گرفتار کیا گیا ہے - وہ تھانہ میں داخل ہوا - اور کلہاڑی سے سب انسپکٹر پولیس پر حملہ کیا اور ایک کانسٹیبل کو بھی دھکی دی - بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نے پولیس کے سامنے اقبال جرم کر لیا ہے - مقتول سب انسپکٹر اپنے پیچھے بیوہ - بوڑھی ماں اور کئی بچے چھوڑ گیا ہے ؛

مسز کملا نہرو برلن میں :-

برلن - ۱۷ جون - مسٹر جواہر لال نہرو کو بلوری کی شکایت ہے - اپنی لڑکی مس اندرا نہرو کے ہمراہ پروفیسر انورجینٹ کے مشہور شفاخانہ میں سپیشل علاج معالجہ کے لئے یہاں پہنچ گئی ہیں - کل مسز نہرو کا اپریشن کیا جائے گا ؛

مہاشہ کرشن جی کی کشمیر کو روانگی :-

لاہور - ۱۸ جون - روزانہ "پرتاپ" اور "پرکاش" کے پروپرائیٹر شری مہاشہ کرشن جی بحالیٔ صحت کے لئے منگل وار ۱۸ جون کو سری نگر (کشمیر) تشریف لے گئے ہیں +

مسٹر جنکن کا دفتر دہلی میں :-

نئے فیصلہ کے مطابق سی - آئی - ڈی کی تمام پولیٹیکل برانچ سنٹرل گورنمنٹ کے ماتحت چلی جائے گی - جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے - مسٹر جنکن سپرنٹنڈنٹ سی - آئی - ڈی (پولیٹیکل) کا دفتر دہلی میں منتقل ہو جائے گا - اور ان کے ماتحت تین افسر پنجاب میں کام کریں گے ؛

مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کی تصانیف

گرہستھ جیون رہسیہ (ہندی و اُردو) گرہستھ جیون چار آشرموں برہمچریہ - گرہستھ - وان پرستھ اور سنیاس میں منقسم ہے - ان میں گرہستھ آشرم ہی ادھک کٹھن اور ساتھ آشرم ہے - اس میں ادھک شکشا اور دھرم پر آئیتا کی ضرورت ہے - موجودہ زمانے میں اس پستک کی اہمیت اوشیکتا دیکھ کر سوامی جی نے اس پستک کا نرمان کیا ہے - ہندی ساہتیہ میں کوئی ایسی پستک موجود نہیں - ہر ایک مرد و عورت کو پڑھنا چاہئے - سرل بھاشا - حجم ۴۰۰ صفحے کے لگ بھگ سنہری بڑھیا جلد قیمت ایک روپیہ -

آتم درشن (ہندی) سنسار کے مختلف متوں فلاسفی - درشنوں تھا ساہتیہ میں آتما کے متعلق جتنی بھی تھیوریاں چلی ہیں اُن سب پر اس پستک میں وچار کیا گیا ہے - ہر ایک ادھیائے میں ایک سے ایک بڑھ کر انوکھی باتیں ہیں - حجم ۵۰۰ صفحہ بڑھیا چھپائی قیمت ایک روپیہ - سنہری جلد والی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ؛

مرتیو اور پرلوک موت کیا ہے - مرنے کے بعد کی حالت - موت کے وقت کیوں دکھ ہوتا ہے - بھوت پریت - نرک سورگ - یم لوک کہاں ہیں ؟ کرموں کا پھل کس طرح ملتا ہے - قیمت ہندی ۱۴ - سنہری جلد سوا روپیہ - اُردو ۱۴ ؛

امرت ورشا اس پستک میں مختلف ۱۴۰ وشیوں پر سوامی جی کے منوہر اپدیشوں کا سنگرہ ہے - چھپائی عمدہ - بڑھیا کاغذ - حجم ۳۰۰ صفحہ - ہندی میں قیمت بارہ آنے ؛

آریہ سماج کیا ہے یہ پستک اس لئے لکھی ہے کہ آریہ سماج سے ناواقف پرشوں کو آریہ سماج کے نیموں اور موٹے موٹے سدھانتوں سے واقفیت ہو جائے - قیمت پر چار رعایتہ صرف پانچ آنے (۵؍) ؛

پرانایام ودھی من کو شدھ شریر کو تندرست رکھنے اور ہر قسم کے روگوں اور کمزوریوں سے چھٹکارہ پانے کے لئے پرانایام ہی ایک بہتر طریقہ ہے - قیمت اُردو ۲؍ ہندی ۲؍

ملنے کا پتہ :- راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم - انار کلی - لاہور

کانگرس نے کوئٹہ ریلیف کمیٹی مرتب کر لی

بمبئی - ۱۸ جون - مہاتما گاندھی اور بابو راجندر پرشاد کو گورنمنٹ نے کوئٹہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جس کے کانگرسی حلقوں میں زبردست ناراضگی پھیلا دی ہے - معلوم ہوا ہے - کہ مہاتما گاندھی نے اس پر بہت بُرا مانا ہے - لیکن اس کے باوجود وہ کوئی جارحانہ قدم نہیں اٹھائیں گے - کیونکہ اس طرح مصیبت زدگان کوئٹہ کی امداد کا کام پس پشت پڑ جائیگا - اس سلسلہ میں ورکنگ کمیٹی کانگرس کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں طویل بحث مباحثہ کے بعد فیصلہ کیا گیا - کہ سنٹرل ریلیف کمیٹی کے تمام ممبران کی تعداد ہم کے قریب ہے - مستعفی ہو جائیں - اور ایک نئی ریلیف کمیٹی بنائی جائے - چنانچہ ایک غیر سرکاری ریلیف کمیٹی بنائی گئی ہے جس کے چیئرمین مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی منتخب ہوئے ہیں - مسٹر کے - ایم منشی اور تین دیگر اصحاب وائس چیئرمین - مسٹر راہین کے - پاٹل اور نگین داس آنریری سیکرٹری اور مسٹر ... خزانچی مقرر ہوئے ہیں - کمیٹی چندہ فراہم کر کے اس غیر سرکاری سنٹرل آرگنائزیشن کے سپرد کرے گی - جو صدر کانگرس نے قائم کی ہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوروکل بیٹ سوہنی کا معائنہ

جب شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا سے گوروکل بیٹ سوہنی پہنچا۔ پنڈت دھرم دیو جی نے مجھے سارا گوروکل دکھلانے کی کرپا کی۔ اس پرانت کے اتیرکت دور دور کے ودیارتھی بھی یہاں شکھشا پاتے ہیں۔ خرچ تھوڑا ہے۔ اور برا ہمانیہ پتری و ہیوا اکھنا نردھنوں سے تو کچھ لیا ہی نہیں جاتا۔ اس سنستھا کا بوجھ ادھک تر دانی مہانو بھاووں کے کندھوں پر ہی ہے۔ اس سنستھا کا سمبندھ بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساتھ ہے۔ اس لئے اس کے پربندھ میں تو سندیہ نہیں ہو سکتا۔ مہاتما سیوا رام جی بنشنر سندھیا ہون یگیہ اور پرارتھنا آدی بڑے پریم میں مگن ہو کر کراتے ہیں۔ سٹیشن اس کل کے آچاریہ پنڈت دھرم دیو جی ہیں۔ جو بہت ہی پرشارتھی اور دانشمند کام کرنے والے ہیں۔

اس گوروکل میں پرانی مریادا کے انوسار پڑھائی ہوتی ہے۔ ارتھات سو شکشت برہمی کلاسوں کے برہمچاری چھوٹی سٹر ہینوں کو شکھشا دیتے ہیں۔ ادھیاپکوں میں پنڈت مہندر پرتاپ جی شاستری تتھا پنڈت رام دت جی ترہی ہو گئیا اور پرشارتھ سے پڑھاتے ہیں۔ میں نے سب جماعتوں کی پریکھشا لی۔ کورس سب برہمچاریوں نے بہت اچھی طرح یاد کر رکھا ہے۔ صرف تین برہمچاریوں کو چھوڑ کر سب اچھے نمبر لے کر کامیاب ہوئے۔ اور انعام بھی وہ برہمچاری رہے۔ جو بالکل نئے تھے۔

اب ہال آدی کمرے بہت اچھے بن گئے ہیں۔ ابھی اور بھی کمروں کی ضرورت ہے۔ چار دیواری کا ہونا بھی لازمی ہے۔ ویسے صفائی بہت اچھی ہے۔ بچے سبھیہ اور چتر ہیں۔ ہون یگیہ اور سندھیا بھی نیم پوروک ہوتے ہیں۔ دھرم شکھشا بھی آوشیک ہے۔ پنڈت دھرم دیو جی سویم بچوں میں رہ کر ان کی نگرانی کرتے ہیں۔ اتہ بچوں کو ماتا پتا کا ویوگ پرتیت نہیں ہوتا۔ پرماتما ادھیکاریوں کو بل دیں۔ کہ وہ اس سے ادھک کاریہ کر سکیں۔

(شانتی پرکاش آریہ اپدیشک گورودت بھون۔ لاہور)

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پوتر ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں سے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈی) اکنڑا ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ ۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ ۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور ولائتی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR Trade mark (REGD)

دماغ کی طراوت

ڈابر سامان زیبائش نمونہ کا بکس (Regd)

ہم نے روزینہ استعمال کی کارآمد چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے۔ تاکہ ہمارے ہاں کی مفید اشیاء تھوڑے صرفہ میں آزمائی جا سکیں۔ اس میں حسب ذیل چند آٹھ قسم کے سامان بطریق نمونہ رکھے گئے ہیں۔

۱ دنت مکتا (دانت کا منجن)
۲ کیشن دھونا (سر دھونے کا پوڈر)
۳ کیشن راج (سر کے تیلوں کا راجہ)
۴ ہیلک صابن (خوشبودار دعا آمیز)
۵ بہارن اسنو (خوبصورتی کے واسطے)
۶ بہارن پوڈر (غازہ)
۷ اوڈو بہارن (عطر دل آویز)
۸ ڈابر مسک ٹونڈر (مشک آمیز اسینس)

قیمت فی بکس عہ/ محصول ڈاک ۱۰/

کیشن راج (Regd)

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں وائٹ آئیل مطلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دوسرے تیلوں کی نسبت یہ زیادہ فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں۔ بلکہ دعا آمیز بھی ہے۔ دماغ کو تر و تازہ رکھنے اور بالوں کو مضبوط کرنے میں بے مثل ہے۔ اس سے خشکی اور روسی دفع ہوتی ہے۔ انہی صفتوں کے باعث متعدد نمائشوں سے تمغے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں۔ استعمال کر کے فائدہ اٹھائیے۔

قیمت فی شیشی پندرہ آنے ۱۵/
ڈاک محصول دس آنے ۱۰/
نمونہ کی شیشی صرف تین آنے ۳/
جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے۔

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا

انگوری منقوں سے تیار کردہ

"سکھ سنچارک دراکشاسو"

جسم کو طاقت دینے۔ گوشت و خون بڑھانے۔ چہرہ پر رونق لانے دست صاف کر کے بھوک بڑھانے والی خوش ذائقہ دوا قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ بڑی دو روپیہ۔

ہمارا ہی ایک دراکشاسو ایسا ہے جس کی ۱۵۲ اخباروں نے تعریف کی ہے۔ طلب فرمائیے۔ نمونہ اور فہرست مفت روانہ کی جاتی ہے۔

سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۲

آریہ سماج مدراس کی

مستند انگریزی پستکیں

ستیارتھ پرکاش: ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد۔ نوین سنسکرن۔ بڑھیا کاغذ چھپائی۔ غیر مجلد ۸/ مجلد ۱۲/

دی فونڈیشن ہیڈ آف ریلیجن: شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری کرت۔ انگریزی پڑھے لکھوں کو ویدک دھرم کی سریشٹھتا سمجھانے کے لئے اپوروہ ہے۔ مجلد ۱۲/

دی ٹین پرنسپل آف آریہ سماج: شری پنڈت چموپتی جی کرت۔ اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی ویکھیا کی گئی ہے۔ مولیہ ۱/

دی آریہ سماج: اس اتیتا اپیوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر سے ہوئے ویکھیانوں کا سنگرہ ہے۔ یہ ویکھیان اجمیر ادھشتابدی پر چیدہ چیدہ ودوانوں نے دئے ہیں۔ مولیہ ۱/

دی ویدک کانسٹی ٹیوشن اینڈ ترنجمیا سم: اس میں پنڈت کیشو دیو گیانی نے آریہ اور ہندی سے ہندو سمیتا کو سمجھایا ہے۔ مولیہ ۱/

دی آؤٹ لائنز آف آریہ سماج: شری گیانی جی کرت۔ سکولوں کالجوں آدی میں بانٹنے کے لئے اتینت اپیوگی ہے۔ مولیہ ۱/

پتہ: منتری آریہ سماج مدراس

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورُوکل آیُورویدک فارمیسی

براہمی بُوٹی
ایک مُقوّی سیر دماغ کو طاقت دیتی ہے

چیون پراش
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچّوں کو موٹا تازہ کرتا ہے
کھانسی۔ دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے۔ قیمت للعہ سیر۔

براہمی تیل شیشی
ہو دماغ سر گھومنا۔ مرگی بے خوابی پاگل پن وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے

فہرست ادویات مفت

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

بھیم سینی سُرمہ
ہزاروں مریض اسکی بدولت آنکھیں پا چکے ہیں۔ اس کے استعمال سے آنکھیں تا عمر تندرست رہتی ہیں۔ کھجلی۔ ککرے۔ سُرخی۔ جالا وغیرہ تو چند روز میں ہی دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف تین روپیہ تولہ۔

شریمان جی۔ نمستے۔
آپ کا سُرمہ آنکھوں کے واسطے از حد مفید ہے۔ سوائے اس کے آرام آنا مُشکل ہے۔ براہ مہربانی ایک شیشی جلد بھیج دیں۔
(دستخط) میسرز سیکانگ سٹورس۔ سیکانگ (ابر برما)

جناب مینیجر صاحب نمستے۔
آپ کا سُرمہ نہایت مفید ثابت ہوا۔ اس سے بڑھکر شاید ہی کوئی سُرمہ ہوگا۔ میری عینک لگانے کی عادت چھوٹ گئی۔ نہایت مشکور ہوں۔
(دستخط) نتھو رام دیوان چند بینکرس۔ کرتار پور۔ (جالندھر)

آیُورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گورُوکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ
لُدھیانہ۔ شری پنڈت دھنونت جی النکار اوشدھالیہ کوچہ لاٹو مل — ہردوار۔ شُدھ کھادی بھنڈار۔ موتی بازار
بہاول نگر۔ مہاشہ جیشٹھانند جی آریہ اوشدھالیہ — پشاور شہر۔ مہاشہ برج لال جی کگڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں
شملہ۔ شری پرتھوی چند جی ٹھاکر برادرس لوئر بازار — سُلطانپور لودھی۔ شری سنت رام جی

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی عہ ... فی پرچہ ایک آنہ

SUNDAY 30th JUNE 1935

جلد ۳۱ | اتوار ۱۶ اساڑھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۳۰ جون ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | نمبر ۲۶

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، انت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا ادیت رہنا چاہیے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

رگوید | یجروید

وید امرت

ओ३म् विश्वानि देव सवितर्दुरितानि परासुव। यद्भद्रं तन्न आसुव

(یجروید ادھیائے ۳۰ منتر ۳)

اس پوتر وید منتر کا دیوتا "سوتا" چھند "گایتری" اور ستور "کھنڈ جا" ہے۔ اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ منشیہ کو ہر حالت میں راضی برضا رہنا چاہیے۔ تکبر اور غرور کو چھوڑ کر اپنے اندر سچی انکساری اور فروتنی کا جذبہ دھارن کرنا چاہیے۔ اور ہر وقت یہی وِردِ زبان کرنا چاہیے۔ ع "سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے"۔ نا مہربانوں نے ستایا۔ دھرم گنواتے انہیں خوف خدا نہ آیا۔ فقیروں کو رتبہ سے کام کیا؟ شہرت کی طلب کہاں؟ مقصود وہی ہے۔ جو موجب فلاح ہو سائے......

(देव) دوبہ شکتیوں کے بھنڈار (सवितः) سرو انتریامک پرمیشور! آپ مہان ہیں۔ اور سرو گنوں سے سمپن ہیں۔ سیوک کی طاقت کہاں کہ وہ سرکشی اختیار کرے یا انانیت کا پرستار بنے۔ آپ اپنی اتوٹ دیا اور کرپا سے (विश्वानि) جملہ اقسام کی (दुरितानि) خرابیوں گناہوں دکھدائی مشاغل اور جذبات کا...... (परासुव) ازالہ کریں۔ تاکہ اس سنسار میں رہتے ہوئے ہم اپنی جیون یاترا کو سپھل بنا سکیں۔ اور عاقبت بخیر ہو سکیں۔ نہ صرف جسمانی طور پر راحت کو محسوس کریں بلکہ ذہنی اور روحانی طور پر بھی اپنے آپ کو محفوظ سمجھیں۔ تاکہ زندگی کی جس منزل میں گامزن ہوں سوہاں اپنے آپ کو آپ کا امرت پتر سمجھتے ہوئے راحت حقیقی کو محسوس کریں اور اپنا چلن اور روش ایسی پسندیدہ بنائیں۔ کہ آپ کے منظور نظر بنتے ہوئے ہمیشہ آپ کے حضور میں یہ پرارتھنا کر سکیں کہ پرماتما ہم عاجز ہیں۔ فانی ہیں ہمارا ارادہ خام ہے۔ ہماری عقل محدود ہے۔ اور ہماری تجاویز میں ہر وقت رخنہ کا اندیشہ ہے۔ اس لئے آپ ہمارے لئے (यत्) جو (भद्रम्) سکھدائیک اور کلیان کاری سمجھتے ہیں (तत्) ہی (नः) ہمیں (आसुव) پراپت کرائیے

میں دیوار میرا چارہ کیا۔ جو منڈھ بھاوے تیری ایہا

سام وید | اتھروید

Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج جالندھر کے سماچار

جھانسی کی رانی لکشمی بائی کا بلیدان اُتسو:- آریہ یوک سبھا جالندھر شہر کی طرف سے آریہ سماج مندر اڈہ ہوشیارپور میں ۱۸ / جون کو مہا رانی لکشمی بائی کا بلیدان اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پنڈت تیج پال جی نے مہارانی کی زندگی پر لیکچر دیتے ہوئے اور بادشاہ کی سلطنت جوٹی پر دیویوں کے ایمان کے واقعات کو بتلاتے ہوئے دیویوں سے پُرزور اپیل کی کہ وہ نوجوان بنیں۔ اور اپنے اندر مہارانی لکشمی بائی جیسی طاقت پیدا کریں جس سے کسی غنڈے کو ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی بھی جرأت نہ ہو۔ اور سارا ہی دیش اور دھرم کے لئے ان کی بے نظیر قربانی سے سبق سیکھنے کے لئے کہا۔ بعد میں پروفیسر دیش بندھو جی اور کنیا مہاودیالیہ کی کنیاؤں نے دیر رس کے بھجن گائے۔ پھر مسٹر لیکھ متا نتا بائی جی، پرنسپل کنیا مہاودیالیہ نے جو کہ جلسہ کی صدر تھیں۔ اپنی تقریر میں حاضرین سے اپیل کی کہ وہ کبھی بھی نہ مٹنے والی دیش بھگتی کی سچی لگن پیدا کریں اور سوادیشی چیزوں سے پیار کریں۔ کہا آج کل ایسے تہواروں کو ہندوستان کے کونے کونے میں جوش و خروش سے منانے کی اشد ضرورت ہے۔

سنگیت مہاودیالیہ جالندھر شہر:- یہ ودیالیہ جس کے آچاریہ بھگت منگت رام جی ہیں۔ جالندھر شہر میں کافی عرصہ سے قائم ہے۔ بہت سے استری اور پُرش آپ سے سنگیت کی ودیا پراپت کر کے اپنا نام پیدا کر چکے ہیں۔ اور کئی ایک نے تو سنگیت پر بڑی مقبول عام کتابیں بھی شائع کی ہیں۔

۱۶ / جون ۱۹۳۵ء کو آپ کے ودیالیہ سے ایک اور شاگرد جگدیش چندر جی ودیا حاصل کر کے نکلے ہیں۔ اور اُنہوں نے گورو دکھشنا کی رسم ادا کی۔ پہلے ہون یگیہ سے کارروائی شروع ہوئی پھر سنگیت ہوا۔ اور اس کے بعد جگدیش چندر جی نے گورو جی کے چرنوں میں گورو دکھشنا بھینٹ کی۔ جس کے جواب میں آچاریہ جی کی طرف سے پنڈت تیج پال جی نے اُپدیش دیتے ہوئے تین باتوں پر زیادہ زور دیا:-

۱ سداچار ۲ آریہ سماج کی سیوا کا خیال اور ۳ ایسے اشخاص کو جو فیس وغیرہ نہ دے سکتے ہوں۔ بغیر کسی فیس کے اُسی پریم سے سنگیت سکھاؤ جس پریم سے کہ فیس دینے والوں کو سکھاؤ۔

اس کے ساتھ ہی جگدیش چندر جی کو سنگیت رتن کی ڈگری دی گئی۔ اسی موقع پر پروفیسر دیش بندھو جی کو بھی سنگیت بھوشن کی ڈگری دی گئی۔ حاضرین میں مٹھائی تقسیم کرنے کے بعد کارروائی ختم کی گئی۔ حاضرین میں ممبران آریہ سماج کے علاوہ شہر کے معزز اصحاب شامل تھے۔

(رام لال آرگنائزر آریہ یوک سبھا جالندھر شہر)

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

پیش بکرمی نووید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ

موتی پاک (رجسٹرڈ) معجون مروارید

جن عورتوں کو اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔ ان کو جب حمل کا پتہ لگے۔ اسی وقت اس دوائی کو شروع کر کے اول تو کل زمانہ حمل تک رہنا اس کے آخیر تک جسمیں حمل گرتا ہے اس دوائی کو کھانا چاہئے۔ اکسیر دوائی ہے۔ نہ صرف حفاظت حمل کرتی ہے بلکہ بعد از زچہ و بچہ کو کئی امراض سے محفوظ رکھتی ہے بے نظیر چیز ہے ہزاروں اس سے فائدہ حاصل کر چکے ہیں قیمت اکنیا دس روپے آدھ پاؤ پانچ روپے۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۳۲ لاہور

پنجاب پراونشل ہریجن کانفرنس

پنجاب دلت اُدھار سبھا لاہور کے زیر اہتمام موضع منناوالی میں ایک عظیم الشان ہریجن کانفرنس مورخہ ۲۹- اور ۳۰ / جون ۱۹۳۵ء مطابق ۱۵- اور ۱۶ / اساڑھ سمت ۱۹۹۲ کو منعقد ہونی قرار پائی ہے۔ کانفرنس کے پردھان پد کو مہتہ جیمنی جی ودیک مشنری نے سوشوبھت کرنا سویکار کر لیا ہے۔ جن کی زیر سرکردگی ہریجنوں کے لئے مخصوص پروگرام مرتب کیا جائے گا۔ اس اوسر پر آریہ سماج کے پرسدھ اُپدیشک اور بھجنیک تشریف لاویں گے۔ ہریجنوں کی سماجک دارمک وغیرہ کو سدھارنے اور اُن کی بہتری کے دیگر وسائل پر وچار کیا جائے گا۔ علاقہ کی مختلف آریہ سماجوں نے اس میں حصہ لینا منظور کر لیا ہے۔ استقبالیہ کمیٹی میں کثیر تعداد میں ممبران بھرتی ہو رہے ہیں۔ ہریجنوں کے پریمیوں اور آریہ ہندو بھائیوں کو موضع منناوالی آ کر کانفرنس کی رونق کو بڑھانا چاہئے۔

نوٹ:- ۱ ہریجنوں سے کسی قسم کی فیس داخلہ نہیں لی جاوے گی۔

۲ منناوالی قلعہ سوبھا سنگھ سے ۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

۳ بھوجن کا پربندھ رشی لنگر میں کانفرنس ہذا کی طرف سے ہوگا۔

نویدک

(۱) رائے صاحب ڈاکٹر نند لال پردھان استقبالیہ کمیٹی پنجاب پراونشل ہریجن کانفرنس منناوالی

(۲) ماسٹر جگت رام اُپ " " " " " " "

(۳) ماسٹر بنارسی داس " " " " " " "

(۴) مہاشہ جریجیو پلیڈر جنرل سکرٹری " " " " " "

(۵) " راجا رام سنگھ " " " " " " "

جاٹ ور کی ضرورت

جاٹ خاندان کی سولہ سالہ سوشکشت کنیا کے لئے جو مڈل تک آریہ سماج اسکول انگریزی پڑھی ہوئی ہے۔ اور گھر کے کام کاج دستکاری سلائی کے کام میں بخوبی واقف ہے۔ ایک جاٹ خاندان کے کنوارے برسر روزگار یا تعلیم یافتہ ۲۵ سال آریہ وچار کے نوجوان کی ضرورت ہے۔ اضلاع جالندھر۔ لدھیانہ اور ہوشیارپور کو ترجیح دی جائے گی۔

معرفت ۳۱/۱۷ سوبابرن روڈ۔ پوسٹ الون رنگون (برما)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر بھیج دیں گے۔ بیں کا کرایہ ہمارے ذمہ سوام نقد۔ گز بیڈ مانڈ بنک کی معرفت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

دیو سماج کا اندرونی پول کھولنے والی کتب

دیو سماج کی اندرونی تصویر اُردو	۴
دیو سماج سے سوالات	۱/
اشتہاری دھرم	۱/
خدائی بمب	۶/
ہوائی جنگ	۶/
آسمانی گولہ	۴/
اگنی	۴/
کپتان ڈاکو	۳/

ملنے کا پتہ:-
وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

نواب صاحب تاج پور کی گرفتاری

کراچی - ۲۶ جون - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ریاست تاجپور کے نواب کو برطانوی پولیس نے گرفتار کیا ہے - نواب موصوف پر الزام یہ ہے کہ اُس نے ایک بنئے کی خوبصورت بیوی کو اپنے حرم میں لانے کی کوشش کی لیکن غیر مستند بیانی رضامند نہ ہوا - اس پر بیان کیا جاتا ہے کہ نواب نے اس پر گولی چلادی - برطانوی پولیس نے نواب کو زیر حراست کر لیا - اس واقعہ سے بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے - تاجپور سندھ میں ایک چھوٹی سی ریاست ہے ؛

آریہ بھائیوں کو سوچنا :- آریہ سماج

گورودت بھون لاہور کا سپتاہک ست سنگ الوار شام کو ۷½ سے ۹½ بجے تک گورودت بھون کی گراؤنڈ میں ہوا کرتا ہے - جس میں بہت کافی تعداد میں بھائی - بہن اور بچے شامل ہوا کرتے ہیں - گورودت بھون کے نزدیک رہنے والے بھائی بہنوں کو اس ست سنگ سے لابھ اُٹھانا چاہیے ؛

(نرنجن ناتھ)

ملتان سے - ۵۰ بھنگی کوئٹہ کو :-

ملتان - ۲۵ جون - سنا گیا ہے کہ ملتان میونسپلٹی نے ۵۰ بھنگیوں کو کھدائی کے کام کے لئے کوئٹہ بھیجا ہے ؛

ایک سادھو لڑکی کو اُٹھا لے گیا :

جالندھر - ۲۴ جون - جالندھر کے نزدیک ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک سادھو گیا - سارا دن بھیک مانگتا رہا - لوٹ جاتی دفعہ ایک چار سالہ ہریجن لڑکی کو لے اُڑا - راستہ میں لڑکی کو پیاس لگی - تو سادھو اُسے پانی پلانے لگا - لڑکی رو رہی تھی - گاؤں کے جاٹوں کو کچھ شبہ ہوا - اُنہوں نے لڑکی سے پوچھا - تو اُس نے بتایا کہ وہ کھیل رہی تھی کہ سادھو اسے اٹھا لایا ہے - جاٹوں نے لڑکی سادھو سے چھین لی - اور اسے اُس کے والدین کے پاس پہنچا دیا ؛

لائل پور میں معمولی بارش :- لائل پور

۲۴ جون - یہاں گرمی بہت بڑھ گئی تھی - آج صبح آسمان پر بادل چھا گئے - اور تھوڑی سی بوندا باندی ہوئی - جس سے گرمی قدرے کم ہو گئی ہے - گزشتہ سال کی نسبت گرمی بہت زیادہ ہے ؛

زبردستی قبضہ کرنے پر گرفتاری :-

امرتسر - ۲۵ جون - گوردوارہ ...صاحب ضلع امرتسر کی زمین پر زبردستی قبضہ کرنے کے الزام میں پولیس ...

بلوچستان ایمرجنسی ایڈمنسٹریشن ریگولیشن کا اجراء

شملہ - ۲۶ جون - برٹش بلوچستان (ایمرجنسی ایڈمنسٹریشن) ریگولیشن ۱۹۳۵ء کے نام سے بلوچستان میں زلزلہ سے پیدا شدہ ہنگامی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ریگولیشن جاری کیا گیا ہے سرکاری اعلان میں اس امر کو واضح کر دیا گیا ہے - کہ وائسرائے نے آرڈیننس جاری نہیں کیا - بلکہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۷۱ کے ماتحت گورنر جنرل باجلاس کونسل کے حکم سے ریگولیشن جاری کیا گیا ہے - آرڈیننس گورنر جنرل باجلاس کونسل نہیں بلکہ گورنر جنرل جاری کرتا ہے - ریگولیشن اس تاریخ سے نافذ ہوگا - جس تاریخ کا مقامی گورنمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا کے گزٹ میں اعلان کرے گی - اُمید کی جاتی ہے - کہ اس قسم کا اعلان فوراً شائع ہو جائے گا ؛

ریگولیشن کی رو سے ریلیف اور معاوضہ کے متعلق دفعات مستقل ہوں گی - باقی دفعات گورنمنٹ کے اعلان کے بعد ایک سال تک نافذ العمل رہیں گی - یہ بھی معلوم ہے - کہ ریگولیشن پر آج سے عمل درآمد شروع ہو جائے گا - مقامی گورنمنٹیں گورنمنٹ ہند کی منظوری سے وقتاً فوقتاً ریگولیشن کی میعاد میں توسیع کر سکتی ہیں - جو ۶ ماہ سے زیادہ نہیں ہوگی - ریگولیشن میں مقامی گورنمنٹوں کو اختیار دیا گیا ہے - کہ وہ پبلک اور پرائیویٹ جائیداد کی حفاظت اور پبلک کی صحت اور آرام کے لئے قواعد بنا سکتی ہے ؛

ان قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کو دو سال قید جرمانہ یا دونو سزائیں بیک وقت دی جا سکتی ہیں - اور جو لوگ ان اختیارات کے استعمال میں رکاوٹ ڈالیں گے - اُنہیں چھ ماہ قید جرمانہ یا دونو سزائیں اکٹھی دی جائیں گی - ۳۰ مئی کے بعد سول اور فوجی حکام کی طرف سے جو احکام جاری کئے گئے ہیں - ان تمام پر یہ ریگولیشن حاوی ہوگا ؛

ریگولیشن کے ماتحت کوئی اوّل درجہ کا مجسٹریٹ مقدمات کی سرسری سماعت کر سکے گا - اور سزایابی کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہو سکے گا - ریگولیشن کوئٹہ میں ناپسندیدہ اشخاص کے داخلہ کو روکنے کے لئے جاری کیا گیا ہے ؛

نابالغ لڑکی سے شادی :- جبل پور

۲۴ جون - اغوا شدہ نابالغ لڑکی کی شادی کر لینے کے جرم میں سات اشخاص کو جن میں دولہا بھی شامل ہے - سیشن جج گوالیار نے ایک ایک سال قید کی سزا دی ہے ؛

تناولی میں ہندو مسلم فساد :-

تناولی - ۲۴ جون - پولیس کے بروقت مداخلت سے تناولی میں ہندو مسلم فساد ہونے سے رک گیا - بیان کیا جاتا ہے - کہ ایک ہندو کی ارتھی کا جلوس مسجد کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ مسلمانوں نے باجہ بجائے جانے پر اعتراض کیا - ہندوؤں نے ارتھی کو زمین پر رکھ دیا - اور ہندو اور مسلمان بھاری تعداد میں جمع ہو گئے - اطلاع موصول ہونے پر سب انسپکٹر پولیس مسلح کانسٹیبلوں کا ایک دستہ لیکر موقع پر پہنچ گیا - پولیس کو دیکھ کر ہجوم منتشر ہونا شروع ہو گیا - اور ارتھی کو پولیس کی زیر نگرانی شمشان بھومی میں پہنچایا ؛

حکومت کے خلاف دعوے :-

کراچی - حادثہ کراچی کے سلسلہ میں سید محمد اسلم بیرسٹر کراچی نے بذریعہ کلکٹر کراچی وزیر ہند کے نام ایک نوٹس بھیجا ہے - جس میں اُنہوں نے اپنے ایک مؤکل کے لڑکے کے قتل ہو جانے کی بنا پر ۱۵ ہزار روپیہ کا مطالبہ کیا ہے - نوٹس کی میعاد دو ماہ ہے - اس کے بعد دعوے دائر کیا جائے گا - نوٹس کی نقول حکومت بمبئی کے ہوم ممبر - چیف سیکرٹری اور سٹی مجسٹریٹ کو بھی بھیجی گئیں - اور اسی قسم کے چند نوٹس دیگر لوگوں کی طرف سے بھی دیئے گئے ہیں ؛

گرڈھ شنکر میں زبردست آندھی :-

۲۳ جون کو ۳ بجے بعد دوپہر گڑھ شنکر میں اس قدر زور سے آندھی آئی - کہ نزدیک بیٹھا ہوا آدمی بالکل دکھائی نہیں دیتا تھا - گویا دن کے وقت اندھیری رات کا نظارہ تھا - بعد میں قدرے بارش بھی ہوئی ؛

اٹلی کی لیگ سے علیحدگی ؟

لنڈن - ۲۶ جون - ابے سینیا اور اٹلی میں پھر نازک حالات پیدا ہو گئے ہیں - سر سڈنی بارٹن برطانوی سفیر مقیم ادیس ابابا کی رخصت منسوخ کر دی گئی ہے - تاکہ تازہ ترین واقعات سے اپنی گورنمنٹ کو مطلع کرتے رہیں ؛

روما سے "ایڈوانس" کا سپیشل نامہ نگار بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے - کہ حکومت اٹلی اس امر کا فیصلہ کر چکی ہے - کہ ابے سینیا کے معاملہ میں لیگ کے فیصلہ کو اگر وہ ابے سینیا کے حق میں ہوا - تو منظور نہیں کرے گی - اور اگر اسے منظور کرنے کے لئے مجبور کیا گیا - تو وہ لیگ سے بھی علیحدہ ہو جائے گی ؛

مدراس میں ایک اور لاء کالج :- مدراس

۲۵ جون - مدراس بار کے چند ممبر ایک نیا لاء کالج کھولنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں - ان کا خیال ہے - کہ مدراس لاء کالج میں جس طریقہ سے لیکچراروں کو بھرتی کیا جاتا ہے - اس نے انسٹی ٹیوشن کے تعلیمی معیار کو بہت گرا دیا ہے ؛

اشتہار زیر آرڈر ۵ - رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بحکم ٹھاکر موہن سنگھ صاحب نائب ناظم ضلع املوہ ریاست نابھہ

نرنجن سنگھ و لبھ سنگھ نابالغان پسران رام سنگھ زمیندار ساکنہ جھابل بسر پرستی مسماۃ شیاموں والدہ خود مدعیان +

بنام سادھو رام سنگھ پسر ٹیکو بالو رام - سادھو رام پسران آتما رام کھتری ساکنہ اخیاں مدعا علیہم +

دعویٰ استقرار حق اراضی ۲ بیگھہ کھیوٹ نمبر ۴۰ - ۴۱ - اور ۵۳ جمعبندی سنہ ۱۸۹۰ء

ہرگاہ درخواست و بیان حلفیہ مدعیان سے ظاہر ہے کہ رام سنگھ مدعا علیہ پر معمولی طریق سے تعمیل سمن ہونی مشکل ہے - لہٰذا اشتہار حاضری مدعا علیہ مذکور الصدر بتاریخ ۲۴ ہاڑ سمت ۱۹۹۲ جاری کیا جا کر مشتہر کیا جاتا ہے کہ تاریخ مقررہ ۲۴ اساڑھ سمت ۱۹۹۲

کو بوقت ۸ بجے صبح حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کرو - بصورت دیگر تمہارے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی - نیز یہ وجہ بھی ظاہر کرو کہ سماعت دعویٰ بصیغہ مفلسی میں تم کو کیا اعتراض ہے آج ۸ ہاڑ سمت ۱۹۹۲ کو بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہوا ؛ (دستخط حاکم و مہر عدالت)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سب انسپکٹر اور کانسٹیبل معطل :-

سرگودھا - ۲۵ر جون - ایک زیر سماعت قیدی اندر سنگھ کے فرار ہو جانے کی وجہ سے ایک سب انسپکٹر اور ایک کانسٹیبل کو معطل کر دیا گیا ہے۔ قیدی کو دیگر دو کروں کے ساتھ باہر سے سرگودھا لایا جا رہا تھا۔ اسے دوبارہ گرفتار کر لیا گیا ہے +

سر بازار سنگدلانہ قتل :-

امرتسر ۲۵ر جون - گزشتہ رات نو بجے کے قریب چوک منا سنگھ میں ایک براہمن مسمی رسد ہو کر بان سے ہلاک کر دیا گیا - حملہ آور فرار ہو گئے ہیں اور ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکے - واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں کہ بھگتا نامی سوڈا واٹر والے کی ایک شخص ہری سنگھ کے ساتھ دشمنی تھی - کیونکہ بھگتا نے کسی فوجداری مقدمہ میں ہری سنگھ کے خلاف شہادت دی تھی - اور اسے سزا ہو گئی تھی - گزشتہ رات ہری سنگھ معہ اپنے دو ساتھیوں کرتار سنگھ اور شنگارا سنگھ کے بھگتا کی دوکان پر گیا - اور اسے ہلاک کر دینے کی دھمکی دی - بھگتا کے باپ نے اسے بمشکل بچا لیا - بازار میں خوف و ہراس پھیل گیا - اور لوگوں نے اپنی دوکانیں بند کر دیں - لوگ ڈر کے مارے نزدیک نہ جاتے تھے - اسی اثنا میں بھگتا کا نوکر سدھو وہاں پہنچ گیا - اس نے انہیں وہاں سے چلے جانے کو کہا - تو وہ لاٹھیوں سے اس پر ٹوٹ پڑے - سدھو بھاگ نکلا - لیکن حملہ آوروں نے اس کا تعاقب کیا اور اسے پکڑ کر چھرے سے اس کی گردن کاٹ ڈالی - پولیس قاتلوں کی تلاش میں ہے +

انگلستان میں شدت کی گرمی :-

لنڈن - ۲۵ر جون - برطانیہ میں گرم لو چل رہی ہے - گزشتہ شب ۱۸۷۱ء کے بعد گرم ترین رات تھی - لنڈن میں کم از کم درجہ حرارت ۶۶ تھا - آج دوسری رات ہے کہ ۱۸۷۱ء کے بعد گرمی کا ریکارڈ مات ہو گیا ہے - جن کو بہت سے مکانات پر درجہ حرارت بہت ہی زیادہ ہوتا ہے - کل بمابیجن میں ۸۸ درجہ اور لنڈن میں ۸۶ درجہ تھا - گرمی کی شدت سے چند اموات بھی ہوئی ہیں :-

اردو سبھا کی طرف سے مشاعرہ :-

لاہور - ۲۵ر جون - مولانا حامد علی خان ایڈیٹر ہمایوں سکرٹری اردو سبھا نے اطلاع دی ہے کہ ۲۹ر جون کی شام کو ۶ بجے یونیورسٹی ہال میں سبھا کے زیر اہتمام ایک نہایت عالیشان بزم مشاعرہ منعقد ہوگی - اس کی صدارت آنریبل سر شہاب الدین فرمائیں گے - پنجاب کے مشہور شعراء اپنا کلام سنائیں گے - داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا - تمام آمدنی کوئٹہ ریلیف کو دی جائے گی +

کوئٹہ پیڑت سہائتا

آریہ سماجوں سے آوشیک نویدن

دھن سنگرہ کا کاریہ :- جیسا کہ سماچار پتروں اور پور سد ہیجی سبھا کی اپیل دوارہ آپ کو گیات ہو چکا ہے - اس سبھا نے کوئٹہ پیڑتوں کی سہائتا کا کاریہ اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے - کوئٹہ سے بھونچال کی آپتی کا سماچار آتے ہی سبھا نے پنڈت گیان چند جی کی ادھیکشتا میں سویم سیوکوں کی ایک ٹولی کوئٹہ کو بھیج دی تھی - انہوں نے وہاں پہنچ کر پیڑتوں کی سہائتا کا کاریہ بڑے پریشرم اور لگن سے کیا - دو ہزار سے اوپر خرچ آیا - پیڑتوں کو وستر دیئے گئے - جنہیں نقد دھن دینے کی آوشیکتا تھی انہیں نقد دھن بھی دیا گیا - لاہور ریلوے سٹیشن پر کوئٹہ سے آئے ہوؤں کی سیوا اور سہائتا کی گئی - اور اناتھ نتھا اسہائے استریوں کی رکھشا کا کاریہ بھی کیا گیا ہے :-

اس پرکار اس آپتی سمبندھی ترنت کرنے والا کاریہ لگ بھگ سماپت ہو چکا ہے - اب سب سے بڑا کاریہ جس کی ادھک آوشیکتا ہے - اور جس کے لئے ان گنت دھن چاہئے - وہ ہے - وہاں کے اناتھ بچوں کی رکھشا - پالن پوشن اور ودھواؤں کی سہائتا - آپ کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ دھن سنگرہ کا کاریہ بڑی لگن اور اتساہ سے جاری رکھیں - اور جتنا دھن پراپت ہوتا جائے - وہ سبھا کے کاریالیہ گورو دت بھون لاہور میں بھیجتے جائیں :-

اسہائے استری تتھا بچوں کی سوچی بنانا :- آپ کے یہاں کوئٹہ سے بچے ہوئے جو اسہائے استری پرش تتھا بچے پہنچے ہوں - ان کی ایک سوچی تیار کر کے اس کاریالیہ میں بھیجنے کی کرپا کریں - اور اس میں یہ لکھنے کی کرپا کریں - کہ آپ کے آریہ سماج نے ان کی سہائتا کا کیا کیا کاریہ کیا ہے - جن اسہائے استری پرشوں تتھا بچوں کو اب بھی کچھ سمے تک اور سہائتا کی آوشیکتا ہے - ان کی نامآولی بھیجنے کی کرپا کریں - جس میں اس بات کا ورنن ہو - کہ کس کس کو کس کس پرکار کی سہائتا کی آوشیکتا ہے :-

سمپتی کی پراپتی کے لئے سرکار سے پرامرش :- ان سجنوں سے گیات کر کے ایک سوچی اس پرکار کی بنا کر بھیجنے کی کرپا کریں - جس سے گیات ہو کہ ان کے پاس کتنی سمپتی کس کس پرکار کی تھی - جس سے وہ بھونچال کے کارن ونچت ہو گئے ہیں - جائیداد کی واپسی کے لئے دستیش چھپے ہوئے فارموں پر جو سکتے پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کاریالیہ سے پراپت ہو سکتے ہیں - ڈپٹی کمیشنر - کلکٹر - یا پولیٹکل ایجنٹ سے پرارتھنا کریں +

چھاتر ورتیاں :- یدی کوئی ودھوائیں ایسی ہوں جو پڑھ لکھ کر اپنی آجیوکا پراپت کرنا چاہیں - تو انہیں اس سبھا کی اور سے چھاتر ورتیاں بھی شکشا دی جائیں گی - اسی پرکار جو ودیارتھی سکولوں یا کالجوں میں پڑھ رہے تھے - اور ان کے ماتا پتا کے اس گھٹنا میں مر جانے کے کارن اب وہ بے بس سہارے ہو گئے ہیں - انہیں بھی اپنی شکشا کو پورن کرنے کے لئے اس سبھا کی اور سے یتھا شکتی چھاترورتیاں دی جائیں گی - آپ کے یہاں یدی ایسی کوئی ودھوا دیوی یا ودیارتھی ہو - تو آپ انہیں سبھا سے چھاترورتی پراپت کر کے شکشا جاری رکھنے کی پریرنا کیجئے :-

مہیلا آشرم :- یدی کوئی استریاں ایسی ہوں جن کا کوئی بھی آشرا نہ رہا ہو - تو ان کی رکھشا آدی کے لئے لاہور میں ایک مہیلا آشرم بنایا جائے گا - جس میں ان کے پالن پوشن تتھا انہیں کوئی شلپ سکھا کر جیو کا کمانے کے یوگیہ بنانے کا پربندھ کیا جائے گا +

ٹھاکر دت شرما وید پردھان } کوئٹہ ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - لاہور
گیان چند آریہ سیوک منتری }

آوشیکتا ہے

آریہ کنیا پاٹھشالہ سہارنپور کے لئے ایک سیوا بھاوی انوبھوی ودھوا آریہ پرمڈل ٹرینڈ نارمل یا انٹرینس پاس ادھیاپکا کی آوشیکتا ہے - سنسکرت جاننے والی کو ترجیح دی جائے گی - پرارتھنا پتر بہت جلد من تکھت پتہ پر آنے چاہئیں - اور کم سے کم ویتن جو منظور ہو - اس میں درج کریں +

مینیجر بابو ہر پرشاد ریٹائرڈ سرکل انسپکٹر پولیس خالاپور - سہارنپور

ایک ہی لڑکی کی دو براتیں :-

مراد آباد - ۲۴ر جون - یہاں کی ایک برات کے بغیر دلہن واپس آنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ برات بڑی شان و شوکت سے گئی - مگر جب منزل مقصود پر پہنچی - تو اس کا استقبال ہوا - اور نہ کسی نے کھانا کھلایا - اور براتیوں کو خود سارا انتظام کرنا پڑا - دوسرے روز اسی گھر میں ایک اور برات آ گئی - اور لڑکی اس برات کے دولہا کے ساتھ بیاہ دی گئی - اور پہلی برات کو بغیر دلہن کے واپس آنا پڑا - کہا جاتا ہے کہ لڑکی کے والد نے پہلی برات کا دولہا پسند کیا ہوا تھا - اور ماں نے دوسری برات کا - لڑکی کی ماں غالب آ گئی - اور اس کی پسند کے لڑکے کے ساتھ بیاہ کر دیا گیا ہے - اس واقعہ سے بہت سنسنی پھیلی ہوئی ہے - امید ہے - کہ معاملہ عدالت تک جائیگا :-

انیس دن کے بعد زندہ نکالا گیا :-

امرتسر ۲۴ر جون - کوئٹہ سے ایک تار موصول ہوا ہے کہ گیانی ارجن سنگھ جو امرتسر کے رہنے والے ہیں - ۱۹ دن کے بعد ملبہ کے نیچے سے زندہ نکالے گئے - سردار صاحب نہایت کمزور ہو گئے تھے +

ہندو طلباء کے مطالبات منظور :-

مالیر کوٹلہ - ۲۴ر جون - مالیر کوٹلہ کالج کے ہندو طلباء نے جو ہڑتال کر رکھی تھی - اس کا فیصلہ ہو گیا ہے - وزیر تعلیم نے ہندو سبھا کے لیڈروں کو بلا کر کہا - کہ ہڑتالی طلباء کے مطالبات جائز ہیں - اور ان تمام کو منظور کیا جاتا ہے - اس پر طلباء نے ہڑتال کھول دی +

چلتی گاڑی میں ۱۲ چوریاں :-

لائل پور - ۲۴ر جون - ریلوے پولیس گوجرانوالہ نے گوجرانوالہ کے قریب ایک گاؤں میں چھاپہ مار کر سات اشخاص کو گرفتار کیا ہے - اور ان کے پاس سے چلتی گاڑی میں تقریباً ایک درجن چوریوں کا مال برآمد کیا ہے :-

کلکتہ میں بارش :-

کلکتہ - ۲۵ر جون - مغربی بنگال میں جس میں کلکتہ کو بھی شامل سمجھنا چاہئے - آج سے مون سون موسم شروع ہو گیا ہے - علی پور کے میٹریالوجیکل ڈائرکٹر سین کی بھی رائے ہے - کل کلکتہ میں کچھ بوندا باندی ہوئی - اور سارا دن آسمان ابر آلود رہا :-

بوڑھے کی شادی :-

بلگہ ۲۴ر جون - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ یہاں کا ایک بوڑھا جس کی عمر تقریباً ۶۰ سال کی ہے - اور جس کی پہلی بیوی موجود ہے - پھر سے دوسری شادی کرانے لگا ہے :-

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۱۶۔ اساڑھ سمت ۱۹۹۲

"کوئٹہ دِوس"

شری یت بابو راجندر پرشاد پردھان کوئٹہ سنٹرل ریلیف کمیٹی نے ایک اپیل شائع کی ہے۔ کہ سارے بھارت ورش میں ۳۰ جون ۱۹۳۵ء کو "کوئٹہ دِوس" منایا جائے۔ "اس دن ہلاک شدگان کی آتماؤں کے لئے پرارتھنا کی جائے۔ اور تمام مصیبت زدگان کے لئے گہری ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔ نہ صرف یہی بلکہ ان کی امداد کے لئے روپیہ بھی اکٹھا کیا جائے"۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ بھارت ورش کی جملہ کانگرس کمیٹیاں اس آرڈیننس کے انوسار "کوئٹہ دِوس" کو پوری شان سے مناتے ہوئے اس مقصد کی پورتی کا بھی یتن کریں گی جس سے یہ دِوس منائے جانے کی تجویز کی گئی ہے۔ لیکن ہم آریہ سماجیوں کے لئے جو بات زیادہ وچارنے کے یوگیہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم اس دِوس کو کس طریق سے منائیں جس سے آریہ سماج کے نکتۂ خیال سے یہ دِوس مفید ثابت ہو سکے۔ یہ سچ ہے کہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے "کوئٹہ ڈسٹرکٹ فنڈ" قائم کیا ہے۔ اور اس سے مصیبت زدگان کی فوری ضروریات کو پورا کرنے کی یتھا شکتی کوشش کی ہے۔ لیکن جس بات کی انتہائی آوشیکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم یہ دیکھیں۔ کہ ہم نے ان لوگوں کی مستقل ضروریات کو پورا کرنے کا کیا یتن کیا ہے؟

سب سے پہلے جو بات از حد ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم یہ دیکھنے کی کوشش کریں۔ کہ مصیبت کی وسعت اور مقدار کتنی ہے۔ اس سمبندھ میں بھارت ورش کی ان جملہ آریہ سماجوں کا جن کے علاقہ کے لوگ کوئٹہ کے زلزلہ سے زخمی ہوئے ہیں یا بے سہارا و بے بس ہو گئے ہیں۔ یہ فرض مقدم ہے۔ کہ وہ ایسے اشخاص کی مکمل فہرستیں تیار کریں۔ وہ دیکھیں کتنے ایسے بڑھے پُرش اور استریاں ہیں۔ جن کا بڑھاپے کا کمانے والا سہارا گزر گیا ہے۔ کتنی ایسی بیوہ استریاں ہیں۔ جن کے سر کے تاج ان کو داغ مفارقت دے گئے ہیں۔ کتنے ایسے بچے اور بچیاں ہیں۔ جن کو (maintain) کرنے والا کوئی موجود نہیں رہا۔ اور کتنے ایسے اشخاص بالغ اور نابالغ ہیں۔ جو کہ عدیم البینہ ہیں۔ یا ودھرمیوں کے پنجہ میں پھنس گئے ہیں۔ جب ایسی فہرستیں تیار ہو جائیں۔ تو پھر ان کے بعد ہم کو یہ دیکھنا پڑے گا۔ کہ ہم ان مصیبت زدگان کا کشٹ کس طرح دور کر سکتے ہیں؟ اس بارہ میں حکومت کی طرف سے جو فہرستیں تیار ہوتی ہیں۔ وہ ہمارے لئے چنداں مفید نہیں۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ ان فہرستوں کو تیار کرنے والے غرض دوست ودھرمیوں نے جو سرکاری ریلیف سوسائٹیوں میں گھس گئے ہیں۔ ہندو جاتی سے پورا پورا انصاف نہ کیا ہو۔ اور کئی لاوارث ہندو دیویوں اور بچوں کو ایسے ہاتھوں میں سونپ دیا ہو۔ جہاں ہندو نکتۂ خیال سے ان کا رکھا جانا مناسب نہیں۔ خاص کر اس حالت میں جب کہ پچھلے دنوں ہم نے ایسے حادثات کے متعلق سنا تھا۔ کہ بعض مقامات پر غنڈوں نے بے سہارا دیویوں اور بچوں کو عدیم البینہ بنانے کی بھی جسارت کی تھی۔ اور اگر ہندو رضاکار اور آریہ ویر وقت پر خبردار نہ ہو جاتے۔ تو عین ممکن تھا۔ کہ ان کے دھرم پر ڈاکہ پڑ جاتا۔ جب اس قسم کی فہرستیں تیار ہو جائیں۔ تو پھر آریہ سماجوں۔ آریہ ویر دلوں اور دوسری ہندو سبھاؤں اور قسم کی سنستھاؤں کا فرض ہے۔ کہ وہ جس قدر مصیبت زدگان کے کشٹ کو دور کرنے میں مفید ہو سکتی ہیں۔ اس کے متعلق آریہ ریلیف کمیٹی کو سوچنا دے دیں۔ تاکہ کمیٹی سہایتا کے کام کو کسی منظم طریق سے سر انجام دینے کے قابل ہو سکے۔ اور کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے۔ کہ فلاں ہندو گھرانہ کی لاوارث دیوی یا یتیم بچہ اپنی جاتی کی بے اعتنائی کی وجہ سے دکھ اٹھا رہا ہے۔ اور مصیبت کے دن پورے کر رہا ہے۔ کیونکہ اس وقت ایک بھی دیوی اور بچہ کا بے سہارا رہنا یا ایسی کا شکار بننا ساری آریہ جاتی کی آن کو داغ لگانے والا ہے۔ اور اس ساکھ کو داغ لگانے والا ہے۔ جسے آج تک آریہ جاتی نے محفوظ رکھنے کی کوشش کی ہے۔

تیسری بات جس کی طرف ہم آریہ جنتا کی توجہ مبذول کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہے بے روزگار لوگوں کے لئے روزگار مہیا کرنا۔ کوئٹہ سے کئی ایسے اشخاص واپس آئے ہیں۔ جو کہ وہاں ہزاروں اور سینکڑوں میں کھیلتے تھے۔ اور درجنوں لوگوں کا پالن پوشن کرنے والے تھے۔ لیکن زلزلہ کے ایک ہی جھٹکا سے خود دوسروں کے دستِ نگر ہو گئے ہیں۔ اور اس وقت حیران اور پریشان ہیں۔ کہ کس طرح دن کٹی کریں۔ یا اپنے بال بچوں کی پرورش کا بوجھ اٹھائیں؟

سرکاری ملازم تو حکومت سے روزگار کی توقع بھی رکھ سکتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جن کا پرائیویٹ کاروبار یا پرائیویٹ ملازمت تھی۔ وہ اس وقت تک اپنی زندگی کو مفید اور باعزت نہیں بنا سکتے۔ جب تک کہ پرماتما کا کوئی صاحبِ استعداد پُرش ان کی سہایتا کے لئے آگے نہ بڑھے یا ان کی درست رہنمائی نہ کرے۔ اس لئے آریہ جنتا کے ہر ایک فرد کا جس کے پاس دوسروں کو روزی مہیا کرنے کی کوئی سبیل ہے۔ یہ مقدم فرض ہے۔ کہ وہ کوئٹہ کے پیڑتوں کو ہر حال میں اسی طرح ترجیح دے۔ جس طرح کہ حکومت اقلیتوں کے تحفظ کی آڑ میں ان کو اکثریتوں پر ترجیح دیتی ہے۔ اور اس وقت تک دم نہیں لیتی۔ جب تک سروسز وغیرہ میں ان کا تناسب پورا نہیں کر لیتی۔ یہ سچ ہے۔ کہ آریہ جاتی کے ذرائع اتنے وسیع نہیں۔ جتنے حکومت کے ہیں۔ لیکن پھر بھی فارغ البال جنتا اس قابل تو ضرور ہے۔ کہ جہاں وہ اپنے منہ میں لقمہ ڈالتی ہے۔ وہاں دوسرے حاجت مند اشخاص کی شکم پُری کرنے کا بھی کوئی ڈھنگ نکالے۔

اس کے بعد جو معاملہ زیادہ اہم ہے۔ وہ اس سمپتی کا نکلوانا ہے۔ جو کہ اس وقت کوئٹہ کے نیچے مدفون ہے۔ گو سرکار نے محدود تعداد میں کئی لوگوں کو اپنے خرچ پر کوئٹہ میں جا کر کھُدائی کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ لیکن عین ممکن ہے۔ کہ کئی ایسی دیویاں اور بچے ہوں۔ جو کہ نہ تو خود پڑھے لکھے ہوں۔ اور نہ ہی کوئی دوسرا شخص ان کی طرف سے باقاعدہ (claims) کرنے والا ہو۔ اس لئے جملہ آریہ بھائیوں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ ایسے (claims) کو کرنے کا مناسب پربندھ کریں۔ اور ایسی کوشش کریں جس سے کسی بھی دیوی یا بچہ کی جائیداد کسی بے بسی یا کمزوری کی وجہ سے ..... (Unclaimed) مشتہر نہ کی جائے۔ اور سرکاری متعلقات کا جزو نہ بنائی جائے۔ بلکہ ان کے جائز وارثوں کے حوالہ کی جائے۔ جن کا اس سمپتی پر جائز اور قانونی حق ہے۔ اگر جنتا خود اس کا مناسب پربندھ نہ کر سکے۔ تو پھر مناسب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ ریلیف کمیٹی کی وساطت سے یہ کام سر انجام دیا جائے۔ اور اس وقت تک دم نہ لیا جائے۔ جب تک حق داروں کو ان کا جائز حق نہ دلا دیا جائے۔

سب سے اہم اور آوشیک بات جس کی طرف آریہ جنتا کو زیادہ دھیان دینا چاہئے وہ ہے۔ بلوچستان میں وید پرچار کا مناسب پربندھ کرنا۔ کوئٹہ کا سماج مندر جو لاکھوں سے تیار ہوا تھا۔ وہ مسمار ہو چکا ہے۔ اور اب جبکہ کوئٹہ از سر نو آباد ہو گا۔ اسے دوبارہ بنانے کے لئے بہت سے روپیہ کی ضرورت پڑے گی۔ کوئٹہ میں نئے آباد ہونے والے آریہ پُرشوں سے جن کی سبیلِ روزگار غیر یقینی ہو گی۔ یہ توقع کرنا کہ وہ اپنی کوششوں سے ویسا ہی سماج مندر پھر بنوا لیں گے۔ سخت دشوار ہے۔ دوسرے مقامات اور پرانتوں کے آریہ بھائیوں کو یہ بوجھ اپنے کندھوں پر لینا پڑے گا۔ اور پوری سرگرمی اور اُتساہ سے اٹھانا پڑے گا۔ کیونکہ کوئٹہ اپنی جغرافیائی حیثیت سے سارے برٹش بلوچستان کا نہ صرف پرتی ندھی ہے۔ بلکہ کئی لحاظ سے خواہ وہ سیاسی ہوں۔ یا اقتصادی۔ سارے بلوچستان کی جان ہے۔ وہاں وسط ایشیا تک سے سوداگر آتے ہیں۔ اس کا ایران تک تجارت کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے کوئٹہ میں اگر آریہ سماج کا دوبارہ اپنا مضبوط مرکز قائم ہو جائے۔ تو اس سے نہ صرف بلوچستان کے اندر ہی بلکہ قرب و جوار کے ممالک میں بھی وید کا سندیش پھیلایا جا سکتا ہے۔ اور جو علاقہ جات وید مارگ سے بے لکھ ہیں۔ ان کو وید بھگوان کا امرت پلانے کا پربندھ کیا جا سکتا ہے۔

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اٹھایئے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

قادیان شریف کے "محکمۂ کارِ خاص" کی تجارتی کارگزاریاں

ہم آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے خلفاء کا اس لئے ملاح ہیں۔ کہ وہ بعض اوقات اپنے لطیفے اور واقعات سناتے ہیں

حیرانگی ہے۔ اور سمجھو کہ ایک انسان دنیاداری میں حد سے زیادہ کامیاب بن سکتا ہے۔ گو میری یہ بدقسمتی ہے۔ کہ میں فطرت سے ہی درویش صفت ہوں۔ اور استاد حافظ کی طرح منافق اشخاص کی خاطر اپنا بخارا اور سمرقند لٹا چکا ہوں۔ اور نہیں جانتا کہ اب اپنی گودڑی کس ماخذی کے لئے لٹاؤں گا؟

مکرمی قادیانی خلیفہ صاحب کبھی ہنسی مذاق میں بھی ذیل کا مزیدار واقعہ سنایا کرتے تھے:۔ "مثل مشہور ہے۔ کہ کوئی کشمیری جیٹھ ہاڑ کے دنوں میں دھوپ میں بیٹھا تھا۔ ایک شخص پاس سے گزرا۔ تو وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا۔ "یہاں ذرا سایہ میں آجاؤ۔ دھوپ میں کیوں جل رہے ہو؟" وہ کشمیری کہنے لگا۔ "میں سایہ میں تو آجاتا ہوں۔ مگر مجھے کیا دوگے؟" ":

("الفضل" - ۲۲/ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۹)

"پیغام صلح" والے یونہی دوہائی مچاتے ہیں۔ کہ قادیان شریف میں کارِ خاص کا دفتر کھلا ہوا ہے۔ اور وہ موجودہ خلیفہ صاحب کے زیر اہتمام بڑی خوبصورتی سے اپنا فرض ادا کر رہا ہے۔ اور وہ اپنی دوہائی کے ثبوت میں ذیل کے خفیہ سرکلر کا حوالہ دیتے ہیں۔ جو کہ قادیانی جماعتوں کے نام جناب خلیفہ قادیان کے وزیرِ خارجہ یعنی ناظر امورِ خارجہ کی طرف سے جاری ہوا۔ اور جس میں یہ اہم ہدایت درج تھی۔ کہ:۔

"اپنے علاقہ کی سیاسی تحریکات سے پوری طرح واقف رہنا چاہئے۔ اور کانگرس کے اثر کے بڑھنے اور گھٹنے سے مرکز (قادیان) کو اطلاع دیتے رہیں۔ اگر کوئی سرکاری افسر سیاسی تحریکوں میں حصہ لیتا ہو یا کانگرسی خیالات رکھتا ہو۔ تو اس کا بھی خیال رکھیں۔ اور یہاں (قادیان) اطلاع دیں":

(پیغام صلح - ۷/ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

خیر یہ تو ہدایت تھی۔ جو ہر قادیانی کو موصول ہوئی۔ لیکن سوال ہوتا ہے۔ کہ قادیان شریف میں اس طریق سے جو اطلاعات پہنچتی تھیں۔ وہ حکومت کو کس طرح پہنچائی جاتی تھیں؟ اس کے متعلق ہمارے مکرمی دوست خلیفہ صاحب ذیل کا لاثانی واقعہ بیان فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ گورنمنٹ کے ایک سیکرٹری شملہ میں جاتے ہوئے میرے پاس آئے۔ میں نے

اُنہیں کہا۔ کہ آپ کی ہر بات کانگرس کے پاس پہنچتی رہتی ہے۔ آپ کو بھی کوئی ایسا انتظام کرنا چاہئے۔ کہ ان کی باتیں آپ کو پہنچتی رہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ آپ کو یہ کس نے بتایا ہے۔ کہ ہم نے کانگرس میں اپنے آدمی نہیں رکھے ہوئے؟ ہماری باتیں انہیں پہنچتی رہتی ہیں۔ اور ان کی باتیں ہمیں معلوم ہوتی رہتی ہیں":

("الفضل" - ۲۲/ نومبر ۱۹۳۴ء)

قادیان کارِ خاص کے ہیڈ کی سرگرمی صرف بات چیت تک ہی محدود نہ تھی۔ بلکہ تحریری بھی تھی۔ چنانچہ ہمارے مکرمی دوست خلیفہ قادیان یوں اس گتھی کو سلجھاتے ہیں:۔

"عدم تعاون کی تحریک کے دنوں میں کئی ہندوستانی افسروں نے کانگرس کو مخفی امداد دی۔ اور جو لوگ کانگرس کی مخالفت کرتے تھے۔ انہیں دھمکایا اور ڈرایا۔ کہ تم پالیٹکس میں دخل دیتے ہو۔ چنانچہ مجھے جب بعض واقعات معلوم ہوئے۔ تو اس وقت میں نے لارڈ اردن کو لکھا۔ کہ آپ کے بعض افسر اس قسم کے ہیں۔ جو کانگرس کی تحریکات کا مقابلہ کرنے سے بھی اپنے آدمیوں کو روکتے اور اسے پالیٹکس میں دخل قرار دیتے ہیں۔ جس کا صاف یہ مطلب ہے۔ کہ وہ کانگرس کے مؤید ہیں":

("الفضل" - ۲۲/ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۰)

جب "پیغام صلح" والوں کو قادیان کے محکمۂ کارِ خاص کی سرگرمیوں سے حسد آیا۔ تو انہوں نے عجیب پیچ و تاب کھائے۔ اور قادیانیوں کو بدنام کرنا شروع کر دیا۔ تو خلیفہ قادیان کے سرکاری گزٹ نے ان سرگرمیوں کے متعلق یہ معصومانہ تاویل پیش کی:۔

"نظارت خارجہ کے اس اعلان کا مقصد یہ ہے کہ ایسے ہندو سرکاری افسر جو کانگرسی خیالات رکھتے ہوں۔ ان کے متعلق اطلاع دی جائے۔ تاکہ ان کی طرف سے اگر مسلمانوں پر جو کانگرس کی موجودہ تحریک سے علیحدہ ہیں۔ کسی قسم کا ناجائز دباؤ ڈالا جائے۔ تو اس کے انسداد کرنے کی کوشش کی جا سکے":

("پیغام صلح" - ۷/ جون ۱۹۳۵ء)

وہ "پیغام صلح" والے قادیانیوں کو بدنام کر رہے تھے۔ اور خلیفہ قادیانی ذیل کا رونا رو رہے تھے:۔

"بہرحال لوگ ہم سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ گویا ہم انگریزوں سے مل کر ان کے حقوق کا نقصان کر رہے ہیں۔ اور اس غصہ میں وہ ہمارے خلاف چالیں چلتے ہیں":

("الفضل" - ۲۲/ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۰)

جب "پیغام صلح" والے سوکنوں کی طرح ان کے خفیہ خطوط کو مشتہر کر دیتے تھے۔ تو پھر ذیل کی مرثیہ خوانی شروع ہو جاتی تھی:۔

"ہمیں معلوم ہے۔ کہ ڈاک خانہ کے عملہ میں سے بہت سے لوگ کانگرسیوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ اور وہ خطوط کھول کر پڑھ لیتے ہیں۔ تاکہ اگر کوئی اہم بات ہو۔ تو کانگرس کو اس سے آگاہ رکھا جا سکے":

("الفضل" - ۲۲/ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۹)

لیکن سوال ہوتا ہے۔ کہ قادیان میں خلیفہ صاحب نے جس کارِ خاص کے محکمہ کی سرپرستی کی۔ اس سے قادیان والے کیا فائدہ اٹھاتے تھے۔ اور کس طرح اپنی آنریری خدماتِ حسنہ کی تشہیر کیا کرتے تھے؟ اس کا جواب بھی ہم ان واقعات سے دینا چاہتے ہیں۔ جن کا اظہار یا ارتکاب خود قادیانیوں کی طرف سے ہوگا۔ اور ہوگا بھی بڑے ہی معجزانہ طریق سے گویہ علیحدہ امر ہے۔ کہ یہ طریق محمدی بیگم کے آسمانی نکاح کی طرح فسخ ہونے کے بغیر نہ رہتا تھا:

خلیفہ صاحب خود ہی الہامی زبان سے اس بارہ میں یوں ہماری مدد فرماتے ہیں:۔

"ہمارا ہی ایک عزیز تھا۔ گو اس سے جدی رشتہ تو نہیں۔ مگر بعض اور رشتوں کے لحاظ سے اس سے ہمارا تعلق ہے۔ ایک دفعہ تحصیلداری کے لئے اس نے نام پیش کیا۔ اور سلسلہ کے کارکنوں نے اس کی سفارش کی۔ کہ اس خاندان سے حکومت کے پرانے تعلقات ہیں۔ اس نوجوان کا اگر خیال رکھا جائے۔ تو اچھا ہوگا۔ خصوصاً جبکہ وہ ذاتی طور پر بھی قابل ہے۔ مگر انگریز ڈپٹی کمشنر نے اتنی تکلیف بھی گوارا نہ کی۔ کہ اس کا نام بھجوا دیتا۔ [illegible]

امیدواروں کے نام بھجوا دئے۔ جو صرف حاشیہ نشینی کا امتیاز رکھتے تھے۔ اس کے بعد کمشنر سے کہا گیا۔ کہ اب آپ کو اختیار ہے آپ چاہیں تو بلا سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے ہمارے عزیز کو بلا لیا":

("الفضل" - ۲۲/ نومبر ۱۹۳۴ء)

گویا جو کام ڈپٹی کمشنر نے نہ کیا۔ وہ کمشنر نے کر دیا۔ خلیفہ صاحب اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں:۔

"خود پنجاب گورنمنٹ میں بھی ایسے افسر ہیں۔ جو ہمیشہ ہمارے ساتھ وفاداری کا سلوک کرتے چلے آئے ہیں۔ اور جب کبھی ہمیں مشکلات پیش آئی ہیں۔ انہوں نے ہمارا ساتھ دیا ہے۔ اور جب انہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ حکام ہمارے متعلق ناواجب سختی سے کام لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے اس کا ازالہ کیا ہے":

("الفضل" - ۲۲/ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۵)

مرکز زبردست ہے۔ بقول مسٹر کھوسلہ سیشن جج وہ مرتد کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ لیکن جب کوئی ادنیٰ سی ہی تگ و دو کرتا ہے۔ تو اس کا میاب ہونا یا نہ ہونا اس کے مقامی حالات پر منحصر ہے لیکن مذاق یہ ہے۔ کہ وہ بھی مرزائی وفاداری کی دیرینہ روایت کا ہی ڈھول پیٹتا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق خلیفہ صاحب ذیل کا مزیدار واقعہ پیش کرتے ہیں:۔

"ایک دوست نے لکھا ہے۔ کہ وہ ایک دفعہ پبلک پراسیکیوٹر کے سلسلہ میں سب انسپکٹری کے لئے بطور امیدوار پیش تھے۔ لاہور کے سینیئر سپرنٹنڈنٹ مسٹر ہارڈنگ کے سامنے جب انہوں نے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں احمدیہ جماعت میں سے ہوں۔ اور احمدیہ جماعت وہ ہے۔ جو حکومتِ برطانیہ کی ہمیشہ وفادار رہی ہے۔ تو مسٹر ہارڈنگ نے کہا۔ میں احمدیہ جماعت کی وفاداری کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا":

("الفضل" - ۲۲/ نومبر ۱۹۳۴ء)

صرف یہی نہیں۔ کہ اس وفاداری پر مرزائی سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لئے ہی تگ و دو کرتے ہیں۔ بلکہ وہ اس ذلیل کونے والی وفاداری کی آڑ میں اپنی تجارت بھی چمکانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کا واقعہ خود زبانِ حال سے بول رہا ہے:۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"اس انتناء میں کہ مرزا صاحب کی ایک قادیانی منسوماگرمی کی ایک خفیہ چٹھی ہمارے ہاتھ لگ گئی۔ جو بحیثیت انگریزوں کے نام بھیج گئی تھی۔ جس میں درج تھا۔ کہ ہماری جماعت کی تعداد ۔ ۔ ۔ ہم اکھٹے ہم اپنے خلیفہ کے حکم کے ماتحت کانگرسی تحریک کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور سلطنت انگلشیہ کے لئے اپنی زندگیوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے آپ ہمارے ایرانی قانون خریدیں۔"

("پیغام صلح" - ۷ جون ۱۹۳۶ء)

نیا پینترہ - جب قادیانیوں نے یہ دیکھا کہ ان کی وفاداری کی نسبت مقامی حکام کی نظروں میں کوئی قیمت نہیں۔ تو قادیانی امام کو اپنے دفتر خارجہ کو ہدایت کرنی پڑی۔ کہ وہ اب پینترہ بدلے۔ چنانچہ ذیل کی اہم سطور مشتاق دوجہ کا ثبوت دیتی ہیں:-

"جماعت کی خدمات سے خود فائدہ اٹھانے کی سعی کرنا بہت معیوب بات ہے۔ اس قسم کی غلطی جماعت کے ایک اور دوست نے بھی کی تھی۔ وہ لائل پور کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے کسی ذاتی مفاد کے لئے ڈپٹی کمشنر کے سامنے جماعت کی وفادارانہ خدمات پیش کیں۔ اور چونکہ آدمی مخلص تھے۔ اس لئے انہوں نے مجھے بھی لکھ دیا۔ کہ میں نے ڈپٹی کمشنر کو یہ کہا ہے۔ میں نے انہیں فوراً لکھا۔ کہ یہ آپ نے سخت غلطی کی ہے۔ آپ ڈپٹی کمشنر کے پاس جائیں۔ اور اس سے کہیں۔ کہ میں نے جو کچھ کہا۔ وہ غلطی سے کہا۔ اور یہ کہ میرے لئے ایسا کہنا جائز نہ تھا۔ یعنی قومی خدمات سے کسی فرد کو فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یہ بار بار مرکزی افسروں کا کام ہے۔ کہ وہ حکام کے کانوں میں یہ بات ڈالتے رہیں۔ کہ حکومت سے تعاون اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنیوالوں سے نیک سلوک ہونا چاہیئے۔ تاکہ یہ مشترک ان کے جذبات اطاعت کو بیدار کرتے میں محرک ہو۔"

("الفضل" - ۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء - صفحہ ۶)

ازلی تو ڈی - خلیفہ صاحب بیان فرماتے ہیں۔ کہ:-

"جب میں بچہ تھا۔ اور ابھی میں نے ہوش ہی سنبھالا تھا۔ اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے گورنمنٹ کی وفاداری کا یہ سبق سنا تھا۔ اور اس حکم پر اس قدر پابندی سے قائم رہا کہ ہیں۔ ۔ ۔ جن ہی جو کرو۔"

بخشی جی کی سپتری کی کامیابی

ہمیں یہ خبر سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ پنجاب ہائی کورٹ کے فاضل جج جسٹس بخشی ٹیک چند جی ایم۔ اے کی سپتری کماری ساوتری دیوی نے امسال ایم۔ اے کا سنسکرت کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور لطف کا مقام ہے۔ کہ کماری جی نے بی۔ اے تک سنسکرت نہیں لی تھی۔ بی۔ اے کے بعد آپ کو خیال آیا۔ کہ ایم۔ اے سنسکرت میں پاس کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے تھوڑی سی تیاری کے ساتھ ایم۔ اے کے سارے سنسکرت کے کورس پڑھ ڈالے۔ اور امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ہم کماری جی کی کامیابی پر جہاں ان کو ودھائی دیتے ہیں۔ وہاں ان کے پوجنیہ ماتا پتا کو بھی اس بات کی ودھائی دیتے ہیں۔ کہ ان کی سپتری نے پنجاب یونیورسٹی کی ساری تاریخ میں ایک ایسی قابل تقلید مثال قائم کر دی ہے۔ جس سے نئی نسلیں پورا پورا لابھ اٹھائینگی +

بھگوان دیانند کا خاندان

آریہ سماج کے پرونک بھگوان دیانند کے خلاف جب ان کے معترضوں کو کوئی اعتراض نہیں سوجھتا۔ تو وہ ان کے خاندان کے متعلق زبان درازی سے کام لے کر اپنے سینے کا جلا ۔ نکالتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی بھگوان کے خاندان کے اپاسک نہیں۔ بلکہ ان کے اوصاف حمیدہ کے پرستار ہیں۔ جن سے وہ جگت گورو دکھلانے کے مستحق بنے۔ ایک سچے آریہ کی نظر میں بھگوان کا جنم اس منوراتری کو ہوا۔ جبکہ ان کو اصلی گیان کا بودھ ہوا۔ باقی رہا خاندان۔ ایک آریہ سماجی یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ بھگوان کا پتا وہ پرم دیو پرماتما ہے۔ جس نے ان کو شوراتری کی رات کو سچے شیو کی کھوج میں لگا دیا۔ اور ان کی ماتا گایتری ہے۔ جس کا آ ۔ ۔ ۔ انہوں نے اپنے آچاریہ مہرشی درسوامی درجانند جی کے اپدیش پر سنسار ماتر کو بلانے کے لئے اپنا جیون ارپن کر دیا +

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں +

(مینیجر)

"۔ ۔ اپنے گہرے دوستوں سے بھی اس بارہ میں اختلاف کیا۔ حتیٰ کہ اپنی جماعت کے لیڈروں سے اختلاف کیا۔"

("الفضل" - ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

"پرکاش" کا ورجانند انک

ایڈیٹر "پرکاش" نہیں چاہتا کہ آریہ جگت بھگوان دیانند کے پوجنیہ آچاریہ منی ورسوامی ورجانند مہاراج کو بھول جائے۔ اس لئے اس کا یہ نشچیہ ہے کہ وہ اس سال سوامی جی مہاراج کی سمرتی میں "پرکاش" کا ایک خاص انک نکال کر یہ ثابت کرے۔ کہ آریہ جگت رشی رن کو پورا کرنا جانتا ہے۔ شری سوامی شنکر آچاریہ کے دل میں جو شردھا شری کمارل بھٹ کی تھی۔ اس سے کہیں گنا زیادہ شردھا بھگوان دیانند کے دل میں اپنے اور نیر گورو کی تھی۔ اور یہی کارن ہے۔ کہ بھگوان نے اپنے گورو کے آدیش پر اپنا جیون سنسار کے ادھار کے ارپن کر دیا۔ اب ہم آریہ سماجیوں کا یہ فرض اولین ہے۔ کہ ہم ویدک ویاکرن کے سوریہ منی ور درجانند کی سمرتی میں اپنی شردھا کے پھول چڑھا کر یہ ثابت کریں۔ کہ جس مہاپرش نے ہمیں مہرشی دیانند جیسا جگت گورو دیا۔ وہ اس یوگیہ ہے۔ کہ آریہ جگت کا بچہ بچہ اس کی یاد پر اپنا سب کچھ نثار کرنے کو تیار ہے۔ ہمیں وشواس ہے۔ کہ آریہ جگت اس ادیش کی پورتی میں ہمیں ہر پرکار کا سہیوگ دیگا +

حیدر آباد میں شاستر ارتھ

حیدر آباد (دکن) ایک اسلامی ریاست ہے۔ اس نے پچھلے دنوں اپنی بعض کارروائیوں سے آریہ جگت میں خاص شہرت حاصل کر لی ہے۔ اب یہ سنکر ہمیں ایک گونہ اطمینان ہوا ہے کہ وہاں کی انتظامیہ حکومت نے حیدر آباد میں آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کے درمیان شاستر ارتھ کی اجازت دے دی ہے۔ اصولاً شاستر ارتھ کا ہونا جائز ہے۔ لیکن اگر مذکورہ شاستر ارتھ میں حصہ لینے والے پنڈت صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ کہ انہوں نے ایک اسلامی ریاست میں ہندو تہذیب و تمدن کا مذاق نہیں اڑانا تو زیادہ اچھا ہوگا۔ برٹش انڈیا میں سناتن دھرمیوں اور آریہ سماجیوں کے باہمی شاستر ارتھوں کا جواثر ہوتا ہے۔ اس کی طرح ایک اسلامی ریاست میں نہیں ہو سکتا کیونکہ برٹش انڈیا کے مقابلہ پر ریاستوں کی رائے عامہ زیادہ تر گھٹیا ہوتی ہے۔ اور حکومت کے لحاظ سے مطلق العنانی کا زیادہ زور ہوتا ہے۔ اس لئے جو بھائی حیدر آباد میں شاستر ارتھ کا انتظام کریں۔ ان کو اپنی ذمہ داری کا خاص خیال رکھکر ایسی کوشش کرنی چاہیئے جس سے ایک اسلامی ریاست میں ہندو جاتی کے باہمی اختلافات کسی دوسرے پانسگر رنجی کا موجب ثابت نہ ہوں +

پنجاب پراونشل ہریجن کانفرنس

ہندوستان کے ان باقی پرانتوں کی نسبت جہاں کہ ہندو جنتا کی کثرت ہے۔ پنجاب میں ہریجنوں کا ادھار ایک کٹھن سمسیا بن چکا ہے۔ کیونکہ یہاں کے ہریجن ودھرمیوں کی اکثریت کی وجہ سے غیر ہندو رسم و رواج کے عادی ہو چکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آریہ سماج کا یہ فرض ہے کہ وہ اس سمسیا کو حل کرے۔ یہ ہرش کا مقام ہے۔ کہ پنجاب دلت ادھار سبھا نے اس سمسیا کو حل کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اور اس کے زیر اہتمام قلعہ سوبھا سنگھ سے ۹ میل کے فاصلہ پر موضع منتاولی میں ایک عظیم الشان ہریجن کانفرنس ۲۹ و ۳۰ جون کو مہتہ جیمنی جی کی صدارت میں منعقد ہونے والی ہے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ اس کانفرنس میں ان وسائل و ذرائع پر بخوبی وچار کیا جائیگا۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے سارے پرانت کے ہریجنوں کی سماجک و آرتھک دشا اتنی اُنت ہو سکے کہ وہ ودھرمیوں کا شکار نہ ہو سکیں۔ اگر اس کانفرنس کے بعد پنجاب کے دوسرے اضلاع میں کسی نہ کسی موزوں مقام پر اس قسم کی کانفرنسیں منعقد کرنے کا سلسلہ جاری ہوتا رہا۔ تو ہمیں وشواس ہے۔ کہ پنجاب کے +

(اردو و ہندی)

بھگتی درپن

جیب میں رکھنے لائق

ایڈیشن کا جیبی مجلد

یہ نت نیم کا خوبصورت گٹکا ہے۔ روزانہ مطالعہ کے لئے اسے اگر آریوں کا جیب بک کہا جائے تو نامناسب نہ ہوگا۔ اس میں جیون کی سپھلتا کے سادھن۔ نتیہ کرم۔ آریہ سماج کے سدھانت۔ آریہ جیون کی ترقی کے لئے سنہری نیم۔ آریہ پرب پدھتی۔ سندھیا کیوں کرنی چاہیئے؟ ویدک سندھیا۔ پرارتھنا اور بھجن۔ ہوم یگیہ۔ ایشور اپاسنا۔ پرارتھنا مہرشی دیانند کے اپکار۔ شدھی پرویش پدھتی۔ آریہ سماج کے کام کا وستار۔ آریہ سماج کی ورتمان گھٹنائیں۔ وواہ پر گانے لائق چھند۔ یوگ کے آسن۔ سوادھیائے کے نیم۔ سبھاشت رتناولی وغیرہ ۴۵ مضامین پر روشنی ڈالی گئی ہے شام صبح گانے لائق ایشور پرارتھنا اور اپاسنا کے بھجن اس میں درج کئے گئے ہیں بھگتی مارگ کے یاتریوں۔ آریہ سماج اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی دیگر سنستاؤں (آریہ کمار سبھا وغیرہ) کے سبھاسدوں۔ استری پرشوں اور پاٹھشالاؤں کے ودیارتھیوں کیلئے دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ اور موکش روپی پرم کلیان کی پراپتی کیلئے جن باتوں کا جاننا و یاد رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ان کا اس گٹکا میں بھلی پرکار ورنن کیا گیا ہے۔ براتوں میں تقسیم کی جا رہی ہے۔ جہیزوں میں دی جا رہی ہے نت سوادھیائے کی چیز ہے۔ دو رنگوں میں چھپا ہوا ۲۸ چتروں سے سوسجت ہے ۔ ۔ ۵۰۰ صفحوں کا سندر گٹکا ہے۔ سنہری کپڑے کی جلد سمیت قیمت ہندی دس آنے۔ اردو دس آنے +

دیگر ہر قسم کی دھارمک کتابیں منگوانے کے لئے ذیل کا پتہ نوٹ کرلیں مفصل فہرست کتب مفت طلب کریں +

راجپال اینڈ سنز مالکان سرسوتی آشرم و آریہ پستکالیہ - انارکلی - ہسپتال روڈ - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شریعت بل

دہلی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک مسلمان ممبر نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک ایسا مسودہ قانون پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کی رُو سے مسلمانوں کے تمام مقدمات کا فیصلہ شریعت کی رُو سے کیا جائے۔ محرک کی پشت پر اسمبلی کے دیگر ۲۴ مسلم ممبران بھی ہیں۔ پیشتر اس کے کہ محرک اس قسم کا کوئی بل اسمبلی میں پیش کرے۔ وُہ اتنا تو صاف کر دے۔ کہ کیا اس شریعت بل میں آیت رجم کو بھی جس کی رُو سے اسلام کو خیرباد کہہ کر دُوسرے مذاہب میں جانے والے لوگوں کو سنگسار کئے جانے کا حکم ہے۔ شامل کیا جائے گا؟ اگر ایسا ہے تو ہمارے خیال میں ایسے بل کا اسمبلی میں نہ پیش کیا جانا ہی انسب ہے۔ کیونکہ اس قسم کا بل عقیدہ کی شخصی آزادی کے راستہ میں ایک بدترین قسم کا روڑا ہے۔ اور کسی عیسائی یا ہندو کا اس قسم کے بل کی حمایت کرنا ناممکن ہے۔

لارڈ ہیڈلے چل بسے

لنڈن سے ۲۳ / جون کو یہ اطلاع آئی ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں نے جس لارڈ ہیڈلے کا کچھ سال ہوئے۔ اس غرض سے پبلک مظاہرہ کیا تھا۔ کہ ایک بڑا بھاری خاندانی لارڈ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا ہے۔ وُہ چل بسا ہے۔ بتلایا جاتا ہے۔ کہ لارڈ صاحب ۱۹۱۳ء میں کلمہ گو بنے تھے۔ اور کچھ عرصہ سے بیمار ہونے کی وجہ سے لنڈن کے ایک مقامی نرسنگ ہاؤس میں اُن کا اپریشن کیا گیا تھا۔ چونکہ اپریشن سے مرض میں افاقہ نہ ہوا۔ اس لئے اُن کی موت ہو گئی۔ ہمیں جہاں لارڈ صاحب کی موت پر دلی افسوس ہے وہاں یہ بھی اُمید ہے۔ کہ پچھلے دِنوں لنڈن میں مسجد بنانے کے سلسلہ میں اُنہوں نے جو روپیہ جمع کیا تھا۔ اُس کا حساب یا تو بیباق کر گئے ہوں گے۔ یا اپنے ورثاء اور جانشینوں کو یہ تاکید کر گئے ہوں گے۔ کہ وُہ مسجد کے لئے جمع شُدہ رُوپیہ کا کوڑی کوڑی کا حساب شائع کر دیں۔ تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے۔ کہ ایک انگریز مسلمان بن کر مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی کو خطرہ میں ڈال گیا ہے۔

تعلیمی درسگاہوں میں بدچلنی

کُوں طویل عرصے یہ شکایت چلی آتی ہے۔ کہ سکولوں میں پڑھنے والے لڑکوں میں بدچلنی بڑھ رہی ہے۔ اور اس کے ذمہ دار بعض حالتوں میں تو اُستاد ہیں۔ جو کہ رکھشک کی بجائے بھکشک ثابت ہوتے ہیں۔ اور بعض میں وُہ ناپسندیدہ اشخاص ہیں جن کو سکولوں کے لڑکوں سے مختلف حالتوں میں واسطہ پڑتا ہے چنانچہ جب اس شکایت کی طرف پچھلے دنوں وزیر تعلیم پنجاب کی توجہ مبذول کی گئی۔ تو اُن کی تحریک پر ڈائریکٹر محکمہ تعلیم نے انسپکٹروں، ہیڈ ماسٹروں کے نام کچھ ہدایات جاری کی ہیں۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ اگر بدچلنی کا کوئی واقعہ ہو جائے تو فوراً اُنہیں اطلاع دی جائے۔ اور اگر کسی ٹیچر کو بدچلنی کی وجہ سے کسی سکول سے برخاست کیا جائے۔ تو اس ٹیچر کو کسی اور سکول میں ملازم نہ رکھا جائے +

ڈائریکٹر صاحب کی مذکورہ ہدایت تو خوش کُن ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اگر بدمعاشی کی وبا پھیلانے والے اُستادوں کے سوائے ایسے دُوسرے ناپسندیدہ لوگ ہوں جن کا طلباء کے ساتھ کبھی نہ کبھی حالات میں واسطہ پڑ جاتا ہے۔ تو پھر اِن کا تدارک کیسے کیا جائے۔ ہمارے خیال میں یہ وبا تب تک دُور نہیں ہو سکتی۔ جب تک سکولوں کی مینیجنگ کمیٹیوں، ہیڈ ماسٹروں اور لڑکوں کے سرپرستوں کا باہمی تعاون نہ ہو۔ اور ساتھ ہی حکومت کے ذمہ دار اصحاب بدمعاشوں کی سرکوبی میں اُن کی ہر پرکار کی جائز مدد نہ کریں۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ ڈائریکٹر صاحب صرف ہدایات بھیج کر ہی شانت نہ ہو جائیں گے۔ بلکہ ایسی کوشش کریں گے۔ کہ جس سے سکولوں کے اندر سے اس وبا کا قطعی قلع قمع ہو جائے۔

بودھوں اور ہندوؤں میں شادیاں

رنگون سے تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ پانچویں برہما پراونشل ہندو سبھا نے سات ممبروں کی ایک کمیٹی اس غرض سے مرتب کی ہے۔ کہ وُہ برہمی بودھ عورتوں اور ہندو مردوں میں شادیوں کو قانونی طور پر جائز قرار دئے جانے کے متعلق کارروائی کرے۔ تاکہ ان شادیوں سے جو بچے پیدا ہوں۔ وُہ جائداد کے وارث ہو سکیں۔ چونکہ فی زمانہ ایسی شادیاں کثرت سے ہو رہی ہیں۔ اس لئے یہ سخت بے انصافی ہے۔ کہ ان شادیوں سے پیدا شدہ اولاد کو حقِ وراثت سے کسی طرح بھی محروم رکھا جائے۔ جب ہماری جماعت کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کہا ما نند اور جن لوگوں نے تنگ نظری سے روا کر لیا تھا۔ اور یہ نا مدانہ ... میں ایک راکھشنی سے ناطہ جوڑ کر سنتان پیدا کی تھی۔ تو پھر برہمی بودھ عورتوں سے ہندوؤں کے بِواہوں پر کسی قسم کا اعتراض کرنا اپنی پرانی روایات کی بے احترامی کرنا ہے۔ بے احترامی کا ازالہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہر ایک ہندو اس قسم کی شادیوں کو نہ صرف خود جائز تسلیم کرے۔ بلکہ قانوناً بھی ان کو جائز بنانے میں مدد دے۔ اور خاص کر اس حالت میں جبکہ وُہ جانتا ہے۔ کہ مہاراجہ چندر گپت نے سلیوکس کی لڑکی کو اپنی جائز دھرم پتنی ماننے میں کبھی سنکوچ نہیں کیا تھا۔ اور نہ اُس کی اولاد کو اپنا جائز وارث تسلیم کرنے میں پس و پیش کی تھی۔

سندھ میں داخلہ کی ممانعت

کراچی میں عبدالقیوم کی لاش پر جو ہنگامہ برپا ہوا تھا۔ اور جسے روکنے کے لئے پولیس کو گولی چلانی پڑی تھی۔ اُس کے سلسلہ میں بعض مسلمانوں نے یہ کوشش کی تھی۔ کہ ہنگامہ کے واقعات کی غیر سرکاری تحقیقات کی جائے۔ چنانچہ اس مطلب کے لئے مولانا شوکت علی۔ نواب محمد اسمٰعیل خان اور راجہ غضنفر علی خان پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ کمشنر پولیس بمبئی نے مولانا شوکت علی کو بھی سپیشل ایمرجنسی پاورز ایکٹ کی دفعہ ۱۶ کی سب کلاس کے ماتحت حکم دیا ہے۔ کہ وُہ ہر ایسی کارروائی سے احتراز کریں جس سے کراچی میں گولی چلنے کے واقعہ کے متعلق تحقیقات کی تجویز کو تقویت پہنچتی ہو۔ یا اس کام کے لئے کسی شخص کی حوصلہ افزائی ہوتی ہو۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مولانا کی مجوزہ تحقیقاتی کمیٹی کے دُوسرے ممبران یعنی نواب محمد اسمٰعیل خان اور راجا غضنفر علی خان کو بھی سندھ میں داخل ہونے پر اسی قسم کے نوٹس دئے جائیں گے + مذکورہ ہنگامہ کی تحقیقات کرنے کی بجائے اگر مولانا شوکت علی ایسی کوشش کریں جس سے کوئی بھی مسلمان عبدالقیوم جیسے اشخاص کی کورانہ تقلید کرنے کا خیال بھی اپنے دل میں نہ لائے۔ تو اس سے وُہ نہ صرف مسلمانوں کے بہی خواہ ثابت ہوں گے۔ بلکہ مُلک کے امن و امان کے قیام میں مددگار ثابت ہوں گے۔

ہندوستان کا آئندہ وائسرائے

ہندوستان کے موجودہ گورنر جنرل لارڈ ولنگڈن کی میعاد ختم ہونے والی ہے۔ ابھی آپ ہندوستان میں ہی موجود ہیں۔ کہ آپ کے جانشین کے متعلق قیاسات کے گھوڑے دوڑنے لگ پڑے ہیں۔ عام خیال یہ ہے۔ کہ کوئی سر کردہ کنزرویٹو ہی ہندوستان کا آئندہ گورنر جنرل بنایا جائے گا۔ ممکن ہے یہ قیاس دُرست ہو۔ کیونکہ پرانا تجربہ شاہد ہے۔ کہ عموماً وائسرائے اُسی شخص کو بنایا جاتا ہے۔ جو کہ ہندوستان میں پارلیمنٹ کی غالب پارٹی کی خواہشات کو عملی جامہ پہنا سکے۔ چونکہ آجکل پارلیمنٹ میں کنزرویٹو پارٹی کا طوطی بول رہا ہے۔ اس لئے کسی ایسے کنزرویٹو ممبر کا وائسرائے بننا زیادہ اغلب ہے۔ جو کہ نہ صرف لارڈ ولنگڈن کی پالیسی کو جاری رکھ سکے۔ بلکہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو بھی ہر دلعزیز بنانے کا انتظام کر سکے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ یہ ایکٹ تب ہی ہر دلعزیز بن سکے گا۔ اگر کانگرس کے اراکین اس کے ساتھ تعاون کرنا مناسب سمجھیں گے۔ اور وُہ تب ہی ہو سکتا ہے جب کوئی ایسا شخص ہندوستان کا گورنر جنرل بنایا جائے۔ جو کہ اتنا قابل ہو۔ کہ عوام کا اعتماد حاصل کر سکے۔

نسلی امتیاز زوروں پر

جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کے متعلق ہندوستانیوں کو اس وقت سے شکایت چلی آتی ہے۔ جبکہ مہاتما گاندھی نے وہاں ستیہ گرہ کا اندولن شروع کیا تھا۔ پچھلے چند سالوں میں اس نسلی امتیاز کے جذبہ میں کچھ اضافہ ہوا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ گوری نسل کے آبادکاروں میں ہندی آبادکاروں کے خلاف تعصب کا بھوت زور پکڑ رہا ہے۔ جوہانسبرگ واقعہ ٹرانسوال سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ٹرانسوال میں ہندی آبادکاروں کے خلاف جذبہ اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ وہاں کئی ہندوستانی دُوکانوں کا بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ میونسپل کمیٹیاں ایشیائی تاجروں کو لائسنس دینے سے انکار کرنے میں ایک دُوسرے سے بازی لے جا رہی ہیں۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ جنوبی افریقہ کے گورے آبادکار کیوں اتنے خودسر ہو گئے ہیں۔ کہ ہندی آبادکاروں سے برابری کا سلوک روا رکھنے کا نام نہیں لیتے۔ ہمارے خیال میں حکومتِ ہند کا یہ فرض ہے۔ کہ وُہ جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ پر دباؤ ڈالے۔ کہ وہ گورے آبادکاروں کے منہ میں لگام دے۔ تاکہ جنوبی افریقہ میں رہنے والے ہندی آبادکاروں سے اُن کی بدسلوکی پر ہندوستان کو کوئی مؤثر ایجی ٹیشن نہ کرنا پڑے۔

... اہم ہم نتا سے بھاگ گیا ... جہاں مقتول شہ ... جو قیمت ... اگر ... جب ... اولاد پیدا کرنے غیر حقیقی طریقت کا مجموعہ ہے ... شہید راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ ...

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج اور شکھشا

(لیکھک شری سوامی ستیانند جی مہاراج)

پرنسپل راد یوجی نتھا پنڈت چموپتی جی نے جلتے اپنے وچار پرگٹ کیے - ہم نے ان دونو لیکھوں کو پڑھا اور وچار کیا ہے - اُن کے متعلق چند تنبیہ وشیہ یہ ہیں:-

کیا آریہ سماج کا کام سادھارن شکھشا دینا ہے؟ یدی دینا ہے - تو اس کو وہ آوشیہ کرنا چاہئیے یدی نہیں ہے - تو پر اپنی شکتی دیکھ کر پرتھم اپنے کام کو کہ منتجات پر بھی کر لیں - میرے وچار اس وشیہ میں اس پرکار ہیں - آریہ سماج کا کام یہ نہیں ہے - ہیں سادھارن شکھشا سے دھارمک شکھشا کے اتیرکت سر و شکھشا میں لینا ہوں - سادھارن شکھشا پرنیک بھارت واسی کو ملنی چاہئیے خواہ وہ کسی وچار کا ہو - اور کسی پنتھ کا ہو - اس میں پنتھ کی بندش سے کوئی اثر نہ ہوگا - بیٹھا وکیل - ڈاکٹر اور انجنیئر آدی ہیں - ان کاموں کے لیے پنتھ کوئی واد ھک و سادھک نہیں ہے - پرنتیک جس کی یوگیتا ہو - اور رُچی ہو - ان کاموں کے کرنے اور سیکھنے کے لئے جا سکتا ہے - اور جانا چاہئیے - اسی پرکار گنت بھوگول - اتہاس اور دوگیان آدی وشئے ہیں - یہ بھی سب کے لیے سم ہیں - ایسے ہی انیہ وشیوں کے کام لکھے جا سکتے ہیں - یہ شکھشا آریہ سماج دے - اور اپنا کرتویہ سمجھے - یہ ٹھیک نہیں ہے - اس میں پرتھم تو آریہ سماج کی شکتی سے باہر ہے - جو سرد کے لئے سادھارن شکھشا کا پربندھ کریں -

دوسرے آریہ سماج یدی آریہ سماجوں کی شکتی اس اور لگا دے گا - تو ان کا مکھیہ کام جو ویدپرچار ہے - وہ رہ جائے گا - مکھیہ و شتا ہے رہ جائے گا - اور وہ کام جو سرد کا تھا - ایسے کر سکے گا - اتہ آریہ سماج آپ بھی اسی ساہو جائے گا - سادھارن شکھشا کا کام آریہ سماج کو سب کے ساتھ مل کر کرنا چاہئیے - اکیلے نہیں کرنا چاہئیے - سادھارن شکھشا کے اتیرکت آریہ سماج کے لیے اسادھارن شکھشا بھی ہے - جو کیول آریہ سماج کا کام ہے - کسی دوسرے کا نہیں ہے - جیسے وید ہے - وید کا پڑھنا - پڑھانا آریہ سماج کے ساتھ ساتھ سناتن دھرمیوں کا بھی کام ہے - پہلے رشی دیانند جی کے پرچار سے پہلے ہندو سناتن دھرمی پوران اُپنشد ہی پڑھتے پڑھاتے تھے - وید کا کیول نام لیتے تھے - آریہ سماج کے پرچار سے اب ان میں بھی اس اور پرونتی ہونے لگی ہے - یدی وہ بھی نام کے ساتھ ساتھ کام بھی کرنے لگ جائیں - تو وید کا پڑھنا پڑھانا تو دونو کا سم ہو جائے گا - پرنتو ارتھوں میں بھید بھی رہے گا - آریہ سماج رشی دیانند کی شیلی مان کر انہیں کے انوسار پڑھائے گا - اور دوسرے بھائی اُسے نہ مانیں گے - اسی پرکار ویدانت درشن پہلے اس سمے بھی اس پر دویت ادویت ماننے والوں نے بھاشیہ لکھے ہیں - اور سمپرداے وادی اپنے اپنے سمپرداے سے پڑھتے پڑھاتے ہیں - اور اپنا پکش پڑھ کر دوسرے کا پکش پڑھتے ہیں - وہ اپنا پکش پڑھنا کرتویہ مانتے ہیں - اسی پرکار آریہ سماج کو اپنے سدھانت کی درشٹی سے وید کے پڑھنے پڑھانے کا پربندھ کرنا آوشیک ہے - نشیش گون ہے - گون کے لئے مکھیہ کا تیاگ بدھی متا نہیں ہے - اور مکھیہ کے لئے گون کا تیاگ کرنا بُرا نہیں ہے -

آریہ سماج نے مکھیہ کو گون کے لیے چھوڑ رکھا ہے - اس سمے آریہ سماج میں گورکل اور کالج آدی پرچلت ہیں - کالج آدی میں دھارمک شکھشا نام ماتر ہے - یدی کوئی یہ آشنکا کرے - کہ وہاں ایک انتر دھرم شکھشا کا پرنی دوس ہوتا ہے - اس میں کوئی وشیش بھید نہیں ہوتا ہے - وہ شکھشا سادھارن شکھشا ہے - اس پر اسی پرکار کام کرنا چاہئیے - جس پرکار سرکاری ہیں سر و کہتے ہیں - اسے اپنا مکھیہ کام نہ بنایا جا سکتا ہے - نہ بنانا چاہئیے - اور گورکل جو وید آدی پڑھنے کے لئے ہی کھولے گئے تھے - اس سمے ان میں بھی سادھارن شکھشا پر زور رہی ہے - اور وید کے نام پر اور کام کئے جاتے ہیں - کئی گورکل آیوروید کی شکھشا کا پر دیش کرتے ہیں - کیا آریہ سماج کا آیوروید اور دوسروں کا آیوروید بھن ہے -؟ جب بھن نہیں ہے - اور اس میں شکھشا بھی اُنہی پستکوں کی انہی ڈاکٹروں اور ویدوں دوارہ دی جاتی ہے - جیسا کہ دوسرے دیتے ہیں - تو پرتھک پربندھ کی کیا بات ہے - جو کرنی چاہیے - گورکلوں کے آیوروید مہاودیالیہ اور باہر میڈیکل کالج آدی دھیان سے دیکھے جائیں - تو پرتیت ہوتا ہے - ان میں جہاں بھید ہے - نہ تو باہر کے ڈاکٹر ان کو سمیک شکھشا کا مانتے ہیں - اور نہ ہی گورکلوں کے پاس وہ سادھن ہیں - سادھن ہی جو کرکام کرنے سے [illegible]

رشی کے قدموں میں

(از شری پنڈت چموپتی جی ایم - اے)

آنکھ نورانی ہوئی دیکھ کے صورت تیری
دل توانا ہوا یاد آئی جو سیرت تیری

شکر صد شکر مٹی خانہ ویرانی دل کی
کر گئی سینے میں گھر جب سے محبت تیری

بال بال ان کا ہے برکت میں ہملیہ سے زر
لیتے سر پر ہیں جو ایک ایک ہدایت تیری

زہر کے بدلے دیا چشمۂ حیواں تو نے
کر گئی زندہ ہمیں شانِ شہادت تیری

دوست دشمن تری حق گوئی سے خود بین نہ رہے
رو کش آئینہ تھی صاف صداقت تیری

کبھی آچاریہ کہا تجھ کو کبھی یوگیشر
سچ تو یہ ہے نہ کھلی ہم پہ حقیقت تیری

رکیلے لاگ نجر دو نے تجھے طاقتور
اور نجر دکو تو ہی کر گئی طاقت تیری

وید کے علم نے دی تجھکو فضیلت کیلکیا
حافظ وید ہوئی جب سے فضیلت تیری

حق شاگردی ادا تو نے کیا عالم میں
ہوئی اُستادِ جہاں پاک سعادت تیری

سر کے بل چلئے جو قدموں میں رشی کے صادق
کچھ تو ہم سمجھیں کہ ہے سچی عقیدت تیری

۴. اب تک جتنے اس پرکار کے شکھشالیہ ہیں - وہ اچھی اوستھا میں نہیں ہیں - ان کے ادھیکاری سرودا بھکشا مانگتے رہتے ہیں - اور بھکشا کے سمے ان کو جو کچھ جھوٹ بولنا پڑتا ہے - وہ دیکھنے سے نتیجہ کیا جا سکتا ہے - لکھنے سے نہیں - ان اوستھاؤں کو دیکھ کر ہی اجمیر میں نروان اردھ شتابدی کے اوسر پر من پرستاو سویکار کیا گیا تھا -

کہ کوئی نئی سنستھا سبھا کی سویکرتی بنا نہ کھولی جائے - اور جس سنستھا کے پاس دھن نہ ہو وہ بند کر دی جائے - اور سنستھا اپنا ویہ اسی سنستھان سے پورا کرے - جہاں پر سنستھا ہے -

آج کل سادھارن شکھشا کے بوجھ کے نیچے آریہ سماجیوں کو دبایا جا رہا ہے - اور اس میں بھی وید کے نام پر دھن مانگا جاتا ہے - یہ پاکھنڈ ادھک سمے تک نہ چلے گا -

میری اس سمے تک نشچت سمتی یہی ہے - کہ آریہ سماجیوں کو مکھیہ رتی سے وید آدی پڑھانے کا پربندھ کرنا چاہیے - اور دوسری شکھشا سب کے ساتھ مل کر دینی چاہیے - پرتھک نہیں - اور دوسری شکھشا کے لئے سرکار سے جو سہایتا ملے - لینی چاہیے -

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شری سوامی سوتنترانند جی کے جیون کا ایک ورق!

(از شری پنڈت تر دیو جی آپ آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

"پرکاش" کی کسی گزشتہ اشاعت کے لیڈنگ سے پاٹھکوں کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے آچاریہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج دس سال کی لگاتار سیوا کے بعد اب اس سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اس قلیل عرصہ میں ودیالیہ کو جو کامیابی نصیب ہوئی۔ اس کی ایک بڑی کارن پوجیہ شری سوامی جی کی اعلیٰ ترین شخصیت ہے۔

آپ پریشرم۔ تپ۔ تیاگ اور سہن شیلتا آدی انیک گنوں کے مجسمہ ہیں۔ اُنہیں جب بھی کسی نے دیکھا۔ وہ کسی نہ کسی کام میں مشغول نظر آئے۔ لاہور میں رہتے ہوئے آپ کا سادھارن پروگرام ہوتا تھا۔ صبح سے لے کر ساڑھے گیارہ بجے تک ودیالیہ میں پڑھاتے۔ پھر بھوجن کر آدھ گھنٹہ آرام کرتے۔ اور اگر کوئی ملنے والا نہ آجاتے۔ ٹھیک ایک بجے آپ وید پرچار کے کام کے لئے سبھا کے کاریالیہ میں پہنچ جاتے۔ اور شام پانچ بجے تک وہاں کام کرتے۔ اور پھر شام کو پنجاب کیمسٹری انالیٹیکل لیب چلے جاتے۔ جہاں آپ پردھان کے کاموں کو سر انجام دیتے۔ رات کو دس بجے تک آپ کے بھکتوں اور ملاقات کرنے والوں کا آپ کے پاس تانتا لگا رہتا۔

اگر ان ضروری کاموں سے کوئی وقت بچتا تو کبھی آپ لیکھ لکھ رہے ہیں۔ کبھی کسی نئی کتاب کے مطالعہ میں مصروف ہیں۔ کبھی برآمدہ میں تخت پر بیٹھے ہیں۔ کبھی کسی پرکھش کے نیچے کھڑے ودیارتھیوں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ یہاں یہ بتا دینا نامناسب نہ ہوگا کہ شری سوامی جی پرانے ودیارتھیوں کی نسبت نئے ودیارتھیوں سے اور پنجابیوں کی نسبت دوسرے پرانتوں کے ودیارتھیوں سے زیادہ پریم کرتے تھے۔ تاکہ کسی طرح ان کا من اُچاٹ نہ ہو جائے۔

جب آپ اپنے مخصوص بزرگانہ اور ہمدردانہ انداز سے "سناؤ بابا! کیا حال ہے؟" کہہ کر کسی ودیارتھی کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیتے۔ یا پیار سے کسی کے کان کو ذرا اینٹھ کر ہلکی سی چپت لگا دیتے۔ تو سوامی جی کے اس ویوہار سے ودیارتھی کو جو خوشی حاصل ہوتی۔ اُسے احاطۂ تحریر میں لانے سے قلم قاصر ہے۔ جان کا خرچ کھنے والا ان کا یہ پیارا فقرہ آج بھی ودیالیہ کی فضا میں گونج رہا ہے۔

شری سوامی جی کو ان ودیارتھیوں سے بھی پیاری ایک اور چیز تھی۔ اور وہ تھے آشرم کے پودے۔ جب آپ یہاں موجود ہوتے تو ... پودے کو خود دیکھتے۔ اگر کسی پودہ کی نشو و نما ...

کم تُوٹی ہوتی۔ تو گھنٹوں نہیں۔ دنوں اس کے متعلق سوچتے۔ اسے کھاد ڈلواتے۔ اگر اس سے کچھ نہ بنتا۔ تو اسے ایک جگہ سے اکھڑوا کر دوسری جگہ لگا دیتے۔ کئی پودوں کے لئے ان کا یہ علاج بہت کارگر ثابت ہوا۔ اور دوسری جگہ پر جا کر انہوں نے حیرت انگیز ترقی کی۔ ان کی اس عدو پرداخت کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ ودیالیہ کی عمومی جو پہلے بالکل بنجر تھی۔ آج ایک پھلواڑی نظر آتی ہے۔ جس کا پتہ پتہ سوامی جی کا ثنا خوان ہے۔ خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ میں شری سوامی جی کے پریشرم کا ذکر کر رہا تھا۔ ایسا اوقات ایسا ہوا۔ کہ شری سوامی جی پرچار سے رات بھر گاڑی کا سفر کر کے صبح اسی وقت ودیالیہ پہنچے۔ جبکہ ودیالیہ میں پڑھائی ہو رہی تھی۔ آپ نے اپنا جھولا اور چھتری کمرہ میں رکھی۔ اور کلاس کو پڑھنے کے لئے بُلا کر گیارہ بجے تک آپ بیٹھے پڑھاتے رہے۔ جب چھٹی کی گھنٹی بجی۔ اس وقت آپ نہانے دھونے کے لئے چل دئے۔

جب سے آپ افریقہ سے واپس آئے ہیں۔ آپ کو سر درد کی شکایت اکثر ہو جایا کرتی ہے۔ سر درد کی حالت میں بھی آپ پڑھاتے رہتے۔ ۱۰۱ ڈگری تک بخار کی حالت میں بھی آپ نے پڑھائی کو نہ چھوڑا۔

تیاگ

آپ کے تیاگ کے متعلق بتایا جا چکا ہے۔ کہ دس سال کے عرصہ میں ایک پائی بھی آپ نے ودیالیہ سے گرہن نہیں کی۔ بھوجن بھی آپ ایک ہی وقت کرتے رہے۔ اور وہ بھی بھکشا کا۔ جسے وہ خود یا ودیارتھی لے آیا کرتے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ سنیاس کے لئے تیاگ آوشیک ہے۔ مگر اس تیاگ کی مثال آپ کو دوسری جگہ نہ ملے گی۔

آپ کی ذاتی ضروریات کے لئے آپ کے بھگت وقتاً فوقتاً جو کچھ آپ کی بھینٹ کرتے رہے۔ وہ بھی عموماً ودیالیہ کی نذر ہوتا رہا۔ اگر کوئی بھی کہتے رہے اٹھتے ہیں۔ کہ سوامی جی آپ منع کرتے ... آپ اسے کر سکتا ہوں ... اور وہ بھی رخصت ہوئے ادھر وہ گئے۔ ودیالیہ کو دے دیا۔ دھوتی ادا ...

تو لیا وغیرہ جو کبھی آیا۔ سبھی ودیالیہ کے ارپن ہو رہا ہے۔ سردیوں کے موسم میں اگر کسی نے پٹو یا کوئی اور گرم کپڑا شری چرنوں میں بھینٹ کیا۔ تو اس سے آپ اپنے پیارے ودیارتھیوں کے کوٹ بنوا رہتے ہیں۔ سینکڑوں بار آپ کے شرد ہالو آپ کے لئے پھل لائے۔ آپ نے ودیارتھیوں کو بلا لیا۔ اور بانٹنے شروع کر دئے۔ اگر کچھ بچ ... تو خود لے لئے۔ ورنہ ہری اچھا +

سردیوں میں ودیارتھیوں کے لئے دودھ کی مقدار میں تو اضافہ ہو جاتا۔ مگر شری سوامی جی خود استعمال نہ کرتے۔ سال بھر میں ایک آدھ مہینہ اگر کوئی اور شدھ بھی سیون کرنی ہوتی۔ تو صرف اس کے ساتھ دودھ سیون کرتے۔ ادھر دوائی ختم ہوئی۔ ادھر دودھ بند کر دینے کی آگیا مل گئی +

گرمیوں میں صبح کے وقت اگر کوئی بہت مقوی درختوں ہی جبراً استعمال کی جاتی تھی۔ تو وہ تھے ستو۔ یا اگر کہیں سے لسی آگئی۔ تو پی لی۔ اور بس +

تیاگ کی انتہا دیکھنی ہو۔ تو ان کی ودیالیہ سے علیحدگی کی گھڑیاں پر نظر ڈال لیجئے۔ جہاں دس سال تک اس لگن اور جانفشانی سے کام کیا کہ اٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے اسی کی بہتری اور بہبودی کے وسائل سوچتے رہتے ہیں۔ آپ وہاں سے روانہ ہوتے ہیں۔ تو بھی چپ۔ ڈنڈا اور جھولا لے کر۔ جیسے ہمیشہ پرچار کے لئے جایا کرتے تھے۔ سب معمول ہی سمجھا گیا۔ کہ کہیں جلسہ پر گئے ہوں گے۔ عموماً سوموار کو آپ واپس آ جایا کرتے۔ اس بار سوموار کا دن بھی گزر گیا۔ سمجھا گیا۔ کہ شاید جلسہ سے ابھی فارغ نہ ہوئے ہوں۔ اس لئے آج نہیں پہنچ سکے۔ شام بالکل تک آ جائیں گے۔ کیونکہ بعض اوقات ایسا بھی ہو جایا کرتا تھا۔ شام کو مجھے دفتر سے اطلاع ملی۔ کہ شری سوامی جی چلے گئے ہیں۔ اور اب نہ آئیں گے۔ میں ششدر رہ گیا۔ دل ان الفاظ کی صداقت کو ماننے سے انکار کر رہا تھا۔ . . . . .

. . . . اس داستان کو میں یہیں چھوڑتا ہوں۔ کیونکہ میں وہاں آ پہنچا۔ جہاں سے بچنا چاہتا تھا۔ مطلب نتیجہ ناظرین خود اخذ کریں۔ میں آگے چلتا ہوں +

سہن شیلتا

سہن شیلتا میں تو وہ اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ گرمی۔ سردی۔ دکھ اور درد سہنے کی وہ غضب کی قوت برداشت رکھتے تھے۔ کڑاکے کی سردیوں میں بھی وہ ایک ہی کمبل میں گزارہ کرتے ہیں۔ اپنے کبھی معمولی سا پرکشٹ کو تو انہوں نے کبھی کسی پر ظاہر ہی نہیں کیا۔ ایک دن شام کے پانچ بجے تھے جب وہ اناتھالیہ سے واپس آئے۔ ابھی وہ برآمدہ میں ہی تھے کہ سامنے سے میں آ گیا۔ جونہی میں نے ان کے چہرہ پر نظر ڈالی۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ان کا چہرہ خون کے جوش سے تمتما رہا ہے۔ اور آنکھیں انگاروں کی طرح سرخ ہو رہی ہیں۔ معاً میرے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے۔ کہ "سوامی جی! آپ کو بخار معلوم ہوتا ہے" فرمانے لگے "ہاں! ہے تو سہی" میں نے پھر پوچھا "کس وقت سے ہے؟" فرمانے لگے۔ کہ "شروع تو کھانا کھانے کے بعد ہی ہو گیا تھا۔ مگر میں دفتر چلا گیا۔ اور کام کرتا رہا۔ جب وہاں سے فارغ ہوا۔ تو خیال آیا۔ کہ نہ جانے بخار کب تک رہے۔ چلو اناتھالیہ کا کام بھی کسی ڈھب کا تا لگا آؤں۔ اب وہاں سے آرہا ہوں"۔

میں ان کے کمرے میں داخل ہوا۔ بستر بچھایا۔ اور لیٹنے کی درخواست کی۔ جو منظور ہو گئی۔ ۱۰۳ — ۱۰۴ درجہ کے بخار کے بغیر وہ کبھی چارپائی پر نہیں لیٹتے +

پھر جب ہندو مسلم فسادات ہوئے۔ اور ہندو جنتا پر ناگفتہ بہ مظالم ڈھائے گئے۔ جب سے پنجاب بھر میں ہاہاکار مچ گیا۔ سبھا نے ... امداد دینے کا فیصلہ کیا۔ اور یہ کام شری سوامی جی کے سپرد ہوا۔ کہ وہاں جا کر پہلے حالات کا معائنہ کریں۔ اور پھر حسب ضرورت اپنے سٹاف کو بلا لیں۔ شکروار کو وہ خود روانہ ہو گئے۔ ادھر کوان کی آگیا کے انوسار ودیارتھیوں کا ایک دستہ شری پنڈت ایشور چندر جی کی زیر سرکردگی تیار کر دیا گیا۔ سوموار کو میں بھی دوسرے دستہ کے ہمراہ جموں روانہ ہو گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو معلوم ہوا۔ کہ وہاں پہنچ کر پہلے ہی دن شری سوامی جی کے پاؤں میں موچ آ گئی ہے۔ پاؤں متورم رہتا ہے۔ اس سے زمین پر رکھا نہیں جا سکتا +

پہلے دستہ نے پروگرام دے کر روانہ کر دیا تھا۔ پہنچتے ہی پتہ لگ گیا۔ کہ آپ کے پاؤں میں تکلیف ہے۔ چلنے سے اس میں اضافہ ہوتا۔ آپ ... کبھی پروگرام بنا دیں۔ اور خود ... بہت سختی ... جہاں وہاں ... تھا؟

آخر چل ہی پڑے۔ کشمیر کی بجائے ساری یاترا آپ نے اسی تکلیف کی حالت میں کی۔ جہاں کہیں کوئی ڈاکٹر مل گیا۔ اور اس نے آ کر مرہم پٹی کر دی۔ تو کروا لی۔ ورنہ آپ چلے جا رہے ہیں۔ چونکہ شروع میں پرواہ نہ کی گئی۔ اس لیے لاہور پہنچ کر بھی درد کی شکایت رفع ہونے میں تین چار مہینے لگ گئے +

معمولی حالت میں ہی نہیں۔ بلکہ بعض اوقات آپ خطرناک بیماریوں کا شکار ہو کر بھی نہ تو خود اس کی چنداں پروا کرتے۔ اور نہ کسی دوسرے کو اس سے مطلع کرتے۔ . . . . . . ایک دن گرمیوں کا ذکر ہے۔ رات کے گیارہ بارہ بج چکے تھے۔ میں ودیالیہ کی چھت پر سویا ہوا تھا۔ ایک ودیارتھی نے آ کر مجھے آواز دی۔ کہ سوامی جی آپ کو بلاتے ہیں۔ میں اٹھا۔ اور خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھ سے ایک دوائی کی بابت دریافت فرمایا۔ کہ فلاں دوائی ہے یا نہیں؟ مجھے ٹھیک یاد نہ تھا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ دیکھ کر بتاتا ہوں۔ میں کمرے میں گیا۔ دیکھا۔ تو دوائی ختم ہو چکی تھی۔ میں نے آ کر نویدن کیا۔ کہ دوائی تو نہیں ہے۔ چونکہ دوائی ہیضہ کی حالت میں دی جاتی تھی۔ اس لیے مجھے خطرہ پیدا ہو گیا۔ میں نے پوچھا۔ "دوائی کس کے لیے چاہیے؟ کیا کوئی ودیارتھی بیمار ہے؟" فرمانے لگے۔ "نہیں، خود لینے کا وچار تھا" میں نے گھبرا کر پوچھا۔ "کس وقت سے؟" آپ نے کہا۔ "جب رات سے لوٹا۔ تو تکلیف کی شکایت تو اسی وقت شروع ہو گئی تھی۔ مگر میں نے پرواہ نہ کی۔ اور ایک دفعہ آنبہ چلا گیا۔ وہاں بھی ایک بار قے آئی۔ پھر یہاں آ کر سنان کر لیا۔ خیال تھا۔ کہ خود بخود طبیعت ٹھیک ہو جائے گی۔ مگر اب کچھ دیر سے دستوں کی رفتار بڑھ رہی ہے" +

میں نے یہ الفاظ سنے۔ اور کلیجہ تھام کر رہ گیا۔ پاؤں تلے سے زمین کھسک گئی۔ ایک دو منٹ کے لیے نقش بدیوار بن گیا۔ اچانک مجھے ایک دوسری دوائی کا خیال آیا۔ جو میرے پاس اس وقت موجود تھی۔ اور یقین کامل تھا۔ کہ اگر ایشور نے سہائتا کی۔ تو دوائی فوراً اثر کرے گی۔ میں نے نویدن کیا۔ اچھا جی ایک دوسری دوائی آپ کو دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر میں کمرہ میں گیا۔ اور دوائی کی تین پڑیاں بنا لایا۔ پہلی خوراک دینے کے چند منٹ بعد آپ رفع حاجت کے لیے گئے۔ جب واپس آیا۔ تو فرمایا کہ تم جاؤ۔ اور سو جاؤ۔ لیکن ایسی حالت میں کیسے جا سکتا تھا۔ آپ کی طبیعت بے چین تھی۔ اس لیے میں پاس بیٹھ کر آہستہ آہستہ پاؤں سہلانے لگ گیا۔ تقریباً آدھ گھنٹہ کے بعد آپ نے کروٹ بدلی۔ میں نے پوچھا۔ "اب طبیعت کیسی ہے؟" فرمایا۔ "اب تو کچھ سکون معلوم ہوتا ہے" +

میں نے دوسری خوراک بھی دے دی۔ کچھ دیر بعد ودیالیہ کے کلاک نے دو بجائے۔ میں نے اس سمے آرام کا سانس لیا۔ کیونکہ میں نے دیکھا۔ کہ شری سوامی جی گہری نیند سو رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ سویرے اٹھے۔ سنان آدی سے فارغ ہوئے۔ جب ودیالیہ شروع ہوا۔ تو پڑھانے کے لیے جا بیٹھے۔ میں شری سیوا میں اپستھت ہوا۔ اور بعد نمستے عرض کیا۔ کہ رات بھر آپ تکلیف میں رہے ہیں۔ آج آرام کیجئے۔ فرمانے لگے۔ "اب اچھا ہوں"۔ حیران [illegible] کی کلاس کو میں نے خود لے لیا۔ جب میں پاس سے پیریڈ پڑھا کر اٹھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہ دوسری کلاس کو لیے بیٹھے ہیں +

ایسی مہان وبھوتی کی کس کس بات کا ذکر کیا جائے۔ دس سال کے عرصہ کی ایک ایک گھٹنا میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ مضمون طول پکڑ رہا ہے۔ اس لیے میں اسی پر سنتوش کرتا ہوں۔ مذکورہ بالا اور ایسے ہی اور سینکڑوں گن ہیں۔ جن کے باعث شری سوامی جی ودیالیہ والوں کے ہردیہ سمراٹ تھے۔ ایسے شبھ گنوں والے سچے ہتیشی کی علیحدگی سچ مچ ودیالیہ کے لیے ودیارتھیوں کی سوچنیہ ہے۔ یہی باعث ہے۔ کہ آج نہ صرف انکے شبھ چنتکوں پر غم کی گھٹا چھائی ہے۔ بلکہ ودیالیہ کے در و دیوار سے بھی حسرت برس رہی ہے۔ اور ماتم مجسم نظر آ رہا ہے +

"ستیارتھ پرکاش" پر ایک محققانہ نظر

(از منشی لالہ اندرسین جی وکیل - انبالہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

رشی دیانند کے خلاف جو سارے زمانہ کا گوڑا کرکٹ منشی صاحب جی مہاراج نے اپنی تصنیف میں لا کر رکھ دیا ہے۔ اس سے ہندو جاتی کو فائدہ ہو گا۔ نہ رادھا سوامیوں کو۔ آپ نے ستیارتھ پرکاش کے پہلے ایڈیشن کے حوالجات پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ وہ پہلے یہ مانتے تھے۔ وہ مانتے تھے۔ بھلا کسی کو اپنی رائے تبدیل کرنے کا بھی اختیار نہیں ہے؟ ہر ایک انسان کا فرض ہے۔ کہ جس وقت کوئی غلطی اس کو معلوم ہو۔ اسی وقت اس کی اصلاح کر دے۔ آپ بھی تو پہلے ہندو تھے۔ اب رادھا سوامی ہیں۔ یہ کیا تھوڑا پریورتن ہے؟ اگر آپ کو اب کوئی غلطی اپنے اصولوں میں معلوم ہو جائے۔ تو کیا آپ اس کی درستی نہ کریں گے۔ اور ستیہ کو قبول نہ کریں گے۔ اگر آپ اپنی ضد پر اڑے رہیں۔ تو اڑے رہیں۔ سوامی جی نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ وہ تو ہمیشہ ستیہ کو ہی قبول کرتے رہے۔ سورج کی طرف خاک اڑانے سے کیا فائدہ؟ وہ تو ہمیشہ نصف النہار پر ہی چمکتا رہے گا۔ آپ اس قسم کی باتوں سے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ایک یوگی کے لیے کسی کی خواہ مخواہ برائی کرنا زیبا نہیں۔ اگر ان کے بال برہمچاری ہوتے ہوئے بھی اور مہان ودوان ہوتے ہوئے بھی یوگی ہونے میں شک ہو سکتا ہے۔ تو کیا ایسے شخص کے یوگی ہونے میں شک نہیں ہو سکتا۔ جو کہ گرہست کی زندگی بسر کرتا ہے۔ متعدد بچے بھی پیدا کر چکا ہے۔ مخملی گدیلوں، بچھونوں اور [illegible] کے سوا کچھ استعمال نہیں کرتا۔ اور دوسروں کے دان کے سہارے سارے سنسار کے سکھوں میں لپت ہے۔ اور خوب گلچھرے اڑاتا ہے۔ اور ہزاروں غلاموں کا مالک ہے۔ آپ نے ان کے استدلال کے نمونے پیش کیے ہیں۔ ان کی نسبت بھی سنئے ÷

۱۔ پرماتما کا پرتیکش پرمان ہے یا نہیں؟

اس سے سوامی جی کا مطلب جو کچھ ہے۔ وہ تو آپ نے خود ہی بیان کر دیا ہے۔ یعنی وہ یہ کہ انہوں نے اس بنا پر کہ انسان کو دنیا میں ایشور کی صنعت و حکمت پرتیکش دکھائی دیتی ہے۔ ایک نہایت سیدھی سادی (البتہ ناقص) دلیل پیش کی ہے۔ یعنی یہ کہ "جیسے حواس کی معرفت پرتھوی کے اوصاف دیکھ کر پرتھوی کا پرتیکش گیان تسلیم کر لیا جاتا ہے ایسے ہی ایشور کے صنعت و حکمت وغیرہ اوصاف دیکھ کر ایشور کا پرتیکش گیان تسلیم کر لینا چاہیے" +

آپ دلیل کو ناقص خیال کرتے ہیں۔ آپ کو شکایت ہے۔ کہ سانکھیہ درشن سے اور یوگ درشن سے اس کے حق میں حوالجات کیوں دئے گئے؟ وہ اس کی پشٹی نہیں کرتے۔ اب ان حوالجات کی نسبت تو ودوان خود فیصلہ کریں گے۔ مگر اصول میں کوئی نقص نظر نہیں آتا۔ اصول یہ ہے۔ کہ سنسار میں پرماتما کے گن جہاں شکتی۔ جہاں جیوتی۔ جہاں عقل و دانش وغیرہ گنوں کو دیکھ کر ہم پرماتما کا پرتیکش مان لیتے ہیں۔ سائنٹفک دنیا اس اصول پر عمل کرتی ہے۔ دیکھئے ایک بوتل ہمارے سامنے رکھی ہے۔ ہم کو معلوم نہیں۔ کہ اس کے اندر کون سی گیس ہے۔ اس کا کوئی پرتیکش گیان ہم کو نہیں۔ سائنس والے ایک لکڑی کا تنکا جلا کر اس کے منہ پر لائیں گے۔ اگر وہ بہت تیزی سے جلنے لگے۔ تو اس کو جھٹ کہہ دیں گے۔ کہ یہ آکسیجن ہے۔ اگر وہ بجھ جائے۔ تو کہیں گے۔ کہ یہ کاربن ڈائی آکسائیڈ ہے۔ اسی طرح اور گیسوں کے گن پہچان لیتے ہیں۔ ان گنوں کو دیکھ کر پرتیکش کر لیتے ہیں۔ اسی طرح میگنیٹ اور منفی بجلی کے محض گنوں کو دیکھ کر ان کا پرتیکش کر لیتے ہیں۔ محض گنوں کو دیکھ کر وستو کا پرتیکش کر لیتے ہیں۔ پس اسی اصول پر پرماتما کا بھی پرتیکش مان سکتے ہیں۔ اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ باقی رہا حوالجات کا جھگڑا۔ اس کا ودوان فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اصول تو ٹھیک ہے +

۲۔ رحم و انصاف

یہ بھی ایک نہایت سیدھی سادی سی بات ہے۔ سوامی جی نے رحم و انصاف کو مترادف بتایا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیے۔ کہ یہ ہر موقع پر مترادف ہوتے۔ ان کی مراد نہیں۔ بلکہ صرف مسئلہ سزا و جزا کے متعلق ہے۔ سوامی جی کی پوزیشن یہ ہے۔ کہ پاپی کو سزا دینا اور انصاف کرنا ہی عین رحم ہے۔ اگر میں کسی زخمی کی اپنے پیسے خرچ کر کے مرہم پٹی کر دوں۔ یا مریض کو دوائی دے دوں۔ یا دکھیا کا دکھ دور کر دوں۔ تو اس کو دیا اور رحم کون نہیں کہے گا؟ یہاں انصاف کا کیا کام ہے؟ یہاں تو انصاف اور رحم میں زمین اور آسمان کا تفاوت ہے۔ مگر یہاں مسئلہ سزا و جزا کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اسی لیے ان دونوں میں فرق ہے۔ اور جہاں یہ تعلق ہوتا ہے وہاں ضرور یہ مترادف ہو جاتے ہیں۔ اگر ایک پاپی خون کر دے۔ اور عمداً اس کو یہ کہہ کے کہ چلے جاؤ معاف کر دیا۔ کیونکہ تو نے معافی مانگ لی ہے تو خیال فرمائیے۔ کہ جس کا خون ہوا۔ اس کے ساتھ کیا انصاف ہوا؟ برعکس اس کے اگر سزا دی جائے۔ تو کیا یہ مقتول پر رحم نہ ہوا؟ اسی طرح ہم انصاف کے فعل کو عقل کا فعل بھی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ جو راجا انصاف کرنا چھوڑ دے۔ اس کو بے عقل کہتے ہیں۔ دوسرے انصاف کے لیے مزید عقل درکار ہے۔ یہی انصاف کا فعل تربیت کا فعل بھی کہلا سکتا ہے کیونکہ راجاؤں اور بادشاہوں کو بھی سزا دینی پڑتی ہے۔ گویا ایک ہی فعل کو ہم نہ صرف رحم کا بلکہ عقل کا اور عدالت کا بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور اس پہلو سے بسبب مترادف بن جاتے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہیں۔ سوامی جی نے یہ کبھی نہیں کہا۔ کہ ایشور دانت کے بدلہ دانت اور آنکھ کے بدلہ آنکھ اکھاڑنے کے اصول پر عمل کرتا ہے۔ اور یہی اس کا انصاف اور رحم ہے۔ یہ آپ کی زبردستی ہے۔ کہ ایسی بات آپ ان سے منسوب کرتے ہیں۔ اگر معافی سے ہمیشہ اصلاح ہو جایا کرتی تو عدالتوں کو سزا دینے کی کیا ضرورت رہتی؟ کیا دنیا میں کسی قوم کا ایسا قانون ہے۔ کہ مجرم کو معافی دے دی جایا کرے؟ سوال تو یہی ہے۔ کہ آیا اصلاح سزا سے درست طور پر ہوتی ہے۔ یا معافی سے۔ سزا دہی کے اصول پر تو دنیا عمل کرتی ہے۔ سب کے من میں برے کرموں سے ڈر رہتا ہے۔ اور دنیا سکھ اٹھاتی ہے۔ معافی سے کسی کی اصلاح ہو جانا مستثنیات سے ہے۔ اور مستثنیات ہی اصول کو ثابت کرتی ہیں۔ معافی بھی سزا ہی کے ڈر سے مانگی جاتی ہے۔ آپ کا منشا تو یہ ہے۔ کہ جب تک معافی نہ ہو۔ اس وقت تک کوئی رحم نہیں کہہ سکتے۔ ایسا رحم دنیا میں کہیں موجود نظر نہیں آتا۔ دنیا میں سب ہی دکھوں میں پھنسے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کرم کے اٹل قانون کا چاروں طرف راج نظر آ رہا ہے۔ جیسا کرنا ویسا بھرنا۔ کسی مریض کو کوئی لاکھ دفعہ گریہ و زاری کیا کرے۔ گڑگڑیاں نکالا کرے۔ کچھ آرام نہیں آتا۔ اگر آتا ہوتا۔ تو کبھی ڈاکٹر کی دنیا میں ضرورت ہی نہ رہتی۔ آپ نے معافی کے لئے جو شرائط پیش کی ہیں۔ یعنی

۱۔ بار بار گریہ و زاری کرے۔ بھلا کے مرتبہ؟

۲۔ مغفرت پر سچے دل سے شرمائے۔ اس سچائی کا کیا معیار؟ یہی ناکہ خوب گڑگڑیاں نکالے۔ بھلا یہ کس کو نکالنی نہیں آتی؟

۳۔ گریہ و زاری کے بعد دل کے اندر ہلکا پن محسوس ہو۔ یہ تو ہمیشہ ہی ہو جاتا ہے۔ مگر کسی کا مرا ہوا واپس نہیں آتا۔ معافی کیونکر آئی ہوگی۔ بھلا یہ کوئی ضمیر کی آواز ہوتی ہے یا خدا کا پیغام ہوتا ہے۔ کہ بس جاؤ معافی ہو گئی +

۴۔ آئندہ سنبھل کر چلنے کا پکا وعدہ کرے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ پرائشچت کی تعریف میں بھی یہ بات لازمی ہے۔ کہ آئندہ سنبھل کر چلے۔ کرم کا اٹل قانون بھی ہم کو یہی سکھاتا ہے۔ کہ برے کرموں کا ذخیرہ علاج۔ معافی اور چھٹکارا تب ہی ہو سکتا ہے۔ کہ انسان آئندہ برے کرموں سے باز آئے۔ اور نیک کاموں کی طرف چل پڑے۔ یہ تو انکا ایک شخصیہ علاج ہے۔ مگر محض گڑگڑیاں نکال لینا کوئی علاج نہیں ہے۔ برے کرموں سے تو تیزاب کے برتن میں سوئی پڑ جاتی ہے۔ مگر لاکھ گریہ و زاری سے تیزاب کا اثر کبھی زائل نہ ہوگا +

آپ کی پہلی تین شرائط تب ہی سچی ہو سکتی ہیں جب انسان چوتھی شرط پر عمل کر کے اٹل قانون کے سامنے سر جھکائے۔ ورنہ سزا بھگتنی لازمی ہے۔ اس میں رعایا اور راجا یا انسان اور ایشور کی پوزیشن میں ذرا بھی فرق نہیں۔ مستغیث کی شکایت بھی دونوں نے رفع کرنی ہے۔ اور ملزم کی اصلاح بھی دونوں نے کرنی ہے۔ اور یہ دونو مطلب محض سزا دہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ دیگر کسی طریق سے نہیں ہوتے۔ دنیا اس پر عمل کرتی آئی ہے۔ اور کر رہی ہے۔ اور کرتی رہیگی۔ نوع انسان کا قدم بہتری کی جانب ہر ایک کرم کی قرار واقعی سزا دہی اور انصاف سے ہی بڑھ سکتا ہے۔ در گزر کرنے یا معافی وغیرہ سے نہیں بڑھ سکتا۔ جیسے پرماتما کے لئے مستثنیات ہیں۔ ویسے ہی انسان کے انصاف کے بموجب بھی ہر جرم قتل کی سزا پھانسی نہیں ہے۔ بلکہ تعزیرات ہند میں دس بارہ مستثنیات بھی لکھی ہیں۔ جن کے سبب باوجود قتل کے کوئی سزا نہیں ہو سکتی۔ ان کو آپ دیکھ سکتے ہیں۔ سوامی جی نے اگر اپنے قاتل کو روپیہ دیکر بھگا دیا۔ تو یہاں سزا و جزا کی مد کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔ وہ تو پرماتما کے ہاتھ میں تھی۔ یا حاکم وقت کے۔ سوامی جی نے اس کو سزا سے بچا کر اس پر رحم کیا۔ یہاں انصاف کا سوال ہی کیا؟

معافی ہوتی ہے یا نہیں؟ اس کی بحث تو ہو چکی۔ اب ستتی پرارتھنا اور اپاسنا کے بارہ میں عرض کرنا ہے۔ آپ نے دفعہ نمبر ۱۵۰ میں اپنا فلسفہ چھانٹا ہے۔ سوامی جی کا مطلب تو صاف ہے۔ کہ ان سے تبھی فائدہ ہو سکتا ہے کہ سچے دل سے اور توجہ سے ان کو کرے۔ محض بھانڈ کی طرح چند لفظ رٹ لینے پر اکتفا نہ کرے۔ اور پھر جو پرارتھنا کی گئی ہے۔ اس کے مطابق عمل بھی کرے۔ اگر پرارتھنا تو کر لی کہ ہے ایشور مجھ کو پاپ سے بچا۔ اور ختم کرتے ہی پاپ کرموں میں لگ پڑا۔ تو پھر پرارتھنا کا کیا فائدہ؟ وہ تو تبھی پھل لائے گی جب اس کے ساتھ ساتھ کرم بھی ویسا ہی ہو۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ جب پرارتھنا کر لی۔ تو کرم کا کیا فائدہ؟ اور جب کرم کر لیا۔ تو پرارتھنا کا کیا فائدہ؟ آپ اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتے۔ کہ یہ ایک دوسرے کے معاون ہیں۔ اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

دفعہ ۱۵۲ میں ویدک پرارتھنائیں دی گئی ہیں۔ جن سے غلط نتیجہ نکالا گیا ہے۔ ان کا یہ مطلب نہیں۔ کہ پرارتھنا کر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاؤ۔ بلکہ ویدک مت یہ سکھاتا ہے کہ ان کے مت بن عمل بھی کرو۔ ان میں دیوتاؤں کے نام جس قدر آئے ہیں۔ وہ الگ الگ نہیں۔ بلکہ سب ایک ہی پرم آتما کے مختلف گنوں کے نام ہیں۔ گنوں کا نام لینا اور ہر ایک گن سے پرارتھنا کرنا کسی طرح بھی برا نہیں۔

دفعہ ۱۵۳ میں آپ اپنے غلط نتائج کو پھر دہراتے ہیں۔ اور بڑے زور سے فرماتے ہیں۔ کہ اگر ایشور کی ستتی کرنے کا صرف یہی پھل ہے۔ کہ اس کے صفات فعل اور عادات ذہن نشین ہو کر ستتی کرنے والے کا سدھار ہو جاتا ہے۔ تو اس میں ایشور نے کیا کیا؟ یہ پھل تو ستتی کرنے والے کے اپنے خیالات ہی کا نتیجہ ہے۔ ایشور اس کے لئے کیا کرتا ہے؟ کیوں صاحب! یہ نتیجہ پیدا کرنا ایشور کا کام نہیں؟ کیا یہ کوئی دوسرا پیدا کر جاتا ہے؟ ایسا ہی ہمارے ہر ایک کرم کا حال ہے۔ نتیجہ تو ہر ایک کرم کا پیدا ہوتا ہی ہے۔ ایشور کیا بناتا ہے؟ بس کچھ نہیں +

دفعہ ۱۵۴ میں انصاف کے معنی لفظ تقسیم کرنے کے بتلا کر آپ خود ہی تو ایشور کو راجہ کی طرح انصاف کرنے کے لئے فریق ٹھہراتے ہیں۔ اور پھر خود ہی سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا ایشور بھی کوئی انسان ہے۔ جو راجہ کی طرح دنیا میں ذاتی مفاد رکھتا ہے۔ سوامی جی نے ایسا کہاں کہا ہے؟ ایشور تو انسانی راجاؤں کی طرح کہیں فریق بنتا ہی نہیں۔ وہ تو ضرور سب کی بھلائی اور سب کے لئے سکھ چاہتا ہے۔ اس کے نیائے کاری ہونے کے یہی معنی ہیں۔ کہ وہ ظالم اور مظلوم دونو کے درمیان بلا رو رعایت سزا و جزا دے کر انصاف کرتا ہے۔ نہ کہ خود کوئی فریق بن کر۔ ایسا کرنا اس کا سوبھاؤ کہا گیا ہے۔ نہ کہ اس میں اس کا کوئی ذاتی مفاد ہے۔ کوئی دولت حق دار نہیں جس کو نصف بانٹ کر دیا جائے۔ اس دفعہ کے اندر جتنے اعتراضات ایشور پر آپ نے کئے ہیں۔ آپ کی اپنی اختراع ہیں۔ ویدک مت سے کوسوں دور ہیں +

دفعہ ۱۵۵ میں یہ کوئی انصاف کی بات تو ہے نہیں۔ کہ جس کو چاہا زیادہ مزدوری دے دی۔ جسے چاہا کم دیدی۔ بھلا اگر بلا کبھی کرم کے نتیجہ میں کمی و بیشی ہو سکتی ہے۔ تو ایشور نے دنیا میں کروڑوں انسانوں کو دکھوں کے سمندر میں کیوں ڈبو رکھا ہے؟ وہ سب کو سکھی کیوں نہیں کر دیتا؟ سزا کے قانون کے تو آپ شیدائی ہیں ہی نہیں۔ وہ منڈک اپنشد کے محولہ شلوک کی طرح سب کے ہردیہ کی گانٹھیں کیوں نہیں کھول دیتا؟ اور سزا و جزا کے جھگڑے کو خیرباد کیوں نہیں کہہ دیتا؟

دفعہ ۱۵۶ میں جو ویدک منتروں کے حوالجات پر آپ نے غلط بیانی کے الزام لگائے ہیں۔ ان کا آپ کے مضمون سے تعلق نہ تھا۔ یہ محض ویدوں کو بدنام کرنے کے لئے اس جگہ ہیڈ نوٹس دئے گئے ہیں۔ جن کا جواب علیحدہ دیا گیا ہے۔

آپ نے بڑا زور اس بات پر لگایا ہے۔ کہ انصاف کے سلسلہ میں اور پرارتھنا و ستتی کے سلسلہ میں گناہوں سے معافی ملتی ہے۔ بھلا اس بات کا ثبوت کیا ہے۔ کہ معافی ملتی ہے۔ کیا کوئی ایشور کا پیغام آتا ہے۔ یا ضمیر کی آواز آتی ہے۔ یا کوئی فرشتہ آ کر کہتا ہے۔ کہ گناہ معاف ہو گئے۔ کیا کوئی ایشور کے حکم کی یا معافی نامہ کی مصدقہ نقل حاصل ہو سکتی ہے؟ اگر کوئی نہیں۔ تو کیا یہ محض وہم نہیں ہے۔ کہ معافی ملتی ہے؟ بس کبوتر کی طرح اپنے پاپوں کی طرف سے آنکھ بند کر لی۔ دل کو ہلکا کر لیا۔ اور سمجھ لیا۔ کہ معافی ہو گئی۔ پتہ تو تبھی لگے گا۔ جب سر پر گردش پاپ پھل آ دبیں گے۔ اور دکھ بھگتنے پڑیں گے۔ ایسے موہوم اصول پر بھروسہ ہی کیوں کیا جاوے؟ اس میں فائدہ کیا ہے؟ کیوں نہ نیک کرموں پر ہی زور دیا جاوے؟ جو شاہراہ سے بھی زیادہ محفوظ راستہ ہے۔ اور سچائی سے بھرا ہوا ہے +

ہم دنیا میں دیکھتے ہیں۔ کہ محض ستتی پرارتھنا کرنے والے ہی معافی کے دعویدار نہیں ہیں۔ بلکہ ایسے بھی ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت محمد یا حضرت عیسیٰ یا فلاں پیغمبر پر ایمان لے آؤ۔ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ گنگا میں غوطہ لگاؤ۔ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ایک رام کے نام لینے سے سات جنموں کے پاپ نشٹ ہو جائیں گے۔ پوپ کو ٹکے دے کر معافی نامہ تھام لو۔ پادری کے سامنے گناہوں کا اقبال کر لو۔ توبہ کر لو۔ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ غرضیکہ ایک نہیں سینکڑوں طریقے گناہوں سے معافی حاصل کرنے کے رائج ہیں۔ آپ ان کو کیسے جھوٹے کہہ سکتے ہیں؟ اگر ایک طریقہ سے معافی ہو سکتی ہے۔ اور کرم کا اٹل قانون ٹوٹ سکتا ہے۔ تو دوسرے طریقہ سے کیوں نہیں؟ اگر معافی کا اصول سچ ہے۔ تو پرماتما سب کو معاف کیوں نہیں کر دیتا؟ کیوں دنیا کے لوگوں کو دکھوں میں ڈال رکھا ہے؟ کیا پرماتما خوشامد پسند ہے۔ کیا اس میں اس قدر غرور اور تکبر ہے۔ کہ بغیر ستتی۔ پرارتھنا اور خوشامد کے وہ کسی کو معافی نہیں دیتا؟

ان وجوہات سے یہ اصول سراسر غلط اور بے بنیاد ٹھہرتا ہے +

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف صاف خوشخط لکھا کریں (مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سوامی سوتنترانند جی

(از پنڈت جموپتی جی ایم-اے سابق گورنر گوروکل کانگڑی)

ناظرین سوامی سوتنترانند جی کے اُپدیشک ودیالیہ سے وداع ہو جانے کا ورتانت اخبارات میں پڑھ چکے ہیں۔ باخبر لوگوں کو معلوم تھا۔ کہ سوامی جی کی ودائی کسی دن اسی پرکار ہو جائے گی۔ ایک ویتراگ سنیاسی اپنے جانے کو مناسبت کا مضمون کاہے کو بنانے لگا؟

مجھے پہلے پہل سوامی جی کے درشن کا اوسر بہاولپور میں ہوا تھا۔ جہاں آپ سماج کے اُتسو پر پدھارے تھے۔ ان کے بیکھیان کے انداز میں۔ بات چیت کے ڈھنگ میں اور سب سے بڑھکر سمجھانے کے طریق میں ایک ایسی پروائی تھی۔ استغنا تھا۔ جو بے ساختہ مجھے اپنی طرف کھینچے لئے جا رہا تھا۔ وہیں مجھے یہ بھی معلوم ہو چکا تھا۔ کہ سوامی جی ۹ دن کا اپواس کر چکے ہیں۔ اس اپواس کو سوامی جی معمولی چیز سمجھتے تھے۔ جس پر ان کی رائے میں خاص دھیان دینے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اگھیانک انوبھوتی کے لئے سوامی جی نے یوگ ابھیاس کی پرچلت کریائیں بھی کر لی تھیں۔ اور انہیں بھی وہ کچھ وششٹ مہتو نہیں دیتے تھے۔ ان کی درشٹی میں یہ سادھارن شاریرک کرتویہ ہیں۔ میرا دل سوامی جی کی طرف اس لئے نہیں جھکا۔ کہ انہوں نے لمبا اپواس کیا تھا۔ اس لئے بھی نہیں۔ کہ آپ یوگ کے پرچلت ابھیاسوں کا انوبھو رکھتے تھے۔ بلکہ میرے من پر سوامی جی کا ایک اور جادو تھا +

سوامی جی نے پڑھا بھی بہت کچھ رکھا ہے۔ وید کا سوادھیائے وہ ہر روز کرتے ہیں۔ براہمن گرنتھوں میں بھی ان کی گتی ہے۔ سمرتیاں اور سوتر میرے گیان میں کسی آریہ سماج کے پنڈت نے اس دھیان سے نہیں دیکھے۔ جیسے انہوں نے۔ درشنوں کے سدھانتوں سے پورے واقف ہیں۔ اور اچھے اچھے پنڈتوں کے ساتھ شاسترارتھ کرتے دیکھے گئے ہیں۔ آریہ سماج کے اتہاس اور ساماجک سنستھاؤں پر ان کی بہت مضبوط گرفت ہے۔ سوامی جی کے اس علم سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن میرے دل میں ان کے لئے پوجا بدھی فقط اس علم کی وجہ سے نہیں +

میں فدا ہوں سوامی جی کے سوامی ہونے پر۔ وہ سچے معنوں میں سنیاسی ہیں۔ گوروکل کا اُتسو تھا۔ اس پر انہیں آنا تھا۔ مگر تشریف نہ لائے۔ پروفیسر رام دیو جی گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا تھے۔ انہوں نے تار دیا۔ جواب آیا۔ کرایہ کے لئے پورے پیسے نہیں۔ جتنے پیسے ہیں ان سے گوروکل تک نہیں۔ بلکہ کسی پاس کے سماج تک جا سکتا ہوں۔ وہاں پرچار کراؤں گا۔ دوسرا تار دینے تک پنچھی گھونسلا سے اڑ چکا تھا۔

سولن سماج کے جلسہ پر سوامی جی رات کے وقت سٹیشن پر جا کھڑے ہوئے۔ ٹکٹ خریدنے کو پیسے ندارد ہیں۔ کسی ہم سفر نے ٹکٹ خرید کیا۔ اور شملہ پہنچایا۔

میں نے ایک دفعہ سوامی جی سے پوچھا۔ آپ پیسے کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا۔ دھن پاس ہو۔ تو دنیا چور معلوم ہوتی ہے۔ رکھشا کا فکر کیا ہے؟ آس پاس کے لوگوں کو چور سمجھنا۔ نہ جیب میں دھن ہو نہ دل میں چور بسیں۔ ہم بھی سادھو۔ دنیا بھی سادھو۔

سوامی جی کے ساتھ میں دو دفعہ کشمیر گیا ہوں۔ ایک دفعہ پیدل اور دوسری دفعہ سواری پر۔ ایک کمبل اور ایک آسن۔ یہی سوامی جی کا سامان تھا۔ راستہ میں جہاں ٹھہرے وہیں کپڑے دھو لئے۔ ایک جھولے میں پستک آدی کچھ چھوٹی موٹی چیزیں رکھ لی تھیں جو ان کی سب ضرورتوں کو پورا کر رہی تھیں۔ آج ایک دوکان پر ڈیرہ لگ گیا۔ کل سادھوؤں میں جا بیٹھے۔ پرسوں چشمے کے کنارے کسی کھلے چبوترے پر۔ بھوجن جو کہیں سے مل گیا۔ کر لیا۔ ان کے ست سنگ سے لوگ بچے بھی باباجی کہنے لگ پڑے تھے۔ میں خوش تھا۔ کہ میرے ساتھ ایک بھرا بستر اور بیگ ہے۔ جس سے میرے متعلق یہ وہم نہیں ہو سکتا۔ مجھے ہر پڑاؤ پر قلی بلانا پڑتا تھا۔ جو میرے بابا نہ ہونے کا ثبوت تھا +

ایک دفعہ ایک لمبے عرصہ کے لئے گوروکل ڈیرہ جا لگایا۔ ایک کوٹھی میں رہتے تھے۔ جب کسی گرہستی کے گھر بھوجن کے لئے جانے لگے۔ بچھے کا آسن لیا۔ اور دھوتی کی طرح اوڑھ لیا۔

ہم شملہ گئے۔ سوامی جی نیا ایک ترنگ سے سوار ہو گئے۔ اپدیشک ودیالیہ بنے ہیں۔ لیکن رات کو کسی کمرہ میں نہیں سوئے۔ ایک پتلی سی چادر ہی شملہ کی ٹھنڈی رات کٹ جاتی ہے۔ اس سے پہلے دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں بھی وہاں ایک ہلکا کمبل اوڑھ کر رہ آئے تھے +

اپدیشک ودیالیہ کے کمرہ میں دروازہ سے دھوپ آتی ہے۔ دوپہر کا وقت ہے۔ گرمی کا مہینہ ہے۔ سوامی جی اپنے تخت پر بیٹھے ہیں۔ گرمی نہ سردی کو۔ دھن اور پرتشٹھا کو۔ کھانے اور بھوک کو۔ کپڑے اور ننگی کو سوامی جی نے ایک ساتھ چیلنج دے رکھا ہے۔ بیکار ہے۔ اور لیکچر دے رہے ہیں۔ سر درد ہے اور پڑھا رہے ہیں۔ آتما پرکرتی سے اونچا ہے۔ اس کا یہ ایک سپشٹ اداہرن ہے +

شریر مضبوط ہے۔ اور آتما اس سے زیادہ مضبوط۔ شہید راجپال پر خدا بخش نے حملہ کیا۔ وہ پہلوان تھا۔ سوامی جی موجود تھے۔ خدا بخش نے سمجھا ہوگا۔ کہ کوئی بھیک منگا سادھو ہے بھاگ جائے گا۔ انہوں نے اس کے چاقو پکڑے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور ویر راجپال کو موت کے جبڑوں سے بال بال نکال لیا۔ خدا بخش کو سات سال کی قید اتنی گراں نہ تھی۔ جتنا اس آریہ سنیاسی کا مضبوط پنجہ +

آج سوامی سوتنترانند جی کو اپدیشک ودیالیہ میں کام کرتے دس سال ہو گئے۔ آچاریہ کا کام اس خوبی سے انجام دیا۔ کہ ودیالیہ کا پتہ پتہ شاہد ہے۔ کمرے میں جاؤ تو صاف سنیاسی کی کٹیا نظر آتی ہے۔ بھگوی چادریں بچھی ہیں۔ بھگوی کوپین اور دھوتی ادھر ٹنگ رہی ہے۔ سب طرف صفائی ہی صفائی ہے۔ میل یا گندگی کا نام تک نہیں۔ باہر تختی ہے۔ "جوتا اتار کر آئیے" بوٹ والوں کو کشٹ ہوتا ہے۔ مگر سنیاسی کی آگیا ماننے میں ایک آنند ہے۔ یہاں عظمت جھکتی ہے۔ اور اس جھکنے میں اسے خوشی ہے +

سنیاسی خود اتنا محنتی ہے۔ کہ اس کے ماتحت کام کرنے والوں کو کام کی زیادتی کی شکایت کرتے بنتی ہی نہیں۔ ادھر اپدیشک ودیالیہ کے انچارج ہیں۔ ادھر ٹھیک ایک بجے ویدپرچار کے ادھشٹاتا کا کام کرنے دفتر جا رہے ہیں۔ جس پرانت میں پرچار کرنا ہے۔ اس کے ہی نہیں۔ اور بھی کتنے پرانتوں کے چپہ چپہ کا علم ہے۔ پرچار کا پروگرام بنانے کے لئے نقشہ ان کا اپنا دماغ ہے۔ میں نے ابھی یہ ذکر نہیں کیا۔ کہ سوامی جی ایک اچھے سیلانی ہیں۔ دنوں نہیں۔ مہینوں نہیں۔ سالوں کی یاترا پیدل کی ہے۔ جن دنوں ہم کشمیر جا رہے تھے۔ وہاں کے پہاڑیوں کے آگے پیچھے کے چھوٹے بڑے سبھی راستوں سے سوامی جی گویا ذاتی طور پر واقف تھے۔ راستے اس راہی کے سامنے آنکھیں بچھانے معلوم ہوتے تھے۔ پنجاب کا اتہاس انہیں ازبر ہے۔ بات بھی کرو۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے سب واقعات ان کی آنکھوں کے سامنے ہوئے ہیں۔ تاریخ معلوم۔ مقام معلوم۔ موقع کا انداز معلوم۔ ایک چلتی پھرتی تاریخ ہیں +

سنیاسی کا سنستھا سے کیا کام؟ آچاریہ ہوئے اور ڈیرہ لگا کر بیٹھ گئے۔ پربندھ کا کام ایک جنجال ہے۔ پھر ایسے سادھوؤں کے لئے جو ویت راگ ہوں۔ سنیاسی کو شاید سدھ کرنا تھا۔ کہ بے پروائی ناقابلیت کا دوسرا نام نہیں۔ گھربار سنبھالا نہیں اور مونڈ منڈا کر سادھو ہو گئے ہیں۔ سنستھا تھی۔ اسے ہاتھ میں لیا۔ اور ایسا چلایا۔ کہ بڑے بڑے پربندھک دنگ ہیں۔ اپنے لئے روپیہ پیسہ پاس نہیں رکھتے۔ لیکن کیا مجال جو سنستھا کو چادر سے باہر پاؤں پسارنے دیں۔ ابتدا لاکھ روپیہ سے کچھ کم کے سنچت کوش سے ہوئی۔ آج اس میں لاکھ سے کچھ زیادہ ہے۔ سنیاسی نے اس میں اپنی مدھوکری ڈال دی ہے۔ برہمچاریوں کو بھکشا کا ابھیاس اسی آچاریہ نے کرایا ہے۔ اور ودیالیہ کا ایک ودیارتھی جاتا ہے۔ اور روٹی مانگ لاتا ہے۔ آچاریہ کو بھی کھلاتا ہے۔ اور گرہستھ پاٹھکوں کو بھی سچی ودیا کے اس پرساد میں شریک کرتا ہے۔ ودیالیہ پر بھی بوجھ نہیں پڑ رہا اور سنیاسی کی مریادا کا پالن بھی ہوتا چلا جاتا ہے۔ سوامی جی نے اپنے آپ بھی بہت دفعہ روٹی مانگ کر کھائی ہے۔ جب آپ سادھوؤں میں رہتے تھے۔ تب تو یہ روز کا ابھیاس تھا۔ پیچھے لدھیانہ سماج میں رہے۔ تو اپنی بھکشا کی جھولی کو جھلاتے رہے۔ بڑے مزے سے کہتے تھے۔ کہ شروع شروع میں آریہ سماجی دروازے سے لوٹا دیتے تھے۔ سماجی سادھو کو مدھوکری سناتنیوں کے گھروں سے ملتی تھی +

سنیاسی تو ٹھہرے ہی سنیاسی۔ انہیں یہ پتے مرد کیا؟ کل اپدیشک ودیالیہ میں تھے۔ لوگ کہتے تھے مٹھ بنا کر بیٹھ گئے ہیں۔ میرا دل کہتا تھا۔ وہ کبھی بیٹھے ہی نہیں۔ سنیاسی سنستھا کو سنبھالے بیٹھا تھا۔ اسی کا پربندھ کر رہا تھا۔ پر اس میں پھنسا نہیں تھا۔ دل تو پنچھی کا اس گھونسلا سے اڑ چکا تھا۔ آج پروں نے بھی اڑان کی سوچ لی۔

ودیارتھیوں میں چرچا ہونے لگی۔ آج سادھو کا بیانہ کچھ میں نہیں ہے۔ یہی سادھو کی جائداد تھی۔ سادھو معہ جائداد کے گم تھا۔ پرچار کو ہر ہفتے جایا ہی کرتے تھے۔ پر پہلے بیانہ کبھی گم نہیں گیا۔ آج بیانہ بھی چلا گیا ہے۔ اب سادھو واپس نہیں آئے گا۔ نہیں آئے گا۔ سادھو کے درشن اب امرتسر میں سنتوں کے ایک چوبارہ میں ہوتے ہیں۔ وہی کو

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اور اسی میں سادھو مست ہے۔ کوپین پہنے سو اچھا گزر رہا ہے۔ گرہستی بھوجن دے دیتے ہیں۔ اور سادھو کھا کر اسی کٹیا میں سو رہتا ہے۔ ودیالیہ جیسے اس کا تھا ہی نہیں۔ سوامی سنیاسی سے اوپر تھا۔ اسے چلا دیا۔ گرہستیوں سے اچھا چلا یا۔ پرسنتھا سنیاسی کو کیسے چلائے؟ سنیاسی کو پربھو چلائے گا۔ جس کی سب سنستھائیں ہیں اور کوئی سنستھا نہیں۔ جموینی پر سادھو کا یہی جادو ہے۔

سادھو کی بے فکری اب اس فکر میں ہے۔ کہ

"دیانند مٹھ" بنایا جائے۔ آریہ سماج میں مٹھ کی بنیاد رکھی جائے۔ مٹھ کے معنی سادھو کی بھاشا میں وہ ستھان ہے۔ جس کی کسی کو فکر نہ ہو۔ ایک ایسا ستھان جہاں بے فکر لوگ رہیں۔ وہ لوگ جن کا کوئی ستھان نہیں۔ جو مٹھ کے ہیں۔ اور مٹھ کے نہیں بھی +

سادھو کی بے فکری نے اپدیشک ودیالیہ تو چلا دیا۔ دس سال میں ۳۰ سے زیادہ پرچارک سماج کو دیدئے۔ اب دیکھیں۔ اس کی بے پرواہی مٹھ کو بھی چلاتی ہے یا نہیں۔ کچھ سنیاسی بھی سماج کو دیتا ہے یا نہیں؟ سادھو کی ترنگ ہے۔ بن گیا بن گیا۔ نہیں تو اسے اس کی پروا کیا؟ وہ مٹھ ہی کیا جس کی پروا کی جائے +

سادھو آیا اور فقط کوپین لیکر آیا۔ ایکی سواگت باجوں گاجوں سے نہیں ہوا۔ اس نے اتسو اتسو کرنے اور ان میں نمائش کا عنصر آنے ہی نہیں دیا۔ جو سنستھا ۵۰ سے زیادہ کاریہ کرتا سماج کو دے چکی ہو۔ اس کے جلسہ پر ۵۰۰ سے زیادہ کی حاضری ہی نہ ہو۔ یہ سادھو کا سچا سنیاس تھا۔ آج سادھو چپکے چپکے وداعی لے لی ہے۔ وہی کوپین اسے امرت سر چھوڑ گئی ہے۔ ودیالیہ کے بوٹے چپکے چپکے اس کے گنوں کے گیت گا رہے ہیں۔ ودیالیہ کا صحن اس کے آسن کے لئے چشم براہ ہے۔ ودیالیہ کی یگیہ شالہ اس کے اپدیش کے لئے اڈیکش برکارہ ہے۔ کٹی نے بھگوی چادریں لپیٹ دی ہیں۔ وہ جان گئی ہے۔ کہ اب اس کا ادھیکار ان چادروں پر نہیں رہا۔ ودیارتھیوں کے دل ایک خلا محسوس کرتے ہیں۔ ادھیاپک کہتے ہیں۔ کہ ان کے سر سے چھتر اٹھ گیا ہے۔ لیکن دروازے تک چھوڑنے کا شرف ان میں سے کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ یہ شرف ملا ہے تو کوپین کو پیالہ کو۔ آسن کو اور کمنڈلو کو۔ ایک لفظ میں فقیر کی فقیری کو۔ فقیر کا ساتھی اس کی فقیری ہے۔ یہی اس کا ابھی نندن ہے۔ ایڈریس ہے +

میرے دل پر یگیوں کا قبضہ نہیں ہوا۔ اپواسیوں کا نہیں۔ تپسویوں کا بھی نہیں۔ وتعلیوں کا پرشدھکوں کا۔ کسی کا نہیں۔ ہوا ہے تو اس کا جوان سب ہستیوں سے گزر چکا ہے۔ اور کہتا ہے یہ کچھ نہیں۔ بے پروائی ہے۔

جنوبی ہند کی دھارمک اور سماجک دشا

(مدراس پریذیڈنسی)

(از پنڈت دھرم دیوجی سدھانت النکار و دیاواچسپتی ویدک مشنری بنگلور)

اگر جنوبی ہند کا شمالی ہند کے ساتھ مقابلہ کیا جائے۔ تو بلا تامل کہا جا سکتا ہے کہ تعلیم کے لحاظ سے جنوبی ہند شمالی ہند سے بہت بڑھا چڑھا ہے۔ خاص طور پر انگریزی تعلیم اس قدر زیادہ ہے کہ اسے دیکھ کر شمالی ہند سے پہلی مرتبہ یہاں آنے والے کو سخت حیرانی ہوتی ہے۔ تھوڑی بہت انگریزی تو عام دوکاندار لوگ بھنگی چمار تک بول لیتے ہیں۔ دیویوں میں انگریزی تعلیم کا جس قدر پرچار ہے۔ اس کا پنجاب یا دیگر مقامات سے کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا ہر سال سینکڑوں کی تعداد میں استریاں بی اے اور ایم اے پاس کر کے کالجوں سے نکلتی ہیں۔ انگریزی تعلیم ہی نہیں بلکہ سنسکرت جاننے والے اور اس کے ودوان پنڈتوں کی تعداد بھی پنجاب وغیرہ کے مقابلہ پر بہت زیادہ ہے۔ ادھر تھوڑی بہت سنسکرت عام لوگ سمجھ لیتے ہیں۔ سرکاری نیز ریاستی دفتروں میں بہت سے لوگ سنسکرت اچھی طرح جانتے ہیں۔ وید پاٹھ جس قدر اچھی طرح ادھر کے پنڈت کرتے ہیں نیز ویدوں کے بہت سے حصوں اور یہاں تک کہ پورے ویدوں کو یاد کرنے والے ادھر جتنی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ پنجاب وغیرہ میں ڈھونڈنے پر بھی نہیں مل سکتے۔ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ادھر کی دھارمک اور سماجک دشا جس بری حالت میں ہے۔ اسے دیکھ کر درحقیقت سخت تعجب ہوتا ہے۔ پنجاب وغیرہ میں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ پرانے ڈھنگ کے پنڈتوں اور صرف سنسکرت جاننے والوں میں ہی زیادہ تر وہم اور برے رسم و رواج پائے جاتے ہیں۔ انگریزی تعلیم حاصل کرنے سے لوگوں میں سمجھنے اور سوچنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ توہم پرستی اور فضول رسموں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر ادھر مدراس میں بڑے بڑے انگریزی پڑھے لکھے یہاں تک کہ ولایت سے واپس آئے ہوئے ایم اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری یافتہ وغیرہ صاحبان میں بھی جب ہم چھوٹی عمر کی شادی۔ جہیز۔ جات پات کا خیال چھوا چھوت وغیرہ کی رسمیں دیکھتے ہیں یہی نہیں۔ بلکہ بہت سے لوگوں کو سائنس کے نام پر ان رسموں کی تائید کرتے دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں اس خیال کو چھوڑنا ہی پڑتا ہے۔ جنوبی ہند فلاسفی کے لئے مشہور ہے شری شنکر اچاریہ۔ راما نج اچاریہ۔ مدھو اچاریہ اور ولبھ اچاریہ وغیرہ فلاسفر جنہوں نے ادویت وششٹ ادویت، دویت اور شدھ ادویت وغیرہ کے متعلق بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں۔ سب جنوبی ہند ہی میں پیدا ہوئے ہیں۔ مگر تعجب اس بات پر ہوتا ہے۔ کہ ان کے پیرو ہونے کا دعویٰ کرنے والے لوگ اکثر اوقات اپنی زندگی میں عقل سے کام لینا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ناخواندہ اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں کی طرح ہی برے رسم و رواج کے غلام بن جاتے ہیں کیا شمالی ہند کے لوگوں کو یہ سن کر تعجب نہ ہوگا کہ جنوبی ہند اور خاص کر میسور ریاست کے بڑے مشہور ودوان مہامہوپادھیائے ڈاکٹر شیام شاستری ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی نے جو کوٹلیہ ارتھ شاستر کے انگریزی ترجمہ کے باعث بڑی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ آٹھ سال کی عمر میں اپنی لڑکی کی شادی کر دی ہے۔ ادھر ایسی مثالیں بہت سی ملیں گی۔ آج سویرے مجھے ایک ودوان دوست سے بات چیت کے دوران میں پتہ لگا کہ تقریباً چھ سال ہوئے بنگلور میں ایک ودوان کانفرنس ہوئی تھی۔ جس کے صدر ایک بہت سجن تھے جو کئی سال بنگلور شہر کی میونسپلٹی کے چیئرمین رہ چکے ہیں۔ اور میسور کی نمائندہ اسمبلی اور لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہیں۔ اور میسور ریاست کے مشہور لیڈر تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اس کانفرنس میں جو رزولیوشن پاس ہوئے۔ وہ یہ تھے :۔

(۱) ۱۴ سال سے پہلے لڑکیوں کی شادی نہ کرائی جائے (۲) شادی وغیرہ کے موقعہ پر ناچ وغیرہ نہ کرایا جائے (۳) ۵۰۰ روپیہ سے زیادہ کا جہیز کسی حالت میں نہ دیا جائے +

اس کانفرنس کے دس پندرہ دن بعد اس کے صدر کی لڑکی کی شادی ہوئی جس کی عمر تقریباً گیارہ سال کی تھی۔ انہوں نے دس ہزار روپیہ جہیز کے طور پر دیا۔ اور رنڈیوں کا ناچ کرایا۔ یہ ہے بہت سے لیڈروں کی حالت جنہیں ان برائیوں کا علم ہوتے ہوئے بھی ان کے خلاف آواز اٹھانے اور کام کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا ایک اور مثال اس سلسلہ میں مجھے یاد آ رہی ہے۔ میسور ریاست کے ایک اور مشہور لیڈر ہیں۔ جو اپنی دھواں دھار تقریروں کے باعث کافی نام پیدا کر چکے ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں بنگلور کے دانی راؤ ایم۔ سی۔ اے ہال میں بچوں کی شادی کے بل پر میرا ایک لیکچر ہوا۔ جو یہاں کی سول اور سوشل پراگریسو ایسوسی ایشن کی جانب سے شائع بھی ہو چکا ہے۔ اسی دن ان سجن کا بھی اس بل کی حمایت میں پر زور لیکچر ہوا۔ نوجوان کانفرنس بنگلور میں آپ نے اپنے خطبہ صدارت میں بال وواہ کی پرزور مخالفت کی۔ نیز آپ کی زیر صدارت اس کانفرنس میں شاردا بل کی حمایت کی گئی۔ مگر آپ نے ہی میسور کی نمائندہ اسمبلی میں بال وواہ کی مخالفت میں بل کی سخت مخالفت کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اگر تیرہ سال کی لڑکی کے بچہ پیدا ہو جائے۔ تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ گزشتہ فروری کے مہینہ سے میں نے پروفیسر چاٹیا ایم۔ اے۔ ایل۔ ٹی۔ لیکچرار گورنمنٹ ڈسٹرکٹ کالج اننت پور کے خلاف شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں مقدمہ چلا رکھا ہے۔ بہت سے لوگوں کو شاید یہ بات تعجب خیز معلوم ہوگی۔ کہ آریہ مشنری مقدمہ چلانے لگے۔ مگر جب ہزاروں لوگ سماج کے لئے فائدہ مند قانون کو بے دھڑک توڑ رہے ہیں۔ اور کسی کو ان کے برخلاف کارروائی کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔ تو لاچار ہو کر آریہ مشنری کو ہی یہ کام سماج کے فائدہ کے لئے اپنے ہاتھ میں لینا پڑتا ہے۔ اس مقدمہ کا فیصلہ اگلے مہینہ میں ہو جائے گا۔ اس وقت ہی پورا حال لکھا جائے گا۔ مسٹر چاٹیا ایم۔ اے۔ ایل۔ ٹی کالج میں سائنس کے لیکچرار ہیں۔ اور کالج ہوسٹل کے ڈپٹی وارڈن بھی ہیں۔ آپ نے ۲۰ مئی ۱۹۳۵ء کو اپنی لڑکی کی شادی اپنے ایک شاگرد کے ساتھ کالج ہوسٹل میں ہی بڑی دھوم دھام کے ساتھ کی۔ ان پر جب میں نے مقدمہ چلایا۔ تو ان کے ایک رشتہ دار ڈاکٹر کرشنا شاستری اس کالج کے ایک پروفیسر کو ساتھ لے کر میرے پاس آئے۔ اور مجھ سے مقدمہ واپس لینے کی پرارتھنا کی۔ جب میں نے انہیں یہ بتایا کہ پروفیسر چاٹیا سے میری کوئی ذاتی عداوت نہیں ہے۔ بلکہ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ میں نے ابھی تک انہیں دیکھا بھی نہیں ہے۔ مگر یہ جان کر مجھے بڑا ہی دکھ ہوا کہ اتنے بڑے تعلیم یافتہ آدمی سرکاری قانون کو توڑ کر چھوٹی عمر میں لڑکی کی شادی کراتے ہیں۔ ایسی حالت میں ان پر مقدمہ چلانا ضروری ہے۔ تاکہ اتنے بڑے آدمی کی دیکھا دیکھی دوسروں کو ایسا کرنے کا حوصلہ نہ ہو۔ ڈاکٹر شاستری نے اس کے جواب میں جو کچھ

(باقی دیکھو بر صفحہ ۱۷)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ستیہ استیہ کا نرنے کیسے ہو؟

(لیاکھک شری پت پروفیسر گوپال جی گورو کل اندرپرستھ)

یہ ایک پرشن ہے جس کا اُتر دینا اتینت کٹھن ہے۔ پراچین تتھا اروا چین تتّو ویتاؤں نے اس پرشن پر بہت منتھن کی ہے۔ پرنتو نرنے ابھی تک نہیں ہوا۔ سنچھیپ ودوان دو بھاگوں میں وبھکت ہیں۔ ایک بھاگ تو اُن ودوانوں کا ہے جو (Insuination) کو سروپری سمجھتے ہیں۔ اُن کے مت انوسار منشیہ کے اندر جو (Conscience) ہے۔ وہی نرنایک ہے۔ وہ ستیہ اور استیہ کا گیان ہمیں دیتا ہے۔ اس لئے اس کا انوسرن کرنا چاہئے۔ دوسرا ان کا یہ بھی مت ہے کہ یدی کوئی (Conscience) سے انکار کرے تو اس کے لئے دوسرا وکلپ یہ ہے کہ آپت پرشوں نے جو نرنے کیا ہے۔ اور جس پر لوگ جیسے ستیہ اتھوا استیہ کہا جاتا ہے۔ اُسی کے انوسار اس پرشن کو حل کیا جائے۔ ارتھات (Traditions) اور (Accepted Code of Morality) ستیہ اتھوا استیہ کے نرنایک ہیں۔ دوسرا بھاگ اُن ودوانوں کا ہے جو (Utilitarians) کے نام سے پرسدھ ہیں۔ اُن کے مت انوسار ستیہ اتھوا استیہ کا نرنے کریا کے پرنام (An action is to be judged by its consequences) پر آشرت ہیں۔ یدی پرنام ٹھیک ہوا۔ تو وہ ستیہ کے آشرت ہیں۔ اور یدی پرنام الٹا نکلا۔ تو اس کریا کو استیہ اتھوا اشدھ سمجھا جانا چاہئے۔ میری درشٹی میں یہ دونو ہی مت اپورن ہیں +

(Intuitionists) کے انوسار ستیہ اتھوا استیہ کا نرنے Conscience کے آدھین ہے۔ پرنتو (Conscience) تو دو وکتیوں کی بھی آپس میں نہیں ملتی ہوگی۔ دو دیشوں کی بات تو الگ رہی۔ جس چیز کو میں خراب سمجھتا ہوں۔ اور گھرا کرتا ہوں۔ مسلمان بھائی کے سنسکاروں وہ یہ ہے۔ جس چیز کو عیسائی پاپ سمجھتا ہے۔ وہ برہمن اپنے میں پاپ نہیں ہے۔ اس مت انوسار تو ستیہ اتھوا استیہ ایک ساروبھوم تتو نہ رہا۔ پرنتو ایک سامارجک تتو ہیں پری نت ہو گیا۔ ایسا ماننے سے سبھیتا یا سماج سرود نا دو ہو جانے لگی۔ دوسری اس مت میں یہ تر ٹی ہے کہ دو سماروبھوم تتو دونوں کا ایک ہی پریوگ میں لانا اسمبھو ہو جاتا ہے۔ بیٹھا دیا اور ستیہ بات ایک ہی وشے میں پرکٹ ہوتے منشیہ کو بڑی دوودھا میں ڈال دیتے ہیں۔ ایک قصائی کی گئو میرے گھر میں گھس گئی ہے قصائی میرے پاس آتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ گئو واپس کی جائے۔ یدی گئو واپس کرتا ہوں۔ تو گئو ہنسا کے پاپ کا بھاگی بنتا ہوں۔ اور یدی استیہ بولتا ہوں۔ تب بھی پاپ کا بھاگی بنتا ہوں۔ ایسی اوستھا میں کون ساروبھوم ٹھیک ہے؟ اس کا پتہ نہیں لگتا۔ تیسری تر ٹی اس مت میں یہ ہے کہ جب کبھی تتو کے ویستار میں پرکٹ کیا جائے۔ تو اس سمے کئی کٹھنائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اتہ یہ مت ٹھیک پرتیت نہیں ہوتا۔ دوسرا پکش (Utilitarians) کا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ پرنیک کریا کا پرنام دیکھنا چاہئے۔ پرنتو اس پکش کے ودوانوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ ایک پرنام اچھا ہے۔ ایسا مکت ہے یہ آپ کو کیسے پتہ چلا؟ تو Mill اور Sidgwick جیسے ودوان بھی یہ فیصلہ دیتے ہیں۔ اور کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ پرنام وہی اچھا ہے۔ جس میں ہمیں سکھ اتھوا آنند ادھک ہوتا ہے۔ اور پرنام وہی برا ہے جس میں ہمیں دکھ اتھوا اگم ادھک ہوتا ہے۔ دوسرے شبدوں میں ستیہ وہ ہے جس میں سکھ ہو۔ اور استیہ وہ ہے۔ جس میں ہمیں دکھ ہو +

اس مت کے پھیلنے سے سنسار میں کتنے اتیاچار ہوئے ہیں۔ میں ورنن نہیں کر سکتا۔ اس مت کے کارن وام مارگ بھارت میں پھیلا۔ اور (Epicurians) کے روپ میں پاپ اور پنیہ ایک کھلونا ہو گئے۔ اُن کی نیت منو کی اسار آشرت ہو گئی + پاٹھک گن! آپ پرشن کریں گے۔ کہ پھر ستیہ کہاں چلا گیا؟ اس کا اُتر یہ ہے۔ کہ ستیہ چھپا ہے ان دونو متوں کے بیچ میں (Intuitionist) اور (Utilitarians) کو شدھ روپ میں ملا دیا جائے۔ تو ستیہ اور استیہ کا نرنے آسان ہو جائے۔ کیونکہ ہم ان دونو متوں کا سماویش کرتے ہیں۔ تو ان ہی ہمیں وید بیاس کا یہ واکیہ یاد آتا ہے۔

अष्टादशपुराणेषु व्यासस्य वचन द्वयं।
परोपकारः पुण्याय पापाय पर पीडनम् ॥ १७

وید اور جغرافیہ

(از مہاشہ "ناتھو" جلالپوری)

آفتاب عالمتاب!

ایک براہمو سماجی کا ایک آریہ سماجی سے اتفاقیہ ٹاکرا ہو جاتا ہے۔ اثنائے گفتگو میں وید بھگوان کے متعلق ذیل کے سوال و جواب شروع ہو جاتے ہیں:-

براہمو سماجی۔ بھائی صاحب! کیا آپ وید بھگوان کو مانتے ہیں؟

آریہ سماجی۔ اوشیہ مانتا ہوں +

براہمو سماجی۔ یہ تو پرانے زمانہ کی ایک غیر ضروری کتاب ہے۔ اس کے ماننے سے کیا لابھ؟

آریہ سماجی۔ بھائی صاحب! ایسا نہ کہو۔ وید تو سب ستیہ ودیاؤں کی پستک ہے۔ اس کے اندر ہر ایک (Positive Science) کے اصول پائے جاتے ہیں:-

براہمو سماجی۔ دعوے کرنا آسان ہے۔ کوئی اصول بتلاؤ تو سہی۔

آریہ سماجی۔ لیجئے اصول حاضر ہے۔ آپ سوریہ بھگوان کو ہی لیں +

براہمو سماجی۔ اچھا سوریہ بھگوان کے متعلق وید کیا بتلاتا ہے؟

آریہ سماجی۔ سنئے سوریہ بھگوان کے متعلق وید فرماتا ہے۔ کہ وہ ستارہ ہے ~~~~

यो देवे भ्यः ऽआतपति (یجروید۔ ادھیائے ۳۱۔ منتر ۲۰)

یعنی (यः) جو (देवे भ्यः) روشن والے اجرام فلکی کو (आतपति) روشنی اور حرارت پہنچاتا ہے:-

براہمو سماجی۔ وجہ بتلائیے۔ نظام شمسی میں سوریہ کو دوسرے اجرام پر کیا فضیلت حاصل ہے؟

آریہ سماجی۔ وید فرماتا ہے۔ (یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۲۰)

पूर्वो नो देवे भ्योजातः

وہ ایسا ستارہ ہے (यः) جو (पूर्वः) آفرینش میں سب سے پہلے (जातः) ظہور پذیر ہوا۔

براہمو سماجی۔ اگر سوریہ پہلے پیدا ہوا۔ تو پھر اسے دوسرے اجرام فلکی پر اقتدار کیسے حاصل ہوا؟

آریہ سماجی۔ اس کے متعلق وید بھگوان کا یہ ارشاد ہے:-

यो देवानां पुरोहितः (یجروید ادھیائے ۳۱۔ منتر ۲۰)

یہ وہ ستارہ ہے (यः) جو اپنی خاص نوعیت کی وجہ سے (देवानाम्) جملہ دیگر اجرام فلکی سے (पुरः) سب سے پہلے (हितः) مرکز میں رکھا گیا ہے +

براہمو سماجی۔ لیکن دنیا تو کہتی ہے کہ سوریہ ساکن ہے۔ پھر یہ چاروں طرف روشنی اور حرارت کیسے پہنچا سکتا ہے؟

आरیہ سماجی۔ وید بھگوان میں ایک جگہ سوال آتا ہے۔

कः स्विदेकाकी चरति (یجروید۔ ادھیائے ۲۳۔ منتر ۹) وہ کونسی ہستی ہے۔ جو (एकाकी) کسی قسم کے سہارے کے بغیر (चरति) فضا میں گردش کرتی ہے۔ اس کے جواب میں بھگوان وید میں فرماتے ہیں:

सूर्यं ऽएकाकी चरति (یجروید۔ ادھیائے ۲۳۔ منتر ۱۰)

یعنی (सूर्यः) آفتاب عالمتاب (एकाकी) کسی قسم کے سہارے کے بغیر آزادانہ (चरति) اپنے محور کے گرد (Rotate) کرتا ہے:

براہمو سماجی۔ یہ تو مانا۔ لیکن اتنا تو بتلاتے جائیے۔ کہ سوریہ کا فضا میں کیا کام ہے؟

آریہ سماجی۔ وید فرماتا ہے۔ (یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۲)

चक्षोः सूर्यो अजायत

یعنی ودراٹ کی (चक्षोः) آنکھ سے (सूर्यः) آفتاب عالمتاب (अजायत) ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اس لئے فضا میں وہی کام دیتا ہے۔ جو جسم میں آنکھ دیتی ہے۔ اس سے نہ صرف انسانوں کی بلکہ حیوانات کی آنکھ دیکھنے کے قابل بنتی ہے۔ اور دور و نزدیک ہر شئے کو دیکھ سکتی ہے۔

براہمو سماجی۔ دیکھنے میں تو چاند بھی مددگار رہتا ہے۔ پھر چاند سے سوریہ کی فضیلت کیا ہے؟

آریہ سماجی۔ وید فرماتا ہے کہ

सूर्यः एकाकी चरति चन्द्रमा जायते पुनः (یجروید۔ ادھیائے ۲۳۔ منتر ۱۰)

یعنی سوریہ اور چندرما میں بڑا فرق یہ ہے کہ (सूर्यः) سوریہ تو (एकाकी) اکیلا (चरति) اپنے محور کے گرد گردش کرتا ہے۔ لیکن (चन्द्रमाः) چندرما (पुनः) بار بار (जायते) مختلف Phases میں نمودار ہوتا ہے۔ کبھی اشٹمی کا روپ دھارن کرتا ہے۔ اور کبھی اماوس کے دن نظر تک نہیں آتا ہے۔ کبھی ہلال بنتا ہے۔ اور کبھی بدر کی شکل اختیار کرتا ہے:-

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پجاری کا ہردیہ پریورتن

(لیکھک شری بھوانی پرشاد جی گپت مُغل سرائے)

(۱)

"کیا کروں؟ کہاں جاؤں؟ تلسی کی پتی کہاں ملے گی؟ ویدجی نے تلسی کی پتی کے رس میں گولی گھول کر پلانے کو کہا ہے۔ ہنومان باٹکا میں تو تلسی کے انیک پودے ہیں۔ مگر پجاری نہیں جانے دیگا۔ ڈاک خانہ۔ گھنٹہ گھر اور اسی طرح کے دفتروں کے پھاٹکوں پر "پرویش نشیدھ" تو ضرور لکھا ہوتا ہے۔ مگر یہ حکم سرو سادھارن کے لئے ہوتا ہے۔ کیول ہمارے لئے ہی نہیں۔ وہاں روپیہ پیسہ۔ کاغذ پتر اور حساب کتاب کے معاملہ میں بھول چوک اور غلطی پڑنے کے ڈر سے اندر جانے کی ممانعت ہوتی ہے۔ یہاں کیا ڈر ہے؟ جو اندر جانا منع ہے۔ کیسی باغ جو طرح طرح کے سُگندھت پُھولوں اور امولیہ پھلوں کے پودوں سے ہرا بھرا ہے۔ وہاں کسی کو جانے کی روک ٹوک نہیں ہے"۔

شنیچری نام کی اچھوت استری جس کا اکلوتا بیٹا بیمار ہے۔ جس کو ویدنے گولی دے کر تلسی کی پتی کے رس میں گھول کر پلانے کو کہا ہے۔ اپروکت باتیں بڑبڑا رہی تھی۔ کہ شنو کمار پجاری کو سامنے سے آتے دیکھ ہاتھ جوڑ گڑگڑا کر اپنے دکھت درناتت سنانے کے پشچات چند تلسی پتر پراپت کرنے کی اچھیا پرکٹ کی۔ شنو کمار نے ڈانٹ کر کہہ دیا۔ "تو کیا تیرے لئے ہنومان کی پوجا چھوڑ دوں۔ اور تجھی جا کر توڑ لاؤں؟"

شنیچری۔ جی نہیں۔ مجھے اجازت دے دیں۔ میں خود توڑ لوں گی +

پجاری۔ کیا کہا؟ واٹکا کے اندر جا کر خود توڑے گی۔ اتنی ہمت.........

شنیچری۔ پجاری جی اخفا نہ ہو۔ جب سنتان آپتی ہوتی ہے۔ تو بیرے بنا کام نہیں بنتا۔ گھر سے بلوا بھیجتے ہیں۔ اور اونچ مکانوں میں بلا جھجک جانے دیتے ہیں۔ تب کیا میرے ہاتھ پاؤں سونے کے ہو جاتے ہیں؟

پجاری۔ ہاں ضرور۔ اس سمے تیرے ہاتھ کو کون کہے۔ تو خود سونے کی ہو جاتی ہے۔ تیرے جیسے نشٹوں میں اسی لئے پرستھا کردی ہے۔ تُو شنیچری کے دونوں ہاتھ یا تو اس میں رہیں گا... جہاز اور گنگا جی تمباکو کی چلم میں کوئی چھوت نہیں ہے۔ بکری۔ گھوڑے۔ گائے۔ بیل بھیڑ۔ بنی... بیٹھا اور جل کل کے منہ سے... ہی... نا شہر میں بھی چھوت چھات کا بھی نہیں ہے۔ ان کے سوا سے صرف چھوت چھات کا بھوت موجود ہے۔ خبردار! اگر پھر ایسی بات کی۔ تو زبان نکال لوں گا۔ ہٹ بھاگ جا یہاں سے +

شنیچری بیچاری ڈر گئی۔ اس کو پھر کچھ کہنے کا ساہس نہ ہوا۔ روتی قسمت کو کوستی آگے بڑھی۔ کہ کچھ دور پر ایک نویوک ملا۔ یہ یووک بڑا اُدار اور دیالو ہردیہ تھا۔ اس کے رونے پر تلسی کی پتی ہی نہیں۔ بلکہ کئی تلسی کے پودے اُکھاڑ لا دئے۔ شنیچری بڑی خوش ہوئی۔ یووک کو ہردیہ سے آشیرواد دیا۔ اور اپنے مکان کے پچھواڑے جو ایک پھلواڑی بنا کر ساگ ترکاری کے سوائے طرح طرح کی جڑی بوٹی جو سانپ یا بچھو آدمی کے کاٹنے پر اچوک لابھ پہنچاتی تھی۔ رکھی تھی۔ اسی میں تلسی کا پیڑ بھی لگا دیا۔ وید کے کتھن انوسار اُپچار کرنے پر اس کا لڑکا بھی اچھا ہو گیا +

(۲)

ایک روز پجاری جی کو اسی ہنومان باٹکا میں دیوتا کے لئے پھول توڑتے وقت سانپ نے کاٹ کھایا۔ کہرام مچ گیا۔ چاروں اور سے آدمی دوڑ پڑے۔ جھاڑ پھونک ہونے لگی۔ اسی اثناء میں ایک آدمی کے زور دے کر کہنے پر پجاری جی کو کھاٹ پر لا کر شنیچری کے یہاں لے گئے۔ شنیچری دور سے ہی لوگوں کو آتے دیکھ مکان سے باہر نکل آئی۔ پجاری جی کو سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ سنتے ہی اپنی پھلواڑی میں گھس گئی۔ کچھ جڑی بوٹی توڑ کر لا سے اپنے ہاتھوں میں مسل کر ہی میں چھان پجاری کو اپنی گود میں لٹا کر منہ میں ڈال دیا۔ اور منہ پر پنکھا کرنے لگی۔ پانچ ہی منٹ میں پجاری کی آنکھ کھل گئی۔ تو اپنے آپ کو شنیچری کی گود میں لیٹے اور اس کے تیز دوار دیکھا کرتے دیکھ بہت شرمندہ ہوئے۔ شنیچری کی اور تاک کر بولے "ماتا! تم سچ مچ میری ماتا ہو۔ یدی تم آج نہ ہوتی۔ تو میرے پران انت ہونے میں کوئی کسر نہیں تھی۔ تمہارے اس اُپکار اور احسان کو جنم بھر نہ بھولوں گا۔ میرے پورو اپرادھوں کو بھول جانا۔ ہنومان واٹکا کیا ہنومان مندر میں بھی تمہارے لئے روک ٹوک نہیں ہے۔ میرا ہردیہ بدل گیا ہے۔ میرا گیان... دیوستھا دینا چاہوں کہ سنسار میں سانپ...

سالانہ رپورٹ پنجاب کنیا مہا آناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

(لیکھک شری لالہ بوسا رام جی آنریری سیکرٹری)

اس اناتھ آلیہ کو کھلے ہوئے ۱۹ سال گزر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں اناتھ آلیہ نے قوم کی اور ملک کی جو سیوا کی ہے۔ وہ ہر سال رپورٹ کی صورت میں شائع ہوتی رہی ہے۔ پچھلے سال کی رپورٹ چھپ جانے پر سب دانی لوگوں کو پہنچا دی جائیگی۔ مختصر رپورٹ اب دی جاتی ہے۔

آمدنی اور خرچ۔ سال میں ۷-۴-۱۸-۲۲۰۹۰ روپے کیش اور اَن وغیرہ کی آمدنی ہوئی۔ اور ۱۰-۳-۷-۲۱۵ روپے خرچ ہوئے۔ ۶-۲-۱۸-۴۷۳۵ روپے کی لاگت سے دو نئے کمرے۔ کمپاؤنڈ وال۔ ٹٹیاں۔ پمپ۔ اور سیڑھیاں بنوائی گئیں۔ اور اب اناتھ آلیہ کے پاس ۱۱-۴-۱۶-۴۹۶۰ روپے کی جائداد ہے۔

تعداد بچے۔ سال کے شروع میں ۷۵ لڑکے اور ۱۹ لڑکیاں تھیں۔ ۴۳ لڑکے اور ۸ لڑکیاں نئی داخل ہوئیں۔ اور ۴۳ لڑکوں اور ۱۰ لڑکیوں نے سال رواں میں اناتھ آلیہ چھوڑا۔ پانچ لڑکے کام سیکھ کر اپنا خاطر خواہ گزارہ کر رہے ہیں۔ ایک چھوٹا لڑکا گود میں پالنے کے لئے دیا گیا۔ اور ۲۶ لڑکے اپنے رشتہ داروں کے پاس چلے گئے۔ دس لڑکیوں میں سے چھ لڑکیوں کی شادی کی گئی۔ اور چار لڑکیاں اپنے رشتہ داروں کے پاس چلی گئیں۔ سال کے آخیر میں ۸۰ لڑکے اور ۱۷ لڑکیاں تھیں۔

تعلیم۔ اناتھ آلیہ کے ماتحت ایک پرائمری سکول ہے۔ جسے پچھلے سال ۲۶۹/- روپے سالانہ گرانٹ بھی مل گئی ہے۔ لڑکے لڑکیوں کے لئے تعلیم ضروری ہے۔ اب اناتھ آلیہ میں پانچویں کلاس بھی کھول دی گئی ہے۔ باقی کلاسوں کے لڑکے ڈی۔ اے۔ وی سکول میں پڑھتے ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

پہلی ۹۔ دوسری ۳۔ تیسری ۱۰۔ چوتھی ۷۔ پانچویں ۵۔ چھٹی ۱۔ ساتویں ۳۔ نویں ۳۔ دسویں ایک۔ اور سات لڑکے دیانند اپدیشک کلاس میں پڑھتے ہیں۔

ہم ڈی۔ اے۔ وی سکول کے ہیڈ ماسٹر جی کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے لڑکوں سے فیس نہیں لیتے +

دستکاری۔ علاوہ لڑکوں کو تعلیم دینے کے اناتھ آلیہ میں ایک درزی کلاس ہے۔ جس میں ۴ لڑکے اور ۹ لڑکیاں کام سیکھتی ہیں۔ باہر سے ۱۵ لڑکے اور ۲ لڑکیاں بھی سلائی کا کام سیکھنے کے لئے آتی ہیں۔ اسکے علاوہ ۹ لڑکے دیانند دستکاری سکول میں ترکھانا اور جلد سازی کا کام سیکھتے ہیں۔ دو لڑکے راوی روڈ پر کپڑا بُننے کا کام سیکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھجن منڈلی بھی ہے۔ جس میں ۱۰ لڑکے گانا بجانا سیکھتے ہیں۔ لاہور کی سماجیں اپنے سپتاہک ستسنگوں اور وارشک اُتسووں پر اکثر بلاتی رہتی ہیں۔ جس کی لوگ بہت پرشنسا کرتے ہیں۔

صحت۔ بہت اچھی ہے۔ اس کے لئے ایک سجن کاجو کر گپت روپ سے ۱۲۵/- روپیہ ماہوار بچوں کو عمدہ بھوجن ملنے کے لئے دان دیتے ہیں۔ دھنیہ واد کرتے ہیں۔ لالہ بانک رام صاحب زیلی رام اینڈ سنز لاہور کا بھی دھنیہ واد ہے۔ جو کہ ۲۰/- روپیہ ماہوار دوائیوں کے لئے دان دیتے ہیں۔ شری ڈاکٹر سینتی لال جی۔ ڈاکٹر چرنجی دیو ورما میو ہسپتال۔ ڈاکٹر روشن لال کھیرہ۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما ملتانی بڑی کرپا کر کے بچوں کو سمے سمے پر دیکھ جاتے ہیں۔ بچوں کو سوستھ رکھنے کے لئے انہیں کبڈی۔ رسہ کشی۔ فٹ بال۔ والی بال اور دوڑیں کرائی جاتی ہیں۔ اس کے لئے ہم روشن لال سپورٹس والوں کا دھنیہ واد کرتے ہیں جو کہ ہر سال کھیلنے کا سامان دان دیتے ہیں۔ مسٹر بی۔ ایل۔ جی صاحب گرسیوا سمتی کیطرف سے لڑکوں کو سکاؤٹنگ سکھلاتے رہتے ہیں۔ اور ہر ہفتہ تہوار پر اناتھ آلیہ کے لڑکے سیوا کے لئے جاتے رہتے ہیں +

کنٹرول۔ یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ادھین ہے۔ جس کے ۲۱ ممبر ہیں۔ اور جو سب کے سب آنریری اور لگن سے کام کرتے ہیں۔ یہ ان کی کرپا ہی ہے۔ کہ یہ سنستھا دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اور اناتھ آلیہ کو نہ صرف پنجاب سے بلکہ دور دور کے دیشوں سے بھی برما۔ افریقہ۔ ایران بلوچستان سے لگاتار دان آتا رہتا ہے +

اپیل۔ چونکہ نئے بلڈنگ ابھی ناکافی ہے۔ نئے بالک آ رہے ہیں۔ اور ان کیلئے مزید کمروں کی ضرورت ہے جن کے لئے تقریباً ۳۰۰۰/- کی ضرورت ہے۔ سب دانی ویروں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ سہایتا بھیجیں۔

دھنیہ واد۔ جہاں ہم دانیوں کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ وہاں میں پرماتما کا بھی کرتگیہ ہوں۔ کہ انکی کرپا سے یہ سال بڑے شانتی اور سکھ سے گزرا ہے۔ اور آئندہ کیلئے بھی پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنی کرپا ہمیشہ اس سنستھا پر کرتے رہیں تاکہ یہ پھلے پھولے اور جاتی کی ادھک سے ادھک سیوا کر سکے۔ اور اس کے کاریہ کرتاؤں کو بھی بل دے۔ کہ وہ بڑے...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بقیہ مضمون "جنوبی ہند کی دھارمک اور سماجک دشا" صفحہ ۱۴ سے

کہا۔ وہ سب مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔ اور اسی لئے یہ بات میں نے یہاں درج کرنی مناسب سمجھی۔ ڈاکٹر شاستری بڑی سنجیدگی سے کہنے لگے۔ کہ "ہم لوگ بھی چھوٹی عمر کی شادی کی خرابیوں کو جانتے ہیں۔ اور خود کئی بار اس کے خلاف لیکچر دے چکے ہیں۔ مگر ہماری براہمن جاتی میں جو رواج چلے آ رہے ہیں۔ ہم ان میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کے خلاف نہیں جا سکتے"۔ اس کے جواب میں میں نے کہا۔ کہ "اتنے پڑھے لکھے آدمی کے اندر کیا اتنا بھی حوصلہ نہیں ہونا چاہئے۔ کہ وہ بُرے اور نقصان دہ رسم و رواج کو چھوڑ سکے۔ اور اگر سچ مچ کوئی آدمی اسی کو دھرم سمجھتا ہے۔ تو اسے قانون توڑنے کی سزا بھی اپنے دھرم کے لئے خوشی سے برداشت کرنے کو تیار رہنا چاہئے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ کہ آپ جیسے سینکڑوں اور رشتہ داروں کو بھیج کر مقدمہ واپس لینے کے لئے مجبور کیا جائے۔ اس مقدمہ کی آخری تاریخ سماعت جولائی میں ہے۔ گزشتہ ۱۱ مارچ کو سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ کی ابتدائی سماعت اور جانچ پڑتال ہو چکی ہے۔ اور استغاثہ ثابت ہو چکا ہے۔ اب دیکھنا ہے۔ کہ آگے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس قسم کی مثالوں کو دیکر مجھے یہ بتانا مقصود تھا۔ کہ کس طرح ادھر کے بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگوں کے اندر رسم و رواج کی غلامی پائی جاتی ہے۔ اور ان میں انہیں چھوڑنے کا حوصلہ نہیں پایا جاتا۔ اصل میں اس علاقہ کی سماجک دشا اس قدر خراب ہونے کا یہی باعث ہے۔

کمسنی کی شادی کا رواج براہمنوں کے علاوہ ویشیوں اور ہریجنوں میں بھی موجود ہے۔ اب بہت سے مقامات پر پڑھے لکھے براہمنوں کے گھروں میں بھی لڑکیوں کی شادیاں ۱۴-۱۵-اور ۱۶ سال کی عمر میں ہوتی ہیں۔ مگر ایسی حالت میں لوگ یہ جھوٹ بولنے میں ذرا بھی نہیں ہچکچاتے۔ کہ لڑکی "رتومتی" یعنی بالغ نہیں ہوئی۔ اس قسم کا جھوٹ اس لئے بولا جاتا ہے۔ کہ لوگوں میں موجودہ رواج کو کھلے طور پر چھوڑنے کا حوصلہ نہیں پایا جاتا۔ یہ کس قدر حیرانی کی بات ہے۔ کہ جھوٹ بولنا تو پاپ نہ سمجھا جائے۔ اور چودہ پندرہ سال کی عمر میں لڑکی کی شادی کرنا بڑا بھاری پاپ خیال کیا جائے۔ یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ اب کئی کٹر سناتنی کہلانے والے براہمنوں نے بھی کھلے بندوں کمسنی کی شادی کی مخالفت شروع کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں شری بینگر نسنا آچاریہ بی۔ اے۔ بی۔ ایل سابق ڈسٹرکٹ سیشن جج نے جو بڑے بھاری سناتنی ہیں۔ گزشتہ ماہ بنگلور کے سیوا سماج میں ایک تقریر کی۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے تندرستی بڑی ضروری چیز ہے۔ تندرستی میں بڑی بھاری خوش قسمتی ہے۔ اس لئے ہمارے دیش کے مردوں اور عورتوں کو مضبوط اور تندرست ہونا چاہئے۔

ہم لوگوں میں مروجہ بال وواہ کی وجہ سے ہماری تندرستی روز بروز بگڑتی جاتی ہے۔ ہماری استریوں کو چاہئے۔ کہ وہ بڑی عمر میں یعنی "رتومتی" ہونے کے بعد لڑکیوں کی شادیاں کریں۔ اگرچہ اس قسم کی شادیاں بہت سے گھروں میں ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ تو بھی جات برادری سے ڈر کر لوگ لڑکی کی عمر کے متعلق جھوٹ بول دیتے ہیں۔ اس بُرے رواج کو اب بالکل چھوڑ دینا چاہئے۔ اگر کسی کے من میں یہ شک پیدا ہو۔ کہ کیا ایسا کرنے سے شاستروں کی مخالفت تو نہیں ہوگی؟ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بڑی عمر کی شادی کے حق میں بہت سے شاستروں کے قول پائے جاتے ہیں۔ ان کو پرمان مان کر کمسنی کی شادی کا رواج بالکل ختم کر دینا چاہئے +

۲۴ جون سے شروع ہونے والی میسور کونسل کے اجلاس میں ایک مسٹر شاردا ایکٹ کی قسم کا ایک بل پیش کرنے والے ہیں۔ جس میں لڑکی اور لڑکے کی عمر کم از کم ۱۴۔ اور ۲۱ سال بالترتیب رکھی گئی ہے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس کا کیا حشر ہوتا ہے:

شوک پرستاو:۔ آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا عام اجلاس ۱۶ جون ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر میں دیوان منگل سین جی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں ذیل کا پرستاو سرب سمتی سے پاس ہوا۔ "یہ سماج ماسٹر سبھو رام جی سبھاسد سماج ہذا کی دھرم پتنی اور ان کے دو پتروں کی کوئٹہ بھونچال میں اکال مرتیو پر نہایت گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے"

(سابقہ ... [illegible])

آریہ کنیا پاٹھشالہ ڈیرہ اسمعیلخان

آریہ کنیا پاٹھشالہ ... ڈیرہ اسمعیل خان عرصہ ۳۳ سال سے جاری ہے۔ اس میں گیارہ سو کے قریب لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ پینتیس ادھیاپکائیں ہیں۔ تعلیم مڈل اور سینڈرڈ ٹریننگ ہے۔ سالانہ خرچ وغیرہ قریباً بارہ ہزار روپیہ ہے۔ جو سرکاری گرانٹ اور پبلک دان سے پورا کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دو صد روپیہ ماہوار۔ کئی غریب ودھواؤں اور اناتھ کنیاؤں کو وظیفہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔ اس وقت تک قریباً اڑتیس ہزار روپیہ وظیفہ میں دیا جا چکا ہے۔

اس سال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مڈل میں اس پاٹھشالہ کی طرف سے ۴۰ لڑکیاں شامل ہوئی تھیں۔ جن میں سے ۳۶ پاس ہوئی ہیں۔ اور ۴ لڑکیاں کمپارٹمنٹ میں آئی ہیں۔ یعنی فیل کوئی نہیں ہوئی۔

روزانہ ہون یگیہ اور سندھیا ہو کر تعلیم شروع ہوتی ہے۔ اس پاٹھشالہ میں دھرم شکشا کا خاص پربندھ ہے۔ اس سال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کا جو امتحان دھرم شکشا کا ہوا تھا۔ اس میں اس پاٹھشالہ کی طرف سے ۱۳ لڑکیاں شامل ہوئیں۔ امتحان ۱ میں ہماری پاٹھشالہ کی لڑکی سارے صوبہ پنجاب میں اول رہی ہے۔ اور امتحان ۲ میں ہماری پاٹھشالہ کی ایک لڑکی اول اور ایک لڑکی تیسرے درجہ پر رہی ہے۔ آریہ شکشا سمتی کی طرف سے دس روپیہ۔ بارہ روپیہ اور چھ روپیہ نقد علے الترتیب بطور انعام ملے ہیں۔

تخت رام ٹوٹیہ سیکرٹری آریہ کنیا پاٹھشالہ
ڈیرہ اسمعیل خان

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں

(مینیجر)

آیورویدک اوشدھالیہ کی قائمی:۔

دیانند دلت ادھار منڈل پنجاب ہوشیارپور نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۳/۶/۳۵ میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ دھرم گڑھ کمیٹی ضلع جالندھر میں ایک آیورویدک اوشدھالیہ برائے علاج معالجہ عام کھولنے کو تسلیم کیا ہے۔ اوشدھالیہ کا افتتاح یکم جولائی ۱۹۳۵ء کو بوقت ۸ بجے صبح ہوگا۔ پنڈت آتمارام جی ویدیہ کوی رتن آیوروید وشارد جالندھر نواسی اس اوشدھالیہ میں حکمت کے کام پر مقرر ہوئے ہیں۔ یکم جولائی سے اوشدھالیہ مذکور سے مفت دوائی ملا کرے گی۔ (راداس پردھان منڈل)

قائم شدہ ۱۸۹۲ء تمام دنیا میں مشہور کارخانہ

مصفے اخون کا بادشاہ

بھگوان عرق عشبہ مرکب

مصفیٰ خون خارش پھوڑا پھنسی آتشک سوزاک گٹھیا۔ بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کیلئے دنیا میں مشہور ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ عہ قیمت پر مل سکتا ہے۔

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات۔ پستہ۔ لونگ۔ دھنیہ زعفران۔ کستوری۔ ہینگ۔ شہد زیرہ سیاہ ست سلاجیت مصفیٰ اجوائن شیر بچھ تعلب مصری مچھان دھنیہ کی پاپڑ وڑیاں خشک سبزی ادویات پنساری مفرد و مرکب شربت عرق مربہ جات اچار ست پودینہ اجوائن سونف ہون سامگری دھوپ اصلی آملہ کا تیل عطر پھیں رنگ ہی پیر بہوٹی کیچوے۔ فنگلی۔ کلاہ پشاوری سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب جڑاؤ۔ بوٹ گرگابی پاپوش۔ سامان سٹیشنری۔ لوہا تر کھان۔ حجام پوچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں +

(نوٹ۔ لاہور۔ عرق عشبہ مرکب پنڈت وزیر چند شرما ہری گیان منہ سدا لال منی رام ٹھاکر کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ لوہاری دروازہ سے مل سکتا ہے)

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

آریہ سماج آگرہ "دواکر" کا مکھیہ پتر

سمپادک:۔ پنڈت مدھوسودن چترویدی۔ بی۔ ایس۔ سی وشارد

یکت پرانت کے پرمکھ سماج کا مکھیہ پتر ہونے کے کارن "دواکر" سماجک پتروں میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ سماجک سدھانتوں کے پرچار کے ساتھ ساتھ "دواکر" منورنجک کہانیاں۔ اوچیہ کوٹی کی کویتائیں تھا انیہ آیوگی وشیوں پر اتم اتم لیکھ دے کر جن سادھارن کے لئے اتینت آوشیک بن گیا ہے۔ یدی آپ ابھی تک گراہک نہیں بنے۔ تو آج ہی ۲ بھیج کر اپنی کمی پوری کیجئے۔

وگیا پن داتاؤں کو اس میں وگیاپن بھیج کر لابھ اٹھانا چاہئے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

شوک پرستاؤ:- آریہ سماج کسمو (برٹش ایسٹ افریقہ) نے سنیچر وار ۲۵ مئی ۱۹۳۵ء کو مندرجہ ذیل شوک پرستاؤ اپنے ہفتہ وار اجلاس میں سویکار کیا:-

"یہ آریہ سماج لالہ دیو لاج جی رئیس کی جو کہ آریہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے سنستھاپک اور آریہ سماج کے پرانے سیوک تھے۔ اچانک مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے"

(رام کرن منتری آریہ سماج کسمو (افریقہ))

شوک پرستاؤ:- آریہ سماج جودھپور پنڈت بھیم سین ودیالنکار اور پنڈت بھیشم دیو ودیالنکار کی بے وقت مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے اور ان کے پریوار کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایشور پرماتما سے مرحوموں کی آتماؤں کی سدگتی کے لیے پرارتھنا کرتا ہے۔

(سوہن لال منتری آریہ سماج جودھپور)

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا چناؤ

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا سالانہ چناؤ ۱۶ جون ۱۹۳۵ء بروز اتوار بعد ست سنگ کے پنچایت من نکھت پرکار سے ہوا:-

پردھان راے بہادر لالہ بیلی رام ایڈووکیٹ + اُپ پردھان لالہ منوہر لال اکاؤنٹنٹ + منتری اننت رام جی بی۔اے + اُپ منتری لالہ ...نند ...کامٹر + خزانچی لالہ لشمبر ناتھ اکاؤنٹنٹ + لائبریرین پنڈت رگھونندن لال کیمپلا + سٹور کیپر لالہ بھرایا رام + مینیجر کنیا پاٹھ شالہ پرونیسر نسری رام + منتری کنیا پاٹھ شالہ پروفیسر فان چند + خزانچی کنیا پاٹھ شالہ لالہ گیان چند +

ان کے علاوہ انترنگ سبھا کے چھ ممبر نکھت سبھا سد نشچت ہوئے:-

لالہ فتح چند بھنڈاری - لالہ کشن چند گپتا۔ لالہ گنگوری لال - لالہ سنت رام نندا - لالہ بال مکند گورنمنٹ پریس اور ماسٹر کاشی ناتھ (نوٹ) آریہ سماج ہذا کے لیے بھی ایک پروہت کی ضرورت ہے +

(سنت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج ہذا)

بٹالہ آریہ سماج کی طرف سے ریلیف کا کام

آریہ سماج بٹالہ نے جو بٹالہ ریلوے سٹیشن پر کوئٹہ سے آنے والے دکھیوں کے لیے دودھ لسی بھوجن اور دوائی وغیرہ کا کام شروع کر رکھا تھا۔ اب وہ تین روز سے کسی مسافر کے نہ آنے کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے۔ نیز سٹیشن ماسٹر

...صاحب سے پرارتھنا کی گئی کہ جب کوئی مسافر آوے تو ہمیں اطلاع دے دیں۔

لالہ بشنداس جی پردھان - لالہ گنگوا داس جی سابق مینیجر کنیا پاٹھ شالہ - لالہ لاجپت رائے منتری آریہ یووک سماج - لالہ پریم چند لالہ لال چند کے علاوہ بابا کانشی رام جی بیدی۔ بابا خوشی رام جی برادر بابا کانشی رام جی وغیرہ نے بڑے پریم اور اتساہ سے آریہ سماج سے مل کر کام کرتے رہے جب تک آپ منزل مقصود پر مصیبت زدگان کو نہ پہنچا لیتے۔ تب تک آپ کو چین نہ آتا۔ ۱۰-۱۱- اور ۱۲ جون ۱۹۳۵ء کا خرچ بھی بابا جی نے دیا۔ آریہ سماج آپ کا - بابو رام رکھا- مدن لال اور پنڈت رام چند ناظر وغیرہ کا جو کہ آریہ سماج کو سہیوگ دیتے رہے اور سٹیشن سٹاف اور ڈاکٹر گورداس جی کا جو کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے تھے۔ دھنیہ واد کرتا ہے۔ جنہوں نے نہایت اعلیٰ کام کیا ہے۔ علاوہ بریں دانی اصحاب کا بھی دھنیہ واد ادا کیا جاتا ہے:-

(ستیہ پال منتری آریہ سماج بٹالہ)

آریہ سماج کلاچی کے سماچار

اس دفعہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی کی دس لڑکیاں امتحان مڈل پنجاب یونیورسٹی میں شامل ہوئیں۔ کل کی کل کامیاب ہو گئی ہیں:-

کوئٹہ کے مصیبت زدگان کے لیے آریہ سماج کلاچی نے فہرست چندہ کھول دی ہے۔ اور شہر سے بھی چندہ جمع کرنے کے لیے سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ عنقریب چندہ اکٹھا کر کے ہر دو سبھاؤں کی خدمت میں بھیج دیا جائے گا۔ اس وقت تک ۹۱ روپیہ چندہ جمع ہوا ہے۔ نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی کلاچی علیحدہ چندہ جمع کر رہی ہے:-

(دربار ی لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج اخلاص پور کے سماچار

ماسٹر منگا رام جی منتری آریہ سماج کی بندلی مڈل سکول اخلاص پور سے مڈل سکول ہنود تحصیل گوردا سپور میں ہو گئی ہے۔ امید ہے کہ وہاں بھی ماسٹر صاحب سماج کی سیوا کرتے رہیں گے۔

ماسٹر برہمچاری لچھمن دت جی جیمنیک کی عین عالم جوانی میں مرتیو ہو گئی ہے۔ برہمچاری جی آریہ سماج ہذا کے نہایت پریمی تھے۔ آریہ سماج اخلاص پور کو ان کی برده مانا سے خاص ہمدردی ہے:-

(تورنگ سنگھ پردھان آریہ سماج اخلاص پور ضلع گورداسپور)

ایک نو مسلم کی شدھی

۱۶ جون ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر مورنڈہ میں مسمی محمد اسمعیل سابق باگڑی رام ولد نادھو رام ذات برہمن گوت سکنہ ماہڑہ ریاست پٹیالہ کی شدھی باقاعدہ ویدک ریتی سے سپتاہک ست سنگ میں کی گئی۔ اس کا نیا نام باگڑی رام رکھا گیا۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کے ممبروں کے علاوہ ہر خیال کے ہندو بھائی کافی تعداد میں شامل تھے۔ شدھ شدہ بھائی کے ہاتھوں سے حاضرین نے مٹھائی لے کر کھائی +

(شوکت رائے منتری آریہ سماج مورنڈہ)

آریہ سماج نواں شہر کے سماچار

(۱) ۹ جون ۱۹۳۵ء کو پنڈت دیودت جی اوورسیئر نواں شہر نواسی کے لڑکے کا یگیوپویت سنسکار پنڈت لچھمن دت جی نے کرایا۔ ۵ روپیہ پرچار فنڈ کو اور ۵ روپیہ آریہ سکول کو دان موصول ہوئے:-

(۲) ۱۰ جون ۱۹۳۵ء کو پنڈت دیودت جی اوورسیئر نواں شہر نواسی نے اپنے سپتر پنڈت بکھیم دت جی سب انجینئر کے ہاتھ کا بواہ جو کہ پنڈت سیلا رام جی وکیل کی لڑکی کے ساتھ ہوا۔ پچیس روپیہ دان نِم پرکار دیئے:-

کوئٹہ بھوچال فنڈ ۱۵ روپیہ + آریہ سماج گرکھشا سنگر ۵ روپیہ + آریہ سکول ۵ روپیہ + گپت دان ۱۴ روپیہ:-

(۳) ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء کو لالہ مولراج کے دادا لالہ پرمیشری داس کا دیہانت ۹۷ ورش کی آیو میں ہوا۔ انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا:-

(منتری آریہ سماج نواں شہر دوآبہ ضلع جالندھر)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں:- (مینیجر)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو کیٹر ریلیف دتی جائداد کے مطالبہ کے فارم

ناظرین اخبارات میں مسٹر بی۔ ایم رسٹرار کی طرف سے شائع کئے گئے مطالبہ کے فارم کا نمونہ دیکھ چکے ہوں گے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس کے عین مطابق فارم چھپوا لیے ہیں۔ جن سجنوں یا آریہ سماجوں کو ان فارموں کی ضرورت ہو وہ سبھا کے دفتر سے منگوا سکتے ہیں۔ مطالبہ کے لیے دو فارم بھیجنے پڑیں گے ہر ایک آریہ سماج کا فرض ہے کہ وہ کوئٹہ کے مصیبت زدہ لوگوں کو جن کو کہ ایسے کلیم فارموں کی ضرورت ہو ہم پہنچا دیں:-

(رکاشن ویبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج سیالکوٹ کی خبریں

پنڈت چموپتی جی کی آمد:- پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے سابق آچاریہ گورکل کانگڑی آج کل یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور ایک حکیم سے اپنا علاج کروا رہے ہیں:-

اُپدیش:- سنیچر وار کو آریہ یووک سماج کی اور سے آریہ سماج مندر میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت سکھدیو جی کا اُپدیش ہوا۔ اتوار کو پرات ست سنگ میں پنڈت چموپتی جی کا منوہر اُپدیش ہوا:-

دان:- اس سپتاہ آریہ سماج کو پندرہ روپے دان پراپت ہوا:-

آریہ کنیا پاٹھ شالہ:- آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے نئے بھون کا پرویش سنسکار ۳۰ جون کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ اور آنریبل جسٹس بخشی ٹیک چند جی جج ہائی کورٹ نے (Opening Ceremony) کرنا سویکار کر لیا ہے:-

(رام لال منتری سیالکوٹ شہر)

ور کے لیے کنیا کی ضرورت

میرے ایک بھائی کے لیے جن کی آیو ۲۴-۲۵ سال ہے اور تعلیم یافتہ بی۔ اے تک۔ تندرست خوبصورت نوجوان سوشیل ورسا جاری ہے۔ ایک ایسی پڑھی ہوئی اور سوشیل کنیا کی ضرورت ہے۔ جو ۱۶-۱۷ سال کی ہو۔ اور گرہ کاریوں میں نپن اور مدھ آریہ خاندان سے ہو۔ ذات پات و جہیز کا چنداں خیال نہیں کیا جائیگا۔ لڑکے کا پتا ۱۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ پا رہا ہے۔ پتہ:-

منتری آریہ سماج گھمان - ڈاکخانہ خاص - تحصیل بٹالہ - ضلع گورداسپور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کوئٹہ ریلیف فنڈ

ذیل کے سجنوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارہ سنتھاپت کوئٹہ ریلیف فنڈ کے لئے ذیل کا دان دیا ہے۔ یہ فہرست ان رقوم کی ہے جو کہ ۱۲ جون ۱۹۳۵ء سے ۱۹ جون ۱۹۳۵ء تک سبھا کے دفتر میں موصول ہوئی ہیں:۔

اسمائے گرامی	رقم
مہاشہ چمن لال A.S.M گھگھر	۲۵-۰-۰ روپے
مہاشہ دیبھان پرچون فروش کوہاٹ	۵-۰-۰
مہاشہ شنکر داس اوورسیر نہر مادھی بنگلہ	۱۰-۰-۰
مہاشہ لیکھا رام نارنگ	۵-۰-۰
" گنڈا رام پرمانند کمالیہ	۲۵-۰-۰
شانتی سروپ اوورسیر خشتی	۱۰-۰-۰
" دینا ناتھ جی گڈس کلرک بسی پٹھاناں	۷-۰-۰
آریہ سماج کہروڑ	۱۳-۸-۰
" " نابھہ	۵۰-۰-۰
مہاشہ نند لال پنشنر اوورسیر شکرگڑھ	۵-۰-۰
شریمتی سیتا دیوی معرفت بھگت فتو رام جی علی پور	۵۰-۰-۰
شریمتی کیوالی دیوی معرفت بھگت فتو رام جی علی پور	۱۰-۰-۰
بھگت فتو رام ولد بھگت چوکھا رام علی پور	۵۰-۰-۰
شریمتی شانتی دیوی بجنور	۲۵-۰-۰
" چندر سکھی دھرم پتنی لالہ کشن چند کلکتہ	۵-۰-۰
شریمتی سنتوش کماری دھرم پتنی جی۔ ڈی سیال۔ انبالہ	۵-۰-۰
شریمتی پاربتی دیوی دھرم پتنی رائے صاحب امرت لال انبالہ	۱۰-۰-۰
شریمتی ساوتری دیوی دھرم پتنی مہاشہ روپی دت انبالہ	۵-۰-۰
مالک مادھو ورما سٹیل ورکس انبالہ	۲۵-۰-۰
لالہ دیوان چند انبالہ	۵-۰-۰
رائے صاحب امرت رائے انبالہ	۲۵-۰-۰
مہاشہ رامداس ریٹائرڈ چیف گڈس کلرک انبالہ	۵-۰-۰
مہاشہ سدانند کول مرچنٹ انبالہ	۵-۰-۰
مہاشہ گیندا رام جی P.W.D - انبالہ	۵-۰-۰
مہاشہ جوتی پرشاد انبالہ	۱-۰-۰

اسمائے گرامی	رقم
مہاشہ ہری چند انبالہ	۲-۰-۰ روپے
" کانشی رام "	۵-۰-۰
" بلاقی داس "	۵-۰-۰
لالہ جنبی رام "	۱-۰-۰
" بنواری لال "	۲-۰-۰
پنڈت بشنودت "	۲-۰-۰
ڈاکٹر موہن لال "	۵-۰-۰
میسرز کرپا رام کپور اینڈ سنز انبالہ	۵-۰-۰
پنڈت ہنسراج انبالہ	۵-۰-۰
لالہ ہرنارائن ریٹائرڈ انسپکٹر انبالہ	۲-۰-۰
سکرٹری ہندو سبھا ٹیک سبھا سری نگر	۱۵-۰-۰
پنڈت دھرم دت اپدیشک	۵-۰-۰
معرفت سٹیشن ماسٹر دینا	۴۱-۰-۰
ریلوے سٹاف منزلی	۱۱-۰-۰
مہاشہ دھنپت رائے جی جھاوریاں	۵-۰-۰
مہاشہ گورپرشاد جی راجکوٹ	۲-۸-۰
" جے دیو جی پبلک سکول صادق آباد	۲-۰-۰
مہاشہ بیلی رام سٹیشن ماسٹر دوآبہ	۵-۰-۰
ڈاکٹر سندر لال جی سید مٹھا بازار۔ لاہور	۲-۰-۰
مہاشہ تاراچند سکرٹری بھوپندرا فلور ملز بھٹنڈہ	۵۰-۰-۰
آریہ سماج پٹیالہ	۳۰-۰-۰
" " گھنان	۹-۱۴-۰
پنجاب نیشنل بینک	۵۰-۰-۰
مہاشہ مہاراج چوہڑ بڈلہ ماتا ضلع ہوشیارپور	۲-۰-۰
سکرٹری ہندو سبھا ٹیک سبھا سری نگر	۱۵۰-۰-۰
ماسٹر بشمبر راؤ مڈل سکول بودھراں	۳-۰-۰
مہاشہ بجا لال سب پلیڈر رکلو	۳۵-۰-۰
" ڈی۔ ڈی شرما نواں شہر	۱۳-۰-۰
" گردھاری لال منتری آریہ سماج کالاباغ	۵۰-۰-۰
مہاشہ موہن لال پٹواری [illegible]	۵-۰-۰

اسمائے گرامی	رقم
پردھان آریہ سماج تلگوال	۴-۱۴-۰ روپے
مہاشہ اننت رام ایم۔ اے انسپکٹر پوسٹ آفس سیالکوٹ	۲۵-۰-۰
آریہ سماج ڈگشائی	۱۵-۰-۰
" قلعہ گوجر سنگھ	۶۳-۰-۰
لالہ کرم چند کھنہ ٹھیکیدار رام گلی لاہور	۲۰-۰-۰
ایس۔ ایل کھرانہ اوورسیر سرگودھا	۵-۰-۰
مہاشہ دیو دیال جی آریہ سماج کوٹ نکہ	۲۹-۲-۰
گپت دان	۱-۰-۰
مہاشہ جمنا داس وید نینی تال	۱۰-۰-۰
" نرائن داس سب پوسٹ ماسٹر پنج ند	۵-۰-۰
مہاشہ مہندر لال فوریمین پاور ہاؤس	۵-۰-۰
" الفت رائے منتری بان پرستھ آشرم جوالاپور	۵۰-۰-۰
مہاشہ کشنداس ڈیرہ اسمٰعیل خان	۸-۰-۰
آریہ سماج برنالہ	۱۰-۰-۰
" " جموں	۶۲-۰-۰
سٹاف پنجاب نیشنل بینک امرتسر	۵۰-۰-۰
منتری آریہ سماج لعل کرتی بازار راولپنڈی	۵۷-۰-۰
مہاشہ رام چند جی ایس۔ ڈی۔ او پاک پٹن	۱۵-۰-۰
مہاشہ دھنپت رائے جی اوورسیر	۱۰-۰-۰
" کرتار چند جی	۱۰-۴-۰
" کرم چند " چاؤلہ	۱-۰-۰
" کھیم چند ہیڈ کلرک	۵-۰-۰
" بلو چند سیکنڈ کلرک	۲-۰-۰
" ٹھٹو رام جمعدار	۲-۰-۰
" سنت رام کلرک	۲-۰-۰
دھرم پتنی مہاشہ سنت رام	۲-۰-۰
مہاشہ نند لال منشی	۰-۸-۰
لالہ گنیش داس	۱-۰-۰
ماتا مہاشہ گنیش داس	۱-۰-۰
ٹھاکر منگل سنگھ اہلمد	۱-۰-۰
مہاشہ اروڑ سنگھ جمعدار	۱-۰-۰
" کھیت لال	۱-۰-۰
" منشی رام کلرک	۲-۰-۰
لالہ خوشحال چند	۱-۰-۰
" رام رکھا	۱-۰-۰
" بہاری لال	۱-۰-۰
[illegible]	۱-۰-۰

اسمائے گرامی	رقم
لالہ گھنیشام داس	۰-۴-۰ روپے
" چوند لال ہیڈ منشی	۱-۰-۰
" جینتی پرشاد اوورسیر سکندر راؤ	۲۰-۰-۰
لالہ ملکھ راج سٹیشن ماسٹر ڈھلوال	۵-۰-۰
ہندو جنتا ماچھی واڑہ ضلع لدھیانہ معرفت مہاشہ تلسی رام پلیڈر	۴۷-۰-۰
آریہ سماج گرلی	۲۵-۰-۰
مہاشہ نہال چند بی۔ اے پردھان آریہ سماج بھکر	۱۰۰-۰-۰
مہاشہ گیان چند سٹیشن ماسٹر ریختی۔ بٹالہ	۵۰-۰-۰
آچاریہ گورکل چتوڑ	۳۰-۱-۰
شریمتی اوتار دیوی معرفت بی۔ آر شرما کوٹ گاؤں	۵-۰-۰
پنڈت پریم ورت جی گورو دت بھون۔ لاہور	۳-۰-۰
مہاشہ چمن لال معرفت شرویچ لمیٹڈ اندور صدر	۲۵-۰-۰
مہاشہ دھرم پال اوورسیر پوسٹ لالہ والی رشاہ پور	۵-۰-۰
ہندو جنتا ڈلی ریاست بیکانیر	۱۵-۰-۰
آریہ سماج آسیا پشاور	۲۰-۰-۰
" " نارنول	۳۳-۰-۰
آریہ یووک سماج معرفت آریہ سماج جھنگ	۵۰-۰-۰
مہاشہ گھسیٹا مل سٹیشن ماسٹر منڈی کنجن ضلع لائل پور	۲-۰-۰
آریہ سماج میرپور	۸۰-۰-۰
" " چک ۱۹۲	۵-۷-۰
" " دودھو چک	۸-۰-۰
" " پراگ پور	۱۰-۰-۰
معرفت مہاشہ ٹھاکر رام پنشنر پردھان آریہ سماج بنگہ	۱۲-۴-۰

میزان = ۲۲۸۵-۳-۰ روپے

اس سے پہلے ایک فہرست دانی اصحاب کی شائع ہو چکی ہے۔ جس کی رقم ۴۲۵۸-۴-۰ روپے ہے۔ لہذا کل رقم جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو پراپت ہوئی ہے حسب ذیل ہے:۔

۲۲۸۵-۳-۰ روپے
۴۲۵۸-۴-۰

میزان کل ۶۵۴۳-۷-۰

دگیا بجند منتری کوئٹہ ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی ادویات

سدھا سندھو

کھانسی، ہیضہ، شول، سنگرہنی، اتیسار وغیرہ کی خوش ذائقہ خوشبودار دوا۔ قیمت ۸/

دودروگ کیسری

کی سب سے اچھی دوا
قیمت ۱/

بال سدھا

دبلے اور کمزور بچوں کو طاقت ور بنانے والی دوا۔ قیمت ۱۲/

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۲

آریہ سماج انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش :- ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد۔ نوین سنسکرن۔ بڑھیا کاغذ اور چھپائی۔ غیر مجلد ۲/، مجلد ۳/

دی فونڈیشن ہیڈ آف ریلیجن :- شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری جی کرت۔ انگریزی پڑھے لکھے کو ویدک دھرم کی سرشٹھتا سمجھانے کے لئے اپور ہے۔ مجلد ۱۲/

دی تھین پرنسپل آف آریہ سماج :- شری پنڈت چمپتی جی کرت۔ اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ مولیہ ۶/

دی آریہ فلاسفی :- اس اتینت اپیوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر دیئے ہوئے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے۔ یہ ویاکھیان اجمیر اردھ شتابدی پر چیدہ ودوانوں نے دیئے ہیں۔ مولیہ ۸/

دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ پنچم کا پرابلم :- اس میں پنڈت کیشو دیو گیانی نے آریہ درشٹی سے ہریجن سمسیا کو سلجھایا ہے۔ مولیہ ۲/

دی آوٹ لائینز آف آریہ سماج :- شری گیانی جی کرت۔ سکولوں کالجوں آدی میں بانٹنے کے لئے اتینت اپیوگی ہے۔ مولیہ ۱/

پتہ :- منتری آریہ سماج مدراس

بھارت بیمہ کمپنی کے

کوئٹہ کے پالیسی ہولڈر صاحبان!

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور نے اپنے ان پالیسی ہولڈروں کے لئے جن پر کوئٹہ کے بھونچال کا اثر پڑا ہے۔ ذیل کی مراعات دینے کی توسیع فرمائی ہے :-

۱۔ ان بیموں کی حالت میں جو کہ ماہ مئی اور ماہ جون ۱۹۳۵ء میں واجب الادا تھے مقررہ تاریخوں سے عام تیس دنوں کی بجائے پچھتر دن کی بطور (Days of grace) توسیع کی گئی ہے +

۲۔ جو کلیمز ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے پیش کئے جائیں گے۔ ان کی پالیسیوں کی حالت میں جو کہ کھوئی گئی ہیں۔ اور ملبہ کے نیچے مدفون یقین کی جاتی ہیں، خاص رعایت کی جائے گی۔ اگرچہ ورانتٹ کا عام ثبوت درکار رہے گا۔ اور کمپنی کی طرف سے ہر ایک ممکن مدد دی جائے گی +

۳۔ قرضہ جات کے لئے جو درخواستیں ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے موصول ہوں گی انہیں ان قرضہ جات کی مقدار کے متعلق خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے گا۔ جو کہ عام ... Surrender Value سے پچاس فیصدی زائد ہوں گے +

(قائم مقام جنرل منیجر)

بالکل نئی تصنیف

رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کر کے نوجوان بنانے کے لئے اٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیں :- یہ رسالہ تیار کیا گیا ہے۔

ویدشاستری منی شنکر گووند جی مالک آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲/ (محصول ڈاک علاوہ) جمالستان ۲/

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت سنتو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

دماغ کی طراوت

کیش راج (Regd)

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں وائٹ آئیل مطلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دوسرے تیلوں کی نسبت یہ زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں بلکہ دوا آمیز بھی ہے۔ دماغ کو تروتازہ رکھنے اور بالوں کو مضبوط کرنے میں یہ بے مثل ہے۔ اس سے خشکی اور روسی دفع ہوتی ہے۔ انہی صفتوں کے باعث متعدد نمائشوں سے تمغے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں۔ استعمال کر کے فائدہ اٹھائیے۔

قیمت فی شیشی پندرہ آنے	۱۵/
ڈاک محصول دس آنے	۱۰/
نمونہ کی شیشی صرف تین آنے	۳/

جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے۔

ڈابر سامان زیبائش کے نمونہ کا بکس (Regd)

ہم نے روزینہ استعمالی کار آمد چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے۔ تا کہ ہمارے ہاں کی مفید اشیاء تھوڑے خرچ ہی میں آزمائی جا سکیں۔ اس میں حسب ذیل چند آٹھ قسم کے سامان بطریق نمونہ رکھے گئے ہیں:

۱۔ دنت کنتا (دانت کا منجن)
۲۔ کیش دھونا (سر دھونے کا پوڈر)
۳۔ کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)
۴۔ ہیلیک صابون (خوشبودار دوا آمیز)
۵۔ بہارن اسنو (خوبصورتی کے واسطے)
۶۔ بہارن پوڈر (غازہ)
۷۔ اوڈو بہارن (عطر دل آویز)
۸۔ ڈابر مسک لونڈر (مشک آمیز ایسنس)

قیمت فی بکس ۱/۱۰ - محصول ڈاک دس آنہ ۱۰/

نوٹ :- دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار

پرکاش میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

The PRAKASH LAHORE

ہفتہ وار

قیمت { سالانہ للعہ ..... ممالک غیر سے لے
ششماہی ۳ ۔ ..... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۲۷ | SUNDAY 7th July 1935 | انوار ۲۳ اساڑھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۷ جولائی ۱۹۳۵ء دیانند آبد ۱۱۱ | جلد ۳

آریہ سماج کے نیم

۵ ۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶ ۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک انتی کرنا ۔

۷ ۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ۔

۸ ۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے ۔

۹ ۔ ہر ایک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے ۔

۱۰ ۔ سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

آریہ سماج کے نیم

۱ ۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲ ۔ ایشور سچدانند سروپ ، نراکار ، سرو شکتیمان ، نیائے کاری ، دیالو ، اجنما ، اننت ، نروکار ، انادی ، انوپم ، سرو آدھار ، سرویشور ، سرو ویاپک ، سرو انتریامی ، اجر ، امر ، ابھے ، نتیہ ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے ۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳ ۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے ۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴ ۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا ادیت رہنا چاہئے ۔

وید امرت

یجروید — رگوید

> ओ३म् ॥ हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत् ।
> स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥ य० १३।४

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "ہرنیہ گربھ" ہے ۔ دیوتا "پرجاپتی" ہے ۔ چھند آرچی "ترشٹپ" ہے ۔ اور سور "دھیوت" ہے ۔ یہی پوتر وید منتر رگ وید منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۲۱ کا پہلا منتر بھی ہے ۔ اس پوتر وید منتر کا آشیہ یہ ہے کہ وہ پرم دیو پرماتما دنیا کی سب منور اشیاء کا خالق و مالک ہے سواد مطلق ہے ۔ ازل و ابد کا مالک ہے اور سارے برہمانڈ کو ایک نظام میں رکھنے والا ہے ۔ اس لئے منشیہ مات کا فرض ہے کہ وہ بھکتی اور شردھا سے اس کی ستتی و پرارتھنا کر کے اپنی عاقبت بخیر کرے ۔

اس میں یا وہ (सममवर्त्तत) سرشٹی کے آدی میں (अग्रे) نورانی اجرام فلکی کو اپنے اندر متعلق رکھنے والا پرماتما (हिरण्य गर्भः) ہو کر سدا موجود تھا ۔ (भूतस्य) ساری مخلوقات کا (जातः) اتپادک اور (एकः) واحد (पतिः) محافظ اور سوامی ہے ۔ اور (सः) وہ پرماتما (इमाम्) اس سروادھار پرتھوی (उत) اور (धाम) تیجسوی سوریہ آدی دیو لوک کو (दाधार) دھارن کرتا ہے نہ صرف دھارن کرتا ہے بلکہ اس کا پالن پوشن بھی کرتا ہے ۔

ہم سب انسانوں کا یہ فرض اولین ہے کہ ہم (कस्मै) اس سکھ سروپ پرجاپتی کی (हविषा) بھکتی پوروک (विधेम) اپاسنا کریں ۔ جیسے کہ الہامی ارشاد ہے :-

> उपत्वाऽग्ने दिवे दिवे दोषावस्तर्धिया वयम् नमो भरन्त एमसि ॥ (साम० अ० १ - खं० २ मं ४)

اے گیان وان کرتا بھگوان ! دیا کیجئے کہ ہم ہر دن پراتہ سندھیا وقت سے پریم پورن دھیان سے آپ کی سمیپتا پراپت کریں ۔

> सायं सायं गृहपतिर्नो अग्निः प्रातः प्रातः सौमनसस्य दाता । प्रातः प्रातर्गृहपतिर्नो अग्निः सायं सायं सौमनसस्य दाता ॥ (اتھروید کانڈ ۱۹ سوکت ۵۵ منتر ۳ ۔ ۴)

اے وسو دیو بھگوان ! آپ اروگیہ آنند سب انّ وستو دینے والے ہیں ۔ ہم لوگ پرتیک پراتہ سندھیا آپ کی اپاسنا کرتے ہوئے یوں ہی سیدھی اور نیک ہدایت ہوں ۔ (اوم شم)

اتھروید — سام وید

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شہنشاہ اکبر ایک ہندو راگی کے قدموں میں

ہندوستان میں راگ ودیا کو جو عروج حاصل تھا۔ اس کی مثال کوئی دوسرا ملک پیش کرنے سے عاجز ہے۔ شہنشاہ اکبر کے عہد میں نائیک گوپال اور تان سین ہندوستان کے مشہور گویے تھے۔ نائیک گوپال کی تان سین سے اَن بن رہتی تھی۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تان سین نے حسد کی بنا پر شہنشاہ اکبر کو یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ وہ نائیک گوپال سے دیپک راگ سنیں۔ اس راگ کی یہ تاثیر ہے۔ کہ گانے والے کے جسم میں آگ لگ جاتی ہے۔ نائیک گوپال چھ ماہ تک اکبر کی فرمائش ٹالتا رہا۔ لیکن انجام کار مجبور ہو گیا۔ اور ایک دن اُس نے جمنا میں کھڑے ہو کر دیپک راگ گانا شروع کر دیا۔ راگ کی تاثیر سے دریا کا پانی گرم ہونے لگا۔ تاآنکہ آگ کے شعلے بلند ہو گئے۔ اور نائیک گوپال جل کر مر گیا۔ اکبر کفِ افسوس مل کر رہ گیا۔

شاہ اکبر راگی سوامی کے قدموں میں

تان سین کا اُستاد ہری داس سوامی بھی بہت بڑا ماہر موسیقی تھا۔ ایک مرتبہ اکبر نے تان سین سے پوچھا۔ کہ ہندوستان میں کوئی تم سے بہتر گانے والا بھی ہے؟ تان سین نے اپنے اُستاد ہری داس سوامی کا ذکر کیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ سوامی کو حاضر دربار کیا جائے۔ لیکن ہری داس سوامی فقیرانہ زندگی بسر کرتا تھا۔ اُس نے اکبر کے احکام کی کچھ پروا نہ کی۔ اور حاضر دربار ہونے سے انکار کر دیا۔

اکبر اس جواب سے ناراض نہیں ہوا بلکہ وہ خود اس سے ملنے کے لئے چلا گیا۔ تان سین بھی اکبر کے ساتھ تھا۔ اکبر نے ہری داس سوامی سے گانے کی فرمائش کی۔ لیکن سوامی نے صاف انکار کر دیا۔ تان سین کی سفارش بھی بیکار گئی۔ سوامی گانا نہ تھا۔ اور بادشاہ کی یہ خواہش تھی کہ کسی نہ کسی طرح سوامی کا گانا سُنے۔ آخر ایک ترکیب تان سین کے ذہن میں آئی۔ اُس نے ایک راگ کو غلط گانا شروع کر دیا۔ سوامی اپنے شاگرد کا غلط گانا برداشت نہ کر سکا۔ اس نے تان سین کو ٹوک کر اس کی اصلاح کے لئے خود صحیح طریق پر راگ گانا شروع کر دیا۔ اس طرح اکبر کی خواہش پوری ہو گئی۔ واپس آ کر اکبر نے تان سین سے پوچھا کہ تم ایسا عمدہ گانا کیوں نہیں گا سکتے؟ تان سین نے جواب دیا۔ کہ میں آپ کے حکم سے گاتا ہوں۔ اور سوامی اپنی مرضی سے۔

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بندوقیں، رفلیں، ریوالور اور پستول بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ

دام نقد۔ گزیٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

وی۔ پی آتے ہیں!

ماہ جولائی میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ اُنہیں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہئے کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۱۸ جولائی کا پرچہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء کو بذریعہ وی۔ پی اُنہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا نہ چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی۔ پی ہمیں تاریخ مقررہ کے بعد وصول ہوتے ہیں جس سے ہمارا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ لہٰذا خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ وہ اپنا چندہ بہر صورت ۱۸ جولائی ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں پہنچا دیں۔ یا بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔

(مینیجر)

جاٹ ور کی ضرورت

جاٹ خاندان کی سولہ سالہ خوش شکل کنیا کیلئے جو مڈل تک آریہ بھاشا اور انگریزی پڑھی ہوئی ہے۔ اور گھر کے کام کاج و سینے سلائی کے کام میں بخوبی واقف ہے۔ ایک جاٹ خاندان کے کنوارے پرہیزگار با حلم کارخانہ بعمر ۲۵ سال آریہ وچار کے نوجوان کی ضرورت ہے۔ اضلاع جالندھر، لدھیانہ اور ہوشیارپور کو ترجیح دی جائے گی۔

معرفت لالہ مِلکا سوبا برن روڈ۔ پوسٹ آفس رنگون (برہما)

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک بھائی کے لئے جن کی عمر ۲۵ سال ہے اور تعلیم یافتہ ہیں۔ ایک تندرست خوبصورت نوجوان سوشیل اور سگھڑ جاری ہے۔ ایک اچھی لکھی پڑھی نوجوان اور سوشیل کنیا کی ضرورت ہے۔ جو ۱۶ سال کی عمر کی گرہ کار یا کام میں ماہر ہو اور ودھوا آریہ خاندان سے ہو۔ ذات پات و جہیز کا چنداں خیال نہیں کیا جائیگا۔ لڑکے کی تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔

منتری آریہ سماج گھمان۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

آریہ ساہتیہ انگریزی پستکیں

ستیارتھ پرکاش۔ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کی انگریزی انوواد۔ نیو ایڈیشن۔ بڑھیا کاغذ چھپائی۔ غیر مجلد ۲ مجلد ۲/۸

دی فاؤنڈیشن ہیڈ آف ویدیک ریلیجن۔ شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری گڑھ کرت۔ انگریزی پڑھے لکھوں کو ویدک دھرم کی سر شٹھتا سمجھانے کیلئے اپور ہے۔ مجلد ۱۲

دی میٹن پرنسپلز آف آریہ سماج۔ شری پنڈت چموپتی جی کرت۔ اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی دگھیا تک ویاکھیا کی گئی ہے۔ مولیہ ۶

دی آریہ فلاسفی۔ اس انیت اپیوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر بڑے بڑے ودوانوں کی ویاکھیاؤں کا سنگرہ ہے۔ یہ ویاکھیان اجمیر اردھ شتابدی پر بھنڈ چیدہ ودوانوں نے دئے تھے۔ مولیہ ۶

دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ ٹیچر آف برہمن۔ اس میں پنڈت کیشو دیو گیانی نے آریہ درشٹی سے ہری جن سمسیا کو سلجھایا ہے۔ مولیہ ۲

دی آؤٹ لائنز آف آریہ سماج۔ شری گیانی جی کرت۔ سکولوں کے بچوں آدی میں بانٹنے کے لئے انیت اپیوگی ہے۔ مولیہ ۸

پتہ:۔ منتری آریہ سماج مدراس

آ رہا ہے

آریہ کنیا پاٹھ شالہ سہارنپور کے لئے ایک سیوک از کم مڈل آریہ ٹرینڈ نارمل پاس اور اچھا ہیڈ کی آوشیکتا ہے۔ سنسکرت جاننے والی کو وشیش ادھی جائیگی۔ پرارتھنا پتر بہت جلد منی کھنتہ پتر آنے چاہئیں۔ اور کم از کم دکشنا جو منظور ہو۔ اس میں درج کریں۔

مینیجر بابو ہر پرشاد (ریٹائرڈ) سرکل انسپکٹر پولیس خالاپور۔ سہارنپور

ضرورت ہے

اگر آپ ورکنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں سکولوں اور پاٹھ شالاؤں کے لئے مینیجروں اور ادھیاپکاؤں وغیرہ کی ضرورت کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" کو نہ بھولئے۔

سرکار خاقانی تمام دُنیا میں مشہور ۱۸۹۲ سے
مصفّیٔ خون کا بادشاہ

بھگوان عرق عشبہ مرکب

مصفّی خون خارش بھوڑا پھنسی آتشک ناسور و شعبہ بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دُنیا میں مشہور ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے ہر بڑے شہروں میں ہر جگہ عہ ۸ قیمت پر مل سکتا ہے۔

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات۔ پٹو۔ لوئی۔ سو۔ چشمہ۔ زعفران۔ کستوری۔ ہینگ۔ شہد۔ زیرہ۔ سیاہ۔ سَت سلاجیت۔ مصفّی۔ لاچی۔ شیر۔ ریچھ کی خالص۔ شری کی چھیا۔ دھینگر پام ورٹیاں۔ خشک سبزی۔ ادویات پنساری مفرد و مرکب شربت عرق مربہ جات اچار۔ ہر قسم اجوائن۔ سوہن۔ سنگری۔ دھوپ اصلی۔ آملہ۔ تیل۔ عطر۔ پھلیل۔ ریگ ماہی۔ بیربہوٹی۔ کچھ۔ سے۔ گنگی۔ نگاہ پشاوری سامان سوداگری۔ پارچات۔ زیورات۔ اسباب۔ چمڑہ بوٹ گرگابی پاپوش سامان بیمار۔ تیمار دار۔ فوٹو حجام موچی وغیرہ ہمارے معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ لاہور میں عرق عشبہ مرکب پنڈت دار و چند شاہ ہری کشن مشتری۔ لالہ منی رام بقال جمنا اینڈ ڈرگسٹ۔ برات دروازہ سے مل سکتا ہے۔

ہر بھگوان پنساری شہر [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

روس کا جاپان سے پرزور پروٹسٹ

گوردوارہ کمیٹی ننکانہ صاحب کا پیشکش

ماسکو ۳ جولائی۔ روس اور منچوریا کی حد پر متعدد واقعات کے نتیجہ کے طور پر روس نے جاپان کو ایک زوردار پروٹسٹ بھیجا ہے۔ پروٹسٹ میں سرحدی جھگڑوں کی فہرست دی ہے۔ اور یہ لکھا ہے۔ کہ منچوریا میں جاپانی فوجوں نے چار روسی کارندوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ روس کے نوٹ میں یہ بھی درج ہے۔ کہ منچوریا کے مقامی حکام روس اور جاپان میں جھگڑے پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ روس نے یہ دھمکی دی ہے۔ کہ وہ اپنے اندرونی معاملات میں جاپان اور منچوریا کو مداخلت کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اور اس کے نتائج کی ذمہ داری جاپان اور منچوریا کے حکام پر ہوگی۔

ایک جاپانی جہاز سمندر میں غرق:- ٹوکیو ۲ جولائی۔ جہاز لڈواص ماروجس میں ۲۴۳ مسافر اور ملاح تھے۔ سمندر میں ایک اور جہاز سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ ڈر ہے کہ کم از کم ۵۰ آدمی ڈوب گئے ہیں۔

ہوائی جہاز گر کر ٹوٹ گیا:- لنڈن یکم جولائی۔ ریلوے ایئر سروسز کا ایک ہوائی جہاز جزیرہ وائٹ کے وان ایروڈروم کے نزدیک آج دوپہر کو گر کر ٹوٹ گیا۔ کوئی مسافر ہلاک نہیں ہوا۔ کل چھ مسافر بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے چند ایک خفیف طور پر زخمی ہوئے۔ ہوائی جہاز اس وقت گرا۔ جب وہ پورٹسمتھ کو روانہ ہونے کے لئے پرواز کرنے والا تھا۔

دریائے سندھ میں کشتی الٹ گئی:- کراچی یکم جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ موضع راج کے نزدیک دریائے سندھ میں ایک کشتی جس میں ۴۰ مسلمان مسافر سوار تھے۔ جا رہی تھی۔ یہ مسلمان ایک جگہ جا رہے تھے۔ کشتی جب دریا کے درمیان آئی۔ تو ہوا کے زور سے الٹ گئی۔ چار اشخاص لاپتہ ہیں۔ باقی کشتی کے ساتھ چمٹ گئے۔ اور تیر کر کنارے پر آ نکلے۔

احراری کارکن کی گرفتاری:- لاہور ۲ جولائی۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ مقامی پولیس نے ایک احراری کارکن خواجہ غلام محمد کو ایک کانسٹیبل کو زدوکوب کرنے اور اس کی وردی پھاڑنے کے الزام میں زیر دفعہ ۳۵۳ گرفتار کیا۔

ساٹھ مسلم لیڈروں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کا انتباہ

لاہور ۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سردار صاحب سردار نرندر سنگھ سٹی مجسٹریٹ نے شہر کے ۶۰ مسلم معززین کو ذیل کا خط لکھا ہے:-

"لنڈا بازار لاہور میں شہید گنج کے جھگڑے کے سلسلہ میں پچھلے تین چار روز سے گوردوارہ کے سامنے سڑک پر مظاہرہ کرنے کے لئے غیر ذمہ دار اشخاص کی ٹولیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں اور چلتی رہتی ہیں۔ اور لیٹتی ہیں۔ یہ لوگ دن اور رات کے تمام گھنٹوں میں چھوٹے چھوٹے گروہ بنا کر شہر کے دیگر حصوں میں بھی پھرتے ہیں۔ اور اشتعال انگیز نوعیت کے نعرے لگاتے ہیں:

ایسی صورت حالات امن عامہ کے منافی ہے۔ اور اسے جاری رہنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس وقت تک طاقت کے استعمال سے اس امید میں احتراز کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ لوگ راہ راست پر آ جائیں گے۔ اور انہیں قابو میں رکھنے کے لئے معززین اپنے رسوخ کو کام میں لائیں گے۔ مگر حالات بہتر نہیں ہوئے"

طاقت کا استعمال کیا جائے گا:- اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجھے آپ کو یہ لکھنے کی ہدایت کی ہے۔ کہ شہر کے کسی حصہ بالخصوص گوردوارہ کے نزدیک ہجوم کو جمع ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور معززین طبقہ اس معاملہ میں بے بس ثابت ہو جائیں۔ تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ طاقت کے استعمال کی اجازت دینے کے لئے مجبور ہو جائیں گے۔

بس والوں کی ہڑتال:- لنڈن ۲ جولائی۔ بسوں کی ہڑتال جو چھوٹے پیمانہ پر شروع ہوئی تھی۔ وہ اب بہت سرعت سے پھیل رہی ہے۔ تقریباً ۶۰۰ بسوں نے کام بند کر رکھا ہے۔ اور اس طرح ۴۰۰۰ اشخاص ہڑتال پر ہیں۔ ہڑتال کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ ٹرامکمپنیوں نے پرانے ملازموں اور ڈرائیوروں میں سے ایک لنگڑے آدمی کی حادثہ سے موت کی رپورٹ بھیجی تھی) کے خلاف انضباطی کارروائی کئے جانے پر اعتراض کیا تھا۔ ابھی بہت سی بسیں چل رہی ہیں۔ مگر لوگوں کی سہولت کے لئے ٹرام کاروں کا انتظام کیا گیا ہے۔

ڈاکو کو شراب پہنچانے کی کوشش:- امرتسر ۲ جولائی۔ آج صبح مقامی سب جیل میں ایک شخص جس کا نام بوٹا سنگھ بیان کیا جاتا ہے۔ مشہور ڈاکو دھنتا کو جو کہ زیر سماعت قیدیوں کے زمرہ میں زیر حراست ہے۔ شراب کی بوتل پہنچانے کے لئے باہر کی طرف سے اندر پھینکی۔ مگر جیل کے کمپاؤنڈر نے اس واقعہ کو دیکھ کر رپورٹ کر دی۔ جس پر دھنتا ڈاکو نے اسے زدوکوب کیا۔ چنانچہ دھنتا کو فلکس کاٹو میں دیا گیا۔ اور اسے ۱۵ ...

قافلہ پر ڈاکہ:- منادر ۲ جولائی۔ ۴۰ ڈاکوؤں کے ایک مسلح گروہ کی طرف سے ۲۵ چھکڑوں کے ایک قافلہ کو لوٹنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ چھکڑوں میں بیٹھے ہوئے ۱۳ اشخاص کو جن میں ایک عورت بھی تھی۔ پیٹا گیا۔ اور ان سے ۳۰۰ روپے کا مال لوٹ لیا گیا۔

سردار کھڑک سنگھ کی آمد کی توقع:- امرتسر غالباً سردار کھڑک سنگھ ۱۰۰ آدمیوں کو لیکر لاہور پہنچ جائیں گے۔ سردار دہناب سنگھ ۱۰۰ آدمیوں کو لیکر آ رہے ہیں۔ سردار امر سنگھ جھبال لاہور پہنچ چکے ہیں۔

ہر تین سیکنڈ بعد شادی:- شادیوں اور طلاقوں کے متعلق اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ہر تین سیکنڈ کے بعد شادی ہوتی ہے۔ اور ہر تین منٹ کے بعد طلاق دی جاتی ہے۔

سمندری لہروں کا معجزہ:- کرسچیانا (بذریعہ ڈاک) ناروے کی ایک پہاڑی میں ۲۵۰ فٹ اونچی اور ۵۳۵ فٹ لمبی ایک سرنگ ہے۔ جو سمندر کی لہروں نے پتھروں کو ٹکرا ٹکرا کر بنائی ہے۔

لاہور ۳ جولائی۔ سردار بہادر سردار دھنا سنگھ پریذیڈنٹ گوردوارہ کمیٹی ننکانہ صاحب رقمطراز ہیں۔ کہ میں اپنی کمیٹی اور شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی سے اس بات کی منظوری لینے کی کوشش کر رہا ہوں۔ کہ اگر گوردوارہ شہید گنج پر مورچہ لگایا جائے۔ تو کمیٹی ایک لاکھ روپیہ۔ ایک ہزار سیوادار اور ایک ہزار بوری آٹا منظور کرے۔ کیونکہ سکھ گوردوارہ کی جائیداد کے قانونی طور پر حقدار ہیں۔ اور وہ راستی پر ہوتے ہوئے اپنے قبضہ کو قائم رکھیں گے۔

اٹاوہ میں آتشزدگی:- اٹاوہ ۲ جولائی۔ پچھلے ہفتہ اٹاوہ میں آگ کی بہت سی وارداتیں ہوئیں۔ تقریباً ۳۰ دکانیں اور دو موٹر فرمیں بالکل جل گئی ہیں۔ اندازہ نقصان ۱ لاکھ روپیہ سے زائد ہے۔ لوکل میونسپلٹی کے پاس آگ بجھانے کے کوئی مناسب انتظامات نہیں۔ اس لئے آگ کئی گھنٹوں کی جدوجہد کے بعد قابو میں آ سکی۔

لارڈ اور لیڈی ولنگڈن میو ہسپتال میں:- لاہور ۲ جولائی۔ کل رات کو ہز ایکسیلنسی میو ہسپتال میں گئے۔ آج دا لیٹیز نے میو ہسپتال کا معائنہ کیا۔ گورنر صاحب بہادر کوئٹہ کے مصیبت زدگان سے نہایت ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے بات چیت کرتے رہے۔ لیڈی ولنگڈن اور دوسری لیڈیز بھی ان کی دکھ بھری داستانیں سنتی رہیں۔ ایک تیرہ سالہ لڑکی ہے جس کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ لیڈی ولنگڈن اس کی صحت کے متعلق دریافت کرتی رہیں۔ لڑکی نے کہا کہ میں وائسرائے سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں۔ وہ جھٹ وہاں پہنچ گئے۔

حکومت امریکہ کو زبردست خسارہ:- واشنگٹن یکم جولائی۔ مالی سال ۱۹۳۴-۳۵ء کے حسابات بند ہو گئے ہیں۔ صرف دو دن کا کام باقی رہتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ امریکہ کو اس سال تقریباً ۳۵۰۰ ملین ڈالر کا خسارہ رہا ہے۔ گزشتہ برس ۳۸۸۱ ملین ڈالر خسارہ رہا تھا۔ کل اخراجات ۷۲۵۸ ملین ڈالر ہوئے۔ ابتدا میں ۸۵۸۱ ملین ڈالر کے اخراجات کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ ۱۹۳۴-۳۵ء کو جو اصل اخراجات کل ۶۹۶۳ ملین ڈالر تھے۔ کل آمدنی ۳۷۸۵ ملین ڈالر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مالیر کوٹلہ کے ہندو پھر ہڑتال پر:-

سکرٹری ہندو مہاسبھا مالیر کوٹلہ تار دیتے ہیں۔ کہ ہندوؤں نے پھر ہڑتال کر دی ہے کیونکہ مسلمان پھر لوٹ اور قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ آج ہڑتال کا دوسرا دن ہے۔ ہندوؤں کا جان و مال خطرہ میں ہے۔ نواب صاحب ہندوؤں کے چار مطالبات کبھی منظور نہیں کریں گے۔ ریاست کوئی ایکشن نہیں لے رہی۔ گورنمنٹ ہند کی مداخلت کی ضرورت ہے ؛

منشی احمد دین کی نظر بندی :-

لاہور۔ ۲ر جولائی۔ پنجاب سی۔ آئی۔ ڈی۔ آج منشی احمد دین پریذیڈنٹ پنجاب سوشلسٹ پارٹی کو امرتسر سے گرفتار کر کے لاہور لائی ہے۔ اور انہیں ۲ ماہ کے لئے شاہی قلعہ میں نظر بند کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چند اور نوجوانوں کی گرفتاریاں عمل میں آنے والی ہیں ؛

دہلی کے چھ نوجوانوں کو نوٹس :-

نئی دہلی۔ ۲ر جولائی۔ پنجاب کریمینل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت چھ نوجوانوں کو نوٹس دیا گیا ہے کہ کسی قسم کی انقلابی یا سیاسی سرگرمی میں حصہ نہ لیا کریں۔ ستند کشور کو ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر دہلی میونسپلٹی اور نوٹیفائیڈ ایریا سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا۔ اور چند رکا پرشاد۔ سچدا نند اور لکشمی نیک کو ۲۴ گھنٹوں کے اندر صوبہ دہلی کی حدود سے باہر ہو جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اسی طرح دو نوجوانوں کو دہلی میونسپل حدود میں نظر بند کر دیا گیا ہے ؛

لاہور میں ایک نوجوان کی گرفتاری

لاہور۔ ۲ر جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج بعد دوپہر مقامی پولیس نے دو آمیہ ہوٹل نولکھا بازار کے مالک مسٹر ہری کشن کو زیر دفعہ ۲ کریمینل لاء امینڈمنٹ ایکٹ گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد انہیں شاہی قلعہ میں لے جایا گیا۔ جہاں انہیں نظر بند کر دیا گیا۔ مسٹر ہری کشن کے منشی اور ایک ملازم کو بھی پولیس اپنے ہمراہ لے گئی ؛

پنجاب کونسل کا آئندہ اجلاس:-

لاہور۔ پنجم جولائی۔ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا آئندہ اجلاس ۲۹ر جولائی ۱۹۳۵ء کو شملہ میں لیجسلیٹو اسمبلی کے چیمبر میں شروع ہوگا۔ ۲۹۔ اور ۳۰ر جولائی اور یکم۔ ۲۔ ۵۔ ۶۔ ۸۔ اور ۹ر اگست ۱۹۳۵ء کو سرکاری کام ہوگا۔ غیر سرکاری بلوں پر ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۵۔ اور ۱۶ر اگست کو غور کیا جائے گا۔ اور غیر سرکاری ریزولیوشنوں پر ۱۷ر اگست کو ؛

(۲۶)

گوردوارہ شہید گنج کا تنازعہ !

لاہور۔ ۳ر جولائی۔ شہید گنج مسجد پر حسب معمول پولیس کا زبردست پہرہ متعین ہے۔ اس کے علاوہ ادھر ادھر بازاروں میں گھوڑ سوار پولیس اور ڈنڈا پولیس گشت کر رہی ہے ؛

سکھوں کے جتھوں کی آمد :- ضلع لاہور اور دھنور سے اکالی جتھے لاہور آ رہے ہیں۔ تاکہ اگر مورچہ کی ضرورت پڑے۔ تو لگا دیا جائے۔ سکھوں کے ایک وفد نے ڈپٹی مجسٹریٹ سے ملاقات کی۔ اور گوردوارہ شہید گنج کے متعلق بات چیت کی۔ سودھی سکھ حد یوسنگھ وکیل تمام دن گوردوارہ میں موجود رہتے ہیں۔ تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ ظہور پذیر نہ ہو ؛

مسلمانوں کے جلوس کی آمد :- آج دو بجے بعد دوپہر شہر سے مسلمانوں کا ایک جلوس لاٹھیوں سے مسلح اللہ اکبر اور یا علی کے نعرے لگاتے ہوئے شہید گنج مسجد پر پہنچا۔ اہل جلوس کا ارادہ تھا۔ کہ مسجد کے باہر مظاہرہ کر کے اس پر زبردستی قبضہ کیا جائے لیکن سرکلر روڈ پر پولیس نے جلوس کو روک لیا۔ اور اسے منتشر کر دیا ؛

ڈنڈوں کی فروخت :- شہر میں مسلمانوں نے ڈنڈوں کی فروخت شروع کر دی ہے۔ اور ہر ایک مسلمان کے ہاتھوں میں ڈنڈے ہیں۔ شام کے وقت مسلمانوں کا ایک مختصر ہجوم مسجد کے باہر کھڑا نعرے لگا رہا ہے۔ جس کے جواب میں سکھوں نے جیکارے لگائے۔ پولیس کا انتظام قابل تعریف ہے ؛

گورو کے باغ میں سکھوں کا دیوان :- امرتسر۔ ۲ر جولائی۔ لوکل سنگھ سبھا امرتسر کے زیر اہتمام گورو کے باغ میں منعقدہ سکھوں کے دیوان میں لاہور کے گوردوارہ شہید گنج کی دوبارہ تعمیر کے سلسلہ میں مداخلت بیجا کی مذمت کی گئی۔ اور سکھوں سے استدعا کی گئی۔ کہ خواہ انہیں کتنا ہی اشتعال کیوں نہ دلایا جائے۔ پر امن رہیں ؛

جتھوں کو ہدایت :- امرتسر۔ ۲ر جولائی۔ سردار لابھ سنگھ سکرٹری ضلع اکالی جتھہ امرتسر کی طرف سے اپنے علاقہ کے تمام اکالی جتھوں کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ اگر ضرورت پڑے۔ تو وہ شہید گنج لاہور کے مورچہ میں جانے کے لئے تیار رہیں ؛

ڈپٹی کمشنر کا بیان :- لاہور۔ ۲ر جولائی۔ مسٹر ایس۔ پرتاپ ڈپٹی کمشنر لاہور نے شہید گنج کے متعلق مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے :-

شہید گنج کے احاطہ میں پرانی مسجد کو گرائے جانے کی افواہ سے مسلمانوں میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور ان کی کافی تعداد نے گوردوارہ کے باہر جمع ہو کر مظاہرہ کیا۔ گوردوارہ کو خطرہ میں دیکھ کر باہر سے جتھے آنے شروع ہو گئے ہیں یہ امر صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر یہی حالت رہی۔ تو اس سے شہر کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اس لئے میں پبلک سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ اس بے بنیاد خبر کی تردید کریں۔ اور پھر فرقہ وارانہ یکجہتی پیدا کریں۔ مسجد اور گوردوارہ دونوں بالکل محفوظ ہیں۔ اور جب تک تنازعہ کا فیصلہ نہیں ہو جاتا حکام نے انہیں محفوظ رکھنے کا خاص انتظام کیا ہوا ہے۔ اگر شرارت کی کوئی کوشش کی گئی تو اس کو فوراً دبا دیا جائے گا۔ اس لئے اس بارہ میں کسی قسم کی پریشانی کی ضرورت نہیں ؛

لاہور۔ ۲ر جولائی۔ مولانا ظفر علی خان نے گوردوارہ کمیٹی امرتسر کو تار دیا ہے۔ کہ مسلم وفد جس میں مولانا ظفر علی خان۔ ملک لال خان آف گوجرانوالہ۔ ڈاکٹر محمد عالم (رابطی کمیونل لیگ والے) اور ڈاکٹر کچلو ہوں گے۔ شہید گنج گوردوارہ کی مسجد کے متعلق پربندھک کمیٹی کے نمائندوں سے تبادلہ خیالات کرنا چاہتا ہے ؛

اکالی دل کی ورکنگ کمیٹی کا فوری اجلاس :- امرتسر۔ ۲ر جولائی۔ شہید گنج لاہور کے بارہ میں پیدا شدہ حالات پر وچار کرنے کے لئے شرومنی اکالی دل کی ورکنگ کمیٹی کا فوری اجلاس ۴ر جولائی کے روز شام کے ۵ بجے ڈیرہ صاحب لاہور میں بلایا گیا ہے۔ اور ممبران ورکنگ کمیٹی اجلاس ہذا میں شمولیت کے لئے تاروں کے ذریعہ اطلاعات دی گئی ہیں ؛

۲۵۰۰ سکھ لاہور میں :- گوردوارہ شہید گنج کی ملکیت کے سلسلہ میں مسلمانوں کی ایجی ٹیشن سے سکھ حلقوں میں سخت بے چینی پھیل گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تک لاہور میں ۲۵۰۰ کے قریب سکھ اکالی مختلف جتھوں میں شامل ہو کر لاہور پہنچ چکے ہیں ؛

مرکزی لیجسلیچرز کا مشترکہ اجلاس:-

شملہ۔ ۳ر جولائی۔ پہلے یہ اطلاع دی گئی تھی۔ کہ وائسرائے ۲ر ستمبر کو اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کریں گے۔ مگر اب معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ ۱۶ر ستمبر کو ہر دو ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کریں گے ؛

ناگپور ہائیکورٹ کا پہلا چیف جسٹس:-

ناگپور۔ ۲ر جولائی۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا بیان ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ بمبئی ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس بلیک دہلی ناگپور ہائی کورٹ کے جو جنوری ۱۹۳۶ء میں قائم ہو گی۔ پہلے چیف جسٹس مقرر کئے جائیں گے ؛

اخلاقی قیدیوں کی رہائی :-

الہ آباد۔ پنجم جولائی۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے کچھ قیدیوں کو قبل از وقت رہائی کے لئے احکام جاری کئے ہیں۔ ان احکام کی رو سے ان قیدیوں کو رہا کیا جائے گا جنہیں ایک سال سے کم سزا ہوئی ہے۔ اور جو آدھی سزا کاٹ چکے ہیں۔ ان قیدیوں کو بھی رہا کیا جائے گا جنہیں ایک سال سے زیادہ سزا ہوئی ہے۔ اور جن کی میعاد قید یکم جنوری ۱۹۳۶ء سے پہلے ختم ہونے والی ہے۔ یہ تمام رہا ہو کر ۱۵ر جولائی تک گھروں میں آ جائیں گے ؛

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ فیصلہ یو۔ پی گورنمنٹ کی کفایت شعاری کی مہم کا نتیجہ ہے۔ گورنمنٹ ۱۹۳۵-۳۶ء کے بجٹ میں ہزار روپیہ کی بچت کرنا چاہتی ہے ؛

سر تیج بہادر سپرو کی نامزدگی:-

اوٹاکمنڈ۔ ۲ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ نیگ آف نیشنز کی کونسل اور اسمبلی کا اجلاس ۱۶ر جولائی کو منعقد ہوگا جس میں سر تیج بہادر سپرو کی انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس ہیگ کے جج کے طور پر نامزدگی کی منظوری دی جائے گی۔ سر تیج بہادر کو سر این۔ این۔ سرکار لاء ممبر گورنمنٹ ہند۔ سر ہیربرٹ ٹرویلین چیف جسٹس کلکتہ ہائی کورٹ اور سر کرشنا سوامی آئر (ایڈووکیٹ جنرل مدراس) کے درمیان مشورہ کے بعد مقرر کیا گیا ؛

چانوٹیں میں لڑائی :-

نئی دہلی۔ نجو گڑھ تھانہ کے نزدیک موضع دسنت راؤ میں جاٹوں کی دو پارٹیوں میں لڑائی ہو گئی جس میں تقریباً ۶ اشخاص زخمی ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک پارٹی نے دوسری کو کھیت میں ہل چلانے سے منع کیا جس پر جھگڑا ہو گیا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲۳ - اساڑھ سمت ۱۹۹۲

گوردوارہ شہید گنج کی اُلجھن

ایشور کا شکر ہے۔ کہ کوئیٹہ کے مصیبت زدگان کی دُکھ کی کہانی کو بھارت ورش کے لوگوں نے ہمدردی سے سُنا۔ اور جہاں تک ممکن تھا ان کے ہر دُکھ کو دور کرنے کا یتن کر لیا۔ لیکن کوئیٹہ کی مصیبت تو جگ کی آتش فشاں پہاڑی کی اندرونی حرارت اور اُس کے۔۔۔۔ (Explosion بھٹنے) پھٹنے کا نتیجہ تھی۔ مگر لاہور میں جو نیا آتش فشاں پہاڑ ہر لحظہ پھٹنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ اگر اس کی بروقت پیش بندی نہ کی گئی۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ وہ سارے بھارت ورش کے امن میں خلل ڈال کر ایک دوررس مصیبت کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

لاہور میں اس وقت جو مقام آتش فشانی کی دھمکی دے رہا ہے۔ وہ گوردوارہ شہید گنج ہے۔ جس پر اس وقت سکھوں کا قبضہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ جگہ جسے آج کل شہید گنج کا نام دیا جاتا ہے۔ مغل بادشاہوں کے زمانہ میں ایک مسجد تھی۔ لیکن جب مغلیہ بادشاہوں کا پارہ حرارت سکھوں کے خلاف تیز ہوا۔ تو اس مسجد کو عبادت گاہ کی بجائے سکھ ویروں کے خلاف مقدمات کی سماعت گاہ بنایا گیا۔ اور جن سکھوں کے خلاف قاضی سزا کا حکم پاس کرتے تھے۔ ان کو اس مسجد کے تہ خانوں میں زندہ بند کر دیا جاتا تھا۔ مغلیہ خاندان کا چراغ گل ہو جانے پر جب سکھوں کا پنجاب میں طوطی بولنے لگا۔ تو انہوں نے اس مسجد پر قبضہ کر کے اسے اس غرض سے گوردوارہ کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ کہ سکھوں کی آنے والی نسلیں اس مقام کو دیکھ کر اپنے پُرانے سکھ شہیدوں کی یاد منا سکیں۔ اور مسجد کے جن تہ خانوں اور زمین دوز کوٹھڑیوں میں اُن کے بزرگوں کو زندہ درگور کیا گیا تھا۔ اُن کو متبرک سمجھ کر ان سے اپنی عقیدت کا اظہار کر سکیں ٭

۱۸۴۹ء کے بعد جب سے پنجاب میں سکھ راجیہ کی بجائے انگریزوں کی حکومت ہوئی ہے۔ مسلمان مسلسل یہ کوشش کرتے آئے ہیں۔ کہ کسی طرح ان کو گوردوارہ کا قبضہ مل جائے۔ تاکہ وہ اسے پھر مسجد کی شکل میں تبدیل کر سکیں۔ لیکن انگریزی عدالتوں نے مسلمانوں کی ان مساعی کوششوں کو کبھی جائز شمار نہیں کیا۔ کیونکہ وہ بخوبی سمجھتی ہیں۔ کہ اس سوال کو چھیڑنا ایک بدترین مصیبت کا مول لینا اور زمانہ ماضی کے گڑے مُردے اکھاڑنا ہے ٭

ہندوستان کی بدقسمتی سے اس کا زمانہ ماضی اس لحاظ سے بڑا ہی دُکھدائی ہے۔ جہاں بودھوں کے کئی ایسے مقامات مقدسہ ہیں۔ جن پر اس وقت ہندوؤں کا قبضہ ہے۔ وہاں ہندوؤں کے صدہا مندر ہیں۔ جن کو مسلمانوں نے اپنی حکومت کے زمانہ میں مساجد وغیرہ میں تبدیل کر لیا تھا۔ صرف مساجد میں ہی تبدیل نہیں کر لیا تھا بلکہ ان کی دیواروں پر جو متبرک شلوک یا پوتر وید منتر کندہ تھے۔ اُن کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا۔ اور ان مندروں کے اندر جو مورتیاں تھیں۔ انہیں بے احترامی سے اُٹھا کر کہیں خورد برد کر دیا تھا۔ خاص کاشی میں ایک عالیشان مندر کو اورنگ زیب نے مسجد میں تبدیل کئے بغیر دم ہی نہ لیا تھا۔ اسی پُرانی سنت کی تقلید کرتے ہوئے سنگھ سورماؤں نے بھی شہید گنج کو جہاں کہ اُن کے سینکڑوں معصوم بزرگ مقید رہ کر سورگ کو بدھار گئے تھے۔ اپنا گوردوارہ بنا لیا۔ تاکہ وہ ان کے متبرک شہیدوں کی یادِ انقلاب زمانہ سے کہیں محو نہ ہو جائے۔ اور آنے والی نسلیں یہ بھول نہ جائیں کہ سکھ قوم کو کس قدر قربانیاں دے کر اپنے دھرم اور پنتھ کو سورکشت رکھنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ سنگھ سورماؤں نے اگر ایک مسجد کو گوردوارہ میں تبدیل کر لیا۔ تو انہوں نے ویسا ہی کام کیا۔ جیسا کہ خود حضرت محمد صاحب اور ان کے خلفاء نے فتح مکہ پر کیا تھا۔ انہوں نے کعبہ کو لات و منات وغیرہ کی عبادت گاہ رکھنے کی بجائے خدائے واحد لاشریک کی پرستش گاہ بنا دیا تھا۔ گوردوارہ شہید گنج میں اگر سنگھ سورما واہگورو کی پوجا نہ کرتے۔ بلکہ اسے کسی اور مصرف میں لاتے۔ تو مسلمانوں کو اعتراض کی گنجائش تھی۔ جب اس گوردوارہ میں لا الہ الا اللہ کے جیکارے ہر لحظہ گونجائے جاتے ہیں۔ تو پھر مسلمانوں کو اپنے مذہبی عقائد کی رُو سے اس گوردوارہ کے خلاف کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ اعتراض تو تب ہو سکتا تھا۔ اگر سکھ قوم یہاں واہگورو کی بجائے کسی لات و منات وغیرہ کی پرستش کرتی۔ اور اس کی پُرانی شان کو بٹہ لگاتی ٭

ہاں اگر مسلمانوں کے اندر اتنی ہی مذہبی پاسداری موجود ہے۔ جتنی کا کہ وہ اس وقت مظاہرہ کر رہے ہیں۔ تو پہلے وہ ان مذہبی مقامات کو واگزار کرانے کی کوشش کریں۔ جو کہ اس وقت غیر مُلکی لوگوں کے قبضہ میں ہیں۔ اور جہاں انہیں گھسنے تک کی اجازت نہیں۔ وہ ایک دفعہ راس کماری سے لے کر خیبر تک جملہ مقامات میں واقع اپنی پُرانی تمام مساجد کی فہرست کو تیار کریں۔ اور پھر دیکھیں۔ کہ آج کل ان کا کیا استعمال ہو رہا ہے؟ اگر وہ استعمال اسلامی عقائد کی رُو سے اس کی نسبت بدرجہا زیادہ قابلِ اعتراض ہو۔ جو کہ گوردوارہ شہید گنج کی صورت میں ہو رہا ہے۔ تو پھر اسلامی حمیت کا یہ تقاضا ہونا چاہیے۔ کہ پہلے اُن مقامات کی دیکھ بھال کا فرض خود مسلمان اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور پھر شہید گنج کے موجودہ قابضوں کے مُنہ آئیں ٭

اگر مسلمان اُن مقامات کو واگزار نہیں کرا سکتے۔ جن پر اس وقت غیر مُلکی لوگوں کا حاوی قبضہ ہے۔ تو وہ کس مُنہ سے سنگھ سورماؤں کو یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ شہید گنج جیسی اپنی تواریخی یادگار کو ہمیں واپس کر دیں۔ ورنہ ہم "یا علی" کے نعرے لگاتے ہوئے اس پر جبراً اپنا قبضہ کر لیں گے۔ ادامس کام تمہیں جو قربانیاں دینی پڑیں گی۔ اُن کے دینے سے دریغ نہ کریں گے ٭

ہم ویدک دھرمی نہ بُت پرست ہیں۔ اور نہ مشرک۔ جب ہم بہ تعجب ہیں۔ کہ شہید گنج ہمیں صرف پرماتما کی ہی پوجا ہو رہی ہے۔ تو ہم کیسے سکھوں کو یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنے گوردوارہ سے جس پر وہ ڈیڑھ سو سال سے قابض ہیں۔ بے دخل ہو کر اُسے مسلمانوں کے حوالہ کر دیں۔ تاکہ وہ قبضہ کرتے ہوئے ان تہ خانوں اور زمین دوز کوٹھڑیوں کو مسمار کر دیں۔ جہاں کبھی تمہارے معصوم بزرگ جابر عمال کے جور و ستم کا تختۂ مشق بنا کرتے تھے۔ ہاں ہم امن عامہ کی خاطر ہر دو سکھوں اور مسلمانوں سے دست بستہ پرارتھنا کریں گے۔ کہ وہ اس گوردوارہ کے معاملہ کو اتنا طول نہ دیں۔ کہ یہ کوئیٹہ کے بھونچال کی نسبت ہندوستان پر زیادہ تباہی لائے۔ اور ہمیشہ کے لئے ہندوستان میں اس نسلی تنفر کی داغ بیل ڈال دے۔ جس کو مٹانے کے لئے اکالی بیروں نے گوردوارہ شہید گنج پر قبضہ کیا تھا۔ اگر ہمارے مسلمان بھائیوں نے گوردوارہ واپس کے لئے اپنے مخالفانہ مظاہرے جاری رکھنے ہیں۔ تو انصاف اور نیک نیتی کا تقاضا یہ ہے کہ اُن کے بزرگوں نے جن ہندو مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کر کے انہیں مسجد وغیرہ میں تبدیل کیا تھا۔ پہلے ان کو ان کے ہندو مالکوں کے حوالہ کر دیں۔ تاکہ کسی غیر مسلم کو یہ طعنہ دینے کا موقع نہ رہے۔ کہ مسلمانوں نے مانگنا ہی سیکھا ہے۔ اور کبھی دینا نہیں سیکھا ہے ٭

آریہ اُپدیشک پر دفعہ ۱۴۴

آریہ سماج کے پرسدھ اُپدیشک پنڈت شوبیر دیو جی شرما سدھانت شاستری ساہتیہ النکار ایم۔ اے سابق۔ پی (رکا بنور) آجکل مدھیہ پرانت اور برار میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ ساگر، جبل پور، نرسنگھ پور، ہوشنگ آباد، کھنڈوا، برہان پور اور بھوساول آدی میں پرچار کرتے ہوئے جب آپ پنڈت جی اکولا میں پدھارے۔ تو وہاں کے ضلع مجسٹریٹ نے ان پر دفعہ ۱۴۴ لگا کر ایک ماس کے لئے ضلع بھر میں اُن کے ویاکھیانوں کو روک دیا۔ کارن یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ ایک دن پہلے غازی عبدالرحیم کا ویاکھیان اکولا میں ہندو دھرم کے ورودھ ہو چکا تھا۔ اور اب یدی پنڈت جی کا ویاکھیان ان کے جواب میں ہوگا۔ تو ہندو مسلم کشیدگی بڑھنے کی سمبھاونا ہے۔ اس لئے دفعہ لگائی گئی۔ لیکن مجسٹریٹ صاحب کی یہ کلپنا بالکل نرادھار ہے۔ کیونکہ پنڈت جی کے ویاکھیانوں کا جو نوٹس بنایا گیا تھا

کوئٹہ ریلیف کی آڑ میں احراریوں کی پرفریب حرکات

پچھلے دنوں کوئٹہ میں جو تباہ کن بھونچال آیا۔ اُس سے احراری جماعت کو بھی میدان میں نکلنے کا موقع ملا۔ گو یہ موجب طمانیت ہے۔ کہ وہ موقع اب زائد المیعاد ہو چکا ہے۔ اور ہو بھی چکا ہے احراریوں کی مرضی سے۔ لیکن ریلیف کی آڑ میں احراریوں نے جو داؤ کھیلے۔ اُن کا تذکرہ دلچسپی سے کسی صورت میں خالی نہیں ⁘

مولانا سید حبیب کا اخبار "سیاست" اپنی ۲۱ جون ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ:-

"یہ اخبار (یعنی "احسان") تو ایماناً مجبور ہے۔ کہ اس (احراری) انجمن کی خبریں نمایاں طور پر شائع کرے۔ کہ کوئٹہ کے ۳۰ زخمیوں کی بجائے اب ۳۰۰ کی موجودگی ظاہر کرے۔ خواہ ۳۰ زخمی چارپائیوں پر والنٹیروں کو ہی لٹا رکھا ہو" ⁘

مولانا نے یونہی غلط سمجھا۔ اگر ۲۹۰ چارپائیوں پر زخمیوں کی بجائے احراری والنٹیر لیٹے رہتے۔ تو اس سے لاہور میں کون سا بھونچال آ جاتے گا؟ آخر چارپائیاں لیٹنے کے لئے ہی بنائی گئی ہیں۔ کسی بیاہ کے موقع پر جہیز میں دینے کے لئے تو نہیں ⁘

مولانا کو صرف احراری والنٹیروں سے ہی عناد نہیں۔ بلکہ وہ تو والنٹیروں کو چھوڑ کر مجھتے ہیں۔ کہ:-

"ہمیں تو یہاں تک اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ پنجاب کے مختلف اضلاع کے اچھے خاصے مسلمانوں کو چارپائیوں پر لٹا کر مریض ظاہر کیا جا رہا ہے۔ تاکہ چندہ جمع ہو سکے۔ اور ان لوگوں کو اس کے صلہ میں دونو وقت "نان و گوشت" اور دوپہر کو لسی یا شربت مل جاتا ہے" ⁘

("سیاست" - ۲۱ جون ۱۹۳۵ء)

چلو خیر گزری - نان گوشت - لسی اور شربت کا ہی دور جاری رہا۔ اگر چندہ ہی کہیں ہڑپ ہو جاتا - تو نہ معلوم شاہ صاحب احراریوں کو کہاں جھجوا کر دم لیتے؟

مولانا حبیب کی جہالت صرف یہاں ہی ختم نہیں ہوتی - بلکہ آپ احراریوں پر یہ الزام بھی لگاتے ہیں - کہ اُنہوں نے آوارہ گردی کی حوصلہ افزائی کی - چنانچہ آپ لکھتے ہیں - کہ:-

"لیکن زمانے نے بہت جلد رنگ بدلا۔ اور کوئٹہ کے پناہ گزینوں کے بہانے جب احرار کے کیمپ میں سنڈے مشٹنڈے پنجابیوں کو لٹایا گیا ....."

مولانا اس قسم کی اشتہار بازی کرنے کی بجائے اگر احراریوں کے پاس داتا گنج بخش سے کچھ مفلوک الحال فقرا کو احراری کیمپ میں پہنچوا دیتے - تو وہ احراریوں کے لئے محسن ثابت ہوتے - اور انہیں سنڈے مشٹنڈے پنجابیوں کی خوشامد سے بچا لیتے ⁘

سنتے ہیں - احراریوں کی بدولت "اسلام کے بدترین دشمن" بزرگ ترین ہستیاں قرار دی جا رہی ہیں - چنانچہ مولانا حبیب فرماتے ہیں:-

"مجلس احرار نے محسوس کیا - کہ کیمپ کا معائنہ بعض نہایت مقتدر مسلمانوں سے کروایا جائے - تاکہ عوام کو معلوم ہو جائے کہ چندہ دینے کی اصلی جگہ احرار کیمپ ہے - چنانچہ ملک فیروز خان صاحب نون ایسے "زاہد" درگاہ احرار کو معائنہ کے لئے بلایا گیا - اور آپ اور آپ ایسی دیگر ہستیوں سے سرٹیفکیٹ حاصل کر کے نمایاں طور پر شائع کر دئے گئے" ⁘

کل تک جو اسلام کے بدترین دشمن سمجھے جاتے تھے - آج انہیں مطلب براری کے لئے بزرگ ترین ہستیاں قرار دیا جا رہا ہے اور ان کے عطا کئے ہوئے سرٹیفکیٹ گلے کے تعویذ بنا کر رکھے جا رہے ہیں ؏

ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا

مسلمانوں میں ہٹلر شاہی کا فروغ

اٹلی میں تو صرف ایک ہی ڈکٹیٹر ہے اور وہ ہے سینیئر موسولینی - جرمنی میں اگر کسی کے سر پر ڈکٹیٹرشپ کا خاردار تاج پڑا ہوا ہے - تو وہ موسیو ہٹلر ہے جو کہ سارے جرمنی کے سیاہ و سفید کا مالک و مختار ہوتا ہے - لیکن تہذیب اور ترقی کی دشمنی سے ہندوستان میں اتنے ڈکٹیٹر ہیں - کہ ان کا شمار کرنا مشکل ہے - اور لطف یہ ہے - کہ یہ ڈکٹیٹر جو کچھ کرتے ہیں - صرف اسلام کے نام پر اور اس کے تحفظ کے زعم میں ہی کرتے ہیں - یہ علیحدہ امر ہے - کہ اس تحفظ کی بجائے اسلام کی کھلی اڑتی ہے ⁘

حکومت ترکی نے گزشتہ دنوں ایک قانون منظور کیا تھا - کہ مذہبی پیشواؤں اور مسجی کلیساؤں کے پادریوں کو عوام سے ممتاز و مختلف کوئی لباس نہ پہننا چاہئے - تازہ خبر یہ ہے - کہ ۱۲ جون سے اس قانون کا نفاذ بھی شروع ہو گیا ہے - ملاؤں نے اپنے جبہ و دستار اتروا دیا ہے - اس پر جمعیت العلمائے ہند کا اخبار "الجمعیۃ" حکومت ترکی کے خلاف اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے - کہ:-

"علمائے اسلام کو اس پر مجبور کرنا کہ .... وہی لباس اختیار کریں - جو حکومت انہیں پہنانا چاہتی ہے - یہ یقیناً ایک نہایت جابرانہ و استبدادانہ فعل ہے - اور قطع نظر مذہبی جذبات کے کوئی اخلاقی و آئینی اصول بھی اسے برداشت نہیں کر سکتا - حکومت ترکی کا یہ قانون علی وجہ قابل اعتراض اور لائق مذمت ہے" ⁘

("الجمعیۃ" - ۲۰ جون ۱۹۳۵ء)

دیکھئے "الجمعیۃ" کی اس ہٹلر شاہی کا غازی مصطفیٰ کمال پاشا پر کچھ اثر ہوتا ہے - یا اس کے خلاف وہ بھی فتوے صادر ہوتا ہے - جیسا کہ بچے سے نیچے پاجامہ پہننے یا داڑھی منڈانے والوں کے خلاف

مرزائی خواہ لاہوری ہوں خواہ قادیانی یہ نہیں چاہتے - کہ ان کے حریف دنیا میں زندہ رہ سکیں - آج کل احراریوں نے جس طرح مرزائیوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے - اس سے چڑ کر لاہوری مرزائیوں کا اخبار "پیغام صلح" اعلان کرتا ہے - کہ:-

"جس جگہ احراریوں کا کوئی جلسہ ہوتا ہے - وقت مقررہ سے کئی گھنٹے پہلے جلسہ گاہ میں خر مستیاں اور سوقیانہ حرکتیں شروع ہو جاتی ہیں - بازاری گیت گائے جاتے ہیں - غیر شریفانہ نعرے بلند کئے جاتے ہیں احمدیت اور حضرت مرزا صاحب کے خلاف بدزبانی کی جاتی ہے - جس کسی شہر میں احراریوں کی کوئی کانفرنس منعقد ہوتی ہے - وہاں کئی ماہ تک شرفاء کی عزت غیر محفوظ ہو جاتی ہے - بیہودہ نعرے اور گیت اس شہر کے گلی کوچوں میں ہر سو سنائی دینے لگتے ہیں" ⁘

("پیغام صلح" - ۱۲ جون ۱۹۳۵ء)

لیکن سوال تو یہ ہے - کہ لاہوری مرزائیوں کی اس چیخ پکار کی کیا وجہ ہے وجہ ڈھونڈنے کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں - خود "پیغام صلح" ہی اسے آگے چل کر واضح کر دیتا ہے:-

"ایک دو روز میں لائل پور میں ان نام نہاد احراریوں کی ایک نام نہاد تبلیغی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے جس کی تیاریاں کئی ہفتوں سے شروع ہیں - آوارہ مزاج ہجو گروں کے لئے ایک مشغلہ مہیا ہو گیا - مقامی احراریوں کی چاندی ہو رہی ہے" ⁘

("پیغام صلح" - ۲۷ جون ۱۹۳۵ء)

معلوم نہیں - کہ احراری مرزائیوں کے لئے کیوں اژدہا ہو گئے ہیں - حالانکہ گزشتہ پچاس سال کا تجربہ شاہد ہے - کہ غیر مرزائی مرزائیوں کی ہر قسم کی نازبرداری کرتے آئے ہیں ⁘

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ⁘ (مینیجر)

آریہ سمیلن سیالکوٹ

سیالکوٹ میں آریہ سماج سیالکوٹ کے زیر اہتمام آریہ سمیلن ماہ ستمبر میں منعقد ہونے والا ہے۔ ادھیکاری ورگ اپنی طرف سے سمیلن کو کامیاب بنانے کے لئے ہر پرکار کا یتن کر رہے ہیں۔ گو یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ پبلک سے انہیں جتنا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اُتنا وہ اٹھا نہیں رہے۔ اگر ضلع بھر کی آریہ سماجیں خود بخود ہی اپنے ضلع کی مرکزی سماج کو ہر پرکار کی سہائتا دینے کا یتن کریں۔ تو ہمیں وشواس ہے۔ کہ یہ سمیلن سرگودھا سمیلن سے بڑھکر کامیاب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سیالکوٹ ایک ایسا ضلع ہے جس میں آریہ سماج کے ان تھک سیوکوں نے ...سال کے اندر دلت اُدھار کے سمبندھ میں اتنی سرگرمی اور النشاہ سے کام کیا ہے۔ کہ کوئی دوسرا ضلع اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ گرام سدھار سمیلن کے سلسلہ میں بھی یہ ضلع باقی پنجاب سے بازی لے جا چکا ہے۔ اور ضلع کی آریہ سماجوں کا پچھلا ریکارڈ اگر آئندہ کے متعلق پیش گوئی کرنے میں سہائتا دے سکتا ہے۔ تو ہمارا وشواس ہے۔ کہ سیالکوٹ کا آریہ سمیلن آئندہ کے لئے سارے صوبہ کی آریہ سماجوں کے لئے ایک ایسی نظیر قائم کرے گا۔ جس کی تقلید کرنا ہر ایک ضلع اپنے سوبھاگیہ کی نشانی سمجھے گا۔ ہمیں وشواس ہے کہ ہمارے سیالکوٹ نواسی آریہ بھائی جلد از جلد ایسا پرتن کریں گے۔ جس سے سارے ضلع کے پرتشٹھت آریہ بھائی اس سمیلن کو کامیاب بنانے میں ان کو اپنا سہیوگ دے سکیں ۔

آریہ سماج لدھیانہ اور کوئٹہ ریلیف

آریہ سماج لدھیانہ کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ وہاں شری ماسٹر رام لال جی بی۔ اے جیسے آریہ رتن اور شری لالہ بھگوان جی پنیر جیسے آتما ہی آریہ سجن موجود ہیں۔ اور یہ ان کا ہی پرتاپ ہے۔ کہ لدھیانہ کی آریہ سنستھائیں دوسرے مقامات کی سنستھاؤں کے لئے آدرش کا کام دے رہی ہیں۔ جب سے کوئٹہ میں زلزلہ آیا ہے۔ دوسری سماجوں نے بھی سبھا کی اپیل پر مالی سہائتا کا پریتن کیا ہے۔ لیکن یہ فخر آریہ سماج لدھیانہ کو ہی ہے کہ اس نے وہاں کوئٹہ سے آنے والے زخمیوں کے لئے زیر نگرانی شری ماسٹر رام لال جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ سکول بورڈنگ ہاؤس میں ۲۰ بستروں کا پربندھ کیا۔ وہاں آریہ سماج کے پرتشٹھت سبھاسد ڈاکٹر گوبند رام جی نے بھی اپنے خرچ سے ۲۰ بستروں کا انتظام کیا۔ لیکن چونکہ لدھیانہ میں سرکار کی طرف سے کوئی زخمی نہ بھیجے گئے۔ اس لئے آریہ سماج نے فی الحال مبلغ چار صد روپیہ نقد منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو آریہ ریلیف فنڈ میں بھیج دیا ہے۔ اور آئندہ بھی مزید دھن بھیجنے کا وچن دیا ہے۔ آریہ سماج لدھیانہ کی مذکورہ سرگرمیاں اس قابل ہیں۔ کہ دوسری آریہ سماجیں بھی اس کی تقلید کر کے یش کی بھاگی بنیں ۔

آرین یووک کانفرنس گجرات

منتری آریہ یووک سماج ڈنگہ نے ہمیں یہ سوچنا دی ہے۔ کہ ان کے سماج نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ امسال ۱۹۳۵ء میں گجرات ڈسٹرکٹ آرین یووک کانفرنس منعقد کی جائے۔ چونکہ پرچار وغیرہ کے لحاظ سے گجرات ایک پس اُفتادہ ضلع شمار ہوتا ہے اس لئے اس کانفرنس کے انعقاد کا ذکر سن کر ہمیں اس لحاظ سے خوشی ہوئی ہے۔ کہ اگر ضلع گجرات کے بوڑھے بوڑھے آریہ سماجی کنبھ کرن کی نیند میں مست ہیں اور کروٹ بھی لینے کا نام نہیں لیتے۔ تو اتنا تو موجب طمانیت ہے کہ ضلع کے یووک اِس ... کے خواہاں ہیں۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ اگر آریہ یووک سماج ڈنگہ نے سوامی ویدانند جی۔ پنڈت بھگت رام جی اور لالہ مولراج جی وکیل گجرات جیسے مہتد پرشوں سے آشیرواد لے کر اپنے نشچے کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ تو وہ جہاں اپنے ضلع کی سماجک اوستھا کا اُدھار کر سکیں گے وہاں ضلع کے اندر کئی سبھاؤں یا یووک سماجوں کا بھی ایک دیرپا سلسلہ قائم کر سکیں گے۔ لیکن مذکورہ کانفرنس سے پہلے یہ اتینت آوشیک ہے۔ کہ شری سوامی ویدانند جیسا کوئی ذمہ دار آریہ نیتا سارے ضلع کا دورہ لگا کر آریہ یووکوں کو اس بات کی پریرنا کرے۔ کہ وہ کانفرنس کو سپھل بنانے میں اپنا پورا سہیوگ دیں ۔

اخبارات کی نئی سینسرشپ

ناگپور کا ۲ جولائی کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ حکومت ہند نے تمام پراونشل حکومتوں کے نام سرکلر جاری کئے ہیں۔ جن میں انہیں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ہر ایک خبر اور ایڈیٹوریل نوٹ کی جانچ کے صوبہ کے اخبارات میں زلزلہ کوئٹہ کے متعلق شائع ... دیکھ بھال کریں۔ معلوم نہیں ہوتا کہ اس دیکھ بھال کا اب کیا فائدہ ہے۔ کیونکہ جن لوگوں نے زلزلہ میں مرنا تھا۔ وہ تو مر چکے۔ اور جتنی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کوئٹہ میں تباہ ہونی تھی۔ وہ تباہ ہو چکی۔ اب اخبارات کی دیکھ بھال سے مذکورہ اتلافِ جان کی تلافی تو نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر کسی بات سے اس تباہی کی جزوی تلافی ہو سکتی ہے۔ تو وہ یہ ہے۔ کہ کوئٹہ کے حکام ملبہ کی کھدائی میں ایسی جانفشانی سے کام لیں۔ جس سے زیادہ سے زیادہ مدفونہ مال دستیاب ہو کر مالکوں یا ان کے ورثا کو مل سکے ۔

اگر اخبارات ریلیف کے لئے عوام کی حوصلہ افزائی نہ کرتے۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ اس سے حکومت کو ریلیف میں اتنی سہائتا نہ ملتی۔ جتنی اخبارات کے پراپیگنڈہ سے ملی ہے۔ گویا اخبارات کے پراپیگنڈہ نے ایک لحاظ سے سرکاری ریلیف کے ساتھ بطور ضمیمہ کام کیا ہے۔ اس لئے ایسی مفید ایجنسی کی دیکھ بھال کے متعلق ہدایات جاری کرنا چنداں پسندیدہ معلوم نہیں ہوتا ۔

بوقت خط و کتابت پتا پتہ صاف لکھیں۔ (مینیجر)

"پرکاش" کا "وِرجانند انک"

ہمارا ارادہ اس دفعہ "پرکاش" کا "ورجانند انک" نہایت شان سے نکالنے کا ہے۔ کیونکہ ہمارا یہ وشواس ہے۔ کہ یہ مہنی ورجانند جیسے اوتم ودوان ہی تھے۔ جنہوں نے بھگوان دیانند جیسے اپورو بال برہمچاری اور یوگی راج مہارشی کو جنم دیا۔ سچ پوچھئے۔ تو جس آتم بودھ کی ابتدا سوامی جی کو ہوئی تھی۔ اس کی تکمیل متھرا میں مہنی ورجانند کے آشرم میں ایسے طریق سے ہوئی۔ کہ سچے وسہنا لے اس کا سواگت کرنا اپنا دھرم سمجھا۔ جب مہنی ورجانند اس اسار سنسار کو چھوڑ کر سورگ کو پدھارے۔ تو مہرشی دیانند کے مکھار بند سے یہ ہردیہ کو بیدھنے والے شبد نکلے۔ کہ آج ویاکرن کا سورج است ہو گیا ہے۔ مہرشی کو اپنے آچاریہ کے پرتی جو شردھا بھگتی تھی۔ وہ یہ تقاضا کرتی ہے۔ کہ ہر ایک آریہ پرش جس کے دل میں اپنے آچاریہ کے لئے شردھا اور عزت کے بھاؤ موجود ہیں۔ وہ ایسا یتن کرے۔ جس سے وہ گورو ورجانند کی یاد پر اپنی شردھا کے چند پھول چڑھانے سے سنکوچ نہ کرے۔ تاکہ کسی ویدک دھرمی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے۔ کہ آریہ سماجی اس سروت سے بے لگ ہو گئے ہیں۔ جس نے ان کو اپنے پوجنیہ آچاریہ دیانند ایسا عدیم المثال چشمہ حیات دیا تھا۔ جس کا مقابلہ فضیلت اور علمیت میں دنیا کی کوئی ہستی نہیں کر سکتی ۔

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کا
انگوری منقاؤں سے تیار کردہ
سکھ سنچارک دراکشاسو
جسم کو طاقتور بنانے۔ گوشت و خون بڑھانے چہرہ پر رونق لانے دست صاف ہو کر بھوک بڑھانیوالی خوش ذائقہ دوا قیمت چھوٹی بوتل عہ بڑی عہ ہمارا ہی ایک دراکشاسو ایسا ہے جس کی ۱۵۲ اخباروں نے تعریف کی ہے۔ طلب فرمائیے پرلٹریچر اور فہرست مفت روانہ کی جاتی ہے
سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۱۲

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اخبار "تیج" کی ضمانت کی ضبطی

ہمیں یہ خبر پڑھ کر بڑا دکھ ہوا ہے۔ کہ ہمارے معزز روزانہ ہمعصر "تیج" دہلی کی حکومت دہلی نے زیر دفعہ ۱۸ (۱) انڈین پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ مجریہ سنہ ۱۹۳۱ء ایک ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔ ضمانت کی ضبطی ... جون سنہ ۱۹۳۵ء کے دو پرچہ جات کے مضامین کی بنا پر عمل میں لائی گئی ہے۔ یہ ہر دو مضامین حادثہ کوئٹہ کے متعلق تھے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ حکومت کو روزانہ "تیج" کے خلاف اتنا سخت قدم اٹھانے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ حالانکہ ہمارا ذاتی تجربہ شاہد ہے کہ ہمارا ہمعصر بڑا ہی محتاط لکھنے والا ہے اور کسی بھی حالت میں ایسے خیالات کی اشاعت نہیں کرتا۔ جن سے حکومت کے خلاف عدم محبت کے جذبہ کا پرچار ہو۔ یا مختلف طبقات کے باہمی تعلقات کشیدہ ہوں۔ بفرض محال اگر مذکورہ پرچہ جات میں ہندوستان کی موجودہ حکومت کے خلاف کوئی الزام لگایا گیا تھا۔ تو حکومت کا فرض تھا کہ وہ اسے وارننگ کر کے چھوڑ دیتی۔

جرمنی کی جنگی تیاریاں

معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کو یورپ کے دوسرے ممالک پر مطلقاً اعتماد نہیں رہا۔ اور وہ اندر ہی اندر اپنے تحفظ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ چند دن ہوئے۔ منسٹری منڈل نے ایک قانون نافذ کیا ہے۔ جس کی رو سے جرمنی کے تمام مردوں کے لئے فوجی ملازمت میں داخل ہونے سے پیشتر لازمی طور پر ایک معینہ عرصہ کے لئے لیبر سروس کرنی پڑے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لازمی لیبر سروس کے لئے چھ ماہ کا عرصہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور آئندہ سال کے لئے یہ سروس دو لاکھ اشخاص تک محدود رہے گی۔ دنیا جرمنی کی ان جنگی تیاریوں کو چاہے تشویش کی نظر سے دیکھے۔ چاہے کسی اور سے۔ ہم تو صرف یہی کہیں گے کہ جن لوگوں نے اپنی خفیہ چالوں سے جرمنی کو حفاظت خود اختیاری کے لئے تیار بر تیار رہنے کے لئے مجبور کیا ہے۔ انہوں نے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ بلکہ دنیا کے امن کے لئے ایک نیا خطرہ پیدا کرنے میں مدد دی۔ اگر اتحادی طاقتیں معاہدہ ورسیلز کے بعد اپنی افواج میں معینہ تخفیف کر دیتیں تو آج جرمنی کو ضرورت نہ پڑتی۔ کہ وہ بھی اپنی دفاعی جنگی تیاریوں میں مصروف ہوتا۔

برطانیہ میں مردہ جلانے کی مقبولیت

ہمارے مسلمان بھائی تو بابا آدم اور مائی حوا کے زمانہ کی سنت کی تقلید میں ہمیشہ اپنے مردے دفناتے رہیں گے۔ ورنہ اس میں کیا کلام ہے کہ صحت بخش ترمیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ لیکن جن مقامات میں لوگ زیادہ تعلیم یافتہ ہو گئے ہیں۔ وہاں دن بدن مردہ دفنانے کی رسم کو خیرباد کہے جاتے ہیں۔ چنانچہ لنڈن سے تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ برطانیہ میں چند سالوں میں مردے جلانے کے متعلق پبلک رائے میں بہت تبدیلی آ گئی ہے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۲۳ء میں جہاں صرف ۱۹۸۸ مردے جلائے گئے تھے۔ وہاں سنہ ۱۹۳۳ء میں برطانیہ میں ۴۸۰ مردے جلائے گئے ہیں۔ گویا دس سال میں تین گنا اشخاص کا داہ سنسکار کیا گیا۔ اگر مردہ جلانے کی رسم اسی طرح مقبول ہوتی گئی۔ تو ہمیں یقین واثق ہے کہ وہ دن جلد آئے گا جب برطانیہ کے اندر مردوں کو دفنانے کی رسم بالکل اٹھ جائے گی۔ اور اس کا وجود صرف ماضی کا فسانہ ہو جائے گا۔

پیکن میں مارشل لاء کا نفاذ

معلوم ہوتا ہے کہ چین کی جمہوریہ کا ستارہ ابھی گردش میں ہے۔ ادھر تو شمال کی طرف جاپان چین کا بہت سا علاقہ ہڑپ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ ادھر خود چین کی پرانی راجدھانی پیکن پر کئی ہزار باغیوں نے حملہ کر دیا۔ اور چینٹسن سٹیشن پر قبضہ کر کے ریلوے لائن کو خراب کر دیا۔ اور پیکن اور چینٹسن کے درمیان سلسلہ پیام رسانی بند کر دیا۔ حکومت نے باغیوں کی گوشمالی کے لئے پیکن میں مارشل لاء جاری کر کے کئی باغی لیڈروں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جب ہم چینی ترکستان کے گزشتہ انقلاب کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور جاپان کی جارحانہ پالیسی کا حال پڑھتے ہیں۔ تو ہم کو لامحالہ کہنا پڑتا ہے کہ جب تک چین کے سپوت خود سر پر کفن باندھ کر ملک کی حفاظت کے لئے میدان میں نہیں نکلیں۔ تب تک موجودہ حالات ہیں۔ چین کے اندر امن عامہ قائم ہونا یا چین کے سرحدی علاقہ جات کا غیروں کی دستبرد سے بچنا امر محال ہے۔

سالگرام و تلسی کا وواہ

ہندو قوم کے اندر جس قسم کی اودیا کا ابھی تک زور پایا جاتا ہے۔ اس کا نمونہ ذیل کے واقعہ سے ملتا ہے:۔

موضع تلوک پور تحصیل ہیلسی میں ایک سنار بنام بلارام نے بتاریخ ۱۶ جون پرنما سنی کے دن پیپل کے درخت اور بڑ کے درخت کی شادی رچائی گرات کے وقت دولہا اور دولہن بدل گئے۔ پیپل کی جگہ سالگرام (جو ایک پتھر ہوتا ہے) اور بڑ کی جگہ تلسی کی شادی ہوئی۔ شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ دور دور تک نمنترن بھیجے گئے۔ لوگ کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ انتظام مکمل تھا۔ کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ لنگر وغیرہ جاری تھا۔ براتیوں کو تین یوم ٹھہرایا گیا۔ اس شادی پر تقریباً ۲۰۰ روپیہ خرچ کیا گیا۔

یہ ہیں ہندو جاتی کی جہالت کے زندہ نمونے نہ معلوم لوگ کس گڑھے میں پڑ رہے ہیں؟ ملک تباہ ہو رہا ہے۔ کو بہ کو بری حالت ہو چکی ہے۔ مگر لوگ پیپل اور بڑ کی شادیوں میں مصروف ہیں۔ اور دو دو صد روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ ایشور اس قوم کو بدھی دیں۔

بڑی عمر میں لڑکیوں کی شادیاں

"جاگرت" میں ایک دردمند ہندو نے سوشل ریفارم کے خیال سے یہ معاملہ اٹھایا ہے۔ کہ آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات ہندو گھرانوں میں ۲۰-۲۰ برس کی نوجوان لڑکیاں بیٹھی رہتی ہیں۔ اور والدین کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ حالانکہ پہلے عام طور پر ۱۴-۱۵-۱۶ برس کی عمر میں ہندو لڑکی کی شادی ہو جاتی تھی۔

اگر دردمند ہندو اپنے مضمون میں اس خرابی کا کوئی مؤثر علاج بھی تجویز کر دیتے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ والدین بعض حالتوں میں بے بس ہیں۔ اگر سوسائٹی کی طرف سے ایسا کوئی پربندھ ہو جائے جس سے شادی کے قابل مردوں اور لڑکیوں کی فہرستیں ہر سال شائع ہوتی رہیں تو بہت سی حالتوں میں یہ خرابی رک جائے گی۔ کیونکہ بعض حالتوں میں بڑی عمر تک لڑکیوں کے کنواری رہنے کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے ۔

ریویو

"سنیچے" ۔ "مہابھارت انک"

سمپادک شری بجدر سین جی گپت۔ سوار ونک مولیہ ۳ روپیہ اس انک کی ضخامت ۲۷۲ صفحات۔ رنگین چترہم۔ سادہ دو۔

"سنیچے" کا "مہابھارت انک" اپنے ڈھنگ کا انوکھا ہے۔ ودوانوں کے لیکھوں کا پاٹھ "مہابھارت انک" کی سب سے بڑی دھان وشیشتا ہے "مہابھارت انک" کے لیکھ تتھا کویتائیں منن کرنے کی سامگری ہیں پاٹھکوں کو مہابھارت سمبندھی اتنی سامگری انیتر کٹھنائی سے ملے گی۔

"مہابھارت میں نیتی شکشا"۔ "مہابھارت اور بیرچلت دھرم شاستر"۔ "مہابھارت اور ورن ویوستھا"۔ "مہابھارت کی وشیشتا"... وغیرہ لیکھ گمبھیر تتھا وچار پورک پڑھے جانے یوگیہ ہیں۔ مہابھارت سمبندھی کچھ وشیش چھوٹی بھی گئے ہیں۔ جن پر وچار کر لینے سے ایک سب پرکار سے "مہابھارت انک" بن سکتا تھا سب سے بڑی کمی "مہابھارت کی رچنا کب اور کیسے ہوئی؟" اس وشے پر کوئی لیکھ نہ ہونا ہے پھر بھی ایک سہائک روپ سے سنگرہ رکھنے یوگیہ ہے۔ پتہ: مینیجر "سنیچے" نیا بازار (دہلی)

پریم سندیش رتنا پتنی شکشا

ہمارے پاس یہ کتاب ہندی میں برائے ریویو آئی ہے۔ جس کے مصنف سردار مکھن سنگھ جی وید کوبراج جی ہیں۔ اس کتاب میں لائق مصنف نے پہلے برہمچریہ کی شکشا نہایت اعلیٰ پیرایہ میں لکھی ہے۔ اور دیریہ پر بہت سے علمی اور طبی نوٹ دئے ہیں۔ مشرقی اور مغربی نقطۂ نگاہ سے دیریہ رکھشا پر کافی بحث کی ہے۔ اعضائے مردان مخصوص زنان کی بناوٹ کیفیت افعال کا بیان بڑی خوش اسلوبی سے درج کیا گیا ہے۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ دیگر پرسوتی گھر زچہ بچہ کی حفاظت بچہ کرا امور خانہ داری پر کافی بحث کی گئی ہے۔ کتاب ہر طرح سے لکھائی چھپائی اور مضامین کے لحاظ سے مفید ہے۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ:۔

لالہ رام پرشاد بک سیلر لوہاری گیٹ لاہور

ضرورت ہے۔ نوجوانو اگر آپ شادی سے پہلے ... ایک ... طریقت کا مجموعہ ہے کا مطالعہ کریں شہید راجپال نیدہ ... ہسپتال روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مجھے کلیان نظر نہیں آتا

(از شری لالہ چرنجیت لال جی پردھان آریہ سماج سری نگر)

میں گت ورش کسی طرح آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا میں سے لیا گیا۔ اگرچہ یہ انتظامیہ کام میری موجودہ رُچی کے برخلاف ہے۔ گوروکل کانگڑی میں جب سٹرائیک وغیرہ ہوئی۔ تو پنڈت چموپتی جی نے سب حالات انترنگ سبھا میں تفصیل سے سنائے۔ پھر گوروکل کے لڑکوں کو بھی کہا گیا۔ کہ وہ اپنا بیکتی تفصیل سے لکھ کر بھیج دیویں۔ چنانچہ گوروکل کے لڑکوں کی طرف سے تقریباً ۵۰ صفحات کی ایک چٹھی انترنگ سبھا میں پیش ہوئی۔ جس میں انہوں نے جو کچھ پنڈت چموپتی جی کے خلاف شکایتیں لکھنی تھیں۔ لکھ دی تھیں +

اس انترنگ سبھا میں پروفیسر رام دیو جی بھی شامل تھے۔ گوروکل کے لڑکوں کی وہ چٹھی حرف بحرف انترنگ سبھا میں پڑھی گئی۔ اس میں کوئی ایسی بات نظر نہ آئی۔ جس پر پنڈت چموپتی جی سے کچھ دریافت بھی کیا جاتا۔ چہ جائیکہ کوئی الزام اُن کے ذمہ لگایا جا سکتا۔ کیونکہ گوروکل کے لڑکوں کی چٹھی میں تقریباً وہی واقعات تھے۔ جن کا ذکر اور ان کا سبب پہلے پنڈت چموپتی جی انترنگ سبھا میں پیش کر چکے تھے۔ اور سبھا کی تسلی ہو چکی تھی۔ اگر کچھ زیادتی تھی۔ تو یہ کہ پنڈت چموپتی جی کے آچرن پر بے بنیاد بغیر کسی ثبوت کے کچھ نکتہ چینی کئے ہوئے تھے۔ جن کے لئے انترنگ سبھا اُلٹی شرمندہ ہو رہی تھی۔ اس پر پنڈت چموپتی جی کے حق میں انترنگ سبھا نے پورن وشواس کا پرستاو پاس کیا۔ اور گوروکل کے لڑکوں کی چٹھی کے متعلق رائے لکھی گئی تھی۔ کہ جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ ٹھیک پرتیت نہیں ہوتا۔ نِس سار نرمول ہے اپمان جنک شبد لکھے گئے تھے۔ ایسا یاد پڑتا ہے

ایسے حالات میں پنڈت چموپتی جی جیسے وِدوان تیاگی اور الینور وشواسی جن کو آریہ سماج کا ایک رتن کہا جاوے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ آریہ سماج کے نیتا بننے کی خواہش کرنے والے جو کہ خود انترنگ سبھا کے ممبر تھے۔ اپنے ایک اُن جیسے اونچے درجہ کے (co-worker ساتھی) کے برخلاف پبلک میں تحریری و تقریری ایسے بے بنیاد الزام لگاویں۔ جن کو وہ خود انترنگ سبھا میں ردّی کی ٹوکری میں ڈال چکے ہوں۔ تو آریہ جنتا سوچ لے۔ کہ آپ کا انتظام کیسے چلے گا۔ اور آپ کے بڑے بڑے کاموں میں ڈسپلن کیسے قائم ہو سکے گا؟ اور کوئی شریف آدمی کیسے حوصلہ کرے گا۔ کہ آپ کے سیوا سدن کا ممبر بنے یا بنا گر بھاو سے آپ کے گوروکل یا سماج میں کام کر سیوا کرے +

جو کچھ گوروکل کے اُتسو سے پہلے اور اُتسو پر پنڈت چموپتی جی کے ساتھ کیا گیا یہ کہ گوروکل کے ہم چار وِ مکھ ادھشٹاتا کے ساتھ جو سلوک کیا گیا۔ اس کے متعلق اب کسی مزید شہادت کی ضرورت نہیں +

ان واقعات نے گوروکل کے ان لڑکوں کی سبھینتا اور شِشٹاچار کا ایک ننگا نمونہ سامنے رکھ دیا ہے۔ جنہوں نے اس کارروائی میں حصّہ لیا۔ اس ناٹک نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ گوروکل میں بہت عرصہ سے کوئی گورو نہیں مانا گیا۔ بلکہ وہاں لڑکوں کا ہی کل رہا ہے۔ سکھ گورو ہمیشہ لڑکوں کے رحم پر اپنا مانیہ دکھلا دے کے طور پر سماعت رکھتا رہا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ آگے بات چھپی لگی تھی۔ یا کم تھی۔ کان در کان سنائی دیتی تھی۔ اب پرتیکش روپ میں آریہ جنتا کے سامنے آ گئی ہے +

چاہئے تو یہ تھا کہ آریہ سماج کے نیتا یا پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاری سر سے سر ملا کر اس کا کچھ علاج کرتے۔ جس کے لئے میں نے دیکھا گت کچھ مہانو بھاؤں کی سیوا میں بھی پرارتھنا کی۔ اور ہاتھ جوڑے اور سمجھایا بھی تھا۔ کہ کم از کم شتابدی کا اُتسو ٹل کر کرو۔ لیکن میرے جیسے ناچیز کی وہاں کیا ہستی تھی۔ اس لئے میری نہ سنی گئی۔ پروفیسر رام دیو جی اور پنڈت بدھ دیو جی اپنی ضد پر اڑے رہے۔ اب نتیجہ کیا نکلا +

جیسے بھوکا آدمی کہتا ہے۔ کہ مجھے تھالی کی ضرورت نہیں۔ جلدی کرو۔ اور روٹی میرے ہاتھ پر ہی رکھ دو۔ کسی کی نہ سنی گئی۔ جو کوئی کہنے کھڑا ہوتا۔ وہ اپمان سے نہ بچتا۔ اس واسطے کسی کو اُٹھ کر کچھ کہنے کا حوصلہ نہ پڑتا۔ اگر میں یہ کہہ دوں۔ کہ اس ورش کا آریہ پرتی ندھی سبھا کا سالانہ اجلاس صرف پرتی ندھی سبھا کا اجلاس تھا۔ اور جملات "آریہ" کا شبد اس سے ہٹاؤں۔ تو ٹھیک پرتیت ہوتا ہے۔ کیونکہ وہاں ویوہار ایسا ہی تھا۔ اور اس کا ثبوت عملی طور پر دوسرے دن کی میٹنگ سے مل گیا۔ جو کہ شاید رات کے ۱ بجے تک جاری رہی لیکن ودیا سبھا کے سبھاسدوں کے لئے کر بھی کر دی۔ آریہ پن کی شرط لگانے والوں نے شام کی سندھیا اور اگنی ہوتر کے لئے کوئی ۱۰ یا ۱۵ منٹ کا بھی سمہ نکالا۔ سندھیا نہ کی گئی۔ اور کام جاری رہا۔ اب کہہ دیا۔ کہ پروفیسر رام دیو جی پرائشچت کر لیویں گے +

کیا آریہ سماجوں کے اُتسووں پر اپدیشنی کرنے وقت یہی نمونہ سندھیا اور اگنی ہوتر کا پیش کیا جائے گا؟ اور پھر ہمارے اپدیشنوں کا لوگ انوکرن کریں گے؟ یہ اس نئی سبھا کی پہلی میٹنگ کا نمونہ ہے۔ اور یہ پرائشچت سے شروع ہوتی ہے۔ بھائی صاحب! اس طرح سے کام نہ چلے گا۔ جنتا ہمارے کرموں کا انوکرن کرتی ہے۔ کتھن کا نہیں کرتی کہتے کہتے بہت مدّت ہو گئی۔ آریہ سماج میں بھی ہر بات میں مہاتما گاندھی کے نام پر اپیل کرنے والوں کو مہاتما گاندھی کا یہ کرتویہ کیسے قبول گیا؟

گوروکل میں جو سبھینتا اور شِشٹاچار کا ابھاو ہے۔ وہ تو پرتیکش ہو چکا ہے۔ اور زیادہ تر پرچار یہ سبھینتا اور شِشٹاچار ہی گوروکل کے ایسے گن ہو سکتے ہیں۔ جن سے جنتا آکرشت ہو سکتی ہے۔ اور ہوتی رہی ہے۔ اب اس کا علاج اگر مل کر سوچا جاتا۔ تو کچھ بہتر ہونے کی اُمید ہو سکتی تھی۔ لیکن گھر کی پھوٹ بُری۔ نتیجہ کیا ہوا؟ گوروکل کا انتظام اُن کے سپرد کیا گیا ہے

۱ جن سے باوجود کئی سال کوشش کرنے کے اور پورے اختیارات حاصل رہنے کے ڈسپلن ٹھیک نہیں ہو سکا +

۲ جو خود ڈسپلن کو خراب کرنے میں حصّہ لیتے رہے ہیں۔ یا کسی نہ کسی طرح اس ابنشٹھ کاریہ میں سہائک رہے ہیں۔ بجائے ان کو ڈنڈ دینے کے ان کے پشچاتاپ کرنے کے انتظام بھی ان کے سپرد کر دیا گیا ہے +

کیا یہی طریقہ گوروکل کے نقائص کو ٹھیک کر کے مہرشی دیانند اور سوامی شردھانند کے نام کو روشن کرنے کا ہے؟ میری دست بستہ پرارتھنا ہے۔ کہ پروفیسر رام دیو جی اور پنڈت بدھ دیو جی ذرا اس پر دوبارہ غور کریں۔ کہ کیا اس طرح آپ خود ہی جو کہ گوروکل کے سب سے زیادہ ہتیشی ہیں۔ گوروکل کے آکرشن کو کم کرنے کا باعث تو نہ بنیں گے؟ کم از کم اتنا تو اب آپ کو پتہ لگ گیا ہوگا۔ کہ آریہ سماج کے پرانے بہت چنکوں میں سے اور خاص کر مہاشوں ایسے مہانو بھاؤں میں سے کوئی آپ کے ساتھ نہیں ہے۔ اگرچہ اپنی مرضی سے کئی نام آپ نے خود بخود انترنگ سبھا میں لکھ لئے ہیں۔ لیکن وہ آپ کے ساتھ نہیں۔ جن کا ابھی یہ حال ٹھیک طور پر پتہ نہیں لگا۔ ان کی بابت کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ اور سنیاسی مہاتماؤں کو تو آگے ہی آپ کی پارٹی جواب دے چکی ہے جیسا کہ میں آگے چل کر لکھوں گا +

آخر پنڈت چموپتی جی کا قصور کیا ہے۔ کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا اور خاص کر سبھا کے پردھان جی کے نوٹس میں سب بات لا کر ان کی آگیا کے انوسار مدّت کا خراب شدہ گوروکل کا ڈسپلن ٹھیک کرنا چاہتے تھے۔ اور باوجود اس کے کہ ان کا اپمان کیا گیا۔ پھر بھی وہ ایک سچے آریہ سپاہی کی طرح اپنی مرضی کے برخلاف پردھان سبھا کی آگیا کو سر پر رکھتے ہوئے آخیر دم تک میدان میں ڈٹے رہے۔ کیونکہ مانے مہاشے دیوان بدری داس جی پردھان سبھا کی منشا یہی تھی کہ اگرچہ گوروکل کے لڑکوں کی طرف سے جو ابھی دیوہار ہو رہا ہے وہ نا قابل برداشت ہے لیکن پھر بھی پنڈت چموپتی جی اس کی پرواہ نہ کریں اور گوروکل کے اُتسو کو نِروگھن ہو جانے دیں۔ تاکہ اُن کے کسی بھی کاریہ سے یا گوروکل کو چھوڑ کر چلے آنے سے گوروکل کے اُتسو میں جو کہ نزدیک ہی تھا۔ کوئی ہانی نہ پہنچے۔ سو اس کو پنڈت چموپتی جی سویکار کرتے رہے +

کیا یہ فرض کی ادائیگی اور سبھا کے حکم کی تعمیل کرنا پنڈت چموپتی جی کے آچرن کو اُونچا کرتا ہے یا نہیں؟ اس کے بدلے ان کو بدنام کر کے نیچے گرانے کی کوشش کرنے سے کیا ہم خود گریں گے یا نہیں؟

یہ ہمارا کام ہے ہم ہستیا تک پہنچتا ہے اس لئے جو بھائی اس کام میں حصّہ لیتے رہے ہیں۔ یا لے رہے ہیں۔ وہ سوچ لیں۔ کہ وہ اپنی سوسائٹی کو کس قدر نقصان پہنچا رہے ہیں؟

اب آریہ جنتا کو وچار لینا چاہئے۔ کہ کیا یہ راستہ ٹھیک ہے۔ ہمارے اندر آگے ہی کتنے آدمی ہیں۔ جو ودوان ہوتے ہوئے تیاگ بھاؤ سے کام کرنے والے ہیں۔ اور سچے دل سے دیش اور جاتی کی سیوا کو اپنا فرض سمجھتے ہوئے اپنا جیون ارپن کرنے کو تیار ہیں۔ ان پر اگر یہ سلوک ہو۔ تو مجھے کلیان نہیں دیکھتا +

کچھ دیر ہوئی —

۱۔ سوامی سروانند جی کو گوروکل کے اُتسو پر نمسکار کے شبدوں سے یاد کیا گیا۔ ذرا سی غلط فہمی یا وجہ بے وجہ پر +

۲۔ آریہ سماج لاہور کا اپمان کرتے ہوئے سوامی ستیانند جی کے ساتھ اُجڈ سلوک کیا گیا +

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

۳ سوامی ستیانند جی کو بھی آدر کے شبدوں سے اب یاد نہیں کیا جاتا ہے۔ کیا یہی سبھیتا کا نمونہ ہے؟

۴ پنڈت چمو پتی جی کا ان کے گھر پر جا کر اور بھری سبھا میں تِرسکار کیا گیا۔ یہ انتہائی سیوا کا درشیہ ہے۔ اور اب ان پر بے بنیاد الزام لگا کر انہیں بدنام کیا جا رہا ہے:۔

۵ شری نارائن سوامی جی بھی ہمارے ویوہاروں سے نراش ہوئے بیٹھے ہیں:۔

۶ پنڈت وشمبر ناتھ جی جیسے نیتا جو کہ کئی سالوں سے دن رات آریہ سماج کی نشکام سیوا کر رہے ہیں۔ بزرگ ہیں۔ گورودت بھون کے پاس ہی میرے اور میرے ایک دوست کے روبرو اور پنڈت وشمبر ناتھ جی کے مکھ پر ان کو چھوٹے ذریعہ شبد ایک بڑے سناتک نے کہے۔ یہ کیوں؟ کیول ذرا وچار بھید سے (وہ بھی جو کہ دھنی بنا لیا گیا ہے) اور اب یہ دیانند جی آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا میں سنافلی ہوئے ہیں+

کیا ان اُدہرنوں کو نکال کر آریہ سماج میں کچھ باقی رہتا ہے؟ کیا انکا اپمان کر کے کوئی دیکھیں یا سبھیہ سوسائٹی اونچی اُٹھ سکے گی؟ آریہ جنتا خود سوچ لے۔ کیا ان مہانو بھاؤں کا پرائیویٹ جیون اتنا اونچا نہیں کہ ان کے ساتھ یا ان کے متعلق پرائیویٹ طور پر بات چیت کرتے ہوئے سبھیتا اور شِشٹاچار کا ویوہار کیا جائے۔

کیا اب میں اپنے مانیہ بھائی پروفیسر رام دیو جی اور پنڈت بدھ دیو جی سے پوچھ سکتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کی بانی میں ہی اتنا سنیم نہیں ہے۔ اور وہ اتنے تیز زبان ابھی تک ہیں۔ اور اپنی بانی کو ہلاتے وقت یہ نہیں سوچ سکتے۔ کہ ہمارے سامنے کوئی سنیاسی بیٹھا ہے یا کوئی سچا براہمن یا آریہ سماج کا پرانا ہِتَیشی اور سدا چاری ہے۔ وہ اب بھی ہم کو کئی باتیں سکھلا سکتا ہے۔ صرف ذرا سے وچار بھید سے یا غلط فہمی سے دوسرے کے سنیاسی ہونے یا اس کے ۳۰-۴۰ سال کی سیوا اور تیاگ کے جیون کو بھول کر اس کو آدر کے شبدوں سے بھی یاد نہیں کر سکتے۔ اس کے ساتھ سبھیتا پورک ویوہار اور بات چیت نہیں کر سکتے سن نہیں سکتے۔ منہ سے بات نکالنے سے پہلے ذرا چند منٹ سوچ نہیں لیتے کہ دوسرے کا کوئی قصور ہے بھی یا نہیں۔ کیول اپنی نوجوانی کی موج دلا پروائی میں بہے جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کے اپنے جیون میں بہت زیادہ کمزوریاں ہیں+

ایسے میرے جیسے ناتجربہ کاروں کو اکٹھا کر کے اور پرانے تجربہ کار اور کسی پارٹی کے بھید بھاؤ سے اپنی سمتی کو نہ دینے والے مہانو بھاؤں کو اپنے ساتھ نہ شامل کر کے آپ کیا آریہ سماج یا گوروکل کے گورو کو اونچا کر سکیں گے؟ اور کیا یہ لوگ آپ کو اپنے سنمان کا پاتر بنائیں گے؟ مجھے تو یہ ناممکن نہیں۔ تو بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ کبھی اتہاس میں ایسا دیکھا یا سنا نہیں۔ آگے دیکھنا چاہیئے۔ ایڈیٹر صاحب کے کارئیہ میں سہایک ہوں لیکن مجھے کلیاں نظر نہیں آتا۔ اس وقت بھی یہاں آئے ہوئے ۴-۵ آریہ سنیاسیوں سے بات ہوئی۔ اور بھی کئی گرہستی پرانے آریہ سیوکوں سے بات ہوئی۔ آپ کی اس کارروائی میں کسی کو کلیاں نظر نہیں آتا۔ امید ہے جس بھاؤ سے پریرت ہو کر میں نے یہ چند شبد لکھے ہیں۔ اسی بھاؤ میں ان کو لیا جائیگا۔ کیونکہ نہ میں کسی ایک پارٹی کا ممبر ہوں۔ اور نہ آئندہ بننا چاہتا ہوں۔ مجھے تو آریہ سماج کا کلیان منظور ہے اور آریہ سماج کا ہی سیوک ہوں+

فسانہ "آوازِ غیب"

کوئی تین پہر رات گزر چکی تھی۔ تاریکی کے زوال کے آثار نظر آ رہے تھے۔ میں اپنے بستر پر دراز دنیا کے متعلق خواب دیکھ رہا تھا۔ یکایک میرے کان میں کوئی آواز آنے لگی۔ میں نے آہستہ آہستہ کروٹ بدلتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔۔۔

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مہیب اور جسیم آدمی ایک لمبا جُبہ پہنے ہوئے میرے سرہانے کے نزدیک کھڑا ہوا یہ کہہ رہا ہے۔ "غافل! تین پہر رات گزر چکی ہے۔ اُٹھ۔ اور کچھ یادِ خدا کر لے"۔۔۔

میں اُٹھا۔ بجلی کا بٹن دبایا۔ دیکھا سب کواڑ بند تھے۔ حیران تھا کہ وہ کہاں سے آیا؟ اور کہاں گیا؟ لیکن میرے کان میں لگاتار یہ آواز آتی رہی۔ پھر یکایک کسی کے گانے کی آواز آئی۔۔۔۔۔۔ گانے والا کہتا تھا:۔

پہر رات کے پچھلے حصے میں دولت لٹتی رہتی ہے
جو جاگت ہے سو پاوت ہے۔ جو سووت ہے سو کھووت ہے

میں سو رہا۔ اور تھوڑی دیر بعد دن چڑھ آیا۔ میں اُٹھا۔ اور رات کے خواب کو سوچنے لگا۔ مگر ابھی تک مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ وہ کون تھا۔ اور کیا کہتا تھا؟

(رادھا کشن سہل ملتانی)

بچوں۔ بوڑھوں۔ جوانوں۔ مردوں۔ عورتوں

کو جو امراض عام طور پر ہوتی رہتی ہیں۔ ان کے دفعیہ کے واسطے ایک ہی دوائی جیب کے اندر رہ سکتی ہے۔ جو وقت بے وقت سینکڑوں کے خرچ اور تکلیف و تشویش سے بچا دیتی ہے۔ یہ دوائی کوی و وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید لاہور کی ایجاد

"امرت دھارا"

ہے جس کے ساتھ کی کوئی دوائی دنیا میں موجود نہیں ہے۔ جو دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ نقال ہے۔ سمجھدار شخص کو یہ دوائی پاس رکھنی چاہیئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ ۸/

ہر شہر میں ملتی ہے یا اس پتہ سے منگوا لیں:۔ امرت دھارا ۳۲ لاہور

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

سہ ماہی رپورٹ
گوروکل کمالیہ ضلع لائلپور

۱ گوروکل میں سب برہمچاری راضی و خوشی ہیں۔ سب کی صحت بہت عمدہ ہے۔ کمالیہ کی آب و ہوا پنجاب میں اوّل درجہ پر ہے۔ برہمچاریوں کو بھوجن بہت اچھے اور باقاعدہ سمے پر دن میں چار بار دیا جاتا ہے۔ یہی کارن ان کی عمدہ صحت کا ہے۔ یہ گوروکل ریلوے سٹیشن کمالیہ سے تقریباً دو میل اور شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر کھلے جنگل میں واقع ہے:۔

۲ اس گوروکل میں پانچویں جماعت سے آٹھویں جماعت تک کے برہمچاریوں کو لازمی طور پر دن بھر میں دو گھنٹہ کے لئے دستکاری اور زمینداری کا کام سیکھنا پڑتا ہے۔ بے روزگاری کے سوال کو مکمل طور پر حل کر دیا گیا ہے۔ یہاں سے تعلیم حاصل کر کے کوئی برہمچاری بیکار نہیں رہ سکتا۔ تین چار مضمونوں میں پوری واقفیت حاصل کر لیتا ہے:۔

۳ یہ گوروکل گوروکل کانگڑی کے آدھین ہے۔ آٹھویں جماعت پاس کرنے کے بعد جو سرپرست اپنے برہمچاریوں کو گوروکل کی ہی تعلیم دینا چاہیں۔ وہ انہیں گوروکل دہلی بھیج سکتے ہیں۔ اور جو سجن اپنے لڑکے کو خرچ نہ بھر سکنے کے کارن یا کسی اور کارن سے سرکاری یونیورسٹی کا امتحان دلانا چاہے۔ اس کے لئے الگ پربندھ کیا ہوا ہے۔ اس گوروکل سے آٹھویں جماعت پاس کرنے کے بعد برہمچاری کو صرف ایک سال میں ہی دسویں جماعت اچھے نمبروں پر پاس کرا دی جاتی ہے۔ چنانچہ پچھلے دو سال میں یہاں کے تین برہمچاریوں نے امتحان دیا تھا۔ اور اچھے نمبر لے کر پاس ہو گئے تھے:۔

۴ اس گوروکل کے بھیم سین ودیارتھی نے آٹھویں جماعت پاس کرنے کے بعد کوچنگ کلاس میں تعلیم حاصل کر کے دسویں جماعت ایک ہی سال میں ۵۰۰ نمبر لے کر پاس کر لی تھی۔ وہی ودیارتھی کوچنگ کلاس کی نویں اور دسویں جماعت کو ہندی و سنسکرت کی تعلیم دے رہا ہے۔ یہ اس گوروکل کی تعلیم کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ یہ ودیارتھی بڑی جماعت کے لڑکوں کو بھلی پرکار پڑھا رہا ہے:۔

۵ اس سال آٹھ نئے برہمچاری گوروکل میں پرویش ہو چکے ہیں۔ جن میں پانچ دور سے آئے ہیں۔ اور باقی تین باہر سے کمالیہ کے ہیں۔ سارے گوروکل میں تقریباً نصف ہیں۔

(باقی برصفحہ ۱۲)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گُورُوکل شِکھشا پرنالی کا آدر کرو!!!

تصویر کا دُوسرا رُخ

(لیکھک پنڈت وشنودت جی کپور ایم۔اے)

ان دنوں جبکہ بھارت اپنی اُنّتی کے شکھر پر تھا اُس وقت وشنا سے
بچت تھے۔ اور یہ سبھی گُرُوکُلوں میں اپنے
شِشیوں کے سمان اُنّت اور سمردھ ہونے کی
پرارتھنا کیا کرتے تھے جبکہ اُن کی رشی سنتان
کے ہردے میں جنم سے ہی اپنے گُرُو کی شکھشا کا بیج
بویا جاتا تھا۔ گُرُوکُلوں میں ہر ایک بالک کے سمبندھ
سوچ کر دیکھتا اور پرتی آلوچنا کرنا پرتیک کا کرتویہ
سمجھتا تھا۔ بھائی سمجھ کر اُپدیش دیتا تھا۔
شکھشا یہ :۔

جب بھی کوئی راشٹر اُنّتی کی اور اگر سر ہوتا
ہے۔ تب سب سے پہلا پرتی اُس کے
سامنے اپنی گُرُوکُل شکھشا کو جوڑ کر آگے چل کر
راشٹر کی آتما دھرم رکھی ہونے والی ہے۔
سُدھارنے کا آیوجن ہوتا ہے۔ اس
پرشن کے اُتر میں ہی راشٹر کا بھاوی اتہاس
چھپا رہتا ہے۔ جنہوں نے اس سمسیا کو
سُلجھانے میں پرمادھ کیا وہ پیچھے رہ گیا۔ اُن
کی اُنّتی کبھی بھی سمبھو نہیں ہو سکتی ہے
ہم بہت سوچ کر یہ بات کہتے ہیں کہ
لگ بھگ کل اور وہ شکشا بہت سے دیشوں
کے برابر سبھی بھارتیوں کا دھیان اس پرشن
پر لگا ہوا ہے۔ اور انہوں نے اپنے اپنے
وچاروں کو کئی روپ میں پرکٹ کر کے
دیش کے سامنے پرستُت کیا ہے۔ بھارت ورش
کے کونے کونے میں بھی انہیں وچاروں کے
آدھار پر کام کرنے والی ایک سنستھا
ستیارتھ پرکاش سے پرسدھ ہے۔ یا ہم جدید
ہونے والے بھی ان میں آگے نکلتے
دیکھتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر ایک بات تو
یہ ہے۔ اور وہ ہے سنگٹھن کو دور کر
دیا ہے۔ آزاد وچاروں کو بھی مان لیکر کا سنا
کو ہٹا کر اُن کے سمان میں سوتنترتا کے
رنگ میں ڈالو اُن کو جنم دینے اور پاس سے کہ
یا پرتنتر آدمی آدی آستک ورتیوں کو
سنتُشٹ کو سہانے بتایا اور یہ ہم کے سنوہر
پالن پر ہو رہی تھی۔ اِن بھاونا شُدھ دیش کے اِتہاس
سے آج ہم پہلے کی اپیکشا آگے بڑھے
ہوئے ہیں۔ کیا اُسی بھاونا لوگوں کے نام
پر یہ بات کیسے کہی گئی بڑے سنگھ
پرتیں نہیں لیتے کسی تک نہ پہنچا دیا گیا۔
گُرُوکُل شکھشا پرنالی :۔
گُرُوکُل شکھشا پرنالی ایک شکھشا
سمسیا کو حل کرنے کے لئے ایک اُتّم
رنگ ہے۔ اسی شکھشا پرنالی کے نام کا گؤ
ہے۔ تب اور آج تک نظر آ ان میں اپنے وچاروں
کو دیکھ کر ستو روپ دینے کی شکتی اور ہمت
تھی۔ یہ وچار کسی دیش کی سمپتی ہو
تھے۔ کنتو آج تک کھوج کے بعد ماتر یہ بھی

کی آلوچنکوں کو سمجھ کر اُن کی پُورتی کے
لئے شکتی اور سامرتھ دینے والے مُولک
رُوپ سے اُلپنن کئے گئے اور جیون مُکت کا
تھے۔ اُن کی مرکزیت کے کارن ہی جنتا پر بھاؤ
ہوتی تھی۔ اِس شکھشا پرنالی کو پریوگ
کی کسوٹی پر رکھا گیا+

جائزہ :۔

آج ہمیں اس کے پرنام پر زرا شایا آشا
کے رنگ میں اپنے وچاروں کو وِکست کرنے
کا پورن وشواس ہے سو چکے گمبھیر ٹھیس ہم
نے اپنے اس وشواس کا اچھا اُپیوگ کیا
ہے۔ پرنتو اِس اور پلیٹ فارم دونوں سے گُرُوکُل
شکھشا پرنالی کے نکتہ چینی اور ویکھنش ہیں
اپنے اپنے الزاموں کے آدھار پر لوگ
سمتیاں دے رہے ہیں۔ جو جان بوجھ کر
ہوا ہے۔ اُن کی سمتی میں اس شکھشا پرنالی
کو ایچھت کم پریوگ کی کسوٹی پر بھلی بھانتی
نہیں پرکھا گیا ہے۔ اس کا یہ روپ
میں پرمانت کرنے کے لئے جتنے سمے اور
ساوھنوں کی آوشیکتا تھی۔ اُنہیں
پراپت نہ کر سکنے کے کارن ہم اِکثرت
نہیں کر سکے۔ اُن کا کہنا ہے۔ کہ اس کی
اُپیوگتا یا اَن اُپیوگتا کے وِشے میں نرنیے
دینا اِس اوستھا میں نتانت انوچت
ہے+

نراشا کے بادل :۔

ورتمان گُرُوکُل شکھشا پرنالی کو اسپھل
گھوشت کرنے والوں کا کہنا ہے کہ ان
سنستھاؤں سے جس پرکار کے وِیکتیوں
کے نکلنے کی آشا تھی۔ ویسے نہیں نکلے
کناد۔ گوتم۔ کپل آدی کے سمان آچار
شنکر۔ پتنجلی۔ دیانند اور بھیم ارجن اور
بھیشم پتامہ آدی جیسے یودھا اور ویر
پُرشوں کو پُنیہ بھارت بھومی پر دیکھنے کی
اُن کی لالسا تھی۔ آج کی یہ دھارنا ہے
کہ گُرُوکُلوں سے اس پرکار کے وِیکتیوں کا
اب تک نہ نکلنا گُرُوکُل شکھشا پرنالی
کی نراشا کو پرکٹ کرتا ہے۔ بہتیرے
یہاں تک کہتے ہیں کہ کناد۔ گوتم۔ بھیشم
اور ارجن کے سمان وِیکتیوں کا نکلنا ہی
دُور رہا۔ گُرُوکُلوں سے ویدادی شاستروں

سے گیاتا وید کے دھرم کے پرچارک ودّیا پریمی
تھا اچھے ناگرک بھی نہیں نکلے۔ گُرُوکُلوں
کے سناتکوں کو لوگ ویوہار میں ان بھجّت
پد اور اسہیوگ اسی ویکھ تھا آریہ سماج
سدھانتوں کا ہنن کرنے والا کہا جاتا ہے
ورتمان کٹھن سمے میں دلیل ماننا میں ذہن
اپار جن کرتے ہیں اُسمرتھ ہونے کے کارن
اُن کے مسند گرہستھ جیون تھا پرستُت
جیون وِیتیت کرتے ہیں بھی اور نراشا وادیوں
کو سندیہ ہے۔ کچھ ایک نراشا کے گمبھیر
کوپ میں پڑے ہوئے وِیکتیوں کو گُرُوکُل
کے سناتکوں میں کوئی وِششٹتا دکھائی
نہیں دیتی۔ اور آشنکا میں وہ یہاں تک
کہتے رہتے گئے ہیں کہ گُرُوکُل کے
سناتکوں کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ اُن کی
ستا سے دیش۔ دھرم یا جاتی کو کچھ لابھ
نہیں ہو رہا+

نراشا کی اصلی وجہ :۔

یدی ہم وویک کے ساتھ مستر کا اَدھین
کریں۔ تو شیگھر ہی اس پرنام پر پہنچتے
ہیں کہ جن لوگوں میں کاریہ کرنے کی شکتی
کم ہوتی ہے۔ آشا اور آتم وشواس نہیں
ہوتا۔ جو تھوڑے سے کاریہ کو کرنے کے
انتر پھلا سکتی۔ وشاد شیگھر ہی اُتّم
پھلوں کو پانے کے سوپن دیکھا کرتے ہیں
تھا جن میں دھیریہ اور آتم تیاگ کا مادہ
نہیں ہوتا۔ نراشا پشاچنی اُنہی کو گرسنے
کے لئے تیار رہتی ہے۔ ہم میں سے بہتوں
کی یہی دشا ہے۔ اس کے وپریت جو کرمنیہ
ہے۔ جو دُرلبھ پراپتی کے لئے آتم اُتسرجن
کرتے رہتے ہیں۔ جو من۔ بانی اور کرم میں
ایک روپ ہیں۔ یہ وِگھن باوھاؤں کے
اس پار آسمان کی سٹوڑی جیون کی کاسندا اور کوشش
کیا کرتے ہیں۔ جس سماج یا سنستھا میں
اس پرکار کے وِیکتی ہیں۔ اُس کا اُنّتی کی اور
بڑھنا انواریہ ہے۔ گُرُوکُلوں کے سمبندھ
میں نراشا جنک باتیں پرایہ اُنہی سجنوں
سے آتی ہیں جو آکرمنیتا کے ساتھ پھلا
سکتی یا سوارتھ سادھنا کے وشا گت
وادیوں میں گرست ہیں۔ جو کام کم کرتے ہیں
اور جو کچھ کرتے ہیں۔ اسے سوارتھ بدھی

سے کرتے ہیں۔ ان کی درشٹی کل سیمبرشتی
نہیں ہو سکتی۔ وہ کسی وستو کا نریکشن
باہر اور تھوڑی درشٹی سے کیا کرتے ہیں۔
ہم پراچین گُرُوکُل کی کاریہ پرنالی تھا اس کے
پرناموں کو اسی پرکار کی درشٹی سے دیکھتے
ہیں۔ اسی جھکنے والے گزرے باپ بیٹے
ہیں۔ جب ہم انگریزی سکولوں اور کالج کے
لوگوں کو اونچے درجہ کی سرکاری نوکریوں پر دیکھتے
ہیں۔ تھا اُن کے سبھی سبھی اپاوس کے
وکیلتا اور وتا بھشنا کی پُورتی میں لکھیں پلتے
ہیں۔ تب ہماری آنکھیں باہری ترک بھڑک
سے چکا چوند ہو جاتی ہیں۔ اور گُرُوکُل جیون
کی تپ اور تیاگ روپی گمبھیر وِششٹتاؤں کو
بھول کر ہم انہیں لوک درشٹی سے آنکھیں
بانتے لگتے ہیں۔ اس سمے ہمیں سناتکوں کے
سرل جیون ان کے سنسکرت ودّیا سے پریم
تھا بھارتیہ سنسکرتی کی اور اُن کے سوابھاوک
جھکاؤ کا سمرن بھی نہیں رہتا۔ آج کل ہم
جیون کی سپھلتا یا اسپھلتا کی جانچ درشٹی
درشٹی کون سے کرنے کے عادی ہو گئے ہیں۔

دماغی غلامی :۔

ہماری درشٹی میں شری اندیا میں جیون
بتا کر سینکڑوں برکند پنڈت تھا بھارتیہ
سنسکرتی پُوجاری سنستھاؤں کو اُنّتی کرنے
والے ایک سدگرو کا وہ مول نہیں۔ جو
دریش وتیش بھاشا تتھا آچار ویوہار میں
رنگے ہوئے دریشی بھاشا میں اپنے بھاؤں
کو (جو کہ اسمبھوتہ ودیشی ہوں) ویکت کرنے
والے نیتا وکتا یا لیکھک کا جیسے وہ پرنت
یہاں کے اصلی جیون کے نتانت ان بھگیہ
کیوں نہ ہوں۔ اس لیکھ کا مطلب یہ کسی کی نندا
یا ستتی سے نہیں ہے۔ کنتو جو وستو سِتھتی
ہے۔ اس کا درشن ہے۔ باہم راج نیتک
داسنا کے ساتھ ہم سے اتنی دھک لنک
داستا گھس گئی ہے۔ کہ کسی وستو کا اپنے
ہم لکش بکھش اور سوتنتر رہتی سے نہیں
کنتو پرچلت پرتھا کے انوسار کرتے ہیں
پرچلت پرتھا آج کل ودیشی ہے۔ ہم سناتکوں
میں انہی باتوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو کہ
کالج والوں میں ہوتی ہیں۔ یدی دوسری اور
جیسے۔ تو سیدھے کناد۔ گوتم۔ بھیشم
اور ارجن پر پہنچتے ہیں۔ جن کے دیکھنے کو کہا
ہمیں کلپنا تک نہیں ہے۔ ہم سویم نیتی
سنتشٹ کوٹی میں رہ کر دوسروں کو اوچیہ دیو کوٹی
کا بنانا اور دیکھنا چاہتے ہیں۔ سویم سوارتھ
جھونگی اور ولاسی رہ کر دوسروں کو تپسیا
سے جیون کی شکھشا دینا اور انہیں تیاگی
تپسوی پرُش پکارتے اور دھرم رت دیکھنا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

چلاتے ہیں۔ کچھ پریشرم تو کرنا پڑے۔ اور کام
بنا بنایا بن جائے۔ اپنی اسی مانسک نپنسکتا
سے ہم کناد اور گوتم بنا ڈالنا چاہتے تھے۔
ہم سمجھتے تھے۔ کہ گورو کلوں سے کناد۔ گوتم
جیمنی اور ارجن نکلیں گے۔ اور ہمارے کٹھن
اُوسار جل کر سنسار کا اُدھار کر دیں گے۔ ہم
نے کلینک اُدھان میں واسنوک مدھر پھل
کھانے کی سوچی تھی۔ پرنتو ایشور یہ سرشٹی
میں کرم نیم اتنا کٹھن ہے کہ جو جتنا کرتا ہے
اُس سے رتی بھر بھی کم یا ادھک پھل اُسے
نہیں ملتا۔ کرم سے ادھک پھل کھانے کی
اچھا نے انت میں جا کر ہمیں نراش بنا دیا +

گورو کل کے پھل :-

گورو کلوں کے سمبندھ میں نراشاوادیوں کا
جو کچھ کتھن ہے اُس کی تہ میں یہی کمزوری ہے
وستوتہ ہم نے جتنا پریشرم کیا تھا۔ وہ پورن
روپ سے سپھل ہوا ہے۔ گورو کلوں نے دیوبانی
تتھا بھارتیہ سنسکرت کے اُن سپے اُپاسکوں
کو جنم دیا ہے۔ جن کے ابھاو میں یوروپ کی
وکرال بھوتک سبھیتا آج ہمیں صرا اُٹھانے
کا بھی اوسر نہ دیتی۔ گورو کلوں کے ابھاو میں
گورو کل سناتک بھی کئی کالجوں سے گریجوئیٹ
ہو کر ودیشی بھاشا اور بھاوؤں کی زندگی بتاتے
ہوئے دکھائی دیتے۔ آج جو ویدک سوادھیائے
تتھا شکشا دیکھتا کا انوکم وانادرن تیار ہوتا
ہے۔ وہ نہ ہو پاتا۔ شکشا کھیتر میں جو اُچار
کی پرمپرا تتھا گورو شیشیوں کا مادھک گھرلو
گھنشٹ سمبندھ۔ وِشُدھ پراکرتک
واتاورن کی شرشیٹھتا۔ سرل جیون اور سادہ جیون
وچار۔ اور نِج بھاشا اور دھنی پردھن آدی
وشیوں کا ابھاو تتھا ہندی بھاشا کا مادھیم
ہے۔ راشٹریہ جیون کے نرمان کے لئے اپنے ساہتیہ
کو اپنانے کی آویشکتا آدی جن اَن مول آدرشوں
کو گورو کلوں نے کاریہ روپ میں پرینت کر کے
شکشا وشیشگیوں کے سامنے رکھا ہے وہ
ان کے پربھاو اَتّیک سوروپ میں ہمارے
سامنے کیسے آتے۔ سوامی دیانند نے اپنے
شریر کی آہوتی دے کر بھارت کو ویدک سنسکرتی
دوارہ پُنہ اپنے پراچین گورو کو پراپت کرنے
کا جو اُپدیش دیا تھا۔ اُسے یدی گورو کل
اپنا لیتے۔ تو کون اپناتا؟ گورو کل شکشا پرنالی
کو کریاتمک سوروپ دے کر سوامی شردھانند
شردھانند سوامی درشنانند آدی مہانو بھاوؤں
نے اتری بھومی تتھا اتری سنسکرتی کی جو سیوا
کی ہے۔ سوتنتر بھارت کا اتہاس اُسے
اُن سنہری اکشروں میں لکھے گا۔ گورو کل
کے سناتک آدرشنا کے بعد ہے جلد
شکشا سنستھاؤں سے کم اپنا ... سا

وِدوان اچھا آندولنوں میں بھاگ نہیں لیتے۔
اُن میں اپیکشا کرت آدھیاتمک گُن ادھک
ہوتے ہیں۔ اور جیسی سرلتا کے ساتھ جیون کی
کٹھنائیوں کو سہتے ہوئے وہ پار کر جاتے
ہیں۔ جو سہنشیلتا اُنہیں وِشُدھ پراکرتک
جیون بتانے سے اُنہیں پراپت ہوتی ہے
وہ کاریہ کے وشال میں جیون میں کبھی پراپت
نہیں ہو سکتی۔ آج تک کسی چھوٹے سے
چھوٹے گورو کل کا سناتک جیون سمسیاؤں
سے وِمُکھ ہو کر آتم ہتیا کرتا ہوا نہیں سنا
گیا۔ میری درشٹی میں ابھی تک جتنے سناتک
آئے ہیں۔ اُن سب کو آدر پورن پرسنشٹ
جیون وِتیت کرتے ہوئے میں نے پایا۔ بوگ
کشیم کے لئے وِبھنّ رہت اُپایوں سے وہ
دھن بھی پیدا کرتے ہیں۔ ہاں سودھا گیہ وش
بھارتیہ داستا شرنکھلاؤں کو درڑھ کرنے
والی سرکاری نوکریوں سے نہیں۔ کنتو سو
ابھیمان کی رکھشا کرتے ہوئے انیہ کل جنو جیت
اُپایوں سے جن نگروں یا گراموں میں وہ رہتے
ہیں۔ وہاں اپنے آچار اور ونیت ویوہار سے
ناگرک گن سمپن ہونے کا پرچے دیتے ہیں۔
پرچار بھاو سیوا وِدیا۔ ولیتا۔ سودیش ابھیمان
سو سنسکرتی گورو آدی انوجیت گنوں میں مرتیم
کبھی شکشا سنستھا کے سناتکوں سے کم
نہیں ہوتے۔ نوین گورو کل اُدھگھاٹن دوارہ
شکشا پرنالی سے پورو ہنی سے اپدینک
پرتی سے نتھا ساہتیہ سیوا آدی انیہ ہنیت
کرتیوں سے اپنی کل بھومی کے مکھ کو اُجول
کر رہے ہیں۔ ان کا گرہستھ جیون بھوتک سبھیتا
کے آدھار پر نہیں۔ کنتو ہیر سہاتی بھوتی
پریم۔ انوراگ آدی ہاردک گنوں کے کارن
آنند پورن دیکھا گیا ہے۔ جن سناتکوں
نے باہری پرکشاؤں دوارہ سمان پراپت
کرنے کی کامنا کی۔ وہ اُدھر اسنتا تیت سمجھتا
پراپت کرتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ گورو کل
کے سناتکوں نے دھارمک۔ راج نیتک تتھا
ساماجک کھیتر میں انیک پرتی بندھوں
کے ہوتے ہوئے بھی جو بھاگ لیا ہے۔ اُس
سے نراشا نہیں۔ کنتو یہ آشا کی جاتی ہے۔
کہ گورو کل پر سنتوش اور پروتساہن ملنے پر وہ
اپنے کل وِشیشٹ گنوں سے دیش۔ دھرم
اور جاتی کے لئے ادھک کلیان کاری سدّھ
ہو سکتے ہیں :-

جو کچھ سپھلتا ہمیں پراپت ہوئی ہے وہ
ہمارے پریشرم کا پھل ہے۔ پرنتو ابھی
ہمنے اُنّتی کا وستریت کھیتر پڑا ہوا ہے
شٹ ورشیہ مانو جیون پرنتر کرم کرنے کا
سادھن مانتے ہے۔ ویدوں میں وشرام نہیں

ہوتا۔ مہرشی دیانند کو ویدک دھرم کے پرچار کی
دھن تھی۔ اُن کا سارا جیون اُسی دھن کی
پورتی میں ہی بیتا۔ جیون کی انتم گھڑی میں بھی
اُنہوں نے اپنی پورن دھن میں ویدک منتروں
کی ہی آہوتی ڈالی۔ اس کا نام دھن ہے۔ اس
پرکار سچی لگن سے کیا ہوا کاریہ کبھی ویرتھ
نہیں ہوتا۔ امر راج رشی سوامی شردھانند
آدی پُنیہ آتماؤں کے تپ کا پھل آج ہمارے
سامنے ہے۔ یدی آج نا پورن سر سے گورو کل
شکشا پرنالی کے رہسیہ کو اُدگھاٹن کرنے کا
نرنتر پریتن کیا جائے۔ تو کتّا دکھیل سمرش
وبھکتیوں کا نکلنا اسمبھو نہیں ہے۔ وہ بھی مانو
کمزوریوں پر وجے پا کر مہا پرش ہو گئے تھے۔
کمزوریوں پر وجے پانے کی سمسیا ہمارے سامنے
بھی ہے۔ تپ اور تیاگ کے آدھار پر سنگٹھت
آرش ویدک جیون ہی گورو کل شکشا پرنالی کا
اُدیش ہے۔ گورو کل شکشا پرنالی کے پرتی
بدھی نراشا پرکٹ کر آگھات کرنے کے نرنتر اس
اُدیش کی پورتی میں تن من سے ہو جائیں۔ تو کوئی
کارن نہیں کہ اُنہیں ابھیشٹ سدّھ نہ ہو۔
گورو کل اور گورو کل کے سناتکوں کے پرتی ادا سینتا
دکھانا پراپت کی ہوئی وستو کو بھی کھو بیٹھنا ہے۔
گورو کل کے پڑھنے پڑھانے والوں کی آویشکتا
پورتی کے لئے تن۔ من اور دھن نیوچھاور کرنا
اور وِشیشٹ پراپت سناتکوں کو سمان پورک
اپنا پرتیک شکشا پریمی کا کرتویہ ہے جس
سنستھا کے سناتکوں کو اپنایا نہیں جاتا۔ وہ
سنستھا کبھی پھل پھول نہیں سکتی۔ ساتھ ہی
جس سنستھا میں اُچت سنرشن کے ہونہار بالک
پرویشٹ نہیں ہوتے۔ وہ سنستھا بھی اُچت
اُنّتی کی پراپتی نہیں کر سکتی۔ اتہ ہونہار
بدھیمان بالکوں کے ماتا پتاؤں کو اپنے بالکوں
کو گورو کلوں میں پرویشٹ کرانے تتھا نکلے ہوئے
سناتکوں کو کاریہ کھیتر میں اس پرکار سے سمانت
تتھا پروتساہت کرنے میں گورو کا ادھیکار جانا ہے
یہی گورو کل شکشا پرنالی کا آدر ہے :-

آریہ سماج لوہگڑھ امرتسر کا پرستاو

آریہ سماج لوہگڑھ امرتسر کو یہ جان کر
ازحد خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کہ شری مہرشی دیانند
جنم شتابدی سبھا کے فیصلہ کے مطابق
منتری بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل
اے نے آریہ وواہ بل کے اسمبلی کے آئندہ
اجلاس میں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔
یہ سماج بل مذکور کی پُر زور تائید کرتا ہوا جملہ
سرکاری و غیر سرکاری ممبران سے درخواست
کرتا ہے کہ وہ اسکے منظور کرانے میں امداد
دیں + (منتری آریہ سماج ہذا)

بقیہ پر یوٹ گورو کل کمالیہ

یہ ہماچاری کمالیہ گئے ہیں۔ یہ وشیشتا صرف اسی
گورو کل کو ہی حاصل ہے +

۲ اس گورو کل کمیٹی کے آدھین ایک ڈی
اے۔ وی سکول بھی ہے۔ اور نویں اور
دسویں جماعت کے واسطے کوچنگ کلاس کا
الگ پربندھ بھی ہے۔ اس سال دسویں جماعت
کے ۲۱ لڑکوں نے پرائیویٹ امتحان دیا تھا۔
جن میں سے چودہ لڑکے پاس ہوئے ہیں۔
یہ لڑکے سرکاری سکول سے نکالے ہوئے تھے
جن کے پاس ہونے کی ان کے سکول سٹاف
کو کوئی اُمید نہ تھی۔ لڑکوں کو دن رات محنت
کرانے کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ سرکاری سکول سے
ان نکالے ہوئے لڑکوں نے سرکاری سکول
سے اچھے چن کر بھیجے ہوئے لڑکوں
کے نتیجہ کو بھی اس سال مات کر دیا۔ اس نتیجہ
کا سہرا کوچنگ کلاس کے سٹاف اور خاص
طور پر لالہ دلباغ رائے جی ہیڈ ماسٹر کے سر
پر ہے۔ جنہوں نے دن رات ایک کر کے
ان لڑکوں کو سالوں کے کشٹ سے بچا دیا۔
اور یہ جتلا دیا۔ کہ لڑکوں کا کوئی قصور نہیں ہے
صرف سرکاری سکول کے ماسٹر صاحبان
لڑکوں کو محنت کرانے سے کتراتے ہیں۔ ان
کو صرف یہ ابھیمان ہے۔ کہ نتیجہ چاہے کچھ نکلے
ان کو تنخواہ تو سرکاری خزانہ سے ملتی ہی ہی
ہے :-

۳ عام پبلک کی آگاہی کے لئے یہ چند
الفاظ لکھے جاتے ہیں کہ اپنے لڑکوں کو
پورن برہمچاری۔ تعلیم میں پورا لائق بنانے
کے لئے اور سکولوں کی عام موجودہ بیماری
"دُراچار" سے بچانے کے لئے اس گورو کل
میں داخل کرا دیں۔ ماتا پتا اپنے بچوں کا سمپرک
دھیان نہیں رکھ سکتے۔ کلبوں میں دگنا
خرچ اور گندی چیزیں کھا کر صحت کو بگاڑ
لیتے ہیں۔ اور بُرے لڑکوں اور غنڈوں کی
صحبت سے چال چلن بگاڑ بیٹھتے ہیں۔
اس گورو کل میں سرکاری امتحان دلانے کی۔
صرف گورو کل کی ہی تعلیم دینے کی اور پہلے
روزگار کو دور کرنے کی ہر قسم کی سہولیت
ہے۔ آپ صاحبان کو اس سے پورا پورا
فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ ماہوار فیس۔ بھوجن
دستر۔ خرچ پستکیں۔ دھلائی پارچات۔
دوائی اور متفرق خرچ وغیرہ دس روپیہ ماہوار
ہے۔ تعلیم کی کوئی فیس چارج نہیں کی جاتی +
شانتی دیال مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کمالیہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مدراس آریہ سماج کا کاریہ

۱۱۰۰ سے ادھک شدھیاں

(از شری پنڈت کیشو دیو جی گیانی - مدراس)

مدراس پرانت میں ہری جنوں تتھا اچھوتوں کی سنکھیا ادھک ہے۔ اور ان کے ساتھ اُچھ جاتی ہندوؤں کا دیوہار بھی اتینت کرور تتھا پوران ہے۔ اور سنا یہ بھی کارن ہے۔ کہ ہر جن ادھک سنکھیا میں ہندو دھرم چھوڑ کر دِدھرمی بن رہے ہیں:

عیسائی آبادی :- شاید یہ ادھک جانتے ہونگے۔ کہ ہندوستان کے تمام عیسائیوں کی سنکھیا کا تین چوتھائی بھاگ مدراس پرانت میں بستا ہے۔ اور اس میں ۹۰ فیصدی سے بھی زیادہ ہری جن ہیں۔ اُونچی جاتی کے ہندو تو ورلے ہی عیسائی بنتے ہیں۔ ہری جن کیوں عیسائی ہوتے ہیں۔ اس کے لئے ان گھٹنائیں پر یاپت پرکاش ڈالیں گی:

عیسائی مشنریوں کے پھوکھن :- کچھ ماس پُرو کی بات ہے۔ کہ مدراس کے سمیپ چیدری ناتھ علاقہ سے خبر ملی۔ کہ ۹۰ گراموں کے ہری جن عیسائی ہونے والے ہیں۔ ہم وہاں اپنے دو کاریہ کرتاؤں کے ساتھ پہنچے۔ اُن گراموں کے مکھیا لوگوں سے ملے۔ ہری جنوں سے بات چیت ہوئی۔ پتہ لگا۔ کہ ایک دیوالیہ کے اُتسو پر کچھ جاتی ہندوؤں نے ہری جن استریوں کا اپمان کیا۔ تتھا اُن کے جھونپڑے کو آگ لگا دی۔ اور ان کے پنچ آدمی آگھات لگے گئے۔ ہری جنوں نے پولیس میں شکایت کی۔ مقدمہ چلا۔ جاتی ہندوؤں نے دھن اور بل کے کارن اچھے وکیلوں سے پیروی کرائی۔ مقدمہ ہری جنوں کے خلاف پڑا۔ اس طرح سے جاتی ہندوؤں کے حوصلے بڑھ گئے۔ اور ہری جنوں کی حالت ادھک شوچنیہ ہو گئی۔ ایسے سمیہ عیسائی پادریوں نے جال بچھایا۔ بڑی بڑی آشائیں دلائیں۔ پرنام یہ ہوا کہ بھولے بھالے ہری جن عیسائی ہونے کے لئے تیار ہو گئے:

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہمارے پہنچنے کے بعد عیسائی مشنری کامیاب نہ ہو سکے۔ اور ہری جن ابھی تک ہندو ہی ہیں:

مسلم مبلغوں کے ڈورے :- ایک دن اچانک ہی سماچار پتر میں پڑھا کہ کمبھ گرام کے نزدیک رہنے والے بتیس ہزار ہری جن مسلمان ہونے والے ہیں۔ فوراً ہم نے ایک پرچارک کو وہاں بھیجا۔ معلوم ہوا کہ ایک دیوی کے مندر میں ہری جن پردیش کرنا چاہتے تھے۔ اُونچ جاتی ہندوؤں نے انہیں روکا۔ اس پر ہری جنوں کو ضد آگئی۔ مسلم پرچارکوں کو پتہ لگا۔ اُنہوں نے کچھ ہری جن نیتاؤں کو لالچ دیا۔ نیتاؤں نے سب کو اسلام کی شرن میں لانے کی کوشش کی۔ بات پھیل گئی۔ اور سماچار پتروں تک پہنچ گئی۔ ہمارا پرچارک ابھی تک وہاں ہے۔ پرسپر سنگھرش چل رہا ہے۔ حالت نازک ہے:

آریہ پرچارکوں کی سرگرمیاں :- تیری گھٹنا مالابار کے ایک تالاب کا معاملہ تھا۔ ایژوا کہلانے والے اچھوتوں نے اسے استعمال کرنا چاہا۔ نائروں اور نمبودریوں نے انہیں روکا۔ بات بڑھ گئی۔ کچھ اچھوت عیسائی بنے۔ کچھ مسلمان اور کچھ ایک نے سیلون سے بودھ بھکشوؤں کو بودھ دھرم کا اُپدیش دینے کے لئے بُلایا ہے:

ان اپروکت اوستھاؤں میں آریہ سماج کو مدراس میں کاریہ کرنا پڑ رہا تھا۔ پھر بھی گت ۶ مہینوں میں جو شدھی کاریہ ہوا ہے۔ وہ کسی قدر تسلی بخش ہے۔ ویورن نمن پرکار ہے:-

کڑپا ضلع میں	۲۶	شدھیاں	لسنجھی گوداوری	۵	شدھیاں
کرشنا " "	۸۰۰	"	گنٹور ضلع میں	۵۳۲	"
سیلم " "	۷۷	"	مدراس نگر "	۴۰	"
انبور	۲۲	"			

تعداد کل شدھیاں ۱۱۰۳:

ابھی ۱۵۷ درخواستیں ہمارے پاس ہیں۔ جن کی شدھی اگلے ماس ہوگی۔ سماپت کرنے سے پُوروُ اتنا کہہ دوں۔ کہ شدھی کا کھشیتر یہاں اتینت وشال ہے۔ جتنے سادھن ادھک ہوں۔ اُتنا ہی کاریہ ادھک ہو سکتا ہے:

مسئلہ آواگون کا ایک مزید سچا واقعہ

لنڈن کے اخبار "سنڈے ایکسپریس" میں لیڈی کرٹس سینٹ کلوسٹر بلیس پورٹمین نے اپنے سفر اٹلی کے حیرت انگیز حالات شائع کئے ہیں۔ یہ خاتون اس سے پہلے کبھی اٹلی نہ گئی تھی۔ مگر ہر مقام کو خوب اچھی طرح پہچانتی تھی۔ اٹلی کے رہنے والے جنہوں نے اسے اس کے پہلے جنم میں دیکھا ہوا تھا۔ اسے پہچانتے تھے۔ لیڈی کرٹس اپنے حالات یوں بیان کرتی ہے:-

ایک دفعہ جبکہ میں جوان تھی۔ تو مجھے پہلے پہل اٹلی میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا۔ جب ٹرین روانہ ہوئی۔ تو میں نے بے قراری اور اضطراب محسوس کیا۔ میں نے اپنا زیادہ تر وقت گاڑی میں سے باہر کی طرف جھانکنے یا اندر داخل ہونے کے راستہ میں گزارا۔ میری اس حرکت سے تمام عزیز مجھ سے ناراض تھے۔ یکایک میں نچلی ہو کر کھڑکی کے پاس ایک سٹول پر بیٹھ گئی۔ میں نے محسوس کیا۔ کہ مجھے یہ سب کچھ معلوم ہے۔ کہ ہم کہاں جا رہے ہیں اور کیا دیکھیں گے؟

گاڑی ہلکی رفتار سے جا رہی تھی۔ مجھے محسوس ہوا کہ آگے چل کر دائیں جانب پہاڑی پر ایک گرجا ہوگا۔ جو کہ اکیلا ہی نظر آتا ہے۔ اور تمام سین میں نمایاں نشان رکھتا ہے۔ جس کے نزدیک کوئی گاؤں نہیں۔ جب ہم آگے بڑھے۔ تو بالکل یہی منظر آنکھوں کے سامنے تھا:

پھر میں نے محسوس کیا۔ کہ بائیں جانب ایک ندی ہوگی۔ بلند اور گھنے درخت ہوں گے اور ایک پہاڑی پر روپہلی پتوں والے درختوں کے جھنڈ ہوں گے۔ یہ احساس ہوتے ہی مجھے حیرت ہوئی۔ کہ درختوں کے پتے روپہلی رنگت کے کیوں ہوں گے؟

درختوں کے متعلق میری واقفیت بہت محدود تھی۔ میں نے زیتون کے درختوں کے جھنڈ اپنی عمر میں پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔ چنانچہ جب یہ درخت ہمارے سامنے آئے۔ تو مجھے کسی دوسرے شخص نے ہی بتایا۔ کہ یہ زیتون کے درخت ہیں:

مجھے اس وقت ایسا معلوم ہوا۔ کہ جس سرزمین میں ہم سفر کر رہے ہیں۔ اسے میں نے پہلے دیکھا ہوا ہے۔ اگرچہ جہاں تک میرا علم میری رہنمائی کرتا تھا۔ مجھے بخوبی یاد تھا۔ کہ میں اپنی زندگی میں پہلے کبھی یہاں نہیں آئی۔ اس کے بعد میرے دل میں ایسا احساس پھر کبھی نہیں ہوا:

اس سفر کے بعد جبکہ ہم اپنے فرانسیسی دوستوں کے ساتھ پیرس کی سیر کر رہے تھے۔ تو ایک مکان پر دروازہ کھلنے کے انتظار میں کچھ دیر ٹھہرنا پڑا۔ وہاں ایک شخص نے نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ ہمارا خیر مقدم کیا۔ اور ایک نے میرے قریب آ کر اطالین زبان میں گفتگو شروع کر دی۔ میں نے فرانسیسی زبان میں جواب دیا۔ کہ "افسوس میں یہ زبان نہیں جانتی"۔

اس پر وہ ٹوٹی پھوٹی فرنچ میں بولا۔ "تم تو اٹلی کی رہنے والی ہو۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟ تمہیں ضرور اطالین ہونا چاہئے۔ اور میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ تم اٹالین ہو۔ میں خود بھی وہیں کا رہنے والا ہوں":

اُس وقت میں نے اپنے اٹلی کے سفر اور وہاں بعض مقامات کا قبل از وقت علم نیز اس شخص کے اصرار پر کہ میں اٹلی کی رہنے والی ہوں۔ خیال کیا:

کیا میں بہ حیثیت ایک کسان عورت اس پہاڑی پر چھوٹے گرجے کو کبھی جایا کرتی تھی؟ یا شاید بُت پرستی کی حالت میں سرو اور زیتون کے درختوں میں پھرا کرتی تھی۔ میں سخت متعجب ہوں:

تصحیح

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ۔ لاہور کے چناؤ میں ذیل کی اصلاحات کریں:- **شکھشا سب کمیٹی** - (۱) سردار مہر سنگھ جی (۲) پروفیسر شنو دیال جی (۳) پنڈت گیان چند جی (۴) شریمتی ستیاننتا دیوی جی - سردار مہر سنگھ جی نیوجک چنے گئے:

سدپوجات سب کمیٹی - (۱) ڈاکٹر گنپتی لال جی (۲) پنڈت گیان چند جی (۳) لالہ گیان سنگھ جی - ڈاکٹر گنپتی لال جی نیوجک چنے گئے:

پرساد منتری پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

حیدرآباد (دکن) میں شاستر ارتھ

آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا حیدرآباد کے مابین اوائل جولائی ۱۹۳۵ء میں شاستر ارتھ ہونا قرار پایا ہے۔ طرفین میں ذیل کے سمجھوتے طے پائے ہیں:- (چندو لال منتری آریہ سماج)

۱- پُران خلاف از وید ہیں اور باہم اختلاف ہونے سے ناقابلِ قبول ہیں ۔
۲- یگیہ میں قربانی (جیو ہنسا) خلاف از وید ہے +
۳- مورتی پوجا (بت پرستی) وید کے خلاف ہے ۔
۴- ایشور کا اوتار وید کے خلاف ہے ۔

مضامین منجانب سناتن دھرم سبھا بیگم بازار:-

۱- سوامی دیانند کی تصنیف کردہ کتب اویدک اور مفروضہ ہیں ۔
۲- سوامی دیانند کی تیار کردہ تفسیر وید کلپنا آدی گرنتھوں کے موافق نہیں ہے ۔
۳- نیوگ اویدک ہے ۔ ۴- ورن ویوستھا جنم سے ہے ۔

آریہ سماج کی طرف سے مناظرہ کرنے والے پنڈتوں کے اسمائے گرامی:-

۱- پنڈت لوک ناتھ جی ترک واچسپتی + ۲- پنڈت دیویندر ناتھ جی شاستری
۳- ,, بدھ دیو جی ودیا النکار + ۴- ,, منسا رام جی پوران آچاریہ

سناتن دھرم سبھا کی طرف سے مناظرہ کرنے والے پنڈتوں کے نام:-

۱- مہا مہوپادھیائے پنڈت گردھر شرما جی ۲- پنڈت جگت پرشاد جی انتخاب ہند +
۳- پنڈت اکھلانند جی کوی رتن ۴- پنڈت مادھو آچاریہ جی شاستری (لیسرچ سکالر) +
۵- ,, کالو رام جی شاستری ۶- ,, شری کرشن جی شاستری +
۷- ,, ہنیا نند جی شاستری +

صدر نشین:- صدر نشین کا سوال پیش ہوا۔ صدر نشین غیر جانبدار ہو یا صرف منتظم۔ اس پر معتمد صاحب سناتن دھرم سبھا نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ صدر نشین غیر جانبدار ہو۔ اور وہ آریہ سماج کے دو وِدوان پنڈت راجا رام جی شاستری اور پنڈت نردیو جی شاستری کے نام پیش کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک ہو۔ اس پر سکرٹری صاحب آریہ سماج نے غیر جانبدار سے انکار کرتے ہوئے منتظم صدر نشینی کی منظوری دی۔ جیسا کہ اب تک مناظرے ہوتے آئے ہیں۔ جیسا کہ سناتن دھرم سبھا نے مناظرے کئے ہیں۔ اگر آپ مناظرہ پر بضد ہیں۔ تو مجبوراً پنڈت نردیو جی شاستری کو غیر جانبدار قبول کرتے ہیں ۔

۶- مناظرہ تقریری ہندی زبان میں ہوگا +
۷- وقت کی تقسیم اس طرح ہوگی۔ کہ وادی (سائل) اپنا پکش ۲۰ منٹ تک پیش کریگا۔ اور پرتی وادی (مجیب) اس کا جواب ۲۰ منٹ تک دے گا۔ ازاں بعد ہر شخص (سائل و مجیب) کو دس دس منٹ ملیں گے +
۸- مناظرہ کے مضمون کا آغاز سناتن دھرم سبھا کی طرف سے ہوگا +
۹- مناظرہ کا وقت ٹھیک ساڑھے پانچ بجے شام سے ساڑھے آٹھ بجے رات تک ہوگا +
۱۰- مقام دیوی دین باغ سلطان بازار بصورت بارش دیویک وردھنی تھیٹر یا تبدیلِ مقام کا حق فریقین کو ہوگا +
۱۱- پنڈال کے متعلق یعنی روشنی سفرش اور فرنیچر وغیرہ کا صرفہ ہر دو سبھاؤں پر عائد ہوگا ۔
۱۲- نشست کا حق مساویانہ رہے گا ۔
۱۳- مقررین فریقین کی کسی بزرگ ہستی کی نسبت نامہذب الفاظ کا استعمال نہ کریں گے۔
۱۴- مناظرہ ۳ جولائی ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا ۔
۱۵- آریہ سماج کے پرامانک گرنتھ (قابلِ قبول کتب) آریہ سماج چاروں وید سمہتا بھاگ کو سوتہ پرمان دیگر تمام کتب کو پرتہ پرمان۔ یعنی موافقِ وید اقدس ہونے سے قابلِ قبول اور ناموافق ہونے سے ناقابلِ قبول ہوں گے۔ لہٰذا آریہ سماج کے پیشِ نظر انہی کے موافق ثبوت دیئے جاسکیں گے ۔
۱۶- سناتن دھرم سبھا کے پرامانک گرنتھ سانگ اپانگ وید۔ اپنشد کھٹ درشن...... دھرم شاستر تمام پران اور اُپ پران۔ بالمیک رامائن اور مہابھارت وغیرہ تمام کتب آہنک لیے پرمان ہیں۔ صرف پرانوں کے تواریخی پکش کا دھرم اچرن پرمان ہے۔ ادھرم اچرن کا نہیں +

۱۷- کوئی مقرر نفسِ مضمون سے باہر نہ ہو ۔
۱۸- مقررین فریقین ان ان کی قابلِ قبول کتب سے ہی ثبوت دیں گے۔ اوروں سے نہیں۔ یعنی آریہ سماج کے روبرو سوامی دیانند کرت گرنتھ کا بھی اور سناتن دھرم کے سامنے پرامانک گرنتھ کے موافق پوران وغیرہ کا حوالہ بھی دیا جاسکیگا +
۱۹- اگر پنڈت نردیو جی شاستری کسی وجہ سے تشریف نہ لاسکیں۔ تو حیدرآباد کے ہی کسی سجن کو (ایک ہو یا دو) فریقین کے مشورہ سے صدر نشین مقرر کرلیں گے۔ جو فریقین کو مذکورالصدر اصولوں کے موافق چلائیں گے۔ اور پنڈال میں عوام پر کنٹرول اور انتظام کریں گے۔ کسی صدر نشین کو کسی جانب سے فتح و شکست کی رائے دینے کا حق نہ ہوگا ۔

شاستر ارتھ کی اجازت:- بجواب درخواست ۲۹ تیر ۱۳۴۴ف ترقیم ہے۔ کہ حسب تصفیہ بالمشافہ آپ مسمیان پنڈت دیویندر ناتھ جی اور پنڈت بدھ دیو جی کو بغرض مناظرہ طلب کرسکتے ہیں۔ یہی لوگ شریک مناظرہ رہیں ۔

مثنےٰ ا اس کا بہ خدمت صدر امین صاحب سلطان بازار مرسل و ترقیم ہے۔ کہ من ابتدائے ۳ جولائی ۱۹۳۵ء لغایت ۱۱ جولائی سنہ الیہ سناتن دھرم سبھا بیگم بازار اور آریہ سماج سلطان بازار کے مابین مناظرہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ انتظام حسب ضابطہ رکھا جائے ۔

آریہ سماج گوروکل سیکشن پرانی کا نالاب فیروز پور شہر کا سالانہ جلسہ

پردھان پنڈت وشنو دت جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ + اُپ پردھان مہاشہ جگت رام جی پنشنر اور مہاشہ تلسی رام جی سوداگر چوب + منتری مہاشہ بدری داس جی ایڈووکیٹ + اُپ منتری ساگر چند اور پنڈت سنتوکھی رتن + خزانچی مہاشہ ہربنس لال + لائبریرین مہاشہ لکھنی رام + پرنتخت سبھاسد:- شریمتی شکیں کماری - ملک ٹھاکر داس - ڈاکٹر سادھو چند ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اور مہاشہ مدن جیت کلاتھ مرچنٹ + آڈیٹر لالہ جگت رام +

(پنڈت ساگر چند اُپ منتری)

بھارت بیمہ کمپنی کے کوئٹہ کے پالیسی ہولڈر صاحبان

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور نے اپنے ان پالیسی ہولڈروں کے لئے جن پر کوئٹہ کے بھونچال کا اثر پڑا ہے۔ ذیل کی مراعات دینے کی توسیع فرمائی ہے:-

۱- ان پالیسیوں کی حالت میں جو کہ ماہ مئی اور جون ۱۹۳۵ء میں واجب الادا تھے مقررہ تاریخوں سے عام ۳۰ دن کی بجائے ۷۵ دن کی بطور (Days of grace) توسیع کی گئی ہے
۲- جو کلیم ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے پیش کئے جائینگے۔ انکی پالیسیوں کی حالت میں جو کہ کھوئی گئی ہیں۔ اور ملبہ کے نیچے مدفون یقین کی جاتی ہیں۔ خاص رعائت کیجائیگی اگرچہ وراثت کا عام ثبوت درکار ہوگا۔ اور کمپنی کیطرف سے ہر ایک ممکن مدد دیجائیگی +
۳- قرضہ جات کے لئے جو درخواستیں ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے موصول ہوں گی۔ انہیں ان قرضہ جات کی مقدار کے متعلق خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے گا۔ جو کہ عام (Surrender value) سے پچاس فیصدی زائد ہوں گے ۔

(قائمقام جنرل منیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج مالڈا کا اُتسو بند

ہزاری باغ میں گاداں سٹیٹ کے ہبتر مالڈا ایک گرام ہے۔ مالڈا میں دو ورشوں سے آریہ سماج قائم ہے۔ اس ورش ۲۹ مئی سے ۲ جون ۱۹۳۵ء تک آریہ سماج مالڈا نے پرتھم وارشک اُتسو منانے کا پربندھ کیا تھا۔ اُتسو بہار پرنی ندھی سبھا کے دوارہ سمپادت ہو رہا تھا۔ اُتسو میں پنڈت وید برت جی پردھان سبھا کے اتیرکت سوامی رامانند جی سنیاسی۔ پنڈت رام پرشاد جی ویدالنکار منتری اور چودھری لال چند جی پرچارک سبھا اُپستھت تھے۔

پرتھم دوس کی کارروائی شانتی پوروک سماپت ہوئی۔ گاداں تھانہ کے پولیس جمعدار کانسٹیبلوں کے ساتھ سبھا میں اُپستھت رہے تھے۔ جلسہ سبھا کی کارروائی پر انہوں نے سنتوش پرگٹ کیا +

دوسرے دن پراتہ کال کی کارروائی جو کہ ہون یگیہ سے آرمبھ ہونے والی تھی۔ گاداں وارڈ سٹیٹ کے بالی سنگھ اور کھڑگ دھاری رائے دو سپاہیوں نے سٹیٹ منیجر کا مو کھک حکم سُنانے ہوئے کارروائی بند کرنے کو کہا۔ آکارن ایک ہندو ریاست کی ایسی زیادتی دیکھ کر سب لوگ آشچریہ چکت ہو گئے۔ پنڈت دیو برت جی پردھان سبھا نے منیجر کو ایک پتر ساری ستھتی سمجھاتے ہوئے لکھا۔ منیجر نے پنڈت جی کو بلا بھیجا۔ وہاں جانے پر پتہ چلا کہ سٹیٹ منیجر مسٹر اینجلو وہاں نہیں تھا۔ بڑے بابو سے بات چیت ہوئی۔ انہوں نے اُتسو بند کرانے کا کوئی کارن نہ بتلاتے ہوئے کہا کہ منیجر صاحب سبھا بند کرنے کا حکم دے کر باہر چلے گئے ہیں۔ بات چیت میں اس دن کا سارا سمے جاتا رہا۔

تیسرے دن سب انسپکٹر پولیس نے مالڈا میں آ کر دیکھا کہ سبھا کی ساری کارروائی بند ہے۔ ستھانیہ آریہ تتھا ہندو جاتی میں گھور اسنتوش پھیلا ہوا تھا۔ لوگ سٹیٹ کی اس ورتتا پر آشچریہ کر رہے تھے۔ سٹیٹ کے ایڈووکیٹ دو سپاہیوں نے ستھانیہ آریوں کو دھمکانا آرمبھ کر دیا تھا۔ اُتسو کی سماپتی تک سبھا کے پردھان جی انیہ پرستھتیوں کے سنبھالنے میں لگے رہے۔ انتت سٹیٹ کی بیہودہ کارروائی جوں کی توں بنی رہی +

اس اُتسو کے سٹیٹ دوارہ ستھگت ہونے کے سماچار سے سارے آریہ جگت میں کھلبلی اور اسنتوش کی سنچار ہو رہی ہے۔ سبھا کی رپورٹ پا کر شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج پردھان سارودیشک سبھا دہلی نے سموچت کارروائی کرنے کا آدیش پرتی ندھی سبھا کے پردھان کے پاس بھیج دیا ہے۔ پردھان جی نے پرتی ندھی سبھا کی اور سے ستھتی سمجھانے کے لئے ایک پتر سٹیٹ کے منیجر کو لکھا ہے۔ جس کا اُتر ابھی تک نہیں ملا ہے۔ پتر پہنچنے کی رسید سبھا کے کاریالیہ میں آ گئی ہے۔ بہار تتھا انیہ پرانتوں کی آریہ سماجوں کو سوچت کیا جاتا ہے کہ منیجر کے پرتی اُن کی ایک سپتاہ اور پرتکھشا کر کے انیائیہ آدیش لکھا پڑھی تتھا ویدھ اندولن کا سموچت مارگ نکال کر بہار پرتی ندھی سبھا دوارہ کارروائی کرنے کا آدیش کیا جائے گا +

(منتری سبھا)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

۱۔ آریہ سماج نیروبی کے سپتاہک ست سنگ رونق سے ہوتے ہیں۔ جن میں بابو بدری ناتھ جی آریہ۔ مہاشہ اچھیر داس۔ مہاشہ کرم چند۔ مہاشہ مہندر لال۔ مہاشہ دیویندر مہاشہ پورن چند وغیرہ کے سندر بھجن ہوتے ہیں۔ ماسٹر گوپال داس جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی راماین کی مہاتمائیں پرتی شام سے آریہ وچار ظاہر کر رہے ہیں۔ اور دھرم مولک باتوں کا کھنڈن کر کے اصلی آریہ ہتھوں کو درشاتے رہتے ہیں۔ سالانہ جلسہ نزدیک آ رہا ہے۔ جس کے لئے خوب جوش سے تیاریاں ہو رہی ہیں +

۲۔ ۱۹ اپریل ۱۹۳۵ء کو مسٹر چندر کشور دت کا وواہ کماری ستیہ وتی کے ساتھ نیروبی میں ہوا۔ سنسکار پنڈت روی دت جی دکھشنٹ نے کرایا۔ آریہ سماج نیروبی کو ۲۵ شلنگ کا دان پراپت ہوا +

۳۔ ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو بابو بھگوانداس جی ریلوے کی سپتری کی سگائی مہاشہ کندن لال جی اوورسیئر کے پتر رام ابھیند سنگھ کے ساتھ کرائی گئی۔ ۱۵ شلنگ دان پراپت ہوا۔ نیروبی شہر کے سبھی معزز آدمیوں کو دعوت دی گئی +

بھگوتی آریہ کنیا پاٹھ شالہ سیالکوٹ کی افتتاحی رسم

آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی پہلی بلڈنگ جس پر آریہ سماج کا تقریباً ۳۵۰۰ روپیہ کے قریب خرچ آیا ہوا ہے۔ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے لئے ناکافی ثابت ہونے لگی۔ لڑکیوں کی سنکھیا دن بدن بڑھتی گئی۔ اور ان کی تعداد ۷۰۰ کے قریب پہنچ گئی۔ اس پر آریہ سماج نے تقریباً ۳۹۰۰ روپیہ پر زنانہ مشن ہسپتال کا ایک بڑا حصّہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے لئے خرید کر لیا۔ چار ہزار روپیہ کے قریب مرمت پر خرچ ہوا یعنی کل ۴۳۰۰/- روپیہ کے قریب خرچ آیا۔ ابھی کچھ حصّہ تعمیر طلب ہے۔ جس پر تقریباً سات ہزار روپیہ کے قریب خرچ ہوگا۔ اس نئی عمارت کے پرویش کے لئے ۳۰ جون ۱۹۳۵ء کی تھی مقرر ہوئی۔ اور آنریبل جسٹس جے لال جی جج ہائی کورٹ سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ اس شُبھ کاریہ کو اپنے پوتر ہاتھوں سے کریں۔ اور انہوں نے آریہ سماج کی اس پرارتھنا کو سویکار کر لیا۔ نئی عمارت کے صحن میں ایک عالی شان پنڈال بنایا گیا۔ کمرہ پنڈال کو وید منتروں۔ تصویروں اور جھنڈیوں سے خوب سجایا گیا +

پراتہ ½۶ بجے کارروائی ہون یگیہ و اُپاسنا سے شروع ہوئی۔ لالہ جیون داس جی ایڈووکیٹ پردھان آریہ سماج چونکہ شملہ گئے ہوئے تھے۔ اُن کی غیر حاضری میں لالہ گیان چند جی چودھری سینیئر اُپ پردھان نے پردھان جی کے فرائض ادا کئے۔ ابھی ہون یگیہ ہو رہا تھا کہ آنریبل جسٹس صاحب تشریف لے آئے۔ آپ کو آریہ ہائی سکول میں اُتارا گیا +

۹ بجے شریمان جسٹس جے لال جی پاٹھ شالہ کی نئی عمارت میں تشریف لائے۔ بیرونی گیٹ پر انترنگ سبھا کے ممبر اور ادھیاپکائیں ہاتھوں میں پھول مالا لئے آپ کے سواگت کے لئے کھڑے تھے۔ جونہی آپ نے دروازہ میں مبارک قدم رکھا بینڈ نے سلامی دی۔ اور ممبران نے آپ کے گلے میں پھولوں کی مالائیں ڈالیں۔ اس موقع پر فوٹو بھی لیا گیا۔ جلوس کی شکل میں آپ کو پنڈال میں لے جایا گیا۔ وہاں پر آپ نے ہون یگیہ میں پورن آہوتی ڈالنے کی مبارک رسم اپنے پوتر ہاتھوں سے ادا کی +

اس کارروائی کے بعد آپ سٹیج پر تشریف لے گئے۔ اور آپ نے پردھان پد کو سُشوبھت کیا۔ کنیا پاٹھ شالاؤں کی لڑکیوں نے وید منتروں کا اُچارن کیا۔ اس کے بعد پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے سابق گورنر گوروکل کانگڑی نے چند منتروں میں ایک نہایت ہی عالمانہ تقریر کی اور پردھان جی سے درخواست کی۔ کہ وہ اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کریں +

اس کے بعد جسٹس جی نے اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ لڑکیوں نے جھنڈے کا گیت (جو کہ پنڈت چمو پتی جی کا بنایا ہوا ہے) گایا۔ اس کے بعد لالہ سوروپ نارائن جی منتری نے رپورٹ پڑھی۔ اس کے بعد جسٹس صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جسٹس صاحب کے شکریہ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ سکول کی لڑکیوں اور دوسری استریوں کو جو کہ وہاں آئی ہوئی تھیں۔ چار چار لڈو تقسیم کئے گئے۔ اور شربت اور لسّی کا انتظام لالہ کرم چند جی اگروال مالک فرم لالہ دنو مل گوبند رام نے آریہ سماج کی درخواست پر کر دیا تھا +

یہ بات قابل نوٹ ہے کہ پہلے اس پاٹھ شالہ کا نام صرف آریہ کنیا پاٹھ شالہ تھا۔ لالہ جمعیت رائے جی بینکر اور ان کے بھائیوں نے آریہ سماج کو گیارہ ہزار روپیہ اس شرط پر دان دیا۔ کہ اس پاٹھ شالہ کا نام اُن کی پوجیہ ماتا کے نام پر رکھ دیا جاوے۔ آریہ سماج نے یہ بات منظور کر لی۔ اور گیارہ ہزار روپیہ کا دان لیتے ہوئے اس پاٹھ شالہ کا نام "بھگوتی آریہ کنیا پاٹھ شالہ" رکھ دیا۔ اس شُبھ اوسر پر تقریباً ۴۰۰ روپیہ اکٹھا ہوا +

(رام لال شرما۔ سیالکوٹ شہر)

---

۲۲ مئی ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء بروز اتوار بارہ بجے سبھا میں پردھان جی نے حسب ذیل پرستاؤ رکھا۔ جو کہ سروسمتی سے سویکار ہوا +

"آریہ سماج نیروبی کا یہ اجلاس لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی اچانک مرتیو پر اظہارِ افسوس کرتا ہے۔ رشی دیانند کے مشن ("استری شکھشا" کے کاریہ) کو آگے لے چلنے میں جو کاریہ لالہ جی نے کیا ہے۔ اس کی پرشنسا کرتا ہے۔ نیز پرمیشور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ لالہ جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور اُن کے پریوار کو شانتی عطا کریں" +

(ہنس راج شرما ڈپٹی سکرٹری آریہ سماج نیروبی۔ افریقہ)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ساماجک سماچار

انترنگ سبھا آریہ وواہ بل کی حمایت :-

آریہ سماج کمپالا نے ذیل کا ریزولیوشن سروسمتی سے پاس کیا ہے :-

"آریہ سماج کمپالا - یوگنڈا (برٹش ایسٹ افریقہ) یہ جان کر بڑا پرسن ہوا ہے کہ شریمد دیانند جنم شتابدی مہوتسو - کے سمے کے پرستاو کے انوسار منتری بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم - ایل - اے نے معقولکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے - آریہ سماجیوں کا یہ جلسہ صدق دل سے اس کی پوری حمایت کرتا ہوا گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے - کہ وہ اس بل کو آگامی سیشن میں سویکار کرا دے" ؛

(بہارے لال کپل منتری آریہ سماج کمپالا)

آریہ پتری پاٹھشالہ وچھوالی لاہور کا چناؤ :-

آریہ پتری پاٹھشالہ وچھووالی لاہور کی اپ سبھا کا سالانہ چناؤ مندرجہ ذیل ہوا :-

شری نرنجن ناتھ جی ادھشٹاتا +

ممبران :- (۱) پروفیسر شیو دیال جی (۲) پنڈت گیان چند جی (۳) سردار مہر سنگھ جی (۴) لالہ بوسا رام جی (۵) لال چند جی (۶) پنڈت امنانند جی (۷) شریمتی چندر پربھا جی (۸) شریمتی گوپال دیوی جی (۹) آریہ استری سماج کی پرتی ندھی ایک +

اس ورش مڈل کے امتحان میں ۱۵ لڑکیاں شامل ہوئی تھیں - جن میں سے ایک فیل ہو گئی ہے اور تین کمپارٹمنٹ میں آئی ہیں ؛

یہ پاٹھشالہ ایک مرکزی جگہ میں ہے - اس میں ۵۰۰ سے زیادہ لڑکیاں ہیں - مگر سماج مندر میں جگہ کم ہے - اب مندر کے ساتھ ملحقہ ایک مکان کو آریہ استری سماج کی سمتی سے خرید لیا گیا ہے - اس جگہ آریہ پتری پاٹھشالہ کے لئے عمارت بنوانے کی صلاح ہو رہی ہے ؛

آج کل مڈل کی جماعتوں کو سنسکرت اور انگریزی پڑھانے کے لئے ایک یوگیہ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے - وہ ابھی تک نہیں ملی - اگر انگریزی اور سنسکرت پڑھانے والی الگ الگ مل سکیں تو بھی ہرج نہیں ؛

(منتری آریہ پتری پاٹھشالہ ہذا)

آریہ یووک سماج ٹھیوگ کے سماچار :-

آریہ یووک سماج ٹھیوگ ضلع شملہ کے ہفتہ وار اجلاس باقاعدہ ہوتے رہتے ہیں ؛

۳۰ جون ۱۹۳۵ء کو اس سماج کے عہدیداران کا چناؤ حسب ذیل ہوا :-

پنڈت امرناتھ جی جوشی ہیڈ ماسٹر سکول پردھان + پنڈت برہم دیو جی منیجر منگل سروبنگ مشین کمپنی اپ پردھان + روبیا رام گپتا سب پوسٹ ماسٹر منتری + لالہ پرکاش چند جی اپ منتری + پنڈت گوردیال جی ہیڈ ماسٹر خزانچی + لالہ منگت رام جی دکاندار سہایک خزانچی + لالہ رام کرشن جی دکاندار پستکادھیکش :- دیش بھکت رام ودیارتھی جماعت ششم سہایک پستکادھیکش ؛

علاوہ عہدیداران کے دس حسب ذیل ودیارتھی ممبران انترنگ سبھا مقرر ہوئے :-

لکھمی چند - وشنو دت - مالک رام - دلا رام - دھنی رام - ہمت رام - بدھی رام - اللہ دادن - کہر سنگھ اور کاہنا رام ؛

(۲) ہیڈ ماسٹر صاحب امرناتھ جی اور ماسٹر گوردیال جی کی کوششوں سے یہاں ایک آریہ کنیا پاٹھشالہ جاری ہو گئی ہے جس میں ماسٹر گوردیال جی کی دھرم پتنی نے اپنی آنریری طور سے ادھیاپکہ کا کام کرنا سویکار کیا ہے - اس وقت تیرہ چودہ لڑکیاں پڑھ رہی ہیں ؛

(روبیا رام گپتا منتری آریہ یووک سماج ہذا)

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کا نیا چناؤ :-

پردھان چوہدری ہنوں لال جی رئیس + اپ پردھان مہاشہ کوڑو رام جی + منتری مول چند آریہ سیوک + اپ منتری مہاشہ سندر داس جی آریہ سیوک + پستکادھیکش مہاشہ ویدبرت جی ودیارتھی + کوشادھیکش مہاشہ واسدیو جی +

ممبران انترنگ سبھا :- چودھری ہوا رام جی مہاشہ مول چند - مہاشہ گوبند رام جی - مہاشہ ڈھانا رام جی - مہاشہ چمن رام جی اور مہاشہ کوڑا رام جی ؛

ممبران پرتی ندھی سبھا :- مول چند آریہ سیوک - پنڈت نردیو جی ادھیاپک دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور ؛

(مول چند آریہ سیوک سیکرٹری)

شوک پرستاو :-

ورکنگ آریہ آشرم جوالاپور کی ستسنگ سبھا میں سنیاسیوں - بان پرستھیوں تتھا انیہ سجنوں نے پنڈت وشنو لال جی ایم - اے ریٹائرڈ جج بریلی - اور رائے بہادر ٹھاکر مشال سنگھ صاحب آریہ سماج کے سیوک نیتاؤں کے سورگباش ہونے کا سماچار سن - اس سبھا کی سمتی میں ان سجنوں کے ویوگ سے آریہ سماج کی بہت ہانی ہوئی ہے - یہ سبھا کمر دس منٹ پرمیشور سے ان کی آتماؤں کی شانتی کے لئے پرارتھنا کرتی ہے - منتری پرشنبدھ کارنی سبھا ورکنگ آریہ آشرم جوالاپور - ضلع سہارنپور -

آریہ سماج لاڈوہ کا چناؤ :-

آریہ سماج لاڈوہ ضلع کرنال کا چناؤ ۵ جون کو مندرجہ ذیل ہوا :-

سوامی پورنانند جی پردھان + ڈاکٹر بینی پرشاد جی اپ پردھان + لالہ دلیپ چند منتری + لالہ رام چند جی اپ منتری + لالہ جادو رائے جی خزانچی + بابو بیشن پال جی پستکادھیکش ؛

آج کا جنرل اجلاس کوئٹہ کے زلزلہ پیڑت بھائیوں کے ساتھ ہمدردی اور مرتک بھائیوں کے پریوار کے ساتھ شوک ہمدردانہ ظاہر کرتا ہے - اور ان کی مدد کے لئے چھوٹی سی رقم اکیس روپیہ فنڈ میں کوئٹہ کو بھیجتا ہے ؛

(منتری آریہ سماج ہذا)

شوک سماچار :-

مہاشہ مول چند اپ منتری آریہ سماج جام پور کے سپتر عزیز چندر منی کی بے وقت مرتیو پر آریہ سماج جام پور کی طرف سے اظہار ہمدردی کیا جاتا ہے - پرماتما ان کے پریوار کو دھیریہ پردان کریں +

(گنپت دت منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ یووک سماج ڈنگہ کے سماچار :-

(۱) پچھلے دنوں یہاں کی سناتن دھرم سبھا نے کئی زبان دراز اپدیشکوں کو بلا کر مہرشی دیانند کو خوب گالیاں دلوائیں - اس پر پولیس کو سناتن دھرم سبھا کے سیکرٹری کو بلا کر ڈانٹنا پڑا - شہر میں غلط فہمی بہت زیادہ پھیل گئی - آریہ سماج کو سوامی ویدانند جی تتھا سوامی رودرانند جی کے ۵ لیکچر کرانے پڑے - اس پر سناتنی اپدیشک دُم دبا کر بھاگ نکلے +

(۲) آریہ یووک سماج ڈنگہ نے کوئٹہ کے مصیبت زدگان کی سیوا کے لئے بہت شاندار کام کیا ہے - متواتر تین ہفتہ تک آریہ یووک سماج کے والنٹیر دن میں تین دفعہ ریلوے سٹیشن پر جاتے رہے - دودھ تتھا برف سوڈا کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا - کوئٹہ کے بھونچال میں ڈنگہ کے تک بھگ ۱۰۰ آدمی کام آئے ؛

(۴) ہفتہ واری اجلاس باقاعدہ سنیچر وار کو بوقت شام آریہ سماج مندر میں ہوتے ہیں - آریہ نوجوانوں میں بہت جوش پایا جاتا ہے - اس دفعہ ۱۹۳۵ء میں گجرات ڈسٹرکٹ آرین یووک کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے - یہ فیصلہ کنور دیوناتھ جی بی - اے کے پرشرم کا نتیجہ ہے - وہ گزشتہ سال ہی ڈی - اے - وی کالج لاہور سے بی - اے کا امتحان پاس کر کے یہاں آئے ہیں +

(خیراتی لال رتن منتری آریہ یووک سماج ڈنگہ - ضلع گجرات)

ضروری سوچنا :-

آریہ سماج بہت پور ضلع مظفر گڑھ نے اپنے اجلاس انترنگ سبھا منعقدہ ۲۷ جون ۱۹۳۵ء میں فیصلہ کیا - کہ سورگیہ مہاشہ سکھو رام جی پر مختلف سنسنفاؤں کو جو دان کر گئے تھے - اور جو مہاشہ لوکو رام جی آریہ کے ادھیکار میں ہے - اسے آریہ سماج ہذا اپنے ادھیکار میں لینے کے لئے تیار نہیں ہے - اس لئے ہر ایک سنسنفا کو براہ راست مہاشہ لوکو رام جی آریہ بہت پور سے اس پہلو میں پتر ویوہار کرنا چاہئے - آریہ سماج بہت پور کا اس سے کچھ دخل نہیں ہے -

(منتری آریہ سماج بہت پور ضلع مظفر گڑھ)

ویدک دھرم اور رادھا سوامی مت

آریہ سماج - سوامی دیانند - وید اپنشد وغیرہ سب کے متعلق جملہ اعتراضات کی پوری پوری تردید کے علاوہ ویدک سدھانتوں کی عظمت اور رادھا سوامی مت کی حقیقت پر وہ روشنی ڈالی گئی ہے - کہ آریوں اور رادھا سوامی ست سنگیوں کی تمام مشکلات حل ہو جائیں گی - رادھا سوامی ساہتیہ کا لب لباب - سمرن دھیان سرت شبد ابھیاس وغیرہ کے سربستہ راز جنہیں جانے بغیر رادھا سوامی بھائیوں کا خطرناک گورودم کی تاریک غار سے نکلنا ناممکن ہے - وید منتروں - سنسکرت ساہتیہ سمبندھی پرمانوں - ویدک سبھیتا - مکتی اور پنرآورتی وغیرہ کے متعلق جو شکوک پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے - اور دیگر مذاہب کو آریہ سماج سے بدظن کرنے کے لئے جو قدم اٹھایا گیا ہے - سب کا ایسے طریق پر تدارک کیا گیا ہے - کہ آئندہ صاحب جی مہاراج کو قلم اٹھانے کی تکلیف کرنی پڑے گی - نہ جرأت ہو گی + علاوہ ۵۰۰ سے زائد صفحات قیمت لاگت ماتر اردو ۱/ ہندی ۱/ ملنے کا پتہ :- منیجر آریہ اپدیشک آریہ سماج پر لالائن سبزی منڈی دہلی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

لالہ چیلا رام جی کو الوداعی پارٹی:-

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کی طرف سے لالہ چیلا رام جی ایس۔ ڈی۔ او۔ کو جو تبدیل ہو کر نوگانواں جا رہے ہیں ۶/۲۶ م کو سماج مندر میں پُر تکلف پریتی بھوجن دیا گیا۔ پہلے لالہ گیانچند جی ڈھیا پدار کے سبھا پتتو میں سبھا ہوئی۔ پنڈت کرشن چندر جی ودیا النکار نے مان پتر پڑھا۔ پھر لالہ ترلوک چند جی۔ ڈاکٹر تلسی رام جی ماسٹر ایشور داس جی ایم۔ اے اور کئی سجنوں کی تقریریں ہوئیں۔ اور آخر میں سبھاپتی کی پربھاوشالی تقریر ہوئی۔ اس کے بعد پُر تکلف پریتی بھوجن ہوا جس میں سماج کے سبھاسدوں کے علاوہ بہت سے معززین شامل ہوئے (رامشرن منتری)

آریہ سماج لودھیانہ کی طرف سے کوئٹہ ریلیف فنڈ میں امداد:-

آریہ سماج لودھیانہ کی طرف سے جہاں کوئٹہ سے آنے والے زخمیوں کے لئے ۲۰ بستروں کا پربندھ زیر نگرانی لالہ رام لال جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ بورڈنگ ہاؤس میں کیا گیا تھا وہاں آریہ سماج لودھیانہ کے سبھاسد ڈاکٹر گوجر مل جی جاگیردار نے بھی اپنے خرچ سے ۱۰ بستروں کا انتظام کیا تھا۔ انتظام مکمل ہونے پر سردار صاحب ڈاکٹر ہیرا سنگھ صاحب سول سرجن لودھیانہ نے بورڈنگ ہاؤس میں تشریف لے جا کر انتظام دیکھ کر اظہار اطمینان فرمایا۔ مگر جیسا کہ امید تھی۔ لودھیانہ میں کوئٹہ کے زخمی نہیں آسکے۔ اسپر صاحب سول سرجن نے منتری آریہ سماج لودھیانہ کو مطلع کیا۔ کہ اب زخمی نہیں آئیں گے۔ اسپر آگیا انوسار پردھان آریہ سماج لودھیانہ نے الحال مبلغ چار سو روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں بھیجا گیا۔ اس میں مبلغ (۱۰۹/-) ایکسو نو روپیہ استری آریہ سماج لودھیانہ کا شامل ہے۔

آشا ہے۔ کہ اور جو دھن کوئٹہ ریلیف فنڈ آریہ سماج لودھیانہ کو پراپت ہوگا۔ سبھا کی سیوا میں بھیجا جائے گا۔

(بھگو رام نیر منتری۔ لودھیانہ)

آریہ سماج ملتان شہر کا پرستاو:-

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان نگر کو یہ جان کر خوشی ہوئی۔ کہ شری دیانند جنم شتابدی مہتر اتسو انوسار بابو بھگت سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے نے منظوری کے لئے آریہ میرج بل اسمبلی میں پیش کیا ہے آریہ سماج کا یہ اجلاس بل ہذا کی پُرزور تائید کرتا ہوا اسمبلی کے ممبران سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کو پاس کرانے میں سہائک ہوں۔ (منتری)

شُکب پرستاو - آریہ سماج سونی پت

کا عام جلسہ... پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار پروہت آریہ سماج کوئٹہ کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ پنڈت جی ایک سچے آریہ ویر تھے۔

(سکرٹری آریہ سماج سونی پت)

آریہ سماج سری نگر کا پچاسواں سالانہ جلسہ

سب آریہ جنتا کو سوچت ہو۔ کہ آریہ سماج حضوری باغ سری نگر و آریہ سماج ناگرگ جنہ کدل اور سری رنبیر دھارا گنج کیلی باغ (دیانند پارک) کا وارشک اُتسو ابتدائے بتاریخ ۱۸ اساڑھ سمت ۱۹۹۲ لغایت ۲ بھادوں سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲ اگست لغایت ۱۸ اگست ۱۹۳۵ء کو منایا جانا نشچت ہوا ہے۔ شری سوامی سرودانند جی سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس اُتسو میں پدھار کر کرتارتھ کریں۔ آپ اپنا جنتا میں سے جو آریہ بھائی پرچار کا کاریہ کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے آنے کی تتھی سے سوچت کریں۔ تاکہ ان کا دھیان رکھکر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے اپدیشک اور بھجنیک منگوائے جائیں۔

(رام ناتھ آریہ رتن منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار:-

۹/۶/۳۵ کو آریہ سماج بھیرہ کا ستسنگ کوئٹہ کے حادثہ زلزلہ پر جس میں ہزارہا جانوں کا اتلاف ہوا ہے۔ انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور مجروحین و ہلاک شدگان کے سمبندھیوں سے دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔

۲۔ اس کے بعد گیارہ ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جو کہ کوئٹہ کے مصیبت زدگان کے لئے ریلیف کا کام شروع کرے گی۔

۹/۶/۳۵ کو مہاشہ باغ شاہ ولد بھاگ شاہ پوری کی شادی ہمراہ پتری بابو پیارا لال جی آنند۔ ویدک ریتی سے ہوئی۔ ۱۰ بجے رات بوقت برات دلہن بھجنوں سے سنسکار کیا گیا۔ اور دیواہ سنسکار ۱۰/۶/۳۵ بوقت ۴ بجے پنڈت آسانند جی شاستری نے کرایا۔ پردھان جی واپ پردھان

(منتری سماج بھیرہ اُپستھت تھے)

۴-۶/۳۵ کو بابو دیا رام جی ملہوترہ ناظم ریلوے نے اپنی دھرم پتنی کی کریا کرم جو کہ بھونچال کوئٹہ میں سرگباش ہو گئی تھی اپنے مکان بھیرہ میں ہون کرایا۔ اور کیاس

روپیہ مختلف فنڈوں میں دان دیا۔

(رام پیارا سکرٹری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار

شُدھی - انوار کو ایک مسلم پریوار کو اس کے ممبران کی درخواست پر ویدک ریتی انوسار شُدھ کیا گیا۔ ان کا پہلا نام رحمت علی اور فاطمہ تھا۔ اب نیا نام دھرم ویر اور شانتی دیوی رکھا گیا۔

دان - اس ہفتہ میں آریہ سماج کو مبلغ چار سو روپیہ کے قریب دان پراپت ہوا ہے۔

لیکچر:- اس ہفتہ میں پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا ایک منوہر لیکچر "آریہ سماج کے سوسنتیہ" کے وشئے پر آریہ سماج مندر میں ہوا۔

(رام لال شرما۔ شہر سیالکوٹ)

نگر کیرتن کی اجازت مل گئی ہے

آریہ سماج بکھری آباد ضلع غازی پور کا نگر کیرتن سنہ ۱۹۳۲ء میں مسلمانوں نے روک دیا تھا۔ اور سرکار نے لگاتار تین مرتبہ دفعہ ۱۴۴ کے ذریعہ سے اسے بند کر دیا تھا۔

منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ کے مختصر پردھان رائے صاحب بابو مدن موہن سیٹھ جی نے شریمان بابو گوری شنکر پرشاد جی ایڈووکیٹ کاشی کو کلکٹر بہادر غازی پور سے ملنے کے لئے پرارتھنا کی۔ اور انہوں نے کلکٹر صاحب بہادر و سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس غازی پور سے ۲۷ مئی ۱۹۳۵ء کو ملنے کی تکلیف اٹھائی۔ دونو افسران نے اس کے کرنے کی اجازت دے دی۔

۲ جون ۱۹۳۵ء کو نگر کیرتن ۸ بجے سے ۹ بجے رات تک کیا گیا۔ جو بلا روک ٹوک ختم ہوا۔ سب ڈویژنل افسر صاحب بھی موقعہ پر موجود تھے۔ پولیس کا کافی انتظام تھا۔

۳ جون ۱۹۳۵ء کو سالانہ جلسہ منایا گیا۔ جس میں مشہور مشہور اپدیشکوں اور بھجنیکوں کے اپدیش و بھجن ہوئے۔ جلسہ میں حاضری ۵۰۰ کے قریب تھی۔ نگر کیرتن میں ۱۰۰۰ کا مجمع تھا۔ ایسا نگر کیرتن اس سے پہلے کبھی یہاں نہیں نکلا تھا۔

میں آخیر میں جناب صاحب کلکٹر بہادر مسٹر ایں۔ ایچ کارڈن۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس مسٹر ایل سٹری۔ اوڈ اور حاکم پرگنہ صاحب مسٹر آر۔ ای نکسن ببیٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس نگر کیرتن کے معاملہ کو جو کئی سالوں سے رُکا ہوا تھا۔ کھول کر پیش بہا ہے کیا ہے۔ اس ضلع میں چار سال ہوئے محرم کے موقعہ پر فساد ہو گیا تھا۔ مگر امسال ان حاکموں کی مہربانی

Teachings of Isha Upnishad
by
L. SAIN DAS M.A.
Formerly Principal
D.A.V. College Lahore
Re 1/4 POSTAGE -/5/
TO BE HAD FROM
KAVIRAJ
HARNAMDAS B.A.
LAHORE

سوامی ستیانند جی مہاراج
:: کرت اتم الہید آئک پستکیں ::
شری مد بھگوت گیتا — ایسی اتم پستک کا شری سوامی جی مہاراج نے سرل بھاشا میں بھاشا انوواد کیا ہے جس سے سبھی پاٹھک بھلی پرکار لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ اس ڈھنگ کا بڑھیا گیتا آج تک نہیں دستیاب نہیں ہوئی۔ ٹائپ موٹا۔ سائز بڑا۔ سنہری پکی جلد اور بڑھیا کاغذ قیمت ایک روپیہ ستا ایڈیشن ۱۲ اردو ۱۲ حجم ۵۰۰ صفحہ
ستیہ اُپدیش مالا — سوامی جی کے بھاشن میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ویدوں، اُپنشدوں اور دیگر شاستروں کے گوڑھ سدھانتوں کو ایسی سرل اور اوجسوی بھاشا میں پرچلت درشٹانتوں سے بیان کرتے ہیں۔ کہ ہر کوئی سمجھ سکے۔ اس پستک میں بھگتی یوگ۔ کرم یوگ گیان یوگ۔ راج یوگ۔ ایشور درشن۔ تیاگ۔ ایشور بھگتی۔ اونکار اُپاسنا۔ وغیرہ ۱۰ لیکچر ہیں۔ بڑھیا کاغذ۔ سندر چھپائی۔ موٹا ٹائپ ۴۰۰ صفحات قیمت ہندی سوا روپیہ۔ اردو بارہ آنے
اونکار اُپاسنا — جو پوترتا اوم گان۔ اوم جپ۔ اوم چنتن اوم ارادھن اور اوم دھیان سے پربھو پریمی کو پراپت ہوتی ہے۔ وہ اتل ہے۔ بیان سے باہر ہے۔ صرف ابھیاسی جن اسے بیان کر سکتے ہیں۔ جس اوم نام کی اتنی مہما ہے۔ اسی کا اتیّنت سندر ویاکھیان شری سوامی جی نے اس پستک میں کی ہے۔ سنسار سکھ کی خواہش رکھنے والے ہر ایک شخص کو اسے پڑھنا چاہئے۔ قیمت ہندی چار آنے۔ اردو تین آنے
سندھیا یوگ — سندھیا کی کریائیں اور اُس کے ارتھوں کے مہتو پر آپ کو ایسے اچھے سرل بودھ اور سندر وچار کہیں نہیں ملیں گے۔ طرز بیان بہت دلکش ہے۔ گٹکہ سائز۔ کپڑے کی سنہری جلد۔ ۱۲۴ صفحے۔ قیمت صرف ۵ ار اردو ۴ ار
ہر قسم کی دھارمک کتابیں ملنے کا پتہ:-
راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم
کلا ستال روڈ لاہور

جاکھل میں ایک نو مسلم کی شدھی

۱۶ جون ۱۹۳۵ء کو شام کے وقت آریہ سماج مندر میں ایک نوجوان کی شدھی کی گئی۔ یہ نوجوان ایک معزز کھتری گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ مگر صحبت بد میں پڑ کر پانچ سال سے مسلمان ہو گیا تھا۔ آخر اپنے گھر کا ہوش آ گیا۔ اور آریہ سماج جاکھل میں شدھی کے لئے درخواست دی۔ سماج مذکور نے اس کی شدھی کر کے ہندو دھرم میں پھر داخل کرا دیا۔ اس کا نام عبد اللہ سے بدل کر مہاشہ اندر سین رکھا گیا۔

اس سنسکار میں ریلوے کے ٹھیکیدار، شاف ہریانہ بندھو کے علاوہ پنڈت رام کشن شرما۔ لالہ کلونت رائے ساہوکار پٹھانوں۔ مہاشہ سورج بھان منیم۔ بابو رام چند بی اے۔ مہاشہ بلراج و لالہ آتما رام وغیرہ وغیرہ پچاسوں اصحاب شامل تھے۔ دیگر چوہدریان منڈی لالہ رام دیال اور پنڈت جی رام سماج مندر سے ذرا فاصلہ پر کھڑے تھے دور سے ہی لطف اندوز ہو رہے تھے۔ پنڈت رام کشن صاحب شرما کی پر مغز تقریر کے بعد سوسائٹی پر سوہاگ کا کام کیا۔

(نامہ نگار)

نروانہ میں پیٹر وواہ

آریہ سماج مندر نروانہ میں مورخہ ۱۸ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ بروز شکر شام کے سات بجے سماج ... دیوی دختر چمبیل مہاجن ساکنہ مگروہ ... کا پیٹر وواہ اس کے دیور ... مل پسر شنکر مہاجن ساکنہ بہرہ حال آباد منڈی نروانہ کے ساتھ کرایا گیا۔ جس میں نروانہ پبلک نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ اور اس شبھ کام میں بڑی حوصلہ افزائی کی۔ سنسکار پنڈت رام چند جی ودیا شد منتری آریہ سماج نے نہایت عمدگی سے کرایا۔ جس کا پبلک پر بہت اچھا اثر پڑا۔

(پنڈت رام چند ودیا شد منتری آریہ سماج)

آریہ سماج میوانی (افریقہ) کے حالات

۱۔ اساڑھ ۱۹۳۵ء میں بابو نفر چند جی کی کوششوں سے یہاں آریہ سماج قائم ہو گیا ہے۔ اور عہدیداران حسب ذیل منتخب ہوئے ہیں:

پردھان بابو رام لبھن جی مہرہ سٹیشن ماسٹر میوانی۔ منتری مسٹر رام ناتھ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر میوانی۔ خزانچی مہاشہ منشو رام نندا ... (K. E. S.) لائبریرین ماسٹر گوبند جی سود ٹیچر ایف۔ سی۔ بائز سکول۔

ہفتہ وار کارروائی خوب اتساہ اور پریم سے ہوتی ہے۔ ہون یگیہ، بھجن اور سندھیا آدی سب نیم پورک ہوتے ہیں۔ ایف سی بائز سکول کے ودیارتھی بھی ست سنگ میں شامل ہوتے ہیں۔

۲۔ ۱۶ جون کے سپتاہک ست سنگ کے ختم ہونے کے بعد مندرجہ ذیل دو ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوئے:

(۱) آریہ سماج میوانی (ایسٹ افریقہ) شری لالہ دیوراج جی کی اکسمات مرتیو پر شوک پرکٹ کرتا ہے۔ ان کی مرتیو سے شری شانتی سنگھ کو نشٹ نقصان پہنچا ہے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ سورگ باشی لالہ جی کی آتما کو شانتی پراپت ہو اور ان کے سمبندھیوں کو شانتی۔

(۲) یہ سماج بھارت گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے کہ آریہ میرج بل کو جسے شری بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے۔ نے اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ آئندہ اجلاس میں پاس کر کے آریہ جاتی کی ودھوانی کی بادھا کو دور کرے۔ نیز بھارت ورش کی تمام آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے کہ ان معاملہ میں (Active part) لے کر اس بل کو پاس کرانے کی کوشش کریں۔

(شبو سرنداس آریہ سبھاسد آریہ سماج میوانی (افریقہ))

گورو کل کورو کشیتر کے سماچار

۱۔ موسم اچھا ہے۔ یکم جولائی ۱۹۳۵ء کو بارش ہو جانے کی وجہ سے گرمی کچھ کم ہو گئی ہے۔ چونکہ آلیہ برہمچاریوں سے خالی ہے۔ گورو کل کے پرانے چکتسک کے چلے جانے سے جو جگہ خالی ہو گئی تھی۔ اس کو گورو کل کے سناتک ڈاکٹر بھیم سین جی نے پورا کر دیا ہے۔ انہوں نے بڑی لگن سے کام شروع کر دیا ہے۔

۲۔ گورو کل کے پرانے منتری شری ٹھاکر داس جی بانپرستھی جو گذشتہ ۲½ سال سے گورو کل کی بلا تنخواہ سیوا کر رہے تھے۔ اب پرچار کی خواہش سے سیوا چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ ۱۹ جون ۱۹۳۵ء کو سب کل واسیوں کی طرف سے آپ کو ایڈریس (ابھی نندن پتر) دیا گیا۔ اور سب نے آپ سے پھر درخواست کی کہ آپ یہاں ہی رہیں۔ آپ نے کہا کہ میں ایک اونچے مقصد کو لے کر ہی جا رہا ہوں۔ اس سنستھا کے ساتھ میرا تعلق ہمیشہ بنا رہے گا۔ آج کل پنڈت سوم دت جی ہیڈ ماسٹر ہی انتظام کا کام بھی کر رہے ہیں۔

۳۔ ششماہی امتحان ۴ اگست ۱۹۳۵ء سے شروع ہو کر ۹ اگست ۱۹۳۵ء تک ہوں گے۔ ۱۰ اگست ۱۹۳۵ء سے گرمی کی ڈیڑھ ماہ کی رخصتیں شروع ہوں گی۔ چھٹی شرینیوں کے ادھیاپک پنڈت سوم دت جی ہیڈ ماسٹر کے ساتھ کشمیر کی یاترا کے لئے جائیں گے۔ اور چھوٹی شرینیوں کے برہمچاری ناہن۔ ڈلہوزی۔ سپاٹو وغیرہ پہاڑی جگہوں پر رہا کریں گے۔

۴۔ ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کو گورو کل کا جنم دن بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا جائے گا۔ آس پاس کے شہروں سے کافی تعداد میں گورو کل پریمیوں کو اس موقع پر پدھار کر کرتارتھ کرنا چاہئے۔

(منتری گورو کل کورو کشیتر)

آریہ سماج سرگودھا کے شوک پرستاؤ

سرگودھا۔ یکم جولائی۔ آریہ سماج سرگودھا بلاک نمبر ۲ کے روزانہ ست سنگ میں رائے بہادر لالہ کیدار ناتھ آد گیرا ... پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار اور پنڈت اندر جی ودیا النکار اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کوئٹہ کے زلزلہ میں اکال مرتیو اور پنڈت سوم دت جی ودیا النکار ہونہار آریہ سماج بلاک نمبر ۲ کے سمبندھیوں اور ... جیونداس جی منیجر ... پاٹھ شالہ سرگودھا کے نزدیکی رشتہ داروں کی کوئٹہ میں موت پر اظہار افسوس کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج پٹیالہ کا ہفتہ وار اجلاس

۳۰ جون ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج پٹیالہ کا ہفتہ وار اجلاس شام کے چھ بجے سے ۹ بجے تک بڑی شان سے ہوا۔ ہون یگیہ، سندھیا اور پرارتھنا کے بعد کرپا رام پنڈت ہری رام جی کا "شودھا" کے وشے پر ویاکھیان ہوا۔ پنڈت جی نے شودھا کی خوبیوں اور فوائد پر کہ نہ صرف شاستروں کے حوالجات سے واضح کیا۔ بلکہ تاریخی مثالیں دے کر بھی سامعین کی روح ... پر اثر ...

ور کی ضرورت

میرے ایک کھتری لڑکی عمر ۱۵ سال ہندی پڑھی ہوئی اور گھر کے کام کاج میں ہوشیار کنیا کے لئے ایک سداچاری بلا لحاظ ذات پات اور باروزگار آریہ ور کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۲۰ اور ۲۵ برس کے درمیان ہو۔ جہیز کے خواہش مند اصحاب خط و کتابت کرنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔ اضلاع ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خاں اور ریاست بہاولپور کے باشندوں کو ترجیح دی جائے گی۔

المشتہر: ... دھار کا ناتھ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر بازار جھا بھراں۔ بہاولپور

آوشیکتا

اس سنستھا کے لئے ایک یوگیہ اور تجربہ کار ... پنجاب والا کے آریہ پنڈت کی ضرورت ہے جو کہ پنجاب یونیورسٹی کی شاستری اور ہندی ... ہو۔ ... سنسکرت ادھیاپک ... باشندہ ... تنخواہ ... ۱۱۳ ... (سوا ...)

مکھیا ادھشٹاتا آریہ مہا ودیالیہ

کرتل ... میرٹھ

کوئٹہ کے پیڑت بھائیوں کے لئے

آریہ سماجوں کی حوصلہ افزا سہایتا

(از شری پنڈت ٹھاکر دت جی پردھان کوئٹہ ریلیف کمیٹی)

ایڈیٹر صاحب "پرکاش" الہ نے ۲۳ر جون ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں "بلوچستان کا آریہ سماج خطرہ میں" کے عنوان کے نیچے آریہ سماجوں کو چیتاونی دی ہے۔ کہ کوئٹہ ریلیف کے ورکروں کو بہت کچھ کرنا ہے۔ اس مضمون کے اندر بعض ایسی باتیں ہیں۔ جو آریہ سماج کے کام کرنے والوں کا حوصلہ توڑتی ہیں۔ اس واسطے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ میں آریہ جنتا کا دھنیہ واد کروں۔ میں وشواس سے کہتا ہوں۔ کہ آریہ جنتا نے ہماری اپیل کا جواب بہت ہی حوصلہ افزا دیا ہے۔ اور مجھے تو پورا وشواس ہے۔ کہ جتنی بھی روپیہ کی ضرورت پڑے گی۔ آریہ بھائی ڈھیر لگا سکتے ہیں۔ پہلے میں نے خود کوئی اپیل نکالنی مناسب نہیں سمجھی۔ کیونکہ بہار ریلیف کا کچھ روپیہ باقی تھا۔ اور وہاں اب تعمیر ہی کا کام باقی ہے۔ ان بھائیوں کی عین منشا کے مطابق یہ بات تھی۔ کہ اس روپیہ کو ایسی ہی مصیبت کے وقت خرچ کیا جاتا۔ میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ جب تک پتہ نہ لگے۔ کہ ہم کیا مدد کر سکتے ہیں۔ میں بے فائدہ دھن جمع کرنا شروع کر دوں۔ اس واسطے دو ہزار روپیہ بہار ریلیف سے کوئٹہ ریلیف میں ٹرانسفر کر کے ایک ہزار روپیہ پنڈت گیان چند جی کے آدھین کر کے انہیں کوئٹہ روانہ کر دیا۔ مگر ہمدردی کا توان دنوں چاروں طرف دریا امڈا ہوا تھا۔ پنڈت گیان چند جی نے ۱۵۰۰/- روپیہ شکارپور سے جمع کر کے اس کے کپڑے خرید کر کوئٹہ کے مصیبت زدگان میں تقسیم کئے۔ یہ کام دفاعی کسی نے ابھی وہاں نہ کیا تھا۔ اناج کی گاڑی بھی بھیجی گئی تھی۔ کہ وہاں سے سب کو جانے کا آرڈر مل گیا۔ ادھر لاہور سٹیشن پر ان آدمیوں سے سیوا شروع کر دی گئی۔ پھر مریضوں کے واسطے انسپکٹر جنرل کی رائے سے گورودت بھون میں جگہ بنا دی گئی۔ مگر مریض زیادہ نہیں آئے۔ اس واسطے گورودت بھون میں بھیجنے کی باری نہیں آئی۔

مریضوں کی سیوا کا کام ہمارے سپرد ہوگا۔ یہ جانتے ہی میں نے اپیل نکالی۔ اس میں اس فوری ضرورت کا ذکر تھا۔ تو بھی آریہ جنتا کا جواب کتنا حوصلہ افزا ہے۔ کہ اس وقت تک شکارپور کے ۱۵۰۰/- روپیہ کے علاوہ سبھا کے کوش میں ساڑھے چھ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ اور دو ہزار بہار ریلیف فنڈ کا ڈال کر ساڑھے آٹھ ہزار روپیہ نقد ہے۔ اور ساڑھے گیارہ سو کے وعدے ہیں۔ اور ابھی اور روپیہ برابر آ رہا ہے۔ بڑی سماجوں سے تو ابھی آنا ہے۔ اب ہم اس روپیہ کو بہترین طور پر استعمال کرنے کا طریقہ سوچ رہے ہیں۔ جہاں جہاں کے لوگوں پر مصیبت زیادہ آئی ہے۔ ان ان آریہ سماجوں سے قابل امداد زنانیوں بچوں۔ اناتھوں اور ودھواؤں کی فہرستیں منوائی جا رہی ہیں۔ ہمارے کام کی رپورٹ پڑھ کر آل انڈیا ہندو سبھا کلکتہ نے بھی ایک ہزار روپیہ کوئٹہ کے مصیبت زدگان کے واسطے بھیجا ہے۔

ان حالات میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ نراشا کی کوئی وجہ نہیں۔ کام کرنے والوں نے اور آریہ جنتا نے اپنے اپنے فرض کو بہت کچھ پورا کیا ہے۔ اور امید ہے۔ آگے بھی کریں گے۔

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں ... چیزیں پوتر ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ کر خریدیں

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی بڑا کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

دماغ کی طراوت

Regd.

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن سائنٹفک کے نمونہ کا بکس

ہم نے روزمرہ استعمال کی عمدہ چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے تاکہ ہمارے ہاں کی مفید اشیاء تھوڑے ہی صرفہ میں آزمائی جا سکیں۔ اس میں حسب ذیل چندہ آٹھ قسم کے سامان بطور نمونہ رکھے گئے ہیں:۔

۱۔ دنت منجن (دانت کا منجن)
۲۔ کیش دھونا (سر دھونے کا پوڈر)
۳۔ کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)
۴۔ ہیلک صابون (خوشبودار دوا آمیز)
۵۔ بہارن اسنو (خوبصورتی کے واسطے)
۶۔ بہارن پوڈر (غازہ)
۷۔ اوٹو بہارن (عطر دل آبی)
۸۔ ڈاکٹر مسک لونڈر (مشک آمیز ایسنس)

قیمت فی بکس ۱۲؍ محصول ڈاک ۱۰؍

کیش راج (REGD)

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں دانٹ آئیل مطلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دوسرے تیلوں کی نسبت یہ زیادہ فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں۔ بلکہ دوا آمیز بھی ہے۔ دماغ کو تر و تازہ رکھنے اور بالوں کو مضبوط کرنے میں بے مثل ہے۔ اس سے خشکی اور روسی دفع ہوتی ہے۔ انہی صفتوں کے باعث متعدد نمائشوں سے تمغے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں۔ استعمال کر کے فائدہ اٹھائیے۔

قیمت فی شیشی پندرہ آنے ۱۵؍
ڈاک محصول دس آنے ۱۰؍
نمونہ کی شیشی صرف تین آنے ۳؍

جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے۔

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر برمن کا نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲؍ (محصول ڈاک علاوہ) جمالستان للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

بالکل نئی تصنیف

رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی

یہ رسالہ تیار کیا گیا ہے

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کر کے نوجوان بنانے کے لئے اٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیں۔

وید شفا منشی منی شنکر گووند جی مالک آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

... Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوروکل آیورویدک فارمیسی

چیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے بچوں کو موٹا تازہ کرتا ہے
کھانسی - دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے - قیمت للعہ سیر

برہمی بوٹی
ایک روپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے

برہمی تیل
ہر قسم کے سکھو سنا ہری
ہیر پایا گل پن وغیرہ کیلئے
نہایت مفید ہے

فہرست ادویات مفت

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

بھیم سینی سرمہ

ہزاروں مریض اسکی بدولت آنکھیں پا چکے ہیں - اس کے استعمال سے آنکھیں بڑھاپے تک تندرست رہتی ہیں - کھجلی - گکرے - سرخی - جالا وغیرہ چند ہی دنوں میں دور ہو جاتے ہیں - قیمت صرف تین روپیہ تولہ

شرمیان جی نمستے
آپ کا سرمہ آنکھوں کے واسطے از حد مفید ہے - سوائے اس کے آرام آنا مشکل ہے - براہ مہربانی ایک شیشی جلد بھیج دیں۔
(دستخط) میسرز سبکانگ سٹورس - سبکانگ (اپر برہما)

جناب منیجر صاحب نمستے -
آپ کا سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا - اس سے بڑھکر شاید ہی کوئی سرمہ ہوگا - میری عینک لگانے کی عادت چھوٹ گئی - نہایت مشکور ہوں +
(دستخط) نتھو رام دیوان چند بینکرس - کرتار پور (جالندھر)

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لدھیانہ - شری پنڈت وشنو دت جی النکار اوشدھالیہ کوچہ لاٹو مل - ہردوار - شدھ کھادی بھنڈار - موتی بازار
بھول نگر - مہاشہ جیٹھا نند جی آریہ اوشدھالیہ - پشاور شہر - مہاشہ بر جلال جی گکڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں
شملہ - شری پرتھوی چند جی ٹھاکر برادرس لوئر بازار - سلطانپور لودھی - شری سنت رام جی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲۔ ایشور سچدانند سروروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا ادیت رہنا چاہیے ۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے ارتھات شارِیرک، آتمک اور سماجک اُنّتی کرنا ۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئیے ۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئیے ۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئیے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہئیے ۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئیے ۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

قیمت: سالانہ ...... ممالک غیر سے ...... ششماہی ...... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۳۰ اساڑھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء دیانند آبد ۱۱۱ | SUNDAY 14th JULY 1935 | نمبر ۲۸

رگوید — یجروید — سام وید — اتھروید

توحیدِ خدا

معمور ہو رہا ہے عالم میں نور تیرا — جلوہ نما تو ہی ہے کون و مکاں کے اندر
توحید گو قمریاں بلبل تیری ثنا خواں — خوشبو تری بسی ہے ہر گلستاں کے اندر
ہر شے میں تو نہاں ہے ہر جا پہ تو عیاں ہے — قدرت رچی ہے تیری ہر دو جہاں کے اندر
مجھ ناتواں سے کیونکر صفت و ثنا ادا ہو — چھوٹی سی اک زباں ہے میرے دہاں کے اندر
جس جا پہ دیکھتے ہیں حاضر ہی دیکھتے ہیں — چھپ کر تو ہی ہے بیٹھا راز نہاں کے اندر

فردوس تیرا بندہ بندوں میں تیرا جلوہ
خوش رنگ تیرا ہے کہکشاں کے اندر

مہتہ جیمنی جی کا مشرقی افریقہ میں ویدک دھرم پرچار

مخالفین کو منہ توڑ جواب

(از مہاشہ سیتارام جی منگل سبھاسد آریہ سماج نیروبی)

رسالہ "گرانتی" لاہور جنوری ۱۹۳۴ء میں مہتہ جیمنی جی کے جنوبی افریقہ کے پرچار کے سمبندھ میں پنڈت رام سندر جی کا ایک مضمون چھپا ہے۔ اس لیکھ کی شیلی ایمان جنک اور غیر مہذبانہ ہے۔ جس میں مہتہ جی کے برخلاف بے بنیاد الزام لگا کر اُنہیں بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مضمون میں ہنسی اور مذاق سے کام لیا گیا ہے۔ جو کہ آریہ سماج جیسی اُدھیہ سوسائیٹی کے کسی پردھان کو شوبھا نہیں دیتا ہے شاید لیکھک مہاشہ یہ خیال کرتے ہوں گے کہ اُنہوں نے مہتہ جی کو بدنام کر کے آریہ سماج کی بڑی بھاری سیوا کی ہے۔ مہتہ جی کو بدنام کرنے کے لئے وہ آپ ہی بدنام ہو رہے ہیں۔ ذرا وہ دل میں سوچیں کہ کیا اس طرح بدنام کرنے سے آریہ سماج کے اُپدیشکوں۔ پان پرستھیوں اور سنیاسیوں کا حوصلہ پرچار کرنے کے لئے بڑھے گا؟ ایک تو وہ گھر سے نکل کر آریہ سماج کا پرچار کریں۔ دوسرے اُس لئے آریہ سماج کے پردھان منتری ہی اُنہیں بدنام کرتے پھریں میرے خیال میں ایسا کرنا آریہ سماج کو بدنام کرنا ہے اور آئندہ کے لئے آریہ نوجوانوں کے حوصلوں کو پست کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ لوگ آریہ سماج کی اُپدیشک لائن کو پسند نہیں کرتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ آریہ سماج میں اُپدیشکوں کی وہ عزت نہیں۔ جو دوسری سوسائیٹیاں اپنے پرچارکوں کی کرتی ہیں۔ مہتہ جیمنی جی آریہ سماج کے ایک پرانے سیوک ہیں۔ جو کہ دیش دیشانتروں اور دویپ دویپانتروں میں آریہ سماج کا پرچار ۱۵ برس سے لگاتار کر رہے ہیں۔ مہتہ جی اُن اُن ملکوں میں پرچار کر کے آئے ہیں۔ جہاں کہ بھارت ورش کی کسی بھی پرانتک آریہ پرتی ندھی سبھا یا آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا دہلی کا کوئی اُپدیشک ابھی تک نہیں پہنچا تھا۔ اور شاید وہ دس برس تک بھی ان جگہوں پر بھیج نہیں سکیں گی۔ مہتہ جی کو آریہ سماج کی سیوا کرتے ہوئے ۴۷ برس ہو گئے ہیں۔ بال سفید ہو گئے ہیں۔ نظر کام نہیں کرتی ہے۔ صحت بگڑ گئی ہے۔ راتیں جاگتے ہیں۔ تکلیفیں برداشت کرتے ہیں۔ اس بردھ اوستھا میں بھی وہ تھرڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں۔ میرے ہم وطن ہندوستانی شاید اس ملک سے واقف نہیں ہوں گے۔ میں ان کی واقفیت کے لئے لکھتا ہوں کہ مشرقی افریقہ کی ریل گاڑیوں کا تھرڈ کلاس ہندوستان کی ریل گاڑیوں کی طرح نہیں ہے۔ اس ملک کی ریل گاڑیوں کے ڈبوں میں رات کے وقت سونے کا کوئی انتظام نہیں ہوتا ہے ساری رات مسافر کو جاگنا پڑتا ہے بالکل چھوٹی چھوٹی پٹڑیاں بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ جن پر مشکل سے دو مسافر بیٹھ سکتے ہیں۔ کھڑکیوں پر جیل خانوں کی طرح لوہے کی سلاخیں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ ہر ایک سٹیشن پر ٹی۔ آئی یا گارڈ آ کر تھرڈ کلاس کے ڈبوں کو کھولتا ہے۔ مسافر نیچے اُتر جاتا ہے۔ اور پھر اُسے جیل خانہ کی طرح بند کیا جاتا ہے۔ دراصل یہ ریل گاڑی کے ڈبے مشرقی افریقہ کے اصلی باشندوں کے لئے (جو کہ جنگلی ہوتے ہیں) بنائے گئے تھے کیونکہ شروع شروع میں وہ چلتی گاڑی میں سے چھلانگ مار کر باہر نکل جاتے تھے۔ مگر چونکہ اس وقت دنیا میں بیکاری اور خستہ حالی ہے۔ اس لئے اکثر ہندوستانیوں کو بھی مجبوراً تھرڈ کلاس میں سفر کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے مہتہ جی کو دیکھا ہے۔ جبکہ میں اور وہ آریہ سماج نکورو کے سالانہ جلسہ پر سے واپس نیروبی لوٹ رہے تھے۔ اور ہم دونو تھرڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے۔ بے چارے بردھ اور کمزور مہتہ جی رات بھر نہیں سوئے تھے اور تمام رات ہائے ہائے کرتے رہے تھے۔ مجھے تو مہتہ جی کی حالت پر رحم آتا تھا۔ کہ اس بوڑھے کا کیا بنیگا؟ چنانچہ میں اور میرے دوستوں نے مہتہ جی سے عرض کیا۔ کہ آپ چونکہ بوڑھے اور کمزور ہیں۔ اور ہمارے اُپدیشک ہیں۔ اس لئے ہم آپ کو دوسرے درجہ کا ٹکٹ لے دیتے ہیں۔ مگر آپ نے مسکرا کر فرمایا۔ کہ "اگر میں نے سیکنڈ کلاس میں ہی سفر کرنا ہو تو میں اپنی کا حیاب و کالت کی پریکٹس کو کیوں ترک کرتا؟ آریہ سماج کا روپیہ کیوں ضائع کیا جائے؟ میں بڑے آرام میں ہوں" +

جتنے مہینے مہتہ جی مشرقی افریقہ میں رہے کبھی بھی آریہ بھائی کو اُنہوں نے تکلیف نہیں دی۔ اور اُن کا کوئی بوجھ کسی کے اوپر نہیں پڑا۔ آپ بڑے سادہ مزاج۔ متانت طبع اور سادگی کی مورتی ہیں۔ آپ کے ویاکھیانوں کو سینکڑوں نر ناری سننے آتے تھے۔ جس سے آریہ سماج کا نام اُجول ہوتا تھا۔ میں جنوبی افریقہ کے پرچار کو چھوڑ کر چند ایک اقتباسات ناظرین کی واقفیت کے لئے درج کرتا ہوں۔ کہ اُن کا پرچار مشرقی افریقہ میں کس طرح کامیاب رہا ہے۔ اور لوگ اُن کو کس طرح یاد کرتے ہیں۔ ہماری اب بھی دلی خواہش ہے کہ وہ ایک دفعہ پھر اس ملک میں درشن دینے کی کرپا کریں +

"The Zanzibar Voice"

(زنجبار وائس) جو کہ زنجبار کا ایک پرسدھ انگریزی اخبار ہے۔ اپنے ۱۸ر جون ۱۹۳۳ء کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔ (ہندی ترجمہ)

"مہتہ جیمنی جی یہاں سوموار پہنچے۔ آریہ سماج مندر میں اُنہوں نے بدھوار سے ویاکھیان دینا آرمبھ کیا ہے۔ بوکہ مہتا اُتنا ہی پنڈت جی نے ایک ہی ویاکھیان میں اپنا وشال گیان پرگٹ کیا۔ اور شروتاگنوں کے ہردیوں کو آکرشت کر لیا۔ پنڈت جیمنی جی کی سمرن شکتی اتینت اُدبھت ہے۔ وسا دو ورش کی آیو میں ایسی سمرن شکتی کا ہونا بڑی ہی پرشنسا کی بات ہے وہ دیپہ دھاری (مجسم) پستکالیہ ہیں۔ آپ نے دھنا رجر کا بھرمن کرتے ہوئے کئی منتر فجی۔ ٹرینیڈاڈ۔ جاوا اور برٹش گائنا میں پیدا کئے ہیں۔ اور کئی لوگوں کو شدھ کر کے آریہ دھرم میں پروشٹ کیا ہے" +

انگریزی اخبار "ٹانگانیکا" یکم جولائی ۱۹۳۳ء میں لکھتا ہے:۔ (ہندی ترجمہ)

"پنڈت مہتہ جیمنی ایک جیتا جاگتا دیہہ دھاری (مجسم) پستکالیہ ہیں۔ ان کا پرکاریہ منشیہ ماتر کی سیوا کرنا اور گیان پراپت کرانا ہے۔ جتنا ان کے ویاکھیانوں میں اتنی امیسفنت ہوتی تھی کہ ویاکھیانوں کا پربندھ ویاپام کے آنگن میں کرنا پڑتا تھا۔ میری سمجھ میں ایسٹ افریقہ میں پنڈت جی کی پرتیبھا کا کوئی اُپدیشک ابھی تک نہیں آیا" +

آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹ افریقہ کے جنرل سکرٹری کا ایک پتر مہتہ جی کی سیوا میں:۔

"شریمان مہتہ جی۔ نمستے۔ مجھے انترنگ سبھا نے آگیا دی ہے کہ آپ کی اتی اُن تھک اُپدیشک سیواؤں کے لئے آپ کا دھنیہ واد کروں۔ جو آپ نے اتینت پرشنسا سے پرچار دوارہ اس سبھا کی کی ہیں۔ آپ ہمارے دھنیہ واد کو سویکار کریں یہی پرارتھنا ہے۔ اس سال نکورو آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳-۴ جون ۱۹۳۳ء کو نیت ہوا ہے۔ اور اس آوسر پر آریہ پتری پاٹھ شالہ کا اُدگھاٹن سنسکار بھی ہے۔ ایسے پوتر یگیہ کے لئے آپ کی اپستھتی کی اتینت آوشیکتا ہے۔ اس لئے آپ اپنے زنجبار اور ٹانگانیکا کے پروگرام کو مختصر کر کے نیچے ملتوی کر دیویں۔ اور آنسو کی رواداری کو سوشوبھت کریں۔ امید ہے کہ آپ ہماری بنتی کو سویکار کریں گے" +

آپ کا شُبھ چنتک
پربھو دیال آریہ منتری

آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹ افریقہ کا دوسرا پتر جو کہ آریہ سماج ایلڈوریٹ کے پردھان کے نام لکھا گیا تھا:۔

"نیروبی۔ ۱۷ر اپریل ۱۹۳۳ء
مائی ڈیر سمپورن راج جی
نمستے۔ مہتہ جی کے وشے میں جو اُتم وچار آپ نے پرگٹ کئے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ بالکل سہمت ہوں۔ مہتہ جی مہتہ میں سرل سُوبھاؤ اور تیاگ کا آدرش ہیں۔ اور اُتم وکتا اس پرکار یہ کہنے کی ایک جیوت جاگرت شکتی ہیں۔ یدی آپ ان سے کر کمر دا سے آریہ سماج مندر کی سوگا بنا کرا دیں۔ تو یہ اس کاریہ کے لئے اتینت یوگیہ پرش ہیں۔ میں ان سے پتر دوارہ پرارتھنا کر رہا ہوں۔ کہ وہ تو سے سمہ دس دن آپ کے نگر میں پرچار کریں۔ اور اس پوتر کاریہ کو سماپت کریں۔ ساتھ ہی میں یہ بھی یتن کر رہا ہوں کہ دسمبر ۱۹۳۳ء تک افریقہ میں ٹھہرا دیں۔ جس سے وہ تمام آریہ سماجوں میں بھرمن کر کے نویں جیون اور اُتساہ ڈال سکیں" +

آپ کا شُبھ چنتک
پربھو دیال منتری

انگریزی لیکچر جو مہتہ جی نے ممباسہ میں ۱۲ مارچ ۱۹۳۳ء کو دیا۔ اور جو ہزاروں کی تعداد میں

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

جرمنی کی آیندہ جنگ کے لئے زبردست تیاریاں

برلن ۔ ۹ر جولائی ۔ ۱۹۳۵ء کے لئے جرمنی کے بحری پروگرام اور برطانیہ اور جرمنی میں معاہدہ کے مطابق سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ مندرجہ ذیل جنگی جہازوں کی تعمیر شروع کردی گئی ہے یا کردی جائے گی ۔

۱۱ انچ بندوقوں کے ساتھ ۲۶۰۰۰ ٹن جنگی جہاز دشمنوں کی تلاش اور تجارتی مال کی حفاظت کرنے والے جنگی جہاز ۱۰۰۰۰ ٹن ۱۵ انچ بندوقوں کے ساتھ ۔ تباہ کن جہاز ۱۶۲۵ ٹن ۔ ۲۸ سمندری جہاز جن میں سے ۲۵۰ ٹن ۔ چھ ۵۰۰ ٹن اور ۷ ۔ ۲۵۰ ٹن کے ہوں گے ۔ واضح رہے کہ جرمنی کا یہ تمام پروگرام اپنی فوجی طاقت کو دیگر ممالک کی فوجی طاقت کے برابر بنانے کے لئے ہے ۔

تیج سے ضمانت دہلی ۔ دہلی ۔ ۹ر جولائی ۔ ۱۰۰۰ روپیہ کی پہلی ضمانت کی ضبطی کے نتیجہ کے طور پر کل گورنمنٹ نے روزانہ تیج سے ۳۰۰۰ کی ضمانت طلب کی تھی ۔ وہ اس نے داخل کردی ہے ۔

وائسرائے کا پراسرار دورہ ۔ شملہ ۸ر جولائی ۔ افواہ ہے کہ وائسرائے ماہ اگست میں کلکتہ جائیں گے ۔ وائسرائے کے اس دورہ کا مقصد پردۂ راز میں ہے ۔ یہاں لوگوں میں اس بات پر بہت اظہار حیرت کیا جا رہا ہے ۔ کہ وائسرائے گرمیوں کی بجائے موسم برسات میں کلکتہ کیوں جا رہے ہیں ۔ بالخصوص اپنے عہدہ کے آخری سال میں ۔

ریاستی وزراء کی واپسی ۔ بمبئی ۸ر جولائی ۔ جسمیا جہاز پر آج سر نیچ بہادر سپرو یورپ سے واپس آ گئے ۔ اس پر نواب سر لیاقت حیات خان اور سر منو بھائی مہتہ بھی انگلستان سے واپس آئے ۔ اول الذکر ریاست پٹیالہ کے منسٹر ہیں ۔ اور آخر الذکر ریاست بیکانیر کے ۔ دو نو اصحاب ۵-۶ ماہ کے بعد آئے ہیں ۔

زندہ بچہ دفنا یا گیا ۔ مراد آباد ۹ر جولائی ۔ ایک مسلم عورت کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا ۔ جو کسی وجہ سے زندہ ہی دفنا یا گیا ۔ پولیس کو پتہ چلا ۔ اس نے قبرستان سے اس کو نکلوایا ۔ مگر بچہ ۸ روز کے اندر مر گیا ۔ پولیس نے اس سلسلہ میں چند اشخاص کو بچہ کی ماں پر مقدمہ چلایا ہے کہا جاتا ہے ۔ کہ جس عورت کے بچہ پیدا ہوا تھا اس کا خاوند عرصہ سے باہر ملازم ہے ۔

اٹلی اور ابے سینیا کا باہمی گفت و شنید کا سلسلہ منقطع

روما ۔ ۹ر جولائی ۔ یہ اغلب ہے ۔ کہ مصالحتی کمیشن کی ناکامی کی صورت میں اٹلی ۲۵ر جولائی سے پیشتر اپنے اور ابے سینیا کے درمیان جھگڑا کے تصفیہ کے لئے ثالث کے تقرر کے متعلق لیگ کے ضابطہ کو منظور کرے ۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے ۔ کہ گفت و شنید کا سلسلہ منقطع اس لئے ہوا ہے ۔ کہ ابے سینیا نے سرحد کا معاملہ بیچ میں گھسیٹ لیا ۔ حالانکہ لیگ ۔۔۔ کونسل میں بحث کے دوران میں اس معاملہ کو باہر رکھا گیا تھا ۔ اندریں حالات یہ خیال کیا جا رہا ہے ۔ کہ گفت و شنید کا سلسلہ اب منقطع ہو گیا ہے ۔ اور اٹلی اب براہ راست کارروائی سے جھگڑا کا فیصلہ کرے گا ۔ دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنی ہوئے ۔ کہ وہ ابے سینیا کے ساتھ جنگ کرے گا ۔

جینوا سے ایک پیغام مظہر ہے ۔ کہ گفت و شنید کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد گورنمنٹ ابے سینیا نے لیگ کونسل سے کہہ دیا ہے ۔ کہ وہ فی الفور اپنا اجلاس کرے ۔ اجلاس بلانا یا نہ بلانا لیگ کونسل کے پریذیڈنٹ ایم سٹروف کے ہاتھ میں ہے ۔ لیگ کے حلقوں میں کہا جا رہا ہے ۔ کہ صورت حالات اب بہت نازک ہو گئی ہے ۔ اور یہ باور کرنے کی کافی وجوہ ہیں ۔ کہ اگر ۲۵ر جولائی سے پہلے کوئی میٹنگ بلائی گئی ۔ تو اٹلی اس میں شمولیت سے انکار کرے گا ۔

بھارت بیمہ کمپنی کے کوئٹہ والے پالیسی ہولڈر صاحبان

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور نے اپنے ان پالیسی ہولڈروں کے لئے جن پر کوئٹہ کے بھونچال کا اثر پڑا ہے ۔ ذیل کی مراعات کی توسیع کر دی ہے :-

۱ ۔ ان پریمیم کی حالت میں ، جو کہ ماہ مئی اور ماہ جون ۱۹۳۵ء میں ، واجب الادا ہے ۔

۲ ۔ رعایت کی میعاد معینہ تاریخوں سے حسب معمول ۳۰ ایام کی بجائے ۷۵ دن کر دی گئی ہے ۔

۳ ۔ اموات کے متعلق جو کلیم ۳۱ر اکتوبر سے پہلے پیش کئے جائیں گے ۔ ان کے بارہ میں ایسی پالیسیوں کے متعلق خاص طور پر غور و خوض کیا جائے گا ۔ جو کہ کھوئی گئی ہیں ۔ اور ملبہ کے نیچے مدفون خیال کی جاتی ہیں ۔ اگرچہ وراثت اور ہر ایک ممکن طریق میں کمپنی کی امداد کا عام ثبوت درکار ہو گا ۔

۴ ۔ قرضہ یا Surrender Value کے لئے جو درخواستیں ۳۱ر اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے موصول ہوں گی ۔ ان پر قرضہ جات اور Surrender Value کی رقوم کے متعلق خاص غور و خوض کیا جائے گا ۔ جو کہ عام ... Surrender Value سے پچاس فی صدی کی نسبت سے زائد ہو گا ۔

ایکٹنگ جنرل منیجر

شاہ ایران کی لڑکیوں نے برقع اتار دیا

رضا شاہ پہلوی والئے ایران نے بھی مصطفیٰ کمال پاشا کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیا ہے ۔ شاہ ایران کی سترہ اور اٹھارہ سال کی دو لڑکیوں نے خاص احکام کے پیش نظر پردہ ترک کر دیا ہے ۔ اور یہ دونو لڑکیاں اب ڈریس پہن کر شہسواری کرتی ہیں ۔

لدھیانہ کے لالہ لبھو رام اگروال کی موت ۔ لدھیانہ ۔ ۹ر جولائی ۔ چھ اور سات جولائی کی درمیانی شب کو لالہ لبھو رام اگروال سورگباش ہو گئے ۔ لالہ جی آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ کے اپ منتری اور منتری رہے تھے ۔ سنا ہے ۔ کہ ۶ ہزار روپیہ آریہ سماج چوڑا بازار کو مندر کے لئے دے گئے ہیں ۔ اور ۵۰۰ روپیہ لڑکی اور دو بیٹے کو دے گئے ہیں ۔ نیز ایک ملازم کو بھی ۱۵۰/ روپے دے گئے ہیں ۔

بنارس کے پریس سے طلبی ضمانت ۔ بنارس ۔ ۹ر جولائی ۔ یو ۔ پی گورنمنٹ نے گیانمنڈل پریس سے جہاں اخبار "آج" شائع ہوتا ہے ۔ ایک ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی ہے ۔ کیونکہ یہاں سے ایک سوشلسٹ پمفلٹ شائع ہوا تھا ۔ امید کی جاتی ہے ۔ کہ پریس ضمانت داخل کر دے گا ۔

ملنے کی اجازت نہ ملی ۔ احمد آباد ۹ر جولائی ۔ سیٹھ جمنا لال بجاج کل رات لاہور سے یہاں پہنچے ۔ صبح کو آپ خان عبد الغفار خان سے ملنے کے لئے سابرمتی جیل میں گئے ۔ مگر حکام جیل نے ملاقات کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ۔ سیٹھ جی وارد ھا جانے کے لئے آج رات کو بمبئی جا رہے ہیں ۔

بجلی کا حادثہ ۔ فیروزپور ۹ر جولائی ۔ سپہر دو پہر کو کوچہ باداسوں گرداس میں ایک ہندو نوجوان سوہن لال بجلی کا جھٹکا لگنے سے بیہوش ہو گیا ۔ مگر بروقت طبی امداد پہنچ جانے کے باعث وہ بچ گیا ۔

جوتے چور کی گرفتاری ۔ لاہور ۹ر جولائی ۔ اکبری گیٹ پولیس نے ایک مسلمان کو مسجد شاہ محمد غوث سے جوتیوں کے نصف درجن جوڑے چرانے کے الزام میں گرفتار کیا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کانگرس کمیٹی سے تعاون کرنے سے انکار :-

آگرہ - ۸ / جولائی - بیان کیا جاتا ہے - کہ فیروز آباد کے فساد کی تحقیقات کرنے کے لئے کانگرس نے جو کمیٹی مقرر کی ہے - مسلمانوں نے اس کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے - کیونکہ فسادات کے مقدمات زیر سماعت ہیں - کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا - اور شہادتیں قلمبند کرنی شروع کر دی ہیں :

انکم ٹیکس کا نظم و نسق :-

ہزاری باغ - ۸ / جولائی - بابو رام نرائن سنگھ ایم - ایل - اے نے انکم ٹیکس کے نظم و نسق کے متعلق اسمبلی میں متعدد سوالات دریافت کرنے کے لئے نوٹس دئے ہیں :

افغانستان اور ایران کا دوستانہ سمجھوتہ :-

نتھیا گلی - ۸ / جولائی - کابل سے آمدہ اطلاع مظہر ہے - کہ گزشتہ سردیوں میں ایران اور افغانستان کی سرحد کے متعلق جو جھگڑا ہوا تھا - اس کا دوستانہ طور پر سمجھوتہ ہو گیا ہے - دونوں گورنمنٹوں نے ترکی سفیر معتیم طہران کا فیصلہ منظور کر لیا ہے - ترکی سفیر نے دونوں گورنمنٹوں کے نمائندوں کے ساتھ سرحد کا معائنہ کیا :

ہر ہٹلر پر قاتلانہ حملہ :-

دی - آئی - (بذریعہ ڈاک) "دسالزبرگر کرانکٹ" کا بیان ہے - کہ ہر ہٹلر بریٹ گارڈن کے نزدیک اور برسلز برگ میں ایک بنگلہ میں ٹھہرا ہوا تھا - کہ کسی شخص نے اس پر حملہ کر دیا - حملہ آور کو فوراً گرفتار کر لیا گیا - ہر ہٹلر بال بال بچ گیا - مگر بیان کیا جاتا ہے - کہ اس کا ایک ساتھی زخمی ہو گیا ہے - جرمنی میں اس خبر کی صداقت سے انکار کیا جا رہا ہے - اور یہ کہا جاتا ہے - کہ یہ افواہ ان اخباروں نے پھیلائی ہے - جو جرمنی کے دشمن ہیں :

کوئٹہ میں پھر زلزلے کے جھٹکے :-

کراچی - ۸ / جولائی - آج صبح ۸ بجے یہاں بلوچستان کے بہت سے جھٹکے محسوس کئے گئے - اذاں بعد گیارہ بجے تین اور معمولی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے - صبح کو جھٹکے بہت زور کے تھے - لیکن ان جھٹکوں میں ذاتی علاقے سے کسی جانی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی :

مہاتما گاندھی کی علالت :-

مہاتما گاندھی کے درد کی شکایت ابھی تک دور نہیں ہوئی - جس کی وجہ سے زیادہ تکلیف محسوس ہو رہی ہے - امید ہے - کہ جلد ...

چھ سالہ دولھا کی دو سالہ دلھن سے شادی!

مسولی پٹم - ۸ / جولائی (بذریعہ ڈاک) - آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کسٹنا نے سنارداایکٹ کے ایک دلچسپ مقدمہ کا فیصلہ سنایا - جس میں دولھا کی عمر چھ سال کی اور دلھن کی عمر دو سال کی بیان کی جاتی ہے - شادی مسولی پٹم کے نزدیک یکپٹ کے مقام پر ہوئی - مجسٹریٹ نے دلھن کے باپ کو ۱۰۰ روپے اور دلھن کی ماں کو ۵۰ روپے اور دولھا کے باپ کو ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی - پروہت کو بھی جس نے شادی کی رسوم ادا کی تھیں - پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی - ایک اور مقدمہ میں جس میں ایک بارہ سالہ رنڈوے لڑکے نے ایک پانچ سالہ لڑکی سے دوبارہ شادی کی - لڑکے کے باپ کو ۱۰۰ صد روپیہ لڑکے کی ماں کو پچاس روپیہ اور لڑکی کے باپ کو ڈیڑھ صد روپیہ اور پروہت کو ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی :

مالیر کوٹلہ کے ہندوؤں میں ہیجان :-

مالیر کوٹلہ - ۸ / جولائی - یہاں کے ہندوؤں میں ابھی تک ہیجان جاری ہے - مسلمانوں نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے - اس نے ہندوؤں کو خوفزدہ کر رکھا ہے - اور بہت سے ہندو ہجرت کر جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں :

جین آچاریہ کا ماتم :- انبالہ شہر

آج ۴½ بجے امرتسر جین برادری کی طرف سے تار موصول ہوا - کہ جین آچاریہ شری سوہن لال جی سورگباش ہو گئے ہیں - یہ خبر تمام شہر میں بجلی کی طرح پھیل گئی - تمام جین صاحبان نے اپنے اپنے کاروبار دوکانیں بند کر کے ماتمی جلوس میں شرکت اختیار کی - جلوس سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ بازاروں میں سے ہوتا ہوا سبھا کے دفتر میں جا کر ختم ہوا - اس کے بعد ایک پبلک جلسہ میں آچاریہ کی موت پر اظہار افسوس کا ریزولیوشن پاس کیا گیا :

سنٹرل اکالی دل کا دفتر لاہور کو :-

امرتسر - ۸ / جولائی - عارضی طور پر سنٹرل اکالی دل کا دفتر لاہور لے جایا گیا ہے :

مہارانی گائیکواڑ پیرس کو :-

بڑودہ (بذریعہ ڈاک) مہارانی صاحبہ گائیکواڑ مہاراجہ گائیکواڑ کے ساتھ لنڈن گئی ہوئی ہیں - معلوم ہوا ہے کہ وہ تفریحاً دن ہو گئے - اپنی لڑکی ڈوگر جو ساتی کو چ جار کو ملنے پیرس گئی تھیں - مہاراجہ اپنی دیہاتی رہائش گاہ ایلڈرسن کو چلے گئے ہیں :

سن سٹروک سے موت :-

امرتسر - ۸ / جولائی - گزشتہ کچھ دن سے شدت کی گرمی پڑ رہی ہے - کل ایک ...

بنوں میں فساد :-

نتھیا گلی - بنوں میں دو پارٹیوں کے درمیان جن میں مقدمہ بازی ہو رہی تھی - فساد ہو گیا - پولیس نے فسادیوں کو منتشر کر دیا - اور ۱۰ اشخاص گرفتار کر لئے گئے :

انڈین نیشنل کانگرس کی تاریخ :-

مسولی پٹم - ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیہ نے جو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ایک سرکردہ ممبر ہیں - انڈین نیشنل کانگرس کی تاریخ ختم کر لی ہے - معلوم ہوا ہے - کہ کانگرس اس کتاب کو اپنی گولڈن جوبلی کی یادگار کے طور پر جو آئندہ سال ہو گی - شائع کرے گی :

مسٹر شوکت عثمانی کی رہائی :-

آگرہ - مسٹر شوکت عثمانی اسیر مقدمہ سازش میرٹھ کو کل ڈسٹرکٹ جیل سے رہا کر دیا گیا - انہیں دس سال کی سزا ہوئی تھی - جو ہائی کورٹ میں اپیل کرنے پر تین سال رہ گئی تھی - آپ کی صحت بہت کمزور ہو گئی ہے - مگر ہشاش بشاش ہیں - رہائی کے بعد مقامی کانگرسی سوشلسٹوں نے آپ کو دعوت دی :

شاستری کے امتحان کا نتیجہ :-

لاہور - ۸ / جولائی - کنٹرولر آف اگزامینیشنز پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے - کہ شاستری کے امتحان کا نتیجہ ۱۲ / جولائی کو نکلے گا :

ہندی کو مساوی درجہ دیا جائے :-

دہلی - دہلی یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل کے ایک اجلاس میں آل انڈیا ہندی ساہتیہ سمیلن کی اس تجویز پر غور کیا گیا - کہ یونیورسٹی میں ہندی کو مساوی درجہ دیا جائے - اور دوسرے مضامین کی طرح اس مضمون میں بھی ایم - اے کی کلاس کھولی جائے - کونسل نے اس معاملہ کو یونیورسٹی کی آرٹس فیکلٹی کے حوالہ کر دیا - جہاں اردو کے متعلق بھی اس قسم کا سوال در پیش ہے :

مصالحت کرانے والا کمیشن :-

ہیگ - ۹ / جولائی - اٹلی اور ابی سینیا کے درمیان مصالحتی کمیشن نے آج اپنے اجلاس غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دئے - ممبروں نے اپنے اپنے خیالات متعلقہ ممبروں کو بھیج دئے ہیں :

وزیر ہند کا اعلان :-

لنڈن - ۸ / جولائی - ہاؤس آف لارڈز میں لارڈ زٹلینڈ نے انڈیا بل کی دفعہ ۳۰۴ (جو پہلے ۲۹۹ تھی - اور جس میں ترمیم کے خلاف ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے پروٹسٹ کا اظہار کیا جا رہا ہے) پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں قطعی طور پر اس معاملہ کو صاف کر دینا چاہتا ہوں - کہ جب تک ہندوستان کے مختلف فرقے خود اس خواہش کا اظہار نہ کریں - نہ صرف گورنمنٹ کا یہ ارادہ ہی نہیں ہے کہ کمیونل آوارڈ میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کی جائے - بلکہ پارلیمنٹ کی خاص رضا مندی کے بغیر اس کلاز کی رو سے کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی - صرف پارلیمنٹ ہی کو یہ حق حاصل ہے - کہ وہ کوئی تبدیلی کرے :

لینن کی بیوہ کی گرفتاری :-

ماسکو (بذریعہ ڈاک) اس اطلاع سے ماسکو میں کچھ سنسنی پھیل گئی ہے - کہ کمیونسٹ پارٹی سے بہت سے ممبروں کے حال ہی میں اخراج کے سلسلہ میں سوویٹ روس کے مشہور لیڈر لینن کی بیوہ کرپسکایا کو گرفتار کر لیا گیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ میڈم کرپسکایا نے سوویٹ گورنمنٹ کے بعض قواعد و ضوابط کے خلاف پروٹسٹ کیا تھا - جس سے سٹالین پریذیڈنٹ روس ناراض ہو گیا - اور میڈم کرپسکایا کی گرفتاری کا حکم دیا گیا - کرپسکایا پارٹی کے ان ممبران کے درمیان جنہیں پارٹی سے خارج کر دیا گیا ہے - تعلقات منقطع کرنے کے لئے اسے گرفتار کر کے گھر ہی میں رکھا گیا ہے :

لڑکی کی مورتی سے شادی :-

احمد نگر - ۸ / جولائی - سٹی مجسٹریٹ احمد نگر کی عدالت میں پانچ ملزمان کے خلاف جو سنگمنیری کے جہت اپاسنی باوا کے آشرم سے تعلق رکھتے تھے - مقدمہ کی سماعت ہوئی - ملزمان کے خلاف الزام یہ ہے - کہ انہوں نے دو نوجوان کنواری لڑکیوں کی بالکرشن کی مورتی سے شادی کر دی - یہ مقدمہ دیوداسی ایکٹ کے ماتحت چلایا گیا ہے :

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور
۳۰-اساڑھ سمبت ۱۹۹۲

عالمگیر اشانتی اور آریہ سماج

موجودہ زمانہ انسان نے مادی لحاظ سے اس قدر ترقی کی ہے کہ مغرب اور مشرق، شمال اور جنوب کو قریب تر لایا جا رہا ہے۔ اور حالت یہ ہوگئی ہے کہ مشینی ایجادوں کی بدولت وقت اور فاصلہ کو کم از کم بنایا جا رہا ہے۔ ریل، جہاز الغرض اس قسم کی دیگر سواریوں نے انسان کو اس قابل بنا دیا ہے کہ جس فاصلہ کو وہ پہلے مہینوں یا سالوں میں طے کرتا تھا۔ اب اسے مہینوں یا گھنٹوں میں طے کرے۔ سائنس کی بدولت ہم ہزاروں میل کے فاصلہ سے اسی طرح بات چیت کر سکتے ہیں۔ گویا ہم پاس ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہزاروں میل کے فاصلہ پر بولنے والے راگ کو ہم بے تار کی تار دوارا اپنے گھر بیٹھے ہوئے بھی بآسانی سن سکتے ہیں۔ ہمارے پاس بڑی سے بڑی مسافت کو کم از کم سمے میں طے کرنے کے لئے ہوائی جہاز اور دوسرے وسائل موجود ہیں۔ جس کام کو کسی زمانہ میں بہت سے انسان مل کر بڑی مشکل سے چھ چھ مہینے اختتام پذیر کر پاتے تھے۔ اسے آج سائنٹفک ایجادوں کی بدولت تھوڑے سے انسان بآسانی سے کر سکتے ہیں۔ وگیان کے کارن سے انسان کے ہاتھ میں ایک مہان شکتی دے دی ہے۔ پھر بھی سنسار میں جو عالمگیر اشانتی کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ طاقت کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے۔

سنسار کے بڑے سے بڑے راشٹر جن کے پاس دھن اور جن، جنگ کے کسی بھی سامان کی کمی نہیں۔ اس زمانہ میں سب سے غیر مطمئن رہتے ہیں۔ فرانس میں آج کل جنتا کو یہ شکشا دی جا رہی ہے۔ کہ وہ ہوائی جہازوں کے حملوں سے اپنے آپ کو کیسے بچا سکتی ہے؟ امریکہ اور انگلستان اپنی اپنی فوج کو بڑھانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اقوام کی لیگ کی قائمی سے جس شانتی کی توقع کی جاتی تھی وہ ناپید ہو گئی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو ہڑپ کرنے اور سرمایہ دار مزدوروں کو سنسار میں آج بھی زیادہ سے زیادہ کشٹ دینے میں کچھ برائی نہیں سمجھتے۔ اپنے ہی سکھ میں سکھی ہونے کی پرورتی انسان کو انسانیت سے دور لئے جا رہی ہے۔ اس حالت میں یہ کہنا کہ سنسار ترقی کر رہا ہے ایک خیال خام ہے۔ ایک پہلو میں ہونے والی ترقی دوسری طرف کی گراوٹ سے کہیں کم ہے۔

آج کل سنسار کا گرو یورپ ہے۔ جو جو باتیں وہاں پرچلت ہوتی ہیں۔ سنسار میں ان کی نقل کی جاتی ہے۔ مغربی تہذیب کا آج کل سارا جہان بھگت بن رہا ہے۔ لیکن اس سبھیتا میں انسان کی آتما شانتی نہیں پا سکتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خود غرضی میں مست انسان ترشنت ہو کر اپنی غیر حقیقی شانتی کے لئے بھی دوسرے کا گلا کاٹنے کو ہاتھ پاؤں پھیلاتا ہے۔ سنگٹھن کا اپدیش نہ تو اسے ہی شانتی پردان کر سکتا ہے۔ اور نہ اس کے دوارہ ہم دوسروں کو ہی شانتی لابھ کرا سکتے ہیں۔ مغربی سبھیتا کے پرچار نے سارے جہان کو اشانتی کے سمندر میں ڈبو رکھا ہے۔

لامذہبیت کا زور

موجودہ پالیٹکس سے دھرم کو کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ زیادہ تعداد میں اس زمانہ کے ماہرین سیاست ایسے ملیں گے۔ جنہیں ایشور تک میں وشواس نہیں ہے۔ اگر لوگ صرف اپنے ملک کا دھیان رکھتے ہیں۔ اور اپنے ملک پر بھی ادھارمک طریق سے راجیہ کرتے ہیں۔ اور یہاں تک حد اعتدال سے گر جاتے ہیں۔ کہ اپنی جائداد کو ایشور دوارا دی گئی دات نہ سمجھ کر اسے اپنی انفرادی سمپتی سمجھتے ہیں۔ اور اس کا ٹھیک نہیں منصفانہ طریق سے کام کرنے سے برابر روکتے ہیں ایسے ہتھکنڈوں سے بڑھتے ہوئے پرچار کو دیکھ کر زمانہ مستقبل میں شانتی کی امید رکھنا بھی عبث ہے۔ سنسار کی اشانتی کے لئے [illegible]

نادان معترض

جو لوگ آج کل یہ کہتے نہیں تھکتے۔ کہ آریہ سماج کا کام سماپت ہو گیا ہے۔ اب اسے ہندوؤں سے مل کر ایک ہو جانا چاہئے۔ وہ کتنی مضحکہ خیز بات کہتے ہیں۔ آریہ سماج ویدک سبھیتا کے پرچار دوارہ سنسار کے اندر شانتی کا راجیہ استھاپن کرنا چاہتا ہے۔ اور اس وقت مختلف ممالک اور اقوام کے درمیان کشیدگی پائی جاتی ہے۔ خواہ اس کا کچھ بھی کارن ہو۔ اسے دور کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ سنسار اس بات کو بخوبی سمجھ لے۔ کہ زندگی کا منتہائے مقصود کیا ہے۔ ایک انسان کے آرام کے لئے اگر اننت ایجادیں ہو جائیں پر بھی ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کو پریشان ہونا پڑے۔ تو وہ سکھ سکھ نہیں کہا جا سکتا۔ بڑی بڑی ملوں میں ہزاروں کی تعداد میں کام کرنے والے مزدوروں کو جب تک زیادہ سے زیادہ آرام کے سادھن حاصل نہیں ہوتے۔ تب تک ہماری سائنٹفک ایجادیں و مصنوعات بے فائدہ ہیں۔ اگر سنسار میں کسانوں کو بھارتیہ کسانوں کی طرح مشکلات جھیلنی پڑیں۔ تو اس وگیان کو کیا لابھ ہے؟ وگیان اور دھرم ایک دوسرے سے الگ کر سنسار میں شانتی قائم نہیں کر سکتے۔ سنسار کی شانتی کے لئے یہ اشد ضروری ہے۔ کہ دونوں کی مناسب تناسب میں باہم آمیزش کی جائے۔ اور زیادہ آسودہ حال اور فارغ البال لوگوں کی فراغت میں اضافہ نہ کر کے دکھی لوگوں کو سکھی بنانے کی خواہش کی جائے۔ یہی ہماری ویدک سبھیتا کا مول منتر ہے۔ اور اس کو اپنانا ہی سنسار کے لئے کلیان کا سچا راستہ ہے۔

حد اعتدال سے تجاوز

سائنس کی ایجادوں کی بدولت فی زمانہ جو لوگ سکھی ہیں۔ وہ اتنے سکھی بن گئے ہیں۔ کہ وہ بھول جاتے ہیں۔ کہ مصیبت زدہ اشخاص کو دکھ کیسے ہوتا ہے؟ ایک مزدور جو پہلے اعلیٰ درجہ میں کچھ گھنٹے کام کر کے اپنا پیٹ پال لیتا تھا۔ اسے اب میلوں نیچی زمین دوز کانوں میں اپنے جیون کو خطرہ میں ڈال کر روٹی کمانی پڑتی ہے۔ ادھر کار میں بیٹھ کر گھومنے والے بجلی کے پنکھے کی ہوا کا لطف اٹھایا جا رہا ہے۔ اور دور دور کے ممالک میں گائے جانے والے راگ کو سنا جا رہا ہے۔ بعض زیادہ سے زیادہ ولاسنا کے داس بنے ہوئے ہیں۔ وشو کا سنچالن ان ہی سواریوں میں مست مہانو بھاوؤں دوارہ ہوتا ہے۔ اور اس کا یہی پرنام ہے۔ کہ وشو کی اشانتی پہلے سے اب بڑھ گئی ہے۔ دھرم اور وگیان کی آمیزش سے ہی ہم شانتی کی آشا کر سکتے ہیں۔ یہ کام جتنا آریہ سماج کے وید پرچار کی بدولت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اتنا کسی طریق سے نہیں۔ آریہ سماج کا آئندہ کاریہ کرم سنسار میں ویدک سبھیتا کا پرچار بالضرور ہونا چاہئے۔ ورنہ سنسار کی شانتی کا خواب محض ایک خواب ہی رہے گا۔

ماسٹر رونق رام شاد چل بسے!

آریہ جگت میں یہ خبر بڑے شوک اور دکھ سے سنی جائے گی۔ کہ آریہ سماج بھدوڑ کے پردھان شری ماسٹر رونق رام جی شاد اس اسار سنسار سے چل بسے ہیں۔ آپ کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ اور علاج معالجہ کے لئے پٹیالہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کی مرتیو اس لئے بھی دکھ کا کارن ہے۔ کہ آپ کی علالت کی اطلاع پہلے پراپت نہ ہوئی تھی۔ آپ کا نام اس وقت سے آریہ جگت میں وکھیات ہو چکا تھا جب کہ مہاشہ بشمبر دت جی کے ساتھ ۱۹۱۴ء میں آپ کے خلاف مقدمہ چلایا گیا تھا۔ آپ نہ صرف ایک سچے آریہ ویر ہی تھے۔ بلکہ جن لوگوں نے "پرکاش" میں وقتاً فوقتاً آپ کی کویتائیں پڑھی ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ آپ کے اندر سدبھاونا پریم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اور آپ کا دھرم رنگ جھلکتی پائی جاتی تھی۔

آپ کی مرتیو پر جہاں ہم آپ کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔ وہاں ایشور سے یہ بھی پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ آپ کے سمبندھیوں کو دھیریہ پردان کریں۔ اور ساتھ ہی آریہ سماج بھدوڑ سے یہ یاچنا کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی کوشش کرے کہ جس سے ماسٹر جی کی یاد قائم رہے۔ اور ان کی جنم بھومی کے نام کو روشن کرتی رہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

قادیانی خلافت میں اختلاف کا پیوند

آنجہانی سنئیے غلام احمد قادیانی کی میں اتنی عزت کرتا ہوں کہ کوئی مرزائی کیا کرے گا۔ میں نجنے نیل کے کڑاہ میں ہاتھ ڈال کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں اُس وقت کشفی طور پر آنجہانی کے پہلو میں بیٹھا ہُوا تھا۔ جبکہ آپ ذیل کے اشعار کا ورد کر رہے تھے:-

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیں است ایمانم
بخدا است ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک وحید
آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد بروے القا
واں یقینِ کلیم بر تورات
واں یقیں ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(نزول المسیح)

دشمن مجھے سو بار کہیں کہ اگر تم کشفی طور پر مرزا صاحب کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو پھر تم نے اُن سے یہ کیوں دریافت کیا کہ حضرت مرزا صاحب! محمدی بیگم سے آپ کا مبینہ آسمانی نکاح کیوں نابی صاحب کی بددعا سے فسخ ہو گیا؟ مولانا ثناء اللہ کی حیات مستعار کیوں لمبی ہو گئی۔ اور آتھم تیئوں پندرہ ماہ کی مقررہ مہلت کو زندہ کیوں گیا؟

میرا جواب ہے کہ میں نے جب ان معاملات کے متعلق اپنے ممدوح سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ:-

"میری صداقت کی ایک زبردست دلیل یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام بتا دیا ہے کہ میری جماعت کے دو گروہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ ۵ اپریل ۱۹۰۵ء کو مجھے الہام ہُوا کہ خدا دو مسلمان فریقوں میں سے ایک کا ہو گا۔ پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے"

جب میرے ممدوح نے اپنی صداقت کی مذکورہ زبردست دلیل دی۔ تو میں نے دو زانو ہو کر عرض کیا۔ کہ یا حضرت! آپ کو یہ دلیل سخت مہنگی پڑے گی۔ آپ کے ۴۰ سالہ خلیفہ کو اس دلیل کی بدولت ساری عمر عذاب ہی کاٹنی پڑے گی۔ اور یعنی مضبوطی سے پچھلے زمین کو مضبوطی سے تھامنا پڑے گا۔

اظلم شہادت حصہ کی ادائیگی کو موت سے بدتر سمجھنے والے"

(بیتدئی عقیدہ کا الزام ص۲)

یہ گروہ مثل من فی الارض کے مصداق کور باطن ہیں۔ خدا انہیں لعنت کا مورد بنائے گا۔ سیاہ باطن۔ ظالم ص۳۔ جھک مارنا لعل۔ تو یہ جھوٹ ہے۔ وغیرہ

(النبوۃ فی الاسلام ص۳۱۲)

ممدوح بولے۔ کیا مضایقہ۔ میں اپنے جدی اشرکا کی قبر کے عوض میں کھڑا ہو کر ذیل کی دعا کروں گا:-

مرے مولا مری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے اُن کو جو مجھ کو دیا ہے

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحٰن الذی اخزی الاعادی

میں نے کہا۔ یا حضرت! دعا کی اجابت تو کہیں رہی۔ یہ تو آپ کی ذات اور دعوے کے لئے بھی مہنگی پڑے گی۔ سنئے آپ سو بار کہتے ہیں:-

"میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں"

("الحکم" ۵ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

لیکن اس کے خلاف دنیا ذیل کا فقرہ پڑھے گی:-

"نبوت کا دروازہ ہرگز اس اُمت میں کھلا نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا (دوم) جو شخص اس اُمت میں سے دعویٰ نبوت کرے۔ وہ کذاب ہے (سوم) نبوت شرعی اور غیر شرعی یکساں بند ہیں"

(النبوۃ فی الاسلام ایڈیشن اول ص۱۱۵)

اگر یگانے ہی میری نبوت سے انکار کریں گے تو میں (تو) سے رویا میں کہوں گا۔ کہ:-

"آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادے رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ"

(البدر۔ جلد سوم۔ ص۲۹)

میں نے جواب دیا کہ اگر آپ کے نبی ان لوگوں نے آپ کے پاس بیٹھنا پسند نہ کیا۔ تو پھر آپ کیا کریں گے؟

ممدوح نے جواب دیا۔ کہ میں ذیل کے الفاظ میں گریہ و زاری کروں گا:-

تیری قدرت کی ہے کہ تم کہتی ہو میرے دشمن مرے کے بالکل نہ گے وہ دن سے یا

وہ دوست کی دل سے و مکی تقیاسی رنگ شامل ہیں کہ اک گھڑی آکر کو خار جو کہ تلوار تھا کہ وہ کھو بیٹھے تمام آ گیا دل میں گزرا بھی یہ اس سے ذرا کر

میں نے ممدوح سے دست بستہ عرض کیا۔ کہ گلہ و شکوہ جانے دیجئے۔ اور اپنا دعویٰ پیش کیجئے۔ اس پر آپ نے یوں فرمایا۔ کہ:-

"یہ دعا کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ پس جب کہ خدا نمازیوں کا یہ مقصد کرتا ہے۔ کہ ہر وقت یہ دعا کرو۔ کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں۔ وہ تمہیں بھی ملیں۔ پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہٰذا ضرور ہُوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ تک پہنچانے کے لیے خدا کے انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہیں۔ جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ"

(لیکچر سیالکوٹ ص۳۲)

اس پر استغفار کر گزرا ہمیں مبرا:- "اگر اھدنا الصراط المستقیم کو حصول نبوت کی دعا بنا لیا جائے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ تیرہ سو سال میں کسی مسلمان کی

"دعا قبول نہ ہوگی"

(بیان القرآن ص۳۷)

سائنسدان ہی اس میں ذیل کا ٹانکا لگا:- "پس مقام نبوت کے لیے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے۔ اور ہر شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے۔ جو اصول دین سے ناواقف ہے"

(بیان القرآن صفحہ ۷)

کوئٹہ کے پرتبت بھائیوں کو سوچنا!

شہر کوئٹہ کی قیامت خیز تباہی نے ہزاروں انسانوں کو بے پناہ اور بے روزگار بنا دیا ہے۔ مختلف شہروں میں مختلف اصحاب نے کوئٹہ کے مصیبت زدہ بھائیوں کے روزگار کے لئے مختلف سہولتیں اور طریقے نکالے ہیں۔ میں نے بھی شہر دہلی کے معزز واچ مرچنٹ شری پنڈت شنو بھانند جی پروپرائیٹر سوئس واچ کمپنی چاندنی چوک دہلی سے اس معاملہ میں گفتگو کی۔ انہوں نے بڑی فراخدلی سے فرمایا کہ کوئٹہ کے جو مصیبت زدہ گھڑی ساز اور واچ مرچنٹ مجھ سے مدد لینا چاہیں۔ وہ بڑی خوشی اور بغیر لیت و لعل کے مجھ سے مدد طلب کر سکتے ہیں۔ اور میں حتی الامکان اُن کی ہر طرح سے مدد کروں گا۔ گھڑی سامان کو کم از کم قیمت سے دے سکتا ہوں۔ اور ملتان اور شملہ جہاں کمپنی کی برانچیں موجود ہیں۔ وہاں اُن کے لئے انتظام کیا جا سکتا ہے۔ مفصل حالات کے لئے خط و کتابت حسب ذیل پتہ پر کریں:-

پنڈت شنو بھانند پروپرائیٹر سوئس واچ کمپنی چاندنی چوک دہلی

یا

(راقم) ماسٹر بھگوتی داس پروپیگنڈا سکرٹری آریہ کوئٹہ ریلیف کمیٹی دہلی حوض قاضی

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول کے

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بذریعہ ریل منگا کر اہم ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ نیز بذریعہ آسان ماہوار قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

SULEMAN UMAR & Co. KARACHI

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ناخواندگی کے خلاف جہاد

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب چینی اب اس بات پر تُل گئے ہیں۔ کہ ملک سے بزور جہالت کو گم کیا جائے۔ چنانچہ نانکنگ کی اطلاع مظہر ہے کہ چین کی دار السلطنت نے ناخواندگی کے خلاف جہاد شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ اس غرض کے حصول کے لئے ایک ٹیکس موسومہ "جاہل لوگوں کا ٹیکس" لگایا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو چینی لکھنے پڑھنے کے قابل نہ ہوگا۔ اُسے مستلزمہ جرمانہ کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ اس قانون کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پولیس مینوں کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ۱۵ اور ۵۰ سال کی عمر کے درمیان کسی چینی کو ٹھہرا کر لکھنے پڑھنے کے متعلق اس کا امتحان لے سکتے ہیں۔ اور اگر وہ فیل ہو۔ تو اُسے جرمانہ کر سکتے ہیں۔

اگر چینی حکومت کا یہ خیال ہو۔ کہ اُس کی اختیار کردہ تجاویز معقول ہوں۔ تو ہم اسے صاف بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ جتنا کام تحریص و ترغیب سے نکل سکتا ہے۔ اتنا دھمکی دینے سے نہیں نکل سکتا۔ اگر جرمانہ کرنے کی بجائے چینی حکومت تعلیمی درسگاہوں کی توسیع کے لئے خاص کوشش کرے۔ تو وہ بہت حد تک کامیاب ہو سکتی ہے۔

غلطیوں سے فائدہ اُٹھاؤ!

سلطنت برطانیہ کے مختلف حصوں کے سرکاری نمائندوں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر بالڈون وزیر اعظم برطانیہ نے ہندوستان کے ڈیلی گیٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ آپ ہماری غلطیوں سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ ہماری خامیوں کو ترک کر دیں گے۔ اور ہماری خوبیوں کی اگر کوئی ہوں تقلید کریں گے"۔

صاحب موصوف کا مشورہ سر ماتھے پر۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ جب تک صاحب موصوف ہندوستان کے ڈیلی گیٹوں کو مفصل اور اہل ہند کو عموماً یہ نہ بتا دیں۔ کہ اہل برطانیہ نے آج تک ہندوستان کے متعلق کون سی غلطیاں کی ہیں۔ اور کن کن خامیوں کا اظہار کیا ہے۔ تب تک ہندوستانی یہ کیسے جان سکتے ہیں۔ کہ اُنھوں نے برطانیہ کے موجودہ وزیر اعظم کے مشورہ پر کیسے عمل کرنا ہے۔ اور

کس طرح اس کے حسن و قبح کو آزمانا ہے؟

پولینڈ اور جرمنی

جب سے جرمنی اور انگلستان میں نیا بحری معاہدہ ہوا ہے۔ تب سے بحیرہ بالٹک کے قرب وجوار میں رہنے والی طاقتوں کے اندر تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اور پولینڈ میں تو اس معاہدہ سے ایسی بے چینی پیدا ہوئی ہے کہ اس کا وزیر خارجہ آج کل جرمنی میں اس غرض سے آیا ہوا ہے۔ کہ ہر ہٹلر سے ملاقات کر کے یہ دریافت کرے۔ کہ آئندہ بحیرہ بالٹک میں جرمنی کی بحری پالیسی کیا ہوگی۔

جرمنی کی بحری پالیسی خواہ کچھ ہو۔ پولینڈ کا بھلا اس میں ہی ہے۔ کہ جہاں وہ اپنے وطن کی خود مختاری اور آزادی کو قائم رکھے۔ وہاں اپنی ہمسایہ طاقتوں سے بھی بگاڑ پیدا کرنے سے حتی الامکان احتراز کرے۔ کیونکہ اس کا محل وقوع ایسی جگہ ہے جہاں کسی ہمسایہ طاقت سے تعلقات بگاڑ کر اکیلا محفوظ نہیں رہ سکتا۔

بدھ گیا مندر کا قضیہ

ہندو مہاسبھا نے اپنی ذمہ داری پر بدھ گیا ٹمپل انکوائری کمیٹی اس غرض سے قائم کی ہے۔ کہ وہ بدھ گیا کے مندر کے متعلق جملہ مسائل کی تحقیقات کرے۔ اب آل انڈیا ٹمپل پروٹیکشن کمیٹی نے اس کمیٹی کو ایک چٹھی ارسال کی ہے۔ اور اسے مطلع کیا ہے۔ کہ یہ سوال کسی اسمبلی یا لیجسلیچر کے حیطۂ اختیار سے باہر ہے۔ اور اگر اس نے اس معاملہ میں مداخلت کی۔ تو سناتنی دیوانی دعویٰ دائر کریں گے۔ ہمارے خیال میں آل انڈیا ٹمپل پروٹیکشن کمیٹی کی یہ غلطی ہے۔ کہ اس نے انکوائری کمیٹی کو دیوانی دعویٰ کی دھمکی دی ہے۔ اس کی بجائے اگر وہ اس کمیٹی پر زور دیتی۔ کہ اس کے نمائندے سے بھی تحقیقاتی کمیٹی میں شامل کر لئے جائیں۔ تو زیادہ بہتر ہوتا۔ کیونکہ ایسی حالت میں کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ رہتا۔ کہ سناتنی لوگ بودھوں سے انصاف نہیں کرنا چاہتے۔ اور محض کشیدگی کو طوالت بخشنا چاہتے ہیں۔

سندھ کی تجارت خطرہ میں

کراچی سے یہ افسوسناک اطلاع آئی ہے۔ کہ زلزلہ کوئٹہ کے اب نہایت ہی ہولناک نتائج رونما ہو رہے ہیں۔ نہ صرف کوئٹہ کے زلزلہ زدہ تاجر اور دوکاندار ہی مالی طور پر تباہ ہو گئے ہیں۔ بلکہ بہت سے بیوپاری بھی جو اُن کے ساتھ کاروبار کیا کرتے تھے اب دیوالہ نکالنے والے ہیں۔ گویا دوسرے الفاظ میں اس اطلاع کا مطلب یہ ہے۔ کہ کوئٹہ کی تباہی صرف مقامی تباہی نہیں تھی۔ بلکہ دور رس تباہی تھی۔ اور اس کی روک تھام کا درست علاج یہ ہے۔ کہ حکومت نہ صرف کوئٹہ میں کھدائی کا کام جلدی کرائے۔ بلکہ ساتھ ہی ایسی کوشش کرے جس سے کوئٹہ کو از سر نو جلد بسایا جا سکے تاکہ تاجر لوگ گزشتہ تباہی کو زیادہ دیر تک محسوس نہ کرتے رہیں۔ بلکہ آہستہ آہستہ نئی تجارتی سرگرمیوں کے اجرا سے پرانے مال کے نقصان کو فراموش کرنے کی کوشش کریں۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (منیجر)

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں

معتبر پرکاش ستیارتھ پرکاش کے مصنف سوامی دیانند کا ترجمہ بھارو لاج جی کرت انگریزی انوواد۔ نوین سنسکرن بڑھیا کاغذ وچھپائی غیر مجلد ۲ع مجلد ۳ع
دی ووٹنٹس آف... سنسکرت گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری کرت انگریزی پڑھے لکھے کو ویدک دھرم کی سرلتا سمجھانے کے لئے اپور و ہے۔ مجلد ۱۲ر
دی مین پرنسپل آف آریہ سماج۔ شری پنڈت چموپتی جی کرت اس میں آریہ سماج کے اصولوں کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ مولیہ ۶ر
دی آریہ فلاسفی ... اپیگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر ودت ہونے والے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے۔ یہ ویاکھیان اجمیر ارد ھ شتابدی پر چیدہ چیدہ ودوانوں نے دیئے ہیں۔ مولیہ ۶ر
دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ ہنجم پرابلم۔ اس میں پنڈت گنیش دیو گیانی نے آریہ درشٹی سے ہر ایک سمسیا کو سلجھایا ہے۔ مولیہ ۲ر
دی آؤٹ لائنز آف آریہ سماج۔ شری گیانی جی کرت سکولوں کالجوں آدی میں بانٹنے کے لئے اپیگی ہے۔ مولیہ ۱ر
منتری آریہ سماج مدراس

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شری رام اور ہنومان

پروفیسر رامدیو جی کے آکھشیپ کی پڑتال

(از شری پنڈت چمو پتی جی ایم اے سابق گورنر گوروکل کانگڑی)

میں نے اپنے منسلکہ لیکھ میں عرض کیا ہے کہ گوروکل کے اُستو پر ایل کے سمے پنڈت بدھ دیو جی نے گوروکل کے اس وقت کے ادھیکاریوں کو یہ دوش دیا تھا۔ کہ اُنہوں نے شری سوامی شردھانند جی کو لو ٹھیکرے میں روٹی کھلائی ہے"۔ گوروکل کی پانچ وشیشتاؤں کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا کہ اب شردھانند کی نگری خطرہ میں ہے۔ یعنی اب وہ وشیشتائیں نشٹ ہو رہی ہیں۔ وہ وشیشتائیں یہ تھیں:۔

۱۔ سماتا ۲۔ سرلتا ۳۔ گورو اور شِشیہ کی سمیپتا ۴۔ سوادھینتا ۵۔ سنیم +

پنڈت جی کی چلائی تحریک اس امر کا فائدہ اٹھا کر پروفیسر رام دیو جی نے گوروکل کے ادھیکاریوں کو للکارا کہ آیئے اور گوروکل کو توڑ دکھایئں۔ شری سوامی شردھانند جی کے تھتا اپنے وقت کی ڈسپلن کے کوشش آئیڈیل خواب پیش کر کے شری سوامی جی کو رام اور اپنے آپ کو اُن کا ہنومان ظاہر کیا۔ جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ شری سوامی جی کی روایتوں کو پروفیسر صاحب نے قائم رکھا تھا۔ مگر اس وقت کے ادھیکاری ان کا ناش کر رہے تھے ؛

دو تو لیکچرار مہانو بھاؤں کی تقریروں کا یہ سار میں نے اس لئے دوہرا دیا ہے۔ کہ میری آگے کی تحریر کا مطلب آسانی سے پاٹھکوں کی سمجھ میں آسکے +

میں نے اپنے پچھلے لیکھ میں نویدن کیا تھا۔ اور اب اس نویدن کو پھر دہراتا ہوں کہ مجھے واسطہ نہیں اس بات سے کچھ سروکار نہیں کہ کیا پروفیسر صاحب سوامی جی کے بھگت تھے یا نہیں؟

سوامی جی کی سنفی دھرم دیروں کی سے دُو ساری آریہ جاتی کے پوجیہ ہیں۔ اُن کی پرتی پوجا کا بھاو ہر بھگت کو یا آریہ ماتر کا کرتویہ ہے ان کا نام پوتر ہے۔ اور اس کا استعمال ہمیشہ پوتر اغراض کے لئے ہونا چاہئے۔ اگر کوئی شخص نہ تو سوامی جی کے جیتے جی ان کا بھگت رہا ہو نہ اُن کے بلیدان کے پشچات ہی اس کی سمتی اُن کے کاریہ کے سمبندھ میں اچھی رہی ہو مگر وہ آج دوسروں کے ورودھ کرنے کے لئے جھٹ پٹ ہنومان بن جائے۔ اور سوامی جی کو رام بننے لگ پڑے۔ تو یہ ایک وِیر کے نام کا اپمان یا بوگ ہو گا ؛

میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ سوامی جی کے سنیاس لینے پر پروفیسر صاحب گوروکل کے [illegible] سال کے قریب ہو گئے [illegible] شری سوامی [illegible] [illegible] ان جی کو [illegible]

ترجمہ پاٹھکوں کو پیش کروں گا۔ اس میں کچھ نام آئے ہیں۔ اُنہیں میں چھوڑ دوں گا۔ پتر کے پڑھنے سے پتہ لگے گا۔ کہ سوامی جی کی سمتی میں پروفیسر صاحب کے سمے گوروکل کی وشیشتائیں سرکھشت تھیں یا نہیں؟

پروفیسر صاحب کا دعویٰ ہے۔ کہ ہنومان کے رہتے شری رام کی روایتوں کو کوئی نہیں مٹا سکتا۔ ذرا دیکھیں شری رام اپنے ہنومان کی اس کوشش سے کس قدر سنتشٹ تھے؟ سوامی جی کی چھٹی کا ترجمہ حسب ذیل ہے :۔

دہلی ۔ ۱۲ ؍ اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء

میرے پیارے پنڈت [illegible] ناتھ جی۔

اب تک میں خاموش رہا ہوں۔ یدی میں نے کچھ کیا ہے۔ تو یہی کہ مہاتما کرشن۔ پردھان رام کرشن اور گوروکل کے اپنے خیر خواہوں سے پرائیویٹ بات چیت کی ہے ؛

میرے پنجاب کے قیام کے دنوں میں برہمچاریہ کے سنرکھشک مجھ سے ملتے تھے۔ اور ان کے دل شکایتوں سے بھرے تھے۔ اس سال مہاودیالیہ کے آدھے سے زیادہ برہمچاری گھروں کو چلے گئے۔ کیول ۱۲ گوروکل میں رہے۔ ان میں سے بھی ۹ سرسوتی بانڑا کے لئے گئے۔ سات پیچھے رہے۔ ودیالیہ کے لڑکوں کی بھی ایک بڑی سنکھیا گھر کو چلی گئی۔ میں پنجاب میں جہاں کہیں گیا برہمچاریوں کو آوارہ پھرتے دیکھا۔ یہ کیوں ہوا؟

...... نے اتر میں کہا کہ سنرکھشکوں نے ماتاؤں کی بیماری وغیرہ کے جھوٹے پتر اور تار بھیج دئے تھے۔ زور دینے پر اُنہوں نے سویکار کیا۔ کہ برہمچاری ہی اپنے سنرکھشکوں کو گھر بلا لینے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ پرنتو یہ کوئی اُتر نہیں۔ کیا پردھان۔ مکھیہ ادھشٹاتا اور سہایک مکھیہ ادھشٹاتا کا یہ کرتویہ نہیں کہ وہ اس کے کارنوں کی پڑتال کریں۔

سٹاف ٹھہرتا ہی نہیں

یکے بعد دیگرے مشہور ہیں۔ وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم سنتشٹ نہیں ہیں۔ انگریزی کا کوئی پروفیسر نہیں۔ کرشی ختم ہوئی۔ ویدالنکار کا کورس کسی کو لینے نہیں دیا جاتا۔ ادھشٹاتا سنسکر کا کوئی اپادھیائے نہیں ہے۔ اور ویدک میگزین جرنلزم پر کلنک ہے۔ اپریل۔ مئی اور جون کا ایک ہی نمبر ستمبر میں نکلا۔ دوسرا ۵ آنا ہے۔ اور آچاریہ جی بھی برہمچاریوں میں نہیں رہتے۔ مکھیہ ادھشٹاتا اور سہایک مکھیہ ادھشٹاتا بھی باہر ہیں۔ کانگڑی میں کوئی ڈاکٹر آدمی لائق آدمی بھی نہیں ہے۔ اور نوکروں اور گٹوں والی کی شکایتوں کی دنیا بھر میں ڈونڈی پیٹی جا رہی ہے۔ کیا اس صورت حالات کا یہ تقاضا نہیں کہ سنجیدگی سے تحقیقات کی جائے؟ اندرپرستھ گوروکل کی کیا حالت ہے؟ ......

...... نے مجھ سے کہا۔ کہ چھٹی سنرکھشی میں کیول دو لڑکے پاس ہوئے۔ شکھشا کی اوستھا نہایت ناتسلی بخش ہے۔ بیماروں کی تعداد نہایت اکثر ہے ؛

آچاریہ جی ڈیپوٹیشن پر کشمیر گئے ہوئے ہیں۔ میں نے گوروکل کی سبھا کی ہے۔ چاہے وہ سبھا کتنی بھی تجربہ کیوں نہ ہو۔ میرا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ خاتمہ نزدیک ہے ؛

...... نے مجھ سے کہا۔ کہ آچاریہ جی کہتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح اپنی لائف ممبری کی میعاد پوری کر لیں گے۔ اور پھر گوروکل کو اپنی قسمت پر چھوڑ دیں گے۔ آپ سبھا کے پردھان ہیں۔ اس لئے جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کی ذمہ داری آپ پر ہے ؛

یدی ...... کو گوروکل پرنالی میں وشواس نہیں رہا۔ تو صاف صاف کہہ دیں۔ اور سبھا دیا نند ادھی سے گوروکل کو بند کر دے۔ پرنتو یدی ابھی اس پرنالی میں آپ سب کا وشواس قائم ہے۔ تو آپ کو جلدی تحقیقات کر کے صورت حالات کی اصلاح کرنی چاہئے۔ میرا پرستاو ہے۔ کہ آپ پردھان رام کرشن جی اور مہاتما کرشن جی ۲۲ تاریخ کو گوروکل پہنچ جائیں۔ اور سب سے ملکر تحقیقات

کریں۔ اگر آپ پسند کریں۔ تو میں بھی وہاں آجاؤں۔ حالات کا مقابلہ آپ کو کرنا ہی چاہئے۔ یہ میرا پرونشٹ ہے۔ میں نے سنستھا کے لئے محنت سے کام کیا ہے اور اس لئے آواز بلند کرنے کا میرا حق ہے۔ میں نے سب واقعات بیان نہیں کئے۔ یہ تب ہو سکتا ہے۔ جب ہم مکھیہ ادھشٹاتا اور آچاریہ کے روبرو بات کریں۔ یدی آپ کو یہ پہلی کوشش غالباً سے کرنی منظور نہ ہو۔ تو کرپا کر کے میرا یہ پتر انترنگ سبھا کی پہلی میٹنگ میں پیش کر دیجئے۔

اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو میرا یہ پتر مہاتما رام کرشن مہاتما کرشن اور آچاریہ رامدیو کے پاس بھیج دیں ؛

آپ کا سچا ۔۔۔ شردھانند

میں نے پتر کا کچھ حصہ چھوڑ دیا ہے۔ وہ کچھ زیادہ سخت ہے۔ پتر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی نے یہ کچھ الزام لگائے :۔

۱۔ مہاودیالیہ تھا ودیالیہ کے بہت برہمچاری گھر چلے گئے تھے۔ اور آوارہ پھرتے تھے۔ اُنہوں نے اپنے سنرکھشکوں کو بیماری وغیرہ کی جھوٹی تاریں اور پتر بھیجنے پر مجبور کیا تھا ؛

۲۔ سٹاف بہت کم تھا۔ کئی مضامین کے پروفیسر نہیں تھے۔ پڑھانے کا پربندھ اچھا نہیں تھا۔ اندرپرستھ کی پڑھائی کی حالت سنتوش جنک نہیں تھی۔ چنانچہ چھٹی شرینی میں کیول دو ودیارتھی پاس ہوئے تھے ؛

۳۔ ہسپتال کا انتظام اچھا نہیں تھا۔ وہاں کوئی ایسا آدمی ہی نہ تھا جسے ڈاکٹر کہا جا سکے۔ اور روگیوں کی سنکھیا نہایت زیادہ تھی ؛

مختصر یہ کہ سوامی جی کی رائے میں گوروکل کی اخلاقی حالت اچھی تھی نہ تعلیمی اور نہ جسمانی۔ ویدک میگزین کی حالت بہت خراب تھی +

یہ سب کچھ دیکھ کر اپنے لفظوں میں اُن کا دل کباب ہو رہا تھا۔ اُنہیں خاتمہ نزدیک نظر آ رہا تھا۔ مگر پروفیسر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اُنہوں نے سوامی جی کی روایتوں کو قائم رکھا۔ اور میں نے (چمو پتی نے) اُن کا ناش کر دیا۔ مہربانی کر کے کہیں سے میرے وقت کے ایسے حالات ڈھونڈ نکالئے۔ جیسے سوامی جی نے آپ کے وقت کے متعلق بیان کئے ہیں۔ مجھے آپ کی شکایت کرنا منظور نہیں لیکن جب آپ بغیر کسی پرمان کے مجھے گوروکل کو "توڑ نے" کا الزام دیں گے۔ اور اس بات کے مقابلہ میں اپنے آپ کو سوامی جی کے نام پر مٹنے والا "ہنومان" کہیں گے۔ تو میرے پاس سوائے اس کے اور چارہ ہی کیا ہے۔ کہ سوامی جی کی اپنی تحریر سے ثابت کر دوں کہ اُنہیں آپ ہی کے عہد میں گوروکل کا خاتمہ ہوتا نظر آ رہا تھا۔ یہ شری سوامی رام کی بھگتی کا دم بھرنے والے ان کی بھگتی سے خون کے آنسو رو رہا ہے۔ اب پاٹھک بتائیں کہ رام کو چھوڑ بیٹھے ہنومان کون ہیں۔

پروفیسر صاحب نے سوامی جی کے اس پتر کا اتر دیا اور گوروکل چھوڑ کر چلے گئے۔ سوامی جی نے پتر کے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کو اب جلد از جلد کوئی بانپرستھ آشرم قایم کرنا چاہئے!

آریہ سماج کی ابتدائی ترقی اور اس کے اصولوں کی عالمگیر کشش کو دیکھ کر امریکہ کے پرسدھ یوگی اینڈریو جیکسن ڈیوس نے سنہری الفاظ میں لکھا تھا کہ :-

"آریہ سماج روپی اگنی کنڈ کو بجھانے کی خاطر مذاہب کے ٹھیکیدار جوق در جوق کوشش کر رہے ہیں۔ مگر یہ امر جیون جوالا زیادہ سے زیادہ پرجولت ہو رہی ہے۔ اور اسے دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی" :-

افسوس کہ ہم دل خوش کن پیشین گوئی اس بہانہ لے کی تھی۔ اس کو ہمارے لیڈروں کی انسٹی ٹیوشن پرستی نے واقعی مشکوک بنا دیا۔ بت پرستی کو ترک کر کے ہم نے ایک نئی قسم کی آڈمبر پرستی شروع کر دی۔ برہم دیا یا وید پرچار کو ترک کر کے ہم نے اپنی تمام تر توجہ بڑے بڑے کالجوں۔ گورو کلوں اور ودیالیوں کی عمارتوں میں لگا دی۔ ہمارے سرد اتم اور سرشٹ مانیہ مہاتما چند پیسوں کے لئے بدمعاش سے بدمعاش امیروں کے آگے دست درازی پر مجبور ہو گئے۔ محض روپیہ کی خاطر ہی ہم نے بڑے بڑے کامیاب امیروں کو اپنی سبھاؤں اور انسٹی ٹیوشنوں کی سرداری سونپ دی۔ اور اس طرح برہمنتو کو تکشٹ دولت کے آگے بے عزت کر دکھایا :-

آریہ سماج کی بنیاد ایک بے نظیر سنیاسی نے اپنے تپ اور تیاگ سے بلیدان سے رکھی تھی۔ آریہ سماج واقعی براہمنتو پردھان آندولن ہے۔ اس کی باگ ڈور کیول ماتر سنیاسیوں کے ہاتھ میں ہی سنوبھا دیتی ہے۔ بدقسمتی سے انسٹی ٹیوشن پرستی کے دور میں کئی امیر لوگ اس پر قابض ہو گئے۔

اور وہ اکثر ایمانداری سے اپنے خیال کے مطابق اس سماج کی سیوا کرتے رہے ہیں۔ اس بات کا اب بھی فخر ہے۔ کہ ہمارے بڑے سے بڑے کالجوں اور گورو کلوں کا نظام دیگر تمام انسٹی ٹیوشنوں سے بدرجہا بہتر اور کم خرچ ہے۔ مگر ہمیں یہ تسلیم کرنے میں ہرگز تامل نہیں۔ کہ ہماری انسٹی ٹیوشنوں کی شاندار عمارتوں نے وید پرچار کے سوکشم تتو کو ہماری نظروں سے فوراً اوجھل کر دیا :- رشی دیانند کے بعد آریہ سماج میں کئی مہاتما تیاگ اور قربانی مجسم ودوان اور سنیاسی ہو گزرے ہیں۔ آریہ سماج کی موجودہ پوزیشن

نراشا میں آشا کی جھلک

(از شری لالہ دیوان چند جی ایڈووکیٹ - بٹالہ)

ہیں سوامی شردھانند کا بے نظیر تپ اور تیاگ سوامی درشنانند کا ترک۔ پنڈت گورو دت کی سائنٹفک علمیت اور ویدک شردھا اب تک نمایاں ہے۔ پنڈت گنپتی شرما کی دارشنک ودیکتا۔ پنڈت شیو شنکر اور پنڈت تلسی رام جی کی ویدک ریسرچ آپ کے سامنے ہے :-

ہمارے وچار میں تو آریہ سماج کی جان "وید پرچار" ہے۔ وید کا بہترین پرچارک سنیاسی ہی ہو سکتا ہے۔ گرہستی اپنے عملی جیون سے سماج کو اُنّت کر سکتا ہے مگر وہ آدرش پرچارک نہیں بن سکتا۔ قدیم مذہبوں کی تاریخ بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ بودھ مذہب کا عالمگیر پرچار محض اس کے بھکشو اور بھکشونیوں کے تپ اور تیاگ پر منحصر تھا۔ سینٹ پال اور سینٹ پیٹر وغیرہ بھی بطور سنیاسی ہی عیسائی دنیا کے گورو بنے :-

آریہ سماج کی خوش قسمتی ہے۔ کہ سوامی سوتنتر انند جی جیسے اپورو اور یوگیہ سنیاسی اس سماج میں نیا یگ لانے کے لئے اب بیتاب ہیں۔ سوامی جی کی نر بھیتا اور ساہس پرشنسنیہ ہے۔ ان کا تپ اور تیاگ ان کے ایڈ لینک مہاودیالیہ کے سمبندھ سے بہت اونچا ہے۔ سچ مچ آپ سنیاس دھرم بغیر کسی آڈمبر کے جس طریق سے دیانند ایڈ لینک مہاودیالیہ کو ترک کئے ہوئے ہیں وہ ایک نئے یگ کا پیش خیمہ ہے۔ ضرور کہ ہمارے دیگر لیڈران بھی اپنی انسٹی ٹیوشنوں کو اسی شان سے ترک کر سکیں :-

کسی زمانہ میں ہمارے کالج اور گورو کول واقعی ہمارے لئے مفید تھے۔ مگر اب وہی وبال جان ہو رہے ہیں۔ اگرچہ ان کے سنچالک بھی ان کے غیر مفید ہونے کے قائل ہیں۔ مگر پھر بھی یہ انسٹی ٹیوشنیں سماج کے گلے کا ہار بنے ہوئے ہیں۔ لیکن بلاشبہ اگر ہمارے لیڈران اپنے پر منحصر رہے تو اس سماج کو ضرور لے ڈوبیں گے!

ہمیں باوجود دلی عقیدت کے سوامی سوتنتر انند جی کے آئیندہ پروگرام کا کچھ علم نہیں۔ مگر عنوان سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کا ارادہ ایک ایسا مٹھ بنانے کا ہے۔ جہاں سے کیول ماتر وید کے پرچارک سنیاسی دنیا کے کونہ کونہ میں رشی کا سندیش پہنچا سکیں۔ امرتسر گورو کی نگری ہے۔ وہاں لوگوں میں شردھا اور دھرم پریم ہے۔ عام دکاندار وہاں اس قدر دان کرتے ہیں۔ کہ کوئی بھی بڑی سے بڑی تحریک کامیابی سے چلائی جا سکتی ہے۔ علاقہ کے لوگ زبردست اور جنگجو ہیں :-

آریہ سماج کو نصف صدی سے زیادہ عرصہ قائم ہوئے ہو چکا ہے۔ سوامی جی نے ورن آشرم دھرم کو پرچلت کرنے کے لئے ہی سنگٹھن تیار کیا تھا۔ اس وقت آریہ سماج میں بے شمار ودوان پنڈت اور سنیاسی موجود ہیں۔ بہت سارے منی لیس ہیں۔ جو کہ بان پرستھ اور سنیاسی ہونے کے ہر طرح سے قابل ہیں۔ اس پر آریہ سماج کے پرانے کارکنوں میں مہاشہ کرشن جی ایک مہارتھی ہیں۔ وہ اس قدر دور بین۔ معاملہ فہم اور تجربہ کار ہیں۔ کہ وہ کسی بھی اعلیٰ تحریک کو چلا سکتے ہیں۔ کاش وہ اب آریہ سماج کے لئے اپنی باقی ساری آیو ارپن کر کے شری سوامی جی کا ہاتھ بٹائیں :-

پنڈت بھیم ناتھ جی واقعی سچے براہمن ہیں۔ جن حالات میں آپ اس قدر سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ یہ ان کا ہی حصہ ہے۔ ان کا گرہست جیون ہر طرح سے تپ اور تیاگ کا جیون ہے۔ وہ خود بخود اپنے آپ کو اسی لائن پر لا رہے ہیں۔ سنیاس لینا ان کے لئے کوئی دوبھر کام نہیں۔ مگر اس کے لئے ابھی وقت باقی ہے۔ تاکہ وہ ساری خاندانی ذمہ داریوں کو پورا کر سکیں :-

ہمیں ذاتی طور پر علم ہے۔ کہ آریہ سماج کے اندر ۴۵ سال سے اوپر کی عمر والے بیشمار پنشنر افسر۔ پروفیسر۔ وکیل اور بیوپاری موجود ہیں۔ جو سماج کی سیوا کے ہر طرح سے یوگیہ ہیں۔ ان میں سے کئی سجن دنیاوی دھندوں سے فارغ البال ہو چکے ہیں۔ اور وہ محض سماج سیوا کے لئے اُتسک ہیں۔ کاش ہمارے لیڈران سوامی سوتنتر انند جی سے سہیوگ کریں :- اور اس سماج میں نیا جیون سنچار کریں :-

پردھان دیوان بدری داس جی سے ہمیں ذاتی طور پر تعارف نہیں۔ لیکن ان کی لیاقت مسلمہ ہے۔ ان کی شردھا اور بھگتی آپ کے سامنے ہے۔ جس لگن سے آپ لگاتار سبھا کی سیوا کر رہے ہیں۔ وہ قابل تعریف ہے۔ کاش آپ اپنے خزانوں پر لات مار کر رشی بھگت بن کر دکھائیں۔ اور دنیا آپ کے پیچھے چلے :-

آریہ سماج کے اندر اس وقت بھی بے شمار صادق کارکن موجود ہیں۔ جو اپنا سروسو آریہ سماج کے ارپن کرنے کو ہر وقت تیار ہیں۔ بہت ایک پرم بھگت پنشنر انجینئر۔ دوسرے ڈاکٹر اور کئی وکلا و دیگر مہا نوبھاو کر بہت جیون کو ترک کر کے آریہ سماج کی آجیون سیوا کرنے کے لئے ہر طرح سے یوگیہ ہیں۔ مگر بعض لیڈروں کی بے اعتنائی کے باعث ان کو کام کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ اگر کسی موزوں جگہ پر بان پرستھ آشرم ہو۔ تو کچھ عرصہ وہاں رہ کر تیاری کے بعد وہ لوگ ہر طرح سے سماج سیوا کرنے کی کوشش کریں۔ اور ان میں سے یوگیہ آدمی مناسب تیاری کے بعد سنیاس آشرم میں پرویش کر کے اس سماج کے مستقبل کو اجول کریں۔ اور سارے وشو میں رشی دیانند کی پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا کو لہرانے میں ضرور سپھل ہوں :-

(اوم شم)

"پرکاش" میں
اشتہار دیکر لابھ اٹھایئے!

ضرورت ہے - نوجوان کہ آپ شادی سے پہلے ...
CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دیو سماج ہے یا پھکڑ بازی اور دروغ بافی کا کارخانہ؟

(از شری رائے صاحب جھانگی رام جی ریٹائرڈ منصف)

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جب کوئی شخص بحث میں ہار جاتا ہے تو وہ اصول کو چھوڑ کر گالی گلوچ اور ذاتیات پر اتر آتا ہے بعینہٖ اس وقت یہی حالت دیو سماجیوں کی ہے میں نے "پرکاش" کے کالموں میں ان پر اعتراضات کئے تھے۔ کہ ان کے گورو جو دنیا میں سنتیہ کے نام نہاد "علمبردار" ہونے کے دعویدار تھے۔ کیا مندرجہ ذیل تعلیم نہیں دے گئے؟

۱۔ ایک بیوی کے جیتے جی دوسری بیوی کرنے کی اجازت۔

۲۔ بے زبان اور کمزور حیوانوں کو مروا کر ان کا گوشت کھانا۔

میرے ان اعتراضات کا ان سے کوئی جواب بن نہ آیا۔ بلکہ وہ اُلٹا اصول کو چھوڑ کر ذاتیات پر اُتر آئے۔ اور مجھے اپنے دربار سے فحش سے فحش اور گندی سے گندی گالیاں دینے میں بھی تامل نہیں کیا۔ میں نے جب ان پر اعتراضات کئے تھے۔ تو مجھے یہ توقع تھی ہی کہ وہ ایسا کریں گے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ اس فن میں طاق ہیں۔ ان کے گورو ہمیشہ اپنے مخالفین کے ساتھ اس طریقہ کار پر کاربند رہے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے اپنی پرانی روایات سے انحراف کرنا ناممکن ہے۔ اپنے سہ ورقی اخبار کو محض اسی چیز کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ اور اِدھر اُدھر کے سوالات لے کر اصل معاملہ کو چھونے کی بھی کوشش نہیں کی۔

ان مضامین کا راقم کون ہے؟

دیو سماجیوں کے سہ ورقی اخبار کا نام "ستیہ دیو سمواد" ہے۔ جسے وہ اپنا "آرگن" سمجھتے ہیں۔ اور اس کے مینیجر ایڈیٹر کوئی دھرم پال جی ہیں۔ ان کو اخبار نویسی کی کس قدر مہارت حاصل ہے؟ ہمیں اس کا علم نہیں۔ بہرحال وہ ایڈیٹر ضرور ہیں۔ لیکن جب کوئی بحث چھڑ جاتی ہے۔ تو دیو سماج کے پہلے کرمچاری سردار امر سنگھ میدان میں آ کودتے ہیں۔ وہ خود اپنا نام ظاہر نہیں کرتے۔ بلکہ وہ دوسروں کے کندھوں پر بندوق چلایا کرتے ہیں۔ اس وقت بھی حضرت ... سے رہے ہیں۔ اور اصلی سوال کو ... کے مردے اکھیڑ رہے ہیں۔ آپ نے یہ ... نہیں کہ یہی مردے خود دیو سماج کی اخلاقی ... کا موجب ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج دیو سماجیوں کو کوئی منہ لگانے کو تیار نہیں ... دیو سماج سردار امر سنگھ جیسے اشخاص ... ہے۔ اس وقت ہندو سماج میں اور بھی ... کی صورت لبھیاں ہیں۔ ... ایک ادھر سے ... سماج کے ... بھی ...

لیکن دیو سماجیوں کو یہ ہیئت مجموعی حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ اگرچہ تلخ صداقت ہے۔ لیکن کیا کوئی دیو سماجی اس سے انکار کر سکتا ہے؟

سردار امر سنگھ کون ہے؟

اس وقت دیو سماج کی باگ ڈور اسی سردار امر سنگھ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ تو کون ہیں؟ اس سے ناظرین پرکاش کو تعارف کرانا ضروری ہے۔ آپ شروع سے دیو سماج میں کام کر رہے ہیں۔ اور کرمچاری ہونے کا جامہ پہنے ہوئے ہیں۔ آپ ہمیشہ دیو سماج کے ٹکڑوں پر ہی پلتے رہے۔ ان کے متعلق اس قدر کہہ دینا کافی ہوگا کہ ان کی دھرم پتنی نے خودکشی کی۔ ایک ہندو دیوی کن حالات میں خودکشی کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ اس کے متعلق تفاصیل میں جانے کی ضرورت نہیں یہ پرانے قصے ہیں۔ سوال اس وقت ذاتیات کا نہیں۔ بلکہ اصول کا ہے۔ میں نے انہیں چیلنج کیا تھا۔ کہ ان کے گورو نے ایک بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کرنے کی اجازت دی ہے۔

ثبوت

میں نے اس کے ثبوت میں اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ ان کے ہندی اخبار "سیوک" بابت ماہ پھاگن سمت ۱۹۸۱ بکرمی کا مندرجہ ذیل اقتباس دیا تھا:-

"دیو سماج کے ایسے ممبر کو جو ایک بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کر چکا ہو۔ دیو سماج پر لینکر کی اور سے ایسے جو جو اور آدیشک ڈنڈ دئے جائیں انہیں پورا کرنے کے سوائے اس کی حیثیت کے انوسار اسے جرمانہ کا جو ڈنڈ دیا جائے۔ جو کم سے کم سو روپیہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار روپیہ ہوگا۔ وہ بھی وہ ادا کر کے دیو سماج کا ممبر رہنے کی کھلی اجازت ان کے گورو کی طرف سے دیدی گئی ہے۔"

میرا دوسرا اعتراض ان پر گوشت خوری کے متعلق تھا۔ ان کے اردو اخبار "جیون تت" ۸ فروری ۱۹۱۴ء میں اعلانیہ طور پر "بھگوان دیو آتما" کا اقبال موجود ہے۔ کہ وہ گوشت اور انڈوں کا استعمال کرتے رہے ہیں لیکن ... وہ خود ...

ہے۔ کہ وہ گوشت اور انڈے ذائقہ کے طور پر نہیں۔ بلکہ دوا کے طور پر استعمال کرتے رہے ہے بہرحال انہوں نے گوشت اور انڈوں کا استعمال کیا۔

تو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اعتراضات سیدھے سادے تھے۔ اگر کوئی جواب نہ تھا۔ تو خاموشی اختیار کر لیتے۔ لیکن ان کے ہاں جھوٹ سازی اور دروغ بافی کا جو کارخانہ جاری ہے۔ اس کو کس طرح بند کر دیتے۔ میرے الزامات کی اس طرح پر تردید کی گئی ہے:-

"رائے صاحب دیو سماجیوں پر یہ قطعی جھوٹا الزام لگانے کی جرات کرتے ہیں۔ کہ پرم پوجنیہ بھگوان دیو آتما ایک بیوی کے جیتے جی دوسری بیوی کرنے کی اجازت یا شکشا دے گئے ہیں۔ ...... ہم پورے زور سے رائے صاحب کے اس اعتراض کی تردید کرتے ہیں۔"

لیکن آگے چل کر خود ہی اس مضمون میں مندرجہ بالا بیان کی تردید کر گئے ہیں۔ (تو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا) فرماتے ہیں:-

"دیو سماج ایک بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کو بیشک پہلی ضروری ڈنڈ بھگتنے اور سادھن پورا کرنے کے بعد کسی جن کو بحال کر سکتی ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے کسی کو (Condemn) نہیں کرتی۔ سوائے اس کے کہ خود ہی کوئی جن ضروری ڈنڈ لے کر اور سادھن کر کے بہتری حاصل کرنا نہ چاہے۔"

دیو سماجی خود یہ متضاد تحریریں پڑھتے ہوں گے۔ تو امر سنگھ کی کم لیاقتی کا ماتم ہی کرتے ہوں گے۔ جس شخص کو یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ خود کیا لکھ رہا ہے۔ وہ اس وقت دیو سماج کی لاکھوں روپیہ کی جائداد پر قابض ہے۔ اگر ایک جگہ پر یہ متضاد بیانات ہوتے۔ تو قابل معافی تھے۔ لیکن آگے چل کر خود ہی ناصح بن کر اس طرح پر نیشنلسٹ سپرٹ کا اظہار کرتے ہیں:-

"پھر کسی جن کو اپنی کسی کمزوری کے باعث کسی غلطی کا مرتکب ہونے پر (Condemn) کئے ... "

کر دینا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ بلکہ کیا بڑھتی ہوئی تہذیب اور کیا اخلاقی کے اعلیٰ اصولوں کے مطابق اسے اپنی بہتری کا موقع دینا ہی مناسب ہے۔ اب تہذیب کے زمانہ میں پچھلے زمانہ کی وحشیانہ سزاؤں کا طریق نہیں رہا۔ ہاں اب تو بعض مہذب گورنمنٹیں اس بات پر آ گئی ہیں کہ کسی قاتل کو بھی پھانسی کی سزا نہ دی جائے۔ سزا کا اصول ریفارم کے لانے کے لئے ہے۔ نہ کہ اسے تباہ کر دینے کے لئے۔"

اب اگر ایک فقرہ میں لکھ دیا جاتا۔ کہ ہمارے ہاں ایک بیوی کے جیتے جی دوسری عورت سے شادی کرنے کی اجازت ہے۔ تو اس "اگر مگر" کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن جو شخص ہمیشہ مکارانہ اور عیارانہ چالیں چلنے کا عادی ہو۔ وہ ناک کو سیدھا ہاتھ نہیں لگائے گا۔ حقیقت حقیقت ہے۔ ہر مکار شخص کو اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔

سیٹھ نانوں مل کا معاملہ

میں نے اپنے اسی مضمون میں لکھا تھا کہ سیٹھ نانوں مل کو دوسری شادی کرنے کے بعد سماج کی ممبری میں بحال کر دیا گیا۔ اب اس کی اس طرح پر تردید کرتے ہیں:-

"ان کے (سیٹھ نانوں مل کے) اچاریہ ڈنڈ انہیں ضرور دئے گئے تھے۔ لیکن چونکہ وہ ایسے کڑے ڈنڈ تھے۔ کہ جن کا پورا کرنا نہایت مشکل تھا۔ اس لئے وہ انہیں پورا نہ کر سکنے کے باعث دیو سماج کی ممبری میں بحال نہیں ہو سکے۔"

اب یہ کڑے ڈنڈ کیا تھے؟ ان کی حقیقت سیٹھ صاحب کے اپنے ہی الفاظ میں سن لیجئے:-

"ستیہ دیو سمواد" میں دیا ہوا یہ بیان بالکل درست ہے۔ کہ مجھے پانسو روپیہ جرمانہ دینے کے علاوہ اپنی اس بہت ہی ناواجب اور ناپسندیدہ بیج گتی کی بابت بار بار جنتی کر کے اور کے سمبندھ میں لیے لٹریچر پرکاش دیشک الگ الگ قائم ہے ۱۲ ٹریکٹوں کے لکھنے وغیرہ کے سمبندھ میں جو آدیشک ڈنڈ اور سادھن بھی دئے گئے تھے۔ وہ مجھ سے نہ ہو سکے۔"

ناظرین یہ سمجھ لیں کہ سیٹھ صاحب کے لئے پانسو روپیہ ادا کرنا مشکل نہ تھا۔ کیونکہ اسی کثیر ہی وہ خود ہی لکھتے ہیں کہ ... "میرے لئے پانسو روپیہ دینا ..."

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہی آسان تھا۔ اور میں چاہتا تھا۔ کہ وہ پانصد روپیہ ادا کرکے ہی پھر بحال ہو جاوُیں"؛

اب "گرٹے ونڈ" ۱۲ چیٹھیاں ہی رہ گئیں۔ اسے عام الفاظ میں کہتے ہیں۔ کہ "کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا"۔ اسی چیٹھی میں جس کے اقتباسات اوپر دئے گئے ہیں۔ مجھ پر بھی بزوں کی بوچھاڑ سی کی گئی ہے۔ لیکن میں انہیں قابلِ معافی سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ چیٹھی ان کی طرف سے ضرور ہے لیکن اُنہوں نے لکھی نہیں۔ سیٹھ صاحب سندھی ہیں۔ اردو مضامین انکی کے لئے لکھنا مشکل ہے۔ مجھے خوشی ہوگی۔ اگر مجھے یہ معلوم ہوگیا۔ کہ سیٹھ صاحب اس قدر اردو سیکھ گئے ہیں۔ کہ وہ اس طرح کی چیٹھیاں لکھ گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس طرح کی چیٹھیاں سردار امرسنگھ جنہیں بھائی امرسنگھ بھی کہا جاتا ہے لکھتے ہیں۔ اسی ضمن میں انہوں نے میری بھی ایک چیٹھی چھاپی ہے۔ جو میری طرف سے ضرور ہے۔ لیکن اصل راقم بھائی جی ہی ہیں۔ چونکہ بھائی جی کی چیٹھی میں خامیاں تھیں۔ اس لئے مجھے اس میں کانٹ چھانٹ کرنی پڑی تھی اس سے یہ حقیقت نرم آشکارا ہوگئی ہے۔ کہ بھائی جی کس قماش کے آدمی ہیں۔ ہم یہ مان لیتے ہیں۔ کہ سیٹھ صاحب دیوسماج کے جال میں نہیں پھنسے۔ چونکہ جو شخص میرے برخلاف لمبی چوڑی چیٹھی لکھ سکتا ہے۔ وہ کیا ۱۲ چیٹھیاں نہیں لکھ سکتا؟ ممکن ہے سیٹھ صاحب اس طرح کی چیٹھیاں نہ ہی لکھنا چاہتے ہوں۔ چونکہ یہ حقیقت ہے۔ کہ دیوسماجی صاحبان کے معبود اور ان کے کرمچاری صاحبان نے اپنے پیروؤں سے (Self Confession) کی چیٹھیاں لکھوانے کا ایک ڈھکوسلہ کھڑا کر رکھا ہے۔ جس سے ان کو ہمیشہ کے لئے غلام بنا لئے رکھنا مقصود ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص کبھی دیوسماج سے بغاوت کرے۔ تو وہ ایسی چیٹھیوں کو چھاپ کر اسے بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتا؛

معاملہ چاہے کچھ ہی ہو۔ اور سیٹھ نانوں مل جی دیوسماج کے جال میں پھنسے ہوں یا نہیں سوال یہ ہے کہ اس سے میرا یہ اعتراض کہ دیوسماجی بھگوان ایک بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کرنے کی اجازت دے گئے ہیں کس طرح ردّ ہو جاتا ہے؟

گوشت خوری کا معاملہ :۔

افسوس ہے کہ جب دیوگرو صاحب کا اپنا اقبال گوشت اور انڈوں کے استعمال کی بابت موجود ہے۔ تو پھر اس میں بھائی امرسنگھ صاحب کو چون وچرا کرنے کی کیا گنجائش

باقی رہ جاتی ہے۔ اور اس سے کیا ان کے معبود کے نہایت گناہ آلودہ اور پاپ مولک گوشت خوری کے فعل میں کوئی کمی واقعہ ہو جائے گی؟

اپنے معبود کے وکیل بن کر آپ لکھتے ہیں۔ کہ :۔

"بھگوان دیوآتما اپنی پیدائش سے ویشنو تھے اور ہمیشہ گوشت خوری کے مخالف رہے ہیں اور ان کی ساری زندگی میں چالیس برس پہلے کے زمانہ کی یہ صرف ایک بات ہے (یہ الفاظ جلی میں نے کردئے ہیں) کہ جس وقت وہ اپنے اس وقت کے خیال کے مطابق کسی سخت بیماری کی حالت میں ڈاکٹر کے مشورہ پر گوشت یا انڈوں کے استعمال کا کوئی ہرج نہیں سمجھتے تھے۔ (کیا بھائی امرسنگھ جی نے بھی کبھی اس زمانہ میں ہرج نہ سمجھ کر گوشت اور انڈوں کا استعمال کیا تھا؟) اور اسی لئے اس وقت دیوسماج کی ممبری کی شرائط میں بھی ایسی لاچاری کی صورت میں مستثنےٰ تھی"

"مدعی سست گواہ چست" کے مصداق بھائی امرسنگھ صاحب کی اس وکالت کی داد دینی چاہئے کہ کس طرح وہ اپنے معبود کے عیب پر پردہ پوشی کرنے کے لئے عیارانہ چالوں سے کام لے رہے ہیں؛

اوّل۔ ایک طرف ان کا یہ لکھنا کہ "ان کے معبود ہمیشہ گوشت خوری کے مخالف رہے ہیں"۔ (لفظ ہمیشہ کی طرف میں ناظرین کی خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں) دوسری طرف یہ کہنا کہ "وہ اپنے اس وقت کے خیال کے مطابق کسی سخت بیماری کی حالت میں ڈاکٹر کے مشورہ پر گوشت یا انڈوں کے استعمال میں کوئی ہرج (یہ لفظ میں نے جلی کیا ہے) نہ سمجھتے تھے"۔ بھائی امرسنگھ صاحب کی چالاکی کو واضح طور پر ظاہر کر رہے ہیں۔ اور زبانِ حال سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ ایسے چالاکوں سے خدا کی پناہ۔ کیا بھگوان دیوآتما کی آتما پرلوک میں بھائی امرسنگھ جی کی اس قسم کی دروغ بیانی کو معلوم کرکے تڑپتی نہیں ہوگی؟

دوم۔ ان کا یہ لکھنا قطعی گمراہ کن ہے کہ ان کی (دیوآتما کی) ساری زندگی میں چالیس برس پہلے کے زمانہ کی یہ صرف ایک بات ہے۔ حالانکہ سچ یہ ہے۔ کہ وہ گوشت اور انڈوں کے استعمال سے بہت عرصہ پہلے کا ڈیورا ٹیل کا طاقت کے لئے کھلے طور پر استعمال کرتے رہتے تھے۔ کیا کاڈیورا ٹیل حاصل کرنے میں بے زبان اور کمزور مچھلیوں کی ہتیا نہیں ہوتی؟

سوم۔ کیا نیچر کے اٹل نیم موم کی ناک کی طرح ہیں کہ دیوسماجی صاحبان کے معبود جدھر انہیں موڑنا چاہیں۔ اُدھر مڑ جاتے ہیں۔ یعنی آج اگر وہ اپنی یا اپنے پیروؤں کی ضرورت میں کسی پاپ کرم کے کرنے میں کوئی ہرج نہ سمجھیں۔ تو وہ پاپ نہیں رہتا۔ اور کل کو وہی پاپ ہو جاتا ہے۔ کیا دیوجیوتی کی الوکھی لیلا یہی ہے؟

چہارم۔ کیا اسی پاپ کرم سے شُدھی حاصل کرنے کے لئے انہوں نے کسی قسم کا کوئی ہاتی پرایشودھ کا سادھن کیا تھا۔ کیا اس کا کوئی تحریری ثبوت ان کے وکیل بھائی امرسنگھ صاحب ہم پہنچا سکتے ہیں؟ جس بکری کا دودھ بچپن میں پیا تھا۔ اسے تو اکثر یاد کرکے وہ سبھاؤں میں رو پڑا کرتے تھے۔ لیکن کیا کبھی ان بے زبان اور کمزور جانوروں کو کہ جن کا خون کراکے انکے گوشت کا استعمال کرتے رہے۔ یاد تک بھی کیا۔ اور روئے؟ یا یہ پاپ کرم ہضم ہی کر گئے؟

بھائی امرسنگھ صاحب نے اپنے معبود کے بچاؤ میں میری ایک پرانی چیٹھی "ماسٹر صاحب کے اپنے ہی بیان کی تردید میں ان کی ایک زوردار چیٹھی" کی سُرخی دے کر چھاپی ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ میں نے گوشت کھایا تھا۔ جس کا اظہار میری اس چیٹھی میں موجود ہے۔ جس کے لئے مجھے دیوسماج کے دربار سے ڈنڈ دئے گئے تھے۔ جو میں نے بھگتے۔ لیکن یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ اس سے ان کے معبود کی گوشت خوری کے متعلق میری اس چیٹھی سے تردید کس طرح ہو جاتی ہے؟ اور بغیر کسی قسم کا ڈنڈ بھگتنے کے ان کا پاپ دیوسماج معاف کس طرح کر دیتا ہے؟

چونکہ میں نے اُن کے گورو کی نادر شکشا اور ان کی گوشت خوری کی حقیقت کی قلعی کھولی ہے۔ اس لئے اب دیوسماجی صاحبان کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی ہے؛

میرے ایک پرانے واقفکار کا مضمون :۔

میرے خلاف میرے ایک پرانے واقفکار کی چیٹھی چھاپی گئی ہے۔ نہ معلوم میرے اس پرانے واقفکار کو نام دینے میں کیوں جھجک ہے۔ میں اُنہیں یقین دلاتا ہوں کہ میرے اگر ان پر کوئی احسانات ہوں گے۔ تو میں ان کا ذکر نہیں کروں گا۔ میرا خیال ہے۔ کہ یہ میرے پرانے دوست اغلباً سردار لشن سنگھ جی بھوٹانی ہیں۔ اس مضمون کے راقم خواہ سردار لشن سنگھ جی ہوں یا کوئی اور۔ مجھے اس سے

غرض نہیں۔ وہ مضمون لغویات کا پلندہ ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جس کی میں جواب دینے کی ضرورت سمجھوں؛

میرے دان کا معاملہ :۔

دیوسماجی اخبار کو مجھ سے شکایت ہے۔ اگرچہ یہ شکایت پہلے پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ اس بحث کے دوران میں ہی پیدا ہوگئی ہے۔ کہ میں نے ۵۵۰/- روپیہ دان دینے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن وہ خود ہی لکھتے ہیں۔ کہ یہ رقم میں نے ایک دوسرے صاحب کو منوا دی تھی۔ جو کہ (Business) میں میرا شریک کار تھا۔ پھر لطف یہ ہے۔ کہ اس ۵۵۰/- روپیہ کی رسید انہی کے اخبار "دی آتمک اُنتی اور جیون" مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۲۵ء میں موجود ہے؛

سچ ہی کہتے ہیں۔ "دروغ گو را حافظہ نباشد"۔ اس رسید کی موجودگی میں میری ذمہ داری کس طرح باقی رہ جاتی ہے؟ اگر کوئی ذمہ داری ہے۔ تو وہ عدالت میں چارہ جوئی کیوں نہیں کرتے ؎

بازارِ حسن میں چل یوسف کا سامنا کر
کھوٹے کھرے کا سودا کھل جائیگا چلن میں

دیوسماجی یہ دیکھ لیں کہ ان کو کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں (باقی)

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی
ادویات
سدھا سندھ مشہور
کف کھانسی ہیضہ دمہ شول سنگرہنی۔ اتیسار وغیرہ کی خوش ذائقہ خوشبودار دوا قیمت ۸/
درد ونچ کیسری
دادکی سب سے اچھی دوا قیمت ۴/
بال سدھا
دبلے اور کمزور بچوں کو طاقتور بنانے والی دوا قیمت ۱۲/
سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں
سکھ سنچارک کمپنی متھرا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورو وایور مندر دکھشن میں دلت ہندوؤں کا داخلہ

سدھارکوں کے خلاف استغاثہ دائر ہو گیا

تین ورش پہلے دکھشن بھارت میں گورو وایور مندر میں دلتوں کے پرویش ادھیکار کے لیے ستیہ گرہ وو مہاتما سبھوی شری کیلپن نے آمرن انشن کے روپ میں ستیہ گرہ کیا تھا۔ شری کیلپن کے اس آمرن اپواس کے نتیجہ سے دکھشنی بھارت میں ایک دھرم پرکار کی ہلچل اور جاگرتی کا سوترپات ہو گیا تھا۔ ستھان ستھان پر دلتوں سے سہانوبھوتی رکھنے والے بھارتیہ اُٹھ کھڑے ہوئے اس اندولن کے مُشتبہ پرینام کی پرتیکشا کر رہے تھے۔

دیش کا ہر حصہ جاگرت ہو چکا تھا۔ ایسا دکھائی دیتا تھا کہ صدیوں سے اپمان، تِرسکرت اور لانچھت کوٹی کوٹی انسان اپنے مانو ادھیکاروں کو پراپت کرنے میں سمرتھ ہو جائیں گے۔ انتر کے اس انیاچار سے پیڑت اور ترسکرت مانو کی گرشن کے اور بانی ہونے لگے تھی۔ وہ دلت کہے جا کر مندر کے پرویش ادھیکار سے ونچت ہیں جب کہ انکل وشنو میں سمتا بھراتری تو اور سمان ادھیکار کی لہر چل رہی ہے تب صدیوں سے دلت کہے جانے والے اور مانے جانے والوں میں بھی کچھ جاگرتی ہوئی۔ ان کے ہردیہ میں بھی اپنے اوپر ہونے والے اتیاچاروں کے پرتی گھرنا اُتپن ہونے لگی۔ پرارمبھ میں انہوں نے عیسائی دھرم

سے اس منتر بھید بھاؤ کو دور کر دینے کی پرارتھنا کی۔ پرنتو اپنی پرارتھناؤں کو وِپھل ہوتے دیکھ کر ان کے ہردیہ میں بھاری چوٹ پہنچی۔ ان کے من میں یہ دھارنا دھرو ہو گئی کہ ہندوؤں کے ساتھ رہتے ہوئے مانویہ ادھیکار پراپت کرنا ان کا ساریہ ہی نہیں اسمبھو ہے۔ اتیو انہوں نے اپنے اُدھار کا سب سے سرل مارگ دھرم پریورتن ہی سمجھا۔ اس دھرم پریورتن کی آندھی میں ہندو جاتی کے انگ بڑی تیزی سے کٹ کٹ کر گرنے لگے۔

دکھشنی بھارت کی اوستھا آج بڑی شوچنیہ ہو رہی ہے۔ لاکھوں کی سنکھیا میں وہاں ہندو اپنا دھرم پریورتن کر رہے ہیں۔ کچھ ہی دن پورو ٹراونکور کی رپورٹ میں یہ پڑھ کر ہمیں ہاردک دکھ ہوا تھا۔ کہ راجیہ میں جہاں مندروں کی سنکھیا میں ہزاروں کی کمی ہو رہی ہے۔ وہاں عیسائی چرچ اپنی سنت پرتی اُنتی کر رہے ہیں۔

ہندو آبادی

آج بھارت کے ہندوؤں کی کل سنکھیا ۲۳ کروڑ ہے۔ اس میں بھی ۷ کروڑ اچھوت ہی ہیں۔ اگر وہ اسی طرح ودھرمیوں کا دل موٹا کرتے رہیں گے۔ تو نکٹ بھوشیہ میں ہندوؤں کی سنکھیا ۱۶ کروڑ ہی رہ جائے گی۔ سنسار میں آج بہومت کا بول بالا ہے۔ یدی ہندوؤں کی مانسک دشا میں کوئی پریورتن نہیں ہوا۔ تو بھارت میں جو ان کا بہومت ہے۔ وہ نشٹ ہو جائے گا۔ اور اس سمے ان کی جو دُردشا ہو گی۔ اُسے سوچ کر ہی ہاردک ویدنا ہوتی ہے۔

اچھوت پن

ورتمان سمے میں سنکھیا بل کی اپیکشا نہیں کی جا سکتی۔ اسی سنکھیا بل کے کارن پنجاب۔ بنگال اور سندھ میں مسلمانوں کو شکشا اور سادھن سے پچھڑے ہونے پر بھی پریاپت ادھیکار ملے ہیں۔ اس لیے راج نیتک درشٹی سے بھی ہندوؤں کی سنکھیا میں اس طرح کی کمی اُچت نہیں کہی جا سکتی۔ سنکھیا بل کو ٹھیک رکھنے کے لیے بھی آوشیکتا اس بات کی ہے۔ کہ ہندو اپنا ہانی لابھ سوچ کر اس مانوتا کے کلنک اسپرشیتا کو اپنے سے دور کریں۔

شری کیلپن کا اپواس بھی گورو وایور مندر پرویش کے سمبندھ میں اسی لیے پرارمبھ ہوا تھا۔ کیلپن کی آتما اس اپمان انیاچار اور انیائے کو سہن نہ کر سکی۔ اور اس کے پرتی کار کا اپائے کیول آمرن انشن کے روپ میں دیکھا گورو وایور مندر کا پربھاو دکھشنی بھارت میں اسی طرح کا ہے۔ جس طرح کہ بنارس میں کاشی وشوناتھ کا۔

یدی کیلپن کا اپواس سمپورن ہو جاتا۔ اور اچھوتوں کے لیے گورو وایور کے مندر پرویش سمبندھی سوبدھائیں پراپت ہو جاتیں۔ تو اچھوت اچھوت پرتھا کی یہ وکٹ پرستھتی نہ رہتی۔ شری کیلپن کے پرانوں کی بازی لگ رہی تھی۔ اور سمبھاونا تھی۔ کہ اچھوتوں کے مندر پرویش کے سمبندھ میں جنتا میں ایک مت ہو جاتا۔ اتنے ہی میں کچھ گھٹنائیں ایسی گھٹت ہوئیں۔ کہ وِوش ہو کر شری کیلپن کو اپنے آمرن اپواس کے برت کو استھگت کر دینا پڑا۔ کیونکہ لوک مت میں اس سمے کچھ جاگرتی ہو گئی تھی۔ اب ہائیکورٹ کے حکم سے کچھ وشیش ستھانوں تک پرویش کا کسی سیما تک ادھیکار دے دیا گیا تھا۔ پرنتو آج وہاں کے کٹر پنتھیوں کے من میں پھر سنکیرنتا کا سماویش ہونے لگا ہے۔ جو تھوڑے سے ادھیکار دلتوں کو ملے ہوئے تھے۔ انہیں بھی پیچھے لوٹا لینے کا ان کا اُدیوگ ہو رہا ہے۔

مخالفانہ استغاثہ

۲۴ تاریخ کا سماچار ہے۔ کہ کالی کٹ کے زمورن راجا اور شری ایم۔ اے کرشن لمبودری پاد نے جو گھاٹ کے ڈسٹرکٹ منصف کی عدالت میں مسٹر کیلپن تتھا ۱۸ انیہ ویکتیوں کے وِرودھ مقدمہ دائر کیا ہے۔ جس میں درخواست کی ہے کہ ممانعتی حکم جاری کیے جائیں۔

۱۔ دلت لوگوں کو گورو وایور مندر کے سنیچی بھاگ کو بطور مارگ استعمال کرنے کا حق نہیں ہے۔

۲۔ بھنن دل کے لوگوں کو ایکادشی کے دن مندر کے کسی حصہ کو استعمال کرنے کا حق نہیں ہے۔

۳۔ بھنن دل اور انیہ دلت لوگوں کو ایکادشی کے وارشک تیوہار پر سنیچی بھاگ کو بطور رسوئی ادھیکار استعمال کرنے کی ممانعت کر دی جائے۔

۴۔ ہائیکورٹ کے اس حکم کو منسوخ کر دیا جائے۔ جس کے دوارہ بھنن دل سمپردائے کے لوگوں کو سنیچی بھاگ بطور رسوئی خانہ اور سنیش بھاگ کو ایکادشی والے دن استعمال کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ مقدمہ دائر کرنے کے کارن جون سنہ ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے تھے۔ جبکہ ہائیکورٹ نے آگیا حکم جاری کیا تھا۔ اور اگست سنہ ۱۹۳۲ء میں جبکہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ پال گھاٹ نے ہائیکورٹ کا حکم لاگو کیا تھا۔

اُدھر کی درخواست ابھی منصف کے یہاں دائر ہی کی گئی ہے۔ اس لیے ہم اس پر اپنے وچار پرگٹ کرنا نہیں چاہتے۔ ہم تو ہندوؤں کے شبھ چنتکوں سے یہی نویدن کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ہندو جاتی کے اس جیون مرن کے پرشن پر سنجیدگی اور وچار پورنتا سے کام لیں۔ ان کے پرینتن اس دشا میں اس پرکار کے ہونے چاہئیں

ورکی ضرورت

ہمیں ایک کھتری سیٹھ کی سولہ سالہ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج میں ہوشیار کنیا کے لیے ایک سدا چاری بلا لحاظ ذات پات اور باروزگار ور کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۲۰ اور ۲۵ برس کے درمیان ہو۔ جن کے خواہش مند اصحاب خط و کتابت کرنے کی تکلیف گوارا کریں۔ اضلاع ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخان اور ریاست بہاولپور کے باشندوں کو ترجیح دی جائیگی۔

المشتہر:۔ مدار کا ناتھ اینڈ سنز مینیجرز بازار بھابھڑاں۔ بہاولپور

ضرورت ہے

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لیے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں، سکولوں، پاٹھ شالاؤں کے لیے منیجروں اور ادھیاپکاؤں وغیرہ کی ضرورت کے اشتہارات کے لیے "پرکاش" کو بھیجیے

مینیجر

ضروری نویدن

جن خریداروں کو ۷ جولائی کے پرچہ میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی گئی ہیں۔ ان کی خدمت میں مزید عرض ہے۔ کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۸ جولائی سے پہلے دفتر پرکاش میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں۔ ورنہ ۱۹ جولائی کو پرچہ بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائے گا۔ اگر منظور نہ ہو تو انہیں وی۔ پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑے گا۔ جو صاحب کسی وجہ سے وی۔ پی نہ منگوانا چاہیں۔ وہ ۱۸ جولائی تک ضرور دفتر میں اطلاع پہنچا دیں۔ تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ اک نہ ہونا پڑے۔ بعض صاحب کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی۔ پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے۔ موصول ہوتا ہے۔ جس سے دفتر کا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ اس خرچ سے بچنے کے لیے پھر تاکیداً عرض کی جاتی ہے۔ کہ چندہ بہر صورت ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء تک دفتر "پرکاش" میں پہنچا دیں۔

(مینیجر)

آوشیکتا

اس سنستھا کے لیے ایک یوگیہ نو بھوی کاریہ کشل وانپرستھ آریہ پنڈت کی ضرورت ہے۔ جو کہ پنجاب یونیورسٹی کی شاستری تک سب مضامین کو سپھلتا سے پڑھا سکے۔ بہرتی ویاکرن کا کٹر انویائی ہونا نہایت ضروری ہے۔ پتر ویوہار کے لیے ۱۱۳ (سوا آنہ) کا ٹکٹ بھیجنا چاہیے۔

مکھیا دھشٹاتا آریہ مہاودیالیہ

کرتھل۔ ضلع میرٹھ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شری آچاریہ سوتنترانند کا سبق آموز جیون

(از قلم دھرم دت جی سدھانت بھوشن دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

میں جب داخل ہونے کے لیے دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور میں آیا۔ اس سمے شری پوجیہ سوامی سوتنترانند جی مہاراج کے پہلے پہل درشن ہوئے۔ اُن میں ایک ایسا جادو تھا۔ جو مجھے دیکھنے کے ساتھ ہی اپنی اور کھینچ رہا تھا۔ اس سمے میرے دل میں شردھا کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ میرا سر خود بخود ایک غیبی طاقت سے اُن کے چرنوں میں جھک گیا +

یہی پہلے سنیاسی کے پہلے درشن تھے۔ جنہوں نے مجھے اپنا شیدائی بنا لیا۔ میں پہلے اُداس تھا۔ لیکن میں اُن کے ڈیڑھ ماہ کے پریم بھرے ویوہار سے اپنے گھر کو بھی بھول گیا۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ میں شری آچاریہ جی کے چرنوں میں اپنے گھر سے بھی اچھی طرح سے رہتا ہوں۔ میں ہی کیا۔ یہاں سب ودیارتھی یہی محسوس کرتے تھے۔ کہ شری آچاریہ جی میرے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ حالانکہ اُن کے لیے سب شِشیہ برابر تھے۔

مجھے یہاں رہتے پانچ سال ہو گئے ہیں۔ لیکن آج تک کسی کے مُنہ سے یہ سُننے میں نہیں آیا۔ کہ شری سوامی جی کبھی میرے ساتھ بے رُخی سے پیش آئے ہوں۔ جس کو دیکھو۔ وہی خوش نظر آتا تھا۔

کوئی ودیارتھی بیمار ہو جاتا۔ تو آپ دن میں دو تین بار اسے دیکھنے آتے۔ اور بیمار کو تسلّی دیتے۔ جس سے بیمار کا دل خوش ہو جاتا۔ اور وہ بہت جلد تندرست ہو جاتا۔ شری سوامی جی نے بہت سے لڑکوں کے پیار کے نام رکھے ہوئے تھے۔ کسی کا گجراتی بابو۔ کسی کا بھگوان بابو وغیرہ اور میرا نام مندان بابو تھا۔ میرے لفافہ میں جب کبھی شری پتاجی بچت کے خیال سے سبھا کی چٹھیاں بھی رکھ دیا کرتے تھے۔ تو لفافہ ذرا بھاری ہو جاتا۔ سوامی جی مجھے لفافہ دیتے ہوئے جب خاص انداز سے کہتے تھے۔ "لے مندان بابو اِتنا ڈاک خانہ آ گیا"۔ تو اس وقت مجھے ایک خاص آنند کا انوبھو ہوتا تھا۔ جس کا بیان کرنا میرے قلم کی طاقت سے باہر ہے۔ مجھے جب کبھی آپ پورے نام سے بلاتے تو میں سمجھتا تھا۔ کہ شاید مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے +

آچاریہ جی ودیالیہ کو سُندر اور آدرش بنانے کے لیے ہر سمے کوششوں میں لگے رہتے تھے یہ اُن کی ہی محنت کا نتیجہ ہے۔ کہ ایک مختصر بیج اس سمے عظیم مہاجن کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اس وقت یہ چمن قسم قسم کے پھولوں سے لدا ہوا ہے۔ اور مہک رہا ہے۔ اور شری آچاریہ جی کا مینارِ شہرت بنا ہوا ہے جس وقت شری سوامی جی دیکھتے کہ ودیارتھی پڑھتے پڑھتے تھک گئے ہیں۔ تو سب کو بلا کر کہیں سے گلا تھینتولے منگا کر ڈلی صاف کرواتے۔ پودوں میں کھاد ڈلواتے۔ کوئی درخت ٹیڑھا ہو گیا ہو۔ تو اسے ڈنڈا باندھ کر سیدھا کرواتے۔ یہ اُن کی اسی نندھی کا نتیجہ ہے۔ کہ آج ودیالیہ میں ہر جگہ ہی ہریاول دکھائی دیتی ہے۔ آپ کی اس محنت کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جتنے بھی ودیارتھی یہاں پڑھتے ہیں۔ وہ سب اپنا کام آپ کرتے ہیں +

آتے ہی پنجاب مرکزی اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور میں چلے جاتے۔ وہاں سے شام کو 6½ بجے یا 7 بجے آتے تھے۔ اگر کبھی پہلے بھی آ جاتے۔ تو پودوں کو ٹھیک کرنے میں لگ جاتے۔ یا کوئی ودیارتھی آ جاتا۔ تو اس سے بات چیت کرنے لگ جاتے۔ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی آپ کا سوادھیائے بہت زیادہ تھا۔ شری سوامی جی ہندی۔ اردو۔ عربی۔ فارسی اور سنسکرت وغیرہ کئی زبانوں میں ماہر تھے۔ اور وید۔ سمرتی۔ درشن (فلسفہ) پوران۔ قرآن۔ حدیث۔ طب یونانی اور آیورویدک وغیرہ سب علموں کے سمندر تھے +

ہم نے شری سوامی جی کو خالی بیٹھے ہوئے کبھی نہ دیکھا تھا۔ آپ کا پروگرام نِشچت تھا۔ صبح تین سے پونے چار تک اُپاسنا کرتے تھے۔ پھر شوچ سنان آدی سے فارغ ہو کر سیر کے لیے چلے جاتے تھے۔ سیر کر کے آتے۔ تو پڑھانے میں لگ جاتے۔ ساڑھے گیارہ بجے تک پڑھانے کے بعد بھوجن کر کے آدھا گھنٹہ آرام کرتے تھے۔ اور پھر ٹھیک ایک بجے دفتر میں چلے جاتے تھے۔ جہاں آپ دیر تک کارِ ادھشٹاتا کا کام کرتے تھے۔ وہاں سے

آپ دس سال ودیالیہ میں رہے۔ لیکن آپ نے ودیالیہ سے ایک پائی بھی خرچ نہ لیا۔ یہاں تک کہ آپ اپنے بھوجن کے لیے یا تو خود بھکشا مانگ لاتے۔ یا ودیالیہ کے ودیارتھی محلہ میں سے آپ کے لیے بھکشا مانگ لاتے تھے۔ مگر اس کے برعکس کوئی آپ کا بھگت بھیج دے گیا ہے۔ تو سب ودیارتھیوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ کوئی کپڑے دے گیا ہے تو جس کے پاس کپڑے نہیں ہیں۔ اسے دے دئے گئے ہیں۔ اس ڈھنگ سے رہتے ہوئے بھی آپ کو ودیالیہ کے ودیارتھیوں کا شوق

باندھ سکا۔ لیکن ودیارتھیوں کو (کیونکہ وہ سنیاسی نہ تھے) شری سوامی جی سے موہ تھا۔ ہر ایک یہی چاہتا تھا۔ کہ میں ہی شری آچاریہ جی کی سیوا کروں +

شری آچاریہ جی ان سب کاموں کو خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے ہوئے بھی ہر ہفتہ جلسوں پر جایا کرتے تھے۔ اسی ڈھنگ سے سنیچر وار ۸ جون کو شری سوامی جی صبح اُٹھے۔ سنتو پیے۔ اور اپنا پیالہ جھولے میں رکھ کر صبح ۱½ بجے ہی چل پڑے۔ ویسے تو سوامی جی حسبِ معمول جلسوں پر جایا کرتے تھے۔ لیکن پہلے پیالہ کبھی ساتھ نہ لے جاتے تھے۔ جب سنتو پینے کے بعد سوامی جی نے پیالہ بھی ساتھ لے لیا۔ اور اپنا جھولا سنبھالے چلے گئے۔ تو ہم چند ودیارتھی آپس میں بات چیت کرنے لگے۔ کہ سوامی جی نے ودیالیہ چھوڑ دیا ہے۔ لیکن ابھی تک یہ بات چند ودیارتھیوں تک محدود تھی۔ نہیں شک تو پہلے سے تھا کہ شری آچاریہ جی ودیالیہ چھوڑنے والے ہیں۔ لیکن ہماری آنکھیں اس نظارہ کو اتنی جلدی دیکھنے کو تیار نہ تھیں۔ ہمارے کان اس وقت اس بات کو سننے کے لیے ہرگز منتظر نہ تھے۔

جب سوموار ہوا۔ اور اس بات کی تصدیق ہو گئی۔ کہ سوامی جی نے ودیالیہ چھوڑ دیا ہے اور اب وہ واپس نہ آئیں گے۔ اُس سمے ہر ایک ودیارتھی اُداس نظر آتا تھا۔ جیسے کوئی بہت بڑی مصیبت آ پڑی ہو۔ منہ جھکائے سوچ رہے ہیں۔ شریمتی ہیں پاٹھ میں کمروں میں روتی کوئی نہ ہوئے غرضیکہ ہر ایک کام کرتے ہوئے ایک سونا پن محسوس ہوتا تھا۔ کسی کام میں دل نہ لگتا تھا۔ روٹی بھی کاٹنے کو دوڑتی تھی۔ یہاں تک کہ ہمارے مسو نے بھی اُس دن اسی سبب سے روٹی نہیں کھائی۔ پودے ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے زبانِ حال سے رو رہے ہوں۔ پھلواری نے اُس دن پھول نہ دئے۔ سب پودے یہی کہتے معلوم ہوتے تھے۔ کہ تم نے ہمارے مالک کو کہاں کر دیا؟ پتی پتی ہلتی ہوئی شری سوامی جی کے ہی گُن گان کر رہی تھی۔ اس وقت سب ودیارتھی یہی محسوس کرتے ہیں کہ اُن سے کچھ چھین سا لیا گیا ہے۔ دل بیٹھے جاتے ہیں۔ وہ ہمت نہیں رہی۔ وہ چستی نہیں رہی۔ اب تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے کسی دوسرے کے گھر میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہر ایک کام کرتے ہوئے آچاریہ جی کی ہی یاد آتی ہے۔ اور وہ ان کا پتر جیسا پریم سے دیر تک دل میں ایک ہیجان پیدا کرتا ہے

(باقی اگلے صفحہ پر)

"برہم رشی" راولپنڈی کا "دیانند سماج نمبر"

آریہ سماج راولپنڈی کا اظہارِ مذمت

آریہ سماج راولپنڈی (گورو کل سیکشن) صدر ان وحشیانہ اور اہانت آمیز حملوں کے خلاف پر زور پروٹسٹ کرتا ہے۔ جو کہ سناتن دھرم پرتی ندھی مہاسبھا (رجسٹرڈ راولپنڈی) کے اخبار "برہم رشی" کے ماہ جون ۱۹۳۵ء کے "دیانند سماج نمبر" میں آریہ سماج کے سنستھاپک رشی دیانند کی زندگی اور تعلیمات کے خلاف کئے گئے ہیں۔ تاکہ آریہ سماج کے دھرم کی توہین کی جائے۔ اور آریہ سماجیوں کے دھارمک جذبات کو زخمی کیا جائے۔ اور اس طرح ملک معظم کی رعایا کی مختلف جماعتوں کے درمیان دشمنی اور عداوت کے جذبات بھڑکائے جائیں۔ یہ آریہ سماج مزید براں پر ارتھنا کرتا ہے۔ کہ مذکورہ نمبر کو ضبط کیا جائے۔ اور مجرموں کے خلاف۔ بر دفعات ۱۵۳ الف اور ۲۹۵ الف تعزیراتِ ہند مقدمہ چلا کر ان کو کیفرِ کردار کو پہنچایا جائے :

(سنسار چند منتری آریہ سماج پُنا)

گوردوارہ شہید گنج کے متعلق مستند تاریخی حالات

(۱۶۲۰)

اندرون ریلوے سٹیشن سے جانب غرب اگر دہلی دروازہ کی طرف جائیں۔ تو چند سو قدم کے فاصلہ پر تول چند کا مشہور مندر راستہ میں آتا ہے۔ مندر مذکور سے ملحقہ مکانات اور دوکانات جہاں سے شروع ہوتی ہیں وہاں سے دہلی دروازہ کی طرف جانے کے لئے دو راستے پھٹتے ہیں۔ ایک جانب شمال تھانہ نولکھا کے سامنے سے گزرتا ہے۔ اور دوسرا لاریوں کے اڈہ کے سامنے سے جانب جنوب چلا جاتا ہے۔ اور یہ دونوں راستے آگے جا کر مل جاتے ہیں اور وہاں سے جو بازار شروع ہوتا ہے۔ اس کا نام لنڈا بازار ہے۔ سلطان کی مشہور سرائے بھی لنڈا بازار کے ایک طرف واقع ہے۔ لنڈا بازار محمد سلطان کی ملکیت تھا +

گوردوارہ شہید گنج :-

تول چند کے مندر کے ملحق بہت بڑی جائداد بصورت مسکن واقع ہے جو گوردوارہ شہید گنج کے قبضہ میں ہے۔ یہی وہ گوردوارہ ہے جس میں واقع ایک پرانی اور تاریخی مسجد کے متعلق ان دنوں مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان تنازعہ بپا ہے۔ بدقسمتی سے اس تنازعہ نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے کہ لاہور میں ہر لمحہ فساد کا اندیشہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

متنازعہ مسجد :-

مسجد عین اس جگہ واقع ہے۔ جہاں تول چند کے مندر کے گرد گھومنے والے دونوں بازاروں کا اتصال ہو کر دہلی دروازہ ہے۔ مسجد کی پشت لنڈا بازار کی طرف ہے۔ اور اس کے دروازے گوردوارہ کے صحن میں کھلتے ہیں۔ گوردوارہ میں داخل ہونے کے لئے دونوں بازاروں میں سے ایک ایک دروازہ کھلتا ہے۔ یہ دونوں دروازے بالکل معمولی حیثیت کے ہیں۔ صحن کے اندر جو مکانات ہیں۔ وہ بھی بہت خستہ حالت میں ہیں۔ ایک کوئی دو منزلہ عمارت کے ساتھ جو میر منو کے عہد میں بطور جیل خانہ استعمال ہوتی تھی۔ ایک ہال کمرہ ہے جس میں گورو گرنتھ صاحب کا پرکاش ہوتا ہے۔ ہال کمرہ کے سامنے ایک ہشت پہلو کنواں ہے جسے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے صاف کروایا تھا۔ جس کا پانی بہت ٹھنڈا اور شیریں ہے۔ کنوئیں کے ساتھ اور گوردوارہ کے مغربی دروازہ سے داخل ہوتے ہی ایک تھڑی سی سادھ ہے۔ علاوہ ازیں احاطہ میں ایک اور ہشت پہلو کنواں ہے۔ جو گوردوارہ کے موجودہ کارکنوں نے لکڑی کے تختوں سے بند کر رکھا ہے۔ گوردوارہ کے صحن میں ہی ایک مزار ہے۔ جس کے ساتھ کے سکھ گوردوارہ صاحب کو پرکاش ہوتا ہے۔ اس کی پشت کی طرف کے صحن میں ایک چھوٹا سا مزار ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ چوتھائی مرلہ زمین کے ایک مستطیل ٹکڑے میں واقع ہے۔ مزار اور اس کی دو تین فٹ اونچی چار دیواری ڈبل اینٹوں کی بنی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ "تحقیقات چشتی" میں لکھا ہے کہ میر منو جب گھوڑی سے گر کر مرا۔ تو اسے اسی شہید گنج کے احاطہ میں بجانب مشرق دفن کیا گیا۔ اس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ قبر کسی پیر یا بزرگ کی نہیں۔ بلکہ اغلباً میر منو کی ہے۔

مسجد کے انہدام کا سوال :-

سکھوں کا بیان ہے کہ مسجد کے انہدام کا سوال اس وجہ سے پیدا ہوا کہ اس کی عمارت کئی صدیوں کی پرانی ہونے کی وجہ سے کئی ایک جگہ سے شکستہ ہو چکی تھی۔ اور اس کے گرنے سے انسانی جانوں کے ضائع ہو جانے کا خطرہ تھا۔ اور وہ سکھوں کے کسی استعمال میں بھی نہ آتی تھی۔ اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ اسے مسمار کر دیا جائے۔ چنانچہ جب اسے گرانے کا کام شروع ہوا۔ اور ایک گنبد گرایا بھی جا چکا۔ تو بعض مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا۔ یہ بات بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچی۔ کہ لاہور کے مسلمانوں میں ایک قسم کا ہیجان سا پیدا ہو گیا۔ کئی ایک عظیم الشان جلسے بھی ہوئے۔ جن میں اس امر کا اظہار کیا گیا۔ کہ سکھوں کو مسجد کے گرانے سے روکا جائے۔ دوسری طرف سکھ اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ خواہ کچھ ہی ہو۔ وہ اس مسجد کو جسے حاصل کرنے میں انہوں نے بہت بڑی قربانیاں دی ہیں۔ نہ صرف مسلمانوں کے حوالے نہیں کریں گے۔ بلکہ جس طرح چاہیں گے اسے اپنے استعمال میں لائیں گے کیونکہ قانونی طور پر بھی وہ کم و بیش ڈیڑھ صدی سے اس پر قابض ہیں۔ اور کئی عدالتوں کے فیصلے بھی ان کے حق میں موجود ہیں +

سکھوں کا اجتماع :-

سکھوں کی دونوں پارٹیوں کے لیڈر ان دنوں لاہور میں ہیں۔ اور صورت حالات کو قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سکھ بہت بڑی تعداد میں گوردوارہ کے اندر جمع ہو رہے ہیں۔ افواہیں مشہور ہیں۔ کہ کئی ایک جتھے بیرون بجات سے روانہ ہو چکے ہیں۔

مذکورہ تے ان دنوں جو شہرت حاصل کر لی ہے۔ اور جس کے متعلق حالات دریافت کرنے کا ہر شخص خواہش مند ہے۔ اس کے متعلق آج سے قریباً ۷۰ سال پہلے کی لکھی ہوئی ایک تاریخی کتاب میں سے ناظرین کی واقفیت اور دلچسپی کے لئے چند اقتباسات دئے جاتے ہیں۔ کتاب مذکور کا نام "تحقیقات چشتی" ہے۔ جسے کسی غلام حضور صاحب نے تصنیف کیا۔ اور ۱۸۶۶ء میں چھپوایا۔ یہ کتاب پنجاب پبلک لائبریری میں موجود ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ :-

مسجد کا بانی عبداللہ خان خانساماں

تھا۔ جو شہزادہ دارا شکوہ کا ملازم تھا۔ عبداللہ خان نے ۱۱۶۳ھ میں جو ہجری آج سے قریباً تین سو سال پہلے بنوایا۔ موجودہ جگہ جہاں مسجد اور گوردوارہ شہید گنج واقع ہے۔ عہد چغتائی میں چوک دارا شکوہ تھا۔ شہزادہ محمد دارا شکوہ کی حویلیاں اور محلات یہیں تھے۔ عبداللہ خان کو جس نے بعد میں بہادر کا لقب اختیار کیا۔ اور جو نواب خان بہادر کا بھائی تھا کسی سرکاری خدمت کے صلہ میں لاہور کا کوتوال بنایا گیا۔ بعہد نظامت عبداللہ خان بہادر جس کو خاندان حکومت مغلیہ کہنا چاہئے یہ مسجد ایک خاص مقام سمجھا جاتا تھا۔ عہد انگریزی کے شروع میں مسجد کے صحن میں داخل ہونے کے لئے ایک بہت بڑا عالیشان دروازہ تھا جسے محمد سلطان نے مسمار کرا دیا تھا۔ بعہد تنزل سلطنت چغتائی ایک صاحب میر منو نامی لاہور کے حکمران تھے۔ وہ بے حد متعصب واقع ہوئے تھے۔ مصنف تاریخ "تحقیقات چشتی" کے الفاظ ہیں "وہ سکھ کشی" اور ہندو آزاری میں مشغول رہا کرتے تھے۔

سرکاری اعلان کا اقتباس :-

واقعات یہ ہیں کہ متذکرہ بالا عمارت قریباً ۱۷۰ سال سے سکھوں کے قبضہ میں چلی آتی ہے۔ اور مقدمہ بازی کے سلسلہ کی ابتدا ۱۸۵۳ء میں ہوئی۔ اس مسجد کے متعلق سکھوں کے دیوانی حقوق کی گوردوارہ ٹربیونل نے ۱۹۳۰ء میں آخری تصدیق کر دی۔ ٹربیونل کے فیصلہ کے خلاف مسلمانوں نے کوئی اپیل دائر نہ کی۔ اس قانونی پہلو کے پیش نظر حکومت کی طرف سے سکھوں سے یہ اقرار لینے کی کوششیں کی گئیں۔ کہ وہ اپنے حقوق کو ایسے طریق پر استعمال نہیں کریں گے۔ جس سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو صدمہ پہنچے۔ اس مسئلہ کے مختلف امور فی الحال فریقین کے ساتھ علیحدہ علیحدہ معرض بحث میں لائے گئے۔ اور سکھ لیڈروں کی طرف سے حکومت کو یہ بتایا گیا۔ کہ انہدام کے حق میں یا خلاف کم از کم اس وقت تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ جب تک کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا اجلاس نہ ہو لے۔ جو ۸ جولائی کو قرار پایا تھا۔ اگرچہ حکومت کو ابھی ان حالات کا علم نہیں۔ جن میں مسجد کو منہدم کرنے کا یکا یک فیصلہ کیا گیا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سکھ لیڈروں کا اپنے زیادہ انتہا پسند پیروؤں پر قابو بتدریج زائل ہو رہا تھا۔ کہ ۷ جولائی کی شام کو شاہ عالمی دروازہ کے قریب ایک سکھ کی لاش پائے جانے کی اطلاع ملی۔ اگرچہ فی الواقعی پوسٹ مارٹم معائنہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ فرض کر لینے کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس شخص کی موت تشدد سے واقع ہوئی۔ لیکن عام سکھوں نے اسے ایک واقعہ قتل سمجھ لیا۔ اور جوش بہت بڑھ گیا۔ اس کے اسباب خواہ کچھ ہی ہوں۔ مسجد کا انہدام ۸ جولائی کو علی الصباح شروع ہو گیا (مورخہ ۸ جولائی ۱۹۳۵ء)

بقیہ مضمون "آچاریہ ستوتنترانند کا سبق آموز جیون" صفحہ ۱۳ سے

اس حالت کو دیکھ کر ایک ہندی شاعر کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

پہلے تو ابتا یا ترا ہم ہی تھے سب کچھ جیسے۔ کیا بھول ہوئی ہے ہم سے جو لگایا ہے ایسے
گرا چاہیے جی ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اور ہمارے اوپر ان کا دھیان کچھ نہیں رہا جیسا کہ پہلے تھا۔ لیکن ہمیں محسوس ہو رہا ہے۔ کہ آپ کی کرپائیں ہمارے اوپر ہمیشہ ویسی ہی ہیں جیسے کہ پہلے تھیں +

شری سوامی جی تو دیالیہ سے چلے گئے۔ اور کسی کو یہاں تک کہ ودیالیہ کے ادھیکاریوں کو بھی پتہ تک نہ لگا۔ یہی ان کا سچا تیاگ تھا۔ ہم یہاں رہتے ہوئے جو سیوا نہیں کر سکے۔ اور اس عرصہ میں ان کے چرنوں میں رہتے ہوئے جو بھول چوک ہوئی ہیں ان سب کو چھما کرتے ہوئے اپنے الوگرہ کو ہم پر ویسے ہی بنائے رکھیں گے +

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہنومان جی!

گوروکل کے اُتسو پر دیئے گئے پروفیسر رامدیو جی اور پنڈت بُدھ دیو جی کے لیکچروں پر ایک درشٹی

(از شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے سابق گورنر گوروکل کانگڑی)

کچھ سمے سے شری پنڈت بُدھ دیو جی گوروکل کے برہمچاریوں تتھا پروفیسروں سے پُوچھتے رہتے تھے کہ میرے (چموپتی کے) سوامی شردھانند جی کے سنسمرن کیسے بھاؤ ہیں؟ کیا میں نے کبھی سوامی جی کا نام لے کر برہمچاریوں کو کبھی اچھی بات کی پریرنا کی ہے؟ سوامی جی کی سیوا میں رہنے اتھوا ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کا تو مجھے کبھی سوبھاگیہ پراپت نہیں ہوا۔ پرنتو سوامی جی کی مجھ پر کرپا درشٹی تھی۔ اور میں انہیں ان کے جیون کال میں تتھا ان کے بلیدان کے پشچات ہمیشہ گہرے آدر کی درشٹی سے دیکھتا رہا ہوں۔ گوروکل میں بھی میری ان کے پرتی یہی منوورتی تھی۔ میری کئی کوتائیں۔ بھاشنوں تتھا لیکھوں کے وشے سوامی جی رہے۔ لیکھ اور کوتائیں تو اب بھی موجود ہیں۔ وہ سب میری ہاردک اور بدھی کی جیتی جاگتی تصویریں ہیں۔ میں حیران تھا کہ پنڈت جی کو میرے وشے میں یہ پوچھنے کی کیا ضرورت پڑ گئی؟ میں مکھیہ ادھشٹاتا ہوں۔ آچاریہ ہوں۔ پنڈت جی انترنگ سبھا کے سبھاسد ہیں۔ میرے وشے میں ان کا اس طرح پوچھتا پھرنا کیونکر اُچت ہے؟ یدی کچھ کہنا ہے۔ تو مجھ ہی سے کہہ لیں۔ دیانند سیوا سدن کا سمبندھ بھی یہی تقاضا کرتا ہے۔ پر خیر! پنڈت جی یہ پوچھتے رہے۔ اور اگرچہ انہیں میرے ورودھ تو کچھ بھی نہیں۔ تو بھی یہ اپنا فرض اسفوٹ استھان استھان پر پرگٹ کرتے رہتے۔ میں ان کے ابھپرائے کو سمجھا۔

تو اس سمے جب انہوں نے گوروکل کے اُتسو پر ویاکھیان دیتے ہوئے یکلخت فرمایا "تم نے سوامی شردھانند کو ٹھیکرے میں روٹی کھلائی ہے" کا اشارہ اس سمے کے گوروکل کے ادھیکاریوں کی طرف تھا۔ اور پرکرن ایسا تھا جس میں پنڈت جی کے حملہ کا نشانہ خاص طور پر میں ہی ہو سکتا تھا۔ میں حیران تھا کہ میں نے تو کبھی دانستہ یا نادانستہ شری سوامی جی کا نرادر نہ کیا۔ ان سے کوئی خفیف سے خفیف بے اعتنائی بھی کی ہو۔ یہ بھی مجھے یاد نہیں۔ پنڈت جی نے سوامی جی کے ہاتھ میں دیا تو کیا؟ جس چیز کو ہم اپنا سمجھتے ہیں۔ ہم سے کم اُن شوں میں وہی چیز آپ نے آپ سوامی جی کے ارکھلوں میں پکڑوا ہی رہے ہیں۔ یہ کونسا سوامی جی کا آدر ہے؟ ان کا مطلب تو شاید یہ تھا کہ ہم نے گوروکل کو ان اصولوں پر قائم نہیں رکھا جن کے آدھار پر سوامی جی نے اس کی ستھاپنا کی تھی۔ میں انتظار کرتا رہا کہ کہیں تو اس بات کا کوئی اُداہرن بھی لائیں گے۔ الزام اتنا سخت۔ الزام کے شبد اتنے کٹھور۔ اور مثال ایک بھی نہیں۔ آخر پنڈت جی نے فرمایا۔ تو یہ کہ انترنگ سبھا نے واچنی پریکشا میں شامل ہونے کا ادھیکار گوروکل کے باہر سے آئے ہوئے ودیارتھیوں کو بھی دے دیا ہے۔ پنڈت جی سوئم انترنگ سبھا کے سبھاسد ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ یہ نیم کیسے پاس ہوا؟ گوروکل کمیشن کی یہ سفارش تھی جس پر پروفیسر رامدیو جی۔ پنڈت دیوشرما جی۔ پروفیسر شیو دیال جی ایم۔ اے اور ماسٹر نام لال جی اتیادی سجنوں کے ہستاکشر ہیں۔ سبھا میں بھی پروفیسر رامدیو جی کی موجودگی میں اُن کی سمّتی سے یہ نیم پاس ہوا۔ پھر گوروکل کے اس وقت کے ادھیکاریوں کا اس میں کیا قصور ہے؟ جس کی وجہ سے آپ نے انہیں سوامی جی کو "ٹھیکرے میں روٹی کھلانے" کا دوش دے دیا؟ انترنگ سبھا کا ایک سبھاسد سبھاسد رہتے ہوئے انترنگ سبھا کی شکایت ایک پبلک میٹنگ میں کرے۔ یہ اچنبھا ہے۔ پھر اس کے لئے موقع بھی کون سا منتخب کیا؟ گوروکل کا جلسہ جہاں واتاورن پہلے ہی اشانت تھا۔ اور اگر سوامی جی نے ہی باہر کے ودیارتھیوں کو گوروکل میں لینے کے اصول کو پسند کیا ہو۔ تو کیول اچنبھا ہی نہیں۔ اس سے بہت انکار کے کورس سے ہیں۔ تب تو یہ نیم آپ کے لفظوں میں "ٹھیکرے" نہ رہ کر سونے کا تھال ہو جائیگا۔ ہفتہ وار شردھا بابت ۱۵ پھاگن سمت ۱۹۷- کے صفحہ ۳ پر انترنگ سبھا کے ایک پرستاو پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"اس پرستاو میں گوروکل کے سمبندھ میں مِن لکھت باتیں نشچت کی گئی ہیں۔ ....

(۵) باہر کے وشو ودیالیوں کے ودیارتھی بھی گوروکل کی پرویشکا پریکشا دے کر ورتمان گوروکل مہاودیالیہ میں پرویشٹ ہو سکیں گے.....

اس پرستاو کو سویکار کرنے میں انترنگ سبھا نے بڑی بدھی متا سے کام لیا ہے" +

اب فرمائیے سوامی جی کے اپنے پتر نے باہر کے ودیارتھیوں کو گوروکل میں لئے جانے کے اصول پر ہر رائے ظاہر کی ہے۔ اور آپ اس نیم کو "ٹھیکرے میں روٹی" کہہ رہے ہیں۔ سچ کہئے سوامی جی کا نرادر آپ کرتے ہیں یا ہم؟ سوامی جی ایک مہاپُرش تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ گوروکل کے باہر بھی نیک لوگ بستے ہیں۔ وہ خود باہر کے تھے۔ ان سے سہمت کئے ہوئے پروفیسر ادھیاپک۔ پروفیسر۔ شکشک وِد پربندھک اکثر باہر کی یونیورسٹیوں کے گریجویٹ تھے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر باہر کے گریجویٹوں کو گوروکل کے آشرم کے انتظام کا کام دیا جا سکتا ہے۔ انہیں گوروکل کا آچاریہ تک بنایا جا سکتا ہے۔ تو انہیں گوروکل کا ودیارتھی بنانے میں بھی کیا آپتی ہو سکتی ہے؟ ہر ایسے آدمی کو پرکھ کر لینا چاہئے۔ کچھ سمے اس پر نظر بھی رکھی جا سکتی ہے۔ پرنتو ہندوؤں کی یہ تنگدلی کی پالیسی انہیں کبھی پسند نہیں ہوئی۔ کہ ہم میں سے اپنوں کا اخراج تو ہو سکتا ہے۔ پرنتو باہر سے کوئی اچھے سے اچھا آدمی بھی ہم میں آ جائے۔ تو ہم سب اس سے دوشت ہو جاتے ہیں۔ خیر یہ تو ہوئی اصولی بحث۔ میں نے یہ سدھ کر دیا۔ کہ جسے شری پنڈت جی نے سوامی جی کی سیوا میں ہمارا پیش کرنا "ٹھیکرا" کہا۔ وہ سوامی جی کا اپنا سونے کا تھال تھا۔ بفرض محال یہ "ٹھیکرا" ہوتا بھی تو اسے میں نے کس طرح پیش کیا تھا؟ اس کا دوش تو پروفیسر رامدیو جی تتھا پنڈت دیو شرما جی کو بھی دینا چاہئے تھا۔ جس پرکرن میں پنڈت جی بول رہے تھے۔ اس میں دوش مجھ پر پڑتا تھا۔ پرکرن اسی جلسہ کی ایک شوک جنک گھٹنا کا تھا جس کے ورنن کی میں آوشیکتا نہیں سمجھتا۔ گوروکل کے اُتسو کی وہ اپیل والی میٹنگ تھی۔ اس میں اس طرح کی ہوا باندھتے ہوئے پنڈت جی نے گوروکل کی پانچ وششٹتائیں بتائیں۔ سمانتا۔ سرلتا۔ گورو اور شِشیہ کی سمیپتا۔ سوادھینتا اور سنیم۔ پنڈت جی کا مطلب یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب گوروکل کی یہ پانچوں وششٹتائیں غائب ہو رہی ہیں۔ اس کا کوئی پرمان پیش نہیں کیا گیا۔ بار بار کہا گیا کہ شردھانند کی نگری خطرہ میں ہے۔ جب ایک بھائی نے تقریر کے دوران میں ہی اُٹھ کر کہا۔ کہ ایسا کوئی حقیقی خطرہ موجود نہیں ہے۔ تو اس کی جرأت کی تو داد دی گئی۔ لیکن معاملہ فہمی کو کوسا گیا۔ لوگوں سے اپیل کی گئی کہ گوروکل کو اس خطرہ سے بچانے کے لئے پنڈت جی کی امداد کریں +

مختصر طور پر یہ وہ اندولن تھا۔ جو خود گوروکل کے اُتسو پر اس کے مکھیہ ادھشٹاتا اور آچاریہ کے ورودھ انترنگ سبھا کا ایک سبھاسد کر رہا تھا۔ گویا سچ مچ میں نے گوروکل کی سب خصوصیتیں برباد کر دی ہوں۔ تو میں کٹھور سے کٹھور ڈنڈ کا ادھیکاری ہوں۔ "ٹھیکرے" کی کہاوت اچھی نہ تھی۔ پرنتو یدی سچ مچ پنڈت جی دوارہ لگایا گیا الزام درست ہوتا۔ تو پنڈت جی کچھ بھی کہہ جاتے۔ کم تھا۔ جیسے میں نے اوپر عرض کیا ہے پنڈت جی نے کوئی پرمان پیش نہیں کیا۔ انترنگ سبھا کے ایک سبھاسد کی شان ملاحظہ ہو کہ گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا کو بھرے جلسہ میں دوشی ٹھہرا رہے ہیں۔ پرنتو پرمان کے

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

پرمان ہوتے۔ تو کیا انترنگ سبھا میں پیش نہ کر سکتے؟ پلیٹ فارم پر کوئی بھی غیر ذمہ دارانہ بات کہی جا سکتی ہے۔ پرنتو کمیٹی میں اپنی بات منوانے کے لئے ٹھوس پرمان چاہئیں۔ یکجہ چاہئے +

پنڈت جی کے ویاکھیان کے بعد پروفیسر رامدیو جی کی اپیل شروع ہوئی۔ آپ جانتے تھے۔ کہ جو کچھ آپ فرمانے لگے ہیں۔ وہ اُچت نہیں۔ اس لئے کہہ گئے۔ کہ میرے ویاکھیان کی ذمہ داری مجھ پر نہیں۔ ان پر ہے جنہوں نے میرا ویاکھیان رکھا ہے۔ جس ویاکھیان کی ذمہ داری لینے کو آپ تیار نہیں وہ دیتے کیوں ہیں؟ ویاکھیان رکھنے والوں نے کیا آپ کو اس کے لئے بھی مجبور کیا تھا۔ کہ ایک غیر ذمہ دارانہ ویاکھیان دے دیں۔ آپ نے اپنی اس چٹھی کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو انترنگ سبھا میں پڑھی جا چکی تھی۔ اور جس نے اہل الرائے کی نظر میں آپ کو ہمیشہ کے لئے لاجواب کر دیا تھا۔ وہ چٹھی اخباروں میں آ چکی ہے۔ اور پاٹھک دیکھ چکے ہیں۔ کہ پروفیسر صاحب کی اپنی رائے میں ان کے تتھا اُن سے پورو کے ادھیکاریوں کے سمے میں نہ ڈسپلن رہی تھی۔ اور نہ رہ سکتی تھی۔ خیر خاموش کن بیان کا اثر یہ ہوا کہ جو بھی سوچا ہی نہ دیکھ پلیٹ فارم سے دینے مجبور گئے۔ گوروکل کے پلیٹ فارم سے جہاں پہلے ہی طوفان اُمڈ رہا تھا۔ سمجھدار لوگوں کا کہنا تھا کہ پہلے تو گوروکل خطرہ میں نہیں تھا۔ لیکن ان مہانو بھاؤں کے رویہ نے اسے خطرہ میں ضرور ڈال دیا ہے +

پنڈت بُدھ دیو جی نے ایک لہر پیدا کی ہی تھی۔ اس سمے کے ادھیکاریوں کو شری سوامی شردھانند جی کا گھور اپمان کرنے والا بنا دیا تھا۔ پروفیسر صاحب نے اس لہر کو اور تیز کیا۔ سوامی جی کو اور اپنے آپ کو ایک کوٹی میں ڈال دیا۔ اور ان کے اور اپنے سمے کے ڈسپلن کی سنہری تصویریں کھینچ دیں۔ جن کی تردید ان کے اپنے سمے کے ساتھیوں نے وہیں بیٹھے بیٹھے کر دی۔ گوروکل کے ریکارڈ میں ان کے اپنے سمے کے متعلق ان کے بیان کے متضاد چیزیں مل رہی ہیں۔ اور تو اور ان کا اپنا بھی بیان جو اخباروں میں آ چکا ہے۔ اس بات کی کھلی شہادت دے رہا ہے۔ کہ ان کی رائے میں گوروکل میں ڈسپلن قائم نہیں رکھا جا سکا۔ اس کے باوجود آپ اپنے زمانہ کو گوروکل کا سنہری زمانہ بتلا رہے ہیں۔ سب سے مزیدار بات یہ تھی۔ کہ پروفیسر صاحب نے اپنے آپ کو شری سوامی شردھانند جی کی کوٹی میں ڈال دیا۔ اور فرمایا کہ گوروکل کو توڑ دکھاؤ سوامی رام دیتے تھے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

۳۰ اساڑھ سمت ۱۹۹۲

گوردوارہ شہید گنج کے متعلق مستند تاریخی حالات

اب دہلی دروازہ سٹیشن سے جانب غرب اگر دہلی دروازہ کی طرف جائیں۔ تو چند سو قدم کے فاصلہ پر مول چند کا مشہور مندر راستہ میں پڑتا ہے۔ مندر مذکور سے ملحقہ مکانات اور دوکانات جہاں سے شروع ہوتی تھیں۔ وہاں سے دہلی دروازہ کی طرف جانے ... اور نوجی کر چھینگ ... ایک جا ...

۶۳

ہوتا ہے۔ اس کی پشت کی طرف ... میں ایک چھوٹا سا ... ہے؟ میرے سامنے زیادہ ... پروفیسر صاحب کی اپنی اصلی رائے اس اوسر کے وِشے میں کیا ہے؟ ان کی اپنی سُنائی ہوئی باتیں تو شاید اب انہیں یاد ہی نہ رہی ہوں

سوامی جی کے سنیاس لینے کے پشچات پروفیسر رامدیو جی گورکل کے آچاریہ مقرر ہوئے تھے انہوں نے تین سال کے قریب آچاریہ کا کام کیا۔ سوامی جی ان کے پربندھ کو کیسا سمجھتے تھے۔ وہ ایک پتر سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو سوامی جی نے سبھا کے پردھان کو لکھا۔ پروفیسر صاحب کی یہ رائے بھلے ہی ہو کہ انہوں نے سوامی جی کی روایتوں کو قائم رکھا۔ پرنتو سوامی جی سوئیم اس وِشے میں کیا رائے رکھتے تھے مناتی ہے جھوٹے پتروں کا شرادھ کر کے سنتشٹ ہو جاتے ہیں۔ پرنتو پروفیسر صاحب آریہ سماجی ہیں۔ انہوں نے بھیتے رام کا ترپن کس طرح کیا تھا؟ اس کا پرمان سوامی جی کا اپنا لیکھ بھی ہے۔ اور اس کے جواب میں لکھا ہوا پروفیسر صاحب کا پتر بھی +

لیکھ لمبا ہو رہا ہے۔ اس لیے اس دعوے کی سچائی کی پڑتال کہ کیا واستو میں پروفیسر صاحب شری سوامی جی کے سمے کو رام راجیہ کا سمے سمجھتے تھے؟ کیا سچ مچ ان کی سمتی میں سوامی جی نے ایسی روایتیں قائم کی تھیں جنہیں سُورکھشت رکھنا پروفیسر صاحب کو منظور تھا۔ اور کیا انہوں نے ان روایتوں کو قائم رکھا؟ اور سوامی جی کی خوشنودی حاصل کی؟ ہم پھر کبھی کریں گے۔ میرا دعوے یہ ہے کہ پروفیسر صاحب کی یہ تقریر ایک ناٹک یا بے بنیاد خواب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ اس لیکھ میں میں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ :-

(۱) پنڈت بدھ دیو جی جو پروفیسر صاحب کا مایاں ہاتھ ہیں۔ میرے متعلق خواہ مخواہ پوچھ تاچھ کرتے رہتے ہیں۔ انترنگ سبھا کے ایک ممبر کا ایسے سوال پوچھنا اور ان سبھی لوگوں کو شک میں نرڈ النا ہی ہے۔ آخر یہ کہاں کا ضبط ہے۔ اور پوچھنے والے کے دل کی کس منوورتی کو ظاہر کرتا ہے؟

(۲) میرے خلاف جب کچھ نہیں ملا تو انترنگ سبھا کے ایک ریزولیوشن کی ہی شکایت بھرے جلسہ میں کہنے کو کھڑے ہو گئے۔ یہ نہ جانتے ہوئے کہ ایک ایسے پرستاؤ کی تائید خود شردھانند جی نے جو سوامی جی کا بیٹا ہے۔ بنتحلہ ...

جماعت کی طرف سے ... جی کو پیش کی گئی۔ "ٹھیکرے کی روٹی" قرار دینا کیا کہا جائے۔ کہ کیا تھا؟

(۳) اس سوال پر گورکل کی سمانتا پر تنا گورو شِشیہ کی سبھیتا، سوادھینتا اور سنیم ان پانچ خصوصیتوں کا ذکر کر جانا اور کہنا کہ اب گورکل خطرہ میں ہے۔ لوگوں کے دلوں میں کیا خواہ مخواہ یہ اثر پیدا کرنا نہیں۔ کہ آج سے ادھیکاریوں نے یہ خصوصیتیں مٹا دی ہیں۔ ایک انترنگ سبھا کا سبھاسد بھرے جلسہ میں یہ الزام لگا رہا ہے۔ اور میں چپ ہوں ان کی ہٹ دیکھتا۔ میرا تحمل دیکھتا

پنڈت جی تو پرکرن میں آ گئے ہیں ورنہ میرا ہوئے صحیح اس وقت ان کی طرف نہیں۔ پروفیسر صاحب کی طرف ہے +

(۴) پروفیسر رامدیو جی اپیل کرنے کو کھڑے ہوتے ہیں۔ آپ کنیا گورکل کے مکھیہ ادھشٹاتا ہیں۔ انترنگ سبھا کے سبھاسد ہیں۔ گورکل کے پورو مکھیہ ادھشٹاتا ہیں اور نر ملتے ہیں۔ میری تقریر کی ذمہ داری مجھ پر نہیں۔ کیسا ذمہ دارانہ ریمارک ہے؟

(۵) آپ کے جس پتر نے آپ کو انترنگ سبھا میں لاجواب کر دیا۔ اس کا ذکر خیر بھرے جلسہ میں فرماتے ہیں۔ اور خیال خود اپنی خیالی تصویروں سے اس کی تردید کرتے ہیں۔ مگر پتر تو تحریر ہے۔ اور تصویریں میٹھے خواب۔ تحریر کی تردید میٹھے خوابوں سے کیسے ممکن ہو؟ نیز اخباروں میں وہ پتر بالکل دیکھ چکے ہیں۔ اور جان چکے ہیں۔ کہ پروفیسر صاحب کی رائے میں گورکل میں ڈسپلن نہ ہی ان سے پہلے رہی۔ اور نہ ہی ان کے اپنے وقت میں۔ موجودہ حالات کے ہوتے ہوئے بقول ان کے ڈسپلن رہ ہی نہیں سکتی +

(۶) سوامی شردھانند جی کے انتظام کی آپ نے اپنی ایک اور تحریر میں سخت نکتہ چینی کر رکھی ہے۔ لیکن آج میرے ورودھ کے لیے آپ سوامی جی کی روایات کو قائم کرنے والے ٹوٹی موٹی نہیں شردھانند کا نام ڈھونڈھنے والے "ہنومان" بن رہے ہیں۔ انترنگ سبھا میں ہی انہیں "ہنومان" بننے کی کیوں نہ سوجھ گئی۔ "گورکل کے لوٹنے والوں" کو وہیں للکار دیتے۔ تو پتہ لگ جاتا کہ واستو میں گورکل کو توڑتا کون ہے۔ اور بناتا کون؟

شری پنڈت بدھ دیو جی تھا پروفیسر رامدیو جی کے اس دیوہار کی شکایت میں نے اُس سمے کے پردھان جی سے کی۔ وہ بیز اُن کی سبھا میں بھیجے۔ سبھا میں زبانی یا دوبارہ بھی کرائی۔ پردھان جی سے کہا۔ پہلے ان سجنوں سے باقاعدہ پوچھ لوں لیکن اس کے بعد پالیسی پلٹ گیا۔ سبھا کے پردھان شری پروفیسر صاحب ہو گئے۔ جنہوں نے گورکل کے جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے اس اپنی اپیل ہی میں کہا تھا۔ کہ میں پریس اور پلیٹ فارم کے سوا کسی چیز کو نہیں جانتا۔ اور میری کوئی چیز گپت نہیں ہے۔ چنانچہ وہ میرے خلاف اعلان بھی شائع کر چکے ہیں۔ اس لیے میں اپنی صفائی اب اخبارات میں پیش کر رہا ہوں۔ جنتا میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے۔ اپنے پچھلے لیکھ میں ان سے ایک شکایت کر چکا ہوں۔ آج بتن اور عرض کر دی ہیں جب پریس اور پلیٹ فارم ہی ان کے وچار کا کھیتر ہے۔ تو میرے لیکھوں کا سمادھان لیکھوں دوارہ کریں +

میں نے اپنے پچھلے لیکھ میں ان سے نویدن کیا تھا۔ کہ "رام اور ہنومان" والے اپنے کتھن کی سچائی پر مہربانی کر کے اپنے ایک روشنی ڈال دیں۔ ورنہ آپکی تحریر پرکاش میں لائی جائے گی۔ آج میرے اس لیکھ کو کئی سپتاہ ہو گئے ہیں۔ پروفیسر صاحب نے پھر خاموشی نہیں توڑی۔ سو میں اپنی صفائی کو آگے لے چلوں گا۔ صفائی کے لیے مدعی کے فرض بزرگ کی پڑتال کرنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کے دعوے کی سچائی کی بھی۔ میں دونوں کی پڑتال کروں گا +

کے سامنے ... گئے ... پر اس نے کہا۔ کہ میں کے ادھیکار ... ہوں۔ کہ کیا ان موتیوں میں سے ... رام کا نام بھی لکھا ہے؟ جس پر رام کا نام نہیں۔ وہ موتی میرے کسی کام کا نہیں۔ شری پروفیسر صاحب نے فرمایا جس میں شردھانند کی چھاپ نہیں۔ وہ موتی میرے کسی کام کا نہیں۔

بھگتی کے اس آدیش سے پروفیسر صاحب پرجا پر رقت طاری کرنا چاہتے ہوں گے۔ لیکن اتفاق سے ان کو گنگا بہتا دیکھا تھا۔ اس ان کی آواز سُنائی دینی بند ہو چکی تھی۔ باخبر لوگوں کو اس بھگتی پر حیرانی بھی تھی۔ ایک مہاشے تو اس تقریر کی تاب نہ لا کر جلسہ سے ہی اُٹھ گئے۔ کہتے تھے۔ کہ ہم نے اپنی پروفیسر صاحب کے منہ سوامی جی کے ورودھ بہت کچھ سُنا ہے آج یہ یکا یک ان کے "ہنومان" کیسے بن گئے ہیں۔ آخر مختلف لوگوں پر مختلف جنم کے ہی اثر چھوڑے ہوں گے +

مجھے اس بات پر اعتراض ہے۔ کہ پروفیسر صاحب سوامی جی کی زندگی میں ان کے ہنومان تھے۔ اس پر کہ ان کی وفات کے بعد آپ کے دل میں یکا یک یہ بھگتی کے بھاو پیدا ہو گئے ہیں سچ ہے اعتراض ہے۔ تو یہ کہ میرے ورودھ کے لیے یہ ناٹک رچا گیا ہے۔ سوامی جی کو رام اس لیے کہا جاتا ہے۔ کہ جن لوگوں پر پروفیسر صاحب کی ٹیڑھی نظر ہے۔ وہ راون نظر آئیں۔ یہ رام بھگتی کا اچھا استعمال نہیں۔ ہنومان نے اپنی اور ایک مخصوص کلاس کی سیٹ فاسد کرنے کے لیے رام کے نام کا استعمال کیا ہو ہمارے لیے یہ رام بھگتی کا نیا سوروپ ہے +

بہرحال پروفیسر صاحب کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ شری سوامی شردھانند جی کے وقت میں گورکل کی ڈسپلن مشہور تھی۔ اور ان روایتوں کو جہاں پروفیسر صاحب نے قائم رکھا۔ میں نے انہیں توڑ دیا۔ دعویٰ بڑا تنومند ہے۔ لیکن دعوے ضرور ہے۔ اور مجھ پر ایک سنگین الزام ہے۔ مجھے ملزم کی حیثیت سے اس الزام کا جواب دینا ہے۔ میں ادھر عرض کر چکا ہوں۔ کہ شری سوامی جی کے آدھینی کام کرنے کا موقع مجھ کو اپنے نہیں ہوا۔ میں نے ان کے سمے کے گورکل کے پربندھ کے سمبندھ میں میں کوئی ... نہیں کر سکتا۔ جو کچھ ...

دیوسماج کا اندرونی پول کھولنے والی کتب

دیوسماج کی اندرونی تصویر اردو ۴؍

دیوسماج سے سوالات " ۳؍

اشتہاری دھرم " ۳؍

خدائی بمب

ہوائی جنگ " ۶؍

آسمانی گولہ " ۶؍

اگنی " ۴؍

کپتان ڈاکو " ۴؍

" ۳؍

ملنے کا پتہ:-

ویر چند شرما مالک پبلک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سناما چار ہنومان جی!

پنڈت بُدھ دیو جی کے لیکچروں پر ایک درشٹی

(کانگڑی)

آریہ سماج کراچی میں "کوئٹہ ڈے" کی تقریب :- بابو راجندر پرشاد کی آگیا

انوسار آریہ سماج کراچی کی ۳۰ ؍ جون ۱۹۳۵ء کی میٹنگ میں "کوئٹہ ڈے" کے سمبندھ میں حسب ذیل کارروائی کی گئی :-

مہاشہ پہل رام جی سابق منتری آریہ سماج کوئٹہ نے کوئٹہ کے بھونچال سے جو سخت جان و مال کا نقصان ہوا ہے اس کا ورنن سنایا - اور حاضرین سے اس بات کی اپیل کی - کہ مصیبت زدگان کی امداد کرنا ہم سب کا فرضِ اولین ہے - نیز کوئٹہ بھونچال سے مرنے والے سجنوں کی آتماؤں کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرائی گئی - اس کے بعد آریہ سماج کراچی کی کوئٹہ بھونچال سہایک کمیٹی کے منتری مہاشہ پرکاش سروپ نے جو کام اس کمیٹی دوارہ ہوا یا ہو رہا ہے - اُس کا مختصر حال سنایا - نیز جن بھائیوں نے امداد میں تن - من - دھن اور اناج وغیرہ سے ریلیف کمیٹی کا ہاتھ بٹایا ہے - ان کا دھنیہ واد کیا گیا ::

(پرکاش سروپ سکرٹری کوئٹہ بھونچال ریلیف کمیٹی - آریہ سماج کراچی)

آریہ کمار سبھا محلہ جیرام والا ملتان کا سالانہ جلسہ :- ۳۰ ؍ جون ۱۹۳۵ء کو

بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا - پنڈت رام دیا جی - پنڈت جوڑا سنگھ جی اور بھگت دھنپت جی نے اپنے نفیس اپدیشوں سے جنتا کو کرتارتھ کیا - کمار سبھا کی طرف سے لنگر کا انتظام بھی تھا + (سدا نند گوپال)

ماسٹر روشن رام جی شاد چل بسے :-

ماسٹر روشن رام جی شاد بھدوڑ نواسی مصنف "خالصہ پنتھ کی حقیقت" دو روز سے پٹیالہ کے راجندر ہسپتال میں برائے علاج آئے ہوئے تھے کل آریہ سماج برنالہ کے سکرٹری کا ایک خط پردھان آریہ سماج کے پاس اس اطلاع کے لئے پہنچا - شام کو جب چند ایک سبھاسد شفاخانہ میں پہنچے - تو معلوم ہوا کہ ماسٹر جی کا دوپہر کے بارہ بجے دیہانت ہو گیا - ماسٹر جی کا ... رام بھدوڑ نواسی نے ان کا داہ سنسکار کیا - پردھان آریہ سماج پٹیالہ ان کے لڑکے اور ماسٹر جی کی دلدکا (جو ماسٹر جی کے ساتھ آئے ہوئے تھے) اسی وقت آریہ سماج میں لے آئے - آریہ سماج پٹیالہ کو سخت افسوس ہے کہ وہ ماسٹر جی کی اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے کوئی سیوا نہیں کر سکا ::

(نامہ نگار)

دھنیہ واد :- میری دھرم پتنی شریمتی شانتا دیوی تھا پڑی کی کوئٹہ کے ...

زلزلہ زدہ مریض ہو جانے کی خبر سن کر ایک منتروں - گورو کل برہمچاریوں اور کچھ ایک سسنتھاؤں نے سہانوبھوتی اور پرستاؤ بھیجے ہیں - میں ان سب کا ہار دک کرتگیہ ہوں ::

(کیشو دیو منتری آریہ سماج مدراس)

گورو کل جہلم کے سماچار :- پنڈت

بدھ دیو جی و دیا النکار کل کوجی میں ۱۷ ؍ جون کو پدھارے - آپ نے اس رمنیک استھان کو دیکھ کر بہت ہی پسند کیا - اور اس کی ودیا اُنتی کے لئے سدھ بھاونائیں پرگٹ کیں اور برہمچاری منڈل کے لئے ایک برامسوہر اپدیش دیا ::

۲۳ ؍ جون ۱۹۳۵ء کو ڈاکٹر جگدیش مترجی بھی گورو کل میں تشریف لائے - اور آپ نے بھی ایک نہایت اُتم اپدیش دیا ! ایک دانی مہانو بھاؤ نے مبلغ پچاس روپیہ ماہوار دینا سویکار کیا ہے - علاوہ ازیں ایک اور دانی سجن لالہ کرم چند جی وکیل میرپور نے گورو کل میں ایک واٹر انجن پانی کی سپلائی لگوا دینے کا وچن دیا ہے - جس کے لگنے سے گورو کل کا ملحقہ باغ اور اراضی زیادہ زرخیز ہو سکیں گے ::

گورو کل کا ہال تیار ہو رہا ہے - عنقریب ہی مکمل ہو جائے گا - گورو کل کے چاروں طرف ایک چار دیواری کی اشد ضرورت ہے - اُمید ہے کہ دانی سجن ضرور اس طرف دھیان دیں گے - اور کسی بھی سنستھا کو اس سے نہ بھولیں گے ::

اگرچہ یہ گورو کل ابھی اپنے عالمِ طفولیت میں ہی ہے - پرنتو پربھو کی دیا سے روز افزوں ترقی کی راہ پر گامزن ہے - ورتمان سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے - کہ مستقبل قریب میں قابلِ تعریف ترقی کرے گا - امسال ہیجم مغربی کھول دی گئی ہے - ادھیاپک ورگ کا سٹاف کافی اور یوگیہ ہے جو کہ کل کو پریوار سمجھ کر سیوا میں لگا رہتا ہے - پڑھائی بڑے نیم اور پرشرم پوروک کروائی جا رہی ہے - آریہ جنتا اور انیہ آریہ سنسکرتی کے پریمی سجنوں کو اس کے پرتی کرتویہ پالن کرنا چاہئے ::

(مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل جہلم)

آریہ سماج رنگون پر ہملے

۲۳ ؍ جون ۱۹۳۵ء کو پراتہ کال پنڈت امرناتھ جی ہیڈ ماسٹر ڈی - اے - وی سکول رنگون کے سپتر کا نام کرن سنسکار ان کے نواس استھان واقع میمیگون میں پنڈت گنگا نند جی نے کرایا - دور دور سے اور پر مرد عورت اور بچے رنگون اور دور دراز جگہوں سے شامل ہوئے - مہاشہ پرمانند جی - مہاشہ مہنگر اداس جی اور مہاشہ مکند لال جی کے ویا کھیان تھا و کنٹھ ناشیرہ ہوئیں - عزیزہ کا نام بگیم وتی رکھا گیا - ایک روپیہ پروہت کو اور پانچ روپیہ سماجک فنڈوں کو دان دیا گیا - اس سنسکار میں کم سے کم خرچ کیا گیا ::

(نوٹ) پنڈت گنگا نند جی کو جو دکھشنا سنسکار میں ملتی ہے - وہ سب سماج فنڈ میں دان دے دیتے ہیں ::

(مکند لال شرما منتری آریہ سماج رنگون)

آریہ سماج بھدوڑ کا شوک پرستاو :-

آریہ سماج بھدوڑ نے ۵ ؍ جولائی ۱۹۳۵ء کو ذیل کا پرستاو پاس کیا :-

"آریہ سماج بھدوڑ ماسٹر روشن رام شاد پردھان آریہ سماج بھدوڑ کی بے وقت مرتیو پر نہایت ہی شوک پرگٹ کرتا ہے اور اُن کے معصوم یتیم بچوں اور دیگر سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہے" +

ماسٹر جی آریہ سماج بھدوڑ کے بانی اور روحِ رواں تھے - آریہ سماج برنالہ نے بھی اسی قسم کا ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے -

(نامہ نگار)

آریہ سماج لدھیانہ کا مزید دان :-

لدھیانہ ۸ ؍ جولائی - آریہ سماج لدھیانہ نے پہلے چار سو روپیہ (جس میں استری سماج کے -/۱۰۹ روپے بھی شامل تھے) کوئٹہ ریلیف فنڈ میں روانہ کیا تھا - اب آریہ سماج لدھیانہ نے اس فنڈ میں مبلغ -/۱۵ روپے اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو ارسال کئے ہیں ::

(نامہ نگار)

میاں دوستی ... گئے ہیں - پر بغیر پرمان کے صرف اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں پرمان ہوتے - تو کیا انترنگ سبھا میں بیٹھ کر بنتے ؟ پلیٹ فارم پر کوئی بھی غیر ذمہ دارانہ بات کہی جا سکتی - خوب سمجھتے ہیں اپنی بات منوانے کے لئے خواہ کچھ کرنے لگ جائے +

کھیا نوچے "آریہ سماج پرفڈ" بعد پروفیسر امدیچی صرف آریہ سماج ہی ان کے راستہ میں تھے - کہ جو کچھ رکاوٹ نظر آیا - جو دنیا کے سمتے رہے - اس لئے وید کے پنڈ یا اصل میں چوں چوں کے مربہ لگے مجموعہ کی پول کھول کر بھارت واسیوں کو بچانا ہے ::

راد ھا سوامی اگر مرد میدان ہیں - تو ان کو ہم چیلنج دیتے ہیں - کہ وہ کھلے مناظرہ کر کے دل کے ارمان نکال لیں - یہ فیصلہ اسی وقت ہو جائے گا - کہ کس کی بنیادیں مضبوط ہیں - آیا کہ مذہب سچا ہو سکتا ہے - جو محض گورو بھکتی و خلافِ عقل و حکمت ترتیب دے کر بنایا گیا ہے - یا وہ مذہب سچا ہے جو ابتدائے آفرینش سے فلسفیانہ تعلیمات اور وید مقدس سے بنا ہے - اور دنیا کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک مقبولیت حاصل کر رہا ہے ::

(۲۶ اگست ... اوما شنکر ست سکرٹری آریہ دھرم رکھشنی سبھا فیض آباد)

پردھان آریہ سماج کیرانہ کو صدمہ :-

کیرانہ - ۵ ؍ جولائی - کیرانہ کے رئیس پردھان آریہ سماج لالہ مکھن لال کا سب سے بڑا لڑکا عزیز پرمانند دفعتہً ہیضہ میں مبتلا ہو گیا - اور اس کی موت ہو گئی - عزیز کی بے وقت موت کا اہلِ شہر کو بہت رنج ہے - عزیز ... سالہ خوبصورت نوجوان تھا - اور پچھلے ... اس کی شادی ہوئی تھی - آریہ دھرم ... کی شادی ہی کی یادگار ہے - آریہ سماج کیرانہ عزیز کی موت پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اس صدمہ میں مہاشہ مکھن لال اور ان کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے ::

آریہ پرتی ندھی سبھا کا کوئٹہ ریلیف فنڈ :-

لاہور - ۸ ؍ جولائی - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کوئٹہ ریلیف فنڈ میں ۱۰ ؍ اساڑھ تک ... - ۸۸۱۰ روپے ... جمع ہو چکے تھے - ۱۰ ؍ ہاڑ کے بعد اب تک ۵-۸-۹ روپیہ کی مزید رقم آئی ہے - اس طرح سب ۹-۵-۱۱۲۷۷ روپے آ چکے ہیں - ... گورو کل کے برہمچاریوں اور کرمچاریوں کا روپیہ بھی شامل ہے ::

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ان کا ہنومان جیوں -رام مر چکا ہے - مگر ہندوستان زندہ ہے - اس کے ہوتے کوئی گورو کل کا بال بیکا کر سکتا ہے ؟ " ایک کہانی سنائی - کہ ایک ... ہنومان کے ہاتھ میں موتیوں کی مالا ... ایک ایک موتی کو منہ میں لیتا تھا کی بات ہے کہ لمبی ... تھا - کارن ... پاٹھ شالہ اپنے بھائی آریہ دیکھ رہا ہوں لدھیانہ کی طرح ممتاز نتیجہ حاصل کیں ... اس سال اس میں ... کلاس کھولی گئی تھی - اور پہلی دفعہ ۹ کنیاؤں کو پنجاب کے امتحان میں بھیجا گیا - جن میں سے سات کامیاب ہوئیں - ان میں سے تیزی اوم کماری سپتری مسٹر سرب کرشن بیرسٹر ایٹ لا لدھیانہ نے تمام پنجاب میں اول رہ کر پاٹھ شالہ کا نام روشن کر دیا ہے - اس نمایاں کامیابی پر ... کمیٹی جس قدر بھی فخر کرے بجا ہے - اس کامیابی کا سہرا پاٹھ شالہ کے لائق منیجر لالہ ... اور لدھیانہ واسی اور ان کے قابل سٹاف وہیڈ ادھیاپک ماسٹر ... کرشن کے سر ہے - جن کی انتھک کوششوں سے پاٹھ شالہ آئے دن نام روشن کر رہی ہے - اس خوشی میں ایک دن کے لئے پاٹھ شالہ بند کر دی گئی تھی ؛

لدھیانہ واسی بھائی جو باہر رہتے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے شہر کی آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی دھن سے امداد کر کے کمیٹی کا اتساہ بڑھاویں ؛

کنیا کے پتا مسٹر سرب کرشن کو مبارک ہو کہ ان کے لڑکوں کی طرح ان کی لڑکی نے بھی نام پایا ہے ؛

آریہ سماج بٹھالہ کے سماچار بہ ... ہمدرد ... بٹالہ کو دھارمک ...

ہے - زیادہ تر ان پروفیسر صاحب کی زبانی ہی سنا ہے - لیکن آج میرے سامنے یہ پرشن نہیں - کہ واستو میں سوامی جی سرسوتی ... گورو کل کی ادستھا کیسی ہے - ودیا ... سوال ... ان بچوں کے ہندی پڑھانے کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے اس کے لئے ایک علیحدہ پنڈت نوکر رکھا گیا ہے - پڑھائی کا کام بھی شام کے وقت ہی ہوتا ہے - پہلے لڑکے بھی سیکھتے ہیں پھر پڑھتے ہیں - اور اس کے بعد بچے آریہ سماج کے سبھا سد اکٹھے ہو کر ہون اور سندھیا کرتے ہیں ؛

آریہ سماج میں ریڈنگ روم کھولنے کی بھی تجویز ہو رہی ہے - فی الحال شام کے وقت سماج مندر میں آنے والے سبھا سدوں کے لئے روزانہ ہندی ملاپ - ہفتہ وار ریفارمر - ہفتہ وار پرکاش اور ہفتہ وار "آریہ" کے منگوانے کا انتظام کر دیا گیا ہے - جب فنڈ اجازت دیں گے - تو اور اخبارات بھی منگا لئے جائیں گے - لوگ ریڈنگ روم میں بہت دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں ؛

(نامہ نگار)

ڈی - اے - وی سکول کرو ڑ میں دستکاری کلاس :- اس سکول کو شریمان لالہ منگل راج جی چودھری دینے والے مبلغ گیارہ سو روپیہ کی گراں قدر رقم اس لئے عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے - کہ ان کے بھائی لالہ کھلند ارام جی کی یاد میں دستکاری کلاس کھولی جائے - شرط یہ ہے کہ مبلغ دو صد روپیہ ابتدائی اخراجات کے لئے دیا جائے گا - اور باقی نو صد روپیہ تین سال میں تین سو روپیہ سالانہ کے حساب سے دیا جائے گا ؛

انتظامیہ کمیٹی کا وچار ہے کہ ... کھاتہ

... دل کھول کر کی ہے - ... جماعت ... شروع ... ۱۹۳۵ء سے کھول دی جائے - گروڑ نواسی صاحبان سے عموماً اور دستکاری تعلیم میں دلچسپی اور تجربہ رکھنے والے اصحاب سے خصوصاً التماس ہے - کہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق اپنے قیمتی مشورہ سے مشکور فرمائیں :-

۱ - مندرجہ بالا کلاسوں میں سے کونسی کلاس کھولنا زیادہ مفید ہوگا ؟

۲ - کیا ان کلاسوں کے علاوہ آپ کوئی اور کلاس بھی تجویز کر سکتے ہیں ؟

۳ - آپ کی مجوزہ کلاس پر ابتدائی خرچ کیا ہوگا ؟ اور ماہواری خرچ کس قدر ؟

۴ - آپ کی مجوزہ دستکاری سیکھنے کے لئے طالب علم کی کم از کم تعلیم کیا ہو ؟

۵ - کم از کم کس قدر عرصہ میں ایک لڑکا مجوزہ دستکاری سیکھ کر روزی کمانے کے لائق ہو سکے گا ؟

(آتما رام ہیڈ ماسٹر ڈی - اے - وی - ہائی سکول کروڑ - ضلع مظفر گڑھ)

مالویہ جی کنیا گورو کل ڈیرہ دون میں

ڈیرہ دون - ۹ جولائی - مالویہ جی نے ۸ جولائی ۱۹۳۵ء کو کنیا گورو کل کا معائنہ کیا - کنیاؤں نے انہیں جسمانی کھیل دکھلائے اور سنسکرت میں لیکچر دئے - سنسکرت پر کنیاؤں کے عبور نے پنڈت مالویہ جی کو بہت متاثر کیا - پنڈت جی نے ان کی بہت تعریف کی - اور ایک مختصر تقریر کی - جس میں انہوں نے لبدھی پرنسپل کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دی - اس کے بعد انہوں نے کنیاؤں کو اور بھی اتساہ سے سنسکرت میں پریم بیدا کرنے کے لئے اپدیش دیا ؛

(نامہ نگار)

آدیوش و برک و واہ :- رائے بہادر لکھمن لال جی اب پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرانے تھا لالہ ایشور چندر جی اسسٹنٹ انجینئر ... کے پتر چرنجیو ستیش چندر کا شبھ وواہ لالہ ... پرشاد جی کی سپتری کے ساتھ بریلی نگر میں دھوم دھام سے ہوا - لالہ ایشور چند جی رائے بہادر لکھمن لال جی کے سپتر ہیں - آپ کو بھی اپنے پتا جی کی طرح آریہ سماج سے اگادھ پریم ہے - وواہ سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا - سنسکار کے پروہت آریہ سماج کے پرسدھ ودوان پنڈت ... تھے

جی سیتا ... النکار ... ودیا ... مشنری تھے - بدھو ... پکش والوں نے برات کا بڑی دھوم دھام سے سواگت کیا - ... والوں نے ۲۰۱/ روپیہ دان دیا - جس میں سے پچاس روپیہ گورو کل کانگڑی کو اور پچاس روپیہ ... فنڈ کو ملنے کی خبر ... بھگوت دت ودیا النکار منتری آریہ سماج جالندھر شہر

"پرکاش" کے "وید انک" کے لئے اپنا لیکھ بہت جلد بھیجئے !

سوامی ستیانند جی مہاراج

:- کرت اتم لابھدائک پستکیں !:-

شریمد بھگوت گیتا | ایسی اتم پستک کا شری سوامی جی مہاراج نے سرل بھاشا میں بھاشانواد کیا ہے جس سے ہندی پاٹھک بھلی پرکار لابھ اٹھا سکتے ہیں - اس ڈھنگ کی بڑھیا گیتا آج تک کہیں بہت شائع نہیں ہوئی - ٹائپ موٹا سائز بڑا - سنہری جلد اور بڑھیا کاغذ قیمت ایک روپیہ ستا ایڈیشن ۱۴ اردو ۹ ر حجم ۰۰ ۔ صفحہ ؛

ستیہ اپدیش مالا | سوامی جی کے بھاشن میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ویدوں ، اپنشدوں اور دیگر شاستروں کے گوڑھ رہسیوں کو ایسی سرل اور ودھی بھاشا پر چلت درشٹانتوں سے بیان کرتے ہیں - کہ ہر کوئی سمجھ سکے - اس پستک میں بھگتی یوگ - کرم یوگ گیان یوگ - راج یوگ - ایشور درشن - تیاگ - ایشور بھگتی - اونکار اپاسنا - وغیرہ ۱۵ ادھیائے ہیں - بڑھیا کاغذ - سندر چھپائی - موٹا ٹائپ ۰۰ صفحات قیمت ہندی سوا روپیہ - اردو بارہ آنے ؛

اونکار اپاسنا | جو پوتر اوم گان - اوم جپ - اوم چنتن - اوم آرادھن اور اوم دھیان سے پربھو پریمی کو پراپت ہوتی ہے - وہ اتل ہے - بیان سے باہر ہے - صرف انوبھوی جن اسے بیان سکتے ہیں - جس اوم نام کی اتنی مہما ہے - اسی کی اتیت سندر ویاکھیا شری سوامی جی نے اس پستک میں کی ہے - سنسار کے سکھ کی خواہش رکھنے والے ہر ایک شخص کو اسے پڑھنا چاہئے قیمت ہندی چار آنے - اردو تین آنے ؛

سندھیا یوگ | سندھیا کی کریاؤں اور اس کے ارتھوں کے مہتو پرتاپ کو ایسے اچھے سرل بودھ اور سندر وچار کہیں نہیں ملیں گے - طرز بیان بہت دلکش ہے - گٹکا سائز - کپڑے کی سنہری جلد - ۱۴۰ صفحے قیمت صرف ۵ ر اردو ۴ ر ہر قسم کی دھارمک کتابیں ملنے کا پتہ :-

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی ہسپتال روڈ لاہور

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

... کھوئی ہوئی بینائی کو واپس لانے کیلئے اور اکثر حالات میں عینک چھڑانے کیلئے کئی نسخے موجود ہیں ... وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما دیدیا مالک دواخانہ امرت دھارا لاہور کی تیار کردہ دوائی

نور انجن

... کے استعمال کا فائدہ حاصل کیا ہے - اس کے علاوہ بینائی بڑھاتی ہے بلکہ دھند ... کو دور کر دیتا ہے - قیمت فی تولہ بیس روپے (عہ) نمونہ ایک روپیہ چار آنے (ر)

ملنے کا پتہ :- منیجر امرت دھارا ۳۲ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کراچی کی طرف سے مصیبت زدگان کوئٹہ کی امداد

آریہ سماج کراچی کو کوئٹہ کے بھونچال کی بھیانک اور دردناک خبر ملتے ہی سماج نے اپنی انترنگ سبھا کے خاص اجلاس میں ہمدردی کا پرستاؤ پاس کر کے اپنی طرف سے مصیبت زدگان کو سہایتا پہنچانے کے لئے ایک خاص بارسوخ کمیٹی مشتمل بر ۱ لالہ روپ لال جی پردھان ۲ لالہ منشی رام جی منتری آریہ سماج ۳ لالہ چمن لال جی ۴ لالہ جگن لال جی اور ۵ لالہ پرکاش سوروپ جی بطور سکرٹری ریلیف کمیٹی مقرر کی۔ اس کمیٹی نے اپنا کاریہ فوراً شروع کر دیا۔ اور چندہ وغیرہ کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ریلوے سٹیشن پر اپنے والنٹیروں کو ہر ایک سپیشل اور دوسری گاڑیوں پر بھیجنا شروع کیا۔ آج تک تقریباً ایک سو سے زیادہ بھائیوں کو سماج کے ریلیف کیمپ میں لا کر ان کی ضروریات کے مطابق ان کو سہایتا دی گئی ہے۔ زخمیوں کی مرہم پٹی اور تیمار داری کے لئے ڈاکٹر بہوشیل داس جی نے اپنی خدمات بلا معاوضہ دے رکھی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب صبح و شام دونو وقت ریلیف کیمپ میں تشریف لاتے ہیں۔ آریہ سماج کی طرف سے کئی ہفتے لگاتار دن اور رات آریہ سیوک دل کے آٹھ دس والنٹیر سول ہسپتال اور دوسرے ہسپتالوں میں ڈیوٹی دیتے رہے ہیں۔ سماج کی ریلیف کمیٹی کی طرف سے کھولے گئے رشی لنگر میں روزانہ پچاس سے ستر تک بھائی دونو وقت بھوجن کرتے ہیں۔ سماج کے کیمپ میں ٹھہرے ہوئے بھائیوں کو کپڑے۔ بستر۔ چارپائیاں اور دیگر ضروریات مہیا کرنے کا پورا پورا انتظام ہے۔ اس وقت بھی ۵۰ سے زائد دکھی بھائی کیمپ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور پریوار والے بھائیوں کو علیحدہ مکانوں میں ٹھہرایا گیا ہے۔ ان کو یا تو رشی لنگر سے تیار شدہ بھوجن دیا جاتا ہے یا سٹور سے رسد دی جاتی ہے۔ سماج کے ممبروں اور سہایکوں نے پر یاپت روپیہ میں نقد چندہ اکٹھا کئے جانے کے علاوہ کئی بیوپاریوں کی اور سے رشی لنگر کے واسطے اناج۔ آٹا۔ دال۔ چاول۔ گھی۔ دودھ۔ سبزی اور نمک آدی ملتا رہتا ہے۔ لالہ روپ لال جی پردھان سماج نے جس چیز کی ضرورت ہو ان سے پورا کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس کام کے اندر مہاشہ امرناتھ جی۔ ملک دیو داس جی اور کئی اور سجن ریلیف کمیٹی کا خوب ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ اور سماج کا کیمپ اور رشی لنگر ابھی تک بدستور جاری ہیں۔ اور جب تک سماج کے پاس آئے ہوئے دکھی بھائیوں کی آجیوکا کا سوتنتر پربندھ نہیں کیا جاتا۔ ریلیف کا کام جاری رہے گا۔

۱ بھونچال میں مجبور کیا شدہ بھائیوں کی آتماؤں کی سدگتی کے لئے اور آئندہ ایسے پرکار کی ادھوگتی سے بچانے کے لئے پربھو سے پرارتھنا رمضو ایک بڑا یگیہ آریہ سماج میں رچایا گیا۔ جس پر کراچی کی دلال سبھا کی اور سے مبلغ دو صد پچاس روپیہ خرچ کیا گیا۔ یگیہ میں لگ بھگ تین ہزار آہوتیاں ڈالی گئیں۔ یگیہ کے برہما مہاشہ ٹیک چند جی "پربھو آشرت" تھے۔ جنہوں نے یگیہ کو بڑی سپھلتا کے ساتھ آرمبھ سے سماپتی تک نرگھن سماپت کرایا۔ اس یگیہ کا کراچی کی جنتا پر بڑا پربھاو پڑا۔

۲ بھونچال میں کھوئی گئی یا دبی ہوئی جائداد کے لئے (claims) کے فارم بھی بھر والنے کا کام ریلیف کمیٹی کر رہی ہے۔ اور فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ اس کاریہ میں کراچی (Bar association) کی طرف سے چار وکیلوں کی سہایتا ہمیں پراپت ہوئی ہے۔

۳ ریلیف کمیٹی کے سکرٹری کے ساتھ ملاقات کے دوران میں کمشنر صاحب سندھ نے ریلیف کمیٹی کے کام کی بڑی تعریف کی ہے۔ اور انہوں نے ریلیف کیمپ کا خود معائنہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور وائسرائے گورنمنٹ دکھانے کی آشا دلائی ہے جو کہ یہاں ۶ جولائی ۱۹۳۵ء کو تشریف لا رہے ہیں۔

(پرکاش سوروپ سکرٹری کوئٹہ ریلیف کمیٹی آریہ سماج کراچی)

شوک پرستاؤ:۔ آریہ سماج روپڑ لالہ گوبند رام جی عرائض نویس کے اکال سورگباش پر جو کہ آریہ سماج روپڑ کے پرسدھ سیوک تھے۔ اور ہندو جاتی کے سچے ہتیشی تھے۔ شوک پرگٹ کرتا ہے۔ پرماتما مرحوم کی روح کو شانتی عطا کریں۔

(لال چند گپتا منتری آریہ سماج روپڑ ضلع انبالہ)

بقیہ مضمون "مہتہ جیمنی جی کا مشرقی افریقہ میں پرچار" صفحہ ۳

چھپوایا گیا۔ اس کے لئے جو چٹھی مہتہ جی کی سیوا میں لکھی گئی۔ وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

دھرما نبور مہتہ جی۔ نمستے۔ میری یہ دلی کامنا ہے۔ کہ آپ کا وہ اکھیان چھپوا کر اپنی لاگت پر دیش بھر کی آریہ سماجوں میں بھیجوں۔ چونکہ میں اور میرے متر آپ کے ویاکھیان کو چرکال کے لئے بہت [illegible] رکھنا چاہتے ہیں۔ اور ان کا وچار ہے۔ کہ بھارت کا سندیش پڑھے گئے۔ جو [illegible] تک پہنچے۔ اس لئے آپ کی بڑی کرپا ہوگی۔ یدی آپ سنسار بھر کی آریہ سماجوں کا سوچی پتر [illegible] اور [illegible] آپ کے ویاکھیان جو آپ نے رنگل تھیٹر میں ۱۲ مارچ کو دیا تھا۔ آریہ سماج [illegible]

آپ کا آگیا کاری رام ناتھ تلوار
پرنسپل سٹارٹ ہنڈ کالج ممباسہ

اس قسم کے درجنوں ایڈریس اور پتر ہیں۔ جو کہ البرٹ افریقہ میں مہتہ جیمنی جی کی سیوا میں روانہ کئے گئے۔ اور آریہ سماج کے سیتا ہک ست سنگوں میں سینکڑوں کی حاضری میں دئے گئے۔ اگر ان کو سنسار پوروک درج کیا جائے۔ تو ایک کتاب تیار ہو جاتی ہے۔

ایسی حالت میں سوال اٹھتا ہے۔ کہ اگر مہتہ جی کے اندر واقعی ایسی ترٹیاں ہیں۔ جن کا پنڈت رام سندر جی پاٹھک مذاق اڑا رہے ہیں۔ تو پھر آریہ سماجی۔ آریہ سماجوں کے ذمہ دار ادھیکاری اور دیگر ایڈیٹران اخبارات مہتہ جی کو پرچار کے لئے کیوں بلاتے ہیں۔ اور اپنی شردھا پریم اور بھگتی کیوں دکھلاتے ہیں؟ مہتہ جی مشرقی افریقہ کی کم از کم بارہ آریہ سماجوں میں کئی ویاکھیان دے گئے ہیں۔ آریہ جنتا اور انیہ سجنوں نے ان کا بڑا پریم پوروک سواگت کیا ہے۔ اور بڑی شردھا دکھائی ہے۔

دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور کی سرگرمیاں

۱ ماہ اپریل۔ مئی اور جون ۱۹۳۵ء میں ۱۷ غیر ہندو استری۔ پرشوں اور بچوں کو پنجاب کے مختلف مقامات میں شدھ کر کے ویدک دھرم میں پرویش کیا گیا۔

۲ ونتا وشرام آشرم ہوشیار پور میں ان تین مہینوں میں تقریباً ایک درجن استریوں نے پناہ لی۔

۳ دو مقامات پر مقدمات چل رہے ہیں۔ جن میں مشن خاص دلچسپی لے رہا ہے۔ اور دھن کا خرچ کر رہا ہے۔

۴ لالہ شو رام جی گپتا بی اے نے اس عرصہ میں ضلع انبالہ میں دورہ و پرچار کیا۔ پنڈت نند لال جی نے ضلع سیالکوٹ۔ گورداسپورہ اور کانگڑہ میں پرچار کر کے چندہ فراہم کیا۔ پنڈت ستیہ دیو جی نے ضلع گوڑگانواں میں پرچار کیا۔

۵ آریہ سماجوں کو زیادہ ہوشیار ہو جانا چاہئے۔ تمام کیسوں کی رپورٹ دفتر سالویشن مشن میں جلد از جلد ارسال کرنی چاہئے۔ نیز مقامی سماجوں کو مشن کے لئے دھن اکٹھا کر کے بھیجنا چاہئے۔

۶ ۱۹۳۴ء کی رپورٹ مشن کے کام کی چھپ چکی۔ جو بھائی انگریزی۔ ہندی یا اردو میں پڑھنا چاہیں۔ دفتر سے منگوا سکتے ہیں۔ پچھلے سال ۲۷۰ غیر ہندوؤں کو ویدک دھرم میں شامل کیا گیا۔ نصف درجن کے قریب آشرم میں شادیاں کرائی گئیں۔ اور ۳۰ کے قریب استریوں نے مشن کے ونتا وشرام آشرم ہوشیار پور میں پناہ لی۔

۷ عیسائیوں کے ساتھ سالویشن و سالویشن آرمی کے نام پر پھر کچھ جھگڑا چل پڑا ہے۔ مگر آشا ہے۔ کہ یہ جلد نپٹ جائے گا۔ اور عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

۸ مشن کے کام کو وسیع پیمانہ پر چلانے کے لئے اب تک کام کرنیوالوں کی ضرورت ہے۔ اور کام کرنے والے بغیر دھن کے نہیں مل سکتے۔ اس لئے ہندو جنتا سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مشن کے ہاتھوں کو دھن دے کر مضبوط بناوے۔ تاکہ مشن ہندو قوم کی زیادہ سیوا کر سکے۔

(پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

ہندو جاتی میں پہلے ہی بھیک مانگنے والوں کی کمی نہیں ہے۔ اس پر بھی کچھ صورتیں لوگ اس کو اور بھی بڑھا کر ہانی پہنچا رہے ہیں۔ یہ لوگ جگہ بجگہ چھوٹے چھوٹے اناتھ آشرم کھولکر کے ان سے سلسلا دن بھیک منگوا کر خود گلچھرے اڑاتے ہیں۔ اور بعض لوگ تو اس اناتھ آلیہ کا نام لے کر مانگتے رہتے ہیں۔ ان لئے ہم سبھی پرشوں کو بتادینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس [illegible] آلیہ کے لڑکے کبھی مانگتے نہیں جایا کرتے۔ اس لئے سب پرش [illegible] کہ وہ اناتھ [illegible] ان کو ایسے لوگوں سے بچا دیں ہم ایسا نہ ہو [illegible] کہ جب وہ ان کو ان کے گرجہ میں آنے پر دان دینے کی بجائے ڈانٹ کر [illegible] بھیک لینے سے باز آجاویں۔ اور جو اناتھ ان کو ملیں سیدھے پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ یہاں ایک سو سے اوپر بالک اور کنیائیں پرورش پا رہی ہیں۔ اور یہاں پڑھائی اور دستکاری سکھلانے کا اچھا پربندھ ہے۔ یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان سری سوامی سوتنتر انند جی مہاراج سابق آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور ہیں:

داتی پرشوا!

آپ کے بھروسہ ماترہین سکھوں سے ہین بچوں کی رکھشا کا بیڑا ہم نے اٹھایا ہوا ہے۔ اور ذرا سی غفلت کرنے پر یہ جاتی کے بچے غیر اقوام کا لقمہ بن جاویں گے۔ اس لئے پرارتھنا ہے۔ کہ اپنی شکتی کے انوسار (۱) آٹا گھی۔ چاول۔ دال۔ وستر اور نقدی جو بھی دے سکیں۔ دان دیں۔ اور وہ خوشی سے قبول کیا جائے گا (۲) بلڈنگ بھی ناکافی ہے۔ نئے بالک آ رہے ہیں اس لئے کمرہ بنی دانیو! اپنے پوروجوں کی یاد میں کمرے بنوا کر یش کے بھاگی بنیں:

آنریری سکریٹری پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا
پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں بودن دیک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماج اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں:

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (Regd.)

دماغ کی طراوت

کیش راج (Regd.)

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں وائیٹ آئیل مطلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دوسرے تیلوں کی نسبت یہ زیادہ فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں۔ بلکہ دوا آمیز بھی ہے دماغ کو تروتازہ رکھنے اور بالوں کو مضبوط کرنے میں بے مثل ہے۔ اس سے خشکی اور روسی دفع ہوتی ہے۔ اپنی عمدگی کے باعث متعدد نمائشوں سے تمغے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں۔ استعمال کر کے فائدہ اٹھائیے:

قیمت فی شیشی پندرہ آنے	۱۵/
ڈاک محصول دس آنے	۱۰/
نمونہ کی شیشی صرف تین آنے	۳/

جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے:

ڈاکٹر برمن سامان زیبائش کے نمونہ کا بکس (Regd.)

ہم نے روزمرہ استعمال کی کارآمد چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے۔ تاکہ ہمارے ہاں کی مفید اشیاء تھوڑے ہی صرفہ میں آزمائی جا سکیں۔ اس میں حسب ذیل چنندہ اور عمدہ قسم کے سامان بطریق نمونہ رکھے گئے ہیں:

۱۔ دنت منگل	(دانت کا منجن)
۲۔ کیش دھونا	(سر دھونے کا پوڈر)
۳۔ کیش راج	(سر کے تیلوں کا راجہ)
۴۔ بیوٹک صابن	(خوشبودار دوا آمیز)
۵۔ بہارن اسنو	(خوبصورتی کے واسطے)
۶۔ بہارن پوڈر	(غازہ)
۷۔ اوٹو بہارن	(عطر دل آویز)
۸۔ ڈاکٹر مسک زنڈر	(مشک آمیز اسینس)

قیمت فی بکس ۱۲/ محصول ڈاک ۱۰/

نوٹ کی دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر برمن کا نام ضرور دیکھ لیا کریں:

لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں (مینیجر)

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۹۲ء تمام دنیا میں مشہور مصفے خون کا بادشاہ

بھگوان عرق عشبہ مرکب

مصفی خون۔ خارش پھوڑا پھنسی آتشک ناسور گنٹھیا بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہے۔ ہزارہا اشخاص کی تصدیقیں کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہر دہلی ہر جگہ ایجنٹ پر مل سکتا ہے

تمام ضروریات زندگی

کابلی کشمیری پیداوار میوہ جات چلغوزہ۔ لاچی۔ دھمرہ زعفران کستوری۔ ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ۔ سلاجیت مصفی چربی منیر بچھ نطلب مصری گچھیاں ڈھینگری پاپڑ وڑیاں خشک سبزی اودیات پنساری مفرد و مرکب شربت عرق مربہ جات اچار ست پودینہ اجوائن سلف ہمن گگرو دھوپ اصلی ام الکاتین عطر بھیں ریگ ماہی بربہوٹی کھچرے لنگی کلاہ پشاوری سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب جہیز بوٹ گرگابی پاپوش سامان ہتھیارات لوہار زکھان حجام سچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں + نوٹ۔ لاہور میں عرق عشبہ پنڈت وزیر چند شاہ رنجیان مندر و لالہ منی رام نقار کمپٹ بینڈ گرکٹ دہار مہر دوازہ سے مل سکتا ہے:

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

بالکل نئی تصنیف

رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی

یہ رسالہ کیا گیا ہے گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کر کے نوجوان بنانے کے لئے اٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیے۔

ویدیشاسترین منی شنکر گووند جی مالک آتنک نگرہ فارمیسی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۱۲ عہ جمالستان للعہ (محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور
ہفتہ وار
The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ششماہی عہ ممالک غیر [illegible] فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۲۹	SUNDAY 21st JULY 1935	اتوار ۶ ساون سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۱ جولائی ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱	جلد ۳۴

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں۔

گائتری منتر

خالق کل ہے۔ سب سے اعلےٰ ہے ● سب کی بگڑی بنانے والا ہے
ہر پرانی کا ہے پران وہی ● ہستیٔ خلق کی ہے جان وہی
دور کرتا ہے رنج و غم دل سے! ● کیوں نہ واصف ہوں اُسکے ہم دل سے
اُس نے پیدا کیا جہان سارا ● نور سے بھر دیا مکان سارا
دل میں ہم اُس کا دھیان کرتے ہیں ● اس میں انمول گیان بھرتے ہیں
وُہی ہادی ہماری عقل کا ہے ● وُہی گیانی ہے۔ گیان داتا ہے

ہے اُسی سے یہ التجا اپنی
دل میں جلوہ گری دکھا اپنی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ورکی ضرورت

میرے ایک کشتری منش کی سولہ سالہ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج میں جیسنیا رکنیا کے لئے ایک سلسلہ جاری بلا لحاظ ذات پات اور با روزگار آریہ ورکی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۲۰ اور ۲۵ برس کے درمیان ہو۔ جہیز کے خواہش مند اصحاب خط وکتابت کرنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔ اضلاع ملتان مظفرگڑھ ڈیرہ غازیخان اور ریاست بہاولپور کے باشندوں کو ترجیح دی جائیگی ؞ المشتہر ؞ دوارکا ناتھ اینڈ سنز بیلنسر زبازار بھاکھراں۔ بہاول پور

بالکل نئی تصنیف
رسالہ اُٹھتی ہوئی جوانی

گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کرکے نوجوان بنانے کے لئے اُٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیں ؞

یہ رسالہ بنا دیا گیا ہے

ویدشاستری منی شنکر گوبند جی مالک آتنک نگرہ فارمیسی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پوتّن دیدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ارشاد کیا ہے ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ؞

بیوپاریوں کو خاص رعائت دی جاتی ہے

تمام بھارت میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالکان بھارت دھوپ ایجنسی شوتر منڈی لاہور

زنانہ ڈاکٹر کانسی ایمن ہے ... سیدہ

صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

... برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی دیسی کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

دماغ کی طراوت

کیش راج (REGD)
سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں کا سٹ آئل مطلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دوسرے تیلوں کی نسبت یہ زیادہ فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں۔ بلکہ دوا آمیز بھی ہے۔ دماغ کو تر و تازہ رکھنے اور بالوں کو مضبوط کرنے میں بے مثل ہے۔ اس سے خشکی اور سُستی دفع ہوتی ہے۔ انہی صفتوں کے باعث متعدد نمائشوں سے تمغے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں۔ استعمال کرکے فائدہ اُٹھائیے ؞

قیمت فی شیشی پندرہ آنے	۱۵/
ڈاک محصول دس آنے	۱۰/
نمونہ کی شیشی صرف تین آنے	۳/

جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتی ہے ؞

ڈابر سامان پیائش کے نمونہ کا بکس (Regd)

ہم نے روزمرہ استعمال کی کارآمد چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے۔ تاکہ ہمارے ہاں کی مفید اشیا تھوڑے سے خرچ میں آزمائی جا سکیں۔ اس میں حسب ذیل چند قسم کے سامان بطریق نمونہ رکھے گئے ہیں :-

1. دنت منجن (دانت کا منجن)
2. کیش دھونا (سر دھونے کا پوڈر)
3. کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)
4. ہیبک صابون (خوشبودار دوا آمیز)
5. نہاسن اسنو (خوبصورتی کے واسطے)
6. نہاسن پوڈر (غازہ)
7. اوڈو نہارن (عطر دل آویز)
8. ڈابر مسک لونڈر (مشک آمیز لینس)

قیمت فی بکس عہ/ - محصول ڈاک ۱۰/

نوٹ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ ع — جمالستان (محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

ضرورت ہے

اگر آپ ورکنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں سکولوں اور پاٹھشالاؤں کے لئے مینیجروں اور اُدھیاپکوں وغیرہ کی ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کو نہ بھولئے ؞ (مینیجر)

کنٹھی کا رشتی تھرا

کانگڑی منفارن تیار کردہ "سکھ سنیگک دواخانہ" جسم کو طاقت ور بنانے کو خون بڑھانے چہرہ پر رونق لانے دست صاف ... اور خوش ذائقہ دوا قیمت چھوٹی ... بڑی ... ایک ... کی ۱۵۲ ... مفت ... سنیگک ... لکھنؤ

سن ۱۸۹۲ء سے تمام دنیا میں مشہور

مصفے خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفے خون خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ آتشک۔ ناسور کنٹھیا بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہے ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ عہ/ قیمت پر مل سکتا ہے ؞

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات۔ بادام۔ ... زعفران کستوری۔ ہینگ۔ شہد۔ زیرہ سیاہ سنت شلاجیت معنواحری منیر ... مصری تجیبان۔ دھنبگری پاپڑیاں خشک سبزی ادویات پنساری مفرد و مرکب شربت عرق مربہ جات آچار سنت بودینہ اجوائن سونف ہون سامگری دھوپ اصلی آسام کابل عطر بھیل ریگ ... بکوے ٹنگی کلاہ پشاوری سامان سوداگری پارچات زیورات اسباب چمڑہ۔ بوٹ گرگابی پالش سامان تعمیرات لوہا ترکھان حجام موچی وغیرہ ہماری معرفت بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں ؞ نوٹ :- لاہور میں عرق عشبہ ... ہری گیان منڈ ... نامنی رام بھگت کمپنی ... ڈرگسٹ لوہاری دروازہ سے مل سکتا ہے ؞

بھگوان ... راولپنڈی

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی!

آریہ سماج بیدر کا مندر حکماً بند

حیدرآباد (دکن) سے بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ کلکٹر بیدر کے حکم سے وہاں کے آریہ سماج کے مندر کو بند کر دیا گیا ہے۔ اور مندر کا تمام سامان ضبط کر لیا گیا ہے۔ وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اس میں سیاسی تقریریں ہوتی تھیں۔ جن سے گورنمنٹ کے خلاف منافرت پھیلنے کا احتمال ہے ؛

پرکاش کے پرمانند انک کے لئے اپنا لیکھ بہت جلد بھیجیے!

شادی سے چند گھنٹے پیشتر گرفتاری

نئی دہلی - ۱۶ر جولائی - بنیلی علاقہ میں ایک دھرم سالہ میں ایک سبھ جاتی کی لڑکی گورکھپور سے آئی تھی - اور ایک مقامی پنڈت سے شادی ہونے والی تھی - کہ رسم شادی سے چند گھنٹے پیشتر مقامی پولیس نے دھرم سالہ پر چھاپہ مارا - لڑکی - اس کی حقیقی ماں اور ایک نوکر کو جو سبھ جاتی کا نوکر بیان کیا جاتا ہے۔ گرفتار کر لیا گیا۔ لڑکی نے پولیس کے سامنے بیان دیا۔ کہ وہ کانپور کے ایک معزز گھرانہ سے تعلق رکھتی ہے۔ جہاں سے اسے گرفتار شدگان یہاں لائے - اور وہاں تک دھرمیلہ کلاں میں ایک مکان میں بند رکھا۔ یہ عورت اپنے آپ کو سبھ جاتی ظاہر کرتی رہی - اور مرد کو اپنا نوکر - انہوں نے ایک ہزار روپیہ کے عوض میں اس پنڈت سے میرا بیاہ کرنے کا فیصلہ کیا - اور اس رقم کا کچھ حصہ پیشگی لے لیا - لڑکی کو ضمانت پر رہا کیا گیا ہے - اور ملزمان کو کانپور بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے +

ایک ہندو عورت پر حملہ :-

جبل پور - ۱۵ر جولائی - سکریانار اندور میں ایک ہندو عورت پر حملہ کرنے کے الزام میں ایک مسلمان ماشکی کو مجسٹریٹ نے چھ ماہ قید با مشقت کی سزا دی ہے ؛

امرناتھ کی یاترا امسال خطرے سے خالی نہیں

سری نگر - ۱۵ر جولائی - چونکہ تحصیل اننت ناگ کے چار دیہات میں ہیضہ کی وبا پھیل گئی ہے۔ اس لئے حکومت کشمیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ امسال یاتریوں کو جنہیں اننت ناگ کی تحصیل سے گزرنا پڑتا ہے۔ سخت خطرہ ہے۔ حکومت کشمیر تمام ایسے اشخاص کو جو یاترا کرنا چاہتے ہوں۔ آگاہ کرتی ہے۔ کہ جو شخص یاترا کرنے جائے گا۔ وہ اپنے آپ کو سخت خطرہ میں ڈال دے گا - اس لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی یاترا کا پروگرام آئندہ سال پر ملتوی کر دیں ؛

اخبار "ویر بھارت" کو بھائی پرمانند جی کا نوٹس

لاہور - ۱۷ر جولائی - بھائی پرمانند نے لالہ دینا ناتھ آنتی ایڈیٹر "ویر بھارت" کو پنڈت نانک چند بیرسٹر کی معرفت نوٹس دیا ہے۔ کہ یکم جولائی کے پرچہ میں "ہندو سنگٹھن کا جنازہ آریہ سماجیوں کے کندھے پر" کے عنوان سے جو مضمون ویر بھارت میں شائع ہوا ہے۔ اس کے لئے دو طرف دس مرتبہ اخبار میں معافی مانگیں - بلکہ دس ہزار روپیہ ہرجانہ بھی ادا کریں - ورنہ عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا جائے گا ؛

۳۰۰ اطالوی جنگی جہاز افریقہ کو

روما - ۱۶ر جولائی - بم پھینکنے والے تین صد مزید ہوائی جہاز شمالی افریقہ جا رہے ہیں - ہوائی جہازوں کی کمان نائب وزیر خارجہ جنرل والی کے ہاتھ میں ہوگی - افریقہ کی اطالوی نوآبادیوں میں اٹلی کے ایک صد ہوائی جہاز پہلے ہی موجود ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسولینی ابے سینیا کو دبانے کے لئے ایئر فورس پر انحصار کر رہا ہے۔ اور غالباً ابے سینیا کی آبادی کو خوفزدہ کرنے کے لئے سارے ملک پر بیک وقت حملہ کر دے گا ؛

۵ ہلاک اور ۵۷ مجروح :-

بلفاسٹ - ۱۵ر جولائی - تین دن کے جو لوٹ مار اور آتش زدگی کے بعد کل سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا - کہ پانچ اشخاص ہلاک ہوئے - اور ۵۷ کو ہسپتال پہنچایا گیا - بہت سے لوگوں کو خفیف ضربات آئی ہیں - ہجوم نے ۱۲ دوکانوں کو آگ لگا دی ؛

اونٹوں کی برآمد ممنوع :-

قاہرہ - ۱۶ر جولائی - مصر گورنمنٹ نے ایریٹریا کو اونٹوں کی برآمد ممنوع قرار دے دی ہے۔ کیونکہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ اطالوی ایجنٹ مارکیٹوں سے اونٹ خرید کر وہاں بھیج رہے تھے ؛

۲۰۰ قیدیوں کی رہائی :-

الہ آباد - ۱۷ر جولائی - یوپی گورنمنٹ نے عام معافی کے سلسلہ میں جس کا اعلان کیا گیا تھا - دو سو قیدیوں کو رہا کر دیا ہے ؛

آگرہ ہندو مسلم فساد :-

الہ آباد - ۱۶ر جولائی - ہائی کورٹ نے آگرہ ہندو مسلم فساد کے تین ہندوؤں کو جن کو سزائے موت اور چار ہندوؤں کو جن کو عمر کالا پانی کی سزا ہوئی تھی - دو دو سو روپیہ کے ذاتی مچلکہ پر رہا کر دیا ہے ؛

تانگہ ڈرائیوروں کی ہڑتال ختم :-

نئی دہلی - ۱۶ر جولائی - دہلی کے تانگہ ڈرائیوروں نے ہڑتال کر دی ہے - افسروں نے ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا ہے

ڈاکو کی طرف سے دھمکی آمیز خط :-

علی گڑھ - ۱۶ر جولائی - معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے نامی ڈاکو سرادھا کشن نے علی گڑھ کے ایک سرکردہ کانگرسی کارکن ٹھاکر ڈوڈر سنگھ کو دھمکی آمیز خط لکھا ہے کہ اب میری لوٹ مار کا شکار تمہیں بننا پڑے گا ؛

افغانستان میں وائرلیس کا قیام

لنڈن - ۱۶ر جولائی - سفیر کابل متعینہ لنڈن نے مارکونی کمپنی کو پانچ وائرلیس کے مراکز کا ٹھیکہ دیا ہے۔ ان میں سب سے بڑا مرکز کابل میں قائم کیا جائے گا - اور اس کے علاوہ میمون - رخان آباد - قندہار - بازنگی میں ہوں گے۔ کابل سے ٹوکیو - ملبورن - لنڈن اور مانوڈی جنیوا تک گفتگو ہو سکے گی - باقی مراکز سے افغانستان میں ہی خبر رسانی کا کام لیا جائے گا - ان مراکز کے لئے سامان تیار ہونا شروع ہو گیا ہے ؛

ایک سول ناظر کی برخاستگی :-

شیخوپورہ - ۱۶ر جولائی - جھگن ناتھ سول ناظر تقریباً ۹ ماہ تک معطل رہنے کے بعد اب تاکم عدولی کے الزام میں سیشن جج کے حکم سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ اس کے ماتحت کام کرنے والے دو پیادہ بھی ایک شخص سے جس کی قرقی کرنے کے لئے انہیں بھیجا گیا تھا - ایک روپیہ رشوت لینے کے الزام میں برخاست کر دئے گئے ہیں ؛

آنیوالی ڈی لیمیٹیشن کمیٹی میں ہندوستانیوں کی عدم شمولیت :-

شملہ - ۱۶ر جولائی - اگرچہ ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا - مگر لنڈن سے حکومت ہند کی جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ غالباً ڈی لیمیٹیشن کمیٹی جو آئندہ موسم سرما میں ہندوستان آئے گی - ایک خالص پارلیمنٹری کمیٹی ہوگی - یہ تجویز پیش کی گئی تھی - کہ ایک مشترکہ کمیٹی بنایا جائے - تاکہ ہندوستانیوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے - مگر اس تجویز کے منظور ہونے کا کوئی امکان نہیں - البتہ یہ ممکن ہے - کہ چند ہندوستانیوں کو کمیٹی کے ایسوسی ایٹس کے طور پر مل کر کام کرنے کی دعوت دی جائے جس طرح انہیں آئینی اصلاحات کے متعلق اپنی تجاویز مرتب کرنے سے جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے نامزد کیا گیا تھا ؛

ہوائی جہاز کو آگ :-

ایمسٹرڈیم (ہالینڈ) ۱۵ر جولائی - ہالینڈ کا ایک ہوائی جہاز سویڈن جا رہا تھا - کہ اسے آگ لگ گئی - اور وہ ٹوٹ گیا - سوڈ مسافر اور چار ہوا باز نقمۂ اجل ہو گئے - باقی کے دس مسافر مجروح ہوئے +

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مرے ہوئے باپ کی اپنی لڑکی کی منگنی میں شمولیت

پٹنہ - ۱۵ جولائی - سرجو الاحسن صاحب ہال بانکی پور میں منعقدہ ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے رائے بہادر ونود بہاری موزمدار ریٹائرڈ پبلک پراسیکیوٹر نے ایک عجیب بات بیان کی - انہوں نے کہا - کہ میرے بڑے لڑکے کی سنہ ۱۹۲۴ء میں موت ہو گئی تھی - پچھلے مارچ میں میں نے اپنے مرحوم لڑکے کی لڑکی کی منگنی کی - جب منگنی کی رسم ادا کی جا رہی تھی - تو میری پوتی کا سورگیہ باپ چھ اور ساتھیوں کے ہمراہ جسمانی طور پر وہاں آیا - میں اپنے لڑکے کے دوسرے چھ ہمراہیوں کو نہیں جانتا تھا - دوسری دنیا کے یہ ساتوں اشخاص ہمارے ساتھ منڈپ کے گرد بیٹھے - میرے سورگیہ لڑکے نے اپنی ماں کو بھی آواز دی - رائے بہادر کا یہ بیان اتنا رقت انگیز تھا - کہ حاضرین کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے - رائے بہادر موصوف خود بھی زار زار رونے لگے - اور اس سے آگے کچھ نہ کہہ سکے ؛

ایڈنبرا یونیورسٹی کا انتخاب

لنڈن - (بذریعہ ڈاک) سابق بالشویک لیڈر لیون ٹراٹسکی نے جو اس وقت فرانس میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں - ایڈنبرا یونیورسٹی میں ایکٹروں کے انتخاب میں امیدوار کھڑا ہونے سے انکار کر دیا ہے - انہوں نے ان طلباء کو جنہوں نے امیدوار کھڑا ہونے کی دعوت دی تھی - ایک خط لکھا ہے - جس میں ایسا کرنے کے لیے وجوہ بیان کی ہیں ؛

اچھوت سکھوں کا دیوان :-

امرتسر - ۱۵ جولائی - موضع گمٹ کے ضلع امرتسر میں مذہبی سکھوں کا بھاری دیوان منعقد ہوتا رہا - جس میں سردار سوہن سنگھ جلال عثمان والا - باباجی الاسنگھ - سردار سرمکھ سنگھ اور دیگر معززین نے شمولیت اختیار کی - ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے درخواست کی گئی - کہ وہ خالصہ برادری کے لیے پنجاب کونسل میں تین نشستیں مخصوص کرے ؛

راولپنڈی میں جنم اشٹمی کی تیاریاں

راولپنڈی - ۱۵ جولائی - مقامی سناتن دھرم یووک سبھا کے ارکان جنم اشٹمی کا تیوہار منانے کے لیے ابھی سے سرگرم تیاریوں میں مشغول ہو چکے ہیں - مختلف سب کمیٹیاں مرتب ہو چکی ہیں - عدیم المثال اور عالیشان جلوس نکالنے کے لیے زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں ؛

کوئٹہ میں کھدائی کے متعلق بات چیت

کوئٹہ - ۱۶ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ کرنل رسل پبلک ہیلتھ کمشنر گورنمنٹ ہند ۱۰ اگست کو پھر کوئٹہ جائیں گے - اور ڈپٹی ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان سے کھدائی کے کام کے سلسلہ میں مختلف طبی امور پر تبادلہ خیالات کریں گے - مقامی حکام گورنمنٹ ہند کے احکام کا انتظار کر رہے ہیں - کہ کب کھدائی کا کام شروع کیا جائے - پہلے سڑکیں صاف کی جائیں گی - اور ان مکانات سے جو کھڑے ہیں - اور جہاں لاشیں نہیں - جائیداد کو نکالا جائے گا - اور بعد میں ان رقبوں سے جہاں بہت نقصان ہوا ہے - جائیداد کو کھودا جائے گا - تاچاری جہاں صفائی کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں - عنقریب باشندوں کو یہاں رہنے کی اجازت دے دی جائے گی - پیوری کے نزدیک جگہ صاف کی جا رہی ہے - اور صفائی اور پانی کی بہم رسانی کے متعلق تمام انتظامات کئے جا رہے ہیں - امید کی جاتی ہے - کہ ایک ہفتہ کے بعد لوگوں کو گھوڑ دوڑ کے میدان سے منتقل کر دیا جائے گا ؛

آریہ سماج جھوک اترا کا اہم پرستاؤ

کچھ دنوں سے اخبار "ریفارمر" میں ایڈیٹر جھوک اترا اور پنڈت چموپتی جی کے لیکھ نکل رہے ہیں - آریہ جنتا کی توجہ تمام تر انہی لیکھوں کی طرف مرکوز ہو رہی ہے - یہ سلسلہ زیادہ تر پروفیسر رام دیو جی وغیرہ کے متعلق ہے - لیکن آچاریہ جی کی طرف سے بالکل خاموشی ہے - جس سے آریہ جنتا کسی بھی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے ناقابل ہے - انصاف اس بات کا مقتضی ہے - کہ صداقت کا ہی بول بالا ہو - لیکن ایک دو آریہ سماجوں نے ان لیکھوں کی بنا پر جو کہ ان کی نظروں میں غلط ہیں - اخبار "ریفارمر" کو بائیکاٹ کر دینے کی لہر چلائی ہے - یہ لہر نہایت ناموزوں اور غیر منصفانہ معلوم ہوتی ہے - لہذا آریہ سماج جھوک اترا نے اپنے حال ہی کے اجلاس میں یہ پرستاؤ سویکار کیا ہے - کہ چونکہ عوام ایسے اہم معاملات کو سوچنے کے ناقابل ہوتے ہیں - اور بعض اوقات غصہ اور دھڑہ بندی سے بے اتفاقی ہو جایا کرتی ہے - لہذا آریہ سماج ہذا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں مودبانہ نویدن کرتا ہے - کہ وہ "ریفارمر" کے لیکھوں اور ان لیکھوں میں بیان کردہ نہایت ضروری امور کے متعلق ایک غیر جانبدارانہ تحقیقاتی کمیشن مقرر کرے - جو اس بات کی پڑتال کرے - کہ جو کچھ "ریفارمر" میں لکھا گیا ہے وہ ٹھیک ہے یا غلط ہے ؟

اگر کمیشن اس نتیجہ پر پہنچے - کہ "ریفارمر" کے لیکھ واقعی غلط اور بے بنیاد ہیں - تو اس کے برخلاف قرار سب کارروائی کی جائے - ورنہ بغیر تحقیقات کے بائیکاٹ کی لہر چلانا صریحاً بے انصافی ہے ؛

یہ سماج باقی آریہ سماجوں سے بھی پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ بھی اسی قسم کے پرستاؤں کے ذریعہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ایک ایسے غیر جانبدارانہ تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کے لیے پرارتھنا کریں ؛

(بھگوان داس آریہ سیوک منتری آریہ سماج جھوک اترا ضلع ڈیرہ غازیخان)

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لیے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے ؛

(مینیجر)

نابھہ سٹیٹ ہائی سکول میں ہڑتال

لدھیانہ - ۱۵ جولائی - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ نابھہ سٹیٹ ہائی سکول کے دسویں جماعت کے طلباء نے چند روز سے ہڑتال کر رکھی ہے اور بازاروں میں مظاہرے کر رہے ہیں - ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا - کہ ہڑتال کی وجہ کیا ہے - طرح طرح کی باتیں سننے میں آ رہی ہیں - حکام سکول کو اس معاملہ پر روشنی ڈالنی چاہئے - اور اگر طلباء کی شکایات جائز ہوں - تو انہیں دور کرنا چاہئے ؛

ایڈیٹر "اصلاح" کی ضمانت :-

جالندھر - ۱۶ جولائی - سیشن جج جالندھر نے لالہ نگینہ مل ایڈیٹر "اصلاح" کو ضمانت پر رہا کر دیا ہے - لالہ صاحب کو چوہدری رتن سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول جالندھر نے ہتک عزت کے ایک مقدمہ میں ۹ ماہ قید محض اور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے ؛

راولپنڈی کے نئے کمشنر

راولپنڈی - ۱۵ جولائی - کل مسٹر میکناب ڈپٹی کمشنر ضلع اٹک نے مسٹر فرگوسن کمشنر راولپنڈی ڈویژن کے اپنڈے سائیٹس سے وفات پا جانے کی وجہ سے کمشنری کا چارج لے لیا ہے ؛

گکھڑ میں ایک نومسلم کی شدھی :-

گکھڑ - ۱۵ جولائی - گزشتہ ہفتہ ایک ہندو نوجوان مسمی بنارسی داس کوچہ ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا ہے - مقامی مسلمانوں نے لدھیانہ لے جا کر چپ چاپ مسلمان بنا لیا - مقامی آریہ سماج نے اسے کل شدھ کر کے چوٹی اور جنیو دھارن کرایا - اور اس کا سابقہ نام ہی رکھا گیا - ماسٹر مدن گوپال چوپڑہ بی - اے کی سعی سے یہ شدھی عمل میں لائی گئی ؛

پرنسپل رام دتہ مل ریٹائر ہونے والے ہیں

راولپنڈی - ۱۵ جولائی - مقامی دیانند اینگلو ویدک کالج کے پرنسپل لالہ رام دتہ مل جی بی - اے ۳۰ سال کی شاندار خدمات کے بعد کالج سے ریٹائر ہونے والے ہیں ؛

ایجوکیشن سکرٹری کا نیا عہدہ

شملہ - ۱۶ جولائی - معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر جی - ایس - باجپئی ایجوکیشن سکرٹری سر دیبے راگھو آچاریہ کی جگہ امپیریل کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ کے وائس چیئرمین بن گئے - موخر الذکر اکتوبر میں ریٹائر ہوں گے - اور اول الذکر کی توسیع شدہ میعاد عہدہ ختم ہو جائے گی ؛

نوجوانو اگر آپ شادی سے پہلے گرہست دھرم (اسعد مجلد مصنفہ بشری ستیہ دیو جی ...) جیگر سنتھ حسب منشا اولاد پیدا کرنے وغیرہ حقیقی طریقوں کا مجموعہ ہے کا مطالعہ کریں۔ پنڈت جیالال ایڈیٹر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۶- ساون سمت ۱۹۹۲

فرقہ وارانہ کشیدگی!

پچھلے ہفتہ ہم نے یہ ظاہر کیا تھا کہ سنسار کے اندر جو اشانتی پھیلی ہوئی ہے۔ اُسے صرف ویدک دھرم ہی دُور کر سکتا ہے۔ قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس جگہ اس وقت ویدک پرچار کیا جا رہا ہے۔ کیا وہاں شانتی پائی جاتی ہے؟ تو جواب بظاہر نفی میں ملتا ہے۔ کیونکہ بھارت ورش کے طول و عرض میں اس وقت جس قسم کی فرقہ وارانہ کشیدگی پائی جاتی ہے۔ وہ ثابت کرتی ہے کہ بھارت ورش کے اندر اشانتی کا زور ہے۔ دکھشنی بھارت میں براہمن اور نان براہمن کی اُلجھن بہت بُری طرح پیچیدہ بنی ہوئی ہے۔ جہاں اس اُلجھن کو کوئی پیچیدگی حاصل نہیں۔ وہاں مُسلم اور غیر مُسلم کے قضیہ کو حل کرنے میں سخت مشکل معلوم ہو رہی ہے۔ مہاتما گاندھی نے اپنی طرف سے بہترین کوشش کی کہ وہ اس فرقہ وارانہ اُلجھن کو سلجھا دیں۔ لیکن چونکہ ہندوستان کے مختلف فرقوں میں اس وقت انتہا بردباری اور رواداری نہیں پائی جاتی جتنی کہ اس اُلجھن کو سلجھانے میں سہل ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لئے مہاتما گاندھی کا سارا یتن اتنا بار آور نہیں ہوا۔ جتنا کہ مہاتما جی کے اپدیش اور اعلےٰ کیرکٹر کا تقاضا تھا۔ اگر مہاتما جیسا رہنما یورپ اور امریکہ کے کسی دیش میں پیدا ہوتا۔ تو نتیجہ ہے کہ وہ جس تحریک میں ہاتھ ڈال دیتا۔ وہ وہاں کی رائے عامہ کی پختگی کی وجہ سے مقابلتاً زیادہ آسانی سے کامیابی کا منہ دیکھتی ::

ہندوستان میں اس وقت جو فرقہ وارانہ کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اس کے کئی کارن ہیں۔ کچھ تو سودیشی ہیں۔ اور کچھ ودیشی۔ بیشتر اس کے کہ ہم سودیشی کارنوں کا ذکر کریں۔ ہمارا یہ فرض ہونا چاہیے۔ کہ ہم ودیشی کارنوں کو دُور کرنے کا یتن کریں۔ گو یہ ایک حقیقت ہے کہ سودیشی اور ودیشی کارن بعض حالات میں لازم و ملزوم بن چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی جہاں ان کے درمیان حدِ فاصل قائم ہو سکتی ہے۔ ہم کو سب سے پہلے خالص ودیشی کارنوں کو دُور کر دینا یا ان کا دُور کرنا سے یتن کرنا چاہیے۔ سب سے پہلے ودیشی کارن جس نے اس وقت بھارت ورش کو دارالحرب بنایا ہوا ہے۔ وہ مختصراً اس قسم کا غیر ملکی احساس ہے۔ جو کہ بعض مسلمانوں کے سر پر بھوت کی طرح سوار ہے۔ کہ ان کی بھارت ورش میں اقلیت ہے۔ اور ہندوؤں کی اکثریت ہے جو کہ ہر گھڑی اُن کے لئے موجبِ آزار ثابت ہو سکتی ہے۔ حالانکہ یہ سچ ہے کہ ہندوؤں کی سنسکرتی اس طرح کی نہیں کہ وہ اسلامی تمدن کی مرہونِ منت ہو۔ ہندو اکثریت بہ دعویٰ سے کہہ سکتی ہے۔ کہ اس نے اپنے عروج کے وقت میں بھی مسلمانوں پر اپنی تہذیب کو ٹھونسنے کی کوشش نہیں کی۔ نہ صرف راجپوتانہ میں بلکہ مہاراشٹر میں جہاں کہ مرہٹہ پیشواؤں کا راج رہا ہے۔ کبھی کسی اسلامی مسجد یا مقبرہ کی بے احترامی روا نہیں رکھی گئی۔ ہندوؤں کے اندر تو رواداری اتنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ کہ علاؤالدین کے زمانہ میں رامیشورم جیسے غیر مسلم علاقہ میں ملک کافور نے جو مسجد تعمیر کی تھی۔ وہ بدستور محفوظ ہے۔ حالانکہ وہاں نہ کوئی نماز پڑھنے والا تھا۔ اور نہ کوئی اذان دینے والا۔ لیکن ادھر جب ہم اسلامی غلبہ کے زمانہ کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ کہ صدہا مندروں کو مسمار کر کے مساجد میں تبدیل کیا گیا۔ تو ہم کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ ہندو اکثریت کے خلاف وہی لوگ بداعتمادی کا اظہار کر سکتے ہیں۔ جن کا اپنا پُرانا ریکارڈ داغدار ہے ::

مسلمانوں کے غیر ملکی احساس کے بعد دُوسری بات جو کہ فرقہ وارانہ کشیدگی کی آبیاری کر رہی ہے۔ وہ غیر ملکی چالیں ہیں۔ جو کہ اس احساس کی بھٹی میں تیل کا کام کر رہی ہیں۔ یورپ کے لوگ جب پہلے پہل اس دیش میں آئے۔ تو انہوں نے یہاں قدم جمانے کے لئے یہ ضروری سمجھا کہ یہاں کے لوگوں کے باہمی تنازعات سے فائدہ اٹھا کر اپنے پاؤں کو مضبوط جمائیں۔ سب سے پہلے فرانسیسی تاجروں نے ڈوپلے کے زمانہ میں یہاں کے لوگوں کے تنازعات میں دخل دے کر ان سے فائدہ اُٹھانے کی عارضی کوشش کی۔ لیکن چونکہ فرانس کے رہنے والوں کو برِاعظم یورپ کے جھگڑوں میں بھی اُلجھنا پڑتا تھا۔ اس لئے ڈوپلے کی قابلیت کے باوجود فرانسیسی بازی نہ لے جا سکے۔ لیکن جس سڑک پر وہ ہچکچا کر ٹھٹک گئے تھے۔ اسے لارڈ کلائیو کے زمانہ سے انگریزوں نے پختہ بنانے کا یتن کیا۔ اور پختہ بناتے ہوئے اپنے پاؤں مضبوط جما لئے۔ کہ اب اُن کو ہلانا کارے دارد کا معاملہ ہے ::

ہندوستانیوں نے جب کانگرس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر اس چال کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔ تو برطانیہ کے (Shrewd) مدبروں نے پہلے لوکل سیلف گورنمنٹ کا دانہ پھینکا۔ اور جب ہندوستانیوں نے اس دانہ کی حقیقت سے نا آشنا ہو کر اس کی ددیشی رنگت کے خلاف جہاد کیا۔ تو برطانیہ کے مدبر ایک قدم اور آگے بڑھے۔ انہوں نے مخصوص حلقے مرتب اور منظم کئے۔ مراعات کے سبز باغ دکھلائے۔ اور ایسا انتظام کیا۔ جس سے وہ جماعتیں جن کی سیاسی اہمیت خودساختہ تھی۔ یا خارجی اثرات کے تابع تھی۔ نہ صرف صوبجاتی کونسلوں میں ہوا کرتا بن گئیں۔ بلکہ مرکزی آئین ساز کونسلوں میں بھی گھُس کر اُودھم مچانے لگیں۔ اس چال کو کانگرس نے ابتدا میں ہی بھانپ لیا تھا۔ لیکن چونکہ وہ اپنا دماغ مغربی سیاسیات کی دیدی پر صرف کر چکی تھی۔ اس لئے وہ اس چال کا سدِباب کرنے سے قاصر رہی۔ اور برطانیہ کے شاطر مدبر اس سے بازی لے گئے ::

لارڈ منٹو ثانی کے زمانہ میں اس غیر ملکی بدعت نے اتنا فروغ حاصل کیا۔ کہ اقلیتوں کے تحفظ کی آڑ میں نہ صرف لوکل باڈیوں کو فرقہ پرستی کی آماجگاہ بنایا گیا۔ بلکہ لیجسلیچر کو بھی اسی بھٹی میں جھونک دیا گیا۔ ایشور بھلا کرے کانگرس کا کہ اس نے بھی معاہدہ لکھنؤ میں اس زہرِ ہلاہل کو پی کر فرقہ وارانہ بسرٹ کے جواز کو تسلیم کر لیا۔ کانگرس کے لکھنؤ میں ہتھیار ڈالنے کی دیر تھی۔ کہ حکومت نے مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات میں اس زہر کو داخل کر کے ہندوستان کے آئینِ حکومت کو ہی مسموم کر دیا۔ اور اس وقت تک صبر نہ کیا۔ جب تک ملک کے اندر دو متضاد کیمپ کھڑے نہ ہو گئے۔ میاں فضل حسین ہو یا میاں محمد شفیع۔ سب اسی بدعت یا زہر کے کرشمے ہیں۔ گویا علیحدہ امر ہے کہ ذاتی قابلیت کے لحاظ سے وہ اس امر کے مستحق ہی تھے۔ کہ ان کو کسی ایسے محکمہ میں برسرِاقتدار بنایا جاتا۔ جس سے غیر مسلم اقلیتوں کو واسطہ پڑتا تھا ::

ہمارا وشواس ہے کہ جب تک ملک کے طول و عرض سے اس غیر ملکی احساس اور اسکو تقویت دینے والے انسٹی ٹیوشنوں کو پورے معنوں میں (Indianise) نہیں کیا جاتا۔ تب تک ملک میں فرقہ پرستی کے جراثیم کے کم ہونے کی کوئی توقع نہیں۔ موجودہ حالات میں یہ سخت مشکل ہے۔ کہ ہم برطانیہ کے مدبروں سے یہ توقع کر سکیں۔ کہ جس چال کو وہ اپنی بقا اور استحکام کا رکنِ رکین سمجھتے ہیں۔ اس سے مُنحرف ہو کر رہیں۔ کیونکہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کا کمیونل آوارڈ اور اس پر مبنی گورنمنٹ انڈیا بل ایسی دو دستاویزات ہیں۔ جن کے ایک ایک صفحہ اور سطر پر یہ حروف کندہ ہیں۔ کہ بھارت ورش دو کیمپوں میں بٹا ہوا ہے۔ ایک کیمپ کا نام آپ "مسلم" رکھ لیں۔ اور دوسرے کا "غیر مسلم"۔ ہم ویدک دھرمی مغربی مدبروں کی اس چال کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ ابھی یہ زہر دُور دُور تک پھیلے گا۔ اور اس وقت تک ردِعمل شروع نہ ہوگا۔ جب تک ہندوستانیوں کا آزاد دماغ اس زہر کے گھونٹ کو پینے سے توبہ کرنے کی ضرورت محسوس نہ کریگا۔ لیکن بہرحال خواہ کچھ بھی ہو۔ ہم نے جہاں سنسار میں شانتی لانی ہے۔ وہاں ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہندوستان سے فرقہ پرستی کے بھوت کو خارج کریں۔ چونکہ فرقہ پرستی کا بھوت ابھی تک زوروں پر ہے۔ اور بھارت کا ابھی تک اس کے ازالہ کا پورا پورا نسخہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس لئے ہم کانگرس کو کھُلی اجازت دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے حسبِ پسند طریقوں سے اس بھوت کے خلاف جنگ کرے۔ اور ہندوستان میں متحدہ قومیت کو پیدا کرتے ہوئے اس کے زور کو کم کرنے کی پوری پوری کوشش کرے۔ وہ خواہ اس غرض کے لئے نہرو رپورٹ مرتب کرے۔ خواہ کوئی اور پیکٹ وضع کرے۔ ہم اس سے پورا پورا سہیوگ کریں گے۔ لیکن جب ہم ویدک دھرمیوں نے یہ دیکھا کہ وہ بھیڑ کی طرح کوئی اور نیا خطرناک قدم اٹھانے والی ہے۔ یا کسی ایسے کورے چیک پر دستخط کرنے کے لئے بے تاب ہے۔ تو ہم پھر (Intervene) کریں گے۔ اور اُسے ہندوستان کی متحدہ قومیت کے جذبہ سے یوں بازی نہ کھیلنے دیں گے۔ ایسا ہم کبھی خودغرضی کے جذبہ سے پریرت ہو کر نہ کریں گے۔ بلکہ اس خیال سے کریں گے کہ ہمارا آچاریہ ہمارے ذمہ یہ فرض لگا گیا ہے۔ کہ ہم سنسار کے اندر نہ صرف شانتی کو ستھاپن کریں۔ بلکہ سارے وشو کو آریہ بنائیں۔ تاکہ وہ امرت پتا پرماتما کے چرنوں میں سر جھکا کر دونا کو ہو سکے+

علمائے اسلام کا ننگا فوٹو

مسلمانوں کی یہ بدقسمتی ہے۔ کہ ان کی کثیر تعداد کی باگ ڈور ایسے مولویوں کے ہاتھ میں ہے جن کا واحد مشن یا تو مسلمانوں کو غیر مسلموں سے لڑانا ہے۔ یا خود آزاد خیال مسلمانوں کے خلاف کفر کے فتاویٰ صادر کرنا یا مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر حلوے مانڈے اڑانا یا کج بحثی میں حاضرین مجلس کا وقت ضایع کرنا۔ یہ صرف ہمارا ہی خیال نہیں ہے۔ بلکہ خود مسلم رہنما بھی یہی ارشاد فرماتے ہیں ؛

"پیغامِ صلح" لکھتا ہے کہ :۔

"مولوی ہر مسلمان پر کفر کا فتویٰ جوڑنے اور مسلمانوں کو آپس میں لڑوانے کے لئے ہمیشہ آمادہ رہتا ہے۔ آپ کسی کارِ خیر کے لئے اسے پکاریں گے۔ تو سو بہانے کر کے پہلو تہی کر جائے گا۔ لیکن جہاں مسلمانوں پر تکفیر کی مشین گن چلانی ہو۔ یا ان میں سر پھٹول کا امکان ہو۔ مولوی فوراً جبہ "آلات تقدس" سے مسلح ہو کر مصروفِ کار ہو جائے گا۔ غریب و فاقہ کش مسلمانوں سے مرغن کھانے کھانا وہ اپنا پیدائشی حق سمجھتا ہے۔ اس لوٹ مار اور مفت خوری کا نام اس نے "دعوت" رکھا ہے۔ صاف کہتا ہے۔ کہ دعوت کھانا سنت ہے۔ لیکن اس سنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق اسے اسی وقت ہوتی ہے۔ جبکہ دستر خوان پر متعدد مرغن و خوش ذائقہ کھانے چنے ہوں" ؛ (۱۱ر جولائی ۱۹۳۵ء)

"نوجوان افغان" مولویوں کے مذکورہ چسکے کی یوں تفسیر فرماتا ہے :

"ابھی کل پرسوں کا واقعہ ہے کہ نزدیک کے کسی گاؤں میں مسجد کے اندر ایک شیخ صاحب اپنے مخصوص انداز میں یادِ الٰہی میں مصروف تھے۔ بدقسمتی سے امام مسجد نے یہ کہہ دیا۔ کہ چونکہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ اس لئے شیخ صاحب اگر آپ بجائے زور سے چلانے کے دل ہی دل میں ذکر کریں۔ تو بہتر ہوگا۔ بس پھر کیا تھا۔ موضع مذکور میں جس کی تمام تر آبادی شیخوں پر مشتمل ہے۔ ایک کہرام مچ گیا۔ اور آخرکار امام مسجد کو اپنے ناقابل عفو جرم کی پاداش میں نہ صرف ایک بینی دو گوش نہ صرف امامت سے ہی علیحدہ کیا گیا۔ بلکہ اس کو ہر ممکن طریقہ سے تنگ کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا گیا۔ اس پر آپ بہت گھبرائے۔ اپنی

پوزیشن صاف کرنے کے لئے ہزاروں دلائل پیش کئے۔ لیکن بے سود۔ لاکھوں منتیں کیں۔ لیکن بے کار۔ آخر آپ نے مایوسی کی حالت میں اپنے گناہِ عظیم پر تائب ہونے کے لئے کمر باندھی چنانچہ قرار پایا۔ کہ چونکہ امام مسجد نے ایک ایسے شخص کو یادِ الٰہی سے منع کیا ہے جس کا تعلق براہِ راست سجادہ نشین صاحب مانکی شریف سے ہے۔ اس لئے اگر آپ اپنا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار ہو کر وہاں سے معافی نامہ حاصل کر لیں۔ تو ہم راضی ہو جائیں گے۔ امام مسجد کو جس کا بھوک پیاس نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ "قہرِ درویش بر جانِ درویش" اس بات پر راضی ہونا ہی پڑا۔ چنانچہ وہاں سے منہ کالا کر کے گدھے پر سوار ہو کر علاقہ بھر میں چکر کاٹتا ہوا مانکی شریف میں آ داخل ہوا۔ راقم الحروف بھی بر لب سڑک کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ شور و غل سنائی دیا۔ دوڑ کر باہر آیا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک بدقسمت سفید ریش۔ سیاہ منہ سفید دانت۔ سرخ آنکھیں۔ پھٹے کپڑے سر پر لمبی ٹوپی جس میں پرندے کے پر لگے ہوئے (افسوس کہ سرخاب کا پر نہ مل سکا) گلے میں ہڈیوں کا ہار۔ گدھے پر سوار لیکن منہ دم کی طرف چالیس پچاس افراد کی معیت میں ملعون۔ نافرمانی کے نعرہ ہائے جگر خراش سنتا۔ اور اپنی بدقسمتی پر روتا قیام گاہ سجادہ نشین کی طرف کوچ کرتا چلا جا رہا ہے۔ میں نے ایسا تماشہ عمر بھر میں نہ دیکھا تھا۔ سمجھا کہ کہیں ان ملاؤں نے شیطان کو گرفتار کیا ہے۔ لیکن جب بعد تحقیقات معلوم ہوا۔ کہ معاملہ کچھ اور ہے۔ تو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔"

اخلاقی حس کا جنازہ۔ اگر ان مولوی لوگوں کی اخلاقی موت کا نظارہ کرنا ہو۔ تو ذیل کا واقعہ پڑھ لو :۔

"بریلی کے محلہ قراشی ٹولہ میں ایک مسجد ہے۔ جہاں حنفی اور وہابی دونو نماز پڑھتے ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا۔ وہاں آمین بالجہر کہنے پر لٹھ چلا

تھا۔ جس کے بعد فریقین کے سرغنوں کا زیر دفعہ ۱۰۷ چالان ہوا۔ نتیجہ کچھ نہیں ہو سکا۔ گزشتہ ہفتہ جمعہ کے روز پھر اس مسئلہ پر تبادلہ خیالات شروع ہوا۔ فریقین کے "حضرات علمائے کرام" نے بڑی بڑی دلائل دے کر دادِ حماقت و جہالت دی لیکن اس سے کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ اور تبادلہ خیالات کا سلسلہ تو تو میں میں اور گالی گلوچ کی منزلیں طے کرتا ہوا ہاتھا پائی تک ترقی کر گیا۔ اور یہ "مقدس بزم مناظرہ" اچھی خاصی مرغوں کی پالی بن گئی۔ آخر پولیس کو مداخلت کرنی پڑی۔ اس نے آتے ہی اس بزم مناظرہ کو درہم برہم کر کے مسجد پر باقاعدہ پہرہ قائم کر دیا۔ جو آخری اطلاع کے مطابق بدستور قائم ہے اور حضرات علمائے کرام جنہیں کوئی دلیل خاموش و مطمئن نہ کر سکی تھی۔ اب ہتھکڑی کی برہان محکم کی وجہ سے بالکل چپ ہیں۔ جن کو خدا کا خوف مسلمانوں میں خانہ جنگی برپا کرنے سے نہ روک سکا۔ اب وہ وارنٹ گرفتاری کے خوف سے حجروں اور گھروں کے کونوں میں دبکے بیٹھے ہیں" ۔

("پیغام صلح" ۱۱ر جولائی ۱۹۳۵ء)

کج بحثی :

ایک مرتبہ دائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ حیدرآباد دکن میں دو تین مولوی صاحبان اور چند معزز مسلمان اس مسئلہ پر گفتگو کر رہے تھے۔ کہ وہ کون سا درخت تھا۔ جس کو کھا کر حضرت آدم خطا کار ٹھہرائے گئے تھے۔ ایک نے کہا گندم۔ دوسرے نے کہا۔ انگور۔ اور کسی نے سیب اور کسی نے انجیر کا نام لیا ؛

ایک ظریف نوجوان بھی بول اٹھا۔ کہ سنئے حضرات! آپ برا مانیں یا بھلا۔ لیکن مجھ کو سچ کہنے سے کبھی دریغ نہ ہوگا۔ اگر یہ قصہ درست ہے۔ جیسا کہ آپ لوگ خیال کرتے ہیں۔ تو شجرِ حیات کا درخت حضرت آدم تھے۔ اور نیکی و بدی کا درخت وہی سرو سہی یعنی ہماری معزز والدہ حوا تھیں۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں۔ کہ نیکی اور بدی کے درخت زمین سے اگتے ہیں یا بہشت کے پھل کھانے سے کوئی آدمی گنہگار ہو سکتا ہے؟ پس اگر نیکی و بدی کا چلتا پھرتا مجسمہ ہو سکتا ہے۔ تو وہ فرقہ اناث کے باہر آپ کو ڈھونڈے

نہ ملے گا۔ اگر مزید توضیح کی ضرورت ہو۔ تو وہ بھی سن لیں۔ جب یہ جوڑہ نر و مادہ بنایا گیا۔ تو خدا نے حضرت آدم کو جتا دیا تھا۔ کہ تا حکم ثانی اس عورت کو نہ چھونا نہ اس کے نزدیک جانا اور نہ اس پھل سے کھانا۔ لیکن بیوی صاحبہ کہاں ماننے والی تھیں؟ شیطان کے فریب میں آ گئیں۔ اور جو کچھ ہونا تھا۔ ہو گیا۔ اب آ بندہ اولاد پیدا کرنا تھا۔ اب اس کے لئے بہشت نہیں۔ بلکہ زمین موزوں تھی لہٰذا دونوں میاں بیوی باغ سے باہر کر دیئے گئے" ۔

("المائدہ" بابت ماہ جولائی ۱۹۳۵ء)

"برہم رشی" اخبار کی تفرقہ پردازی۔

راولپنڈی سے ایک اخبار "برہم رشی" شائع ہوتا ہے۔ اس کے سرورق پر لکھا ہے "ورز بہ عہر پر یعنی منتری سناتن دھرم پرتی ندھی مہا سبھا پنجاب راولپنڈی"۔ اس اخبار نے جو "دیانند سماج نمبر" نکالا ہے۔ وہ حد درجہ فحش۔ گندہ۔ اشتعال انگیز اور فساد برپا کرنے والا ہے۔ پہلے یہ ظاہر کیا جاتا تھا کہ یہ اخبار سناتن دھرم پرتی ندھی مہا سبھا کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ لیکن اب لالہ بیلی رام صاحب سکرٹری مہا سبھا نے ایک اخبار کو یہ اطلاع بھیجی ہے۔ کہ :

"یہ امر بالکل غلط اور خلاف واقعات ہے۔ کہ پرتی ندھی مہا سبھا "برہم رشی" کو شائع کر رہی ہے۔ آپ کو واضح ہو۔ کہ چند اصحاب پرتی ندھی مہا سبھا کو اس معاملہ میں بے جا طور پر گھسیٹ رہے ہیں" +

اس تحریر کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ مہا سبھا بھی "برہم رشی" کی روش کو پسند نہیں کرتی لیکن پرتی ندھی مہا سبھا اس وقت تک بری الذمہ نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ "برہم رشی" کی تحریر پر لعنت نہ بھیجے۔ کیونکہ اخبار پر مہا سبھا کا نام لکھا ہوا ہے۔ ضرورت یہ ہے۔ کہ ہر ہندو چاہے وہ آریہ سماجی ہو یا سناتن دھرمی۔ اس اخبار پر لعنت بھیجے۔ جس نے ہندو جاتی کے سچے شبھ چنتک مہرشی سوامی دیانند کی شان میں گستاخی کی ہے۔ "برہم رشی" کے پرکاشکوں اور ترتیب دینے والوں کو خود بھی اپنے کئے پر پچھتانا چاہئے۔ اور گندگی کے اس پلندہ کو سر بازار خود ہی جلا دینا چاہئے۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ اس اخبار کو جلد از جلد ضبط کرنے کی کارروائی کرے۔ کیونکہ آریہ جگت کے اندر اس کے خلاف انتہائی غم و غصہ کا جذبہ پھیل رہا ہے!

اخبارات پر سنسر شپ

لاہور میں سکھ اور مسلم کشیدگی کی وجہ سے آج کل جو ناخوشگوار حالات پیدا ہو گئے ہیں اس کا ایک نتیجہ یہ نکلا ہے کہ مقامی حکام نے اخبارات کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ اس کشیدگی کے اصل موضوع پر جس قدر اظہارِ خیالات کریں۔ اُسے پہلے سنسر سے پاس کرا لیں۔ گو بادی النظر میں یہ کارروائی اخبارات کی آزادی پر ایک قسم کا بوجھ ہے۔ لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس کی بدولت لاہور کے بعض اخبارات کی آتش بیانی میں کچھ صحت افزا اضافہ ہوا ہے تو ہمارے پاس اس سنسر شپ کی مذمت کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں رہتی۔ گو تندرستا ہماری خواہش یہ ضرور ہے کہ جس قدر اس سنسر شپ کی عمر کم ہوگی۔ اتنا ہی اخبارات کے لئے خصوصاً اور ملک کے لئے عموماً بہتر ہوگا۔ کیونکہ پھر پریس آزادی سے اپنی پالیسی پر چل کر ملک و قوم کی اخلاقی۔ مجلسی اور سیاسی ترقی میں حصہ لے سکے گا۔

نسلی امتیاز کی حد ہو گئی!

لنڈن کا اخبار "رینالڈز ویکلی" لکھتا ہے۔ کہ:-

"لنڈن میں انگریزوں کے ایک تالاب میں ہندوستانی طلبا کو نہانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا۔ وجہ محض یہ تھی۔ کہ وہ ہندوستانی ہیں۔ اور تالاب انگریزوں کے نہانے کے لئے ہے"

اس سے بڑھ کر نسلی امتیاز اور کیا ہو سکتا ہے؟ معلوم ہوا ہے کہ طلباء نے انڈیا آفس سے اس معاملہ کے متعلق شکایت کی ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں۔ مینیجر کے خلاف جس نے ہندوستانی طلبا کو منع کیا ہے۔ باقاعدہ کارروائی کی جائے گی۔ اور اس امر کا سخت نوٹس لیا جائے گا کہ یا تو وہ اس حکم کو واپس لے۔ اور باقاعدہ معافی مانگے۔ نہیں تو اس کے خلاف کوئی اور ایسی کارروائی کی جائے۔ جس سے کہ آیندہ کے لئے کسی اور کو اس قسم کی جرأت نہ ہو۔

ہندی پرچار سپتاہ!

ہندو جنتا یہ سن کر پرسن ہوگی۔ کہ ہندی پرچار کے لئے ہندی سنسکرت

ساہتیہ منڈل کشمیر کی طرف سے سری نگر میں ۲۱ جولائی سے لے کر ۲۸ جولائی تک بڑی شان و شوکت کے ساتھ "ہندی پرچار سپتاہ" منایا جائے گا۔ اگر اس سپتاہ میں منڈل کے ادھیکاریوں نے ایسا پروگرام نسچت کیا۔ جس سے ہندی بھاشا کی کشمیر ریاست کی ماتری بھاشا بننے کی سمبھاونا ہو گئی۔ تو ہم اس کی سرگرمیوں کی نہ صرف تعریف کریں گے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہوگا۔ اس کے کاز کا پرچار کرنے اور اُسے ہندو جگت کی ہمدردی کا پاتر بنانے کا پورا پورا یتن کریں گے۔ کیونکہ ہم یہ وشواس رکھتے ہیں کہ مذکورہ منڈل کی کامیابی سے دوسرے مقامات میں بھی ہندی کے پرچار کے لئے زیادہ اُتساہ پیدا ہو جائے گا۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

کرتارپور میں گورو ورجانند کی یاد میں دھرم میلہ

آریہ یووک سماج کی طرف سے وسیع پیمانہ پر تیاریاں!

کرتارپور- ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء- آریہ یووک سماج کرتارپور مہرشی دیانند کے شکشا گورو شری سوامی ورجانند جی مہاراج کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے مستقل طور پر سالانہ دھرم میلہ پرچلت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ پچھلے سال یہ میلہ شروع کیا گیا تھا۔ جس میں کرتارپور کے عام لوگوں نے خصوصاً اور آریہ جگت نے عموماً اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔ اس ضروری تحریک کو پبلک نے پسندیدہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔

لوکل آریہ یووک سماج نے اس سال یہ میلہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲۶ اسوج سمت ۱۹۹۲ کو پورنماشی کے دن منانا نسچت کیا ہے۔ میلہ میں آریہ جگت کے پرسدھ ودوان پنڈت اور سنیاسیوں کے لیکچر شاستری کا انعقاد کرنے والی دلچسپ کھیلوں کے مقابلے اور سنگیت سمیلن کے علاوہ کئی ضروری امور کا فیصلہ کرنے کے لئے مختلف کانفرنسیں کی جانی نسچت ہوئی ہیں۔

میلہ سے دو تین ہفتہ پہلے آریہ جگت کے مشہور و معروف ودوان کتھا واچک آریہ جاتی کے پوتر گرنتھوں کی کتھا کریں گے۔ یہ سارے کاریہ کرنے کے لئے آریہ یووک سماج نے اپنے سرگرم کارکنوں بابو رگھوبیر شرما۔ مہاشہ لابھ رام اور تیرتھ رام آریہ سیوک کی انتظامیہ سب کمیٹی بنا دی ہے۔ جو ابھی سے بڑی سرگرمی سے کام کرنے لگ پڑی ہے۔ نیز سارے آریہ نوجوان اس میلہ کو کامیاب بنانے کے لئے بڑے اُتساہ سے کام کرنے لگ گئے ہیں۔

(تیرتھ رام آریہ سیوک اُپ منتری آریہ یووک سماج کرتارپور)

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں!

ستیارتھ پرکاش۔ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد۔ نوین سنسکرن چھپا کاغذ و چھپائی عمدہ مجلد عمار۔ دی فونٹین ہیڈ آف ریلیجن:- شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری کرت انگریزی پڑھے لکھے کو ویدک دھرم کی سرشٹھتا سمجھانے کے لئے اپورو ہے۔ مجلد ۱۲ر۔ دی ٹین پرنسپلس آف آریہ سماج:- شری پنڈت چموپتی جی کرت۔ اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ مولیہ ۶ر۔ دی آریہ فلاسفی:- اس انتینت اپیوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر دئے ہوئے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے۔ یہ ویاکھیان اجمیر اردھ شتابدی پر چیدہ چیدہ ودوانوں نے دئے ہیں۔ مولیہ ۶ر۔ دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ پچم پرابلم:- اس میں پنڈت گنپت دیو گیانی نے آریہ درشٹی سے ہریجن سمسیا کو سلجھایا ہے۔ مولیہ ۲ر۔ دی آؤٹ لائنز آف آریہ سماج:- شری گیانی جی کرت منتوں کا بچوں آدی میں بانٹنے کے لئے انتینت اپیوگی ہے۔ مولیہ [illegible]

منتری آریہ سماج [illegible]

اونچ نیچ سے تباہی

ہندو قوم کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے کہ یہاں اونچ نیچ اور چھوت اچھوت کا خیال حد سے تجاوز کر گیا ہے۔ اور یہ اس کا ہی پھل ہے۔ کہ ہندو قوم دن بدن رسائل کو چلی جا رہی ہے۔ کانگڑہ سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں کی تحصیل ڈیرہ کے ایک گاؤں میں راجپوت گلیریہ خاندان کے ایک شخص نے اپنے برادرِ حقیقی کے سالا کو جو کہ چھوٹی ذات کا راجپوت تھا۔ لڑکی یعنی تحفہ دے دیا۔ برادری کے دوسرے افراد نے اُس کا حقہ پانی بند کر دیا۔ اور اس بنا پر فساد ہو گیا۔ جو کہ بعد ازاں خطرناک صورت اختیار کر گیا۔ آخر نوبت مقدمہ بازی تک پہنچ گئی۔

مقدمہ بازی اور فساد بذاتہٖ بُرے ہیں۔ لیکن مذکورہ حالت میں یہ اس لئے بھی زیادہ افسوسناک ہیں کہ اس سے مختلف ہندو خاندانوں میں غیر ضروری کشیدگی پھیل جائیگی۔ اور وہ لوگ جن کا مقدمہ بازی کی حالت میں ہاتھ گرم ہوتا ہے۔ اُنکے پو بارہ ہونگے۔ اور وہ فریقین کی جائز کمائی پر ڈاکہ ڈال سکیں گے۔

پنڈت سنت رام جی بی اے

کی ہر گھر میں رکھنے لائق مفید اور بڑھیا کتابیں

آدرش پتنی پتنی اور پتی میں پریم ہو۔ دھرم کا پالن ہو اور آنند منگل ہو۔ گھر گھر سورگ دھام بن جائے۔ اس خواہش سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ آپس کی پھوٹ دور کرنے سے ہر ایک رشتہ دار سے کس طرح برتاؤ کیا جائے۔ انکے طریقے جن سے پتنی آدرش پتنی بن جاتی ہے استریوں کے پڑھنے لائق۔ قیمت بارہ آنے۔

آدرش پتی صرف پتنی کو ہی اپدیش دینے سے کچھ نہ ہوگا۔ اس لئے پتی کو بھی شکشا کی ضرورت ہے۔ یہ پتی پرسوں میں گھر کر کیا سیکھتا ہے۔ اگر اس کو سچ میں سکھ کر دینے والا گرہستی کو سکھ سے بنانا ہو تو اس پستک کو ضرور پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں۔ ہندی میں قیمت صرف آٹھ آنہ۔

گھر کا سکھ علم معاشرت کا طریقہ۔ اور پتی پتنی کی پہلی رات کا سا آنند زندگی بھر کیسے۔ بار یکتا ہے۔ بیشمار باتوں کا مفصل بیان۔ شادی شدہ نوجوان مرد اور عورتیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ استری پرش کے متعلق اس سے بہتر اور مفید کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ قیمت اُردو ایک روپیہ چار آنے۔ ہندی معہ سنہری جلد ایک روپیہ بارہ آنے۔

ششو پالن اس کے مطالعہ سے ماتائیں اپنے بچوں کو مضبوط اور تندرست بنا سکتی ہیں۔ زبان میٹھی اور مضمون دلچسپ ہونے کے علاوہ کتاب کی شکل و صورت بھی خوبصورت ہے۔ قیمت ہندی میں معہ خوبصورت جلد ایک روپیہ۔

اپنے بس کی اولاد جتنے بچوں کی پرورش اور تربیت آسانی سے ہو سکے۔ اور جتنے بچے پیدا کرنے سے صحت نہ بگڑے۔ اس سے زیادہ پیدائش کو روکنے کے لئے بے ضرر آسان اور سائنٹفک طریقے بیان کئے گئے ہیں جن کے ذریعے والدین گرہستھ کا آنند لیتے ہوئے بھی کثرت اولاد کے بوجھ سے بچ سکتے ہیں۔ کتاب میں کئی تصویریں بھی ہیں۔ قیمت اُردو میں صرف دو روپے۔ ہندی میں ساڑھے تین روپے۔

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کیا آریہ سماجی ہونا جرم ہے؟

ریاست پٹیالہ استھانہ مونک کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ریاست کے ایک سپاہی نے وہاں جا کر کہا۔ کہ یہاں پر جتنے آریہ سماجی ہیں۔ وہ سب اپنا نام لکھوائیں۔ آخر سپاہی مذکور آریہ سماجیوں کے نام نوٹ کر کے چلا گیا۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ سپاہی مذکور نے آریہ سماجیوں کے ناموں کا اندراج کس کی انگیخت پر کیا؟ اگر ریاست کے کسی ذمہ دار افسر نے اُس کو ایسا کرنے کا حکم دیا۔ تو پھر سوال یہ ہوتا ہے۔ کہ اس نے باقی مذاہب کے آدمیوں کے نام درج کیوں نہ کرائے؟ اور اگر سپاہی نے اپنی ذاتی ذمہ داری پر کیا۔ تو پھر اس سے متعلقہ افسروں کو جواب طلبی کرنی چاہئے کہ اُس نے آریہ سماجیوں کے متعلق ایسا رویہ کیوں اختیار کیا؟ جو وہ مسلمانوں یا عیسائیوں کے متعلق اختیار نہیں کر سکتا تھا۔ جب آریہ سماجی اپنے دھرم کی رُو سے ہر قسم کی قابل اعتراض حرکات سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ تو پھر مشتبہ انسانوں کی طرح ان کے ناموں کا اندراج کرنا حد درجہ قابلِ اعتراض ہے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ ریاست پٹیالہ کے ذمہ دار افسران اس واقعہ کے متعلق پورا پورا نوٹس لے کر آریہ سماجیوں کی شکایت کو دور کریں گے۔

بدزبان قادیانی شاعر

قادیان کے اخبار "الحکم" کے تازہ پرچہ میں کسی عبد الرحمٰن خادم کی ایک ایسی نظم شائع ہوئی ہے۔ جس میں ذیل کا ایک دل آزار ٹکڑا فخریہ درج کیا گیا ہے:-

"لیکھو کی موت صدقِ مسیحا پہ ہے گواہ
پنڈت جی! اس میں بات نہیں کچھ بیان کی"

خادم صاحب نے نظم لکھتے وقت اتنا نہ سوچا۔ کہ بدزبانی کر کے کسی دوسرے مذہب کے ایک مقدس فرد کو ہتک آمیز نام سے یاد کرنا اس مذہب کے پیروؤں کو مجبور کرنا ہے۔ کہ وہ بھی ترکی بہ ترکی جواب دیں۔ لیکن چونکہ ہم لوگ کسی قادیانی و سوندھی کے ہم خیال اور مقلد نہیں۔ بلکہ بھگوان دیانند کے پیروکار ہیں اس لئے ہم خادم صاحب کو اتنا ہی سمجھانا چاہتے ہیں۔ کہ اگر واقعی ان کا منہ بگڑا ہوا ہے۔ تو وہ قلم کو تو بگاڑنے سے باز رہیں۔ تاکہ کہیں آریہ سماجیوں کو قادیان کے خود ساختہ اور خانہ ساز نبی کی کلعی کھولنے کے لئے مجبور نہ ہونا پڑے۔

قبرستانی مجاور

قادیان کے اخبار "الحکم" کے "زلزلہ نمبر" میں صفحہ ۱۸ پر ذیل کی سطور شائع ہوئی ہیں:-

"پھر سال میں اس خوفناک زلزلہ سے پہلے ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو دکھایا گیا کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح کا شورِ قیامت برپا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ موتا موتی لگ رہی ہے۔ اور پھر ۱۹ مارچ ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا۔ کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ اور ایسا ہی کشف اور الہام جو ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء کے "الحکم" میں چھپا ہے

"ایک چونکا دینے والی خبر"

ان سب پیش گوئیوں کو یکجا جمع کرو۔ اور دیکھو۔ کہ کیا یہ کسی معمولی واقعہ کی خبر دے رہی ہیں۔ یا کسی عظیم الشان امر کی؟ اور وہ امر بھی ایسا امر نہیں۔ جو خوشی کا ہو۔ بلکہ خطرناک ہے۔ اور اس میں خود حضرت مسیح موعود کی ہر طرح سے سلامتی ہے"

("الحکم" ۔ ۷ جولائی ۱۹۳۵ء)

معلوم نہیں ہوتا کہ قادیانی لوگ کیوں ان باتوں سے اپنے بڑے مرزا کی نبوت کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں؟ یہ باتیں تو ہر ایک ایسے قبرستان کا مجاور بھی کہہ سکتا ہے۔ جو اپنے سامنے کسی وبائی مرض کے موقعہ پر قبرستان میں لاشوں کا تانتا بندھا دیکھتا ہے۔ اور ہر وقت ہاتھ میں کدال پکڑ کر جنازہ والوں کی مدد کے لئے تیار رہتا ہے۔

کمینہ مسرت

قادیان میں جو غیر مرزائی رہتے ہیں۔ انہوں نے پچھلے دنوں ایک اخبار "مشکل کشا" نامی جاری کیا تھا۔ پچھلے دنوں کسی مضمون کی بناء پر حکومت نے اس اخبار کی ضمانت ضبط کر لی۔ اس پر "الحکم" خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ذیل کی سطور شائع کرتا ہے:-

"قادیان سے جو گندہ اخبار "مشکل کشا" کے نام سے جاری ہوا تھا۔ اسے جلد اللہ تعالےٰ نے اس کے اعمال کی سزا دے کر اس کی مشکل کشائی کر دی۔ چنانچہ یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ اڑھائی سو روپیہ کی ضمانت جو اس اخبار نے جمع کرائی ہوئی تھی۔ بحق سرکار ضبط ہو گئی ہے"

("الحکم" قادیان ۔ ۷ جولائی ۱۹۳۵ء)

ممکن ہے۔ مرزائی ضمانت کی ضبطی پر خوشی منائیں۔ لیکن ہم انہیں بتلا دیں۔ کہ ایسی خوشی محض کمینہ ہوتی ہے۔ جس کا اظہار کسی مخالف کی مصیبت کے وقت کیا جاتا ہے۔

دُنیا کا سردار

آج تک تو یہ عام خیال تھا کہ اس برہمانڈ کا سردار پرماتما ہے۔ لیکن عیسوئیت کے خیال سے اس کا سردار خدا نہیں۔ بلکہ شیطان ہے۔ چنانچہ حضرت یسوع مسیح فرماتے ہیں:-

"اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔ کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں"

(یوحنا ۱۴ - ۳۰)

آگے چل کر خود بائیبل بتلاتی ہے۔ کہ دنیا کا سردار وہ کسے سمجھتی ہے؟

"اب دنیا کی عدالت کی جاتی ہے۔ اب دنیا کا سردار نکال دیا جائے گا"

اور پھر زیادہ واضح طور پر اس جہان کے سردار کی بابت یوں فرماتے ہیں:-

"عدالت کے بارہ میں اس لئے کہ دنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا گیا ہے"

(یوحنا ۱۶ و ۱۱)

اگر فی الواقعی عیسوئیت کے نکتۂ خیال سے شیطان ہی اس دنیا کی ساری حشمت اور شان و شوکت کا مالک ہے۔ تو پھر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ دنیا میں جو اقوام مادی لحاظ سے ترقی یافتہ ہیں۔ وہ خدا کی بجائے کسی اور کی تقلید کر رہی ہیں۔

کوئٹہ میں داخلہ پر پابندی

برٹش بلوچستان (ایمرجنسی ایڈمنسٹریشن) ریگولیشن ۱۹۳۵ء کے ماتحت حاصل شدہ اختیارات کی رُو سے ایجنٹ گورنر جنرل اور چیف کمشنر نے جو قواعد بنائے ہیں۔ ان کی خلاف ورزی کرنے والوں کو کوئی بھی سرکاری ملازم گرفتار کرنے کا مجاز ہو گا۔ ان قواعد کی رُو سے کوئی شخص بغیر اجازت کوئٹہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اور جو شخص بغیر اجازت کوئٹہ سب ڈویژن میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ وہ مستوجب سزا ہو گا۔ جو ۶ ماہ قید یا ۵۰۰ روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

ہمارے خیال میں کوئٹہ کی تباہی کے بعد ضرورت تو اس بات کی تھی۔ کہ جو شخص حکومت کو ملبہ کی کھدائی میں مدد دینے کے لئے اپنی خدمات پیش کرتا۔ حکومت اس کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی۔ اور اسے اپنی طرف سے ہر قسم کی سہولیت دیتی۔ تاکہ وہ مدفون جانداد کی برآمد میں حکومت کے لئے معاون بننے کی کوشش کرتا۔ نہ کہ ہر شخص کے داخلہ پر پابندی لگا کر کھدائی کے کام کو غیر معین عرصہ کے لئے کھٹائی میں ڈال دیتی۔ اور اور اس طرح سانحۂ کوئٹہ کی یاد کو تلخ تر بناتی!

لاہور سیشن کورٹ کی عمارت مسلمانوں کے حوالہ

حکومت پنجاب نے ۱۳ جولائی کو ذیل کا اعلان نکالا ہے۔ کہ "لاہور میں شاہ چراغ مسجد کے متعلق جسے اس نے ایک شخص سے جو اسے پرائیویٹ ملکیت کے طور پر رکھتا تھا ۱۸۶۰ء میں خریدا تھا۔ اور آج تک سیشن کورٹ کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ انجمن اسلامیہ لاہور کی معرفت جہاں تک جلد ممکن ہو۔ اسے مسلمانوں کے حوالہ کر دیا جائے"

اعلان تو اچھا ہے۔ اور امید ہے کہ مسلمان اس سے خوش ہو جائیں گے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ واپسی کسی اصول کی بناء پر عمل میں لائی جائے۔ مکان پر سرکار نے جو روپیہ خرچ کیا تھا وہ انگلستان سے تو لا کر خرچ نہیں کیا تھا۔ بلکہ ہندوستان کے مالیات میں سے خرچ کیا تھا۔ اس لئے جب تک ایسے معاملہ کے متعلق کونسل میں ایسے پیش کر کے باقاعدہ منظوری نہ لی جاتی۔ حکومت کو اس قسم کا اعلان نہ کرنا چاہئے تھا۔ ہاں اگر وہ ان دنوں خاص طور پر دریا دل ہو گئی ہے۔ تو علیحدہ معاملہ ہے۔ اور اس کی دریا دلی کی مسلمان جتنی بھی تعریف کریں کم ہے۔

مرزا شریف احمد پر حملہ!

قادیان سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں کسی نامعلوم شخص نے خلیفہ قادیان کے چھوٹے بھائی کپتان مرزا شریف احمد پر لاٹھی سے حملہ کر دیا۔ ہمارے مرزائی دوستوں کا خیال ہے۔ کہ یہ کام کسی احراری کا ہے۔ ممکن ہے۔ ہمارے مرزائی دوستوں کا خیال درست ہو۔ لیکن جب تک ان کا خیال قانونی طور پر پایۂ ثبوت کو نہ پہنچ جائے۔ تب تک ہمارے لئے کسی احراری پر الزام لگانا یا اسے مطعون کرنا سخت مشکل ہے۔ ہاں اگر حملہ آور نے ساری کارروائی کسی شخص کی انگیخت پر کی ہے۔ یا عند یہ مرزائیوں کی دلآزاری سے کی ہے۔ تو اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ کیونکہ اس قسم کے حملوں سے محض کشیدگی ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور فضا مزید مکدر ہوتی ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا گزشتہ چناؤ اور اصل واقعات

(از رائے بہادر دیوان بدری داس جی سابق پردھان سبھا)

میں ہمیشہ پبلک پالیٹکس اندولن سے علیحدہ رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اپنے سوبھاؤ سے مجھے ایسے جھگڑوں سے دکھ ہوتا ہے۔ لیکن پچھلے چند دنوں میں کنیا مہاودیالیہ کی نسبت کچھ لیکھ آریہ مسافر ہندی و اردو ملاپ۔ ویربھارت اور ٹریبون وغیرہ اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ جن سے اس سنستھا کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ اگر کوئی سنستھا بُری ہے۔ تو دکسی کی ہمدردی کی پاتر نہیں ہونی چاہئے۔ مگر کنیا مہاودیالیہ کی یہ صورت نہیں۔ جو واقعات میں نے ان اخبارات میں پڑھے ہیں۔ وہ صحیح طور پر بیان نہیں کئے گئے۔

چونکہ میں ۳۰ر جون کی میٹنگ میں شامل تھا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ ان بیانات کی تردید کروں۔ جو واقعات پر مبنی نہیں ہیں۔ تاکہ انسٹی ٹیوشن کو بلاوجہ نقصان نہ پہنچے۔ اگر "آریہ مسافر" میں وہ لیکھ شائع نہ ہوتا۔ تو شاید میں یہ چٹھی شائع نہ کراتا۔ مگر چونکہ "آریہ مسافر" سبھا کا پرچہ ہے۔ جو کچھ اس میں لکھا گیا۔ وہ عموماً اعتبار کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ اس لئے واقعات کو جان کر خاموش رہنا فرض سے کوتاہی کرنا ہوگا۔

انتظام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

"آریہ مسافر" کا مضمون پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر میں کوئی جدید تبدیلی آگئی ہے۔ اور کہ اس کا انتظام اب غیر ہاتھوں میں جا رہا ہے۔ یہ واقعہ صحیح نہیں۔ کنیا مہاودیالیہ سے قریباً ۲۰ سال ہوئے۔ جب پہلے ایک لڑکی نے شاستری کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً لڑکیاں یونیورسٹی کے امتحانوں میں شامل ہوتی رہی ہیں۔ یہ امر بھی غلط ہے۔ کہ تمام آریہ سماجوں نے اپنے نمائندوں کو یہ ہدایت بھیجی تھا۔ کہ وہ یونیورسٹی امتحانوں کے خلاف رائے دیں۔ یہ درست ہے۔ کہ بعض سماجوں کے نمائندوں نے ایسا ضرور اس جلسہ میں ظاہر کیا۔ مگر میرے محترم بزرگ لالہ رام کشن جی نے اسی جلسہ میں تردید کی۔ کہ ان کو کوئی ایسی ہدایت نہ تھی۔ اس کے علاوہ آریہ سماج امرتسر۔ لدھیانہ۔ وچھووالی(؟) آستری سماج جالندھر اور کنیا مہاودیالیہ منڈلی کے نمائندگان نے موجودہ انتظام کے حق میں رائے دی۔

منظور شدہ پرستاو

یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ تجویز جو بالآخر پاس ہوئی۔ اور جس کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ لالہ رام مل جی ہیڈ ماسٹر لدھیانہ نے پیش کی تھی۔ اور وہ خود لدھیانہ آریہ سماج کے نمائندے تھے۔ ایسی صورت میں وہ بیان جس سے یہ مفہوم ہو کہ تمام آریہ سماجوں کے نمائندے ایک سا رائے کے تھے۔ اور سب کے سب ناراض ہو کر جلسہ چھوڑ گئے۔ صحیح نہیں۔

یونیورسٹی کے امتحانات

جالندھر آریہ سماج کی نسبت لکھا گیا ہے۔ کہ وہ یونیورسٹی امتحانات کے خلاف ہے۔ یہ بیان بھی غلط ہے۔ جالندھر سماج کو سنسکرت اور ہندی کے امتحانات پر جو پنجاب یونیورسٹی میں رائج ہیں۔ اعتراض نہیں ہے۔ البتہ پنڈت بدھ دیو جی نے جو ریزولیوشن پیش کیا تھا۔ اس میں کل یونیورسٹی امتحانات ہر قسم ممنوع قرار دئے گئے تھے۔ میرے سامنے آریہ سماج جالندھر کے نمائندگان نے کہا تھا۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی نے اپنے ریزولیوشن کو بطور راضی نامہ اس طرح تبدیل کیا۔ کہ جالندھر آریہ سماج کے نمائندگان ان کے موافق ووٹ دے سکیں۔ نمائندگان جالندھر سماج کے کہنے پر پنڈت جی نے سنسکرت و ہندی کے یونیورسٹی امتحانات کی مخالفت کو ترک کر دیا۔ اس لئے میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ جالندھر آریہ سماج کی بابت کیونکر بیان کیا گیا۔ کہ وہ یونیورسٹی کے امتحانات کے مخالف ہے۔

لائف ممبری

اسی مضمون میں ایک بحث یہ کی گئی ہے۔ کہ لائف ممبر صرف وہ ہو سکتے ہیں۔ جو آریہ سماج کے سبھاسد ہوں۔ یہ بحث اصول پر مبنی ہے۔ اور قواعد کی تفسیر کے جس کی نسبت ایمانداری سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ متعلق ہے۔ جدید لائف ممبران کی نسبت بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ سب کے سب سوندھی خاندان سے ہیں۔ یہ بھی مغالطہ آمیز بات ہے۔ چار میں سے تین ضرور اس خاندان سے ہیں۔ مگر چوتھا سوندھی نہیں۔ جو سوندھی شامل ہوئے۔ ان میں سے ایک شری دیوراج جی کا لڑکا ہے۔ اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کے لئے اور ان کی یادگار رکھنے کے لئے آپ اور ان کی بہن کے خیال سے ان کے اپنے توجہ پتا کی مرتیو کے بعد ہی ایک ہزار روپیہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کو دے کر ممبری کے لئے درخواست کی۔ دوسرا سوندھی لالہ ہنس راج جی پسر لالہ دیوراج جی کی دھرم پتنی ہیں۔ جو عرصہ سے بالعموم پبلک سبھا کی ممبر رہی ہیں۔ استری سماج جالندھر کی سبھاسد رہی ہیں۔ ان کو جدید ممبر نہیں کہہ سکتے۔ گو وہ پچھلے انتخاب کے ذریعہ ممبر ہوئی تھیں۔ اس سے بعض اخبارات میں جو مضمون اس سرخی سے نکالا گیا ہے۔ کہ کنیا مہاودیالیہ اب سوندھیوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ صحیح نہیں ہے۔ گو میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر ودیالیہ سوندھیوں کے ہاتھ میں بھی چلا جائے۔ تو بھی کوئی فکر کی بات نہیں۔

صدارتی رولنگ

یہ غلط ہے۔ کہ سوندھی خاندان کو یونیورسٹی کے امتحانات سے کوئی خاص انس ہے۔ ودیالیہ سوندھیوں کے ہاتھوں بنا۔ سوندھیوں سے ودیالیہ کو اور آریہ سماج کو کوئی خوف ہو سکتا ہے۔ ایک شکایت یہ بھی ہے۔ کہ یونیورسٹی امتحانات کے ریزولیوشن کے متعلق جو رائے دی گئی۔ ان کی نسبت رائے شماری کی گئی۔ جو نامنظور ہوئی۔ مگر اس میں آفت کیا ہے۔ سمجھنا ذرا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ رائے شماری کی طلبی کے لئے موقع اور محل ہوتا ہے۔ جس کا فیصلہ پردھان کی انتظامی رائے پر ہوتا ہے۔ میں اس امر پر بحث نہیں کروں گا۔ کہ پردھان نے فیصلہ غلط دیا یا صحیح۔ مگر ایک مضمون میں پردھان مہاشہ کی ایمانداری پر حملہ کیا گیا ہے۔ اور اس کا فیصلہ طرفداری پر مبنی بیان کیا گیا ہے۔ مجھے اس پر سخت اعتراض ہے۔ واقعات پر جو ہم نے خود دیکھے تھے ہرگز شبہ نہیں کہ کثرت رائے دو تعمیل ماسٹر رام لال جی کی ترمیم کے حق میں تھی۔ کہ کنیا مہاودیالیہ میں یونیورسٹی اور سناتکا ہر دو کورس پڑھائے جائیں۔ اس لئے یہ فرض کرنا کہ ڈویژن سے کوئی فرق ہو جاتا۔ یا پردھان مہاشہ نے کسی خوف کی وجہ سے دیدہ دانستہ غلط فیصلہ دیا۔ صحیح نہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی قابل لحاظ ہے۔ کہ پردھان مہاشہ نے کارروائی کے آغاز میں نوٹس کے مطابق سب سے اول ادھیکاریوں کے چناؤ کا مضمون پیش کیا۔ اور اگر مضامین اسی ترتیب سے پیش کئے جاتے۔ جیسے کہ نوٹس میں درج تھے۔ تو پردھان تبدیل کیا جا سکتا تھا۔ خود ان صاحبان نے جواب پردھان مہاشہ کو ملزم قرار دیتے ہیں۔ اصرار کر کے سب سے پہلے یونیورسٹی کے امتحانات کے مضمون کو پیش کر دیا۔

آریہ سماج کی رکھشا

ایک اور امر ہے۔ جس کا میں خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اور جس کو میں آریہ سماجوں کی خاص توجہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ آریہ سماجیں اسی قدر میری شردھا کی پاتر ہیں۔ جیسے کہ کنیا مہاودیالیہ۔ آریہ سماج کو میں کنیا مہاودیالیہ کا جنم دینے والا مانتا ہوں۔ اس لئے آریہ سماج کی رکھشا کنیا مہاودیالیہ سے مقدم ہے۔ کنیا مہاودیالیہ کی نسبت غلط فہمی دور کرنے کی غرض سے میں اپنی عادت کے خلاف اور اپنی بیماری اور وقت پر کسی قدر جبر کر کے صرف اس لئے لکھ رہا ہوں۔ کہ میں اس کو سماج کی انسٹی ٹیوشن سمجھتا ہوں۔ لیکن کوئی موقع اس سے پہلے نہیں۔ کہ آریہ سماج کے جیون میں صرف اختلاف رائے کی وجہ سے کسی انسٹی ٹیوشن کو زک پہنچ سکے۔ اور سماجیوں نے اگر وہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ مجھے یہ امر بھی دکھ دائی ہے۔ کہ ان جھگڑوں کے ساتھ آریہ سماج کی بنیاد کے کھوکھلا ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔

کنویسنگ

واقعات جو مجھے ۳۰ر جون کے اجلاس کے موقع پر معلوم ہوئے۔ یہ ہیں:—

چند ایک آریہ سماجیوں نے اپنے نمائندے چن کر کنیا مہاودیالیہ کے منتری مہاشہ کو باقاعدہ اطلاع دے دی۔ اس کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی ایک یا ایک سے زیادہ شخصوں نے یہ کوشش کی۔ کہ آریہ سماجوں سے جو نمائندے جائیں۔ وہ ان کے ہم خیال ہونے چاہئیں۔ چنانچہ انہوں نے آریہ سماجوں میں خود پہنچ کر یا خط لکھ کر یہ پرنا کی۔ کہ سابقہ چناؤ کو منسوخ کر کے نئے پرتی ندھی منتخب کئے جائیں۔ اکثر سماجوں میں ان کو کامیابی ہوئی۔ ان میں سے ایک آریہ سماج لائل پور ہے۔ جس نے پہلے لالہ بھولا ناتھ جی کو نامزد کر کے بھیجا۔ اس کے بعد ایک اور اطلاع پہنچی۔ کہ لالہ بھولا ناتھ کو موقوف کر کے ان کی بجائے ڈاکٹر ہری اندر سین جی کو نامزد کیا گیا ہے۔ اس اطلاع کے ساتھ ہی ودیالیہ کے دفتر میں لالہ بھولا ناتھ کی طرف سے اعتراض موصول ہوا۔ کہ ان کی موقوفی اور ڈاکٹر ہری اندر سین کا چناؤ بے قاعدہ ہے۔ اس لئے قابل غور نہیں۔ چونکہ کنیا مہاودیالیہ کے پردھان اس بارہ میں اپنے اوپر ذمہ داری نہیں لینا چاہتے تھے۔ جس قدر پربندھ کرتی سبھا کے ممبران جالندھر میں موجود تھے۔ فوراً بلائے گئے اور ان کے سامنے یہ معاملہ رکھا گیا۔ اس وقت انہوں نے یہ مشورہ دیا۔ کہ جب تک لالہ بھولا ناتھ

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہندوستان کی دیویوں میں آزادی کی روز افزوں لہر!

پردہ - تلاوتِ قرآن اور مذہبی تعلیم کی حقیقت

بیگم صاحبہ تصدق حسین کے خیالات

ذیل میں بیگم صاحبہ تصدق حسین کے وہ خیالات و جذبات شائع کئے جاتے ہیں۔ جو وہ پردہ اور مذہبی تعلیم کے متعلق رکھتی ہیں :-

"مسلمانوں میں پردہ ایک قسم کا فیشن بن چکا ہے۔ کم از کم مرد اس کو فیشن سمجھتے ہیں۔ اگر یہ درست قسم کا پردہ ہو۔ تو چنداں مضائقہ نہیں۔ لیکن وہ پردہ جس کی نمائش ٹانگوں پر چادریں وغیرہ باندھنے سے ہوتی ہے۔ اور عورتوں کو گھر میں ایسا قید کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی عقلیں خود بخود زنگ آلود ہو جاتی ہیں۔ ایسی چیز ہے۔ جس پر دوسری قومیں خندہ زن ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں ؛

کہا جاتا ہے۔ کہ عورتیں گھر کے انتظام کے لئے بنائی گئی ہیں۔ مجھے اس امر سے انکار نہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ صرف گھر کی خادمہ ہوں۔ ان میں عقل اور تمیز کچھ بھی نہ ہو۔ میرے محترم دینی بھائی مجھے معاف رکھیں۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ جس قسم کی تعلیم کو وہ اپنا منتہائے مقصود تصور کرتے ہیں۔ عورتوں کو جاہل رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ کسی عورت کو پڑھائے لکھائے بغیر امور خانہ داری کی تعلیم دی جا سکتی ہے۔ میں انہیں یقین دلا سکتی ہوں۔ کہ اس قسم کی عورتیں پھوہڑ۔ بے تمیز اور بے شعور ہوتی ہیں۔ جس قسم کی تعلیم اکبر۔ ڈاکٹر نذیر احمد اور راشد الخیری کا مطمح نظر ہے۔ وہ عورتوں کو اجڈ۔ نااہل اور بے روح بنائے بغیر نہیں رہ سکتی۔ انسان میں سلیقہ مندی اور تہذیب اسی وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب اس کو دنیا کے متعلق کچھ معلوم ہو۔ یہ بات تو دنیا کے تجربہ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ یا کتابوں سے۔ مسلمان اپنی عورتوں کو دونوں چیزوں سے محروم رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے ذہن کی نشو ونما معدوم ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ جس قوت کو استعمال نہ کیا جائے۔ وہ کمزور پڑ جاتی ہے۔ مسلمان عورتوں کا ذہن صدیوں سے معطل پڑا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ ان کا ذہنی انحطاط ہے۔ جو نسل بعد نسل منتقل ہو کر اس کو تباہ کر دے گا۔ جب عورتیں بے تعلیم ہونے کے سبب توہم پرست۔ سادہ لوح۔ زود اعتقاد اور بے تہذیب ہوں۔ تو ہم کس طرح توقع کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنے بچوں کی درست طور پر پرورش کر سکیں گی۔ یا ان کو بلند حوصلہ اور شجاع انسان بننے میں مدد دیں گی۔ ایسی عورتیں نہ اپنی اولاد کی پرورش کر سکتی ہیں۔ نہ گھر بار کو سنبھال سکتی ہیں۔ اور نہ اپنے شوہروں کو خوش رکھ سکتی ہیں۔ ان کا واحد مشغلہ گھر میں بیکار بیٹھ کر ایک دوسرے سے جنگ کرنا ہے۔ اور یہ ہندوستانی عورتوں کی امتیازی خصوصیت بن چکا ہے ؛

کہا جاتا ہے۔ کہ عورتوں کو قرآن مجید کی تلاوت اور اسی تعلیم کے سوائے اور کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ ان کو اس تعلیم سے کیا دنیاوی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے؟ میں یہ نہیں کہتی۔ کہ اس تعلیم کو ترک کر دیا جائے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں۔ کہ جب تک اس تعلیم کو درست طور پر پیش نہ کیا جائے۔ اور اس کے ساتھ دنیاوی تعلیم کو شامل نہ کیا جائے۔ یہ بالکل بے فائدہ حاصل اور غیر مفید بلکہ مضر ہے۔ محض الفاظ کو دہرانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اگر بد قسمتی سے ہمارے مسلمان بھائی ظاہری باتوں پر تحقیقات ایسے بنے ہوئے ہیں۔ کہ وہ حالات کا ایک تندرست آنکھ سے مطالعہ کرنے سے قطعاً معذور ہیں ؛

یہ ناقص مذہبی تعلیم کا ہی اثر ہے۔ کہ عورتیں بطور خود سوچنے کی اہلیت نہیں رکھتیں۔ وہ اپنے نفع و نقصان کو نہیں پہچانتیں۔ اور سختیاں سہنے کے باوجود مردوں کو مذہب کے نام پر جو کچھ کہتے ہیں۔ اس کو فوراً قبول کر لیتی ہیں۔ کاش وہ اس امر کا احساس کریں کہ مذہب کے نام پر ان پر کس قدر مظالم کئے جاتے ہیں ؛

پردہ کے خلاف بھارتیہ دیویوں کا جہاد

پٹنہ میں "اینٹی پردہ ڈے" کی تقریب

پٹنہ - ۹ جولائی - اینٹی پردہ ڈے کی تقریب کے سلسلہ میں کل کئی معزز دیویوں نے پہلی بار پردہ ترک کیا۔ ان دیویوں نے اینٹی پردہ ڈے کے سلسلہ میں سنہا لائبریری ہال میں منعقدہ جلسہ میں بغیر پردہ کے شرکت کی۔ یہ جلسہ مشہور سورگیہ پنڈت رام اوتار شرما کی بیوہ شریمتی رتنا وتی کی صدارت میں ہوا۔ مسز بلدیو سہائے۔ مسز آر۔ ایس۔ پنڈت۔ مسز منورما دیوی۔ شریمتی سوشیلا کانت۔ شریمتی کلیانی دیوی۔ شریمتی سیمنتنی دیوی۔ شریمتی لشن کماری۔ شریمتی رام رانی دیوی۔ شریمتی باسنتی دیوی اپادھیائے۔ شریمتی اندو بالا سنہا۔ شریمتی سدھوانی چندرا۔ شریمتی پاروتی دیوی۔ شریمتی چندرا رانی دیوی اور کئی دیگر دیویاں جلسہ میں شریک ہوئیں ؛

صدر صاحبہ نے مختصر مگر مؤثر تقریر میں بہار میں تحریک پردہ کی تاریخ بیان کی اور اس سلسلہ میں بابو رام نندن مصر آدرش گنگا اور سورگیہ مسٹر شنگی لال گاندھی (جو پردہ کے رواج کے خلاف جہاد کرتے ہوئے موت کا شکار ہو گئے تھے) کام کا ذکر کیا۔ آپ نے پردہ کی برائیاں بھی طوالت سے بیان کیں۔ اور آپ نے ناظرین سے پردہ ترک کرنے کو کہا ؛

ریزولیوشن :-

اس کے بعد شریمتی منورما دیوی نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا :-

"چونکہ پردہ عورت کی صحت اور دل و دماغ کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس لئے اسے فوراً ترک کیا جائے" محرک نے حاضرین کی توجہ ترکی میں جہاں کہ پردہ بالکل جاتا رہا ہے۔ مجلسی حالات کی طرف دلائی۔ اور کہا کہ ہندوستان میں بھی پراچین زمانہ میں پردہ نہیں تھا۔ سیتا ساوتری اور دیگر ہندوستانی دیویوں نے کبھی پردہ نہیں کیا تھا۔ اس کا رواج وسطی زمانہ میں ہوا۔ اور اس وقت سے ہمارے مجلسی حالات خراب ہو رہے ہیں۔ عورتیں مردوں کی طاقت ہیں ؛ سیتا کے بغیر شری رام چندر اپنی ایسی شاندار تاریخ نہ چھوڑ سکتے۔ شریمتی سوشیلا کانت نے دل ہلا دینے والی تقریر میں ریزولیوشن کی تائید کی۔ آپ نے کہا۔ کہ جب تک عمل نہ کیا جائے۔ کاغذی ریزولیوشنوں کی کوئی قیمت نہیں۔ آپ نے پردہ کو لعنت قرار دیا۔ اور کہا۔ کہ پردہ کے پیچھے ہر قسم کے پاپ ہوتے ہیں۔ اگر عورتوں کو پردہ میں رکھا گیا۔ تو آزادی کا شور فضول ہوگا۔ عورتیں مہان شکتی ہیں۔ پردہ دار عورتیں ہونہار بچے پیدا نہیں کر سکتیں۔ شاید کچھ مستثنیات ہوں۔ مگر یہ امر واقعہ ہے۔ یہ پردہ کی مہربانی ہی ہے۔ کہ اس ملک میں اتنی دق پھیلی ہے۔ عورتیں بیمار بچے پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے ان کی عمر کم ہوتی ہے۔ غنڈے عورتوں کو ان کے خاوندوں۔ بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کے پاس سے اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں ان کی مزاحمت کی طاقت نہیں۔ عورتوں کو تعلیم دی جانی چاہئے۔ تاکہ وہ اپنی روزی خود کما سکیں ؛

شیرِ پنجاب جرنیل سردار ہری سنگھ نلوہ کی شتابدی

اگر میں غلطی نہیں کرتا۔ تو سردار ہری سنگھ نلوہ کا سورگباش ۱۸۳۵ء میں ہوا تھا۔ اس حساب سے ان کو شہید ہوئے ایک سو برس ہو گیا ہے۔ کیا میں پنجاب آریہ سوراجیہ سبھا سے امید کر سکتا ہوں۔ کہ سردار موصوف کی شتابدی اچھے طریقہ سے منائی جائے گی۔ نلوہ جی پنجاب کے آخری بہادر جرنیل ہوئے ہیں ؛

(ایک آریہ ہندو)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

توحیدِ باری

ایک آریہ کے قلم سے

مشن سکول لاہور کی دسویں جماعت میں دو لڑکے تعلیم پا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک مسلمان ہے۔ اور دوسرا ہندو۔ جب ان کو (Recess) کی تعطیل ہوتی ہے۔ تو وہ ایک کھلی جگہ بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان ذیل کا تبادلۂ خیالات شروع ہو جاتا ہے:۔

مسلمان۔ بھائی صاحب! آپ مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟

ہندو۔ اس سے مجھے کیا فائدہ ہوگا؟ مذہبِ اسلام میں کونسی ایسی اعلےٰ بات ہے۔ جو ہمارے دھرم میں نہیں پائی جاتی:۔

مسلمان۔ ہندوؤں میں شرک پایا جاتا ہے۔ اور مسلمان وحدتِ باری کے قائل ہیں:۔

ہندو۔ بھائی صاحب! اپنا مطلب صاف واضح الفاظ میں بیان کرو+

مسلمان۔ ہندو لوگ ایک خدا کی جگہ مختلف دیوی دیوتاؤں کو مانتے ہیں۔ اور بت پرستی کرتے ہیں+

ہندو۔ وید بھگوان تو صرف ایک پرماتما کی ہی اپاسنا کا اپدیش کرتے ہیں۔ اور دوسرے کا ذکر تک نہیں کرتے۔ چنانچہ کلجگ کے اندر بھی گورو نانک دیو نے صاف فرمایا ہے ؎

ایکو سمرے نانکا جو جل تھل رہیا سمائے۔ دوجا کاہے سمرئیے جو جمے تے مر جائے

مسلمان۔ گورو نانک دیو نے تو توحید کا درس اسلام سے لیا تھا۔ ان کا ویدوں سے کیا تعلق؟ کوئی وید کا حوالہ ہی بیان کرو:۔

ہندو۔ لیجئے وید کا حوالہ حاضر ہے۔ سنئے:۔

भूतस्य जात: पतिरेकऽआसीत् । (यजु: १३।४।०)

یعنی وہ مخلوقات کو پیدا کرنے والا سارے سنسار کا واحد مالک ہے:۔

مسلمان۔ ہندو قوم میں جس قسم کی بت پرستی پائی جاتی ہے۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ویدوں میں اس کی صاف اجازت ہے۔ اور توحید کا وہاں نام نہیں ہے:۔

ہندو۔ ایک حوالہ پہلے عرض کر چکا۔ لیجئے توحید کے متعلق دوسرا وید منتر بھی حاضر ہے:۔

महि त्वेकऽ इद्राजा जगतो बभूव । (यजु: १३।३।-)

یعنی وہ پرماتما اپنی فضیلت کے لحاظ سے جگت کا واحد راجا ہے:۔

य एवं देवमेकवृतं वेद (अथर्व ७(२)२)

یعنی جو اس واحد اور یکتا پرماتما کو جانتا ہے:۔

مسلمان۔ مہاراجہ صاحب! یہ تو نہ بتلائیے کہ وید نے معبودوں کی کثرت کی مخالفت کہاں کی ہے؟

ہندو۔ ذرا غور سے سنو۔ وید کے اندر کہیں بھی قرآن کی طرح احسن الخالقین کے الفاظ نہیں ملیں گے۔ کیونکہ ان سے شرک ٹپکتا ہے۔ بلکہ وہاں تو صاف ارشادِ الٰہی ہے:۔

न द्वितीयो न तृतीयश्चतुर्थो नाप्युच्यते ॥ ३॥
न पञ्चमो न षष्ठ: सप्तमो नाप्युच्यते ।। ४॥
नाष्टमो न नवमो दशमो नाप्युच्यते ॥ ५॥
(अथर्ववेद)

یعنی پرماتما نہ دوسرا ہے نہ تیسرا۔ اور نیز اسے چوتھا بھی نہیں کہا جا سکتا:۔
اسے نہ پانچواں کہتے ہیں نہ چھٹا اور نہ ساتواں+
وہ نہ آٹھواں ہے۔ نہ نواں اور نہ دسواں+
دیکھئے صاف طور پر کثرت کی تردید کی گئی ہے:۔

مسلمان۔ لیکن اتنا تو بتلائیے۔ کہ کیا کہیں ویدنے صاف الفاظ میں بھی بت پرستی کی تردید کی ہے؟

ہندو۔ ہاں کی ہے۔ اور بڑے ہی واضح الفاظ میں۔ سنئے وید بھگوان فرماتا ہے:۔

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا گزشتہ قضیہ اور اصل واقعات (بقیہ صفحہ ۵)

کے اعتراض کا فیصلہ نہ ہو۔ شریمتی اندر دیوی کو نمائندہ تصور نہیں کیا جا سکتا۔

یہ فیصلہ غلط تھا یا صحیح۔ میں اس پر بحث نہیں کروں گا۔ یہ معاملہ میرے منصب سے باہر ہے۔ مگر میں یہ ضرور کہوں گا۔ کہ آریہ سماجوں میں جو نفاق اور فرقہ بندی کا افسوسناک سلسلہ جاری ہوا ہے۔ وہ زیادہ تر شخصی وجوہات سے شروع ہوا۔ اور اس قسم کے ذاتی تنازعات پیدا کر کے آریہ سماجیں کنیا مہاودیالیہ کی فکر میں اپنے تئیں قربان نہ کر دیں۔ یہ سلسلہ امرتسر میں بھی جاری ہوا۔ مگر پنڈت جگن ناتھ جیسی پرسِدھ ویکتی کی کوشش سے کامیاب نہ ہوا۔ گو کچھ نہ کچھ اپنا اثر چھوڑ گیا۔ روپڑ میں بھی یہی سلسلہ شروع کیا گیا۔ ملتان میں بھی جھگڑا غالباً بدلا گیا۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ تبدیلی رضامندی سے ہوئی۔ یا اس میں ذاتیات کا جھگڑا ابھار۔ چونکہ مجھے پورے حالات معلوم نہیں۔ اس لئے میں وثوق سے نہیں بیان کر سکتا۔ تاہم روپڑ لائل پور۔ اور امرتسر کی مثالیں آریہ سماج کے سرکردہ اصحاب کے وچار کے لئے کافی ہیں:۔

آخری عرضداشت:۔

میں آریہ سماجوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کو یہ خطرہ ہرگز نہیں ہے۔ کہ وہ آریہ سماج سے باہر جا رہا ہے۔ صرف یونیورسٹی کے امتحان دلانا کسی سنستھا کو آریہ سماج سے باہر نہیں لے جاتا۔ اگر تمام ہائی سکول جو آریہ سماجیں چلا رہی ہیں۔ اور ڈی۔ اے۔ وی کالج جو براہِ راست آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت ہے۔ سماجوں سے الگ نہیں ہو سکے۔ تو کنیا مہاودیالیہ بھی کہیں نہیں جاتا۔ سوائے سلسلہ امتحانات کے کیا کوئی اور امر بھی بیان کیا گیا؟ جس سے یہ ظاہر ہو۔ کہ ودیالیہ سماج سے تعلق نہیں رہا۔ "دیر بھارت" میں کہا گیا۔ کہ کنیا مہاودیالیہ میں آریہ سماج کی شکشا کا کوئی پربندھ نہیں ہے۔ یہ الزام قطعی غلط اور بے بنیاد ہے۔ ودیالیہ میں دھرم شکشا لازمی مضمون ہے۔ اور اس میں صرف آریہ سماجک کتابیں پڑھائی جاتی ہیں:۔

ہندی ملاپ کے ایک پرچہ میں لکھا ہے کہ چونکہ لڑکیاں امتحان میں جائیں گی۔ اس لئے فیشن ایبل بیبیاں نکلیں گی۔ ممکن ہے بعض اصحاب یہ رائے دیانتداری سے رکھتے ہوں۔ مگر مجھے اس سے اتفاق نہیں۔ جو طرزِ رہائش ودیالیہ میں رائج ہے۔ اس کو جانتے ہوئے میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر پر یہ الزام عائد نہیں ہو سکتا:۔

آخیر میں مجھے صرف یہ کہنا ہے۔ کہ جو آرڈیننس "مہویہ مسافر" میں آریہ سماجوں کو دیا گیا ہے۔ میں اس کی نسبت صرف اس قدر عرض کروں گا۔ کہ واقعات کی صحیح تحقیقات کے بغیر آریہ سماجوں کے لئے کوئی رائے قائم کرنا مناسب نہ ہوگا۔ دھرم کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ستیہ اور استیہ کا نرنے کیا جائے۔ اور پھر اس پر عمل کیا جائے:۔

۴۴

न तस्य प्रतिमा अस्ति यस्य नाम महद्यश: (यजु: अ: ३२ : मंत्र ३)

مطلب۔ اس پرماتما کی جس کا نام بڑے یش والا ہے۔ کوئی بھی مورتی نہیں ہے:۔

مسلمان۔ اگر وید میں توحیدِ باری کا ذکر موجود ہے اور وہ بت پرستی کی تردید کرتا ہے۔ تو پھر ہم مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ ہم یونہی ہندو مذہب کو بدنام کرتے پھریں۔ ہمیں تو ہندوؤں کے اندر اسلام کی تبلیغ کرنے کی بجائے ان کو یہ نکتہ (Suggest) کرنا چاہئے۔ کہ وہ ویدوں کی تعلیم پر عمل کریں:۔

بندوقیں۔ رائفلیں۔ ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ آرڈر بذریعہ وی۔ پی۔ قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی+
Suleman Umar & Co. Karachi

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

حیدرآباد میں عظیم الشان شاستراتھ

سناتن دھرم سبھا حیدرآباد اور آریہ سماج حیدرآباد کے مابین ایک شاستراتھ یعنی مناظرہ حال میں ہوا ہے جس کے مختصر حالات ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

سناتن دھرم سبھا بیگم بازار کے اپدیشک پنڈت تلسی رام جی دھرم آچاریہ نے اپنے لیکچروں میں یہ اعلان کیا۔ کہ ہم ہمیشہ مباحثہ کے لیے تیار ہیں۔ چنانچہ آریہ سماج نے بذریعہ اشتہار یہ جواب دیا۔ کہ مباحثہ کے لئے ہم سے طے کریں۔ تاکہ اس کا باقاعدہ انتظام کرایا جائے۔ آخر ہم طے ہو گئے۔ اور یہ قرار پایا۔ کہ آٹھ مختلف مضامین پر آٹھ دن تک مباحثہ ہو۔ دونو طرف سے پنڈتوں کو بلوانے کے لئے خط و کتابت شروع ہوئی۔ سناتن دھرمیوں نے یہ اصرار کیا کہ ایک صدر شاستری فیصلہ کرنے والا مقرر کیا جائے۔ آریہ سماج کبھی بھی ایسا جج مقرر نہیں کرتا۔ کیونکہ فی زمانہ ایسا شخص ملنا مشکل ہے جو بالکل تعصب مذہبی سے خالی ہو۔ لیکن بہت زور دینے پر یہ تسلیم کر لیا گیا۔ کہ پنڈت نردیو جی شاستری ویدتیرتھ مہا ودیالیہ جوالاپور اس کام کے لئے بلوائے جائیں۔ لیکن ان کے تشریف نہ لانے کی وجہ سے یہ شاستراتھ بغیر فیصلہ کن کے ہی ہو گیا۔

سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت مادھو آچاریہ جی شاستری تشریف لائے اگرچہ اور بھی پنڈتوں کے آنے کی توقع تھی۔ نہ معلوم کن وجوہات کے باعث شاستراتھ میں شریک ہونا مناسب نہ سمجھ کر تشریف نہ لائے۔ آریہ سماج کی جانب سے پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار شاستراتھ مہارتھی پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی ودیالنکار اور پنڈت شاستراتھ کیسری دیو میندر ناتھ جی شاستری سانکھیہ تیرتھ تشریف لائے اور ۳ جولائی سے مباحثہ بمقام دلی باغ و رودھنی بغیر گھرے و سیع میدان میں شروع ہوا۔

پہلا مضمون سناتن دھرم سبھا کی طرف شروع ہونے ہو چکا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ورن کی فضیلت جنم (پیدائش) یا کرم یعنی افعال سے مانی جا سکتی ہے"۔ اس مضمون پر شاستراتھ شروع کیا سناتن دھرم سبھا کے پنڈت نے یہ کہا کہ ویدوں کے بموجب جو برہما و براٹ بھگوان کے منہ سے پیدا ہوا وہ براہمن ہے۔ ہاتھ سے کھشتری۔ جانگھ سے ویش اور پاؤں سے شودر پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے پیدائش سے فضیلت ماننا درست ہے۔ کیونکہ ہمیشہ سب سے افضل اور شودر سب سے ذلیل رہے گا وغیرہ +

لے جواب دیا کہ وید کے منتر کا یہ ارتھ ہے۔ کہ جیسے مکھ جسم میں افضل ہے۔ اسی طرح بنی

چنانچہ دنیا کے جملہ اصحاب قوم اور راجا بادشاہ وگ خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہوں۔ کھشتری

تلنگانہ کا آریہ سماج مندر مسمار کر دیا گیا

سارا سامان ضبط

نقل تجویز عالیجناب اول تعلقدار صاحب ضلع بیدر واقعہ ٢٠ امرداد ۱۳۴۲ ف

مقدمہ ــــ قیام اکھاڑہ آریہ سماج تلنگہ

بمقام تلنگہ میں نے مہتمم صاحب امدادی مع عہدیداران کوتوالی اور تحصیلدار صاحب کی معیت میں یہاں کے آریہ سماج و اکھاڑہ کا معائنہ کیا۔ سماج و اکھاڑہ عبد جراح ساکن عثمان آباد کے ایک ویران مکان میں تقریباً (٧) ماہ سے قائم ہے۔ مکان کی افتادہ جگہ ناموں کو پوشیدہ رکھ کر بہ کرایہ حاصل کی گئی۔ اور اس میں ٹین کا سائبان ڈال کر اور اس کے حصار کی دیواریں بلا اجازت صیغہ صفائی و تحصیل تعمیر کر کے ورزش و لیکچروں کا کام وہاں شروع کیا گیا۔ میں نے بیانات قلمبند کئے۔ پولیس کے کاغذات دیکھے۔ منتری کے بیان سے پولیس کی کیفیت کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس اکھاڑہ و سماج کے ممبروں کی تعداد (٧٤) نفوس ظاہر ہوتی ہے۔ اس میں اغراض سماج سے متعلق کتابیں۔ اخبارات و رسائل مختلف مقامات اندرون و بیرون ملک سرکار عالی سے آتے ہیں۔ اور سماج ادگیر اس کا مرکز ہے۔ ادگیر و تلنگہ کے وکلا صاحبان قانونی طبقہ اس میں شریک ہیں۔ اور پوری دلچسپی ظاہر کرتے ہیں۔ لیکچروں میں سرکار کے خلاف نفرت انگیز اور باغیانہ خیالات کا اعلان ہوتا ہے۔ حکومت کے احکام و انتظام پر نکتہ چینی کی جاتی ہے۔ اشعار گائے جاتے ہیں۔ جو فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکانے والے ہوتے ہیں۔ پولیس نے ان تمام واقعات کا ریکارڈ مرتب کر رکھا ہے۔ اور یہ وقتاً فوقتاً بذریعہ ڈائری رازسرکار صیغہ کوتوالی کے علم میں لایا گیا ہے۔ ان حالات کو مدنظر رکھ کر میں اس سماج و اکھاڑہ کی جملہ تحریکات و افعال کو سیاسی اور خلاف حکومت خیال کرتا ہوں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس قسم کے جلسہ اجتماعی قوت اختیار کریں گے۔ اور مستقبل کر فرقہ وارانہ فساد و بدامنی کا باعث ہوں گے۔ اس لئے حکم دیتا ہوں کہ یہ اکھاڑہ و سماج قطعاً بند و برخاست کیا جائے۔ مکان اکھاڑہ جو بلا اجازت تعمیر ہوا ہے منہدم کیا جائے۔ اس کا سامان ضبط اور زیر نگرانی سرکار رہے ؏

(شرح دستخط) مولوی مرزا غلام محمود بیگ اول تعلقدار ضلع بیدر

نوع انسان میں دماغی کام کرنے والے لوگ یعنی علماء فضلاء۔ خدا پرست۔ عابد۔ محقق۔ گیانی اور رشی منی وغیرہ براہمن کہلائیں گے۔ خواہ وہ پیدائش سے کوئی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح جسم میں ہاتھوں سے حفاظت ہونے کی مانند جو نوع انسان کا محافظ ہوگا۔ وہ کھشتری مانا جائیگا۔

کہلائیں گے۔ اسی طرح اہل تجارت۔ زراعت پیشہ و بنئے اور دستکاری و خدمت گزاری کرنے والے شودر کہلائیں گے +

دوران مباحثہ میں آریہ سماج کی طرف سے کہا گیا۔ کہ خود پرانوں سے جو سناتن دھرمیوں کی معتبر کتب ہیں۔ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ نیچ

درجہ میں ہونے والے نیک افعال سے اونچا درجہ پا گئے۔ یہاں اعلیٰ درجہ میں پیدا ہو کر بد افعال کی وجہ سے گرا دئے گئے۔ چنانچہ بھاگوت میں لکھا ہے۔ کہ راجہ نابھاگ کے ۱۰۰ لڑکے براہمن اور ویش بنا لئے گئے۔ وشوامتر جی کھشتری سے براہمن بن گئے۔ کنور منی مصر دیش میں جا کر دس ہزار ملیچھوں کو ہمراہ لے گئے۔ اور ان کو آریہ بنایا۔ اول وہ شودر ہو گئے۔ پھر ان میں سے دو ہزار کو براہمن کا درجہ دیا گیا۔ وغیرہ۔ سناتن دھرمی پنڈت نے کہا۔ کہ وشوامتر جی نے پندرہ ہزار سالوں تک جب تپ کیا۔ تب وہ براہمن کہلائے گئے۔ اس پر آریہ سماج کی طرف سے کہا گیا۔ کہ آپ کو یہ تو تسلیم ہے۔ کہ بھاری تپ کے ذریعہ اسی جنم میں ورن تبدیل ہو سکتا ہے۔ ابھی پندرہ ہزار کی بات ہے۔ جب لاکھوں سالوں کی عمر ہوتی تھی۔ تو پندرہ ہزار برس تپ ہو سکتا رہا ہوگا۔ لیکن اب اس زمانہ میں انسان کی عمر ۱۰۰ برس مشکل سے گزرتی ہے۔ اس لئے اس اوسط سے تپ کرنا بھی مناسب ہوگا ؏

۴ جولائی کا مضمون آریہ سماج کی طرف سے شروع ہوا۔ اور یہ بحث جاری ہوئی کہ پران ویدوں کے خلاف ہیں +

پنڈت دیو میندر جی نے مباحثہ میں کہا۔ کہ ویدوں میں شراب۔ جوا۔ عیاشی وغیرہ کی سخت مخالفت ہے۔ لیکن پرانوں میں انہی باتوں کی بھرمار ہے۔ قدیم زمانہ کے شری کرشن جی وغیرہ کو اوتار (دیوتا مانا گیا ہے) ان برہما وشنو شو اندر برہسپتی سوریہ اور چندرماں وغیرہ پر زناکاری میں مبتلا ہونے کے دوش لگائے گئے۔ پرانوں کو صحیح تسلیم کرنے والا ایسے دیوتاؤں کی عبادت کرے گا تو خود بھی پاپی ہو جائے گا۔ (اس دن بارش کی وجہ سے ادھورا رہ گیا۔ جو دوسرے دن پورا کیا گیا) +

تیسرا مضمون ۵ جولائی کو یہ تھا۔ کہ سوامی دیانند کی کتب ویدوں کے خلاف ہیں۔ سناتن دھرمی پنڈت نے ستیارتھ پرکاش کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ بچہ پیدا ہونے پر ماں کی بجائے دایہ (دودھ پلانے والی) کا دودھ اس کو پلانا وغیرہ تحریرات خلاف از وید ہیں۔ آریہ سماج کی طرف سے حوالجات دئے گئے جن سے ان باتوں کا ویدوں کے موافق ہونا صحیح ثابت ہوتا ہے۔ بھاری زور سناتن دھرم کا اس بات پر رہا۔ کہ سوامی جی نے ایک ورن کے لڑکے لڑکی کا دوسرے میں تبدیل ہو جانا لکھا ہے۔ جو خلاف از وید ہے۔ اس پر دیر تک بحث ہوتی رہی۔ ہماری دانست میں جبکہ ورن کی فضیلت پیدائش کی بجائے افعال

شُدھی کے راستہ میں رکاوٹیں

(از شری لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

میں نے سنہ ۱۹۳۲ء میں دیانند سالویشن مشن قائم کیا تھا۔ ایک سالہ تجربہ سے جو مجھے شدھی کے کام میں رکاوٹیں پرتیت ہوئی ہیں۔ ان کا اختصار ذیل میں سے کرتا ہوں:۔

۱۔ سب سے پہلی رکاوٹ ہندوؤں کی ذہنیت ہے۔ ہمارے لاکھوں کروڑوں بھائی ہم سے جدا ہو گئے۔ بے شمار مال و جان کا نقصان بھی ہندوؤں نے غیروں کے ہاتھوں اٹھایا۔ مگر افسوس کہ ابھی تک ان کے دل میں ہندو دھرم اور ہندو تہذیب کے پرچار کا جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ وید اور شاستر ہمارے اتہاس کے گرنتھ شدھی کے پرمانوں و مثالوں سے بھرے پڑے ہیں۔ یہاں تک کہ پران تک اس کی تلقین کرتے ہیں۔ مگر کتنی حیرانی کی بات ہے۔ کہ ہندوؤں نے ابھی تک اپنا جیون پردان کرنے والی ترکیب کی ماہیت کو نہیں سمجھا۔ سوامی شنکر اچاریہ، راماننج آچاریہ۔ کنور رشی۔ چھترپتی شیواجی اور ان کے گورو سمرتھ رامداس و ان کی ماتا جی جی بائی اور مہرشی سوامی دیانند جی سرسوتی شدھی کو عملی جامہ پہناتے رہے ہیں۔ افسوس کہ ہندو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر بھی چلنا نہیں جانتے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آریہ سماج اصولاً شدھی کا حامی ہے۔ مگر تجربہ مجھے بتاتا ہے۔ کہ بہت سی سماجیں اس کام سے ڈرتی اور گھبراتی ہیں۔ اور اس پر پیسہ خرچ کرنا پسند نہیں کرتیں۔ مسٹر غلام بھیک نیرنگ ایم۔ ایل۔ اے سکرٹری جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ آریہ سماج کو ابھی تک تبلیغ کا ا۔ ب۔ ج بھی نہیں آتا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ نیرنگ صاحب نے ٹھیک لکھا ہے۔ آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ ان کے علاقہ میں جو بھی قومیں ایسی ہوں۔ جو ہندو بن سکتی ہوں۔ ان کی فہرست تیار کریں۔ اور ان کی شدھی کا بندوبست کریں۔ اگر خود ایسا کام کرنے کے لئے ان میں سامرتھ نہ ہو۔ تو انہیں دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کے دفتر میں رپورٹ بھیجنی چاہیئے۔ سماجیں جو آج کل کا ہے بگہ ہے شدھی کرتی ہیں۔ وہ ان لوگوں کی ہے۔ جو جنم سے ہندو تھے مگر غلطی و لالچ سے مسلمان ہو گئے۔ اور جنم کے مسلمان و عیسائیوں کی شدھی کا جن کی تعداد ہمارے صوبہ میں لاکھوں ہے۔ جو ہندوانہ نام رکھتے ہیں۔ سر پر چوٹی رکھتے ہیں۔ وواہ پر براہمن کو بلاتے ہیں۔ آپس میں سلام وعلیکم کی بجائے جے شو ہرے یا جے رام جی کی بلاتے ہیں۔ اور ہندو دھرم میں آنا چاہتے ہیں۔ داخلہ ہندو دھرم میں ناممکن سا بن رہا ہے۔ کیونکہ ہندو برادری ان کو شدھ کر کے روٹی و بیٹی کا ویہار ان کے ساتھ کھولنے کو تیار نہیں۔ پرماتما کا شکر ہے۔ کہ اب ذہنیت بدل رہی ہے۔ اگر یہی رفتار سے بدلتی رہی۔ تو بچاس ورش لگ جائیں گے۔ اور اس وقت تک بمصداق

تا تریاق از عراق آوردہ شود
مار گزیدہ مردہ بود

یہ سب کے سب مسلمان ہو جائیں گے۔ اور پھر لاکھ یتن کرنے پر بھی یہ ہندو دھرم میں پرویش نہیں کریں گے۔ سوال now or never کا ہے۔ ہم آگے ہی اس کام میں کافی دیر کر چکے ہیں۔ مزید سستی و دیری خطرناک ہوگی۔ سب کام چھوڑ کر ہندوؤں کو اس کام پر لگ جانا چاہیئے۔ دوسری سنستھائیں کو چندہ کم کر کے اس کام کے لئے دھن دینا چاہیئے۔

۲۔ دوسری رکاوٹ یہ ہے۔ کہ شدھی کے کام کے لئے سچی لگن والے اپدیشک و کارکن نہیں ملتے۔ شدھی کا کام وید پرچار کے کام سے زیادہ مشکل ہے۔ وید پرچار کے کام میں ایک اپدیشک جلسہ پر جاتا ہے۔ دو تین لیکچر دے آتا ہے۔ پھر دوسرے جلسہ پر چلا جاتا ہے۔ لطف درجن لیکچر اگر تیار کر لئے جائیں تو وہ اچھا وید پرچار کا اپدیشک بن جاتا ہے مگر شدھی کا کام اتنا آسان نہیں۔ اس کام کے لئے اجنبی کی حیثیت سے ہمارے اپدیشک کو گاؤں میں جا کر ٹھہرنا اور رہنا پڑتا ہے۔ مہینوں ان کے اندر رہ کر ان سے بات چیت کر کے ان کو پربھاوت کرنا پڑتا ہے۔ کھانے کو اچھا جلسوں والا بھوجن نہیں مل سکتا۔ سواری کے لئے ریل و موٹر اس کو میسر نہیں ہوتی۔ پیدل ہی چلنا پڑتا ہے۔ مسلمان اس کو گاؤں میں بری درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ ہندو کوئی خاص ہمدردی نہیں کرتے۔ اس کی عجیب حالت ہوتی ہے۔ اگر کوئی وہاں سماج ہے۔ تو وہ اندرونی طور پر امداد کرتا ہے۔ اعلانیہ امداد کرنے کا حوصلہ اس کو نہیں پڑتا۔ اس لئے شدھی کے کاریہ کے لئے اپدیشک زیادہ تیاگی۔ تپسوی۔ شدھ آچاری۔ سمجھدار۔ مردم شناس۔ معاملہ فہم اور فن گفتگو میں ماہر ہونا چاہیئے۔ جو کہ ہر تکلیف کو شانتی سے برداشت کر سکے۔ اور جھوٹا مقدمہ کھڑا ہو جانے پر جیلخانہ میں جانے کو تیار ہو۔ دشمنوں سے حملہ کئے جانے پر جان بھی ہاتھ سے کھو بیٹھنے کو اُدّت ہو۔ یہاں فصاحت و بلاغت کے بتلہ کا ہی کام نہیں۔ بلکہ یہاں دھیرو یہ سرفروش کی ضرورت ہے۔ جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کر مخالف کرّہ ہوائی میں جا کر کام کر سکے۔ جو جلتی ہوئی اگنی میں کود سکے۔ اور برہم۔ ساہس اور یکتی کے بل سے غیر ہندوؤں کے دکھوں کو آ کر شت کر سکے۔ جو صداقت کو کڑے شبدوں میں پیش نہ کرے۔ بلکہ محققانہ۔ مومنانہ اور شریفانہ طور پر شیریں کلامی سے کام لے۔ ایسے آدمیوں کی کمی ہے۔ اور یہ شدھی کے راستہ میں رکاوٹ ہے۔

۳۔ تیسری رکاوٹ کانگرس کی ذہنیت اور شدھی کی مخالفت ہے۔ کانگرس وقتاً فوقتاً ہندوؤں کو یہی سرمن دیتی رہتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو شدھ مت کرو۔ اس سے ہندو مسلم اتحاد ٹوٹ جائے گا۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ کہ کانگرس یہ اپدیش مسلمانوں کو کیوں نہیں دیتی؟ کہ ہندوؤں کو مسلمان مت بناؤ۔ تاکہ اتحاد نہ ٹوٹے کیا مسلمان کانگرس کے اس اپدیش کو سننے اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں گے؟ شدھی ایک مذہبی فرض ہے۔ جو کہ پرماتمانے وید بھگوان کے اندر ہم پر عائد کیا ہے۔ ہم کسی دنیاوی فرض کی خاطر اپنے دھارمک فرائض میں کوتاہی نہیں کر سکتے۔ یہ کانگرس کی مسلم نوازیالیسی ہر وقت ان کے ناجائز رعب میں آ کر ان کو خوش کرنے اور ہندوؤں کو کسنے کی کوشش شدھی کے راستہ میں رکاوٹ ہے۔ کانگرس مذہبی جماعت نہیں۔ اسے چاہیئے کہ وہ کوئی ہدایت ہندوؤں یا مسلمانوں کو ان کے مذہبی معاملات میں نہ دے۔ یہ پولیٹیکل جماعت ہے۔ پولیٹیکل حقوق کی تحصیل میں ہم مذہبی اختلافات رکھتے ہوئے بھی مل سکتے ہیں۔

دیانند سالویشن مشن کی رپورٹ سنہ ۱۹۳۶ء پر تبصرہ کرتے ہوئے انڈین سوشل ریفارمر بمبئی کے لائق ایڈیٹر صاحب نے مجھے یہی مشورہ دیا۔ کہ مشن کو اپنے اغراض و مقاصد میں سے شدھی کے کام کو نکال دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے ملک کی شانتی میں خلل پڑتا ہے۔ جب ہمارے سوشل ریفارمروں کی یہ رائے ہو۔ تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ہمارا شدھی کا کام کیسے کامیاب ہو سکتا ہے؟

۴۔ چوتھی رکاوٹ اس کام میں دھن کا ابھاو ہے۔ یہ کام ایسا ہے۔ جس پر دھن بے شمار خرچ ہوتا ہے۔ پہلے پرچار ابتدائی پر خرچ پھر سمیلنوں و کانفرنسوں پر خرچ۔ جن کے ذریعہ برادریوں کو تیار کرنا ہوتا ہے۔ پھر پیسہ موجوں پر خرچ۔ پھر شدھی کے بعد مندر۔ پاٹھشالائیں۔ ہسپتال و سکول ان لوگوں کے واسطے قائم کرنے پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگر لالچی چودھریوں و سرکردہ آدمیوں کی پیٹ پوجا کا ناجائز خرچ بھی شامل کر لیا جائے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ شدھی کے کام پر لاکھوں کروڑوں روپیہ درکار ہے۔ مگر طرفہ یہ کہ اگر کوئی کام ہے جس کے لئے ہندو کم دان دیتے ہیں۔ تو وہ شدھی کا کام ہے۔ ہندو کنواں یا باؤلی یا تالاب لگوا دیگا۔ پاٹھشالہ۔ دھرمشالہ اور پانی کی سبیل وغیرہ خوشی سے لگوا دیگا۔ مگر تبلیغ اشاعت دھرم و شدھی کے کام کے لئے دھن دینے میں عار محسوس کریگا۔ ہم نے نہ تو تبلیغ کرنی سیکھی ہے۔ اور نہ اس کے لئے زر دینا ہمیں آتا ہے۔ اس پر طرفہ یہ کہ جہاں کہیں کوئی کیس ہوتا ہے۔ وہاں کے مقامی ہندو اس کیس کا بوجھ برداشت نہیں کرتے۔ بلکہ سارا بوجھ دیانند سالویشن مشن یا مرکزی سنستھا پر ڈال دیا جاتا ہے۔ جس کے فنڈ کو مضبوط بنانے کے لئے وہ کچھ کوشش نہیں کرتے۔ دھن کے ابھاو سے ہمارا بہت سا کام رکا پڑا ہے۔

۵۔ پانچویں رکاوٹ ہمارا ذات پات کا بندھن ہے۔ ایک گوجر شدھ نہیں ہوگا جب تک اس کی ہندو گوجر برادری اس کو ساتھ شامل کر کے روٹی یا بیٹی کا دیوہار نہ کھول دے۔ یہی حال جاٹ۔ راجپوت۔ جگی اور دیگر برادریوں کا ہے۔ برادریاں پرانے دقیانوسی خیال کی ہیں۔ ان کے چودھری زمانہ کے حالات و ضروریات سے ناواقف ہیں۔ وہ وقت کی نزاکت کو نہیں پہچانتے۔ لکیر کے فقیر ہیں۔ اس لئے راجپوتوں کی شدھی کے وقت راجپوت برادری کو تیار کرنا اور گوجروں و جاٹوں کی شدھی کے وقت گوجر و جاٹ برادری کو تیار کرنا پڑتا ہے۔ مشن کو ان برادریوں کے چودھریوں کی خوشامد کرنی پڑتی ہے۔ ان کے ساتھ رکھنا پڑتا ہے۔ اگر برادریوں کے یہ بندھن ڈھیلے ہو جائیں۔ اور گن کرم کے سو بھاؤ سے ورن ہو۔ تو شدھی کا کام بہت آسان ہو سکتا ہے۔ مگر مجھے آشا نہیں کہ آئندہ ۲۵ سال تک ہم برادریوں کے بندھن سے آزاد ہو سکیں۔

ان کے علاوہ چھوٹی موٹی اور بھی رکاوٹیں ہیں۔ جن کا ذکر میں نہیں کر رہا۔ آج کل لوگ دھرم میں سودا کرنا چاہتے ہیں۔ کئی برادریاں یہ کہتی ہیں۔ کہ ہم اس سنستھا سے شدھ ہوں گے۔ یا ہم وہ دھرم گرہن کریں گے جو کہ ہماری زیادہ مالی امداد کرے گا۔ یہ ذہنیت قابل اعتراض ہے۔ دھرم سچائی ہے۔

(باقی بر صفحہ ۱۴)

کنیا مہا ودیالیہ جالندھر شہر کے متعلق غلط بیانیاں!

شری جگن ناتھ جی منتری کنیا مہا ودیالیہ کی طرف سے تردید

اخبار "آریہ مسافر" مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء میں ایک لیکھ منجانب ۱۵ سجنوں کے شائع ہوا ہے جنہوں نے کنیا مہا ودیالیہ پربندھک سبھا کی میٹنگ منعقدہ ۳۰ جون ۱۹۳۵ء سے واک آؤٹ کیا تھا۔ نہایت افسوس ہے کہ اس میں بہت سی غلط بیانیاں کر کے اور اصل غرض کو چھپا کر آریہ سماج اور جنرل پبلک کو گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پہلا اعتراض جو اٹھایا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کنیا مہا ودیالیہ نے گزشتہ چار سال سے یونیورسٹی کی پریکھشائیں دلوانی شروع کر دی ہیں۔ یہ بات قطعی غلط ہے عرصہ زائد از ۳۰ سال سے کنیائیں یونیورسٹی پریکھشاؤں میں سملت ہوتی رہی ہیں۔ یہ بھی غلط ہے کہ ودیالیہ نے پرانی ریتی نیتی کو چھوڑ دیا ہے۔ بلکہ پرانی شکشا اب تک جاری ہے۔ اور جاری رہے گی۔ اور نہ اس کے کبھی چھوڑنے کا وچار ہوا اور نہ آگے کو اس کے چھوڑے جانے کی سنبھاونا ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ اس پرانی شکشا پرنالی کے ساتھ ساتھ جو کنیائیں اور کنیاؤں کے سرپرستان اپنی کنیاؤں کو یونیورسٹی امتحان دلوانا چاہیں۔ ان کے لئے بھی ودیالیہ نے پربندھ کیا ہے۔ اور جو کنیائیں اس وقت ان یونیورسٹی پریکھشاؤں کے لئے بھی پڑھ رہی ہیں۔ ان کے لئے بھی دھرم شکشا کا پڑھنا آوشیک ہے۔ یہ بات بھی غلط ہے۔ کہ کل آریہ سماجستھ پرتی ندھیوں کا کوئی وشیش حصہ بھی یونیورسٹی کی ہر ایک پریکھشا کے ورودھ ہے۔ کیونکہ جو لڑکیاں یونیورسٹی پریکھشاؤں کے لئے ودیالیہ میں تیاری کر رہی ہیں۔ وہ پرایہ آریہ سماجیوں کی ہی پتریاں ہیں:

دوسرا اعتراض یہ ہے۔ کہ چونکہ سب آریہ سماجی پرتی ندھی یونیورسٹی طریقہ تعلیم کے خلاف ہو گئے۔ نئے الیکٹ ممبر بڑھانے کی کوشش کی گئی یہ بھی غلط ہے۔ جب آریہ سماجی نمائندے یونیورسٹی طریقہ تعلیم کے خلاف نہیں ہو گئے۔ بلکہ لالہ رام لال جی جنہوں نے اس ریزولیوشن کی ترمیم پیش کی۔ اور جو تا مہ باکثرت رائے پاس ہوئی تھی۔ وہ آریہ سماج لدھیانہ کے پرتی ندھی تھے۔ اور اس ترمیم کے انومودک لالہ لال چند جی پرتی ندھی آریہ سماج ... تھے۔ جو جن لا الیکٹ ممبر منتخب ہوئے تھے۔ وہ آریہ سماج کے ممبر ہیں۔ اور مکھیہ سبھا کے نیم انوسار ان کو الیکٹ ممبر بنایا گیا تھا۔ کیونکہ اگر کوئی مسلمان الیکٹ ممبر بننا چاہے۔ تو نہیں بن سکتا۔ یہ سراسر مضحکہ خیز ہے۔ کیونکہ کوئی مسلمان مسلمان ہوتے ہوئے آریہ سماج کا ممبر نہیں بن سکتا +

اس کی نسبت اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ بدبار مکھیہ سبھا کے نیم انوسار کوئی وشیہ مکھیہ سبھا میں پیش نہیں ہو سکتا تھا جب تک کہ اس کا باقاعدہ نوٹس نہ ہو۔ یا کم از کم ۳/۴ حصہ حاضر ممبران کا اس کے پیش ہونے کی منظوری نہ دے۔ اعتراض کنندگان نے نہ اس وشیہ کے متعلق کوئی نوٹس دیا ہوا تھا۔ اور نہ ۳/۴ حصہ حاضر ممبران کی منظوری وہ حاصل کر سکتے تھے:

چوتھا اعتراض جو شریمتی اندرا دیوی جی کے متعلق ہے۔ اس کی نسبت یہ درج کرنا ضروری ہے۔ کہ لائل پور آریہ سماج نے پہلے لالہ بھولا ناتھ جی آریہ کو اپنا پرتی ندھی مکھیہ سبھا کے لئے چنا تھا۔ جس کی سوچنا باقاعدہ منتری سبھا کو آ چکی تھی۔ اور ان کو میٹنگ کا نوٹس اور کاغذات بھی جا چکے تھے۔ میٹنگ سے ایک روز پہلے یعنی ۲۹ جون کو ایک پتر منتری آریہ سماج لائل پور کی طرف سے ملا۔ کہ شریمتی اندرا دیوی جی کو پرتی ندھی لالہ بھولا ناتھ کی بجائے چنا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک تار لالہ بھولا ناتھ جی کا ملا۔ کہ انتخاب ثانی کی

Unconstitutional تمام کارروائی ہے۔ اس پر پربندھ کرتری سبھا نے اپنے خاص اجلاس منعقدہ ۲۳ جون میں یہ نتیجہ کیا۔ کہ چونکہ معاملہ وواد سپد ہے۔ اس لئے دونوں پرتی ندھیوں کا جب تک آپس میں فیصلہ نہ ہو کسی کو بھی سبھا میں بیٹھنے کی آگیا نہیں ہے +

واک آؤٹ کے متعلق یہ لکھنا ضروری ہے۔ کہ کل اہم سبھا سدسیہ اُپستھت تھے۔ پنڈت بدھ دیو جی نے جو اپنا پرستاؤ پیش کیا۔ اور منتری لالہ ہردیال جی کی ترمیم کو سویکار کر لیا۔ اس کا اثر یہ تھا کہ ہندی اور سنسکرت کی یونیورسٹی پریکھشاؤں کو جاری رکھنے میں اعتراض نہیں ہے۔ کیول انگریزی کی پریکھشاؤں کو دو سال کے بعد بند کرنے کا مطالبہ تھا۔ اس پر لالہ رام لال جی بی اے پرتی ندھی آریہ سماج لدھیانہ نے ترمیم پیش کی۔ کہ پرانی شکشا پرنالی کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی پریکھشاؤں کے لئے پربندھ کو قائم رکھا جائے۔ جو سرپرست جس پریکھشا دوارہ شکشا دلوانا چاہیں۔ دلوا سکتے ہیں۔ اس ترمیم پر ۱ گھنٹہ بحث ہونے کے بعد رائے لینے

پر ۲۰ ترمیم کے حق میں اور ۱۸ اس کے خلاف اور ۳ آریہ سماج کے پرتی ندھیوں نے کسی طرف بھی ووٹ نہ دیا۔ اس طرح پردھان جی نے ترمیم پاس شدہ قرار دی۔ اور کسی نے کوئی اعتراض اس وقت نہ کیا۔ اور یہ ترمیم درملے شماری سبھا کی کارروائی کے رجسٹر میں درج ہو گئی۔ اس کے بعد دوسری مد منتری پردھان جی کی آگیا سے منتری مہودے نے پڑھی۔ اس وقت پنڈت وشوپال جی نے پاس شدہ ترمیم کے متعلق ڈویژن مانگی جس کو منتری پردھان جی نے Too Late کہہ کر نا منظور کیا۔ اس موقع پر ۱۵ سجن اٹھ کر چلے گئے ہے

اس واک آؤٹ کی تہ میں جو بھاؤ کام کر رہا تھا۔ وہ دراصل نہ تو سدھانتوں کے لئے پیار تھا۔ اور نہ ودیالیہ کی بہتری کو مد نظر رکھا تھا۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک جتھہ بندی تھی۔ جو ودیالیہ پر ناجائز ادھیکار حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیونکہ ودیالیہ سے ایک پرتھک کئے ہوئے ویکتی کو زبردستی ودیالیہ میں واپس لانے کا منشا تھا اور اس غرض کے لئے اس پرتھک ہوئے ہوئے ویکتی نے جگہ جگہ سماجوں میں جا کر یکطرفہ پروپیگنڈا ودیالیہ کے خلاف کیا تھا اور وہ کچھ حد تک آریہ سماجوں کو گمراہ کرنے میں کامیاب بھی ہوئے۔ ادھک افسوس اس بات کا ہے کہ ان کی اس آن ادھیکار چیشٹا میں کچھ ایسے مہانو بھاو بھی پرتیشٹھ بھی جن کے واسطے ودیالیہ کے ادھیکاریوں کے دل میں بڑا سنمان اور عزت ہے۔ اس ویتی کی گوڑھ نیتی کو نہ جانتے ہوئے اس کے ساتھ سملت ہو گئے:

انت میں ہم اپنے مانیہ آریہ سماجی بھائیوں اور آریہ سماجوں کو اور خاص کر ان مانیہ آریہ سماجوں کو جن کو ودیالیہ کی مکھیہ سبھا میں اپنے پرتی ندھی بھیجنے کا ادھیکار ہے۔ وشیش طور پر اپیل کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ صرف یکطرفہ پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر اور جلدی میں آ کر کوئی ایسا قدم نہ اٹھاویں جس سے ان کی اپنی پیاری سنستھا کنیا مہا ودیالیہ کو کسی قسم کا نقصان پہنچے۔ اور پھر بعد میں ان کو پچھتانا پڑے۔ ابھی شری مان مانیہ ور پوجیہ لالہ دیو راج جی کو سورگباش ہوئے ۲ ماہ ہی ہوئے ہیں۔ اور ان کا سایہ ودیالیہ کے سر پر نہیں رہا۔ کہ چند خود غرض لوگوں کی طرف سے یہ طوفان اٹھایا گیا ہے۔ ہم ودیالیہ کے ادھیکاریوں کی طرف سے عنقریب ہی مکمل حالات ایک پمفلٹ کی شکل میں شائع کریں گے جس سے ... سب بھدر پرشوں اور دیویوں کو اور آریہ سماجوں کو ... میں اصل حقیقت ...

ہمارا کلیان اسی میں ہے

البتر یہ بندھنوں سے اگیانتا۔ سوارتھ۔ راگ۔ دویش۔ کپٹ۔ ابھیمان اور تر شنا بھاری رکاوٹیں ہیں۔ جو کہ منشیہ کو اس پوتر مارگ کی یاترا سے وچنت رکھتی ہیں۔ جس پر چل کر منشیہ جیون کی مہان ادیشا کو پراپت کر سکتا ہے۔ اس کے لئے نہیں اویدیا۔ راگ۔ دویش آدی زنجیروں سے سوتنتر ہونا چاہئے۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ کہ نربکش نڈر ہو کر ستیہ کو گرہن کرے اور استیہ کو چھوڑنے میں سروا ادیت رہیں۔ شردھا بھگتی۔ پریم اور ادارتا سے اپنے من کو پورن رکھیں۔ اور دنیاوی مان و ہانی کا لیش ماتر بھی خیال نہ رکھیں۔ تب ہی ہم ادھیت مارگ پر پاؤں رکھنے کے ادھیکاری ہو سکتے ہیں:

دھیان کے امولیہ کھنڈاروں کی پراپتی کی وہی منشیہ سامرتھیہ رکھتا ہے۔ جو البتر یہ آگیا کا پالن کرتا ہوا دھرم کے دشوار گزار مارگ پر نڈر ہو کر چلتا ہے۔ اس کٹھن مارگ کی یاترا کو دڑھتا کے ساتھ وہی پرش سماپت کر سکتا ہے۔ جو ویدوں کی آگیاؤں کا پورن روپ سے پالن کرے۔ اس مارگ پر چل کر منشیہ پوتر ہو سکتا ہے۔ نہ کہ دھن۔ مان اور پدویوں سے۔ جو پرش سرگرمی کی سپرٹ سے اس پورن پوتر مارگ کا یاتری بنتا ہے۔ تب ہی وہ اس زندگی میں جیون مکت ہو جاتا ہے:

سوامی دیانند۔ پنڈت گرو دت اور سوامی شردھانند بھی اسی پوتر مارگ کے یاتری تھے۔ اس لئے آؤ ہم سب مل کر آریتو کو پراپت کریں۔ اسی میں ہمارا کلیان ہے۔ اسی مارگ پر چل کر ہم اتنی جی مہان ادیشا تک پہنچ سکتے ہیں +

(اوم شم)

(بھوجو رام نیتر۔ آنند آشرم۔ لدھیانہ)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ چناؤ

پریورتن کے کارن اور ان کا پرنام

(از شری لالہ لبھو رام جی نیبر آنند آشرم۔ لدھیانہ)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں جو اس ورش پریورتن ہوئے ہیں۔ ان کو آریہ سماجوں نے بھن بھن بھاوؤں سے دیکھا ہے۔ کچھ آریہ بھائی اس نئے پریورتن سے سنتشٹ ہیں۔ پرنتو بہت سے بھائی آریہ سجن جس پرکار سے یہ نیا پریورتن کیا گیا ہے۔ اس سے نہ کیول بہت اسنتشٹ ہی ہیں۔ بلکہ اس میں آریہ سماج کے لئے ایک بڑا بھاری خطرہ بھی محسوس کرتے ہیں۔ میں ان دونو بھاوؤں کو آریہ جنتا کے سنمکھ رکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ آریہ سجن خود وچار لیں کہ آریہ سماج کا ہت کس بات میں ہے۔

جن آریہ سجنوں نے سبھا میں ان نئے پریورتنوں کو لانے کے لئے یتن کیا ہے۔ یا سہیوگ دیا ہے۔ ان کا وچار ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرانے ادھیکاریوں کے سمقان میں ایسے نئے سکاریہ کرتا آئیں۔ جو نئے اُتساہ اور جوش سے کام کریں اس کے علاوہ ان کا خیال ہے۔ کہ نئے کام کرنے والوں کو بھی کام سکھلانا چاہیئے۔ کیونکہ پرانے کاریہ کرتا سدا جیونت نہیں رہ سکتے۔ اس لئے جنہوں نے ان کے بعد کام سنبھالنا ہے۔ بہتر ہے۔ کہ وہ ان کے سامنے ہی سب کام سیکھ لیں۔ کئی سجنوں نے مذکورہ بالا خیالات کو لے کر سبھا کے ادھیکاریوں میں پریورتن کرنے کے لئے یتن کیا ہوگا۔

بعض سجن ایسے بھی تھے۔ جن کا خیال تھا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جو گوروکل کانگڑی کی منتر منی سبھا ہے۔ اور اس کا شاسن کر رہی ہے۔ گوروکل کے پرشنوں میں اتنا سمے نہیں دے سکتی۔ جتنا کہ اس کو دینا چاہیئے۔ اور اس کارن سے گوروکل کا پربندھ سنتوش جنک نہیں ہے۔ اور بعض کا یہاں تک خیال ہے۔ کہ گوروکل کو غلط طریقوں سے چلایا جا رہا ہے۔ جو ہلچل گوروکل کے ودیارتھیوں میں گت ورش ہوئی۔ اس کا کارن بھی موجودہ پربندھ ہے۔ ان وچاروں والے سجنوں نے مل کر پریتن کیا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاریوں میں پریورتن کیا جائے۔ اور وہ اس میں سپھل ہو گئے۔

۲۔ دوسری پرکار کے وچار رکھنے والے آریہ بھائیوں کا خیال ہے۔ کہ جو پریورتن اس ورش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں کیا گیا ہے۔ وہ نہ تو اچھے بھاوؤں سے ہی کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی اس پریورتن کے لانے کے لئے اچھے طریقے استعمال کئے گئے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اس پریورتن کا پرنام آریہ سماج کے لئے بہت ہانی کارک اور بھیانک ہوگا۔ بعض سجنوں کا خیال ہے۔ کہ یہ پریورتن اس لئے نہیں کیا گیا۔ کہ اس میں آریہ سماج کا ہت ہے۔ بلکہ اس پریورتن کے اندر خودغرضی بھی ہوئی ہے۔ پرانے اور نئے کاریہ کرتاؤں کا پرشن نہیں ہے۔ کیونکہ پہلے بھی سبھا کے بعض ادھیکاری نئے کاریہ کرتا ہوتے رہے ہیں۔ اور اس نئے پریورتن میں بھی بعض ادھیکاری پرانے کاریہ کرتا چنے گئے ہیں۔ نئے اور پرانے کا سوال کیول دکھلاوا ہے۔ دراصل سوال وچاروں کا ہے۔ جو ایک خاص وچار کے سجن تھے۔ خواہ وہ پرانے تھے یا نئے۔ چناؤ میں لے گئے ہیں۔ اور جو سجن ان کا مت بھید تھا۔ ان کو نہیں لیا گیا۔ اور چناؤ محض دھڑے بندی یا پارٹی بازی کی بناء پر کیا گیا ہے۔ کئی سجن جو پہلے گوروکل میں ادھیکار رکھتے تھے۔ محسوس کرتے تھے۔ کہ وہ دوبارہ گوروکل میں کوئی ادھیکار پراپت نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔ ان سجنوں نے ان سجنوں کو اپنے ساتھ ملانے کا پریتن کیا جو دوسری پرکار کے بھاوؤں سے آریہ پرتی ندھی سبھا میں پریورتن چاہتے تھے۔ ان کے ساتھ گوروکل کے سناتک بھی بھن بھن وچاروں کو لے کر شامل ہو گئے۔

کئی ایسے وچاروں سے شامل ہوئے۔ کہ ان کی رائے میں گوروکل کو خطرہ ہے۔ اور اس خطرہ سے گوروکل کو بچانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے پرتی ندھی سبھا پر ادھیکار جما لیا جائے۔ جس کے بنا گوروکل کی رکھشا ناممکن ہے۔ کچھ ایسے سناتک بھی تھے۔ جن کا وچار تھا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نے سناتکوں کو آریہ سماج میں وہ مانیہ اور ستھان نہیں دیا ہے۔ جو کہ ان کو گوروکل کے سناتک ہونے کے کارن دیا جانا چاہیئے تھا۔ ان بھن بھن وچاروں کے سجنوں نے مل کر آریہ سماجوں میں جا کر اس بات کا پرچار شروع کیا۔ کہ گوروکل کو بھاری خطرہ ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ سماجوں کی اور سے ایسے پرتی ندھی بھیجے جائیں۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا میں جا کر ودیا سبھا کے پرشن پر اور چناؤ کے پرشن پر ان کے ساتھ رائے دیں۔ آریہ سماجوں نے بلا سوچے سمجھے ایسے پرتی ندھیوں کو (جن میں سناتک بھی ادھک سنکھیا میں) شامل ہیں) چن کر بھیجا۔ جنہوں نے گوروکل میں خطرہ کا نارہ بجانے والی پارٹی کے ساتھ مل کر رائے دینے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ایسے پرتی ندھیوں کی بہو سنکھیا اس ورش پرتی ندھی سبھا میں پہنچی۔ جنہوں نے ان کو ہی ادھیکاری چنا۔ جن کی بابت انہوں نے آپس میں فیصلہ کر لیا تھا۔

اب پرشن یہ ہے۔ کہ یہ پریورتن آریہ سماج کے لئے ہتکر ثابت ہوگا یا اہتکر۔ ایک بات نو سپشٹ ہی ہو گئی ہے۔ کہ گوروکل کے آچاریہ وہ سجن نیت کئے گئے ہیں۔ جنہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے ان وچاروں کے ساتھ سہمت نہ ہوتے ہوئے تیاگ پتر دیا تھا۔ جن کو وہ اپنے انکول نہیں سمجھتے تھے۔ مگر یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ نئے آچاریہ جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا کی پوزیشن سویکار کر لی ہے۔ یا آریہ پرتی ندھی سبھا نے نئے آچاریہ کی شرائط کو منظور کر لیا ہے۔ اور یا وہ اس بات کا فیصلہ کئے بغیر ہی کسی پہلے کئے ہوئے سمجھوتہ کی بناء پر آچاریہ بنا لئے گئے ہیں۔

اگر نئے ادھیکاریوں کا اور سناتکوں کا جو سبھا میں آئے ہیں۔ دراصل یہ وچار ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے لئے نشکام سیوا کو اپنا لکھش بنا کر آریہ سماج کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔ تو یہ پریورتن آریہ سماج کے لئے مبارک ثابت ہوگا۔ اور اگر ان کا ادھیکار پراپت کرنا اور سبھا میں آنا ان کا غرض ہے۔ جیسا کہ بعض کا خیال ہے۔ کہ سبھا پر ادھیکار حاصل کر کے اپنے مددگاران اور گوروکل کے سناتکوں کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا میں اور گوروکل میں کوئی ستھان نکالیں تو یہ وچار اور کارروائی آریہ سماج کے لئے ہانی کارک سدھ ہوگی۔ ان میں کون سی بات ہے اس کا جواب وقت دے گا۔

۳۔ مگر جس لاپرواہی سے آریہ سماجوں نے اپنے پرتی ندھیوں کو منتخب کر کے سبھا میں بھیجا ہے۔ وہ طریق کداپی بھی آریہ سماج کے لئے لابھدایک سدھ نہیں ہو سکتا۔ جو سجن آریہ پرتی ندھی سبھا میں پریورتن چاہتے تھے۔ انہوں نے آریہ سماجوں میں جا کر اکھ بندوں دوارا سخت اندولن کیا۔ کہ گوروکل خطرہ میں ہے۔ اس لئے گوروکل کے پربندھ کے لئے ودیا سبھا ہونی چاہیئے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی باگ ڈوروں ان کے ہاتھ میں ہونی چاہئے۔ جو ودیا سبھا کے حق میں ہوں۔ اور جو گوروکل کو خطرہ سے بچا سکیں۔ چنانچہ آریہ سماجوں نے ایسے پرتی ندھی چن کر بھیجے۔ جن کا وچار اس نئے پریورتن کے پکش میں تھا۔ اور جنہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا میں جا کر کسی دلیل پر وچار نہیں کیا۔ اور نہ ہی پریورتن کے ورودھ میں دی گئی دلیلوں پر ٹھنڈے دل سے وچار کیا۔ اور جو کوئی تجویز محض وچار کے لئے پیش کی جاتی تھی۔ وہ سمجھے تھے۔ کہ معاملہ کو کھٹائی میں ڈالنے کے لئے ایسا کیا جا رہا ہے۔ جب کسی معاملہ پر رائے دینے کا سمے آتا تھا۔ تو وہ سب کے سب اسی پکش میں رائے دیتے تھے۔ جس پکش میں ان کے لیڈر کہتے تھے۔ ایسا پرتیت ہوتا تھا۔ کہ گھر سے پہلے ہی فیصلہ کر کے چلے ہیں۔ انترنگ سبھا اور ادھیکاریوں کا چناؤ ہونے سے پہلے ہی ان سب کو ان کے لیڈروں کی طرف سے بتا دیا گیا تھا۔ یا لکھ دیا گیا تھا کہ فلاں فلاں کو ادھیکاری چننا ہے۔ اور یہ حیرانی کی بات ہے۔ کہ چناؤ سے پہلے جو لسٹ دکھلائی گئی تھی۔ اسی کے مطابق چناؤ ہوا۔ اب وچارنیہ بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماجوں نے بنا دوسرا پکش سنے ایک پکش کی بات کو درست مان کر ایسے پرتی ندھیوں کا چناؤ کیا۔ جو ان وچاروں کے انوسار سبھا میں رائے دویں۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اگر بنا دوسرے پکش کو سنے کسی بات کا نشچے کر لیا جائے۔ تو ایسا نشچے کداپی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انصاف کا تقاضا ہے۔ کہ دونو پکشوں کو سن کر ہی فیصلہ ہونا چاہیئے۔ اگر آریہ سماجوں کی یہی حالت رہی۔ کہ جس طرح کسی نے آکر سمجھا دیا۔ وہی بات مان لی۔ اور اسی کے انوسار سمتی دے دی۔ اور کام کیا۔ تو آریہ سماج کا کہاں ٹھکانا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج میں بھن بھن وچار کے سجن ہیں۔ جو وچار سجن اپنی بات پر کٹی بدھ ہو کر اپنا سمے دے کر تیزوں میں لیکھ لکھیں اور آریہ سماجوں میں دورہ کرنے کی جدوجہد کریں۔ ہوسکا یہ سماجیں بنا دوسرا پکش سننے کے ان کی بات کو مان لیویں۔ تو آریہ سماج میں سدا .... نامناسب پریورتن ہوتے رہیں گے۔ جن سے لابھ کی بجائے ہانی کی سمبھاونا سمجھتا ہوں۔

یہ بات میں ایک مثال سے ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر میں کئی ورشوں سے لڑکیوں سے یونیورسٹی کی پریکشا دلائی جاتی ہیں۔ مگر ۲-۳ سجنوں کے دل میں کنیا مہا ودیالیہ پر ادھیکار پراپت کرنے کا وچار اُتپن ہوا۔ ان میں ایک یا دو پرانے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کوئٹہ ریلیف رپورٹ

ناظرین کئی بار اخبارات کے ذریعہ یہ جان چکے ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کوئٹہ کے مصیبت زدگان کو سہایتا پہنچانے کے لئے بھونچال کے آتے ہی فوراً کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ فوری سہایتا کے بعد سبھا نے بچے ہوئے مصیبت زدگان کو کپڑے۔ نقد روپیہ اور وظیفہ وغیرہ کے ذرائع سے سہایتا کی ہے۔ اور کر رہی ہے۔ دھرمارتھ۔ لاوارث استریوں اور کنیاؤں کی رکھشا کے لئے ایک آشرم کھولنے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ اس آشرم میں ان کے پالن کے علاوہ انہیں پڑھانے لکھانے اور دستکاری کا کام بھی سکھایا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنا روزگار کمانے کے لائق ہو سکیں۔ اس کے علاوہ ہر طرح سے پیڑتوں کی سہایتا کے لئے سبھا کوشش کر رہی ہے۔ سبھا پنجاب کی آریہ سماجوں سے دریافت کر رہی ہے۔ کہ وہ سبھا کو اطلاع دیں۔ کہ ان کے شہر میں اور اس علاقہ میں کتنے پیڑت ہیں۔ جنہیں سہایتا کی آوشیکتا ہے۔ جہاں جہاں سے ایسی چٹھیوں کا جواب موصول ہوا ہے۔ سبھا ان ان پیڑتوں کی سہایتا کر رہی ہے۔ اور جیسی جیسی ان کی ضرورتیں ہیں۔ ان کو پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ سبھا نے سکولوں اور گوروکلوں سے چٹھیوں کے ذریعہ دریافت کیا ہے۔ کہ کیا ان سنستھاؤں میں کوئی ایسے لڑکے یا لڑکیاں تعلیم پا رہے ہیں۔ جن کے والدین یا سرپرست کوئٹہ بھونچال سے پیڑت ہوئے ہوں۔ اور اس لئے ان ودیارتھیوں کو سہایتا کی آوشیکتا ہو۔ اس سمبندھ میں سبھا کے پاس ۴-۵ لڑکوں اور کئی ایک لڑکیوں کی بابت اطلاع موصول ہو گئی ہے۔ اور سبھا ان کو سہایتا دینے کے لئے خط وکتابت کر رہی ہے۔ پیڑتوں کو روزگار بہم پہنچانے کی بھی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ دو آدمیوں کو دو دکانیں کھولنے کے لئے روپیہ دے دیا گیا ہے۔ اور انہوں نے دکانیں کھول لی ہیں۔ اس کے علاوہ ہسپتال میں جو بیمار پڑے ہیں۔ ان کی ۲۹ لسٹوں۔ کئی ایک پارچات اور پھلوں سے سیوا کی گئی ہے۔ کئی ایک اشخاص کو گھر تک جانے کا کرایہ دیا گیا ہے۔ بہت سے سجنوں کی باہر سے گمشدگان کی تلاش کے لئے چٹھیاں موصول ہو رہی ہیں۔ ان کی تلاش کے لئے سبھا یتن کر رہی ہے۔ پچھلے دنوں زلزلہ کمیٹی کمشنر کیٹر سے مطالبہ ۴م

آیا؟

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ آریہ سماجوں نے کنیا مہاودیالیہ جالندھر کو ہی اس مہربانی کے لئے کیوں چنا ہے۔ سماجوں نے پرتی ندھیوں کو کیوں حکم دے کر نہیں بھیجا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا اپنے آدھین کوئی ایسی سنستھا نہ رکھے۔ جو یونیورسٹی پریکشا دلاتی ہو۔ ممکن ہے۔ اگر کوئی سجن اب اس قسم کا اندولن شروع کر دے۔ تو آریہ سماجیں ایسا ہی کرنا شروع کر دیں گی۔

آریہ اخباروں میں یہ بھی چرچا چلنے لگی ہے۔ کہ آریہ سماج کا کام کیول وید پرچار اور ویدک شکھشا کی سنستھا ہی کھولنا ہے۔ اس کے علاوہ سب سنستھائیں بند کر دی جائیں۔ اگر ان وچاروں والے سجن سماجوں میں دورہ شروع کر دیں۔ تو کیا آریہ سماجیں اپنے پرتی ندھیوں کو آگیا دیں گی۔ کہ سب سنستھائیں اور گوروکل کے سوا بھاگ وید ودیالیہ کے اتیرکت بند کر دئیے جائیں۔ اس لئے میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماجوں کا یہ طریقہ کہ جس طرح کسی نے جا کر ان کو مجبور کیا۔ اسی طرح اپنے پرتی ندھیوں کو تیار کر کے بھیج دیا۔ نہایت خطرناک ہے۔ اگر یہی حال رہا۔ تو آریہ سماج کی کیا دشا ہو گی؟ آپ خود وچار سکتے ہیں:۔

۴۹ کے فارم کا نمونہ اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ جن جن لوگوں کی منقولہ جائداد کو کوئٹہ بھونچال میں نقصان ہو گیا ہے۔ انکی واپسی کے لئے اس فارم کی دو کاپیاں اپنے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو بھیجنی چاہئیں۔ سبھا نے اس نمونہ کے مطابق ایک ہزار مطالبہ کے فارم چھپوائے۔ ناظرین جا کر پرسنن ہونگے۔ کہ ۶۰۰ فارم اب تک تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اور لوگ ابھی تک منگوا رہے ہیں۔ اس سہایتا کے علاوہ سبھا نے ۳۷۱۱۱۱۱۱ روپے نقد ...

ادھیکاری بھی شامل ہیں۔ انہوں نے یہ پرشن کھڑا کیا۔ کہ کنیا مہاودیالیہ میں یونیورسٹی پریکشائیں نہیں ہونی چاہئیں۔ اس دشٹی پر کڑا اندولن جاری کیا گیا۔ اور آریہ سماجوں سے ایسے پرتی ندھی بھجوائے گئے۔ جن کو آریہ سماجوں کی طرف سے یہ آگیا دی گئی تھی۔ کہ وہ یونیورسٹی پریکشاؤں کے برخلاف سمتی دیں۔ آریہ سماجوں نے ابھی آگیاؤں سے پہلے وچار نہیں کیا۔ کہ دوسرا پکش بھی سن لیا جائے۔

چنانچہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی جنرل سبھا میں متعدد آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں نے کسی دلیل کی پروا نہ کی۔ اور نہ ہی وہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ وہ اپنی سماجوں کی آگیا کے برخلاف سمتی نہیں دے سکتے تھے۔ کہ یونیورسٹی پریکشاؤں کا مہاودیالیہ میں پربندھ نہ ہو۔ دنیا آریہ سماج کی موجودہ پوزیشن کے درودھ ہے۔

کتنی آریہ سماجوں نے ایسی سنستھائیں کھولی ہوئی ہیں۔ جو لڑکے اور لڑکیوں کو یونیورسٹی پریکشا دلاتی ہیں۔ اور آریہ سماجک پرش خود اپنے لڑکے لڑکیوں کو یونیورسٹی پریکشا دلاتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ہی ایک یونیورسٹی کالج چل رہا ہے۔ یونیورسٹی کی پریکشائیں دلانا نہ تو پاپ ہے۔ اور نہ آریہ سماج کے سدھانتوں کے برخلاف ہے۔ مگر باوجود ان باتوں کے کئی آریہ سماجوں نے مناسب سمجھا۔ کہ اپنے پرتی ندھیوں کو حکم دے کر بھیجیں۔ کہ وہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر میں یونیورسٹی شکھشا بالکل بند کرا دیں۔ مگر یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مہاودیالیہ جالندھر تقریباً ۲۰ سال سے یونیورسٹی کی پریکشائیں دلا رہا ہے۔ آریہ سماجوں نے اب تک کیوں نہ اپنے پرتی ندھیوں کو یہ حکم دے کر بھیجا۔ کہ یونیورسٹی شکھشا بند کر دی جائے۔ اتنے سالوں کے بعد اب کیوں ہوش

بھارت انشورنس کمپنی کے
کوئٹہ نواسی پالیسی ہولڈروں کیلئے

بھارت انشورنس کمپنی نے اپنے پالیسی ہولڈروں کے لئے جن کا کوئٹہ کے بھونچال سے نقصان ہوا ہے۔ مندرجہ ذیل رعایتیں جاری کی ہیں:۔

۱۔ ماہ مئی و جون ۱۹۳۵ء میں واجب الادا پریمیم کی ادائیگی کے لئے مقررہ تاریخوں سے لے کر ۳۰ دن کی عام رعایت کی بجائے ۷۵ دن کی رعایت دی جائے گی۔

۲۔ جو پالسیاں گم ہوئی ہیں۔ اور جن کے متعلق یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کوئٹہ میں ملبہ کے نیچے دبی پڑی ہیں۔ ان کے متعلق جو کلیم ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے پیش کئے جائیں گے۔ ان پر خاص طور پر غور کیا جائے گا۔ وراثت کا عام ثبوت مہیا کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اس معاملہ میں بھی کمپنی ہر ممکن طریقہ سے امداد کرے گی۔

۳۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے قرضہ کی جو درخواستیں موصول ہونگی۔ ان پر خاص طور پر غور کیا جائے گا۔ لیکن قرضہ اس رقم سے صرف ۵ فیصدی زائد مل سکے گا۔ جو کہ عام حالات میں ایک پالیسی ہولڈر کو مل سکتا ہے۔

(دستخط)
ایکٹنگ جنرل مینیجر

ادھیاتم گرنتھ مالا کے دو اپورو رتن

بیکھک درشن شاستر کے ودوان پنڈت بھکتی رام جی اپادھیائے آچاریہ گوروکل پوٹھوہار

سندھیا کے تین انگ

پرانایام۔ اگھمرشن اور منسا پرکرما منتروں کی ادھیاتم ویاکھیا چتروں سہت قیمت ۴/

بھگوت گیتا بھاشیہ

سنہری جلد خوبصورت رنگین چھپوائی۔ قیمت لاگت ماتر سوا روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج امرت سر کا چناؤ:۔ امرتسر آریہ سماج بازار شردھانند کا وارشک چناؤ ۲۱ر جولائی ۱۹۳۵ء کو ہوا۔ اور مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے:۔

پردھان لالہ گنگا رام + اپ پردھان لالہ کرم چند و کشیپ چندر + منتری پنڈت منسا رام پاٹھک + اپ منتری پنڈت جگن ناتھ شرما + خزانچی لالہ منگت رام + لائبریرین رگھوناتھ چندر +

ممبران انترنگ سبھا:۔ پنڈت جگن ناتھ نروکت رتن۔ لالہ مہاراج مل۔ ماسٹر ہردیال۔ ماسٹر شنکر داس۔ ڈاکٹر رام رکھا۔ ڈاکٹر شوبھا۔ پنڈت گیان چند ایم۔ اے لیکچرر شری بھی شنوودیو

(منسا رام پاٹھک منتری آریہ سماج ہذا)

الوداعی پارٹی:۔ ۳؍۵؍۳۵ کو آریہ سماج مندر میں لالہ رادھا کرشن جی بی۔ اے منتری آریہ سماج کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی۔ جس میں علاوہ ممبران آریہ سماج کے شہر کے رؤسا بھی شامل ہوئے۔ اور سروسمتی سے ذیل کا پرستاؤ سویکار ہوا (منتری جی پیلیس بینک سے فارغ ہو کر ڈیرہ غازی خان کو چھوڑ گئے ہیں)۔

ممبران آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کا یہ اجلاس آریہ سماج کے ان تھک سیوک لالہ رادھا کرشن جی بی۔ اے کی جو بہت عرصہ تک بطور منتری نہایت خوبی سے کام کرتے رہے ہیں۔ خدمات حسنہ کا اعتراف کرتا ہے۔ اور شکریہ ادا کرتا ہے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج منٹگمری کے سماچار:۔ ۷ جولائی ۱۹۳۵ء کے سپتاہک ست سنگ میں مندرجہ ذیل کارروائی ہوئی:۔

۱۔ یہ ست سنگ مہاشہ رونق رام جی شاد کی مرتیو پر شوک پرکٹ کرتا ہے۔ اور مہاشہ جی کے سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

۲۔ ست سنگ کی کارروائی کے پشچات ایک شدھی کی گئی۔ گھاسی رام ساکن واہیگام ضلع مظفر گڑھ کہ مسلمان ہو کر اپنا نام جمال دین رکھ بیٹھا تھا۔ اب شدھ کیا گیا ہے۔ اور اس کا اصلی نام گھاسی رام رکھا گیا ہے۔

۸ جولائی ۱۹۳۵ء کو مسٹر لارنس کی درخواست پر اس کی لڑکی وکٹوریہ (کرسچن) کو شدھ کیا گیا۔ اور اس کا نام راج رانی رکھا گیا۔ اور ایک ہندو مسٹر دھرم داس کے ساتھ جسے حیدرآباد سے شادی کے لئے ہی مسٹر لارنس لائے تھے انتظام ویدک ریتی سے راج رانی کا

دواہ ہوا: (منتری)

آریہ سماج (گورو کل وبھاگ) رانی کا تالاب فیروزپور شہر کے سماچار:۔

روزانہ ست سنگ۔ ۲۴ر جون ۱۹۳۵ء سے آریہ سماج مندر میں شام کو سندھیا اگنی ہوتر۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کا سلسلہ پھر جاری ہو گیا ہے۔ شامل ہونے والوں کی سنکھیا دن بدن بڑھ رہی ہے۔ کمار سبھا کے سدسیہ بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔

استری سماج۔ ہر بدھوار کو بعد دوپہر سماج مندر میں استری سماج کا ادھیویشن ہوتا ہے۔ حاضری میں بڑھتی ہو رہی ہے۔ بہن شکیلا دیوی جی بڑی لگن سے اور ادھم رہتی ہے استری سماج کی کارروائی کا سنچالن کر رہی ہیں۔

آریہ کمار سبھا رانی کا تالاب۔ کچھ سپتاہ سے آریہ کمار سبھا رانی کا تالاب کی ستھاپنا ہوئی ہے۔ ۳۰ر جون ۱۹۳۵ء کو عہدیداران کا منی پرکار چناؤ ہوا:۔

رانا حکومت رائے سٹوڈنٹ بی اے کلاس رام سکھ داس کالج پردھان اور مہاشہ گردھاری لال سٹوڈنٹ ہر بھگوان میموریل ہائی سکول منتری +

ہر اتوار کو شام کے ۶½ بجے ست سنگ ہوتا ہے۔

سپتاہک ست سنگ۔ آریہ سار ودیشک سبھا کے سنشودھت آپ نیموں کے انوسار ۲۳ر جون ۱۹۳۵ء سے حاضری کا رجسٹر رکھا گیا ہے۔ جس میں پرتیک سدسیہ کی حاضری لگتی ہے۔ حاضری میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے +

۳۰ر جون ۱۹۳۵ء کو لالہ بدری داس جی وکیل کا ویاکھیان "بگیہ سے جیون" پر ہوا۔ اس کے بعد پنڈت وشنودت جی ایڈووکیٹ پردھان آریہ سماج نے اپنے انوبھووں کا ورنن کیا۔ اور سماج کے سدسیوں کو سنگٹھت ہو کر کاریہ کرنے کے لئے پرارتھنا کی۔

۷ جولائی کو مہاشہ مدن جیت کا ویاکھیان "وید اور بگیہ" پر ہوا۔ آپ نے مہرشی دیانند کے بھاشیہ کی مہتا کو ذہن نشین کرایا۔ اور بگیہ کی مہما کا ورنن کیا۔

(ساگر چند اپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار:۔

۱۔ ۶ر جولائی ۱۹۳۵ء کو روشن لال ولد کرپا رام چنڈھوک کی شادی ہمراہ دختر لالہ میلا داس سیٹھی ویدک ریتی سے ہوئی۔ اس موقع پر پندرہ روپیہ ور پکش کی طرف سے اور پانچ روپیہ بدھو پکش کی طرف سے مختلف فنڈات کو دان ملا +

۲۔ ۸ر جولائی ۱۹۳۵ء کو وارث رام ولد لالہ امیر چند سہگل کی شادی ہمراہ دختر لالہ میلا رام چند چنڈھوک ویدک ریتی سے ہوئی۔ اور اس موقعہ پر ور پکش کی اور سے ۱۹؍ روپے اور کنیا پکش کی طرف سے ۱۶؍ روپے دان ملا +

۳۔ ۱۰ر جولائی ۱۹۳۵ء کو لالہ رلا رام جی نے اپنے سپتر کی شادی پر ۵؍ آریہ سماج کو دان دیا۔

آریہ سماج مذکورہ بالا دانی اصحاب کا بلدرد دھنیہ واد کرتا ہے۔

یہ مبلغ بارہ روپیہ بارہ آنے آریہ سماج ہذا کی طرف سے آریہ پرتی ندھی سبھا کو برائے کوئٹہ ریلیف فنڈ ارسال کئے گئے۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج ڈگشائی کے سماچار:۔ پنڈت منیشور دیو جی سدھانت شرومنی و ٹھاکر امر سنگھ جی بھجنیک ۸ جولائی ۱۹۳۵ء کو یہاں پدھارے۔ اور ایک ہفتہ تک لگاتار دھرم پرچار ہوتا رہا۔

(بودھ رام منتری آریہ سماج ہذا)

ایبٹ آباد میں رشی لنگر:۔ ایبٹ آباد میں آگ لگ جانے کی وجہ سے وہاں کے لوگوں پر جو مصیبت آئی ہے اس کا کسے افسوس نہ ہو گا۔ ان مصیبت زدہ بھائیوں کی سہائیتا کے لئے آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور نے وہاں رشی لنگر جاری کر دیا ہے۔ جہاں سے سب لوگوں کو دو وقت مفت کھانا دیا جاتا ہے۔ یہ لنگر اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک اس کی ضرورت ہو گی۔ لنگر کے منتظم سبھا مذکور کے اپدیشک ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ مسافر ہیں۔ مقامی حضرات بھی پوری امداد کر رہے ہیں۔ اس کام میں اگر کوئی صاحب امداد کے لئے جنس وغیرہ بھیجنا چاہیں۔ تو حویلیاں ریلوے سٹیشن کے لئے بلٹی کرا دیں۔ اور بلٹی ٹھاکر امر سنگھ جی کو معرفت ڈاکٹر سیوک رام یا نرسی ایبٹ آباد بھیج دیں۔ اور روپیہ بھیجیں۔ تو وہ پردھان آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور کے نام روانہ کریں۔

(منتری پرادیشک سبھا لاہور)

منتری آریہ رکھشا سمتی کا دورہ:۔ شری سیٹ شو چندر جی سہایک منتری آریہ رکھشا سمتی سار ودیشک سبھا نے گت ماہ مئی تتھا جون ۱۹۳۵ء میں ان آریہ سماجوں کا دورہ کیا:۔

کرنال۔ کورکشیتر (تھانیسر)۔ انبالہ۔ جگادھری۔ عبد اللہ پور۔ روپڑ۔ مورنڈہ تتھا سرہند +

آپ نے ان ستھانوں میں آریہ رکھشا سمتی سبھا کے اُدیشوں کے سمبندھ میں ویاکھیان دئے۔ (اپ منتری)

سوامی ستیانند جی مہاراج

کرت اُتم لاجواب اُتکرشٹ پستکیں!

شریمد بھگوت گیتا ایسی اُتم پستک کا شری سوامی جی مہاراج نے سرل بھاشا میں بھاشانوواد کیا ہے۔ جو ہندی پاٹھک بھی پورا لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ اس ڈھنگ کی بڑھیا ٹیکا ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ ٹائپ موٹا۔ سائز بڑا۔ سنہری جلد۔ بڑھیا کاغذ۔ قیمت ایک روپیہ۔ سستا ایڈیشن ۱۲ آنہ۔ اردو ۹ آنہ۔ حجم ۵۰۰ صفحہ +

ستیہ اُپدیش مالا سوامی جی کے بھاشنوں میں سب سے بڑی یہ ہے کہ ویدوں، اپنشدوں اور دیگر گرنتھوں کے گوڑھ سدھانتوں کو ایسی سرل اور مدھر بھاشا میں چترت درشٹانتوں سے بیان کرتے ہیں کہ ہر کوئی سمجھ سکے۔ اس پستک میں بھگتی یوگ۔ کرم یوگ۔ گیان یوگ۔ راج یوگ۔ اُپاسنا۔ درشن۔ تیاگ۔ ایشور بھگتی۔ اونکار اُپاسنا وغیرہ ۱۹ لیکچر ہیں۔ بڑھیا کاغذ۔ سندر چھپائی۔ موٹا ٹائپ ۵۰۰ قیمت۔ ہندی سوا روپیہ۔ اردو بارہ آنے +

اونکار اُپاسنا یہ پوتر نام اوم گان۔ اوم جپ۔ اوم ارادھن اور اوم دھیان سے پرکاش پرپت ہوتی ہے۔ وہ اتُل ہے۔ بیان سے باہر ہے۔ ابھیاسی جن اسے جان سکتے ہیں۔ جس اوم نام کی اتنی مہما ہے اس کا اتینت سندر ویاکھیا شری سوامی جی نے اس پستک میں کی ہے۔ سادھنا کے سکھ کی خواہش رکھنے والے ہر ایک شخص کو اسے پڑھنا چاہئے۔ قیمت ہندی چار آنے۔ اردو تین آنے +

سندھیا یوگ سندھیا کی کریاؤں اور اس کے ارتھوں کے مہتو پر آپ کو ایسے اچھے سرل اور سندر وچار کہیں نہیں ملیں گے۔ طرز بیان بہت دلکش ہے۔ سائز۔ کپڑے کی سنہری جلد۔ ۱۲۴ صفحے۔ قیمت صرف ۵؍ اردو

ہر قسم کی دھارمک کتابیں ملنے کا پتہ:۔

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی ہسپتال روڈ لاہور

آریہ سماج جام پور کے سماچار:-

۱۔ بدھوار نوجوان سبھا کے ست سنگ میں ۳ ⅘ ۳۵ کو (Debate) جس کا مضمون تھا۔ "ورن بیوستھا جنم سے مانی جائے یا گُن کرم سے" نوجوانوں نے اس میں خوب حصہ لیا۔ سوال اور جواب مسور تحریک کے سبھا پتی کا آسن چودھری صوبھراج جی نے گرہن کیا۔ آخیر میں سبھا پتی جی کے بھاشن کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی ÷

۲۔ پنڈت چندرجی ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز نے ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء کو وید کنیا پاٹھشالہ ہری کنیا پاٹھشالہ اور آریہ سیلا ودیالیہ کا معائنہ کیا۔ وہ پاٹھ شالاؤں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے چنانچہ وہ کنیا پاٹھشالہ اور آریہ سیلا ودیالیہ کے سمبندھ میں بڑی اعلیٰ رائے رکھتے ہیں ÷

۳۔ نوجوانوں میں سندھیا کے شوق کو بڑھانے کی غرض سے آریہ سماج جام پور خرچ کرتا ہے کبھی کاغذ وغیرہ انعام کے روپ میں دیئے جاتے رہے ہیں۔ کبھی لڈو۔ نوجوان سبھا اس کام کو اُتساہ سے کر رہی ہے ÷

(کنیشورت آریہ سیوک جام پور)

دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور میں تعطیلات:

موسم گرما کی تعطیلات کے باعث ودیالیہ عنقریب بند ہونے والا ہے ان ایام میں ودیارتھی عموماً پرچار کے لئے ایسے گاؤں میں بھیجے جاتے ہیں۔ جہاں سماج کا کافی پرچار نہیں ہوتا۔ وہ وہاں جیسے بھی وہ مقامی حالات کے مطابق کام کر سکتے ہیں۔ آریہ سماجیں خصوصاً آریہ پرتی ندھی سے نویدن ہے کہ وہ اپنے ہاں یا گرد و نواح میں جس پرکار کے پرچار کی ضرورت محسوس کرتے ہوں۔ ہمیں اطلاع دیں۔ تاکہ پروگرام مرتب کرتے ہوئے ان سماجوں کا خیال رکھا جائے ÷

نوٹ:- ودیارتھی گھر کو جانے سے پہلے اُپدیشک دیانند اُپدیشک ودیالیہ۔ گورودت بھون۔ لاہور

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار:-

سوامی دھیرانند جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لدھیانہ تشریف لا کر آپ نے متواتر تین روز تک آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے ودیارتھیوں اور دور دور تک گنیشی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ کی چھاتراؤں کو دھرم اُپدیش دے کر کرتارتھ کیا ÷

۲۔ رائے بہادر لالہ بھجو رام صاحب منسٹر ڈپٹی کمشنر لدھیانہ نے جو آریہ ہائی سکول میں پڑھائی کے وقت لڑکوں کے کھانا کھانے کے لئے ڈائننگ روم بنانے کا وچن دیا تھا۔ کمرہ تیار ہونے پر ملاحظہ فرما کر مبلغ پانسو روپیہ نقد اس کی لاگت شری ٹالھو رام لال جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ کو دے دی ہے۔ آشا ہے کہ رائے بہادر موصوف اسی طرح سکول سے دلچسپی کا اظہار فرماتے رہیں گے ÷

(بھجو رام ہیڈ۔ لدھیانہ)

Teachings of Isha Upnishad

by

L. SAIN DAS M.A.

Formerly Principal D.A.V. College Lahore

Re 1/4 Postage /5/

TO BE HAD FROM

KAVIRAJ HARNAMDAS B.A.

LAHORE

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے سماچار

روزانہ صبح ۶½ بجے سے ۷ بجے تک آریہ سماج مندر میں ہون یگیہ اور وید اُپدیش ہوتا ہے وید اُپدیش دیوان منگل سین جی آپ پردھان بڑے پریم سے سنا کرتے ہیں۔ شام کے ۵ بجے سے رات کے ۹ بجے تک شری دھانند ریڈنگ روم کھلتا ہے۔ کافی جنتا لابھ اُٹھاتی ہے۔ ریڈنگ روم میں روزانہ اخبارات کے علاوہ ہفتہ وار اور ماہوار بہت سے اخبارات و رسائل آتے ہیں جو کہ آریہ سبھاسدوں کو باری باری سے گھر میں پڑھنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ لائبریری ہر روز شام کے ۷ بجے سے ۸ بجے تک کھلی رہتی ہے۔ مہاشہ گومتی پرشاد جی لائبریرین اپنے اس کام میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ ہر اتوار کو صبح ۶½ سے ۹½ بجے تک ہوتے ہیں۔ جن میں ہون یگیہ۔ سندھیا پرارتھنا اور بھجن آدی کے علاوہ آریہ سبھاسدوں میں سے کسی ایک آریہ سبھاسد کا پندرہ منٹ کے لئے بھاشن ہوتا ہے۔ اور پھر کسی ودوان کا لیکچر ایک گھنٹہ ہو کر پنڈت رام پرکاش جی شاستری وید منتروں کا اُچارن سب آریہ بھائیوں اور بہنوں سے منہ زبانی کرواتے ہیں۔ اور پھر انہی منتروں کا ارتھ سرل طور پر سمجھاتے ہیں۔ حاضری استری پرشوں کی کافی ہو جاتی ہے ÷

ہر بدھوار کو رات کے وقت آریہ کمار سبھا کا سپتاہک ادھیویشن ہوتا ہے جس میں بھجن پرارتھنا اور کماروں کے بھاشن ہوتے ہیں۔ ہر سنیچروار کو رات کے وقت آریہ یوک سبھا کا ست سنگ ہوتا ہے۔ جس میں بھجن پرارتھنا اور آریہ یوکوں کے بھاشن ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر منگلوار بعد دوپہر آریہ استری سماج کا سپتاہک ادھیویشن آریہ استری سماج مندر میں ہوتا ہے جس میں ہون یگیہ سندھیا۔ پرارتھنا اور بھجنوں کے علاوہ پنڈتی کرتن کی کتھا اور وید اُپدیش ہوتا ہے۔ حاضری استریوں کی کافی ہو جاتی ہے ÷

آریہ سماج کی طرف سے پاریوارک یگیہ ہوتے ہیں۔ اور آریہ یوک سبھا کی طرف سے ہر منگلوار کو پاریوارک ہون ہوتا ہے۔ آریہ استری سماج کی طرف سے بھی پاریوارک یگیہ ہوتے ہیں ÷

آریہ سماج کے پچھلے ادھیویشنوں میں پنڈت گیانیندر جی پنڈت جھانا تُشوی دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور کے "سنگٹھن شکتی" پر پردھان دیا گیان ہوئے جن کا جنتا پر بہت اچھا پربھاو پڑا ÷

مہاشہ شیو چرن داس جی آڈیٹر آریہ سماج ہذا کی تبدیلی کراچی ہو جانے پر ان کو آریہ سماج کی طرف سے دیانند گرنتھاولی ۲ جلد بھینٹ کی گئیں۔ اور سماج کو ان سے آریہ منڈلی کی طرف سے الوداعی پارٹی دی گئی۔ آپ کی دھرم پتنی استری سماج میں نمایاں کام کرتی تھیں۔ آپ کے چلے جانے سے استری سماج کو بہت ہانی پہنچی ہے ÷

۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء کے ہفتہ وار ست سنگ میں مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس ہوا:- "یہ سماج مہاشہ نول رام جی شاد اور مہاشہ کرتار چند جی پوری کے بھائی کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے" ÷

(سائیں داس منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

بقیہ مضمون "شدھی کے راستہ میں رکاوٹیں" صفحہ ۱۳

کی خاطر گرہن کرنا چاہئے۔ نہ کہ دنیاوی مفاد کے لئے ÷

پیارے ہندوؤ! آپ پنجاب میں دو لاکھ پچھلے دس برس کے عرصہ میں کم ہو گئے ہو۔ ۵۰ برس میں سارے ہندوستان میں چھ فیصدی کم ہو گئے ہو۔ عیسائیوں کی بے شمار سوسائٹیاں تمہیں عیسائی بنانے کے لئے کروڑوں روپیہ خرچ کر رہی ہیں۔ مسلمانوں کی احمدی و محمدی سوسائٹیاں سینکڑوں کی تعداد میں کام کر رہی ہیں۔ اور ہندو نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو مسلمان بنانے کے لئے جائز و ناجائز وسائل استعمال کر کے لاکھوں روپیہ خرچ کر رہی ہیں۔ مسلمان خواجہ حسن نظامی۔ قادیانی انجمنوں اور مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ کو دل کھول کر روپیہ بھیج رہے ہیں۔ اگر آپ ان حملوں سے ہندو جاتی کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو دیانند سالویشن مشن کو اپنے دان سے مضبوط کریں۔ تاکہ یہ عیسائیوں و مسلمانوں کے پراپیگنڈا کا خاطر خواہ تدارک کر سکے ÷

(ادم سنگھ)

اکسیر بلغم

ہر قسم کی کھانسی کا جادو اثر علاج

ان بلغمی مریضوں کو اور ان بیماروں کو جو دمہ۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ اور خشک کھانسی میں مبتلا ہوں۔ ان کو فوراً آرام پہنچاتی ہے ÷

پھیپھڑوں کی ٹانک بھی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے ۱؁ نصف شیشی ۱۲؍

ملنے کا پتہ: مینیجر امرت دھارا ۳۲ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بقیہ مضمون "حیدرآباد میں عظیم الشان شاستر ارتھ" - صفحہ ۱۳ سے

پر مدعا اوّل ثابت ہو چکی ہے۔ تو اب انہیں اعتراض کا موقعہ نہ رہنا چاہئے +

چوتھا مضمون مورخہ ۱۸ جولائی کو آریہ سماج کی طرف سے مورتی پوجا پر اعتراض کرنے کا تھا۔ آریہ سماجی پنڈت نے کہا۔ کہ چونکہ ویدوں میں مورتی پوجا کی اجازت نہیں۔ اور نہ برہم ایشور کو مجسّم مانا گیا ہے۔ بس بُت پرستی ناجائز ہے۔ ویدوں میں ایشور کو اکایم (غیر مجسّم) کہا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا فوٹو یا مورتی بن ہی نہیں سکتی۔ علاوہ ازیں سناتن دھرمی جن دیوتاؤں کی مورتیاں آج کل مندروں میں پوجتے ہیں۔ ان کو پرانوں میں۔ پاپی اور بہاپاپی ظاہر کیا گیا ہے پھر کتنا بڑا اثر ہے کہ کیا عابد پر معبود کا اثر نہیں پڑتا؟ جیسے دیوتا کو پوجے گے۔ خود ویسے ہی بنو گے۔ چونکہ پرانوں میں دیوتاؤں پر بڑے بڑے الزامات لگائے گئے ہیں۔ اس لئے بھی ان کی مورتی بنا کر پوجا نہیں کرنی چاہئے +

سناتن دھرمی پنڈت کے الفاظ کا لب لباب یہ تھا۔ کہ ویدوں میں ایشور کو ساکار اور نراکار بھی کہا گیا ہے۔ اور کہیں مورتی پوجا کی مخالفت نہیں ہے۔ اور بُت پرستی ایک ذریعہ ہے جیسے نقشہ سے سکولوں میں لڑکوں کو گنگا جمنا بتلایا جاتا ہے۔ دراصل وہاں گنگا وغیرہ نہیں ہوتی۔ اسطرح ہم مورتی کو اصل دیوتا نہیں مانتے۔ تم آریہ سماجی لوگ بھی تو مورتی پوجا سے بچ نہیں سکتے۔ چنانچہ استرا شتر دہارہ گیان کی پوجا ہوتا ہے یہاں سنسکاروں میں جلتے ہیں۔ آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ وہ پوجا نہیں ہے۔ ہم جلنے کی پوجا ہوتی ہے۔ کہ اس کو پاؤں میں پہنیں۔ مگر ہم آپ کی طرح جوتا وغیرہ کو دھوپ دیپ دیتے اور بھوگ لگاتے۔ تب البتہ آپ ہمیں جوتا پوجک کہہ سکتے تھے ÷

ایک عجیب و غریب اور بالکل نیا واقعہ :-

آخر سناتن پنڈت مادھو آچاریہ جی نے کہا۔ کہ اچھا۔ آپ لوگ سوامی دیانند کی تصویر کی تو پوجا کرتے نہیں ہیں؟ اگر نہیں۔ تو میں تصویر بتاؤں کہ اس پر آپ جوتے لگا دیں۔ اور ایسا کرنے کے لئے ایک روپیہ فی جوتا انہیں بھی دوں گا۔ آریہ سماج کے پنڈت بدھ دیو جی نے منظور کر لیا لیکن سناتنی پردھان پنڈت رام ناتھ جی نے روک دیا۔ اور کہا۔ کہ میں ایسے بزرگ مہاتما کی بے عزتی کو گوارا نہیں کر سکتا۔ سوامی دیانند کی عزت میرے دل میں ویسی ہی ہے۔ جیسے کہ ہر ایک ہندو کے دل میں ہونی چاہئے۔ پردھان جی نے تین بار اصرار کر کے ہاتھ جوڑ کر کسی طرح اپنے پنڈت کو راضی کیا۔ اور کہا۔ کہ میں سناتن دھرمی نکتہ نظر سے سب رشیوں کو دیا لک مانتا ہوا اپنی مورتی کی طرح سوامی جی کی تصویر کو بھی مانتا ہوں +

اس پر پنڈت بدھ دیو جی نے پردھان جی سے کہا۔ کہ آپ نے اپنے سناتن دھرمی اصول کے بموجب کام کیا۔ لیکن مجھ کو اپنے آریہ سماجی اصول کی پابندی کرنے سے نہ روکئے۔ یہ کہہ کر

سوامی دیانند کی تصویر پر لات مار کر سناتن دھرمی پنڈت سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ لیجئے۔ پنڈت جی آپ کا وہم دور کرنے کے لئے میں نے یہ کام کیا۔ جس کو میں نے کبھی نہیں کیا تھا۔ (درحقیقت یہ کام کبھی آریہ سماجی نے آج تک کہیں نہیں کیا تھا واقعی یہ گھٹنا ایسی ہے۔ کہ آریہ سماج کی تاریخ میں سب سے پہلی مانی جائیگی جس کا سہرا حیدرآباد کے شاستر ارتھ پر لہرائے گا)۔ لیکن اس سے میرے دل میں سوامی دیانند کی عزت کم نہیں ہو سکتی۔ سناتن دھرمی بھائیوں کو جو یہ وہم و گمان ہو گیا ہے۔ کہ آریہ سماجی دیانند کی تصویر کی پوجا کرتے ہیں۔ اور اس لئے بُت پرست ہیں۔ یہ خیال دور کرنے کے لئے میں نے یہ کام کر دیا ہے ÷

بعد ازاں پنڈت مادھو آچاریہ جی نے اپنی باری میں کھڑے ہوتے ہی کہا۔ کہ میں نے اس کام کے لئے جو ایک روپیہ فیس دینے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ ادا کرتا ہوں۔ یہ ایک روپیہ موجود ہے +

اس پر پھر پردھان جی نے روکا۔ اور کہا۔ کہ یہ درست نہیں ہے۔ اب تو شاستر ارتھ کی باتیں ظاہر کریں۔ اُدھر سے پنڈت بدھ دیو جی نے کہا۔ کہ ہم آپ کے روپیہ پر لات مارتے ہیں۔ ہم نے یہ کام روپیہ کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنے سدھانت کی حفاظت کے لئے کیا ہے +

آریہ سماجی پردھان شری گوپال راؤ جی ایڈووکیٹ نے فرمایا۔ کہ یہ روپیہ کا لین دین جوا بازی ہے۔ جو آپ جیسے سناتن دھرمی پنڈت کو شوبھا نہیں دیتا۔ علاوہ اس کے شاستر ارتھ

اچھے پرکھش کا اچھا پھل

(از شری پردھان جی ہود آریہ سماج رنگون برہما)

پھل کو دیکھ کر ہی انسان اس کے پرکھش کو اچھا یا بُرا کہہ سکتا ہے۔ میں گورو کل کا ایک پُرانا بھگت ہوں۔ اور میرے وچار تھے۔ کہ گورو کل سے ہی آریہ سماج اور بھارت ورش کا اُدھار ہو سکتا ہے۔ اور اگر پچیس ورش کی لگاتار محنت اور خرچ سے ایک بھی منتر درشٹا نکل آئے۔ تو اس کا سب کچھ سپھل سمجھتا ہوں۔ میرا وچار ہے۔ کہ اگر ایک منتر کو جاننے والا ایک رشی ان تیس برسوں میں سارے گورو کلوں سے نکل آتا۔ تو بھی میں نراش نہ ہوتا +

گورو کلوں میں ودیارتھی چُن کر لئے جاتے ہیں۔ پھر بھی اگر ایک دو کیا اور ادھیبہ کوئی کا سناتک نہیں نکلا۔ تو اس میں ضرور کچھ دوش ہے۔ اگر راسٹے ٹھاکر دت دھرن جیسا یا پنڈت ستو نیکر جیسا ایک سناتک بھی آپ ہمیں مجھے دکھا دیں۔ تو میں اس پرشن کو اسپھل نہ کہوں گا۔ گورو کل کی نگرانی میں داخل کرانے کے لئے بچے کوئی انیس یا بیس برس ہو گئے۔ اپنا لڑکا بھیجا تھا۔ لیکن اس کو نہ لیا گیا۔ کیونکہ اُس سے زیادہ اچھے اور ہوشیار ودیارتھی وہاں موجود تھے۔ جن کو لیا گیا۔ یہ لڑکا اب ایک لائق اور ہوشیار مکینیکل انجینئر ہے۔ اس حساب سے جو (Material) یا جس یوگیتا کے لڑکے لئے جاتے ہیں۔ وہ اس سے زیادہ اچھے ہوں گے۔ لیکن نتیجہ کیا ہے؟ آج ہم گورو کلوں سے نراش ہیں۔ میری رائے میں آریہ سماج اور آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو ایک خاص کمیٹی مقرر کرنی چاہئے۔ جو اس بات کی جانچ کر کے قطعی فیصلہ کر دے۔ کہ آیا گورو کل رکھنے چاہئیں یا نہیں؟ اور رکھنے ہی ہوں۔ تو کس پرکار کا سنستودھن کیا جائے؟

میرا تعلق ایک بڑے بھاری سماج سے ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے۔ کہ گورو کلوں سے پڑھ کر نکلے ہوئے سناتک آریہ سماج کے واسطے قابل فخر نہیں ہیں۔ ہمارے آریہ سماج میں صبح روزانہ ہون یگیہ ہوتا ہے۔ اور پھر ست سنگ لگتا ہے۔ اکثر ممبر دور دور رہتے ہیں۔ لیکن میرا واسطہ تین چار گورو کل کے سناتکوں سے پڑا ہے۔ جو آریہ سماج میں ٹھہرے ہوئے بھی اس ست سنگ میں شامل نہ ہوتے تھے۔ اور پوچھنے پر بہانہ بنا کر ٹال دیتے تھے۔ ایک مہاشہ تو یہاں پر مدت سے رہتے ہیں۔ بلکہ گورو کل کے نام سے روٹی کماتے ہیں۔ لیکن کیا مجال کہ کبھی سماج میں قدم رکھیں۔ مجھے تو اس میں کوئی شک نہیں رہا۔ کہ گورو کل کا تجربہ ناکام رہا ہے۔ گورو کل میں ڈسپلن کیسا ہے؟ یہ پروفیسر رامدیو اور پنڈت چموپتی کے درمیان جو جھگڑا چل رہا ہے۔ اس کی کافی شہادت ہے ÷

میں ناجائز ہے +

اس واقعہ سے پبلک بہت پرجوش ہونے لگی تھی۔ لیکن ہر دو صدر نشین کے سمجھانے سے مجمع قابو میں ہوا۔ اور پردھان رامناتھ صاحب نے یہ اعلان کیا۔ کہ یہ شاستر ارتھ آٹھ دن کی بجائے آج چوتھے روز ختم کیا جاتا ہے۔ شاستر ارتھ کے بند کرنے کی ذمہ داری کسی فریق پر نہیں۔ بلکہ ہم ہر دو کی رضامندی سے یہ کام کیا جا رہا ہے ÷

ناظرین! یہ مختصر سی داستان اس مباحثہ کی ہے۔ جو اس ایک عجیب و غریب اور بالکل نئے واقعہ کی بناء پر یقیناً عظیم الشان کہلانے کا مستحق ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ چار روز کے مباحثہ کو سننے کا ہمیں گھاٹا ضرور رہا۔ لیکن ہمیشہ کے لئے آریہ سماج پر سے اس کلنک کو دھو دیا گیا۔ جو سناتن دھرمی بھائیوں کی جانب سے کہا جاتا تھا۔ کہ تم دیانند کا فوٹو پوجتے ہو۔ اس لئے ہماری طرح تم بھی بُت پرست ہو۔ اب ہمیں اُمید رکھنی چاہئے۔ کہ سناتن دھرمی بھائی آئندہ سے آریہ سماج پر بُت پرستی کا غلط الزام عائد نہ کریں گے ÷

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اُٹھائیں

گورُوکل آیُورویدک فارمیسی

جیون پراش

ہر موسم کے لیئے بڑھیا ٹانک ہے بچوّں کو موٹا تازہ کرتا ہے
کھانسی - دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے - قیمت للعہ سیر

براہمی بوٹی
ایک روپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے

براہمی تیل فی شیشی
سر درد - گھومنا - مرگی -
[illegible] کے لئے نہایت مفید ہے

فہرست ادویات مفت

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

بھیم سینی سُرمہ

ہزاروں مریض اسکی بدولت آنکھیں پا چکے ہیں - اس کے استعمال سے آنکھیں بڑھاپے تک تندرست رہتی ہیں - کھجلی - ککرے سُرخی - جالا وغیرہ تو چند روز میں ہی دُور ہو جاتے ہیں -
قیمت صرف تین رُوپیہ تولہ

شری بہان جی نمستے -
آپ کا سُرمہ آنکھوں کے واسطے از حد مفید ہے - سوائے اس کے آرام آنا مشکل ہے - براہ مہربانی ایک شیشی جلد بھیج دیں ::
(دستخط) منیجر سیکاٹنگ سٹورس - سیکاٹنگ (ابرہما)

جناب منیجر صاحب نمستے -
آپکا سُرمہ نہایت مفید ثابت ہوا - اس سے بڑھکر شاید ہی کوئی سُرمہ ہوگا میری عینک لگانیکی عادت چھوٹ گئی - نہایت مشکور ہوں ::
(دستخط) منشورام دیوان چند بینکرس - کرتار پور - (جالندھر)

آیُورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گورُوکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لدھیانہ - شری پنڈت وشنو دت جی النکار اوشدھالیہ کوچہ لالو مل — ہردوار - شُدھ کھادی بھنڈار - موتی بازار
بہاول نگر - مہاشہ جیشٹھانند جی آریہ اوشدھالیہ — پشاور شہر - مہاشہ برجلال جی ککّڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں
شملہ - شری پرتھوی چند جی ٹھاکر برادرس لوئر بازار — سلطانپور لودھی - شری سنت رام جی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

प्रकाश

ہفتہ وار پرکاش لاہور

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ...... ممالک غیر سے للعہ
قیمت اشتہارات ۔ مجر ...... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۱۳ ساون سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء - دیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY 28th JULY 1935 | نمبر ۳۰

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔
۲ - ایشور ستچدانند سروپ - نراکار - سرو شکتیمان - نیائے کاری - دیالو - اجنما - اننت - نروکار - انادی - انوپم - سرو آدھار - سرویشور - سرو ویاپک - سرو انترجامی - اجر - امر - ابھے - نتیہ - پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔
۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔
۴ - ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا ادیت رہنا چاہئے ۔

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ۔
۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے - ارتھات شاریرک - آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۔
۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ۔
۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے ۔
۹ - ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے - کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ۔
۱۰ - سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

وید امرت

یجروید — رگوید

ओ३म य ऽआत्मदा बलदा यस्य विश्वऽ उपासते प्रशिषं यस्य देवाः ।
यस्य छायामृतं यस्य मृत्युः कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥ य० २५ ॥१३॥

اس یجروید منتر کا چھند نچرت ترشٹپ ہے - اور سور "دھیوت" ہے - اس یجروید منتر کا مطلب یہ ہے کہ منشیہ کو پرماتما ہی آتم گیان اور بل کا دینے والا ہے - کیونکہ ساری کائنات عالم اسی ذات کے آگے سر بسجود ہے - اور اسی کی وظیفہ خوانی کرتی ہے - ساری سرشٹی مہمات ہے - اور اس سے جو لوگ پرماتما ہی حقیقی موت ہے - مبارک ہیں وہ جن کو اپنی آخرت کی فکر ہے اور جو متعدد زندگی کو اپنی حقیقی منزل نہیں سمجھتے - بلکہ ہر ساعت اسی خواہش کا اظہار کرتے ہیں - کہ ہم (कस्मै) اس سکھ سروپ (देवाय) پرم دیو پرماتما کی (हविषा) شردھا بھگتی سے (विधेम) اپاسنا کریں - اٹھتے بیٹھتے سوتے اور جاگتے اسی کے نام کا سمرن کریں - (यः) جو .... (आत्मदा) آتم گیان کا دینے والا اور (बलदा:) تمام جیووں کو بل پردان کرنے والا ہے - اور (यस्य) جس کے (प्रशिषं) اتکرشٹ شاسن کو (विश्वे) جملہ اقسام کے (देवा:) دیوتا اور ودوان لوگ (उपासते) شرن کے سمان پراپت کرتے ہیں - اور اس کے شاسن کاری سوروپ کی اپاسنا کرتے ہیں - کیونکہ سنسار کا ہر ایک پرمانو زبان حال سے ہمیں اس پاک ذات کی وظیفہ خوانی کرتا دکھتا ہے ۔

جھک جھک - اے نفس نافرجام - تکبر و انانیت کا پردہ چاک کر - اس ذات کے آگے سر خم کر - (यस्य) جس کا (छाया) سہارا و مدد (अमृतम्) لافانیت کی مظہر ہے اور (यस्य) جس کے شاسن کو بھنگ کرنا ہی (मृत्यु:) موت اور فنا ہے - ہاں ہاں سن - وہ یجروید بھگوان آدیش فرما رہا ہے -

तमेव विदित्वाऽतिमृत्युमेति नान्यः पन्था विद्यतेऽयनाय ॥ यजु० ३१ । १८

(तम) اس کو (एव) ہی نشچے (विदित्वा) جان کر (मृत्युम्) مرتیو کو (अति दाति) پار کر جاتا ہے ...
(अन्यः) دوسرا (पन्था:) کوئی رستہ (अयनाय) ...

سام وید — اتھروید

پنجاب پراونشل آریہ سمیلن کا دوسرا اجلاس

پرانتیہ آریہ سمیلن کا دوسرا اجلاس بمقام سیالکوٹ ۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں ہونا قرار پایا ہے۔ اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے سیالکوٹ رنبیر سنگھ پورہ اور جموں کے آریوں کی ایک سواگت کارنی سبھا بنائی جا رہی ہے۔ ادھیکاری اس کوشش میں مصروف ہیں۔ کہ اس اجلاس کو نہایت ہی کامیاب اور شاندار بنایا جائے۔

سمیلن کا مقصد:۔

اس سمیلن کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ صوبہ بھر کے وچار کرنے والے بھائی سال میں ایک دفعہ کسی مقام پر اکٹھے ہو کر اپنی مذہبی۔ تعلیمی سماجک شاریرک۔ اقتصادی اور سیاسی حالت پر غور کریں۔ اور ایسی تدابیر سوچیں۔ جن سے آریہ جاتی ہر پہلو میں ترقی کرتی نظر آئے۔

فرداً فرداً ہم سب محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہماری زندگی کے ہر پہلو میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ لیکن ہم کو اکٹھے مل بیٹھنے کا موقع کم ملتا ہے اس لئے کسی ضروری امور پر بھی غور نہیں ہو سکتا۔ آریہ سماجوں کے جلسے ہر سال ہوتے ہیں لیکن وہ صرف سنگھانک چیزیں ہیں۔ اور ان کا منشاء زیادہ تر پرچار کرنا ہی ہوتا ہے۔ زیادہ اہم معاملات کا وچار ایسے مواقع پر ہونا کٹھن سا پرتیت ہوتا ہے۔

آریہ سمیلن کا اتہاس:۔

انہی خیالات کو لیتے ہوئے پچھلے سال پرانتیہ آریہ سمیلن کا پہلا اجلاس سرگودھا میں کیا گیا۔ اور دوسرے اجلاس کے لئے سیالکوٹ کو چنا گیا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ یہ اجلاس آریہ جاتی کے لئے نہایت فائدہ مند ثابت ہو۔

آوشیک امور:۔

آج آریہ جاتی کو مفصلہ ذیل امور پر ضرور غور کرنا ہے۔ اس لئے آپ کے وچاروں اور آپ کی شمولیت کی اشد ضرورت ہے۔

۱۔ پنجاب بھر میں آریہ سکولوں، کالجوں، ہیڈری پاٹھشالاؤں کا جال بچھا ہوا ہے۔ لیکن ان میں مذہبی تعلیم کا ایک سا ڈھنگ نہیں۔ ان میں سے جو ودیارتھی تعلیم حاصل کر کے نکلتے ہیں۔ وہ سوائے اس کے کہ بیکاروں کی تعداد میں اضافہ کریں۔ اور کچھ نہیں کرتے اس دقت کو رفع کرنے کا ایک ہی حل ہے کہ ہم آہستہ آہستہ تمام سکولوں اور کالجوں کو صنعتی تعلیم کا مرکز بنا دیا جائے۔ اس کے لئے تجربہ کار اور ماہر سجنوں کی ضرورت ہوگی۔ بہرحال اس کی ابتدا بہت جلد کرنی ہوگی۔

۲۔ ہمارے سامنے ہماری مجلسی ......

خرابیاں نہایت بھیانک صورت میں آ رہی ہیں پرانے اور دقیانوسی رواج ابھی رائج ہیں جن پر ہمارا اس قدر روپیہ خرچ ہو رہا ہے جس سے ہماری آرتھک دشا نہایت شوچنیہ ہوتی جا رہی ہے۔ ان سب خرابیوں کا واحد حل یہ ہے۔ کہ ہم آریہ سماج کے سنگٹھن کو زیادہ

مضبوط بنائیں۔ ہم نہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے اندر (Too much democracy) آ گئی ہے۔ جس کے ماتحت ہم کو بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۳۔ آج کل کی اقتصادی بدحالی کی وجہ سے ہمارے نوجوان بیکار ہو رہے ہیں۔ ان کو کام اور روٹی مہیا کرنا جاتی کا فرض اولین ہے۔

یہ چند امور ہم نے نمونہ کے لئے لکھے ہیں۔ اور بھی بہت سے ایسے سوالات ہیں۔ جن کا فوراً حل سوچنا ہے۔ ہمارا وچار ہے۔ کہ اس کانفرنس کا خاص مدعا یہ قرار دیا جائے۔ کہ ہر ایک سوال کا پریکٹیکل حل سوچا جائے۔ اور اگر ہم سارے

مل کر تھوڑے وقت میں نہ سلجھا سکتے ہوں۔ تو اس کا ایک پہلو لے کر سال بھر میں اس پر عمل کرنے اور کرانے کا یتن کریں اور دوسرے سال پھر اگلا قدم اٹھایا جائے۔

اس لئے سب آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس سمیلن میں بڑی بھاری

تعداد میں شریک ہوں۔ اور اپنے وچار سمیلن کے سامنے رکھیں۔ آپ اپنے سماج کی طرف سے جو پرستاو پیش کروانا چاہیں۔ کرپا کر کے ہمیں بہت جلد بھیج دیویں۔

سیٹھ وشمبر ناتھ اور سروپ نام ملن سکریٹریان سواگت کارنی سبھا

ست پُرشوں کے وچن

کیا کرتویہ کا سوروپ بھیانک ہے؟

ادھیکار منشیہ کو کیسا پیارا اور پرچلت کرنے والا معلوم ہوتا ہے۔ کسی ویکتی کو کہہ دو۔ کہ تمہارے یہ ادھیکار نہیں۔ پھر دیکھو کیسا جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ اگر کوئی ہمارے آگے جھوٹے ادھیکاروں کی فہرست پیش کرے۔ تب بھی ہم رس میں پکے پھولے ہر ایک ادھیکار کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔

لیکن جونہی کہ کرتویہ (فرض) کا ذکر آتا ہے چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ وہ اُلّاس اور خوشی فوراً اُڑ کافور ہو جاتی ہے۔ وہ تیزی اور سرگرمی کوسوں دور بھاگ جاتی ہے۔ اگر ادھیکار کے نام پر ایک ہزار پُرش اپنے آپ کو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر پیش کرتے تھے۔ تو کرتویہ کا ذکر آتے ہی ۹۹۹ فوراً سے کبھی پانچ منٹ بیشتر ایک دم رفو چکر ہو جاتے ہیں۔ شاید ہی ایک ثابت قدم نکلے۔ تو نکلے۔ لیکن وہ بھی شش و پنج میں پڑا ہوا۔ پھر کیا کرتویہ کا سوروپ بھی بھیانک ہے؟ کیا فی الحقیقت ایسا ہوتا ہے کہ اس سے دوچار ہوتے ہی طبیعت گھبرا اٹھے۔

جن کے ستپرشوں نے اسے آزمایا اور بہت ہی آنند دائک ثابت ہوا۔ لیکن سادھارن پُرش اس کے راز سے واقف نہیں ہیں۔

اگر چاہتے ہو کہ سنسار میں سچا آنند پراپت ہو۔ تو اپنے فرائض ادا کرنا سیکھو پہلے پہلے ہی کچھ کشٹ پرتیت ہوگا۔ لیکن جوں جوں سادھن بڑھے گا۔ توں توں کشٹ کی جگہ آنند لیتا چلا جائے گا۔ سچی خوشی پراپت ہوگی۔ اور انسانی زندگی کا مقصد پورا ہوگا۔

لبھو رام نیئر۔ لدھیانہ

ور کی ضرورت

میرے ایک کھتری منتری کی ۱۶ سالہ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج میں ہوشیار کنیا کے لئے ایک سیل پاری بلا لحاظ ذات پات اور با روزگار آریہ ور کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۲۰۔ اور ۲۵ برس کے درمیان ہو جہیز کے خواہش مند اصحاب خط و کتابت کرنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔ اضلاع ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان اور ریاست بہاولپور کے باشندے ہوں تو ترجیح دی جائے گی۔ الملتمس:۔ دوارکا ناتھ ایڈیٹر سنسار پبلشر۔ بازار بھاٹیاں۔ بہاولپور

ضرورت ہے

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے ودیالیوں، سکولوں اور پاٹھشالاؤں کے لئے مینجروں اور ادھیاپکاؤں وغیرہ کی ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کو نہ بھولئے۔ (مینیجر)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲؎ جمالستان ۱؎ (محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

قیمت ہم پنشیر بلجپال ایڈیٹر لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی!

اٹلی میں جاپان کے خلاف جذبہ

روما۔ ۲۳ر جولائی۔ جاپانی سفارت خانہ پر پولیس گارد تعینات کردی گئی ہے۔ اطالوی اخبارات میں جاپانیوں کے خلاف مہم بڑھ رہی ہے۔ ایک اخبار "پوپولو دی اٹالیا" رقمطراز ہے کہ جاپانی سفیر نے پہلے یقین دلایا تھا۔ کہ جاپان کے ابی سینیا میں کوئی سیاسی مفاد نہیں ہیں۔ لیکن اب جاپان نے اس سلسلہ میں جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ جاپانی سفیر کے بیان کے بالکل خلاف ہے۔ جاپانیوں نے "غریب حبش" کے ساتھ اچانک ہمدردی کا اظہار کرنے سے اس امر کا انکشاف کر دیا ہے۔ کہ جاپان افریقہ میں سیاسی اور اقتصادی اقتدار قائم کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ یورپین ممالک کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ اپنے پاؤں جما سکے۔ بعض شہروں میں جاپان کے خلاف مظاہرے بھی کئے گئے۔ لیکن نیم سرکاری طور پر ان کی تردید کر دی گئی ہے۔

کیا ایکٹ ترمیم ضابطہ فوجداری کو مستقل قانون بنا دیا جائیگا؟

دہلی۔ ۲۴ر جولائی۔ کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کی تجدید کے متعلق سرکاری ارادوں کے بارہ میں سرکاری حلقوں میں سخت رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ ملک کے امن کے مفاد میں پریس اور اشخاص کی نقل و حرکت کو کنٹرول کرنے کے لئے لوکل گورنمنٹوں کو حاصل شدہ اختیارات کی ضرورت کو حق بجانب ٹھہراتے ہوئے جو بیانات اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ ان سے گورنمنٹ کا حوصلہ بڑھ گیا ہے۔ اور حال کی فرقہ وارانہ کشیدگی نے سرکار پرستوں کو وہ اختیارات جاری رکھنے پر زور دینے کے لئے بہانہ دے دیا ہے۔ جو سول نافرمانی سے پیدا شدہ خاص صورت حالات کا مقابلہ کرنے کی بناء پر حاصل کئے گئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ایکٹ کی تین یا پانچ سال کے لئے تجدید کرنے (جیسا کہ پہلے توقع کی جاتی تھی) کی بجائے اسے مستقل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ نیا قانون موجودہ قانون سے بہت سخت ہوگا۔ بل کو اسمبلی کے اجلاس کے شروع میں ہی پیش کیا جائے گا۔ اور اسے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک گورنمنٹ کی طرف سے لاء ممبر پیش کریں گے۔ لاء ممبر اس امر کو واضح کریں گے۔ کہ اگر بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ تو گورنمنٹ شاید معقول ترمیموں کو منظور کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ لیکن اگر بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک مسترد کر دی گئی۔ تو گورنمنٹ کے پاس گورنر جنرل کی امداد لینے کے سوائے کوئی چارہ کار نہیں رہے گا۔ اس صورت میں بل اپنی سخت دفعات کے ساتھ سٹیچو ایٹ بک پر آ جائے گا۔

مالیر کوٹلہ سے ... ہندوؤں کی ہجرت

لدھیانہ۔ ۲۳ر جولائی۔ آج تین بجے کی گاڑی سے لدھیانہ سٹیشن پر مالیر کوٹلہ سے تقریباً ۵۰۰ اشخاص اترے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے حوصلوں کے پیش نظر خوف زدہ ہو کر ہجرت کر آئے ہیں۔ اور اپنا تمام مال و اسباب اپنے ساتھ لے آئے ہیں۔ ہندوؤں کے چودھریوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام مندروں کو تالے لگا کر چابیاں نواب صاحب کے حوالے کر دی جائیں۔ اور وہ جس طرح چاہیں۔ مندروں کے ساتھ سلوک کریں۔ مہاجرین نے یہ بھی کہا ہے کہ چار ہزار ہندو مالیر کوٹلہ سے ہجرت کر چکے ہیں۔

شری مہاشہ کرشن جی کی واپسی:۔

لاہور۔ ۲۳ر جولائی۔ شری مہاشہ کرشن جی مالک روزنامہ "پرتاپ" و "پرکاش" امنگل وار ۱۸ر جون کو سرینگر کو صحت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ وہاں ایک ماہ سے زائد قیام کے بعد آپ سوموار ۲۲ر جولائی کو لاہور واپس تشریف لے آئے ہیں۔

سانپ کھانیوالا شخص ہلاک:۔

کراچی۔ ۲۳ر جولائی۔ ایک شخص رام سروپ جو سانپوں کو کھا جایا کرتا تھا۔ سانپ کے ڈسنے سے ہلاک ہو گیا ہے۔ رام سروپ سکھر میں اپنے فن کا کمال دکھانے کے لئے آیا ہوا تھا۔ کل وہ سانپ پکڑنے والے ایک شخص کے ساتھ جنگل میں گیا۔ وہاں انہیں ایک بڑا بھاری سانپ نظر آیا۔ جسکے ڈسنے سے دونو ہلاک ہو گئے۔

صلح کانفرنس نہیں ہوگی:۔

لنڈن۔ ۲۲ر جولائی۔ لنڈن میں اس خبر کی تردید کی جا رہی ہے۔ کہ لیگ کونسل کی میٹنگ سے پیشتر اٹلی اور ابی سینیا کے جھگڑا پر غور کرنے کے لئے تین طاقتوں کی ایک کانفرنس ہوگی۔ یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ گفت و شنید ڈپلومیٹک ذرائع سے بھی ممکن ہے۔

ہیضہ پھیل رہا ہے:۔

سیالکوٹ۔ ۲۳ر جولائی۔ روزانہ میونسپل ہیلتھ رپورٹ مظہر ہے۔ کہ شہر میں ہیضہ پھوٹ نکلنے کے کچھ آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ سمادھ مہاراجہ رنجیت سنگھ میں ایک کیس ہوا۔ گوردوارہ ڈیرہ (؟) کے نزدیک محلہ گوردت سنگھ میں بھی ایک کیس ہوا۔

پنڈت بدھ دیو کے نندنیہ فعل سے بیزاری

آریہ سماج ملتان شہر کا پرستاو

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر کی انترنگ سبھا منعقدہ ۲۵ر جولائی کا یہ اجلاس پنڈت بدھ دیو جی دیا النکار اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اس فعل کو جو انہوں نے حیدرآباد دکن کے شاستر ارتھ کے دوران میں آریہ سماج کے پرورتک شری ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند جی سرسوتی مہاراج کی تصویر کو لات مار کر بے حرمتی کی ہے۔ انتہائی نندت اور گھرنت قرار دیتا ہے۔ اور ان کے اس فعل سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پنڈت بدھ دیو جی سے جواب طلب کر کے آریہ جنتا کے سامنے رکھے۔ تاکہ آریہ جنتا اس پر مناسب کارروائی کرنے کے لئے وچار کر سکے۔ چونکہ اس معاملہ میں آریہ بھائیوں میں سخت جوش پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق جلد از جلد کارروائی کیجائے۔ (رنجیت رائے منتری آریہ سماج ہذا)

لیجسلیٹو اسمبلی کا آئندہ اجلاس:

شملہ۔ ۲۳ر جولائی۔ لیجسلیٹو اسمبلی کے پریذیڈنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں سرکاری کام ۴-۵-۶-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۶-۱۸-۲۰-۲۳-۲۴-۲۶-۲۷ اور ۲۸ ستمبر کو ہوگا۔ یہ انتظام عارضی ہے اور اگر ضرورت پڑی۔ تو سرکاری کام کے لئے اور دن بھی رکھے جائیں گے۔ غیر سرکاری کام کے لئے ۳-۴-۱۷ اور ۱۹ ستمبر کے دن مقرر کئے گئے ہیں۔

دو ہفتہ کی خاموشی

میں نے اپنے پچھلے لیکچر میں جس کا عنوان "شری رام اور ہنومان" تھا شری سوامی دیانند جی کا ترسکار کیا تھا۔ جو دیکھا تھا۔ کہ آگے پروفیسر رامدیو جی دوارہ دیا گیا اس لیکچر کا اُتر پرکاشت کیا جائیگا۔ اسی اثناء میں شری منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا کا پتر آیا۔ کہ انہوں نے سبھا کے کاریہ کرتاؤں اور انترنگ سبھا سدسیوں کی آپس کی پبلک سماوچنا کا وشے انترنگ سبھا میں رکھ دیا ہے۔ اس لئے میں آگے لیکچر پرکاشت نہ کروں۔ میں نے اس پتر کے جواب میں نویدن کیا۔ کہ اگر ان لیکھوں کا پرکاشت ہونا بند کرنا ہو۔ تو ایک سوتنتر نیائے سبھا بنا دی جائے جس کے پیش یہ سارا معاملہ کر دیا جائے۔ انترنگ سبھا ہو چکی ہے۔ مگر سوتنتر نیائے سبھا کی تقرری نہیں ہوئی۔ ۲۸ر جولائی کو پھر انترنگ سبھا ہے ...

یوگیہ ور کی ضرورت

میرے ایک نزدیک ترین رشتہ دار کے لئے سارسوت براہمن یوگیہ ور کی ضرورت ہے لڑکا برسر روزگار اور ۲۵ سال تک کی عمر کا ہو۔ لڑکی نوجوان۔ پڑھی لکھی۔ گھر کے کام کاج میں نپن اور سینے پرونے میں ماہر ہے۔ ضلع امرتسر کے ارد گرد کے اضلاع کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت کا پتہ:۔ ...

مالیر کوٹلہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ :-

مالیر کوٹلہ - ۲۳ جولائی - ہندوؤں نے گزشتہ ۲۳ دن سے ہڑتال کر رکھی ہے - ہڑتال کے دوران میں ہندو مندروں میں آرتی کی ممانعت کر دی گئی ہے - دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے - آج بیسوں جتھے نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی - کل ۵۰۴ گرفتاریاں کی گئی تھیں - ان میں ۱۶ لیڈر بھی شامل تھے - دفعہ ۱۴۴ کے باوجود ہزاروں مسلمان شہر میں پھر رہے ہیں - آج تمام گرفتار شدگان کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا ہے - ہندوؤں میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے - اُن کا جان و مال سخت خطرہ میں ہے کل انسپکٹر جنرل پولیس نے بڑی مشکل سے اپنی جان بچائی - وہ کار چھوڑ کر بھاگ گئے - اور بھنگیوں کے گھروں میں سے دوڑتے ہوئے ایک دیوار پھاند کر بڑی مشکل سے بچے +

یونائیٹڈ پریس شملہ کے ایڈیٹر چل بسے :-

مسٹر ایس - پی - بوس ایڈیٹر یونائیٹڈ پریس شملہ ۲۳ جولائی کو شام کے چار بجے حرکتِ قلب کے بند ہو جانے سے چل بسے ؛

ضبط شدہ لٹریچر کی تلاش :-

مدراس - ۲۳ جولائی - کٹاؤن پولیس نے رام موہن لائبریری پر ضبط شدہ لٹریچر کی تلاش میں چھاپہ مارا - تلیگو زبان کی تین کتب اور رکھا گوپال کرشن کی کتاب مینکیسنٹی پر پولیس نے قبضہ کر لیا ؛

پنجاب سیکرٹریٹ لاہور آ جائے گا :-

شملہ - ۲۳ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے - کہ اس دفعہ سیکرٹریٹ کے دفاتر معمول سے پہلے بند کر دئے جائیں - اگر لاہور کی صورت حالات روبہ اصلاح نہ ہوئی - اور گورنر اور اس کی کیبنٹ کی لاہور میں موجودگی ضروری ہو گئی - تو سیکرٹریٹ کی تبدیلی ماہ اگست میں ابتدا ہی ہوگی ؛

سکھ لیڈر وائسرائے سے ملاقات کریں گے :-

لائل پور - ۲۳ جولائی - سردار سنت سنگھ ایم - ایل - اے - لاہور کو روانہ ہو گئے ہیں - آپ سردار منگل سنگھ ایم - ایل - اے اور چند دیگر سرکردہ سکھ اصحاب کو ہمراہ لے کر لاہور کے موجودہ حالات کے سلسلہ میں وائسرائے سے شملہ میں ملاقات کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں ؛

جانور سے حملہ

امرتسر - ۲۳ جولائی - ایک [illegible]

کوئٹہ میں شدید زلزلہ :-

کراچی - ۲۳ جولائی - کل ۴ بجے بعد دوپہر کوئٹہ میں پھر شدید زلزلہ آیا - جو آٹھ سیکنڈ تک جاری رہا - عمارتوں کے جو حصے اب تک کھڑے تھے - وہ اس زلزلہ سے بالکل گر گئے ہیں - لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا - اور وہ دوڑ کر کھلے میدان میں چلے گئے - جھٹکے اتنے شدید تھے - جتنے گزشتہ اتوار کے ؛

لکھنؤ میں بم پھٹ گیا :-

لکھنؤ - ۲۳ جولائی - گزشتہ شب لکھنؤ کے محلہ بجلی گنج میں بم پھٹ گیا - بیان کیا جاتا ہے - کہ بم کھدر کے ٹکڑے میں لپٹا ہوا گاندھی ٹوپی کے نیچے ایک دوکان کے سامنے رکھا ہوا تھا - کسی سکول کا ایک طالب علم اس راستہ سے گزر رہا تھا - جب اس نے ٹوپی کو دیکھا - تو اس کا دل للچایا - اس نے اِدھر اُدھر دیکھا - جب کوئی آدمی نظر نہ آیا - تو اس نے پاؤں کے ذریعہ ٹوپی کو اٹھا لیا - وہ ٹوپی کو لے کر چلا ہی تھا - کہ بم پھٹ گیا - لڑکا بال بال بچ گیا - پولیس کو اطلاع ملی تو اس نے فوراً سرگرمی سے تفتیش شروع کر دی ؛

بیان کیا جاتا ہے - کہ بم ناقص قسم کا تھا - ناریل کے چھلکے کا بنا ہوا تھا - اور اس میں شیشہ کے ٹکڑے بھرے ہوئے تھے - لکھنؤ میں اس ماہ میں دوسری دفعہ بم پھٹا ہے - پہلی دفعہ ایک بم ۲ جولائی کو پھٹا تھا ؛

کوکین فروش کا فرار :-

نئی دہلی - ۲۲ جولائی - سوالاں میں گزشتہ شام کو ایک عجیب واقعہ ہوا - یہ اطلاع ملنے پر کہ ایک شخص منظور نامی اس جگہ کوکین کی ناجائز فروخت کرتا ہے - پولیس نے اس کی دوکان پر چھاپہ مارنے کا ارادہ کیا - اور اس مقصد کے لئے ایک پارٹی آرگنائز کی گئی - ایک کانسٹیبل کو سفید لباس میں اس کے پاس کوکین خریدنے کے لئے بھیجا گیا - وہ ایک تولہ کوکین خریدنے میں کامیاب ہو گیا - مگر اتنے میں پارٹی آ گئی - منظور نے کانسٹیبل کے ہاتھ کو کاٹ کھایا - اور خود کہیں بھاگ گیا ؛

آرمز ایکٹ کے ماتحت فردِ جرم :-

بنارس - ۲۱ جولائی - جائنٹ مجسٹریٹ [illegible]

صوبہ برہما کی علیحدگی :-

رنگون - ۲۳ جولائی - ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ امسال برہما کونسل کے عام انتخابات نہیں ہوں گے - اور اگست کے آخیر میں یا ستمبر کے پہلے ہفتہ میں توسیع کے متعلق اعلان کر دیا جائے گا - یہ بھی توقع کی جاتی ہے - کہ برہما کی ہندوستان سے علیحدگی ۱۹۳۷ء میں عمل میں لائی جائے گی - غالباً یکم اپریل سے برہما ہندوستان سے الگ ہو جائے گا - اس سلسلہ میں بعض مسائل کے حل کے لئے کوششیں جاری ہیں ؛

اغوا سے سابق سارجنٹ کی بریت :-

دہلی - ۲۲ جولائی - دہلی پولیس کے ایک سابق سارجنٹ ہیلاک کو مسز ایڈورڈز کے مبینہ اغوا کی پاداش میں ایک سال قید بامشقت کی سزا دی گئی تھی - مگر آج سیشن جج نے اُسے بری کر دیا ہے ؛

کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس :-

شملہ - ۲۳ جولائی - کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس ۱۶ ستمبر کو شروع ہوگا - غیر سرکاری کام کے لئے ۱۳-۲۰-۲۴ - اور ۲۶ ستمبر کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں - ان تاریخوں کے لئے کام کا فیصلہ کرنے کے لئے قرعہ اندازی بالترتیب ۲-۴-۷ - اور ۱۰ ستمبر کو ہوگی ؛

ایک ملاح خاندان پر آفت :-

سکھر - ۲۲ جولائی - دریائے سندھ میں عین منجدھار میں کشتی کو حادثہ پیش آنے کی تفاصیل اب موصول ہوئی ہیں - بیان کیا جاتا ہے - کہ ایک کشتی جس میں کوئلہ بھرا ہوا تھا - پنجاب سے آ رہی تھی - لینسڈاؤن پل کے ایک ستون سے ٹکرا کر ڈوب گئی - ملاح کے خاندان کے افراد پانی میں جا پڑے - دو بچے تو ڈوب کر مر گئے - باقی تیر کر ساحل پر آ گئے ؛

جاپانی افواج کا الٹی میٹم :-

ڈیرن - ۲۲ جولائی - جاپانی افواج کی طرف سے منگولین افواج کو الٹی میٹم سے سرحد کا جھگڑا بڑھ گیا ہے - اس الٹی میٹم میں سرحدی اضلاع سے منگولین افواج کو نکلنے کے لئے مانچوکو گورنمنٹ کی دھمکی کی حمایت کی گئی ہے ؛

کتے کے کاٹنے سے مر گئی :-

امرتسر - ۲۳ جولائی - تلونڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ ایک سکھ عورت کو ایک کتے نے کاٹ کھایا تھا - اور اس [illegible]

مزدور لڑکیوں کا اغوا :-

منڈی ڈبوالی - ۲۲ جولائی - تین مزدور لڑکیوں کے اغوا سے یہاں بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ چند روز ہوئے جب آموں کی بولی ہو رہی تھی - تو کسی غنڈے نے آموں کے ٹوکرے خریدے اور وہ ان کو لڑکیوں کے سر پر اٹھوا کر لے گیا - ابھی تک لڑکیاں واپس نہیں آئی ہیں - اور تمام منڈی میں ڈھنڈورہ پٹوایا گیا - مگر کوئی پتہ نہ ملا - اس کے بعد پولیس میں رپٹ درج کرائی گئی - تفتیش جاری ہے - مگر تا حال کوئی سراغ نہیں لگا - اور تمام منڈی میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے ؛

بیوی اور ساس کے قتل کا جرم :-

لائل پور - ۲۲ جولائی - بیوی اور ساس کے قتل کے جرم میں سیشن جج لائل پور نے چک نمبر ۵۶۰ (امرتسر) کے ایک شخص محمد کو سزائے موت کا حکم سنایا ہے - استغاثہ کے بیان کے مطابق یہ قتل ملزم کے دل میں اس شبہ کا نتیجہ تھا - کہ اس کی بیوی اس سے وفادار نہیں - اسے اپنی ساس کے خلاف بھی شکایت تھی - کیونکہ وہ اپنی لڑکی (اس کی بیوی) کو اس کے پاس نہیں بھیجتی تھی +

کہا جاتا ہے کہ ایک دن ملزم اپنے سسرال میں گیا - اور جب وہ کھانا پکا رہی تھی - تو اس نے قتل کر دیا - اس کے بعد وہ اپنی بیوی پر جھپٹا - اور اُسے قتل کر دیا ؛

کسان کا پُر اسرار قتل :-

سردار اوجاگر سنگھ سکریٹری ریاستی پرجا منڈل رقمطراز ہیں - کہ ریاست پٹیالہ کی مزارع کمیٹی کے صدر بابا ہرنام سنگھ کو کسی نے پُر اسرار طریق پر قتل کر دیا ہے - مرحوم مزارعوں اور کسانوں کا سچا ہمدرد تھا - اور کئی دفعہ سزا بھی کاٹ چکا تھا ؛

مسجد کی تعمیر پر اعتراض :-

لدھیانہ - ۲۳ جولائی - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ دریسی محلہ اور اس کے نواح کے ہندو باشندوں نے ڈپٹی کمشنر کو ایک یادداشت بھیجی ہے - جس میں دریسی کمپونڈ میں سرکاری زمین پر قلعہ کے جنوبی طرف مسجد کی تعمیر پر اعتراض کیا ہے - ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے موقع کا معائنہ کیا ہے - جس جگہ مسجد بنائی جا رہی ہے - وہ اس میدان کے قریب ہے - جہاں کہ ہر سال دسہرہ کا میلہ ہوتا ہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۱۳ - ساون سمت ۱۹۹۲

پنڈت بدھ دیو کا جوتا رشی دیانند کے سر پر

میں جانتا ہوں۔ کہ "پرکاش" کے پاٹھک اس مضمون کی سرخی کو پڑھ کر چونک اٹھیں گے۔ اور وہ مجھ سے سوال کریں گے۔ کہ میں نے ایک ایسا عنوان جس سے صاف طور پر رشی کا اپمان جھلکتا ہے۔ اور آریہ پرشوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ کیوں چنا؟ میرا عذر یہ ہے۔ کہ میرے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ ہی نہ تھا۔ میں نے اگر یہ عنوان قائم کیا ہے۔ تو ایک استعارہ کے طور پر نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ یہ ایک حقیقت ہے +

پچھلے دنوں حیدر آباد دکن میں آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا میں شاستر ارتھ ہوا۔ آریہ سماج کے ودوانوں کے علاوہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماننیہ اپدیشک پنڈت بدھ دیو ودیا النکار بھی وہاں گئے۔ شاستر ارتھ کے دوران میں سناتنی پنڈت نے آریہ سماج پر یہ الزام لگایا۔ کہ وہ سوامی دیانند کی تصویر کی پوجا کرتا ہے۔ جیسا کہ قدرتی تھا۔ پنڈت بدھ دیو نے اس الزام کی صحت سے انکار کیا۔ اس پر چالاک سناتنی پنڈت نے کہا۔ کہ اگر یہ درست ہے۔ تو کیا آپ سوامی دیانند کی تصویر پر جوتا مارنے کو تیار ہیں؟ پنڈت بدھ دیو نے جواب میں کہا۔ کہ ہاں۔ اور سناتنی پنڈت کو چیلنج کیا۔ کہ ابھی تصویر لاؤ۔ سناتنی پنڈت نے ایک جوتا کے لئے ایک روپیہ دینے کا اقرار کیا۔ پنڈت بدھ دیو کی اس آمادگی کو دیکھ کر اس شاستر ارتھ کے سناتنی پردھان گھبرا اٹھے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ اور انہوں نے سناتنی پنڈت سے کہا۔ کہ ہم سوامی دیانند کے سدھانتوں سے بھلے ہی سہمت نہ ہوں۔ لیکن ہم انہیں دیوتا سمجھتے ہیں۔ اور ان کا یہ اپمان نہیں سہہ سکتے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ جب برہم سب میں ہے۔ تو سوامی دیانند میں بھی ہے۔ اس لئے ان کا اپمان کرنا برہم کا اپمان کرنا ہے۔ چنانچہ اس پر سناتنی پنڈت اپنی حرکت سے باز رہ گیا۔ اس وقت پنڈت بدھ دیو نے محسوس کیا۔ کہ آریہ سماج کا سدھانت خطرہ میں ہے۔ اس کی رکھشا کرنی چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے بآواز بلند کہا۔ کہ آپ نے اپنے سدھانت پر آچرن کر لیا۔ اب مجھے اپنے سدھانت پر عمل کرنے دیں۔ یہ کہا۔ اور رشی دیانند کی تصویر پر پاؤں دے مارا۔ اس پر اقرار کے مطابق سناتنی پنڈت نے ایک روپیہ انہیں بطور انعام پیش کیا۔ لیکن پنڈت بدھ دیو کی حمیت نے یہ انعام لینا گوارا نہ کیا۔ کیونکہ انہوں نے یہ کام سدھانت کی رکھشا کے لئے کیا تھا کسی لالچ سے نہیں +

میں نہیں بتا سکتا۔ کہ اس خبر کو سن کر میرے دل پر کیا گزری؟ میرے غم و غصہ کی کوئی حد نہ رہی۔ اس خبر نے میرے سینہ میں ایک ناسور ڈال دیا ہے۔ اور میرا وشواس ہے۔ کہ ایک ایک آریہ کے سینہ میں ناسور ڈال دے گی۔ میں اس خبر کو کبھی باور نہ کرتا۔ اگر اس سے تین سال پہلے لاہور چھاؤنی میں اسی سناتنی پنڈت کے ساتھ شاستر ارتھ کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو نے رشی دیانند کی تصویر پر جوتا مارنے کی آمادگی ظاہر نہ کی ہوتی۔ اُس وقت تو خیر گزری۔ کہ سناتنی پنڈت نے رشی دیانند کی تصویر کی مرمت کرانا پسند نہ کیا۔ ورنہ ہمارے شاستر ارتھ مہارتھی کی طرف سے کوئی کمی نہ تھی۔ اس خبر نے ان دنوں بھی ایک سنسنی پیدا کر دی تھی۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اس وقت کے منتری پنڈت بھیم سین جی کو "پرکاش" میں ایک اعلان شائع کرنا پڑا تھا۔ ان تین برسوں میں پنڈت بدھ دیو جی بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ اس وقت صرف آمادگی ہی تھی۔ اب انہوں نے کام کر دکھایا۔ انہوں نے وہ کام کر دکھایا جس کی آج تک کسی کو آریہ سماج میں جرأت نہیں ہوئی۔ ع

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

جو سلوک انہوں نے رشی کی تصویر کے ساتھ حیدر آباد دکن میں کیا ہے۔ وہی سلوک وہ اس کے ساتھ بار بار کریں گے۔ یا یوں کہو۔ کہ انہیں کرنا پڑے گا۔ کیونکہ سناتنی پنڈتوں کو ان کی یہ کمزوری معلوم ہو گئی ہے۔ اور وہ بار بار انہیں چیلنج دے کر ان سے یہ مظاہرہ کراتے رہیں گے۔ اور جہاں کہیں وہ کرنے سے گریز کریں گے۔ وہاں ان کے اپنے اقبال کے مطابق یہ سمجھا جائے گا۔ کہ وہ مورتی پوجا کا عملی کھنڈن کرنے کو تیار نہیں +

میں پنڈت بدھ دیو کی اس حرکت کو سخت ناپسند کرتا ہوں۔ سدھانت روپ میں بھی میں ان سے سہمت نہیں۔ کیونکہ میں یہ مانتا ہوں۔ کہ مورتی پوجا کی صحیح تعریف یہ ہے۔ کہ منش میں ایشور کی بھاونا کی جائے۔ منش کو منش سمجھ کر اس کی پوجا کرنا مورتی پوجا نہیں اور اگر ہے بھی۔ تو نشیدھ نہیں۔ آریہ پرشوں نے رشی دیانند کو کبھی ایشور کا درجہ نہیں دیا۔ وہ انہیں رشی۔ دیوتا۔ مہاتما اور مہان پرش مانتے ہیں۔ باوجود اس کے انہیں منش سمجھتے ہیں۔ ان کی تصویر اگر اپنے گھروں میں لگاتے ہیں۔ تو ان ارتھوں میں پوجا کرنے کے لئے نہیں۔ جن ارتھوں میں سناتن دھرمی مورتی کی پوجا کرتے ہیں۔ بلکہ ان کی پنیہ سمرتی کو تازہ رکھنے اور ان کے سدگنوں کا سمرن کر کے اپنے جیون میں پرورتن لانے کے لئے۔ دیوؤں کی تصویروں کو دیکھ کر نوجوانوں کے اندر پریرنا کے بھاو پیدا ہوتے ہیں۔ ہم بھی رشی کی تصویر کے سامنے سر نہیں جھکاتے۔ نہ ان کے اوپر پھول چڑھاتے ہیں۔ غرضیکہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ ہمیں دیانند کی مورتی میں ایشور کی بھاونا ہے۔ یہ بھی نہیں کہ ہم صرف رشی کی تصویر ہی اپنے گھروں میں لگاتے ہوں۔ اس کے علاوہ بہت سے مہاتماؤں۔ بھگتوں اور یودھاؤں کی تصویریں بھی ہمارے گھروں کی شوبھا کو بڑھاتی ہیں۔ آریہ مندروں میں بھی رشی کے علاوہ دوسرے مہاتماؤں کی تصویریں لگائی جاتی ہیں۔ ہم امر شہید سوامی شردھانند کی تصویر بھی لگاتے ہیں۔ آریہ سماج کے پہلے شہید پنڈت لیکھرام جی کی تصویر بھی ایک ایک آریہ کے گھر میں ہوگی۔ کیا اس سے یہ ثابت ہوگا۔ کہ ہم اس کے ذریعہ مورتی کی پوجا کرتے ہیں۔ اگر یہ نہیں۔ تو رشی دیانند کی تصویر کا رکھنا مورتی کی پوجا کیسے سمجھا جا سکتا ہے؟

مہذب ممالک میں کئی بڑے آدمیوں کے (statues) کھڑے ہیں۔ نیلسن کے (statue) کے پاس جا کر ایک انگریز ادب کے مارے اپنی ٹوپی سر سے اتار لیتا ہے کیا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اس نے نیلسن کی ان معنوں میں پوجا کی ہے۔ جن معنوں میں کہ سناتن دھرمی اپنی مورتی کی پوجا کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں + اسی طرح ہم رشی دیانند کی پوجا کرتے ہیں۔ ان ارتھوں میں کہ ہم سوئے پڑے تھے۔ انہوں نے ہمیں جگایا ہے۔ ہم بھٹک رہے تھے۔ انہوں نے ہمیں درست راہ پر ڈالا ہے۔ ہم غلط سدھانتوں کو مان رہے تھے۔ انہوں نے ہمیں ستیہ درشایا ہے۔ ایک شبد میں یہ کہ انہوں نے ہمیں ستیہ سناتن ویدک دھرم کے درشن کرائے ہیں۔ اور جس خزانہ کو ہم کھو چکے تھے رشی نے وہ گم شدہ خزانہ ہمیں پھر دلایا ہے۔ ایسے مہا پرش کے جس نے ہم پر اتنے اپکار کئے ہوں۔ ہم ابھاری کیوں نہ ہوں +

میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ پنڈت بدھ دیو نے ایک غلط پوزیشن لے لی ہے۔ جو نہ صرف انہیں رسوا کرے گی۔ بلکہ سارے آریہ سماج کو بھی۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ سوائے پنڈت جی کے کوئی آریہ سماجی یہ برداشت کرے گا۔ کہ مورتی پوجا کا کھنڈن کرنے کے لئے رشی دیانند کی تصویر کی جوتوں سے مرمت کی جائے۔

کہا جا سکتا ہے۔ کہ تصویر میں کیا پڑا ہے۔ کیا رشی کی تصویر بازاروں میں پڑی نہیں [illegible] کیا وہ ردی کی ٹوکری میں نہیں ڈالی جاتی؟ کیا وہ پھاڑی نہیں جاتی؟ بلا ارادہ بے شک ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن با ارادہ ایسا کرنا دوسری بات ہے۔ خاص کر جب کہ آریہ سماج کے سدھانت کی رکھشا کی آڑ میں ایسا کیا جائے۔ یہ امر نظر انداز نہ کرنا چاہیے کہ پنڈت بدھ دیو نے اس تصویر پر پاؤں مارا۔ تو محض اس لئے کہ وہ سوامی دیانند کی تصویر ہے۔ سوامی دیانند کون؟ وہ جو آریہ سماج کا پرورتک اور آچاریہ ہے۔ جسے پنڈت جی بھی اپنا آچاریہ مانتے ہیں۔ تصویر کو دیانند سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ وہ تصویر اس لئے مستحق سمجھی گئی۔ کہ وہ دیانند کی ہے۔ اس حالت میں جو سلوک اس تصویر کے ساتھ کیا گیا۔ وہ رشی کے ساتھ سمجھنا چاہیے۔ اگر تصویر کو ایک بے حقیقت چیز سمجھا جاتا۔ تو پنڈت بدھ دیو اسے اپنی لات کا مستحق نہ سمجھتے +

پنجاب ہی نہیں۔ بلکہ سمست بھارت کی آریہ سماجوں کا دھیان پنڈت بدھ دیو کی حرکت کی طرف دلاتا ہوں۔ میں ان سے یہ نہیں کہتا۔ کہ وہ پنڈت جی کے خلاف …

ناراضگی کے بست ورکریں۔ ہم آریہ سماجیوں کے پرچاروں کو اپنا سفنا بنانا نہیں چاہیئے۔ لیکن ان سے یہ ضرور کہتا ہوں۔ کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو جس کے پنڈت جی مانیہ اپدیشک ہیں اونشیہ تحریک کریں۔ کہ وہ پنڈت جی کے اس فعل کے متعلق اپنی سمتی پرکاشت کرے۔ اگر وہ چاہے تو اس وشئے کو سارودیشک سبھا کی ودوت سبھا کے سامنے رکھ کر اس سے وہ پرسمجھا لے۔ کہ کیا آریہ سماج کے سدھانت کی رکھشا اس امر کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ رشی دیانند کی تصویر کو جوتے لگائے جائیں۔ اور کہ کیا رشی کی تصویر کو اپنے گھر میں رکھنا مورتی پوجا میں داخل ہے؟

میں اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا میں ہوتا۔ تو یہ وشئے سوئم پیش کر دیتا۔ اب یہ وشئے کسی اور بھائی کو پیش کرنا ہوگا۔ اگر کوئی بھائی میرے وچاروں سے سہمت ہوں۔ تو ان کا کرتویہ ہے۔ کہ اس وشئے کو سبھا کے سامنے لاکر اس کی اور سے ایک پرمانک ویوستھا نکلوائیں۔ تاکہ اس معاملہ کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے۔ میرا وچار ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو کا یہ فعل اگر آریہ سماج کی طرف سے اس کی نندا نہ کی گئی۔ تو آریہ سماج کو لے ڈوبے گا۔ اس کے لئے دوسرے لوگوں کے دلوں میں گھرنا کے بھاو پیدا ہو جائیں گے۔ وہ سوسائیٹی بھی دنیا کی نظروں میں کیا مانیہ پا سکتی ہے۔ جس کے سنستھاپک کی تصویر کو اس کے مانیہ اپدیشک جوتے لگاتے رہیں۔ کیا پڑھے لکھے اور کیا ان پڑھ کوئی بھی شخص جو اس بات کو سنے گا۔ کہہ اٹھے گا۔ کہ یہ سوسائیٹی بھی خوب ہے۔ جس میں اپنے آچاریہ اور سنستھاپک کی مرمت جوتوں سے کی جاتی ہے۔ یہ بھی شکر ہے۔ کہ رشی دیانند اس وقت سنسار میں نہیں۔ ورنہ پنڈت بدھ دیو تو مورتی پوجا کا کھنڈن کرنے کے لئے ان کے سر پر بھی اپنا جوتا دے مارتے۔ ان کا یہ فعل آریہ سماجسٹوں پر سنتوں ہی نہیں۔ بلکہ دوسرے لوگوں کے دلوں میں بھی ایک گہرا گھاؤ پیدا کرے گا۔ کیونکہ رشی دیانند کی بھگتی آریہ سماج کی چار دیواری تک محدود نہیں۔ آج آریہ جاتی کا ایک بڑا حصہ انہیں گہری شردھا کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ان کی پوجا کرتا ہے۔ سناتنی معنوں میں نہیں۔ بلکہ آریہ سماجی معنوں میں انہیں اپنا نجات دہندہ مانتا ہے۔ انہیں اپنا ادھارک سمجھتا ہے۔ وہ اس بات کے لئے کیوں تیار ہوگا۔ کہ رشی دیانند کا آریہ سماج کے کسی اپدیشک کے ہاتھوں اس طرح اپمان ہو۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج میں کوئی شریف کیوں آنا پسند کرے گا۔ جہاں کہ رشی دیانند کا اس کے اپدیشکوں کے ہاتھوں یہ ستکار ہوتا ہو۔

شاید میرے کوئی بھائی سمجھیں۔ کہ میرے اس لیکھ میں تلخی ہے۔ مجھے اس سے انکار نہیں۔ لیکن میں اس سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ تلخی اتنی غصہ کی نہیں۔ جتنی غم کی ہے۔ میں نے سخت الفاظ کے استعمال سے حتے الوسع پرہیز کیا ہے۔ اگر مجھے شرافت اجازت دیتی۔ تو میں سخت الفاظ کے استعمال سے بھی پرہیز نہ کرتا۔ کیونکہ مجھے اس واقعہ سے سخت دکھ ہوا ہے۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ اگر آریہ سماج پنڈت بدھ دیو کے ہاتھوں رشی کا یہ اپمان برداشت کر سکتا ہے۔ تو اسے زندہ کہنا مشکل ہے۔ اگر پنڈت بدھ دیو پشچاتاپ اور پرائشچت کئے بنا سبھا کے مہوپدیشک رہ سکتے ہیں۔ اور آریہ سماج کی ویدی پر پہلے کی طرح دندنا سکتے ہیں۔ تو رشی بھگتوں کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہوگا۔ کہ ایسے آریہ سماج میں ان کے لئے کوئی استھان ہے یا نہیں؟

سدھانت کا سوال تو دور رہا۔ پنڈت جی کا یہ فعل تو تہذیب اور متانت کے پایہ سے بھی گرا ہوا ہے۔ کسی کی بھی تصویر کو جوتے لگانا ایک نندنیہ کرم ہے۔ چہ جائیکہ دیانند جیسے پرم پری وراجک کی جنہوں نے اپنا تن۔ من اور دھن سب کچھ سنسار کے کلیان کے لئے وار دیا۔ تصویر کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے۔ اگر کوئی معمولی شخص اس حرکت کا مرتکب ہوتا۔ تو بھی اس کی نندا کی جاتی۔ چہ جائیکہ یہ آریہ سماج کے ایک مانیہ اپدیشک کی طرف سے ہو۔ یہ حرکت ایسی ثقیل ہے۔ کہ مذاقِ سلیم اسے برداشت نہیں کر سکتا۔

میں نے اس وشئے کو آریہ جگت کے سامنے لانے کی آوشیکتا اس لئے سمجھی ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو کا مرض ترقی کر رہا ہے۔ تین سال پہلے بھی اس کا دورہ ہوا تھا۔ لیکن وہ اتنا خوفناک نہ تھا۔ جتنا اس بار ہوا ہے۔ اور اگر اس کا علاج نہ کیا گیا۔ تو اگلا دورہ خوفناک تر ہوگا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج ہمیشہ کے لئے اس سوال کا فیصلہ کر دے۔ پنڈت بدھ دیو جی کا کہنا ہے۔ کہ یہ نندنیہ کرم انہوں نے آریہ سدھانت کی رکھشا کے لئے کیا ہے۔ جس کے ارتھ میں یہ لیتا ہوں۔ کہ اتنا قصور ان کے دل کا نہیں۔ جتنا دماغ کا ہے۔ انہوں نے آریہ سماج کے سدھانت کو غلط سمجھا ہے۔ ان کے دل کا اگر قصور ہے تو یہ۔ کہ اس نے ان کے دماغ کو ایسا بگڑا ہوا فیصلہ کرنے سے کیوں نہ روکا؟ لیکن مغلوب الغضب انسانوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ اگر وہ ایک بار آویش میں آ جائیں۔ تو سوچنے سے عاری ہو جاتے ہیں۔ آریہ سماج کو چاہئے۔ کہ پنڈت

معاملہ کو ٹالنے کی کوشش

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پچھلے جنرل اجلاس میں باوجود ان کے انکار کرنے کے پروفیسر سندرلال جی ایم۔ اے کو سبھا کا اپ پردھان بنایا گیا تھا۔ لیکن اس پر بھی انہوں نے یہ پد سویکار نہ کیا۔ انترنگ سبھا میں ان کا نیائتک شریک ہونے پر ان سے پوچھا گیا۔ کہ آپ یہ عہدہ کیوں قبول نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب میں کہا۔ کہ کچھ undesirable (ناپسندیدہ) اشخاص Undesirable (ناپسندیدہ) طریقوں سے انترنگ سبھا میں آ گئے ہیں میں ان کے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتا۔ اس پر پچھلے انتخاب کا سوال چھڑ گیا۔ اور کسی نے کہہ دیا۔ کہ بہت سے آریہ سماج جن کی طرف سے پرتی ندھی آئے ہیں۔ فرضی ہیں۔ سبھا سد بھی فرضی بنائے گئے ہیں۔ اس پر فیصلہ ہوا کہ پچھلے انتخاب کی بے ضابطگیوں کی تحقیقات کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی جائے۔ سبھا کے پردھان پروفیسر رام دیو جی۔ رائے بہادر بدری داس جی اور پنڈت ٹھاکر دت جی شرما اس کے ممبر بنائے گئے۔ معمولی عقل کا آدمی بھی جان سکتا ہے۔ کہ یہ کمیٹی کام نہیں کر سکتی۔ رائے بہادر بدری داس جی ایک عدیم الفرصت شخص ہیں۔ ان کے لئے اس کمیٹی کے جھنجھٹ میں پڑنا کیسے ممکن ہے۔ یہی حالت پنڈت ٹھاکر دت جی شرما کی ہے۔ جب وہ اپدیشک ودیالیہ کے ادھشٹاتا نہیں رہ سکتے۔ اور اس عہدے سے تنگ آکر استعفے دے چکے ہیں۔ حالانکہ یہ کام بہت کم وقت چاہتا ہے۔ تو وہ اس سب کمیٹی کا کام کیسے کر سکتے ہیں۔ چنانچہ انترنگ سبھا کے اگلے اجلاس تک نتیجہ نہ ہوا۔ پچھلے اجلاس میں پروفیسر رام دیو جی نے کہا۔ کہ چونکہ وہ بھی اس پارٹی میں شامل سمجھے جاتے ہیں۔ جس کے خلاف شکایت ہے۔ اس لئے ان کا سب کمیٹی میں ہونا مناسب نہیں۔ چنانچہ ان کی جگہ لالہ رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ کو ممبر بنایا گیا۔ غرضیکہ پچھلے انتخاب کی بدعنوانیوں کی تحقیقات کرنے کے لئے انترنگ سبھا نے جو سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس کے یہ تین ممبر ہوں گے۔ رائے بہادر بدری داس۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما اور لالہ رام لال۔ کیا یہ سب کمیٹی کوئی کام کرے گی؟ کاش کہ اس کا جواب میں "ہاں" میں دے سکتا۔ اول تو ان تینوں سجنوں میں سے کوئی بھی یہ ذمہ داری اپنے اوپر لینے کو تیار نہ ہوگا۔ اور اگر انہوں نے تکلف میں "ہاں" کر بھی دی۔ تو وہ اس ذمہ داری کو نبھا نہ سکیں گے۔ پنجاب ہائی کورٹ ۲۶ جولائی کو بند ہو کر ۹ اکتوبر کو کھلے گا۔ اس عرصہ میں رائے بہادر بدری داس یقیناً کسی پہاڑ پر رہیں گے۔ اسی طرح پنڈت ٹھاکر دت جی بھی ان دنوں میں لاہور سے باہر رہیں گے۔ رہ گئے لالہ رام لال جی۔ ان کا سکول یا تو بند ہو چکا ہوگا۔ یا ہونے والا ہوگا۔ ممکن ہے وہ بھی کسی پہاڑ پر چلے جائیں۔ اس لئے اکتوبر تک تو کام شروع نہ ہو سکے گا۔ اور اکتوبر سے سبھا کی اردھ شتابدی کا دور دورہ شروع ہو جائے گا۔ اس لئے اس کام کو سنہ ۱۹۳۷ء تک ملتوی سمجھنا چاہیئے۔

اگر انترنگ سبھا واقعی ستیہ استیہ کا نرنے کرنا چاہتی ہے۔ تو اس کے سامنے بے ضابطگی کی سپشٹ مثالیں موجود ہیں۔ سبھا کے ادھیکاریوں کو معلوم ہے۔ کہ گوروکل کا ایک سناتک اس بار سبھا کا ممبر بن کر آیا ہے۔ حالانکہ وہ سنہ ۱۹۳۶ء میں سناتک بنا تھا۔ سناتک عام طور پر ۲۱ یا ۲۲ برس کے ہوتے ہیں۔ اور کوئی شخص ۲۵ برس سے کم عمر میں سبھا کا ممبر نہیں بن سکتا۔ ہر ایک ممبر کو یہ اعلان کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس کی عمر ۲۵ ورش سے کم نہیں۔ گوروکل کا یہ نویکہ سناتک حلف دروغی کر کے سبھا میں آیا۔ اور جلسہ کی کارروائی میں نمایاں حصہ لیتا رہا۔ سبھا کے ادھیکاریوں کا دھیان اس طرف دلایا گیا۔ ہر ایک سناتک کی عمر گوروکل کے رجسٹروں میں موجود ہے۔ تحقیقات کرنے پر ثابت ہو گیا۔ کہ واقعی اس سناتک نے پرتی ندھی فارم میں اپنی عمر غلط لکھی ہے۔ چنانچہ اب اس سناتک نے سبھا کی ممبری سے تیاگ پتر بھیج دیا ہے۔ کیا سبھا کے ورتمان ادھیکاری اس سناتک کو حلف دروغی کی سزا دیں گے۔ یا اس سماج کو کسی ڈنڈ کا بھاگی سمجھیں گے۔ جس نے ۲۲ برس کے نوجوان کی عمر ۲۵ برس دکھلا کر فارم کی غلط خانہ پری کی۔ اور سبھا کو دھوکہ دیا۔ لیکن ورتمان ادھیکاری اس سناتک کو کیا ڈنڈ دیں گے۔ انہوں نے تو شاید اس حلف دروغی پر اسے شکشا ادھشٹاتا اور آچاریہ کے خلاف ایجی ٹیشن میں نمایاں حصہ لینے کے صلہ میں اسے گوروکل کا پروفیسر بنا دیا ہے۔ یہ پروفیسر بھی گوروکل کے برہمچاریوں کو اخلاق کا خوب سبق دیگا۔ جسے خود جھوٹ بولنے میں عار نہیں۔ اور جس نے سبھا میں آنے کے

بدھ دیو کے اس فعل سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کر دے۔ نہ صرف اپنی رکھشا کے لئے بلکہ پنڈت جی کو مزید گراوٹ سے بچانے کے لئے بھی۔

(کرشن)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آل پارٹیز سکھ کانفرنس

۲۲ جولائی کو اکال تخت امرتسر میں سکھوں کی ایک آل پارٹیز کانفرنس اس غرض سے منعقد ہوئی۔ کہ جملہ سکھ پارٹیوں میں اتحاد کرانے کے امکانات پر غور کرے۔ اور ساتھ ہی گوردوارہ شہید گنج کے قضیہ کو سلجھانے کا پربندھ کرے۔ گو کانفرنس کی مفصل کارروائی صیغۂ راز میں ہے۔ لیکن اس کے متعلق اخبارات میں جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گوردوارہ شہید گنج کے سمجھوتے کے متعلق ایسے گیارہ معزز سکھ اصحاب پر مشتمل ایک مصالحتی کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جو کہ جملہ سکھ پارٹیوں کے وشواس پاتر نمائندے کہلانے کے قابل ہیں۔ اس کے سوا سکھ پارٹیوں میں باہمی اتحاد کرانے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ وہ بھی اس قابل ہے۔ کہ جملہ سکھ پارٹیاں اس کی سفارشات پر متفق ہو جائیں۔

ہمارا وشواس ہے۔ کہ اگر ہر دو پارٹیاں ہر دو پیچیدگیوں کو سلجھانے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو اس سے جہاں سکھ قوم کی شان کو چار چاند لگیں گے۔ وہاں ملک بھی امن اور اتحادِ عامہ کے خواب دیکھ سکے گا۔

غیر سکھ رپورٹر سے بدسلوکی

امرتسر سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آل پارٹیز سکھ کانفرنس میں جو مختلف سکھ پارٹیوں میں اتحاد کرانے کے لئے منعقد ہوئی۔ ایک غیر سکھ رپورٹر کارروائی نوٹ کرنے کے لئے گیا۔ مگر پریذیڈنٹ صاحب نے اُسے وہاں بیٹھ کر کارروائی نوٹ کرنے کی اجازت نہ دی۔ محض اس لئے کہ وہ سکھ نہیں۔ سدر پریذیڈنٹ کی خود داری نے اُسے اس بات کی اجازت نہ دی۔ کہ وہ صاحب صدر سے دوبارہ درخواست کرتا۔ اس لئے وہ بطور پروٹسٹ اُٹھ کر چلا آیا۔

اگر یہ اطلاع واقعی درست ہے۔ تو ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ پریذیڈنٹ نے فرقہ وارانہ ذہنیت کا اظہار کیا ہے۔ اور ایک ایسے امتیاز کا ثبوت دیا ہے۔ جس پر تمام اخبارات کی طرف سے زبردست پروٹسٹ کیا جاوے گا۔ اگر رپورٹروں میں اس طرح امتیاز ہونے لگا۔ تو ان کے لئے تمام کانفرنسوں کے دروازے بند ہو جائیں گے۔

اٹلی اور ابے سینیا میں چھڑ گئی

ہم یوروپ کی سرمایہ دار حکومتوں کا یہ حق نہیں سمجھتے۔ کہ وہ باقی رنگ دار اقوام کو اپنا مطیع بناتی جائیں۔ اور جبراً اپنی تہذیب ان پر ٹھونستی جائیں۔ ہاں اگر یوروپ کی اقوام ایسا دوسروں کی بھلائی کے لئے کرنا چاہتی ہیں۔ تو وہ سیاسی غلبہ کی آڑ میں ایسا نہ کریں۔ بلکہ زمانۂ قدیم کے براہمنوں کی طرح تیاگ بھاؤ سے پریرت ہو کر کریں۔ تاکہ دوسرے ان کے حسنِ سلوک سے متاثر ہو کر ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی ضرورت محسوس کریں۔ ہمیں ادیس ابابا کی یہ اطلاع پڑھ کر سخت افسوس ہوا ہے کہ ابے سینیا کی افواج کا اٹلی کے فوجیوں سے ایک مقام پر تصادم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے بہت سے آدمی ہلاک و زخمی ہوئے۔ دوسرے فوجیوں نے بھی ایک دوسرے پر حملے کئے۔ اب اٹلی کی افواج آگے بڑھ رہی ہیں۔ قاہرہ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ اٹلی کے ایک لاکھ بیس ہزار فوجی جوان شہر سویز کے راستہ ابے سینیا گئے ہیں۔ اور دس ہزار کی ایک اور بٹالین جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی غیر ملکی طاقتوں نے گورنمنٹ ابے سینیا کو لکھا ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں ان کے ڈپلومیٹک نمائندوں کی حفاظت کے لئے ضروری کارروائی کی جائے۔

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ایسے خطرناک حالات کے رونما ہونے پر بھی مغربی اقوام کی لیگ کس خوابِ خرگوش میں مست ہے؟

اور کیوں اپنے قیامِ امن کے دعاوے کو پورا کرنے کا نام نہیں لیتی؟

مالیر کوٹلہ کے ہندوؤں پر آفت

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اسلامی ریاستوں نے کیوں یہ قسم کھا لی ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کے لئے اپنے علاقہ میں رہنا مشکل بنا دیں گی۔ ابھی ریاست بہاولپور کے ہندوؤں کی تکالیف اور شکایات مکمل طور پر دور نہیں ہوئیں۔ کہ اب مالیر کوٹلہ میں ہندوؤں کا رہنا مشکل بنایا جا رہا ہے۔ مالیر کوٹلہ میں ہندوؤں کو ہڑتال کئے ۲۰ دن ہو گئے ہیں۔ اور ان کو تقریباً پانچ لاکھ روپیہ کا مالی نقصان پہنچ چکا ہے۔ لیکن ریاست کی طرف سے ابھی تک مسلمانوں کی شرارتوں کی پورے طور پر روک تھام نہیں ہوئی۔ لدھیانہ کی ۲۱ جولائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ بلوائی مسلمانوں نے ہندوؤں کے مندر پر دھاوا بول دیا۔ اور آرتی بند کرا دی۔ لالہ ہزاری رائے جی جج اور لالہ رنگ چند جی و دیگر اصحاب زخمی ہو گئے ہیں۔ مگر بلوائیوں کو مجمع اڑا ہوا ہے۔ اور ہر لحظہ فساد کا خطرہ ہے۔

ہمارا خیال ہے۔ کہ یہ انتہائی ظلم تھا۔ جو کہ مالیر کوٹلہ کی اسلامی ریاست کے بلوائی مسلمان ہندوؤں پر کر سکتے تھے۔ اگر کسی ہندو ریاست میں کسی مسجد کے متعلق ایسی سختی روا رکھی جاتی۔ تو اس حالت میں مفسدوں کو پتہ لگ سکتا۔ کہ دوسروں کے مذہبی مقامات پر دھاوا کرنا اور ان کے جذبات کو ٹھیس لگانا کس قسم کا اثر رکھتا ہے؟

آریہ سماجوں کو ضروری اطلاع

اردھ شتابدی کا کام زور شور سے شروع کر دیا گیا ہے۔ عنقریب ڈیپوٹیشن آریہ سماجوں میں دھن سنگرہ کے لئے پہنچیں گے۔ آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ وہ ڈیپوٹیشنوں کے ان کے ہاں پہنچنے سے پہلے اردھ شتابدی کمیٹیاں بنا لیں جو دھن سنگرہ کا کام اپنے ہاں شروع کر دیں۔ اردھ شتابدی سمبندھی پوسٹر اور ویشواس پتر یکجہ پڑھنیاں ستیگر روانہ کی جاویں گی۔ آریہ سماجوں کو نئے آریہ سماجیں قائم کرنے۔ نئے ممبر بھرتی کرنے۔ ویشواس پتر یکجہ کرانے اور اردھ شتابدی فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کرنے کی طرف پوری توجہ دینی چاہئے۔ تاکہ سبھا کی اڑھائی لاکھ روپیہ کی ہوئی اپیل کا تسلی بخش جواب مل سکے۔ امید ہے۔ کہ سماجیں تندہی سے کام شروع کر دیں گی۔

(پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورو دت بھون۔ لاہور)

کالی کے مندر میں قربانی

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ بجے پور کے پنڈت رام چندر نے ریاست منگرول میں گلے کی قربانی بند کرانے کے لئے ۴۲ دن تک برت رکھا تھا۔ اور انہیں اپنے مقصد میں کامیابی ہوئی تھی۔ اب آپ کلکتہ جا رہے ہیں۔ تاکہ وہاں کالی کے مندر میں بکروں کی قربانی بند کرانے کے لئے پران تیاگ برت رکھیں۔

ہم حیران ہیں۔ کہ روشنی کے زمانہ میں بھی بعض مندروں کے پجاری اور منتظمان دیوی دیوتاؤں کے نام پر قربانی کی اجازت دیتے ہیں۔ ہندو جاتی اہنسا کو پرم دھرم مانتی ہے پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ دیوی دیوتاؤں کے نام پر بکرے یا کسی جانور کی قربانی دے کر انہیں بدنام کیا جائے۔ کیا ہم امید کریں۔ کہ مندر کے پجاری وغیرہ پنڈت جی کو پران تیاگ برت رکھنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کرائیں گے۔

"آریہ مسافر" کی لغزش

حیدرآباد (دکن) شاستراتھ کی جو رپورٹ "ویدک آدرش" حیدرآباد سے سہیوگی "آریہ مسافر" کے ۲۱ جولائی کے پرچہ میں نقل کی گئی ہے۔ اس میں اس حصہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ جہاں پنڈت بدھ دیو کے بھگوان دیانند کی تصویر پر لات مارنے کا ذکر تھا۔ وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ "آریہ مسافر" بھی پنڈت جی کے مذکورہ فعل کو اس قابل نہیں سمجھتا۔ کہ آریہ جگت تک اسے پہنچایا جائے۔ "آریہ مسافر" کا جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اخبار ہے۔ یہ مقدم فرض تھا۔ کہ وہ پنڈت بدھ دیو کے اس فعل کی مذمت پُرزور الفاظ میں کرتا۔ تاکہ آئندہ سبھا کے کسی اپدیشک کو اس قسم کے فعل کے اعادہ کی ہمت نہ ہوتی۔ لیکن اُسے یہ جرأت نہیں ہوئی۔ اتنا ہی غنیمت ہے۔ کہ اس نے اس حصہ کو شائع نہ کر کے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو کا یہ کارنامہ اس قابل نہیں کہ اس کا فخر سے ذکر کیا جا سکے۔

"ورجانند انک" میں اپنا لیکھ بہت جلد بھیجئے

سکھ مسلم سمجھوتہ کی کوشش

ہمیں یہ سن کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ گورنر پنجاب نے ۱۸ جولائی ۱۹۳۵ء کو گوردوارہ شہید گنج کے تنازعہ کے سلسلہ میں چند مقتدر ممبران پنجاب کونسل و مختلف حلقات پر مشرف ملاقات بخشا۔ اور اس سلسلہ میں سکھوں اور مسلمانوں کے مابین سمجھوتہ کے سوال پر بحث کی۔ ہم صاحب موصوف کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اتنا عرض کر دیں۔ کہ سمجھوتہ اس وقت تک مشکل ہے۔ جب تک ہمارے مسلم بھائی اس بارہ میں ہر قسم کی ایجی ٹیشن اور مظاہرے بند نہ کر دیں۔ کیونکہ یہی باتیں ہیں۔ جن سے نہ صرف سکھوں اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات پر برا اثر پڑتا ہے۔ بلکہ اس سے صوبہ کی تمام فضا اور امن عامہ پر بھی ناخوشگوار اثر پڑتا ہے۔ اور اس سے صوبہ کی مجلسی۔ سیاسی اور اقتصادی ترقی بہت پیچھے جا پڑتی ہے۔ اور ملک کے اندر جس افتخاری منصوبیت کا آج کل دور دورہ ہے۔ اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ہمیں وثوق رکھنا چاہئے۔ کہ ممبران کونسل اس بارہ میں جو کوشش کریں گے۔ اسے کامیاب بنانے کے لئے حکومت کی طرف سے ان کو ہر ایک قسم کی سہولیت دی جائے گی ٭

پیشگوئی کی ناکامی کا اعتراف

آنجہانی مرزا صاحب قادیان کو اپنی پیش گوئیوں پر بڑا مان تھا۔ جب آپ کی کوئی پیش گوئی پوری نہ ہوتی تھی۔ تو آپ تنخواہ اتارنے کے لئے ایسا وغیرہ اختیار کرتے تھے۔ جس کی صفائی پیش نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ جب مسٹر آتھم کے متعلق آپ کی پیش گوئی پوری نہ ہوئی۔ تو آپ نے ندامت مٹانے کے لئے جو کچھ فرمایا۔ اس کا ذیل میں ذکر کر دیا جاتا ہے:۔

"میرزا محمد علی صاحب پنشنر جمعدار ویٹرنری ساکن چونڈہ ضلع گجرات نے بیان کیا۔ جب آتھم کی میعاد گزر گئی۔ تو فرمایا۔ ابھی ہم نے بڑے بڑے دق میدان طے کرنے ہیں۔ جس نے مجھ سے علیحدہ ہونا ہو۔ وہ ابھی ہو جائے۔ فرمایا مجھے کوئی مار نہیں سکتا۔ زخمی کرنا علیحدہ امر ہے۔ کوئی جان سے نہیں مار سکتا"

("الحکم" ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء)

عجیب مذاق ہے۔ پہلے تو پیش گوئی کی جاتی ہے۔ اور جب وہ پوری نہیں ہوتی۔ تو مریدوں کو استقامت پر یوں ٹالا جاتا ہے۔ کہ اگر آپ نے علیحدہ ہونا ہے۔ تو ہو جاؤ۔ لیکن اتنا ماننے سے احتراز کیا جاتا ہے۔ کہ پیش گوئی اٹکل پچو بھی ہو سکتی ہیں۔ ع

چو دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

قادیان کا لاثانی طبیب

دنیا میں طبیب کئی قسم کے ہیں۔ بعض تو حاذق ہیں۔ اور بعض نیم۔ حاذق طبیب تو لوگوں کو شفا بخشتے ہیں۔ لیکن نیم حکیم قبرستان آباد کرتے ہیں۔ کسی کے خیال میں کوئی طبیب حاذق ہے۔ اور کسی کے خیال میں کوئی دوسرا۔ لیکن آج جس طبیب کا ذکر ہم کرتے ہیں۔ وہ قادیان شریف کا لاثانی طبیب ہے۔ اس کی حکمت کا اگر حال پڑھنا چاہو تو مفتی فضل الرحمن صاحب طبیب کا ذیل کا بیان پڑھ لو:۔

"ایک دفعہ میری بیوی سخت بیمار ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ سل ہو گئی ہے۔ تب میں نے حضرت کے حضور عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ تازہ جلیبیاں دودھ میں ڈال کر کھلایا کرو" ٭

("الحکم" ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء)

واہ! کیا کہنے اس طبیب کے۔ لوگ یونہی تپ دق اور سل کے علاج کے لئے آب و ہوا کی تبدیلی کو مفید سمجھتے ہیں۔ اگر وہ عقلمند ہوں۔ تو ہمارے لاثانی طبیب سے مشورہ کیا کریں۔ اور اگر جلیبیوں سے فائدہ کی کوئی صورت نظر نہ آئے۔ تو جنازہ اٹھانے کے لئے ۳-۴ مزدوروں کا بھی پہلے انتظام کر لیا کریں ٭

رادھا سوامیوں کا الہام

اپنے شملہ کے قیام کے دوران میں ایک موقع پر تقریر کرتے ہوئے رادھا سوامی حضور صاحب نے فرمایا:۔

"الہام حاصل کرنے والے شخص کا جسم اور دماغ کلی طور پر الہام کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور جب تک کہ الہام سے حاصل کیا ہوا گیان سامعین تک درستی کے ساتھ نہ پہنچ جائے۔ اس کو بے چینی رہتی ہے۔ اور شانتی نہیں ہوتی" ٭

عجیب معاملہ ہے۔ الہام تو پرماتما کی طرف سے کسی کو تب ہوتا ہے۔ جب اس کے آتما میں شانتی کا سامنا ہو۔ اور اس کی دماغی اوستھا ایسی ہو۔ کہ شملہ کا عارضی قیام بھی ویسی حالت بنانے میں اکسیر کا کام ہو۔ ایسی حالت میں ایسے ملہم کے متعلق یہ فرض کرنا کہ اسے بے چینی رہتی ہے اور اس کی شانتی نہیں ہوتی۔ حقیقت کا خون کرنا ہے۔ ہاں اگر کوئی ملہم خود ساختہ اور نمائشی ہو۔ اور دنیا میں اپنی ذات کو الہام کے ساتھ منسوب کرنا چاہتا ہو۔ تو یہ اس کا اپنا ذاتی قصور ہے۔ اس میں نہ الہام کا دخل ہے۔ اور نہ الہام دینے والے کا۔ کیونکہ وہ شکتی جو کسی کو الہام دے سکتی ہے۔ کبھی یہ نہیں چاہتی۔ کہ اس کا نازہ یا منتخب کردہ ملہم محض موہوم بے چینی کا شکار ہوتا رہے۔ اور اپنی گدی کو دیرپا و مستقل رکھنے کے خیال سے خراب کرتا رہے ٭

خاتم الملہمین

مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ حضرت محمد خاتم الانبیا تھے۔ اور آپ کے بعد الہامی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ لیکن ہمارے رادھا سوامی بھائی اس عقیدہ کے قائل نہیں۔ چنانچہ وہ یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ خاتم الملہمین ان کے سمپردایہ کے بانی رادھا سوامی دیال ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہوں حضور صاحب کے ذیل کے الفاظ جو انہوں نے اپنے شملہ کے تازہ قیام کے دوران میں فرمائے ہیں:۔

"خوش قسمت ہندوستان کو دوبارہ رشیوں کے درشن نصیب ہوئے۔ جنہوں نے نیا علم عطا فرمایا۔ اور ہندوستانیوں کا قدم اور آگے بڑھا۔ اور کچھ عرصہ تک روشنی قائم رہی۔ لیکن پھر وہی پہلے کا سا اندھیرا چھا گیا۔ . . . . وقتاً فوقتاً مالک کی جانب سے مدد آتی رہی۔ اور مختلف سادھو سنت مثلاً کبیر و نانک صاحب وغیرہ تشریف لائے۔ اور ہوتے ہوتے رادھا سوامی دیال کی آمد مذہبی تعلیم کو درجہ اختتام تک پہنچانے کے لئے ہوئی"

("پریم پرچارک" ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء)

اگر حضور صاحب ساتھ ہی ثبوت اثبات اور علامات بھی بتلا دیتے۔ جو کہ ان کے رادھا سوامی دیال کے متعلق مذکورہ دعوے کی تائید کریں۔ تو کم از کم کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ رہتا۔ کہ حضور صاحب کا دعویٰ بلا دلیل ہے۔ اور حقیقت سے خالی ہے ٭

لباس کی تبدیلی

غازی امان اللہ خان نے پٹھانوں کا لباس بدلانے کی کوشش کی۔ تو اپنا تخت گنوایا۔ اب رضا خان پہلوی ایرانیوں کا لباس بدلانا چاہتا ہے۔ دیکھیں۔ مشہد کے ملانے پر شورہ بازار ثابت ہوتے ہیں۔ یا اس سے مختلف۔ بہرحال لباس کا بدلانا ہمیشہ ہی مشرقی ممالک میں تشویش کا موجب ثابت ہوا ہے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ مذکورہ واقعات کو جانتے ہوئے بھی رادھا سوامیوں کے موجودہ گورو حضور صاحب نے ذیل کے پرشاد کا جو گزشتہ اتوار کو کار سپانڈنس ہال میں پاس ہوا۔ خیر مقدم کیا:۔

"انہوں نے باتفاق رائے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ ڈھیلی ڈھالی۔ بھدی اور بدنما پوشاک کی بجائے چست۔ خوبصورت۔ بارعب اور ایک ہی طرز کے کپڑے پہنا کریں گے" ٭

("پریم پرچارک" ۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء)

اتفاق رائے تو اچھی بات ہے۔ بشرطیکہ یہ اختیاری ہو۔ اور کسی جبر یا دباؤ کے ماتحت عمل میں نہ آئی ہو۔ لیکن اگر اس کی تہ میں کوئی سفلی جذبہ موجود ہو۔ تو پھر یہی لباس کا ڈھونگ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اور لوگ اس کی بدولت اصل تتو کو بھول جاتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس لباس کی تبدیلی سے رادھا سوامیوں کا کہیں یورپین ڈریس یعنی ہیٹ۔ کوٹ اور پتلون کو اپنا قومی لباس بنانا تو مقصود نہیں؟

خلاف قانون آرگنیزیشنوں کی کثرت

گو انڈین نیشنل کانگرس نے عملی طور پر سول نافرمانی کی تحریک واپس لے لی ہے۔ لیکن حکومت نے اپنی ذہنیت کی تبدیلی کا کوئی قابل قدر ثبوت نہیں دیا۔ حالانکہ حکومت کے لئے یہ مناسب وقت تھا۔ کہ وہ آئندہ کے لئے ملک میں خوش اعتمادی پیدا کرنے کے لئے اپنی سابقہ پالیسی کو تبدیل کر کے دلوں کو رام کرتی۔ رام کرنا تو کہیں رہا۔ انڈین نیشنل کانگرس کے جنرل سکرٹری کی طرف سے جو تازہ ترین کانگرس بلیٹن شائع کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت دو صد سے زائد کانگرس کمیٹیاں اور دیگر آرگنیزیشنز خلاف قانون ہیں۔ ان ۲۰۰ سے زائد تنظیموں کی تفصیل یوں ہے

صوبہ سرحد کی تمام خدائی خدمتگار آرگنیزیشنز اور الحاقی انجمنیں۔ گجرات کی تقریباً ۵۰۔ بنگال کی ۱۲۱۔ کرناٹک کی ۳۔ اور یوپی کی ۳ کانگرس آرگنیزیشنز اور الحاقی انجمنیں۔ علاوہ ازیں تمام ہندوستان میں کمیونسٹ پارٹی کی آرگنیزیشنوں کے علاوہ کلکتہ کی ۱۵۔ بمبئی کی ۴۔ احمد آباد کی ایک پنجاب کی دو۔ اور مدراس کی ایک لیبر اور یوتھ لیگ آرگنیزیشن۔ گویا دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مطلب ہے کہ حکومت کی جابرانہ پالیسی کی وجہ سے ملک کا ایک معتدبہ حصہ پبلک سرگرمیوں کے جائز اور آئینی اظہار سے بھی محروم ہے۔ اور وہ اپنی تعداد طاقت اور لیاقت سے ملک کی جتنی خدمت کر سکتا ہے۔ اس سے بامر مجبوری کرنے سے معذور ہے ٭

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنجاب پرانتیہ ہریجن کانفرنس منٹگمری کا اجلاس

شری مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کا صدارتی بھاشن

شری مہتہ جیمنی جی نے پنجاب پرانتیہ ہریجن کانفرنس منٹگمری میں ذیل کا صدارتی بھاشن دیا ہے۔ (ایڈیٹر)

مانیہ سواگت ادھیکش۔

دیویو اور بھائیو!

آپ نے مجھے اس پرانت کانفرنس کا جو کہ ہمارے ہریجن بھائیوں کی راج نیتک۔ آرتھک اور سماجک اوستھا کے سدھار کا مناسب پروگرام سوچنے کے لئے یہاں اکٹھی ہوئی ہے۔ پردھان چن کر جو میرا اسمان کیا ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا ہاردک دھنیہ واد کرتا ہوں کیونکہ مجھ سے زیادہ لائق سجن پنجاب میں ہیں۔ جن کا تیاگ و ہری جنوں سے پریم مجھ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔

آد دھرم کی تحریک :-

گت ۵-۶ سالوں میں دھرمیوں نے آد دھرم کی لہر چلا دی۔ اور اس اندولن سے کئی ہریجن بھائی اپنے آپ کو ہندوؤں سے علیحدہ سمجھنے لگ گئے۔ ان کا یہ وچار ہو گیا۔ کہ یہ جاتیاں شروع سے ایسی ہی چلی آئی ہیں۔ اور سرشٹی کے شروع میں ہی پرماتما نے اس جاتی کو ایسی اوستھا میں پیدا کیا تھا۔

ورن ویوستھا کی اصلیت :-

اگر ہم دھرم گرنتھوں و پراچین اتہاس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ منشیہ جاتی چار ورنوں میں تقسیم ہوئی۔ یہ تقسیم لابھ دائک اس طرح ضروری سمجھی گئی ہے "Division of Labour" اور صفات کار و بار کے آدھار پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ منشیہ جاتی کا ایک حصہ گیان و دیا کی ترقی کا کام کرتا ہے۔ جسے براہمن کہتے ہیں۔ دوسرا حصہ منشیہ جاتی کی حفاظت کرنے اور شانتی استھاپن رکھنے کا کام کرتا ہے۔ جسے کھشتری کہتے ہیں۔ تیسرا حصہ دیش کی تجارتی اور آرتھک اُنتی کا کام کرتا ہے۔ اسے ویش کہتے ہیں اور چوتھا ورن مندرجہ بالا آدی سیوا کر کے دیش کے اُنت کرنے میں سہائک ہوتا ہے۔ جسے شودر کہتے ہیں۔

اس میں اونچ نیچ کا کوئی بھاو نہیں تھا۔ نہ ہی اس میں کسی کے ترسکار کا وچار تھا۔ وید میں ہر پرکار کے پیشہ وروں کی عزت کے کارن انہیں نمسکار کرنا پایا جاتا ہے۔

نچلے طبقہ سے بدسلوکی :-

وید میں کہیں دلت جاتی کا نام نہیں آتا۔ نہ ہی اچھوت اور دلت آدی شبد پائے جاتے ہیں۔ وید میں منشیہ سدھار کے لئے کئی جگہوں پر اپدیش دیا گیا ہے۔ بھگوان رامچندر جی نے ایک بھیل کے گھر جا کر رات گزاری۔ اور بھیلنی کے جوٹھے بیر کھائے۔

مہابھارت کی لڑائی کے بعد جب بھارت میں اودیا اور اندھکار چھا گیا۔ تو آپس میں پھوٹ اور حسد کا راجیہ ہو گیا۔ براہمنوں نے شلوک پڑھا کر اپنے حقوق بڑھا لئے۔ اور دوسری جاتیوں کو اپنے سے چھوٹا سمجھنے لگ گئے۔ سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج نے جب بودھ لوگوں کو پچھاڑ لیا۔ تو براہمن سب سے پہلے بودھوں سے برا برتاؤ کرنے لگے۔

چھوا چھوت کا رواج :-

بھارت میں جب مسلمانوں کا راجیہ قائم ہو گیا۔ تو چونکہ مسلمان پردہ کے حامی تھے۔ اس لئے انہوں نے بستیوں سے گھروں میں ٹٹی اٹھوانا شروع کیا۔ اور گرفتار ہونے والے ہندوؤں سے ٹٹی صاف کرانے کا کام لینے لگے۔ جنہیں آج کل بھنگی کہتے ہیں۔ لوگ ان کے اس کام کو دیکھ کر ان سے نفرت کرنے لگے۔ اور اس پرکار اچھوت لوگوں کی گنتی بڑھی۔ اس کے ساتھ ہی جو لوگ چمڑے کا کام اور غلاظت کا کام کرنے لگے۔ ان کو بھی نفرت سے دیکھنے لگ گئے۔

چھوٹے پیشہ والے لوگ ہر کال میں پرتیک دیش میں ہوتے آئے ہیں۔ پرنتو کہیں بھی ایسی پیشہ ور (Industrial) جماعت کے ساتھ اس پرکار کا برا سلوک نہیں کیا گیا جس پرکار بھارت میں گت نو سو یا دس صدیوں میں ہوا ہے۔

بھگوان دیانند کا سنگھ ناد :-

مہرشی دیانند نے انیسویں صدی میں اس اچھوت پن کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور بھارت کے ماتھے سے اس کلنک کو دور کرنے کا ارادہ کیا۔ رشی دیانند نے ان کو سمان پدوی پردان کی۔ رشی دیانند نے انہیں اپنے گلے لگایا اور آریہ جاتی کے انگ بنا کر انہیں ویدک دھرم کا اپدیش سنانے اور ساماجک کام کرنے میں سمان ادھیکار دیا۔

میگھ ادھار سبھا کی قائمی :-

آریہ سماج سیالکوٹ کی طرف سے خاص کر سورگیہ لالہ گنگا رام جی وکیل۔ لالہ جے چند داس جی بوہری اور لالہ گھنشیام داس جی کی محنت سے میگھ ادھار سبھا قائم ہوئی۔ ان کے لئے آریہ نگر بسایا گیا۔ اور پڑھنے کے لئے سکول کھولے گئے۔ سورگیہ سوامی شردھانند جی۔ سورگیہ پنڈت لیکھرام جی۔ سورگیہ لالہ لاجپت رائے جی۔ سورگیہ مہاشہ رام چندر جی جموں۔ سورگیہ پنڈت گنگا رام جی مظفر گڑھ نواسی اور سورگیہ لالہ گنگا رام جی ایڈووکیٹ سیالکوٹ کے نام سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما و پنڈت گیان چند جی آریہ سیوک اور مہاشہ کرشن جی پنجاب دیانند دلت ادھار منڈل سبھا کے دوارہ اور مہاتما ہنس راج جی اور لالہ دیوی چند جی دیانند دلت ادھار منڈل دوارہ دلتوں کی اُنتی کے لئے سراہنیہ کام کر رہے ہیں۔ میگھ ادھار سبھا و آریہ سماج سیالکوٹ کے رتن لالہ جے چند داس جی نے سیالکوٹ پرانت میں اور ماسٹر اننت رام جی نے جموں میں جس لگن سے کام کیا ہے۔ وہ سراہنیہ ہے۔ میگھ ادھار سبھا نے سب سے پہلے عملی طور پر اس جاتی کے سدھار کا بیڑا اٹھایا۔ اور ٹھوس کام کر کے دکھایا۔

ہریجن ادھار اندولن :-

پانچ سال سے مہاتما گاندھی نے بھی دکھی بھائیوں کو اٹھانے اور ان کی سہائتا کرنے کا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اور ان کا نام کرن سنسکار کر کے ان کا نام ہریجن رکھا ہے۔ جس کا مطلب "ایشور کے پیارے" ہے۔ آپ نے ان کی مدد کے لئے کئی جگہوں پر سکول کھولے ہیں۔ بھارت میں ہریجنوں کی تعداد سات کروڑ کے قریب ہے۔ وہ ہزارہا سال تک ہندو جاتی کے ظلم سہتے ہوئے اپنے دھرم پر قائم رہے پرنتو جب مغربی تہذیب نے یہاں آ کر قدم رکھا اور ہندوؤں کے سامنے ظلم بھی انتہے بڑھ گئے۔ کہ انہیں براہمنوں کے سامنے سڑکوں پر چلنا اور کنوؤں سے پانی تک لینا بند کر دیا گیا۔ ادھر عیسائی دھرم نے آ کر آزادی کا پرچار کیا۔ مدراس میں لاکھوں ہریجن جو رام اور کرشن کے بھگت تھے۔ ہم سے جدا ہو کر حضرت عیسیٰ کے بھگت بن گئے۔ آریہ سماج نے سوامی دیانند کی تعلیم کو سر پر دھر کر ہریجن بھائیوں کو دھرم پر قائم رکھنے کے لئے تعریف کے لائق کام کیا۔ اور دلت ادھار سبھا قائم کر کے ان کی حفاظت اور پڑھائی کا بیڑا اٹھایا۔ ہندو جاتی کی حفاظت کرنے کے لئے ہریجن سب سے آگے بڑھتے ہیں۔ اب تو ہمارے سناتن دھرمی بھائی بھی ہریجنوں کو اپنانے لگے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنے لگے ہیں۔ پرنتو اب تعلیم یافتہ ہندو اور انصاف پسند لوگ اچھوتوں کو گلے لگانے لگ گئے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہمدردی بھی ظاہر کر رہے ہیں۔

گول میز کانفرنس :-

جب برٹش گورنمنٹ نے گول میز کانفرنس میں بھارت کے نیتاؤں کو انگلینڈ کے راج نیتکوں کے ساتھ بھارت ورش کے راج ودھان کے فیصلہ کے لئے بلایا۔ اور جب وہاں بھارت کے ہندو۔ مسلمان اور عیسائی لوگ راج شاسن کے کاموں میں حصہ لینے پر بات چیت کرنے لگے۔ تو ڈاکٹر امبیڈکر نے مہاتما گاندھی کا دھیان اچھوتوں کے ادھیکاروں کی طرف دلایا۔ پرنتو مہاتما جی وہاں مسلمانوں سے سمجھوتہ کرنے میں لگے رہے۔

حقوق شہریت :-

ہریجن بھی اس ملک یا ہندو جاتی کے انگ ہیں۔ ایک جاتی کے ایک انگ ہونے سے ان کو بھی ناگرک ادھیکار ..... (Rights of Citizenship) ملنے چاہئیں۔

مہاتما گاندھی جی نے ان کے ادھیکاروں کو محسوس کیا۔ اور برت دوارہ ہندو جاتی کے کئے گئے انیائے کاروں کا پراشچت کیا۔ جب سورگیہ سوامی شردھانند جی نے کہا تھا کہ اگر سوراجیہ لینا ہے تو اچھوتوں کا ادھار کرنا ضروری ہے۔ اس وقت مہاتما گاندھی جی تھا کانگرس نے اس بات کو اتنا ضروری نہ سمجھا۔ راج نیتک کمیٹیوں میں گورنمنٹ کی نیتی کو دیکھ کر مہاتما گاندھی جی نے انوبھو کیا۔ کہ دلت ادھار کرنا ناگزیر ہے۔ اور مہاتما گاندھی جی اور سنسار نے دیکھ لیا کہ مہرشی جی مہاراج کتنے اونچے کوٹی کے دور درشی اور راج نیتی کے ماہر تھے۔ جنہوں نے ملک کی حالت کا ٹھیک اندازہ لگا کر آج سے ۶۰ سال پہلے یہ پروگرام جاتی کے سامنے رکھا۔

کمیونل آوارڈ :-

کمیونل اوارڈ ملک کی ترقی اور سوراجیہ حاصل کرنے کے لئے بادھک ہے۔ اس میں ہندوؤں کے ساتھ بڑی بے انصافی کی گئی ہے۔ کمیونل آوارڈ ایک ایسا فیصلہ ہے جسے ہندو کبھی منظور نہیں کر سکتے۔ ہندو مہاسبھا اکھل بھارتیہ اینٹی کمیونل آوارڈ کانفرنس آریہ سمیلن سرگودھا سکھ لیگ وغیرہ انیک سنستھاؤں نے اس کی نندا کی ہے۔ راشٹر بھگت شری پنڈت

مدن موہن مالویہ۔ بھائی پرمانند جی ایم۔ اے۔ شری چنتامنی۔ شری رابندر ناتھ ٹیگور۔ شری راما نند چیٹر جی وغیرہ اور مشہور انگریزی بلاج نیتک شری کرنل ویجوڈ وغیرہ اس آوارڈ کی کھلے شبدوں میں نندا کر چکے ہیں۔

میں ہندوؤں کو یہ مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ کمیونل آوارڈ کے آدھار پر راجیہ ودھان کو سویکار کرنے کی بجائے پرانی راجیہ پرنالی کو ہی رائج کرنے کے لئے اندولن کریں۔ سائمن کمیشن کی کمیونل آوارڈ نیائے و انصاف کے آدھار پر تھا۔ حتیٰ کہ اس میں کمیونل آوارڈ کو صرف ایک بات پر ہی تعریف کے ذریعہ وچار کیا ہے۔ جو کہ ہری جنوں کے بارہ میں ہے ؛

پونہ پیکٹ :-

کمیونل آوارڈ میں ہری جنوں کو ہندوؤں کا ایک حصہ سمجھا گیا تھا۔ بدقسمتی سے پنجاب میں پونہ پیکٹ نے ہمارے اس رہے سہے سنگٹھن کو توڑ دیا۔ اور آٹھ سیٹیں ہندوؤں کی سیٹوں میں سے کاٹ کر اچھوتوں کے لئے مخصوص کر دی گئیں ؛

دکھ تو اس بات کا ہے کہ پنجاب و بنگال میں ہندوؤں کے سنگٹھن کو توڑ دیا گیا ہے۔ ایک دن تھا۔ کہ سکھوں اور ہندوؤں میں آپس میں لین دین شادی وغیرہ ہوا کرتا تھا۔ لیکن ان سیٹوں کے جھگڑے نے سکھوں کو ہندوؤں سے الگ کر کے ایک علیحدہ جاتی بنا دیا۔ اسی طرح پنجاب میں پونہ پیکٹ کی مہربانی سے دلت بھائی بھی جنہیں آریہ سماج اٹھا کر اپنے اندر ملانا چاہتا ہے۔ کچھ سیٹوں کے لئے آپ کو الگ سمجھنے لگ پڑیں گے ؛

حق رائے دہندگی :-

میرا یہ خیال نہیں ہے۔ کہ ہری جن کونسلوں میں نہ جاویں۔ بلکہ میری دلی خواہش ہے کہ ہری جن بھائی اپنے آپ کو یوگیہ ثابت کر جتنی بھی سیٹیں ہندوؤں کی ہیں۔ وہ ساری لے لیں۔ سیٹیں ہندو ہو کر لے لیں تو کہ مقررہ تعداد والی جاتی بن کر ؛

اگر وہ اپنے آپ کو ہندو خیال کرتے ہوئے ہندو جنتا کی اپنے آباؤ اجداد کی طرح خدمت کر کے ساری سیٹیں بھی لے جائیں گے۔ تو ہمیں کوئی نقصان نہ ہوگا۔ لیکن آٹھ سیٹیں لے کر الگ ہو جانا ہندوؤں تھا ہری جنوں کے لئے بڑا نقصان دہ ہے۔ جب تک کمیونل آوارڈ رہے گا۔ تب تک دیش میں شانتی قائم نہیں ہو سکے گی۔ "پونہ پیکٹ" سے پنجاب کے ہری جن جو ہندوؤں کا حصہ ہیں۔ چھوٹی سی کم تعداد جاتی (Minority) بن کر اپنی بھلائی یا شہرت کو کھو بیٹھیں گے۔

اس لئے اس کانفرنس کو کمیونل آوارڈ تھا اس کمیونل آوارڈ کی اس بات کا زور سے ورودھ کرنا چاہئے ؛

میں ہری جن بھائیوں کو یہ مشورہ دوں گا کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں دھرم جن کو اپنے حق کا ٹھیک فائدہ اٹھائیں ؛

اس کے علاوہ ہمیں وقت آ رہا ہے کہ کچھ تعمیری پروگرام بھی مرتب کرنا ہے۔ تاکہ یہ کانفرنس صرف ایک تماشا ثابت نہ ہو۔ بلکہ دیش کی ترقی کے لئے مفید ہو۔ اور ہری جن بھائیوں کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے یہ کانفرنس بلائی گئی ہے۔ دور کر سکے۔ اس لئے میں دو چار باتیں پیش کرتا ہوں ؛

ہندو سنگٹھن :-

ہندوؤں کی ترقی یا حق رائے دہندگی کی رکھشا کے لئے ہندو سنگٹھن کی سخت ضرورت ہے۔ اور ہندوؤں کو ہری جنوں کے ساتھ بھائیوں جیسا سلوک کرنا چاہئے۔ ہمارا کام ہے۔ کہ ان کو اپنے بھائی سمجھ کر ان کے کھان پان۔ چال چلن اور رہنے سہنے کے طریقے ٹھیک کریں۔ ان کے آپس کے جھگڑے دور کریں۔ اس کے لئے ایک کمیٹی کی ضرورت ہے۔ جو گاؤں میں پرچار کر کے ان کو تعلیم کا اپدیش دے ؛

۲۔ ہری جنوں کو پانی کے لئے بڑا کشٹ ہے۔ پنجاب کے مالی ہندو بھائیوں کو اپنے دان پانی کے لئے بھٹکتے ہوئے بھائیوں کی اس مصیبت کو دور کرنا چاہئے۔ جس سے وہ جنیہ کے حصہ دار بن سکیں ؛

سرو ہتر میں شمولیت :-

۳۔ ہمیں سرکار سے انورودھ کرنا چاہئے کہ وہ اچھوتوں کی مالی حالت کا سدھار کرے۔ اور ان کو نوکریوں میں ترقی دے۔ ان کا (Status) بڑھانے کے لئے انہیں پولیس و ملٹری میں بھرتی کیا جائے۔ سرکار کی نظروں میں ملکہ وکٹوریہ کے اعلان کے مطابق ذات پات اور رنگ کا کوئی بھید نہیں کیا جانا چاہئے۔ اس طرح بہت حد تک دلت ادھار ہو سکتا ہے۔ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ علاقہ کے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ہری جنوں کو پولیس کے محکمہ میں نوکری دینے کی منظوری دے دی ہے۔ ہم پنجاب کے بڑے پولیس آفیسر سے عرض کرتے ہیں کہ وہ بھی ان کی طرح ہری جنوں کو اٹھانے میں حصہ لے کر پنیہ کے حقدار بنیں۔ کمانڈر انچیف کو بھی ہری جنوں کو فوج میں بھرتی کرنے کے لئے اجازت دینی چاہئے ؛

۴۔ سب سے زیادہ ضروری اس بات [illegible] تعلیم کے لئے زیادہ زیادہ آزادی دینی چاہئے۔ ان سے کوئی فیس نہیں لی جانی چاہئے ؛

اس بات کی بڑی ضرورت ہے۔ کہ ہر ایک گاؤں یا شہر جہاں ہری جنوں کی حالت کو اچھا بنانے کے لئے ودیالیہ کھولے جائیں۔ پاٹھ شالاؤں کے واسطے میں تمام (Industry) انڈسٹری کا کوشل ہری جنوں کے ہاتھ میں۔ یہ بھی ضرورت ہے کہ ہری جن پھر کلا کوشل تھا دستکاری کی تعلیم کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ پبلک سکولوں میں دوسرے ہندو مسلم لڑکوں کے ساتھ بیٹھ کر انہیں تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملنا چاہئے۔ سب سرکاری اور قومی سکولوں میں ان پیارے ہری جن بچوں کو آزادی ملنی چاہئے ؛

انت میں میں اپنے ہری جن بھائیوں سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ انہیں نراش نہیں ہونا چاہئے۔ اب آریہ سماج نے ان پر کئے گئے اتیاچاروں کو اٹھا کر رہا ہے۔ اور ہندو جاتی میں جاگرتی کے نشان پائے جاتے ہیں۔ اب ہمیں آپ کی اُنتی و بہتری کا وچار لگا ہوا ہے۔ آپ ہمارے انگ ہیں۔ ہمارے بازو ہیں۔ ہمارے پر ہیں۔ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ آپ عیسائیت یا اسلام کا لقمہ بنیں ؛

ہم چاہتے ہیں۔ کہ آپ اپنے پراچین دھرم پر قائم رہیں۔ آریہ سماج ہری کال سے آپ کی سماجک۔ آرتھک اور تعلیم سمبندھی رکھشا کرنے کا کام کر رہا ہے ؛

آپ کے اکٹھا ہونے کے بنا اور آپ کو برابر حقوق دئے بغیر ہندو سنگٹھن کا کام نہیں ہو سکتا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ یہ کانفرنس ہری جن بھائیوں کی اُنتی و بہتری کے لئے آدرش کانفرنس ہو۔ آپ لوگ جو ہزاروں کی تعداد میں یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ کیول واہ واہ کر کے گھروں کو واپس نہ لوٹیں۔ بلکہ ہری جن بھائیوں کی ترقی اور آسودگی کے لئے عملی کام کریں۔ انہیں آپ اپنا بھائی سمجھ کر گلے لگائیں۔ اور اپنے ہریجن بھائیوں کا آسنن و اوسا خود لیتے جائیں۔ پرماتما کرے کہ ہمارے ہری جن بھائی آپ لوگوں کی مدد پریم سے ذلت اور حقارت کے گڑھے سے نکل کر اور سدا خوش سا ہو کر بھارت ورش کی ترقی و آزادی کے حاصل کرنے میں مشین کے پرزے کا کام کریں۔ اور ہمارے بھائی بن کر سماج کی ترقی میں برابری کا درجہ حاصل کر کے بھارت ماتا کی ہمیشہ کے لئے بھارت ماتا کی غلامی ۲۹

ہریجن کانفرنس کی
منظور شدہ قراردادیں

ہری جن کانفرنس منعقدہ والی میں ذیل کے پرستاو پاس ہوئے :-

۱۔ پنڈت پشو لال۔ شری بیٹ ان جی با کھیا۔ رائے بہادر ٹھاکر منگل سنگھ جی کی موت پر افسوس ؛

۲۔ یہ کانفرنس ہندوؤں سے پرزور پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ ہری جنوں کو پورے حقوق دیویں۔ یعنی پانی کی تکلیف کو رفع کریں۔ مندروں میں جانے دیں۔ تعلیم اپنے ہی ساتھ دیں ؛

۳۔ یہ کانفرنس ہری جنوں سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ چھوتی اور جنیو پہنیں۔ بچوں کو تعلیم دلوائیں۔ اور اپنے جاتی پیشہ کو نہ چھوڑیں ؛

۴۔ یہ کانفرنس ہری جنوں کی باہمی چھوت چھات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور ایک کمیٹی کو مقرر کرے گی۔ جو ان کے باہمی جھگڑوں کو دور کرے گی ؛

۵۔ یہ کانفرنس ہری جنوں سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ وہ کونسلوں کے ووٹ بنیں ؛

۶۔ یہ کانفرنس کمیونل آوارڈ کی پرزور مذمت کرتی ہے۔ اور "پونہ پیکٹ" کی بھی مذمت کرتی ہے۔ کیونکہ "پونا پیکٹ" سے ہندوؤں کا باہمی سنگٹھن ٹوٹ جائے گا۔ اور اس پیکٹ سے پنجاب میں ہری جن ایک اقلیت بن جاویں گے۔ جس سے ان کو فائدہ نہ ہوگا ؛

۷۔ یہ کانفرنس گورنمنٹ سے سفارش کرتی ہے۔ کہ آنجہانی ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ کے اعلان کے مطابق ہری جنوں کو یکساں نظر سے دیکھے۔ اور نوکریاں دے اور ملٹری میں بھرتی کرے۔ نیز محکمہ تعلیم ان کو انٹرنس تک مفت تعلیم دے۔ اور پرائمری تک وظائف دے ؛

(پرتھوی راج پرائیویٹ سکرٹری)

---

۲۹ کی زنجیروں کو کاٹ کر پربھو کے سچے بھگت کہلا سکیں۔ آخیر میں میں اس وید منتر سے اپنے بھاشن کو ختم کرتا ہوں :-

सर्वे भवन्तु सुखिनः सर्वे सन्तु निरामयाः सर्वे भद्राणि पश्यन्तु मा कश्चिद् दुःख भाग्भवेत्

(لالہ رام [illegible])

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گیان کا چمتکار!

(لیکھک شری پریم منتر جی سہائیک سمپادک "آریہ مسافر")

ایک سمے کی بات ہے کہ ایک پاکھنڈی پنڈت نے اندرپرستھ کے نکٹ ایک پرسدھ واٹکا میں پہنچ کر ڈیرہ جمایا۔ اُس نے اپنے چاروں اور بیٹھے ہوئے گرنتھ رکھ لئے۔ دن بھر ودیارتھیوں میں بیٹھا رہتا۔ اور لوگوں کے پوچھنے پر کہہ دیتا۔ کہ میں سورگ لوک (بیکنٹھ) سے آیا ہوں۔ مجھے اندر مہاراج نے وِشیش کر مرتیو لوک سے آدر سہت۔ تم لوگ انہیں سے جاکر ان کی پوجا کرو۔

بھولے لوگ اُس کی بات دھیان سے سنتے۔ اور جگہ جگہ کہتے پھرتے۔ جہاں تک کہ یہ چرچا کچھ دنوں میں سارے نگر میں پھیل گئی۔ بڑے بڑے لوگ درشنوں کو آنے لگے۔ راجا کو بھی جب خبر ہوئی۔ تو وہ بھی جھٹ دنیت بھاو سے دھورت کی سیوا میں آیا۔ یتھوچت پوجا اور ڈنڈوت پرنام کے بعد راجا نے بڑے ودھ پوروک بھاو کتا سے پوچھا۔ "مہاراج! کہاں سے پدھار کر اس بھومی کو پوتر کیا ہے؟" دھورت نے راجا کی بھاوکتا کو تاڑ کر بڑی گمبھیرتا سے اُتر دیا:۔

"راجن! تیری راج نیتی اور دھرم میں شردھا بھگتی دیکھ کر راجا اِندر بڑے پرسن ہیں۔ اُنہوں نے مجھے مرتیو لوک سے تمہیں سچا اُپدیش دینے کے لئے بھیجا ہے"

کہ جس پر چل کر تم اندر کے پاس پہنچو گے۔ راجا من ہی من میں پرسن ہو گیا مہاراج! اہو بھاگیہ۔ پھر دیر کس بات کی؟ مجھے اُپدیش دیجئے۔ اور سورگ پہنچنے کی وِدھی بتلائیے۔

دھورت۔ اتنی بھیڑ بھڑکے میں منتر نہیں دیا جا سکتا۔ یہ تو ایکانت کی چیز ہے

راجا نے "بہت اچھا" کہہ کر سب لوگوں کو واٹکا سے باہر جانے کی آگیا دی۔ اور منتر سیکھنے کی تیبر اِچھا سے اکیلا ہی دھورت کے پاس رہ گیا۔ دھورت نے بھی بڑے آدر اور پاکھنڈ سے راجا کو اپنے پاس بلایا۔ اور کہا۔ "راجن! مجھے ایک مہا منتر کے اُپدیش کرنے کی پریرنا ہوئی ہے۔ ذرا اِدھر کان کیجئے"

راجا نے بڑی آتُرتا کے ساتھ دھورت کی آگیا کا پالن کیا۔ دھورت نے راجا کو بھگتی کے آویش میں دیکھ کر کہا۔ "دیکھو تم پر اندر کی بھاری دیا ہے۔ اس لئے تمہیں ایک منتر سورگ کے سچے ارتھ سہت بتاؤں گا۔ پرنتو اس کا ارتھ سہت جاپ من میں ہی کرتے رہنا۔ کسی دنیا دار کو ارتھ نہ بتانا۔ کیونکہ یہ دیوتاؤں کا ارتھ ہے۔ اور اس کے سمبندھ میں ایسی ہی شاستروں کی آگیا ہے"

راجا نے کہا۔ "بہت اچھا! آپ کے منتر سکھلانے سے جو آگیا ہوگی۔ میں اس کا سا کتنا پریم داکیہ سمجھ کر پالن کروں گا"۔

اس طرح دھورت نے سب طرح راجا کو اپنا انیہ شِشیہ بنتے ہوئے دیکھ اُس کے کان میں "منتری گنیش آمنیہ" کہا۔ اور اس کا ارتھ بتلایا۔ "سنتوکوں میں گرگر رکھ دو"۔

راجا پرسن ہوا۔ اُس نے دھورت کا بڑا سمان کیا۔ اور پھر پورن دکشنا سے گرو جی کا آگرہ کیا۔ دھورت نے بھی موقع پاکر راج گورو بن کر خوب پوجا پا اور آدر پایا۔ پرنتو اُدھر سمے ایک جگہ نہ ٹھہرنے کا بہانہ کر وہاں سے رخصت حاصل کی۔ پیچھے راجا منتر کا جپ کرنے لگ گیا۔ اور جب کبھی کوئی دو ایک پنڈت کہیں سے آجاتا۔ تو راجا اُس سے "منتری گنیش آمنیہ" کا ارتھ پوچھتا۔

پنڈت لوگ اپنی متی کے انوسار اس کا ارتھ بتلا دیتے۔ کوئی کہتا اس کا ارتھ ہے "وِگھن ونا شک گنیش کو نمسکار"۔ کوئی ایک ایک ارتھ کاٹ بد بتلانے ہوئے کہتا کہ "منتری" کا ارتھ ہے مکھیہ منتری یعنی نیتی بگیہ اور کیرتی آدی۔ "گن" کا ارتھ سمود یا سنسار ہے۔ "ایش" یعنی یا سوامی کو کہتے ہیں۔ اور "نمہ" نمسکار کے ارتھوں میں آتا ہے۔ اس پرکار "منتری گنیش آمنیہ" کا ارتھ ہوا۔ "جو سنسار کا سوامی پرماتما ہے اس کو نمسکار ہے"۔ پرنتو راجا کو ان ارتھوں سے کب سنتوش ہو سکتا تھا۔ وہ من ہی من میں پنڈتوں کی مورکھتا کا رونا روتا۔ اور کہہ دیتا۔ کہ ان پنڈتوں کو سچے ارتھ جاننے کا سوبھاگیہ کہاں؟

دیوِیوگ سے ایک بار ایک چتر پنڈت یہاں آ نکلے۔ اُنہوں نے سُن رکھا تھا کہ راجا کو گورو کا اُپدیش ہوا ہے۔ ان کے آنے پر راجا نے منتر کا ارتھ پوچھا۔ تو پنڈت جی نے سوچا۔ کہ اس میں بھید ضرور ہے۔ راجا کو جس وشیش ارتھ کا گیان ہے۔ اس نے اُسے رانی سے اوشیہ کہا ہوگا۔ کیونکہ اس کی رانی پر ہی سب سے ادھک پریتی ہے۔ اس پرکار کی ترک لگا کر پنڈت جی نگر میں رہ کر کھوج کرنے لگے۔ اور پتہ لگا لیا۔ کہ رانی کی کرپا پاتر ایک مالن ہے۔ پھر کیا تھا۔ پنڈت جی نے مالن کو اپنی دھرم بہن بنا لیا۔ اور بہت سا دھن دے کر اُسے اپنا لیا۔

کچھ دنوں پیچھے پنڈت جی نے اُس مالن سے رانی سے "منتری گنیش آمنیہ" کا ارتھ پوچھ لینے کی ہاں کرا لی۔

ایک دن اوسر دیکھ کر مالن رانی سے "منتری گنیش آمنیہ" کا ارتھ باتوں ہی باتوں میں پوچھنے لگ گئی۔ اس پر رانی نے کہا کہ اس کا ارتھ بتانے کی مجھے آگیا نہیں ہے۔ تب تو مالن اَن منی ہو کہنے لگی۔ "بڑی مجھ پر اتنا وِشواس نہیں۔ تو میں پران تیاگ دوں گی"۔

رانی اس مالن کو کبھی رنجیدہ خاطر دیکھنا پسند نہ کرتی تھی۔ اس لئے لاچار ہو اُسے ارتھ بتانا ہی پڑا۔ اور مالن نے بھی گھر آتے ہی وہ ارتھ اپنے دھرم بھائی پنڈت جی کو بتلا دیا۔ پھر کیا تھا۔ پنڈت جی کی پرسنتا کا پارا وار نہ رہا۔

رات کے سمے وہ پہلے آئے ہوئے دھورت پنڈت کی بھانتی اُس پاس پُستکیں رکھ کر باغ میں جا بیٹھے۔ اور دھیرے دھیرے پرسدھ کر دیا کہ میں اندر کے یہاں سے آیا ہوں۔ یہ خبر جب راجا کو لگی۔ تو اس نے بھی سوچا۔ کہ چلو چل کر دیکھیں تو سہی۔ کہ سچ مچ اندر کے یہاں سے آیا ہے یا نہیں۔ یہ وچار کر کے راجا پنڈت جی کے یہاں پہنچا۔ اور پوچھنے لگا۔

"مہاراج! کیا آپ کو سورگ لوک کے ارتھوں کا بھی گیان ہے؟"

پنڈت۔ ہاں چاہے جس منتر کا ارتھ پوچھ لو۔

راجا۔ کیا آپ بتلائیں گے کہ "منتری گنیش آمنیہ" کا کیا ارتھ ہے؟

پنڈت۔ سورگ میں رہنے والوں کے سوائے اس کا ارتھ کوئی نہیں جانتا۔ ہاں تیرے اوپر اندر کی بڑی کرپا ہے۔ اس لئے مجھے اس منتر کا ارتھ بتلا سکتا ہوں۔ سُن! اس کا ارتھ ہے "سنتوکوں میں گرگر رکھ دو"۔

اس ارتھ کو سُنتے ہی راجا کو اس بات کا پکا وِشواس ہو گیا کہ یہ پنڈت بھی اندر کے یہاں سے آئے ہیں۔ تب تو راجا اُس کی پنڈت جی کے اُپدیشوں میں بڑی شردھا ہو گئی۔ تب پنڈت جی نے سنسکرت ویاکرن کا گرنتھ "لگھو کومدی" ہاتھ میں لے کر راجا سے کہا۔ "مہاراج! اندر نے تمہارے پڑھنے کے لئے یہ ایک گرنتھ ادر بھیجا ہے۔ اسے بے سمجھے اور اس کا پڑھنا آرمبھ کر دیجئے"۔

راجا نے بڑی شردھا سے اسے سویکار کیا۔ اور پوچھا۔ "مہاراج! اس میں کیا ہے؟" تب پنڈت جی کہنے لگے۔ "اس کا تھوڑا دن ابھیاس کیجئے۔ تب آپ کو اس کا بھلی بھانتی پتہ لگ جائے گا۔ کہ اس میں کیا ہے؟"

راجا نے پنڈت جی سے اس گرنتھ کو لے کر بھگتی بھاو سے پریشرم کے ساتھ پڑھنا آرمبھ کر دیا۔ اور تھوڑے دنوں کے بعد اُسے اتنا گیان ہو گیا کہ وہ سویم "منتری گنیش آمنیہ" جیسے واکیوں کا ارتھ کرنے اور سمجھنے یوگیہ ہو گیا۔ تب ایک دن راجا نے پنڈت جی کو بلا کر پوچھا کہ:۔

"مہاراج! "منتری گنیش آمنیہ" کا ارتھ "سنتوکوں میں گرگر رکھ دو" کیسے ہو جاتا ہے؟"

اس پرکار انتہ کرن میں گیان کا چمتکار ہوتے ہی راجا کا بھرم دور ہو گیا۔ اس نے بھلی بھانتی سمجھ لیا۔ کہ اُس ٹھگ نے مجھے بہکا کر بھرم جال میں پھنسا دیا تھا۔

اسی پرکار مت وادیوں نے بھولے لوگوں کو بھرم جال میں پھنسا کر اندھا بنا رکھا ہے۔ جس سے انہیں سمجھیا آڈمبر ستیہ دھرم دِکھتا ہے اس لئے ویدک گیان کے پرکاش دوارہ آنکھ کھول کر انہیں سچا راستہ دکھانا چاہئے۔

آریہ سماج نئی دہلی کے پرستاو

آریہ سماج ہندوستان روڈ نئی دہلی نے اپنے ۵-۳۰ کے اجلاس میں مندرجہ ذیل پرستاو سرو سمتی سے پاس کئے:۔

(۱) یہ سماج ماسٹر روشن رام جی شاد پردھان آریہ سماج بھدوڑ (پٹیالہ) کی بیوقت مرتیو پر ہاردک شوک نقصان اُن کے پریوار کے ساتھ سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے۔

(۲) یہ سماج حیدرآباد (دکن) میں تحصیلدار کے حکم سے ایک سماج کے ہون کنڈ اور دفتر کے انہدام کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور سارودیشک سبھا کی سیوا میں نویدن کرتا ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں مناسب کاروائی کرے۔

(۳) یہ سماج ایک ہندو ریاست (مالدا) میں آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کی بندش کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔

(۴) یہ سماج راولپنڈی کے سناتن دھرمی اخبار "برہم ورشی" کے خاص نمبر میں شائع شدہ مہرشی دیانند پر اشلیل دُشنام، جھوٹے آکشیپ اور اپنے اپمان کے خلاف پرزور آواز اٹھاتا ہے۔ (رام سنہ منتری)

یادِ رفتگان

بابو بھیروں دین فیروز پور شہر نواسی کا مختصر جیون

جنہوں نے سوامی دیانند سرسوتی کے درشن کئے تھے

(از پنڈت وشنو دت جی بی-اے- ایل ایل بی ایڈووکیٹ فیروز پور شہر)

۱- ۹ جون ۱۹۳۵ء کو ۸۲ برس کی عمر میں بابو بھیروں دین کا فیروز پور شہر میں سورگباش ہو گیا۔ ان کے جیون میں کئی باتیں قابلِ ذکر ہیں۔ جو ناظرین کے فائدہ کے لئے اس مضمون میں درج کی جاتی ہیں:-

۲- ۱۸۵۷ء کے غدر کے وقت اگرچہ ان کی عمر چھوٹی تھی۔ مگر اس وقت کے کئی واقعات وہ سنایا کرتے تھے۔ جنم کے لحاظ سے وہ گوری تھے۔ سلطان پور ضلع اودھ کے رہنے والے تھے۔ اور وہی ان کی جائے پیدائش تھی۔ ان کی پرورش بچپن میں ان کے ماموں صاحب کرتے تھے:-

۳- بابو بھیروں دین کا بچپن زیادہ تر اپنے ماموں کے پاس انبالہ چھاؤنی میں گزرا۔ یہیں انہوں نے مہرشی دیانند سرسوتی کے درشن کئے۔ اس وقت کے واقعات وہ بڑے آنند سے سنایا کرتے تھے۔ اسی وقت سے وہ مہرشی کے بھگت ہو گئے۔ سولہ برس کی عمر میں ورزش کیا کرتے تھے۔ اکھاڑے میں پہلوانی بھی کیا کرتے تھے۔ ہزاروں ڈنڈ اور بیٹھکیں نکالتے تھے۔ اور بیٹھکوں اور ورزش کے انبیلا شیوں کی طرح مہرشی دیانند جب انبالہ چھاؤنی میں آئے تو ان کے درشنوں کو جایا کرتے تھے۔ بابو بھیروں دین بھی سوامی دیانند جی کی تعریف کیا کرتے تھے۔ اور ان کا ذکر کرتے ہوئے نہیں تھکتے تھے۔ اور جب وہ مہرشی کے درشن کا ذکر کرتے تھے۔ تو ان کے چہرہ پر خوشی اور بھگتی کی چمک نظر آتی تھی:-

۴- وہ کہتے تھے۔ کہ مہرشی دیانند اپنی ٹانگیں پھیلا دیتے تھے۔ اور ہمیں کہتے تھے۔ کہ اپنا سارا زور لگا کر دباؤ۔ اور ہم ان کی ٹانگوں کو دبا نہ سکتے تھے۔ پھر مہرشی دیانند ہنس کر کہا کرتے تھے کہ میں بوڑھا ہوں۔ اور تم نوجوان ہو۔ دیکھ لی تمہاری پہلوانی۔ اس نظارہ کو سنا کر بابو بھیروں دین کہا کرتے تھے۔ کہ انہوں نے برہمچریہ کا تیج اپنی آنکھوں سے دیکھ کر برہمچریہ کا لابھ سمجھا۔ اور ۸۲ برس کی عمر میں شریر کے مضبوط ہونے کا کارن برہمچریہ کا پالن بتایا کرتے تھے:-

۵- جب انہوں نے مہرشی دیانند کے درشن انبالہ میں کئے تھے۔ تو ان کی عمر ابھی چھوٹی تھی۔ اور خاص ودیا بھی نہیں تھی۔ اور ان کے اپدیشوں کو صحیح پرکار سمجھ بھی نہیں سکتے تھے۔ لیکن انکلتے تھے۔ کہ مہرشی دیانند برہمچریہ کی مہما پر زیادہ زور دیتے تھے۔ ایک پنڈت اگروال کی شدھی کا بیان کرتے تھے۔ کہ کس پرکار مہرشی دیانند نے ایک اونچے گھرانے کے ساہوکار کے لڑکے کو عیسائی ہونے سے بچایا۔ ان دنوں انگریزی پڑھے لکھے ہندو زیادہ عیسائی ہو جاتے تھے۔ ایک ایسے نوجوان کو اس طرح مہرشی دیانند نے بچایا۔ اس کا ذکر مفصل سنایا کرتے تھے:-

۶- اپنے ماموں کے اثر سے بڑے ہونے پر اور کچھ انگریزی سیکھ لینے پر انگریزی فوج میں ہسپتال کے سٹور کیپر ہو گئے۔ اس حالت میں کئی مقامات کی انہوں نے یاترا کی۔ کابل۔ افغانستان اور صوبہ سرحدی کے نظارے بڑے آنند سے سنایا کرتے تھے۔

ایک وقت کی بات سناتے ہیں۔ کہ صوبہ سرحدی میں فوج کے ساتھ جاتے ہوئے انہیں ایک غار کا پتہ لگا۔ اس غار میں وہ گئے۔ انہوں نے وہاں دیکھا۔ کہ ایک سادھو بیٹھا ہوا ہے۔ جو اپنی عمر سینکڑوں برس بتلاتا ہے۔ اس کے پاس دو شیر بیٹھے ہوئے تھے۔ جن سے بابو بھیروں دین ڈرنے لگے۔ اور اس سادھو کے اشارہ کرنے پر وہ شیر چلے گئے۔ بابو بھیروں دین کہتے تھے۔ کہ یہ سادھو یوگی تھے۔ اور ان کی باتوں سے انہیں بہت آنند آیا۔ اور اس گفتگو سے انہوں نے جو کچھ مہرشی دیانند کے درشنوں سے لابھ اٹھایا تھا۔ اس پر زیادہ مضبوط ہو گئے:-

۷- نوکری سے واپس آ کر جب انہیں پنشن مل گئی۔ تب فیروز پور شہر کو اپنی رہنے کی جگہ بنایا۔ یعنی پینتیس برس کے قریب ان کی عمر کے آخری دن فیروز پور شہر میں گزرے۔ یہاں انہوں نے اپنے گزارہ کے لئے کئی کام کئے۔ اور ہر ایک کام میں ان کو فائدہ ہوتا رہا۔ سبزی منڈی میں وہ آڑھتی کا کام بہت دنوں تک کرتے رہے۔ اور آخری وقت تک ان کا یہی کام رہا۔ ان کاموں میں انہوں نے اچھے گرہستی کی طرح اپنا اور اپنے بال بچوں کا اچھی طرح گزارہ کیا۔ اور رہنے کے مکان کے علاوہ کئی مکان خرید کئے۔ جن کا کرایہ تقریباً ۲۵ روپیہ ماہوار ہے:-

۸- فیروز پور میں ہی انہیں رہتے ہوئے بیس برس کے قریب ہو گئے۔ آریہ سماج سے ان کو بڑا پریم تھا۔ آریہ سماج رانی کا تالاب فیروز پور شہر کے وہ سبھاسد تھے۔ فیروز پور شہر اور چھاؤنی میں گوری ذاتی کے جتنے لوگ تھے۔ ان میں وہ چودھری اور لیڈر کی حیثیت رکھتے تھے۔ گوری ذاتی کے لوگوں میں ایک شیو نرائنی مت مانا جاتا ہے۔ شیو نرائنی مت کی پستکیں پوربی بھاشا میں ہیں۔ اس مت کی پستک کو پڑھ کر کہا کرتے تھے۔ کہ شیو نرائن مت وہی ہے جو سوامی دیانند کہتے ہیں:-

شیو نرائن مت کا ایک مندر فیروز پور چھاؤنی میں ہے۔ اس مندر میں ایک بار شیو نرائن مت کے مہنت کے آنے پر ایک بڑا بھاری جلسہ ہوا تھا۔ اس جلسہ پر بابو بھیروں دین ہمیں بھی لے گئے۔ وہاں جو اپدیش اور بھجن ہم نے سنے۔ ان میں آریہ سماج کے سدھانتوں کا اثر جھلکتا تھا۔ یہ بات بابو بھیروں دین جیسے پرستار لوگوں کے پرشارتھ کا پھل تھا:-

اودھ دیش میں گوری جاتی کے لوگ آریہ سماج کے سدھانتوں کے زیرِ اثر آ کر اپنے آپ کو کبیر اپنتھ والے ویش کہتے ہیں۔ یہ سبھا گوری جاتی میں سدھارکوں کی سبھا ہے۔ بابو بھیروں دین کی رائے ان سدھارکوں کے ساتھ تھی۔ لیکن وہ انہیں صاف کہا کرتے تھے۔ کہ جب تک تم آریہ سماج کا سدھانت ساتھ نہیں دو گے۔ اس وقت تک ترقی ہرگز ہرگز نہ ہو سکے گی:-

۹- اپنے سارے جیون میں ان کی یہ آشا اور اپدیش رہا۔ کہ سوامی جی کے درشنوں سے جو کچھ لابھ اٹھایا ہے۔ اس کو اپنے جیون میں عمل میں لاؤں۔ جب وقت تک ان کے ہاتھ پاؤں چلتے رہے۔ اور بڑھاپے نے نڈھال نہ کر دیا۔ اس وقت تک آریہ سماج کے خاص لیکچروں میں تکلیف اٹھا کر بھی شامل ہوتے رہے۔ اچھوت ادھار اور شدھی کے کاموں میں خاص مدد دیا کرتے تھے۔ فیروز پور شہر میں جب بالمیکوں میں ویدک دھرم کا پرچار شروع ہوا۔ کئی بار بال بچوں کو ساتھ لے کر ان کے جلسوں میں شامل ہوتے:-

۱۰- آیورویدک اور انگریزی دوائیوں کا خاص علم ان کو فوجی ہسپتال میں رہنے کے کارن ہو گیا تھا۔ اپنے اس علم سے انہوں نے غریب لوگوں کو بڑا فائدہ پہنچایا۔ اپنے گھر میں کئی روگوں کی دوائی تیار رکھتے تھے۔ اور جو کوئی غریب آدمی ان کے گھر پر آتا تھا۔ اس کو وہ دوائی بلا قیمت دیتے تھے:-

۱۱- اگرچہ اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ لیکن انہوں نے لڑکیوں کو مقامی کنیا پاٹھ شالہ میں پڑھایا۔ ان کی تین کنیائیں ہیں۔ سب سے بڑی کنیا پڑل کا امتحان پاس کر چکی ہے۔ اور نویں جماعت میں پڑھتی ہے۔ ان تین کنیاؤں کے علاوہ ان کا ایک لڑکا ہے۔ جو اب ان کا وارث ہے۔ اپنے لڑکے کے لئے وہ ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہے۔ کہ کسی طرح وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرے۔ اور اس امر کے لئے وہ خرچ کرنے کے لئے بھی تیار تھے۔ لیکن انہیں اس کام میں کامیابی نہ ہوئی:-

۱۲- کنیاؤں کے بیاہ کرنے کے وقت انہیں بڑی مشکل ہوئی۔ کنیاؤں کے لئے وہ آریہ ور چاہتے تھے۔ اور ویدک ریتی سے وواہ سنسکار کرنا چاہتے تھے۔ کوشش کرنے پر ان کی یہ خواہش پوری ہو گئی۔ وواہ کے وقت انہوں نے مقامی آریہ پرشوں اور استریوں کو پُرتکلف ضیافت دی۔ اس موقعہ پر ان کی برادری کے لوگوں نے انہیں برادری سے خارج کر دیا۔ مگر انہوں نے اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہ کی:-

بالکل نئی تصنیف
رسالہ اٹھتی ہوئی جوانی
گمراہ نوجوانوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کر کے نوجوان بنانے کے لئے اٹھتی ہوئی جوانی کی حفاظت کرنے کے لئے کھوئی ہوئی جوانی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیں:-
ویدمنسز ہی منی شنکر گووند جی مالک آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
Suleman Umar
& Co Karachi

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اسلامی مزار ہیں یا پریوں کا اکھاڑہ؟

بعض عاقبت نااندیش مسلمان شاکی ہیں کہ آریہ سماج کے پروتنگ بھگوان دیانند نے "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف کا سخت کھنڈن کیا ہے۔ لیکن جہاں تک میرا تجربہ شاہد ہے۔ بھگوان نے قرآن شریف کا اتنا پُرزور کھنڈن نہیں کیا۔ جتنا خود مسلم صوفیوں۔ درویشوں اور مصنفوں نے کیا ہے۔ میں ایک دن "آئین اکبری" پڑھ رہا تھا۔ وہاں شاہ اکبر نے ایک جگہ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر شیطان شر کا خالق ہے۔ اور رحمان خیر کا۔ تو پھر دو خالق ہوئے۔ اور اسلام خود شرک کی تعلیم دینے والا ثابت ہوا۔

بہرحال صرف شاہ اکبر کا ہی نہیں۔ بلکہ اگر کوئی غیر مسلم اسلام کا کھنڈن کرنا چاہے۔ تو وہ بہت آسانی سے خود مسلم صوفیوں اور شعراء کے اقوال و کلمات سے قرآن شریف کا آسانی سے کھنڈن کر سکتا ہے۔ اگر پنڈت چموپتی جی "چودھویں کا چاند" تصنیف کرتے وقت بجائے مسلمانوں کی تصانیف کے صاحب اقتباسات سے مزین فرماتے۔ تو جہاں وہ قرآن کا کھنڈن بھی کر جاتے۔ وہاں دنیا کا کوئی قانون... اُن کی کتاب کو ضبط بھی نہ کر سکتا۔ کیونکہ جس طرح آنجہانی مرزا غلام احمد نے اسلامی رسل اور انبیاء کے معجزوں کا کھنڈن کیا ہے۔ اس طرح کسی غیر مسلم نے نہیں کیا۔ ایسے ہی خود مسلم (Mussalman) نے جتنا اسلام اور قرآن کا کھنڈن کیا ہے۔ کسی غیر مسلم نے آج تک نہیں کیا۔ مشکل یہ ہے کہ لوگ ان کے اقتباسات جمع کرنے کی زحمت نہیں اُٹھاتے۔ اور مفت ہی قانونی گرفت میں آجاتے ہیں۔

مسلمانوں میں نبیوں اور رسولوں کے بعد ولیوں کا زور ہے۔ لیکن ان ولیوں کی جو حقیقت ہے۔ اُس کا ذکر مولوی محمد سلیمان صاحب سوداگر جیسکمر دھرپور کے الفاظ میں پڑھئے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

ہر اک آوارہ ناکارہ کو اس میں اب سہولت ہے
کہ بن جائے ولی تو دور پھر افلاس و غربت ہے
ہنر کی ہے نہ کچھ حاجت نہ شفقت کی ضرورت ہے
کہ دنیا میں کوئی اس سے فزوں آسان صورت ہے
ولی بن جائے کوئی تو ہے کون ایسا جو نہ ملنے

آگے چل کر شاعر صاحب فرماتے ہیں ؎

بھلا اس سادہ لوحی کا کہیں کوئی ٹھکانا ہے
ہے نظروں میں ولی وہ چال جس کی وحشیانہ ہے
ہے مشابہ جس کی ہر حرکت کو حرکت ملحدانہ ہے
زباں پر جس کے ہر اک لفظ لفظ منکر کا نہ ہے

عضب ہے اب ولی ہونے لگے ایسے بھی دیوانے
تمیز اولیا بھی کیا رہا ان میں نہ اب باقی
کہ ہر فقان دیوانہ ہے نظروں میں ولی ان کی
کہ ادنیٰ شے ہے کوئی ذہن میں سمجھے ولایت بھی
یا ان دیوانوں ہی کی طرح ہستی اولیا کی بھی
ولی مانے کسی کو تو عمل سے بھی تو پہچانے

خبر اولی تو جو کچھ ہوئے۔ سو ہوئے لیکن
اب ذرا اسلامی مزاروں کی سنو۔ اور سر پکڑ

یا جاتی ہیں برائے نذر قلب پارسا لیکر
یا خوش کرنے کو روح خواجہ سامان عنا لیکر
حضور خواجہ آخر کے کیا جاتی ہیں نذرانے
("اہلحدیث" امرتسر ۱۹ جولائی)

سوال ہوتا ہے۔ کہ مزار خواہ سو خرابی کریں لیکن برقع تو ان کی ستر پوشی پر پہنچا ہے ؎
مزاروں پر تو خود پردہ نشینوں کو بھی لے جاؤ
پھر بے پردہ شوق سے لیکن نہ شرماؤ

پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سیالکوٹ

پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن کے متعلق جو کہ اس دفعہ سیالکوٹ میں ہونے والا ہے۔ آریہ سماج سیالکوٹ کی انترنگ سبھا نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ پرانتیہ سمیلن بجائے ۱۴-۱۵-اور ۱۶ ستمبر کے ۴-۵-اور ۶ اکتوبر کو منعقد کیا جائے۔

سمیلن کے انتظامات کے لئے ایک عارضی سواگت کارنی سمتی جس کے پردھان لالہ چندداس جی ایڈووکیٹ۔ منتری لالہ سروپ نارائن جی وکیل اور سیٹھ وشمبھر ناتھ جی۔ اپ منتری رام لال شرما اور خزانچی لالہ گیان چند جی چنے گئے ہیں۔ بنائی گئی ہے۔

سواگت کارنی سمتی کا دفتر باقاعدہ آریہ سماج مندر میں کھول دیا گیا ہے۔ سب بھائیوں سے نویدن ہے کہ آیندہ سمیلن کے متعلق سب خط و کتابت لالہ سروپ نارائن جی وکیل منتری سواگت کارنی سمتی سے کیا کریں۔

(رام لال شرما اپ منتری سواگت کارنی سمتی پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سیالکوٹ)

کر رووُ ؎
مزاروں پر بھلا جانے ہو تم تو مُدعا لے کر
مگر یہ رنڈیاں جاتی ہیں کیا جرم و خطا لے کر

کوئی گر معترض ہو تو زیارت کی سند لاؤ
ہو منشا اس سے شارع کا کوئی تم ضد پر اڑ جاؤ

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش :۔ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد۔ نوین سنسکرن بڑھیا کاغذ چھپائی غیر مجلد ۸ علاوہ مجلد ۱۲ :۔ دی فونٹین ہیڈ آف ریلیجن :۔ سری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیرھی کرت انگریزی پڑھے لکھے کو ویدک دھرم کی سریشٹھتا سمجھانے کے لئے اپُوروہے۔ مجلد ۱/ :۔ دی ٹیچن پرنسپل آف آریہ سماج :۔ شری پنڈت چموپتی جی کرت۔ اس میں آریہ سماج کے رس نیموں کی ویاکھیا کی گئی ہے مولیہ ۔ دی آریہ فلاسفی :۔ اس اتینت اپیوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر لئے ہوئے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے یہ ویاکھیان اجمیر اردھ شتابدی پر جید جید ودوانوں نے دئے ہیں۔ مولیہ ۔ دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ نیچم پرابلم :۔ اس میں پنڈت کیشو دیو گیانی نے آریہ درشٹی سے ہریجن سمسیا کو سلجھایا ہے۔ مولیہ ۲/ :۔ دی آؤٹ لائنز آف آریہ سماج :۔ شری گیانی جی کرت سکولوں کالجوں آدی میں بانٹنے کے لئے اتینت اپیوگی ہے۔ مولیہ ۱/

پتہ :۔ منتری آریہ سماج مدراس

مگر ہرگز نہ پائیں عیدگاہ عیدین بن جائے
تعجب ہے کہ اک پردہ نشیں عفور با عصمت
نہ دیکھی ہو کبھی غیروں نے جس کی آج تک صورت
مزاروں پر ہجوم سرو بہا پھرتی ہو با زینت
جمال و حسن کی اس کے تماشائی ہے خلقت
وہ جائے گویا عاشق طبع دل پر تیر برسانے
ایضاً　ایضاً　ایضاً

لیکن یہاں پر ہی بس نہیں۔ بلکہ شاعر صاحب آگے چل کر یوں گوہر افشانی کرتے ہیں ؎
ہے آخر کیا سبب اس کا سمجھ میں کچھ نہیں آتا
کہ ہوں اپنے گھروں میں یہ تو ہو باقاعدہ پردہ
مجال اس کی نہ ملدے پر پردہ پر وہاں اپنا
مزاروں پر مگر احساس دل میں کچھ نہ ہو اس کا
کہ پاس آئیں مجاور ہا نفد پر رکھو کے جھگڑے
عقیدت مندی جائیں بزرگوں کے مزاروں پر
کہیں خود ہی نہ ہو فتنہ ادب سے یاں کریں بار
وقوع پھر بھی ہوں بدکاریوں کے وہاں اکثر
تو الزام اس کا کیوں آئے گا کس طرح غیروں پر
مگر دراصل یہ تو ہے عقیدہ مندی جانے
("اہلحدیث" - ۱۹/جولائی ۱۹۳۵ء)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی ادویات

"سُدھا سندھو"

کف کھانسی۔ ہیضہ۔ سوم۔ شول۔ سنگرہنی۔ اپھارہ وغیرہ کی خوش ذائقہ خوشبودار دوا۔ قیمت ۸/

دورون گج کیسری

داد کی سب سے اچھی دوا قیمت ۴/

بال سُدھا

دبلے اور کمزور بچوں کو طاقتور بنانے والی دوا۔ قیمت ۱۲/

سب دوافروشوں کے پاس ملتی ہیں

سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۲

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی

سبھا کے ادھیکاریوں اور اپدیشکوں کا سمیلن

۱۶ - جولائی کو بوقت ۱۲ بجے دن زیر صدارت شری پروفیسر رام دیو جی پردھان سمیلن ہوا۔ جس میں شری بھیم سین جی ودیا النکار منتری - پنڈت گیان چند جی ویدپرچار ادھشٹاتا - پنڈت بدھ دیو جی - پنڈت پریہ ورت جی - پنڈت بنواری لال جی - پنڈت چمو پتی جی - پنڈت وشوناتھ جی - پنڈت لیش پال جی - پنڈت دلیپ جی - پنڈت دھرم دت جی - پنڈت رام سروپ جی - پنڈت منیشور دیو جی - پنڈت پورن چند جی - پنڈت رام سروپ جی اور پنڈت ماتھر شرما جی منترما حاضر تھے۔

کاروائی آرمبھ ہونے سے پہلے پنڈت گیان چند جی نے سب اپدیشکوں کا پردھان جی سے تعارف کرایا۔ اس کے بعد پردھان جی نے اردھ شتابدی کے سمبندھ میں اپنا دکتو کہا۔ جس کا سارانش یہ ہے۔ آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں کو اس شتابدی کے سال میں آریوں کی تعداد کم از کم ۵۰۰۰ بڑھانی چاہیئے۔ کسی بھائی کو جو سداچاری آدمی کی درشٹی سے اس پد کے یوگیہ ہوں علیحدہ نہیں رہنا چاہیئے۔ اگرچہ وہ چار آنہ سالانہ دینے والوں میں کیوں نہ ہوں انہیں سبھا ایک سدسیہ سمجھا جاوے۔ بشرطیکہ وہ آریہ سماج کے دس نیموں کو مانتے ہوں۔ کم از کم ایک صد آریہ سماجیں ستھاپت کی جائیں۔

کتابیں شائع کرائی جائیں

(۲) اردھ شتابدی تک مقصد درجن کے قریب کتابیں مثلاً سنسکرت میں رشی دیانند کا جیون چرتر کوپتا ہندی اکھشروں میں اور پنجابی بھاشا میں بھجن جو گراموں کے لئے ہوں تیار کرانے چاہئیں۔ اس کے علاوہ انگریزی میں بھی کوئی کتاب شائع کی جاوے

(۳) آتم شدھی:- اپدیشکوں کا اپنا جیون یگیہ مے ہونا چاہیئے۔ کرم - دھرم کا خاص خیال رکھنا چاہیئے تاکہ عام پبلک اپدیشکوں کا انوکرن کرنے سے اونچی اٹھ سکے۔ اپدیشکوں کی ودیکی پہلا پڑھے منتروں کی دیا کھیا کی جاوے۔ بروھ سجنوں سے پرارتھنا کی جاوے۔ کہ وہ بان پرستھ آشرم میں داخل ہو کر جنتا کی سیوا کریں۔ اردھ شتابدی تک بہت سے آدمی اس کام کے لئے نکل آنے چاہئیں۔ آریہ سماجوں کے آریہ ویروں کو بہت تعداد میں اس اوسر پر شامل ہونا چاہیئے۔ اپدیشکوں کو اپنے اپنے منڈلوں میں کام کرتے ہوئے ہر ایک سماج اور ہر ایک آریہ پریوار میں وشوانز یگیہ کرنے چاہئیں۔ جس میں یجمان اپنا پروہت پرتی ندھی سبھا پنجاب کو سمجھیں۔ سبھا کی طرف سے وہ اپدیشک سبھا کے پرتی ندھی روپ میں ہوں گے۔ ہر ایک آریہ کم سے کم ایک روپیہ۔ اسعری ۲ آنے ادسطی بچہ ہم آنے کے حساب سے

یگیہ میں اپنی اپنی آہوتی ڈالیں۔ اس یگیہ کی ودھی بنانے کے لئے شری پنڈت بدھ دیو جی پنڈت پریہ ورت جی تتھا پنڈت وشوناتھ جی کی کمیٹی بنائی گئی جو بہت جلد شائع ہو کر آریہ جنتا کے سامنے آجاویں گے۔

اپدیشک مہانو بھاؤں نے پردھان جی کی سکیم پر پورے من سے کام کرنے اور اس یگیہ کو سپھل بنانے کے سنکلپ کئے۔ اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اپنے اوپر ذمہ داریاں لیں۔ بلکہ یہاں تک کہ اپنی گرہ سے مندرجہ ذیل دھن دینا منظور کیا۔

پنڈت بدھ دیو جی ۵۱ روپے - پنڈت پریہ ورت جی ۵۱ روپے - پنڈت گیان چند جی ۵۱ روپے - آچاریہ رام دیو جی ۵۰ روپے - پنڈت ماتھر شرما جی ۵۱ روپے پنڈت منیشور دیو جی ۲۱ روپے پنڈت دھرم دت جی ۲۵ روپے - پنڈت رام سروپ جی ۲۱ روپے پنڈت لیش پال جی ۲۵ روپے پنڈت دلیپ جی ۲۱ روپے - پنڈت وشوناتھ جی ۲۱ روپے - پنڈت منشی رام جی ۱۱ روپے - پنڈت برت پال جی ۲۰ روپے اس کے علاوہ ۱۵ اپدیشکوں نے مندرجہ ذیل کام کرنے کے سنکلپ کئے:-

پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار ۵۰۰ روپیہ اردھ شتابدی
پنڈت پریہ ورت جی ۵۰۰ برائے وید پرچار اردھ شتابدی اور ۱۰۰ آریہ بنانا - پنڈت دھرم دت جی گورداسپور ۲۰۰۰ برائے وید پرچار - ۱۰۰۰ آریہ - ۲۵ نئی سماجیں اور ۵۰ وشوانز یگیہ - پنڈت ماتھر شرما ایک ہزار روپیہ اور ۵ ہزار آریہ بنانا - اور دس سماجیں قائم کرنا - پنڈت پورن چند جی امرت سر تا ۲۵ سو روپیہ - ۵ سو آریہ بنانا - ۱۵ نئی آریہ سماجیں - ۵۰ وشوانز یگیہ کرنا - پنڈت بنواری لال جی تین ہزار روپیہ - ایک ہزار آریہ تیس نئی آریہ سماجیں - ۱۰۰ وشوانز یگیہ - پنڈت رام سروپ ضلع منٹگمری ملتان ایک ہزار روپیہ - ایک ہزار آریہ ۲۰ سماجیں - ۱۸ وشوانز یگیہ - پنڈت لیش پال جی لدھیانہ جالندھر ۵ ہزار روپیہ ایک ہزار آریہ بنانا - ۳۰ سماجیں - ۵۰ وشوانز یگیہ کرنا - پنڈت رام سروپ جی کانگڑہ ہوشیارپور - ۲۵ سو روپیہ - ۵۰۰ آریہ بنانا - دس نئی سماجیں ۲۰ یگیہ - پنڈت دلیپ جی ۵۰ روپیہ - ۵۰ آریہ بنانا ۱۵ نئی سماجیں اور وشوانز یگیہ - پنڈت ملیچھ دیو جی ضلع انبالہ ایک ہزار روپیہ - ۵۰۰ آریہ بنانا اور ۲۵ سماجیں اور ۵۰ وشوانز یگیہ - پنڈت وشوناتھ جی ۲۵ سو روپیہ ایک ہزار آریہ بنانا اور ۲۰ وشوانز یگیہ کریں گے۔

(سکریٹری پرکاش ویبھاگ گورودت بھون لاہور)

حیدرآباد دکن کا نرالا شاستر ارتھ

ایک بالکل نیا واقعہ

(از شری منگلانند جی پوری سنیاسی حال وارد حیدرآباد دکن)

(نوٹ) پچھلے ہفتہ حیدرآباد کے شاستر ارتھ کے متعلق پنڈت نریندر جی کی ارسال کردہ رپورٹ درج کی گئی تھی۔ آج اس ... شاستر ارتھ کے متعلق ہم شری سوامی منگلانند جی کی رپورٹ درج کرتے ہیں۔ تاکہ "پرکاش" کے پریمیوں کو پتہ لگ سکے۔ کہ شاستر ارتھ کیوں نامکمل ختم ہوا (ایڈیٹر)

حیدرآباد دکن کی سناتن دھرم سبھا اور آریہ سماج کے مابین ۳ جولائی ۱۹۳۵ء سے لے کر آٹھ دن تک ۸ مضامین پر شاستر ارتھ ہونا طے ہوا تھا۔ اب یہ شاستر ارتھ بند ہو گیا ہے۔ ہم اپنے اس مضمون میں اس کے بند کئے جانے کی اصلی وجہ پبلک کو بتلانا اچت سمجھتے ہیں۔

۳ جولائی سے یہ شاستر ارتھ یہاں ایک مشہور مقام میں ہوا۔ حاضری ۵ سے ۱۰ ہزار تک ہوتی رہی۔ اول روز "ورن کی فضیلت" پر۔ دوسرے دن "پرانوں کے وید ورودھ ہونے" پر اور تیسرے دن "دیانند کرت گرنتھ وید ورودھ ہیں"۔ ان تین مضامین پر شاستر ارتھ ہوا۔ چوتھے دن ۶ جولائی کو پردھان شری وامن نائک صاحب (سناتن دھرمی سبھا) نے سٹیج میں یہ کہا۔ کہ گزشتہ تین دنوں کی کارروائی کے متعلق پبلک کو یہ شکایت ہے۔ کہ پنڈت صاحبان شاستروں کی باتیں بہت کم بتلاتے ہیں۔ اور شخصی حملے زیادہ کرتے ہیں۔ اس سے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہمارا قیمتی وقت ناحق ضائع کیا جا رہا ہے۔ اور ایک ہی سوال کو بار بار دہرا کے پنڈت صاحبان وقت کا خون کرتے ہیں۔ ان باتوں کا آج دھیان رکھ کر آپ لوگ شاستر ارتھ کریں۔ تو بہتر ہے۔ ورنہ یہ شاستر ارتھ بند کر دیا جائے گا۔"

اسی طرح آریہ سماج کے پردھان شری گوپال راؤ جی وکیل نے کہا۔ کہ "کل سناتن دھرمی پنڈت مادھو آچاریہ جی نے جو کہ دو سو روپیہ کی تھیلی لا کر کھنکاتے رہے۔ کہا۔ کہ ۵۰۰/ روپیہ اس شرط پر دوں گا۔ کہ فلاں بات فلاں گرنتھ میں دکھلا دی جائے۔ یہ جوا بازی کا کام سراسر ناجائز ہے۔ ایسی باتیں شاستر ارتھوں میں نہیں ہونی چاہئیں۔ پبلک تو آپ لوگوں سے مشکل مذہبی مسائل پر ویدوں شاستروں کے حوالجات سننے کے لئے آئی ہے۔ غرضیکہ آج بھی اگر وہی وطیرہ رہے گا۔ تو شاستر ارتھ بند کرا دیا جائے گا"۔

شاستر ارتھ کا چوتھا مضمون "مورتی پوجا" تھا۔ دوران مباحثہ میں سناتن دھرمی پنڈت مادھو آچاریہ جی نے کہا۔ کہ "آریہ سماج بھی تو مورتی پوجک ہو رہا ہے۔ وہ سنسکاروں میں اسنتے کی۔ کشا گھاس کی۔ چونا کی اور دیگر ایسی اشیاء کی پوجا کرنا۔ اور سوامی دیانند کی تصویر کی تو ضرور پوجا ہوتی ہے۔ اگر آپ اس سے انکار کرتے ہیں۔ تو میں آپ کے انکار کو تب درست جانوں۔ جب آپ سوامی جی کی تصویر پر جوتا لگائیں۔ میں فی جوتا آپ کو ایک روپیہ انعام دوں گا"۔

آریہ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے منظور کر لیا۔ اور ایک مہاشہ کو سناتنی پلیٹ فارم بھیجا۔ کہ لاؤ وہ تصویر۔ ہم آپ کی منشا پوری کئے دیتے ہیں۔ اس پر سناتن دھرمی پردھان پنڈت وامن نائک صاحب کھڑے ہوئے۔ اور بولے۔ کہ نہیں ہم ایسا ہونے دیں گے۔ کیونکہ سوامی دیانند جیسے مہا پرش کی بے عزتی کرنا سراسر نامناسب ہے۔ میرے دل میں ان کی ویسی ہی عزت ہے۔ جیسی کہ ہونی چاہیئے۔

پردھان جی کے ایسا کہنے پر بھی پنڈت مادھو آچاریہ جی اپنی بات پر بضد رہے۔ تین بار پردھان جی نے منع کیا۔ اور بہت منت سماجت کی۔ تب وہ خاموش ہوئے۔ اب پنڈت بدھ دیو جی نے پردھان جی سے کہا۔ کہ آپ نے تو اپنے سناتن دھرم کے اصول پر عمل کیا۔ لیکن مجھ کو اپنے آریہ سماجی اصول پر عمل کرنے سے کیوں روکتے ہیں؟ آپ مت روکئے۔ یہ کہہ کر پنڈت بدھ دیو جی نے سوامی جی کی تصویر لے کر ایک لات اس پر ماری۔ اور کہا۔ کہ لیجئے پنڈت جی! آپ کے اس اوہم کو دور کرنے کے لئے کہ آریہ سماجی دیانند کے فوٹو کی پوجا کرتے ہیں۔ میں نے یہ کام کر دیا ہے۔ جس کو میں نے کبھی نہیں کیا تھا۔ لیکن اس سے میرے دل میں سوامی جی کی عزت کم نہیں ہو سکتی۔

(باقی بر صفحہ ۱۵)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جنوبی افریقہ میں مہتہ جیمنی جی کا شاندار پرچار

ایک نام نہاد آریہ سماجی کی شرمناک مخالفت

(از ڈاکٹر محکم چند جی ورما پریذیڈنٹ ویدک مشن سوسائٹی ڈربن)

میں نے رسالہ "کرانتی" نمبر ۸ بیساکھ و اساڑھ کی تردید ... بھی جو جنیوجی پردھان آریہ سماج لیسپرور اور ... سیتا رام جی منگل افریقہ نواسی کے مضمون اخبار ... پرساتھ نہیں پڑھے۔ مہتہ جی کو افریقہ میں میں نے ہی کوشش کر کے بلایا تھا۔ سوامی بھوانی دیال جی نے آپ کا بلانا بند کرا دیا تھا۔ بھائی پرمانند جی اور سوامی شنکر انند جی کو بھی میں نے ہی مدعو کر کے یہاں پرچار کرایا تھا۔ "کرانتی" میں جو لیکھ مہاشہ رام سندر پاٹھک پردھان آریہ سماج ڈیہازر کے نام سے نقل کیا گیا ہے۔ دراصل اس کا لیکھک سوامی بھوانی دیال ہی ہے۔ ڈیہازر میں نہ کوئی آریہ سماج ہے۔ نہ مندر اور نہ ہی یہاں سپتاہک ست سنگ لگتے ہیں۔ رام سندر پاٹھک کوئلے کی کان میں مزدوری کا کام کرتا ہے۔ دو تین جماعت تک پڑھا ہوا ہے۔ ہندی لکھنا بھی نہیں جانتا۔ اس نے آج تک کسی اخبار میں مضمون نہیں لکھا اور نہ اس میں لکھنے کی قابلیت ہے۔ اب ایک ...... مقدمہ میں پھنسا ہوا ہے ......

...... چونکہ یہاں آ کر مہتہ جی نے شراب اور مالش کا پرزور کھنڈن کیا۔ اور آریہ سماجیوں کو سبھا چار پر زور دیا۔ اس لئے سوامی بھوانی دیال مہت برافروختہ ہو گئے۔

وہ اپنے آپ کو سنیاسی کہتے ہیں۔ مگر کوٹ پتلون پہنتے ہیں۔ ہر وقت ان کے منہ سے سگار لگا رہتا ہے۔ اپنے کٹنب میں رہتے اور انگریزوں کی ضیافتوں میں شریک ہوتے ہیں۔ ان میں سنیاسی کا کوئی لکھشن نہیں۔ اب خلعت ... کے کام پر سرکار کی طرف سے متعین ہیں۔ مہتہ جی کے افریقہ کے ایام قیام میں انہوں نے ایک لیکچر بھی کہیں جا کر نہیں دیا۔ مہتہ جی کی قابلیت اور ستکار دیکھ کر وہ مارے حسد کے جل گیا۔ اور اس خیال سے کہ وہ کہیں بھارت جا کر اس کی قلعی نہ کھولیں۔ پیشتر ہی کر کے مختلف ناموں سے بھارت کے ہندی اخبارات میں لیکھ شائع کروا دئیے۔ جن کا آدھار اور استیہ کے بلند سے ہیں۔ چنانچہ ایسے لیکھوں کے خلاف یہاں کے پرسدھ آریہ سماج کمیٹو ممبر نے تمام اخبارات کے نام گشتی چٹھی بھیج دی ہے۔ اور اس میں لکھا ہے کہ سوامی بھوانی دیال پردہ کی آڑ میں شکار کھیل رہا ہے۔ دراصل وہی ان لیکھوں کا کاتب ہے۔ جن کے نام لیکھوں میں دئیے ہیں۔ ان میں کسی ہندی لکھنے کی قابلیت نہیں۔ ایسے ... کے پرسدھ آریہ پرشوں اور ایڈیٹروں نے بھی ان لیکھوں کی تردید کی ہے۔ مہتہ جیمنی جی نے افریقہ میں چھ ماہ کے عرصہ میں ایک کونہ سے دوسرے کونہ تک پرچار کیا۔ اور

۱۶۱ دیاکھیان دیئے۔ ہر ایک مقام پر وہاں کی بھارتیہ جنتا۔ گورے ادھیکاریوں اور افریقہ نواسیوں نے آپ کا ستکار کیا۔ اور انیت شردھا پرگٹ کی۔ چنانچہ شہروں کے میئر (Mayor) بیرسٹر۔ پروفیسر۔ بڑے پرسدھ افسر اور ہندوستانی لیڈر آپ کے لیکچروں میں کرسیٔ صدارت کو زینت بخشتے رہے۔ اور اپنے بھاشنوں میں مہتہ جی کی قابلیت وسیع معلومات۔ فصاحت اور حافظہ کی داد دیتے رہے۔ ایسا ہی اخبارات کے گورے ایڈیٹر اپنے ادارتی نوٹوں میں مہتہ جی کی بہت پرشنسا کرتے رہے۔ مختصراً آپ نے جنوبی افریقہ میں حسب ذیل کام کئے:-

۱۔ آپ نے ہندو مہا سبھا کو پرجیوت کیا۔ اور ہندو کانفرنس کو بحیثیت پریذیڈنٹ ایسی کامیابی کے ساتھ نبھایا۔ کہ ہندو جاتی میں پریم اور سنگھٹن کی لہر پیدا کر دی۔ اس کا اعتراف پردھان ہندو مہا سبھا نے اپنے الوداعی ایڈریس میں جو پرواسی بھارتیہ جنتا کی طرف سے دیا گیا ہے۔

۲۔ آپ نے ہندو مسلم اتحاد پیدا کرنے میں نہایت دانشمندی سے کام لیا۔ آپ کے دو دیاکھیان مسلمانوں نے اور نیٹل کلب میں بھی کروائے۔ اس کا اعتراف مسلمانوں نے اپنی تقریروں اور اخبار "انڈین ویو" میں بھی کیا ہے۔ میں یہاں ۴۰ برس سے رہتا ہوں۔ اس دوران میں کوئی ایسا اپدیشک نہیں آیا جس نے ہندو۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے دلوں کو مسحور کیا ہو۔

۳۔ آپ نے سب آریہ سماجوں میں جا کر پرچار کیا۔ سماجوں نے آپ کو ایڈریس دئیے۔ اور آپ کا ستکار کیا۔ کوئی سبھا یا سنستھا ایسی نہیں جنہوں نے مہتہ جی کے دیاکھیانوں پر انیت پرشنسا پرگٹ نہ کی ہو۔

۴۔ آپ نے سماجیں ستھاپت کرنے کے علاوہ پرواسی بھارتیہ نوجوانوں میں دیش بھگتی اور ویدک دھرم کی فضیلت اور دھرم کی اگنی پیدا کر دی۔

۵۔ پارلیمنٹری سبھا میں آپ نے جو تقریر کی۔ اس سے متاثر ہو کر گورے لوگوں نے اتفاق رائے سے آپ کی مجوزہ تحریک کو پاس کر دیا۔

۶۔ یہاں کی بھارتیہ جنتا ہندو مہا سبھا کے کارکنان۔ کالجوں اور سکولوں کے نوجوانوں کی زبردست خواہش ہے۔ کہ ایک بار مہتہ جی پھر یہاں آ کر پرچار کریں۔ اور پھر منور نجک اپدیشوں سے مستفیض کریں۔

۷۔ یہاں آپ گورنر جنرل کی ضیافت میں دو بار شامل ہوئے۔

میں اب بطور نمونہ چند اصحاب کی رائے مہتہ جی کے بارہ میں پیش کرتا ہوں۔ تاکہ بھارت ورش کے لوگوں کو مہتہ جی کے کاریہ کی اصلیت کا پتہ لگ جائے۔ اور وہ سوامی بھوانی دیال کے ہتھکنڈوں سے بچیں۔

۱۔ سی۔ الف۔ اینڈریوز (جو افریقہ میں مقیم تھے) "آپ کے پرچار سے گورے اور ہندوستانی لوگ خوش تھے۔ آپ کا پرچار بہت کامیاب اور قابل تعریف تھا۔ امریکہ میں بھی میں جہاں کہیں گیا لوگ آپ کے پرچار اور تیاگ بھاؤ کی تعریف کرتے تھے۔"

۲۔ سر کنور مہاراج سنگھ ایجنٹ جنرل افریقہ۔ "مجھے تین بار آپ کے لیکچروں کے سننے کا موقع ملا۔ آپ کی تقریر سرگرمی اور متانت سے پُر ہوتی تھی۔"

۳۔ حاجی عمر جواہری پردھان کانگرس:- آپ کے اخلاقی۔ تمدنی۔ تعلیمی اور مذہبی لیکچروں نے افریقہ کے نوجوانوں اور عوام الناس پر آپ کی قابلیت۔ ذہانت اور وسیع معلومات کا سکہ بٹھا دیا۔ مجھے کئی لیکچروں میں پردھان بننے کا فخر نصیب ہوا۔ میں جرأت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر آپ کی قابلیت اور علمیت کے غیر متعصب اپدیشک ہندوستان سے آتے رہیں۔ تو ہندو مسلم تعلقات زیادہ مضبوط اور دوستانہ ہو جائیں۔ اور یہاں اتحاد۔ پریم اور شانتی کا راج ہو جائے۔

ایسا ہی پردھان ہندو مہا سبھا اور پردھان آریہ سماج ہائے پیٹر مارٹز برگ اور ڈربن سنٹرل نے ایڈریسوں میں مہتہ جی کی یوگیتا اور کاریہ کی انیت پرشنسا کی ہے۔ آپ ان تھوڑے سے اقتباسات سے اندازہ لگا لیں۔ کہ مہتہ جی نے جنوبی افریقہ میں آ کر بھارت کا سر اونچا کیا ہے۔ اور گورے لوگوں پر زبردست اثر ڈالا ہے۔

بقیہ شاستر ارتھ صفحہ ۱۴

ہمارے خیال میں یہ واقعہ ایسا ہے۔ جو قطعیاً بالکل نیا ہے۔ آریہ سماج کی تاریخ میں یہ ایک بالکل نئی بات ہوئی ہے۔ جس کا سہرا حیدرآباد کے اس شاستر ارتھ کے سر رہے گا۔ سنا گیا ہے (پنڈت مادھو اچاریہ جی سناتنی کی زبانی) کہ پنجاب کے کسی جلسہ پر بھی دو نوجوان فریقین کی طرف سے شاستر ارتھ میں مناظر تھے۔ اور وہاں بھی پنڈت مادھو اچاریہ جی نے یہی سوال پیش کیا تھا کہ دیانند کے فوٹو پر جوتا لگائیے۔ اور ایک طرف جوتا یا پنجرہ رکھ دیا جائے گا۔ اور وہاں بھی پنڈت بدھ دیو جی نے منظور کر لیا تھا۔ لیکن وہاں آریہ سماج کے پردھان جی نے ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔ غرضیکہ پنڈت مادھو اچاریہ جی کی مراد جو شمالی ہند میں نہیں پوری ہو سکی تھی۔ وہ یہاں جنوبی ہند میں آ کر پوری ہو گئی۔

خبر بعد کی کارروائی یہ ہوئی۔ کہ پنڈت مادھو اچاریہ جی نے فرمایا۔ کہ حسب وعدہ ایک روپیہ انعام ادا کرتا ہوں۔ پنڈت بدھ دیو جی نے کہا کہ میں آپ کے روپیہ پر بھی لات مارتا ہوں۔ میں نے روپیہ کے لئے نہیں۔ بلکہ سدھانت رکھشا کے لئے یہ کام کیا ہے۔ سناتنی پردھان پنڈت دامن نائیک صاحب نے پنڈت مادھو اچاریہ کو روپیہ دینے سے منع کیا۔ اور آریہ سماجی پردھان شری گوپال راؤ جی نے فرمایا۔ کہ یہ روپیہ کا لین دین جوا بازی ہے۔ جو ناجائز ہے۔ آپ آئندہ روپیہ کا نام نہ لیں صرف شاستروں کے وچن سناتے رہیں۔

بعد ازاں بقیہ وقت پورا ہونے کے بعد پردھان جی پنڈت دامن نائیک جی نے یہ اعلان کیا۔ کہ آج جو تھا شاستر ارتھ ہوا۔ اور اگرچہ ۸ دن تک یہ شاستر ارتھ ہونے والا تھا۔ لیکن درین حالت ہم اسے بند کرتے ہیں۔ کیونکہ حیدرآباد کی پبلک کے فائدہ کے خیال سے ایسا کرنا ضروری ہے۔ ایسے شاستر ارتھ سے جنتا کو کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ لہٰذا شاستر ارتھ بند کیا جاتا ہے۔

شاستر ارتھ کے نامکمل ختم ہونے کا حال ختم کر کے ہم ناظرین کو بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ پنجاب میں پنڈت مادھو اچاریہ جی سناتن دھرم کی طرف سے آریہ سماجیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مقرر کر دیے گئے ہیں۔ اس لئے آریہ جنتا بسا اوقات پریشان رہے۔ اگرچہ یہاں لائق مقرر پردھان صاحبان نے شاستر ارتھ کو نامکمل بند کر کے ... الزام کسی فریق پر نہیں لگایا۔ اور اپنی لیاقت۔ دانشمندی اور عقلمندی سے شرارت کو روک لیا۔ ورنہ ۱۰ ہزار کے بھاری مجمع میں ایسا اشتعال انگیز واقعہ کی بدولت جتنا ہوتا تھوڑا تھا۔ لیکن یہ بات قابل نوٹ ہے۔ کہ پنڈت مادھو اچاریہ جی بار بار اپنی تعریف اور اپنی تصنیف کردہ پستکوں کا تذکرہ

ویدک سبھیتا!

(لیکھک شری بابو پورن چند جی بی اے - ایل ایل بی)

اتی پراچین کال کا اتہاس ہمیں اپلبدھ نہیں ہے۔ رامائن کے سمے میں ویدک سبھیتا کے بہت سے انگ جیوت اور پرچلت تھے۔ جو وشیش بات وچارنیہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ ملیچھ کیول اپنے ادھیکاروں کے انترگت ہی سنسار کے ویبھو کو بھوگنا چاہتے تھے۔ دوسروں کے ادھیکاروں پر آکرمن کرنا نہیں چاہتے تھے۔ مہاراجہ رام چندر کے بنباس کے پشچات ان کے بھراتا بھرت کو راجیہ سنگھاسن پر بیٹھنے کا اوسر ملا۔ اور اس کے لئے انہیں کوئی چھل یا اتیاچار نہیں کرنا پڑا۔ اپنے آپ راجیہ مل جانے پر بھی کیول اس کارن سے کہ ان کا ادھیکار نہ تھا۔ انہوں نے راج بننا سویکار نہ کیا۔ رامائن کے کال میں جن دوشوں کے کارن راون جیسے براہمن اور وید پاٹھی کو راکھشس کی اپادھی دی گئی۔ آج وہ دوش کیسے پرچلت ہیں۔ انہیں ہم سب جانتے ہیں۔ مانس کھانا۔ شراب پینا یا کسی انیہ پرکار کا نشہ کرنا اور پرائی استری پر کودرشٹی کرنا۔ یہ راون کو راکھشس کی اپادھی دلانے والے پاپ تھے+

آدرشوں کا پتن :-

کیا آج کل ایسے پاپ کرنے والے راکھشسوں کی گنتی ہی ہے؟ یدی نہیں تو اس سے ودت ہوتا ہے۔ کہ نہ کیول ہمارا پتن ہوا ہے۔ پرنتو ہمارے آدرشوں کا بھی پتن ہو گیا ہے۔ آج کل جنتا کے آچرنوں کو دیکھ کر آشچریہ پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ان کو "جے رام جی کی" نہ کہکے "جے راون جی کی" کرنا چاہئے۔ رامائن کے پشچات مہابھارت کا کال ہمارے سامنے دوسرا چتر رکھتا ہے۔ مہابھارت کے سمے میں سوراجیہ بھی تھا۔ ویدک دھرم کا پرچار بھی تھا۔ اور ویدک دھرم کے اتیرکت کوئی انیہ مت متانتر نہ پھیلا تھا۔ سنسار میں سب سے پرانا ویدک دھرم ہے۔ اور اس کے پشچات پارسی دھرم کا نمبر آتا ہے۔ پارسی دھرم کی استھاپنا کو چار ہزار ورش کے لگ بھگ ہوئے ہیں۔ اور یہ سمے مہابھارت کے یدھ کے پشچات کا ہے۔ سنسکرت ودیا کا بھی پرچار تھا۔ اور کرشن سے یوگی بھی تھے۔ اور بھیشم پتامہ سے سینہ وادی اور بھیشم سے یودھا ہوتے ہوئے بھی کمی تھی۔ تو ویدک سبھیتا کے کریاتمک روپ... ایک اور تو بھرت کا نس سوارتھ بھاؤ دوسری اور کوروؤں کا سوارتھ سے متی مند ہونا اور پانڈوؤں کو ان کے ادھیکاری ہوتے ہوئے بھی سوئی کے ناکہ کے برابر راجیہ کو ٹالنے پر اُدیت نہ ہونا۔ ستنا پور کے میدان میں ایک مہابھارت یدھ موقعہ آج سمے سمے پر اور ستھان ستھان پر وہی چھل۔ کپٹ۔ ایرشا اور دویش درشٹی گوچر ہوتے ہیں۔ ارجن جیسے ویر کو موہ میں پھنسے ہوئے دیکھ کر یوگی راج شری کرشن کو گیتا کا اپدیش سنانا پڑا تھا۔ آج ایک دو نہیں۔ ہزاروں۔ لاکھوں اور کروڑوں ایسے منشیہ درشٹی گوچر ہوتے ہیں۔ جو نہ کیول موہ پرنتو کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اور اہنکار سبھی کے بندھنوں سے جکڑے ہوئے کر تڑپتے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یدی ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنے دیش اور اپنی جاتی کو نشٹ ہونے سے بچائیں۔ تو ہمیں مہابھارت کے یدھ کے اتہاس سے ایک یہ شکشا لینی چاہئے کہ سب اشانتیوں کا مول "ویدک سبھیتا" کا پرچلت ہونا ہے۔ اور وہ کریاتمک روپ سے۔ سوراجیہ بھارت ورش کے لئے کوئی ان ہونی چیز نہیں+

وشیش آوشیکتا اس بات کی ہے۔ کہ جن کارنوں سے آریہ جاتی کا پتن ہوا۔ اور ہم اپنا سوراجیہ سکھ اور ویبھو کھو بیٹھے۔ ان کارنوں کا مول اچھیدن ہونا چاہئے۔ جس سے ہماری آتمک واسنوک اور سماجک ہو۔ یوگیراج کرشن نے ارجن کو کرتویہ پتھ پر آرودھ ہونے کے لئے جب کہ امر ہونے کا اپدیش دیا تھا۔ مرتیو کی اپما پرانے کپڑے اتارنے اور نئے دھارن کرنے ہوئے ستھان کے بدلنے سے دی تھی۔ آج ہم مرنے سے کتنا ڈرتے ہیں۔ نہ مرنا جانتے ہیں نہ جینا۔ جیون بھر موت کا کھٹکا رہتا ہے۔ ایک کے لئے بھی سکھ پراپت نہیں ہوتا۔ کہنے کے لئے ساری آریہ جاتی آواگون کے سدھانتوں کی ماننے والی ہے۔ آچرنوں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس سدھانت کو یہی ہم واستوک روپ سے مانتے اور سمجھتے ہوتے۔ تو یہ دشا ہماری نہ ہوتی۔ اس سدھانت کا ماننے والا کاریہ ہو سکتا ہے۔ کسی پیسے سے دویش کر سکتا ہے۔ اور نہ مانس بھکشن آدی پاپوں میں پھنس سکتا ہے۔ جو منشیوں میں زندہ بھی سمجھتا ہے۔ وہ دوسرے منشیوں کا مانس بھکشن نہیں کرتے۔

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

گوردوارہ شہید گنج کی موجودہ حالت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کا امتناعی حکم: لاہور۔ ۲۲ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے:-

ہر امر میرے نوٹس میں لایا گیا ہے۔ کہ گوردوارہ شہید گنج کی طرف بھیجنے کے لئے عوام سے جتھے مرتب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور چونکہ گوردوارہ کی طرف ایسے جتھے جانے سے امن عامہ میں خلل پڑنے یا فساد اور دنگہ کا اندیشہ ہے۔ اس لئے میں ایس۔ پرتاپ۔ آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء حکم دیتا ہوں کہ آج ۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء سے ضلع لاہور کی حدود میں اس مقصد کے لئے پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص جمع ہونے کی اجازت نہیں :-

آج مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء کو میرے دستخطوں اور مہر عدالت سے جاری ہوا :-

سرکاری احکام کی خلاف ورزی ناقابل ضمانت

(پنجاب گورنمنٹ کا اعلان)

لاہور۔ ۲۳ جولائی۔ پنجاب گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کرمینل لاء امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء کی دفعہ ۱۰ الف کے اختیارات کی رو سے گورنر باجلاس نے تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۸۸ کی زد میں آنے والے جرم کو قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل ضمانت قرار دے دیا ہے۔ اس دفعہ کا اطلاق ان جرائم پر ہوتا ہے۔ جن سے کسی سرکاری ملازم کی طرف سے جاری شدہ احکام کی خلاف ورزی کی جاوے۔ خلاف ورزی کی سزا ایک ماہ قید یا دو صد روپیہ جرمانہ یا دونو ہونگی۔ اور اگر خلاف ورزی سے امن عامہ خطرے میں پڑے۔ تو سزا چھ ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونو ہوں گی :-

بھارت انشورنس کمپنی کے

کوئٹہ نواسی پالیسی ہولڈروں کے لئے

بھارت انشورنس کمپنی نے اپنے پالیسی ہولڈروں کے لئے جن کا کوئٹہ کے بھونچال سے نقصان ہوا ہے۔ مندرجہ ذیل رعایتیں جاری کی ہیں :-

۱۔ ماہ مئی و جون ۱۹۳۵ء میں واجب الادا پریمیم کی ادائیگی کے لئے مقررہ تاریخوں سے کہ ۳۰ دن کی عام رعایت کی بجائے ۷۵ دن کی رعایت دی جائے گی :-

۲۔ جو پالسیاں گم ہو گئی ہیں۔ اور جن کے متعلق یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کوئٹہ میں ملبہ کے نیچے دبی پڑی ہیں۔ ان کے متعلق جو کلیم ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے پیش کئے جائیں گے۔ ان پر خاص طور پر غور کیا جائے گا۔ ورانت کا عام ثبوت مہیا کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اس معاملہ میں بھی کمپنی ہر ممکن طریقہ سے امداد کرے گی :-

۳۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے قرضہ کی جو درخواستیں موصول ہونگی۔ ان پر خاص طور پر غور کیا جائے گا۔ لیکن قرضہ اس رقم سے صرف ۵۰ فیصدی زائد مل سکے گا۔ جو کہ عام حالات میں ایک پالیسی ہولڈر کو مل سکتا ہے :-

(دستخط) ایکٹنگ جنرل منیجر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج صدر بازار راولپنڈی کے چناؤ

اس سال بھی آریہ سماج ہذا کا چناؤ ہو گیا ہے۔ ذیل کے عہدیداران چنے گئے ہیں:-

پردھان لالہ جگن ناتھ دفاعہ سوداگر کاغذ + اپ پردھان لالہ سنت رام اجمانی + منتری لالہ رام چند ریلوے ڈویژنل آفس + اپ منتری لکشمی نارائن ڈو کاندار + کوشادھیکش لالہ ... ناتھ گپتا ریلوے ڈویژنل آفس + آڈیٹر لالہ ملورام کلرک برہما شیل کمپنی + وستو دھیکاری بابو رام گپتا۔

گزشتہ ۹ جولائی سے ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء تک آریہ سماج مندر میں پنڈت گیا لیندر جی پرچار ... منش ہوشیار پور کے منوہر ویاکھیان ہوتے رہے۔

(... منتری آریہ سماج صدر بازار راولپنڈی)

آریہ سماج ہری پور ہزارہ کا جلسہ

آریہ سماج ہری پور ہزارہ کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹- اور ۳۰ جون ۱۹۳۵ء مطابق ۱۳-۱۴-۱۵- اور ۱۶ اساڑھ سمت ۱۹۹۲ کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی طرف سے سوامی رودر آنند ... پنڈت چندر بھانو جی اپدیشک اور مہاشہ ... لال جی۔ مہاشہ ہرنتی چند رتی اور مہاشہ ... چند جی بھجن اپدیشک تشریف لائے۔ اور راولپنڈی۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ اور کوٹ نجیب اللہ سے بھی آریہ سجن اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ چار روز متواتر امرت ورشا ہوتی رہی۔ حاضری کافی ہوتی رہی۔ جلسہ کا اثر اچھا رہا۔

آریہ سماج ہری پور ہزارہ کا یہ سالانہ جلسہ قریباً ۳۰ سال کے بعد ہوا ہے۔ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ودنے پورو کہ ... کرتا ہے۔ کہ وہ جب اپدیشک صاحبان کا پروگرام بنائے۔ تو ہری پور کو نہ بھلا دے۔ یہاں سال بسال سالانہ جلسہ ہوتا رہے اگر کوئی سادھو مہاتما ہمت کر کے ... اور ایک دو سال یہاں رہ کر پرچار کا کام شروع کریں۔ تو اس علاقہ کے واسطے بہت مفید ثابت ہوگا۔

(البیشر داس پریذیڈنٹ آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج مظفر گڑھ کا چناؤ

آریہ سماج مظفر گڑھ کا چناؤ مندرجہ ذیل ہوا۔ پردھان پنڈت راجندر پرشاد ایڈووکیٹ + اپ پردھان بابو نہال ... وکیل + منتری آتما رام ٹھیکیدار + اپ منتری لالہ پیارے لال وکیل + خزانچی آتما رام ٹھیکیدار +

لائبریرین بھگت ست پال +

انترنگ سبھاسد:- پنڈت لال چند۔ مہاتما مکند لال۔ لالہ لچھمن داس اور بھگت وڑہیندہ رام۔

(آتما رام منتری)

آریہ دھرم پرچارنی سبھا امرتسر کا چناؤ

۲۸ جون ۱۹۳۵ء کو شرومنی آریہ دھرم پرچارنی سبھا امرتسر کا مندرجہ ذیل چناؤ ہوا:-

پردھان لالہ کشن چند جی بھاٹیہ + اپ پردھان بھگت درگا داس جی + منتری گیانی پنڈی داس اپ منتری لالہ لال چند جی کھنہ + خزانچی لالہ روپ لال جی مہرہ + مینجر پاٹھ شالہ پنڈت امرناتھ جی + نرکھشک۔ ودیالیہ مہاشہ اسچھے سنگھ جی +

انترنگ سبھاسد:- ڈاکٹر سنت رام جی اروڑہ۔ لالہ چونی لال جی کھنہ۔ لالہ سوہن لال جی + پنڈت دیو پرکاش جی + ماسٹر میلا رام جی +

اس سبھا کے ماتحت مندرجہ ذیل سنستھائیں کام کر رہی ہیں:-

شرمد دیانند عربی سنسکرت مہا ودیالیہ گنڈا سنگھ والا امرتسر۔ آریہ پاٹھ شالہ کٹڑہ بھائی سنت ... آریہ سکول ہال دروازہ۔ آریہ سکول بھگوتی پورہ۔ آریہ سکول لوہاری دروازہ +

ان سنستھاؤں کے خرچ کے لئے منتری بھگت درگا داس جی نے مبلغ ۲۱۰۰/- روپیہ یکسال کے لئے دینے کا اقرار کیا ہے۔ سبھا ان کی مشکور ہے۔

(پنڈی داس گیانی منتری سبھا ہذا)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا پرستاو

آریہ سماج لاہور چھاؤنی نے ۲۱ جولائی ۱۹۳۵ء کو اپنے ہفتہ وار اجلاس میں ذیل پرستاو پاس کیا:-

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ عام اجلاس ہفتہ وار اخبار "برہم رشی" (جو راولپنڈی سے زیر سرپرستی سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا شائع ہوتا ہے) کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے اس اخبار کے اشتعال انگیز رویہ نے مہرشی دیانند سرسوتی بانیٔ آریہ سماج پر ...... غیر مہذبانہ اور اخلاق سوز حملوں سے آریہ سماجیوں کے دھارمک جذبات کو سخت ٹھیس پہنچائی ہے۔

اس لئے یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتا ہے کہ اس نمبر کو جلد از جلد ضبط کر کے اس اخبار کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵- اور ۱۵۳ الف مقدمہ چلایا جائے۔

(سالگ داس منتری)

استری سماج لاہور صدر کی سرگرمیاں

آریہ استری سماج لاہور چھاؤنی نے ڈاکٹر سرت کور کی سہائتا سے کوئٹہ ریلیف فنڈ کے لئے ۲۲۹/- روپے جمع کئے۔ اور اس میں ۲۰۴/- روپے آل انڈیا وومنز کانفرنس سنٹرل پنجاب برانچ لاہور۔ اور ۲۵/- روپے آریہ سماج کو اس فنڈ میں دیئے۔

(سلکھن داس منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

آریہ کمار سبھا دہلی کے سماچار

۱۔ آریہ کمار سبھا بازار سیتا رام دہلی کا سالانہ جلسہ آریہ سماج مندر بازار سیتا رام میں ۹-۱۰- اور ۱۱ اگست کو منایا جائے گا۔

۲۔ مندرجہ ذیل پرستاو ۱۳ جولائی کو ہفتہ وار ست سنگ میں سروسمتی سے پاس ہوا:-

آریہ کمار سبھا بازار سیتا رام دہلی کا ہفتہ وار ست سنگ آریہ کمار سبھا بنارس کے نگر کیرتن کے بند ہو جانے پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے اور اس انوچت کارروائی پر شوک پرگٹ کرتا ہوا سرکار سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ سدا کی طرح کمار سبھا بنارس کو نگر کیرتن نکالنے کی پوری آزادی دے کر اپنی عقلمندی کا ثبوت دے۔

(منتری آریہ کمار سبھا دہلی)

آریہ سماج دھرم پور کے سماچار

۱۔ پنڈت منیشور دیو جی سدھانت شرومنی اور مہاشہ امر سنگھ جی بھجنیک انبالہ منڈل ۵ جولائی کو پرچارارتھ پدھارے۔ تین دن سماج مندر میں خوب پرچار ہوا۔

۲۔ ۱۱ جولائی کو پنڈت جگدیش چندر جی کوشل کی دھرم پتنی کا سورگباش ۸ بجے صبح ہو گیا۔ سنسکار پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔ پنڈت جی چونکہ بہت سرد معزز ہیں۔ اس لئے ہر ایک آدمی بہت زیادہ دکھ محسوس کرتا ہوا پنڈت جی سے اظہار ہمدردی کر رہا ہے۔

۳۔ ۱۴ جولائی کو سپتاہک ادھیویشن میں ان بکھت پرستاو پاس ہوا:-

"آریہ سماج کا یہ ادھیویشن پنڈت جگدیش چندر جی کی دھرم پتنی کے بے وقت سورگباش ہو جانے پر اتی شوک پرگٹ کرتا ہے۔"

(بیر رام منتری آریہ سماج دھرم پور)

آریہ سماج رجوعہ کا پرستاو

۸ جولائی کو رجوعہ ضلع جھنگ کے آریوں نے اپنی خاص میٹنگ میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا:-

"آریہ سماج کا یہ جلسہ راولپنڈی کے اخبار "برہم رشی" کے خلاف جس نے ماہ جون ۱۹۳۵ء میں "دیانند سماج نمبر" شائع کر کے اپنی پورانک ذہنیت کا ثبوت دیا ہے اور آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند کے پاک جیون پر رکیک حملہ کیا ہے۔ پرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور لعنت بھیجتا ہے۔ یہ جلسہ حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس نمبر کو ضبط کیا جائے۔ اس کے ایڈیٹر۔ پرنٹر اور پبلشر کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ کیونکہ اس سے ملک معظم کی رعایا کے دو مختلف فرقوں میں نفرت اور دشمنی کے جذبات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔"

پنڈت سنت رام جی بی اے

کی ہر گھر میں رکھنے لائق مفید اور بڑھیا کتابیں

آدرش پتنی پتنی اور پتی میں پریم ہو۔ دھرم کا پالن ہو اور آنند بنا رہے۔ گھر سورگ دھام ہو۔ اسی خواہش سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ آپس کی کھٹ پٹ دور کرنے۔ ہر ایک رشتہ دار سے کس طرح برتاؤ کیا جائے۔ ایسے طریقے جس سے پتنی آدرش پتنی بن جاتی ہے استریوں کے پڑھنے لائق۔ قیمت بارہ آنے +

آدرش پتی صرف پتنی کو ہی اپدیش دینے سے کچھ نہ ہوگا۔ اس لئے پتی کو بھی شکشا کی ضرورت ہے۔ جو باتیں پتی برسوں میں ٹھوکریں کھا کر سیکھتا ہے۔ اگر اس کو سہج میں سیکھ کر پتی اپنا گرہستھ جیون سکھی بنانا ہو تو اس پستک کو ضرور پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں ہندی میں قیمت صرف آٹھ آنہ۔

گھر کا سکھ یعنی معاشرت کا طریقہ۔ اس کی مکمل تشریح۔ سہاگ کی پہلی رات کا سا آنند زندگی بھر کیسے بنا رہ سکتا ہے۔ بیشمار باتوں کا مفصل بیان۔ شادی شدہ نوجوان مرد و عورتیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ استری پرش کے تعلقات پر اس سے بہتر اور مفید کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ قیمت اردو ایک روپیہ چار آنے۔ ہندی معہ سنہری جلد ایک روپیہ بارہ آنے۔

ششو پالن اس کے مطالعہ سے مائیں اپنے بچوں کو مضبوط اور تندرست بنا سکتی ہیں۔ زبان میٹھی اور مضمون دلچسپ ہونے کے علاوہ کتاب کی شکل و صورت بھی ہے۔ قیمت ہندی میں معہ خوبصورت جلد ایک روپیہ۔

اپنے بس کی اولاد جتنے بچوں کی پرورش اور تربیت آسانی سے ہو سکے۔ اور جتنے بچے پیدا کرنے سے صحت نہ بگڑے۔ اس سے زیادہ پیدائش کو روکنے کے لئے بے ضرر آسان اور سائنٹیفک طریقے بیان کئے گئے ہیں جن کے ذریعے والدین گرہستھ کا آنند لیتے ہوئے بھی کثرت اولاد کے بوجھ سے بچ سکتے ہیں۔ کتاب میں کئی تصویریں بھی ہیں۔ قیمت اردو میں صرف (عہ) دو روپے۔ ہندی میں ساڑھے تین روپے۔

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم۔ انارکلی۔ لاہور

تیز سناتن دھرم مہا سبھا راولپنڈی کو چاہیے۔ کہ وہ اس سے بے تعلقی اختیار کرے۔ اور ہر ایک سمجھدار ہندو کو اس گندگی کے پلندہ پر لعنت بھیجنی چاہیئے۔

(منتری آریہ سماج رجوعہ)

آدم پور دوآبہ میں آدرش وواہ:۔

پنڈت جمنا داس جی کے جو کہ افریقہ میں ممتاز عہدہ پر سرفراز ہیں۔ سپتر پنڈت آتما رام جی کی جو حال میں ہی ولایت سے ڈاکٹری پاس کرکے آئے ہیں۔ شادی پنڈت رام رتن جی کی سپتری سے ویدک ریتی سے ہوئی۔ غیر ضروری رسوم کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔ عورتوں کے بیہودہ راگ رنگ بالکل نہیں ہوئے۔ ور پکش والوں نے -/۲۵۰ روپے دان دیئے۔ جن میں سے -/۵۰۱ روپے آریہ سماج آدم پور دوآبہ کو دیئے گئے۔ پنڈت رام رتن جی ہیڈ ماسٹر نے مبلغ ایک سو روپیہ دان دیا۔ اور دس روپیہ آریہ سماج آدم پور دوآبہ کو دان دیا۔ شادی گن۔ کرم اور سوبھاؤ کے انوسار ہوئی۔

(سائیں رام منتری آریہ سماج ہذا)

جنم کا مسلمان شدھ کیا گیا:۔

جیکب آباد آریہ سماج مندر میں ایک جنم کے مسلمان کو شدھ کیا گیا۔ اور اس شدھی کے موقعہ پر لوگوں میں پرشاد تقسیم کیا گیا۔

(منتری آریہ سماج جیکب آباد)

گوروکل بھٹنڈہ کا اتسو:۔

بھٹنڈہ۔ ۲۱ر جولائی۔ گوروکل بھٹنڈہ کا اتسو ۴ر اکتوبر کو اور جلسہ ۷ر اکتوبر کو منعقد ہوگا۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج میانی کا پرستاو:۔

میانی ۲۰ر جولائی۔ بروز بدھ ۱۷ر جولائی آریہ سماج مندر میں آریہ یووک سماج کا عام اجلاس بوقت ½۵ بجے شام منعقد ہوا۔ جس میں سروسمتی سے مندرجہ ذیل پرستاو پاس کیا گیا:۔

"اخبار "برہم رشی" کا "دیانند سماج نمبر" بالکل لغو اور شرارت انگیز مضامین کا پلندہ ہے۔ اس میں آریہ سماج کے بانی رشی دیانند اور آریہ سماج کے برخلاف سخت ناجائز بکواس کی گئی ہے۔ اس لئے آریہ یووک سماج میانی کا یہ خاص اجلاس اس کے برخلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ اس نمبر کو جلد از جلد ضبط کرے۔ اور کارکنان "برہم رشی" کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند مقدمہ چلا کر سخت سے سخت سزا دے۔ اور آریوں کے مجروح دلوں کو تسلی پہنچائے"

(منتری آریہ سماج میانی)

شیلانگ میں آریہ سماج کا قیام

شیلانگ۔ ۲۰ر جولائی۔ شری پنڈت ارجن دیو جی شاستری ودیا واچسپتی آریہ اپدیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی ایک ماہ کی لگاتار کوشش سے ۱۳ر جولائی ۱۹۳۵ء کو شیلانگ میں آریہ سماج کی استھاپنا کی گئی۔ اور مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے:۔

ملک ہربنس لال جی ٹھیکیدار شیلانگ پردھان
بابو روہنش چندر داس جی گپتا بی۔ اے ایل ایل۔ بی پلیڈر شیلانگ اپ پردھان + بابو جتیندر ناتھ داس گپتا بی۔ اے منتری + ڈاکٹر ایس۔ سی۔ دت جی۔ ایم۔ بی اور بابو ایم ایل۔ گوسوامی جی مرچنٹ اپ منتری + چودھری بیج ناتھ جی خزانچی۔ پنڈت چندر شیکھر جی لائبریرین +

پنڈت ارجن دیو جی بڑے اُتساہ۔ دھرم۔ پریم اور محنت سے ہندو جاتی کا اُدھار کر رہے ہیں +

دانی پرشوں سے درخواست ہے کہ وہ چندہ آشرم کی معرفت آریہ سماج کو دان بھیجیں۔ کیونکہ آریہ سماج مندر کی تعمیر زیر غور ہے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا پروٹسٹ

نئی دہلی۔ ۲۲ر جولائی۔ آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی نے اپنی ایک ضروری میٹنگ میں نیانگر ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج مندر کی مسماری اور مندر کی جائداد کی ضبطی کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ حکام کی توجہ نظام گورنمنٹ کی غیر جانبدارانہ پالیسی کی طرف دلائی گئی۔ اور مطالبہ کیا گیا۔ کہ ضبط شدہ جائداد کو واپس کیا جائے اور مندر کو دوبارہ تعمیر کیا جائے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

گینشی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ کا نتیجہ:۔

آریہ بھائی یہ معلوم کرکے خوش ہوں گے۔ کہ گینشی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ پنجاب میں ممتاز درجہ حاصل کر رہی ہے۔ اس سال اس پاٹھشالہ میں پربھوشنی کلاس کھولی گئی تھی۔ پہلی دفعہ نو بچیوں نے پنجاب یونیورسٹی کے پربھوشن کا امتحان دیا تھا۔ جن میں سے سات لڑکیاں نمایاں طور پر کامیاب ہوئیں۔ ان میں سے پتری اوم کماری سپتری ماسٹر بکشن ہیر سٹرابٹ لال لدھیانہ نے تمام پنجاب میں اوّل رہ کر نام حاصل کیا +

اس نمایاں کامیابی پر قابل سٹاف اور منیجنگ کمیٹی جس قدر بھی فخر کرے۔ بجا ہے۔ اس نمایاں کامیابی کا سہرا پاٹھشالہ کے منیجر لالہ منہر داس جی افریقہ نواسی (جو تمام وقت پاٹھشالہ کی بہتری میں لگاتے ہیں) اور لالہ سری کشن جی ہیڈ ادھیاپک اور ادھیاپکاؤں کے سر پر ہے +

لدھیانہ نواسی بھائیوں سے جو باہر ہیں۔ نویدن ہے۔ کہ اپنے شہر کی آریہ کنیا پاٹھشالہ کی دھن سے سہائتا کرکے اس کو اور زیادہ کام کرنے کا حوصلہ دلائیں۔

(لچھو رام تیر تھ خزانچی گینشی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ۔ پنجاب)

سوریہ گرہن کا میلہ

شملہ۔ ۲۲ر جولائی۔ آنریری سیکرٹری کورو کشیتر ایٹر ورلیتن سوسائٹی نے بیان شائع کیا ہے۔ جیسا کہ گورنمنٹ ہند میٹرولاجیکل ڈیپارٹمنٹ نے پیش گوئی کی تھی۔ ۱۹ر جون ۱۹۳۶ء بروز شکر پورا سوریہ گرہن لگے گا۔ جو کہ کوروکشیتر میں ایک جو تھائی سورج کو لگا ہوا نظر آئے گا۔ گورنمنٹ نے یاتریوں کے آرام کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ چونکہ گرہن سخت گرمی کے موسم میں ہوگا۔ اس لئے پانی کی بہم رسانی کے لئے وسیع پیمانہ پر انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ریلوے بھی مسافروں کی سہولیت کے لئے ہر قسم کے انتظامات کر رہی ہے۔

آوشیک سوچنا:۔

سروسادھارن اور کلکتہ یاتریوں کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ آریہ کنیا ودیالیہ نمبر ۲۰۔ کارنواس سٹریٹ کا مکان نیا بنانے کے ادیش سے توڑا جا رہا ہے۔ اتہ آریہ کنیا ودیالیہ کی کچھ شریمیوں کی پڑھائی آج کل آریہ سماج کلکتہ نمبر ۱۔ کارنواس سٹریٹ میں ہوتی ہے۔ یہی اوستھا جب تک ودیالیہ کا نیا مکان نہیں بنتا۔ تب تک رہے گی۔ اس لئے انتیج درگ سے نویدن ہے۔ کہ انہیں کلکتہ آریہ سماج میں لگ بھگ ایک ورش تک ٹھہرنے کا استھان پراپت نہیں ہو سکے گا۔

(بھگتی پرشاد منتری آریہ سماج ہذا)

پلیٹہ اور پھلیاں

کوئٹہ۔ پشاور اور ایبٹ آباد کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے کم از کم ایک روپیہ نقد یا بذریعہ منی آرڈر موجودہ ریلیف کا کام کرنے والی کسی بڑی کمیٹی کو بھجوا دیں۔ منی آرڈر کی رسید مع چار پیسے ڈاک خرچ موصول ہونے پر ہماری مقبول عام تصانیف "ہدایت نامہ خاوند"۔ "ہدایت نامہ بیوی"۔ "ہدایت نامہ والدین"۔ "تعلیم غذا"۔ اور "تعلیم صحت" میں سے کوئی ایک حسب مطالبہ بذریعہ رجسٹرڈ پارسل ارسال ہوگی۔ رہے دربے گھر بے یار و لاچار۔ مجبور مصیبت زدگان کی امداد کرکے ان کی ہمدردانہ دعائیں لیں۔ اور ہماری طرف سے مذکورہ بالا انعام حاصل کریں۔ اس اعلان کے بعد جواد ادائیگی ہوگی۔ اس پر یہ انعام دیا جائے گا۔

پتہ:۔ گوبراج ہرنا مداس بی۔ اے۔ لاہور

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

(مینجر)

سوامی ستیانند جی مہاراج

کرت اتم لابھدائک پستکیں:۔

شریمد بھگوت گیتا ایسی اتم پستک کا شری سوامی جی مہاراج نے سرل بھاشا میں بھاشا انوواد کیا ہے۔ جس سے ہندی پاٹھک بھلی پرکار لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ اس ڈھنگ کی پڑھیا ٹیکا بہت شائع نہیں ہوئی۔ ٹائپ موٹا۔ سائز بڑا۔ سنہری جلد۔ بڑھیا کاغذ قیمت اکیر و پیہ ستا ایڈیشن ۱۴ر اردو ۹ر حجم ۵۰۰ صفحہ۔

ستیہ اپدیش مالا سوامی جی کے بھاشن میں سے یہ ہے کہ ویدوں، اپنشدوں اور درشنوں کے گوڑھ رہسیوں کو ایسی سرل اور اوجسونی بھاشا پر چلت رہتا ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہر کوئی سمجھ سکے۔ اس پستک میں بھگتی یوگ، کرم یوگ، گیان یوگ، راج یوگ، ایشور درشن، تیاگ، ایشور بھگتی، اونکار اپاسنا وغیرہ ۱۹ الیکھ ہیں۔ بڑھیا کاغذ سندر چھپائی۔ موٹا ٹائپ ۳۰۰ صفحہ قیمت ہندی سوا روپیہ۔ اردو بارہ آنے۔

اونکار اپاسنا جو پوتر تا اوم گان، اوم جپ، اوم چنتن، اوم آرادھن اور اوم دھیان سے پریمی کو پراپت ہوتی ہے۔ وہ اتُل ہے۔ بیان سے باہر ہے۔ صرف ابھیاسی جن اسے جان سکتے ہیں۔ جس اوم نام کی اتنی مہما ہے۔ اسی کی اتنیت سندر ویاکھیا شری سوامی جی نے اس پستک میں کی ہے۔ سنسار کے سکھ کی خواہش رکھنے والے ہر ایک شخص کو اسے پڑھنا چاہیئے۔ قیمت ہندی چار آنے۔ اردو تین آنے۔

سندھیا یوگ سندھیا کی کریاؤں اور اس کے ارتھوں کے مہتو پر آپ کو ایسے اچھے سرل اور سندر وچار کہیں نہیں ملیں گے۔ طرز بیان بہت دلکش ہے۔ سائز۔ کپڑے کی سنہری جلد۔ ۱۲۴ صفحے۔ قیمت صرف ۵ر اردو ۴ر

ہر قسم کی دھارمک کتابیں ملنے کا پتہ:

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی ہسپتال روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

راولپنڈی کی سناتن دھرم پرتی ندھی مہا سبھا کے خلاف الزامات

(ماخوذ از "جاگرت" - لائل پور)

ہر کام کے روشن و تاریک دو پہلو ہوتے ہیں۔ کوئٹہ میں قہر الٰہی نازل ہونے سے ہزاروں بندگان خدا چشم زدن میں مٹی میں مل گئے۔ جس سے ملک بھر میں کہرام مچ گیا۔ چاروں طرف سے اس قیامت میں سے بچے کھچے لوگوں کی امداد کا کام شروع ہو گیا۔ تمام سوسائٹیاں دکھی اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے میدان میں اتر آئیں۔ مگر چند خود غرض سوسائٹیوں نے سیوا کے پاک مشن کو بالائے طاق رکھ کر اپنے دیگر اخراجات چلانے کے لئے دھن اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ اس ضمن میں راولپنڈی کی ایک نام نہاد پرتی ندھی مہا سبھا کا بھی نام لیا جاتا ہے۔ ان بھلے مانسوں نے سادہ لوح اشخاص کے سامنے کوئٹہ کے مظلومین کا دردناک نقشہ کھینچ کر ہزاروں روپے بٹور لئے۔ مگر حرام ہے کہ اس سلسلہ میں انہوں نے ایک کوڑی بھی خرچ کی ہو۔ یا راولپنڈی میں آنے والے مہاجرین و زخمیوں کی سیوا میں ذرہ بھر بھی حصہ لیا ہو۔ راولپنڈی کے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ راولپنڈی سٹیشن پر یا کسی دیگر وقت میں بھی اس نام نہاد سبھا کا ایک آدمی بھی سیوا کرنے کے لئے موجود نہ ہوتا تھا۔

برعکس اس کے یہ لوگ اب بھی اسی آڑ میں چندہ اکٹھا کرنے کے لئے ہر طرح مکر و فریب سے کام لے رہے ہیں۔ پبلک کی آگاہی کے لئے میں یہ اعلان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ راقم الحروف کی درخواست پر چیف سکرٹری ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان نے اس سبھا کو کوئٹہ میں ہندو ہلاک شدگان کے پھول منتری گنگا جی میں بھیجنے کے لئے اجازت دے دی ہے۔ اور اس سلسلہ میں سبھا کے نمائندہ ملک مالی رام نے وہاں کام بھی شروع کر دیا ہے اور جلد ہی یہاں سے منتری سناتن دھرم مہابیرول کے سیوک اس کام کی سر انجام دہی کے لئے وہاں جانے والے ہیں۔ مگر اس مہا سبھا کی دیدہ دلیری دیکھئے۔ کہ وہ اس وقت بھی سادہ لوح شردھالو دیگر کو یہ کہہ کر کہ کوئٹہ میں ہندو ہلاک شدگان کے پھول ہردوار لے جانے ہیں۔ چندہ بٹورنے میں مشغول ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں اس نام نہاد سبھا نے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں مفروضہ خدمات کا واسطہ دے کر چندہ کے لئے اپیل کی گئی ہے۔

ان حالات میں ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ چندہ کس کام کے لئے جمع ہو رہا ہے۔ اور یہ لوگ کس طرح غلط اور لغو پروپیگنڈا کرتے لوگوں سے دھن اکٹھا کر کے اپنے دیگر اخراجات چلانے کے لئے سرمایہ بنا رہے ہیں۔ اس نام نہاد سبھا کی طرف سے شاید جواب دیا جائے۔ کہ اس نے سناتن دھرم سکول میں زخمیوں کے لئے چند مریضوں کا انتظام کیا تھا۔ مگر راولپنڈی کے لوگ جانتے ہیں۔ کہ اس جگہ کوئی مریض آئے ہی نہیں۔ اس لئے اس ضمن میں کوئی خرچ ہی نہیں ہوا۔ کیا یہ سبھا کوئٹہ ریلیف فنڈ کا حساب کتاب شائع کرے گی۔ یا حسب سابق وہی روش اختیار کرے گی۔ جس کے لئے یہ سبھا شہر میں پہلے ہی کافی طور پر مشہور ہے۔

(بشنداس مہاجہ سکرٹری سناتن دھرم سبھا پرانا قلعہ - راولپنڈی شہر)

نوٹ از ایڈیٹر "جاگرت" لائل پور

ہمیں یہ معلوم کر کے تعجب ہوا ہے۔ کہ راولپنڈی کی نام نہاد مہا سبھا عوام سے چندہ اکٹھا کرنے کے لئے یہ پراپیگنڈا کر رہی ہے۔ کہ سبھا مذکور کی طرف سے کوئٹہ میں ہلاک شدہ ہندوؤں کے پھول ہردوار بھیجے جائیں گے۔ اور ان کے اخراجات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ پھول پہنچانے کا کام منتری سناتن دھرم سبھا پرانا قلعہ راولپنڈی کے ہاتھ میں ہے۔ جو کہ پرتی ندھی سبھا لاہور سے سملت ہے۔ اور اس مقصد کے لئے اس سبھا نے اپنے مہابیرول کے سیوک ہردوار بھیج بھی دیئے ہیں۔ اشتہار کھنی چاہئے۔ کہ عوام اس قسم کے پروپیگنڈا کی بدولت گمراہ نہیں ہوں گے۔ سبھا مذکور کے کارکنوں کو بھی اس قسم کی چالوں سے باز آنا چاہئے۔

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

۱۔ گوروکل اندرپرستھ باقاعدہ ۱۳ جولائی سے کھل گیا ہے۔ تک بھگ سب برہمچاری اپنی اپنی یاتراؤں سے اور کانگڑی سے سوستھ ہو کر لوٹ چکے ہیں۔ پڑھائی بڑے زور سے آرمبھ ہو گئی ہے۔ سب ادھیاپک مہانوبھاو اپنے کرتویہ کا پالن کر رہے ہیں۔

۲۔ موسم نہایت خوشگوار ہے۔ ہر وقت آسمان بادلوں سے گھرا رہتا ہے۔ اور ہر وقت ٹھنڈی ہوا چلتی رہتی ہے۔ کئی دنوں سے یہاں دھوپ دکھلائی نہیں دی۔ گوروکل اندرپرستھ کی دریافت اپنی سہاونی ادا کر لش کرنے والی ہے۔ کہ ہر روز نیا تہواروں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

۳۔ دو چار دن ہوئے۔ سکندر آباد کے رئیس اعظم لالہ ہربنس چند صاحب آنریری مجسٹریٹ یہاں تشریف لائے۔ اور دو دن یہاں ہی بدھارے۔ برہمچاریوں کی کھیلوں کو دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ بعد شردھا نند سپتاہ کے موقع پر ہاکی ٹورنامنٹ میں پچاس روپیہ کا ایک کپ اور پچاس روپیہ کے تمغہ جات پردان کرنے کا وچن دے گئے۔

۴۔ جن برہمچاریوں کی دوبارہ پریکشا ہے۔ وہ خوب محنت کر رہے ہیں۔ وہ پریکشا ۲۰ جولائی سے شروع ہو گی۔

۵۔ ہسپتال اس وقت بالکل خالی ہے۔ صرف دو ایک برہمچاریوں کو معمولی چوٹ ہے۔

۶۔ بیسٹری۔ ڈسی گنگا نے جو یہاں ایک وشال بھون تیار کروا دیا ہے۔ اس کے لئے ہم ان کے ہر دل سے مشکور ہیں۔ اس سے گوروکل اندرپرستھ بھومی کی شوبھا دگنی ہو گئی ہے۔ سید ان کا باقی حصہ تیار ہو رہا ہے۔ امید ہے۔ کہ اس سال سدا امید ان مکمل ہو جائے گا۔

۷۔ لالہ ہرچنداس جی نے پندرہ سو روپیہ کمرے کے لئے جو پوران کے بیٹے۔ ان سے کمرہ کی تعمیر کا کام سبھا سے منظوری آنے پر شیگھر شروع ہو جائے گا۔

۸۔ گوروکل اندرپرستھ کے ماتحت جو گرام پاٹھ شالائیں ہیں۔ ان کا کام نہایت خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔ پروفیسر جگن ناتھ پرشاد جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے ان کا نرکھشن کیا۔ اور وہاں کے کام سے اطمینان ظاہر کیا۔ جو دہلی کے مہانوبھاو ان غریب پاٹھ شالاؤں کو دان دیتے ہیں۔ میں ان کا تہ دل سے مشکور ہوں۔

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل اندرپرستھ)

گوروکل کورو کشیتر کے سماچار

۱۔ موسم اچھا ہے۔ دو تین دفعہ بارش ہو جانے سے اور آسمان ابر آلود رہنے سے گرمی کم ہو گئی ہے۔ برہمچاریوں کا وزن اس ماہ میں بڑھا ہے۔

۲۔ گوروکل اندرپرستھ کی بڑی شرینیوں کے برہمچاری جو ڈلہوزی پہاڑ پر یاترا کے لئے گئے تھے واپسی پر اندرپرستھ جاتے ہوئے چار پانچ دن یہاں ٹھہرے۔ سفر کی وجہ سے چھ سات برہمچاری راستہ میں بیمار ہو گئے تھے۔ جماعتی پارٹی سے پہلے ہی یہاں پہنچ گئے تھے۔ یہاں رہنے سے سوستھ ہو گئے۔ اور پارٹی کے ساتھ چلے گئے۔ ان برہمچاریوں کے چار پانچ دن یہاں رہنے سے بڑی رونق رہی۔

۳۔ ششماہی امتحانات ۳ اگست سے شروع ہوں گے۔ برہمچاری اور اپادھیائے امتحان کی تیاری میں زور شور سے لگے ہوئے ہیں۔

۴۔ اب یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ بڑی شرینیوں کے برہمچاری ۱۳ اگست سے تعطیل پر باہر جانے کے لئے روانہ ہوں گے۔ راستہ میں لدھیانہ۔ جالندھر۔ امرتسر۔ لاہور۔ وزیر آباد اور جموں وغیرہ مقامات میں پرچار کرنے اور جسمانی کھیل دکھلاتے ہوئے تقریباً ۵ ستمبر کو سری نگر پہنچیں گے۔ چھوٹی شرینیوں کے برہمچاری ریاست سرمور کے ناہن شہر میں کچھ دن ٹھہر کر چھیا پہاڑ پر جا کر رہیں گے۔ یہ مقام سطح سمندر سے تقریباً ۵۰۰۰ فٹ اونچا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا بہت عمدہ ہے۔ تین سال پہلے بھی برہمچاری یہاں ڈیڑھ ماہ تک رہے تھے۔ اس سے ان کی صحت میں بہت ترقی ہوئی تھی۔ سب برہمچاریوں کے وزن میں اوسطاً ۸ پونڈ کی زیادتی ہوئی تھی۔

۵۔ گوروکل کے قواعد کے بموجب کسی برہمچاری کو چھٹیوں میں گھر جانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے کوئی سرپرست مہاشہ اس بارہ میں خط و کتابت کرنے کی تکلیف نہ کریں۔

(پربندھ کرتا گوروکل کورو کشیتر)

بقیہ صفحہ ۱۶ آواگون کے سدھانت ماننے والے کے ہردیہ میں پشو اور پکشیوں کے لئے بھی سماتا کا بھاؤ ہو گا۔ سنکشیپ میں یوں کہا جا سکتا ہے۔ کہ ویدک سبھیتا کے ہی پرچار میں ہماری رکشا ہے اور سپھلتا ہے۔ اس کے نشٹ ہونے میں ہماری مرتیو ہے۔ رشی دیانند نے ویدک سبھیتا کو پنر جیوت کرنا ہے۔ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ!

سندھ جاتی میں پہلے ہی بھیک مانگنے والوں کی کمی نہیں ہے۔ اس پر بھی کچھ سوارتھی لوگ اس کو اور بھی بڑا کرانے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ جگہ جگہ تھوڑے تھوڑے اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگوا کر خود گلچھرے اڑاتے ہیں۔ اور بعض لوگ تو اس اناتھ آلیہ کا نام لیکر مانگتے پھرتے ہیں۔ اس لئے ہم سچے پرشوں کو بتا دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس اناتھ آلیہ کے لڑکے کبھی مانگنے نہیں جایا کرتے۔ اس لئے سب پرشوں کا فرض ہے کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچاویں۔ ایسا تبھی ہو سکتا ہے کہ جب وہ ان کو ان کے گھر میں آنے پر دان دینے کی بجائے دانشمند ناگرک بنانے کا یتن کریں۔ اور جو اناتھ ان کو ملیں ان کو پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور میں بھیجا دیں۔ یہاں ایک سو سے اوپر اناتھ بالک اور کنیائیں پرورش پا رہی ہیں۔ یہاں پر تعلیم اور دستکاری سکھلانے کا اچھا پربندھ ہے۔ یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج سنچالک آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور ہیں۔

دانی پرشو!

آپ کے بھرپور مالی سہائتا سے ہی بچوں کی رکھشا کا پربندھ ہو سکتا ہے۔ اور ذرا سی غفلت کرنے سے جاتی کے بچے غیر اقوام کا لقمہ بن جائیں گے۔ اس لئے پرارتھنا ہے کہ اپنی شکتی کے انوسار (۱) گھی۔ چاول۔ دال۔ سوتر اور نقدی جو بھی بھیج سکیں۔ دالیں۔ اور کپڑے دو خوشی سے قبول کیا جائے گا۔ (۲) بلکہ بھی ناگاہ رکھ کر آ رہے ہیں۔ اس لئے شبھ کاموں کے موقع پر اپنے پوروجوں کی یاد میں کچھ دے کر پن کے بھاگی بنیں۔

آنریری سکرٹری پنجاب اناتھ رکھشنی سبھا / پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

ہیضہ!

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وبا ہے تاہم تمہارے گھر کا حکیم

"امرت دھارا"

(رجسٹرڈ)

اس کے لئے بھی ہمیشہ ایک موثر حفظ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے۔ امرت دھارا معدہ کی امراض عموماً و خانگی تکالیف کے لئے نہایت ضروری دوا ہے

ہمیشہ اپنے پاس رکھئے!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ 2/8/- نصف شیشی سوا روپیہ 1/4/- نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ -/8/-

احتیاط! نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تکلیف کو بڑھائیگی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کریں!

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو دار اسباب سے پیدا ہوتا ہے

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں جو رن ویدک رشیوں سے پراچین درشنوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

صبیعہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۔ کلکتہ

۵۰ برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR (REGD)

ہاضمہ (Regd) امرت دھارا

برف کی طرح ٹھنڈا (Regd)

سرپینا (Regd)

(سر اور ریاحی درد کی ٹکیاں)

آدھے یا سارے سر میں چاہے کسی وجہ سے درد ہو۔ اس دوا سے تکلیف جاتی رہے گی۔ صرف یہی نہیں بلکہ درد سے سر پھٹا جاتا ہو۔ تو بھی اس دوا سے فوراً آرام ہوگا۔

قیمت فی شیشی ۹/۔ ڈاک محصول علاوہ شیشیوں تک ۔/

قیمت نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر برمن نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

ایجنٹ
۱۔ لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار
۲۔ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection, Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قیمت: سالانہ للعہ .... ممالک غیر سے ۶؎
ششماہی ۲؎ .... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۲۰ ساون سمت ۱۹۹۲ مطابق ۴ اگست ۱۹۳۵ء دیانند آبد ۱۱۱ | SUNDAY 4th Aug 1935 | نمبر ۳۱

آریہ سماج کے نیم

۱ — سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲ — ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳ — وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴ — ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداسم ودیت رہنا چاہیئے۔

۵ — سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶ — سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷ — سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے۔

۸ — اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔

۹ — پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

۱۰ — سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

وید امرت

یجروید — رگوید

ओ३म् यः प्राणतो निमिषतो महित्वैक इद्राजा जगतो बभूव ।
य ईशे अस्य द्विपदश्चतुष्पदः कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥ (یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۳)

اس پوتر وید منتر کا دیوتا "پرجاپتی" ہے۔ چھند "ترشٹپ" ہے۔ اور سور "دھیوت" ہے۔ یہی پوتر وید منتر یجروید کے ۲۳ ادھیائے کا ۳ واں منتر ہے۔ اور رگ وید کے دسویں منڈل ۱۲۱۔ ادھیائے کا تیسرا منتر ہے۔

اس منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جو پرماتما جگت کا اپنی اننت مہما سے پردھان راجا ہے۔ تھا جو ان منشیہ پشو پکشی آدی پرانیوں کے شریر کی رچنا کرتا ہے۔ ایسے سرو سمرتھ ... کی ہم سب اپنی سرواتم سامگریوں سے بھگتی کریں۔

لفظی معنی: (यः) جو ذات (महित्वा) اپنی بزرگی سے (प्राणतः) پران دھاری (निमिषतः) نیز آنکھوں کے جھپکنے والے سجیو (जगत) جگت کی (एक इत्) ایک ماتر یا واحد (राजा) حکمران شکتی (बभूव) ہے۔ اور (यः) جو (अस्य) اس (द्विपदः) دو پاؤں والے پرانیوں (चतुष्पदः) اور چار پاؤں والے پرانیوں کا (ईशे) مالک اور سوامی ہے۔ ہم اس (कस्मै) سکھ داتا کے لئے (देवाय) دیو (हविषा) شردھا بھگتی سے (विधेम) ستتی، سیوا اور پرارتھنا کریں۔

وید فرماتا ہے کہ اے انسان! اس ذات کے آگے سر بسجود ہو (यः) جو (महित्वा) اپنی بزرگی اور فضیلت سے (प्राणतः) (active) حالت میں رہنے والے اور (निमिषतः) (passive) حالت میں رہنے والے (जगत) جگت کی (एक इत्) ایک ماتر (राजा) راجا (बभूव) ہے۔ اور (यः) جو (अस्य) اس (द्विपदः) دو پایہ جگت اور (चतुष्पदः) چوپایہ پشو سنسار کی (ईशे) سوامی ہے۔ اور اسے ایک Harmonious پربندھ میں چلا رہی ہے۔

ہمارا یہ دھرم ہے کہ ہم (कस्मै) اس سکھ سروپ (देवाय) پرماتما کے لئے (हविषा) شردھا بھگتی سے (विधेम) ستتی، سیوا اور پرارتھنا کریں۔ اور ہمیشہ اس کی ہی وظیفہ خوانی کرتے رہیں۔ تاکہ وہ پاک پرماتما ہمیشہ ہماری رہنمائی کرکے ہمیں عاقبت بخیر کرتا رہے۔

(اوم شم)

اتھرو وید — سام وید

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج رنگون کے سالانہ جلسہ کی کارروائی!

آریہ سماج رنگون کا سالانہ جلسہ ۵-۶- اور ۷ / جولائی ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ کارروائی ۵ / جولائی ۱۹۳۵ء کو شام کے چھ بجے ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ بھجن ہو کر پنڈت پرمانند جی بی۔ اے کا لیکچر ہوا۔ پھر کماری ستیہ بھاشنی جی کے وید منتر گاین کے بعد پنڈت شانتی لال جی مہتہ کی کتھا ہوئی ٭

سنیچر وار ۶ / جولائی کو صبح کے وقت ٹھاکر پردمن سنگھ جی۔ پنڈت منشو بہاری لال جی اور کماری پرکاش وتی کے بھجن ہوئے۔ اور پنڈت بھجانند جی پریم ویدالنکار جی۔ اور پنڈت ودیاورت جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا برہما کے ویاکھیان ہوئے۔

سائنکال پنڈت بھجانند جی نے اپنے ویاکھیان میں ہندو جاتی کی گراوٹ کے کارن بتاتے ہوئے جہاں وید اور منوسمرتی کے مطابق ورن آشرم دھرم کی تشریح کی۔ وہاں ورتمان جات پات کو توڑنے اور موجودہ تنگ دائرہ سے باہر نکلنے کی پرزور سفارش کی۔

ان کے بعد کماری ستیہ بھاشنی جی نے اپنا لیکچر "کرم فلاسفی" پر سنایا۔ جو کہ گیتا آدی کے شلوکوں کے آدھار پر اچھی طرح تیار کیا گیا تھا۔ بعد ازاں پنڈت ودیاورت جی نے اپنے ویاکھیان میں مارکنڈے پران کا ورنن کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ اتہاس کے طور پر پران ہماری کہاں تک مدد کر سکتے ہیں۔ انت میں آپ نے آریہ سماجیوں سے اپیل کی۔ کہ خود آریہ بنتے ہوئے سب جگت کو آریہ بنانے کی کوشش کرو ٭

اتوار۔ ۷ / جولائی کو کارروائی ٹھیک سمے پر ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ سندھیا اور پرارتھنا بھجانند جی نے آکھنا سے کرائی۔ جس کے بعد پنڈت ودیاورت جی کا بہت اعلےٰ ویاکھیان ہوا۔ جس میں انہوں نے وید منتر کی ویاکھیا کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ وید شاستروں میں دیو اسر سنگرام کا جو ورنن کیا گیا ہے۔ وہ خود ہمارے شریر کے اندر نیکی اور بدی کی لڑائی کا بیان ہے۔ انہوں نے بتلایا۔ کہ کس طرح سپت رشی اور سات ندیاں آنکھ ناک۔ کان آدی کا ہی دوسرا نام ہے۔ منتر کا آشیہ ہے۔ کہ اپنے شریر کو رشی بنا کر آشرم بناؤ ٭

بعد ازاں ٹھاکر پردمن سنگھ جی کے منوہر بھجن کے بعد پنڈت منشا رام جی نے اپنے ویاکھیان میں آریہ سماج اور مہرشی دیانند کی شکشا پر مغربی ودوانوں کی سمتیاں ظاہر کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ آریہ سماج ہی سنسار میں شانتی پھیلا سکتا ہے اور آریہ سبھاسدوں پر بہت سی ذمہ واریاں ہیں۔ سنسار یک اور آتمک اُنتی کرنے کے واسطے انہوں نے بالی ودواہ کو بند کرنے پر زور دیا۔ اس کے بعد پنڈت منشو بہاری لال جی کے رسیلے بھجن ہوئے بعد ازاں پھر پنڈت پرمانند جی نے اپنے ویاکھیان میں بتلایا۔ کہ دوسرے سب مت متانتروں کا آدھار انسانوں پر ہے۔ جبکہ ویدک دھرم خالص ویدوں کی چٹان پر قائم ہے۔ آپ نے ہری سنگھ نلوہ کا اداہرن دے کر بتلایا۔ کہ اس کے گذشتہ زمانہ میں بھی ہندو جاتی کیسے بہادر آدمی پیدا کر سکتی ہے ٭

ان کے بعد منتری آریہ سماج نے آریہ سماج کی گذشتہ سال کی رپورٹ پڑھی۔ اور پہلے نفیر چند سوندھی نے بلڈنگ کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ کماری پرکاش وتی نے گوروکل ٹیچر کیمپ پر لیکچر پڑھ کر سنایا۔ منشو بہاری لال جی کے بھجنوں کے بعد پنڈت شانتی لال جی مہتہ کی کتھا ہوئی۔ جس کے بعد پنڈت ودیاورت جی کی اپیل پر چار ہزار روپیہ کے قریب ویدپرچار اور بلڈنگ فنڈ کے لئے چندہ اکٹھا ہوا ٭

رات کی کارروائی میں ڈی۔ اے۔ وی سکول کے لڑکوں کے کھیل اور ڈرامہ ہوا۔ کماری ستیہ بھاشنی اور پرکاش وتی کے بھجن ہو کر بھجانند جی کا ایک اعلےٰ ویاکھیان ہوا۔ اور منشو بہاری لال جی کے بھجنوں کے بعد کارروائی سماپت ہوئی ٭

آج دن بھر درشکوں کی بھیڑ رہی۔ آریہ سماج ہال اور گیلری شروتاؤں سے کھچا کھچ بھرے رہے۔ جلسہ کیا بلحاظ حاضری اور کیا بلحاظ بھجنوں اور لیکچروں کے ہر طرح سے کامیاب رہا ٭

(سیوک مکند لال منتری آریہ سماج رنگون)

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

وید جینتی سپتاہ

آریہ سماجیں ہمیشہ "وید جینتی سپتاہ" کو بڑے اتساہ سے مناتی آئی ہیں۔ اس سپتاہ میں ہر روز آریہ سماجوں میں ویدکی کتھا ہوتی ہے ہر سال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے خاص خاص منتروں کی خاص خاص دنوں میں سوادھیائے کرنے کے لئے سوچنا پرکاشت ہوتی ہے۔ اس سال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے حال ہی میں پرکاشت پنڈت چموپتی جی کی پستک "سوم سرووو" سے منتروں کا سوادھیائے کرنے کے لئے آدیش کیا ہے۔ آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق "وید سپتاہ" کو بڑے اتساہ سے مناکر ویدوں کے پرتی اپنی شردھا کا پرچے دیں۔ "سوم سرووو" پستک گوروکل کانگڑی اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے مل سکتی ہے ٭

۱۴ / اگست ۱۹۳۵ء	بدھوار۔	صفحہ ۳ سے ۸ تک
۱۵ / ″ ″	برہسپتوار۔	″ ۸ ″ ۱۴ ″
۱۶ / ″ ″	شکروار۔	″ ۱۴ ″ ۲۰ ″
۱۷ / ″ ″	سنیچر وار۔	″ ۱۴۵ ″ ۱۵۷ ″
۱۸ / ″ ″	آیت وار۔	″ ۱۵۷ ″ ۱۶۷ ″
۱۹ / ″ ″	سوم وار۔	″ ۱۶۸ ″ ۱۷۶ ″
۲۰ / ″ ″	منگل وار۔	″ ۱۹۷ ″ ۲۰۸ ″
۲۱ / ″ ″	بدھوار۔	″ ۲۰۹ ″ ۲۱۸ ″

(منتری پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

وی۔ پی آتے ہیں

۱۵ اگست میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے انہیں اطلاعی چٹیں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہئے کہ وہ ۱۵ / اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۱۸ / اگست کا پرچہ ۱۶ / اگست ۱۹۳۵ء کو بذریعہ وی۔ پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور نہ کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں بعض اصحاب کے وی۔ پی بہیں تاریخ مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں۔ جس سے بیہوادی پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ لہذا خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ وہ اپنا چندہ بہر صورت ۱۵ / اگست ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں پہنچا دیں۔ یا بذریعہ کارڈ اطلاع دیدیں ٭

(مینیجر)

یوگیہ ور کی ضرورت

میرے ایک نزدیک زمین رشتہ دار کے لئے سناتنی براہمن یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ لڑکا برسر روزگار اور ۲۵ سال تک کی عمر کا ہو۔ لڑکی نوجوان پڑھی لکھی۔ گھر کے کام کاج میں نپن اور سینے پرونے میں ماہر ہے۔ ضلع امرتسر اور دیگر دوسرے اضلاع کو ترجیح دی جائے گی۔ خط وکتابت کا پتہ ٭ نمبر ۹۰۸ معرفت رام پرتاپ شرما بکنگ کلرک۔ ریلوے سٹیشن وزیر آباد ٭

ضرورت ھے

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے ودیالیوں، سکولوں اور پاٹھشالاؤں کے لئے مینیجروں اور ادھیاپکاؤں وغیرہ کی ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کو نہ بھولئے ٭

(مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection, Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

علاقہ گلگت انگریزی فوج کی حفاظت میں

شملہ - ۳۱ جولائی - معلوم ہوا ہے - کہ گلگت کا باقاعدہ انتظامیہ کنٹرول مکمل منتقل کیا جائے گا - گورنمنٹ ہند کا کنٹرول وزارت گلگت کے سندھ کے پار کے علاقہ پر ہوگا - گلگت میں مقیم ریاست کشمیر کا آخری فوجی دستہ ۱۹ جولائی کو سرحد سے واپس آگیا تھا - اور گورنمنٹ ہند کے فوجی دستوں نے اس علاقہ کی ڈیفنس کا جس پر پولیٹکل ایجنٹ کا کنٹرول ہوگا - ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے - ریاست کا وزیر گلگت سے پونچھ چلا گیا ہے - ریاست کشمیر کا جھنڈا ابھی تک وہاں لہرا رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے - کہ وہاں مہاراجہ صاحب کی حکومت ہے ۔

ہتھیاروں کی بہم رسانی:- شملہ - ۳۱ جولائی - معلوم ہوا ہے - کہ افغان گورنمنٹ نے افغان فوج کی پلٹنوں کو از سر نو مسلح کرنے کی پالیسی کے مطابق گورنمنٹ ہند سے حال ہی میں رائفلیں خرید کی ہیں - پہلا پارسل عنقریب ہی کابل پہنچ جائے گا ۔

دو ہریجن لڑکیوں کا اغوا:- نئی دہلی - ۳۰ جولائی - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گوالیار سٹیٹ کی دو مارواڑی ہریجن لڑکیوں کو مسلم غنڈوں نے اغوا کر لیا ہے - اور ان کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلا ۔

ناگپور میں زبردست بارش:- ناگپور - ۳۰ جولائی - گذشتہ ۴۸ گھنٹوں سے متواتر بارش ہو رہی ہے - بازاروں اور گلیوں میں کئی کئی فٹ پانی پھر رہا ہے ۔

نئے کیبنٹ کی ترتیب:- بمبئی - ۳۰ جولائی - اس خبر سے کہ ڈاکٹر کالیجی کو ہالینڈ کا نیا کیبنٹ مرتب کرنے کا کام دیا ہے - لنڈن کراس ایکسچینج میں تمام غیر ملکی سکوں کے ساتھ شرح تبادلہ میں گلڈر (ولندیزی سکہ) کی حالت رو بہ اصلاح ہوگئی ہے ۔

پانچ سالہ لڑکی ڈوب گئی:- لائل پور - ۲۹ جولائی - مقامی خالصہ کالج کے نزدیک ایک پانچ سالہ ہندو لڑکی رکھ برانچ نہر میں گر پڑی - اور ڈوب گئی - اس کے والدین وہاں ساون کا میلہ دیکھنے گئے تھے - لڑکی کی لاش برآمد ہوگئی ہے ۔

گورنمنٹ آف انڈیا بل کی منظوری؟

لنڈن - ۳۰ جولائی - پارلیمنٹ کا اجلاس گرمیوں کی رخصتوں کے لئے اگلے شنبہ وار ملتوی ہو جائے گا - سیشن کا باقی ماندہ کام ختم کرنے کے لئے اجلاس اکتوبر کے وسط میں پھر ہوگا - رواج کے مطابق التوا کی تحریک میں سپیکر کو اختیار دیا جائے گا - کہ اگر وہ ضروری سمجھیں - تو ہاؤس کے اجلاس کو پہلے بلا لیں - اجلاس کے التوا سے پہلے پہلے دو اہم بلوں یعنی گورنمنٹ آف انڈیا بل اور انڈین ڈویلپمنٹ بل پر ملک معظم کے دستخط ہو جائیں گے - مؤخر الذکر بل کا مقصد سڑکوں پر غیر موزوں عمارتیں بنائے جانے کو روکنا ہے ۔

ٹرینیڈاڈ میں پنڈت ستنیہ آچرن ودیک مشنری کا شاندار سواگت

پچھلے دنوں شری پنڈت ایودھیا ناتھ جی ویدک مشنری امریکہ میں پرچار کرنے گئے تھے - اس پر ٹرینیڈاڈ نواسی آریہ بھائیوں نے سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا کی - کہ ہمیں مستقل پرچار کے لئے ایک اپدیشک دیا جائے - چنانچہ اب سبھا نے شری پنڈت ستنیہ آچرن جی الہ آباد نواسی کو وہاں پرچارارتھ بھیج دیا ہے - آپ پہلے اینگلو ویدک ہائی سکول عالم گڑھ کے پرنسپل تھے - اور اس سے پہلے سینٹ اینڈریوز کالج گورکھپور میں سنسکرت کے پروفیسر کے طور پر کام کرتے رہے ہیں - آپ جب ٹرینیڈاڈ میں پہنچے - تو وہاں کے آریہ بھائیوں نے آپ کا شاندار سواگت کیا - اور اب آپ کے اعزاز میں شہر بھر میں گھوما جائے گا جہاں کہ آپ کا ہیڈ کوارٹر ہوگا - آپ کے سواگت کے لئے شاندار تیاریاں ہو رہی ہیں ۔

شدت کی گرمی:- لاہور - ۳۱ جولائی - چار پانچ دن سے بارش نہیں ہوئی - نہ ہی کوئی آثار نظر آتے ہیں - گرمی کی شدت بڑھ گئی ہے - شب کے ابتدائی حصہ میں اوس سے سانس لینا مشکل ہوتا ہے - دن کو بھی پسینہ سے برا حال ہوتا ہے - لوگ بارش کے لئے دعائیں مانگ رہے ہیں ۔

پولیس کانسٹیبل کو سزا:- لاہور - ۳۱ جولائی - مسٹر آر - این - وشوناتھ ایڈیشنل مجسٹریٹ نے سول پولیس کے ایک کانسٹیبل غلام رسول کو لاپرواہی کی عدالت تنبیہ ویش روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم دیا - ملزم کے خلاف الزام یہ تھا - کہ وہ ۱۵ اپنی ڈیوٹی سے ایک ماہ تک بغیر اجازت غیر حاضر رہا ۔

جیب تراشی کی وارداتیں:- امرتسر - ۳۱ جولائی - ترن تارن میں اماوس کے موقع پر جیب تراشی کی وارداتیں ہوئی ہیں - ایک عورت کے کان سے زبردستی بالی اتاری گئی - تین اشخاص کو اس سلسلہ میں گرفتار کیا گیا ہے ۔

آریہ سماج سرگودھا کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سرگودھا بلاک ۲۲ کا سالانہ جلسہ ۲۷ - ۲۸ - اور ۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء کو ہونا قرار پایا ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا کے بڑے بڑے اپدیشک - سنیاسی اور بھجنیک اس اتسو پر پدھاریں گے ۔ (منتری)

شیعہ اور سنی مسلمانوں میں لڑائی

گجرات - ۲۹ جولائی - گجرات سے چار میل دور ایک گاؤں شادی وال میں شیعہ اور سنی مسلمانوں کی زبردست لڑائی ہوئی - معلوم ہوا ہے - کہ سنی مسلمانوں کا لیڈر پیر ولایت علی شاہ شادی وال میں کسی شادی کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے آیا - جبکہ آپ کو کلہاڑیوں سے بری طرح مجروح کیا گیا - سنی مسلمانوں نے ایک شیعہ نوجوان کو زخمی کیا - پولیس کی زبردست جمعیت تحصیلدار کی معیت میں موقع پر پہنچ گئی - اور صورت حالات پر قابو پا لیا ۔

میسور میں قومی جھنڈا لہرانے کی ممانعت

مدراس - ۳۰ جولائی - میسور سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے - کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پولیس ریگولیشن کی دفعہ ۳۹ کے ماتحت شہر میں چھ ماہ کے لئے جھنڈا لہرانا ممنوع قرار دے دیا ہے ۔

لالہ گوبند رام کھنہ سورگباش ہو گئے

لاہور - ۳۱ جولائی - مشہور کانگرس جی لالہ گوبند رام کھنہ ایڈووکیٹ کی آج ۱۲ بجے دوپہر میانوالی میں اچانک موت ہوگئی - مرحوم پرسوں کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے میانوالی گئے ہوئے تھے - آج انہوں نے واپس آنا تھا - مگر ایک بجے کے بعد دوپہر ان کی موت کا تار آ گیا - لاش کو لاہور لایا جا رہا ہے ۔

اغوا کرنے کے الزام میں گرفتاری

امرتسر - ۳۱ جولائی - ایک ہندو جگن ناتھ کو پٹھان کوٹ سے ایک مسلم لڑکی ظہوراں کو اغوا کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے ۔

پولیس نے گولی چلا دی:- احمد آباد - ۳۰ جولائی - ریاست بڑودہ کے ایک گاؤں نلدھارا سے پولیس اور لوگوں میں تصادم کی اطلاع موصول ہوئی ہے - معلوم ہوا ہے - کہ ڈسٹرکٹ پولیس نے ہمراہی مسلح پولیس رات کے وقت گاؤں پر چھاپہ مارا - تاکہ ناجائز شراب کی بھٹی کا سراغ لگائے - اس پر لوگ بھاری تعداد میں جمع ہو گئے - اور انہوں نے پولیس کی جمعیت پر حملہ کر دیا - پولیس نے گولی چلا دی جس سے ایک شخص زخمی ہوا - بعد میں پولیس نے کئی اشخاص کو گرفتار کر لیا ۔

اسمبلی میں جانے سے انکار

کلکتہ - ۳۰ جولائی - بنگال کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے ایک اجلاس میں مسٹر سنتوش کمار باسو نے خانگی اور ذاتی وجوہات کی بنا پر نیشنلسٹ پارٹی سے درخواست کی - کہ انہیں اسمبلی کی ممبری سے معاف کیا جائے - ان کی درخواست منظور کر لیا گیا - چنانچہ اب مسٹر نرمل چندر چٹرجی ان کی بجائے منتخب کیا گیا تھا - کہ وہ مسٹر سرت چندر بوس کے مستعفی ہونے پر ان کی جگہ خالی کر دیں گے - اسمبلی کے ممبر رہیں گے ۔

رت ہی - کم خرچ اکسیر دوائی ہو - صرف سو روپیہ چکیتسا اردو مصنفہ شری تنو درشی جی بالسکی جس میں کھٹا میٹھا کر دوا کیلا بچہ کا سکین اسی کی دوائی سے علاج درج ہے قیمت ۱ روپیہ شیخ چاند بالی اینڈ سنز لاہور

CC-0. ... Digitized by S3 Foundation USA

لالہ ہرکشن لال کے وارنٹ قرقی

لاہور۔ ۳۰ جولائی۔ پیپلز بنک آف نادرن انڈیا کے آفیشل لکویڈیٹر کی درخواست پر آج لاہور ہائی کورٹ نے لالہ ہرکشن لال کی منقولہ جائیداد کے وارنٹ قرقی جاری کر دئے۔ چنانچہ اُن کے دفتر۔ دُکان اور رہائشی مکان کا فرنیچر اور دیگر سامان قرق کر لیا گیا ہے۔ دُکان اور دفتر کا قرق شدہ سامان آفیشل ریسیور کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ اور گھر کا سامان کمروں میں بند کر کے اُن پر مہریں لگا دی گئی ہیں ‹:›

پنجاب سیکرٹریٹ میں تبدیلیاں

شملہ۔ ۳۰ جولائی۔ مسٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پہلے شخص ہیں۔ جو پنجاب گورنمنٹ کے ممبروں اور وزراء میں سے آج شملہ پہنچ گئے ہیں۔ ان کے باقی ساتھیوں کے بھی جلد پہنچنے کی توقع ہے۔ پنجاب سیکرٹریٹ میں مندرجہ ذیل تبدیلیوں کی توقع ہے۔ مسٹر ڈارلنگ غالباً مسٹر ڈابسن کی جگہ فنانشل کمشنر مقرر ہوں گے۔ مسٹر ڈابسن مسٹر میچل کی جگہ لاہور ڈویژن کے کمشنر کے طور پر کام کریں گے۔ مسٹر میچل رخصت پر جا رہے ہیں ‹:›

مورتی پوجا۔ آریہ سماج اور پنڈت بدھ دیو جی!

حیدر آباد کے شاستر ارتھ میں پنڈت بدھ دیو جی نے مورتی پوجا کھنڈن کے سدھانت کو غلط سمجھ کر آریہ سماج کے پرورتک سوامی دیانند جی کے چتر کے ساتھ جو دُربیوہار کیا ہے۔ اس سے ہر ایک سمجھدار انسان کو چاہئے وہ کسی مذہب یا فرقہ کا ہو۔ نہایت افسوس اور غصہ آنے کے سوائے اور کوئی خیال نہیں ہو سکتا۔ مہاپرشوں اور ویروں کی تصویریں اس قسم کی پوجا کے لئے نہیں رکھی جاتیں۔ جیسی پوجا کہ سناتنی کرتے ہیں۔ وہ مورتی کے آگے پرارتھنا اور آرتی کرتے ہیں۔ اس پر جل۔ دودھ چاول اور پھول وغیرہ چڑھاتے ہیں۔ اُس کو وستر اور آبھوشن سے سجاتے ہیں اور بھوگ لگاتے ہیں۔ جو بالکل بے معنی ہے۔ ان سب کریاؤں کا نام ہی انہوں نے "پوجا" رکھا ہوا ہے۔ مگر اور ویدک پُستک کی پوجا نہیں۔ وہ پھول۔ چاول۔ روٹی وغیرہ چڑھا کر ہی کرتے ہیں۔ رشی دیانند نے اس قسم کی پوجا کا کھنڈن کیا ہے۔ انہوں نے "پوجا" کا ارتھ ستکار کرنا یعنی پرجیہ کے ساتھ مُناسب برتاؤ کرنا بتلایا ہے۔ سب جانتے ہیں۔ ستّرو (مخالف) کی پوجا کس طرح کی جاتی ہے۔

اُس مورتی کا کھنڈن کیا گیا ہے۔ جو ایشور جیسے اموُرت (ناجسم) کے وجود کی پوجا کے لئے بنائی جاتی ہے۔ ایشور کی مورت یا تصویر نہیں ہو سکتی۔ نہ اس قسم کی پوجا ایشور کا دھیان۔ اُستتی۔ پرارتھنا اور اُپاسنا کی جاتی ہے۔ اس لئے صرف اسی مورتی پوجا کا کھنڈن سوامی جی نے کیا ہے۔ وہ ہی آریہ سماج کا سدھانت ہے ‹:›

رشی دیانند یا آریہ سماج کے سدھانت میں کہیں بھی کسی مجسم یا قابل یادگار انسانوں کی مورتی یا تصویر بنانے۔ اور اُن کو بغرض یادگار رکھنے کی ممانعت نہیں کی گئی ہے۔ نہ اس کو مورتی پوجا اس معنی میں کہا جا سکتا ہے ‹:›

سخت تعجب ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی گورو کل کے یوگیہ سناتک اور سبھا کے عہدیدار نے اپنے سناتنی مخالف کو صحیح جواب دے کر سوامی جی جیسی قابلِ تعظیم ہستی کی تصویر کی اس طرح تذلیل کروائی۔ اُمید ہے کہ پنڈت بدھ دیو جی اب پھر اس معاملہ پر شانتی سے وچار کریں گے۔ اور اپنے خیال کو صحیح بنا کر اپنے فعل پر پشچاتاپ کر کے جلد از جلد پرائشچت کر لیں گے ‹:›

(ٹھاکر داس منتری بان پرستھ آشرم جوالاپور)

آریہ سماج پاکپٹن:۔ آریہ سماج پاکپٹن کے ہفتہ وار اجلاس میں ذیل کا ریزولیوشن پاس ہؤا "آریہ سماج پاکپٹن پنڈت بدھ دیو ودیا النکار اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے اس فعل کو جو انہوں نے حیدر آباد دکن کے شاستر ارتھ کے دوران میں آریہ سماج کے پرورتک شری سوامی دیانند جی کی تصویر کو لات مار کر ان کی بے حرمتی کی ہے۔ نفرت اور حقارت قرار دیتا ہے۔ اور واقعہ کے اس کاریہ سے بے تعلقی پرگٹ کرتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے درخواست کرتا ہے کہ وہ پنڈت جی سے جواب طلب کر کے جنتا کے سامنے رکھے۔ اس معاملہ میں آریہ بھائیوں میں سخت جوش پھیلا ہؤا ہے۔ اُمید ہے کہ سبھا اس بارہ میں مُناسب کارروائی کرے گی ‹:›

(منتری آریہ سماج پاکپٹن)

انتر جاتیہ شادیوں کے متعلق بل کی پنجاب کی طرف سے پرزور تائید

لاہور۔ ۳۰ جولائی۔ ڈاکٹر بھگوان داس ممبر اسمبلی نے انتر جاتیہ شادیوں کو جائز قرار دئے جانے کے متعلق جو بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ اُسے دوسرے صوبجات کے ہندو چاہے پسند نہ کریں۔ لیکن پنجاب کے ہندوؤں کی طرف سے اس بل کو بھاری تائید حاصل ہوگی۔ اس بل کے حامیوں کا بیان ہے۔ کہ اس بل پر اس کے مخالفوں کو بھی کوئی اعتراض نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس سے انتر جاتیہ شادیاں لازمی قرار نہیں دی جائیں گی۔ بلکہ جو لوگ کرنا چاہیں گے۔ انہیں ہندو لاء کے اندر رہنے کا حق حاصل رہے گا۔ اور انہیں بطور ہندو تمام حقوق حاصل رہیں گے ‹:›

ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ انتر جاتیہ شادیوں کا پرانے یگ میں بہت رواج تھا۔ اور یہ حال ہی میں بند کی گئی ہیں۔ اس بل کی غرض ہندو لاء کو مزید تباہی سے بچانا ہے ‹:›

سوامی ستیانند جی مہاراج

کرت اتم لاہور انگ پستکیں!

شریمد بھگوت گیتا ایشی اُتم پستک کا شری سوامی مہاراج نے سرل بھاشا میں بھاشانواد کیا ہے۔ جس سے ... پاٹھک بھلی پرکار لابھ اُٹھا سکتے ہیں۔ اس ڈھنگ کی بڑھیا گیتا آج تک بہت شائع نہیں ہوئی۔ ٹائپ موٹا سائز بڑا۔ سنہری جلد اور بڑھیا کاغذ قیمت ایک روپیہ ستا ایڈیشن ...

ستیہ اُپدیش مالا سوامی جی کے بھاشن میں سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وید، اُپنشدوں اور دیگر شاستروں کے گُوڑھ رہسیوں کو ایسی سرل اور سُبودھ بھاشا میں بیان کرتے ہیں کہ ہر کوئی سمجھ سکے۔ اس پستک میں بھگتی یوگ۔ کرم یوگ۔ ابن یوگ۔ راج یوگ۔ ... تیاگ ... اُپاسنا ... بڑھیا کاغذ سنہری چھپائی ... ست ہندی سوا روپیہ۔ اُردو بارہ آنے

ونکار اُپاسنا جو پوتر اوم گان۔ اوم جپ۔ اوم چنتن۔ اوم آرادھن اور اوم دھیان سے پرمیشور ... کو پراپت ہوتی ہے۔ وہ اتُل ہے۔ بیان سے باہر ہے۔ صرف ابھیاسی ہی جان سکتے ہیں جس اوم نام کی اتنی مہما ہے۔ اسی کی ... شری سوامی جی نے اس پستک میں کی ہے۔ سنسار کے ... کی خواہش رکھنے والے ہر ایک شخص کو اسے پڑھنا چاہئے۔ ست ہندی ... آنے۔ اُردو تین آنے

سندھیا یوگ سندھیا کی کریاؤں اور اس کے ارتھوں کے ... [illegible] ... کی شری جلد ... قیمت ...

پتہ: ... آشرم ... [illegible]

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس

شملہ۔ ۳۰ جولائی۔ لاہور کی صورتِ حالات کے بہتر ہو جانے کی وجہ سے گورنر پنجاب نے شملہ میں کونسل کا اجلاس شروع کرنے کے لئے ۱۹ اگست کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اجلاس ۲۹ جولائی کو شروع ہونا تھا۔ سر ہربرٹ ایمرسن گورنر اگلے ہفتے شملہ پہنچ جائیں گے ‹:›

پنجاب میں بارش

شملہ۔ ۳۰ جولائی۔ بارش کے متعلق جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں خوب بارش ہوئی ہے۔ کھڑی فصلوں کی حالت عام طور پر اچھی ہے۔

زمین میں شگاف

کوچین۔ ۲۹ جولائی۔ بمبا ور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں بجلی گرنے سے زمین میں بھاری شگاف ہو گیا ہے۔ جو تقریباً نصف فرلانگ لمبا اور ایک انچ چوڑا اور ایک ہزار فٹ گہرا ہے ‹:›

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ‹:› (مینیجر)

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

قیمت ۵ رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

بچوں کی بخار، کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے

کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاتے ہیں

خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں

سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے

لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو

قیمت فی شیشی ۵ ۔ فی درجن ۳ ۔ محصول چار شیشی تک ۸ ۔ درجن ۱۲

سوداگروں کو معقول کمیشن۔ نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو۔ دس اردو خواں معزز لوگوں کے نام معہ مکمل پتے کے بھیجئے پر ۴ بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا

المشتہر۔ مینیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو پی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲۴ ساون سمت ۱۹۹۲

پنڈت بدھ دیو کے ہاتھوں رشی کا اپمان

میں مانتا ہوں۔ کہ پنڈت بدھ دیو ودوان ہیں۔ تیاگی ہیں۔ اور رشی بھگت ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اُنہیں رشی کے اپمان کا لائسنس نہیں دیا جا سکتا۔ کوئی شخص رشی بھگت ہوتے ہوئے بھی رشی کے اپمان کا حقدار نہیں۔ اور نہ ہی اس کی رشی بھگتی کے صدقہ میں اُسے رشی اپمان کے لئے معاف کیا جا سکتا ہے۔ ہم ہر روز اپنے گھروں میں دیکھتے ہیں۔ کہ بچوں سے لاڈ چاؤ کرنے کے باعث بعض اوقات اُنہیں اتنا گستاخ بنا دیتے ہیں۔ کہ وہ بزرگوں کی داڑھی پر ہاتھ ڈال دیتے ہیں۔ اُس وقت باوجود محبت کے بزرگوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ بچہ کو ڈانٹ دیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ بچے سے اپنے اپمان کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ بچہ کا سدھار چاہتے ہیں۔ پنڈت بدھ دیو بڑے رشی بھگت ہیں۔ لیکن اُنہیں اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کہ وہ رشی بھگتی کی آڑ میں رشی کا ہی اپمان کریں۔ دیانند کی ویدی پر دیانند کا ہی اپمان ہو۔ ایسا اندھیر ویلا کہیں دیکھنے میں آیا ہے۔ اور پھر لطف یہ کہ رشی کا اپمان کیا جا رہا ہے رشی کے ہی بتلائے ہوئے سدھانت کی آڑ میں۔ اگر پنڈت بدھ دیو سدھانت کی رکھشا اسی میں سمجھتے ہیں۔ کہ وہ رشی دیانند کی تصویر کو جوتے دکھایا کریں۔ تو وہ شوق سے دکھائیں۔ اور ہر روز دکھائیں۔ لیکن اپنے گھر میں۔ پبلک میں اُنہیں ایسا کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ حیدرآباد (دکن) میں وہ کر آئے۔ اسے غنیمت سمجھیں۔ پنجاب میں کوئی اُنہیں ایسا نہ کرنے دے گا۔ اور اگر اُنہیں زعم ہو تو تجربہ کر دیکھیں۔ پنڈت بدھ دیو کچھ مانتے ہوں۔ لیکن میں اُنہیں اس بات کی اجازت نہ دوں گا کہ وہ میرے آچاریہ کا پبلک میں اپمان کریں۔ وہ کسی کے پتا کی تصویر کو جوتے لگا کر دیکھیں کہ ان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ اگر اس شخص کے جسم میں طاقت ہوگی۔ اس کے خون میں جوش ہوگا۔ اور اس میں غیرت کا مادہ ہوگا۔ تو وہ اُنہیں اس اپمان کا مزا چکھا دے گا۔ وہ میرے پتا کی تصویر کا اپمان کر کے دیکھیں۔ کیا دیانند لاوارث ہے۔ جو کھلے بندوں اُس کی تصویر کا اپمان کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ اگر میں اپنے اس پتا کا جس نے مجھے شریر کا جنم دیا ہے۔ اپمان نہیں سہہ سکتا۔ تو اپنے ہم تک جنم دینے والے پتا کا اپمان کیسے برداشت کر سکتا ہوں؟ میں نے اپنے دنیاوی پتا کا اُس وقت ساتھ چھوڑ دیا۔ جب کہ میں نے اپنے روحانی پتا کی دی ہوئی شکشا کے انوسار دنیاوی پتا کا داہ کرم پورانک ریتی سے کرنے سے انکار کر دیا۔ یہی حالت کم و بیش تمام آریہ سماجیوں کی ہے۔ اُن کے پریوار بھی سناتن دھرمی تھے۔ اُنہوں نے اُن سے رشتہ توڑا۔ اور آریہ سماج سے ناطہ جوڑا۔ جو لوگ رشی کی خاطر اپنے پیاروں سے علیحدہ ہو گئے۔ کیا وہ رشی کا اپمان برداشت کر سکیں گے۔ چاہے وہ اپمان کسی آریہ سماجی کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو۔ میں نہیں مانتا۔ کہ کوئی ایسا بے غیرت آریہ سماجی ہو سکتا ہے۔ جو رشی کے اپمان کو برداشت کرے۔ ہم ویدک دھرمی ہیں۔ ہم اہنسا کے قائل ہوتے ہوئے بھی مہاتما گاندھی کی اہنسا کو نہیں مانتے۔ بعض حالتوں میں ہم ہنسا کو ہی اہنسا سمجھتے ہیں۔ اہنسا کی پابندی براہمنوں کے لئے ہے کشتریوں کے لئے نہیں۔ جہاں براہمنوں کے لئے شستر ہاتھ میں لینا نشید ھ ہے۔ وہاں کشتریوں کے لئے شستر نہ اٹھانا پاپ ہے۔ لیکن مہاتما گاندھی ایسا نہیں مانتے وہ رنگ اہنسا میں رنگے منشیہ کے لئے اہنسا ہی آدشنک سمجھتے ہیں لیکن اُنہیں بھی اسٹنٹ اسے کام لینا پڑا ہے۔ چند سال ہوئے۔ اُنہوں نے اپنے اخبار میں لکھا تھا۔ کہ "اگر کوئی دشٹ میرے لڑکے کے سامنے مجھ پر دست دراز کرے۔ اور میرا لڑکا اس اپنے پتا کی رکھشا کے لئے اُس دشٹ کو ڈنڈ دے۔ تو میں اُسے قصوروار نہیں سمجھوں گا بخلاف

لوگوں کے لئے خاموش رہنا کتنا بڑا پاپ ہوگا۔ جو مہاتما گاندھی کو اپنے پتا سے زیادہ شردھا اور پوجا کا پاتر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح اگر اہنسا کے پجاری مہاتما گاندھی اپنے لڑکے کے لئے ہنسا کا پریوگ جائز سمجھ سکتے ہیں۔ تو ہم ویدک دھرمیوں کے لئے جو کہ مہاتما گاندھی کی اہنسا کو ان کے ارتھوں میں نہیں مانتے۔ اپنے آچاریہ کا اپمان کتنا اسہیہ ہونا چاہیئے۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ ہے ٭

میں حیران ہوں کہ پنڈت بدھ دیو نے یہ اخلاق کہاں سے سیکھا؟ گورو کل میں اُنہوں نے شکشا پائی۔ ان کے پہلے آچاریہ سوامی شردھانند جی تھے۔ وہ شٹاچار کی مورتی تھے۔ وہ سادھارن سے سادھارن منشیہ کا بھی اپمان نہ کر سکتے تھے۔ رشی کے اپمان کی وہ شکشا کیا دے سکتے تھے۔ میں سوچتا ہوں۔ کہ اگر آج وہ زندہ ہوتے۔ اور اپنے اس شِشیہ کا کارنامہ ان کے کانوں تک پہنچتا۔ تو اُنہیں کتنا دکھ ہوتا۔ ۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے۔ جبکہ آریہ سماج پر بغاوت کا الزام لگایا جا رہا تھا۔ اُس وقت اطلاع آئی۔ کہ راجپوتانہ کی ایک ریاست میں پولیس نے آریہ مندر سے اوم کا جھنڈا زبردستی اتار دیا ہے۔ یہ سن کر وہ تلملا اٹھے۔ اور آریہ سماج لاہور کے اُتسو پر شیر کی طرح گرجتے ہوئے اُنہوں نے کہا۔ کہ "اوم کے جھنڈے کو کون گرا سکتا ہے۔ اوم تو بجلی کے اکھشروں میں لکھا ہوا ہے۔ اور جب تک ایک بھی آریہ سماجی زندہ ہے۔ وہ کسی کو اس بات کی اجازت نہ دے گا۔ کہ وہ اوم کے جھنڈے کا اپمان کرے"۔ اوم کے جھنڈے کا اپمان برداشت نہ کرنے والا مہاتما آج اس سنسار میں ہوتا۔ تو پنڈت بدھ دیو کے اس کرم پر اُسے کتنا شوک ہوتا۔ اس نے رشی دیانند سے دیکھشا لی تھی۔ رشی کی شکشا سے ہی اُس کے جیون کی کایا پلٹ ہوئی تھی۔ کیا وہ یہ برداشت کر سکتا۔ کہ ایک شخص رشی بھگتی کا دعویٰ کرتے ہوئے رشی کا اپمان کرے۔ رشی کا نام سنتے ہی اُس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے تھے۔ اُس کی رشی بھگتی کا تو یہ عالم تھا۔

پنڈت بدھ دیو کے دوسرے آچاریہ پروفیسر رام دیو تھے۔ اُن کے متعلق بھی میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اُنہوں نے پنڈت بدھ دیو کو کبھی جوتے مارنے کی تعلیم نہیں دی ہوگی۔ میں جانتا ہوں کہ وہ کبھی اس بات کے حق میں نہیں ہو سکتے۔ کہ کوئی شخص رشی بھگتی کے نام پر رشی کا اپمان کرے۔ ابھی پچھلے ہفتہ آریہ سماج لاہور میں ویاکھیان دیتے ہوئے اُنہوں نے کہا۔ کہ "میں تو سناتنی آریہ سماجی ہوں۔ بھگوان اموُرت ہیں۔ اُن کی مورتی نہیں ہو سکتی لیکن اگر کوئی اُن کی مورتی بنا دے۔ تو میں اُس کے سامنے اپنا سر جھکانے کو تیار ہوں"۔ مجھے اُن کی زندگی کا ایک پرانا واقعہ یاد آتا ہے۔ جس سے ثابت ہوگا۔ کہ وہ پنڈت بدھ دیو کی محمودی سپرٹ سے کبھی اتفاق نہیں کر سکتے۔

۱۹۱۰ء کا ذکر ہے۔ الہ آباد میں انڈین نیشنل کانگرس کا اجلاس تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بھاری پردرشنی تھی۔ آریہ سماجی بھی وہاں بھاری تعداد میں گئے ہوئے تھے۔ پروفیسر رام دیو پنڈت وشمبر ناتھ اور میں بھی وہاں گئے۔ ایک دن سیر کرتے کرتے گنگا کے سنگم پر جا پہنچے۔ وہی ستھان جہاں گنگا اور جمنا آپس میں ملتی ہیں۔ اور جہاں کنبھ اور اردھ کنبھ کے موقع پر لاکھوں نر ناری اشنان کرنا پُنیہ میں داخل سمجھتے ہیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو پروفیسر رام دیو کے دل میں ایسا زبردست ولولہ اٹھا۔ کہ اُنہوں نے جھٹ کپڑے اتارے اور دریا میں کود پڑے۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ اس جل میں میرے بزرگوں کی ہڈیاں ملی رہی ہیں۔ اس لئے میں اس میں اشنان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جس شخص کا یہ جذبہ ہو۔ اُس سے کیسے آشا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ پنڈت بدھ دیو کی اس حرکت کو پسند کرے۔ جو کہ ان سے حیدرآباد دکن میں سرزد ہوئی ہے ٭

پھر سوال یہ ہے۔ کہ یہ اخلاق اُنہوں نے کہاں سے سیکھا؟ اس کا جواب وہ خود ہی دے سکتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ اُن میں یہ محمودی سپرٹ ہے۔ سنسار کے اتہاس میں ایک ہی مثال محمود کی ملتی ہے۔ جس نے اپنے لئے "بت شکن" کا خطاب تجویز کیا۔ اور جس نے ہندوؤں کے بتوں کو توڑ کر اُن کی دل آزاری کرنے میں ثواب دارین سمجھا۔ وہ محمود تو گیارھویں صدی میں ہوا تھا۔ اب بیسویں صدی میں ایک نئے محمود کا ظہور ہوا ہے۔ لیکن پرانے محمود اور نئے محمود میں ایک بھاری فرق ہے۔ جہاں پرانے محمود نے دوسرے مذہب کے بتوں پر ہاتھ صاف کیا۔ وہاں اس نئے محمود نے اپنے ہی بزرگ پر ہاتھ صاف کیا ہے۔ لیکن اس کی بدقسمتی سے حالات بہت بدل چکے ہیں۔ دنیا بہت ترقی کر چکی ہے۔ گیارھویں صدی کے محمود کو ...

اس ایمان کو برداشت نہ کر سکیں گی۔

میں نے کہا کہ پنڈت بدھ دیو ودوان اور سنیاسی ہیں۔ لیکن اس بات کا کیا علاج کہ وہ جوشیلا تار ہیں۔ اور اپنی اس عادت کے ہاتھوں مجبور ہو کر انہوں نے کئی مہاتماؤں کا اپمان کیا ہے۔ سوامی ستیانند ان کے ہاتھ سے تنگ آ کر آریہ سماج کو چھوڑ گئے۔ سوامی سروانند کا انہوں نے اپمان کیا۔ اور سوامی سوتنترانند کے پیچھے تو لٹھ لئے پھرتے تھے۔ اور انہیں اس وقت تک چین نہیں آیا۔ جب تک کہ سوامی جی "دیانند اپدیشک ودیالیہ" کو چھوڑ کر چلے نہیں گئے۔ کیا خوب کہ رشی دیانند کے تمام سدھانتوں کو ماننے کے باوجود سوامی ستیانند اس لئے آریہ سماج کی ویدی پر کھڑے ہونے کے اہل نہیں۔ کہ وہ "اوم" کی بجائے "رام" شبد کا جاپ کر لیتے ہیں۔ لیکن پنڈت بدھ دیو آریہ سماج کی ویدی پر دندنانے کا حق رکھتے ہیں۔ حالانکہ ہزاروں کے سامنے وہ رشی دیانند کی تصویر کو اپنے پاؤں کی نوک سے ٹھکرا چکے ہیں۔ رشی دیانند بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم — کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

دوسروں سے کیا گلہ۔ جب کہ اپنے ہی یہ سلوک کرنے کو تیار ہوں۔ اگر آریہ سماجی خود ہی رشی کی تصویر کا اپمان کرنا سدھانت میں داخل سمجھتے ہیں۔ تو دوسروں سے کیا گلہ۔ اگر وہ رشی کا اپمان کریں۔ تو آریہ سماجیوں کو کبھی سناتنی اخبار کے خلاف نفرت کا ریزولیوشن پاس کرنے کا کیا حق ہے۔ اگر وہ پنڈت بدھ دیو کی حرکت کے خلاف آواز بلند نہیں کرتیں۔ پنڈت بدھ دیو کی اس حرکت نے نہ صرف انہیں بلکہ اوروں کو امتحان میں ڈال دیا ہے۔ اب معلوم ہوگا۔ کہ رشی بھگتی کی وجہ ہوتی ہے یا دھڑا بھگتی کی۔ کون رشی کو بدھ دیو پر قربان کرتا ہے۔ اور کون بدھ دیو کو رشی پر۔ جن میں رشی بھگتی کا سچا جذبہ ہے۔ وہ تو اس ذلت پر اٹھیں گے۔ اور کہہ دیں گے۔ کہ ہم بدھ دیو کے ہاتھوں بھی رشی کا یہ اپمان سہہ نہیں سکتے۔ ہاں ان کا سوال دوسرا ہے۔ جو رشی بھگتی کو مصلحت پر قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اور اس لئے بولنا پسند نہیں کرتے۔ کہ کہیں ہمارے دھڑے کا شیرازہ بکھر نہ جائے۔ ایسے لوگوں سے مجھے صرف یہی کہنا ہے۔ کہ آج کے بعد رشی بھگتی کا دم بھر کر اس پوتر جذبہ کا اپمان نہ کرنا۔ تم میں وہ جذبہ ہی نہیں۔ جس میں ستیوں کو اصول پر قربان کرنے کی طاقت ہے۔ تم دوسروں کو کیا سچ سکھلاؤ گے۔ جب تم میں خود سچ کہنے کی شکتی نہیں۔ دوسروں سے سچ سننے کی کیا آشا رکھ سکتے ہو۔ جب تم اپنے ایک ممبر کو سچ سنانے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔

میں نہیں کہتا۔ کہ پنڈت بدھ دیو کو ناکارہ بنا دیا جائے۔ انہیں آریہ سماج کی سیوا کے قابل نہ رہنے دیا جائے۔ لیکن یہ ضرور کہتا ہوں۔ کہ ان کی اس حرکت سے آریہ سماج کو جو نقصان پہنچ چکا ہے۔ یا آئندہ پہنچنے کا احتمال ہے۔ اس کا سدباب ضرور ہونا چاہئے۔ اور اس کا طریقہ سہل ہے۔ وہ یہ کہ ان کے ساتھی پنڈت بدھ دیو کو کہیں کہ آپ کی حرکت کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ اور پنڈت جی کہہ دیں۔ کہ مزید غور کے بعد میں یہ تسلیم کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ میں نے حیدرآباد میں کیا ہے۔ وہ مجھے نہ کرنا چاہئے تھا۔ اور آئندہ نہ کروں گا۔ اس مختصر سے اعلان کے ساتھ یہ فتنہ سماپت ہو سکتا ہے۔

جو لوگ پنڈت بدھ دیو کو اس گھرنت کاریہ کے دشپرنام سے بچانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے۔ کہ وہ آریہ سماج کے ساتھ کتنا انیائے کر رہے ہیں۔ اگر پنڈت بدھ دیو اپنی ضد پر قائم رہے۔ تو زیادہ سے زیادہ یہی بچیں گے یا آریہ سماج۔ اگر دونوں بچ سکتے ہیں۔ تو اسی طریق سے جو کہ میں نے بتایا ہے۔ منتری سوسائٹی کی خاطر قربان کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن سوسائٹی منتریوں کی خاطر نہیں۔ لہٰذا میں تو ایسی ترکیب بتا رہا ہوں۔ جس سے منتری بھی قربان نہ ہوں۔

پنڈت بدھ دیو اور ان کے حمایتیوں کے دل میں اگر آریہ سماج کے لئے درد ہے۔ تو وہ اس وشے پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور سوچیں کہ ان کی ضد کا پرینام کیا ہوگا۔ اگر ان کے لئے بھی یہ سدھانت کا سوال ہے۔ کہ وہ اپنے [illegible] مورتی پوجا کے نندک ثابت کرنے کے لئے رشی کی تصویر کا اپمان کریں۔ جیسا کہ دوسروں کے لئے ہے۔ کہ وہ اپمان نہ ہونے دیں گے۔ تو کوئی شکتی آریہ سماج کو آنے والی خانہ جنگی سے بچا نہیں سکتی۔ اور پنڈت بدھ دیو کی کرپا سے رشی دیانند کے اپمان کو اپنا سدھانت سمجھنے والے آریہ سماجیوں کا ایک نیا دل پیدا ہو جائیگا۔

(کرشن)

شری پردھان جی کا فتویٰ!

پنڈت بدھ دیو جی نے حیدرآباد (دکن) میں جو کارِ نمایاں کیا۔ اس کے متعلق آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان جی نے ایک فتویٰ شائع کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے۔ یہ فتویٰ اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ دیا گیا ہے۔ میں نے اس کے متعلق کچھ کہنے کی جسارت کی ہے۔ وہ اس لئے بھی کہ اس میں شری پردھان جی نے پنڈت بدھ دیو کے نکتہ چینوں کی نیت پر حملہ کیا ہے۔ پنڈت بدھ دیو نے رشی کی تصویر پر لات ماری۔ تو رشی بھگتی کے آویش میں آ کر اور ایک سدھانت کی رکھشا کے لئے۔ لیکن جو لوگ ان پر نکتہ چینی کر رہے ہیں وہ اگلا پچھلا حساب چکانے کے لئے۔ پردھان جی کو سمجھنا چاہئے کہ چاہے وہ ایک دھڑے کی امداد سے ہی کیوں نہ پردھان بنے ہوں۔ لیکن اس معزز کرسی پر بیٹھنے کے بعد وہ کسی دھڑے کے نہیں رہے۔ اور اگر وہ رہیں گے۔ تو اس کرسی کی شان کو بٹہ لگائیں گے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو اور ان سے اختلاف رکھنے والوں کا جن الفاظ میں انہوں نے ذکر کیا ہے۔ وہ اس کرسی کی شان کو بٹہ لگانے والے ہیں۔ مسٹر وٹھل بھائی پٹیل سوراجیہ پارٹی کی طرف سے لیجسلیٹو اسمبلی کے پردھان بنے۔ لیکن پردھان بنتے ہی انہوں نے اعلان کر دیا۔ کہ اب وہ کسی پارٹی کے نہیں رہے۔ اور انہوں نے سوراجیہ پارٹی سے استعفیٰ بھی دے دیا۔ لالہ رام کرشن اور رائے بہادر بدری داس نے سبھا کی صدارت کی شان کو قائم رکھا۔ وہ ہمیشہ دھڑہ بندی سے بالاتر رہے۔ اور ایسی روایات قائم کر گئے۔ جو اس کرسی کی شوبھا کو بڑھانے والی ہیں۔ افسوس کہ ورتمان پردھان جی نے اپنے پہلے اعلان میں ہی اس شان کو میلا کر دیا۔

پردھان جی کا فتویٰ کیا ہے؟ جیسے کوئی مجسٹریٹ ملزم کو مخاطب کر کے کہے کہ تمہارے خلاف الزام تو ثابت ہے۔ لیکن میں تمہیں بری کرتا ہوں۔ پردھان جی کا لیکھ ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پنڈت بدھ دیو کے خلاف ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ یہ کہہ رہا ہے۔ کہ وہ پنڈت جی کی حرکت کو قابل لعنت سمجھتے ہیں۔ باوجود اس کے وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ پنڈت جی نے ایک "غیر ضروری" بات کی ہے۔ غیر ضروری بات لازمی طور پر بری نہیں ہوتی۔ جو کچھ پنڈت جی نے وہاں کیا ہے۔ اگر وہ محض غیر ضروری ہی ہے۔ اور اس سے زیادہ نہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پردھان جی نے انہیں ایسا کرنے سے کیوں روکا؟ ضروری یا غیر ضروری کا فیصلہ تو پنڈت بدھ دیو پر رہنا چاہئے۔ وہ نابالغ نہیں ہیں۔ جو کسی فیصلہ پر پہنچنے کے لئے انہیں کسی ولی کی ضرورت ہو۔

اس کے ساتھ ہی یہ سوال بھی ہے۔ کہ جو فتویٰ پردھان جی نے دیا ہے۔ اسے پنڈت جی مانتے بھی ہیں یا نہیں۔ اس فتوے کے ساتھ پنڈت جی کی طرف سے اعلان ہونا چاہئے تھا کہ میں پردھان جی کی آگیا کے سامنے سر جھکاتا ہوں۔ میں نے حیدرآباد میں جو کیا سو کیا۔ لیکن آئندہ کے لئے اپنے کان کو ہاتھ لگاتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی رشی بھگتی کا ثبوت دینے کے لئے بھی رشی کا اپمان نہ کروں گا۔ اگر پردھان جی کے اس فتوے کے بعد پنڈت جی کی طرف سے یہ اعلان نکل آیا۔ جیسا کہ وہ پرائیویٹ طور پر تحریر بھی کہتے پھرتے ہیں۔ کہ اگر ایسے ہی حالات پھر پیش آئیں گے۔ جیسے کہ حیدرآباد (دکن) میں ہو چکے تھے۔ تو میں رشی کی تصویر کا ویسا ہی اپمان کروں گا جیسا کہ میں نے وہاں کیا تھا۔ اس صورت میں پردھان جی کے فتوے کی کیا قیمت رہ جائیگی؟

(کرشن)

"پرکاش" کے "ورجانند انک" کیلئے
اپنا لیکھ بہت جلد بھیجئے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دلچسپ نوٹ

"رشی کا گنا"

آریہ سماج لاہور کے پچھلے سپتاہک ستسنگ میں پنڈت بدھ دیو جی کا دیا پدیش تھا۔ جس کا بنیاد کن میں رشی دیانند کی تصویر کا جو سنسکار ہو کر ٹھکرائے گئے تھے۔ اور اس سنسکار کی وجہ سے جو اندولن آریہ سماج میں اس وقت ہو رہا ہے۔ جس کی موجودگی میں وہ ویدا پدیش نہ کیا دے سکتے تھے۔ اور نہ انہوں نے دیا۔ ہاں! انہوں نے اپنے گناہ کا کفارہ کرنے کے لئے رشی دیانند کی مہما کا گان شروع کر دیا۔ اور یہاں تک کہہ دیا۔ کہ "میں تو رشی کے دوار کا کتا ہوں"۔ پنڈت جی کے اس جذبہ کی ہم تائید کرتے ہیں۔ لیکن اس اضافہ کے ساتھ کہ وہ ایک ایسے۔۔۔ ہیں۔ جنہیں رشی کو بھی کاٹنے سے دریغ نہیں ٭

سدھانت پریم کا وچتر روپ

سبھا کی اردھ شتابدی کے متعلق پردھان رام دیو جی کا ایک لیکچر پرکاشت ہوا ہے۔ جس کے دوران میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ "پنڈت بدھ دیو جی کے تیاگی اور رشی بھگت ہیں یہ تو سب کو معلوم ہی ہے۔ سدھانت پریمی وہ بڑے ہیں۔ اُن کا سدھانت پریم تعلق سمہ وچتر روپ بھی دھارن کر لیتا ہے" ٭

یہ وچتر روپ کیا ہے؟ پردھان جی نے بتلانے کی کرپا نہیں کی۔ لیکن کوئی بھی آریہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان کا اشارہ اُس کارنامہ کی طرف ہے۔ جو پنڈت جی نے حیدر آباد دکن میں دکھلایا ہے۔ اگر رشی کا اپمان کرنے والا پنڈت بدھ دیو کے سوائے کوئی اور ہوتا۔ تو پردھان جی اسے سدھانت پریم کا سرٹیفکیٹ عطا نہ کرتے۔ بلکہ (ن) کے الفاظ کچھ اور ہی ہوتے ٭

پنڈت بدھ دیو کا پرن

پردھان رام دیو کے لیکچر میں ہم سطور بھی ملتی ہیں:-

"ویدک ازیش ودیالیہ کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ جمع کرنے کی ذمہ داری پنڈت ... نے اپنے اوپر لی ہے" ٭

یہ غریب ۵۰ ہزار کیا جمع کرے گا۔ سال بھر پھر کر اپنی تنخواہ ہی جمع کر لے۔ تو سمجھو غنیمت ہے۔ پہلے بھی تو ایک سال بھٹکتا کرتا رہا تھا۔ اور دو ہزار جمع نہ کر سکا تھا۔ اس پر ۵۰ ہزار کی ذمہ داری ڈالنا اس پر ظلم کرنا ہے۔ ایک کامیاب کنوینگ ایجنٹ ہونا ایک بات ہے۔ اور کسی کو قائل کر کے اس سے روپیہ نکالنا دوسری بات ہے ٭

ایک سناتنی اخبار کیا کہتا ہے؟

پنڈت بدھ دیو کے حیدر آباد (دکن) والے کارنامہ پر سناتن دھرمی اخبار اگر خوشی کے مارے بغلیں بجاتے۔ تو بھی شکایت نہ ہو سکتی تھی۔ لیکن وہ ایسا کم ظرف نہیں ہے۔ کہ کوئی بھی شریف آدمی اس پر افسوس کئے بنا نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ لائل پور کا "جاگرت" لکھتا ہے۔ کہ :-

"ہمیں سوامی دیانند سے شدید اختلاف ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ان کی تصویر کو اس طرح ٹھوکر لگائی جائے۔ ان کے مداح آریہ سماجیوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اُمید کرنی چاہئے۔ کہ آریہ سماجی اس کارروائی کے خلاف زبردست آواز بلند کریں گے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو یقیناً انہیں اس قسم کی کارروائی کو کسی غیر آریہ سماجی کی طرف سے دہرائے جانے پر اعتراض کرنے کی گنجائش نہ ہوگی۔ اگر ایک آریہ سماجی کے اپنے گورو سوامی دیانند کی تصویر پر ٹھوکر مارنے سے وہ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ تو یقیناً اسے طیش میں نہ آنا ہوگا۔ اگر اس کی موجودگی میں اس کے گورو یا اس کے کسی بزرگ عزیز کی تصویر کا اپمان کرتا ہے۔ کیونکہ سوال تو اصول کا ہے۔ اگر وہ بزرگوں کی پرستش کے اصول کو تسلیم نہیں کرتے تو اس کے لئے انہیں سب حالات میں ایک سا ہونا ہوگا۔ حالات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کی خاموشی کی حالت میں ایسے واقعات بہت دہرائے جائیں گے۔ تاہم ہم اپنے سناتن دھرمی بھائیوں اور خاص کر اپدیشک صاحبان سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ شانتی اختیار کئے رہیں۔ اس قسم کے سوالات سے احتراز کیا کریں۔ کیونکہ ہم تو کبھی بھی انسان کی تصویر کی بے حرمتی نہ کریں گے۔ کیونکہ ہم اپنے سناتن دھرمی بھائیوں کی غیرت کو یہ گوارا نہیں کر سکتے۔ دیکھئے ذمہ دار آریہ سماجی سنستھائیں اس معاملہ میں آریہ سماجیوں کی کہاں تک رہنمائی کرتی ہیں؟

پنڈت بدھ دیو کی غلط پوزیشن

اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اگر پنڈت بدھ دیو جی اپنے کئے پر پشچاتاپ نہیں کرتے۔ یا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب انہیں ایسا کرنے پر مجبور نہیں کرتی۔ تو جہاں کہیں بھی اُن کا کسی سناتنی پنڈت سے شاستر ارتھ ہوگا۔ وہاں ہی اُن کا امتحان لینے کے لئے رشی دیانند کی تصویر اُن کے سامنے پیش کر کے انہیں چیلنج کیا جائے گا۔ کہ اگر تم رشی کی تصویر کی پوجا نہیں کرتے۔ تو اسے جوتے لگا کر دکھاؤ۔ اس وقت ان کے لئے "نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن" کا سوال ہوگا۔ اگر وہ امتحان میں پار اُترنے کے لئے سناتنی پنڈت کے چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ تو پہلے کی طرح اپنے تئیں ایک مضحکہ خیز پوزیشن میں ڈالتے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اور اگر وہ چیلنج منظور نہیں کرتے۔ تو امتحان میں فیل ہوتے ہیں۔ اور اپنے اوپر بزدلی کا الزام لیتے ہیں۔ افسوس کہ پنڈت بدھ دیو کے دماغ نے انہیں ایک ایسی دلدل میں ڈال دیا ہے۔ جہاں سے نکلنا ان کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ اُن کے نکلنے کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ صاف الفاظ میں اپنی غلطی کو تسلیم کریں۔ اور حیدر آباد میں انہوں نے رشی کا جو اپمان کیا ہے۔ اس کے لئے پشچاتاپ کریں۔ منشیوں سے غلطیاں ہوا ہی کرتی ہیں۔ حقیقی بزرگی اسی میں ہے۔ کہ اپنی غلطی کو تسلیم کیا جائے۔ اگر پنڈت بدھ دیو جی براہمن ہیں۔ جیسا کہ وہ اپنے تئیں سمجھتے ہیں۔ تو انہیں اپنی غلطی کو تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہ ہونا چاہئے ٭

بُرائی سے بھلائی

بعض اوقات برائی سے بھلائی نکل آیا کرتی ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی کی حالت میں بھی یہی ہوا ہے۔ جب تک انہوں نے رشی کی تصویر کو جوتا نہیں دکھایا تھا۔ تب تک وہ اپنے سناتنک بندھوؤں کی نگاہ میں ملانے سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ سناتنک منڈل نے ان کے خلاف ملامت کا ووٹ بھی پاس کیا تھا۔ لیکن جب سے انہوں نے حیدر آباد میں یہ کارنامہ دکھایا ہے۔ اور دنیا کے سامنے اپنے تئیں ایک نئے محمود کی صورت میں پیش کیا ہے۔ تب سے ان کے سناتنک بندھو ان سے خوش ہو گئے ہیں۔ اور ایک نے انہیں بدھائی دیتے ہوئے کہہ ہی دیا ہے۔ کہ اب آئندہ ہم آپ کو ملانے نہیں سمجھیں گے۔ اسی ملا ازم کی وجہ سے سناتنک پنڈت بدھ دیو کے خلاف تھے اور وہ اس بات کے لئے تیار نہ تھے۔ کہ پنڈت جی کسی حالت میں بھی گروکل کے آچاریہ بنائے جائیں۔ اب ان کے بندھوؤں کی درشٹی میں اُن کی سنکیرنتا دور ہو گئی ہے۔ ان میں اُدارتا آ گئی ہے۔ اور شاید وہ گروکل کے آچاریہ کے یوگیہ بھی سمجھے جانے لگیں۔ اس لحاظ سے پنڈت بدھ دیو مبارک باد کے مستحق ہیں۔ کہ چاہے آریہ سماجی ان سے ناراض ہوں۔ اُن کے سناتنک بندھو تو ان سے خوش ہو گئے ہیں ٭

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ٭ (مینیجر)

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش مسٹر الرحیم کا ترجمہ مہاشے چرنجی لال جی کرت انگریزی انوواد نوین سنسکرن پڑھیا کاغذ چھپائی غیر مجلد ۸ ؍ مجلد ۲ ؍ دی فوٹیشن ہیڈ آف لیجن۔ سری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری کرت انگریزی پڑھے لکھے کو ویدک دھرم کی سرشٹھتا سمجھانے کے لئے اپور رچنا۔ مجلد ۱۲ ؍ دی ٹیچنگ پرنسپل آف آریہ سماج سری پنڈت چموپتی جی کرت۔ اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ مولیہ ۸ ؍ دی آریہ سماج ... اس آتینت اپیوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر ... کا سنگرہ ہے۔ ویاکھیان ... اردھ شتابدی پر ... دیئے گئے ہیں۔ مولیہ ۶ ؍ ٭ دی ویدک کانسٹی ٹیوشن ... ویدک دھرم ... آریہ سماج ... مولیہ ۱ ؍ ٭

پتہ:- منتری آریہ سماج ...

عراقی طلباء ہندوستان میں

لکھنؤ کا اخبار "الواعظ" اس خبر کی صحت کا ذمہ دار ہے۔ کہ حکومت عراق کی وزارت جنگ چند عراقی طلباء کو فوجی تعلیم کے لئے ہندوستان میں بھیجنے والی ہے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ عراق کی وزارت جنگ کو یہ کیسے گمان ہوا۔ کہ اس کے نوجوان ہندوستان اگر فوجی تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ اگر حکومت ہند کے ہاں غیر ممالک کے بچوں کی فوجی تعلیم کا رواج ہوتا۔ تو وہ سب سے پہلے ہندوستانی نوجوانوں کے لئے ایسے مواقع بہم پہنچاتی۔ اور یہ الزام برداشت نہ کرتی۔ کہ جہاں تک ہندی نوجوانوں کو فوجی تعلیم دینے کا تعلق ہے۔ حکومت ہند سوتیلی ماں سے بدترین ثابت ہو رہی ہے۔ اور اتنا نہیں سوچتی۔ کہ ہندوستانی نوجوانوں کو فوجی تعلیم سے محروم رکھنا ہندوستان کے ڈیفنس کے مسئلہ کو کمزور بنانا ہے۔

بھگوان گوتم بدھ کے زمانہ کی زبان

دنیا میں جہاں قابل مورخ بھی پائے جاتے ہیں۔ وہاں بعض ایسے آدمی بھی اپنے آپ کو مورخ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ جن کو نہ ہی علم تاریخ سے مس ہے۔ اور نہ ہی مورخ کہلانے کا سلیقہ۔ چنانچہ ایسے ہی ایک مسلمان مورخ ہیں۔ جن کا نام نامی حکیم سید علی صاحب ہے۔ آپ مہاتما گاندھی کو ایک کھلی چٹھی کے دوران میں نہایت بے تابی سے لکھتے ہیں کہ:۔

"کیا آپ نے پرانی تاریخیں ہندوستان کی مطالعہ فرمائی ہیں۔ جن سے ہندوستانی زبان یعنی رسم الخط اردو کا رواج گوتم بدھ کے عہد میں پایا جاتا ہے"۔

("الواعظ" لکھنؤ۔ صفحہ ۷)

عجیب معاملہ ہے۔ کہ مورخ صاحب نے یہ دعویٰ تو کر دیا۔ کہ بھگوان بدھ کے زمانہ میں اردو زبان کا رواج تھا۔ لیکن ساتھ ہی یہ دعویٰ نہ کیا۔ کہ بدھ بھگوان اور [illegible] نے جتنی کتب لکھیں۔ وہ سب اردو زبان میں تھیں۔ تاکہ دنیا کو اس مسلمان مورخ کی داد دینے کا موقع مل جاتا۔

بیگار منسوخ

یہ سماچار سن کر انتہائی مسرت ہوئی ہے۔ کہ کمشنر سندھ نے حال ہی میں یہ اعلان کیا ہے۔ کہ اس کی حکومت بیگار سسٹم کے خلاف ہے۔ صرف اس پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ کمشنر موصوف کے دستخطی ایک سرکلر کی دو ہزار نقول ان کے درمیان تقسیم کی گئی ہیں۔ اور ہاری جٹوں کو بتلایا گیا ہے۔ کہ ضلع بھر میں کسی سے بیگار نہیں لی جائے گی۔

اعلان تو ہو چکا۔ لیکن اب سوال اسے عملی جامہ پہنانے کا ہے۔ اگر حکومت کی طرف سے دیہات کے نمبرداروں۔ ذیلداروں اور پٹواریوں کے اعلان کی خلاف ورزی پر کان نہ کھینچے گئے۔ تو یقیں رہے۔ کہ وہ غریب ہاری جٹوں کی بے بسی اور مجلسی کمزوری کا ناجائز فائدہ اٹھانے سے دریغ نہ کریں گے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ حکومت سندھ ساتھ ہی یہ بھی سوچے۔ کہ کیا وہ ان لوگوں کی بھی گوشمالی کرنے کو تیار ہے یا نہیں۔ جو کہ بیگار سسٹم کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔

آواگون کا ایک تازہ واقعہ

وہ لوگ جو پنر جنم کے مسئلہ کو نہیں مانتے ان کو سوچنا چاہئے۔ کہ دنیا کے اندر جو بچے بچپن میں ہی غیر معمولی ذہانت کا ثبوت دیتے ہیں۔ ان کے ذہین ہونے کی کیا وجہ ہے؟ ذیل کا واقعہ آواگون کے سدھانت کا ایک ایسا ثبوت ہے جس کی صحت سے انکار کرنا مشکل ہے:۔

"مسٹر گرینز کا سات سالہ بچہ جو کہ آج کل امریکہ میں رہتا ہے۔ اس کی دماغی طاقت کے متعلق حیرت انگیز اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ سائنسدان انگشت بدندان ہو رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سال کی عمر میں وہ نہایت خوبی سے بات چیت کر سکتا تھا۔ ۲۰ ماہ کی عمر میں وہ A سے Z تک سب حروف زبانی بتا سکتا تھا۔ ایک سال کی عمر میں وہ اچھی طرح چل پھر سکتا تھا۔ چار سال کا ہوا۔ تو لکھ پڑھ سکتا تھا۔ آج کل وہ ہر روز ایک کتاب ختم کر سکتا ہے۔ نیویارک کالج کے تعلیمی ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سوپی لیک اس کی دماغی طاقت کے متعلق تحقیقات کر رہے ہیں"۔

بچہ کی غیر معمولی قابلیت کی تہ میں اگر کوئی راز معلوم ہوتا ہے۔ تو وہ یہی ہے۔ کہ اس کے آتما کے پچھلے جنم کے سنسکار بڑے اعلیٰ ہیں۔ اور ان اعلیٰ سنسکاروں کی وجہ سے اس کا حافظہ اتنا اعلیٰ ہے۔ کہ جن باتوں کے لئے اس کے دوسرے ہم عمر بچوں کو زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ انہیں وہ کم محنت سے حاصل کر سکتا ہے۔

دو ریلوے کمپنیوں کا الحاق

کلکتہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایسٹ انڈین ریلوے اور ایسٹ بنگال ریلوے کو ایک نظم و نسق کے ماتحت کرنے کے لئے دونوں ریلوے کمپنیوں کے حکام کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ سر رسل کمشنر ریلویز اس سکیم کے حق میں ہیں۔

الحاق اچھا ہے یا برا۔ اس کا فیصلہ ہم اسی حالت میں کر سکتے ہیں۔ اگر دونوں کمپنیاں ہمارے سامنے وہ حالات رکھ دیں۔ جن سے کہ الحاق عمل میں لایا جا رہا ہے۔ کیونکہ موجودہ صورت میں ہمارے لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا الحاق کی عدم موجودگی میں ہندوستانی ریلوے ملازمین اور مسافروں کو جن تکالیف کا سامنا تھا۔ وہ الحاق کی صورت میں دور ہوں گی یا نہیں؟ الحاق کی بجائے اگر ریلویز کو مکمل طور پر ہندوستانی انتظام کے ماتحت رکھ دیا جائے۔ تو ہندوستانیوں کے نکتۂ خیال سے اس کا ہندوستان کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔

سندھ کی بمبئی سے علیحدگی

یہ اب قطعی طور پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ اپریل ۱۹۳۶ء میں صوبہ سندھ بمبئی سے لازمی طور پر علیحدہ ہو جائے گا۔ اور جب تک سندھ لیجسلیٹو کونسل عالم وجود میں نہیں آتی۔ تب تک سندھ میں عارضی گورنمنٹ قائم کی جائیگی۔ کیبنٹ تین ممبروں پر مشتمل ہوگا۔ ان میں سے ۲ دو مسلمان ہوں گے۔ اور ایک ہندو۔

سوال یہ نہیں۔ کہ گورنمنٹ یا کیبنٹ کس قسم کی ہوگی۔ بلکہ یہ ہے کہ علیحدگی کی صورت میں صوبہ سندھ کے زائد مصارف کا متحمل کون ہوگا۔ اگر یہ خرچ صوبہ سندھ پر ہی پڑتا ہو تو پھر تو چنداں اعتراض نہیں۔ لیکن اگر یہ باقی ہندوستان پر پڑتا ہو۔ تو پھر علیحدگی کا ہندوستان کو کیا فائدہ؟

مذہبی جہالت کے کرشمے

مولانا نیاز فتح پوری ایڈیٹر "نگار" لکھنؤ اپنے ایک ایڈیٹوریل نوٹ بعنوان "ہماری مذہبی درسگاہیں اور ہمارے مذہبی رہنما" میں ذیل کا دلچسپ واقعہ شائع فرماتے ہیں۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ مذہب کی آڑ میں چالاک لوگ [illegible] کو کس طرح الو بناتے ہیں۔ اور کس طرح ان کے مال سے

"یہیں لکھنؤ سے قریب ضلع بارہ بنکی میں ایک مشہور قصبہ ہے۔ جہاں بہت سے تعلقہ دار بھی رہتے ہیں۔ اور بعض خاندان مذہبی علماء کے بھی ہیں۔ ایک صاحب ثروت پختہ عمر کی بیوہ خاتون جو کافی متمول ہیں۔ حج کے لئے جانا چاہتی تھیں۔ لیکن چونکہ کوئی محرم موجود نہ تھا۔ اس لئے پس و پیش میں تھیں۔ کہ کیا کرنا چاہئے۔ انہوں نے اپنی اس مشکل کو قصبہ کے ایک "مولانا" کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ بہ حالات موجودہ جبکہ کوئی محرم آپ کی معیت کے لئے موجود نہیں۔ آپ کا حج کے لئے جانا یقیناً درست نہیں۔ مگر ایک صورت ایسی پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ میں آپ کے ساتھ چلا جاؤں"۔

"خاتون یہ سنکر خوش ہو گئی۔ کیونکہ مولانا سے زیادہ مقدس و محترم ساتھی اور دوسرا کون ہو سکتا تھا۔ اس نے کہا۔ ارشاد ہو۔ وہ کیا تدبیر ہے؟

انہوں نے کہا کہ "میرے دو چھوٹے بچے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ میں تمہارا نکاح بہ حیثیت ولی ہونے کے پڑھائے دیتا ہوں۔ اور اس طرح میں تمہارا محرم ہو جاؤں گا"

اس غریب نے اس شرط کو منظور کر لیا۔ اور کچھ نقد روپیہ بھی ان کے حوالہ کر کے حج کی تیاریوں میں مصروف ہو گئی۔

جب اس خاتون کے اعزا کو یہ حال معلوم ہوا تو انہوں نے کہا۔ کہ یہ تم نے کیا کیا؟ تمہارے خاوند کی یہ وصیت ہے۔ کہ دوسرا نکاح کرنے کی صورت میں تم تمام جائداد سے محروم ہو جاؤ گی۔ یہ سنکر وہ بہت پریشان ہوئیں۔ اور مولانا کے پاس جا کر کہا۔ کہ میرا ارادہ اب حج کا نہیں ہے۔ اس لئے امانت کی رقم واپس کر دیجئے۔ اور اس نکاح کے قصہ کو بھی ختم کیجئے۔ کیونکہ اس سے مقصود تو صرف آپ کو محرم بنانا تھا۔ اور اس کی اب ضرورت باقی نہیں رہی۔

مولانا نے یہ سنکر روپیہ تو خیر واپس کر دیا۔ کیونکہ وہ ہضم نہ کر سکتے تھے۔ لیکن نکاح کے بارہ میں جو جواب دیا ہے۔ وہ سننے کے قابل ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ "میں بہ حیثیت ولی ہونے کے کبھی نابالغ کی طرف سے کوئی چیز حاصل تو کر سکتا ہوں۔ لیکن اس کو واپس دینے کا مجاز نہیں ہو سکتا۔ اب تو جب لڑکا بالغ ہوگا۔ اس وقت آپ کو اختیار ہوگا۔ خواہ ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"میں کیونکر آریہ سماجی ہوا؟"

(لیکھک شری لالہ جگجیت لال جی پردھان آریہ سماج سری نگر)

میرا ابھی تو زیادہ سمے آتم سنشودھن میں لگتا ہے اسی واسطے لکھنے کی طرف رُچی نہیں ہوتی۔ جس کا اپنا مکان اندر سے میلا ہو۔ وہ باہر کو کیا کرے۔ لیکن آپ نے جس وشے پر لیکھ مانگا ہے وہ وشے میرے مطلب کا ہے۔ اس لئے چند شبد لکھ دیتا ہوں۔ آپ نے وشے تجویز کیا ہے۔ کہ "میں کیونکر آریہ سماجی ہوا؟"

اس کا اُتر بہت تھوڑے شبدوں میں ہی اگر لینا ہو۔ تو اُپنشد کا شلوک جو نیچے درج کرتا ہوں۔ وہی میرا اُتر ہے۔ بلکہ انوبھو ہے۔ لوگ چاہے اس کو مانیں یا نہ مانیں۔ یا اعتراض کریں۔ لیکن ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ جو بات پرتکھش انوبھو کر لی۔ اس پر کوئی واد وواد سُنا نہیں جا سکتا ؂

"नायमात्मा प्रवचनेन लभ्यो
न मेधया न बहुना श्रुतेन ।
यमेवैष वृणुते तेन लभ्यस्
तस्यैष आत्मा विवृणुते तनूँ स्वाम् ॥"

یہ اپنشد جیو تو ماتا کے سکھ لئے بنایا اور پتا کا شبد نہیں بول سکتا۔ جیسا ماتا سکھاتی ہے۔ ویسا ہی ماتا یا ما یا ماں بولنا سیکھتا ہے۔ اور ماتا کے بتلانے پر پتا اور بھائی بہن کو پہچانتا ہے۔ اور پھر ان سے پریم کر کے دوسروں کو چھوڑ ماتا پتا۔ بھائی اور بہن کی گود میں جا بیٹھتا ہے۔ اور ان سے ہی بہت کچھ سیکھتا ہے۔ اور ان کی گود میں بیٹھ کر سُور کھشت ہوتا ہے۔ گویا ماتا کے سکھلانے سے ماتا کی سہائتا سے ہی ماتا کو بھی جاننا پہچاننا سیکھتا ہے۔ تو آریہ بننا تو اس جگت جننی ماتا کی جان پہچان کرنا اور اس کی گود میں بیٹھنا ہے۔ یہ اس گرو ماتا سے ماتا کی کرپا کے بنا اس کی سہائتا اور پریرنا کے بنا کیسے ہو سکتا ہے؟

اس لئے اگرچہ میں ابھی تک آریہ تو نہیں بنا۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ جگت ماتا اس کاریہ میں میری ہر سمے سہایک ہے۔ اور وہ مجھے آریہ بنا کر ہی دم لے گی۔ یہ اُس کا سوبھاؤ ہے۔ البتہ جیسا کہ آپ نے پوچھا ہے۔ کہ "میں کیونکر آریہ سماجی بنا؟" یہ بھی اُسی کی کرپا سے ہوا ہے۔ اس کے لئے میں چند باتیں اپنے جیون کی بتلا دیتا ہوں۔ جن سے میرے اُوپر کے کتھن کی پشٹی ہو گی ؂

۱ جس خاندان میں میں پیدا ہوا۔ اس میں کوئی نزدیک سے بھی آریہ سماجی نہ تھا۔ بلکہ سب سناتنی لوگ تھے۔ لیکن جب بچپن میں جہاں کی میری پیدائش ہے۔ میں بہت چھوٹا سا تھا۔ سوپن کی طرح یاد ہے۔ کہ جہاں پہلے پہل آریہ سماج لگا کرتا تھا۔ اور بچپن میں پڑھنے جاتے تھے۔ میں وہاں جا کر بیٹھ جایا کرتا تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ مجھے سنسکار کی کون سی دلچسپی وہاں لے گئی۔ یا کس نے پریرنا کی؟ اس لئے یہ پریرنا اس پرکاش جگت ماتا کی ہی ہے ؂

۲ کئی دفعہ میرے ساتھ کھیلنے والے یا پڑھنے والے لڑکے بھی میرے ساتھ سماج میں چلے جایا کرتے تھے۔ یا میں اُن کے ساتھ جاتا تھا۔ وہ اکثر درمیان میں بھجن آدی سُننے کے بعد کھیلنے کے لئے اُٹھ جایا کرتے تھے۔ لیکن میں عام طور پر آخیر تک بیٹھا رہتا تھا۔ یہ پریم بھی مجھے اُس جگت جننی ماتا کا دیا ہوا پرتیت ہوتا ہے۔

۳ میری عام طور پر صحبت یا پریم اپنے سے بڑوں کے ساتھ ہوتا تھا۔ اور خاص کر اپنے سکول کے ٹیچر اور ہیڈ ماسٹر آدی کے ساتھ۔ یہاں تک کہ اکثر میں سیر کرنے کبھی اُن کے ساتھ ہی جایا کرتا تھا۔ جس سے میری ست سنگ کی رُچی بڑھتی گئی۔ اُس وقت کے ٹیچر و ہیڈ ماسٹر بھی ایسے ہوتے تھے۔ جو سکول کی پڑھائی کے علاوہ لڑکوں کے سداچار کا بھی دھیان رکھتے تھے۔ اور اس کے لئے سمے دیتے تھے۔ یہ بات اور چند میرے ساتھی سہپاٹھیوں کے علاوہ سب میں نہ تھی۔ اگرچہ ہمارے ادھیاپک تو سب کے لئے بہت چنتک تھے۔ اور سمے دینے کو تیار رہتے تھے۔ آج کل کے ادھیاپک بھی سمے کے انوسار بدلے ہوئے ہیں۔ تو یہ ادھیاپکوں کا خاص پریم بھی اور اُن کی سنگت بھی اُس پربھو کی دیا ہے ؂

۴ اس کے پشچات جب میں نے انٹرینس پاس کرنے کے بعد میرے پتا نے مجھے محکمہ بندوبست میں ایک محرر کی عارضی آسامی پر نوکر کروا دیا۔ مجھے محکمہ بندوبست کا حال پتہ تھا۔ کہ تنخواہ بہت کم ہوتی ہے لیکن پوشیدہ آمدنی کافی ہوتی ہے۔ اس لئے عام طور پر ضلع کے مالک ڈپٹی کمشنر بھی ان کی ترقی نہیں کرتے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کا گزارہ اچھا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اُس وقت بھی میری پربھو کرپا مالک نے مجھے پریرنا کی۔ کہ میں اس جال میں نہ پھنسوں۔ چنانچہ میں نے اس آسامی کا چارج ہی دے دیا۔ اور حکم ہو گیا۔ کہ آگے اس لڑکے کو کوئی نوکری اس محکمہ میں نہ دی جاوے۔ میرے پتا جی اور دیگر سمبندھی بہت ناراض ہوئے۔ لیکن میں ایشور کے بھروسہ لاہور چلا آیا۔ کسی سمبندھی نے میری مدد کرنا سویکار نہ کیا تھا۔ کیونکہ وہ میرے ساتھ ناراض تھے۔ لیکن میں نے لاہور آ کر لالہ رگھوناتھ سہائے ہیڈ ماسٹر دیال سنگھ ہائی سکول کی مدد سے جو کہ بھیرہ سکول میں میرے ہیڈ ماسٹر رہے تھے۔ اور مجھ سے پریم کرتے تھے۔ ایک ٹیوٹی لے لی۔ اور لاہور ڈی۔ اے۔ وی کالج انجینئرنگ کلاس میں داخل ہو گیا۔ بعد ازاں میرے والدین راضی ہو گئے۔ اور مجھے پورا خرچ بھیجتے رہے۔ لیکن لاہور جیسے شہر میں جہاں ہر طرح کی صحبت مل سکتی ہے۔ میری سنگت صرف آریہ سماج سے تھی۔ یہاں تک کہ میں لاہور سے کبھی جہلم میں بھی شنبہ کا تہوار کرتا تھا۔ لیکن سماج میں اوشیہ جاتا تھا۔ یہ سب کرپا اُس انترآتما کی ہے۔ ورنہ میرے اپنے جیو کی کیا شکتی تھی۔ میں تو اس وقت نوجوان تھا۔ میری رکھشا اور سہائتا اور پریرنا کا کارن مجھے اور سنسار کا کوئی دکھائی نظر نہیں آتا۔ اور خاص کر جن اپنے ساتھیوں یا سہپاٹھیوں کو میں اس وقت جانتا ہوں۔ اور جو مجھ سے تعلیم میں بہت اچھے تھے۔ اور اب بھی ہیں۔ اور اچھے عہدوں پر ممتاز ہیں۔ لیکن اُن کا پریم آریہ سماج سے کچھ کم ہی ہوتا گیا ہے۔ اور اب بھی کم ہے ؂

۵ اس کے بعد بھی میں جہاں کہیں گیا ہوں بدی وہاں آریہ سماج ہو۔ تو کبھی میں نے یتھا شکتی ست سنگ میں جانے سے ناغہ نہیں کیا۔ اس کے بعد کے حالات کو میں وستار سے لکھنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ مضمون لمبا ہو جائے گا۔ لیکن اتنا لکھ دینا چاہتا ہوں کہ مجھے دھن آدی کے کمانے یا اور کئی سنسارک وِیوہاروں یا سنسکاروں کے کرنے میں بہت مواقع گرنے کے آئے ہیں۔ اور کئی دفعہ دھن کی تنگی سے مجھے اُلٹے سنسکار بھی سمبندھیوں کی طرف سے ملے ہیں۔ اور ناراضگی بھی سہی ہے لیکن کئی ایک مواقع پر میں گرا بھی ہوں۔ غرضیکہ سنسار کی طرف سے تو مجھے گرنے کی پریرنا ہی عام طور پر ملی ہے۔ لیکن مجھے آریہ سماجی بنائے رکھنے کا کارن وہی میرے سدا ساتھ رہنے والی پرکاش ماتا ہی ہوئی ہے۔ کیونکہ جو بچے سنیاسی سادھو مہاتماؤں کی سنگت اور کرپا اور اُن کی طرف سے اپدیش و پستکوں آدی کا دن بدن ملنا رہا ہے۔ اور جو میرے آریہ سماجی بنے رہنے میں سہایک ہوتے رہے ہیں۔ یہ سب کچھ میں اُس پربھو کی طرف سے بھیجی ہوئی سہائتا انوبھو کرتا ہوں۔ ورنہ سچا اپدیش کا ملنا بھی آج کل بڑا کٹھن ہے۔ یہ بھی اُس جہان دیالوس کے دیو میرے پران پیارے کی کرپا سے ہی سب کو ملتا ہے ؂

۶ میں نے اوپر لکھا ہے۔ کہ میں ابھی تک اپنے آپ کو آریہ نہیں کہہ سکتا۔ ہاں موجودہ رواج کے مطابق جیسا آریہ سماج ہے۔ ویسا ہی میں آریہ سماجی ہوں۔ اور یہ بھی اس پربھو کی کرپا سے ہوں۔ اس میں کسی اور کا یا میرا کوئی ہاتھ نہیں۔ اور اوپر کے دئے ہوئے شلوک کے ارتھ کے مطابق میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ جگت ماتا مجھے ہاتھ پکڑ کر آگے لے جا رہی ہے۔ یہ کام بھی اُس کی کرپا سے ہی ہوتا ہے۔ ورنہ مہاتماؤں کے اپدیش سُنتے ہوئے اپنی منزل اور راستہ کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی اس سمے اس سنسارک سوندریہ کا اور موجودہ زمانے کی چال ڈھال کا اثر زبردست نہ رہے۔ کسی ویکتی کا منشیہ بننا اور پھر آریہ بن کر سچا آریہ سماجی کہلانا بہت کٹھن سا کام ہے۔ اگرچہ آجکل کا آریہ سماجی بننا یا ممبری میں نام لکھانا بہت آسان کام ہے۔ بلکہ پردھان و منتری جی بھی منتیں کر کے لوگوں کو آریہ سماجی بناتے ہیں۔ لیکن میرا انوبھو تو یہی ہے۔ کہ آریہ یا آریہ سماجی بننا پربھو کی کرپا سے ہوتا ہے۔ جو کچھ لوگ آگے بڑھتے ہیں۔ وہ بھی اُسی کی کرپا اور پریرنا سے ہی بنے ہیں۔ اس لئے میری تو ہر سمے اُس جگت ماتا سے یہی پرارتھنا ہے۔ کہ ماتا! آپ تو کسی کا ہاتھ نہیں چھوڑتی۔ بلکہ سب کو آریہ بنانے میں سہایک رہتی ہو۔ ہم لوگ ہی آپ کا ہاتھ چھوڑ کر انارئیہ بن جاتے ہیں۔ یا دکھلاوے کے آریہ بنے رہتے ہیں۔ اس لئے کرپا کرو۔ کہ ہم سب آریہ سماجی کہلانے والے آپ کا ہاتھ کبھی نہ چھوڑیں۔ آپ کی پریرنا کو سدا آدر کرتے ہوئے اپنے لکشش کی طرف بڑھتے جائیں۔ اور سچے آریہ یا آریہ سماجی بن سکیں۔ یہی طریقہ آریہ سماجی بننے کا ہے۔ جو کچھ مجھے پراپت ہوا ہے۔ وہ پربھو پریرنا کے آدر کرنے سے ہوا ہے ؂

اوم شم

ہندوقیں، فلیس، ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ مگر مشہور فیشن قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے ؂

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

SULEMAN UMAR & Co. KARACHI

پنڈت بدھ دیو جی کی آریہ سماج پر ایک ضرب کاری

(از شری رام چند جی کھنہ وکیل سابق منتری آریہ سماج ملتان شہر)

یہ خبر پڑھ کر کہ پنڈت بدھ دیو جی نے شری ۱۰۸ سوامی دیانند جی مہاراج کی تصویر کی تنک کی ہے۔ نہ کون سا آریہ سماجی ہے جس کے رونگٹے نہ کھڑے ہو گئے ہوں۔ کم از کم میں اپنی بابت یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں تو ایک دفعہ بال بال کانپ گیا۔ دفتر میں کام کر رہا تھا قلم ہاتھ سے گر پڑا۔ اور پانچ منٹ تک مجھ سے کام نہ ہو سکا۔

پنڈت بدھ دیو ودیا النکار آریہ سماج کے رتن ہیں۔ آریہ سماجی انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ میں ان کی از حد تعظیم کرتا ہوں۔ لیکن یہ ایک ایسا فعل ہے۔ کہ اس کی جتنی بھی نندا کی جائے۔ تھوڑی ہے۔ آپ ہی تو تھے۔ اگر میرا حافظہ مجھے دھوکہ نہیں دیتا۔ جنہوں نے شری سوامی ستیانند جی مہاراج کے رام نام کے جاپ کے متعلق ایک زبردست ایجی ٹیشن کی تھی۔ اور اب سوامی ستیانند جی مہاراج آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر آنے میں بہت سنکوچ کرتے ہیں۔ اور نوجوان تو ان کی بے عزتی کرنے پر بھی تلے ہوئے ہیں۔ مجھے تو آریہ سماج کے تاریک دن نظر آ رہے ہیں۔ آریہ سماج میں نہ تو پہلی سی شکتی ہے۔ اور نہ آکرشن ہے۔ وہ جیتی جاگتی انسٹی ٹیوشن تھی۔ لیکن اب نہیں ہے۔ اس کے چوٹی کے لیڈروں کی یہ حالت ہے۔ تو عوام الناس کا خدا حافظ۔ جس کا پتہ ابھی سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سالانہ انتخاب کی کارروائی ہوئی۔ اور جس طریقہ سے ایک دل نے زیر سرپرستی آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت انند جی اور پنڈت بدھ دیو جی اپنے آپ کو پبلک میں دکھلایا۔ اور جائز سے جائز تجاویز کو بھی ٹھوکروں سے اڑا دیا۔ وہ اس اجلاس میں شامل ہونے والے کسی بھی بھائی سے پوشیدہ نہیں۔ اور جس طرح سے کنیا مہاودیالیہ جالندھر کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ وہ بھی کم افسوسناک نہیں۔ کیا بیان کیا جائے ان باتوں کے باوجود بھی مجھے یہ نراشا نہ تھی۔ لیکن پنڈت بدھ دیو کی اس معاف نہ کئے جانے کے قابل حرکت نے ایک ایسا زخم دل پر لگایا ہے۔ جو کسی بھی مرہم سے صاف نہیں ہو سکتا۔

مانا کہ آریہ سماج مورتی پوجک نہیں ہے۔ اور نہ ہی مورتی پوجا اس کا اصول ہے۔ لیکن ایک آریہ سماجی کے دل میں اپنے رشی کے متعلق جو شردھا جو عقیدت اور جو پریم ہے۔ اس کو اس طرح بے دردی سے گھائل کرنا ایک آپدیشک کی شان کے شایاں نہیں ہے۔ مورتی پوجا نہ کرو۔ لیکن اپنی جاتی کے ہیرو۔ جاتی کے کھیوا اور جاتی کے رکھشک کی تصویر کو اپنے مکان میں لگا رکھنا اور اس کے تئیں اپنی شردھا کو ظاہر کرنا۔ اور اس کو دیکھ کر اس کی احسانات کو یاد کرنا پنڈت جی بتلائیں۔ کہ کیسے برا ہے۔

ایسا فعل اگر کوئی غیر آریہ سماجی کرتا۔ تو کیا آریہ سماج تلملا نہ اٹھتا۔ اور ایسے شخص کے خلاف ۲۹۵ الف اور ۲۹۸ تعزیرات ہند کی دفعہ کے متعلق چالان کرنے کے لئے گورنمنٹ سے نہ کہتا۔ لیکن افسوس تو یہ ہے۔ کہ ایسا گہرا زخم لگانے والا اور کوئی نہیں بلکہ ہمارا اپنا ایک اونچے درجہ کا ودوان ہے۔ پنڈت جی کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ آریہ سماج ان کو اس فعل کے لئے کبھی معاف نہیں کر سکتا۔ بہتر یہی ہے۔ کہ وہ اپنے کئے کے لئے سچے دل سے معافی مانگیں۔ اور آریہ سماجیوں کے دکھے دلوں پر مرہم رکھیں۔ ورنہ خود بخود آریہ سماج سے علیحدہ ہو جائیں۔ میں کوئی ودوان نہیں ہوں۔ لیکن ایک آریہ سماجی ضرور ہوں۔ اور اس لئے حق رکھتا ہوں۔ کہ پنڈت جی کی سیوا میں نویدن کروں۔ کہ وہ اس مہا بھینی غلطی کے لئے جنتا سے معافی مانگیں۔ امید ہے کہ پنڈت جی اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے۔

سناتن دھرم پرچارک امرت سر کا "شری کرشن انک"

۱۰ اگست ۱۹۳۶ء کو کرشن جنم اشٹمی کے مبارک تہوار کے موقع پر "سناتن دھرم پرچارک" کا "شری کرشن انک" سہ رنگی تصاویر کے ساتھ بڑی شان سے شائع ہوگا۔ اس میں شری کرشن اور سناتن دھرمی سدھانتوں پر مشہور و معروف ودوانوں کے بیش قیمت مضامین ہوں گے۔ قیمت فی کاپی ۲ر ہوگی۔

(پنڈت ایسا رام شرما سمپادک "سناتن دھرم پرچارک" امرت سر)

کنیا مہاودیالیہ جالندھر اور آریہ سماج

(از شریمتی مان کور دھرم پتنی ڈاکٹر لال چند جی انبالہ چھاؤنی)

ایک وقت تھا۔ جب شری لالہ دیو راج جی نے محسوس کیا۔ کہ ہماری دیویاں مغربی تہذیب و تربیت میں بہی چلی جا رہی ہیں۔ اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا۔ تو نتیجہ ناسلتی بخش نکلے گا۔ بہتر یہی ہے۔ کہ میں خود ہی بھارت کی تہذیب و تربیت کے مطابق لڑکیوں کی تعلیم شروع کر کے اس مہتم کے کام کو اپنے ہی ہاتھوں میں لوں۔ لالہ جی نے بڑے غور و خوض کے بعد دیکھا۔ کہ یہ کام فوراً ہونا چاہئے۔ اگر تھوڑی بھی ڈھیل کی گئی۔ تو وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔ یہ سوچ کر لالہ جی نے ودیالیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور اس کا نام "کنیا مہاودیالیہ جالندھر" رکھا۔ کچھ عرصہ کے بعد دیکھا۔ کہ ودیالیہ تسلی بخش کام کر رہا ہے۔ اس لئے لالہ جی نے اپنا تن من دھن اس پر قربان کر دیا۔ اگر سوچ وچار تھا۔ تو یہی۔ کہ اس کی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کیسے ہو سکتی ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ کہ لالہ جی کا یہ بستر نہ سنبھل جائے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد لالہ جی نے دیکھا۔ کہ روز بروز ہماری لڑکیوں کی توجہ گورنمنٹ کے امتحانات کی طرف جھکتی جا رہی ہے۔ اس کے لئے کیا بندوبست کیا جائے؟ اگر اس کا بندوبست نہ کیا جائے گا۔ تو وہ لڑکیاں جو یونیورسٹی کے امتحانات کو پسند کرتی ہیں۔ ودیالیہ سے چلی جائیں گی۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ ہم اپنے ودیالیہ سے یونیورسٹی کے امتحانات دلوائیں۔ اس طرح کرنے سے ہماری لڑکیوں کی تہذیب و تربیت ہمارے وچاروں کے مطابق رہے گی۔ تعلیم چاہے یونیورسٹی کی ہو۔ یہ خیالات تھے۔ جنہوں نے لالہ جی کو یونیورسٹی کے امتحانات کی طرف متوجہ کیا۔

لیکن افسوس کہ آج لالہ دیو راج جی کا ہاتھ ان کی پیاری انسٹی ٹیوشن پر سے اٹھ گیا ہے۔ تبھی تو مہاودیالیہ دو فریقوں کے درمیان مباحثہ کا باعث بنا ہوا ہے۔ ایک طرف سے آواز اٹھتی ہے۔ کہ ودیالیہ کا یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہ رکھا جائے۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ لالہ جی کے ساتھ بے انصافی ہے۔

ابھی کچھ دن ہوئے منتظمان ودیالیہ کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں مندرجہ بالا ریزولیوشن رکھا گیا۔ کہ ودیالیہ سے یونیورسٹی کی پریکھشا نہ دلائی جائے۔ لیکن کثرت رائے سے ریزولیوشن پاس نہیں ہو سکا۔ اس پر کچھ لوگ واک آؤٹ کر گئے۔ اب سوچنا یہ ہے۔ کہ ودیالیہ کی قسمت کا فیصلہ کیسے ہو؟ اگر فیصلہ کرنا چاہیں۔ تو راستہ صاف ہے۔ سب سے پہلے ودیالیہ کے بانی مبانی لالہ دیو راج جی کے وچاروں کو مدنظر رکھتے ہوئے سوچنا چاہئے۔ کہ جن مشکلات کو دیکھ کر لالہ جی نے یونیورسٹی کی پریکھشائیں دلانی شروع کروائی تھیں۔ کیا یونیورسٹی کے ورودھی لوگوں کے کہنے کے مطابق ان کے آدیش کی پورتی ہو گئی ہے؟ نہیں ان کی منشا تو یہی تھی۔ کہ لڑکیوں کو اپنی تہذیب و تربیت سکھائی جائے۔ تعلیم ہماری ہو۔ تو بہت اچھا۔ چاہے گورنمنٹ کی تعلیم بھی کیوں نہ ہو۔ اس میں کوئی بہت نقصان نہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ یونیورسٹی کے امتحانات کے ورودھی لوگوں نے لالہ جی کے سامنے چرچا نہیں چھیڑا۔ ورنہ فیصلہ تبھی ہو جاتا۔ اب جبکہ لالہ جی ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ تو ان کے ودیالیہ کو کیوں کشمکش و پیچ میں ڈال رکھا ہے؟

آریہ جنتا سے میری اپیل ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے۔ کہ تعلیم دوسروں کی اتنی نقصان دہ نہیں ہوتی۔ جتنی کہ تہذیب۔ بس ہمیں چاہئے کہ تہذیب ہماری ہو۔ اور امتحانات چاہے ہمارے ہوں یا سرکاری۔ کیا آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپنے سکول اور کالج نہیں ہیں۔ جن کے لڑکے سینکڑوں کی تعداد میں یونیورسٹی کے امتحانات میں بیٹھتے ہیں۔ کیا کبھی کسی نے یہ سوال زیر بحث رکھا۔ ایک طرف ہزاروں لڑکے سرکاری امتحان پاس کریں۔ مگر دوسری طرف لڑکیاں اپنے ودیالیوں میں رہ کر بھی پاس نہیں کر سکتیں۔ یہ فیصلہ تو عجیب ہے۔ خیر میرے لکھنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ آریہ جنتا اس پر غور کرے۔ اور اس پارٹی بازی سے بچ کر آریہ سماج کے ہت کی بات سوچے۔

خط و کتابت کرنے والے اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں (مینجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی کی تصویر اور مورتی پوجا

(از شری پنڈت چموپتی جی سابق گورنر گوروکل کانگڑی)

میں نے پنڈت بدھ دیو جی اور پنڈت مادھو آچاریہ جی دوارہ حیدرآباد دکن میں کیے گئے شاستر ارتھ کی کیفیت اخبارات میں پڑھی ہے۔ بہت سوچنے پر بھی میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ مورتی پوجا کی بحث کے دوران میں رشی دیانند کے چتر کا آدر کس طرح بحث کا مضمون بن گیا؟

مورتی پوجا کے معنی ہیں ایشور کی مورتی کی پوجا یا مورتی کے دوارہ ایشور کی پوجا۔ اس وشے میں آریہ سماج کی پوزیشن یہ ہے کہ ایشور کی مورتی بن ہی نہیں سکتی۔ اس لئے نہ تو ایشور کی مورتی کی پوجا ہو سکتی ہے۔ اور نہ مورتی دوارہ ایشور کی پوجا کی جا سکتی ہے۔ جب مورتی ہے ہی نہیں۔ تو مورتی کی یا مورتی کے دوارہ پوجا کیسے ہو؟

مورتی ساکار پدارتھوں کی ہوتی ہے پرمیشور ساکار نہیں۔ ہاں ہم سب مورت پرش ہیں ہمارے جسم ہیں۔ اور ان پر ہماری آتما کا پربھاو پڑتا ہے۔ ہمارے جسموں سے کچھ ان جسموں کے اور کچھ آتما کے اوصاف ظاہر ہوتے ہیں۔ اور تو اور۔ ایک یوگی کی شکل و شباہت پر بھی اس کی ریاضت اور خلوص قلب کا اثر پایا جاتا ہے۔ ایک درویش کے چہرے بشرے اور ایک معمولی آدمی کے خد و خال میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ جن اشخاص سے ہم محبت کرتے ہیں۔ ان کی تصویر سے بھی ہمیں محبت ہوتی ہے۔ انگریز شاعر کوپر کی اپنی ماں کی تصویر کے متعلق نظم دلوں میں فوراً رقت پیدا کر دیتی ہے۔ اگر آج یہ نظم جاتی رہے۔ تو دنیا کے ساہتیہ سے ماں کی محبت کے پاکیزہ جذبات کا ایک رقت خیز مرقع جاتا رہے گا۔ اہل ادب کے لئے ماں کی محبت اور کوپر کی نظم پریائے ہیں۔ مترادف ہیں۔ مرے ہوئے بھائی بہن یا دوست کی تصویر اس کی نہایت عمدہ یادگار کا کام دیتی ہے۔ اگر ہم اپنے عزیزوں کی تصویروں کو گلے سے لگا کر مورتی پوجک نہیں بن جاتے۔ تو رشی دیانند کی تصویر کو آدر اور بھگتی کی درشٹی سے دیکھ کر ہم کیسے بت پرست بن جاتے ہیں؟ اگر ہم رشی دیانند کو ایشور اور ان کی تصویر کو ایشور کی تصویر سمجھنے لگ پڑیں۔ تو البتہ ہم پر مورتی پوجا کا الزام عاید ہو سکے۔ مگر ہم نہ رشی کو ایشور مانتے ہیں لہٰذا یہی اب کی مورتی کو ایشور کی مورتی سمجھ سکتے ہیں۔ پنڈت جی ہمیں مورتی پوجک کس طرح کہہ سکتے ہیں؟ اور ہمیں ان کے الزام سے بچنے کے لئے رشی کی تصویر سے بے تعلقی کا اظہار کیوں کرنا پڑے؟ ہم تصویر سے بے تعلقی پھر بے تعلقی ہے۔ ہمیں تو مدعا اس بات کا ہے کہ ہمارے پوجیہ رشیوں کی تصاویر کا ذکر بے تعلقی سے ہو۔ نہیں گستاخی سے کیا جاتا ہے۔ ان سے نہایت بے ادبی کا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ اور یہ فقط اس لئے کہ ہمیں کوئی مورتی پوجک نہ کہے۔ سرکار کی طرف سے ملکہ۔ کنگ ایڈورڈ۔ کنگ جارج۔ اور نیز۔ لارڈ لارنس تک کا بت نصب کیا گیا ہے۔ اس آخری بت کی قطع وضع میں ایک قوم کی قوم اپنی ہتک محسوس کرتی ہے مگر سرکار ان بتوں کی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتی۔ کیا اس وجہ سے کوئی سرکار کو بت پرست کہتا ہے؟ اتفاق سے برٹش سرکار پروٹسٹنٹ ہے۔ اور پروٹسٹنٹ مذہب بھی مورتی پوجا کی اتنی ہی مخالفت ہے جتنی آریہ سماجیوں میں۔ اپنی سلطنت کے نام لیوا والوں کی ان مورتیوں کے ساتھ سرکار امپیریل عظمت کے تمام جذبات وابستہ ہیں۔ ان مورتیوں کی ہتک سرکار کی امپیریل عظمت کی ہتک ہے۔ آزاد ممالک میں بھی نر لیڈر جہاں پرشوں کی مورتیوں کی توہین ہرگز ہرگز برداشت نہیں کی جاتی۔ روس میں کوئی لینن کی مورتی پر انگلی تو اٹھا دیکھے۔ کیا اس سے روسی مورتی پوجک بن گئے ہیں؟ امریکہ میں واشنگٹن کے بت کی تعظیم ہوتی ہے۔ تو کیا امریکہ بت پرست ہے؟

امپیریل عظمت سے کہیں بڑھکر وہ روحانی جذبات ہیں۔ جو مذہبی اقوام کی زندگی کا خاصہ ہیں۔ ان جذبات میں ایک خاص پوترتا کام کرتی ہے۔ مندر مسجد اور گرجا ہی پوتر ملک کے گھر ہیں۔ جس بھی سامان سے انسان پرماتما کی پوجا کرتا ہے۔ وہ اس کی نظر میں پوترتا کا زینہ ہو جاتا ہے۔ اسنان اور سندھیا کے آسن پر جوتا لے جانا عبادت پسند طبیعتوں کو ایسے پوتر پوجا پاٹھ کی سخت سے سخت توہین معلوم ہوتی ہے۔ یگیہ کا کنڈ۔ یگیہ کی ویدی اور یگیہ کا سامان یجمان کی نظر میں پوتر ہیں۔ ان کی بے ادبی کرنے والا روحانیت کے رنگ کو نہیں سمجھتا۔ فوجوں کے جھنڈے تو ہیں ہی۔ مذہبی جماعتوں کی بھی اپنی پتاکائیں ہیں۔ حیدرآباد میں آریہ سماج کے جھنڈے کی بے حرمتی برداشت نہ کی گئی۔ سرکار کے افسروں کو خود وہاں آکر اوم کا جھنڈا آریہ سماج کے نیتاؤں کو پیش کرنا پڑا۔ دھول پور میں سوامی شردھانند جی نے مندر کی حفاظت کے لئے دھرنا دیا تھا۔ ان کا آخری مطالبہ تھا۔ کہ اس مندر کے یگیہ کنڈ کی کبھی توہین نہ ہو سکے۔ آخر یگیہ کنڈ اور جھنڈا بے جان چیزیں ہی تو ہیں۔ مگر ان میں آریہ سماجیوں کی جان ہے۔ ان کے بغیر آریہ سماج کی روحانیت ہے کہاں؟ جھنڈے کا گیت گاتے ہوئے آریہ سماجی سچ مچ روحانیت کے آسمان پر اڑتے ہیں۔ تو کیا ہم اپنے جھنڈے کی بے حرمتی ہونے دیں گے؟ یگیہ کنڈ کے گرد اکٹھے ہوئے آریہ سماجی آتم آہوتی کا سبق سیکھ رہے ہوتے ہیں۔ وہ واقعی اگنی کے رتھ پر چڑھ کر ایک پوتر لوک میں جا پہنچتے ہیں۔ کیا ہمارے یگیہ کنڈ کی بے حرمتی کی جا سکتی ہے؟ اور چونکہ ہمیں یہ بے حرمتی برداشت نہیں۔ اس سے کیا ہم مورتی پوجک بن گئے ہیں؟

میں سنہ ۱۹۱۹ء میں کانگرس کے موقع پر امرتسر گیا۔ جلیانوالہ باغ میں شہیدوں کا خون ابھی کچھ مہینے ہی ہوئے بہا تھا۔ میں نے وہاں کی خون آلودہ خاک اٹھائی۔ اور اسے حرز جان بنا کر گھر لے آئے۔ میری نظموں کا ایک مجموعہ ہے "خاک شہیدان"۔ وہ اس مٹی کی پوجا ہے میں نے اس مٹی کی نہ صرف خود پوجا کی۔ بلکہ اسے بطور تحفہ سوغات لالہ لاجپت رائے جی کو پیش کیا۔ اور اپنی نظموں کا مجموعہ بھی ساتھ بھیجا۔ لالہ جی امریکہ سے ابھی دنوں واپس آئے تھے۔ اور میں نے بھارت ماتا کی طرف سے مٹھی بھر "خاک شہیدان" بنر کا پیش کر کے ان کا سواگت کیا۔ مٹی نے اپنا تعارف ان لفظوں میں کرایا ہے

مجھ سے ہمدم! نہ پوچھ میں کیا ہوں
میں وہی شوق بے تقاضا ہوں
دل میں رہ رہ گیا ہوں اٹھ اٹھ کر
لب پہ آیا نہیں وہ نالہ ہوں
عقل و حکمت سے کیا لگاؤ مجھے
ولولہ ہوں۔ جنوں ہوں۔ سودا ہوں
مٹھی بھر خاک ہوں شہیدوں کی
اک مری قوم کا سراپا ہوں
نعرۂ حق۔ صدا انا الحق کی!
جرم ہوں۔ قتل کی تمنا ہوں

شہیدوں کی مٹی چاہے کتنی بھی بے جان کیوں نہ ہو۔ اس میں آزادی حاصل کرنے کے لئے بے تاب قوم کے جذبات بند ہیں ہندوستان کی آزادی کی تاریخ میں جلیانوالہ کے شہیدوں کی خاک کا نہایت اونچا درجہ ہے۔ اس مٹی کی پوجا آزادی کی پوجا ہے۔ اس مٹی کی بے حرمتی ہندوستانی آزادی کی بے حرمتی ہے۔ یہ مٹھی بھر خاک کیا ہے؟ "اک مری قوم کا سراپا" ہے آریہ سماج کے شہیدوں کا سرتاج رشی دیانند مرہی آریہ جاتی کی جان ہے۔ صدیوں کے بعد اس بھٹک رہی قوم کو پھر سے ایک رشی کے درشن ہوئے ہیں۔ جس نے اپنی جان عزیز تک اقوام انسان کی خدمت میں قربان کر دی ہے۔ رشی کی پاک زندگی کا ایک ایک واقعہ ہمارے لئے شمع ہدایت ہے۔ ہم تو اور۔ رشی کی موت بھی تو اقوام انسان کے لئے ہدایت کی دلیل ہے۔ اس بے نظیر رشی کی یادگار ہمارے پاس آج کیا ہے؟ رشی کا وید بھاشیہ ویدوں کے لئے جان بخش ثابت ہوا ہے۔ رشی کی تصانیف ایک گمراہ دنیا کو سچے دھرم کا راستہ دکھا رہی ہیں۔ لیکن رشی کا اپنا جیون ان سب تصانیف کا گویا خلاصہ ہے۔ وید بھاشیہ کی ایک مجسم صورت ہے۔ رشی کی آتما ان کے جسم میں جلوہ گر ہوئی ہے۔ آج رشی کا نورانی جسم دنیا کی نظر سے اوجھل ہو جانے کی آڑ بھی تعلیم صفحۂ عالم سے غائب ہو جانے جس رشی کی ہڈیاں تک رفاہ عام میں صرف ہو گئیں۔ اس کی جسمانی اور روحانی خوبیوں کا ایک پرتو اس کی نورانی تصویر ہے۔ شہیدوں کے اس سرتاج کی خاک ہمارے پاس نہیں۔ مگر اس کی شبیہ موجود ہے۔ رشی کی تصویر مجسم تپسیا کی تصویر ہے۔ بے نظیر برہمچریہ کی۔ بے مثال عبادت کی۔ بے لاگ محبت کی۔ پاک ہو گئی شفقت کی۔ اخلاقی علو کی۔ اور روحانی عظمت کی۔ غرضیکہ ہر اس وصف کی جو روحانی کمال کا شاہد ہے۔ ایک مجسم صورت ہمارے پاس موجود ہے۔ اس تصویر سے پیار اخلاق سے پیار ہے۔ اور اس تصویر کا عشق روحانیت کا عشق ہے۔

اگر کسی عزیز کی تصویر کو بوسہ دے کر ہم مورتی پوجک نہیں ہو لے۔ اگر شہیدوں کی خاک کو سر آنکھوں پر رکھ کر ہم بت پرست نہیں بنے۔ تو رشی کی تصویر کا احترام کر کے ہم بت پرست کیونکر ہوتے ہیں؟ پرماتما نراکار ہے۔ اس کا جسم نہیں۔ اس لئے اس کی تصویر بھی نہیں پر رشی انسان تھا۔ دوسرے انسانوں کی طرح اس کی بھی تصویر ہے۔ ہم اس سے اسی طرح محبت کرتے ہیں۔ جیسے دوسرے انسانوں کی تصویروں سے۔ یہ انسان برگزیدہ ہے۔ اس لئے اس کی تصویر بھی برگزیدہ ہے۔ اور اس سے پیار بھی بھگتی کا رنگ رکھتا ہے۔ دیانند کی تصویر سے پیار اسی لئے ہے۔ کہ وہ پرماتما نہیں۔ پرمیشور ہوتا۔ تو اس کی تصویر نہ ہوتی۔ اور اس سے تصویر کے ذریعہ پیار نہ کیا جا سکتا۔

(باقی بر صفحہ ۱۲)

سوریہ بھگوان کی سات رنگ کی کرنیں

(لیکھک شری پنڈت پریم چند جی)

آریہ سماج کا نمبر ایک نیم ہے۔ "وید سب ستیہ ودیاؤں کی پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے"۔ سچ مچ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید شبد کے ارتھ سے ہی یہ پرنیت ہوتا ہے کہ وید گیان کے بھنڈار آوشیہ ہیں۔ سب ودوان اس بات کو سویکار کرتے ہیں۔ کہ ویدوں میں ایک سے ایک بڑھ کر گیان بھرے پڑے ہیں۔ ان کا پتہ لگانے والوں کی آوشیکتا ہے۔ وید گیان کے سمندر ہیں۔ سمندروں میں اننت رتن قیمتی سے قیمتی بھرے پڑے ہیں۔ ان کو نکالنے والوں کی آوشیکتا ہے۔ سنسار کی کوئی بھی وستو ایسی نہیں ہے کہ جس کا ویدوں میں ورنن نہ ہو۔ رشی دیانند "رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" کے "وید وشے وچار" میں لکھتے ہیں:-

"अत्र चत्वारो वेदविषयाः सन्ति विज्ञानकर्मोपासनाज्ञानकाण्ड भेदात। तत्रादिमो विज्ञानविषयो हि सर्वेभ्यो मुख्योऽस्ति। तस्य परमेश्वरादारभ्य तृणपर्यन्तपदार्थेषु साक्षाद्बोधान्वयात्।"

ارتھات وید کے وشے چار ہیں۔ وگیان کانڈ۔ کرم کانڈ۔ اپاسنا کانڈ اور گیان کانڈ۔ ان سب میں سے وگیان کانڈ مکھیہ ہے۔ کیونکہ اس میں پرمیشور سے لے کر ترن تک سب پدارتھوں کا ساکھشات بودھ ہو جاتا ہے۔

پرمیشور سے لے کر ترن تک کے اندر سب پدارتھ اور سب ودیاؤں کا سماویش ہو جاتا ہے۔ کچھ بھی اس سے باہر نہیں رہ جاتا۔ ابھیپرایہ یہ ہے کہ ویدوں میں سب پدارتھ اور سب ودیاؤں کا ورنن مل سکتا ہے۔ جتنے بھی چاہیں نکال سکتے ہیں۔ آدھونک یگ میں یدی کوئی ودوان اپنے اودیا اندھکار کو ہٹا کر گیان کو پرکاشت کر دیتا ہے۔ تو وہ سمجھتا ہے کہ میں نے ایک نیا ہی اوشکار سنسار میں کیا ہے۔ ایک نئی ہی اولبدھی میں لے کر ڈالی ہے۔ بھولے بھالے انیہ منشیہ بھی سمجھنے لگتے ہیں کہ اس ودوان نے نئی ہی کھوج کی ہے۔ اس سے پہلے اس بات کا کسی کو پتہ ہی نہیں تھا۔ یہ ان کی بڑی بھول ہے۔ ویدک یگ میں سب گیان پرکاشت تھا۔ دھیرے دھیرے کرمشا اگیان اندھکار سے یہ پرکاش ڈھکا جا کر لپت ہو گیا۔ اتنی بات تو آوشیہ ہے۔ کہ اس ودوان نے اس یگ میں وہ نیا اوشکار کیا۔ نئی بات کا پتہ لگایا۔ پر یہ کہنا سرو تھا اشدھ ہے کہ اس سے پہلے کبھی کسی کو اس بات کا گیان تھا ہی نہیں۔

پاشچاتیہ ودوان کہتے ہیں۔ کہ سوریہ میں سات رنگ کی کرنیں ہیں۔ اس بات کا سب سے پہلے نیوٹن مہودے نے ۱۷ ویں شتابدی میں پتہ لگایا۔ اس سے پہلے یہ بات کسی کو معلوم ہی نہیں تھی۔ پرنتو پاشچاتیہ ودوانوں اور پاشچاتیہ ودوانوں کے مت انویائیوں پرا چین ودوانوں کو بھی یہ جان لینا آوشیک ہے۔ کہ سوریہ کی کرنوں کے سات رنگوں کا ورنن اور اس سے بھی ادھک چمتکار یکت ورنن دنیا کے سب سے پہلے ساہتیہ ارتھات ویدوں میں مل جاتا ہے۔ اس بات کی پشٹی کے لئے یہاں دو ایک اداہرنوں سے دگ درشن مار کیا جاتا ہے۔

سات رنگ کی کرنیں:-

"सप्त त्वा हरितो रथे वहन्ति देव सूर्य। शोचिष्केशं विचक्षण:" ऋ० १।५०।८॥

ارتھات ہے سوریہ! تم کو رتھ میں جڑی ہوئی سات گھوڑیاں (کرنیں) لے جا رہی ہیں۔

"एको अश्वो वहति सप्तनामा" ऋ० १।१६४।२॥

ارتھات سوریہ کو ایک گھوڑا لے جا رہا ہے۔ پرنتو اس کے سات نام ہیں۔

"अव दिवस्तारयन्ति सप्त सूर्यस्य रश्मयः।"

(اتھروید ۱۳-۱-۱۰)

ارتھات سوریہ کی سات کرنیں دن کو اتپن کرتی ہیں۔

ان ویدمنتروں سے سپشٹ ہو گیا کہ سوریہ کی سات رنگ کی کرنیں ہیں۔

بقیہ مضمون رشی کی تصویر اور مورتی پوجا صفحہ ۱۱

"مورتی پوجا" پر شاستر ارتھ کرتے ہوئے اس پیارے رشی کی تصویر کا گستاخانہ رندانہ سے ذکر فقط بے محل ہی نہیں۔ مباحثین کی اور مباحثین کے ساتھ ہم سب کی تہذیب اور شائستگی کی بھونڈی سی تصویر ہے۔ شاستر ارتھ دھرم کے پرچار کے لئے ہوتے ہیں پلید دھارمک جذبات کی بیخ کنی کے لئے؟ رشیوں کی بے حرمتی آریوں کے جلسوں میں ہو تو کیا ان دیوتاؤں کی تنظیم اناریوں کی محفلوں میں ہو گی؟ قطع نظر اس کے کہ ہم آریہ سماجی ہیں یا سناتنی ہمیں اپنے اس جذبہ کو متفقہ طور پر علی الاعلان از بام کر دینا چاہئے۔ کہ ہم اپنے پیارے رشیوں کی شان میں گستاخی ہرگز ہرگز نہ ہونے دیں گے کسی جانب سے کوئی مناظر ایسی ناشائستگی کا اشارہ بھی کرے۔ تو اسے وہیں روک دینا چاہئے۔ آخر رشیوں کی توہین کا نام ہی تو دھرم کا پرچار نہیں ہے۔

آریہ سماج میں اگر کوئی ایسے سوکھے منطقی ہوں جنہیں یوں جنہوں نے "مورتی پوجا" کی بدعتی ہو یا جنہیں رشیوں کی تصویریں محض کاغذ کے ٹکڑے معلوم ہوتے ہوں۔ تو دہ...ی کی نظم بعنوان "شاعر کا کتبہ" سے مندرجہ ذیل اشعار انکی خدمت میں پیش ہیں۔ شاعر کی قبر پر ایک بیدل حکیم آ نکلتا ہے۔ اسے دیکھ کر قبر گویا زبان حال سے پکار اٹھتی ہے ؎

اے ہمہ تن چشم! ہٹ جا۔ اپنی ماں کی قبر پر
کھودنے تو آج چلا ہے۔ وائے حکمت! الحذر!
گھستی جاتی روح پردہ ہیچ سے اپنی حواس
دشمن تمکیں! نہ آنا تربت شاعر کے پاس

جس کے سینہ میں دل اور دل کے آنگن میں پاکیزہ جذبات کی دنیا بستی ہے۔ وہ تو اس کاغذی تصویر پر بھی والہ و شیدا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسکی تو آنکھیں ہی کہہ رہی ہیں ؎
اس نظر جلوے سے مصور کی کہاں تصویر ہیں - جلوہ گر پیار ہے اپنے پیار کی تصویر ہیں

سنسکرت ساہتیہ میں سوریہ کا نام "سہسر رشمی" ہے۔ اس لئے سوریہ کی سات کرنیں ہونا اسمبھو ہے۔ سات کرنوں سے ابھپرایہ سات رنگ کی کرنوں سے ہی ہے۔ کرنوں میں گھوڑیوں کا آروپ کر کے روپک النکار سے ورنن کیا گیا ہے۔ سوریہ کو ایک گھوڑا لے جا رہا ہے۔ پرنتو اس کے سات نام ہیں۔ اس کا تاتپریہ یہ ہے کہ سوریہ کی کرنوں کا پرکاش یدیپی تو ایک شویت ہی دکھائی دیتا ہے۔ پرنتو اس میں سات رنگ ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ وگیان پڑھنے والے ودیارتھیوں کو اس بات کے سدھ کرنے کے لئے ایک پریکشن دکھلایا جایا کرتا ہے۔ کہ کسی گول کاغذ پر سات رنگ پرتھک پرتھک بنا دیتے ہیں۔ پھر اسے بھرکنی کی طرح بڑے ویگ سے گھمایا جاتا ہے۔ ویگ سے گھومنے کے کارن وہ ساتوں رنگ شویت رنگ میں پریڑت ہو جاتے ہیں۔ اور کیول ایک شویت رنگ ہی دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔ اسی پرکار سوریہ کی کرنوں میں سات رنگ ہیں۔ سوریہ ایک کیلی پر بڑے ویگ سے گھوم رہا ہے۔ ویگ سے گھومنے کے کارن ساتوں رنگ ایک شویت رنگ کو اتپن کر دیتے ہیں۔ اور سات رنگوں کی بجائے کیول ایک شویت رنگ ہی پرتیت ہوتا ہے۔

سوریہ کی کرنوں میں کون کون سے رنگ ہیں؟ اس کا ورنن بھی چھاندوگیہ اپنشد میں پایا جاتا ہے۔

"असौ वा आदित्यः पिङ्गल एष शुक्ल एष नील एष पीत एष लोहितः॥" छा० ८।६।१॥

ارتھات سوریہ کا رنگ شویت ہے۔ پرنتو واستو میں وہ نیلا، پیلا اور لال ہے۔ چھاندوگیہ اپنشد میں تین رنگوں کا ہی نام ہے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ واستو میں رنگ تین ہی ہیں۔ شیش رنگ تو انہی تین رنگوں کے میل سے بن جایا کرتے ہیں۔ سوریہ کی کرنوں کے سات رنگ دیکھنے کے لئے سب سے اچھا سادھن اندر دھنش ہے۔ سوریہ کی کرنیں جب پانی والے بادلوں میں سے ہو کر گزرتی ہیں۔ تب آکاش میں دھنش کے سمان گول پرتھک پرتھک سات رنگوں میں دکھلائی پڑتی ہیں۔ اسی کا نام اندر دھنش ہے۔

گجرات کاٹھیاواڑ میں ویدک دھرم کا پرچار

(از پنڈت شری کرشن جی شرما آریہ مشنری)

جنوری کے تیسرے سپتاہ میں میں جام نگر میں پرچار کر رہا تھا۔ کہ راجکوٹ سے اچانک بلاوا آیا۔ کہ یگیوپویت سنسکار کرانے کے لئے فوراً راجکوٹ چلے آؤ۔ بلاوے کے انوسار راجکوٹ گیا۔ اور ۲۰ جنوری کو وہاں ایک ودھوا وواہ سنسکار کرایا۔ ور بدھو دونو سنسکار شدھ اور سمپن ویشیا کل اُتپن جونا گڑھ کے نواسی تھے۔ یہ سنسکار آج کل کے ادھیکانش ودھوا وواہوں سے بھن پرکار کا تھا۔ ادھفات آج کل ادھیکانش ایسے سنسکار ہوتے ہیں۔ کہ جو ور بدھو مہینوں اکٹھے رہنے کے بعد لوکا چار کے لئے سنسکار کرا لیتے ہیں۔ پر اس وواہ میں ایسا نہیں تھا۔ ور مہودیہ ایسٹ افریقہ میں یوگنڈا ریلوے میں گارڈ کا کام کرتے تھے۔ وہ ودھر تھے۔ بھارت درشن بھرمن ارتھ آئے ہوئے تھے۔ گھر والوں نے اُن کے وواہ کا پربندھ کرنا چاہا۔ اُدھر دیوی دیا کنور دس ورش کی اوستھا میں ہی بیوہ ہو گئی تھیں اب دس ورش تک اُنہوں نے بڑی سرلتا سے اپنا پوتر جیون ویتیت کیا۔ پرنتو پرگرہستھ میں جیون کو سکھ اور شانتی سے بنانے کے لئے اُنہوں نے اب گرہستھ میں جانا ہی ٹھیک سمجھا۔ کاٹھیاواڑ کے پرسدھ بیرسٹر ورد آریہ شری پوپٹ لال جی چوڑ گر کو مدھیست بنا کر دونو بیکتیوں کے پرتی ندھیوں نے ان دونو کا پربندھ پکا کر دیا۔ اور راجکوٹ آریہ سماج میں آ کر یہ وواہ سنسکار دھوم دھام سے ہو گیا۔ سنسکار کے سمہ شہر کے پرتشٹت ویکتی اُپسھت تھے۔ شری چوڑ گر کا بھاشن بھی مارمک اور سناتنی کیمپ میں کھلبلی مچانے والا تھا۔ اُنہوں نے بڑے ہی پرشٹھ پرمانوں دوارہ اس پرکار کے ودھوا وواہوں کی آپیوگتا سمجھائی۔ اور ان کے ورودھ اندولن کرنے والوں کو دھرم ورودھی سوارتھی اور نِٹھور ثابت کیا۔ سنسکار کے پشچات ور بدھو کا جلوس سارے شہر میں نکالا گیا۔ اس کا بڑا اچھا اثر پڑا۔ سارا شہر سوامی دیانند کی جے جے کار اور ودھوا وواہ کو پروتساہن دینے والے نعروں سے گونج اُٹھا۔ اس پرکار راجکوٹ میں آریہ سماج کے پرچار کا پایہ مضبوطی کے ساتھ جنتا کے ہردیوں میں گڑ گیا۔ ور بدھو کی اور سے راجکوٹ کے آریہ سماج کو دان دیا گیا۔

سنسکار کے بعد پھر میں جام نگر پہنچا۔ وہاں کے منتری جی کی آگیا کے انوسار دوارکا پوری میں ویدک دھرم کے پرچار کے لئے روانہ ہوا۔ پرکئی کارنوں سے بیچ میں پوربندر راول میرے جی کے پرتشٹت منتر تھے۔ وہاں ہی اُتر گیا۔ اور وہاں دو دن پرچار کیا تیسرے دن پولیس نے میرا ویاکھیان بند کر دیا۔ پولیس نے مجھے بتایا کہ جام نگر کے دیوان سے پرتھم اجازت لاؤ۔ تب لیکچر دے سکتے ہو۔ اس سے بہت کچھ کہا۔ کہ میں کسی کا کھنڈن نہیں کرتا ہوں۔ پر اس نے کہا۔ کہ کھنڈن منڈن کا پرشن ہی نہیں ہے۔ ہم کو ہدایت کی گئی ہے کہ بنا اجازت آریوں کے لیکچر نہ ہونے دئے جائیں۔ مجھے اُس کی بات ماننی پڑی۔ اور اس کے بعد میں کھمبالیہ سے جام نگر واپس لوٹ آیا۔ جام نگر میں پتہ چلا۔ کہ جونا گڑھ میں ایک وواہ سنسکار کرانے کے لئے مجھے جانا ہے میں سیدھا جونا گڑھ پہنچا۔ جونا گڑھ ایک اسلامی ریاست ہے۔ نواب صاحب کو کتوں سے بڑا پریم ہے۔ ہزاروں اچھے اچھے کتے آپ کے پاس رہتے ہیں۔ یہ کاٹھیاواڑ کی سب سے بڑی ریاست بتلائی جاتی ہے۔ جینیوں کا پرسدھ تیرتھ گرنار اسی سٹیٹ میں اسی شہر کے نکٹ ہے۔ ریاست کا دیوان آج کل ایک یوروپین ہے۔ جس کی اُپستھتی کے کارن ابھی یہاں دو (مشن) چرچ بن گئے ہیں۔ پر دکھ کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ آریہ سماج اب بھی یہاں نہیں بن سکا۔ سدھانتوں کے پرچار کے لئے یہاں ابھی "وید دھرم پرچارک منڈل" کے نام سے کاریہ ہوتا ہے۔ شری چھی داس جی تھا موہن لال جی یہاں بڑے اُتساہی اور ٹھوس کاریہ کرتا ہیں۔ اور بھی کئی یووک ان کو سہائتا دیتے رہتے ہیں۔ یدی ریاست کی کوپ درشٹی آریہ سماج کے نام سے ہٹ جائے تو یہاں آریہ سماج بہت جلدی پھیل سکتا ہے۔ جنتا میں آریہ سماج کے لئے بڑا استھان ہے۔ پر ایسے وِش سماج کے ساتھ نہیں آ سکتی ہے۔

شری مکھا رہی جی یدی راشٹریہ وچار کے ایک کٹر ہندو ہیں۔ پر آریہ سماج کو ہمیشہ سمہ پر یتھا شکتی سہائتا کرتے رہتے ہیں۔ مارچ سب کی پریرنا سے شری لیلا دھر جی اپنی بہن کی شادی ... کرو ویدک ودھی ور بدھو دونو یوگیہ اور وواہ اُوچت اوستھا پراپت تھے۔ سنسکار میں نے ۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء کو کرایا۔ بڑی بھیڑ تھی۔ نئے ڈھنگ کے اس ویدک سنسکار کو دیکھنے کے لئے جونا گڑھ کے استری پرش چاروں اور سے وواہ سھل میں خوب ٹھسا ٹھس بھرے ہوئے تھے۔ سنسکار کے پشچات شکشت جنتا نے اس ویدک ودھی کو خوب پسند کیا۔ اسے پرکٹ کرنے والے بھاو پرکٹ کئے۔ ساڑھے تیرہ روپے اشیا بخشش کی اور سے وید پرچار کے لئے "وید دھرم پرچارک منڈل" کو دان میں ملے۔ سنسکار کے بعد میں راجکوٹ لوٹ آیا۔ انگریزی ملٹری میں یہاں کچھ بلند شہر ضلع کے راجپوت ہیں۔ وہ ویدک دھرم پرچار کے لئے بڑے اُتسک رہتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے کیمپ میں ہی میرے ویاکھیان کا پربندھ کیا۔ دو تین دن پرشوں کے سندر بھی رامائن کے اُوپر پروچن ہوا۔ ایک دن جیلر صاحب کے مکان پر پرچار ہوا۔ وہاں ڈاکٹر رجب تنقا انبہ بھی کئی پرتشٹت سجن اکٹھے تھے۔ اس پرکار رسالہ کیمپ نے کئی دن تک سپھلتا پوروک پرچار کرنے کے بعد میں پھر جونا گڑھ پہنچا۔

میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ یہاں انگریز دیوان ہونے پر بھی آریہ سماج کے نام سے پرچار نہیں ہو سکتا۔ اتہ رامائن کی کتھا آرمبھ کرنی پڑی۔ پہلے دن دس شروتا آئے۔ اور پھر اُپستھتی بڑھنے لگی۔ آگے چل کر تو شہر کے بڑے بڑے سیٹھ تھا مجسٹریٹ آدی بھی کتھا میں آنے لگے۔ ۱۰ فروری کو کتھا سماپت ہو گئی۔ ۱۱ فروری کو شری بہادر خان جی ہائی سکول میں وہاں کے ہیڈ ماسٹر شری نائیک جی ایم۔ اے کے سبھا پتتو میں ودیارتھی جیون پر میرا ویاکھیان ہوا۔ کالج کی پریکشا ہو رہی تھی۔ اتہ وہاں کے پرنسپل مسٹر گھوریا صاحب نے کہا۔ کہ پریکشا کے بعد کالج میں بھی "پراچین بھارتیہ سبھیتا" کے وشے پر لیکچر کرانے کا پربندھ کیا جائے گا۔ ان سکول کالج کے ودیارتھیوں میں ویدک دھرم پرچار کا بہت اُوسر ملنے کا شریہ شری ماسٹر نگر بچہ تھا شری ماسٹر چھی داس جی کو ہے ایک دن گوروکل سکندر آباد کے ... پروگ راجیہ کی اور سے بار تھا جو بڑی شدھ کے لئے ہوئے۔ جس میں راجیہ کے سبھی کرمچاری اُپستھت تھے۔ مجھے بینپال جی کا پرتیچے کرانے کو کہا گیا۔ پر ایک صاحب نے کہا کہ آریہ سماج کا نام بیچ میں نہ آنا چاہئے کیونکہ آریہ سماج کے پرتی یہاں کے عملداروں کے بھاو اچھے نہیں ہیں۔ میں نے اس کو سویکار نہیں کیا۔ ایک گوروکل کے برہمچاری کے پرتیچے میں آریہ سماج چھپایا نہیں جا سکتا۔ بینپال جی نے میری بات مان لی۔ میں نے اُن کا پرتیچے کرایا۔ کہ پروفیسر بینپال آریہ سماج کی کرپا سے ہی اس روپ میں آپ کے سامنے اُپستھت ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ آریہ سماج نے ایسے اور بھی انیکوں پراچین سبھیتا کے بھاوؤں کو جاگرت کیا ہے۔ پراچین بھارتیہ سبھیتا بہت اُونچی تھی۔ بھونک وگیان کی اُنتی کرنے کا گیان دینے والی بھارتیہ پراچین سبھیتا ہی ہے۔ اتیادی اتیادی۔

اس پرکار میں رسی جنتا کی اُپستھتی میں بھی تھوڑا بہت کچھ آریہ سماج کا سندیش جنتا کے کانوں تک پہنچوایا۔ اب جونا گڑھ میں آریہ سماج مندر بنانے کا پریتن کیا جا رہا ہے۔ اور کوشش یہ کی جا رہی ہے۔ کہ دھیرے دھیرے آریہ سماج کے نام سے جنتا میں جو بھئے پیدا کر دیا گیا ہے۔ وہ دور کیا جائے۔ یہاں میں نے ایک نام کرن سنسکار بھی کرایا۔ میرے نام کے جتنے نوٹس ویاکھیان کے لئے نکلتے ہیں۔ سب میں "آریہ مشنری" لکھا ہوتا ہے۔ اور بھی خط و کتابت میں آریہ سماج کا اب پریوگ کرنے کا پریتن کیا جا رہا ہے۔ آشا ہے کہ تھوڑے سمہ میں جونا گڑھ میں آریہ سماج سے بھئے دور ہو جائے گا۔

گرنار کی طرح جونا گڑھ کے پاس ایک پہاڑ کی چوٹی پر ایک داتار نامی شاہ کی تکیہ درگاہ ہے۔ لگ بھگ ... سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں۔ ایک دن میں اچانک اس کے اُوپر چڑھ گیا۔ راستہ میں ایک چھیڑ اوپر لگے ہیں۔ تمام درخت کی شاخوں میں بچے جڑانے کپڑوں کے چیتھڑے باندھ رکھے ہیں۔ یہی چیتھڑا میاں ہے۔ اس سے آگے چل کر جمیل شاہ کے وزیر کا مقبرہ ہے وہاں بہت سے مجاور رہتے ہیں۔ اس کے اُوپر چوٹی پر داتار صاحب کی مسجد اور گنبد ہے۔ سینکڑوں ہندو دیویاں اپنی اپنی منو کامنا کی پورتی کے لئے گھی کے اندھ جاتی ہیں۔ ان کی منو کامنا کی پورتی ہوتی ہے یا نہیں۔ مجھے

کنیا مہاودیالیہ جالندھر اور یونیورسٹی کے امتحانات

(لیکھکہ - کماری نارائن دیوی جی !!!)

کنیا مہا ودیالیہ جالندھر میں کنیاؤں کے لئے یونیورسٹی پریکھشاؤں کا پربندھ رکھنے کے کارن کچھ لوگ اس کا ورودھ کر رہے ہیں۔ ان کا کتھن ہے۔ کہ ایسا کرنے سے ودیالیہ اپنے اُدیش کو بھول جائے گا۔ اسی پرکار آریہ سماجوں کو بھی بھول بھلیوں میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ یہ اُن کی سرو بھول ہے۔ ودیالیہ میں یونیورسٹی پریکھشاؤں کا پربندھ کرنا یہ تات پریہ کدا پی نہیں رکھتا۔ کہ وہ اپنے اُدیش سے گر جائے گا۔ ہم کو تات پریہ کیول اُس بارڈھ کو روکنا ہے۔ جو کہ ورتمان سمے میں استری شکھشا کھیتر میں پربل ویگ سے آ رہی ہے۔ کتنے ہی گھرانوں کی بہو بیٹیاں اس لہر میں بہتی ہوئی سکول کالجوں میں بھرتی ہو کر عیسائیت کے رنگ میں رنگی جا رہی ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ عیسائی دھرم کو بھی سویکار کرتی جا رہی ہیں۔ آج سے تین ورش پوروَ لاہور کالج میں جو گھٹنا گھٹی تھی۔ وہ مجھے بھلی پرکار سمرن ہے جب کہ ایک پرتشٹت ہندو گھرانہ کی کنیا نے بی۔ اے پریکھشا کے پشچات بورڈنگ ہاؤس سے گھر جانے سے انکار کر دیا تھا۔ اور کرسچئین دھرم گرہن کر لیا تھا۔ اُس سمے لاہور کی ہندو جنتا میں بڑی سنسنی پھیلی تھی۔ اور اس کے لئے کئی مہانو بھاؤں کے ستورگیہ لالہ دیوراج جی کے پاس پرارتھنا پتر پہنچے۔ جن میں لکھا تھا کہ ودیالیہ کس مرض کی دوا ہے؟ ودیالیہ کو کالج کا روپ دینا چاہئے۔ تاکہ ہندو کنیاؤں کی رکھشا ہو سکے۔ جو کہ اس لہر میں بڑے زوروں سے بہی جا رہی ہیں۔

دوسری اور کنیاؤں کے سنرکھشکوں نے بھی کنیاؤں کے لئے اُوچیہ سے اُوچیہ شکھشا کی آوشیکتا انوبھو کرتے ہوئے ودیالیہ کے ادھیکاریوں سے انورودھ کیا تھا۔ ندان پشچات بہت سوچ وچار کے بعد اپنی پاٹھ ودھی سنا تکو بھاگ کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی کی پریکھشاؤں کی اِچھا کرنے والی کنیاؤں کے لئے میٹرک ایف۔ اے سے ان ٹیوشن۔ پربھاکر اور پراگیہ آدی پریکھشاؤں کا ودیالیہ میں پربندھ کر دیا گیا ہے۔ یہ ستورگیہ لالہ دیوراج جی کے جیون میں ہی نشچیہ ہوا تھا کیا یونیورسٹی پریکھشاؤں کے ورودھی بتا سکیں گے۔ کہ یہ جو یونیورسٹی پریکھشاؤں کی باڑھ آ رہی ہے۔ اور جس سے بھارتیہ سبھیتا اور سنسکرتی کی بہی ہانی ہو رہی ہے۔ اُس کو روکنے کے لئے آپ کے پاس دوسرا کون سا اُپائے ہے۔ شاید وہ کہیں گے کہ جن کنیاؤں نے یونیورسٹی کی پریکھشائیں پاس کرنی ہوں۔ اُن کے لئے سرکار کے بہت سے سکول اور کالج کھلے ہوئے ہیں۔ کنتو میں پوچھتی ہوں۔ کہ ان کالج اور سکولوں میں آپ کی لڑکیوں کی شکھشا پانے میں بھارتیہ سبھیتا اور سنسکرتی کی رکھشا ہو سکے گی؟ اگر نہیں۔ تو پھر آپ کے پاس کیا اُپائے ہے؟

میرے وچار میں سمے انوسار ریتی نیتی پوروک کام کرنا ہی بُدھی منتا ہے۔ لکیر کے فقیر بننا بدھی منتا نہیں۔ ہمیں بُدھی سے کام لینا چاہئے۔ اس باڑھ کو روکنے کے لئے ...... دوسرا کھیتر تیار کرنا اتی آوشیک ہے۔ اتہ استری شکھشا کے پریمیوں۔ سدھارکوں تتھا آریہ سماجیوں کو ریتی نیتی کا وچار رکھتے ہوئے سنسار کے کاریہ کھیتر میں آگے بڑھنا چاہئے۔ کسی۔ کہ تنے ستائے پر عمل کر لینا اُچت نہیں۔

سوامی دیانند کے پرتی

نام نہاد پتر "برہم رشی" کی دھرشٹتا

شری پنڈت نیکی رام جی شرما کا اعلان

نام نہاد سناتنی اخبار "برہم رشی" نے اپنے "دیانند سماج انک" میں آریہ سماج اور اس کے پرورتک کے پرتی جو دھرشٹتا کی ہے۔ اُس کے سمبندھ میں شری پنڈت نیکی رام جی شرما نے نمن وکتویہ پریس کو دیا ہے:-

"برہم رشی" اخبار راولپنڈی کے "دیانند سماج انک" کے لیکھ وستوتہ آپتی جنک ہیں۔ ان لیکھوں کے وشے نہ کیول اشلیلتا پورن ہیں۔ بلکہ گھٹناؤں کے ورودھ بھی ہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ پتر کے سنچالک نے اس میں کیا لابھ سوچا ہے۔ سوامی دیانند جی کے مت سے بھید ہو سکتا ہے۔ اور اُدسر پراپت ہونے پر اس مت بھید کا پرگٹ کرنا بھی بُرا نہیں ہے۔ پرنتو "برہم رشی" نے تو کیول گالیاں ہی دی ہیں۔ نشچیہ اس پتر کی یہ کاروائی پرتیک سمجھدار ویکتی کو بُری لگے گی۔ بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ یہ پتر سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہے۔ جس کے ادھیکش پوجیہ پنڈت مدن موہن جی مالویہ اور منتری گوسوامی گنیش دت جی ہیں۔ اس بھرم کو دور کرنے کے لئے میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ "برہم رشی" کا پرتی ندھی سبھا سے کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ یہ پتر اُن لوگوں کا ہے۔ جو سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے ورودھ کاریہ کرتے رہتے ہیں۔"

"میرا وشواس ہے۔ کہ یدی اس جانب کی اور پوجیہ مالویہ جی اور گوسوامی پنڈت گنیش دت جی کا دھیان آکرشت کیا جاتا۔ تو کبھی کے اس انک کی نندا کرتے۔ مجھے دُکھ ہے۔ کہ پنجاب میں ابھی تک ایسا گندہ سلسلہ جاری ہے۔ سناتن دھرمی اور آریہ سماجی دونو ورگوں میں نشچیہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں۔ جو شاستر ارتھ کرتے۔ اور دوسروں کو کوستے رہتے ہیں۔ میں دونو ورگوں کے ذمہ دار نیتاؤں سے اپیل کروں گا۔ کہ شاستر ارتھ کو بالکل بند کر دیں۔ اور مباحث اُپدیشکوں کو الگ کر دیں۔"

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

ہندو جاتی میں پہلے ہی بھیک مانگنے والوں کی کمی نہیں ہے۔ اس پر بھی کچھ سوارتھی لوگ اس کو اور بھی بڑھا کر ہانی پہنچا رہے ہیں۔ یہ لوگ جگہ جگہ تھوڑے تھوڑے اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگوا کر خود گلچھرے اڑاتے ہیں۔ اور بعض لوگ تو اس اناتھ آلیہ کا نام لیکر مانگتے رہتے ہیں اس لئے ہم سبھی پریمیوں کو بتا دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اس اناتھ آلیہ کے لڑکے کبھی مانگنے نہیں جایا کرتے۔ اس لئے سب پریمیوں کا فرض ہے کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچاویں ایسا تب ہی ہو سکتا ہے۔ کہ جب وہ ان کو ان کے کوچے میں آنے پر دان دینے کی بجائے ڈانٹیں۔ تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جائیں۔ اور جو اناتھ ان کو ملیں۔ سیدھے پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ یہاں ایک سو سے اوپر اناتھ بالک اور کنیائیں پرورش پا رہی ہیں۔ اور یہاں پڑھائی اور دستکاری سکھلانے کا اچھا پربندھ ہے۔ یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے جس کے پردھان شری سوامی سوتنتر آنند جی مہاراج سابق آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور ہیں۔

دانی پُرشو!

آپ کے بھروسہ ماتری سکھوں سے ہین بچوں کی رکھشا کا بیڑا ہم نے اٹھایا ہوا ہے۔ اور ذرا سی غفلت کرنے پر جاتی کے بچے غیر اقوام کا لقمہ بن جائیں گے۔ اس لئے پرارتھنا ہے۔ کہ اپنی شکتی کے انوسار (۱) گھی۔ چاول۔ دال۔ وستر اور نقدی جو بھی دے سکیں۔ دان دیں۔ اور وہ خوشی سے قبول کیا جائے گا (۲) بلڈنگ بھی ناکافی ہے۔ نئے بالک آ رہے ہیں۔ اس لئے بھون بنوا دیجئے! اپنے پورجوں کی یاد میں کمرے بنوا کر یش کے بھاگی بنیں۔

آنریری سکرٹری پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا راوی روڈ لاہور

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ

ادھیاتم گرنتھ مالا کے ۲ دو اپوورتن

بیکنٹھ دھن شاستر کے پرسدھ ودوان پنڈت مکتی رام جی اپادھیائے آچاریہ گورو کل پوٹھوہار

سندھیا کے تین انگ

پرانایام۔ اگھمرشن اور منسا پرکرما منتروں کی ادھیاتم ویاکھیا چتروں سہت قیمت ۲ آنے

بھگوت گیتا بھاشیہ

سنہری جلد خوبصورت رنگین چھپوائی۔ قیمت لاگت ماتر سوا روپیہ

ملنے کا پتہ:- ورحند شرما مالک وہد پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ست شُبھ وچن

۱۔ دونش اگنی سے پرچنڈ ہوا منشلہ کیا گیا انیا چار نہیں کر سکتا۔ دھرم اور کرتویہ کا نام لے کر دوسروں کی ہتیا کرنے پر تیار ہو جاتا ہے وہ بالکل ہی ایسے من کی اوستھا ہی الٹی ہو جاتی ہے۔ کوئی چیز بھی اُسے اپنے اصلی روپ میں دکھلائی نہیں دیتی۔

اس لئے ہر ایک کاریہ کرنے سے پہلے ہمیں دونش بھاؤ کو دل سے دور کر دینا چاہئے:

۲۔ جگت وکھیات ہونے کی دھن آج کل بھارت میں بہت بڑھ رہی ہے۔ وکھیات ہونے اور نام حاصل کرنے کی ابھیلاشا گو سکام کرم ہے تاہم اتنا برا نہیں۔ کیونکہ بدی دھرم انوسار اس کے لئے یتن کیا جائے۔ [illegible] کبھی نہ کبھی اونشیہ منشیہ نشکام کرم کی اور جھک جاتا ہے۔

کنتو بدی سچنا تنفارسموں نے بھارت ستان کو ایسا اندھا کر دیا ہے۔ شہرت حاصل کرنے کے واسطے ہم منشیہ ہمارے بھائی دھرم کو بالکل ہی جواب دے بیٹھے ہیں۔

ہر ایک کرم میں نپن ہونے کے لئے یوگیتا کی آوشیکتا ہے۔ اور یوگیتا بنا سادھن کے اپنا مُنہ تک نہیں دکھلاتی۔ اسی لئے ہمارے پراچین رشیوں نے چار آشرموں کی ویوستھا وید انوسار قائم کر کے چوتھی اوستھا میں یوگ پراپت کرنے کے لئے کمر ہمت باندھنے کی آگیا دی تھی۔ اور پھر اس انیوری نیم پر چلنے سے اپنا نام چھوڑ گئے ہیں۔ جنہیں سیکڑوں کیا ہزاروں صدیوں کی اِدّیا بھی دھوئے میں اشکت رہی ہے:

لبھو رام منیر۔ لدھیانہ

کوئٹہ پیڑتوں کو اطلاع

کوئٹہ پیڑتوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سرکار کی طرف سے انتظام کیا گیا ہے۔ کہ جن جن کی بڑی دوکانیں ہیں۔ وہ اے۔ جی۔ جی کو ایک درخواست لکھ کر پاس حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اس سے وہ کوئٹہ جا کر اپنی آنکھوں کے سامنے کھدوائی کرا سکتے ہیں:

(سکرٹری کوئٹہ ریلیف کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

احمد پور میں ویدک دھرم پرچار

ٹھاکر اودے سنگھ جی بھجن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء کو یہاں پدھارے۔ آپ نے متواتر چھ روز تک پرچار کیا۔ جو رات کے ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک ہوتا تھا۔ ٹھاکر جی نے اپنے منوہر وچنوں اور دلکش بھجنوں سے پبلک کے دلوں پر اثر ڈالا۔ ٹھاکر جی کا طرزِ بیان ایسا دلکش ہوتا تھا کہ لوگ جوق در جوق آ کر بیٹھے رہتے تھے۔ ہم ٹھاکر جی کے علاوہ سبھا کے نہایت مشکور ہیں جس نے ایسے برگزیدہ اپدیشک کو ہمارے ہاں بھیجا۔ ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ سبھا آئندہ بھی ٹھاکر جی کو وقتاً فوقتاً یہاں بھیج کر ہم لوگوں کو کرتارتھ کرتی رہے گی:

(آیا رام عاجز اعزازی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی سکول احمد آباد۔ ریاست بہاولپور)

آوشیک سوچنا

آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کا ادھیویشن ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کو دہلی میں ہوگا سمبدھت سجن کرپا کر کے نوٹ کر لیں:

(منتری آریہ سارودیشک سبھا دہلی)

بقیہ مضمون "گجرات کاٹھیاواڑ میں ... پرچار" صفحہ ۱۴ سے

سے بگڑ بیٹھے۔ درشن کی بھٹو کی کچھ دیویوں کے ساتھ میں بھی گپھا میں گھس گیا۔ ایک فقیر نے کہا کہ تم پیچھے درشن کرنا۔ پر میں نے جلدی لوٹ جانے کی اُس سے بات کہی۔ اور داتار صاحب کے درشنوں کی اُتکنٹھ ابھیلاشا پرکٹ کی۔ میرا جادو چل گیا۔ درشنوں کو اندر پہنچا۔ دیویوں کے سینہ میں۔ گالوں میں اور ماتھے میں بھبھوت لگائی گئی۔ میرے بھی ماتھے میں کالی بھبھوت کا ٹیکہ لگا دیا گیا۔ ایک فقیر نے پوچھا کہ تمہاری کیا منتا ہے؟ میں نے کہا کہ بدی میری ابھیلاشا کی پورتی ہو جائے۔ تو میں سونے کا ایک چھتر داتار صاحب کو چڑھاؤں گا۔ جس نے ابھیلاشا پوچھی۔ تو میں نے باہر چل کر بتلانے کو اُس سے کہا۔

ہم لوگ باہر نکل آئے تھے۔ ایک لڑکی کے کنٹھ رنگ کو اچھے کرنے کے لئے اس کے برابر تول کر مصری داتار صاحب کی بھینٹ کی گئی تھی۔ ساتھ ہی ایک روپیہ بھی دیا گیا تھا۔ روپیہ میں تو ہم لوگوں کا حصہ نہیں لگا۔ پر مصری پرشاد میں ملی۔ بھوک بھی بڑی زور سے لگ رہی تھی۔ آرام سے بیٹھ کر کھائی۔ پانی پیا۔ اور میاں صاحب کو آشیرواد دیا۔ تبھی اُن میں سے ایک کو میں نے بتلایا۔ کہ دیکھو میری ابھیلاشا ہے کہ دنیا بھر کے لوگ شدھ ہندو ہو جائیں۔ تو میں مصری کا پرشاد بھی خوب زیادہ سے زیادہ بانٹوں گا۔ اور سونے کا چھتر بھی چڑھاؤں گا۔ مجاور پگلا سا ہو۔ وہاں جھگڑا کرنے کی اُس کی ہمت نہ ہوئی۔ کیونکہ کئی ایک دیویاں بھی وہاں جواکوں سمیت ہمارے ساتھ اُدھر گئے ہوئے گھوم رہے تھے۔ آریہ آریہ کہہ کر چپ ہو رہا۔ اس پرکار میری مراد وہاں ٹھیک طرح سے سُنی بھی نہیں گئی۔ اب پوری ہونے کی کیا آشا کریں۔

داتار جبل شاہ کے درشن کر کے نیچے آئے۔ دوسرے دن کیشود گیا۔ کیشود میں منتری پریاگ جی بھائی ایک جوشیلے آریہ سماجی ہیں۔ یہاں کا جل وایو اتنا اچھا ہے۔ کہ جوناگڑھ کے نواب صاحب آج کل یہیں مع اپنی کُٹمب کے براجمان ہیں۔ یہاں ایک اناتھ آشرم بھی ہے۔ اناتھ آشرم میں ہی ویاکھیان کا پربندھ کیا گیا۔ جتنا نہیں آئی تھی۔ اتہ پنڈت پریاگ جی بھائی کو ہی جتنا جان کر ویاکھیان سُنانا پڑا تھا۔ پیچھے سے دس یا بارہ آدمی اِدھر اُدھر سے آ بیٹھے تھے۔ بدی یہاں جم کر لگاتار پرچار ہوتا رہے۔ تو جنتا میں ویاکھیانوں کے پرتی رس پیدا ہو سکتا ہے:

تین دن کیشود میں پرچار کر کے "ملیا" گیا۔ "ملیا" بھی جوناگڑھ سٹیٹ میں ہی ہے۔ یہاں آریہ کمار سبھا ہے۔ اور زندہ سبھا ہے۔ اور تو کچھ ہے۔ کہ وہ اب تک ہنوز آریہ کمار سبھا سے سمبندھت نہیں ہے۔ میں نے اُن کو کہا ہے۔ امید ہے۔ وہ شیگھر ہی سبھا میں سمبندھت ہو جائے گی۔ یہاں بھی دو ویاکھیان ہوئے۔ یہاں تک ایک؟ تنا ہی کاریہ کرنا کو شکھشا وبھاگ کے پردھان ادھیکاری نے دوسری جگہ بدل دیا ہے۔ اس سے کاریہ میں کچھ شتھلتا آ گئی ہے۔ وہ آریہ بھرانا سکول میں ادھیاپک ہیں۔

(نوٹ) یہاں اتنا لکھ دینا اسنگت نہ سمجھا جائے گا۔ کہ کاٹھیاواڑ میں منتری پرچار کرنے کے ارادہ سے یو۔ پی سے میں نے منتری گلشن لال جی بھجن اپدیشک کو بلایا ہے۔ وہ سمجھوتہ جام نگر میں رہ کر چاروں اور گھوم گھوم کر ویدک دھرم کا پرچار کریں گے۔ شیگھر ہی میں ایک ویدک دھرم پرچارک منڈل کچھ و کاٹھیاواڑ نام کی سنستھا بنانا چاہتا ہوں۔ اس کا اُدیش یہاں کے سب آریوں کو سنگٹھت کر کے ویدک دھرم کو کونہ کونہ میں پھیلانا ہوگا۔ بہت شیگھر ہی میں چار صفحوں کا ویدک سندیش نامک ایک پترکا راج کوٹ سے نکالنے کا یتن کر رہا ہوں۔ اُس کا وارشک مولیہ کیول ایک روپیہ ہوگا۔ اس سے کاٹھیاواڑ میں آریہ سماج کی دشا پاٹھکوں کو معلوم ہوتی رہے گی:

جب مایوسی کی اندھیری گھٹا چھائی ہو

اور صحت کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو۔ اُس وقت مقویات سرتاج عالم ہم [illegible] کا استعمال شروع کر دینا چاہئے۔ چند ہی روز میں قبض۔ بدہضمی خون اور منی کی خرابی [illegible] دیگر امراض مخصوصہ نابود ہو کر مکمل صحت حاصل ہوگی۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف [illegible]

ملنے کا پتہ:- وید شاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ:- جگت رام پوری اینڈ سنز۔ شو منڈی۔ لاہور

بھارت بیمہ کمپنی کے کوئٹہ نواسی پالیسی ہولڈرز

بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور نے اپنے اُن پالیسی ہولڈران کو جن کو کہ زلزلہ کوئٹہ میں نقصان پہنچا ہے۔ مندرجہ ذیل رعائتیں دی ہیں:-

۱۔ چندہ کی ادائیگی کے رعائتی ایام جن کا چندہ ماہ مئی اور جون میں واجب الادا تھا بجائے ۳۰ یوم کے ۷۵ یوم کر دئے گئے ہیں:

۲۔ موت کے کلیم جو مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے کئے جائیں گے۔ خاص غور کیا جائیگا:

۳۔ درخواستہائے قرضہ جات و سرنڈر ویلیو ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے پہنچیں:

دیگر تفصیلات کے لئے

ایکٹنگ جنرل منیجر کو لکھیں

سماجک سماچار

آریہ سماج جام پور کے سماچار :-

۱۔ آریہ سماج جام پور کا عام اجلاس منعقدہ ۲۱ر جولائی ۱۹۳۵ء سروسمتی سے کلکٹر بیدر ریاست حیدر آباد کے اس غیر منصفانہ حکم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے جس میں انہوں نے آریہ سماج مندر کو مسمار اور سارے سامان کو ضبط کرالیا ہے۔ ہز نظام صاحب حیدر آباد اور گورنمنٹ ہند سے التماس کرتا ہے۔ کہ وہ دخل دے کر آریہ سماجیوں کے ساتھ انصاف کریں ؛

۲۔ آریہ سماج جام پور کا عام اجلاس منعقدہ ۲۱ر جولائی ۱۹۳۵ء سروسمتی سے منظور کرتا ہے کہ اخبار "برہم رشی" کے "دیانند نمبر" کو جس میں رشی دیانند۔ آریہ سماج اور آریہ سماجیوں کے خلاف نہایت دل آزار۔ کمینہ اور فحش الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ نیز گورنمنٹ پنجاب سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ "برہم رشی" کے بدزبان اور بے لگام ایڈیٹر کو قرار واقعی سزا دے۔ اور "دیانند نمبر" کو ضبط کرلے ؛

۳۔ میونسپل کمیٹی جام پور نے ویدک پاٹھشالہ جام پور کی امداد جو کہ بیالیس روپیہ ماہوار کے قریب تھی۔ بند کردی ہے۔ شہر اس فیصلہ کو ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھ رہا ہے ؛

(کنشن دت آریہ سیوک۔ جام پور)

آریہ سماج رنگون کا سماچار :-

۱۴ر جولائی ۱۹۳۵ء کو شریمان جی۔ آر۔ سیٹھی اسسٹنٹ انجینئر کے مکان پر مہاشہ بجانند جی کے سپتر ایس۔ آر۔ سیٹھی جی کی سپتری کا نام کرن سنسکار ہوا۔ کنیا کا نام وجے کماری رکھا گیا۔ در رو پیہ پروہت کو اور چھ روپیہ دان سماجک فنڈوں کو کنیا کے پتا نے دیا۔ اس کے علاوہ جی۔ آر۔ سیٹھی جی نے پچیس روپے آریہ یتیم خانہ مانڈلے کے واسطے دان دیا ؛

(مکند لال شرما منتری آریہ سماج رنگون)

آریہ سماج منٹگمری کے سماچار :-

۱۔ ۱۳ر جولائی ۱۹۳۵ء کو ایک جنم کے مسلمان کریم بخش نامی کی درخواست پر (جس کی عمر ۲۵ سال ہے) اسے شدھ کیا گیا۔ اور اس کا نام پریم ناتھ رکھا گیا ؛

۲۔ ۱۹ر جولائی ۱۹۳۵ء سے یہاں پنڈت رام سروپ جی اپدیشک و مہاشہ بہاری لال جی بھجنیک آئے ہوئے ہیں۔ روزانہ پرچار

الگ آریہ سماج بنانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں ؛

(موہن لعل منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج مورنڈہ کے سماچار :-

۱۔ آریہ سماج مورنڈہ کے ہفتہ وار ست سنگ بڑی رونق سے ہوتے ہیں۔ آریہ سماج کے ممبروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے ؛

۲۔ آریہ سماج مندر میں ہر روز شام کے وقت ست سنگ ہوتا ہے۔ جس میں ہون یگیہ۔ سندھیا۔ پرارتھنا اور وید منتروں کی ویاکھیا ہوتی ہے ؛

۳۔ ۵/۷/۳۵ کو لالہ منگو رام جی کی سپتری بی بی سوشیلا دیوی کا ویدک وواہ مہاشہ پیارے لال سٹوڈنٹ موگہ کالج کے ساتھ ویدک ریتی سے مہاشہ لچھو رام جی آریہ اپدیشک نے کروایا۔ اس شبھ اوسر پر ور پکش کی طرف سے مبلغ پچاس روپے دان دیا گیا ؛

۴۔ آریہ سماج مورنڈہ کا سالانہ چناؤ ۱۶ر جون ۱۹۳۵ء بروز اتوار بوقت ۲ بجے بعد دوپہر آریہ سماج مندر میں ہوگا۔ آریہ سماج مورنڈہ کے جو ممبران باہر تشریف رکھتے ہیں۔ اپنا چندہ بھیج دیں۔ اور میٹنگ میں شامل ہو کر کرتارتھ کریں ؛

(شوکت رائے منتری آریہ سماج مورنڈہ)

آریہ سماج بھکر کے سماچار :-

۱۔ آریہ سماج بھکر میں پنڈت ہر دیا لو جی ۱۳ر جولائی ۱۹۳۵ء کو پدھارے۔ چھ دن تک آپ نے سماج مندر میں امرت ورشا کی ؛

۲۔ آریہ سماج بھکر میں پانچ ہریجن شدھ کئے گئے۔ بعض بھائیوں نے ورودھ کیا مگر آریہ ویروں نے اس ورودھ کو شانتی سے سہن کیا ؛

۳۔ آریہ سماج ہذا کا وارشک اتسو ۳۰۔ ۳۱ر اگست اور یکم ستمبر ۱۹۳۵ء کو منایا جانا نشچے ہوا ہے۔ اتسو سے ایک ہفتہ پہلے پنڈت ہر دیالو جی کتھا کریں گے۔ چونکہ ہریجن شدھی کے بارہ میں پورانک بھائی ورودھ کر رہے ہیں۔ اس لئے شاسترارتھ کے

آریہ سماج ہری پور ہزارہ کے سماچار :-

۲۸ر جولائی ۱۹۳۵ء کے ہفتہ وار ست سنگ میں ہون یگیہ اور شانتی پاٹھ کے بعد بہ تفصیل ذیل تجاویز پاس ہوئی ہیں :-

۱۔ سروسمتی سے پاس ہوا۔ کہ آریہ سماج مندر میں ایک سیوک (چپڑاسی) ضرور رکھا جائے +

۲۔ چپڑاسی کی تنخواہ کے واسطے دھن اکٹھا کرنے کے لئے قرار پایا۔ کہ ہر ایک سبھاسد کے ایک ایک صندوقچی جس پر "دان پاتر آریہ سماج ہری پور" لکھا ہو۔ دی جائے۔ ایک دان پاتر آریہ سماج مندر میں بھی رکھا جائے۔ جس میں ہفتہ وار ست سنگ والے دن آریہ سبھاسد کم از کم ایک ایک پیسہ ڈالیں +

۳۔ کچھ عرصہ کے لئے جب تک چپڑاسی کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ آریہ سبھاسد ہی ایک ایک ہفتہ کے واسطے ڈیوٹی لے لیں۔ اور آریہ سماج مندر کا دروازہ صبح چھ بجے کھول کر اور جھاڑو وغیرہ سے صفائی کر کے آٹھ بجے تک سماج مندر میں خود ٹھہریں۔ تاکہ دیگر آریہ سبھاسد سماج مندر میں آکر سندھیا آدی نتیہ کرم کر سکیں۔ چنانچہ اس ہفتہ کی ڈیوٹی رائزادہ ہنسو رام نے خود لی۔ اور دوسرے ہفتہ کے لئے بندہ کی ڈیوٹی لگائی گئی ؛

۴۔ ڈاکٹر کرم نرائن صاحب اپ منتری جی کی یہ تجویز سروسمتی سے پاس ہوئی۔ کہ سبھاسدوں کی استریاں بھی آریہ سماج مندر میں ہفتہ میں ایک بار ست سنگ کیا کریں۔ تاکہ استری سماج قائم ہو کر استریوں میں بھی پرچار ہوا کرے۔ چنانچہ پہلا ست سنگ ۳۰ر جولائی ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ؛

۵۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو لکھا جائے۔ کہ وہ قواعد متعلقہ انتخاب پرتی ندھی بھیجے۔ اور ایک کاپی اس ریزولیوشن کی بھیجے۔ جس میں انترنگ سبھا نے آریہ سماج مندروں کو براتوں کے استعمال کے لئے ممنوع قرار دیا ہے ؛

۶۔ چندہ ماہوار منتری صاحب اکٹھا کر کے خزانچی جی کے پاس جمع کرا دیں ؛

(ایشر داس پریذیڈنٹ آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج شملہ کے سماچار :-

مہاشہ جگن لال جی پریم بہار ہیک ماس کی

رہے۔ حاضری غیر معمولی ہوتی رہی۔ پہلے لیکچر کے بعد آپ کی اپیل پر "آریہ مسافر" کے ۲۵ کے قریب گراہک بن گئے۔ اس کے علاوہ مبلغ ۳۵/ روپے "لیکھرام میموریل فنڈ" کے لئے جمع ہو گئے۔ آپ کا ایک دیاکھیان "آواگون" کے وشے پر ۲۵ کو ہوا۔ اور حاضرین کو سوال و جواب کے لئے موقع دیا گیا۔ حاضری بہت زیادہ تھی ؛

(بہاری لال منتری آریہ سماج شملہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؛

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ روپے جمالستان للعہ

(محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کا

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

"سُکھ سنچارک دراکشا سو"

جسم کو طاقت دینے والے۔ گوشت و خون بڑھانے۔ چہرہ پر رونق لانے دست صاف ہو کر بھوک بڑھانے والی خوش ذائقہ دوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔ بڑی دو روپیہ

ہمارا ہی ایک دراکشا سو ایسا ہے جس کی ۵۲۔ اخباروں نے تعریف کی ہے۔ طلب فرمانے پر نمونہ اور فہرست مفت روانہ کی جاتی ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج سنگاپور کے سماچار :-

آریہ سماج ہذا کے سپتاہک ست سنگ ہر اتوار کو نیم پوروک ہوتے ہیں۔ اُپستھتی سنتوش جنک رہی ہے۔

۱۔ چوہدری ہرگوبند جی انجینئر کو الوداعی مان پتر دیا گیا۔ چوہدری جی آریہ سماج کے بڑے ہتکاری تھے۔ ان کے سودیش گمن سے سنگاپور آریہ سماج کو بہت ہانی پہنچی ہے۔ چوہدری جی نے دس ڈالر انگریزی ساہتیہ کے لئے دان دئے۔

۲۔ ٹھاکر بدھ سنگھ جی کی دھرم پتنی شریمتی جگتی دیوی نے سودیش سے لوٹ کر اپنے مکان پر ہون یگیہ کرایا۔ اور دس روپیہ آریہ سماج کو دان دیا۔ ہون یگیہ کے پشچات سہبھوج بھی ہوا۔ اس میں سناتن دھرمی پورانک بھائیوں نے بھی بڑی پرسنتا سے بھاگ لیا۔ یہ سب کچھ بابو کنور سین جی کے اُدیوگ کا پھل ہے۔

۳۔ کیونکہ شریمتی جی بو سانک خیال کی ہیں۔ سنگاپور کے پربندھک سے پیڑت پرانیوں کے پرتی سہانبھوتی ارتھ دھن سنگرہ ہو رہا ہے جو کہ شیگھر ہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ارسال کیا جائے گا ۔

(باسدیو شرما پردھان آریہ سماج ہذا)

پنڈت بدھ دیو کے نندنیہ فعل سے آریہ جگت میں بیزاری

آریہ سماج منٹگمری :- آریہ سماج منٹگمری کا ہست سنگ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے اُس فعل کو جو اُنہوں نے حیدرآباد (دکن) کے شاستر ارتھ کے دوران میں آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند کی تصویر کو لات مار کر بیحرمتی کی ہے۔ اتی نندنیہ اور گھرنت قرار دیتا ہے۔ اور ان کے اس فعل سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے۔ ساو ساریہ پرتی ندھی سبھا سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ پنڈت بدھ دیو سے جواب طلب کرکے آریہ جنتا کے سامنے رکھے۔ تاکہ آریہ جنتا اس پر مناسب کارروائی کرنے کے لئے وچار کر سکے۔ چونکہ اس معاملہ میں آریہ بھائیوں میں سخت جوش پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق جلد از جلد کارروائی کی جائے۔ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا سے یہ بھی نویدن ہے۔ کہ تاوقتیکہ پنڈت بدھ دیو جی اپنے اس فعل پر پشچاتاپ نہ کریں۔ یا کوئی فیصلہ نہ ہو لے۔ اُن کو سماج کے کسی پلیٹ فارم پر ویاکھیان دینے کے لئے اجازت نہ دی جائے۔

(موہن لال منتری آریہ سماج ہذا)

ورکت آریہ آشرم جوالاپور :- ورکت آریہ آشرم جوالاپور کے ست سنگ میں اُپستھت سجنوں نے سمن لکھت پرستاو سو یکرت کیا :-

"یہ آشرم پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے اس کرتیہ کو جو حیدرآباد میں انہوں نے شاستر ارتھ میں شری سوامی دیانند جی مہاراج کے چتر پر لات مار کر اپمان کیا سانی مذمت اور گھرنت سمجھتا ہے۔ اور پرتی ندھی سبھا پنجاب کا یہ کرتویہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ ورکت پنڈت جی سے اس کا اُتر لیا جائے۔ اور ایسی کارروائی کی جائے جس سے پھر ایسا نندت کاریہ نہ ہو سکے"

(ٹھاکر داس منتری ورکت آریہ آشرم جوالاپور)

آریہ سماج باغبانپورہ :- باغبانپورہ ۲۹ جولائی۔ آریہ سماج باغبانپورہ ضلع لاہور نے جو دیو شش اپنے سپتاہک ست سنگ میں ۲۸ جولائی کو پنڈت بدھ دیو کے فعل کے خلاف پاس کیا ہے۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

"آریہ سماج باغبانپورہ کا یہ اجلاس پنڈت بدھ دیو ودیا النکار اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اس فعل کو جو انہوں نے حیدرآباد (دکن) کے شاستر ارتھ کے دوران میں آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند کی تصویر کو لات مارنے کا کیا ہے۔ قابلِ مذمت قرار دیتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ پنڈت جی سے جواب طلب کرے۔ اور اپنی رائے ظاہر کرے۔ سبا اس بارے میں سارو دیشک سبھا کی ودوان سبھا سے رائے منگائے"

(منتری)

آریہ سماج نیلنگہ کی مسماری پر آریہ جگت میں ہیجان

آریہ سماج منٹگمری :- منٹگمری ۲۸ جولائی۔ آریہ سماج منٹگمری کا ہست سنگ آریہ سماج نیلنگہ ریاست حیدرآباد کے مندر کی مسماری اور مندر کی جائیداد کی ضبطی کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور نظام حیدرآباد سے درخواست کرتا ہے کہ ضبط شدہ جائیداد کو واپس دیا جائے۔ اور مندر کو دوبارہ ریاست کے خرچ پر تعمیر کرایا جائے۔ نیز سارودیشک سبھا سے پُرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ اگر ریاست حیدرآباد اس معاملہ میں خاموشی سے کام لے۔ تو سارودیشک سبھا کوئی عملی قدم اُٹھائے ۔

(موہن لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج نورپور :- آریہ سماج نورپور حکومت حیدرآباد کے خلاف آریہ سماج مندر کی عمارت کو مسمار کرا دینے اور نیز آریہ سماج کی جائداد ضبط کئے جانے کے خلاف غصہ کا اظہار کرتا ہے ۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج شاہ پور :- آریہ سماج جوشیلا پور ثابت (ریاست حیدرآباد) میں آریہ سماج مندر

...کی مسماری کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ اور ہز اگزالٹڈ ہائینس نظام سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس واقعہ کے متعلق غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے۔ مجرموں کو قرار واقعی سزا دلائی جائے۔ اور ریاست یا اُن حکام کے خرچ پر جنہوں نے مندر کو مسمار کرنے کا حکم دیا تھا۔ مندر کو از سرِ نو تعمیر کیا جائے۔ اس معاملہ پر سارے ملک کے آریہ سماجیوں میں زبردست ناراضگی پائی جاتی ہے۔ یہ سماج ہز اگزالٹڈ ہائینس سے توقع رکھتی ہے۔ کہ وہ مناسب تلافی کرکے اس بے چینی کو کم کر دیں ۔

(منتری)

صرف ایک ماہ کے لئے
ایک روپیہ کا مال خریدنے والے کو
نیو رسٹ واچ مفت

شاہی سُرمہ جس کے استعمال سے ہر قسم کے مرض دور ہوتے ہیں۔ اور اچھی آنکھ والوں کو تھوڑے عرصہ ہی میں استعمال کرنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ
ڈاک خرچ وغیرہ سات آنے
صرف ایک شیشی شاہی سُرمہ کے خریدار کو ڈی رسٹ واچ سنہری مع پلاسلیٹ یعنی سنہری چین ساتھ ہی خوبصورت بکس کے مفت دی جائے گی۔ گھڑی کی شکل و شباہت اور سجاوٹ دیکھنے میں نہایت خوبصورت۔ بے حد مضبوط۔ جس میں نئین ڈیزائن گول جو کور آٹھ پہلو۔ ہر گھڑی کی مضبوطی کی گارنٹی ایک سال
گارنٹی کے اندر گھڑی مرمت کرنے کی کمپنی ذمہ وار ہے
مال ناپسند ہونے پر قیمت واپس
پتہ
سوئیزرلینڈ واچ اینڈ کلاکس کمپنی جھانسی سٹی

پنڈت سنت رام جی بی اے
کی ہر گھر میں رکھنے لائق مفید اور بڑھیا کتابیں

آدرش پتنی پتنی اور پتی میں پریم ہو۔ دھرم کا پالن ہو اور آنند منگل ہو۔ گھر گھر سورگ دھام ہو۔ اسی خواہش سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ آپس کی پھوٹ دور کرنے۔ ہر ایک رشتہ دار سے کس طرح برتاؤ کیا جائے۔ ایک طریقہ جس سے پتنی آدرش پتنی بن جاتی ہے۔ استریوں کے پڑھنے لائق۔ قیمت بارہ آنے

آدرش پتی صرف پتنی کو ہی اپدیش دینے سے کچھ نہ ہوگا۔ اس لئے پتی کو بھی شکشا کی ضرورت ہے۔ جو باتیں پتی برسوں میں ٹھوکریں کھا کر سیکھتا ہے۔ اگر اس کو سہج میں سیکھ کر اپنے دامپتیہ جیون کو سکھ مئے بنانا ہو تو اس پستک کو ضرور پڑھیں اردو اور ہندی میں قیمت صرف آٹھ آنہ

گھر کا سکھ گرہستھ کا علم معاشرت کا طریقہ۔ اس کی مکمل تشریح۔ سہاگ کی پہلی رات کا سا آنند زندگی بھر کیسے بنا رہ سکتا ہے۔ بیشمار باتوں کا مفصل بیان۔ شادی شدہ نوجوان مرد اور عورتیں اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ استری پُرش کے تعلقات پر اس سے بہتر اور مفید کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ قیمت اردو ایک روپیہ چار آنے۔ ہندی مع سنہری جلد ایک روپیہ بارہ آنے

شِشو پالن اس کے مطالعہ سے مائیں اپنے بچوں کو مضبوط اور تندرست بنا سکتی ہیں۔ زبان میٹھی اور مضمون دلچسپ ہونے کے علاوہ کتابت کی شکل و صورت بے قیمت ہندی میں مع خوب صورت جلد ایک روپیہ

اپنے بس کی اولاد بچوں کی پرورش اور تربیت آسانی سے ہو سکے۔ اور جتنے بچے پیدا کرنے سے صحت نہ بگڑے۔ اس سے زیادہ پیدائش کو روکنے کے بے ضرر آسان اور سائنٹفک طریقے بیان کئے گئے ہیں جن کے ذریعے والدین گرہستھ کا آنند لیتے ہوئے بھی کثرت اولاد کے بوجھ سے بچ سکتے ہیں کتاب میں کئی تصویریں بھی ہیں۔ قیمت اردو میں صرف (عہ) دو روپے۔ ہندی میں مع سائنٹفک تین روپے

ملنے کا پتہ :- راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ وسرسوتی آشرم۔ انارکلی۔ لاہور

مورتی پوجا اور پنڈت بدھ دیو جی

(از پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

سنسار کے اتہاس میں مورتی پوجا کی پرتھا کو جڑ سے اکھاڑنے والوں میں رشی دیانند کا نام سب سے ادھک ورنیہ ہے۔ کئی ریفارمروں نے راضی نامہ کر کے کچھ مورتیوں کو رہنے دیا۔ لیکن رشی دیانند نے مورتی پوجا کے ساتھ کسی روپ میں راضی نامہ نہیں کیا۔ وہ ایشور کو نراکار مانتے تھے۔ اس لئے وہ ایشور کی مورتی کا بننا اسمبھو مانتے تھے۔ کیونکہ کلا کے شترو نہ تھے۔ وہ مورتی بنانا چتر کھینچنا برا نہ مانتے تھے۔ انہوں نے وواہ کے سمبندھ میں لکھا ہے۔ کہ ور اور ودھو ایک دوسرے کی فوٹو دیکھیں۔ اور نہ ادھر خود انہوں نے لوگوں کو اپنی فوٹو کھنچنے دی۔ سو وہ اس بات سے نہیں گھبرائے۔ کہ لوگ ان کی فوٹو کو پوجنے لگ جائیں گے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ منشیہ پوجا اور جڑ پوجا کے ورودھ جو لہر انہوں نے چلائی ہے وہ بڑی زبردست ہے۔ وہ جڑ پوجا کے ورودھی تھے۔ کومل بھاوناؤں کو کچلنا ان کے جیون کا لکش نہ تھا۔ اور نہ ہی جنہوں سے ادھیاتم اپیوگ لینا برا سمجھتے تھے۔ اگر ایسا ان کا وچار ہوتا۔ تو یگیوپویت کے ورودھ بھی وہ آواز اٹھاتے۔ اور سنسکار ودھی میں "यज्ञोपवीतम्" کا منتر نہ لکھتے۔ آخر تین دھاگوں کے سوتر میں پرم پوتر کہا ہے۔ سوائے اس کے کہ گرہستی اور تین برتوں کی پوتر بھاونائیں اس سوتر کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔ جب یگیہ سے پہلے یجمان یہ منتر بولتا ہے۔ کہ وہ منشیہ سے دیوتا بن گیا۔ اور انرت سے ستیہ کی طرف چلا گیا تو یہ بھی تو ایک بھاونا ہی ہے۔ یگیہ کنڈ کو پوتر کہنا۔ اگنی ہوتر کے سمے وششٹ لباس پہننا۔ جوتا اتار کر پاؤں دھو کر یگیہ شالہ میں جانے کی ریتی۔ اجمیر کی بھومی کو رشی چرنوں کے سے پوتر بھومی کہنا۔ ٹنکارہ میں بھی رشی جنم شتابدی منانا۔ جہاں رشی کا جنم ہوا تھا۔ اس ستھان کو پراپت کرنے کی کوشش کرنا۔ کرتار پور میں گورو ورجانند جی کا میلہ لگانے کی آیوجنا۔ گورو ورجانند جی کی متھرا کی کٹھڑی کو خریدنے کی کوشش۔ یہ سب باتیں اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ آریہ سماج کلا (آرٹ) کا شترو نہیں ہے۔ کومل بھاوناؤں کو کچلنا نہیں چاہتا ہے۔ کنتو آریہ سماج ساودھان ضرور ہے۔ اگر رشی دیانند کے چتر کے آگے کبھی رنگ چڑھاوا چڑھانے اور مرادیں مانگنے لگ جائیں۔ تو آریہ سماج کے بڑے سے بڑے نیتاؤں کو اس چتر کو وہاں سے اٹھا دینا اور اس چڑھاوا کو اٹھا کر باہر پھینک دینا پر آنکھ نہ دے گا۔ غالباً چتر مرادیں مانگنے والوں کو ایسے ستھان سے باہر نکال کر آریہ سماج سے خارج کر دینگے۔ آریہ سماج میں ابھی تک ایسا خطرہ نظر نہیں آتا۔ ... دیانند کی سپرٹ آریہ سماج میں قایم ہے۔ اور

آریہ سماج کے نیتا بیدار ہیں۔ وہ کبھی جڑ پوجا کی طرف آریہ سماج کو جانے نہ دیں گے۔ لیکن ساتھ ہی ان کی ذہنیت اسلامی ذہنیت بھی نہیں ہے۔ خواہ مخواہ پوجیہ جنوں اور پیاروں کے چتروں کا اپمان کرنا بھی آریہ سماج کا سدھانت نہیں۔ رشی دیانند کی استھیوں کے وشئے میں بھی آریہ سماج میں لہر چلی تھی۔ لالہ لاجپت رائے جی نے انارکلی سماج میں ایک ویاکھیان بھی دیا تھا جس کا مضمون تھا "رشی دیانند کی استھیوں پر غلاظت کا ڈھیر"۔ اس ویاکھیان میں بھاوکتا کا پکش زور سے رکھا گیا تھا۔ ساتھ کے انتر میں لالہ کاشی رام جی وکیل کا بچھووالی سماج میں ویاکھیان ہوا۔ جس میں تارککوں کا پکش زور سے بیان کیا گیا۔ اور بتلایا گیا کہ خطرہ یہ ہے۔ کہ کہیں رشی دیانند کی سمادھی پوجا نہ بن جائے۔ اور لوگ اس کی پوجا نہ شروع کر دیں۔ آخر آریہ سماج کے سمجھدار حصہ نے دل و دماغ میں سمجھوتہ کرا دیا۔ اور جہاں رشی دیانند کی استھیاں دبائی گئی تھیں۔ وہاں ایک یگیہ شالہ بنوا دی۔

اجمیر نروان اردھ شتابدی کے موقع پر جہاں رشی کے پہننے کے کپڑوں اور کھڑاؤں کی پردرشنی کر کے کلا اور بھاوکتا کے پکش پاتیوں کی جیت ہوئی۔ وہاں تارکک لوگ بھی کچھ نہ کچھ سماوچنا کرتے ہی رہے۔ اور ان کی تارککتا کے نتیجے چھوٹے ہی سے متھرا شتابدی کے وقت بھی جب شتابدی کمیٹی نے میرے اور سوامی گیہ بھانی گھاسی رام جی کے پرستاو پر ٹنکارا میں ایک ستمبھ بنانا سویکار کر لیا۔ سوامی شردھانند جی جیسے کئی پوجیہ ویکتیوں نے اس پرستاو کے ورودھ سمتی دی کیونکہ خطرہ ہے کہ کہیں مورتی پوجا نہ چل پڑے۔ ٹنکارا میں جنم شتابدی ہوئی۔ تو رشی دیانند جی کے بال سکھوا مسلمان نے جب بطور پردرشن دیئے۔ تو سوامی شردھانند جی نے اس کو اپنی پاکٹ سے ۱۰۰ روپے دیئے۔ اور میں نے بھی اور کئی لوگوں نے بھی دیئے۔ بھاوکتا ہی تو تھی۔ سو وہ تو ایک مسلمان ہی تھا۔ اور اس نے آریہ سماج کی کوئی سیوا بھی نہیں کی۔ کیول پیارے رشی کی یاد میں اس کی جھلک دکھلائی تھی۔ حالانکہ سوامی شردھانند جی نے ستمبھ کے خلاف ووٹ دیا تھا۔ بحیثیت مجموعی آریہ سماج مورتی پوجا کے خوف سے بھی بے خبر نہیں۔ سو وہ مسلم ذہنیت سے بھی بچنا چاہتا ہے۔ آریہ سماج مندروں میں رشی کے چتر لگے ہوئے ہیں لیکن ان کی پوجا نہیں ہوتی۔ اور نہ ان پر چڑھاوا چڑھایا جاتا ہے۔ گروکل میں ایک انتہت سندر

چتر ہے جس کے بنانے پر سینکڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔ سوامی شردھانند جی کا بھی ایک چتر ہیں نے بنوایا تھا۔ جس کا ادگھاٹن نارائن سوامی جی سے کرایا گیا تھا۔ ہاں یہ چتر ادھیاتمکتا کی درشٹی سے نہیں بلکہ بھاوکتا کی درشٹی سے رکھی گئی ہے۔ اگر کوئی ان چتروں کے سامنے جھکے بھاوکتا کی درشٹی سے نہیں بلکہ ادھیاتمکتا کی درشٹی سے۔ تو گورو کل کے ادھیکاری اسے ایسا نہ کرنے دیں گے۔ بلکہ اسے روک دیں گے۔

حیدرآباد دکن میں بھی ایک چتر گھٹنا ہوئی پنڈت بدھ دیو جی پنڈت مادھواچاریہ جی سے شاستر ارتھ کر رہے تھے۔ پنڈت مادھواچاریہ نے پنڈت بدھ دیو کو چیلنج کیا کہ اگر تم مورتی پوجک نہیں ہو اور آریہ سماج مورتی پوجک نہیں ہے۔ اور رشی دیانند کے چتر کو محض کاغذ سمجھتا ہے اور چتر پر پاؤں رکھنا رشی دیانند کا اپمان نہیں سمجھتا ہے تو وہ چتر پر پاؤں رکھ دیں۔ پنڈت بدھ دیو جی نے شاستر ارتھ کے جوش اور رشی دیانند جی کے

سدھانت کی رکشا کے آویش میں اپنے دل پر پتھر رکھ کر ایک ایسی کتاب نکالی جس میں رشی جی کا چتر تھا اس پر پاؤں رکھ دیا اور سدھ کرنے کا یتن کیا۔ کہ آریہ سماج پر مورتی پوجا کا غلط الزام بھی نہیں لگ سکتا۔ اس سمے تو ان کے سر پر سوار تھا شاستر ارتھ ہو گیا۔ پیچھے سے شاستر ارتھ کی خوشی میں پنڈت بدھ دیو جی مست نہ تھے۔ بلکہ اپنے جذبات کو ٹھیس لگنے سے سست اور اداس تھے۔ جب مجھے پتہ لگا۔ تو میں نے کہا۔ کہ وہ پنڈت مادھواچاریہ کی زد میں آ گئے۔ جنہوں نے ان کے سدھانت رکشا کے جذبہ کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ میں نے بطور پردھان انہیں نوٹس دیا۔ کہ سدھانت رکشا کے لئے بھی ایسے طریقہ سے باز رہیں۔ کیونکہ آریہ سماج کو ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ جس سے بچنے کے لئے ہم اپنے جذبات کو ٹھیس لگائیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ سدھانت رکشا ہمارا فرض اولین ہے۔ مگر میری رائے میں پنڈت جی کو یہ بھرم ہو گیا۔ کہ پنڈت مادھواچاریہ جی کے چالاکی بھرے چیلنج کو نہ منظور کرنے سے سدھانت کی رکشا ہو سکتی ہے۔ پنڈت جی نے کہا کہ وہ خود بھی کچھ ایسا سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بات ان کے جیون میں پہلی اور آخری بار ہوئی ہے پھر نہ ہوگی۔ میرے اور آریہ پتریکا کے خاص حصہ کی رائے میں انہوں نے ایک

ہیضہ!
اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وبا ہے تاہم
ہمارے گھر کا حکیم
"امرت دھارا" (رجسٹرڈ)
اس کے لئے بھی ہمیشہ ایک موثر حفظ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے
امرت دھارا معدہ کی امراض عمومی و خانگی تکالیف کے لئے نہایت ضروری دوا ہے
ہمیشہ اپنے پاس رکھئے!
قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ -/8/2 ۔ نصف شیشی سوا روپیہ -/4/1 ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے -/8/
احتیاط نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت ذریعہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تکلیف کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو
خط و کتابت وتار کے لئے پتہ
مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا
امرت دھارا ۳۲ لاہور المشتہر بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اخبار "برہم رشی" کی دل آزار روش

آریہ جگت ـــــ کا ـــــ پروٹسٹ

آریہ سماج باغبانپورہ :- لاہور ۲۴ر جولائی - آریہ یووک سماج باغبان پورہ کا ایک خاص اجلاس ۲۰ر جولائی کو آریہ سماج مندر باغبان پورہ میں منعقد ہوا - جس میں مندرجہ ذیل پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوا :-

"آریہ یووک سماج باغبانپورہ کا یہ جلسہ دُنیا کے سب سے بڑے ریفارمر رشی دیانند جی سرسوتی بانی آریہ سماج پر غیر مہذب - کمینہ اور اشتعال انگیز کئے گئے حملوں کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے - جو کہ راولپنڈی کے اخبار "برہم رشی" نے اپنے "دیانند سماج نمبر" میں کئے ہیں - اس نمبر کی اشاعت سے آریہ سماجیوں کے اندر غم اور غصّہ کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اس لئے یہ جلسہ حکومت سے پُرزور درخواست کرتا ہے - کہ اس نمبر کو وہ فوراً ضبط کرے اور اخبار "برہم رشی" راولپنڈی کے ایڈیٹر - پرنٹر اور پبلشر کے خلاف مناسب کارروائی کرے - سناتن دھرم پرتی ندھی مہا سبھا راولپنڈی کی توجہ "برہم رشی" کے قابلِ اعتراض مضامین کی طرف دلاتا ہے - اور درخواست کرتا ہے - کہ وہ ایسے مضامین سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کرے - اور اس اخبار سے اپنی سرپرستی ہٹا لے" :-

(ڈاکٹر رام چند منتری آریہ یووک سماج باغبان پورہ)

آریہ سماج ملتان شہر :- آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر کا ۲۱ - ۷ - ۳۵ کا ہفتہ وار اجلاس بڑے زور سے اخبار "برہم رشی" کے "دیانند سماج نمبر" کے خلاف آواز بلند کرتا ہے - اور جن غلط واقعات اور بدزبانی کا اظہار کیا گیا ہے - اُن کی پُرزور مذمت کرتا ہے - نیز گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہے - کہ وہ اس نمبر کو ضبط قرار دیوے - اور آریہ پرتی ندھی سبھا سے مطالبہ کرتا ہے - کہ وہ اس کے خلاف مناسب کارروائی کرے :-

(رام نارائن منتری آریہ سماج بوہڑ دروازہ - ملتان شہر)

آریہ سماج ہائے راولپنڈی صدر و شہر :- راولپنڈی - ۱۳ر جولائی - ۷ر جولائی کے روز راولپنڈی صدر - راولپنڈی شہر اور لال کرتی بازار کے آریوں کا ایک عظیم الشان جلسہ مشہور ویدک مشنری مہتہ جیمنی جی کی صدارت میں منعقد ہوا - جس کے دوران میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا :-

"آریہ سماج کا یہ عظیم الشان جلسہ دُنیا کے ایک عظیم ترین نجات دہندہ مہرشی دیانند بانی آریہ سماج پر کئے گئے غیر مہذبانہ اور اخلاق سوز حملوں کے خلاف پُرزور پروٹسٹ کرتا ہے - جو کہ راولپنڈی کے اخبار "برہم رشی" نے اپنے جون ۱۹۳۵ء کے "دیانند سماج نمبر" میں کئے ہیں - اس نمبر کی اشاعت سے آریہ سماجیوں کے دھارمک جذبات کو سخت ٹھیس پہنچی ہے - اور ہز مجسٹی کی رعایا کے دو مختلف فرقوں میں نفرت اور دشمنی کے جذبات پیدا ہونے کا سخت اندیشہ ہے - اس لئے یہ جلسہ حکومت سے درخواست کرتا ہے - کہ وہ اس نمبر کو ضبط کرے - اور اس اخبار کے خلاف زیر دفعات ۲۹۵ الف اور ۱۵۳ الف مقدمہ چلا کر مجرموں کو سزا دے :-

(سیکرٹری آریہ سماج راولپنڈی)

آریہ سماج بھکر :- آریہ سماج بھکر "برہم رشی" کے "دیانند سماج نمبر" کے خلاف سخت شُکوک و نفرت کا اظہار کرتا ہے - رسالہ حد درجہ فحش - گندہ - اشتعال انگیز اور فساد برپا کرنے والا ہے - اس رسالہ سے آریہ جاتی (ہندو جاتی) میں سخت جوش پھیل رہا ہے - آریہ جنتا ایسے گندہ لٹریچر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے - اس پرستاؤ کی سوچنا گورنمنٹ - شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ اخبارات کو بھیجی جاوے تاکہ مناسب کارروائی کی جا سکے :-

(ننتیا نند منتری آریہ سماج بھکر)

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

بیماری کی جڑ مچھر ہے - اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں - ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں شُدھ ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں - آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے - ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں :-

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب میں یہ پہلا کارخانہ ہے - جس کی یہ ایجاد ہے - اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت ستو ایجنسی شو ترمنڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس - کے - برمن لمیٹڈ)

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

پچاس برس سے مشہور ودّاتانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK RECD

کوئی ایسا گھر نہیں ہے

چھوٹی تاپ (Regd)

(تپ و لرزہ اور طحال کی دوا سے) واقف نہ ہو ملیریا اور باری کے بخار کے لئے اکسیر ہے - تین چار خوراک پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے - اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے ملیریا کے لئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری دوا مفید نہیں ہے نقلی دوا سے ہوشیار قیمت بڑی شیشی پندرہ آنہ - محصول ڈاک دس آنے - چھوٹی شیشی نو آنے - ڈاک محصول سات آنہ :-

ڈابر پھا شکر بون چورن (Regd)

(ہاضم اور بھوک بڑھانے والا)

یہ باترکیب تیار ہوا ہے - اس کے استعمال سے بادگولہ بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ عوارض جاتے رہتے ہیں - روزانہ استعمال سے کسی مرض میں مبتلا ہونے کا احتمال نہیں رہتا - یہ کھانے میں خوش ذائقہ ہے - قیمت نو آنہ - ڈاک محصول دس آنے ۱۰ :-

نوٹ { ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے - دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں :-

ایجنٹ { ۱ - لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار
۲ - امرتسر " ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں :-

گوروکل آیورویدک فارمیسی

براہمی بوٹی
ایک روپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی
ہے

براہمی تیل (ا) شیشی
سر درد، سر گھومنا - مرگی
ہسٹیریا، پاگل پن وغیرہ کے
لیے نہایت مفید ہے

جیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے - بچوں کو موٹا تازہ کرتا ہے
کھانسی - سومہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے - قیمت للعہ سیر

بھیمسینی سرمہ ہزاروں مریض اسکی بدولت آنکھیں پا چکے ہیں - اس کے استعمال سے آنکھیں بڑھاپے تک تندرست رہتی ہیں - کھجلی - گکرے - سرخی - جالا وغیرہ تو چند روز میں ہی دور ہو جاتے ہیں - قیمت صرف تین روپیہ تولہ

فہرست ادویات مفت

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

شریمان جی نمستے
آپ کا سرمہ آنکھوں کے واسطے ازحد مفید ہے - سوائے اس کے آرام آنا مشکل ہے - براہ مہربانی ایک شیشی جلد بھیجیں
(دستخط) میسرز سیکانگ سٹورس - سیکانگ (اپر برما)

جناب مینجر صاحب نمستے
آپ کا سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا - اس سے بڑھکر شاید ہی کوئی سرمہ ہوگا - میری عینک لگانے کی عادت چھوٹ گئی
(دستخط) نتھو رام دیوان چند بینکرس - کرتارپور (جالندھر)

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لدھیانہ - شری پنڈت وشنو دت جی لنکار اوشدھالیہ کوچہ لالو مل - ہردوار - دوکان گوروکل فارمیسی موتی بازار
بہاول نگر - مہاشہ جیٹھا نند جی آریہ اوشدھالیہ - پشاور شہر - مہاشہ برج لال جی گگڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں
شملہ - شری پرتھوی چند جی ٹھاکر داس لوئر بازار - سلطانپور لودھی - شری سنت رام جی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

LUDHIANA DELY. 9 AUG 35 3—P.M.

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ۔۔۔۔۔۔ ممالک غیر سے لیے ۶ / شششماہی عہ/ ۔۔۔۔۔۔۔ فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مُول پرمیشور ہے ۔

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پُستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہیئے ۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شارِیرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ۔

۷۔ سب سے پریتی پُوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے ۔

۸۔ اوِدیا کا ناش اور وِدیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے ۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ۔

۱۰۔ سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

جلد ۳۱ | اتوار ۲۷ ساون سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY 11th AUG 1935 | نمبر ۳۲

وید امرت

رگوید — یجروید — سام وید — اتھرووید

ओ३म् येन द्यौरुग्रा पृथिवी च दृढा येन स्वः स्तभितं येन नाकः। यो अन्तरिक्षे रजसो विमानः कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥ (یجروید۔ ادھیائے ۳۲۔ منتر ۶)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "سوئمبھو برہم" ہے۔ دیوتا "پرماتما" ہے۔ چھند "نچرت ترشٹپ" ہے اور سُور "دھیوت" ہے +

اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جملہ انسانوں کا یہ فرض ہے کہ جو پرماتما سمست جگت کا دھرتا۔ سب سکھوں کا داتا اور مکتی کا سادھک آکاش کے تلیہ ویاپک پرمیشور ہے۔ اسی کی بھگتی کریں ۔

لفظی معنی

(येन) جس ذات سے (द्यौः) دیولوک یعنی (Starry System) ؛ (उग्रा) تیز اور تیجسوی (पृथिवी) پرتھوی ۔۔۔۔۔۔ (Planetary System) ؛ (च) اور (दृढ) درڑھ (येन) جس سے (स्व) سکھ کو (स्तभितम) دھارن کیا۔ (येन) جس سے (नाकः) سب دکھوں سے رہت موکھش دھارن کیا۔ (यः) جو (अन्तरिक्षे) مدھیہ ورتی آکاش میں ورتمان (रजसः) لوک سموہ کا (विमानः) وودھ مان کرنے والا ہے (कस्मै) سکھ سوروپ (देवाय) سویم پرکاش مان سکھ داتا کے لئے (हविषा) پریم بھگتی سے (विधेम) ہم سیوا کاری یا پراپت ہوویں +

تشریح

اے انسانو! اگر عاقبت بخیر ہونا چاہتے ہو تو اُس پاک ذات کو (हविषा) پریم بھگتی سے (विधेम) سیوا کاری یا پراپت ہوؤ (येन) جس نے (उग्रा) تیز والے (द्यौः) (Starry System) کو (च) اور (पृथिवी) بھومی یعنی (Planetary System) کو (दृढा) مضبوطی سے قائم کیا ہوا ہے۔ اور یقیناً یہ بتلا دیا ہے کہ وہ جہان ہے۔ اور جہان سے بھی جہان ہے۔ (येन) جس نے (स्वः) سکھ کو (स्तभितम) دھارن کیا (यः) جو ۔۔۔۔ (अन्तरिक्षे) انترکھش میں (रजसः) لوک سموہ کا (विमानः) وودھ پرکار سے گردش میں لانے والا ہے۔ دھنیہ ہے وہ منش جو ایسے مہان پربھو کو اپنا حرز جان بناتا اور ہر لحظہ اُس کے نام کا گان کرتا ہے۔ اور کبھی اُس سے بے مکھ ہونے کا نام نہیں لیتا بلکہ اُس کے نام سمرن کو اپنا جیون اُدیش بناتا ہے ۔

(اوم شم)

پنڈت بدھ دیو کا قابل نفرین فعل

اخبارات کیا کہتے ہیں؟

آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کا مکھیہ پتر آریہ متر لکھتا ہے

آوش پورن چیشٹھا

حیدر آباد سے نکلنے والے "ویدک آدرش" پتر میں یہ سماچار پڑھ کر ہم ستمبھت رہ گئے کہ حیدر آباد (دکن) کے ایک شاستر ارتھ میں نام دھاری سناتنی پنڈت مادھو آچاریہ کے آریہ پرتی ندھیوں سے یہ کہنے پر کہ آپ لوگ سوامی دیانند کی پوجا نہیں کرتے۔ یہ میں تب جانوں جب آپ اس پر جوتے لگا دیں۔ پنڈت بدھ دیو جی نے سویکار کر لیا۔ سناتنی پردھان منتری پنڈت وامن نائک نے یہ کہہ کر پنڈت بدھ دیو جی کو ہیرا روکا کہ میں ایسے پرشٹھت مہاتما کا اپمان سہن نہیں کر سکتا۔ اور سوامی دیانند کا مانیہ میرے ہردے میں ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ پرتیک ہندو کے ہردے میں ہونا چاہیئے۔ ساتھ ہی انہوں نے اپنے پنڈت کو بھی کسی پرکار ہاتھ جوڑ کر راضی کر لیا۔ اور کہا کہ میں سناتن دھرمی دشٹی کون سے سب میں برہم کو ویاپک مانتا ہوا اپنی مورتی کی بھانتی سوامی جی کے چتر کو بھی مانتا ہوں۔ پرنتو پنڈت بدھ دیو جی نے پردھان جی سے یہ کہتے ہوئے کہ آپ نے اپنے سناتن دھرمی ہم کے انوسار کام کیا مجھ کو اپنے آریہ سماجک ہم سے کام کرنے سے آپ نہ روکیئے۔ وہ نکام کر دکھایا جس کے کرنے کی آج تک کبھی کسی کٹر سدھانت وادی اور سچے سے سچے آریہ کو سورنی کر تک ہوسکے ان سے بھی ادھک اوچھے اکشیپ کئے جانے پر بھی اور ٹیکا پرنیت نہ ہوئی اتنا ہی کیوں؟ جس سمے شردھیہ مہاتما گاندھی جی نے آریوں پر آکشیپ کیا تھا کہ وہ چونکہ وید کے اکشر اکشر کو مانتے ہیں۔ اس لئے ان کو بھی ایک ارتھ میں مورتی پوجک ہی کہیں آریہ تے اس پرکار کی چیشٹھا نہیں کی کہ وہ یہ کہہ دے کہ ہم وید کے اکشر اکشر کو نہیں مانتے بھلا یہ کون سی بات ہے۔ کہ یدی کوئی ہمارا تب کہنے ہو جائے کہ آریہ سماج ویدکو الیشوریہ گیان ماننے کے کارن پستک پوجک ہے تو وید کا تر سکار کرنا پڑے ہے۔ تو ہمیں بھارتی آکرامتا کو دکھانے کو وید بھی جلا ڈالنا چاہیئے۔ کیونکہ ہم ان کے کہنے یا آپتی دلانے پر وید کے سمبندھ میں اپنی تر سکار پورن پرورتی پرگٹ کرنے سے بھی نہ چوکیں۔ کیا ہماری سدھانت ویدھتا کا پرمان ایسی انوچت اور کھوکھلی چیشٹھاؤں سے ہی کبھی کو مل سکتا ہے؟ کیا ہمارے اس پرکار کے آچرنوں کو اپنانا اس بات کا پرمان نہیں۔ کہ ہمارے نند کچھ ایسی نرملتا ہی وجہ سے پھیر

پروتش کرتی جا رہی ہیں۔ جن کے کارن ہم پرتی پکشیوں کو اپنے اوپر لگائے ہوئے لانچھنوں کو یکتی یکت اور سوترنترتا پورن اتر نہیں دے سکتے۔ کیا ہوا یدی کسی کو پرسنّ کرنے کے لئے ہم نے وہ کاریہ کر دکھایا۔ جو کسی روپ میں بھی شششٹتا اور گورو سپد نہیں۔ کیا ایسی نربلتاؤں کو پرگٹ کرنے والی پرورتی کسی بھی آریہ کے لئے سنبھلتا اور نقصان کا کارن بن سکتی ہے ہم تو کہیں گے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کی وِدوتا اور سدھانت پریم کی دھاک تو تبھی جب وہ سناتنیوں کو بھلی بھانتی بنا کسی پرکار کے آویش کے یہ سمجھا دیتے کہ آریہ سماجی سوامی دیانند کے چتر کی ان ارتھوں میں پوجا نہیں کرتے۔ جن میں پورانک سناتنی اپنی بہت مورتیوں کی کرتے ہیں۔ اور نہ وہ انہیں ایشور کا اوتار مان کر ہی پوجتے ہیں۔ پرتی آپت وششٹیا منوشو بھاونا اور آدرشوں کی سمرتی سامنے رکھنے کے لئے ہی وہ سوامی دیانند کے چتر کی بھانتی جاتی کے انیہ جاگرتی داتاؤں۔ دھرم رکشکوں اور دیش بھکتوں (ویر شواجی مہاتما کرشن۔ مہارانا پرتاپ سنگھ گورو گوبند سنگھ۔ گاندھی جی۔ لوکمانیہ تلک اور سوامی شنکر آچاریہ آدی) کے چتر اپنے گھروں اور آریہ مندروں میں لگاتے ہیں جان بوجھ کر کوئی بھی سمجھدار آریہ ایسے مہا پرشوں کے آدرش سوچک چتروں کے ساتھ تو کیا۔ دوسروں کی بھاوناؤں کو ٹھیس پہنچانے کے لئے ان مورتیوں کے ساتھ بھی وہ ویوہار نہیں کر سکتا جس کی یاچنا پنڈت مادھو آچاریہ سرکھیں مندر وغیرہ کے پورانک پراپت کر لیتے ہی رہتے ہیں۔ ایسی یاچناؤں کی اس پرکار پورتی کرنا تو آریہ منتوں کا کام نہیں۔ پنڈت بدھ دیو جی کی وِدوتا کے لئے ہمارے ہردے میں مانیہ ہے۔ اور ہم اسی لئے سمجھتے ہیں کہ کرتویہ وِمودھ ہو کر ہی کداچت انہوں نے ایسا کر ڈالا۔ اتہ ہم ان سے ایک آریہ آدرشک کی "آویش پورن چیشٹھا" ہی کہیں گے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یدی پنڈت جی نے بھی آریہ سماج کی بھاونا کو سمجھتے ہوئے اس پر ٹھنڈے دل سے وچار کیا ہوگا۔ تو اس سمبندھ میں انہیں ایسا ہی نشچے کرنا پڑا ہوگا۔ اور وہ آوشیہ ہی بھوشیہ میں اس پرکار کی دروہ اور اوویک پورن چیشٹھا کسی پرکار کے آویش میں بہہ کر بھی نہ کریں گے ☆

آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب کا مکھیہ پتر "آریہ گزٹ" لکھتا ہے :-

پنڈت بدھ دیو جی کی غلطی!

ریاست حیدر آباد (دکن) میں سناتنی پنڈت کے ساتھ مورتی پوجا پر شاستر ارتھ کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو جی نے مہرشی سوامی دیانند جی کے فوٹو کے متعلق جو پوزیشن اختیار کی ہے۔ وہ بہت غلط ہے۔ ان کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ سناتنی پنڈت کو بتلاتے۔ کہ تمہارا ہمارا جھگڑا مورتی پوجا کے متعلق اس لئے ہے کہ تم مورتی کو ایشور سمجھ کر پوجتے ہو۔ یا مورتی کے ذریعہ پوجا کرنے کا مطلب ایشور پراپتی سمجھتے ہو۔ اور ہم نہ تو مہرشی دیانند کو ایشور سمجھتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کے فوٹو کو ایشور سمجھتے ہیں۔ لیکن جس طرح شری رام اور بھگوان کرشن کی مورتیاں اور تصاویر قابل عزت ہیں۔ ہم مورتی کا کھنڈن کرنے کے خلاف ہیں۔ ہم تو مورتی پوجا کا کھنڈن کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی ودھرمی کسی بھی مورتی کو توڑتا ہے۔ تو آریہ سماج سب سے پہلے اس کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔ اور آئندہ کرتے رہیں گے۔ ہم لوگوں کے دلوں کو بدلنا چاہتے ہیں۔ مورتیوں یا تصاویر کو توڑنا پھوڑنا نہیں چاہتے۔

یہ ہے اصل پوزیشن آریہ سماج کی۔ لیکن افسوس پنڈت بدھ دیو جی نے بالکل الٹی پوزیشن لی۔ اور انہوں نے مورتی پوجا کا کھنڈن کرنے کے لئے مہرشی دیانند کی تصویر کا اپمان کرنا ضروری سمجھا۔ جو بالکل انوچت ہے۔ اور ہم حیران ہیں کہ پنڈت بدھ دیو جیسے ودوان سے ایسی غلطی کیوں سرزد ہو گئی۔ امید رکھنی چاہیئے کہ اس غلطی کی وہ خود ہی تلافی کر دیں گے۔ اور یہی سمجھ یا فیصلہ اس معاملہ کو زیادہ طول نہ

دیں گے ☆

لاہور کا ہفتہ وار اخبار "پارس" لکھتا ہے :-

رشی دیانند کی توہین

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دھو پدیشک اور گورو کل کانگڑی کے سناتک پنڈت بدھ دیو کے متعلق اخبار "پرکاش" میں مہاشہ کرشن کے قلم سے لیڈنگ آرٹیکل اور سوامی منگلا نند جی پوری سنیاسی کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں حیدر آباد (دکن) میں ایک سناتن دھرمی پنڈت اور پنڈت بدھ دیو کے درمیان جو شاستر ارتھ ہوا۔ اس میں پنڈت بدھ دیو نے جو کہ ایک پرسدھ آریہ سماجی ہیں۔ آریہ سماج کے جنم داتا رشی دیانند کی تصویر کو پاؤں سے ٹھوکر مار کر پرے پھینک دیا۔ ......

اگر آریہ سماج مردہ نہ ہو گیا ہوتا۔ تو آج پنڈت بدھ دیو کو اول تو اس قسم کی بیہودہ اور لغو حرکت کرنے کی جرأت ہی نہ ہوتی۔ لیکن اگر وہ کسی وجہ سے اپنی بدذوقی اور پاگل پن کا ثبوت مہیا کرنے میں کامیاب ہو بھی جاتے۔ تو انہیں پتہ لگ جاتا کہ کسی طبقہ کے رہنما کی توہین کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کی رگوں میں پراچین آریوں کے خون کا ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قریباً ایک ماہ کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود ان کی رگِ حمیت نہیں پھڑکی۔ اور انہوں نے بدھ دیو کے خلاف جنہیں پنڈت کہنا لفظ پنڈت کی توہین کرنا ہے۔ کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا۔ کیا آریہ سماجیوں سے زیادہ کسی دوسرے کو اس بات کا علم ہے۔ کہ ہندوستان میں دو زندہ قومیں سکھ اور مسلمان اپنے گوروؤں اور پیغمبروں کی توہین کرنے والوں سے کیا سلوک کرتی ہیں؟ آریہ سماجیوں سے تو اتنا بھی نہیں ہو سکا۔ کہ سماج مندروں میں بیٹھ کر بدھ دیو کی بیہودگی کی مذمت میں پرولیشن ہی منعقد کرتے ☆

لاہور کا ہفتہ وار اخبار "گورو گھنٹال" لکھتا ہے :-

پنڈت بدھ دیو کی افسوسناک حرکت

آریہ سماج کے حلقوں میں اس وقت اس امر پر زور دست بحث ہو رہی ہے۔ کہ حیدر آباد (دکن) کے ایک مباحثہ میں جو آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں کے درمیان تھا۔ پنڈت بدھ دیو نے جو گورو کل کانگڑی کے سناتک اور آریہ سماج کے ایک پرسدھ اپدیشک ہیں۔ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ آریہ سماجی

(باقی بر صفحہ ۱۹)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

مندر پر جبریہ قبضہ کرنے کی کوشش

بہاول پور۔ ۶ اگست۔ ہندو سبھا کے زیر اہتمام بہاول پور کے ہندوؤں کا ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں مسلمانوں کے خلاف قانون اور اشتعال انگیز رویہ کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا گیا۔ کہ اُنہوں نے متنازعہ مندر کے کیس کے التوا میں زبردستی مندر میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا۔ اور آخر پولیس کو اُنہیں نکالنا پڑا۔ مسلمانوں کے اس رویہ سے ہندوؤں کے جذبات بہت بُری طرح مجروح ہوئے ہیں۔ اس جلسہ میں حکام کی توجہ اس طرف دلائی گئی۔ کہ مسلمانوں کا یہ طرز عمل کسی زبردست سازش کا نتیجہ ہے۔ اس لئے حکام کو امن عامہ کی حفاظت کے لئے زبردست کارروائی کرنی چاہیئے۔ تاکہ شرارت پیدا کرنے والوں کو فی الواقعی سزا ملے ‌‌۔

دو نئے وزراء کا تقرر:۔ شملہ۔ ۶ اگست۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب مالیر کوٹلہ نے خان بہادر ملک زمان مہدی خان ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر پنجاب ایم۔ ایل۔ سی کو فنانس اور ہوم منسٹر اور دیوان بہادر سیتا رام ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج پنجاب جو کچھ عرصہ تک کونسل آف ریجنسی نابھہ کے ممبر رہ چکے ہیں۔ چیف جج اور جوڈیشل منسٹر مقرر کیا ہے۔

یونیورسٹی کانگرس کے ڈیلیگیٹ:۔ ناگ پور۔ ۶ اگست۔ ناگپور یونیورسٹی نے مسٹر ہری سنگھ گوڑ اور پروفیسر ایم اے موگھی کو ۱۹۳۶ء میں کیمبرج میں سلطنت کی یونیورسٹیوں کی کانگرس میں شریک ہونے کے لئے اپنا ڈیلیگیٹ منتخب کیا ہے۔

مہاتما جی سے ملنے گئی ہیں:۔ شملہ۔ ۵ اگست۔ راجکماری امرت کور جو پچھلے ہفتہ آل انڈیا وومنز کانفرنس کی کمیٹی میٹنگ میں شریک ہونے کے لئے گئی تھیں۔ مہاتما گاندھی سے ملنے کے لئے واردھا روانہ ہو گئی ہیں۔

کنوئیں میں کود کر مر گیا:۔ کانپور۔ ۶ اگست۔ پچھلے سنیچر وار کو پاٹکا پور میں رات کے ۱۰ بجے ایک کمہار بدری اور اس کے لڑکے بھولا میں لڑائی ہو گئی۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر لڑکا ایک تو دیکھی کنوئیں میں کود پڑا۔ اور مر گیا۔

لیڈران آریہ سماج (گورُوکل سیکشن) سے ضروری نویدن

میں نے مہاتما کرشن جی اور پروفیسر رام دیو جی سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ آپس میں جس طرح پہلے سگے بھائیوں کی طرح زندگی گزارتے رہے ہیں۔ اب بھی اسی طرح شیر و شکر ہو جائیں۔ تاکہ کسی اور کو دخل دینے کی ضرورت نہ پڑے۔ چنانچہ اس ہفتہ میں دونو طرف سے جو حالات میں معلوم کر چکا ہوں۔ ان کی بناء پر مجھے یقین ہے کہ ہر دو فریق چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے خون سے سینچا ہوا پودہ جو اب مضبوط درخت کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ برباد نہ ہو جائے۔ لیکن درمیان میں کچھ رُکاوٹیں حائل ہیں۔ جو کہ ایسے آدمی ہی دور کر سکتے ہیں۔ جن کے دل میں آریہ سماج کا درد ہو۔ جو نہ پکش ہو کر وچار کر سکیں۔ جن آدمیوں کا کسی دھڑے سے تعلق نہ ہو۔ یا دونو دھڑوں سے اچھے تعلق ہوں۔ اور ہر دو فریقین کو بلا خوف سیدھی بات کر سکیں۔ ایسے چند بزرگوں کو اپنا وقت دینے کی ضرورت ہے۔ اس وقت آریہ سماج کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔

اگر اس دھڑے بندی کی وجہ سے اردھ شتابدی کا کام اچھی طرح نہ ہو سکا۔ تو وہ بھی آریہ سماج کے ماتھے پر ایک بدنما دھبہ ہو گا۔ اس لئے اس نقصان سے بچنے کے لئے جلد ہی سرکردہ آریہ سماجیوں کی میٹنگ گورو دت بھون لاہور میں ہونی مناسب ہے۔ میرے خیال میں فیصلہ بہت نزدیک ہے۔ صلح کرانے والوں کو مردِ میدان بن کر میدان میں نکلنا چاہیئے۔ میری رائے میں اس کام کے لئے یکم یا ۲ ستمبر کی تاریخ لاہور میں مناسب تاریخ ہو گی۔ کیونکہ اُس وقت دیوانی عدالتیں بھی پنجاب میں بند ہوں گی۔ اور پنجاب کے وکلاء اور دیگر ملازمان کو بھی فرصت ہو گی۔ اگر اس سے پہلے کسی اتوار کو لاہور میں میٹنگ رکھ لی جائے۔ تو بھی اچھی بات ہے۔ جتنی جلدی یہ جنگ ختم ہو جائے۔ بہت اچھی بات ہے۔ میں مہاتما کرشن جی اور مہاتما سنت لال ودیارتھی جی سے پُر زور درخواست کروں گا۔ کہ وہ فی الحال اس جھگڑے کے متعلق لکھنا بند کر دیں۔ دوسری طرف سے میں پنڈت بدھ دیو جی سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ چند لفظوں میں اپنی پوزیشن صاف کر دیں۔ کہ کیا وہ پردھان رام دیو جی کے اعلان کے ساتھ متفق ہیں؟ اگر ہیں۔ تو ان کو فوراً اعلان کر دینا چاہیئے۔ تاکہ یہ جھگڑا الیمانہ ہو۔

(محکم چند آڑھتی نانڈیانوالہ پردھان ٹریڈرز ایسوسی ایشن۔ لائل پور)

میرٹھ میں زلزلہ:۔ میرٹھ۔ ۶ اگست۔ آیت وار کو پونے چھ بجے شام کے زلزلہ کے خفیف سے جھٹکے محسوس ہوئے۔

مخالفین کے خلاف نازیوں کی مہم

برلن۔ ۶ اگست۔ شہر کی دیواروں پر بڑے بڑے پوسٹر چسپاں کئے گئے ہیں۔ جن میں نازی راج کے مخالفین کے خلاف تازہ ترین مہم کا اعلان ہے۔ پوسٹروں میں لوگوں کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ ایجی ٹیٹروں کی بات نہ سُنیں۔

گنگا جل لنڈن لے گیا:۔ لنڈن۔ ۶ اگست۔ حال ہی میں ایک راجپوت والی ریاست اپنے خاندان کے پروہت کے ساتھ انگلستان آیا تھا۔ یہاں اپنے قیام کے دوران میں پینے کے لئے کافی گنگا جل ساتھ لایا تھا۔

بیروزگاروں کی تعداد میں کمی:۔ لنڈن۔ ۷ اگست۔ بیروزگاری کے متعلق اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ کہ امسال بیروزگاروں کی تعداد میں بتدریج کمی ہوتی رہی ہے اور کساد بازاری شروع ہونے کے بعد اب پہلی بار ان کی تعداد ۲۰ لاکھ رہ گئی ہے۔ بیروزگاروں کی تعداد میں مزید کمی کرنے کے لئے کئی اور سکیمیں زیر غور ہیں۔ اور اُمید کی جا رہی ہے۔ کہ بیروزگاری بہت جلد دُور ہو جائے گی۔

لاری ڈرائیور کی گرفتاری:۔ امرتسر۔ ۶ اگست۔ بوٹا سنگھ لاری ڈرائیور جس کے خلاف لاری کو بے تحاشا اور غفلت سے چلانے کا الزام تھا۔ اور جس کی پولیس تلاش کر رہی تھی۔ گرفتار کر لیا گیا ہے۔

کانگرس کے آئندہ اجلاس کی تیاریاں

لکھنؤ۔ ۷ اگست۔ کانگرس استقبالیہ کمیٹی کی صدارت کے اُمیدواروں سے مسٹر موہن لال سکسینہ کا اپنا نام واپس لے لینے کے باعث اس امر کی کوشش ہو رہی ہے۔ کہ مقامی کانگرس کمیٹی کے مختلف گروہوں میں سمجھوتہ کرا دیا جائے۔ مقامی کانگرس کے موجودہ لیڈروں کے خلاف عوام میں جذبہ پھیل رہا ہے۔ اور پراونشل لیڈروں سے درخواست کی جا رہی ہے۔ کہ وہ کانگرس سیشن کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ یہ بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ مسٹر موہن لال سکسینہ اپنا استعفیٰ واپس لے لیں۔

ہندوستانی ہوا باز قاہرہ میں:۔ قاہرہ۔ ۶ اگست۔ تین ہندوستانی ہوا باز یہاں پہنچے ہیں۔ اور وہ کل آگے کو روانہ ہو جائیں گے۔

. . . .

پریس لگانے کی ممانعت:۔ ببلی۔ پنڈت من سکھ لال نے محکمہ خاص کو درخواست دی۔ کہ اُنہیں ایک پریس لگانے کی اجازت دی جائے۔ مگر دربار نے انکار کر دیا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں بتائی۔

ہریجنوں کے لئے ٹیکنیکل سکول:۔ دہلی۔ ۵ اگست۔ ۳ اگست کو ۱۰ بجے صبح لیڈی سبری واستو نے دلت جاتیوں کے لئے ٹیکنیکل سکول کی رسم افتتاح ادا کی۔

مسجد سے کارتوسوں کی برآمد:۔ نئی دہلی۔ ۵ اگست۔ چند مزدور جو مسجد طاہر خان میں کام کر رہے تھے۔ وہاں ایک غیر آباد کنوئیں میں سے ایک درجن کارتوس برآمد کئے۔

پولیس اور ڈاکوؤں میں گولی چلتی رہی

احمد آباد۔ ۵ اگست۔ محمود آباد کے نزدیک ایک گاؤں سے پولیس اور ڈاکوؤں کے درمیان لڑائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس ڈاکوؤں کے ایک گروہ کا جس نے احمد آباد اور کیرا ضلع میں بہت سے ڈاکے ڈالے تھے۔ تعاقب کر رہی تھی۔ کہ ڈاکوؤں نے موضع سوملج کے قریب گولی چلا دی۔ اس لڑائی میں ایک ڈاکو شدید زخمی ہوا۔ باقی بھاگ گئے اور اپنے گھوڑے بھی پیچھے چھوڑ گئے۔ زخمی ڈاکو کو ہسپتال پہنچایا گیا۔

پولیس کو گولی چلانی پڑی

پٹنہ - ۱۱ اگست - ضلع چمپارن کے موضع ڈھاکہ میں اتوار کو بعد دوپہر شدید فرقہ وارانہ فساد ہو گیا - جسے فرو کرنے کے لئے پولیس کو گولی چلانی پڑی - فساد مہابیر کے جھنڈے کے جلوس کے سلسلہ میں شروع ہوا - ابھی تک ٹھیک پتہ نہیں لگا کہ فساد میں کتنے اشخاص ہلاک یا زخمی ہوئے ہیں - مگر پولیس کو جو سب ڈویژنل افسر کی زیر سرکردگی موقع پر موجود تھی - انہیں ہتھیار استعمال کرنے پڑے - گولی چلنے سے دو اشخاص ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے - انسپکٹر جنرل پولیس ہمراہی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فوراً موقع پر پہنچ گئے - اور اس وقت تک وہاں سے مزید فساد کی کوئی اطلاع نہیں ملی - تفاصیل کا انتظار ہے ؛

کانگرس میونسپل پارٹی کا قیام

بمبئی - ۱۱ اگست - بمبئی کارپوریشن کے کانگرسی ممبروں نے ایک کانگرس میونسپل پارٹی بنائی ہے - مسٹر نگین داس ماسٹر پریذیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں - پارٹی کے تمام ممبران سودیشی پارچات پہن کر چھوت چھات کو دور کرنے کے لئے کام کریں گے ؛

افغانستان میں یوم آزادی کی تقریب

کابل - ۵ اگست - ۱۷ ویں یوم آزادی کی تقریب کے سلسلہ میں دربار منسٹری نے اعلان کیا ہے - کہ تمام سرکاری دفاتر میں آٹھ دن کی رخصت ہوگی - یعنی ۱۷ اگست سے ۲۴ اگست تک - پراونشل ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ شہروں کو ہدایت کی گئی ہے - کہ وہ یوم آزادی کو نہایت دھوم دھام سے منائیں ؛

سوامی منیشورانند جی سورگباش

پٹنہ - ۶ اگست - آریہ سماج کے سرکردہ سنیاسی سوامی منیشورانند جی آج صبح ۴ بجے پٹنہ میں سورگباش ہو گئے ؛

ہندو یتیم کو مسلمان بنا لیا گیا

کراچی - ۵ اگست - ایک ہندو لڑکے کو جو کہ کوئٹہ کے زلزلہ میں یتیم ہو گیا تھا - بعض اشخاص کے ہاتھوں مسلمان بنائے جانے کا انکشاف ابھی ابھی ہوا ہے - مقامی آریہ سماجی اس بات کے جاننے پر اس لڑکے کو ہندو دھرم میں واپس لے گئے ہیں ؛

پتھروں - لاٹھیوں اور بوتلوں کا استعمال

ڈیرہ اسمٰعیل خان - ۵ اگست - کل ضلع بنوں میں دو مختلف جماعتوں کے درمیان لڑائی میں پتھروں لاٹھیوں اور بوتلوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا - یہ لڑائی بازار میں پوسٹ آفس کے سامنے ہوئی - اور اس میں تین اشخاص سخت زخمی ہوئے - جنہیں ہسپتال پہنچا دیا گیا ؛

حیدرآباد میں پنڈت بدھ دیو کی افسوسناک حرکت

(از مہاشہ کرشن چندر جی چک نمبر ۵۸)

حیدرآباد (دکن) کے شاستراردھ میں جو افسوسناک واقعہ پنڈت بدھ دیو جی کی اور سے ظہور پذیر ہوا ہے - واقعی اس نے آریوں کے دلوں کو سخت ٹھیس لگائی ہے - جبکہ اس بات کو ہر شخص (جو کہ آریہ سماج کی بابت ذرا بھی واقفیت رکھتا ہے) جانتا ہے - کہ نہ کبھی کسی آریہ سماجی نے رشی دیانند کی تصویر کی پوجا کی - نہ اسے کبھی نمسکار کیا اور نہ اس پر پھول چڑھائے - پھر حیرت ہے کہ پنڈت بدھ دیو جی یہ سب کچھ جانتے ہوئے کس طرح چکمہ میں آ گئے -

جب سناتنی پنڈت نے آریہ سماج پر یہ الزام لگایا تھا - کہ وہ رشی دیانند کی مورتی کی پوجا کرتے ہیں - تو جواب میں پنڈت بدھ دیو جی کو کہنا چاہیئے تھا - کہ آپ دنیا میں ایک آریہ سماجی ایسا دکھا دیں - جو رشی دیانند کی مورتی پر پھول چڑھاتا ہو - یا اسے نمسکار کرتا ہو .....

..... سناتنی پنڈت نے پنڈت بدھ دیو کے سامنے ایک ایسا معمہ پیش کر دیا - کہ ان کے لئے "رفتن نہ پائے ماندن" والا معاملہ بن گیا -

سناتنی پنڈت کی یہ ایک چال تھی - کہ یا تو پنڈت بدھ دیو کی زبان سے یہ منوا لوں گا - کہ آریہ سماج مورتی پوجک ہے - اور یا بصورت دیگر رشی کی تصویر کی توہین کرا کر پنڈت بدھ دیو - آریہ سماج اور رشی دیانند کی کھلی اڑائی جائے گی -

دنیا میں کروڑوں چیزیں ایسی ہیں - جن کو کوئی بھی نہیں پوجتا - لیکن اس کے یہ معنی نہیں - کہ لوگ ان تمام چیزوں کو جوتوں سے پیٹا کریں - مثلاً دودھ اور روٹی کی کوئی شخص پوجا نہیں کرتا - لیکن ان کو کون جوتے مارتا ہے - جس سمے سناتنی پنڈت نے کہا تھا - کہ اگر آپ رشی دیانند کی مورتی کی پوجا نہیں کرتے - تو پھر اس پر جوتے لگائیں - تو پنڈت بدھ دیو کو سناتنی پنڈت کو مخاطب کر کے کہنا چاہیئے تھا - کہ ہم آپ کو بھی تو نہیں پوجتے - کیا بھرے جلسہ میں آپ پر بھی جوتے برسائے جائیں؟ دراصل اس قماش کے سناتنی مناظر کا یہی علاج ہے - جو بزرگوں کی توہین کرتا ہے - مورتی پوجا کے حق میں اس نے کوئی دلیل پیش نہ کی - اور نہ کوئی برہان پیش کیا - پھر رشی دیانند کے گورو سوامی ورجانند جی اپنے پاس "کومدی" کے مصنف کی ایک تصویر رکھا کرتے تھے - ہر روز وہ ودیارتھی کے لئے جو ان سے ودیا گرہن کرنے کے لئے آتا - یہ شرط تھی - کہ وہ اس تصویر پر پانچ جوتے لگائے - اس کی غرض یہ تھی - کہ اگر ودیارتھی کے دل میں "کومدی" کے مصنف کی کچھ عزت ہو - تو وہ دور ہو جائے - یہ بات سوامی ورجانند جی کے جیون چرتر میں لکھی ہے - یقیناً پنڈت بدھ دیو جی نے بھی پڑھی ہوگی - پھر بھی آپ نے اس قدر غلطی کر دی ؛

ہندوستان کا آئندہ وائسرائے

شملہ - ۶ اگست - ایک کمیونک مظہر ہے کہ ملک معظم نے مارکوئیس آف لنلتھگو کے - ٹی - جی - سی - آئی - ای کو لارڈ ولنگڈن موجودہ وائسرائے ہند کی جگہ ہندوستان کا آئندہ وائسرائے اور گورنر جنرل مقرر کیا ہے - لارڈ ولنگڈن کی میعاد عہدہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء میں ختم ہوگی ؛

ساڑھی کو آگ لگنے سے موت

دہلی - ۶ اگست - ادم چند جین کی بیوی جن کی عمر ۲۵ سال ہے - کل شام کو ساڑھی میں آگ لگنے سے جل کر مر گئی - یہ آگ اس وقت لگی جبکہ وہ کھانا پکا رہی تھی +

کالی کے مندر کی مسماری

رنگون - ۶ اگست - آج برہما کونسل کے اجلاس میں مسٹر گنگا سنگھ نے رنگون میں کالی کے مندر کی مسماری کے خلاف تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت مانگی - نامنیٹڈ ممبر نے مخالفت کی - لیکن پریذیڈنٹ نے اجازت دے دی - چار بجے شام تحریک پر بحث ہوگی ؛

چلتی گاڑی پر چڑھتا ہوا گر پڑا

دہلی - ۶ اگست - ریلوے پولیس کا ہیڈ کانسٹیبل خان شنکر خان دہلی اور روہتک کے درمیان ایک چھوٹے سے سٹیشن پر چلتی گاڑی پر چڑھنے کی کوشش کرتا ہوا گر پڑا - اسے زبردست چوٹ آئی - اور ہسپتال میں اس کی موت ہو گئی ؛

بلند شہر کے طلبا کی ہڑتال

بلند شہر - ۵ اگست - مقامی ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ سکول کے کلاتھ پرنٹنگ ڈیپارٹمنٹ کے طلبا نے ہڑتال کر دی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ منتظمان نے ان کی شکایات پر دھیان نہیں دیا - سمجھوتہ کی گفت و شنید ہو رہی ہے ؛

بیوی کی ناک کاٹ دی

مظفر نگر - ۵ اگست - مقامی پولیس نے ایک مسلم نوجوان کو گرفتار کیا ہے - جس کے برخلاف یہ الزام بیان کیا جاتا ہے - کہ اس نے اپنی بیوی کے چال چلن پر شبہ کرتے ہوئے اس کی ناک کاٹ ڈالی تھی +

گلگت کا نیا انتظام

سری نگر - اخبار "کشمیر ٹائمز" کا خاص نامہ نگار مقیم گلگت لکھتا ہے - کہ ریاستی دفاتر بونجی چلے گئے ہیں - جہاں ایک نئی وزارت بنائی گئی ہے - حکومت ہند نے ریاستی تحصیل کا سارا عملہ ایک سال کے لئے لیا ہے - اور محکمہ مال - ورکس کے چارج اور سپرد بھی ابھی میعاد کے لئے رکھے گئے ہیں ؛

کوئٹہ میں پھر بھونچال

کوئٹہ ۵ اگست - بھونچال کے جھٹکے ابھی تک محسوس کئے جا رہے ہیں - کل شام کو تقریباً سات بجے کافی زور دار جھٹکا محسوس ہوا - اس کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آواز بھی آئی - جھٹکا پانچ سیکنڈ تک جاری رہا ؛

الہ آباد میں دو مسلمانوں کو پھانسی

الہ آباد - ۵ اگست - دو مسلمانوں کو جنہیں آگرہ میں آرتی نماز کے سلسلہ میں فساد کے مقدمہ میں سزائے موت ہوئی تھی - الہ آباد جیل میں سنیچر وار کو پھانسی دی گئی - شہر میں مسلمانوں کی تمام دکانیں بند تھیں - اور تقریباً چار ہزار مسلمان قبرستان تک جلوس کی صورت میں گئے - حالات پرسکون ہیں ؛

۱۵ کروڑ کا قرضہ پورا ہو گیا

شملہ - ۶ اگست - تین فی صدی سالانہ سود پر پندرہ کروڑ روپے کا نیا قرضہ آج صبح ۱۱ بجے بند ہو گیا - تمام قرضہ پورا ہو گیا ہے - معلوم ہوا ہے - کہ یہ قرضہ تقریباً آدھ آنے کے پریمیم پر بھرا ہے ؛

ابیقتہ میں مارشل لاء کا نفاذ

ابیقتہ - ۵ اگست - آج ۴ ہزار ہڑتالیوں نے افسروں پر حملہ کیا جس کے دوران میں ۳۰ اشخاص مجروح ہوئے - مجروحین میں ۵ پولیس مین بھی شامل ہیں - مسلح پولیس فوراً موقعہ پر پہنچ گئی - صورت حالات نازک بیان کی جاتی ہے - مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور
۲۷- ساون سمت ۱۹۹۲

آچاریہ کا اپمان

کچھ بھائی یہ چاہتے ہیں۔ کہ گورُوکل کے ماہنامہ منارتھ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مانیہ اُپدیشک کے ہاتھوں رشی کا جو اپمان ہوا ہے۔ اُس کے خلاف میں کچھ نہ لکھوں۔ اور خاموش ہو جاؤں۔ میں سوچتا ہوں۔ کہ اگر میرا قلم اپنے آچاریہ کی مان رکھشا کے لئے بھی نہیں اُٹھ سکتا۔ تو وہ میرے لئے کس مصرف کا؟ کیوں نہ اُسے توڑ دوں؟ اگر رشی دیانند کا اپمان دیکھ کر میری بھجائیں نہیں پھڑکتیں۔ تو وہ کس کام کی؟ کیوں نہ اُنہیں کاٹ کر پھینک دوں؟ آریہ پُرشوں اور دیویوں کو میں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میرے لئے یہ سوال ذاتی حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ دُوشٹ کرم پنڈت بدھ دیو کی بجائے کسی اور سے ہوا ہوتا۔ تو میرا قلم اُس کے خلاف بھی اسی طرح اُٹھتا۔ مجھے آریہ سماج کے لئے ایک بھاری خطرہ نظر آ رہا ہے۔ اور میں اسے اس سے بچانا چاہتا ہوں۔ کوئی بھائی ناراض ہو یا خوش۔ کوئی اسے اگلا پچھلا حساب چکانا سمجھے یا اسے میری نیک نیتی پر محمول کرے۔ میں تو اس اجی ٹیشن کو جاری رکھوں گا۔ اور اُس وقت تک رکھوں گا۔ جب تک کہ آریہ سماج کی حس پھڑک نہیں اُٹھتی۔ اور وہ پنڈت بدھ دیو کو اس بات پر مجبور نہیں کر دیتا۔ کہ وہ اس پاپ کے لئے پرائشچت کریں۔ جو اُن سے حیدر آباد (دکن) میں ہوا ہے۔ میرے بھائی شری رام دیو جی چاہتے۔ تو اس نقصان کی تلافی کر سکتے تھے۔ جو پنڈت بدھ دیو کی اس حرکت سے آریہ سماج کو پہنچا ہے۔ لیکن اُنہوں نے نہ جانے کِس مصلحت سے اس معاملہ کو "ایک غیر ضروری کام" ٹھہرا کر ٹال دیا ہے۔ اور اس طرح آریہ سماج کو بھاری آنچ سے بچانے کا ایک سنہری موقع ہاتھ سے دے دیا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان اسے محض ایک "غیر ضروری کام" سمجھیں۔ سبھا اس کے متعلق کوئی کارروائی نہ کرے۔ اس لئے میرے لئے سوائے اس کے چارہ ہی کیا ہے۔ کہ میں رشی کو اپمان سے بچانے کے لئے اپنی تجھبہ شکتی لگا دوں۔ میرا منہ چھوٹا ہے۔ اور بڑی بات کہنے لگا ہوں۔ لیکن باوازِ بلند یہ اعلان کئے دیتا ہوں۔ کہ میں اُس وقت تک دم نہ لوں گا۔ جب تک کہ رشی کے اپمان کی تلافی نہیں ہوتی۔ اور آریہ بھائیوں اور بہنوں میں ایسا زبردست جذبہ پیدا کر دوں گا۔ کہ آئندہ رشی کے چتر کو جُوتا لگانا تو ایک طرف رہا۔ کوئی اس کی طرف نیلی آنکھ سے بھی دیکھنے کی جرأت نہ کر سکے۔ پربھو سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مجھے اس کاریہ کو سمپورن کرنے کی شکتی دیں۔

میں جانتا ہوں۔ کہ مجھے زیادہ محنت نہ کرنی پڑے گی۔ آریہ سماج میں بے شک کچھ پیار مصلحت کاری ایسے ہیں۔ جو پنڈت بدھ دیو کو بچانا چاہتے ہیں۔ چاہے آریہ سماج غرق ہو جائے۔ لیکن آریہ جنتا یہ برداشت نہ کرے گی۔ اس کے ہردیہ میں رشی کے پرتی اگادھ شردھا ہے۔ اور وہ اس قسم کے اپمان کو سہہ نہیں سکتی۔ جو پنڈت بدھ دیو کے ہاتھوں حیدر آباد (دکن) میں ہوا ہے۔ آشچریہ یہ ہے۔ کہ وہاں کے آریہ سماجیوں نے یہ درشیہ دیکھ کر سہن کیسے کر لیا۔ کیوں نہ اُنہوں نے رشی کا اپمان کرنے والے کو ویدی سے اُٹھا دیا۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ آریہ جگت میں زبردست لہر پیدا ہو رہی ہے۔ پنڈت بدھ دیو کے گھرنت کاریہ کے خلاف غم و غصہ کا زبردست دریا اُمڈ رہا ہے۔ آریہ سماجوں نے ان کے وِرُودھ پرستاؤ پاس کرنے شروع کر دئے ہیں۔ ویکتیوں نے بھی اُن کے خلاف لکھنا شروع کر دیا ہے۔ وقت آنے والا ہے۔ جب کہ نہ صرف پنجاب بلکہ دوسرے پرانتوں کی آریہ سبھائیں بھی پنڈت بدھ دیو کے فعل کے خلاف زبردست پروٹسٹ کریں گی۔ اور ان کے لئے آریہ سماج کی ویدی پر کھڑا ہونا مشکل ہو جائے گا۔ دُنیا میں ایسے لوگ بہت ہیں۔ اور آریہ سماج میں بھی اُن کی کمی نہیں۔ جو دریا کے بہاؤ کے ساتھ چلتے ہیں۔ ہوا کے رُخ کو دیکھ کر قدم اُٹھاتے ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ اس دھرم یدھ میں رشی بھگت کامیاب ہوتے ہیں یا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کچھ ادھیکاری جو پنڈت بدھ دیو کی ڈھال بنے ہوئے ہیں۔ جس وقت اُنہیں معلوم ہو گیا۔ کہ پنڈت بدھ دیو کے خلاف آریہ جگت کی ناراضگی کی رَو اتنی زبردست ہے۔ کہ اس کے سامنے پنجاب سبھا کے ادھیکاریوں کی حمایت خس و خاشاک سے زیادہ درجہ نہیں رکھتی۔ تو وہ بھی پنڈت بدھ دیو کے خلاف اجی ٹیشن میں شریک ہو جائیں گے۔ پنڈت بدھ دیو کو ایسے حلقوں سے پھٹکار پڑنی شروع ہو گئی ہے۔ جن کی طرف سے اُنہیں بھی کوئی خطرہ نہ تھا۔ ان کی خاطر گنگا کی رَو بدل جائے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ میں جانتا ہوں۔ کہ آریہ جگت رشی کا اپمان کسی پرکار بھی سہن نہیں کر سکتا۔

کچھ ورش ہوئے "پرکاش" کے رشی نمبر کے سرورق پر رشی کے چتر کے نیچے مینجر نے بھول سے ایک بوٹ فیکٹری کا اشتہار چھاپ دیا۔ اس اشتہار میں بوٹ کا چتر بھی تھا۔ اتفاق یہ ہوا۔ کہ جس وقت اُس پرچہ کو پیٹا گیا۔ تو وہ بوٹ رشی کی تصویر کے ماتھے پر آ کر لگا۔ کاغذ کی تصویر اور کاغذ کا ہی بوٹ۔ لیکن آریہ جگت یہ سہن نہ کر سکا۔ کہ کاغذ کا بوٹ رشی کی تصویر کے ماتھے پر لگے۔ چنانچہ "پرکاش" کے خلاف زبردست ناراضگی پیدا ہوئی۔ مجھے اس بات کا علم نہ تھا۔ کہ اس قسم کا کوئی اشتہار دیا گیا ہے۔ پرچہ شائع ہو چکا تھا۔ میں نے محسوس کیا۔ کہ مینجر سے بھاری غلطی ہوئی ہے۔ لیکن مجھے پنڈت بدھ دیو کی طرح کوئی ضد نہ تھی۔ میں نے مینجر کی غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے اظہارِ افسوس کر دیا۔ اور اس طرح یہ وشے سماپت ہوا۔

جائے غور ہے۔ کہ اگر آریہ جگت یہ سہن نہیں کر سکتا۔ کہ کاغذ کا جُوتا رشی دیانند کے چتر کی پیشانی کو چھو لے۔ تو وہ یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے۔ کہ کوئی چمڑا کا جوتا یا کسی شخص کا پاؤں رشی کے چتر کو ٹھکرا دے۔ مینجر "پرکاش" اور پنڈت بدھ دیو کے اپرادھ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اوّل الذکر نے جو کچھ کیا۔ بلا ارادہ بے جان بُوجھ کر نہیں۔ لیکن مؤخر الذکر نے جو کچھ کیا ہے۔ بارادہ اور جان بوجھ کر۔ یہ کام کرنے کے لئے اُن کی بھجائیں بنا درشنوں سے پھڑک رہی تھیں۔ وہ لاہور چھاؤنی میں بھی اپنی رشی بھگتی کا یہ وچتر ثبوت دینا چاہتے تھے۔ لیکن بھلا ہو سناتن دھرمی سوامی پرکاشانند کا۔ جنہوں نے اس بے کسی وسناک ہی نہیں بلکہ شرمناک مظاہرہ کو روک دیا۔ اور پنڈت بدھ دیو کی دل کی دل میں رہ گئی۔ ورنہ وہ تو اسی وقت یہ ثابت کرنے کو تیار تھے۔ کہ "آریہ سماج کی خاطر رشی دیانند کو بھی قربان کیا جا سکتا ہے۔"

پنڈت بدھ دیو کے اس فعل پر آریہ ماتر کو دُکھ نہیں بلکہ ہرش ہوا ہے۔ یہ میں تب مان سکتا ہوں۔ جب میں یہ تسلیم کر لوں۔ کہ آریہ سماجی نہایت پست فطرت واقع ہوئے ہیں۔ ان میں کوئی غیرت نہیں۔ اور اپنے بزرگوں کی توہین دیکھ کر اُنہیں دُکھ نہیں ہوتا۔ نہ ہی اُن کے دلوں میں اپنے بزرگوں کے لئے عزّت کا جذبہ ہے۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ رشی کے اپمان کو دیکھ کر اُنہیں ایسا ہی صدمہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں کو حضرت محمدؐ کا اور سکھوں کو اپنے گورُوؤں کا اپمان دیکھ کر۔ یہ درست ہے۔ کہ ویدک سدھانت اسلام کے عقیدہ سے مختلف ہے۔ اور ہم آریہ لوگ رشی کو اُن معنوں میں اپنا مکتی داتا نہیں مانتے۔ جن معنوں میں مسلمان حضرت محمدؐ کو مانتے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہم رشی دیانند کو کسی دوسرے ہادیٔ مذہب سے کم سمجھتے ہیں۔ ہم تو انہیں اپنے اوصاف کے لحاظ سے اپنے وقت کا بہترین انسان سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ زیادہ تعریف کے مستحق ہیں۔ اور اگر کوئی شخص کبھی پرکار بھی اُن کا اپمان کرنا چاہے گا۔ تو ہم اُسے کرنے نہ دیں گے۔

کچھ ورش ہوئے۔ کلکتہ کے ایک کتب فروش نے ایک کتاب میں حضرت محمدؐ کی تصویر شائع کر دی۔ مسلمانوں نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ اس پر اُس کتب فروش نے ان سے معافی مانگ لی۔ باوجود اس کے لاہور سے دو مسلم نوجوان کلکتہ گئے۔ اور اُس کتب فروش کو قتل کر آئے۔ میں ان نوجوانوں کے اس فعل کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ اور نہ ہی کوئی اور آریہ سماجی دیکھے گا۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہم رشی کے اپمان کو سہتے رہیں۔

کچھ عرصہ ہوا۔ لاہور کے ایک ہندو اخبار نے ایک ہی تصویر میں ایک سکھ گورُو اور لالہ لاجپت رائے کی تصویر ایک ساتھ چھاپ دی۔ اس پر سکھ بہت بگڑے۔ کہ اس اخبار نے لالہ لاجپت رائے کی تصویر کے ساتھ ہمارے گورُو کی تصویر شائع کر کے ہمارے گورُو کا اپمان کیا ہے۔ اور ہمارے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ جب تک اخبار معافی نہ مانگے گا۔ ہم چُپ نہ بیٹھیں گے۔ چنانچہ اس اخبار نے معافی مانگ کر اپنا پیچھا چھڑایا۔ جائے غور ہے۔ کہ سکھ یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ اُن کے کسی گورُو کی تصویر لالہ لاجپت رائے جی کی تصویر کے ساتھ شائع ہو۔ اُس لالہ لاجپت رائے کی

جنہوں نے اپنا سروسو دیش اور جاتی کی سیوا کے ارپن کیا۔ اور جنہیں لاکھوں اور کروڑوں لوگ پوجا کی درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ لیکن ہم ایسے بے غیرت سمجھے جاتے ہیں۔ کہ ہمارے سامنے رشی کی تصویر کو پاؤں سے ٹھکرا دیا جائے۔ اور ہم ٹس سے مس نہ ہوں۔ اور تصویر کے ٹھکرانے والے کو آریہ سماج کا رکھشک مانیں۔ یہ ہم سے نہ ہوگا۔ ہم ایسے سدھانت رکھشک بننے سے رہے۔ ہمیں یہ کہلانا منظور ہے۔ کہ ہم سدھانت رکھشک نہیں۔ لیکن یہ برداشت ہم نہیں دیکھ سکتے کہ کوئی شخص اپنے جوتا کی نوک سے رشی کی تصویر کو ٹھکرا دے۔

میں دیر تک سوچتا رہا۔ کہ پنڈت بدھ دیو کے اس فعل کو کس لفظ سے تعبیر کروں۔ آریہ بھاشا اور اردو کا کوئی لفظ مجھے نہ سوجھا۔ اس لئے میں نے انگریزی زبان کی شرن لی۔ اور ایک لفظ سوجھا۔ جس میں مجھے پنڈت بدھ دیو کے اس فعل کی صحیح تصویر نظر آئی۔ اور وہ ہے "VULGAR" مجھے اپنے اس انتخاب پر سنتوش ہوا۔ جب میرے ایک ودوان بھائی نے جو دوسروں کی طرح یہ چاہتے ہیں۔ کہ میں خاموش ہو جاؤں۔ اس فعل کو "VULGAR" کا نام دیا۔

"VULGAR" کے معنی کیا ہیں۔ اس کا جواب مشکل ہے۔ اس کے معنی بیہودہ بھی ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ اس میں بیہودہ سے کچھ زیادہ ہے۔ اس کے معنی کمینہ بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ لفظ کمینہ سے زیادہ جامع ہے۔ اس کے معنی مذاق کا بھدا پن بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ لفظ بھدا سے زیادہ وسیع ہے۔ غرض یہ کہ پنڈت بدھ دیو کے اس فعل کو کئی الفاظ سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کے لئے ایک لفظ استعمال کرنا ہو۔ تو (VULGAR) سے بہتر لفظ نہ ملے گا۔ جس شخص کے پاس مذاق کی شستگی تک بھی نہ ہو۔ اسے "VULGAR" کہتے ہیں۔ میرے اس بھائی نے پنڈت بدھ دیو کے اس کارنامہ کے لئے ایک اور لفظ بھی تجویز کیا ہے۔ اور وہ ہے MAD-MAD کے معنی ہیں پاگلانہ۔ چونکہ پنڈت بدھ دیو نے جو کچھ کیا ہے۔ اس کی تہہ میں کوئی شرارت نہ تھی۔ اس لئے اسے پاگلانہ فعل قرار دیا جا سکتا ہے۔

میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ کہ پنڈت بدھ دیو ایک ودوان اور تیاگی شخص ہے۔ حیدر آباد میں اس نے جو کچھ کیا ہے۔ وہ اس کی حماقت کا نتیجہ ہے۔ شرارت کا نہیں۔ اسے سزا دیتے ہوئے اس کی نیت کا لحاظ رکھا جائے۔ لیکن جرم اس کے خلاف ثابت ہے۔ اور اس لئے وہ سزا کا مستوجب ہے۔ وکیل لوگ مقدمات میں نیت یا غرض کا سوال اٹھایا کرتے ہیں۔ اور فاضل مجسٹریٹ اسے وقعت بھی دیتے ہیں۔ لیکن سزا دیتے ہوئے۔ کہ مجرم قرار دیتے ہوئے۔ نیک نیت ہونے کے باوجود کوئی ملزم سزا سے بچ نہیں سکتا۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ اس کی سزا مقابلتاً ہلکی ہوتی ہے۔ گورکھا نوجوان کھڑک بہادر سنگھ نے ایک گورکھا دیوی کے ستیتو کی رکھشا کے لئے ایک مارواڑی کو قتل کر دیا۔ عدالت نے یہ تسلیم کیا۔ کہ اس نوجوان نے اچھی نیت سے اس شخص کو قتل کیا ہے۔ باوجود اس کے اسے آٹھ سال قید بامشقت کی سزا دی۔ آریہ سماج کی عدالت پنڈت بدھ دیو کو سزا دینے سے بچ نہیں سکتی۔ اور اس لئے بھی کہ وہ ابھی تک اپنی بات پر اڑے ہوئے ہیں۔ سبھا کے پردھان شری رام دیو جی نے کچھ بات کہہ دی ہے۔ رشی کے چتر کو جوتا نہ لگائیں گے۔ لیکن پنڈت بدھ دیو کی طرف سے کسی پشچاتاپ یا اونتاپ کا اظہار نہیں ہوا۔ وہ اس وقت تک اس بات پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ کہ انہوں نے رشی کے چتر کو لات مار کر آریہ سماج کے سدھانت کی رکھشا کی ہے۔ ایسی حالت میں انہیں آئندہ اس فعل سے روکنا ان کے ساتھ انیائے کرنا ہے۔ انہیں کھلی چھٹی دی جائے۔ تاکہ انہیں آریہ سماج کی شکتی کا ثبوت مل جائے۔ اس بات کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جانا چاہئے۔ کہ کیا مورتی پوجا کا کھنڈن کرنے کے لئے رشی کے چتر کو جوتا مارنا ضروری ہے۔

اگر پنڈت بدھ دیو کو ابھیمان ہے۔ تو آریہ سماج کے کئی ودوان اس وشے پر ان کے ساتھ شاستر ارتھ کرنے کو تیار ہو سکتے ہیں۔ ایک بار شاستر ارتھ ہو جائے۔ اور آریہ سماجی لوگ شاستر ارتھ کی بکتیوں کو سن لیں۔ اگر پنڈت بدھ دیو اپنی اس پوزیشن پر قائم ہیں۔ کہ رشی کی تصویر کو جوتا مارنا سدھانت کے انکول ہے۔ تو ان کے ساتھ صلح نہیں ہو سکتی۔ اس کا فیصلہ تو آریہ سماج کی اکثریت ہی کرے گی۔ جو لوگ کسی مصلحت سے اس معاملہ کو دبایا چاہتے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی سیوا نہیں کر رہے۔ وہ اس کے دشمنوں کے ہاتھ ایک ایسا ہتھیار دے رہے ہیں۔ جس سے وہ جب بھی چاہیں۔ آریہ سماج پر ضرب لگا لیں۔ جو پنڈت بدھ دیو کو بچانا چاہتے ہیں۔ بچائیں۔ میں انہیں مارنا نہیں چاہتا۔ لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ آریہ سماج کو پنڈت بدھ دیو پر قربان کر دیا جائے۔ اگر آریہ سماج نے ان کے اس فعل کی زبردست نندا کی۔ تو انہیں شانتی ماننے پر مجبور کر دیا۔ تو جب کبھی غیر لوگ ہمارے آچاریہ کی توہین کریں گے۔ ہم اس کے خلاف آواز اٹھا سکیں گے۔ اور اگر ہم اٹھائیں گے۔ تو ہمارے لئے بنا بنایا جواب ہوگا۔ کہ جب تم لوگ خود اپنے آچاریہ کے چتر کو جوتا لگانا معیوب نہیں سمجھتے۔ تو ہمارے لفظی جوتا سے کیوں ناراض ہوتے ہو؟ ہم نے جو بھی اپمان کیا ہے۔ وہ اس اپمان سے زیادہ نہیں۔ جو تمہارا ہی ایک اپدیشک تمہارے سوامی کا کر چکا ہے۔ اس کے بعد گورنمنٹ سے بھی کوئی فریاد نہ ہو سکے گی۔ وہ جواب دے سکتی ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کی نگاہ میں آریہ سماج کے بانی کی کوئی عزت ہی نہیں۔ اس کی تصویر کو جوتا تک لگانا بے عزتی میں شامل نہیں۔ اس لئے میرے پاس کس لئے فریاد کرنے آئے ہو۔ تعزیرات ہند کی دفعات ۲۹۵ و ۲۹۵ اے جہاں تک رشی دیانند کا تعلق ہے۔ ناکارہ ہو گئیں۔ سبھا کے پردھان شری رام دیو جی گورنمنٹ سے کہتے ہیں۔ کہ وہ راولپنڈی کے اخبار "پریم رشی" کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ اس لئے کہ اس میں ایسے مضامین ہیں۔ جن سے رشی کی توہین ہوتی ہے۔ کوئی بھی انہیں جواب دے سکتا ہے۔ کہ جب آپ رشی کی تصویر کو لات مارنا محض ایک "غیر ضروری فعل" سمجھتے ہیں۔ تو کسی لیکھ سے رشی کی توہین کیسے ہو سکتی ہے؟

اس لئے میں آریہ پرشوں سے کہتا ہوں۔ کہ اگر وہ اپنے آچاریہ کو اپمان سے بچانا چاہتے ہیں۔ اگر وہ نہیں چاہتے۔ کہ کوئی ایرا غیرا نتھو خیرا اٹھ کر ان کے آچاریہ کا اپمان کر دے۔ تو انہیں پورے زور سے پنڈت بدھ دیو کی حرکت پر لعنت بھیجنی چاہئے۔ اور انہیں مجبور کرنا چاہئے۔ کہ وہ اس کے لئے پرائشچت کریں۔ اور اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو ان سے کہہ دیا جائے۔ کہ وہ اپنا راستہ لیں۔ آریہ سماج کو ایسے جوشیلے اپدیشکوں کی ضرورت نہیں۔ جو وہ ایسے اپدیشکوں کے بنا گزارہ کر سکتا ہے۔ جو اس کے رشی کا اپمان کر کے پرائشچت کرنے کو تیار نہ ہوں۔

(کرشن)

رکھشا بندھن کا تیوہار

امسال "رکھشا بندھن" یا "سلونو" کا پوتر تیوہار بدھوار ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء کو سارے بھارت ورش میں منایا جائے گا۔ یہ تیوہار اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کہ اس دن ہر ایک آریہ بھائی یہ پرتگیا کرتا ہے۔ کہ وہ آریہ سنسکرتی کو زندہ رکھنے کے لئے اُتسک ہوگا۔ اور جہاں تک اس کی شکتی میں ہوگا۔ وہ نربل اور نراشرت استری پرشوں کی سہائتا کو اپنا کرتویہ سمجھے گا۔ اور ان ویکتیوں یا سنستھاؤں کی ہر کار سے مدد کرے گا۔ جو کہ اس سنسکرتی کو زندہ رکھنے میں ممد و معاون بن سکتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس اوسر پر آریہ جاتی ودوان براہمنوں کی جن کا دھرم ویدک سبھیتا کو زندہ رکھنا ہے۔ رکھشا کرنے کا برت دھارن کرتی ہے۔

پراچین کال سے بھارت میں یہ رسم جاری ہے۔ کہ ہر ایک ہندو یہ عہد کرتا ہے۔ کہ وہ اپنی بہنوں کی رکھشا کو پرم دھرم سمجھے گا۔ اور کسی انیائی کو موقع نہ دے گا۔ کہ ان کے ستیتو پر آکرمن کرے۔ آج اگر بھارت ورش میں حقیقی ارتھوں میں رکھشا بندھن کا تیوہار منایا جاتا۔ تو کہیں سے بھی اغوا وغیرہ کی وارداتوں کی خبر نہ آتی۔ اور نہ ہی کوئی ماتری شکتی کا اناد یا اپمان کر سکتا۔

آہ! سوامی منیشورانند جی چل بسے

پٹنہ سے یہ ہردیہ بیدھک سماچار پراپت ہوا ہے۔ کہ ویدک دھرم کا ایک ادبھت سنیاسی چل بسا ہے۔ اس برہمچاری سنیاسی کا نام نامی شری سوامی منیشورانند تھا۔ جس شخص نے آپ کے ودوتا پورن ویاکھیان سنے ہیں۔ وہ جانتا ہے۔ کہ آپ اس ادبھت شری سے تعلق رکھتے تھے۔ جس میں سورگیہ برہمچاری نتیانند جی۔ پنڈت گنپتی شرما جی اور پنڈت بلوشنکر جی کاویہ تیرتھ آدیہ ودوان شامل تھے۔ آپ کی بانی میں جہاں مٹھاس تھی۔ وہاں آپ کے ویاکھیانوں میں یکتیوں اور پرمانوں کی اتنی بھرمار ہوتی تھی۔ کہ جو شخص ایک دفعہ آپ کے بھاشن کو سن لیتا تھا۔ وہ یہ سمجھنے کے لئے مجبور ہو جاتا تھا۔ کہ آج اس نے ایسی شکشا حاصل کی ہے۔ جو نہ صرف آئندہ جیون میں اس کی سہائک ثابت ہوگی۔ بلکہ اس کی آتمک اُنتی کے لئے بھی ایک بہترین سادھن ثابت ہوگی۔ سورگیہ سوامی جی کی مرتیو سے آریہ سماج کی ودوت منڈل میں ایک ایسے رتن کی جگہ خالی ہوئی ہے۔ جسے پورا کرنا آسان نہیں۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

(مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

نماز خطا کرنے پر قتل!

اخبار "لائٹ" لاہور کے ۷ اگست کے پرچہ میں جزائر مالدیپ کا ایک مسلمان اس بات کا ذکر کرتا ہے۔ کہ جزیرہ مذکورہ کے ایک عالم نے اپنی ایک تصنیف میں لکھا ہے۔ کہ جو مسلمان کسی نماز کو ادا نہیں کرتا۔ اسے تہ تیغ کر دینا چاہیئے ۔۔

گو ایڈیٹر "پیغام صلح" نے اپنے جواب میں اس عالم کے خیال کی تکذیب کی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ تکذیب بلا وجہ ہے۔ کیونکہ جس مذہب میں ایک مرتد کی سنگساری کو جائز مانا گیا ہے۔ اس کی رو سے ایک بے نماز شخص کا مذہب اسلام کے نماز جیسے رکن سے منحرف ہونا کبھی قابل درگزر فعل تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اور خاصکر اس مذہب کے اندر جس میں عقیدہ کو ہی نجات کا ذریعہ تسلیم کیا جاتا ہو۔ اور عمل کو چنداں اہمیت حاصل نہ ہو۔ جب اسلام کی رو سے نماز کا تارک گنہگار رہے تو ایک گنہگار کی بد صحبت سے دوسرے مومنوں کو بچانے کے لئے اگر اس گنہگار کو واجب القتل تصور کیا جاتا ہو۔ تو حیرانگی کا کونسا مقام ہے ۔

انتر جاتیہ لواہ بل

ڈاکٹر بھگوان داس ممبر لیجسلیٹو اسمبلی نے اسمبلی کے آئندہ سیشن میں ایک بل "انتر جاتیہ براہ بل" کے نام سے پیش کرنے کا نوٹس دے رکھا ہے۔ اب انہوں نے اس سلسلہ میں ایک بیان جاری کیا ہے جس میں ہندوؤں کے مختلف طبقوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس بل کی حمایت کریں۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ :-

"مان لیا جائے۔ کہ زمانہ ماضی میں آریہ ورت کے اندر اس قسم کی شادیوں کا رواج نہیں تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم کو بھی ماننا پڑے گا۔ کہ اس وقت کے اور آج کے حالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ان دونوں ورن اور گوتر کا خیال رکھ کر شادیاں مفید ہوتی ہوں گی۔ لیکن آج کل تو اس سے صریحاً نقصان ہو رہا ہے " ۔۔

ڈاکٹر صاحب کا بیان پڑھ کر ہر ذی عقل فرد سمجھ سکتا ہے۔ کہ آج کل ہندو سوسائٹی کی حالت کیا ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ رسم و رواج میں بھی تبدیلی کی جائے۔ "انتر جاتیہ براہ" سے نہ صرف پریم اور سنگٹھن بڑھے گا۔ بلکہ ذات پات کی بندشیں جو ہندوجاتی کی ترقی کی راہ میں صدیوں سے سدراہ ہیں۔ ڈھیلی پڑ جائیں گی ۔۔

مرزائی زلزلوں کی حقیقت

۱۹۰۵ء میں کانگڑہ کے علاقہ میں اور اس کے بعد بہار، برانت، کوئٹہ میں جو بھونچال آئے ہیں۔ ان کی بناء پر مرزائی یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ یہ زلزلے محض اس وجہ سے آئے ہیں۔ کہ لوگوں نے ابھی تک آنجہانی مرزا صاحب کی صداقت کو تسلیم نہیں کیا۔ لیکن ان زلزلوں کے متعلق مرزا صاحب کا ذیل کا بیان صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ ان کے مریدوں کا مذکورہ دعویٰ غلط ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ :-

"آپ ذرا کان کھول کر سن لو۔ کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیش گوئی ہے۔ بار بار وحی الہیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی " ۔۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۹۲)

دنیا جانتی ہے۔ کہ مرزا صاحب کا انتقال ماہ مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ اور زلزلہ بہار جنوری ۱۹۳۴ء میں آیا۔ اور کوئٹہ کا زلزلہ ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کو آیا۔ اور یہ تاریخیں وہ ہیں۔ جبکہ مرزا صاحب کی زندگی تو کہیں رہی۔ ان کی ہڈیاں بھی خاک میں مل چکی ہوں گی۔ لہذا زلزلوں کو جو کہ مرزا صاحب کی موت کے درجنوں سال بعد آئے۔ ان سے منسوب کرنا واقعات کا خون کرنا ہے ۔۔

مسلمانوں کی باہمی دشنام دہی

لوگ یوں ہی شکایت کرتے ہیں۔ کہ آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنے مخالفوں کو "ذریۃ البغایا" لکھا۔ لیکن کسی کو کیا پتہ کہ مسلمان جب تو تو میں میں کرنے لگتے ہیں۔ تو اس قسم کی گالیوں کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ دہلی کے اخبار "منادی" کے ۱۰ اگست کے پرچہ میں اس قسم کی نگالی گلوچ کا تبادلہ بڑے فخر سے کیا گیا ہے۔ اور وہ یوں کہ خواجہ حسن نظامی جن کو عام طور پر خواجہ زلف دراز سمجھا جاتا ہے۔ ذیل کی اہم خط و کتابت شائع کرتے ہیں :-

"آج ایک صاحب کا خط آیا ہے۔ کہ آپ نے روزنامچہ میں لکھا تھا کہ یزید اور شمر۔ اور مروان کی اولاد اپنے نسب کو چھپاتی ہے۔ اور کوئی شخص اقرار نہیں کرتا۔ کہ وہ ان کی اولاد ہے۔ لہذا آپ (حسن نظامی) اتنی جرأت کیجئے۔ اور لکھ دیجئے۔ کہ آپ یزید کی اولاد ہیں۔

اگرچہ صاحب خط نے اپنا پتہ لکھ دیتے۔ تو میں ان کو جواب لکھتا۔ کہ یہ جرأت آپ کو مبارک ہو۔ میں تو حدیث صحیح کے ارشاد کے بموجب اس شخص کو ملعون سمجھتا ہوں جو اپنا نسب چھپا کر دوسروں کے نسب میں اپنے آپ کو داخل کرے۔ میرا نسب تو کتب جدید و قدیم کے صفحات پر صدیوں سے درج ہے۔ میں اس کو کیونکر آپ کے جد امجد جناب یزید کی خاطر بدل سکتا ہوں "

مطلب صاف ہے۔ خواجہ حسن نظامی کو ان کا مخاطب چڑانے کے لئے یزید کی اولاد کہہ کر خطاب کرتا ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ خواجہ صاحب خاموشی سے کڑوا گھونٹ پی لیتے۔ وہ اپنے مخاطب کو طنزیہ کہتے ہیں کہ نہیں آپ کے جد امجد جناب یزید ہیں۔ اگر مسلمانوں کی باہمی دشنام دہی کا یہی حال رہا۔ تو وہ غیر مسلموں کو تو مسلمان بنانا کجا۔ خود بھی مسلمان کہلانے کے اہل نہ ہوں گے ۔۔

مہاراجہ پٹیالہ کو خواجہ کی دھمکی

معلوم نہیں ہوتا کہ خواجہ حسن نظامی کس قماش کے انسان ہیں۔ کہ اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کو دھمکی دینے سے باز نہیں آتے۔ ادھر لاہور میں ہندو مسلم کشیدگی قدرے شانت ہو رہی ہے۔ کہ خواجہ صاحب کو مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو ذیل کی دھمکی دینے کی سوجھی ہے :-

"لاہور کی مسجد کے سلسلہ میں پنجاب کے لیڈروں کو مسلمانوں کو سرہند کی مسجد کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ جس کی نسبت خواجہ حسن نظامی صاحب نے ابھی تمام کاغذات پنجاب گورنمنٹ کے بعض اعلیٰ عہدیداروں کو بھیج دئے ہیں۔

اگر پٹیالہ نے اس مسجد کے ساتھ بھی کوئی بے ادبی کی۔ تو وہ اپنے مستقبل کو اپنے ہاتھ سے برباد کرنے والا سمجھا جائے گا " +

("منادی" ۱۰ اگست ۱۹۳۵ء)

ہم حیران ہیں۔ کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو مذکورہ دھمکی دینے سے پہلے خواجہ صاحب کو اتنا خیال نہ آیا۔ کہ جس طرح ان کو سرہند کی مسجد عزیز ہے۔ اسی طرح غیر مسلموں کو متھرا کا وہ مندر بھی پیارا ہے۔ جسے توڑ کر اورنگ زیب نے مسجد بنا یا تھا۔ یا بنارس کا وہ مندر بھی عزیز ہے۔ جسے مسجد کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ انصاف اور اخلاق کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ جس قوم نے اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کا جو جو مذہبی مقام لیا ہے۔ اسے وہ واپس کر دے۔ اور پھر اپنے مذہبی مقامات کی واپسی کا مطالبہ کرے ۔۔

پہلا غیر مقلد

مولوی مرتضےٰ احسن صاحب اچی نمبر ۶ دیوبندی کا دعویٰ ہے کہ پہلا غیر مقلد شیطان ہے۔ کیونکہ اس نے بلا دلیل آدم کو سجدہ نہیں کیا چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں :-

"عالم میں پہلا ظلم اول جرم پہلی نافرمانی ابتدائی کفر۔ ارتداد۔ بے ایمانی فسق و گناہ کبیرہ ترکِ تقلید ہوا۔ بدترین گناہ و مرتدین و مجرمین کا سردار سارے منافق اور حرام کاروں کا افسر کسے علیحدہ جو سب سے پہلے غیر مقلد ہوا۔ یعنی شیطان ابلیس ملعون نے خدائے قدوس کے اس حکم کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرے۔ بلا دلیل تسلیم نہ کیا " ۔۔ ("العدل" گوجرانوالہ)

مولوی صاحب آزاد ہیں۔ جا بیجا قلم کو گھسیٹتے ہوئے معلم الملکوت کو صدہا گالیاں نکال جائیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اگر خدا کا سجدہ کا حکم ہی شرک کا مظہر تھا۔ تو فرشتوں کا استاد اس کی تعمیل کر کے کیوں گناہ کا مرتکب ہوتا؟ اور کیوں اپنے ضمیر کا خون کرتا؟ مسلمانوں کو تو معلم الملکوت کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ہی شرک کے خلاف ستیہ آگرہ کا درس دیا۔ لہذا اسے پہلا غیر مقلد کہنا وحدتِ باری کے عقیدہ کی توہین کرنا ہے ۔

جب مایوسی کی اندھیری گھٹا چھائی ہو

اور صحت کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو۔ اس وقت مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ چند ہی روز میں قبض، بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی وکمی۔ جریان۔ احتلام اور دیگر امراض مخصوصہ نابود ہو کر مکمل صحت حاصل ہو گی۔ قیمت فی ڈبیہ ہیں گولیاں صرف ۱۰/ پانچ ڈبیاں للعہ/ ملنے کا پتہ :-

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز (بس ہند)

دلچسپیات

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان جھوٹے لئے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ پنڈت بدھ دیو نے حیدر آباد (دکن) میں رشی دیانند کے چتر کا جو تر سکار کیا۔ وہ ایک "غیر ضروری" فعل تھا۔ پانچ کالم کا نیا بیان شایع کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اسے کہتے ہیں۔ "کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا" کیا کوئی شخص شریمان پردھان جی سے یہ پوچھنے کی جرائت کر سکتا ہے۔ کہ آپ نے ایک کام کو "غیر ضروری" ثابت کرنے کا "غیر ضروری" کام کیوں کیا؟

پردھان جی تو اسے ایک "غیر ضروری" کام سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ سمبت سے اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ وہ اس وقت تک آریہ سماج کی ویدی پنڈت بدھ دیو کے لئے بند کرنا چاہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی حرکت کے لئے پرائشچت نہ کریں۔ پنڈت نردید شاستری کو ان کی اس حرکت سے اس قدر صدمہ ہوا ہے کہ وہ ان کے نام کے ساتھ "پنڈت" تو کیا "شری یت" کا لفظ بھی لگانے کو تیار نہیں۔ واقعی جائے غور ہے کہ جو شخص اپنے آچاریہ کے چتر کو جوتا دکھلانے کو تیار ہو۔ اسے "پنڈت" کیسے کہا جا سکتا ہے؟

پر پنڈت بدھ دیو کے حامی بھی کہہ رہے ہیں۔ اور وہ خود بھی کہ انہوں نے کان کو ہاتھ لگایا ہے۔ اور اب وہ اپنی رشی بھگتی کا پرچے دینے کے لئے رشی کی تصویر کا اپمان نہ کریں گے۔ لیکن دبے لفظوں میں وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں۔ کہ سدھانت یہی ہے۔ کہ اگر ضرورت پڑے۔ تو رشی کی تصویر کا اپمان کر دیا جائے۔ جب سدھانت یہی ہے۔ تو یہ لوگ اپنے آتما کا ہنن کر کے "آریہ سماج کی رکشا" سے باز کیوں رہیں؟ اس بات کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جانا چاہئے۔ کہ کیا اپنے تئیں شری یت پرش کا نیتک ثابت کرنے کے لئے رشی دیانند کی تصویر کو جوتا یا لات مارنا ضروری ہے؟

کوئی شخص اگر تصویر کو بت پرستی کا مترادف سمجھتا ہے۔ تو وہ تصویر نہ کھچوائے۔ تصویر اپنے کمرہ میں نہ لگائے۔ اس کی طرف سے آنکھیں بند کر لے۔ اور اسے نہ دیکھے۔ غرض یہ کہ اس تصویر کے اثرات سے جس طرح بھی بچنا چاہے۔ بچے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ جان بوجھ کر رشی کی تصویر کا تر سکار کرے۔ کوئی کام نہ کرنے میں انسان آزاد ہے۔ لیکن ہر ایک کام کرنے میں وہ آزاد نہیں۔ خاص کر ایسا کام جس سے دوسروں کا دل دکھتا ہو؟

کہتے ہیں۔ کہ ایک راجپوت رانا کا دربار لگا ہوا تھا۔ رانا صاحب اپنی پگڑی شان بان کے ساتھ سنگھاسن پر رونق افروز تھے۔ رانا کے پاس ایک چوبدار کھڑا تھا۔ جو ان کے سر پر چوری جھلا رہا تھا۔ ایک گستاخ مکھی رانا صاحب کی ناک پر آ کر بیٹھ گئی۔ رانا صاحب نے آہستے اپنے ہاتھ سے اڑا دیا۔ لیکن وہ مکھی اس قدر گستاخ تھی۔ کہ پھر رانا کی ناک پر آ کر بیٹھ گئی۔ اسی طرح دو چار بار مکھی کو اٹھایا گیا۔ اور وہ پھر واپس آ گئی۔ رانا کے چوبدار سے مکھی کی یہ گستاخی برداشت نہ ہو سکی۔ مکھی کو اڑانے کے لئے اس نے تلوار کا ایک ہاتھ جو چلایا۔ تو مکھی کے ساتھ رانا بھی ختم ہو گئے۔ لیکن راجپوتی شان تو قائم رہی۔ اسی طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ واہ رے ہمارے جوان بدھ دیو! انہوں نے رشی کی شان تو رکھ لی۔ چاہے رشی کی تصویر کو لات مار کر ہی۔ بیری راجپوتی شان میں کیا کسر ہے؟

آج کل آریہ سماجیں راولپنڈی کے ایک سناتن دھرمی پرچے "برہم رشی" کے خلاف اظہار ناراضگی کے ریزولیوشن پاس کر رہی ہیں۔ پچھلے دنوں "ریفارمر" نے لکھا تھا۔ کہ آریہ سماجیں "برہم رشی" سے ناراض ہیں۔ اور بجا طور پر ناراض ہیں۔ لیکن کیا کبھی انہوں نے یہ بھی سوچا ہے۔ کہ رشی دیانند کو گالیاں دلوانے کے لئے کون ذمہ دار ہے؟ اس کا جواب تھا "آریہ ویر"۔ اور "آریہ ویر" کے ایک پرچے سے اس نے چند الفاظ نقل کئے۔ جو سناتن دھرمیوں کے لئے نہایت ہی دل آزار اور توہین آمیز تھے۔ جب آریہ سماج کا ایک پرچہ سناتن دھرمیوں سے یہ برتاؤ کرتا ہو۔ تو آریہ سماجیوں کو سوچنا چاہئے۔ کہ انہیں سناتن دھرمی حملوں کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے پرچے کے منہ میں لگام دینے کی ضرورت ہے۔ یا نہیں؟

"آریہ ویر" نے محسوس کیا۔ کہ "ریفارمر" نے اس پر زبردست چوٹ کی ہے۔ اور وہ چوٹ اس لئے ناقابل برداشت ہو گئی۔ کہ سناتن دھرمی پرچوں نے "ریفارمر" کے یہ الفاظ نقل کر دئے۔ "آریہ ویر" کی ہستی معرض خطر میں پڑ گئی۔ اور اسے یہ بھی اندیشہ ہوا۔ کہ کہیں "برہم رشی" کے ساتھ سرکار اس کے خلاف بھی کوئی کارروائی نہ کر بیٹھے۔

اس لئے اسے نیک چلنی کے سارٹیفکیٹ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یہ سارٹیفکیٹ کون دے۔ پنجاب کے آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان کے سوا یہ سارٹیفکیٹ دینے کا حق ہے بھی کس کو؟ چنانچہ "آریہ ویر" کے سمپادک پردھان جی کی سیوا میں اپستھت ہوئے۔ اور انہوں نے پردھان جی کے دربار میں گڑگڑا کر فریاد کی۔ اپنی خدمات بھی جتلائیں۔ جو سبھا کے پچھلے اجلاس کے متعلق اس نے سر انجام دی تھیں۔ پردھان جی نے اسے ڈھارس دی۔ اور کہا کہ گھبراتے کیوں ہو؟ میں ابھی ایک اعلان شایع کئے دیتا ہوں۔ جس سے تمہارے دشمنوں کے منہ بند ہو جائیں گے۔ آریہ سماجیں تمہیں کام دینے لگیں گی۔ جو تم چاہتے ہو۔ اور گورنمنٹ کی نظروں میں بھی تمہاری عزت ہو جائے گی۔ چنانچہ [illegible]

انہوں نے ایک اعلان شایع کیا۔ وہ اعلان کیا ہے؟ ایک ایسا بان ہے۔ جو ایک ہی وقت میں تین طرف مار کرتا ہے۔

"برہم رشی" کے ایک مضمون کے متعلق انہوں نے فرمایا۔ کہ اس میں چنڈو خانہ کی بو آتی ہے۔ شری پردھان جی ساری عمر چنڈو خانہ کے پاس تک نہ پھٹکے ہوں گے۔ لیکن ان کی ناک چنڈو خانہ کی بو سونگھ سکتی ہے۔ پنڈت اکھلانند کو انہوں نے دریدہ دہن اور منہ پھٹ بنایا۔ آریہ سماجوں کو آگیا دی کہ وہ ۱۱ اگست کو پبلک جلسے کر کے "برہم رشی" کے خلاف پرستاو سویکار کریں۔ اور گورنمنٹ سے کہیں۔ کہ اس پر مقدمہ چلائے۔ گورنمنٹ سے انہوں نے خود بھی مطالبہ کیا کہ وہ "برہم رشی" پر مقدمہ کیوں نہیں چلاتی؟ غرضیکہ انہوں نے ایک طرف "برہم رشی" کے خلاف خود شور مچا دیا۔ دوسری طرف آریہ سماجوں سے کہا۔ کہ وہ اس کے خلاف توپیں داغنا شروع کر دیں۔ اور تیسری طرف گورنمنٹ کو اس کے خلاف بھڑکایا۔ یہ سب کچھ کرنے کے بعد انہیں خیال آیا۔ کہ ملتی آگ پر شانتی کا جل بھی چھڑکنا چاہئے۔ اور انہوں نے لکھ دیا۔ کہ میں مالویہ جی سے کبھی بنتی ویہار کر رہا ہوں۔ انتی توپوں کے بعد "برہم رشی" بچے گا۔ تو مالویہ جی بھی ہمارے پردھان جی سے بات کریں گے۔

غرضیکہ پردھان جی کے اس "فسمنٹ کے کرچھے" میں سب کچھ موجود ہے۔ سوائے ایک چیز کے اور جس کی وہاں سخت ضرورت ہے۔ یعنی سبھا کے پردھان کی شان۔ منتری پنڈت بھیم سین جی نے اس اعلان کو پڑھا اور محسوس کیا۔ کہ:-

"یہ اعلان "آریہ ویر" کو بچائے یا نہ۔ لیکن سبھا کو ضرور لے ڈوبے گا۔ یہ سبھا کے پردھان کا اعلان معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ "آریہ ویر" کا ایک ٹرسٹ سبھا کی شان کو بچا نہ سکے گا۔ اس لئے انہوں نے تمام پرچوں کو ہدایت لکھ بھیجی۔ کہ اس اعلان کے نیچے "پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا" کے الفاظ کاٹ دئے جائیں۔ یہ اعلان رام دیو جی کی طرف سے سمجھا جائے۔ سبھا کے پردھان کی طرف سے نہ سمجھا جائے"

سبھا کے منتری کا یہ حق ہے یا نہیں۔ کہ سبھا کے پردھان کو سبق دے۔ اور ان کے اعلانات میں ترمیم کرے۔ اس کا فیصلہ وہ اور پردھان جی کریں۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ سبھا کے منتری نے سبھا کو ایک "غیر ضروری" بیان کی جو اس کے ساتھ بیچ چلے تھی۔ ذمہ داری سے بچا لیا ہے۔

پرکاش میں اشتہار دے کر
لابھ اٹھائے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

میں نے اخبارات کی شرن کیوں لی؟

آچاریہ چموپتی جی کا پتر آریہ سماج جڑانوالہ کے نام

شری منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔

شریمان! نمستے

آپ کا ۳/۹۲ ۲۵ کا پتر پراپت ہوا۔ مجھے یہ جانکر خوشی ہوئی۔ کہ آپ مہانو بھاوؤں نے "کاریہ کرتاؤں تتھا انترنگ سبھا کے سدسیوں (ممبروں)، کے لئے پرتبندھنا میں اخباروں کے دوارہ پرسپر سماوچنا کا وشئہ" وچار کے لئے آئندہ انترنگ سبھا میں رکھ دیا ہے۔ یہ پڑھ کر مجھے اور ادھک خوشی ہوئی۔ کہ آپ کی "درشٹی میں ایسے لیکھوں کا پرکاشت ہونا نیئنترن (ڈسپلن) کے خیال سے ہانی کر (نقصان دہ) پرتیت ہوتا ہے" آپ کو معلوم ہی ہے۔ کہ میں خود اس پرکار کی "سماوچناؤں" کے نفظ اخبار ہی میں نہیں۔ بلکہ ویدی وغیرہ سے بھی پرکاشت کئے جانے کے خلاف رہا ہوں۔ اس سوال پر اصول کے متعلق تو دو رائیں ہو ہی نہیں سکتیں۔ اس لئے اصول کے بارہ میں زیادہ وچار کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ وچار کا مضمون ممبروں تتھا کاریہ کرتاؤں کا ویوہار ہونا چاہئیے۔ کچھ سالوں سے ڈسپلن کی اس مریادا کی لگاتار خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ اور اس کے خلاف سبھا کوئی مؤثر کارروائی کرنے میں اسمرتھ رہی ہے۔ جس سے قواعد کی پابندی کرنے والے سماج کی سیوا کرنے کے ناقابل ہو رہے ہیں۔ میں اپنے ہی متعلق واقعہ ہوئے کچھ ایک واقعات کا بیان کر کے اپنے منشاء کو واضح کروں گا:-

۱ گزشتہ سال جب میں (گوروکل کے) آچاریہ کے کام پر لگایا گیا۔ تو چند ایک ذمہ دار اصحاب میرے ورودھ پرچل گئے۔ شری پنڈت دیوشرما جی نے جشن اُتسو ہی پر برہمچاریوں۔ سناتکوں اور کرمچاریوں کے سامنے مجھ پر تتھا سبھا پر کھلم کھلا آکشیپ کیا۔

۲ (ماسک پتر) "النکار" کی اشاعت بابت بھادوں تتھا ماگھ سمت ۱۹۹۱ وغیرہ میں بھی پنڈت دیوشرما جی (جو اس وقت بھی انترنگ سبھا کے ممبر تھے) مجھ پر تتھا سبھا پر آکشیپ کرتے رہے۔ اس پتر کے سمپادک شری پنڈت بھیم سین جی تھے۔ جو اس وقت سبھا کے سنیکت منتری تھے۔ اور اب منتری ہیں۔ میں یہ دیکھ کر حیران ہوا ہوں۔ کہ جو بات آج انہیں منتری کے روپ میں سبھا کے لئے ہتکر پرتیت نہیں ہوتی۔ وہ سنیکت منتری کی حیثیت سے کس ...

۳ روزانہ "ارجن" کی اشاعت بابت ۱۴ مئی ۱۹۳۵ء میں جب انترنگ سبھا کے ادھیویشن کو کچھ ہی دن رہتے تھے۔ شری پنڈت دیوشرما جی کا ایک لیکھ سبھا کے پردھان۔ (جب پردھان گوروکل کے رکمت ہوئے) آچاریہ تتھا مکھیہ ادھشٹاتا تتھا سویم سبھا کے خلاف چھپا۔ اس کے تھوڑے ہی دن بعد وہ گوروکل کے پھر سے آچاریہ بنا دئے گئے۔ کیا یہ مریادا کی خلاف ورزی کا نمونہ تھا؟

۴ شری پنڈت بدھ دیو جی نے گوروکل کے برہمچاریوں میں میرے خلاف ایسے وقت جبکہ میں گوروکل کا آچاریہ اور مکھیہ ادھشٹاتا تھا۔ خوب اندولن کیا۔ اس سمبندھ کی کچھ ایک گھٹنائیں سبھا کے سامنے آچکی ہیں۔ میں نے ان کا ذکر اپنے اس بیان میں بھی کیا تھا۔ جو گوروکل سے کہیں اور تبدیل کئے جانے کی اپنی درخواست کے ساتھ شری پردھان جی کی سیوا میں بھیجا تھا۔ اور پردھان جی کی آگیا سے سبھا میں پڑھا تھا۔ ایسی گھٹنائیں اس کے بعد بھی ہوئیں۔

۵ شری پروفیسر رامدیو جی کا سیکنڈ کلاس کی یاترا کا لطیفہ سبھا کے سامنے آچکا ہے وہ سب طرح کی ڈسپلن کا گھاتک ہے۔

۶ گوروکل کے اُتسو سے پوروکی انترنگ سبھا میں سبھا کے سدسیوں سے اپیل کی گئی کہ وہ گوروکل کی اس وقت کی الجھن کے سمبندھ میں پلیٹ فارم اور پریس کا استعمال نہ کریں۔ اس اپیل کا جو جواب شری پروفیسر رامدیو جی تتھا پنڈت بدھ دیو جی نے دیا۔ اس کا ذکر میں اپنے ان دو پتروں میں جو اُتسو کے بعد شری پردھان جی کی سیوا میں بھیجے تھے۔ کر چکا ہوں۔ خود گوروکل کے اُتسو میں اس کے موقع پر گوروکل کے پربندھ پر آکرمن کئے گئے۔ میرے وہ پتر دفتر میں موجود ہوں گے۔ آپ کی سہولیت کے لئے ان کی ایک ایک نقل اس پتر کے ساتھ بھیج رہا ہوں +

۷ ۱۶ مئی ۱۹۳۵ء کے پتر میں میں نے شری پردھان جی سے آگیا مانگی تھی۔ کہ مجھے اپنا پکش سبھا میں رکھنے کا موقع دیا جائے۔ بات چیت میں شری پردھان جی نے کہا تھا۔ کہ وہ پہلے ان مہانو بھاوؤں کا وکتویہ لے لیں۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ پھر اس پر کیا ...

۸ میری پرارتھنا کا پرتیکش اُتر مجھے جنرل سبھا میں "ایک ضروری اعلان" کی صورت میں ملا۔ جو شری پروفیسر رامدیو جی نے میرے خلاف چھپوا کر بٹوایا۔

اس سے میں سمجھ گیا۔ کہ سبھا کے مکھیہ کاریہ کرتاؤں کی نظر میں ڈسپلن کا سوروپ کیا ہے۔ جب انترنگ سبھا کے سدسیہ۔ سبھا کے سہ منتری (ورتمان منتری) دیانند سیوا سدن کے سدسیہ جو انترنگ سبھا کے سدسیہ بھی ہیں۔ گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا (سبھا کے ورتمان پردھان) لگاتار اس طرح کی مثالیں قائم کرتے ہوں۔ اور سبھا کی توجہ اس طرف مبذول کئے جانے پر بھی سبھا ان مہانو بھاوؤں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے ناقابل ہو۔ تو میرے لئے نتیجہ نکالنا ناگزیر ہے۔ کہ سبھا کے ان کرن دھاروں (ناخداؤں) کی رائے میں یہ کام ڈسپلن کے خیال سے سبھا کے لئے فائدہ مند ہے۔ ایسے کے درمیان پردھان جی اپنی اس نیتی کا گوروکل کے اُتسو میں اپیل ہی کے موقع پر کر چکے تھے۔ کہ ان کے خیالات کے اظہار کا ذریعہ معاملہ میں پریس اور پلیٹ فارم ہے۔ ان کا عمل اس نیتی کا مورت روپ تھا۔ جس کی مثال ان کا سبھا ہی کے دنوں کا "ایک ضروری اعلان" ہے۔ اخبار تو اخبار۔ خود سبھا کے اجلاس میں ایک کرمچاری نے دوسرے کے خلاف اعلان بٹوایا۔ اس سارے کانڈ کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پردھان ہو گئے۔

ان واقعات کے دوران میں مجھے تو ایک نہایت واضح طور پر معلوم ہوئی ہے۔ وہ کہ میرے خلاف اندولن کرنے کا پھل بہت سے مہانو بھاوؤں کے لئے ادھیکاروں کی پراپتی ہوا ہے۔ اور میں سبھا کا کرمچاری ہوں۔ آپ کے شبدوں میں کاریہ کرتا۔ کل تک انترنگ سبھا کا سدسیہ بھی تھا۔ اس حالت میں کیا یہ سمجھا جائے۔ کہ کل تک سے ادھیکاری کے مستحق تھے۔ اور آج کے اس آلوچنا۔ ورودھ کی گئی جوابی آلوچنا سے بھی رکھنے کے۔

میں ایسی آلوچنا کو اچھا نہیں سمجھتا۔ پرنتو سبھا اپنے کرمچاریوں دوارہ ایسی مریادا کا پالن تبھی کرا سکتی ہے۔ جب وہ سویم اپنے کرمچاریوں کی حفاظت بیرونی تتھا اندرونی قسم کے حملوں سے کر سکے۔ ورنہ سب کو اپنی حفاظت کا انتظام آپ کرنا ہوگا۔ میرے یہ لیکھ اپنی حفاظت کی تیاری ہی ہے۔ گوروکل کے پچھلے دنوں کے واقعات کے متعلق میرے خلاف خوب اندولن ہو ...

بقیہ مضمون بیچ اخبار

آپ ... وہ پاس کیا گیا پرستاو پراپت ہوا۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی۔ کہ آپ نے یہ پرستاو کیول مجھے ہی نہیں بھیجا۔ بلکہ اخبارات میں چھپوانا بھی سویکار کیا ہے۔ اس اوستھا میں آپ کے پتر کا اُتر اخبارات دوارہ دینا ہی ٹھیک ہے۔ چھپ جانے پر شاید ایسا کرنا پڑے جس پرچار کو آپ اخبارات میں جانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ اس کو آپ سویم اخبارات میں چلا رہے ہیں۔ اس سمبندھ میں آپ پرائیویٹ اُتر کے ادھیکاری تو نہیں رہے۔ پرنتو پھر بھی اُتر دئے دیتا ہوں۔

اچھا ہوتا یدی آپ پہلے سمبندھ کو جان لیتے۔ اور پیچھے پرستاو کرتے۔ سماجوں کے پرستاووں کا مہتو تبھی رہ سکتا ہے جب وہ حالات کی مکمل واقفیت پر آشرت ہوں۔ آپ کی واقفیت کے لئے میں اپنے اس پتر کی نقل بھیج رہا ہوں۔ جو میں شری منتری جی کے پتر کے اُتر میں سبھا میں بھیج چکا ہوں۔ اس کے پڑھنے سے آپ کو پتہ لگے گا۔ کہ میں نے لیکھ لکھنے میں پہل نہیں کی ہے۔ میرے خلاف خوب پروپیگنڈا ہوا ہے۔ اسے نہ سبھا روک سکی۔ نہ آپ نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ جب کسی نے کچھ کہا بھی۔ شری پروفیسر رامدیو جی آدی نے اس کی سنی ہی نہیں۔ جب پانی سر پر سے گزرنے لگا۔ تو میں نے اپنی رکھشا آپ کرنے کی ضرورت سمجھی۔ اس سے کوئی ناراض کیوں ہو۔ میری ضبط (ڈسپلن) پسندی دیکھئے۔ کہ اب بھی میں نے نیائے سبھا کا پرستاو کر دیا ہے۔ اس پر وچار تتھا بات چیت ہو رہی ہے۔ ارددھ شتابدی کا کاریہ میرے پتر میں مذکور خرابیوں کے رہتے اچھا ہو سکتا ہے۔ یا پہلے ان کا انسداد کر کے۔ یہ آپ اپنے آپ وچار کر لیجئے۔ میرے وچار میں ارددھ شتابدی شدھ ہردیوں سے ہی منانی چاہئیے۔

سبھا میں سہیوگ کم ہے۔ پرانے کاریہ کرتا الگ ہو چکے ہیں۔ جن کے کاریہ کی ارددھ شتابدی ہے۔ انہی میں سے بہت سے مہانو بھاو اس میں شامل ہی نہیں ہیں۔ یہ کیا اُتسو ہوا؟ کوئی ایسا پرینتن کرنا چاہئیے۔ کہ سب اس میں اپنی اپنی آہوتی دے سکیں۔ میرے خیال میں یہ اُتسو اگر کچھ آگے بھی لے جانا پڑے۔ تو کچھ حرج نہیں۔ منانا مل کر چاہئیے۔ آپ لوگ اس بات پر دھیان دیں۔ تو اُتّم ہو۔

آپ کا

چموپتی

پنڈت بدھ دیو اور مورتی پوجا

(لیکھک پنڈت لیکھ پال منتری آ۔س۔ بی ٹی۔ لدھیانہ)

دنیا کی ہر ایک چیز میں خواہ وہ پرماتما کی بنائی ہوئی ہو یا انسان کی اپنی ساختہ ہے۔ کوئی نہ کوئی اور خوبصورتی ظاہر ہے۔ اور اسی وجہ سے ان تمام چیزوں کی قدر کرنا اور ان کا جائز استعمال ہر فرد بشر کا فرض ہے۔ ایک آدمی اپنی کتابوں کو صاف ستھرا رکھتا ہے۔ اور ان کی قدر کرتا ہے۔ دوسرا اپنے مکان کی ہر ایک چیز کو ہر روز صبح جھاڑتا اور قرینے سے رکھتا ہے۔ تیسرا اپنے [illegible] گرد مٹی سے صاف کرتا۔ دھوتا اور ان کو اچھی طرح سے صاف کر کے رکھتا ہے۔ کیا یہ سب مورتی پوجک ہیں؟ کیا اس چیز کی عزت اور قدر کرنا جو ایک آدمی کے کام کی ہے [illegible] اخلاقی ہے۔ اور [illegible] ہے۔ مورتی پوجا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح اگر ایک آریہ سماجی سوامی دیانند کی تصویر کی قدر کرتا ہے۔ اور اس کو دیکھ کر شری سوامی دیانند جی کو یاد کرتا ہے۔ اور اس کو اپنے مکان میں لگاتا ہے۔ تو وہ ان معنوں میں ہرگز مورتی پوجک نہیں۔ جن معنوں میں آریہ سماج سناتن دھرم کو سمجھتا ہے۔ سناتن دھرمی مورتی کو پرماتما سمجھ کر [illegible] سمجھتے ہیں۔ وہ شکتی وہ شری وشنو بھگوان کی مورتی میں سمجھتے ہیں سو وہ شکتی باقی [illegible] نہیں سمجھتے۔ گویا کہ وہ وشنو بھگوان کو قید کر دیتے ہیں۔ اور اس [illegible] پرماتما کی شکتیوں کو محدود کر دیتے ہیں۔

آریہ پرش سوامی دیانند کی مورتی میں سوامی دیانند کی شکتیاں نہیں مانتے۔ اور نہ ہی وہ تصویر کے آگے کوئی پرارتھنا یا نمسکار کرتے ہیں۔ لیکن ہاں وہ ان کی تصویر کی عزت اور قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ تصویر شری سوامی دیانند کے پوتر جیون کی یاد دلاتی ہے۔ اور ان کی خوبیاں یاد کراتی ہے۔ اور ایک مصور کی کاریگری کا نمونہ ہے۔ ہر ایک انسان اس چیز کی عزت اور [illegible] ہماری گورنمنٹ مورتی پوجک [illegible] لیکن پھر بھی شہنشاہ جارج پنجم کی تصویر کی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتی [illegible] بنائی جاتی ہے۔ اس سے [illegible] کام لینا عقلمندی [illegible] ایک تصویر [illegible] کمرہ کو سجانے کے لئے [illegible] انسان کی خوبیوں کو یاد کرانے کے لئے بنائی جاتی ہے۔ کسی کی تصویر کی بے عزتی کرنے [illegible] صفات کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اس کی عزت [illegible] ہم اس کی صفات کی قدر کرتے ہیں۔ شاید پنڈت بدھ دیو جی نے مورتی [illegible] پر وچار نہیں کیا۔

[illegible] سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ پنڈت بدھ دیو نے کیا بد نظر رکھ کر شری سوامی دیانند کی تصویر [illegible] نامناسب کارروائی ہے۔ اس کارروائی سے پنڈت جی نے اپنی [illegible] اور غلط [illegible] کا ثبوت دیا ہے۔ یہ بات ان جیسے لائق اپدیشک کے شایان نہ تھی۔ پنڈت جی کے [illegible] گوروکل کے سناتک سے آریہ سماج کو کبھی امید نہ تھی کہ وہ [illegible] ایک سناتن دھرمی پنڈت کے مقابلہ میں اگر ایسے نامناسب فعل کے مرتکب ہوں گے [illegible] آریہ سماج [illegible] پیدا ہو جائے گا۔ اور غم و غصہ کی لہر پیدا ہو جانے کی [illegible] [illegible] ایسے آدمیوں کے سپرد ہونا چاہئے۔ جو [illegible] زبان [illegible] ایسے آدمیوں کے سپرد یہ کام نہیں ہونا چاہئے۔ [illegible] سے جھگڑے اور خطرناک نتائج پیدا ہونے کا ڈر ہے۔ میرے خیال میں سبھا اور [illegible] کو چاہئے کہ جب تک پنڈت بدھ دیو جی اپنی اس نازیبا حرکت پر دلی پشچاتاپ نہ کریں [illegible] دیانند کی ویدی پر بیٹھنے کا انہیں کوئی ادھیکار نہ دیا جائے۔

کیا مورتی پوجا کا ہی انتھ ہے؟
پنڈت بدھ دیو کا گھرناسپد کاریہ
پرائشچت کی آوشیکتا

(لیکھک پنڈت نرو پوشا شاستری ودیا تیرتھ)

حیدرآباد (دکن) سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں میں شاستر ارتھ ہوا۔ اور پنڈت بدھ دیو جی سناتک گوروکل کانگڑی اور مہو پدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے یہ ستدھ کرنے کے لئے کہ آریہ سماج مورتی پوجک نہیں ہے۔ شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی کی تصویر کو لات سے ٹھکرا دیا۔ یہ کاریہ دھرمی سبھا میں سیکڑوں کی اپستھتی میں ہوا۔ یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ بدھ دیو جیسے سمجھدار ودوان نے ایسا انہت انوچت گھرناسپد کاریہ کیوں کیا؟ مورتی پوجا کا ارتھ یہ تھوڑا ہی ہے۔ کہ اپنے آدرش مہا پرشوں کے چتر گھر میں نہ ٹانگے جائیں یا نہ رکھے جائیں۔ مورتی پوجا کا ارتھ یہ ہے۔ کہ کسی جڑ وستو کو ایشور مان کر پوجا جائے۔ آریہ سماج تو کسی جڑ وستو کو ایشور نہیں مانتا اور نہ پوجتا ہے۔ سوامی دیانند کے چتر کو ایشور مان کر نہ وہ پوجتا ہے نہ کچھ۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ پرتی پکشی سناتن دھرمی پنڈت کے یہ کہنے پر کہ آریہ سماج بھی مورتی پوجا کرتے ہیں۔ سوامی جی کی تصویر رکھتے ہیں۔ پوجتے ہیں۔ انیا دی پنڈت بدھ دیو نے پہلے نشید ھ کیا۔ کہ ہم لوگ مورتی پوجا نہ مانتے ہیں نہ کرتے ہیں۔ پھر سناتنی پنڈت کے یہ کہنے پر کہ تم سوامی جی کی تصویر کو پوجا نہیں کرتے۔ تو سوامی جی کے چتر پر ہمارے سامنے جوتے لگاؤ۔ بدھ دیو سوامی جی کے چتر پر جوتے مارنے کو تیار ہو گئے کہتو سبھا ادھیکش انکا واستوکتہ سے جو ایک سناتنی پنڈت تھے۔ ایسا کرنے سے منع کیا۔ پھر بھی بدھ دیو نے سوامی جی کی تصویر کے لات جما ہی دی۔

سبھا ادھیکش نے کہا کہ میں ایسا انوچت کاریہ اپنی ادھیکشتا میں ہرگز اپنے سامنے نہیں ہونے دوں گا۔ سوامی جی سنیاسی تھے۔ براہمن تھے۔ اس ناطے سے وہ ہمارے پوجیہ ہیں۔ بدھ دیو جی نے پھر بھی ادھیکش سے ازمتی مانگی۔ اور لات کے رو کنے رو کتے گھرناسپد کاریہ کر ہی ڈالا۔ نہیں آ چکی یہ ہے کہ اس ہیمہ اسپھت سیکڑوں آریوں نے بھی اس گھرناسپد کاریہ کو کئے کوئے دیا۔ اتھوا اچانک یہ سب ہو گیا۔ اور لوگ روک بھی نہیں پائے۔

جب بدھ دیو جی نے سوامی جی کی تصویر پر لات جمائی۔ تب سناتنی پنڈت نے کہا کہ تصویر پر جوتے جڑنے سے کیا ہوگا۔ جتنے ہی رو جیسے ہم دیتے ہیں۔ بدھ دیو جی نے کہا۔ میں تو پھر بھی لات مارتا ہی رہوں۔

آریہ سماجک پرش مورتی پوجا نہیں کرتے۔ یہ ستدھ کرنے کے لئے سوامی جی کی تصویر پر لات جمانے جیسے گھرناسپد کاریہ کرنے کی تنک بھی آوشیکتا نہیں تھی۔ کیول یہ کہنا پریاپت تھا کہ ہم سوامی جی کی تصویر کو ایشور نہیں مانتے۔ اور نہ پوجتے ہی ہیں۔ کسی جڑ وستو کو ایشور مان کر پوجنا۔ پھول مالا چڑھانا۔ اور آرتی اتارنا مورتی پوجا ہے۔ سہا دھنیہ دیو تلیہ مہا پرشوں کے چتر گھر میں رکھنا مورتی پوجا نہیں۔

ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ شری سے اب بھی ان کے نام کے ساتھ "شاستری" لگانا بھی انوچت سمجھتا ہوں۔ بدھ دیو جی اس سمے سناتنیوں کے رعب میں آ گئے۔ اور ان کے منہ سے کچھ کا کچھ نکل گیا۔ اور آویش میں گھرناسپد کاریہ کر بیٹھے۔

میں بدھ دیو جی کے اس کاریہ کی گھور نندا کرتا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں۔ کہ سمست آریہ جگت اس بات کی گھور نندا اور تیبر پرتی واد کرے گا۔ پنڈت بدھ دیو کو کوئی تیبر پرائشچت کرنا چاہئے۔

ایسے تو آج آریوں کے یہ ستدھ کرنے کے لئے کہ ہم مورتی پوجک نہیں ہیں ماننیہ پوجیہ بزرگوں کے چتروں پر جوتے لگوانا آرمبھ کریں گے۔ اور سنسار آریوں کی مورکھتا پر کھلی اڑاتا جائے گا۔ پہلے پہل جب یہ خبر میرے پاس آئی۔ مجھے آشچریہ ہوا۔ وشواس ہی نہیں آیا۔ کہ ایسا بھی ہوگا۔ اب اس گھٹنا کی پشٹی ہو گئی ہے۔ اسی لئے لیکھنی اٹھانی پڑی ہے۔

پرکاش کے "ورجانند نک" کے لئے

انا لیکھ [illegible] بھیجئے

[illegible] ہو گیا ہے۔ کہ سنسار کی سات [illegible] گنوں کی کرنیں ہیں کیونکہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کیا رشی دیانند کی تصویر پر جوتا مارنا سدھانت کے انکول ہے؟

پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک کی سمتی

(لیکھک شری پنڈت جگدیش چندر جی رتیہ۔ ضلع حصار)

میں نے آج "پرکاش" مطبوعہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء کے صفحہ ۵ پر "پنڈت دیو کا جوتا رشی دیانند کے سر پر" کے عنوان سے مضمون پڑھا۔ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اس کے متعلق آریہ سماج کا سدھانت معلوم کرنا چاہئے۔ اتفاق سے یہاں پر پورن آچاریہ شاستری [illegible] پنڈت منسا رام جی جو اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پرچار کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ میں نے "پرکاش" کا وہ مضمون ان کو دکھلایا۔ اور اس دشا میں ان کی رائے دریافت کی۔ پنڈت جی نے اس مضمون کو پڑھ کر جو اپنی رائے ظاہر فرمائی۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

"میں پنڈت [illegible] جی کو جانتا ہوں۔ پنڈت جی ایک آریہ سماج کے اپدیشک ہیں۔ آپ سنسکرت کے اعلیٰ ودوان ہیں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ہیڈ اپدیشک ہیں میرے دل میں ان کی بہت عزت ہے۔ اس لئے میں کم [illegible] ہوں اور شاستروں میں بھی میرے [illegible] ہیں۔ میں شاستروں کے گیان کے متعلق پنڈت جی کے مقابلہ میں سمندر کے سامنے پانی کی ایک بوند کے سمان بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ مجھے اس بات کا یقین نہیں آتا کہ پنڈت جی جیسا ودوان اور سدھانتی بھی اس قسم کا فضول اور بے مطلب کام کر سکتا ہے۔ [illegible] شاستر ارتھ حیدرآباد کے متعلق [illegible] حالات معلوم ہو چکے ہیں۔ اس لئے میں پنڈت جی کے اس کام کے متعلق کوئی قطعی رائے ظاہر کرنے کے ناقابل ہوں۔ تاہم چونکہ میں آریہ سماج کے سدھانتوں کے متعلق سمجھتا ہوں۔ اس کا اظہار اس موقع پر نہایت ضروری خیال کرتا ہوں +

(۱) آریہ سماج پرماتما کی جگہ پر کسی چیز کی عبادت کرنے کو گناہ مانتا ہے۔ [illegible] سوال پوجا کا ہے۔ پوجا اور [illegible] دونوں الفاظ مترادف ہیں۔ سنسکرت کے گرنتھوں میں یہ دونوں الفاظ حسب ذیل معنوں میں استعمال ہوتے ہیں:۔

(۱) کسی چیز کی مناسب عزت یا کسی چیز کو مناسب سزا

(۲) کسی چیز کا مناسب استعمال یا کسی چیز کی مناسب حفاظت

(۳) [illegible] پہلے دو معنوں میں جتنی [illegible] دوسرے دو معنوں میں [illegible] پوجا [illegible] استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی اگر [illegible] کسی چیز کے لئے پوجا یا [illegible] استعمال ہوا ہو۔ تو اس کے معنی ہوں گے اس چیز کی مناسب حفاظت یا اس چیز کا مناسب استعمال۔ اور اگر پوجا یا [illegible] کسی ذی روح کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ تو اس کے معنی ہیں۔ اس چیز کی مناسب عزت یا اس چیز کے لئے مناسب سزا۔ سزا کے معنوں میں یہ دونوں الفاظ تمام جانداروں کے لئے یکساں استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ مگر عزت کے معنوں میں یہ تین قسم کے آدمیوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ پہلے [illegible] آتیتھی ودوان۔ [illegible] طاقت اور گیان آدمی سے [illegible] کرنا۔ تیسری قسم کے [illegible] الفاظ تمام جانداروں [illegible]

آتیتھی دار کے معنوں میں پوجا اور [illegible] سنسکرت محض انسانوں کے لئے ہی استعمال ہو سکتے ہیں۔ اور وہ بھی جاہلوں کے لئے نہیں۔ کیونکہ نرکت میں لکھا ہے۔ کہ نمسکار گیانی اور واقف آدمی کو ہی کرنا مناسب ہے۔ اس کی تشریح منوسمرتی نے اس طرح کی ہے۔ کہ جو آدمی نمسکار کا جواب دینا نہ جانتا ہو۔ اس کو نمسکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ شودر کے برابر ہے۔

اس ساری تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ نمسکار، آتیتھی دار اور مناسب سزا ان تین کے ذریعہ سے جانداروں کی ہی پوجا کی جا سکتی ہے۔ غیر جانداروں کی نہیں۔ چونکہ مورتیاں غیر جاندار ہیں۔ اس لئے ان کی مناسب طور پر حفاظت کرنا اور جیسے سکولوں میں ماسٹر صاحبان ہندوستان وغیرہ کے نقشوں میں سے شہر، پہاڑ اور دریا وغیرہ کے نشانات طالب علموں کو دکھلا کر اور ان کے متعلق مفصل حالات جغرافیہ میں سے بتلا کر ان کو تعلیم دیتے ہیں۔ ویسے ہی پاٹھ شالاؤں میں لگی ہوئی تصویروں کو دکھلا کر اور جن کی تصویریں ہیں۔ ان کے کارنامے تاریخ سے بچوں کو بتلا اور سمجھا کر ان کو تعلیم دینا ہی ان کا مناسب استعمال کرنا ہے۔ اور یہی ان کی مناسب پوجا ہے۔ نمسکار یا آتیتھی دار دینے سے نہ وہ ان کا جواب دے سکتی ہیں۔ اور نہ ہی اس سے ان کو خوشی یا شکھ حاصل ہوتا ہے۔ اور سزا دینے سے بھی نہ ان کا اپمان ہوتا ہے اور نہ ان کو دکھ پہنچتا ہے۔ اس لئے مورتیوں کو نمسکار، آتیتھی دار یا سزا دینا ایسی پوجا کے برخلاف اور معقولیت سے بعید ہے۔ جیسے مورتی کو نمسکار کرنا سدھانت کے برخلاف ہے۔ ویسے ہی جوتا آدی مار کر ان کو سزا دینا بھی سدھانت کے برخلاف ہے۔ کیونکہ جیسے نمسکار کرنے والا مورتیوں کو چیتن سمجھنے کی وجہ سے اگیانی ہے۔ ویسے ہی جوتا مارنے والا بھی مورتیوں کو چیتن سمجھنے کی وجہ سے اگیانی ہی ہے۔ یہ دونوں کام وہی کر سکتا ہے۔ جو مورتیوں کو چیتن مانتا ہو۔ اور جو مورتیوں کو جڑ مانتا ہے۔ اس کے لئے یہ دونوں کام تضیع اوقات۔ بے مطلب معقولیت سے بعید اور قابل نفرت ہیں۔ کیونکہ مورتی کو جوتا مارنا بھی مورتی کو چیتن تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔ جو کہ ہمارے سدھانت کے برخلاف ہے۔ اس لئے ہمیں کسی شخص کے کہنے پر اشتعال میں آ کر اپنے سدھانت کے خلاف کام نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ آریہ سماج پر اعتراض کرنے کے لئے آریہ سماج کے کسی گرنتھ کی [illegible]

فرض کرو۔ کل کو کوئی اعتراض کر دے۔ کہ آریہ سماجی تو ویدوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اگر نہیں کرتے۔ تو وہ ان پر جوتے مار کر یا پاخانہ پیشاب کر کے دکھلائیں۔ اور آریہ سماجی پرانی استری کو ماتا کے سمان نہیں سمجھتے۔ اگر سمجھتے ہیں۔ تو فلاں استری کا پستان منہ میں ڈالکر اور چوس کر دکھلائیں۔ آریہ سماجی زمین، کرسی، دری، کپڑوں اور گھر وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں۔ اگر نہیں کرتے تو ان کو دیا سلائی لگا کر دکھلائیں۔ آریہ سماجی وایو کی درگندھی کو دور کرنے کے لئے ہون یگیہ نہیں کرتے۔ بلکہ دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے ہی کرتے ہیں۔ اگر وہ وایو کی درگندھی کو دور کرنے کے لئے ہون یگیہ کرتے ہیں۔ تو پاخانہ میں ہون کر کے دکھلائیں۔ . . . . وغیرہ وغیرہ۔ تو کیا ہمارے لئے کسی کے کہنے پر اشتعال میں آ کر اس قسم کے کام کرنے مناسب ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ کیونکہ [illegible] بالا سارے کام معقولیت سے بعید ہیں۔ اور آریہ سماج کے کسی گرنتھ کا ثبوت اس بارہ میں موجود نہیں ہے"۔

صرف ایکماہ کے لئے ایک روپیہ کا مال خریدنے والے کو

رسٹ واچ مفت

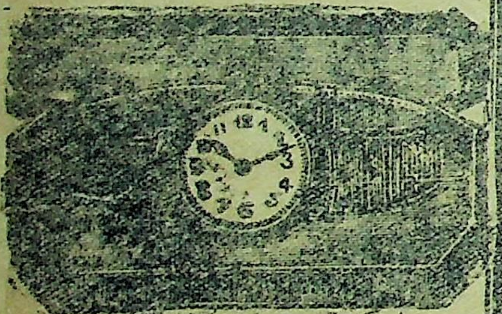

شاہی سرمہ جس کے استعمال سے ہر قسم کے مرض دور ہوتے ہیں۔ اور اچھی آنکھ والوں کو تھوڑے عرصہ ہی استعمال کرنے سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ڈاک خرچ وغیرہ سات آنے۔ صرف ایک شیشی شاہی سرمہ کے خریدار کو ڈھی رسٹ واچ سنہری مع پوا سلیب ایج سنہری جس ساتھ ہی خوبصورت بکس کے مفت دی جائے گی۔ گھڑی کی شکل و شباہت اور سجاوٹ بناوٹ دیکھنے ہی نہایت خوبصورت۔ بے حد مضبوط جس میں [illegible] گول جو کور آٹھ پہلو۔ ہر گھڑی کی مضبوطی کی گارنٹی ایک سال۔ گارنٹی کے اندر گھڑی مرمت کرنے کی کمپنی ذمہ دار ہے۔ مال ناپسند ہونے پر قیمت واپس۔

پتہ

سوئٹزرلینڈ واچ اینڈ کلاک کمپنی جھانسی سٹی

پوران اور النکار

(لیکھک مہاشہ کندن لال جی آریہ منتری آریہ سماج چوبناں)

پورانوں کی خلاف تہذیب اور خلاف عقل

کتھاؤں پر جب آریہ سماج نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے معترض ہونا شروع کیا۔ تو پورانک پنڈت ہکا بکا ہو گئے۔ اور آریہ سماج اور رشی دیانند پر گالیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ اور ان پورانک کتھاؤں کے بزعم خود النکار بنا بنا کر ان کی معقولیت ظاہر کرنے کی ناکام کوششیں شروع کیں جس رشی کو گالیاں نکالتے ہیں۔ اسی کے بنائے ہوئے راستہ پر گامزن ہو کر اپنے آپ کو قعر ذلت سے نکالنے کی سعی بے سود کرنے لگے۔ چنانچہ "برہم رشی" راولپنڈی کا، بدنام نمبر موسومہ بہ "دیانند سماج نمبر" اس وقت میرے سامنے پڑا ہے۔ جہاں اس سارے نمبر میں مضمون نویسوں نے رشی دیانند اور آریہ سماجیوں کو گالیاں نکالنے میں ایک دوسرے سے گوئے سبقت لے جانے کی کوشش کی ہے۔ وہاں تین مضمون پرانوں کی نامعقول اور بیہودہ کتھاؤں کو النکارک سدھ کرنے میں مندرجہ ذیل عنوان قائم کر کے مندرجہ ذیل اصحاب نے تحریر کئے ہیں:۔

(۱) پورانوں پر اعتراض کیوں؟ ——— از قلم شری گوسوامی بدو گل جی بھوشن راولپنڈی +

(۲) پورانوں پر اعتراض کیوں؟ مرسلہ مضمون کے پورانوں پر اعتراضات کا جواب از قلم پنڈت رگھوناتھ پرشاد جی شرما فیروزپور +

(۳) پوران اور دیانند سماج ——— از جہتہ گوسامی مدن لال جی دتاں +

ان تینوں مضمون نویسوں میں سے صرف پنڈت بدو گل بھوشن جی نے کچھ سنجیدگی سے مضمون لکھا ہے۔ باقی دو اصحاب نے تو تتی گالیاں نکالی ہیں۔ کہ شاید کوئی بازاری آدمی تو کیا بازاری عورت بھی اتنی بے نقط نہیں سنا سکتی۔ ہر سہ مضامین کا تت یہ ایک ہی ہے۔ کہ:۔

(۱) پوران ایک ودیا ہے

(۲) پورانوں کی بھاشا سمجھ میں آنی مشکل ہے +

(۳) پورانوں میں جو اشلیل کتھائیں ہیں۔ اس کا النکار بن جاتا ہے +

(۴) برگزیدہ آدمی بھاشیہ بھومکا میں جب سوامی جی نے گوتم اور اہلیا وغیرہ کے النکار بنائے ہیں۔ تو باقی کیوں نہیں بن سکتے؟

ان مضامین کے پڑھنے سے کم از کم ایک بات تو نشچاتمک طور پر سدھ ہو جاتی ہے۔ کہ پورانوں کی کتھاؤں کو پورانک بھی اشلیل اور ناممکن سمجھنے لگ گئے ہیں۔ تبھی تو ان کو النکار سدھ کرنے کی اوٹ پٹانگ کوشش کی جا رہی ہے۔ سورج میرے بھانک دوستوں کو

جگہ نہیں ٹھہر سکتے۔ رشی دیانند نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں کچھ ویدک گھٹناؤں کو النکارک سدھ کیا ہے۔ وہاں ان کو اتہاسک نہیں مانا۔ لیکن آپ کی یہ پوزیشن نہیں ہے۔ آپ پورانوں کے اتہاسک انش کو النکارک سدھ کریں گے۔ تو اپنی ساری تواریخ پر سیاہی پھیرنے کی ناکام کوشش کریں گے۔ جس سے آپ کی رامائن اور مہابھارت دھری کی دھری رہ جائے گی۔ کیونکہ جب سوریہ ونش اور چندر ونش کے پرشوں کو النکارک سدھ کرنے لگے تو نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری کے مصداق جب کل چلانے والے ہی فرضی ہو گئے۔ تو باقی کیا رہا۔ لیکن "دروغ گو را حافظہ نباشد" کے مصداق کہیں ایک بات کو النکارک سدھ کرتے ہیں۔ اور دوسری جگہ اسی کو تاریخی اصلیت بیان کرتے ہیں۔ مگر دونو باتیں اکٹھی نہیں چل سکتیں۔ اس لئے النکار بازی میں ٹانگ اڑانے سے پہلے ان سب باتوں کا وچار کر لیا کرو۔ کیونکہ النکار بنانے میں بھی تو خاص نیم کام کرتے ہیں۔ بنا نیموں کے النکار بھی بن نہیں سکتا۔ یہ نہیں کہ ایک ہی بات کی نسبت ایک پنڈت کچھ النکار بنا دے۔ اور دوسرا کچھ النکار گھڑ دے۔ اس بات سے تو صاف عیاں ہوتا ہے کہ "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کے مصداق اب پورانک پنڈت ایسی باتوں کا سہارا لے کر اپنی شرمندگی کو مٹانا چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر پورانوں میں یہ کتھا آتی ہے۔ کہ:۔

"چندرما نے دیوتاؤں کے گورو برہسپتی کی استری تارا کا اغوا کر لیا۔ برہسپتی نے سب دیوتاؤں سے شکوہ شکایت اس امر کا کیا۔ تو سب دیوتاؤں نے ڈیپوٹیشن لے جا کر چندرما کو سمجھایا کہ گورو پتنی کو تمہیں واپس کر دینا چاہئے۔ چندرما نے تارا کو اس شرط پر واپس کرنا منظور کیا کہ گربھ سمنت جو بالک ہے۔ وہ اس کا ہے۔ اس پر برہسپتی نے کہا کہ میرا ہے۔ سب نے خود "تارا" سے پوچھا۔ اس نے لجت ہو کر اتر دیا کہ یہ چندرما کا ہی ہے۔ چنانچہ دیوتاؤں کی پنچایت نے فیصلہ چندرما کے حق میں دیا۔ اور لڑکا پیدا ہونے پر چندرما کو دے دیا گیا۔ جس نے اس کا نام

کا مورث اعلیٰ ہوا" +

اب اس اتہاسک کتھا کو جس کا سمبندھ ایک خاندان سے بھی ہے۔ مندرجہ بالا مضمون نویسوں (۱) پنڈت بدو گل بھوشن اور (۲) پنڈت رگھوناتھ پرشاد نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق بلا کسی قاعدہ کے النکار بنانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ پنڈت (۱) اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ:۔

"چندرما ... برہسپتی نکشتر کی استری تارا نکشتر سے ملتا ہے۔ یہی اس کا تارا ملاپ ہے۔ جس کو کم سمجھ لوگ برہسپت دیو گورو کی استری سے منسوب کرتے ہیں"

اب دوسرے پنڈت صاحب اپنے مضمون میں یوں فرماتے ہیں:۔

"یہی جو تم نے شنکا کی۔ برہسپتی کی عورت روہنی سے سنیوگ کیا۔ اس کتھا کا سمادھان یہ ہے کہ برہسپتی سے مراد سوریہ دیوتا کی ہے اور ۲۸ نکشتروں میں ایک روہنی نام سیارہ ہے۔ چونکہ گرشم رتو میں یہ ستارہ سوریہ کے نزدیک رہتا ہے۔ نزدیک ہونے سے سورج کی عورت مانا گیا ہے۔ سردیوں میں روہنی ستارہ سورج کے دکھشن کی طرف ہونے چندرما کے نزدیک معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ادبیکے فرشتو مسلے ... کہا جاتا ہے۔ کہ چندرما نے برہسپتی (سورج) کی عورت روہنی سے ملاپ کیا۔ النکارک کتھاؤں کے بھاو نہ جاننے کے کارن فضول نکتہ چینی کرنا سراسر جہالت اور خود غرضی ہے"

اب ایک ہی کتھا کے دو تو النکار آپ کے سامنے ہیں۔ آپ دیکھیں۔ کہ ہر دو پنڈت صاحبان نے اپنے اپنے زعم میں بڑے تیر مارنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن بمصداق "من چہ مے سرایم و طنبورہ من چہ مے سراید" بیچارے ایک دوسرے سے کوسوں دور چلے گئے ہیں۔ اور پھر بھی دونو اس کتھا کو النکار سدھ کرنے میں ہمت کسی طرح نہیں ہوئے ہیں +

اگر اس کتھا کو النکارک مانا جائے۔ تو چندر ونش کے مورث اعلیٰ بدھ کی پیدائش کا اور کوئی ذکر ہی نہیں۔ جب بدھ کی پیدائش نہ ہو۔ تو چندر ونش کیسے چل سکتا ہے۔ گویا ساری مہابھارت کو یہ یک جنبش قلم ... نہ کیا ... نو رستاں

دھرم کی جے" +

اب ایک اور مشہور کتھا کی النکار بازی ملاحظہ ہو۔ پورانک مشہور کتھا ہے۔ کہ برہما اپنی ..... کے پیچھے کامانتر ہو کر دوڑا گا۔ اب پنڈت بدو گل بھوشن جی اپنے مضمون میں اس کا النکار یوں باندھتے ہیں۔ کہ:۔

"پرجاپتی برہما نام سورج کا بھی ہے۔ اوشا (برہمانہ کال) اس کی لڑکی ہے۔ کیونکہ سورج سے پیدا ہوتی ہے۔ اوشا کال پہلے آتا ہے۔ اس کے پیچھے سورج بھگوان آتے ہیں۔ یہی برہما یعنی سوریہ کا اوشا روپی لڑکی کے پیچھے بھاگنا ہے"

یہ تو ہوا ایک پنڈت کا سوامی دیانند جی مہاراج کی تقلید کرتے ہوئے النکار بازی کا نمونہ۔ اب گوسوامی مدن لال جی دتاں والے اپنے مضمون میں اس بات پر یوں گوہر افشانی کرتے ہیں:۔

"پورانوں کی کتھاؤں سے یہ بتلانا مقصود ہے۔ کہ خواہ برہما ہی ہو۔ اس کو سنسار کے دیوہار میں دت چت ہو کر رہنا چاہئے۔ کہ کام بڑا بلوان ہے۔ ایسا منش اگر اپنی بیٹی پر آسکت ہو سکتا ہے۔ تو کچھ کل یگی جیو کی کیا ہستی ہے؟ اس لئے سنسار میں اپنے آپ کو دھارمک پتھ پر چل کر قابو رکھو۔ ورنہ یاد رکھو سرنگوں ہو کر پاپ روپی اگنی میں جھونکا جائے گا۔ جب اندر برہما اپنے کرتے اعمال کی سزا بھگتنے سے نہیں بچ سکتے۔ تو تیری کیا ہستی ہے؟ واستو میں برہما نے ہمیں سنسار میں آیو گزارنے کے سلوحن ایک ماسٹر کی طرح بتلائے ہیں۔ جیسے ماسٹر اپنے شاگردوں کی تعلیم کے لئے ہر ایک کام کر کے دکھلاتا ہے۔ خواہ وہ کسی طریقہ سے ان کے ذہن نشین کرائے۔ ایسا ہی برہما نے دیو نے تجربہ کی بنا پر ہمیں سو شکشت کرنے کے لئے یہ سب کاریہ کر کے بتلائے۔ اگر ایسے کاریوں کے کرنے سے پوران اشلیل ہیں۔ تو پھر وید بھی اشلیلتا سے نہیں بچ سکتے۔ کیونکہ پوران وید انکول ہیں۔ اور یہی سناتن دھرمیوں کا ماننا ہوا فیصلہ ہے"

اب ناظرین ہر دو پنڈت صاحبان کی تحریروں کا باہمی مقابلہ کر کے خود ہی دیکھیں۔ کہ کس طرح ایک صاحب زناک کو داستاں ہاتھ لگنے کی کوشش کر کے النکار بازی کے اندر پھنس گئے ہیں۔ لیکن دوسرے صاحب نے پورانوں کو اشلیل ثابت کر ... ہی تو بھی

... ہو گیا ہے۔ کہ سوریہ کی سات ... لوگوں کی کرنیں ہیں۔ کیونکہ

(۴۱)

رشی ران کیوں لی؟ بقیہ صفحہ ۹

پچھلے ہفتہ میں نے اس عنوان سے ایک [illegible] لکھا تھا۔ اس میں میں نے اس [illegible] ... سے کی کوشش کی تھی۔ کہ ہم رشی [illegible] وقت کی انترنگ [illegible] سے دیکھتے ہوئے [illegible] جیتا کے سامنے [illegible] ... ... (اعتماد) کا پرستاد پاس کیا۔ لیکن ... سب جگہ میرے خلاف پھر اتنی ہی بے طرفی ... ہے۔ دوسری جگہوں میں ایسے مواقع پر پرنودھ سمبندیوں کے پردھان (جیسے گورو کا بج کی ... ت میں ڈاکٹر ... اس جی نے نہایت ٹیکنیکل التیج سیونٹ کی حالت میں راجہ نریندرو ناتھ جی نے اپنے بیان مٹا لیج کرا دے تھے) ایسے پاپیگنڈہ کا [illegible] دے دیتے ہیں۔ کرم چاریوں کو تنخواہ پر بس میں آنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس سمے سبھا کے مکھ سیہ ادھیکاری دو تہا نو بھاؤ ہیں۔ جو سو طرح سمیرے دردھ اندولن کرتے رہتے ہیں۔ میری حفاظت ان سے کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کے ذریعہ حفاظت کیسے ہو؟ اب یہ توجہ بھی سمجھتے اپنے آپ اٹھانا ہوگا۔ اور ان تہا نو بھاؤں کے کھٹن آدمی کی "سماوچنا" کرنی ہوگی۔ میری یہ آلوچنا درحقیقت مجھ پر کی گئی آلوچنا کا جواب ہے ؛

حالات مندرجہ بالا کو دھیان میں رکھتے ہوئے میرا نویدن یہ ہے۔ کہ اگر سبھا مجھ پر کی گئی زیادتی کی پڑتال کسی سوتنتر نیائے سبھا سے کرا کر اس کا نشچت کیا ہوا ڈنڈ زیادتی کرنے والوں کو دے سکے۔ کو اسے نہ فقط مجھے البتہ سماوچنا سے روکنے کا ادھیکار ہی ہے۔ بلکہ میں اس کا شکر گزار رہ کے توجہ سے مکت ہو کر سبھا کا مشکور بھی ہوں گا۔ اور اگر سبھا جیسے پہلے اپنے اس کرتویہ کو پورا نہیں کر سکی۔ اب بھی نہ کر سکے تو میں سبھا کی اس امر پر خفا ہو ہی پہلے کی طرح اپنی رکھشا اپنی آپ کرنے کی اجازت سمجھوں گا ؛

بنا سے سبھا کی سنگھٹن سے سمبندھ اتنی پرکار سوتنتر ہونی چاہئے۔ جیسے سرکار دوں دوارہ سوپکرت کئے گئے ٹریبونل سرکار سے بھی سوتنتر ہوتے اور سرکار کے ڈیم کا بھی وتدڑ دے سکتے ہیں۔ یہ پرستاؤ میں اس لئے کر رہا ہوں۔ کہ میری شکایت سبھا کے سبھا سدوں سے ہے۔ وہ اپنے آپ جج نہیں ہو سکتے ؛

آپ نے ۲۰ اپریل کی انترنگ سبھا میں وچار ہوگا "یہ یقین دلا کر بتک اور لیکھ پرکاشت نہ کریں کو لکھا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس ہفتہ کے لئے لیکھ نہ صرف بھیجا ہی جا چکا ہے بلکہ اس کے پروف دیکھے ہوئے بھی کئی دن ہو چکے ہیں۔ ایسی حالت میں میں آپ کی آگیا پالن کرنے میں اسمرتھ ہوں۔ مجھے خوشی ہوتی اگر میں آپ کے اس آدیش کا پالن کر سکتا۔ سوتنتر نیائے سبھا کی گھوشنا کے ساتھ ہی میں اس لیکھ مالا کا پرکاشن خوشی سے روک دوں گا ؛

آپ کا
چموپتی
۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء

وہ پرستاؤ جس کی طرف آچاریہ جی کا اشارہ ہے۔ حسب ذیل ہے:-

"آریہ سماج [illegible] ... ان مضامین کو جو پنڈت چموپتی جی۔ آچاریہ رام دیو جی اور ان کے ساتھیوں کی طرف سے ایک دوسرے کے خلاف اخبارات میں نکل رہے ہیں پڑھتے رہتے ہیں۔ آریہ سماج کے لئے ہانی کارک سمجھتی ہے۔ اور ان سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ اس سلسلہ کو فوراً اور دوسروں کی خاطر بند کر دیں۔ اور اپنی تمام کوششوں کو اور دوسروں کی کامیابی کرنے میں لگا دیں ؛

(لودھو کی ... منتری آریہ سماج [illegible]) ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء

آریہ سماج پاک پٹن کے سماچار۔ آریہ سماج پاک پٹن کے سبھا سد ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ ماسٹری گیس وہنتیں سے رعایا ہوتی ہے۔ اگنی ہوتر۔ پرارتھنا اور اپاسنا کے بعد اپدیش ہوتا ہے۔ [illegible] ضروری سندیش سنائی جاتی ہیں۔ جب سے محکمہ ہنر اور ریگ ... [illegible] ... اپنے ہاتھ میں کام لیا ہے۔ تب سے آریہ سماج ترقی کر رہا ہے۔ پہلے بالکل کوئی [illegible] ... کا جو دا ابھی چند ماہ ہوئے۔ لالہ ... جی منتری سماج چنے گئے ... ہو گئی ہے۔ آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ کے پر ... [illegible] ... ہو گیا ؛

(... منتری آریہ سماج پاک پٹن ضلع منٹگمری)

بقیہ مضمون "پوران اور انکار" صفحہ ۱۲

ایسا ہی مان لیا۔ اندر پرماتما ہی ہیں۔ ..... کا لا نچھن لگایا۔ افسوس جس دھرم کے سپوت خود اپنے دھارمک گرنتھوں کو ایسا مانتے اور سمجھتے ہوں۔ ان سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے؟ گویا ہر سمہ پنڈتوں نے ایک مضمون پر قلم اٹھا کر بھی سخت اختلافات کا اظہار کیا ہے۔ اور پورانوں کی انسپل اور نامکمل کہانیوں کو انکار سدھ کرنے کی بے سود کوشش کی ہے۔ جب تک پوران ہیں۔ اور آپ انہیں مان رہے ہیں۔ تب تک آپ انہیں انکار سدھ نہیں کر سکتے۔ اور اگر آپ ان کو انکار سدھ کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو ہر بار آپ کو منہ کی کھانی پڑے گی۔ جتنی گالیاں سناتن دھرمیوں نے اپنے مضمونوں میں دی ہیں۔ ان کا شکریہ کے ساتھ واپس کیا جانا ہے۔ کیونکہ گالی کا جواب گالی دینا آریوں کو زیب نہیں دیتا۔ اور نہ ہم ایسا کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن آپ کی انکار بازی کے شوق کو دیکھ کر میں ان مختصر دس نہایت مشہور واقعات درج کر کے سارے پورانک پوپ منڈل کو عموماً اور ان ہر سمہ مضمون نویسوں کو خصوصاً چیلنج کرتا ہوں۔ کہ ان کے انکار بنا دیں۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ جس طرح مندرجہ صدر کتھاؤں کے انکار بنانے میں یہ اصحاب بہت بری طرح فیل ہوئے ہیں۔ اسی طرح اب بھی ہوں گے۔ اور سناتن جنم تک بھی ان تاریخی واقعات کو فرضی سدھ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انکار بنانے کا مطلب ہی یہ ہے۔ کہ یہ قصہ فرضی ہے۔ اصلیت نہیں رکھتا۔ اور لوگوں کو سمجھانے کے لئے یا قدرتی مناظر کو بیان کرنے کے لئے خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔ اور بس۔ واقعات حسب ذیل ہیں:-

۱۔ منو کی ... سے اکھنڈ کو پیدا ہوا ؛

۲۔ الا منو کی لڑکی تھی۔ وہ مرد بنی۔ اور اولاد پیدا کی۔ پھر عورت بن کر اولاد پیدا کی۔ پھر مرد بن گئی ؛

۳۔ گنگا منی کا دیوتا اپسرا کو .... پڑا۔ جس سے کرپا چاریہ اور کرپی پیدا ہوئے ؛

۴۔ بھاردواج رشی کا .... جس سے درون آچاریہ پیدا ہوئے۔ جن کی کرپی سے شادی ہوئی ؛

۵۔ پھر گوپتی نے اپنی جنگھا میں گربھ دھارن کیا۔ جو سو سال تک جنگھا میں رہا۔ اور اندر ہی چھ انگوں سمیت وید پڑھ گیا۔ جب باہر نکلا۔ تو اس کے تیج سے سب کشتری اندھے ہو گئے ؛

۶۔ وشسٹ کی کام دھینو گائے کے مختلف انگوں سے ہزاروں مسلح نوجوان پیدا ہو کر وشوامتر کی فوجوں سے لڑنے لگے ؛

مندرجہ بالا واقعات پورانوں اور مہابھارت وغیرہ تاریخی کتب میں مندرج ہیں۔ لیکن ان کو ہم ہرگز سچ مان لینے سے ہمارے بزرگوں کے آچار اور ویوہار پر ..... الزام آتے ہیں۔ آپ اس قسم کی انسپل اور ناممکن کتھاؤں کو انکار بنا کر چھٹکارا نہیں پا سکتے۔ جبکہ اس قسم کی پیدائش کے کارناموں سے آپ کی تاریخ کے صفحات مزین پڑے ہیں۔ یا نو ان تاریخی ہستیوں کی پیدائش کو قانون قدرت کے مطابق ماں باپ کے ملاپ سے جائز طور پر پیدا شدہ مانو۔ ورنہ ان کا انکار بنا کر دکھاؤ ؛

سیدھا طریقہ یہی ہے۔ کہ ویدک دھرم کی شرن میں آؤ۔ اور آریہ سماج کے تسلیم شدہ کو اپناؤ۔ کہ وید سوتہ پرمان اور باقی گرنتھ پرتہ پرمان ہیں۔ یعنی ویدوں کی انوکولتا سے پرامن اور پرتکولتا سے اپرمان۔ جب تک آپ اس ایک سدھانت کو جو سنسکرت کے اندر لکھی ہوئی سوتہ پرمان مانتے رہیں گے۔ آپ کو شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ آؤ میدان عمل ... ویدک ... پرچار کر دیں۔ تو ... ویدک ... دیا نند کے گن گان کریں۔ اور دوگنا ... سب ... [illegible] ؛

(رام نام)

بات ایک ہی ہے ... کی ہی پہلی ادسفا ہے۔ اس پرتنی ... سے نتیجہ ہوا کہ منتری جی آریہ ... [illegible] ... فنڈ کو دان دے گئے۔ ... [illegible] ... کر بھی جلدی ہی ... [illegible]

یکتا ... [illegible]

رشی کی تصویر کو دیکھ کر

دھرم کی جے"
اب ایک اور مشہور کہنا کی النکار بازی سنو
مشہور کہنا ہے۔ کہ رہا اپنی

پنڈت چموپتی جی کے جذبات

پیکر اک کاغذ کا ہے یا رنگ کی پڑیا ہے تو؟ ہاں چمک بھی تجھ میں ہے روغن کی اک ڈبیہ ہے تو
پینٹ چھوڑ بھی ہے دل اک کھردرا کپڑا ہے تو اس قدر پیاری جو پھر لگتی ہے سچ کہہ کیا ہے تو

دل نہیں تجھ میں دل آرائی کی پر تاثیر ہے
ہاں، نہیں پیارا، مگر پیارے کی تو تصویر ہے

وہ میز پر منبر تیرا زیچ میں آم اٹھا ہوا ہر میز موسیٰ کا ذاکر تیرے ذکر و فکر کا
چوڑی پیشانی سراسر مطلع ذہن و ذکا روشن آنکھوں میں سرور سرمدی کی ہے ضیاء

پھول سے ہیں گال دکھلاتے تجرد کی بہار
چھو نہیں سکتا انہیں جھونکا خزاں کا زینہار

سینہ صافی کی وہ وسعت کہ دو عالم ہیں تنگ دیکھ کر بازو کی طاقت پہلوان دنیا کے دنگ
قوم کی اصلاح ہو جس سے وہ چھاتی میں امنگ طبع نورانی کو زیبا ہے ترا نورانی رنگ

وید کی تانوں سے ہے جوں چشمہ حیواں گلو
اس لب معجز نما سے ٹپکا امرت چار سو

سخت تر فولاد سے ہیں بدن کی ہڈیاں جسم کی طاقت کے پردے میں نہاں دل کی تواں
رگ میں ہے قصرِ بدن کی سخت رائیں بیگماں یوگ کے آسن کو شاباں ہیں چوڑی پنڈلیاں

کیا تن عریاں پہ تیرے کر سکیں بدخواہ چوٹ
لاکھ جوشن سے کڑا ہے اک تجرد کا لنگوٹ

چھانتا ہے حق ترے قدموں میں سر کو جھکا ورنہ ہو سوء ادب تو ہیں گلے سے بھی لگا
تجھ کو آنکھیں پر رکھیں دیں اشک کی لڑیاں پہنا پھول سے بڑھ کر ہے تو موتی میں ہے کیا ضیاء

اس قدر جلوے مصور کی کہاں تصویر میں
جلوہ گر پیارا ہے اپنے پیار کی تنویر میں

پنڈت بدھ دیو ودیا النکار کے جذبات

پنڈت چموپتی ایم۔ اے۔ اور پنڈت بدھ دیو ودیا النکار دو نو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشک ہیں۔ اور دونوں ہی دیانند سیوا سدن کے ممبر ہیں۔ دونوں رشی کے بھگت ہیں۔ لیکن اب دونوں کی رشی بھگتی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک کے دل میں رشی کی تصویر کو دیکھ کر ان کے تمام سدگنوں کی سمرتی جاگ اٹھتی ہے۔ اور دوسرا مورتی پوجا کی بنیاد اکھیڑنے کے لیے رشی کی تصویر کو لات مارنا ضروری سمجھتا ہے۔ کیسے وہ دن ہوئے۔ پنڈت چموپتی نے رشی کی تصویر کو مخاطب کر کے ایک نظم لکھی تھی۔ اس کے ایک ایک شعر سے ان کی رشی بھگتی ٹپکتی ہے۔ حیدرآباد کے شاستر ارتھ نے بتلا دیا۔ کہ رشی کی تصویر پنڈت بدھ دیو کے لیے کیا اہمیت رکھتی ہے۔ ان کے اور پنڈت چموپتی جی کے خیالات کا موازنہ کرنے کے لیے "پرکاش" کے شاعر نے پنڈت بدھ دیو کے دلی جذبات کو نظم کا جامہ پہنایا ہے۔ دونوں نظمیں یکجا اکٹھی کر دی گئی ہیں۔ تاکہ ناظرین "پرکاش" دونوں کو ان کے سچے روپ میں دیکھ سکیں۔

(ایڈیٹر پرکاش)

بے حقیقت اک کاغذ بے حقیقت پر رنگ کیا ہی اک تصویر تجھ میں جنم جنت کیوں ہے ڈھنگ
دے رہی ہے کیوں زمانے کی نگاہوں کو فریب آ رہا ہے کیوں خیال آ حقیقت میں نشیب
بت ہے تو گو دست انساں نے بنایا ہی تجھے بت شکن قوم کو لے پھر کیوں سر چڑھایا ہی تجھے
شوق بت شکنی ہی میری فطرت چالاک میں ہیں ملا دونگا تری اس آبرو کو خاک میں
تیری عزت کر کے حرم بت پرستی کیوں کموں بول اپنے دھرم کا سچ سو بستی کیوں کروں
خاک غزنی ہی سے اٹھتے ہیں فقط محمود کیا بت شکن بھارت میں کوئی بھی نہیں موجود کیا
میں ہونگا بت شکن پرزے اڑا دونگا ترے میری بت شکنی دیکھنا ٹکڑے اڑا دوں گا ترے

توڑے بت اغیار کے محمود نے گھر چھوڑ کر
اور میں چھوڑوں گا ان اپنے بتوں کو توڑ کر

پنڈت بدھ دیو جی کی نازیبا حرکت

بجنور کا آریہ اخبار "رشی" اپنی ۵ راگست ۱۹۳۵ء میں پنڈت بدھ دیو جی کو ذیل کا صائب مشورہ دیتا ہے:- یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ رشی دیانند کے متعلق پنڈت بدھ دیو جی کے دل میں بھی آریہ سماجی سے کم عزت نہیں۔ آخر پنڈت جی جیسے بدوان اپدیشک سے یہ غلطی کیسے سرزد ہوئی؟ انہوں نے اس معاملہ میں یہ جلد بازی کا غلط رویہ کیوں اختیار کیا؟ وہ تجربہ کار اور ناظر ہوتے ہوئے بھی مادھو آچاریہ کی اس مکروہ چال میں کیوں پھنس گئے؟ کیا ... اگر وہ اس کمتھا کو "دیر پوجا" کے فرق کو سمجھنے کی قابلیت نہیں رکھتے تھے؟ جہاں تک ہم نے اس واقعہ پر دلش کے مرشد ا... سے یہ قابل اعتراض کارروائی صرف لوگوں نے جوش کے عالم میں سرزد ہوئی ہے۔ ہماری کوئی ذکر ہی نہیں۔ ... ایک آواز کیسا لطف پنڈت بدھ دیو کی اس نازیبا حرکت کی مذمت کر رہا ہے۔...... نہ ہو۔ از چندر روشن ہی ان کے سخت ترین نکتہ چینوں کو بھی شک و شبہ نہیں۔ البتہ ان کی گویا سارے مہابھارت کو ... عالم میں ... معاملہ کو زیادہ طول نہیں دینا چاہیے۔

پرواروں کو غور کیا۔ اور پنجاب کے آریہ اخبارات میں اس بارہ میں مضمون پڑھ کر چندر ماکا ہی نا ممکن ... میں پنڈت جی کی اس غلط کارروائی کی حمایت کرنا اور دھوبناؤں کی چودھری نے فیصلہ ... چندر ما کے حق میں دیا۔ اور لڑکا پیدا ہونے پر چندر ما کو دے گیا۔ جس نے اس کا نام ...

بسنت کرسے پنڈت بدھ دیو جی کی قابلیت اور ... کر دی گئی ہے۔ نازیبا حرکت کی ... دوستوں کو

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی کی تصویر اور مورتی پوجا نمبر ۲

پنڈت چموپتی جی ایم اے کے قلم سے

پچھلے ہفتہ ہم نے اس عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا۔ اس میں ہم نے اس امر کے دینے کی کوشش کی تھی۔ کہ ہم رشی کی تصویر کو آدر کی درشٹی سے دیکھتے ہوئے بھی مورتی پوجک نہیں ہو جاتے۔ مورتی پوجا اور چیز ہے۔ رشی کی تصویر کا آدر بالکل اور چیز۔ عزیزوں کی تصویروں سے پیار کیا جاتا ہے۔ بزرگوں کے چتر آدر پاتے ہیں۔ بہادروں کے بت نصب کیے جاتے ہیں۔ شہیدوں کی خاک تک کی تعظیم کی جاتی ہے۔ یہ سب ہمارے روزمرہ کے تجربات ہیں۔ محبت اور تعظیم کے جذبات ہماری زندگی کے نہایت شیریں احساسات ہیں۔ ان جذبات کے بغیر ہماری زندگی روکھی ہے۔ جہاں مورتی پوجا ہمارے ہردیوں کو جڑ (بے حس) بنا دیتی ہے۔ وہاں ان تصویروں اور بتوں کو دیکھ کر ہمارے دل لہلہا اٹھتے ہیں۔ شہیدوں کی خاک بولتی معلوم ہوتی ہے۔ اجمیر کی شتابدی کے موقع پر ... میں رشی کی کھڑاویں رکھی تھیں۔ پرتاپ کی زرہ بکتر رکھی تھی۔ کھڑاویں رشی کے چرنوں کی یاد دلا رہی تھیں۔ عقیدت مند تصور ہی تصور میں رشی کا چرن وندن کر رہے تھے۔ زرہ بکتر آن کی آن میں ہلدی گھاٹ کے میدان میں پہنچا دیتی تھی۔ ہماری رگ رگ دیش کی آزادی کے لیے بیتاب ہو رہی تھی۔ مادر وطن کے لیے کوئی مصیبت آ سکے۔ پرتاپ کی زرہ بکتر ہر قسم کے خوف و خطر کو دور بھگا رہی تھی لمحہ بہ لمحہ کے لیے ہم پرتاپ کی فوج میں بھرتی ہو جاتے تھے۔ ایسے ہی رشی کی تصویر۔ رشی کے فوٹو ان کی مرضی سے لیے گئے جنہوں نے لیے تھے۔ کسی جذبہ کے زیر اثر۔ آخر انہیں رشی میں عقیدت تھی۔ تصویر اس عقیدت کو تازہ رکھنے میں مدد دیتی تھی۔ اس کا مورتی پوجا سے کیا تعلق؟ نہ کبھی رشی کے جیتے جی انہیں ایشور سمجھا، نہ کوئی آج سمجھتا ہے۔ تو ان کی تصویر کو ایشور کی تصویر کیسے سمجھے گا؟ اور اسے ایشور کی پوجا کا ذریعہ کیسے بنائے گا؟

تصویروں اور مورتیوں کے ہر قسم کے سنسکار کو مورتی پوجا نہیں کہتے۔ رشی نے جس مورتی پوجا کا کھنڈن کیا ہے۔ اس کا ایک خاص انداز ہے۔ مورتی کو چیتن سمجھ کر اسے نہلانا دھلانا اسے بھوگ لگانا پنکھا کرنا۔ اس کے سامنے گھنٹی تھالی شنکھ بجانا۔ اس سے مرادیں مانگنا وغیرہ مورتی پوجا ہے۔ یہ مورتی پوجا چاہے سناتنیوں کی ہو۔ چاہے بودھوں اور جینیوں کی۔ اس کا ڈھنگ ایک ہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جینی اور بودھ ایشور کو نہیں مانتے۔ ان کے یہاں جب ایشور ہی نہیں۔ تو ایشور کی مورتی کیسے ہوگی۔ دارشنک وچار کی اور بات ہے۔ عملی طور پر بدھ بھگوان اور تیرتھنکر اپنے اپنے مذہب میں ایشور ہی کا کام دے رہے ہیں۔ سناتنیوں کی جن ضرورتوں کو ان کے دیوتاؤں کی مورتیاں پورا کرتی ہیں۔ جینیوں کی وہی ضرورتیں تیرتھنکروں کی پرتماؤں کے ذریعہ پوری کی جاتی ہیں۔ جین درشن میں بھی مکت جیو کی سمپتی ایشور سے کم نہیں رہتی۔ رشی نے مورتیوں کی پوجا کا جہاں جہاں بھی کھنڈن کیا ہے۔ اسی بھاؤ سے کیا ہے۔ رشی لکھتے ہیں۔ کہ:-

"پاشان آدمی کی مورتی بنا۔ اس کے آگے نیویدیہ دھر۔ گھنٹا ناد۔ ٹن ٹن۔ پوں پوں۔ شنکھ بجا۔ کولاہل کر۔ انگوٹھا دکھلا ......"

ویسی ہی لیلا ان پوجاریوں (ایک تما) پوجا نام ست کرم کے منتروں کی ہے۔

(ستیارتھ پرکاش۔ گیارھواں سمولاس۔ پرکرن پنچایتن پوجا۔ صفحہ ۲۰۴)

اس کے آگے پرشن کیا جاتا ہے:-

پرشن:- جیسے استری آدمی کی پاشان کی دی مورتی دیکھنے سے کام اتپتی ہوتی۔ ویسے ویتراگ شانت کی مورتی دیکھنے سے ویراگ اور شانتی کی پراپتی کیوں نہ ہوگی؟

یہاں لاویت راگ شانت اکار تیرتھنکر ہے۔ جین گرنتھوں میں یہ صفاتی نام تیرتھنکر ہی کا آیا ہے۔ جینیوں کا وچار ہے کہ چونکہ ان کی مورتیوں کی قطع وضع بے لاگ سادھوؤں کی سی ہے۔ اس لیے ان کی پوجا میں وہ دوش نہیں ہیں۔ جو سناتن دھرمیوں کی تجویز قابل اعتراض شکل کی مورتیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان مورتیوں کے درشن سے ویراگیہ اور شانتی ملتی ہے۔ دیکھنے سے مطلب یہاں دھیان لگانا ہے۔ کیونکہ آنکھیں کہا ہے۔

اتر:- نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ مورتی کے جڑ تو دھرم آتما میں آنے سے وچار شکتی چھوٹ جاتی ہے۔

جڑ چیز کے فقط دیکھنے سے آتما میں جڑتو پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہاں دیکھنے کا مطلب دھیان سے ہے۔ یعنی اسی طرح پوجا کرنے سے جیسے ایشور کے بھگت ایشور کی پوجا کرتے ہیں۔ جینیوں کی مورتیوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ایشور کی بھی ہیں۔ انسان کی بھی۔ تیرتھنکر پہلے ...

اور یہ بھی بھتے رہتے مکت ہو کر وہ جینیوں کے خیال میں ایشور کے سمان ہو گئے۔ تصویر سادھو کی سی ہے۔ مگر پوجا ایشور سمجھ کر کی جا رہی ہے چونکہ شکل یوگی کی ہے۔ اس لیے کہتے ہیں کہ اچھا اور فائدہ نہ سہی۔ ان تصویروں کے دیکھنے سے ویراگیہ کا بھاؤ تو پیدا ہو ہی جائے گا۔ رشی اتر دیتے ہیں:-

"جو کچھ ہوتا ہے۔ سوان کے سنگت اپدیش اور ان کے اتہاس آدمی کے دیکھنے سے ہوتا ہے کیونکہ جس کا گن دوش نہ جان کے اس کی مورتی مانتر دیکھنے سے پریتی نہیں ہوتی۔ پریتی ہونے کا کارن گن گیان ہے۔" (صفحہ ۲۰۵)

اس مقام سے اوپر گھنٹہ۔ ٹن ٹن۔ پوں پوں کا ذکر تھا۔ اس سے نیچے تیرتھنکروں کی مورتیوں کا ذکر چل پڑا ہے۔ بیچ میں "ویت راگ شانت" کی طرف اشارہ ہو گیا۔ جو تیرتھنکر ہونے سے مانو جینیوں کا ایشور ہی ہے۔ مورتی یوگی کی ہے اس لیے اس کے دیکھنے سے کچھ (لابھ) ہوتا ہے۔" مگر وہ لابھ "مورتی مانتر دیکھنے سے"۔

ارتھات فقط مورتی کے درشن سے نہیں ہوتا۔ اس کے لیے یوگی کا سنگ اور اپدیش چاہیے۔ یہ نہ ہو۔ تو اس کا "اتہاس آدمی" پڑھنا چاہیے۔ اتہاس کا مطالعہ اور مورتی کا دیکھنا یہ دو عمل ساتھ ساتھ چلیں۔ تو رشی کی رائے میں اس سے کچھ (لابھ) ہوتا ہے۔

صفحہ ۲۹۰ پر پھر جینیوں کی مورتی پوجا کا پرکرن چلا ہے۔ وہاں لکھا ہے:-

"ہم جل چندن۔ چاول۔ پشپ۔ دھوپ۔ دیپ نیویدیہ وستر اور انی شرلنیت آبھاروں سے جینیندر ارتھات تیرتھنکروں کی پوجا کریں ...... مورتی پوجا سے مکتی ہوتی ہے"۔

اسی صفحہ پر آگے چل کر پرشن کیا ہے:-

پرشن:- جیسے استری کا چتر یا مورتی دیکھنے سے کام اتپتی ہوتی ہے۔ ویسے سادھو اور یوگیوں کے دیکھنے سے شبھ گن پراپت ہوتے ہیں۔

اوپر صفحہ ۲۰۵ پر "ویت راگ شانت" کہا تھا۔ اب صفحہ ۲۹۰ پر "سادھو اور یوگیوں" کہہ دیا ہے۔ بات ایک ہی ہے۔ سادھو اور یوگی تیرتھنکروں کی ہی پہلی اوستھا ہے۔ اس پرشن کا اتر ... ایک ... لیے ... شتابدی ... فنڈ کو دان دے گئے۔ ... کو بھی جلدی پہنچ کر ...

ملتے ہو۔ تو اس کے جڑتو آدی گن بھی تمہارے اندر آ جائیں گے"۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مورتیوں کو دیکھنے کے معنی ان میں دھیان لگانے کے ہیں۔ جیسے جینیوں کا کہنا ہے۔ کہ وہ لگاتے ہیں۔ اور اس سے "مکتی ہوتی ہے"۔ آخر فقط دیکھنے سے کسی کی بدھی جڑ کیوں کر ہو جائے گی۔ اپاسک میں اپاسیہ کے گن آ جاتے ہیں۔ فقط درشک میں درشیہ کے نہیں۔ اس پرکار نام کے فرق سے یہاں بھی اسی مورتی پوجا کا کھنڈن ہے۔ جس کا کھنڈن گیارھویں سمولاس میں کر آئے ہیں۔ وہاں سناتن دھرم کا پرکرن تھا۔ یہاں جین دھرم کا۔ دونوں میں مورتی پوجا کا پرکار بھی ایک ہی ہے۔ اور اس کا پھل بھی سمان ہے۔

اہل اسلام کعبہ کو خدا کا گھر کہتے ہیں۔ وہاں حج کے لیے جاتے۔ اس کا طواف کرتے۔ اسے نفسیں مانتے ہیں۔ حجر الاسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں حج کرنے سے ثواب دارین ہوتا ہے۔ ہر مذہب کا ڈھنگ اپنا ہے لیکن ہر ڈھنگ کی علت ایک ہی ہے۔ اس لیے رشی نے کعبہ کے طواف وغیرہ کو بھی ایک قسم کی بت پرستی کہہ دیا ہے۔ اگر کعبہ فقط عبادت کی جگہ رہتا۔ اور اس لحاظ سے اسے مقدس سمجھ لیا جاتا۔ تو وہ بت نہ تھا۔ بت کوئی چیز تبھی بنتی ہے جب اس سے مرادیں مانگی جاتی ہیں۔ اور اسے مکتی کا ذریعہ بنا لیا جاتا ہے۔ یہ دوسرے لفظوں میں اسے ایشور کا استھان دیا جاتا ہے۔

رشی دیانند کو دیروں کی مورتیاں ... ان کا سنسکار کرنے کا لعبدم ... کو جلوس نکالا کریں گے۔ وہ صرف ورصاف الفاظ پر ... بسد تک آتشو منایا جایا ... صفحہ ۲۰۵ سے جو اقتباس ... تیرتھنکر کے سمبندھ رام گنوتم پردھان سمجھا تھا ... "گن دوش نہ جا... سے پریتی نہیں ...

سماج ملتان شہر کا پرستاؤ:-

یہاں "مورتی سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر کا ہفتہ وار لائق ہیں۔ ریزولیوشن منعقدہ ۲۸ ۳/۵ تلنگانہ ریاست فائدہ حیدرآباد (دکن) میں آریہ سماج مندر کے گرائے جانے اس مورتی وید سامان وغیرہ کے ضبط کیے جانے بغیر ان گنتوں کی زور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور ریاست کے حکام سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس مندر اور سامان کو واپس آریہ سماج کے حوالہ کر دے۔ نیز آریہ سارودیشک سبھا دہلی اور آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور سے نویدن کرتا ہے۔ کہ اس کے متعلق بہت جلد ضروری کارروائی کی جائے۔ تاکہ آریہ سماج کے حقوق کی حفاظت ہو سکے۔

(رام نارائن منتری آریہ سماج ہذا)

کرنے کے قابل معلوم ہوتا۔ تو وہ اپنا فوٹو ہرگز ہرگز نہ کھینچنے دیتے۔ آخر ان کی تصویر اسی لئے ہی تو کھینچی جاتی تھی۔ کہ بھگت لوگ اُسے اپنے پاس بطور یادگار رکھنا چاہتے تھے۔ اس یادگار سے انہیں کیا وہی محبت کا سلوک نہیں کرنا تھا جو وہ اپنے عزیزوں کی تصویروں سے کرتے ہیں؟

یہی تو آریہ اپدیشک ہمیشہ سکھلاتے رہے ہیں۔ کہ جس کمرہ میں گرہستی استری رہتی ہو۔ اس میں بہادروں اور دھرماتماؤں کے چتر لٹکا دینے چاہئیں۔ اس میں نپولین کی ماں کی مثال دی جاتی ہے۔ کہ جب اس کے پیٹ میں نپولین تھا۔ تو وہ لڑائیوں کی تصویریں دیکھا کرتی تھی۔ نپولین کے اتنے بہادر اور جنگجو ہونے کی یہی وجہ بتلائی جاتی ہے۔ ایک گورے رنگ کی بیوی کے کالا لڑکا پیدا ہوا۔ لوگ اس کی عفت پر شک کرنے لگے تھے۔ آخر ایک دن کسی نے بتایا۔ کہ یہ اثر اس کالی تصویر کا ہے۔ جو اس بیوی کے کمرہ میں آویزاں رہتی تھی۔ یہ کہانیاں بھی اپدیشک لوگ ہمیشہ سناتے رہے ہیں۔ تو کیا یہ دھان و تیاگ کے ماہر اس حقیقت کی سچائی کو مشتبہ کہہ سکتے ہیں؟

رشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں برہمچاریوں کے لئے تصویریں کا دھیان کیا ہے۔ وہ ایک دوسرے کا فوٹو دیکھتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو شادی کے لئے پسند کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی ایک دوسرے ... خاص دل لگی ہو گی یا نہیں

کیا نہ عزیز دوسرے کے چتر کا ایمان

لاکھ جوش ... سے مصیبتیں۔ تو ... رواداشت گر رہا رہا

چاہتا ہے تیرے قدموں میں سر ... ان سے زیادہ

تجھ کو آنکھیں رکھ دیں اشک کی لڑیاں بہہ ... ذکر کیا ہے

اس قدر جلوے معصوم زدہ بکھر

جلوہ گر پیار لے اپنے ارمان ... اب

رشی کی سنسکار ودھی سوائے جاتکرم مورتی پوجا کے ودھان کے اور کیا چیز ہے؟ اکھنڈ سریل استری ودھو۔ بیگیہ کے برتن سب پوتر وستو میں ہیں۔ ہم ان میں سے کسی کا اپمان بھی کرنے کو تیار نہیں۔ بیگیہ کے استرے کو جوتے سے ٹھکرانا کون سی شائستگی ہے؟

میں نے اپنے پچھلے لیکھ میں عرض کیا تھا۔ کہ یگیہ کا سارا سامان ہماری تعظیم کا پاتر بن جاتا ہے۔ کیوں؟ اسی لئے کہ وہ یگیہ کا ہے۔ یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ جس چیز کو ہم جوتا نہ مار سکیں۔ وہ ضرور ہماری نظر میں ایشور یا ایشور کی مورتی ہو گی۔ اور ہم چونکہ اس کی توہین نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم مورتی پوجک ہیں۔ ایشور کے علاوہ دنیا میں ہزاروں چیزیں ہیں۔ جن سے ہمیں روزمرہ کام پڑتا ہے۔ حیدرآباد کے ستیاگرہ اور بھگتوں کے نقطۂ نظر سے ہمیں دنیا کے ہر اس پدارتھ کا اپمان کر جانا چاہئے۔ جو ہماری نظر میں ایشور نہیں ورنہ ہم مورتی پوجک ہو جائیں گے۔

اچھا ان پوتر پدارتھوں میں کسی کی پوجا بدھی ہو۔ ہو۔ ہو سکتا ہے۔ کسی کو رشی کی تصویر کا سنسکار غیر ضروری معلوم ہو۔ اس میں تصور کی وہ جس نام ہو۔ جو جڑ چیزوں کو بھی بنا دیتی ہے۔ بے جان چیزوں میں جان سی ڈال دیتی ہے۔ جس کے زیر اثر دوستوں کے خط بولنے لگ پڑتے ہیں۔ عزیزوں کی یادگاریں خود عزیز سی بن جاتی ہیں۔ کوئی کی ماں کی تصویر کے متعلق نظم کسی کی آنکھوں میں وجدان کی کیفیت نہ لا سکتی ہو۔ جیسے اور اس کی ماں کی منظور مورتی کسی کی نظر میں فقط سفید پتھر ہو۔ اس پاک مورتی کو دیکھ کر اس کے دل میں پھر سے شیر خوار بچہ بن جانے کا ولولہ موجزن نہ ہوا کرتا ہو۔ دنیا میں اس قسم کے لوگ ہیں۔ اور ان کا جینے کا اتنا ہی حق ہے۔ جتنا کہ ہم جذباتی لوگوں کا۔ ان کا دل سوتا ہے سوتا ہے۔ اس میں ترمی نہیں۔ اس لئے وہ رحم کے مستحق ہیں۔ ان سے ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا وہ بھی اپنی بھاوناؤں کو دنیا میں جینے دیں گے یا نہیں؟ وہ اپنے آپ تصویروں کا سنسکار نہ کریں۔ مگر ہمیں ان ہتھیلی لکیر پیاری اور نازک بھاوناؤں کے جینے ملنے کے مجبور سے پیار کرنے کے کارن وہ مورتی پوجک ...

کی تصویر کو کچلنا اس کے پیار کو کچلنا ہے۔ اور اُس کے دل کو کچلنا ہے۔ یہ صریح ظلم ہے۔ بیداد ہے۔

تصویروں کی مخالفت اہل اسلام سے زیادہ کون کرے گا؟ مسلمانوں کا آرٹ مسجدوں۔ مقبروں مدرسوں۔ ان کے فنی امداد بر زخ وغیرہ میں ظاہر ہو رہا ہے۔ لیکن انہیں نے بزرگوں کے بت نہیں بنائے۔ تصویریں نہیں کھنچوائیں۔ انہیں اس سے بت پرستی کا خطرہ معلوم ہوتا ہے۔ عملاً اہل اسلام اس ممانعت کے پابند نہیں رہے۔ وہ اپنے فوٹو کھنچواتے ہیں۔ اور ان سے وہی سلوک کرتے ہیں جو اور لوگ۔ ان کے اولیاؤں اور درویشوں کی تصویریں موجود ہیں۔ اگرچہ ان کی عام ترویج نہیں ہوئی۔ ہاں ان کے پیغمبروں۔ خلیفوں اور ان بزرگوں کی تصویریں نہیں ہیں۔ جن کا درجہ مذہب اسلام میں سب سے اونچا ہے۔

اہل اسلام بت شکن مشہور ہیں۔ لیکن ان کی بت شکنی یہاں آ کر ٹھہر گئی ہے۔ انہوں نے اغیار کے بت توڑے۔ لیکن اپنا بننے ہی نہیں دیا۔ ان کے اولین رہنماؤں کی تصویریں ہیں ہی نہیں۔ تصویر بنا کر اس کا اپمان کرنا انہیں پسند نہیں آیا۔ آریہ سماجی اگر رشی کی تصویر نہ بنائے۔ تو مسلمانوں کے ہم پلہ ہو جاتے۔ یہ اچھا ہوا یا برا۔ اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ رشی نے اپنا فوٹو کھنچنے دیا۔ اسے بھگتوں کی عقیدت کا پاتر بننے دیا۔ یہ تو کہہ دیا۔ کہ اسے کہیں "مورتی پوجا" کا ذریعہ نہ بنا دینا۔ یعنی نہ اسے ایشور کی تصویر سمجھنا۔ نہ اس سے مرادیں مانگنا۔ نہ اس کے آگے گھنٹی۔ "پوں پوں" کرنا۔ لیکن آخر تصویر بھگت لے کھنچوائی تھی۔ یہ اس کی بھگتی کا پاتر بنے گی۔ اس حقیقت سے تو رشی بے خبر نہیں ہو سکتے تھے۔ تصویر فرضی ہوتی۔ رشی کے بعد بنائی گئی ہوتی یا ان کی بے خبری میں ہی کھینچ جاتی۔ تو کچھ اور بات تھی۔ اب تو یہ رشی کی اپنی دی ہوئی ہے۔ ان کی رضامندی سے کھنچی ہے۔ دیانند کی اپنی دیا ہے۔ اسے نشٹ کیسے کیا جائے؟ یہ آریہ جگت کا پوتر چنہہ ہے۔ آریہ سماج اسلام کے نقش قدم پر نہیں چل سکتا۔ اس کی تاریخ کی سمت اور ہے۔ اسے خود رشی دیانند نے کسی اور طرف چلا دیا ہے۔ دیکھا ہم ... اس کا اپمان کرکے مسلمانوں سے ماضی کے جائیں گے؟ ...

کہیں؟ کیا بے ادبی اور گستاخی بھی کوئی دھرم ہے؟

حیدرآباد کے واقعہ میں سے پنڈت بدھ دیو جی کو ہٹا دیجئے۔ واقعہ پر بے تعصبانہ انداز سے بھی وچار کیا جا سکتا ہے۔ جب پنڈت جی کا تعلق اس سے نہ رہے۔ کسی اے۔ بی۔ نے رشی کی تصویر پر لات ماری ہے۔ لات اتفاق سے نہیں لگی۔ جان بوجھ کر ماری گئی ہے۔ کسی گوشۂ تنہائی میں نہیں۔ بھرے جلسہ میں ماری گئی ہے۔ پردھان رام دیو جی کا کہنا ہے۔ کہ وہ ایک غیر ضروری بات ہے۔ یعنی اس فعل کے کرنے کے لئے وہاں کوئی ضرورت موجود نہ تھی۔ اسے آریہ سماج کو کس طرح جان لینا چاہئے؟ فعل کرنے والے کے متعلق اپنی رائے کا فیصلہ کرنا اور بات ہے۔ اور فعل کی نوعیت کا ٹھیک اندازہ لگانا کچھ اور بات ہے۔ سوال پنڈت جی کو سزا یا جزا دینے میں نہیں۔ سوال اپنے رشی کی اور آریہ سماج کی آتما ورتی کا ہے۔ اس کا فیصلہ ہو جانا ضروری ہے۔

پنڈت جی اگر اپنے آپ کو اس واقعہ سے الگ کر لیں۔ تو اس کام میں وہ بھی ہو سکتے ہیں ...

پنڈت سنت رام جی بی اے

کی ہر گھر میں رکھنے لائق مفید اور بڑھیا کتابیں

آدرش پتنی — پتنی اور پتی میں پریم ہو۔ دھرم کا پالن ہو اور آنند منگل ہو۔ گھر گھر سورگ دھام ہو۔ اسی خواہش سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ آپس کی کھٹ پٹ دور کرنے۔ ہر ایک رشتہ دار سے کس طرح برتاؤ کیا جائے۔ ایک طریقے بتائے ہیں ... پتنی آدرش پتنی بن جاتی ہے۔ استریوں کے پڑھنے لائق۔ قیمت بارہ آنے۔

آدرش پتی — صرف پتنی کو ہی اپدیش دینے سے کچھ نہ ہوگا ... کو بھی شکشا کی ضرورت ہے ... ٹھوکریں کھا کر سیکھتا ہے۔ اگر اس کو سچ میں ... بنانا ہو تو اس پستک کو ضرور پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں۔ ہندی میں قیمت صرف آٹھ آنہ۔

گھر کا سکھ — علم معاشرت کا طریقہ ... کی پہلی رات کا ساتھ ... زندگی بھر سے بنا رہتا ہے۔ بیشمار باتوں کا مفصل بیان۔ شادی شدہ نوجوان مرد اور عورتیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ استری پرش کے تعلقات پر اس سے بہتر اور مفید کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ قیمت اردو ایک روپیہ چار آنے۔ ہندی معہ سنہری جلد ایک روپیہ بارہ آنے۔

ششو پالن — اس کے مطالعہ سے مائیں اپنے بچوں کو مضبوط اور تندرست بنا سکتی ہیں۔ زبان میٹھی اور مضمون دلچسپ ہونے کے علاوہ کتاب کی شکل و صورت بے حد ... ہندی میں معہ خوبصورت جلد ایک روپیہ۔

اپنے بس کی اولاد — جتنے بچوں کی پرورش اور تربیت آسانی سے ہو سکے۔ اور جتنے بچے پیدا کرنے سے صحت نہ بگڑے۔ اس سے زیادہ پیدائش کو روکنے کے لئے بے ضرر آسان اور سائنٹفک طریقے بیان کئے گئے ہیں ... اس کتاب میں کئی تصویریں لگائی گئی ہیں۔ قیمت اردو میں صرف ... ہندی میں معہ ... تین روپیہ۔

... راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ ...

بجنور کا آریہ اخبار "رشی" اپنی ۵ اگست ۱۹۳۵ء کی ... بھی آریہ سماجی سے کم نہیں۔ آخر پنڈت جی جیسے کہاں ہیں؟ ... ناظر ہوتے ہوئے بھی ... دھرم آچاریہ کی اس مکروہ چال میں کیوں ... سے اپنے آپ بیزار نہ کرنا اور بات ... پوراتوں کو غور کیا۔ اور پنجاب کے آریہ اخبارات میں اس بارہ میں مضمون ... چھپے ... ناممکن ... میں پنڈت جی کی اس غلط کارروائی کی حمایت کرنا اور بھاوناؤں کی ... نے فیصلہ ... کہ پنڈت بدھ دیو جی کی قابلیت اور ... کر دی گئی ہے ...

اس اتہاس کے ... کی ہے

کوئی ذکر ہی نہ ہو۔ تو چندر روشن ... چندر ما کے حق میں دیا۔ اور لڑکا پیدا ہوتے چندر ما کو دے گیا۔ جس نے اس کا نام ...

کی امداد کر سکیں گے۔ کل کو کوئی غیر آریہ سماجی یہی فعل کر بیٹھے۔ تو آریہ سماجیوں کو یہ حق ہوگا یا نہیں کہ وہ اس سے اتنے ہی ناراض ہوں۔ جتنی با غیرت اولاد اپنے پتا کی تصویر کی توہین سے ہوتی ہے۔ شائستہ سوسائٹیوں میں جیسے انسان کی توہین کی نسبت تصویر کی توہین کم قابلِ مذمت نہیں سمجھی جاتی۔ کسی زندہ دشمن پر ہم دست درازی بھی کر لیں۔ تو ممکن ہے ہمیں کوئی حق بجانب کہہ دے۔ لیکن تصویر تو دشمن کی بھی قابلِ توہین نہیں سمجھی جاتی تصویر پر لات مارنا نہایت ناپسندیدہ فعل ہے۔ اسے مہذب لوگ انسلٹ کہتے ہیں۔ اہلِ قانون تو آپ کسی کے بداخلاق ہو کر کسی کی تصویر کی ہتک کر جاتے ہیں۔ اور کہہ جاتے ہیں کہ اسے موقعی پر جلسے بچانے کے لئے یہ فعل کیا گیا ہے۔ اپنے بھائی کی موجودگی میں یہی سلوک اپنے پتا کی تصویر سے کر دیتے۔ اگر اس میں بھی عذر پیش کیجئے۔ اب اس پتا کی جگہ کسی مذہبی بزرگ کی تصویر رکھ دیجئے۔ ان تمام حالات میں تعزیراتِ ہند آپ کے مواخذہ کے لئے آ جائے گی۔ آخری صورت میں مواخذہ کی سختی بہت بڑھ جائے گی۔ اور شائستہ سوسائٹی کہے گی۔ کہ ایسا مواخذہ تہذیب اور مذہب دونوں کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ کہ رشی کی تصویر کا سنمان ان بزرگوں میں کیا رہے گا؟ اگر ہمارا اپنا دھرم ہی اس تصویر کے متعلق تسلی بخش ہو۔ تو آپ کسی دوسرے کی بے ادبی کے خلاف آواز اٹھانے کا کیا حق ہے؟

اس دن آریہ سماج مر جائے گا۔ جب رشی کی تصویر ایسی لاوارث سمجھی جانے لگی۔ کہ اسے روز روشن میں ٹھکرایا جانے لگا۔ اور آریوں کے بچہ بچہ کی رگ رگ میں خون کھول نہ اٹھے گا۔ جب رشی کی تصویر کا اپمان شاستراریہ کا مضمون ہوگا۔ کوئی کہنے لگا۔ یہ ٹھوکر سنہ ہانت کے الٹ ہے۔ اور کوئی کہے گا یہ کوئی رشی۔ تو آج بھی کہتا ہوں۔ اور تب بھی کہوں گا۔ کہ رشی کی تصویر پر لاکھ شاستر ارتھ قربان۔ شاستر ارتھیوں کے مان اور اپمان قربان۔ آریوں کے بچہ بچہ کی جان قربان۔ جو رشی کی تصویر کی طرف انگلی اٹھائے گا۔ وہ آریوں کی رگِ حمیت کے منہ آئے گا۔ آریوں کی اس سے زیادہ ہتک نہیں ہو سکتی۔ کہ ان کے رشی کی پوتر یادگار کو توہین کا نشانہ بنایا جائے۔ رشی آریوں کا روحانی باپ ہے۔ ان کا ادھیا تک جنم داتا ہے۔ اس پیارے کی جان و مال قربان ہیں۔ جب میں آریہ جگت

سماجک سماچار

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج ہذا کے سپتاہک ستسنگ منعقدہ ۴ اگست میں نمن لکھت پرستاؤ پاس ہوا ہے۔

" مہاشہ گوردتہ مل جی کے سپتر نتھا ڈاکٹر رام لال جی کی مرتیو پر یہ سماج ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔" +

(سائیں داس منتری آریہ سماج ہذا)

اردھ شتابدی ڈیپوٹیشن انبالہ میں

اردھ شتابدی کا ڈیپوٹیشن (آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت گیان چند جی اور پنڈت بدھ دیو جی) انبالہ پہنچا۔ ایک دن میں دو ہزار روپیہ اکٹھا ہو گیا۔ آریہ سماج انبالہ نے اردھ شتابدی کے کام کو باقاعدگی سے کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اپ سبھائیں بنائی ہیں:۔

۱۔ ضلع شتابدی کمیٹی۔ ادھشٹاتا ڈاکٹر لال چند جی

۲۔ نگیہ کمیٹی۔ ادھشٹاتا رائے صاحب امرت رائے جی +

۳۔ آریہ ستری سبھا ٹکٹ بنانے کی کمیٹی۔ ادھشٹاتا باوا بلاقی داس جی :۔

۴۔ جھولی کمیٹی۔ ادھشٹاتا لالہ منشی رام جی (یہ کمیٹی اوم کا جھنڈا لے کر گلی گلی اور کوچہ کوچہ میں گھومے گی۔ اور ہر ایک گھر اور دکان سے دھن اکٹھا کرے گی)

۵۔ انبالہ چھاؤنی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ۱۱ سویم سیوک اردھ شتابدی کے کام کے لئے بھیجے گی۔ جو ۱۰ دن لاہور رہ کر سیوا کا کام کریں گے :۔

اردھ شتابدی کا دوسرا ڈیپوٹیشن

اردھ شتابدی کے متعلق دوسرا ڈیپوٹیشن پنڈت بنواری لال جی بی۔ اے۔ پنڈت پورن چند جی اور پنڈت دیوان جی کا بنا ہے۔ جو ضلع امرتسر۔ سیالکوٹ تھا جموں کے علاقہ میں کام کرے گا۔ پنڈت بنواری لال جی نے ۲۱ جولائی کو امرتسر کے ہفتہ وار اجلاس میں اردھ شتابدی کا

سندیش وہاں کے آریہ بھائیوں تک پہنچا دیا ہے۔ جس سے آریہ سماج امرتسر نے اپنا جنرل اجلاس اردھ شتابدی کمیٹی بنانے کے لئے ۲۸ جولائی کو بلانے کا نشچے کر لیا ہے +

امرتسر کے پنچایات پنڈت بنواری لال جی تھا پنڈت پورن چند جی مجیٹھہ گئے۔ وہاں کے سماج کے منتری مہاشہ کشن چند جی۔ رائے صاحب لالہ امین چند جی مجیٹھہ پردھان سماج تھا مہاشہ تختو مل جی نے ان کا بڑی اچھی طرح سواگت کیا۔ اور ۲۵-۲۵ روپیے دئے +

اردھ شتابدی کے متعلق پچھلے ہفتہ کی رپورٹ

اردھ شتابدی کے بڑے رجسٹر اور دینبواری نگیہ کی پرچیاں سماجوں کو بھیجی جا چکی ہیں۔ جن آریہ سماجوں کو نہ پہنچی ہوں۔ وہ جلدی لکھ کر منگوا لیں :۔

اس کے علاوہ سبھا کے سب اپدیشکوں کو نگیہ کی پرچیاں بھیجی جا چکی ہیں۔ آشا ہے۔ کہ انہوں نے کام شروع کر دیا ہوگا۔ جو کام وہ کریں۔ اس کی اطلاع ساتھ ساتھ کاریالیہ میں بھیجتے جائیں :۔

جو آریہ سجن اردھ شتابدی کے کام میں رچی رکھتے ہوں۔ اور اپنے اپنے علاقہ میں گھوم گھوم کر دینبوار نگیہ کرانا سویکار کریں۔ وہ جلد اطلاع دیں۔ سبھا انہیں خرچ دے گی +

سبھا سے سمبندھت سب آریہ سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کی سیوا میں لکھا جا چکا ہے کہ وہ ان ایام میں جبکہ گرمیوں کی رخصتیں ہیں۔ آپ اور اپنے استادوں کو اردھ شتابدی کا کام کرنے کے لئے پریرنا کریں۔ ابھی تک اس کے متعلق کوئی تسلی بخش جواب نہیں آیا۔ ان کی خدمت میں پھر نویدن ہے کہ وہ اس سمبندھ میں جلدی نشچے کر کے اطلاع دیں +

پچھلے ہفتہ منتری پنڈت گوردت جی سنایک اپدیشک سبھا کاریالیہ میں پدھارے۔ اور ۱۶۱/۳ روپیہ جو کہ ان کی ایک مہینہ کی نصف تنخواہ ہے۔ اردھ شتابدی فنڈ کو دان دے گئے۔ دوسرے اپدیشکوں کو بھی جلدی نشچے کر کے

ہم کی طرف سے یہ آواز اٹھاتا ہوں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو میرے ساتھ ہوں گے۔ میری آواز خلا میں گونجتی ہے۔ دیکھیں اس کا کیا جواب ملتا ہے؟

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن :۔

آریہ سماجوں کی سبھاؤں کی کارروائی چلانے کے لئے کوئی نیم موجود نہیں ہیں۔ وچار کیا گیا ہے۔ کہ سماجوں کی بھن بھن سبھاؤں کی کارروائی کے لئے بھی نیم نرمان کئے جائیں۔ ہر ایک آریہ سماج کے منتری مہودے سے نویدن ہے کہ جو سماج اس سمبندھ میں جو نیم بنانا چاہے۔ وہ اس کا ڈرافٹ بنا کر بھیج دے۔ یہ ڈرافٹ آریہ سماجوں کی طرف سے میٹنگوں میں پاس ہو کر آنے چاہئیں۔ تاکہ ان کے متعلق کارروائی کی جا سکے۔ اس کی سوچنا اپنے سپتاہک ستسنگ میں بھی دے دیں۔ تاکہ یدی کوئی آریہ پرش اس قسم کے نیم بنا کر بھیجنا چاہے۔ تو سبھا کو بھیج سکے +

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گوروت کی بھون۔ لاہور)

بھارت گرام پرچارک سبھا کے سماچار

۱۔ اس سبھا کا ہیڈ کوارٹر عرصہ پچیس سال تک آریہ نگر (تبارٹیم) ضلع ہوشیارپور میں رہا ہے۔ ۱ اپریل ۱۹۳۵ء میں سلور جوبلی دھوم دھام سے منا چکنے کے بعد اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر لاہور بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

۲۔ سبھا نے سمت ۱۹۹۲ کے ماہ چیت کے نوراتروں میں رام نومی کے شبھ دن کا یہ آرمبھ کیا تھا۔ اس لئے اپنے سالانہ اجلاس باقاعدہ اسی موقعہ پر منایا کرے گی۔ نوراتوں میں رامائن کی کتھا ہوا کرے گی۔ شری رام چندر جی کے جنم دن رام نومی کو جلوس نکالا کریں گے۔ جس کے دوران بعد تک اتسو منایا جایا کرے گا +

(اودھو رام گنگو تم پردھان سبھا ہذا)

آریہ سماج ملتان شہر کا پرستاؤ :۔

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر کا ہفتہ وار اجلاس منعقدہ ۲۸ /۳۵ نیلنگہ ریاست حیدرآباد (دکن) میں آریہ سماج مندر کے گرائے جانے اور سامان وغیرہ کے ضبط کئے جانے کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور ریاست کے حکام سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس مندر اور سامان کو واپس آریہ سماج کے حوالہ کر دے۔ نیز آریہ سارودیشک سبھا دہلی اور آریہ پرتی ندھی سبھا گوروت بھون لاہور سے نویدن کرتا ہے۔ کہ اس کے متعلق بہت جلد ضروری کارروائی کی جائے۔ تاکہ آریہ سماج کے حقوق کی حفاظت ہو سکے،

(رام نارائن منتری آریہ سماج ہذا)

ب۔ ب۔ یکتنک

آریہ سماج کوئٹہ کا نیا انتخاب :-

کوئٹہ - ۲۵ جولائی - آریہ سماج گورو کل سیکشن کوئٹہ کی ایک جنرل میٹنگ کوئٹہ ریلیف کورس میں منعقد ہوئی۔ جس میں سماج کے دو سبھا سد شامل ہوئے۔ جو زلزلہ سے بچ نکلے تھے۔ ان کی تعداد ۴۰ کے قریب تھی۔ سروسمتی سے مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ایک نئی کمیٹی بنائی گئی :-

پردھان لالہ دیو داس جی ہیڈ گورنمنٹ ٹھیکیدار
منتری لالہ گوردھن داس - خزانچی لالہ دولا رام
اپ پردھان لالہ جگن ناتھ - لالہ منوہر رام - لالہ جمنا داس - لالہ پرتھوی چند اور لالہ گنگا رام +

چند اہم قراردادیں

بنک اور ڈاک خانہ سے روپیہ ملنے پر ہری کشن آریہ ہائی پاٹھشالہ کے سٹاف کی تنخواہ ادا کی جائے۔ پاٹھشالہ کے منیجر کے تمام اختیارات پردھان آریہ سماج کو دئے گئے +

آریہ سماج گورو کل سیکشن کی جو جائداد اور مال و اسباب ملبہ کے نیچے دبا ہوا ہے - اس کی بازیافت کے متعلق منتری آریہ سماج کمشنر سے خط و کتابت کر رہے ہیں :

اگر سماج کے کسی سبھاسد یا کسی اور صاحب کو ملبہ کے نیچے دبی ہوئی جائداد کے حاصل کرنے کے لئے آریہ سماج کی سہایتا کی ضرورت ہو۔ تو وہ منتری سے خط و کتابت کریں +

نتیجہ ہوا کہ آریہ سماج گورو کل سیکشن کوئٹہ کے مستحق بجانتی سبھاسدوں کے نابالغ اور یتیم بچوں اور بے وسیلہ ودھواؤں کو مندرجہ ذیل رقوم ریلیف کے طور پر ایک سال تک دی جائیں۔ ہر ایک ودھوا کو ۵ ماہوار۔ ہر ایک نابالغ بچے کو تین روپیہ ماہوار (دس روپیہ ماہوار تک ایک خاندان میں) ہر ایک یتیم بچے کو پانچ روپیہ ماہوار +

ایک ریزولیوشن میں آریہ سماج گورو کل سیکشن اور کالج سیکشن کے زلزلہ میں ہلاک شدہ ممبروں کے پس ماندگان سے اظہار ہمدردی اور مرحومین کی آتماؤں کے لئے شانتی کی پراپتی کی پرارتھنا کی گئی :

پنڈت بدھ دیو کے فعل سے بیزاری کے مزید پرستاو

آریہ سماج لیسپور :- آریہ سماج لیسپور کے ۴ اگست ۱۹۳۵ء کے سادھارن ادھیویشن میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا ہے :-

"آریہ سماج لیسپور پنڈت بدھ دیو جی کے ہاتھوں حیدرآباد (دکن) کے شاستراتھ میں مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کی تصویر کی بے عزتی کو بندنیہ اور گھرنت سمجھتا ہے - اور ان کے اس فعل سے بے تعلقی کا اظہار کرتا ہے یہ سماج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے بل پوروک پرارتھنا کرتا ہے کہ پنڈت بدھ دیو جی کا اس کے متعلق جواب لے کر شائع کیا جاوے "

(جے بھگوان پریذیڈنٹ آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لکھنؤ :- منکھن پرشاد آریہ سماج لکھنؤ نے اپنی سادھارن سبھا میں پاس کیا ہے :-

" آریہ سماج لکھنؤ کی یہ سبھا حیدرآباد (دکن) میں ایک شاستراتھ کے اوسر پر سناتنی پنڈت مادھوآچاریہ کے کہنے پر پنڈت بدھ دیو اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سوامی دیانند سرسوتی مہاراج کے چتر پر اپمانت پرہار کیا۔ پنڈت بدھ دیو جی کے اس انشٹاچار پر گھور گھرنا اور شوک پرگٹ کرتی ہے "

" آریہ سماج سوامی جی کے چتر کو سمرتی کے لئے ہی اپنے سماج مندروں اور اپنے استھانوں میں رکھتا ہے - اس میں مورتی پوجا کے سمان الینوری بھاؤنا یا مورتی پوجا کا کنچت ماتر بھی دھیان آریہ سماج کے سدھانتوں سے سرو تھا وردھ ہے۔ سمرتی اور پوجا میں بہت انتر ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی نے اس آدیش پورن کاریہ کو آریہ سماج کے سدھانتوں کو سمجھنے سے ہی کیا ہے۔ یہ سماج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے آگرہ پوروک انورودھ کرتا ہے کہ وہ پنڈت بدھ دیو کی اس کو چیشٹا پر ادچت کاریہ کر کے سماچار پتروں میں پرکاشت کرا دے کہ جس سے آریہ جنتا میں سندیہ کا اوسر نہ رہے۔ اور بھوشیہ میں اس پرکار کی گھرنت چیشٹا انیہ کوئی دیکھنے کرنے کا ساہس نہ کرے +

(اپ منتری آریہ سماج لکھنؤ)

آریہ سماج گوبند پورہ :- آریہ سماج گوبند پورہ بیرون دہلی دروازہ ملتان علم اپنے ستیاہک ست سنگ کی میٹنگ منعقدہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء میں پنڈت بدھ دیو جی دریا التکار مہو پدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے اس فعل کو جو انہوں نے ریاست حیدرآباد (دکن) کے شاستراتھ کے دوران میں آریہ سماج کے پرورتک شری ۱۰۸ مہرشی دیانند جی سرسوتی مہاراج کی تصویر کو لات مار کر بے عزتی کی ہے - اتی نندت اور گھرنت قرار دیتا ہے اور ان کے اس فعل سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے - اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پنڈت بدھ دیو جی سے جواب طلب کر کے آریہ جنتا کے سامنے رکھے۔ تاکہ آریہ جنتا اس پر مناسب کارروائی کرنے کے لئے وچار کر سکے۔ چونکہ اس واقعہ سے آریہ جنتا میں اظہار ناراضگی کا بہت جوش پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق جس قدر جلد کارروائی ہو سکے۔ کی جائے +

(ترلوک ناتھ اوورسیر اپ پردھان آریہ سماج ہذا)

گورو کل اندرپرستھ کے برہمچاریوں کی ڈلہوزی یاترا

گورو کل اندرپرستھ کے برہمچاری ڈلہوزی یاترا سے واپس آ گئے ہیں راستہ میں برہمچاریوں نے جہاں جہاں قیام کیا۔ وہاں کی آریہ سماجوں نے برہمچاریوں کو ہر قسم کا آرام پہنچایا۔ جیسے ہوشیارپور ایک دن انبالہ ٹھہرے انبالہ سے کوچ کر کے دو دن امرتسر قیام ہوا ہے۔ ایک دن پٹھانکوٹ میں بھی قیام کیا۔ وہاں سے چل کر منزل مقصود (ڈلہوزی) پر پہنچے۔ جہاں ٹھہرے۔ ڈلہوزی میں برہمچاریوں نے گروپ میٹنگ کے کھیل اور جسمانی ورزش کے کمالات دکھلائے - ڈلہوزی میں برہمچاریوں نے دس دن تک قیام کر کے سیر و سیاحت کی۔ وہاں سے چنبہ کے لئے کوچ کیا۔ چنبہ ڈلہوزی سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ برہمچاری ایک ہی دن میں وہاں پہنچ گئے۔ چنبہ یاترا کی حد تھی - اور وہاں سے واپس ہوتے ہوئے ... واپسی پر لاہور ہوتے گورو کل پھر لاہور سے چل کر دو دن جالندھر ٹھہرے۔ وہاں بعد کچھ دن کے لئے گورو کل کورکشیتر میں قیام کیا۔ کورکشیتر سے دہلی آ کر ایک دن آریہ سماج نیا بانس میں قیام کرتے ہوئے گورو کل اندرپرستھ پہنچے۔ اور ساری یاترا ختم ہوئی۔ ہم سب آریہ بھائیوں کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ جنہوں نے ہماری یاترا کو کامیاب بنایا۔ اور ہمیں ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی +

(مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل اندرپرستھ)

آریہ سماج جالندھر کے سماچار
کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے نئے پردھان

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی پربندھ سبھا کا جنرل اجلاس پچھلے دنوں ہوا تھا۔ اس موقعہ پر ادھیکاریوں کا انتخاب بھی ہوا تھا۔ اور لالہ کرم چند جی ایڈووکیٹ پردھان چنے گئے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنے سواسٹھ کے اچھا نہ ہونے کے کارن اس پد سے تیاگ پتر دے دیا۔ ودیالیہ کی پربندھ کرتری سبھا کے پچھلے اجلاس میں یہ ورتانت پیش ہوا۔ اور رائے بہادر دیوان بدری داس جی ایم - اے - ایڈووکیٹ پنجاب ہائی کورٹ و سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کنیا مہاودیالیہ پربندھ سبھا کے پردھان چنے گئے +

ودیالیہ کے نئے منیجر - کماری بجیاوتی جی جو کسی وقت کنیا مہاودیالیہ کی پرنسپل رہ چکی ہیں۔ اب اس کی منیجر مقرر ہوئی ہیں +

آریہ سماج جھنگ کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ اور ۳۰ ستمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ بھوجن کا پربندھ سماج کے رئیس مکھی کی طرف سے ہو گا۔ سوامی سروانند جی کا جس آریہ بھائی کو معلوم ہو۔ مطلع کرے +

(مہابیر سنگھ منتری آریہ سماج جھنگ شہر)

وید حکیم بن جاؤ

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال کی بنائی ہوئی نادر و نایاب کتاب

تجربات تلسی کا بغور مطالعہ کر لیجئے

تو آپ ... ویدک و حکمت طریق علاج و دونوں کی ترکیب ادویات کے اچھے خاصے ماہر ہو کر اپنی و دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے قابل بن جاویں گے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا و علاج میں ویدوں حکیموں، ڈاکٹروں کے مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ سینکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے۔ اس میں قواعد علاج و دوا سازی کے اصلی اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتلائے گئے ہیں۔ اور مرد عورتوں بوڑھوں بچوں جوانوں و نوجوانوں کی سر سے پاؤں تک کی ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے وہ نایاب جوٹی کے نسخے لکھے گئے ہیں جو لوگوں نے تیار ہوتے اور اشرفیوں کے فائدے دکھلاتے ہیں

قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول + +

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یوپی

جنہوں نے فیصلہ چندرما کے حق میں دیا۔ اور لڑکا پیدا ہوتے ہی چندرما کو دیا گیا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بقیہ مضمون "اخبارات کیا کہتے ہیں؟"
(صفحہ ۲)

مورتی پوجک نہیں ہیں۔ آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند کی تصویر پر جوتا مارا:۔

قصہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں حیدر آباد (دکن) میں آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں کے درمیان آٹھ روز کے لئے ایک مباحثہ ہونا قرار پایا۔ سناتن دھرمیوں کی طرف سے پنڈت مادھو اچاریہ اور آریہ سماجیوں کی طرف سے پنڈت بدھ دیو تھے۔ تین روز تک تو مباحثہ دوسرے مضامین پر ہوتا رہا۔ اور کوئی غیر معمولی واقعہ پیش نہ آیا۔ چوتھے روز مباحثہ "مورتی پوجا" کے مضمون پر شروع ہوا۔ پنڈت مادھو اچاریہ نے کہا۔ کہ آریہ سماجی بھی سوامی دیانند کی تصویر کی پوجا کرتے ہیں۔ اور اگر پنڈت بدھ دیو جی سوامی جی کی تصویر کو جوتے مارنے کے لئے تیار ہوں۔ تو میں ان کو ایک روپیہ فی جوتا دینے کے لئے تیار ہوں ۔

اس پر پنڈت بدھ دیو نے کہا۔ کہ روپیہ کی شرط تو قمار بازی ہے۔ مگر میں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ آریہ سماجی مورتی پوجا نہیں کرتے۔ آریہ سماج کے بانی رشی دیانند کی تصویر پر جوتا مارنے کے لئے تیار ہوں۔ اور سوامی جی کی تصویر لانے کے لئے کہا گیا۔ اس پر تمام حاضرین میں جن کی تعداد دس ہزار کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے سناٹا چھا گیا۔ اور خود سناتن دھرمیوں کی طرف سے کہا گیا۔ کہ وہ سوامی جی کی عزت کرتے ہیں۔ انکے خیالات سے اختلاف رائے رکھتے ہوئے ہم انکو دیوتا سمجھتے ہیں اس لئے وہ اس حرکت کو برداشت نہیں کر سکتے لیکن پنڈت بدھ دیو نے ثابت کرنے کے لئے کہ وہ سدھانت اور اصول کے مقابلہ میں کسی کی پروا کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ اپنے قول پر قائم رہے اور آخر انہوں نے سوامی جی کی تصویر منگوا کر اس پر ایک لات ماری جس سے تصویر دور جا گری ۔

پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا نندنیہ فعل
عالمگیر بیزاری

قبل ازیں ہم نصف درجن سبھاؤں کے ان پرستاؤں کو شائع کر چکے ہیں۔ جو کہ انہوں نے پنڈت بدھ دیو جی کے نندنیہ فعل سے بے تعلقی کے متعلق پاس کئے ہیں۔ اب ہم مزید موصول شدہ پرستاؤ شائع کرتے ہیں ۔
(ایڈیٹر)

آریہ سماج بھیرہ :- آریہ سماج بھیرہ کا یہ جنرل اجلاس پنڈت بدھ دیو جی کے اس فعل کو جو انہوں نے حیدر آباد (دکن) کے شاستر ارتھ کے دوران میں آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند جی مہاراج کی تصویر کو لات مار کر بے حرمتی کی ہے۔ اتی نندت اور گھرنت قرار دیتا ہے۔ اور ان کے فعل سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ پنڈت بدھ دیو جی سے جواب طلب کر کے جنتا کے سامنے رکھے۔ چونکہ اس معاملہ میں آریہ بھائیوں میں سخت جوش پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق جلد از جلد کارروائی کی جاوے۔ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرزور نویدن کرتا ہے۔ کہ تاوقتیکہ پنڈت بدھ دیو اپنے اس فعل پر پشچاتاپ نہ کریں۔ یا کوئی فیصلہ نہ ہو جاوے۔ ان کو سماج کے کسی پلیٹ فارم پر ویاکھیان کے لئے اجازت نہ دی جاوے ۔

محرک بھائی رام لال اپ پردھان + موئید رام پیارا سکرٹری آریہ سماج بھیرہ

آریہ سماج اناؤ :- ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء کے "پرکاش" کے صفحہ ۵ پر پرکاشت لیکھ پڑھا گیا۔ اسے سن کر سب اپستھت آریوں کو دکھ اور کھید ہوا۔ اور یہ نشچے ہوا۔ کہ سارودیشک سبھا نیز آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے انورودھ کیا جاوے۔ کہ پنڈت بدھ کے اس انوچت اور نندنیہ کاریہ کے لئے جو حیدر آباد (دکن) میں ایک شاستر ارتھ کے اوسر پر انہوں نے مہرشی بلند سرسوتی کے چتر پر لات مار کر کیا ہے۔ اوچت کارروائی کریں ۔

یہ بھی نشچے ہوا۔ کہ اس کی ایک ایک پرتی "آریہ مترا" "پرکاش" سارودیشک سبھا نیز آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجی جاوے ۔

(برہم دت ترپاٹھی بی۔ اے۔ اپ منتری آریہ سماج اناؤ)

براہمن سبھا مکیریاں :- مکیریاں۔ ۲ اگست۔ مکیریاں کے اجلاس منعقدہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۵ء میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا:۔

"براہمن سبھا مکیریاں کا یہ اجلاس پنڈت بدھ دیو ودیا النکار کے اس فعل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جو انہوں نے حیدر آباد میں شاستر ارتھ کے دوران میں سوامی دیانند کی تصویر کی بے حرمتی کی ہے۔ نیز یہ اجلاس آریہ پرتی ندھی سبھا سے اپیل کرتا ہے۔ کہ پنڈت جی کے خلاف مناسب کارروائی کی جاوے۔ تاکہ آئندہ کسی کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو ۔"
(نامہ نگار)

آریہ سماج سانیوال :- ۱۴-۷-۳۵ کے ہفتہ وار ستسنگ میں حسب ذیل پرستاؤ پاس ہوا:۔

"حیدر آباد (دکن) میں کئے گئے شاستر ارتھ میں رشی دیانند کی تصویر پر پنڈت بدھ دیو نے لات مار کر "مورتی پوجا" کے وشے میں غلط پوزیشن اختیار کی ہے۔ جس کا نہایت افسوس ہے۔ پنڈت جی سے پرارتھنا ہے کہ وہ اپنے فعل پر پشچاتاپ کریں۔ اور سارے سماج کے کشٹ یا اس فعل سے جو عم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔"

سوامی ستیانند جی مہاراج
کرت اتم لابھدائک پستکیں !

شریمد بھگوت گیتا — ایسی اتم پستک کا شری سوامی جی مہاراج نے سرل بھاشا میں بھاشا انوواد کیا ہے۔ جس سے ہندی اردو پاٹھک بھلی پرکار لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ اس ڈھنگ کی بڑھیا گیتا آج تک بہت شائع نہیں ہوئی۔ ٹائپ موٹا سائز بڑا۔ سنہری پکی جلد۔ اور بڑھیا کاغذ قیمت ایک روپیہ ستا ایڈیشن ۱۲ اردو ۹ / حجم ۵۰۰ صفحہ ۔

ستیہ اپدیش مالا — سوامی جی کے بھاشن میں سب سے بڑی خوبی ہے کہ وید ہی اپنشدوں اور دیگر شاستروں کے گوڑھ رہسیوں کو ایسی سرل اور اجبونی بھاشا پرچلت درشٹانتوں سے بیان کرتے ہیں۔ کہ ہر کوئی سمجھ سکے۔ اس پستک میں بھگتی یوگ۔ کرم یوگ گیان یوگ۔ راج یوگ۔ ایشور درشن۔ تیاگ۔ بھکتی۔ اونکار اپاسنا۔ وغیرہ ۱۹ لیکچر ہیں۔ بڑھیا کاغذ۔ سندر چھپائی۔ موٹا ٹائپ ۔۔ ۳۰۰ صفحات قیمت ہندی سوا روپیہ۔ اردو بارہ آنے ۔

اونکار اپاسنا — جو پوترتا اوم گان۔ اوم جپ۔ اوم چنتن اوم ارادھن اور اوم دھیان سے پربھو پریمی کو پراپت ہوتی ہے۔ وہ اتل ہے۔ بیان سے باہر ہے۔ صرف ابھیاسی جن اسے جان سکتے ہیں۔ جس اوم نام کی اتنی مہما ہے۔ اسی کی اتینت سندر ویاکھیا شری سوامی جی نے اس پستک میں کی ہے۔ سنسار کے سکھ کی خواہش رکھنے والے ہر ایک شخص کو اسے پڑھنا چاہئے قیمت ہندی چار آنے۔ اردو تین آنے ۔

سندھیا یوگ — سندھیا کی کریاؤں اور اس کے ارتھوں کے رہسیہ پر آپ کو ایسے اچھے سرل بودھ اور سندر وچار کہیں نہیں ملیں گے۔ طرز بیان بہت دلکش ہے۔ گٹکا سائز۔ کپڑے کی سنہری جلد۔ ۱۴۴ صفحے۔ قیمت صرف ۵ / اردو ۴ /
ہر قسم کی دھارمک کتابیں ملنے کا پتہ:-

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم
انارکلی ہسپتال روڈ لاہور

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش :- ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد نوین سنسکرن بڑھیا کاغذ و چھپائی غیر مجلد ۱/۸ مجلد ۲/- دی فونڈیشن ہیڈ آور لیجن :- منشی گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری کرت انگریزی پڑھے لکھے کو ویدک دھرم کی سر شریشٹھتا سمجھانے کے لئے اپوروہے۔ مجلد ۲/- دی ٹین پرنسپل آف آریہ سماج :- شری پنڈت چموپتی جی کرت۔ اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ مولیہ ۱/۶ دی آریہ فلاسفی :- اس انتینت اپیوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر دئے ہوئے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے۔ یہ ویاکھیان اجمیر اردھ شتابدی پر چند چیدہ ودوانوں نے دئے ہیں۔ مولیہ ۱/- دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ پنچم پرابلم :- اس میں پنڈت کیشو دیو گیانی نے آریہ درشٹی سے اس سمسیا کو سلجھایا ہے۔ مولیہ ۳/- دی آوٹ لائینز آف آریہ سماج :- شری گیانی جی کرت سکولوں کالجوں آدی میں بانٹنے کے لئے اتینت اپیوگی ہے۔ مولیہ ۱/- سینکڑہ ۶/-

منتری آریہ سماج مدراس

بھارت بیمہ کمپنی کے کوئٹہ نواسی پالیسی ہولڈرز

بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور نے اپنے ان پالیسی ہولڈران کو جن کو زلزلہ کوئٹہ میں نقصان پہنچا ہے۔ مندرجہ ذیل رعائتیں دی ہیں:۔

۱۔ چندہ کی ادائیگی کے رعایتی ایام جن کا چندہ ماہ مئی اور جون میں واجب الادا تھا بجائے ۳۰ یوم کے ۷۵ یوم کر دئے گئے ہیں ۔

۲۔ موت کے کلیمز جو مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے کئے جائینگے۔ خاص غور کیا جائیگا ۔

۳۔ درخواستہائے قرضہ جات و سرنڈر ویلیو ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے پہنچیں ۔

دیگر تفصیلات کے لئے

ایکٹنگ جنرل منیجر کو لکھیں

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دو نو چیزیں پورن ویدک رِیتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت سُگندھ ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

رصیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور ولاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARKS REGD

کوئی ایسا گھر نہیں ہے۔ جو

جوڑی تاپ

(Regd) (رجسٹرڈ)

دوا کھانے سے پہلے

(تپ و لرزہ اور طحال کی دوا) سے واقف ہو
ملیریا اور بخار کے لئے یہ اکسیر ہے۔ تین چار خوراک پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے تلی کے لئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری دوا مفید نہیں ہے نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی پندرہ آنہ ڈاک محصول دس آنہ۔ چھوٹی شیشی نو آنہ۔ ڈاک محصول سات آنے

دوا کھانے کے بعد

ڈابر بھاسکر لون چورن

(Regd) (رجسٹرڈ)

(ہاضم اور بھوک بڑھانے والا)

یہ باترکیب بنا ہوا ہے۔ اس کے استعمال سے بادِ گولہ۔ بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ عوارض جلد جاتے رہتے ہیں روزانہ استعمال سے کسی مرض میں مبتلا ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ یہ کھانے میں خوش ذائقہ ہے
قیمت ۹ر ڈاک محصول ۱۰ر

نوٹ: ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

ایجنٹ: لاہور کے ایجنٹ۔ منیجر پیسہ اخبار
امرتسر کے ایجنٹ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف و خوش خط لکھا کریں (منیجر)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان عہ (محصول ڈاک علاوہ) جمالستان للعہ

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

بندوقیں رائفلیں ریوالور و پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ رام نقد سگز ڈینٹ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے + سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں (منیجر)

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کی

ادویات

"سُدھا سندھو"

کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ شول۔ سنگرہنی۔ اتیسار وغیرہ کی خوش ذائقہ خوشبودار قیمت ۸ر

دُودھ ونچ کیسری

داد کی سب سے اچھی دوا۔ قیمت ۴ر

"بال سُدھا"

دبلے اور کمزور بچوں کو طاقتور بنانے والی دوا۔ قیمت ۱۲ر فی شیشی

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۱۴

ہیضہ!

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وبا ہے تاہم

تمہارے گھر کا حکیم

امرت دھارا

(رجسٹرڈ)

اس کے لئے بھی ہمیشہ ایک موثر حفظ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے
امرت دھارا معدہ کی امراض عمومی و خانگی تکالیف کے لئے نہایت ضروری دوا ہے

ہمیشہ اپنے پاس رکھیے!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ نصف شیشی سوا روپیہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ
2/8/- 1/4/- -/8/-

احتیاط: نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیگی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ
منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا
امرت دھارا ۳۲ الستقیم بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۲- بھادوں سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۸ اگست ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY 18th AUG 1935 | نمبر ۳۳

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

۲- ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداُدیت رہنا چاہیے ؛

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ؛

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ؛

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے ؛

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدّھی کرنی چاہیے ؛

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے ؛

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛

وید امرت

یجروید | رگوید

ओ३म् प्रजापते न त्वदेतान्यन्यो विश्वा जातानि परिता बभूव। यत्कामास्ते जुहुमस्तन्नो ऽअस्तु, वयं स्याम पतयो रयीणाम्॥ ऋ० १०।१२१।२०

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "ہرنیہ گربھ پرجاپتی" ہے - دیوتا "ک:" ہے - چھند ورات ترشٹپ ہے - اور سور "دھیوت" ہے ؛

اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے - کہ وہ پرجاپتی پرماتما ہی ساری مخلوقات اور کائنات کا مالک ہے - اور صرف اس کی اپاسنا سے ہی ہر ایک انسان اپنے مقاصد کو پورا کر سکتا ہے ؛

لفظی معنی

(प्रजापते) سب پرجاؤں کے سوامی پرماتما! (न) نہیں (त्वत) آپ سے (एतानि) ان (अन्य) بھن کوئی دوسرا (विश्वा) تمام (जातानि) اُتپن ہوئے ہوئے سب گولوں آدی جگت کا بنانے والا (परिता) وہ ایک (बभूव) ہے - (यत) جس جس پدارتھ کی (कामा:) کامنا کرتے ہوئے (ते) ہم آپ کی (जुहुम) آشرے ہیں - (तत्) وہ (न:) ہماری (अस्तु) سدھ ہووے - (वयम्) ہم لوگ (स्याम) ہوویں (पतय:) سوامی ... (रयीणाम्) دھن ایشوریہ کے

تشریح

سارا برہمانڈ زبان حال سے پکار پکار کے کہہ رہا ہے - کہ (प्रजापते) اے پرجاپتی پرماتما (त्वत) آپ سے (अन्य) بھن کوئی دوسرا (ता) ان (विश्वा) سب (जातानि) اُتپن شدہ مخلوقات کا بنانے والا اور (परिता) وہ ایک (न) نہیں (बभूव) ہے - اس لئے ہم تمہارے نمسکار کے پاتر ہیں - اور ہماری دلی ارادت کے مستحق - اس لئے ہم آپ کے در کے بھکاری ہو کر (यत) جس جس پدارتھ کی (कामा:) کامنا کرتے ہوئے (ते) آپ کے پاک در کا (जुहुम:) آشرے لیں - وہاں سے ہی ہم آپ کی اپار دیا سے سپھل اور شاد کام ہوں - اور ہماری زندگی ایسی خوش گوار ثابت ہو - کہ جس منزل پر ہم گامزن ہوں ... اور راحت ہمارے قدم ... اور اقتصادی لحاظ سے ہم اپنے فرخندہ فالی اور نیک انجام ہو سکیں - کہ دولت و حشمت ہماری ذرہ بھر بھی کمی نظر نہ آئے - اور ہم آپ کی پاک ذات پر توکل رکھتے ہوئے یہ خواہش کر سکیں - کہ (वयम्) ہم (रयीणाम्) جملہ دنیاوی نعمتوں کے خواہ وہ دھن کے روپ میں ہوں - یا کسی اور مادی ... (पतय:) مالک (स्याम) ہو سکیں ؛
(ادم نیم)

اتھروید | سام وید

آریہ سماج کی تالات فیروزپور شہر کی ڈائری!

روزانہ ست سنگ :- ہر روز شام کو سندھیا - اگنی ہوتر - آرتی اور شانتی پاٹھ ہوتا ہے - کمار سبھا کے ممبر صاحبان استری سماج کی سبھاسدائیں بھی اس میں شامل ہوتی ہیں ؛

استری سماج :- بدھوار کو استری سماج کا ادھیویشن ہوتا ہے - ۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء کے ادھیویشن میں شریمتی شکنتلا کماری (دھرم پتنی ملک کرشن داس) منتری - شریمتی پریم دیوی اُپ پردھانہ - شریمتی کوشلیا دیوی (دھرم پتنی مہاشہ بہاری لال) شریمتی کوشلیا دیوی (دھرم پتنی مہاشہ بلدیو جی) اور شریمتی مہاشہ مجدوام جی سینئر اُپ منترنی چنی گئیں ؛

شریمتی چین دیوی جی (دھرم پتنی مہاشہ بدری داس وکیل منتری آریہ سماج) شریمتی دیو کی دیوی جی (دھرم پتنی پنڈت سیکھراج) اور شریمتی دیوکی دیوی جی (دھرم پتنی ملک رام جی) انترنگ سبھا کی سبھاسدائیں چنی گئیں ؛

ساون شدی تیج کا تہوار :- ۵/۳ بجے کو بعد دوپہر آریہ سماج مندر میں زیر اہتمام استری سماج ساون شدی تیج کا تہوار بڑے سماروہ سے منایا گیا - کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی - اس کے پشچات کنیاؤں نے ایشور بھگتی کے بھجن گائے - پھر چھوٹے چھوٹے جھولے گئے - تقریباً ۲۰۰ استریاں اور کنیائیں اس اُتسو میں سملت ہوئیں - سماپتی پر ۵ سیر حلوہ تقسیم کیا گیا - اُتسو کیا تھا؟ استریوں کے آنند - دھرم پریم اور سنگٹھن کا ایک دلخوش کن منظر تھا - اس کی سپھلتا کا شریہ شریمتی شکنتلا دیوی منترنی استری سماج کو ہے ؛

ستیارتھ پرکاش کتھا :- ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء کو پنڈت وشوناتھ جی ایم - اے شاستری کا "سناتن دھرم" پر اُپدیش ہوا ؛

پرچار :- ۲۹ جولائی ۱۹۳۵ء کو ملک ٹھاکر داس جی کے گھر پر ہون یگیہ اور پرچار ہوا ؛

۴ اگست ۱۹۳۵ء کو مہاشہ بدری داس جی وکیل کا دیاکھیان ٭ ویدک سندھیا اور اگنی ہوتر ٭ پر ہوا - نئے ممبر :- پچھلے سپتاہ آریہ سماج کے ۳ نئے ممبر بنے ہیں - مہاشہ گیان چند بی - اے - بی - ٹی ہیڈ ماسٹر گوردھن شنکر - شری پنڈت رام سکھ داس کالج ؛ (گوسائیں ساگر چند اپ منتری آریہ سماج)

پنڈت بدھ دیو کا آریہ سماج کے سیوکوں پر ظلم

میں آریہ سماج آرین تحصیل خان پور ریاست بہاولپور کا ممبر ہوں - اور ہفتہ وار ست سنگ میں ہمیشہ جایا کرتا ہوں - اور چونکہ شری سوامی دیانند جی کا میں ۱۹۲۱ء سے پرانا سیوک ہوں - یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں - کہ شری سوامی جی کا سیوک کیسے بنا؟ فقط ان کی تصنیف ستیارتھ پرکاش کو پڑھ کر بہ تجربہ کے اصولوں کو دھارن کیا - کیونکہ تجربہ کا اصول نہ تو ہمارے مذہب میں ہے - نہ پرانی دھرموں میں - یہ فقط سوامی دیانند نے پرکاش کیا ہے - یہ میرا کارن ہے سوامی دیانند کے بھگت بننے کا ؛

اب جو پنڈت بدھ دیو جی نے حیدرآباد (دکن) میں پرچم سوامی دیانند جی کی تصویر سے برتاؤ کیا ہے - اس کے متعلق نہایت افسوس ہوتا ہے - میرے دل و دماغ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پنڈت بدھ دیو جی جو کہ چوٹی کے ودوان ہیں - اور ریاستوں کے ودوانوں سے مناظرہ کرنے والے ہیں - یا تو ... کی بیماری کا شکار ہو چکے ہیں - یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے ایسے فعل کے مرتکب ہوئے ہیں - ورنہ پنڈت ودوان ہوتے ہوئے ایسا فعل نہ کرتے - یہ تو جانتے ہی تھے - کہ سوامی دیانند جی کی تصویر کا نام لے کر چیلنج دے رہے ہیں - کہ اسے جوتے لگاؤ - اور فی جوتا ایک روپیہ انعام - نام تو تصویر کے ساتھ ہی تھا - کیونکہ نام دیانند کا ساتھ لکھا ہوا تھا - اگر میرے سامنے یہ واقعہ ہوتا - تو میں پہلے اُن کے سر پر جوتے برساتا - جو یہ کہتا کہ سوامی دیانند کی تصویر پر جوتے لگاؤ - جناب والا میں بھی بُت شکن ہوں - بُت پرست نہیں ہوں - میں مورتی پوجا نہیں کرتا - مگر مورتی پوجا کی حقیقت کو اچھی طرح جانتا ہوں - یہ مورتی پوجا کا جواب نہ تھا - جو پنڈت بدھ دیو جی نے تصویر کو لات مار کر دیا - اس طرح سے تو سراسر سوامی دیانند جی کی توہین ہوئی ہے - میں ہم اس سے نہیں رک سکتا - کہ پنڈت بدھ دیو نے ظلم کیا ہے - میں اب اس فتنہ کا جواب پنڈت بدھ دیو جی سے مانگتا ہوں - فی الفور جواب لکھیں - تاکہ مجھے شانتی پراپت ہو ؛ (ادم شم)

(غوث بخش)

بھارت بیمہ کمپنی کے کوئٹہ والی پالیسی ہولڈرز

بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور نے اپنے ان پالیسی ہولڈران کو جن کو زلزلہ کوئٹہ میں نقصان پہنچا ہے مندرجہ ذیل رعایتیں دی ہیں :-

۱۔ چندہ کی ادائیگی کے رعایتی ایام جن کا چندہ ۱۵ مئی تک واجب الادا ہو گیا بجائے ۳۰ یوم کے ۴۵ یوم کر دئیے گئے ہیں ؛

۲۔ موت کے کلیم جو مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے کئے جائیں گے - خاص غور کیا جائے گا ؛

۳۔ درخواستہائے قرضہ جات و سرنڈر ویلیو ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے بھیجیں ؛

دیگر تفصیلات کے لئے

ایکٹنگ جنرل منیجر کو لکھیں

ہیضہ!
اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وبا ہے تاہم

تمہارے گھر کا حکیم

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

اس کے لئے بھی ہمیشہ ایک مؤثر حفظِ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے
امرت دھارا معدہ کی امراضِ عمومی و خانگی تکالیف کے لئے نہایت ضروری دوا ہے ؛

ہمیشہ اپنے پاس رکھیے!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ -/2/8 نصف شیشی سوا روپیہ -/1/4 نمونہ کی شیشی آٹھ آنے -/8/

احتیاط: نقلوں سے بچو - کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا امرت دھارا ۳۲ المشتہر امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور
لاہور

ہندوستانی ولایتی ریوالور و پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے - بل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد یا آسان قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے - سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان ۱۲ (محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول

منیجر نگار لکھنؤ

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

ریاست بونڈی میں پبلک سیفٹی ایکٹ کا نفاذ

بمبئی - ۱۳ اگست - راجپوتانہ کی ریاست بونڈی کے دیوان مسٹر ڈبلیو - ایف - ویبسٹر نے مہاراجہ صاحب بونڈی کے حکم سے ریاست میں پبلک سیفٹی ایکٹ نافذ کر دیا ہے - اس کی رو سے ان اشخاص کو جو حکمران - ریاست کی گورنمنٹ یا ریاست کے کسی افسر یا کسی فرقہ کے خلاف منافرت پھیلائیں گے - یا ریاست بونڈی کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرینگے - ایک سال سے - اس ۔ الی قید کی سزا دی جائیگی - کیونکہ دوسروں کو اس بات کی ترغیب دیں گے - کہ وہ دوسروں کی عمارتوں میں (مثلاً ہریجنوں کو اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے مندروں میں) مداخلت بے جا کریں - یا اپنے پاس ضبط شدہ کتابیں یا اخبارات کے اقتباسات یا خبریں اپنے پاس رکھیں گے - انہیں بھی سزا دی جائیگی - اس ایکٹ پر عمل درآمد بھی شروع ہو گیا ہے ؛

ضلع احمد آباد میں ہریجن ہندوؤں کا بائیکاٹ -

احمد آباد - ۱۴ اگست - گاندھی ہری جن آشرم کے بہت سے نواسی موضع کو بیٹھا میں جہاں اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے اس لیے ہری جنوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے - کہ انہوں نے بچوں کو گاؤں کے سکول میں داخل کرا دیا ہے - گئے انہوں نے اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کو بائیکاٹ ترک کرنے کی ترغیب دی - اس کا ان پر الٹا اثر پڑا - اور انہوں نے ہری جنوں پر پتھر پھینکے - اور انہیں قتل کرنے کی دھمکی دی - اور ان اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا جن کا رویہ ہری جنوں کی طرف ہمدردانہ تھا ؛

دوسرے دن بیان کیا جاتا ہے کہ دو صد اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے ہری جنوں کے مکانات پر حملہ کر دیا - ہری جن خوف زدہ ہو کر بھاگ نکلے - اس پر بیان کیا جاتا ہے - کہ ہندوؤں نے ہری جنوں کے مکانات کو لوٹ لیا - ہری جنوں نے پولیس سے امداد کی درخواست کی ہے ؛

اسمبلی کی خالی نشست کا انتخاب :-

دہلی - ۱۴ اگست - معلوم ہوا ہے - کہ لالہ فقیر چند اگروال سینٹرل ممبر اسمبلی کی موت سے اسمبلی میں جو نشست خالی ہوئی ہے - کانگرس پارلیمنٹری بورڈ سے درخواست کی گئی ہے - کہ اس کا انتخاب کرانے کے لیے رائے زادہ ہنس راج کو نامزد کیا جائے - ہو سکتا ہے - کہ انتخاب ستمبر کے آخیر میں ہو ؛

کرنال میں ہیضہ کا زور :-

کرنال - ۱۳ اگست - کرنال میں ہیضہ زور سے پھیل رہا ہے - دس بیس کیس ہر روز ہو جاتے ہیں - آم - ناشپاتی - امرود وغیرہ سب کی فروخت بند کر دی گئی ہے - سول سرجن اور ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ لاہور سے آئے ہوئے ہیں ؛

دریائے جمنا میں طغیانی :-

دہلی - ۱۴ اگست - دریائے جمنا چڑھ رہا ہے - کل اوکھلا میں پانی کی سطح خطرہ کے پوائنٹ سے صرف ۶۰-۱ فٹ کم رہ گئی ہے - شاہدرہ کے نواح میں کھیت زیر آب ہیں - ان میں گھٹنوں تک پانی ہے - جگت پور کے دیہاتیوں کے لیے کشتیاں تیار کی گئی ہیں - بوقت ضرورت کام کرنے کے لیے شاہدرہ میں بھی تین کشتیاں تیار کر رکھی ہیں ؛

جعلی سکے بنانے کا کارخانہ :-

دہلی ۱۴ اگست - فیض بازار میں قاضی واڑہ مسجد پر چھاپہ مار کر پولیس نے جعلی سکے بنانے کی ایک فیکٹری برآمد کی - اور ایک بڈھے مولوی حکیم الدین کو گرفتار کر لیا - پولیس کو دوران تلاشی میں بہت سے جعلی سکوں کے علاوہ متعلقہ سامان بھی ملا ؛

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش - ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد نوین سنسکرن پر چھپا کا قدر چھپائی جلد مجلد ۳ - مجلد ۳ + دی فونڈیشن ہیڈ آف ریلیجن - شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری جی کرت انگریزی پستک میں ویدک دھرم کی سرشٹھتا شنتیمت کرنے کے لئے اپورو ہے - مجلد ۱۲ ؛ دی جینیسس پرنسپل آف آریہ سماج - شری پنڈت چموپتی کرت - اس میں آریہ سماج کے ۱۰ اصولوں کی ویاکھیا کی گئی ہے - مولیہ ۶ ؛ دی آریہ فلاسفی - اس اتینت اپیوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر دئے ہوئے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے - یہ ویاکھیان اجمیر اودھ شتابدی پر چیدہ چیدہ ودوانوں نے دئے ہیں - مولیہ ۶ ؛ دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ اچھوت پرابلم - اس میں پنڈت کیشو دیو گیانی نے آریہ درشٹی سے ہریجن سمسیا کو سلجھایا ہے - مولیہ ۲ ؛ دی آوٹ لائینز آف آریہ کلچر - شری گیانی جی کرت ساتوں بچوں آدی میں بانٹنے کے لیے اتینت اپیوگی ہے - مولیہ ۱ ؛

پتہ :- منتری آریہ سماج مدراس

جنرل سمٹس کا اعلان :-

ڈربن - ۱۲ اگست - ایبے سینیا میں جنگ کے امکان کی دارنسے یونین گورنمنٹ کی روش کے متعلق خاموشی کو توڑتے ہوئے جنرل سمٹس نے کہا - کہ افریقہ میں سفید بود و باش کی آبادی انگریزی علاقہ مصر اور سوڈان پر بہت برا اثر ہوگا - مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں - کہ ایبے سینیا پر اطالیہ کا حملہ تمام افریقہ میں کالوں اور گوروں کے درمیان سخت کشیدگی پیدا کر دے گا - جنرل سمٹس نے اس رائے کا اظہار کیا - کہ اگر موسولینی اپنے ارادہ سے باز نہ آیا - تو شاید یورپ میں بہت نازک صورت حالات پیدا ہو جائے ؛

سکھ عورتوں کی تعلیمی کانفرنس :-

جالندھر - ۱۲ اگست - عورتوں میں تعلیم کی حوصلہ افزائی کرنے اور ناخواندگی کو روکنے کی غرض سے دوآبہ کے سکھوں نے ۴ - ۵ - اور ۶ اکتوبر کو دوآبہ کی سکھ عورتوں کی ایک کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا ہے - اس مطلب کے لیے ایک استقبالیہ کمیٹی بن گئی ہے ؛

شیخوپورہ میں کثرت باراں :-

شیخوپورہ - ۱۲ اگست - کل شیخوپورہ میں زور دار بارش ہوئی - جو ۷ بجے شام سے شروع ہو کر کل صبح تک جاری رہی - تمام شہر میں گھٹنوں تک پانی ہو گیا ؛

گراموفون بجانے پر پابندی عاید کردی گئی

کراچی - ۱۳ اگست - ہوٹلوں اور چائے خانوں میں گاہکوں کا اس قدر شور و غل نہیں ہوتا - جس قدر کہ گراموفون باجوں کا - خصوصاً جب سے لاؤڈ سپیکر ایجاد ہوئے ہیں - اس کی وجہ سے دوکانوں کے آگے راہگیروں کا جمگھٹا ہو جاتا ہے - اور راستے رک جاتے ہیں - اس خرابی کے انسداد کے لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حیدر آباد (سندھ) نے حکم دیا ہے کہ ۱۵ اگست کے بعد کسی ہوٹل کا مالک اپنے ہوٹل میں لائسنس لئے بغیر گراموفون نہیں بجائیگا - اور لائسنس لینے کے بعد اسے چند شرائط پر عمل کرنا لازمی ہوگا ؛

پنجابی ہندو پر حملہ :-

کراچی - ۱۳ اگست - ایک پنجابی ہندو پریشوتم داس ارجن رنچھور سنگھ کے باہر آرام کر رہا تھا - ایک مسلمان نے حملہ کر کے اس کی کمر اور کندھوں پر چاقو سے زخم لگا کر بھاگ گیا - مجروح کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ؛

فوجی معاملات کے ڈائرکٹر جنرل کا قتل :-

ٹوکیو - ۱۲ اگست - آج صبح وزارت جنگ میں ایک سب رفٹی ننٹ کے حملہ کے نتیجے کے طور پر فوجی معاملات کے ڈائرکٹر جنرل میجر جنرل ناگاتا کی موت ہو گئی - قاتل نے مقتول کے ساتھ سخت کلامی میں اپنی تلوار کھینچ لی - اور اپنے افسر کا کام تمام کر دیا - مقتول وزیر جنگ کی پالیسی کا زبردست حامی تھا - وزیر جنگ کی پالیسی یہ ہے - کہ فوج کے انتہا پسند عنصر کو روکا جائے ؛

تین وزراء کا استعفیٰ :-

ٹوکیو - ۱۲ اگست - وزراء جنگ - ریلوے اور اندرونی امور مستعفی ہو گئے ہیں - اور اس کے نتیجے کے طور پر گورنمنٹ ڈگمگا رہی ہے - استعفوں کی وجہ یہ ہے - کہ کچھ وزراء محسوس کرتے ہیں - کہ انہیں چین اور جاپان کے درمیان حال ہی کے تصفیہ کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے سابق وزیر اعظم کے ساتھ شامل ہونا چاہیے ؛

جنوبی انگلستان میں خشک سالی :-

لنڈن - ۱۲ اگست - لنڈن اور جنوبی انگلستان کے کئی علاقوں میں ۲۳ روز سے بارش نہیں ہوئی ؛

امریکہ میں کامیابی :-

نیویارک - ۱۲ اگست - کل برٹش پولو ٹیم نے امریکہ کی ٹیم کو ۱۲ گولوں سے ہرا دیا ؛

شریمتی کملا نہرو کی حالت:۔ الہ آباد۔ ۱۳ اگست۔ برلن سے بذریعہ ہوائی ڈاک آنند بھون میں آمدہ ایک خط مظہر ہے۔ کہ مسز کملا نہرو کی طبیعت پھر ناساز ہے۔ خط میں لکھا ہے کہ پہلے ان کی صحت اچھی ہو گئی تھی۔ اور ڈاکٹروں نے انہیں چارپائی چھوڑنے اور کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دیدی تھی۔ مگر خط لکھے جانے کے وقت ڈاکٹروں نے پھر مریضہ کو بستر پر لیٹے رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ بخار کا بھی ابھی پورے طور پر آرام نہیں ہوا۔ ہلکا ہلکا بخار ابھی تک رہتا ہے ؛

بودھ مندر میں سنسنی خیز چوری:۔ رنگون۔ ۱۳ اگست۔ بودھوں کے مشہور مندر میں پھر چوری کی واردات ہوئی ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سونا کی بھاری مقدار چوری ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مندر کے ایک دربان اور دو مزدوروں کو مندر کے اندر کچھ کھسر پھسر کی آواز سن کر شبہ ہوا۔ کہ دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے۔ وہ مندر کے اندر جانے لگے کہ بندوق کے چلنے کی آواز ان کے کانوں میں آئی۔ اس لئے وہ ڈر کر پیچھے کی طرف بھاگے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب پھر گئے۔ تو دیکھا۔ کہ بہت سا سونا غائب تھا۔ کچھ خالی کارتوس بھی مندر کے قریب سے ملے ہیں۔ مندر ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے ؛

پہلی پراونشل نیشنلسٹ کانفرنس:۔ لدھیانہ۔ ۱۳ اگست۔ ستمبر کے وسط میں جبکہ لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہوگا۔ پہلی پنجاب پراونشل نیشنلسٹ کانفرنس یہاں منعقد ہوگی۔ اس کے لئے ایک بارسوخ استقبالیہ کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ کمیونل ایوارڈ کے متعلق رد و کد کا فیصلہ کیا جائیگا۔ مسٹر رام ناتھ کالیہ سکرٹری آل انڈیا نیشنلسٹ کمیونل ایوارڈ کانفرنس ابتدائی انتظامات کرنے میں مصروف ہیں۔ استقبالیہ کمیٹی کا سکرٹری مسٹر وجے کمار گپتا کو منتخب کیا گیا ہے۔ مسٹر انے اور دیگر نیشنلسٹ لیڈروں کی شمولیت کی توقع ہے ؛

بنگالی نظربندوں کے حالات:۔ کلکتہ۔ ۱۳ اگست۔ بابو موہن لال سکسینہ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کے روبرو بنگال کے نظربندوں اور ان کے بال بچوں کے حالات رکھنے کے لئے بنگال کانگرس کمیٹی نے مسٹر ہیم بالا جیبرجی سکرٹری ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی ندیا کو مقرر کیا تھا۔ کل سی۔ آئی۔ ڈی نے ان کو گرفتار کر لیا۔ اور ان کے قبضہ میں جس قدر دستاویزات تھیں۔ انکو اپنی تحویل میں لے لیا ؛

پنڈت بدھ دیوجی کا قابل افسوس فعل

(از شری پرنسپل دیوی چندجی ایم۔ اے پردھان پانند سالویشن مشن)

مورتی پوجا کے ننا سنئر ارتھ میں اپنا سدھانت سدھ کرنے کے ہوسلے جو فعل پنڈت بدھ دیو سے سرزد ہوا ہے۔ میں اس کو نہایت گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہوں۔ ان کی نیت پر میں شک نہیں کرتا۔ مگر ان کی عقل۔ ان کے دماغ اور وچار پر میں حیران ہوں۔

رشی دیانند کی تصویر کو گھر میں لٹکانا مورتی پوجا کا مترادف نہیں۔ ہم ان کی تصویر کو ایشور سمجھ کر اس کی پوجا نہیں کرتے۔ اس کے آگے سر نہیں جھکاتے۔ پھل پھول اور مالا اس پر نہیں چڑھاتے۔ مورتی پوجا ایسی بات کا نام ہے۔ کہ ہم کسی بے جان اور جڑ وستو کو ایشور مان کر اس کی پوجا کریں۔ کوئی آریہ سماجی ایسا کبھی نہیں کرتا۔ جوش میں آکر جو فعل انہوں نے کیا ہے۔ اس سے سدھانت کی رکشا نہیں۔ بلکہ ہتک میں نندا اور ہنسی ہوئی ہے۔ پنڈت بدھ دیو نے میری رائے میں آریہ سماج اور رشی دیانند کا گورو اونچا کرنے کی بجائے اسے نیچا کیا ہے۔ آریہ سماج کو ان کے اس فعل سے ہانی پہنچی ہے۔ آریہ سماج کے ودوان اور نیتا گن آپدیشک کے دل میں اگر رشی کے لئے سنمان و آدر نہیں۔ تو سادھارن پرشوں کا تو کیا کہنا۔ معمولی سمجھ کا آدمی بھی ایسا فعل کرنے سے پرہیز کرتا ہے۔ یہ فعل ان کی حماقت۔ جلدبازی۔ جوشیلا پن۔ اکھڑپن۔ نہ وچار پہنچنا۔ دماغی نقص اور مذہبی جنون کا ثبوت ہے۔ یہ نازیبا حرکت ہے۔ جو ان سے سرزد ہوئی ہے۔ رشی دیانند کی تصویر ہمارا معبود نہیں۔ بلکہ صرف وہ ہمیں ان کے اوصاف حمیدہ اور پوتر جیون کی یاد دلانے والی چیز ہے۔

اس جھگڑے کے دو ہی حل ہیں۔ اول یہ کہ پنڈت بدھ دیوجی اپنی غلطی کا اعتراف کر کے اظہار افسوس کریں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو وہ نہ صرف رشی دیانند بلکہ سارے آریہ جگت کی ہتک کریں گے جس کے لئے ان کو آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ڈنڈ دیا جانا چاہیئے۔ اور وہ ڈنڈ یہی ہے کہ ایسا ضدی۔ ہٹھ دھرمی اور غلط سدھانت وادی آریہ اپدیشک کی پدوی کے یوگیہ نہیں۔ سبھا کو اس معاملہ میں خاموش نہیں رہنا چاہیئے۔ سبھا کی خاموشی کو سماجک جگت مختلف طریقوں سے تعبیر کرے گا۔ اگر سبھا پنڈت جی کی حمایت کرے۔ اور ان کے فعل کو معمولی بات سمجھ کر اس کا نوٹس نہ لے۔ تو آریہ سماجوں کو اپنا پلیٹ فارم پنڈت بدھ دیوجی کے لئے بند کر دینا چاہیئے۔ جب تک کہ پنڈت بدھ دیوجی اپنے مذموم فعل پر اظہار افسوس نہ کریں۔ آریہ سماج کا ڈسپلن (نظم و نسق) قائم نہیں رہے گا۔ اگر آریہ سبھاؤں کے پنڈت اسی طرح من مانی کارروائی اپنی آزادی کے زعم میں آکر کرتے رہیں۔ اگر یہ معاملہ آریہ پرتی ندھی سبھا سلجھانے میں قاصر رہے۔ تو سارودیشک سبھا کو اس معاملہ کو ہاتھ میں لے کر اپنا فیصلہ دینا چاہیئے۔ اور اعلان کر کے آریہ سماج کی پوزیشن کو صاف کرنا چاہیئے۔ اگر آریہ سارودیشک سبھا کا فیصلہ پنڈت جی کے حق میں نہ ہو۔ اور وہ اس فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرنے سے انکار کریں۔ تو پھر اس کے سوائے کوئی علاج نہیں۔ کہ ان کو سبھا کی ملازمت سے برطرف کر دیا جائے +

میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ نہ بحیثیت ہو کر۔ آریہ سماج کا ایک ہتیشی و سیوک اور رشی دیانند کا ایک بھگت ہونے کی حیثیت سے لکھا ہے۔ میں ڈرتا تھا۔ کہ میرا لکھنا شاید غلط فہمی نہ پھیلا دے۔ مگر میں سوچتا تھا۔ کہ یہ فعل ایسا ہے۔ جس سے سارے آریہ جگت و آریہ سماج کو بحیثیت مجموعی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اس واسطے ہر ایک سیوک کا فرض ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ یہ سوال محض گوروکل پارٹی کا نہیں ہے۔ بلکہ آریہ سماج کا ہے۔ اس واسطے میں نے قلم اٹھانا ضروری سمجھا۔ خاموشی شاید ایسے معاملہ میں گناہ اور جرم ہوتی۔ مجھے پورن آشا ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیوجی کے مترگن ان کو سمجھاویں گے۔ اور باقی چند روز تک ان کی طرف سے اظہار افسوس کا اعلان نکلوا دیں گے۔ اس سے پنڈت جی کی شان میں فرق نہیں آئیگا۔

(نوٹ) سارودیشک سبھا پنڈت بدھ دیو کے خلاف نتیجہ کر چکی ہے۔ اب ان کے لئے دو ہی راستے ہیں۔ یا تو وہ اس کے سامنے سر جھکا کر پشچاتاپ کریں۔ یا اپدیشک نہ رہیں۔ اگر وہ یہ دونو کام کرنے کو تیار نہ ہوں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بھی ان کے خلاف مناسب کارروائی نہ کرے تو آریہ سماج اپنی وید ہی ان کے لئے بند کر دے۔ یہ سوال کسی خاص سماج یا پارٹی کا نہیں ہے۔ بلکہ ہر اس شخص کا جس کے دل میں رشی دیانند کی عزت ہے۔ پنڈت بدھ دیو کے اس فعل کے خلاف آواز اٹھانی چاہیئے ؛

(ایڈیٹر)

پولیس کے چھاپے:۔ مراد آباد۔ ۱۳ اگست۔ پنجاب گورنمنٹ نے لیبر لیبر یچ سوسائٹی لاہور کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ اس حکم کے بعد یہاں پنڈت جگناتھ کی دوکان اور جوہر پریس پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ اور دیر تک مختلف مقامات کی تلاشی لیتی رہی۔ پنڈت جگناتھ کی دوکان سے پولیس ۵۰ ٹریکٹ لے گئی۔ ان میں سوشلزم۔ امپیریلزم اور لیبر وغیرہ کے متعلق باتیں درج تھیں۔ جوہر پریس سے یو۔ پی کے کسانوں اور مزدوروں کی انجمن اور ریلوے یونین کے متعلق لٹریچر برآمد ہوا۔ اس پر بھی پولیس نے قبضہ کر لیا۔ اور اپنے ساتھ لے گئی ؛

امریکہ کا آئندہ صدر:۔ واشنگٹن۔ ۱۳ اگست۔ مسٹر ہیولانگ نے اپنے ساتھی سینیٹروں کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ سال صدارت کے لئے امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں۔ اگر مسٹر روزویلٹ کو پھر نامزد کیا گیا تو وہ بطور آزاد پنڈپنڈنٹ امیدوار کھڑے ہوں گے۔ ورنہ ڈیمو کریٹک پارٹی کی طرف سے ؛

بلا محصول اون کی درآمد:۔ ریاست جموں کے ضلع میرپور ڈویژن میں ایک واحد شخص لالہ جگدیش رت مہتہ بی۔ اے ٹی۔ سی کلکٹر کسٹم ایکسائز ڈویژن میرپور ہیں۔ جنہوں نے حال ہی میں اون جس کا محصول قریباً ۲۳۰۰ روپے تھا۔ بلا ادائیگی محصول سرکار پر آمد کی ہے۔ یہ افسر سرکار والا کا نہایت خیر خواہ ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے بہت سے مقدمات چوری محصول کسٹم کے پکڑے ہیں۔ ان کے ماتحت اسسٹنٹ کلکٹر و تحصیلدار بھی نہایت دیانتداری سے کام کر رہے ہیں ؛

شریمتی امرت کور کا اپریشن:۔ کلکتہ۔ ۱۳ اگست۔ کلکتہ میڈیکل کالج کے کرنل میڈلی نے آج شریمتی امرت کور کے پیٹ کا ایک نہایت خطرناک اپریشن کیا۔ اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ انہیں کم از کم تین ہفتے ہسپتال میں رہنا پڑے گا ؛

کشمیر میں ہیضہ کی رفتار:۔ سرینگر۔ ۱۳ اگست۔ کشمیر گورنمنٹ کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان شائع ہوا ہے:۔

گذشتہ ہفتہ کے دوران میں سرینگر میں ہیضہ کے ۲۹۔ اور دیگر مقامات پر ۹۹۰ کیس ہوئے۔ تقریباً ۱۰۶۵۰۰۰ اشخاص کو ٹیکہ لگایا جا چکا ہے ؛

پرکاش لاہور
۲-بھادوں سمت ۱۹۹۲

آریہ جگت کی آواز

مٹھ آدھیشوں نے سچائی پر پردہ ڈال کر مجرم کو بچانے کی بہتیری کوشش کی۔ لیکن سچائی کہیں چھپائے چھپتی ہے۔ وہ تو سو پردوں کو پھاڑ کر بھی نکل آتی ہے۔ پنڈت بدھ دیو نے حیدر آباد (دکھشن) میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے رشی دیانند کے جنز سے جو تِرسکار پورن ویوہار کیا ہے۔ اس کے خلاف آریہ جگت میں ایک زبردست ہلچل مچ گئی ہے۔ مٹھ آدھیشوں نے آریہ جگت کے آتما کو لوری دے کر سُلانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ جاگ اٹھا۔ اور اب یہ کہہ رہا ہے۔ کہ رشی دیانند کا اپمان کرنے والا اپرادھی یا تو اپنی بھول سویکار کرے۔ اور اس کے لئے پرائشچت کرے۔ یا وہ ڈنڈنیہ ہے۔

پنجاب میں کئی آریہ سماجیں اور کئی آریہ پُرش مصلحت سے خاموش ہیں۔ دیانند بھلے ہی قربان ہو جاتے۔ آریہ سماج بھلے ہی بدنام ہو جائے۔ لیکن بدھ دیو ضرور بچ جائے۔ مگر جو آریہ سماجیں اور جو آریہ پُرش کسی مصلحت کے زیر اثر نہیں۔ وہ پنڈت بدھ دیو کے اس فعل کی کھلم کھلا مذمت کر رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم اپنے آچاریہ کا اپمان کسی کے ہاتھوں چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔ برداشت نہیں کر سکتے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے مکھ پتر "آریہ متر" نے جو لیکھ پنڈت بدھ دیو کے اس فعل کے خلاف لکھا ہے وہ ناظرین "پرکاش" پڑھ چکے ہیں۔ اس کے یوگیہ سمپادک مہاشے بابو رام ایم۔اے۔ نے "رشی کا اپمان" کے عنوان سے ایک اور نوٹ اپنے تازہ پرچہ میں حوالۂ قلم کیا ہے۔ وہ نوٹ میں نیچے نقل کرتا ہوں:-

"پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک شری بدھ دیو جی ودیالنکار نے نظام راجیہ میں سناتنیوں کے ساتھ شاستر ارتھ کرتے سمے رشی دیانند کے چتر پر پیر رکھ کر جو اودہک پورن گھرنت چیشٹا کی تھی۔ اس کے کارن سارے آریہ جگت میں ہلچل مچ گئی ہے۔ ہمارے پاس آریہ سماجوں کے ورودھ سوچک پرستاو آنے لگے ہیں۔ یہ اننت آوشیک ہے کہ شری بدھ دیو جی یدی اپنی بھول سویکار کرتے ہیں۔ تو آریہ جگت کے سمکھ اپنے کرتیہ کے لئے کھلے شبدوں میں پشچاتاپ پرگٹ کریں۔ تبھی ان کا ہردیہ شُدھ ہو سکتا ہے۔ ہمیں ان کی ودوتا کا گیان ہے۔ اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے ہردیہ میں رشی کے لئے شردھا بھکتی کسی سے کم نہیں ہے۔ یدی انہوں نے آویش میں آ کر کچھ بھول کی۔ تو اسے بھول روپ میں سویکار کریں۔ یدی وہ کسی کارن سے ایسا کرنے کو ادیت نہ ہوں۔ تو سارودیشک سبھا کو اپنی اور سے گھوشنا کر دینی چاہیئے۔ کہ شری بدھ دیو جی کا کرتیہ نندنیہ ہے۔ یدی ایسا نہیں کیا جاتا۔ تو سنبھو ہے۔ کہ بھوشیہ میں وہ تتھا انیہ اپدیشک بھی یہ سدھ کرنے کے لئے کہ وہ مورتی پوجک نہیں ہیں۔ اسی پرکار کی گھرنت چیشٹائیں کر کے آریہ جنتا کے ہردیہ کو دکھائیں۔ اس لئے اس کا پرتی کار آوشیک ہونا چاہیئے"

"آریہ متر" کے اسی پرچہ میں بابو پورن چند جی بھوت پورو پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے قلم سے "رشی کا اپمان" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں سے چند الفاظ میں یہاں نقل کرتا ہوں:-

سماج میں کوئی یگیہ شالہ یگیہ شالہ نہ مانی جائے گی۔ نہ کسی آریہ سماج مندر کی پوتر ستھان میں گنتی ہوگی۔ اور مورتی پوجا کے کھنڈن کے انچت جوش میں آریہ سماج اپنا سروناش کر لیگا"۔

وہ اپنی سبھا کے پردھان جی سے ذیل کی پرارتھنا کرتے ہیں:-

"میں شری پردھان جی آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت سے انورودھ کرونگا کہ وہ یہ گھوشنا کر دیں۔ کہ جب تک پنڈت بدھ دیو جی اپنی بھول کو سویکار نہ کریں۔ اُس سمے تک اس پرانت کے کسی آریہ سماج کی ویدی سے اُن کو پرچار کا اوسر نہ دیا جائے"۔

پنڈت بدھ دیو جی کو انہوں نے ذیل کے الفاظ میں مشورہ دیا ہے:-

"پنڈت بدھ دیو کو اس اندولن کو آگے بڑھنے نہ دینا چاہیئے۔ انہیں اتی شیگھر کھشما پرارتھی ہونے کی سوچنا گھوشت کر دینی چاہیئے۔ حیدر آباد (دکھشن) میں ہی ایک آریہ سماج مندر کے توڑے جانے پر ہم لوگ اندولن کر رہے ہیں۔ اسی حیدر آباد (دکھشن) میں ہمارے مہوپدیشک کے ہاتھ سے مہرشی کا اپمان ہوا ہے۔ یہ بڑے دکھ کی بات ہے۔ ہمارے ورودھی اس سے لابھ اٹھائیں گے۔ اس کا اتی شیگھر سمادھان ہونا چاہیئے"۔

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ سنیکت پرانت کے مکھیا آریہ پُرش جو پنجاب کے مکھیا آریہ پُرشوں کی طرح کسی مصلحت کی رسی سے بندھے ہوئے نہیں۔ پنڈت بدھ دیو کے فعل کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

یہ تو ہی سنیکت پرانت پرتی ندھی سبھا کے بھوت پورو پردھان کی سممتی۔ اس سبھا کے ورتمان پردھان کیا کہتے ہیں۔ اس سبھا کے پردھان اس سمے رائے صاحب شری مدن موہن جی سیٹھ ایم۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہیں۔ انہوں نے بطور پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان کو ایک پتر لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ وہ پنڈت بدھ دیو کے اس فعل کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟ پنڈت بدھ دیو کو کیا کرنا چاہیئے؟ اور پنجاب سبھا کو اس کے متعلق کیا کارروائی کرنی چاہیئے؟ میں آشا کرتا ہوں کہ پنجاب سبھا کے پردھان مہودے آریہ جنتا کی واقفیت کے لئے اس پتر کو پرکاشت کر دیں گے۔ یدی انہوں نے اسے کسی کارن وش پرکاشت کرنا اچت نہ سمجھا۔ تو میں یہ پتر آریہ جگت کے سامنے رکھ دوں گا۔ اس وقت صرف اتنا ہی لکھنا کافی سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے کچھ ایک آریہ پُرش پنڈت بدھ دیو کے کاریہ کو جس اپیکھشا درشٹی سے دیکھ رہے ہیں۔ اس سے دوسرے پرانتوں کے آریہ پُرش سہمت نہیں۔ اس پتر کے پرکاشت ہونے پر آریہ جگت کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ پنڈت بدھ دیو کو بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ جس کام کو وہ سدھانت کی رکھشا بتلا رہے ہیں۔ دوسروں کی نگاہ میں وہ کتنا گھرنت ہے۔ اور اس کے لئے وہ کیا ڈنڈ تجویز کرتے ہیں؟

"آریہ متر" کے سمپادک مہودے اور بابو پورن چند جی نے بجا طور پر سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پنڈت بدھ دیو جی کے گھرنت کاریہ کے متعلق ویوستھا دے۔ سبھا نے اس مطالبہ کو پورا کر دیا ہے۔ ۱۱ر اگست کو اس کی انترنگ سبھا کی ایک بیٹھک دہلی میں ہوئی۔ اس میں سرو سممتی سے یہ نشچے سویکار ہوا کہ:-

پنڈت بدھ دیو جی نے رشی دیانند کے چتر سے جو تر سکار پورن ویوہار کیا ہے۔ وہ دھرم۔ نیتی۔ شِشٹاچار اور راجیہ نیم۔ جس بھی درشٹی سے دیکھا جائے۔ سروتھا اُنوچت ہے۔ اور ایک آریہ اُپدیشک کے لئے اتینت نندنیہ ہے۔ سبھا کی سمتی میں پنڈت بدھ دیو کو اس ویوہار کے لئے پشچاتاپ کرنا چاہیے'' ۔

شری نِتیانند سوامی جی سبھا کے پردھان اس سبھا میں موجود تھے۔ اور وہ سماچار پتروں میں اپنی اِس ودھن میں ایک سر سنز گھوشنا پرکاشت کریں گے۔ سارودیشک سبھا ہندوستان ہی نہیں بلکہ ہندوستان سے باہر کے آریوں کی بھی شرومنی سبھا ہے۔ اس کے نرنیہ کے سامنے تمام پرانتوں کو سر جھکانا چاہیے۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ وہ جھکائیں گے۔ سندیہہ ہو سکتا ہے۔ تو پنجاب کی اُو سبھا میں۔ لیکن مجھے آشا نہیں۔ کہ وہ بغاوت کرے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کا اجلاس پچھلے دنوں ہوا تھا۔ اُس میں آریہ سماج ملتان شہر کا پرستاو جو اس نے پنڈت بدھ دیو کے اس کاریہ کے ورودھ سویکار کیا تھا۔ پڑھا گیا۔ اس کے ساتھ ہی لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار سابق پردھان آریہ سماج واچھووالی بازار دہلی و ممبر انترنگ سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور کوشادھیکش سارودیشک سبھا کا پتر بھی پڑھا گیا اس میں انہوں نے پنڈت بدھ دیو کے فعل پر بڑا دُکھ پرگٹ کیا تھا۔ اور سبھا سے انورودھ کیا تھا کہ وہ پنڈت بدھ دیو کے اس کاریہ کے خلاف کارروائی کرے۔ اس پر سبھا میں وچار ہوتا رہا۔ پردھان جی نے بھی پنڈت بدھ دیو کے فعل کو بُرا بتایا۔ اور دوسرے ممبروں کی بھی اس بات پر سمتی تھی۔ کہ پنڈت جی کا یہ فعل اچھا نہیں۔ اس لئے باقاعدہ پرستاو پاس کئے بنا یہ نشچے ہوا کہ سبھا کے پردھان اپنی طرف سے اعلان کر دیں۔ کہ سبھا پنڈت بدھ دیو کے اس فعل کو بُرا سمجھتی ہے۔ اور انہیں ہدایت کرتی ہے۔ کہ وہ آئندہ اس کا کبھی اعادہ نہ کریں۔ اگر سبھا کے پردھان انترنگ سبھا کے نشچے انوسار ایسا کر دیتے۔ تو شاید معاملہ طول نہ پکڑتا۔ لیکن انہوں نے پنڈت بدھ دیو کے اس کاریہ کو غیر ضروری اور اسنگت (بے محل) قرار دینا ہی کافی سمجھا۔ ایک سادھارن بدھی کا منشیہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جو فعل غیر ضروری اور بے محل ہو۔ وہ لازمی طور پر بُرا نہیں ہوتا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ جو فعل اس وقت غیر ضروری ہے۔ وہ کبھی اور موقع پر ضروری ہو۔ اور جو کام موجودہ حالات میں بے محل ہے۔ وہ تبدیل شدہ حالات میں موزوں اور بامحل ہو جائے۔ آریہ جگت اس ویوستھا کو کیسے تسلیم کر سکتا تھا؟ چنانچہ اس نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماجوں کے پرستاو آ رہے ہیں۔ اور جلد ہی وہ وقت آنے والا ہے۔ جب کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاریوں سے اس چشم پوشی کا جواب طلب کیا جائے گا۔ اور ان پر مجرم کو پناہ دینے کا الزام لگایا جائے گا۔

سبھا کے پردھان کے اس اعلان سے نہ آریہ سماجیں سنتشٹ ہوئی ہیں۔ اور نہ آریہ پرش۔ کئی آریہ سماجوں نے پرستاو پاس کر کے اپنی سمتی پرگٹ کر دی ہے۔ کئی ایسی ہیں۔ جو پرائیویٹ پتر دوارا سبھا پر دباؤ ڈال رہی ہیں۔ کہ وہ پنڈت بدھ دیو کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔ جب انہوں نے سمجھ لیا کہ موجودہ ادھیکاری مجرم کو اس کے اپرادھ کا ڈنڈ دینا نہیں چاہتے۔ تو وہ میدان میں نکل آئیں گی۔ اس وقت ادھیکاریوں کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ آریہ سماج پنڈت بدھ دیو کے جرم کے متعلق پر ایہ سہمت ہے۔ لالہ نارائن دت جی کا جو پتر دیوہار سبھا کے منتری اور پردھان کے سامنے آیا ہے۔ وہ جلدی پرکاشت ہو جائے گا۔ جس سے آریہ جگت کو معلوم ہوگا۔ کہ پنڈت بدھ دیو سے وہ لوگ بھی ناراض ہو رہے ہیں۔ جن کا ان سے گہرا سمبندھ ہے۔ اور جنہیں پنڈت جی بھی پتا سمان سمجھتے ہیں۔ سنسکرت کے ودوان اور شاستروں کے گیاتا پنڈت جگن ناتھ جی نروکت رتن امرت سر سے لکھتے ہیں۔ کہ :-

"پنڈت بدھ دیو کے اس وچار ہین نندت کاریہ کے ساتھ میں کبھی بھی سہمت نہیں ہو سکتا۔ آپ نے بہت اچھا کیا۔ جو سمے پر آریہ جنتا کو سچیت کر دیا۔ جب تک پنڈت بدھ دیو اس لجاسپد اور گھرنت کاریہ کے لئے پشچاتاپ نہ کرے۔ اس اندولن کو جاری رکھنا چاہیے"۔

"آریہ سماج کی موجودہ اوستھا سے بہت دُکھ ہو رہا ہے۔ پروفیسر رام دیو نے جو طریقہ اختیار کیا ہے۔ اُس سے بے حد مجھے سخت مایوسی ہوئی ہے۔ . . . . درشیہ بڑا دکھدائی ہے۔ یہ بھی دیکھتا ہے۔ کہ رشی دیانند کی تصویر کو دیانند کا انویائی مورتی پوجا کا کھنڈن کرنے کے لئے جوتے مارے۔ اس احمقانہ اور طفلانہ حرکت سے آریہ سماج کو جو ہانی پہنچی ہے۔ اُس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ ایسے نادان دوستوں سے پرماتما سب کو بچائے۔ کیا بدھ دیو جیسا . . . . شخص آریہ سماج کا اُپدیشک رکھے جانے کے یوگیہ ہے؟ . . . . شری پردھان جی اپنے آپ کو دیانند کا بھگت کہتے نہیں تھکتے۔ مگر اُن کا ہو اپدیشک رشی دیانند کی تصویر پر جوتے مارے۔ اور وہ اس کو تیاگی اور تپسوی ظاہر کریں۔ کیسی افسوسناک گھٹنا ہے۔ اگر کوئی غیر آریہ سماجی ایسا فعل کرتا۔ تو اس وقت سارے آریہ سماج میں ہاہاکار مچ جاتی۔ رشی کی شان کو بٹہ لگانے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا آچاریہ رام دیو کے لئے مخصوص تھا۔ یہ (Irony of fate) ہے۔ چونکہ میرے دل کو سخت چوٹ لگی ہے۔ اس لئے میں یہ چند ایک سطور آپ کو تحریر کرتا ہوں" ۔

کچھ ایک بدنام کنندہ ٹولے جو ضد کو چھوڑ کر مجھے ایک بھی آریہ سجن ایسا نہیں ملا جس نے پنڈت بدھ دیو کے اِس فعل کی مذمت نہ کی ہو۔ مجھے تو یہاں تک بھی بتایا گیا ہے۔ کہ خود پنڈت جی کے جنم داتا اُن کے پتا نے اُن کے اس فعل کو سخت ناپسند کیا ہے۔ اس اوستھا کو دیکھ کر میرا ہردیہ گدگد پرسن ہو رہا ہے۔ اور میں آریہ جگت کو ودھائی دیتا ہوں۔ کہ اُس نے اپنے آچاریہ کی مان رکھشا کے لئے کسی قسم کی مصلحت کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ میرا سر مارے ندامت کے جھک جاتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ کچھ ایسے بھائی بھی ہیں۔ جو بدھ دیو کو بچانے کے لئے دیانند کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ان کی تعداد اُنگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ اور وہ آریہ جگت کی ناراضگی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے اس طرح اُڑ جائیں گے جس طرح خس و خاشاک۔ ناراضگی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جو لوگ اس وقت تک خاموش تھے۔ وہ بھی بولنے لگے ہیں۔ اور وہ وقت قریب ہے۔ جب کہ سارے آریہ جگت کی طرف سے متفقہ اور متحدہ مطالبہ ہوگا۔ کہ پنڈت بدھ دیو اپنے اپرادھ کے لئے پرائشچت کریں ۔

(کرشن)

ادھیاتم گرنتھ مالا کے ۲ دو اپور رتن

لیکھک درشن شاستر کے پرسدھ ودوان پنڈت مکتی رام جی اپادھیائے آچاریہ گورو کل پوٹھوہار

سندھیا کے تین انگ

پرانایام۔ اگھمرشن اور منسا پرکرما منتروں کی ادھیاتم ویاکھیا چتروں سہت قیمت [illegible]

بھگوت گیتا بھاشیہ

سنہری جلد خوبصورت رنگین چھپوائی۔ قیمت لاگت ماتر سوا روپیہ

ملنے کا پتہ :- ویر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ریاست حیدرآباد کی افسوسناک خاموشی

ایک ماہ ہونے کو آیا ہے۔ کہ حیدرآباد (دکن) کی اسلامی ریاست کے ایک تحصیلدار نے قصبہ نیلنگہ کے آریہ سماج مندر کو مسمار کر کے اس کے سامان پر قبضہ کر لیا۔ آریہ جگت نے تحصیلدار کے اس فعل کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا ہے۔ لیکن ابھی تک ریاست کی طرف سے آریہ جنتا کے زخمی دلوں پر پھاہا رکھنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ ریاست کے ذمہ دار حکام کی خاموشی سخت قابل اعتراض ہے۔ اگر سماج مندر کی بجائے کسی مسجد یا گرجا کی بے حرمتی کا معاملہ ہوتا۔ تو ریاست نے دیر سے اس کی تلافی کر دی ہوتی۔ لیکن چونکہ حیدرآباد میں آریہ سماجی اقلیت میں ہیں۔ اس لئے ریاست کے منتظمین کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ اور وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ غریب آریہ سماجیوں کی ریاست میں کیسی بھی مذہبی دل آزاری کی جائے۔ کوئی اس بارہ میں ہم سے باز پرس کرنے والا نہیں۔ لیکن کوئی اتنا نہیں سوچتا کہ اس قسم کی دھینگا مشتی کا نتیجہ ہمیشہ خراب ہوا کرتا ہے۔ خواہ جلد ہو یا بدیر۔ شاعر نے شاید ایسے ہی موقع کے لئے کہا ہے

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال مے آید

آریہ سماجوں کے پرستاو

پنڈت بدھ دیو کے فعل کی مذمت میں آریہ سماجیں دھڑا دھڑ پرستاو سویکار کر رہی ہیں۔ پر کس بات کے سوچک ہیں؟ اس بات کے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ورتمان ادھیکاریوں نے اس معاملہ کو دبانے کی جو کوشش کی ہے۔ وہ آریہ سماجیوں کو پسند نہیں۔ اس وقت تک کئی آریہ سماجیں اس لئے خاموش ہیں۔ کہ وہ پرائیویٹ طور پر سبھا پر زور ڈال رہی ہیں۔ کہ وہ پنڈت بدھ دیو کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔ جس وقت انہیں یقین ہو گیا۔ کہ ورتمان ادھیکاریوں سے اس بارہ میں کوئی آشا نہیں کی جا سکتی۔ تو وہ بھی میدان میں نکل آئیں گی۔ کچھ آریہ سماجیں ایسی بھی ہیں۔ جو پنڈت بدھ دیو کو بچانے کے لئے خاموش ہیں۔ انہیں سمجھ لینا چاہئیے کہ ان کی یہ خاموشی خطرناک ہے۔ اس سے آریہ سماج کو وہ ہانی پہنچے گی۔ جس کا اندازہ اس وقت نہیں لگایا جا سکتا۔ اگر آج پنڈت بدھ دیو کو ڈنڈ نہ دیا گیا۔ اور کل کو کسی غیر آریہ سماجی نے رشی دیانند کا کبھی

پرکار سے اپمان کیا۔ تو آریہ سماج اس کے خلاف پروٹسٹ نہ کر سکے گا۔ یہ سوال آریہ سماج کے لئے زندگی اور موت کا ہے۔ ہم آریہ سماجیوں سے انورودھ پورک کہیں گے۔ کہ وہ ذاتی لحاظ کو چھوڑ کر اور اپنے آچاریہ کی مان رکھشا کا خیال کر کے پنڈت بدھ دیو کے فعل کی مذمت میں شامل ہو جائیں۔ جو آریہ سماجیں شامل نہ ہوں گی۔ آنے والی نسلیں انہیں کسی طرح معاف نہ کریں گی۔

کرشن اشٹمی کو پوری شان سے مناؤ!

امسال کرشن جنم اشٹمی کا پور دِوس بدھوار ۲۱ اگست کو ہے۔ ہمارے سناتن دھرمی بھائی اپنے عقیدہ کے مطابق اس تہوار کو منا کر یہ سمجھ لیں گے کہ انہوں نے اس دن کو پوری شان سے منا لیا۔ لیکن چونکہ ہم ویدک دھرمی ان کے عقیدہ سے متفق نہیں۔ اور نہ ہی اچھی طرح ہنڈولے جھولنے یا راس لیلا کرنے میں کوئی مہاتم سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس کے خلاف ہم کیول دھرم و دیش پریم کے جذبہ سے پریرت ہو کر یوگی راج کرشن چندر جی کی صفات حسنہ کو اپنی شردھا کا پاتر سمجھتے ہیں یہ ہمارا وشواس ہے کہ اگر ہماری آئیندہ نسلیں بھگوان کرشن چندر جی کے نقشِ قدم پر چلنے کے لئے یتن وان ہوں۔ تو جس طرح کما ندار ارجن نے بھگوان کے گیتا کے اپدیش پر آچرن کر کے اپنے شترؤں پر وجے پراپت کی تھی۔ ایسے ہی اگر ہم اس دوس کو صحیح ارتھوں میں منانے کا یتن کریں گے۔ تو ہماری آئیندہ نسلیں ایسے سنسکاروں کو گرہن کر سکیں گی۔ جو ان کو ان کے جملہ مخالفوں یا کے آکرمنوں سے کامیابی سے بچنے کے قابل بنا سکیں گے۔ اور جس طرح یوگیراج کرشن چندر کی زیر ہدایت پانڈوؤں نے اپنا کھویا ہوا راج پراپت کر لیا تھا۔ ایسے ہی ہم بھگوان کے شبھ آدیش کو اپنا ترجمان

وید جینتی سپتاہ

آریہ سماجیں ہمیشہ "وید جینتی سپتاہ" کو بڑے اُتشاہ سے مناتی آئی ہیں۔ اس سپتاہ میں ہر روز آریہ سماجوں میں ویدوں کی کتھا ہوتی ہے۔ ہر سال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے خاص خاص منتروں کی خاص خاص دنوں میں سوادھیائے کرنے کے لئے سوچنا پرکاشت ہوتی ہے۔ اس سال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے حال ہی میں پرکاشت پنڈت چمو پتی جی کی پُستک "سوم سرور" سے منتروں کا سوادھیائے کرنے کے لئے آدیش کیا ہے۔ آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق "وید سپتاہ" کو بڑے اُتشاہ سے منا کر ویدوں کے پرتی اپنی شردھا کا پرچے دیں۔ "سوم سرور" پُستک گورُوکل کانگڑی اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے مل سکتی ہے۔

تاریخ		دن	صفحہ		
۱۴ اگست ۱۹۳۵ء		بدھوار	صفحہ ۳	سے	۸ تک
۱۵	" "	وِیروار	" ۸	"	۱۴ "
۱۶	" "	شکروار	" ۱۴	"	۲۰ "
۱۷	" "	سنیچروار	" ۱۴۵	"	۱۵۷ "
۱۸	" "	اتوار	" ۱۵۷	"	۱۶۷ "
۱۹	" "	سوموار	" ۱۶۸	"	۱۷۶ "
۲۰	" "	منگل وار	" ۱۹۷	"	۲۰۸ "
۲۱	" "	بدھوار	" ۲۰۹	"	۲۱۸ "

(منتری پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

پنڈت سنت رام جی بی۔ اے

کی ہر گھر میں رکھنے لائق مفید اور بڑھیا کتابیں

آدرش پتنی — پتنی اور پتی میں پریم ہو۔ دھرم کا پالن ہو اور آنند منگل ہو۔ گھر گھر سورگ دھام ہو۔ اسی خواہش سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ آپس کی کھٹ پٹ دور کرنے۔ ہر ایک رشتہ دار سے کس طرح برتاؤ کیا جائے۔ نیک طریقے بہت سے ہیں۔ آدرش پتنی جتاتی ہے استریوں کے پڑھنے لائق قیمت بارہ آنے۔ ہندی کی

آدرش پتی — صرف پتنی ہی کو اپدیش دینے سے کچھ نہ ہوگا۔ پتی کو بھی شکشا کی ضرورت ہے۔ جو باتیں پتی برسوں میں ٹھوکریں کھا کر سیکھتا ہے۔ اگر اس کو صحیح میں سیکھ کر اپنے دواہت جیون کو سکھ مئے بنانا ہو تو اس پُستک کو ضرور پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں۔ ہندی میں قیمت صرف آٹھ آنہ۔

گھر کا سکھ — یعنی علم مباشرت کا طریقہ۔ اس کی مکمل تشریح۔ سہاگ کی پہلی رات کا سا آنند زندگی بھر کیسے بنا رہ سکتا ہے۔ بیشمار باتوں کا مفصل بیان۔ شادی شدہ نوجوان مرد اور عورتیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ استری پُرش کے تعلقات پر اس سے بہتر اور مفید کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ قیمت اُردو ایک روپیہ چار آنے۔ ہندی معہ سنہری جلد ایک روپیہ بارہ آنے

شِشو پالن — اس کے مطالعہ سے مائیں اپنے بچوں کو مضبوط اور تندرست بنا سکتی ہیں۔ زبان میٹھی اور مضمون دلچسپ ہونے کے علاوہ کتاب کی شکل وصورت بے حد خوبصورت ہے قیمت ہندی میں معہ خوبصورت جلد ایک روپیہ۔

اپنے بس کی اولاد — جتنے بچوں کی پرورش اور تربیت آسانی سے ہو سکے۔ اور جتنے بچے پیدا کرنے سے صحت نہ بگڑے۔ اس سے زیادہ پیدائش کو روکنے کے لئے بے ضرر آسان اور سائنٹیفک طریقے بیان کئے گئے ہیں جن کے ذریعے والدین گرہستھ کا آنند لیتے ہوئے بھی کثرت اولاد کے بوجھ سے بچ سکتے ہیں۔ کتاب میں کئی تصویریں بھی ہیں۔ قیمت اُردو میں صرف دو روپے۔ ہندی میں ساڑھے تین روپے۔

ضرورت

ایک خوبصورت۔ تندرست۔ سوشیل اور تعلیم یافتہ ودھوا کی جس کی عمر ۳۰ سے ۴۰ برس کی ہو۔ ایک سود دھا سنتر کے لئے جس کی عمر ۵۰ برس کی ہے۔ اور جو ۴۰۰ روپیہ ماہوار پر گورنمنٹ ملازم ہیں ضرورت ہے۔ ذات پات کا خیال نہیں رکھا جائے گا۔ لیکن سو ذات کو ترجیح دی جائیگی۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کی جاوے۔

نمبر ۹۲۶ معرفت مینیجر اخبار پرکاش لاہور

ضرورت ہی!

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں سکولوں اور پاٹھشالاؤں کے لئے مینیجروں اور ادھیاپکاؤں وغیرہ کے ضرورت کے اشتہارات کیلئے "پرکاش"

کنیا کی ضرورت

ایک براہمن کُل اُتپن سنسکرت۔ اردو۔ فارسی وغیرہ کے وِدوان بر سر روزگار ۳۰ سالہ آریہ ور کے لئے گرہ کاریہ میں نپن۔ پڑھی لکھی تندرست آریہ کنیا کی ضرورت ہے۔ کنیا کی عمر ۱۸ اور ۲۰ سال کے درمیان ہونی چاہئیے۔ خط و کتابت کا پتہ:-

پنڈت جمونی ایم۔ اے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ریاست لوہارو میں کسان ایجیٹیشن

شنوڑہ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ریاست لوہارو میں ۱۹۲۳ء کے بندوبست مالیہ کے خلاف کسانوں نے زبردست ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے۔ چنانچہ اس ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں مسلم جاٹ بھاری تعداد میں موضع چھبارو میں جمع ہو گئے۔ مگر پولیس نے ریاست کے مالیہ کی فراہمی کی کوششوں کو روک سکیں۔ چونکہ ایجی ٹیشن کی وجوہات اقتصادی ہیں۔ اس لئے اُمید رکھنی چاہیئے۔ کہ والئے ریاست انہیں دور کرنے میں تساہل روا نہ رکھیں گے۔ اور خاص کر اس لئے کہ کسانوں کا رویہ ناقابل معقول ہے۔ اور وہ مالیہ کی ادائیگی میں کسی قسم کی تاخیر کرنے یا انکار کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ بلکہ اپنی ان شکایات کو دور کروانا چاہتے ہیں۔ جن کے جاری رکھنے پر دربار بھی مصر نہیں۔ اور چوہدری چھوٹو رام جیسے جاٹ لیڈر اور پنڈت ٹھاکر داس بھارگو جیسے سابق ممبر اسمبلی بیچ بچاؤ کرنے کے لئے تیار ہیں :

ہریجنوں کا مجلسی بائیکاٹ

احمدآباد سے تازہ تار آیا ہے۔ کہ ریاست جونہ کے ایک گاؤں میں ہندو پتی داروں نے اس بنا پر ہریجنوں کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ کہ انہوں نے مُردار ڈھونے سے انکار کر دیا تھا۔ اور بائیکاٹ ایسی شدت سے کیا ہے۔ کہ اب ہریجنوں کو کھانے پینے تک کی چیزیں بھی نہیں ملتیں۔ بائیکاٹ کی وجہ سے تنگ آ کر اب ہریجنوں نے دربار جونہ سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اُن کی مناسب حفاظت کا بندوبست کرے۔ ہریجنوں کا یہ اخلاقی حق ہے۔ کہ وہ مردار اٹھانے کی بیگار سے انکار کر کے اپنے پورے آتم سمّان کا ثبوت دیں۔ اس لئے دربار جونہ کو ایسی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس سے پتی داروں کو بھی یہ محسوس ہو کہ اُن کا فرض صرف اتنا ہی نہیں ہے۔ کہ وہ ہریجنوں سے بیگار لے کر اُن کی خودداری کی جس پر کاری ضرب لگاتے رہیں۔ بلکہ اس کے خلاف اُن کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے دلت بھائیوں کو اونچا اٹھائیں۔ اس لئے دربار کو ایسی کوشش کرنی چاہیئے جس سے ہریجنوں کا بائیکاٹ جلد از جلد بند ہو جاوے :

بیروزگاری کا زور

سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی کے اخبار ...

ہنت نے کہا کہ ہندوستان میں اس وقت چار کروڑ بیکار ہیں۔ مگر حکومت نے بیکاری کے خوفناک مسئلہ کے حل کے لئے ابھی تک کچھ نہیں کیا ؟

سوال تو یہ ہے۔ کہ اگر حکومت نے کچھ نہیں کیا۔ تو کیا ہم لوگوں نے بھی متحدہ طور پر اس بارہ میں حکومت پر زور ڈالنے کی کوئی متحدہ اور پُرزور کوشش کی ہے۔ کہ وہ ہندوستان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کا یتن کرے۔ اگر ایسا نہیں کیا۔ تو پھر اپنے مجلسی فرض کی بجا آوری میں کوتاہی کے لئے ہم زیادہ تر ذمہ وار ہیں۔ خیر اب تو جو کچھ ہو گیا۔ وہ ہو گیا۔ لیکن آگے آیندہ کے لئے ہم ایسی کوشش کریں۔ جس سے ہر ماہ ہم بیکاروں کے اعداد و شمار جمع کر کے ذریعہ اور اپنی صوبجاتی اور مرکزی کونسلوں کے ذریعہ حکومت سے یہ پُرزور مطالبہ کرتے رہیں۔ کہ وہ بیکاری کو دور کرنے کے لئے ہندوستان کی صنعتی ترقی کی پوری پوری حوصلہ افزائی کرے۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ ہماری کوششیں کسی نہ کسی حد تک بار آور ہو سکیں :

لاہوری مرزائیوں کو چیلنج

مرزائی خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی۔ غیر احمدیوں کے منہ آنے کو تیار رہتے ہیں۔ لیکن جب کوئی ان کے اپنے گھر کا بھیدی ہی ان کو چیلنج دے۔ تو اس وقت دم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔ اور چیلنج کو منظور کرنے سے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ چنانچہ پیغامیوں کا ایک ماہوار آرگن جس کا نام "المائدہ" ہے۔ ذیل کا انکشاف کرتا ہے :

"ایک صاحب مفتی محبوب مسیحائی لاہوریوں کے مرکز میں آئے۔ اور کئی سال اس فرقہ کے مرید رہے۔ لیکن آخر آپ پر ثابت ہوا۔ کہ مرزا صاحب کا اپنا دعویٰ نبوت کا ہے۔ نہ کہ مجددیت کا۔ آپ نے جب اس تحقیق کا اظہار کیا۔ تو لاہوری احمدی گھبرا اُٹھے۔ لیکن مفتی صاحب نے انہیں نہیں چھوڑا۔ بلکہ ایک مطبوعہ چیلنج دیا۔ اور اس کی کاپیاں جماعت میں تقسیم کیں۔ جس میں یہ دعویٰ کیا۔ کہ مولوی محمد علی امیر جماعت لاہوریہ مجھ سے اس مسئلہ پر مناظرہ کریں۔ اگر میں جیت جاؤں۔ تو ساری جماعت قادیانی فرقہ میں شامل ہو جائے۔ اور اگر میں ہار جاؤں۔ تو میدان میں امرتسر سے جُدا کر جائے۔ لیکن نبوت کے منکریں اپنے

("المائدہ" بابت ماہ اگست ۱۹۳۵ء)

لاہوری مرزائی اس چیلنج کو منظور کر کے اپنے پیر مرشد کی سُنت کو کیوں توڑیں۔ خود قادیانی مرزا صاحب جو لاہوریوں کے خیال میں مجدد تھے۔ مولانا ثناء اللہ کے چیلنج پر بھاگ نکلا کرتے تھے۔ اور منظور ہی کا نام نہیں لیتے تھے :

بڑے مرزا کا مباحثہ سے فرار

نہ صرف لاہوری مرزائی ہی دوسروں کے چیلنج منظور کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کا پیر و مرشد بڑا مرزا بھی مباحثہ کا نام سُن کر فرار پکڑنے میں دلیر تھا۔ چنانچہ حکیم مولوی قطب الدین ذیل کی روایت قیام لدھیانہ کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ کہ :

"لدھیانہ میں مخالفت سخت ہو رہی تھی۔ ایک روز حضور بازار میں سے گزر رہے تھے۔ تو ایک شخص نے پیچھے سے شور مچانا شروع کیا۔ کہ او میاں مجدد! او میاں مجدد! آؤ ہمارے ساتھ بحث کر لو۔ اُس نے یہ الفاظ ایسے طریق اور ایسی حقارت سے کہے۔ کہ حضرت کے ساتھ جس قدر دوست تھے۔ سب کو اس سے تکلیف ہوئی۔ اور بعض کمزور آدمی مولویوں کی کثرت کی وجہ سے اور اُن کے خوف سے حضور کو چھوڑ کر الگ بھی ہو گئے۔ حضرت نے اُس وقت فرمایا کہ یہ کوئی طریق ہے۔ کہ راہ چلتے ہوئے کو کہا جائے۔ کہ مباحثہ کر لو۔ اگر مباحثہ کرنا ہے تو ہمارے مکان پر آؤ" :

("الحکم" ۷ اگست ۱۹۳۵ء)

ہمیں شک ہے۔ کہ یہ محض مباحثہ سے فرار تھا۔ ورنہ اگر بڑے مرزا کو مباحثہ کا حوصلہ ہوتا۔ تو وہ اُس وقت کیوں مباحثہ سے بھاگتے۔ جبکہ شہید صادق پنڈت لیکھرام اُن کے الہامی کوٹھے میں جا کر انہیں مہر سکوت توڑنے کے لئے بار بار چیلنج دیتے رہے۔ اور مرزا صاحب منہ میں گھنگھنیاں ڈالے بیٹھے رہتے :

بوڑھے سکھ کا ختنہ

مذہب اسلام کی رُو سے کسی بچہ کو تب مسلمان سمجھا جاتا ہے جب اس کا سنت ابراہیمی کے مطابق ختنہ کیا جائے۔ لیکن سوال ہوتا ہے کہ ایک بڑی عمر کا غیر مسلم جب مسلمان بنایا جاتا ہے۔ تو اس کا ختنہ کیا جاتا ہے یا نہیں۔ ہمارے مرزائی دوستوں کا رویہ بتاتا ہے۔ کہ اُس کا ختنہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ذیل کا واقعہ ہمارے اس

"ماسٹر صاحب اگرچہ بڑی عمر کے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنت ابراہیمی کے ماتحت لدھیانہ کے ایک سفر میں جس میں ماسٹر صاحب بھی ساتھ تھے۔ آپ کا ختنہ کروا دیا" :

("الحکم" ۷ اگست ۱۹۳۵ء)

مرزا صاحب نے اچھا کیا۔ کہ ماسٹر مہر سنگھ جی المعروف ماسٹر عبدالرحمٰن کا ختنہ کروا دیا۔ اور وہ بھی لدھیانہ جا کر۔ تاکہ قادیانی سفر لیف میں کوئی یہ نہ دیکھ لے۔ کہ ماسٹر صاحب مرد ہیں یا کچھ اور لیکن ہمیں جہاں مرزا صاحب کی مصلحت بینی کی تعریف کرنی پڑتی ہے۔ وہاں ہمیں اس حجام کی قسمت پر افسوس ہوتا ہے۔ جسے ایک بوڑھے سکھ کی سنت کا ناخوشگوار فرض ادا کرنا پڑا۔ حالانکہ وہ جانتا تھا۔ کہ ایک جوان آدمی کو برہنہ دیکھنا حیا اور شرم کے خلاف ہے :

بھارت ورش کی قومی زبان

اس وقت بھارت ورش کے لئے اگر سوراجیہ کے بعد کوئی اہم سوال ہے۔ تو وہ قومی زبان کا ہے۔ اور یہ سوال ایسا پیچیدہ بن گیا ہے۔ کہ کانگرس کے نیتا بھی اسے ابھی تک حل نہیں کر سکے۔ بھلا ہو مہاتما گاندھی جی کا۔ جنہوں نے بھگوان دیانند کے بعد اس پہلو میں بڑا ہی شاندار کام کیا ہے۔ اسی سلسلہ میں حال ہی میں اندور میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ اُس میں راجا جی دھرم ادھیکاری نے ہندی پرچار کے لئے اپیل کرتے ہوئے فرمایا کہ قوم کو سُرجیت کرنے کے لئے ایک ایسی مشترکہ زبان کی ضرورت ہے۔ جو کہ عوام کی زبان بن سکے۔ آج تک انگریزی زبان کے پرچلت ہونے سے جو اتحاد ہوا ہے۔ وہ صرف سطحی ہے۔ اور عوام اس کے دائرہ میں ابھی نہیں آ سکے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ کوئی ایسی زبان ہونی چاہیئے۔ جو سیکھنے میں آسانی ہو۔ اور ملک میں وسیع پیمانہ پر قبول ہو سکے۔ اور جس سے ہندو اور مسلمان قومی اتحاد کے رشتہ میں باندھے جا سکیں۔ چونکہ اس قسم کی واحد زبان ہندی ہی ہے۔ اس لئے آپ نے اہالیان اندور سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کے لئے فیاضی سے مدد دیں۔

ہم دھرم ادھیکاری جی کی اپیل کی پُرزور تائید کرتے ہوئے نہ صرف اہالیان اندور سے ہی بلکہ کُل بھارت نواسیوں سے یہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کو اپنی طاقت سے بڑھ کر مدد دیں۔ تاکہ سارے ملک کے اندر ہندی جیسی قومی زبان کے رائج ہونے سے بھارت ورش کے طول و عرض میں رہنے والے لوگوں کے اندر آسانی سے جاتا نکلنے کے بھاؤ پیدا کا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانند کی مورتی اور پنڈت بدھ دیو جی!

(لیکھک لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار رشی دہلی)

حیدر آباد (دکن) کے شاستر ارتھ میں پنڈت بدھ دیو جی نے آریہ سماج کے پوجیہ پرورتک رشی دیانند کی مورتی پر جو بار بار ہار کیا ہے۔ میں اس دل خراش گھٹنا کے متعلق کچھ لکھنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ کیونکہ میں اس کو پبلک بحث کا وشئے بنانا نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ مجھے پر آشا تھی۔ کہ اول تو پنڈت بدھ دیو جی جنہوں نے ویدک سدھانت کی رکھشا کے آویش میں اپنے پوجیہ آچاریہ کی مورتی تک پر بار بار ہار کرنے جیسے نہایت ہی ناخوش گوار مطالبہ کو منظور کر کے ان کے چتر کو ٹھکرا دیا ہے۔ جس سے ان کا پرتی پکھشی پرو جسے پراپت کرنے والا جوش ٹھنڈا ہو گا۔ اور وہ شانت چت ہو کر وچار کریں گے۔ تو وہ اپنے آچاریہ کی مان پر نشچا کو سرکھشت رکھنے کے لئے سوئم ہی اپنی ادویک کرتی سے پشچاتاپ کر کے پراشچت کریں گے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم اٹھوا سمجھتا رشی دیانند تو کیا کسی بھی آچاریہ کے سمبندھ میں اس پرکار کا دُر ویوہار کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اور یدی انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس سمسیا کو ایسے بہتر طریقہ سے سلجھا دے گی۔ کہ اس دُرگھٹنا کے دوارہ آریہ سماجک و غیر آریہ سماجک جگت میں جو اشانتی و گھبراہٹ پھیلی۔ اور پھیلنے کی سمبھاونا ہے۔ وہ دور ہو جائے گی۔ اور آئندہ کوئی بھی دیکھے جانے یا انجانے اس پرکار کی دلخراش غلطی کرنے کا مرتکب نہیں ہو گا۔ کیونکہ ہر ایک شخص کو یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ چاہے کوئی آریہ سماجی ہو یا غیر آریہ سماجی سادھارن وکتی ہو۔ اتھوا کوئی پرتشٹھت پنڈت اپنا ہو یا بیگانہ۔ آریہ سماج کبھی کو بھی اپنے پوجیہ آچاریہ کی شان میں اس پرکار کی گستاخی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ چاہے وہ سدھانت رکھشا کے آویش میں کی جائے۔ یا دویش سے۔ پرنتو شری پردھان جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا لیکھ پڑھنے کے پشچات میری یہ آشا نراشا میں بدل گئی۔ اور مجھ جیسے ایک سادھارن آریہ سماجی کو بھی اس کے متعلق کچھ لکھنے کے لئے بادھت ہونا پڑا۔ یہ سپشٹ ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کی اپنی اس کرت سے رشی دیانند کی توہین کرنے کی نیت ہرگز نہ تھی۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا ہے۔ اپنی سمجھ کے انوسار کیول سدھانت رکھشا کے لئے ہی کیا ہے۔ پرنتو اس میں بھی کوئی سندیہ نہیں ہے۔ کہ پنڈت جی سے جو یہ کام ہوا ہے۔ وہ نہایت انوچت اور نندنیہ ہے۔ کیونکہ اس سے سماج کے پوجیہ پرورتک کا اپمان ہوا ہے۔ اور اس نے یہ پوچھا (ہیرو ورشپ) اتھوا پوجا کو دھرم ارتھات کرتویہ ماننے والے سارے ہی سمپردایہ سمسار کو وشیش کر آریہ سماجک جگت کے دھارمک جذبات کو زخمی کیا ہے۔ چاہے وہ کام سدھانت رکھشا کے جوش میں ہی کیا گیا ہو۔

یہ کہا بھی گیا ہے۔ اور ہے بھی بالکل درست۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کے دل میں رشی دیانند کی عزت کسی بھی دوسرے آریہ سماجی سے کم نہیں ہے۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں۔ کہ پنڈت جی ان چند وکتیوں میں سے نہیں ہیں۔ جو کہ رشی دیانند کے وکتتو کی مان پرتشٹھا آریہ سماج میں ہوتے دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ اور اسے سامپردائیکتا کا انگ بتلاتے ہیں۔ پرنتو یہ ایک ایسی دُرگھٹنا ہے۔ کہ یدی اس کا بھلی پرکار پرتی کار اور پرتی وار نہ کیا گیا۔ تو جہاں یہ آریہ سماج کے اتہاس میں سدا ہی آریہ سماج کے مستک پر کلنک کا ٹیکہ بنی رہے گی۔ وہاں یہ مورتی پوجا سمبندھی ویدک سدھانت میں بھرم پیدا کرنے والی بھی ہو گی۔ اور دوسرے دھرمیوں کو اس کے دُہرانے کا موقع بھی دے گی۔ اس لئے آریہ سماج کے لئے آوشیک ہے۔ کہ یدی پنڈت جی اپنی غلطی کے لئے پشچاتاپ نہ کریں۔ تو وہ اس کلنک اور گھبراہٹ کو اپنے پرولسٹھ اور وچاروں کو پرکاشت کر کے مٹا دیں۔

اس کے اتیرکت یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی نے آج تک آریہ سماج کی جو قابلِ تعریف سیوا کی ہے۔ وہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ یدی پنڈت جی سے یہ غلطی ہو بھی گئی ہے۔ تو اس کو نظر انداز کر دیا جائے۔ میں اس کو سویکار کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ پنڈت جی سے آریہ سماج کو کوئی بھی اس پرکار کا مطالبہ نہیں کرنا چاہئے۔ جو کہ ان کے مانیہ اور شان کی ہانی کا باعث ہو۔ پرنتو ایسا بھی نہیں ہونا چاہئے۔ کہ ان کے مانیہ کو سرکھشت رکھنے کے لئے دیانند کے مانیہ اور شان کو بھلا دیا جائے۔ کیونکہ رشی کا مانیہ اور شان پنڈت جی کے مانیہ اور شان سے بہت اونچا اور زیادہ قیمتی ہے۔ اور آریہ سماج کو سرجیوت رکھنے کے لئے اس کی رکھشا آوشیک ہے۔ کیونکہ وید کے بعد وہ آریہ سماج کی جان ہے۔ آشا ہے۔ کہ اسے پنڈت جی بھی تسلیم کریں گے۔ اس لئے پنڈت جی کی سیوا کے معاوضہ میں رشی دیانند کی مان پرتشٹھا کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے۔ کہ پنڈت جی سوئم ہی اپنی غلطی کو سویکار کر کے پشچاتاپ کریں۔ اس سے ان کی شان اور بھی بڑھ جائے گی۔

اتنا نویدن کرنے کے پشچات میں یہ عرض کر دینا بھی آوشیک سمجھتا ہوں۔ کہ جب میں پنڈت جی کی اس کرتی کی سدھانت کی درشٹی سے جانچ کرتا ہوں۔ تو نہ کیول یہ کہ اس کو پرتی پکھشی کا منہ بند کرنے کے لئے محض ایک نا مرغوب نمائش کے سوائے سدھانت رکھشا سے اس کا سمبندھ ہی نہیں دیکھتا۔ بلکہ اس کو سدھانت ورودھ بھی پاتا ہوں۔ کیونکہ آریہ سماج کیول ایشور کی مورتی پوجا کا ہی نشیدھ کرتا ہے۔ کہ جس کی کوئی مورتی ہے ہی نہیں۔ نہ کہ ماتا پتا آچاریہ آدی مورتی مان دیوؤں کی پوجا کا بھی۔ اور دیوؤں کی پوجا بھی ان کو دیو سمجھ کر ہی کرتا ہے۔ نہ کہ ایشور سمجھ کر۔ اس لئے یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آریہ سماج کے پوجیہ مورتی مان دیو رشی دیانند (جس کو آریہ سماج ایشور نہیں مانتا) کی مورتی کا اپمان کرنے سے نراکار ایشور کی مورتی کا نشیدھ کیونکر ہو سکتا ہے؟

سدھانت ورودھ یہ اس لئے ہے۔ کہ آریہ سماج بھی ویدک دیو پوجا کے سدھانت کو اسی طرح مانتا ہے۔ کہ جس پرکار اس کے آچاریہ رشی دیانند نے اپنے منتویہ سنکھیا ۲۱ میں اس کو مانا ہے۔ چونکہ اس سدھانت کے انوسار مورتی مان دیو کی مورتی تعظیم کے قابل ہے۔ اس لئے اس کی توہین کرنا بھی سدھانت کے ورودھ ہے۔

یدی یہاں یہ اعتراض کیا جاوے۔ کہ دیو پوجا کا ودھان کیول جیوت دیوؤں تک ہی سیمت ہے۔ ان کی جڑ مورتیوں کی پوجا دیو پوجا کے انترگت نہیں ہے۔ تو یہ کتھن رشی دیانند کے اُکت منتویہ کے ورودھ ہے۔ اور دیو کے شریر کی مورتی کو دیو کے شریر سے سمبندھ پرتھک بھی نہیں کر سکتے۔ اتھوا پہلے ہی ہم رشی دیانند کی مورتی کو وہ درجہ نہ دیں۔ جو کہ رشی کے سجیو شریر کو دیتے ہیں۔ تو بھی ان میں ارتھات مورتی مان شریر اور مورتی میں ...

سے انکار بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے جس پرکار ہم رشی کے نرجیو شریر کی توہین کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دیتے۔ اسی پرکار ان کی مورتی کو بھی مٹی کا روڑا بنانے کی کسی کو اجازت نہیں دیں گے۔ کہ جس کو ہر ایک راستہ چلنے والا ٹھوکر لگا جائے۔

نوٹ:۔ میں نے سدھانت کی درشٹی سے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بہت ہی سنکشیپ سے لکھا ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو اس پر وستار پورک لکھا جائے گا۔

جب مایوسی کی اندھیری گھٹا چھائی ہو

اور صحت کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو۔ اس وقت مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دینا چاہئے۔ چند ہی روز میں ضعف۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی و کمی۔ جریان۔ احتلام اور دیگر امراضِ مخصوصہ نابود ہو کر مکمل صحت حاصل ہو گی۔ قیمت فی ڈبیہ چالیس گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں للعہ۔ ملنے کا پتہ:۔

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

کا

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

"سکھ سنچارک دراکشاسو"

جسم کو طاقت و بنانے۔ گوشت و خون بڑھانے۔ چہرہ پر رونق لانے دست صاف ہو کر بھوک بڑھانے والی خوش ذائقہ دوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔ بڑی دو روپیہ۔

ہمارا ہی ایک دراکشاسو ایسا ہے۔ جس کی ۵۲۔ اخباروں نے تعریف کی ہے۔ طلب فرمانے پر نمونہ اور فہرست مفت روانہ کی جاتی ہے۔

سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۴

رشی کا اپمان!

(بیکھک شری بابو پورن چند جی بھوت پوروپردھان آریہ پرتی ندھی سبھا سینکت پرانت)

حیدرآباد (دکشن) کے شاستراتھ میں پنڈت بدھ دیو جی نے رشی دیانند کی تصویر پر لات رکھ کر رشی کا گھور اپمان کیا +

یہ بات میں مانتا ہوں - کہ پنڈت بدھ دیو جی کے ہردیہ میں رشی کے لئے پورن شردھا ہے - اور وہ آریہ سماج کے سدھانتوں میں نہ کیول پورا پورا وشواس رکھتے ہیں - بلکہ ان کے پرچارک ہیں - اور یہ تو انہوں نے کیول مورتی پوجا کے کھنڈن کے بھاو سے کیا - پھر بھی یہ بات اوشیہ ماننی پڑیگی - کہ انہوں نے ایسا کرنے میں بہت بھول کی - اور ان کی اس حرکت سے پرتیک رشی بھگت کا بہت دل دکھا ہے - آریہ سماج مورتی پوجا کا ورودھی ہے - اور وہ اس لئے کہ ایشور نراکار ہے - اس کی کوئی مورتی نہیں ہو سکتی - اور کسی انیہ کی مورتی کو ایشور مان کر پوجنا مہا پاپ ہے - اور اس لئے پاپ ہے - اس کا یہ ابھیپرائے نہیں - کہ جس کی مورتی ہو سکتی ہے - اور پرتیکش میں ساکار ہے - اس کی مورتی نہ بنائی جائے - اور جو اپنے جیون میں پوجنیہ ہے - یا جس کی اپستھتی میں پوجا ہوتی ہے - اس کی ان اپستھتی میں اس کا آدر اوشیہ ہو گا - جیسا کہ مہا پرشوں کی سمرتی کو ستھائی رکھنے میں ایک بڑھیا اور اتم سادھن ہے - یدی آج آریہ سماج میں رشی دیانند کے چتر کا ایسا انادر ہو سکتا ہے - تو آریہ سماج میں کوئی یگیہ شالہ نہ مانی جائیگی - کسی آریہ سماج مندر کی پوتر ستھان میں گنتی ہوگی - اور مورتی پوجا کے کھنڈن کے اتساہ جوش میں آریہ سماج اپنا سروستو یہ ناش کر لے گا - آریہ سماج کے سمبندھ میں اس سمے بھی یہ بہت بڑی شکایت ہے - کہ اس میں کوملتا کم ہے - نہ الیتو بھگتی ہے - اور نہ دھارمک کرتیہ میں شردھا - اس گھٹنا سے اس لانچھن کا ایک پرتیکش پرمان ملتا ہے - پنڈت بدھ دیو جی کو اپنی بھول سویکار کرنے میں ذرا بھی سنکوچ نہ ہونا چاہئے - یدی انہوں نے شاستراتھ کے سمے آویش میں آ کر ایسا کیا - تو ان کو پشچاتاپ کرنے میں سنکوچ نہیں ہونا چاہئے - بلکہ پرسنتا ہونی چاہئے - سوامی دیانند جی اپنی بھول سویکار کرنے میں اپنا گورو سمجھتے تھے - انہوں نے ایک بار شلوک یاد ڈالنے میں ویاکرن کی بھول کو جو اکسمات ان سے ہو گئی تھی - سہرش سویکار کر لیا تھا - یدی پنڈت بدھ دیو جی دراگرہ یا کسی انیہ کارن سے بھول سویکار کرنے میں سنکوچ کریں - تو ہم آریہ سماجیوں کا کرتویہ ہے - تو ہمیں اس کی اور دھیان دینا چاہئے -

میں منتری پردھان جی آریہ پرتی ندھی سبھا سینکت پرانت سے انورودھ کروں گا - کہ وہ یہ گھوشنا کر دیں کہ جب تک پنڈت بدھ دیو جی اپنی بھول کو سویکار نہ کر لیں - اس سمے تک اس پرانت کی کسی سماج کی ویدی سے ان کو پرچار کا اوسر نہ دیا جائے - آریہ سماج اپنے سدھانت کی رکھشا کے لئے ہمیشہ تت پر رہنے - اور اپنے مان مریادا کی رکھشا میں بھی وہ قدم پیچھے ہٹا نہیں سکتا - اپرادھ چاہے کسی آریہ سماج کے اندر والے کا ہو یا کسی باہر والے کا ہو - ہمیں اس کے پرگٹ کرنے میں نربھیک رہنا چاہئے - منتری پوجیہ سوامی ستیانند جی نے "اوم" شبد کے ستھان میں "رام نام" کا پرچار کیا - اور ان کا بہشکار ہو گیا +

پنڈت بدھ دیو جی کو اس اندولن کو آگے بڑھنے نہ دینا چاہئے - انہیں اپنی شیگھر کھشما پرارتھنا ہونے کی سوچنا گھوشت کر دینی چاہئے - منتری جی سارودیشک سبھا کو بھی اس اور دھیان دینا چاہئے -

حیدرآباد (دکن) میں ہی ایک آریہ سماج مندر کے توڑے جانے پر ہم لوگ اندولن کر رہے ہیں - اسی حیدرآباد (دکن) میں ہمارے مہوپدیشک کے ہاتھ سے رشی کا اپمان ہوا ہے - یہ بڑے دکھ کی بات ہے - ہمارے ورودھی اس سے لابھ اٹھائیں گے - اس کا اتی شیگھر سمادھان ہونا چاہئے ؛

آدھنک سوچنا - گورکل سوامی ... کی طرف سے لپٹکسیوں کی ایک ڈائرکٹری تیار کرنے کی آیوجنا کی جا ... [illegible]

پنڈت بدھ دیو دوارہ رشی کا اپمان

(از لالہ وشیشر ناتھ جی سیٹھ بی - اے - ایل ایل بی سیالکوٹ)

پورانک پنڈت نے پنڈت بدھ دیو کو اپنے جال میں پھنسا لیا - اور انہوں نے اپنے پیارے گورو کی تصویر کا اپمان کرنا بھی سدھانت رکھشا سمجھا - مجھے افسوس ہے - کہ شاستراتھ جہاں تھی قائم ہو گیا - اگر مجھ سے کوئی کہے - کہ یدی تم مورتی پوجا نہیں مانتے - تو اپنے گورو کی تصویر پر ...... لگاؤ - اور جتنی دفعہ لگاؤ - ایک ایک روپیہ فی جوتا حاصل کرو - تو میں اسے ایسے طریق پر جواب دوں کہ اسے ایسا سوال کرنے کا پھر ساہس نہ ہو +

پنڈت جی سے بہت بھاری بھول ہو گئی ہے - لیکن بجائے اس پر پشچاتاپ کرنے کے پرانے پنڈتوں کی طرح یہ سدھ کر رہے ہیں - کہ اگرچہ یہ فعل انہوں نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر کیا ہے - لیکن پھر بھی سدھانت رکھشا کے لئے ضروری تھا - اور اس کا ایک فائدہ بھی بتلایا ہے - کہ "میرے سامنے اب پھر کوئی یہ بات پیش نہ کر سکے گا - اور اگر کرے گا - تو میں بغیر اس کا یہ کو دہرانے کے جواب آسانی سے دے دوں گا" +

گویا پنڈت جی کے اس نندنیہ فعل کے بعد آج آریہ سماج اس قابل ہوا ہے - کہ مورتی پوجا کا مکمل کھنڈن کر سکے - دوسری دفعہ پنڈت جی کیا جواب دیں گے؟ یہی نا کہ میں ایک بار رشی کی تصویر کا اپمان کر چکا ہوں - اب نہ کروں گا - میں تو پرماتما سے یہی پرارتھنا کروں گا - کہ پنڈت جی کو اتنی عقل عطا کریں - کہ اس موٹی سی بات کو سمجھیں - جب ان سے بھول ہو گئی ہے - تو پشچاتاپ کریں + اور جیسا کہ انہوں نے سیالکوٹ میں ایک مہانو بھاو سے یہ کہہ بھی دیا - کہ "Error of Judgement" سے یہ فعل ہوا ہے - تو اب اس کے فوائد بتلانے کا کیا مطلب؟

پنڈت جی نے اپنے مضمون میں اپنی پوزیشن صاف کرنے کی بجائے مہاشہ کرشن پر کیچڑ پھینکنے کی کوشش کی ہے - اور بتلایا ہے - کہ چونکہ وہ اس سال منتری نہیں بنے - اس ناراضگی سے یہ سب کچھ لکھا ہے - پنڈت جی کو معلوم ہو - کہ پچھلے سال جب سبھا کا انتخاب تھا - تو مہاشہ جی نے کہا تھا کہ میری صحت اب سبھا کا منتری ہونا برداشت نہیں کر سکتی - کسی اور کو بنا لو - اور آخر بہت مجبور کرنے پر آپ نے چند ماہ کے لئے منتری بننا سویکار کیا تھا - نیز اس سال منتری رہنے کے لئے انہوں نے کوئی کوشش نہ کی - ان حالات میں آپ کا الزام بالکل بے بنیاد ہے - اگر آپ کو رشی کے سدھانت بہت پیارے ہیں - تو ایک سوال کا جواب دیں - کیا آپ نے مہاشہ کرشن جی کو سبھا کے اجلاس سے کچھ دیر پہلے یہ نہیں کہا تھا - کہ دو سنایک چندر گپت کا سبھا کا سدسیہ چنے جانے کا ورودھ آریہ سماج کی بنیاد پر کریں گے - اور اپنا گواہ مہاشہ کرشن کو پیش کریں گے - لیکن اجلاس سے پہلے آپ کا سمجھوتہ پروفیسر اندر سے ہو گیا - تو آپ نے یہ سوال سبھا میں نہ اٹھایا - کیا اس وقت آپ کو مہاشہ جی نے نہ کہا تھا - کہ آج ان کی نظروں میں پنڈت بدھ دیو گر گیا ہے +

آپ نے اپنے مضمون میں جنتا کو اردھ شتابدی کے نام پر بھی ابھارنے کی کوشش کی ہے - لیکن جنتا جانتی ہے - کہ اردھ شتابدی کی کامیابی کی بنیادیں کس نے کمزور کر دی ہیں - چاہئے تو یہ تھا کہ سب مل کر اس کی کامیابی میں ہاتھ بٹاتے - لیکن ہوا کیا ہے؟ یہ کہ تقریباً سب پرانے اور نوجوان کاریہ کرتا سبھا سے الگ ہو گئے ہیں - کیا ان سب کے دل سے سماج کی محبت جاتی رہی ہے - یا یہ بات ہے کہ سبھا میں ایک ایسا عنصر داخل ہو گیا ہے - کہ کوئی معقول آدمی اس کے کسی فعل کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لینا چاہتا - سبھا کی باگ ڈور اس وقت اپدیشکوں اور سنایکوں کے ہاتھ میں ہے - اس لئے وہاں ڈسپلن کا نام و نشان نہیں ہے +

مجھے معاف رکھا جائے - اگر میں یہ کہوں - کہ گوروکل سے نکلے ہوئے گریجویٹوں اور کتابوں نے اگر کسی بات کو دھیان سے سیکھا ہے - تو وہ Indescipline ہے - پچھلے اجلاس میں میرے نزدیک ایک پرسدھ سنایک بیٹھے ہوئے تھے - ان سے کسی نے سوال کیا - کہ مہاراج! آپ کو پروفیسر رام دیو جی سے محبت کب سے پیدا ہوئی ہے - تو کہنے لگے - کہ وقت سب کچھ کروا لیتی ہے (یہ ان کے الفاظ نہیں دہرائے - وہ نہایت خراب تھے) اس لئے میں پنڈت جی اور ان کے ساتھیوں سے ... آگنیٹرہ کو ترک کر کے سماج ہت میں آدھنیک ... [illegible]

گویا ساری مہابھارت ... | پر چند ماہ کو دگیا جس نے اس کا نام ... [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کیا دیو سماج جرائم پیشہ لوگوں کی بستی ہے؟

(از منشی رائے صاحب جھانگی رام جی ریٹائرڈ منصف)

جن لوگوں کو بحیثیت منصف یا مجسٹریٹ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ اُنہیں معلوم ہے۔ کہ عادی مجرموں کے خلاف اُن کے جرائم کے متعلق لاکھوں ثبوت موجود ہوں۔ لیکن وہ ان کو کبھی تسلیم نہیں کریں گے۔ بعینہٖ یہی حالت اس وقت دیو سماجی اخبار "ستیہ دیو سمباد" کی ہے۔

چاہے وہ اپنے کسی جرم کو تسلیم کریں یا نہ کریں۔ لیکن اُن کی خراب طینت کا جہاں ایک طرف پبلک کو بخوبی علم ہے۔ وہاں گورنمنٹ بھی ان کی اس بیچ فطرت سے اچھی طرح آگاہ ہے۔ کیونکہ کئی بار گورنمنٹ کو پبلک امن قائم رکھنے کے لئے ان کو تنبیہ کرنی پڑی ہے۔ ایک بار تو سوامی دیانند جی کے برخلاف ان کی کتاب کو بھی ضبط کرنا پڑا تھا۔ اگرچہ اس ضبطی کے معاملہ میں بھی وہ گورنمنٹ کو دھوکہ دے گئے۔ یعنی ضبطی کے حکم کی تعمیل کرنے سے پہلے اپنے گورو کے مشورہ سے کئی ٹرنک ان کتابوں سے بھر کر سکھر (سندھ) میں پہنچا دئے۔ جو اب تک وہاں فروخت اور (Distribute) ہو رہی ہیں۔ باقی چند جلدیں گورنمنٹ کے حوالہ کر دیں۔ اور یہ کہہ دیا۔ کہ ان کے علاوہ اور سب جلدیں Dispose ہو گئی ہیں۔ صد حیف! دیو سماج کے ستیہ انوراگ کی سبھا مٹی پلید ہو رہی ہے۔

اب دیو سماج نے ایک بار پھر "پرکاش" میں شائع شدہ میرے مضمون کے برخلاف اپنے ۲۳ جولائی ۱۹۳۵ء کے اخبار میں مجھ پر کیچڑ اچھالنے کی طرف سے بدزبانی اور یاوہ گوئی کی دھما چوکڑی کی گئی ہے۔ اور اپنی بد دماغی کا اظہار کیا گیا ہے۔ یہاں اب ان کی سب قسم کی یاوہ گوئی اور گالی گلوچ کو چھوڑ کر یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ دیو سماجی کیسی مجرمانہ فطرت کے مالک ہیں!

دیو سماج میں ایک بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کر لینے کا رواج ہے

گو دیو سماج کی اپنی تحریروں سے یہ کافی سے بھی بڑھ کر ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ بارہ معمولی چٹھیاں لکھنے اور دیو سماج کے خزانہ میں ایک خاص رقم کے جمع کرا دینے سے کوئی بھی شخص دوسری شادی کر لینے پر دیو سماج کا ممبر رہ سکتا ہے۔ مگر اب وہ اس سے منکر تو نہیں ہیں۔ لیکن یہ عذر لنگ پیش کرتے کہتے ہیں۔ کہ جب کسی فعل کے لئے سزا مقرر ہو گئی۔ تو اس کی اجازت کس طرح ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس دیو سماجی اخبار میں لالہ مُرلی دھر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ جب

"اگر کبھی پتنگیا کے توڑنے پر ڈنڈ دے کر کسی کو بحال کیا جاتا ہے۔ تو آیا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ بھگوان دیو آتما اُس پاپ کی اجازت دے گئے ہیں؟ سرکار جو کتنے جرموں کی سزا دیتی ہے۔ اور سزا پوری ہونے پر آزاد کر دیتی ہے۔ تو آیا سرکار اُس جرم کی اجازت دیتی ہے؟"

الفاظ کس قدر صاف اور واضح ہیں۔ کہ ہم بھی سرکار کی طرح سزا دیتے ہیں۔ گویا دیو سماج نے موجودہ گورنمنٹ کے مقابلہ پر ایک اور متوازی حکومت قائم کی ہوئی ہے۔ ابھی تک سیشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے بموجب قادیانیوں کی حکومت کے متعلق اس قسم کا چرچا ختم نہیں ہوا کہ اب ایک اور متوازی حکومت کے خلاف آواز بلند کرنی پڑے گی +

پھر لطف یہ ہے۔ کہ جن فرقوں میں کثرت ازدواج کی رسم موجود ہے۔ وہ تو آج کل اس کی مخالفت میں زبردست آواز اٹھا رہے ہیں۔ مگر دیو سماج ہے۔ کہ سزا کے بہانہ اس کی حمایت کر رہا ہے +

اس کے علاوہ لالہ صاحب کا اپنے سماج میں اس بدعت کو سرکاری سزا سے تشبیہ دینا ان کی کم فہمی کو ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ سرکاری سزا بھگتنے کے بعد جس مجرم کو آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اگر پھر وہ وہی جرم کرے۔ تو وہ پھر جیل کی ہوا کھائے گا۔ اور آزاد نہیں رہ سکے گا۔ لیکن یہاں پر تو اوچھی پریورتی کی پکڑ ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اگر سزا بھگت کر اس پاپ کرم کے (Cause) کو آئندہ ہمیشہ کے لئے وہ ترک کر دے۔ یعنی اپنی دوسری بیوی کو طلاق دیدے۔ اور ہانی پریورتی کے سادھن اختیار کرے۔ تب تو وہ اس مجرمانہ اور نہایت گناہ آلودہ فعل سے آزاد کہلا سکتا ہے۔ ورنہ جب اس کا یہ پاپ کرم آئندہ ہمیشہ کے لئے جاری رہتا ہے۔ تو پھر اس کی آزادی کے کیا معنی؟

چلو ہم مان لیتے ہیں۔ کہ دیو سماج کی سرکار عالیہ بھی مجرموں کو سزا دیتی ہے۔ لیکن وہ اپنے دیو گورو بھگوان کی مندرجہ ذیل تحریر کو جو ان کے اخبار "جیون تت" کے مورخہ ۲۴ جون ۱۹۲۶ء کے پرچہ میں چھپی ہے۔ کیا کریں گے

"اتنے عرصہ تک دیو سماج کے اعلیٰ اثروں میں رہ کر اور دیو آتما کے دیو پربھاؤں کو پا کر اگر کچھ بھی آتما اور اس کے ہت اور ستیہ کا بودھ آپ کے بھیتر ہو چکا ہو۔ تب آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ جس صورت میں اپنی تشبیہ پر تکیہ کے خلاف یہ قدم اٹھانے پر آپ خود اور آپ کی پتنی (جو ابور ہنا اور کسی غلط سنسکار آدمی سے اس میں آپ کی سہایک ہو رہی ہیں) دیو سماج جیسی اعلیٰ سوسائٹی کے ممبر نہ رہ سکیں گے۔ تب آپ اس سے کٹ کر اور بھی کس قدر اپنے آتما کی زیادہ ہانی کریں گے۔ کیونکہ اول تو ممکن ہے۔ کہ آپ ایسے جیون دایک سامانوں سے ہمیشہ کے لئے کٹ جائیں۔ اور اگر بالفرض آپ دیو سماج کی سبھاؤں آدی میں شامل ہوتے بھی رہیں۔ **تب بھی اس پاپ مولک گتی سے آپ کا آتما اس قدر کٹھور ہو جائے گا۔ کہ آپ اُچھ سنگت کے اُوچیہ پربھاؤں کو ان کے اصلی روپ میں گرہن نہیں کر سکیں گے اس سے دھیرے دھیرے آپ کے آتما کا جس قدر خوفناک پتن ہو سکتا ہے۔ اُسے سمجھ رکھ کر آتمک ہت اور ہانی کا کچھ بھی بودھ رکھنے پر آپ ایسے بھیت ہوئے رہا نہیں رہ سکتے۔"** (ان سطور کو میں نے جلی کر دیا ہے)

اس تحریر کو پڑھ کر ہمارا خیال ہے۔ کہ دیو سماجی صاف اعلان کر دیں گے۔ کہ دیو گورو بھگوان کے دماغ میں فتور تھا۔ اگر وہ یہ اعلان کریں گے تو خود جھوٹے ثابت ہوں گے +

دیو سماجی اخبار کا ایڈیٹر ڈمی ہے

میں نے لکھا تھا کہ

"کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں"

اور پھر یہ بھی لکھ دیا تھا۔ کہ ایڈیٹر کے ڈمی ہونے کی وجہ سے سردار امر سنگھ یہ سب کچھ لکھ رہے ہیں۔ اس کے متعلق انہوں نے اقبال کر لیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"سوال یہ نہیں۔ کہ ان مضامین کا راقم کون ہے چاہے وہ الف ہے یا ب" +

جس اخبار کے ایڈیٹوریل کو کوئی اور آباب لکھتا ہے۔ اس کے متعلق اگر یہ کہا جائے کہ اس کا ایڈیٹر ڈمی ہے۔ تو کیا یہ حقیقت سے دور ہے؟ میں مان لیتا ہوں۔ کہ دھرم بل صاحب نمبروں کے حساب کے متعلق...... تجربے میں شاید ماہر ہوں۔ کیونکہ وہ معاف رکھیں۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ وہ ایڈیٹر بننے کے اہل نہیں۔ اگر وہ ایڈیٹر ہو سکتے ہیں۔ تو وہ "ایڈیٹر" لفظ کی ہتک کر رہے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ "ستیہ دیو سمباد" اخبار کہلانے کا مستحق نہیں۔ (۱۸×۲۲) سائز کے تین ورق بھی کبھی اخبار کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر کا نام موجود ہے۔ اس لئے اسے اخبار کہنا ہی پڑے گا۔ چونکہ یہ (۱۸×۲۲) کے تین اوراق پر شائع ہوتا ہے۔ اس لئے سرورق اخبار ہوا خواہ دیو سماجی اس کو الٹ پلٹ کر آدھ درجن اوراق کا بنا لیں۔ بہرحال دیو سماجی اس سے چڑتے نہیں۔ کیونکہ اس سے ان کی ہتک کرنا ہمیں مقصود نہیں۔

کیا دیو سماج جرائم پیشہ لوگوں کی بستی ہے؟

میں نے لکھا تھا۔ کہ اس وقت دیو سماج کے کرتا دھرتا سردار امر سنگھ ہیں۔ چونکہ وہ کسی کام کرنے کے قابل نہ تھے۔ اس لئے پبلک کے ٹکڑوں پر پلتے رہے۔ اور خود کس قماش کے ہیں۔ اس کے متعلق اس قدر لکھنا کافی ہے۔ کہ ان کی دھرم پتنی نے خودکشی کی۔ اس کا انہوں نے اقبال کر لیا۔ لیکن اس خودکشی میں بھی انہیں خوبی نظر آتی ہے۔ مگر دیو سماجی اس خوبی کے متعلق سراہنا کرنے سے پیشتر امر سنگھ کا مندرجہ ذیل بیان تو پڑھ لیں۔ جو "جیون تت" مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۱۹ء میں چھپا ہے:۔

"میں نے اپنی پتنی کے سمبندھ میں **جو ہانی کارک گتیاں کی ہیں۔ ان کی چھبی سنمکھ آ کر میرے دل کو شوک سے بھر رہی ہے۔** اور **جہاں جہاں اپنی پتنی کے سمبندھ میں بے وفا ثابت ہوا ہوں۔ اس کی تصویر سامنے آ کر دل کو دکھ سے بھر رہی ہے"** + (ان الفاظ کو میں نے جلی کر دیا ہے)

اس اقتباس سے ناظرین خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ بھائی امر سنگھ کس قماش کے آدمی ہیں۔ اور اپنی بیوی کے سمبندھ میں ان کا بے وفا ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا ایسا اپنی بیوی سے بے وفا شخص کسی عزت سے دیکھے جانے کے لائق ہے۔ یا لعنت بھیجے جانے کے لائق؟ پھر وہ کس طرح مجھ سے امید رکھ سکتا ہے۔ کہ میں ایسے شخص کو کسی عزت کی نگاہ سے دیکھوں +

پھر "جیون تت" کے ۲۰ مارچ ۱۹۲۶ء کے پرچہ میں یہ لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"میرا بیاہ چودہ سال کی عمر میں ہی ہو گیا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

تھا۔ اس چھوٹی سی عمر میں ہی میں کام مولک چنتا میں ڈوبا رہتا تھا۔ اس سمبندھ میں زیادتی کر کے اپنے جسم یا اپنے آتما کی ہانی کرتا تھا" ⁂

(آپ اور کر ہی کیا سکتے تھے۔ اپنی انہی کرتوتوں سے تو آپس بیچاری کا ستیاناس کر دیا)

پھر آگے چل کر لکھا ہے :-

"لیکن اپنی شنبھو کامناؤں کے دوارہ پر رک ہی آئے آتما کے بھلے کے لئے پرارتھنا کرتا رہتا ہوں۔ کہ جس سے اونھیں ان کا بھلا ہو جائے"

تب وہ پھر آپ کی کام واسنا کو جو بیمار نشٹ کرنے کے لئے آسمان سے آپ کے پاس آ گئیں۔ اور آپ کو بتایا۔ کہ آپ کی شنبھو کامناؤں سے بغیر کسی قسم کا ہانی پرنشودھ کا سادھن کرنے کے محض آپ کی کامنا کے Kind words کے دوہرانے کے آتم ہتیا کے مہان پاپ سے وہ مکھتی پا چکی ہیں ⁂

"پرکاش" کے ناظرین سمجھتے ہوں گے۔ کہ دیوسماجیوں کے ہاں یہ پہلی خودکشی ہے۔ اس لئے قابل معافی ہے۔ لیکن آپ ایک اور خودکشی کے مندرجہ ذیل حالات پڑھیں۔ تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے :-

"اسی دن (یعنی ۱۰ر دسمبر ۱۹۱۷ء) شام کو جب اُنھیں سے ساتھ کی ناری آشرم کی اوساتھ سادھی سبھا میں وقت پر شامل ہوئیں۔ تب شریمتی کلا وتی جی یہ کہہ کر پیچھے اکیلی رہ گئیں۔ کہ میرے سر میں درد ہے۔ اور میں سبھا میں شامل نہیں ہو سکتی۔ اکیلے پن کا موقع نکلنے کے بعد اُنھوں نے مٹی کا تیل سب اپنے بستر اور اپنی رضائی وغیرہ پر ڈال کر اور پھر اپنی چارپائی پر لیٹ کر اور دیا سلائی جلا کر آگ لگا لی۔ آگ کے بھڑک اُٹھنے پر اُنھوں نے چلانا شروع کیا۔ اور ابھی جبکہ سبھا کی کارروائی شروع ہوئے تھوڑی سی دیر گزری تھی۔ کہ بعض شخصوں کو اُن کی چیخوں کی آواز سنائی دی۔ کہ جس پر ایک کرمچارنی بھنوگو اوپر کے اُسی کمرہ میں کہ جس میں کلا وتی جی رہتی تھیں۔ اُن کا پتہ لینے کے لئے بھیجا گیا۔ اور جب کرمچارنی مذکورہ اُس کے کمرہ کے دروازہ پر پہنچی۔ تب اُس نے دیکھا۔ کہ وہ چارپائی پر پڑی ہیں۔ اور اُن کے بچھونے اور رضائی وغیرہ سے آگ کے بڑے زور دار شعلے نکل رہے ہیں۔ اور کمرہ دھوئیں سے بھرا ہوا ہے۔ تب اُنھوں نے وہیں سے شور مچایا۔ کہ جس پر سماج کے بہت لوگ سہایتا کرنے کے لئے وہاں پہنچ گئے۔ پر نہایت شوک ہے۔ کہ ان کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی شریمتی کلا وتی جی جل کر مر چکی تھیں۔" (جیون پتھ" مطبوعہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۱۷ء)

دیگر جرائم :-

صرف دیوسماج کا ریکارڈ ان جرائم تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ان کے ہاں دیگر جرائم کی بھی کثرت ہے۔ اس لئے کیا انہیں جرائم پیشہ لوگوں کی بستی کہنا مناسب نہیں ہوگا؟ جرائم پیشہ ہونے کے متعلق سرکردہ دیوسماجیوں کے اپنے اقبالی بیانات بھی موجود ہیں ؛

ناظرین "پرکاش" کی خدمت میں صرف چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔ آپ انہیں جرائم کہہ لیں یا اپرادھ۔ نوعیت ایک ہے۔ فرق درجوں کا ہے۔ بہرحال مذہب اور سوسائٹی کے سامنے دونوں مجرم ہیں۔

(۱) "جیون پتھ" مطبوعہ ۱۰ر جون ۱۹۲۴ء میں سردار ہتینتی سنگھ لکھتے ہیں :-

"اوہ میری کیسی شرمناک اوسھتا اور میں کیسا ادنیٰ وجود!"

(۲) ایضاً۔ ایک اپکرت سیوک (غالباً بھائی امر سنگھ)

"خصوصاً برہمنتا اور کام انوراگ سے بدرجۂ حالت ہو کر کئی ہوئی نانا انوچت کریائیں بڑے روپ میں میرے سنمکھ آتی ہیں۔ آہ! مجھے دکھ اور شوک سے بھرتی ہیں۔۔۔۔ میری کس قدر ادنیٰ۔ کمینہ اور پاپی فطرت!"

(۳) "جیون پتھ" ۲۳ر مئی ۱۹۲۲ء میں لالہ مرلی دھر جی لکھتے ہیں۔ کہ :-

"جب دیوسماج کا کرمچاری کہلا کر بھی آتماؤں کے ہت کے سمبندھ میں آپ کے بھاووں اور سنگراموں کے بارہ میں آپ سے کچھ جاننے یا سننے یا بات چیت کرنے کی کوئی آکانکھشا نہیں رکھتا" +

(۴) "جیون پتھ" ۲۱ر اپریل ۱۹۲۲ء میں دھرم بل جی لکھتے ہیں۔ کہ :-

"اپنے بھیتر گھمنڈ اور اپنت کے بجائے مرکھتی لابھ کرنے کا بھاو بڑھتا" ⁂

(۵) "جیون پتھ" ۲ر ستمبر ۱۹۲۲ء میں لالہ بھائی داس جی لکھتے ہیں کہ :-

"کئی بار اپنے نیچ بھاووں کے ادھیکار میں آ کر اور ایک بار اپنی اس کمزوری اور ابودھی اور سنفلے کے کارن آپ کو آرے دن دکھ پہنچانے۔ صدمہ لگانے اور تڑپانے کا کارن بنتے رہتے ہیں" ⁂

(۶) ۵ر اگست ۱۹۲۲ء میں سردار صاحب سردار ساون سنگھ جی لکھتے ہیں کہ :-

"میرے بھیتر کیسی وناش کاری شکتیاں موجود ہیں۔ اور وہ اپنا کام کر کے سنگرام یا ابھیاس کرتی رہتی ہیں" ⁂

(۷) ایضاً۔ ایک سیوک

"اپنی ہی نیچ گینتوں سے اپنے تنگ پہنچی [illegible]"

کو برباد کر لیا ہے۔ اور ایک نیچ انوراگ کی غلامی سے میں اس درجہ نہیں نکل سکتا کہ جس سے میں اس پہلو میں بھروسہ کے لائق ثابت ہو سکتا ہوں" ⁂

اُن کے اپنے اقبالی بیانات سے قطع نظر کیجئے۔ وہ مانیں یا نہ مانیں۔ خود ان کے گورو بھی ان کو جرائم پیشہ ہونے کا سارٹیفکیٹ دے گئے ہیں۔ جیسا کہ دیوگورو بھگوان کے مرنے پر اُن کا جو آخری پیغام پڑھا گیا۔ اُس کے مندرجہ ذیل اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ :-

"تم نے ابھی تک سچے دھرم کی سنبیہ شکشا کو نہیں پہچانا۔ نہیں تو جن نیچ انوراگوں سے آتما کے لئے اسچیہ اور اہت کی اور جانا اور اسی لئے اس کا ادھوگتی اور بہت بنتا انوار ہے۔ اُن کو تم اپنا شترو سمجھنے کے سستھان میں انہیں اپنا شتر کیوں سمجھتے اور ان کی اور دوڑ دوڑ کر کیوں جاتے۔ یہ پتن کاری انوراگ جو تم اسے آتماؤں کو دن بدن اندھا۔ کمزور۔ نربل اور اتر جیسے بننے کے ایوگیہ بنا رہے ہیں۔ ان کے داس رہنے میں کیوں آرام اور ترپتی پاتے؟"

اس کے علاوہ دیوسماج کے کرمچاریوں اور انیہ سب ممبروں کی وہ خود نوشت تحریریں جو وقتاً فوقتاً ان کے اخبار میں چھپتی رہتی ہیں۔ سنبیہ پر مبنی ہوں۔ تو ان سب سے نہایت صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دیوسماجی سب ابھی تک نیچ انوراگی اور بیشاچ روپ دھاری ہیں اور دُشٹ اور شرمناک اوسھتا رکھتے ہیں۔ بہت کمینے۔ ہتیارے۔ ادھم اور پاپی ہیں اور آتما کے لحاظ سے آتمک بل ہین اور آتمک انگ ہین ہیں ⁂

کتے بھونکتے رہینگے۔ قافلے جاری رہیں گے

سر سید مرحوم نے نامعلوم اس فقرہ کا استعمال کس موقع پر کیا تھا۔ لیکن اب یہ فقرہ ضرب المثل ہو گیا ہے۔ میرے خلاف اس بحث کے دوران میں اس جرائم پیشہ بستی کے ایک اور فرد سردار گورودت سنگھ کی چھٹی چھپائی گئی ہے۔ چھٹی لا یعنی باتوں کا مجموعہ ہے۔ سردار صاحب کسی زمانہ میں دیوگورو بھگوان کے ساتھی تھے۔ اور اب اس طرح کی چھٹیاں لکھتے ہیں۔ اب اگر اور کوئی نہ ملے۔ تو دیوسماجی کیا کریں۔ ساتھیوں کے بعد گھوڑوں اور گدھوں کی چھٹیاں چھاپنے کی باری آئے گی ⁂

بولو جی دیوگورو بھگوان کی جے

میرے دان کا معاملہ :-

اس دفعہ پھر میرے دان کا معاملہ چھیڑا گیا ہے۔ حالانکہ وہ خود کہہ چکے ہیں۔ کہ [illegible] کے لئے ایک اور صاحب [illegible] دے رکھے [illegible]

لیکن اب اس صاحب کو بری الذمہ سمجھتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ اس کی وصولی کے لئے انہیں بار بار رجسٹرڈ نوٹس کیوں دئیے گئے تھے؟ چلو کہہ دو۔ کہ یہ ہماری حماقت تھی۔ لیکن پھر عدالت میں کیوں نہیں جاتے؟

اعتراض پی گئے :-

میں نے اُن پر اعتراض کیا تھا۔ کہ ہندو سماج میں اور بھی کئی سوسائٹیاں ہیں۔ لیکن اُن میں اختلاف ہونے کے باوجود میل ہے۔ مگر دیوسماجیوں کو بہ حیثیت مجموعی نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کو دیوسماجی اخبار صحیح مان کر پی ہی گیا ہے ⁂

اُن کے معبود کی گورنمنٹ نوری کے متعلق جو سوالات میں نے اُن سے کئے تھے۔ وہ سب صحیح مان کر پی گئے ہیں۔ گو بار بار مجھے گورنمنٹ نوری کے معاملہ کو بیچ میں لا کر ان کو بری الذمہ قرار دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن مجھے تو اس بارہ میں کڑے ڈنڈے لگے تھے۔ کیا دیوگورو نے بھی کوئی ہانی پرنشودھ سادھن کیا تھا؟ یہ نہیں بتلاتے ⁂

حظ و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ⁂

(منیجر)

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

قیمت ۵ رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے

کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاوینگے

خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں

سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے

لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو

قیمت فی شیشی ۵ ر فی درجن ۳ محصول چار شیشی تک ۸ ر درجن ۱۲ ر

سوداگروں کو معقول کمیشن، نئے سوداگر دایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو۔ دس اردو خواں معزز لوگوں کے نام معہ مکمل پتے کے بھیجنے پر ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا

المشتہر: منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو پی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بھگوان کرشن اور اپمانت رشی دیانند

(لیکھک شری مول چند جی سنگھ، سنبھل ضلع مراد آباد)

اندر پرستھ کے راجسو یگیہ میں بھگوان کرشن کا اپمان کیا گیا۔ جس کا انعام شری کرشن جی نے اسی وقت دے دیا۔ پھر کسی کی ہمت نہ ہوئی۔ کہ شری کرشن جی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے۔ صدیاں گذر گئیں۔ اور گذرتی گئیں۔ ہزاروں ورش بھگوان کرشن کی عزت جوں کی توں بنی رہی۔ وقت آیا کہ آریوں کا آخری راجا پرتھوی راج بھی ملک عدم کو سدھار گیا۔ اس وقت نہ کرشن تھے۔ نہ ان کی دربار کا۔ وہ من کا راجہ اور نہ ان کا کوئی وارث ہی۔ ہر شخص کو آزادی تھی کہ وہ شری کرشن کی سوانح عمری کو جس پہلو میں چاہے پیش کرے۔ بھگوان کرشن کا کوئی وارث نہ تھا۔ جو ان حرکات کی مخالفت کرتا۔ سینکڑوں سے آزادی سے کسی نے شری کرشن کو دشنت کسی نے کچھ بیان کر کے بدنام و مشہور کر ڈالا۔

بھگوان دیانند کا اپمان:-

اپمانت رشی دیانند آج آپ کی بھی وہی حالت ہے۔ شری کرشن کا مانیہ اور گورو ہزاروں ورشوں تک محفوظ رہا۔ لیکن آپ کی عزت پر صرف پچاس سال بعد ہی کلہاڑا چلنے لگ گیا۔ اپنی زندگی میں آپ نے ہنسی ہنسی میں اینٹ پتھر کھائے۔ نہ جانے کتنی مرتبہ زہر کے پیالے پئے۔ اور ما سی زہر کو پیتے پیتے آپ اس جہان فانی کو چھوڑ کر چل دئے۔ لیکن آج آپ کی وفات کے نصف صدی بعد آپ کو آپ کا کہلانے والے نے وہ حرکت کی۔ کہ جس کو سن کر آپ کے مخالف۔ آپ کے دشمن اور بد اخلاق کے سنتے ہی شرم سے پشیمان ہیں۔ مگر حیرت ہے۔ کہ آپ کے پیرو کاروں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ ابھی تو آپ کی آستین میں پرورش پایا ہوا ایک مسخرہ شخص پاؤں کی ٹھوکر سے آپ کی تعظیم کرنے کو حوصلہ کر گیا۔

دیانند! آپ نے کون سا پاپ کیا تھا۔ منصور کو اس کے دشمنوں نے پتھر سے مارا۔ مگر وہ مسکراتا رہا۔ شبلی کے ہاتھ پر چڑھے سے پیشتر اس کے ایک عزیز نے پھول مارا۔ جس حرکت پر منصور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔ دیانند اپنا کہنے والوں کی ٹھوکر اس پھول کی چوٹ سے کتنی زیادہ دردناک ہو سکتی ہے۔ اس کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ کاش! آپ آج زندہ ہو کر وچار بیٹھے پوچھتے جاتے۔ نردھیا آج اپنے داتا کی اس توہین کو برداشت کر بیٹھے؟ آج آپ کا کوئی وارث نہیں ہے۔ کیا اسی غلطی کی سزا ہے؟

پوچھیے مہاتما جی سے ہم آریہ سماجیوں کو [illegible] کہا تھا۔ ہم نے اپنے گرو [illegible]

کی دھن میں ایسے جیسے بن کے پرم بھگت پرابت کر لیا ہے۔ اسی کے آج آپ کی پاک تصویر کو ٹھوکر مارنے کی بیہودہ حرکت کی گئی ہے۔ ایک وہ مرد ہیں۔ جو رنگیلا رسول کے لکھنے والے پر ہی جان پر کھیل جاتے ہیں۔ اور ایک ہمارے رشیوں کے کارخانوں میں بگڑے ہوئے سپوت ہیں۔ جو اپنے بزرگوں کی تعظیم اپنی پاک ٹھوکروں سے کرتے ہیں۔ دیانند! کون کہہ سکتا ہے۔ کہ آنے والے زمانہ میں بدھ دیو جیسے سپوت ہی بچے کچھ کا کچھ ثابت کر کے قسمتی گان کریں گے۔ ہم اس بدھ دیو کی حرکت پر روشنی ڈالنا ضروری نہیں سمجھتے۔ جس کی نظروں میں شری سوامی ستیانند جی مہاراج پڈری کے مشورہ و مجبور ہیں۔ (جیسا کہ آپ نے گورو کل کے جلسہ پر ویدیا سبھا میں دشمنانہ طور کی سوامی جی مہاراج پر کی گئی نکتہ چینی کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ فضول ہی اس مجبور پر توپ داغی گئی۔ جو پڈری کا مشورہ) شری سوامی سروانند جی مہاراج دھرم کے گیروے رنگ میں رنگے ہوئے فقیر ہیں۔ اور سوامی ستیانند جی مہاراج "رام نام" کی کنٹھی والے ہیں۔ لیکن ہم اس بدھ دیو کو تب مرد بچہ سمجھیں گے۔ جب وہ کسی باعزت کھتری پیٹھے پنجابی کے باپ کی تصویر کو ٹھوکروں سے ٹھکرا دیں۔ لاوارث دیانند کی تصویر کو ٹھکرانے میں کوئی بہادری نہیں۔ جس کے پیرو کار آریہ سماجیوں کی کثیر تعداد ہجوں کی مردم شماری بڑھا رہی ہے۔ کسی کی کمزوری جان کر ہی اس کو ناجائز طور پر بھی ذلیل کر دیا جاتا ہے۔ اسی سے بدھ دیو نے دیانند کو لاوارث۔ آریوں کو نامرد اور بزدل سمجھ کر ہی ایسی حرکت کرنے کی ہمت کی ہے۔

مہاراجہ پرتھوی راج کے سورگباش ہو جانے پر دہلی کے بڑے بڑے سرداروں کی بہو بیٹیوں پر دو دو روپے کے سپاہیوں کی ناپاک ٹھوکریں زور ہاتھ پڑتے تھے۔ ہم نامرد آریوں کا دیانند کیا اسی عزت کا مستحق تھا؟ کیا اسی عزت کے لئے اس پاک ہستی نے سمادھی اور پرم آنند کو چھوڑ کر در در کی خاک چھانی تھی؟ سوامی ستیانند جی مہاراج سادھو تھے۔ وہ اکیلے تھے۔ ان کا نہ کوئی گروہ تھا نہ کوئی پارٹی۔ اسی لئے پرائی آبرو کو اتارنے میں ہی اپنا دھن سمجھنے والا بدھ دیو ان کے سوامی مہاراج کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا تھا۔ مگر بدھ دیو کو اپنے گروہ پر اور اپنے قافلے پر زعم ہے۔ وہ طوفان برپا کر دے گا۔ وہ دیانند کو تلا فسادی اور جھگڑالو کہہ کر بدنام کر سکتا ہے۔ آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر سب طرح کا طوفان بدتمیزی اس کے لئے انوکول ہے۔ آریہ سماج کے پلیٹ فارم یکایک سوامی ستیانند کے لئے بند کئے جا سکتے تھے۔ قافلے اور گروہ والا بدھ دیو آج رشی دیانند کو آریہ سماج کی سلطنت کا ہر مشکل بنے کی جرأت کر بیٹھا ہے۔

پنڈت بدھ دیو کے ہاتھوں رشی دیانند کے چتر کا اپمان

سارودیشک سبھا کا فیصلہ

"اس سبھا کی سمتی میں حیدرآباد (دکن) میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو جی نے رشی دیانند کے چتر سے جو تِرسکار پورن ویوہار کیا ہے۔ وہ دھرم۔ نیتی۔ شِشٹاچار اور مہا پرشوں کے پرتی شردھا کی درشٹی سے دیکھا جائے۔ سروتھا انوچت ہے اور ایک آریہ اپدیشک کے لئے انیت نندنیہ ہے۔ سبھا کی سمتی میں پنڈت بدھ دیو کو اس ویوہار کے لئے پشچاتاپ کرنا چاہئے۔"

منتویہ اور کرتویہ

(از پرانی ڈائری)

منتویہ دھرم ہے۔ اور کرتویہ عمل ہے۔ منتویہ پہلے اور کرتویہ پیچھے ہے۔ کیونکہ منتویہ کا تعلق گیان اندریوں سے ہے۔ اور کرتویہ کا تعلق کرم اندریوں سے ہے۔ گیان اور کرم دونوں میں سے گیان پردھان ہے۔ اور کرم گون ہے۔ مگر گیان کے بغیر کرم اور کرم کے بغیر گیان دونوں ہی نامکمل ہیں۔ جہاں گیان ہے اور کرم نہیں ہے۔ وہاں بھی منتویوں کا گزارہ مشکل ہے۔ جہاں کرم ہے۔ اور گیان نہیں ہے۔ وہاں بھی وِتنڈ ہے۔ کنفرقی نہیں بنائی ہے۔ کہ گیان اور کرم اور صفات منتویہ اور کرتویہ دونو کو لازم ملزوم رکھتے ہوئے ہم زندگی کے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس کے سوائے اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ وہ منتویہ کس کام کے جو کرتویہ میں ترجمہ نہیں کئے جا سکتے۔ اور وہ کرتویہ کس کام کے جن کی تہہ میں ہانی کارک منتویہ ہوں۔ دھرم کی بنیاد منتویہ پر رکھی گئی ہے۔ مگر کرتویہ اس کی عمارت ہے۔ جو لوگ کیول منتویہ پر ہی سارا زور لگا دیتے ہیں۔ اور کرتویہ کی طرف دھیان نہیں دیتے۔ ان کے منتویہ ان کو کبھی بھی تباہی سے بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ کوئی بھی منتویہ جب تک کہ اس ایک جنبادی پتھر کی اوٹ میں بارش اور آندھی سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ جب تک اس پر کرتویہ کی عمارت نہ بنائی گئی ہو۔ ہمارے منتویہ کیسے ہی اعلیٰ ہوں ہمیں کبھی بھی مراد پا نہیں کر سکیں گے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے منتویہ اعلیٰ ہیں۔ لیکن اگر ہمارے کرتویہ ویسے ہی اعلیٰ نہیں ہیں۔ تو ہم ان کو اپنی زندگی میں نہیں ڈھال سکتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم اعلیٰ منتویہ رکھتے ہوئے بھی کرتویہ کے لحاظ سے گرے ہوئے ہیں۔ اسی لئے دنیا ہم پر ہنستی ہے۔

(لبھو رام نیر۔ لدھیانہ)

"پرکاش" کے
"ورجانند انک" کیلئے
اپنا لیکھ بہت جلد بھیجئے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت بدھ دیو کے پردہ میں
سوامی دیانند جی مہاراج کی عزت کہاں تک ہے؟

(لیکھک ڈاکٹر مہندر ناتھ جی میڈیکل پریکٹیشنر سبھاسد آریہ سماج لدھیانہ)

جن مہاشیوں کو میری مندرجہ ذیل سطور کے پڑھنے سے دکھ معلوم ہو۔ وہ کرپا کر کے کھشما کریں۔ یعنی کسی کی پریرنا سے۔ کسی عداوت سے اور کسی ویر ورودھ سے یہ خیالات ظاہر نہیں کئے گئے۔ بلکہ میرے ہردیہ میں پنڈت بدھ دیو کی نا شائستہ حرکت سے جو جذبات پیدا ہوئے ہیں۔ وہی لکھ رہا ہوں۔ تاکہ آپ آریہ بھی سوچیں کہ پنڈت مذکور نے کیا طوفان بدتمیزی برپا کر دیا ہے +

اس پنڈت کو آریہ سماج کے پلیٹ فارم سے آریہ سماج کے بزرگوں، سنیاسیوں اور دنیا کو سبق سکھلانے والے مہاتماؤں کی تنقید کرنے کا ایک عرصے سے سوبھاگیہ پراپت ہو رہا ہے ورنہ حیدر آباد (دکن) میں آریہ سماج کے پروگرام میں اس کے اپنے گورو مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کا اپمان کرنے کی جرأت کیسے ہو سکتی تھی؟

کون نہیں جانتا کہ تصویر ایک بے جان چیز ہے کاغذ کا ٹکڑا ہے۔ لیکن اس تصویر پر لات مارنے سے کوئی شخص مورتی پوجا کا نشیدھ کیسے کر سکتا ہے؟ جب سوئم آریہ سماج یہ مانتا ہے کہ پرماتما کبھی پتھر۔ کاغذ۔ لکڑی۔ دھات وغیرہ اشیاء میں موجود سمجھ کر ان کی پوجا کرنا مورتی پوجا کہلاتی ہے۔ اور چونکہ پرماتما نراکار ہوتا ہوا کہ جس کی مورتی ہو نہیں سکتا۔ اور نہ مورتی میں پرماتما ہو سکتا ہے۔ تو پھر کبھی کے گھر میں کوئی پرماتما کی تصویر رکھ لے۔ تو پھر آریہ سماجی اور پھر آریہ سماجی پنڈت یہ الزام رکھلاوے۔ تو حیرانی نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ لہٰذا جو تصویر زیر بحث ہے۔ وہ تو ایک انسان کی ہے۔ اس پر لات مارنا تو مورتی پوجا کے مسئلہ کی بحث سے بھی خارج ہے۔ کیونکہ آریہ سماج مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کو کب ایشور بتاتا ہے۔ ایسے بزرگ اور گورو کی تصویر کو سنبھال کر آدر سے رکھنا۔ کمرہ میں لٹکا کر رکھنا اس کی ایشوری روپ میں پوجا نہیں بلکہ اسے دیوتا کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ بیدوں کی پرچار۔ مہاپرشوں اور دیوتاؤں کے چتر گھروں میں لٹکا کر ان کے پوتر آچار و وچار کو ہمیشہ ہردیہ میں رکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے ہر ایک قوم ہمیشہ جیتی جاگتی رہتی ہے۔ پھر آریہ سماجی اپنے گورو کی تصویر کو شوق سے اور سنبھال کر رکھنے اور اس تصویر کو کسی شخص کو

خراب کرنے۔ پھاڑنے اور لاتیں مارنے سے روکتے ہیں اگر اندولن کریں۔ تو کس طرح سے مورد عتاب ہو سکتے ہیں؟

افسوس کہ پنڈت بدھ دیو جیسا ودوان اس معمولی اصول کو نہ سمجھ سکا۔ اور اس نے وہ حرکت کی ہے جسے سوامی دیانند کا کوئی بھی شیشیہ برداشت نہیں کر سکتا۔ پنڈت جی نے اپنے خیال میں اپنے مورتی پوجا کے نہ ماننے کے سدھانت کو سدھ کرنے کی اس بری طرح سے کوشش کی ہے کہ جس نے ہزاروں آریہ سماجیوں کے اور لاتعداد دیانند بھگتوں کے دلوں کو زخمی کر دیا ہے جس سے یہ صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ پنڈت جی کے ہردیہ میں سوامی جی مہاراج کے لئے ذرہ بھر عزت نہیں ہے۔ سوامی جی میں پنڈت جی کی شردھا بھگتی ہے +

پنڈت جی مہاراج! آپ کیوں پیچھے ہو رہے ہیں؟ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آریہ سماج مورتی پوجا کو ہرگز نہیں مانتا اس کو بچہ بچہ جانتا ہے۔ پھر آپ اپنی Intellect کو کسی اور پہلو کی طرف مائل کرنے کی بجائے اس غیر ضروری بحث میں حصہ لے کر بہادر بننے کی فضول کوشش کیوں کر رہے ہیں؟ آریہ سماج کے لئے دنیا میں بہت کام کرنا ہے۔ آپ لندن کی طرف توجہ لگائیں۔ ویدوں کا پرچار کریں۔ سوشل خرابیوں کو دور کریں۔ سوئے ہوئے بھائیوں کو جگائیں اور اپنے بزرگوں کی عزت کرنا لوگوں کو سکھلائیں۔ لیکن جس راستہ پر آپ چل رہے ہیں اس سے آریہ سماج کی تباہی ہو سکتی ہے۔ کوئی لابھ نہیں پہنچ سکتا۔ کہیں آپ ایسا سوچ کر آریہ سماج میں بھی بت رکھ دینا چاہتے۔ کہیں آپ کو مہاتما بدھ میں اپنے رنگ کا اور ان کے اصولوں کو رواج کرانا چاہتے ہیں۔ اور کہیں آپ اپنے گورو کا اپمان کرنے کے لئے ان کی تصویر تک کو ٹھوکر لگاتے ہیں۔ ٹھوکر لگا کر کے سال بھر پہلے باغ کو آرام و وجہ سے خاموش ہو جاتے ہیں۔ جب آریہ سماج کی ویدی پر آ کر و ندتا لے لگیں۔ اس نازیبا حرکت کے لئے پرائشچت کریں۔ ورنہ اگر آپ کا یہی رویہ رہا۔ تو خوف ہے کہ کہیں کوئی دل جلا آپ کی گت نہ بنا دے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا

محمود بدھ دیو جی کے نام کھلی چٹھی

پوجیہ مہاشہ جی نمستے۔

آپ نے مہرشی دیانند کے پرتی اپنے چرن کملوں سے جو سنمان پرورشت کیا ہے۔ وہ آریہ جاتی کی سوچھ دیوتا کا ادونیہ اداہرن ہے۔ کاغذ ایک جڑ اور ناش وان پدارتھ ہے اس پر بنی ہوئی تصویر بھی ناش وان اور جڑ ہی ہے۔ اس پر لات مارنا یا اس کو دھو کر پوجن کرنا کسی سوامی چیتن جیو تک نہیں پہنچ سکتے۔ ابھی پرم اہنسا کو درشٹی میں رکھتے ہوئے آپ نے اپنے شری چرنوں سے مہرشی کے چتر کو پوتر کرنے کی ادبھت ویرتا کا پریچے دیا ہے۔ کیا آپ آریہ جاتی پر کرپا کر کے من کلپت شندھ کاریوں کو کر کے اور اودوک آتما دو ویرتا کا پریچے دیں گے +

۱- آپ کے کسی بزرگ کو بیدی کلو دفاتر سے مرز پیچھے کر دیا جاوے۔ تو کیا آپ ان کے سر پر پار پہا لگو سے تعفائل مرز چھیڑ کرنے کی آدرتا دکھلائیں گے۔ وشواس ہے۔ ان کے ہوش میں آنے سے پہلے ہی ان کے شریر کو شمشمد کر دیا جاوے گا۔ جس سے ہوش میں آنے پر آپ نہیں کبھی پرکاش کے اپمان وکنٹ کا انوبھو نہ ہوگا۔ جس سے مہاشہ بدھ دیو جی کو اپنے بزرگ کو منسار کر وانک کنشٹ پہنچانے کی ہنسا کا دوش بھی نہ لگے گا۔ کیا مہاشہ جی ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں؟ اگر نہیں۔ تو کیوں؟

۲- کیا مہاشہ جی لارڈ لارنس نتھا سمراٹ جارج پنجم کے چتروں کے پرتی ویسا ہی سنسکار کرنے کو آدیشٹ ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ بدی مہاشہ جی مرد ہیں۔ اور انہوں نے دراصل کبھی ویر ماتا کا دودھ پیا ہے۔ تو وہ اپنی اس ویرتا کا پریچے دے کر دینی گورنمنٹ سے انعام لینے کی ہمت دکھائیں۔ نہیں تو اپنے کو کسی جنس (Gender) میں سمت کریں ∴

سیوا رام شرما
سنبھل۔ ضلع مراد آباد

۴- سے دلنے پورک پرارتھنا ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی سے اس حرکت کا جواب طلب کرے۔ اور اسے مجبور کرے۔ کہ اسے تب ہی آریہ سماج کی ویدی پر لیکچر دینے کی آگیا ہو سکتی ہے۔ اگر وہ معافی مانگے۔ اور ایک سال تک تو اسے کوئی آریہ سماج نمنترن تک نہ دے +

جو آریہ سماجی لیکچرار بت پرستی کے معنی تک نہیں جانتا۔ اسے لوگوں کو اپدیش دینے کا حق ہی کیا ہے؟

"God save the King" کا باجہ بجنے پر ہر ایک انگریز ٹوپی اتار کر باجہ کو گویا سلامی دیتا ہے۔ تو کیا وہ بت پرست بن جاتا ہے۔ قبرستان میں انگریز جاتا ہے۔ تو ٹوپی اتار کر چلتا ہے۔ ورنہ صورت کیا وہ قبر پرست ہے؟ جھنڈے کو سلام کرنے والا انگریز کیا بت پرست ہے۔ وغیرہ وغیرہ درجنوں مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ لیکن بدھ دیو جی کی لغات میں بت پرستی کے معنی ہی اور معلوم ہوتے ہیں۔ آخیر میں صرف یہ شبہ کہہ کر ختم کرتا ہوں۔ کہ آپ مہربانی فرما کر آریہ سماج میں خواہ مخواہ کی گھڑ دوڑ کا کام نہ بنیں بلکہ شانتی اور اس لانے کی چیشٹا کریں۔ تب ہی آپ کا کلیان ہوگا۔ اور تب ہی آریہ سماج کی سچی تعلیم کو دنیا میں پھیلا سکو گے +

(رام شرم)

آریہ سماج لائل پور کے پرستاؤ

سن تنفیت پرستاؤ آریہ سماج منتری ۵- ۸ کے جنرل ادھیویشن میں پاس کئے +

۱- حیدر آباد (دکن) میں ریاست کے غیر ذمہ دار کرمچاریوں کا آریہ سماج مندر بلڈنگ کے گرا لئے جانے کے فعل کو یہ سماج گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور state authorities سے بل پورک انورودھ کرتا ہے۔ کہ ان کرمچاریوں کے خلاف باضابطہ کارروائی کی جائے۔ اور مندر مذکور کو اپنے خرچ پر تیار کرا کر دے۔ نیز یہ سماج آریہ سارودیشک سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق مناسب کارروائی کرے ∴

۲- (ا) آریہ سماج ان مضامین کو جو وقتاً فوقتاً آریہ اخبارات میں پنڈت چموپتی جی و آچاریہ بدھ دیو جی انیادی سجنوں کی طرف سے ایک دوسرے کے ورودھ چھپتے رہتے ہیں۔ پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ اور اس کو سماج سنگٹھن کے لئے ہانی کارک سمجھتا ہے ∴

(ب) یہ سماج سبھا سے بل پورک پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ فوراً انترنگ سبھا کی میٹنگ بلا کر ان وشیوں کے نرنے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرے۔ جو جانچ پڑتال کر کے جلد اپنی رپورٹ سبھا میں پیش کرے۔ ساتھ ہی تمام سماجک بزرگوں کو سبھا آدیش کرے

پنڈت بُدھ دیو جی کے گھرنت فعل سے آریہ جگت میں بیزاری

آریہ سماج اندرکوٹ میرٹھ شہر:-
(۱) آریہ سماج اندرکوٹ میرٹھ شہر کا ہفتہ واری اجلاس اور دہناس بنتی جنریئے رنگی سبھا میرٹھ منعقدہ مورخہ اجلاس پنڈت بُدھ دیو ودّیا النکار سناتک گوروکل کانگڑی ہیڈ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے خلاف نفرت و افسوس اور غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ کہ جس نے حیدرآباد (دکن) میں شاستراتھ کے دوران میں شری پوجیہ رشی دیانند مرحوم کی تصویر کو پاؤں سے ٹھکرا کر اپنی کمینہ حرکت کا ثبوت دیا ہے ٭

(ب) یہ سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد ایسے شخص کو مجبور کرے۔ کہ وہ معافی مانگے۔ اور اپنا کفارہ کرے۔ اگر وہ اس بات پر تیار نہ ہو۔ تو اُسے محکمہ تبلیغ یعنی اپدیشک پد سے علیحدہ کر دیا جائے۔ تاکہ آئندہ کسی کو ایسا جرم کرنے کی ہمت نہ ہو سکے۔

(ج) یہ سبھا جملہ آریہ سماجوں سے توقع رکھتی ہے۔ کہ وہ پنڈت بُدھ دیو کو "پنڈت" اور "سناتک" کے لفظ سے نہ پکاریں گی۔ اور ویدک دھرم کے پلیٹ فارم پر تقریر کرنے کا موقع نہ دیں گی ٭

(د) یہ بھی تجویز ہوا۔ کہ اس ریزولیوشن کی نقل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور اخبارات کو برائے اشاعت بھیجی جائے ٭

(منتری آریہ سماج اندرکوٹ میرٹھ شہر)

آریہ سماج میرٹھ چھاؤنی:- آریہ سماج میرٹھ چھاؤنی کا یہ ادھیویشن پنڈت بُدھ دیو جی ستیہ ودیا النکار مہوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ذریعہ حیدرآباد (دکن) کے شاستراتھ میں آریہ سماج کے پروَرتک مہرشی دیانند جی مہاراج کے چتر کو پاؤں تلے کچلنے کے مند نیہ ویوہار کو سروتھا انوچت سمجھتا ہے۔ اور آشا کرتا ہے کہ شری پنڈت جی نے آویش میں آ کر جو انوچت کاریہ کیا ہے اُس کے لیے وہ پشچاتاپ کریں گے ٭

(رگھونندن سوروپ منتری)

آریہ سماج سوجانپور:- آریہ سماج سوجانپور کا اجلاس منعقدہ ۴ر اگست ۱۹۳۵ء پنڈت بُدھ دیو جی ودّیا النکار اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُس فعل کو جو اُنہوں نے حیدرآباد (دکن) کے شاستراتھ میں آریہ سماج کے پروَرتک مہرشی دیانند کی تصویر کو لات مارنے کا کیا ہے قابلِ مذمت قرار دیتا ہے۔ اور سبھا سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پنڈت جی سے جواب طلب کرے۔ اور ایسی کارروائی کرے۔ کہ جس سے آئندہ ایسا مذمت کام نہ ہو سکے ٭

(شام لال منتری آریہ سماج سوجان پور ضلع گورداسپور)

آریہ سماج لائل پور:- آریہ سماج لائل پور نے اپنے جنرل ادھیویشن منعقدہ ۲۴/۹ میں ذیل کا پرستاو سویکار کیا ہے:-

آریہ سماج لائل پور کو سماچار پتروں میں یہ پڑھ کر اتینت دکھ ہوا ہے۔ کہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مہوپدیشک شری پنڈت بُدھ دیو جی نے حیدرآباد (دکن) میں ہوئے شاستراتھ کے دوران میں چالاک سناتنی پنڈت مادھواچاریہ کے حیلانے میں آ کر آریہ سماج کے پروَرتک مہرشی دیانند سرسوتی جی کی تصویر کو ٹھکرا کر اہانت کیا یہ سماج قرار دیتا ہے۔ کہ اگرچہ آریہ سماج مورتی پوجا کے سرو تھا وِرودھ ہے۔ لیکن اگت پنڈت جی کا یہ فعل نندنیہ اور سماجک تتھا غیر سماجک پرشنوں کے جذبات کو بھی مجروح کرنے والا ہے۔ یہ سماج سبھا سے بل پُروک آشا کرتا ہے کہ وہ اس کے سمبندھ میں پنڈت جی کا جواب طلب کر کے بھاوی رُولی کیے۔ اور پنڈت بُدھ دیو جی اس کا پشچاتاپ کرتے ہوئے پرائشچت کریں ٭

(منتری آریہ سماج لائل پور)

آریہ سماج خوشاب:- آریہ سماج خوشاب کے ہفتہ وار اجلاس میں مندرجہ ذیل پرستاو سروسمتی سے پاس ہوا:-

"آریہ سماج ہذا پنڈت بُدھ دیو ودّیا النکار کی طرف سے حیدرآباد (دکن) کے شاستراتھ میں سوامی دیانند جی مہاراج کی تصویر کے ساتھ کیے گئے سلوک کو خلافِ تہذیب سمجھتا ہے۔ اور بُری درشٹی سے دیکھتا ہے۔ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے مناسب کارروائی کرنے کے لیے پرارتھنا کرتا ہے ٭

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج واڑھی:- آریہ سماج واڑھی کا اجلاس منعقدہ ۲۰ ساون سمت ۱۹۹۲ پنڈت بُدھ دیو جی ودّیا النکار اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُس فعل کو جو اُنہوں نے حیدرآباد (دکن) کے شاستراتھ کے دوران میں شری سوامی دیانند سرسوتی کی تصویر کو لات مار کر اُن کی بے حرمتی کی ہے۔ مذمت اور گھرنت قرار دیتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ پنڈت جی سے جواب طلب کرے۔ اور اس معاملے سے اپنی لاتعلقی پرگٹ کرے ٭

(آسانند منتری)

آریہ سماج سماسٹہ:- آریہ سماج سماسٹہ نے ۲۸ر جولائی ۱۹۳۵ء کو بروز اتوار مندرجہ ذیل پرستاو سروسمتی سے پاس کیا:-

"پنڈت بُدھ دیو جی ودّیا النکار اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے جس فعل کو جو اُنہوں نے حیدرآباد (دکن) کے شاستراتھ کے دوران میں آریہ سماج کے پروَرتک شری ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند جی سرسوتی مہاراج کی تصویر کو لاتیں مار کر بے حرمتی کی ہے۔ اس کو سماسٹہ آریہ سماج کا جنرل اجلاس منعقدہ ۲۸ر ۷ر ۳۵ نہایت نفرت سے دیکھتا ہے۔ اور اُن کی نندت قرار دیتا ہے۔ اور اس ذاتی فعل سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا

آریہ سماج کھیپر (؟):- آریہ سماج کھیپر ریاست بہاول پور پنڈت بُدھ دیو اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُس فعل کو جس میں اُنہوں نے حیدرآباد (دکن) کے شاستراتھ کے دوران میں آریہ سماج کے پروَرتک شری سوامی دیانند جی کی تصویر کو لات مار کر اُن کی بے حرمتی کی ہے۔ مذمت اور گھرنت قرار دیتا ہے۔ اور ان کے اس فعل سے بے تعلقی پرگٹ کرتا ہے۔ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ پنڈت بُدھ دیو جی سے جواب طلب کر کے جنتا کے سامنے رکھے۔ کیونکہ اُن کے اس کاریہ سے ہمارے دل کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ہم نہیں برداشت کر سکتے کہ ایسے پنڈت آریہ پرتی ندھی سبھا میں ہوں۔ بہتر یہی ہے کہ اُن کو جدا کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پہلے بھی ان کی وجہ سے سوامی ستیانند جی۔ سوامی سوتنترانند جی اور سوامی سروانند جی آریہ سماج کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ آریہ سماج کے ممبر اپنے جان و مال کا نقصان تو برداشت کر سکتے ہیں مگر رشی دیانند جی مہاراج کی توہین برداشت نہیں کر سکتے ٭

(ڈاکٹر آنند رام پردھان آریہ سماج)

آریہ سماج اگوکی ضلع سیالکوٹ:- آریہ سماج ہذا نے ۴ر اگست ۱۹۳۵ء کے سپتاہک سَتسنگ میں متفقہ پرستاو پاس ہوا:-

"آریہ سماج مورتی پوجا کو نہیں مانتا یہ سچ ہے۔ مگر پنڈت بُدھ دیو جی نے جو طریقہ اس بات کو ثابت کرنے کا حیدرآباد کے مباحثہ میں اختیار کیا۔ وہ نہایت بُرا اور آریوں کے جذبات کو دکھ پہنچانے والا ہے"۔

"بُدھ دیو جی کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے تھا۔ کہ وہ اس جگہ پرائیویٹ حیثیت میں مباحثہ نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ سبھا کے پرتی ندھی ہو کر بحث کر رہے تھے۔ جنکو اس معاملہ میں پنڈت جی سے جواب طلب کرنا چاہیے۔ اور بُدھ دیو جی کو آریوں اور دیگر لاکھوں ناریوں سے جو بھگوان دیانند اور اُن کی تمام یادگاروں کو خاص عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ معافی مانگنی چاہیے ٭

(بہاری لال سکریٹری آریہ سماج)

آریہ سماج آگرہ:- آریہ سماج آگرہ نے ذیل کا پرستاو پاس کیا:-

"حیدرآباد (دکن) میں سناتنیوں اور آریہ سماجیوں کے درمیان شاستراتھ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مہوپدیشک پنڈت بُدھ دیو جی ودّیا النکار نے مہرشی دیانند جی کے چتر کا جو اپمان کیا ہے۔ اُس کو نادان جان کر آریہ سماج آگرہ نگر کے سدسیوں کے ہردے پر بڑا آگھات پہنچا۔ اور وہ اس کو بڑی گھرنا کی درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ اور پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ پنڈت بُدھ دیو جی کو اُن کی اس پاپ کریا کا اُچت پرائشچت کرنے پر بادھیہ کرے۔ ورنہ اُن کو اُچت ڈنڈ دیا جائے"۔

(ہیرا لال منتری آریہ سماج)

(منتری) ... (؟) ورداس (؟)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

گنگنانی میں ویدپرچار

پنڈت ننبیانندجی ویدالنکار پروہت آریہ سماج شملہ اور برہمچاری ستیہ پال جی ودیارتھی اپدیشک جہاد دیالیہ لاہور یہاں پر ۲۵ جولائی کو پدھارے۔ اور متواتر ایک ہفتہ تک آریہ سماج مندر میں دھرم پرچار ہوتا رہا جس کا شروتاؤں پر اُتم پربھاؤ پڑا۔ پنڈت ننبیانندجی کی ودیا کھیان شیلی کو جنتا نے بہت پسند کیا۔ پنڈت جی واقعی ایک بڑے مدھر اور یوگیہ وکتا ہیں۔ برہمچاری ستیہ پال جی کے سرل اور تیاگ مئے جیون کو دیکھ کر پراچین برہمچاریوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

(رونق رام منتری آریہ سماج گنگنانی)

ایک نومسلم کی شدھی

۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر بنگہ میں مسمی گیان ولد بختو رام ساکن بیلارسی ضلع گوڑگانواں کو جو عرصہ چھ سات سال سے مسلمان ہو گیا تھا۔ شدھ کیا گیا۔ اور حاضرین کا مٹھائی سے سنسکار کیا گیا۔ اور سابق نام گیان رکھا گیا۔

(بختو رام آریہ منسٹر پردھان آریہ سماج بنگہ ضلع جالندھر)

آریہ سماج لوہگڑھ امرتسر کے پرستاو

۱۔ آریہ سماج لوہگڑھ امرتسر کا یہ منعقدہ جلسہ اجلاس "برہم دشنی" کے "دیانند سماج نمبر" مورخہ جون ۱۹۳۵ء میں مہرشی دیانند بانی آریہ سماج کے پوتر جیون چرتر پر کئے گئے اخلاق سوز بیجا بیہودہ اشتعال انگیز اور کمینہ حملوں کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد نمبر مذکور کو ضبط کرے اسکے پرنٹر پبلشر اور ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ چلا کر آئندہ کیلئے ایسی بدتمیزی کو روکے۔

۲۔ آریہ سماج لوہگڑھ امرتسر کا یہ اجلاس آریہ سماج مندر نیلنگہ واقع ریاست حیدرآباد (دکن) کے سرکاری احکام سے گرائے جانے اور آریہ سماج کی جائیداد اور ریکارڈ ضبط کر لئے جانے کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور سارودیشک سبھا سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس معاملہ کو ہاتھ میں لے کر مناسب انتظام کرے۔ تاکہ آریہ سماج کے دھارمک ادھیکاروں میں آئندہ کبھی کوئی دست اندازی کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

(اپدیش منتری آریہ سماج لوہگڑھ امرتسر)

ضروری

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

(مینیجر)

میلہ باہری ضلع کرنال پر ویدک دھرم پرچار

امسال میلہ ہذا ۱۲ لغایت ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء بڑی دھوم دھام سے لگایا گیا۔ ۱۲ کی رات سے پرچار شروع ہوا۔ ۱۳-۱۴ کو بوقت دن بعد دوپہر میلہ میں پرچار ہوتا رہا۔ رات کو گاؤں کی چوپال میں پرچار ہوتا رہا۔ حاضری کافی ہوتی رہی۔ ہم سنہ ۱۹۲۱ء سے اس میلہ پر آریہ سماج ساعون کی طرف سے ویدک دھرم کا پرچار کرا رہے ہیں۔ پرچار خاطر خواہ کامیاب رہا ہے۔ یہ میلہ ایک مسلمان بزرگ کی قبر پر جس کا نام شہید بھورا مشہور ہے۔ اور پیراں کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ مسلم ماہ ربیع الآخر کی ۱۰ سے ۱۲ یا ۱۳ تاریخ تک لگتا ہے۔ جہلا کا اعتقاد ہے کہ اگر کسی کا لڑکا نہ ہو یا کسی عورت کو حمل نہ ہوتا ہو۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ تو اس پیر کے نام کی منت ماننے سے حاملہ ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کے ہاں دودھ برتن وغیرہ کی صفائی کی کمی کی وجہ سے کئی دن متواتر رہا گیا ہے بگڑنے جلدی جلدی پھٹ جائے۔ تو اس کے لئے بھی پیر ہذا کے نام کی نبیٹ رکھی جاتی ہے۔ مجاوروں کی طرف سے ضعیف الاعتقاد لوگوں کو چڑھاوا چڑھانے کی ترغیب دینے کے لئے یہ چال چلی ہوئی تھی۔ کہ وہ چڑھاوے کا نصف حصہ چڑھاوا چڑھانے والے کو واپس کر دیتے تھے جس کے وہ لڈو وغیرہ مٹھائی خرید کر اپنے گاؤں کی سرحد میں داخل ہونے سے پہلے کھا لیتا تھا۔ گھر نقد اپنے پاس نہیں رکھ سکتا تھا۔ چڑھاوے کی آمدنی سے مجاوروں نے جائیداد پیدا کر لی تھی۔ ہزاروں روپے ہر سال چڑھتے تھے۔ مگر اب پرچار کے اثر سے چڑھاوے کی آمدنی ہزاروں سے آ کر سینکڑوں تک محدود ہو گئی ہے۔ عام طور پر اب جو لوگ چڑھاوا چڑھاتے بھی ہیں وہ منت کے روپیہ کے لڈو خرید کر ان میں سے دو چار لڈو فقیر پر چڑھا دیتے ہیں۔ باہری گرام میں کئی آریہ سماجک خیال کے آدمی پیدا ہو گئے ہیں۔ اور عام ہندوؤں کی ہمدردی آریہ سماج کے ساتھ ہو رہی ہے۔ جو لوگ پہلے منتیں بھی پیروں کی ہی کھاتے تھے۔ اور پیراں کی شان میں اب گستاخی پر بعل پرستش ہو جاتے تھے۔ آج وہ خود باہر کے یاتریوں کو چڑھاوا نہ چڑھانے کا زوردار اپدیش کرتے ہیں۔ اور بصورت نہ ماننے کے صرف پانچ لڈو چڑھانے کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ آمدنی کے گھٹ جانے سے مجاوروں کا آریہ سماج کے برخلاف غم و غصہ کا بڑھ جانا لازمی تھا۔ ان کی ہمیشہ کوشش رہتی ہے۔ کہ افسران پولیس سے شکایت کر کے پرچار کو بند کرا دیا جائے۔ مگر ہے سری کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے مذہبی غیر جانبداری کا اعلان ہے۔ اور کوئی گورنمنٹ ملازم اس کے برخلاف کارروائی کر کے گورنمنٹ کے رواجی انصاف کو بدنام کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا ہے۔ امسال میلہ پر پنڈت سوم دیو جی اپدیشک اور سوامی بدھ چند جی ...۔ مہاشہ شونا مل جی۔ مہاشہ جبار سنگھ اور مہاشہ بھدر پال کے بھجن ہوتے رہے۔ لوگوں نے بڑے پریم اور شوق سے پرچار سنا۔ امید ہے کہ چند سال کے مزید پرچار سے پرماتما کی کرپا سے اس پاکھنڈ کا قطعی قلع قمع ہو جائے گا۔

(سنگھ رسنگھ ساعون ضلع کرنال)

قابل تقلید ودوا سنسکار

... اگست ۱۹۳۵ء کو ہری ودی ... کے ... مہاشہ بخشی سنگھ جی ... کے بھائی کی شیتی جی کا ودوا سنسکار کیا گیا۔ برات بالکل نہیں بلائی گئی۔ ورودھ مشفقہ ہی اکیلے پدھارے۔ کنیا پکش کی طرف کے بھی رشتہ دار وغیرہ بھائی بند بالکل نہیں بلائے گئے۔ ودوا سنسکار آریہ مہا ودیالیہ کرتل ضلع میرٹھ کے آچاریہ ادھشٹاتا پنڈت جگدیو جی شاستری نے سنسکار ودھی کے انوکول کروایا۔ وید منتروں کی ویاکھیا بہت اچھے ڈھنگ سے کی۔ جہیز کے طور پر آٹھ ... مہاشہ جی نے ودھوا منتر کے لئے ... مبلغ ... روپے دان دیا۔ ... مہاشہ جی نے ... آریہ مہاودیالیہ کرتل کو دان دئے۔ آپ نے یہ بات بھی لوگوں کے دل سے اٹھا دی کہ ودوا بغیر اسراف کے نہیں ہو سکتا۔ ور اور کنیا دونوں کی عمر نہایت ٹھیک تھی۔ امید ہے کہ آریہ بھائی ودوا سنسکاروں پر سب طرح کی فضول خرچی کو ہٹا کر جنتا کا مارگ درشن کریں گے۔

(موہن سنگھ آریہ موضع قلنکوہ پور ضلع میرٹھ)

آریہ سماج گوبند پورہ ملتان کا پرستاؤ

آریہ سماج گوبند پورہ بیرون دہلی دروازہ ملتان شہر کی سبھا ہفت سنگ کے جلاس منعقدہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء حیدرآباد (دکن) میں گورنمنٹ نظام کے حکم سے آریہ سماج کے ہون کنڈ اور دفتر کے انہدام کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور سارودیشک سبھا دہلی کی سیوا میں نویدن کرتا ہے کہ وہ اس بارہ میں مناسب کارروائی کرے۔

(تریلوکی ناتھ ایڈوکیٹ پردھان آریہ سماج ملتان)

ایک نومسلم کی شدھی

عطاء اللہ ولد اللہ دتا عمر ۳۰ سال ساکن جموں محلہ انگھ دا ... جو کہ سنگھ بھائی ایم۔ ٹی کمپنی میں موٹر ڈرائیوری کا کام کرتا تھا۔ اور تھوڑے دن پہلے ڈاکٹر محمد عالم مشہور مسلم لیڈر کے ہاں موٹر ڈرائیوری کا کام کرتا تھا۔ ۳ اگست ۱۹۳۵ء کو پنجاب شدھی سبھا ہندو مشن لاہور کے دفتر میں ہندو دھرم میں داخل ہوا۔ اس نے اپنا نام رام لال رکھا ہے۔

(شانتی سوروپ)

آریہ سماج سیالکوٹ کا پرستاو

آریہ سماج سیالکوٹ کے سپتاہک ستسنگ میں اتفاق سے پرستاو پاس کیا گیا۔

"آریہ سماج سیالکوٹ کا یہ سپتاہک ستسنگ گورنمنٹ کی توجہ اخبار "برہم دشنی" کے "دیانند سماج نمبر" کی طرف دلاتا ہے جس میں مہرشی دیانند جی پر بیہودہ اور اشتعال انگیز الزام لگائے گئے ہیں۔ نیز آریہ سماج اور آریہ کنیا پاٹھشالاؤں پر کمینے حملے کئے گئے ہیں۔ ان سے آریوں کے دلوں کو سخت ٹھیس پہنچی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ سے پرزور الفاظ میں درخواست ہے کہ وہ اخبار مذکور کو ضبط کرے اس کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر کے خلاف مناسب کارروائی کرے"

(رام لال منتری شہر سیالکوٹ)

آریہ سماج منٹگمری کے سماچار

۱- یہ ستسنگ لالہ گوبند رام جی کنٹریکٹر ... کی مرتیو پر شوک پرکٹ کرتا ہے اور ان کے سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہوا ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ سورگیہ کے آتما کو شانتی پردان کریں۔

۲- یہ ستسنگ راولپنڈی کے اخبار "برہم رشی" کے "دیانند سماج نمبر" کے برخلاف اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ اس نمبر کو ضبط قرار دیا جائے۔ اور ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا سے باقاعدہ کارروائی کرنے کے لئے درخواست کرتا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ضلع انبالہ میں اردھ شتابدی ڈیپوٹیشن

قبل ازیں سوچنا دی گئی ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں ایک ڈیپوٹیشن جو کہ پروفیسر رام دیو جی پنڈت بدھ دیو جی اور پنڈت گیان چند جی پر مشتمل تھا ۳ اگست کی صبح کو انبالہ چھاؤنی پہنچا۔ جس نے دو ہزار روپیہ کے قریب وعدہ اور نقد کی صورت میں اکٹھا کیا۔ اس میں ذیل کی بڑی بڑی رقوم شامل ہیں بعد

انبالہ چھاؤنی :- ۱ رائے صاحب امرت رائے جی -/۵۲۹ روپے ۲ ڈپٹی دیوان چند جی ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر -/۵۰۰ روپے ۳ ڈاکٹر لال چند جی -/۵۰۰ روپے ۴ گپت دان -/۵۰۰ روپے ۵ سیٹھ بدھا رام جی بار چھوپور -/۵۰۰ روپے ۶ لالہ رام جی داس مالک گیس منسٹری -/۱۰۰ روپے +

کے علاوہ تقریباً تین صد روپیہ مزید اکٹھا ہوا ہے۔ انبالہ شہر سے مبلغ ۵۰ روپے پراپت ہوئے +

۵ اگست کو ڈیپوٹیشن مذکور روڑ پہنچا۔ یہاں ڈیپوٹیشن کو تقریباً دو ہزار روپیہ وعدہ کی صورت میں پراپت ہوا ہے

۱ گپت دان ایک ہزار روپیہ وعدہ ہے ۲ ڈاکٹر وشمبر داس جی (زکیتان) ۵۰۰ " " ۳ شریمتی شانتی دیوی ۱۰۰ " " ۴ متفرق تقریباً چار صد روپیہ + مورنڈہ سے ڈیپوٹیشن کو مبلغ -/۱۲۶ روپے پراپت ہوئے ؛

اردھ شتابدی مہوتسو کے سلسلہ میں آریہ سماج وچھووالی کا کاریہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے کاریہ میں اپنی آہوتی ڈالنے کے لئے آریہ سماج وچھووالی لاہور نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اس مہوتسو کا گھر گھر میں پیغام دینے کے لئے ہر ایک آریہ گھر میں دیشا ٹکٹ بیچے جائیں گے۔ اور جو بھائی آریہ سماج کے کام میں رُچی رکھتے ہیں۔ ان کو آریہ سماج کا سہایک بنایا جائے گا۔ اس کاریہ کو پورن کرنے کے لئے نیچے لکھے ہوئے سجنوں کی ایک اُپ سبھا بنائی گئی ہے :-

۱ پنڈت پرورت جی دید واچسپتی ۲ پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم۔ اے ۳ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار ۴ پنڈت آتما نند جی ودیا النکار (نیو جک) ۵ ڈاکٹر ڈھلا رام جی ۶ مہاشہ لال چند جی ۷ مہاشہ جگن ناتھ جی ۸ مہاشہ ہنس راج جی ؛

اردھ شتابدی مہوتسو کے سمبندھ میں اُدھیکاریوں کی طرف سے پچیس ہزار روپیہ کی اپیل ہو چکی ہے۔ اس لئے آریہ سماج وچھووالی نے اس شبھ کام کے لئے دھن اکٹھا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سجنوں کی ایک اُپ سبھا بنا دی ہے :-

۱ دینا ناتھ جی سُندا۔ تارا چند جی۔ حکم چند جی۔ ہنس راج جی (نیو جک) جگت رام جی
۲ شنو دیال جی۔ مہر سنگھ جی۔ نوتن داس جی۔ بوسا رام جی۔ گیان چند جی۔ گندھرو سین جی ؛
۳ شریمتی چندر پربھا دیوی جی۔ شریمتی سمتنگی دیوی جی۔ شریمتی پورن دیوی جی۔ شری پرسلام جی۔ شریمتی اوتم دیوی جی (نیو جک) شریمتی رام جوائی جی ؛

گندھرو سین اُپ منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار :-

۱ آریہ سماج بھیرہ کا یہ جنرل اجلاس بڑے زور سے اخبار "برہم رشی" کے "دیانند سماج نمبر" کے خلاف اظہار نفرت اور ناراضگی کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے التجا کرتا ہے۔ کہ وہ اس نمبر کو ضبط کرے +

۲ لالہ منوہر لال سیکرٹری سبھا سد آریہ سماج بھیرہ کے سپتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ اس موقع پر پردھان۔ اپ پردھان اور لالہ سیتا رام وغیرہ شامل ہوئے۔ لالہ صاحب نے مبلغ دو روپیہ آریہ سماج کو دان دیا۔ اور حاضرین کا گڑ اور پرشاد سے ستکار کیا گیا ؛

۳ لالہ جیت رام کی لڑکی کا وواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اس موقعہ پر مبلغ ایک روپیہ کنیا پکش کی اور سے اور مبلغ ۴ روپیہ ور پکش کی طرف سے بطور دان آریہ سماج کو پراپت ہوا ؛

۴ لالہ گوبند رام جی جھوک کے سپتر مسٹر اوم پرکاش کی شادی ہمراہ دختر لالہ کرشن لال جی آنند ویدک ریتی سے ہوئی۔ ور پکش کی اور سے ۵۰ روپیہ کا دان مشتہر کیا گیا۔ جس میں سے آریہ سماج بھیرہ کو ملا۔ اور کنیا پکش کی اور سے مبلغ دس روپیہ دان کا اعلان کیا گیا ؛

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج بنگہ کا پروٹسٹ :-

۴ اگست ۱۹۳۵ء کو سپتاہک ست سنگ میں ہفتہ وار اخبار "برہم رشی" راولپنڈی (جو کہ نام نہاد سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین شائع ہوتا ہے) کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور جو کمینہ حملے آریہ سماج کے پرورتک مہرشی سوامی دیانند جی پر کئے ہیں۔ ان کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے کہ "برہم رشی" کے "دیانند سماج نمبر" کو ضبط کیا جائے۔ اور اس کے برخلاف مناسب کارروائی کی جائے۔ تاکہ ایسے مذہب کو دوبارہ پبلک کے جذبات کو بھڑکانے کا موقع نہ ملے ؛

منشو رام آریہ منسٹر پردھان آریہ سماج بنگہ ضلع جالندھر

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا پروٹسٹ -

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا یہ اجلاس بدنام اخبار "برہم رشی" کے "دیانند سماج نمبر" کے خلاف نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے جس میں کہ مہرشی سوامی دیانند جی کی ذات پاک پر بیہودہ الزام لگا کر نہایت فحش بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم پرزور الفاظ میں گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اخبار مذکور کے ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لا کر آریہ سماجیوں کے مجروح دلوں کو شانت کرے اور پرچہ ضبط کیا جائے۔ نیز مندرجہ بالا ریزولیوشن کی کاپی ہز ایکسیلینسی حضور گورنر صاحب پنجاب و اخبارات اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجی جائے ؛

پرچار :- سپتاہک ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ پردھان تھا انیہ سبھا سد باری باری ہر سپتاہ پراتھنا وغیرہ کراتے ہیں۔ اور ستیارتھ پرکاش کی دیا کھیا کی جاتی ہے۔ پنڈت گورو دت جی جموں جاتی دفعہ یہاں پدھارے انہوں نے اردھ شتابدی کے بارہ میں نبادلہ خیالات کیا۔ آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ کے ایک بھجنیک مہاشہ یہاں پدھارے۔ اور دو یوم رہ کر بھجنوں سے آریہ جنتا کو آنند دیتے رہے۔ جب سے پنڈت وشنو ناتھ جی اپدیشک اس علاقہ سے گئے ہیں۔ پرچار سست پڑ گیا ہے +

آریہ سماج ہذا کے ۲۰ ساون سمت ۱۹۹۲ کے سپتاہک ست سنگ کے بعد ایک نو مسلم کو شدھ کیا گیا ؛

لشمنداس وکیل پردھان آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ۔ ریاست جموں

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ؛ (مینیجر)

باجلاس سردار گلاب سنگھ صاحب تحصیلدار و منصف درجہ اول و مجسٹریٹ درجہ دوم ریاست نجھاٹ

فرم جیوا رام نورانا رام قوم بابیا سکنہ کسولی علاقہ گورنمنٹ بذریعہ نورانا رام مالک مدعیان

بنام :- گوردتو ولد لٹوریہ قوم حجام سکنہ نالوہ کسولی۔ پرگنہ باسل مدعا علیہ ؛

دعویٰ دلاپانے مبلغ للعہ/۶

اشتہار زیر آرڈر ۵ سول ۲۰۔ ضابطہ دیوانی

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعیان نے درخواست دی ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ اس کے خلاف اشتہار جاری کیا جائے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا گوردتو کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یوم بتقرر ۲ ستمبر ۱۹۳۵ء

اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ کرو۔ بصورت دیگر عدم حاضری تمہارے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی ؛

آج بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا ؛

۱۸ اگست ۱۹۳۵ء (دستخط حاکم و مہر عدالت)

سوامی ستیانند جی مہاراج

کی اُتم لاجواب پستکیں !

شریمد بھگوت گیتا ایسی اُتم پستک کا شری سوامی جی مہاراج نے سرل بھاشا میں بھاشا انوواد کیا ہے۔ جس سے ... پھٹک بھلی پرکار لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ اس ڈھنگ کی بڑھیا گیتا آج تک ... شائع نہیں ہوئی۔ ٹائپ موٹا سائز بڑا۔ سنہری کپڑے کی جلد اور ... کاغذ قیمت ایک روپیہ ستا ایڈیشن ۱۲ اور اردو ۹ حجم ... ۵ صفحہ +

ستیہ اُپدیش مالا سوامی جی کے بھاشن میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ویدوں، اُپنشدوں اور دیگر شاستروں کے گوڑھ رہسیوں کو ایسی سرل اور اوجسوی بھاشا پر چلت درشٹانتوں سے بیان کرتے ہیں۔ کہ ہر کوئی سمجھ سکے۔ اس پستک میں بھگتی یوگ۔ کرم یوگ۔ گیان یوگ۔ راج یوگ۔ ایشور درشن۔ تیاگ۔ ایشور بھگتی۔ اونکار اُپاسنا۔ وغیرہ ۱۹ لیکچر ہیں۔ بڑھیا کاغذ سُندر چھپائی۔ موٹا ٹائپ ... ۴۰۰ صفحات قیمت ہندی سوا روپیہ۔ اُردو بارہ آنے +

اونکار اُپاسنا جو پوتر تا اوم گان۔ اوم جپ۔ اوم چنتن اوم ارادھن اور اوم دھیان سے پریمی کو پراپت ہوتی ہے۔ وہ اتل ہے۔ بیان سے باہر ہے۔ صرف ابھیاسی جن اسے جان سکتے ہیں جس اوم نام کی اتنی مہما ہے۔ اسی کی اتینت شدھ ویاکھیا شری سوامی جی نے اس پستک میں کی ہے۔ سنسار سے سُکھ کی خواہش رکھنے والے ہر ایک شخص کو اسے پڑھنا چاہئے قیمت ہندی چار آنے۔ اُردو تین آنے +

سندھیا یوگ سندھیا کی کریاؤں او مانس کے ارتھوں کے ہتو پر آپ کو ایسے اچھے سرل بودھ اور شدھ وچار کہیں نہیں ملیں گے۔ طرز بیان بہت دلکش ہے۔ گنگا سائز کپڑے کی سنہری جلد ۲۴۰ صفحے قیمت صرف ۵ اُردو ۴

ہر قسم کی دھارمک کتابیں ملنے کا پتہ :

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انار کلی ہسپتال روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا کا اہم اجلاس

سبھا کے مہتو پورن نشچے

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کا مہتو پورن ادھیویشن ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کو شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کے پردھانتو میں بلیبدان بھون دہلی میں ہوا۔ سبھا کے اتینت مہتو پورن پرستاو سویکرت ہوئے ہیں جن میں سے شری پنڈت بدھ دیو جی کے حیدر آباد کے شاستراتھ میں رشی دیانند کے چتر کے پرتی دیوہار تھا حیدر آباد راجیہ کے تیلنگ آریہ سماج کی درگھٹنا تھا راجیہ کے پرتی سماج کی انیہ انیہ شکایتوں کے وشئے تھے۔ شری پنڈت بدھ دیو جی کے دیوہار کے سمبندھ میں سبھا میں شری پنڈت گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری کا من پرستاو سرو سمتی سے سویکرت ہوا ہے۔

"اس سبھا کی سمتی میں حیدر آباد (دکن) میں شاستراتھ کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو جی نے رشی دیانند کے چتر سے جو تر سکار پورن دیوہار کیا ہے۔ وہ دھرم۔ نیتی۔ شِشٹاچار۔ راجنیتی۔ جس بھی درشٹی سے دیکھا جائے۔ سروتھا انوچت ہے۔ اور دوشیش کر ایک آریہ اپدیشک کی اور سے اس کا ہونا اتینت نندنیہ ہے۔ اس سبھا کی سمتی میں پنڈت بدھ دیو کو اس دیوہار کے لئے پشچاتاپ کرنا چاہئے"۔

حیدر آباد کی درگھٹنا اور شکایتوں کے نراکرن کے سمبندھ میں سبھا نے ایک اتینت مہتو پورن نشچے کیا ہے۔ اسے ادھیہ تھا کر اس سمبندھ میں سبھا کے آدیشوں کی پرتیکشا کرنی چاہئے۔

شیش نشچے اس پرکار ہے:۔

شوک پرستاو:۔ یہ سبھا پرسدھ آریہ سنیاسی شری سوامی منیشورانند جی کے پرلوک گمن پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہوئی بہار پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرتی سمویدنا پرگٹ کرتی ہے۔

نشچے نمبر ۴:۔ نوٹس کا وشئے سنکھیا ۴۔ آریہ پرتی ندھی سبھا مدھیہ پردیش ودربھ کی اور سے ہوا پرستاو جو انہوں نے اپنے پرتی ندھی سدسیوں میں کیا ہے۔ پیش ہو کر پڑھا گیا۔ اس پرستاو کے انوسار شری بابو گھنشیام سنگھ جی تھا شری کھمبا رسمیا اس سبھا کے پرتی ندھی سدسیہ نرواچت ہو کر آئے تھے۔ یہ پرستاو سرو سمتی سے سویکار ہوا۔ یہ بھی نشچے ہوا۔ کہ شری پنڈت البیشوری پرشاد جی کے استھان میں شری بابو گھنشیام سنگھ جی انترنگ سدسیہ نیت کئے جائیں۔

نشچے نمبر ۶:۔ نوٹس کا وشئے ۵ آریہ سماج کے جنم دوس کے اوسر پر سارودیشک سبھا کے لئے دھن سنگرہ کرنے کے سمبندھ میں جو تجویز انترنگ سبھا نے کی تھی۔ اس کو کام میں لائے جانے کے لئے اوچت اپایوں کے نردھارن کا وشئے پیش ہوا۔ شری پردھان جی نے پرگٹ کیا کہ یدیپی ادھیکانش پرانتیک آریہ پرتی ندھی سبھاؤں نے سبھا کی تجویز کا سواگت کیا ہے۔ تتھاپی اسے کریاتمک روپ دینے کے لئے وشیش یتن نہیں کیا۔ سبھا کی آیہ تھا آیوں کے سادھن اتینت پریمت ہیں۔ ورش پرچار کے لئے سوشکھشت ڈھنگ پر سبھا دوارہ شروع کیا گیا ہے۔ اور سپھلتا پوروک ہو رہا ہے۔ سبھا کو دھن کی اتینت آوشیکتا ہے۔ تتھا بھوشیہ میں ہوگی۔ اس کے لئے وشیش پربندھ آوشیک ہے۔ وچار کے بعد سرو سمتی سے نشچے ہوا۔ کہ آریہ سماج کا ستھاپنا دوس پرتی ورش سماروہ پوروک منایا جایا کرے۔ اور آریہ سماج اس اوسر پر پرتی آریہ ایک روپیہ دشانش دشانش اور روپیہ دو بیانش پرچار فنڈ کے لئے دان سنگرہ کر کے اس سبھا کے کوش میں بھیج دیا کریں۔ پرانتک سبھاؤں کو اس تجویز کو وشیش روپ سے سپھل بنانے کے لئے پریرنا کی جانی چاہئے۔

(ب) یہ بھی نشچے ہوا۔ کہ ایسے سجنوں کی جو سہرش روپ سے پرتی ورش پچاس روپیہ سے سو روپیہ تک پرچار ارتھ سہایتا ارپن دیا کریں۔ سوچی تیار کی جائے۔ اور ان کے دھن سنگرہ کو آیوجن کیا جائے۔ اور اس پرکار پراپت شدھ دھن اکشے ندھی میں جمع کیا جایا کرے۔

نشچے نمبر ۷:۔ نوٹس کا وشئے ۷ ویدک آشرم دشنی کیش کے سبھا کے نام رجسٹری ہو جانے کی سوچنا دی گئی۔ اور شری پردھان جی کو آشرم کی پربندھ آوشیک بیوستھا کی تجویز پیش ہوتی کہ اوچیہ آشرم کا پربندھ آریہ دشرام آشرم جوالاپور کی پربندھ کرتری سبھا کے ادھین کیا جائے۔ تب تک اپروکت کمیٹی دوارہ اس کا پربندھ ہو۔ شری سوامی شنکرانند جی ویدک آشرم کے پربندھ کے لئے اس سبھا کی اور سے پربندھ کرتا نیت کئے جائیں۔ اور ۴۳

۴۳ سر سمتی سے سویکار ہو چکے۔

نشچے نمبر ۱۰:۔ شری چوہدری مختار سنگھ جی کا بورڈ اپسٹ سے دیکھا ہوا ہے پڑھا گیا۔ جس سے انہوں نے ویدک درشٹی کون سے انگریزی۔ فرانچ اور جرمن بھاشا میں ایک ایسے گرنتھ کے لکھے جانے کی آوشیکتا پرگٹ کی ہے۔ جس میں آریہ سماج کے سمست سدھانتوں ارتھات ایشور۔ جیو اور پرکرتی کے انادی تو۔ وید۔ ورن آشرم ایشور دھرم انیادی وشیوں کا سندر اور روگیانک ونیجن اور سپشٹی کرن ہو۔ وچار کے بعد سرو سمتی سے نشچے ہوا۔ کہ ایسا گرنتھ تیار کرایا جائے۔ یہ بھی نشچے ہوا۔ کہ اس گرنتھ کی تیاری کے اوچت پربندھ کے لئے شری پردھان جی سے پرارتھنا کی جائے۔

(دینی بندھو منتری سارودیشک سبھا دہلی)

پنڈت بدھ دیو کے فعل سے بیزاری کے مزید پرستاو

آریہ سماج احمد پور شرقیہ:۔ آریہ سماج احمد پور شرقیہ (ریاست بہاول پور) نے ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کے سادھارن ادھیویشن میں پنڈت بدھ دیو کے اس فعل کو جو انہوں نے حیدر آباد (دکن) کے شاستراتھ کے دوران میں آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند جی کی تصویر کو جلسہ عام میں لات مار کر ان کی بے حرمتی کی ہے۔ انتی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ان کے اس فعل سے اظہار بد اخلاقی کا اظہار کرتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ پنڈت بدھ دیو جی سے پراشچت کرا کر اس بد طینتی کا جو ان سے سرزد ہوئی ہے جلد تلافی کرائے۔

(منتری آریہ سماج احمد پور شرقیہ)

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ:۔ آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ ریاست جموں شری پنڈت بدھ دیو جی کے ہاتھوں حیدر آباد (دکن) کے شاستراتھ ارتھ میں مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی تصویر کی بے عزتی کو نندنیہ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرزور پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کو اپنے اس کاریہ کے لئے جواب دہی پر مجبور کریں۔ اور اپنی پوزیشن صاف کریں۔

اگر پنڈت بدھ دیو جی اپنے کئے پر پشچاتاپ نہ کریں۔ تو آریہ سماج کی ویدی پر ان کو آنے کی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ ان کے اس اشِشٹاچار سے آریہ سماج کا اپمان ہوا ہے۔

(بشن داس وکیل پردھان آریہ سماج)

نام کرن سنسکار:۔ چوہدری نرنگ سنگھ پردھان آریہ سماج اخلاص پور ضلع گورداسپور کے پوتا کا نام کرن سنسکار ۱۳ اگست ۱۹۳۵ء کو مہاشے سنتی رام اوپ پردھان جی نے کرایا۔ ایک روپیہ آریہ سماج اخلاص پور اور ایک روپیہ ویدک پرچار فنڈ کو دان پراپت ہوا۔ بالک کا نام سدرشن کمار رکھا گیا۔

(پردھان آریہ سماج)

دیپال پور میں ویدک دھرم کا پرچار:۔ دیپال پور میں پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک کے ۹-۱۰- اور ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر میں پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوئے۔ جنہیں پورانک بھائیوں نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر روڑا اٹکانے کی سعی لاحاصل کی۔

(ہنس راج منتری)

آریہ سماج کلاچی کے سماچار:۔ آریہ سماج کلاچی کا یہ جلسہ گورنمنٹ کی توجہ اخبار "پرہم رشی" کے "دیانند سماج نمبر" کی طرف دلاتا ہے۔ جس میں مہرشی دیانند جی پر بیہودہ اور اشتعال انگیز الزامات لگائے گئے ہیں۔ نیز آریہ سماج کے پاٹھ شالاؤں اور آشرموں پر کمینے حملے کئے گئے ہیں۔ ان سے آریوں کے دلوں کو سخت ٹھیس لگی ہے۔ گورنمنٹ سے نویدن ہے کہ اخبار مذکور کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔

یہاں آریہ سماج کا روزانہ ست سنگ شام کو خوب رونق سے ہوتا ہے۔ جس میں سندھیا پرارتھنا۔ اپدیش اور رسیلے بھجن ہوتے رہتے ہیں۔

(درباری لال منتری)

آریہ سماج کی اہم ضرورت

اپدیشکا کلاس

آریہ سماج نے اپنی چھوٹی سی زندگی میں جس لگن اور اُتساہ سے پرچار کا کام کیا ہے۔ وہ واقعی سراہنیہ ہے۔ آریہ سماج نے اس کام کے لئے مختلف طریقے استعمال کئے۔ گوروکل کھولے تو اسی مدعا کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سادر نگر کنیا پاٹھ شالاؤں کو کھولا گیا۔ تو اسی لئے۔ سکول، کالج وغیرہ کھولنے کا بھی یہی مدعا ہے۔ ان سب کے کھولنے میں جس قدر طاقت خرچ ہوئی۔ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اس قدر طاقت خرچ کرنے پر بھی یہ کبھی نہ سوچا گیا۔ کہ جو نتیجہ نکلا ہے۔ کیا وہ اس شکتی کے مقابلہ میں جو لگائی گئی ہے۔ کچھ وزن رکھتا ہے یا نہیں؟

جہاں تک آریہ کنیا سکولوں کا تعلق ہے۔ ان سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کو کچھ بھی سوبھاگیہ نہیں ہوئی۔ بے شک یہ کہا جا سکتا ہے کہ آریہ سکولوں سے کنیائیں دھرم شاستر پڑھ کر نکلی ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ جہاں تک اُن کے عملی جیون کا تعلق ہے۔ یہ دھرم شاستر ان کے کسی کام کی چیز نہیں۔ کیونکہ کنیاؤں کے ماتا پتا کے گھر کے سنسکار جو ان پر پڑتے ہیں اور گھر میں جو اُن کو کرنا پڑتا ہے۔ وہ کہیں بہت زیادہ طاقت رکھتا ہے۔ دوسری طرف آریہ سماج نے پُرش پرچارک رکھ کر یہ سنتوش مان لیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ چند ایک پرچارکوں کو چھوڑ کر باقی جتنے آریہ ہیں۔ ان کے گھروں میں آریہ سماج کا بہت کم پرچار ہوتا ہے۔ ہو بھی کیسے؟ ایک طرف تو آریہ سماج نے ایک یہ دیوار ڈال دی۔ کہ استری سماج آریہ پُرش سماج سے علیحدہ طور پر کسی دوسرے دن ہوا کرے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ستسنگوں میں استریاں بہت کم پائی جاتی ہیں +

دوسری طرف استری اپدیشکاؤں کے لئے آریہ سماج میں کوئی ستھان نہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا ہم نہیں رکھتی رہی ہے۔ اور نہ اپدیشکا تیار کرنے کے لئے کوئی کوشش کی جاتی ہے۔ لہٰذا ہم سمجھ ہی نہیں آتا کہ آریہ سماج کی یہ اوستھا کب تک رہے گی۔ جب تک آریہ سماج آریہ پریواروں میں نہیں گھستا۔ تب تک یہ سمجھ لینا کہ آریہ سماج بہت زیادہ سمے تک زندہ رہے گا۔ محض ایک طفل تسلی ہے +

بودھ دھرم کے پھیلنے کا کارن یہی تھا کہ پُرش اور استریاں دونوں نے بھکشو بن کر اس کا پرچار کیا تھا۔ کیا یہ بھی کبھی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ گھر جس میں پُرش کچھ عقیدہ رکھتے ہوں۔ اور استریاں اپنے پرانے خیالات کی مالک ہوں۔ تو پُرش گھر میں مانیہ پا سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ ایسے گھروں میں ہر وقت اشانتی رہے گی۔ گاڑی کبھی ایک پہیہ پر نہیں چلتی۔ اس کے لئے دونو پہیوں کا درست ہونا لازمی ہے۔ تاکہ سفر ٹھیک طور پر کٹ جا سکے۔

آریہ سماج کے پرچار کے کاریہ میں استری اپدیشکاؤں کی بہت ہی ضرورت ہے۔ ان کے بغیر آریہ پریواروں کے گھر سونے ہیں۔ چنانچہ اسی لکشیہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آریہ پتری پاٹھ شالہ کمیٹی بوہڑ دروازہ ملتان شہر نے جس کا سمبندھ آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر سے ہے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ مذکورہ پاٹھ شالہ کے ساتھ ایک "اپدیشکا کلاس" کھولی جائے۔ اس کلاس کو پڑھانے کے لئے پنڈت لوکناتھ جی آریہ اپدیشک کی جو پرچار کاریہ میں سارے آریہ جگت میں نام پیدا کر چکے ہیں۔ سیوا پراپت کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور امید ہے کہ وہ مان جائیں گے۔ تمام آریہ سماجوں کو جو اس ضرورت کو محسوس کرتی ہیں۔ چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اپنے سماج کی طرف سے ایک ایک استری کو سماج کے خرچ پر پڑھنے کے لئے بھیجیں۔ جن سماجوں نے اپدیشکا کلاس کے لئے کسی استری کو اپنے سماج کی طرف سے بھیجنا سویکار کریں۔ اپنا نام شیگھر بھیج دیں۔ تاکہ سوچی جلد تیار کر کے باقی انتظامات کو مکمل کیا جا سکے۔ اور یہ کلاس جلد شروع ہو سکے۔ آشا ہے کہ آریہ جنتا اس کام میں دل کھول کر دھن تن من سے مدد دے گی ✣

(رام نرائن جائنٹ سیکرٹری آریہ سماج ملتان شہر)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پُرش کا دھارمک کرتویہ ہے!

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ✣

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں +

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت ستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK REGD

کوئی ایسا گھر نہیں ہے جو — جوڑی تاپ (REGD)

(تپ لرزہ اور طحال کی دوا) سے واقف نہ ہو

ملیریا اور بخار کے لئے یہ اکسیر ہے۔ یہ چار خوراک پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور جاچت خلاصہ ہوتی ہے ملیریا کے لئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری دوا مفید نہیں ہے نقلی دوا سے ہوشیار رہیں۔ قیمت بڑی شیشی ۱۵/ ڈاک محصول ۱۰/ چھوٹی شیشی ۸/ ڈاک محصول ۷/

دوا کھانے سے پہلے

دوا کھانے کے بعد

ڈابر [illegible] چورن (REGD)

(ہاضم اور بھوک بڑھانے والا)

یہ باترکیب تیار ہوا ہے۔ اس کے استعمال سے بادگولہ، بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ عوارض جاتے رہتے ہیں روزانہ استعمال سے کسی مرض میں مبتلا ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ یہ کھانے میں نہایت خوش ذائقہ ہے۔ قیمت ۸/ ڈاک محصول ۱۰/

نوٹ: ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ✣

ایجنٹ: لاہور کے ایجنٹ - مینیجر [illegible] اخبار
امرتسر کے ایجنٹ - ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورُوکل آیورویدک فارمیسی

براہمی بوٹی

ایک روپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی
ہے

براہمی تیل (ارنڈ شیشی)

سر درد، سر گھومنا، مرگی
نیند نہ آنا، پاگل پن وغیرہ
کے لئے نہایت مفید
ہے

چیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچوں کو موٹا تازہ کرتا ہے
کھانسی۔ دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے قیمت للعہ سیر ٭

بھیم سینی سرمہ

ہزاروں مریض اس کی بدولت آنکھیں بچا چکے ہیں۔ اس کے استعمال سے آنکھیں بڑھاپے تک تندرست رہتی ہیں۔ کھجلی۔ ککرے۔ سرخی۔ جالا وغیرہ تو چند روز میں ہی دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف تین روپیہ تولہ ٭

فہرست ادویات مفت!

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

شری مان جی نمستے
آپ کا سرمہ آنکھوں کے واسطے از حد مفید ہے۔ سوائے اس کے آرام آنا مشکل ہے۔ براہ مہربانی ایک شیشی جلد بھیج دیں ٭
(دستخط) میسرز سیکانگ سٹورس۔ سیکانگ (اپر برہا)

جناب مینجر صاحب نمستے
آپ کا سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا۔ اس سے بڑھ کر شاید ہی کوئی سرمہ ہوگا۔ میری عینک لگانے کی عادت چھوٹ گئی ٭
(دستخط) منشو رام دیوان چند بینکرس۔ کرتار پور (جالندھر)

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گورُوکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لدھیانہ۔ شری پنڈت وشنو دت جی لنکا اوشدھالیہ کوچہ لاؤمل	ہردوار۔ دُوکان گوروکل فارمیسی موتی بازار
بہاول نگر۔ مہاشہ جیٹھا نند جی آریہ اوشدھالیہ	پشاور شہر۔ مہاشہ برجلال جی گکڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں
شملہ۔ شری پرتھوی چند جی ٹھاکر برادرس لوئر بازار	سلطانپور لودھی۔ شری سنت رام جی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ ...... مالک غیر سے للعہ / فی پرچہ ایک آنہ

SUNDAY 25th AUG 1935 | نمبر ۳۳

جلد ۳۱ | اتوار۔ ۹ بھادوں سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۵ اگست ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؂

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؂

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؂

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروادا ادیت رہنا چاہئے ؂

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ؂

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ؂

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ؂

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؂

یجروید   رگوید

وید امرت

नमस्कार मंत्र। ओ३म् नमः शम्भवाय च मयोभवाय च नमः शङ्कराय च मयस्कराय च नमः शिवाय च शिवतराय च ॥ य० अ० १६ मं० ४१

لفظی معنی۔ (नमः) نمسکار ہو (शम्भवाय) کلیان کے سروپ کے لئے (च) اور (मयोभवाय) سکھ کے سروپ کے لئے (शङ्कराय) کلیان سوروپ کرنے والے (शिवतराय) اتینت منگل سوروپ کے لئے۔

نمسکار اس ایش کو سکھ کلیان جہان   جس کی کرپا درشٹی سے جیوت سکل جہان

متر یار احباب اور رشتہ دار سبھی سب بے وفا پائے۔ آخر ہار کر دل سے نکلا۔ اے (शम्भवाय) پرجاؤں کو شانتی پراپت کرانے والے (च) اور (मयोभवाय) پائیدار سکھ کے سادھن اُپسیقت کرنے والے پرماتمن! آپ کو (नमः) میرا نمسکار ہو ؂

جا بجا دیکھیں، پنچایتوں کو ٹٹولا۔ دھرم پر ادھرم کو غالب پایا۔ آخر عاجز آ کر اندر سے آواز آئی۔ کہ اے (शङ्कराय) کلیان کرنے والے (च) اور (मयस्कराय) حقیقی سکھ اور راحت کا سنچار کرنے والے پربھو! آپ کو (नमः) میرا ہاردک نمسکار ہو ؂

شخصی حکومتوں کو پرکھا۔ جمہوری سلطنتوں سے یارانہ گانٹھا۔ جب کہیں سے نہ ہی گوہر مراد ملا۔ اور نہ ہی سچی شانتی نصیب ہوئی۔ تو بے ساختہ انتر آتما پکار اٹھا کہ اے (शिवाय) سوتہ کلیان سے (च) اور (शिवतराय) انیک سے ادھک منگل کاری جگت پتا! (नमः) آپ کو بارم بار نمسکار ہو ؂

بول۔ بول۔ ۔۔۔۔ " زور سے بول ۔

کلیان کے چشمہ کو نمسکار ہمارا   شامل ہے نمسکار میں لشتارا ہمارا

سکھ داتا ہے دکھ ہرتا وہ چشمہ ہے کرم کا   گنجینۂ راحت ہے دفینہ ہے مراحم کا

تیری ہی طرف شام و سحر دھیان ہے اپنا

کلیان سروپ! اسی میں کلیان ہے اپنا

(اوم شم)

سام وید   اتھروید

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شری منّا لال جی پردھان آریہ سماج کلکتہ کی شہادت

(لیکھک شری ہرگوبند گپت پردھان منتری آریہ پرتی ندھی سبھا بنگال و آسام)

پاٹھکوں نے سماچار پتروں میں یہ پڑھا ہوگا۔ کہ گت بدھوار ۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء کی رات میں کو کچھ مسلمان آتتائیوں نے منتری ہت منّا لال جی پردھان آریہ سماج بیل بیلیاگھاٹہ تتھا ان کی دھرم پتنی پر گھاتک حملہ کیا جس کے پھل سوروپ منّا لال جی کو پرانوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ تتھا ان کی دھرم پتنی کا دایاں ہاتھ کٹ گیا۔ اس نرشنس کاریہ کی کس کا ہردیہ نندا نہیں کرے گا؟ میرے وچار میں کیا ہندو اور کیا آریہ سماجی سبھی کو اس کاریہ کی گھور نندا کرنی چاہئے +

منّا لال جی آریہ سماج کے پرمکھ اُتساہی کاریہ کرتاؤں میں سے تھے۔ آپ ہندوؤں کے ہتوں کی رکشا کرنے کے لئے سدا اگرسر رہا کرتے تھے۔ ہندو بھائیوں کو اپنے چت میں یہ وچار نہ لانا چاہئے۔ کہ کیا ہوا۔ ایک آریہ سماجی کی ہی تو ہتیا ہوئی۔ ہندو بھائیوں کو یہ سدا سمرن رکھنا چاہئے کہ یدی آج آریہ سماج بھارت ورش میں نہ ہوتا۔ تو ہندوؤں کا کہیں پتہ بھی نہ لگتا۔ گت بدھوار میں منتری پنڈت دیو ورت جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا بہار تتھا شری پنڈت سکھدیو جی ودیا واچسپتی کو ساتھ لے کر اس دکھ جنک مرتیو کے بارہ میں انوسندھان کرنے کے لئے بیل بیلیاگھاٹہ گیا تھا۔ وہاں جا کر مجھے وہاں کے آریہ سماجی تتھا کئی سناتنی بھائیوں سے ملنے کا سواَوسر پراپت ہوا۔ ان سب سے مل کر وہاں کی ستھتی کا میں نے ادھین کیا۔ اس سے میں اس پرنام پر پہنچا۔ کہ وہاں کے مسلمانوں کا آریہ سماج سے پرانا دھارمک ورودھ چلا آتا تھا۔ منّا لال جی ان کی آنکھوں میں کھٹکا کرتے تھے۔ یدی کبھی ہمارے ہندو بھائیوں سے مسلمانوں کی تنا تنی ہوتی تھی۔ تو اس سمے ہندو لوگ بھی منّا لال جی سے سہایتا کی آشا رکھتے تھے۔ اور آریہ سماج کے نزدیک ہی تبلیغی پارٹی گنگا کے کنارے ایک ہندوؤں کا مندر بنا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ کے استھان کو مسلمان لوگ ہڑپنے کی بہت دنوں سے کوشش کر رہے تھے۔ پرنتو یہ شری منّا لال جی کا ہی اُتساہ تھا۔ اور ہندوؤں کی اچھا پورتی بھی شری منّا لال جی کے اتساہ سے ہی ہوئی۔ مطلب کہنے کا یہ ہے کہ تبلیغی پارٹی میں شری منّا لال ہندوؤں تتھا آریہ سماجیوں دونوں کے پریہ تھے۔ کیا بھی معلوم اور معنکر ہا سبب ہے۔ کہ رات کے سمے دیوار پھاند کر تتھا نقب لگا کر مسلمان آ گئے۔ اور شری منّا لال کے گھر میں گھس گئے۔ استری نے اپنے پتی کی رکشا کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا گیا۔ اور دو بچے کے چاندی کے آبھوشن اتار لئے گئے۔ شری منّا لال کے شریر پر تلوار کے ۲۹ گھاؤ تھے۔ رات کو ۲ بجے کے لگ بھگ تھانہ میں سوچنا دی گئی۔ پراتہ کال چھوٹے سب انسپکٹر پولیس کا بیان لیا۔ بیان میں اس نے ساری گھٹنا کا ورنن کیا۔ تتھا ان مسلمانوں کو پہچانا جنہوں نے اس پر وار کیا تھا۔ تدانوسار چار مسلمان پکڑے گئے۔ تتھا ان میں سے ایک ضمانت پر چھوڑ دیا گیا۔ تبلیغی پارٹی کے آریہ بھائیوں سے پتہ لگا۔ کہ وہاں کے انگریزی مجسٹریٹ نے بڑی تت پرتا سے کام کیا۔ آسی کے پریتن کا یہ پھل تھا کہ سمے پر سب افسر اکٹھے ہو گئے۔ دوپہر کو ۲ بجے بعد دوپہر شری منّا لال کی مرتیو ہو گئی۔ تتھا استری ہسپتال میں سواستھیہ لابھ کر رہی ہے۔ پوسٹ مارٹم کے لئے جانے کے بعد ۵۰۔۴۰ آریہ بھائیوں نے مل کر داہ کرم سنسکار کیا۔ اس گھٹنا سے سمست ہندوؤں اور آریہ جنتا کو ساودھان ہو جانا چاہئے۔ آئے دن اس پرکار کی ہتیائیں اس بات کو سوچت کرتی ہیں۔ کہ ہم نربل ہیں۔ یدی ہم سنگٹھن تتھا شکتی شالی ہوں۔ تو یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اس پرکار کی ہتیاؤں سے ہمیں اپنے کرم ویروں کو ہاتھ سے کھونا پڑے۔

میں آریہ پرتی ندھی سبھا بنگال و آسام کے پردھان منتری کی حیثیت میں سمست بنگال آسام کی آریہ سماجوں سے یہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کیس میں ادھک سے ادھک تت پرتا دکھائیں تتھا دل کھول کر تن من اور دھن سے سہایتا دیں۔ جس سے کہ ان آتتائیوں کو اوچت ڈنڈ ملے اور بھوشیہ میں اس پرکار کے کانڈ نہ ہوں۔ تبلیغی پارٹی کے آریہ اور ہندو بھائیوں سے میرا انورودھ یہ ہے۔ کہ وہ اس سمے ایک ہو جائیں۔ اور آپس کے بھید بھاؤ کو مٹا دیں۔ ایسا نہ ہو کہ کل اسی پرکار کی اور کوئی دُرگھٹنا ہو جائے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ان دنوں شری منّا لال کا ان مسلمانوں سے کچھ ستیاگرہ سمبندھی کا مقدمہ چل رہا تھا۔ یہ مقدمہ بھی شری منّا لال کے پران ہرن کا کارن بنا ہے۔ بہت سمبھو ہے کہ یہ بھی کارن اس سمے بنا ہو۔ کچھ بھی ہو۔ ادھیکاریوں سے بھی میرا سہ انورودھ نویدن ہے کہ وہ اس معاملہ کو اچھی طرح سے انوسندھان

پنڈت بدھ دیو جی کا بال کرتیہ

آریہ سماجوں میں پنڈت بدھ دیو جی کے کرتیہ سے بڑی سنسنی پھیل گئی ہے۔ سچ مچ پنڈت بدھ دیو جی نے آویش میں آ کر دوسو کام کیا ہے۔ جیسے کوئی بدھیمان آدمی ایک کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ یہی کارن ہے۔ کہ آریہ وچاروں کے ایک ودیارتھی شری وجے پال نے موہن آشرم ہردوار سے دکھ اور نراشا پرگٹ کرتے ہوئے ہمیں لکھا ہے :-

آریہ سماج میں پنڈت بدھ دیو کے بالک پن پر رونا رویا جا رہا ہے۔ کہ سوامی دیانند کے جنم پر لات لگانے سمے تک بھی بدھی سے کام نہیں لیا۔ یدی کچھ بھی بدھی سے کام لیتے تو ایسا اننیہ کاریہ کدا چت نہ کرتے۔ کنتو کر ہی لیا۔ اپنی پرشنسا کے پیچھے چاہے آتما کا خون کیسے ہی کرنا پڑے۔ کنتو ہماری ناک اونچی رہے۔ کنتو دھیان رہے۔ بڑوں کے آدرش کو ٹھکرانے سے الٹا لات لگنے سے ناک اونچی نہیں رہا کرتی۔ ناک تو اونچی رہا کرتی ہے بڑوں کے آدرش اپنانے سے یا مانیہ رکھنے سے۔ اتہ ان کو اور دوسروں کے آریوں کو کوئی اوچت اُپائے سوچنا چاہئے۔ جو پھر بھی بات بن جائے۔ نہیں تو یہ روگ اتنا بھینکر ہو جائے گا۔ کہ پھر اس کی اوشدھی کا ملنا دشوار ہوگا۔ ہم بچوں کا ایسے ایسے ودوانوں کے بھروسہ پر ہی جیون نربھر تھا۔ اب بتاؤ ہم کیا کریں؟ اس لئے شوک پرگٹ کرتا ہوں۔ کہ ایسے ودوان کے سامنے ہوتے ہوئے بھی جیسے بچے کو لکھنی اُٹھانی پڑی ہے ۔

کیا ہم آشا کریں۔ کہ شری بدھ دیو جی ایکانت میں بیٹھ کر شانتی پورکتا کے ساتھ اپنے کرتیہ پر گمبھیرتا سے وچار کریں گے۔ اور لیکھ کے دوارا پشچاتاپ کرتے ہوئے آریہ سماج میں اپنے پرتی بڑھتے ہوئے اسنتوش اور نراشا کو روکنے کا پریتن کریں گے ۔ ("آریہ مِتر")

آریہ سماج کلکتہ میں شوک پرستاؤ

گت روی وار ۴ اگست ۱۹۳۵ء کے ادھیویشن کے پشچات کلکتہ آریہ سماج میں شری منّا لال جی پردھان آریہ سماج کی نرشنس ہتیا پر نمن لکھت پرستاؤ پاس کیا گیا :-

(الف) "گت بدھوار ۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء کی راتری کے ڈیڑھ بجے کچھ ایک مسلمان آتتائیوں نے تبلیغی پارٹی آریہ سماج کے پردھان شری ہت منّا لال جی تتھا ان کی دھرم پتنی پر گھور آکرمن کیا۔ جس کے پھل سوروپ شری ہت منّا لال جی کی مرتیو ہو گئی۔ تتھا ان کی دھرم پتنی کا ہاتھ کٹ گیا۔ آریہ سماج کلکتہ ان آتتائیوں کے اس نرشنس کاریہ کی تیور نندا کرتا ہے۔ اور ان کے دکھی پریوار کے ساتھ سمویدنا پرگٹ کرتا ہوا پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ان کی دِونگت آتما کو شانتی پراپت ہو۔ تتھا ان کی دھرم پتنی کو سواستھیہ لابھ ہو" ۔

(ب) "جہاں تک معلوم ہوا۔ کہ اس ہتیا میں دھارمک ورودھ مول میں کاریہ کر رہا ہے۔ آریہ سماج کلکتہ ادھیکاریوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے مول کارن کی پوری جانچ کر آتتائیوں کو سمُچت ڈنڈ دیں ۔

(ج) اس کی ایک پرتی ان کے پریوار نیز تتھا ادھیکاریوں کو بھیجی جائے ۔

(منتری آریہ سماج کلکتہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ۔ (مینیجر)

آپ کے راستو کتا کا پتہ لگا دیں۔ اور آتتائیوں کو سمُچت ڈنڈ دیں۔ سمست آریہ و ہندو بھائیوں اور بہنوں کو اس مرتیو پر شوک پرکاشت کرنا چاہئے۔ تتھا شری منّا لال کے پریوار کے ساتھ سہانوبھوتی پرورشت کرتے ہوئے ان کی دِونگت آتما کے لئے پرماتما سے شانتی کی پرارتھنا کرنی چاہئے ۔

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ہوگا۔ نقد یا قسط وار قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے + سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman

Umar & Co Karachi

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

برطانیہ کے وزیر خارجیہ کی اہم سرگرمیاں

لنڈن - آج صبح وائیٹ ہال میں اطالیہ اور ابے سینیا کی صورت حال کی نزاکت سے بڑی سرگرمی کا اظہار ہونے لگ گیا ہے - مسٹر جارج لیبیبری ۱۰½ بجے دفتر خارجیہ میں آ گئے - اور اٹلی کی سر سیموئیل ہور سے بیس منٹ تک ملاقات ہوئی - ۱۱ بجے مسٹر لائیڈ جارج دفتر خارجیہ میں آیا - اس کے بعد سر سیموئیل ہور نے متعدد نوابادیوں کی ایک مختصر سی کانفرنس کی ::

لنڈن - ۲۱ اگست - وزراء صاحبان کا ایمرجنسی اجلاس آج شام کے سات بجے ختم ہوا ::

دو ریل گاڑیوں میں تصادم :-

ناگ پور - ۲۱ اگست - آج صبح جب کلکتہ پسنجر ٹرین ناگ پور سٹیشن یارڈ میں داخل ہوئی - تو اس کا ایک انجن سے جو کہ یارڈ میں کھڑا تھا - تصادم ہو گیا - لیکن مسافر گاڑی کو کوئی نقصان نہ پہنچا - اور نہ ہی کسی مسافر کو چوٹ آئی ::

طلائی معیار کا ترک :-

نئی دہلی - ۱۹ اگست - کل فنو گرلز ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ ہوئی - جس میں اس بات پر خطرہ کا اظہار کیا گیا - کہ ہالینڈ طلائی معیار ترک کرنے والا ہے - جس کا نتیجہ ہندوستان کی کھانڈ کی صنعت پر پڑے گا - اس سلسلہ میں کمیٹی نے ایک خط فنانس منسٹر کو بھی لکھا ہے - کہ اگر ہالینڈ نے طلائی معیار ترک کر دیا - تو جاوا کے لئے مزید کھانڈ ہندوستان کو بھیجنا آسان ہو جائے گا - گورنمنٹ کو چاہئے - کہ وہ ہندوستان کی کھانڈ کی حفاظت کے لئے تیار رہے ::

سناتن دھرمی جرنلسٹوں کی میٹنگ :-

لاہور - ۲۰ اگست - آج شام کے چھ بجے مقامی سناتن دھرمی جرنلسٹوں کی میٹنگ ہوئی - جس میں مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہوئے :-

رشی بھا صوفی لچھمن پرشاد جی - لالہ دینہ یال بھاٹیہ جی پنڈت آنند بہاری ٹنکر جی پنڈت دینہ یال جی آچاریہ - پنڈت جگن ناتھ جی شرما - مسٹر دھرم دیو اسسٹنٹ ایڈیٹر ٹنبسے ماترم - پنڈت سادھو رام جی ایڈیٹر وشو بندھو اور لالہ دینا ناتھ جی آتش ::

ہندوستان کی کمکی افواج کی ابے سینیا کو روانگی

شملہ - ۲۱ اگست - حکومت ہند نے ذیل کا کمیونک شائع فرمایا ہے :-

"گزشتہ بہت سے سالوں سے ہندوستانی فوج کی ایک مختصر سی جمعیت عدیس ابابا میں جو کہ ابے سینیا کی راجدھانی ہے - برطانوی سفارت گاہ پر متعین تھی - نہ صرف حکومت ہند بلکہ ملک معظم کی حکومت بھی حال ہی میں اس امر پر غور و خوض کر رہی تھی - کہ نازک صورت حالات پیدا ہو جانے کی حالت میں ابے سینیا میں رہنے والی ملک معظم کی انگریزی اور ہندوستانی رعایا کی حفاظت کے لئے اس فوجی جمعیت میں اضافہ کیا جائے - اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے - کہ ایسی کمکی فوج کی ضرورت کا مقابلہ کرنے کے لئے فوری تیاریاں کی جائیں - تا کہ سفارت گاہ کے قرب و جوار میں ضروری کنجنجٹ موجود رہے - بنا بریں چودھویں پنجاب رجمنٹ کی ایک مختصر سی جمعیت اس غرض کے لئے بمبئی سے بھیجی جا رہی ہے ::

کانگرس کے انتہا پسندوں اور سوشلسٹوں کی اہم کانفرنس

لکھنؤ - ۲۱ اگست - اخبار پائونیر کو معلوم ہوا ہے - کہ کانگرس کے انتہا پسند اس امر کے لئے تگ و دو کر رہے ہیں - کہ سوشلسٹوں سے اتحاد کر لیا جائے - تا کہ لکھنؤ میں ہونے والی کانگرس کے اجلاس میں آل انڈیا کانگرس سے عدم تعاون کی پالیسی کا اعلان کرا دیا جائے - ادھر بعض کانگرسی اصحاب مسٹر رفیع احمد قدوائی کی زیر سرکردگی اس امر کی جد و جہد کر رہے ہیں - کہ کانگرسی سرکاری عہدوں کو نامنظور کر دیں - اس کے حق میں حمایت حاصل کرنے کے لئے اغلباً پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کے بعد ماہ دسمبر میں ایک کانفرنس منعقد ہو گی - اور اس غرض کے لئے سارے ملک کے طول و عرض میں رہنے والے کانگرسیوں کے دستخط حاصل کئے جا رہے ہیں - تا کہ اس سے عہدے لینے والے کانگرسیوں کے لئے عہدوں کے بے سود ثابت کرنے کے لئے ایک دستخط شدہ دستاویز حاصل ہو سکے ::

ملک معظم کی سکاٹ لینڈ کو روانگی :-

لنڈن - ۲۱ اگست - ملک معظم کل رات سکاٹ لینڈ کی طرف روانہ ہو گئے - اور آج صبح سویرے ابیرڈین پہنچے ::

ٹوچی کے سکاؤٹوں پر گولی :-

میران شاہ - ۲۱ اگست - یہاں پر اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ ٹوچی سکاؤٹوں کی ایک پارٹی پر جو کہ سپین وار کے علاقہ میں گشت کر رہی تھی - حسن خیل وزیریوں کی ایک جماعت نے گولی چلائی - سکاؤٹوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا - لیکن سرحدیوں کے تین آدمی مارے گئے ::

کوئٹہ زلزلہ فلم کی ممانعت :-

نئی دہلی - ۲۱ اگست - چیف کمشنر دہلی نے صوبہ دہلی میں نیشنل ٹاکیز لاہور کی تیار کردہ کوئٹہ زلزلہ فلم کو غیر مصدقہ قرار دے دیا ہے ::

ہندو سبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ :-

لاہور - ۲۰ اگست - گزشتہ روز مقامی ہندو سبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی کی ایک میٹنگ ہندو سبھا بلڈنگ میں منعقد ہوئی - اور متفقہ رائے سے دو ریزولیوشن پاس کئے گئے -

پہلے ریزولیوشن کے ذریعہ موضع بھٹورہ کے بے گناہ ہندوؤں پر گولی چلائے جانے کی پر زور مذمت کی گئی - اور حکومت سے درخواست کی گئی - کہ اس گولی چلائے جانے کے واقع کی آزادانہ تحقیقات کرائی جائے ::

دوسرے ریزولیوشن میں ریاست لوہارو کے نواب کی طرف سے ہندو جاتری پر گولی چلائے جانے کی پر زور مذمت کی گئی - مزید برآں اے - جی - جی سے درخواست کی گئی - کہ وہ ہندوؤں کی تکلیفات کو جلد از جلد رفع کرنے کی کوشش کریں ::

ہندوستان کی نئی شاہی کونسل کا قیام

لاہور - ۲۲ اگست - اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ " کو معلوم ہوا ہے - کہ برطانوی حکومت ماہ ستمبر کے تیسرے ہفتہ میں ہندوستان کے نئے آئین کے ماتحت امپیریل فیڈرل چیمبر کی تفاصیل کا اعلان کر دے گی ::

عالمگیر تباہی کے متعلق پیش گوئی :-

کراچی - ۲۱ اگست - ریاست کوچین کے علاقہ کرنگانور کے سٹور کیپر تھمپٹ صاحب جو کہ ایک بڑے ہی بھاری نجومی ہیں - سال رواں کے متعلق ذیل کی پیش گوئی کر گئے ہیں :-

" چونکہ سنہ ملایالم ۱۱۱۱ جو کہ ۱۸ اگست ۱۹۳۵ء کو شروع ہوا ہے - چار ایکوں کا سال ہے - اس لئے اس سال ساری دنیا میں بھونچال اور سیلاب آئیں گے - اور خوب جنگ و جدل کا بازار گرم ہو گا

گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا اہم اجلاس :-

امرتسر - ۲۰ اگست - اتوار کو لاہور گوردوارہ ڈیرہ صاحب کے کمیٹی ہال میں شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اہم اجلاس ہونا قرار پایا ہے - جس میں لاہور میں شہید گنج کے المدمزار کا کو شاہ کے پیدا شدہ نئے جھگڑے اور کرپان کے سوال پر غور کیا جائے گا ::

گوردوارہ شہید گنج کو پانچ ہزار روپیہ

امرتسر - ۲۰ اگست - گوردوارہ پربندھک کمیٹی ننکانہ صاحب کے اجلاس میں صدر کمیٹی سردار بہادر مہتاب سنگھ کی پیشکش کر جا منظور سمجھے ہوئے گوردوارہ شہید گنج کے مرمت کے لئے فی الحال پانچ ہزار روپیہ امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے - یہ روپیہ اگر صرف ختم ہو جائے گا - تو عمارت پر لگایا جائے گا - ضرورت پڑنے پر اور بھی امداد کی جائے گی ::

کپورتھلہ میں سخت بارش :-

کپورتھلہ - ۱۹ اگست - کل یہاں سخت بارش ہوئی - تمام بازاروں اور گلیوں میں پانی ہی پانی ہو گیا - ہر جگہ گھٹنوں تک پانی ہو گیا - آس پاس کے دیہات اور قصبوں سے بھی اس قسم کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ::

ضرورت ہے کہ کم خرچ اکسیر دوائی ہو - بصرف ستور میں حکیم اور مصنف تندرستی جی میں ملتی جس کھٹا میٹھا کروا کسیلا پھیکا نمکین اسکی ملاوٹ سے علاج رسح ہے - قیمت ۴ - شہید اجپال ہیڈ شنز لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اسمبلی کے لئے کھڑا ہونا منظور کر لیا

جالندھر۔ لالہ نیفر چند کے سورگباش ہونے سے جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے دوآبہ کے کانگرسی کے اصرار پر مہاراجزادہ یشن راج نے کھڑا ہونا منظور کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں لالہ شام لال ایم۔ ایل۔ اے نے جو مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے تار پر یہاں آئے تھے۔ سرکردہ احباب سے ملاقات کی تھی۔ تمام لوگ راجزادہ کی حمایت پر تیار ہیں۔ اس نشست کے لئے دو امیدوار چودھری گردھاری لال سابق وزیر اعظم اور ڈاکٹر نند لال بیرسٹر ہیں۔ مسٹر ہیتھ شنو دیو بھی نامزدگی کے لئے مالوی جی کے پاس بنارس گئے تھے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اگر راجزادہ کو کانگرس پارلیمنٹری بورڈ نے نامزد کر دیا۔ تو وہ بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں گے۔

سابق شاہ امان اللہ کا موجودہ قیام

بمبئی۔ ۱۹ اگست۔ اخبارات میں اطلاع شائع ہوئی ہے کہ سابق شاہ امان اللہ نے روما چھوڑ دیا ہے۔ بمبئی میں آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ یہ خبر غلط ہے۔ اور شاہ امان اللہ ابھی تک وہیں ہیں۔

جہلم میں ایک لڑکے کا اغوا

جہلم ۱۹ اگست۔ سردار بچن سنگھ ٹکٹ کلکٹر کا $2\frac{1}{2}$ سالہ لڑکا ریلوے کوارٹروں سے باہر کھیل رہا تھا۔ کہ کسی نے اغوا کر لیا۔ اور باوجود بسیار کوشش کے ابھی تک نہیں ملا ہے۔

سرکردہ سناروں کی گرفتاریاں

راولپنڈی۔ ہندی پولیس نے یہاں کے کچھ سناروں کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتار شدگان میں بازار سناہ چراغ کا ایک سرکردہ سنار بھی شامل ہے۔ گرفتار شدگان کے خلاف ایک مسلم نوجوان سے جس نے کہا جاتا ہے۔ کہ علاقہ میں ۱۸ چوریاں کی ہیں اور اس طرح کئی ہزار روپیہ کا مال چوری کیا ہے مسروقہ مال خریدنے کا الزام ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ گرفتاریاں پولیس کے روبرو مبینہ چور کے اقبالی بیان کے نتیجہ کے طور پر عمل میں لائی گئی ہیں۔

ہندوستانی ہوا باز نیروبی میں

ڈربن۔ ۱۹ اگست۔ انڈین ایجنٹ جنرل کو گورنر کینیا کی طرف سے بحری تار ملا ہے کہ تینوں پارسی ہوا باز آج تین بج کر ۳ منٹ پر نیروبی پہنچے ہیں۔ ان کی مزید نقل و حرکت کا پتہ نہیں۔

نجات سے طلبی ضمانت

کراچی۔ ۱۹ اگست۔ ایک مقامی اخبار میں خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ حیدرآباد (سندھ) کے ایک ہفتہ وار سندھی اخبار سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ یہ طلبی ضمانت کو ٹھہرے کے متعلق ایک مضمون کے سلسلہ میں ہے۔ جو اخبار مذکور میں ۱۵ جولائی کو شائع ہوا تھا۔

مسٹر میکڈانلڈ کا مستقبل

لنڈن (بذریعہ ڈاک) سیاسی حلقوں میں آج کل کئی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ ان میں زبردست یہ ہے۔ کہ مسٹر میکڈانلڈ گرمی کی رخصتوں کے دوران میں پالیٹکس سے ریٹائر ہو جائیں گے۔ مسٹر ٹامس سکرٹری نوآبادیات بینک آف انگلینڈ کے ڈائرکٹر ہوں گے۔ سر جان سائمن کو ہندوستان میں کوئی اعلےٰ عہدہ دیا جائے گا۔ اور عام انتخابات ۲۹ نومبر کو ہوں گے۔

رومانیہ میں خدا کا جلوہ

بخارسٹ (بذریعہ ڈاک) کل رومانیہ کے تمام حصوں سے ۔۶ ہزار کسان ضلع الشیا کے ایک مقام پر جمع ہوئے۔ ایک گڈریا نے مشہور کر رکھا تھا کہ اس نے خدا کا دیدار کیا ہے۔ لوگ جوق در جوق اس کے اپدیش کو سننے کے لئے جمع ہو گئے۔ پہلے ۱۰۰ پادریوں نے گاؤں کے گرجا میں رسوم ادا کیں۔ پھر اس گڈریا کا جلوس نکالا۔ اور اسے وہاں لے جایا گیا۔ جہاں اس کے بیان کے مطابق اس نے خدا کا جلوہ دیکھا تھا۔ پہلے حاضرین نے وہاں سجدہ کیا۔ پھر اس گڈریا نے مختصر لیکچر دیا۔ جس میں ان کو ہدایت کی۔ کہ ستیہ پر چلو۔ کمزوروں پر دیا کرو۔ اور چوری نہ کرو۔

بیروزگاروں کا مظاہرہ

کولمبو۔ سنگرداروں کو ۱۵۰۰ بیکار روزگار حاصل کرنے کی غرض سے اپنا نام رجسٹرڈ کرانے کے لئے سرکاری دفتر کے باہر جمع ہو گئے۔ اور ان پر قابو رکھنے کے لئے پولیس کی امداد طلب کرنی پڑی۔ پہلے رجسٹر پر ۱۳۰۰۰ بیکاروں کے نام درج ہیں۔ آج صرف ۲۰۰ کے نام درج کئے گئے ہیں۔ اور باقی نے دفتر کے سامنے مظاہرہ کیا۔

سر باسل بلیکٹ کی لاش جلائی گئی

برلن۔ سر باسل بلیکٹ سابق فائنانس ممبر گورنمنٹ ہند کی جو جرمنی میں موٹر کے حادثہ سے ہلاک ہو گئے تھے۔ لاش گلبسن میں جلائی گئی۔ داہ سنسکار کے وقت مرحوم کی بیوی ونیس سے اور لڑکا بمبئی پہنچ گئے تھے۔ مرحوم کی استھیوں کو انگلستان لیجایا جا رہا ہے۔

بجٹ کی منظوری دینے سے انکار

امرتسر۔ ۱۹ اگست۔ میونسپلٹی کی میٹنگ میں جو پرسوں منعقد ہوئی۔ پریزیڈنٹ نے اعلان کیا۔ کہ کمشنر لاہور ڈویژن نے کمیٹی کے ترمیم شدہ بجٹ کو جو سال ۳۵-۱۹۳۴ء کے لئے ہے منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ وجہ یہ دی ہے کہ اخراجات کی بعض مدوں میں بے ضابطگی سے کام لیا گیا ہے۔

کرنال میں ہیضہ کی رفتار

کرنال ۱۹ اگست۔ کرنال میں چند روز سے ہیضہ کا زور ہے۔ روزانہ کئی اموات ہو جاتی ہیں۔ سول سرجن اور ہیلتھ آفیسر وغیرہ مختلف افسران اس کے انسداد کی کوشش کر رہے ہیں۔ امرود اور دیگر پھلوں کا شہر میں لانا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

بھائی پرمانند کو کورا جواب

سرحلی ۱۹ اگست۔ بھائی پرمانند ایم۔ ایل۔ اے ورکنگ پریزیڈنٹ ہندو مہا سبھا جو ہمراہی مسٹر جگدیش رائے اور مسٹر گنپت رائے آنریری سکرٹری ہندو مہا سبھا بھرانی گئے۔ جہاں ریاست لوہارو کے کچھ زخمی ہسپتال میں پڑے ہیں۔ وہاں سے آپ نے نواب صاحب کو ایک تار دیا۔ کہ انہیں ملاقات کرنے اور موقع کا جہاں گولی چلائی گئی تھی۔ معائنہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس سلسلہ میں بھائی جی کو مندرجہ ذیل جواب موصول ہوا ہے:-

"آپ کا تار ملا۔ لوہارو کے علاقہ میں داخل ہونے کا خیال تک نہ کیجئے۔ ہم جوش و خروش اور گڑبڑ سے احتراز کرنا چاہتے ہیں۔"

بھائی پرمانند ہسپتال میں تقسیم کرنے کے لئے ۲۵/- روپیہ پنڈت نیکی رام شرما کو دے کر کل رات شملہ چلے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے ایجنٹ گورنر جنرل ریاست ہائے پنجاب کو ڈلہوزی میں ایک طویل چٹھی ارسال کی ہے۔

ہریجنوں کا سوشل بائیکاٹ

احمد آباد۔ موضع سیجور ضلع بھڑوچ میں بھائی سکول میں اچھیانی ہندوؤں اور ہریجنوں کے لڑکوں کو اکٹھا بیٹھنے لے چلنے پر اچھیانی ہندوؤں نے ہریجنوں کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ لیکن جب افسروں نے سکول کو بند کرنے کی دھمکی دی۔ تو اچھیانی ہندوؤں کے ہوش ٹھکانے آ گئے۔ اور انہوں نے ہریجنوں کا بائیکاٹ ترک کر دیا۔ اور اب تمام طلباء اکٹھے بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔

ایک اور جرمن مہم

لنڈن ۱۸ اگست۔ ناگا پربت پر چڑھنے کے لئے ایک نئی جرمن

جہم اپریل ۱۹۳۶ء میں شروع ہوگی۔ پارٹی پچھلے سال کی ناگا پربت مہم اور ایک اور گروپ پر مشتمل ہوگی۔

آسٹریلیا کے نئے گورنر جنرل

لنڈن۔ نیو ساؤتھ ویلز کے موجودہ گورنر سر الیگزینڈر ہور رفقون کو آسٹریلیا کا گورنر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ ان کے تقرر پر تمام آسٹریلیا میں اظہار خوشنودی کیا جا رہا ہے۔

ہوائی جہازوں کو تباہ کر ڈالنے والے آلہ کی ایجاد

کوپن ہیگن۔ ۱۹ اگست۔ ڈنمارک کے ایک باشندہ مسٹر ورن کا دعویٰ ہے۔ کہ اس نے موت کی ایک ایسی شعاع ایجاد کی ہے۔ جس کے استعمال سے ہوائی جہاز ہوا میں پھٹ جایا کریں گے۔ موجد کا بیان ہے۔ کہ شعاع آلہ انتشار سے پچاس ہزار فٹ میل کے دائرہ میں اثر انداز ہو سکے گی۔ اور کہ میں ۹ ماہ کے اندر اندر موت کی شعاع کا آلہ تیار کر سکوں گا۔ ورن نے رائٹر کے نمائندہ کو ایک بیان دینے کے دوران میں کہا۔ کہ مجھے انگلستان سے دعوت موصول ہوئی ہے۔ کہ میں وہاں جا کر صورت حالات بیان کروں۔ میں اس پیشکش کو چند شرائط کے ساتھ منظور کروں گا۔

ہندی کے لئے نیا شارٹ ہینڈ سسٹم

کوچین۔ ۱۹ اگست۔ مسٹر پی۔ ایس شرمن جنہوں نے عربی میں شارٹ ہینڈ ایجاد کیا ہے۔ آج کل کوچین میں ہندی۔ ملیالم اور تامل زبانوں میں شارٹ ہینڈ کا مشترکہ سسٹم ایجاد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کو یقین ہے۔ کہ صرف ۳۰ نشانیوں سے ان ہر سہ زبانوں کے لئے شارٹ ہینڈ کا سسٹم مکمل ہو جائے گا۔

مجوزہ نیشنلسٹ کانفرنس لدھیانہ

شملہ۔ ۲۰ اگست۔ مجوزہ کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کانفرنس لدھیانہ کے متعلق بھائی پرمانند جی کا نام اس سلسلہ میں لیا گیا ہے۔ اطلاع ملتی ہیں۔ کہ نہ ان کے متعلق ان سے مشورہ کیا گیا ہے اور نہ ہی وہ جانتے ہیں۔ کہ اس کانفرنس کے منتظمین (دیگون میں)۔ ان کا اس کانفرنس سے کوئی تعلق نہیں۔

سید محمد اسلم بیرسٹر کا مقدمہ

کراچی۔ ۱۹ اگست۔ سندھ ہند دالیوڈ ایشن نے عدالت میں سید محمد اسلم بیرسٹر کے خلاف دعویٰ دائر کیا تھا۔ کہ انہوں نے غازی عبدالقیوم کے مقدمہ کی سماعت کے دوران میں ہیجان انگیز تقریر کی تھی۔ اس دعویٰ کی سماعت ۲۰ اگست کو ہائی کورٹ میں ہوگی۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ ٹربیونل کی رپورٹ مرتب ہونے کے بعد ہائیکورٹ کا فل بنچ اس مقدمہ کی کارروائی سنے گا۔ مولانا مظہر علی اظہر اور الحاج محمد وکیل سید محمد اسلم کی طرف سے پیش ہوں گے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

میرا پشچاتاپ

۲۸ جولائی کے "پرکاش" میں پنڈت بدھ دیو کے فعل کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے میں نے جو آرٹیکل لکھا تھا۔ اس کے عنوان پر میرے بہت سے آریہ بھائیوں کو اعتراض ہے۔ میں اس اعتراض کو بجا سمجھتا ہوں۔ میں نے اگر وہ عنوان قائم کیا تھا۔ تو پنڈت بدھ دیو کے جرم کی سنگینی کو ثابت کرنے کے لئے۔ اور میں نے اس کے لئے معذرت بھی کر دی تھی۔ لیکن میرے بھائیوں کا کہنا ہے۔ کہ کسی کے جرم کو ثابت کرنے کے لئے تم اس جرم کے مرتکب کیوں ہوئے؟ میں سمجھتا ہوں۔ کہ پنڈت بدھ دیو کا جرم نہایت سنگین ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں میرا جرم بہت ہلکا ہے۔ پھر بھی میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ مجھے اس جرم کا مرتکب نہ ہونا چاہئے تھا۔ اور اس لئے میں سارے آریہ جگت سے معذرت چاہتا ہوں۔ پنڈت بدھ دیو کا جرم سنگین ہے۔ اور میرا ہلکا۔ میں نے اپنے جرم کے لئے معذرت کر دی ہے، دیکھیں پنڈت جی اپنے جرم کے لئے پشچاتاپ یا پرائشچت کرتے ہیں یا نہیں؟

آریہ جگت سے معذرت کرنے میں مجھے کوئی رنج نہیں۔ بلکہ خوشی ہے۔ کیونکہ آریہ بھائیوں کا اظہار ناراضگی اس بات کا زبردست ثبوت ہے۔ کہ وہ کاغذ پر بھی اپنے آچاریہ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر اخبار میں عنوان کی توہین بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ تو وہ گستاخی کیسے سہن کی جا سکتی ہے۔ جس میں رشی کے چتر کو پاؤں سے ٹھکرایا گیا ہو؟ "پرکاش" کے عنوان پر اعتراض کرنے والے دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جن کے دل کو اس عنوان نے واقعی چوٹ پہنچائی ہے۔ وہ اس عنوان کے بھی خلاف ہیں۔ اور پنڈت بدھ دیو کے فعل کے بھی بلکہ یوں کہنا چاہئے۔ کہ پنڈت بدھ دیو کے فعل کے کہیں زیادہ خلاف ہیں۔ وہ ایماندار ہیں۔ اور جو کچھ کہتے ہیں۔ سچی بھگتی کے بھاوؤں سے پریرت ہو کر۔ ان کی ناراضگی میرے سر آنکھوں پر۔ لیکن دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جنہیں پنڈت بدھ دیو کی گستاخی نے کوئی تکلیف نہیں پہنچائی۔ ظاہر ہے۔ کہ انہیں "پرکاش" کے عنوان سے بھی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ لیکن وہ پنڈت بدھ دیو کو ان کے جرم کی سزا سے بچانے کے لئے میرے خلاف پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ان کے پراپیگنڈا کی کوئی قیمت نہیں۔ کیونکہ وہ دیانتداری پر مبنی نہیں۔ ہر اس شخص کو جو پنڈت بدھ دیو کے فعل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے میرے عنوان پر معترض ہونے کا حق ہے۔ لیکن کسی ایسے شخص کو نہیں۔ جو ان کے فعل کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہے۔ ایسے لوگ بھول جاتے ہیں۔ کہ مجھ پر اعتراض کر کے وہ اپنے تئیں مضحکہ خیز پوزیشن میں ڈال رہے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ شخص جو عملی طور پر رشی کے چتر کو اپنے پاؤں سے ٹھکراتا ہے۔ مجرم نہیں۔ تو وہ شخص کیسے ہو سکتا ہے۔ جو محض کاغذ پر ان کی توہین کا مرتکب ہوا ہے۔ جو شخص کاغذی توہین پر بھی اعتراض کرتا ہے۔ اس کے متعلق یہ فرض کر لینے کا ہر ایک کو حق ہے۔ کہ وہ اس فعل کے کہیں زیادہ خلاف ہے جسے اس عنوان میں بیان کیا گیا ہے۔ عنوان کیا تھا اس فعل کی وضاحت تھی۔ جو پنڈت بدھ دیو نے کیا تھا۔ انہوں نے رشی کے چتر پر لات ماری۔ عنوان میں یہ بات بیان کر دی گئی۔ بعض لوگ اس بات پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ پنڈت بدھ دیو نے تصویر کو لات ماری تھی۔ جوتا نہیں مارا تھا۔ یہ اعتراض زیادہ وزن دار نہیں۔ کیونکہ پنڈت بدھ دیو جوتا مارنے کو بھی تیار تھے۔ یہ محض اتفاق ہے۔ کہ وہ وہیں کھڑے تھے۔ اور ان کے پاؤں میں جوتا نہ تھا۔ ورنہ انہیں جوتا مارنے میں بھی دریغ نہ ہوتا۔ آخر سناتنی پنڈت نے ایک جوتا کا ہی ایک روپیہ انعام مقرر کیا تھا۔ اور ایک لات کا نہیں۔ اور اس پیشکش کے بعد ہی پنڈت بدھ دیو نے اپنی "رشی بھگتی" کا ثبوت دیا تھا۔

جب تین سال پہلے لاہور چھاؤنی میں سناتنی پنڈت نے یہ سوال اٹھایا تھا۔ تب بھی پنڈت بدھ دیو سے یہی پوچھا گیا تھا۔ کہ تم رشی کی تصویر پر جوتا مارنے کو تیار ہو یا نہیں۔ اور انہوں نے جواب میں کہا تھا۔ کہ دیر کیوں کرتے ہو۔ ابھی تصویر لاؤ۔ اور میں تمہیں جوتا مار کر دکھا دیتا ہوں۔ غرض یہ کہ جوتا اور لات میں زیادہ فرق نہیں۔ بحث فعل سے ہے یا اس کی محرک وجہ سے۔ پنڈت بدھ دیو نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ مورتی پوجک نہیں۔ رشی کی تصویر کو لات ماری۔ ان کے پاؤں میں جوتا ہوتا۔ تو وہ اسے بھی کام میں لے آتے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ میرا یہ نوٹ میری پوزیشن کو صاف کر دیگا۔ اور اس کے بعد میرے آریہ بھائی ان کمینہ مخالفوں کے اعتراض کو کوئی وقعت نہ دیں گے۔ جنہیں پنڈت بدھ دیو کے فعل پر تو کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن میرے عنوان پر ہے۔

(کرشن)

پرکاش لاہور

۹ - بھادوں سمت ۱۹۹۲

مجرم کو بچانے کی کوشش

"پرکاش" کے پاٹھک میرے گواہ ہیں۔ کہ میں نے آج تک کبھی یہ تحریک نہیں کی۔ کہ پنڈت بدھ دیو کے لئے آریہ سماج کی ویدی بند کر دی جائے۔ نہ یہ کہ انہیں آریہ سماج سے نکال دیا جائے۔ میں نے تو یہ تحریک بھی نہ کی تھی۔ کہ آریہ سماجیں ان کے خلاف پرستاؤ سویکار کریں۔ بلکہ صرف یہ لکھا تھا کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پر دباؤ ڈالیں۔ کہ وہ ان کے اس فعل کے متعلق مناسب کارروائی کرے۔ میں نے بطور خود صرف یہ لکھا تھا کہ پنڈت جی اپنی بھول کو سویکار کریں۔ اور کہہ دیں کہ میں آئندہ ایسی غلطی نہ کروں گا۔ لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے گریز کیا۔ وہ اس وقت تک یہی کہہ رہے ہیں کہ میں نے ستیہ سدھانت کی رکھشا کے لئے ایسا کیا تھا۔ میں نے رشی دیانند کے سدھانت پر رشی کو قربان کر دیا۔ اگر میں اپدیشک نہ ہوتا۔ اور مجھے شاستر ارتھ نہ کرنا ہوتا۔ تو میں ایسی گستاخی کا مرتکب نہ ہوتا۔ سارودیشک سبھا کی پوزیشن یہ ہے۔ کہ اپدیشک ہونے کے کارن ان کا یہ ویوہار اتینت نندنیہ ہے۔ کیا مجھے یہ بتلانے کی ضرورت ہے۔ کہ جہاں سادھارن پرش کی اوستھا میں ایسے فعل چشم پوشی کے قابل ہو سکتے ہیں۔ وہاں ایک آریہ اپدیشک کی حالت میں انہیں کشما نہیں کیا جا سکتا۔ جو لوگ قانون سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اگر سرکار کا کوئی ملازم ڈیوٹی پر ہوتا ہوا کسی جرم کا مرتکب ہو تو اسے اور بھی زیادہ سزا دی جاتی ہے۔ اگر پولیس کا کوئی آدمی جس کا فرض ہے۔ کہ رعایا کی حفاظت کرے۔ ڈیوٹی پر ہوتے ہوئے رعایا کے کسی فرد کو ستاتا ہے۔ تو اسے اور بھی زیادہ سزا دی جاتی ہے۔ اگر سرکار کا کوئی افسر اپنی وردی پہن کر کسی ایسے استھان میں چلا جائے۔ جہاں اسے جانا نہ چاہئے۔ تو اسے فی الفور موقوف کر دیا جائے گا۔ کیونکہ تم نے اس وردی پہنے ہوئے اس جرم کا ارتکاب کر کے ملک معظم کی وردی کی توہین کی ہے۔ اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ سزا کا مستحق ہے۔ اسی طرح اگر کوئی سادھارن آریہ پرش کسی جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو اسے شاید نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ لیکن وہی فعل ایک آریہ اپدیشک سے سرزد ہو۔ تو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس نے آریہ سماج کی وردی کو کلنک لگایا ہے۔ اگر پنڈت بدھ دیو کی دلیل کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو ایک سادھارن آریہ پرش دیانند کی تصویر کو ٹھکرا نہیں سکتا۔ لیکن ایک اپدیشک شاستر ارتھ کرتے ہوئے ایسا کر سکتا ہے۔ اس سے زیادہ مضحکہ خیز پوزیشن کیا ہو سکتی ہے؟

پنڈت بدھ دیو کو میرا اب بھی یہی مشورہ ہے۔ کہ وہ آریہ جگت کی آواز کے سامنے سر جھکا دیں۔ سارودیشک سبھا کے آدیش انوسار اپنی بھول کو سویکار کریں۔ اور اس کے لئے پشچاتاپ کریں۔ انہوں نے اس وقت تک ایسا کرنے سے انکار کیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سارا آریہ جگت ان پر ناراض ہو رہا ہے۔ اگر انہوں نے اب بھی اپنی بھول سویکار نہ کی۔ تو اس کا پرینام اچھا نہ ہوگا۔ اگر آریہ سماج کے لئے ان کے دل میں درد ہے۔ تو انہیں اپنی ضد چھوڑ دینی چاہئے۔ جو لوگ ان کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ یا انہیں اس جرم کے نتائج سے بچانا چاہتے ہیں۔ ان سے میں کہنا چاہتا ہوں۔ کہ تم پنڈت بدھ دیو کے دوست بنا دشمن ہو۔ اگر ان کے حقیقی دوست ہو۔ تو انہیں مشورہ دو۔ کہ وہ اپنی غلطی کو قبول کریں۔ اور نہ صرف آریہ سماج کو بلکہ اپنے تئیں بھی اپنے آپ سے بچائیں۔ سوال اس وقت یہ ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو بچیں۔ یا آریہ سماج۔ اگر ان دونوں میں سے ایک ہی بچ سکتا ہو۔ اور اگر پنڈت بدھ دیو اپنی بات پر اڑے رہے۔ تو ایک ہی بچ سکے گا۔ اور یقیناً میں پنڈت بدھ دیو کو قربان کر کے بھی آریہ سماج کو بچاؤں گا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر ایک سچے آریہ کی یہی کوشش ہوگی۔ لیکن میں تو ایک ایسا ڈھنگ بتا رہا ہوں۔ جس میں آریہ سماج بھی بچ جائے۔ اور پنڈت بدھ دیو بھی۔ وہ یہ کہ پنڈت جی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اپنی غلطی تسلیم کرلیں۔ آریہ سماج تو یہ ماننے سے رہا۔ کہ مورتی پوجا کا کھنڈن کرنے کے لئے رشی کا اپمان آوشیک ہے ؛

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے یہ زور دیا جا رہا ہے۔ کہ آریہ سماجیں اس کے متعلق کوئی کارروائی نہ کریں۔ کیونکہ سبھا کے پردھان نے یہ کہہ دیا ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو کا فعل "غیر ضروری اور اسنگت" ہے۔ کانسٹی ٹیوشن کے نام پر بار بار اپیل کی جاتی ہے۔ اور آریہ پرتنیوں کو زبان بند رکھنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ پہلے تو پنڈت بدھ دیو جی سے ہی وپوسٹھا لی جانی چاہئے کہ اگر سدھانت اور کانسٹی ٹیوشن میں مقابلہ ہو جائے۔ تو کسے ترجیح ملنی چاہئے۔ جب سوامی ستیانند جی کے خلاف پنڈت بدھ دیو جی نے طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا تھا۔ تو اس وقت ان کو یہی جواب ہوا کرتا تھا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بھلے ہی کچھ پاس کرے۔ سدھانت کے مقابلہ میں اسے کوئی وقعت نہیں دے سکتا۔ چنانچہ وہ لگاتار سوامی جی کے خلاف اندولن کرتے رہے۔ اگر پنڈت جی کی مثال کی پیروی کرنی ہو۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان کی وپوسٹھا کوئی معنی نہیں رکھتی۔ کیونکہ اس میں سدھانت کا صریحاً اُلنگھن کیا گیا ہے۔ لیکن سارودیشک سبھا کے نشچے کے ساتھ یہ عذر بھی جاتا رہا ہے۔ کیونکہ سمست بھارت کے آریوں کی شرومنی سبھا نے سپشٹ کہہ دیا ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو کا دیوہار دھرم۔ نیتی شِشٹاچار اور سداچار جس بھی درشٹی سے دیکھا جائے۔ سروتھا انچت ہے۔ اور ایک آریہ اُپدیشک کی اوستھا میں اشنت ہندنیہ ہے۔ جو آریہ سماجیں اس وقت تک خاموش ہیں۔ ان کے خاموش رہنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ کانسٹی ٹیوشن نے بھی انہیں راستہ دکھا دیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آئینی طور پر سارودیشک سبھا کے فیصلہ کی خلاف ہی کر سکتی ہے۔ جن دنوں سوامی ستیانند جی کے خلاف اندولن ہو رہا تھا۔ ان دنوں پنجاب سبھا نے سارودیشک سبھا کا وہ پرستاو جو اس نے سوامی جی کے سمبندھ میں سویکار کیا تھا۔ حرف بحرف منظور کر لیا تھا۔ جب سارودیشک سبھا کے نشچے کے انوسار پنڈت بدھ دیو کا دیوہار سروتھا انچت ہے۔ تو پنجاب سبھا کے پردھان کا یہ کہنا کہ ان کا ویوہار "غیر ضروری اور اسنگت" تھا۔ رد ہو جاتا ہے۔ لیکن پنجاب سبھا کو سارودیشک سبھا کے نشچے کے خلاف بغاوت کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ جب یہ وِشے اس کی انترنگ سبھا میں پیش ہوا۔ تو وہاں سروسمتی سے یہ طے ہوا تھا۔ کہ سبھا کے پردھان سبھا کی طرف سے اعلان کر دیں۔ کہ سبھا پنڈت بدھ دیو کے دیوہار سے اسہمت ہے۔ اور اسے پسند نہیں کرتی۔ لیکن پردھان نے اس میں بطور خود ترمیم کر کے اسے "غیر ضروری اور اسنگت" بنا دیا۔ دیکھنا چاہئے کہ سارودیشک سبھا کے نشچے کے بعد بھی پنجاب کی سبھا پنڈت بدھ دیو کے خلاف کوئی کارروائی کرتی ہے یا نہیں؟

کارروائی کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو مجرم بطور خود پشچاتاپ کرے۔ اور اس کے لئے پرائشچت کرے۔ یا اسے ڈنڈ دیا جائے۔ پنڈت بدھ دیو نے اس وقت تک پشچاتاپ نہیں کیا۔ اور نہ ہی پنجاب سبھا نے ان کو ڈنڈ دیا ہے۔ اور موجودہ حالات میں یہ آشا بھی نہیں۔ کہ وہ دے۔ اب دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو سارودیشک سبھا جس نے پنڈت بدھ دیو کو پشچاتاپ کا موقع دیا ہے۔ انہیں ڈنڈ دے۔ یا آریہ سماجیں دیں۔ جو آریہ سماجیں ان کے ویوہار کے خلاف گھرنا پرگٹ کر چکی ہیں۔ اور یہ بھی سمتی پرگٹ کر چکی ہیں۔ کہ اگر وہ پرائشچت نہ کریں تو ان کے لئے ویدی بند کر دی جائے۔ وہ تو اخلاقی طور پر مجبور ہیں ہی۔ کہ انہیں اپنی ویدی پر کھڑا نہ ہونے دیں۔ اور اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب انہیں وہاں بھیجے۔ تو اس سے ہم دریغ نہیں صاف رکھا جائے۔ لیکن سارودیشک سبھا کے نشچے کے بعد دوسری آریہ سماجیں بھی اخلاقاً مجبور ہیں۔ کہ وہ پنڈت بدھ دیو کو اپنی ویدی پر کھڑا نہ ہونے دیں۔ اگر وہ پشچاتاپ نہیں کرتے۔ تو آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ اپنی سبھا سے پوچھیں۔ کہ سارودیشک سبھا کا نشچے اسے سویکار ہے یا نہیں؟

آریہ سماج کی سبھا میں مجھے کئی بار گالیاں کھانے کا اتفاق ہوا ہے۔ پرایوں سے بھی اور اپنوں سے بھی۔ لیکن پنڈت بدھ دیو کے انچت دیوہار کے سمبندھ میں اپنوں سے گالیاں کھانے میں جو آنند مجھے آیا ہے۔ اس سے پہلے کبھی نہ آیا ہوگا۔ مجھے گالیاں کیوں دی جا رہی ہیں؟ اس لئے کہ میں نے مجرم کو گرفتار کر کے عدالت کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور اسے اس کے جرم کی سزا دلانا چاہتا ہوں۔ مجرم بھی کوئی معمولی نہیں۔ بلکہ وہ جس نے آچاریہ کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔ جس نے ان کے چتر کو ٹھکرا کر ان کا اپمان کیا ہے۔ ہندوستان کے بادشاہ کا کوئی اپمان کرے۔ تو اسے قانون زیادہ سے زیادہ سزا دیتا ہے۔

لیکن آریہ سماج کے ہر دیہ سمراٹ رشی دیانند کے اپمان کرنے والے کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور وہ بھی ان لوگوں کی طرف سے جو رشی بھگت ہونے کے دعویدار ہیں۔ یہ تو ویسے ہی ہے۔ جیسے کہ کسی مسلمان کو اس لئے گالیاں دی جائیں۔ کہ وہ حضرت محمد صاحب کو گالی دینے والے کو سزا دلانا چاہتا ہے۔ لیکن مجھے اس امر پر زیادہ تعجب نہیں ہوا۔ افسوس ضرور ہے۔ اور وہ بھی اس بات کا کہ کچھ ایک آریہ پرشوں میں ابھی تک پرانی ہندو ذہنیت چلی جا رہی ہے۔

میں نے ریل گاڑی میں کئی بار دیکھا ہے۔ اور یہ نظارہ "پرکاش" کے پاٹھکوں کے سامنے بھی آیا ہوگا۔ کہ ایک شخص بلا ٹکٹ سفر کرتا ہے۔ ٹکٹ دیکھنے والا آتا ہے۔ اور اسے گرفتار کر لیتا ہے۔ قاعدہ کے مطابق وہ اس سے ریل کا کرایہ اور کچھ تاوان مانگتا ہے۔ اسی ڈبہ میں بیٹھے ہوئے دوسرے مسافر بجائے اس کے کہ اپرادھی سے کہیں۔ کہ اس نے ایسا نندنیہ فعل کیوں کیا ہے۔ ٹکٹ چیکر کی منت سماجت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ مجرم کسی طرح اپنے جرم کی سزا سے بچ جائے۔ وہ یہ نہیں سوچتے۔ کہ اگر اس طرح لوگوں کو بلا ٹکٹ سفر کرنے کی اجازت دی جائے۔ تو ریل کا محکمہ چار دن نہیں چل سکتا۔ لیکن دیا کا غلط بھاؤ انہیں مجرم کے ساتھ ہمدردی کرنے پر تیار کر دیتا ہے۔ وہی حالت میرے کچھ آریہ بھائیوں کی ہے۔ وہ اس بات کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ کہ اگر پنڈت بدھ دیو کی طرح ہر ایک آریہ اپدیشک رشی دیانند کے چتر کو اپنے پاؤں سے ٹھکرانے لگے۔ تو آریہ سماج کا کیا رہ جائے۔ لیکن انہیں یہ چنتا ضرور ہے۔ کہ کسی طرح پنڈت بدھ دیو بچ جائے۔ دیا کے اس غلط بھاؤ نے پہلے بھی آریہ جاتی کو نشٹ کیا ہے۔ اور اب بھی آریہ سماج کو لے ڈوبے گا ؛

آریہ پرش سمجھتے ہیں۔ کہ پنڈت بدھ دیو نے بہت برا کیا جو رشی کے چتر کا اس طرح اپمان کیا۔ لیکن ان میں اخلاقی جرأت نہیں۔ کہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور اگر کوئی اخلاقی جرأت رکھتا ہے۔ تو اسے گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ بعض بھائیوں کی منطق عجیب ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ تم دھڑہ بندی کے زیر اثر پنڈت بدھ دیو کے خلاف لکھ رہے ہو۔ میں ان سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا میں نے انہیں یہ پڑھا کر حیدرآباد بھیجا تھا۔ کہ رشی دیانند کے چتر کو لات مارنا۔ مان لو کہ میں دھڑہ بندی کے جذبہ سے متحرک ہو کر ایسا کر رہا ہوں۔ لیکن سارودیشک سبھا نے پنڈت بدھ دیو کے دیوہار کی نندا کیوں کی؟ کیا وہ بھی دھڑہ بندی کے زیر اثر ہے؟ آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی کے سابق پردھان بابو پورن چند جی اور موجودہ پردھان رائے صاحب مدن موہن سیٹھ اس کے خلاف کیوں ہیں؟ کیا وہ بھی میرے دھڑے میں شامل ہو گئے ہیں؟ پنڈت نردیو شاستری نے پنڈت بدھ دیو کو "پنڈت" اور "منتری پت" لکھنے سے انکار کیوں کیا ہے؟ کیا اس لئے کہ وہ میرے دھڑہ میں ہیں؟ یو۔ پی کا سارا آریہ سماج ان سے سخت ناراض ہو رہا ہے۔ یہ کیوں؟ پنجاب کی جن آریہ سماجوں نے ان کے ورودھ پرستاو سویکار کئے ہیں۔ کیا وہ بھی دھڑہ بندی کا شکار ہیں؟

سچ تو یہ ہے۔ کہ جو لوگ مجھ پر دھڑہ بندی کا الزام لگاتے ہیں۔ وہ خود دھڑہ بندی کا شکار ہیں۔ اور ان کی دھڑہ بندی بدترین قسم کی ہے۔ کیونکہ وہ اس پر رشی دیانند کو قربان کر رہے ہیں۔ یو۔ پی میں اس قسم کی کوئی دھڑہ بندی نہیں۔ اس لئے وہاں پنڈت بدھ دیو کے حق میں کوئی آواز نہیں اٹھی۔ اپنے آریہ بھائیوں کے اس دیوہار کو دیکھ کر مجھے دکھ ضرور ہوتا ہے۔ لیکن میں یہ سمجھ کر اپنے ہردیہ کو شانت کر لیتا ہوں۔ کہ وہ اگیان کی اوستھا میں ہیں۔ ان کا اپرادھ بھاری ہے۔ لیکن میری پرماتما سے یہی پرارتھنا رہتی ہے۔ کہ وہ انہیں معاف کریں۔ کیونکہ میرے بھائی نہیں جانتے۔ کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟

(کرشن)

سناتک چندر گپت کے متعلق

"۷ر اگست کے "پرکاش" میں لالہ وشمبھر ناتھ جی سبھروال بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سیالکوٹ کا ایک لیکھ شائع ہوا ہے اس میں انہوں نے پنڈت بدھ دیو جی سے ایک سوال کیا ہے۔ سوال ان الفاظ میں ہے :۔

"کیا آپ نے مہاتما کرشن جی کو سبھا کے اجلاس سے کچھ دیر پہلے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ سناتک چندر گپت کا سبھا کا سد سیہ چنے جانے کا ورودھ آریہ سدھانتوں کی بنا پر کریں گے۔ اور نیا گوا مہاشہ کرشن کو پیش کریں گے۔ لیکن اجلاس سے پہلے آپ کا سمجھوتہ پروفیسر اندر سے ہو گیا۔ تو آپ نے سوال سبھا میں نہ اٹھایا۔ کیا اس وقت آپ کو مہاشہ جی نے نہ کہا تھا۔ کہ آج ان کی نظروں میں پنڈت بدھ دیو گر گیا ہے" ؛ سناتک چندر گپت جی کا خیال ہے۔ کہ یہ الفاظ اس قدر وسیع ہیں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

تین بدقسمت آریہ سماجیں

تین آریہ سماجیں ہیں۔ جنہوں نے پنڈت بدھ دیو کے اس فعل کو جو ان سے حیدرآباد (دکن) میں سرزد ہوا۔ سراہا ہے۔ ان کی رائے میں رشی دیانند کے چتر پر لات مارنا سدھانت کے انکول ہے۔ یہ سماجیں پشاور شہر۔ اودھم پور اور ڈیرہ... ہیں۔ ہم انہیں بدقسمت کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس جذبۂ احترام سے عاری ہیں۔ جو سوامی جی کے لئے دل میں اپنے آچاریہ کے لئے ہونا چاہیئے۔ ان کا یہ فعل ایسا ہے۔ جس کے لئے آریہ جاتی کی آنے والی نسلیں کبھی انہیں معاف نہ کریں گی۔

ہمیں افسوس ہے۔ کہ انہوں نے ایسا غلط پرستاو پاس کیا۔ اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کہتے۔ کیونکہ ان کی دماغی حالت ہمیں قابلِ رحم نظر آتی ہے۔ کچھ ایسی آریہ سماجیں بھی ہیں۔ جو پنڈت بدھ دیو کو اُن کے جرم کی سزا سے بچانا چاہتی ہیں۔ لیکن انہوں نے خاموش رہنے پر قناعت کی ہے۔ تائید کا ریزولیوشن پاس کرنے کی غلطی نہیں کی۔ یہ غلطی صرف تین سماجوں سے ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ استثنا قاعدہ کو ثابت کرتا ہے۔ صرف تین آریہ سماجوں کا پنڈت بدھ دیو کی تائید کے لئے کھڑا ہونا بتاتا ہے کہ آریہ جگت ان کے اس فعل کے خلاف ہے۔ تعجب نہیں۔ کہ وہ خود بھی ان نادان دوستوں کے ہاتھوں نالاں ہوں۔ کیونکہ بہت کم سدھانت کے انوسار رشی دیانند کے چتر کو ٹھکرایا جا سکتا ہے۔ انہیں مہنگا پڑے گا۔

حیدرآباد کا ایک پتر

ذیل کا خط حیدرآباد (دکن) سے آیا ہے:-

"نمبر ناکہ چیچل گوڑہ حیدرآباد (دکن)
مورخہ ۱۲/ اگست ۱۹۳۵ء

عنریان ایڈیٹر صاحب "پرکاش" لاہور نمستے
ہمارے یہاں آپ کا موقر اخبار گزشتہ کئی سالوں سے آتا ہے۔ اور کئی بھائیوں کے مطالعہ میں آتا ہے۔ اس وقت جو مہم آپ نے پنڈت بدھ دیو کے خلاف چھیڑ رکھی ہے۔ اس سے تو اس نازیبا حرکت کی بےجا اشاعت ہی ہو رہی ہے۔ اس کا ہمیں بہت دکھ ہے۔ لہٰذا اس حرکت کو نہ کوئی رشی بھگت آریہ برداشت کر سکتا ہے۔ اور نہ کوئی اور شریف آدمی۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی کو نتیجہ تک اس حرکت نازیبا پر سخت پشچاتاپ رہا۔ اور وہ کسی سے ملاقات بھی نہ کر سکے۔ ہم تو سمجھتے ہیں۔ کہ وہ خود اس حرکت پر نادم ہیں نیز اپنی ایک تحریر میں ندامت کا اعلان بھی کر چکے ہیں۔ امید ہے کہ وہ ایک بڑا پرائشچت تر صاف الفاظ میں پرس کو دے دیں گے۔ جس سے اس جھگڑے کا یہیں خاتمہ ہو جائے۔ اور آپ اپنے اخبار کی آئندہ اشاعتوں میں آریہ جگت کی بہبود دوسرے زیادہ اُپیوگی سدھانت انوکول لیکھوں کو دے کر کریں۔ فقط"

آپ کا بھائی کویراج ایشور وید آچاریہ
آنریری آریہ منتری حیدرآباد۔ دکن

پنڈت بدھ دیو نے وہاں پرائشچت کیا ہو۔ تو اس کی ہم نہیں کہہ سکتے۔ لیکن جب وہ یہاں واپس آئے۔ تو پشچاتاپ کا کہیں نشان نہ تھا۔ اور وہ ایک فاتحانہ انداز میں باتیں کرتے تھے۔ انہوں نے جھانی پر پتھر رکھ کر یہ الفاظ تو اس وقت لکھے۔ جب انہیں معلوم ہوا۔ کہ آریہ جگت نے اُن کے اس فعل پر بہت بُرا منایا ہے۔ ویدراج جی کا خیال ہے۔ کہ اس سوال کو بےجا اشاعت مل رہی ہے۔ ان کا خیال درست ہو سکتا ہے لیکن کیا کیا جائے۔ جب پنڈت بدھ دیو راہِ راست پر آنے کو تیار نہیں۔ اگر وہ ویدراج جی کے مشورہ کو مان لیں۔ تو معاملہ سمابت ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد "پرکاش" میں اس سلسلہ میں کوئی تحریر شائع نہ ہوگی۔ لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ورتمان ادھیکاری مجرم کو بچانے پر تُلے ہوئے ہیں۔ جس سے اس کا حوصلہ بڑھ گیا ہے۔ اور وہ دندناتا پھرتا ہے۔ ان حالات میں ویدجی کے مشورہ کی کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

لالہ حکم چند جی کی تجویز

اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے گزشتہ انتخاب نے آریہ سماج میں ایک خوفناک نفاق کی صورت پیدا کر دی ہے۔ جو اس کے لئے سخت ہانی کارک ثابت ہو سکتی ہے۔ آریہ سماج کے کئی ہتیشیوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ کس طرح یہ خانہ جنگی بند ہو۔ اور انہوں نے اشخاص مختلف سے خط و کتابت کی۔ ایسے اشخاص میں نامِ نامی لالہ حکم چند جی ایڈووکیٹ بھی ہیں۔ "پرکاش" کے کسی گزشتہ پرچہ میں ان کی جو چٹھی شائع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خط و کتابت کے بعد وہ بہت پُرامید ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اگر آریہ سماج کے سرکردہ اصحاب کی کوئی پرائیویٹ کانفرنس ہو جائے تو آنے والی خانہ جنگی رک سکتی ہے۔ اسی غرض سے وہ کوئی کانفرنس کرنا بھی چاہتے ہیں۔

ہم ان کی تجویز کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم بھی سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں ایک نئی خانہ جنگی کی بنا پڑ گئی ہے۔ اور اگر اسے بروقت روکا نہ گیا۔ تو اس سے بہت نقصان پہنچ سکتا ہے۔ تمام سوسائٹیوں میں جھگڑے ہوتے ہیں۔ لیکن وہاں ان جھگڑوں کو مٹانے کی کوشش بھی ساتھ ہی ہوتی رہتی ہے۔ وہ کوشش کامیاب ہو یا ناکام۔ لیکن کوشش ہوتی ضرور ہے۔ اسی لئے ہم لالہ حکم چند جی کی اس کوشش کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ کئی لوگوں کی خواہش ہے۔ کہ اخبارات میں اس وقت جو تحریرات ایک دوسرے کے خلاف شائع ہو رہی ہیں۔ وہ بند ہو جائیں۔ لیکن یہ تحریرات تو مرض کی علامت ہیں۔ مرض کا سبب نہیں۔ اس لئے ضرورت ہے سبب دریافت کرنے کی۔ اگر لالہ حکم چند جی کی کانفرنس ہو جائے۔ اور وہ ان اسباب کو دور کر سکے۔ جو کہ موجودہ اختلافات کی بنا ہیں۔ تو ہم اسے مبارک سمجھیں گے۔

اہلیا بائی جینتی کو مناؤ!

وہ دیش ہمیشہ ترقی کرتا ہے۔ جس کے اندر ویر پوجا اور ماتری شکتی کے سمان کا جذبہ ہر ایک دیش واسی کے ہردیہ میں موجزن ہوتا ہے۔ جہاں بھارت ورش کو چھترپتی شواجی مہاراج نے سب سے پہلے سوراجیہ کا سندیش سنایا۔ اور کشتری کل بھوشن رانا پرتاپ نے غلامی کے خلاف دائمی جہاد کا آدیش دیا۔ وہاں ماتری شکتی کا سچا سنمان سکھانے والی مہارانی اہلیا بائی ہولکر نے استری ہوتے ہوئے بھی اپنے دھرم۔ اپنی جاتی اور اپنی ستیہ سناتنی سنسکرتی کی رکھشا کے لئے اپنا سارا جیون وقف کر دیا۔ دیوی کا چرتر۔ ان کے انوکھ گُنوں۔ الوٹ دھیریہ۔ اٹل ایشور بھگتی۔ عدیم المثال تدبر اور سچرتا آدی اوصاف حسنہ کا ایسا عملی ثبوت دیا۔ کہ ان پر آچرن کر کے ہر ایک استری اپنے جیون کو ایسا اُوچیہ بنا سکتی ہے۔ کہ آنے والی نسلوں کی زندگیوں کو منور بنانے کے لئے نہایت لابھ دائیک ثابت ہو سکتی ہے۔

چونکہ مہارانی کا سارا جیون جنتا کی سچی سیوا میں گزرا ہے۔ اس لئے ہر ایک بھارت واسی کو ۲۷-۲۸/ اگست ۱۹۳۵ء بروز منگل اور بدھ مہارانی کا جینتی سمرتی اُتسو نہایت اہتمام سے منا کر اپنی کرتگیتا کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور اپنے عمل سے یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ بھارت ورش کے اندر ماتری شکتی کا سمان بدستور موجود ہے۔

"اُپدیشکا کلاس" کی قائمی

آریہ جگت میں یہ خبر بڑی خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ آریہ سماج ملتان شہر نے استریوں میں اپدیش کے سلسلہ کو منظم کرنے کے لئے اپنے زیرِ اہتمام ایک "اپدیشکا کلاس" کھولنے کا نشچہ کر لیا ہے۔ آریہ سماج میں اس سمے مرد اُپدیشک زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن استری اُپدیشکائیں خال خال نظر آتی ہیں۔ بنا بریں آریہ سماج ملتان کا اپنے ہاں "اپدیشکا کلاس" جاری کرنے کا نشچہ بڑا ہی اہم ہے۔ کیونکہ جس طرح بودھ دھرم کے پرچار کے لئے بودھ بھکشوؤں کے ساتھ ساتھ بودھ بھکشنیاں سرگرمی سے کام کرتی نظر آتی تھیں۔ ایسے ہی آریہ جگت میں اس کلاس کے کھل جانے کی وجہ سے مرد اپدیشکوں کے ساتھ

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش:- ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد نویں سنسکرن بڑھیا کاغذ چھپائی۔ غیر مجلد ۱/۸ مجلد ۲/ دی ٹونٹی ہیڈ آور ریلیجن:- شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری کرت انگریزی پڑھے لکھے کو ویدک دھرم کی سرشٹھتا سمجھانے کے لئے اپیوگی ہے۔ مجلد ۱۲ دی میڈیکل پرنسپلز آف آریہ سماج:- شری پنڈت چمپتی کرت۔ اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی ویاکھیا کی گئی ہے مولیہ ۱/ دی آریہ فلاسفی... اس اتینت اُپیوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر بڑے بڑے ودوانوں کے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے۔ یہ ویاکھیان اجمیر اردھ شتابدی پر چیدہ چیدہ ودوانوں نے دئے ہیں۔ مولیہ ۱/ دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ پنچم پرابلم:- اس میں پنڈت گنیشور گیانی نے آریہ درشٹی سے ہریجن سمسیا کو سلجھایا ہے۔ مولیہ ۱/ دی آؤٹ لائنز آف آریہ سماج:- شری گیانی جی کرت سکولوں کالجوں آدی میں بانٹنے کے لئے اتینت اُپیوگی ہے۔ مولیہ ۱/

منتری آریہ سماج ... سباتھو

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہندو کیلنڈر کی درستی کا معاملہ

الہ آباد سے یہ خوش کن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ماہ ستمبر کو اندور میں ایک آل انڈیا کانفرنس اس غرض کے لئے پنڈت مالوی جی کی صدارت میں منعقد ہونے والی ہے کہ ہندوؤں میں مختلف مروجہ کیلنڈروں کی تاریخوں کو اس ڈھنگ سے درست کیا جائے کہ جملہ ہندو تہوار سارے بھارت ورش میں ایک ہی دن منائے جائیں اور ان میں جیسا کہ اب ہوتا ہے۔ کوئی فرق نہ رہے۔ یہ تجویز تو واقعی بڑی معقول ہے۔ کیونکہ اس وقت سینت آگ یگ کے متعلق مروجہ کیلنڈر اور جنتریوں میں جو اختلاف نظر آتا ہے۔ وہ زیادہ تر ہماری حیرت کو بڑھانے والا ہے۔ یورپ میں بھی ایک زمانہ آیا تھا جب پاپائے روما کو وہاں کے مروجہ کیلنڈر کی درستی کرنی پڑی تھی۔ لیکن چونکہ درستی کا کام بڑا ہی اہم اور دور رس نتائج پیدا کرنے والا ہے۔ اس لئے ہمارا مشورہ ہے کہ کانفرنس کے منتظمین جہاں پر اپنے جیوتش ودیا کے ماہرین کی مدد لیں گے۔ وہاں ایسا انتظام بھی کریں گے۔ جس سے موجودہ زمانہ کے ... Astronomer بھی ان کی ریسرچ میں مددگار ثابت ہو سکیں۔ اور ہندوستان کے کیلنڈر میں آج کل جو گڑبڑیاں نظر آ رہی ہیں۔ وہ غیر معین عرصہ کے لئے دور ہو جائیں۔

گناہوں کی معافی

مسلمانوں اور عیسائیوں کا یہ غلط خیال ہے کہ خدا انسان کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ ہم ویدک دھرمی ان کے اس خیال کی بارہا بطالت ظاہر کر چکے ہیں۔ لیکن وہ اس کے باوجود اپنے غلط خیال پر مصر ہیں۔ چنانچہ ایک مرزائی صاحب ذیل کی گوہر افشانی فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کے احسانِ عامہ والا پہلو بھی ان مذاہب میں نہایت ناقص بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ ہمارے اہل وطن کہتے ہیں۔ کہ ایشور کسی کے گناہ کو معاف کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حالانکہ ہم بار بار اپنے قصور واروں کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم تو اس کے بندے ہو کر گناہ معاف کر دیں۔ اور وہ ہمارا خدا ہو کر بھی اس سے عاجز آ جائے"

("فاروق")

واہ! کیا کہنے گناہوں کی معافی کے۔ اگر واقعی مسلمانوں کا اللہ میاں گناہوں کی معافی کو معقول سمجھتا۔ یا اس کی ضرورت کا قائل ہوتا۔ تو ابتدا ہی دوزخ کو نہ بناتا۔ دوزخ کا وجود ہی ثابت کرتا ہے۔ کہ گناہوں کے مسئلہ کو اللہ میاں بھی ایک ناقابل حل الجھن سمجھتا ہے اور جب تک گنہگاروں کو دوزخ میں بھرتی نہ کر لے تب تک سکھ کا سانس نہیں لیتا۔

مسلمانوں کا اپنے بزرگوں سے سلوک

جب ہندوستان میں کبھی فرقہ وارانہ فسادات برپا ہوتے ہیں۔ تو ہم فریقین کو رواداری سے برتاؤ کرنے کا مشورہ دیتے آئے ہیں۔ لیکن ہمارے مسلمان بھائی ہمارے مشورہ کی قدر نہ کرتے ہوئے ہمیں بھی دو چار الٹی سیدھی سنانے پر اتر آتے ہیں۔ لیکن وہ صرف ہمارے خلاف ہی اپنا غصہ نہیں نکالتے۔ بلکہ ان کی یہ روایتی عادت ہو چکی ہے۔ کہ وہ اپنے بزرگوں سے بھی بدسلوکی کرنے سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ذیل کی شکایت کرتے ہیں:-

"حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ سے لے کر آج تک کوئی بزرگ نہیں۔ جن کو برا نہیں کہا گیا۔ بلکہ صحابہ کو گالی دینا تو مسلمانوں کے ایک گروہ میں آج تک ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے۔ کسی امام کو کوڑے لگائے گئے۔ کسی کو جیلخانہ میں ڈالا گیا۔ کسی کو اور طریقوں سے رسوا کیا گیا"

("پیغام صلح" ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء)

شکایت درست ہے یا غلط۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہ کہتے ہوئے صرف مسلمانوں سے یہی عرض کریں گے۔ کہ اگر واقعی ان کا پچھلا ریکارڈ قابل اعتراض ہے۔ تو وہ آئندہ کے لئے تو اپنا ریکارڈ بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ تاکہ کبھی کو ان کے خلاف حرف گیری کرنے کا موقع نہ ملے۔

"پرکاش" کی توسیعِ اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر ایک آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔ (مینیجر)

مانگ کیا مانگتا ہے؟

صحت — تندرستی — گیان — دولت

اس سنسار میں کون ایسا منش ہے جو کہ ان چاروں چیزوں کا خواہشمند نہیں۔ کیا امیر کیا غریب ہر ایک ان چیزوں کے لئے دربدر مارا مارا پھرتا ہے۔ لیکن جس کو یہ چاروں چیزیں میسر ہوں۔ اسے اور کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ دنیا ہر وقت اس کے آگے ہاتھ باندھے کھڑی رہتی ہے۔ اگر آپ بھی چاروں چیزیں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ ذیل کتابوں کو خرید کر حاصل کریں۔

یوگ کے آسن — یہ کتاب سنسکرت کے مشہور سکالر اور یوگی شری یت پنڈت سانزیکر جی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں صحت کو بحال رکھنے اور ہر قسم کی بیماری کا علاج بذریعہ آسن درج ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک جانے کے کارن لوگوں کے پُرزور اصرار پر دوسرا ایڈیشن حال ہی میں شائع ہو گیا ہے۔ ۸۴ عدد یوگ کے آسن بمعہ کیفیت درج ہیں۔ اتنا ہونے پر بھی قیمت بزبان اردو صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ/) ہے۔

برہمچریہ اردو — جب آدمی تندرست ہو۔ نوجوان ہو۔ تو اس کی رگوں میں تازہ خون ہونے کے کارن جوشِ جوانی زوروں پر ہوتا ہے۔ اگر اس جوش کو سیدھے طریقہ سے استعمال نہ کیا جائے۔ تو نوجوانوں کے ہر لمحہ گر جانے کا امکان ہے۔ بس جو ایک دفعہ گرا پھر اٹھنے کا نام نہیں لیتا۔ اس وجہ سے پریت ہو کر شری پنڈت سانزیکر جی نے نوجوانوں کے لئے نوجوانی اور نشہ دینے والی آدمی کو اپنی صحت بحال رکھنے کے لئے ایک نہایت ہی مفید کتاب "برہمچریہ" نامی ہندی میں لکھی تھی۔ پرنتو ہندی کی کتاب ختم ہو جانے کے کارن اور پنجاب پرانت کی مانگ زیادہ ہونے کے سبب سے ہم نے اس کا اردو میں ترجمہ شائع کیا ہے۔ کاغذ چھپائی لکھائی قابل دید۔ قیمت بزبان اردو بارہ آنے ۱۲/

یوگ درشن — آریہ ورت کے چیدہ چیدہ رشی منیوں نے بھاری تپسیا اور کافی تجربہ کی بنا پر پوتر دیو بانی (سنسکرت) میں جن بے بہا رتنوں کا سنگرہ کیا تھا۔ وہ ابھی تک اس دیوبانی کی گہری گپھا میں ویسے کے ویسے ہی محفوظ پڑے ہیں۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہیں اس نورانی مدنی سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا ہے۔ اب ہم نے ان رتنوں کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے کام شروع کیا ہے۔ ان میں سے پہلا رتن یوگ درشن ہے۔ جس کا ترجمہ بمعہ ویاکھیان پنڈت جگدیش چندر جی واچسپتی آریہ اپدیشک نے بطرز سوال و جواب کیا ہے۔ اس کتاب کو مفید بنانے کے لئے یوگ ودیا کے وہ بہتر جذبات جو سوامی جی کو بے انتہا روحانی جدوجہد کے بعد حاصل ہوئے تھے درج کر دئے گئے ہیں۔ دوسرا ایڈیشن مجلد عہ/

ویدانت درشن — اس کے بعد دوسرے رتن کا ترجمہ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی ومنظر سوامی درشنانند نے کیا تھا۔ جس کو حال ہی میں شائع کیا گیا ہے۔ اس درشن کا درجہ سب درشنوں سے بلند ہے۔ اس اردو ترجمہ میں ویدانت کا اصلی روپ درشایا گیا ہے۔ اور جس قدر یہ دقیق ہے انتہائی آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایک بار ضرور مطالعہ کریں۔ قیمت اردو صرف عہ/

روحانی مقناطیس — یہ کتاب یورپ کی مشہور لیکچرار مس... کی انگریزی کتاب موسومہ "Business success through mental power" کا ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ پنڈت سنت رام بی اے نے بڑی محنت سے کیا ہے۔ اس کتاب کی خوبی نام سے ہی ظاہر ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ انسان اپنے کاروبار اور بنج بیوپار میں اپنی روحانی طاقت سے کس طرح کامیابی حاصل کر سکتا ہے؟ ایک بار ضرور ملاحظہ فرماویں۔ قیمت صرف ۲/

المشتہران:- میسرز راجپال اینڈ سنز سرسوتی آشرم۔ انار کلی۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مہرشی کا چتر اور پنڈت بدھ دیو جی

(از سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

یا ٹھیک جانتے ہیں۔ کہ اندازاً ایک مہینہ سے آریہ سماچار پتروں میں اس بات کا چرچا ہو رہا ہے۔ جو کہ پنڈت بدھ دیو جی نے حیدرآباد (دکھشن) میں کی ہے۔ وہ مختصر طور پر اس طرح سے ہے:۔ پنڈت مادھو آچاریہ جی نے کہا۔ کہ اچھا آپ لوگ سوامی دیانند کی تصویر کی پوجا کرتے ہیں؟ اگر نہیں کرتے۔ تو میں تب جانوں۔ کہ آپ اس پر جوتے لگا دیں۔ اور ایسا کرنے پر میں ایک روپیہ فی جوتا فیس بھی دوں گا۔ آریہ سماج کے پنڈت بدھ دیو جی نے منظور کر لیا۔ لیکن سناتنی پردھان پنڈت رامن نائیک جی نے روک دیا۔ اور کہا۔ کہ میں ویسے بزرگ مہاتما کی بے عزتی کو گوارا نہیں کر سکتا۔ سوامی دیانند کی عزت میرے دل میں ویسی ہی ہے۔ جیسی کہ ہر ایک ہندو کے دل میں ہونی چاہئے۔ پردھان جی نے تین بار اصرار کر کے ہاتھ جوڑ کر کسی طرح اپنے پنڈت کو راضی کیا۔ اور کہا۔ کہ میں سناتن دھرمی نکتہ نظر سے سب میں برہم کو ویاپک مانتا ہوں۔ اپنی مورتی کی طرح سوامی جی کی تصویر کو بھی مانتا ہوں۔ اس پر پنڈت بدھ دیو جی نے پردھان جی سے کہا۔ کہ آپ نے اپنے سناتن دھرمی اصول کے بموجب کام کیا۔ لیکن مجھ کو اپنے آریہ سماجی اصول کی پابندی کرنے سے نہ روکئے۔ یہ کہہ کر سوامی دیانند کی تصویر پر لات مار کر سناتن دھرمی پنڈت سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ لیجئے پنڈت جی! آپ کا وہم دور کرنے کے لئے میں نے یہ کام کیا جس کو میں نے کبھی نہیں کیا تھا۔ لیکن اس سے میرے دل میں سوامی دیانند کی عزت کم نہیں ہو سکتی۔ سناتن دھرمی بھائیوں کو جو یہ وہم و گمان ہو گیا ہے۔ کہ آریہ سماجی دیانند کی تصویر کی پوجا کرتے ہیں۔ اور اس لئے بت پرست ہیں۔ یہ خیال دور کرنے کے لئے میں نے یہ کام کر دیا ہے۔

بعد ازاں پنڈت مادھو آچاریہ جی نے اپنی ہار میں کھڑے ہوتے ہی کہا۔ کہ میں نے اس کام کے لئے جو ایک روپیہ فیس دینے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ ادا کرتا ہوں۔ یہ ایک روپیہ موجود ہے۔

اس پر پردھان جی نے روکا۔ اور کہا۔ کہ یہ درست نہیں ہے۔ آپ تو شاستروں کی باتیں ظاہر کریں۔ ادھر سے پنڈت بدھ دیو جی نے کہا۔ کہ ہم آپ کے روپیہ پر لات مارتے ہیں۔ ہم نے یہ کام روپیہ کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنے سدھانت کی حفاظت کے لئے کیا ہے۔

آریہ سماجی پردھان شری گوپال راؤ جی ایڈووکیٹ نے فرمایا۔ کہ یہ روپیہ کا لین دین جوا بازی ہے۔ جو آپ جیسے سناتن دھرمی پنڈت کو شوبھا نہیں دیتا۔ علاوہ اس کے شاستر ارتھ میں اس طرح روپیہ کا ذکر مناسب نہیں ہے۔

اس واقعہ سے پبلک بہت پرجوش ہونے لگی تھی۔ لیکن ہر دو صدر نشینوں کے سنبھالنے سے مجمع قابو میں ہوا۔ اور پردھان رامن نائیک صاحب نے یہ اعلان کیا۔ کہ یہ شاستر ارتھ آٹھ دن کی بجائے آج چھٹے روز ختم کیا جاتا ہے۔ شاستر ارتھ کے بند کرنے کی ذمہ داری کسی فریق پر نہیں۔ بلکہ ہم ہر دو کی رضامندی سے یہ کام کیا جا رہا ہے۔ "پرکاش" ۲۱ جولائی ۱۹۳۵ء

اس کے بعد میں اصلی وشے پر آتا ہوں:۔ جو کچھ پنڈت بدھ دیو جی نے کیا ہے۔ اس میں تین باتیں وچارنیہ ہیں۔ اول مہرشی کی مورتی کو ٹھکرانا اُچت ہے یا انوچت؟ دوسرے پنڈت بدھ دیو جی نے یہ کیا ہے یا نہیں؟ تیسرے اگر پنڈت بدھ دیو جی نے یہ کام کیا ہے۔ تو کس حالت میں؟

۱۔ مورتی کو پاؤں سے ٹھکرانا میری رائے میں انوچت ہے۔ اس وشے میں میں نے پنڈت سرگودھا نواسی نے ایک لیکھ لکھا ہے۔ انہوں نے جو دلیلیں دی ہیں۔ وہ عجیب ہی ہیں۔ وہ کہتے ہیں تصویر بنائی کیسے جاتی ہے۔ جب بناتے وقت عزت کا دھیان نہیں ہوتا۔ تو بعد میں بھی کیوں ہو؟ اگر وہ اسی دلیل کو اور جگہ لگا کر دیکھیں۔ تو ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ان کی دلیل کیسی لوچ ہے۔ اور مہرشی کا فوٹو جس وقت کسی بھگت نے لیا تھا۔ تو اس کی بھی کیا یہی بھاونا تھی۔ کہ اس کو ٹھکرایا جائے گا؟ کوئی بھی فوٹو اس بھاونا سے نہیں لیا جاتا ہے۔ اور نہ لیا جانا چاہئے۔ یہ تو آریہ سماج کے پرورتک کا چتر ہے۔ اور آریہ سماج کے اپدیشک اگر یہ بیوہار کرتے ہیں۔ تو سروتھا انوچت ہی ہے۔ سادھارن نیم سے تو کسی کا بھی چتر ہو۔ اس کی بے عزتی کرنا بری بات ہے۔ سوامی آنند سوامی ساگر جی پر ایک بار اسی بات پر جبکہ انہوں نے ایک فرضی تصویر کی اپنے لیکچر میں بے عزتی کی تھی۔ مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اور ان کو چھ ماہ قید کی سزا ہوئی تھی۔ جس طرح آنند سوامی ساگر جی کا کام انوچت تھا۔ اور قرآن شریف کی بے عزتی کرنا انوچت ہے۔ یا کسی اور مقدس دیر کی بے عزتی کرنا انوچت ہے۔ اسی طرح پنڈت بدھ دیو جی کا کام بھی انوچت ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اس دن تک سب نے اس کو انوچت ہی لکھا ہے۔ آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا اس کو انوچت مان کر غیر ذمہ داری اور اسنگت کہہ رہے ہیں۔ پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس کریا کو پسند نہ کر کے انوچت لکھا ہے۔ شری مدن موہن سیٹھ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت تو پنڈت بدھ دیو جی کی ودیا بند کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے یہ کام سروتھا انوچت ہے:۔

۲۔ دوسرے پنڈت بدھ دیو جی نے یہ کام کیا ہے یا نہیں؟ پنڈت بدھ دیو جی خود اقبالی ہیں۔ کہ انہوں نے یہ کام کیا ہے۔ اور جو کچھ کہ ہے آریہ سماجی اصول کی پابندی کے لئے کیا ہے۔

مہاشہ چندو لال جی منتری آریہ سماج حیدرآباد (دکن) لکھتے ہیں۔ کہ یہ کام پنڈت بدھ دیو جی نے کیا ہے۔ شری بنسی لال جی اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام حیدرآباد لکھتے ہیں۔ کہ یہ کام پنڈت بدھ دیو جی نے کیا ہے۔ جب کرنے والے خود اقبال کرتے ہیں۔ اور دو شہادتیں بھی موجود ہیں۔ تو زیادہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے ثابت ہے کہ پنڈت بدھ دیو جی نے مہرشی کی تصویر کو پاؤں سے ٹھکرایا ہے:۔

۳۔ پنڈت جی نے یہ کام کس حالت میں کیا ہے؟

کے صفحہ ۱۹ پر یہ سب کارروائی درج ہے۔ اور یہ ویدک آدرش اسے لے گئی ہے۔ یعنی جس وقت یہ سماچار اخبار "ویدک آدرش" میں چھپا اسی وقت سے آریہ سماچار پتر اس دشا پر لکھ رہے ہیں۔ میں اس وقت تک چپ تھا۔ کیونکہ آریہ سجنوں نے مجھ سے اس کا جواب لینا چاہا۔ مگر میں نے اس وقت تک اس کو ٹال مٹول میں رکھا۔ کئی آدمیوں نے جواب دینے پر زور دیا۔ ان کو بھی یہی کہہ کر سمجھا دیا۔ کہ میں اس وشے پر کچھ نہ کہوں گا۔ اس کے کہنے کا ارتھ یہ ہے ... ضروری نہیں ہے ... سمجھا

بدھ دیو کا وہ لیکھ جو انہوں نے "آریہ ویر" میں لکھا ہے۔ پڑھا ہے۔ اس میں وہ اس کو اچت سدھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو اچت پرتیت نہیں ہوتا۔ مورتی پوجا اور چیز ہے۔ اور کسی چیز کو اچھی طرح رکھنا اور چیز ہے۔ جیسے مسلمان مورتی پر جھکتے نہیں ہیں۔ لیکن وہ اس بات کو سہن نہیں کرتے ہیں۔ کہ کوئی آدمی قرآن شریف کو پاؤں لگائے۔ یا اس کو اٹھا کر پھینک دے۔ پھر مہرشی دیانند کی مورتی کو رکھنے سے آریہ سماجی مورتی پوجک کیسے مانے جا سکتے ہیں ... مہاشہ تارا چند جی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سمست بھارت ورش کے آریہ سماجیوں کی شرومنی سبھا کا فیصلہ

ہے۔ کہ:۔

"اس سبھا کی سمتی میں حیدرآباد (دکھشن) میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو نے رشی دیانند کے چتر سے جو تِرسکار پورن ویوہار کیا ہے۔ وہ دفعہ نیتی پشٹتا چار۔ راجنیتی اور کسی بھی درشٹی سے دیکھا جائے۔ سروتھا انوچت ہے۔ اور ایک آریہ اپدیشک کے لئے اتینت نندنیہ ہے۔ اس سبھا کی سمتی میں پنڈت بدھ دیو کو اس ویوہار کے لئے پشچاتاپ کرنا چاہئے"۔

آریہ پرشو! کیا اس فیصلہ کے بعد خاموش رہ سکتے ہو؟ جو آریہ سماجیں اس وقت تک نہیں بولیں۔ وہ کس وقت کی انتظار میں ہیں؟ کیا وہ اپنے آچاریہ کا اپمان سہن کر سکتی ہیں؟ ایک ایک آریہ سماج کا یہ کرتویہ ہے کہ وہ اپنی شرومنی سبھا کے فیصلہ کے سامنے سر جھکا دے۔ اور اپنے پرستاو سے اس کی تائید کرے۔ اور پنڈت بدھ دیو اور اس کے حمایتیوں پر ثابت کر دے۔ کہ سارا آریہ جگت ایک من ہو کر اس کے فعل کو نندنیہ سمجھ رہا ہے۔ انہیں چاہئے۔ کہ پرائشچت کریں۔ ورنہ سے ڈنڈ ملے گا۔

پنڈت جی کا اپنا بیان ہے - کہ انہوں نے یہ کام خاص حالات میں کیا ہے - اور یہ آدل اور آخری ہے - اچاریہ رام دیو جی لکھتے ہیں کہ آویش میں کیا ہے - اور آگے کو نہ کریں گے ۔

میں اس پر وچار اس طرح کرتا ہوں - کیا یہ بات اچانک پنڈت جی کے سامنے آ گئی - اور وہ یہ وچار نہ کر سکے - کہ کیا کرنا چاہئے - یا ان کو مجبور کیا گیا - کہ وہ یہ کام کریں - یا وہ اس وقت غصہ کی حالت میں تھے - اور اس حالت میں وہ سوچ ہی نہ سکے تھے - کیونکہ غصہ کی حالت میں کوئی بھی سوچ نہیں سکتا ہے ۔

یہ بات پنڈت بدھ دیو جی کے سامنے اچانک نہیں آئی - کیونکہ یہ پرانا سوال ہے - کچھ سال پہلے آریہ سماج دیا لمبزیہی منشا منزل ادھا تھا - اُس وقت پردھان سوامی پرکاشانند جی تھے - اُس شاستر ارتھ میں بھی یہ سوال اسی روپ میں جیسا کہ اب تھا پنڈت جی کے سامنے رکھا گیا - اُس وقت بھی پنڈت بدھ دیو جی نے یہی سادھان کرنا چاہا - جو کہ اب کیا ہے - جس وقت پنڈت جی نے جوتے مارنے کی بات کہی - اسی وقت سوامی پرکاشانند جی اٹھ کر کہنے لگے کہ :-

"میں مہرشی دیانند جی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں - اور یہ ان کا چتر ہے - دوسرے میں سنیاسی ہوں - اور وہ بھی سنیاسی اور ہمارے بزرگ تھے - اس لئے ان دونوں باتوں کو دھیان میں رکھ کر میں اس سبھا میں اس چتر پر کسی صورت میں بھی جوتے مارنے نہ دوں گا" +

ان کے روکنے سے یہ بات اس وقت ٹل گئی ۔

کئی سال بعد حیدرآباد میں یہ بات پھر آ گئی - اس وقت بھی اس وقت کے پردھان وامن نائیک جی نے ایسا کرنے سے روک دیا - ان کے روکنے کے باوجود پنڈت جی نے آریہ سماجی اصول کے نام پر وہ کیا - اس لئے یہ بات اچانک سامنے نہیں آئی ہے - پنڈت بدھ دیو جی سالوں سے یہ کرنا چاہتے تھے - اور ان کے دماغ میں یہی جواب سب سے اچھا ہے - اور ان کا اس پر وشواس ہے - جو سوال ایک بار سامنے آیا ہو - جس پر کئی بار وچار کیا گیا ہو - جس کے ہر ایک پہلو کو سوچ لیا گیا ہو - اگر وہی کام کوئی شخص کسی وقت کرتا ہے - تو یہ کبھی نہ مانا جائے گا - کہ یہ کام اچانک ہو گیا ہے ۔

دوسرے کیا پنڈت بدھ دیو جی کو مجبور کیا گیا تھا - جو حالات سماچار پتروں میں پڑھنے میں آئے ہیں - اور جو کچھ حیدرآباد سے لکھا ہوا آیا ہے - وہ اس بات کو ثابت نہیں کرتا ہے - کہ پنڈت بدھ دیو جی کو کسی نے مجبور کیا تھا - بلکہ وہ یہ ثابت کرتا ہے - کہ منتریوں کو اس انوچت کام کرنے سے روکا گیا - لیکن پنڈت جی نے اپنی خوشی اور استاد سے اس کام کو کیا - اگر دوسرے شبدوں میں لکھنا ہو - تو کہا جا سکتا ہے کہ پردھان وامن نائیک جی جس دریشیہ کو دیکھنے کے لئے تیار نہ تھے - ان کو وہ دریشیہ دیکھنے کے لئے مجبور کیا گیا - ان کو اس سے جو کشٹ ہوا ہوگا - اسے وہی جانتے ہیں - یا جو وہاں حاضر تھے - وہ جانتے ہوں گے - ہمیں کا ثبوت اس سے ملتا ہے - کہ انہوں نے اُسی وقت شاستر ارتھ روک دیا - اور جو شاستر ارتھ چار دن اور ہونا تھا - وہ اسی روز ختم کر دیا - اس لئے پنڈت بدھ دیو جی کو کسی نے مجبور نہیں کیا - انہوں نے یہ کام اپنے استاد سے اپنے ویرودھی کو شکست دینے کے لئے رام بان سمجھ کر کیا ہے ۔

تیسرے پنڈت بدھ دیو جی غصہ کی حالت میں تھے - اس لئے وہ اس پر وچار نہ کر سکے - کئی لکھنے والوں نے "آویش" شبد لکھا ہے - اس پرکرن میں آویش اور غصہ ایک ہی بات ہے - اگر غصہ کی حالت میں کیا ہو - تو دوش کم ہو جاتا ہے +

اس گھٹنا کو سب سے پہلے "ویدک آدرش" نے لکھا - اس نے غصہ کا کہیں ذکر نہیں کیا - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ پنڈت بدھ دیو جی غصہ کی حالت میں نہ تھے - اور نہ ہی پنڈت بدھ دیو جی نے اپنے لیکھ میں کہیں لکھا ہے - کہ وہ غصہ میں تھے - ان کے علاوہ وہاں غصہ کا کوئی کارن بھی معلوم نہیں ہوتا ہے - آپ لوگ سوامی دیانند کی تصویر کی پوجا کرتے ہیں - یہ سناتنی پنڈت نے کہا - یہ کوئی نئی بات نہیں ہے - آریہ سماجی کئی بار سنتے رہتے ہیں - جب پنڈت جی مانتے ہیں - کہ وہ غصہ کی حالت میں تھے - تو کیونکر مانا جائے کہ انہوں نے یہ کام غصہ کی حالت میں کیا - بجز اس کے کہ پنڈت بدھ دیو جی جیسا پرانا شاستر ارتھی اگر اس طرح آویش میں آ جاتا ہے - تو ماننا ہوگا - کہ وہ ابھی اس کام کے یوگیہ نہیں ہیں - کیونکہ شاستر ارتھ میں سب سے بڑی بات یہی ہے - کہ شاستر ارتھ کرنے والا غصہ میں کبھی نہ آئے - جس طرح فوجی جنم میں اس بات کا دھیان رکھنا ضروری ہے - کہ کوئی فوجی افسر جس وقت لڑائی میں جا رہا ہے - گھبرائے نہیں - اسی طرح مناظر کا فرض ہے - کہ غصہ میں نہ آئے - اس لئے میری رائے میں پنڈت بدھ دیو جی غصہ میں نہ تھے - اور نہ ہی وہاں غصہ کی کوئی وجہ تھی - اور پنڈت جی نے جو کچھ کیا ہے - بغیر غصہ کے کیا ہے - اور اس کو وہ ٹھیک سمجھتے تھے -

اسی لئے کیا ہے یہ ٹھیک ہے - ان کا سمجھنا ٹھیک نہ تھا - سمجھ کی بھول ہے - اور کوئی بات نہیں ہے ۔

آخیر میں اس ساری بات کو وچار کر پھر وچار ہے کہ پنڈت بدھ دیو جی نے یہ انوچت کارِیہ کیا ہے - اور ہوش و حواس کی سلامتی میں کیا ہے - ان کے لیکھوں سے بھی ثابت ہوتا ہے - اور یہ کام سرو تھا انوچت اور نندنیہ ہے - اس وقت تک پنڈت بدھ دیو جی کو اپنے آپ پرائشچت کر لینا چاہئے تھا - لیکن وہ ٹھیک نہیں سمجھتے تھے - اس لئے انہوں نے پرائشچت نہیں کیا - جب آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا نے انوچت کہا (جیسا کہ پنڈت رامیشور جی منتری انترنگ سبھا سد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کہا) تب کر لینا چاہئے تھا - یا آریہ سماجیوں نے کہا - اس وقت بھی کر لیتے - تو ان کی بڑائی سدھ ہوتی - اب جبکہ سارو دیشک سبھا نے اس کام کو انوچت مان لیا ہے - اب بھی ان کو پرائشچت کر لینا چاہئے - اب اس پرائشچت میں وہ خوبی نہ ہوگی - جو پہلے کرنے میں ہوتی - تو بھی اب اچھا ہے - پنڈت جی جیسا ودوان اور سرل پرکرتی کا منش جب کر لے - تب ہی اچھا ہے - اور امید ہے کہ پنڈت جی اب بھی اس پرائشچت کو ختم کر کے اپنے کام میں لگ جائیں گے - اور آریہ سماج میں شانتی کی سمتا بنا رہنے دیں گے ۔

ست پرشوں کے وچن

دھرم کی جگہ اس وقت ہمارے دیش میں دھرم آبھاس بک رہا ہے - دھرم شکو نیہ پرش اس وقت کیول شبدوں کی آڑ میں پاپ کرنیہ اور نندنیہ کرموں کو سر شیشٹ ثابت کرنے کے پرشنارتھ میں لگے ہوئے ہیں - اسی کارن دھرم روپی سوریہ بھی دمبھ اور مکاری کے گھور اندھ کار والے بادلوں کی اوٹ میں آ گیا ہے - اور دھرم آبھاس روپی جگنو اس کی جگہ چمک رہے ہیں - لیکن سوریہ ہمیشہ بادلوں کی اوٹ میں رہ نہیں سکتا - اس کی تیکھن کرنیں بہت جلد بادلوں کو چھن بھن کر ڈالتی ہیں - پھر دھرم کا سوریہ اُدے ہوگا - دھرم آبھاس روپی جگنو کہیں دکھلائی نہ دیں گے - اور اودیا روپی اندھکار سے ویاکل پرجائیں اکھا پرکاش پراپت ہوں گی ۔

(لبھو رام نیر - لدھیانہ)

گورو کل کورو کشیتر کے سماچار

۱۰ اگست ۱۹۳۵ء کو ششماہی امتحان ختم ہو چکے ہیں - اور برہمچاریوں کا بہت نتیجہ سنتوش جنک رہا ہے ۔

ہر سال کی طرح اس سال بھی ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء بروز اتوار گورو کل کا جنم اُتسو ڈاکٹر لکشمن داس جی کمیشن انبالہ صدر کی صدارت میں منایا گیا - اس میں حصہ لینے کے لئے انبالہ، کرنال، تھانیسر، پانی پت وغیرہ شہروں کے گورو کل پریمی آریہ سجن بھی بڑی تعداد میں شامل ہوئے - پنڈت منسا نند جی ویدالنکار پروہت آریہ سماج انبالہ - پنڈت وید برت جی ودیالنکار سمپادک "ارجن" کے لیکچروں کا حاضرین پر اچھا اثر پڑا - گورو کل کے پرانے بھگت چونک ڈاکٹر لال چند جی کا اُتساہ اور سہیوگ اس اُتسو کی سپھلتا کا وشیش کارن ہوا ۔

حاضرین میں سے بابو ٹھاکر داس جی - اور بابو دھرم چند جی نے انبالہ چھاؤنی کے دیگر مہانو بھاؤں کی امداد سے آشرم کے بڑے کمروں میں سیمنٹ کا پختہ فرش لگوا دینے کا وچن دیا ہے - صدر مہاشے نے پچاس روپے فرش کے لئے اور پچاس روپے دوائیوں کے لئے دان دئے ہیں - نیز ہر ایک برہمچاری کو ایک ایک بنیان انعام کے طور پر دی ہے - ان سب صاحبان ممدوح کی اُدارتا مدد سہائتا کے لئے گورو کل کے ادھیکاری مشکور رہیں گے اور ڈاکٹر لال چند جی کے لئے خاص کر تکمیلتا ظاہر کرتے ہیں ۔

۱۳ اگست ۱۹۳۵ء کی شام کو چھوٹے برہمچاری چھاد اور بڑے برہمچاری ڈلہوزی کی یاترا کے لئے روانہ ہو گئے ہیں - اور ودیالیہ ڈیڑھ ماہ کے لئے بند ہو گیا ہے ۔

(پربندھ کرتا گورو کل کورو کشیتر - ضلع کرنال)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ۔

(مینجر)

پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے شاستر ارتھ کے سمے اپدیش تھا سدھانت رکھشا کے لیے جس ان چیت کاریہ کو کر ڈالا۔ اس سے آریہ جگت میں پربات ہلچل مچ گئی ہے۔ پڑھن وکھنے اور چنن وچاروں سے پریت ہو کر لیکھ لکھ رہے ہیں۔ اس گھٹنا کے سمبندھ میں وچار کرنے کے لیے ہمیں وچار کرنا ہوگا۔ کہ آریہ سماج کس پرکار کی پوجا کو مورتی پوجا مانتا ہے؟ پنڈت جی کے کاریہ کا ادیشیہ اور ان کا بھاو کیا تھا۔ تھا اس گھٹنا کا سماج جگت پر کیا پربھاو رہا؟

جہاں تک آریہ سماج اور مورتی پوجا کا سمبندھ ہے۔ وہ سپشٹ ہے۔ ہم ویدک دھرمی یہ مانتے ہیں کہ ایشور نراکار ہے۔ اس کی پوجا مورتی دوارہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مورتی ساکار وستو کی ہی بن سکتی ہے۔ آکاش کی کوئی مورتی نہیں۔ کیونکہ وہ نراکار ہے۔ اس پرکار مورتی سے ایشور کی پراپتی مورتی پوجا کا کھنڈن آریہ سماج کرتا ہے۔ اتہ مورتی پوجا کے ساتھ ہی ایک اور بھی پوجا ہے۔ جسے ہم "پدارتھ پوجا" کہہ کر پکار سکتے ہیں۔ اور سارا سنسار اپنے دیوتاؤں کی چاہے وہ دھرم دیوتا ہوں یا دوسری طرح کے پوجا کرتا ہے۔ یہ پوجا بھاونا کی پوجا ہے۔ آریہ سماج اس کا بھی کھنڈن نہیں۔ اپنے پوجیہ پرشوں کی مورتیاں دیکھ کر ہم بھاوناؤں میں آ جاتے ہیں۔ اور ان کے چرن چنہوں پر چلنے کا یتن کرتے ہیں۔ یہ پوجا بھاونیوں کو دھرمی کے لیے پہنچا دیتی ہے۔ اس پرکار کی پوجا کا ورودھ کسی نے کبھی کھنڈن نہیں کیا۔ اور نہ ہی یہ مورتی پوجا ہے۔ لاہور کے گول باغ میں ملکہ کی مورتی ہے اور لالہ لاجپت رائے کی پرستر مورتی ہملے ہردیوں میں دیش بھگتی کے بھاو پیدا کرتی ہے۔ ہم انہیں آدر اور شردھا کی درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ تو کیا ہم مورتی پوجک ہو گئے ہیں؟ ہاں یدی ہم انہیں پھول مالا چڑھائیں یا پھول آدی چڑھائیں۔ تو اور بات ہے۔ اور ہمیں وشواس ہے کوئی بھی آریہ سماجی اس کے لیے تیار نہ ہوگا+

شاستر ارتھ کرتے ہوئے ہمارے سناتنی بھائی ان دو کو نہیں کر سکتے شاستر ارتھ میں صرف منتروں پر ہی بحث نہیں ہوتی۔ سے کام نیا جاتا ہے۔ سناتنی پنڈت کی چالاکی کے چکر میں ہمارے پنڈت جی پھنس گئے ہیں۔ اور ایک گھٹنا گھٹنا ان کے ہاتھ سے اچھتا پور روک گھٹت ہو گئی۔ اب پرشن یہ ہے کہ اس کا سادھک جگت پر کیا پربھاو پڑے گا؟ اس کا بہت کچھ اتر تو پنڈت جی پر نربھر کرتا ہے۔ پنڈت جی چاہیں تو آریہ سماج کو گرہ کلا سے بچا سکتے ہیں۔ انیتھا جو آریہ پرش پنجاب کی حالت سے جانکاری رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اس گھٹنا کے

پنڈت بدھ دیو اور مورتی پوجا

(از شری مہندر ناتھ جی ودیا واچسپتی)

پیچھے یدی اس کا ٹھیک اپائے نہ کیا گیا۔ تو کتنا بھیانک ہو سکتا ہے چھپا ہوا ہے۔ آریہ سماج کے اتریکت سماجوں پر بھی اس کا برا پربھاو پڑ سکتا ہے۔ جب سوائم آریہ ہی رشی کا اپمان کریں۔ تو ہم دوسروں کو کیا کہہ سکتے ہیں؟ چاہے بھاوؤں کی دنیا کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ رشیوں سے تو اس میں بھی نہیں کی جا سکتی۔ اس طرح پرنتک شاستر ارتھ میں یا سماجوں میں ہمارے رشیوں اور سنیوں کا اپمان کر سکتے باز نہ آئیں گے۔ اور ہم ٹکر ٹکر دیکھا کریں گے۔ تھا کچھ بھی نہ کہہ سکیں گے یہ کتنی دکھ بھری دشا ہوگی! خون کا گھونٹ پی کر رہ جانا پڑے گا+

کیا کوئی ایسا منشیہ ہے۔ جو اپنے سامنے اپنے جنم دینے والے پتا کا اپمان چپ چاپ سہہ لے؟ رشی ہم آریوں کے ادھیاتمک پتا ہے۔ اس کے پد انوکرن کے لیے ہم نے اپنے جیون وہیں کے پربھاوؤں کا بھی پریتیاگ کر دیا ہے۔ تو کیا ہم آریہ جو اپنے آپ کو جیوت مانتے ہیں۔ ویدوں کے ادھارک رشی کا دوسرا اپمان کا اپمان سہہ سکتے ہیں؟ کبھی نہیں۔ جس پرکار کوئی بھی جیوت جاتی اپنی جاتی پتا کا اپمان سہن نہیں کر سکتی۔ وہ نراکیت ہی ہے۔ کنتو اس کے ساتھ سمبندھ بھاونا یہ جاتی کا سمان ہوتی ہے۔ اس کا اپمان جاتی کا اپمان ہے۔ وہ سہن نہیں کیا جا سکتا۔ اسی پرکار رشی کی تصویر کا اپمان اس کاغذ کا جس پر چتر ہے۔ اپمان نہیں۔ کیونکہ رشی کے ویکتتو کا۔ اس کے تیاگ اور تپ کا۔ اور سارے آریہ سماج کا اپمان ہے۔ وہ سہن نہیں کیا جا سکتا۔ اب بھسم کو یاد کر دیکھو وہ بھی سر پر آ کر گرتی ہے۔ کنتو پرشن یہ ہے۔ کہ کیا پنڈت جی نے رشی کا اپمان کیا ہے؟ ان کے کاریہ کے ان ادھیکار کی سیما کہاں تک ہے۔ اور پنڈت جی کا کھنڈن کیا ہے؟ ان پرشنوں کا اتر دینا انتینت کٹھن کاریہ ہے۔ پرنتو پھر بھی درشتا ہی ان کا ادھیت اتر دے سکتے ہیں۔ پرنتک بھاو ہی کرتا کی بھاونا دیکھی جاتی ہے۔ منتانی پرش کا ودھ یدی (زنا نون) میں بھی ارادے کی بھاونا دیکھی جاتی ہے۔ اور اسی کے انوسار اس کے دنڈ کا نرنے ہوتا ہے۔ پاگل سے یدی کسی کی مرتیو ہو جائے۔ تو اسے پھانسی کا دنڈ نہیں

ملتا۔ اسی لیے تو عبد الرشید نے پاگل پن کا ڈھونگ رچایا تھا۔ آریہ جگت کو بھی پنڈت جی کی بھاونا دیکھ کر ہی ان کے اپرادھ کا نرنے کرنا چاہیے+

اس میں سندیہ نہیں کہ کاریہ انوچت ہو گیا ہے۔ کنتو کرتا کی بھاونا کیا تھی؟ یہی بات سارے کی سارے گھٹنا کا کیندر ہے۔ اس گھٹنا سے میرے کتنے ہی بھاوک بھائیوں کو چوٹیں پہنچی ہوں گی۔ کتنے ہی ہردیہ سنتپت ہوں گے۔ کنتو ٹھنڈے دل سے وچار کرنے پر پنڈت جی کا کاریہ اتنا گھورنہیں رہ جاتا۔ جتنا کہ پنجاب کے کچھ پرش پرگٹ کر رہے ہیں۔ شاستر ارتھ کے سمے پرتیک ویکتی کو اپنی سپھلتا سدھ کرنے کی بڑھی رہتی ہے۔ جس پرکار بھی ہو چھل بل سے کام نکال کر جیتنا پر اپنی سپھلتا سدھ کرنا ہی ایک ماتر لکشیہ ہوتا ہے۔ اتہ شاستر ارتھ کے سمے پنڈت جی دوارہ سدھانت رکھشا کے لیے چاہے وہ ٹھیک راہ پر نہ ہو۔ کاریہ انیتت انوچت نہیں کہہ سکتے۔ ساتھ ہی جب تک بھری سبھا میں اسی سمے پنڈت جی نے اپنے بھاو اور ہردیہ کی وچنتا پرگٹ کر دی ہو۔ پنڈت جی کے آریہ سماج پریم اور رشی کی بھگتی سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ سب اپنے بھاوؤں کو تج کر آریہ سماج کی گورو رکھشا کے لیے کیے گئے کاریہ کو "محمود کا کاریہ" نام دینا نرسنکوچ پاپ ہی مانا جائے گا۔ پرنتو یہیں اس گھٹنا کا انوچت پرتی کار نہ کیا گیا تو یہ چنگاری کا کام کرے گی+

اس کا پرتی کار کیا ہے؟ میرے وچار میں اس گھٹنا کو بہت کچھ بڑھایا بھی جا سکتا ہے۔ اور سہج ہی سلجھایا بھی جا سکتا ہے۔ آریہ سماج کی بھلائی کے لیے سب سے اتم مارگ تو یہ ہے۔ کہ پنڈت جی ایک وکتویہ نکال کر اس کی وستو استھتی سپشٹ کر دیں۔ اور بھوشیہ کے لیے ایسا کرنے سے بلندھیں۔ اس پرکار یہ ساری سمسیا حل ہو سکتی ہے۔ اور اسی میں آریہ سماج کا اور پنڈت جی کا کلیان ہے۔ ہمیں آشا ہے کہ پنڈت جی شیگھر ہی اس سمسیا کو سلجھا دیں گے۔ اور آریوں کو گرہ کلاہ میں پھنسنے سے بچا دیں گے+

(نوٹ) ویدواچسپتی جی کو بھرم ہوا ہے کہ پنجاب میں پنڈت بدھ دیو جی کے اس کام کو کوئی دوش دیا جا رہا ہے۔ پنجاب کا آریہ سماج بھی اسے کوئی بھی سماج نہیں ہے [illegible]

کہ وہ سمجھتے ہیں۔ وہ کیول یہ چاہتا ہے کہ پنڈت جی اپنی بھول سویکار کر کے پشچاتاپ کریں۔ تاکہ آریہ سماج سے کلنک دھل جائے۔ اور کسی ورودھی کو یہ کہنے کا ساہس نہ ہو کہ آریہ سماج کے سدھانت کے انوسار رشی دیانند کے چتر کا اپمان کرنا اچت ہے۔ اس سمے تک یہی اندولن ہو رہا ہے۔ تو اس لیے کہ پنڈت جی اپنی بھول کو سویکار کرنے کو تیار نہیں ہوئے۔ وہ یہی کہہ رہے ہیں۔ کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے۔ وہ سدھانت کے انکول ہے۔ آریہ سماج اسے نہیں مانتا+ (ایڈیٹر)

جب مایوسی کی اندھیری گھٹا چھائی ہو

اور صحت کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو۔ اس وقت مقویات سراج عالم اکسیر نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دینا چاہیے۔ چند ہی روز میں ضعف، معدہ، خون اور منی کی خرابی، دکی، جریان، احتلام اور دیگر امراض مخصوصہ نابود ہو کر مکمل صحت حاصل ہوگی۔ قیمت فی ڈبیہ ستیق گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں للعہ۔ ملنے کا پتہ

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

ضرورت ہے!

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لیے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں سکولوں اور پاٹھ شالاؤں کے لیے منیجروں اور ادھیاپکوں وغیرہ کی ضرورت کے اشتہارات کے لیے "پرکاش" کو نہ بھولیے (منیجر)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان عہ/ جمالستان للعہ/ (محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(لیکھک کرشن دیو جی کپور بی اے ۔ نیروبی)

معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج میں کچھ مدت سے جس خانہ جنگی کا بازار گرم تھا۔ اس نے اب ہیبت ناک صورت اختیار کر لی ہے۔ پہلے تو کئے آریہ سماجوں میں جھگڑے تھے۔ اب آریہ سماج کے نیتا باہم برسرِ پیکار ہیں۔ پنجاب کی آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا میں آگ شعلہ زن ہے۔ آریہ سماج کی باگ ڈور تھامنے والے شہسوار ایک دوسرے پر دانت پیس رہے ہیں۔ یہ مرض کی انتہا ہے جسے دیکھ کر سینہ سے ایک آہ نکلتی ہے۔ اور ایک آواز دکھی دل سے اُٹھتی ہے۔ کہ:-

"اب آریہ سماج کا کیا بنے گا؟"

آریہ سماج کو سنبھالنے والے بے سدھ ہو رہے ہیں۔ اس کی کشتی کے ملاح ایک دوسرے پر وار کر رہے ہیں۔ تو اس کشتیٔ بے پناہ کا کیا حال ہوگا؟

پروفیسر رام دیو جی اور پنڈت چموپتی جی آریہ سماج کے معمولی سیوکوں میں سے نہیں۔ ان جیسے آریہ سماج کے دیوانے انگلیوں پر ہی گنے جا سکتے ہیں۔ دونو ایک ہی "دیانند سیوا سدن" کے مانند سدسیہ ہیں۔ ان دیانند کے بھار رکھنیوں نے اپنی ساری شکتی ویدک دھرم کے پرچار میں لگا رکھی تھی۔ اب انہی کی جنگ کے حالات اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ کون آریہ سماج کا خیرخواہ ہے۔ جو پکار نہ اُٹھے۔ کہ:-

"اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"

پنڈت چموپتی جی کے جو لیکھ آریہ سماج کے پرسدھ اخبار "پرکاش" میں شائع ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ستیہ ان کی طرف ہے۔ پرنتو ستیہ کس طرف ہے۔ مجھے تو اس وشے پر کچھ نہیں کہنا۔ میں تو اپنی نہایت تدھم سی آواز میں درد کا اظہار کرنے کے لئے اُٹھا رہا ہوں۔ جو رشی دیانند کے ان علمبرداروں کی باہم تُو تُو مَیں مَیں نے صرف میرے ہی ہردیہ میں پیدا نہیں کیا۔ بلکہ آریہ سماج کے سب سچے ہتیشیوں کے دلوں کو رُلا رہا ہے۔

مَیں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے ان شرومنی سیوکوں کے باہم ناخوشگوار تعلقات کی جو بھدّی تصویر لوگوں کے سامنے آئی ہے۔ اس نے آریہ سماج کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ آریہ سماج کے اندر وہ لوگ دراصل ایک بدنما دھبّہ ہیں۔ جو اپنی ذاتی اغراض اور دلی کدورت کی وجہ سے آریہ سماج میں جنگ و جدل کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ اور وہ لیڈر کتنے ناقابلِ معافی ہیں۔ جو پارٹی بازی کے دامِ فریب میں پھنس کر خود ڈوبتے ہیں۔ اور ساتھ سماج کو ساتھ لے ڈوبتے ہیں۔ جب قوم کے سردار باہم لڑنے لگیں۔ تو قوم کا کیا حشر۔

"چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی"

پنڈت چموپتی جی نے ٹھیک لکھا ہے۔ کہ ان

جیسے پرچارکوں کے پبلک اخلاق کا معیار "ستیہ" ہونا چاہئے۔ جب کبھی بھی لیڈر کے دیوہار میں اسنیتہ۔ سوارتھ اور دویش کا پرویش ہوا۔ تو وہ سویم ہی نہ گرے گا۔ بلکہ ساری قوم کو گرائیگا۔ سورگیہ سوامی شردھانند نے گورو کل بنایا۔ چلایا۔ اور کامیاب طور پر چلایا۔ سنسار اس کی نرالی شان پر عش عش کرتا تھا۔ ان کے بعد پروفیسر

رام دیو جی نے کام کیا۔ وہ رام کے پیچھے ہنومان تھے۔ یا نہ۔ یہ وہ جانیں یا پبلک خود واقعات سے اندازہ لگالے۔ لیکن اس بات سے انکار کیسے کیا جا سکے گا۔ کہ جو راہ انہوں نے اب اختیار کی ہے۔ وہ منزلِ مقصود کو نہیں جاتی۔ آریہ سماج کی سمجھدار جنتا سے میرا نویدن ہے کہ اس کا کام صرف تماشہ دیکھنا نہیں۔ ان کی

طرف سے زبردست آواز اُٹھنی چاہئے۔ ۔ ۔ ۔ اس طرح سے آریہ سماج کو اس کے نیتاؤں کی بدقسمتی نہ بننے دیگی۔ آریہ سماج کچھ ایسے گنے وکیلوں کی ملکیت نہیں۔ کہ وہ جس طرح چاہیں اس کا استعمال کریں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سمجھدار استری پرشوں کا ایک ایسا طبقہ ہے جو اس طرح کی توہین برداشت نہ کرے گا۔ کہ اس کے لیڈروں نے جب چاہا۔ اتفاق کا راگ الاپ دیا۔ اور جب من کی موج ہوئی۔ تو اپنی گدیوں کو سلامت رکھنے کے لئے ایک دوسرے پر کیچڑ پھینکنے لگے۔ اگر پنڈت چموپتی جی کے لیکھوں میں پروفیسر رام دیو جی کے سمبندھ میں پرکاشت واقعات درست ہیں۔ (اور کوئی وجہ نہیں کہ درست نہ ہوں) تو آریہ جنتا کا فرض ہے کہ ان سے جواب طلب کرے۔ کہ وہ اپنی پوزیشن کو صاف کریں۔ ورنہ یاد رکھئے۔ آریہ سماج کا پبلک اخلاق خطرہ میں ہے۔ آریہ سماج پر یہ الزام کہ اس کے نیتا اس مذاق کے ہیں۔ اور اس کی شرومنی سبھا گورو کل کی بردرا و سبھا ان کے ہاتھوں ہو رہی ہے۔ ایسا بدترین الزام ہے۔ کہ جس کے مارے آریہ سماج اپنا سر اونچا نہ کر سکے گا۔

دوسرا نویدن میں آریہ سماجک پبلک سے یہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اسے مطالبہ کرنا چاہئے کہ نیتاؤں نے اپنے ان اختلافات کو پبلک میں لا کر آریہ سماج کی فضا کو مکدر کیوں کیا ہے۔ جس کسی نے بھی پہل کی ہے۔ وہ ناقابلِ معافی ہے۔ اُس کا کیا حق تھا۔ کہ یہ زہر سارے سماج میں پھیلاتا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا کے بعض ذمہ دار ادھیکاریوں نے حالات پر قابو پانے کی کوشش ضرور کی ہوگی تاہم آریہ سماج کے تذکرہ پر یہ الزام بنا رہے گا۔ کہ وہ حالات پر قابو نہ پا سکا۔

اَنت میں میرا نویدن ہے۔ کہ گورو کل آریہ سماج کی برسوں کی محنت اور لاکھوں روپیوں کی قربانی کا نتیجہ ہے۔ آریہ جنتا کا فرض ہے۔ کہ خود غرض کے لگائے ہوئے اس باغ کو اُجڑنے نہ دے۔ وہ دیکھے۔ کہ آریہ سماج کی اس بہترین درسگاہ کی باگ ڈور قابل اور مضبوط ہاتھوں میں ہے۔ اس کے دشمن تو مدت سے ہی اس کی تباہی کے لئے دعاگو رہے ہیں۔ اب اگر اس کے دوستوں کے ہاتھوں اس کی بربادی کے سامان پیدا ہو گئے۔ تو دنیا نہ صرف گورو کل کے سنچالکوں پر پھٹکار دے گی۔ بلکہ تمام آریہ سماج رسوا ہو جائے گا۔ اور اس کی شہرت کو وہ دھکا پہنچے گا۔ جس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

سبھا کے اخبار کو پارٹی پیپر نہ بناؤ!

(از شری چرنجیو جی پلیڈر لیسپور)

پنڈت بدھ دیو جی نے حیدر آباد (دکن) میں مہرشی سوامی دیانند جی کی تصویر کی بے عزتی کی ہے۔ اس کے متعلق پریس میں جو اندولن ہو رہا ہے۔ اس نے قابلِ افسوس صورت اختیار کر لی ہے۔ جس کے نتائج خطرناک ہوں گے۔ اصول کو چھوڑ کر اب ذاتیات معرضِ بحث میں آگئی ہیں۔ اور غیر مہذب الفاظ تک استعمال ہونے لگ گئے ہیں۔ اور یا نہیں قابلِ اعتراض تو در کنار۔ سبھا کے اخبار کو پرائیویٹ پراپرٹی سمجھا گیا ہے۔ اس میں سیکشن قسم کے مدح ہو رہے ہیں۔ جیسے کہ وہ ایک خاص ویکتی یا پارٹی کا آرگن ہے۔ اصولاً تو یوں ہی قابلِ اعتراض ہے۔ مگر ایک زیادہ قابلِ افسوس امر یہ ہے۔ کہ وہ سجن پُرش جو کل سبھا کے روحِ رواں تھے۔ سبھا کے کرتا دھرتا تھے۔ اور سبھا کے ہی پیچھے ان کی پرشنسا کرتے نہیں تھکتے تھے۔ آج انہی سبھا دکوں کے ہوتے ہوئے سابقہ عہدہ داروں کا سبھا کے آرگن میں جو دونو پارٹیوں کا (اگر کوئی پارٹیاں سمجھی بھی جاویں) مشترکہ ہے۔ نہایت ناشائستہ اور غیر مہذب الفاظ میں کوسا جاتا ہے۔ آج جن کو شرارت انگیز۔ کمینہ اور پاگل وغیرہ الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ کل وہی سجن پرش جب سبھا میں ادھیکاری بن جائیں گے۔ (اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ انہوں نے ہی سبھا اور گورو کل کی شان کو قائم رکھنا) تو یہ سبھا دک کس منہ سے ان کے آدھین کام کریں گے سبھا کے آرگن سبھا کے ریزولیوشنز سبھا کے اعلان اور سبھا کے اغراض و مقاصد کے اظہار کے واسطے ہیں۔ اور ہوتے ہیں نہ کہ کسی خاص ویکتی کی مدد کے واسطے یہ اندولن پنڈت بدھ دیو جی اور آریہ سماجوں کے درمیان ہے۔ نہ کہ پرتی ندھی سبھا اور مہاتما کرشن جی کے درمیان۔

مَیں اپنے پیارے بھائی رام دیو جی کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں۔ کہ سبھا کا مان اور پرتشٹھا اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ گمبھیرتا اور سنجیدگی کو ہاتھ سے نہ دیا جائے۔

"پرکاش" کے "وِرجانند انک" کیلئے
اپنا لیکھ بہت جلد بھیجئے! (مینجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سوتنتر نیائے سبھا کی ضرورت!

از پنڈت چموپتی جی ایم اے

آریہ سماج جڑانوالہ کے منتری جی کو جواب دیتے ہوئے میں نے اپنے اس پتر کی نقل دے دی تھی۔ جو کچھ دن ہوئے۔ میں نے سبھا میں بھیجا تھا۔ اس پتر کے پڑھنے سے پاٹھکوں کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ اخبارات میں لیکھ نکلنے ہیں میں نے پہل نہیں کی۔ سال بھر سے میرے خلاف اندولن ہو رہا تھا۔ پروفیسر رام دیو جی (سبھا کے ورتمان پردھان)۔ پنڈت بھیم سین جی (ورتمان منتری)۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت دیو شرما جی (گوروکل کے ورتمان آچاریہ) اس اندولن میں بھاگ لیتے رہے۔ یہ وہ مہانوبھاو ہیں۔ جو اس وقت بھی انترنگ سبھا کے ادھیکاری اتھوا سدسیہ تھے۔ اور اب بھی ہیں۔ ان کے ساتھ کچھ اور مہانوبھاو بھی شامل تھے۔ مگر اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ موجودہ انترنگ سبھا میرے متعلق جج کا کام نہیں کر سکتی۔ ان مکھیہ مکھیہ سجنوں کا نام لے لینا کافی ہے۔ انترنگ سبھا نشپکش نہیں تھی۔ اس کے ویشیہ میں چپ رہا۔ ان مہانوبھاؤں کی بے شمار لیکھیوں کو بھی سہتا رہا۔ سال کے آخیر میں جب میں نے دیکھا کہ ان کی کارروائیوں کا بڑا اثر گوروکل کے ڈسپلن پر ہونے لگا ہے۔ تو میں نے سبھا میں شکایت کی۔ پہلے تو کئی دفعہ فقط زبانی پروٹسٹ کیا۔ سبھا کے دیگر سدسیہ بھی میرے ہمزبان رہتے اور سب کو یقین رہا۔ کہ زبانی تنبیہ سے کام چل جائے گا۔ جب یہ پروٹسٹ مؤثر ثابت نہ ہوا۔ تو میں نے پردھان جی کی سیوا میں تحریری عرض کیا۔ گوروکل کے جلسہ سے پہلے کی انترنگ سبھا میں ایک بزرگ سدسیہ نے گلے میں کپڑا ڈال کر اپیل کی تھی۔ کہ گوروکل کی سمسیا کے متعلق پریس اور پلیٹ فارم کا استعمال نہ کیا جائے۔ لیکن سبھا سے نکلتے ہی پروفیسر رام دیو جی نے کھلے شبدوں میں کہہ دیا۔ کہ میرے اظہار خیال کا ذریعہ تو ہے ہی پریس اور پلیٹ فارم۔ یہی بات انہوں نے گوروکل کانگڑی کے جلسہ کے موقعہ پر اپیل کے دوران میں دوہرائی۔ اس لیکچر کا خلاصہ میں اپنے کسی گزشتہ مضمون بعنوان "ہنومان جی" میں دے چکا ہوں۔ ان بزرگ انترنگ سدسیہ کی اپیل کا یہ جواب اپنے قول اور عمل سے پروفیسر صاحب نے دیا۔ اس کے بعد سبھا کا جنرل اجلاس آ گیا۔ وہاں میرے خلاف ایک "دھنودری" اعلان کا بانٹا گیا۔ جس کو یہ فعل بردرز ... کی طرف سے + ... تھا۔

جب میں نے جب کو سنانتن دھرم کے ان دھنیوں جی جیسے معزز و ممتاز ہے۔ نہ سبھا کے اندر کتنے کے برابر عزت کرنا۔ میری تحریری شکایت کو پرے پھینک کر مناظرہ حیدرآباد پنچ ... ایک ماہ ہو گیا۔ ... اور میں

میں ان لوگوں کا دور دورہ ہو گیا۔ جن کی عدالت ان کے اپنے قول کے مطابق پریس اور پلیٹ فارم ہیں۔ تو میں نے ضروری سمجھا۔ کہ چلو اب تم بھی ایسی عدالت میں داد خواہی کرو۔ جو آج کل کے حاکموں کی ہے۔ مثل مشہور ہے جیسا راجا ویسی پرجا۔ میں حیران ہوں۔ کہ جب انکے اپنے طرز عمل کی تقلید ہو رہی ہے۔ ہم لوگ جو کبھی ایسے معاملات میں پریس میں نہیں گئے۔ آج انہی کی تقلید میں اخبارات میں جا کھڑے ہوئے ہیں تو اب انہوں نے روک ٹوک کی پالیسی نافذ کرنا کیوں ضروری سمجھا ہے؟

ان مہانوبھاؤں نے گوروکل کے اسی وقت کے انتظام کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ جن سے گوروکل کو نقصان پہنچنا لازم تھا۔ میں نے اگر لکھا ہے۔ تو پرانے انتظام کے متعلق جسے پندرہ بیس سال ہو گئے۔ وہ انتظام اب تاریخ کا مضمون ہو سکتا ہے۔ اس کے بارہ میں برا بھلا لکھنے میں کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ یہ اور بات ہے کہ میرے پربندھ پر اعتراضات بے بنیاد تھے۔ اور میں جو کچھ لکھ رہا ہوں۔ انہی حضرات کی تحریروں کی بنا پر جن کی تردید ناممکن ہے۔ انہوں نے پیشینگی کی تھی۔ میں نے فقط صفائی دی ہے۔ پندرہ بیس سال پرانے انتظام پر کوئی نکتہ چینی کرے اور وہ کبھی اپنی صفائی دے۔ اس میں ہرج کیا؟ موجودہ انتظام کے متعلق خواہ مخواہ کی حرف گیری قابل اعتراض ہو سکتی ہے۔ جو قابل اعتراض فعل ان حضرات کا تھا۔ اور تو اور آج کل بھی گوروکل کی طرف سے لیکھ لکھے جا رہے ہیں۔ اور اسی گزشتہ انتظام پر جو ابھی پرانا نہیں ہوا۔ جا بجا چوٹیں کی جاتی ہیں۔ وہ لیکھ اور اخبارات میں تو پرکاشت ہوتے ہی ہیں۔ سبھا کے اپنے اخبار "آریہ مسافر" میں بھی نکل رہے ہیں۔ اور انہیں روکنے کی کسی ادھیکاری کو نہیں سوجھتی۔ سبھا کے ایک سدسیہ کے اخبار میں بہ سلسلہ سبھا کے اجلاس سے ہی جاری ہے۔ کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ سبھا کے ادھیکاریوں کی نظر میں قابل اعتراض وہ چیز ہے۔ جو ان کے اپنے خلاف ہو۔ اور قابل تعریف وہ جو دوسروں کے خلاف ہو؟

میں نے یہ سطور یہ ثابت کرنے کے لئے لکھی ہیں کہ موجودہ انترنگ سبھا اپنے مکھیہ ادھیکاریوں کے ان کاموں کے کارن اسی کیس کے بارہ ...

اٹھائے گئے case کا فیصلہ کرنے کے قابل نہیں۔ اس کے اکثر مکھیہ مکھیہ ادھیکاری اس میں فریق ہیں۔ ان کا پرانا اور موجودہ رویہ زبانوں کا سا ہے۔ میں نے منتری جی کی ایک چٹھی کے جواب میں لکھا بھی ہے۔ کہ ان حالات میں میں سبھا کا یہ اخلاقی حق تسلیم نہیں کرتا کہ وہ مجھے مضامین کی اشاعت سے روکے۔ تاہم جیسے میں اپنے شائع شدہ پتر میں بھی لکھ چکا ہوں۔ میں ان مضامین کا شائع کرنا اپنا کرتوّیہ مانتا ہوں۔ گوروکل کے میرے انتظام کے متعلق مخالفانہ پراپیگنڈا بڑے زور شور سے ہوا ہے۔ مجھے اس بات کی تسلی ہے کہ اس وقت کی انترنگ سبھا نے مجھ پر "پورن وشواس" کا پرستاو پاس کر کے ان سب شکایتوں کو جو میرے خلاف کی گئی تھیں۔ "کلپنک" (فرضی) نرمول (بے بنیاد) اور نس سار (بے حقیقت) قرار دیا تھا۔ لیکن جہاں پراپیگنڈا جنتا کے سامنے آیا ہے۔ سبھا کا پرستاو سبھا کے رجسٹروں میں بند ہے۔ ہر جگہ سرکار اپنے افسروں کی حفاظت کرتی ہے۔ گوروکل کا میرا پربندھ آریہ پرتی ندھی سبھا کا ہی پربندھ تھا۔ جب اس پربندھ کے بارہ میں اس قدر مخالفانہ پروپیگنڈا ہو رہا تھا۔ اس کے خلاف بیان دینا بھی سبھا کا کام تھا۔ اور یقین تھا۔ کہ وہ سبھا ضرورت پڑنے پر ایسا بیان شائع کرتی۔ اب وقت ہے تو یہ کہ اب سبھا کے مکھیا ہی وہ مہانوبھاو ہیں۔ جنہوں نے خود پراپیگنڈا کیا ہے۔ جیسے میں نے اپنے پتر میں لکھا ہے مجھے خود ان سے حفاظت کی ضرورت ہے۔ یہ مہانوبھاو میری مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اور اب اس کے لیے تیار نہیں۔ کہ اس کا جواب دیا جائے۔ یہ انصاف نہیں۔ تو بھی اگر فریق ثانی محسوس کرے۔ کہ اس کا سابقہ طرز عمل غلط تھا۔ تو بہتر ہے۔ میں نے خود تجویز کر دی ہے کہ ایک "سوتنتر نیائے سبھا" بنا دی جائے۔ جس کا فیصلہ ناطق ہو۔ الزامات اتنے سنگین ہیں۔ کسی اور سروس میں کسی نے ایسا فعل کیا ہوتا۔ تو فی الفور برخواست کر دیا جاتا۔ سول سروس کے کسی ممبر پر اس طرح کا الزام ہو۔ تو سرکار خود ایک انڈیپنڈنٹ ٹربیونل بنا دیتی ہے۔ ہماری سبھا کو اس میں تامل کیوں ہونا چاہیے؟

ہم لوگ دھرم کا پرچار کرتے ہیں۔ ہم پر اگر الزام لگایا جائے۔ تو ہمارے لیے دو راستے کھلے ہیں۔ ایک پرائشچت کا۔ دوسرا دنڈ کا۔ اگر ہم خود اپنے اپرادھ کو مانیں۔ تو ہم پرائشچت کر سکتے ہیں۔ ورنہ ہمیں کسی نشپکش عدالت کے روبرو اپنے آپ کو پیش کر کے اپنے آپ کو دنڈ و دوش اپرادھ سے مکت کرنا چاہیے۔ دنیا بھر کے اپرادھوں پر آواز کسنے والے اپنے اپرادھوں پر چشم پوشی کر جائیں۔ یہ کہاں کا نیائے ہے؟

سبھا کے ادھیکاری اپنے ساتھ نیائے نہیں کرتے۔ اگر فریق ہوتے ہوئے وہ اپنے آپ کو جج بناتے ہیں۔ میری رائے میں اب اس الجھن سے نکلنے کا راستہ یہی ہے۔ کہ سوتنتر نیائے سبھا قائم کر دی جائے۔ یہ سماج اس کا دیا ہوا دنڈ سب لوگ معمولی ... ورنہ مضمون چلیں گے + ن ... کا یہ مطلب ... سبھا کی شان اسی میں ہے۔ کہ ادھیکاریوں کے خلاف بھی الف ... میں نے پہلے لکھا تھا کہ پبلک اعتماد کی بنیاد دستبہ ہے۔ اسی طرح آج میں پھر لکھتا ہوں۔ کہ سبھا کی شان نیائے کرنے ہی میں ہے۔ انیائے دوارہ کسی کی شان میں اضافہ نہیں ہوتا:۔

"اپدیشکا کلاس" کا آرمبھ

آریہ جگت کو پہلے یہ خبر دی جا چکی ہے (دیکھیے "پرکاش" مطبوعہ ۱۸ اگست ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۹) کہ آریہ ستری پاٹھشالہ کمیٹی بوہڑ دروازہ ملتان شہر نے ایک "اپدیشکا کلاس" برائے تیاری استری اپدیشکا کھولنے کا نشچے کیا ہے۔ چنانچہ اب پنڈت لوک ناتھ جی آریہ مہوپدیشک نے اس کلاس کو پڑھانے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے۔ اس لیے تمام آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو چاہیے۔ کہ وہ اپنے اپنے شہر سے ایک ایک دیوی کو اس کلاس میں پڑھنے کے لیے اپنے خرچ پر بھیجیں۔ ایسی پڑھنے والی دیویوں کی تعلیمی قابلیت کم از کم مڈل یا ہندی رتن ضرور ہونی چاہیے۔ یا آریہ بھاشا کا کافی گیان ہونا چاہیے۔ جو دیویاں پڑھنے کے بعد پرچار کا کام کرنے کو تیار ہوں۔ انہیں شامل ہونا چاہیے۔ آریہ ستری پاٹھشالہ کمیٹی مذکور نے یہ بھی انتظام کیا ہے کہ ایسی دیویوں کو جن کے پڑھاوے کا کوئی پربندھ نہیں۔ اور اس کلاس میں پڑھنے کا شوق رکھتی ہوں۔ ان کو مبلغ آٹھ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائے۔ ایسی دیویوں کے لئے یہ ایک ... باقی صفحہ ۱۷ پر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مورتی پوجا اور آریہ سماج کا سدھانت

(از مہاشہ اننت رام جی گپتا منتری آریہ سماج رتیہ ضلع حصار)

میں مانتا ہوں۔ کہ پنڈت بدھ دیوجی ودیا النکار بڑے بھاری ودوان۔ تیاگی اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے سیدھ اپدیشک ہیں۔ لیکن انہوں نے حیدر آباد (دکن) میں رشی کی تصویر پر لات مار کر جو ول آزار کام کیا ہے۔ اس سے آریہ جگت میں ایک ہیجان سا پیدا ہو گیا ہے۔ اور پنڈت جی نے اپنی ودوتا کو اس نندنیہ فعل سے خاک میں ملا دیا ہے۔ کیونکہ مورتی پوجا کے بارہ میں رشی دیانند اور آریہ سماج مورتی پوجا سے نہ ایشور کی پراپتی اور نہ دیوتاؤں کی خوشنودی مانتا ہے۔ لیکن ہمارے رشیوں اور بزرگوں کی مورتیوں کو مکان میں رکھنے اور ان کی مناسب حفاظت اور مناسب استعمال کرنے سے منع نہیں کرتا۔ جیسے کہ جب ہم بھگوان شری کرشن کے چتر کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمارے اندر ایک آنند محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی میں پاپ کا۔ ظلم کا۔ انیائے اور دشٹوں کا ناش کیا۔ اور بھگتوں کا ادھار کیا۔ یا جب ہمارے پاس کسی پریمی دوست کا خط جو کہ کسی دوسرے دیش میں رہتا ہو۔ آتا ہے۔ تو ہم اس خط کو آنکھوں سے لگاتے اور کرتے ہیں۔ سے چومتے ہیں۔ بار بار پڑھتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ جیسے ہمارے پرو فیسر رام دیو جی ہی درشن ہو گئے۔

کے معمولی سیوکوں میں اور دیگر ارجن کی تصاویر کو اپنے مکان میں لٹکانے کا یہ فائدہ ہے۔ کہ جب ہم ویر آریو سماج کے ویر لانے آنا پرتاپ کے چتر کو دیکھیں گے۔ تو ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا ہو گا۔ کہ ہم بھی ویر اند ہیں۔ وہ ایک ہی "دیا اور اپنے دھرم پر دردمند رہیں یہ چلتے ہیں لاکھ مصائب اور تکالیف محسوس ہوں مانند۔ "اس سے"۔ البتہ آریہ سماج کا اور کوئی سدھانت نہیں۔ اور نہ ہی رشی دیانند نے کہیں لکھا ہے کہ ہمیں اپنے رشیوں اور بزرگوں کے فوٹو مکان آدی کے اندر نہیں رکھنے چاہئیں۔ اس لئے جس وقت چالاک پنڈت مادھو آچاریہ جی نے پنڈت بدھ دیو جی سے سوال کیا۔ کہ آریہ سماج مورتی پوجا کو مانتا ہے۔ اگر نہیں مانتا ہے۔ تو رشی کی تصویر پر جوتا مار کر دکھلاؤ۔ تو اس وقت پنڈت جی کو جواب دینا چاہئے تھا۔ کہ آریہ سماج مورتی پوجا سے ایشور کی پراپتی اور کسی ورکا حاصل کرنا یا شاپ کا لگ جانا نہیں مانتا۔ رشی دیانند کا فوٹو ہم اس لئے نہیں رکھتے۔ کہ ہم اس فوٹو سے ایشور کی پراپتی سمجھیں۔ یا فوٹو رکھنے سے ہمیں رشی دیانند کوئی ور دے گا۔ اور نہ رکھنے سے شاپ دے گا۔ بلکہ ہم رشی کا چتر اس لئے رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہندو جاتی کے سچے رکھشک تھے۔ اور انہوں نے ڈوبتی ہوئی آریہ جاتی کو بچایا۔ اور ویدوں کی تعلیم کو پھیلا کر بھارت کا ادھار کیا۔ اس لئے ایسے گن ہمارے اندر پیدا ہوں۔ اور ہم بھی رشی کی طرح تمام آریہ جاتی کی سیوا کر کے اور ہمارا دلینی اُنتی کے شکھر کو پہنچیں۔ اس لئے رشی کی تصویر پر جوتا مارنا غیر معقول اور بعید از عقل ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنڈت جی نے یہ کام اشتعال میں آکر کیا ہے۔ اس لئے پنڈت جی سے مؤدبانہ عرض ہے۔ کہ وہ اپنے اس نامناسب فعل پر پشچاتاپ کریں۔ تاکہ آریہ بھائیوں میں پھیلی ہوئی بے چینی رک جائے۔ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ یہ غلط فہمی ہمیں پستی میں گرا دے ۔

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا پروٹسٹ

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کے جنرل اجلاس میں جو کہ ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر میں منعقد ہوا۔ حسب ذیل ریزولیوشن بہ اتفاق رائے پاس ہوا:۔

"آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا یہ جلسہ دنیا کے سب سے بڑے ریفارمر مہرشی دیانند جی سرسوتی بانی آریہ سماج کے پوتر جیون پر کئے گئے غیر مہذب۔ کمینہ اور اشتعال انگیز حملوں کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جو کہ راولپنڈی کے اخبار "برہم رشی" نے اپنے ۱۷۔۲۴ جون ۱۹۳۵ء کے "دیانند سماج نمبر" میں کئے ہیں۔ اس نمبر کی اشاعت سے آریہ سماجیوں کے اندر غم و غصہ کی ایک زبردست لہر دوڑ گئی ہے۔ اس لئے یہ جلسہ گورنمنٹ سے پُرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس نمبر کو فوراً ضبط کرے۔ اور اخبار "برہم رشی" راولپنڈی کے ایڈیٹر۔ پرنٹر اور پبلشر کے خلاف اس کے گندے اور نفرت انگیز مضامین کے کارن مناسب کارروائی کرے۔

نیز یہ جلسہ سناتن دھرم پرتی ندھی مہا سبھا راولپنڈی کی توجہ "برہم رشی" کے ۲۴

وید آدی گرنتھوں کا مانیہ اور رشی دیانند

(از پنڈت چموپتی جی)

رشی دیانند کی تصویر کے متعلق کچھ دنوں سے اخباروں میں خوب چرچا ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں رشی کے جیون سے کچھ واقعات بھی بیان کئے جا رہے ہیں۔ کسی کسی مہانو بھاو کا کہنا ہے۔ کہ رشی دیانند وید آدی پستکوں کا کوئی وشیش مانیہ نہیں کرتے تھے۔ ان بیانات کے نیچے اگر سند بھی دے دی جاتی۔ تو معلوم ہو سکتا۔ کہ یہ واقعات کہاں سے لئے گئے ہیں۔ اور وہ کہاں تک قابل اعتبار ہیں؟

میں آج آریہ پرتی ندھی سبھا کے اتہاس کے سلسلہ میں آریہ سماج میرٹھ کے پرانے اخبار "آریہ سماچار" کی فائلیں دیکھ رہا تھا۔ جیٹھ سمت ۱۹۳۶ کے "آریہ سماچار" میں شرائط مباحثہ مابین سوامی دیانند سرسوتی جی اور مولوی محمد قاسم صاحب چھپی ہیں۔ سوامی جی ان دنوں میرٹھ میں تشریف رکھتے تھے اور مولوی محمد قاسم صاحب بھی جن سے وہ میلہ چاندا پور میں شاستراتھ کر چکے تھے۔ وہیں رونق افروز تھے۔ میرٹھ کے حکام اور شرفاء کی موجودگی میں مباحثہ کی شرائط پر گفتگو ہوئی۔ اس کا تذکرہ "آریہ سماچار" میں بالتفصیل چھپا ہے۔ مندرجہ ذیل عبارت جو آج کل کی بحث سے تعلق رکھتی معلوم ہوتی ہے۔ پاٹھکوں کی دلچسپی کے لئے نیچے درج کی جاتی ہے:۔

"مولوی صاحب نے فرمایا کہ نہ معلوم اب آپ کیوں مجمع خاص کے لئے ضد کرتے ہیں۔ چاندا پور ضلع شاہجہان پور میں تو آپ نے اس بات پر کچھ بھی ضد نہیں کی تھی۔ اور نیز مجمع خاص میں سب لوگ مباحثہ کے لطف سے مستفید بھی نہیں ہو سکتے۔ سوامی جی نے فرمایا۔ آپ نے دیکھا نہیں۔ کہ چاندا پور میں مجمع عام ہونے سے کیسا گڑبڑ ہو گیا تھا۔ یعنی میلہ کے واسطے سات دن مقرر کئے گئے تھے۔ پورے دو دن بھی میلہ نہ رہنے پایا۔ اور دوسرے روز ہی لوگوں نے فساد برپا کر دیا۔ اور غل مچا دیا۔ کہ میلہ ختم ہو گیا۔ اور کیا آپ بھول گئے کہ لوگ ہماری پستکوں کی چوکی پر جوتے رکھ رکھ کر کھڑے ہو گئے تھے؟"

("آریہ سماچار"۔ بابت ماہ جیٹھ سمت ۱۹۳۶ بکرمی۔ صفحہ ۲۹)

اس سے ۱۸۷۹ء کی گفتگو ہوئی۔ یعنی بیساکھ سمت ۱۹۳۶ بکرمی کے آخیر میں۔ اور جیٹھ سمت ۱۹۳۶ کے "آریہ سماچار" میں شائع ہو گئی۔ اس لئے اس کے مستند ہونے میں شک نہیں ہو سکتا۔ آخری الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ رشی پستکوں کی چوکی پر بھی جوتا رکھنے کے روادار نہ تھے۔ بات معمولی ہے۔ لیکن چونکہ اسے بحث کا مضمون بنایا جا رہا ہے۔ اس لئے اس واقعہ کا تذکرہ کرنا ضروری ہوا۔ ہمارے خیال میں کتابوں، تصویروں بالخصوص مقدس کتابوں اور محترم بزرگوں کی تصویروں کا مانیہ کرنا معمولی شِشٹاچار ہے۔ رشی عام مجمع میں شاستراتھ کرنے کے اس لئے مخالف ہیں کہ لوگ شور مچا دیتے ہیں۔ اور شانتی سے بحث نہیں ہونے دیتے۔ میلہ چاندا پور میں یہی کیفیت ہوئی تھی۔ وہاں ان کی پستکوں کی چوکی پر لوگ جوتا کے ساتھ چڑھ گئے۔ یہ بات رشی کو خاص طور پر اکھری۔ یہاں تک کہ اس کا ذکر اب میرٹھ کی گفتگو میں بھی کیا۔ مجمع عام میں شاستراتھ کرنے کے نقصانات کے دوران یہ بات انہیں خاص طور پر قابل ذکر معلوم ہوئی۔

مندرجہ بالا عبارت کو میں نے اس خیال سے یہاں نقل کرنا ضروری سمجھا ہے۔ کہ کہیں کوئی پٹھا کل کو وید آدی گرنتھوں کا ہی اپمان کرنا سدھانت کے انوکول نہ سمجھ بیٹھے۔ وید آدی گرنتھوں کا آدر کرنے سے کوئی مورتی پوجک ہو جاتا ہے۔ یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ رشی کو پستکوں کی چوکی پر جوتا چڑھانا برا معلوم ہوتا تھا۔ اور وہ اس سے مورتی پوجک نہیں بن گئے تھے۔

---

۲۴ قابل اعتراض مضامین کی طرف دلاتا ہے۔ اور اس سے کہتا ہے۔ کہ وہ ایسے مضامین سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کرے۔ اور اس اخبار سے اپنی سرپرستی ہٹا لے۔

(اننت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج پشاور چھاؤنی)

بقیہ صفحہ ۱۳ امر ہو گا کہ وہ ایک پرنگیا پتر لکھ دیں۔ کہ پرچہ وہ ٹھیکار دے گی۔ کمیٹی بوہڑ دروازہ ملتان نگر کو ادھیکار ہو گا۔ کہ اگر وہ ضرورت سمجھے۔ تو جانے لے گا۔ اور اسے سال تک پرچار ارتھ بطور سہاپتا رکھ سکے۔ پر ارتھنا پتر جلد از جلد بنا ... گا۔ جس کی تلافی نہ ہو۔ ... بوہڑ دروازہ ملتان ۸-۹-۳۵ تک آنے چاہئیں۔ رام نرائن جائنٹ ... (معارزہ ملتان)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی کا اپمان خطرناک ثابت ہوگا

(از پنڈت ہاردے پرکاش پردھان آریہ سماج اندرکوٹ میرٹھ شہر)

چونکہ رشی دیانند موجودہ زمانہ میں ایک بہت بڑے ریفارمر گذرے ہیں۔ اور جن کو "رہنمائے دنیا" تسلیم کیا جاتا ہے۔ تو یہ جاننا ہوگا۔ سوامی دیانند جنم اور کرم ارتھات گن۔ کرم اور سوبھاو سے براہمن تھے۔ نرکت کے مطابق جو آتما کو مانتا اور وید کو جانتا ہے۔ وہ براہمن ہے۔ رشی دیانند کو منتیوں کا گیان تھا۔ لہٰذا براہمن کی ہتک کرنا پاپ ہے۔ اور اتھروید میں براہمن کیساتھ جس قسم کی گستاخی کی جاتی ہے۔ وہ سب قابل نفرت بتلائی گئی ہے۔

سوامی دیانند آریہ سماج کے جنم داتا اور گورو تھے۔ شاستروں میں شکشا دینے والا ارتھات گورو اور پورک سدھار بتلایا گورو کہلاتا ہے۔ لہٰذا جو گورو کی تصویر وغیرہ کی ہتک کرتا ہے۔ وہ کبھی لائق معافی نہیں کہا جا سکتا۔ ایسے شخص کی جتنی بھی مذمت کی جائے۔ تھوڑی ہے۔

سوامی دیانند پنڈت تھے۔ اشٹادھیائی ادھیائے ۵ پاد ۲ شلوک ۴۳ میں لکھا ہے کہ جو سمجھ اور فیصلہ کرنے والی عقل رکھتا ہو۔ وہ پنڈت ہے۔

امرکوش ورگ ۷ شلوک ۵ میں عالم۔ عقلمند۔ حبیب دانا۔ دانشمند۔ شاعر۔ دلیل باز اور باضمیر شخص کا نام پنڈت ہے۔ چونکہ سوامی جی میں مندرجہ بالا اوصاف موجود تھے۔ لہٰذا ایسے علامہ پنڈت کی تصویر کے ساتھ گستاخی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

سوامی جی رشی تھے۔ رشی منتر درشتا ارتھات وید منتروں کی گہری و باریک بات کو ظاہر کرنیوالے کو کہتے ہیں۔ لہٰذا جو من۔ وچن اور کرم سے ایسے رشی کا اپمان کرتا ہے وہ انسان قابل عزت نہیں۔ براہمن نرنے نامی کتاب میں بیان ہے۔ کہ اودیچ براہمن انسان نہیں۔ بلکہ رشی اور دیوتا ہیں۔ لہٰذا اودیچ کل آپنا براہمن رشی دیانند کی چھاپا اور اس کے کسی نشان کا اپمان کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اور ایسا جرم بخشا نہیں جا سکتا۔

سوامی جی مہاراج دھارمک پرش تھے۔ اور آپ پر دھرم کے رس لکشن گھٹتے ہیں۔ لہٰذا ایسے دھارمک پرش کی ہتک کرنیوالا گنہگار ہے۔

شاستروں میں لکھا ہے۔ جو وید وید انگ اور دیگر علوم سے باخبر اور انکی تعلیم دے سکتا ہو۔ وہ آچاریہ ہے۔ چونکہ سوامی جی مہاراج آچاریہ تھے۔ لہٰذا ایسے آچاریہ کی ہتک کرنیوالا ...... ہونے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

منتری سوامی جی محترم و قابل اپدیشک تھے۔ مذاق العارفین میں۔۔ امام غزالی صاحب سے روایت ہے۔ کہ جو دنیا کو تعلیم و تلقین کرتا ہے۔ اس کا مرتبہ مقبولوں کے برابر ہے۔ چونکہ ہمارے مایہ ناز منتری سوامی جی ویدک دھرم کے لاثانی اپدیشک تھے۔ لہٰذا ایسے رشی۔ تپسوی۔ نفس کش اور مرتاض بزرگ کی ہتک کرتا ہے۔ وہ سخت سزا کا مستحق ہے۔

سوامی جی مہاراج رہنمائے دنیا اور سچے اصلاح کنندہ تھے۔ مہاتما جیسے رہنما اور مہرو کی بے عزتی کرتا ہے۔ وہ کب آریہ سماج کا اپدیشک رہ سکتا ہے۔ درحقیقت وہ خود بے غیرت اور اپمانت ہے۔ اور ایسا شخص ایک منٹ کے لئے بھی سوسائٹی میں رکھنے کے قابل نہیں ہو سکتا۔

سوامی جی سچے سنیاسی تھے۔ اور سنیاسی سب کی نظروں میں واجب التعظیم سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا ایسے سنیاسی کی تصویر پر جب بھری سبھا میں اپنا ناپاک پاؤں رکھا ہے۔ وہ خود بھی ایک دن سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ اور اس کی دنیا میں رسوائی ہوئے بغیر نہ رہے گی۔ چونکہ یہ فعل بدھ دیو جی کے بدھو پن کو ظاہر کرتا ہے۔ لہٰذا وہ جھوٹ اپدیشک کہلا نہیں سکتا۔ کیونکہ اس نے ویدک دھرم کا پیرو ہوتے ہوئے رشی دیانند جیسے گورو کا اپمان کیا ہے۔ جن کو سناتن دھرمی اور دیگر اقوام بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ سوامی جی جیسی معزز و ممتاز ہستی کو سناتن دھرمی مولراج شرما اگرجرنلسٹ سیالکوٹ نے اپنے باپ کے برابر عزت کرنا لکھا ہے۔ لہٰذا جس آریہ نے پاگل ہو کر اور سناتن دھرمیوں سے کھیل کر مناظرہ حیدرآباد کے میدان میں رشی دیانند کی تصویر کو ٹھکرایا ہے۔ ایسا شخص

"رکھشا بندھن" کی دھوم

آریہ سماج پٹیالہ: آریہ سماج پٹیالہ میں "رشی ترپن" یا "سنراونی" کا تیوہار آج صبح سات بجے سے بارہ بجے تک بڑی شان وشوکت اور اتساہ سے منایا گیا۔ سات بجے سے نو بجے تک ایک بڑا ہون یگیہ ہوا۔ اس کے بعد بھجن ہوئے۔ اور مسٹر گریش پرشاد ماتھر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ ایڈووکیٹ۔ لالہ حکم چند جی وکیل اپ پردھان۔ لالہ کرتارام جی بالی اپ منتری اور پنڈت وریاین جی ودیا النکار نے "رشی ترپن" یا "سنراونی" تیوہار کی عظمت اور معنی پر مختلف زاویۂ نگاہ سے روشنی ڈالی۔ ہر ایک ویاکھیان پر اسند اور پربھاوشالی تھا۔ اس کے بعد منتری جی نے یگوید کا ایک سوکت پڑھ کر منتروں کے ارتھ کئے۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوگئی۔

آریہ سماج جالندھر: آریہ سماج مندر اڈہ ہوشیارپور میں "رکھشا بندھن" کا تیوہار بڑی شان وشوکت سے منایا گیا۔ بھجن اور لیکچر ہوئے۔ سارے شہر میں بڑی رونق رہی تھی۔ مزید دو روز تک مندر میں یہ تیوہار منایا جائے گا۔

آریہ سماج لوہگڑھ امرتسر: "رکھشا بندھن" تیوہار کے سلسلہ میں آریہ سماج مندر لوہگڑھ امرتسر میں جاری کردہ یگیہ کی آج پورن آہوتی ڈالی گئی۔ اور ودوانوں نے "رکھشا بندھن" کے گوڑھ بھاؤ کو حاضرین پر واضح کیا۔ اور بتلایا گیا کہ "رکھشا بندھن" کا یہ مطلب ہے کہ پرش استریوں کی رکھشا کرنے کا پرن کرتے ہیں۔

آریہ سنگھٹن سبھا لائل پور: آریہ سنگھٹن سبھا لائل پور نے "رکھشا بندھن" کے پوتر تیوہار کو آریہ سماج مندر کالج وبھاگ میں بڑے سمارہ سے منایا۔ سات بجے بڑا یگیہ ہوا۔ پھر بھجن اور سندھیا پرارتھنا ہوئی۔ پھر رکھشا بندھن کے متعلق متعدد اصحاب کی تقاریر ہوئیں۔ یگیہ شیش بانٹنے کے بعد آرتی اور شانتی پاٹھ ہو کر اتسو سماپت ہوا۔ (سوم دیو سکرٹری سبھا)

آریہ سماج ظفروال: ۲۵/۸ کو نئے آریہ سماج مندر ظفروال کا پرویش سنسکار ہوا۔ شروع سنسکار پر تقریباً تین استری پرشوں نے یگیوپویت دھارن کئے۔ پھر پنڈت دیشی جی کا "رکھشا بندھن" پر ایک دلچسپ لیکچر ہوا۔ اور تیوہار کی آپ نے اہمیت بیان کی۔ پونجی بطور یگیہ شیش بانٹی گئی۔ (گردھاری لال منتری آریہ سماج)

آریہ سماج رنبیر: آج ۴ اگست ۱۹۳۵ء کو بوقت صبح ۸ بجے "رکھشا بندھن" کا تیوہار منایا گیا۔ اور کارروائی ہون یگیہ آدی سے شروع کی گئی۔ مہاشہ گردھاری لال۔ کیتورام اور برہمانند نے نئے یگیوپویت لئے۔ یگیوپویت سنسکار پنڈت جگدیش چندر جی نے کروایا۔ اس کے بعد دیگر آریہ بھائیوں نے نئے یگیوپویت دھارن کئے۔ بعد میں پنڈت جی نے یگیوپویت دھارن کرنے کی آوشیکتا پر تقریر کی۔ (راسا رام گپتا منتری آریہ سماج رنبیر۔ ضلع حصار)

آریہ سماج رماس: رکھشا بندھن کے دن آریہ سماج مندر رماس میں آریہ یووک سماج کی طرف سے رکھشا بندھن کا تیوہار منایا گیا۔ سب سے پہلے مہاشہ اوم پرکاش سوفی نے ہون یگیہ کرایا۔ پھر پنڈت چھجو رام جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور یووکوں کو یگیوپویت دھارن کرایا۔ پھر پنڈت سوم دت جی شرما اور مہاشہ دھرم پال جی نے بھجنوں دوارا جنتا کو آنندت کیا۔ (منتری آریہ سماج رماس)

سماج کیطرف سے ٹھکرایا جانا چاہیئے۔ اور ایسا شخص قابل معافی نہیں۔ میرے آریہ بھائیو! بدھ دیو نے دیدہ دانستہ رشی دیانند کی تصویر کیساتھ جو حرکت کی ہے۔ اور وہ ایسے باغ سے نکلا ہوا ہے جسے رشی کے پیروکاروں نے لگایا۔ اور اس نے ایک کر دکھا دیا۔ بدھ دیو کی نازیبا حرکت پر ایک مسلمان ایڈیٹر اخبار "مدینہ" بجنور نے ۹ اگست کے پرچہ میں لکھا ہے کہ "ہم بدھ دیو کی اس حرکت شنیعہ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بلا تقسیم بطور کا غذ لیکن جب وہ سوامی دیانند کی تصویر ہے۔ تو آریہ سماجیوں کو اس کی حرمت

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

سماجک سماچار

آریہ سماج سوجان پور کے پرستاؤ:-

آریہ سماج سوجانپور کے اجلاس منعقدہ ۴ اگست ۱۹۳۵ء میں سرو سمتی سے حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے:-

(۱) آریہ سماج سوجان پور کا یہ جلسہ آریہ سماج تیلنگہ ریاست حیدرآباد (دکن) کے مندر کی مسماری اور منسرکی جائیداد کی ضبطی کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور نظام حیدرآباد سے درخواست کرتا ہے۔ کہ مندر کو دوبارہ ریاست کے خرچ پر تعمیر کرایا جائے۔ اور ضبط شدہ جائیداد کو واپس دیا جائے۔ نیز آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا دہلی سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اگر ریاست حیدرآباد اس بارہ میں خاموشی سے کام لے۔ تو سارودیشک سبھا کوئی عملی قدم اٹھائے۔

(۲) آریہ سماج سوجان پور کا یہ ستسنگ دنیا کے سب سے بڑے ریفارمر مہرشی دیانند سرسوتی بانی آریہ سماج پر کیے گئے غیر مہذب۔ کمینہ اور اشتعال انگیز حملوں کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتا ہے جو کہ راولپنڈی کے اخبار "برہم رشی" نے اپنے جون ۱۹۳۵ء کے "دیانند سماج نمبر" میں کئے ہیں۔ اس نمبر کی اشاعت سے آریہ سماجیوں کے دھارمک جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔

اس واسطے یہ جلسہ حکومت سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ اس نمبر کو فوراً ضبط کرے۔ اور اخبار "برہم رشی" راولپنڈی کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔ نیز سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا راولپنڈی کی توجہ "برہم رشی" کے قابل اعتراض مضامین کی طرف دلاتا ہے۔ اور درخواست کرتا ہے کہ وہ ایسے مضامین سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کرے۔

(شام لال منتری آریہ سماج سوجان پور ضلع گورداسپور)

آریہ سماج لائل پور کے سماچار:-

(۱) آریہ سماج لائل پور سوامی منیشورانند جی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔

(۲) آریہ سماج لائل پور سیٹھ بھگوانداس جی کی دھرم پتنی کے دیہانت پر اتینت شوک پرگٹ کرتا ہے۔

(دولت رائے منتری آریہ سماج لائل پور)

آریہ سماج نارگ وکچھاد کے سماچار:-

آریہ سماج نارگ کے علاقہ اور خاص کچھاد کے سماج میں شری منیشور دیو جی اپدیشک اور مہاشہ ...جی اپدیشک پدھارے۔ پندرہ یوم تک علاقہ نارگ میں اور پانچ یوم تک خاص کچھاد میں آپ نے لیکچر و بھجن سنا کر پبلک کو ترپت کیا۔ اٹھارہ ممبر کچھاد سے اور دو ممبر علاقہ نارگ سے ویدپرچار فنڈ کے لئے ۴ فی سالانہ کے حساب سے بنائے۔ علاوہ اس کے ارتھ شالا کے لئے بھی کچھ دان اکٹھا ہوا۔

ہم آریہ پرتی ندھی سبھا اور منتری جی ڈاکٹر لال چند جی کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔

(منتری آریہ سماج کچھاد ریاست ناہن)

گورو کل بیٹ سوہنی کے سماچار:-

(۱) موسم گرما کی رخصتیں ختم ہو چکی ہیں۔ سادہ دن میں تعلیم کا کام پھر شروع ہو گیا ہے۔ بعض نئے برہمچاریوں کا داخلہ بھی ہو چکا ہے۔ برہمچاریوں کا سواستھ بھی تسلی بخش ہے۔

(۲) پراگیہ یونیورسٹی کے امتحان میں گوروکل کے پانچ ودیارتھیوں میں سے چار ودیارتھی اچھے نمبروں پر کامیاب ہوئے ہیں۔

(۳) مہاشہ بھوج دت چندہ کلکٹر کو گوروکل کے کام سے مکت کیا گیا ہے۔ پنڈت دھرم دیو جی آچاریہ دورہ کر کے اس کام کو سر انجام دیں گے۔

گنپت رائے منتری گوروکل بیٹ سوہنی گجرات (ضلع مظفر گڑھ)

آریہ سماج ملتان شہر کے سماچار:-

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار اور دھ ستا بھی کے ام پلکش میں ویشیو ترنگیہ آرمبھ کر دیا ہے۔ ہر ایک آریہ بھائی سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے گھر میں ایک یگیہ کو کرا کے۔ اور مقررہ دان بطور دکشنا سبھا کے لئے دے۔ اس وقت تک کئی بھگت بھائیوں نے اپنے اپنے گھروں میں یگیہ کرا لئے۔ پنڈت وشنو انند جی جو ڈیرہ اسمٰعیل خان میں رہتے ہیں۔ آج کل یہاں پدھارے ہوئے ہیں۔ اور کئی ہفتوں سے بطور پروہت یگیہ کرانے نتھا اپدیش دیتے ہیں۔ آریہ سماج ان کی سیوا کے لئے بہت مشکور ہے۔

تاریخ	نام سبھاسد	دان
۵ 8/35	لالہ رام نارائن	۳/- روپے
۶ 8/35	ملک گلاب رائے	۳/۸/- روپے
۷ 8/35	لالہ مکند لال	۲/۸/- روپے
۸ 8/35	سوامی سیوا رام	۲/۸/- روپے
۹ 8/35	" رنجیت رائے	۱/۸/- روپے
۱۰ 8/35	لالہ آسانند	۲/۸/- روپے
۱۳ 8/35	" جمنا داس	۱/۸/- روپے
۱۴ 8/35	ٹھاکر کنور بھان	۱/۱۲/- روپے
۱۵ 8/35	لالہ آتما رام	۱/۱۲/- روپے

(رام نرائن منتری آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار:-

کوئٹہ فنڈ:- یکم اگست ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج ظفروال کی طرف سے بیس روپیہ کوئٹہ کے پیڑتوں کی سہایتا کے لئے جمع کر کے بھیجے گئے۔ دانیوں کی فہرست حسب ذیل ہے:-

(۱) ماسٹر سیتا رام پانچ روپیہ (۲) لالہ لکھپت رائے چار روپیہ (۳) لالہ امبر داس چار روپیہ (۴) ماسٹر گردھاری لال دو روپیہ (۵) لالہ ٹھاکر داس وکیل دو روپیہ (۶) ڈاکٹر مہاراج کرشن دو روپیہ (۷) لالہ بدری داس دو روپیہ (۸) لالہ رام سرن داس پردھان سناتن دھرم سبھا دو روپیہ (۹) مہنت سری گوپال ایک روپیہ (۱۰) لالہ ٹھاکر داس نیان ایک روپیہ (۱۱) لالہ کندن لال بزاز ایک روپیہ (۱۲) پنڈت بدم نارائن ایک روپیہ (۱۳) مہاشہ نیش پال ایک روپیہ (۱۴) لالہ بیلی رام ایک روپیہ (۱۵) متفرق چندہ ایک روپیہ۔

پرستاؤ:- ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کو ذیل کا پرستاؤ پاس کیا گیا:-

"آریہ سماج ظفروال کا یہ اجلاس اخبار "برہم رشی" راولپنڈی کے "دیانند سماج نمبر" کو بڑی حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اس شرارت آمیز نمبر کو ضبط کرے۔ اور اس کے ایڈیٹر۔ پرنٹر اور پبلشر کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔"

پرچار:- ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کو ۹ بجے رات بلونت ہال میں ویدک دھرم کا پرچار ہوا۔ پہلے مہاشہ مہر چند کے بھجن ہوئے۔ پھر پنڈت دیبلی جی شاستری کا "اوتار واد" پر ویاکھیان ہوا۔ اس کے بعد پھر مہاشہ مہر چند کے دو بھجن ہوئے۔ انت میں مہاشہ بیلی رام حلوائی نے مورتی پوجا اور "اوتار واد" کے بارہ میں دو تین سوال کئے۔ جن کے جواب پنڈت جی نے نہایت تسلی بخش دئے۔

پردرشنی سنسکار:- ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء کو پنڈت ولبھ جی نے آریہ سماج کے منتری سندر کا پردرشنی سنسکار بڑی اچھی طرح سے کرایا۔ پنڈت جی کو ایک روپیہ دکشنا اور پانچ روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دیئے گئے۔

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

آریہ سماج لائل پور کے سماچار:-

تینوں آریہ سماجوں (آریہ سماج کالج وبھاگ۔ آریہ سماج گوروکل وبھاگ اور آریہ سماج ڈوگس پورہ) کی ایک مشترکہ سبھا موسومہ "آریہ سنگٹھن سبھا" بنی ہوئی ہے۔ اس کا اجلاس ۱۰ 8/35 کو بروز سنیچر آریہ سماج مندر کالج وبھاگ میں ہوا۔ جس میں حسب ذیل پرستاؤ سرو سمتی سے پاس ہوئے:-

(۱) "آریہ سنگٹھن سبھا کا یہ اجلاس "برہم رشی" راولپنڈی کے "دیانند سماج انک" میں مہرشی دیانند پر و نیز آریہ سماج کے جیون چرتر پر کئے گئے کمینہ حملوں کے دکھ و گھرنا پرگٹ کرتا ہے۔ اور پنجاب گورنمنٹ کا دھیان اس طرف دلاتا ہے کہ شیگھر ہی اس انک کو ضبط کر کے اس کے پرنٹر۔ پبلشر اور سمپادک پر مقدمہ چلا کر آریوں کی بڑھتی ہوئی اشانتی کو دور کرے۔"

(۲) "آریہ سنگٹھن سبھا کا یہ اجلاس آریہ سماج مندر بیلنگہ ریاست حیدرآباد (دکن) کے سرکاری احکام سے گرائے جانے اور آریہ سماج کی جائیداد اور ریکارڈ ضبط کر لئے جانے کے ورودھ زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور سارودیشک سبھا دہلی سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کو جلد از جلد ہاتھ میں لے کر مناسب کارروائی کرے۔ تاکہ پھر کسی کو آریہ سماج کے دھارمک معاملوں میں دخل اندازی کرنے کا حوصلہ نہ پڑے۔"

(سوم دیو سکرٹری آریہ سنگٹھن سبھا لائل پور)

سوامی منیشورانند جی کا "سمرتی دوس"

آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی منیشورانند جی کا چند دن ہوئے۔ دیہانت ہو گیا ہے۔ اس کے سمبندھ میں آریہ پرتی ندھی سبھا بہار بانکی پور پٹنہ کے منتری گھوشنا کرتے ہیں کہ ۲۵ اگست ۱۹۳۵ء کو سوامی جی کا "سمرتی دوس" نشچت کیا گیا ہے۔ اس دن آریہ جگت میں سب جگہ سارو جنک شوک سبھائیں ہونی چاہئیں۔ شوک پرستاؤں کی سوچنا اس سبھا کے پاس بھیج دینی چاہئیں۔ اس سبھا نے سوامی جی کا سمارک بنانے کا نشچے کیا ہے۔

پنجاب کے تمام آریہ سماجوں کو سوامی جی کا سمرتی دوس ۲۵ اگست کو ضرور منانا چاہئے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج روپڑ کے سماچار :-

(۱) آریہ سماج روپڑ نیلنگہ آریہ سماج مندر کے گرائے جانے پر پُرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور نظام حیدرآباد سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس کی جلد از جلد تلافی کی جائے۔

(۲) آریہ سماج روپڑ سوامی مہیشورانند جی کی بے وقت اور ناگہانی مرتیو پر اظہار افسوس و رنج کرتا ہے۔

(۳) آریہ سماج روپڑ کے سپتاہک ستسنگ میں مہاشہ چانن رام جی ویدوں کی کتھا کرتے ہیں۔ اور اس سپتاہ ہر روز شام کے ۵ بجے سے ۶ بجے تک آپ نے ویدوں کی کتھا کرنی آرمبھ کر دی ہے۔

(۴) آریہ سماج روپڑ نے مبلغ ۱۱ روپیہ بابت امداد مصیبت زدگان کوئٹہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ارسال کئے ہیں۔

(۵) اودھ شتابدی ڈیپوٹیشن روپڑ تشریف لایا۔ اور لالہ نرسنگداس جی و لالہ بھگت رام جی ممبران آریہ سماج ڈیپوٹیشن کے ہمراہ تھے۔ دونوں بھائیوں نے مبلغ پانچ روپیہ نقد ادا کئے۔

(لال چند گپتا بی۔ اے منتری آریہ سماج روپڑ)

آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ کا چناؤ

آج اتوار ۱۸ اگست ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج کا چناؤ ہوا جس میں نمن لکھت ادھیکاری تتھا پرستھت سبھاسد چنے گئے :-

دیوان رام سرن داس جی بھٹناگر پردھان :- مہاشہ پرشوتم دیال جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اور مہاشہ گوبند رام جی وکیل منیجر ساہوکارہ بینک اپ پردھان :- مہاشہ رام جی داس خانہ منتری :- دیوان سکھ جی لال جی سبھاسد منتری :- مہاشہ کشوری لال جی سہایک منتری :- مہاشہ امرناتھ جی پستکادھیکش :- مہاشہ جیونی پرشاد جی اپ پستکادھیکش :- مہاشہ جگناتھ رام جی کوشادھیکش :- مہاشہ لکھا رام جی اپ کوشادھیکش :-

نمن لکھت پرستھت سبھاسد چنے گئے

(۱) مہاشہ ستیہ پال جی (۲) مہاشہ کندن لال جی (۳) مہاشہ آتما رام جی (۴) مہاشہ ... سنگھ جی (۵) مہاشہ دینا ناتھ جی

ایک وشال مکان ایک دوکان اور ایک وشال مندر بنانے کے لئے خرید لیا گیا ہے۔

(منتری آریہ سماج چوڑا بازار۔ لدھیانہ)

پنڈت بدھ دیو کے ننداونیہ فعل کی زبردست مذمت کیجئے

مہاشہ جسونت رائے جی کمالیہ نواسی ممبر پرتی ندھی سبھا کا ارشاد

ہمیں ذیل کا نوٹ مہاشہ جسونت رائے جی کمالیہ نواسی سدسیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اشاعت کے لئے ارسال کیا ہے :-

"مجھے خوشی ہے۔ کہ آریہ سماج کے رہنماؤں میں سے آپ نے پنڈت بدھ دیو کے نامناسب فعل کی مذمت کی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ پنجاب میں اور پنجاب کے باہر آریہ سماجوں نے جو مذمت کے پرستاو پاس کئے ہیں۔ وہ آپ کی چیتاونی کا نتیجہ ہیں۔ پنڈت جی کے اس فعل سے مجھے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ باوجود اس بات کے کہ میں پنڈت جی کی عزت کرتا ہوں۔ مگر مہرشی دیانند کا اپمان سہن کرنا مشکل ہے۔ زیادہ افسوس اس بات کا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان جی نے بھی اس معاملہ کو ٹالنے کی کوشش کی ہے۔ میرا خیال تھا کہ پردھان جی اس معاملہ میں پنڈت جی سے متفق نہ ہوں گے۔ اور رشی کے اپمان کے لئے انہیں پرایشچت کرنے کے لئے کہیں گے۔ مگر میرا یہ خیال غلط نکلا۔ اور سبھا کی سب شکتیاں پنڈت جی کے اس فعل پر مٹی ڈالنے کی کوشش کرنے لگیں۔ اور یہ کوشش یہاں تک بڑھی۔ کہ سبھا کے آرگن "آریہ مسافر" نے آریہ سماج ... سبھا کے پرستاو کو اس وقت تک شائع نہیں کیا۔ میرا خیال ہے۔ اس معاملہ میں پوری پوری ایجی ٹیشن ہونی چاہیئے۔ میرا یقین ہے۔ کہ آپ کسی لحاظ ملاحظہ وغیرہ میں نہ آ کر اس ایجی ٹیشن کو اس وقت تک جاری رکھیں گے۔ جب تک کہ پنڈت جی پشچاتاپ نہ کریں۔ آپ کے سوائے کوئی لیڈر پنجاب میں نظر نہیں آتا۔ کہ گالیاں کھا کر بھی رشی کو اپمانت ہونے سے بچالے۔ یقیناً اس نیک کام کے لئے آپ آریہ سماج کے شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ اگر ہو سکے۔ تو جنرل سبھا کا اجلاس بلایا جائے۔ کیونکہ اس سمے تک تو سبھا سے مجھے کوئی امید نہیں"۔

پنڈت بدھ دیو کے ننداونیہ فعل سے بیزاری کا پرستاو

آریہ سماج امرت سر :- آریہ سماج امرت سر بازار شردھانند میں ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کو جنرل سبھا نے ذیل کا پرستاو سروسمتی سے پاس کیا ہے :-

"حیدرآباد (دکن) میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک پنڈت بدھ دیو جی نے آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند کی تصویر کو پاؤں سے ٹھکرا کر ایک ایسا مہان ننداونیہ کاریہ کیا ہے۔ کہ جس نے سارے آریہ جگت میں کھلبلی پیدا کر دی ہے۔ یہ آریہ سماج تجویز کرتا ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو سے انورودھ کیا جائے۔ کہ وہ اس ننداونیہ کاریہ کے لئے پرایشچت کریں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو ان کو آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر کھڑا ہونے کی اجازت نہ دی جائے"۔

(ہنس راج پاٹھک منتری آریہ سماج بازار شردھانند۔ امرت سر)

پٹیالہ میں جینتی سپتاہ :- سرومتی آریہ پرتی ندھی سبھا کے حکم کے مطابق شراونی کے تہوار سے لے کر اب سے ہر روز رات کے ۸ بجے سے ۹½ بجے تک آریہ سماج مندر میں ویدوں کی کتھا ہوتی ہے۔ پنڈت ودیا رتن جی ودیا النکار منتروں کا سور سہت اچارن کر کے بڑی سندرتا سے ان کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ کل شام کے ۶ بجے سے ۹ بجے تک ہفتہ وار اجلاس بھی نہایت کامیابی سے ہوا۔ ہون سندھیا بھجن اور پرارتھنا کے بعد پنڈت ودیا رتن جی نے حسب دستور "سوم سرود" پستک سے سام وید کے چند منتروں کی کتھا کی۔ اور اپنے خیالات کو ظاہر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ایشور بھگتی کے سوم رس کا پان ہی منشیہ کو امر بنا سکتا ہے۔ اور وہ موت پر فتح حاصل کر کے مکتی حاصل کر سکتا ہے۔ اس رس کے پان کرنے والا منشیہ ہر دکھ سکھ سے رہت ہو کر سچے سکھ کا انوبھو کرتا ہے۔ اور پرماتما کے سکھ مے سوروپ کا درشن کرنے کا سوبھاگیہ پراپت کرتا ہے۔ اس کے بعد پرتی ندھی سبھا کا نیا سرکلر جس میں چار آپ نیموں اور ۲۵ فیصدی حاضری اور شانتی وغیرہ پر سختی سے عمل کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔ پڑھ کر سنایا گیا۔ پھر رگوید کے سوکت کا پاٹھ ہوا۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

آریہ سماج جموں (ہسپتال روڈ) کے پرستاو

آریہ سماج جموں کے سپتاہک ستسنگ میں ذیل کے پرستاو سروسمتی سے سویکار کئے گئے :-

(۱) آریہ سماج جموں سوامی مہیشورانند جی کے پرلوک گمن پر انتہائی شوک پرکٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ سورگیہ آتما کو سدگتی اور شانتی پردان کریں۔ سوامی جی اوچیہ کوٹی کے ودوان اور پرچارک سنیاسی تھے۔ ان کی مرتیو سے آریہ سماج کے اندر ایک انمول رتن کا استھان خالی ہو گیا ہے۔ جس کی پورتی کٹھن ہے۔

(۲) آریہ سماج جموں کا یہ ستسنگ پنجاب گورنمنٹ کی توجہ اخبار "پریم رشی" کے "دیانند سماج نمبر" کی طرف دلاتا ہے۔ جس میں مہرشی دیانند جی کی ذات ستودہ صفات پر نہایت بیہودہ اور بعید از اخلاق حملے کئے گئے ہیں۔ جن سے آریہ سماجیوں کے دلوں کو سخت ٹھیس پہنچی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ سے پُرزور استدعا کی جاتی ہے۔ کہ وہ اخبار مذکور کو ضبط کر کے اس کے ایڈیٹر۔ پرنٹر اور پبلشر کے برخلاف مناسب کارروائی کرے۔

(۳) آریہ سماج جموں کا یہ اجلاس آریہ سماج مندر نیلنگہ واقع ریاست حیدرآباد (دکن) کے سرکاری احکام سے گرائے جانے اور آریہ سماج کی جائیداد ضبط کئے جانے کے خلاف سخت ناراضگی کا اظہار کرتا ہوا زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس معاملہ کو ہاتھ میں لے کر مناسب انتظام کرے۔

(تلسی رام منتری آریہ سماج جموں)

آریہ سماج کراچی کا ۴۹ واں سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج کراچی کا ۴۹ واں سالانہ جلسہ ۴ لغایت ۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء دھنپت مل آریہ ... پاٹھشالہ میں نہایت دھوم دھام سے ہوگا۔ سوامی سروانند۔ سوامی ودیانند۔ بھائی ٹیک چند۔ پنڈت بدھ دیو ودیا النکار کو شمولیت کے لئے دعوت دی گئی ہے۔ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے اپدیشک بھیجنے کی درخواست کی گئی ہے۔

(سکرٹری)

آریہ سماج بڈھلاڈہ کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج بڈھلاڈہ کا سالانہ جلسہ ۶-۷-۸ ستمبر کو آریہ سماج مندر میں ہونا قرار پایا ہے۔ اس موقع پر سوامی کیولانند جی۔ پنڈت بدھ دیو

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ودّیا النکار۔ پنڈت بُدھ دیو شاستری میرپوری
مہاشہ چرنجی لال پریم اور پنڈت سنت رام
وغیرہ کے پدھارنے کی اُمید ہے :
(سکریٹری آریہ سماج)

آریہ کمار سبھا گوجرہ کا سماچار :-

گوجرہ ۱۸-۸ اگست۔ آریہ کمار سبھا گوجرہ نے کل رات کے وقت "رکھشا بندھن" کے پوتر تیوہار کو بڑی دھوم دھام سے منایا ہے۔ اور پراچین ہندو سبھیتا کو جنتا کے سامنے پیش کیا ہے۔ علاوہ ازیں بھجن اور لیکچر وغیرہ ہوئے :
(منتری)

اردھ شتابدی کا ڈیپوٹیشن :-

لورنڈا سے شملہ جاتے ہوئے ڈیپوٹیشن چند گھنٹوں کے لئے بسی پٹھاناں ریاست پٹیالہ میں ٹھہرا۔ سے وہاں سے ۲۹۱ روپیہ دان پراپت ہوا :

بعد ازاں ڈیپوٹیشن شملہ میں ۱۸ اگست کو پہنچا۔ شملہ کے اکثر آریہ بھائیوں نے اپنی ماسک آمدنی کا نصف بھاگ اس شبھ یگیہ کے ارپن کیا۔ اور کئی سبھاسدوں نے اس سے بھی ادھک دان دیا۔ اس کے سوائے

۱۔ لالہ جگن ناتھ جی پروپرائٹر کول کمپنی شملہ ۵۰۰/- روپیہ وعدہ۔
۲۔ ان کی دھرم پتنی شریمتی بھگونتی دیوی جی ایک ہزار روپیہ وعدہ۔
۳۔ رائے صاحب لالہ حکومت رائے جی اُپ پردھان آریہ سماج شملہ ۶۰۰/- روپیہ وعدہ
۴۔ لالہ ننھو رام جی ۵۰۰/- روپیہ وعدہ۔
۵۔ " برکھا بیان جی ۵۰۰/- " " ۔
۶۔ بابو شری کرشن جی ۳۰۰/- " " ۔

اس کے علاوہ متعدد دیگر سجنوں سے ایک ہزار سے زائد روپیہ دان پراپت ہوا ہے گویا کُل دان ۴۸۱۳/- روپیہ جمع ہوا :
الادھ شتابدی پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

آریہ سماج دودھوچک کا پروٹسٹ

آریہ سماج دودھوچک ضلع گوجرانوالہ سیالکوٹ کے جنرل اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوا :-

"آریہ سماج کا جنرل اجلاس راولپنڈی کے اخبار "برہم رشی" کے "دیانند سماج نمبر" کو جس میں رشی دیانند کی شان کے خلاف بکواس کی گئی ہے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا۔ اور گورنمنٹ سے پرچہ مذکور کی ضبطی اور اس کے ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ کرتا ہے"
(منتری)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اتہاس

(از پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے)

سبھا کی اردھ شتابدی کے سمبندھ میں جہاں اور پروگرام تجویز ہوا تھا۔ وہاں ایک یہ بھی تجویز ہوئی تھی۔ کہ اب تک کا سبھا کا اتہاس تیار کیا جائے۔ یہ کام میرے سپرد ہوا۔ یہ کام بہت بڑا ہے۔ اور سبھا کے جنرل اجلاس کے بعد سے ہی تن من دھن سے اس کام میں لگا ہوا ہوں۔

سبھا کے اتہاس کے معنی ہیں رشی کے نروان کے بعد سے پنجاب میں آریہ سماج کے کام کا اتہاس۔ یہ اتہاس بڑا شاندار ہے۔ اس میں ویدک پرچار۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج۔ استری شکھشا۔ دلت ادھار۔ سماج سدھار۔ شدھی۔ گوروکل اور سکول وغیرہ سب تحریکیں شامل ہیں۔ ہر تحریک کا اپنا اتہاس ہے۔ میں آریہ سماج کے پرانے اخباروں۔ سماچار پتروں کی رپورٹوں۔ کتابوں اور ٹریکٹوں وغیرہ سب کو جمع کرنا چاہتا ہوں۔ اور اُن کے مطالعہ سے سبھا کے اتہاس کا مسالہ اکٹھا کر رہا ہوں۔ آریہ سماجوں سے ایک سرکلر اور اخبارات کے ذریعہ پرارتھنا کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنے اپنے یہاں کا ورتانت اکٹھا کر کے بھیج دیں۔ تاکہ اس سے اتہاس کی تیاری میں امداد لی جائے۔ جن جن مہانو بھاوؤں نے سماج کے کام میں کوئی اہم خدمات سر انجام دی ہیں۔ اُن کے حالات بھی اس اتہاس میں مناسب مقام پا سکتے ہیں :

اخبارات کی پرانی فائلیں۔ رپورٹیں۔ کتابیں اور ٹریکٹ جتنے بھی پراپت ہو سکتے ہیں۔ وہ پڑھے جا رہے ہیں۔ اور اُن کے آدھار پر اتہاس لکھا جا رہا ہے :

اس سمبندھ میں میں نے دورہ بھی شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ۱۰ اگست سے ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء تک میں دہلی میں رہا۔ جہاں چاوڑی بازار کے آریہ سماج میں اُپدیشوں اور لیکچروں کا سلسلہ رہا۔ وہاں اتہاس کی سامگری بھی خوب ہاتھ آئی۔ اس کے لئے مہاشہ سنتوش چند داس جی اور لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں :

میں دہلی سے میرٹھ چھاؤنی آیا۔ وہاں ایک دن ٹھہرا۔ ایک ویاکھیان بھی دیا۔ اور وہاں کے پرانے اخبار "آریہ سماچار" کی فائلیں بھی حاصل کیں۔ لالہ موتی لال جی ایڈووکیٹ کے پرشرم سے یہ فائلیں پراپت ہوئیں۔ کچھ رہ گئی ہیں۔ جو وہ بھیج دیں گے۔ یہ آریہ سماچار رشی دیانند کے جیتے جی جاری کیا گیا تھا۔ اس میں کئی واقعات رشی کے جیون کی جیتی جاگتی تصویر ہیں :

میرٹھ سے میں ہردوار چلا گیا۔ وہاں مہاتما ہنس راج جی سے ملنا تھا۔ اُن کا سماج کا ریہ اور پرتی ندھی سبھا کی عمر ایک ہی ہے۔ لگ بھگ تین گھنٹے اُن سے ملاقات ہوئی۔ اور سبھا کے پراچین اتہاس پر اُن کے دوارہ خوب پرکاش پڑا :

میں کل فیروزپور جا رہا ہوں۔ فیروزپور آریہ سماج پرانا سمبندھ ہے۔ وہاں کے یتیم خانہ سے پرانا مسالہ حاصل ہونے کی آشا ہے۔ فیروزپور کے بعد میں جالندھر جاؤں گا۔ اُس کے بعد امرتسر کا خیال کیا ہے۔ شروع شروع میں جالندھر اور لاہور آریہ سماج کے مرکز تھے۔ جالندھر میں کنیا مہاودیالیہ کا اتہاس بھی ہے۔ اور سوامی شردھانند جی کا پرارمبھک کاریہ کھیتر ہونے کے کارن وہاں آریہ سماج کے کاریہ کا بھی ایک نہایت قیمتی باب محفوظ ہے :

جانا مجھے اور جگہوں پر بھی ہے۔ لیکن نہ تو مجھ میں اتنی طاقت ہے۔ اور نہ اتنا وقت ہے کہ ہر جگہ خود جا کر مسالہ فراہم کر سکوں۔ آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں اور آریہ پُرشوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس کام میں اپنے آپ سہائتا کریں۔ مجھے مندرجہ ذیل امور کی واقفیت چاہیئے۔ فراہم کر کے بھیج دیں۔ تو آتم ہو :

۱۔ آریہ سماج کی قائمی کی تاریخ
۲۔ دوکل سنستھائیں اور ان کی مختصر تاریخ :
۳۔ پرچار کے سمبندھ میں وشیش گھٹنائیں
۴۔ وشیش شاستر ارتھ اور ان کا حال :
۵۔ شدھیاں
۶۔ دلت ادھار
۷۔ وشیش سنسکار جن کے ساتھ کسی خاص اتہاس کا سمبندھ ہو :
۸۔ سبھا کے کسی وبھاگ مثلاً ویدپرچار، گوروکل، دلت ادھار اور شدھی آدی کے
سلسلہ میں دی گئی وشیش سہائتا :
۹۔ انیہ دھرم والوں کے ساتھ میل یا سنگھرش کی وشیش گھٹنائیں :
۱۰۔ سرکار کی طرف سے سہائتا یا سنگھرش کی وشیش گھٹنائیں :
۱۱۔ وشیش پُرشوں کے حالات اور فوٹو :

جہاں جہاں جاؤں گا۔ وہاں یہ سامگری میں اکٹھی کرتا جاؤں گا۔ لیکن پہنچوں کہاں کہاں۔ شتابدی میں فقط تین چار مہینے باقی ہیں۔ اس لئے اتہاس کے لئے تو دو مہینے سے زائد عرصہ بھی نہیں۔ دو ایک مہینے تو اس کے چھپنے میں ہی لگ جائیں گے۔ آریہ نرناریوں اور سماجوں کے ادھیکاریوں اس کام میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ تو نیش اور بڑھنیہ کے بھاگی ہونگے :

بزرگوں کے کارناموں کی یاد کو تازہ رکھنا آنے والی پیڑھیوں کے لئے ترقی کا راستہ صاف کر جاتا ہے۔ آؤ ہم سب مل کر اس یگیہ میں اپنی اپنی آہوتی ڈالیں :
(ادم سنم)

گوروکل رائے کوٹ کے سماچار :-

۱۔ ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء بدھ وار گوروکل رائے کوٹ میں رشی ترپن کا پوتر تیوہار بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پراتہ کال ۴½ بجے ایک برہد یگیہ کا آیوجن کیا گیا۔ جس میں گوروکل کے برہمچاریوں۔ گورو جنوں تھا انیہ کاریہ کرتاؤں نے بڑے اُتساہ سے بھاگ لیا۔ ہون یگیہ کے پشچات سامگان ہوا۔ اور پھر پنڈت رام سُکھ جی مصر اُپ آچاریہ کو ہی تارنگ سنگیت ور شنا چاریہ جی کا شرادی کے وشے پر ایک سارگربھت اُپدیش ہوا۔ اس کے بعد پرتی بھوج ہوا۔ جس میں سمپورن کُل واسیوں نے سہرش بھاگ لیا :
(ڈی تما نند کو شادھیکش)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا سماچار

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے سپتاہک ستسنگ منعقدہ ۴ اگست ۱۹۳۵ء میں مہاشہ لعل چند جی شیخ علاول پوری کا ایک منوہر ویاکھیان ہوا۔ آپ نے "منشیہ جیون کا اُدیشیہ" کے وشے پر ویاکھیان دیا نیز سندھیا کرنے کی ودھی بتلاتے ہوئے اس بات پر زور دیا۔ کہ اصلی اور سچا آنند اسی میں مضمر ہے :
(رسا نند اسسٹنٹ منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دوسرا پنجاب پرانتک آریہ سمیلن

(از مہاشہ نریندر سنگھ بی۔ اے۔ سیکرٹری آریہ سماج بستی شیخ جالندھر)

میں نے اخبارات میں مہاشہ سوروپ نارائن اور مہاشہ وشمبر ناتھ جی سیکرٹریان سوا گت کارنی کمیٹی پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن کا بیان پڑھا ہے۔ آریہ سماج سیالکوٹ نے ایک بڑا اہم کام اپنے کندھوں پر لیا ہے۔ اس سماج کے رئیس لالہ چرنداس جی پوری کی کوشش کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ سمیلن کے لئے سیالکوٹ کے ضلع میں اُتساہ پیدا ہو رہا ہے۔ جو میں نے ضمیمہ سوا گت کارنی کمیٹی کے سیکرٹریوں نے نکالا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سمیلن کے سامنے بڑے کام ہیں۔ سب سے ضروری کام تعلیم کے متعلق ہے۔ موجودہ طریقِ تعلیم نقائص سے پُر ہے۔ ہمارے آریہ سماج کے بہت سے سکول ہیں۔ اور ان کے ذریعہ آریہ سماج کا پرچار ہو سکتا ہے۔ ان سکولوں میں کوئی ایسی شکشا پرنالی جاری کی جانی چاہیئے۔ جو کہ ہندوستان کو غلامی سے نکالے۔ اور ہمارے نوجوان امتحانات سے فارغ ہو کر نوکری کے لئے ٹھوکریں نہ کھاتے پھریں۔

پنجاب میں نہیں نہیں۔ ہندوستان میں آریہ سماج ایک مانی ہستی ہے۔ جو کہ اس کے متعلق وسیع تجربہ رکھتی ہے۔ میرے خیال میں اس آریہ سمیلن کے موقعہ پر "ایجوکیشنل کانفرنس" ضرور کی جانی چاہیئے۔ اس کانفرنس میں مختلف آریہ سکولوں کے منتظموں اور آریہ سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کو بلانا چاہیئے۔ لالہ کرپا رام جی جالندھر، لالہ رام لال جی لدھیانہ۔ ماسٹر مول راج جی ایم۔ اے، ماسٹر ہری رام جی سیالکوٹ۔ پرنسپل راجیندر کمار جی موگہ وغیرہ وغیرہ اور ڈی۔ اے۔ وی کالجوں اور سکولوں کے پرنسپلوں اور ہیڈ ماسٹر صاحبان کو بھی مدعو کرنا چاہیئے۔

اس پرانتیہ سمیلن کی سوا گت کارنی کمیٹی کے سیکرٹری بھی ہیڈ ماسٹر ہری رام جی آریہ سکول سیالکوٹ کا نام ضرور بڑھانا چاہیئے۔ تاکہ وہ ایجوکیشنل کانفرنس کے بارہ میں انتظام کر سکیں۔

آریہ سماج کی برگزیدہ ہستی اس سمے وہ ہے۔ جس نے اپنا تن۔ من اور دھن آریہ سماج پر نچھاور کر دیا ہوا ہے۔ میری مراد مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری سے ہے۔ ان کو بطور ہیڈ ماسٹر سکول وسیع تجربہ ہے۔ وہ کئی آریہ سکولوں کے مینیجر رہے ہیں۔ غیر ممالک میں جو انہوں نے کام کیا ہے وہ کسی نے آج تک نہیں کیا۔ شری مہاتما سیتا رام جی پریذیڈنٹ یو۔ پی لیجسلیٹو کونسل نے اپنے کانووکیشن ایڈریس میں جو انہوں نے گوروکل برندابن میں دسمبر ۱۹۳۵ء میں دیا تھا۔ شری مہتہ جیمنی جی کو ورلڈ پرچارک لاثانی ویکتا بیان کیا تھا۔ تریندر اور بھی سکولوں میں ہندی کا اجرا انہوں نے کرایا۔ آریہ سماج کی سیوا وہ ۸۵ برس سے کر رہے ہیں۔ اور گزشتہ ۱۵ برس سے ودیش میں رہتی ناد کا رہے ہیں۔ اور خاص کر طریقِ تعلیم میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ جاپان میں یونیورسٹیوں کے طریقِ تعلیم کا انہوں نے مطالعہ کیا۔ اور جاپان کی یونیورسٹی نے انہیں ڈگری دینے کا فیصلہ کیا۔

جتنا تعلیم کے متعلق تجربہ مہتہ جیمنی جی کو ہے اتنا کسی اور کو نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تحریکِ ترکِ موالات کے دنوں میں مہتہ جیمنی جی نے جندوسی میں نیشنل سکول قائم کیا۔ اور ودیا پیٹھ کی بنیاد رکھی۔ بنارس میں ایک راشٹریہ ودیالیہ کے آپ گورنر بنے۔ گوروکل برندابن میں بھی آپ نے کام کیا۔ اور ایک پُر از معلومات کتاب "قومی تعلیم" لکھی۔ جو کہ ہاتھوں ہاتھ بک گئی۔ الغرض یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ایسی برگزیدہ ہستی ہمارے درمیان ہے۔ ہم لوگ سنتے ہیں کہ شاید اگلے ورش وہ چین میں آریہ دھرم کا پرچار کرنے چلے جائیں۔ مہتہ جی کو اس کانفرنس کا پریذیڈنٹ بنانا چاہیئے۔ اور ان کا ایڈریس چھپوا کر اس کانفرنس میں طریقِ تعلیم پر خاص کر طریقِ تعلیم دیدک کے لئے کیا ہو؟ اس کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔

حال ہی میں مہتہ جی نے پنجاب پراونشل ہریجن کانفرنس کی صدارت کے فرائض ادا کئے۔ ان کا ایڈریس ایک نہایت ہی عالمانہ ایڈریس ہے۔ مجھے مہتہ جی کے درشن کرنے کا سوبھاگیہ پہلے پہل ۱۹۲۶ء میں جالندھر میں ہوا تھا۔ جبکہ آریہ سماج بستی شیخ جالندھر کا سیکرٹری تھا۔

میں پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سے دو سفارشیں کرنا چاہتا ہوں کہ اس سمیلن کے موقعہ پر ہندی کانفرنس و دلت ادھار کانفرنس بھی کی جائے۔ ہندی کانفرنس کی صدارت کے لئے موزوں ہستی پنڈت چمپتی جی ودیاالنکار ہیں۔ لیکن اگر وہ کسی وجہ سے اپنا قیمتی وقت نہ دے سکیں۔ تو پنڈت چمو پتی جی کو صدر بنایا جائے۔ اور دلت ادھار کانفرنس کے لئے پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ موزوں ہوں گے۔ آریہ سمیلن کی صدارت کے لئے میں اصحابِ ذیل کے نام تجویز کرتا ہوں:۔

۱۔ سردار گیان سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے۔
۲۔ مہاشہ کرشن جی مالک و ایڈیٹر "پرتاپ" لاہور۔
۳۔ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری۔
۴۔ پرنسپل سائیں داس جی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ایس سی
۵۔ مہاتما ہنس راج جی

سوا گت کارنی سمیتی کو چاہیئے کہ ان اصحاب کے نام آریہ سماجوں کو بھیج کر ان کی سمتی لے۔ اور پھر سمتی سے پردھان پد کا فیصلہ کرے۔ آریہ سمیلن کے پردھان پد کے لئے ایسا ویکتی چُننا چاہیئے جس نے ٹھوس کام کیا ہے۔ اور سچے تیاگ سے آریہ سماج کی سیوا کی ہو۔ میرے خیال میں مندرجہ بالا اشخاص موزوں ہیں۔

پنجاب کے آریہ سماجی چاہتے ہیں کہ پراونشل کانفرنس کی صدارت ایک ڈھونگ نہ ہو۔ بلکہ آریہ سماجوں کا اس کے چناؤ میں ہاتھ ہو۔

آشا ہے کہ سوا گت کارنی سمیتی میری ان تجاویز پر غور کرے گی۔ (رام شتم)

مورتیاں قومی تواریخ کی یادداشت۔ یادگار اور علامت ہیں۔ یہ کہنا کہ انکا مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ پبلک کو گمراہ کرنا ہے۔ اگر دیانند کالج دیانند آشرم اور دیانند ودیالیہ آدی کے ساتھ "دیانند" کا کوئی تعلق ہے۔ تو دیانند کی تصویر کے ساتھ "دیانند" کا کیوں کوئی تعلق نہیں ہے۔ رشی دیانند کی تصویر بھی آریہ جاتی کی قومی تاریخ کی یادگار۔ یادداشت یا علامت ہے۔ قومی یادگار یادداشت اور علامت کا نیست و نابود کر دینا آئندہ نسلوں پر ظلم اور قومی پاپ ہے کیونکہ آئندہ نسلیں ان سے بہت کچھ سبق حاصل کر کے فائدہ اُٹھا سکتی ہیں۔ جو نقصان قومی تواریخ کے نیست و نابود کرنے کا ہے۔ وہی نقصان قومی تواریخ کی یادداشت۔ یادگار اور نشانات مٹانے کا ہے۔

مروجہ مورتی پوجا:۔

آج کل دو طرح کی مورتی پوجا ہندوستان میں جاری ہے۔ ایک پرمیشور کی جگہ پر کسی اور چیز کی عبادت کرنا اور دوسرے کسی بھی چیز کے ساتھ انکی یوگیتا کے برخلاف ویپریت ویوہار کرنا یعنی غیر جاندار کے ساتھ جانداروں کا سا ویوہار یا جانوروں کے ساتھ انسانوں کا سا ویوہار کرنا۔ سوامی دیانند نے جہاں ایشور کے استھان میں مورتیوں وغیرہ کی پوجا کا کھنڈن کیا ہے۔ وہاں غیر جاندار مورتیوں وغیرہ کے ویپریت پریوگ کا بھی کھنڈن کیا ہے۔ یعنی اسکے ساتھ جانداروں کا سا سلوک کرنے کی بھی ممانعت کی ہے۔

مورتیاں کیا چیز ہیں؟

ہم تبادلۂ خیالات کے لئے تیار رہیں

(از شری پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک سبھا)

مورتیوں کا مناسب استعمال:۔

سوامی جی نے جہاں مورتیوں کے ویپریت پریوگ کا کھنڈن کیا ہے۔ وہاں مورتیوں کے مناسب استعمال کا منڈن بھی کیا ہے۔ جیسا کہ براہِ مہربانی تصویروں کا مناسب استعمال کر کے آگیا دی ہے۔ اس لئے جیسے مورتیوں سے ویپریت ویوہار کرنا گناہ ہے ویسے ہی مورتیوں کو نیست و نابود کرنا بھی گناہ ہے۔ اس خیال سے کہ کوئی جاہل طبقہ کسی چیز کا ویپریت استعمال نہ کرے۔ اس چیز کو نیست و نابود کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جاہل طبقہ صرف مورتیوں کو ہی نہیں پوجتا بلکہ وہ تو اینٹ پتھر درخت دریا پہاڑ مکان کپڑے کتابیں گئو وغیرہ جانور گاندھی وغیرہ انسان حتّٰی کہ سنگِ حجر وغیرہ وغیرہ غرضیکہ ساری تمام چیزوں کی پرمیشور کی جگہ عبادت اور ان کے ساتھ ویپریت ویوہار کرتا ہے۔ تو کیا ہم کو مذکورہ بالا تمام چیزوں کو دنیا سے نابود کر دینا چاہیئے؟ اس لئے کہ جاہل طبقہ انکی وجہ سے مورتی پوجا میں پھنسا ہوا ہے۔ ہرگز نہیں۔

مورتی پوجا کا سدّ باب:۔

کسی چیز کو نیست و نابود کرنے سے جاہل طبقہ کو مورتی پوجا سے باز نہیں رکھا جا سکتا۔ بلکہ تعلیم دینے۔ اپدیش کرنے اور ستیہ سدھانت کی اصلیت سمجھانے سے ہی مورتی پوجا سے روکا جا سکتا ہے۔ قومی یادگاروں کا مناسب استعمال ہی قوم کی عزت اور ان کا نامناسب استعمال ہی قوم کا اپمان ہے۔ آریہ سماج کے ودوانوں کو پارٹی بازی یا شخصیات میں آ کر آریہ جنتا کو غلط راستہ پر نہیں چلانا چاہیئے۔ اگرچہ میں ودوانوں کے پاؤں کی خاک کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتا تاہم میرا یہ خیال ہے کہ میرا پہلا بیان اور موجودہ تحریر دونوں آریہ سماج کے سدھانتوں کے انوسار ہیں۔ میری اس تحریر کا مقصد محض آریہ پبلک کو اصلی سدھانت سے آگاہ کرنا ہے۔ اگر کوئی ودوان اس بارہ میں ... [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ٹیلیفون نمبر ۳۹۳۰ لاہور — تار کا پتہ "بھارت" لاہور

کس طرح
بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور
کوئٹہ کے پالیسی ہولڈروں کی امداد کر رہی ہے

اس کی مکمل تفصیلات طلب کریں

قائم مقام جنرل منیجر

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ
استار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK

کوئی ایسا گھر نہیں ہے جو دوہی تاپ (REGD)

دوا کھانے سے پہلے

دوا کھانے کے بعد

زنبق لرزہ اور طحال کی دوا سے واقف ہو
ملیریا اور ہر طرح کے بخار کے لیے یہ اکسیر ہے - صرف چار خوراک پینے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے - اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے - ملیریا کے لیے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری دوا مفید نہیں ہے نقلی دوا سے ہوشیار - قیمت بڑی شیشی پندرہ آنے محصول ڈاک دس آنہ - چھوٹی شیشی نو آنے ڈاک محصول سات آنے

ڈابر بھاسکر نون چورن (REGD)

ہاضم اور بھوک بڑھانے والا

یہ با ترکیب تیار ہوا ہے - اس کے استعمال سے بادگولہ - بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ عوارض جاتے ہیں - مسرفانہ استعمال سے کسی مرض میں مبتلا ہونے کا احتمال نہیں - بلکہ یہ کھانے میں خوش ذائقہ ہے - قیمت نو آنے - ڈاک محصول دس آنے

نوٹ: ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے - دوا خریدتے وقت استار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

ایجنٹ: ۱ - لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار
۲ - امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر رتن لال اینڈ کو

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی
ادویات
"سدھا سندھو"
کف، کھانسی، ہیضہ، دمہ، شول، سنگرہنی، انتیسار وغیرہ کی خوش ذائقہ خوشبودار دوا قیمت ۸/

دَدرو گج کیسری
داد کی سب سے اچھی دوا قیمت ۴/

بال سدھا
دبلے اور کمزور بچوں کو طاقتور بنانے والی دوا - قیمت ۱۲/
سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں
سکھ سنچارک کمپنی نمبر ۴

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

بال جیون گھٹی (رجسٹرڈ) قیمت ۵/

بچوں کی بخار، کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے
کمزور بچے اسکے چند ہی دنوں کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاتے ہیں
خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں
سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے
لیکن نقلی سے بچو - حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو
قیمت فی شیشی ۵/ فی درجن ۳/۱۲ محصول چار شیشی تک ۸/ درجن ۱۲/
سوداگروں کو معقول کمیشن، نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں
مفت لو - دس اردو خواں معزز لوگوں کے نام مع مکمل پتے بھیجئے پر
ہر بیماری کا مجرب علاج بتانے والا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاوے گا
المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو پی

ہیضہ
اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وبا ہے تاہم
تمہارے گھر کا حکیم
امرت دھارا (رجسٹرڈ)
اس کے لئے بھی ہمیشہ ایک محفوظ ما تقدم اور کامل علاج ثابت ہوتی ہے
امرت دھارا معمولی امراض عمومی و خانگی تکالیف کے لئے نہایت ضروری دوا ہے
ہمیشہ اپنے پاس رکھئے!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ - نصف شیشی سوا روپیہ - نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ
2/8/ — 1/4/ — /8/

احتیاط: نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ اور تشویش کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا
امرت دھارا ۳۲ لاہور — المشتہر بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اوم

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

PRAKASH
LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ممالک غیر سے للہ
ششماہی عہ فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱	اتوار ۱۶ بھادوں سمت ۱۹۹۲ مطابق یکم ستمبر ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱	SUNDAY 1ST SEP 1935	نمبر ۳۵

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے ۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے ۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سروویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے ۔

یجروید — رگوید

وید امرت

ओ३म् स नो बन्धुर्जनिता स विधाता धामानि वेद भुवनानि विश्वा । यत्र देवा अमृतमानशानास्तृतीये धामन्नध्यैरयन्त ॥ य० ३२।१०॥

لفظی معنی :- (سَ) وہ پرماتما (نَ) ہمارا (बन्धुः) بھرتا سمان مددگار (जनिता) اُتپن کرنے والا (सः) وہ پرماتما (विधाता) دودھ پرکار سے دھارن کرنے والا (धामानि) نام استھان اور جنموں کو یا دھارن کے سامرتھیوں اور ستھانوں کو (वेद) جانتا ہے۔ (भुवनानि) لوک لوکانتر (विश्वा) سمپورن (यत्र) جہاں یا جس پرماتما میں (देवा) ودوان لوگ (अमृतम्) لافانیت کو (आनशाना) حاصل ہوتے ہوئے (तृतीये) سنسارک سکھ دُکھ سے رہت یا جیو پرکرتی سے الگ (धामन्) موکھش سروپ دھام کو (अध्यैरयन्त) آزادانہ بلا روک ٹوک پرواز کرتے ہیں ۔

تشریح

"مناظر!!" فانی انسانوں پر کیا تکیہ لگاتا ہے۔ وہ تو سوارتھ اور غرض کے بندے ہیں۔ اور بوقت ضرورت جُل دے جاتے ہیں۔ اگر تجھے ابدی راحت مطلوب ہے۔ تو پھر خلوص دل سے پکار (سَ) وہ پرماتما (نَ) ہمارا (बन्धुः) حقیقی بندھو اور غمگسار ہے۔ (जनिता) پیدا اور خالق ہے (सः) وہی (विधाता) دودھ پرکار سے ہماری قسمت کا ordainer ہے۔ یہ ہماری بھول تھی۔ کہ ہم اس سے ناطہ توڑ کر فانی انسانوں سے ناطہ جوڑنے لگ گئے تھے۔ اور یہ سمجھ بیٹھے تھے۔ کہ وہی ہمارے رازق اور مالک ہیں۔ ہم اس حقیقت کو فراموش کر بیٹھے تھے۔ کہ وہی پرماتما ہے۔ جو کہ ان (विश्वा) جملہ (धामानि) دھارن کی سامرتھیوں ستھانوں اور (भुवनानि) لوک لوکانتر کو (वेद) جانتا ہے علیم مطلق ہے۔ بصیر و خبیر ہے۔ پتہ پتہ کا راز اُس پر آشکارا ہے۔ ریگستان میں بھی اسی کا جلوہ ہے۔ مرغزار میں بھی اُسی کا نور درخشاں ہے۔ الغرض کون و مکان میں اُس کا ہی جلال ضیا بار ہو رہا ہے ۔

انقطہ اُٹھ۔ اے مست دیوانہ دنیا فانی ہے۔ اگر ہوشیار ہے۔ تو اس کاروان سرائے میں اپنے آپ کو تباہ نہ کر۔ بلکہ اُس پاک ذات کی شرن لے۔ (यत्र) جس میں (देवा) دیویہ شکتیوں کے مالک عارف لوگ (अमृतम्) لافانیت کو (आनशानाः) پراپت ہوتے ہوئے (तृतीये) جیو اور پرکرتی سے الگ (धामन्) موکھش سروپ دھارن کرنے والے دھام کو (अध्यैरयन्त) بلا روک ٹوک پرواز کرتے ہیں۔ اور عاقبت بخیر ہوتے ہیں ۔

(ادم منتھم)

سام وید — اتھرو وید

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوروکل جگت

گوروکل رائے کوٹ کی سرتی یاترا

اس دفعہ گوروکل رائے کوٹ میں ڈیڑھ ماس کی دیرگھ گرلیشم اوکاش ۲۷ جون ۱۹۳۵ء سے پرارمبھ ہوا۔ اس اوکاش میں برہمچاری کانگڑہ کے کوہستانی علاقہ میں یاترا ارتھ گئے ہوئے تھے۔ یاترا میں انہوں نے لدھیانہ شہر میں ٹھہر کر دو یوم تک وید پرچار کیا۔ آریہ جنتا نے برہمچاریوں کے پرتی پورن سہانوبھوتی درشائی۔ شہر کے مانیہ سجنوں نے بھی پورن سہیوگ دیا۔ لدھیانہ سے برہمچاری ہوشیارپور پدھارے۔ اور وہاں ایک یوم ٹھہر کر وید پرچار کیا۔ اور ست سنگی لوگوں نے برہمچاریوں کا ہاردک سنمان کیا۔ یہاں سے برہمچاری ہریانہ پدھارے۔ یہاں کے منتری جی نے گوروکل کے پرتی اپنی شردھا کا اتوٹ پرچے دیا۔ اور سات یوم تک اپنی طرف سے برہمچاریوں کو بھوجن آدی کا خرچ دیا۔ آچاریہ جی نے آریہ سماج مندر میں ایک ستیاہ تک منوہر کتھا کی۔ یہاں سے برہمچاری جوالا مکھی۔ نگروٹ۔ بھروائیں۔ ڈیرہ گوپی پور۔ جوالا جی تھا سانی تال آدی ستھانوں پر ٹھہر کر پرچار کرتے ہوئے ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء کو کانگڑہ پہنچے۔ مارگ میں جنتا نے برہمچاریوں کا ہردیہ سے سواگت کیا۔ ۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء تک برہمچاری کانگڑہ رہے۔ اور پرتی دن آس پاس کے سندر ستھانوں پر بھرمن ارتھ جاتے رہے۔ کانگڑہ کی آریہ جنتا نے بھی پھل۔ دودھ۔ بھوجن آدی دوارہ برہمچاریوں کی سیوا کی۔ نتیا کانگڑہ کے آریہ سماج مندر میں آچاریہ جی کی منوہر کتھا ہوتی رہی۔ وہاں مہاشہ ونبر چند جی گپتا نے بھی برہمچاریوں کی ہر پرکار سے سیوا کی۔ کانگڑہ سے لوٹتے ہوئے برہمچاری چار یوم تک نگروٹہ ٹھہرے وہاں آچاریہ جی کی منوہر کتھا ایک سپتاہ تک ہوئی۔ وہاں سے برہمچاری ۷ اگست ۱۹۳۵ء کو گوروکل میں یاترا سماپت کر کے پہنچ گئے۔ یاترا میں برہمچاریوں نے بہت سوا ستھ لابھ کیا۔

گرلیشم اوکاش کی سماپتی کے انتر برہمچاریوں کی پڑھائی ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء سے نیم پوروک شروع ہو گئی ہے۔ کوی ادرک سنگھ۔ پنڈت رام سکھ جی درشن آچاریہ اُپ آچاریہ کی ادھیکشتا میں کام چل رہا ہے۔ آپ برہمچاریوں کی اُنتی کی طرف وشیش دھیان دے رہے ہیں۔ اور پنڈت سوم کیرتی جی ودیالنکار گوروکل میں نیاگ بھاو سے ۵ اگست ۱۹۳۵ء سے کاریہ کر رہے ہیں۔ اس سمے اودھشٹھاتا لیہ میں کوئی بھی روگی نہیں ہے۔ سب برہمچاری پورن سوستھ ہیں۔ ورشا کے کارن گوروکل کے چاروں اور ہریاول ہی ہریاول نظر آتی ہے۔ گوروکل کرشی وبھاگ کی طرف بھی وشیش دھیان دے رہا ہے۔ آج کل گؤشالہ کی حالت بہت اعلیٰ ہے۔ بہت اچھی گائیں تیار کی جا رہی ہیں۔ کچھ دنوں میں گؤشالہ دوارہ ہی گوروکل کی گھی اور دودھ کی سمپورن ضروریات پورن ہو جایا کریں گی۔

(رامانند گوشالا دھیکش گوروکل رائے کوٹ)

گوروکل ملتان کے برہمچاریوں کی پیدل یاترا

گوروکل ملتان کے ۲۲ برہمچاری دو ادھیاپکوں کے ساتھ ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء کو یاترا کے لئے گوروکل سے شجاع آباد کی طرف چلے۔ راستہ میں علی والا اور سکندرآباد ٹھہرے۔ تیسرے دن شجاع آباد پہنچے۔ مہاشہ جگدیش جی منتری نے برہمچاریوں کو سب طرح سے آرام پہنچایا۔ [illegible] سے خان گڑھ جانا تھا۔ پرنتو چناب میں باڑھ آئی ہوئی تھی۔ اس لئے گاڑی سے سیدھے مظفرگڑھ جانا پڑا۔ وہاں سے اگلے دن خان گڑھ پہنچے۔ وہاں کے آریہ بھائیوں نے برہمچاریوں کا کھلے دل سے سواگت کیا۔ رات کو برہمچاریوں کے بھجن اور آسن ہوئے۔ منانک۔ مثنو کما جی اور سنانک دھرمیندر ناتھ جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ پرش اور استریاں کافی تعداد میں تھیں۔ یہاں سے کنجھ گئے۔ کنجھ میں ڈاکٹر ولبھت رائے جی برہمچاریوں کی انتظار کر رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب بڑے شردھالو آریہ سجن ہیں۔ انہوں نے برہمچاریوں کو بڑے پریم سے رکھا۔ کنجھ دو دن ٹھہر کر شریف چھجڑا اور شاہ دی لبتی ہوتے ہوئے گوروکل بیٹ سوہنی پہنچے۔ یہاں کے مکھیہ ادھشٹھاتا پنڈت دھرم دیو جی نے ہمارا سواگت کیا۔ گوروکل کے پاس ایک نالا شکر ہے۔ وہاں "دھداونی" کی گئی۔ یہاں سے کرمالی گئے اور چوہدری اودھو داس جی کے یہاں ٹھہرے اگلے دن ہم ستاؤں پہنچے۔ چودھری رام چند جی نے ہماری بڑی آؤبھگت کی۔ چودھری رام چند جی آریہ سماج کے پرانے سیوک ہیں اور ان سے آریہ جگت پرچت ہے۔ ستاؤں سے ۱۶ اگست کو کاشی پر گوروکل لوٹ آئے۔

پرایہ سبھی ستھانوں پر برہمچاریوں کے بھجن اور ادھیاپکوں کے ویاکھیان ہوتے رہے۔ [illegible] یاترا بہت ہی سفل ہوئی۔ [illegible] ایک برہمچاری کو معمولی بخار ہوا۔ اور سب سوستھ رہے۔

(سہایک مکھیہ ادھشٹھاتا)

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

"سکھ سنچارک دراکشاسو"

جسم کو طاقت وربنانے۔ گوشت و خون بڑھانے۔ چہرہ پر رونق لانے دست صاف ہو کر بھوک بڑھانے والی خوش ذائقہ دوا قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔ بڑی دو روپیہ ہمارا ہی ایک دراکشاسو ایسا ہے جسکی ۵۲ اخباروں نے تعریف کی ہے۔ طلب فرمانے پر نمونہ اور فہرست مفت روانہ کیجاتی ہے

سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۱

ضرورت

اگر آپ ورکنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ودیالیوں سکولوں اور پاٹھشالاؤں کے لئے ٹیچروں اور ادھیاپکاؤں وغیرہ کے ضرورت کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" کو نہ بھولئے۔

ضرورت

ایک خوبصورت۔ تندرست۔ سوشیل اور تعلیم یافتہ ودھوا کی جس کی عمر ۳۰ سے ۴۰ برس کی ہو۔ ایک سوودھا لڑکے کے لئے جس کی عمر ۵۰ برس کی ہے۔ اور جو ۴۰۰ روپیہ ماہوار پر گورنمنٹ ملازم ہیں۔ ضرورت ہو ذات پات کا خیال نہیں رکھا جائے گا۔ لیکن سوودھات کو ترجیح دی جائے گی۔ [illegible]

نمبر ۴۴۹ معرفت مینیجر پرکاش لاہور

وی۔ پی آ رہے ہیں

ماہ ستمبر میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہئے کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ ۱۵ ستمبر کا پرچہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بذریعہ وی۔ پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو صاحبان اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور نہ کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی۔ پی ہمیں تاریخ مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں۔ جس سے ہمارا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ لہذا خریدار صاحبان کو چاہئے کہ وہ اپنا چندہ بہر صورت ۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں بھیجدیں یا بذریعہ کارڈ اطلاع دیدیں۔

(مینیجر)

حب نا بسی کی نظیری کھماچھی دو

[illegible] سوفت مقویات سرتاج عالم [illegible] کا استعمال ضرور کرنا چاہئے۔ چند ہی روز میں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی۔ کمی۔ جریان۔ احتلام اور امراض مخصوصہ نابود ہو کر کامل صحت حاصل ہوگی قیمت فی ڈبیہ جس میں گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں للعہ

ملنے کا پتہ

ویدیہ شاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ:۔ بھگت رام پوری ایجنٹ سوہنمنڈی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

سکندر آباد میں ہندوؤں کی ہڑتال!

سکندر آباد۔ ۲۸ اگست۔ اگرچہ حالات پر بالکل قابو پالیا گیا ہے۔ لیکن بے چینی بدستور پائی جاتی ہے۔ تمام ہندوؤں کی دوکانیں ابھی تک بند ہیں۔ سوموار کی صبح کو سکندر آباد اور حیدر آباد کے درمیان موٹر ٹریفک شروع ہوا تھا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد بند ہو گیا۔ اور اس وقت سے اب تک بند ہے۔ ریاست کے رقبہ سے چھاؤنی کے رقبہ میں داخلہ پر پابندیاں لگی ہوئی ہیں۔ اور اسی طرح گورا فوجیوں کو کنٹونمنٹ کی حدود سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔ حکام کی طرف سے ہندوؤں پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ دوکانیں کھولدیں مسلمانوں کی دوکانیں کھلی ہیں ؛

قاتل بہنوئی کو سزا :۔ دہلی۔ ۲۸ اگست سیشن جج نے تاراچند کو جس کے خلاف اپنے سالا کو چھرا سے ہلاک کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ پانچ سال قید بامشقت کی سزا دی ہے۔ ملزم نے مقتول پر حملہ اس لئے کیا تھا۔ کہ اس نے اپنی بہن (تاراچند کی بیوی) کو اس کے ساتھ بھیجنے سے انکار کر دیا تھا ؛

شریمتی کملا نہرو کی تشویشناک حالت :۔ الہ آباد۔ ۲۸ اگست۔ کل شام جرمنی سے ڈاکٹر اٹل کا ایک بحری تار موصول ہوا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ شریمتی کملا نہرو کی حالت متواتر تنزلی اور بیماری کی وجہ سے ابھی تک غیر تسلی بخش ہے ؛

برطانیہ میں سرخ پراپیگنڈا!

لنڈن۔ ۲۷ اگست۔ حکومت برطانیہ کی ہدایات کے مطابق ماسکو میں برطانوی سفیر نے روس کی ایک سوسائٹی کی طرف سے برطانیہ میں بالشویک پراپیگنڈا کے خلاف گورنمنٹ روس کو ایک پروٹسٹ بھیجا تھا۔ مگر سوویٹ گورنمنٹ نے اس پروٹسٹ کو اس بنا پر رد کر دیا ہے کہ پراپیگنڈا کرنے والی سوسائٹی کا گورنمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ امریکہ اور اٹلی نے بھی اسی مطلب کے پروٹسٹ بھیجے تھے۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ روس ابھی تک ان کے متعلق بھی خاموش ہے ؛

جین منیوں کا ۴۷ روز سے برت :۔ کراچی۔ ۲۷ اگست۔ دو جین منی اپنے آتما کی شدھی کے لئے ۴۷ روز سے برت رکھے ہوئے ہیں۔ وہ تھوڑے سے گرم پانی کے سوائے کچھ نہیں کھاتے ہیں۔ نہ بیٹھتے ہیں۔ ۲۴ گھنٹوں میں مشکل سے ۴ گھنٹے سوتے ہیں۔ لوگ جوق درجوق ان کے درشنوں کے لئے آتے ہیں ؛

مسز موتی لال نہرو کی علالت :۔ الہ آباد۔ ۲۸ اگست۔ مسز موتی لال نہرو ۲۵ اگست سے بیمار ہیں۔ بخار کا درجہ ۱۰۵ تک پہنچ گیا ہے۔ آپ اسی دن سے بستر علالت پر دراز ہیں۔ اور ڈاکٹر راج بہاری آپ کا علاج مع توجہ کر رہے ہیں ؛

صرافوں کی گرفتاری :۔ موگہ۔ ۲۷ اگست۔ پولیس نے یہاں کے تین صرافوں اور ایک حجام کو ایک شخص شیرو کو ضربات شدید پہنچانے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ ان کے ساتھ لڑائی میں شیرو کا بازو ٹوٹ گیا تھا ؛

دہلی میں ایک پٹھان کا قتل :۔ نئی دہلی۔ ۲۸ اگست۔ غلام محمد ایک پٹھان کو جس کی گردن اور پیٹ میں شدید زخم تھے ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کی موت ہو گئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اسے چاوڑی بازار میں کسی نامعلوم شخص نے ضربات لگائیں۔ اور وہ ایک شخص اکبر کے مکان کے باہر چارپائی پر پڑا ہوا پایا گیا ؛

مہاشہ سکھدیال جی کا سفید جھوٹ

آریہ سماج کمالیہ میں نفاق ڈالنے کی شرمناک کوشش

۲۷ اگست ۱۹۳۵ء کے اخبار "آریہ ویر" میں مہاشہ سکھدیال جی نے پبلک کو دھوکہ دینے اور اپنی غلط روی پر پردہ ڈالنے کے لئے ڈھنڈورہ پیٹا ہے کہ ۱۱/۸/۳۵ کی انترنگ سبھا کی میٹنگ بے ضابطہ تھی اور ۱۸/۸/۳۵ کے ہفتہ وار اجلاس میں پنڈت بدھ دیوجی کے شدھی فنڈ کے لئے ۲۱ روپیہ دینے کی مراد کی مخالفت سے پنڈت جی کو مبارکباد دینے کا پرستاؤ پاس ہو گیا۔ لیکن اصل واقعات کیا ہیں۔ ان پر روشنی ڈالنا ضروری معلوم دیتا ہے۔ مہاشہ جی لکھتے ہیں۔ کہ ۱۱/۸/۳۵ کے ہفتہ وار اجلاس میں گڑبڑ ہو گئی۔ لیکن انہوں نے یہ لکھنے کی جرأت نہیں کی۔ کہ انہوں نے اپنے آپ گڑبڑ ڈلوا دی۔ پردھان جی کے پرستاؤ پیش کرنے پر پنڈت پرتھوی راج جی طیش میں آ کر کچھ بولتے ہوئے چلے گئے۔ اور سبھا میں گڑبڑ ہو گئی۔ جس انترنگ سبھا کو بے ضابطہ کہا گیا ہے۔ اس کا نوٹس سب کو بھیجا گیا تھا۔ آنا نہ آنا ممبروں کی مرضی پر منحصر ہے۔ اس میں پردھان جی کو ذمہ دار نہیں دیا جا سکتا۔ جو ممبر موجود تھے۔ انہوں نے متفقہ رائے سے پنڈت بدھ دیوجی کے اس فعل کی مذمت کا ذیل کا پرستاؤ پاس کر دیا :۔

"نشچے ہوا۔ کہ آریہ سماج کمالیہ کی انترنگ سبھا پنڈت بدھ دیوجی کے اس ویوہار کو جو انہوں نے حیدر آباد (دکن) میں شری سوامی دیانند جی کے چترسے کیا ہے۔ انوچت سمجھتی ہوئی اپنی لاتعلقی پرگٹ کرتی ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا اور انورودھ کرتی ہے۔ کہ وہ اس وشے میں شیگھر ہی کوئی نشچے کر کے انوچت کارروائی کرنے کی کرپا کریں" ؛

باقی رہا اخباروں میں نہ بھیجنے کا سوال۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ میں موجود نہیں تھا۔ اور آپ منتری مہاشہ یہ پرستاؤ بھیجنا نہیں چاہتے تھے۔ کیونکہ وہ اس کے خلاف تھے۔ اور اسی وجہ سے وہ اجلاس کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ ۱۸/۸/۳۵ کے ہفتہ واری جلسہ میں ادھر ادھر کے آدمی اکٹھے کر کے لے آئے۔ اور پھر بھی دو ووٹوں سے زیادہ اکثریت حاصل نہ کر سکے۔ یعنی مبارکباد کے حق میں ۱۴ اور مخالف ۱۲ پرستاؤ ریزولیوشن حسب ذیل ہے :۔

"حیدر آباد (دکن) میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے شری پنڈت بدھ دیوجی نے ستیارتھ پرکاش کی مریادا رکھشا کے لئے جو دلیرانہ ایکشن (Action) لیا ہے۔ اس کے لئے آریہ سماج کمالیہ کا یہ ہفتہ وار جلسہ ان کو مبارکباد دیتا ہے" ؛

لیکن مہاشہ جی ڈینگ مارتے ہیں کہ مخالف صرف پانچ تھے۔ میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مہاشہ جی کچھ ماہ سے سماج سے روٹھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کی منشا کے مطابق آریہ سماج نے آریہ پتری پاٹھشالہ کی امداد بند نہیں کی۔ اس کے لئے وہ نئی پاٹھشالہ کھولنے کے لئے سناتن دھرمیوں سے بھی ساز باز کر رہے ہیں۔ پبلک کی آگاہی کے لئے یہ لکھ دینا بھی مناسب ہو گا۔ کہ انترنگ سبھا ۲۴/۸/۳۵ جس میں پنڈت پرتھوی راج جی آپ منتری موجود تھے۔ متفقہ رائے سے ۱۸/۸/۳۵ کے ہفتہ وار اجلاس کی کارروائی کو رد کر چکی ہے۔ انت میں میں مہاشہ جی کو یقین دلاتا ہوں کہ پنڈت بدھ دیوجی کے خلاف پرستاؤ پاس کرنے سے آریہ سماج نہیں ڈوبے گا۔ بلکہ آپ کی ان کارروائیوں سے جو کہ آپ پرتی ندھی سبھا کے سالانہ اجلاس میں فارموں پر خزانچی کے جعلی دستخط کر کے ووٹ بننے سے۔ پرتی ندھی سبھا انصاف کرے۔ اور اپنے فارم نکال کر دیکھے۔ تو وہ آپ کو یہ بتا سکے گی کہ آپ لوگوں نے جعلسازی کر کے کتنا نقصان پہنچایا ہے (جسونت رائے سیکرٹری آریہ سماج کمالیہ ضلع لائلپور)

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش :۔ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد نوین سنسکرن بڑھیا کاغذ چھپائی غیر مجلد ۱/۸ مجلد ۲/-

دی فونٹین ہیڈ آف ریلیجن :۔ شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری کرت انگریزی پڑھے لکھے کو ویدک دھرم کی سرشیشٹھتا سمجھانے کے لئے اپورو ہے۔ مجلد ۱/۲

دی ٹیچنگ آف آریہ سماج :۔ شری پنڈت چموپتی کرت۔ اس میں آریہ سماج کے اصولوں کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ مولیہ ۶/

دی آریہ فلاسفی :۔ اس پستک میں ویدک سدھانتوں پر دئے ہوئے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے۔ یہ ویاکھیان اجمیر ارددھ شتابدی پر چیدہ چیدہ ودوانوں نے دیئے ہیں۔ مولیہ ۱/۲

دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ اچھوت پرابلم :۔ اس میں پنڈت گنیش دیو گیانی نے آریہ درشٹی سے ہریجن سمسیا کو سلجھایا ہے۔ مولیہ ۲/

دی آؤٹ لائنز آف آریہ سماج :۔ شری گیانی جی کرت سادھو کالجوں آدی میں بانٹنے کے لئے اپیوگی ہے۔ مولیہ

پتہ :۔ منتری آریہ سماج مدراس

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

الہ آباد یونیورسٹی کی کانووکیشن :-

الہ آباد - ۲۸ / اگست - الہ آباد یونیورسٹی کی کانووکیشن ۵ / دسمبر کو ہوگی - گزشتہ سال کی طرح نومبر میں نہیں ہوگی ؛

سر شنمکھم چیٹی شملہ آرہے ہیں :-

بمبئی - ۲۸ / اگست - کوچین بندرگاہ سکیم کا تصفیہ کرنے کے لئے جو کانفرنس بلائی گئی ہے - اس میں شریک ہونے کے لئے کوچین کے دیوان سر شنمکھم چیٹی شملہ جانے کے لئے آج صبح بمبئی پہنچے - اور یہاں سے سر تیج بہادر سپرو کو ساتھ لے کر الہ آباد روانہ ہو گئے ہیں ؛

دریائے سندھ میں طغیانی :- کراچی -

۲۸ / اگست - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ ضلع سکھر میں دریائے سندھ کے کنارے جو دیہات ہیں زیر آب ہیں - کئی لوگ بے گھر ہو گئے ہیں ؛

لاہور کے ہی ڈپٹی کمشنر رہیں گے :-

شملہ - ۲۷ / اگست - لاہور کے بعض اخبارات نے لکھا ہے کہ مسٹر اے - پرتاب ڈپٹی کمشنر لاہور کو جو آج کل چھ ہفتہ کی رخصت پر ہیں جب ان کی رخصت ختم ہوگی - تو ان کو کسی اور جگہ لگایا جائے گا - اس سلسلہ میں ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ رخصت سے واپس آئیں گے - تو پھر لاہور کے ہی ڈپٹی کمشنر تعینات کئے جائیں گے ؛

علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کا نیا چانسلر :-

شملہ - ۲۷ / اگست - ایک کمیونک مظہر ہے - علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے لارڈ ریکٹر نے اعلان کیا ہے کہ یونیورسٹی کورٹ کی ایک سپیشل میٹنگ کے متفقہ فیصلہ کے پیش نظر نظام حیدرآباد (دکن) نے علیگڑھ یونیورسٹی کا چانسلر بننا منظور کر لیا ہے ؛

گرفتار شدگان کو جرمانے :- سکندرآباد -

حال ہی میں جو ہندو مسلم فساد ہوا - اس کے سلسلہ میں ۲۳ گرفتار شدگان کو آج سٹی میجسٹریٹ ابتدائی سیکنڈ مجسٹریٹ نے ۲۵ روپے سے لے کر ۳۰ روپے تک جرمانہ کی سزا دی ہے - حالات اب پر سکون ہیں ؛

"کانگرس کی تاریخ" کی تیاری :-

الہ آباد - ۲۷ / اگست - بابو راجندر پرشاد ۷ ستمبر کو یہاں آ رہے ہیں - ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیہ بھی اسی روز یہاں آ رہے ہیں - مؤخر الذکر چند روز کے لئے یہاں قیام کریں گے - بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اس لئے یہاں آئے ہیں کہ کانگرس کی تاریخ جو گولڈن جوبلی پر چھپائی جائے گی - تیار کریں ؛

غلط دلیلوں سے بچو!

(از پنڈت منسا رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

میرے سامنے اس وقت ۱۹ / اگست کا "آریہ ویر" ہے - اس پرچہ میں چند ایک آریہ بزرگوں کے مضمون مورتیوں کے ناجائز استعمال کو جائز قرار دینے کے لئے طبع ہوئے ہیں - مجھے اندیشہ ہے - کہ آریہ پبلک ان غلط دلیلوں سے غلط فہمی میں پڑ کر راستہ سے گمراہ نہ ہو جائے - اس لئے میں مجموعی طور پر ان دلیلوں کی سمالوچنا کرنے پر مجبور ہوں - مجھے امید ہے - کہ میرے آریہ بھائی میری سمالوچنا کو اسی بھاؤ سے پڑھیں گے - کہ جس بھاؤ سے میں لکھ رہا ہوں - اگر ہماری مجبوری کی وجہ سے ہم سے یا ہمارے پریوار سے یا ہماری پبلک سے کسی چیز کا ناجائز استعمال عمل میں آوے - تو ہمارا فرض ہے - کہ ہم اس ناجائز استعمال کو روکنے کی کوشش کریں - نہ کہ اس کو مثال بنا کر جان بوجھ کر مظاہرہ کے طور پر اس سے بھی زیادہ ناجائز استعمال کر کے دکھاویں - مثلاً ہماری مجبوری یا بدانتظامی کی وجہ سے مکھیاں پاخانہ وغیرہ غلاظت پر بیٹھ کر اس کے کچھ حصہ کو ساتھ لے کر ہمارے بھوجن پر آ بیٹھتی ہیں - اور وہ غلاظت کا حصہ ہمارے بھوجن میں داخل کر دیتی ہیں - جس کو ہمیں مجبوراً استعمال کرنا پڑتا ہے - اب ہمارا فرض تو یہ ہے - کہ ہم ایسا انتظام کریں - کہ مکھیاں ہمارے بھوجن پر نہ بیٹھ سکیں - نہ کہ ہم اس چیز کو مثال بنا کر دانستہ طور پر مظاہرہ کے ڈھنگ سے پاخانہ وغیرہ غلاظت کا استعمال کرنا جائز ثابت کریں - یقیناً تصویروں کا ادر جن پر وہ کھنچی ہوئی ہیں - ان کاغذوں پر ان پر آلو - چنے - چاٹ وغیرہ ڈال کر کھانا ان کو گندی نالی میں پھینکنا ان کو جوتے سے مسلنا یا ان سے بچوں کا پاخانہ پونچھنا ان کا ناجائز استعمال ہے - ہمارا فرض ہے - کہ اس قسم کے حفظان صحت کے اصول کے برخلاف ناجائز استعمال کو روکنے کی کوشش کریں - نہ کہ اس کو مثال بنا کر دانستہ طور پر مظاہرہ کے طور پر ان کاغذوں کا یا تصویروں کا ناجائز استعمال کر کے دکھاویں - اگر ہم لوگ اپنی کمزوری یا کمزور ارادہ کی وجہ سے انگریزی دوائیوں کے ساتھ شراب اور مانس کے عرق وغیرہ حرام چیزوں کا استعمال کر لیتے ہیں - تو ہمارا فرض ہے - کہ ہم اپنے دھرم پر دڑھ رہتے ہوئے اس قسم کی دوائیوں کا استعمال بند کر دیں - نہ کہ اس کو مثال بنا کر دانستہ طور سے مظاہرہ کے طور پر شراب نوشی اور گوشت خوری کو شروع ہی کر کے دکھلا دیں - بعینہ اسی طرح اگر ہماری بدانتظامی کی وجہ سے ویدوں کی کتابوں سے سرہانے کا کام لیا جاتا ہے - یا وہ کتابیں لاپرواہی سے الماریوں میں یا مکان کے فرش کے اوپر گل سڑ رہی ہوں - تو یہ کتابوں کا ناجائز استعمال ہے - ہمارا فرض ہے - کہ ہم کتابوں کے اس قسم کے ناجائز استعمال کو روکیں - نہ کہ اس کو مثال بنا کر دانستہ طور پر مظاہرہ کے ڈھنگ سے کتابوں کو سرہانے یا پاؤں کے نیچے رکھ کر اور کچل کر اور ان کو گلی سڑی غلاظت میں پھینک کر لوگوں کو دکھاویں - اگر ہم لوگوں کو مجبوری کی وجہ سے گندے - گدھے وغیرہ جانوروں اور عام آدمیوں سے متعفن ذریعہ سے نکلی ہوئی ہوا کو سانس کے ذریعہ سے اپنے اندر لے جانا پڑتا ہے - تو ہمارا فرض ہے - کہ ہم کوئی ایسا طریقہ نکالیں کہ جس سے ہم اس دوشت وایو کے استعمال سے بچ سکیں - نہ کہ اس کو مثال بنا کر گندے گدھے اور عام انسانوں کی قے کو دانستہ طور سے مظاہرہ کے طور پر استعمال کر کے لوگوں کو دکھلاویں -

اسی طرح اگر ہماری مجبوری سے کوئٹہ میں ملبہ کے ڈھیر کے نیچے ہمارے ہزاروں بھائی مر گئے - لاکھوں روپے برباد ہو گئے اور ہمارے مال و اسباب - کپڑے اور تصویروں کو چوہے کاٹ کر خراب کر رہے ہیں - تو ہمارا فرض تو یہ ہے - کہ ہم آئندہ اس قسم کے وسائل اختیار کریں - کہ جن سے ہم مستقبل کے لئے اس قسم کی مصیبتوں سے بچ سکیں - نہ کہ اس کو مثال بنا کر بالارادہ طور سے مظاہرہ کے طور پر عام پبلک میں آدمیوں کو قتل کرنا - مال و اسباب کو برباد کرنا اور تصویروں کو پھاڑ پھاڑ کر پھینکنا شروع کر دیں -

اگر ہمیں یا ہمارے بزرگوں کو دشمن کے مقابلہ میں پھنس کر کوئی ہوئی گئووں کو ان کے بچاؤ کی کوئی صورت نہ دیکھتے ہوئے اور قتل نہ کرنے کی صورت میں دیش - دھرم اور جاتی کی تباہی کو دیکھ کر مجبوراً قتل کرنا پڑے - تو ہمارا فرض ہے - کہ ہم آئندہ ایسے وسائل اختیار کریں - کہ جن سے ہم کو اس قسم کا ناخوشگوار فرض ادا ہی نہ کرنا پڑے - نہ کہ ہم اس کو مثال بنا کر بنا مطلب بتا ضرورت بنا مجبوری ہی گئووں کو مظاہرہ کے طور پر اپنی بہادری دکھلانے یا اپنی آزاد خیالی دکھلانے کے لئے قتل کر کے دکھلانے لگ جاویں - چونکہ ہم گڑ کا بھی ہمیشہ استعمال کرتے ہیں - اور کیکر کی داتن بھی روزانہ استعمال کرتے ہیں - اس لئے گڑ اور کیکر کے کس کی بنی ہوئی شراب کے استعمال میں بھی کوئی پاپ نہیں - ہماری شراب نوشی کو جائز ٹھہرانے کے لئے جیسے یہ کوئی دلیل نہیں ہے - ویسے ہی تمام جنگل میں پڑی ہوئی اینٹ - پتھر - مٹی وغیرہ پر پاخانہ پیشاب کرنے یا تھوک وغیرہ سے ان کو ناپاک کرنے کی مثال کو سامنے رکھ کر یہ کہنا کہ ان ہی چیزوں کی بنی ہوئی رسوئی - کوٹھی اور یگیہ شالہ پر بھی پاخانہ پیشاب کرنا اور اسے تھوک کر ناپاک کرنا جائز ہے - یہ کوئی دلیل نہیں ہے - اگر ہم اپنے کسی بزرگ کی لاش کو جلاتے ہیں - تو وہ دنیا کو بدبو سے بچانے کے لئے لاش کا مناسب استعمال ہے - مگر ہم اگر اسی مثال کو لے کر اپنے بزرگ کی تصویر یا پتلہ کو دانستہ مظاہرہ کے طور پر جلا کر دکھلاتے ہیں - تو واقعی یہ ہمارا تصویر کا ناجائز استعمال ہے - اور یقیناً اس قسم کی دلیلیں کوئی دلیلیں نہیں ہیں کہ چونکہ ہم ماتا کے پیٹ میں نو مہینے ماتا کے ناپاک خون سے ہی پرورش پاتے ہیں - اس لئے باہر آ کر بھی اگر ہم اس کو بطور خوراک استعمال کریں - تو کیا حرج ہے - چونکہ پاخانہ ہمارے پیٹ میں ہر وقت موجود رہتا ہے - اس لئے اگر اس کو بطور خوراک بھی پیٹ میں داخل کر لیا جائے تو کیا حرج ہے ؟ یہ ہیتو نہیں ہیں - بلکہ ہیتو ابھاس ہیں - اس قسم کی دلیلیں دے کر پبلک کو گمراہ کرنا گناہ ہے ؛

شوک پرستاؤ :- سب کل واسیوں کی یہ کل سبھا پنڈت وید پرکاش جی سناتک گورو کل کانگڑی کے آکسمک دیہانت پر ہاردک دکھ ظاہر کرتی ہے - اور پرارتھنا کرتی ہے کہ دیوگت آتما کو شانتی پراپت ہو - ساتھ ہی یہ سبھا پنڈت وید پرکاش جی کے سمبندھیوں کے ساتھ سہانبھوتی پرکٹ کرتی ہے ؛

(منتری ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی)

آوشیک سوچنا :- آریہ جنتا کو یہ جان کر پرسنتا ہوگی - کہ شری بابو گھنشام سنگھ جی گپت ایم - ایل - اے کو اسمبلی میں "آریہ میرج بل" پیش کرنے کی وائسرائے کی طرف سے دوبارہ آگیا مل گئی ہے ؛

(دیش بندھو منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور
۱۶-بھادوں سمت ۱۹۹۲

حیدرآباد کانڈ سماپت

اب اپنے قلم کو تھامتا ہوں۔ جس اُدیش سے میں نے قلم اُٹھایا تھا۔ وہ پورا ہو گیا۔ پنڈت بدھ دیو اگرچہ ابھی وقت تک نہیں مانتے۔ کہ اُنہوں نے حیدرآباد (دکن) میں آچاریہ کے چتر کے ساتھ جو ترسکار پورن ویوہار کیا ہے وہ انوچت ہے۔ اور اگرچہ ابھی اُن کی یہ کوشش ہے کہ آریہ سماجیں اُن کے حق میں پرستاؤ کریں۔ پھر بھی مجھے وشواس ہے کہ اب اُنہیں اپنی "آچاریہ بھگتی" کا پرچے دینے کی جرأت نہ ہوگی۔ اُن کی پیٹھ ٹھونکنے والے زبان سے کچھ کہیں۔ لیکن ان کی بھی مجال نہیں۔ کہ وہ میدان میں آکر رشی کے چتر کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے ٹھکرا دیں۔ اور اگر ان میں سے کسی نے کبھی یہ حماقت کی۔ تو اُسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ آریہ جنتا اُس سے کیا سلوک کرتی ہے۔ اس بار تو آریہ جنتا نے پنڈت بدھ دیو کی نیت کا فائدہ دیکھ کر صرف نمائش کر کے چھوڑ دیا ہے۔ لیکن اگر انہوں نے پھر یہ غلطی کی۔ تو وہ سزا سے بچ نہ سکیں گے ؛

انسانی فطرت کے دو پہلو

اس دھرم یدھ میں جو میں نے پنڈت بدھ دیو کے خلاف شروع کیا تھا۔ میں نے انسانی فطرت کے دونو پہلو دیکھے۔ انسانی فطرت کی بلندی اپنی پوری شان سے میرے سامنے آئی۔ اور اس کی پستی کو میں نے اس کی ننگی صورت میں دیکھا۔ ایک طرف میں نے دیکھا کہ حیدرآباد کی گھٹنا کے پرکاشت ہوتے ہی آریہ سماج میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اور رشی بھگت تلملانے لگے۔ آریہ سماج ملتان شہر کو اس بات کا شرف پراپت ہے کہ اُس نے سب سے پہلے پنڈت بدھ دیو کی اس گری ہوئی حرکت کی نندا کی۔ اسی طرح سب سے پہلے لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار دہلی نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری کے نام پروٹسٹ کی چٹھی لکھی۔ یہ اُس وقت کی بات ہے۔ جب میں نے ابھی قلم نہ اُٹھایا تھا۔ پنجاب پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا نے بھی اسی پرستاؤ اور نرنے کے آدھار پر نشچے کیا تھا۔ کہ پنڈت بدھ دیو نے جو کچھ کیا ہے۔ وہ بُرا اور انوچت ہے۔ اور سبھا پردھان سبھا کی بے سمتی پرکاشت کر دیں۔ اس سے ثابت ہے کہ پیشتر اس کے کہ میں نے یہ سوال اُٹھایا۔ آریہ پُرشوں میں یہ جذبہ پیدا ہو چکا تھا کہ پنڈت بدھ دیو نے رشی کے چتر کا اپمان کر کے ایک نہایت ہی ناواجب حرکت کی ہے۔ اس کے بعد بہت سے آریہ سماجوں نے پرستاؤ کئے۔ اور بہت سے سجنوں نے لیکھ لکھے جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آریہ جگت اپنے آچاریہ کا اپمان سہن کرنے کو تیار نہیں ؛

دوسرا پہلو

اسی دوران میں انسانی فطرت کا پست پہلو بھی میرے سامنے آیا۔ پنڈت بدھ دیو نے میرے حملہ کا جواب تو دیا۔ لیکن دلیروں کی طرح نہیں۔ بلکہ کائروں کی طرح۔ ان کے لئے دو ہی جواب ہو سکتے تھے۔ ایک یہ کہ جو کچھ میں نے کیا ہے۔ درست کیا ہے۔ اور اس پر میں قائم ہوں۔ چاہے آریہ سماج مجھے رکھے یا نکالے۔ دوسرا یہ کہ واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی۔ اور میں اس کے لئے پشچاتاپ کرتا ہوں۔ اگر وہ ان دو نو میں سے ایک جواب دیتے۔ تو میں اُن کی مردانگی کی قدر کرتا۔ اور اُنہیں دیا تھا۔ لیکن اُنہوں نے نہ ایک جواب دیا اور نہ دوسرا۔ بلکہ یہ کہ چونکہ اس دفعہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کا منتری نہیں بنایا گیا۔ اس لئے میں اُن سے بدلہ لے رہا ہوں۔ جب میں نے یہ سُنا تو میں نے کہا۔ کہ :-

"The foe is not worthy of my steel"

میں نے اپنے قلم کی تلوار ایک ہیچ شخص پر چلا کر اپنے قلم کا اپمان کیا ہے۔ جو لوگ پنڈت بدھ دیو کی حمایت کو نکلے ہیں۔ اُنہوں نے بھی کم و بیش یہی پہلو اختیار کیا ہے۔ اُن سب کی یہ کوشش رہی ہے کہ کسی طرح حیدرآباد کی گھٹنا بحث کا مضمون نہ رہے۔ اور بحث کا رُخ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اندرونی جھگڑوں کی طرف ہو جائے۔ اپنے دوستوں کی اس خواہش کو میں نے پورا ہونے نہیں دیا۔ اس کا مجھے افسوس ہے۔ اتنا اُن کی تسلی کے لئے میں کہہ دیتا ہوں۔ کہ اگر وہ اس وشے پر زور آزمائی کرنا چاہیں۔ تو اُن کی خواہش پوری کر دوں گا۔ میں کھلا چیلنج دے کر میدان میں آؤں گا۔ بزدلوں کی طرح کسی اور وشے کی آڑ میں نہیں ؛

لہو لگا کر شہیدوں میں

شروع کیا۔ کہ میں اُنہیں قتل کرانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اُن کے ایک پروردہ اخبار نے لکھا بھی۔ کہ میں اُن کے قتل کی سازش کر رہا ہوں۔ مجھے اُس وقت ترس آیا جب میں نے سُنا۔ کہ پنڈت بدھ دیو کے بوڑھے باپ نے اجلاسات میں گرج گرج کر آریہ جنتا کے سامنے یہ فریاد کی ہے کہ میں اُن کے پیارے پتر کے قتل کے منصوبے باندھ رہا ہوں۔ جب میں نے یہ سُنا۔ تو میں نے اپنے تئیں دھتکار دی کہ کن مردوں کے سامنے تو کھڑا ہوا ہے۔ اُن کے سامنے جو لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ویسے تو اُنہیں شہادت کا تاج پہننے کا موقع نہ ملے گا۔ لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے کا موقع مل جائے تو اس سے زیادہ خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے؟ اور تو اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مانیہ پردھان نے بھی مجھ پر یہ شرمناک الزام لگایا ہے۔ کہ میں پنڈت بدھ دیو پر تشدد ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں۔ کلکتہ کے اس واقعہ کا جس میں لاہور کے دو مسلمان نوجوانوں نے حضرت محمدؐ کی تصویر شائع کرنے پر کلکتہ کے دو کتب فروشوں کو قتل کر دیا تھا۔ ذکر کرنے کے بعد میں نے لکھا تھا :-

"میں ان نوجوانوں کے فعل کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ اور نہ ہی کوئی اور آریہ سماجی دیکھیگا۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہم رشی کے اپمان کو سہتے رہیں" ؛

اس پر پردھان جی لکھتے ہیں :-

"کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر کل کو کوئی پنڈت بدھ دیو جی کو قتل کر دے۔ تو وہ قاتل کے فعل کو محض ناپسند ہی کریں گے۔ اور اس پر لعنت نہ بھیجیں گے۔ نہ معلوم مہاشہ جی جیسے تجربہ کار نکتہ سنج اور کہنہ مشق نیتا کی ذمہ داری کا احساس کہاں چلا گیا۔ ایسی تحریروں سے بگڑے دماغ نوجوان بھڑک سکتے ہیں" ؛

ان الفاظ میں :-

"Willing to wound but afraid to strike"

کی پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اُنہوں نے بنا کہے یہ کہہ دیا۔ کہ میں پنڈت بدھ دیو کو قتل کرانا چاہتا ہوں۔ لیکن پیچھے اُنہیں خیال آیا۔ کہ نادان راجپوت کی طرح گر پڑی کبھی کو اپنے قلم کی تلوار سے اُڑا لینے اُڑاتے ہیں کہیں آریہ سماج کی ناک ہی نہ اُڑا دوں۔ اُنہوں نے لکھ دیا :-

"شک ہے کہ آریہ سماج میں ایسے بگڑے دماغوں کی نفی ہے"۔ جب وہ خود مانتے ہیں۔ کہ نفی ہے۔ تو پھر فکر کس بات کا؟ ایک فقرہ میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ ایسی تحریروں سے بگڑے دماغ نوجوان بھڑکتے ہیں اور دوسرے فقرہ میں یہ کہہ کر اُس کی تردید کر دیتے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں ایسے بگڑے دماغوں کی نفی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رہے۔ کہ میں نے خود بھی لکھ دیا تھا۔ کہ میں مسلمان نوجوانوں کے فعل کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ اور نہ ہی کوئی اور آریہ سماجی دیکھے گا۔ اس پر بھی منتری پردھان جی کا یہ لکھنا کہ میں نے آریہ جنتا کو بالواسطہ یا بلاواسطہ یہ اُتیجنا دی ہے۔ کہ اگر پنڈت بدھ دیو پر جسمانی تشدد کیا جائے۔ تو وہ کوئی زیادہ مکروہ بات نہ ہوگی۔ یہ کہاں تک قرین انصاف ہے۔ اس پر میں اگر اُن کے الفاظ میں یہ کہہ دوں۔ کہ "نہ معلوم پردھان جی جیسے تجربہ کار۔ نکتہ سنج اور کہنہ مشق نیتا کی ذمہ داری کا احساس کہاں چلا گیا؟" تو شاید یہ بغاوت میں داخل سمجھا جائے۔ کیونکہ وہ اس وقت کانسٹی ٹیوشن کے افسر اعلیٰ ہیں۔ لیکن پھر بھی میں بڑے ادب سے پوچھتا ہوں۔ کہ جب آریہ سماج میں بگڑے دماغوں کی نفی مسلمہ ہے۔ تو پھر پنڈت بدھ دیو کے قتل کا سوال کیسے پیدا ہو گیا؟ میں اس کے معنی یہ لیتا ہوں۔ کہ آریہ جنتا کو اصل مضمون سے ہٹانے کی پہلی کوشش ناکام رہی ہے۔ اب یہ دوسری کوشش شروع ہوئی ہے۔ پہلے جنتا کو یہ سمجھانے کی کوشش کی گئی۔ کہ چونکہ میں اس دفعہ سبھا کا منتری نہیں بنا۔ اس لئے میں اُن سے بدلہ نکال رہا ہوں۔ اور اب یہ کہ میں اُنہیں قتل کروانا چاہتا ہوں۔ یہ ساری سازش ہے۔ جس میں سبھا کے پردھان تک بھی شامل ہیں۔ اس لئے کی جا رہی ہے۔ کہ اصل سوال نظر سے اوجھل ہو جائے۔ مان لو کہ میں بُرا اور نہایت بُرا ہوں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔ وہ درست ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے۔ تو اسے رد کر دو۔ لیکن اگر ہے۔ تو اس کی قدر کرو۔ مجرم سے پوچھو۔ کہ اُس نے ارتکاب جرم کیا ہے یا نہیں۔ اگر وہ انکار کرے۔ تو مجھ سے اس کا ثبوت طلب کرو۔ نہ کرے۔ تو اُسے سزا دو۔ مجرم جرم کا اقبال کر لے۔ جہاں تک واقعہ کا تعلق ہے۔ اُس نے کبھی انکار نہیں کیا۔ ہاں اس کی سزا سے بچنے کے لئے وہ کئی ڈھنگ برت رہا ہے۔ جیسا موقع ہو۔ ویسا عذر پیش کر دیتا ہے۔ کبھی کہہ دیتا ہے کہ میں نے یہ کام جوانی پر تیور رکھ کر کیا ہے۔ اور یہ پہلی اور آخری بار کیا۔ اور کبھی یہ کہہ دیتا ہے۔ کہ میں نے جو کچھ کیا ہے۔ درست کیا ہے۔ اس کے لئے پشچاتاپ کرنے کو تیار نہیں۔ غرض یہ کہ بھیک بھی مانگتا ہے۔ اور گدڑی بھی چھپاتا ہے۔ نہ اُسے پبلک میں یہ کہنے کی جرأت ہے کہ جو کچھ میں نے کیا ہے درست کیا ہے۔ اور نہ اُسے قدرت نے ظرف کے یہ اخلاقی بل دیا ہے کہ اپنی غلطی کو تسلیم کرے -

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

نہ ڈنڈ لینے کی جرأت ہے۔ اور نہ غلطی تسلیم کرنے کا حوصلہ

کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

پنجاب پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کا منشا یہ تھا۔ کہ پنڈت بدھ دیو نے حیدر آباد (دکن) میں جو کچھ کیا ہے۔ وہ بُرا اور انوچت ہے۔ لیکن جب پردھان جی کا پہلا بیان شائع ہوا۔ اس میں انہوں نے پنڈت بدھ دیو کے کاریہ کو "غیر ضروری اور اسنگت" قرار دینا ہی کافی سمجھا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ حکم دیا۔ کہ یہ مضمون اب ختم ہے۔ آریہ سماجیوں اس کے متعلق کوئی مزید کارروائی نہ کریں لیکن اس پر ایجی ٹیشن بند نہ ہوا۔ اور ہو بھی نہ سکتا تھا۔ آریہ سماجوں کے پرستاو بھی پاس ہوتے رہے۔ اور آریہ پرشوں کی سمتیاں بھی پرکاشت ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ سارودیشک سبھا نے بھی اس فعل کو دھرم، نیتی، شسٹاچار اور راجیہ نیم کی درشٹی سے سر دتھا انوچت ٹھہرایا۔ اس پر پردھان جی کو دوسرا بیان شائع کرنا پڑا۔ مجھے خوشی ہے کہ اس میں انہوں نے کسی لاگ لپیٹ سے کام نہیں لیا۔ بلکہ صاف شبدوں میں لکھ دیا ہے۔ کہ "میں اور سبھا ان کے اس فعل کو انوچت اور بُرا سمجھتے ہیں"۔

سارودیشک سبھا کی تائید

مجھے یہ بھی خوشی ہے۔ کہ پردھان جی نے سارودیشک سبھا کے نشچے کی بھی تائید کر دی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ:-

"سارودیشک سبھا کا ریزولیوشن مہاشے کرشن کے کسی کام کا نہیں۔ اس پرستاو کا مطلب بھی وہی ہے۔ جو پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کے وکتویہ کا ہے۔ میں نے بھی پنڈت جی کے فعل کو شسٹاچار اور نیتی کے وِرُودھ بتلایا تھا۔ نیتی اور شسٹاچار کے وِرُودھ جو بات ہوتی ہے۔ وہ وسترت معنوں میں دھرم کے وِرُودھ ہوتی ہے۔ کیونکہ نیتی اور شسٹاچار بھی تو دھرم کے انترگت ہیں"۔

اچھا ہوا۔ کہ سارودیشک سبھا نے وہی نشچے کیا۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان کا تھا۔ گویا سارودیشک سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا سہمت ہو گئیں۔ اس میں میں صرف اتنا اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ سارودیشک سبھا کے نشچے کے آخری الفاظ یہ تھے:-

"ایک آریہ اپدیشک کے لئے یہ انوچت بندنیہ ہے۔ اس سبھا کی سمتی میں پنڈت بدھ دیو کو اس کا پرائشچت کرنا چاہیے"۔

مجھے آشا ہے۔ کہ پردھان جی کو پرستاو کے اس حصّہ سے بھی اتفاق ہو گا۔ پردھان جی نے ان شبدوں سے ان لوگوں کو بھی جواب دے دیا جو یہ کہتے پھرتے ہیں۔ کہ سارودیشک سبھا نے پنڈت بدھ دیو کا دنڈ دھرم آریہ سماج کے پاس کیوں نہیں بھیجا۔ پردھان جی کے شبدوں میں جو کام نیتی اور شسٹاچار کے وِرُودھ ہے۔ وہ وسترت ارتھوں میں دھرم کے بھی وِرُودھ ہے۔

پردھان یو۔پی سبھا کا بیان

میں پردھان رام دیو جی کا مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے میری درخواست کو کسی قدر منظور کر کے رائے صاحب مدن موہن سیٹھ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کے بیان کا ایک حصّہ شائع کر دیا ہے۔ وہ حصّہ یہ ہے:-

"میں پنڈت بدھ دیو جی کے واقعہ کو بہت شرمناک سمجھتا ہوں۔ ان کا فعل نہ صرف بے محل اور انوچت تھا۔ بلکہ شسٹاچار کے بھی ادھیموں کے وِرُودھ تھا۔ اس واقعہ کے متعلق جو راجیہ نیم ہے۔ اس کے بھی خلاف تھا۔ سچ پوچھیں۔ تو پنڈت بدھ دیو کے فعل نے سب آریہ سماجیوں کو دکھ دیا ہے"۔

ہمارے پردھان جی نے سیٹھ مدن موہن کا سارا بیان نہیں دیا صرف ایک حصہ دیا ہے۔ جسے وہ اہم اور ضروری سمجھتے ہیں۔ میرے خیال میں ضروری وہ ہے۔ جسے انہوں نے دبا لیا ہے۔ وہ میں دے دیتا ہوں۔ پردھان جی اپنے بیان کو سماپت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"میری سمتی میں پنڈت بدھ دیو کو شاستر ارتھ کرنا بالکل چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو انہیں کم از کم چھ ماس کے لئے آریہ سماج کی ویدی پر نہ آنا چاہیے"۔

ان الفاظ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ یو۔پی سبھا کے پردھان پنڈت بدھ دیو کے فعل کو کتنا سنگین سمجھتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ یو۔پی کی کئی آریہ سماجوں نے یہ پرستاو سویکار کیا ہے۔ کہ اگر پنڈت بدھ دیو پرائشچت نہ کریں۔ تو ان کے لئے ویدی بند کر دی جانے۔ سیٹھ مدن موہن کی سمتی میں پنڈت بدھ دیو کے فعل نے تمام آریہ سماجیوں کے دلوں کو مجروح کر دیا ہے۔ انہوں نے یہ سمتی بھی پرگٹ کی ہے۔ کہ اگر کوئی آریہ پنڈت بدھ دیو کے خلاف عدالت میں چلا جائے۔ تو انہیں سزا کا ملنا لازمی ہے۔ ہمارے پردھان جی نے سوال کے اس پہلو کی طرف سے اپنی لاپرواہی کا اظہار کیا ہے۔ وہ لاپرواہی بجا ہے۔ اگر کوئی شخص ان کی طرح کسی اچھے کام کے لئے جیل جائے۔ نہ کہ اس شخص کے لئے جو کسی بُرے کرم کے لئے سزا پاتا ہے۔ اگر کوئی شخص چوری کر کے یہ کہہ دے۔ کہ مجھے راجیہ ڈنڈ کی کیا پروا ہے۔ تو اس کی اس بات کی کیا قدر و قیمت ہو گی؟

ودوانوں کی سمتی

پردھان جی نے یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ:-

"پنڈت .... جیسے آریہ ودوان (اس) ورتی کو اتنا بُرا نہیں سمجھتے۔ جتنا کہ میں اور مہاشے کرشن جی کہتے ہیں۔ میرا اور ان کا یہ منتو کہ کام ہونا چاہیے۔ کہ ذاتی رنجشوں کو بھول کر آریہ سماج کے ہت کے لئے (اس) معاملہ کو طول نہ پکڑنے دیں"۔

جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ میں کسی ایسے شخص کو ودوان نہیں مانتا۔ جو یہ کہتا ہو۔ کہ رشی دیانند کے چتر کو پاؤں کی نوک سے ٹھکرانا سدھانت کے انکول ہے۔ وہ شخص "پرولتا بے جیند" کا مصداق ہو۔ تو ہو۔ ودوان نہیں۔ وہ مورتی پوجا کی صحیح تعریف سے واقف ہے۔ اور "مورتی پوجا" اور "دیو پوجا" کے درمیان فرق نہیں جانتا۔ ستیارتھ پرکاش پڑھنے والے مورکھ بھی ہوتے ہیں۔ اور ان پڑھ ودوان بھی۔ کوئی مورکھ ہی یہ پوزیشن لے سکتا ہے۔ کہ رشی دیانند کے چتر کا نرسکار کرنا آریہ سماج کا سدھانت ہے۔ پردھان جی کی اطلاع کے لئے میں لکھ دوں۔ کہ ان "ودوانوں" کے ساتھ شاستر ارتھ کرنے کے لئے آریہ سماج کے اپدیشک تیار ہیں۔ پنڈت منسا رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے صاف الفاظ میں چیلنج دے رکھے ہیں۔ یا یوں کہو۔ کہ وہ چیلنج منظور کر چکے ہیں۔ کسی کو حوصلہ ہو۔ تو ان سے شاستر ارتھ کر لے۔ اسی طرح میں نے سنا ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی میرپوری اپدیشک آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب پردھان جی کے "ودوانوں" کے ساتھ شاستر ارتھ کرنے کو تیار ہیں۔

سماپت

اپنے دوسرے وکتویہ میں پردھان جی نے کئی غیر متعلقہ باتیں لکھی اور مجھ پر بے جا چوٹیں کی ہیں۔ لیکن انہوں نے میرے اس مطالبہ کو پورا کر دیا ہے۔ کہ وہ پنڈت بدھ دیو کے فعل کے متعلق اپنی سپشٹ سمتی پرگٹ کریں انہوں نے لکھ دیا ہے۔ کہ:-

"میں اور سبھا ان کے اس فعل کو انوچت اور بُرا سمجھتے ہیں"

اور کہ:-

"پنڈت بدھ دیو کے فعل کی مذمت سبھا کی طرف سے ہو گئی۔ انہوں نے ایسے فعل کا آئندہ نہ کرنے کا اقرار بھی کر لیا۔ اور انہیں اس کے لئے دکھ بھی ہے"۔

اس سپشٹ اعلان کے بعد میں اپنے وچن سے بادھت ہوتے ہوئے اس بحث کو جاری نہیں رکھ سکتا۔ سارودیشک سبھا اور پنجاب سبھا دونوں کی ویوستھا پنڈت بدھ دیو کے خلاف ہے۔ اب سوال صرف ڈسپلن کا ہے۔ سارودیشک سبھا کی سمتی میں پنڈت بدھ دیو کو پرائشچت کرنا چاہیے۔ مگر وہ نہیں کرتے۔ تو اس کا کام ہے۔ کہ اپنے حکم کی تعمیل کرائے۔ یا پنجاب سبھا کا۔ بہرحال میرا کام ختم ہوا۔

نیا خطرہ

جس روپ میں اس وقت بحث چل رہی ہے۔ اسے بند کرنے کی ایک اور وجہ بھی ہے۔ جیسا کہ پردھان رام دیو جی نے اپنے وکتویہ میں لکھا ہے:-

"ایک اور خطرہ بھی ہے۔ آریہ سماج میں کئی لوگ خاص طریقہ کے کھنڈک واقع ہوئے ہیں۔ اور پنڈت بدھ دیو کی حرکت کو حق بجانب ٹھہرانے والے آریہ سماجیں بھی ہیں"۔

اس لئے اب یہ پرشن ایک اور روپ دھارن کر رہا ہے۔ کچھ ایک آریہ سماجیوں نے پنڈت بدھ دیو کے فعل کو حق بجانب ٹھہرایا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ جو ویوستھا پردھان رام دیو نے اپنی سبھا کی طرف سے دی ہے۔ وہ اسے قبول نہیں کرتیں۔ اس لئے سوال اب میرے اور پنڈت بدھ دیو کے

ضرورت ہے کہ ہر گھر میں ... منگوا کر دیکھیں ... علاج ... قیمت ... رشید سلیمان اینڈ سنز لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

درمیان نہیں رہا۔ بلکہ پنڈت بدھ دیو کے حمایتیوں اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سارودیشک سبھا کے درمیان ہو گیا ہے۔ اب تو پنڈت بدھ دیو کی کرپا اور ہماری سبھا کے ادھیکاریوں کی کمزوری سے آریہ سماج میں اس پرشن پر شاستر ارتھ ہوں گے۔ کہ رشی دیانند کے چتر کو اپنے پاؤں کی نوک سے ٹھکرانا سدھانت انکول ہے یا نہیں؟ اور تعجب نہیں۔ کہ دو دَل بھی ہو جائیں۔ پردھان راے بہادر جی کو جو شکل درپیش ہے۔ اُسے میں بخوبی سمجھتا ہوں اور اس لیئے مجھے ان سے ہمدردی ہے۔ ایک طرف ان کے سامنے یہ مشکل ہے۔ کہ وہ اپنے چیف کنوینسنگ ایجنٹ کو جس کے کنوینسنگ کا ان کے سبھا پردھان بننے میں بڑا دخل ہے۔ کیسے ناراض کریں۔ اور اس لیئے وہ پنڈت بدھ دیو کے فعل کے سخت خلاف ہوتے ہوئے بھی اُسے ڈنڈ دینے کو تیار نہیں۔

دوسری طرف مشکل یہ ہے۔ کہ اُن کی دنیا دو ایک چند ناخواندہ یا نیم خواندہ اشخاص تک محدود نہیں۔ جو اس وقت انہیں گھیرے ہوئے ہیں بلکہ ان کا آریہ سماج سے باہر کے ودوانوں سے بہت میل جول ہے۔ اگر کل کسی باہر کے ودوان نے اُن سے یہ پرشن کر دیا۔ کہ کیا رشی دیانند کے چتر کو جوتا لگانا یا اس کا کسی اور طریق سے اپمان کرنا آریہ سماج کے سدھانتوں میں داخل ہے۔ تو ان کے لیئے اس کا جواب دینا مشکل ہو جائیگا۔ اس لیئے وہ چاہتے ہیں۔ کہ یہ معاملہ دب جائے۔ لیکن دبے کیسے؟ جب کہ مجرم اور اُس کے حمایتی یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ نہ صرف یہ فعل بُرا نہ تھا۔ بلکہ ایسا تھا۔ جو مبارک باد کا مستحق ہے۔

بہرحال میں اپنے قول کو پورا کرتے ہوئے اس بحث کو ختم کرتا ہوں۔ اب پردھان جی جانیں اور پنڈت بدھ دیو۔ انہوں نے اپنے وکتوؤں کے انت میں اپنے دیرینہ تعلقات کی بنا پر مجھے حکم دیا ہے کہ سبھا کی اردھ شتابدی کو شاندار بنانے میں اُن کا ہاتھ بٹاؤں۔ اُن کا حکم میرے سر ماتھے پر ہے۔ مجھے اس کے متعلق جو کچھ عرض کرنا ہے۔ اگلے ہفتہ عرض کروں گا۔

(کرشن)

نیلنگہ میں ستیہ آگرہ شروع

ریاست حیدر آباد میں ویدک دھرم پرچار کے راستہ میں جتنی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ان کے متعلق بار بار ہم "پرکاش" کے پریمیوں کو مطلع کر چکے ہیں۔ پرچار کی مشکلات تو ایک طرف رہیں۔ نیلنگہ میں آریہ سماج مندر اور اس کے سامان کی ضبطی ایسی باتیں ہیں۔ جن کو کوئی آریہ سماجی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور پھر غضب خدا کا کہ باوجود ہزار عرض معروض کے ریاست کے ذمہ دار افسروں کے کانوں پر جوں تک

نہیں رینگی۔ اب آریہ سماجیوں کے پاس اس کے سوائے کوئی چارہ کار ہی نہیں رہا۔ کہ وہ یا تو حکومتِ ہند پر زور ڈالیں۔ کہ وہ ان کی نظام حیدر آباد کی حکومت سے تلافی کرا دے۔ یا خود پرچار کی خاطر ستیہ آگرہ کر کے اپنی قربانیوں سے ثابت کر دیں۔ کہ ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اور اب وہ ریاست میں اپنے دھارمک حقوق کی خاطر ہر ایک تکلیف برداشت کرنے کے لیئے تیار ہیں۔ چنانچہ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نے نیلنگہ میں ریاست کے امتناعی احکام کے باوجود پرچار شروع کر دیا ہے اور سارودیشک سبھا نے اس سبھا کو شری پنڈت گنیش داس گیانی کی سیوا بھی اس کام کے لیئے سونپ دی ہے۔ ہمیں اب بھی وشواس رکھنا چاہیئے۔ کہ ریاست اپنی آریہ پرجا کے دھارمک حقوق کی حفاظت کا انتظام بھی پربندھ کرنے کی ضرورت محسوس کریگی۔ جیسا وہ دوسری پرجا کے مذہبی حقوق کے متعلق کر رہی ہے۔ اور آریہ جگت کو مجبور نہیں کریگی۔ کہ وہ سر پر کفنی باندھ کر ریاست کے اندر اپنے دھارمک حقوق کی رکھشا کے لیئے نکل آئے۔ لیکن اگر آخیر دم تک ریاست کا رویہ غیر مصالحانہ رہے۔ تو آریہ جگت کا یہ دھارمک کرتویہ ہے۔ کہ وہ ایک ستیہ آگرہ کے لیئے سارودیشک سبھا کے آدیش پر اپنی جملہ طاقتوں کو ارپن کر دے۔ اور ستیہ آگرہ میں ایسے جن تکالیف کا سامنا پیش آئے۔ اُن سے دریغ نہ کرے۔

حکومت بہار کا شدھی کارکنوں کے خلاف جہاد

اخبار "سرچ لائیٹ" کے مطالعہ سے جیسے کہ کسی اور جگہ پرکاشت کیا گیا ہے، حکومت بہار و اڑیسہ نے ضلع ہزاری باغ کے جملہ تھانوں کے افسروں کے نام ایک سرکلر نکال کر ان سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں شدھی کے کارکنوں کی سرگرمیوں کی نگرانی دیکھ بھال کریں۔ بلکہ اُن کے متعلق رپورٹ کریں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو ان کارکنوں کے خلاف اس لیئے سرکلر نکالنا پڑا ہے۔ کہ اس ضلع میں جن آدی دھرمی ہندوؤں کو عیسائی بنایا گیا ہے۔ وہ اپنے پہلے ویدک دھرم میں واپس آنے کے لیئے آتُر تھے۔ ساتھ ہی ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے ان کارکنوں کو خطرناک بھی بیان کیا ہے۔ اور ان کے خلاف زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کارروائی کرنے کی اجازت بھی دیدی ہے۔ حکومت نے صرف یہاں تک ہی بس نہیں کیا۔ بلکہ پولیس افسران کی رہنمائی کے لیئے ان "خطرناک" اشخاص کی فہرست بھی ساتھ ہی شایع کر دی ہے۔ فہرست میں سورگیہ سوامی شردھانند۔ پنڈت جگت نارائن لال۔ سوامی پرمانند اور سوامی ستیہ برت اور دوسرے سرکردہ شدھی پرچارک شامل ہیں۔ حیرانگی کا معاملہ ہے۔ کہ حکومت بہار شدھی جیسی معصوم تحریک کو بھی اتنا خطرناک سمجھتی ہے۔ کہ اس نے پرچارکوں کی سرگرمیوں کی نگرانی ضروری سمجھی ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے یو۔پی۔ احاطہ مدراس اور دیگر صوبجات میں شدھی کا کام بڑے زوروں سے جاری رہی ہے۔ اور اس سے کسی قسم کا خدشہ برآمد نہیں ہوا۔ ضرورت ہے۔ کہ حکومت بہار و اڑیسہ کے اس شر انگیز سرکلر کے خلاف ہندوستان کی ہر ایک ایسی جماعت جو کہ مذہبی آزادی کی حامی ہے۔ پُر زور پروٹسٹ کرے۔ تاکہ آئندہ کے لیئے حکومت کو شدھی جیسے مذہبی معاملات میں دخل اندازی کا جلد حوصلہ نہ پڑ سکے۔

آریہ میرج بل اسمبلی میں

اس سے پہلے "پرکاش" میں یہ پرکاشت ہو چکا ہے۔ کہ شری بت بابو گھنشام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے نے اسمبلی میں ایک ایسا "آریہ میرج بل" پیش کیا ہوا ہے۔ جس سے آگے کے لیئے مختلف درنوں کے انترگت وواہ جائز تسلیم کیئے جائیں گے۔ آریہ جنتا کو یہ جان کر پرسنتا ہوگی کہ وائسرائے بہادر نے بابو صاحب کو بل مذکور اسمبلی میں پیش کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ وائسرائے سے منظوری ملنے کے بعد اب ہر ایک آریہ سماجی کا یہ فرض ہو گیا ہے۔ کہ وہ اس بل کے حق میں رائے عامہ کو ایسا منظم کرے۔ کہ جس سے اسمبلی کو اس بل کو پاس کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ ہو۔ اور اس کا درست طریق یہ ہے۔ کہ ہر ایک آریہ بھائی اپنے اپنے حلقہ کے منتخب شدہ ممبر اسمبلی پر زور ڈالے۔ کہ وہ اس بل کو پاس کرانے میں تحریک کی ہر ایک قسم کی اخلاقی اور آئینی مدد کرے۔ تاکہ کسی غیر ہندوستانی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے۔ کہ خود ہندوستانی ہی جب مجلسی اصلاحات کے مخالف ہیں۔ تو ان کو سیاسی اصلاحات کے دینے کا کیا فائدہ؟

برسات کا موسم ہے

جدھر دیکھو ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات کا دور دورہ ہے۔ اسکے علاوہ سانپ۔ بھڑ۔ بچھو اور دیگر زہریلے جانوروں کا بھی خطرہ رہتا ہے

امرت دھارا ہر قسم کی اندرونی و بیرونی امراض میں نہایت ہی مفید ثابت ہو چکی ہے۔ لاکھوں استعمال کرنے والوں میں سے چالیس ہزار سے اوپر ڈاکٹر اپنی رائے بھیج چکے ہیں۔ کہ امرت دھارا ہر گھر میں ہر جیب میں گھر ہو یا سفر ہمیشہ پاس رکھنی ضروری ہے۔ اس کا پاس رکھنا ایک لائق ڈاکٹر کا کام دیتا ہے۔ غلطی نہ کرو۔ ایک شیشی گھر میں ضرور موجود رکھو بہت کام دیگی۔ **ایک تازہ رائے ملاحظہ فرماویں!**

جناب پنڈت صاحب! آداب

آپکے ہاں سے ایک شیشی امرت دھارا ایک ماہ ہوا منگایا تھا۔ جو کہ بحد مفید پایا۔ کئی بیماریوں پر آزمایا۔ خدا کے فضل سے کامیاب ثابت ہوا۔ واقعی امرت دھارا میں مسیحائی طاقت ہے خاصکر سفر میں ڈاکٹر کا کام دیتا ہے جب سے میں نے آپکے ہاں سے امرت دھارا منگایا۔ مجھے ڈاکٹر کی ضرورت نہیں رہی۔ کئی دفعہ میری طبیعت خراب ہوئی۔ جسم میں درد۔ بخار اور کئی تکالیف مگر امرت دھارا نے ہر تکلیف کو رفع کیا۔ ابھی حال ہی کا ذکر ہے۔ کہ میرے ملازم کو بچھو نے کاٹا۔ میں نے اس پر امرت دھارا استعمال کیا۔ سو خدا کے فضل سے بالکل شفا ہوئی۔ مدینہ میں آپکے ہاں جیسا امرت دھارا ملنا محال ہے۔ اصل چیز آپ کے ہاں ملتی ہے۔ باقی جو لوگ امرت دھارا بیچتے ہیں۔ ان میں اصل کا نام نہیں۔ نقلی امرت دھارا تو ہر جگہ مل سکتا ہے۔ مگر آپ کے امرت دھارا میں دوا تاثیر ہے۔ جو استعمال کرنے پر پتہ چلتا ہے۔ چونکہ موسم برسات شروع ہے۔ اس لئے اسکی ضرورت اس موسم میں بہت ہوتی ہے۔ برائے مہربانی دو شیشی امرت دھارا جلد بھیجدیں۔ (پیرزادہ مسعود الحسن صاحب معرفت دیوان صاحب ریاست چرکھاری سنٹرل انڈیا)

احتیاط! نقالوں سے بچو کیونکہ سخت بیماری امراض میں ہو کہ دیکر دکھ و تشویش بڑھاوینگی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ ۸ر

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ۔ **امرت دھارا ۱۶ لاہور۔ المشتہر۔** منیجر امرت دھارا اوشدالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

برطانیہ کو دھمکی!

روما سے تازہ تار آیا ہے۔ کہ بیرن گیاڈا نے جو اطالیہ اور ایبے سینیا کے تصفیہ میں حکومت اطالیہ کا غیر سرکاری ترجمان خیال کیا جاتا ہے اپنے ایک اخباری مضمون میں بصاف اعلان کر دیا ہے۔ کہ اگر ایبے سینیا کو سامانِ جنگ کی کھُلم کھُلا برآمد اور نہر سویز کا جنگی جہاز کے لئے بند کرنا اٹلی کی مخالفت خیال کیا جائے گا۔ اور مخالفت کرنے والے کا مقابلہ کیا جائے گا"۔

بیرن گیاڈا کی مذکورہ دھمکی یہ ثابت کرتی ہے۔ کہ اطالیہ ایبے سینیا کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے اس قدر بیتاب ہے۔ کہ وہ اپنے کسی بہی خواہ کے جائز مشورہ کو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر برطانیہ نے اس دھمکی کے زیر اثر اٹلی کو افریقہ میں کھُلی چھُٹی دے دی تو وہ اس کے اپنے مقبوضات کے لئے بھی خطرناک ثابت ہوگی۔ مصر اور سوڈان کا تحفظ اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ برطانیہ اپنی ہمسائیگی میں کسی جابر یورپین طاقت کو قدم مضبوط کرنے کی اجازت نہ دے کیونکہ اس سے اس کے لئے ایک ایسے ہی خطرہ کا دروازہ کھُل جائے گا۔ جو موجودہ شاہ ایبے سینیا کی حالت میں آج تک کھُلا نہیں۔ ایبے سینیا میں اٹلی کا قدم جمانا مصر اور انگریزی سوڈان کے لئے ایسا ہی خطرناک ہے۔ جیسا کہ ایشیائی ترکستان میں روس کا پاؤں جمانا۔

قرآن سے بغاوت

مرزائی بڑے خوش قسمت واقع ہوئے ہیں۔ جب ان کا واسطہ کسی غیر مسلم سے پڑے۔ تو وہ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ قرآن کے حامی ہیں۔ لیکن جب غیر مرزائی مسلمان اُن کے مرزا صاحب کی نبوت پر کسی قسم کا اعتراض کریں۔ تو وہ یہ ثابت کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے متعلق جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان سے بدتر اعتراضات باقی انبیاء اور قرآن شریف کے خلاف ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ آنجہانی مرزا صاحب کی مجازی نبوت کو ڈیفنڈ کرنے کے لئے وہ بسا اوقات قرآن پر بھی اعتراضات کر جاتے ہیں:-

"مثلاً قرآن مجید میں اللہ کفار کو جو اسلام کی تسلیم کو باوجود کشفِ حقیقت کے رستے تھے۔ اعتقادات کو آنکھوں سے دیکھ کر بھی دانستہ انکار کرتے تھے۔ اور دل سے بھی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش نہ کرتے تھے۔ مذکورہ قرار دیا گیا ہے۔ اور کبھی انہی کو عُمی بُکم بھی قرار دیا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ مُردہ نہ تھے۔ بہرے اور گونگے نہ تھے"۔

("پیغام صلح"۔ ۲۳ اگست ۱۹۳۵ء)

بہتر ہوتا۔ ایڈیٹر "پیغام صلح" اس طرح قرآن پر گول مول اعتراض کرنے کی بجائے صاف کہہ دیتا۔ کہ قرآن نے بعض جگہ حقیقت کا اظہار کرنے سے عمداً دریغ کیا ہے۔ اور مجاز کی آڑ لی ہے۔

مرزائیوں کی شامت

آنجہانی مرزا غلام احمد نے غیر مرزائی علماء کو جس بیدردی سے گالیاں دیں۔ اب وہ رنگ لا رہی ہیں۔ اور بڑے مرزا کے گناہوں کا دن کے پیروؤں کو چار و ناچار کفارہ کرنا پڑ رہا ہے۔ دور اندیشی کا تو یہ تقاضا تھا کہ ہمارے مرزائی دوست خندہ پیشانی سے کفارہ کرتے۔ لیکن مرزائیوں کی حالت ملاحظہ ہو۔ کہ وہ اسے بھی رو رو کر کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ مرزائیوں کا نالہ و شیون:-

"اس وقت ہر طرف احمدیت کے خلاف ایک طوفان برپا ہے۔ فحش گالیاں۔ غلط اتہامات اور بے جا اعتراض خاص و عام کا شیوہ ہو چکا ہے۔ احمدیت کو بدنام کرنے کے لئے ہر حربہ کا استعمال جائز سمجھا جاتا ہے۔ اور اس الہی سلسلہ کو مٹانے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی"۔

("پیغام صلح"۔ ۲۳ اگست ۱۹۳۵ء)

ہم خود پسند نہیں کرتے۔ کہ غیر مرزائی آنجہانی مرزا صاحب کی گالیوں کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مذکورہ شکایت کا موقع دیں۔ لیکن بیشتر اس کے کہ ہم غیر مرزائیوں کو اس بارہ میں کچھ عرض کریں۔ ہم اپنے مرزائی دوستوں سے یہ عرض کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ وہ خود بھی کچھ نہ کچھ اپنے خلوص کا عملی ثبوت دیں۔ اور وہ یوں کہ آنجہانی مرزا صاحب کی تصانیف میں جہاں مخالفوں کو بے نکت گالیاں دی گئی ہیں۔ وہاں ان کی آئندہ ایڈیشنوں میں سے ان دل آزار فقرات کو خارج کر دیا جائے۔ جن کو غیر مرزائی گالیاں سمجھتے ہیں۔ تاکہ کشیدگی قدرے کم ہو سکے۔

تبادلہ بند!

ہم آریہ سماجیوں کو کسی بھی انسان سے دیر نہیں ہم تو سب کو ویدک دھرم کی عام دعوت دیتے ہیں۔ تاکہ نہ صرف اس لوک میں ہی ان کا بھلا ہو بلکہ ان کا پرلوک بھی سُدھرے۔ اس فرض کی ادائیگی میں ہمیں بعض اوقات اپنے مرزائی بھائیوں سے بھی خطاب کرنا پڑتا ہے کبھی دیو سماجیوں سے بھی اور کبھی رادھا سوامیوں سے بھی لیکن جس تنگ دلی کا اظہار بعض اوقات ہمارے رادھا سوامی بھائی کرتے ہیں۔ اُس کو دیکھ کر ہمیں بے ساختہ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ مذہبی تبادلۂ خیالات کے سخت دشمن ہیں چنانچہ "آریہ مسافر"، "پرکاش" اور "آنند" لاہور کے بعض نوٹوں کی شکایت کرتے ہوئے آگرہ رادھا سوامی دربار سے ذیل کی دھمکی دی گئی ہے:-

"مدیر دست ہم ان اخبارات کو ہمیشہ کے لئے "پریم پرچارک" تبادلہ میں بھیجنا بند کرتے ہیں"۔

("پریم پرچارک"۔ ۲۶ اگست ۱۹۳۵ء)

اخبار کا تبادلہ میں بھیجنا تو ایک معاشرانہ فرض ہے۔ اگر ہمارے رادھا سوامی دوست یہ نہیں چاہتے۔ کہ کوئی شخص ان کے پُر اسرار حالات سے واقف ہو۔ تو ان کی مرضی۔ ورنہ جن لوگوں کے پاس سچائی ہوتی ہے۔ وہ تو اس قسم کی دھمکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بیشتر اس کے کہ "پریم پرچارک" والے اس قسم کی تنگدلی کا اظہار کرتے۔ ان کو یہ سوچ لینا چاہئے تھا۔ کہ کہیں وہ اپنے مذہب کو تو بدنام نہیں کر رہے؟

کانگرس کی صدارت

امسال انڈین نیشنل کانگرس کا سالانہ اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہونے والا ہے۔ حسبِ معمول صدارت کے لئے کئی معزز نیتاؤں کے نام پیش کئے جا رہے ہیں۔ اُن میں سے تین نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ (۱) سیٹھ جمنا لال بجاج (۲) شری راجگوپال آچاریہ اور (۳) پنڈت جواہر لال جی نہرو۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے دو اصحاب کے لئے یا تو صدر بننے کا موقع نہیں ہے۔ یا وہ خود بعض حالات کی وجہ سے صدر بننے سے معذور ہیں۔ باقی رہے پنڈت جواہر لال جی نہرو۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی کانگرس کے جملہ لیڈر اس امر پر متفق ہیں۔ کہ حالات کی اہمیت کے پیشِ نظر پنڈت جواہر لال نہرو کو کانگرس کے آئندہ اجلاس کا پریزیڈنٹ منتخب کیا جائے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ نئے کانگرس کانسٹی ٹیوشن کے ماتحت پنڈت جی کے انتخاب میں کوئی آئینی یا رسمی رکاوٹ حائل نہیں ہو سکتی۔ گویا یہ امر یقینی ہے کہ کانگرس کے آئندہ اجلاس کے صدر پنڈت جواہر لال نہرو ہی ہوں گے۔ نہرو خاندان کا ایثار اور دیش سیوا اصل سرکار پر زبردست تقاضا کرتی ہے کہ سارا دیش یک زبان ہو کر اُن کو نہ صرف کانگرس کا صدر منتخب کرے بلکہ ایسی کوشش کرے کہ آئندہ سال کے لئے جو پروگرام وہ وضع کریں۔ اُسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا عہد کرے۔

پنڈت بدھ دیو کا گھرنت کاریہ
سوامی لچھمنانند جی کی رائے

ہمیں ذیل کا مراسلہ ۲۸ اگست کو بذریعہ ڈاک موصول ہوا ہے:- (ایڈیٹر)

"گت ستاہ بیاور کے پرسدھ سنیاسی شری سوامی لچھمنانند جی بیلی بھیت پدھارے۔ آریہ جنتا نے پنڈت بدھ دیو کے حیدر آباد (دکن) میں رشی دیانند کی تصویر پر لات مارنے کے گھرنت کاریہ کے سمبندھ میں آپ کی رائے معلوم کرنی چاہی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ رشی کی تصویر پر لات مار کر پنڈت بدھ دیو جی نے آریہ سماج کو جو زخم لگایا ہے۔ اُس کا مرہم یہی ہے۔ ایسی جینت سے تو آریہ سماج کی ہار ہزار درجہ اچھی تھی"۔

رام سرن مصر۔ خوشی مل سٹریٹ۔ پیلی بھیت

وید حکیم بن جاؤ

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال کی بنائی ہوئی نادر و نایاب کتاب

مجربات تلسی کا بغور مطالعہ کریں گے

تو آپ بلاشک و شبہ ویدک و حکمت طریق علاج و دواؤں کی ترکیب ادویات کے اچھے خاصے ماہر ہو کر اپنی و دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے قابل بن جاویں گے اور آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا و علاج میں دیدوں حکیموں ڈاکٹروں کے مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ سینکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے۔ اس میں قواعد علاج و دوا سازی کے اصلی اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتلائے گئے ہیں اور مرد عورتوں بوڑھوں بچوں جوانوں و نوجوانوں کی سر سے پاؤں تک کی ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے وہ نایاب جڑی بوٹی کے نسخے لکھے گئے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور اشرفیوں کے فائدے دکھلاتے ہیں۔

قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول +

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر (یو۔پی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانند اور دیو پوجا

(از پنڈت چموپتی جی، ایم-اے)

(۱)

حیدرآباد کے شاستراتھ میں جو سلوک رشی دیانند کی تصویر سے ہوا۔ اس کی مخالفت آریہ سماج کے پرایہ سبھی اہل الرائے کر رہے ہیں۔ خود پنڈت بدھ دیو جی لکھتے ہیں کہ انہوں نے یہ فعل پہلی اور آخری دفعہ کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اب انہیں ایسا کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اس میں انہوں نے دلیل یہ دی ہے کہ جو ایسا کر چکے ہیں گر کر رکھا ہے۔ انہیں سے پھر ایسا کرنے کا تقاضا کیا جا سکتا ہے۔ کیا پنڈت جی کے اس استدلال کا مطلب ہے کہ دوسرے لوگوں کو بھی کم از کم ایک بار ایسا فعل کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔ ورنہ سناتنی پنڈت انہیں سمجھانے نہ دیں گے۔ دوسرے لفظوں میں کیا آریہ سماج مورتی پوجک ہونے کے الزام سے جبھی بچ سکتے ہیں جب کم سے کم ایک بار وہ پنڈت بدھ دیو جی کی تقلید کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ پنڈت جی وچار کریں گے۔ تو انہیں اپنی پوزیشن اپنے آپ مضحکہ خیز معلوم ہونے لگ جائے گی۔ اور تو اور خود پردھان رام دیو جی نے بھی ان کے اس عذر کو تسلیم نہیں کیا۔ کہ شاستراتھ کرنے کے لئے ان کے لئے رشی کے چتر کے ساتھ وہ ویوہار کرنا ناگزیر ہو گیا تھا۔ جو کسی دوسری اوستھا میں بالکل مذموم ہوتا۔

پردھان رام دیو جی نے ان کے فعل کو "غیر ضروری" تو اپنے پہلے ہی بیان میں قرار دیا تھا۔ اور اب اسے "برا اور انوچت" بھی کہہ رہے ہیں۔ سارودیشک سبھا کے پرستاؤ میں بھی اسے "سوتھا انوچت" اور "نندنیہ" ٹھہرایا گیا ہے۔ سارودیشک سبھا نے اس پرشن کو دھرم آریہ سمجھا ہے۔ اس لئے نہیں سمجھا کہ جیسے پردھان رام دیو جی لکھتے ہیں:-

"نیتی اور شسٹاچار کے ورودھ جو بات ہوتی ہے۔ وہ وشسرت معنوں میں دھرم کے ورودھ ہوتی ہی ہے۔ کیونکہ نیتی اور شسٹاچار بھی تو دھرم کے انترگت ہی ہیں۔"

یہی سمجھی سارودیشک سبھا کی تھی۔ سبھا نے اسے کتابی مسئلہ نہیں سمجھا۔ بلکہ عام اخلاق (نیتی) اور شائستگی (شسٹاچار) کا سوال سمجھا ہے۔ جس کا فیصلہ وہ خود کر سکتی ہے۔

رشی کے چتر کا اپمان کسی بھی حالت میں جائز ٹھہر سکے۔ یہ آریہ سماج کے چھوٹے بڑے وچارکوں اور شرومنی سبھاؤں کی سمجھ میں نہیں آیا۔ دوسرے پکش کے جانے والا بھی کوئی ایسی حالت پیش نہیں کر سکے جب رشی کی مورتی کے ترسکار کی ضرورت ہو۔ مجھے یقین ہے کہ خود پنڈت بدھ دیو جی بھی وقت گزرنے پر اسی خیال کے ہو جائیں گے۔ جس فعل کو وہ آئندہ ناجائز سمجھتے ہیں۔ وہ پہلے بھی ناجائز ہی تھا۔ پنڈت جی اگر اپنے آپ کو اس واقعہ سے الگ کریں۔ اور سوچیں۔ کہ یہ فعل کسی اگیات پرش سے ہو گیا ہے۔ تو ممکن ہے۔ انہیں یہ سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔ اس کے جائز یا ناجائز ٹھہرائے جانے پر آریہ سماج کا جہاں آئندہ کا مانیہ اور اپمان آشرت ہے۔ جہاں ہمارے اس فیصلہ سے اس بات کا فیصلہ ہو جاتا ہے کہ کیا رشی دیانند ان مذہبی پیشواؤں میں ہیں۔ جن کا اپمان اخلاقاً اور قانوناً قابل گرفت ہے۔ وہاں پونر جنموں کے لئے ترسکار کا بھاو پیدا ہونے سے دھرم بھاؤنا کے ناش کا بھی اندیشہ ہے۔ اس صورت میں وہ دوسرے وچارکوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر جہاں آریہ سنگٹھن میں نفاق پیدا کریں گے وہاں آریہ سماج کو مذکورہ بالا خطروں سے بھی بچا دیں گے۔ خیر یہ فیصلہ ان کا اختیار ہی کر سکتا ہے۔ میں تو انہیں ایک مشورہ صلاح بھی دیدوں۔ لیکن جب وہ میرے نقطۂ نظر کو اختیار کریں تب۔

(۲)

میں نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا۔ کہ دنیا میں ایسے لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو چتروں کے آدر کو غیر ضروری خیال کریں۔ ان کی طبیعت میں احساسات کا اتنا نشوونما نہیں ہوا۔ جتنا دیگر کا۔ تو بھی دوسروں کے جذبات کا لحاظ کرنا ان کے لئے ضروری ہے۔ میں اپنا شمار جذباتی لوگوں میں کرتا ہوں۔ میں احساسات کی دنیا میں رہتا ہوں۔ اور احساسات سے ہی اپنی زندگی کو اچھا یا برا بناتا ہوں۔ میرے لئے تصویریں بولتی ہیں۔ یادگاریں مجھے پیغام دیتی ہیں۔ میں کھنڈرات کو دیکھ کر دشمنی کے چرن دمن کا مزا لیتا ہوں۔ زرد بکتر کے درشن مات سے پرتاپ کی فوج میں بھرتی ہو جاتا ہوں۔ ڈنڈی ورجانند کی پاٹھشالہ کے ٹوٹے پھوٹے ستھان پر مجھے میرا ابھی رشی پڑھتا معلوم دیتا ہے۔ وہ اپنے گورو کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔ ان کے حکم سے کتابوں کی گٹھڑی جمنا کی نذر کرنے جا رہا ہے۔ گورو کی لاٹھی کی چوٹ کھا کر ان کے پاؤں داب رہا ہے۔ میرے لئے یہ واقعات ہمیشہ تازہ ہیں۔ ہمیشہ زندہ ہیں۔ دیانند کی کٹی کے طفیل زندہ ہیں۔ متھرا کی شتابدی کے موقع پر لاکھوں آریہ سجنوں کے دل اس کٹی کے سامنے ناچ اٹھے تھے۔ دیانند کی کٹی میرے لئے جڑ وستو نہیں۔ وہ رشی کی جیون کا ایک جیتا بولتا باب ہے۔ اس باب پر فریفتہ ہو جانے کی وجہ سے اگر کوئی مجھے مورتی پوجک (؟) کہتا ہے۔ تو کہہ لے۔ جب اس کی زبان بگڑنے کے لئے اپنے پیارے کی یادگاروں کا نرادر نہیں کر سکتا۔ ایسا مورتی پوجک (؟) میں اکیلا نہیں۔ کثیر آریہ پرجا ہے۔

سوامی شردھانند کے بلیدان بھون میں گولی کے نشان رکھے گئے ہیں۔ میرے لئے وہ نشان پوجیہ ہیں۔ ان کا اپمان نہیں سہہ سکتا۔ نہیں سہہ سکتا۔

(۳)

اس میں تو سب اہل الرائے متفق ہیں کہ رشی تو [illegible]

ہم اپمان نہیں۔ مانیہ کے سوال پر وچار کر رہے ہیں۔ یہ دو سوال ایک دوسرے سے بالکل جدا ہیں۔ مانیہ نہ کرنے کی صورت میں بھی اپمان کرنا ضروری نہیں ہو جاتا۔ کیا رشی کی تصویر کا مانیہ کرنا چاہئے؟ یہ اپنی اپنی طبیعت پر منحصر ہے۔ ترک پردھان لوگ شاید مانیہ کی ضرورت نہ سمجھیں۔ مگر ہمارے جیسے شاعرانہ مذاق کے لوگوں میں ہی تصویر کے بہانے ہماری چشم تصور مکان اور زمان کے۔ دیش اور کال کے فاصلوں کو مٹا دیتی ہے۔ ہمارے لئے ماضی اور حال۔ دور اور نزدیک ایک چیز ہیں۔ میرا ایک شعر ہے ؎

جب سے کیا ہے چشم تصور کو دل نے وا
جھگڑا مٹا دیا ہے قریب و بعید کا

عالم تصور میں ماضی۔ حال اور مستقبل ایک ہو جاتے ہیں۔ یہی حال ہمارا ہے۔ اور یہی حال سامانیہ جنتا کا۔ ڈنڈی ورجانند کی کٹی کے سامنے ہم اور جنتا ایک ہی کوٹی میں تھے۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے۔ کہ رشی دیانند کا نقطۂ نظر اس معاملہ میں کیا ہے؟

(۴)

رشی نے مورتی پوجا کا گھور کھنڈن کیا ہے۔ انہیں نہ سناتنیوں کی پوجا منظور ہے نہ جینیوں اور بودھوں کی۔ ایشور کو وہ نراکار ہی مانتے ہیں۔ ان کی نظر میں ایشور کا ستھان کسی ساکار پدارتھ کو دینا غلط ہے۔ برا ہے۔ مورتی پوجا میں ساتواں دوش بتلاتے ہوئے رشی لکھتے ہیں:-

"جو پرمیشور کے اپاسنا کے ستھان ہردیہ اور نام ہیں۔ پاشان آدی مورتیاں دھرتے ہیں۔ ان دشٹ بدھی والوں کا ستیاناش پرمیشور کیوں نہ کرے؟"

{ستیارتھ پرکاش گیارھواں سمولاس۔ مورتی پوجا پرکرن صفحہ ۳۳۱}

چودھواں دوش بتلاتے ہوئے پھر کہتے ہیں۔ کہ:-

"جڑ کا دھیان کرنے والے کا آتما بھی جڑ بدھی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دھیئیہ کے جڑتو دھرم انتہ کرن دوارہ آتما میں ضرور آتا ہے۔"

جین لوگ پرمیشور کو نہیں مانتے۔ مگر ان کے مت میں مکت جیو پرمیشور ہی ہوتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش کے بارھویں سمولاس میں صفحہ ۳۸۴ پر رشی لکھتے ہیں۔ کہ:-

"جین لوگ کہتے ہیں کہ جیو ہی پرمیشور ہو جاتا ہے۔ وہ جو اپنے تیرتھنکروں ہی کو کیولی [illegible] پرمیشور کچھ نہیں۔ سروگیہ۔ ویت راگ۔ ارہنت کیولی۔ تیرتھنکر۔ جن۔ یہ چوبیس تیرتھنکروں کے دیوتاؤں کے نام ہیں۔"

اس میں رشی نے جیندر سوری کا پرمان بھی دیا ہے۔ رشی نے مورتی پوجا کا کھنڈن اسی خیال سے کیا ہے کہ جس نراکار پربھو کی مورتی ہو سکتی ہی نہیں۔ اس کی پوجا مورتی دوارہ کرنا بے جا ہے۔ منشیہ جس چیز کا "دھیان" کرے گا۔ اس کے گن اس میں آہی جائیں گے۔ اس لئے "دھیان" کسی جڑ وستو کا نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے آتما میں جڑتو (عدم ادراک) آتا ہے۔

پرمیشور کے ستھان پر پاشان کی پوجا کبھی نہیں کرنی چاہئے۔ اس پرکار کی مورتی پوجا میں رشی نے سولہ دوش بتلائے ہیں۔ اور اخیر میں لکھا ہے:-

"سروتھا پاشان آدی مورتی پوجا سبھی لوگوں کو تیکتویہ ہے (تیاگ دینی چاہئے) اور جنہوں نے پاشان سے مورتی کی پوجا کی ہے۔ کرتے ہیں۔ اور کریں گے۔ وہ پوروکت دوشوں سے نہ بچے نہ بچتے ہیں اور نہ بچیں گے۔" (صفحہ ۳۴۳)

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ جب رشی دیانند مورتی پوجا کا کھنڈن کرتے ہیں۔ تو ان کے دماغ میں اس وقت انہی مورتیوں کا وچار رہتا ہے۔ جن کی پرستش میں انہوں نے سولہ دوش ظاہر کئے ہیں۔ یعنی وہ پاشان آدی مورتیاں ہیں۔ جنہیں "دشٹ بدھی والے" "پرمیشور کے اپاسنا کے ستھان" پر دھرتے ہیں"۔ ایسی مورتیوں کی پوجا رشی کے وچار میں "سروتھا" "تیکتویہ" ارتھات تیاگ دینے یوگیہ ہے۔

(۵)

اسی مورتی پوجا کے پرکرن کے آگے پنچایتن پوجا کا ذکر چلتا ہے۔ اس میں رشی کہتے ہیں:-

"پرشن۔ ماتا پتا آدی کی سیوا کریں۔ اور مورتی پوجا بھی کریں۔ تب تو کوئی دوش نہیں؟

اتر۔ پاشان آدی مورتی پوجا تو سروتھا چھوڑنے اور ماتا آدی مورتی ماؤں کی سیوا کرنے ہی میں کلیان ہے۔ بڑے انرتھ کی بات ہے۔ کہ ساکشات ماتا آدی پرتیکش سکھدایک دیوؤں کو چھوڑ کے ادیو پاشان آدی میں سر مارنا سویکار کیا۔ اس کو لوگوں نے اس لئے سویکار کیا ہے کہ جو ماتا پتا آدی کے سامنے نیویدیہ و بھینٹ پوجا آدی دھریں گے تو وہ سوئم کھا لیں گے۔ ہمارے مکھ و ہاتھ میں کچھ نہ پڑے گا۔ اس سے پاشان آدی کی مورتی بنا..... اس کے آگے سے سب پدارتھ لے آپ بھوگے"

یہاں رشی دیانند پاشان آدی کی مورتیوں کے آگے بھوگ دھرنے کی ممانعت کرتے ہیں۔ ان کے ستھان میں ماتا پتا آدی دیوؤں کی سیوا کرنے کا ودھان کیا ہے۔ یہ جڑ مورتی نہیں۔ چیتن مجسم جگ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آدی سے پوجا انہی کی ہو سکتی ہے۔ انہی کو اُتم بھوجن دو۔ نہلاؤ۔ دھلاؤ۔ پنکھا کرو۔ جڑ مورتیوں کو بھوگ لگانے سے کیا لابھ؟

رشی اوپر کہہ آئے ہیں:-

"اور جو مورتی کے درشن مانتے پرمیشور کا سمرن ہووے۔ تو پرمیشور کے بنائے پرتھوی جل۔ اگنی۔ وایو اور بنسپتی آدی انیک پدارتھ جن میں ایشور نے ادبھت رچنا کی ہے۔ کیا ایسی رچنا یکت پرتھوی پہاڑ آدی پرمیشور رچت مہا مورتیاں کہ جن پہاڑ آدی سے منشیہ کرت مورتیاں بنتی ہیں۔ ان کو دیکھ کر پرمیشور کا سمرن نہیں ہو سکتا"؟ (صفحہ ۳۲۴)

جڑ مورتیوں کو دیکھنا ہے۔ تو پرمیشور کی بنائی ہوئی ان مہا مورتیوں کو دیکھو۔ ان سے پرمیشور کا سمرن ہوگا۔ اور اگر بھوجن چھادن دینا ہو۔ تو ماتا پتا آدی چیتن مورتی مانوں کی سیوا کرو۔ رشی لکھتے ہیں:-

"یہ پانچ مورتیمان دیو (پتا، ماتا۔ آچاریہ۔ اتتھی۔ پتی یا پتنی) جن کے سنگ سے منشیہ دیہہ کی اتپتی۔ پالن۔ ستیہ شکشا۔ ودیا اور ستیہ اپدیش کی پراپتی ہوتی ہے۔ یہی پرمیشور کو پراپت ہونے کی سیڑھیاں ہیں" + (صفحہ ۳۳۳)

کیا ہی ٹھیک وچار ہے۔ جڑ مورتیاں پرمیشور کی صنعت کے وہ کرشمے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور چیتن دیو مورتیاں بزرگ ہیں۔ ان کی اپاسنا کرو۔ جہاں کرہ دنیا کی تعمیر و تنظیم صنعت سے کرنے پر منتر یاد کرے گا۔ وہاں ان مجسم دیوؤں کی خدمت سے بھی پرمیشور کی پراپتی ہوگی۔ رشی نے ان تعظیم کے قابل انسانوں کو دیو کہا ہے۔ منتویہ امنتویہ میں رشی لکھتے ہیں:-

"۲۱۔ انہی دو دونوں ماتا۔ پتا۔ آچاریہ۔ اتتھی۔ نیائے کاری راجا اور دھرماتما جن۔ پتی ورتا استری اور استری ورت پتی کا ستکار کرنا "دیو پوجا" کہلاتی ہے۔ اس سے وپریت ادیو پوجا۔ ان کی مورتیوں کو پوجیہ اور اتر پاشان آدی جڑ مورتیوں کو سرو تھا اپوجیہ سمجھتا ہوں"۔ (صفحہ ۶۲۷)

یہاں رشی نے "نیائے کاری راجا اور دھرماتما جن" اور بڑھا دئے ہیں۔ یہ بھی دیو ہیں۔ رشی کی نظر میں دیوؤں کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں ہے۔ جنہیں انگریزی میں ہیروز یعنی "ویر" کہا جاتا ہے۔ رشی انہیں بھی دیو کہتے ہیں۔ "ہیرو ورشپ" کا ترجمہ ہندی میں "ویر پوجا" کیا جاتا ہے۔ رشی کی اصطلاح میں وہ بھی "دیو پوجا" ہے۔

(۶)

یہ پوجا ورتمان دیوؤں کی بھی ہو سکتی ہے۔ بزرگان سلف کی بھی۔ رشی دیانند نے خود ستیارتھ پرکاش میں پرانے راجاؤں کی ایک نامادلی دی ہے۔ پرانے اتہاس کے پڑھنے پر سمّان پر بل دیا ہے۔ پورو پرشوں کی جابجا تعریف کی ہے۔ ورتمان دیوؤں کی پوجا تو ہم سیوا کے روپ میں کر سکتے ہیں۔ پرانے یا اپنی نظر سے دور رہنے والے دیوؤں کی پوجا کس طرح کی جا سکتی ہے؟ رشی کہتے ہیں۔ ان دیوؤں کا "سنسکار" کرو۔ ان کی تعظیم کرو۔ اس تعظیم میں کیسی سادھنوں کا پریوگ ہوگا۔

جینیوں کی مورتی پوجا کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایشور اور انسان ایک ہو گئے ہیں۔ خود ستیارتھ پرکاش میں چند رسوتروں کے حوالہ سے رشی دیانند نے لکھا ہے:-

"جین لوگ کہتے ہیں۔ کہ جو پرمیشور ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے تیرتھنکروں ہی کو۔۔۔۔ پرمیشور مانتے ہیں" + (صفحہ ۴۳۸)

اسی پرکرن میں تیرتھنکروں کو ہی "وہت راگ" بھی کہا ہے۔ جین دھرم کے انوسار انسان سادھو اور یوگی بن کر آخیر تیرتھنکر یعنی پرمیشور ہو جاتا ہے۔ ان کی مورتیاں ان سادھوؤں اور یوگیوں کی ہوتی ہیں۔ جو تیرتھنکر یعنی پرمیشور بن چکے ہیں۔ رشی دیانند پرمیشور کا سمّان ان تیرتھنکروں اور ان کی مورتیوں کو بھی دینے کو تیار نہیں۔ جینی ان مورتیوں کے درشن سے "مکتی" مانتے ہیں۔ رشی اس کی تردید کرتے ہیں۔ پھر پورو پکش کہتا ہے:-

"پرشن۔ جیسے استری کا چتر و مورتی دیکھنے سے کام اُتپتی ہوتی ہے۔ ویسے ہی سادھوؤں اور یوگیوں کی مورتیوں کو دیکھنے سے شبھ گن پراپت ہوتے ہیں۔

اُتّر۔ جو پاشان آدی مورتیوں کے دیکھنے سے شبھ پرنام مانتے ہو۔ تو اس کے جڑتو آدی گن بھی تمہارے میں آ جائیں گے"۔

اوپر رشی کے اس وچن کا اقتباس دیا جا چکا ہے کہ:-

"جڑ کا دھیان کرنے والے کا آتما بھی جڑ بدھی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دھیئے کا جڑتو دھرم انتہ کرن اور آتما میں اوشیہ آتا ہے"۔

ان دو اقتباسات کے ملانے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ رشی یہاں جڑ مورتیوں کے "دھیان" یعنی ایشور مان کر پوجنے کا کھنڈن کر رہے ہیں۔ "دھیان" کے معنی ہیں "محویت"۔ ہم جانتے بھی ہیں۔ کہ معمولی طور پر مورتیوں کے دیکھنے سے ہماری بدھی جڑ نہیں ہو جاتی۔ اگر جڑ چیزوں کو دیکھنا ہمیں ہر وقت ہی ہوتا ہے۔ اس سے ہماری بدھی جڑ ہونے لگے۔ تو دنیا میں کوئی آدمی بھی ذی شعور یا ذی ادراک نہ رہ جائے۔ مورتی میں محویت کا نقص تو رشی نے بتا دیا۔ لیکن کیا ان مورتیوں کے درشن سے کوئی لابھ بھی ہوتا ہے؟ پورو پکش کے پرشن کا مطلب یہی ہے۔ اس نے کہا بھی ہے۔ کہ سادھوؤں اور یوگیوں کی مورتیوں کے دیکھنے سے شبھ گن پراپت ہوتے ہیں"۔ رشی نے اس کا ورودھ نہیں کیا۔ یہی پرشن اور یہی اُتر ایک اور مقام پر بھی کیا گیا ہے:-

"پرشن۔ جیسے استری آدی کی پاشان آدی مورتی دیکھنے سے کام اُتپتی ہوتی ہے۔ ویسے وہت راگ شانت کی مورتی دیکھنے سے ویراگیہ اور شانتی کی پراپتی کیوں نہ ہوگی؟

اُتر۔ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ مورتی کے جڑتو دھرم آتما میں آنے سے وچار شکتی گھٹ جاتی ہے۔ وویک کے بنا ویراگیہ۔ ویراگیہ کے بنا وگیان اور وگیان کے بنا شانتی نہیں ہو سکتی۔ اور جو کچھ ہوتا ہے۔ سو ان کے سنگ۔ اپدیش اور ان کے اتہاس آدی کے دیکھنے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ جس کا گن و دوش نہ جان کر اس کی مورتی ماتر دیکھنے سے پریتی نہیں ہوتی۔ پریتی ہونے کا کارن گن گیان ہے"۔ (صفحہ ۴۳۹)

مورتی میں محویت کا کھنڈن تو یہ کہہ کر کر دیا کہ اس سے بدھی جڑ بن جاتی ہے۔ اور وویک کا ناش ہو جاتا ہے۔ پھر اس خیال سے کہ ہر ایک مورتی میں محو نہیں ہو جاتا۔ سادھارن لوگ درشن ہی کرتے ہیں۔ اس سے چندن تلک آدی مورتی پوجا کی پرکریا کو ہٹا کر فقط دیکھنے سے کوئی لابھ ہوتا ہے یا نہیں؟ رشی لکھتے ہیں:-

"جو کچھ ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ اتہاس آدی دیکھنے سے ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ مورتی ماتر دیکھنے سے نہیں" +

اس فقرہ میں "مورتی ماتر" (فقط مورتی) کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ رشی کی رائے میں لابھ تو ہوتا ہے۔ لیکن فقط مورتی کے دیکھنے سے نہیں ہوتا۔ لہذا "وہت راگوں" کے "سنگ" اور "اپدیش" سے اور دیہانت کے بعد "ان کے اتہاس کے دیکھنے سے" لابھ ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ تیرتھنکروں میں پرمیشور کی بھاونا چھوڑ کر اور انکی فقط مورتی کے درشن ہی مت کرو۔ ان کے اتہاس کا مطالعہ بھی کرو۔ اس سے ویراگیہ اور شانتی کی پراپتی میں سہائتا ملے گی۔ اسی کو "دیو پوجا" یا "ویر پوجا" کہا جاتا ہے۔ جیسے پرمیشور کے نام کے جاپ کے ساتھ اس کے ارتھ بھاونا یعنی اس کے معنوں کا دھیان کرنا ضروری ہے۔ ویسے ہی مورتی کے دیکھنے کے ساتھ ساتھ جس کی مورتی ہے۔ اس کا اتہاس جاننا بھی لازمی ہے۔

مورتی تو کیا؟ ہر ایک یادگار اپنے پیچھے ایک اتہاس رکھتی ہے۔ ندی کنارے پرتاپ کی سمادھی تو نہیں، ہلدی گھاٹی میں کیسے بھیانک سنگرام ہوئے (رشی کی نہ ہوں)۔ تو ان کو دیکھ کر رشی کا چرن چن کیسے ہو؟ ٹنکارا کے متعلق یہ معلوم ہی نہ ہو۔ کہ یہ جنم بھومی رشی دیانند کی ہے۔ تو اس کے آگے آریہ پوجا کے ہردے ناچ کیسے اٹھیں۔ اتہاس اور سمارک ایک دوسرے کے سہائک ہیں۔ ویدوں کی سمرتی اتہاس اور سمارک مل کر پیدا کرتے ہیں۔

رشی نے اپنے ۲۱ ویں منتویہ میں پہلے تو دو دونوں ماتا۔ پتا۔ آچاریہ۔ اتتھی۔ نیائے کاری راجا اور دھرماتما جن۔ پتی ورتا استری اور استری ورت پتی کے "ستکار" کو "دیو پوجا" کہا ہے۔ پھر ان کی مورتیوں کو پوجیہ اور ان سے "پاشان آدی جڑ مورتیوں کو سرو تھا اپوجیہ" کہا ہے۔

یہاں چیتن دیوؤں کی پوجا تو "ستکار" منحصر ہو گئی۔ پھر ان کی مورتیوں کو پوجیہ کہنے سے کیا اسی بات کو ایک دفعہ اور دہرایا ہے۔ یا دیو کچھ اور چیز ہیں۔ اور مورتیاں کچھ اور چیز؟ منتویہ امنتویہ میں ہر بات نپے تلے لفظوں میں کہی گئی ہے۔ یہاں کوئی اور مضمون دہرایا نہیں گیا۔ تو "دیو پوجا" کے ضمن میں رشی نے یہ بات کیوں کہی ہوگی؟ اگر مورتی دیو سے کوئی مختلف چیز ہو۔ تو دیو کا سوائے ان کی تصویر وغیرہ کے کیا ہو سکتی ہے؟ ایشور کے سمّان میں کوئی تصویر یا بت کھڑا کرنے کا تو کھنڈن ہو چکا۔ وہاں پاشان آدی مورتیوں کو سرو تھا تیاگ کرنے کو کہہ دیا۔ یہاں بھی "پاشان آدی مورتیوں کو سرو تھا اپوجیہ" کہا۔ پر وہاں پرکرن پرمیشور کی پوجا کا تھا۔ اس میں استثنا نہیں رکھا۔ مگر یہاں پرکرن پرمیشور کی پوجا کا نہیں۔ دیو پوجا یا عام اصطلاح میں "ویر پوجا" کا ہے۔ یہاں "پاشان آدی مورتیوں کو سرو تھا اپوجیہ" کہتے ہوئے لکھا ہے۔ ان دیوؤں سے "اتر" یعنی ان قابل تعظیم شخصوں کی مورتیوں کے علاوہ "پاشان آدی جڑ مورتیوں کو سرو تھا اپوجیہ" سمجھتا ہوں۔ دوسرے لفظوں میں جڑ مورتیاں سب اپوجیہ ہیں۔ ماتا پتا آدی کی مورتیاں پوجیہ ہیں۔ اگر یہاں مورتیوں کے معنی جسم لئے جائیں۔ تو جیسے میں اوپر کہہ چکا ہوں۔ منتویہ میں تکرار آ جائے گی۔ جو کسی اور منتویہ میں نہیں پائی جاتی۔ منتویہ امنتویہ کی بھاشا ایسی ہے جس میں کوئی لفظ بغیر مطلب کے نہیں کہا گیا۔ جب اور منتویوں میں لفظوں کا استعمال نہایت کفایت شعاری سے کیا گیا ہے۔ تو اس ایک منتویہ کے لئے کیا لفظ اتنے سستے ہو گئے تھے۔ کہ اس میں ایک فقرہ کا فقرہ بے وجہ بڑھا دیا گیا۔ ممکن ہے کسی جگہ تو بھاو کو یہ سمجھنے میں دقت معلوم ہو۔ مگر جو حوالہ میں اوپر دے چکا ہوں۔ کہ "جو کچھ (لابھ) ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اتہاس آدی دیکھنے سے ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ مورتی ماتر دیکھنے سے نہیں"۔ اس کا آشیہ بالکل سپشٹ ہے۔ کہ اتہاس اور مورتی دونوں دیکھنے چاہئیں۔ یہاں کوئی لفظ ایسا نہیں جس کے دو ارتھ بھی ہو سکیں۔ ہمارے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ویادرسی منتوبہ بھی اس بات کی سپشٹ پشٹی کرتا ہے ؛

۲۱ ویں منتوبہ کا مضمون سنسکار ودھی کے سنیاس پرکرن میں بھی آیا ہے :-

"پرمیشور کے ستھان میں سوکھنتم و سمفول تنقاضہ اور جیہو کو بھی کبھی نہ ملنے .... ودوانونکی مورتیوں سے بھن پاشان آدی مورتیوں کو نہ ملنے منواوے - ویسے ہی گرہستھوں کو ماتا پتا - آچاریہ - اتتھی - استری کے لئے ودواہت پرش اور پرش کے لئے ودواہت استری کی مورتی سے بھن کسی کی مورتی کو پوجیہ نہ سمجھاوے" ؛

اگر یہاں "مورتی" شبد کا استعمال فضول نہیں ہوا - تو اس کے معنی ودوانوں وغیرہ کے علاوہ مورتی اور جیہو ہی لینی ہوگی - آخر استری کے لئے ودواہت پرش اور پرش کے لئے ودواہت استری" فقط ضروری نہ کہہ کر اس کے آگے لفظ "مورتی" لکھنے کا کچھ تو مطلب ہونا ہی چاہئے +

(۷)

پتی اور پتنی کا سمبندھ تو ہردا ہی نوٹ کے طفیل ہے - رشی نے لکھا ہی تو ہے - کہ ور اور کنیا ایک دوسرے کا فوٹو دیکھ کر پرسپر ود اہ کا نشچے کریں - جس فوٹو کے ذریعہ پوتر سمبندھ ستھاپت ہوتا ہے - وہ آخر اپوجیہ تو نہیں ہو سکتا + گرہستھی استری کے کمرہ میں اچھے فوٹو رکھنے چاہئیں - ہ گربھا دھان ودیا کے ماہر ہمیشہ سے کہتے آئے ہیں - سنسکرت کا مندرجہ ذیل شلوک اس وشے میں خاص توجہ کا مستحق ہے :-

आश्रमे संयतात्मानं धर्मशीलं प्रसूदने । देवता प्रतिमां मानं प्रसूते दार्शं दादिकम ।।

सुश्रुत सूत्र स्थान ३०२८

اگر گربھ وتی استری کا دل کسی آشرم کے دیکھنے کو چاہے - تو دھرم اشیل سنیت آتما سنتان ہوتی ہے - اور اگر کسی دیو کے چتر کو چاہے - تو دیو کے سمان لڑکا ہوتا ہے ؛

(سشرت سوتر ستھان ۳ - ۲۸)

رشی نے بھگتوں کے اصرار پر اپنی تصویر کھنچنے بھی دی - اور چاہے انہیں کہہ دیا - کہ دیکھو اس سے مورتی پوجا کرنے لگ جانا - یعنی اسے پرمیشور کی اپاسنا کے ستھان "پر نہ دھر دینا" اس میں کچھ مذکور آدی حرارت میں نہ ماتھے ٹیک جانا - اسے نہلانے دھلانے اور شنگھا کرنے نہ لگ جانا - وہاں وہ اس بات سے بھی بے خبر نہیں ہو سکتے تھے - کہ تصویر آخر بھگتوں کے ہی ہاتھوں میں جاری ہے - اس سے پیار کیا جائیگا - اسے عقیدت کی آنکھوں سے دیکھا جائیگا - اسے محبت کے

۴ ہاتھوں میں لیا جائے گا - اگر رشی اسے مورتی پوجا سمجھتے - تو سرے سے اپنی تصویر کھنچوانے ہی نہیں بھگت سے جو چیز یادگار کے طور پر لیا ہے - وہ اس کا اپمان کریگا - یہ خیال کسی بھی اہل دل کے دماغ میں آنا ناممکن ہے +

بہر حال "دیو پوجا" کا ودھان رشی دیانند نے کیا ہے اور اس "دیو پوجا" کا ایک سادھن تصویریں آدرشت بھی ہیں - رشی نے ان کے بنانے کی ممانعت کی ہے نہ شکل کی - البتہ انہیں "پوجیہ" قرار دیا ہے - پیاروں کی تصویریں کا سنسکار ایک قدرتی جذبہ ہے - جسے "ایشٹ شکر" خدا بھی دنیا سے ہٹا نہیں سکے - جیسے ہم پہلے بھی لکھ چکا ہوں - اہل اسلام میں بھی اولیاؤں کی تصاویر پائی جاتی ہیں - اور معتقد لوگ انہیں اپنے ہمراہ رکھتے بھی ہیں کا یا تو بتلاتے ہیں - عقلمندی کسی نیک جذبہ کو مٹا دینے میں نہیں - جہاں [illegible]

مذہب کے میدان میں جہاں دلیل کا سکہ چلنا ضروری ہے - وہاں جذبات کو بھی دھرم کی دنیا سے خارج نہیں کیا جا سکتا - سچ تو یہ ہے - کہ بھگتی چاہے پرمیشور کی ہو - چاہے وید منتر رشیوں کی - یہ ایک جذبہ ہی ہے - یہ جذبہ ہمیشہ میں یا نہ بہتے دریا دھرم کے سبزہ زار کو شکھا دیتا ہے - جیسے رشی دیانند نے کہا ہے - ماتا پتا - آچاریہ - اتتھی اور پتی پتنی یہ مورتی مان دیو پرمیشور کی پراپتی کی سیڑھیاں ہیں یہی حالت نیک کاری راجا اور دھرماتما جنوں کی ہے - ان کے سنسکار کو رشی نے "دیو پوجا" قرار دیکر انکی مورتیوں کو پوجیہ مانا ہے - کسی نے سچ کہا ہے :-

ہر بعد بزرگوں کا دیدار نہیں ہوتا
یہ طور کا جلوہ ہے ہر بار نہیں ہوتا

پنڈت بدھ دیو جی اور مورتی پوجا

(از پروفیسر پرکاش چندر ایم - ایس - سی گورنمنٹ کالج لیکچرر)

پنڈت بدھ دیو جی کے مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کے فوٹو کو ٹھکرا دینے پر بہت ہلچل ہو رہی ہے - ان کے اس کاریہ سے آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں کو چوٹ پہنچی ہے - آریہ جگت میں ان دنوں رائے صاحب بابو مدن موہن جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت - بابو پورن چند جی سابق پردھان یو - پی سبھا پنڈت نرد یو جی شاستری - پرنسپل دیوی چند جی ایم - اے پنڈت بھیمسین جی ویدک مشنری - پنڈت چموپتی جی آریہ سیوک سابق گورنر گورو کل کانگڑی آدی مہا زعماؤں کے کاریہ کو انوچت سمجھتے ہیں - آچاریہ رام دیو جی نے آگیا دے دی ہے - کہ وہ اس کام کا آئندہ اعادہ نہ کریں ؛

آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کا آرگن "آریہ متر" یکم اگست ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں پنڈت جی کے فعل کے متعلق یوں رقمطراز ہے :-

"..... کیا ہماری سدھانت مرد پرستا کا پرمان ایسی انوچت اور بھونڈی چیشٹاؤں سے ہی کسی کو مل سکتا ہے ؟ ..... کیا ایسی تمدتاؤں کو پرگٹ کرنیوالی پرکرتی کسی بھی آریہ کے سنمان اور سبھلتا کا کارن بن سکتی ہے ؟ ہم تو کہیں گے کہ پنڈت بدھ دیو جی کی دھاک تو تب جمتی - جب وہ سناتنیوں کو بھلی بھانتی ہتا کسی پرکار کے آکشیپ کے بے سمجھا دیتے - کہ آریہ سماجی سوامی دیانند کے چتر کی ان ارتھوں میں پوجا نہیں کرتے - جن میں پرانک سناتنی اپنی پرستر مورتیوں کی کرتے ہیں - اور نہ وہ انہیں ایشور کا اوتار ہی مانکر پوجتے ہیں ..... "

سہارنپور "آریہ متر" ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں لکھتے ہیں :-

"پنڈت بدھ دیو جی کو سدھانت نہیں تو نہ سہی - پر دیوہارک بھول تو سویکار کرنی ہی چاہئے یدی اب بھی وہ آگا پیچھا سوچتے رہیں گے تو ان کے ودھیوں میں بڈھولن اور شیہ ہی بڑھے گا" +

آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور کا آرگن "آریہ گزٹ" لکھتا ہے کہ :-

"پنڈت جی نے غلطی کی - امید کی جاتی ہے کہ اس غلطی کی وہ (پنڈت بدھ دیو) خود ہی تلافی کردیں گے - اور بے جا ہٹھ و ضد سے اس معاملہ کو زیادہ طول نہ دیں گے" +

سوامی دیانند جی مہاراج کی تصویر کا اپمان مورتی پوجا کھنڈن کی انوکھی ترکیب ہے - مجھے یاد ہے کہ مارشل لا کے دنوں میں امرتسر میں کچھ آدمیوں نے آنجہانی ملکہ معظمہ وکٹوریا کے بت کی بے حرمتی کرنے کی کوشش کی تھی - تو ان کو گرفتار کیا گیا تھا - کیا اس سے گورنمنٹ بت پرست ہوگئی ؟ لالہ لاجپت رائے کا بت آریہ سوراجیہ سبھا نے لگوایا - کیا اس سے آریہ سوراجیہ سبھا بت پرست بن گئی ؟ دیو پوجا ہے - دیو پوجا ایک ضروری چیز ہے - جو جانی میں نئے جیون کا سنچار کرتی ہے +

دیو پوجا انگریزوں میں کتنی بڑھی ہوئی ہے - "پنچ بھومی" میرٹھ کا ایک مشہور ہندی اخبار ہے - اس کے اگست ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں "بھگوان کرشن" نامی مضمون میں مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری لکھتے ہیں کہ :-

"..... ودیشی لوگ دیو پوجا کو بڑا مہتو دیتے ہیں - اپنے ویروں کی سمرتی دیو لوک کے روپ میں ہی مناتے ہیں ..... پرادھین دیش (ہندوستان) ورش سے ہے) کو تو دیو پوجا کا ایسا سوروپ ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے - جس سے اس میں جیون اور جاگرتی اتپن ہو" ؛

کیا اس سے ودیشی لوگ مورتی پوجک ہو گئے ؟ مہرشی دیانند جی مہاراج شری رام چندر جی اور کرشن کے چتر ہمارے منوں میں کچھ بھاونائیں اتپن کرتے ہیں - وہ چتر سنبھال کر رکھنے سے ہم مورتی پوجک نہیں بن جاتے ؛

مجھے ارد شتابدی کے سنبندھ میں اجمیر جانے کا اتفاق ہوا - وہاں تقریباً سب آریہ سماجیوں نے وہ کوٹھڑی اور پلنگ شردھا سے دیکھے - جہاں پر مہرشی دیانند جی مہاراج نے پران تیاگے تھے - اس پرکار ہم میں سے بہت سے بھائی متھرا بیکنٹھ راج گئے - جن میں پنڈت چموپتی جی بھی تھے - اور بہت سے آریہ بھائیوں نے شردھا کی آنکھوں سے اس اس جھونپڑی کو دیکھا - جس میں بیٹھ کر رشی دیانند گرو سے شکشا گرہن کرتے تھے - اور برہماچاری کے مندر کے باہر مورتی پوجا کا کھنڈن کیا کرتے تھے - جب میں بالک تھا - تو مجھے میرے پتا جی آریہ سماج اکبر کے اتسو پر لے گئے تھے - اور مجھے متھرا دیوناتھی دکھلایا تھا - برندابن کی گلیاں دیکھ کر من میں خیال آتا تھا - کہ اس دھرتی پر بھگوان کرشن کے پاؤں کبھی پڑے تھے - اجمیر میں ڈیڑھ اینٹ کا جھونپڑا دیکھ کر کس آریہ کو اپنے شاندار ماضی کی یاد نہیں آتی - اسی پرکار پتھروں کی دیوی کو پوتر سمجھا جاتا ہے - اور ادم کے جھنڈے کو (جو کہ کپڑے کا ٹکڑا ہے) - اور ایک کپڑا کیول جھنڈا دی جاتی ہے ؟

میں نویدن کروں - کہ آپ سماج میں پہلے ہی ترک واد بہت ہے - مگر ایسے لوگ کبھی ایسے دھرم کو اچھا نہیں سمجھ سکتے - جس کے پرورتک کی اس نے انویائی ہی بے حرمتی کریں +

برہمچاری سٹورگیہ لارڈ بالفور جو کہ کئی ورش انگلینڈ کے وزیر اعظم رہے - ایک بڑے دانشور انگریز ہوئے ہیں انہوں نے ایک تقریر میں "دھرم میں شردھا کا ہونا" لازمی بتلایا تھا - ان کے الفاظ یہ ہیں :-

"A religion based on reason alone will be a religion no longer" +

اعتقادات کوئی دھرم کیول "ترک" پر زندہ نہیں رہ سکتا ؛

یہ ہرش کی بات ہے - کہ تمام پرتی ندھی سبھاؤں کی شرومنی سبھا آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا نے اپنا پنڈت بدھ دیو جی کے کاریہ کو نشچیار - بیٹھ - دھرم اور راجیہ دھرم کے ورودھ بتلایا ہے - اور ان سے پرائشچت کرنے کے لئے انورودھ کیا ہے +

پنڈت بدھ دیو جی نے ۴ اگست ۱۹۳۵ء کے آریہ ویر میں بیان دیتے ہوئے اپنے کاریہ کو سدھانت انو کول سدھ کرنے کا یتن کیا ہے۔ اور کچھ اتہاسک ثبوت بھی دیئے ہیں۔ انہوں نے اس بیان میں لکھا ہے۔ "مجھے نشچے ہے۔ کہ میرے سامنے اب پھر کوئی یہ بات پیش نہ کر سکے گا۔ اور اگر کرے گا۔ تو میرا خیر اس کا یہ کہ وہ لانے کے جواب آسانی سے دے سکوں گا۔ مجھے کوئی حالات ایسے نہیں سوجھتے۔ جن میں مجھے اس کام کو دہرانا پڑے"

کم از کم مجھے اس بیان کے پڑھنے سے معلوم نہیں ہوا۔ کہ پنڈت جی حیدرآباد والے معاملہ میں اپنی غلطی تسلیم کرتے ہیں۔ یا اپنے کاریہ کو ٹھیک سمجھتے ہیں؟

آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا کے پرستاؤ کے بعد پنڈت بدھ دیو جی کے لئے یہی اوچت ہے۔ کہ وہ صاف الفاظ میں اپنی پوزیشن کو بتلائیں۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے رشی کا اپمان کیا ہے یا نہیں؟

پنڈت بدھ دیو جی کو چاہئے۔ کہ وہ اپنی پوزیشن کو صاف کر کے آریہ جگت میں پھیلی ہوئی ناراضگی کی رو کو دور کریں۔ منشیہ سے غلطی ہو جاتی ہے۔ جو کچھ حیدرآباد (دکن) میں ان سے ہوا۔ اسے وہ غلطی تسلیم کر لیں۔ اس سے تمام جھگڑا ختم ہو جائے گا اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ان کی ذات سے نوجوانوں کو کوئی دویش نہیں ہے۔ وہ غلطی تسلیم کر کے اپنے آپ کو نوجوانوں کی نظروں میں اونچا پائیں گے۔

۲۔ آریہ سماجیوں کی ناشکر گزاری

مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا ہے۔ کہ اس اصولی بحث میں مہاشہ کرشن جی کی ذات پر بیجا اور کمینہ حملے کئے جا رہے ہیں۔ مہاشہ کرشن جی نے جس لگن اور قربانی کے بھاؤ سے ۱۵-۲۰ برس لگاتار سبھا کی سیوا کر کے (اپنی صحت کا خیال بھی نہ کر کے) سبھا کے گورو کو بڑھایا ہے۔ اس کے لئے ہر ایک آریہ سماجی کو ان کا شکر گزار رہنا چاہئے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

آج مہاشہ کرشن جی کو گالیاں دی جا رہی ہیں۔ غیر مہذبانہ الفاظ میں ان کی ذات و نیت پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ آج انہیں لیڈری کا بھوکا سمجھا جاتا ہے۔ مہاشہ کرشن جی نے کبھی منتری بننے کی خواہش پرکٹ نہیں کی۔ ان کی صحت انہیں اجازت نہیں دیتی تھی۔ کہ وہ اپنے اخبار کے کام کے ساتھ ساتھ اس اہم ذمہ داری کو بھی اپنے کندھوں پر لیں چنانچہ جہاں تک مجھے علم ہے۔ گذشتہ سے گذشتہ سال ان کی غیر حاضری میں انہیں منتری چنا گیا۔ نہ انہوں نے کبھی کنویسنگ کیا۔ اور نہ ہی خواہش ظاہر کی؟

انہوں نے صحت کا خیال نہ کرتے ہوئے اس اہم ذمہ داری کو سویکار کر کے سبھا کا ماہر کیا۔ اور نہایت خوش اسلوبی سے اپنے کام کو نبھایا۔ اس کے لئے آریوں کو ان کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

مہاشہ کرشن جی نے امسال اصرار کئے پر بھی کوئی عہدہ لینے سے انکار کر دیا۔ ان کا وطیرہ سبھا میں نہایت شریفانہ تھا۔ کیا یہی "لیڈری کی بھوک" کا ثبوت ہے؟

کیا دنیا بھر میں کوئی مہذب سوسائٹی ہے۔ جو اپنے کارکنان کے ساتھ اس کرتگھنتا کا برتاؤ کرے؟

میرا تو یہ مدن یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے ذمہ دار پرشوں کو چاہئے۔ کہ ایسی تحریریں آریہ اخباروں میں چھپنے سے بند کرا دیں۔ جن میں ذاتی حملے ہوں۔ کیونکہ اس طرح تو کوئی بھی کاریہ کرتا نکتہ چینی سے بری نہیں ہو سکتا۔ کمزوریاں ہر ایک منشیہ میں ہوا کرتی ہیں۔ مناسب تو یہ ہے۔ کہ ہر ایک کارکن کے گنوں اور سیواؤں کو دیکھا جاوے۔

مہاشہ کرشن جی نے گذشتہ بیس سال سے جو آریہ سماج کی سیوا کی ہے۔ وہ سلاہنیہ ہے۔ ان کے دل میں آریہ سماج کے لئے تڑپ ہے اور ان کو پورا حق ہے کہ وہ نکتہ چینی کریں۔

ہم نوجوانوں کو کس طرح آریہ سماج میں کام کرنے کی جرأت ہو گی۔ جب ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ پرانے کاریہ کرتاؤں کے ساتھ بہت بد سلوکی سے برتاؤ کیا جاتا ہے؟

میں کسی پارٹی سے سمبندھ نہیں رکھتا ہوں "سنیہ" کی اعدہ ہوں۔ اور مہرشی دیانند جی مہاراج کا ایک بھگت ہوں۔ میرا آریہ سماج سے سمبندھ تب سے ہے۔ جب میں ابھی بچہ ہی تھا۔

اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیویشن کی کارروائی کو دیکھ کر میں چناؤ کے وقت غیر حاضر رہا۔ اور میرے خیال میں میں نے اچھا ہی کیا۔ الغرض میرا دل پارٹی بندی سے سرکا رہنا ہے۔

پنڈت بدھ دیو جی کے کاریہ کا ورودھ کیول وہ ہی نہیں کر رہے ہے۔ بلکہ اس میں آریہ سماج کی کئی مایہ ناز ہستیاں شامل ہیں۔

مہاشہ کرشن جی کی ذات اور نیت پر حملہ کرنا کسی طرح بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اس سے ان کا تو کیا بگڑے گا۔ آریہ سماجیوں پر کرتگھنتا کا دوش لگے گا +

انت میں میں بھائی پنڈت بدھ دیو جی سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی پوزیشن کو صاف کر کے آریہ سماج کی سیوا میں پھر سے لگ جاویں اپنی غلطی تسلیم کرنے سے وہ اپنے آپ کو اونچا ہی کریں گے۔

ریاست حیدرآباد (دکن) میں ستیہ گرہ شروع

قصبہ نیلنگہ میں ممانعت کے باوجود پرچار شروع!

لالہ دیش بندھو جی منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی سے ذیل کا تار اخباروں میں اشاعت کے لئے ارسال فرماتے ہیں:-

"آریہ سماج اور ریاست حیدرآباد"

نیلنگہ (حیدرآباد دکن) سے جہاں کہ غلط الزامات لگا کر آریہ سماج مندر کو مسمار کر دیا گیا ہے۔ آریہ سماج کی جائیداد کو ضبط کر لیا گیا ہے۔ اور ریاستی افسران کی طرف سے پرچار کاریہ کی ممانعت کی گئی ہے۔ ایک تار موصول ہوا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ریاست کے امتناعی احکام کے باوجود شری بمبئی آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کی زیر ہدایت و زیر نگرانی پرچار شروع کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس بارہ میں ریاست کے افسران بالا سے جو عرض معروض کیا گیا تھا۔ اس کی کوئی بھی پرواہ نہیں کی گئی۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ہر قسم کی سہایتا دینے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔ اور علاوہ اس کے پنڈت کیشو دیو گیانی کو جو کہ مدراس میں سارودیشک سبھا کے ودوان پرچارک ہیں۔ یہاں بھیج دیا ہے۔ تاکہ وہ کاریہ کرتاؤں کی سہایتا کریں۔ سارودیشک سبھا ہر ایک آریہ بھائی اور آریہ سماج کو ہدایت کرتی ہے۔ کہ وہ بوقت ضرورت ہر ممکن قربانی کے لئے تیار رہے۔

آریہ سماج ظفروال کے سماچار

کرشن جنم اتسو:- ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء کو شام کے ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک یہ اتسو نے آریہ سماج مندر میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پہلے ایک بھجن گایا گیا۔ پھر دو بھجن پنجابی زبان میں کرشن مہاراج اور گیتا کے بارہ میں سب بھائیوں نے مل کر گائے۔ منتری جی نے پرارتھنا کرائی۔ پھر پنڈت جمنی جی ایم۔ اے کا مضمون "شری کرشن کا اخلاق" پڑھ کر سنایا گیا لالہ ٹھاکر داس جی نے کرشن مہاراج کے متعلق آریہ سماج کی کیا پوزیشن ہے۔ اس کے بارہ میں شنکا اٹھائی جس کا اتر مہاشہ دیو میندر اور مہاشہ برہم دت نے دیا۔ چنانچہ دیر تک واد وواد چلتا رہا۔ حاضری کافی تھی۔ شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

ویشوانر یگیہ:- ۲۱ تا ۲۵ اگست پانچ آریہ سبھاسدوں کے گھروں پر ہر روز پراتہ کال ۸ سے ۹½ بجے تک یہ یگیہ کرائے گئے۔ اور مندرجہ ذیل دکشنا پراپت ہوئی:-

۱۔ ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء لالہ سیتا رام۔ دکشنا ۲/۶
۲۔ ۲۲ " " ماسٹر گردہاری لال۔ " ۲/۶
۳۔ ۲۳ " " لالہ لکھپت رائے۔ " ۲/۸
۴۔ ۲۴ " " ڈاکٹر مہاراج کرشن۔ " ۲/۶
۵۔ ۲۵ " " مہاشہ دیویندر ناتھ۔ " ۲/۶

ابھی بہت سے یگیہ ہونے باقی ہیں۔ سب دکشنا اکٹھی کر کے سبھا کو بھیج دی جائے گی۔

دان:- لالہ لکھپت رائے جی پردھان آریہ سماج نے چالیس روپے برائے دربان برائے آل آریہ سماج مندر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ دروں کے لئے آرڈر بھی دے دیا گیا ہے۔

گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال۔
ضلع سیالکوٹ

پنڈت بدھ دیو کا نندنیہ فعل

آریہ سماج پنڈ دادنخان کا پرستاؤ

آریہ سماج پنڈ دادنخان کی انترنگ سبھا میں سنقفہ ذیل پرستاؤ پردھان جی کی کاسٹنگ ووٹ سے پاس ہوا:-

"آریہ سماج پنڈ دادنخان پنڈت بدھ دیو ودیالنکار نے حیدرآباد دکن کے شاسترارتھ میں سوامی دیانند جی مہاراج کی تحقیر کیا ہے گئے سلوک کو بڑی رنج سے دیکھتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ یوگیہ کارروائی کرے"

تاراچند منتری آریہ سماج پنڈ دادنخان
ضلع جہلم

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مورتی تھا اُس کی پوجا

(از شری پت پنڈت بدھ دیو جی میرپوری آریہ اُپدیشک)

مورتی پوجا کے وشے پر شاستر ارتھ میں جب پورانک پنڈت وید۔ شاستر اور یکتی سے جڑ مورتی کی پوجا کو سدھ نہیں کر سکتے۔ تب اپنے پرائے کو سنتوشٹ کرنے والی یہ یکتی پیش کرتے ہیں کہ اگر آریہ سماجی مورتی پوجا کو نہیں مانتے۔ تو وہ رشی دیانند کی مورتی سے اسٹنٹ ویوہار کرتے ہیں (اس پرکار آریہ ودوان اُن کے جال میں آکر ایسا ویوہار کرتے ہیں۔ جو اُچت نہیں۔ کچھ دن سے) اس بات کی پُشٹی کر رہے ہیں۔ کہ رشی دیانند کی مورتی پر بھری سبھا میں پاؤں مارنا سدھانت کے انکول کا رہا ہے۔ اس سے آریہ سدھانت کی رکھشا ہوتی ہے۔ میرا وچار اس وشے پر کچھ لکھنے کا نہیں تھا۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ اس گھٹنا کو کچھ لوگ سدھانت انوسار۔ سدھانت رکھشک اور بہت لوگ نیچ کلا پر مبنی بتلا رہے ہیں۔ اس سے اپنے وچار پرگٹ کرنے ضروری ہیں:۔

میرے وچار میں کسی مہاپُرش کی مورتی یا چتر پر تھوکنا یا پاؤں مارنا انیت اور انُچت ہے۔ اس کے کارن نمن لکھت ہیں:۔

پہلا کارن:۔ آریہ سماج مورتی کلا کا ورودھی نہیں ہے۔ کنتو اس کی دھوپ دیپ وغیرہ سے پوجا کا ورودھی ہے۔ مورتی اور ہے۔ اور اس کی پوجا اور ہے۔ جہاں تک میں نے پورانوں کو پڑھا ہے۔ وہاں تک میں بلاشنکہ وشواس سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ جڑ مورتی پر کنٹھی و کلیان کے لئے دھوپ۔ دیپ۔ نیویدیہ پتر چڑھانا ہی مورتی پوجا ہے۔ کوئی بھی آریہ سماجی اس پرکار سے جڑ مورتی کی پوجا نہیں کرتا۔ اور نہ ہی ہماری کسی مانیہ پستک میں جڑ مورتی کی پوجا کرنا لکھا ہے۔ اس حالت میں یہ بات نہایت صاف ہو جاتی ہے۔ کہ آریہ سماج مورتی پوجک نہیں ہے۔ مورتی کا ورنن وید شاستر اور تمام آریہ ساہتیہ میں آیا ہے۔ اس لئے اس کا ورودھ نا ممکن سب ہے۔ جیسے مورتی کا ورنن سب شاستروں میں آیا ہے۔ اس پرکار جڑ مورتی کی پوجا کا ورنن کہیں بھی نہیں آیا:۔

دوسرا کارن:۔ شری سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش کے گیارھویں سمولاس میں لکھا ہے:۔

"دیکھو مورتی پوجا سے شری رام چندر شری کرشن۔ نارائن اور شیو آدی کی بڑی نندا اور اُپہاس ہوتا ہے۔ سب کوئی جانتے ہیں۔ کہ وہ بڑے مہاراج ادھیراج تھے ان کی استریاں سیتا۔ رکمنی تھا لکشمی پاربتی آدی مہارانیاں تھیں پرنتو جب ان کی مورتیاں مندر آدی میں رکھ کر پوجاری لوگ ان کے نام پر بھیک مانگتے ہیں۔ ان کو بھکاری بنا کر ہیں۔ رام لیلا اور راس لیلا بھی کرواتے ہیں۔ سیتا۔ رام۔ رادھا۔ کرشن آدی ناچ رہے ہیں۔ مندر میں سیتا آدی کھڑے اور پوجاری وہنت آسن اتھوا گدی پر تکیہ لگائے بیٹھتے ہیں۔ اور راس منڈل یا رام لیلا کے انت میں سیتا رام یا رادھا کرشن آدی سے بھیک منگواتے ہیں۔ جہاں میلہ ٹھیلہ ہو۔ وہاں چھوکرے پر مکٹ دھر کنہیا بنا بھیک منگواتے ہیں۔ اتیادی باتوں کو آپ لوگ وچار لیجئے۔ کتنے بڑے شوک کی بات ہے۔ بھلا کہو تو سیتا رام آدی ایسے دَرِدر اور بھکشک تھے؟ یہ اُن کا اُپہاس اور نندا نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ اس سے اپنے مانیہ پُرشوں کی بڑی نندا ہوتی ہے۔ بھلا جس سمے وہ موجود تھے۔ اُس سمے سیتا۔ رکمنی۔ لکشمی اور پاربتی کو سڑک پر یا کسی مکان میں کھڑی کر پوجاری کہتے۔ کہ آؤ ان کا درشن کرو۔ اور کچھ بھینٹ دھرو۔ تو سیتا رام آدی ان مورکھوں کے کہنے سے ایسا کام کبھی نہ کرتے اور نہ کرنے دیتے۔ جو کوئی ایسا اُپہاس ان کا کرتا۔ اُس کو بنا ڈنڈ دیئے کبھی چھوڑ دیتے؟"

اَنت لیکھ سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ مہاپُرشوں کے ہین الوکرن و ان کی مورتیوں کے دوارہ نیچ کاریہ اتھوا مورتیوں سے نیچ ویوہار کرتے سے مہاپُرشوں کی نندا اُپہاس ہوتا ہے۔ ایسا کرنے والا ڈنڈنیہ ہے۔ اس اوستھا میں اگر کوئی ان کی مورتیوں پر جوتے لگائے۔ تو وہ شری سوامی جی کی درشٹی میں کیسے شِشٹاچار ہو سکتا ہے؟ کئی لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ سوامی جی کی تصویر پر جوتے لگانے والے کی بھاؤنا کو درشٹی میں رکھنا چاہئے۔ شری سوامی جی کے اس لیکھ سے یہ بات بھی سدھ ہو جاتی ہے۔ کہ بھاونا شدھ ہونے پر بھی بُرا فعل بھلا نہیں ہو جاتا۔ جیسا کہ سب پجاریوں کی رام اور کرشن کے متعلق بُری بھاونا نہ ہونے پر بھی سوامی جی اُن کے کاریہ کو نندنیہ سمجھتے ہیں:۔

تیسرا کارن:۔ رشی دیانند آدی مہاپُرش وِیہہ دھاری تھے۔ ان کی مورتی ہو سکتی ہے۔ لیکن پرمیشور نراکار ہے ... کی مورتی نہیں ہو سکتی۔ جب اُس کی مورتی ہی نہیں تو مورتی کے دوارہ پوجا کیسے؟

چوتھا کارن:۔ پورانکوں کا سدھانت ہے کہ جب تک کسی مورتی کی باقاعدہ منتروں دوارہ پران پرتشٹھا نہ ہو۔ تب تک اُس کی پوجا نہیں ہو سکتی:۔

رشی دیانند کی مورتی کی پران پرتشٹھا کسی پستک میں نہیں لکھی۔ اور نہ کوئی آریہ پُرش ایسا کرتا ہے۔ پھر سناتنی پنڈت کا سوامی جی کی مورتی کی پوجا سدھ کرنا اپنے ہی سدھانت کا کھنڈن کرنا ہے:۔

پانچواں کارن:۔ جب کوئی منشیہ کسی کو گالی نکالتا ہے۔ تب اُس مرے ہوئے استری پُرش کو چاہے ہانی لابھ نہ ہو۔ مگر اُس کے انویائیوں کو دکھ اور اُس پُرش کی نندا اوشیہ ہوتی ہے۔ اسی پرکار رشی دیانند کے چتر کا نشِشٹ ویوہار کرنے سے آریوں کے ہردیوں کو چوٹ لگتی ہے:۔

چھٹا کارن:۔ اس امر سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ جس مہاپُرش کا ہم نے اتہاس پڑھا ہے۔ اس کے چتر کو دیکھ کر ہمارے دل پر اوشیہ پربھاؤ پڑے گا۔ اگر کسی گربھ وتی استری کے کمرے میں کسی ڈاکو کی بھیانک تصویر رکھی ہو۔ اور وہ اُس کا جیون ہر روز پڑھتی ہو تو یہ یقینی ہے۔ کہ گربھ والے بالک پر اُس کے چتر اور چرتر کا پربھاؤ اوشیہ پڑے گا۔ جب گربھ والے بالک پر چتر تھا چرتر کا پربھاؤ پڑتا ہے تو سمجھدار آدمی پر اُس کا پربھاؤ کیسے نہ پڑیگا؟ لوگ کسی کے کمرے کے چتروں کو دیکھ کر عموماً اُس کے وچاروں کا پتہ لگا لیتے ہیں۔ اگر کوئی دُشٹ کسی مہاپُرش کا ایسا چتر بناتا ہے۔ جو اُس مہاپُرش کے سداچار کے خلاف ہے۔ تو کیا اُس کے انویائیوں میں ہلچل نہ ہوگی؟ کیا اُس کو عدالت سے سزا نہ دلوائی جائے گی۔ دیانند بھاو چتراولی ایسے ہی دُشٹ چتروں کی پستک تھی۔ جس کے خلاف آریہ جگت نے بڑا بھاری اندولن کیا تھا۔ ان حالات میں یہ کہنا کہ تصویر صرف کاغذ کا ٹکڑا ہے۔ اس کا کسی کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بالکل غلط ہے:۔

ساتواں کارن:۔ ۱۸۸۱ء میں کلکتہ میں ایک "آریہ سنمارگ پردرشنی" سبھا بنی تھی۔ اس کے پردھان پنڈت مہیش چندر جی نیائے رتن تھے۔ اس میں سب بھارت کے تین سو سنت شامل ہوئے تھے۔ سبھا کا اُدیشیہ یہ تھا۔ کہ سوامی جی کے متعلق یہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ اُن کا مت ٹھیک نہیں ہے۔

اس سبھا نے ایک پرشن کیا۔ کہ منوسمرتی میں مورتی توڑنے والے کے لئے ڈنڈ لکھا ہے۔ اس سے مورتی پوجا سدھ ہے۔ اس کا اُتر شری سوامی جی کی موجودگی میں یہ دیا گیا۔ کہ اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ مورتی توڑنے والے کو شاستروں نے ڈنڈ کے یوگیہ لکھا ہے۔ تو اس سے بھی مورتی پوجا سدھ نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے بھی یہی سدھ ہوتا ہے کہ جیسے ہماری برٹش گورنمنٹ مورتی پوجا کرنا ادھرم سمجھتی ہے۔ لیکن کسی کی مورتی توڑنے کا اُپدیش نہیں کرتی۔ بلکہ جو ایسا کام کرتے ہیں۔ اُن کے لئے تعزیرات ہند میں ڈنڈ لکھا ہے۔

(سرسوتی اندر جیون)

اس سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے۔ کہ سوامی جی مورتی توڑنے کے پکش میں نہیں تھے۔ بلکہ تعزیرات ہند میں مورتی توڑنے والے کے لئے جو ڈنڈ لکھا ہے۔ اُس کے پکش میں تھے:۔

آٹھواں کارن:۔ اگر کوئی منشیہ ناٹک وغیرہ میں یا انیہ استھان پر سوامی جی کی اپمان جنک مورتی بنائے۔ اور اُس کے ساتھ اشِشٹ ویوہار کرے۔ تو ہم اُسے کیسے روک سکتے ہیں؟ جبکہ ہم خود رشی کے چتر کے ساتھ ایسا ویوہار کرتے ہیں۔ اس سے دُشٹ لوگ رشی کے پرتی سرو ساذھارن میں نندنیہ وچار پھیلانے کا کاریہ کریں گے:۔

شنکا:۔ سوامی جی کا چتر کبھی نہ رکھنا چاہئے کیونکہ چتر رکھنے سے کچھ دن بعد لوگ اُس کی پوجا کرنے لگ جائیں گے:۔

سمادھان:۔ شری سوامی جی کے جیون میں ہی لوگوں نے سوامی جی کے چتر کھینچے ہیں۔ اور اُن کو ایڈریس پیش کئے ہیں۔ وید آدی سب شاستروں میں مورتی اور پرتما کا ورنن آتا ہے۔ اشٹادھیائی ۵-۳-۹۹ سوتر پر لکھتے ہوئے سوامی جی نے ویدانگ پرکاش میں لکھا ہے:۔

"یہاں پر یوجن یہ ہے۔ کہ جن استری پُرش آدی سمبندھی دھن آدی کے ساتھ انیت پریم ہوتا ہے۔ اُن کے ویوگ میں پرتکرتی (تصویر) بنکے لوگ ...کرم تھا اُپکار آدی کا سمرن کرتے ہوئے چت میں سنتوش کرتے ہیں۔"

اس لیکھ میں شری سوامی جی نے چتروں کے رکھنے لو... کے پریوجن کو کتنا صاف کر دیا ہے۔ بھلا جی کو دیکھ کر ہم خوش ہوتے اور انت...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پریم کرتے ہیں۔ ان کو جوتا کیسے لگا سکتے ہیں۔ اور پھر خاص کر مانیہ مہا پرشوں کے چترکو۔

اس سے سدھ ہے۔ کہ آریہ لوگ مورتی و چتر کے ورودھی نہیں تھے۔ یہ آشنکا نہایت مضحکہ خیز ہے۔ کہ لوگ چتروں کے رکھنے سے مورتی پوجا کرنے لگ جائیں گے۔ اس لئے مورتی مٹا دینی چاہئے۔

مہابھاشیہ میں آتا ہے۔ دکھیتی نہ کرو۔ تاکہ ہرن نہ کھا جائیں۔

غرض اس کے ارتھ یہ ہیں۔ کہ سنا تنی ندی۔ پربت۔ چاند اور سورج آدی کی پوجا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو مٹا دینا چاہئے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ آریہ لوگ بھی ان کی پوجا کرنے لگ جائیں۔ اپنی اندریاں بھی کٹوا دینی چاہئیں ممکن ہے۔ وہ بھی برے کرموں میں لگ جائیں۔ منہ کہیں ابھکش نہ کھانے لگ جائے۔ اس لئے اسے بھی بندکر دینا چاہئے۔ ناک میں زکام نہ ہو جائے۔ اس لئے اسے بھی کاٹ دینا چاہئے۔

اگر شری سوامی جی مہاراج کی مورتی پوجا کے اس قدر زبردست کھنڈن کی موجودگی میں آریہ لوگ مورتی پوجا کرنے لگیں گے۔ تو وہ جوتوں لگانے سے بھی نہ ہٹیں گے۔

شنکا:- سوامی دیانند جی پستکوں پر جوتے لگوانے تھے۔ تو پھر تصویر پر جوتے لگوانے سے کیا ڈر؟

سمادھان:- اول تو یہ بات ہی امانیہ ہے کہ شری سوامی دیانند جی ایسا کرتے تھے۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ تو بھی یہ سدھ ہوتا ہے کہ وہ ان الٹے گرنتھوں کے ایمان سے ان کے کرتاؤں کا ایمان سمجھتے تھے۔ اور ان پستکوں کا ابھر چار مانتے تھے۔

شنکا:- شری سوامی جی مہاراج ویدوں پر بیٹھ جاتے تھے۔ اس سے سدھ ہے کہ وہ جڑ چیز کے ساتھ برے ویوہار کو برا نہیں مانتے تھے۔

سمادھان:- کسی بھی جیون چرتر میں یہ نہیں لکھا۔ کہ سوامی جی ویدوں پر بیٹھ جاتے تھے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ شری سوامی جی جیسا مہاپرش ایسا اشست ویوہار کرے۔ سناتنی تو یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی وید بھون کنڈ آدی سب چیزوں کی پوجا کرتے ہیں۔ تو کیا ان مورکھوں کے کہنے پر ہم ان پر بھی جوتا ورشا کریں گے؟ ہمارے سماج مندروں میں سینکڑوں چیزیں رکھی ہوتی ہیں۔ اگر کوئی نادان یہ کہے۔ کہ تم ان سب کی پوجا کرتے ہو۔ ورنہ ان پر جوتے لگاؤ۔ تو کیا ہم ایسا کریں گے؟

ہمارے وچار میں ایک سندر رومال پر بھی جوتا نہیں لگانا چاہئے۔ بلکہ اس سے مناسب کام لینا چاہئے۔ شری سوامی جی نے خود لکھا ہے۔ کہ کبھی گرنتھ و چتر چیز کو سر جھکانا اور دیا جل چڑھانا وغیرہ ہی گرنتھ اور مورتی پوجا ہے۔ نہ کہ گرنتھ آدی چیزوں کو سنبھال کر رکھنا۔

شنکا:- آپت کال میں نیچی سے کام کرنا برا کام نہیں ہے۔ آپت کال میں گنوؤں تک کو لوگ مار ڈالتے ہیں۔ سوامی جی کے چتر کی تو کیا بات ہے؟

سمادھان:- ہمارے وچار میں یہ کوئی بھی آپت کال نہیں ہے۔ رشی دیانند جی نے مورتی پوجا پر سینکڑوں شاستر ارتھ کئے۔ کبھی بھی اس بات کا استعمال نہیں کیا۔ آج تک آریہ ودوانوں نے ہزاروں شاستر ارتھ کئے۔ اور پستکیں لکھیں۔ مگر کسی نے کبھی اس جوتا مارنے کا پریوگ نہیں کیا۔

سب کام آپت کال میں بھی نہیں کئے جاتے۔ سوامی جی نے گوکرنا ندھی میں لکھا ہے۔ کہ مانس آپت کال میں بھی نہیں کھانا چاہئے۔ کیا ہم آپت کال میں ایشور...

جیو اور وید وغیرہ کے ماننے سے بھی انکار کر دیں گے؟ کئی لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ ویوہار کی بھول ہے سدھانت کی نہیں۔ یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ چتروں کے بارہ میں سماج کا سدھانت یہ ہے۔ کہ وہ مہاپرشوں کے جیون کے سمرن کے سادھن ہیں۔ اس لئے ان سے یہ کام نہ لیکر چتروں پر جوتا لگانا یا پاؤں مارنا وغیرہ سدھانت کی بھول ہے۔

اس لیکھ میں میں نے اپنے وچار پرگٹ کئے ہیں۔ جن کو میں سچیہ سمجھتا ہوں۔ اگر کوئی ودوان مجھے میری بھول سے آگاہ کرے گا۔ تو میں اسے بخوشی سویکار کر لوں گا۔

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

یہ مہا اشدھ ادویات کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بیدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (یعنی پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو پیسہ دگنا مل واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت ۱۲ ؎

منیجر کشن چند گنڑی سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ ۱۵

تحائف سنہ ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے!

بھاری رعایت

بھاری رعایت

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں۔ جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں۔ جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لئے ریل و ڈاک کے قانون۔ کرایہ ریل و مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہوگی۔ خریدنے سے پہلے اس ڈائری کو ملاحظہ فرماویں۔ مع سنہری جلد کے قیمت صرف ۵ فی جلد

آریہ کیلنڈر سنہ ۱۹۳۶ء

یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کروایا ہے۔ اس کا سائز ۳۶ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہوگا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے۔ اس سے بڑا اور سندر کیلنڈر آپ کو اور کہیں نہیں ملے گا۔ اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دو رنگوں میں دی گئی ہیں۔

کیلنڈر کے اردگرد مشہور آریہ پرشوں کی تصویریں دی گئی ہیں

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند جی سرسوتی کے گیروے والے چتر تین رنگوں میں چھپا ہے۔ یہ چتر اس پرکیہ ہے۔ کہ ہاتھوں ہاتھ خرید لیے جائیں گے۔ قیمت صرف چار آنے ہے۔ ایک درجن لینے والے کو سوا دو روپیہ خرچ کرنے پڑیں گے۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔ آرڈر جلد بھیجیں۔

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کشمیر میں ویدک دھرم کا پرچار

(از شری چرنجیت لال جی پردھان آریہ سماج سرینگر)

سری نگر علاقہ کشمیر میں موسم گرما میں ہی پرچار ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج سری نگر کا مندر راور حضوری باغ جہاں مندر واقع ہے۔ سادھو سنیاسیوں اور اپدیشکوں کو آکرشن کرتا ہے۔ اس لئے موسم شروع ہوتے ہی ست سنگ بھی شروع ہو جاتا ہے۔ سب سے اب ماہ جون میں یہاں آیا ہوا میرے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی پندرہ روز برہمچاری آنند پرکاش جی گورو کل جوالا پور والوں کی حضوری باغ میں کتھا ہوئی۔ اس کے پشچات پندرہ روز تک سوامی دیانندجی پنیر تھ مہتھرا (اسی کی کتھا ہوتی رہی۔ ہر دو مہاتماؤں نے ایشور کی مہما اور ایشور کی بھگتی کے لابھ جنتا کو درشائے۔ اور ویدک پرچار ہوتا رہا۔ سوامی منگلانندجی بھی مہاراج گنج سماج اور نگر میں تقریباً پندرہ دن تک پرچار کرتے رہے۔ اور ویدک گنت بھی منتروں کے ارتھ لوگوں کو سکھلاتے رہے۔

اس کے پشچات ہندی سنسکرت پرچار منڈل کی طرف سے جس کا میں پردھان ہوں۔ ایک ہندی پرچار سپتاہ خوب زور شور سے منایا گیا۔ سری نگر کے ہر ایک محلہ میں جا کر سمیلن کئے گئے۔ ہندی پرچار کے لابھ بتلائے گئے۔ ایک دن تمام شہر میں ہندی پرچار اور نگر کیرتن بھی کیا گیا۔ اور انتم دن ایک مہوتسو کیا گیا جس کے پردھان راؤ بہادر ٹھاکر کرتار سنگھ جی فائننس منسٹر تھے۔ کئی اصحاب نے "ہندی پرچار" پر تقریریں کیں۔ جنتا پر اچھا اثر پڑا۔

ٹھاکر صاحب نے بھی اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ وہ ہندی پرچار کے لئے ہر طرح سے امداد دینے کو تیار ہیں۔ چنانچہ آپ نے محکمہ دھرم ارتھ میں سب کام ہندی میں کرنے کا حکم دیدیا ہے۔ اور جو پوجاری وغیرہ بھی آگے ہندی نہیں جانتے۔ ان کو بھی تین ماہ کا نوٹس دیدیا ہے۔ کہ دو تین ماہ میں ہندی، سیکھ لیں اور سندھیا۔ گایتری اور پوجا پاٹھ کے منتر سیکھ لیں۔ نہیں تو ان کی جگہ دوسرے آدمی رکھے جائیں گے۔

اب ۲؍ اگست سے آریہ سماج کا وارشک اتسو شروع ہے۔ ۱۲؍ اگست کو تمام شہر میں نگر کیرتن ہوا۔ مہاشہ کیسر چند۔ مہاشہ بھدر پال جی اور پنڈت ماتھر شرما جی نے جنتا کو اپنے بھجنوں و اپدیشوں دوارہ آنندت کیا۔ اور اتسو میں سملت ہونے کے لئے آکرشن کیا۔ ۳-۴؍ اگست کو مہاراج گنج سماج کا اتسو ہوا جس میں سوامی ویدانندجی۔ سوامی سیوکانندجی۔ پنڈت لیش پال جی سدھانت النکار اور پنڈت ماتھر شرما جی کے اپدیش اور ویاکھیان ہوئے۔ رات کو میجک لینٹرن دوارہ پانچ روز پنڈت ماتھر شرما جی نے خوب پرچار کیا۔ اس کے پشچات ۶-۷-۸؍ اگست ۱۹۳۵ء کو حضوری باغ میں تین سمیلن ہوئے۔ جن میں خوب رونق رہی۔ جنتا نے بہت لابھ اٹھایا۔ ہر مذہب کے لوگوں نے حصہ لیا۔ اور اپنے وچار پرگٹ کئے۔

ان سمیلنوں کے پردھان دو روز سوامی ویدانندجی تھے۔ اور ایک روز پنڈت لیش پال جی تھے۔ پہلے دن کا وشے یہ تھا کہ "سرشٹی کے جھگڑے میں ایشور کا کوئی ہاتھ ہے یا نہیں"۔ دوسرے روز کا وشے تھا "میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے؟" اور تیسرے روز کا وشے تھا "سماجک خیال سے بھارت ورش کی ایک بھاشا کون سی ہو سکتی ہے؟"

ان تینوں وشیوں کو جنتا نے بہت پسند کیا۔ اور مختلف وچاروں سے جہاں لابھ اٹھایا وہاں ویدک دھرم کا پرچار بھی ہوا۔ اور لوگوں نے اس طریقہ پرچار کو اور ل کر بیٹھنے کے ذریعہ کو بہت پسند کیا۔ خاص کر جب کہ دسنے ایسے ہوں۔ جن میں کوئی واد وواد نہ ہو۔ ان سمیلنوں میں چند خاص خاص حصہ لینے والوں کے نام حسب ذیل ہیں:-

۱ پنڈت جگپال کرشن کالج سٹوڈنٹ ۲ مہاشہ چمن لال کالج سٹوڈنٹ ۳ بھائی وزیر چند جی ۴ سردار لابھ سنگھ صاحب ۵ حافظ غلام احمد صاحب ۶ پروفیسر عبدالحمید صاحب ۷ پنڈت کرم نرائن جی سناتن دھرم سبھا کی طرف سے ۸ پنڈت بال کرشن جی سناتنک ۹ سردار امر سنگھ جی ۱۰ پنڈت بلبھدر جی سناتنک ۱۱ لالہ چرنجیت لال ۱۲ پنڈت لیش پال جی اور ۱۳ سوامی ویدانندجی۔

اب نائگر ک سماج کا وارشک اتسو ہو رہا ہے۔ جہاں آج ایک ودھوا کانفرنس بھی ہوگی۔ اس کے بعد حضوری باغ آریہ سماج کا جلسہ ۱۲-۱۳-۱۴؍ اگست کو حضوری باغ میں ہوگا۔ جس کا ورنانت پھر لکھا جائے گا۔ تین چار سنیاسی اور بھی آئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ست سنگ آج کل خوب جاری ہے۔ اور آریہ سماج مندر میں بھی رونق رہتی ہے۔ ...

آریہ سماجیوں کے خلاف حکومت بہار کا جہاد

سرکاری افسران کے خلاف گشتی مراسلہ

ہزاری باغ ۲۲؍ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ آریہ سماج اور ہندو سبھا نے چھوٹا ناگپور کے اصلی باشندوں اور خصوصاً نو عیسائیوں میں شدھی کی جو سرگرمیاں جاری کر رکھی تھیں۔ ان کی وجہ سے انہیں سخت مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور حکومت سمجھتی ہے۔ کہ ان کی سرگرمیوں کو کچل دینا ہی بہتر ہے۔ اس ضمن میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ حکومت بہار و اڑیسہ کے چیف سکرٹری نے افسروں کے نام جو سرکلر جاری کئے ہیں۔ جو کہ ناظرین کے مطالعہ کے لئے یہاں درج کئے جاتے ہیں:-

دفتر کمشنر رانچی ۱۹؍ جولائی ۱۹۳۵ء ڈی۔ او۔ نمبر ۳۳۸ جے۔ سی

مائی ڈیر۔ ۶ روڈ۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے چیف سکرٹری کے سرکلر نمبر ۲۵۹۹ میں مورخہ ۱۱؍ جولائی ۱۹۳۵ء کی ایک نقل ارسال کر رہا ہوں۔ جس میں ان آریہ سماجیوں کی فہرست دی گئی ہے۔ جو خطرناک تصور کئے جاتے ہیں۔

چیف سکرٹری کا سرکلر

ڈی۔ او۔ نمبر ۲۵۹۹ ۲-سی

مائی ڈیر نیرین۔ پالاموں اور رانچی کے حلقوں میں عیسائیوں کے خلاف بابو جگت نرائن لال اور آریہ سماجیوں کی حال ہی کی سرگرمیوں کے مدنظر میں آپ کی اطلاع کے لئے ان آریہ سماجی ورکروں کے ناموں کی فہرست بھیج رہا ہوں۔ جو خطرناک خیال کئے جاتے ہیں۔ تاکہ آپ اور حکام ضلع ان سے خبردار رہیں۔ جب کہ یہ ورکران رقبہ جات میں آئیں۔ گورنمنٹ کو ان سب اشخاص کے خلاف اشتعال انگیز اور قابل اعتراض تقریریں کرنے کی بنا پر جس سے مذہبی اور فرقہ وارانہ نفرت پھیلنے کا اندیشہ تھا۔ زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کارروائی کرنی پڑی ہے۔

آپ کا مخلص آر۔ اے۔ ای رسل

ورکروں کی فہرست

۱ منیشوارانند ۲ اندرو ساہ ۳ رام چندر ویدی ۴ دھرم سیوک ۵ سوامی پرمانند ۶ سوامی ستیہ ورت ۷ ایودھیا پرشاد ۸ جگت نرائن لال۔

(میمو نمبر ۱۷۵-۷ جی مورخہ ۲۰؍ جولائی ۱۹۳۵ء۔ اس کی نقل رائے بہادر ایس۔ کے گپتا۔ ایس۔ ڈی۔ او صدر ہزاری باغ کی اطلاع اور رہنمائی کے لئے پیش کی گئی۔ میمو نمبر ۱۔ ہزاری باغ

(دستخط ایس۔ ایل۔ مارووڈ۔ ڈی۔ سی)

اس کی نقول ہزاری باغ کے ڈویژنل انسپکٹروں کو ارسال کی گئیں۔

(دستخط غیر واضح برائے۔ برائے ایس۔ ڈی عمد یکم اگست)

اس سرکلر کی نقول سب تھانوں کے افسروں کی اطلاع کے لئے بھیجی گئیں۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس کا میمو سب انسپکٹروں کے نام

میمو نمبر آر۔ ۱۰۶۹۔۷ مورخہ ۶؍ اگست ۱۹۳۵ء (اس امر کی علامات نظر آتی ہیں۔ کہ آریہ سماج اور ہندو سبھا اصلی باشندوں (اور خصوصاً عیسائیوں) میں خاص طور پر سرگرم کار ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ ان کی سرگرمیوں کی ہفتہ وار رپورٹ دی جائے۔

(دستخط) آر۔ اے۔ میٹر سپرنٹنڈنٹ پولیس ہزاری باغ

ریویو

"امر جیون"

یہ پستک شری ڈاکٹر کیشو دیو جی شاستری ایم۔ ڈی نے رشی دیانندجی کی جنم شتابدی کے شبھ اوسر پر لکھی تھی۔ اس پستک میں ویدک شکھشا وں اور اوشدھ اور شریر وگیان سے پرکاش میں امر جیون پراپت کرنے کے سندر رہسیوں کا اُدگھاٹن کیا گیا ہے۔ دیو دھام دیہہ رچنا اور اس کی ودھی سنسکاروں کا مہتو۔ کرم یوگ۔ آریہ جیون۔ آتمک وکاس۔ ساتوک آتما اور نیو وردھی آدی وشیوں پر اچھا پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پستک پڑھنے اور سنگرہ کرنے یوگیہ ہے۔ مولیہ ایکروپیہ آٹھ آنے بغیر جلد۔ دو روپیہ مجلد۔ پرچار ارتھ کم مولیہ ۱۲؍ تھا ایکروپیہ

ملنے کا پتہ:- سارو دیشک سبھا نیا بازار۔ دہلی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت بدھ دیو جی کا سدھانت پرتی کول کرتیہ اور اُن سے میرا نویدن

حیدرآباد (دکن) سے دوسرا پتر

{ از مہاشہ بی - رامداس چنچل گوڑہ کمہار کنواں حیدرآباد (دکن) }

حیدرآباد (دکھن) میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو جی نے پورانک مُنہ پھٹ پنڈت کی چال میں آکر سوامی دیانند سرسوتی کی تصویر کو پاؤں سے چھونے کی جو حرکت کی ہے۔ وہ نازیبا و شرافت سے بعید ہے۔ مورتی پوجا کے شاستر ارتھ میں سوامی دیانند سرسوتی کے چتر کو معرض بحث میں لانا اوّل تو کوری ہی تُوتی تھی جس کا جواب ہمارے پنڈت جی معقولیت سے دے سکتے تھے۔ اور جب تصویر مذکور کی نسبت پورانک پنڈت نے اپنی کمزور دلیل بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے غیر متعلقہ سوال کیا۔ تو اس کا جواب جو نہایت ہی آسان تھا۔ ہمارے ودوان پنڈت اگر غصہ کو اپنے پاس نہ آنے دیتے۔ اور جلد بازی نہ کرتے۔ تو باسلیقہ دے سکتے تھے ۔

سوامی دیانند کا چتر مجسم انسان کا ہے۔ اور اس تصویر کی پوجا ر کا استعمال) ہم اُن معنوں میں نہیں کرتے جن معنوں میں غیر مجسم۔ محیط کُل۔ قادر مطلق و رازق ایشور کی پتھر یا کسی اور دھاتو کی مورتی بنا کر اس کے سامنے بھوگ وغیرہ لگا کر پورانک لوگ ایشور پوجا کرتے ہیں۔ مجسم انسان کی تصویر کی پوجا دیو پوجا ہے۔ جس کا مورتی پوجا (غیر مجسم کو مجسم ماننا) سے کوئی تعلق نہیں۔ دیانند سرسوتی کی تصویر کی بے عزتی سوامی دیانند کی بے عزتی ہے۔ مخفی نہ رہے۔ کہ ڈنڈی سوامی ورجانند جی نے سدھانت کومدی کے مہا رک بھٹو جی دیکشت (جو علم قواعد (دیاکرن) کی گمراہ کن کتاب کے لکھنے والا تھا) کی مورتی بنوا رکھی تھی۔ جو بھی نیا ودیارتھی ڈنڈی جی کے پاس پڑھنے جاتا۔ اور ڈنڈی جی کو جب یہ معلوم ہو جاتا۔ کہ وہ سدھانت کومدی پڑھا ہوا ہے۔ تو فوراً ڈنڈی جی ودیارتھی سے بھٹو جی دیکشت کی مورتی پر جوتے لگوایا کرتے۔ تاکہ ودیارتھی کی شردھا ستھانت کومدی اور اس کے مہارک پر نہ رہنے پائے۔ سوامی دیانند جی نے بھی اپنے گورو کی آگیا کے مطابق یہی متذکرہ صدر حرکت کر دکھائی تھی۔ ڈنڈی جی جو سوامی دیانند جی کے گورو تھے۔ سمجھتے تھے۔ کہ مجسم انسان کی تصویر کی مذمت کرنا در اصل جتر سے تصویر والے شخص کی مذمت کرنا ہے۔

ہمارے پنڈت جی نے غصہ و جلد بازی کے تحت جو متذکرہ صدر حرکت کی ہے۔ وہ دھرم اور نیتی کے خلاف ہے۔ دھرم کے خلاف جو کام ہو۔ وہ تہذیب کے بھی خلاف ہونے کی وجہ سے پاپ گنا جاتا ہے۔ کسی الوھری منشیہ کا مندرجہ ذیل شلوک میرے خیال کا مؤید ہے :۔

मत्त: प्रमत्तश्चोन्मत्त: श्रान्त: क्रुद्धो बुभुक्षित: ।
लुब्धो भीरुस्त्वरायमः कामकश्च न धर्म वित ॥

ہیں نے شلوک کے دو شبدوں پر نشان کئے ہیں۔ یہ وہی غصہ اور جلد بازی دو جال ہیں۔ جن کے پھندہ میں آکر ہمارے پنڈت جی نے متذکرہ صدر گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ آریہ سماج کے پردھان کی تصویر کی بے عزتی کر کے کیا ہم آریہ سماج کے مشن کو جو رشی دیانند کا مشن ہے۔ سارے سنسار میں پھیلا سکیں گے؟ ہرگز نہیں :۔

سارے آریہ سماچار پتروں میں اس جھگڑے کے تائیدی و تردیدی مضامین چند ہفتوں سے مسلسل شائع ہو رہے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا ہوں۔ کہ اس طرح کی خانہ جنگی سے ہمارا . . . . . . "کرنونتو وشوم آریم" (سارے سنسار کو آریہ بناؤ) و الا آدرش جل کا نول رہ جائے گا۔ حیدرآباد اگر اس معاملہ میں چپ تھا۔ تو اس لئے کہ اس جھگڑے کی بے جا اشاعت نہ ہو:۔

میں پُھر پورک پنڈت بدھ دیو جی سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ صاف الفاظ میں اپنے مقصد بالا گناہ کا پرائشچت ہیر پرکاشت کر دیں۔ اور ضد سے کام نہ لیں :۔

علاوہ آریہ ودوانوں دیہی خواہوں سے نیز اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان سے بھی نویدن کرتا ہوں کہ وہ آئندہ سے پنڈت بدھ دیو جی کی حرکت کے متعلق کچھ نہ لکھا کریں۔ اور دویش کی آگنی کو اور زیادہ نہ بھڑکنے دیں۔ بلکہ ویدک سدھانت سمبندھی لیکھوں دوارہ آریہ سماج کی سچی سیوا کیا کریں اور بھڑکتی ہوئی آگ کو شانت کرنے کی کوشش کریں :۔ (اوم شم)

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا دھارک کرتویہ ہے :۔
(منیجر)

ٹیلیفون نمبر ۳۹۳۰ لاہور

تار کا پتہ "بھارت" لاہور

کس طرح
بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور
کوئٹہ کے پالیسی ہولڈروں کی امداد کر رہی ہے

اس کی مکمل تفصیلات طلب کریں۔

قائمقام جنرل منیجر

زاہد ز آکسائیس کے جرمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

پچاس برس سے مشہور ولائتی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

تکلیف لو نے لٹھا نہیں پڑیگا

سنگ نک (REGD)

(داد کا مرہم)

ایک بار لگتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کھجلی ہو۔ اس کے دو تین بار کے لگانے ہی سے آرام ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبی چار آنہ۔ محصول ڈاک جھ ڈبی تک سات آنہ

نمونہ دو آنے۔ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے :۔

جوڑی تاپ (رجسٹرڈ)

(تپ لرزہ اور تلی کی دوا)

دوا کھانے سے پہلے

دوا کھانے کے بعد

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہٰذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو جوڑی تاپ ضرور دلائیے۔ اس سے بڑھ کر بخار کو جلد کھونے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا ہوتا اور اجابت صاف ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی پندرہ آنے۔ ڈاک محصول دس آنے چھوٹی شیشی نو آنے ڈاک محصول سات آنے :۔

نوٹ
ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈ اور نام ضرور دیکھ لیا کریں :۔

ایجنٹ
لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار
امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے (منیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کی حقیقی مشکل!

(از مہاشہ "ناتھ" جلالپوری)

کہ۔ بھارت ورش میں بھگوان دیانند کا ظہور ہوا۔ اس وقت دیش میں چاروں طرف اندھکار پھیلا ہوا تھا۔ اور ہندو جنتا طرح طرح کے توہمات کا شکار ہو رہی تھی۔ بھگوان کو یہ حالت دیکھ کر سخت دکھ ہوا۔ اور انہوں نے سوچا۔ کہ اس ہماری گراوٹ کا مول کارن یہ ہے۔ کہ آریہ جاتی مغربی سے بھیکھ ہو کر نانا پرکار کے منتھ کرت گرنتھوں پر اپنا دین و ایمان فروخت کر چکی ہے۔ چنانچہ ہر دوار میں پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا گاڑھنے کے بعد بھگوان نے پرتگیا کی۔ کہ وہ اپنی ساری شکتیوں کو وید کے پرچار میں لگا دیں گے۔ چنانچہ اسی غرض سے انہوں نے آریہ سماج کی استھاپنا کی۔ جسے امریکہ کے فلاسفر مسٹر انیڈر یو جیکسن ڈیوس کے قول کے مطابق ایک ایسی روشن حقیقت سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ جس میں سب قسم کے پاکھنڈ۔ کپٹ اور بھرم جال کو خس و خاشاک کی طرح جل جانا تھا۔

پرچار تبلیغ:۔

اس لئے ابتدا میں آریہ سماج کی ساری شکتیاں وید پرچار کے ارپن ہو گئیں۔ اور جتنے سجن بھگوان دیانند سے فیض یاب ہوئے تھے۔ انہوں نے وید پرچار کو ہی اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا۔ یہاں تک کہ بوڑھے اور جوان آریہ سماجی اگر کسی دھن میں مست تھے۔ تو وہ پرچار کی ہی تھی۔

سنستھا یگ:۔

لیکن پرچار یگ کے ساتھ ساتھ آریہ سماج میں سنستھاؤں کی قائمی کا خیال بھی پیدا ہونے لگا۔ مگر چونکہ ابھی تک آریہ جنتا نے وید پرچار کی فضیلت سے انکار کرنے کی جسارت نہ کی تھی۔ اس لئے جن لوگوں نے سنستھاؤں کو آریہ جنتا کے اندر ہر دلعزیز بنانے کی چیشٹا کی۔ انہوں نے بھی اپنے مقاصد میں اس بات کو شامل کیا۔ کہ وہ اپنی سنستھاؤں سے ویدوں کے سکالر پیدا کریں گے۔

ویدوں کے مخالف:۔

جب بھگوان دیانند نے آریہ سماج کی استھاپنا کی۔ تو اس وقت وید بھگوان یا شرتی کے خلاف دو طبقات کی طرف سے غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی تھیں۔ ایک طبقہ تو وہ تھا جس کا آدھار سائن آدی دھرم جیسے نام نہاد ویدک بھاشیہ کاروں پر تھا۔ اور دوسرا طبقہ وہ تھا جس کا دار و مدار وید کے مغربی سکالروں کے تراجم پر تھا۔ لیکن دوسرا طبقہ اصل میں پہلے طبقہ کا ہی ایک ضمنی تتمہ تھا۔ کیونکہ مغربی سکالروں کے تراجم میں کچھ تو سائن اور مہی دھر جیسے لوگوں کی آمیزش تھی۔ اور کچھ انجیلی تھیوریوں کی رنگت تھی۔

رشی کا وید بھاشیہ:۔

بھگوان دیانند نے ان دو توضیحات کی اصلاح کے لئے پہلے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا لکھ کر دیباچہ لکھی۔ اور پھر یجر وید کا سمپورن اور رگ وید کا دو تہائی بھاشیہ کیا۔ آریہ جنتا کی بد قسمتی تھی۔ کہ بھگوان اپنی زندگی میں چاروں ویدوں کا بھاشیہ ختم نہ کر سکے۔ گمان غالب ہے کہ اگر بھگوان کو کچھ اور سال کام کرنے کے لئے ملتے تو وہ سرعت ہی چاروں ویدوں کا بھاشیہ مکمل کر جاتے۔

سنستھاؤں کی ترقی:۔

پر بڑے دکھ کا مقام ہے۔ کہ جس غرض سے آریہ سماج نے اپنی سنستھائیں قائم کی تھیں۔ وہ ان سے پوری نہ ہو سکی۔ بعض سنستھاؤں نے تو کلرک اور وکیل پیدا کرنے تک ہی اپنی سرگرمیوں کو محدود رکھا۔ اور ان کے منتظمین کو کبھی یہ خیال نہ آیا کہ ان سنستھاؤں کی غرض و غایت وید پرچار کے کام میں سہایک بننے کی تھی۔ نہ کہ سرکاری یا غیر سرکاری نوکریوں کے لئے در در کے دھکے کھانے والے مجنوں پیدا کرنے کی۔

انوسندھان ڈیپارٹمنٹ:۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے جہاں ہردوار میں گوروکل قائم کیا۔ وہاں اپنے ماتحت ایک انوسندھان ڈیپارٹمنٹ بھی کھولا۔ لیکن افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ یہ دونو سنستھائیں بھی ابھی تک اپنے مقصد کو پورا کرنے میں قاصر نظر آ رہی ہیں۔ حالانکہ ان کا یہ مقصد کہ دید بھگوان کے خلاف مذکورہ ہر دو طبقات نے جو غلط فہمیاں پھیلائی ہوئی ہیں۔ ان کو دور کریں۔ اور کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ دیں۔ کہ بھگوان دیانند کے اصلی مشن کی پورتی کے لئے آریہ سماج کی طرف سے کوئی ایسا ٹھوس کام نہیں ہوا۔ جس کی بنا پر یہ دعویٰ کیا جا سکے۔ کہ اس نے وید کے مخالفوں کا منہ بند کرنے کے لئے کوئی نمایاں کام کیا ہے۔ انوسندھان ڈیپارٹمنٹ کی قائمی کا مقصد یہ تھا۔ کہ وہ وید کے مخالفوں کو منہ توڑ جواب دیتا۔ علاوہ ان کے ویدوں کے متعلق اعتراضات کی تردید کرتا۔ نہ کہ اپنے سے اختلاف رکھنے والے آریہ سماجیوں کے خلاف صف آرا رہتا۔

گوروکل کا مقصد کہ تو یہ تھا:۔

گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی اس غرض سے قائم کیا گیا تھا۔ کہ وہاں سے ویدوں کے سکالر نکل کر اس بھرم جال کو دور کریں گے۔ جو کہ مغربی سکالروں یا نام نہاد ہندوستانی ویدک بھاشیہ کاروں نے پھیلایا ہوا ہے۔ لیکن یہ سخت شوک کا مقام ہے کہ ایسا ہو تو درکنار رہا۔ الٹا کچھ اور ہی ہو رہا ہے۔

خطرناک مضامین کا سلسلہ:۔

پچھلے دنوں ڈاکٹر پران ناتھ کا جو گوروکل کانگڑی کے ایک پوگمیہ سناتک ہیں۔ اور آج کل ہندو یونیورسٹی بنارس میں پروفیسر ہیں۔ السٹریٹڈ "ویکلی آف انڈیا" بمبئی میں ایک سلسلہ مضامین شائع ہوا ہے۔ اس سلسلہ کا عنوان ہے۔

"Was pre historic Egypt India's ancestor"

یعنی کیا پراچین مصر بھارت ورش کا مورث تھا۔ دوسری قسط آپ نے اس سلسلہ کے ساتھ یہ چسپاں کی ہے

"رگ وید کا پانچواں حصہ کا ماخذ دریائے نیل ہے"

یہ سلسلہ چار آرٹیکلوں کی صورت میں مذکورہ اخبار میں شائع ہوا ہے۔ اس سلسلہ کا موٹا مطلب یہ ہے کہ رگ وید ایک بہت سا گرنتھ ہے جسے الہامی گیان کہنا فضول ہے۔ ابتدائی آریوں کے بزرگ مصر اور اس کے قرب و جوار کے ممالک میں رہتے تھے۔ اور ان کی سنسکرتی وہی تھی۔ جو ان دیشوں کی تھی۔

چنانچہ ہمارے فاضل ڈاکٹر صاحب اپنے تیسرے مضمون میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"رگ وید کی اگر غور و احتیاط سے تنقید کی جائے۔ تو پتہ لگتا ہے۔ کہ اس کا تقریباً پانچواں حصہ مصر دیش اور اس کے پڑوسی گیتی۔ پرتھو وغیرہ ایسے بادشاہوں سے تعلق رکھتا ہے۔ جو کہ ایسے ممالک پر راج کرتے تھے۔ جن کا مصر دیش کے اتہاس میں عام ذکر آتا ہے۔ رگ وید کے رشیوں نے مصری سمراٹ ساہوار یا سہوار ای circa 3533 B.C کے متعلق منتر بنانے میں اپنے بہترین شاعرانہ کمال کا اظہار کیا ہے"۔

اسی مضمون میں آگے چل کر فاضل ڈاکٹر صاحب رقمطراز ہیں:۔

"بہر کیف اس بات میں شمہ بھر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ رگ وید میں مصریوں کو بار بار پتر کی اصطلاح سے مخاطب کیا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں آبا و اجداد"۔

اگر ڈاکٹر صاحب یہاں تک ہی اکتفا کرتے تو بھی ہم آپ کی لاثانی ویدک قابلیت کی داد دیتے۔ لیکن آپ اس سے بھی تجاوز کر جاتے ہیں۔ اور ذیل کا فتویٰ صادر فرماتے ہیں۔ جسے کہ ہم اپنے بعد کے آرٹیکلوں میں دکھائیں گے کہ پچھاننشا۔ بھرو۔ اور اکشروہو وغیرہ جیسے بہت سے ویدک شاستروں کا علاقہ مصر کے خانقاہوں سے تعلق ہے۔"

اپنے چوتھے مضمون میں تو ڈاکٹر صاحب کھل کھیلے ہیں۔ اور ایسے برہنہ ہو گئے ہیں۔ کہ ہمارا سر مارے ندامت کے جھک جاتا ہے۔ آپ رقمطراز ہیں:۔

"رگ وید میں جہاں جہاں مصر دیش۔ اس کے بادشاہوں اور باشندوں کا ذکر آتا ہے۔ اس کے متعلق کافی غور و خوض کرنے سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ہماری نسل کے آبا پراچین مصر دیش کو شاہی دلچسپی نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ وہ اسے دیوتا دنیا کی طرح ہی سمجھتے تھے"۔

اشتہاری وید دلیری:۔

ڈاکٹر صاحب اس وقت تو کمال ہی کر دیتے ہیں جب آپ فرماتے ہیں۔ کہ نقل کفر کفر نباشد۔

"رگ وید سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ رہجو فرسٹ کلاس ملاح تھے۔ وہ ان ایام فونیشیا کی سنتان تھے۔ جو کہ بحیرہ یونان کے نواحی ملکوں میں رہتے تھے۔ میرا خیال ہے۔ کہ جب وہ بھارت ورش میں آ کر رہے۔ تو ان کے پاس ترقی کرنے کے لئے کافی میدان تھا۔ اور اس طرح انہوں نے دریائے سندھ کی ایسی مشہور آبادی پیدا کیں۔ جن پر پراچین موہنجو داڑو اور ہڑپا جیسے سندھ بہار میں نقش تھیں"۔

الغرض کہاں تک لکھا جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے ویدوں اور پراچین آریوں کے متعلق اپنی نرالی تحقیقات کی بنا پر جو نتائج اخذ کئے ہیں۔ وہ تو اس امر کا پر زور تقاضا کرتے ہیں کہ ان کی زبردست تردید کی جائے۔ لیکن چونکہ یہ کام ایسا ہے۔ جس کے متعلق آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے انوسندھان ڈیپارٹمنٹ کو نوٹس لینا چاہئے۔ یا کسی اور ویدک سکالر کو۔ اس لئے ہم فی الحال اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ کہ آخیر میں آریہ جنتا سے اتنا عرض کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جب تک وہ ویدوں کے متعلق جملہ غلط فہمیوں کا ازالہ نہ کرے گی۔ تب تک وہ بھگوان دیانند کے مشن کو پورا نہ کر سکے گی۔ اور نہ ہی رشی رن کے اتارنے کے قابل ہو سکے گی۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

CC-0, Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج کیماڑی کی ڈائری :-

۱- ۱۲ / اگست کو مہیک لالیٹن سے مہاشہ تاسدیو (گنگا رام ٹرسٹ لاہور) کا دو ہواؤں کی حالت پر لیکچر ہوا۔

۲- ۱۴ / اگست کو رکھشا بندھن کا تیوہار بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔

۳- ۱۴ / اگست سے ۲۰ / اگست تک پنڈت وکنانند کی مہابھارت کے ابھیمنیو کانڈ کی کتھا ہوتی رہی۔ لوگوں کے دلوں پر بہت اثر ہوا۔ پنڈت جی کتھا کے ساتھ ساتھ آریہ سماج کے گورو کی مہا درشٹی لانے تھے۔

۴- آریہ سماج کیماڑی پنڈت چونی لال کا اتی دھنیہ واد کرتا ہے۔ جنہوں نے سماج کو ہوان کے برتن تانبے کے ایکر دیئے۔ اور ایک روپیہ چار آنہ ماہوار چندہ دینا قبول کیا۔

۵- مہاشہ بہاری لال کی ماتا کی اکال مرتیو پر سماج شوک پرگٹ کرتا ہے۔

۶- کرشن جنم اُتسو ۲۱ / اگست کو منایا گیا۔ اور جنتا کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

۷- پنڈت دھرم دیو سندھ پرتی ندھی سبھا کے بھجن اُپدیشک نے ۱۷ / اور ۱۸ / تاریخ کو اپنے بھجنوں دوارہ پرچار کیا +

۸- جس بھائی کو سوامی دگیانانند یا سوامی سیو کانند کا پتہ ہو۔ وہ سماج کو پتہ دیویں۔

(بیتھ رام جائنٹ سکرٹری کیماڑی)

آریہ سماج سالون کا پروٹسٹ

آریہ سماج سالون ضلع کرنال کا یہ اجلاس عام اخبار "پریم رشی" راولپنڈی کے دیانند نمبر کو جس میں رشی دیانند آریہ سماج اور آریہ سماجیوں کے برخلاف نہایت دل آزار، کمینہ اور فحش الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اخبار مذکور کے بد زبان ایڈیٹر کو قرار واقعی سزا دے۔ اور دیانند نمبر کو ضبط کرکے آریہ سماج کے ساتھ انصاف کرے۔ (منتری)

آریہ سماج راولپنڈی شہر کے سماچار :-

۱- آریہ سماج راولپنڈی کو شری سوامی منیشورانند جی کے سورگباش ہونے کی خبر پڑھ کر نہایت کلیش ہوا۔ جو ہانی بھارت کو خاص کر اور آریہ جگت کو عام طور پر ان کے جدا ہونے سے ہوئی ہے۔ اس کی تلافی ہونی مشکل ہے +

۲- آریہ سماج راولپنڈی شہر آریہ پتروں میں آریہ نیتاؤں کے خلاف لکھنے والے لیکھوں کو گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور اخبارات کے ایڈیٹروں سے پُرزور انوروده کرتا ہے کہ وہ ان لیکھوں کو فوراً بند کرکے آریہ سماج کو ہانی سے بچائیں +

۳- آریہ سماج مندر میں ہر روز پراتہ ۵½ سے ۶½ بجے تک ست سنگ ہوتا ہے جس میں بھجن۔ ہون اور سندھیا کے پشچات ویدک کتھا ہوتی ہے۔ اور بہت سے آریہ استری پرش اس میں شامل ہوتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار دیشواز بگیہ کا سلسلہ بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ اس وقت تک ۱۱ سجنوں کے گھر یگیہ ہو چکے ہیں جس سے ۲۵/- روپے پراپت ہوئے ہیں۔

(منتری آریہ سماج راولپنڈی شہر)

اردھ شتابدی کا ڈیپوٹیشن :-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے ڈیپوٹیشن کو شاہ آباد۔ پانی پت و کیتھل سے پانچ پانچ سو روپیہ کا دان ملا ہے۔ کرنال سے ۸۵۰ روپیہ۔ کالکا سے ۵۰/- روپیہ۔ کسولی سے ۴۰۱/- روپیہ اور سبا تو ۹۱/- روپیہ سبھا کی طرف سے شتابدی کے لئے دھن اکٹھا کرنے کو ایک۔ پانچ۔ دس۔ پچیس۔ پچاس اور ایک صد روپیہ کے رنگین نوٹ چھپوائے گئے ہیں۔ ان نوٹوں میں رشی دیانند۔ وید اور گورو دت کے چتر ہیں۔ ان کے علاوہ چار آنہ والی رسیدیں بھی چھپوائی گئی ہیں۔ شتابدی مہوتسو کی کمیٹیاں ہوں گی۔ ان کے متعلق سبھا میں وچار ہو رہا ہے +

آریہ سماج رتیہ کے سماچار :-

۲۱ / اگست ۱۹۳۵ء کو جنم اشٹمی کا تیوہار منایا گیا۔ ہون یگیہ سے کارروائی شروع کی گئی۔ اور جنم اشٹمی کے متعلق ویاکھیان ہوا +

۲- آریہ سماج کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا :-

پردھان لالہ سیتا رام + منتری جگدیش چندر شرما + اُپ منتری لالہ ہری مل + کوشادھیکش لالہ گوری شنکر ہونگا + پستکادھیکش لالہ آتما رام +

(منتری آریہ سماج رتیہ ضلع حصار)

سرحدی صوبہ میں پرچار :-

میں نے کوہ مری اور راولپنڈی میں پرچار کرنے کے بعد نوشہرہ، کیمبل پور اور مردان میں پرچار کیا وہاں سے ۳۱ / جولائی کو پشاور پہنچ کر پرچار شروع کیا۔ اور ۱۱ / اگست تک یہاں پرچار کیا۔ میں نے سات لیکچر آریہ سماج پشاور صدر سماج میں رات کے وقت دیئے۔ اور سات لیکچر وید منتروں کی ویاکھیا پر صبح ۶ سے پونے سات بجے تک روزانہ دینک کارروائی میں دیئے۔ پبلک بہت پریم اور شوق سے ویاکھیانوں کو سننے آتی رہی سماج مندر کافی حاضرین سے بھرا رہتا تھا۔ میں نے چار لیکچر آریہ سماج پشاور شہر میں اور تین لیکچر آریہ سماج محلہ آسیا میں دیئے۔ جنتا پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ علاوہ ازیں میں نے ایک لیکچر ہندو سبھا کی طرف سے "ہندو سنگٹھن" پر دیا۔ جس میں یہ بتایا گیا۔ کہ جب تک ہم اپنا بھوشیہ ویدک نہ بنائیں گے۔ تب تک ہمارا سنگٹھن نہیں ہو سکتا۔ جنتا پر اچھا اثر پڑا۔ اب میں کوہاٹ۔ بنوں، ڈیرہ اسماعیل خاں پرچار کرنے جاؤں گا +

(جیمنی ویدک مشنری)

آریہ سماج سیالکوٹ کی خبریں :-

سمرتی دوس :- آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار ۲۵ / اگست کو سوامی منیشورانند جی کے سمرتی دوس پر سماج مندر میں پراتہ ست سنگ کے بعد شوک سبھا ہوئی جس میں لالہ چمنداس جی ایڈووکیٹ پردھان سماج کا پیش کردہ پرستاؤ پاس ہوا +

اردھ شتابدی :- اتوار کے ست سنگ کے بعد لالہ سروپ نارائن جی کپل منتری سماج نے اردھ شتابدی فنڈ کے لئے دھن کی اپیل کی۔ اور ساتھ ہی سبھاسدوں دسھائیکوں سے دیشواز یگیہ کو لانے کے لئے زیدن کیا۔ آشا ہے۔ کہ دھن اکٹھا ہونا اور دیشواز یگیہ کا سلسلہ چند روز تک آرمبھ ہو جائے گا +

شادیاں :- لالہ موکراج جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی منتری آریہ شکشا سمتی لاہور کے سپتر کی شادی لالہ حویلی رام جی سبھاسد آریہ سماج سیالکوٹ کی سپتری کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوئی۔ لالہ موکراج نے ۲۰۱/- روپے آریہ سنستھاؤں کو دان دیا۔ جس میں سے ۵۰/- روپیہ آریہ سماج سیالکوٹ کو ملا +

شریمتی رام پیاری کی شادی ہمراہ لالہ رام رکھا مل ویدک ریتی سے ہوئی۔ لالہ جگن ناتھ جی برادر لالہ رام رکھا مل نے ۱۰ روپیہ آریہ سماج۔ ۵ روپیہ پنڈت جی کو اور دو روپیہ چیتر اسی سماج کو دان دیا +

غلط فہمی :- کچھ باہر کے بھائیوں کو یہ غلط فہمی سی ہو گئی ہے۔ کہ آریہ سمیلن کے سلسلہ میں جو ماہ اکتوبر میں سیالکوٹ میں ہونے والا ہے۔ سواگت کارنی سمتی کا باقاعدہ چناؤ ہو گیا ہے۔ ان کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ یہ عارضی انتخاب صرف پبلسٹی اور ضروری کاموں کے لئے کیا گیا تھا۔ جیسا کہ اخبارات میں دیا جا چکا ہے۔ باقاعدہ انتخاب ابھی ہونا ہے۔ جس کے متعلق اشتہاروں اور پتروں دوارہ سوچنا دی جائے گی +

جنم اشٹمی اُتسو :- جنم اشٹمی کے روز آریہ یوک سماج کی اور سے ایک جلسہ آریہ سماج مندر میں لالہ گنیشا داس جی آنند کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پنڈت بلاتی رام جی شاستری۔ پنڈت دیو چند جی اور کئی اور سجنوں نے یوگیراج کرشن کی جیونی پر لیکچر دیئے۔ اور رات کو یوک سماج کی طرف سے دیپ مالا کی گئی +

پراتہ ست سنگ۔ ہفتہ وار ست سنگ۔ آریہ استری سماج اور یوک سماج کے ست سنگ باقاعدہ لگتے رہتے ہیں +

(رام لال شرما۔ شہر سیالکوٹ)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

جمالستان	نگارستان
للعہ	۲ / عہ

(محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

بندوقیں رفلیں ریوالور و پستول!

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج سکتے ہیں ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد گزیٹڈ افسران نصف قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar &
Co. Karachi

(منیجر)

پوپ منڈلی بڈھلاڈہ کی خلافِ تہذیب چالیں

سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کا ایک اپدیشک پنڈت دواکر نامی ۷ اگست ۱۹۳۵ء کو منڈی بڈھلاڈہ میں آیا۔ اور سیٹھ مہاشہ کندن لال جی گپتا منتری آریہ سماج کی دوکان پر پہنچا۔ اور کہنے لگا۔ کہ ہمارے ساتھ شاستر ارتھ کرو۔ مہاشہ جی نے جواب دیا۔ کہ مہاراج! آج کل شاستر ارتھ کا زمانہ نہیں ہے۔ اگر آپ کی زیادہ ہی خواہش ہے۔ تو لکھ دو۔ چنانچہ لکھ کر دیا گیا۔ اور ۸ اگست کو شام کے پانچ بجے وقت آریہ سماج مندر میں شاستر ارتھ کے لئے مقرر ہو گیا۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت منسا رام جی شاستری اور پنڈت بدھ دیو جی میرپوری کو شاستر ارتھ کے لئے بلا لیا گیا :۔

بائیکاٹ کی تلقین :۔

پنڈت دواکر جی و چمن لال مینیجر نے ۶ و ۷ اگست ۱۹۳۵ء کو اپنے پرچار میں آریہ سماج کے خلاف نہایت مکروہ پراپیگنڈا کیا۔ سوامی جی مہاراج کی ذاتِ پاک پر نہایت گندے اور کمینہ حملے کئے۔ ...... دنیا کی ڈکشنری میں کوئی ایسا گندہ لفظ نہیں چھوڑا۔ جس کو آریہ سماج سے منسوب نہ کیا گیا ہو۔ یہاں تک کہا گیا۔ کہ آریہ سماجیوں سے کسی قسم کا برت بارہ نہ رکھو۔ آریہ سماج کو دان دینا گئو ہتیا کے برابر ہے۔ آریہ سماجی ماسٹروں سے لڑکوں کو تعلیم نہ دلاؤ۔ ان کو مکان کرایہ پر نہ دو۔ اگر کوئی آریہ سماجی بطور امیدوار ممبر کمیٹی کھڑا ہو۔ تو اس کو ووٹ نہ دو۔ وغیرہ وغیرہ بہت ہی بیہودہ بکواس کرتے رہے :۔

شاستر ارتھ سے انکار :۔

۸ اگست کو ۵ بجے شاستر ارتھ کا وقت مقرر تھا۔ اس کی بابت شرائط مباحثہ اور اشتہارات بازار میں چسپاں کرا دئے گئے۔ اور منادی بھی کرا دی گئی۔ ۵ بجے سے ۷ بجے تک سماج مندر میں پوپ منڈلی پورانک پنڈت دواکر کا انتظار کیا گیا۔ مگر کوئی نہیں آیا۔ اور انہوں نے بازار میں منادی کرا دی۔ کہ ہم سماج مندر میں جانا نہیں چاہتے۔ آریہ سماجی پنڈت صاحبان نے دیوی مندر سے ۵۰ قدم کے فاصلہ پر عین سناتن دھرم سبھا کی سٹیج کے سامنے اپنا ڈیرہ آ جمایا۔ اور للکارا کہ سماج مندر میں تو نہیں آئے۔ اب ہم تمہارے ہاں خود آ گئے ہیں۔ شاستر ارتھ کرو۔ اس پر بھرے اجلاس میں لالہ بھجنا رام جی وائس پریذیڈنٹ سناتن دھرم سبھا بڈھلاڈہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ کہ ہم شاستر ارتھ کرنا نہیں چاہتے۔ ہمیں معاف کرو"

پنڈت مادھو اچاریہ جی کی نئی چال :۔

پوپ منڈلی شاستر ارتھ کا چیلنج تو دے بیٹھی۔ اور رات کو انہیں ذرا بھی اٹھانی پڑی۔ مگر خود اپنے آپ کو اس کے قابل نہ پا کر پنڈت مادھو اچاریہ جی کی امداد چاہی۔ اور بذریعہ تار مینی آرڈر فیس روانہ کر کے ان کو بڈھلاڈہ بلا لیا گیا۔ آچاریہ جی کے آنے پر اپنی پہلے دن کی بدنامی کو دھونے کے لئے سناتن دھرم سبھا کی طرف سے ۹ اگست کو دوبارہ چیلنج دیا گیا۔ کہ آج سوامی دیانند کے گرنتھوں پر پہلے ہم سوال کریں گے۔ اور کل کو پرانوں پر آریہ سماج سوال کر سکتا ہے۔ مضمون طے ہو گیا۔ اور شاستر ارتھ شروع ہوا۔ پنڈت مادھو اچاریہ جی کے سوالوں کا پنڈت بدھ دیو جی میرپوری نے دندان شکن جواب دیا۔ دورانِ مباحثہ میں پنڈت مادھو اچاریہ جی نے ستیارتھ پرکاش کے نام سے ایک جعلی کتاب پیش کی۔ اور مہاشہ چونی لال جی جینی کے ہاتھ میں دیکر اس کو پڑھ کر سنانے کے لئے کہا۔ میرپوری جی نے دریافت کیا کہ یہ کتاب کون سے مطبع کی ہے۔ اور کس سنہ میں چھپی ہے؟ جواب دیا گیا کہ اس کا سرورق پھٹا ہوا ہے۔ اس پر میرپوری جی نے گرج کر کہا۔ کہ کتاب جعلی ہے۔ مجھے دکھلاؤ۔ کتاب کو ان کے پاس لایا گیا۔ مگر ان کے ہاتھ میں دینے کی بجائے سناتنی پنڈت چھین کر بھاگ گیا۔ اس پر بہت شور شرابہ ہوا۔ اور پورانک پنڈت کی چال بازی کا بھانڈہ چوراہے میں پھوٹ گیا۔ اس وقت پبلک میں بہت جوش پھیل گیا تھا۔ اور اندیشہ فساد ہو گیا۔ مگر قابل سب انسپکٹر صاحب بڈھلاڈہ آغا صاحب نے اپنے حسنِ انتظام سے حالات پر قابو پا لیا۔ اور جلسہ ملتوی کر دیا :۔

پورانوں پر شاستر ارتھ کرنے سے انحراف :۔

جلسہ منتشر کرنے کے بعد سب انسپکٹر پولیس آغا خان صاحب نے فیصلہ کیا۔ کہ ہم مناسب نہیں سمجھتے۔ کہ اس طرح لٹھ بازی ہو۔ کل کو ہم خود جلسہ کا انتظام کریں گے۔ اور وقت بتلائے کے پریذیڈنٹ بھی ہوں گے۔ آریہ سماج سوال کرے گا۔ اور سناتن دھرمی اس کا جواب دینگے۔ یہ فیصلہ ہو چکنے کے بعد اگلے روز سناتن دھرم سبھا کے پنڈتوں نے بہانہ سازی کر کے پورانوں پر شاستر ارتھ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ بھجنا رام جی وائس پریذیڈنٹ نے سناتن دھرم سبھا کی طرف سے کہا۔ کہ

ادبِ لطیف

"رِشی دیانند"

(از قلم جگدیش چندر جی شرما رتیہ ضلع حصار)

مول شنکر شِو کے دھیان میں محو تھا۔۔۔

مول شنکر کو اس محویت کے عالم میں دیکھ کر فرشتہ نے اپنا بربط اٹھایا۔ اور اس کے سرہانے آ کر مقدس راگ الاپنا شروع کیا۔۔

"اے خدا کے برگزیدہ بندے اٹھ!"

"بھارت پر شرک و کفر کی گھٹائیں چھائی ہیں"

"اور اب یہ اس سیاہ و تاریک غار کی مانند ہے۔ جس میں داخل ہونا کوئی پسند نہیں کرتا"۔

"خدائے واحد نے خلق کی اصلاح پر تجھے مامور کیا"

"تاکہ خاص و عام پر اس کی بزرگی ظاہر ہووے"

"اور اس معبودِ ازلی کی عبادت کا ڈنکا چہار دانگِ عالم میں بجے"

"بھارت ماتا روتی اور سسکتی ہے"

"اٹھ ماتا کے سنکٹ کاٹ اور مقدس باپ کا منشا پورا کر"

"تیزی سے ہوگی"

"مول شنکر کا دھیان ٹوٹا۔ اس نے سوچا۔ کیا منشا ان تاریک گھروں میں ہے۔ کیا راحت زر و جواہر میں پوشیدہ ہے۔ یا خانہ داری میں نہاں؟

وہ مایوس اور ناامید ہو گیا

بہت سوچنے پر بھی اسے راحت کا مرکز نہ ملا

مول شنکر پھر دھیان میں محو ہو گیا :۔

یکایک اس کے کلبۂ تاریک میں شعاعِ نور چمکی

اس نے دیکھا۔ باپ اور پہرے دار سوتے ہیں

ٹوٹا لیا۔ اور تلاشِ حق میں نکل پڑا

فرشتہ نے اپنا بربط اٹھایا۔ اور آسمان پر چڑھ گیا۔

تاروں نے چراغاں کیا۔ اور خوشی منائی :۔

(بقیہ کالم ۱)

ہم جب تک کل کی بات کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ ہم پورانوں پر سوال نہ کرنے دیں گے۔ سب انسپکٹر پولیس آغا صاحب نے اپنی مخلصانہ عادت کے موافق یہ کہا۔ کہ جب کل یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ آج آریہ سماجی سوال کریں گے۔ تو پھر بہانہ بازی کیوں کی جاتی ہے۔ گو سناتن دھرم کو آج آریہ سماج پر سوالوں کا حق نہیں ہے۔ تاہم ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ پہلے دو گھنٹے آریہ سماج کے سوال ہوں گے اور اس کے بعد آپ بھی ایک گھنٹہ سوال کر لینا۔ مگر وہاں تو دیں نہ مانوں گا کی سی شرط تھی۔ دوسری بات یہ تھی۔ سناتن دھرمیوں کے ایسا کہنے پر پیر مراد علی شاہ وائس پریذیڈنٹ انجمن امداد المسلمین نے کہا۔ کہ جبکہ آج آریہ سماج کے سوال کرنے کا موقع ہے تو آپ کا انکار کر دینا کیا سناتن دھرم کی ہار نہیں ہے؟ اس کی تائید خان صاحب سکندر خان ہیڈ کانسٹیبل اور شیخ ظہور الدین صاحب نے بھی کی۔ مگر سناتن دھرمیوں نے اپنی پول کھلتے دیکھ کر شاستر ارتھ کرنے سے انکار کر دیا :۔

منڈی میں پرچار :۔

۱۰ اگست رات کو پنڈت بدھ دیو جی میرپوری کا پورانوں کی تعلیم پر ایک عالمانہ و فاضلانہ لیکچر ہوا۔ جس میں آپ نے واضح کر کے بتلایا۔ کہ سناتن دھرمی پورانوں پر کیوں شاستر ارتھ نہیں کرتے۔ اور ساتھ ہی چیلنج دیا کہ اگر ہمت ہے۔ تو آؤ شاستر ارتھ کرو۔ مگر کس نے آنا تھا؟ تھانیدار صاحب اور حوالدار صاحب نے پرچار کا معقول انتظام کیا۔ اور کسی قسم کا جھگڑا نہیں ہونے دیا :۔

پورانک تہذیب کا نمونہ :۔

۱۱ اگست کو دوپہر کی گاڑی سے پنڈت بدھ دیو جی میرپوری کو جلوس کے ساتھ وداع کیا گیا۔ ان کے گلے میں ہار پہنا کر بینڈ باجہ کے ساتھ ہر دو منڈیوں میں ان کا جلوس نکالا گیا۔ اس پر پوپ منڈلی جل بھن کر کباب ہو گئی۔ اس نے اپنے دالان جلوس کے مقابلہ میں سیاہ جھنڈے دکھا کر بھیجے۔ جب گاڑی سٹیشن سے چلی تو مال گودام کے نزدیک جا کر ان شرارتی اشخاص نے پنڈت بدھ دیو جی کے کمرہ میں جھنڈا مارا۔ نیز مٹی اور بدا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورُوکل آیوُرویدک فارمیسی

براہمی تیل
ازحد مفید سر درد، مِرگی، ہسٹیریا، پاگل پن وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے

چیون پراش
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بُڈھے کو موٹا تازہ کرتا ہے
کھانسی۔ دمہ اور تپِ دق کا اکسیر علاج ہے قیمت للعہ سیر

براہمی لُوٹی
ایک رُوپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے

بھیم سینی سُرمہ
ہزاروں مریض اسکی بدولت آنکھیں پا چکے ہیں۔ اسکے استعمال سے آنکھیں بڑھاپے تک تندرست رہتی ہیں۔ کُھجلی۔ گُہانجی۔ سُرخی جالا وغیرہ تو چند روز میں ہی دُور ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف تین روپیہ تولہ ؎

فہرست ادویات مُفت!

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

شری مان جی نمستے۔
آپ کا سُرمہ آنکھوں کے واسطے ازحد مُفید ہے۔ سوائے اس کے آرام آنا مُشکل ہے۔ براہِ مہربانی ایک شیشی جلد بھیج دیں ؎
(دستخط) مینیجر سیکانگ سٹورس۔ سیکانگ (اپر برما)

جناب مینیجر صاحب نمستے
آپ کا سُرمہ نہایت مفید ثابت ہوا۔ اس سے بڑھکر شاید ہی کوئی سُرمہ ہو گا۔ میری عینک لگانے کی عادت چھُوٹ گئی ؎
(دستخط) ٹھکُورام دیوان چند مینیجرس۔ کرتارپور (جالندھر)

آیُورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ گوروکل کانگڑی (ضلع سہارنپور)

ہمارے ایجنٹ

لدھیانہ۔ شری پنڈت وشنودت جی لنکار اوشدھالیہ کوچہ لاہوریاں - ہردوار۔ دُوکان گورُوکل فارمیسی موتی بازار
بہاول نگر۔ مہاشہ جیشٹھانند جی آریہ اوشدھالیہ - پشاور شہر۔ مہاشہ برجلال جی ککر اینڈ سنز چوک ریشم گراں
شملہ۔ شری رگھونا تھ چندر جی ٹھاکر برادرس لوئر بازار - سُلطانپور لودھی۔ شری سنت رام جی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

ओ३म्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

THE PRAKASH LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

چندہ سالانہ ... ممالک غیر سے ... ششماہی ... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۳۶ | SUNDAY 8th SEP 1935 | جلد ۳۱ | اتوار ۲۳ بھادوں سمت ۱۹۹۲ مطابق ۸ ستمبر ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار ... کرنے چاہئیں۔
۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ...
۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔
۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔
۹ - ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے ...
۱۰ - سب منشیوں کو ... سماجک سروہتکاری نیم ... پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے ...

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
۲ - ایشور ستچدانند سروپ ... ہے ...
۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے ...
۴ - ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروادا اُدیت رہنا چاہئے۔

وید امرت

یجروید

ओ३म् अग्ने नय सुपथा राये अस्मान्विश्वानि देव वयुनानि विद्वान्।
युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठान्ते नमः उक्तिं विधेम ॥ य० ४०।१६॥

[illegible]

لفظی معنی (अग्ने) ... (नय) ... (सुपथा) ... (राये) ... (अस्मान्) ... (विश्वानि) ... (देव) ... (वयुनानि) ... (विद्वान्) ... (युयोधि) ... (जुहुराणम्) ... (एनः) ... (भूयिष्ठाम्) ... (ते) ... (नमउक्तिम्) ... (विधेम) ...

تشریح (देव) ... (अग्ने) ... (विश्वानि) ... (वयुनानि) ... (अस्मान्) ... (नय) ... (सुपथा) ... (राये) ... (युयोधि) ... (एनः) ... (जुहुराणम्) ... (अस्मत्) ... (विद्वान्) ... (भूयिष्ठाम्) ... (ते) ... (नमउक्तिं) ... (विधेम) ...

(ارم تسم)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

فدائے وطن

(از قلم جگدیش چندر جی شرما رتیہ - ضلع حصار)

پہلا نظارہ ——— پہلا سین

(راجہ دھیان سنگھ والئے جیسلمیر کی لڑکی اندرانی کا سوئمبر)

راجہ دھیان سنگھ - جو کھشتری ویر آج اپنے بازوبل سے - شجاعت و بہادری سے اس مست ہاتھی کو زیر کرے گا - وہی اندرانی کا پتی ہوگا ؛

ایک راجکمار - کیسی آسان شرط ہے -

دوسرا - یہ بھی کچھ مشکل ہے ؟

تیسرا - میری شجاعت مسلم ہے ؛

چوتھا - ہاتھی کی کیا مجال ؟ جو موت آئے تو اسے بھی پچھاڑ دوں ؛

{ سب راجکمار اس طرح چہ میگوئیاں کرتے ہیں - مست ہاتھی دھوں اڑاتا ہوا میدان میں آ نکلتا ہے }

پہلا راجکمار - یہی مست ہاتھی ہے - ایسے ایسے دس ہوں - تو ان سب کو ایک وار میں ہی زمین پر گرا دوں - یہ چیز ہی کیا ہے ؟ (پاس جا کر) ہاتھی ہے - یا فرشتۂ موت - بس ہو گیا بیاہ (واپس دوڑ آتا ہے)

دوسرا راجکمار - جیت لیا سوئمبر - دیکھو اس بہادر کے ہاتھ ذرا جاتا ہے) یا خدا یہ ہاتھی ہے یا دیو ہے - تو البیلی فتح سے بلا آیا - سر واپس لوٹ آیا)

تیسرا راجکمار - ارے نامردو ! کیوں کھشتریوں کی ماں مریادا کو بٹہ لگا رہے ہو - ابھی یہ لڑنے بھڑنے چلنے کے لیے لشکر دیکھو اب اس شیر مرد کے کرتب - ہاتھی کی چنگھاڑ سن کر چیتاب نکل گیا) اوہو ...... !

(یکے بعد دیگرے سب بیٹھ جاتے ہیں)

راجہ دھیان سنگھ (غصہ میں آ کر) کیا بہادری و شجاعت کا خاتمہ ہو گیا ؟ کیا بہادر دلیر راجپوتوں کی نسل کالعدم ہو گئی - رام و بھیم کے خاندان میں ہیجڑے پیدا ہو گئے ؟ آہ ......

ناہر سنگھ (ایک چھوٹی جاگیر دار) مہاراج ! اتنا غصہ نہ کیجئے آپ کی شرط پوری کرنے والے ابھی راجپوت ویر موجود ہیں - شجاعت و دلیری ختم نہیں ہوئی - رام اور کرشن کے نام لیوا ابھی ہیں - اجازت ہو تو ہاتھی سے بھڑ جاؤں ؛

حاضرین سے ایک (طنزاً) کیا کہنے بڑا شکیل جوان ہے -

دوسرا - اور بہادر بھی اول نمبر

تیسرا - ارے ماں باپ پر ترس کھا - اپنی جوانی کو یوں برباد نہ کر ؛

چوتھا - عشق کا بھوت سر پر سوار ہے بیچارہ چلا ہے -

پانچواں - مہاراجہ جیسلمیر کی دامادی کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہے ؛

{ ناہر سنگھ ہاتھی کے مقابلہ پر ڈٹ جاتا ہے حاضرین طعنے مارتے ہیں ؛ }

ایک - اسے کیوں جان گنوانا ہے ؟

دوسرا - دو ڈرا سا دھکیلتا ہے -

تیسرا - بس ہو گئی فتح - یہ لوگ میں ہی بیاہا ہوگا ؛

{ ناہر سنگھ ان کے طعنوں کی پروا نہ کرتا ہوا مقابلہ پر ڈٹا رہتا ہے - اور ہاتھی کو مار گراتا ہے ؛ }

جملہ حاضرین - شاباش شاباش !! لاج رکھ لی - جیت گیا سوئمبر ؛

{ ناہر سنگھ فاتحانہ انداز سے راجہ دھیان سنگھ کے پاس آتا ہے }

راجہ دھیان سنگھ - آفرین باد کھشتری کل بھوشن سے

این کار از تو آید - مرداں چنیں کنند

اندرانی کی شادی تمہارے ساتھ کر دی جائے گی - لیکن ......

ناہر سنگھ (متعجب ہو کر) کہئے کہئے -

دھیان سنگھ - ڈولا نہ دیا جائے گا +

ناہر سنگھ - وجہ

دھیان سنگھ - وجہ ...... ہماری توہین - جیسلمیر کے راجہ کی شاہزادی محلوں سے باہر نہیں جا سکتی ؛

ناہر سنگھ - بہت خوب (کمر سے کٹار نکال کر) کمتری کی شادی اس سے کر دیجئے - میں بھی اپنی کل مریادا سے باہر نہیں جا سکتا +

(ناہر سنگھ چلا جاتا ہے)

دوسرا سین

شکار کا میدان

{ اندرانی اپنی سہیلیوں کی ہمراہی میں شکار کی تلاش میں گھوم رہی ہے }

اندرانی (شیر کو دیکھ کر) بہت تلاش کے بعد ملا - اور ملا بھی شیر - تلوار چلانے کا بھی ابھی مزا آئے گا ؛

{ اندرانی شیر کو للکارتی ہے - اور مقابلہ پر لڑنا شروع کرتی ہے - اندرانی کو گھبرائی دیکھ کر پاس کی جھاڑیوں سے ایک نوجوان نکلتا ہے اور شیر کو مار دیتا ہے ؛ }

اندرانی - (تلوار کھینچ کر) اب آپ کو مجھ سے یدھ کرنا ہوگا ؛

نوجوان - کس خطا پر ؟

اندرانی - آپ نے مجھے اپنے فرض سے گرایا ؛

نوجوان - آپ گھبرا گئی تھیں - ممکن تھا کہ شیر کے حملہ سے ہلاک ہو جاتیں

اندرانی - ہلاک ہو جاتی - تو ہو جاتی -

نوجوان - کیا مرنی کو بچانا میرا فرض نہیں تھا ؟

اندرانی - کیا شتر و کے مقابلہ پر مرجانا - مگر پیچھے نہ ہٹنا میرا فرض نہیں تھا ؟

نوجوان - اگر یہ فعل آپ کو ناپسند ہے - تو میں معافی کا خواستگار ہوں ؛

اندرانی - معافی کیسی ؟ یدھ کرنا ہوگا -

(تلوار سونت کر مقابلہ پر آتی ہے)

نوجوان (چھاتی تان کر) بلاشک وار کیجئے - ناہر سنگھ کھشتری ہے - بزدل نہیں - جو کسی ابلا پر ہاتھ اٹھائے ؛

{ اندرانی ناہر سنگھ کا نام سن کر تلوار جھکا دیتی ہے - اور نظریں زمین پر گاڑ دیتی ہے }

نوجوان - اندرانی ! رک کیوں گئی ؟ خوشی سے قتل کیجئے - میں اپرادھی ہوں - اور اپرادھی کو ڈنڈ دینا سچا کھشتری پن ہے -

(اندرانی کچھ نہیں بولی)

نوجوان - اندرانی ! اگر اب وار نہیں کرنا چاہتی تو نہ سہی - جب طبیعت آئے - مجھ پر وار کرنا - آپ کا یہ وار میرے پاس بطور امانت رہے گا - میں ناہر گڑھ کا جاگیر دار ناہر سنگھ ہوں -

(چلا جاتا ہے)

دوسرا نظارہ ——— پہلا سین

{ راجہ دھیان سنگھ نے اکبر کے صلحنامہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا - راجپوتوں کی مجلس میں رانا تقریر فرما رہے ہیں }

رانا دھیان سنگھ - کھشتریو ! جس دن کی خاطر ہمارا جنم ہوا ہے - وہ آن پہنچا - کھشتری یودھا اور حب کو نہیں جانتے - وہ دیش اور قوم کے نام پر مرنا جانتے ہیں پیچھے ہٹنا نہیں - اکبر ہماری آزادی کو اور قومی آن بان کو خاک میں ملانا چاہتا ہے - کہو آزادی پسند ہے یا غلامی ؟ ہو گے یا بھاگو گے ؟

سب یودھا - آزادی آزادی -

(دوسری طرف سے) مر مٹیں گے اور مار دیں گے ؛

رانا دھیان سنگھ - شاباش بہادرو - ماتا اپنے سپوت سے یہی منتظر رکھتی ہے کہ وہ اس کے دکھ کی بیڑیاں کاٹے - اور اس کی آزادی کو برقرار رکھے - لیکن جنگ آزادی سے پیشتر ہو اسی دھرم یدھ سے پہلے ایک اور معرکہ جیتنا ہوگا یعنی ناہر سنگھ کو جو اکبر سے مل چکا ہے - ٹھکانے لگانا ہوگا - جو اس کام کو سر انجام دے - یہ پان کا بیڑا اٹھا لے ؛

{ سب یودھا صم بکم بیٹھے ہیں - کسی نے ہلنے کی بھی حرکت نہیں کی }

رانا - کیا ناہر سنگھ کا خوف اس قدر غالب ہے کہ سب بہادر یک لخت نو دو گیارہ ہو گئے - کوئی بہادر رہا نہیں - جو ناہر سنگھ کو زندہ یا مردہ لائے ؟

(سب خاموش ہیں)

رانا - افسوس ! اس پر گئے پہ تنا پانی ؟

{ آخری لفظ پر اندرانی اٹھتی ہے - اور پان کا بیڑا چبا لیتی ہے }

رانا - اندرانی ! دماغ میں تو فتور نہیں آیا - کیا خیال ہے - مقابلہ پر ناہر سنگھ ہے جس نے سرسری ان خونی ہاتھی کو پچھاڑ دیا تھا - ایسا نہ ہو کہ تو کام آ جائے - اور جیسلمیر کی بدنامی کا باعث بنے ؛

اندرانی - پتا ! میں سچی کھشتری کی بیٹی ہوں - جیسلمیر کا مجھے اتنا ہی خیال ہے - جتنا آپ کو - سعادت کا باعث بنوں گی - نہ کہ (معاذ اللہ) ذلت کا

(چلی جاتی ہے)

دوسرا سین

{ ناہر سنگھ اپنے کمرہ میں بیٹھا ہے - اندرانی تلوار لیے ہوئے داخل ہوتی ہے }

ناہر سنگھ (کھڑا ہو جاتا ہے) آپ نے بڑی تکلیف اٹھائی ؛

اندرانی - تکلیف کیسی ؟ قرض وصول کرنے آئی ہوں ؛

ناہر سنگھ (حیرانی سے) میں نے تو آج تک کسی سے قرض نہیں لیا - پھر قرض کیسا ؟

اندرانی - ابھی سے بھول گئے - دشمن ہتھیار لے !

(ناہر سنگھ غصہ سے کانپنے لگا)

اندرانی اور تیز ہو کر بولی - میری امانت بلا چون و چرا مجھے سونپ دو - وہی ...... وہی ...... جنگل ...... کی ...... ناہر سنگھ نے چھاتی تان دی - اور فخرانہ لہجہ سے کہا - کماری ! راجپوت وعدے کے دھنی ہوتے ہیں - یاد آ گیا تمہارا ایک وار میں نے دینا ہے - حاضر ہوں ؛

{ اندرانی وار کرتی ہے - ناہر سنگھ زمین پر گر پڑتا ہے اور اندرانی لپٹ جاتی ہے }

ناہر سنگھ - (آنکھیں کھول کر) کون ؟

اندرانی - میں اندرانی ؛

ناہر سنگھ - جیسلمیر کی راجکماری ؟

اندرانی - ہاں

ناہر سنگھ - شکر ہے میری پیشکش قبول ہوئی - رونی کیوں ہو پیاری ؟

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

ابے سینیا پر حملہ کا فیصلہ کب ہوگا؟

جنیوا۔ ۴ ستمبر۔ یہ زبردست افواہ ہے۔ کہ اٹلی کی گورنمنٹ ۱۴ ستمبر کو وزراء کی ایک کانفرنس بلائے گی جس میں یہ فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ اڈوا (ابے سینیا) کی طرف فوراً چڑھائی کی جائے۔ مگر لیگ کے حلقوں میں ابھی تک یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ لیگ کی کونسل کا اجلاس مسولینی پر زور دے گا۔ کہ وہ جنگ سے احتراز کرے۔

شریمتی امرت کور کی حالت :-

کلکتہ۔ ۴ ستمبر۔ شریمتی امرت کور کی صحت بہت سرعت سے بحال ہو رہی تھی۔ مگر بدقسمتی سے پیٹ میں آپریشن کے زخم کو زنگ لگ جانے سے ترقی کی رفتار رک گئی ہے۔ وہ سیسل ہوٹل میں پڑی ہیں۔ اور بستر سے اٹھنے کے ناقابل ہیں۔ امید ہے۔ کہ زخم ایک ہفتہ تک ٹھیک ہو جائے گا۔

دوسری شادی پر فوجداری مقدمہ :-

امرتسر۔ ۴ ستمبر۔ امرتسر کے ایک ڈاکٹر نے ایک عورت کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کر لی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے گزشتہ رات اپنی پہلی عورت کو بری طرح زد و کوب کیا جس پر آج لڑکی کے والدین اور رشتہ داروں نے اس سے آکر باز پرس کی۔ تو بجائے کوئی معقول جواب دینے کے کہا جاتا ہے کہ اس نے ان سب کی موجودگی میں پھر اس کو پیٹا جس سے بازار میں لڑکی والوں نے واویلا شروع کر دیا۔ اور سینکڑوں آدمی موقع پر جمع ہو گئے۔ لڑکی والوں نے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ کہ انہیں اس سے لڑکی کی جان کا خطرہ ہے۔

ہندو مندر کے انہدام کی تجویز :-

رنگون ۳ ستمبر رنگون اور مضافات کے ہندوؤں کا ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا جس کا مقصد اس مجوزہ کارروائی کے خلاف پروٹسٹ کرنا تھا۔ جو ایک روز ہندو مندر کو منہدم کرنے کے متعلق کی جانے والی ہے۔ بارسوخ اشخاص پر مشتمل ایک ڈیپوٹیشن بنایا گیا۔ جو کمشنر رنگون کارپوریشن سے اس سلسلہ میں ملاقات کرے گا۔ اور اس سے درخواست کرے گا۔ کہ مندر کے انہدام کے متعلق کارپوریشن کے حکم کو منسوخ کر دیں۔

ضبط شدہ اخبارات کی ضمانتیں ضبط کی گئیں

شملہ۔ ۴ ستمبر۔ اخبارات کے متعلق کریمینل لا امینڈمنٹ بل کی دفعات پر بحث کو آسان کرنے کے لئے مسٹر ستیہ مورتی مدراس نے مختصر نوٹس پر ایک سوال دریافت کیا۔ جس کا آج اسمبلی میں سر ہنری کریک ہوم ممبر نے جواب دیا۔ پریزیڈنٹ نے مخالف پارٹی کی درخواست پر اس بات کو منظور کر لیا۔ کہ ہوم ممبر ایک طبع شدہ بیان دیں جسے تمام ممبروں میں تقسیم کیا جائے۔ بیان ۵ حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۳۵ء کے دوران میں ۷۲ اخبارات سے ضمانت طلب کی گئی۔ ان میں سے بہت شروع میں ضمانت طلب کئے جانے کی وجہ سے چل ہی نہ سکے۔ کل زر ضمانت ۲۵۹۵۰ روپے جمع کیا گیا۔ دوسرے حصہ میں ریلیف کے متعلق آرٹیکل لکھنے پر اخبارات کے خلاف کارروائی کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں ۱۵ اخبارات کے خلاف کارروائی کی گئی۔ تیسرے حصہ میں ان اخبارات کا ذکر ہے۔ جن سے ۱۹۳۰ء میں پریس آرڈیننس جاری ہونے کے بعد ضمانتیں طلب کی گئیں۔ اس قسم کے اخبارات کی ہندوستان میں تعداد ۱۶۶ ہے۔ ان کی طرف سے کل ۲۵۲۸۵۱ روپے جمع کرائے گئے ہیں۔ چوتھے حصہ میں ان اخبارات کا ذکر ہے۔ جن کی ضمانتیں ۱۹۳۰ء کے پریس آرڈیننس کے بعد ضبط کی گئی ہیں۔ ان کی تعداد ۱۷ ہے۔ اور ضبط شدہ روپیہ کی کل تعداد ۳۹۹۵۰ ہے۔ پانچویں حصہ میں ان ۳۴۸ اخبارات کا ذکر ہے۔ جو ضمانتیں داخل نہ کر سکے۔ یہ اخبارات یا تو جاری نہ ہوئے۔ یا ان کو اپنی اشاعت بند کرنی پڑی۔ یا ان کے ڈیکلیریشن منسوخ ہو گئے۔

رشی دیانند پر جھوٹے الزامات لگانے پر استغاثہ

ہاپوڑ۔ ۳ ستمبر۔ چودھری ابسل سنگھ نے سناتنی پنڈت شری کرشن شاستری کے خلاف زیر دفعہ ۱۹۸ تعزیرات ہند تحصیلدار کی عدالت میں جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ آج اس کی سماعت ہوئی۔ مستغیث نے بیان کیا ہے۔ کہ ملزم نے آریہ سماج ہاپوڑ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر بغیر کسی معقول ثبوت۔ اور ضبط کے آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند پر جھوٹے الزام لگائے جن سے مجھے دماغی تکلیف پہنچی۔ اور میرے مذہبی جذبات مجروح ہوئے۔ مسٹر شاستری نے درخواست کی۔ کہ مجھے مقدمہ کے انتقال کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست دینے کی اجازت دی جائے۔ درخواست منظور کر لی گئی۔ اور مقدمہ ۱۰ ستمبر پر ملتوی ہوا۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی یوروپ کو روانگی

الہ آباد۔ ۴ ستمبر۔ آج بعد دوپہر بمرولی ہوائی اڈہ پر پنڈت جی کو الوداع کہنے کے لئے ان کے دوست اور رشتہ دار بھاری تعداد میں جمع ہوئے۔ بنگوک میں جو دیر ہو گئی تھی۔ اسے راستہ میں پورا کرنے کے بعد جہاز پونے پانچ بجے یہاں سے روانہ ہو گیا۔ پنڈت جی کو امید ہے۔ کہ وہ سوموار رات کو اپنی دھرم پتنی کے پاس پہنچ جائیں گے۔

اسمبلی کے ضمنی انتخابات :-

شملہ۔ ۴ ستمبر۔ پنڈت کرشن کانت مالویہ نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں یہ تجویز کی ہے۔ کہ یہ فیصلہ کر دیا جائے۔ کہ اگر اسمبلی کے کسی ممبر کی موت کی وجہ سے نشست خالی ہو۔ تو ضمنی انتخابات میں اسی پارٹی کے ممبر کو بلا مقابلہ منتخب کیا جائے۔ جس کا متوفی ممبر تھا۔

سوالات پوچھنے کی اجازت نہ ملی :-

شملہ۔ ۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صدر اسمبلی نے بنگال کے نظربندوں اور اخبارات کی ضمانتوں کی ضبطی کے متعلق مسٹر موہن لال سکسینہ کو متعدد سوالات دریافت کرنے کی اجازت نہ دی۔

امریکہ کے پریزیڈنٹ کا انتخاب :-

واشنگٹن۔ ۳ ستمبر۔ رائٹر کی طرف سے انٹرویو کئے جانے پر مسٹر ہوئیلانگ نے بیان کیا کہ ۱۹۳۶ء کے لئے امریکہ کے پریزیڈنٹ کا جو انتخاب ہوگا۔ اس میں لبرل پارٹی کے ٹکٹ پر امیدوار کھڑا ہوگا۔ مسٹر روزویلٹ اور مسٹر ہوور کو پرانی پارٹیوں نے نامزد کیا ہے۔

ادھیاپکاؤں کی ضرورت

آریہ پتری پاٹھ شالہ ملوٹ منڈی ضلع فیروزپور کے لئے دو ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے۔ مزید تفصیل کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کرنی چاہئے:-

امرناتھ مینیجر آریہ پتری پاٹھ شالہ ملوٹ منڈی۔ ضلع فیروزپور

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش :- ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد نوین سنسکرن پر چھپایا گیا قد و چھپائی عمدہ۔ غیر مجلد ۱۲؍ مجلد ۲؍ + دی فونڈیشن ہیڈ آف ریلیجن :- شری گنگا پرشاد جی چیف جج کرت انگریزی پڑھنے والوں کو ویدک دھرم کی سریشٹھتا سمجھانے کے لئے اپوروا ہے۔ مجلد ۱۲؍ + دی ٹین پرنسپل آف آریہ سماج :- شری پنڈت چموپتی کرت۔ اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ مولیہ ۱؍ + دی آریہ فلاسفی :- اس انیتی اپیوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر دئے ہوئے ویاکھیان کا سنگرہ ہے۔ یہ ویاکھیان اجمیر اردھ شتابدی پر چند چیدہ ودوانوں نے دیئے ہیں۔ + دی ویدک کاسٹ سسٹم بائی پنڈت سنت رام ایم۔ اے۔ اس پر پنڈت کشور گیانی نے آریہ درشٹی سے بہت سمتا کو سمجھایا ہے۔ مولیہ ۲؍ + کوی آورٹ لائبریز آف آریہ سماج :- شری گیانی جی کرت سنتوں کا لیکھوں آدمی میں بانٹنے کے لئے انیتی اپیوگی ہے مولیہ ۱؍

پتہ :- منتری آریہ سماج مدراس

تحقیقاتی کمیٹی نے رپورٹ پیش کر دی

لاہور۔ ۲ ستمبر۔ لاہور میں مسلم ہجوم پر گولی چلائے جانے کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے گورنمنٹ نے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ جو عنقریب شائع کر دی جائے گی۔ خان صاحب میاں امیر الدین اور ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین نے علیحدہ نوٹ دیئے ہیں۔

مذہبی سکھوں کا بڑا بھاری دیوان

امرت سر۔ ۲ ستمبر۔ سردار بچن سنگھ کی جتھہ داری میں موضع گنڈ دوالی ضلع امرت سر میں مذہبی سکھوں کا بڑا بھاری دیوان منعقد ہوا۔ جس میں وسن سنگھ۔ ہرنام سنگھ اور جمیل سنگھ وغیرہ نے اپنی تقریروں میں مذہبی سکھوں سے اپنی مجلسی پوزیشن بلند کرنے کی اپیل کی۔

سر سکندر حیات خان کی والدہ کا انتقال

لاہور سرگودھا سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ نواب سر سکندر حیات خان کی والدہ صاحبہ ۸۱ سال کی عمر میں انتقال کر گئی ہیں۔

غضب کی دیدہ دلیری

امرت سر ۲ ستمبر۔ میوہ منڈی کے قریب ایک دیہاتی سکھ دس روپیہ کے نوٹ کے روپے لینے کے لئے پھر رہا تھا۔ ایک شخص نے اسے کہا۔ کہ لاؤ روپے میں دیتا ہوں۔ سکھ نے نوٹ دے دیا۔ وہ لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ سکھ نے اس کا تعاقب کیا۔ تو سکھ کا جوتا پاؤں سے اتر گیا۔ جوتا لینے کے لئے وہ (سکھ) واپس آیا اتنے میں وہ کہیں گلی کوچہ میں گم ہو گیا۔ [illegible] کوئی پتہ نہ چل سکا۔

کنوئیں میں سانپ

میرپور کے ایک کنوئیں سے نہایت زہریلا پھنیر سانپ پکڑا گیا ہے۔ اس قسم کا زہریلا سانپ میرپور میں اس سے پہلے نہیں دیکھا گیا۔

چھ ماہ کے لئے ماتم

برسلز۔ یکم ستمبر۔ گورنمنٹ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ عدالتوں میں ملکہ بلجیم کا ماتم چھ ماہ تک منایا جائے۔ اور [illegible] ماتم تین ماہ تک۔

ستارہ ٹوٹنے سے پتھر برسے

کولمبیا۔ ۲ ستمبر۔ بجلی اور رعد کے بعد ۵۲ پونڈ کے پتھر آسمان سے گرے۔ یہ پتھر بھی ٹوٹے ہوئے ستارے کے تھے۔

دہلی میں ایک ہندو پرچارک کی گرفتاری

نئی دہلی۔ یکم ستمبر۔ مقامی پولیس نے ایک ہندو پرچارک [illegible] کو زیر قانون اسلحہ کے ماتحت گرفتار کر لیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو رہا کر دئے گئے

شملہ۔ ۳ ستمبر۔ والسرائے کو ڈاکٹر سٹیفن میڈیکل افسر سینی ٹوریم ویلڈیک (جہاں کہ مسز کملا نہرو بیمار پڑی ہیں) کا بجری تار موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ مسز جواہر لال نہرو کی حالت نازک ہے۔ اس خبر کے پیش نظر گورنر جنرل باجلاس کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو اپنی دھرم پتنی کی تیمارداری کے لئے فوراً یورپ جانے کی اجازت دے دی جائے۔ اور اس مطلب کے لئے ان کی سزا زیر دفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری معطل کر دی گئی ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو آج صبح المورہ جیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی پر اسمبلی کے حلقوں میں بہت اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کچھ ممبروں نے کہا۔ کہ کچھ عرصے سے انہیں ایسی اچھی خبر نہیں ملی تھی۔ مسٹر سلیم مورانی۔ آصف علی۔ گاڈگل۔ بدھالی۔ ڈاکٹر بنرجی اور دیگر اصحاب نے پرارتھنا کی۔ کہ وہ مسز کملا نہرو کو کامل صحت کے ساتھ ہمراہ لے کر جلدی ہی واپس آئیں۔ غیر کانگرسی ممبروں نے کہا۔ کہ گورنمنٹ کو چاہئے تھا۔ کہ وہ پنڈت جواہر لال نہرو کی سزا بہت پہلے معطل کر دیتی۔ تاکہ وہ اپنی بیمار دھرم پتنی کی دیکھ بھال کر سکتے۔ اور اگر ضرورت ہوتی۔ تو ان کے ساتھ یورپ جا سکتے۔

الہ آباد۔ ۳ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی روانگی کے متعلق مسٹر آر۔ ایس۔ پنڈت نے نمائندہ یونائیٹڈ پریس سے کہا۔ کہ ان کے کپڑے اور پاسپورٹ میرے پاس تیار ہیں۔ تاکہ وہ ڈاک لے جانے والے پہلے ہوائی جہاز پر جا سکیں۔ چونکہ مسز کملا نہرو کی حالت نہایت نازک ہے۔ ایئر ویز کمپنیوں کے ساتھ خط و کتابت جاری ہے۔ مگر ابھی تک کوئی قطعی جواب موصول نہیں ہوا۔

ایک ایڈیٹر لٹ گیا:۔ دہلی۔ ۲ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اخبار "[illegible]" کے ایڈیٹر کی جیب سے ایک جیب تراش نے ۳۰۰ روپے کے نوٹ اڑا لئے ہیں۔ لطف یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر موصوف سنٹرل پولیس سٹیشن کے سامنے سے گزر رہا تھا۔

مسٹر راجگوپال آچاریہ کو دعوت:۔ میرٹھ۔ ۲ ستمبر۔ مسٹر مہیش پرکاش سکرٹری ضلع کانگرس کمیٹی اطلاع دیتے ہیں کہ شری راجگوپال آچاریہ اور دیگر سرکردہ لیڈروں کو انتخابی مہم شروع کرنے کے لئے میرٹھ بلایا جا رہا ہے۔ سارے ضلع میں الیکشن کا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔

اٹلی کی ملازمت مت کرو۔ لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) امام یمن نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے ذریعہ مصر اور عدن میں رہنے والے یمنیوں کو اٹلی کی فوج میں بھرتی ہونے یا کسی دیگر قسم کی ملازمت کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ جو لوگ اس حکم کی خلاف ورزی کریں گے۔ ان کی یمن میں جائداد اور زمین ضبط کر لی جائے گی۔ اور ان کے خاندان پبلک احترام سے محروم ہو جائیں گے۔

کپورتھلہ میں ہیضہ کا آرام:۔ کپورتھلہ۔ ہیضہ کا زور اب بہت کم ہو گیا ہے۔ کل یہاں ہیضہ کا کوئی کیس نہیں ہوا ہے۔

پرچار کے لئے پند ٹریکٹ

سوامی دیانند کی فتح اردو ۔/۱۰
ستیارتھ پرکاش و پوستفا ۔/۱
ستیارتھ پرکاش پرمارتھ لاپ اردو ۔/۲
رامائن سار ہندی ۔/۱۰
رامچندرجی کا درشن، گنگا کی بھینٹ اردو ۔/۱
برہمنی وچار "

آریسوں کی ہار ۔/۱
ستیارتھ پرکاش " ۔/۱
آریسِن بیزی نگیہ ہندی
(ستیارتھ پرکاش کھنڈن) ۔/۳
رامچندرجی کا درشن ہندی ۔/۱
پران آرجن ہندی ۔/۲
یم جہادیو " ۔/۱۰
آریہ آدیش رتن مالا اردو

رشی جیون اردو ۔/۱
ستیارتھ پرکاش کھنڈن اردو ۔/۱
مورتی پوجا کھنڈن اردو، گنگا کی بھینٹ ہندی ۔/۱
پوران اسلام مارگ ۔/۳
ویدی بھاگوت اردو
آریہ سماج کیا ہے اردو ہندی ۔/

ملنے کا پتہ:۔ وزیر چند منیجر مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

ہندوستان میں بھی جنگ کے لئے بھرتی

بمبئی۔ ۳ ستمبر۔ بمبئی سینٹینل کو معلوم ہوا ہے کہ فارن میلز بمبئی کے سپرنٹنڈنٹ کو گورنمنٹ ہند کی طرف سے ایک سرکلر موصول ہوا ہے جس میں جنگ کی صورت میں فارن سروس (غیر ملکی ملازمت) کے لئے بیلارڈ اسٹیٹ کے سٹاف سے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ بھرتی ہونے والے والنٹیروں کو مطلع کیا جائے گا۔ کہ انہیں چھ دن کے نوٹس پر ہندوستان سے عدن یا کسی اور مقام کو روانگی کے لئے تیار رہنا ہو گا۔ گورنمنٹ ٹیلیگراف افسروں کو بھی ایسی ہی ہدایات موصول ہوئی ہیں۔

پولیس کا پہرہ ہٹا لیا گیا:۔ امرت سر ۳ ستمبر۔ شہید گنج ایجی ٹیشن کے دوران میں مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان کشیدگی کی وجہ سے پولیس کے جو پہرے لگائے گئے تھے۔ وہ اب ہٹا لئے گئے ہیں۔

"احسان" کی ضمانت ضبط:۔ لاہور۔ ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے "احسان" کی ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔ یہ ضبطی اگست کے ایک پرچہ میں شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ایک مضمون کی اشاعت کی بناء پر کی گئی ہے۔ مزید ضمانت طلب نہیں کی گئی۔

لالہ رام پرشاد کی نامزدگی:۔ شملہ۔ ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نیشنلسٹ پارٹی نے جالندھر ڈویژن کی اسمبلی نشست کے لئے لالہ رام پرشاد کو نامزد کیا ہے۔ یہ فیصلہ بنارس میں پنڈت مالویہ کے ساتھ بذریعہ تار کیا گیا ہے۔

مہاتما گاندھی کی جینتی:۔ شملہ۔ ۳ ستمبر۔ آئندہ گاندھی جینتی کی تقاریب کے جو ۵ ستمبر سے ۵ اکتوبر تک شملہ میں جاری رہے گی۔ پیش نظر ڈاکٹر سیا پریزیڈنٹ مقامی کانگرس کمیٹی اپنے ہم وطنوں کے نام اپیل کے دوران میں لکھتے ہیں۔ کہ آپ اس موقعہ پر بہت سا کھدر خرید کر اپنے فاقہ کش ہم وطنوں کو روٹی دلائیں۔

سرکاری ریلوں کی آمدنی:۔ شملہ۔ ۳ ستمبر۔ یکم اگست سے ۱۰ اگست تک تمام سرکاری ریلوں کی آمدنی دو کروڑ ایک لاکھ روپیہ ہے۔ یعنی پچھلے ہفتہ سے ۴ لاکھ روپیہ زیادہ اور پچھلے سال کے اسی ہفتہ سے تین لاکھ روپیہ کم۔ یکم اپریل سے ۱۰ اگست تک کل آمدنی ۳۱ کروڑ اور ۴۸ لاکھ ہے یعنی پچھلے سال کے اسی عرصہ کی آمدنی سے ۶۳ لاکھ کم۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲۳ بھادوں سمت ۱۹۹۲

سبھا کی اردھ شتابدی

پردھان رام دیو جی نے دیرینہ تعلقات کی بنا پر مجھے حکم دیا ہے۔ کہ میں اردھ شتابدی کے کام میں اُن کا ہاتھ بٹاؤں۔ ان تعلقات کی قیمت اُن کی نگاہ میں کیا ہے؟ اس کا ثبوت تو اُن کا یہی مضمون ہے۔ جس میں انہوں نے مجھ پر کئی "غیر ضروری اور اسنگت" حملے کئے ہیں۔ لیکن شتابدی کے کام کو سفل کرنے کے لئے انہیں اپنے ذاتی تعلقات سے کام لینے کی ضرورت نہیں۔ وہ بطور سبھا پردھان مجھے حکم دے سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی خاص وجہ مانع نہ ہو۔ تو اس کی تعمیل کرنا میرا فرض ہے۔

افسوس ہے کہ اس وقت میں اُن کے حکم کی تعمیل سے قاصر ہوں۔ اس کی وجہ میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اجلاس میں ہی بیان کر دی تھی۔ جس وقت ایک سبھا سد نے نہایت مہربانی سے میرا نام آپ پردھان پد کے لئے پیش کیا تھا۔ میں نے اُسی وقت کہہ دیا تھا کہ مجھے شری رام دیو جی اور اُن کے ساتھیوں کی نیتی سے اتفاق نہیں۔ اور میں اُن کے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتا۔ میں نے اس وقت یہ بھی کہہ دیا تھا کہ میں پرورتی مارگ کی طرف سے ہٹ کر نورتی مارگ کی طرف جانا چاہتا ہوں۔ میں اس بات کے لئے تو تیار ہوں۔ کہ انترنگ سبھا میں بیٹھ جاؤں۔ لیکن اس کے لئے نہیں۔ کہ میں سبھا کا کوئی عہدہ گرہن کروں۔ میں نے یہ الفاظ محض کہنے کے لئے نہیں کہے تھے۔ بلکہ ان پر عمل کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ "پرکاش" کے صفحات اس امر کے شاہد ہیں۔ کہ میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے گزشتہ انتخاب اور متعلقہ جھگڑوں کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ یہ ٹھیک ہے کہ میں نے پنڈت بدھ دیو کی نازیبا حرکت کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ لیکن اس کا تعلق کسی طرح بھی پچھلے انتخاب سے نہیں سمجھتا۔ یہ سوال آریہ سماج کے لئے ایک مستقل اہمیت رکھتا ہے۔ اور کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ لیکن یہ ہے کہ وہ آریہ سماج کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ [illegible] کا قائم کیا ہوا سماج دنیا کی نظروں میں کوئی عزت نہیں پا سکتا۔ اگر رشی کے پیرو اُن کے [illegible] کو ٹھوکر کر [illegible] سدھانت میں داخل سمجھیں۔ یہ ایک اصولی سوال تھا۔ اور اس پر اصولی طور پر ہی بحث ہونی چاہیے تھی۔ لیکن افسوس کہ اس میں ذاتیات گھسیٹ لی گئیں۔ اور لوگوں کو یہ غلط خیال دینے کی کوشش کی گئی۔ کہ میں نے پنڈت بدھ دیو کے خلاف اس لئے لکھا ہے۔ کہ میں پچھلے انتخاب میں سبھا کا منتری نہیں بنایا گیا۔ پنڈت بدھ دیو جی اگر مجھ پر یہ کمینہ الزام لگاتے۔ تو مجھے کوئی شکایت نہیں۔ کیونکہ میں سمجھتا کہ [illegible] کوئی اور ہتھیار نہیں۔ [illegible] لیکن مجھے سبھا کے پردھان سے یہ گلہ ضرور ہے۔ جنہوں نے مجھ پر یہ شرمناک الزام لگایا ہے کہ میں پنڈت بدھ دیو سے اگلا پچھلا حساب چکا رہا ہوں۔ مجھے افسوس بھی ہوا۔ کہ سبھا کی باگ ڈور اس وقت ایک ایسے مہانو بھاؤ کے ہاتھ میں ہے جو اصولی سوال پر بھی [illegible] سوال محض یہ تھا کہ پنڈت بدھ دیو نے [illegible] اچھا ہے یا [illegible] ہے۔ تو [illegible] پردھان جی سارے آریہ جگت کو یقین دلا رہے ہیں۔ کہ پنڈت جی ابھی اس حرکت پر نادم ہیں۔ اور پنڈت جی آریہ سماجوں کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جو [illegible] سدھانت کے ورودھ [illegible] میں حیران ہوں کہ پردھان جی کو سچا مانوں یا پنڈت جی کو؟

لیکن میرے [illegible] مضمون سے (۲) [illegible] کا کوئی براہ راست تعلق نہیں۔ [illegible] صرف اتنا کہ سبھا پردھان نے میری نیت پر حملہ کیا۔ اور اس وقت حملہ کیا۔ جبکہ میں نے اُن کے خلاف ایک لفظ تک نہ لکھا تھا۔ ہاں پنڈت بدھ دیو کے خلاف لکھنا [illegible]

کے پردھان نے سماجوں کو یہ یقین دلایا۔ کہ جو شخص لگاتار سبھا کا پندرہ ورش تک منتری رہ چکا ہے۔ وہ اتنا کمینہ اور تنگ دل ہے۔ کہ وہ جب کسی اصول پر بھی بحث کرے گا۔ تو اس کی تہ میں کوئی ذاتی عداوت یا رنجش ہوگی۔ تو مجھے بھی آریہ جگت کے سامنے بطور ملزم صفائی پیش کرنی پڑی۔ اور یہ بتانا پڑا۔ کہ میں اردھ شتابدی کے کام میں کیوں تعاون نہیں دے رہا۔ اگر پردھان جی نے مجھ پر اگلا پچھلا حساب چکانے کا الزام نہ لگایا ہوتا۔ تو میں اُن کی اپیل پر بھی خاموش رہتا۔ کیونکہ جب سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ذمہ دار ہاتھوں میں نہیں آئی۔ تب تک میں خاموش ہی رہنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ مجھے بھول جائیں۔ تو میں اُنہیں بھول جاؤں۔ اس وقت سبھا میں مکمل انارکی ہے۔ نہ ادھیکاری خود سنگٹھن میں رہتے ہیں۔ نہ کسی کو سنگٹھن میں رکھ سکتے ہیں۔ ماتحتوں کی نگاہ میں اُن کے حکم کی کوئی قدر نہیں۔ اور نہ ہی کسی میں اپنے حکم کی تعمیل کرانے کی طاقت ہے۔ اُن لوگوں سے وہ اپنا حکم منوا بھی کیسے سکتے ہیں۔ جن کے کنویسنگ سے وہ سبھا کے ادھیکاری بنے ہیں۔ سبھا کے پردھان سماجوں کو "لب بند و چشم بند و گوش بند" کا حکم دے رہے ہیں۔ اور سبھا کے اپدیشک پنڈت بدھ دیو آریہ سماجوں میں دیا کھیان دے کر اپنی حرکت کو جائز ثابت کرتے پھرتے ہیں۔ اور سبھا کے دوسرے اپدیشک پنڈت پریم ورت سبھا کے ماہواری رسالہ "آریہ" میں سبھا پردھان کی دیوستفا کے ورودھ ویوستھا دے رہے ہیں۔ کہ پنڈت بدھ دیو نے حیدرآباد میں جو کچھ کیا۔ وہ نہ ہی اُوچت ہے۔ اور نہ ہی سدھانت ورودھ۔ سبھا کے ادھیکاریوں کی آگیاؤں کا ایسا انادر اس سے پہلے کبھی نہ ہوا ہوگا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ کرمچاری جانتے ہیں۔ جس سبھا کے ادھیکاریوں کو بنانے والے اُس کے اپدیشک ہوں۔ وہ اپنے اپدیشکوں سے اپنے حکم کیسے منوا سکتے ہیں؟ ایک فقرہ میں اگر مجھے کہنا ہو۔ تو میں کہوں گا۔ کہ سبھا میں اس وقت کوئی انتظام نہیں۔

ایسی سبھا سے تعاون کر کے میں کیا کروں؟ لیکن کہا جا سکتا ہے کہ شتابدی تو ایک خاص موقعہ ہے۔ اسے کامیاب بنانا تو آریہ مات کا فرض ہے۔ بے شک ہے۔ اور میں بھی اپنا فرض یہی سمجھتا ہوں۔ اگر سبھا کے ورتمان ادھیکاری اس فرض کو جو صرف پرانے ادھیکاریوں بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ممبروں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کا باعث ہو رہے ہیں۔ جو بھائی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ۱۹۳۴ء کے جنرل اجلاس میں شامل ہوئے تھے۔ انہیں یاد ہوگا۔ کہ جب ادھیکاریوں کے نرواچن کا سمے آیا تھا۔ تو میں نے اُٹھ کر آریہ سبھا سدوں کی سیوا میں نویدن کیا تھا۔ کہ ۱۹۳۵ء میں سبھا کی اردھ شتابدی ہونے والی ہے۔ اس لئے اس ورش کے ادھیکاری چنتے ہوئے اس امر کا دھیان رکھنا چاہیے۔ کہ اگلے ورش بھی یہی ادھیکاری رہیں گے۔ اگلے سال کا انتخاب ایک ضابطہ پورا کرنے کے لئے ہوگا۔ اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے کے لئے انترنگ سبھا کی سمتی بنانا آوشیک ہے۔ کہ یہی ادھیکاری دو ورشوں کے لئے رہیں۔ چنانچہ سبھا کے سبھا سدوں نے یہی سمجھ کر اس وقت رائے بہادر بدری داس جی کو اپنا پردھان چنا۔ جب منتری کے انتخاب کا وقت آیا۔ تو میں نے کمزوری صحت کی بنا پر اپنی معذوری کا اظہار کیا۔ اور اُس وقت میں نے یہ بھی کہا۔ کہ اس صحت کے ساتھ میں شتابدی کا بوجھ اُٹھانے کے بالکل ناقابل ہوں۔ پردھان رام دیو جی نے جہاں اس بات کی تائید کی۔ کہ یہ انتخاب عملی طور پر دو ورش کے لئے ہوگا۔ وہاں انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ میں سبھا کا منتری رہوں۔ اُن کی زبردست خواہش تھی۔ کہ اردھ شتابدی کے وقت میں ہی منتری ہوں۔ وہ مجھ پر مہربان تھے۔ اور اس وقت تک انہیں میرے متعلق [illegible] تک بند نہ ہوا تھا۔ کہ میں اصولی امور کی بحث میں بھی اگلا پچھلا حساب چکانا چاہتا ہوں۔ اس لئے اُن کی دلیل یہ تھی کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اس کی موجودہ شاندار حالت تک پہنچانے میں میرا بڑا ہاتھ ہے۔ سبھا کی اردھ شتابدی عملی طور پر وید پرچار فنڈ کی شتابدی ہے۔ اور وید پرچار فنڈ کو میں نے ہی بنایا ہے۔ اس لئے اس کی اردھ شتابدی کی کامیابی کا سہرا میرے سر پر رہنا چاہیے۔ اُن کی اس شفقت کے لئے میں ان کا کافی شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ رائے بہادر بدری داس جی کو ۱۹۳۵ء تک سبھا کا پردھان رکھنے کے حق میں بھی یہی دلیل تھی۔ کہ یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ کہ جس مہانو بھاؤ نے نو ورشوں تک سبھا کی ایسی بے غرضانہ خدمت کی ہو۔ وہ شتابدی کے وقت پردھان نہ ہو۔ اور بالکل ایک نئے شخص کو پردھان بنایا جائے۔ چونکہ میں منتری بننا منظور نہ کرتا تھا۔ اس لئے سبھا کے کئی گھنٹے ضائع ہو گئے۔ کچھ دوسرے سجنوں کو بھی یہ عہدہ پیش کیا گیا۔ لیکن وہ بھی تیار نہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہوئے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا۔ جب کہ سبھا کے پردھان نے تنگ آکر یہ تجویز پیش کی۔ کہ جب سبھا کے لئے کوئی منتری نہیں ملتا۔ تو منتری کے انتخاب کو دو مہینہ کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ چنانچہ میں نے دو ماہ کے لئے منتری رہنا منظور کر لیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ۱۹۳۴ء کے ادھیکاری عملی طور پر ۱۹۳۵ء کے لئے بھی تھے۔ اس قرارداد میں پردھان رام دیو شامل تھے۔ میرے منتری نہ بنائے جانے کے لئے معقول وجوہات ہیں۔ کیونکہ گورو کل کی سٹرائک کے بعد میں نے کہہ دیا تھا۔ کہ میں سبھا کا منتری نہ ہوں گا۔ لیکن رائے بہادر بدری داس جی کو کیوں ہٹایا گیا؟

مجھے اس وقت صحیح یاد نہیں۔ لیکن غالباً اکتوبر یا نومبر میں یہ مسئلہ پھر انترنگ سبھا کے سامنے آیا۔ میں نے کہا۔ کہ میری صحت منتری پد کے بوجھ کو اٹھانے کی اجازت نہیں دیتی۔ خاص کر جبکہ منتری نے اردھ شتابدی بھی بھگتانی ہو۔ اس وقت یہ تجویز ہوئی۔ کہ اردھ شتابدی کی ذمہ داری کسی اور مہانو بھاو پر ڈالی جائے۔ اور سبھا کا منتری اپنا سادھارن کام کرے۔ اس پر پردھان رام دیو جی سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ اردھ شتابدی کا بوجھ اپنے سر پر لیں۔ جسے انہوں نے مہربانی سے منظور فرمایا۔ چنانچہ اردھ شتابدی کمیٹی کا پردھان یا ادھیکش بنا کر سیاہ و سفید کا کل اختیار انہیں دیا گیا۔ اس وقت تک بھی پردھان جی مجھ پر مہربان تھے۔ اس لئے انہوں نے فرمایا۔ کہ میں اردھ شتابدی کی ذمہ داری تب ہی اپنے اوپر لے سکتا ہوں۔ اگر کرشن سبھا کا منتری رہے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر یہ معلوم ہوتا۔ کہ وہ قرارداد جو ۱۹۳۴ء کے ادھیکاریوں کے متعلق نہ صرف انترنگ سبھا بلکہ سادھارن سبھا میں طے پائی تھی۔ قائم نہ رہے گی۔ اور اردھ شتابدی کمیٹی کے ادھیکش ہی سبھا کے پردھان بن جائیں گے۔ تو پردھان رام دیو جی کو اردھ شتابدی کمیٹی کا ادھیکش بنانے کے کیا معنی تھے؟ ان کے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی ہی اس لئے گئی تھی۔ کہ ۱۹۳۴ء کے پردھان ہی ۱۹۳۵ء میں سبھا کے پردھان رہیں گے +

اسی سلسلہ میں اگر ایک پرائیویٹ میٹنگ کا ذکر کر دوں۔ تو مجھے معذور سمجھا جائے۔ مئی ۱۹۳۵ء میں سبھا کے اجلاس سے دو تین دن پہلے رائے بہادر بدری داس جی کے مکان پر سبھا کے کچھ ادھیکاری اکٹھے ہوئے۔ اس وقت رائے صاحب نے یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ انہیں سبھا کی ذمہ داری سے مکت کیا جائے۔ لیکن جتنے وہاں موجود تھے۔ سب نے ان کی سیوا میں یہی نویدن کیا۔ کہ شتابدی کے ورش میں آپ سبھا کے پردھان بنے رہنے کی کرپا کریں۔ انہوں نے اپنی معذوری ظاہر کرتے ہوئے ایک وجہ یہ دی۔ کہ آپ آریہ پرتی ندھی سبھا کا ہیڈ آفس گورو کل میں رکھنا چاہتے ہیں۔ میں اپنی مصروفیتوں کی وجہ سے ہر دوار نہیں جا سکتا۔ اس پر پردھان رام دیو جی نے انہیں وشواس دلایا۔ کہ یہ مشکل نہ رہے گی۔ میرے مسودہ میں تو پرتی ندھی سبھا کا ہیڈ آفس ہے ہی لاہور میں۔ لیکن جو لوگ اسے گورو کل میں رکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں بھی میں اس بات پر رضامند کر لوں گا۔ کہ دفتر لاہور میں ہی رہے۔ چنانچہ ہم سب یہ سمجھ کر رخصت ہوئے۔ کہ کوئی اور تبدیلی ہو تو ہو۔ لیکن سبھا کے پردھان رائے بہادر بدری داس جی ہی رہیں گے۔

میں پوچھتا ہوں۔ کہ اس قرارداد کی خلاف ورزی کیوں کی گئی؟ کوئی اور کرتا۔ تو چنداں شکایت نہ ہوتی۔ لیکن خلاف ورزی کرنے والے خود رام دیو جی ہیں۔ جو اس قرارداد کے منظور ہونے کے وقت انترنگ سبھا اور جنرل سبھا دونوں میں موجود تھے۔ جب نئے انتخاب کی بنیاد ہی اخلاق پر نہ ہو۔ تو ادھیکاریوں کو کون اپنے سہیوگ کا پاتر سمجھ سکتا ہے؟

رائے بہادر بدری داس جی عہدہ کی طرف سے بے نیاز ہیں۔ وہ صدارت کی خواہش سے بالاتر ہیں۔ اس لئے انہیں ذاتی طور پر شکایت نہیں۔ کہ انہیں پردھان نہیں بنایا گیا۔ بلکہ وہ مشکور ہیں۔ لیکن سوسائٹیوں کا اخلاق ہوتا ہے۔ اور آریہ سماج جیسی دھارمک سبھا کا اخلاق تو بہت بلند ہونا چاہئے۔ جب سبھا کا اخلاق ہی پست ہو جائے۔ تو آریہ سماجوں کا تو خدا ہی حافظ ہے +

رائے بہادر بدری داس جی کے پردھان نہ بنائے جانے سے نہ صرف یہ کہ قرارداد کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ بلکہ آئندہ کے لئے غلط روایات قائم ہو گئی ہیں۔ سوال کے پہلے پہلو کے متعلق میں نے عرض کر دیا ہے۔ دوسرے کے متعلق اگلے ہفتہ عرض کروں گا :-

(کرشن)

تحائف ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے!

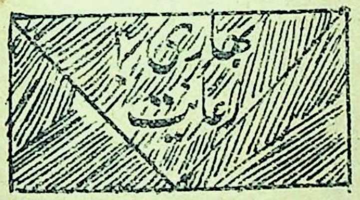

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں۔ جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری نسبت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لئے ریل و ڈاک کے قانون۔ کرایہ ریل و مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہو گی۔ خریدنے سے پہلے اس ڈائری کو ملاحظہ فرماویں۔ معہ سنہری جلد کے —

قیمت صرف ۵ / فی جلد

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۶ء

یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کروایا ہے۔ اس کا سائز ۳۶ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہو گا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے۔ اس سے بڑا اور سندر کیلنڈر آپ کو اور کہیں نہیں ملے گا۔ اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دو رنگوں میں دی گئی ہیں :-

(کیلنڈر کے ارد گرد مشہور آریہ پرشوں کی تصویریں دی گئی ہیں)

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند جی سرسوتی کے بیٹھنے والے چتر تین رنگوں میں چھپا ہے۔ یہ چتر اس یوگیہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ خریدی جائے۔ قیمت صرف چار آنے ہے۔ ایک درجن لینے والے کو سوا دو روپے خرچ کرنے پڑیں گے۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہو گا۔ آرڈر جلد بھیجیں :-

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ایک "آریہ کرانتی کاری" کی دھمکی!

ذیل کی دھمکی مہاشہ کرشن جی کو ایک "آریہ کرانتی کاری" کی طرف سے ملی ہے:۔

"مدیری آپ نے پنڈت بدھ دیو کے خلاف اندولن بند نہ کیا۔ تو پھر آپ کی خیر نہیں۔ بس" (ایک آریہ کرانتی کاری)

یہ دھمکی "پرکاش" میں جگہ پانے کی مستحق نہ تھی۔ بلکہ اس کی حقیقی جگہ ردی کی ٹوکری تھی۔ اس چٹھی کو شایع کرنا ایک بزدل کی چٹھی کو ناجائز وقعت دینا ہے۔ لیکن ہم نے اس چٹھی کو صرف پردھان رام دیو جی کی توجہ کے لئے شایع کرنا مناسب سمجھا ہے۔ کیا اس سے کسی کو یہ نتیجہ نکالنے کا حق حاصل ہے کہ آپ یا پنڈت بدھ دیو جی مہاشہ جی کے قتل کے منصوبے باندھ رہے ہیں؟ یہ چند الفاظ لکھنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے۔ کہ پچھلے دنوں پردھان جی نے مہاشہ جی سے پنڈت بدھ دیو کے قتل کا منصوبہ منسوب کیا تھا :

سنگٹھن کا مان

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری بار بار اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ سنگٹھن کا مان کرنا چاہئے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ درست یا غلط جو بھی حکم وہ دیں۔ اس کی بلا چون وچرا تعمیل کی جانی چاہیئے۔ تعمیل کے لئے ہم حاضر ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا خود منتری جی سنگٹھن کا مان کرتے ہیں؟ سارودیشک سبھا ہندوستان بھر کی پرتی ندھی سبھاؤں کی شرومنی سبھا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بھی اس سے ملحق ہے۔ اس سبھا نے پنڈت بدھ دیو کی حرکت کو دھرم نیتی۔ شسٹاچار اور راجنیتی کی درشٹی سے سرور انوچت ٹھہرایا ہے۔ اور یہ حکم دیا ہے کہ پنڈت جی کو اس کے لئے پشچاتاپ کرنا چاہئے۔ پردھان رام دیو جی کے الفاظ میں یہ سبھا کا حکم ہے۔ کیا پنڈت بدھ دیو نے اس حکم کی تعمیل کی ہے؟ کیا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس حکم کی تعمیل کرائی ہے؟ اگر نہیں۔ تو منتری جی کس منہ سے دوسروں کو سنگٹھن کے مان کا اپدیش دیتے ہیں؟

سنگٹھن کا ایمان

واقعات کچھ اور ہی بتاتے ہیں بجائے اس کے کہ سارودیشک سبھا کی آگیا کو پنڈت بدھ دیو جی شرودھا سے مانتے۔ اور اپنے کئے کے لئے پشچاتاپ کرتے۔ الٹا انہوں نے ان لوگوں کے

ضروری نوٹ

خلاف جنہوں نے ان کی اس ناواجب حرکت پر اعتراض کیا۔ جہاد شروع کر رکھا ہے سبھا کے پردھان و منتری کی طرف سے اعلان پر اعلان شایع ہو رہے ہیں۔ کہ بحث بند ہونی چاہئے۔ لیکن پنڈت بدھ دیو اپنی پوزیشن کو درست ثابت کرنے کے لئے لیکچر دیتے پھرتے ہیں۔ پچھلے دنوں آریہ سماج نیا بانس دہلی میں انہوں نے اسی مضمون پر لیکچر دیا۔ ان کے لیکچر کی رپورٹ اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ ملے گی۔ اسی طرح انہوں نے آریہ سماج ڈلہوزی کے سالانہ جلسہ پر ویاکھیان دیتے ہوئے نہ صرف سبھا کا ایک اپدیشک۔ سبھا کی آگیا کا اس طرح کھلم کھلا اپمان کرے۔ کیا یہی سنگٹھن کا مان ہے؟ کیا منتری جی پنڈت بدھ دیو کے خلاف کوئی کارروائی کریں گے؟ اگر وہ کرنے کے قابل ہوتے۔ تو آریہ سماج کی یہ رسوائی کیوں ہوتی؟

سنگٹھن کے "مان" کا ایک اور ثبوت

"سنگٹھن کے مان" کا اور ثبوت لینا ہو۔ تو سبھا کے اردو اخبار "آریہ مسافر" کو پڑھو۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ "مسافر" غیر جانبدار ہے لیکن نقطہ یہ ہے کہ پنڈت بدھ دیو کے حق میں پراپیگنڈا جاری ہے۔ دوسروں پر کٹاکش بھی برابر ہو رہے ہیں۔ جب خود سبھا پردھان ہی کوئی مضمون دوسروں پر کٹاکش کئے بنا نہ لکھ سکتے ہوں۔ تو دوسروں سے کیا شکایت؟ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ:۔

"چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"

ایک اور

اگر کسی اور ثبوت کی ضرورت ہو۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ہندی آرگن "آریہ" اٹھا کر دیکھو۔ سبھا کے پردھان آگیا دے چکے ہیں۔ کہ حیدر آباد کی گھٹنا کے متعلق کوئی اندولن نہ کیا جائے۔ لیکن ستمبر ماس کے "آریہ" میں "حیدر آباد کا شاستر ارتھ اور پنڈت بدھ دیو جی" کے عنوان سے ایک سمپادکیہ نوٹ شایع ہوا ہے۔ اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

"ایک وکٹ پرستھتی میں پڑ کر آریہ پرتی ندھی سبھا کے مہوپدیشک اور آریہ سماج کے ایک مہر ستمبھ وِدوان پنڈت بدھ دیو

دیانند کو ایشور کی طرح نہیں پوجتا۔ رشی کے چتر پر جو اپنا پیر رکھ دیا تھا۔ اس سے کہ کچھ لوگ آریہ سماج میں پنڈت جی کے ورودھ ایک بھیشن اندولن اٹھانے کا پریتن کر رہے ہیں۔ جن پرستھتیوں میں پنڈت جی نے چتر پر پیر رکھا تھا۔ انہیں دیکھتے ہوئے ہم وکچت روپ میں ان کے اس کاریہ میں کوئی انوچتتا نہیں دیکھتے۔ آریہ سماج کے سدھانت ورودھ تو ہم اس میں کچھ بھی نہیں پاتے"۔

یہ ہے سنگٹھن کا مان۔ یہ ہے سبھا پردھان کی آگیا کا آدر۔ سبھا کے پردھان اور منتری کہتے ہیں۔ کہ سبھا پنڈت بدھ دیو کی حرکت کو انوچت سمجھتی ہے۔ "آریہ" کے سمپادک مہاشہ ہاتی رکورٹ بن کر یہ سمجھا رہے ہیں۔ کہ ان کی اس حرکت میں کوئی چیز انوچت نہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ سبھا کے ادھیکاری اور کرمچاری کس حد تک سبھا کی آگیاؤں کا پالن کرتے ہیں؟

مبالغہ یا جھوٹ

سمرو ساودھان میں جوش بھرنے کے لئے رنگ آمیزی سے کام لیا جاتا ہے۔ مبالغہ بھی ہو جاتا ہے۔ اسے نظر انداز کیا جاتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ یہ مبالغہ جھوٹ کے درجہ تک نہ پہنچے۔ پچھلے دنوں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرکاشن وبھاگ کی طرف سے یہ بلیٹن جاری ہوا تھا۔ کہ لاہور میں ویدو انرجن کی انتہائی دھوم ہے۔ کہ آریہ سماج وچھووالی کے کوش میں ایک ہزار روپیہ بطور دکھشنا پہنچ چکا ہے۔ یہ بلیٹن پڑھ کر ہمیں خوشی ہوئی۔ اور ہر ایک آریہ کو ہونی چاہئے۔ لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ یہ خبر بالکل جھوٹ ہے۔ تو نہایت افسوس ہوا۔ جن دنوں ایک ہزار روپیہ کی دکھشنا کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس وقت تک آریہ سماج کے کوش میں پچیس روپیہ کے قریب پہنچے تھے۔ کہاں ۲۵ روپیہ اور کہاں ۱۰۰۰ روپیہ؟

مورکھتا کا اظہار

شری سنت آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کا ذمہ دار آرگن "آریہ مِتر" لکھتا ہے:۔

[illegible]

پیر رکھنے کی گھٹنا کوئی کرانتی جگت میں کوئی ہلچل ہو رہی ہے۔ جب پہلے پہل ہم نے یہ خبر پڑھی تھی۔ تبھی ہم نے اس کام کو انوچت سمجھ کر اپنے وچار پرگٹ کئے تھے۔ ہماری دھارنا تھی کہ شاستر ارتھ میں جیتے پر ابھیمان کرنے کی کامنا آدرش ہے۔ اگر پنڈت بدھ دیو جی نے ایسا کیا ہے تو اسی لئے ہم نے "آدرش پوروک چیشٹا" تھا۔ اور پنڈت بدھ دیو جی کو پشچاتاپ یا کبھی ایسا نہ کرنے کی صلاح دی تھی۔ اس کے بعد ہم نے جب یہ دیکھا۔ کہ آریہ جگت پر اس گھٹنا کا برا اثر پڑ رہا ہے۔ اور ایک پربل بہومت رشی کا اپمان سمجھتا ہے۔ تو ہمیں یہ آدیشک پرتیت ہوا کہ پنڈت بدھ دیو جی آریہ جگت کے سامنے اپنی بھول سویکار کر کے لوگوں کے بھرم کو دور کریں۔ لیکن سارودیشک سبھا اپنی اور سے یہ گھوشنا کر دے کہ پنڈت بدھ دیو جی کا یہ کاریہ انوچت ہے۔ اسی سے رشی کا اپمان نہ کر کے ایک ٹپنی ہم نے انک ۳۱ میں دی تھی۔ آوشیکتا اس بات کی تھی کہ بھوشیہ میں پنڈت بدھ دیو جی کو اپدیشک آریہ اپدیشک کو ایسی گھٹنا کو دہرانے سے روکا جائے۔ ایسا کرنے سے لوگوں کو بھی یہ وشواس ہو جاتا کہ اب آریہ سماجی بار بار ایسی چیشٹا پہلے سے بھی نہیں کر سکتے........

ہم مانتے ہیں کہ پنڈت بدھ دیو جی نے بھول کی۔ اور ساوستھیہ کی۔ بھول تو انہوں نے لیکچر میں جب یہ کہہ دیا کہ یہ چیشٹا تھی۔ اور اتم بار ہوئی ہے۔ تبھی سو بچا کر لی اُن کی اور سے پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان نے جب آریہ جگت کو آشنا دا دے دیا۔ پھر آگے کسی پرکار کا اندولن کرنے کی آوشیکتا نہیں رہتی........

ہمارے پاس انیک ودوانوں کے لیکھ موجود ہیں۔ جنہوں نے گمبھیر ترک دوارہ یہ سدھ کیا ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کا کوئی اپرادھ نہیں ہے۔ ہم کیول اتنا اوشیہ کہیں گے کہ انہوں نے پنڈت ہو کر پنڈت کے انوروپ کاریہ نہیں کیا۔ اُن کے اس کاریہ میں وویک کی بھول (Error of judgement) ہے...... وہ تو ایک مورکھتا ہی کہی جا سکتی ہے۔ مورکھتا اس لئے بھی ادھک ہے۔ کہ انہوں نے سو لم پنڈت یاد و آچاریہ کو جوتا بکر سنوجی کی مورتی پر مارنے کو کہا۔ اور بدلہ میں جب آگے پاؤں اس کو پورا کر دیا۔ انہیں یہ سوچنا چاہئے تھا کہ یہ شاستر ارتھ کی بات ہی نہیں ہے۔ کہ پرتی پکھشی کو دیوتا کے روپ میں کوئی پلنگ کرنے کو کہا جائے یا اس کے آچرن پر واد کیا جائے...... شنشٹا کے نیموں کے بھی برخلاف ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مرزا صاحب چاروں شانے چت گرے

مرزائی کہتے ہیں۔ کہ ان کے پیر و مرشد آنجہانی مرزا (قادیانی) نبی اور مسیح تھے۔ اور خدا کے ایک جری پہلوان تھے۔ لیکن آپ کی مزعومہ پہلوانی کا جو عالم تھا۔ اُسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"میاں سنگھ ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عاشق تھا۔ اس کا بھائی ایک دیوانہ سا شخص تھا۔ اپنے آپ کو مہدی خیال کرتا تھا۔ حضرت ظہر کی نماز پڑھ کر مسجد سے نکلے۔ تو دھکے لگ گیا۔ چھڑ لئے چھڑ لئے حضور گر گئے۔ اور وہ کہتا تھا آ مہدی مہدی لڑیں۔ لوگوں کو بہت جوش تھا مگر حضور نے سب کو روک دیا۔ اور اُسے کچھ نہ کہنے دیا" :-

("الحکم" ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء)

اگر "الحکم" میاں اس بات کی ساتھ ہی تشریح کر دیتا۔ کہ حضور چھڑا نے چھڑ لئے کیسے گر گئے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ تاکہ ہم اندازہ لگا سکتے۔ کہ مرزا صاحب کی پہلوانی میں نقص تھا۔ یا اُن کا حریف مہدی کوئی رستم زمان تھا۔ جو خود تو گرنے سے بچ گیا۔ اور لگے ہاتھ مرزا صاحب کو پچھاڑ گیا :-

ناکامی کے خواب

آنجہانی مرزا صاحب جہاں اپنی کامیابی کے خواب دیکھا کرتے تھے۔ وہاں حسب اللہ میاں کی مہربانی سے اپنی ناکامی کے خواب بھی دیکھا کرتے تھے۔ چنانچہ اخبار "الحکم" کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ جب آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری کی۔ تو آپ کو پہلے ہی یہ علم دے دیا گیا۔ کہ آپ اس امتحان میں کامیاب نہ ہوں گے۔ ملاحظہ ہوں ذیل کی سطور:-

"ایک دفعہ آپ نے اپنے والد صاحب کے حکم کے ماتحت وکالت کے امتحان کی تیاری کی۔ آپ کے ہم سبق ایک ہندو صاحب تھے۔ آپ نے امتحان سے قبل ہی اپنے ہندو دوست کے کامیاب ہونے کی پیش گوئی فرمائی تھی۔ اور آپ کو اپنے متعلق بھی علم دیا گیا تھا کہ آپ اس امتحان میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا" :-

("الحکم" ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء)

دیوانگی کا مطلب ہے۔ کہ ایک آدمی مختاری کے امتحان کی تیاری کرتا ہے۔ اور جب فیل ہو جاتا ہے۔ تو اپنے مریدوں میں یہ مشہور کر دیتا ہے۔ کہ مجھے اپنی ناکامی کا علم پہلے دیا گیا تھا۔ اگر شخص مذکور خود سنجیدہ ہوتا۔ تو ہم اس سے پوچھتے۔ کہ بھئی جب پہلے ہی یہ علم دے دیا گیا تھا۔ کہ آپ امتحان میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ تو کیا آپ نے امتحان کے لئے دانستہ یا نادانستہ کوئی تیاری نہ کی تھی۔ اور اپنی غلطی کو آپ اللہ میاں کے ذمہ مڑھنے کے لئے نکلے ہوئے تھے :-

تائی صاحبہ کی مخالفت

آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب اپنے خاندان میں بڑے ہی متقی اور ہر دلعزیز سمجھے جاتے تھے۔ آپ کے تقوی کی اس قدر دھوم مچی ہوئی تھی۔ کہ آپ کے خویش و اقارب بھی آپ کے سایہ سے بھاگتے تھے۔ چنانچہ آپ کی بڑی بھاوجہ صاحبہ کا جو حال تھا۔ اُس کا نقشہ ذیل کے الفاظ میں دیا جاتا ہے:-

"آپ کی بھاوجہ جو مرزا غلام قادر صاحب کے گھر سے تھیں۔ اور آپ کے صاحبزادوں کی تائی تھیں۔ اور اسی نام سے مشہور تھیں۔ حضرت صاحب کی سخت مخالف تھیں۔ آپ کو اور آپ کی جماعت کو برا بھلا بھی کہا کرتی تھیں" :-

("الحکم" ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء)

"الحکم" اگر تائی صاحبہ کی مخالفت کی پوری پوری تشریح کر دیتا۔ تو ہم سمجھ سکتے۔ کہ تائی صاحبہ کو آنجہانی مرزا صاحب کے تقوی کا کتنا خوف تھا۔ لیکن اگر اس کی ایسا کرنے کی مرضی نہ ہو۔ تو ہم اُس سے اتنا ضرور پوچھ لینا چاہتے ہیں۔ کہ کیا تائی صاحبہ آنجہانی مرزا صاحب کے الہاموں کی تکمیل میں عام طور پر حارج تو نہیں ہوا کرتی تھیں۔ اور خاص طور پر محمدی بیگم کے آسمانی نکاح کو فسخ کرانے پر تو نہیں تلی ہوئی تھیں؟

گرنتھ صاحب میں بھاٹوں کی بانی

مرزائی کوئی خدمت دین۔ تو کیا کرتے ہوں گے ہاں ان کی سرگرمیاں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ وہ دوسروں سے چھیڑ چھاڑ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ چنانچہ ایک مرزا صاحب جن کا نام واحد حسین ہے سکھوں کو مخاطب کر کے ذیل کی سطور لکھتے ہیں۔ کہ:-

"سری گورو گرنتھ صاحب میں علاوہ گورو صاحبان کی بانی کے بھٹوں کی بانی بھی درج ہے۔ سکھوں کو ابھی تک ان کی صحیح تعداد کا پتہ بھی نہیں لگا۔ کوئی ۱۷۔ اور کوئی ۱۹ اور کوئی ۱۱ بتاتا ہے۔ چنانچہ گیانی گیان سنگھ صاحب نے بھٹوں کی تعداد سترہ لکھی ہے۔ دیکھو تواریخ گورو خالصہ صفحہ ...

لیکن برخلاف اس کے پنڈت کرتار سنگھ صاحب اپنے مضمون اخبار "خالصہ سماچار" امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۳۰ء میں فرماتے ہیں۔ کہ گرنتھ صاحب میں ۲۲ بھٹوں کے سویئے ہیں جو لوگ ۱۷ مانتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ اُن بھاٹوں کے نام حسب ذیل ہیں:-

کلسہار۔ جالپ۔ جل۔ بھیکھا۔ کیرت۔ سل۔ بھل۔ داس۔ جلپ۔ پرمانند۔ گیند۔ سیوک۔ متھرا۔ بل۔ ہر بنس۔ اور ہربنس :-

اور پروفیسر صاحب سنگھ جی کل بھاٹوں کی تعداد گیارہ مانتے ہیں۔ اور گیانی خزان سنگھ صاحب ۱۶ پر اکتفا کرتے ہیں" :-

(۲۸ اگست ۱۹۳۵ء)

پیشتر اس کے کہ ہم مرزائی راقم کی عبارت کی صحت کی تحقیق کریں۔ ہم اپنے خالصہ بھائیوں سے یہ درخواست کریں گے۔ کہ وہ ہمیں بتلائیں۔ کہ کیا واحد حسین نے گرنتھ صاحب کے متعلق غلط لکھا ہے یا درست؟

گرنتھ صاحب کے مصنف

ہمارے خالصہ بھائی گرنتھ صاحب کو واہگورو کا گیان بتلاتے ہیں۔ لیکن اُن کے اس دعوی کے خلاف ایک مرزائی مصنف جس کا نام میاں واحد حسین ہے۔ یوں دعوی پیش کرتا ہے:-

"سری گورو گرنتھ صاحب ایک ایسی دھرم پستک ہے۔ جس کے مصنفوں کی صحیح تعداد کا پتہ لگانا سکھ حضرات کے لئے وبال جان بنا ہوا ہے۔ کوئی ۵۱۔ کوئی ۴۱۔ اور کوئی ۷۷ ست پرشوں کا کلام بتاتا ہے۔ چنانچہ گیانی گیان سنگھ صاحب گرنتھ صاحب کے مصنفوں کی تعداد ۵۱ بتاتے ہیں۔ دیکھو تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۴۴۔ اور بر عکس اس کے گیانی خزان سنگھ صاحب لکھتے ہیں:-

"سری گورو گرنتھ صاحب میں ست پرکھاں دا سروپ ہے جیو ست گورو چھو ۱۴ بھگت ۱۶ بھاٹ ۲۶ دھاڑھی ۷ سدھ ۸ سمن ہوس بتنگ۔ ہرنا۔ سندر۔ کبیر دی مائی۔ مردانہ اینیاں ۷۷ دی بانی ہے"۔

(بحوالہ لمبر ۴ صفحہ ۲ چنانچہ نمبر ۱)

("فاروق" ۲۸ اگست ۱۹۳۵ء)

ہمارے لئے یہ بہت مشکل ہے۔ کہ آیا مرزائی صاحب کا دعوی درست ہے یا غلط۔ یہ تو ہر ایک کوئی ہمارا خالصہ دوست ہی بتلا سکتا ہے لیکن پیشتر اس کے کہ کوئی خالصہ دوست اس کے متعلق کچھ لکھے۔ ہم بھی مرزائی دوست سے اتنا پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ وہ پہلے ہمیں اتنا بتلا دیں کہ قرآن شریف میں کتنی اقوام در کتنے انبیاء کے

اقوال پائے جاتے ہیں۔ تاکہ ہم یہ دیکھ سکیں۔ کہ آیا گرنتھ صاحب کے مصنف زیادہ ہیں یا قرآن شریف کے؟

فجی دویپ میں مرزائیوں کی شرانگیزیاں

افریقہ میں فجی دویپ میں آریہ سماج کا کافی پرچار ہو رہا تھا۔ اب وہاں مرزائیوں نے بھی اپنا زہر پھیلانا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ وہاں مرزائیوں کے ایک مبلغ مظفر بیگ نامی نے آریہ سماج سے طاقت آزمائی شروع کر دی ہے۔ حالانکہ ان کی ریشہ دوانیوں سے خود فجی کے مسلمان بھی سخت تنگ آئے ہوئے ہیں۔ فجی مسلم لیگ نے ان کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ نصیبہ سوبا کی مسجد میں ان کا داخلہ بھی بند ہے۔ لیکن میاں مظفر بیگ اپنا سارا غصہ آریہ سماجیوں پر نکالنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اُن کی مسلمانوں کی نظر میں اسلام کے محافظ کی حیثیت سے قدر ہو۔ اگر مرزا صاحب صرف مذہبی تبادلۂ خیالات تک اپنی سرگرمیوں کو محدود رکھتے۔ تو چنداں قابل اعتراض نہ ہوتا۔ لیکن بدقسمتی سے اُنہوں نے شستہ اطواری کو جواب دے کر گالی گلوچ سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے۔ کہ آریہ سماج کو مجبوراً ان کی شرانگیزیوں کا نوٹس لینا پڑا ہے۔ کیونکہ میاں صاحب نے آئے دن جو دشنام آمیز پوسٹر نکالے ہیں۔ اُن کو دیکھ کر آریہ سماج کا چپ رہنا اپنی کمزوری کا مظاہرہ کرنا ہے۔ ہم اپنے آریہ بھائیوں کو یہ مشورہ دیں گے۔ کہ وہ میاں صاحب کی شرانگیزی کے جواب میں خود کوئی ایسی کارروائی نہ کریں۔ جو ودیش میں بھارت کی سنسکرتی کو بدنام کرنے کا موجب بنے۔ اُن کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ حتی الامکان پُرامن رہتے ہوئے اپنے دھرم کی خوبیوں کو ہی درشاتے رہیں۔ لیکن بوقت ضرورت کھنڈن سے بھی دریغ نہ کریں۔ تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے۔ کہ آریہ سماج کے سدھانت کمزور ہیں :-

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

اروڑہ خاندان کے معزز گھرانے کی سوشیل تندرست۔ گھر کے کام کاج سے واقف ہندی رتن پاس عمر ۱۴ سال کی کنیا کے لئے معزز گھرانے کے تندرست ور کی ضرورت ہے۔ جو برسر روزگار ہو۔ یا کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ عمر تقریباً ۲۰ سال کی ہو۔ آریہ خیالات رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی :-

بلمبر ۹۴۴۔ معرفت "پرکاش" لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بھگوان دیانند کا چیتر اور پنڈت بدھ دیو جی!

(از لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار سابق پردھان آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی)

جونہی کہ میں نے حیدر آباد (دکن) کے شاستر ارتھ کا حال سنا۔ وہاں پر پنڈت بدھ دیو جی کی طرف سے شاستر ارتھ کے اوسر میں نندت کارروائی کا پتہ چلا۔ میں نے ۲۷ جولائی کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ایک چٹھی لکھی۔ جس میں پنڈت بدھ دیو جی کے اس نندنیہ کاریہ کی اور سبھا کا دھیان آکرشت کر کے ادھیکاریوں سے پرشن کیا تھا۔ کہ کیا ودوان پنڈت بدھ دیو جی کے اس ازجنت و بیوہار سے سہمت ہے؟ یدی نہیں۔ تو کیا وہ پنڈت بدھ دیو جی کی اس کارروائی پر اسنتوش پرگٹ کرے گی؟

لگ بھگ ایک سپتاہ انتظار کرنے کے بعد جب مجھے سبھا کی طرف سے کوئی اتر نہ ملا۔ تو میں نے ۳ اگست کو سبھا پردھان کے نام پتر لکھا۔ کہ میں نے ان کا اعلان پڑھ لیا ہے۔ اور اس اعلان سے مجھے سنتوش اور مجھے اسنتوش پرگٹ کر کے ان سے پرارتھنا کی۔ کہ وہ پنڈت بدھ دیو جی سے صاف الفاظ میں اظہار افسوس کرائیں۔ تاکہ آریہ جنتا میں پھیلا ہوا اسنتوش مٹ جائے۔ صرف "غیر ضروری" کہہ کر ٹال دینے سے کام نہیں چلے گا۔ اس کا اتر پردھان جی نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ اس سلسلہ میں منتری جی کی طرف سے دو پتر آئے۔ میں نے ان سارے پتر ویوہار کو اس مضمون کا حصہ قرار دے دیا ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ میں نے کس بنیاد سے پریرت ہو کر وہ پتر لکھے تھے۔ اور کس پرکار ان سے برتاؤ ہوا ہے۔

جب میں نے دیکھا۔ کہ پردھان دھورندھر کم از کم مجھے سنتوش دینے کے لئے بھی میری چٹھی کا کوئی اتر دینا پسند نہیں کرتے۔ تو میں خاموش ہو رہا۔ اسی اثنا میں یہ ونشر اخبارات میں چل پڑا۔ اور اس نے ناخوش گوار صورت اختیار کر لی۔ جس سے سارے آریہ جگت کو رنج پہنچ رہا ہے۔ میں اس مضمون میں یہ مقابلہ کرنا نہیں چاہتا۔ کہ ان حملوں میں کس کی طرف سے ناواجب حملے ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے میں مجھے بھی ضرور کسی خاص پکش کا سمرتھک مانا جاؤں گا۔ یہ تو بیٹھک خود اندازہ لگائے گا۔ میں تو اظہار افسوس کرتے ہوئے صرف اتنا لکھنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کے ساتھ آریہ سماج کی سیوا کی ہے۔ وہ ان دکھیتوں کے ہاتھوں میں جا رہا ہے۔ جن کو سماج میں کوئی جانتا بھی نہیں ہے۔ اور وہ صرف دوسروں کے اشارے پر کود رہے ہیں۔ مجھے تو اس وقت نفس مضمون پر ہی وچار کرنا ہے۔

یو۔ پی سبھا کے سابق اور ورتمان پردھان اور پنڈت نردیو شاستری جیسے ودوان اور کئی دیگر پرتشٹھت سجنوں نے پنڈت بدھ دیو کے [illegible] کو نندنیہ قرار دیا۔ اور آریہ جنتا میں اسنتوش کی لہر چل گئی۔ اور اسی سلسلہ میں مہاشہ کرشن جی کی چٹھی بھی سارودیشک سبھا میں پہنچ گئی۔ چنانچہ سارودیشک سبھا میں ۱۱ اگست کو بہت سے وچار کے بعد سروسمتی سے یہ نشچے ہوا۔

"اس سبھا کی سمتی میں حیدر آباد (دکن) میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو نے رشی دیانند کے چتر سے جو ترسکار پورن دیوہار کیا ہے۔ وہ دھرم نیتی شسٹاچار۔ راجیہ نیم جس بھی درشٹی سے دیکھا جائے۔ سروتھا انوچت ہے اور ایک آریہ اپدیشک کے لئے انیت نندنیہ ہے۔ اس سبھا کی سمتی میں پنڈت بدھ دیو کو اس ویوہار کے لئے پشچاتاپ کرنا چاہئے"۔

نئی دہلی کے آریہ سماج نے پنڈت جی کو ایک سپتاہ کے لیے پرچار ارتھ منترت کیا ہوا تھا۔ چنانچہ پنڈت جی دہلی پدھارے۔ اور مجھے درشن دینے کے لئے دو دن متواتر میرے مکان پر تشریف لائے۔ میں نے اس وشئے میں دل کھول کر ان سے بات چیت کی۔ میں نے بہتیرا ان کو سمجھایا۔ اور کہا کہ اس وشئے میں آریہ جنتا کے نوسے فیصدی لوگوں کے جذبات ان کے خلاف ہیں۔ ان کو اپنے کئے پر اظہار افسوس کر دینا چاہئے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ انہوں نے اگر اپنے خیال میں کوئی کام خلاف سدھانت یا خلاف دھرم کیا ہو۔ تب تو وہ پشچاتاپ کر سکتے ہیں۔ ہاں اس میں ان کا کوئی دوش نہیں مانتا۔ شاستر ارتھ کرتے کرتے ان کی اوستھا واقعی ایسی بن چکی تھی۔ کہ ان کو ہر جیسی موتی بھول بھی محسوس نہیں ہوتی۔ اور وہ اس کو سدھانت اکرول ہی بتلائے چلے جاتے ہیں۔ میں نے دوران گفتگو میں ان سے یہ بھی کہا کہ وہ اپنے اس فعل کو جس حد تک برا سمجھتے ہیں۔ ان ہی الفاظ میں اظہار افسوس کر دیں۔ میرا مطلب اس بات پر زور دینے کا صرف یہ تھا۔ کہ کسی پرکار یہ معاملہ نپٹ جائے۔ اور سارا جھگڑا ختم ہو جائے۔ کیونکہ پنڈت جی کی اس وشئے میں دو بالا نشان ہو جانے سے میری ان سے اس وشئے میں اور بھی بہت سی باتیں ہوئیں۔ جن کا لکھنا غیر ضروری اور محض طوالت ہے۔ یہاں صرف یہ ظاہر کرنا ہوں۔ کہ میں ان پر اپنا کوئی اثر نہ ڈال سکا۔

مجھے منتری پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا مضمون مطبوعہ "آریہ مسافر" مورخہ ۲۵ اگست دیکھ کر جہاں وہ جس مقابلہ کی سپرٹ سے لکھا گیا ہے۔ اس سے رنج ہوا۔ وہاں بہت حد تک سنتوش ہوا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ جنتا اس مضمون کو دیکھ کر باہم دکیلوں کے مقابلہ کی باتوں کو نظر انداز کر کے مضمون متنازعہ فیہ کے نتیجہ پر پہنچ جائے گی۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کا فعل واقعی ایسا ہی تھا۔ جیسا کہ پردھان سبھا نے لوگوں کی رہنمائی کے لئے اپنے مضمون میں درج کیا ہے۔ اور ان حالات میں سارودیشک سبھا نے جو خفیف سا مطالبہ پشچاتاپ کا کیا ہے وہ درست ہے۔

پردھان پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"سارودیشک سبھا کے پرستاؤ کا مطلب بھی وہی ہے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان کے وکتویہ کا ہے۔ میں نے بھی پنڈت جی کے فعل کو شسٹاچار اور نیتی کے ورودھ بتلایا تھا بلکہ صاف لکھ دیا تھا کہ وہ پنڈت مادھو آچاریہ کی چال میں آ گئے۔ نیتی اور شسٹاچار کے ورودھ جو بات ہوتی ہے۔ وہ وستت سنئوں میں دھرم کے ورودھ ہوتی ہی ہے کیونکہ نیتی اور شسٹاچار بھی تو دھرم کے انترگت ہی ہیں"۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ شری پردھان جی نے یہ لکھ کر ایک پرکار سے سارے معاملہ کو بالکل صاف کر دیا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی پردھان جی کی اس رائے کو بھی تسلیم نہ کریں۔ لیکن مجھے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ یو۔ پی سبھا کے پردھان سابق و ورتمان۔ پنجاب پرتی ندھی سبھا کے پردھان اور سارودیشک سبھا کے فیصلہ کے ہوتے ہوئے بھی وہ اپنی بات پر اڑے رہیں۔ اگر ایسا ہو۔ تو ان کے لئے شودھا کی بات نہیں ہے۔ اب بھی ان کا گورو اسی میں ہے۔ کہ وہ بلا کسی اور تعلل بغیر فرودی اور نامنزدن پراپیگنڈہ کے سماج کے ہت کو سنمکھ رکھتے ہوئے سارودیشک سبھا کی آگیا اور سادا اپنے فعل پر اظہار افسوس کر کے اس پر جولت آگنی کو شانت کرنے کا یتن کریں۔ اور میں شری پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے بل پورک اور سانو رودھ پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سمبندھ میں ان کے

وچار آسن پر براجمان ہیں۔ ان کو اپنے مضامین میں شخصی حملوں سے بالکل اونچا رہنا واجب ہے۔ اور اسی میں ان کی شان ہے۔ ان کو کوشش کر کے اور بل لگا کر پنڈت بدھ دیو جی کو سمجھانا چاہئے۔ کہ وہ اور نہیں تو سارودیشک سبھا کے فیصلہ کو احترام معاملہ پر نظر رکھ کر اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔ تاکہ یہ معاملہ ختم ہو جائے۔ اور آئندہ کسی کو ایسا کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ اور اس میں میں مہاشہ کرشن جی سے بھی نویدن کروں گا۔ کہ انہوں نے اپنا کرتویہ پالن کر دیا۔ سارودیشک سبھا کی ذمہ داری پنڈت بدھ دیو سے ان کے نندنیہ فعل کے متعلق پشچاتاپ کرانا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا آریہ سارودیشک سبھا کا کام ہے۔ وہ خود مناسب کارروائی کریں گی۔ اس لئے وہ کرپا کر کے اپنی طرف سے اس وشئے میں کوئی اظہار خیال نہ کریں۔ البتہ لوگوں کی جو رائیں ان کے پاس آویں۔ وہ انہیں درج کر دیا کریں۔ ان پہلوؤں سے بھی صرف ایسا کسی کی شخصیت پر حملہ نہ ہو۔ جب پنڈت جی کی طرف سے پشچاتاپ ہو جائے گا۔ یہ معاملہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔

نقل پتر ویوہار

۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء۔ دہلی

شریمان منتری جی نمستے

جب میں نے حیدر آباد (دکن) کے شاستر ارتھ کا حال سنا۔ اور معلوم کیا۔ کہ وہاں پنڈت بدھ دیو جی نے میرے پوجنیہ گورو سوامی دیانند جی کی تصویر کو شاستر ارتھ کے اوسر میں آ کر پاؤں سے ٹھکرا دیا۔ مجھے انتہائی دکھ ہوا۔ کہ اس کا ورنن کرنا میرے لئے کٹھن ہے۔ میرا دماغ اس بات کو سوئیکار نہیں کرتا تھا۔ کہ یہ حرکت پنڈت بدھ دیو جیسے ودوان اور مہاشے کے ایک مہا اپدیشک اور ان دنوں ایک نیتا سے کیسے ہو سکتی ہے۔ پرنتو جب منتری آریہ سماج حیدر آباد کے بیان کی تصدیق پنڈت بدھ دیو نے اپنے بیان میں کر دی۔ اور اس گھٹنا کے ہونے میں کسی پرکار کا شک نہ رہا۔ تو اس وقت مجھے سخت رنج پہنچا۔ میں یہ نویدن کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ پنڈت بدھ دیو کے ساتھ میرے نجی سمبندھ ہیں۔ پنڈت جی میرے جیون کال سے ہیں۔ اور میرے دل میں ان کا جو مان اور پریم ہے۔ اس کو وہ خود بھلی پرکار جانتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ سے اپنے عزیز کی طرح سمجھتا رہا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ مجھے جہاں اس گھٹنا سے دکھ ہوا۔ وہاں پنڈت بدھ دیو جی۔ حرکت سے آریہ ان سے نفرت ہوئی۔ ان کے لئے دکھ ہو گا+

پنڈت بدھ دیو جی کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے سدھانت کی رکھشا کے لئے کیا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اس کتبی میں بھی وزن نہیں معلوم ہوتا میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سبھا کے ایگزیکٹو اپدیشک کی حیثیت میں سوامی دیانند کے چرتر کا اپمان کر کے سارے آریہ جگت کی سبھیتا کو بٹہ لگایا ہے۔ اور سبھیہ سماج کی درشٹی میں گرایا ہے:

ہو سکتا ہے۔ کہ اس سمے کے ادھیکاری گن مجھے پرانے زمانہ کے دقیانوسی وچار کا سمجھ کر میری اس چٹھی پر دھیان نہ دیں۔ مگر میں اپنا کرتویہ سمجھتا ہوں کہ پنڈت بدھ دیو کے اس مندنیہ کاریہ کی اور سبھا کا دھیان آکرشت کروں۔ میں اس سمے اس مضمون پر بحث کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس گھٹنا سے جو برا پربھاؤ اور دل پر جو اثر پڑا ہے۔ اس کو سمکھ رکھتے ہوئے سبھا کے ادھیکاریوں سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ پنڈت بدھ دیو کے اس انوچت ویوہار کے ساتھ سہمت ہیں؟ اور یدی نہیں۔ تو وہ پنڈت بدھ دیو جی کی اس کاروائی پر اسنتوش پرگٹ کریں گے۔ میں آشا کرتا ہوں کہ انترنگ سبھا اللہ پردھان جو ہوں، مجھے اُتّر دینے کی کرپا کریں گے۔ کیونکہ میں اس وشے کو اخبارات میں دینا اُچت نہیں سمجھتا:

(نارائن دت)

۳ اگست ۱۹۳۵ء

شریمان پردھان جی نمستے۔

میں نے پنڈت بدھ دیو جی کی طرف سے رشی دیانند کی تصویر کے ساتھ جو اسبھیہ ویوہار ہوا تھا اس کے وشے میں چٹھی لکھ کر منتری جی سے نویدن کیا تھا۔ کہ اس کو انترنگ سبھا میں پیش کر دیویں سبھا کی طرف سے مجھے کوئی جواب نہیں ملا کیا میری چٹھی پیش نہیں کی گئی؟ یا اس لائق نہیں سمجھی گئی کہ مجھے اس کا کوئی اُتر دیویں۔ سبھا کی اس وشے میں کچھ نیتی ہو مجھے اس سے کچھ واسطہ نہیں۔ لیکن میں یہ آشا نہیں کر سکتا کہ مجھے اس کا کوئی اُتر نہیں دیا جاوے گا۔ آپ بحیثیت پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایک مقتدی "پرکاش" میں شائع ہوا ہے۔ میں نے اس کو ایک ایک لفظ کر کے پڑھا ہے۔ جہاں مجھے خوشی ہے کہ آپ پنڈت بدھ دیو کی کاروائی کو درست نہیں سمجھتے۔ وہاں مجھے اس بات کا دکھ ہے۔ کہ آپ اس گھرنت کاروائی کو لیپتے زبانی میں اتنا ہلکا سمجھتے ہیں۔ کہ آپ اس کو کیول "غیر ضروری" بتلا کر آریہ جنتا کے ہردے کے جذبات کو ٹھنڈا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی رائے میں کیا اس کاروائی سے آریہ لوگوں کو رنج نہیں پہنچا؟ اور کیا بحیثیت پردھان بھی آپ کا اتنا ہی فرض ہے کہ پنڈت بدھ دیو کی کاروائی کو صرف "غیر ضروری" سمجھ کر ٹال دیویں۔ وہ جہاں سبھا کے اپدیشک ہوتے ہوئے بحیثیت پردھان آپ کے ماتحت ہیں۔ ساری سبھا کے ہونے کی حیثیت سے آپ کے رشتہ دار ہیں۔ کیا آپ ان کو صاف الفاظ میں نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ اس غلط کاروائی کے لئے جنتا کو سنتوش دینے کے لئے اظہار افسوس کر دیویں۔ معاف رکھیں۔ تو میں سمجھوں گا کہ یا تو آپ کی سختی کم ہو گئی ہے۔ یا آپ کسی حد تک ان کے ساتھ سہمت ہیں۔ اور لوگ آپ کے اس اعلان کو پنڈت بدھ دیو کے بارہ میں خاتمہ تصور کریں گے:

(نارائن دت)

۶۳۳ ۲۲ ۷/۹۲

شریمان لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار دہلی

شریمان جی نمستے۔

آپ کا پتر پنڈت بدھ دیو جی کے سمبندھ میں منتری پردھان جی کے نام کا ملا۔ اُتر میں نویدن ہے کہ منتری پردھان جی اس سمے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اُن کے آنے پر آپ کا پتر اُن کے سامنے پیش کر دوں گا۔ آپ کا پہلا پتر انترنگ سبھا کے دن پراپت ہوا تھا۔ اور اسی سمے انترنگ سبھا میں سنا دیا گیا تھا۔ انترنگ سبھا نے اس وشے میں یہ آگیا دی تھی۔ کہ سبھا پردھان جی ایک وکتویہ اس سمبندھ میں پرکاشت کر دیں جو انہوں نے کر دیا ہے۔ سبھا پنڈت جی کی اس کرپا کے ساتھ سہمت نہیں ہے۔ اور اسے اچھا نہیں سمجھتی ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی نے بھی اپنے لیکھ میں لکھا ہے کہ ان کی آدرش پر اس قسم کی گھٹنا نہ سمجھی جاوے:

بھودیہ
سبھا منتری

۶۳۳۱ ۲۴ ۷/۹۲

شریمان جی نمستے۔

آج منتری پردھان جی باہر سے واپس آئے ہیں۔ انہوں نے پنڈت بدھ دیو جی کے سمبندھ میں آپ کا پتر پڑھ لیا ہے۔ ان کی آگیا انوسار نویدن ہے کہ آپ نے "پرکاش" میں جو سبھا پردھان کا وکتویہ پڑھا ہے۔ وہ وہاں پورا نہیں چھپا ہے۔ آپ کی سیوا میں پورا وکتویہ بھیجتا ہوں۔ جو "آریہ مسافر" میں چھپا ہے۔ اس میں سپشٹ طور پر پنڈت بدھ دیو جی کی اس کاروائی کو ناپسند کیا گیا ہے۔ اور پنڈت بدھ دیو جی کو بھی سمجھا دیا گیا ہے آپ سمپورن وکتویہ پڑھ لیویں۔ اس کو پڑھ کر آپ کوئی تجویز کریں۔ تو پردھان جی اس کو آدر پورک پڑھیں گے:

بھودیہ
(دستخط) پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں: (مینجر)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اتہاس

(بھومکا)

(از پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے)

میں پاٹھکوں کو بتا چکا ہوں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جنرل اجلاس سے میرا مقصد یہ سبھا کا اتہاس لکھنا ہے۔ پہلے تو میں پرانے اخبارات کی فائلیں۔ سنستھا کی رپورٹیں۔ کتابیں اور ٹریکٹ پڑھتا رہا۔ پچھلے دنوں سے پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے میرے سہائک بنا دیئے گئے ہیں۔ اُن سے اس کام میں اچھی امداد مل رہی ہے۔ سوامی آنند اپدیشک ودیالیہ کے پنڈت نردیو جی اور پنڈت بھگوت دت جی مولوی فاضل بھی اپنی اپنی فرصت کے مطابق ہاتھ بٹا رہے ہیں:

کچھ دن ہوئے۔ میں فیروزپور اور جالندھر گیا تھا۔ فیروزپور کے پنڈت وشنو دت جی وکیل ایک جیتا جاگتا اتہاس ہیں۔ اُن کے درشن ہوئے۔ پنڈت جی آج کل بعارضہ رعشہ بیمار ہیں۔ اس لئے زیادہ کام نہیں کر سکتے۔ تو بھی آریہ سماج کی لگن انہیں سماج کا پردھان بنائے ہوئے ہے۔ اُن کے قیمتی مشوروں سے نوجوان فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پنڈت جی آریہ سماج کے پرانے سیوک ہیں۔ پرمیشور انہیں صحت بخشے۔ کالج پارٹی کے لالہ فتح چند جی ان بزرگوں میں سے ہیں جنہیں رشی کے درشن کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ آپ بڑے پرانے وقت سے آریہ سماج کے سبھاسد چلے آتے ہیں۔ میں نے اُن کے بھی درشن کئے۔ اور سماج کے پرانے واقعات کے متعلق واقفیت حاصل کی:

جالندھر میں پردھان رام کرشن جی اور مہاشہ کالی چرن جی کے درشن ہوئے۔ جالندھر سماج سے میں سماج کے پرانے (کاروائی انترنگ سبھا) رجسٹر لایا۔ ایک رجسٹر سورگیہ لالہ دیو راج جی کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس میں جالندھر سماج کا ماہواری ورتانت درج ہے۔ ان سب سے جالندھر کے پرچار کاریہ کا پتہ چلتا ہے۔ جالندھر کبھی آریہ سماج کا ویسا ہی مرکز تھا۔ جیسا لاہور۔ سورگیہ سوامی شردھانند جی کا پرانا کاریہ کشیتر ہونے کی وجہ سے اسے ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ کنیا مہاودیالیہ کے سیکرٹری لالہ جگن ناتھ جی وکیل اور شریمتی لجاوتی جی پربندھ کرتری کی کرپا سے مہاودیالیہ کی رپورٹیں مل چکی ہیں۔ ان کرپاؤں کے لئے ان سجنوں کا دھنیہ واد ہے:

کچھ ایک آریہ سماجوں نے اپنے ورتانت بھیجے ہیں۔ لیکن رفتار بہت سست ہے۔ میرے لئے سب جگہ پہنچنا ناممکن ہے۔ خاص کر جب میں نے لکھنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ پچھلے ہفتہ کے اخبارات میں شائع شدہ فہرست کے مطابق سب سماجیں اور سبھا سجن اپنے اپنے سامگری بھیج دینے کی کرپا کریں۔ تو اُتّم ہو:

سبھا کے اتہاس کو میں چار حصوں میں بانٹ رہا ہوں۔ ہر حصہ ایک ایک کال کہلائے گا۔ اپنے اپنے سمے کے مکھیہ پرچارک کے نام سے اس کال کا نام رکھ دیا جاوے گا۔ پہلا کال "گورودت کال" ہے۔ اور یہ سنہ ۱۸۸۳ء سے سنہ ۱۸۹۰ء تک چلتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۰ء میں پنڈت جی کا دیہانت ہو گیا۔ اس میں ڈی۔ اے۔ وی کالج اور پرچار یہ دو آریہ سماج کے کام تھے۔ دونوں کی کہانی بڑی دلچسپ ہے۔ پرانے اخباروں اور ٹریکٹوں سے اس کہانی کا مسالہ اکٹھا کیا گیا ہے۔ اور جلد ہی اس کال کا حال قلمبند ہو چکے گا:

اس کے بعد "لیکھرام کال" آتا ہے۔ اس کی سامگری اکٹھی کی جا رہی ہے۔ مسالہ کی فراہمی اور اتہاس کی تحریر ساتھ ساتھ چل رہی ہے:

آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں اور انیہ نرناریوں سے میری پرارتھنا ہے کہ کرپا کر کے جو بھی سامگری دستیاب ہو۔ جلدی بھیج دیویں:

لدھیانہ کے مہاشہ سمپورام جی نیّر نے جہاں ٹریکٹ وغیرہ بھیجے ہیں۔ وہاں تصویریں بھی بھیج دی ہیں۔ میں مہاشہ جی کا مشکور ہوں۔ مجھے یہ سب سامان چاہئے۔ سنستھاؤں کے پربندھکوں کو اپنی سنستھا کا ورتانت بہت جلد بھیجنے کی کرپا کرنی چاہئے:

میں چاہتا ہوں۔ کہ یہ اتہاس ہر طرح سے مکمل ہو۔ کیونکہ پھر پھر اتہاس لکھنے کا موقعہ نہیں ہوتا:

(کرمشہ)

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے:

(مینجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پہلا لیکھ تھا پنڈت بدھ دیو جی کا "مہاشہ کرشن کے نام کھلی چٹھی" "نشیر تنگ والا" پہلا لیکھ کھلی پرکاش پڑھنے کے بعد میں نے ایک لیکھ لکھا تھا۔ جو کہ پرکاش میں چھپ چکا ہے۔ اس میں میں نے حیدرآباد میں پنڈت جی کے رشی دیانند کی مورتی پر ہار چڑھانے کے سمبندھ میں سنکشیپ سے یہ دکھلایا تھا کہ یدیپی پنڈت جی رشی دیانند کے شردھالو بھگت ہیں تاہم ان سے جو یہ نندنیہ کاریہ ہوا ہے۔ وہ آریہ سماج کے شسٹاچار نیتی اور سدھانت کے ورودھ ہونے کے کارن انوچت ہے۔ اب ۲۲ اگست ۱۹۳۵ء کے "ارجن" دہلی میں پنڈت جی کا ایک وسترت لیکھ پرکاشت ہوا ہے۔ ان کا یہ لیکھ ان کے پہلے لیکھ کی نسبت اچھی سپرٹ میں لکھا گیا ہے۔ اور اس میں انہوں نے ایک سپشٹ وکتا براہمن کی طرح کریا تمک تتھا سدھانت آتمک دونوں درشٹیوں سے اپنے آپ کو بالکل نردوش اور حق بجانب سدھ کرنے کا یتن کیا ہے۔ پرنتو بار بار پڑھنے پر بھی میری وہ سمّتی نہیں بدلی جو میں اپنے پہلے لیکھ میں ظاہر کر چکا ہوں۔ کیونکہ میری سمتی میں نہ تو ان کو وہ پرمان حق بجانب ٹھہراتے ہیں جو کہ انہوں نے ستیارتھ پرکاش آدی سے اُدھرت کئے ہیں۔ اور نہ ہی ان کا اپنا وچار سے ویوہار جو کہ رشی کی مورتی پر چڑھا ہے۔ اور آئندہ کے لئے بھی ان کی پرتگیا ہی ان کو نردوش ہونے دیتی ہے جس کا ورنن انہوں نے اپنے اس لیکھ میں کیا ہے۔ استُو

میں نے اپنے پہلے لیکھ کے انت میں یہ لکھا تھا کہ اگر ضرورت ہوئی۔ تو سدھانت کی درشٹی سے اس وشئے پر وستار پوروک لکھوں گا۔ پرنتو پنڈت جی کے لیکھ کے سدھانت آتمک بھاگ پر اپنے وچاروں کا لکھنا اگلے لیکھ پر ملتوی کرتا ہوں۔ اور اس لیکھ میں پنڈت جی کے لیکھ کے اس بھاگ کا اُتّر دیتا ہوں۔ جو کہ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے نرنے کے سمبندھ میں ہے کیونکہ سارودیشک سبھا کا سبھاسد ہونے کے کارن میں اپنا کرتویہ سمجھتا ہوں۔ کہ سب سے پہلے میں پنڈت جی کی ان شکایتوں کا اُتّر دوں۔ جو کہ انہیں سارودیشک سبھا کے ان کے سمبندھ میں پاس کئے ہوئے پرستاو کے متعلق ہیں۔ تاکہ سبھا کے سمبندھ میں کسی کو بھرانتی نہ رہے پنڈت جی کی شکایتیں یہ ہیں:-

(۱) سبھا نے ان کی غیر حاضری میں اپنا فیصلہ دے دیا ہے۔ اور ان کا انتظار نہیں کیا۔

(۲) ان کے عذرات نہیں سُنے۔

(۳) ان کے رشی کی مورتی پر پتی یا دیہ ہار کو دھرم ٹھہرانے کا سبھا کو ادھیکار نہیں تھا۔

رشی دیانند کی مورتی اور پنڈت بدھ دیو جی!!!

(از لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار سبھاسد سارودیشک سبھا دہلی)

ان کے اتر میں نویدن ہے کہ مہاشہ کرشن جی کے پتر آنے پر پنڈت جی کا معاملہ انترنگ سبھا کی میٹنگ میں رکھا گیا تھا۔ اور سبھا کے منتری مہودے کی طرف سے میٹنگ میں سمّلت ہونے کے لئے پنڈت جی کو سوچنا بھی دے دی گئی تھی۔ جس کا کسی پرکار کا اتر بھی سبھا کو نہیں ملا تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کے ورتمان تتھا بھوت پورو پردھانوں اور وفات رائے صاحب منشی مدن موہن جی سیٹھ اور منشی بابو پورن چند جی جیسے ذمہ دار سجنوں کی اور سے بھی آگرہ پر بہت زور دیا گیا تھا کہ سبھا اس وشئے پر اپنا مت جلدی پرکاشت کرے۔ اس سے پہلے منتری سوامی سروانند جی کی رام نام کی دکشنا کے سمبندھ میں دیر سے فیصلہ دینے پر آریہ جنتا کی اور سے جو کہی سنی ہوئی تھی۔ وہ بھی سبھا کے سامنے تھی۔ سب سے بڑھ کر پنجاب کے علاوہ یو۔پی کی آریہ سماجوں میں بھی جو دن پرتی دن اشانتی بڑھ رہی تھی۔ اس کا شانت کرنا بھی ضروری مدنظر تھا۔ سبھا کی میٹنگ میں پنڈت بدھ دیو جی کے سنکیت کئے پہنچنے پر ان کے ورودھ بھی دل بل کی کثرت بھی نہ تھی۔ میٹنگ میں اپستھت سبھاسدوں پر مہاشہ کرشن جی کا کوئی پربھاو بھی نہ تھا۔ اور وہ سب اپنی سوتنتر سمتی رکھنے والے تھے۔ ہاں میں ہاں ملانے والے نہیں۔ ہاں اگر ان سبھاسدوں پر کسی کا پربھاو تھا۔ تو وہ کیول گورو دیو رشی دیانند اور ان کی شکشا کا ہی تھا۔ اس لئے ایسی اوستھا کی اپستھتی میں دیا ہوا نرنے کسی پرکار بھی انوچت نہیں ہو سکتا۔

پنڈت جی کی دوسری شکایت یہ ہے کہ ان کے عذرات سنے بنا ہی سبھا نے فیصلہ دے دیا ہے ضابطہ کی درشٹی سے پنڈت جی کی یہ شکایت درست ہے۔ پرنتو اس سے یہ سدھ نہیں ہوتا کہ سبھا نے بنا جانے بوجھے ناواقفی کی حالت میں ہی اپنا فیصلہ دے دیا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے پنڈت جی کا مہاشہ کرشن کے نام کھلی چٹھی کے نشیر تنگ والا لیکھ نکل چکا تھا جس میں درگھٹنا سمبندھی پنڈت جی کا بیان بھی تھا۔ اتنا ہی نہیں۔ بلکہ پنڈت جی کا وشئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا میں پیش ہو کر سبھا کا فیصلہ بھی پردھان سبھا کے لیکھ دوارہ پرکاشت ہو چکا تھا۔ اور اس پر پنڈت جی نے

کر لیا ہے۔ یہ دونوں لیکھ سبھا کے سامنے آ چکے تھے۔ ایسی اوستھا میں یہ خیال ہی نہیں ہو سکتا تھا کہ پنڈت جی اب ان کے ورودھ کوئی اچھا نیا بیان دیں گے۔ اور یہ خیال سچا ہی نکلا۔ کیونکہ پنڈت جی نے اب اپنے دوسرے لیکھ میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ لگ بھگ وہی ہے جو کہ وہ اپنے پہلے لیکھ میں لکھ چکے تھے۔ اس لئے یہ کہنا تو درست نہیں ہے کہ سبھا نے بنا جانے بوجھے اپنا فیصلہ دے دیا ہے۔ اس سے اترکت سبھا کے فیصلہ کا ٹھیک واقعات پر مبنی ہونا اس بات سے بھی سدھ ہے کہ وہ پنڈت جی کے اپنے بیان اور پنجاب سبھا کے نرنے کے بالکل انوکول ہے۔ جیسے کہ پنڈت جی لکھتے ہیں :-

"مجھے یہ نشچے ہے کہ میرے سامنے اب پھر کوئی یہ بات پیش نہ کر سکے گا۔ اور اگر کرے گا۔ تو میں بغیر اس کاریہ کے دہرانے کے جواب آسانی سے دے سکوں گا۔ مجھے کوئی حالات ایسے نہیں سوجھتے جن میں مجھے اس کام کو دہرانا پڑے۔ میں نے جب یہ کام کیا تھا۔ تب بھی یہ سمجھ کر اور دل پر پتھر رکھ کر کیا تھا کہ اسے پہلی اور آخری بار کر رہا ہوں"

("آریہ ویر" لاہور ۴ اگست ۱۹۳۵ء)

پنڈت جی اپنے اس کتھن میں سویم بھی اپنے کئے ہوئے کام کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اگر اچھا سمجھتے۔ تو نہ تو یہ لکھتے۔ کہ میں نے یہ کام دل پر پتھر رکھ کر کیا ہے۔ اور نہ ہی آئندہ کے لئے ایسا نہ کرنے کی پرتگیا کرتے۔ اور جو کام اچھا نہیں ہے۔ وہ اوشیہ نندنیہ ہے۔

آچاریہ رامدیو جی پردھان سبھا پنجاب لکھتے ہیں کہ :-

"سارودیشک سبھا کے پرستاو کا مطلب بھی وہی ہے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان کے وکتویہ کا۔ میں نے بھی پنڈت جی کے فعل کو شسٹاچار اور نیتی کے ورودھ بتلایا تھا۔ بلکہ صاف لکھ دیا تھا۔ کہ وہ پنڈت مادھو اچاریہ کی چال میں آ گئے۔ نیتی اور شسٹاچار کے ورودھ جو بات ہوتی ہے۔ وہ دوسرے معنوں میں دھرم کے ورودھ ہوتی ہی ہے۔ کیونکہ نیتی اور شسٹاچار

(نوٹ) اُکت پنکتیاں پردھان پنجاب سبھا نے لکھ کر سارودیشک سبھا کے نرنے کی تصدیق کر دی ہے۔

پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مجھے اپنے پتر میں لکھتے ہیں۔ کہ:-

"پردھان جی کے وکتویہ سے سپشٹ ہے کہ سبھا پنڈت بدھ دیو جی سے سہمت نہیں ہے۔ اور ان کی اس کریا کو اچھا نہیں سمجھتی"

اُکت پنڈت جی کے اپنے اقبالی بیان اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے فیصلہ سے ظاہر ہے کہ سارودیشک سبھا کا نرنے پنڈت جی کے تحریری بیان پر مبنی ہے۔ اور سارودیشک سبھا کے نرنے اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نرنے میں کچھ بھی فرق نہیں۔ اگر فرق ہے۔ تو صرف یہ کہ پنجاب سبھا نے پنڈت جی کو دوشی ٹھہراتے ہوئے بھی اس کے لئے کوئی سزا تجویز نہیں کی۔ اور سارودیشک سبھا نے انہیں پرائشچت کرنے کی آگیا دی ہے۔ جو کہ اُچت ہی تھی۔

نیز پنڈت جی اپنے آپ کو اس لئے بھی نردوش بتلاتے ہیں۔ کہ انہوں نے جو یہ کام کیا ہے۔ وہ آپت کال میں کیا ہے۔ پرنتو میرا نویدن یہ ہے کہ اوّل تو وہ کوئی ایسا آپت کال تھا نہیں کہ جس میں پرتی وادی کے آکشیپ کا اتر کسی دوسری طرح سے نہ دیا جا سکتا تھا۔ بلکہ میں تو اس اتر کا مورتی پوجا سے کوئی سمبندھ ہی نہیں سمجھتا۔ جیسا کہ میں اپنے پہلے لیکھ میں لکھ بھی چکا ہوں۔ اور پنڈت جی جس طرح اب دعوے کرتے ہیں۔ کہ آئندہ وہ ایسے آکشیپ کا اتر بغیر اس کاریہ کے دہرانے کے آسانی سے دے سکیں گے۔ اس وقت بھی دے سکتے تھے۔

اور یدی اس کو آپت کال مان بھی لیا جائے۔ تو بھی پنڈت جی نردوش نہیں ٹھہر سکتے۔ کیونکہ وہ آپتی ورودھی کی اور سے نہیں۔ بلکہ پنڈت جی کی اپنی پیدا کی ہوئی تھی۔ جیسا کہ ان کے بیان کی ان پنکتیوں سے ظاہر ہے :-

"پنڈت مادھو اچاریہ نے آریہ سماج پر یہ آروپ کیا تھا۔ کہ آپ لوگ بھی اشنان۔ جوتا۔ اوکھلی۔ پتیلا آدی کی پوجا کرتے ہیں۔ اوکھلی پر اَنّ چڑھاتے ہیں۔ میں نے ان سب کریاؤں کی ویاکھیا کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ تو ان کریاؤں کی مضحکہ خیز ویاکھیا ہے۔ پرنتو اس سے بھی سرل ریتی سے اس کا نرنے کرنا ہو۔ تو میں ایک اور چیز نالے کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ دوسری اور آپ لے لیں۔ میں اشنان۔ اوکھلی اور جوتا آدی اٹھا کر دوں گا۔ آپ مورتی لے کر دیکھئے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کہ اچھا اوگُس۔ مُوسل کر تو جوتا ماردیں گے۔ کنتو کیا رشی دیانند کے چتر پر بھی جوتا مار دیں گے؟"

(" ارجن " - دہلی - ۲۲ اگست ۱۹۳۵ء)

اُکت اُداہرن سے ظاہر ہے کہ سناتن دھرمی پنڈتوں نے پہلے رشی دیانند کے چتر پر جوتا مارنے کا مطالبہ نہیں کیا۔ بلکہ پہلے پنڈت جی نے اوگُس موسل آدی کے مقابلہ میں سناتن دھرمی پنڈت سے مورتی پر جوتا مارنے کا مطالبہ کیا تھا۔ جس کو وہ ایشور سمجھتا تھا۔ اس کے بعد اس نے رشی کے چتر پر جوتا مارنے کا مطالبہ کیا۔ اور وہ بھی سندیہ یُکت شبدوں میں جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس کے پیدا کرنے والے سوئم پنڈت بدھ دیو جی تھے +

پنڈت جی نے سناتنی پنڈت سے شِولنگ پر جوتا مارنے کا جو مطالبہ کیا ہے۔ وہ انُچت بھی تھا۔ اور بُرا بھی۔ انُچت اس لیے کہ وہ تو مورتی پوجا کو مانتا تھا۔ اس لیے اس سے مورتی پر جوتا مارنے کا مطالبہ کرنا بالکل بے معنی تھا۔ بُرا اس لیے کہ اوگُس موسل پر جوتا مارنے کے مقابلہ میں اس کے اشٹ دیو پر جوتا مارنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس لیے پنڈت جی نہ صرف رشی کی مورتی پر پرہار کرنے کے ہی دوشی ہیں۔ بلکہ اس لیے بھی کہ انہوں نے سوئم ایسی آپتی کر پیدا کیا جس سے انہیں یہ کام کرنا پڑا +

پنڈت جی کی تیسری شکایت یہ ہے۔ کہ ان کے کاریہ کو دھرم ورُودھ ٹھہرانے کا ادھیکار آریہ سارودیشک سبھا کو نہ تھا۔ بلکہ دھرم آریہ سبھا کو تھا +

پنڈت جی کی یہ شکایت بھی درست نہیں ہے کیونکہ ایسا کوئی نیم نہیں ہے کہ جس کی رُو سے سارودیشک سبھا ہر ایک اس وشئے کی وِوستھا بننے کے لیے دھرم آریہ سبھا میں بھیجنے کے لیے بادھت ہو۔ کہ جس میں دھرم شبد آ جائے۔ بلکہ سارودیشک سبھا کا ادھیکار ہے کہ وہ جس وشئے کو اُچت سمجھے۔ دھرم آریہ سبھا میں بھیجے۔ اور جس کو نہ سمجھے نہ بھیجے۔ سارودیشک سبھا کے اس ادھیکار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہی دھرم آریہ سبھا کا نیم بہت سمسکھیا منتر ۱۱ بنایا گیا ہے۔

"یہ سبھا کسی وشئے میں وِوستھا نہ دے سکے گی۔ جسے سارودیشک سبھا نے اُپسِتھت نہ کیا ہو"

اس کے اتِرکت دھرم آریہ سبھا کے نرمان کا کارن یہ نہ تھا۔ کہ سارودیشک سبھا کے سارے ہی سنسار دھرم شریان سے شونیہ رہتے تھے ...

ادھیکاری نہیں تھے۔ کیونکہ یہ تو نِشچت تھا کہ سارودیشک سبھا کے بہُمت سے ایسے سبھا بھی ہو سکتے تھے۔ کہ جن کا دھرم آریہ سبھا میں آنا لازمی تھا۔ اور اس وقت بھی جس میٹنگ میں پنڈت جی کے وشئے کا نرنے کیا گیا ہے۔ اس میں بھی شری نارائن سوامی پردھان دھرم آریہ سبھا۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ شری سوامی برہمانند جی اور شری پنڈت گنگا پرشاد جی جیسے وِدوان سجن موجود تھے۔ جو کہ دھرم آریہ سبھا کے بھی سبھا سد تھے۔ میٹنگ میں اُپسِتھت سبھا سدوں میں پنڈت جی کے وشئے میں مت بھید بھی نہ تھا۔ جس کی وجہ سے پنڈت جی کے وشئے کو دھرم آریہ سبھا میں بھیجنے کی ضرورت ہوتی۔ اس کا پرمان یہ ہے۔ کہ پنڈت جی کے سمبندھ میں جو پرستاو پاس کیا گیا ہے۔ وہ سرو سمتی سے پاس کیا گیا ہے۔ نیز پنڈت جی کے اس وشئے کو دھرم آریہ سبھا میں بھیجنے سے اس وشئے کے نرنے ہونے میں انُچت دیر ہونے اور آریہ جنتا میں اور بھی اشانتی پھیلنے کے سوائے اور کوئی پھل ہی نہیں تھا۔ کیونکہ شری نارائن سوامی جی آدی دھرم آریہ سبھا کے سبھا سدوں کی سمتی تو دی ہی تھی۔ جو کہ وہ دے چکے ہیں۔ اگر ان کے اَنُکول ہی دوسرے سبھا سدوں کی سمتی بھی ہوتی۔ تو نِیصلہ وہی ہوتا۔ جو کہ سارودیشک سبھا نے دیا ہے۔ اور اگر دوسرے سب سبھا سدوں کی سمتی ان کے وِرُودھ ہوتی تو بھی نرنے بہُمت سے ہی ہوتا۔ کیونکہ دھرم آریہ سبھا کے نیم سنکھیا ۱۱ کے نیچے دئے ہوئے اس نوٹ کے دھرم آریہ سبھا کی وہی وِوستھا مانی جائے گی۔ جو سرو سمتی سے دی گئی ہو۔ کے انوسار وہ وِوستھا دی جا سکتی تھی۔ جو کہ سرو سمتی سے دی گئی ہوتی۔ ان اُکت حالات اور واقعات کی رُو سے یہ تو نِشچت ہے۔ کہ سارودیشک سبھا نے جو نرنے دیا ہے۔ وہ کسی طرح بھی انُچت نہیں ہے۔

باقی رہی سبھا کے نرنے کو ماننے یا نہ ماننے کی بات۔ یہ پنڈت جی کے اختیار میں ہے۔ کہ وہ مانیں یا نہ مانیں۔ لیکن میں تو یہی نویدن کروں گا کہ انہیں ماننا ہی چاہیے۔ اور لوک سنگرہ کے لیے بھی ماننا آوشیک ہے +

بالفرضِ محال اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ پنڈت جی نے یہ پنڈت کام آپت کال میں کیا ہے تو بھی وہ سرو تھا نردوشی نہیں ٹھہر سکتے۔ کیونکہ جو کام بُرا ہے وہ کسی طرح بھی اچھا نہیں ہو سکتا۔ اور اس کا پھل بھی برا ہی ملتا ہی ہے۔ چنانچہ پنڈت جی کو بھی مل رہا ہے۔ کیونکہ جب سے انہوں نے یہ کام کیا ہے ...

پنڈت بدھ دیو کا وکتویہ!

(از شری پنڈت نردیو شاستری جی ویدتیرتھ مہاوِدیالیہ جوالاپور)

ہم نے دھیان پُوروک یہ پنڈت بدھ دیو جی کا وکتویہ پڑھا۔ اور کئی بار پڑھا۔ اس وکتویہ میں اپنے اُوچِت۔ اسچِت کر کے پرنچا تاپ کرنا تو دور رہا۔ اور اُنہیں شٹھا ہی پرکٹ ہوتا۔ اس وکتویہ میں بال ہٹھ کے اتِرکت اور کچھ نہیں۔ آریہ سماج پر ایسی کون سی وپتی آ پڑی تھی۔ جو ال پر ہٹھ کر کے اس پرکار اشِشٹ ویوہار کیا۔ اور مہارشی سوامی جی کے چتر پر ٹھکرایا۔

گت نصف صدی میں سناتنیوں کے ساتھ سینکڑوں شاستر ارتھ ہو چکے ہیں۔ کنتو کبھی کسی آریہ پنڈت کو ایسا نہیں دیکھا کہ اس پرکار کے اشِشٹ ویوہار کی نوبت بھی آئی ہو۔ کیا پنڈت بدھ دیو یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ حیدرآباد میں سوامی جی کی تصویر پر نظرا جتر کو نہ ٹھکرایا۔ تو آریہ سماج رسا تل کو چلا جاتا۔ پنڈت یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ اس سمے میں گھبرا گیا تھا۔ اور مجھے ایسا ہی سوجھا تھا۔ اور میں نے ویسا ہی کیا۔ اب اگر آریہ سماج کے لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں نے اُوچت نہیں کیا تو مجھے اس بات کا دُکھ ہے۔ پشچاتاپ ہے۔ انیا بھی ایسا کبھی پرگٹ کرنے کے ہٹھ کی۔ ... اور معاملہ رفع دفع ہو جاتا۔ ان کا بال بیکا ہونا اور کچھ نہیں۔ یہ بال ہٹھ ... کسی گھٹنا کے سمے بدھ دیو جی کی پیچھے کہتا کہ لا شنا با للہ بیٹا اپنا جتر چھوا گا سُوا ہوں۔ کہنے والوں کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ کنتو یہ کاریہ کسی بیسے ودوان اودار ہو لئے۔ اس سے کشتی کر سکتے ہو لیکن نہیں ہے۔ اس کاریہ کو کسی کر سکیں گے۔ لوگوں کو مسلمان جگہ جگہ پر سوامی جی کے چتر کو ٹھکرا کر کہیں گے۔ ان کو ہم کس منہ سے کہہ سکیں گے کہ تم نے ہمارے سوامی جی کا اپمان کیا ہے۔ اس پرکار اپنے مت اور مکھیوں سے کیا کہہ سکیں گے۔ وہ تو سیدھے کہہ دیں گے۔ کہ ہم سے کیا کہتے ہو۔ اپنے بدھ دیو جی جیسے اُپدیشکوں سے کہو۔ جنہوں نے ہی یہ پرتھا چلائی۔ تم مورتی پوجک نہیں ہو۔ چتر کا اپمان کرنے سے تمہارا کیا بگڑا ہے؟

اس پرکار اپمان کریں گے۔ اور ہم ستا کرو گے۔ سنا رُوم ...؟ کیا کر سکے گا۔ کیا آریہ سماج بھی کیسی سرسا کھنچی ہے۔ جو ان باتوں کو سہہ لیتی ہے۔ بھگوان بچائے ہم کو اس پرکار کی نگرہ ناشک سماج ناشک لیہن نیتیوں سے۔ بدھ دیو جی کا کاریہ بدھی وِرُودھ ہے۔ دھرم وِرُودھ اور شِشٹ ویوہار وِرُودھ ہے۔ نیتی وِرُودھ اور جبیہ سماج کے ہم وِرُودھ ہے۔ ان کو سچے ہردے سے کلنک پرگٹ کرنا چاہیے۔ اسی سے ان کی عزت بڑھے گی۔ نہیں تو ہم یہاں کہاں تک کہیں ...

"विनाशकाले विपरीत बुद्धि"

نوٹ :- ہم نے بدھ دیو جی کے ہستت کی وِرتی سے اور آریہ سماج کی بھلائی کی نیتی سے بدھ دیو جی کے وشئے میں پہلا لیکھ لکھا تھا۔ اور وکتویہ پڑھنے کے اپرانت یہ دوسرا لیکھ لکھا ہے +

(سمپادک)

۲۴ ہیں۔ اس طرح سے انہیں تو دنڈ مل رہا ہے۔ اب لوگ یوں انہیں رشی دیانند کی مان مریادا کا رکشن اور آریہ جنتا کا اسنتوش دور کرنا ہے۔ وہ ان کو پشچاتاپ کر کے کر ہی دینا چاہیے۔ کیونکہ پراچین دھرماتما آریہ براہمن آپت کال میں کئے ہوئے اپنے انُچت کام کا بھی پرایشچت کرتے آئے ہیں۔ اداہرن کے طور پر شری کمارل بھٹ جی کا دیدک دھرم کے ورودھی اپنے گرو بودھوں کے دھرم کا کھنڈن کرنے کے دنوں میں پرایشچت کرنے کی گھٹنا آدی اتہاس میں موجود ہے۔ اور پرایشچتوں کے وشے اُدا شری مہاتما گاندھی جی تو آپ کے سامنے موجود ہیں۔ جو کہ اپنی ہی نہیں۔ بلکہ اپنے ساتھیوں کی بھولوں کا بھی پرایشچت کرتے رہتے ہیں +

(رام منتری)

جب مایوسی کی اندھیری گھٹا چھائی ہو

اور صحت کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو۔ اس وقت مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دینا چاہیے۔ جس سے روز بروز قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی و کمی۔ جریان۔ احتلام اور دیگر امراض مخصوصہ نابود ہو کر مکمل صحت حاصل ہو گی۔ قیمت فی ڈبیہ چالیس گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں للعہ روپیہ۔ ملنے کا پتہ: سوید شاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

ایجنٹ امرت دھارا ... منڈی لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت بدھ دیو جی کے کیرکٹر کی آزمائش

(پنڈت بدھ دیو جی کے ایک سابق عقیدتمند کے قلم سے)

حیدرآباد (دکن) میں پنڈت بدھ دیو جی نے رشی کے چتر کا اپمان کر کے جس فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے آریہ جگت میں ایک ہیجان برپا کر دیا۔ یا شائے چند ہر وہ شخص جو رشی کے نام اور کام سے واقف ہے۔ پنڈت جی کے اس فعل کی مذمت کر رہا ہے۔ ہمارے پریس نے متفقہ طور پر اس واقعہ کے خلاف اپنی آواز بلند کر دی۔ اور پنڈت جی سے پرزور استدعا کی۔ کہ وہ ایسے کئے پر پشچاتاپ کر کے اپنے خلاف ناراضگی کی بڑھتی ہوئی لہر کو فوراً روک دیں۔ کیونکہ اس کا اثر بیگانہ و بیگانہ کسی کے لئے اچھا نہ ہوگا لیکن پنڈت جی کی طرف سے صدائے برنخاست والا معاملہ رہا +

پنڈت جی کا پہلا لیکھ "مہاشہ کرشن جی کے نام کھلی چٹھی" کے عنوان سے ۲۸ اگست کے "آریہ ویر" میں شائع ہوا۔ جو اخبار مذکور کے دس کالموں پر مشتمل تھا۔ اس لیکھ میں جو کچھ تھا۔ وہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے میرے خیال میں کوئی اخیلاف نہ ہوگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ لیکھ جنتا کے لئے نہیں۔ بلکہ کیول مہاشہ کرشن جی کے لئے تھا۔ چٹھی بند سہی۔ آخر کھلی سہی۔ آخر تھی تو مہاشہ کرشن جی کے نام۔ تاہم کھلی ہونے کے کارن لوگوں نے اسے پڑھا۔ اگر اس میں سے ذاتیات کی بحث کا حصہ نکال دیا جائے۔ تو بمشکل ڈیڑھ دو کالم اصل مضمون پر ہوں گے۔ جس میں سے ایک کالم ستیارتھ پرکاش کے اقتباسات سے پُر تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ لیکھ اصل واقعات جاننے کے لئے جنتا کی رہنمائی نہ کر سکتا تھا۔ جنتا ان کے بیان کے لئے چشم براہ تھی۔ آخر خدا خدا کر کے ان کا دوسرا لیکھ بعنوان "ادھرم" دہلی کی ۲۱ اگست کی اشاعت میں شائع ہوا۔ وہ حقیقت میں ان کا بیان کہلانے کے مستحق ہے۔ اس میں انہوں نے اصل واقعہ اور اپنی پوزیشن کو خود قلمبند کیا ہے۔ جس سے کئی ایسے امور کی بھی توضیح ہو گئی ہے۔ جو اس وقت تک مبہم تھے۔ پنڈت جی کا بیان ان الفاظ کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔

گھٹنا کا ورنن :۔

"شری پن سمبارک جی لکھتے۔ پنجاب کے وچیتر داؤ منڈل کی کرپا سے میں اس سمے ایک عجیب کر اندولن کا کیندر بن رہا ہوں۔ شری نرد یو شاستری جی مجھ پر کیت ہوئے ہیں کہ میرے نام کے ساتھ "شری" لگانا بھی اچت نہیں سمجھتے" ۔۔۔

آگے چل کر آپ لکھتے ہیں :۔

"ان سے پہلے کہ میں اپنا وکتویہ لکھوں۔ میں اونیک سمجھتا ہوں کہ گھٹنا کا سوروپ آریہ جنتا کے سامنے اپستھت کر دوں ۔۔۔

یہاں پر یہ واضح کر دینا غیر مناسب نہ ہوگا کہ پنڈت جی کی طرف سے اصل گھٹنا کا ورنن اس وقت تک پنجاب کے کسی اخبار میں شائع نہیں ہوا۔ ہاں آچاریہ رامدیو جی نے اس واقعہ کا ذکر اپنے پہلے لیکھ میں کیا ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی کے بیان کردہ واقعہ کو پڑھنے سے پہلے اگر آچاریہ رامدیو جی کے بیان کردہ واقعہ پر نظر ڈال لی جائے۔ تو اس کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ لہٰذا پہلے وہی ٹکڑا ان کی بھینٹ کرتا ہوں۔ شری آچاریہ رام دیو جی اپنے پہلے لیکھ میں اس واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں :۔

"حیدرآباد (دکن) میں ابھی ایک وچتر گھٹنا ہوئی ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی ایک بڑے ہوشیار مناظر پنڈت مادھو آچاریہ سے شاستر ارتھ کر رہے تھے۔ پنڈت مادھو آچاریہ نے یکتیوں اور پرمانوں سے لاجواب ہو کر اِدّا ان سناتنیوں کی طرح پرانی پوشیدہ دلیل کو دہرا کر پنڈت بدھ دیو جی کو چیلنج کیا کہ اگر تم مورتی پوجک نہیں ہو۔ اور آریہ سماج مورتی پوجک نہیں ہے۔ اور رشی دیانند کے چتر کو محض کاغذ سمجھتا ہے۔ اور چتر پر پاؤں رکھنا رشی دیانند کا اپمان نہیں سمجھتا۔ تو رشی کے چتر پر پاؤں رکھ دیں۔ پنڈت بدھ دیو جی نے شاستر ارتھ کے جوش میں اور ستر دھانت رکھشا کے آویش میں اپنے بول پر بھروسہ رکھ کر ایک ایسی کتاب نکالی جس میں رشی کا چتر تھا۔ اس پر پاؤں رکھ دیا۔ اور یہ سدھ کرنے کا یتن کیا۔ کہ آریہ سماج پر مورتی پوجا کا غلط الزام کبھی نہیں لگ سکتا" ۔۔۔

اس اقتباس کے جلی الفاظ سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ رشی کے چتر کا خاص طریقہ سے اپمان کرنے کی ابتدا پنڈت مادھو آچاریہ سے ہوئی۔ اور دوسرے یہ کہ پنڈت بدھ دیو جی نے فوری جوش کی حالت میں یہ کام کیا۔ اس جوش اور آویش کو مدنظر رکھ کر ہی "آریہ مترّ" نے اس گھٹنا کو "ایک آریہ اپدیشک کی آویش پورن چیشٹا" کا نام دیا ہے۔ کئی اور لیکھکوں نے بھی اسی جذبہ کے زیر اثر یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ شاستر ارتھ کرنے والے کو جوش میں نہ آنا چاہیئے +

"مورتی پوجا کا شاستر ارتھ چل رہا تھا۔ اس میں پنڈت مادھو آچاریہ نے آریہ سماج پر یہ آکشیپ کیا۔ کہ آپ لوگ بھی تو استرا۔ جوتا۔ ادکھل بٹلر آدی کی پوجا کرتے ہیں۔ ادکھل پر ان چڑھاتے ہیں۔ میں نے ان سب کریاؤں کی ویاکھیا کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم نے ان کریاؤں کی بیتھارتھ ویاکھیا ہے۔ پرنتو اس سے بھی سرل ریتی سے نرنے کرنا ہو۔ تو ایک طرف میں جوتا لے کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ دوسری طرف آپ ہو لیں۔ میں استرا۔ ادکھل جوتے آدی پر پرہار کروں گا۔ آپ شو لنگ پر کر دیجئے۔ پتہ لگ جائے گا۔ کہ ہم مورتی پوجک ہیں یا آپ؟

اس پر سناتنی پنڈت نے کہا۔ کہ اچھا ادکھل موسل کو تو آپ جوتا مار دیں گے۔ کنتو کیا رشی دیانند کے چتر پر بھی جوتا ماردیں گے میں نے اتر دیا۔ کہ یہ میرے گورو کا چتر ہے میں اس کا اچت آدر کرتا ہوں۔ اور یدی کوئی ورودھی اپمان کرنے کے اُدیش سے اس پر پرہار کرے۔ تو میں اُس سے لڑوں گا بھی۔ کنتو اس سمے پرجا میں بھرم پھیلانے کے نمت آپ ایسی بات کہہ رہے ہیں۔ تو پرجا کے بھرم نوارن کے لئے میں یہ کہہ کر تو یہ بھی پالن کروں گا۔ اس پر سناتن دھرم سبھا کی طرف سے نیت پردھان شری وامن نائیک جی نے مورتی پوجا کی رکھشا کے لئے مادھو آچاریہ جی کو میری طرف چتر بھیجنے سے روک دیا۔ جب میری باری آئی۔ تو میں نے اتر دینا آرمبھ کیا۔ جب اس پرشن کے اتر دینے کا سمے آیا۔ تو میرے پاس ایک پستک تھی۔ جس پر رشی کا چتر تھا۔ پستک میز پر پڑی تھی۔ اور میں میز پر کھڑا ہوا بول رہا تھا۔ میں نے اپنا پیر اُس چتر پر رکھ دیا" +

پنڈت جی کے اس بیان سے یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ کہ جوتا مار کر مورتی پوجا کا فیصلہ کرنے کا سرل اُپائے پنڈت مادھو آچاریہ نے پیش نہیں کیا۔ بلکہ یہ پنڈت جی کی اپنی پیشکش ہے۔ جسے سویکار کرتے ہوئے سناتنی پنڈت نے ایک قدم اور آگے بڑھایا۔ اور رشی کے چتر کے اپمان کا مطالبہ پیش کر دیا۔ جو کہ ایک لازمی بات ...

بنیادی غلطی :۔

اس سرل اُپائے کا پیش کرنا ہی اس واقعہ کی بنیادی غلطی ہے۔ ہماری رائے میں تو بیگیہ کی کوئی بھی وستو چاہے وہ ہون کنڈ ہو۔ یگیہ کے پاتر۔ استرا ہو یا ادکھل موسل۔ اس قابل نہیں۔ کہ ان پر جوتے رسید کئے جائیں۔ یگیہ ویدی کی اینٹوں پر بھی جوتے لے جانا کوئی اونچا اخلاق نہیں۔ کتنا ایک معمولی گھاس ہے۔ جو چلتے پھرتے ہمارے پاؤں سے کچلی جاتی ہے۔ مگر وہی جب یگیہ کی وستو بن کر ہماری ویدی پر آئے۔ تو اسے بھی پاؤں سے ٹھکرانا کوئی شِشٹاچار نہیں کہا جا سکتا۔

ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ پنڈت جی اس دشٹر میں ہمارے ساتھ اتفاق کرتے ہیں یا نہیں۔ بہرحال یہ نہایت ہی حیرانی کی بات ہے۔ کہ پنڈت جی نے خود یگیہ کی وستوؤں پر جوتا مارنے کی پیشکش کی۔ اگر فریق مخالف کی طرف سے اس مطالبہ کا آغاز ہوتا۔ تو بھی یہ عذر پیش کیا جا سکتا تھا۔ کہ ہم جوابدہی کے لئے مجبور تھے۔ لیکن اس صورت میں تو تمام تر ذمہ داری پنڈت جی پر ہی عائد ہوتی ہے۔ پنڈت جی کو یہ بھی بخوبی معلوم تھا۔ کہ استرا آدی پر جوتا مارنے کی آمادگی ظاہر کرنے پر سناتنی پنڈت کا مطالبہ رشی دیانند کی تصویر کے متعلق ہوگا۔ کیونکہ تین سال پہلے لاہور چھاؤنی میں پنڈت بدھ دیو جی مادھو آچاریہ کے مقابلہ میں اس سرل اُپائے کو آزما چکے تھے۔ اس کی یاد انہیں بھول نہیں ہوگی۔ پنڈت مادھو آچاریہ تو پھر پنڈت بدھ دیو جی کی طرف سے اس دلیل کو سن کر بے اختیار بول اٹھا ہوگا۔

"لو اپنے آپ دام میں صیاد آ گیا"

آچاریہ رامدیو جی کے بیان میں دوسری بات یہ تھی۔ جو ابھی تک سب دماغوں پر مسلط ہے۔ کہ یہ فعل فوری جوش میں کیا گیا ہے۔ لیکن پنڈت جی کے بیان میں واقعہ کا یہ پہلو بھی غلط معلوم ہوتا ہے۔

پنڈت بدھ دیو جی کے بادلِ ناخواستہ جوتا مارنا سویکار کر لینے پر بھی سناتنی پردھان نہو سے نہایت دانشمندی سے سناتنی پنڈت کے اس نامعقول مطالبہ کی پرزور مذمت کی۔ اور اسے اس بیہودہ مطالبہ کو چھوڑ دینے پر مجبور کیا۔ مگر پنڈت جی جب اپنی باری پر کھڑے ہوئے۔ تو حسب معمول نہایت ٹھنڈے دماغ سے آپ نے پہلے اپنی تمام دلائل پیش کیں۔ اور پھر آخیر میں رشی کے چتر پر پاؤں بھی رکھ دیا۔

یہاں پنڈت جی کی تحریر کے مطابق ان کی ...

آریہ سماجیوں کا تو کہنا ہی کیا سناتنی پردھان
جہودے بھی رشی کے چتر کا یہ اپمان اپنی آنکھوں
دیکھنا نہیں چاہتے۔ اور سناتنی پنڈت کی اس
بات کے لئے کوئی حد معلوم نہیں ہوتی۔ ایسی
اوستھا میں اگر یہ عمل نہ ہوتا۔ تو کون سی آفت
نازل ہو جاتی؟

الدرین حالات یہ کہنا کہ انہوں نے یہ کام کسی
فوری جوش کے زیر اثر نہیں کیا۔ بلکہ خوب سوچ
وچار کر اور ٹھنڈے دماغ سے کیا ہے۔ ان کے
ساتھ انیائے کرنا نہیں۔ بلکہ ان کے خیالات
کی صحیح ترجمانی کرنا ہے۔ کیونکہ پنڈت جی خاص
حالات میں عام حالات میں نہیں۔ جیسا کہ ان کے
حواری سمجھتے ہیں، رشی کے چتر کے ساتھ یہ ویوہار
کرنا جائز سمجھتے ہیں۔

اپنے اسی تازہ بیان میں وہ ایک جگہ فرماتے
ہیں:۔

رشی کا چتر:۔

"پرنتو میں نے کہا۔ کہ میں نہ چتر کا شترو
ہوں۔ نہ پوپ پوجا کا۔ کنتو یہاں کھڑے
لگے ہوئے رشی کے چتر سے لابھ اٹھانا
میں پاپ نہیں سمجھتا سو ہاں جنتا کے
بھرم نوارن کے لئے اسادھارن اوستھا
میں پیر رکھنے میں بھی پاپ نہیں سمجھتا"

پنڈت جی نے بلا کم و کاست اپنے وچار
پرگٹ کر دئے۔ اس لئے ان کی پوزیشن صاف
ہے۔ خاص حالات میں وہ ایسا کرنا پاپ نہیں
سمجھتے۔ اس لئے انہوں نے وہاں یہ کام کر دیا۔
یہ فیصلہ کرنا اب ودوانوں کا کام ہے۔ کہ رشی
دیانند یا ایسے مہاپرشوں کے چتروں کا یہ حشر
ہر حالت میں ہو سکتا ہے۔ یا خاص حالات
میں ہی ہو سکتا ہے۔ یا بالکل نہیں ہو سکتا؟
آریہ سماج کو اس سوال کا حل جلد کرنا ہوگا۔
کیونکہ آریہ سماج میں ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو کہ
عام حالات میں بھی اس فعل کا جواز بیان کر رہا
ہے۔ پنڈت جی نے اس پر بھی اپنے رائے کا اظہار
کر دیا ہے۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہیں جن
کے لئے رشی دیانند کی تصویر ردی کاغذ کے
ٹکڑے سے زیادہ قیمت نہیں رکھتی۔ اور نہ ہی
وہ آپ سے۔ غیرے۔ نتھو خیرے کو اپنے گورو
کے چتر کے ساتھ یہ سلوک روا رکھنے کی اجازت
دینے کو تیار ہیں۔ ان کے یہ الفاظ اس سوال پر
روشنی ڈالتے ہیں:۔

"میں نے اتر دیا۔ کہ یہ میرے گورو کا چتر
ہے۔ میں اس کا اوچت آدر کرتا ہوں۔
اور اگر کوئی ودھی اپمان کرنے کے ادیش
سے اس پر پیر رکھے۔ تو میں اس سے

اور بھی ملتے ہیں۔ اور اپمان بھی۔

خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا

پنڈت جی اصل گھٹنا کا ورنن کرنے کے بعد
لکھتے ہیں:۔

"اس گھٹنا پر وچار کرنے کے لئے میں پرشن
کو دو بھاگوں میں بانٹ لیتا ہوں پہلا وچار
تو یہ ہے۔ کہ کسی مہاپرش کی مورتی کے ساتھ
کسی بھی اوستھا میں ایسا ویوہار کیا جا سکتا
ہے یا نہیں۔ جو بظاہر اپمان جنک پرتیت
ہو۔ لیکن واستو میں کرتا کا ابھپرائے اپمان
کا بالکل نہ ہو؟

دوسرا وچار اس وشئے پر آوشیک ہے۔ کہ
یدی کہیں اوستھاؤں میں ایسا ویوہار
یکتی سنگت ہو۔ تو وہ اوستھائیں حیدرآباد
میں اپستھت تھیں یا نہیں؟"

اس کے بعد آپ نے ستیارتھ پرکاش آدی
سے کئی طویل اقتباسات پیش کئے ہیں جن
کا مقصد مورتی پوجا کے متعلق رشی دیانند کی
رائے کا اظہار معلوم ہوتا ہے۔ آخیر میں پہلے
بھاگ کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا۔ جو
اوپر درج ہو چکا ہے۔ کہ میں اسادھارن
اوستھاؤں میں پیر رکھنے میں پاپ نہیں
سمجھتا۔

پنڈت جی کی رائے بڑی صاف ہے۔ کسی مزید
حاشیہ آرائی کی محتاج نہیں۔

اب رہا سوال کا دوسرا حصہ۔ اس کے متعلق
آپ فرماتے ہیں:۔

"اب پرشن یہ ہے۔ کہ کیا حیدرآباد میں
ایسی اوستھا تھی؟ اس کا اتر یہی ہے کہ
حیدرآباد کی جنتا ایسا سنکٹ نہ سمجھتی۔ تو
سب سے پہلے یہ اندولن حیدرآباد سے
اٹھتا"

حیدرآباد میں کیا حالات تھے؟ انہیں ٹھیک
تو وہی لوگ جان سکتے ہیں۔ جو وہاں موجود تھے
مگر بدقسمتی سے جو وہاں موجود نہ تھے۔ ان کی
واقفیت کے لئے تو آپ کے اپنے کتھن سے
بڑھ کر اور کون سا ذریعہ ہو سکتا ہے؟
اس کے پڑھنے سے تو کوئی سنکٹ کی اوستھا
نظر نہیں آتی۔ اور جو تھوڑی سی الجھن نظر آتی
ہے۔ وہ بھی یہ۔

"اے باد صبا ایں ہمہ آوردہ تست"

کے مصداق آپ کی اپنی پیدا کردہ ہے۔
ہمیں اس سے بھی کوئی انکار نہیں۔ کہ وہاں
ایسے حالات بالکل نہ تھے۔ ہم مان لیتے ہیں کہ
وہاں ویسے حالات اپستھت ہو گئے تھے جیسا کہ
جیسے آپ کہتے ہیں۔ مگر آپ کو یہ بھی کہ حیدرآباد
کی جنتا ایسا سنکٹ نہ سمجھتی۔ تو یہ اندولن حیدرآباد

حیدرآباد اور پنڈت بدھ دیو جی

حیدرآباد سے یہ اندولن کیوں نہ اٹھا؟ اس
میں ایک راز ہے۔ اور میں باور نہیں کرتا۔ کہ
آپ جیسی ذہانت کا آدمی اس کی تہ تک نہ پہنچا
ہو۔ مگر آپ جب تجاہل عارفانہ سے کام لیتے
ہوئے اس بات کو اپنے ڈیفنس میں پیش کر
رہے ہیں۔ تو ہمارا دل ناخواستہ اس حقیقت کو
طشت از بام کرنا پڑتا ہے۔ اور اگر آپ کے
شبدوں میں کہا ہو۔ تو اس کٹھور کرتویہ کا پالن
کرنا پڑتا ہے:۔

مانیہ ور پنڈت جی! حیدرآباد کی جنتا کے لئے
یہ امر کیا کم ندامت کا باعث تھا۔ کہ ان کے
ہاں ایک آریہ اپدیشک کے ہاتھوں ایسی
درگھٹنا ہوئی ہے۔ جس کی نظیر آریہ سماج کے
اتہاس میں ڈھونڈے سے نہ ملے گی۔ اور
اسی گھٹنا کے کارن جو شاستر ارتھ آٹھ دن
ہونا تھا۔ وہ چھٹے دن ہی بند ہو گیا۔ (یہ بھی
غنیمت ہے۔ کہ مورتی پوجا کا وشئے کہیں پہلے
دن نہیں رکھ دیا گیا۔ ورنہ تین دن کی اور بچت
ہو جاتی)۔ اس کے ساتھ ہی اگر وہ آپ کے
خلاف وہیں ایجی ٹیشن شروع کر دیتے۔ تو آپ
ہی بتائیے۔ کیا وہ اپنے مخالفوں کو منہ
دکھلانے کے قابل ہوتے؟ آپ نے تو دو چار
دن کے بعد چلے آنا تھا۔ لیکن انہوں نے
حیدرآباد میں عمر بسر کرنی ہے۔ اس سے تو
اخلاقاً ایسا نہ کر سکتے تھے۔ اور نہ انہوں
نے کیا۔ اچھا ہوا۔ کہ انہوں نے آپ کی سمجھ
سے کام نہ لے کر اپنی سمجھ سے کام لیا۔ اور
کوئی بھی ذی فہم اس دانشمندی کے لئے
انہیں داد دئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ انہوں
نے اپنی دوراندیشی اور معاملہ فہمی سے آپ کی
لغزش کے اثر کو زائل کرنے کے لئے آپ
کے لیکچر بھی کروا دئے۔ اس نذر کے لئے
انہیں کون آفرین نہ کہے گا؟ آریہ سماج کو
ہی نہیں۔ آپ کو بھی اس بات کے لئے
شکر گزار رہنا چاہئے۔ کہ یہ آواز حیدرآباد
سے بلند نہیں ہوئی۔

حیدرآبادیوں نے اسے خاموشی سے
برداشت نہیں کیا۔ ایسے تو آپ بھی مانتے
ہیں۔ کیونکہ آپ نے اپنے بیان میں کہا
ہے کہ:۔

"پہلے دن تو کچھ آریہ بھائیوں کو میرا یہ
کاریہ کچھ اکھرا۔ پرنتو جب میں وہاں
سے چلا۔ تو کوئی اسنتوش نہ تھا"

انفرادی طور پر حیدرآباد سے جو اطلاعات
آئی ہیں۔ وہ بھی یہی سدھ کرتی ہیں۔ کہ
اس فعل کو وہاں بھی اچھا نہیں سمجھا گیا۔

"اس حرکت کو نہ کوئی رشی بھگت آریہ
برداشت کر سکتا ہے۔ اور نہ کوئی اور شریف
آدمی۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ پنڈت
بدھ دیو جی کو تین روز تک اس حرکت
نازیبا پر سخت پشچاتاپ رہا۔ اور وہ
کسی سے ملاقات بھی نہ کر سکے۔ ہم
تو سمجھتے ہیں۔ کہ وہ خود اس حرکت پر
نادم ہیں۔ نیز اپنی ایک تقریر میں ندامت کا
اعلان بھی کر چکے ہیں۔ آشا ہے۔ کہ
وہ ایک پرایشچت پتر صاف الفاظ
میں پریس کو دیدیں گے۔ جس سے اس
جھگڑے کا یہیں خاتمہ ہو جائے" +

دوسرے پتر میں ذیل کی سطور قابل غور ہیں
"حیدرآباد اگر اس معاملہ میں چپ تھا
تو اس لئے کہ اس جھگڑے کی بے جا
اشاعت نہ ہو۔ میں پل پورک پنڈت
بدھ دیو جی سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ
صاف الفاظ میں اپنے مفصلہ بالا گناہ کا
پرایشچت کر دیں۔ اور ضد سے کام نہ لیں" +
پنڈت جی! یہ پتر وہ ہیں کہ ہیں۔ جس جگہ
کے متعلق آپ فرما چکے ہیں۔ کہ وہاں کوئی
اسنتوش نہ تھا۔ چپ رہنے کی وجہ بھی انہوں
نے بتلا دی۔ جو شرافت کا تقاضا ہے۔ اور آپ سے
بل پورک نویدن کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنے کئے
کا پرایشچت کریں۔ اور ضد سے کام نہ
لیں۔

جنتا کا بھوسنکٹ:۔

اب ذرا سوال کے پہلے حصہ پر آئیے۔ پنڈت
جی خاص حالات میں رشی کے چتر کے ساتھ
اس قسم کے سلوک کو پاپ نہیں سمجھتے۔ اس
لئے وہ اپنے فعل کو برا نہیں کہتے۔ اب
دیکھنا یہ ہے۔ کہ دوسروں کی نظروں میں یہ
کیسا ہے؟

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان مہاشہ
راجپال جی جن کی سمتی ہر پہلو سے پنڈت جی کے
لئے قابل قبول ہے۔ اپنے پہلے لیکھ میں
لکھتے ہیں:۔

"میرے اور آریہ جنتا کے خاص حصہ کی
رائے میں انہوں نے ایک غیر ضروری
بات کی ہے" +

اسی لیکھ میں ایک دوسرے مقام پر آپ
ان کے یہ الفاظ ملتے ہیں:۔

"میں نے ذاتی طور پر پردھان انہیں نویدن
کر دیا ہے۔ کہ بھوشیہ میں وہ اس قسم کے
ایسے طریقہ سے باز رہیں۔ کیونکہ
آریہ سماج کو ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے
جس سے بچنے کے لئے وہ اپنے جذبات

یہی سماج ... سے ...

"پرکاش" کی توسیع اشاعت ...

(منیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اس اقتباس میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ سدھانت رکھشا کے لئے ایسے نامعقول طریقہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ اس لئے اس سے باز رہنے کی پنڈت جی کو ہدایت کر دی ہے۔ اور دوسرے اس فعل سے اُن کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ یہ تو ہوا اُن کا پہلا لیکچر۔ دوسرے لیکچر میں اُنہیں لاگ لپیٹ کے خول کو بالکل اُتار پھینکنا پڑا۔ اور اُنہوں نے جلی الفاظ میں لکھ دیا کہ:۔

"میں اور سبھا پنڈت جی کے اس فعل کو انوچت اور بُرا سمجھتے ہیں"۔ اور کہ "پنڈت بدھ دیو جی کے فعل کی مذمت سبھا کی طرف سے ہو گئی ہے"۔

پردھان جی کی رائے اب بالکل صاف ہے۔ کہ وہ اسے بُرا سمجھتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کے سابقہ پردھان بابو پورن چند جی اور موجودہ پردھان رائے صاحب سیٹھ مدن موہن جی کی رائے اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ جو۔ یو۔پی پرتی ندھی سبھا کا آرگن "آریہ مِتر" اس کے خلاف اپنی آواز بلند کر چکا ہے۔ اس نے ایک مارکہ لکھا تھا۔ کہ "پنڈت جی کو اپنی بھول سویکار کرنی ہی چاہئے۔ یدی اس میں بھی وہ آگا پیچھا سوچتے رہیں گے۔ تو ان کے ورودھ اندولن اور بھی بڑھے گا"۔ آریہ پرادیشک سبھا پنجاب کا پتر "آریہ گزٹ" اس گھٹنا کے خلاف اپنا نوٹ شائع کر چکا ہے۔ اس سبھا کے اپدیشک اور ادھیکاری بھی اس گھٹنا کو بُرا سمجھتے ہیں۔ سارودیشک سبھا کا فیصلہ جنتا کے سامنے آ ہی چکا ہے:۔

ان حالات میں ایک طرف پنڈت جی ہیں۔ جو اس کو بُرا نہیں کہتے۔ اور دوسری طرف تمام سبھائیں اور سارا آریہ پبلک اور آریہ جگت کے چند برگزیدہ وِدوان ہیں۔ جو ان تمام حالات کو جو حیدرآباد میں تھے۔ مدنظر رکھتے ہوئے بھی اس فعل کو انوچت اور بُرا قرار دے رہے ہیں:۔

پنڈت جی کا دوسرا لیکھ بھی جنتا کے سامنے آ گیا۔ اس میں بھی اُنہوں نے اپرادھ کو سویکار نہیں کیا۔ بلکہ کھلے بندوں اس بات کی گھوشنا کر دی ہے کہ خاص حالات میں (جو حیدرآباد میں بھی اُپستھت تھے) وہ ایسا فعل کرنا کوئی پاپ نہیں سمجھتے۔ دوسرے شبدوں میں جائز قرار دیتے ہیں۔ ابھی اوستھا میں ہم بڑی نمرتا سے پنڈت جی سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ یدی یہ بات ہے۔ تو آپ کے ان الفاظ کے کیا معنی؟:۔

"مجھے کوئی ایسے حالات نہیں سوجھتے جنہیں [illegible] اس کام کو دُہرانا پڑے۔ میں نے جب یہ کام کیا تھا۔ تب ہی سمجھ کر اور دل پر پتھر رکھ کر کیا تھا۔ کہ اسے پہلی بار اور آخری بار کر رہا ہوں۔ شاستر رکھشا سمبندھی فرض سے مجبور [illegible] ایک بار بھی نہ ہوتی"۔

اور نیز کیا یہ سمجھنے کی گستاخی کی جائے کہ مہاشہ رام دیو جی کے یہ الفاظ اپنے اندر کوئی اصلیت نہیں رکھتے:۔

"پیچھے سے ستیارتھ کی جیت کی خوشی میں مست نہ تھے۔ اپنے جذبات پر ٹھیس لگنے سے اُداس اور سُست تھے"۔ اور کہ:۔

"اُنہوں نے اپنے فعل کا آئندہ نہ کرنے کا اقرار بھی کر لیا ہے۔ اور اُنہیں اس کے لئے دُکھ بھی ہے"۔

اگر آپ کی نظروں میں وہ فعل بُرا نہیں ہے۔ تو پھر دل پر پتھر رکھنے کے کیا معنی۔ اور اس اُداسی سُستی اور دُکھ کا کیا مطلب؟

سچ پوچھئے تو آپ کا جرم کے متعلق ابھی تک نہ انکار ہے نہ اقرار۔ پنڈت جی نے اپنے وکتویہ کو ان الفاظ کے ساتھ ختم کیا ہے:۔

"آریہ جنتا نسچنت رہے۔ اگر جنتا کا یہ خیال ہے کہ میرے کاریہ کو آریہ سدھانت کے ورودھ سمجھے گی۔ تو مجھے اپنا کرتویہ نہ جاننے میں دیر لگے گی۔ نہ پالنے میں"۔

پنڈت جی نے بیان کے خاتمہ پر جس فراخدلی کا ثبوت دیا ہے۔ اُس کے لئے تو وہ دھنیواد کے مستحق ہیں۔ ان کے اسی پاکیزہ جذبہ کو پڑھ کر ہم چند الفاظ ان کی سیوا میں لکھنے کی جرأت کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ وہ ان کو اسی بھاؤ میں لیں گے۔ جس میں وہ حوالہ قلم کئے جا رہے ہیں:۔

پنڈت جی کی سیوا میں :۔

مانیہ ور پنڈت جی! یہ مسئلہ اتنا طول نہ پکڑتا۔ اگر آپ ابتدا میں ہی اپنے کئے پر پشچاتاپ کر لیتے۔ مگر آپ تو سمجھتے رہے۔ اور شاید ابتک سمجھتے ہوں۔ کہ یہ اندولن صرف چند لوگوں کا اُٹھایا ہوا ہے۔ جنہیں آپ سے اگلا پچھلا حساب چکانا ہے:۔

پوجیہ پنڈت جی! آپ براہمن ہیں۔ براہمن کا کوئی شترو کیسے؟ آپ نے کسی سے یہ حساب کتاب کیوں رکھا ہو۔ تو وہ جانے اور آپ۔ مگر سبھی کی نیت پر شک کرنا قرین انصاف نہیں۔ آپ کے اس واقعہ کے متعلق جو کچھ اخبارات میں شائع ہوتا رہا ہے۔ وہ آپ کی نظر سے اوشیہ ہی گزرتا رہا ہوگا۔ اس سے آپ نے اندازہ لگایا ہوگا۔ کہ آپ کے اس دلخراش واقعہ نے کتنے رشی بھگتوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ ابھی جو کچھ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ وہ مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق ہے۔ بھگوان کی دیا سے رشی بھگتوں کی تعداد [illegible]

(کون جانتا تھا۔ کہ مہاشہ غوث بخش جی بھی رشی بھگتوں کی مالا کے ایک درخشاں موتی ہیں)۔

ان میں پُرش بھی ہیں۔ دیویاں بھی ہیں۔ ہر ایک آدمی وِدوان لیکھک نہیں ہوتا ہے۔ اور نہ اتنا مشہور ہوتا ہے کہ اس کی رائے اخبارات کے کالموں میں جگہ حاصل کر سکے۔ لیکن لیکھک اور مشہور لیکھک نہ ہوتے ہوئے بھی ہر ایک آدمی اپنے پہلو میں دل رکھتا ہے اور اپنے بزرگوں کی عقیدت کا جذبہ رکھتا ہے۔ آپ کی رشی بھگتی میں کسی کو کلام نہیں۔ لیکن جس نور کا پرتو آپ پر پڑا ہے۔ اُس سے لاکھوں اور بھی منور ہو چکے ہیں۔ رشی کی جس تعلیم نے آپ کو ویدک دھرم کا شیدائی بنایا ہے۔ اُسی تعلیم سے لاکھوں اور بھی فیضیاب ہو چکے ہیں۔ اُن کو بھی اپنے گورو سے وہی عقیدت ہے۔ جو آپ کو ہے۔ آپ ان کے دلوں کو ٹٹولیں۔ تو آپ کو پتہ لگے گا۔ کہ آپ کے اس فعل نے اُن کے دل میں کتنا گہرا زخم لگایا ہے۔ رشی بھگتی کے جذبہ میں آپ ایسا فعل کر گزرے۔ جسے عام حالتوں میں آپ بھی کرنے کو تیار نہیں۔ مگر اُسی رشی بھگتی کے جذبہ میں آپ اپنے کئے پر اظہار افسوس کر کے لاکھوں نرناریوں کے زخمی دلوں پر مرہم کا پھایا رکھنے کو تیار نہیں ہیں +

پوجیہ پنڈت جی! آپ تو بھاوک دیکھے جاتے تھے۔ آپ کا جیون بھاونا سے بھرا تھا۔ آج آپ کے سامنے لاکھوں ہردیہ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ لیکن آپ ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ پرماتما! ہماری آنکھیں کس بدھ دیو کو دیکھ رہی ہیں؟

جس دل میں آپ کے لئے بھی عقیدت تھی جو دل آپ کو دیکھ کر بلیوں اُچھلتا تھا۔ اس لئے کہ آپ رشی کے شیدائی تھے۔ آج آپ نے رشی کے ساتھ اس پرکار کا ویوہار کر کے اُسی دل کو کچل ڈالا ہے۔ شاعر کے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں ؎

جس کو تلووں سے تو نے مل ڈالا
تھی اُسی دل میں آرزو تیری

مانیہ ور پنڈت جی! آپ اپنے اس فعل سے ہزاروں دلوں سے نکل چکے ہیں۔ اب آپ اپنی عالمگیر شہرت کو گنوا کر چند حامیوں کے حلقہ میں مقید ہونا چاہتے ہیں۔ اسے دیکھ کر ہماری آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں:۔

کسی بھی نیک آدمی کو اگر اس کی غلطی سے آگاہ کر دیا جائے۔ تو وہ اُسے مان کر اس کے لئے اظہار افسوس کر دیتا ہے۔ پھر اپدیشکوں کا کیریکٹر تو عوام سے بالاتر ہونا چاہئے [illegible]

دے گا۔ تو مجھے اپنا کرتویہ نہ جاننے میں دیر لگے گی۔ نہ پالنے میں۔ تو دیر کس بات کی ہے؟

بھارت گرام پرچارک سبھا کی سپیشل کانفرنس

اس دھارک سنستھا نے یوگیراج شری کرشن کا جنم دن آریہ نگر (تنبوڑی) ضلع ہوشیارپور میں خوب سمارو سے منایا۔ ہون یگیہ اور بھجنوں کے پشچات جنم اشٹمی کے مہتو پر اپدیش کیا گیا اور اپنے ہیڈکوارٹر لاہور میں سپیشل کانفرنس اکتوبر ۱۹۳۵ء کو کرنے کا نشچے کیا ہے:۔

(گوتم پردھان)

سفید کشٹ کی [illegible] جڑی

پرمیشور جانتا ہے میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ یدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص۔ پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے تو میں دگنا مول واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت ۸

سہر کشن چند رکتری سرائے
ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہندوستان سے رجسٹری شدہ

قیمت ۸

بال جیون گھٹی (رجسٹرڈ)

بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے۔

کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے۔ لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو۔ قیمت فی شیشی ۵ فی درجن [illegible] محصول [illegible] سوداگروں کو معقول کمیشن۔ [illegible] مفت لو [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانند کی تصویر اور پنڈت بدھ دیو

پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کا ایک ضروری خط

پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام

پچھلے دنوں حیدرآباد (دکن) میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے رشی دیانند کی تصویر کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے ٹھکرا دیا۔ اس واقعہ نے آریہ سماج کے اندر ایک ہیجان پیدا کر دیا۔ گو چند آریہ سماجی پنڈت بدھ دیو کے فعل کی تائید کر رہے ہیں جیسا اس سے کسی آریہ سماجی کو یہ غلط فہمی ہو کہ آریہ سماج کے بانی کی تصویر کو ٹھکرانا بھی آریہ سماج کے سدھانتوں میں سے ہے۔ ایک نہایت ضروری خط جو رائے صاحب مدن موہن سیٹھ ایم اے۔ ایل ایل بی ڈسٹرکٹ سیشن جج بدایوں و پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان کے نام لکھا ہے۔ اور جس کی ایک نقل ہمیں بھی موصول ہوئی ہے۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ سب کو معلوم ہو جائے۔ کہ آریہ سماج کا ذمہ دار طبقہ پنڈت بدھ دیو کے فعل کو کس نگاہ سے دیکھتا ہے :۔

Bareilly Junction
9.8.1935

My dear Ram Dev Ji

I consider this incident of Pt. Budh Deva to be very unfortunate. I know him since he was at the Gurukul. I have got great admiration for him. But this incident raises several questions. His action was not only inopportune and improper, but it was also against all rules of social etiquette. It was also against the present law on the subject. It has raised a great difficulty in this way that if others take into their heads to insult the Maharishi in this way, it would be difficult for the Arya Samaj to check it. In fact the action of Pt. Budh Deva has pained all the Arya Samajists. I do not need to suggest but if any Arya Samajist takes into his head, he may haul up Pt. Budh Deva in a court of justice.

I think you may be well advised to counsel Pt. Budh Deva to impose some Praishchit (پرائشچت) upon himself, e.g. he may undertake not to take part in any religious debate "Shastrarth," if not for ever atleast for some period. Or he may undertake not to deliver any speech on any public platform say for six months. This would mollify the wounded feelings of the Samajists. I hope you will kindly take my words in the spirit that they are written.

With best wishes
Yours Sincerely

(ترجمہ)

بریلی جنکشن ۔ ۹ اگست ۱۹۳۵ء

پیارے رام دیو جی ۔

میں پنڈت بدھ دیو کے اس واقعہ کو نہایت قابل افسوس تصور کرتا ہوں۔ میں ان کو اس وقت سے جانتا ہوں جبکہ وہ گورو کل میں تھے۔ میرے دل میں ان کے لئے بڑی عزت ہے۔ لیکن اس واقعہ نے کئی پرشن پیدا کر دئے ہیں۔ ان کا فعل نہ صرف بے موقع اور نامناسب تھا۔ بلکہ شستاچار کے تمام اصولوں کے خلاف بھی تھا۔ یہ موجودہ قانون کے بھی خلاف ہے۔ اس نے اس طرح بھی ایک بھاری مشکل پیدا ہو گئی ہے کہ اگر کبھی غیروں کے دماغ میں اس طرح رشی کو بے عزت کرنے کا خیال پیدا ہو جائے۔ تو آریہ سماج کے لئے اسے روکنا مشکل ہوگا۔ سچ تو یہ ہے کہ پنڈت بدھ دیو کے فعل نے سارے آریہ سماجیوں کو دکھ پہنچایا ہے۔ مجھے کسی سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر کسی آریہ سماجی کے دل میں خیال پیدا ہو جائے۔ تو وہ کسی قانونی عدالت میں پنڈت بدھ دیو کے خلاف استغاثہ دائر کر سکتا ہے :۔

میرا خیال ہے کہ اگر آپ پنڈت بدھ دیو کو یہ مشورہ دیں۔ کہ وہ خود بخود پرائشچت کر لیں۔ تو قرین دانشمندی ہوگا۔ مثلاً وہ یہ عہد کر لیں۔ کہ وہ کسی مذہبی بحث یا شاستر ارتھ میں حصہ نہیں لیں گے۔ اگر وہ ہمیشہ کے لئے ایسا نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم کچھ عرصہ کے لئے کر لیں۔ کہ وہ کسی پلیٹ فارم پر کم از کم ۶ ماہ کے لئے کوئی تقریر نہ کریں گے۔ اس طرح آریہ سماجیوں کے مجروح جذبات کو تسکین حاصل ہو جائے گی۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ جس بھاؤ سے یہ الفاظ لکھے ہیں۔ اسی میں وہ سمجھے جائیں گے :۔

آپ کا مخلص
(دستخط) مدن موہن

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھرم کرتویہ ہے

معدہ کی جملہ خرابیوں کیلئے

امرت دھارا کے تین چار قطرے صبح و شام کھانے کے بعد استعمال کریں۔ یہ قوت ہاضمہ کو بہتر بنانے والی۔ خوراک کو جلد ہضم کرنے والی۔ مضر رساں تیزابوں کو بے تاثیر کر کے پیٹ کی ہوا کو نکالنے والی دوائی ہے!

امرت دھارا

معدہ اور انتڑیوں کی جملہ خرابیوں مثلاً بدہضمی۔ نفخ۔ درد معدہ۔ درد قولنج۔ متلی۔ قے۔ اسہال۔ کالرا۔ اپھارہ۔ پیٹ کے ورم۔ ضعف۔ تپ۔ خرخرہ و دیگر تکالیف و علامات مجموعی کے لئے

یقینی شفابخش دوا ثابت ہوئی ہے!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ صرف ۔/۔ آنہ

احتیاط: ۔ چونکہ سخت و دیرینہ امراض میں سو کو دیکھ کر ... بڑھادگی ... کے سلسلے میں کبھی نقل ... اعتبار

خط و کتابت تار کیلئے پتہ: امرت دھارا (۳۲) لاہور

پنڈت بدھ دیو جی کا غیر آریہ سماجیوں کے سامنے گھر کا رونا

(از منتری سکھدیو داس جی کپور منتری آریہ سماج چاوڑی بازار۔ دہلی)

آریہ سماج نیا بانس شہر دہلی کا ویدک دھرم پرچار کا ہفتہ ۲۱ لغایت ۲۸ اگست ۱۹۳۶ء منایا گیا۔ اس کے پروگرام میں جہاں پنڈت رام چندر دہلوی لالہ درشن سندھو۔ پنڈت دیاس دیو شاستری وغیرہ [illegible] ایک دن لیکچر تھے۔ [illegible] پنڈت بدھ دیو کا بھی ویدک [illegible] دھیان تھا۔ لیکچر [illegible] سے پہلے ٹھاکر [illegible] سنگھ [illegible] دہلی میں غیر آریہ سماجیوں تک [illegible] ہیں۔ اس سے جتنا آدمی [illegible] سکے [illegible] موجود ہو گئے۔ میں آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر سماج مندر میں پہنچا۔ تو یہ دیکھ کر سخت حیران ہو گیا کہ بجائے ٹھاکر صاحب کے بجنور اُپدیشک کے پنڈت جی بول رہے ہیں۔ اور یہ دیکھ کر اور بھی تعجب ہوا کہ بجائے ویدک پرچار کے جو عام جنتا دہلی کے گرد و نواح سے ٹھاکر جی کے بھجن سننے کی غرض سے کافی سے بھی زیادہ مقدار میں آئی ہوئی تھی۔ پنڈت جی اُن کے سامنے گھر کی پھوٹ کا رونا لے بیٹھے ہیں۔ یہاں تک کہ ٹھاکر جی کو بُرا بھلا کہہ رہے تھے۔ اور اب رائے بہادر سیٹھ دیوان بدری داس کی طرف اشارہ کیا جا رہا تھا کہ تیرہ سال سے ایسا شخص سبھا کی پردھانی کا گدی نشین بنا ہوا تھا۔ جو لاہور سماج مندر میں جا کر قدم بھی نہ رکھتا تھا۔ مگر اب آپ لوگوں کو خوش ہونا چاہیے کہ اب سبھا کے پردھان ایسے تیاگی مہاتما بن گئے ہیں۔ جو لاہور کی سماج ہی نہیں۔ بلکہ تمام بھارت ورش کی سماجوں میں گھوم کر پرچار کر رہے ہیں۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہاں پر آ کر لیکچر کے بیچ میں ہی میں نے دہلی کا سوال سماج کے پردھان جی سے کیا۔ یہ ویدک دھرم کا پرچار ہے۔ یا اپنے دل کا غبار اُن اشخاص کے خلاف نکال رہے ہیں۔ جن کا پنڈت جی تیرہ سال سے گن گاتے رہے ہیں نیز آج ان کو گالیاں دی جا رہی ہیں۔ اور موجودہ ادھیکاریوں کی [illegible] جا رہی ہے۔ جس کا اثر عام پبلک پر بہت بُرا پڑ رہا ہے۔ ابھی میں اپنی پوری بات کر بھی نہ سکا تھا۔ کہ سماج کے منتری اور پردھان جی نے یہ کہہ کر کہ آپ بھی ایک سماج کے منتری ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ بیچ میں نہیں بولا کرتے۔ اور کسی سماج کے جلسہ کو خراب نہیں کیا کرتے۔ (چونکہ وہ حاکم وقت تھے۔ اس لئے میں اُن کے حکم سے بیٹھ گیا)

اس کے بعد پنڈت جی نے کہنا شروع کیا کہ میں دو ہفتہ سے نئی دہلی میں کتھا کر رہا ہوں۔ اور کیا مجال کہ ایک روز بھی اس معاملہ کو چھیڑا ہو۔ مگر آج کی پبلک کو دیکھ کر طبیعت نے چاہا۔ کہ دہلی میں اپنی صفائی کر لے۔ چلو۔ (اس پر ایک آواز آئی۔ کہ کیا نیا بانس کا سماج ہی اس کام کے لئے ملا ہے؟) اس کے بعد فرمانے لگے کہ یہ طوفان بدتمیزی پنجاب سے اٹھا ہے۔ جہاں میرے مخالف ہیں۔ ورنہ باقی سارے ہندوستان کی سماجیں میرے ساتھ ہیں۔ اور خاص کر حیدرآباد میں جہاں یہ واقعہ ہوا۔ وہاں اس کامیابی پر تین روز تک مجھ سے اُپدیش کرایا گیا۔ میں نے جو کچھ کیا سدھانت کی رکھشا کے لئے کیا۔ اس کی تصدیق میں سوامی دیانند کے نام سے کچھ دلائل دیں۔ سوامی جی نے لکھا ہے کہ پتھر کی پوجا سے بدھی جڑ ہو جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سوامی دیانند کی مورتی کو آریہ سماجی پوجا نہیں مانتے۔ لیکن جینی بھی تو پرماتما کو نہیں مانتے۔ مگر سوامی جی نے اُن کی مورتیوں کا بھی کھنڈن کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ساتھ ہی یہ بھی کہتے جا رہے تھے۔ کہ میرے خلاف جو طوفان بدتمیزی اٹھایا جا رہا ہے۔ وہ ذاتی دشمنی اور سبھا کی شتابدی کو نقصان پہنچانے کی غرض سے ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے [illegible] پر نازاں ہیں کمر دلیلیں دیئے جا رہے تھے۔ کہ یہ سب کچھ شاستر انوکول اور سمیہ انوکول کیا گیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ذرا مکہ کے بت کی بے عزتی کر کے دیکھو۔ میں اُن کو جواب دینا چاہتا ہوں۔ کہ ڈاکخانہ میں جا کر بادشاہ کی تصویر کو جا کر دیکھو۔ جس پر کھٹا کھٹ مہریں لگائی جا رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ محمود غزنوی کی گردن پر اگر ہندو لوگ گولی چلا دیتے۔ تو آج ہندوؤں کو یہ بے عزتی کے دن دیکھنے نصیب نہ ہوتے۔ اور اسی خیال کو لے کر میں نے ایسا کام کیا۔ (ایک آواز۔ بتلایا جائے کہ حیدرآباد میں کون سا محمود چڑھ کر آیا تھا۔ یا کیا آپ تو ایسی آ پڑی تھی۔ وہی آپ تھے۔ اور وہی منہ زور [illegible] آ جا رہا اور کھل تھا) اس کے بعد آپ نے اپنی رگ رچے کو ان لفظوں میں کہنا شروع کیا۔ کہ وہاں کے ہندو نہ ہندو مسلمان بھی کہتے ہیں۔ کہ آج ہم نے دیکھا۔ کہ آریہ سماجی بت پرست نہیں۔ بلکہ خالص توحید پرست ہیں۔ (اس پر میں نے جو پنڈت جی کے قریب ہی بیٹھا تھا۔ کہا کہ آپ یہ فرضی باتیں بنا کر اپنے منہ میاں مٹھو بن رہے ہیں)

اس پر پنڈت جی کو ایک دم غصہ آ گیا۔ اور جامہ سے باہر ہو کر فرمانے لگے۔ جو مجھے جھوٹا کہے۔ اس کا باپ دادا جھوٹا۔ اس پر وہاں کھلبلی مچ گئی۔ پھر میں نے کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ کہ آپ ایک ذمہ دار آدمی ہیں۔ اور سماج کے اُپدیشک ہیں۔ آپ کو اتنا غصہ سٹیج پر نہ نکالنا چاہیے۔ اور ایسا الفاظ استعمال نہ کرنے چاہئیں۔ بلکہ آپ بتلائیں۔ کہ اگر سناتنی پنڈت کہتا۔ کہ تم بت پرست ہو کیونکہ جنیو پہنتے ہو۔ اور [illegible] پوجا کرتے ہو۔ تو کیا جنیو کو توڑ کر اس کو بھی جوتے مارنے شروع کر دیتے۔ یہ حرکت تو ایک چھوٹا بچہ بھی اپنی کتاب کے ساتھ نہ کرے گا۔ حیدرآباد کے مسلمانوں نے سوامی جی کی تصویر کی ہتک کو دیکھ کر یہ کہا۔ کہ آج ہم نے توحید دیکھی۔ آپ مجھے بتلائیں۔ کہ کیا وہ قرآن کی عزت نہیں کرتے؟ اور آپ کی طرح ہی اس سے سلوک کرتے ہیں؟)

اس پر منتری و پردھان نے پھر حکم دیا۔ کہ آپ بیٹھ جائیں۔ اب پنڈت جی نے میری باتوں کا جواب نہ دے کر سارودیشک سبھا پر نزلہ گرانا شروع کیا۔ بہت کچھ کہنے کے بعد آپ فرمانے لگے۔ کہ کسی بھی عدالت میں یہ نہیں ہوتا۔ کہ ملزم کا بیان سنے بغیر اس کو سزا دے دی گئی ہو۔ میں ان منتری جی سے ہی دریافت کرتا ہوں۔ کہ وہ بتلائیں۔ کہ کیا یہ بات سبھا کے دستور کی ہے؟

اس پر میں نے عرض کیا۔ کہ یہ ٹھیک ہے جبکہ تمام اخبارات میں خبر شائع ہو گئی۔ اور آپ کا بیان بھی نکل گیا۔ کہ ان دلائل کے ساتھ میں نے ایسا کیا۔ اور ضرور کیا۔ تو میرے خیال میں تو آپ کو بلانے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر آپ کی تقریر سے تو پتہ لگ رہا ہے۔ کہ آپ کو سبھا نے شمولیت کے لئے نوٹس دیا تھا۔ مگر آپ کے شملہ جانے کے کارن ایک روز دیر سے ملا۔ اس کے بعد کچھ اور فرماتے رہے۔ جس سے لوگوں میں کھلبلی مچ گئی۔ اس پر پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ سب چپ ہو جائیں۔ اس کے بعد میں سب کو سوال کرنے کے لئے وقت دوں گا لیکن کچھ دیر کے بعد لوگوں نے سوال کرنے شروع کر دئے۔

بریج کے ایک مہاشہ نے کہا۔ کہ کیا پنڈت جی! آپ اس کا جواب کسی اور طریق سے نہ دے سکتے تھے۔ جبکہ یہ سوال سناتنی پنڈت ۵۰ سال سے کرتے آئے ہیں۔ اور سارے پنڈت زبانی طور پر سمجھا دیتے رہے ہیں۔

ایک اور بزرگ وار ڈھاکے وید جی مہاراج نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے کہا۔ کہ مہاراج! جب آپ یہ فیصلہ ہی کر چکے تھے۔ کہ میں نے دل کو پکڑ کر اور پوچھ کے ادب سے تصویر کو پیر مار کر یہ جرم کیا۔ اور یہ کام میرا آخری ہے۔ اب چاہے محمود غزنوی بھی آ جائے۔ تو ایسی حرکت نہ کروں گا۔ تو کیوں نہیں (٦) کلک گھنٹے دل سے پشچاتاپ کر لیتے۔ اور یہی بھول منظور کر لیتے۔ تاکہ یہ جھگڑا ختم ہو جائے۔ مگر ان باتوں کا غیر تسلی بخش جواب دیتے ہوئے پنڈت جی نے کہا۔ کہ چونکہ مجھے ریل گاڑی پر جانا ہے۔ میں ساری جنتا سے معافی چاہتا ہوں۔ اور خاص کر میری طرف اشارہ کرتے کہا۔ کہ منتری جی بھی معاف کریں۔ اور میں نے بھی پنڈت جی کے چرن چھو کر کہا۔ کہ میرے دل میں آپ کی بہت عزت ہے۔ مگر کاش! آپ اس بھول کو منظور کریں۔ تاکہ میرے اور پبلک کے دل میں آپ کی عزت دوبالا ہو جائے۔

اس کے بعد ٹھاکر جی کے بھجن شروع ہو گئے۔ چونکہ پبلک نے بڑے پریم سے آدھی رات تک سنے۔ اور میں۔ نے نیا بانس سماج کے ادھیکاریوں سے پریم پوروک نمستے کر کے رخصت حاصل کی۔ پرماتما کریں۔ کہ بہت جلد پنڈت جی سیدھے لفظوں میں غلطی کو منظور کریں۔ تاکہ یہ زہریلی آگ ٹھنڈی ہو جائے۔ آخیر میں میں پنڈت جی [illegible] نیا بانس کی سماج سے کشما کا پرارتھی ہوں۔

اناتھ آشرم مرار کا سماچار

اناتھ آشرم مرار نے ویدک پرچار کی ضرورت کو محسوس کر کے ایک بہت اچھے بھجن اُپدیشک کو رکھ لیا ہے۔ جن سجنوں کو اپنے ہاں ویدک پرچار کرانے کی ضرورت ہو۔ وہ منتری اناتھ آشرم کو لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سفر خرچ بلانے والے مہاشہ کو دینا ہو گا۔

امرناتھ شرما منتری اناتھ آشرم مرار (گوالیار)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت برائے مہربانی صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

[illegible] کم خرچ اکسیر دوائی ہو بہ صرف سور میں چکنا [illegible]
CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانند کی تصویر اور پنڈت بُدھ دیو

پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کا ایک ضروری خط

پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام

پچھلے دنوں حیدرآباد (دکن) میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے رشی دیانند کی تصویر کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے ٹھکرا دیا۔ اس واقعہ نے آریہ سماج کے اندر ایک ہیجان پیدا کر دیا۔ گو کچھ آریہ سماجی پنڈت بدھ دیو کے فعل کی تائید کر رہے ہیں مبادا اس سے کسی آریہ سماجی کو یہ غلط فہمی ہو کہ آریہ سماج کے بانی کی تصویر کو ٹھکرانا بھی آریہ سماج کے سدھانتوں میں ہے۔ ایک نہایت ضروری خط جو رائے صاحب مدن موہن صاحب ایم۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سیشن جج بدایوں و پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان کے نام لکھا ہے۔ اور جس کی ایک نقل ہمیں بھی موصول ہوئی ہے۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ آریہ سماج کا ذمہ دار طبقہ پنڈت بدھ دیو کے فعل کو کس نگاہ سے دیکھتا ہے:-

Bareilly Junction
9.8.1935

My dear Ram Dev ji

I consider this incident of Pt Budh Deva to be very unfortunate. I know him since he was at the Gurukul. I have got great admiration for him. But this incident raises several questions. His action was not only inopportune and improper, but it was also against all rules of social etiquette. It was also against the present law on the subject. It has raised a great difficulty in this way, that if others take into their heads to insult the Maharishi in this way, it would be difficult for the Arya Samaj to check it. In fact the action of Pt Budh Deva has pained all the Arya Samajists. I do not need to suggest but if any Arya Samajist takes into his head, he may haul up Pt Budh Deva in a court of justice.

I think you may be well advised to counsel Pt Budh Deva to impose some Praishchit (پرائشچت) upon himself, e.g. he may undertake not to take part in any religious debate "Shastrarth" if not for ever atleast for some period. Or he may undertake not to deliver any speech on any public platform say for six months. This would mollify the wounded feelings of the Samajists. I hope you will kindly take my words in the spirit that they are written.

With best wishes
Yours Sincerely

(ترجمہ)

بریلی جنکشن - ۹ر اگست ۱۹۳۵ء

پیارے رام دیو جی -

میں پنڈت بدھ دیو کے اس واقعہ کو نہایت قابل افسوس تصور کرتا ہوں۔ میں اُن کو اس وقت سے جانتا ہوں جبکہ وہ گوروکل میں تھے۔ میرے دل میں اُن کے لئے بڑی عزت ہے۔ لیکن اس واقعہ نے کئی پرشن پیدا کر دیئے ہیں۔ اُن کا فعل نہ صرف بے موقع اور نامناسب تھا بلکہ شِشٹاچار کے تمام اصولوں کے خلاف بھی تھا۔ یہ موجودہ قانون کے بھی خلاف ہے۔ اس سے اس بارے میں ایک بھاری مشکل پیدا ہو گئی ہے کہ اگر کبھی غیروں کے دماغ میں اس طرح رشی کو بے عزت کرنے کا خیال پیدا ہو جائے۔ تو آریہ سماج کے لئے اسے روکنا مشکل ہوگا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو کے فعل نے سارے آریہ سماجیوں کو دکھ پہنچایا ہے۔ مجھے کسی سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر کسی آریہ سماجی کے دل میں خیال پیدا ہو جائے۔ تو وہ کسی قانونی عدالت میں پنڈت بدھ دیو کے خلاف استغاثہ دائر کر سکتا ہے:-

میرا خیال ہے کہ اگر آپ پنڈت بدھ دیو کو یہ مشورہ دیں۔ کہ وہ خود کو پرائشچت کر لیں۔ تو قرین دانشمندی ہوگا۔ مثلاً وہ یہ عہد کر لیں۔ کہ وہ کسی مذہبی بحث یا شاستر ارتھ میں حصہ نہیں لیں گے۔ اگر وہ ہمیشہ کے لئے ایسا نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم کچھ عرصہ کے لئے کر لیں۔ کہ وہ کسی پلیٹ فارم پر کم از کم ۶ ماہ کے لئے کوئی تقریر نہ کریں گے۔ اس طرح آریہ سماجیوں کے مجروح جذبات کو تسکین حاصل ہو جائے گی۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ جس بھاؤ سے یہ الفاظ لکھے ہیں۔ اسی میں وہ سمجھے جائیں گے:-

آپ کا صادق
(دستخط) مدن موہن

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

۲۷۷

معدہ کی جملہ خرابیوں کیلئے

امرت دھارا کے تین چار قطرے صبح و شام کھانے کے بعد استعمال کریں۔ یہ قوت ہاضمہ کو بہتر بنانے والی خوراک کو جلد ہضم کرنے والی ضرر رساں تیزابوں کو بے تاثیر کر کے پیٹ کی ہوا کو نکالنے والی دوائی ہے!

"امرت دھارا"

معدہ اور انتڑیوں کی جملہ خرابیوں مثلاً بدہضمی۔ نفخ۔ درد معدہ۔ درد قولنج۔ متلی۔ قے۔ اسہال۔ کالرا کی حالت پیٹ کے ورم ... تپ محرقہ و دیگر تکالیف و علامات ... کے لئے

یقینی شفابخش دوا ثابت ہوئی ہے!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ صرف ...

احتیاط:- ...

خط و کتابت تار کیلئے پتہ:- "امرت دھارا" ۳۲ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت بُدھ دیو جی کا غیر آریہ سماجیوں کے سامنے گھر کا رونا

(از شری شکھدیو داس جی کپور منتری آریہ سماج چاوڑی بازار - دہلی)

آریہ سماج نیا بانس شہر دہلی کا ویدک دھرم پرچار کا ہفتہ ۱۸ر لغایت ۲۸ر اگست ۱۹۳۵ء منایا گیا۔ اس کے پروگرام میں جہاں پنڈت رام چندر دہلوی لالہ دیش بندھو۔ پنڈت دیاس دیو شاستری وغیرہ لوگوں کی تقریریں ہوئیں اُسکے ایک دن لیکچر تھے۔ وہاں ۲۲ر اگست کو پنڈت بُدھ دیو کا بھی ویدک دھرم پرچار کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ لیکچر ۸ بجے کا تھا۔ اور اس سے پہلے ٹھاکر جی کے بھجن تھے۔ چونکہ دہلی میں غیر آریہ سماجیوں تک کو پنڈت جی کا لیکچر پسند ہوتے ہیں۔ اس لئے پنڈال آٹھ بجے سے پہلے ہی موجود ہو گئی۔ میں آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر سماج مندر میں پہنچا۔ تو یہ دیکھ کر سخت حیران ہوا کہ بجائے ٹھاکر صاحب کے بھجن اُپدیش کے پنڈت جی بول رہے ہیں۔

اور یہ دیکھ کر اور بھی تعجب ہوا کہ بجائے ویدک پرچار کے جو عام جنتا دہلی کے گرد و نواح سے ٹھاکر جی کے بھجن سننے کی غرض سے کافی سے بھی زیادہ تعداد میں آئی ہوئی تھی۔ پنڈت جی اُن کے سامنے گھر کی پھوٹ کا رونا لے بیٹھے ہیں۔ اور مہاشہ کرشن جی کو بُرا بھلا کہہ رہے تھے۔ اور اب اس لئے بہادر سلیوان بدری داس کی طرف اشارہ کیا جا رہا تھا کہ تیرہ سال سے ایسا شخص سبھا کی پردھانی کا گدی نشین بنا ہوا تھا۔ جو لاہور سماج مندر میں جا کر قدم بھی نہ رکھتا تھا۔ مگر اب آپ لوگوں کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ اب سبھا کے پردھان ایسے نیتا جی مہاتما بن گئے ہیں۔ جو لاہور کی سماج ہی نہیں۔ بلکہ تمام بھارت ورش کی سماجوں میں گھوم کر پرچار کر رہے ہیں... وغیرہ وغیرہ۔

یہاں پر آ کر لیکچر کے بیچ میں ہی میں نے ذیل کا سوال سماج کے پردھان جی سے کیا۔ یہ ویدک دھرم کا پرچار ہے۔ یا اپنے دل کا غبار اُن اشخاص کے خلاف نکال رہے ہیں۔ جن کا پنڈت جی تیرہ سال سے گن گاتے رہے ہیں۔ نیز آج اُن کو گالیاں دی جا رہی ہیں۔ اور موجودہ ادھیکاریوں کی مہما گائی جا رہی ہے۔ جس کا اثر عام پبلک پر بہت بُرا پڑ رہا ہے۔ ابھی میں اپنی پوری بات کر بھی نہ سکا تھا۔ کہ سماج کے منتری اور پردھان جی نے یہ کہہ کر کہ آپ بھی ایک سماج کے منتری ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ بیچ میں نہیں بولا کرتے۔ اور کسی سماج کے جلسہ کو خراب نہیں کیا کرتے۔ (چونکہ وہ حاکم وقت تھے۔ اس لئے میں اُن کے حکم سے بیٹھ گیا)

اس کے بعد پنڈت جی نے کہنا شروع کیا کہ میں دو ہفتہ سے نئی دہلی میں کتھا کر رہا ہوں۔ اور کیا مجال کہ ایک روز بھی اس معاملہ کو چھیڑا ہو۔ مگر آج کی پبلک کو دیکھ کر طبیعت للچا رہی ہے۔ کہ دہلی میں اپنی صفائی کہہ دوں۔ چلو۔ (اس پر ایک آواز آئی۔ کہ کیا نیا بانس کی سماج ہی اس کام کے لئے ملی ہے؟) اس کے بعد فرمانے لگے کہ یہ طوفان بدتمیزی پنجاب سے اٹھا ہے۔ جہاں میرے مخالف ہیں۔ ورنہ باقی سارے ہندوستان کی سماجیں میرے ساتھ ہیں۔ اور خاص کر حیدر آباد میں جہاں یہ واقعہ ہوا۔ وہاں اس کامیابی پر تین روز تک مجھ سے اوپر چار کرایا گیا۔ میں نے جو کچھ کیا سدھانت کی رکھشا کے لئے کیا۔ اس کی تحقیق ستیارتھ سوامی دیانند کے نام سے کچھ دلائل دیں۔ سوامی جی نے لکھا ہے کہ بچے کی پوجا سے بدھی جڑ ہو جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سوامی دیانند کی مورتی کو آریہ سماجی پرماتما نہیں مانتے۔ لیکن جینی بھی تو پرماتما کو نہیں مانتے۔ مگر سوامی جی نے اُن کی مورتیوں کا بھی کھنڈن کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ساتھ ہی یہ بھی کہتے جا رہے تھے۔ کہ میرے خلاف جو طوفان بدتمیزی اٹھایا جا رہا ہے وہ ذاتی دشمنی اور سبھا کی شتابدی کو نقصان پہنچانے کی غرض سے ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے صفائی میں نقل پر نقل میں کمزور دلیلیں دیتے جا رہے تھے۔ کہ یہ سب کچھ شاستر انوکول اور سمے انوکول کیا گیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ذرا مکہ کے بت کی عزت کر کے دیکھو۔ میں اُن کو جواب دینا چاہتا ہوں کہ ذرا کابل میں جا کر بادشاہ کی تصویر کو جلا کر دیکھو۔ جس پر کھٹا کھٹ ضربیں لگائی جا رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ محمود غزنوی کی گرفتاری پر اگر ہندو لوگ گولی چلا دیتے۔ تو آج ہندوؤں کو یہ بے عزتی کے دن دیکھنے نصیب نہ ہوتے۔ اور اسی خیال کو لے کر میں نے ایسا کام کیا۔ (ایک آواز - بتلایا جائے کہ حیدر آباد میں کون سا محمود چڑھ کر آیا تھا۔ یا کیا آپ کی ایسی آنکھیں تھیں۔ وہی آپ تھے۔ اور وہی منہ زور ما جھو آنجہا رہ اور کھلا نند) اس کے بعد آپ نے اپنی رنگ بدلے کو ان لفظوں میں کہنا شروع کیا۔ کہ وہاں کے ہندو تو ہندو مسلمان بھی کہتے ہیں۔ کہ آج ہم نے دیکھا۔ کہ آریہ سماجی بت پرست نہیں۔ بلکہ خالص توحید پرست ہیں۔ (اس پر میں نے جو پنڈت جی کے قریب ہی بیٹھا تھا۔ کہا کہ آپ یہ فرضی باتیں بنا کر اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہیں)

اس پر پنڈت جی کو ایک دم غصہ آ گیا۔ اور جامہ سے باہر ہو کر فرمانے لگے۔ جو مجھے جھوٹا کہے۔ اس کا باپ دادا جھوٹا۔ اس پر وہاں کھلبلی مچ گئی۔ پھر میں نے کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ کہ آپ ایک ذمہ دار آدمی ہیں۔ اور سماج کے اپدیشک ہیں۔ آپ کو اتنا غصہ سٹیج پر نہ نکالنا چاہیئے۔ اور ایسا لفظ استعمال نہ کرنے چاہئیں۔ بلکہ آپ بتلائیں کہ اگر سناتنی پنڈت کہتا۔ کہ تم بت پرست ہو۔ کیونکہ جنیو پہنتے ہو۔ اور ہون کنڈ کی پوجا کرتے ہو۔ تو کیا جنیو کو توڑ کر اس کو بھی جوتے مارنے شروع کر دیتے۔ یہ حرکت تو ایک حجیہ ٹاکچہ بھی اپنی کتاب کے ساتھ نہ کرے گا۔ حیدر آباد کے مسلمانوں نے سوامی جی کی تصویر کی ہتک کو دیکھ کر یہ کہا۔ کہ آج ہم نے توحید دیکھی۔ آپ مجھے بتلائیں۔ کہ کیا وہ قرآن کی عزت نہیں کرتے؟ اور آپ کی طرح ہی اس سے سلوک کرتے ہیں؟)

اس پر منتری و پردھان نے پھر حکم دیا۔ کہ آپ بیٹھ جائیں۔ اب پنڈت جی نے میری باتوں کا جواب نہ دے کر سارو دیشک سبھا پر ترکہ گرانا شروع کیا۔ بہت کچھ کہنے کے بعد آپ فرمانے لگے۔ کہ کبھی بھی عدالت میں یہ نہیں ہوتا۔ کہ ملزم کا بیان سنے بغیر اس کو سزا دے دی گئی ہو۔ میں ان منتری جی سے ہی دریافت کرتا ہوں۔ کہ وہ بتلائیں۔ کہ کیا یہ بات سبھا نے درست کی ہے؟

اس پر میں نے عرض کیا۔ کہ بے شک۔ جبکہ تمام اخبارات میں خبر شائع ہو گئی۔ اور آپ کا بیان بھی نکل گیا۔ کہ ان دلائل کے ساتھ میں نے ایسا کیا۔ اور ضرور کیا۔ تو میرے خیال میں تو آپ کو بلانے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر آپ کی تقریر سے تو پتہ لگ رہا ہے۔ کہ آپ کو سبھا نے ثبوت کے لئے نوٹس دیا تھا۔ مگر آپ کے شملہ جانے کے کارن ایک روز دیر سے ملا۔ اس کے بعد کچھ اور فرماتے رہے۔ جس سے لوگوں میں کھلبلی مچ گئی۔ اس پر پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ مجھے بولنے دو۔ اس کے بعد میں سب کو سوال کرنے کے لئے وقت دوں گا۔ لیکن کچھ دیر کے بعد لوگوں نے سوال کرنے شروع کر دئے۔

بریلی کے ایک مہاشہ نے کہا۔ کہ کیا پنڈت جی! آپ اس کا جواب کسی اور طریق سے نہ دے سکتے تھے۔ جبکہ یہ سوال سناتنی پنڈت ۵۰ سال سے کرتے آئے ہیں۔ اور آریہ پنڈت زبانی طور پر سمجھا دیتے رہے ہیں۔

ایک اور بزرگوار شما کے ویدھ جی مہاراج نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے کہا۔ کہ مہاراج! جب آپ یہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے کوئی دل کو پکڑ کر اور پوری ادب سے تصویر کو پیر مار کر کھنڈن کیا۔ اور یہ کام میرا آخری ہے۔ اب چاہے محمود غزنوی بھی آ جائے۔ تو ایسی حرکت نہ کروں گا۔ تو کیوں نہیں آپ کھلے دل سے پشچاتاپ کر لیتے۔ اور یہی بھول منظور کر لیتے۔ تاکہ یہ جھگڑا ختم ہی ہو جائے۔ مگر ان باتوں کا غیر تسلی بخش جواب دیتے ہوئے پنڈت جی نے کہا۔ کہ چونکہ مجھے ریل گاڑی پر جانا ہے میں ساری جنتا سے معافی چاہتا ہوں۔ اور خاص کر میری طرف اشارہ کرتے کہا۔ کہ منتری جی بھی معاف کریں۔ اور میں نے بھی پنڈت جی کے چرن چھو کر کہا۔ کہ میرے دل میں آپ کی بہت عزت ہے۔ مگر کاش! آپ اس بھول کو منظور کریں۔ تاکہ میرے اور پبلک کے دل میں آپ کی عزت دوبالا ہو جائے۔

اس کے بعد ٹھاکر جی کے بھجن شروع ہوئے۔ جو کہ پبلک نے بڑے پریم سے آدھی رات تک سنے۔ اور میں نیا بانس سماج کے ادھیکاریوں سے پریم پورک نمستے کر کے رخصت حاصل کی۔ پرارتھنا کریں۔ کہ بہت جلد پنڈت جی سیدھے لفظوں میں غلطی منظور کریں۔ تاکہ یہ زہریلی آگ ٹھنڈی ہو جائے۔ آخیر میں میں پنڈت جی بڑے بانس کی سماج سے کشما کا پرارتھی ہوں۔

اناتھ آشرم مرار کا سماچار:

اناتھ آشرم مرار نے ویدک پرچار کی ضرورت کو محسوس کر کے ایک بہت اچھے بھجن اپدیشک کو رکھ لیا ہے۔ جن سجنوں کو اپنے ہاں ویدک پرچار کرانے کی ضرورت ہو۔ وہ منتری اناتھ آشرم کو لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ صرف خرچ بلانے والے مہاشہ کو دینا ہوگا۔

(امرناتھ شرما منتری اناتھ آشرم مرار گوالیار)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت پورا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

(مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

سماج سماچار

ست دھرم پاٹھ شالا نارنگ گئے باجہ
۲۴ ساون سمت ۱۹۹۲ مطابق ۸ اگست ۱۹۳۵ء کو سردار رتندیپ سنگھ صاحب بہادر رئیس اعظم نارووال، جاگیردار نارنگ کا جنم دن اتسو پاٹھ شالا میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ طالب علموں اور ماسٹروں نے اکٹھے چندہ کر کے بڑے آنند سے منایا۔
سب سے پہلے ایشور ستتی پرارتھنا سوستی واچن اور شانتی پاٹھ ہوا۔ پھر ہون یگیہ کیا گیا۔ پھر دیپ چند امر سنگھ جی بھجن اپدیشک کے منوہر بھجن ہوئے۔ بعد میں پنڈت درگا دت جی آنریری سپرنٹنڈنٹ پاٹھ شالا نے سردار صاحب بہادر کی رعایا پروری اور پاٹھ شالا کی امداد کے گن درشن کئے۔ اور ان کی دیرگھ آیو کے لئے ایشور سے پرارتھنا کی۔
بعد ازاں پنڈت منشی رام جی سدھانت شرومنی اپدیشک سبھا پنجاب کے اتم اپدیش ہوئے۔ بعد ازاں حاضرین مواضعات کے قریب بھی ودیارتھیوں اور دیگر اصحاب میں کتابیں ستیارتھ پرکاش ہون منتر اور بھی پستکیں مفت تقسیم کی گئیں۔ بعد ازاں آرتی ہو کر کاروائی جنم دن اتسو سماپت ہوئی۔ اپستھت سجنوں کا پریم پورک موہن بھوگ سے ستکار کیا گیا۔
(منتری ست دھرم پاٹھ شالا نارنگ)

الوداعی پارٹی: ۲۴ اگست کو ڈاکٹر ایشور چندر جی سبھاسد گورو کل آریہ سماج جہلم کے اعزاز میں آریہ سماج مندر مسلم محلہ میں ایک خاص میٹنگ ہوئی۔ ڈاکٹر جی کے دھرم پریم، سماجک کاموں میں دلی لگن اور تمام آریہ سبھاسدوں سے عملی ہمدردی کے واقعات بابو کشوری لال جی، بابو بھگوان داس جی اور راقم الحروف نے بیان کئے۔ ڈاکٹر جی نے سب کا موزوں جواب دیا۔
(نتھو رام جاولہ منتری آریہ سماج جہلم گورو کل اسٹیشن)

کوہ ہمالیہ کی چوٹی پر آریہ تہوار:
مقام ٹھیوگ جو کہ کوہ ہمالیہ پر شملہ تبت روڈ پر ایک مقام ہے۔ ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء کو رکھشا بندھن اتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ بھجنوں کے بعد ہون یگیہ ہوا۔ پھر لالہ رولیا رام جی گپتا سب پوسٹ ماسٹر ٹھیوگ منتری آریہ یووک سماج ٹھیوگ نے رکھشا بندھن پر ایک پربھاوشالی ویاکھیان دیا۔ لالہ پنڈت پریم دیو جی ...سنگھ ... آپ پردھان آریہ سماج ... نے اپنے منوہر بھجنوں سے لوگوں کو آنندت کیا۔
۲۳ اگست ۱۹۳۵ء کو یوگیراج کرشن چندر کا جنم دن بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ لالہ رولیا رام جی نے کرشن چندر کے جیون سے چند شکھشا دایک گھٹنائیں سنائیں۔ اور آریہ یووک سماج نے "کرشن سدامہ" کا ڈرامہ کیا جسے جنتا نے بہت پسند کیا۔ اور بازاروں میں بلوہ پر آریہ سماجی لٹریچر مفت تقسیم کر دیا۔
(دلا رام آپ منتری آریہ یووک سماج ٹھیوگ ضلع شملہ)

آریہ سماج راہوں کا سالانہ جلسہ:
آریہ سماج راہوں ضلع جالندھر کا سالانہ جلسہ ۲۷ ستمبر لغایت ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۱ اسوج لغایت ۱۳ اسوج سمت ۱۹۹۲ بروز جمعہ تا اتوار ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۸ ستمبر کو ہوگا۔
(پرکاش چند جی ... منتری آریہ سماج راہوں)

آریہ سماج ڈسکہ کا سالانہ جلسہ:
آریہ سماج ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ۲۸ ستمبر لغایت یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۲ اسوج لغایت ۱۵ اسوج سمت ۱۹۹۲ ہونا قرار پایا ہے۔ ۲۸ ستمبر کو نگر کیرتن ہوگا۔ یکم اکتوبر کو استری سماج کا جلسہ ہوگا۔ جملہ جیمنی جی ویدک مشنری کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ کرپا کر کے ضرور بمعہ جلسہ تشریف لا کر مشکور فرمائیں۔
(دیویداس آریہ ڈسکہ)

آریہ سماج فیض آباد کا پروٹسٹ:
۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء کے سپتاہک ادھیویشن میں تجویز ہوا کہ یہ سبھا ریاست حیدرآباد کے اس ویوہار کے وِرُدھ جو اس نے نیلنگہ آریہ سماج مندر کو نشٹ کرنے نیز اس کا سامان ضبط کرنے میں کیا۔ گھرنا تنہا روش پرگٹ کرتی ہے۔ اور نظام سرکار سے انورودھ کرتی ہے کہ وہ شیگھر سے شیگھر مندر کا ضبط کیا ہوا سامان واپس کر دے۔ اور مندر کا گرا ہوا بھاگ بنوا دے۔ تنہا جن ادھیکاریوں نے ایسے کو کچھ کاریہ کئے ہیں۔ انہیں سخت دنڈ دے۔
(جگدیش پرشاد منتری آریہ سماج فیض آباد)

آریہ سماج نابھہ کا سالانہ جلسہ:
آریہ سماج نابھہ کا ستائیسواں سالانہ جلسہ ۳ اکتوبر لغایت ۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۷ اسوج لغایت ۲۱ اسوج سمت ۱۹۹۲ بروز جمعرات تا سوموار ہوگا۔ ست سنگ - ایشٹ اور سوم دھن دیوی آریہ بھون میں (دروازہ پٹیالہ والا) بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا +
۲۔ نگر کیرتن ۱۷ اسوج مطابق ۳ اکتوبر بروز ویرپوار ۴ بجے شام چوک آریہ سماج میں آریہ سماج مندر سے شروع ہو کر شہر کے مشہور بازاروں اور کوچوں سے ہوتا ہوا دروازہ پٹیالہ والا دھن دیوی آریہ بھون میں ختم ہوگا۔ ۴-۵-۶ اکتوبر کو پنڈال میں کاروائی ہوگی +
۳۔ ۲۱ اسوج مطابق ۷ اکتوبر بروز سوم استری سماج کا جلسہ اسی پنڈال میں منایا جائے گا +
(بال مکند منتری آریہ سماج نابھہ - ریاست نابھہ)

آریہ سماج ساہووالہ کا سالانہ چناؤ:
آریہ سماج ساہووالہ کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا:
پردھان مہاشہ مول راج جی + اپ پردھان مہاشہ ہری رام جی + منتری پنڈت مکند لال جی + اپ منتری مہاشہ حویلی رام جی + خزانچی بابو دیوان چند جی + پستکادھیکش پنڈت رلیسراج جی +
۲۔ آریہ سماج ساہووالہ کا جنرل اجلاس اخبار "برہم رشی" کے "دیانند سماج نمبر" راول پنڈی کے خلاف اظہار نفرت اور ناراضگی کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے التجا کرتا ہے کہ وہ اس نمبر کو ضبط کر کے اس کے ایڈیٹر کے خلاف مناسب کاروائی کرے۔
(مکند لال شرما منتری آریہ سماج ساہووالہ)

سوامی ویدبھکشو جی سے نویدن:
سوامی ویدبھکشو جی سنیاسی کی سیوا میں نویدن ہے کہ آپ سالانہ جلسہ آریہ سماج ہری پور ہزارہ پر جو کہ آخیر ماہ جون ۱۹۳۵ء کو ہوا تھا۔ کرپا کر کے پدھارے تھے۔ اور جلسہ کی سماپتی پر کشمیر تشریف لے گئے تھے۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ دو ماہ وہاں گزار کر ہری پور پدھاریں گے۔ اور کچھ عرصہ یہاں ٹھہریں گے۔ اب چونکہ دو ماہ گزر چکے ہیں۔ اس لئے نویدن ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی تشریف رکھتے ہیں۔ کرپا کر کے ہری پور ہزارہ تشریف لا کر مشکور فرما دیں۔ سماج بہت منتظر ہے۔ اور یہ تمام علاقہ ویدک سندیش سے محروم پڑا ہے۔ آپ کی بڑی کرپا ہوگی۔ آپ ضرور تشریف لا دیں۔ اگر کسی آریہ بھائی کو اُن کا پتہ ہو تو وہ کرپا کر کے ان کی سیوا میں ہماری پرارتھنا پہنچا دیں۔ اور ہمیں بھی سوامی جی کا پتہ تحریر فرما کر ممنون کریں۔
(امیچند داس میونسپل کمشنر ہری پور ہزارہ)

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ:
آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱- اور ۲۲ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے جس میں بڑے بڑے سنیاسی مہاتما۔ اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ نگر کیرتن ۲۰ ستمبر کو دو بجے بعد دوپہر ہوگا۔
(سوہن لال منتری آریہ سماج پانی پت)

آریہ سماج سولن کا سالانہ جلسہ:
آریہ سماج سولن کا اکیسواں سالانہ جلسہ ۱۷- ۱۸- اور ۱۹ ستمبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر سولن میں بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ مشہور اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ پنڈت ستیہ ورت جی آچاریہ گورو کل کانگڑی اور پنڈت جگت جی ایم اے۔ پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی اور پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار وغیرہ مہانو بھاو اور سنیاسی مہاتماؤں کے آنے کی توقع ہے۔
(منتری آریہ سماج)

شری دیانند ویدودیالیہ کی سوچنا:
شری دیانند ویدودیالیہ میں اشٹادھیائی مہابھاشیہ اور مہرشی دیانند کے بنائے ہوئے گرنتھ اور ویدک ساہتیہ کے دوسرے رشی منیوں کے بنائے ہوئے گرنتھ بغیر کسی فیس کے پڑھائے جاتے ہیں۔ کھانا اور رہائش وغیرہ کا انتظام آشرم کی طرف سے ہے۔ ہندی مڈل کی لیاقت والے اور آریہ سماج کے کام میں دلچسپی رکھنے والے پانچ اور ودیارتھیوں کے لئے سنہری موقع ہے۔ پرارتھنا پتر جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر آنے چاہئیں:-
(منتری دیانند ویدودیالیہ پنچ کوئیاں روڈ نمبر ۱ نئی دہلی)

آریہ سماج سرگودھا کا سالانہ جلسہ
آریہ سماج بلاک نمبر ۲- سرگودھا کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸- اور ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس موقع پر پنجاب بھر کے آریہ سماجی ودوانوں کے یہاں پدھارنے کی توقع ہے۔ اور نیز مہاشہ کرشن جی مالک "پرتاپ" بھی اس موقع پر تشریف لائیں گے۔
(منتری آریہ سماج بلاک نمبر ۲ سرگودھا)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے سماچار

(۱) آریہ سماج لاہور چھاؤنی سوامی منیشورانند جی کی مرتیو پر ہاردک شوک اور دُکھ پرگٹ کرتا ہے۔ سوامی جی آریہ سماج کے اُچھ کوٹی کے ودوان سنیاسی مہاتماؤں میں سے ایک تھے۔ اور اُن کی مرتیو سے جو ستھان خالی ہوا ہے۔ اس کا پر ہونا کٹھن ہے ॥

(۲) ۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء کی رات کی کچھ ایک مسلمان آتتائیوں نے تبلیغی پاڑہ (بنگال) آریہ سماج کے پردھان منتری بیت پتا لال جی تھے ان کی دھرم پتنی پر کرورتا پورن آکرمن کیا۔ جس کے پھل روپ منتری بیت پتا لال جی کی مرتیو ہو گئی تھی۔ ان کی دھرم پتنی کا دایاں ہاتھ کٹ گیا۔ یہ سماج ان آتتائیوں کے اس نرشنس کاریہ پر لعنت بھیجتا ہے۔ اور سورگیہ کے دُکھی پریوار سے ہمدردی کرتا ہے ॥

آریہ سماج لاہور چھاؤنی تبلیغی پاڑہ کے آریہ اور ہندو بھائیوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ اس سمہ آپس کے بھید بھاؤ کو مٹاتے ہوئے ایک ہو کر اس قتل کی پوری جانچ کر آتتائیوں کو سموچت ڈنڈ دلائیں ॥

(سا ہیبداس منتری آریہ سماج)

شوک پرستاو

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان نگر ۸ / ۲۵ ۳۵ کا ہفتہ وار ست سنگ ان پرستاو سو بکار کرتا ہے :-

(الف) بدھوار ۳۱/۵/۳۵ کی رات کے ۱۱ بجے کچھ مسلمان آتتائیوں نے تبلیغی پاڑہ آریہ سماج کے پردھان منتری پتا لال جی تھے ان کی دھرم پتنی پر کرورتا پورن آکرمن کیا۔ جس کے پھل روپ منتری پتا لال جی کی مرتیو ہو گئی تھی ان کی دھرم پتنی کا ہاتھ کٹ گیا۔ آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان نگر ان آتتائیوں کے اس نرشنس کاریہ کی تیور نندا کرتا ہے۔ اور اُن کے دُکھی پریوار کے ساتھ ہمدردی پرگٹ کرتا ہے ॥

(ب) جہاں تک معلوم ہوا ہے کہ اس ہتیا میں دھارمک دویش مُول میں کاریہ کر رہا ہے آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان نگر ادھیکاریوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے مُول کارن کی پوری جانچ کر آتتائیوں کو سموچت ڈنڈ دلائیں ॥

(ج) اس پرستاو کی پرتی اُن کے پریوار تھا ادھیکاریوں کو بھیج دی جائے ॥

(رام نرائن جائنٹ سکرٹری)

آریہ سماج کراچی کا شوک پرستاو

آریہ سماج کراچی کی یہ اسیمبلی آریہ جنتا سوامی منیشورانند جی کی مرتیو پر ہاردک دُکھ پرگٹ کرتا تھا ان کی آریہ سماج سمبندھی سیواؤں کا سنمان کرتا ہے۔ اور پرماتما سے اُن کی آتما کی شانتی کے لئے پرارتھنا کرتا ہے۔ سماج یہ نشچے کرتا ہے۔ کہ اس پرستاو کی کاپی سماچار پتروں تھا آریہ پرتی ندھی سبھا بہار کو بھیجی جائے ॥

(نوتن داس منتری آریہ سماج کراچی)

جنم کے عیسائی کی شُدھی

آریہ سماج مندر میں ایک جنم کے عیسائی مسٹر گلبرٹ سٹون کی شُدھی اُس کی درخواست پر کی گئی جس کا ویدک نام مہاشہ گندھرو سین رکھا گیا ॥

(موہن لال منتری آریہ سماج منٹگمری)

آریہ سماج نیو کوئٹہ کا چناؤ

بھومبچال سے بچے ہوئے تھلنے آریہ دھرم پریمی پانچ چھ سپتاہ تک جنموں میں ست سنگ لگاتے رہے۔ ہم پرنتو کوئٹہ کے پھر آباد ہونے تک جاری رکھنے کے لئے ۴ اگست کے سپتاہک ست سنگ میں دونو بھاگوں (کالج و گوروکل) کے سبھا سدوں سے سنیکت آریہ سماج نیو کوئٹہ کی ستھاپنا ہوئی۔ اور عہدہ داروں بر کار ہوا :-

پردھان شاہ پرتھوی چند جی (۱) منتری لیفٹننٹ رائے۔ خزانچی لالہ دولا رام ॥

ممبران انترنگ سبھا (۱) لالہ کرم چند جی (۲) لالہ گورکھ داس جی اور (۳) ملک سکھدیال جی ॥

(لیفٹننٹ رائے منتری آریہ سماج نیو کوئٹہ)

شردھانند دل کا دفتر

شردھانند دل کے سب سدسیوں کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ دہلی میں ۱۴ اگست کو پنڈت رام دیو شرما جی ایم۔ اے کی ادھیکشتا میں دل کی ایک نہایت آوشیک میٹنگ ہوئی۔ جس میں دل کے نئے ادھیشٹھاتا پنڈت دھرم دیو جی شاستری سانکھیہ یوگ ویدانت تیرتھ (ڈیرہ دون) نیکت ہوئے۔ پربندھ منتری بھی ڈیرہ دون کے پرسدھ کاریہ کرتا ونید امرناتھ جی بنائے گئے ہیں۔ اس لئے دل کے سدسیوں کو اب اپنا وارشک اگریم چندہ ڈیرہ دون ہی بھیجنا چاہئے کیونکہ دل کا دفتر دہلی سے ڈیرہ دون آگیا ہے۔ ونشیش جاننے تھا پتر ویوہار سمبندھی سب کارروائی کے لئے دل کے پردھان منتری امرناتھ سیدھا نی ودیا النکار معرفت پوستکالیہ شرا جمیر کے پتہ پر جوابی پتر لکھا جائے ॥ (رکھناتھ ادھیکشہ)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر کے سماچار

(۱) روزانہ ست سنگ :- روزانہ ست سنگ شام کے ۶½ بجے سماج مندر میں ہوتا ہے۔ جس میں اگنی ہوتر۔ سندھیا۔ آرتی اور شانتی پاٹھ ہوتا ہے ॥

(۲) شراونی کا تہوار :- ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء کو شراونی کا تہوار بڑے سمارو سے منایا گیا۔ ست یگیوپویت دھارن کرنے کے بعد برہد ہون یگیہ آرمبھ ہوا۔ اس کے بعد مہاشہ دلیس راج جی ہیڈ ماسٹر آریہ پرتی ندھی سبھا کے بھجن ہوئے۔ تدپشچات منتری پنڈت وشنو دت جی پردھان آریہ سماج کا ویاکھیان ہوا ॥

(۳) وید جینتی سپتاہ :- سبھا کی آگیا انوسار ۱۴ اگست سے ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء تک "وید جینتی سپتاہ" منایا گیا۔ مختلف اصحاب یعنی پنڈت وشنو دت جی پردھان۔ مہاشہ مدن جیت جی۔ پنڈت ہرش چندر جی آریہ پروہت۔ مہاشہ بنسی داس جی وکیل منتری۔ مہاشہ جگت رام جی اُپ پردھان۔ مہاشہ بہاری لال جی نے "سوم سرو ور" سے کتھا کی۔ مہاشہ دلیس راج جی گاتری آچاریہ مہاشہ منتری مغن جی اُپ منتری۔ شریمتی شکیل دیوی جی منترانی استری سماج۔ بہن جیند کلا جی۔ مہاشہ دھرم ویر جی رگا من آچاریہ ٹھاکر اندرجیت جی اپنے بھجنوں دوارہ جنتا کو آنندت کرتے رہے ॥

(۴) شری کرشن جنم اشٹمی :- شری کرشن جنم اشٹمی کا تہوار ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء کو بڑے سمارو سے منایا گیا۔ پراتہ کال کمار سبھا نے شہر کے کوچوں میں سنکیرتن کیا۔ برہد ہون یگیہ کے پشچات مہاشہ دھرم ویر جی۔ مہاشہ مدن جیت جی اور شریمتی شکیل دیوی جی کے بھجن ہوئے۔ سوامی یوگانند جی کا "یوگیشور کرشن" کی جیونی پر سارگربھت اُپدیش ہوا۔ ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ کارروائی کی سماپتی پر حلوہ بانٹا گیا۔ رات کے سمے پنڈت جمونی جی ایم۔ اے کا ایک بڑا پربھاو شالی ویاکھیان "یوگیراج کرشن کی جیونی" پر ہوا۔ سماج کا وسیع میدان نرناریوں سے بھرپور تھا۔ جنتا پنڈت جی کے ویاکھیان پر عش عش کرتی تھی ॥

(۵) سوامی یوگانند جی کے اُپدیش :- ۲۲ اگست تا ۲۴ اگست ۱۹۳۵ء رات کے سمے سماج مندر میں سوامی یوگانند جی کے اُپدیش ہوتے رہے ॥

(۶) سپتاہک ست سنگ :- ۱۸ اگست ۱۹۳۵ء کو مہاشہ بہاری لال جی کا "سکھ کی پراپتی" پر ویاکھیان ہوا۔ اور ۲۵ اگست ۱۹۳۵ء کو سوامی یوگانند جی کا اُپدیش ہوا۔ جس میں انہوں نے "یام نیمعام" کے منتر کی سُندر ویاکھیا کی ॥

(۷) استری سماج :- استری سماج کے ادھیویشن ہر بدھوار کو بجائے مہر سماج مندر میں لگتے ہیں۔ اُنتی ہو رہی ہے۔ استریاں کافی سنکھیا میں آتی ہیں ॥

(۸) شکروار کا پرچار :- ۲۳ اگست ۱۹۳۵ء کو ہیڈ ماسٹر صاحب لالہ رام لال جی کے گرہ پر پرچار ہوا۔ جس میں مہاشہ مدن جیت جی نے وِشواتر یگیہ پڑھ کے چند منتروں کی ویاکھیا کی ॥

(۹) وِشواتر یگیہ :- سبھا کی آگیا انوسار وِشواتر یگیہ کا سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ ۲۲ اگست ۱۹۳۵ء کو مہاشہ مدن جیت جی نے مہاشہ پرس رائے جی خزانچی آریہ سماج کے گرہ پر یگیہ کرایا۔ اُنہوں نے مبلغ عہ/۲ سبھا کو دکھشنا دی۔ ۲۳ اگست کو مہاشہ ودارکا داس جی سبھا سد کے گرہ پر یگیہ کرایا گیا۔ اُنہوں نے عہ/۲ دکھشنا دی۔ ۲۳ اگست کو پنڈت وشنو دت جی نے ہیڈ ماسٹر رام لال جی کے گرہ پر یگیہ کرایا۔ اُنہوں نے ۳ روپے دکھشنا دی۔ اور ۲۴ اگست کو مہاشہ مدن جیت جی نے مہاشہ مکتی رام جی کے گرہ پر یگیہ کرایا۔ اُنہوں نے عہ/۲ دکھشنا دی ॥

(۱۰) شوک پرستاو :- ۲۵ اگست کے سپتاہک ست سنگ میں سوامی منیشورانند جی کی مرتیو تھا مہاشہ پتا لال جی پردھان تبلیغی پاڑہ کے قتل پر شوک پرستاو پاس ہوئے ॥

(۱۱) پربیش پتر :- پچھلے دو مہینوں میں کچھ سجن سماج کے نئے سدسیہ بنے ہیں۔ اُن کے نام یہ ہیں :- مہاشہ گوردتہ رام۔ مہاشہ بدھرام جی۔ مہاشہ دلیس راج جی۔ مہاشہ جسونت رائے جی اور گوسائیں کشوری لال جی ॥

(۱۲) آریہ کمار سبھا کا وارشک اُتسو :- آریہ کمار سبھا نے ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء تک وارشک اُتسو منانے کا نشچے کیا ہے۔ اور اس کو سپھل بنانے کے لئے پورا یتن ہو رہا ہے ॥

(گوسائیں ساگر چند اُپ منتری آریہ سماج گوروکل وبھاگ رانی کا تالاب فیروزپور شہر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں گورنمنٹ وید ک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

مینیجر بھگت رام پوری ہندستان کا بھارت دھوپ ایجنسی ہون منڈی لاہور

ضروری نویدن

جن خریداروں کو ایک ہفتہ پہلے اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا چکی ہیں۔ ان کی خدمت میں مزید عرض ہے کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۴ ستمبر سے پہلے دفتر "پرکاش" میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں۔ ورنہ ۱۳ ستمبر کو پرچہ بذریعہ وی پی رسال کیا جائے گا۔ اس صورت میں انہیں یہ آنہ وی۔ پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑیگا۔ جو صاحب کسی وجہ سے وی۔ پی نہ منگوانا چاہیں۔ وہ ۱۲ ستمبر تک ضرور دفتر میں اطلاع پہنچا دیں تاکہ دفتر مفت میں زیر بار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے۔ بعض اصحاب کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی۔ پی بھیجا جا چکا ہوتا ہے۔ موصول ہوتا ہے جس سے دفتر کا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ اس خرچ سے بچنے کے لئے پھر تاکید عرض کی جاتی ہے۔ کہ چندہ بہر صورت ۱۲ ستمبر ۱۹۳ء تک دفتر "پرکاش" میں پہنچا دیں۔

(مینیجر)

شاکھ سنچارک کمپنی متھرا کی ادویات

"سُدھا سندھو"

کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ سنگرہنی۔ اتسیار وغیرہ کی خوش ذائقہ خوشبودار دوا قیمت ۸/

دور وج کیسری

داد کی سب سے اچھی دوا قیمت ۴/

بال سُدھا

دبلے اور کمزور بچوں کو طاقتور بنانے والی دوا قیمت ۱۲/

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

شاکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۴

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲/ جمالستان ۱/ (محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر تین روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

بندوقیں، سینگلیں، ریوالور اور پستول!

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دی جاتی ہیں۔ کاریگری پارسل دام نقد گزشتہ امتیازی قیمت تسبیح۔ بدوکانوں سے کم۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان ٹمبر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Timber & Co. Karachi

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے!

ٹیلیفون نمبر ۳۹۳ لاہور

تار کا پتہ "بھارت" لاہور

کس طرح بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور کوئٹہ کے پالیسی ہولڈروں کی امداد کر رہی ہے

اس کی بابت تفصیلات طلب کریں۔ قائمقام جنرل مینیجر

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹیڈ

صیغہ نمبر ۴۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

تکلیف اور اٹھانا نہیں پڑیگا

(REGD) رنگ زنگ

(داد کا مرہم)

ایک بار لگانے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ داد خواہ پرانا کیسا ہی دار نیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار کے لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۳ آنہ محصول ڈاک تجدید بی سات آنہ نمونہ دو آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

جوڑی تاپ (Regd)

(تپ لرزہ اور طحال کی دوا)

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہذا ملیریا اور طحال کے مریض کو جوڑی تاپ ضرور پلائیے۔ اس سے بڑھ کر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے خون کا بڑھنا ہونا اور بابت فائدہ ہوتی ہے یقینی دوا سے ہوشیار۔

قیمت بڑی شیشی بارہ آنے۔ ڈاک محصول دس آنے۔ چھوٹی شیشی نو آنے۔ ڈاک محصول سات آنے۔

نوٹ: ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

ایجنٹ: لاہور کے ایجنٹ۔ مینیجر پیسہ اخبار
امرتسر کے ایجنٹ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ممالک غیر سے لعہ
ششماہی عہ ... فی پرچہ ایک آنہ

SUNDAY 15th SEP 1935

جلد ۳۱ | اتوار ۳۰ بھادوں سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | نمبر ۳۷

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ؛
۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک۔ آتمک۔ اور سماجک اُنتی کرنا ؛
۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے ؛
۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے ؛
۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ؛
۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سوتنتر رہیں ؛

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛
۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نرویکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترّیامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛
۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛
۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداُدیت رہنا چاہئے ؛

وید امرت

یجروید | رگوید

ओं उदुत्यं जातवेदसं देवं वहन्ति केतवः। दृशे विश्वाय सूर्य्यम् ॥

(یجروید۔ ادھیائے ۳۳۔ منتر ۳۱)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "پرسکنو" ہے۔ دیوتا "سوریہ" ہے۔ چھند "یجرو گایتری" ہے۔ اور سُور "کھدج" ہے۔ اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ جیسے سوریہ اپنی کرنوں سے سنسار کو دکھلاتا ہے۔ اور آپ سوشوبھت ہوتا ہے۔ ویسے ہی عارف لوگ سب دیوتا اور لنگ شکشاؤں کو پا کر لوگوں کو روحانی سوریہ کی طرف پریرنا کرتے ہیں۔ یہی پوتر وید منتر جزوی ابزادی کے ساتھ یجروید کے ساتویں ادھیائے کا ۴۱ واں منتر ہے۔ اور رگ وید کے پہلے منڈل کے ادھیائے ۵ کا منتر نمبر ا ہے ؛

لفظی معنی (उत्) اوپر کو (उ) ہی (त्यम्) اُس (जातवेदसम्) اُتپن ہوئے پدارتھوں میں ودیمان یا وید اُتپادک (देवम्) دیو کو (वहन्ति) دھارن کرتے یا پراپت کراتی ہیں۔ (केतवः) کرنیں یعنی ستیہ گیان کی شعاعیں (दृशे) درشن کرنے یا کرانے کے لئے (विश्वाय) وشو کے (सूर्य्यम्) ...

تشریح ... بھی حکم اُتارا جاتا کو ... پریم کی حقیقت کو وہ کیا جانیں۔ جن کو کبھی پریم کٹاری لگی ہے۔ مہینوال کا سوہنی سے عشق مجازی تھا۔ وہ اس کی خاطر دریائے چناب کی نذر ہوا۔ ماتا سیتا بھگوان رام پر فدا تھی۔ اس نے ... ناتھ! چل ان سنسارک بندھنوں ... شمس سوُلی پر لٹکا لیکن اُف نہ کی۔ سقراط نے زہر کا پیالہ پیا۔ لیکن اپنی آن پر داغ نہ لگنے دیا ... جن پاس کی محبوبوں کو خاطر میں نہ لاتی تھی ... بھگتی اور شردھا سے اپنے جسمانی چولا کو ایسا رنگ دے کہ تیرے روم روم سے ہر گھڑی یہی صدا بلند ہو کہ ...
... سمجھے کیا ہو؟ ایشور کے مندر میں پریم کی جیوتی کو روشن کر ... اُوپر کو اُسی پرم روپ پرماتما کو پراپت کراتی ہیں۔ ویسے ہی (केतवः) سوریہ کی کرنیں (विश्वाय) سمپورن جگت کو (दृशे) دکھانے کے لئے (उत् वहन्ति) ... آتمک سوریہ کو (उ) ... (सूर्य्यम्) ... (देवम्) ... سوروپ (जातवेदसम्) اُتپن ہوئے پدارتھوں میں ودیمان (त्यम्) اُس ... میرا یہ انترآتما ... (दृशे) ... سمجھنے کے لئے تاب نظر آئے۔ اور اس وقت تک دم نہ لے جب تک اُس کا ساکشات درشن کر کے اپنے آتما کی سیری نہ کر لے ؛
... بھڑک بھڑک۔ اے پریم کی جوالا۔ میرے اندر اور باہر ویسی ہی اگنی پر دیپت کر۔ تاکہ میں صبح و شام اُس پاک پربھو کی ہی وظیفہ خوانی کرتا رہوں۔ سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے اُسی کی مالا پھیرتا رہوں۔ حضرت ... شاہ نے درست ہی فرمایا تھا
جس پایا بھید قلندر دا۔ راہ واسی ہے شک مندر دا

(اوم شم)

اتھرو وید | سام وید

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مورتی پوجا اور رشی دیانند کی توہین

(از شری دوارکا داس جی کپل منسٹری آریہ سماج ساہنوال ضلع لدھیانہ)

پنڈت بدھ دیو جی نے حیدر آباد (دکن) میں مورتی پوجا پر کئے گئے شاستر ارتھ میں رشی دیانند کی تصویر پر لات مار کر مورتی پوجا کے نشیدھ کا عملی ثبوت دے کر حاضرین پر اپنی ودوتا کا سکہ بٹھا دیا۔ پنڈت جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نہو پدیشک ہیں اور ویدک دھرم پرچار میں مخالفوں کی سبھا میں ٹوٹ جانے کی سپرٹ رکھنے والے ہیں۔ پرنتو اس شاستر ارتھ میں جس کمزوری کا اُنھوں نے پرچے دیا ہے۔ آریہ سماج کے اتہاس میں ایک مندبہ مثال قائم کر دی ہے۔ ویدوں اور شاستروں کے حوالجات سے مورتی پوجا کا کھنڈن کرنا اُن کی ودوتا تھی۔ رشی کی تصویر کو ٹھوکر لگا کر اس کی توہین کر کے سدھانت کی رکھشا سمجھنا اُن کی کمزوری ہے +

یہ فعل کر کے خواہ وہ ذاتی طور پر اپنے آپ کو مورتی پوجک کی ذمہ داری سے بری سمجھتے ہوں لیکن شاستر ارتھ آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر سے تھا۔ کل کو اگر کوئی دوسرا پنڈت مورتی پوجا کے لئے شاستر ارتھ کرنے آریہ سماج کی ویدی پر کھڑا ہوتا ہے اور وہ یہی فعل نہیں کرتا۔ تو پنڈت جی کے خیال میں آریہ سماج خطرہ میں پڑ جائے گا۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے سے آریہ سماج کے سدھانت کی رکھشا نہیں ہوتی۔ پنڈت جی کو ایسی ہی پوزیشن اختیار کرنی چاہیئے تھی۔ جو آریہ سماج کا ہر ایک پنڈت گرہن کر سکتا ہے۔ پنڈت جی ودوان ہیں۔ اُن کا کاریہ کھشیتر پرچارک ہے۔ ان کے دل میں جوش ہے اور ویدک دھرم کے لئے جوش ہے۔ لیکن اگر وہ مورتی پوجا کا کھنڈن رشی کی تصویر کو ٹھوکر لگا کر جائز سمجھتے ہیں۔ اور اس اپنے کئے پر پشچاتاپ نہیں کرتے۔ تو وہ غلطی پر ہیں۔

مورتی پوجا۔ پرماتما کو ملنے کا ذریعہ ماننا۔ مورتی کی پوجا کر کے پرماتما کی پوجا ماننا۔ اُس کی اراد ھنا کرنا۔ بھیں بنز چڑھانا اور اس سے درما نگنا مورتی پوجا ہے۔ نہ کہ ویر پوجا کو مورتی پوجا تصور کر لینا۔ رشی کی تصویر کے علاوہ بڑے بڑے ودوانوں کے گنگوں کے چیتن کے لئے قومی لیڈروں۔ دیش سدھارکوں۔ مذہبی ریفارمروں کے پرتی شردھا اور بھگتی رکھنے والے اور دیش اور جاتی پر مر مٹنے والوں کے مان کی خاطر سب آریہ سجن ان کے چتر اپنے گھروں میں رکھتے ہیں۔ ہندو جاتی کی جان مریادا پرشوتم شری رام و شری کرشن جی کے کیپت چتر بھی رکھ کر اپنی پریم بھگتی کا ثبوت دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ اپنے ماتا پتا کے انگنت گنوں اور اُپکاروں کی یاد میں ان کے چتروں کو اپنے سامنے لٹکا کر رکھتے ہیں۔ اور بعض وقت بڑے پریم اور شردھا سے ان کا سرا اپنے والدین کے گنوں اور اُپکاروں کے آگے عاجزی سے جھک جاتا ہے اور اپشچاتاپ کر دیا کیونکہ شاید اپنے بزرگوں کی شرد...

کا ہزار بار دھنیہ واد کرتے ہیں۔ پھر اگر اس کو مورتی پوجا کہا جا سکتا ہے۔ تو ہر ایک آریہ سماجی مورتی پوجک ہے۔ ایسے بزرگوں کے چتروں کو ٹھوکر لگانا واقعی ان کی توہین کرنا ہے آریہ سدھانتوں کے پریمی تو ایسے ودوانوں کی تصویروں کو بڑے پریم سے اور عزت سے اپنے کمروں میں لگاتے ہیں۔ آریہ سماج کے ودوان جو البیٹ افریقہ ہو آئے ہیں۔ اُنھوں نے مہاشہ

مہاشہ جر کچھی لال جی لدھیانوی کے گنوں کا درشن وہ فوٹو دکھلا کر کرتے تھے۔ اور بے خود ہو گئے۔ مجھے یاد ہے کہ اُنھوں نے یوپیوں کے مقابلہ میں اس زمانہ میں جس نربھیتا سے پرچار کیا ہے۔ وہ قابل تعریف تھا۔ اسی طرح وہ پنڈت لیکھرام کی تعریف میں بے خود ہو جایا کرتے تھے۔ سو آریہ سماج بزرگوں کے چتروں کو رکھ کر ان کے پرتی عزت اور شردھا کا بھاو

بدری ناتھ، بدھ دھان آریہ سماج نیروبی کے ..... "Reading Room" کو دیکھا ہے۔ رشی دیانند کے مختلف قسم کے بڑے بڑے چتر پروفیسر رام دیو۔ سوامی ستیانند۔ سوامی شردھانند سوامی درشنانند۔ پنڈت لیکھرام۔ پنڈت گرو دت۔ مہاشہ جر کچھی لال لدھیانوی اور کئی آریہ سماج پر مر مٹنے والوں کے چتر اُنھوں نے دلائت سے بڑے بڑے اصلی قد کے بنوا کر کوئی دو ہزار شلنگ کے قریب اُن پر خرچ کیا ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی نے بھی وہ سب چتر دیکھے ہیں لیکن جب وہ اُن کو دکھلاتے ہیں۔ تو ایک ایک کے ... ملتے ہیں

رکھتا ہے۔ ان کو ٹھوکر لگانا ان کی توہین سمجھتا ہے۔ لہذا پنڈت جی کو اپنے کئے پر پشچاتاپ کرنا چاہیئے۔ گو بدھ دھان جی کے لیکھ میں لکھا ہے کہ شاستر ارتھ ہو گیا۔ شاستر ارتھ کی خوشی میں پنڈت بدھ دیو جی مست نہ تھے۔ بلکہ اپنے جذبات کو ٹھیس لگنے سے سُست اور اداس تھے۔ گویا اُن کا دل رشی کی توہین کر کے مجرم ہو گیا تھا۔ وہ دل ہی دل میں پچھتا رہے تھے پر افسوس کرتے تھے۔ سو وہ اپنے دلی جذبات کو ظاہر کر دیں۔ کہ میری بھول ہو گئی۔ آگے کو ایسا نہیں ہوگا۔ معاملہ صاف ہے۔ جب آریہ سماج سمو ک روپ سے اس فعل کو ...

جائز نہیں سمجھتا۔ ایک معمولی عقل کے انسان کو بھی یہ فعل ناپسند لگتا ہے۔ تو وہ ذاتی طور پر چاہے ہی کوئی وچار رکھیں۔ لیکن مجموعی طور پر وہ آریہ سماج کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتے +

میرا آریہ پرتی ندھی سبھا سے نویدن ہے کہ وہ پنڈت جی سے پوزیشن صاف کرائیں۔ ورنہ ایک بہت بڑے اندولن کے ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ بھی نویدن ہے کہ شاستر ارتھوں کے جو نتائج ہوتے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ آریہ سماج کے پرچار سے عملی طور پر آریہ سماج جیت چکا ہے۔ مندروں میں مورتیوں پر جل چڑھانے کے لئے کوئی نہیں آتا۔ گاؤں میں مندر خالی پڑے ہیں۔ آریہ سماج اپنے سدھانتوں کے پرچار میں اپنے ویدک اصولوں کا پرچار کرتا رہے۔ یہی اس کی اصلی فتح ہے +

ہم تمہیں کبھی نہ بھولیں

ہم نے گیان بڑھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ دنیا کی کون سی ودیا ہے جو ہم نے نہیں سیکھی۔ وہ کون سی سچائی ہے۔ جس کے سمجھنے کی ہم نے کوشش نہیں کی۔ لیکن کیا باوجود عالم اور فاضل کہلانے کے بھی اس وِیاکل من کو شانتی ملی؟ ہرگز نہیں! یہ دل اسی طرح ڈانواں ڈول رہا۔ اسی طرح بھٹکتا ہوا جنگلوں اور بیابانوں کی خاک چھانتا پھرا۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ ہم نے گیان کو بھی کر تو یہ سمجھ لیا۔ اور اس سچائی کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ کہ علم بلا عمل کے دکھ دینے والا ہوتا ہے۔ ایک منشیہ کے لئے سانپ کے زہر کا علم کس کام کا ہے۔ اگر وہ سانپ کے زہر سے بچ نہیں سکتا۔ ایک انسان کو سچائی اور پاکیزگی کے اصول کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ اگر وہ ان کا علم رکھتا ہوا بھی خود پاک اور سچا نہیں بنتا۔ لیکن کیا سبب ہے۔ کہ تمام نیکیوں کی خوبیاں جاننے کے باوجود ہم ان پر عمل نہیں کرتے؟ اس لئے کہ ہم بجائے اپنے مالک پر بھروسہ رکھنے کے اپنی طاقت پر بھروسہ کر بیٹھتے ہیں :-

البشورا یہ تمام علوم ہمارے لئے دکھدائی ہو رہے ہیں۔ آپ نے اُنہیں ہمارے سکھ کے لئے دیا تھا۔ ہم الٹا ان سے پیڑت ہو رہے ہیں۔ پِتا! اس لئے ہمیں یہ ور دو۔ کہ ہم آپ کو کداپی نہ بھولیں۔ تاکہ آپ پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہم اپنے گیان اور کرم کو ایک کر سکیں :-

لبھو رام سیٹھ۔ لدھیانہ

بندوقیں، رفلیں، ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد، گزٹڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست مفت درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے + سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

"سکھ سنچارک دراکشاسو"

جسم کو طاقتور بنانے۔ گوشت و خون بڑھانے۔ چہرہ پر رونق لانے۔ دست صاف ہو کر بھوک بڑھانے والی خوش ذائقہ دوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔ بڑی دو روپیہ۔ ہمارا ہی ایک دراکشاسو ایسا ہے۔ جس کی ۵۲ اخباروں نے تعریف کی ہے۔ طلب فرمانے پر نمونہ اور فہرست مفت روانہ کی جاتی ہے

سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۱۴

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی کتھا

علاقہ مہمند میں مزید فوج کا تعین

شملہ - ۱۱ ستمبر - گورنمنٹ کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا گیا ہے :-

"گذشتہ دس سال سے اپر مہمند حاجی ترنگ زئی کے زیر اثر بادشاہ گل اور وفادار قبیلوں پر حملے کرتے رہے ہیں - وفادار قبیلوں کو ان حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے گنداب وادی میں سڑک بنائی گئی - اور اپر مہمندوں کے ساتھ معاہدہ کیا گیا - کہ وہ سڑک میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کریں گے - حاجی ترنگ زئی کے لڑکے بادشاہ گل نے اس سال معاہدہ کو توڑ دیا ہے - بادشاہ گل کی سرگرمیوں کی وجہ بیان کی جاتی ہے - کہ گورنمنٹ نے چند ڈاکوؤں کے خلاف کارروائی کی ہے - جسے وہ پسند نہیں کرتا - اس قسم کے حملوں کی روک تھام کے لئے گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ مہمندوں کے رقبہ کمالائی میں فوج کو تعین کیا جائے" :-

---

ترکی ٹوپی کے متعلق حکم :- الہ آباد - ۱۱ ستمبر - علیگڑھ یونیورسٹی سے ایک طالب علم کو نماز پڑھنے سے انکار کرنے پر یونیورسٹی سے خارج کر دیا گیا تھا - اس کے بعد اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ منتظمان یونیورسٹی نے ہر ایک طالب علم کے لئے ترکی ٹوپی لازمی قرار دی ہے - اس لئے ہندو طلباء میں سخت بے چینی پیدا ہو گئی ہے - مگر معلوم ہوا ہے کہ انہیں یقین دلایا گیا ہے - کہ اس قاعدہ کا ہندوؤں پر اطلاق نہیں ہو گا :-

تیرنے کا ریکارڈ توڑ دے گا :- الہ آباد - ۱۰ ستمبر - ۱۴ ستمبر کو راین چیٹرجی جو الہ آباد یونیورسٹی کے تیراکی کے انسٹرکٹر ہیں - مسلسل تیرنے کا ریکارڈ توڑنے کی کوشش کریں گے - وہ بھاردواج پارک کے تالاب میں صبح تیرنا شروع کریں گے - تین سال ہوئے - مسٹر چیٹرجی نے علیگڑھ میں تیرنے کا ریکارڈ قائم کیا تھا :-

سول نافرمانی کی مخالفت شروع :- امرتسر - ۹ ستمبر - راولپنڈی مسلم کانفرنس نے مسجد شہید گنج کے واپس لینے کے لئے سول نافرمانی کے طریق کار کا جو فیصلہ کیا ہے - اس کی مجلس احرار اسلام مخالفت کر رہی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ وہ ۲۰ ستمبر کو یوم احتجاج منانے میں شریک نہیں ہو گی :-

ہر ایک پنجابی آئندہ تلوار رکھ سکے گا

شملہ - ۱۱ ستمبر - پنجاب گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا ہے :-

جنوری ۱۹۲۹ء میں پنجاب گورنمنٹ نے تلوار پر سے قانون اسلحہ کے ماتحت پابندیاں ہٹانے کی پالیسی اختیار کی - اور اس مقصد کے لئے سارے پنجاب میں تلواریں رکھنے کے لئے جاگیرداروں جو پچاس سے زیادہ مالیہ دینے والوں انکم ٹیکس دینے والوں خطاب یافتگان اور ریٹائرڈ فوجی افسروں کو قانون اسلحہ کی دفعات ۱۳ - اور ۱۵ سے بالکل مستثنےٰ کر دیا گیا - نومبر ۱۹۲۸ء میں اس فہرست میں مزید اضلاع شامل کئے گئے - اور ۱۹۳۰ء میں پانچ مزید اضلاع میں تلوار رکھنے پر سے پابندی ہٹا دی گئی - آج پوزیشن یہ ہے - کہ پنجاب کے ۲۹ اضلاع میں سے ۲۳ میں تلوار رکھنے کی اجازت ہے - اور اضلاع فیروزپور - لاہور - امرتسر - کرنال راولپنڈی اور ملتان میں خاص خاص آدمیوں کو اس کے رکھنے کی اجازت ہے - ان ۶ اضلاع میں پوزیشن میں کچھ اختلاف ہے - ان چھ اضلاع میں سکھوں کے کرپان قانون اسلحہ کی پابندیوں سے آزاد ہیں - چند سال ہوئے - ہائیکورٹ نے فیصلہ کیا تھا کہ جب کوئی سکھ تلوار لے جاتا ہے - یا رکھتا ہے - تو وہ کرپان ہوتا ہے - گویا ان چھ اضلاع میں سکھوں کو تلوار رکھنے کے متعلق جو رعایت حاصل ہے - وہ دوسری جماعتوں کو حاصل نہیں - اور جہاں تک تلواریں رکھنے کا تعلق ہے - وہ قانون اسلحہ سے مستثنےٰ ہیں - پنجاب گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند سے اس تضاد کو دور کرنے کی درخواست کی ہے - اور گورنمنٹ ہند نے انڈین آرمز رول میں ترمیم کرنا منظور کر لیا ہے - اس ترمیم کا یہ اثر ہو گا - کہ یہ چھ اضلاع بھی قانون اسلحہ کی دفعات ۱۳ - اور ۱۵ کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں گے - اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عنقریب ایک اعلان کیا جائے گا :-

تلوار پر سے قانون اسلحہ کی پابندیاں دور کئے جانے کے سلسلہ میں تحقیقات کرنے پر ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اس سے ایک سے زیادہ کرپان رکھنے کے سوال کا بھی حل ہو جائے گا - اور ہائیکورٹ میں جو درخواست نگرانی زیر سماعت ہے - اس کی سماعت بند کر دی جائے گی :-

---

مہاراجہ پٹیالہ کی ہر ہٹلر سے ملاقات :- برلن - ۱۰ ستمبر - مہاراجہ پٹیالہ نے نمائندہ رائٹر کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میں نے ہر ہٹلر کے ساتھ تقریباً ۳ ۴ منٹ تک بات چیت کی - جو کہ دلچسپ تھی - مگر کسی طرح سے پولیٹیکل نہ تھی - میں برلن میں ایک عام سیاح کی طرح ہوں - اور نظارے دیکھ رہا ہوں - امید ہے کہ وہ ہندوستان میں آنے سے پیشتر آسٹریا اور روما بھی جائیں گے :-

سرحد کو مزید افواج کی روانگی

راولپنڈی - ۱۰ ستمبر - فرنٹیئر کو فوج - بارود اور سامان خوراک بھیجنے کے سلسلہ میں یہاں بھاری سرگرمی کا اظہار کیا جا رہا ہے - گذشتہ روز کے دوران میں کئی سپیشل ٹرینیں فوج سے بھری ہوئی بھیجی گئی ہیں - جہلم بریگیڈ کی سیکنڈ رجمنٹ سپیشل ٹرین روانہ ہو گئی ہے - کل رات ۱/۱۰ رجمنٹ گاڑی میں سوار ہونے کے لئے سٹیشن کی طرف گئی - اور آج صبح ایک اور ہندوستانی دستہ روانہ ہو گیا - ایک اور رجمنٹ تیار کھڑی ہے - اگر تینوں وہ بھی چلی گئیں - تو اس کا مطلب یہ ہو گا - جہلم راولپنڈی کے تینوں دستے برطانوی سرحد کے پار شورش کو دبانے میں مدد دیں گے -

۵ زخمی ہوابازوں کو ایبٹ آباد سے یہاں برٹش ملٹری ہسپتال میں لایا گیا ہے - معلوم ہوا ہے کہ دو سخت زخمی ہوئے ہیں - اور باقی کو خفیف ضربات آئی ہیں - سرحد کی شورش کے متعلق کوئی مزید اطلاع موصول نہیں ہوئی :-

پنجاب مسلم راجپوت کانفرنس :- امرتسر - ۹ ستمبر - پنجاب مسلم راجپوت کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا - جس میں فیصلہ کیا گیا کہ کانفرنس ۲۶ - ۲۷ - اور ۲۸ اکتوبر کو امرتسر میں منعقد کی جائے - فراہمی چندہ کے لئے تین افراد کی کمیٹی مرتب کی گئی ہے :-

مہاتما ہنس راج کی صحت :- لاہور - ۹ ستمبر - مہاتما ہنس راج جی کو ٹائیفائیڈ بخار ہو گیا تھا - لیکن شکر ہے کہ پرسوں سے ان کا بخار اتر گیا ہے - ابھی وہ کمزور بہت ہیں - لیکن اب تشویش کی کوئی وجہ نہیں :-

ٹرائی کرنے کے بہانہ سائیکل لے گیا :- لاہور - ۹ ستمبر - شاہی محلہ سے ایک مسلمان دکاندار سے دھوکہ دہی کی اطلاع موصول ہوئی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ ایک مسلمان سائیکل فروش کی دوکان پر آیا - اور اس سے سائیکل خریدنے کو کہا - دوکاندار نے سائیکل نکال دیا - تو گاہک نے کہا کہ خریدنے سے پہلے اس کی ٹرائی کر لوں - دوکاندار رضامند ہو گیا - چنانچہ گاہک نے اپنا جوتا گرو میں رکھ دیا - اور سائیکل پر سوار ہو کر ایک طرف کو نکل گیا - لیکن پھر وہاں واپس نہ آیا :-

آریہ ساہتیہ انگریزی بھاشا میں

ستیارتھ پرکاش :- ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج جی کرت انگریزی انوواد مع سنسکرت ترجمہ کاغذ و چھپائی عمدہ مجلد ہار مجلد ۲ روپیہ دی فونڈیشن ہیڈ آف ریلیجن :- شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری کرت انگریزی پڑھے لکھے کو ویدک دھرم کی سرشٹی سمجھانے کے لئے اپیوگی ہے - مجلد ۲ روپیہ دی ٹیچنگ پرنسپل آف آریہ سماج شری پنڈت چمو پتی جی کرت - اس میں آریہ سماج کے دس نیموں کی ویاکھیا کی گئی ہے - مولیہ ۱ روپیہ - دی آریہ فلاسفی :- اس انتیت اپیوگی پستک میں ویدک سدھانتوں پر بڑے بڑے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے - یہ ویاکھیان اجمیر ارد ھ شتابدی پر چیدہ چیدہ ودوانوں نے دئے ہیں مولیہ ۶ روپیہ - دی ویدک کاسٹ سسٹم اینڈ یونیورسل پرابلم :- اس میں پنڈت گنگا پرشاد جی نے آریہ درشٹی سے ورن ویوستھا کو سمجھایا ہے - مولیہ ۲ روپیہ - دی آوٹ لائنز آف آریہ سماج :- شری گیان چند جی کرت سکولوں کالجوں آدی میں بانٹنے کے لئے انتیت اپیوگی ہے - مولیہ ۱ روپیہ :-

پتہ :- شری آریہ سماج وچھو والی لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

میونخ میں جرمن میوزیم

میونخ ۔ ۹ ستمبر ۔ حال ہی میں جرمن میوزیم نے اپنی دسویں سالگرہ منائی ۔ اور اس موقع پر ایک نیا کانگرس ہال تعمیر کیا ۔ جس میں ... لوگ آ سکتے ہیں ؛

روس میں طلاقوں کی مخالفت

ماسکو ۔ کمیونسٹ پارٹی کے ممبر روس میں طلاقوں کی بھرمار کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں ۔ حال ہی میں ایک فیکٹری کی یونین کے ایک عہدہ کے لئے ایک ممبر کھڑا ہوا ۔ اس امیدوار کے متعلق یہ انکشاف ہوا ۔ کہ وہ پچھلے چھ سال میں پانچ بیویوں کو طلاق دے چکا ہے ۔ اور پانچ شادیاں کر چکا ہے ۔ اپنی بیویوں کو طلاق دینے کی بنا پر اسے اپنے عہدہ کے ناقابل قرار دے دیا گیا ہے ؛

چوری کے جواہرات کی برآمد

مدراس ۹ ستمبر ۔ میسرز کرتھاری اینڈ سنز کا ایک ملازم جو تقریباً دس ہزار روپیہ کے ہیرے اور جواہرات کی چوری کے الزام میں حال ہی میں گرفتار کیا گیا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم دفتر سے آرہا تھا کہ اس کی جامہ تلاشی لی گئی ۔ اور جواہرات اس کے قبضہ سے برآمد کر لئے گئے ۔ ملزم ابھی تک پولیس کی حراست میں ہے ؛

پنجاب کے اچھوتوں کی پولیٹیکل کانفرنس

شملہ ۔ ۱۰ ستمبر ۔ پنجاب بھر کے اچھوتوں کی پولیٹیکل کانفرنس ۱۴ اور ۱۵ ستمبر کو جنرل سکرٹری ... جی جنرل سکرٹری ... کی صدارت میں ہوگی ۔ کانفرنس میں پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخاب میں اچھوتوں کی نشستوں کو پر کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا ؛

چھاپہ چھاپنے والوں کی ہڑتال

امرت سر ۔ ۱۰ ستمبر ۔ لالہ امیر چند گپتا صدر نیشنل لیگ امرت سر چھاپہ چھاپنے والے ہڑتالی مزدوروں اور ان کے ملازموں میں باہمی سمجھوتہ کرانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ دونو پارٹیوں نے اپنے مطالبات ان کو بتائے ہیں ؛

دریائے برہم پتر میں طغیانی

ڈبروگڑھ آسام ۔ ۱۰ ستمبر ۔ دریائے برہم پتر کئی دنوں سے ڈبروگڑھ میں تباہی مچا رہا ہے ۔ کئی مکان بہہ گئے ہیں ۔ اور ریلوے سٹیشن کو سخت خطرہ کا سامنا ہے ۔ لوگ بہت خوفزدہ ہیں ؛

چین میں سیلاب سے تباہی

شنگھائی ۔ (بذریعہ ڈاک) چین کے لئے ہر سال تباہیوں کا رہا ہے ۔ پہلے دریائے سیلابات نے وہ تباہی مچائی ہے ۔ کہ الامان ۔ اندازہ لگایا گیا ہے ۔ کہ امسال جس قدر سیلاب آئے ۔ ان سے ۲ لاکھ آدمی لقمۂ اجل ہو چکے ہیں ۔ مویشیوں اور جائدادوں کے نقصان کا حساب ابھی تک شمار نہیں کیا گیا ہے ؛

ابے سینیا میں اطالوی فوجوں کی نقل و حرکت شروع

عدیس ابابا ۔ ۹ ستمبر ۔ ایک کمیونک شائع کیا گیا ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کی افواج نے اریٹیریا میں نقل و حرکت شروع کر دی ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فوجوں کی یہ نقل و حرکت مستقبل میں جارحانہ اقدام کا پیش خیمہ ہے ۔ ابے سینیا کے مختلف صوبوں سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ۔ کہ اٹلی کی فوجیں سرحد پر جمع ہو رہی ہیں ؛

اس سے پیشتر کا ایک تار مظہر ہے کہ اٹلی ابے سینیا پر پہلا حملہ شمالی جانب سے کرے گا ۔ گو اس قسم میں ابے سینیا کی فوج کی تعداد ۳۵۰۰۰ ہے ۔ لیکن اریٹیریا میں اٹلی کی اس وقت ایک لاکھ فوج موجود ہے ۔ اس کے علاوہ ہزاروں دیسی سپاہی ہیں ۔ جو اٹلی کی فوج میں بھرتی ہیں ؛

روما سے آمدہ ایک تار سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اٹلی کے بہت سے جنگی جہاز سسلی اور افریقی ساحل کے درمیان پر اسرار طور پر مظاہرے کر رہے ہیں ۔ قاہرہ کے اخبارات کا بیان ہے ۔ کہ اٹلی اگست کے وسط تک ۱۷۸۰۰۰ فوج اریٹیریا میں بھیج چکا ہے ۔ اور اس پر ۶۲ ½ لاکھ پونڈ خرچ آ چکا ہے ؛

مولانا اختر علی کی لاہور سے جلاوطنی

لاہور ۔ ۱۰ ستمبر ۔ آج مولانا اختر علی خان آف "زمیندار" کو زیر دفعہ ۳ ضمنی دفعہ (۱) کریمینل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ۔ اور ان کو گرفتاری کے ۱۶ منٹ بعد پولیس کی حراست میں پولیس کی موٹر میں بٹھا کر کیتھل ضلع کرنال کی طرف لے جایا گیا ۔ جہاں انہیں مزید احکام تک نظر بند کر دیا گیا ہے ۔ گرفتاری سے پیشتر گورنر باجلاس کونسل کی طرف سے ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی تھی جس کی رو سے انہیں حکم دیا گیا ۔ کہ چونکہ گورنر باجلاس کونسل کی رائے میں مولانا اختر علی خان آف "زمیندار" ولد مولانا ظفر علی خان امن عامہ کے منافی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے ہیں ۔ اور لینے والے ہیں اس لئے حکم دیا جاتا ہے کہ :-

۱ ۔ وہ فوراً پولیس کی موٹر میں سوار ہو کر یہاں سے چلے جائیں ۔ اور کیتھل ضلع کرنال کی حدود میں قیام کریں ؛

۲ ۔ گورنمنٹ کے خلاف نفرت پھیلانے سے احتراز کریں ۔ اور گورنمنٹ کے خلاف کسی سرگرمی میں حصہ نہ لیں ۔ ۳ ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع کرنال کی اجازت کے بغیر کسی ایسے جلسہ میں جو ۵ یا ۵ سے زائد اشخاص پر مشتمل ہو ۔ نہ شریک ہوں ۔ اور نہ تقریر کریں (مذہبی جلسوں میں شمولیت کی اجازت ہے) ۴ ۔ تا حکم ثانی کیتھل میں نظر بند رہیں ؛

شریمتی کملا نہرو کی صحت

الہ آباد ۔ ۱۰ ستمبر ۔ بیڈن ویلر سے جہاں شریمتی کملا نہرو بیمار پڑی ہیں ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آنند بھون میں مندرجہ ذیل بحری تار ارسال کیا ہے "میں نے دیکھا ۔ کہ کملا نہرو کی حالت بالکل ہی تبدیل ہو گئی ہے ۔ ان کی کمزور حالت کے متعلق تشویش ضرور ہے ۔ مگر آہستہ آہستہ صحت یابی کا امکان ہے ۔ ڈاکٹروں نے یقین دلایا ہے ۔ کہ انہیں شفا ہو جائے گی " ؛

سردار سردول سنگھ کا استعفا

لاہور ۱۰ ستمبر ۔ نئے آئین کے ماتحت کانگرسیوں کے عہدے قبول کرنے یا نہ کرنے کے سوال پر اختلاف کی وجہ سے سردار سردول سنگھ نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کی ممبری سے استعفا دے دیا ہے ؛

نیشنلسٹ پارٹی کا لوہارو ڈیلیگیشن

شملہ ۔ ۱۰ ستمبر ۔ پولیٹیکل سکرٹری نے اسمبلی کی نیشنلسٹ پارٹی سے کہا تھا ۔ کہ وہ نواب لوہارو کے سلسلہ میں ممبروں کی تعداد متعین کر دے ۔ اس درخواست کے مطابق مسٹر انے ۔ سردار سنت سنگھ اور بھائی پرمانند ڈیلی گیشن کے ممبر ہوں گے ؛

کانگرسی کارکن کی بھوک ہڑتال

میرٹھ ۔ اطلاع ملی ہے ۔ کہ پنڈت جگل کشور جو کہ کھیڑہ کے خاص سرکردہ کانگرسی کارکن ہیں ۔ کل سے بھوک ہڑتال کر رہے ہیں ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ میرٹھ میں کانگرس ورکر کانگرس کسان پارٹی الگ الگ بن گئی ہیں ۔ جس بات کو پنڈت جی کانگرس کے لئے نہایت ضرر رساں خیال کرتے ہیں ۔ ان کا کہنا ہے ۔ جب تک دونو پارٹیاں مل جائیں گی میں ہڑتال ترک نہ کروں گا ؛

لالہ رام پرشاد کے حق میں دستبرداری

جالندھر ۔ ۹ ستمبر ۔ اسمبلی کے لئے جالندھر ڈویژن کے ضمنی انتخاب میں تمام کاغذات نامزدگی منظور کر لئے گئے ۔ لالہ کندن لال لالہ رام پرشاد کے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں ۔ اور انہوں نے لالہ رام پرشاد کی پوری پوری مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے ؛

خان عبدالغفار خان سے ملاقات

الہ آباد ۔ ۹ ستمبر ۔ سیٹھ جمنا لال بجاج گزشتہ سنیچر وار مورخہ ۷ ستمبر کو خان عبدالغفار خان سے ملاقات کرنے کے لئے تشریف لے گئے ؛

مہمندوں کی شورش

شملہ ۔ ۹ ستمبر آج کمیونک شائع کیا گیا ہے ۔ جو مظہر ہے کہ سرحد ہزارہ پر مہمندوں کے خلاف مہم کے سلسلہ میں افواج کی کچھ نقل و حرکت رہی ہے ۔ لیکن یہ معمولی قسم کی احتیاطی تدابیر ہیں ۔ اور فرسٹ انڈین ڈویژن کے دستے میدان میں لائے گئے ہیں ۔ بعض اخبارات نے لکھا ہے کہ ریزرو کو اس سلسلہ میں برسر کار لایا جائے گا ۔ لیکن یہ واضح کر دینا ضروری ہے ۔ کہ ریزرو کو استعمال کرنے کا کوئی خیال نہیں ؛

جرمنی میں ایک اور انقلاب

لنڈن ۔ ۸ ستمبر ۔ جرمنی میں صورت حالات پر امن نہیں ہے ۔ برائیویٹ ذرائع سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں ۔ کہ اقتصادی بدحالی کی وجہ سے ایک اور انقلاب رونما ہونے والا ہے ۔ گورنمنٹ ہر ایک چیز کی اچھی طرح سے نگرانی کر رہی ہے ۔ اور ہر قسم کی ہنگامی صورت حالات کے لئے تیار ہے ۔ بہرحال عنقریب جرمنی میں ایک نیا جھگڑا پیدا ہونے والا ہے ؛

۶۷۳ قیدی گیانا بھیجے گئے

پیرس ۔ ۶۷۳ قیدیوں کو جن کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں تھیں ۔ آج گیانا بھیجنے کے لئے جہاز پر چڑھایا گیا ۔ گیانا میں فرانس کے ان قیدیوں کو رکھا جاتا ہے جنہیں عمر قید کی سزا ہوئی ہے ۔ بندرگاہ پر پولیس اور فوج کا زبردست پہرہ تھا ۔ قیدی بہت غمزدہ تھے اور اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے ؛

ڈیڑھ صد کمیونسٹ گرفتار

لنڈن (بذریعہ ڈاک) بلگیریا میں کمیونزم کا پرچار کرنے کے الزام میں ڈیڑھ صد سے زیادہ اشخاص گرفتار کر لئے گئے ہیں ۔ اور مزید گرفتاریوں کی توقع ہے ؛

سرینگر میں ہیضہ میں کمی

سرینگر ۔ ۹ ستمبر محکمہ حفظان صحت اب آہستہ آہستہ ہیضہ کی بیماری پر کنٹرول حاصل کر رہا ہے ۔ گزشتہ ۴ روز سے یہاں کوئی کیس نہیں ہوا ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۳۰ بھادوں سمت ۱۹۹۲

پوتر جھانکی

گوردوارہ شہید گنج کا معاملہ پچھلے دنوں اخباروں کا مضمون بنا رہا ہے۔ مجھے پاٹھکوں کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ شہید گنج کیا ہے؟ جن دنوں اس گوردوارہ کے بارہ میں مسلمانوں اور سکھوں میں کشمکش چل رہی تھی۔ میرے دل میں بار بار یہ خیال اٹھتا تھا۔ کہ آخر ایک زمین کا ٹکڑا دو مہذب اقوام میں تنازعہ کا باعث کیوں بن رہا ہے؟ مسلمان کہتے تھے۔ کہ یہ اُن کی پرانی مسجد ہے۔ سکھ اس دعویٰ کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ وہ تاریخی حوالجات کی بنا پر ثابت کر رہے تھے۔ کہ یہ مسلمانوں کے عہد سلطنت میں قاضیوں کی عدالت تھی۔ مسجد نہیں۔ ایک صاحب نے یہ بھی تحریر کیا تھا۔ کہ یہاں پر کبھی مسجد تھی۔ لیکن اب وہ مسجد نہیں رہی۔ گوردوارہ بن چکا ہے۔ کیا ہندوؤں کے کئی مندر مسجدوں میں تبدیل نہیں کئے گئے؟ اگر مسلمان ان پرانے مندروں کو ہندوؤں کے حوالہ کر دینے کو تیار نہیں۔ تو وہ کسی مسجد کی واپسی کا بھی تقاضا کر سکتے ہیں۔ ورنہ ان کا مطالبہ بالکل غیر منصفانہ ہے۔ آخر ہندوؤں کے نزدیک مندر کی وہی قدر و منزلت ہے۔ جو مسلمانوں کی نظر میں مسجد کی۔ جیسے اپنی مسجد پیاری ہے۔ ایسے دوسروں کو اپنے مندر سے پیار ہونے کا حق بھی تو تسلیم کرنا چاہئے۔ میری نظر میں کسی بھی عبادت گاہ پر دست تعدی بڑھانا اپنی دھرم دیا پر ظلم کرنا ہے۔ مندر، مسجد، گرجا سب کی تقدیس مذہبی احساس کا تقاضا ہے۔ سکھ بھائیوں کا کہنا تھا۔ کہ انہوں نے تو مسجد نہیں ایک عدالت کو اپنے قبضہ میں لیا ہے۔ عدالت ظالم تھی۔ شہیدوں نے اپنے خون سے اس کے ظلم کو دھو دیا۔ تو کیا اب عدالت کے مذہب کہاں ہیں؟ وہ تو اب ہمارے پیارے بیروں کی پیاری خواب گاہ ہے۔

دو چار دن ہوئے ہیں۔ اس استھان کی پوترتا کا مشاہدہ کرنے کے لئے شہید گنج جا پہنچی۔ لاہور سٹیشن سے آگے کو مسافر نہیں جانا۔ لنڈا بازار میں داخل ہو جاتا ہے۔ پرانے لاہور میں بھی لنڈا بازار کا ذکر پایا جاتا ہے۔ سٹیشن سے آتے ہوئے بائیں طرف گوردوارہ شہید گنج آتا ہے۔ ہم معا ساتھیوں سمیت اس میں داخل ہوا۔ ہم نے اپنے ننگے سروں پر کپڑا رکھ لیا۔ اور جوتے اتار ڈیوڑھی میں ایک سکھ سیوک کی تحویل میں چھوڑ دئے۔ پوتر چبوترہ پر پاؤں رکھنے سے پہلے ہمارے پاؤں دھلوا لئے گئے۔ ایسا مجھے معلوم ہو رہا تھا۔ کہ ہم کسی پوتر دھرتی میں ہیں۔

ایک چھوٹی سی کوٹھڑی تھی جو مغربی طرف سے کھلی تھی۔ گرنتھ صاحب کھلا رکھا تھا۔ ہم باہر کھڑے دیکھ رہے تھے۔ کہ ایک سردار صاحب نے کہا۔ اندر جا کر بھائی تارو سنگھ کی کھوپڑی کا درشن کیجئے۔ یہ الفاظ سنتے ہی میرے جسم میں بجلی سی دوڑ گئی۔ تارو سنگھ سکھ اتہاس کے ایک شہید تھے۔ جنہوں نے اپنے دھرم کی خاطر اپنا سر کٹوا دیا تھا۔ میں کوٹھڑی کے اندر بڑھا۔ اور جس طرف سردار صاحب نے اشارہ کیا تھا۔ وہاں نہایت غور سے کھوپڑی کی تلاش کرنے لگا۔ ایک اور سردار صاحب نے کہا۔ اوپر تصویر میں دیکھئے۔ کھوپڑی حقیقی نہیں تھی۔ اس کی تصویر تھی۔ تصویر فقط کھوپڑی کی نہیں۔ بھائی تارو سنگھ جی کی شہادت کی تھی۔ بھائی جی دونوں ہاتھ زمین پر ٹیکے چہار زانو بیٹھے جلاد کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ جلاد نے تیشہ ان کے ماتھے پر رکھا ہوا ہے۔ اور ہتھوڑی سے کوٹ کوٹ کر اسے اندر گھسیڑ رہا ہے۔ تیشہ کا کچھ حصہ ماتھے میں گھس گیا ہے۔ اور کھوپڑی آہستہ آہستہ جسم سے جدا ہو رہی ہے۔ یہ نظارہ کسی بھی اہل دل کے رونگٹے کھڑے کر دے گا۔ اس اذیت میں بھائی جی کا متانت چہرہ ایک روحانی آنند دیتا ہے۔ جو زبان سے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ہم نے چپکے چپکے بھائی جی کی سمرتی کو نمسکار کیا۔ اور باہر آ گیا۔

پاس ہی ایک اور شہید کی سمادھی تھی۔ اس کے دیکھنے کا مجھے حوصلہ نہیں ہوا۔ مجھ پر رقت طاری تھی۔ ایک صاحب سے میں نے پوچھا۔ یہاں اور کس کس شہید کے درشن ہو سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا۔ مہاراج! یہ شہیدوں کا استھان ہے۔ یہاں کے چپہ چپہ میں شہیدوں کی کھوپڑیاں ہیں۔ میں نے پیچھے دھرم دیروں کے ایک دو بہ لوگ بیں تھا۔ ہم نے پوچھا تو وہ بکر کہاں ہے جس کے لئے پچھلے دنوں اتنا تنازعہ ہو رہا تھا؟ جواب ملا ۔۔۔

ہوتے ہی دائیں سمت میں ایک چبوترا دکھایا گیا۔ جس پر روڑی ہی روڑی پڑی تھی۔ کہا گیا کہ یہ وہ عدالت ہے۔ جسے ہموار کر دیا گیا ہے۔ سکھوں کا ارادہ ہے۔ کہ اسے شہیدوں کی شان کے مطابق ایک زیارت گاہ کی شکل دی جائے۔ ہم نے سن رکھا تھا۔ کہ ان شہیدوں کی ہڈیاں اب تک موجود ہیں۔ ہم نے ان پوتر استھیوں کے درشن کی خواہش ظاہر کی۔ میرے رہنما نے سامنے اشارہ کیا۔ ہم وہاں چلے گئے۔ ایک چھوٹے سے احاطہ میں جو لکڑیوں سے گھیر دیا گیا ہے۔ وہ سب سامان موجود تھا۔ جو شہید گنج کے شہیدوں کی جسمانی یادگار ہے۔ ہڈیوں کے ڈھیر تھے۔ چکی کے پاٹ تھے۔ ایک بھاری گول پتھر تھا۔ ایک چھوٹا سا آرہ تھا۔ ایک لکڑی کا چھوٹا سا انسان تھا۔ ایک سئور کا سر تھا۔ پاس کھڑے ایک سردار صاحب بتا رہے تھے۔ یہ ہمارے بیر بھائیوں کی بیرتا کے نشان ہیں۔ گول پتھر بچوں کے سر پر رکھا جاتا تھا۔ جو تکلیف سہتے سہتے ہوئے لڑکے کو دینی ہوتی تھی۔ پہلے اس کا ناک اس لکڑی کے لڑکے کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ جس سے لڑکا ڈر جائے۔ اور اپنے دھرم سے منحرف ہونا قبول کر لے۔ آرہ! اس آرے سے کاٹا گیا ہے۔ جس سے ویروں کے سر چیرے گئے۔ سئور کے سر کے متعلق کہانی سنائی گئی کہ جس زمین پر ہم کھڑے تھے۔ وہ کبھی جیل خانہ تھی۔ اس میں اسّی سنگھنیاں بند تھیں۔ سکھوں نے باہر سے سرنگ نکال کر ان سنگھنیوں کی رہائی کی صورت نکالی۔ اور جاتے ہوئے یہ سئور کا سر چھوڑ گئے۔ جس سے معلوم ہو جائے۔ کہ یہ کارنامہ سکھ سرداروں کا ہے۔

ہمیں بتایا گیا۔ کہ تنازعہ کے دنوں میں اس ویرانہ میں سنگھنیوں نے ڈیرہ لگا لیا تھا۔ اور اپنی پرانی ماتاؤں کی اس جیل کی حفاظت کے لئے وہ اپنی جان تک نیوچھاور کر دینے کو تیار تھیں۔ ہمارے ایک ساتھی اُن دنوں اس مقام کو دیکھ گئے تھے۔ انہوں نے ایک خاص انداز سے ان سنگھنی ماتاؤں کے سرفروشانہ جذبہ کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ سکھ قوم زندہ ہے۔ ان سنگھنی ماتاؤں کے طفیل زندہ ہے۔

یہ ہڈیاں۔ یہ آرہ۔ یہ پتھر اور یہ چکی کے پاٹ سب اس مکان سے نکلے ہیں۔ جو آج روڑی کے چبوترے کی صورت میں ہموار ہوا پڑا ہے۔ وہ مکان پوتر ہے۔ شہیدوں کی آرام گاہ ہے۔ اسے کسی اور کی تحویل میں کیسے دے دیا جائے؟ سکھوں کی جان اس مکان پر قربان ہے۔

بھائی تارو سنگھ کی تصویر سے لے کر سنگھنیوں کی اس جیل تک مجھے ہر چیز ایک ہی پیغام دے رہی تھی۔ وہ قوم بیروں کی پوجا سے ہی جیتی ہے۔ ان کے نام اور دھام کی پوجا سے۔ شہید گنج بیروں کی بیرتا کی منہ بولتی تصویر ہے۔ ایسے شہیدوں کی شہادت نے آباد کر رکھی ہے آزادی۔ میں شہید گنج سے لوٹا۔ میری آنکھوں کے سامنے ادھر شہید تارو سنگھ اسے بیر گمان ادھر میرے اپنے رشی کا چتر ایک پوتر جھانکی سی دے گیا۔ دونوں کی یاد میں میں اپنا نام لکھوا کر یادگار ہو جاتے تھے۔ میرا دل کہتا تھا۔ بیرتا بیروں کے مان میں ہے۔ ایک لمحہ کے لئے تو حرکت میں بھی آنسو نکل پڑے۔ پر میں نے انہیں پونچھ دیا۔

شہید گنج در حقیقت ایک پوتر استھان ہے۔ میں جب جب اس کا تصور کرتا ہوں۔ دل میں پوترتا کی ایک لہر سی دوڑ جاتی ہے۔ میں خوش ہوتا ہوں۔ کہ میں ان بیرانی سنگھنیوں کا تذکرہ کر سکا ہوں۔ جو اپنی پرانی ماؤں کی جیل کی حفاظت کے لئے آئی تھیں۔ یہ خیال جی ہی جی بیٹھ جاتا ہے۔ اور میں گھنٹوں اداس رہتا ہوں۔ کیا کوئی میرے دل کا محرم مجھے بتائے کہ میرے دل کی یہ حالت کیوں ہو جاتی ہے؟ کیا میں ان بیروں کی اولاد نہیں؟

(چمو پتی ایم۔ اے)

"پرکاش" کا "ورجانند انک"

اس دفعہ ورجانند اُتسو بُدھوار ۲۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہے۔ آریہ سماج کرتارپور کو جہاں گورو ورجانند نے جنم دھارن کیا تھا۔ کچھ ورشوں سے یہ فخر حاصل ہو رہا ہے۔ کہ وہ بھگوان دیانند کے گورو مہاراج مُنی ورجانند کے جنم دن پر ایک وشیش میلہ منعقد کر کے رشی رِن کو پورا کرنے کا یتن کر رہا ہے۔ "پرکاش" کی یہ دلی خواہش ہے۔ کہ وہ اپنا ایک خاص انک نکال کر گورو ور کی یاد کو مستقل روپ دھارن کرائے۔ اس لئے اس نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ وہ اس اُتسو کے موقع پر اپنا خاص انک نکالے۔ تاکہ آریہ جگت نے گورو ور کے پرتی آج تک جو اداسینتا دکھلائی ہے۔ اس کا کفارہ ہو سکے۔ ہمیں وشواس ہے۔ کہ آریہ جگت "پرکاش" کی اس کوشش کا پورے اُتشاہ سے سواگت کرے گا۔ اور اس انک کو کثیر تعداد میں منگوا کر اپنی گورو بھگتی کا پرچے دے گا۔

پنجاب آریہ سمیلن ملتوی

سیالکوٹ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں کے آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے ۸ ستمبر کو یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہاں پنجاب پراونشل آریہ کانفرنس کا جو اجلاس ۴-۵-اور ۶ اکتوبر کو منعقد ہونا تھا۔ وہ چند در چند وجوہ سے ملتوی کیا گیا ہے ؛

ہم چاہتے ہیں کہ یہ سمیلن منعقد ہو جاتا۔ تو اچھا ہوتا۔ لیکن ہماری اس خواہش کا اس وقت تک پورا ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ جب تک سبھا کے موجودہ ادھیکاری آریہ سماج سیالکوٹ کی [illegible] اور آریہ جگت [illegible] اس وقت جو اشانتی پیدا ہو رہی ہے اسے دور کرنے کے لئے کسی اپنے قریبی ضلع میں کانفرنس کا پربندھ کر دیا جائے۔ جہاں تمام شکایات کا سدباب کرے۔ وہاں جملہ کاریہ کرتاؤں کے مستقبل میں مخلصانہ سہیوگ کی کوئی راہ تجویز کرے ؛

دھرم پتنی بھی ہم کو داغِ مفارقت دے گئی تھی۔ ایسی حالت میں ہم محسوس کر سکتے ہیں۔ کہ خانہ ویرانی کا دکھ کتنا جانکاہ ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ ایسے دکھ میں سوائے صبر اور ایشور اچھیا کے آگے سرِ خم کر دینے کے کوئی چارہ کار ہی نہیں۔ اس لئے ہم چوہدری صاحب سے سہانبھوتی کرتے ہوئے ان سے یہی پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس جانکاہ حادثہ کو ایشور اچھیا سمجھتے ہوئے صبر سے برداشت کرنے کا یتن کریں۔ اور جاتی سیوا کے کام کو بدستور سرگرمی سے کرتے رہیں ؛

میں مٹی کا تیل ڈال دیا ہے۔ بلکہ ان کے کھیتوں سے درخت بھی کاٹ دئیے ہیں ؛

یہ کشیدگی سخت افسوسناک ہے۔ اور جتنی جلدی اس کو بند کیا جائے۔ اتنا ہی بہتر ہو گا۔ ورنہ ڈر ہے۔ کہ یہ طوالت پذیر ہو کر ہندو جاتی کے رہے سہے شیرازہ کو زیادہ منتشر نہ بنا دے۔ اور ہندو جاتی کے دشمنوں کو ایسا موقع بہم پہنچا دے۔ کہ وہ اس کی سنکرنی اور سنکٹنا کا مذاق اڑاتے رہیں۔ ہندو جاتی کے سچے ہیتشیوں کا یہ دھرم ہے کہ وہ آشتی اور حسنِ تدبر سے کام لیتے ہوئے جلد از جلد اس کشیدگی کو دور کرنے کا یتن کریں ؛

اتہاس بھیجنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ حالانکہ اگر وہاں کے ادھیکاری اتساہ سے کام لیتے تو یہ کام ان کے لئے ذرا بھی مشکل نہ تھا۔ ان کی تھوڑی سی محنت سے سارے آریہ جگت کو یہ لابھ ہو جاتا۔ کہ اس کے ہاتھ میں اردھ شتابدی کے موقع پر آریہ جگت کی پچھلی جملہ سرگرمیوں کا ایک مستند ریکارڈ آ جاتا۔ خیر ابھی کچھ زیادہ وقت نہیں گزرا۔ اگر سہل انگاری سے کام لینے والی سماجیں اپنی پچھلی سستی کی تلافی کرنے کا تہیہ کر لیں۔ تو آریہ سماج کے ایک مستند اتہاس کی تیاری میں وہ بہت سہایتا دے سکتی ہیں ؛

"آریہ وواہ بل" کی حمایت

شری یت بابو گھنشیام سنگھ جی نے اسمبلی میں جس آریہ وواہ بل کی تحریک پیش کی ہے۔ اسے نہ صرف آریہ سماجک جگت میں زبردست حمایت حاصل ہو رہی ہے۔ بلکہ بھارت ورش کے جملہ سرکردہ نیتا بھی اس کے حق میں آواز اٹھا رہے ہیں۔ مہاتما گاندھی نے تو پہلے ہی اس کو آشیرواد دے دی ہے۔ شری یت جے کر لکھتے ہیں۔ کہ میں بل کے اصول کے حق میں ہوں۔ سردار سردول سنگھ کویشر نے لکھا ہے۔ کہ مجھے بل کے مقاصد سے ہمدردی ہے ؛

ہمارا وشواس ہے۔ کہ اگر بل کی حمایت کا یہی عالم رہا۔ تو اسمبلی کو اسے پاس کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی۔ جن آریہ بھائیوں نے ابھی تک بل کے اصلی مسودہ کا مطالعہ نہیں کیا ہے۔ انہیں اس کو آریہ سارودیشک سبھا دہلی سے منگوا کر جلد از جلد اس کے متعلق اپنا فرض پورا کرنا چاہئے ؛

"پرکاش" کا "دیانند انک"

اِس سال دیپ مالا کا پوتر دوس جب کہ آریہ سماج کے پرورتک بھگوان دیانند نے نروان پد کو پراپت کیا تھا۔ اتوار ۲۶ اکتوبر کو منایا جائے گا۔ یہی وہ دن ہے جبکہ بھگوان نے پربھو کی اچھیا کا سواگت کرتے ہوئے دیوتاؤں کو اپنی آدرش کر تیہ کرنا کیا تھا ؛

"پرکاش" اپنے جنم دن سے ہر سال مہاراج کے اس نروان دوس کو اپنا ایک خاص "دیانند انک" نکال کر مناتا آیا ہے۔ جس کے لئے یہ فخر کا مقام ہے۔ کہ آریہ جگت بھی اس کے اس اُدیم کی قدر کرتی رہی ہے۔ ہمیشہ مہاتمک بنتا آیا ہے۔ اب چونکہ وہ پوتر نروان دوس پھر آ رہا ہے۔ اس لئے "پرکاش" کے پریمیوں کا یہ پرزور مطالبہ شروع ہو گیا ہے۔ کہ وہ اپنے اس آدرش کو پورا کرنے کا تہیہ کر کے ابھی سے اس میں جُٹ جائے۔ اس لئے "پرکاش" کے عملہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ آریہ جگت کے اس پاک مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے اس دفعہ بھی حسبِ معمول نروان دوس کے موقع پر پرانی شان سے اپنا "دیانند انک" نکالے۔ اسے وشواس ہے۔ کہ آریہ جگت اس کو اپنے اس آدرش کی پورتی کے لئے اپنا پورا پورا سہیوگ دینے سے دریغ نہیں کرے گا ؛

ایک سیوک "ناتھ"۔ جالندھری۔ ایڈیٹر "پرکاش" لاہور

ماسٹر رونق رام کی یادگار

آریہ سماج بھدوڑ ریاست پٹیالہ یہ چاہتا ہے کہ مشہور آریہ ماسٹر رونق رام شاد کی پنیہ سمرتی میں ان کی ایک مناسب یادگار قائم کرے۔ ہم یادگار قائم کرنے کی تجویز کا سواگت کرتے ہوئے آریہ جگت سے یہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ آریہ سماج بھدوڑ کا اس یادگار کی قائمی میں ہاتھ بٹائے۔ ماسٹر جی مشہور گیہ ایک سرگرم آریہ سماجی کاریہ کرتا۔ بلند پایہ شاعر اور زبردست سپیکر تھے۔ ۱۹۱۲ء کے بعد جبکہ آپ کے خلاف پٹیالہ میں ایک مقدمہ چلا تھا۔ آپ نے اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے کر اپنی باقی ساری عمر آریہ سماج کی سیوا میں صرف کر دی ؛

ایڈیٹر "آریہ گزٹ" کو صدمہ

ہمیں یہ سن کر سخت افسوس ہوا ہے۔ کہ چوہدری دیو برت جی ایڈیٹر "آریہ گزٹ" لاہور کی دھرم پتنی شریمتی ودیاوتی طویل علالت کے بعد منگلوار کی صبح کو پرلوک سدھار گئیں۔ شریمتی دیوی آریہ ستری سبھا کی کارکن تھیں۔ اور انہوں نے ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۲ء کی کانگرس تحریک میں سرگرم حصہ لیا تھا۔ چوہدری جی کے صدمہ کو دیکھ کر ہمارے اپنے صدمہ کی یاد بھی تازہ ہو گئی ہے۔ کیونکہ جب ہم خود ۱۹۲۲ء میں آریہ گزٹ کی ایڈیٹری کے فرائض ادا کیا کرتے تھے۔ ۱۴ مئی ۱۹۲۲ء کو ہماری بھی

ہری جنوں کا بائیکاٹ

ہندو جاتی کی یہ بدقسمتی ہے۔ کہ اس کے بعض فرقے جنم ابھیمان کی وجہ سے اپنے ہی دلت بھائیوں سے ایسا خلافِ انسانیت سلوک روا رکھتے ہیں۔ کہ ان کی زندگی کو ہی دوبھر بنا دیتے ہیں۔ احمد آباد سے اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں ایک سکول میں ہری جن لڑکوں کے داخلہ پر ضلع احمد آباد کے موضع کو سیٹھا میں جنم ابھیمانی ہندوؤں اور ہری جنوں میں کشیدگی شروع ہو گئی ہے۔ اس کشیدگی نے اس حد تک نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ کہ ابھیمانی ہندوؤں نے ہری جنوں کے دو صرف کنوؤں

آریہ سماج کا مستند اتہاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے شری پنڈت چموپتی جی کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کا ایک مستند اتہاس مرتب کریں۔ جب سے پنڈت جی نے یہ ڈیوٹی اپنے سر پر لی ہے۔ وہ اسے سر انجام دینے اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دن رات ایک کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے۔ کہ آریہ سنستھاؤں اور آریہ سماجوں کو اس اتہاس کی تیاری میں جتنا سہیوگ دینا چاہئے۔ وہ دینے میں کوتاہی روا رکھ رہی ہیں۔ بعض آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں نے اپنے مختصر

ادھیاپکوں کی ضرورت

آریہ پتری پاٹھشالہ ملوٹ منڈی ضلع فیروزپور کے لئے دو ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے۔ مزید تفاصیل کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کرنی چاہئے:۔ امرناتھ منیجر آریہ پتری پاٹھشالہ ملوٹ منڈی۔ ضلع فیروزپور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مباہلہ کا چیلنج

مرزائیوں اور احراریوں کے درمیان کشیدگی اس انتہا تک پہنچ گئی ہے۔ کہ اب وہ ایک دوسرے کو مباہلہ کا چیلنج دینے لگ پڑے ہیں۔ احراریوں کی تو خدا جانے۔ لیکن مرزائیوں نے پہل کر دی ہے۔ چنانچہ خلیفہ قادیانی نے ۱۳ اگست کو احراریوں کو ذیل کے الفاظ میں مباہلہ کا چیلنج دیا ہے:۔

"ہم قسم کھا کر کہیں گے۔ کہ ہم پر اور ہمارے بیوی بچوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو۔ اگر ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کامل یقین نہ رکھتے ہوں۔ آپ کو خاتم النبیین نہ سمجھتے ہوں۔ آپ کو افضل الرسل یقین نہ کرتے ہوں۔ اور قرآن کریم کو تمام دنیا کی ہدایت و راہنمائی کے لئے آخری شریعت نہ سمجھتے ہوں۔ اس کے مقابلہ میں وہ قسم کھا کر کہیں کہ ہم یقین اور وثوق سے کہتے ہیں۔ کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے۔ نہ آپ کو دل سے خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ اور آپ کی فضیلت اور بزرگی کے قائل نہیں۔ بلکہ آپ کی توہین کرنے والے ہیں۔ اے خدا! اگر ہمارا یہ یقین غلط ہے۔ تو ہم پر اور ہمارے بیوی بچوں پر عذاب نازل کر۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے خود بخود فیصلہ ہو جاوے گا۔ کہ کونسا فریق اپنے دعوے میں سچا ہے؟"

دیکھئے احراری خلیفہ صاحب کا مذکورہ چیلنج منظور کرتے ہیں۔ یا اسے اسی طرح شیر مادر کی طرح پی جاتے ہیں۔ جس طرح آنجہانی متنبی غلام احمد قادیانی کا مباہلہ کا چیلنج مولانا ثناء اللہ پی گئے تھے۔

پیر پرستی کے خلاف جہاد

مسلمانوں میں پیر پرستی نے جو تباہی مچائی ہے۔ اس کا درست اندازہ لگانا سخت مشکل ہے۔ غیر مسلم اگر مسلمان پیروں کے خلاف اعتراض کریں۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ مسلمان بھڑک اٹھیں۔ لیکن خود مسلمانوں کا پیروں کے متعلق جو خیال ہے اس کے متعلق ذیل کی نظم کافی و وافی شہادت بہم پہنچاتی ہے:۔

یہ ہیں سخت بدکیش بہکانے والے
بہو بیٹیوں پر ستم ڈھانے والے
کوئی اپنے گھر میں انہیں آنے کیوں دے
کوئی بدنہادوں کو نذرانے کیوں دے
یہ ہیچ نہیں ہیں نرس کھانے کوئی
کمائے کوئی اور اڑا جائے کوئی
ہماری فلاکت کا باعث یہی ہیں!
ہماری ہلاکت کا باعث یہی ہیں
جو آفت ہے پیروں کی بس ذات سے ہے
علاج ان کا ترک موالات سے ہے

ہمیں شاعر صاحب کے خیالات کے ساتھ حقیقی ہمدردی ہے۔ ہم مسلمانوں سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ شاعر صاحب کے خیالات کا احترام روا رکھتے ہوئے ان جملہ پیروں کا مقاطعہ کر دیں۔ جو کہ ان کے مذہب کی بدنامی میں اضافہ کا موجب ثابت ہو رہے ہیں۔ کیونکہ غیر مستحق انسانوں پر اپنی نوازشوں کا بار گراں خواہ مخواہ حد سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ داناؤں نے شاید ایسے ہی موقع کے لئے کہا ہے:۔

"یکے نقصانِ مایہ دیگر شماتتِ ہمسایہ"

کلنکی اوتار کا ظہور

جب خالصہ سورما جوش میں آتے ہیں۔ تو برملا کہہ اٹھتے ہیں:۔

"راج کریگا خالصہ آکی رہے نہ کوئے"

ایسے ہی مسلمان جب غیر مسلموں کو دھمکی دیتے ہیں۔ تو فرما دیتے ہیں کہ:۔

"ہمارا مہدی آخر الزمان آکر دنیا کو اسلام کا حلقہ بگوش کرے گا"

صرف سکھوں اور مسلمانوں تک ہی یہ بس نہیں۔ بلکہ ہمارے سناتن دھرمی بھائی بھی یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ جب ان کا کلنکی اوتار آئے گا۔ تو وہ سنسار سے دشمنوں کا وجود ختم کر دے گا۔ چنانچہ اسی خیال کے پیرو ہیں پنڈت راج نارائن جی ارمان دہلوی نے حال ہی میں اپنے ایک لیکچر میں فرمایا ہے۔ کہ "کلنکی اوتار پیدا ہو چکا ہے۔ اور بندیلکھنڈ کے پہاڑوں میں خفیہ طور پر اس کی پرورش ہو رہی ہے۔ سمت ۱۹۹۴ء میں وہ نیگال سے اپنا کام شروع کرے گا۔ پاپیوں کو مٹائیگا۔ اور سمت ۲۰۰۰ بکرمی یعنی آج سے آٹھ سال کے بعد کلجگ ختم ہو کر ست جگ کا دور دورہ ہو جائیگا"

ہو نہ سب کچھ ہو جائیگا۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ ہمارے پنڈت صاحب ساتھ ہی یہ بھی فرما دیتے۔ کہ ان کو ان کے مزعومہ کلنکی اوتار نے اپنے پیدا ہونے کی خبر بذریعہ ٹیلیفون ارسال کی ہے۔ یا بذریعہ تار یا ان کی بھر گو سنگھنا کے ہوئے نے ان کی اس بارہ میں رہنمائی کی ہے۔ تاکہ ہم یہ اندازہ لگا سکیں۔ کہ ان کی جیوتش ودیا کس حد تک ترقی کر چکی ہے۔

مولانا اختر علی کی جلاوطنی

ہندوستان کی یہ بدقسمتی ہے۔ کہ یہاں فرقہ پرستی کا ایسا زور ہے۔ کہ نہ ہی یہاں متحدہ قومیت کی ارتقاء ممکنات سے معلوم ہوتی ہے۔ اور نہ ملک کو کبھی امن و چین نصیب ہوتا ہے۔ شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں بعض مسلمانوں نے جو ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے۔ اس نے پنجاب میں ایک سخت طوفان بدتمیزی برپا کر دیا ہے۔ ابتدا سے ہی یہ ایجی ٹیشن امن عامہ کے لئے ایک بہت خطرہ بنی رہی ہے۔ یہاں تک کہ ابھی تک اس کی چنگاریاں بجھنے میں نہیں آئیں۔ حال ہی میں مسلمانوں نے ۲۰ ستمبر کو جس قسم کے مظاہروں کا تہیہ کیا ہے۔ اس سے حکام کو بھی کئی قسم کے خطرات سے دوچار ہونے کا شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے پیش بندی کے طور پر مولانا اختر علی اڈیٹر زمیندار کو زیر دفعہ ۳ ضمنی دفعہ ۱ کریمینل لاء امینڈمنٹ ایکٹ گرفتار کر لیا ہے۔ اور کیتھل ضلع کرنال کی حدود میں نظر بندی کا حکم دے دیا۔

حکومت کے مذکورہ حکم کے خلاف ہم کسی قسم کا پروٹسٹ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ راولپنڈی کی کانفرنس کے بعد ہی بعض مسلم حلقوں کی طرف سے مذہب کے نام پر امن شکنی کی دھمکی دی جا رہی تھی۔ اور حکومت کے پاس اس کے سوائے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ تاریخ مذکورہ سے پہلے ہی ان اشخاص کی نقل و حرکت کی آزادی کو سلب کر لیتی۔ جن کی نسبت اسے یہ گمان تھا۔ کہ وہ اس امن شکنی میں حصہ لیں گے۔

ابی سینیا پر حملہ شروع

اٹلی مدت سے غریب ابی سینیا کے خلاف جس غیظ و غضب کا اظہار کر رہا تھا۔ اس کا اب وہ عملی ثبوت دینے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ عدیس ابابا کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ اٹلی کی افواج نے ایریٹیریا کے علاقہ میں نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ اس سے پہلے کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ اٹلی ابی سینیا پر پہلا حملہ شمالی جانب سے کرے گا۔

اٹلی کے پاس فوج ہے۔ ہوائی جہاز ہیں۔ قلعہ شکن اتواپ ہیں۔ اس لئے اگر وہ اپنی طاقت کے زعم میں ابی سینیا پر حملہ کر دے۔ تو اسے روکنے والا کون ہے۔ لیکن اسے یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اس پوزیشن سے وہ نہ صرف اپنی دھینگا مشتی کا ثبوت دیگا۔ بلکہ عالمگیر تباہی کا ایسا باب کھول دے گا۔ جس کو دیکھتے ہوئے کئی دوسری اقوام کو بھی اس جنگ میں اپنے مفاد کی خاطر ...گا۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ
ہیم سینی سرمہ
قیمت فی شیشی سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی چشمہ لگانے کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزور بینائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ پھولا۔ پڑوال۔ ککرے۔ دھند۔ کڑے جالے رہتے ہیں۔ لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں بنانے اور چشمہ لگانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ امید ہے۔ ان کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔

استری سکھ دا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط۔ صاف اور طاقت ور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن چڑھنا یا گھٹنا۔ خون پتلا و جما ہوا۔ کم یا زیادہ درد کے ہمراہ ہونا۔ سر۔ کمر۔ جانگھ اور پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید۔ لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آ جاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور طاقت ور پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے۔ اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی شیشی۔

ابھے رس

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آ جاتا ہے۔ لیکن اس میں تو بہت ہی پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے۔ اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ مسے جھڑ جاتے ہیں۔ خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۶

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنگھٹن کا اپمان کون کر رہا ہے؟

(پنڈت چموپتی جی ایم اے کے قلم سے)

[جب سے "آریہ مسافر" کے سنچالکوں نے میرا لیکھ جو اس اخبار میں چھپ نہیں سکا تھا۔ بغیر بہر سے علم کے پروفیسر رامدیو جی کو دکھا دیا تھا میں سمجھ گیا تھا کہ یہ اخبار کس پانی میں ہے۔ اور اس لئے اس میں کوئی مضمون بھیجنے میں تامل ہوتا تھا پچھلے دنوں منتری پنڈت ستیہ ورت جی کے لیکھ منجملہ دیگر اخبارات کے "آریہ مسافر" میں بھی پرکاشت ہوئے۔ ان میں گوروکل کے سابقہ انتظام پر چابجا چوٹیں کی گئی تھیں ؛

میں نے ان مضامین کے برخلاف پروٹسٹ کیا۔ اور اسے چھپنے کے لئے "آریہ مسافر" کے ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں بھیج دیا۔ سبھا کے منتری منتری جی کی طرف سے جواب آیا۔ کہ ایڈیٹر صاحب کو ہدایت ہے۔ کہ ایسے لیکھ پہلے انہیں دکھا دیں۔ جس کے یہ معنی ہوئے کہ پنڈت ستیہ ورت جی کے لیکھ منتری جی کی منظوری سے چھپے ہیں۔ معمولی طور پر ایڈیٹر صاحب کو میرا لیکھ یا تو چھاپ دینا چاہئے تھا۔ یا واپس کر دینا چاہئے تھا۔ اگر منتری جی سے اس بارہ میں مشورہ کرنا تھا۔ تو بعد میں کر لیتے۔ ایسا کرنے کی بجائے انہوں نے میرا لیکھ منتری جی کے حوالہ کر دیا۔ اور وہاں سے کئی دفعہ تقاضا کرنے کے بعد اب واپس آیا ہے۔ جو مضمون ابھی پرکاشت نہ ہوا ہو۔ وہ اخباری اخلاق کے مطابق لیکھک کی ذاتی ملکیت ہوتا ہے۔ مگر منتری جی نے اسے کوئی دفتر کا کاغذ تصور کر لیا ہے۔ فرماتے ہیں اس کی نقل لے لی ہے۔ وہ کیوں؟ دیری سے واپس کرنے سے معلوم ہوتا ہے ... نے ہی لی ہوگی۔ پرکاشت چھاپہ چھاپنے والے ہی جانتی تھی۔ مگر پہلے نقل لینے امرت سر۔ از شیمتہ بنیا؟

نیشنل لیگ امرت سر نے لکھا۔ کہ پنڈت ستیہ ورت مرمضمون اور ... کا ملاز کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں کسی کا نام نہیں دیا گیا تھا۔ مطالبات ان کو بتا ... سماج کے لئے نام دینا ضروری ... دربار ... کے نام نہ دیگر اخباروں میں آکھشیپ کرنا۔ یہ قابل اعتراض ہے۔ مضامین کے پڑھنے سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ لیکھک مہودے پہلے انتظام کی مذمت کر رہے ہیں یا نہیں۔ اپنے مضمون میں وہ تین اقتباس دے رہے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر کوئی گلی جاتا مسافر بھی سمجھ لے گا۔ کہ پنڈت ستیہ ورت جی کے لیکھ نکتہ چینی کا پہلو لئے ہوئے ہیں۔ منتری جی نے سمجھا کہ برا نہ رکھتے ہوئے بھی کہ پنڈت ستیہ ورت جی کے لیکھوں میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ انہوں نے پنڈت جی کو استفساری چٹھی بھیجنے سے منع کر دیا۔ مقدمہ چلانے کا کیا فائدہ؟ منتری جی یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ گلہ کیوں کروں اور انترنگ سبھا کے سبھیوں کی ایک چٹھی ...

کی گئی سماوچنا ٹیں اخباروں میں پرکاشت نہیں ہونی چاہئیں۔ ایسے معاملے سبھا میں رکھے جانے چاہئیں ؛

مجھے نہایت ادب سے منتری جی سے یہ سوال کرنا ہے۔ کہ یہ حکم فقط میرے لئے ہے یا سبھا کے ادھیکاریوں اور انیہ سدسیوں کے لئے بھی؟ ابھی پچھلے دنوں منتری پردھان رامدیو جی کا ایک مضمون عید رآبان کے واقعات کے متعلق چھپا ہے۔ اس میں مہاشہ کرشن جی پر جا بجا چوٹیں ہیں۔ پردھان جی کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے مہاشہ جی کو جواب دیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ ابتدا بھی پردھان جی کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور میں تو جواب بھی نہیں دے رہا۔ اگر پردھان جی کو اخبار میں لکھنے کا حق ہے۔ تو مجھے پروٹسٹ کرنے کا کیوں نہیں۔ منتری جی پنڈت ستیہ ورت جی کے لیکھ سبھا کے آفیشل آرگن "آریہ مسافر" میں پرکاشت ہو رہے ہیں۔ اور انترنگ سبھا کے جن سدسیوں کے اپنے اخبار ہیں جیسے "ارجن"، "آریہ ویر" وغیرہ وہ ایک دوسرے کے اور ہم لوگوں کے متعلق کیا کیا نہیں لکھ رہے۔

جب یہ سب مہانوبھاو اپنا اپنا قلم تھام لیں گے۔ تو ان کے اپنے پاس کئے ان پرستاووں میں کچھ جان معلوم ہوگی۔ کہ کم سے کم انترنگ سبھا کا ممبر ادھیکاری بننے کے بعد اخباروں میں نہیں چلنا چاہئے۔ یہ بات آنے والے ادھیکاریوں اور سدسیوں کے لئے ایک اچھی مثال کا کام دیگی۔ لیکن اگر خاموشی کا سبق دیگر کاریہ کرتاؤں کو بھی سکھانا ہے۔ تو ان صاحبان کو وہ دن یاد کرنے چاہئیں۔ جب دوسروں کی طرح کاریہ کرتا تھے۔ میں اپنے لیکھوں میں ظاہر کر چکا ہوں۔ کہ یہ ان دنوں مریادا کے پابند نہیں رہے۔ اگر اخباروں میں ... جرم ہو۔ تو اس جرم کا ارتکاب ان میں سے اکثر حضرات نے بہت مدت تک کیا ہے۔ منتری بن جانے سے کوئی جرم زائد المیعاد نہیں ہو جاتا۔ سب سے پہلے ان مہانوبھاوؤں کو اپنے ورودھ کاروائی کرنی چاہئے۔ یہی ان کی صداقت کا ثبوت ہوگا خیر اب جبکہ منتری منتری جی نے فرما دیا۔ کہ وہ پنڈت ستیہ ورت جی کے لیکھوں میں گزشتہ انتظام پر آکھشیپ نہیں پاتے۔ اور میرا لیکھ بھی انہوں نے "آریہ مسافر" میں پرکاشت نہیں ہونے دیا۔ تو میرے لئے سوائے اس کے کہ دوسرے اخباروں کے ذریعہ معاملہ جنتا کے سامنے رکھ دوں۔ اور چارہ کار کیا ہے؟ یہ جان کر پاٹھکوں کو افسوس ہوگا۔ کہ سبھا کا آرگن ایک پکش کا آرگن سا بن رہا ہے۔ یہ بات تو دنیا میں سرکاریں بھی نہیں ہونے دیتیں۔ پھر ہماری دھارمک سرکار میں یہ بیقاعدگی کیسے کی جا رہی ہے؟ اور پھر کہا جاتا ہے۔ کہ سنگھٹن کا مان کرو۔ میں اپنا لیکھ مجبوراً دوسرے اخباروں میں بھیج رہا ہوں ؛

"آریہ مسافر" سبھا کا آفیشل آرگن ہے۔ اس میں کچھ مدت سے گوروکل کے مکھیا ادھشٹاتا شری پنڈت ستیہ ورت جی کے لیکھ چھپ رہے ہیں۔ ان میں گوروکل کے گزشتہ پربندھ پر ہمیشہ چوٹیں کی جا رہی ہیں۔ اس کے تھوڑے سے نمونے درج ذیل کئے جاتے ہیں :-

۱- جس بھاونا اور لگن سے سوامی شردھانند جی مہاراج نے گوروکل کی استھاپنا کی تھی۔ اس کی پچھلے دنوں گوروکل میں کمی ہو گئی تھی ؛

۲- کرمچاریوں اور برہمچاریوں میں جو مل کر کام کرنے کا جذبہ دکھائی دے رہا ہے۔ وہ کئی سالوں کے بعد یہاں پھر دکھائی دیا ہے ؛

("آریہ مسافر" - ۴ اگست ۱۹۳۵ء)

۱۸ اگست کے "آریہ مسافر" میں شری مکھیہ ادھشٹاتا جی نے کچھ غلط فہمیوں کے دور کرنے کی ضرورت سمجھی ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ یہ غلط فہمیاں ایسے لوگ پھیلا رہے ہیں۔ جو پہلے گوروکل میں کام کرتے تھے۔ اور پھر انہیں ان کے کسی اپرادھ کے کارن نکلنا پڑا۔ آگے چل کر فرماتے ہیں۔ ... جو کچھ جب تک تنخواہ ملے۔ تب تک سنستھا کے گیت گاتا رہے۔ اور اس کے بعد سنستھا میں اندھیرا ہی اندھیرا دیکھے۔ وہ کہاں تک ایماندار کہا جا سکتا ہے؟ ایمانداری اسی کا نام ہے۔ اور سنستھا کا ہت اسی کو کہتے ہیں۔ کہ سنستھا میں رہتے ہوئے اس کے دوشوں پر ادھیکاریوں کا دھیان آکرشت کیا جائے۔ اور اگر کوئی خود ادھیکاری ہو۔ تو دوشوں کو خود دور کرے ؛

اس میں شک نہیں۔ کہ گوروکل سے کئی لوگ برخاست ہوئے۔ اور انہوں نے گوروکل کے خلاف پروپیگنڈا کیا۔ مگر وہ پروپیگنڈا پرانا ہو چکا۔ پھر سوال یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں میں "ادھیکاری" کون تھا؟ گوروکل کے پرانے ادھیکاری پنڈت وشمبرناتھ جی۔ پروفیسر رامدیو جی اور میں ہیں۔ پنڈت جی تو لکھنے پڑھنے سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہے ہیں۔ پچھلے دنوں میں جو لیکھ شری سوامی شردھانند جی اور پروفیسر رامدیو جی کے پرکاشت کئے ہیں۔ سوامی جی آنریری کام کرتے رہے۔ انہوں نے گوروکل کو سروسو ...

دے دیا۔ پروفیسر ... گوروکل سے اگر بھی اس سبھا کی ہمدردی میں کار رہے۔ یہی حالت میری ہے۔ ہم دیتی جس سمے گوروکل میں رہتے تھے۔ انہی سے باہر آ کر دیتی لینے کے کارن ہم گوروکل میں رہتے ہوئے جو بہتری تھی وہ اس کے بعد بھی قائم رہی۔ اس اوستھا میں ہم نے گوروکل کے سمبندھ میں کچھ لکھا اور کہا ہے۔ لیکن کسی کو تنخواہ کے لالچ نہیں۔ یہ نیا تشٹا چار ہے۔ ادھیکاریوں کے حصہ آیا ہے کیا ہم دیتی لوگوں کو اس لئے دیتے ہیں کہ وہ جارحانہ سماوچنا بھی نہ کیا کریں۔ پروفیسر رامدیو جی کے پتر بتا رہے ہیں۔ کہ انہوں نے گوروکل میں دوش دیکھے۔ اور انہیں دور کرنا چاہا۔ اسی کوشش میں انہیں گوروکل سے واپس آنا پڑا۔ یہی حالت میری ہوئی۔ درمیان ادھیکاری ممکن ہے ہم سے زیادہ کامیاب ہو جائیں۔ لیکن ابھی آزمانا ہے۔ ان کی کرپا ہے اگر گوروکل سدھر جائے تو انہیں وہ فخر کریں۔ ہم بھی انہیں بدھائی دے دیں گے۔ پروفیسر رامدیو جی کے پتروں کا تعلق آج سے بندھ برس پہلے کے پربندھ سے ہے۔ وہ گویا گوروکل کا پرانا اتہاس ہے۔ اس کے پرکاشت ہونے سے گوروکل کا اس وقت کیا بگڑتا ہے۔ اور اگر میرا اشارہ کہیں مہودے اپنے وقت کی طرف بھی ہو۔ تو اس سے بھی پنڈت ستیہ ورت جی کا کیا بگڑتا ہے؟ ان کے آنے سے تو بقول ان کے گوروکل سورگ ہو گیا ہے۔ یہ ان کے اور بھی گورو کی بات ہے۔ کہ جس گوروکل میں ہمیشہ سے اینرن (عدم ضبط) کا راجیہ رہا تھا۔ اس میں پنڈت جی کے چارج لیتے ہی ڈسپلن اور سہیوگ کا راجیہ ہو گیا۔ گوروکل کو دوش تو آپ بھی نہیں بتلاتے۔ آپ سکتے ہیں۔ گوروکل میں دوش تو ہیں۔ پر دوش نہیں۔ جو اور لوگ بتاتے ہیں۔ آپ کے وقت میں دوسروں کے بتائے ہوئے دوش نہ ہوں گے۔ شاید آپ کے بتائے ہوئے بھی ہوں۔ پر دوسرے لوگ اپنے وقتوں کی بات کرتے ہیں آپ کے وقت کی نہیں ؛

خیر! مجھے پنڈت جی کو جواب نہیں دینا۔ سبھا کے ادھیکاریوں کی توجہ اس طرف کھینچنی ہے کہ سابقہ ادھیکاریوں کا آدر آج کل کے ادھیکاری کس طرح کر رہے ہیں؟

سبھا کے منتری جی نے سنگھٹن کے مان کی اپیل کی ہے۔ مجھے شری منتری جی سے اتنا ہی پوچھنا ہے کہ پنڈت ستیہ ورت جی کا لیکھ سنگھٹن کا مان کر رہا ہے؟ اس کا "آریہ مسافر" میں چھپنا سنگھٹن کے مان کے لئے ہے؟ اور اب کا اس کی اشاعت کی اجازت دینا کیا سنگھٹن کا آدر ہے؟ کیا شری منتری جی سے نہایت ادب سے یہ گزارش کی جا سکتی ہے۔ کہ کانسٹی ٹیوشن کے مان کی ابتدا ادھیکاریوں کو ادھیکاری ...

(باقی بر صفحہ ۱۳)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

یاسک بگ کی ویدارتھ شیلیاں

(از شری شانتی پرکاش جی آریہ اپدیشک و مناظر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

"یاسک یگ کی ویدارتھ شیلیاں" نامی کتاب اپدیشک سیوا سدن کے ادھیکاری پنڈت چموپتی جی ایم۔اے ممبر دیانند سیوا سدن نے لکھی ہے۔ پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس کتاب کے پرکاشک ہیں۔ کتاب کے صفحات ایک سو سے کچھ زیادہ ہیں۔ کاغذ پڑھائی لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ اور آریہ بھاشا میں لکھی گئی ہے۔ پنڈت چموپتی جی آریہ سماج کے پرسدھ ودوان اور مشہور لیکھک ہیں لہذا ان کا نام ہی کتاب کے بیش قیمت ہونے کا ثبوت ہے۔ پنڈت جی پہلے بھی تصدیق شدہ ماننے پر کتنی ہی قیمتی کتابیں لکھ کر آریہ سماج کے حوالے کر چکے ہیں۔ یہ تازہ تصنیف "یاسک یگ" بھی یقیناً موجودہ زمانہ کے ودوانوں میں ہلچل پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔

یورپین علماء وید یقیناً نرکت کو سمجھنے میں ناکام ثابت ہوئے ہیں۔ اور ان کے مقلدین علمائے ہند نے بھی ان کی تقلید کرنا ہی کافی سمجھا ہے۔ اور بعض آریہ ودوان بھی اس غلط فہمی میں پڑ کر نرکت کے ذریعہ وید میں سے تاریخی واقعات کے جواز میں ثبوت دینے کے درپے ہو چلے ہیں۔ جیسا کہ پچھلے دنوں پنڈت وِشنو مِتر جی اس جھمیلے میں پڑ گئے تھے۔

آریہ سماج کے خیال کے مطابق مہرشی یاسک کی تصانیف نرکت اور نگھنٹو وید کے صحیح معنی کرنے میں نہایت موثر مددگار ہیں۔ منسوخ صدی کے ویدوں کے ماتانی ودوان آریہ جاتی کو پھر سے نئے سرے ویدوں سے مالا مال کرنے والے مہرشی دیانند سرسوتی نے اپنی تالیفات رگ یجر آدی بھاشیہ بھومکا اور ستیارتھ پرکاش میں نرکت اور نگھنٹو کو مستند باسطہ مانا ہے۔ لہذا مغربی علماء کے ہم خیال نام نہاد آریہ ودوان آریہ جاتی میں نرکت کے مستند ہونے کی وجہ سے نرکت کے ذریعہ ہی آریہ جاتی کو خراب کرنے کے درپے ہو کر ویدوں میں اتہاس ثابت کرنے کی سر توڑ کوشش کرتے ہوئے الہام ایزدی پر پانی پھیرنا چاہتے ہیں۔ اور آریہ جاتی کو روحانیت سے ہٹا کر مادہ پرستی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ ان حضرات کے مندکرہ وساوس و توہمات کی وجہ تمام کے لئے یہ کتاب معرض وجود میں آئی ہے۔

یاسک اور نگھنٹو :-

مہرشی دیانند جی نگھنٹو کو یاسک منی کی تصنیف مانتے ہیں۔ لیکن بعض اس امر سے منکر ہیں۔ پنڈت جی نے کتاب کے شروع میں ہی نرکت کے حوالہ سے یاسک کو نگھنٹو کا مصنف ثابت کیا ہے۔ اور مہرشی دیانند کے مندکرہ خیال کی تائید کی ہے۔

کوتس اور وید :-

[illegible] یاسک کے زمانہ میں بھی وید سے قطعی منکر حضرات کا وجود پایا جاتا تھا۔ جیسے کہ کوتس وغیرہ۔ لیکن پنڈت جی نے وید کے ارتھ کرنے والے مختلف سمپردائیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس خیال کا رد احسن طریق سے کیا ہے۔ اور دو ناقابل تردید برہان دیئے ہیں۔ کہ کوتس وید کا مخالف نہیں تھا بلکہ وید کے ارتھ کرنے کا مخالف تھا۔ اور محض قراءت وید میں ہی بعض حفاظ قرآن کی طرح ثواب سمجھتا تھا۔ جس کی وجہ سے یاسک مہرشی کو اس کے اس خیال کی تردید کرنی پڑی۔

آکھیان پکش :-

وید میں آکھیان یا النکار پایا جاتا ہے۔ شعراء غیر مدرک اشیاء میں ادراک کا وجود فرضاً مان کر اپنے کلام کے ذریعہ تخیلات میں ایک عجوبہ سا پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ اس بلند پروازی کی تمثیلات وید میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ یاسک کے خیال میں یہ بلند پروازیاں رشیوں کی پریتی کے لئے ہیں۔ تاکہ انسان کا ادراک علم کی بلندی پر پہنچ کر اس عجوبہ رسی کا احساس کر سکے۔ پنڈت جی نے اپنی کتاب میں نرکت سے ایسی کافی مثالیں اکٹھی کر دی ہیں۔ لیکن آکھیان وادی ان قدرتی نظاروں کو اصلی ادبی سچے واقعات مان کر کہیں کہیں کچھ اپنے الفاظ بھی ملا کر ایک کتھا بنا لیتے ہیں جس کو یاسک نے سویکار نہیں کیا۔ مہرشی دیانند جی نے بھی آکھیان واد کو گرنی ورتی سے مانا ہے اور ستیارتھ پرکاش میں نیتیہ پکش پرسدھ ہوتا ہے۔ اگر ایسا کیا ہے تو در اصل آکھیان وادیوں کے ان کتھاؤں والے حصص کو دور کر دیا جاوے تو وید کے صحیح مطالب اخذ آ سکتے ہیں۔ نرکت نے جگہ جگہ پر ایسا کیا ہے۔

اتہاس پکش :-

آکھیان پکش نے وید کے اصلی مطلب کو فوت کر کے اور دیوتاؤں کو صحیح معنوں میں چیتن مان کر منتروں پر اپنی کتھاؤں کی ابتدا کر دی تھی۔ مگر اتہاس پکش والے آکھیان وادیوں سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ ان حضرات نے منتروں کو ہی واقعات بنا دیا۔ اور اپنی طرف سے منتروں پر حاشیہ آرائیاں شروع کر دیں۔ اور ان خود ساختہ داستانوں کے تحت ویدوں کو ایک تاریخی کتاب بنا دیا۔ جیسے قرآن شریف کی آیات پر شان نزول لکھا جاتا ہے کہ یہ آیت کس وقت کن حالات میں اور کیوں نازل ہوئی؟ اسی سے ہی اتہاس پکش والوں نے آکھیان پکش سے مدد لے کر [illegible]

منتروں کا شان نزول بنا ڈالا جیسا کہ اس زمانہ کے کسی مترجم نے بودھوں کی مشہور کتاب "دھمپد" کا ترجمہ کرتے ہوئے ہر شلوک سے پہلے کوئی نہ کوئی فرضی قصہ لکھ کر مہاتما بدھ کے اپدیشوں کو خاص واقعات بنا دیا ہے۔

نرکت میں اتہاس وادیوں کی وجوہات درج ہیں۔ پنڈت جی نے ان ہر سہ اقسام کا قلع قمع کرتے ہوئے دو مثالیں پیش کی ہیں۔ یاسک یگ کتاب کا بہت سا حصہ ان تاریخی واقعات کی تردید میں جن منتروں کی تدلیس کی تھی۔ فاضل مصنف نے اپنی منتروں کو برہم گیان سے لبریز ثابت کیا ہے۔ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے روحانیت کا دریا امڈ پڑا ہو۔ پنڈت جی ملنے ہوئے شاعر ہیں۔ لہذا منتروں کے ارتھ کرتے ہوئے بھی تخیل کے انتہائی مقام پر جا اڑتے ہیں۔ ویدوں کے شدید مخالف بھی ان منتروں کے ارتھوں کو پڑھ کر ویدک فلاسفی میں بتلائے ہوئے ان روحانیت کے عمیق ترین مسائل کے آگے سر جھکائے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ خصوصیت یہ ہے کہ پنڈت جی نے اپنی طرف سے کسی نئی بات کا اضافہ نہیں کیا۔ نرکت میں بتلائی گئی نرکتیوں کے ڈھنگ پر صفائی کرتے ہوئے یاسک مہرشی کی منہ بولتی تصویر کھینچ کر دکھا دی ہے۔ اور اپنے الفاظ میں ان بھاوؤں کا فقط اظہار کر دیا ہے۔ اور بس۔ قارئین کرام وید کے ان مفہومات و اشارات ازلی سے استفادہ حاصل کریں۔ اور غریق روحانیت بن کر ثواب دارین کے مستحق بنیں۔

علمائے مغربی و مشرقی کا خیال تھا۔ کہ اتہاس اور نرکت پکش ایک ہیں۔ لیکن پنڈت جی نے زبردست دلائل سے ثابت کیا ہے۔ کہ ان دونوں میں بعد المشرقین کا بھی واسطہ نہیں۔ اتہاس پکش ویدوں کی عین ضد ہے۔ آکھیان پکش کتھاؤں میں الجھ کر ویدوں کے مطالب سے دور جا پڑا ہے۔ اور نرکت پکش ان کتھاؤں کے جواز سے انکاری ہو کر عین وید بن گیا ہے۔ اتہاس پکش والوں نے ویدوں کے عام الفاظ یا اسمائے نکرہ کو اسمائے معرفہ بنا دیا تھا۔ نرکت کار نے اتہاس کا کھنڈن اپنی زبان سے کر دیا۔ اور پھر سے وید کے الفاظ کو [illegible] دیا۔ کہیں کہیں رشی نے اختصار کو لیتے ہوئے اتہاس اور نرکت میں [illegible]

نرکت کو اتہاس پکش کا حمایتی مان لینا یہ ودوانوں کی زبردست بھول تھی۔ پنڈت جی نے ایسے مقامات کو خصوصیت سے کھول کر یاسک کو اس الزام سے بری کر دیا ہے۔

یاسک مہرشی نے تمام موجودات کو تین حصص یا درجوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور معانی زیادہ تر آدھی دیوک کئے ہیں۔ کہیں کہیں آدھیاتمک ارتھوں پر بھی پرکاش ڈالا ہے۔ بلکہ ان دیوتاؤں کو بھی اس ہمہ جا موجود سبب الاسباب ایزد متعال جہان آتما کے انگ پرتی انگ تسلیم کیا ہے۔ پنڈت جی نے بھی ایک مقام پر امکاناً لکھا ہے۔ کہ پرتھوی لوک کا آدھیاتمک ارتھ ان آنند کوش۔ دیو لوک کا وگیان اور آنند مے کوش اور انترکش لوک کا ارتھ پران مے اور منو مے کوش ہوگا۔ پنڈت جی نے نرکت سے اس مطلب کے کچھ ایک ثبوت بھی مہیا کئے ہیں۔ اور مجھے بھی یہ امکان صحیح معلوم ہوتا ہے لیکن اس کی تشریح کی زیادہ ضرورت ہے۔ ودوانوں کو اس وشے پر زیادہ غور و خوض کرنا چاہیئے۔

منتروں کے رشی :-

وید کے منتروں پر رشیوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ وید میں تاریخ ماننے والوں کا خیال ہے کہ ان منتروں کے اوپر تحریر کردہ مختلف رشیوں نے ہی وید کے مختلف منتروں اور سوکتوں کو بنایا ہے۔ اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ ان منتروں میں ان رشیوں کا نام بطور مصنف آتا ہے۔ جیسے کہ شاعر لوگ اپنی نظموں میں اپنا نام بطور یادگار ڈال دیتے ہیں۔ اور چونکہ نرکت میں بھی محولہ منتروں کے رشیوں کا تذکرہ آتا ہے۔ لہذا یاسک کا بھی یہی سدھانت تھا کہ رشی منتروں کے کرتا ہیں۔ اور بعض جگہ پر رشیوں کے لئے کرتا وغیرہ کے الفاظ بھی پائے جاتے ہیں۔ وغیرہ

پنڈت جی نے ان تمام پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ نرکت کے حوالوں سے ثابت کیا ہے۔ کہ یاسک وید کو نتیہ مانتے تھے۔ اور انہوں نے نرکت کے آغاز میں ہی یہ پرتگیا کر دی ہے۔ لہذا یاسک رشیوں کو منتروں کا کرتا نہیں سمجھتے تھے۔

پنڈت جی نے آگے چل کر نرکت سے بہت سے ثبوت پیش کئے ہیں۔ کہ یاسک [illegible] پوری پدھتی کے پرکاشک اور پرچارک [illegible]

[illegible] بعد آپ نے اس بات کی سوچنا دینے کی کرپا نہیں کی کہ کن تاریخوں میں آپ مہتین پوری پدھار رہے ہیں۔ چونکہ آپ برابر سفر میں رہتے ہیں۔ اس لئے آپ کا پتہ ہمیں معلوم نہیں ہے۔ "پرکاش" دوارہ آپ سے

جی نے اس کا بہت اچھا سمادھان کیا ہے۔ کہ اصل میں رشیوں کا نام کچھ اور تھا۔ لیکن منتروں سے خاص خاص ودّیاؤں کا پرکاش کر کے ان ودّیاؤں سے بہت پریم ہونے کے کارن رشیوں نے اپنا نام بھی ان ودّیاؤں سے مخصوص رکھ لیا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہر زمانہ اور ہر ملک میں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ شہیدوں کے سرتاج شردھانند جی مہاتما منشی رام جی کا شردھا سے بہت پریم تھا۔ اور شردھا (شردھا) کا بہت وچار کیا کرتے تھے۔ جب سنیاسی بنے۔ تو اپنا نام بھی سوامی شردھانند رکھ لیا۔ جب مہاتما منشی رام جی گوروکل کا چندہ جمع کرنے چلے تھے۔ تو اس وقت گوروکل سسٹم دنیا کے لئے نئی بات تھی۔ لہذا لوگ مہاتما جی کو "گوروکل" کہا کرتے تھے۔ اور ان دنوں مہاتما جی کا نام "گوروکل" مروّج ہو گیا تھا۔

اسی طرح سنسکرت کے مشہور شاعر بھوبھوتی کے اصلی نام کا آج تک کسی کو پتہ نہیں لگا۔ ان کی ایک تصنیف میں بھوبھوتی شبد کے اچھے استعمال کو دیکھ کر ہی شاعر کا نام بھوبھوتی رکھ دیا گیا ہے۔ ایسا ہی مہاکوی کالیداس کو "دیپ شکھا" کہتے ہیں۔ کیونکہ شعراء کے نزدیک کالی داس نے "دیپ شکھا" کی مثال میں کمال کر دیا ہے۔ لہذا یہ تشبیہ کالی داس کے نام کے ساتھ مخصوص کر دی گئی۔

اسی طرح عرب کی تاریخ میں ابوجہل اور ابولہب وغیرہ کے نام بھی بعد میں مسلمانوں نے رکھ لئے تھے۔ ورنہ ان کے اصلی نام کچھ اور تھے۔

ان واقعات کی موجودگی میں رشیوں نے بھی اپنا نام ان ودّیاؤں سے مخصوص کر دیا۔ یا اس وقت کی جنتا نے ان رشیوں کو ان ودّیاؤں کے پرکاشک ہونے کے صلہ میں وہی نام دے دئے ہوں۔ تو کیا عجب ہے؟ جیسے سوامی شردھانند جی کو آج کوئی مہاتما منشی رام نہیں کہتا۔ ایسے ہی ان رشیوں کے اصلی نام بھی ان ناموں میں لپت ہو گئے۔

جہرشی یاسک کے حوالجات سے پنڈت جی نے منتروں میں آنے والے ایسے الفاظ کی نرُکتیاں دے کر ثابت کیا ہے۔ کہ یہ الفاظ عام ہیں خاص نہیں۔ اور بعض منتروں میں تو منتروں کے عام الفاظ اور رشیوں کے ناموں میں صاف بھید ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اتہاس والوں کا کہنا کوئی قابل اعتراض بات ہی ہے ... ہے۔ انہوں نے پنڈت جی کو استفسار ی جیسی ... بیٹھے منیجمنٹ دے کر مقدمہ چلانے کا کیا فائدہ؟ مشتری جی یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ گائیتری کرتاؤں اور انترنگ سبھا کے سبھیوں کی ایک ...

جی نے نرُکت سے ثابت کیا ہے۔ کہ کرتا کا ارتھ پرکاشک ہے بنانا نہیں۔ جیسا کہ کالیداس کے مشہور کاویہ رگھوونش نے ایک شلوک میں کہے ہوئے (मन्त्र कृत :) منتر کرتا کا ارتھ ملی ناتھ نے منتر پرکاشک کیا ہے۔ کیونکہ مصدر کرن بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مشہور سناتن دھرمی ٹیکاکار درگا اچاریہ نے بھی نرُکت میں ایک جگہ کرتا کا ارتھ پرکاشک کیا ہے۔ لہذا یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ یاسک کے مت انوسار منتروں پر لکھے ہوئے رشی منتروں کے بنانے والے نہیں۔ بلکہ منتروں کی ودّیاؤں کے درشٹا ہیں۔

سکندھ سوامی نے ایک اور پہلو اختیار کیا ہے۔ کہ ان منتروں کے رشی بھی منتروں کی طرح سے نتیہ ہیں۔ یعنی ہر سرشٹی میں جو شخص جس منتر کا پرکاش کرے گا۔ وہ اس منتر کے اوپر لکھے ہوئے رشی کے نام سے موسوم ہو گا۔

آنجہانی پنڈت دھرم بھکشو آریہ مناظر بھی اسی عقیدہ کے قائل تھے۔ لیکن یاسک یگ میں ودوان لیکھک نے اس کلپنا کا مان نہیں کیا۔ کیونکہ اس میں گورو یعنی طوالت زیادہ ہے۔ اور محققین کے نزدیک گورو (یعنی بلاوجہ کسی موہوم اصول کو مان لینا کہ جس کے بغیر مانے بھی گزارہ ہو سکے) قابل ترک ہے۔ رشیوں کے سرتاج مہرشی دیانند جی نے بھی اسی وجہ سے کلپنا کو کوئی وقعت نہیں دی۔

قصہ کوتاہ پنڈت جی نے اس چھوٹی سی بہا قیمتی کتاب میں ویدوں کے تمام مشرقی و مغربی مخالفین کے اعتراضات کا احسن طریق پر قلع قمع کر دیا ہے۔ پنڈت جی نے اپنی خداداد شاعرانہ عادت کے مطابق کتاب کو بھی اسی رنگ میں مزیّن کیا ہے۔ طرز بیان شُستہ اور عبارت نہایت موزوں اور سُوز و گُداز میں بہت اختصار کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ لیکن دلچسپ اتنی۔ کہ ساری کتاب ختم کئے بغیر رکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ کتاب کو زیادہ آسان بنانے کے لئے شروع میں بھومکا اور کتاب کے آخر میں کتاب کا خلاصہ بھی دے دیا ہے۔ جس نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ منتروں۔ نرُکت کے واکیوں اور خاص ناموں کی ردیف وار فہرست بھی دے دی گئی ہے۔ اتنی بے بہا کتاب کی قیمت ۸/ ہے۔ اور ملنے کا پتہ آریہ پرتی ندھی سبھا ورت بھون لاہور ہے۔

ذرا ...

بہار پرانت کے کانشن ہوا آریہ سماجیوں پر نظر رکھنے کی ہدایت

رانچی۔ ۸ ستمبر۔ کل بہار کونسل کے اجلاس میں بابو رادھا پرشاد سنہا نے رانچی میں بھکشو اُتم پریزیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کو تقریر نہ کرنے کی اجازت نہ دئے جانے کے متعلق سوال دریافت کیا۔ مسٹر آر۔ ای۔ رسل نے جواب دیا۔ کہ انہیں تقریر کی اس لئے اجازت نہ دی گئی۔ کہ پولیس ایکٹ کی دفعہ ۳۰ کے ماتحت جاری شدہ حکم کی رو سے انہوں نے تین دن کا مطلوبہ نوٹس نہیں دیا تھا۔

آریہ سماجیوں پر نگرانی رکھنے کا سرکلر:- ڈسٹرکٹ افسروں کے نام سرکلر کے متعلق جس میں انہیں چھوٹا ناگ پور کے اصلی باشندوں میں کام کرنے والے آریہ سماجیوں پر نظر رکھنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ مسٹر رسل نے کہا۔ کہ "سرچ لائٹ" میں جو سرکلر شائع ہوا ہے۔ وہ درست ہے۔ گورنمنٹ اپنے مذہبی غیر جانبداری کے اصول سے جس کا ملکہ وکٹوریہ کے اعلان میں ذکر ہے۔ منحرف نہیں ہونا چاہتی۔ گورنمنٹ امنِ عامہ کے مفاد کے لئے ان مقامات پر مذہبی مشنریوں کی سرگرمیوں کی نگرانی کرنے کے لئے مجبور ہو گئی تھی۔ جہاں ان کی سرگرمیوں سے مذہبی یا نسلی جذبات پیدا ہونے یا دیگر مذہبی جماعتوں سے تصادم ہونے کا خطرہ ہو۔ اس وجہ سے گورنمنٹ نے ان لوگوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی۔ جن کا رجحان ماضی میں فرقہ وارانہ یا مذہبی جھگڑے پیدا کرنے کی طرف رہا ہے۔

بابو جگت نارائن لال اور ان کے ساتھیوں کی سرگرمیاں:- بابو جگت نارائن لال اور ان کے ساتھیوں کی سرگرمیاں جنہوں نے گورنمنٹ کی توجہ کو اپنی طرف کھینچا مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ پلاماؤ ضلع میں ہندو مہاسبھا نے پنڈت چندر کا پرشاد کی معرفت مشنری مہم شروع کی جس کا مقصد اصلی باشندوں کو جو عیسائی بن گئے تھے واپس ہندو دھرم میں لانا تھا۔ ۲۔ بابو جگت نارائن لال نے چھوٹا ناگپور میں عیسائی مشنریوں کے کام کے خلاف ہندوؤں کی رائے کو منظم کرنے کے لئے اخبارات میں پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ "انڈین نیشن" اور دیگر اخبارات میں ان کا ایک آرٹیکل شائع ہوا جس میں انہوں نے چھوٹا ناگپور کے اصلی باشندوں کو ہندو ظاہر کرتے ہوئے عیسائی مشنریوں کے کام کو ہندو دھرم پر حملہ ظاہر کیا۔ اور ہندو پبلک پر زور دیا کہ وہ کھڑے ہو کر عیسائیوں کی مہم کے بگڑے کا مقابلہ کریں۔ انہوں نے دیگر کارکنوں کے ساتھ اس کے متعلق ہندوؤں میں جذبہ پیدا کرنے کے لئے رانچی وغیرہ کا دورہ کیا۔

آٹھ اشخاص پر نظر رکھنے کی ہدایت:- چونکہ ہندو مہاسبھا اور آریہ سماج کے کارکن پہلے اس رقبہ میں داخل ہو چکے تھے۔ اس لئے گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ حکام کو یہ اطلاع دینا ضروری سمجھا۔ کہ فلاں فلاں شخص اگر ان کے اضلاع میں آ جائے۔ تو ان پر نظر رکھی جائے۔ اس سلسلہ میں آٹھ اشخاص کے نام بھیجے گئے۔ ان کے خلاف گورنمنٹ پہلے بھی کارروائی کر چکی تھی۔ گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ حکام کو ان اشخاص کے خلاف کارروائی کرنے کی ہدایت جاری نہیں کی۔ گورنمنٹ نے صرف انہیں متنبہ کیا ہے۔ آریہ سماجی کارکنوں کو ان کی گزشتہ سرگرمیوں اور اشتعال انگیز تقریروں کی وجہ سے خطرناک سمجھا گیا۔ گورنمنٹ ان تقریروں کے اقتباسات میز پر رکھنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہ اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں ان میں دوسرے مذاہب خصوصاً اسلام کی اس قدر توہین کی گئی ہے۔ کہ گورنمنٹ اس کی اشاعت نہیں کرنا چاہتی۔

آریہ سماج شملہ کے سماچار:- ۱۔ آریہ یوک سبھا کی قائمی۔ پنڈت نتیانند جی ویدالنکار کی کوششوں سے آریہ یوک سبھا کی ستھاپنا ۲۹ اگست ۱۹۳۵ء کو ہوئی۔ اور یہ نکھت چناؤ ہوا۔ پردھان پنڈت نتیانند جی ویدالنکار پروہت آریہ سماج گوروکل وبھاگ شملہ۔ منتری مہاشہ خوشی رام۔ اپ منتری مہاشہ دیتا ناتھ۔ کوشادھیکش مہاشہ پرمانند۔ لائبریرین مہاشہ موہن لال + ایڈیٹر مہاشہ لکشمن سنگھ۔ انترنگ سبھاسد:- مہاشہ کرتار چند۔ مہاشہ لاجپت رائے۔ مہاشہ سادھو رام اور مہاشہ روشن لال۔

۲۔ سالانہ جلسہ۔ آریہ سماج شملہ کا سالانہ جلسہ ۱۳۔۱۴۔ اور ۱۵ ستمبر کو ہو گا۔ اس اوسر پر سوامی سدانند جی پنڈت بھوبنی جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت سلبہ ورت جی اور پنڈت پریہ ورت جی پدھاریں گے۔ (منتری)

کیلئے مصنفہ منتو دیشی جی میں ملیگی جسمیں کھٹا میٹھا کڑوا کسیلا پھیکا نمکین اسکی ملاوٹ ہے تو علاج درج ہے۔ قیمت ۶ منیجر ... ایڈیٹر ... لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مہاشہ بُدھ دیو کو پشچاتاپ کرنا چاہئے

(از شری ڈاکٹر بھندرابن جی میڈیکل پریکٹیشنر - لدھیانہ)

میں چاہتا تھا کہ مندرجہ ذیل سطور "آریہ ویر" کے ایڈیٹر مہاشہ کو بھیجتا۔ لیکن مہاشہ مذکور ان سطور کو اپنے اخبار میں شاید ہی جگہ دیں۔ کیونکہ میرا ایک مضمون آپ کے اخبار میں نکل چکا ہے۔ اور میں بھی "سٹر ارفی" سمجھا جانے لگا ہوں۔ اور میری کسی تحریر کو نیک نیتی پر محمول نہیں کیا جائے گا۔ میں یہ بھی بتلا دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ میرا کوئی ذاتی عناد نہ پنڈت بدھ دیو سے ہے۔ اور نہ آریہ ویر کے ایڈیٹر مہاشہ سے۔ بلکہ میری واقفیت ان لوگوں سے نہیں۔ میں نے جو مضمون اس سے پیشتر اخبار "پرکاش" میں لکھا تھا۔ اپنے ہردیہ کے بھاوؤں سے پریرت ہو کر لکھا تھا۔ میں آریہ جگت سے ونے پورک پرارتھنا کرتا ہوں کہ "آریہ ویر" اور "پرکاش" دونوں کو سامنے رکھ کر پڑھیں۔ اور نہایت سنجیدگی سے وچار کرنے کے بعد فیصلہ کریں کہ آریہ سماج کا گورو منچ میں ملانیوالا کون سا اخبار ہے؟ اور آریہ جگت سے باہر والے لوگ موجودہ خانہ جنگی کی بنیاد کس اخبار کو دینے والے ہیں؟

پنڈت بدھ دیو بر ملا نہیں کہہ رہے۔ پرنتو ان کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ حرکت ان کی پہلی اور آخری ہے۔ اور وہ مجبوراً اس لات مارنے کے کام کو کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ دل میں وہ پشچاتاپ کر رہے ہیں۔ ان کا اتما انہیں یہ گھرنت کرم کرنے سے روکتا تھا۔ پرنتو ان کی ظاہری سنیخی ان کے اتما کے ورودھ یہ کام سرانجام کروا رہی تھی۔ اندریں حالات پنڈت جی مہاراج خود ہی اپنی کارروائی کا کھنڈن کر رہے ہیں۔ بعض لوگ مہاشہ کرشن کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں۔ ہائے وہ کیوں کرشچین کے بالک ہیں۔ وہ کیوں موٹر والے ہیں۔ ان کی مان پرتشٹھا آریہ سماجیوں کے دلوں میں خصوصاً اور عوام کے دلوں میں عموماً کیوں ہے؟ ان کا "پرکاش" اخبار کیوں کامیاب ہے۔ ان کا "پرتاپ" کیوں کامیاب ہے؟ اور ان کے پاس دھن کیوں ہے؟ وغیرہ وغیرہ انگنت لایعنی اور بے موقع و بے محل باتیں کی جاتی ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی معاملہ زیر بحث ہے۔ جیسے زبردستی گھسیٹا جا رہا ہے۔ آپ اپنی لیاقت اور ہمت سے کوٹھیاں بنواؤ۔ موٹروں پر چڑھو۔ کوئی روکتا ہے کیا؟ ایک شخص لہو پسینہ ایک کر کے آپ کی سبھا کا برسوں سیوک رہے۔ اور ہر ایک انتظام اپنی حسن لیاقت سے قابل تحسین کرے۔ آپ سے گدی نشین کا مالک سمجھ لیں۔ کیسی بھی سنستھا کا منتری بد ایک سیوا دھرم ہے۔ کوئی حکومت کی گدی نہیں پھر نہ معلوم آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری رہتے ہوئے مہاشہ کرشن جی کو کس طرح سے

آپ "گدی نشین" کا خطاب دے رہے ہیں؟ بدی انہوں نے اپنے ادھیکار کا جائز استعمال کرتے ہوئے کسی اپدیشک کی مرضی کے خلاف کوئی کام کیا ہو۔ تو ان پر بنزدوں کی بوچھار کرنا سر وتھا انوچت ہے۔ میں یہ سطور لکھتا ہوا مہاشہ کرشن کی کوئی وکالت نہیں کر رہا۔ نہ ہی مہاشہ جی کو کسی وکیل کی آوشیکتا ہے۔ سرل طور پر جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ کسی بھائی کے ساتھ انیائے ہو رہا ہے۔ تو قلم اٹھانا پڑتا ہے۔ اور یاں یہ مضمون کچھ اور ہے۔ اور بحث منتری پد کے معاملہ پر چھڑ رہی ہے۔ یہ کیسا ناموزوں پرتیت ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ معاملہ کو طول دیا جاتا جب کافی سے زیادہ بحث ہو چکی ہے کہ پنڈت جی کا لات مارنے والا معاملہ کہاں تک واجب یا ناواجب ہے۔ آپ آریہ ویر دل والے اپنی لیاقت اور ودوتا سے ایسی تجویز نکالتے۔ کہ معاملہ ختم ہو جاتا۔ آپ خواہ مخواہ طول دے رہے ہیں۔

اگر آپ کو سارودیشک سبھا کے فیصلہ سے اتفاق نہیں۔ اگر اخبار "پرکاش" میں نکلے ہوئے کسی بھی مضمون تو کیا کسی مضمون سے آپ قائل نہیں ہوئے۔ کہ بدھ دیو جی نے یہ حرکت نہایت مکروہ۔ ناشائستہ اور اسبھیتا پورک کی ہے۔ تو آپ کم از کم ایک درجن چوٹی کے ودوانوں (اگر آپ کو چوٹی کے ودوانوں کے نام معلوم نہیں ہیں۔ تو میں ان کے نام پیش کر سکتا ہوں جن کو سارا آریہ سماج چوٹی کے ودوان سمجھتا ہے) کے سامنے یہ معاملہ رکھئے یا آریہ پرتی ندھی سبھا کی جنرل میٹنگ بلائیے۔ جس میں ماسوائے ممبران سبھا کے ہر ایک ایسے شخص کو نمنترن دیجئے۔ جو اس معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور ہر ایک کو اپنے اپنے خیالات کے ظاہر کرنے کا موقع دیجئے۔ پھر جب نتیجہ بہو سمتی یا کثرت رائے سے ہو اس پر سب جھک جائیں۔ اور جو سزا پنڈت جی کے متعلق تجویز ہو۔ اس پر عمل کرنے کے لئے پنڈت جی کو مجبور کریں۔ لیکن پرماتما کے واسطے اس معاملہ کو ختم کریں۔ اور ہمیشہ کے لئے ختم کریں۔

آپ کا ہم (Innocents) کو شررساتھی کا خطاب دینا اور کھلم کھلا سب کی ہتک کرنا نہایت بے رحمانہ فعل ہے۔

...

ہیں پر ٹھکر... بغیر درخواست کئے اپنا "مہذب" اخبار "آریہ ویر" مجھے بھیجا۔ تاکہ میں بھی آپ کی ہی شوبھ گالیوں کا مطالعہ کروں۔ اور اسی "آریہ ویر" کو پڑھ کر مجھے مضمون ہذا کے لکھنے کی ضرورت پڑی ہے۔ ورنہ میں تو اپنے خیالات ایک بار ہی لکھ کر معاملہ کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ آئندہ آپ کے کسی مضمون کا جواب دینا تضیع اوقات ہی ہوگا۔ اس لئے میں کوئی مضمون بھیجنا غیر ضروری سمجھتا ہوں۔

گورداسپور کے ایک مہاشہ نے مجھے ایک پوسٹ کارڈ لکھ مارا۔ جو مجھے نہایت بزدل اور موقع پڑنے پر قربانی کی ڈینگ مارنے والا ظاہر کرتا ہے۔ اس مہاشہ کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ میں اپنے الفاظ پر پتھر کی چٹان کی طرح قائم ہوں۔ اور رہوں گا۔ خواہ مخواہ چٹھیاں بھیج کر جھگڑے والی بات پیدا نہ کریں۔ اس شخص کی چٹھی کا جواب دینا میں بالکل غیر ضروری سمجھتا ہوں۔

اب میں اپنے پہلے لیکھوں کی مزید پشٹی کے لئے چند سطور اور گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ آپ سمجھ لیں۔ کہ آریہ سماجیوں کی خانہ جنگی اور گھر یلو جھگڑوں نے آریہ سماج کے کارز کو کتنا نقصان پہنچایا ہے۔ اور اگر ایسی تحاریر اخبارات میں نکلتی رہیں جو سروتھا اسبھیہ اور ہتک آمیز ہیں۔ تو وہ آریہ سماج کو رساتل کے گڑھے میں گرا دیں گی۔

آریہ سماج نے ویدک دھرم کے پرچار کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ اور اس کے لئے اپدیشک۔ ودیالیہ۔ گورو کل۔ کنیا پاٹھشالائیں۔ سکول۔ کالج جگہ بہ جگہ اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔ لیکن جب ایک پنڈت جی مہاشہ اٹھتا ہے جس نے مندرجہ بالا سنستھاؤں میں سے ایک میں سے اپنے آتما کو منور کیا ہو ہے۔ اپنے گورو کی تصویر پر کھلے میدان میں لات مارتا ہے۔ اور اس طرح جہاں اپنے گورو کا اپمان کرتا ہے۔ وہاں اپنے کرتوت سے آریہ سماج کی شکشا کے معیار کو دنیا کی نظروں میں گراتا اور ویدک دھرم کے پرچار کو ہانی پہنچاتا ہے۔ اس کی پیٹھ ٹھونکنے والے آریہ سماج میں خانہ جنگی کو دعوت دے کر آپس میں لڑنے بھڑنے لگ جاتے ہیں۔ اور جگت کو ہنسنے کا موقع دیتے ہیں نہ صرف دنیا کو

کے خرمن کو آگ لگا دیتے ہیں۔ جنہوں نے شانتی کا اپدیش سنسار کو دینا تھا۔ وہی لڑائی اور جنگ و جدل پیدا کرتے ہیں سو وہ گیا سو لوگ جو ویدک دھرم کی شکشاؤں سے لابھ اٹھا کر اپنے جیون کو پوتر بنانا چاہتے تھے۔ دور دور بھاگ جاتے ہیں۔

آریہ سماج نے استریوں کی اُنتی کے لئے استری سماجیں سھفاپت کی ہوئی ہیں۔ ودیالیہ اور مہاودیالیہ قائم کئے ہوئے ہیں۔ جہاں پر دیگر انیک وشیوں میں تعلیم دینے کے اتریکت کنیاؤں کو پاٹھشالاؤں میں اور استریوں کو سماجوں میں اپنے بزرگوں کی مان پرتشٹھا کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔ لیکن آریہ سماج کا ایک مانیہ پنڈت اپنے ہی بزرگ اور استری جاتی کے لئے تن من ارپن کرنے والی دھرم پتنی کا اپمان کر کے استریوں اور کنیاؤں کے کومل ہردیوں پر حیرانی پیدا کرنے والا اثر پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس طرح سے درشاتا ہے۔ کہ اس کے ہردیہ میں اپنے بزرگ کے تئیں کتنی شردھا اور بھگتی ہے۔ اور اس طرح سے استری جاتی کے ہردیہ میں سے اپنے بزرگوں اور مہانو بھاوؤں کی پرتشٹھا کو کم کرنے کا کارن بنتا ہے۔ اور سماج کے کارز کو نقصان پہنچاتا ہے۔

پولیٹیکل سنگرام میں جن آریہ بھائیوں نے اپنے جیون کی آہوتی بنا کر اس جہان کا رہ میں اپنے آپ کو سوا ہا کیا ہوا ہے۔ وہ بھی ایک مانیہ پنڈت کو اپنے گورو اور دھرم پتنی کا اپمان کرتے ہوئے دیکھ کر ہکا بکا رہ جاتے ہیں۔ اور سوچتے ہوں گے۔ کہ جس دھرم کے اپدیشک مہاشہ راج نیتی کا سبق سکھلانے والے بودھا کو اس طرح سے تاڑ سکتے ہیں۔ اس دھرم کی شکشا بھی کتنی بیکار ہوگی۔

اسی طرح سے وہ اچھوت بھائی یا انیہ نیچ جاتیوں کے پُرش جن کی بڑی شردھا آریہ سماج میں ہے۔ کبھی پنڈت مہاشہ کی شرمناک کرتوت کو دیکھ کر کہاں تک الشاہت ہوں گے؟

"آریہ ویر" کے ایڈیٹر مہاشہ جی! آپ کرپا کر کے اس یدھ کانڈ کو ختم کریں۔ پنڈت بدھ دیو کو کہیں۔ کہ اپنے کئے پر پشچاتاپ کریں۔ اور سب آریہ جنتا سے معافی مانگیں۔ اسی میں ان کا کلیان ہے۔ اور اسی طرح سے شانتی ہو سکتی ہے۔ ورنہ الٹی چالیں چلنے اور چلانے میں نقصان ہی نقصان ہے۔

مہاشہ جی سے پرارتھنا ہے آپ نے ستمبر ۱۹۳۵ میں پوری پدھارنے کا وچن دیا ہوا ہے۔ پرنتو اس کے بعد آپ نے اس بات کی سوچنا دینے کی کرپا نہیں کی۔ کہ کن تاریخوں میں آپ پوری پدھاریں گے۔ چونکہ آپ برابر بھرمن میں رہتے ہیں۔ اس لئے آپ کا پتہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ "پرکاش" دوارہ آپ سے

کھلی چٹھی بنام پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار

(منجانب شریمان بنواری لال جی منتری آریہ اُپ سبھا کرنال)

شریمان پنڈت جی مہاراج ۔ نمستے !

دُکھی دل کے ساتھ یہ چند سطور آپ کے پوتر چرنوں میں رکھتا ہوں ۔ کرپا کر کے ان کے ساتھ اسی بھاؤ سے آدر کا سلوک کریں ۔ جس بھاؤ سے کہ میں نے اُنہیں لکھا ہے :-

حیدر آباد میں پنڈت مادھو اچاریہ کے ساتھ شاستر ارتھ کرتے ہوئے آپ نے رشی دیانند کے چتر کا اپمان کرنے کے متعلق جو درگھٹنا کی تھی ۔ اُس سے آریہ جگت میں بڑے وشیش پُورن دکھ کے ساتھ اندولن ہو رہا ہے ۔ اور بعض مقامات پر بعض لوگوں نے اگیان اور پکش پات وش ہو کر اس حرکت کو " سدھانت رکھشا " کا رُوپ بھی دینا شروع کر دیا ہے ۔ حالانکہ کسی وید ۔ شاستر ۔ سمرتی یا اتہاس میں اپنے رشی ۔ آچاریہ یا جگت گورو کی تصویر کا اپمان کرنے کا نام " سدھانت رکھشا " نہیں پایا جاتا ہے ۔ اور نہ دُنیا کی تاریخ میں کسی مذہب والے نے ایسی حرکت کر کے فتح یابی حاصل کی ہے ۔ سب سے زیادہ حیرانی تو یہ ہے کہ ایسی نازیبا حرکت کو تو معمولی سے معمولی ورتی اور دل والا شخص بھی کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا ۔ پھر آپ جیسے وِدوان ۔ تیاگی ۔ تپسوی ۔ برہمچاری اور رشی بھگت کے دل اور دماغ میں یہ آخر کیونکر پیدا ہو گیا ؟

اس کے متعلق آج تک جس قدر حالات اخبارات وغیرہ کے ذریعہ معلوم ہوئے ہیں ۔ اُن پر غور اور وچار کرنے کے بعد میں بھی اپنے دلی خیالات نہایت ادب سے آپ کے چرنوں میں رکھتا ہوں ۔ آشا ہے کہ آپ شانت چت ہو کر ضرور وچار کر کے اُوچت اور دھرم انوسار کارروائی کرنے کی کرپا کریں گے :-

۱ ۔ اوّل تو پنڈت مادھو آچاریہ کا یہ پرشن ہی سبھیتا ۔ اخلاق اور نیک نیتی سے معرّا تھا ۔ گرا ہوا تھا ۔ کہ کسی مہاتما پرش کے چتر کا رکھنا بھی مُورتی پُوجا ہے ۔ جس کا وید شاستر کے انکول ودوتا پُورن بھی اُوچت اُتّر ہو سکتا تھا ۔ کہ چونکہ رشی کے چتر کو اسی بھاؤ سے نہیں رکھا جاتا ۔ جس بھاؤ سے کہ پتھر کی مورتیوں کو رکھا جاتا ہے ۔ اور نہ اُن سے اپنی اچھیاؤں کی پورتی اور اپنے دکھوں کی نورتی کی پرارتھنا کی جاتی ہے ۔ اور نہ اُس کے سامنے پیسے ۔ پھول ۔ اکشت چڑھائے جاتے ہیں ۔ اور نہ ان پر بستر اور آبھوشن پہنائے جاتے ہیں ۔ بلکہ چتر کو صرف مہاتماؤں کی یادگار کے لئے " میموریل " کے طور پر رکھا جاتا ہے ۔ اس لئے چتر کا رکھنا مورتی پوجا ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ [illegible] کے جیسے اور ودوتا پورن جواب دینے کے رشی چتر کو پاؤں کے ٹھوکنے سے ٹھکرا کر جواب دینا آپ کی رشی بھگتی ۔ تیاگ اور دھرم بھاؤ کو [illegible] [illegible] کہ آپ کی گمبھیرتا اور رشی بھکتی کو کلنکت کرنے والا [illegible]

والا ثابت ہوا ہے :-

۲ ۔ آپ اس گورکل رُوپی کلپ برکھش کے پھل ہیں ۔ جہاں سے سوامی شردھانند اور دیگر سچے پُرشوں کو گوتم ۔ کناد اور پتنجلی جیسے رشی پیدا ہونے کی آشا تھی ۔ سوامی شردھانند جی اور دیگر آچاریہ اور دور اندیش لوگ آپ کو ہونہار دیکھ کر آپ کی ذات سے بڑی بڑی امیدیں رکھتے تھے اور آپ کو ویدک دھرم کا ستارہ سمجھتے تھے ۔ مگر ان کو کیا معلوم تھا ۔ کہ آپ ایسے ایسے تجربہ کار رشیوں کے احمقانہ لغو بیہودہ سوالات کا جواب اپنی دیتیا اور برہمچریہ تپ بل سے دینے میں اشکت ہو کر رشی چتر کا اپمان کرنے میں اپنی بزرگی اور فتح سمجھو گے ۔ اور پھر ساتھ ہی ایسے نندت کرم پر شرمندہ ہو کر پشچاتاپ کرنے اور پرائشچت کرنے کی بجائے پالیسی اور مکاری سے اپنی کیرتی اور یش پھیلانے کے لئے اس کو " سدھانت رکھشا " کہہ کر مورکھوں اور سوارتھی لوگوں سے واہ واہ کی خواہش کرو گے ۔ ایسے نہایت نندت اور گھرنت کرموں کو فرضی " سدھانت رکھشا " کی ڈھال سے چھپانا ایسا ہی مکروہ ہے ۔ جیسا کہ ڈائر نے امرتسر میں ہزاروں بے گناہوں کا خون بہا کر پارلیمنٹ کے سامنے یہ کہہ دیا تھا کہ " میں نے تو یہ کام صرف برٹش راجیہ کی رکھشا کے لئے کیا ہے " ۔ اور پارلیمنٹ کے پکش پاتی دوستوں نے اس . . . . "Atrocious Fault" Error of judgement کو صرف کہہ کر معاف کر دیا تھا ۔ اسی طرح جو اشخاص آپ کے اس فعل کو " سدھانت رکھشا " کے نام سے مشہور کرتے ہیں ۔ یا آپ کو پشچاتاپ کرنے سے روکتے ہیں ۔ وہ درحقیقت آپ کے نادان دوست اور ستیہ دھرم کے دشمن ہیں ۔ جو کچھ عرصہ کے بعد اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو جائیں گے :-

۳ ۔ بھارت ورش کی سب سے اُونچی شرومنی اور پوجیہ سارودیشک سبھا نے جس میں دھرم مجسم شری نارائن سوامی جی اور پنڈت گنگا پرشاد جی ایم ۔ اے جیسے نرپکش اور سنیم شیل اور ودوان موجود تھے ۔ یہ پاس کر دیا ہے ۔ کہ آپ کا یہ کرم ہر طرح سے انوچت اور نندنیہ تھا ۔ جس کے لئے آپ کو پشچاتاپ اور پرائشچت کرنا چاہئے ۔ ایسے شرومنی مہاتماؤں کی آگیاؤں کا [illegible] کرنا یا اپمان کرنا آپ جیسے تیاگی اور [illegible]

ودوانوں کو کسی حالت میں بھی یوگیہ نہیں ہے ۔ بلکہ آپ کی بڑائی ۔ یش اور کیرتی اسی میں تھی ۔ کہ آپ فوراً رشی بھگتی اور شُدھ بھاؤ کا ثبوت دینے کے لئے پشچاتاپ کر لیتے ۔ بلکہ تین ہفتہ کا برت دھارن کر کے پرائشچت بھی کر لیتے ۔ آپ بخوبی واقف ہیں ۔ کہ مہاتما کمارل بھٹ نے صرف اپنی ہی اچھا سے دھوکہ سے بودھوں کی ودیا پڑھنے کے کارن کیسا سخت پرائشچت کیا تھا ۔ پرائشچت کرنے سے اس کی عزت میں ایک رتی بھر بھی فرق نہیں آیا ۔ بلکہ اس کی صداقت ۔ شُدھ بھاؤ اور نیک نیتی آج تک دُنیا میں روشن ہے ۔ اسی طرح پرائشچت کرنے سے آپ کی نیک نامی ہو گی نہ کہ بدنامی +

۴ ۔ اس درگھٹنا کے متعلق آپ کے جواب نے جلتے پانی کے تیل کا کام کیا ہے ۔ کیونکہ وہ نہ تو سنجیدہ ہے ۔ اور نہ سنتوش جنک ہے ۔ بلکہ قطعی غلط ۔ پالیسی (مکاری) اور مدرسہ کے بچوں کی سی باتوں سے بھرا ہوا ہے ۔ جس کا ترکھنڈن بہ آسانی سے ہو سکتا ہے :-

آپ کا جواب ۔ یہ کام میں نے دل پر پتھر رکھ کر کیا ہے +

آپ کے جواب کا جواب ۔ غلط قطعی غلط ۔ آپ کو کسی نے مجبور نہیں کیا تھا ۔ کہ رشی چتر کا اس طرح سے اپمان کریں ۔ بلکہ پردھان جلسہ کے بار بار منع کرنے پر بھی آپ نے بڑے شوق کے ساتھ اپنی صداقت کا زعم اور گھمنڈ دکھلا کر شاباش حاصل کرنے کے لئے کیا تھا ۔ دوئم یہی نندت کرم آپ تین سال پہلے ایسے ہی موقعہ پر میاں میر میں کر چکے تھے ۔ وہ بھی یہی فعل تھا ۔ جو حیدر آباد میں کیا گیا ۔ فرق صرف اتنا تھا ۔ کہ میاں میر میں من ۔ وچن اور کرم کے تین درجوں میں سے صرف دو درجوں تک ہی محدود رہا ۔ ارففات ⅔ کام آپ مکمل کر چکے تھے ۔ اور حیدر آباد میں ⅓ کام مکمل کیا گیا ۔ کیا میاں میر میں بھی دل پر پتھر رکھا گیا تھا ؟ اگر رکھا گیا تھا ۔ تو حیدر آباد میں وہی پتھر دوبارہ بڑے شوق سے کیوں رکھا گیا ؟ اس لئے پتھر رکھنے کا بہانہ صرف پالیسی اور مکاری ہے ۔ نہ کہ صداقت کا ثبوت :-

آپ کا جواب ۔ یہ کام میں نے پہلی اور آخری بار کیا ہے :-

جواب الجواب ۔ یہ بھی غلط ۔ کیونکہ یہ کام آپ نے پہلی بار نہیں ۔ بلکہ دوسری بار کیا ۔ پہلی بار بھی کام آپ میاں میر میں کر چکے تھے [illegible]

کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۔ اور یہ کون سی گارنٹی ہے کہ آپ یہی کام تیسری بار نہ کریں گے ۔ اگر خدانخواستہ آریہ جگت نے یہ پاس کر دیا ۔ کہ آپ نے یہ کام صرف " سدھانت رکھشا " کے لئے کیا ہے ۔ تو ہم کو قطعی یقین ہے ۔ کہ آپ ہر شاستر ارتھ کے موقعہ پر سب سے پہلے رشی چتر کا اپمان کر کے شاباش حاصل کیا کریں گے ۔ بلکہ آپ کے ہم خیال دوست روز مرہ سب سے پہلے اسی گھرنت کام کو کرنا کار ثواب سمجھا کریں گے ۔

اس لئے میرے خیال میں اس فقرہ کو اس طرح بدل دینا چاہئے ۔ کہ یہ کام میں نے " سدھانت رکھشا " کے لئے نت پرتی کرنے کے لئے کیا ہے ۔ تاکہ بالکل موزوں ثابت ہو جائے ۔ کیونکہ سدھانت کی رکھشا نت پرتی کرموں سے ہی ہوتی ہے :-

آپ کا جواب ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب آئندہ دوبارہ کوئی شخص میرے سامنے یہ سوال پیش نہیں کر سکے گا :-

جواب الجواب ۔ یہ بھی غلط ۔ دیدہ دانستہ غلط ۔ جبکہ میاں میر میں پہلی مرتبہ یہی سوال کیا گیا ۔ پھر دوبارہ وہی سوال حیدر آباد میں کیا گیا ۔ تو پھر کیا گارنٹی ہے ۔ کہ آئندہ کوئی شخص یہ سوال پیش نہیں کر سکے گا ۔ مجھ کو تو یہ یقین ہے ۔ کہ آئندہ ہر شاستر ارتھ کے موقعہ پر سب سے پہلے آپ سے یہی سوال کیا جائے گا ۔ اور آپ " سدھانت رکھشا " کے لئے شاباش حاصل کرنے کے جوش میں اسی طرح رشی چتر کا اپمان کرنا اپنا فخر سمجھا کریں گے ۔

۵ ۔ آپ کے نادان دوست یہ بھی دلیل پیش کرتے ہیں ۔ کہ شاستر ارتھ کے موقعہ پر ایسا کرنا اُوچت تھا :-

اُتر ۔ اگر آپ کے خیال میں اُن کی یہ دلیل درست ہے ۔ تو ساتھ ہی اس کے یہ بھی بتلا دیں ۔ کہ اگر کل کو کوئی غیر مذہب والا یہ اعتراض کر دے ۔ کہ

۱ ۔ ہون کرنا آتش پرستی ہے ۔ ۲ ۔ بقول مہاتما گاندھی ویدوں کے اکھشروں کو الہامی کہنا ماننا بُت پرستی ہے ۔ اور ۳ ۔ ماتا پتا کی تابعداری کرنا غلامی یا مردم پرستی ہے ۔ تو آپ ان اعتراضات کے جواب میں بھی ایسی ہی کارروائی کرنا اُوچت سمجھیں گے یا نہیں ۔ جیسی کہ رشی کی تصویر کے ساتھ کی ہے ۔ اگر کریں گے ۔ تو کس طریقہ سے اگر نہیں ۔ تو کن وجوہات سے ؟

اور اگر کوئی مخالف شخص آپ کے سامنے رشی کرت گرنتھوں یا چتر کا جلسہ وغیرہ کے موقعہ پر اسی طرح اپمان کرے ۔ یا بدکلامی کرے ۔ تو اُس وقت آریہ سماج کو کیا کرنا اُوچت ہے ۔ اور آپ ان کے لئے کیا مشورہ دیں گے ؟

۶ ۔ آپ کے بعض دوست یہ بھی کہتے ہیں ۔ کہ آپ موقعہ شاستر ارتھ غصہ اور جوش کی حالت میں تھے ۔ اور جذبات کو قابو میں نہیں رکھ سکے [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اس لیے ویسا کیا گیا ۔

اُترہ ۔ شاستراردھ کرنے والا ہمیشہ ایسا پُرش ہونا چاہئے ۔ جو پنڈت رام چندرجی دہلوی کی طرح بڑا شانت چت ۔ سہن شیل ۔ خوش مزاج اور جذبات کو قابو میں رکھنے والا ہو ۔ اور ہر ایک بات بڑے سمجھنا ۔ تہذیب ۔ مرکھاو اور شانتی کے ساتھ ظاہر کرنے والا ہو ۔ آپ نے بہت سے شاستراردھ کئے ہیں ۔ اور آپ کافی تجربہ حاصل کر چکے ہیں ۔ لیکن اگر اب تک کافی تجربہ حاصل نہیں ہوا ہے ۔ تو آئندہ کبھی شاستراردھ نہیں کرنا چاہئے ۔ ورنہ آپ اور آریہ سماج دونوں کے لئے بدنامی کا باعث ہوگا ۔

اُتم وچار

پرائشچت ۔ دھرماتما سبدھیان ۔ ودوان اور سجن پُرشوں کا یہ نکش ہے ۔ کہ ہر ایک کام شانت چت نمرتا پوروک اور سبدھیان رہت ہو کر کریں ۔ اسی طرح آپ کو بھی لازم تھا ۔ کہ شاستراردھ ختم ہونے کے بعد رشی جی کی اپمانت کارروائی کے اپرادھ کو زائل کرنے کے لئے فوراً پرائشچت کرنا شروع کر دیتے ۔

سب سے اُتم پرائشچت وہ ہوتا ۔ جو کہ اس دو گھنٹہ کے ایک منٹ بعد ہی فوراً شروع کیا جاتا ۔

دوئم درجہ کا مدھم پرائشچت وہ ہوتا ۔ جو کہ آریہ سارودیشک سبھا کے ودوانوں کے فیصلہ کے بعد نمرتا پوروک انگیکار کر کے کیا جاتا ۔ اور تیسرے درجہ کا نکرشٹ پرائشچت اب بھی ہو سکتا ہے ۔ جو بھارت ورش کے وچارشیل سجن اور دکھی آریہ پرشوں کے مشورہ کو سویکار کر کے کیا جائے ۔ پرائشچت کرنے سے آپ کا آتما سو چھ اور نرمل ہو جائیگا اور آریہ جگت میں آپ کا یش ۔ کیرتی ۔ عزت اور ناموری پہلے سے بہت زیادہ پھیل جائیگی ۔

"سدھانت رکھشا" ۔ آریہ سماج میں آج تک کسی ایک شخص نے بھی ایسے کاموں کو سدھانت مانا ہے ۔ اور نہ اس پر عمل کیا ہے ۔ پھر ایسا سندت کرم کر کے رکھشا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ ہاں اپنے آپ کو ایسے نندت کرم سے بچانے کے لئے "سدھانت رکھشا" کا بہانہ بنانا بالکل دھیز بات ہے ۔

پارٹی بازی ۔ یکش پات سب سے بری چیز ہے ۔ یہ بڑے بڑے ودوانوں اور سچے پُرشوں کو بھی اندھا کر دیتا ہے ۔ جہاں اس کا آغاز ہوتا ہے ۔ وہاں ہے انیائے ۔ سوارتھ ۔ ورودھ اور طرح طرح کی دوشت باتیں بھی آجاتی ہیں ۔ آریہ سماج میں بھی اس کا عمل دخل مدت سے ہو رہا ہے ۔ یکش پاتی لوگ نندت سے نندت کرم کی پشٹی کر کے پارٹیاں بنا کر رسوائی کی بجائے ناموری اور یش حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ جس کی وجہ سے آریہ سماج اُنتی کی بجائے ادھوگتی کو جا رہا ہے ۔ پریم ۔ سداچار اور پروپکار کی بجائے ورودھ ۔ دُراچار اور ایک دوسرے کی ہانی کرنا اپنا کرتویہ سمجھنے لگ گئے ہیں ۔

اسی طرح آپ کی کارروائی پر بھی یکش پاتی لوگوں نے پارٹی بازی شروع کر دی ہے ۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے ۔ کہ اسی سال کے اندر اس دو گھنٹہ کے اندولن کی وجہ سے دو پارٹیاں بن جائیں گی ۔ ایک پارٹی رشی تصویر کا اپمان کر کے "سدھانت رکھشا" کرنے والی ہوگی ۔ جو ہر روز اور ہر موقعہ پر اپنا کرتویہ دکھلایا کرے گی ۔ اور آپ کو اس پارٹی کا گورو بنا کر آچاریہ سمجھ کر آپ کے گلے میں ہار ڈالا کرے گی ۔ اور دوسری پارٹی رشی کے مان پرتشٹھا ۔ عزت اور شہرت کی رکھشا کرنے والی ہوگی ۔ جو ایسی اپمانت کارروائیوں کو گھرنا کی درشٹی سے دیکھا کرے گی ۔ کیا آپ اس پارٹی بازی کو اُچت اور لابھدائک سمجھتے ہیں یا بدی سمجھتے ہیں ۔ تو ان میں سے آپ کون سی پارٹی کا آچاریہ بننا پسند کریں گے ؟ اگر ان پارٹیوں کو اُچت نہیں سمجھتے ۔ تو آج ہی پرائشچت کر کے اس ورودھ کا ملیامیٹ اور وناش کر دینا ہی اُچت ہے ۔ اور بھارت ورش کی شرومنی سبھا کے ودوان بزرگوں کی آگیا کا پالن کر کے اپنے یش اور کیرتی کو بڑھانا اور گورو کل کے پوتر نام کو سنسار میں اُجل کرنا اور اپنی یوگیتا اور برہمچریہ کا آدرش دینا ہی سب سے اُتم کام ہے ۔

بقیہ صفحہ ۸

ہونے سے پہلے کرنی چاہئے تھی تاکہ دوسرے لوگ یہ بھی سمجھ سکتے کہ کانسٹی ٹیوشن کا مان ادھیکاری نہ رہتے ہوئے بھی کرنا چاہئے ۔ مگر حالت تو یہ ہے کہ اب بھی کانسٹی ٹیوشن کے مان کا واسطہ تو دیا جا رہا ہے ۔ درحقیقت مان نہیں کیا جا رہا ۔ اور اس سے پہلے کیا کیفیت رہی ہے وہ "پرکاش" میں میری شائع شدہ چٹھی سے ظاہر ہے ۔ جو میں نے منتری جی کی سیوا میں اُن کے پتر کے اُتر میں بھیجی تھی جس میں ظاہر کر چکا ہوں ۔ کہ گذشتہ سال کون کون مہانو بھاو پریس اور پلیٹ فارم دونوں پر میری مخالفت کرتے رہے ۔ ادھیکاریوں گذشتہ اور موجودہ رویہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سوال اٹھنا قدرتی ہے کہ سنگٹھن کا اپمان کون کر رہا ہے ؟ اگر ادھیکاری خود سنگٹھن کا اپمان کر رہے ہوں ۔ تو کیا ان کا یہ اخلاقی حق ہے ۔ کہ دوسروں سے سنگٹھن کے مان کے لئے اپیل کریں ؟ ان کا فیصلہ ادھیکری مہاپرشوں پر چھوڑ کر بس

رشی دیانند اور چتروں کا ستکار

(از پنڈت چموپتی جی ایم ۔ اے)

میں نے اپنے پچھلے لیکھ میں نویدن کیا تھا کہ رشی دیانند جہاں پرمیشور کا استھان کسی مورتی کو دینے کو تیار نہیں ۔ وہاں مہاپرشوں کی مورتیوں کے درشن کے لابھ ہونے سے بھی اُنہیں انکار نہیں ۔ جینیوں کی مورتیاں تیرتھنکروں کی ہوتی ہیں ۔ وہی ان کے ایشور ہیں ۔ اس اوستھا کو پہنچنے سے پہلے وہ سادھو اور یوگی رہے ہوتے ہیں ۔ سادھو رہتے رہتے ہی وہ مکت ہو کر ایشوریہ پدوی کو پراپت ہو جاتے ہیں ۔ جینی اُنہی کی مورتیوں کو پوجتے ہیں ۔ ستیارتھ پرکاش میں اس وشے پر بحث کی گئی ہے ۔ کہ کیا ان سادھوؤں کی مورتیوں کی پوجا سے کوئی لابھ ہے ؟ اس بحث کے مندرجہ ذیل فقرات پاٹھکوں کی توجہ کے مستحق ہیں :-

پرشن :- جیسے استری کا چتر دیکھنے سے کام اُتپتی ہوتی ہے ۔ ویسے ہی سادھو اور یوگیوں کی مورتیوں کو دیکھنے سے شبھ گن پراپت ہوتے ہیں ۔

اُترہ :- جو پاشان مورتیوں کو دیکھنے سے شبھ پرنام ماننے ہو ۔ تو اس کے جڑتوا آدی گن بھی تمہارے اندر آ جائیں گے ۔

جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں ۔ یہاں "دیکھنے" کے دو معنی ہیں ۔ ایک تو معمولی درشن ۔ اور دوسرا دھیان ۔ دھیان کے معنی ہیں "محویت" ۔ یہ تو پرمیشور میں ہی ہونی چاہئے ۔ کیونکہ محبت کے گن دھیاتا میں آ جاتے ہیں ۔ یہی رشی کہتے ہیں ۔ مگر جینیوں کا یہ کہنا ہے کہ "شبھ گن پراپت ہوتے ہیں" ۔ رشی نے اس سے انکار نہیں کیا ۔ بلکہ کہا ہے کہ "جڑتوا آدی گن بھی تمہارے اندر آ جائیں گے" ۔ "بھی" کے معنی ہیں ۔ کچھ اور بھی آئے گا ۔ وہ "شبھ گن" ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ "محویت" سے تو جڑتا بھی آئے گا ۔ اور کیول درشن سے "شبھ گن" ۔

اس میں شک نہیں کہ یہ ارتھ رشی کے شبدوں کے مفہوم کا حصہ ہیں ۔ اور اگرچہ مفہوم یہی انتہائی مستند ہے ۔ جتنی کوئی اور عبارت ۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ یہاں صاف لفظوں میں چتروں کا ستکار کرنے کو نہیں کہا ۔ میں نے اپنے پچھلے لیکھ میں رشی کے ایسے لیکھ بھی اُدھرت کئے تھے ۔ جن میں پتا ماتا آدی دیوؤں کی مورتیوں کو "پوجیہ" کہا گیا ہے ۔ ان اقتباسات کے متعلق میں نے لکھا تھا ۔ کہ ممکن ہے ۔ کوئی مہانو بھاو ان عبارتوں کو وچارنیہ سمجھے ۔ میرے سمجھنے میں ان عبارتوں کے معنی صاف ہیں ۔ نیچے میں رشی کا ایک ایسا واکیہ درج کرنے لگا ہوں ۔ جس کے دو معنی ہو ہی نہیں سکتے ۔

وید انگ پرکاش کے تادھت پرکرن میں اشٹادھیائی ۵ ۔ ۳ ۔ ۹۹ کی ویاکھیا کرتے ہوئے رشی فرماتے ہیں :-

"جن سنری پُرش آدی سمبندھی ومتر آدکوں کے ساتھ اُلفت پریم ہوتا ہے ۔ ان کی پرتی کرتی (تصویر) دیکھنے اور گُن کرم سوبھاؤ اُپکار آدی کا سمرن کرتے ہوئے اپنے چت میں سنتوش کرتے ہیں ۔ . . . . جو منشیہ آدی منشیہ کی پرتی کرتی (تصویر) پوجا ستکار کے لئے ہے" ۔

یہاں رشی دیانند منشیہ کسی منشیہ کا نام مانتے ہیں ۔ رشی کے شبدوں میں اس کی پرتی کرتی یعنی تصویر پوجا یعنی ستکار کے لئے ہے ۔ اس سے زیادہ صاف پرمان چتروں کے ستکار کا کیا ہو سکتا ہے ؟ رشی دیانند کی نظر میں منشیہ کی تصویر پوجا کے قابل ہے ۔ اور پوجا کے معنی رشی کے اپنے لفظوں میں ستکار کے ہیں ۔

اس اقتباس کے بعد کسی کا یہ کہنا کہ رشی مورتیوں یا چتروں کو پوجیہ نہیں مانتے ۔ زبردستی نہیں تو اور کیا ہے ؟

جب مایوسی کی اندھیری گھٹا چھائی ہو

اور صحت کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو ۔ اُس وقت مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دینا چاہئے ۔ جلد ہی روز یہ قبض ۔ بدہضمی ۔ خون اور منی کی خرابی و کمی ۔ جریان ۔ احتلام اور دیگر امراض مخصوصہ نابود ہو کر دائمی صحت حاصل ہوگی ۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۔ پانچ ڈبیاں ...

ملنے کا پتہ :- وید شاستری جام نگر ۔ کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ :- بھگت رام پوری اینڈ سنز ۔ سوتر منڈی ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گُورُوکل کے ایک سناتک کی نرالی ریسرچ

سوامی دیانندجی کو ایک نادر بھینٹ

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

میں ۱۵ اگست میں پشاور میں پرچار کرنے گیا تھا وہاں میرے ایک پرانے مِتر ڈاکٹر دھنو للّا متھو جی سیلیٹھ آفیسر ہیں۔ آپ نے ایک دن مجھے بھوجن کھلایا۔ اور اس وقت چار نمبر انگریزی سپتاہک پتر "اسٹر ٹیڈ ویکلی" کے جو بمبئی سے شایع ہوتا ہے۔ مجھے بھینٹ کئے۔ ڈاکٹر صاحب نے بھینٹ کرتے وقت یہ الفاظ بھی کہے:-

"مہتہ جی! آپ تو لابھ بھی گوروکل کے لئے فراہمی چندہ میں نہ گرمی میں آرام کرتے تھے نہ سردی میں۔ شہر کے بنگلوں پر چندہ مانگنے کے لئے اپنا پسینہ بہاتے پھرتے تھے۔ اور اب بھی ویدک دھرم کا ڈھنڈورا پیٹنے کے لئے دیش دیشانتروں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور آپ کے ایک سناتک نے جو بھینٹ سوامی دیانند اور آریہ سماج کو دی ہے۔ وہ میں آپ کے پیش کرتا ہوں۔ آپ اسے پڑھیں، اور اپنے لیکچروں کے مقابلہ میں آپ کے لیکچروں کا کیا پرچار ہوگا؟"

میں وہ رسالے لے کر آریہ سماج میں آیا۔ اور انہیں پڑھنا شروع کیا۔ پہلا آرٹیکل ۷ جولائی ۱۹۳۵ء کا ہے۔ اس کے لیکھک ڈاکٹر پران ناتھ سناتک گوروکل کانگڑی حال پروفیسر ہندو یونیورسٹی بنارس ہیں۔

ڈاکٹر صاحب ویدوں کے متعلق خوب چھان بین کرکے سوامی دیانند کا رد اُتار رہے ہیں۔ چنانچہ اپنے پہلے لیکچر کے شروع میں آپ یوں لکھتے ہیں:-

"ویدوں کا غور سے مطالعہ کرنے اور ان ناموں کے پڑھنے سے جو غیر ممالک اور ان کے راجاؤں کے ویدوں میں آتے ہیں۔ واضح ہوتا ہے کہ رگ وید کا سمبندھ سمیرین اکد جاتی کے ساتھ ہے۔ ہتی۔ متنیا کے لوگوں۔ اسیرین اقوام اور دیگر مغربی ممالک کے ساتھ وید وابستہ ہیں۔ رگوید ہندوستان کا پُستک نہیں ہے اس میں تمام سمیرین شہروں کا ذکر ہے جو ہمیں معلوم ہیں"۔

آریہ سماجیو! اپنے ایک سناتک کی رائے کو پڑھو۔ رگ وید نہ تو رشیوں پر نازل ہوا۔ نہ ہی بھارت سے اس پُستک کا کوئی تعلق ہے۔ بلکہ یہ سمیرین قوم جو شاید پرانے زمانہ میں ملک شام میں آباد تھی۔ اس کی تواریخ یا جغرافیہ ہے۔ اس کا ایشوری گیان اور بھارت کے رشیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آگے چل کر وہ لکھتے ہیں کہ:-

"رگوید میں نتوری شبد آیا ہے۔ یہ شہر مٹی ہے جو دریائے فرات کے کنارے پر آباد ہے۔ زمانہ حال میں اس شہر کا نام ہیٹ ہے۔ اکال سے تبادلہ ہو جاتا ہے۔ یعنی نتوری سے مٹولی بن گیا۔ کچھ عرصہ اس کا نام شنتر بھی رہا۔ جو ہٹی سلطنت میں واقع تھا۔ رگوید میں اسے پورو راجہ لکھا ہے۔ یہاں کے بیوپاریوں کا ذکر شنتر پنی (پنیا) کرکے رگوید میں آتا ہے"۔

(دیکھو رگوید منڈل ۱ سوکت $\frac{165}{5}$)

"بابل کے قدیم شہر اُر کا ذکر عرب میں اُرو کرکے آیا ہے۔ جس کے معنی پنڈتوں نے آکاش یا سورگ کئے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لفظ بابل کے پرانے اُر شہر کا ہی نام ہے۔ سمیریا کا شہر ایشین رگوید میں اشنم پورم اور شہر سپیر رگوید میں شپیر کے نام سے درج ہے۔ اما شہر کا نام وید میں اُما آیا ہے۔ یہاں کے لوگ بہت سُندر لِباس پہنتے تھے۔ اس لئے وید میں انہیں سُبھ وس (सुभवस) کہا گیا ہے۔ اوما شہر مذہب کا بھاری مرکز تھا۔ وہاں کے باشندوں کا ذکر ویدوں میں جابجا آتا ہے۔ جو کرتیا بیان کرتے ہیں۔ اور پرانی کتب کو پڑھتے ہیں۔ اور بہت خوشحال ہیں۔ اور وہاں کے اصلی باشندے بیان کئے جاتے ہیں"۔

آگے چل کر آپ لکھتے ہیں کہ:-

"رگوید میں پرا شہر کا ذکر ہے۔ جہاں کہ اُنشا اور امیرین کے درمیان بھاری جنگ ہوا۔ اور وہاں اوشن کو شکست فاش نصیب ہوئی۔ اوشن کا خطاب اندر بیان کیا گیا ہے"۔

آگے چل کر آپ نے ان راجاؤں کی فہرست دی ہے۔ جنہوں نے مغربی ایشیا میں ایک ہزار برس قبل مسیح حکومت کی۔ اور ان کے نام کے مقابل رگوید کے الفاظ رکھے ہیں۔ اور ان سے ان کی مشابہت کو ثابت کیا ہے۔ اور ساتھ ہی ان ممالک کا نام دیا ہے۔ جن پر وہ راجیہ کرتے تھے۔ مثلاً

نمبر شمار	نام راجہ	رگوید میں نام	ممالک جن پر راجیہ کرتے تھے	سنہ سلطنت
۱	ہلولو	ہنورو	ار	ہزار سے ۳۵۰۰ ق م
۲	اُسّی	اُشا	اُمایے	۲۹۰۰ برس ق م
۳	اشنوی	اشنوِن	ہبرو (ہبرہ سے مراد ہے)	۲۳۰۰ " "
۴	مندو	مندو	مصر	
۵	کنتو	کنتو	بابل	۱۰۳۴ " "

آپ نے ۲۰ راجاؤں کی فہرست دی ہے۔ میں نے بطور نمونہ اُن میں سے صرف پانچ درج کئے ہیں۔ گویا آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ رگوید میں بابل مصر اور مغربی ایشیا کے ممالک کے کارنامے اور عہد سلطنت درج ہیں۔ آپ کا آدھار سوامی دیانند کا وید بھاشیہ نہیں ہے بلکہ جابجا اپنے حوالجات پروفیسر گیڈ صاحب کی کتاب "اُر کی تاریخ اور یادگار" میں سے اخذ کئے ہیں۔

آپ کا دوسرا مضمون ۲۱ جولائی کے پرچہ میں شایع ہوا ہے۔ اس کا عنوان ہے:-

"رگوید میں آریوں کی Bel (بیل) شہر کی جنگ اور آریوں کا چالڈیا کو فتح کرنا"۔

اس کے متعلق میں دوسرے آرٹیکل میں لکھوں گا۔ مگر میں نے آریہ سماج میں آکر رگوید منڈل اوّل سوکت ۳۱ منترا سے جو ڈاکٹر صاحب نے بطور حوالہ پیش کیا ہے۔ سماج کے پُستکالیہ سے منگوا کر دیکھا۔ ساتھ ہی میں نے گوروکل کے ایک سناتک کو جو ودوان وید کا کام کرتے ہیں۔ بُلا لیا۔ اور ان منتروں کو دیکھنے لگے جن کے حوالے ڈاکٹر صاحب نے دئے ہیں۔ وہ منتر تو ہمیں وید سے نہیں ملے۔ ممکن ہے رسالہ مذکور میں غلط حوالے چھپ گئے ہوں۔ یا ڈاکٹر صاحب کے قلم سے غلط لکھے گئے ہوں۔ وہاں سماج میں انوکرمنکا (انڈکس) نہیں تھا۔ اس لئے سارے رگوید کو ڈھونڈنا مشکل تھا۔ میں نے ڈاکٹر پران ناتھ کو پتر لکھا ہے کہ جو حوالے آپ نے ۲۱ جولائی کے لیکچر میں دئے ہیں۔ وہ ہمیں نہیں ملے ہیں۔ اس لئے آپ کرپا کرکے درست لکھیں۔ کہ یہ حوالے کہاں ہیں۔

تیسرے لیکچر میں جو ۴ اگست کے پرچہ میں شایع ہوا ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ بھارت کے آباؤ اجداد کس کے لوگ تھے۔ اور رگوید کا پانچواں حصہ دریائے نیل کے کنارے پر تیار ہوا۔ اور وہاں سے بھارت میں آیا۔

میں ان سب لیکھوں کا جواب لکھوں گا۔ لیکن میری خواہش ہے کہ پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت گنگا پرشاد جی اور سیٹھ مدن موہن جی ایم۔ اے۔ اس کا جواب لکھیں۔ تو اچھا ہو۔ کیونکہ ایک تو میں عدیم الفرصت ہوں۔ ہمیشہ پرچار کے لئے پھرنا پھرتا ہوں۔ اور میرے پاس کوئی پُستکالیہ بھی نہیں۔ لیکن اگر ان سجنوں نے دھیان نہ دیا۔ تو لاچار میں ہی قلم کو جُنبش دوں گا۔

ڈاکٹر پران ناتھ صاحب نہ صرف ویدوں سے اتہاس ثابت کریں۔ بلکہ آریہ لوگوں کو مغربی سلطنتوں کی سنتان ثابت کریں۔ اور وید کو مصر میں تیار کردہ اور بابل۔ اسیریا اور سمیرین لوگوں کی تواریخ ثابت کریں۔ کیا یہ سوامی دیانند کے مشن اور آریہ سماج کے کاریہ پر ضرب کاری نہیں ہے؟

(باقی آئندہ)

جہت پور میں شوک سبھا:- آریہ سماج جہت پور کے کھوت پور و پردھان پروفیسر ہرنش چندر جی سہگل کی دردناک مرتیو پر جہت پور میں ۲۱ اگست کو نصف یوم کی ہڑتال کی گئی۔ اور آریہ سماج مندر میں شوک سبھا کرکے شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔

ہری چند پردھان آریہ سماج جہت پور ضلع جالندھر

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان ۱۲

(محصولڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار"۔ لکھنو

سفید کُشٹ کی اکھت دھرتی

پریم مہاشہ! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بیدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کُشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہوجائے۔ تو میں دگنا دام واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھائیں۔ قیمت ۲؎

سربکشن چندر کنٹری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

وہ کیا کہتے ہیں؟

آریہ سدھانتوں کی نرالی رکھشا

مجھے "پرکاش" سے اتنا پریم ہے۔ کہ میں اس کا ایک پرچہ بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ دوسرا پرچہ آنے تک پچھلے پرچوں کو ہی دیکھتا رہتا ہوں۔ لیکن اس دفعہ مجھے تقریباً ایک مہینہ بھر سے آئے ہوئے ہو گیا۔ میں نے "پرکاش" کی کیوں پرواہ نہیں کی؟ "پرکاش" سے اتنی بیوفائی کیوں؟ شریمان جی اس کا کارن محض حیدر آباد کا شاستر ارتھ ہے جس شاستر ارتھ میں پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے شری سوامی جی کی تصویر پر جوتا مارنے کی جرأت کی۔ اور حیدر آباد کے آریہ بھائیوں نے بھی ڈینگیں مارنی شروع کر دیں کہ پنڈت جی نے شری سوامی جی کی تصویر پر جوتا مار کر سدھانتوں کی ایسی رکھشا کی۔ جیسی کہ کبھی آگے ہوئی ہوگی۔ اور نہ ہوگی۔ ایشور کرے۔ کہ سدھانتوں کی رکھشا کرنے والا ایسا اور کوئی سناتک پیدا نہ ہو۔

پنڈت جی بڑے ودوان ہیں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے مہوپدیشک ہیں۔ لیکن سب کے گھروں میں فوٹو اور تصویریں لگی رہتی ہیں۔ اگر کوئی ذرا سا کہہ دے۔ کہ تم تو اس کی پوجا کرتے ہو۔ تو کیا اس پر جوتے نا رنے شروع کر دیں گے۔ پنڈت جی نے آگے بھی اس قسم کی حرکت کرنے کی جرأت کی تھی۔ شاید یہ معاملہ سمجھا وٹی کی بات ہے۔ لیکن وہ نوردگی۔ پر یہاں تو پنڈت جی نے حد ہی کر دی۔ پنڈت جی ذرا سن ہیں وچاریں (ایسے سدھانت رکھشکوں کو دور سے ہی سلام)

میں اس سال گورو کل کانگڑی کے جلسہ پر گیا۔ وہاں جو حالت دیکھی وہ ناگفتہ بہ ہے۔ اگر سچ کہا جائے۔ تو گورو کل بھی اب تو عام سکولوں اور کالجوں کی طرح ہے۔ پنڈت چموپتی جیسے ودوان کے خلاف خواہ مخواہ طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔

مجھے امید ہے کہ ایڈیٹر "پرکاش" میری اس حسرت کو "پرکاش" میں جگہ دیں گے۔ شاید ہندو یں کیونکہ "پرکاش" بھی شاید بڑے آدمیوں کی پرواہ کرے۔ (راقم شم)

(شانتی سروپ اوورسیر۔ بالاگھاٹ)

پنڈت بدھ دیو کو معافی مانگنی چاہیئے

سچ جانئے۔ کہ جب سے بدھ دیو جی کی نادانی اور حماقت کا حال مجھ کو معلوم ہوا ہے۔ اسی وقت سے میرے اندر ایک آگ سی بھڑک رہی ہے اور میرا جی نہیں چاہتا۔ کہ میں ان کو پنڈت کہوں اور جس کسی لیکھ لکھنے والے مہاشے کو کہیں بدھ دیو جی کے آگے پنڈت کا لفظ لکھا ہوا دیکھتا ہوں۔ میری آنکھوں سے خون برسنے لگتا ہے۔ میں نے جتنے اخباروں میں جہاں جہاں بدھ دیو جی کے آگے پنڈت کا لفظ لکھا ہوا دیکھا اس کو اسی وقت قلم دوات لے کر کاٹ دیا ہے اور اس کے اوپر بطور یادگار نوٹ دیدیا ہے کہ یہ پنڈت کہلانے کے قابل نہیں۔ کیونکہ انہوں نے مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی پبلک میں ہتک کی ہے۔ میرے پاس "پرکاش" اخبار کی فائلیں رہتی ہیں۔ اس لئے جو کوئی ان کو پڑھا کرے گا۔ اس کو معلوم ہو جائیگا۔ میں آپ سے بھی التجا کرتا ہوں۔ کہ آپ بدھ دیو جی کے آگے پنڈت کا لفظ نہ لکھا کریں۔ ان کو پنڈت کہنے کا جو دعویدار بنتا ہے۔ وہ مجھ سے بحث کر لے۔ کہ وہ پنڈت ہیں یا نہیں۔ پنڈت کے اصطلاحی اور لغوی معنی ودوان کے ہیں۔ کیا کوئی ودوان ایسی فاش غلطی کر سکتا ہے؟ میں ان آریہ سماجوں کے خلاف بھی اندولن کروں گا۔ جو بدھ دیو جی کو اپنے جلسوں میں بلا کر ویدی پر لیکچر دینے کی اجازت دیں گے۔ تاوقتیکہ وہ اپنی اس اہم اور فاش غلطی کی معافی نہ مانگیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کو کوئی حق نہیں۔ کہ وہ بدھ دیو جی کو جلسوں کے موقع پر پرچار کے واسطے بھیجے۔ جبکہ تمام آریہ سماجیں ان کے خلاف ہیں۔ جو تین آریہ سماجیں بدھ دیو جی کے موافق ہیں۔ وہ ہوں۔ میں ان کو مردہ سماج کہونگا ان کے اخلاق کا جنازہ نکل چکا ہے۔ ہائے رے ایسی حماقت اور جہالت۔ وہ مہرشی کہ جس کی کتابیں پڑھ کر میرے جیون نے پلٹا کھایا بلکہ میری طرح بہت سے آدمیوں کی کایا پلٹ گئی اس کی یہ بے عزتی ہو۔ وہ پیر ٹوٹ کیوں نہ گیا جس نے ایسی حرکت کی۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اگر میں اس طرح بے عزتی ہوتے دیکھتا تو کیا کر گزرتا۔ بدھ دیو جی! اپنی اس نازیبا حرکت کی معافی مانگو۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ بہت پچھتاؤ گے

سمجھانے سے تھا ہمیں سروکار
مان نہ مان تو ہے مختار

امرناتھ شرما۔ مرار (ریاست گوالیار)

مورتی پوجا اور پنڈت بدھ دیو

میں تسلیم کرتا ہوں کہ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار ودوان۔ تیاگی۔ رشی بھگت اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے ہیڈ اپدیشک ہیں۔ لیکن جو کام انہوں نے حیدر آباد میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے کیا ہے۔ اس نے تمام آریہ جگت میں ایک ہیجان سا پیدا کر دیا ہے۔ اور ہمی سنداتن دھرم نے ان کی تمام ودوتا اور رشی بھگتی کو خاک میں ملا دیا ہے۔ ہم کسی طرح بھی بڑے بڑے بزرگوں اور رشیوں کے چتروں کو گھر میں لٹکانے سے مورتی پوجک نہیں ہو سکتے۔ جب ہم شری کرشن کی تصویر کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمارے دلوں میں ایک لہر سی اٹھتی ہے۔ کہ ہم بھی ان کی طرح پاپ۔ ظلم اور دشٹوں کا ناش کر دیں۔ رشی دیانند کا فوٹو ہم اس لئے نہیں رکھتے۔ کہ اس سے ایشور کی پراپتی سمجھیں۔ بلکہ رشی کا چتر اس لئے رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہندو جاتی کے سچے رکھشک تھے۔ اور انہوں نے ڈوبتی جاتی کو بچایا تھا۔ اور ویدوں کی تعلیم کو تمام ملک میں پھیلا کر بھارت کا ادھار کیا۔ اس لئے ایسے گن ہمارے اندر ہوں۔ اور ہم بھی رشی کی طرح آریہ جاتی کی سیوا کریں۔ اور ہمارا دیش دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ اس لئے جو کام پنڈت جی نے کیا ہے۔ وہ نا معقول اور بعید از عقل ہے اگر کل کو کوئی سناتنی یا مسلمان ہمارے روبرو سوامی جی کی تصویر کو جوتے مارے۔ تو ہم اس کو منع نہیں کر سکتے۔ اگر کریں تو اس کا جواب ہو گا۔ کہ "تمہارے آریہ اپدیشک ایسا کیا کرتے ہیں"۔ اس لئے میں آخیر میں آریہ پرتی ندھی سبھا سے یہی پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ اس کے متعلق سوچیں۔ اور یہ معاملہ طول نہ پکڑنا چاہیئے کیونکہ اس سے آریہ پرشوں میں اور دشمنوں میں پھوٹ نظر آتی ہے۔ اور پنڈت بدھ دیو جی سے بھی میری یہی عرض ہے۔ کہ وہ اس کام کے لئے جو کہ انہوں نے حیدر آباد میں کیا ہے۔ پشچاتاپ کریں۔ کیونکہ ان واقعات کو طول ملنے سے امید ہے۔ کہ اردھ شتابدی میں وگھن پڑے گا۔

(اندر جیت سرشتہ دار ساہوالہ ضلع سیالکوٹ)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے نویدن

سمست آریہ پرشوں کو یہ ودت ہے کہ آجکل آریہ پتروں میں پنڈت بدھ دیو جی اور مہاشہ کرشن جی کے خلاف دھڑا دھڑ لیکھ نکل رہے ہیں جس کا سادھارن جنتا پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے اور یہ ہے بھی درست۔ کیونکہ جس سوسائیٹی نے سدھار کا کام اپنے ذمے لے رکھا ہو۔ اور اس کے اندر ہی اس قسم کا اندولن ہو رہا ہو۔ تو عوام اس سوسائیٹی کو تماشگاہ نہیں۔ تو اور کیا خیال کریں گے۔ جہاں ہر دو ودوانوں کے کاریہ سے آریہ سماج نے ترقی کی ہے وہاں انہی کے وِیوہار سے تنزلی ہو رہی ہے۔ اور آریہ سماج کو بہت زیادہ نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے ہر ایک آریہ ویر کا فرض ہے۔ کہ وہ یکش پات کو چھوڑ کر اس سلگتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کرے۔ لہذا نویدن ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جنرل اجلاس بلا کر اس میں اس معاملہ کے متعلق تصفیہ کرا کر اردھ شتابدی کا کام جس میں بہت تھوڑا سمے باقی ہے۔ آرمبھ کر دے۔ تاکہ اردھ شتابدی نرِوگھن اور سپھلتا پوروک سماپت ہو۔

(ڈاکٹر بشو رام آریہ سیوک سکرٹری آریہ سماج کشتواڑ۔ ریاست جموں)

پنڈت بدھ دیو کے حمایتیوں کی تہذیب

اخبار "پرکاش" اور "آریہ ویر" میں چند ہفتوں سے پنڈت بدھ دیو کے معاملہ کی بابت اندولن ہو رہا ہے۔ شری مہاشہ کرشن جی نے پنڈت بدھ دیو پر حیدر آباد کے شاستر ارتھ کو لکھنؤ میں رکھ کر سوامی دیانند جی مہاراج کی تصویر کو ٹھکرانے کا الزام لگایا۔ اگر یہ الزام جھوٹا تھا یا ستیہ کے انوکول تھا۔ تو "آریہ ویر" والوں کو چاہیئے تھا۔ کہ اگر ان کو پنڈت بدھ دیو جی کا پکش لینا تھا تو شرافت۔ تہذیب اور متانت سے جواب دیتے۔ مگر دیکھا کیا جاتا ہے۔ کہ سوائے ایک آدھ نامہ نگار کے سب کے سب مع ایڈیٹر "آریہ ویر" کے مہاشہ کرشن جی کو نہایت بد تہذیبی سے گالیاں دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ گویا بقول پر دفیسر رام دیو جی کوئی پچھلا حساب چکا رہے معلوم ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان سب نے آپس میں شرط لگائی ہوئی ہے۔ کہ دیکھیں مہاشہ کرشن کو گالیاں دینے میں کون بازی لے جاتا ہے۔ ہماری رائے میں جالندھری۔۔۔ خود ساختہ رشی بازی لیجاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور باقی سب کو مات دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

یہ ایک چودھری دیدیرت ایڈیٹر "اگریکلچرسٹ" ہیں۔ یہ کانچ پکش کے ہیں۔ اور انہوں نے گورو کل پکش کے کئی آدمیوں کو ودھر کا کیلانسنہ دیکھنے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے بطور ایڈیٹر مہاشہ کرشن جی سے کبھی منہ کی کھائی ہے۔ یعنی تو اب بخار اس نکال رہے ہیں۔ اور اپنا بدلہ بد تہذیبی سے لے رہے ہیں۔ چودھری صاحب بد تہذیبی سے ایسے مضمون لکھ کر اپنے دل کو خوش کر لو۔ مگر دوسروں پر اس کا اثر ذرا بھی نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ آپ جیسے کانچ کے کئی بد تہذیبوں

مہاشہ کرشن جی کے جانی دشمن ہیں۔ کیونکہ مہاشہ جی نے آپ لوگوں کی دال نہیں گلنے دی تھی۔ اب ان کے ہاتھ میں آپ کو اپنا کینہ کمینہ طور پر نکالنے کا موقعہ ہاتھ آ گیا ہے۔ مگر خاک اڑانے سے سر پر ہی پڑا کرتی ہے ؛

۳۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے۔ جالندھر کے خود ساختہ رشی زنگا لیاں نکالنے میں سب پر سبقت لے گئے ہیں۔ معلوم نہیں رشی کی پدوی ان کو کون سے رشی نے دی ہے۔ اگر ایسے ہی ننگی رشی آریہ سماج میں رہ گئے تو بس آریہ سماج کا بیڑا تو آج ڈوبا یا کل۔ اس ننگی رشی نے تو آریہ سماج کے شانتا چار، عاقی اور دھرم کو بالائے طاق رکھ کر وہ طوفان بدتمیزی برپا کیا ہے کہ تحریر سے سخت بدبو آ رہی ہے۔ پھر ان کو ڈر رہا ہے کہ سارے جہان کو آریہ بنائیں گے۔ یہ رشی صاحب تو مہاشہ جی سے سخت دکھی ہیں۔ مگر دنیا اچھی طرح مہنت رشیوں کو خوب جانتی ہے

"من خوب میشناسم پیران پارسا را"

کوئی تعجب نہیں کہ رشی نے یہ گالیاں نکالنے اور بدتہذیبی میں نمبر اول ہونے کی وجہ سے اگر نوبل پرائز کی سفارش کریں۔ کہ پبلک کے شکریہ کے مستحق ہوں گے کیونکہ انہوں نے لکھنؤ کی کھٹیارن کو بھی مات کر دیا ہے ؛

۴۔ ایک کوٹی راولپنڈی کے ایڈیٹر بھی اپنے آپ کو ورنہ حضرت بہر کے مہاشہ کرشن جی کے منہ آ رہے ہیں۔ مگر یہ نہیں جانتے کہ چاند پر تھوکنے سے اپنے ہی منہ پر پڑا کرتا ہے۔ یہ بھی اخبار اپنا بدلہ چکانے جو رہے معلوم ہوتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو جو کہ "آریہ ویر" میں تہذیب اور شرافت کو مجبور کر کے صرف ذاتی کینہ حملوں کے متعلق ہی مضامین لکھتے ہیں۔ یہ بات بتانا چاہتے ہیں۔ جیسے کہ ملکہ وکٹوریہ کے بت کا نام لے کر۔ پھر انہیں اپنے دل کا حال معلوم ہو جائے گا۔ اگر تم اپنے آتما کی نفرت پر ہی اپنے بھائی بند رشتہ دار، دوستوں اور ملنے والوں کو ہلا کر ان کے روبرو سر بازار خوب جوتے لگتے ہیں۔ اور یہ کہنے پر نہیں۔ کہ ہم دوستی ہو رہی ہے گھمنڈ نہ کرتے ہیں۔ نہیں یاد پڑتا ہے۔ کہ ان مہاشہ رام شیو صاحب نے کبھی کوئی ایک کتاب ان کے ریاست میں فروخت کرتے دیکھتے ہیں۔ اس لئے خیال ہے کہ کوئی بڑھتے دھرماتما ہوں گے۔ مگر ان کے باعث کتنے اور۔ اور دکھانے کے ہیں۔ افسوس صد افسوس۔ اب حیا نبھی تو ان سا دھو ہی چاہئے۔ کیونکہ جالندھری رشی ان سے زیادہ سنگھٹے ہیں ؛

۵۔ ایڈیٹر "آریہ ویر" بھی سنگٹھن کی مہارانی بنے بیٹھے ہیں۔ اور پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کی اچھا خوب پالن کر رہے ہیں۔ دو تین ہفتوں سے اخبار میں شروع سے آخر تک سوائے مہاشہ کرشن کو گالیاں نکالنے اور کوئی کام کی

بات ہی نہیں۔ اور پھر ویدک دھرم کے پرچار کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ یہاں کے کئی خریدار اب اس اخبار سے نفرت کرنے لگ گئے ہیں ؛

۶۔ ایک سنیاسی مہاتما ویدانند تیرتھ جی مہاراج ہیں۔ جو دیانند اپدیشک مہاودیالیہ سے کسی خاص کارن سے نکل کر اب مہاشہ کرشن کے خلاف پرانا کینہ نکال رہے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ سارو دیشک سبھا پر بھی لانچھن لگا رہے ہیں۔ اور سبھا کے پردھان جی اور باقی سبھا سدوں کو لوگوں کی نظروں میں گرانے کی لا یعنی اور مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ ایسے ہی سنیاسی مہاتما تو اپنے زہریلے اپدیشوں سے سنسار بھر میں ویدک دھرم کی پتاکا لہرائیں گے۔ اور دھرم کی نیا کو پار لگائیں گے۔ صد افسوس ؛

۷۔ "آریہ ویر" کے بہت سے بھلے مانس نامہ نگار تو مہاشہ کرشن کی کوٹھی اور موٹر وغیرہ کو دیکھ کر حسد اور ایرشا کے مارے جل بھن کر کباب ہوئے جاتے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ اگر مہاشہ جی نے اپنے پرشارتھ، عقلمندی اور پرابدھ سے دھن سمپتی پراپت کر لی ہے۔ تو اس میں جل کر کوئلہ ہونے کی کیا بات ہے؟ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ یہ لوگ خوش ہوتے۔ کہ ہمارے ایک آریہ بھائی دھن سمپتی کے مالک ہیں۔ مگر ان کا کام ہی ایرشا۔ دویش میں جلنا

کو مرنا ہو ان سے بھلائی کی امید کب ہو سکتی ہے؟

۸۔ چند ایک نے تو ایک نہایت ہی کمینہ اور شرمناک الزام مہاشہ کرشن جی پر لگایا ہے۔ یعنی مہاشہ جی نے پنڈت بدھ دیو کے قتل کی در پردہ ایجنٹی کی ہے۔ بھلا جس شخص کے سر میں دماغ اور دماغ میں بقول ایڈیٹر "آریہ ویر" آرگن بھرے ہوں۔ ایک منٹ کے لئے بھی یقین کر سکتا ہے۔ کہ مہاشہ جی کا کانگرس کی مثال دینے سے پنڈت بدھ دیو کو قتل کرانا مقصود ہے۔ افسوس کہ گراوٹ اور کمینگی کی حد ہو گئی۔ مگر یہ لوگ لاکھ سر پٹکیں۔ ان کی اس بدنیتی اور کمینہ چال کو ہر ایک سمجھدار آدمی بھانپ رہا ہے۔ اور پھٹکار ڈال رہا ہے ؛

انت میں ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ ان لوگوں کو سومتی پردان کریں۔ تاکہ یہ لوگ آپس میں بھلے ہی پریم کر کے ویدک دھرم کو پالن کرنا سیکھیں۔ اور اپنے گریبان کو سمجھ کر دوسروں پر کیچڑ اچھالنے کی بجائے اپنے ہی وچاروں کو ٹھیک کریں۔ (اوم شم)

(سبوک اور دھو رام سبھا سیک منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج ڈنگہ کے خلاف شرمناک بہتان

۲۴ اگست ۱۹۳۵ء کو بروز سنیچر آریہ سماج مندر ڈنگہ میں آریہ سماج کی انترنگ سبھا کا اجلاس ہوا۔ حسب ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا ؛

۱۔ اخبار "ویر بھارت" مورخہ ۲۰-۸-۳۵ کے شایع شدہ مضمون بعنوان "ڈنگہ میں ایک شادی شدہ نوجوان لڑکی کا دوبارہ بیاہ" میں حسب ذیل الزامات آریہ سماج ڈنگہ پر لگائے گئے ہیں ؛

۱۔ آریہ سماج ڈنگہ کے زیر اہتمام ایک شادی شدہ اٹھارہ سالہ نوجوان لڑکی کی دوبارہ شادی کی رسم ادا کی گئی ؛

۲۔ آریہ سماج ڈنگہ کی طرف سے اس لڑکی کے ورکی اشتہار اخباروں میں دیا گیا تھا ؛

۳۔ آٹھ سو روپیہ بطور ضمانت لڑکے سے لیا گیا ہے۔ . . . .

ہر سہ الزامات مذکورہ بالا بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ نہ ہی آریہ سماج ڈنگہ نے اور نہ ہی اس کے کسی ممبر نے کبھی کوئی ایسا فعل کیا ہے۔ ان الزامات کی زبردست تردید کی جاتی ہے۔ الزامات مذکورہ بالا آریہ سماج ڈنگہ کو ارادتاً بدنام کرنے کی غرض سے تراشے گئے ہیں۔ جن سے آریہ سماج ڈنگہ کی ہتک مقصود ہے۔ اور جن سے آریہ سماج ڈنگہ کی شہرت کو دھکا لگا ہے۔ ایڈیٹر "ویر بھارت" کو جس نے بلا تصدیق اور بغیر اپنی ذمہ داری کا احساس کرنے ہوئے اس کی اشاعت کی ہے۔ نوٹس دیا جاوے۔ کہ وہ اندر میعاد دو ہفتہ مضمون بالا کی تردید متواتر تین دن اپنے اخبار میں شائع کریں۔ اور تحریری معافی مانگیں۔ اور دو ہزار روپیہ ہرجانہ ادا کریں۔ ورنہ بعد میعاد مذکورہ بالا ان کے برخلاف قانونی چارہ جوئی کی جاوے ؛

ریزولیوشن مذکورہ بالا کی نقل برائے اشاعت اخبارات میں بھیجی جاوے ؛ (جیون منتری آریہ سماج ڈنگہ)

پنجاب کینیا مہا ودیالیہ آریہ پتری ودیالیہ لاہور

(لیکھک منتری لالہ بوسا رام آنریری سکریٹری)

ماہ اگست کے آخیر میں ۸۴ لڑکے اور ۸ لڑکیاں تھیں۔ ۳۵ لڑکے پرائمری کلاس میں ۸ لڑکے مڈل کلاس میں ۵ لڑکے ہائی کلاس میں۔ ۱ لڑکے دیانند اپدیشک ودیالیہ میں ۱۶ لڑکے ورنی کلاس میں۔ ۱۰ لڑکے دیانند برہم سکول میں اور ایک لڑکا گورنمنٹ ٹیچرز ٹریننگ ورکس میں۔ ایک لڑکا بی۔ اے تک پڑھ کر ابھی چھوٹے ہی سٹاف میں۔ لڑکوں کو ہر طرح کی تعلیم دی جاتی ہے۔ لڑکیوں کو سینا پرونا سکھایا جاتا ہے۔ اس ماہ میں لڑکے درزی کا کام سیکھ کر اپنا گزارہ کر رہے ہیں۔ جن مہانوبھاؤں نے اس ماہ سہایتا دی ہے ان کا دھنیواد کیا جاتا ہے۔ لالہ بنارسی داس جی گپتا لاہور نے ۱۱ روپے۔ مسٹر جی۔ آر۔ کوہلی صاحب نے ۱۴ روپے دئے۔ لالہ بہاری لال جی سیالکوٹ نے ۲۵ روپے۔ لالہ گوبند رام کھنہ لاہور نے ۱۰ روپے۔ دفتر ودیالیہ ۳-۱-۳۰ روپیہ۔ اور ایک صاحب گپت روپ میں بچوں کو عمدہ کھانا دینے کے لئے ۲۵ روپیہ سے زائد ماہوار دان دے رہے ہیں۔ ان سب کا خاص طور پر دھنیواد کیا جاتا ہے ؛

خصوصیات۔ یہ ودیالیہ ایک ایسی جماعت کے ماتحت ہے جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور ہیں۔ یہاں پر بچوں سے مانگا نہیں جاتا بلکہ شکشا دے کر دستکاری سکھا کر قابل روزگار بنایا جاتا ہے ؛

ضروریات۔ ودیالیہ میں مکان کی تنگی ہے۔ دانی وِیروں سے پرارتھنا ہے کہ وہ یتھا شکتی دھن سے سہایتا کریں۔ جو بھائی یادگاری کمرہ بنانا چاہتے ہیں ان کے لئے نہایت موزوں جگہ ہے۔ دیوان ناکھتی نارائن جی بار ایٹ لا نے کمال کرپا کر کے ایک کمرہ بنوا دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور کام بھی شروع کرا دیا ہے ؛

۲۔ بچوں کے کھیلنے کے لئے کوئی گراؤنڈ نہیں۔ اس کے لئے سفید زمین کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ دیگر اخراجات کے لئے نقدی، آٹا، دال، گھی اور سبزی بھی چاہئیں۔ جو بھائی جتنی اور جس شے سے بھی سہایتا کریں۔ سویکار کی جاوے گی۔ مفصل حالات ودیالیہ کی سالانہ رپورٹ مفت منگوا کر ملاحظہ کریں ؛

ایک شر انگیز مضمون

"Illustrated Weekly of India"

کے صفحہ ۱۶، ۱۵-۹-۳۵ پر ڈاکٹر بی این ناتھ کی طرف سے ایک مضمون "The Battle of Bells" کے عنوان سے چھپا ہے جس میں جلیانوالہ جنگ کا ذکر ہے۔ مضمون نویس نے کوشش کی ہے۔ اور جیسا کہ انگریز پروفیسروں نے انجیل سے ثابت کیا ہے۔ کہ رگوید میں اس جنگ کا ذکر ہے۔ اور رگوید چند ہزار برس سے بنا ہے۔ یہ مضمون ۱۴ ہے۔ اس سے دو ہفتہ پہلے ایک اور مضمون چھپا ہے۔ اور دو ہفتہ بعد تیسرا مضمون چھپا ہے۔ اسی طرح شاید اور مضمون بھی نکلیں گے۔ ہمارے نوجوان اس ہفتہ وار اخبار کو بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ اخبار نمبر ۵ کا بیان ہے۔ انگریزی خواں نوجوان گمراہ ہو رہے ہیں ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے سماچار

آریہ سماج لاہور چھاؤنی میں کرشن جنم اشٹمی رائے صاحب لالہ ٹھاکر پرشاد جی آنریری مجسٹریٹ کی زیر صدارت منایا گیا:-

صبح ۶½ سے ۷ بجے تک ہون یگیہ
" ۷ " ۷¼ " " ایشور ستتی کے بھجن
" ۷¼ " ۸ " "
پنڈت اوم پرکاش جی شاستری کا وید اپدیش
۸ سے ۸¼ بجے تک مہاشہ بھگت رام جی کے بھجن
۸¼ سے ۸½ بجے تک مہاشہ منگل سین جی و مہاشہ بابو جی کی کویتائیں
۸½ سے ۱۰½ بجے تک شری نیا رکھی جی کا ایک پربھاوشالی ویاکھیان

ویدک جیلنی سپتاہ:- ۱۳ اگست کی رات ہی سے ۲۰ اگست تک "وید جیلنی سپتاہ" بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ اس سپتاہ میں ۱ پنڈت نند لال جی پرچارک دیانند سالویشن مشن ۲ پنڈت اوم پرکاش جی شاستری ۳ پنڈت کیشو دیو جی گیانی ودیا مہتری ۴ پنڈت جے دیو جی سناتک ۵ پنڈت دھرمیندر جی سناتک ۶ پنڈت بھگوت دت جی سناتک ۷ پنڈت وشوا ناتھ جی ایم۔اے۔ ایم۔او۔ ایل ۸ پنڈت دھرم چند لال جی پریمی ۹ ٹھاکر امر سنگھ جی کے بھی پُرن ویاکھیان اور اپدیش ہوئے۔
(سابیند اسن منتری)

آریہ سماج کراچی کا ۴۹واں جلسہ

آریہ سماج کراچی کا ۴۹واں سالانہ جلسہ حسب معمول پوری شان سے ۴ نومبر تا ۱۰ نومبر ۱۹۳۵ء دھنپت مل آریہ ہائی اسکول (رابسن روڈ) کے احاطہ میں منایا جائے گا۔ دھرم پریمی سجن پدھار کر لابھ اٹھائیں:-
(کنشی رام منتری آریہ سماج کراچی)

آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں کا سماچار

۱۷ اگست ۱۹۳۵ء سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ارودھ شتابدی کے اپلکش میں وشواس یگیہ کروانے شروع کر دئے ہیں۔ سب آریہ سبھاسد یگیہ کروائیں گے۔ اور ارودھ شتابدی فنڈ میں سبھا کی آگیا انوسار دکشنا دیں گے۔ ساہ ماسٹر بھیم سنگھ جی بھاٹیہ نے وشواس یگیہ کے اوسر پر سوا پانچ روپے آریہ پرتی ندھی سبھا کو دکشنا دی۔ اس کے پشچات مہاشہ چونی لال جی نے اپنی ماہوار آمدنی کا بیسواں حصہ وید پرچار کے لئے آریہ سماج کو ہمیشہ آئندہ کے لئے دان دینے کا پرن کیا۔ یگیہ کے خاتمہ پر مہاشہ ہنسراج جی

جی پوری نے ایک نہایت موثر تقریر کی۔ جس کا پورانک بھائیوں پر جو کہ بہت بڑی تعداد میں اُپستھت تھے۔ بہت اچھا پربھاو پڑا۔ حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا۔
(دھنپت رام بھاٹیہ منتری)

آریہ سماج جہلم کے سماچار

۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج کے ہفتہ وار ستسنگ کے بعد سروسمتی سے ذیل کے پرستاؤ پاس ہوئے:-

۱۔ آریہ سماج جہلم کا یہ جنرل اجلاس نیلنگر ریاست نظام حیدر آباد میں تعلقدار صاحب بیدر کے حکم سے آریہ سماج مندر کو گرا کر اس کے تمام سامان اور ریکارڈ کو ضبط بحق سرکار کرنے پر غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور نظام حیدر آباد دکن گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ آریہ جگت کی اس حق تلفی کو پورا کرے۔ تعلقدار صاحب بیدر کو ناجائز حکم کے جاری ہونے کے متعلق باقاعدہ تحقیقات کر کے قانونی سزا دے۔ اور سرکاری خرچ سے پھر مندر بنوا کر انصاف فرمائے+

۲۔ آریہ سماج جہلم کا یہ جنرل اجلاس سارودیشک سبھا دہلی۔ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا انارکلی لاہور اور آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ گورنمنٹ نظام حیدر آباد اور تعلقدار صاحب سے آریہ سماج کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کریں+

۳۔ آریہ سماج جہلم کا یہ جلسہ مالیر کوٹلہ میں ہندوؤں پر مسلمانوں کے انیاچار کو غم اور غصہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ ان کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اور نواب صاحب مالیر کوٹلہ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ہندو رعایا کو مسلم رعایا کے انیاچاروں سے بچاویں۔ اور اس سخت بے چینی اور بدامنی کو ہندوؤں کے تمام مطالبات کو منظور کر کے دور کریں+
(سوم ناتھ سکرٹری آریہ سماج کرسچن سیگنل جہلم)

شوک پرستاؤ:-

آریہ سماج کیمبلپور نے ۲۶/۸/۳۵ کے اجلاس میں پنڈت سکھ دیو جی مالک آریہ بک ڈپو کیمبلپور کی بے وقت مرتیو پر جو ۲۶/۸/۳۵ کو واقعہ ہوئی۔ شوک پرستاؤ پاس ہوا۔ پنڈت جی درڑھ آریہ سماجی تھے۔ تقریباً دس سال تک آپ ...

رہے۔ اس کے بعد پنڈت جی نے اپنا چھاپہ خانہ اور آریہ بک ڈپو جاری کیا۔ آپ آریہ سماج کیمبلپور کے اُپ پردھان بھی رہ چکے ہیں۔ آریہ سماج میں اپدیش اور کتھا وغیرہ بھی بوقت فرصت کیا کرتے تھے۔ سنسکرت کے اچھے ودوان تھے+
(منا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبلپور)

پشاور صوبہ میں مہتہ جیمنی جی کا پرچار

مہتہ جیمنی جی نوشہرہ اور مردان سے پرچار کرتے ہوئے ۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء کو پشاور چھاؤنی پدھارے۔ اسی رات کو آپ کا پہلا لیکچر "امریکہ میں ویدک دھرم پرچار اور ویدک سبھیتا" کے وشئے پر ہوا۔ یکم اگست ۱۹۳۵ء سے آپ نے روزانہ پراتہ ستسنگ میں وید منتروں کی ویاکھیا بھی کی۔ آپ نے پشاور چھاؤنی میں ۱۲ دن قیام فرمایا۔ اور اس دوران میں پچیس لیکچر دئے۔ پشاور چھاؤنی کے علاوہ انہوں نے چار لیکچر پشاور شہر، ڈھکی نعلبندی سماج میں اور چار لیکچر آریہ سماج میں بھی دئے۔ آپ کا ایک لیکچر ہندو سبھا پشاور چھاؤنی میں بھی ہوا+
(اننت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج پشاور چھاؤنی)

آریہ سماج حیدر آباد کے پرستاؤ:-

۱۔ آریہ سماج حیدر آباد (سندھ) کا ہفتہ وار اجلاس "پریم رشی" راولپنڈی کے "رشی نمبر" کو نہایت نفرت آمیز نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ اس میں مہرشی دیانند جی پر بہت ہی ناپاک حملے کئے گئے ہیں۔ جن سے آریوں کے دلوں کو سخت چوٹ لگی ہے۔ یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ ایڈیٹر "پریم رشی" کے خلاف جلد مقدمہ چلا کر آریوں کے بڑھتے ہوئے جوش کو ٹھنڈا کرے۔ اور رشی نمبر کو فوراً ضبط کیا جائے:-

۲۔ آریہ سماج حیدر آباد کا یہ ہفتہ وار اجلاس ریاست دکن کی گورنمنٹ کی اس کارروائی پر جو کہ آریہ سماج نیلنگر کو مسمار کر کے سامان وغیرہ ضبط کیا گیا ہے۔ نہایت بُری نظر سے دیکھتا ہے۔ اور نظام حیدر آباد دکن سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان بے ضابطہ کارروائی کرنے والوں پر مقدمہ چلا کر آریہ سماجیوں کے بڑھتے ہوئے جوش کو ٹھنڈا کرے+
(منتری آریہ سماج حیدر آباد (سندھ))

آریہ سماج جھنگ شہر کا پرستاو:-

آریہ سماج جھنگ شہر کی انترنگ سبھا نے اپنی بیٹھک ۹/۵/۳۵ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سروسمتی سے پاس کیا:-

یہ سماج ان لیکھوں کو جو ہر سہ اخبارات آریہ ویر۔ پرکاش اور ریفارمر میں عرصہ سے نکل رہے ہیں۔ اور جو کہ پنڈت بدھ دیو جی کے سمبندھ میں ہیں۔ اُچت نہیں سمجھتا۔ جبکہ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی اور پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کے بند کر دینے کا حکم نکل چکا ہوا ہے۔ پھر بھی لیکھوں کا جاری رکھنا نیم ورودھ سمجھتا ہے کیونکہ ارودھ شتابدی مہوتسو نزدیک آ رہا ہے۔ ہم آریہ سبھاسد آریہ لیکھکوں سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ اس سلسلہ کو بند کرنے سے ہی آریہ سماج کی اُنتی اور ارودھ شتابدی مہوتسو کی سپھلتا ہو سکتی ہے+
(مہابیر منتری آریہ سماج جھنگ شہر)

ویدِ حکیم بن جاؤ

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال کی بنائی ہوئی نادر و نایاب کتاب

مجربات تلسی کا بغور مطالعہ کر لینگے

تو آپ بلا شک و شبہ ویدک و حکمت طریق علاج و دواؤں کی ترکیب ادویات کے اچھے خاصے ماہر ہو کر اپنی و دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے قابل بن جاویں گے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا و علاج میں ویدوں حکیموں، ڈاکٹروں کے مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ سینکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے۔ اس میں قواعد نسخ و دواسازی کے اصلی اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتلائے گئے ہیں اور مرد و عورت بوڑھوں بچوں جوانوں و نوجوانوں کی سر سے پاؤں تک کی ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے وہ نایاب جوہر نسخے لکھے گئے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور اشرفیوں کے فائدے دکھلاتے ہیں۔

قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو۔پی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج پشاور میں وید جینتی سپتاہ:۔
آریہ سماج پشاور چھاؤنی میں وید جینتی سپتاہ ۱۴/اگست تا ۲۱/اگست بڑی کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ پراتہ ہون یگیہ کے پشچات روزانہ یجروید کی کتھا ہوتی رہی ہے۔ رکشا بندھن کا تہوار بھی سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ بالکوں کے یگیوپویت سنسکار کئے گئے۔ اور بعد میں تمام نرناریوں نے وید منتروں کے ساتھ نئے یگیوپویت تبدیل کئے۔ پنڈت بشوونت جی نے منوہر ویاکھیان دیا۔ حاضرین کا آگرہ اور پرشاد سے ستکار کیا گیا۔
۲۱/اگست صبح کے وقت بھگوان کرشن جی کا جنم دوس بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ آریہ سماجی بھائیوں نے ویاکھیان دئیے۔ اور اس کے پشچات پنڈت بشوونت جی نے بھگوان کرشن جی کی جیونی پر ایک بہت ہی اُتم ویاکھیان دیا۔
شام کو آریہ سماج مندر سے ایک نہایت شاندار جلوس نکالا گیا۔ جو کہ صدر بازار میں سے ہوتا ہوا شام کے ۷ بجے کرم چند ہال میں ہندو سبھا کی کارروائی میں شامل ہوا۔ جہاں سوامی برتانند جی آچاریہ گورکل چتوڑ کا ایک نہایت ہی موثر لیکچر ہوا:۔

{انت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج صدر بازار پشاور چھاؤنی}

۵ سالہ گمشدہ سندھی لڑکی:۔
حیدرآباد سندھ سے ایک لڑکی جس کا نام دیوی بائی ہے۔ باپ کا نام باوا مادھو داس۔ عمر ۵ سال۔ رنگ گندمی۔ ناک بیٹھا ہوا۔ اور ہاتھوں میں چاندی کی دو دو چوڑیاں ہیں۔ دو ہفتہ سے لاپتہ ہو گئی ہے۔ لڑکی کے باپ کو شک ہے کہ اُس کا بھائی ردن دیال عمر ۳۵ سال قد لمبا۔ رنگ بھورا۔ گلے میں لکڑی کا کنٹھہ اور ہاتھ میں بانسری۔ لوٹا اور کپڑے پہنے ہوئے رکھتا ہے۔ جو کہ پاگل ہے۔ لڑکی کو ساتھ لے گیا ہے۔ اگر کسی بھائی کو اس کا پتہ لگ جائے۔ تو فوراً آریہ سماج حیدرآباد (سندھ) کو پتہ دیں:۔

{موہن لال اپ منتری آریہ سماج حیدرآباد سندھ}

ودھوا وواہ:۔ کانگڑہ آریہ سماج مندر میں ایک راجپوت ودھوا لڑکی کا وواہ ایک راجپوت نوجوان کے ساتھ کیا گیا۔ یہ بیاہ

ٹھاکر امر سنگھ آریہ مسافر نے کرایا۔ بہت سے معززین اس موقع پر موجود تھے:۔
(منتری آریہ سماج دھرم سالہ)

آریہ سماج پٹیالہ میں یگیہ:۔
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں وشال یگیہ بڑے اُتساہ و سماروہ سے ہو رہے ہیں۔ آریہ سماج کے سبھاسد بڑی سرگرمی و پریم سے اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ پچھلے ۴-۵ دنوں میں لالہ دولت رام۔ لالہ امرناتھ ایڈووکیٹ۔ پنڈت پربھدیال ٹھیکیدار۔ سردار امبا پرشاد۔ لالہ رام لال منیجر پنجاب نیشنل بینک۔ مہاشہ بابو رام۔ مہاشہ نہیر چند سوداگر پارچات کے مکانات پر بڑی سنجیدگی سے یگیہ ہوئے۔ سب آریہ سبھاسد ان میں شامل ہوتے۔ اور یگیہ کرانے والے آریہ بھائیوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدیش انوسار دان دیا:۔

پستکالیوں کے لئے نویدن:۔
تمام پبلک کو اطلاع عرض ہے۔ کہ چند روز ہوئے۔ ہم نے اخباروں میں شائع کرایا تھا۔ کہ ہم ہندی کے پستکالیوں کی ایک بڑی ڈائرکٹری بنا رہے ہیں۔ اس کے متعلق کچھ پستکالیوں کے جواب آئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنا پورا پورا پتہ اور تفصیل بھیج دی ہے۔ لیکن ابھی بہت سے پستکالیوں کے جواب نہیں آئے۔ اس لئے پستکالیوں کے منیجروں سے پھر نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے پستکالیہ کا پتہ مع تفصیل جلد بھیجنے کی کرپا کریں۔ اس طرح کی ڈائرکٹری کی ہندی میں بہت ضرورت ہے۔ اگر پستکالیوں کے منیجروں کی نظروں سے یہ نوٹس نہ گذرے۔ تو مختلف شہروں کے پستکالیوں کے پریمیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ ہی پتہ دیں۔ تو سیدھی خط و کتابت کر لی جائے گی:۔
(رگھبیر اوشٹ ناتک گوروکل کانگڑی)

رسالہ کھٹڑن کا اجراء:۔ آریہ سماجیوں میں یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جاوے گی۔ کہ منشی علاوہ لبھو رام جی بہری کی زیر ادارت رسالہ "کھٹڑن" شائع ہو رہا ہے۔ جس میں آریہ سماج کے بڑے بڑے ودوانوں کے چیدہ چیدہ لیکھ ایک ہی مضمون پر ایک نمبر میں شائع ہوا کریں گے۔ پہلا نمبر "مورتی پوجا نمبر" ہوگا۔ چندہ سالانہ دو روپیہ:۔
منیجر رسالہ "کھٹڑن" لاہور

بھاری رعایت

تحائف سنہ ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے!
یکم اکتوبر تک دو نو چیزیں چھپ جائیں گی

بھاری رعایت

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لئے ریل و ڈاک کے قانون۔ کرایہ ریل و مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہوگی۔ خریدنے سے پہلے اس ڈائری کا ملاحظہ فرما دیں۔ معہ سنہری جلد کے۔ **قیمت صرف ۵/ فی جلد**:۔

آریہ کیلنڈر سنہ ۱۹۳۶ء

یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کروایا ہے۔ اس کا سائز ۳۶ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہوگا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے۔ اس سے بڑا اور سندر کیلنڈر آپ کو اور کہیں نہیں ملے گا۔ اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دونوں رنگوں میں دی گئی ہیں:۔

(کیلنڈر کے ارد گرد مشہور آریہ پرشوں کی تصویریں دی گئی ہیں)

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند جی سرسوتی کے کپڑے والے چتر تین رنگوں میں چھپا ہے۔ یہ چتر اس یوگیہ ہے۔ کہ ہاتھوں ہاتھ خرید لی جاوے۔ **قیمت** صرف چار آنے۔ ایک درجن لینے والے کو سوا دو روپیہ خرچ کرنے پڑیں گے۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔ آرڈر جلد بھیجیں:۔

ملنے کا پتہ

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورُوکل اندرپرستھ کے سماچار

گورُوکل اندرپرستھ سے مغرب کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر پُرانے زمانہ کا ایک بڑا وسیع تالاب ہے۔ اس تالاب کا نام سُورج کنڈ ہے۔ پورانک لوگ اسے کورد پانڈو کا تالاب کہتے ہیں۔ اس تالاب پر شرادوں کے مہینہ میں ہر ہفتہ ایک چھوٹا سا میلہ لگتا ہے۔ گرد و نواح کے بے شُمار ہندو وہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہ یاتری اس تالاب سے ہوتے ہوئے گُورُوکل اندرپرستھ کی یاترا ضرور کرتے ہیں۔ اس لئے گزشتہ ماہ یہاں درشکوں کا تانتا بندھا رہا۔ نہ صرف سادھارن جنتا ہی بلکہ افسرانِ اعلےٰ بھی ان دنوں یہاں تشریف لائے۔ اور گورُوکل کو دیکھ کر بہُت پربھاوت ہوئے۔ باوا رنجن سنگھ صاحب سب جج درجہ اوّل ضلع گوڑگانواں نے یہاں دو دن قیام کیا۔ اور وہ یہاں کے انتظام اور رہن سہن کے بارہ میں لاگ بُک میں اپنی قیمتی رائے قلمبند کر گئے ؛

۲۔ اس دفعہ شراونی اور کرشن جنم اشٹمی اُتسو وششش روپ سے منائے گئے۔ شراونی کے دن بہُت سے سناتک بھائی اور گورُوکل مہاودیالیہ کے ودیارتھی بھی یہاں اُپستھت تھے۔ سنگیت سمیلن۔ وید پاٹھ اور سوامی رامانند جی کا منوہر اُپدیش سب وائومنڈل کو پوتر کرنے کے سادھن تھے۔ سینٹ سٹیفن کالج کے ودیارتھیوں کا سنگیت بہُت روچک تھا۔ آچاریہ دیو شرما جی شراونی کے دن سائینکال گورُوکل پدھارے۔ اور دو دن گورُوکل میں ہر ایک چیز کی دیکھ بھال کی۔ اور برہمچاریوں کو پرارتھنا بھون میں "اپنشد بھگتی" پر سارگربھت اُپدیش دیا؛

۳۔ باوجود ستمبر ماس کے شروع ہو جانے کے ابھی تک ملیریا کا زور ہے۔ لیکن عام طور پر برہمچاریوں کی صحت اُتم ہے ؛

۴۔ ۱۴ ستمبر سے ششماہی امتحان شروع ہوتا ہے۔ برہمچاری اس کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ پرنام سے ستر کھنک مہودیوں کو شیگھر سُوچت کیا جائے گا ؛ (گوپال کھمبہ ادھشٹاتا)

ٹیلیفون نمبر ۳۰۹۳ لاہور

تار کا پتہ "بھارت"۔ لاہور

کس طرح

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

کوئٹہ کے پالیسی ہولڈروں کی امداد کر رہی ہے

اس کی مکمل تفصیلات طلب کریں

قائمقام جنرل منیجر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

ضمیمہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE SKB MARK (REGD)

تکلیف اوٹھانا نہیں پڑیگا

(REGD) **رنگ رنگ**

(داد کا مرہم)

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ بنیا خواہ پُرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار کے لگانے ہی آرام ہو جاتا ہے ؛

قیمت فی ڈبی چار آنے۔ محصول ڈاک چھ ڈبی سات آنے۔

نمونہ دو آنے جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے ؛

(REGD) **جوڑی تاپ**

(تپ لرزہ اور طحال کی دوا)

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو جوڑی تاپ ضرور پلائیے۔ اس سے بڑھکر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا ہونا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار؛

دوا کھانے سے پہلے

دوا کھانے کے بعد

قیمت بڑی شیشی ۱۵ ار۔ ڈاک محصول ۱۰ ار۔ چھوٹی شیشی نو آنے۔ ڈاک محصول ۷ ر؛

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر نام ضرور دیکھ لیا کریں؛

ایجنٹ لاہور کے ایجنٹ۔ منیجر پیسہ اخبار
امرتسر کے ایجنٹ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

ہیضہ اچانک آتا ہے

اور بعض اوقات طبی امداد حاصل کرنے کا موقع نہیں دیتا لہذا

رجسٹرڈ

"امرت دھارا"

کی ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس جیب میں رکھئے۔ جو کہ مصیبت کے وقت آپ کی یا آپ کے لواحقین کی بہترین اور فوری امداد ثابت ہوگی!

امرت دھارا قریباً تمام وبائی امراض کے لئے بہترین حفظِ ماتقدم اور صحت بخش دوا ہے

اس موسم میں معدہ کی عام امراض اور خانگی تکالیف کی ایک ہی دوا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ

احتیاط نقلوں سے بچو! کیونکہ سخت دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دُکھ و تشویش کو بڑھاوینگی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:۔ "امرت دھارا" ۳۲ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوروکل آیورویدک فارمیسی

چیون پراش

ہر موسم کے لیے بڑھیا ٹانک ہے بچوں کو موٹا تازہ کرتا ہے
کھانسی - دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے - قیمت للعہ سیر

برہمی بوٹی

ایک روپیہ سیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے

فہرست ادویات مفت

بھیم سینی سرمہ

ہزاروں مریض اسکی بدولت آنکھیں پا چکے ہیں - اسکے استعمال سے آنکھیں بڑھاپے تک تندرست رہتی ہیں - کھجلی - ککرے - سرخی - جالا وغیرہ تو چند روز میں ہی دور ہو جاتے ہیں - قیمت صرف تین روپیہ تولہ ؎

برہمی تیل

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

شریان جی نمستے -
آپ کا سرمہ آنکھوں کے واسطے ازحد مفید ہے - سوائے اس کے آرام آنا مشکل ہے - براہ مہربانی ایک شیشی جلد بھیج دیں ؎
(دستخط) میسرز سیکانگ سٹورس سیکانگ (ا پر برہما)

جناب منیجر صاحب نمستے -
آپ کا سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا - اس سے بڑھکر شاید ہی کوئی سرمہ ہوگا - میری عینک لگانے کی عادت چھوٹ گئی ؎
(دستخط) ٹھاکورام دیوان چند بینکرس - کرتارپور (جالندھر)

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لدھیانہ - شری پنڈت وشنودت جی النکار اوشدھالیہ - کوچہ لالوبل - ہردوار - دوکان گوروکل فارمیسی موتی بازار
بہاول نگر - مہاشہ جیشٹھانند جی آریہ اوشدھالیہ - پشاور شہر - مہاشہ برجلال جی گکڑ اینڈ سنز چوک رشیم گران
شملہ - شری پرتھوی چند جی ٹھاکر برادرس لوئر بازار - سلطانپور لودھی - شری سنت رام جی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ممالک غیر سے ... ششماہی ... فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ نراکار سرو شکتیمان نیائے کاری دیالو اجنما اننت نروکار اناوی انوپم سرو آدھار سرویشور سرو ویاپک سرو انتریامی اجر امر ابھے نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہئے ؛

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ؛

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ؛

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ؛

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے ؛

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ؛

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛

جلد ۳۱ | اتوار ۶ اسوج سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY 22nd SEP 1935 | نمبر ۳۸

رگوید — یجروید

وید امرت

ओं उद्वयंतमसस्परिस्व: पश्यन्त उत्तरम्। देवं देवत्रा सूर्यमगन्म ज्योतिरुत्तमम् ॥ (یجروید ادھیائے ۳۵ منتر ۱۴)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "پرکنو" ہے۔ دیوتا "سوریہ" ہے۔ چھند "ورات انشٹپ" ہے۔ اور سورگا پر معاملہ ہے۔ یہی پوتر وید منتر یجروید کے ادھیائے ۲۰ کا منتر ۲۱ ہے۔ اور رگ وید کے پہلے منڈل کے ۵۰ ویں سوکت کا منتر نمبر ۱۰ ہے۔ اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ جیسے سوریہ کو دیکھتے ہوئے دیکھنے والے دھرماتما جن سکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔ ویسے ہی دھرماتما یوگی جن جہاد سب کے پرکاشک اُتم ہر ہیو کے کلیش آدی سے رہت ورتمان سچدانند سوروپ پرماتما کو ساکشات جان مکتی کو پاکر نرنتر آنند ہوتے ہیں ؛

لفظی معنی (उत्) اُتکرشٹتا کے ساتھ (वयम्) ہم لوگ (तमस:) اندھکار سے پرے (परि) سب اطراف و جوانب سے (स्व:) سکھ سے یُکت یا سوریہ پرکاش روپ سوریہ کے تلیہ ورتمان (देवत्रा) دیوتاؤں یا پرکاش سے سوریہ آدی پدارتھوں میں (देवम्) بڑے آدی لابھ کو دینے والے (पश्यन्त:) گیان درشٹی سے دیکھتے ہوئے (सूर्यम्) سب چراچر کے سوامی پرماتما کو (उत्तमम्) سب سے بڑے (उत्तरम्) دکھوں سے پار کرنے والے (अगन्म) جانیں ؛

تشریح کوئی دولت کی طلب میں ڈانواڈول ہے۔ کوئی روزگار کا خواہاں ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ جتنا کوئی بہتری کا خواہاں ہوتا ہے۔ اتنی ہی اس کی آستا بھنگ ہوتی ہے۔ لیکن مبارک ہیں وہ عارف جو وحدت کی مستی میں دنیا سے منہ موڑ کر صبح و شام یہ پکار رہتے ہیں۔ کہ (वयम्) ہم لوگ (तमस:) اندھکار سے پرے (स्व:) پرکاش روپ سوریہ کے تلیہ ورتمان (देवत्रा) دیوتاؤں یا پرکاش سے سوریہ آدی پدارتھوں میں (देवम्) بڑے آدی لابھ کے دینے والے (उत्तमम्) سب سے بڑے (उत्तरम्) دکھوں سے پار کرنے والے (सूर्यम्) انتریامی روپ سے اپنی ویاپتی کر سب چراچر کے سوامی پرماتما کو (पश्यन्त:) گیان درشٹی سے دیکھتے ہوئے (उत्) اور (परि) سب اور سے آنند کے ساتھ (अगन्म) جانیں + چکرورتی سمراٹ اس اسار سنسار میں آئے۔ آخر کار خالی ہاتھ یہاں سے رخصت ہوئے۔ کسی کے آنسو روان تھے۔ اور کسی کے دونوں ہاتھ کفن سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ جب دنیا میں آئے۔ تو روتے آئے۔ اور جب دنیا سے روانہ ہوئے۔ تو روتے گئے۔ غرض دو انسان ان کو چند دن یاد کیا۔ پھر کسی نے بھولے سے ان کا نام نہ لیا ؛

(رام شرم)

سام وید — اتھروید

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

حیدرآباد کا شاستر ارتھ اور مورتی پوجا

اصل حالات کا انکشاف

(لیکھک بی راماداس جی چنچل گوڑہ حیدرآباد - دکن)

یہ دیکھ کر مجھے سخت رنج ہو رہا ہے۔ کہ حیدرآباد آریہ سماجی بھائی پنڈت بدھ دیو جی کی اس حیدرآباد شاستر ارتھ والی نازیبا حرکت کو ستیارتھ انکول اور ضروری فعل ثابت کرنے کی جسارت کر رہے ہیں اور ہیر و غلط دلیل بازی سے ستیارتھیوں کا گلا گھونٹ رہے ہیں۔ میں نے اپنے گزشتہ لیکھ میں سارے آریہ جگت سے استدعا کی تھی۔ کہ وہ اس معاملہ میں اب خاموش ہو جائے۔ اور پنڈت بدھ دیو جی سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ بھول سویکار کر لیں۔ اور ضد سے کام نہ لیں۔ جب میں یہ دیکھ رہا ہوں۔ کہ میری آواز نہیں سنی جا رہی ہے اور لوگوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ تو ایسی حالت میں اگر میں اپنا قلم اٹھاتا ہوں۔ تو حق بجانب ہوں۔

حیدرآباد کے اس شاستر ارتھ کے چوتھے روز کو یہاں اخبار پرتاپ نے لکھا تھا۔ کہ آریہ سماج کے لئے جو ترپ اور شردھا پنڈت رامچند جی دہلوی کے منوہر اپدیشوں نے تمام لوگوں میں پیدا کر دی تھی۔ اس شردھا اور ترپ کو اس شاستر ارتھ کی اس اچھنبہ سوچک حرکت نے معدوم کر دیا۔ اس کی بنیاد سے ہمارے دلوں کو ٹھیس پہنچائی ہے +

کہا جاتا ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی نے مجبوری کی حالت میں یہ فعل کیا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ کوئی مجبوری نہ تھی۔ اور اگر اس وقت یہ حرکت نہ کی جاتی۔ تو آریہ سماج کی کوئی ہانی بھی نہ تھی۔ پورانک پنڈت نے جب یہ دیکھا۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کے چند سوالوں کا جواب اس سے نہیں بن پڑ رہا۔ تو اس نے کہا۔ کہ آریہ سماجی بھی تو اشنان وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں پھر ہم پر اعتراض کیسے؟ اس سوال کا جواب پنڈت بدھ دیو جی نے یہ دیا۔ کہ ان تمام چیزوں کو اس جگہ لا کر رکھ دو۔ میں انہیں پانچ جوتے مار دیتا ہوں تب پتہ لگ جائے گا۔ کہ کون مورتی پوجک ہے؟ پنڈت جی نے اس سمبندھ میں کوئی فلسفیانہ کی بات نہیں سمجھائی۔ لوگ جو شاستر ارتھ میں موجود تھے۔ بھڑک اٹھے۔ کہ خوب رہی۔ کیا پورانک پنڈت کے اس سوال کا آریہ سماجی پنڈت جواب قابل قبول ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں جب پورانک پنڈت نے دیکھا کہ لوگ پنڈت بدھ دیو جی کے جواب کو قبول نہیں کر رہے ہیں تو اس نے سوامی دیانند جی کی فوٹو پیش کی۔ اور کہا کہ اس کو بھی تم پوجتے ہو۔ اور اگر نہیں۔ تو بقول اپنے اسے بھی جوتے مار دکھاؤ۔ فی جوتا ایک سو روپیہ انعام لو۔ وغیرہ۔ ہمارے پنڈت جی نے آویش میں آ کر سوامی جی کے چتر پر پانچ جوتے دے مارے۔ کہ میں یہ شدھی کرن رکھشا کے لئے کر رہا ہوں (باقی)

کیا کسی کی پوجا نہ کرنے کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ ہم اس پر جوتا ماریں؟ شاستر ارتھ میں ہمارے پنڈت جی کی ہی زبان مبارک سے اولاً لفظ "جوتا" نکلا تھا۔ فوٹو کے ساتھ دیانند کا سمبندھ ضرور ہے۔ اور نام لے کر کسی کے فوٹو کی مذمت کرنا اس شخص کی مذمت کرنا ہے۔ اگر نہیں تو دیانند سرسوتی جی کے گندے چتر جو دیانند بھاؤ چتراولی میں اسی پور ایک بدنام پنڈت نے کھینچے ہیں۔ ان کے متعلق آریہ سماجیوں کو کوئی اعتراض کرنے کا حق ہی نہ ہوگا۔ اگر ہم اعتراض کرتے ہیں۔ تو اس لئے کہ چتر کے ساتھ دیانند کا سمبندھ کر کے ان کی توہین کی گئی ہے ؛

کیا کسی تصویر پر ہار چڑھانے سے ہم تصویر پرست بن جاتے ہیں؟ تصویر پر ہار چڑھانا اس کی زیبائش کرنا اور اس کمرہ کی شوبھا کو بڑھانا ہے۔ جس میں وہ تصویر لٹکی ہوئی ہے۔ دروازہ کو اگر ہم آم کے پتوں سے زینت دیتے ہیں۔ تو کیول گھر کی شوبھا بڑھانے کے لئے اور ہماری سبھیتا کو دکھانے کے لئے۔ اگر کوئی دیانند کی تصویر پر شردھا سے ہار چڑھائے سماج مندر میں ہی کیوں نہ آئے۔ تو اسے ہرگز نہ روکا جائے گا۔ کتاب پر اگر ہم عمدہ یا سنہری جلد بندھواتے ہیں۔ تو کیا کتاب پرست بن جاتے ہیں۔ اور اگر جلد نہیں بندھواتے۔ تو کیا اس پر جوتا مارتے ہیں؟ تصویر کو ہار ڈالنا ہرگز بت پرستی نہیں ہو سکتا۔ جب ہم دیانند کی تصویر کو نہلاتے نہیں۔ آرتی نہیں دیتے۔ بھوگ نہیں لگاتے۔ اس کے سامنے گھڑیال نہیں بجاتے اور نہ ہم اسی کو سب کچھ مانتے ہیں۔ تو کیسے کیول ہار ڈالنے سے آپتی آ جاتی ہے۔ اور ہم پر مورتی پوجک ہونے کا الزام عاید کیا جا سکتا ہے؟

سوامی دیانند سرسوتی جی نے کبھی یہ نہیں کہا۔ کہ لوگو! تم مورتیوں کو گنگا میں بہا دو۔ سوامی جی کی بکتیوں سے پربھاوت ہو کر لوگ خود مورتیوں کو گنگا میں بہا دیں۔ سوامی جی نے کرشن اور رام کا تر سکار کبھی نہیں کیا۔ بلکہ ان کے سدودھ جو بھرم اور گندگی پھیلائی گئی ہے۔ اور ان کے ساتھ پورانکوں نے بھاگوت آدی میں دل کھول کر جو ہولی کھیلی ہے۔ اس کا کھنڈن کیا ہے۔ بقول پنڈت بدھ دیو جی رشی دیانند پادری پاون تھے۔ جن مورتیوں کو پرماتما کی مورتی کہہ کر مندر میں آرتی بھوگ وغیرہ لگا کر ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ ان مورتیوں اور پوپ لیلاؤں کا سوامی جی نے کھنڈن کیا ؛

شاستر ارتھ میں بحیثیت سامع سیوک بھی موجود تھا۔ چتر کو پیش کرتے ہوئے مقابل پنڈت نے دیانند کا چتر کہا تھا۔ اور اس کی نیت یہ تھی۔ کہ دیانند جی کی تصویر کو ان کے چیلے سے جوتے لگوا کر ان کی دیانند کی توہین کی جائے۔ جیسا کہ پورانک پنڈت یہاں کہہ بھی گیا۔ کہ پنڈت بدھ دیو کے ہاتھوں اب کی بار ان کے گرو کی تصویر کو جوتے لگوا دئے۔ آئندہ اگر پھر وہ مقابلہ پر آئے۔ تو ان کے ہاتھوں ستیارتھ پرکاش جلواؤں گا ؛

ٹرکس (N O) نے اگر مریم کی تصویر کو برا نہیں کیا۔ تو ٹھیک کیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ خدا کی کوئی ماں نہیں ہے۔ جو لوگ یہ مانتے تھے کہ مریم خدا کی ماں ہے۔ ان کی اس اندھ شردھا کو دور کرنے کی خاطر ہی اس کی تصویر کو ٹرکس نے ندی میں پھینک دیا۔ واقعی ہر فعل میں فاعل کی نیت لازمی ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی نے دیانند کی بے عزتی ضرور کی۔ لیکن نیک نیتی سے کی۔ ایسا چند بھائیوں کا خیال ہے۔ بے عزتی تو مانتے ہیں۔ لیکن فاعل کی نیت نیک بتلاتے ہیں۔ اگر پنڈت جی اپنی زبان سے اولاً لفظ "جوتا" نہ نکالتے۔ اور جوتے مارنے کی آمادگی ظاہر کرتے۔ تو پورانک پنڈت رشی کی تصویر کو جوتے مارنے کو کیوں کہتا؟ کیا خوب! اس نوجوان مرد کی نیت کو آپ کیا کہیں گے۔ جو ایک نوجوان عورت کی ساڑھی کو خود آگ لگا دے۔ یا کسی اپنے دوست سے ایسا کرائے۔ اور کیا اور نیتیں جو اس کے بچانے کے لئے ہو سکتی ہیں۔ ان کو کام میں لانا غیر ضروری سمجھ کر ساڑھی ہی کھول کر بچائے۔ ایسے شخص کی نیت کا پتہ ناظرین خود لگا لیں!

وقت دان پنڈت بدھ دیو جی سے میں نے آشا کی تھی۔ کہ وہ بھول سویکار کر لیں گے۔ اور ضد سے کام نہ لیں گے۔ لیکن سیوک کی آواز بہرے کانوں پر پڑی۔ میں پنڈت جی کی پنڈتائی کی داد دیتا ہوں۔ لیکن کیا پنڈت ہونے کے یہی معنی ہیں کہ وہ اپنی بھول کو سویکار نہ کریں۔ اور ضد سے کام لیں؟ پنڈت جی اتنے تیاگی ہیں۔ کہ آریہ سماج کو اور لوک مت کو سپرش تیاگنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ٹھیک مانتے ہیں۔ کہ سارا سنسار اکٹھا ہو کر اگر ان کو یہ سمجھانے کا یتن کرے۔ کہ ان کا کرنا شرافت سے بعید ہے۔ تو وہ ماننے کو تیار نہیں۔ پنڈت جی یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کو چھوڑ سکتا ہوں۔ لیکن رشی اور ان کے سدھانتوں کو نہیں۔ میں کہوں گا۔ رشی اور ان کے سدھانتوں کے آچرن کرنے والے لوگوں کی سوسائٹی کا نام ہی تو آریہ سماج ہے۔ رشی اور رشی کے سدھانت آریہ سماج سے کوئی بھن نہیں

پنڈت جی! آریہ سماج کا مشن سچائی کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ آریہ سماج کے آپ ایک مشنری ہیں۔ اگر آپ بھول سویکار کر کے اس طرح ہٹھ سے کام لیں گے۔ تو اس میں آریہ سماج کا کلیان دکھائی نہیں دیتا۔ آپ نے سوامی سنیاسانند جی کے خلاف اگر اندولن کیا۔ تو سنیتیہ کا آشرا لے کر ہی کیا تھا۔ اور وہ بھی سدھانت رکھشا کی خاطر۔ لیکن اب آپ اسی کا آشرا لے کر کیوں اتہم گھات کر رہے ہیں؟ اگر آپ اپنی بھول سویکار کر لیں۔ تو آپ کی پرتشٹھا اور بڑھے گی۔ اور آپ کو دودھ کا چار چاند لگ جائیں گے۔ اور یہ جھگڑا یہیں ختم ہو جائے گا۔ آشا ہے کہ میری یہ دکھ بھری آواز آپ کے کان اور صاف دل سے سنی جائے گی ؛

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

بال جیون گھٹی

قیمت ۸ رجسٹرڈ

بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے

کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاتے ہیں خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں

سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو

قیمت فی شیشی ۸ فی درجن ۱۲ محصول چار شیشی تک ۸ رجسٹرڈ ۱۲

سوداگروں کو معقول کمیشن، نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت مفت لو۔ دس اردو خواں معززوں کے نام مع مکمل پتے کے بھیجنے پر ہر بیماری کا مجرب علاج بتانے والا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یوپی

سنسار کی گتی

جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر کا اعلان

برلن - ۱۷ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے نازی پارٹی کے لیڈروں کے نام حکم جاری کیا ہے کہ وہ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جرمن یہودیوں کے خلاف کسی شخص کو دہشت انگیزانہ کارروائی کی اجازت نہ دیں - پارٹی کے لیڈروں کے ساتھ کانفرنس کے بعد ہٹلر نے بیان کیا - کہ اب یہودیوں کو جرمنی میں اپنی علیحدہ قومی زندگی بسر کرنے کا موقع دیا جانا چاہیئے - اور ان کے معاملات میں کسی قسم کی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیئے - ہٹلر نے اس بات پر زور دیا کہ ایک قومی اقلیت کے طور پر یہودیوں سے مذہبی سلوک روا رکھا جانا چاہیئے - جو دوسرے ممالک میں غیر یہودی اقلیتوں سے روا رکھا جاتا ہے ؛

بمبئی کے دیہات میں زلزلہ :-

بمبئی - ۱۷ ستمبر کئی نواحی دیہات سے زلزلہ کے زبردست جھٹکے محسوس ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے - زلزلہ آتے ہی لوگ جاگ پڑے - اور عورتیں زمین کے نیچے سے گڑگڑاہٹ کی آواز آنے سے خوفزدہ ہو گئیں - کسی قسم کے نقصان کی اطلاع ابھی تک موصول نہیں ہوئی ؛

بناوٹی سی - آئی - ڈی انسپکٹر کو سزا :-

دہلی - ۱۷ ستمبر - سٹی مجسٹریٹ دہلی نے آج ایک شخص رام سنگھ کو تین ماہ قید کی سزا دی ہے - ملزم نے اپنے آپ کو سی - آئی - ڈی کا انسپکٹر ظاہر کر کے ایک شخص کی جامہ تلاشی لی تھی ؛

صدر کانگرس کے اعزاز میں ڈنر :-

الہ آباد - ۱۷ ستمبر توقع ہے کہ بابو راجندر پرشاد ۲۵ ستمبر تک الہ آباد میں قیام کریں گے - کل بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے ان کے اعزاز میں ڈنر دیا ؛

باردولی آشرم کی واپسی کا فیصلہ :-

احمد آباد - ۱۷ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے باردولی آشرم کو جو تحریک سول نافرمانی کے دوران میں ضبط کر لیا گیا تھا واپس کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے - اس آشرم نے تحریک میں نمایاں حصہ لیا تھا - معلوم ہوا ہے - کہ سردار بلبھ بھائی پٹیل کچھ عرصے سے اسی معاملہ کے متعلق گورنمنٹ سے خط و کتابت کر رہے ہیں ؛

گورنر پنجاب جلو آ رہے ہیں :-

لاہور - ۱۷ ستمبر گورنر پنجاب جلو آ رہے ہیں آپ شملہ سے روانہ ہو گئے ہیں - ۲۸ ستمبر کو شملہ واپس چلے جائیں گے ؛

مسلمانوں کا سول نافرمانی شروع کرنے سے انکار

امیر ملت پیر جماعت علی شاہ کا تازہ بیان

راولپنڈی کے جلسہ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ۲۰ ستمبر کو یوم شہید گنج پر امن طریق پر منایا جائے - اور ازاں بعد مجلس مشاورت طلب کر کے آئندہ لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا - اور یہ فیصلہ کیا جائیگا کہ سول نافرمانی کی ضرورت ہے - یا کوئی اور طریقہ اختیار کیا جائے - سول نافرمانی کرنے کا فیصلہ نہیں کیا گیا تھا - لیکن چونکہ مظلوم مسلمانوں نے سول نافرمانی کا نام لے لیا - اس لئے گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں - اور میرے رفقاء کار کو سول نافرمانی کے امکان کے خیال پر نظر بند کر دیا گیا - کیا قانون کا ایسا اخلاق صرف مسلمانوں کے لئے ہی ہے - اور دیگر قومیں اس سے آزاد ہیں ؛

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں رسوا
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

اگر راولپنڈی کانفرنس کے فیصلہ کے خلاف کوئی اعلان سیکرٹری کانفرنس ہذا یا کسی اور شخص نے شائع کیا - تو وہ صحیح نہیں - اور بغیر میرے علم اور اجازت کے شائع ہوا ہے - گورنمنٹ کو لازم تھا - کہ کوئی عملی کارروائی کرنے سے بیشتر اس امر میں مجھ سے بحیثیت امیر ملت استفسار کر لیتی ؛

کریمنل لاء امنڈمنٹ بل کونسل آف سٹیٹ میں

صدر شاہی کونسل نے گورنر جنرل کا یہ پیغام ممبروں کو پڑھ کر سنایا کہ چونکہ اسمبلی نے کریمنل لاء امنڈمنٹ بل کو پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے - اس لئے ہز ایکسیلینسی انگریزی ہندوستان کی آشتی کے لئے اسے ضروری سمجھتے ہوئے اپنے خاص اختیارات سے کام لے کر اسے کونسل آف سٹیٹ کے پاس بھیجتے ہیں - اور سفارش کرتے ہیں - کہ وہ اسے اسی صورت میں پاس کرے - جس صورت میں کہ اسے اس کے پاس بھیجا گیا ہے - اس پیغام کو تمام ممبروں نے کھڑے ہو کر سنا - بل پر سوموار کو بحث ہوگی ؛

مہاراجہ کپورتھلہ کا جرمنی میں استقبال :-

نئی دہلی - ۱۷ ستمبر - بیونر برگ (جرمنی) سے پرائیویٹ اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ مہاراجہ کپورتھلہ کا وہاں فوجی اعزاز کے ساتھ استقبال کیا گیا - مہاراجہ صاحب سٹارم ٹروپس کی پریڈ کے وقت اور جرمن پارلیمنٹ میں پچھلے اتوار کو موجود تھے - کل آپ نے باقاعدہ فوج کی پریڈ دیکھی - اور ہر ہٹلر سے بات چیت کی ؛

سندھ کی علیحدگی کی تیاریاں :-

بمبئی - ۱۸ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ بمبئی کا محکمہ فنانس اس سال کے تین بجٹ تیار کرنے میں مصروف ہے - ایک صوبہ بمبئی کے لئے - ایک علیحدگی سندھ کے لئے - اور ایک دونوں کے لئے مشترکہ ؛

نئے آئین کا نفاذ کب ہوگا؟

شملہ - ۱۸ ستمبر - آج لیجسلیٹو اسمبلی میں مسٹر اکھل چندر دت کے ایک سوال کے جواب میں سر نرپیندر سرکار لاء ممبر نے کہا - کہ اگرچہ اس امر کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے - کہ صوبوں میں اصلاحات جاری کرنے میں اب کسی قسم کی تاخیر نہ کی جائے - مگر گورنمنٹ اس مرحلہ پر کوئی بیان نہیں دے سکتی - کہ کس تاریخ کو نئے آئین کا نفاذ ہوگا - یا انتخابات کب شروع کئے جائیں گے - ان امور کا دارو مدار اس بات پر ہے - کہ انتخابی تیاریوں پر کتنا وقت خرچ ہوتا ہے - اور ملک کا رخ کیا ہوتا ہے ؟

ٹرانسپورٹ کمپنی کا قیام :-

امرتسر - ۱۸ ستمبر - امرتسر کے سوداگران مال کو ٹرانسپورٹ کرنے کے لئے ایک لمٹڈ بھاری کمپنی بنا رہے ہیں - جس کا سرمایہ ۵۰ لاکھ روپیہ ہوگا - یہ کمپنی تمام ممالک کا مال امرتسر سے دہلی کو بھیجا کرے گی ؛

۷۲ گھنٹے مسلسل تیرتا رہا :- الہ آباد

۱۷ ستمبر - مسٹر وشو ناتھ چٹرجی - آج صبح ۹ بجکر ۱۶ منٹ پر ۷۲ گھنٹے مسلسل تیرنے کے بعد تالاب سے باہر نکلے - وہ بالکل تندرست نظر آتے تھے - آپ کو امید تھی کہ وہ ۹۶ گھنٹے مسلسل تیرنے کا بھی ریکارڈ پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں گے ؛

کشتی دریا میں ڈوب گئی :- کلکتہ

۱۶ ستمبر - متھرا پور کے نزدیک دریا میں ایک کشتی کو حادثہ پیش آنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ کشتی مسافروں کو لیکر دوسری طرف جا رہی تھی - کہ بھنور میں پھنس کر ڈوب گئی - تفاصیل کا انتظار ہے ؛

افغان نمائندہ کی تقریر :- جینوا

۱۶ ستمبر - لیگ اسمبلی میں افغان نمائندہ سردار فیض محمد خاں نے تقریر کرتے ہوئے افغانستان میں قومی تنظیم کی تفاصیل بتائیں - آپ نے لیگ میں کامل اعتماد کا اظہار کیا - اور امید ظاہر کی کہ اٹلی اور ایبے سینیا کے موجودہ اختلافات کا انصاف اور جائز حقوق کی بنا پر فیصلہ ہو جائے گا ؛

اطالوی جہاز نہر سویز میں :-

پورٹ سعید - ۱۶ ستمبر - اتوار کو دو اطالوی جنگی جہاز مشرقی افریقہ کو جانے کے لئے نہر سویز میں داخل ہوئے ؛

اس سے پیشتر بھی اٹلی کے کئی جنگی جہاز گزر چکے ہیں

ضرورت ہے

ایک ادھیا پکا کی جو کہ مڈل پاس ہو - اور ٹرینڈ ہو - نیز آریہ خیالات کی ہو - ضرورت ہے - تنخواہ مبلغ ۲۵ تا ۳۵ روپیہ حسب لیاقت دی جائے گی - خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں :-

منگل کشور منیجر ہندی ناگری گرلز سکول مارٹی شہر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سرحد پار قبائلی لشکر کی برطانوی افواج سے مڈبھیڑ

پشاور - ۱۶ ستمبر - علاقہ مہمند کے قبائل کے خلاف جو سرحد کے امن کے لئے خطرہ بن رہے ہیں - وسیع پیمانہ پر کارروائی کرنے کے لئے ابتدائی قدم کے طور پر پشاور اور کتائی کے درمیان ۳۰ ہزار گورے اور دیسی سپاہی متعینات کر دئے گئے ہیں - قبائلی لشکر کی تعداد ۵۰۰ ہے - لیکن بوقت ضرورت انہیں نزدیکی دیہات سے بے شمار آدمیوں کی کمک پہنچ سکتی ہے - یہ لوگ کامالائی رقبہ میں جو حاجی ترنگ زئی کے علاقہ کے ساتھ ملتا ہے - داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں - پیر وار کی رات کو توکانبگا وادی کو باغیوں سے صاف کرنے کے لئے سارے علاقہ کی پٹرول کی گئی - ہندوستانی سپاہی ۵۰۰ فٹ کی بلندی پر چڑھ گئے - نو شہرہ بریگیڈ وادی کے ایک گاؤں کی تلاشی لی جا رہی تھی - کہ ایک سپاہی زخمی ہو گیا - گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے - کہ فوج کامالائی کے رقبہ میں پیش قدمی کرے گی ⁂

اٹلی کی مزید افواج کی ابے سینیا کو روانگی

روما - ۱۶ ستمبر - فوجوں کی روانگی میں مزید تیزی کا اظہار کیا جا رہا ہے - سولہ ہزار سپاہی پچھلے ہفتہ کے آخر میں نیپلز سے روانہ ہوئے - جب تک جہاز روانہ نہ ہو لئے - کسی کو اس بات کا پتہ نہ لگ سکا کہ وہ کہاں جائیں گے - سیکرٹری فاسسٹ پارٹی نے اعلان کیا ہے - کہ سامان جنگ تیار کرنے والے کارخانوں کے ملازم فوجی نقل و حرکت میں کوئی حصہ نہ لیں گے - کیونکہ ان کی سامان جنگ بنانے کے لئے ضرورت ہے ⁂

ایک مسلم ایڈیٹر کی گرفتاری

لاہور - ۱۶ ستمبر - گذشتہ رات پولیس مسلمانوں کے ایک ہفتہ وار اخبار "تیر اسلام" کے دفتر میں گئی - اور اخبار کے ایڈیٹر مولوی غلام نبی الفضل کو گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے جاری کردہ وارنٹ گرفتاری دکھا کر گرفتار کر لیا - بیان کیا جاتا ہے کہ گرفتاری پنجاب کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت عمل میں لائی گئی ⁂

عہدہ اڑا دیا جائے گا

کوئٹہ - ۱۶ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ ڈپٹی ایجنٹ گورنر جنرل کا عہدہ اس ماہ کے آخر میں اڑا دیا جائے گا - ڈپٹی ایجنٹ ۱۸ ستمبر کو ہندوستان واپس چلے جائیں گے ⁂

مہاراج ادھیراج دربھنگہ کا عطیہ

پٹنہ - ۱۶ ستمبر - دربھنگہ میونسپل کمیٹی کی ایک میٹنگ کل منعقد ہوئی - پریذیڈنٹ نے اعلان کیا کہ مہاراج ادھیراج دربھنگہ نے دربھنگہ ریلوے سٹیشن پر جنوب مغربی کونہ میں منڈی بنانے کے لئے ۱۰ ہزار روپے کی زمین عنایت کی ہے ⁂

سارن ڈسٹرکٹ پولٹیکل کانفرنس

چھپرہ - سارن ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس چھپرہ میں ۱۰ و ۱۱ اکتوبر کو منعقد ہو گی

ہندوستانی کرکٹ ٹیم انگلستان کو

پونہ - ۱۶ ستمبر - ہندوستان کی کرکٹ ٹیم کے لئے جو اگلے سال انگلستان کا دورہ کرے گی - ہندوستان کی طرف سے کپتان کے متعلق کوئی باضابطہ فیصلہ نہیں کیا گیا - مگر کرکٹ میں دلچسپی رکھنے والے حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے - کہ غالباً مسٹر ایچ - ایل - ملک ہی اس سلسلہ میں امیدوار ہوں گے - معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر ملک کو کہا بھی گیا ہے - اگر ان کو رخصت مل سکی - تو وہ چلے جائیں گے - آخری فیصلہ اکتوبر میں ہو گا ⁂

"ہریجن ڈے" منایا جائے

پونہ - ۱۶ - آل انڈیا ہریجن سیوک سنگھ کی ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ میں یہ تجویز پیش کی گئی - کہ ۲۵ ستمبر یعنی اس دن بطور "ہریجن ڈے" منایا جائے - کیونکہ اسی دن پیکٹ پر دستخط ہوئے تھے - مزید برآں سنگھ کی مختلف صوبجاتی برانچوں کے بجٹ مرتب کرنے کے لئے بھی ایک سب کمیٹی مرتب کی گئی ⁂

سارا خاندان ہیضہ کا شکار

امرتسر - ۱۶ ستمبر - مالم گنج امرتسر میں ہیضہ کی وبا پھر زور پکڑ گئی ہے - کل ۴ آدمی مر گئے ہیں - ایک خاندان کا خاندان شکار ہو گیا ہے - ... علاوہ ازیں اور بیمار ہو گئے ہیں ⁂

ہماری کفایت

تحائف ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے!
بجم اکتوبر تک دو چیزیں چھپ جائیں گی

ہماری کفایت

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے - اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لئے ریل و ڈاک کے قانون - کرایہ ریل و مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں - گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہو گی - خریدنے سے پہلے اس ڈائری کا ملاحظہ فرما دیں - معہ سنہری جلد کے قیمت صرف ۵ فی جلد

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۶ء

یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کروایا ہے - اس کا سائز ۳۶ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہو گا - اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے - اس سے بڑا اور سندر کیلنڈر آپ کو اور کہیں نہیں ملے گا - اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دو دو رنگوں میں دی گئی ہیں ⁂

کیلنڈر کے ارد گرد مشہور آریہ پرشوں کی تصویریں دی گئی ہیں

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند جی سرسوتی کے کپڑے والا چترا تین رنگوں میں چھپا ہے - یہ چیز اس لئے گیا ہے - کہ ہاتھوں ہاتھ خریدی جائے -

قیمت صرف چار آنے ۴ - ایک درجن لینے والے کو سوا دو روپیہ خرچ کرنے پڑیں گے - ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہو گا - آرڈر جلد بھیجیں ⁂

ملنے کا پتہ

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۶- اسوج سمت ۱۹۹۲

مرض کا علاج

دوسرے لوگوں کی طرح آریہ پرش بھی علت و معلول کے سلسلہ کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ بعض اوقات اخبارات بھی کوئی بات کھڑی کر دیتے ہیں۔ لیکن عام طور پر ان کی تحریرات خرابی کا سبب نہیں۔ بلکہ اس کا نشان ہوتی ہیں۔ اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اندر اور باہر جو گھور اندولن ہو رہا ہے۔ اور آریہ سماج دو نئے حصّوں میں تقسیم ہوتا نظر آتا ہے۔ اس کے متعلق اخبارات میں جو کچھ شائع ہو رہا ہے۔ وہ ان کا پیدا کردہ نہیں۔ بلکہ جنتا کا پرتی ندھی ہونے کے کارن انہیں اسے شائع کرنا پڑتا ہے۔ گوروکل میں پچھلے دنوں برہمچاریوں کی جو سٹرائیک ہوئی۔ وہ کسی اخباری تحریر کا نتیجہ نہیں تھی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پچھلے انتخاب میں جو بے عنوانیاں اور بے ضابطگیاں ہوئیں۔ ان کا جنم دینے والا کوئی اخبار ہے۔ نہ ہی کسی اخبار کے ایڈیٹر نے پنڈت بدھ دیو کو اس لئے حیدرآباد بھیجا۔ کہ وہ رشی دیانند کے چیلے کو اپنے پاؤں کی نوک سے ٹھکرا کر امر ہو جائے۔ امر اس لئے۔ کہ نہ یہ کام کسی نے آج تک کیا۔ اور نہ کوئی آئندہ کرے گا۔ اور پنڈت بدھ دیو کو اس کام کا ناقابل رشک فخر رہے گا۔ یہ افسوسناک حالات بطور خود پیدا ہوئے۔ اور اخبارات کو مجبور ہو کر انہیں شائع کرنا پڑا۔ جس وقت کسی شخص کو بخار ہوتا ہے۔ ایک نادان شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ بطور خود ایک مرض ہے۔ حالانکہ یہ حرارت کسی خرابی کا نشان ہے۔ جب ایک بار جسم میں وکار آ جائے۔ تو وہ نکلے بنا شانت نہیں ہو سکتا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب روپی شریر میں بھی وکار آ چکا ہے۔ جب تک اس کا پرتی شودھ نہ ہو۔ تب تک وہ سوستھ کیسے ہو سکتا ہے؟

بعض آریہ سماجیں ان لوگوں کو کوس رہی ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے شریر میں وکار آ گیا ہے۔ اس سمبندھ میں کچھ آریہ سماجوں نے مجھ پر بھی کریا کٹاکش کئے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے میں لکھ دینا چاہتا ہوں۔ کہ مجھے ورتمان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں رہنے کا کوئی چاؤ نہیں۔ اگر مجھے خارج کر دیا جائے۔ تو مجھے رنج نہ ہوگا۔ میں سبھا کے اجلاس میں بھی کہہ آیا تھا۔ کہ میں انترنگ سبھا میں رہنا نہیں چاہتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مجھے انترنگ سبھا کا ممبر چنا گیا۔ لیکن میں نے کبھی تسلیم نہیں کیا کہ میں ممبر ہوں۔ نہ میں اس سبھا کے کسی اجلاس میں شریک ہوا۔ اگر سبھا کے ادھیکاری اس بات پر زیادہ زور دیں گے۔ کہ میں انترنگ سبھا کا سدسیہ ہوتے ہوئے سبھا کے وکار کا ذکر کیوں کرتا ہوں۔ تو میرا تیاگ پتر لکھا پڑا ہے۔ میں ان کی سیوا میں پیش کر دوں گا۔ ہاں اس وقت تک میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ممبری سے مستعفی ہونے کا فیصلہ نہیں کیا۔ ممکن ہے۔ اس سے بھی ہٹ جاؤں۔ میں اردھ شتابدی کمیٹی کا ممبر تھا۔ عرصہ ہوا۔ اس سے مستعفی ہو چکا ہوں۔ آریہ سماج میں رہنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ممبر ہونا ضروری نہیں۔ میں اگر آریہ سماج میں ہوں۔ تو اس لئے کہ وہ رشی دیانند کا استھان ہے۔ اگر آریہ سماج میں رشی کے لئے کوئی استھان نہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ میرے لئے بھی وہاں کوئی استھان نہیں۔ ویدک دھرم آریہ سماج سے پہلے موجود تھا۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ یہ ہمارا وشواس ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہمارا وشواس ہے۔ کہ جس شدھ روپ میں رشی دیانند نے ویدک دھرم کو سنسار کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس سے پہلے کسی نے نہیں کیا۔ اور آریہ سماج اس شدھ روپ میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے ہی استھاپت کیا گیا ہے۔ اس لئے رشی دیانند اور آریہ سماج کا آپس میں گھنشٹ سمبندھ ہے۔ اگر رشی کا اپمان کرنے والے اور ان کے چیلے کو ٹھوکر لگاتے ہیں۔ دھرم، شستاچار اور نیتی کے انوکول سمجھے جانے والے آریہ سماج میں رہ سکتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ کسی کی شکتی میں نہیں۔ کہ آچاریہ کے مان کی رکھشا کرنے والے کو سماج سے نکال سکے۔ لیکن اگر کوئی وقت ایسا آیا۔ جب کہ رشی کے چیلے کو جوتا مارنے والوں کا بہو سنکھیا سماج میں ہو گیا۔ تو مجھے دکھ ہوگا۔ لیکن اس سے بھی الگ ہو جاؤں گا۔ جو آریہ سماجیں میرے خلاف پرستاؤ پاس کر رہی ہیں۔ انہیں سمجھ لینا چاہیے۔ کہ میں نے "پرکاش" کسی دکانداری کے خیال سے جاری نہیں کیا۔ نہ ہی میں نے چار روپیہ کے لئے کسی کے ہاتھ اپنا ضمیر بیچ دیا ہے۔ کوئی اسے خریدے یا نہ خریدے۔ میں تو وہی کام کروں گا۔ جس میں مجھے آریہ سماج کا ہت نظر آئیگا۔ ہاں میں برداشت کر …

یہ نہیں۔ کہ وہ کام کروں۔ جس کی اجازت میرا ضمیر نہیں دیتا۔

ہاں ان آریہ سماجوں کے جذبات کی میں قدر کرتا ہوں۔ اور ان کے بھاؤ کو سمجھتا ہوں۔ جو یہ چاہتی ہیں۔ کہ خانگی جھگڑے اخبارات میں نہ آیا کریں۔ میں خود بھی اسی خیال کا ہوں۔ کہ آریہ سماچار پتروں کو عام طور پر آریہ سماج کا روشن پہلو ہی پبلک کے سامنے پیش کرنا چاہیے۔ ان میں سدھانتوں پر بحث ہونی چاہیے۔ اور آریہ سماج کا پروگرام آریہ جنتا کے سامنے رکھنا چاہیے۔ مجھے خود بھی جھجک ہے۔ کہ دوسروں کے سامنے اپنے عیب رکھے جائیں۔ لیکن یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب سوسائٹی کے جسم میں جو وکار پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا سنشودھن ہوتا رہے۔ منشیہ اپنے شریر کا سنشودھن کرتا رہتا ہے۔ کبھی فاقہ کر کے اور کبھی جلاب لے کر۔ اسی طرح سوسائٹی کو کبھی کبھی اپنی اوستھا پر وچار کرنا چاہیے۔ جو آریہ سماجیں کیول یہ پرستاؤ سویکار کرنے پر اکتفا کرتی ہیں۔ کہ آریہ اخباروں میں تفرقہ انداز تحریریں شائع نہ ہوں۔ ان سے میں کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ان کے ان پرستاؤوں کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ جب تک کہ اس کے ساتھ ہی وہ سوسائٹی کے وکار کے سنشودھن کا کوئی پربندھ نہ کریں۔ ہم ایک پھوڑے کو خارجی علاج سے درست کر سکتے ہیں۔ لیکن جب تمام شریر پھوڑے ہی پھوڑے ہوں۔ تو اس کا سنشودھن آوشیک ہو جاتا ہے۔ کئی بھائی جھگڑے کی چرچا کو اس لئے بھی بند کرنا چاہتے ہیں۔ کہ سبھا کی اردھ شتابدی میں کسی پرکار کا وگھن نہ پڑے۔ لیکن انہیں یہ بھی سوچنا چاہیے۔ کہ اردھ شتابدی کے کچھ ارتھ ہیں۔ تو وہ یہ کہ آریہ سماجوں میں پریم پیدا ہو۔ ان کا اتساہ بڑھے اور کام کی رفتار پہلے سے دگنی اور چوگنی ہو جائے۔ لیکن جہاں پریم نہیں۔ جہاں کاریہ کرتاؤں کے من پھٹے ہوئے ہیں۔ جہاں ایرشا اور دویش کا راج ہے۔ جہاں ایک دوسرے پر تیر برسائے جا رہے ہیں۔ وہاں ایکتا کیسے ہو سکتی ہے؟ اور جہاں ایکتا نہیں۔ وہاں اتساہ کیسے ہو سکتا ہے؟ میں مانتا ہوں۔ کہ اردھ شتابدی کا میلہ ہو جائے گا۔ لیکن جس غرض سے شتابدی مہوتسو رکھا گیا ہے۔ وہ سبھا کے پچھلے نرواچن کے ساتھ سماپت ہو چکی ہے۔ جہاں ہونا یہ چاہیے تھا۔ کہ نہ صرف سبھا بلکہ آریہ سماجوں کے تمام کاریہ کرتا اس کام میں لگے ہوتے۔ وہاں آج دو تین آدمی مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اور ان میں بھی زیادہ تر وہ لوگ ہیں۔ جو پرتی ندھی سبھا کے سچے سیوک ہیں۔ کوئی بھی پردھان یا منتری ہو۔ انہیں تو کام کرنا ہی ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے۔ کہ یہ اردھ شتابدی کیوں کی جا رہی ہے۔ اور ایسے حالات میں جب کہ ایرشا اور دویش کی اگنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو جلائے جا رہی ہے۔ اس سے کیا لابھ ہوگا؟ یہ تو کوئی سوچتا نہیں۔ ہاں یہ ضرور کہتے ہیں۔ کہ چرچا بند کر دو۔ بہت سی چرچا بند ہو چکی ہے۔ جو ہے۔ وہ بھی ایک آدھ ہفتہ میں بند ہو جائے گی۔ اس سے اگر شتابدی کامیاب ہو جائے۔ تو مبارک ہے۔ میں نے سبھا کی ورشوں سیوا کی ہے۔ اس کی اردھ شتابدی سپھل ہو تو مجھ سے زیادہ ہرش کسے ہو سکتا ہے؟ لیکن جو حالات نظر آ رہے ہیں۔ ان میں وہ سپھل کیا ہوگی۔ ہاں آڈمبر ہو جائے۔ تو ہو جائے۔ میں اردھ شتابدی کے ورودھیوں میں نہیں۔ نہ ہی میں اسے کسی طرح سے نقصان پہنچانا چاہتا ہوں۔ ہاں ایسے کارنوں سے جنہیں سن کر آریہ جگت کی آنکھیں کھل جائیں۔ اور وہ اپنے کانوں میں انگلی دے لے۔ میں سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں کو اپنے سہیوگ کا پاتر نہیں سمجھتا۔ اس لئے میں شانتی سے بیٹھا ہوں۔ اور اس وقت تک بیٹھا رہوں گا۔ جب تک کہ سبھا کا شاسن ذمہ وار ہاتھوں میں نہ آ جائے۔ آریہ سماجوں سے مجھے کیول یہ کہنا ہے۔ کہ وہ پرستاؤ پاس کرنے پر زور نہ دیں۔ اس سے کچھ نہ بنے گا۔ انہیں یہ جاننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کہ مرض کیا ہے۔ اور اس کا علاج کیا ہے؟

اس وقت تک انہوں نے مرض کو نہیں سمجھا۔ اس لئے وہ اس کا صحیح علاج سوچ نہیں سکتیں۔ کئی لوگ ان کے سنگٹھن پریم کے جذبے سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور سنگٹھن کی دہائی دے کر ان کے جذبات کو ابھار رہے ہیں۔ حالانکہ یہ وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے خود سنگٹھن کو پاؤں تلے روندا ہے۔ اور جنہوں نے سبھا کو ایسی بے بسی کی حالت میں لا ڈالا ہے۔ اگر کوئی سجن واستوک اوستھا کو جاننا چاہے۔ تو میں اس سے کہوں گا۔ کہ وہ دونوں پکشوں کو سن کر صحیح رائے قائم کرے۔ اس وقت سبھا کے کئی اپدیشک وید کا نہیں۔ آریہ سماج کا نہیں۔ بلکہ اپنے ان داتاؤں کا پرچار کرتے پھرتے ہیں۔ آریہ سماجوں میں آگ سلگاتے جاتے ہیں۔ وہ زندہ رہیں۔ اخبارات اگر خاموش ہو گئے۔ تو بھی آریہ سماج میں دویش کی اگنی شانت نہ ہوگی۔ اس دویش اگنی کو شانت کرنے کے لئے دوسری قوموں کے پاس جاؤ۔ جن کی ہمیشہ کوشش یہ رہتی ہے۔ کہ معاملہ کو سلجھا دیا جائے۔ آریہ سماج میں جن لوگوں نے جھگڑے کو سلجھانا تھا۔ وہ تو خود جھگڑے میں فریق ہیں۔ سمجھا یہ جاتا رہا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان جھگڑوں سے بالاتر ہیں۔ ہر ایک آریہ فریاد لے کر ان کے پاس جا سکتا ہے۔ اور اس وشواس کے ساتھ جا سکتا ہے۔ کہ اس کے ساتھ نیائے ہوگا۔ لیکن آریہ سماج کی بدقسمتی سے سبھا کے ورتمان پردھان وہ مہانو بھاو ہیں۔ جو اپنے ایک مخالف کے ساتھ معاہدہ …

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کون جانے گا۔ وہ خود فریق ہیں۔ وہ کبھی کے ساتھ کیا نیائے کریں گے؟ اپنی تحریروں اور تقریروں سے وہ آریہ سماج میں سب سے زیادہ جھگڑے پیدا کر رہے ہیں۔ وہ جھگڑوں کو شانت کیا کریں گے اپنے کنوینسنگ ایجنٹ کی دھرم ورودھ نیتی ورودھ اور شِشٹاچار ورودھ حرکت کو اپنی چھاتی پر پتھر رکھ کر اور اپنے ضمیر کی آواز کو دبا کر "غیر ضروری اور اشنگت" قرار دینے والے اس وقت تک اس کوشش میں ہیں۔ کہ آریہ جنتا مجرم کو اُس کے جرم کی سزا نہ دے۔ وہ کسی کو اپدیش کیا دیں گے؟ غرض یہ کہ جب سبھا کے پردھان ہی جانب دار ہوں تو وہ کسی کو سزا کیا دے سکتے ہیں؟ اس لئے اس وقت کی پریکھشا کرنی چاہیئے۔ جبکہ یا تو آریہ پرتی ندھی سبھا کے ورتمان کاریہ کرتاؤں کو ان کے اصلی روپ میں دیکھ لیں۔ یا پھر مانتا نہیں سُدھی پردان کریں۔ اور وہ خود ہی آریہ سماج کا بہت سوچنے لگیں۔ انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ کچھ لوگوں کو بہت عرصہ کے لئے اور بہت سے لوگوں کو کچھ عرصہ کے لئے دھوکہ دے سکتے ہیں۔ لیکن سب لوگوں کو ہمیشہ کے لئے دھوکہ نہیں دے سکتے ؛

(کرشن)

ورجانند دوس کو مناؤ

بدھ وار ۲۵ ستمبر کو "ورجانند دوس" ہے۔ "پرکاش" کا اگلا پرچہ "ورجانند انک" ہوگا۔ گو ہمیں اس امر کا افسوس ہے۔ کہ یہ انک اس دفعہ اس چھوٹے نمبر پر تیار نہیں ہو سکا۔ لیکن پھر بھی ہم آریہ جگت سے یہ آشا رکھتے ہیں

کہ وہ اس اُتسو کو اسی شان سے منائے۔ جس کا یہ مستحق ہے تاکہ کسی ویخرمی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے۔ کہ آریہ جگت نے اس مہان پُرش کو جس نے بھگوان دیانند جیسے جگت گورو کو جنم دیا فراموش کر دیا ہے۔ آریہ سماج کرتار پور حسب معمول اس دوس کو اپنے طریق سے ایک میلہ کے روپ میں کسی نشچت تتھی پر ادھیر ہی منا کر اپنا فرض پورا کرے گا۔ لیکن ہم باقی آریہ جگت سے بھی یہ آشا رکھتے ہیں کہ اگر وہ اس تقریب کے موقع پر کسی وشیش اُتسو کا پربندھ نہیں کر سکتا۔ تو کم از کم اسے ایک آریہ پرو سمجھ کر ضرور بالضرور منا کر اپنا کرتویہ پورا کرے ؛

پرانتیہ آریہ سمیلن سیالکوٹ کا التوا

پرانتیہ آریہ سمیلن سیالکوٹ کے التوا کے

متعلق شری لالہ چرنداس جی پوری ایڈووکیٹ پردھان سواگت سمتی سمیلن کا جو بیان پریس میں شائع ہوا ہے۔ وہ تو صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ اگر سمیلن کا التوا ہو رہا ہے۔ تو وہ پچھلے سمیلن کے پردھان اور ورکنگ کمیٹی کے ادھیکاریوں کی سستی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ ورنہ جہاں تک ضلع سیالکوٹ کے کاریہ کرتاؤں کا تعلق ہے۔ انہوں نے سمیلن کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ۔۔۔ ہمارے خیال میں اب بھی کچھ نہیں گیا۔ اگر سبھا کے ورتمان ادھیکاری اس سلسلہ میں کوئی وشیش کانفرنس دوسہر کے دنوں میں لاہور میں مدعو کریں۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ اس کانفرنس میں آریہ نیتاؤں کے باہمی وچار کے بعد کوئی ایسی صورت نکل آئے جس سے جہاں مذکورہ سمیلن کسی آئندہ تتھی پر سیالکوٹ سے منعقد ہو سکے۔ وہاں سبھا کی اردھ شتابدی کے لئے بھی سب کاریہ کرتاؤں کا سہیوگ حاصل ہو سکے۔ اگر ادھیکاریوں نے ہماری (Suggestion) پر غور کیا۔ تو ہمیں وشواس ہے۔ کہ آریہ جگت میں اس وقت جو اشانتی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے دور ہونے کی کوئی نہ کوئی تجویز نکل آئے گی۔ اور آئندہ کے لئے اتحادِ عمل کی کوئی

بہتر صورت پیدا ہو سکے گی ؛

کمانڈر انچیف کا اعلان

مسٹر بھروز انے ۱۷ ستمبر ۱۹۳۵ء کو جب اپنا ہندوستانی افواج کے بھیجے جانے کے متعلق کونسل آف سٹیٹ میں تحریک التوا پیش کی۔ تو تحریک پر بحث ہوئی۔ اس کا جواب دیتے ہوئے کمانڈر انچیف نے کہا۔ کہ اگر ہم نے جنگ میں حصہ لیا۔ تو ہندوستان کی تائید سے ایسا کریں گے ؛

اگر صاحب موصوف اپنی تقریر میں اس طریق پر بھی روشنی ڈال دیتے جس سے ہندوستان کی تائید حاصل کی جاتی ہے۔ تو اچھا ہوتا۔ کیونکہ اس سے ہندوستانیوں کو یہ تو پتہ لگ جاتا کہ ان کی آئین ساز انجمنوں کو ہندوستان کے فوجی معاملات پر بھی کوئی کنٹرول حاصل ہے یا نہیں۔ یا وہ محض برطانوی پارلیمنٹ کی حاشیہ بردار ہیں۔ اور صرف فوجی اخراجات کے لئے روپیہ بہم پہنچانے کی مشینیں +

حکومت ہند کے مسئولیوں کو یہ تو بتلانے کی ضرورت نہیں۔ کہ جب سے انگریزی حکومت کا ہندوستان میں دور دورہ ہوا ہے۔ ہندوستانی افواج مختلف براعظموں میں صرف برطانوی مفاد کے تحفظ کے لئے بھیجی جاتی رہی ہیں۔ اور ان کے اخراجات کو برطانوی خزانہ سے وصول کرنے کی بجائے ہندوستان کے خزانہ سے وصول کیا جاتا رہا ہے۔ حالانکہ انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے خزانہ پر صرف وہی فوجی مصارف ڈالے جائیں۔ جو کہ خالص ہندوستانی مفاد کے تحفظ کے لئے حکومت نے اُٹھائے ہیں ؛

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ؛ (مینیجر)

ضرورت ہے

اگر آپ ورکنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے آریہ ودیالیوں کنیا پاٹھشالاؤں اور سکولوں وغیرہ کے لئے منیجروں ادھیاپکاؤں کے لئے پرکاش میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے ؛ (مینیجر)

"پرکاش" کا "دیانند انک"

امسال "پرکاش" کا ۲۷ اکتوبر کا پرچہ "دیانند انک" ہوگا۔ گویا ۱۲ ماہ کے بعد جہاں سارا آریہ جگت اپنے اپنے ہاں بھگوان دیانند کے نروان اُتسو کو منا رہا ہوگا۔ وہاں "پرکاش" بھی اس اُتسو کو منانے کے لئے اپنی سالانہ بھینٹ آریہ جگت کی نذر کرے گا۔ اور اس وشواس سے نذر کرے گا۔ کہ آریہ جگت نے پورن روپ سے یہ نشچے کر لیا ہے۔ کہ وہ سنسار کے کونہ کونہ میں جگت گورو بھگوان دیانند کا پیغام پہنچانے کا تہیہ کئے ہوئے ہے ؛

"پرکاش" کے سٹاف کو پورن وشواس ہے۔ کہ آریہ جنتا حسب معمول اس کی اس بھینٹ کو مقبولِ عام بنانے میں اس کی سہایک بننا سعادت مندی میں شمار کریگی اور ایسی کوشش کرے گی۔ جس سے یہ انک زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچ سکے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اب تک بھگوان کے پوتر جیون کے پرتی اپنی شردھانجلی کا اظہار نہیں کیا۔ ان کو اس کا ابتدائی بنا سکے۔ "پرکاش" کا پچھلا ریکارڈ شاہد ہے۔ کہ اس کے پچھلے رشی نمبروں نے لاکھوں غیر آریہ سماجیوں کے دلوں میں بھی مہرشی دیانند کے پرتی اگادھ شردھا بھگتی پیدا کی ہے۔ اور اگر آریہ پُرشوں کا حسب معمول مخلصانہ سہیوگ حاصل رہا۔ تو وہ آئندہ بھی رشی بھگتوں کی تعداد میں اضافہ کرتا رہے گا۔ کرپا کر کے ابھی سے "دیانند انک" کے لئے آرڈر رجسٹر کرانے شروع کر دیجئے۔ تاکہ عین وقت پر کسی بھائی کو مایوسی کا شکار نہ ہونا پڑے ؛

(مینیجر)

مہاراج ناتھورام بلیدان دوس

منگلوار ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو سندھ پرانت کے سپوت ویر مہاراج ناتھورام کو جام شہادت نوش کئے ایک ورش ہو جائے گا۔ ویر ناتھورام کو جس طرح بیدردی سے ایک سفاک شخص نے برسر عدالت شہید کیا۔ آج سے آریہ جگت کا بچہ بچہ بھولا نہیں۔ اور جس بردھ ماتا پتا کا لعل اُن سے چھینا گیا ہے۔ وہ زندگی بھر اُسے بھول نہیں سکتے۔ پچھلے ورش سندھ پرانت کی آریہ پرتی ندھی سبھا نے نشچے کیا تھا کہ ویر کے خاندان کی سہائتا کے لئے فنڈ جمع کیا جائے۔ اور ساتھ ہی آریہ سماج کراچی نے یہ نشچے کیا تھا۔ کہ ویر کی سمرتی میں کراچی میں ایک آنند بھون تعمیر کیا جائے ؛

ہمارا وشواس ہے۔ کہ ہر دو سنستھاؤں نے اس کام کو کبھی بھانتی پورن کر دیا ہوگا۔ لیکن ہمارے خیال میں ویر کی شہادت کا صرف اتنا ہی تقاضا نہیں ہے۔ کہ اس کے خاندان کو مالی تفکرات سے آزاد کیا جائے۔ اور ان کا سمرتی مندر ستھاپت کیا جائے۔ بلکہ جس بات کی زیادہ آوشیکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جس کاریہ کو کرتے ہوئے ویر نے جام شہادت نوش کیا تھا۔ اسے پورے زور سے سندھ پرانت میں جاری رکھا جائے ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دو نئے امیروں کا دنگل

مسلمانوں کو خدا ہدایت دے۔ ورنہ ڈر ہے کہ وہ دنیا کو ایک اکھاڑہ بنا کر دم لیں گے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ دیوبندی حنفی جماعت نے لاہور شریف میں جو کہ مرزائے قادیانی کا مدینہ تھا۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو امیر شریعت بنایا تھا۔ اس پر دوسرے گروہ (بریلوی حنفیہ کے) احناف میں سرگوشیاں ہو رہی تھیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ آخر جب ان لوگوں سے نہ رہا گیا۔ تو بریلوی احناف نے وقت شناسی سے کام لیتے ہوئے راولپنڈی میں جلسہ کر کے پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کو امیر شریعت بنا لیا۔ دیکھیے دونوں امیروں میں کون سا کامیاب امیر ثابت ہوتا ہے۔ اور کون ناکام۔ ہمارا خیال ہے۔ اگر پیر جماعت علی شاہ نے بازی لے جانی ہو۔ تو وہ کسی ایسے دنگل کا انتظام کرے۔ جہاں اس کی اپنے حریف سے یا تو کشتی ہو جائے۔ یا کسی اور قسم کا اکھاڑہ گرم ہو جائے۔

ہندو مسلم اتحاد کی مخالفت

ہندوستان میں اس وقت تک متحدہ قومیت نشو و نما نہیں پا سکتی۔ جب تک اس کے اندر رہنے والی اقوام اور افراد ایک دوسرے کے مراسم اور مذہبی عقائد کے متعلق رواداری کا اظہار نہ کریں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہمارے مسلم بھائیوں کی مذہبی ذہنیت آئے روز اس قدر ہندو آزار بنائی جا رہی ہے۔ کہ جب تک تبدیل نہ کیا جائے۔ ہندو مسلم اتحاد یا متحدہ قومیت کی بیل سر چڑھتی نظر نہیں آتی۔ اگر کسی بھائی کو ثبوت درکار ہو۔ تو وہ ذیل کا سوال و جواب پڑھ لے:-

س ۳۰۲ دسہرہ پر جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ یا نہیں۔ حدیث و قرآن سے فرما دیں (سائل مذکور)

ج ۳۰۲ دسہرہ پر جانا کفر کی رسم ہے۔ مسلمان کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ فسخ نکاح کفر کی فرع ہے۔

("اہلحدیث"۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء)

عجیب مذاق ہے۔ دسہرہ کو تو کفر کی رسم قرار دیا جا رہا ہے۔ اور عیدالبکر جیسے اسلامی تہواروں کو جو کہ خون خرابہ کا موجب ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور ہر سال ہندوستان میں فسادات کا باعث خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔ امن اور شانتی کا

مظہر سمجھا جا رہا ہے۔ حالانکہ دسہرہ تو بتحقیق حق و باطل کی جنگ کا حقیقی مظہر ہے۔ اور اس سے کسی مسلم کی دل آزاری نہیں ہوتی۔

اذان کی ابتدا

مسلمانوں کا خیال ہے۔ کہ ان کا مذہب مکمل ہے اور ابتدا سے ہی مکمل ہے۔ لیکن جب ہم حقائق کا ملاحظہ کرتے ہیں۔ تو معاملہ دگرگوں معلوم ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو ذیل کا سوال و جواب:-

س ۱۲۰ اذان کب شروع ہوئی؟ (سائل مذکور)

(ج) ۱۲۰ مدینہ شریف میں جب حضرت عمر وغیرہ نے اس امر میں خواب دیکھا تھا۔

("اہلحدیث"۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء)

خواب سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب تک حضرت محمد صاحب مکہ میں اقامت پذیر رہے۔ تب تک اسلامی اذان کا وجود ندارد تھا۔ اور جب تک حضرت محمد صاحب اور ان کے صحابہ مدینہ شریف نہ لے گئے۔ تو بھی اس وقت تک کسی کو اذان کا خواب و خیال تک نہ آیا جب تک حضرت عمر نے اس کا خواب نہ دیکھا تھا اور حضرت صاحب کو اس کی ترویج کا مشورہ نہ دیا تھا۔

کریمینل لاء امینڈمنٹ بل مسترد

وہ بھی معرکہ کی۔ ۱۲ ستمبر کو جب سرکاری ممبر نے کریمینل لاء امینڈمنٹ بل پیش کیا۔ تو ووٹوں کی شماری کے وقت صرف ۶۱ ووٹ ملے۔ اور مخالف پارٹی کو ۷۰ ووٹ ملے۔ بل کے خلاف پر زور تقریر کرتے ہوئے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی لیڈر کانگرس پارٹی نے فرمایا۔ کہ اس قسم کے قانون سول نافرمانی کے اجرا کو زیادہ اغلب بنا دیں گے۔

سچ تو یہ ہے۔ کہ بل اتنا ہمہ گیر اور غیر ضروری طور پر سخت ہے۔ کہ کوئی بھی منتخب شدہ ممبر جو کہ صحیح معنوں میں پبلک کا نمائندہ ہو۔ ایسے بل کی حمایت کرنے کو کبھی بھی تیار نہ ہوگا۔ قبل ازیں اس سیشن میں گورنمنٹ کو دو شکستیں تو پہلے ہی ہو چکی ہیں۔ اب یہ تیسری ہے۔ ان شکستوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے اپنی طرف سے ہندوستان کے لوگوں کے سامنے جواب دہ بننے کی کوئی صادق کوشش نہیں کی۔

ایشیا اور بھارت

ایشیا اور اٹلی کا معاملہ دن بدن زیادہ پیچیدہ ہوتا جاتا ہے۔ اگرچہ سمجھوتہ کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ مگر اس وقت تک کامیابی کی کوئی امید دکھلائی نہیں دیتی۔ اس لئے اگر کوئی خاص گھٹنا نہ ہو۔ تو ہفتہ عشرہ میں جنگ کا ظہور پذیر ہونا اٹل ہے۔ اگر یہ جنگ شروع ہو گئی

آریہ نوجوانوں سے خطاب

رشی کے نور سے روشن جہان پیدا کر۔ نئی زمین نیا آسمان پیدا کر

رشی نے تجھ کو سکھائی تھی ویدک تعلیم۔ عمل کر اس پہ زمانے میں نشان پیدا کر

پڑا نہ راہ نہ منزل پہ پہنچے دب گئے۔ تو اور رہگذر کاروان پیدا کر

تو ایک گوہر تاباں ہے کانِ دنیا کا۔ چمک کے ہند میں پھر عزّ و شان پیدا کر

ہلا دے اوم کے نعرہ سے کفر کی بنیاد۔ تو اس جہان میں اونچا نشان پیدا کر

جہاں کے باغ میں کمزور کی نہیں عزت

بلند شاخ پہ تو آشیان پیدا کر

قمر جلال آبادی آو "پرتاپ"

کون جیت لیا۔ تو اس وقت بھارت کی کیا پوزیشن ہوگی؟ اس بات پر ابھی سے اس دیش میں وچار کیا جا رہا ہے۔

اگرچہ کچھ عرصہ پہلے تک اس دیش کے راج نیتی سے دلچسپی رکھنے والے افراد کی رائے جنگ و جدل کے خلاف تھی۔ اور کئی ایک کانفرنسوں میں جنگ کے خلاف ریزولیوشن بھی پاس کئے گئے تھے۔ مگر اس موقع پر ایشیا اور اٹلی کا معاملہ جس شکل میں ہمارے سامنے آیا ہے۔ اس سے سارے ذمہ وار ہندوستانیوں کی ہمدردی ایشیا سے ہو گئی ہے۔ اور اٹلی کے رویہ کی پُر زور الفاظ میں مذمت کی جا رہی ہے۔ ہندوستانی اخبارات صاف الفاظ میں لکھ رہے ہیں۔ کہ ابیسینیا جیسی سوشلسٹ حکومت قائم کیا کے لئے لعنت ہیں۔ اور ان کا قلع قمع کرنا ضروری ہے۔ کانگرس کے سوشلسٹ گروپ نے ۹ ستمبر کو بھارت ورش میں "ایشیا ڈے" منا کر یہ ثابت کر ہی دیا ہے۔ کہ سارا بھارت اٹلی کے رویہ کی مذمت کر رہا ہے۔ اور اسے انسانیت کے نام پر حملہ قرار دے رہا ہے۔ ان علامات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر فی الحقیقت یہ جنگ شروع ہوئی۔ اور انگلستان نے ایشیا کی حمایت کرنا اپنا فرض سمجھا۔ تو بھارت ورش جتنے لائق ان کا اس کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھے گا۔

"شہید گنج ڈے"

جب سے شہید گنج کے گوردوارہ کا قضیہ شروع ہوا ہے۔ تب سے پنجاب پرانت کا امن مخدوش ہو گیا ہے۔ حکومت نے اپنی طرف سے بڑی کوشش کی ہے۔ کہ یہ قضیہ کسی طرح ختم ہو جائے۔ اور صوبہ کے امن و امان پر کوئی ناخوشگوار اثر نہ ڈالے۔ لیکن بعض مفسد پرداز لوگ اس بات پر تلے ہوئے ہیں۔ کہ وہ صوبہ کی فضا کو بگاڑ کر ہی دم لیں گے۔ چنانچہ اب ان لوگوں نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۰ ستمبر کو ہندوستان بھر میں شہید گنج ڈے منایا جائے۔ صرف اعلان پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ لوگ اس دن کو کامیاب بنانے کی زبردست کوشش کر رہے ہیں۔

بڑے بڑے شہروں کے متعلق تو ہمیں یقین ہے کہ حکام اپنی طرف سے قیام امن کے لئے پوری کوشش کریں گے۔ لیکن ہمیں اگر فکر ہے۔ تو ان مقامات کا جہاں مسلم اکثریت کے درمیان غیر مسلم اقلیت اپنے رحم پر گزارہ کر رہی ہے۔ ہندو اور سکھ پسند لوگ اکثریت کو اقلیت کے خلاف بھڑکا رہے ہیں۔ تا کہ کہیں نہ کہیں شہید گنج کی "مسجد" کی مزعومہ بے حرمتی کا اقلیت سے بدلہ لینے کا موقع نکل آئے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ امن پسند ہندوستانی خواہ ان کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو۔ اپنی طرف سے سر توڑ کوشش کریں گے۔ کہ اس دن حکام کو اپنا پورا پورا تعاون پیش کریں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اُنوچت یا اُچت ؟

(شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کے قلم سے)

پنڈت بُدھ دیو جی کی حیدرآباد والی گھٹنا پر میں نے اپنے وچار پرکٹ کئے تھے۔ جو کہ پرکاش مورخہ ٢٥ اگست ١٩٣٥ء میں چھپے تھے۔ اس پر لالہ بشمبر ناتھ جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی اپ پردھان آریہ سماج ڈنگہ ضلع گجرات نے اپنے وچار پرکٹ کئے ہیں۔ میرا وچار اس وشے پر اب کچھ اور لکھنے کا نہ تھا۔ لیکن لالہ جی نے اپنے لیکھ میں مجھے ہی سمبودھن کیا ہے۔ اور آخیر میں لکھا ہے۔ کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات پر دوبارہ غور فرما کر اپنی رائے کو بدل دیں گے۔

ان کا لیکھ "آریہ ویر" مورخہ ٤ ستمبر ١٩٣٥ء میں چھپا ہے۔ اس لئے مجھے اب کچھ لکھنا پڑا۔ اور میں "آریہ ویر" ہی میں بھیجتا ہوں۔ میں نے لالہ جی کے لیکھ کو دوبارہ پڑھا ہے۔ اور اس پر غور بھی کیا ہے۔ لیکن میں غور کر کے بھی اب تک اپنی رائے کو بدل نہیں سکا۔ لالہ جی نے دو باتیں زمانی ہیں۔ ایک پنڈت جی نے جو کام کیا ہے۔ اور آویش میں نہیں کیا۔ سادھارن حالت میں کیا ہے۔ اور تیسری بات جو میں نے لکھی تھی۔ لالہ جی اس سے سہمت نہیں ہیں۔ میں نے لکھا تھا۔ کہ پنڈت جی کا یہ کام اُنوچت ہے۔ مگر لالہ جی لکھتے ہیں۔ یہ اُنوچت نہیں ہے۔ "اُچت ہے" اس کے لئے لالہ جی نے پانچ مثالیں دی ہیں۔ جو مختصر طور پر یہ ہیں:-

١۔ دریا میں بہتے ہوئے بکرے کو ایک ماس کی خواہش سے نکالتا ہے۔ دوسرا جان بچانے کی نیت سے نکالتا ہے۔

٢۔ مریض کو ڈاکٹر سلانے کے لئے افیون دیتا ہے۔ دوسرا مارنے کے لئے دیتا ہے۔

٣۔ کسی کے منہ پر دشمن دشمنی سے چپت مارتا ہے۔ اور دوست پیار سے مارتا ہے۔

٤۔ ڈاک خانہ میں بادشاہ کی تصویر والی ٹکٹ پر ہر روز مہر لگتی ہے۔ اس سے بادشاہ کی بے عزتی نہیں ہوتی۔

٥۔ قتل میں قاتل کی نیت پر دھیان دیا ضروری ہے۔ اگر نیت قتل کی نہ ہو۔ تو وہ قاتل نہیں۔

ان پانچوں مثالوں میں جو مکھیہ بات ہے وہ یہی ہے کہ فاعل کی نیت کیا ہے۔ اگر فاعل کی نیت بُری نہیں ہے۔ تو فعل سرزد ہونے پر بھی وہ مجرم نہیں ہے۔ اور نیت بُری ہونے پر فاعل مجرم ہوتا ہے۔ یہ لالہ جی کی منشا معلوم ہوتی ہے۔ سو اگر پنڈت بُدھ دیو جی کے اُن وچاروں کو جو اُنہوں نے خود لکھے یا آچاریہ رام دیو جی نے پرکٹ کئے ہیں لگا دیں۔ تو سوچنے میں آسانی ہو جائے گی۔ اس لئے میں اس طرح سوچتا ہوں۔ وہ یہ ہیں۔ یہ فعل پہلا اور آخری ہے۔ یہ دوبارہ نہ ہوگا۔ کیا لالہ جی ان پانچوں کو بچانے کی نیت سے بکرا نکالنے والا۔ نیند کے لئے افیون دینے والا۔ محبت سے چپت مارنے والا۔ ڈاک خانہ میں مہر لگانے والا یا آپ کا نیک نیت قاتل بھی اس طرح توبہ کرتے ہیں۔ کہ ہم یہ فعل پھر نہ کریں گے۔ میری رائے میں نہ تو وہ توبہ کرتے ہیں۔ اور نہ آپ انکو مشورہ دیں گے۔ کہ وہ پھر ایسا نہ کریں۔ اس حالت میں آپ کی مثالیں یہاں ٹھیک نہیں بیٹھتی ہیں۔ اگر یہ کام اُچت ہے۔ تو پنڈت جی کو یہ کرنا چاہیئے۔ آپ کو بھی کرنا چاہیئے۔ مجھے بھی کرنا ہوگا۔ وہ یوت بھی کرے گا۔ بچہ بچہ بھی کرے گا۔ ہر ایک آریہ سماجی اس کو اُچت ہونے کی صورت میں کرتا رہے گا۔ یہ نہ آپ مانتے ہیں۔ اور نہ پنڈت جی مانتے ہیں۔ کہ آگے کو یہ فعل ہوتا رہے۔ اس لئے یہ اُنوچت ہے۔

دوسرے میں آپ کی اس دلیل کو مانتا ہوں۔ کہ فاعل کی نیت پر ضرور دھیان دینا چاہیئے۔ میں اس کو اس طرح مانتا ہوں جو آدمی بُری نیت سے کوئی بُرا کام کرتا ہے۔ اُس کا من اور شریر سے کرم کرنا مانا جاتا ہے۔ اور جو کوئی اچھی نیت سے بُرا کام کرتا ہے۔ اُس کا من تو بُرا نہیں ہے۔ پرنتو اس نے جسم سے بُرا کام کیا ہے۔ پہلی صورت میں بُرے فعل کا اثر من اور شریر پر ہوتا ہے۔ اور دوسری صورت میں صرف شریر پر ہوتا ہے۔ اس کو شاستر میں شاریرک کرنے والا کہا گیا ہے۔ پہلی صورت میں پاپ زیادہ ہوتا ہے۔ اور دوسری صورت میں اس سے کم ہوتا ہے۔ لیکن دوسری صورت میں بھی وہ کام اُچت نہیں ہو جاتا۔ اُس وقت بھی اُنوچت ہی ہوتا ہے۔ اس کو میں آپ کی مثال سے ہی واضح کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ ایک انسان کسی کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے۔ دوسرا جان کر نہیں کرتا۔ بلکہ اس سے اتفاقیہ قتل ہوتا ہے۔ جیسے شکاری جب شکار پر گولی چلاتے ہیں تو کبھی بار اتفاقیہ وہ کسی منشیہ کے لگ جاتی ہے۔ اُس صورت میں آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ اُس کی نیت مارنے کی نہ تھی۔ اس لئے ویسا مجرم نہیں ہے۔ جیسا کہ بُری نیت سے قتل کرنے والا۔ لیکن یہ تو نہ ہوگا۔ کہ اس کا فعل اُچت ہو جائے۔

ایک مثال آپ نے ڈاک خانہ کی دی ہے۔ یہ مثال آپ نے نا معلوم کیوں دی؟ کیونکہ ٹکٹوں پر جو بادشاہ کا چِتر ہے۔ وہ بنایا ہی اس لئے گیا ہے۔ کہ اس پر مہر لگائی جائے۔ اگر اس پر مہر نہ لگائی جائے۔ تو ڈاک کا معاملہ بگڑتا ہے۔ کیا رشی دیانند کا چِتر پاؤں سے ٹھکرانے کے لئے بنایا گیا ہے؟ اگر ٹھکرانے کے لئے ہے۔ پھر تو آپ کی مثال ٹھیک ہے۔ ورنہ نہیں۔ اور مجھے اُمید نہیں ہے۔ کہ کوئی آریہ سماجی یہ مانتا ہو۔ کہ رشی دیانند کا یہ چِتر پاؤں سے ٹھکرانے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس لئے پنڈت جی کا کاریہ اُنوچت ہے۔

میں نے پہلے بھی لکھا تھا۔ اب بھی لکھتا ہوں۔ میں پنڈت بُدھ دیو جی کو اُس وقت سے جانتا ہوں۔ جبکہ وہ گوروکل میں پڑھتے تھے۔ اور میں نے پنڈت جی کے ساتھ سبھا میں سالوں کام کیا ہے۔ اس لئے میں اُن کے سوبھاؤ سے پریچت ہوں۔ پنڈت بُدھ دیو جی کی شردھا رشی پر کسی سے کم نہیں ہے۔ میرے خیال میں وہ بھاؤک پرش ہیں۔ اس لئے اُن کی شردھا دوسروں سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ کم نہیں۔ اُن کے دل میں برا بھاؤ نہ تھا۔ لیکن اُن کے دماغ میں اُس وقت جو وچار تھے۔ وہ ٹھیک نہ تھے۔ اور حیدرآباد میں اُنہوں نے جو کچھ کیا۔ وہ اُچت نہ تھا۔ اگر میں اُن کے دل کو بھی بُرا مانتا۔ تو میں یہ لکھتا۔ کہ پنڈت بُدھ دیو جی کو ڈنڈ دینا چاہیئے۔ وہ ڈنڈنیہ ہیں۔ لیکن میں نے یہ نہ لکھ کر لکھا تھا۔ کہ پنڈت جی کو پرایشچت کر لینا چاہیئے۔ پنڈت جی کی شوبھا اسی میں ہے۔ میری اب بھی یہی رائے ہے۔ اس وقت آچاریہ رام دیو جی اس کام کو دھرم ورُودھ لکھ چکے ہیں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری پنڈت بھیم سین جی اس کو اُنوچت مانتے ہیں۔ سنیکت پرانتیہ سبھا کے پردھان اُنوچت ٹھہراتے ہیں۔ اور سارودیشک سبھا کا فیصلہ بھی اُنوچت ہی ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میرا وچار اب بھی اُ[illegible]کے ساتھ ہے۔ میں مکرر لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے لالہ بشمبر ناتھ جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اُپ پردھان آریہ سماج ڈنگہ کا لیکھ دھیان سے پڑھا ہے۔ اور اس پر غور بھی کیا ہے۔ غور کرنے کے بعد بھی میں اس کاریہ کو اُنوچت ہی مانتا ہوں۔ مجھے پنڈت جی کی نیت پر شک کرنے کا حق نہیں ہے۔ تو بھی پنڈت جی پرایشچت کریں۔ اب جو پنڈت جی نے وکتویہ نکالا ہے۔ اُس میں یہ شبد ہیں:-

"یہ توان کر یادوں کی تپھار تھا۔ دیا کھیل ہے۔ پرنتو اس سے بھی سرل رہنی سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ تو ایک طرف میں جوتا لے کر کھڑا ہوتا ہوں۔ اور دوسری طرف آپ لے لیں" ۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مناظرہ میں جوتے کا مارنا پہلے پنڈت جی نے پیش کیا تھا۔ نہ کہ مادھو آچاریہ جی نے کہا۔ اس حالت میں میرا دماغ اس کو اُچت ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میں اسے اُنوچت ہی مانتا ہوں۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ جو لوگ اس وقت کسی کارن وش اس کو اُنوچت نہیں مانتے ہیں۔ اُن کو کچھ وقت گزرنے پر اپنی غلطی محسوس ہونے لگے گی۔ میں آخیر میں لالہ جی سے یہ نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ مجھے معاف فرما دیں۔ میں اُن کے وچاروں کا نہیں بن سکا۔

کلاسوالہ میں ایک مسلمان کی شُدھی

١٣ اکتوبر بروز شکر ٢ بجے بعد دوپہر آریہ سماج مندر میں ایک نوجوان بعمر تقریباً ٢٥ سال نے آریہ دھرم میں پرویش کیا۔ جس کا پہلا نام مستان علی سے تبدیل کر کے مہاشہ دھرم پال رکھا گیا۔ شُدھی کی رسم منتری آریہ سماج مہاشہ سنت رام جی پُری نے سر انجام دی۔ اور شُدھی کے متعلق مختصر سی تقاریر کیں۔ بعد ازاں مہاشہ دھرم پال جی نے اپنے ہاتھوں حلوہ تقسیم کیا۔ جس کو تمام استری پُرشوں نے سویکار کیا۔ مہاشہ صاحب مذکور فی الحال کلاسوالہ آریہ سماج مندر میں نواس کریں گے۔ ان کے لئے ہندی کی تعلیم کا پربندھ کر دیا گیا ہے۔

ماسٹر جگت رام منتری آریہ سماج کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ

[illegible] ہے کم خرچ اکسیر دوائی ہو بصرف سورس چکنسا اردو مصنفہ تودشی جی میں ملتی جسمیں کھٹا میٹھا کڑوا کسیلا پھیکا نمکین سبکی لاوٹ ہی علاج درج ہے قیمت ۴ر پتہ ہید جیپال ایند سنز لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"سنگھٹن کا مان کرو!"

(لیکھک شری لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار نئی دہلی)

شری منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے یکم ستمبر ۱۹۳۵ء کے "آریہ مسافر" میں "سنگھٹن کا مان کرو" کے عنوان سے ایک لیکھ لکھا ہے۔ وہ جھنو پورن لیکھ ہے کہ اُنہوں نے اپنا کرتویہ پالن کرنے ہوئے آریہ جنتا سے زوردار شبدوں میں اپیل کی ہے کہ سنگھٹن کا مان کرو۔ ان کی اس شکشا سے آریہ جنتا پورے طور پر سہمت ہوگی۔

میں جانتا ہوں۔ کہ منتری جی کی شخصیت کا پرابھاؤ پنجاب کی آریہ جنتا کو بڑا مان ہے۔ اور اب جبکہ اُنہوں نے منتری کے پد پر براجمان ہوکر لوگوں کا دھیان "سنگھٹن کا مان" کرنے کی طرف آکرشت کیا ہے۔ تو پنجاب کا کونسا ایسا آریہ سجن ہوگا۔ جوکہ منتری جی کی اس آگیا اور اچھا کے آگے سر نہ جھکا دے گا۔ اس وقت جس بات کو اُنہوں نے سنمکھ رکھ کر اپیل کی ہے۔ وہ واستو میں دھیان دینے یوگیہ ہے۔

حیدر آباد (دکن) کے شاستراتھ میں پنڈت بدھ دیو جی سے بھگوان دیانند کے چرتر سے بہت لوگوں (نہ کیول سادھارن جنتا بلکہ پنڈت اور شکشت آریوں) کی درشٹی میں اُن کا ریکارڈ ویوہار ہو گیا۔ اور اس کا یہ پرینام اخباروں کا وشے بن کر افسوسناک صورت اختیار کر گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بھی یہ وشے پیش ہونے پر جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے۔ وہاں انترنگ سبھا نے اس کرتیہ کو انوچت سمجھ کر تجویز ہوا۔ کہ پردھان سبھا آریہ جنتا کی رہنمائی کے لئے اعلان شائع کر دیویں۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا کر دیا۔ اور آگیا دے دی۔ کہ آئندہ اس وشے کو بند کر دیا جاوے۔ مگر بہت سے لوگوں کی نظر میں وہ وگنیہ آریہ جنتا کو سنتوش دینے کے لئے پریاپت نہ تھا۔ اس لئے اُنہوں نے اپنا مطالبہ جاری رکھا۔ پس یہ پردھان سبھا نے دوبارہ اپنے وگنیہ کو سپشٹ شبدوں میں لکھ کر لوگوں کے مطالبہ کو پورا کر دیا۔

شری منتری جی نے اس پوزیشن کو سنمکھ رکھ کر کہ شاید آریہ جنتا اب بھی اس سوال کو بحث کا مضمون بنائے رکھے۔ "سنگھٹن کا مان کرو" یہ مضمون لکھ کر لوگوں کا دھیان آکرشت کیا ہے۔ کہ جب پردھان سبھا نے اپنا اعلان شائع کر کے بتلا دیا ہے کہ پنڈت بدھ دیو جی کا یہ فعل شسٹاچار اور نیتی کے ورودھ ہے اور شسٹاچار اور نیتی کے ورودھ ہونے سے دھرم کے بھی ورودھ ہے۔ تو اب یہ وشے بند ہی کر دینا چاہئیے۔

میں منتری جی کے اس سدبھاؤ کا مان کرتے ہوئے آریہ جنتا سے اپیل کرتا ہوں کہ سنگھٹن کا مان کرنے میں ہی آریہ سماج کی طاقت کا راز ہے۔ لیکن سنگھٹن کا مان کرانا اور سنگھٹن کی طاقت کا قائم رکھنا زیادہ تر ادھکاریوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اس زیر بحث معاملہ میں سارودیشک سبھا نے

(جوکہ نہ کیول بھارت ورش کی پرتی ندھی سبھاؤں کی سرتاج بلکہ افریقہ آدی ودیشوں میں جو پرتی ندھی سبھائیں قائم ہیں۔ ان کی بھی وہی سبھا شرومنی ہے) اپنی سمتی پرگٹ کی ہے کہ پنڈت بدھ دیو جی نے رشی دیانند کے چرتر سے جو نرسکار ویوہار کیا ہے۔ وہ دھرم۔ نیتی۔ شسٹاچار اور پراچین نیم جس بھی درشٹی سے دیکھا جائے۔ سروتھا انوچت ہے۔ اور ایک آریہ اپدیشک کے لئے انیت نندنیہ ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی کو اس ویوہار کے لئے پشچاتاپ کرنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ کیول سارودیشک سبھا نے یہ سمتی پرگٹ کی ہے بلکہ پنجاب سبھا نے بھی اس فعل کو ناپسند اور انوچت سمجھا ہے۔ یو۔پی سبھا کے پردھان کی سمتی بھی معلوم ہو چکی ہے۔ اُن کی سمتی یہ ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کو کم از کم چھ ماہ تک کوئی تقریر کسی پلیٹ فارم پر نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اب وہ خود بخود پراشچت کریں۔

پردھان پنجاب پرتی ندھی سبھا۔ پردھان یو۔پی

پرتی ندھی سبھا اور سارودیشک سبھا کے فیصلہ کے ہوتے ہوئے اگر پنجاب سبھا کے ادھیکاری پنڈت بدھ دیو جی سے سنگھٹن کا مان کرانے کے لئے پشچاتاپ نہیں کرا سکتے۔ تو سنگھٹن کے مان کا خواب لینا بیکار ہے۔ سارودیشک سبھا اور یو۔پی سبھا کے پردھان نے پشچاتاپ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مگر پنجاب سبھا کے پردھان اس وشے میں خاموش ہیں۔ لیکن یہ خاموشی اس وشے پر لوگوں کو خاموش کرانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ بلکہ جب پردھان جی پنڈت بدھ دیو جی کے اس کرتیہ کو نیتی شسٹاچار اور دھرم کے ورودھ مانتے ہیں۔ تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ سبھا پنڈت جی سے اظہار افسوس کروا کر لوگوں کو کیوں خاموش نہیں کرا دیتی؟ سبھا کا گورو اسی بات میں ہے۔ کہ اس کا بڑے سے بڑا آدمی بھی جب اس کی رائے میں غلطی کرے (نہ سادھارن غلطی جوکہ کیول اس کی ذات تک محدود رہے۔ اس کی طرف دھیان دلا دیوے) لیکن جو بھول پبلک پر اثر ڈالنے

والی ہووے۔ اس کی نسبت جنتا کے سنتوش کے لئے مناسب کارروائی کرے۔ اور میرے خیال میں پنجاب سبھا کو ویدی سے پنڈت بدھ دیو جی سے اور کسی خیال سے نہ سہی۔ کیول سنگھٹن کی مان مریادا رکھنے کے لئے پشچاتاپ کا مطالبہ کرنا چاہیئے مگر مجھے دکھ ہے۔ کہ سبھا ایسا نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ پنڈت بدھ دیو جی نے اپنے ۴ ستمبر کے اعلان میں لکھ دیا ہے۔ کہ وہ اپنے کاریہ کو نہ دھرم ورودھ۔ نہ نیتی ورودھ اور نہ شسٹاچار ورودھ سمجھتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ کہ اگر ساری دھرتی بھی اکٹھی ہوکر یہ سمجھانے کا یتن کرے۔ کہ میرا کاریہ دھرم ورودھ ہے۔ تو میں کبھی نہ مانوں گا۔ اور اس کے لئے اگر مجھے آریہ سماج چھوڑنا پڑے۔ تو میں آریہ سماج چھوڑنے کے لئے سہرش تیار ہوں۔ میں آریہ سماج کو چھوڑ سکتا ہوں۔ لیکن اپنے گورو دیانند اور اس کے سدھانتوں کو نہیں۔

ان کے اس غرور بھرے وگنیہ کو پڑھ کر کون آریہ پرش یہ بات خیال میں لا سکتا ہے۔ کہ پنجاب سبھا یا سارودیشک سبھا اپنے مطالبہ کو پنڈت جی سے پورا کرا سکے گی۔ مجھے یہی (خوف) پرتیت ہوتا ہے۔ کہ آریہ جنتا جوکہ آریہ سماج کی طاقت اس کے سنگھٹن کے مان میں ہی سمجھتی ہے سنگھٹن کی رکشا کو مدنظر رکھ کر پنڈت جی سے پشچاتاپ کرانے کے لئے کٹی بدھ نہ ہو جائے۔ اور میں پنڈت بدھ دیو جی کے سوبھاؤ کو بھی جانتا ہوں۔ وہ اس کو معمولی سا سوال سمجھتے ہیں۔ وہ یہ نہیں کہتے۔ کہ اگر کوئی آدمی ان کو سمجھا دیوے۔ تو وہ مان بھی جاویں گے۔ بلکہ ان کا تو یہ دعویٰ ہے کہ اگر ساری دھرتی بھی اکٹھی ہوکر ان کو سمجھانے کا یتن کرے۔ کہ ان کا کام دھرم ورودھ ہے۔ تو وہ نہیں مانیں گے۔ ان حالات میں جو نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اس کا اندازہ آریہ جنتا خود لگا لیوے۔

میری رائے میں اب یہ سوال شخصی حیثیت سے نکل کر اصولی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کو دور اندیشی سے اس پوزیشن کو حل کر دینا چاہیئے۔ تاکہ پھر یہ سوال کوئی خطرناک صورت اختیار

جب مایوسی کی اندھیری گھٹا چھائی ہو

اور صحت کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو۔ اس وقت مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ چند ہی روز میں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی دکمی۔ جریان۔ احتلام اور دیگر امراض مخصوصہ نابود ہوکر مکمل صحت حاصل ہوتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں للعہ

ملنے کا پتہ :-

ویدشاستری جالندھر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ۔ پرگت رام لوہری، انار کلی...

قیمت فی شیشی — قیمت فی شیشی

بھیم سینی سرمہ

سوا روپیہ — سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی عینک کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزوری بینائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ پھپھی۔ پڑوال۔ ککرے وغیرہ جیسے جلدی رہتے ہیں۔ لگاتار لگانے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ امید ہے۔ ان کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔

استری سکھدا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط۔ صاف اور طاقتور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن چڑھنا یا گھٹنا۔ خون پتلا دھبا ہونا۔ کم یا زیادہ درد کے ہمراہ ہونا۔ سر۔ کمر۔ جانگھ اور پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید۔ لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آ جاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور طاقت پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی شیشی۔

ابھے رس

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آ جاتا ہے۔ لیکن اس میں تو بہت پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ مسے جھڑ جاتے ہیں۔ خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

گورو کل رسائنک فارمیسی دہلی نمبر ۶

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رِشی دیانند کی مورتی پر پادری ہار کرنا سدھانت وِرُودھ ہے

میں نے اپنے پہلے لیکھ میں شری پنڈت بدھ دیو جی کی حیدر آباد کی کرتی کو آریہ شِشٹاچار اور نیتی کے وِرُودھ دکھلاتے ہوئے انت میں اس کو سدھانت وِرُودھ دکھلانے کے لئے بھی کچھ تھوڑا سا لکھا تھا۔ اور باقی بھی لکھنے کی پرتگیا کی تھی۔ دوسرے لیکھ میں پنڈت جی کی جوشنکا میں سابود ٹینک سبھا کے بریشن کے متعلق تھیں اُن کا اُتر دیا گیا تھا۔ اب اس لیکھ میں پنڈت جی کی کرنی جو اُس کی پُشٹی میں پیش کئے ہوئے رِشی واکیوں پر سدھانت آتمک درشٹی سے وچار کروں گا ؛

یدیپی اس سمے پر وِشے شری پنڈت بدھ دیو جی کی ہی ایک وِشیش کرنی (خاص فعل) کے کارن وواد یِشیہ بنا ہے۔ تتھاپی چونکہ اس کا سمبندھ آریہ سماج کے پوررنگ اور اس کے بتلائے ہوئے ویدک سدھانتوں سے ہے۔ اس لئے سامانیہ روپ سے اس کا سمبندھ سارے ہی آریہ جگت یا آریہ سماج کے منتویہ اور اس کے بھاوی آچار ویوہار سے ہے۔ اسی کارن آریہ ودوانوں کو اس اور دھیان دے کر اس کا انت نرنے کر دینا چاہئے تاکہ اس وِشے میں جو بھی نراپنج کسی کو ہے۔ وہ دور ہو جائے۔ اور آئندہ ایسا کام (ادھِیَت ٹھہرے پر) کوئی نہ کرے۔ یا اُچِت ٹھہرنے پر سب کریں۔ میری سمتی میں اس پرکار کی سمسیا پیدا ہونے کے دو کارن ہیں۔ پہلا یہ کہ کئی ایک آریہ وِدوان رِشی سے سدھانت سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے سنسکاروں تتھا وِدوتا کے بل پر رِشی کے نام سے سدھانت بناتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہ سمجھتے ہیں۔ وہی رِشی دیانند کا مت ہے ؛

دوسرا کارن یہ ہے کہ مدت تک مورتی پوجا۔ وِرودھی پرچار کرنے پر بھی سنسکاروں سے پربھاوِت (متاثر) ہونے کے کارن اُن کے مورتی پوجا وِرودھی سنسکار دیدبات اتنے پربل ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں مورتی پوجا اور بُت پُوجا میں کوئی بھید ہی پرتیت نہیں ہوتا۔ اور "مورتی پوجا" شبد سے انہیں اتنی گھرنا ہو گئی ہے۔ کہ انہیں بھی شرعی مولویوں کی طرح ہر ایک مورتی اور چترکاری کے دیکھنے سے سنسکار پوروک سہر رُوگ پر بھی مورتی پوجا کی گندھ آنی ہے۔ انہیں رِشی دیانند کے دیو پوجا کے وہ ایک واکیہ بھی مورتی پوجا کے کھنڈک پرتیت ہوتے ہیں یہی کارن ہیں کہ جنہوں نے پنڈت بدھ دیو جی جیسے رِشی بھگت کو بھی اپنے مورتی مان گورو دیو کی مورتی پر پادپ ہار کرنے کے لئے اُوچِت یا وِرُودھ کہہ دیا۔ وغیرہ

لیکھک شری لالہ گیان چند جی آریہ ٹھیکیدار رنی دہلی

اس تلخ نمائش کا مورتی پوجا کے نشیدھ سے کوئی سمبندھ نہ تھا۔ کیونکہ آریہ سماج کیول ایک نراکار ایشور کی مورتی پوجا کا نشیدھ کرتا ہے۔ نہ کہ مورتی مان ماتا پتا آدی دیوں کی مورتیوں کی سنسکار رعیت پوجا کا بھی۔ یہ مورتی مان دیووں۔ گوروؤں اور دیروں کی پوجا تو انسانی فطرت کا خاصہ اور مانوی کرتویہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سب سنسار میں جہاں اپنے جیونت دیووں۔ گوروؤں اور دیروں کی سیوا سنسکار ادر مان کیا جاتا ہے۔ وہاں اُن کی مرتیو کے بعد بھی ان کی پوجا کی جاتی ہے۔ ارتھات ان کی سمرتی کے لئے اُن کی مورتیاں گھروں اور پبلک لون اتھوا سماج مندروں میں لٹکائی جاتی ہیں۔ ان کے سٹیچو بنائے جاتے ہیں۔ پرتی ورش ان کی ورشیاں منائی جاتی ہیں۔ یہ سب کرتگیتا پرورشت کرنے کے لئے ہی نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ان آدرش پرشوں کے لوک پرلوک اُپیوگی گُنوں اور کرموں کا مان۔ انکرن اور ان کے اُوچیہ جیونوں سے شکھشا گرہن کرنے کے لئے بھی کیا جاتا ہے۔ رِشی نے بھی دیو پوجا کے اُوچیت اور آوشیک کرت دو ترجیوں کو اپنے مننتویوں میں دیو پوجا کے نام سے ستھان دیا ہے۔ اور اس کو اپنے منتویہ ۲۱ کے ان شبدوں میں پرکاشت کیا ہے:-

"اُنہی وِدوانوں۔ ماتا پتا۔ آچاریہ۔ اتتھی۔ نیائے کاری۔ راجہ اور دھرماتما جن۔ پتی برتا استری اور استری برت پتی کا سنسکار کرنا دیو پوجا کہلاتی ہے۔ اس سے وپریت ادیو پوجا ان کی مورتیوں کو پوجیہ اور اتر پاشان آدی جڑ مورتیوں کو سروتھا اپوجیہ سمجھتا ہوں۔" +

اسی طرح آریہ سماج اتھوا آریہ سماجی بھی رِشی دیانند اور اپنے دیروں کی مورتیوں کو اپنے گھروں اور سماج مندروں میں لٹکا اُپرتی ورش رِشی نِروان اُتسو منا کر یا تنک روپ سے اس منتویہ کو مانتے چلے آ رہے ہیں۔ شری پنڈت بدھ دیو جی بھی اس پرکار کی دیو پوجا کو مانتے اور کرتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے ان شبدوں سے ظاہر ہے ؛

"نہ ہی رِشی کا چتر گھر میں رکھنے کے خلاف ہوں۔ میرے گھر میں بھی رِشی کا چتر سدا ہی رہتا ہے۔" + (آریہ دیر لاہور ۔ ۴ اگست ۱۹۳۵ء)

"دوسرے ستھان میں لکھے ہوئے رِشی کے چتر سے الجھاؤ اُٹھانے میں پاپ نہیں سمجھتا" +

پرنتو جب پنڈت جی اپنی حیدر آبادی کرنی کو سدھانت سے اور وِرودھ کرنے کے لئے رِشی واکیوں کو اُدھرت کرتے ہیں۔ تو یہ لکھتے ہیں ؛

"اُداہرن اتی سپشٹ ہیں۔ اور یدی ان کا بالکل اکھشر ارتھ لیا جائے۔ تب تو گھروں میں رِشی کا چتر بھی نہ رکھنا چاہئے پرنتو میں ایسے دُراگرہ پورن سِتھاپنا کی شرن نہیں لینا چاہتا۔ رِشی دیانند چتر کلا کے شترو نہ تھے۔ اور نہ دیو پوجا کے اور نہ ہی میں ان دونوں کا شترو ہوں۔ رِشی کے یہ سمسے پر دیہ ہیں کیا بھاونا ہے یہ تو وہی بتلا سکتے ہیں۔ جن کا میرے ساتھ رات دن کا ویوہار ہے۔" ؛

("ارجن" ۔ ۲۲ اگست ۱۹۳۵ء)

تو اتیت آشچریہ ہوتا ہے۔ کیونکہ پنڈت جی کے اُکت کتھن سے دو بھاگ ہیں۔ پہلا منفید سے پہلا اور پچھلا۔ یہ دونوں پرسپر وِرودھی اور دونوں ہی ایک دوسرے کا کھنڈن کرتے ہیں ارتھات اگر پہلے پنڈت جی رِشی دیانند کے لیکھ رِشی کی مورتی کو گھر میں رکھنے کے وِرودھی ہیں۔ اور وہ اس کو بھی مورتی پوجا بتلاتے ہیں۔ تو پھر رِشی دیانند چتر کلا اور دیو پوجا کے وِرودھی اور ماننے والے کیسے؟ اتھوا اگر رِشی دیانند چتر کلا اور دیو پوجا کے وِرودھی نہیں۔ تو پھر ان کے لیکھ مورتیوں کو گھروں میں رکھنے کے وِرودھی کیونکر ہو سکتے ہیں؟

کیا رِشی دیانند کا منتویہ اور تھا۔ اور کرتویہ اور۔ کدا پی نہیں۔ رِشی کے منتویہ اور کرتویہ کو پرسپر وِرودھی بتلانا بڑی بھاری بھول ہے۔ پنڈت جی کے اپنے منتویہ اور کرتویہ میں وِرودھ ہو سکتا ہے۔ اور ہے۔ کیونکہ آپ یہ مانتے ہیں کہ گھر میں مورتیوں کا رکھنا رِشی دیانند کے لیکھوں (جن کو وہ اپنا منتویہ سمجھتے ہیں) کے وِرودھ ہے۔ اور پھر بھی اپنے گھر میں رِشی کی مورتی رکھتے ہیں۔ اور اس سے لابھ بھی لیتے ہیں۔ اور مورتی نہ رکھنے کی ستھاپنا کو دُراگرہ پورن بھی قرار دیتے ہیں ؛

شری پنڈت جی اپنے منتویہ اور کرتویہ کے اُکت وِرودھ کا سمادھان تو خود ہی کریں گے۔ میرا کام نہیں۔ ہاں میں یہ ضرور دُور کرونگا

کہ پنڈت جی کے لیکھ سے رِشی کے منتویہ اور کرتویہ میں جو وِرودھ ظاہر ہوتا ہے وہ واستوک نہیں ہے۔ کیونکہ رِشی واکیوں کا جو ابھیپرایہ پنڈت جی نے سمجھا ہے۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے یہ نہ اس وچار کے کہ رِشی کا کون واکیہ کس پرکرن کا ہے۔ دیو پوجا تتھا مورتی پوجا سمبندھی سب ہی واکیوں کو مورتی پوجا کا کھنڈک سمجھ کر اپنے لیکھ میں ایک ساتھ اُدھرت کر دیا ہے۔ اور ان کے انت میں لکھ دیا ہے کہ "یدی ان کا بالکل اکھشر ارتھ لیا جائے۔ تب تو گھروں میں رِشی دیانند کا چتر بھی نہ رکھنا چاہئے" +

حالانکہ اس کے ساتھ ہی آپ اپنی اس ستھاپنا کو دُراگرہ پورن بھی بتلاتے ہیں۔ اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ رِشی دیانند بھی دیو پوجا کے وِرودھی نہ تھے +

اس سے سپشٹ ہے۔ کہ پنڈت جی نے رِشی واکیوں کو سمجھنے کے لئے دھیان نہیں دیا۔ اس لئے ہی انہیں یہ غلطی لگی ہے۔ کہ رِشی کے واکیہ گھروں میں مورتی مان دیووں کی مورتیاں رکھنے کے وِرودھی ہیں۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو رِشی اپنی مورتی کھنچوانے کی کبھی اجازت نہ دیتے۔ چونکہ یہ ایک امر واقعہ ہے۔ کہ شری سوامی جی جب کاشی سے دانا پور پدھارے تھے۔ اس سمے آپ کا فوٹو لیا گیا تھا۔ اور آپ کے بھگت آپ کے جیون کال ہی آپ کی مورتی اپنے گھروں میں رکھتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ تو نشچت ہے۔ کہ رِشی کے اس ویوہار کے وِرودھ رِشی واکیوں کے ارتھ کبھی درست نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ رِشی کے منتویہ اور کرتویہ میں کبھی وِرودھ نہیں ہو سکتا۔ اور یدی کہیں پر ارتھ سپشٹ نہ ہوں۔ اتھوا ارتھوں کے کرنے میں وِواد ہو۔ تو رِشی کے ویوہار کی روشنی میں جو ارتھ ہوگا۔ وہی درست سمجھا جائے گا۔ دوسرا نہیں ؛ (باقی آئندہ)

بندوقیں تفنگیں رائفلیں اور ریوالور
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ کرنیٹ خرچ آٹھ قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔
فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے
سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی ؛
Suleman Umar & Co.
Karachi.

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت بدھ دیو کو آئندہ شاستر ارتھ کا نام نہ لینا چاہیئے

(لیکھک پنڈت الینشور کوی راج آنریری منتری حیدرآباد دکن)

قبل ازیں ایک خط میں یہ لکھ کر سمجھا تھا۔ کہ وہ اپنی اندولن کو روکنے میں مدد کرے گا۔ لیکن صد افسوس کہ پنجاب کے نقار خانہ میں دکن کے طوطی کی آواز سنی نہ گئی۔ کوئی آدمی خواہ کتنا ہی بڑا عالم فاضل اور ودوان ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اپنی غلطی کو ماننے میں پس و پیش کرتا ہے۔ تو جاہل ہی سمجھا جائے گا۔ سوامی جی مہاراج بھی تو ہمیشہ اپنی بھول کو سویکار کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ لیکن ہزار افسوس ہے کہ آج ایک آریہ مہوپدیشک اپنے آپ کو سوامی جی سے بھی کہیں بڑھ کر سمجھتا ہے۔ اور اعلان کرتا ہے کہ ساری دھرتی بھی سمجھائے تو میں نہیں مانوں گا۔ اگر ہمارے بھائی کے پاس ودوتا کے ساتھ کرودھ (غصہ) اور ابھیمان (غرور) کا زہر نہ ملا ہوتا۔ تو آج آریہ سماج کو یوں رونا نہ پڑتا۔ جہاں تک ہمیں پتہ ہے۔ یہ پہلی غلطی ہے۔ لیکن ابھی میں سارے بھاؤ معلوم ہو گئے۔ شاستر ارتھ کے واقعہ کا اتنا برا اثر رہا۔ کہ لوگ کہتے تھے کہ اگر شاستر ارتھ میں جوتوں کا ہی پرمان دینا تھا تو پنڈت لوگوں کی کیا ضرورت تھی؟ کیا حیدرآباد میں موچی ہی کچھ کم تھے؟ ابھی پچھلے اگست کا تقریباً پرکار پہننا وبد ہو کے ارپن کر کے آیا ہوں۔ اور اضلاع میں جہاں کہیں بھی گیا۔ اس حرکت سے جنتا کو دکھی ہی پایا ہے۔ بلکہ پچھلے دسمبر کے دورہ میں جن لوگوں کو میں آریہ سماج کے بالکل قریب دیکھ کر آیا تھا۔ اُن کو آریہ سماج سے گھرنا کرتے ہوئے پایا۔ دکھ ہوتا ہے کہ ستیہ کا گلا گھونٹا جا رہا ہے اور ستیہ ہی کی دہائی دی جا رہی ہے۔ نہ جانے پنڈت جی کے دماغ میں جوتوں نے کتنے دنوں سے بے چینی پیدا کر رکھی تھی۔ کہ آخر حیدرآباد جیسی متمدن نگری میں وہ جوتے نکل ہی پڑے۔ اور پنڈت دھرم دیو جی دوارہ بنائے ہوئے واتاورن کا سروناش کر دیا۔

پنڈت جی کو تیاگ کا اوتار کون نہیں مانتا۔ لیکن اس میدان میں آ کر تو پنڈت جی نے تیاگ کے وہ نمونے پیش کر دئے کہ توبہ توبہ۔ ودوتا، سبھیتا اور سجنتا سبھی کچھ کو تیاگ دیا۔ میرے وچار میں تو پنڈت جی کو آگے سے صرف ویاکھیان ہی دینا منظور ہوگا۔ شاستر ارتھ سے تو انہوں نے آریہ سماج کو ایسے جنجال میں پھنسا دیا ہے۔ کہ مدتوں یاد رہے گا۔ حیدرآباد کی جنتا کے لئے تو پہلا ہی شاستر ارتھ تھا۔ اور اب شاستر ارتھ شبد سے ہی لوگوں کو نفرت ہو گئی ہے۔ پرماتما پنڈت جی کو سمجھ چھوڑنے کی ہمت دیں۔

پروفیسر رام دیو جی کو دو ٹوک فیصلہ کرنا چاہیئے

(لیکھک مہاتما شمشیر سنگھ جی کالی کملی والے آچاریہ گورو کل برلسی)

پنڈت بدھ دیو جی کے رشتہ میں میرا خیال تھا۔ کہ نہ بولوں۔ لیکن ہم سمسٹر کے "ویر بھارت" کے ہیڈنگ کو دیکھ کر کہ جو بدھ دیو نے کیا۔ وہ ضروری تھا۔ رہا نہ گیا۔ اور لکھنا پڑا۔ کیا اب جس پنڈال میں مہرشی دیانند کی تصویر لگی ہوگی۔ اُس میں بدھ دیو جی لیکچر نہیں دیں گے؟ کیونکہ وہ پنڈال تو مورتی پوجکوں کا ہوگا۔ اور کیا وہ لوگ جو ناتجربہ کاری سے بدھ دیو جی کو بدھائی دے رہے ہیں۔ اپنے سماج مندر سے فوٹو اتار کر رکھ دیویں گے۔ یہ لکھنا کہ کرشن کی گمدی چھین گئی ہے۔ اس لئے راگ الاپتا ہے۔ یہ بات نہیں۔ رشی بھگت دو دو آنسو رو رہے ہیں۔ اور بھگوان سے پرارتھنا کر رہے ہیں۔ کہ بدھ دیو جی کو سدبدھی دیں۔ کہ وہ اکیس روز کا م برت کر کے پرائشچت کریں۔ اور صاف کہہ دیں۔ کہ میں اس غلطی کا پرائشچت کروں گا۔ تاکہ پھر اس کا کسی اخبار میں ذکر نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس معاملہ میں رشی بھگتوں کا من کافی دکھی ہو رہا ہے۔ آشا ہے۔ کہ بدھ دیو جی اس گھمنڈ کو من سے نکال دیں گے۔ اور "آریہ ویر" اس لڑکپن سے باز رہے گا۔

آشا ہے۔ کہ آپ ڈٹے رہیں گے۔ اس کا نیصلہ ... رہے گا۔ کیونکہ ہر آریہ کے گھر میں مہرشی کا فوٹو ہونا ضروری ہے۔ اور پروفیسر رام دیو جی خود غلطی مان رہے ہیں۔ اور اس کا دو ٹوک نیصلہ نہیں کرتے۔ یہ کیا کمزوری ہے۔ مزید براں بدھ دیو جی نے بالکل سہو بنی میں ایسا کیا۔ کیونکہ انکو لیکچر اور مباحثہ ... پرکاش [illegible] ...

آریہ سماج ابوہر کو بدنام کرنیکی ناپاک کوشش

بناوٹی سکرٹری کے مراسلہ کی اشاعت

(از منتری لالہ دھنپت رائے جی پردھان آریہ سماج ابوہر)

اخبار "آریہ ویر" صفحہ ۱۰ مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۳۵ء میں ایک نوٹ آریہ سماج ابوہر کے متعلق منجانب جگت رام سکرٹری آریہ سماج ابوہر شائع ہوا ہے۔ جس میں اخبار "پرکاش" اور "ریفارمر" کے پنڈت بدھ دیو کے متعلق اندولن کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ میں آریہ جنتا کی اطلاع کے لئے نویدن کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماج ابوہر کا کوئی شخص جگت رام نامی سکرٹری نہیں ہے۔ نہ ہی اس نام کا کوئی سبھا سد ہی ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ "آریہ ویر" نے ایسی بے بنیاد اور غلط خبر جعلی نام پر کس طرح شائع کر دی ہے۔ میرا وچار ہے۔ کہ پراپیگنڈا کی خاطر ایسی جھوٹی خبریں شائع کر کے آریہ جگت کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ آریہ سماج ابوہر نے کوئی ریزولیوشن مندرجہ بالا مضمون کا پاس نہیں کیا۔ بلکہ آریہ سماج کی جنرل سبھا نے مورخہ ۵/۸/۳۵ء کو مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ جو کہ پریس میں نہ بھیجا گیا:-

"آریہ سماج ابوہر پنڈت بدھ دیو کے منہ سے سوامی دیانند جی مہاراج کی تصویر پر لاتیں مارنے کو انتہنت نندنیہ واسبھیہ ششٹاچار کے ورودھ قرار دیتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ پنڈت بدھ دیو کو اس کو کرم کے لئے پشچاتاپ کرنے کے لئے بادھت کرے"۔

لاہور آ کر بھی پنڈت بدھ دیو جی اپنے فعل سے نادم تھے

(از پروفیسر رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

واستوک بات یہ ہے کہ جس دن پنڈت بدھ دیو جی حیدرآباد سے لوٹ کر آئے تھے۔ اسی دن میں نے شاستر ارتھ کے سمبندھ میں اُن سے پوچھا۔ وہ کھنت اور اُداس پرتیت ہوتے تھے۔ اُنہوں نے وہ گھٹنا مجھے نہیں بتائی۔ کارن یہ پرتیت ہوتا ہے کہ میرے اور ان کے سمبندھ پتا پتر کے ہیں۔ اور وہ میرے وچار اس سمبندھ میں جانتے تھے۔ اور اپنے خیال میں مجبور سے کئے ہوئے اپنے کرتیہ پر وہ پرسن بھی پرتیت نہ ہوتے تھے۔ دو تین دن کے بعد حیدرآباد (دکن) سے وہاں کے سماج کے مکھیہ پتر "ویدک آدرش" کی ایک پرتی لاہور میں آئی۔ مجھے بتلایا گیا۔ کہ اس میں پنڈت جی کے کرتیہ کو معرکہ کا کاریہ بتلایا گیا ہے۔ اور اُن کے ساہس پورن کرتیہ کے لئے ان کی بڑی پرشنسا کی گئی ہے۔ مجھے بڑا دکھ ہوا۔ میں نے پنڈت جی کو اپنے پاس بلایا۔ اور پردھان سبھا تھا بندھو کے روپ میں میں نے اُن کو بہت کچھ کہا۔ اور نویدن کر دیا کہ وہ سدھانت رکھشا کے پوتر بھاو سے پریرت ہو کر بھی ایسے کرتیوں سے باز رہیں۔ کیونکہ ایسے کرتیہ ششٹاچار اور نیتی کے ورودھ ہیں۔ ششٹاچار اور نیتی بھی تو دھرم کے انترگت ہیں۔ اور ہمارے دھرم کے تو دانت بیلے رکھنا اور پرانم بھگتی نہانا بھی پرتی کول ہے۔ پنڈت جی نے اُتر دیا۔ کہ وہ آگے ہی نشچے کر چکے ہیں کہ یہ اُن کا پرتھم اور انتم کاریہ تھا۔ اور اب تو ستھا سن دیو ستھا بھی ہو گئی ہے۔ میں ایسا کرتیہ پھر کبھی نہ کروں گا۔

"پرکاش" کا "ورجانند انک"

"پرکاش" کا اگلا پرچہ جس پر ۲۹ ستمبر کی تاریخ ہوگی۔ "ورجانند انک" ہوگا۔ یہ انک اس اُدیشہ سے شائع کیا جا رہا ہے۔ کہ آریہ سماجیں گورو ورجانند جی کے پرتی جن کو بھگوان دیانند یاد کرنا سو ہر بتلایا کرتے تھے۔ اور جن کے اُپدیشوں سے فیضیاب ہو کر ہی بھگوان نے آریہ سماج کی بنیاد ڈالی تھی۔ اپنی آگادھ شردھا بھگتی کا اظہار کر کے اس انک کو کثیر تعداد میں منگوا کر رشی رن سے ادا ہوں گی۔

المشتہر :- مینیجر "پرکاش" - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

میں نے گوروکل کیوں چھوڑا؟

(پنڈت چموپتی جی ایم-اے کے قلم سے)

آریہ سماج جڑانوالہ کے منتری جی کے پتر کا جواب میں نے اخبارات میں دے دیا تھا۔ اس میں میرے اس پتر کی نقل بھی شامل تھی۔ جو میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے شری منتری جی کی سیوا میں بھیجا تھا۔ اور جس میں میں نے شری پروفیسر رامدیو جی۔ شری پنڈت بھیم سین جی۔ شری پنڈت بدھ دیو جی اور شری پنڈت دیو شرما جی آدی کے سمبندھ میں نویدن کیا تھا۔ کہ یہ مہانو بھاو گزشتہ سال میرے خلاف پراپیگنڈا میں مکھیہ بھاگ لیتے رہے۔ میں نے نویدن کیا تھا کہ میرے لیکھ اس پراپیگنڈا کے خلاف اپنی صفائی پیش کرنے کا سامان ہیں۔ اگر سبھا چاہتی ہے کہ میں لیکھ شائع نہ کروں۔ تو سبھا ایک سوتنتر نیائے سبھا کی سمتھا پنا کر دے۔ اس میں میں اپنی شکایات رکھ دوں گا۔ نیائے سبھا جو نیصلہ کرے۔ اسے انترنگ سبھا عمل میں لانے کی ذمہ دار ہو جائے۔ میں اپنے ایک لیکھ کے دوارہ پاٹھکوں پر ظاہر کر چکا ہوں۔ کہ نیائے سبھا کی ضرورت کیا ہے؟ یہ تجویز دراصل میرے کچھ مترون کی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ اخبارات کی بجائے اگر معاملہ اندر فیصلہ ہو جائے۔ تو اچھا ہے۔ پروفیسر رامدیو جی آدی نے میرے وشے گوروکل کے پربندھ کے خلاف پراپیگنڈا کیا۔ اس کے برخلاف میری ان کے ورودھ یہ شکایت تھی۔ کہ انتظام کو درہم برہم کرنے کی ذمہ داری ان پر اور ان کے کچھ ساتھیوں پر ہے۔ پروفیسر صاحب اب پردھان تھے۔ اور ان کے ساتھی سبھا کے سدسیہ۔ وہ اس معاملہ میں فریق تھے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ خود یہ تجویز پیش کرتے کہ ایک سوتنتر نیائے سبھا بنا دی جائے جس میں ان کا اور میرا معاملہ پیش ہو جائے۔ ان کا اپنی برّیت کرانے کا ڈھنگ یہی تھا۔ اگر ادھیکاری اپنے آپ کو بے قصور سمجھتے تھے۔ تو اس بے قصوری کے ثابت کرنے کا ذریعہ نیائے سبھا کے سوائے کچھ تھا ہی نہیں۔ میں نے اپنے متروں کے اطمینان کے لئے وہ منصفانہ تجویز خود پیش کر دی۔ جو آنی ادھیکاریوں ہی کی طرف سے چاہیے تھی میری چٹھی ۱۴ جولائی کی انترنگ سبھا میں پیش ہوئی۔ انصاف کا تقاضا تو یہ تھا۔ کہ ادھیکاری مہانو بھاو بھی اس پرستاو کا خیر مقدم کرتے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ پھر ۲۸ تاریخ کو دوسری سبھا ہوئی۔ میں نے شری منتری جی کی سیوا میں مندرجہ ذیل پتر بھیجا:۔

”شری منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور شریمان! نمستے۔ آپ کا پتر ملا۔ آپ لکھتے ہیں کہ ”کیس سبھا میں پیش کرنے کے لئے سامگری اکٹھی کی جا رہی ہے“ میرا پہلا پتر ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء کو آپ کی سیوا میں بھیجا گیا تھا۔ تب سے آج تک سبھا کے دو ادھیویشن ہو چکیں گے۔ کیونکہ نیائے سبھا کی سوئیکرتی کے لئے اس سے ادھک سمے کی کیا آوشیکتا ہے؟ نیائے سبھا کے سامنے ملانے کے لئے سامگری پیچھے اکٹھی کر لیجئے گا۔ اس سمے کرپیا اس سبھا کی نیکتی کے سدّھانت کی سوئیکرتی کرا لیجئے۔ سدسیہ انھوا سدسیوں کا نرنیہ پرسپر کی سمتی سے ہو گا۔ لیکھ پرکاشت کرانے کے سمبندھ میں میری سمتی وہی ہے۔ جو اپنے پوروپتروں میں لکھ چکا ہوں۔“

(بھودیہ چموپتی)

اس کا جواب منتری جی نے یہ دیا:۔

”شریمان پنڈت چموپتی جی ایم-اے۔ آریہ سیوک آشرم شریمان جی نمستے۔ آپ کا پتر ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء کو دوپہر ۲ بجے ملا۔ سبھا میں سارا معاملہ پورن روپ سے تیار کر کے پیش کرنے کے بعد ہی نتیجہ ہو سکے گا کہ سوتنتر نیائے سبھا بنانے کی آوشیکتا بھی ہے یا نہیں۔ ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء کی انترنگ سبھا میں انجنڈا کے اور ضروری وشیوں کے کارن تھا کیس تیار نہ ہونے سے اس وشے پر وچار ہونے کی سنبھاونا نہیں ہے۔ اس لئے آپ سبھا کے پوروپتروں کے انوسار سماچار پتروں میں لیکھ پرکاشت نہ کریں۔“

(بھودیہ بھیم سین سبھا منتری)

اس پتر پر ٹیکا کی ضرورت نہیں۔ نامعلوم پھر کیا ہوا۔ کہ شری منتری جی نے معاملہ اسی ۲۸ اگست کی سبھا میں پیش کر دیا۔ پہلے تو انہوں نے لکھا تھا۔ کہ کیس تیار نہیں ہے۔ ایجنڈا میں گنجائش نہیں۔ مگر سبھا میں جا کر انہوں نے کرپا کر کے ادھی تو پہلے ہی اتنا وقت کا ہے کو نکال دیا تھا۔ ادھیکاری اپنے مرضی کے مالک سہی۔ لیکن کرمچاری کا بھی کچھ ادھیکار ہے۔ یہ سبھا میں نیائے سبھا کی تقرری تو پاس نہ ہوئی۔ اس کی جگہ مصالحتی بورڈ کا بنایا جانا منظور ہوا۔ جس کے ممبر بنانے کا ادھیکار شری پردھان جی۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی شری لالہ نوتن داس جی اور چموپتی کو دیا گیا۔

میں حیران تھا۔ کہ میں نیائے چاہتا ہوں۔ اور ادھیکاری مہانو بھاو کہتے ہیں مصالحت کرو۔ جہاں خود ادھیکاریوں کے خلاف شکایت ہے۔ وہاں انہیں خود نیائے سبھا بنانے کے لئے تیار ہونا چاہیے تھا۔ وہ مصالحت کیوں چاہیں؟ مصالحت اور انصاف میں فرق یہ ہے۔ کہ جہاں انصاف کرنے والے سچ پر پہنچنے کا یتن کریں گے۔ وہاں مصالحت کرانے والے بیچ بچاؤ ہی کریں گے۔ نیائے سبھا کا فیصلہ شائع ہو جائے گا۔ مصالحتی بورڈ کا کچھ چھپے گا۔ کچھ چھپایا جائے گا۔ آخر ادھیکاریوں کو مصالحت کی ضرورت کیوں ہے؟

اگر با کہ حساب پاک است

از محاسبہ چہ باک است

نیائے سبھا ہی اصلیت کا بے لاگ چتر مینک کے سامنے رکھ سکے گی۔ اور چونکہ میرے خلاف پراپیگنڈا پبلک میں ہوا ہے۔ اس لئے اس کا ازالہ ایک ایسے فیصلہ سے ہونا چاہیے۔ جو اصلیت پر روشنی ڈالے۔ اور پبلک میں شائع ہو جائے۔ بیچ بچاؤ سے یہ فائدہ نہیں ہوتا۔ میں نے اپنی رائے شری پردھان جی سے کہہ دی تھی۔ ان میں اور مجھ میں کیا گفتگو ہوئی؟ وہ اس بیان میں لانے کی ضرورت نہیں۔ سبھا کی طرف سے جو کمیٹی مقرر ہوئی۔ اس کے سامنے یہ بات لائی جانی تھی۔ لیکن ۲۸ جولائی سے ۳۰ اگست تک شری پردھان جی کو دس ایک منٹ کے لئے کر اس کمیٹی سے ملنے کی فرصت ہی نہ ملی۔ ادھر مجھے لیکھ روکے ہوئے دو مہینے ہو گئے ہیں۔ ادھیکاریوں کا یہ ویوہار کیسا ہے؟ یہ ادھیکاری مہانو بھاو خود دیکھ لیں۔ اس عرصہ میں کم از کم ادھیکاریوں کے اپنے لیکھ اور تقریریں تو میرے خلاف بند ہو جانی چاہیے تھیں۔ اور تو اور سبھا کے آفیشل آرگن ”آریہ مسافر“ میں گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا شری پنڈت ستیہ ورت جی ہر ہفتہ گوروکل کی موجودہ حالت پر پرکاش ڈالتے ہیں۔ اور اس کے لئے گزشتہ پربندھ پر چوٹ کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ منتری منتری جی کا کہنا ہے۔ کہ ان کا دفتر ایسے لیکھوں کو پہلے دیکھتا ہے۔ پھر ان کے پرکاشت ہونے کی منظوری دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ لیکھ منتری جی کی منظوری سے چھپتے ہیں۔ میں نے ”آریہ مسافر“ میں ان لیکھوں کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ منتری جی اس پروٹسٹ کو چھپنے نہیں دیتے۔ لیکھوں کو چھپنے دینا اور پروٹسٹ کو نہیں۔ سبھا کے ان ادھیکاریوں کا نیائے ہے۔

انترنگ سبھا کے کچھ ممبروں کے اخبار میں مجھ پر حملے اور چوٹیں سبھا کے اجلاس کے وقت سے چل رہی ہیں۔ آج تک میں کسی پرسنگ سے آریہ سماجوں میں جاتا ہوں۔ تو وہاں گوروکل کے میرے وقت کے واقعات کے متعلق بہت کچھ دریافت کیا جاتا ہے۔ کئی باتیں سن کر بے ساختہ ہنسی بھی آ جاتی ہے۔ لیکن وہ باتیں پھیلائی گئی ہیں۔ اور سبھا کے ذمہ دار مہانو بھاوؤں نے ان کے پرچار میں خوب آتشا سے کام کیا ہے۔ مثلاً ہر جگہ مجھ سے کہا جاتا ہے۔ کہ کیا برہمچاریوں کے اُپواس کے دنوں میں تب نے انہیں دکھا دکھا کر دودھ پیا تھا؟ کوئی کوئی پوچھنے والا امن برتتا ہے۔ اور کوئی کوئی جوش میں آ کر اسے اپنے لیکھ نسا کا مضمون تک بنا دیتا ہے۔ مجھے دونوں پر ہنسی آتی ہے۔ اور تو اور۔ خود برہمچاریوں نے۔ جنہوں نے میرے خلاف سبھا کے نقطوں میں کا لیٹنگ (فرضی) نرمول (بے بنیاد) اور اسلسار (بے حقیقت) شکایتوں کا ایک دفتر مرتب کر کے سبھا میں بھیجا تھا۔ اس بات کا ذکر اپنے شکایت نامہ میں نہیں کیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ کسی نے ان دنوں گپ اڑا دی۔ اور وہ اخبار تک میں جگہ پا گئی۔ لیکن جس جس صاحب نے بھی واقعات کی تصدیق کرنی چاہی۔ اُسے غلط پایا۔ اس طرح کی سرے سے بے بنیاد باتیں میرے متعلق پھیل رہی ہیں۔ اور ان کی تردید کی ضرورت ہے۔ سبھا چاہیے تو یہ تھا۔ کہ میرے خلاف کئے گئے پراپیگنڈا کی تردید سبھا کرتی۔ مطابقہ سبھا ضرورت ہونے پر ایسا کر دیتی۔ لیکن اب کی سبھا سے یہ اُمید کرنا بھی سعی ہے۔ میں سوچتا ہوں۔ کہ اب میرے لئے طریق کار کیا ہے؟ جب گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا سبھا کے آفیشل آرگن تک میں میرے خلاف اب بھی پراپیگنڈا کر رہے ہوں۔ خود سبھا اور اس کے سدسیوں کے پتر اس ہنر کاری میں خوب سہیوگ دے رہے ہوں۔ سماجوں میں پہلے ہی خوب بھرانتی موجود ہو۔ اور اس میں ان لیکھوں کے دوارہ اور بھی اضافہ ہو رہا ہو۔ پھر بھی کیا میں خاموش رہوں؟ مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا جی کے لیکھ ایک سنگھٹت کوشش کا حصہ ہیں۔ جو شری پردھان جی کے کھلے اِیما پر شروع کی گئی ہے۔ پردھان جی ایک لیکچر میں گوروکل کے کرمچاریوں اور برہمچاریوں سب کو گوروکل کے ”خیالی دشمنوں“ کے خلاف اندرونی تحریکوں سے آگاہ کر رہے ہیں۔

غرض کوئی اشاروں میں۔ کوئی کنایوں میں۔ کوئی لیکچروں میں اور کوئی لیکھوں میں اس کارِ ثواب میں حصہ لے رہا ہے۔ مجھے ان یودھاؤں سے لڑنے کی کیا ضرورت؟ مجھے اپنی صفائی پیش کرنی ہے۔ سو اب پھر شروع کر دوں گا۔ کہیں سبھا والے یہ نہ کہیں۔ کہ ہمیں ایک مہینہ مصالحتی بورڈ کے متعلق کمیٹی کی میٹنگ کرنے کے لئے بھی ناکافی تھا۔ اور نیائے سبھا بنانے کے لئے مجھ سے سامگری اکٹھا کرنا تھا۔ اور پھر مصالحتی بورڈ کو بنا کر اسے نیائے سبھا میں بدلنا تھا۔ جس کے لئے مہینہ دو مہینہ اور چاہیے تھے۔ اگر میں اسے ادھیکاریوں کی ٹال مٹول کی پالیسی کہہ دوں۔ تو ناراض ہو جائیں گے۔

میں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ پروفیسر رامدیو جی کے متعلق شری سوامی شردھانند جی کے پتر کا پروفیسر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت بدھ دیو جی کے ہر دو شائع شدہ بیانات پر ایک نظر

پردھان سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا آخری اعلان

پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے سمبندھ میں جو اندولن حیدر آباد شاستر ارتھ کے سمبندھ میں اٹھ رہا ہے۔ وہ شبھ گھڑی کے ساتھ ختم ہو جاوے۔ اس لئے تھا اس لئے بھی کہ انیک سبھاؤں سے پتر آرہے تھے کہ :-

"یہ سبھا اپنی سمتی سشبھ گھر دیوے"۔

اس سبھا نے ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کو انترنگ سبھا کی بیٹھک بلائی۔ میٹنگ کا نوٹس ۲ اگست کو جاری ہوا تھا۔ ادھر سادھارنتیا دور سے دور رہنے والے کو بھی سوچنا ملنے کے لئے یہ سمے کافی سے ادھک تھا۔ ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کی بیٹھک میں شری پنڈت بدھ دیو جی تو اپستھت تھے۔ پرنتو ان کا وکتویہ جو اخبار "آریہ ویر" لاہور میں چھپا۔ وہ تھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان مہودیہ کا وکتویہ بھی انترنگ سبھا میں ...

دہلی میں جب پنڈت جی تھے۔ تب ان کی یہ شکایت مجھ تک پہنچائی گئی تھی۔ میں نے پہلی بات کے سمبندھ میں اُسی سمے پنڈت جی کو پتر لکھ دیا تھا ...

اس پر جو جھلک کے اپنا نرنے دے سکتی ہیں۔ اور دو دے رہی ہیں۔ اس لئے اس شکایت میں کوئی مسار نہیں ہے۔

یدی پنڈت بدھ دیو جی نے کوئی ایسی بات اپنی صفائی کی پرکٹ نہ کی۔ جو اب تک ان کے وکتویوں میں نہ آ چکی ہو۔ تو وہ اپنے ہی اب تک کے وکتویوں کے آدھار پر مقبول کرنے کے ایرادے سے مکت نہیں ہو سکتے۔ اور ایسی اوستھا میں اس مقبول کے لئے پشچاتاپ کرنا ہی آریوچت ویوہار ہو سکتا ہے۔

میں انت میں سمست آریہ پترکاروں سے کرتا ہوں۔ کہ وہ اس وشے میں اب واد وواد ختم دیں۔ یدی کوئی نئی بات معلوم ہوئی۔ تو ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء کی انترنگ سبھا کے بعد اس کی سوچنا آریہ پتروں کو دی جاوے گی۔ ...

نارائن سوامی پردھان آریہ سارو دیشک سبھا
دہلی

...

کا یہ وہ اب تک کرتی رہی ہے ... اور اس یوگیہ ہے کہ سارو دیشک سبھا کی ... ہی کیا۔ کنتو کسی کو بھی آریہ سماج یا پرتی ندھی سبھا ...

(لالہ) دیوی ...
سا ...

آریہ سماجوں کے نام سوچنا

ٹیلیفون نمبر ۳۹۳۰
لاہور

بھارت انشورنس کمپنی لمٹیڈ
کوئٹہ کے پالیسی ہولڈروں کی ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانند کی مورتی پر پادپرہار کرنا سدھانت وِرُودھ ہے

پہلے سے آ گئے

(لیکھک شری گیان چند جی آریہ ٹھیکیدار - نئی دہلی)

ہیں ہے لکھ چکا ہوں کہ شری پنڈت جی جو رچنے اپنی جیدرآباد کی پوری تو ستہ یا ہے اپنے بستر کرنے کے لئے اپنے ادہ درت کئے ہوئے رشی واکیوں سا جو ابھیپرایہ لیا ہے۔ وہ پرن وتیرودھ ہونے سے ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے ہی اس سے رشی کے منتویہ اور کرتویہ میں ... ورودھ پرتیت ہوتا ہے۔ اب میں ان واکیوں کا سلیرن انکول ارتھ پاٹھکوں کے سامنے رکھتا ہوں۔ جس سے ظاہر ہو جائے گا کہ رشی کے منتویہ اور کرتویہ میں پرسپر ورودھ نہیں ہے۔ اور پنڈت جی کا سدھانت انکول نہیں۔ بلکہ دیو پوجا سدھانت کے ورودھ ہے۔

پنڈت جی نے جو پرمان اپنے پکش کی سدھی کے لئے ادھرت کئے ہیں۔ ان میں سب سے پہلا ستیارتھ پرکاش کے ساتویں سمولاس سے ہے جس میں ایشور اپاسنا سمبندھی ہے۔ اس نے دیو پوجا سمبندھی۔ اس کا اتر بھی اسی پرکرن میں دیا جائے گا۔

پنڈت جی کا دوسرا پرمان ہے دیکھو دیویہ کا جو ترک دھرم انتہ کرن دوارہ آتما میں اپنے سمجھا جاتا ہے۔ (ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۱)

رشی نے پورانکوں کی مورتی پوجا کے جو دوش بتلائے ہیں۔ ان میں سے ایک دوش یہ بھی ہے۔ یہ پرمان پنڈت جی کے پکش کو سدھ نہیں کرتا۔ کیونکہ:-

(ا) یہ پرمان پنڈت جی کے پکش (رشی کے چتر کو ہم کو مارنا انوچت نہیں ہے) کی سدھی پر لاگو نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مورتی کو دیویہ بنا کر کے ثابت کرے ... کچھ تعلق ہی نہیں۔ اویدک ایشور اپاسنا کا ... کو ختم کرنے کے لئے وہ منصفانہ تجویز خود پیش ہم سمرتی کے ادھیکاریوں ہی کی طرف سے جانی ہوگی ... چھیٹی ۱۲ جولائی کی انترنگ سبھا نے ... انصاف کا تقاضا تو یہ تھا۔ کہ وہ ... ہم سے اس پرستاو کا خیر مقدم کرنے ... پھر ۲۸ تاریخ کو شری سبھا ہوئی ... شری منتری جی کی سیوا میں مندرجہ ذیل تار ...

گنتوں کا وچار اور گرہن نہ کرکے کیول اس کی مورتی کے دھیان ماتر کو ہی آتم شدھی اور موکش کا کارن سمجھتا ہو۔ جیسا کہ عام مورتی پوجک سمجھتے ہیں۔ یا جڑ مورتی کو دھوپ دیپ دینے اور نئے وید چڑھانے آدی نمسکار کرنا کو ہی ایشور پوجا سمجھتا ہو۔ کیونکہ ایسا اندھ وشواس جڑتا و اگیان کا ہی کارن ہوتا ہے۔ گیان کا نہیں۔ اور یدی کوئی پجاری مورتی کو دیویہ سمجھ کر اس کا دھیان نہیں کرتا۔ کیول مورتی کو گھر میں رکھ کر اس کو دیکھ کر مورتی سے سمبندھت مورتی مان مہا پرش کے پوتر گن کرم اور سوبھاو کو سمرن کرکے ان سے لابھ اٹھاتا ہے۔ تو اس سے مورتی کا جڑتو ایسے پجاری کی بدھی میں نہیں آتا۔ بلکہ چیتنیو آتا ہے۔ اور پوجا ہی کرلابھ پہنچتا ہے۔ جو مورتی کو دیکھتے اتھوا درشٹی میں رکھنے ماتر سے جڑ تو بدھی میں نہیں آتا۔ اس کے لئے منی پرمانوں کو پڑھئے:-

"यथाऽभिमत ध्यानाद्वा"

(یوگ درشن)

یہ مہارشی پتنجلی کا واکیہ ہے۔ اس کا ابھیپرایہ رشی دیانند کے منی کرت لیکھوں میں اچھی پرکار دیا گیا ہے۔

"جب اپاسنا کرنا چاہیں۔ تب ایکانت شدھ دیش میں جا کر آسن لگا کر پرانایام کر باہیہ وشیوں سے اندریوں کو روک من کو نابھی پردیش میں یا ہردیہ کنٹھ نیتر شکھا اتھوا پیٹھ کے مدھیہ ہاڑ میں کسی ستھان پر ستھر کرکے اپنے آتما اور پرماتما کا وویچن کرکے پرماتما میں مگن ہو جانے سے سنیمی ہو وے۔"

(ستیارتھ پرکاش سپتم سمولاس)

اکت واکیہ سے سپشٹ ہے۔ کہ رشی دیانند نے جن جگہوں پر من کو ستھر کرنے کے لئے لکھا ہے۔ وہ ہردیہ کنٹھ اور پیٹھ کے مدھیہ ... آدی کوئی چیتن وستو نہیں ہیں۔ بلکہ جڑ ہیں۔ اور رشی نے ان پر من کو ستھر کرنے پر بھی من میں ان کے جڑ تو کا آنا نہیں مانا۔ بلکہ ان میں من ستھر کرنے کا آدیش کیا ہے۔ اور چیتنیہ سے لابھ بتلایا ہے۔ یہ کیوں؟

ہے۔ اتہ اسی پرکار یدی رشی کی مورتی کو درشٹی میں رکھ کر اس کے سمبندھت رشی کے پوتر گن کرم اور سوبھاو کا وچار کرکے اس سے کوئی لابھ اٹھاتا ہے۔ تو اوچت ہی ہے۔ انوچت نہیں۔ لابھ کر ہے۔ ہانی کر نہیں۔ چیتنیو کا کارن ہے۔ جڑتو کا نہیں۔

۲۔ پنڈت جی نے اکت پرمان کا ابھیپرایہ لیا ہے۔ کہ:-

"رشی چیتن کی پوجا مانتے ہیں جڑ کی نہیں" پرنتو یہ ابھیپرایہ رشی دیانند کے منی کرت لیکھوں کے ورودھ ہے:-

(ا) (وہیں) ارتھات پرکاش کرنے سے سورج آدی لوکوں کا نام بھی دیو ہے۔ تتھا ماتا پتا آچاریہ اور اتتھی بھی پالن۔ ودیا اور ستیہ اپدیش آدی کرنے سے دیو کہاتے ہیں۔ ...

اور سوریہ آدی پرکاشک لوکوں کا بھی جو پرکاش کرنے والا ہے۔ وہ دیو پرمیشور ہی ہے۔ اس لئے مکھیہ دیو ایک ایشور ہی اپاسنا کرنے کے یوگیہ ہے۔ (دیکھو مکا صفحہ ۶۳)

(ب) اسی پرکار رگوید وکت آٹھ وسوؤں میں سے اگنی۔ پرتھوی۔ آدتیہ۔ چندرما اور نکشتر وایو۔ دیو اور منتر یہ مورتی رہت دیو ہیں۔ تتھا پانچ گیان اندریاں، بجلی اور ودھی یگیہ یہ سب دیو مورتی مان اور امورتی مان بھی ہیں۔ اس سے ساکار و نراکار بھید سے دو پرکار کی دیو سمجھا دیوتاؤں میں جانی چاہئے۔ ان میں سے پرتھوی آدی کا دیوپن کیول ویوہار میں تتھا ماتا پتا آچاریہ اور اتتھیوں کا ویوہار میں آیوگ اور پرمارتھ کا پرکاش کرنا ماتر ہی دیوپن ہے۔ اور ایسے ہی من اور اندریوں کا آیوگ ویوہار اور پرمارتھ کرنے میں ہوتا ہے۔ پرنتو سب منشیوں کے اپاسنا کرنے یوگیہ ایک پرمیشور ہی دیو ہے۔

(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا۔ صفحہ ۷۱)

اکت واکیوں میں بتلایا گیا ہے۔ کہ جڑ چیتن دونوں پرکار کے دیو ہیں۔ ارتھات ماتا پتا اور آچاریہ آدی چیتن۔ سوریہ چندر آدی لوکوں۔ اگنی وایو آدی بھوتوں اور آنکھ۔ کان آدی اندریوں کو بھی دیو کہتے ہیں۔ ان میں جتنا جتنا جس جس میں دیو گن ہے اتنا ہی ان میں دیوپن ...

پنے آتما کو مگن کرنا ہوتا ہے ... اپاسنا کہتے ہیں +

(رشی رتن مالا صفحہ ۲۶)

جیسے ایشور کے گن۔ کرم۔ ... ہیں۔ ویسے اپنے ... اس کو ایشور کو ... یا ایک اپنے کو ... آریہ آدی کے سمیپ ہم اور ہمارے ... (د) ایسا نشچے یوگ ابھیاس ... اور سوبھاو ... کہلاتی ہے۔ اس ... (منتویہ ۵)

... ہیں کوئی کوئی منش ایسا ...

... ان سے ایک ایشور ... نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ... کی پوجا بھی ہے۔ ... یہ سہت کٹھن ...

... کیونکہ ایشور نے ... سو منتر گن رکھے ... میں دیکھنے کا سامرتھ ...

... والا دیکھتا اندھا ... اس میں کوئی ... نیتر اور شرویہ کے ... جیسے یہ شکتی کا ... دیکھا و سننہ یہ ... سننا کا یہ پرکار ... دی کا مشکل کرنا ... ان پرکار کی ... کا پریوگ کرنے ... کی بدار تھوں ... پرکاش اور ... پکارنے لینے کا ... میں دلوپن ... ہو سکتی ہے ... سنا کا ودھائی ... دار کا ہی گرہن ... ہیں ...

... آدی وجاتیہ ... رکھ بھید ... پرمیشور ... دیکھ سے ...

... میں اپاسنا ... انکھ کی ... سنسکرت ... ادبدھے ... پنڈت ... متی ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پوجا تو اڈکت (ادکت) کی دہیت ہے۔ ... اوڈدیتہ پرماتما کے اور کسی کی ... پوجا ہے۔ اس لیے پنڈت جی ایک غلط اور رشی کے لیکھوں سے ... کہ رشی جینن کی پوجا مانتے ہیں بالکل۔ رشی نے پوجا کا اکت ادھ ہے۔ بتا دیا ہے۔ کہ ویدوکت پوجا کی نہیں دیپ دینا اور نہ وید پڑھا کے پرنتو کرنا کہنے کی سی پوجا نہیں ... کی دھوپ پر ایشور نشفا تھا پرستوں کے ... آگر نشک گن گیان آدی سے ستکار ... جس طرح کی پوجا ہے۔ اسی طرح پر اگر دیوتا لوگ ان کے دیوؤں سے بھی جنتا جنتر من کرنا ان گیان اور کریا سمدھی ... پراکرنک چیز ان سے لینا بھی ان کی ... کام کاش۔ سمجھ دیا ہے۔ کہ ایسا اپکار لینا سمجھی ہے۔ اور رہے بھی پر بدھ ہے۔ اور رشی نے وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ ہیں کوئی ہانی نہیں سے ان کے دویہ گنوں ... کیونکہ کوئی پوجا ہو۔ لیکن ایشور رحد نشفا تھا پرستوں بدار تھوں سے ان ... کرنا تو ان کی کرنا ان کی پوجا نہ ہو۔ ... جگت کے دویہ ... گنوں کا گرہن ہے؟ کہ رشی دیانند کی ... یہ کب سمجھو ہو سکتا اگنی آدی جڑ دیوؤں ... کا کوئی سنسکار نہ ہو ... منشا یا ویدوں میں جیون اپدیش کے انگ ... ت پرکار کی پوجا کا کہیں سادھن ... کہ ماتری سنسار کے پرتاپ سے آج جڑ بھیو ... (لوکک آننی) (رسایندانوں) ... اور جس کے بنیں ... ت کے سچے پوجاری ودیہ پدارتھوں کی ... رہ کی گئی ودیت آدی گن گیان سے ... جا سے پراپت کیے ہوئے ہے اکٹھا کر اجیو ... رانک پرکار کے لاابھ ... بات بالکل ٹھیک ... کو پراپت کر رہا ہے۔ ہاں بھی دیا ہے کہ ... رتی ہے۔ اور رشی نے بتلا پدارتھوں کی کرنا ... کوئی پوجاری پوجا تو جڑ پرماتما اس ... کا ہے۔ اور اس کے چینن کرنا ہے۔ تو پر ... گن گیان کی پراپتی کی کامنا تو پر بھی کہوں ... اس کی بھول ہے۔ بلکہ ہیں گن گیان کے ... گا۔ کہ بدی کوئی جڑ وستو کے تو وہ بھی ... لیئے جڑ واد کی پوجا کرتا ہے کی بھاونا ... بھول ہے۔ کیونکہ اننیہ ہیں انبھ بھی سوائے ... پوجا کرنا اتر رہا ہے۔ اور اس کا اور کچھ نہیں ... لیشرم۔ اگیان اور دکھ کے اس لئے ... ہم بلینا۔

پوجا کرکے ... مورتیوں کے دوارہ جو ایشور کی کرتا ہے ... ایشور کے گن گیان کی پراپتی کی کا ... ہی لیشیم ... یہ اودیک اور منقیل ہے۔ ... سنترکر نکھت ...

لیکھ سے ظاہر ہے:-

(پرشن) جو ویدوں میں ودھی نہیں۔ تو کھنڈن بھی نہیں ہے۔ اور جو کھنڈن ہے۔ تو مورتی کے ہونے سے ہی کھنڈن ہو سکتا ہے۔

(اُتر) ودھی تو نہیں۔ پرنتو پرمیشور کے ستھان میں کسی انیہ پدارتھ کو پوجنیہ نہ ماننا اور (ماننے کا) سرو تھا نشیدھ کیا ہے۔ کیا یہ اپورو ودھی نہیں ہے؟

"جو اسنبھوتی ارتھات انوتپن اناوی پرکرتی کارن کی برہم کے ستھان میں اپاسنا کرتے ہیں۔ وہ اندھکار ارتھات اگیان اور دکھ ساگر میں ڈوبتے ہیں اور سنبھوتی جو کارن سے اتپن ہوئے کاریہ روپ پرتھوی آدی بھوت پاشان اور ورکش آدی اویو اور منشیہ آدی کے شریر کی اپاسنا برہم کے ستھان میں کرتے ہیں۔ وہ اس اندھکار سے بھی ادھک اندھکار ارتھات مہا مورکھ چرکال گھور دکھ روپ نرک میں گر کر مہا کلیش بھوگتے ہیں"

(ستیارتھ پرکاش ایکادش سمولاس۔ صفحہ ۲۱۴)

(نوٹ) اس پرکار کے بہت پرمان دیے جا سکتے ہیں۔ لیکن لیکھ لمبا ہونے کے بھئے سے نہیں دیے جاتے +

رشی کے اُکت لیکھ سے سپشٹ ہے۔ کہ رشی دیانند اُکت پرکار کی جڑ پوجا اور دیو پوجا کے ورودھی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ تو اس پرکار کی جڑ اور چینن اُپاسنا کے ورودھی ہیں۔ جو کہ ایشور کے ستھان میں انیہ پدارتھوں کی کی جاتی ہے۔ اتھوا جڑ مورتیوں اور منشیوں کے شریروں کی انہیں ایشور سمجھ کر کی جاتی ہے۔ اتھوا یوں سمجھئے کہ رشی دیانند اس پرکار کی مورتی اُپاسنا اور منشیہ اُپاسنا (مردم پرستی) کے ورودھی ہیں کہ جس پرکار کی اُپاسنا اتم شدھ نتنیہ موکش پراپتی کے لیے مورتی کو ذریعہ بنا کر پورانک بھائی جڑ مورتیوں کو ایشور کے ستھان میں اور جینی بھائی اپنے ایشور مانے ہوئے تیرتھنکروں کی مورتیوں کی کرتے ہیں۔

۳۔ چھٹا پرمان پنڈت جی نے ستیارتھ پرکاش کے بارھویں سمولاس سے یہ اُدھرت کیا ہے:-

(پرشن) جیسے استری کا چتر دیکھنے سے کام کی اُتپتی ہوتی ہے۔ ... ویسے ... اور ... تیرتھنکروں کی مورتیوں کو ...

دیکھنے سے شبھ گن پراپت ہوتے ہیں:-

(اُتر) جو پاشان مورتیوں کے دیکھنے سے شبھ پرنام مانتے ہو۔ تو اس کے جڑ تو آدی گن بھی تمہارے اندر آ جائیں گے۔ جب جڑ بدھی ہو نگے۔ تو سروتھا نشٹ ہو جاؤ گے۔

(ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۲۔ صفحہ ۳۰۲)

اس اداہرن کو اُدھرت کرنے سے پہلے پنڈت جی لکھتے ہیں:-

"یدی کوئی کہے۔ کہ ایشور کے ستھان میں کبھی ادر کی پوجا نشیدھ ہے۔ سو بھی نہیں۔ رشی تو ورکت یوگیوں تک کی مورتی کے ورودھ ہیں۔ وہ تو جینیوں کی مورتیوں کا بھی کھنڈن کرتے ہیں۔ جو ایشور کو مانتے ہی نہیں"۔

پنڈت جی کے اُکت اداہرن سے نکلے ہوئے اس ابھپرایہ "یدی کوئی کہے۔ کہ ایشور کے ستھان میں کسی اور کی پوجا نشیدھ ہے۔ سو بھی نہیں"۔ اور جڑ مورتی کی پوجا سے بدھی میں جڑتا آنے کا ... اتم تو پہلی پرکار اُدھرت کیا جا چکا ہے۔ اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ باقی رہی یہ بات۔ کہ رشی یوگیوں کی مورتیوں کی پوجا کے ورودھ ہیں۔ اور جینی ایشور کو نہیں مانتے۔ مجھے تو پنڈت جی کا یہ لیکھ پڑھ کر آشچریہ ہوتا ہے۔ اور خیال آتا ہے۔ کہ پنڈت جی انجانے میں ایسا لکھ رہے ہیں۔ یا کہ جان بوجھ کر اصلیت کو چھپا رہے ہیں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ پنڈت جی جیسا شاستر ارتھ مہارتھی یہ بھی نہ جانتا ہو۔ کہ جینی کیا مانتے اور کیا نہیں۔ اور ان کی مورتی پوجا کس پرکار کی ہے؟ خیر! یہ تو وہ جانیں کہ کیوں انہوں نے ایسا لکھا ہے۔ میرا نویدن یہ ہے کہ بیشک جینی اناوی ترکار ایشور کو نہیں مانتے۔ پرنتو وہ سا کار تیرتھنکروں کو ایشور مانتے ہیں۔ اور ان کی مورتیوں کی پوجا سے دھرم ارتھ کام موکش کی سدھی ویسے ہی مانتے ہیں۔ جیسے کہ پورانک اپنے مانے ہوئے ایشور اوتاروں کی مورتیوں کی پوجا سے مانتے ہیں۔ ان دونوں کی مورتی پوجا کے اُدیش میں کوئی بھید نہیں۔ اس کے پرمان کے لیے جین گرنتھوں کے منن یکت واکیہ پڑھیے:-

(وویک سار پرشٹ ۵۱ سے ۵۲) مورتی پوجا سے مکتی ہوتی ہے۔ اور جن مندروں میں جانے سے سدگن آتے ہیں۔ جو جل چندن آدی سے تیرتھنکروں کی پوجا کرے۔ وہ نرک سے چھوٹ سورگ کو جاتے ہیں۔

(وویک سار پرشٹ ۵۵) جن مندروں میں رشبھ دیو آدی کی مورتیوں کو پوجنے سے دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی ہوتی ہے۔

(ستیارتھ پرکاش دوادش سمولاس صفحہ ۳۰۱)

جین گرنتھوں کے یہ واکیہ درج کرنے کے بعد رشی دیانند نے انہی کا کھنڈن اُکت ... لکھا ہے ... کی ...

پوجا علی ہی جینیوں سے ہے۔ پورانکوں نے نوان کی نقل کی ہے۔ جینیوں نے منشیوں کو ایشور بنا کر ان کی مورتیوں کی اُپاسنا کی۔ اور پورانکوں نے ایشور کو منشیہ بنا کر اس کی مورتیوں کی اُپاسنا کی۔ اس طرح یہ دونو ہی ایشور کی مورتی کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اس لیے یہ کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ کہ جینی ایشور کو نہیں مانتے۔ وہ آپ کے ایشور کو نہیں مانتے۔ پرنتو اپنے ایشوروں کو مانتے ہیں:-

۷۔ ساتواں پرمان اُدھرت کرنے سے پہلے پنڈت جی لکھتے ہیں:-

"اب یدی کہیں کہ پوجا کا ارتھ دھوپ دیپ چڑھانا ہے۔ سو بھی نہیں۔ مسلمان مسجدوں کو نہ ایشور مانتے ہیں۔ نہ اسے دھوپ دیپ چڑھاتے ہیں۔ نہ اس کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ کیول نماز کے سمے اس اور مکھ کر لیتے ہیں"۔

اس کے بعد پنڈت جی ... چودھویں سمولاس میں ... طرف منہ کر کے نماز پڑھنے ... جو کھنڈن انیسویں نمبر میں کیا ہے۔ اس کو اُدھرت کیا ہے۔ لیکن اس کے لمبا ہو ... کارن میں اس کو یہاں نہیں لکھتا۔ پاٹھک ... کو ستیارتھ پرکاش میں پڑھ لیں۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کہ مسلمان مسجدوں کو دھوپ دیپ نہیں چڑھاتے۔ اور ایشور بھی نہیں مانتے۔ لیکن وہ مسجد الحرام کو دوسری مسجدوں سے اُتم مانتے ہیں۔ اور اس کو خدا کا گھر سمجھتے ہیں۔ اسی لیے اسکی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ اور سر جھکاتے ہیں۔ مسجد کے تو معنی ہی سجدہ کرنے اتھوا سر جھکانے کی جگہ کے ہیں۔ اگر مسلمان مسجد کو سر نہیں جھکاتے۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ وہ کس کو سر جھکاتے ہیں۔ بے شک وہ کہتے ہیں۔ کہ وہ ایشور کو سر جھکاتے ہیں۔ لیکن ایشور تو سرو تر ویاپک ہے۔ سرو ہی بھی ہے۔ پھر اس کو سر جھکانے کی کیا ضرورت؟ کسی خاص سمت کو اتھوا مغرب کی طرف سر جھکانا ایشور کو سر جھکانا نہیں ہے۔ بلکہ کعبہ کی مسجد کو سر جھکانا ہے۔ کیونکہ ایشور تو سرو سمت میں ہے۔ مسلمانوں کا یہ کہنا ہو بہو ویسا ہی ہے۔ جیسا پورانکوں کا یہ کہنا کہ ہم مورتی کی پوجا نہیں کرتے۔ بلکہ مورتی میں ویاپک ایشور کی پوجا کرتے ہیں۔ حالانکہ ایشور ان کے سر اور پچھواڑوں آدی میں موجود ہے۔ مگر تو بھی وہ مورتی کو سر جھکاتے۔ اور پھول آدی چڑھاتے ہیں۔ یہی جان کر تو رشی نے ان کے اس اندھ وشواس کا کھنڈن کیا ہے۔ اگر مسلمان کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھیں۔ تو ان کی نماز جائز نہیں ہوتی۔ اس لیے نماز کے وقت مسجد الحرام کی طرف منہ کرنا مسلمانوں کی ایشور اُپاسنا ...

(باقی دیکھو صفحہ ۱۷ پر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانند کی مورتی پر پاد پرہار کرنا سدھانت ورودھ ہے

پہلے سے آگے

(لیکھک شری گیان چند جی آریہ ٹھیکیدار - نئی دہلی)

میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ شری پنڈت بدھ دیو جی نے اپنی ... [illegible] ... کو سدھانت انکول ... سدھ کرنے کے لئے اپنے ... اُدھرت کئے ہوئے رشی واکیوں ... کا جو ابھپرائے لیا ہے وہ ... ٹھیک نہیں ہے۔ اس ... وِرودھ ہونے سے ... رشی کے منتویہ اور کرتویہ میں ... ہی اس سے رشی کے ... اب میں ان واکیوں کا ... ہوتا ہے ... رکھتا ہوں ... انکول ارتھ ... جائے گا کہ رشی کے منتویہ اور کرتویہ ... ہے۔ اور پنڈت جی کا ... سدھانت انکول نہیں۔ بلکہ دیو پوجا سدھانت ... ہے۔

پنڈت جی نے جو پرمان اپنے پکش کی سدھی ... ادھرت کئے ہیں۔ ان میں سب سے پہلا ... ستیارتھ پرکاش ... کو ... سمبندھی ہے۔ ... دیو پوجا سمبندھی۔ اس کا اثر بھی اسی ... دیا جائے گا۔

پرانکن ... جی کا اُدھرت کیا ہوا پہلا پرمان یہ ہے ...

... جاتا ہے" (ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۱)

رشی نے پرانکوں کی مورتی پوجا کے جو دوش بتلائے ہیں۔ ان میں سے ایک دوش یہ بھی ہے۔ یہ پرمان پنڈت جی کے پکش کو سدھ نہیں کرتا۔ کیونکہ:

(۱) یہ پرمان پنڈت جی کے پکش "دیو پوجا" کو ... انوچت نہیں ہے ... کی سدھی ... کیونکہ یہ مورتی کو دیو ... بنا کر ... ویدک ایشور اپاسنا کا ... کے لئے وہ منصفانہ تجویز ... سمرتی کے ... کی طرف سے ... ۱۲ جولائی کی ... انصاف کا ... یہ پرمان ... شری منتری جی کی ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ...

گنوں کا وچار اور گرہن نہ کر کے کیول اس کی مورتی کے دھیان ماتر کو ہی آتم شدھی اور موکش کا کارن سمجھتا ہو۔ جیسا کہ عام مورتی پوجک سمجھتے ہیں۔ یا جو مورتی کو دھوپ دیپ دینے اور نئے وید جڑھانے آدی تمام کرتویہ کر یا کو ہی ایشور پوجا سمجھتا ہو کیونکہ ایسا اندھ وشواس جڑ تو اگیان کا ہی کارن ہوتا ہے گیان کا نہیں۔ اور یدی کوئی پجاری مورتی کو یہ سمجھ کر اس کا دھیان نہیں کرتا۔ کیول مورتی کو گھر میں رکھ کر اس کو دیکھ کر مورتی سے سمبندھت مورتی مان مہاپرش کے پوتر گن کرم اور سوبھاؤ کو سمرن کر کے ان سے لابھ اٹھاتا ہے۔ تو اس سے مورتی کا جڑ تو ایسے پجاری کی بدھی میں نہیں آتا۔ بلکہ چیتنتو آتا ہے۔ اور ...

ہے۔ اتہ اسی پرکار یدی رشی کی مورتی کو درشٹی میں رکھ کر اس کے سمبندھت رشی کے پوتر گن کرم اور سوبھاؤ کا وچار کر کے اس سے کوئی لابھ اٹھاتا ہے۔ تو اوچت ہی ہے۔ انوچت نہیں۔ لابھ کر ہے۔ ہانی کر نہیں۔ چیتنتو کا کارن ہے۔ جڑتو کا نہیں۔

پہلے پنڈت جی نے اگنی پرمان کا ابھپرائے یہ لیا ہے کہ:

"رشی چیتن کی پوجا مانتے ہیں جڑ کی نہیں" پرنتو یہ ابھپرائے رشی دیانند کے ممن لکھت لیکھوں کے ورودھ ہے:

(الف) (دوپین) ارتھات پرکاش کرنے سے سورج آدی لوکوں کا نام بھی دیو ہے۔ تتھا ماتا پتا آچاریہ اور اتتھی بھی پالن۔ ودیا اور ستیہ اپدیش آدی کرنے سے دیو کہاتے ہیں ... اور سورج آدی پرکاشک لوکوں کا بھی جو پرکاش کرنے والا ہے۔ وہ دیو پرمیشور ہی ہے۔ اس لئے منکھیہ دیو ایک ایشور ہی اپاسنا کرنے کے یوگیہ ہے۔ (دیکھو صفحہ ۶۳)

(ب) اسی پرکار ریوید ادی بھاشیہ بھومکا ... آٹھ وسوؤں میں سے اگنی۔ پرتھوی۔ آدتیہ۔ چندرما اور نکشتر والے دیو اور منتر یہ مورتی رہت دیو ہیں۔ تتھا پانچ گیان اندریاں۔ بجلی اور ودھی یگیہ یہ سب دیو مورتی مان اور امورتی مان بھی ہیں۔ اس سے ساکار اور نراکار بھید سے دو پرکار کی دیو سنگیا دیوتاؤں میں جاننی چاہئیے۔ ان میں سے پرتھوی آدی کا دیوپن کیول ویوہار ہی۔ تتھا ماتا پتا آچاریہ اور اتتھیوں کا ویوہار میں اپیوگ اور پرمارتھ کا پرکاش کرنا ماتر ہی دیوپن ہے۔ اور ایسے ہی من اور اندریوں کا اپیوگ ویوہار اور پرمارتھ کرنے میں ہوتا ہے۔ پرنتو سب منشیوں کے اپاسنا کرنے یوگیہ ایک پرمیشور ہی دیو ہے۔ (رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا۔ صفحہ ...)

اُکت واکیوں میں بتلایا گیا ہے کہ جڑ چیتن ...

... جڑ مورتی کو دیکھ کر ... نہیں آتا۔ اس کے لئے نمن پرمانوں کو پڑھئے:

"यथा अभिमत ध्यानात्‌ वा"

(یوگ درشن)

یہ مہارشی پتنجلی کا واکیہ ہے۔ اس کا ابھپرائے رشی دیانند کے نمن لکھت لیکھ میں اچھی پرکار دیا گیا ہے:

"جب اپاسنا کرنا چاہیں تب ایکانت شدھ دیش میں جا کر آسن لگا کر پرانایام کر باہیہ وشیوں سے اندریوں کو روک من کو نابھی پردیش میں یا ہردیہ کنٹھ نیتر شکھا اتھوا پیٹھ کے مدھیہ ہاڈ میں کسی ستھان پر ستھر کر کے اپنے آتما اور پرماتما کا وویچن کر کے پرماتما میں مگن ہو جانے سے سنیمی ہووے"

(ستیارتھ پرکاش سپتم سمولاس)

اُکت واکیہ سے سپشٹ ہے کہ رشی دیانند نے جن جگہوں پر من کو ستھر کرنے کے لئے ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پوجا تو اڈکت جڑ ... جینن ... کی دہیت ہے۔ لیکن ... کار کے دیوناؤں ... کے ایک اودیتیہ پرماتما کے ادکسی کی ... نہیں کرنی چاہیئے۔ اس لیئے پنڈت جی ... غلط اور ردننی کے لیکھوں ... ہ کھنڈن بالکل کہ رشی جینن کی پوجا مانتے ہیں ... ردسگودھ ہے۔ رشی نے پوجا کا اکت ... جڑ کی نہیں بتا دیا ہے۔ کہ ویدوکت پوجا ... کرکے پر بھی دیپ دینا اور نئے وید پڑھا ... پورانکوں کی دھوپ کرنا کہنے کی سی پوجا نہیں ... نا آدمی نرا کر نشک پرالیشور نتقا جہا پرسنوں کے ... ہے۔ بلکہ جس طرح گن گیان آدمی سے شاکھ ... نکار پوروک ان کے کی پوجا ہے۔ اسی طرح پر ... سنا گرہن کرنا ان دیوؤں سے بھی جتنا جتنی آدمی پراکرنک جڑ گیان ادرکریا سمتدھی ... ارتھ کا پرکاش۔ ان سے لینا بھی ان کی ... اوپکار لینا سمجھی سمجھدیا ہے کہ الیسا ... چاہیے۔ اور رشی نے ہے۔ ادر ہے بھی پر بڈ ... ننے میں کوئی ہانی نہیں وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ ... پوروک۔ کیونکہ کوئی سے ان کے ردویہ گنتوں ... ایشور نتقا جہا پرسنوں پوجا ہو۔ لیکن الیشور ... سنا گرہن کرنا تو ان کی بدار بھقوں سے ان ... کپتا جڑ کا گیت کے ردیہ کرنا ان کی پوجا نہ ہو۔ ... دویہ گنتوں کا گرہن ... ملا یہ کب سمجھ ہو سکتا ہے؟ کہ رشی دیانند کی ... شاچھنا یا ویدوں میں اگنی آدی جڑ دیوؤں ... کا کوئی سستفان نہ ہو ... اکت پرکار کی پوجا جیون ادیش کے انگ ... جو کہ مانزی سسنار کے کا ماکیتہ سادھن یا ابھیودے (لوکک اننتی) پرناپ سے آج جڑ ... ہے۔ اور جس کے پتیہ ... بھگت کے سچے پجاریوں (رسابیندانوں) ... دویہ بدار بھقوں کی دوارہ کی گتی ودیت آدی گن گیان سے ... جا سے پراپت کرتے ہوئے آکٹا کر ابھیودے ... سنا رانیک پرکار کے ساتھ ... کو پراپت کر رہا ہے۔ ہاں یہ بات بالکل ... ہے کہ ... ہے۔ اور رشی نے بتلا بھی دیا ہے کہ اگر کوئی پجاری پوجا تو جڑ پدار بھقوں کی کرتا ہے۔ اور اس کے چینن پرماتما یا اس ... گن گیان کی پراپتی کی کامنا کرتا ہے۔ تو یہ ... اس کی بھول ہے۔ بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا۔ کہ بدی کوئی جڑ وہنت کے گن گیان کے ... لیئے جڑ واپو کی پوجا کرتا ہے تو وہ بھی لسننپ ... بھل ہے۔ کیونکہ اننیہ میں انیہ کی بھاونا اور ... پوجا کرنا اودیا ہے۔ اور اس کا پھل سوائے ... لسنسرم۔ اگیان اور دکھ کے اور کچھ نہیں ... ملنا ٭

... رتبوں کے دوارہ جو الیشور کی ... لیئے ... ایشور کے گن گیان کی پراپتی کی کامنا ... پوجا کرکے ... اودیک اور منفیل ہے۔ ادر اس کا ... کرتا ہے ... ہی لسنسور ... یہ ... ترکے نہ نکھتا

یہ ... سے ظاہر ہے ٭

(پرشن) جو ویدوں میں ودھی نہیں۔ تو کھنڈن بھی نہیں ہے۔ اور جو کھنڈن ہے۔ تو مورتی کے ہونے سے ہی کھنڈن ہو سکتا ہے ٭

(اتر) ودھی تو نہیں۔ پرنتو پرمیشور کے سستفان میں کسی انیہ پدارتھ کو پوجیہ نہ ماننا اور (ماننے کا) سرو تھا نشیدھ کیا ہے۔ کیا یہ ابورودھی نہیں ہے ؟

"جو اسنبھوتی ارتھات انوتپن اناوی پرکرتی کارن کی برہم کے سستفان میں اپاسنا کرتے ہیں۔ وہ اندھکار ارتھات اگیان اور دکھ ساگر میں ڈوبتے ہیں۔ اور سنبھوتی جو کارن سے اتپن ہوئے کاریہ روپ پرتھوی آدی بھوت پاشان اور ورکش آدی اوئیو اور منشیہ آدی کے شریر کی اپاسنا برہم کے سستفان میں کرتے ہیں۔ وہ اس اندھکار سے بھی ادھک اندھکار ارتھات مہا مورکھ چرکال گھور دکھ روپ نرک میں گر کر مہا کلیش بھوگتے ہیں"

(ستیارتھ پرکاش ایکادش سمولاس۔ صفحہ ۲۱۴)

(نوٹ) اس پرکار کے بہت پرمان دیئے جا سکتے ہیں۔ لیکن لیکھ لمبا ہونے کے بھئے سے نہیں دیئے جاتے +

رشی کے اکت لیکھ سے سپشٹ ہے۔ کہ رشی دیانند اکت پرکار کی جڑ پوجا اور دیو پوجا کے ورودھی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ نزرش پرکار کی جڑ اور چینن اپاسنا کے ورودھی ہیں۔ جو کہ الیشور کے سستفان میں انیہ پدارتھوں کی کی جاتی ہے۔ اتھوا جڑ مورتیوں اور منشیوں کے شریروں کی انہیں الیشور سمجھ کر کی جاتی ہے۔ اتھوا یوں سمجھئے۔ کہ رشی دیانند اس پرکار کی مورتی اپاسنا اور منشیہ اپاسنا (مردم پرستی) کے ورودھی ہیں۔ کہ جس پرکار کی اپاسنا آدم شنکر ... نتھا موکش پراپتی کے لیئے مورتی کو ذریعہ بنا کر پورانک بھائی جڑ مورتیوں کی الیشور کے سستفان میں اور جینی بھائی اپنے الیشور مانے ہوئے تیرتھنکروں کی مورتیوں کی کرتے ہیں ٭

۳۔ چھٹا پرمان پنڈت جی نے ستیارتھ پرکاش کے بارھویں سمولاس سے یہ اودہرت کیا ہے :-

(پرشن) جیسے استری کا چتر دیکھنے سے کام کی اتپتی ہوتی ہے ... ویسے ... اور ... ہیں مورتیوں کو

دیکھنے سے شبھ گن پراپت ہوتے ہیں ٭

(اتر) جو پاشان مورتیوں کے دیکھنے سے شبھ پرنام مانتے ہو۔ تو اس کے جڑ تو آدی گن بھی تمہارے اندر آ جائیں گے۔ جب جڑ بدھی ہونگے۔ تو سرو تھا نشٹ ہو جاؤ گے۔

(ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۲۔ صفحہ ۳۰۲)

اس اداہرن کو اودہرت کرنے سے پہلے پنڈت جی لکھتے ہیں :-

"یدی کوئی کہے۔ کہ الیشور کے سستفان میں کسی ادر کی پوجا نشیدھ ہے۔ سو بھی نہیں۔ رشی تو ورکش یوگیوں تک کی مورتی کے ورودھ ہیں۔ وہ تو جینیوں کی مورتیوں کا بھی کھنڈن کرتے ہیں۔ جو الیشور کو مانتے ہی نہیں"٭

پنڈت جی کے اکت اداہرن سے نکلے ہوئے اس بھیپرایہ "یدی کوئی کہے۔ کہ الیشور کے سستفان میں کسی ادر کی پوجا کا نشیدھ ہے۔ سو بھی نہیں"۔ اور جڑ مورتی کی پوجا سے بدھی میں جڑ تو آنے کا اتر تو پہلی پرکار اوپر دیا جا چکا ہے۔ اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ باقی رہی یہ بات۔ کہ رشی یوگیوں کی مورتیوں کی پوجا کے ورودھ ہیں۔ اور جینی الیشور کو نہیں مانتے۔ مجھے تو پنڈت جی کا یہ لیکھ پڑھ کر آشچریہ ہوتا ہے۔ اور خیال آتا ہے۔ کہ پنڈت جی انجانے میں ایسا لکھ رہے ہیں۔ یا کہ جان بوجھ کر اصلیت کو چھپا رہے ہیں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ پنڈت جی جیسا شاستر ارتھ مہارتھی یہ بھی نہ جانتا ہو۔ کہ جینی کیا مانتے اور کیا نہیں۔ اور ان کی مورتی پوجا کس پرکار کی ہے؟ خیر! یہ تو وہ جانیں کہ کیوں انہوں نے ایسا لکھا ہے۔ میرا نویدن یہ ہے۔ کہ بیشک جینی اناوی پرا کار الیشور کو نہیں مانتے۔ پرنتو چوبیس تیرتھنکروں کو الیشور مانتے ہیں۔ اور ان کی مورتیوں کی پوجا سے دھرم ارتھ کام موکش کی سدھی ویسے ہی مانتے ہیں۔ جیسے کہ پورانک اپنے مانے ہوئے الیشور اوتاروں کی مورتیوں کی پوجا سے مانتے ہیں۔ ان دونوں کی مورتی پوجا کے ادیش میں کوئی بھید نہیں۔ اس کے پرمان کے لیئے جین گرنتھوں کے مین نکھت واکیہ پڑھیئے :-

(وویک سار پرشٹ ۵۱ سے ۵۲) مورتی پوجا سے مکتی ہوتی ہے۔ اور جن مندروں میں جانے سے سدگن آتے ہیں۔ جو جل چینن آدی سے تیرتھنکروں کی پوجا کرے۔ وہ نرک سے چھوٹ سورگ کو جاتے ہیں ٭

(وویک سار پرشٹ ۵۵) جن مندروں میں رشبھ دیو آدی کی مورتیوں کو پوجنے سے دھرم ارتھ۔ کام اور موکش کی سدھی ہوتی ہے۔

(ستیارتھ پرکاش دوادش سمولاس صفحہ ۳۰۱)

جین گرنتھوں کے یہ واکیہ درج کرنے کے بعد رشی دیانند نے انہی کا کھنڈن مذکت ... کیا ہے۔ رشی دیانند کا تو کہنا ہے ... نسلج سے جوکی کے

پوجا چلی ہی جینیوں سے ہے۔ پورانکوں نے مورتی کی نقل کی ہے۔ جینیوں نے منشیوں کو الیشور بنا کر ان کی مورتیوں کی اپاسنا کی۔ اور پورانکوں نے الیشور کو منشیہ بنا کر اس کی مورتیوں کی اپاسنا کی۔ اس طرح یہ دونو ہی الیشور کی مورتی کی اپاسنا کرتے ہیں۔ اس لیئے یہ کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ کہ جینی الیشور کو نہیں مانتے۔ وہ آپ کے الیشور کو نہیں مانتے۔ پرنتو اپنے الیشوروں کو مانتے ہیں ٭

ساتواں پرمان اودہرت کرنے سے پہلے پنڈت جی لکھتے ہیں :-

"اب یدی کہیں کہ پوجا کا ارتھ دھوپ دیپ چڑھانا ہے۔ سو بھی نہیں۔ مسلمان مسجدوں کو نہ الیشور مانتے ہیں۔ نہ اسے دھوپ دیپ چڑھاتے ہیں۔ نہ اس کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ کیول نماز کے سمے اس اور مکھ کرتے ہیں"٭

اس کے بعد پنڈت جی ... اصحاب سے لوگوں کی زبان ... چودھویں سمولاس میں ... لیے ہے کہ "آریو! اپنی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے سے مصیر ... جو کھنڈن الکیشوی نمبر میں کیا ہے۔ اس کو ... اودہرت کیا ہے۔ لیکن اس کے لمبا ہو جانے کے ... کارن میں اس کو یہاں نہیں لکھتا۔ پاٹھک اس کو ستیارتھ پرکاش میں پڑھ لیں۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کہ مسلمان مسجدوں کو دھوپ دیپ نہیں چڑھاتے۔ اور الیشور بھی نہیں مانتے۔ لیکن وہ مسجد الحرام کو دوسری مسجدوں سے اتم مانتے ہیں۔ اور اس کو خدا کا گھر سمجھتے ہیں۔ اسی لیئے اسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ اور سر جھکاتے ہیں۔ مسجد کے تو معنی ہی سجدہ کرنے اتھوا سر جھکانے کی جگہ کے ہیں۔ اگر مسلمان مسجد کو سر نہیں جھکاتے ہیں۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ وہ کس کو سر جھکاتے ہیں؟ بے شک وہ کہتے ہیں۔ کہ وہ الیشور کو سر جھکاتے ہیں۔ لیکن الیشور تو سرو ویاپک ہے۔ سر جھکانے کی کیا ضرورت؟ کسی خاص سمت کو اتھوا مغرب کی طرف سر جھکانا ... کو سر جھکانا نہیں ہے۔ بلکہ کعبہ کی مسجد کو ... ہے۔ کیونکہ الیشور تو سرو سمت میں ہے۔ مسلمانوں کا یہ کہنا ہو بہو ویسا ہی ہے۔ جیسا پورانکوں کا یہ کہنا کہ ہم مورتی کی پوجا نہیں کرتے۔ بلکہ مورتی میں ویاپک الیشور کی پوجا کرتے ہیں۔ حالانکہ الیشور ان کے سر اور جسموں آدی میں بھی موجود ہے۔ مگر پھر بھی وہ مورتی کو سر جھکاتے۔ اور پھول آدی چڑھاتے ہیں۔ یہی جان کر تو رشی نے ان کے اس اندھ وشواس کا کھنڈن کیا ہے۔ اگر مسلمان کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ تو ان کی نماز جائز نہیں ہوتی۔ اس لیئے نماز کے وقت مسجد الحرام کی طرف منہ کرنا مسلمانوں کی الیشور اپاسنا (نماز) ...

(... دیکھو صفحہ ۱۷) ... نکلا ... اعلان ... آوے گا۔ مگر ... جمعہ ... نامانی پوری نہیں ہو سکیا ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ بھائیو! اس آگ کو جلد بجھاؤ!

(دیکھک شری کرشن دیو جی کپل بی-اے)

حیدرآباد میں سناتنی پنڈت کے ساتھ شاسترارتھ کے دوران میں شری پنڈت بدھ دیو جی کے رشی دیانند کی تصویر پر پاؤں رکھ دینے کی دُرگھٹنا کے سمبندھ میں اب تک ان کے پکش میں اور ان کے ورودھ بیسیوں مضامین آریہ اخباروں میں نکل چکے ہیں۔ میری سمتی میں اس وشے پر لکھنے والے لیکھکوں کو دو شرینیوں میں بانٹا جا سکتا ہے۔ اوّل وہ جنہوں نے اپنی رائے اور خیالات کا اظہار نہایت متانت اور تہذیب کے ساتھ کیا ہے۔ اُن کا پرتی پکش کے ساتھ اختلاف دیانتدارانہ معلوم ہوتا ہے۔ اور اس اختلاف کا اظہار شریف آدمیوں کی طرح بڑی یوگیتا اور سبھیتا کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ایسے مہانبھاؤ آریہ جگت کی اور سے دھنیواد کے پاتر ہیں۔ دونوں پکشوں کو بڑی وچارشیلتا، اُدارتا اور سچے ترک کے ساتھ پبلک کے سامنے پیش کر کے ان لیکھک مہاشیوں [illegible] کو اس موضوع پر اپنی رائے اپنے آپ جی سے جو [illegible] دوسری قسم [illegible] ہوں۔ کہیے ادھم [illegible] سکتے ہیں۔ ان کی تحریروں سے اگر کوئی [illegible] ان کے لیکھوں سے [illegible] غلاظت ہے۔ [illegible] کی کالما [illegible] پہنانا کا ہیں۔ ان کے محض بکھرے پیات کا پرچہ دیتی ہے۔ ان کا نام نہ بھی لوں تو آریہ جنتا انہیں بھولی ہوئی نہیں۔ موخر الذکر مہانبھاؤں کے لیکھوں کو میں نے پڑھا تو میرا دل پکار اٹھا۔ "افسوس! آریہ سماج میں بھی ایسے لوگوں کی ایک تعداد پیدا ہو گئی ہے۔ جن کا فرض آریہ سماج کے نیتاؤں اور سیوکوں پر بہتان تراشی ہے۔ اور جو ایسے غیر مہذبانہ واقع ہوئے ہیں۔ کہ ان کو شرافت نیکی تہذیب، نیائے۔ اور سبھیتا کے نام پر اپیل ہی نہیں کیا جا سکتا" اس قماش کے لوگ جہاں آریہ سماج کو چار دانگ بدنام کرتے ہیں۔ وہاں شرمناک طور پر پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کے ذریعہ آریہ پبلک کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ابھی چند دن کا ذکر ہے۔ میں آریہ سماج کے ایک چوٹی کے ودوان سے عرض کر رہا تھا۔ کہ آریہ جنتا میں اتنی بدھی اور سمجھداری کی میں آشا رکھتا ہوں کہ وہ خود غرض لوگوں کے ہتھکنڈوں سے بیوقوف نہ بنائی جا سکے۔ اُن سے اپنی آشا کے برعکس جواب پا کر مجھے بڑا کھید ہوا۔ میں قریباً تیرہ برس سے غیر ممالک میں رہتا ہوں۔ اس لئے بھارت ورش کی آریہ سماجوں کے اندرونی حالات سے میں زیادہ واقف نہیں ہوں۔ تنہائی میں آریہ [illegible] سے بہتر آشا کرتا تھا۔ کچھ بھی ہو ایسے مکت پرکار کے لوگ آریہ سماج کے لئے سچ مچ ایک بدنما دھبہ ہیں۔

حیدرآباد شاسترارتھ کی اس افسوسناک گھٹنا پر بحث کے دوران میں ایک نمایاں بات جو میرے دیکھنے میں آئی [illegible] مہاشہ کرشن جی [illegible]

کو دوسرے پکش کے کچھ لیکھکوں نے طعن وتشنیع کا خاص نشانہ بنایا ہے۔ ان کی تحریرات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے۔ کہ انہیں مہاشہ کرشن جی کی ذات سے خاص عداوت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان مہاشیوں کے قلم کی نوک سے جو انگارے مہاشہ کرشن جی کی شخصیت کے متعلق برسے ہیں۔ وہ محض ان کی کمزوری کی دلیل ہیں۔ مہاشہ کرشن جیسے آریہ سماج کے تجربہ کار، یوگیہ، برسوں سے لگاتار اُس کی سیوا کرنے والے مہارتھی کے برخلاف کی گئی اس زہر افشانی کو پڑھ کر آریہ سماج کے ہر ایک بہی خواہ کو اوشیہ دکھ ہوا ہوگا۔ اور مجھے بھی ہوا۔ دکھ اس بات کا نہیں کہ مہاشہ کرشن جی کی ذات سے مجھے کوئی خاص ذاتی عقیدت ہے۔ بلکہ اس بات کا کہ آریہ سماج کے اندر ایسے لوگ بھی ممبر مانے جا سکتے ہیں۔ جو کسی اصولی بحث کے دوران میں نہ صرف غیر متعلقہ امور کا ذکر کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی شرارت آمیز عبارت آرائی کج فہمی اور اپنے کمینہ حملوں سے اپنے ہردیہ کی سیاہی کو سارے آریہ جگت میں چھینٹ کر آریہ سماج کو کلنکت کرنے کا اُتیم کاریہ کرتے ہیں۔ یہاں یہ کہہ دینا بے محل نہ ہوگا۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کے معاملہ میں مہاشہ کرشن جی کی کوئی تحریر میری نظر سے ایسی نہیں گذری۔ جس پر میں حرف گیری کر سکوں۔ مجھے ان کے بعض خیالات سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ بعض کلمات جو ان کے قلم سے نکلے ہیں۔ انہیں غیر ضروری خیال کر سکتا ہوں۔ لیکن اپنے مضامین میں سبھیتا اور اخلاق کی جس اونچی سطح پر وہ براجمان رہے ہیں۔ وہاں تک پہنچنا ان کے چند ورودھیوں کے حصے میں نہیں آیا۔ پرماتما سے میری پرارتھنا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کو ایسے اوچھے، بے سمجھ اور غیر ذمہ دار لوگوں سے بچائے۔ کیونکہ وہ دوست نما دشمن ہیں۔ جن کے ہاتھوں کوئی بھی جماعت یا آرگنائزیشن محفوظ نہیں رہ سکتی۔

شری پت پنڈت بدھ دیو جی کے سمبندھ میں بھی مجھے لگ بھگ دو شبد کہنے ہیں۔ مجھے ان کی سنگت کا تھوڑا بہت سوبھاگیہ پراپت ہو چکا ہے۔ میں ایسٹ افریقہ کے نیروبی شہر میں تھا۔ وہ وہاں پرچار کے لئے پدھارے تھے۔ میں نے ان کے ویاکھیان سنے ہیں۔ ان کے وچاروں سے مستفید ہوا ہوں۔ ان کے سبھاؤ [illegible] ہیں۔ [illegible]

آریہ سماج کے ایک یوگیہ پرچارک ہیں۔ رشی کے اننیہ بھگت۔ وید شاستر کے گیاتا، سنسکرت کے بڑے ودوان۔ ان کے دل میں ویدک دھرم کی سیوا کا ایک جوش ہے جو موجزن ہوتا ہے تو آگا پیچھا نہیں دیکھتا۔ رشی اور آریہ سماج کے مخالفین کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔ تو ان کی رگوں میں خون ابلنے لگتا ہے۔ ان کے بھاشنوں میں تیج ہے۔ اوج ہے اور [illegible] ہے۔ وہ بولتے ہیں تو جنتا کو پربھاوت کئے بنا نہیں رہ سکتے۔ انہیں سامعین کو رلانا بھی آتا ہے اور ہنسانا بھی۔ آریہ سماج کے ایسے یوگیہ ودوان کو آریہ سماجیوں میں ہی بحث کا مضمون بنا دیکھ کر مجھے دکھ ہوا۔ حیدرآباد میں کئے گئے ان کے فعل پر میں کوئی ٹیکنیکل بحث کرنا نہیں چاہتا۔ دونوں پکشوں کی اور سے کافی ترک چل چکا ہے۔ شاستروں کی ساکھیاں دی جا چکی ہیں۔ لیکن بعض صورتوں میں تو بال کی کھال بھی اتاری گئی ہے۔ میں خود ان لوگوں میں سے ہوں جو پنڈت جی کے اس کرم کی حمایت نہیں کر سکتے۔ رشی کی تصویر پر پاؤں رکھنا نہ صرف غیر ضروری تھا۔ بلکہ ایک نازیبا حرکت تھی۔ جو کہ ایک آریہ ودوان پنڈت سے سرزد نہ ہونی چاہیئے تھی۔ پرنتو ایسی رائے رکھتا ہوا بھی میں رشی کا ایک ادنےٰ بھگت آریہ بھائیوں سے نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اب اس ناخوشگوار معاملہ کو ختم کر دینا چاہیئے۔ شری پت پنڈت بدھ دیو جی اور اُس کے سنجیدہ اور سبھیہ حمایتیوں کے مضامین کا سارانش یہ ہے۔ کہ پنڈت جی نے یہ کاریہ نیک ارادہ سے کیا ہے۔ رشی کے سدھانت کی رکھشا اور آریہ سماج کے گورو کو بڑھانے کے لئے کیا ہے۔ اور ایسی اوستھا میں کیا ہے کہ ان کو اس کے بنا چارہ ہی نہ تھا۔ وہ ایسا کرنے میں بادھت تھے۔ دوسرے شبدوں میں اُن کا ایسا کرنا آپت کال کا دھرم تھا۔ مجھے اس وچار سے اختلاف ہے کہ پنڈت جی پر کوئی ایسی آپتی تھی۔ کہ جس کے کارن اُن کو اس فعل سے گریز کرنا اسمبھو ہو گیا تھا۔ ان کا ناسمجھ سناتنیوں پر وجے پانے کے لئے ایسا کرنا سرد تھا [illegible] اور [illegible] تھا۔ پرنتو اس بات میں سندیہہ نہ کرنا چاہیئے۔ کہ شری پت پنڈت جی کا ارادہ نیک تھا۔ نیت صاف تھی [illegible]

[illegible] سے رشی کی [illegible] اُن کے اس [illegible] Judgement [illegible] انہوں نے یہ [illegible] ہزاروں دل مجروح ہو [illegible] ہوئے بھی ان [illegible] کیا جا سکتا۔ ادھر [illegible] جی نے [illegible] Correctly [illegible] کہ وہ آئندہ ایسا [illegible] میں ہیں سمجھتا ہوں [illegible] اُن سے مزید جواب [illegible] مخالف پکش کو [illegible] کی کسی بھول کا [illegible] بھی تو ہمارا کرتویہ [illegible] شری پنڈت [illegible] یہ ہے۔ اور یہ نویدن [illegible] عقیدت مند ممبر کی [illegible] انہیں آریہ سارودیشک [illegible] سر جھکا دینا چاہیئے [illegible] سبھا سے بڑھ کر اور [illegible] ہے۔ جہاں کہ ان کے [illegible] کیا جا سکے۔ اگر [illegible] فیصلہ کا [illegible] تو آریہ [illegible] پر ایک بھاری دھبہ [illegible] Highest Council [illegible] احکام کی اس کے [illegible] وقعت نہیں۔ پنڈت بدھ [illegible] ہے۔ کہ اگر [illegible] سامنے سر تسلیم خم کر دیں [illegible] کے لئے ضروری ہے [illegible] کا چہرہ ہے۔ [illegible] آدھار پر جاعتوں۔ قوموں [illegible] قائم رہ سکتا ہے۔ آریہ سماج [illegible] ہی کمی ہے۔ اگر شری پنڈت [illegible] شرومنی سبھا کے فیصلہ کو ٹھکرا [illegible] ہی ہانی کارک مثال قائم کر [illegible] سنگٹھن کو اور بھی کمزور کرنے کی [illegible] ہم لیں گے جس کے لئے کوئی [illegible] نہ دے سکے گا۔

آریہ سارودیشک سبھا کے [illegible] بھی کوئی معقول اعتراض [illegible] ہو۔ تو شری پنڈت جی کی پوزیشن [illegible] ہے۔ لیکن یہ کہہ کر کہ مجھے [illegible] پہنچی۔ اگر سبھا کے متفقہ فیصلہ [illegible] جا سکتا۔ آریہ سارودیشک سبھا [illegible] آریہ دھرم سبھا کی مانگ پنڈت بدھ [illegible]

پنسل نہیں رکھا گیا ہیں [illegible] کو گمن کر کی بھاری بھول اٹھات [illegible] error مانتا ہوں [illegible] سوچا۔ کہ اُن کے اس کرم سے [illegible] طرح ہو جائیں گے۔ اور درست [illegible] ہو جائیں گے۔ یہ سب کچھ ہوتے [illegible] کی نیک نیتی میں شک نہیں [illegible] پھر اس واقعہ کے بعد پنڈت [illegible] Sound ہی سہی کہہ تو دیا ہے [illegible] فعل نہ کریں گے۔ ان حالات [illegible] اُن کے پرتی پکشوں کو [illegible] طلبی نہ کرنی چاہیئے۔ اپنے [illegible] ست طور پر سمجھنا اور اُس [illegible] Charitable [illegible] لینا [illegible] دیو جی سے میرا نمر نویدن [illegible] ان کے ایک ہتیشی اور [illegible] سے کر رہا ہوں کہ [illegible] سبھا کے فیصلہ کے سامنے [illegible] آریہ سارودیشک [illegible] سانیائے آلیہ ہو سکتا [illegible] ایسے پرسپر کے معاملات کا [illegible] جی نے اگر سبھا کے [illegible] سماج جیسی ایک منظم جماعت [illegible] رہے گا۔ کہ اس کی [illegible] کے فیصلوں اور [illegible] کے دلوں میں رتی بھر [illegible] دیو جی کی شان اسی [illegible] سبھا کے فیصلہ کے [illegible] سبھاؤں کے نظام [illegible] ڈسپلن ہی [illegible] جس کے [illegible] کا نظام [illegible] اندر اس کی [illegible] جیسے ودوان اپنی [illegible] تو نہایت [illegible] آریہ سماج کے [illegible] اپنے سر [illegible] نہیں مبارک باد [illegible] کے خلاف [illegible] سے کیا جا سکتا [illegible] سمجھ میں آ سکتی [illegible] سے [illegible] نہیں کیا [illegible] کے سمجھانے پر [illegible] دیوجی نے کی [illegible] جی دہلی

[illegible]

ناسی سنے ... پوزیشن بالکل واضح کر دی ہے۔ ان کی مدلل تحریر کے بعد کوئی Constitutional اعتراض کرنا کٹھن ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی نے ایک اعتراض یہ بھی کیا ہے۔ کہ شری پنڈت چمو پتی جی نے انترنگ سبھا کا ممبر نہ ہونے کے باوجود بھی اپنا ووٹ ان کے برخلاف استعمال کیا۔ میرا زبردست خیال ہے کہ پنڈت بدھ دیو جی کا یہ بیان غلط فہمی کے سوائے کچھ نہ ہوگا۔ سارودیشک سبھا کے سدسیوں اعضا پنڈت چمو پتی جی جیسے مہانو بھاو کی (Intelligence) اور دیانت سے ایسی آشا ہی نہیں کی جا سکتی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ بات جو ان سے منسوب کی گئی ہے کوشش غلط سمجھ ہوگی ؛

انت میں آریہ سماج کے ایک نہایت ہی ادنیٰ سیوک کی حیثیت سے دونوں جتھوں کے پرتی نرمی سے اپیل کروں گا کہ ایسے موقعہ [illegible] کو طول نہ پکڑنے دیں۔ اور آریہ سماج میں لگی ہوئی آگ کو بجھائیں۔ امریکہ کے ودوان مسٹر اینڈریو جیکسن ڈیوس نے تو آریہ سماج کو ایک ایسی بھٹی بتلایا تھا جو سماج [illegible] خس و خاشاک کو جلا کر راکھ بنا دے گی۔ [illegible] آریہ سماج خود ہی ذاتیات کی آگ میں جھلس رہا ہے۔ یہ نہایت شوک کی بات ہے۔ شری پنڈت بدھ دیو جی سے مجھے آشا ہے کہ سارودیشک سبھا کے فیصلہ کے متعلق وہ اپنے نتیجہ پر نظر ثانی کریں گے۔ ان کے لئے ایک عمل [illegible] ہو سکتا ہے۔ سارودیشک سبھا کے پاس کوئی قانونی طاقت نہیں ہے۔ کہ پنڈت جی سے اپنے فیصلہ پر عمل درآمد کرا سکے۔ اس لئے شری پنڈت جی کے لئے اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ انترنگ سبھا کی اخلاقی طاقت کے سامنے سر جھکا دیں۔

بقیہ صفحہ ۵: ایک کھمبہ انگ ہے اور یہ دنیا ہی ہے کہ جو مورتی کو سامنے رکھ کر ایشور کی اپاسنا کرنا پوران کی ایشور اپاسنا کا انگ ہے۔ بلکہ پرانک اگر مورتی کے بنا ہی اپاسنا کرتے ہیں۔ تو بھی وہ اسکو بہت نہیں سمجھتے۔ مگر مسلمانوں کی نماز بغیر مسجد کی طرف منہ کئے پڑھنا ناجائز ہے۔ یہ مسلمانوں کی مسجد الحرام پورانکوں کی [illegible] سے بھی بڑا بت ہے۔ اسی [illegible] رکھ کر رشی نے یہ لکھا ہے۔ "(الزبکھی) جو کہ بت سمجھتے ہو۔ وہ ہی ان مورتیوں کو [illegible] سمجھتے۔ کتنوں کے سامنے پرمیشور کی بھگتی [illegible] نہیں۔ یدی بتوں کو توڑنے والے ہو۔ تو [illegible] بنے بت کو کیوں توڑا؟" (ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۴ نمبر ۱۳۰) اور پورانکوں کی طرح مسجد الحرام روپ بت کو مسلمانوں کی انگ ہوتے ہوئے یہی رشی نے [illegible]

پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سیالکوٹ کا التوا

(شری لالہ چرنداس جی پوری ایڈووکیٹ پردھان استقبالیہ کمیٹی کا اہم بیان)

سیالکوٹ ۱۳ ستمبر۔ پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سیالکوٹ کے التوا کے سلسلہ میں شری لالہ چرنداس جی پوری ایڈووکیٹ پردھان آریہ سماج سیالکوٹ و پردھان سواگت سمتی سمیلن نے ذیل کا اہم بیان پریس کو بھیجا ہے :-

پچھلے سال سرگودھا میں جو پرانتیہ آریہ سمیلن منعقد ہوا تھا۔ اس کے پردھان آچاریہ رامدیو جی تھے۔ اور اس حیثیت میں وہ اس ورکنگ کمیٹی کے جو ستمبر ۱۹۳۴ء میں سرگودھا سمیلن میں مرتب کی گئی تھی۔ ادھیکش تھے۔ اس کمیٹی میں پرانت بھر کے چیدہ چیدہ آریہ سماجی شامل تھے اور یہ خیال تھا۔ کہ یہ کمیٹی سال بھر کانفرنس کے مقاصد و اغراض کو نہ صرف ہر دلعزیز بنانے کے لئے بلکہ گزشتہ سرگودھا سمیلن میں اپنے پاس کردہ پرستاوؤں کا کرم [illegible] عمل پہنانے کے لئے کوشاں رہے گی ؛

نمنترن اس پر آریہ سماج سیالکوٹ کے کارکنوں نے سمیلن کے اگلے اجلاس کے لئے اپنے ہاں نمنترن دے دیا۔ وہ گزشتہ چار ماہ سے ضروری تیاریوں میں مصروف تھے۔ تاکہ اپنے ان آریہ بھائیوں کے شایان شان سواگت کر سکیں۔ جن کے اس اُدھر کثیر تعداد میں جمع ہونے کی آشا تھی۔ میں بہ نفس نفیس اپنے رفقاء کار کے ساتھ ضلع بھر کا دورہ نکال رہا تھا۔ تاکہ سمیلن کے لئے جہاں آریہ جنتا کی ہمدردی حاصل کر سکوں۔ وہاں کافی دوائی سہایتا بھی پراپت کر سکوں۔ لیکن حیرانگی کا مقام ہے کہ پرانتک نیتا اس سارے عرصہ میں غیر متوقع طور پر خاموش رہے ؛

آچاریہ رامدیو جی کو مراسلہ گزشتہ ۱۸ اگست کو میں نے حسب ذیل مراسلہ سمیلن کے ورکنگ پردھان کی سیوا میں بھیجا :-

شانتی بھون - سیالکوٹ شہر
۱۸ اگست ۱۹۳۵ء
سیوا میں شری آچاریہ رامدیو جی
پردھان پرانتیہ آریہ سمیلن پنجاب - لاہور
شریمان جی نمستے

لالہ سروپ نارائن جی وکیل اور سیٹھ [illegible] جی وکیل سیکرٹریان سواگت سمتی سمیلن قبل ازیں آپ کو علیحدہ علیحدہ اس سمیلن کے [illegible] سیالکوٹ منعقد ہونے والا ہے۔ پتر لکھے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے کثیر مشاغل نے آپ کو ان کی گزارشات کی طرف متوجہ ہونے کی اجازت نہیں دی۔ پچھلے ہفتہ میں نے پنڈت [illegible] جی اپدیشک کو پنڈت بھیم سین جی منتری ورکنگ کمیٹی سمیلن کے پاس بھیجا۔ اور ان سے یہ پرارتھنا کی۔ کہ وہ ہونے والے سمیلن کے سلسلہ میں آئندہ جو کام ہونا ہے۔ اس کی طرف خاص توجہ دیں۔ پنڈت جی نے وعدہ کیا کہ میں سمیلن کے متعلق خود پراپیگنڈا شروع کر دوں گا۔ لیکن ابھی تک کچھ بھی نہیں کیا گیا ؛

عملی کام ندارد پچھلا سمیلن سرگودھا میں گزشتہ سال ماہ ستمبر میں منعقد ہوا تھا۔ قبل ازیں دس سے زائد مہینے گذر چکے ہیں۔ لیکن نہ ہی ورکنگ کمیٹی کا کوئی اجلاس مدعو کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی سمیلن اور اس کے پرستاوؤں کو جن کو [illegible] کے لئے بہت سا کاغذ مطلوب تھا۔ ہر دلعزیز بنانے کے لئے کوئی ضروری کارروائی کی گئی ہے۔ ممکن ہے کہ کارکن صاحبان [illegible] سرگرمیوں کے سبب سے مشاغل میں زیادہ مصروف رہے ہوں۔ اور انکے پاس اتنا سمہ نہ ہو کہ وہ اس معاملہ کی طرف توجہ کر سکتے ؛

منتری جی کا رویہ موجودہ اگر کنوینر [illegible] بے اعتنائی کا اظہار کیا ہے۔ وہ اس بات کا قطعی ثبوت ہے۔ کہ وہ اس سمیلن کی کچھ بھی اہمیت نہیں دیتے۔ اور ہم غیر ضروری طور پر انکو یہ سمجھانے بجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ وہ سماج کے اس نہایت ہی ضروری کام کو سرانجام دینے کے لئے اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں ؛

صدر کا انتخاب پچھلے سمیلن میں [illegible] بھی جو پرستاو پاس ہوئے تھے۔ ان کا منشا یہ تھا۔ کہ سمیلن کے پردھان کا چناؤ صوبہ کی آریہ سماجوں کی ووٹوں سے عمل میں آئے۔

انقلابات کا دور میری رائے میں وجہ ڈھونڈنے کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ سال میں انقلابی تبدیلیاں آئی ہیں۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے انتخابات کے معاملہ میں ایسی اصطلاحی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ جن سے آسانی سے احتراز کیا جا سکتا تھا۔ [illegible] سخت الٹ پلٹ کیا گیا ؛

پنڈت بدھ دیو کا واقعہ اور بیشتر اس کے کہ آریہ سماج کے [illegible] نیتاؤں کے درمیان مطلوبہ آشتی کو بحال کرنے کی کوئی کوشش کی جاتی۔ جیسا کہ [illegible] کے شاستر ارتھ میں پنڈت بدھ دیو نے جو ویوہار کیا ہے۔ اس سے سوسائٹی میں ایک عدیم المثال انقلاب رونما ہو گیا ہے۔ کاش! آپ پنڈت بدھ دیو کے اس قطعی ناقابل تحفظ [illegible] کی صفائی پیش کرنے کی بجائے اس کی [illegible] میں پرزور مذمت کر دیتے۔ اور ناخوشگوار جھگڑے [illegible] کو اپنے اوپر اتنا قابو پانے دیتے۔ کہ آپ اس طرح لغزش کا شکار ہوتے۔ جس طرح آپ اس بارہ میں اپنے بیان میں ہوئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے خود بھی سارودیشک آریہ سبھا کے اس پرستاو کے بعد اس بات کو محسوس کر لیا ہوگا۔ جو کہ [illegible] کے خلاف ناراضگی کے جذبہ کا حقیقی مظہر ہے۔ یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ [illegible] کے بھاو اخبارات میں [illegible] نہیں ہوئے۔ کیونکہ ایک تو آپ کے بیان اور دوسرے متعدد اسباب نے لوگوں کی زبان بند کر دی ہے۔ میری یہ رائے ہے کہ "آریہ ویر" اپنی تحریروں سے ملاپ کے مواخذات کو [illegible] ڈال رہا ہے ؛

جب چاروں طرف سماج کی یہ [illegible] ہو۔ تو یہ بالکل صاف ہے۔ کہ سنجیدگی سے کسی کارروائی کا سرانجام ممکن نہیں۔ جیسا کہ ہمارے سیکرٹری صاحبان نے آپ کو لکھا تھا کہ سیالکوٹ سمیلن کی کامیابی سے اور دھرم پرچار کی کامیابی میں بڑی مدد ملتی۔ لیکن موجودہ گڑبڑ کی وجہ سے نیتا لوگ ابھی اوسان میں نہیں ہیں۔ کہ فی زمانہ تعمیری کام کی طرف دھیان دیں۔ حالانکہ [illegible] کے متعلق [illegible] کے لئے امر سب سے ضروری ہے کہ نیتاؤں کے درمیان آشتی کو بحال کیا جائے ؛

وشیش کانفرنس میں آپ سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ آپ بلا توقف فوراً [illegible] صورت حال کی طرف اپنی توجہ مبذول کریں۔ اس غرض کے لئے چیدہ آریہ سماجیوں کی ایک کانفرنس لاہور میں منعقد ہونی چاہئے۔ اور اس میں تدبر اور مستقل مزاجی سے متخاصم فریقوں میں صلح کرانے کے طریق سوچنے چاہئیں۔ اگر موجودہ صورت حال قائم رہی۔ تو پھر مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے۔ کہ پرانتیہ آریہ سمیلن کی قسمت میں ناکامی لکھی ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ جلد اس طرف توجہ کی کرپا کریں گے۔

(آپکا صادق — چرنداس)

آچاریہ جی کا اعلان آچاریہ جی نے ۲۵ اگست کو کیمپ شملہ سے جو جواب بھیجا ہے۔ اس میں اور باتوں کے علاوہ عذر خواہی کرتے ہوئے اس قصور کا اعتراف کیا۔ کہ میں آریہ سمیلن کی طرف پہلے دھیان نہیں دے سکا۔ جواب میں اس بارہ میں اخبارات میں ایک اعلان نکال دوں گا۔ اور جلد اس سلسلہ میں سیالکوٹ آؤں گا۔ مگر [illegible] ناحالی پوری نہیں ہوئی [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

۲۲ ستمبر ۱۹۳۵ء

سماچار سماچار

آریہ ودیارتھی آشرم گوروت بھون لاہور

آریہ ودیارتھی آشرم میں جو لاہور کے کالجوں میں پڑھنے والے آریہ ودیارتھیوں کے لیے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کھول رکھا ہے رہائش کے لیے نہایت عمدہ اور ہوادار کمرے خالی ہیں۔ کالج شروع اکتوبر میں کھلیں گے۔ جو آریہ بھائی اپنے عزیزوں کو سبھا کے آشرم میں رہائش کے لیے رکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ بہت جلد درخواست بھیج دیں۔ تاکہ جگہ نہ ہونے کے کارن انہیں مایوس نہ ہونا پڑے۔ لاہور بھر میں ایسا ہوادار اور عمدہ آشرم نہ ہوگا۔ طلباء کے آرام و جسمانی ورزش کے لیے ہر قسم کی کھیلوں کا پربندھ کیا گیا ہے۔ دونو کال سندھیا اور ہون ہوتا ہے۔ لڑکوں کے آچار وغیرہ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے:۔

مولراج بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ادھشٹاتا آریہ ودیارتھی آشرم۔ لاہور

آریہ سماج دھرم پور کے سماچار:۔

۱۔ آریہ سماج دھرم پور کو نئے مندر کی تعمیر کی اجازت مل گئی۔ جس کی تعمیر اب بہت جلد شروع کر دی جائے گی سب دانی سجن خیال رکھیں:

۲۔ حسب ذیل مکھت پرستاؤ آریہ سماج دھرم پور کے ۸ ستمبر ۱۹۳۵ء کے سپتاہک ست سنگ میں پاس ہوئے ہیں۔

(ا) یہ سماج پنڈت جگدیش چندر جی کے سپتر عزیز مہیش چندر کی مرتیو پر اپنی شوک پرگٹ کرتا ہے:

(ب) یہ سماج سوامی منیشورا نند جی کی مرتیو پر بھی اپنی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا ایک رتن کم ہو گیا ہے۔ پرماتما سوامی جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں:

(ج) یہ سماج تیلنگانہ سماج کے گرائے جانے پر پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور حیدر آباد گورنمنٹ سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ سماج مندر کو اسی طرح تعمیر کرا کر جن افسروں کی سازش سے یہ مندر گرایا گیا ہے۔ ان کو سزا دے۔

(د) یہ سماج پنجاب گورنمنٹ سے انورودھ کرتا ہے کہ وہ اپنے خفیہ سرکلر کو جو اس نے آٹھ آریہ سماجیوں کے برخلاف نکالا ہے۔ واپس لے+

(بیرارام منتری آریہ سماج دھرم پور)

آریہ پتری پاٹھشالہ قلعہ گوجر سنگھ

لاہور۔ ۳ ستمبر۔ آریہ پتری پاٹھشالہ قلعہ گوجر سنگھ کی عمارت چند روز میں تیار ہو جائے گی۔ پاٹھشالہ گرمی کی رخصتوں کے بعد سوموار کو کھلے گی۔ اس سے پہلے الحال کلاسیں خوشی رام کی کوٹھی میں جہاں پہلے پبلک ہیلتھ سکول تھا۔

سنگ کریں گی:

آریہ سماج راولپنڈی کا پروٹسٹ

راولپنڈی۔ ۱۱ ستمبر۔ مقامی آریہ سماج کالج سیکشن کی ایک پبلک میٹنگ ۸ ستمبر کو منعقد ہوئی۔ جس میں بہار گورنمنٹ کے سرکلر نمبر ۲۵۹۹ کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا گیا۔ اس سرکلر کے ذریعہ بہت سے آریہ ورکروں کو خطرناک قرار دیکر حکام کو ان پر نگاہ رکھنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس بات کے پیش نظر کہ یہ سرکلر گورنمنٹ کی غیر جانبدارانہ پالیسی کے منافی ہے۔ حکومت بہار سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اسے منسوخ کر دے:

آریہ سماج جالندھر چھاؤنی کے پرستاو

آریہ سماج جالندھر چھاؤنی نے مندرجہ ذیل پرستاو پاس کئے ہیں:۔

۱۔ آریہ سماج جالندھر چھاؤنی "برہم رشی" کے "دیانند انک" کو گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ آریہ سماج کا وچار ہے کہ یہ کام جان بوجھ کر دیانند بھگتوں کا دل دکھانے کے لئے کیا گیا ہے۔ یہ سماج سرکار کا دھیان اس طرف آکرشت کرتا ہے۔ اور آشا کرتا ہے کہ اس معاملہ میں مناسب قانونی کارروائی کر کے اخبار "برہم رشی" کے اس انک کے لئے ذمہ دار لوگوں کو واجب ڈنڈ دیا جائے گا:

۲۔ ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج تیلنگانہ کے گرائے جانے کے برخلاف یہ سماج بڑے زور سے آواز بلند کرتا ہے اور "رکھشا سمتی" سے اپیل کرتا ہے کہ اس معاملہ میں آریہ سماج کی مناسب رہنمائی کرے:

۳۔ آریہ سماج نظام حیدر آباد سے زور سے گزارش کرتا ہے۔ کہ وہ مندر گرانے والوں کو قرار واقعی سزا دے:

آریہ پرتی ندھی سبھا ریاست حیدر آباد کو یہ سماج وشواس دلاتا ہے کہ سماج کی عزت بچانے کے لئے وہ جو بھی کام کرے۔ یہ سماج اس میں پوری پوری سہائتا دے گا:

(ہریش چندر ودیارتھی)

دیانند متھراداس کالج موگہ:۔

دیانند متھراداس کالج موگہ گرمی کی رخصتوں کے بعد سوموار ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء کو صبح پونے

سات بجے کھلے گا۔ یہ کالج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پنجاب میں واحد کالج ہے۔ موگہ نہایت صحت افزا مقام ہونے کے علاوہ طلباء کے لیے تعلیم حاصل کرنے کے لیے ایک نہایت ارزاں جگہ ہے۔ کالج کی پڑھائی کے متعلق کالج کے پچھلے سالوں اور امسال کے نتائج ہی کافی سے زیادہ اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ یہاں پڑھائی ٹھوس بنیاد پر کی جاتی ہے۔ اور طلباء اپنا وقت بہترین طریق پر بسر کرتے ہیں۔ کھیلوں کا انتظام ایک ٹرینڈ فزیکل انسٹرکٹر کی زیر نگرانی ہوتا ہے۔ نیز وہ طلباء جو خاص وجوہات کی بنا پر رخصتوں سے پہلے فرسٹ ایر کلاس میں داخل نہیں ہو سکے۔ ان کی درخواستیں کالج کھلنے کے دس دن کے اندر اندر کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ یونیورسٹی کی منظوری کے بعد داخل ہو سکے۔ داخل ہونے والے طلباء کو فاقی طور پر درخواستیں لے کر دفتر میں پہنچنا چاہئے:

(پرنسپل دیانند متھراداس کالج موگہ)

آریہ کمار سبھا لاہور چھاؤنی کا چناؤ

آریہ کمار سبھا لاہور چھاؤنی کا وارشک چناؤ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بدھوار مندرجہ ذیل ہوا:۔ پردھان دھرم پال جی + اپ پردھان برہمدت جی + منتری ویریندر + اپ منتری رام لال جی + کوشادھیکش پرشوتم لال جی + لائبریرین ہریش چندر جی +

(منتری آریہ کمار سبھا لاہور چھاؤنی)

وواہ سنسکار

پونہ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو رادھا اشٹمی کے دن مہاشہ جیون چند چوپڑہ پنجابی کا وواہ سنسکار ویدک ریتی سے شریمتی پاربتی دیوی کے ساتھ پنڈت ہرلش چندر شرما نے سنسکار ودھی کے انوکول کروایا۔ وید منتروں کی ویاکھیا بہت اچھے ڈھنگ سے کی گئی۔ لوگوں پر بہت اچھا پربھاو پڑا:

(سکریٹری ویدک دھرم پرچارنی سبھا پونہ)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں:

(مینیجر)

باجلاس جناب ٹھاکر دھیر سنگھ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول بلند شہر

نمبر مقدمہ ۲ ۱۹۳۵ء (آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱۰ و ۵)

نمبر مقدمہ ... بعدالت خفیف ... منصفی اول بلند شہر

نوبت ولد ہولا ... قوم کھٹیک ساکن نگلہ ... شہر

بنام زت۔ کنجید و رسیا قوم کھٹیک ساکن موضع بیجونو پرگنہ برن ... ساکن حال مقیم لاہور بیرون دہلی گیٹ معرفت منشی ... اوم منگی خطوط نویس لاہور

ہرگاہ مدعی ... نے آپ کے نام ایک نالش بابت مالگذاری کے دائر کی ہے۔ لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے بذات خود یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے ... اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی ... سوالات کا ... دے سکے ... حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرے۔ اور ہر گاہ ... تاریخ جو آپ کے حاضر کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں ... شہادت پر ... کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے ... سند لال کرنا چاہتے ہوں۔ پیش کریں۔ بصورت ... آپ کے غیر حاضری تمہارے مقدمہ مسموع اور فیصل ہوگا +

آج بتاریخ ۱۲ ستمبر کو بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ... مجموعہ ضابطہ دیوانی

بحکم سردار ٹھاکر بدھ سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ناظم ... دیوانی بھٹنڈہ

... فیصلوں ... مساۃ ٹھاکری بیوہ ... بنام نکلاں بذریعہ دھنی رام ... کے ... رام اگروال سکنہ ... ساکن ...

بنام جسیل ...

رکھا رام ولد ہرنام قوم براہمن جس کے ... ساکن ... مسئول علیہ:

درخواست برآمدگی ...

اندریں مقدمہ رپورٹ چپراسی ... مدعی سے عدالت کو اطمینان ... تو نہایت ... مسئول علیہ مذکور دیدہ و دانستہ ... سے گریز کرتا ہے۔ لہٰذا بذریعہ ... بتاریخ ... ۱۹۹۲ بکرمی

یکم کارتک سمت ۱۹۹۲

بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے ... خلاف ... نکلد تاریخ مقررہ پر اصالتاً ... نہ ... سکیگا ... تو حکم مناسب دیا جائے گا +

آج بتاریخ ۲۴ بھادوں سمت ۱۹۹۲ ... بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا +

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

آریہ سماج نیروبی کا ۳۲ واں وارشک اُتسو

آریہ سماج نیروبی کا بتیسواں وارشک اُتسو ۲ سے ۵ اگست تک منایا گیا۔ جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے کارروائی وید کے سمپورن یجیہ سے شروع ہوئی۔ پنڈت ستیہ دیو جی ودیا لنکار پنڈت آریہ منی جی ایم۔ اے پروہت و پنڈت جمنا داس جی مع دھرم پتنی کے یجمان تھے۔ اِس یگیہ کا سارا خرچ پنڈت جمنا داس جی نے اپنے ذمہ لیا۔

۱۱ اگست رات کے ۸ بجے کوی سمیلن ہوا۔ ڈاکٹر ایم۔ ڈی گپتا ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اِس سمیلن کے سبھاپتی تھے۔ مہاشہ ہنس راج شرما کی تحریک پر ڈاکٹر صاحب تالیوں کی گونج کے درمیان پلیٹ فارم پر تشریف لائے۔ مسٹر جانن سنگھ کی خوشی سی ٹیکاٹپنی کے بعد کوی سمیلن شروع ہوا۔ مندرجہ ذیل مصرع طرح دئے گئے تھے:۔

ہندی ـــ من کا سونا نگر بسا دو

اُردو ـــ ہے اضطراب کی موجوں میں کشتی امید
نظر سے ہو گیا اوجھل نشان ساحل کا

پنجابی ـــ میری قوم دے ...

نیروبی کی سبھی سوسائٹیوں ... مسٹر پورن چند رائے ماسٹر آریہ منی ایم۔ اے بدر الدین۔ مہندر لال کپیل۔ پریم سنگھ مستانہ اور دولت رام شرما آدی سجنوں نے اپنی چیدہ چیدہ نظمیں پڑھیں۔ آنریبل مسٹر ماکھن سنگھ منگت ایم۔ اے۔ بی کی نظم بہت پسند کی گئی۔ صدر صاحب نے اپنی ہندی کی کویتا پڑھی۔ اور رات کے گیارہ بجے سمیلن کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

۱۳ اگست سنیچر وار:۔

تین بجے بعد دوپہر یگیہ کی پورن آہوتی دی گئی اور حاضرین کا مونہہ میٹھا کر دیا گیا۔ پھر آریہ ویر دل بینڈ کے ۱۵ منٹ تک دلکش ترانے بجے۔ ۴ بجے آنریبل مسٹر اے۔ جی مورس ڈائرکٹر آف ایجوکیشن نے آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کلا پردرشنی کا اُدگھاٹن کیا۔ اور کمروں میں سجی ہوئی کنیاؤں کے ہاتھ سے بنی ہوئی چیزوں کا ملاحظہ کیا نیز اُن کی دھرم پتنی کو سکول کی طرف سے تحفے وغیرہ بھی دئے گئے۔ نیز اُنہوں نے چیزیں بھی خریدیں۔ پھر جنتا نے پردرشنی کو دیکھا۔ اور ساری کی ساری چیزیں تھوڑے سمے میں ہی استریوں اور پُرشوں نے خرید لیں۔ ڈائرکٹر صاحب نے اپنی تقریر میں ہندوستانی چیزوں کی بہت تعریف کی۔ اور فرمایا کہ لوگوں کو مغرب کی نقل نہیں کرنی چاہئے بلکہ اپنی چیزوں کا پرچار کرنا چاہئے۔ ڈائرکٹر صاحب موصوف کو ایک چائے پارٹی دی گئی۔ مسٹر مہندر لال کے بھجنوں کے بعد پنڈت

ستیہ دیو ودیا لنکار جی کا "دھرموں کا آدی سروت" کے وشئے پر منوہر ویاکھیان ہوا۔ سنیچر وار رات کے ۸ سے ۱۱ بجے تک بابو بدری ناتھ جی نے میجک لالٹین دوارا بہت عمدہ نیچرل سلائیڈوں کے ساتھ "بھارت ماتا کے روگ" کے وشئے پر بہت دلچسپ اور سارگربھت ویاکھیان دیا۔ ساتھ ساتھ اُور جلسے بھی۔ سونا پر سہاگہ کا کام دے رہے تھے۔ ہزاروں شلنگ خرچ کر کے اپنی ہمت سے

پھر راگی کرم سنگھ کلسی کا سُریلا بھجن ہوا۔ ایشور نے اُن کو بڑا سُریلا گلا دیا ہے۔ اور بانی میں بہت مٹھاس ہے۔ مسٹر چند بوجی کھنہ ہارمونیم ماسٹر کے ساتھ مل کر جو آنند اِن جوڑی کے بھجنوں سے آتا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔

دوپہر کو ہری جن بھائیوں کے بھجن ہوئے۔ مہاشہ بابو رام۔ مہاشہ مہندر لال کپیل اور مسٹر کرم سنگھ کے مدھر بھجن ہوئے۔

امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج کے وچن!

(ماخوذ از پرانی ڈائری)

۱۔ ہماری رائے میں دیکھنے کے لئے اُن پُرشوں کو ہرگز حوصلہ نہ کرنا چاہئے۔ جن پُرشوں کو ابھی خود اُپدیش لینے کی ضرورت ہے۔

۲۔ اے ہمارے نوجوان بھائیو! تم دوسروں کا فکر نہ کرو۔ اپنے آتما کو پوتر کرو۔ جب تم خود پوتر ہو جاؤ گے۔ تو تمہارا جیون خود اُپدیش کرے گا۔ اور وہ اُپدیش ہوگا بھی موثر۔

۳۔ اگنت بھجاؤں والے ویدک پرکاش جگت پِتا کی شرن میں آکر بھی کیا تو دو بھجا والوں سے ڈرتا رہے گا؟

میرے چنچل من! تو مت گھبرا۔ کیونکہ جب اسنکھیات بھجاؤں والا تیرا سہائک ہے تو کیا بگڑے ہیں دو کے بگاڑے۔

۴۔ گرہستھ آشرم باقی تینوں آشرموں کا اَن داتا ہونے کی وجہ سے ان سب آشرموں سے شریشٹھ ہے۔ لیکن جس قدر اُونچا کسی کا ادھیکار ہے۔ اُسی قدر دھرم کے بندھن اُس کے لئے زیادہ ہیں۔ چونکہ تینوں آشرم گرہست آشرم پر نربھر ہیں۔ اِس لئے گرہستی کا کرتویہ ہے۔ کہ دھرم سے دھن اکٹھا کرے۔ بدی اس کے برخلاف عمل کرے گا تو برہمچاری۔ بان پرستھی اور سنیاسیوں کو بھی لے ڈوبے گا۔

۵۔ پارس پتھر کی تو محض ایک کہانی ہے۔ منشیہ جنم سچ مچ ایک پارس ہے۔ لیکن شوک کہ مورکھ جیو آتما جس طرح دیگر یونیوں کو اکھاہ سنسار روپی ندی میں نیاگ کر پیچھے دیکھا کرتا تھا۔ اسی طرح اسے بھی اکارتھ گنوا تا ہوا کیول مرنے کے وقت کچھ ہوش سنبھالتا ہے۔ لیکن اُس وقت سوائے ہاتھ ملنے کے کچھ چارہ نہیں ہوتا۔ پارس منشیہ جنم اکارتھ مت کھو۔ بلکہ مکتی کا یہی سادھن ہے۔

(لبھو رام ہیڈ ماسٹر۔ لدھیانہ)

اُنہوں نے اس قدر مصالحہ جمع کر رکھا ہے۔ اور آگے کو کرتے جاتے ہیں۔ کہ مہینوں اُن کے ویاکھیان ختم نہیں ہو سکتے۔ اِس مضمون کو اُنہوں نے لگاتار سنام کو بھی جاری رکھا۔

اتوار۔ ۴ اگست:۔

صبح کی کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ مہاشہ کرم چند کے بھجن ہوئے۔ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کے بھجن اور سمواد ہوئے۔

پھر چار بجے تک ماسٹر آریہ منی جی ایم۔ اے کا وِدوتا پورن ویاکھیان ہوا۔ ماسٹر جی کے ویاکھیان میں منشیہ جیون کو بنانے کا بہت مصالحہ ہوتا ہے۔ آپ نے فلسفہ کی رُو سے ہر بات کو بڑے سُندر شبدوں میں ورنن کیا۔ آپ کی فلاسفی کی لیاقت مسلمہ ہے۔ پھر بابو بدری ناتھ جی کا منوہر بھجن اُپدیش ہوا۔ لالہ پنڈت ستیہ دیو ودیا لنکار جی کا ویاکھیان ہوا۔

بال مندر کے بچوں کے گیت تھا سمواد ہوئے۔ جو کہ مسٹر سرلش جی کے پرشارتھ کا نتیجہ ہیں۔ رات کو بابو جی کی میجک لالٹین کا جتنا لئے آنند لوٹا۔

سوموار۔ ۵ اگست:۔

کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ مہاشہ کرم چند جی کے بھجن ہوئے۔ پھر مہاشہ ہنس راج جی شرما نے پرارتھنا کرائی۔ لالہ ماسٹر آریہ منی جی ایم۔ اے کا سرمن ہوا۔ جس میں آپ نے دھرم کی ویاکھیا کی۔ مسٹر کشن چند شرما جی کے بھجنوں کے بعد مسٹر اے۔ جی۔ ڈیسی وید ایڈووکیٹ کا انگریزی بھاشا میں "آزادی" کے وشئے پر لیکچر ہوا۔ پھر مسٹر کشن چند جی کا بھجن ہوا۔ اور مسٹر کرم سنگھ کلسی کا سبق آموز بھجن ہوا۔

مہاشہ گوردھن رام کے بھجن کے بعد پنڈت اِلنجور داس جی ودیا رتھی گیہونداسی کا جاتی نرمان کے وشئے پر عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ اُنہوں نے سبھا میں آریہ سماج کے پرچار کی خاطر سے رکھا ہے۔ اُن کے بعد بہن گنگا دیوی (پنڈت اِلنجور داس جی کی سپتری) کا بھجن ہوا۔

بعد دوپہر کا رروائی ہری جن بھائیوں کے بھجنوں سے شروع ہوئی۔ پھر مسٹر پورن چند رائے جی کا "ویو اِنما" کے سمبندھ میں عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ آپ ایک لائق اور ہونہار نوجوان ہیں۔ تھوڑے سمے میں ہی وہ آریہ سماج کے اچھے خاصے اُپدیشک بن جائیں گے۔

پھر مسٹر مہندر لال جی۔ چند بوجی کھنہ نیز مسٹر کرم سنگھ جی کلسی کے بھجن ہو کر پنڈت ستیہ دیو جی ودیا لنکار کا وِدوتا پورن ویاکھیان ہوا۔ اور مہاشہ ہمت لال جی کے بھجن ہوئے۔ دو دن آریہ سماج کی طرف سے لنگر جاری رکھا گیا۔ اور سب بھائی بہنوں نے اس میں بھوجن کیا۔ پانچ ہزار شلنگ چندہ جمع ہوا۔ بابو بدری ناتھ جی آریہ سماج نیروبی نے سب کا دھنیہ واد کیا۔ اور ویدک دھرم۔ رشی دیانند اور آریہ سماج کی جے کے نعروں کے ساتھ یہ یگیہ کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ جنتا کا خیال ہے کہ اِس قسم کا کامیاب جلسہ گزشتہ کئی سالوں سے دیکھنے میں نہ آیا تھا۔

ہنس راج شرما ڈپٹی سکرٹری آریہ سماج نیروبی۔ برٹش ایسٹ افریقہ

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بیماری کی جڑ مچھر ہے - اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں - ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پوران وید رِیتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں - آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے - ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ؛

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے - جس کی یہ ایجاد ہے - اس لئے دھوکہ سے بچنے کیلئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وِنتو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر رڈاکٹر ایس - کے - برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

پچاس برس سے مشہور ولایتی ودیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR (REGD)

تکلیف اور نقصان نہیں پڑے گا

دوا کھانے سے پہلے

دوا کھانے کے بعد

رنگ نک (REGD)

(داد کا مرہم)

ایک بار لگانے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو - اس کے دو تین بار کے لگانے ہی آرام ہو جاتا ہے ؛

قیمت فی ڈبی ۴ر - محصول ڈاک چھ ڈبی تک ۷ر

نمونہ ہر جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے ؛

جوڑی تاپ (REGD)

(تپ لرزہ اور طحال کی دوا)

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے - لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو جوڑی تاپ ضرور بلایئے - اس بڑھ کر بخار کو جلد بھگانیوالی دوسری دوا نہیں ہے ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں - اس کے استعمال سے خون کا دورہ ہوتا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے - نقلی دوا سے ہوشیار ؛

قیمت بڑی شیشی ۱۵ر - ڈاک محصول ۱ر - چھوٹی شیشی ۹ر - ڈاک محصول ۷ر ؛

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے - دوا خریدتے وقت اشتہار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ؛

ایجنٹ لاہور کے ایجنٹ - مینیجر پیسہ اخبار
امرتسر کے ایجنٹ - ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کی ادویات

"سُدھا سِندھو"

کف کھانسی ہیضہ - دمہ - سنگرہنی - انپھارہ وغیرہ کی خوش ذائقہ خوشبودار دوا - قیمت ۸ر

"دَدرو گج کیسری"

داد کی سب سے اچھی دوا - قیمت ۴ر

"بال سُدھا"

دُبلے اور کمزور بچوں کو طاقتور بنانیوالی دوا قیمت ۱۲ر

سب دوافروشوں کے پاس ملتی ہیں

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۴

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ر (محصول ڈاک علاوہ) جمالستان للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

سفید کُشٹ کی اکسیر جڑی بوٹی

پرم مہاشہ اپنی اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا - یدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کُشٹ (برص - پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے تو میں دُگنا مال واپس دوں گا - جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں - قیمت ۲ر۸

سیر کیرشن چندر کنتری سرائے ضلع گیا - پوسٹ نمبر ۱۵

ہر وبائے کے موقعہ پر

جہاں احتیاطیں ضروری ہیں وہاں ایسی ادویات کی بھی ضرورت ہے - جو کہ مرض کو روک سکیں!

ہیضہ کیواسطے

بھی پوری احتیاط کے ساتھ اس کی روک تھام کرنیوالی دوائی کا رکھنا بھی ضروری ہے! ہر سمجھدار مرد و عورت کو ہیضہ کی احتیاطوں کا علم ہوگا - مگر یہ تو بچے بھی جانتے ہیں - کہ

"امرت دھارا"

ہیضہ کیلئے بہترین حفظ ماتقدم اور بہترین دوا ہے تمام خانگی تکالیف اور معدہ کی عام امراض کا بھی

بہترین کامیاب علاج ہے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲ر۸) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ۱) نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ

مفصل حالات کیلئے سالانہ امرت منڈاوین کلاں کی جو ہر دوا کی فہرست ہے ... مفت بھیجے جاتے ہیں

احتیاط نقال ... کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کریں -

خط و کتابت و تار کا پتہ :- امرت دھارا ۳۲ لاہور

امرت دھارا او شدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्
कृण्वन्तो विश्वमार्यम्
प्रकाश
THE PRAKASH LAHORE.
رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور کا ورجانند ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ...... للعہ
ڈاک غیر سے ۴

قیمت
ششماہی ۲
فی پرچہ ..... ایک آنہ

جلد ۳۱ - اتوار - ۱۳ - اسوج سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء - دیانند آبد ۱۱۱ | SUNDAY 29th SEP. 1935 | نمبر ۳۹

گورو دکھشنا کا درشیہ

مہرشی دیانند — مہرشی ورجانند

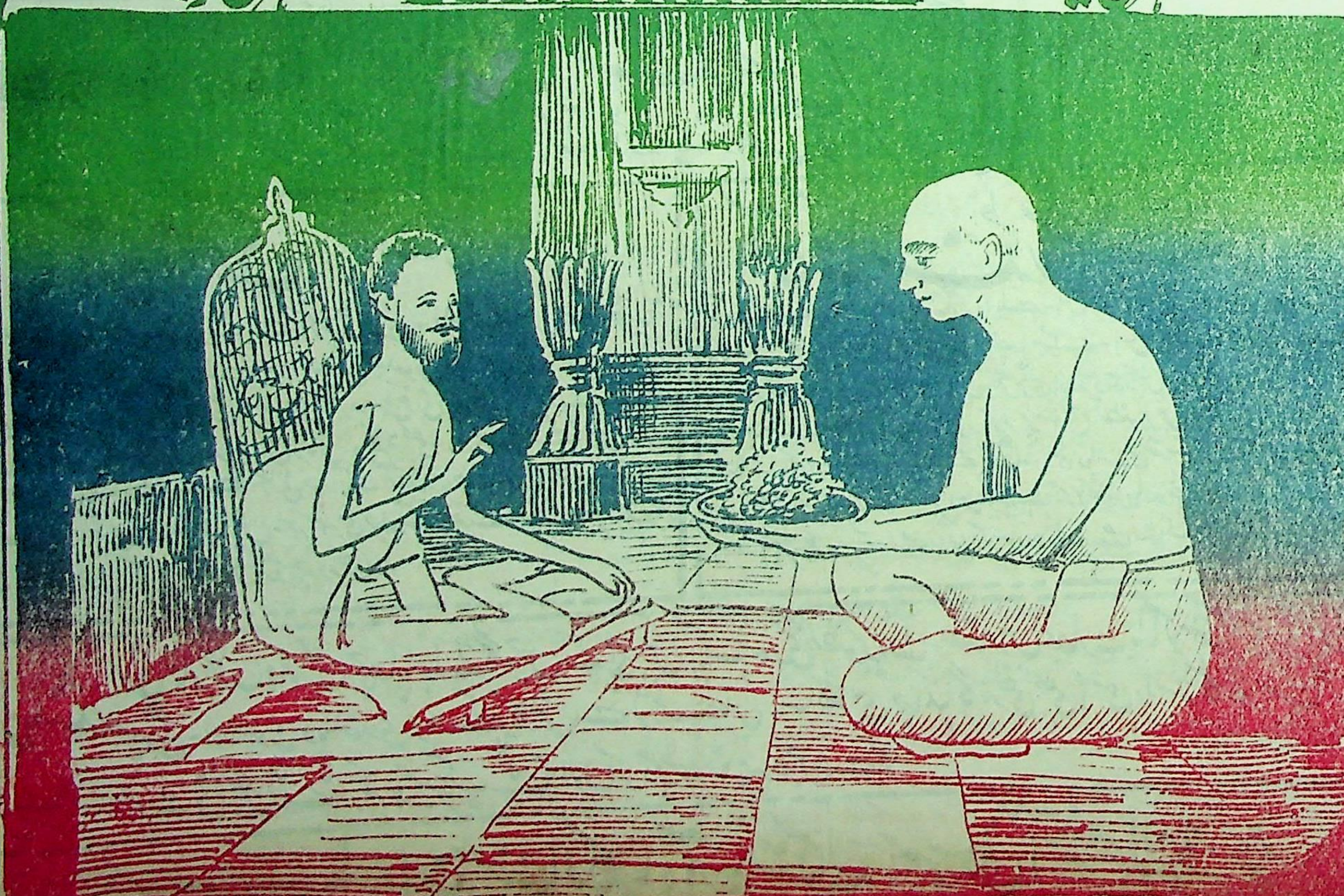

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"پرکاش" لاہور کا دیانند انک

آریہ سماج کے ہردلعزیز اور ممتاز اخبار "پرکاش" کی سرگرمیوں سے آریہ جاتی کا ہر کہ و مہ فرد بخوبی واقف ہے۔ اس نے اپنی ۳۱ سال کی زندگی میں آریہ سماج۔ رشی دیانند اور اس کے پاکیزہ اصولوں اور ویدک دھرم پرچار کی نشرو اشاعت کا جو قابل تعریف کام کیا ہے وہ ہر آریہ سندھ بھائی کی لوح دل پر منقش ہے۔ آریہ جاتی کی پس افتادگی اور ہندو جاتی کی جہالت و بطالت کو کافور کرنے میں "پرکاش" نے جو کارنمایاں کیا ہے۔ اس کا نہ صرف آریہ جاتی کے افراد کو ہی اعتراف ہے۔ بلکہ اغیار بھی اس کے قائل ہیں۔ دیوالی کے موقع پر رشی دیانند کی پونیہ سمرتی میں ہر سال "پرکاش" کا خاص نمبر "دیانند انک" جس شان و شوکت سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی نسبت مزید حاشیہ آرائی یا تعارف کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق و آزمائش میں صرف ایکماہ باقی رہ گیا ہے۔ یعنی ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء کا پرچہ "دیانند انک" ہی ہوگا۔ جس کی ضخامت۔ کتابت۔ طباعت۔ سہ رنگی تصاویر۔ ٹائیٹل پیج۔ مضامین۔ افسانوں اور روح کو وجد میں لانیوالی نظموں کے دیکھنے اور پڑھنے سے ناظرین ہماری محنت اور جانفشانی کی داد دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ "آریہ سماج"۔ "ویدک دھرم"۔ "ویدک سدھانت" اور "انیسویں صدی کے ریفارمر مہرشی دیانند" کی نسبت مکمل واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ نمبر ایک بہترین ذریعہ ثابت ہوگا۔

ہزار ہا کی تعداد میں شائع ہونیوالے اس انک میں اشتہار دہندگان کو اپنے اشتہارات کے لئے جلد از جلد جگہ ریزرو کرا لینی چاہیے۔ دانی اصحاب کو غریب بھائیوں کی سہائتا کے لئے ایک معقول رقم وقف کر کے حقیقی ثواب اور آنند حاصل کرنا چاہیے۔ آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کو بر موقع آرڈر دے کر اپنی خالص ہمدردی کا ثبوت دینا چاہیے۔ نرخ نامہ حسب ذیل ہے۔

(نوٹ لوکل ایجنٹ صاحبان قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا معرفت دفتر "پرتاپ" بھیجیں)۔

قیمت فی پرچہ تین ۳/ آنے۔ ٹکٹ بھیجنے والے اصحاب ۴/ کے ٹکٹ بھیجیں۔

مینیجر "پرکاش"۔ لاہور

تحائف ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے

یکم نومبر ۱۹۳۵ء تک آرڈر دینے والوں کو بھاری سہائتا

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں جسکی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے علاوہ ریل و ڈاک کے قانون۔ کرایہ ریل و مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہوگی۔ خریدنے سے پہلے اس ڈائری کا ملاحظہ فرمائیں۔ معہ سنہری جلد کے۔ قیمت صرف ۵/۔ یکم نومبر تک لینے والوں کو پونے تین روپیہ درجن۔

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۶ء

یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کروایا ہے۔ اس کا سائز ۶ء۳ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہوگا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے۔ اس سے بڑا اور سندر کیلنڈر آپکو اور کہیں نہیں ملے گا۔ اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دو دو رنگوں میں دی گئی ہیں۔ کیلنڈر کے ارد گرد مشہور آریہ پرشوں کی تصویریں دی گئی ہیں۔ کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پرچارک رشی دیانند جی مہاراج کی تصویر بھی تین رنگوں میں چھپی ہے۔ یہ چیز ایسی ہو گئی ہے کہ ہاتھوں ہاتھ خریدی جائے۔ قیمت صرف ۴/۔ یکم نومبر تک لینے والوں کو سوا دو روپیہ درجن۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

کیلنڈر موٹی تاریخوں والا بھی چھپایا جائے گا جس کے بیچ میں ایک سہ رنگی تصویر ہوگی۔ تصویر میں بھارت ماتا کو ہتھکڑی لگی ہوئی ہوگی۔ اور سوامی دیانند جی وید کے پرکاش سے تنور کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی مہاتما گاندھی بھی اسی راستہ کا انوسرن کر رہے ہیں۔ قیمت فی تین آنے۔ یکم نومبر تک لینے والوں کو ڈیڑھ روپیہ درجن ملے گا

ملنے کا پتہ:۔ راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ۔ سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پراچین ویدک ویاکرن کا اُدّھارک

(از شری نارائن سوامی جی پردہان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا)

سوامی ورجانند اُنیسویں صدی کے سنسکرت کے ایک غیر معمولی سکالر تھے۔ اُنہوں نے سنسکرت کے ویاکرن کی تعلیم میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اشٹادھیائی اور مہابھاشیہ جو صندوقوں میں بند کر کے رکھنے کی چیزیں بن چکے تھے۔ اُنہیں اُنہوں نے پھر جیتا جاگتا ویاکرن کی تعلیم کا ذریعہ بنا دیا۔ اُنکی رہنمائی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے آریہ سماج نے اشٹادھیائی اور مہابھاشیہ کی تعلیم جاری کی۔ اور اس تعلیم کو وسعت دینے کے لئے تبلیغی کوششیں کیں۔ اور بار آور ہوئیں۔ کاشی کے سنسکرت کے امتحانات میں ویاکرن کے مضمون میں مہابھاشیہ کا داخل ہو جانا اور اسی میں امتحانات کے سلسلہ کا جاری ہو جانا اسی کوشش کا نتیجہ ہے۔ اگر مہابھاشیہ کے امتحان کے دینے والوں کی تعداد ترقی کرتی رہی۔ تو ایک وقت میں اشٹادھیائی بھی امتحانات میں داخل ہو سکتی ہے۔ تعداد کو ترقی دینے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ دولتمند لوگ ذاتی حیثیت سے اور آریہ سماجیں مجموعی حیثیت سے تین چار سال تک مہابھاشیہ کا مضمون لینے والوں کو کچھ روپیہ ماہوار وظیفہ کے طور پر دیا کریں۔ ان وظیفوں سے مہابھاشیہ کا پرچار ہو جائے گا۔ اور پھر ودیارتھی اور سنسکرت کے ودوان خود اس کی ضرورت محسوس کر کے اس کی پڑھائی کے حامی بن جائیں گے ۞

سوامی ورجانند نے نہ صرف پراچین ویاکرن کی تعلیم پر زور دیا۔ بلکہ ملک میں جو جہالت سے سینکڑوں قسم کے اندھ وشواس پھیلے ہوئے تھے۔ اُنکے دُور کرنے کے لئے بھی وقتاً فوقتاً سوامی دیانند سرسوتی کو ترغیب دیتے رہے۔ سوامی دیانند کے رُخ کا پراچین رشیوں کی تعلیم اور تلقین کی طرف پھیر دینا اور انکے پرچار کے لئے اُنہیں تیار کر دینا سوامی ورجانند کی زندگی کا ایک بہت بڑا کام تھا۔ آج جو ہندوستان کی قدیم تہذیب کے از سر نو جاری کرنے کی کوشش مہاتما گاندھی اور دوسرے ودوان کر رہے ہیں۔ اسکی بنیاد سوامی ورجانند جی نے رکھی تھی +

سوامی ورجانند کا آتم وشواس (Self reliance) غیر معمولی تھا۔ ایک اندھا لڑکا جسکا نہ کوئی یار نہ مددگار اس کا اپنے پاؤں پر صرف کھڑا ہونا بلکہ سنسکرت کی ایسی غیر معمولی تعلیم حاصل کر لینا ایک ایسی تمثیل ہے۔ جو سینکڑوں سالوں کے بعد بھی کبھی کبھی دُہرائی جایا کرتی ہے +

الغرض سوامی ورجانند کا جیون سبھی کے لئے تعلیم دہ ہے۔ اور سبھی کو اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے ۞

گُرو ورجانند کے جیون سے شکھشا

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند ہیں۔ اُن میں اپنے گُن وشیش تھے۔ ان ہی گُنوں کے کارن وہ اتنا کام کامیابی سے پورا کر سکے۔ جس طرح شروع میں اگنی کے جلانے کے لئے اگر ہوا کی امداد نہ ہو تو اگنی اچھی طرح پرجولت نہیں ہوتی۔ اسی طرح مہرشی دیانند کے وشیش گُنوں کو پرگٹ کرنے کے لئے سوامی ورجانند جی ڈنڈی سہائیک ہوئے تھے۔ اس وقت مہرشی دیانند کو جس روپ میں دنیا دیکھ رہی ہے۔ اس میں ان کے گرو کا بھی وہی ستھان ہے۔ جو گروؤں کا ہوتا ہے۔ آریہ سماج میں ورجانند کو اس سمے جس روپ میں چاہئے۔ اس روپ میں یاد نہیں کیا جاتا ۞

ورجانند جی میں کئی وشیش گُن تھے۔ ان گُنوں کا اثر مہرشی دیانند میں بھی آگیا ہے۔ اُداہرن کی ریتی سے ایک دو پرتگیا کی ہی بات لیں۔ رشی دیانند کے جیون میں ایک گھٹنا آتی ہے۔ کسی سمے جبکہ وہ وید بھاشیہ اور پرچار کا کام کر رہے تھے۔ لوگوں نے پرارتھنا کی۔ کل کو روی وار ہے۔ آپ مقررہ وقت سے پہنچ کر ویاکھیان دیں۔ تو اچھا ہے۔ مہرشی نے اسے سویکار کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں شہر سے دور رہتا ہوں۔ اور گاڑی پہلے وقت کے حساب سے آئے گی۔ اُس وقت گاڑی کا پربندھ نہ ہو سکے گا۔ یہ کٹھنائی ہے۔ اُس وقت ایک سجن نے کہا۔ کہ گاڑی میں مقررہ وقت پر بھیج دوں گا۔ مہرشی نے منظور کر لیا۔ دوسرے دن رشی نے وید بھاشیہ کا کام چھوڑ کر ویاکھیان کی تیاری کر کے نیت سمے پر چلنے کی تیاری کی۔ لیکن گاڑی اس وقت تک وہاں نہ پہنچی۔ کچھ وقت انتظار کر کے رشی جی پیدل چل دئے۔ جب وہ شہر کے نزدیک پہنچے۔ تو گاڑی ملی۔ اُسی پر بیٹھ کر ویاکھیان کی جگہ پہنچ گئے۔ اپنی کوشش کرنے پر بھی وہ مقررہ وقت سے کچھ پیچھے پہنچے۔ جب رشی ویاکھیان دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو سب سے پہلے آپ نے معافی مانگی۔ اور ساتھ ہی یہ شبد کہے۔ کہ اس میں میرا قصور نہیں ہے۔ قصور ان کا ہے جو پرتگیا کرتے ہیں۔ اور اسے پورا نہیں کرتے۔ اب سوامی ورجانند جی کے جیون کو دیکھیں۔ ان کے جیون میں ایک گھٹنا ہے۔ ایک دفعہ مہاراجہ الور اُنہیں اپنی راجدھانی میں پڑھانے کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ وہ راجہ سے کہتے ہیں۔ اگر آپ ایک گھنٹہ ہر روز میرے پاس پڑھنے کے لئے آنے کی پرتگیا کریں۔ تو میں چلنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ تو میرے چلنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے میں وہاں نہیں جاتا۔ مہاراجہ الور نے ان کی شرط منظور کر لی۔ وہ ان کی راجدھانی میں گئے۔ اور راجہ نے ایک وقت مقرر کر لیا۔ کہ میں اس سمے آیا کروں گا۔ راجہ وقت پر ڈنڈی جی سے پڑھنے کے لئے آیا کرتا تھا۔ اگر راجہ نے کسی وجہ سے نہ آنا ہو۔ تو سوامی جی کے پاس سوچنا دے دیتا تھا۔ کہ ان کاریہ وش میں آج نہ آ سکوں گا۔ لیکن ایک بار اتفاق ایسا ہوا۔ کہ نہ تو مہاراجہ خود گئے۔ اور نہ ہی دوارہ خبر بھیجی۔ کہ میں نہیں آ سکتا۔ ڈنڈی جی مقررہ وقت پر اپنا کاریہ چھوڑ کر راجہ کو پڑھانے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ اور راجہ نہیں آیا۔ سارا وقت ختم ہو گیا۔ ختم ہونے پر سوامی جی نے سوچ لیا کہ راجہ نے اپنی پرتگیا کو پورا نہیں کیا۔ دوسرے دن راجدھانی چھوڑ کر متھرا کی طرف چل دئے۔ جب راجہ کو پتہ لگا کہ ڈنڈی جی شہر چھوڑ رہے ہیں۔ تو وہ ان کی سیوا میں گئے۔ اور کہنے لگے۔ آپ یہاں ہی نواس کریں۔ مگر ڈنڈی جی نے وہاں رہنا نہ منظور کیا۔ اور یہی جواب دیا۔ کہ آپ لوگ پرتگیا آسانی سے کر لیتے ہیں۔ اُس کو پورا کرنے میں جتنا دھیان رکھنا چاہئے۔ نہیں رکھتے۔ اس لئے اب میں شہر میں نہ رکوں گا۔ اور یہی [illegible]

آریہ سماجی سجنوں کو مہرشی دیانند اور ان کے پوجیہ گرو ورجانند جی کے جیون کی ان گھٹناؤں کو دھیان میں رکھنا چاہئے۔ کیا اس وقت آریہ سماجی جو پرتگیا کرتے ہیں۔ اس کے پورا کرنے کے لئے وہ پورا پورا دھیان رکھتے ہیں یا نہیں؟ وہ ویوہار کی باتوں میں اور دھندے بازار میں جن کو پورا کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ یا جن کے پورا کرنے کی وہ اپنی زبان سے بھی کئی بار دوسروں کو پریرنا کرتے ہیں۔ خود اُن کا پالن کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں کرتے۔ تو رشی دیانند کے [illegible] میں کیا وہ بچوں کے بچوں کی طرح نہیں ہیں؟ اور ورجانند کے اُداہرن سے کیا وہ مہان کہلانے کے یوگیہ ہو سکتے ہیں؟ مجھے پتہ نہیں۔ کہ اس دشا میں کون کتنا دھیان رکھتا ہے۔ لیکن جب ورجانند [illegible] نکالا جا رہا ہے۔ اور آریہ سماجیں "ورجانند دوس" منا رہی ہیں۔ اس وقت میں اتنی پرارتھنا ضرور کروں گا۔ کہ وہ اس دن جہاں اور باتوں پر دھیان کریں۔ وہاں مذکورہ بالا باتوں کا دھیان کرتے ہوئے اگر ان کے جیونوں میں یہ کمی ہو۔ تو اس کو دور کرنے کی ضرور سعی کریں۔ تاکہ وہ اپنے پوجیہ [illegible] کی طرح اپنے [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورو کا فرمان

(پنڈت جموہتی جی ایم اے کے قلم سے)

اندھیرا عالم میں ہے۔ کہ دنیا گئی ہے ویدوں کو بھول بیٹا
بھٹک گئے سب ہیں راہِ حق۔ کیا ہے باطل قبول بیٹا
کوئی ہے گدی پہ اپنی نازاں بنا کے مٹھیاں کوئی ہے غلطاں
بنا پہ سب بت کے کھڑے ہیں۔ ہلا ہلا ان کی چول بیٹا
نہ ان کو دنیا کی کچھ خبر ہے۔ نہ ان کو عقبےٰ کا کچھ خطر ہے
خدا و شیطان کو پیچ لاکر۔ ہیں کرتے جھگڑے فضول بیٹا
کوئی ہے شہرت پسند ان میں تو خود غرض کوئی کوئی ضدی
عقیل یاں بے سمجھ ہیں سارے۔ ہیں سب ہمہ داں جھول بیٹا
نہ جانے غیرت کو ہو گیا کیا۔ ہے آتما تک غلام انکی
بشر تو کیا کہئے۔ ان پہ حاکم ہیں جنڈ پیپل ببول بیٹا
جو رہنما تھے وہ راہزن ہیں۔ جو دیوتا تھے وہ لیوتا ہیں
کسی کا مذہب ہی کھیر پوری۔ ٹکا کسی کا اصول بیٹا
غرض یہ حالت ہے آدمی کی۔ کہ اس سے حیواں ہیں لاکھ بہتر
کہ انکے ہیں صرف دانت چرتے۔ ہیں ان کے چرتے عقول بیٹا
پڑھایا تجھ کو سکھایا تجھ کو۔ جو راز تھا سب بتایا تجھکو!
وہ وید کا علم تجھ کو بخشا۔ نہ تھا جو سہل الحصول بیٹا
جو نذر دینی ہے نذر وہ دے۔ جو حسب شاں میرے فیض کے ہو
تو وید لے کر ہے لونگ دینا۔ کروں میں کیوں کر قبول بیٹا
ہیں جان سے بڑھکے وید مجھکو پڑھا دیئے تجھ کو بے غرض ہو
نہ جان کیا خاک کھینٹ انکی ہے آگے جسم انکے دھول بیٹا
جو چاہے سر سے یہ قرض اترے تو عالم عالم میں وید کر دے
بھری ہے جھولی تری کسی نے تو چار عالم کی جھولی بھر دے

گورو دکھشنا

(سید القلم پنڈت "نظر" سوہانوی کے قلم سے)

وہ پاکباز نظر بدرشک مہر۔ غیرت ماہ — کہ جس کے نور سے روشن ہو دلِ بدخواہ
تھا انتظار میں جس کے زمانہ چشم براہ — نکات ویدِ مقدس سے جب ہوا آگاہ

ادب سے حضرتِ استاد کے قدم چومے
کہ جیسے عشق کا بندہ لبِ صنم چومے

پھر اس طرح سے کیا مدعائے دل ظاہر — کہ اے علومِ حقیقت کے فاضل و ماہر
متاع و مال ہیں توفیق سے مری باہر — یہ لونگ لایا ہوں نذرِ طبیعتِ طاہر

دعائے خیر مرے حق میں کیجیے حضرت
انہیں قبول سے دیجیے شرف مجھے رخصت

یہ سن کے مرشدِ پاکیزہ دل نے فرمایا — پلٹ دی ہم نے پڑھا کر تجھے تری کایا
نجاتِ کشمکشِ غم کا راز بتلایا — عوض میں اس کے تو مٹھی میں لونگ بھر لایا

ہمارے پیار کا کیا تو صلہ نہیں دیگا؟
زبان سے بول کیا گورو دکھشنا نہیں دیگا؟

ہوس شعار نہیں کہ ہم مال و زر لیں گے — جو تیرے پاس ہو لینگے وہ شے۔ اگر لیں گے
تری زبان ترا سر تری نظر لیں گے — ترا دماغ ترا دل ترا جگر لیں گے

تری زبان سے پرچار ویدوں کا ہوگا
ترا دل۔ ترا جگر قوم پر فدا ہوگا

گورو کا حکم سنا سر جھکا دیا سن کر — جگر نے پیش کئے راہِ چشم رو دیئے تر!
ادب سے عرض کیا پھر فرشتہ سیر — مرے طفیل ہو ویدوں کی روشنی گھر گھر

اگر گورو کی مقدس رضا اسی میں ہے
سمجھ گیا ہوں رضائے خدا اسی میں ہے

پیام ویدِ مقدس کا بے خطر دوں گا — شعاعِ نور سے ظلمت کو دور کر دوں گا
میں بیچ تنِ بیجان میں روح بھر دوں گا — ہیں اے گورو جی! گورو دکھشنا میں سر دوں گا

زبانِ پاک سے دیجیے آشیرواد مجھے
کہ جیتے جی مرے دل ملے مراد مجھے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سوامی ورجانند جی کا مختصر جیون چرتر

(از شری گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور)

سوامی ورجانند جی کا جنم کرتار پور کے نزدیک کسی گاؤں میں ہوا۔ پانچ سال کی عمر میں اُنہیں چیچک کا روگ لگا۔ جس سے چکشو ہین ہو گئے۔ ابھی گیارہ برس کے ہی ہو پائے تھے۔ کہ ماتا پتا دونوں نے ساتھ چھوڑ دیا۔ اس بیکسی کی حالت میں ورجانند نے اپنے بُرے دن کاٹے۔ مفلسی کی حالت اور چکشو ہینتا نے رشتہ داروں کو زبردستی کرنے پر تیار کر دیا۔ اُنہیں خوب تنگ کیا گیا۔ تنگ آکر ورجانند جی رشی کیش آ گئے۔ سمبندھیوں سے ناراض ہو کر آپ ہی پرلوک سدھارنے کی فکر دامنگیر ہوئی۔ اسی خیال کی تھیں میں گنگا میں گایتری کا جپ شروع کر دیا۔ کہتے ہیں۔ وہ کافی دیر تک گایتری کا جاپ کرتے رہے۔ ایک سال لگاتار جپ کرنے پر اُنہیں ضمیر کی آواز نے سنتوش دیا کہ تمہاری تپسیا سپھل ہو چکی ہے۔ اس ان کو خوشی خوشی واپس آ گئے۔ دل میں آنند کا دریا اُمڈ آیا۔ اُن کے مستک پر فقیرانہ نور چھلک چھلک کر ظاہر ہوتا تھا۔ ان کی دِویہ مورتی کے درشن کرنے کئی یاتری آنے لگے۔

ایک بار مہاراجہ الور ونے سنگھ جی درشن کرنے کی غرض سے پدھارے۔ اور اتنے موہت ہوئے کہ اُنہیں اپنے ساتھ لے چلنے کی پرارتھنا کی۔ سوامی ورجانند جی ایسے ویسے سوارتھی یا ان لشتھا کے پیچھے چلنے والے سادھو نہ تھے۔ فرمانے لگے۔ میرا وہاں کیا کام ہے؟ راجہ صاحب چپ ہو گئے۔ پھر سوامی جی نے خود ہی مشکل حل کر دی۔ کہا۔ اگر تم اشٹادھیائی پڑھنے کا وچن دو۔ تو چلنے کو تیار ہوں۔ چنانچہ راجہ نے تین گھنٹہ روزانہ پڑھنے کا وعدہ کیا۔ تب سوامی جی ساتھ ہو لئے۔ ایسے روحانی شغل میں ان کا وقت سپھل ہونے لگا۔ ایک روز راجہ نے پڑھنے کا وقت ناچ دیکھنے اور راگ سننے میں لگا دیا۔ پڑھنے کے لئے حاضر نہ ہوئے۔ سوامی جی یہ برداشت نہ کر سکے۔ ناراض ہو کر لوٹ پڑے۔ ایسے لوٹے۔ کہ پھر پڑھانے کا نام نہ لیا۔ راجہ نے بہت منت سماجت کی۔ مگر وہ قبول نہ ہوئی۔

کچھ عرصہ کے بعد سوامی جی نے ایک سوتنتر ودیالیہ کھول دیا۔ اُنہیں رشی کرت گرنتھ پڑھانے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ ان کی لیاقت انتہا تھی۔ وچار شکتی غضب کی تھی۔ معاملہ کی تہ تک جلدی پہنچ جاتے۔ سمرن شکتی میں تو لیس کمال ہی تھا۔ لوک سیوا میں لطف لینے والا دکھی کوئی نہ کوئی میدان ڈھونڈ ہی لیتا ہے۔ خواہشمند لوگ آ آ کر ودیالیہ میں لابھ اٹھانے لگے۔ اپنے ودیارتھیوں کے ساتھ سوامی جی کا عجیب پریم تھا۔ شاگردوں کے ساتھ پتروں کا سا پیار کرتے تھے۔ قدرت نے اُنہیں پتروں والا پیار بھی ودیارتھیوں کو دینے پر مجبور کر دیا تھا۔ پڑھانے میں وہ جتنا لطف لیتے تھے۔ کسی اور کام میں نہیں۔

سوامی ورجانند جی نے سب ودیارتھیوں کو رگ رگ بنانے میں پورا یتن کیا۔ مگر جو آنند اُنہیں سوامی دیانند کو پڑھانے میں آتا۔ وہ ایک انوکھا درشیہ ہوتا تھا۔ آدرش گورو اور آدرش شِشیہ کا ملاپ نہایت دل پسند تھا۔ سینہ میں چھپی ہوئی تمام باتیں ایک ایک کر کے دیانند کے حوالہ کر دیں۔ تب اُنہیں سکونِ قلب حاصل ہوا۔ دیاکرن کے لاثانی اُستاد۔ اشٹادھیائی کے اتنے عاشق کہ بس واہ واہ۔ ودیارتھی سے پہلے پہل یہی سوال ہوتا۔ اور اشٹادھیائی پڑھانا قبول کرتے۔ آرش گرنتھوں کے سوائے اُنہیں کوئی اور پستک اچھی نہ لگتی تھی۔ کومدی پر اسی لئے جوتے مروایا کرتے تاکہ شِشیہ کے دل میں اس کا آدر نہ رہے۔ اور بھول کر بھی نام نہ لے۔ سوامی دیانند نے تعلیم ختم کر کے چند لونگوں کی بھینٹ پیش کی۔ فرمایا۔ کیا انہی لونگوں کی خاطر سارا کام کیا تھا؟ مجھے اور بھینٹ درکار ہے۔ اور وہ تمہارے پاس ہے۔

دیانند نے کہا۔ "گورو دیو! جان تک حاضر ہے"۔ پریم بھرے دل سے اُنہیں چھاتی سے لگایا اور زبانِ مبارک سے فرمانے لگے۔ کہ "بیٹا! دُنیا میں اندھیر مچا ہوا ہے۔ لوگ اُلٹے راستہ جا کر نقصان اُٹھا رہے ہیں۔ اُنہیں راہِ راست پر لانا ہوگا۔ یہی بھینٹ چاہئے"۔ سوامی دیانند نے "تتھاستو" کہہ کر گردن جھکا لی۔ رخصت ہوتے وقت سوامی ورجانند جی نے کہا۔ "اچھا بیٹا! جاؤ۔ بھگوان تمہاری سہایتا کریں۔ ہاں ایک بات ہے۔ اور وہ آخری۔ یہ کہ منشیہ کرت گرنتھوں کا کھنڈن کرنا رشی کرت گرنتھوں سے ہٹنا نہ لگ سکے گی۔ منشیہ کرت گرنتھ دھوکے کی ٹٹی ہیں جس میں پڑ کر بھرم لگ جانا اچھا ہو۔ بس اس کسوٹی کو ہاتھ سے نہ جانے دینا"۔

سوامی ورجانند جی مہاراج صاف گو۔ نڈر۔ نشکپٹ سوبھاؤ اور سرل ورتی کے سادھو تھے۔ اُنہیں بالیہ اور بیتی سے سخت چڑ تھی۔ سچ کہتے تھے۔ تو کسی کا لحاظ نہیں کرتے تھے۔ ۔۔۔

آدرش گورو سوامی ورجانند سرسوتی!

(از شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

आचार्य उपनयमानो ब्रह्मचारिणं कृणुते गर्भमन्तः ।
तं रात्रीस्तिस्र उदरे बिभर्त्ति तं जातं द्रष्टुमभि संयन्ति देवाः ॥

(اتھرووید ۱۱-۵-۳)

ارتھ۔ آچاریہ برہمچاری کو یگیوپویت دے کر گربھ کے اندر کرتا ہے۔ اس کی تین رات پیٹ میں پرورش کرتا ہے۔ جب وہ گورو سے جنم لیتا ہے۔ تو اس کو دیکھنے کے لئے سب ودوان اکٹھے ہوتے ہیں۔

اس پوتر وید منتر میں مختصر لیکن مکمل طور پر گورو شِشیہ کا کھنچن تھا ان کے سمبندھ کا ورنن کر دیا گیا ہے۔ ماتا پتا کا جو اپنی سنتان کے ساتھ پریم ہوتا ہے۔ اس کو ہر ایک شخص جانتا ہے۔ اس سے بڑھ کر پریم کا رشتہ دُنیا میں نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنے ماتا پتا کے جسم کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ اور ماتا اسے نو ماہ اپنے گربھ میں دھارن کرتی ہے۔ لیکن وید شاستر کا سدھانت ہے۔ کہ گورو کا رشتہ بھی ماتا پتا سے کم نہیں ہوتا۔ وہ بھی اپنے شِشیہ کو گربھ میں دھارن کرتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ پتر ماتا پتا کے استھول شریر کا ایک بھاگ پراپت کرتا ہے۔ لیکن شِشیہ گورو کے گیان روپی شریر کا حصہ حاصل کرتا ہے۔ یگیوپویت سنسکار کی تین راتری میں اپنے گورو سے پورن سمبندھ پیدا کر کے ۲۵-۴۴ یا ۴۸ برس کی عمر تک وید ودیا کو گرہن کرتا ہے۔ یگیوپویت سے گورو اس کو نیا جنم دیتا ہے۔ اس لئے یہ دوِج کہلاتا ہے۔ ماتا کے گربھ سے جنم لینے پر تو صرف رشتہ دار ہی اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور ودھائیاں لیتے ہیں۔ لیکن جب یہ گوروکل سے دوِج یعنی سچا برہمن۔ کھشتری یا ویش بن کر نکلتا ہے۔ اس کا سماورتن سنسکار ہوتا ہے۔ تو بڑے بڑے ودوان اس کے درشن کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ تب ماتا پتا کی طرح سناتک کا اپنے گورو سے بھی اٹوٹ سمبندھ ہو جاتا ہے۔ مہابھارت میں جب دھرم یدھ کے دن شری گورو دروناچاریہ سے راستہ حاصل کرنے کے لئے ارجن نے کہا ہے:۔

गुरुर्भवान्नमे शत्रु : शिष्य: पुत्रसमोस्यिते ।

ارتھ۔ مہاراج! آپ میرے گورو ہیں۔ دشمن نہیں۔ اور میں آپ کا شِشیہ پتر کے سمان ہوں۔

مہرشی دیانند سرسوتی ابتدا ہی سے ایک مہان آتما تھے۔ اس لئے چھوٹی عمر ہی میں ایک اُپرتی ہو گیا۔ اور ایشور پراپتی کا شوق کمال درجہ کا پیدا ہو گیا۔ اس کے لئے اُنہوں نے گرہست آشرم میں گھسنا مناسب نہ سمجھا۔ اور آخر گھر بار بھی چھوڑ دیا۔ لیکن کسی سچے رہبر کی ضرورت تھی۔ اس کے لئے اُنہوں نے بھارت ورش کے تمام تیرتھ اور پربت ڈھونڈ مارے۔ لیکن سپھلتا نہ ہوئی۔ کوئی کامل رہبر نہ ملا۔ آخر "جس نے ڈھونڈا۔ اس نے پایا" کے مصداق متھرا میں سوامی ورجانند سرسوتی جی کے درشن کئے۔ جو کہ وید ویاکرن کے پورن ودوان تھے۔ اور اپنے سوادھیائے اور تپ سے ان پر یہ بھید کھل چکا تھا کہ وید سوتہ پرمان ہے۔ اور رشی کرت گرنتھ پرتہ پرمان۔ لیکن ورتمان کال میں پران آدی بہت سے گرنتھ ایسے ہیں۔ جو رشیوں کے نام سے ویدک دھرم کے ورودھیوں اور سمپردائی لوگوں کے بنائے ہوئے۔ جن میں ویدک سدھانتوں کے پرتی کول اپدیش دیتے ہوئے رشی منیوں کے پوتر جیونوں کو کلنکت کیا گیا ہے۔ بھارت ورش اور آریہ جاتی کی ادھوگتی کا کارن یہی اویدک سدھانت ہیں۔ لیکن آنکھوں سے ہین تھے اس لئے اپنے وچاروں کا سارے بھارت ورش میں پرچار نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے لئے کسی یوگیہ شِشیہ کی تلاش میں تھے۔ ادھر آریہ جاتی بھی تنزل کی آخری منزل پر پہنچ گئی تھی۔

(سلسلہ کے لئے دیکھیں صفحہ ۱۹)

پھر کہا تھا کہ "شوک آج دیاکرن کا سوریہ است ہو گیا ہے"۔

ایسے پوتر جیون سے جو مشکلات میں سے گزرا ہے ہمیں ذیل کی شکشائیں لینی چاہئیں:۔

۱۔ گایتری جپ کے لئے شردھا پیدا کرنا۔

۲۔ سچائی کو ۔۔۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سوامی ورجانند جی کا اُوپکار

(از شری لالہ اندرسین جی وکیل انبالہ شہر)

سنسار کی گتی وچتر ہے۔ ایک چھوٹے سے بیج سے ایک بڑ جیسا وشال درخت پیدا ہوتا ہے۔ یدھشٹر کے جوا کھیلنے سے مہابھارت جیسا مہان یدھ پیدا ہو گیا۔ ایک ایسٹ انڈیا کمپنی کے بننے سے انگریزوں کو ہندوستان کی بادشاہت حاصل ہو گئی۔ شروعات بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ مگر نتائج بڑے مہان ہوتے ہیں۔ گنگا کی دھارا گنگوتری پر بہت چھوٹی سی مگر کلکتہ پہنچتے تک گنگا ایک اتنا بڑا دریا بن جاتا ہے کہ جس میں جہازرانی ہوتی ہے۔ اسی طرح ہم آریہ سماج کو ایک بڑی سنستھا کی صورت میں پاتے ہیں۔ اس کی شاخیں بھارت ورش کے کونہ کونہ میں پھیل چکی ہیں۔ دیگر ممالک میں بھی اس کی شاخیں پہنچتی جاتی ہیں +

یہ سنستھا شروع تو سوامی دیانند جی سے ہوئی جبکہ انہوں نے پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا ہاتھ میں لے کر ہردوار میں پرچار کرنا شروع کیا۔ مگر ان کے دل میں یہ جاتی سدھار اور دھرم سدھار کا خیال کہاں سے پیدا ہوا؟ سوامی جی پورانک گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اور ابتدائی پرورش پائی۔ شروع میں پورانک مت انویائی رہے۔ شوراتری کے روز ان کے دل میں چوہے اور مہادیو کی مورتی کی گھٹنا کو دیکھ کر یہ بودھ پیدا ہوا کہ یہ مورتی اس مہادیو کی نہیں ہے۔ اس روز سے وہ اصلی مہادیو کی تلاش میں نکلے۔ اس گھٹنا کو دیکھ کر ان کو ستیہ دھرم ملا نہیں۔ بلکہ وہ اس کی تلاش میں لگ رہے +

بہت کچھ تلاش کرنے کے بعد اور برسوں تک کوشش کرنے کے بعد وہ سوامی ورجانند کی شہرت سے آکرشت ہو کر ان کے پاس پہنچتے ہیں۔ سوامی ورجانند جی ان کا ایک نیا سنسکار کراتے ہیں۔ ان سے تمام پرانی کتابیں دریا میں پھنکوا دیتے ہیں۔ اور اپنے طریقہ کی دوسری کتابیں ان سے منگوا کر ان کی تعلیم شروع کراتے ہیں۔ کئی برس کی تعلیم کے بعد ان کا سماورتن سنسکار کراتے ہیں۔ اور خاتمہ پر وہ اپنے شش سے گورو دکشنا طلب کرتے ہیں۔ شش پرانے دستور کے مطابق لونگ پیش کرتا ہے۔ مگر وہ ان کو منظور نہیں کرتے۔ اور گورو دکشنا کے طور پر ان سے برت دھارن کراتے ہیں.... کہ وہ اسی تعلیم کے مطابق جو ان کو دی گئی ہے بھارت ورش کی دھارمک اوستھا کا سنشودھن کریں گے۔ اور انیک مت متانتر اور ستیہ دھرم کے راستہ میں جو رکاوٹیں ہیں۔ ان سب کو دور کر کے تمام لوگوں کو ایک ویدک دھرم کے جھنڈے تلے لائیں گے۔ اور دنیا بھر میں پھر سے ویدک دھرم کا راجیہ ستھاپت کریں گے۔

اس گھٹنا سے پتہ چلتا ہے کہ ویدک مت کو پھر سے دنیا میں لانے کا خیال اگر پیدا ہوا تھا۔ تو سوامی ورجانند جی کے ہردیہ میں ہی پیدا ہوا تھا۔ ان کو سوامی دیانند جیسے شش کا مل جانا گویا سونے اور سہاگہ کا میل تھا۔ سوامی ورجانند جی کے دل میں یہ خیال ضرور پیدا ہو چکا تھا۔ مگر ان کا جسم بوجہ سادھن سے نحیف ہو چکا تھا۔ اور وہ ستیہ دھرم کو سنسار میں پھیلانے کے ناقابل تھے۔ اور یہ کام انہوں نے سوامی دیانند کے سپرد کیا۔ اور اس سے وہ مہان نتائج پیدا ہوئے۔ جن کی توقع تھی۔ اور گورو جی کی مرادیں بر آئیں۔ سنسار میں ویدک دھرم کا جھنڈا مضبوطی سے گڑ گیا۔ چاروں طرف ویدوں کا ناد بجنے لگا۔ پاکھنڈی سب بھاگنے لگے۔

ہندو قوم میں ایک نئی روح پھونکی جا چکی ہے۔ اور وہ اپنے نفع و نقصان کو سمجھنے لگے ہیں۔ دنیا کے مذاہب بھی اپنے اپنے گھر کو سنبھالنے میں مصروف ہیں۔ اور سوامی دیانند جی کی تعلیم سے متاثر ہو چکے ہیں۔ ہندوؤں کی سنگٹھن اور سنبھالنے بہتری کی طرف رخ کر لیا ہے۔ ہندوؤں کی گھٹتی ہوئی سنکھیا کی طرف بڑی زور سے توجہ ہو رہی ہے۔ اور اس کے علاج سوچے جا رہے ہیں۔ شدھی چاروں طرف نہ صرف آریہ سماج میں بلکہ سناتن دھرمیوں میں بھی مقبول ہوتی جاتی ہے۔ اچھوت ادھار کا کام بھی خاصہ پیمانہ پر ہو رہا ہے بیاہ شادی کی خراب رسوم کم ہوتی جا رہی ہیں۔ ودھوا ادھار خوب ترقی پر ہے۔ استری شکشا زور پکڑتی جا رہی ہے۔ غرضیکہ ہر طرف بہتری کے آثار نمودار ہیں۔ اور یہ سب انہی الکر کا نتیجہ ہے جو سوامی ورجانند جی نے سوامی دیانند کے ہردیہ میں بویا تھا۔ ان کی ہی کرپا سے آج ہم اس کے میٹھے پھلوں کو بھوگ رہے ہیں۔ اور آئندہ بھوگیں گے۔ پرماتما کرے کہ آریہ سماج دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جائے۔ اور سنسار کا ادھار کرے +

(اوم شم)

اوم

سوامی ورجانند جی

کان کی راہ سے پلایا ہمیں امرت تو نے | ہاں دکھائی تھی ہمیں راہ صداقت تو نے
سب کو کر ڈالا غریق یم الفت تو نے | پرچم اوم کو بخشی تھی وہ رفعت تو نے
دیکھ کے محفل انجم جسے گھبراتی تھی
کہکشاں چادر افلاک پہ شرماتی تھی
انہی غاروں میں تو پالا تھا وہ تو نے ضیغم | جس کے ایثار کی اغیار بھی کھاتے ہیں قسم
وید کا جس نے زمانہ میں اٹھایا پرچم | وہ دیانند وہ پرجوش دجان عالم
دیکھ کے جس کو عدو ڈرتے تھے گھبراتے تھے
قلب پتھروں کے بھی سینوں میں پگھل جاتے تھے

قمر
آف "پرتاپ"
لاہور

دی بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

بخوشی تمام اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ اس کے پالیسی ہولڈروں کو پنج سالہ بونس (۱۹۲۸ء تا ۱۹۳۳ء) کی اطلاع کمپنی کے حصہ داروں کی سالانہ جنرل میٹنگ جو کہ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہونے والی ہے۔ میں تصدیق ہو جانے کے بعد پہنچ جائے گی +

دستخط پی۔ آر۔ شرما
ایکٹنگ جنرل منیجر

آریہ سماجوں کو ضروری اطلاع

مہاشہ لبھو رام جی مونڈہ ضلع انبالہ والے پہلے اس سبھا کے آدھین دیانند دلت ادھار سبھا کے اپدیشک تھے۔ کئی سال سے وہ سبھا کی سیوا سے مکت کئے جا چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ دلت ادھار اور شدھی کے لئے آریہ سماجوں سے دھن جمع کر رہے ہیں۔ اس لئے آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا اس کی کسی سنستھا کے لئے دان کا کوئی دھن انہیں نہ دیں۔ اور سبھا سے باہر کی کسی سنستھا کے لئے کوئی دھن جمع ہو۔ تو وہ بھی اس سبھا کے دوارہ اس سنستھا کو دیں۔ سیدھے کسی کارکن کو نہ دیں +

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

یوگیراج رشی ورجانند کے یگ پرورتک امر کام

(از شری راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی بڑودہ)

ودیا پرچار انگریزی راجیہ کے شروع ہوتے ہی راجہ رام موہن رائے جی نے جو ہندو جاتی کی دو بھاری خدمات کیں۔ ان کے لئے ان کا نام ہمیشہ بھلمت کے اتہاس میں امر رہے گا۔ وہ دو سیوائیں یہ تھیں:-

پہلے ویدمنتروں کے آدھار پر برٹش سرکار سے ستی کی رسم بند کرادی۔ تھما سیدھ کر دیا۔ کہ ویدوں میں ستی جیسی امانوی پرم کرور پرتھا زندہ بیوہ عورتوں کو جلانے کی نہیں۔

دوسرے اپنشدوں کے آدھار سے مورتی پوجا کا کھنڈن کیا۔

اس سے پیشتر اورنگ زیب نے کاشی متھرا میں فطرت کے خلاف کلا کرتزہ کا اوبدک پرم پاپ کارک آرہ چند کرا کر (Indirectly) ہندو جاتی پر بڑا احسان کیا تھا۔ لیکن چونکہ کوئی ہندو پنڈت یا لیڈر راجہ رام موہن رائے جیسا اس کی تحریک میں شامل نہیں تھا۔ اس لئے بعض سورکھی ہندو اورنگ زیب کے اس خونی آرہ کے بند کرنے کو بھی برا ہی مانتے تھے۔

متھرا میں وشرانت گھاٹ پر مسجد بنا کر اورنگ زیب نے محمود غزنوی سے بھی بڑھ کر مورتی پوجا کا کھنڈن کر دیا۔ اور ہندوستان کے کوہی سمراٹ بھوشن کی پن امر کر ڈیاں بتلا رہی ہیں۔ کہ ہندو مندروں کے دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں بادشاہ اورنگ زیب کی ٹانگ تک توڑ نہیں سکیں۔ اور چپکی مار کر بیٹھ گئیں۔ بادشاہ کے یہ کام شواجی بھارت بھوشن کے جیون اُدیش کے Indirectly پریرک ہوئے۔

"کاشی کی کلا گئی متھرا میں مسیت بھئی
دیوی دیوتا سب ہی مار گئے چپکی
نہ ہوتے شواجی تو سنت ہوتی سب کی"
(بھوشن)

جو کام محمود کی تلوار اور اورنگ زیب کی کدال مورتی کی پوجا کے دور کرنے کا تعلیم یافتہ ہندو نوجوانوں کے دلوں سے نہیں کر سکتی تھیں۔ وہ دو کام یوگی راج ست برت دھاری (ستیاگرہی) اکھنڈ برہمچاری ترلوبھی ابتر بھگت ویدوکتا گورو ور رشی ورجانند کے اپدیش نے اپنے شسشیہ دوارہ کرا دئے۔

(اول) رشی ورجانند نے دیانند برہمچاری کو نشچے کرا دیا۔ کہ سنسکرت بھاشا میں لکھا ہوا کوئی بھی گرنتھ تھا بھاگوت آدی اشٹادش پران جہاں آریہ جاتی کے دھرم گرنتھ نہیں ہو سکتے۔ ان کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریہ ماتر کا ہرگز دھرم نہیں۔

ان کی جگہ وید ہماری آریہ دھرم جاتی کے دھرم گرنتھ ہیں۔ ان کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(دوئم) تمام سنسکرت ساہتیہ کی اٹل ساکھشی ہے۔ کہ وید پرم بھاسنر تھا پرم پراچین دھرم گرنتھ ہونے انپورشیہ ہیں۔

واضح ہو کہ مہرشی منوجی نے جو لکھا ہے۔ کہ ایشور نے آدی سرشٹی میں وید کے شبدوں دوارہ سرشٹی کے سب پدارتھوں کے نام سکھلائے اس لئے ۱ منوجی ۲ نرکت اور ۳ درشن شاستر سب ہی بکزبان ہو کر وید کو مانوی اتہاس کے گرنتھ نہیں مانتے۔ اور

ویدوں کے شید یوگ

ہیں۔ یہ نت لوگ آج کل بھول رہے تھے۔ اس لئے رشی ورجانند جی نے اشٹادھیائی۔ مہابھاشیہ۔ نگھنٹو اور نرکت کا خود پٹھن پاٹھن جاری کر دیا۔ کے سچے ارتھ ودھی پورک جو سدا ودیا سے پورن ہوں۔ کر کے اپنے شسشیہ دیانند کو سکھا کر۔

پورانک سائن بھاشیہ

کا عملی کھنڈن کر دکھایا۔ جن بھاشیہ سے وید ودیا کے گرنتھ اعتوا پرم شاستر نہیں رہ سکتے تھے۔ بس یہ دو ان کے اوپکار دکھلانے ہی کافی ہونگے۔

جب مایوسی کی اندھیری گھٹا چھائی ہو

اور صحت کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو۔ اُس وقت مقویات سرتاج عالم امرت اکسیر گولیوں کا استعمال شروع کر دینا چاہئے۔ چند ہی روز میں قبض۔ بدہضمی خون اور منی کی خرابی دکھی۔ جریان۔ احتلام اور دیگر امراض مخصوصہ نابود ہو کر مکمل صحت حاصل ہوگی۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں چار روپے۔

وید شاستری جامنگر۔ کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی

نربھیتا کا اوتار

(از شری لالہ لکھو رام جی منیجر۔ لدھیانہ)

جن سجن پرشوں نے مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی جیونی پڑھی ہے انہیں گیات ہوگا۔ کہ جہاں سوامی جی کو اکثر بڑے نام نفر ملے۔ وہاں انہوں نے جنگلوں۔ تیرتھ مقامات کے میلوں۔ پہاڑوں اور دریاؤں کے کنارے کا فضل اجل سن رسیدہ عابد بھی ڈھونڈ لئے تھے۔ جہاں کوئی ودوان پایا۔ وہیں ودیا حاصل کرنے لگ گئے۔ اسی ایک طریقہ سے سوامی جی نے بہت کچھ حاصل کر لیا۔ سوامی جی نے کسی کا ٹھیا پاٹھ شالہ میں ودیا حاصل نہیں کی۔ ان کے کالج جنگلوں کی گپھاؤں میں تھے ان میں سے ڈنڈی سوامی ورجانند جی مہاراج ایک تھے۔ جنہیں سوامی جی ویاکرن کا سورج کہا کرتے تھے۔ اور جن کے متعلق رشی دیانند جی نے اپنی خود نوشت سوانح عمری میں یوں لکھا ہے۔

"..... ہمالیہ پہاڑ پر اُس جگہ پہنچا۔ جہاں سے کہ منداکنی نکلتی ہے۔ برف بہت پڑی ہوئی تھی۔ پانی بھی بہت ٹھنڈا تھا۔ وہاں پانی میں چلنے پھرنے پاؤں میں کھپ لگنے سے خون بہنے لگا۔ سخت تکلیف ہوئی کہ ہمالیہ پربت کی چوٹی پر پہنچنے پر یہ ارادہ ہوا کہ جان گنوا دوں۔ پھر من میں وچار آیا۔ کہ گیان حاصل کرنے کے بعد جان دینی چاہئے۔ نشچے کر کے میں متھرا آیا۔ وہاں مجھے ایک سنیاسی نیک مرد گورو ملے۔ جن کا نام ورجانند سوامی تھا۔ وہ پہلے الور میں رہتے تھے۔ اس وقت ان کی آیو ۸۱ برس کی ہو چکی تھی۔ ...... مہاتما ورجانند جو دونوں آنکھوں سے اندھے تھے۔ ان کے پیٹ میں شول کی بیماری تھی۔ نئے کومدی سنگھم وغیرہ گرنتھ پسند نہیں کرتے تھے۔ بھاگوت وغیرہ پرانوں سے وہ بہت گھرنا کرتے تھے۔ سب ارش گرنتھوں کے وہ بھگت تھے ......

بس میں نے انہی کے پاس پڑھنے کا نشچے کر لیا۔ متھرا میں ایک شریف امر لال نامی تھے۔ انہوں نے میری تعلیم کے زمانہ میں جو جو نیک سلوک میرے ساتھ کئے ہیں۔ میں ان کو بھول نہیں سکتا۔ سب پربندھ ان کا تھا۔ بڑے فراخدل تھے۔ تعلیم ختم کرنے پر میں آگرہ میں دو برس تک رہا۔ لیکن کبھی کبھی پتر دوارہ یا سویم مل کر سوامی ورجانند جی کے پاس سے اپنی شنکائیں دور کر لیتا تھا"۔

ڈنڈی سوامی ورجانند جی گو جسمانی معذوری کے کارن جگہ جگہ عام اپدیش نہیں کر سکے۔ تاہم تعلیم کے پھیلانے اور مذہبی شاستر ارتھ میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا تھا۔

ان حالات میں ڈنڈی سوامی ورجانند جی کے اس قدر حالات بھی معلوم نہ ہوتے۔ جس قدر کہ مگر رشی دیانند جی کا ان سے خاص تعلق نہ ہوتا۔ جب تک ڈنڈی جی جیوت رہے۔ رشی دیانند برابر مشکل معاملات میں ان سے رائے لیتے رہے۔

سب سے بڑی بات ڈنڈی ورجانند جی کے جیون میں یہ پائی جاتی تھی۔ کہ وہ راستی سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے۔ صداقت کے اظہار میں کسی طرح کا لالچ یا خوف ان پر غالب نہیں آ سکتا تھا۔ وعدہ اور وقت کی پابندی ان میں حد درجہ کی پائی جاتی تھی۔ جن پستکوں کی نسبت انہیں تحقیق ہو جاتا تھا کہ ان سے خراب اثر ہوگا۔ اور بجائے سچائی کے راستہ پر چلانے گمراہ کن ثابت ہوں گی ان کے خلاف اپنے شاگردوں کو خاص طور پر ہدایت کیا کرتے تھے۔

نئے فرقے پیدا کرنے والے ڈنڈی جی کے عمل سے بہت گھبرایا کرتے تھے۔ ویدک دھرم کی صداقت کے آپ دل و جان سے خواہاں تھے۔ آخری عمر میں جب انہیں دیانند سا شسشیہ مل گیا۔ تو ان کی دلی مراد پوری ہوئی۔

رشی دیانند سرسوتی سے فارغ ہونے پر ہم نے دیکھا کہ تمام عمر صداقت کے اظہار۔ ویدک دھرم کے پرچار اور جھوٹ کی مخالفت میں تن من دھن سے کوشاں رہوں گا۔ ان کی تسلی کا ایک خاص کارن تھا۔

ڈنڈی سوامی ورجانند جی کی خوراک ہمیشہ سادہ ہوا کرتی تھی۔ دودھ اور تازہ پھلوں کا انہیں بہت شوق تھا۔ اسی طرح خربوزہ اور نارنگیوں کو بہت پسند کیا کرتے تھے۔ خاص موسموں میں دودھ سونف کے ساتھ جوش دے کر پیا کرتے تھے۔ مال کنگنی اور لونگ بھی استعمال کیا کرتے تھے۔ یہی کارن تھا کہ رشی دیانند جی مہاراج نے آخری بھینٹ انہیں لونگوں کی دی۔ اور آشیرواد دے کر بھارت ورش کے ادھار کرنے کے لئے کمر کس کر میدان میں آ گئے۔

بولو سوامی ورجانند کی جے

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

(منیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

منی ورگرو ورجانند کی چار وشیشتائیں

پنڈت جگدیش چندر جی رتیہ ضلع حصار کے قلم سے

(۱)

گیارہ سال کے اندھے اور یتیم ورجانند نے ویدک گیان پراپتی کا ارادہ کیا

"کم عمری"

"نابینا"

"وکٹ مارگ"

"آچاریوں کی بے پروائی"

"دنیاداروں کا اندھوں سے نامناسب برتاؤ"

"دنیا کی بڑی سے بڑی رکاوٹ" "انا تھ ورجانند" کو "بے سہارا ورجانند" کو اور "بےبس ورجانند" کو اپنے اٹل ارادہ سے نہ روک سکی۔

ورجانند کو — ایک ہی خیال تھا — ایک ہی دھن تھی — اور ایک ہی وچار تھا — وہ اسی میں محو تھا — مست تھا — اور لولین تھا

یہ تھا ورجانند کا ودیا پریم

(۲)

الور کا راجا ونے سنگھ سنیاسی کا مدھر سور اور چمتکارنی پرتی بھا کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوا — وہ وہیں پر موہت سانپ کی طرح سنیاسی کے پاس پہنچا۔ اور دست بستہ عرض کیا "بھگوان!" ..... سنیاسی نے کمال بے غرضی سے کہا "کیا چاہتے ہو؟"

راجا نمبھوی کے نیچ سے پربھاوت ہو گیا۔ دل کے جذبات کو زبان پر نہ لا سکا۔ صرف یہی کہہ سکا "آپکی چرن سیوا"

سنیاسی نے پرجلال نگاہ سے گھورتے ہوئے کہا "اس سے مطلب؟"

راجا نے نہایت عاجزی سے جواب دیا — "گیان پراپتی"

منی ور اصل بات تاڑ گئے۔ بہت بے پروائی اور تعلقی سے کہا۔ "سنیاسی تو بندھن سے آزاد ہے۔ اس کے لئے راؤ اور رنک ایک سے"

راجا اس بے رخی کو دیکھ کر پہلے سے بھی زیادہ گرویدہ ہو گیا۔ وہ منی ور کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور نہایت خلوص دلی سے کہا "بھگوان دیا کیجئے" منی ور کا دل پسیج گیا اور گیان کے ابھیلاشی پر دیا آ گئی۔ اور آپنے مکھاربند سے فرمایا "راجا! ایک شرط"۔

راجا نے بڑی سادگی سے کہا۔ "سوبکار ہے" منی ور نے کہا۔ "سن تو لو۔ روز بلاناغہ پڑھنا ہو گا" +

راجا خوشی کے سمندر میں ڈبکیاں لے رہا تھا جھٹ بول اٹھا۔ "منظور ہے" ❊

یہ تھی دیانو کی دیالتا

(۳)

"کیا ادھی یہاں نہیں ہیں؟"

منتری نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ "نہیں مہاراج!"

بھنگ کی بیم انوسار یہاں نہیں ملے گا" منتری منی ور کے مکھ کو دیکھ کر لرز گیا۔ ڈرتے ڈرتے نے آہستگی سے کہا:—

"کھشما کیجئے۔ راجے مہاراجے اس قدر پابند نہیں ہوتے" ❊

منی ور نے پررعب آواز میں کہا:—

"اگر راجوں مہاراجوں پر پابندیاں عاید نہیں ہوتیں۔ تو کیا ورکت سنیاسیوں کے لئے ہی پابندیاں رہ گئی ہیں؟"

یہ کہہ کر گرو ورجانند تمام سامان جو راجا کی جانب سے ملا ہوا تھا۔ اور سب گرنتھیں وہیں چھوڑ کر اس کے راجیہ کی حدود سے پار ہو

سوامی دیانند کا اپنے گورو سے

بھارت سیوا کے لئے اجازت مانگنا

(از لالہ لال چند جی فلک لاہور)

گورو جی دیجئے رخصت کہ اب دنیا میں جاؤں میں
تمہارے علم کی عظمت زمانہ پر بٹھاؤں میں!

اودیا نے میرے بھارت میں اپنا گھر بنایا ہے
تمہارے گیان کی طاقت کے بل اس گھر کو ڈھاؤں میں

بنے بے غیرت و بزدل ہیں جیسے بھیم و بھیشم کے
حمیت اور ہمت کا سبق ان کو پڑھاؤں میں

پڑے ہیں نیند میں مدہوش جتنے آریہ ورتی
انہیں پھر خواب غفلت سے اٹھاؤں میں جگاؤں میں

جہاں کی جاتیوں کی دوڑ میں جو رہ گئے پیچھے
انہیں ہمت دلاؤں جا کے پھر آگے بڑھاؤں میں

کروں کچھ دور بیوؤں کے غریبوں کی ہروں پیڑا
اناتھوں بال بدھوؤں کے سنکٹ کو مٹاؤں میں

کروں پانینی۔ گوتم کپل کا نام میں روشن
وششٹ و جیمنی کے کام کی مہمائیں گاؤں میں

بھلایا ہندوؤں نے دیر سے جس دیوبانی کو
اسی کی جے کا نعرہ جا کے کاشی میں لگاؤں میں

بھٹکتے پھرتے ہیں جو در بدر مکتی کی خواہش میں
انہیں مکتی کا سچا راستہ جا کر دکھاؤں میں

ہوئے عادی ہیں جو شرک و خودی کے راگ سننے کے
انہیں توحید کا دلکش ترانہ پھر سناؤں میں

مٹا دوں میں جہالت اور لاعلمی کی ظلمت کو
چراغ وید اقدس ہند میں گھر گھر جلاؤں میں

رہے پاکھنڈ کی دھرتی فلک پاپی کا دل لرزے
حقیقی دھرم کا نغمہ کچھ ایسی لے میں گاؤں میں

گرے ❊

یہ تھا تیاگی کا تیاگ

(۴)

دیانند نے گورو کے چرن سپرش کر کے نمرتا سے کہا:—

"بھگوان! آپ کی اسیم کرپا سے میرا تاریک دل منور ہو گیا۔ اب دکشنا کے لئے آ گیا ہوں۔ مجھے گورو دکشنا دیں۔ ان لونگوں کے سوائے میرے پاس کیا ہے جو آپ کی بھینٹ کروں۔ ان کو ہی شرف قبولیت بخشیں" ❊

سنیاسی ورجانند نے دیانند کے سر کو ہاتھ سے چھو کر کہا:—

"وتس! تمہارا کلیان ہو۔ تمہاری ودیا سپھل ہو۔ لیکن گورو دکشنا جو تم پیش کرنے ہو وہ مجھے منظور نہیں۔ میں کچھ اور چاہتا ہوں۔ جو تمہارے پاس ہے" ❊

دیانند نے ہرش میں مگن ہو کر کہا:—

"فرمائیے مہاراج! جو کچھ بھی اس سیوک کے پاس ہو گا۔ وہ نذر کر دیگا" ❊

منی ور کو یہ شبد سنکر سوئیکار آنند کا مزہ آیا۔ وہ دیانند کو آشیرواد دیتے ہوئے بولے:—

"پتر! بھارت واسی طرح طرح کی مصائب و آلام سے گھرے ہوئے ہیں۔ آریہ ستان ویدک گیان کو بھول گئی ہے۔ اودیا اس کا راج ہے ان ہزاروں مت متانتر پھیلے ہوئے ہیں۔ اب تم اپنے آرام کو چھوڑ کر آریہ جاتی کی بگڑی دشا کو سدھارو۔ آریہ وید کا پرچار کرو۔ دین جیتو کی بہبود کو تیار رہو۔ جس گیان سے تمہارا ہردیہ اجول ہوا ہے۔ وہی گیان سنسار کو دو۔ یہی میری دکشنا ہے۔ شیشہ! میرے لئے یہی پیاری وستو ہے۔ تم مجھے یہی وستو دو۔ میں اور کچھ نہیں چاہتا" ❊

دیانند نے گدگد پرسن ہو کر کہا:—

"گورودیو! ایک ایک وچن سوبکار ہے آپ کا شیشہ ان آگیاؤں کا پالن کرے گا" +

منی ور کا ہردیہ مسکراہٹ سے ناچ اٹھا۔ اور ان کی زبان سے بے اختیار نکل گیا کہ آج بھارت کا ادھار ہو گیا ❊

"یہ تھی سنیاسی کی منوکامنا"

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورو دکھشنا کا درشیہ

منی وِرجانند جی کے دلی جذبات

(از جناب ملک الشعرا پنڈت ونشنہ پرشاد جی قدا۔ لاہور)

اُس درِ فیض پہ حسرت جو سوالی آگئی
اس سے بھر کے گئی جاکے نہ خالی آگئی

ابرِ رحمت جو جھکا وجد میں ڈالی آگئی
پھول کے عارضِ جاں بخش پہ لالی آگئی

موسمِ گُل کی بشارت مجھے شبنم سے ملی
آج سینے کی خلش پیار مرہم سے ملی

یاد ہیں دن کہ گزرتی تھیں مشکل گھڑیاں
حسرتیں دل کے جگر لے کو تھیں سنگیں کڑیاں

ڈوبتا دل تھا تو آنکھوں سے رواں تھیں جھڑیاں
اشک تھے گویا جواہر کی سراسر لڑیاں

ہر نئی آہ نرالی تھی مرے دل سے اُمنگیں اُٹھتی
مجھ سے جیسے ہوں ہر وقت ترنگیں اُٹھتی

کرو ٹیں لے کے یہ کہتا تھا ہر پل افسوس
کیا مرا علم و عمل جائیگا نشپھل افسوس

جوشِ ایثار کا کیا جائیگا ڈھل ڈھل افسوس
مار ڈالے گی مجھے فکر کی دلدل افسوس

کنجِ گمنامی میں جینے سے نہ جینا اچھا
بند رہنا ہو تو ہیرے سے نگینا اچھا

شائق علم مجھے کوئی ملے تو جانوں
وید پڑھنے پہ جو دن رات پلے تو جانوں

باغِ توحید مرے دم سے کھلے تو جانوں
دھرم کا چاک گریباں بھی سلے تو جانوں

لطف سے تیرے ہے کیا دور اے ویدوں والے
بھیک کر دے جو سرور اُسے ویدوں والے

ایک شب میں لئے خود وہ فقیر کے در پہ دستک
لوٹ کر دیدی جا بیٹے مرے گھر دستک

اُن کو کار سے ذی اس پہ مکرر دستک
چرخ سے چاند لئے گویا اُترکر دستک

آگئی چل کے مرے گھر پہ خدا کی رحمت
نقش تھی اُس کے سر دل پہ خدا کی رحمت

خار جو دل میں کھٹکتا تھا وہ ارمان نکلا
ماہِ کامل سے حسیں بڑھ کے وہ مہمان نکلا

ماہِ کنعاں سے سوا جاہ کا شایاں نکلا
راسخ العہد ملا ثابتِ پیماں نکلا

گرچہ دیدار سے معذور تھیں میری آنکھیں
بخش رکھی تھیں مگر حق نے بصر کی آنکھیں

فائز العلم اُسے وید پڑھا کر پایا!
خاص رشیوں کا اُسے تیج میں ہمسر پایا

دورِ ہیں جوہرِ اوّل سے فزوں تر پایا
اور تفسیر میں شنکر کے برابر پایا

اُپنشد یاد ہیں اُس کو تو براہمن ازبر
فلسفے پر وہ تصرف کہ ہیں درشن ازبر

لطف جب ہے کہ فدا قوم و وطن پہ ہوکر
جا بجا جائے اگر ملک کا رہبر ہوکر!

دھرم کا رُوپ و بانند سراسر ہوکر
ملک میں چمکے سحر گاہ کا اختر ہوکر!

میں بھی سمجھونگا سپھل ہوگئی میری محنت
جان لونگا کہ مجھے مل گیا حق الخدمت

رِشی دیانند کا جواب

(از جناب فخر الشعرا حضرت شاطر۔ کیمبل پور)

آفتیں جھیلونگا دُنیا کو بچانے کے لئے
خود مٹونگا پاپ کی ہستی مٹانے کے لئے

زندگی مجھکو ملی ہی سر کٹانے کے لئے
موت آنیکے لئے ہی جان جانے کے لئے

باغِ عالم میں مجھے خوفِ قضا مطلق نہیں
تیغ کے پھل کی غذا ہے تیر کھانے کے لئے

نیک کاموں میں کبھی انجام بد ہوتا نہیں
آپ ڈٹ جاؤنگا میں وِروں کو ترانے کے لئے

خود پسونگا انقلابِ دہر سے سُرمہ صفت
دیدۂ عالم کی بینائی بڑھانے کے لئے

شمع بنکر بزمِ عالم میں جلوں گا سر بسر
بُت پرستی کے اندھیرے کو مٹانے کے لئے

باغِ عالم میں کرونگا گردشیں مثلِ نسیم
بہرِ وحدت کے چمن کی بُو اُڑانے کے لئے

دانۂ گندم کی صورت خاک میں ملجاؤں گا
اپنے ہمجنسوں کو اپنے سا اُٹھانے کے لئے

آپ مر کر دوسروں کو زندگی دیجاؤں گا
جان تج دونگا انہیں جیون دلانے کے لئے

نشانت کردونگا جلے ہر دو کو اس انداز سے
جسطرح برکھا کی رت ہے دل لبھانے کے لئے

ہے سے دھل جائیگی دنیا سے سیاہی کفر کی
جمع کچھ قطرے ہیں آنکھوں میں بہانے کے لئے

اے گرو جی اب مرے دل کی لگی بجھتی نہیں
ڈال دے کوئی جو دریا ہیں بجھانے کے لئے

ولولے دل میں جو اُٹھے ہیں وہ دبنے کے نہیں
گو مخالف لاکھ شاطر ہیں زمانے کے لئے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ویاکرن کا شوربہ

از شری بابو رام جی گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ

(۱)

ریل میں بیٹھے ایک فوجی گورکھا بھی کے گلے میں ایک تعویذ سا دیکھ کر میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟

"تم نہیں جانتے۔ یہ ہمارا ماتری بھومی کا چہنہ ہے"

اس نے کہا +

ماتری بھومی کا چہنہ دیکھنے لگا۔ تو اس پر ماتری بھاشا میں لکھے ہوئے تھے

"जननी जन्म भूमिश्च स्वर्गा दपि गरीयसी"

پڑھ کر میں گنگنانے لگا "سجلام سپھلام ملیج شیتلام" +

وہ پھر بولا "ہم لوگ اس کو ہر دم چھاتی پر رکھتا ہے اور لڑائی میں مرنے والے سورگ جاتا ہے۔ جس کی چھاتی پر ایسا نہیں ہے وہ سورگ نہیں جائیگا دیوتا اس سے کبھی پیار نہ کرے گا"

باتیں اور بھی بہت سی ہوئیں۔ پرکرن ہی اور تھا ::

(۲)

سنسار شرومنی وشال بھارت میں یہ پانچال پرانت ہم پنجابیوں کی پیاری جنم بھومی ہے۔ اس کی رج ان کے ایک ایک کن کو ہی پوجا اور سنمان بھاؤ سے دیکھتا ہوں۔ اس لیے بھی کہ یہ بھومی میرے گورو کے گورو پرم گورو ورجانند کی جنم داتری ہے۔ یہی دھرشی پانی کی جنم بھومی ہے۔ اسی میں کرتارپور کے پاس ضلع جالندھر پنجاب کے عہد سمت ۱۸۳۵ میں گنگا پور گرام میں پنڈت نارائن دت جی کے گھر میں سنسار کو اجالا دینے والے کا اجالا ایک بالک پیدا ہوا ::

(۳)

بال کال کے پانچویں ورش میں جوار (بخار) کے ساتھ روگ کی چیچک نکلی۔ اس نے باہر کے چرم چکشو لے کر اندر کے چکشو کھول دیئے۔ آٹھویں ورش کی آیو سے ہی آپ کو سارسوت بیاکرن زبانی سکھلا دیا گیا۔ اس کے تھوڑے سمے بعد نارائن دت جی پنچ تتو کو پراپت ہوئے۔ ان کی شکشا اور دیکھ ریکھ کا بھار بھائی پر ہو گیا۔ ادھر بھاوج نے بھی تنگ کرنا شروع کیا۔ آپ بھائی اور بھاوج کی ... سمجھنے لگے۔ اسا دھارن آنکھیں ... ایسی حالت میں سنسار ... آیا ہے وہی ہوا۔ آپ نے گھر ...

(۴)

چودہ پندرہ سال کی اوستھا میں آپ رشی کیش ... اور ... جانوروں کی طرح ... شوا سے بالک کے "دھرو" کی طرح ... اور گنگا کی جاپ ... پہنچے۔ وہاں سوامی ... نے ... کا نام رکھا۔ ... میں آنکھوں کے کر دی

(۵)

الور کے مہاراج ونے سنگھ جی کے قائم کردہ پستکالیہ اور راجیہ میں ہاتھ کا لکھا ہوا ایک گرنتھ "شبد بودھ" نام کا ویاکرن گرنتھ رکھا ہوا ہے۔ یہ گرنتھ ڈنڈی ورجانند نے الور نریش کو پڑھانے کے لیے رچا تھا ::

تقریباً سمت ۱۹ بکرمی کی بات ہے۔ کہ الور نریش شری ونے سنگھ جی گنگا سنان کے لیے گئے۔ تو ایک دن ڈنڈی ورجانند کو تنکر منی کا "وشنو ستوتر" پڑھتے سنا اور دیکھا۔ ودیا انوراگی ونے سنگھ ڈنڈی جی کے آچارن۔ ان کی گمبھیر مورتی اور تیج کو دیکھ کر اتنے موہت ہوئے۔ کہ انہیں خود تین گھنٹہ روز پڑھنے کی پرتگیا کر کے الور لے گئے ::

ڈنڈی ورجانند کا پرتگیا ڈنڈ انادر دھو تھا۔ ایک ہی دن مہاراج الور پڑھنے کے لیے نہ آ سکے۔ تو ڈنڈی جی نے ان کی اس پرتگیا بھنگ پر الور کو ہی تیاگ دیا۔ راج گورو کا پد ملا ہوا ہو۔ راج کی مہمانی حاصل ہو۔ پر ولے تو کس کی یکھوج ہے تو کس کی؟ کسی لائق اور ہونہار شش‍یہ کی ::

(۶)

اور یہ ڈنڈی ادھر ادھر پھرتے پھراتے آخر میں اپنے لیے مستقل متھرا میں آ براجے کچھ دیر مندر میں رہ کر ایک مکان کرایہ پر لے کر اس میں پاٹھشالا جاری کر دی۔ ڈنڈی گورو ورجانند کے گرد شش‍یہ منڈلی ہو یا ادھین کرنے لگی شش‍یہ منڈلی میں جیسے گنگا دت اور رنگ دت جیسے آرش گرنتھوں کے لیے شاستر ارتھ پر تیار رہنے والے رتن بھی پیدا ہوئے۔ پر جس شش‍یہ کی انتظار تھی۔ وہ ابھی پورن گورو کی کھوج میں سینکڑوں صعوبتیں برداشت کرتا آ رہا تھا۔ مگر ابھی وہ کہیں دور تھا۔ دور۔ بڑی دور ::

(۷)

متھرا! بھگوان کرشن کی جنم بھومی متھرا! تو نے بھی بڑے رنگ دیکھے ہیں۔ یہیں جگہ اب برنداون بسا ہے۔ وہاں آس پاس جنگلوں میں کبھی کرشن کی پیاری بنسی کی مدھر تان نے جنگل کو بھی منگل بنایا ہوا تھا۔ مکھن اور میٹھے سے گھر ہیتوں کے گھر ... دیگر ... بھر پور تھے

لوگ گیتا کے گیت کو بھول گئے تھے۔ اور گیتا عینی وید ماتا کے نام کو بھی بھول گئے تھے۔ آرش گرنتھوں کی جگہ انارش گرنتھوں نے لے لی تھی +

دیو ناراکھنس اور ملیکھنس بن رہے تھے۔ مگر پرمیشور کو بھارت کے پران اور اس کی تہذیب کو بچانا منظور تھا۔ اس نے اس کا رکھشک بھیجا۔ وہ آیا جس کے لیے راجاؤں کے راج گورو ورجانند اور سکھوں کو نیاگ کر ورجانند نے برج میں بسیرا کیا تھا۔ وہ آیا وید مریادا چلانے۔ براہمن آرین تہذیب کا سکہ بٹھانے۔ نفس دشمن کو مٹانے بھائی بھائی کو بچھڑے اور بچھڑے کو گلے ملانے۔ پگ ڈنڈیوں کی جگہ شاہراہ دکھلانے۔ ایک برہم کی اپاسنا سکھلانے۔ براہمن سینا کا دلدادہ امن کا شہزادہ آیا۔ وہ دیکھو آیا۔ وہ آیا ::

(۸)

کارتک شدی ۲ سمت ۱۹۲۷ کو ایک گیرو سے لیس ڈنڈ دھاری گجراتی سنیاسی نے صرف ویاکرن سدھانت کودی کو لیتے ہوئے متھرا میں پرویش کیا۔ اس بھارت ماتا کے لال کے چہرہ پر ایک جلال اور تیج تھا۔ بات چیت سے وہ کوئی افضل انسان معلوم ہوتا تھا ::

اس نے ڈنڈی ورجانند کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ بہت مختصر بات چیت کے بعد ڈنڈی جی نے بھی اسے پڑھانا منظور کیا۔ سوامی ورجانند دیانند سا انوکھا شش‍یہ پاکر اور دیانند نے ورجانند سا گورو پاکر اپنے جیون کو سپھل سمجھا اور سپھل کیا۔

تلکھنا دیتے دیتے ایک دن ڈنڈی جی نے آویش میں دیانند پر لاٹھی کا پرہار کر دیا۔ دیانند نے اس لاٹھی میں محبت اور پیار کی چھپی ہوئی چھتری سا آنند انوبھو کیا۔ اور سب شاگرد یہ دیکھتے ہوئے بھی خاموش رہے۔ مگر نین سکھ کے نین زبان بن کر ڈنڈی جی سے کہہ اٹھے "مہاراج! یہ دیانند کوئی ہم جیسا معمولی گرہستی نہیں ہے یہ سنیاسی ہے۔ اس کا آپ کو خاص خیال رکھنا چاہیئے"۔

ڈنڈی کا چہرہ کھل گیا۔ اور کہا "ٹھیک کہتے ہو۔ ہم آئندہ ایسے نہ ماریں گے۔ خاص خیال رکھیں گے۔ متھرا کو جب سب ودیارتھی باہر نکلے۔ تو سوامی دیانند نے نین سکھ سے ناراض سا ہو کر کہا۔ "تم نے یہ اچھا نہیں کیا بھائی! ڈنڈی جی کا ڈنڈا ہماری بہتری کا کارن ہوگا۔ گورو کی مہر اور مار شش‍یہ کو تار سنگوارا اور سدھار دیتی ہے ::

(۹)

۲½ سال میں گورو ورجانند نے دیانند کو اڈھائی گھنٹہ پڑھا دیئے یا کون گنتی کر سکے کتنے۔ مگر جو کچھ بھی پڑھایا اور سکھایا۔ وہ ایک کرشمہ اور جادو تھا۔ آخر گورو دکھشنا کا دن آیا۔ مگر بیچارا دیانند کے پاس ہی کیا تھا۔ ایک سیٹھ کی سہائتا سے ایک سیر لونگ لے کر گورو دربار میں حاضر ہو گئے۔ آنکھوں میں گنگا جمنا دھارا بہاتے دیانند بولے "گورو دیو! میرے پاس ہی کیا ہے۔ جو گورو دکھشنا روپ میں بھینٹ کروں۔ یہ تھوڑے سے لونگ مانگ کر لایا ہوں" ::

ہنس کر بولے "دیانند! میرے لیے یہ دکشنا لائے ہو؟"

"ہاں مہاراج!"

"میں اس دکھشنا کو لے کر کیا کروں؟ میں تو تم سے کچھ اور ہی دکھشنا چاہتا ہوں۔ میں تو تم سے یہ گورو دکھشنا چاہتا ہوں۔ کہ میرے سامنے یہ پرتگیا کرو۔ کہ تم آجیون ویدک دھرم کا پرچار کر کے اندھکار کو دور کرو گے۔ بولو یہ دکشنا دینا سویکار کرتے ہو؟"

دیانند نے "تنتھا استو" کہہ کر کہا "میں وید کے لیے اپنا جیون ارپن کرتا ہوں" یہ کہتے ہی سیس جھکا دیا۔

ڈنڈی جی نے شش‍یہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سپھلتا کے لیے آشیرواد دی۔ آشیرواد سے نہال ہو کر دیانند متھرا سے جدا ہوئے۔

(۱۰)

ڈنڈی ورجانند کا آہار اور رہن سہن بڑا ہی سادہ اور سرل تھا۔ انہوں نے اپنے جیون اُدیش کو پورا کر لیا تھا۔ اپنی پرلوک یاترا سے کچھ روز پہلے اپنی تمام کتابیں۔ برتن کپڑا اور ۲۰۰ روپیہ نقد اپنے ایک ودیارتھی جگل کشور کے نام رجسٹری کروا دیا تھا۔ انہوں نے بہت دیر پہلے ہی اپنے شاگردوں کو بتلا دیا تھا۔ کہ میں فلاں روز پیٹ درد سے شریر چھوڑوں گا۔ اسوج بدی ۱۳ سمت ۱۹۲۵ کو آخر دنیا کے لیے ویدک مریادا کا رکھشک دیانند سار رتن اپنا پرتی ندھی چھوڑ کر ڈنڈی جی نے لیلا سماپت کی۔ مہرشی دیانند نے ان کی مرتیو کا دکھد اطلاع سماچار سن کر سرد آہ بھر کر کہا "آج ویاکرن کا شوربہ است ہو گیا ہے"

سوامی ورجانند جی کا جیون چرتر

یہ سوامی آنند بیج ہے جو سپوت گل کو ناز دیتے ہیں۔ اور خاندان کے نام کو امر بنا دیتے ہیں۔ پہلے تو نہ سوامی ورجانند جی سے کسی دنیا والوں نے شکست پائی۔ لیکن نہ اُن کا کوئی نام جانتا ہے۔ اور نہ اُن کے نام کی وجہ سے سوامی ورجانند کے نام کی مہاکے ہی حکمت و کرامات ہونے کی کوئی اشنا تھی۔ آج سوامی ورجانند کا نام اگر مشہور زمانہ ہے۔ تو اُن کے سپوت شِشیہ رشی دیانند کے کام سے ہے۔ وہ کام جس کا رشی نے اپنے پوجیہ گورو کی آگیا پر عہد لیا اور جس کے لئے آپ نے اپنا جیون لگا دیا۔

حسب و نسب

سوامی ورجانند جی کا جنم پنجاب میں ضلع جالندھر کے کرتار پور نامی نگر کے نزدیک بیئں ندی کے کنارے گنگا پور نامی گاؤں میں سمت ۱۸۵۵ بکرمی میں ہوا۔ جسے آج ایک سو اڑتیس سال کا عرصہ گزرتا ہے۔ آپ کے پتا کا نام نارائن دت بتایا جاتا ہے۔ آپ براہمن سارسوت بھاردواج گوت کے تھے۔

بال اوستھا

وہ بالک جو اپنی عمر کے آخری دنوں میں دنڈی ورجانند کے نام سے مشہور زمانہ ہوا۔ ابھی پانچ سال ہی کا تھا۔ کہ مرض چیچک سے اس کی آنکھیں جاتی رہیں۔ بارھویں سال کو پہنچا تھا۔ کہ ماتا پتا کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اور اس طرح بال اوستھا میں ہی مصیبتوں پر تکلیفیں آ پڑنے سے بالک مجبور ہو گیا۔ کہ گھر کو خیرباد کہے۔

تین سال مصائب دنیا کا مقابلہ کرتے ہوئے یہ بالک رشی کیش پہنچا۔ دنیا کی محبت تو دل سے اٹھ ہی چکی تھی۔ ایشور بھگتی میں مگن ہو گیا۔ اور ارادہ کا کیسا پکا تھا۔ وہ اس سے ہی ظاہر ہے کہ بالکل بے خوف ہو کر تین برس تک گنگا میں کھڑا ہو کر گائتری کا جپ کرتا رہا۔ آخر کہا جاتا ہے۔ کہ اس قدر کڑی ریاضت کے بعد ایک رات عالم خواب میں اُس پر ظاہر ہوا۔ کہ:-

"جو تم کو ہونا تھا۔ وہ ہو گیا۔ اب یہاں سے چلے جاؤ"

سنیاس میں پرویش

چنانچہ اٹھارہ سال کی اوستھا میں ہردوار آیا۔ اور سوامی پورنانند جی سے سنیاس گرہن کر کے ورجانند نام گرہن کیا۔ اب ودیا حاصل کرنے کا خاص خیال ہوا۔ ہردوار اور کنکھل میں تعلیم حاصل کر کے سوامی ورجانند جی کاشی گئے۔ اور شاستروں کا پٹھن پاٹھن جاری رکھا۔ آپ کا نام پرگیا چکشو سوامی مشہور ہو گیا۔ کاشی سے یہ سوامی ۲۲ سال کی عمر میں گیان گڑھ گئے۔ پھر وہاں سے گیا اور گیا سے کلکتہ جانا ہوا۔ ادھر وہاں سے واپسی پر سوروں میں بہت دن رہے۔

الور کے مہاراج ونے سنگھ کو پڑھانا

ایک دن گنگا میں کھڑے ہوئے شِشیہ تھا یہ کو سوروں ...

اُنہیں خوش الحانی سے پڑھتے ہوئے الور کے مہاراج ونے سنگھ نے سنا۔ تو مہاراج کی اِچھیا ہوئی۔ کہ سوامی ہمارے ساتھ الور چلیں۔ سوامی جی نے یہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ آپ راجا۔ ہم تیاگی۔ ہمارا اور آپ کا کیا سمبندھ ہو سکتا ہے؟ لیکن مہاراج نے اُن کو الور چلنے پر رضامند کر ہی لیا۔ شرط یہ

نہیں توڑ سکتا۔ چنانچہ باوجود مہاراج کے اصرار کے ایک دن بلا اطلاع چل دئے۔ اور سامان پستک آدی وہیں چھوڑا۔

متھرا میں پدھارنا

الور سے روانہ ہو کر کئی استھانوں پر ہوتے ہوئے آپ آج سے پورے ایک سو آٹھ سال پہلے متھرا آئے۔

گرو ورہرشی ورجانند جی

ٹھہری کہ مہاراج ہر روز تین گھنٹے سوامی جی سے پڑھیں گے۔ چنانچہ اس شرط کے مطابق تین چار سال مہاراج برابر پڑھتے رہے۔ ریاست میں آپ کی راست گفتاری اور ودیا کا خوب شہرہ ہوا لیکن خود غرض براہمن اُن سے بیزار تھے۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ سوامی جی یہاں سے چلے جائیں لیکن اُن کی ایک نہ چلتی تھی۔

کرنا ایسا ہوا۔ کہ ایک دن مہاراج بغیر اطلاع گھر بیٹھے رہے۔ پڑھنے کے لئے وقت پر نہ آئے جب بعد میں آئے۔ تو سوامی جی نے صاف کہہ

وہ متھرا جہاں آپ نے سوامی دیانند کو ویدوں کے پرچار کے لئے تیار کیا۔ یہاں آپ نے ایک مکان کرایہ پر لے کر نیم انوسار پاٹھ شالہ جاری کر دی۔

تلخ تجربہ

متھرا میں آپ کو پنڈتوں کے متعلق نہایت تلخ تجربہ ہوا۔ بات یہ ہے کہ وہاں وشنو سمپردایہ کے آچاریہ رنگا چاریہ آئے۔ اور رادھا کشن سیٹھ کو اُنہوں نے اپنا چیلا بنا لیا۔ انہی دنوں ان کے گورو منتری کرشن شاستری بھی وہاں آ گئے۔ یہ تیلنگے اور ویاکرن کے مشہور پنڈت تھے۔ ایک دن کرشن شاستری کا ...

مباحثہ ہو گیا۔ بات ویاکرن کی تھی۔ فریقین کے گورو دونوں نے اپنے اپنے چیلوں کو راستی پر بتایا۔ اس پر فریقین میں مباحثہ کا نتیجہ ہو گیا۔ اور سیٹھ رادھا کرشن مدد پر مقرر کئے گئے۔ لیکن مدعیستں نے عجیب چالاکی کی۔ کہ کرشن شاستری یا ڈنڈی ورجانند جی کے آئے بغیر ہی مشہور کر دیا۔ کہ ڈنڈی جی ہار گئے۔ راستی پسند لوگ حیران تھے۔ کہ یہ کیا انیائے ہے۔ بغیر سبھا میں فریقین کے آئے اور مباحثہ ہونے کے یہ نتیجہ واقعی عجیب معاملہ تھا۔ لیکن بات یہ تھی۔ کہ کرشن شاستری نے سیٹھ رادھا کرشن سے مل کر داؤ کھیلا تھا۔ سوامی ورجانند کو اس سے بہت دکھ ہوا۔ اور آپ کو یہ معلوم کر کے اور بھی زیادہ دکھ ہوا۔ کہ سیٹھ رادھا کرشن نے کئی پنڈتوں کو رشوت دے کر اُن سے اپنے حق میں ویوستھا لکھائی ہے۔ بجز مایوس ہو کر گھر میں بیٹھ رہے۔

اشٹادھیائی کے مہتو کا پرگٹ ہونا

لیکن باوجود اس قدر تلخ تجربہ کے آپ کا اس رشی سِدھانت پر اٹل وشواس تھا۔ کہ آرش گرنتھ ہی سچے ہوتے ہیں۔ ایک دن کیا ہوا۔ کسی دکھشنی براہمن کو آپ نے اشٹادھیائی کا پاٹھ کرتے ہوئے سنا۔ سن کر اُسے یاد کر لیا۔ اور پھر سمادھست ہو کر اس پر وچار کیا۔ تو انہیں نتیجہ ہو گیا کہ اشٹادھیائی ہی کیول رشی کرت گرنتھ ہے۔ اور پانچ ہزار سال سے سنسکرت ودیا کے گم شدہ خزانہ کی نایاب کنجی ہے۔ اس کے بعد اشٹادھیائی کا مشہور بھاشیہ مہابھاشیہ بھی آپ کو مل گیا۔ اس کے ذریعہ نرکت اور نروکت تک رسائی ہوئی۔ اس طرح ویدوں اور پراچین سنسکرت لٹریچر سے اصلی علمی رتن نکالنے کا ایک بے نظیر سادھن پا کر سوامی ورجانند کے دل پر جو خوشی ہوئی ہو گی۔ اس کا خیال کرنا مشکل نہیں۔ آپ کو پوری ساکھشی مل گئی۔ کہ کرشن شاستری شاستر ارتھ میں غلطی پر تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سمت ۱۹۰۰ بکرمی سے ہی سوامی ورجانند نے ان رشی کرت گرنتھوں کے پرچار پر کمر باندھ لی۔ اور منشیہ کرت گرنتھوں کی پول کھلتے ہی آپ نے اپنی شالہ میں ان کا پڑھانا موقوف کر دیا۔ بلکہ ان سے اپنے ودیارتھیوں کے دِلوں میں گھرنا پیدا کرنے کے لئے آپ نے نیم بنوایا۔ کہ کومدی کھنڈ سدھانت کومدی کے مصنف کی تصویر پر سب ودیارتھیوں سے جوتے لگوانے تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس شخص نے سنسکرت ودیا کی کنجی اشٹادھیائی کے پرچار کو روکا۔

مورتی پوجا آدی کا کھنڈن

اس کے علاوہ آپ مورتی پوجا۔ بھیرون آدی سمپردایوں اور ان کے چلانے والے پرانوں کا زور سے کھنڈن کرتے تھے۔ اور کسی کا حوصلہ نہ تھا کہ مقابلہ پر میدان میں آ سکے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اناش گرنتھوں کے خلاف کتنا زبردست جذبہ آپ کے دل کے اندر موجزن تھا - وہ اس ایک واقعہ سے ظاہر ہے - کہ جب مسٹر پیسٹ صاحب قائم مقام کلکٹر ہو کر متھرا آئے - اور آپ کے علم کی شہرت سن کر آپ سے ملے - تو پوچھا کوئی سیوا؟ سوامی جی نے فوراً کہا - اگر ہماری خدمت کر سکتے ہو - تو جتنے بھی رکھشت کے بنے ہوئے جتنے کومتی کے گرنتھ ہیں ان کو بھارت ورش سے یا صرف متھرا سے لے کر آگ میں پھونک دو یا جمنا میں بہا دو ۔

سوامی جی کا سنسکار

سمت ۱۹۱۸ بکرمی کے شروع میں آگرہ میں راجاؤں کی سبھا ہوئی - تو جے پور آدھیش مہاراج رام سنگھ نے سوامی ورجانند کو بلایا - جب سوامی جی آئے تو مہاراج نے نرم گدی سے اتر کر گدی سوامی جی کے لئے خالی کر دی - اور اس پر سوامی جی کو بٹھا کر خود نیچے بیٹھ گئے - اثنائے گفتگو میں مہاراج نے سوامی جی سے ویاکرن پڑھنے کے لئے پرارتھنا کی - اس پر ڈنڈی سوامی نے کہا - کہ اگر تین گھنٹے روز پڑھنے کا پرن کرو - تو میں پڑھا دوں گا - ورنہ نہیں ۔

سارو بھوم سبھا کا وچار

مہاراج نے کہا - کوئی ایسا اپدیش بتائیے - جس سے میری کیرتی ہو - ڈنڈی جی نے جواب میں کہا - آپ سارو بھوم سبھا کریں - جس میں پرتھوی بھر کے پنڈت بلائے جائیں - اور شاستر ارتھ دس دن تک ہو - کہ اشٹادھیائی اور مہابھاشیہ ویاکرن کے سچے گرنتھ ہیں - اور کومدی منورما آدی گرنتھ منش کرت اور اشدھ ہیں - ہم سب بھاگوت ہوئے ودوانوں کو پرشٹ کرا دیں گے - اور آپ کو وجے پتر دلوا دیں گے - اس سے آپ کی کیرتی ہو گی +

مہاراج نے سارو بھوم سبھا کرنا منظور کر لیا - چلتے وقت مہاراج نے دو سو روپیہ - اشرفی اور دو شالہ بھینٹ کیا - جس کے لینے سے سوامی جی نے یہ کہہ کر انکار کر دیا - کہ ہم روپیہ وغیرہ لینے نہیں آئے +

آخر مہاراج نے یہ سب کچھ متھرا بھیج دیا - اور تھوڑے آپ کے خرچ کے لئے لگا دئے - اسی طرح مہاراج الور بھی سنگھ چار آنے روزانہ دیا کرتے تھے - اور اس سے ڈنڈی جی اپنی گزران کیا کرتے تھے

ڈنڈی جی کی ہاردک اچھیا

گو ڈنڈی جی سے کئی ششیہ تعلیم حاصل کر چکے تھے لیکن ان کی یہ ہاردک اچھیا تھی کہ کوئی ایسا ودیارتھی نکل آئے جو پرچار کے لئے اپنا جیون لگا کر منش جاتی اور پرانی ماتر کے کلیان کا مارگ درست کر سکے - چنانچہ آپ کی یہ کامنا پوری ہوئی - اور یوگیہ گورو کو سوامی دیانند سا یوگیہ ششیہ مل گیا ۔

ڈنڈی جی کی علمیت کا شہرہ

ڈنڈی جی کی علمیت کا شہرہ اس وقت تک اتنا ہو چکا تھا - کہ جو پاندھی متھرا آتے - وہ اپنی یاترا کو سپھل نہ سمجھتے - جب تک ان کے درشن نہ کر لیتے - کاشی میں آپ کی ودیا کی وہ دھوم مچی - کہ جن ودیارتھیوں کی علمی مشکلات وہاں حل نہ ہوتیں - وہ متھرا میں ڈنڈی جی کے پاس پہنچتے +

آج ویاکرن کا سورج است ہو گیا

ویاکرن پر آپ کو اتنا عبور تھا - کہ آپ کی مرتیو پر سوامی دیانند نے یہ نہایت وزن دار الفاظ کہے تھے - کہ :-

"آج ویاکرن کا سورج است ہو گیا ہے"

آپ کی سمرن شکتی اتنی پربل تھی کہ ایک دفعہ گرنتھ سنا - اور حفظ ہو گیا - ودیا ساری کنٹھ رکھتے تھے - یہ آپ کی ودیا کا پرتاپ تھا کہ سمپردائیوں کے جھگڑوں میں لوگ آپ سے فیصلہ لیا کرتے تھے ۔

ڈنڈی جی کی خوراک سادہ تھی - آپ معمولی وہ کبھی دفعہ دودھ یا صرف خربوزہ یا صرف پوری یا نارنگی اور کئی دفعہ صرف دودھ میں پکا کر کئی دن تک لگاتار کھائے رکھتے تھے ۔

ایک دفعہ سیندھا نمک کی بجائے سنکھیا کھا گئے - زہر چڑھنے لگا - تو آہستہ آہستہ پانی سر پر ڈلانے لگے - شام تک زہر کا اثر دور ہو گیا - آپ کا قد درمیانہ اور رنگت سفیدی مائل تھی ۔

ڈنڈی ورجانند کی مرتیو

آپ کی مرتیو ۸۱ سال کی عمر میں ہوئی - کہتے ہیں مرنے سے دو سال پہلے ڈنڈی جی نے چند یار دوستوں سے کہہ دیا تھا - کہ میں فلاں دن شول کی پیڑ سے مروں گا ۔

اس طرح تمام ستیہ ودیاؤں کے بھنڈار وید کی جیوتی پر چھائے ہوئے اودیا کے بادلوں کو چھن بھن کرنے کی دھن میں لگے رہے - اور علمی سدھار کا بیج بو چکنے کے بعد آپ نے تریودشی سوموار سمت ۱۹۲۵ بکرمی مطابق ۱۴ ستمبر ۱۸۶۸ء کو اپنا بھوتک شریر چھوڑ دیا ۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر بھیج دینگے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد یا گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے ۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی ۔

Suleman Umar & Co Karachi

ورجانند جی کی کٹیا پر

(از شری برجلال جی شاد)

(۱)

تیرگی جانے کو ہے اور ایک دو ساعت ہے رات — عرش سے رخصت ہوئی جاتی ہے تاروں کی برات
سو رہی ہے کائنات — پُر سکوں ہیں شش جہات
یا جہان بے ثبات — ہو گیا ہے بے حیات
ایک خاموشی کا عالم اس پہ سردی کا وفور — ہو گیا ہے ہر طرف ہی قہر کا گویا ظہور
آج تو چلتی ہوئی جمنا بھی تھمنے کو ہے — شبنم گریاں بھی برگ و گیاہ پر جمنے کو ہے

(۲)

ایک جوئے رہ حق سوئے متھرا ہے رواں — مدتوں "مرلی منوہر" کا رہا مسکن جہاں
جو ہے یاد رفتگاں — جس کا ہے رتبہ گراں
ارض پاک قدسیاں — رشک روضۂ جناں
جا رہا ہے ننگے تن یوگی کوئی مست الست — بے نیاز ہستی فانی ہے کوئی "حق پرست"
ایک پرکھ ہے جز جس کا اور کوئی "میت" ہے — قلب روشن ہے بدن پہ ہاں اک لنگوٹی ایک ہے

(۳)

ایک کٹیا ہے جو اس کی منزل مقصود ہے — آن پہنچا ہے وہاں "دہلیز" پر موجود ہے
کیا اسے مقصود ہے؟ — یاں کوئی معبود ہے؟
چین کیوں مفقود ہے؟ — اور سکوں نابود ہے؟
ایک دھن میں ہے مگن اور ہے سراپا آرزو — ہے تڑپ اک جوش بیتابی تمنا آرزو
ہاں یہی کٹیا ہے آسن گاہ ورجانند ہے — اور یہ شاید کوئی ان کا عقیدت مند ہے

(۴)

جھونپڑی کہنے کو ہے پر رشک صد ایواں ہے یہ — بے سر و ساماں ہے پر گنجینۂ عرفاں ہے یہ
خانۂ ایماں ہے یہ — رحمت یزداں ہے یہ
چشمۂ فیضاں ہے یہ — قصر عالیشاں ہے یہ
جس میں جلوہ ریز ہے روشن چراغ معرفت — ہے تجلی بار اک روشن دماغ معرفت
بے خود و مدہوش ہے مست ایاغ معرفت — اور یہ ہے "وہی" محو سراغ معرفت

(۵)

منتظر ہے دیر سے در کوئی آ کر وا کرے — تا کہ اندر جا کے افشا مدعا اپنا کرے
سوچتا ہے کیا کرے — عزم خود پورا کرے
یا یونہی دیکھا کرے — اور نہ کچھ اصلا کرے
کب مگر قلب طپاں کو اس گھڑی آرام ہے — سر بسر صہبائے وحدت کا وہ تشنہ کام ہے
کنڈیاں کھٹکھٹا کے کھولدے کوئی اسے مطلوب ہے — خیرگی دیدۂ باطل اسے مرغوب ہے

(۶)

آخرش جب کھٹکھٹایا در تو آئی یہ صدا — کون ہے؟ کیا نام ہے تیرا اے مرد پارسا
کیا پتہ ہے؟ کون تھا — وہ حقیقت آشنا
وہ رشی یا دیوتا! — پیکر صدق و صفا
جس نے ورجانند کے قدموں میں ہو کر باریاب — کر لئے تھے وید کے ازبر رموز لاجواب
وہ دیانند آسمان ہند کا تھا آفتاب — جب چمکا اڑ گئے سارے جہالت کے سحاب
اور پیدا ہو گیا تھا شاد ہر سو انقلاب

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جیون کی بھینٹ

از پنڈت نردیو جی سدھانت شرومنی اپدیشک ودیالیہ لاہور

مہا پرشوں کے جیون کا مطالعہ کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ معمولی واقعات جو روزمرہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے جیون پر کوئی اثر نہیں ڈالتے۔ وہی واقعات اُنکے جیون میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔ عزیز واقارب کی مرتیو کا دلدوز منظر کس نے نہ دیکھا ہوگا۔ لیکن کتنے ہیں جنہوں نے اس سے دنیا کی بے ثباتی کا سبق سیکھا ہو۔ اور مرت کے آہنی پنجہ سے رہائی پانے کی تدبیر سوچی ہو۔ رشی ور دیانند اپنے بچپن کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار فرماتے ہیں :-

"ایک دن رات کے وقت میں اپنے ایک رشتہ دار کے ہاں ایک اُتسو میں شریک تھا۔ اتنے میں نوکر نے آکر میری بہن کی بیماری کی خبر دی۔ ہم فوراً گھر پہنچے۔ اور اس کے علاج میں مصروف ہو گئے۔ باوجود انتہائی کوشش کے اس کی بیماری میں کچھ افاقہ نہ ہوا۔ اور وہ دو گھنٹہ کے اندر لقمہ اجل بن گئی۔ اس واقعہ سے مجھے سخت صدمہ پہنچا۔ اُس وقت جبکہ دوسرے سمبندھی گریہ و زاری میں مصروف تھے۔ میں ایک گوشہ میں بے حس و حرکت کھڑا خیالات کی دنیا میں مستغرق تھا۔

انسانی زندگی کی بے ثباتی کو سوچتا ہوا دل ہی دل میں کہہ رہا تھا کہ جب اس دنیا میں سب نے مرنا ہے۔ تو میں بھی ایک دن مروں گا۔ کیا کوئی ایسی جگہ ہے۔ جہاں جاکر اس موت کی گرفت سے بچ سکتا ہوں۔ وہیں کھڑے کھڑے میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو میں اس سے بچنے کا راستہ ڈھونڈ نکالوں گا۔"

ہم لوگ بھی ایسے واقعات سے متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن بہت کم۔ ہم لوگوں کا ویراگ عارضی ہوتا ہے۔ جو تھوڑی دیر کے بعد حرف غلط کی طرح دل سے محو ہو جاتا ہے۔ مگر مول شنکر کا ویراگ ایسا نہ تھا۔ اس کا نقش مٹنے کی بجائے دن بدن گہرا ہوتا گیا۔ ابھی بہت دن نہ گزرے تھے۔ کہ اس پر ایک اور تازیانہ لگ گیا۔ جس نے رہی سہی کسر پوری کر دی۔ اس واقعہ کے متعلق شری سوامی جی مہاراج لکھتے ہیں :-

"تھوڑے ہی دنوں بعد میرے چچا بھی اس سنسار سے چل دئے۔ وہ بہت خوش خلق اور نیک سیرت تھے۔ اور مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ اُن کی جدائی نے مجھے اور بھی غمزدہ کر دیا۔ میں نے خیال کیا۔ جب دنیا کی سبھی چیزیں فانی ہیں۔ تو دنیا کی کوئی ایسی چیز ہے جس کے لئے اس دنیا میں رہ کر دنیوی لوگوں کیطرح زندگی بسر کی جائے"؟

جس ویراگ کو اتپن کرنے کے لئے سینکڑوں اپائے برتے جاتے ہیں۔ سالہا سال کی عبادت اور ریاضت جس کے لئے ناکافی ثابت ہوتی ہے ویراگ کی وہ اگنی مول شنکر کے ہردے میں پرجولت ہو گئی۔ اور اس نے سنسار کے موہ مایا کے خس و خاشاک کو جلا کر خاک کر دیا...... مول کی چشم باطن کھل چکی تھی۔ اور وہ دنیا کی حقیقت سے واقف ہو چکا تھا۔

شباب کا عالم تھا۔ مگر وہ جوانی کے جوش سے مدہوش نہ تھا۔ اُسے اب ایک ہی فکر تھی۔ اور وہ موت کے دست برد سے بچنے کی۔ مول نے ہر چند اپنے خیالات کو سینہ کے دفینہ میں پنہاں رکھا۔ مگر کسی طرح اس کے ماں باپ پر یہ راز فاش ہو گیا۔ کہ ان کا لڑکا ویراگ کے خیالات کی پرورش کر رہا ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ اُسے ان خیالات سے باز رکھنے کی تدبیریں سوچی جانے لگیں۔

والدین اولاد کی جملہ برائیوں کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ مگر اولاد کی ویراگ کی بھاونا کو وہ ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ جہاں ماں باپ کو یہ پتہ لگا۔ کہ اُن کا لڑکا ویراگ کے خیالات رکھتا ہے۔ بس پھر اولاد کے لئے والدین کے نادر شاہی عتاب سے بچنا مشکل ہے۔ نہ جانے بھگوان نے لوگوں کا یہ سبھاؤ کیوں ہے؟ تواریخ کے اوراق اُلٹ جائیے۔ آپ کو شاذونادر ہی ایسی مثالیں ملیں گی۔ جہاں ماں باپ نے اولاد کو خندہ پیشانی اور برضا و رغبت اس مارگ پر چلنے کی اجازت دی ہو۔

سنسار کے اوشدھالیہ میں اس مرض کے لئے ایک ہی رام بان تیار ہوا ہے۔ اور وہ ہے "وواہ" چنانچہ مول کے ماتا پتا نے چپکے چپکے وواہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ سادھارن لوگ ایسے اوسروں پر ماں باپ کی مخالفت کی تاب نہ لا کر ان کے آگے جھکنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ مول عوام سے بالاتر تھا۔ وہ ان کی تیاریوں کو دیکھ کر دل ہی دل میں کہہ رہا تھا ؎

برو ایں دام بر مرغ دگر بنہ
کہ عنقارا بلند است آشیانہ

ماں باپ کے اس دام سے بچنے کے لئے جب تمام کوششیں ناکام ثابت ہو گئیں۔ اور گھر میں رہ کر اپنے ادیش کی پورتی ناممکن نظر آئی۔ تو آخرکار ایک دن گھر کے تمام عیش و آرام پر لات مار کر مول گھر سے نکل پڑا۔ پہلی رات چھ کوس کے فاصلہ پر جا کر ایک باغ میں گزاری۔ ابھی ایک پہر رات باقی تھی۔ کہ وہاں سے پھر کوچ کر دیا۔ اسی طرح منزل بمنزل طے کرتا ہوا گھر سے کوسوں دور جا پہنچا۔ یوگ ودیا کے حصول کے لئے سادھو سنتوں کی تلاش میں گھومنے لگا۔ جہاں کسی مہاتما کا پتہ چلا اُسی کے چرنوں میں پہنچا۔ جو کچھ ملا۔ اُسے گرہن کیا۔ کچھ عرصہ تک برہمچاری لنے ویش میں گھومنے کے بعد شری پورنانند سرسوتی جی سے سنیاس گرہن کیا۔ انہوں نے سنیاس دے کر برہمچاری کا نام دیانند سرسوتی رکھا۔

سنیاس لے کر بھی دیانند یوگیوں کی تلاش میں سرگرداں رہے۔ جب آپ کمبھ کے میلہ پر ہردوار پہنچے۔ تو آپ کو پتہ لگا۔ کہ ہمالیہ کی طرف اچھے اچھے پرانے یوگی جن تواس کرتے ہیں۔ جو ادھر نہیں آتے۔ بس پھر کیا تھا۔ دیانند نے ہمالیہ کی یاترا پر کمر کس لی۔ اُس کے شوق کی گرمی کو برف سے لدی ہوئی ہمالیہ کی سر بفلک چوٹیاں بھی سرد نہ کر سکیں۔ دشوار گزار گھاٹیاں۔ پر خار و خطرناک وادیاں۔ برف باری کا زور۔ ندی نالوں کا شور اور جنگلی جانوروں کی ہیبت ناک آوازیں سب مل کر بھی اُس کے پائے استقلال میں لغزش نہ لا سکیں۔ جھاڑیوں نے کھینچ کھینچ کر کپڑے پھاڑ ڈالے۔ کانٹوں نے جسم چھلنی بنا دیا۔ خون پسینہ کی طرح روم روم سے بہنے لگ پڑا۔ مگر اپنی دھن کا پکا دیانند سنجیونی یوگ ودیا کی تلاش میں چلا جا رہا ہے۔ تمام مندروں اور مٹھوں کو چھان مارا۔ ہر کٹیا پر پہنچا۔ اور ہر دروازہ پر دستک دی۔ یوگ ودیا کے ماہرین سے ملا۔ جس کے پاس جو کچھ تھا۔ اُس نے جگیاسو کی جھولی میں ڈال دیا۔ دیالو مہاتماؤں نے گپت ودیا کے سربستہ راز اس کے آگے کھول کر رکھ دئے۔ یہ سب کچھ ہوا۔ مگر دیانند کی سیری نہ ہوئی۔

دیانند نے پہاڑی علاقے چھوڑ کر میدانی علاقہ کا رخ کیا۔ کئی مقامات سے گھومتے پھرتے آخر الامر ڈنڈی ورجانند جی کی شہرت سن کر متھرا پہنچے۔ اُن کے دروازہ پر دستک دی۔ دروازہ کھلا اور دیانند اندر داخل ہوئے۔ شری ورجانند جی رشی کرت گرنتھوں کے کٹر پکشپاتی تھے۔ انہوں نے دیانند کا حال سن کر اُس سے کہا۔ "دیانند! اب تک جو کچھ تم نے پڑھا ہے۔ اُس کا بہت سا حصہ منش کرت گرنتھ ہیں۔ رشی کرت گرنتھوں کو سمجھنے کے لئے تمہیں اس کو بھلانا ہوگا۔"

دیانند نے "تتھاستو" کہہ کر سر جھکا دیا۔ ڈنڈی جی نے اس شرط پر پڑھانا سویکار کر لیا کہ رہائش اور خوراک کا پربندھ تمہیں خود کرنا ہوگا۔

دو چار دن کے اندر رہائش وغیرہ کے انتظامات مکمل ہو جانے پر دیانند جی کا پاٹھ آرمبھ ہو گیا۔ ڈنڈی جی اپنے نئے شِشیہ کی یوگیتا پر لٹو ہو گئے۔ دیانند نے سنیاسی ہوتے ہوئے بھی گورو سیوا میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ جوں جوں دن گزرتے گئے شِشیہ کے ہردے میں گورو کی عقیدت اور گورو کے دل میں شِشیہ کی محبت بڑھتی ہی چلی گئی۔

شری ورجانند جی چکشو ہین تھے۔ بچپن میں اپنی آنکھیں شیتلا ماتا کی بھینٹ کر چکے تھے۔ اب عمر گزر چکی تھی۔ اور بڑھاپے نے آن دبایا تھا۔ دیانند کیا آیا۔ اندھے کے ہاتھ میں لاٹھی آ گئی۔ دل کی کلی کھل گئی۔ نخلِ امید پھر سرسبز ہو گیا۔ دیانند کو خزینہ علم سے مالا مال کر دیا۔

گورو ورجانند صرف شاستروں کے ہی بے مثل ودوان نہ تھے۔ بلکہ آریہ جاتی کے تنزل کے اسباب پر بھی گہرا وچار کر چکے تھے۔ اُن کے خیال میں اس تنزل کا ایک ماتر کارن یہ تھا۔ کہ آریہ جاتی اپنے پراچین رشیوں کی مان مریادا کو بھول کر اپدیشک منش شاستروں کے جال میں پھنس کر سوماتیا ندگا شکار ہو چکی تھی۔ اس کا ایک ہی واحد علاج تھا۔ اور وہ یہ کہ اسے پھر سے رشیوں کے نقش قدم پر چلایا جائے۔ اور اسے حقیقی سچائی سناتن ویدک دھرم کا گیان کرایا جائے۔ گورو شِشیہ کے درمیان اس موضوع پر بھی کئی گھنٹوں تبادلۂ خیالات ہوتا رہتا۔

دیانند نے ڈنڈی ورجانند جی سے کیا سیکھا؟ اگر اسے ایک فقرہ میں بیان کرنا ہو۔ تو ہم کہیں گے کہ ۲½ سال تک گورو چرنوں میں رہ کر دیانند نے رشیوں کے بیش بہا خزانہ کی چابی حاصل کر لی۔

تحصیل علم سے فارغ ہو کر دیانند کے دل میں دیشاٹن کا خیال پیدا ہوا۔ اس کے لئے گورو جی کی اجازت طلب کرنا ضروری تھا۔ پراچین مریادا کے انوسار گورو سیوا میں خالی ہاتھ جانا دیانند کو گوارا نہ تھا۔ جس گورو نے دیانند کے آگے اپنا سینہ کھول کر رکھ دیا ہو۔ اس گورو کی بھینٹ کیا ہو؟ دیانند کے پاس تھا ہی کیا۔ جو گورو کی بھینٹ کرتا۔ آخر کچھ لونگ لے کر آخری قدمبوسی کے لئے گورو چرنوں میں حاضر ہوا۔ لونگ پیش کرتے ہوئے چرنوں کو چھوا۔ اور دست بستہ عرض کیا :-

"گورو دیو! آپ نے اپنی اپار دیا سے مجھے ودوان بنایا ہے۔ جس کے لئے میرا روم روم آپ کا شکر گزار ہے۔ آپ کا خادم آپ سے دکشنا کی آگیا مانگتا ہے۔ میرے پاس ابھی کوئی وستو نہیں۔ جو آپ کی بھینٹ کر سکوں۔"

(باقی بر صفحہ ۱۵)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ورجانند جیون پاٹھ

لیکھک شری ماسٹر لچھمن جی آریہ اپدیشک دہلی

پہلا پاٹھ ۔ ننھی سی جان اور عجائبات کی کان

بالک جنا ہے۔ چھوٹا سا وجود ہے۔ طاقت نہیں۔ لیاقت نہیں۔ علم نہیں۔ عقل نہیں۔ پلاؤ تو پی لے۔ کھلاؤ تو کھالے۔ اُٹھا دو۔ تو چل دے۔ لٹا دو تو لیٹا رہے۔ بھوک لگے۔ تو رو دے۔ پیاس ستاوے۔ تو چلاوے۔ پیشاب ہے تو بستر پر۔ مل تیاگ ہے تو چوکے میں۔ ایسے حقیر اور بے تمیز کی وقعت کیا؟ ماں باپ پیار کرتے ہیں۔ اُسے چومتے ہیں۔ چھاتی سے لگاتے اور گودی میں اُٹھاتے ہیں۔ لیکن اپنی ممتا کے مارے۔ اس کی کسی عزت یا عظمت سے نہیں۔ کیا گوشت کا چھوٹا سا لوتھڑا اور کیا اس کی عزت و عظمت۔ لیکن یہی ننھی سی جان تھی۔ جسے ایک دن پانجلی مُنی مانا گیا۔ اور مہرشی کناد کا نام ملا۔ یہی ننھی سی جان تھی۔ جو فاتح لنکا کے روپ میں ظاہر ہوئی۔ اسی نے کنس کو بدھ کرایا۔ اور اسی ننھی جان نے ایک دن نپولین کا پارٹ ادا کیا۔ اسی نے شاستروں کے روپ میں علمی عجائبات دکھائے۔ اور اسی نے سائنس کی عجائبات کے درشن کرائے۔ سچ مچ یہ ننھی سی جان عجائبات کی کان ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ورجانند سے بکھشو اچاریہ کا نام کون سنتا۔ اور آدرش جہان پرش دیانند کے کمالات کیسے ظاہر ہوتے؟

دوسرا پاٹھ ۔ سچا محافظ کون انسان یا بھگوان

ماتا اور پِتا کا سایہ غنیمت ہے۔ والدین اولاد کے لئے جو قربانی کرتے ہیں بے نظیر ہے۔ وہ اپنا وقت۔ اپنی دولت۔ اپنا مکان اپنا سامان اپنا دل اور دماغ سب اولاد کے لئے وقف کرتے ہیں۔ بیٹا کی مسکراہٹ ان کے غنچۂ دل کو کھلاتی اور اس کی بیماری ان کے شگفتہ دل کو کملاتی ہے۔ لیکن کیا لاکھوں کروڑوں انسان ایسے نہیں جن کے سر سے پیدا ہوتے ہی یا کچھ کال بعد والدین کا سایہ اٹھ گیا تھا۔ انکی پرورش و حفاظت کس نے کی؟ بھائی نے۔ ماموں نے۔ چچا نے۔ تایا نے۔ یا کسی اور رشتہ دار و رحمدل انسان نے۔ کئی ایسے ہیں۔ کہ سن بلوغت تک پہنچنے سے پہلے نہ صرف والدین کی مفارقت سے یتیم ہوئے بلکہ جس رشتہ دار نے انہیں اپنا یا بوٹ کا گھر بنا۔ اور سب انسان محافظوں کی بے ثباتی کا نقشہ ان کے دل پر کھنچا۔ انہیں یقین ہوا۔ کہ اصل پالک ایک بھگوان ہے۔ والدین اور دیگر مہربان محض اس کے ایجنٹ ہیں۔ کوئی بھی رشتہ دار نہ رہے۔ تو وہ کسی اجنبی کے دل میں رحم کی پریرنا کرتا اور اس سے بے بس و بے کس یتیم کی پرورش کراتا ہے۔ وہ بالک جس کو آج مہرشی دیانند کا گورو سوامی ورجانند سرسوتی نام مل رہا ہے۔ اا سال کی عمر میں والدین کی جدائی کا صدمہ دیکھتا ہے۔ ادھر بھائی اور بھاوج کی سرد مہری اور تنگ دلی سے تنگ ہو کر گھر کو اور دھن کو ہمیشہ کے لئے الوداع کہتا ہے۔ اس کا دل شہادت دیتا ہے۔ کہ کبھی رشتہ دار یا انسان کا کیا بھروسہ؟ پرمیشور ہی ہر

تیسرا پاٹھ ۔ سچے تپ کے کرشمے

کہیں میرا پالک ورکھشک ہے۔

پانچ ہی سال کی عمر آنکھیں جواب دے چکیں مگر براہمن بنا دِدیا ادھین کا آرمبھ کراتا ہے۔ دیو یوگ سے وہ بھی اور پتا بھی گزر جاتے ہیں۔ وطن سے دور دشت نوردی ہوتی ہے۔ حالات سخت ناموافق ہیں۔ لیکن ہمت مرداں مدد خدا۔ تپسوی بالک اب گنگا میں کھڑا گائیتری کا جپ کرتا ہے کہ پرماتما مجھے اس چرم درشٹی کے جانے کا رنج نہیں۔ گیان روپی نیتر کے کھلنے کی چاہ ہے۔ مجھے پر گیا چکھشو بنا دے۔ یہ پرِبل کامنا اور جہاں تہاں گوروؤں کی سہائیتا سے ودّیا پراپتی کے لئے تپ کئے جانا ایک دن یہ رنگ لاتا ہے کہ ۱۸ ورش کا نوجوان سنیاس گرہن کر کے ورجانند نام دھارن کرتا ہے۔ اور بڑھے ہوئے ساہس کے ساتھ ایک طرف خود ودیا ورِدھی کے لئے یتن کئے جاتا ہے۔ دوسری طرف اور ودیارتھیوں کو ودیا دان دیتا ہے۔ جسے کہ کاشی جیسے پرسدھ وِدیا تیرتھ میں پرگیا چکھشو سوامی کے نام سے ہی مشہور ہوتا ہے۔ اور الور مہاراجا آپ کے درشن اور ست سنگ میں اپنا کلیان سمجھتے ہیں۔ آج الور نریش مہاراج ونے سنگھ آپ کے چرنوں میں پاٹھ پڑھنے کو ملتمس ہیں۔ کل بھرت پور نریش شری بلونت سنگھ مہاراج آپ کے ست سنگ سے اپکار پا رہے ہیں۔ پرسوں جے پور دھیش مہاراج رام سنگھ آپ سے اشٹا دھیائی پڑھانے کا کوئی آسان گرنتھ بنانے کی یاچنا کر رہے ہیں۔ اترسوں کوئی انگریز افسر آپ کے علمی کمال کے آگے سر جھکا رہا ہے۔ ایک وقت بمبئی کے مشہور و معروف پنڈت گنولال اشٹا دھیائی شاستراتھ میں آپ سے پراست ہوتے ہیں۔ دوسرے وقت میں رنگاچاریہ کا گورو اننت آچاریہ لگا تار ۱۸ دن ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگانے پر بھی ناکام ہوتا ہے۔ یہ سب کرشمے وانی سچے تپ کا پھل ہیں۔ لیکن دیانند جیسا شاگرد جو جہان بھر کے پنڈتوں اور عالموں کو چیلنج دینے میں اتنا

اور سچائی کی عظیم الشان فتح کا نظارہ دکھاتا ہے۔ وہ ورجانند کے تپ کا ایسا کرشمہ ہے۔ جس کی نظیر ملنی محال ہے۔

چوتھا پاٹھ ۔ اصول یا سمجھوتہ؟

راستباز شخص اصول کا پابند ہے۔ لیکن بے اصولا شخص حکمت عملی سے کام نکالتا ہے۔ اُسے دھرم یا فرض یا حقیقی نفع و نقصان کا خیال نہیں زمانہ سازی یا مصلحت وقت سے کام ہے۔ وہ مشکل کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ذرا سی مخالفت یا پیچیدگی نے منہ دکھایا نہیں کہ اُس کی ہمت کی کمر ٹوٹنے لگتی ہے اور راضی نامہ یا سمجھوتہ کی پناہ لیتا ہے۔ اور جب بیچ بچاؤ کی عادت پڑ جاتی ہے تب تو سچائی سے بالکل بے پرواہی ہو جاتی ہے۔ آج کیا مذہبی اور کیا پولٹیکل سب سوسائٹیوں اور شخصیتوں میں ہر کہیں (compromise) کا چرچا ہے۔ کچھ تم چھوڑو۔ کچھ وہ ملنے۔ بس اسی میں آج کے نیتاؤں کا دماغ غلطاں ہے۔ اور اسی سے خود غرض اور شہرت پسند لوگ عوام سے کیرکٹر کی ساری خوبیاں معدوم کرتے جا رہے ہیں۔ دیانند نے اگر ساری دنیا سے جنگ کرنا منظور کیا۔ مگر مورتی پوجا کو نہیں بخشا۔ تو یہ اپنے با اصول گورو کی مثال کو سامنے رکھنے کا نتیجہ ہے۔ پرگیا باپن اگر فرض ہے۔ تو معمولی انسان کیا۔ ایک راجہ کی بھی سوامی ورجانند رعایت نہیں کرتے۔ الور نریش ونے سنگھ سوامی کی پرگیتا پر موہت ہیں۔ بعد منت اور التجا پڑھنے کے وعدہ سے آپ کو سوامی سے اپنے گھر لاتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ جس دن تین گھنٹے پڑھنے کی پرتگیا پوری نہ ہو۔ آپ کا اختیار ہوگا کہ چلے جائیں۔ تین چار ورش مہاراج پڑھتے ہیں۔ مگر ایک دن غیر حاضر رہتے ہیں۔ پیغام بھی کوئی نہیں پہنچتا۔ گورو ورجانند تین گھنٹے انتظار میں گزارتے ہیں۔ اور جب بہت دیر کے بعد مہاراج آتے ہیں۔ تو صاف سنا دیتے ہیں کہ پرتگیا بھنگ ہو چکی۔ مہاراج کھشما چاہتے ہیں۔ مگر جواب یہی ہے۔ کہ آپ پرتگیا بھنگ کر سکتے ہیں میں نہیں کر سکتا۔ ہر چند کوشش ہوئی۔ مگر سوامی ورجانند رضامند نہ ہوئے۔ حتیٰ کہ ایک دن بغیر اطلاع دینے کے الور سے وداع ہو گئے۔

پانچواں پاٹھ ۔ تپسوی کیلئے مشکلات کلید کامیابی ہیں

اچھا رتھی ودیا ہین پرش معمولی سی مشکل کا کوہ دیکھنے پر بھی میدان چھوڑ بھاگتے ہیں۔ مگر تپسوی ہاں سچے تپسوی مشکلات کے مقابلہ میں چھاتی ٹھوک کر کھڑے ہوتے ہیں۔ تپسوی کو ان کی جتنی زیادہ مخالفت ہوتی ہے۔ اتنی ہی زیادہ اُسے اپنی کامیابی کی آشا بندھتی ہے۔ ان کا موٹو یہ ہے:-

"If conquests here are hardly won — Our triumph is the greater"

یعنی جتنی زیادہ مشکل سے فتح نصیب ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ شاندار فتح ہوتی ہے۔

آریہ سماج کی ساری شان مہرشی دیانند کی مشکلات کے ساتھ مسلسل کشتی کا پرینام ہے۔ اور دیانند کی اد بھت کامیابی سوامی ورجانند سے وہ سپرٹ پھونکی جانے سے ہے۔ جس نے خود غرض پنڈتوں کی چالوں کا مقابلہ باوجود متواتر ظاہری ناکامیوں کے مستقل مزاجی سے کیا تھا۔

رنگاچاریہ اور سوامی ورجانند کا شاستراتھ ہونا ہے۔ فریقین نے دو دو سو روپے اور سیٹھ لکھمی چند مدھیست نے ایک سو روپیہ دیئے۔ یعنی کل پانصد روپے جیتنے والے کے لئے جمع کئے گئے ہیں۔ مگر دونوں ودوان غیر حاضر ہیں۔ ان کے ودیارتھیوں کی باہمی گفتگو کرا کے مدھیست صاحب ورجانند کی ہار مشہور کرتے ہیں۔ سوامی ورجانند اس چال کا نشانہ ہونے کے بعد کلکٹر مسٹر رگھونندن کو ملتے ہیں۔ کہ اس چھل کا تدارک ہو۔ جواب ملتا ہے۔ ہماری دست اندازی کا معاملہ نہیں۔ جو ہوا سو ہوا۔ اب خاموش ہو جایئے۔ سیٹھ مالدار ہے۔ فقیر کا اس سے کیا مقابلہ؟ ایک طرف نیتر ہین ہیں دوسری طرف یہ بخشش بات ہے۔ تیسری طرف مذہبی معاملہ میں کوئی افسر دخل دے کر نیائے نہیں دلا سکتا لہٰذا آپ چوتھی طرف باہر کے ودوانوں سے ویوستھا لینا چاہتے ہیں۔ پر معلوم ہوتا ہے کہ سیٹھ رشوت دے کر بنارس کے پنڈتوں سے پہلے ہی دستخط لے چکا ہے۔ اس پر بھی ہمت کا پتلا اب آگرہ کے دھرم شاستر کی ویوستھا دینے والے پنڈت کا دوار کھٹکھٹاتا ہے۔ اور جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی سیٹھ جی پہلے ہی ہاتھ صاف کر گئے ہیں۔ تو آپ وہاں سے نراش ہو کر کڑوا گھونٹ بھر لیتے اور ضبط سے کام لیتے ہوئے ایشور کے بھروسہ پر اپنی سچائی کے اظہار کے لئے موقع کے منتظر رہتے ہیں۔ اور جیسے رکا ہوا پانی جمع ہو کر بند کو توڑ دیتا ہے۔ ویسے ہی آخر آپ کے پرزور منتروں اور بال برہمچاری دیانند کے کام کے روپ میں سچائی کا پرواہ بڑے ویگ کے ساتھ پرواہت ہوتا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

چھٹا پاٹھ۔ جھوٹ سے نفرت اور سچائی سے محبت

کمزور دماغ اور بے اصولے لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ کھنڈن کی کیا ضرورت ہے اپنے سدھانتوں کا منڈن کرو۔ جب انہیں معلوم ہوتا ہے کہ سوامی ورجانند دیانند کو سب سے پہلے یہ کہتے ہیں کہ جتنی بھی منش کرت کتابیں ہیں۔ جتنا میں بہاؤ اور دل سے بھی نکال دو۔ یا وہ یا دیکھتے ہیں سے انیک طرح سے بھاگوت آدمی کا نمسکار کرلیتے ہیں۔ تو وہ اظہار ناپسندیدگی کرتے ہیں۔ لیکن یہ درحقیقت سچائی ہے کہ ان کے اپنے اندر احساس کی کمزوری ہے۔ ایک شخص سچائی یا دھرم سے فی الحقیقت کہاں تک فادار ہے؟ اس کا پتہ اس درجۂ نفرت یا کنارہ کشی سے لگتا ہے۔ جو جھوٹ کے لئے اس کے اندر موجود ہے بالفاظ دیگر جتنی زیادہ جھوٹ سے نفرت ہوگی۔ اتنی ہی زیادہ سچائی سے محبت ہوگی۔ اور یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ انسان روز بروز یہ تجربہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ جتنا زیادہ بمانبتیں عزت۔ محبت یا اتحاد کی طرف میلان ہوتا ہے۔ حقیقت کے لحاظ سے اتنا ہی جھوٹ۔ ذلت اور نفرت بڑھ رہی ہے۔ حکمت عملیوں چالاکیوں اور سمجھوتوں کے باہمی رکھ رکھاؤ زیادہ سے زیادہ بدنتیجہ کو مدعو کرنے کا موجب ثابت ہو رہے ہیں۔ مگر شاکھشنا کوئی گرہن نہیں کرتا۔ یقیناً اگر ورجانند کے اندر جھوٹ کو دگدھ کرنے کے لئے جو آگ جل رہی تھی۔ ایک دو ویکتیوں میں بھی ہمیشہ جلتی رہے۔ تو دنیا پاپ کی غلاظت۔ بدبو اور ہر طرح کی گراوٹ کے جراثیم سے محفوظ رہے۔

ساتواں پاٹھ۔ دیکشا اور دکھشنا

व्रतेन दीक्षामाप्नोति दीक्षया

प्नोति दक्षिणाम् ।

दक्षिणा श्रद्धामाप्नोति श्रद्धया

सत्यमाप्यते ॥

(یجروید۔ ادھیائے ۱۹۔ منتر ۳۰)

سچے عہد سے دیکشا اور دیکشا سے دکھشنا۔ دکھشنا سے شردھا اور شردھا سے اصل حقیقت یعنی پرمیشور یا سچ کا ملنا مسلمہ اصول ہے۔ ورت دھارن کرنے والے شاگرد کا نشکام گورو سے دیکشا پانا اور گورو کی اجول کیرتی پھیلا کر سنسار کا اپکار کرکے سچی دکھشنا کا حق ادا کرنا اگر دو پاکی پردھی کا لکھشن ہو۔ تو سنسار کے سورگ دھام بننے میں بادھا ہی کیا رہ سکتی ہے۔ ایک دیانند ورت دھاری شاگرد اور نشکام گورو ورجانند کی دیکشا اور دکھشنا کا ظہور اگر آریوں کے پرشارتھ سے ایک ہی سارے دیش کا دستور العمل بن جائے تو دنیا آج وہ دن دیکھنے گوروکے پریم پر سو شبہ ہوتا ہوا منشیہ مانو لوگ سکھ ہی نہیں۔ پار لوگ سکھ یا آنند کی بھی آسانی سے پراپتی کرا سکتا ہے کہ تیش کرو دیا اور ... دار ستبو ... ہے

سوارتھ اور آرتھک کمائی کا کلنک دور ہو کر اس گورو اور شنشیہ کے اپور و جوڑے کا انوکرن کرنے کا ساہس ہو۔

آٹھواں پاٹھ۔ سارو بھوم آریہ دھرم سبھا

شک گو آدمی میں عالمگیر مذہبی کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ لیکن جس منتر سے سر جڑا ہو۔ وہ کام کیا دے سکتا ہے۔ منانتر اپنی آزاد ہستی ہی نہیں رکھتے تو انسان کو کیا سوتنتر بنا سکتے ہیں؟ دھرم ہاں ویدک دھرم کا پرکاش ہی مذاہب کے جیون کا مول کارن ہے۔ اس لئے آریہ دھرم سبھا کا عالمگیر سوروپ ہی مذہبی کانفرنسوں کو مطلوبہ کامیابی دے سکتا ہے۔ آریہ سماج کو دیش اور پرانت میں بھی خالص ویدک پرکاش کے نقطۂ نگاہ سے کوئی وراٹ سبھا بلانے کا خیال نہیں آتا۔ لیکن مہرشی دیانند ستیارتھ پرکاش سمولاس ۶ میں یعنی عالمگیر سبھاؤں کا اصول بناتے ہوئے سب سے مکھیہ دھرم آریہ سبھا کو بتاتے ہیں۔ اور سوامی ورجانند سارو بھوم آریہ دھرم سبھا بلانے کی منگل کامنا کو پرستاو روپ ہی رکھتے ہیں۔ مہاراج رام سنگھ کا پرشن ہے۔ ایسا کام بتائیے جس سے میری کیرتی ہو۔ رشی ورکا اتر ہے کہ جگت میں کچھ کر دکھانا چاہتے ہو تو سارو بھوم سبھا کرو۔ تین لاکھ تک خرچ ہوگا۔ دنیا بھر کے عالم اکٹھے ہوں گے۔ ارشا منتر ارتھ بھی طے ہو جائے گا۔ کہ تنتر دھو گرنتھ کون سے ہیں۔ اور اشدھ کون سے۔ ویاکرن کے تو آپ مسلمہ طور پر سوریہ سمجھے جاتے تھے۔ اور اس وشے میں آپ کو کس قدر دڑھ وشواس تھا۔ یہ آپ کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ:-

"جب سب ودوان اکٹھے ہوں گے۔ تو سب کے سامنے ہم دو گھنٹے میں سب کو نشچے کرا دیں گے۔ تمہارا آپ کو وجے پتر دلوا دیں گے"۔

استاد بڑھانے کے لئے آپ نے مہاراج سے کہا:-

"ایسے شاستر ارتھ کی سبھا میں وکرم آدیتہ کے سدرش آپ کے نام کا سموت چلا دیں گے"+

آج نہ مہاراج رام سنگھ ہیں۔ نہ وہ سوامی ورجانند جی مہاراج۔ لیکن یہ سچائی برابر ظاہر ہو رہی ہے کہ کیا گورو ورجانند اور کیا شنشیہ دیانند دونو کے احساسات کا تعلق کوئی دیش یا کال وشیش نہ تھا۔ منشیہ جاتی اور کل جگت کا کلیان ہی آپ کی مانسک کامناؤں کا مضمون تھا۔

(رام شرم)

بقیہ مضمون "جیون کی بھینٹ" صفحہ ۱۳

سیوک کے پاس کچھ نہیں۔ یہ سوہی شری چرنوں میں ارپن کرتا ہوں"۔

گورو کے لئے سچے شنشیہ بمنزلہ اولاد بلکہ بسا اوقات اس سے بھی زیادہ الفت اور محبت کے پاتر ہوتے ہیں۔ پھر شنشیہ بھی معمولی نہیں۔ دیانند جیسے شنشیہ کی جدائی معمولی بات نہ تھی۔ دیانند کے اکتوچن سنکر ڈنڈی جی کا دل بھر آیا۔ قدموں پر پڑے ہوئے دیانند کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا "بیٹا! میں تمہارے لئے منگل کامنا کرتا ہوں۔ ایشور آپکی ودیا کو سپھل کرے۔ لیکن گورو دکھشنا میں ان لونگوں کی بجائے کچھ اور چیز مانگتا ہوں"۔

دیانند نے نمرتا سے نویدن کیا "بھگون! میں سیوک تن آپکے چرنوں میں ارپن ہے۔ آپ جو بھی آگیا دینگے اسے بسرو چشم بجا لاؤں گا"+

شنشیہ کا یہ جواب سنکر ڈنڈی جی کے جسم میں بجلی کی لہر دوڑ گئی۔ رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ شنشیہ کے لئے محبت کا دریا امڈ آیا۔ اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔ "بیٹا! بھارت واسی، انیک پرکار کے دکھ پا رہے ہیں۔ جاؤ ان کا ادھار کرو۔ مت متانتروں کے کارن جو بدرسومات ہیں۔ انہیں دور کرو۔ آریہ جاتی کی بگڑی دشا کو سدھار و۔ ارش گرنتھوں کی شیلی کو جاری کرکے لوگوں کو ویدک گرنتھ کے پٹھن پاٹھن میں لگاؤ۔ گورو دکھشنا میں میں یہی چیز مانگتا ہوں"۔

بھگوان دیانند نے بھرائی ہوئی آواز میں نویدن کیا:-

"مہاراج! آپ دیکھیں گے۔ کہ آپ کا پیارا شنشیہ آپکی آگیا وِ نکانس پرکار جی جان سے پالن کرتا ہے"۔

یہ الفاظ کہکر پھر قدموں پر سر رکھدیا۔ گورو جی نے آشیرواد دی۔ اور شنشیہ رخصت ہو گیا۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ جس دیانند نے موت سے بچنے کے لئے باپ اور امر پد کی پراپتی کے لئے گھر کے عیش و آرام کو تلانجلی دی تھی۔ یوگ وِدیا کے حصول کے لئے سنت مہاتماؤں کی تلاش میں جنگلوں اور پہاڑوں کی خاک چھانی تھی۔ دیگر انواع و اقسام کی تکالیف سہتے سہتے عمر عزیز کا ایک حصہ صرف کر دیا تھا۔ اس نے اپنے جیون کا کیا پروگرام مرتب کر رکھا تھا جو گورو کے ایک آدیش سے نقش بر آب ہو گیا۔ شنشیہ نے گورو کی آگیا کو جس خوش اسلوبی سے سر انجام دیا۔ اس کا ایک عالم شاہد ہے۔ گورو کو بھی کیا خبر تھی کہ اس کے منہ سے نکلے ہوئے شبد مستقبل قریب میں بھارت ورش کی کایا پلٹ دیں گے۔ ان کے آتما کو کتنی شانتی ہوگی۔ اگر وہ کام جو ان کے شنشیہ سے رہ گیا ہے۔ شنشیہ کے شنشیوں سے سر انجام پا جائے۔ ناظرین! آؤ ہم اپنے جیونوں کو پاکیزہ بنائیں۔ اپنے عیوب کو بیچ دے سے اکھاڑ پھینکیں۔ ملکی آلائشوں اور مذہبی دھوکوں کو ریاضت اور ...

قیمت فی شیشی **بھیم سینی سرمہ** قیمت فی شیشی سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی چشمہ کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزور بینائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ جالا۔ پڑوال۔ ککرے و رو ہے چڑھے جاتے رہتے ہیں۔ لگاتار لگائے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ امید ہے۔ ان کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔

استری سکھ دا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط۔ صاف اور طاقتور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن چڑھنا یا گھٹنا۔ خون بند یا جما ہوا۔ کم یا زیادہ درد کے ہمراہ ہونا۔ سر۔ کمر۔ جانگھ اور پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کرکے چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے۔ اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی شیشی۔

اچھے رہیں

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آجاتا ہے۔ لیکن اس میں تو بہت پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے مسے جھڑ جاتے ہیں خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

گوکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۶

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورو ورجانند جی کی یادگار اور آریہ جگت کا کرتویہ

(از شری چندراس جی بی اے پردھان ورجانند میلہ کمیٹی کرتارپور)

سفر اور اجمیر کے شتابدی مہوتسووں سے پربھاوت ہو کر آریہ بنیتاوں - ودوانوں تتھا سارے ہی آریہ سماجک جگت کی یہ رائے ہوئی کہ کرتارپور چونکہ مہرشی دیانند سرسوتی کے پوجیہ گورو سوامی ورجانند جی کا جنم ستھان ہے - اس لیے یہاں پر ان کی یاد میں کوئی آریہ جاتی کے ہت ارتھ انیت لابھدایک اپیوگی یادگار قائم کی جانی چاہیئے - تاکہ سروسادھارن جنتا کو اس مہان تپسوی آریہ مہرشی کے جیون سے لابھ اٹھانے کا سادھن مل سکے - آریہ جگت کے اس وچار سے پربھاوت ہو کر کرتارپور کے آریہ پورک کچھ ورشوں سے "ورجانند اتسو" کے شبھ اوسر پر ہر سال سادھارن سا میلہ لگایا کرتے تھے - پرنتو اس ورش آریہ سماج تتھا آریہ یووک سماج کرتارپور نے سروسمتی سے یہ نشچے کیا ہے کہ دونوں کل سماجیں اپنے سالانہ جلسے بند کر کے ہر سال گورو ورجانند کی یاد میں بڑا بھاری میلہ لگایا کریں۔

اس نشچے کے کرنے کے پشچات کرتارپور کے آریہ سیوکوں کا ڈیپوٹیشن آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان آچاریہ رام دیو جی اور انیہ کاریہ کرتاؤں سے سبھا کے دفتر گورو دت بھون میں ملا - تو انہوں نے اس پرستاؤ کا سواگت کیا - اور انیت گرشنک پروگرام کے ساتھ نشچت کیا کہ اس ورش یہ میلہ بجائے ماہ ستمبر کے ماہ فروری ۱۹۳۶ء میں لگوانے کا انتظام کیا جائے۔

اس دھرم میلہ کا پروگرام بڑا ہی منورنجک اور شاربک و آتمک انتی کے خواہشمندوں کے لیے بڑا ہی آکرشنک تیار کیا جا رہا ہے جو بہت جلد جنتا کے سامنے سماچار پتروں دوارہ آ جائے گا - مجھے تو اس سارے کاریہ میں آریہ ودوانوں اور نیتاؤں کے آشیرواد ہی ٹھیک دکھائی دیتا ہے - اور یہ نشچے ہوتا ہے کہ کرتارپور میں "ورجانند اتسو" سارے سنسار کے آریوں کے لیے ہر برس آکرشن شکتی سے کھینچا ہوا ہی کرے گا - لیکن ساتھ ہی یہ دھرم میلہ ہمارا یہ دھرم انویائی سجنوں کے لیے بھی آتمک شانتی پراپت کرنے کا سادھن بن جاوے گا - اور سارے دیش اور آریہ جاتی کی شاربک اور سماجک دشا کو سدھارنے کا سادھن ثابت ہو گا۔

اس طرح سے یہ "ورجانند میلہ" انیت سمپن ہے لاثانی ودوان تپسوی گورو ورجانند جی اور لاثانی شش مہرشی دیانند جی کے مشن کے لیے سپھلتا کا سادھن بن جائے گا - پرنتو اس مہان یگیہ کو رچنے کے لیے مہان شکتی کی آوشیکتا ہے - اور اس مہان شکتی کا کرتارپور کے آریہ سیوکوں کے دھن سے دشنش طور پر کرتارپور کے آریہ سیوکوں کی سہائتا کرنی چاہیئے - ساتھ ہی آریہ سماجک جگت سے یہ بھی پرارتھنا ہے کہ وہ اس سمبندھ میں اپنے امولیہ وچاروں سے بھی سوچت کریں تاکہ یہ مہان یگیہ گورو ورتپسوی ورجانند جی اور پاس بہت ہی تھوڑا النی ہے - اس لیے سارے آریہ سماجک جگت کو دل کھول کر تن - من اور دھن کی شکتیوں کی آہوتیاں ڈال کر اس مہان یگیہ کو سپھل بنانے کے لیے کرتارپور کے آریہ سیوکوں کی سہائتا کرنی چاہیئے۔

اس مہان کاریہ کے لیے دھن کی دشیش آوشیکتا ہے - اس لیے آریہ بھائیوں کو اپنی گورو دکشنا کا پربچے دیتے ہوئے گورو ورجانند جی کے مشن کی تکمیل کے لیے مہرشی دیانند جی کے مشن کا پرچار کرنے کے لیے پورن طور پر سپھل ہو سکے - سارے سجنوں کو اس سمبندھ میں ..... جلد از جلد سکرٹری ورجانند میلہ کمیٹی سے پتر ویوہار کرنا چاہیئے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

(مینیجر)

بھگوان دیانند کی گورو دکشنا

(از لالہ بیلی رام جی شاطر امرتسر نواسی)

ختم جس دم کر چکے سوامی جی تحصیل علوم
لونگ کی گورو دکشنا لا دہ من میں ہار کر

یوں کہا ڈنڈی نے بیٹا دکشنا کو کچھ کیا
دکشنا یہ دے "مداوئے دل بیمار" کر

اے مری آنکھوں کے تارے مرے دل کے سُرور
آنکھوں میں آنکھوں سے آنکھیں چار کر

اے مجھے پرانوں سے پیارے مرے آرام جاں
جو میں کہتا ہوں مرے شاگرد نیک اطوار کر

روشنی ہر سمت پھیلا تو حقیقی "نور" کی
چار دانگ عالم میں پھر کر وید کا پرچار کر

بت پرستی کے پھندوں میں پھنس رہے ہیں بھارتی
بیچ رہیں ڈوبنے والے - انہیں ہوشیار کر

پانی پاتی "ذکرِ وحدت" سے اسے کر دے ضرور
چڑھ رہا ہے کفر کا دریا چوٹھا جھیں مار کر

"اوم" کا چپو لگا کر تو ترا دے ایک بار
ڈوبتا جاتا ہی بھارت چھوٹی موجیں مار کر

راہِ حق میں جان دے اے لعل تو مردانہ وار
اس آہوتی کے لیے اپنے کو خود تیار کر

پاؤں پھیلائے ہوئے سوتی ہے گہری نیند میں
دیش پیہانی کو تو خوابِ مرگ سے بیدار کر

دور چین سنتے پڑینگے مشکلیں پیش آئینگی
جیت لینا تم سبھی برہمانڈ کو بس مار کر

آفتوں کا سامنا ہوتا ہے کارِ خیر میں
آدمی لیکن کبھی بیٹھے نہ ہمت ہار کر

الغرض شاطر یہ ورجانند نے آخر کہا
دکشنا بیٹا یہ دے "بھارت کا بیڑا پار کر"

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کا

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

"سُکھ سنچارک دراکشاسو"

جسم کو طاقتور بنانے - گوشت و خون بڑھانے - چہرہ پر رونق لانے - دست صاف ہو کر بھوک بڑھانے والی خوش ذائقہ دوا - قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ - بڑی ۲ دو روپیہ - ہمارا ہی ایک ایسا دراکشاسو ہے - جس کی ۵۲ - اخباروں نے تعریف کی ہے - طلب فرمانے پر نمونہ اور فہرست مفت روانہ کی جاتی ہے۔

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۴۲

ضرورت ہے

ایک ادھیاپکا کی جو کہ مڈل پاس ہو اور ٹرینڈ ہو نیز آریہ خیالات کی ہو - ضرورت ہے - تنخواہ مبلغ ۵ / ۳۵ روپیہ حسب لیاقت دی جائے گی - خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں -

جگل کشور مینیجر ہندی ناگری گرلز سکول نارٹری شہر

ضرورت ہے

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں - تو "پرکاش" اس کے لیے بہترین ذریعہ ہے - لہذا آریہ سلنسیوں کے لیے مینیجروں، ادھیاپکاؤں اور دیگر کاریہ کرتاؤں وغیرہ کے لیے "پرکاش" کی خدمات کو نہ بھولیے

(مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورو کا گورو

(از شریمان نرنجن ناتھ جی پردھان آریہ سماج گوروِند بھون لاہور)

ایک اُستاد کے پاس اُس کی زندگی میں سینکڑوں شاگرد آتے۔ اور پڑھکر چلے جاتے ہیں۔ مگر اُستاد کو سب کے نام یاد نہیں رہتے۔ شکل بھی بھول جاتی ہے۔ اور اکثر لڑکے بھی اپنے اُستاد کو بھول جاتے ہیں۔ البتہ ہونہار لائق لڑکے کو اُستاد یاد کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ ہونہار لڑکے کو پڑھانے میں اُستاد کو خاص مزا آتا ہے۔ ہونہار شاگرد کو پڑھاکر اُستاد اپنی محنت کو سپھل مانتا ہے۔ اس واسطے اُستاد میں جس قدر قابلیت ہوتی ہے اُسے وہ اپنے ہونہار شاگرد کو دینے میں دریغ نہیں کرتا۔ ایک ہونہار شاگرد کو پڑھاکر اُستاد کو جو لطف آتا ہے۔ وہ سینکڑوں شاگردوں کے ساتھ مغز پچی کرنے سے بھی نصیب نہیں ہوتا۔ شاگرد بھی لائق ہوکر اپنے اُستاد کے گُن گایا کرتا ہے۔ دونوں پریم کے ساتھ ایک دوسرے کو یاد کیا کرتے ہیں۔ راہ چلتے ہوئے جب کوئی معمولی شاگرد بھی اُستاد کو ہاتھ جوڑ کر نمستے کرتا ہے۔ تو اُستاد کا دل پھول کی طرح کھِل جاتا ہے اور اگر اُس شاگرد نے دُنیا میں نام بھی حاصل کیا ہو۔ تو پھر اُستاد پھولا جامہ میں نہیں سماتا۔ حالانکہ راہ چلتے تو شاگرد نے نمستے کر دیا۔ اور نہ اُستاد کو کچھ ملا۔

سوامی ورجانند جی نے اپنی زندگی میں کئی شاگردوں کو پڑھایا ہوگا۔ کئی ایک پنڈتوں کو اپنی دارنالاپ سے فیض یاب کیا ہوگا۔ کئی ایک سادھو مہاتماؤں نے اُن کی صحبت سے لابھ اُٹھایا ہوگا۔ مگر آج اُن کی عظمت کا باعث کوئی نہ بنا۔ آج کوئی بھی وِدوان ایسا نہ تھا۔ جس نے سوامی ورجانند کی یاد دلائی ہو۔ جس نے سوامی جی کی کہانی سُنائی ہو۔ اور جس نے پبلک کو اپنے وِدوتان سے سوامی جی کی قابلیت کا نقشہ کھینچا ہو۔

مگر اس بات کا سہرا سوامی دیانند جی کے سر پر ہے۔ اُنہوں نے گورو ورجانند کی یادگار کو چار چاند لگا دئے۔ اُنہوں نے اپنے گورو جو گرہن کیا۔ وہ دُنیا بھر میں پھیلا دیا۔ سوامی ورجانند جی نے پڑھاتے ہوئے اگر۔۔۔۔ "इदम् न मम" کہا۔ تو سوامی دیانند جی نے پرچار کرتے ہوئے دِل کھول کر کے دکھا دیا کہ "इदम् न मम"۔ سوامی جی نے گورو کے گورو کی رکھشا کی۔ سوامی ورجانند جی اس عزت کے لائق بھی تھے۔ سوامی جی جس عظمت کے لائق تھے۔ اُس کا پرگٹ کرنا سوامی دیانند کے حصّہ میں آیا۔ گورو شِشیہ نے اپنا اپنا حق پورا کر دیا۔ اور دُنیا کو دکھلا دیا کہ گورو شِشیہ جو صِدق دل سے کام کیا کرتے ہیں۔ ان کا نتیجہ کیسا خوشگوار ہوتا ہے۔

سوامی ورجانند جی پرگیا چکشو تھے۔ مگر بھی بہت شتمل تھے۔ کوئی راجا مہاراجا اُن کی پُشت پر نہ تھا۔ ان کے رہنے کے لئے بھی کوئی شاندار اور آرام و آسائش کے لئے جگہ نہ تھی۔ ان تمام کمزور اور ساھارن ساڈھنوں کی موجودگی میں ایشور نے اُن کو ایک دماغ دیا تھا۔ جس میں پرکاش تھا۔ اسی پرکاش سے وہ دُوسروں کو اندھیرے راستہ سے ہٹا کر پرکاش میں لایا کرتے تھے۔ آنکھوں والے کیول پارسفور راستہ بتلا کر بھولے بھٹکوں کو راہِ راست پر لاتے ہیں۔ مگر ہمارے سوامی ورجانند جی اپنی رُوحانی آنکھوں سے دُوسروں کو رُوحانی نُور سے منور کیا کرتے تھے۔

گورو نے اپنے شِشیہ کو آگیا دی۔ کہ اپنی پہلی پڑھی ہوئی کتابوں کو دریا برد کر آؤ۔ شاگرد نے آؤ دیکھا نہ تاؤ سب کی سب کتابوں کو جمنا کی جھولی میں پھینک آئے۔ مگر اُستاد کوئی ایسے ویسے نہ تھے۔ اُنہوں نے کہا۔ کتابیں پھینک آئے تو کیا؟ تمہارے دل و دماغ نے تو ان کتابوں کا وہاں رکھا ہے۔ اس واسطے اگر مجھ سے کچھ سیکھنا چاہتے ہو۔ تو ان کتابوں کے سنسکار بھی اپنے دل و دماغ سے مٹا دو۔

حاجت مند کو کیا عذر ہو سکتا ہے۔ اُنہوں نے اپنے دِل و دماغ کو ان پڑھی ہوئی کتابوں کی آلودگی سے پاک کر دیا۔ اور کہا۔ کہ "مہاراج! آپ کی آگیا کا پالن ہو گیا ہے"۔

بس پھر کیا تھا۔ اُستاد نے شاگرد کی پرکھ کر لی۔ اور شاگرد نے اُستاد کی قدر و قیمت پالی۔ دونو یک خیال ہو گئے۔ دونو کے لئے راستہ صاف ہو گیا۔ اُستاد نے دل کھول کر وِدیا کا دان دیا۔ شاگرد نے پوری شردھا سے اُسے گرہن کیا۔ گورو کی اچھیا تھی کہ شِشیہ اس وِدیا کو جگت میں پھیلائے۔ شِشیہ نے نہ فقط اُستاد کی آگیا کا صرف سواگت کیا۔ بلکہ جگت کو کر کے دکھا دیا کہ گورو کی آگیا کا پالن کیسے کیا جاتا ہے۔ یا گورو کا گورو کیسے رکھا جاتا ہے!

شاگرد کی شردھا کا اندازہ اسی بات سے لگ سکتا ہے۔ جب وہ بیٹے چلتے بھی اپنے جسم کا خیال نہیں کرتے۔ نہ اپنی ٹھنک کا۔ بلکہ اُستاد کے نرم نرم ہاتھوں کا۔ آج اُستاد لوگ اس بات کی احتیاط رکھنے کی فکر میں رہتے ہیں کہ کہیں شاگرد کی شک نہ ہو جائے۔ شاگرد پچھلے ہی دن رات ٹھنک کرتے رہیں۔ اُستاد لوگ ہتک کے ابھی کر ڈالے یا مٹھی گھونٹ کو پی کر ہضم کر جاتے ہیں۔ کیونکہ وہی ان کا ذریعہ معاش ہوتا ہے۔ شاگرد لوگ بڑے ہو کر بیماری میں پچھلے زمانہ کو جب یاد کرتے ہیں۔ تو بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنے اُستاد کو اسطرح چنے چبائے۔ اس طرح اُنکا ناک میں دم کیا۔ اور اسطرح ان کی خبر لی۔ مگر دیانند اپنے گورو کو کس طرح یاد کرتے ہیں۔ گورو کا دیہانت ہوتا ہے۔ اور شاگرد کہتا ہے "آج دیاکرن کا سوریہ اَست ہو گیا ہے"۔ دیانند جیسا شاگرد جب کہتا ہے کہ "آج دیاکرن کا سوریہ اَست ہو گیا"۔ تو سمجھو کہ اُستاد سچ مچ دیاکرن کا سوریہ ہی تھا۔ جوہری کو جوہر کی پرکھ ہوتی ہے۔ شاگرد کے ایک لفظ نے دُنیا کی آنکھیں کھول دیں۔ دُنیا کو بھی سوریہ کی قدر اُس وقت معلوم ہوئی۔ جب یہ اَست ہو گیا۔

اب رہ گئی بات گورو کے گورو کی۔ اسے سوامی دیانند نے اپنے جیون کال میں اپنی دن چریا میں اپنے کاریہ کرم میں بتا دیا۔ دیانند کا ایک ایک کاریہ اُن کے گورو سے گورو کو پرگٹ کرتا ہے۔

اے میرے گورو دیانند! تو مجھے بھی شکتی دے۔ کہ میں تیرے گورو کو کچھ تو پرگٹ کر سکوں۔ کیا کوئی بھی شی دیانند کا شاگرد ایسی شردھا اپنے اندر رکھتا ہے؟

گورو ورجانند کی کٹیا کو پرنام

(از شری کرشن دوجی کیول بی۔ اے)

دِل ورشن ہونے کہ متھرا شہر کی ایک تنگ و تاریک کٹیا لاکھوں بھارتیہ نرناریوں کی زیارت گاہ بنی تھی۔ یہی پوتر ستھان تو تھا۔ جہاں اِن کے ہردیہ سمراٹ بھگوان دیانند کا ہردیہ اپنے گورو کے شری چرنوں میں بیٹھ کر ویدک روشنی سے منور ہوا تھا۔ اِن ایام میں یہ چھوٹی سی کٹیا دیانند کی درسگاہ تھی۔ اسی کٹیا میں گورو بھگتی کے وہ بے مثال درشیہ دیکھے تھے۔ جو اتہاس کے اوراق میں ڈھونڈے نہ مل سکیں گے۔

اسی کٹیا کے دَر و دیوار سے دیانند کی ریاضت و معرفت کی صدا نکلتی تھی۔ یہاں ہی بھاوی رشی کے بے نظیر آدرشوں نے جنم لیا تھا۔ یہی کارن ہے۔ کہ آج لاکھوں آریوں کے نہایت پاکیزہ جذبات اسی چھوٹی سی کٹیا کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور سدیو وابستہ رہیں گے۔ میں موقعی پوجک نہیں ہوں۔ لیکن میری آنکھیں اس کٹیا کے درشنوں کو ترستی ہیں۔ جو میرے گورو بھگوان دیانند کے چرنوں سے پوتر ہوتی تھی۔ میں تو آج بھی اس کے کونہ کونہ سے بھگوان کی عظمت کے گیت سُنتا ہوں۔

بھرت نے شری رام کی کھڑاؤں میں رام کے درشن پائے تھے۔ دریائے جمنا کے کنارے کی ریت کے ذرّے آج بھی ہزاروں کرشن بھگتوں کو بھگوان کرشن کا سندیش دیتے ہیں۔ میرا دل تو گورو ورجانند کی کٹیا میں دیانند کے منوہر چریتر کا چتر کھینچ لیتا ہے۔

دھنیہ ہے وہ گھاس پھوس کی بنی ہوئی کٹیا جہاں اس ادھیتم شکتی کا پرکاش ہوا تھا۔ جس کے نور سے کروڑوں انسان فیض یاب ہو رہے ہیں۔ گورو ورجانند کی اس پوتر کٹیا کو پرنام۔ ہزار بار پرنام۔ لاکھ بار پرنام۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کی تاریخ میں سوامی وِرجانند جی کا درجہ

(از پنڈت وشنودت جی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

۱ - سوامی وِرجانند کا نام آریہ سماج کے قائم ہونے سے پہلے کسی کو معلوم نہیں تھا۔ سوامی دیانند نے آریہ سماج قائم کیا۔ اور ستیارتھ پرکاش تصنیف کرتے وقت سوامی دیانند نے اپنے آپ کو سوامی وِرجانند کا شاگرد ظاہر کیا۔ اُس وقت سے سوامی وِرجانند کا نام زمانہ بھر میں مشہور ہو گیا ؛

۲ - سوامی دیانند کے حالات کو پڑھ جائیے۔ تو پتہ لگے گا۔ کہ اُن کی اپنی زندگی میں اُن کے کئی گُورو اُن کو تعلیم دینے والے تھے۔ اپنی خود نوشتہ سوانح عمری میں اُن تمام ہستیوں کا ذکر اُنہوں نے شکریہ کے ساتھ کیا ہے۔ مگر اُن کو آخری شانتی اور زندگی کا مقصد متھرا میں سوامی وِرجانند جی کی کُٹیا میں پہنچ کر حاصل ہوا ؛

۳ - سوامی دیانند پڑھ لکھ کر جب عالم ہو گئے تو اُن کو ایک چیز کی تلاش تھی۔ جو اُن کو باوجود کوشش کے حاصل نہ ہوتی تھی۔ وہ چیز یہ تھی کہ وہ اپنی حاصل کردہ معلومات کو زندگی کے اصلی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے استعمال کریں۔ سوامی وِرجانند کی شہرت سُنی۔ متھرا میں اس بزرگ ہستی کا دروازہ جا کھٹکھٹایا۔ دروازہ کے اندر داخل ہوتے ہی سوامی وِرجانند نے اُن سے پُوچھا۔ کہ تم نے کیا کیا کتابیں پڑھی ہیں۔ سوامی دیانند نے اُن تمام کتابوں کا نام سُنا دیا۔ جو اُنہوں نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ خرچ کر کے پڑھی تھیں۔ سوامی وِرجانند نے حکم دیا۔ کہ ان تمام کتابوں کو دریائے جمنا میں بہا دو۔ پھر تم کسی بات کے سیکھنے کے قابل بن سکو گے ؛

۴ - سوامی وِرجانند کی اگرچہ ظاہرا آنکھیں نہ تھیں۔ مگر ان کی اندرونی تیج کی چمک اس قدر تھی کہ اُن کے سامنے آتے ہی ہستی اور شردھا سے ہر ایک کا سر جھک جاتا تھا۔ سوامی وِرجانند جی مہرشی پانِنی کے بھگت تھے۔ اور اشٹادھیائی پڑھایا کرتے تھے۔

بھٹوجی دیکشت کو بُرا کہا کرتے تھے۔ کیونکہ اس نے اپنا ویاکرن لکھ کر اشٹادھیائی کا پرچار روک دیا تھا۔ سوامی وِرجانند جی اشٹادھیائی علم کے جہان پنڈت تھے۔ اور ویاکرن کے سچے سورج تھے ؛

۵ - سوامی دیانند دیلے جمنا پر جاتے۔ پانی کی گاگر بھر کر لاتے۔ گُورو کو نہلاتے۔ پاؤں دباتے۔ اُن کی ہر قسم کی سیوا کرتے۔ اور سوامی وِرجانند کی سخت سے سخت ڈنڈ بھی سہتے۔ الغرض گُورو کی خوب سیوا کی۔ اشٹادھیائی کا مکمل علم لیا۔ اور دھرم کرت گُرو جنوں کی عزت کرنا سیکھا ؛

۶ - سوامی وِرجانند نے دیکھ لیا کہ سوامی دیانند اُنہیں ایک ایسا شاگرد ملا ہے جس پر وہ پورا بھروسہ کر سکتے ہیں۔ اور وِدیا کے جس خزانہ کو وہ حفاظت سے لئے بیٹھے ہیں۔ اس قابل سمجھتے ہیں کہ لائق و توانا جیوتی کو ...

شاگرد کے سپرد کر سکتے ہیں۔ سوامی دیانند اگر اس گیان کو شردھا سے حاصل کرے گا۔ تو وہ لاتعداد شاگردوں میں پھیلا دے گا۔ چنانچہ سوامی وِرجانند جی نے اپنی وِدیا کا خزانہ سوامی دیانند کے لئے کھول دیا۔ اور اس خزانہ میں سے سوامی دیانند نے اپنی زندگی میں کام آنے کے لئے انمول رتن اکٹھے کئے ؛

(۷) آخرکار سوامی دیانند کی زندگی میں وہ زمانہ آیا۔ جب کہ وہ اپنی تعلیم ختم کر کے لوگوں کا اندھکار دور کرنے کے لئے سوامی وِرجانند جی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سوامی دیانند کے علاوہ کئی اور شاگرد بھی تھے۔ جنہوں نے اپنی تعلیم اُسی وقت ختم کی تھی۔ اور نذرانہ لے کر حاضر ہوئے تھے۔ سوامی وِرجانند جی نے اپنے شاگردوں سے کہا۔ کہ میں نے تمہیں اپنا گیان کا خزانہ سپرد کیا ہے۔ تم اس کے عوض میں وید اور پانِنی کے ویاکرن کا پرچار کر کے قرضہ سے سبکدوش ہو جاؤ۔ شاگردوں نے پس و پیش کیا۔ سوامی دیانند اس پس و پیش کو دیکھ کر ہاتھ جوڑ کر اپنے گُورو سے بولے۔ کہ "میں آپ کی آگیا کا پالن کروں گا۔ میں وید اور پانِنی کے ویاکرن کو دُنیا بھر میں پھیلاؤں گا۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی تکلیف برداشت کروں گا" ؛

(۸) سوامی دیانند نے اپنی پرتگیا کو پُورا کر دکھایا۔ اگر سوامی دیانند سوامی وِرجانند کا نام نہ لیتے۔ تو شاید گُورو وِرجانند کا نام دُنیا میں کوئی نہ جانتا۔ مگر سوامی دیانند میں شکر گزاری کا مادہ تھا۔ اُنہوں نے اپنے ماں باپ کا نام نہیں بتایا۔ اپنے گاؤں کا نام نہیں بتایا۔ اپنے رشتہ داروں کا پتہ نہیں دیا۔ مگر اپنے گُورو وِرجانند کا پتہ ستیارتھ پرکاش کے ہر ایک سمولاس کے آخیر میں درج کر دیا ؛

آریہ سماج کی تاریخ میں جہاں سوامی دیانند کا نام لیا جانا ضروری ہے۔ وہاں سوامی وِرجانند کا نام سوامی دیانند کے گُورو ہونے کی وجہ سے سب سے اونچا درجہ رکھتا ہے۔ اس کی مثال اشٹادھیائی میں خود ملتی ہے۔ بہت سے رشیوں کے نام اشٹادھیائی کے سُوتروں میں آ گئے ہیں۔ اور جب یہ پُوچھا گیا کہ ویاکرن میں اُن کے نام دینے کی کیا ضرورت ہے۔ تو یہ کہا گیا۔ کہ ان کے نام عزت اور یادگار کے طور پر دئے گئے ہیں۔ ویدوں کے پرچار کرنے والے رشیوں کا نام اب تک کتابوں میں درج چلا آتا ہے۔ بلکہ ویدوں کی لکھی اور چھپی ہوئی کتابوں میں حاشیہ پر بطور عزت درج کیا جا رہا ہے۔ آئندہ دنوں میں بھی یہی رواج چلا آتا ہے ؛

(۹) سُنا یہ جاتا ہے۔ کہ پنڈت گُورودت جی سوامی وِرجانند جی کے بڑے بھگت تھے۔ جب اُنہوں نے وید چھاپنے کا ارادہ کیا۔ اور وید چھپوانے کے لئے چھاپہ خانہ کی ضرورت پڑی۔ تو اُس چھاپہ خانہ کا نام وِرجانند پریس رکھا۔ وہ اپنے دوستوں میں ایک کرسی نامہ بیان کیا کرتے تھے۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ برہما رشی سے لے کر کس طرح سوامی وِرجانند تک وید کا گیان پہنچا۔ اور سوامی وِرجانند اس زمانہ میں ایسے شاگرد کی تلاش میں تھے۔ جو اُن کے خزانہ کو سنبھالے۔ چنانچہ اُنہیں ایسا شاگرد سوامی دیانند مل گیا ؛

(۱۰) پنجاب کو اور خصوصاً کرتارپور ضلع جالندھر کے علاقہ کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اُس نے آریہ سماج کو سوامی وِرجانند جیسا گُورو دیا۔ کرتارپور کے علاقہ میں سوامی وِرجانند کے نام پر میلہ منانا چاہئے۔ جس طرح ٹنکارا میں شتابدی منانے کے لئے جب وچار کیا گیا تھا۔ تو متھرا کو سوامی وِرجانند کا نواس استھان ہونے کی وجہ سے چُنا گیا تھا۔ اسی طرح سوامی وِرجانند کا جنم دن منانے کے لئے کرتارپور میں ہر سال میلہ لگنا چاہئے ؛

(۱۱) اس امر کے بارہ میں پنڈت لیکھرام جی نے بڑا بھاری کام کیا۔ جہاں اُنہوں نے سوامی دیانند کی مفصل سوانح عمری لکھی۔ وہاں سوامی وِرجانند کے خاص حالات لکھنے شروع کئے۔ وہ ورق ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ پنڈت لیکھرام جی کے خون کے چھینٹوں سے وہ حالات نامکمل رہے۔ کیونکہ وہ یہ حالات لکھ رہے تھے۔ جبکہ اُنہیں ایک ظالم قاتل نے شہید کر دیا ؛

"پرکاش" میں
اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ
قیمت ۵ رجسٹرڈ
بال جیون گھٹی
بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ
ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے
کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاتے ہیں
خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں
سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے
لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو
قیمت فی شیشی ۵، فی درجن ۱۲/۴ محصول چار شیشی تک ۸
سوداگروں کو معقول کمیشن، نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت منگائیں
مفت لو۔ دس اُردو خواں معزز لوگوں کے نام معہ مکمل پتے کے بھیجئے
ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا
المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو۔پی

مہرشی دیانند سرسوتی کے جیون اور کام کے سمبندھ میں کچھ پستکیں

مہرشی دیانند کی فتح اُردو ۱۰/
مہرشی وچار " ۳/
اُنیسویں صدی کا مہرشی " ۱/
امن کا شہزادہ } ۲/
رشی دیانند اُردو }
باغی دیانند (آدرش ہندی مکتب) ۴/
اُردو
دیانند جیون امرت اُردو ۴/
مہرشی درشن اُردو ۲/- ریفارمر ہندی
سوامی دیانند کا اُپدیش ہندی
" از آریہ دیکھو نش انگریزی
ایسٹے آف سوامی دیانند انگریزی ۴/
دیانند پرکاش ہندی سواتُرتُّھ
رشی دیانند سورجیت وسکلوفت }
جیون چرتر ہندی } ۶/
مہرشی جیون " ۱/
منی چرتر امرت سنسکرت ۱/
دوئیہ دیانند ہندی
مہرشی دیانند اور اُن کی تعلیم اُردو
مہرشی سوامی دیانند کا جیون چرتر ہندی ۶/
ایسٹے آف آریہ سماج و سوامی دیانند انگریزی ۲/
ملنے کا پتہ: منیجر ... بک ڈپو، ہسپتال روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ویاکرنک گورو ورجانند

(از شری شانتی پرکاش جی متعلم ایم ۔ اے کلاس لاہور)

آج سنسار میں آریہ قوم کو اس بات کا فخر ہے کہ اس کی وراثت کی جائیداد دنیا بھر کی قوموں سے ہر لحاظ میں زیادہ ہے ۔ بلحاظ ملک بلحاظ تہذیب اور بلحاظ ساہتیہ آریہ قوم سب سے بازی لے گئی ہے ۔ کہ دنیا میں سنسکرت ساہتیہ سب سے زیادہ اور سب سے پرانا ہے ہر ایک ودوان نے مان لیا ہے ۔ کئی قسم کی تہذیبیں آئیں ۔ اور مٹ گئیں ۔ مگر ان کا اب نام و نشان بھی نہیں ملتا ۔ مگر آرین تہذیب اگرچہ اب نہیں رہی ۔ مگر اس کا ساہتیہ سدا کے لئے جیوت رہے گا یہ سنسکرت ساہتیہ کی ہی بدولت ہے ۔ کہ آج ہندو جاتی فخر سے اپنا سر اونچا کر سکتی ہے ۔

ترقی و تنزل دنیا کا قانون ہے ۔ تبدیلی ایک اٹل نیم ہے ۔ یہ تبدیلی جیسے دنیا کی اور چیزوں میں ہوتی ہے ۔ ویسے ہی بھاشا یا Language بھی اس سے مستثنا نہیں ۔ اگر یہ تبدیلی نہ ہوتی تو آج ویدوں کا پڑھنا پڑھانا ۔ اور ویدک بھاشا میں وارتالاپ کرنا ایسا ہی آسان ہوتا ۔ جتنا کہ ہندی میں ہے ۔ مگر ایسا نہیں ہے ۔ ایسا نہ ہونے کا صرف ایک کارن بھاشا کا بدلتے رہنا ہے ۔ بھاشا میں اتنی تبدیلیاں آجاتی ہیں ۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے ؞

ہندوستانی زبان کو ودوان لوگ تین حصوں میں منقسم کرتے ہیں ۔ جن کو ہم عام زبان میں ویدک بھاشا ۔ سنسکرت بھاشا اور سادھارن بول چال کی بھاشا کہہ سکتے ہیں ان تین قسم کی بھاشاؤں میں کیول سنسکرت بھاشا ہی بنا اول بدل کے ہمیں آپہنچی ۔ اس کا سبب پانینی کی اشٹادھیائی ہی ہے ۔ جس نے سنسکرت بھاشا کو ایسے نیموں میں جکڑ دیا ۔ کہ اس کے لئے پریورتن کرنے کا کوئی راستہ نہ رہا ۔ مگر ویدک بھاشا اور عام بول چال کی بھاشائیں بڑے پریورتن کے ساتھ ہمارے تک پہنچی ہیں ۔

جب بھاشا میں پریورتن ہوتا رہتا ہے ۔ اور وہ عام فہم نہیں رہتی تو اس کا نابود ہو جانا ضروری ہوتا ہے ۔ مگر اگرچہ ویدک بھاشا سنسار میں سب سے پرانی ہے پھر بھی یہ نیست و نابود نہیں ہوئی ۔ اس کا ایک کارن تو اس کا الیشوریہ ہی ہونا ہے ۔ اور دوسرے اس بھاشا کے ودوانوں کی کوششیں ہیں ۔ اگر ایک بھاشا عام فہم نہیں رہی ۔ تو یہ مطلب نہیں ۔ کہ اس کو جاننے والا ہی کوئی نہیں رہا ۔ ایسے ودوان ہر وقت اور ہر زمانہ میں ہوتے ہیں ۔ جو پرانی بھاشا میں قابلیت رکھتے ہیں یہ ان کا فرض ہوتا ہے ۔ کہ وہ اس پرانی بھاشا کو مرنے نہ دیں ۔ سنسکرت بھاشا کے ودوان اس بات کو سمجھتے تھے ۔ وہ جانتے تھے ۔ کہ بھاشا میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں ۔ اور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس میں اتنا فرق پڑ جاتا ہے کہ ایک صدی پہلے کی بھاشا عام فہم نہیں رہتی اس حالت میں انہوں نے جو طریقہ اختیار کیا وہ پرشنسیہ ہے ۔ ویدک ساہتیہ وہ بڑا حصہ ٹیکیوں یا Commentaries کا ہے ۔ ویدک بھاشا کو عام جنتا تک پہنچانے کے لئے وقت بوقت ودوان لوگوں نے ان کے تراجم لکھے ۔ جن سے کہ ہر کوئی ان سے فائدہ اٹھا سکے ۔

ویدک ساہتیہ :۔

آریہ قوم کے خیال میں جو درجہ ویدوں کا ہے ۔ وہ اور کسی کو نہیں ۔ وید ایشوریہ گیان ہے ۔ جو سرشٹی کے آدی میں پربھو کی طرف سے انسان کی بہبودی کے لئے دیا گیا ۔ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا ۔ اور سننا سنانا ہر ایک آریہ پرش (اعلےٰ انسان) کا فرض اولین ہے ۔ لیکن زمانہ کی رفتار کے ساتھ وہ وقت جلد آگیا ۔ جب کہ ویدوں کا سمجھنا اور سمجھانا مشکل ہو گیا ۔ وید عام فہم نہ رہے ۔ اس کے لئے ویدوں کے بھاشیہ لکھے جانے ضروری ہو گئے ۔ اور ایسے وقتوں میں یہ عام بات ہوتی ہے ۔ کہ ہر ایک ودوان اپنے اپنے خیال اور گیان کے مطابق مطلب نکالنے لگ جاتا ہے ۔

سب سے پہلے کی ٹیکیں ویدوں کی پرانی شاکھائیں ہیں ۔ جن میں ویدوں کے شبدوں کی تشریح کی گئی ہے ۔ اس کے بعد براہمن گرنتھ لکھے گئے ہیں ۔ ویدوں کو عام بھاشا میں لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ۔

اس کے بعد ہم یاسک یگ میں آتے ہیں ۔ جب ویدوں کے ارتھ بھن بھن کرنے شروع کر دئے گئے تھے ۔ یاسک منی نے نروکت لکھا ہے ۔ جس کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ودوان لوگ ویدوں کے کئی قسم کے مطلب نکالتے تھے ۔ جس وقت کوئی کتاب یا زبان عام فہم نہیں رہتی اس وقت ایسا ہونا سادھارن بات ہوتی ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ۔ کہ ہر ایک ودوان اپنی ذاتی رائے سے اور اپنے سوارتھ کی پورتی کے لئے کرنے لگا ۔

اس سے سنسار ... [illegible]

کی ویدوں کی تشریح ہے ۔ سائن آچاریہ ایک لاثانی ودوان تھے ۔ پرنتو وہ اپنے وقت کے بھاوؤں سے بہت پربھاوت تھے ۔ اور یہی سبب ہے ۔ کہ انہوں نے ویدوں کا ارتھ اس طریقہ سے کیا ۔ کہ یگیہ کی بڑھائی ہی بڑھائی دکھائی دے ۔ ہر ایک منتر سے یگیہ سمبندھی ہی ارتھ نکلے ۔

سائن آچاریہ کے بعد ویدوں کا سورج ہندوستان میں غروب ہونے والا تھا ۔ لوگ اودیا میں پھنس گئے تھے ۔ ویدوں کو بھول گئے تھے ۔ اور جو جانتے تھے وہ ویدوں کو اپنی وراثت میں ملی ہوئی ملکیت سمجھتے تھے ۔ ویدوں کو پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا پاپ کہنے لگے تھے ۔ ایسے وقت میں یہ ناممکن بات نہ تھی ۔ کہ اگر سنسار ویدوں کو ہمیشہ کے لئے بھول جاتا ۔ مگر پرماتما کو ایسا منظور نہ تھا ۔

ورجانند اور دیانند :۔

بھارت ورش کے ایک کونے میں ایک ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں ایک ودوان آنکھوں سے نابینا اپنی زندگی گذار رہا تھا ۔ اور دوسری طرف ایک برہمچاری ٹھوکریں کھاتا ہوا سچائی کی تلاش میں دربدر پھر رہا تھا ۔

سنیوگ وش دونو کا ملاپ ہو گیا ۔ اور بھارت ایک ایسی مصیبت سے بچ گیا ۔ جو کہ کبھی دور نہیں ہو سکتی تھی ۔

مہرشی دیانند نے گورو ورجانند کے چرنوں میں پہنچنے سے پہلے کئی گرامریں بھی پڑھی تھیں مگر جب گورو چرنوں میں پہنچا تو پہلا حکم یہ ہوا ۔ کہ ان سب کو بھول جاؤ ۔ اور جو کوئی کتاب پاس ہے ۔ اس کو دریائے جمنا کے سپرد کر دو ۔

یہ کوئی سادھارن حکم نہ تھا ۔ اس میں بہت تتو تھا ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے ۔ کہ گورو ورجانند جانتے تھے ۔ کہ آج بھارت کے ودوان اصلی گیان سے کوسوں دور ہیں ۔ اور جو ودیا پڑھائی جاتی ہے ۔ اس کا نہ پڑھنا ہی بہتر ہے ۔ دوسری بات یہ ظاہر ہوتی ہے ۔ کہ گورو ورجانند ویدک بھاشا کے ایک لاثانی ودوان تھے ۔ ان کے سینہ کے اندر وہ گیان پراپت ہوا تھا جو دوسرے ودوان بھول گئے تھے ۔ آج ہم گورو ورجانند کے بڑے ممنون ہیں ۔ کہ انہوں نے ایک ایسا گیان سور کھشت رکھا ۔ جس کے ضائع ہو جانے میں کوئی کسر نہ تھی ۔

اگر ہم رشی دیانند کے سنگٹھن ... گیا تو بقیہ ... [illegible]

آدرش گورو ورجانند سرسوتی بقیہ صفحہ ۵

اب نیچے کو تو کوئی راستہ ہی نہ تھا ۔ آخر گیند زمین کے ساتھ ٹکر کھا کر اوپر ہی کو اچھلا کرتا ہے ۔ آریہ جاتی کے سوبھاگیہ کے دن آ گئے ہوئے سوامی دیانند نے متھرا میں سوامی ورجانند کے درشن کئے ۔ تھوڑی سی مدت تالاپ ہونے پر ہی گورو ورجانند جی کو محسوس ہونے لگا ۔ کہ میں جس شششیہ کی تلاش میں تھا ۔ وہ مجھے مل گیا ۔ ادھر مہرشی دیانند کو بھی سچے گورو کے درشن سے دلی تسکین حاصل ہوئی ۔ لگ بھگ ڈھائی سال پٹھن پاٹھن میں لگ گئے ۔ اس عرصہ میں اس گرست ہوئے زمانہ میں بھی لوگوں نے پراچین گورو شششیہ کے ویدک سمبندھ کو دیکھ لیا ۔ اور یہیں سے نہ صرف آریہ جاتی اور بھارت ورش بلکہ سارے سنسار کے اتھان کا بیج بو دیا گیا ۔

جس طرح سے ٹھیک طریقہ سے استعمال کی ہوئی اوشدھی اپنے اندر امرت کے گن دھارن کر لیتی ہے ۔ اور وہی الٹے استعمال سے زہر بن جاتی ہے اسی طرح سچے اصول لوگوں میں پرچار پا کر کسی بھی ملک و قوم کو منزل مقصود پر لے جاتے ہیں اور بناوٹی اصول تنزل کا باعث ہوتے ہیں ۔ بھارت ورش کی ادھوگتی کا کارن بناوٹی گورو شش بھی ہوتے ہیں جو برباد ہو رہے ہیں ۔ چونکہ آج کل گورو ڈم کی دکان جلدی چلنے لگتی ہے ۔ کیونکہ بھارت ورش میں اس کے گراہک آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے بہت مل جاتے ہیں ۔ سنئے اس قسم کی دھڑا دھڑ دوکانیں کھل رہی ہیں ۔ نہ تپ کی ضرورت ہے ۔ نہ سنیم کی ۔ دنیا کے جھمیلوں میں عمر کا لگانا خواہ مخواہ کی دردسری خریدنا ہے ۔ اس قدر مشقت کی کیا ضرورت ہے ۔ دنیا میں پاپ بھی کرتے رہو عیش و عشرت بھی بھوگو صرف کسی گورو جی سے منتر سلو ۔ اور ہر سال ان کی بھینٹ پوجا کے لئے بھیج جایا کرو ۔ بس بھو ساگر سے پار ہو یہاں تمہارا اٹکا ہی کیا ہے ۔ لیکن سچائی سچائی ہے ہر زمانہ میں اس قسم کے گوروؤں کی نندا کی گئی ہے ۔ جیسا کہ تلسی داس جی نے لکھا ہے ؎

گورو شِشیہ اندھ بدھر کر لیکھا
ایک نہ سنے ایک نہ دیکھا
ہرے شِشیہ دھن شوک نہ ہرے
سو گورو گھور نرک میں پڑے

کیا لوگ آنکھیں کھولیں گے اور جیسے زمانہ میں بڑی سرعت سے آریہ جاتی میں پھیلنے والی گورو شِشیہ کی اویدک پرتھا کو دور کر کے سوامی ورجانند سرسوتی اور سوامی دیانند سرسوتی کی سچی ویدک گورو شِشیہ مریادا سے سکھشا حاصل کر کے اپنے دیش جاتی اور سنسار کا کلیان کرتے ہوئے اپنا جنم سپھل کریں گے ؞

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورو جی کا لعل

لیکھک تھتہ جیمنی جی بی-اے ویدک مشنری

دنیا میں چند ہستیاں ایسی وجود میں آتی ہیں۔ کہ جن کی قابلیت اور ذہانت کے متعلق کوئی خیال تک نہیں کرتا۔ لیکن جب ان کی گپت شکتیاں ظہور میں آتی ہیں۔ تو دنیا میں تہلکہ مچا دیتی ہیں۔ ایک معمولی کان کے کھودنے والے کے دل میں یہ خیال گذرا۔ کہ جو بھاپ دیگچہ کو حرکت میں لا سکتی ہے۔ کیا اگر وسیع پیمانہ پر اس کا استعمال کیا جائے تو ہزاروں من اسباب اور مسافروں کو وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تک متحرک نہیں کر سکتی؟ اس خیال کو نشوونما دے کر جارج سٹیفن سن نے ۲۷ نومبر ۱۸۲۵ء میں ریلوے انجن چلا کر دکھلایا۔ اور اب دنیا کو اپنے احسان کا اتنا گرویدہ بنا لیا کہ دنیا کے کل کاروبار اس متحرک انجن کا ذریعہ ہی بن رہے ہیں +

دھارمک دنیا میں ایک لڑکا جو ماتا پتا کے مرجانے پر یتیم رہ گیا تھا۔ اور چیچک نکلنے کے باعث بچپن میں ہی اندھا ہو گیا تھا۔ اپنی بھاوجہ کی بدسلوکی اور بھائی کی بے اعتنائی سے تنگ آکر پنجاب کے مشہور مقدس شہر کرتار پور سے گھر چھوڑ بھاگ نکلتا ہے۔

مصیبت کا مارا یہ کس لڑکا اپنے وطن مالوفہ کو خیرباد کہہ کر مصائب برداشت کرتا ہوا افتاں وخیزاں کسی نہ کسی طرح بنارس پہنچ کر سنسکرت پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ کون انسان خیال کر سکتا ہے۔ کہ ایک اندھا یہ کس بے یار و مددگار لڑکا سنسکرت علم ادب کے بحر میں غوطہ لگا کر موتی اور جواہرات نکال کر دنیا کو چکا چوند کر دیگا۔ یہی لڑکا ویاکرن (سنسکرت صرف ونحو) کو پڑھ کر اور سنسکرت علم ادب کے مخفی اسرار کی ماہیت حاصل کر کے سوامی ورجانند کہلایا۔ اس کا سارا جیون بے لوث پاکیزگی اور پارسائی کا ایک بے نظیر نمونہ تھا۔

متھرا نگری کی ایک کٹیا میں اس نے رہائش اختیار کی۔ اور چند نوجوانوں کو ویدک گیان سے متمتع کرنا اس نے اپنا دھرم کرم سمجھا۔ اکثر چھن اور دودھ پر گزارہ کرتا۔ حسن اتفاق سے اسے ایک شاگرد بھی ایسا مل گیا جس نے ویدک گیان کے کوش کو اس سے حاصل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ دیش سیوا کی لگن اور منتروں کی کلیاں اس کے انتہ کرن میں بھرا ہوا تھا۔ جیون اور یوگ ابھیاس کے گنوں سے وہ آراستہ تھا۔ اس کا یقین تھا کہ سنساد میں ویدک گیان پھیلانے کے بغیر شانتی کا ملنا ممکن نہیں ہو سکتی۔

تم کے اس قدر پابند تھے۔ کہ دوبارہ آنا اور گرو آپ سے سنسکرت ویاکرن پڑھانے کے لئے دو گھنٹے صفحات پر اس دن اور ... اختیار ... وہ ... ہمیں ...

دن وہ پرستقان کر جاتی تھی۔ ایک دن مہاراجہ صاحب کسی وجہ سے پڑھنے کے لئے وقت مقررہ پر سوامی جی کے پاس نہ آ سکے۔ ہر چند مہاراجہ صاحب نے منت سماجت کی۔ اور دو ہزار روپے بھی پیش کئے۔ مگر آپ نے وہاں رہنے سے انکار ہی کر دیا +

سوامی ورجانند جی مہاراج نے دراصل ویدک گیان کے کوش کی چابی سوامی دیانند کے ہاتھ میں دی۔ اور بقول یوگیراج آربند گھوش سوامی دیانند نے ویدک گیان کے کوش کو جو مدت سے مدفون پڑا تھا۔ سوامی ورجانند کی دی ہوئی اشٹادھیائی روپی چابی سے کھول کر لعل و جواہر سنسار کے آگے بکھیر دیئے۔ وہ ویدک گیان جو ہزارہا برس سے لوپ ہو چکا تھا۔ اور جسے یوروپ کے ودوانوں نے گڈریوں کے گیت اور بچوں کی بلبلاہٹ کے نام سے منسوب کیا تھا۔ اور جسے سائن اور مہی دھر نے خرافات اور توہمات کا پلندہ بنا دیا تھا۔ اسے جب سوامی دیانند نے سوامی ورجانند کی عطا کی ہوئی چابی سے کھولا۔ تو وہ ہیرے اور جواہرات کا بھرا ہوا انمول خزانہ نکلا۔

سوامی ورجانند نے اپنے شاگرد دیانند سے اسے رخصت کرتے وقت دکشنا میں سونا چاندی نہیں مانگا۔ کوئی دنیوی خواہش یا ذاتی غرض ظاہر نہیں کی۔ صرف اتنا کہا۔ کہ "اے میرے پیارے شاگرد! سنسار میں اودیا اور اندھکار نے ڈیرہ جما رکھا ہے۔ دنیا توہمات اور بطلان پرستی میں مست ہو گئی ہے۔ جا ویدک پرچار کر۔ اور ویدوں کے گیان سے جو امرت روپی کوش تونے پراپت کیا ہے۔ سنسار میں جا کر پھیلا"۔

رشی دیانند میں اپنے گورو کی یہ نفیحت تھی۔ کہ وہ انہیں ویاکرن کا سورج کہا کرتے تھے۔ جب انہوں نے سوامی ورجانند کی مرتیو کی خبر سنی۔ تو سرد آہ بھر کر کہا۔ کہ آج سنسار سے ویاکرن کا سورج لوپ ہو گیا ہے۔ سوامی دیانند جی نے اپنی رچت پستکوں پر اپنے تئیں شاگرد ورجانند سرسوتی لکھ رکھے تھے۔ جہاں

سنسارک دنیا میں ارشمیدس جس میں واٹ سٹیفنسن نے انقلاب عظیم پیدا کیا ہے۔ ویسے دھارمک کھیتر میں سوامی ورجانند نے ویدارتھ کی کنجی کو اشٹادھیائی روپی چابی سے کھول کر وید کی عظمت اور گورو کو آفتاب عالمتاب کی طرح منور کر دیا ہے +

سوامی ورجانند نے اپنی یوگیتا اور تپ کے بل سے ایک ایسا شاگرد حاصل کیا جس نے اپنے گورو کے نام کو اجل (منور) کر دیا ہے۔ بھارت کے پنڈت محض کومدی۔ چندر کا آدی ویاکرنوں تک ہی پڑھنا پنڈتائی کا معیار سمجھا کرتے تھے۔ مگر سوامی ورجانند جی نے اپنی علمیت سے سدھ کر دیا۔ کہ کومدی دراصل کومتی ہے۔ یعنی انسان کی عقل کو غلط مارگ پر لے جاتی ہے۔ ان کا درڑھ وشواس تھا کہ ویدک گیان کے کوش کو کھولنے کے لئے دراصل پانینی کرت اشٹادھیائی ہی چابی ہے۔ وہ رشی کرت گرنتھوں کو پڑھنے کی سفارش کرتے تھے۔ اور پوران آدی کپول کلپت گرنتھوں کے مطالعہ کرنے کو تضیع اوقات سمجھتے تھے۔ وہ بھارت ماتا کو مانسک غلامی کی زنجیروں سے نکالنے کے لئے وید کے ستیہ ارتھوں پر وچار کرنا ہی سمجھتے تھے۔ اور وید ارتھ کی رشی پرنالی کا پرچار کرتے تھے۔ ساں کا جیون یوگ۔ تپ اور تیاگ کا جیون تھا۔ سوامی ورجانند کا جیون دیکھنے میں یہ آشنا ہوتی ہے۔ کہ بھارت ماتا اگرچہ بوڑھی ہو گئی ہے۔ چہرہ پر جھریاں پڑ گئی ہیں۔ مگر پھر بھی بانجھ نہیں ہوئی۔ وہ بھارت کی غلامی اور توہمات پرستی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ سوامی ورجانند جیسے درشن بھگت ویاکرن کے سورج، تپ و تیاگ کی مورتی اور سوامی دیانند جیسے شاگرد ودیا اور ویدک گیان کے علمبردار پیدا کر سکتی ہے جو آدرش اور یوگ سادھن کے جیتی ستنجھ پیدا کر سکتی ہے۔

سوامی ورجانند نے ایسا شاگرد پیدا کیا جس نے برہمچریہ اور امر بکے کے مثلاشیان خوبی اور طالبان معرفت کو پھر ایک بار بھارت ماتا کے چرنوں پر جھکا دیا۔ جبکہ جیمبو کر کرزن نے یہ کہہ دیا کہ:-

جب ہم بھارت کے فلسفیہ اور دھرم کی عظمت کے

وچاروں کو نشر دھا پوروک اور نرپکھش ہو کر مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ان میں ایسی گہری صداقتیں پاتے ہیں۔ کہ ہم اپنے زانو بھارت ماتا کے سامنے جھکانے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں" +

جرمنی کے پرسدھ ڈاکٹر وان گلاس نے رابندر ناتھ ٹیگور کو اپنے ایک پتر میں لکھا تھا کہ میری ہار دک اچھا ہے۔ کہ میں ایک بار بھارت کی یاترا کروں۔ تاکہ وہاں جا کر گیان کے مول سروت (وید) سے امرت کے گھونٹ پی کر اپنی ترشنا (دھرم کی پیاس) کو دور کر سکوں" + یہ کس کا اتنا پربھاؤ ہے؟ سوامی ورجانند کے شاگرد سوامی دیانند کے وید بھاشیہ اور دوتا کا +

پرماتما کرے۔ کہ رشی ورجانند کی اچھا پورن ہو۔ اور تمام سنسار میں ویدک دھرم پھیل کر شانتی اور امن قائم کرنے والا ثابت ہو۔

(ادم فنیم)

ویاکرنک گورو ورجانند بقیہ صفحہ ۱۹

تو ہمیں گورو ورجانند کو بھول نہ جانا چاہیئے جن کی ودیا کی بدولت آج رشی دیانند ہماسے ہردیوں میں بس رہا ہے۔

اگرچہ گورو ورجانند نے کوئی کتاب وغیرہ نہیں لکھی۔ اس سے ان کی قابلیت کی قیمت کم نہیں ہوتی۔ وہ آنکھوں سے ہین تھے اس لئے ان کے واسطے کوئی لیکھنگ لکھنا آسان بات نہ تھی۔ پھر جب ان کو رشی دیانند سی جیتی جاگتی لیکھنگ مل گئی۔ تو ان کو لکھنے کی کہاں ضرورت تھی۔ اور رشی دیانند کی مرگ وید آدی بھاشا بھومکا اور دیگر بھیشوں کے نتیجے سدا انہی کو یاد نہ کی ہی جیوت رکھیں گے بلکہ اس کے گورو ورجانند کو بھی سدا کے لئے امر رکھیں گے۔

ورکی ضرورت

ایک سوشکشت سوشیل گرہ کاریہ اور سلائی کے کاریہ میں چتر آریہ کنیا کے لئے ایک کالج سٹوڈنٹ یا برسرروزگار ورکی ضرورت ہے۔ ضلع جالندھر ہوشیارپور اور لدھیانہ کو ترجیح دی جائیگی + پتہ:-
Mathra Das 173-
Suburban Road
P.O. Ahlone, Rangoon

گورو ورجانند جی سے ... بھی ... مہتوی گورو

گورو ورجانند کے پرچار کی شیلی اپناؤ!

(از منشی لالہ بنز کھنڈ رام جی منتری ورجانند مییہ کمیٹی کرتارپور)

مہاپرشوں کے جیون ہمیں سکھلاتے ہیں۔ کہ ہم اپنے جیون کو کیسے اونچا بنا سکتے ہیں؟ اسی مقصد کو گرہن کرنے کے لیے سارے سنسار کی مہذب اقوام اپنے قومی مہاپرشوں کے جنم اور مرتیو وغیرہ کے یادگاری اُتسو منایا کرتی ہیں۔ اس اصول پر چلنے سے جاتیوں کو بہت لابھ ہوتا ہے۔ کیونکہ مہاپرشوں کے جیون کی گھٹناؤں کو یاد کر کے منشیہ میں نئے جیون کا سنچار ہو جاتا ہے۔ اپنی بھاوناؤں کو لے کر سب جاتیوں کو آپ دیکھ لیں سب کی سب اپنے قومی مہاپرشوں کے گنوں کا چنتا ہیں پرچار کرتی ملیں گی۔

آریہ جاتی نے بھی انہی بھاوناؤں کو لے کر متھرا اور اجمیر میں بڑے بڑے شتابدی اُتسو رچ کر آریوں میں نئے جیون کا نئے اُتساہ کا اور نئی اُمنگوں کا سنچار کر دیا تھا۔ دلیش ودیشانتروں۔ دویپ دویپانتروں افریقہ۔ امریکہ۔ چین۔ جاپان اور بھارت ورش کے آریہ کہلانے والے نرناریوں نے ان دونوں شبھ اوسروں پر اکٹھے ہو کر سارے سنسار کو اپنی سنگھٹت شکتی کا پریچے دیا۔ کئی انیہ دھرم انویائی ان اوسروں پر پربھاوت ہو کر ویدک دھرم کا امرت پان کرنے کے لیے نظر آتے۔

اور انہوں نے شانتی پراپت کی۔

دُور دراز سے آئے ہوئے آریوں نے بھی اپنے جیون کو اُتم بنانے کے لیے اپنی اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کی پرتگیائیں دھارن کیں سامو ہک روپ میں اُنتی کرنے کے لیے بھی پرستاو پاس کئے گئے۔ ان پرتگیاؤں اور پرستاوؤں پر بہت سے آریہ سجن اپنے جیون کو کامیاب بنانے کے نشچے سنکلپ سے درڑھ ہوں گے۔ لیکن سامو ہک روپ میں ابھی آریہ جاتی میں پوری طرح اُداسینتا ختم نہیں ہوئی۔

دوسری طرف مغرب کی تیز رو چکا چوندھ پیدا کرنے والی چمک دمک کے ساتھ بھولی بھالی جنتا پر اپنا نہایت بُرا اثر کر رہی ہے۔ تپسوی گورو ورجانند اور ان کے سچے شِشیہ مہرشی دیانند کا آدیش ہے مت متانتروں کا کھنڈن اور ویدک دھرم کے اصولوں کا منڈن۔ اسی آدیش کو پورا کرنا ہی آریہ سماج کا آدیش ہے۔ لیکن آریہ سماج نے تو دھرم پرچار کو اپنایا ہی نہیں اس نے تو اپنا مکھیہ اصول کیول ودیا پرچار ہی بنا رکھا ہے۔ اور اس ودیا پرچار کے لیے جو طریق کار اختیار کیا ہوا ہے۔ اس سے یہ آدیش کبھی پورا ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ تو پورا ہو گا تب جبکہ آریہ سماج کے ودوان لاکھوں نرناریوں کی بلند نگاہ شہروں میں نہیں بلکہ گراموں میں جھونپڑیوں کی منزل لے کر درختوں کے نیچے بیٹھ کر اسی طرح ودیارتھیوں کو اشٹادھیائی جیسے آرش گرنتھ پڑھانا آرمبھ کریں جس طرح تپسوی ورجانند متھرا میں اپنی جھونپڑی سی کٹیا میں دیانند اور انیہ ودیارتھیوں کو پڑھا پڑھا کر لاثانی ودوان تیار کرتے تھے اس قسم کے ہزاروں ودیالیہ گراموں میں جس وقت تک نہیں کھل سکتے۔ اس وقت تک تو کیول ہندو جاتی کو ہی پورن روپ سے آریہ بنانا مشکل ہے۔ سارے سنسار کو کیسے آریہ بنایا جا سکتا ہے؟

یہ کالج اور ودیالیہ تو ودیارتھیوں کو شہری بابو اور مغربیت کے رنگ میں رنگے ہوئے وجود تیار کر رہے ہیں۔ ان بابو ودیارتھیوں کو آریہ سماج پر کیسے وشواس رہ سکتا ہے؟ یہ تو دوران تعلیم میں ہی اپنی تہذیب۔ اپنے تمدن۔ اپنے دھرم اور ایشور سب ایسی باتوں کو تلانجلی دے دیتے ہیں۔ جو کہ ہماری ویدک سنسکرتی کو جیوت رکھنے کے لیے نہایت ضروری ہیں۔

کرتارپور کے اُتساہی آریوں خصوصاً آریہ یووکوں میں اپنے نگر کے لاثانی مہاپرش تپسوی گورو ورجانند جی مہاراج کی یاد میں ہر سال کرتارپور میں سارے سنسار کے آریوں کے لیے آکرشن رکھنے والے پروگرام سے تپت دھرم میلہ پرچلت کرنے کا اس وقت پربل اُتساہ ہے۔ ایسا دھرم میلہ ہر سال باضرور پرچلت کرنا چاہیے۔ لیکن اس میلہ کے ساتھ ہی کرتارپور میں اس تپسوی گورو ورجانند جی کی مستقل یادگار ایسے طرز سے قایم کرنے کا پربندھ کرنا چاہیے۔ جس سے بھارت ورش میں آریہ سنسکرتی کا تیز رفتار سے پرچار ہو۔

میری تُچھ سمجھ میں تو کرتارپور میں آسی شیلی سے آرش گرنتھ اور اشٹادھیائی پڑھائے جانے کا پربندھ بھی ضرور کیا جانا چاہیے۔ جس طرز سے گورو ورجانند رشی دیانند اور ان کے ساتھیوں کو متھرا میں پڑھایا کرتے تھے۔ اس سے بڑھ کر گورو ورجانند جی کی شاندار یادگار اور کیا ہو سکتی ہے۔ آریہ سارودیشک سبھا اور پرتی ندھی سبھاؤں اور پرچارنی سبھا انیہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو اس وشے پر دھیان دینا چاہیے۔ تاکہ اس قسم کے ودیالیہ سے ایسے ودیارتھی پیدا کیے جا سکیں۔ جو دیش دیشانتروں اور دویپ دویپانتروں میں مہرشی دیانند اور ان کے گورو تپسوی ورجانند جی کا سندیش پہنچا کر جنتا کو آریہ بنا دیں۔ اور ایسے ودیالیہ سے امیر غریب سب یکساں لابھ اُٹھا سکیں اس سے جہاں ہمارا کلیان ہو سکتا ہے وہاں سارے سنسار میں امن اور شانتی کا راجیہ ستھاپت ہو سکتا ہے۔ مزید برآں گورو ورجانند جی اور مہرشی دیانند جی کے آدیش بھی پورے ہو سکتے ہیں۔

اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف

دفترِ باطل

حکم اُستاد ہے جمنا میں گراؤں تم کو | دل یہ کہتا ہے کہ چھاتی سے لگاؤں تم کو
بھل ہو تم کو ہکھی کا مری ٹوٹے ورقو! | ہڈیاں چینچنی ہیں اب جو گنواؤں تم کو
ہے دغا صاف اگر آنکھ چراؤں تم سے | صاف دھوکہ ہی مگر اب جو چھپاؤں تم کو
میری قسمت کا نوشتہ ہے تمہارا ہر لفظ | لوح کیونکر کروں ماتھے پہ بٹھاؤں تم کو
دینے تم نوری نخے بالیں مر و حسنت میں | آج کن ہاتھوں سے لہروں پہ لٹاؤں تم کو
اے غمِ بے وطنی اے المِ بے پدری | مرے ہمراز ہو کس طرح بھلاؤں تم کو

اے طلسمِ صُوَرِ عالمِ فانی مِٹ جا

اے فریبِ غمِ ہستی! نہ مجھے دے دھوکا

ترے اس جھوٹ کے دفتر کو گرا دوں اے دل! | صاف ہے دفترِ باطل کی ہی وقعت باطل
کم ز طوفان نہیں چپو کے جھکولے مجھ کو | ناخدا! چھوٹا جاتا ہے مجھ سے ساحل
علم ہے جس کا کتابوں کے سبق سے بالا | آج قسمت سے ملا ہے وہ ادیبِ کامل
ان نوشتوں سے کروں پیار کہ اس کاتب سے | ہے قلم جس کا معارف میں حقیقت منزل

اے سعادت! رہِ عرفاں میں مری رہبر ہو

حکم اُستاد کا سہرا ہو۔ ہمارا سر ہو

(جیوتی ایم۔ اے)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورو اور شیشیہ

از شری ہنسی علاولپوری پریمی گورودت بھون لاہور

(۱)

ستھرا شتابدی پر شری بھگتی کا دریا امڈتا ہوا دیکھا اور دیکھا ایک ادبھت درشیہ۔ ٹوٹی ہوئی اکٹیا کو دیکھ کر تصویر آنکھوں کے سامنے پھرنے لگی۔ پریم اور شردھا کے نشہ میں سرشار ہو کر پتے پیارے نے درشن کئے۔ کس روپ میں؟ یک جگت گورو ہیں مہاتما جی کے تن پر کپڑا نہیں۔ چہرہ پر سے ویراگ اور گیان کا تیج جھلک رہا ہے آسن پر چوکڑی لگائے براجمان ہیں۔ دو چار شیشیہ ادھر ادھر بیٹھے پڑھ رہے ہیں صبح ہوتی ہے۔ کوئی گورو کو نہلانے کے لئے پانی لاتا ہے۔ کوئی نہلاتا ہے۔ کوئی بھوجن لاتا ہے۔ پانی دیتا ہے۔ کوئی ان کے پاؤں دباتا ہے۔ گورو اگر کبھی کرودھ میں ان کے تھپڑ رسید بھی دیتے ہیں۔ تو شیشیہ روتے نہیں۔ گورو کے خلاف ستیاگرہ نہیں کرتے۔ بھوک ہڑتال نہیں کرتے۔ سوچتے ہیں۔ میرا کیا قصور تھا؟ قصور گورو دیکھتے نہیں۔ اپنی غلطی یا اپنی کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اپنی شکشا ختم کر کے شیشیہ چرنوں میں سر رکھ دیتا ہے۔

مہاراج کے سامنے نونگوں کی طشتری رکھی ہے دکشنا بھی حاضر ہے۔ روپیہ نونگ بھینٹ ہیں۔ گورو کو دنیوی پدارتھوں کی کیا ضرورت؟ وہ نادک اندنیا جس کی نظروں میں سنسار ادھار کے برگ ہے۔ رحم کے قابل ہے۔ وہ بغیر آنکھوں کے بھی دیکھتا ہے۔ گیان چکشوؤں سے کچھ بھی دیکھتا ہے۔ دیا بھی بھائی سے لڑ رہا ہے براہمن اپنا کرتویہ بھولے بیٹھے ہیں۔ من مانی چلا رہے ہیں۔ چھوت اور اچھوتوں کا بھید بھاؤ کر کچھڑوں اور غریبوں سے خراد دین مانگ رہے ہیں۔ دھرم کے نام پر اتیا چار ہو رہے ہیں۔ استری جاتی اپنے ادھیکاروں سے محروم ہو کر ظلم کی چکی میں پسی جا رہی ہے شودر سمجھ کر اکثر کسی جاتی کو ذلیل و خوار کیا جا رہا ہے۔ عیسائی اور مسلمان ہندو نوجوانوں کو ہڑپ کئے جا رہے ہیں۔ گیان اور ستیہ کے سورج اندھکار اور ظلمت کی گھٹاؤں کے نیچے لوپ ہو رہا ہے۔ [illegible]

درشیہ۔ اسے نونگوں کی ضرورت نہیں شیشیہ! گورو تیرا سر دسویہ چاہتا ہے۔ تجھ سے کچھ نہیں چاہتا۔ سنسار کا کلیان چاہتا ہے۔ سر کی ضرورت ہے۔ سر بھی حاضر۔ جان بھی حاضر۔ شیشیہ گورو آ گیا۔ سنے نکل کھڑا ہوتا ہے؛

(۲)

پانچوں پانڈو گورو کے پاس شکشا گرہن کر رہے ہیں۔ گورو نے ایک بار کہا۔ کہ تیرا دیا ہیں تو کچھ دنوں کے لئے بھرمن بار ہا جاتا ہوں۔ تم اپنا پاٹھ یاد کر رکھنا۔ گورو تھوڑے دس روز کے بعد واپس آشرم میں لوٹے۔ تو سب شیشیوں نے بڑی پھرتی اور ہوشیاری سے سنا دیا۔ کسی نے دس ورق زیادہ سنائے کسی نے پانچ۔ گورو سب شیشیوں پر خوش ہو گئے۔ لیکن یدھشٹر ابھی نہ آیا تھا۔ کونے میں بیٹھا سوچ رہا تھا۔ سبق یاد نہیں کیا گورو جی کیا کہیں گے؟

گورو نے کہا۔ کیا یاد کیا یدھشٹر؟ یدھشٹر نے کتاب کے سر ورق پر ہاتھ رکھ کر ایک موتو پر اپنی انگلی رکھ دی۔ "غصہ کرنا پاپ ہے"

"کیا یہی کچھ پڑھا ہے؟" گورو نے پھر حیرانی سے پوچھا۔

اس نے سر جھکا لیا۔ پھر گورو نے وہی سوال دہرایا۔ اس نے ندامت سے پھر گردن جھکا لی۔ جواب کچھ بن نہ پڑا گورو نے دو تین بار پوچھا۔ تو اس نے سر ہلا دیا۔ آخر میں گورو جی پر غصہ کا بھوت سوار ہوا ایک تھپڑ رسید کیا۔ اور پوچھا کیا یہی کچھ اتنے دنوں میں یاد کیا ہے؟ شیشیہ نے نہایت شانتی سے کہا یہی کچھ گورو نے آدر دکھانا تاکہ۔ دو بار اور تھپڑ لگا دیں یدھشٹر مسکرایا۔ گورو کو ہوش آ گیا۔ ہنس دیا۔ بولا "یدھشٹر! تو ہی میرا سچا شیشیہ ہے اور میں گورو۔ میں نے تجھے سبق دیا۔ کہ غصہ کرنا پاپ ہے مگر مجھے تو غصہ آ گیا۔ تم نے اتنی چوٹیں کھا کر بھی متانت کو نہیں چھوڑا۔ شیشیہ دیکھا [illegible]

سدا اکھو دکھ ٹال لے؛

(۳)

ارجن اور ایک جنگلی لڑکا اکٹھے دھنر ودیا سیکھا کرتے تھے۔ ارجن سے گورو کا یہ وعدہ تھا کہ وہ اس کو دھنر ودیا میں ادویتیہ (لاثانی) بنا دے گا۔ لیکن وہ لڑکا ارجن سے بڑھ گیا۔

ایک بار وہ جنگل میں کھیل رہے تھے کہ گیند کنوئیں میں گر گئی۔ ارجن تو اسے نکال نہ سکا۔ لیکن اس لڑکے نے تیر کو گیند میں مارا۔ پھر تیر پر تیر مارا۔ اور اس طرح اسے نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کی اس بہادری اور عقلمندی کی جگہ بجگہ چرچا ہونے لگا۔ اور وہ تیر اندازی میں سب سے عمدہ تصور ہونے لگا۔ گورو نے یہ دیکھ کر سوچا کہ میں اپنی پرتگیا کے پالن کرنے میں کیسے سامرتھیہ ہونگا۔ آخر گورو دکشنا کا سمے آیا تو گورو نے لڑکے سے کہا "بیٹا دکشنا میں کیا دو گے؟"

"جو حکم گورو جی!" بالک مسکرایا۔

گورو نے کہا۔ "تمہارا دایاں انگوٹھا چاہئے" لڑکے شیشیہ نے گورو بھگتی میں مست ہو کر گورو چرنوں میں اپنا انگوٹھا کاٹ کر رکھ دیا۔ گورو کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ جو زمین پر گر کر دھول میں مل گئے۔ جس سے ارجن کے دل نے سمجھا کہ اب گورو جی اپنی پرتگیا کے پالن کرنے میں کامیاب ہوں گے؛

(۴)

آج گورو اور شیشیہ کا ناطہ کیا ہے؟ جس طرح ویشیا کے پاس جانے والے پر زبھچاری کا اغضتہ کرتیا ہے گورو کل شکشا پرنالی پاکا بچوں کے سنچالک۔ کریں گے تو کریں دل سے بھی آ بھا نکلی ہے۔ ہارک بات غلط نہیں ہوتی۔ ہو بھی تو کہنے والے کو ادھیکار نہیں۔ کہ اپنے اوپر جبر کر سکے۔ جس طرح ویشیا کو شکایت ہے۔ کہ اس کا گراہک کہاں رہتا ہے۔ میرے جیسے کتنوں کے پاس جاتا ہے۔ کیا کچھ کرتا ہے۔ اسے کوئی واسطہ نہیں۔ اسے اپنے ٹکوں سے کام ہے۔ اسی طرح اس گراہک کو دنیا کے جیو جنتوں یا چرتر درشیہ سے کوئی مطلب نہیں۔ اسے اپنے فعل یا کام واسنا کی پورتی کی غرض ہے۔ اس کو اس سے پتی برت دھرم کی آشا نہیں۔ دونوں کو ایک دوسرے کی چرا آتما یا منگل کامنا کی ضرورت نہیں۔ مرن آجیس۔ [illegible]

دیر کے لئے ان کا وہی رشتہ ہے۔ جو بنیئے بنئی کا ہے۔ کیونکہ فعل تو وہی کرتے ہیں۔ لیکن فرق اتنا ہے۔ کہ وہ سوسائٹی کی نگاہوں میں جرم ہے۔ اور دوسرا جائز۔ لیکن عمل تو وہی ہے ——— غرض خواہ کچھ ہی ہو؛

موجودہ گورو کو کیا۔ کہ شاگرد پڑھتا ہے یا کہ نہیں۔ صحت کیسی ہے۔ چلن کیسا ہے؟ اسے اس سے کیا غرض؟ اور لڑکا اپنے ماسٹر کی مار پیٹ کو کیوں سہن کرے؟ وہ فیس دیتا ہے۔ اگر یہاں نہیں۔ تو وہ کسی اور جگہ پڑھ سکتا ہے۔ وہ ماسٹر کے تھپڑ کیوں سہے؟ گورو کرایہ کا ٹٹو اور شیشیہ سود دینے والا مقروض جو وقت پر ساہوکار کو سود دے دے۔ پھر قرض دار کیوں ساہوکار کی ڈانٹ سہے؟ الٹا ساہوکار اس کی خوشامد کرے تو کرے؛

× × × × ×

میں تو ورجانند سے گورو اور دیانند شیشیہ دیکھنے کے خواب لیتا ہوں محلوں اور ان میں سو سو روپیہ ماہوار تنخواہ لینے والے گورو دس اور پندرہ پندرہ یا بیس بیس روپیہ ماہوار فیس دینے والے شیشیوں کی مجھے ضرورت نہیں میں ستیاگرہ اور بھوک ہڑتال کے زمانہ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں تو دیانند کی طرح گورو کے پاؤں دباتے دیکھنا چاہتا ہوں اور گورو کو دنیوی عیش و عشرت اور شہرت سے بالاتر ——— کیا یہ خواب ہی رہے گا؟

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

کتنی آریہ سماج مندروں کے ساتھ دکانیں بنی ہوئی ہیں۔ جو کہ دکانداروں کو کرایہ پر دی جاتی ہیں۔ آریہ سماجوں کا دھیان اس اور دلایا جاتا ہے۔ کہ ان دکانوں کو کرایہ پر چڑھاتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ آریہ سماج کی کوئی دکان پان۔ تمباکو۔ سگریٹ۔ اور بھنگ آدی مادک چیزوں یا کسی ایسے پدارتھ کے فروخت کرنے کے لئے کرایہ پر نہ دی جاوے۔ کیونکہ آریہ سماج کا ادیش ایسے پدارتھوں کے سیون اور پرچار کو ہٹانا ہے؛

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سوامی دیانندجی کا سندیش

(از شری لالہ دیواچند جی وکیل بٹالہ)

سوامی دیانند کی زندگی میں پہلا انقلاب اُس شوراتری کی رات کو ہوا۔ جبکہ آپ نے پتھر کے شولنگ کو واقعی پتھر سمجھکر ترک کر دیا۔ اور پرماتما کے اصلی سوروپ کی تلاش میں اپنی زندگی لگانے کا نشچے کیا +

دوسرے انقلاب کا دور اُس وقت سے شروع ہوا۔ جبکہ ڈنڈی ورجانند کی کٹیا پر آپکو حکم ملا۔ کہ کل انارش اور اویدک گرنتھ دریا برد کر دو۔ اور صرف وید اور رشی کرت گرنتھوں کا پاٹھ کرو۔ سوامی جی کی زندگی کا اصلی اُپدیش اس آخری انقلاب سے بالکل نشچت ہو گیا۔ اُنہوں نے اپنے آپ کو کیول ماتر وید پرچار کے لئے سواہا کر دیا۔ آپ نے کئی پاٹھ شالائیں جگہ بہ جگہ کھولیں۔ مگر اُنکی ناکامی کے بعد اُنہوں نے اپنی تمام توجہ محض ویدک منتر الیہ اجمیر اور آریہ سماج کے سنگٹھن پر مرکوز کر دی۔ بس یہی سوامی ورجانند کا اُپدیش تھا :-

آریہ سماج کے پہلے لیڈروں نے بے شک ایمانداری سے دیانند کالج کی بنیاد رکھی۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ انہوں نے اس عام تعلیم کی تحریک سے آریہ سماج کی اصلی سپرٹ اور اس کے اصلی اُپدیش کو کچل دیا۔ جس قدر قربانی وید پرچار اور دھرم کے سدھانتوں کے لئے لازم تھی۔ وہ محض اینٹوں اور چونا کی عمارتوں میں ضائع ہو گئی۔ جتنے کہ اب قریباً ۴۰ سال کے بعد ہمارے لیڈر یہ سوچ رہے ہیں کہ آریہ سماج کی رفتار کیوں سست ہے ؟

عام تعلیم کا کام عام جنتا اور راجیہ سبھا کا کام ہے۔ آریہ سماج کا اُپدیش کیول ماتر وید پرچار ہی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُدیشوں میں وید دھا ودیالیہ کی قائمی درج ہے۔ گوروکل کانگڑی صرف اسی اُدیش سے جاری کیا گیا تھا۔ اگرچہ بعد میں آہستہ آہستہ اسے ایک یونیورسٹی یا ونشو ودیالیہ بنانے کے لئے کئی بے فائدہ کوشش کرتے رہے۔ اسی لئے وہ اس وقت آدھا تیتر آدھا بٹیر بنا ہوا ہے۔ کاش کہ سبھا کے ادھیکاری اپنے گوروکل کو کیول ماتر وید کے اُپدیشک نکلنے کا ٹکسال (ٹکسال) مگر تمام ساددھن بنائیں +

”یہی سوامی دیانند کا آدیش تھا“

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان جمالستان

عہ/ (محصولڈاک علاوہ) للعہ/

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر ”نگار“ لکھنؤ

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی بوٹی

پریہ مہاشہ! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بوٹی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں ڈگنا مُل واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت عہ/

سری کرشن چندر گنتری کمرلے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ)

صیغہ نمبر ۸۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور ولاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

تکلیف اور اُٹھانا نہیں پڑیگا

رنگ رنگ (REGD)

(داد کا مرہم)

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ داد خواہ پرانا کیسا ہی مادہ کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار کے لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی چار آنے ۴/ محصولڈاک چھ ڈبی سات آنے ۷/ نمونہ دو آنے ۲/ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے +

دوا کھانے سے پہلے

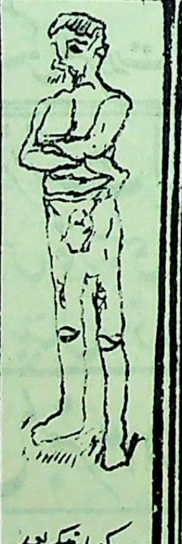

دوا کھانے کے بعد

جوڑی تاپ (REGD)

(ڈینپ لرزہ اور طحال کی دوا)

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو جوڑی تاپ ضرور پلایئے۔ اس سے بڑھکر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا ہونا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی ۱۵ ڈاک محصول ۱۰ / چھوٹی شیشی نو آنے۔ ڈاک محصول سات آنے ۷/

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ::

ایجنٹ لاہور کے ایجنٹ۔ مینیجر پیسہ اخبار ::
امرتسر کے ایجنٹ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

”پرکاش“ میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

۴۷۶

معدہ کی جملہ خرابیوں کیلئے

امرت دھارا کے تین چار قطرے صبح و شام کھانے کے بعد استعمال کریں۔ یہ قوت ہاضمہ کو بہتر بنانے والی۔ خوراک کو جلد ہضم کرنے والی۔ مضر رساں تیزابوں کو بے تاثیر کر کے پیٹ کی ہوا کو نکالنے والی دوائی ہے !

”امرت دھارا“

معدہ اور انتڑیوں کی جملہ خرابیوں مثلاً بدہضمی۔ نفخ۔ دردِ معدہ۔ دردِ قولنج۔ متلی۔ قے۔ اسہال۔ کلیجہ کی جلن۔ پیٹ کے ورم۔ ہیضہ۔ تپ محرقہ و دیگر تکالیف و علاماتِ مجموعی کے لئے

یقینی شفابخش دوا ثابت ہوئی ہے !

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ صرف آٹھ آنہ ۸/

احتیاط:- نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر وہ تشویش کو بڑھا دیگی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں کا اعتبار نہ کرو

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:- ”امرت دھارا ۳۲ لاہور“

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

گورُوکل آیوُرویدک فارمیسی ھردوار

براہمی تیل ۱/ شیشی
سر درد - مرگی ہسٹیریا - پاگل پن وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے ٭

جیون پراش
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے - بچوں کو موٹا تازہ کرتا ہے - کھانسی - دمہ اور تپدق کا اکسیر علاج ہے - قیمت للعہ/ سیر ٭

براہمی بوٹی
۱۲/ سیر
دماغ کو طاقت دیتی ہے ٭

ست شلاجیت
پیشاب کا بار بار آنا پیشاب میں دھات گرنا - کمر درد - درد گردہ پتھری جگر کی کمزوری کے لئے ایک ہی دوائی ہے
قیمت ۱۲/ تولہ ٭

بھیم سینی سرمہ
سب سے سستا اور بڑھیا سرمہ
آنکھوں کی تمام بیماریوں کا اکسیر علاج ہے - اس کے لگاتار استعمال کر لینے سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی - قیمت ۱۲/ شیشی ٭

سنجیون چورن
احتلام کی اس سے بڑھ کر کوئی بھی دوا آج تک ایجاد نہیں ہوئی - ایک ماہ میں دو شیشی کے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے -
قیمت ایک روپیہ شیشی ٭

فہرست ادویات مفت

لاہور شہر میں اس فارمیسی کی برانچ ویریندر اینڈ کمپنی کے نام سے ہسپتال روڈ لاہور پر کھول دی گئی ہے

آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

ہردوار — فارمیسی کی دوکان موتی بازار

جالندھر — ڈاکٹر گیان چند جی شکنت فارمیسی

بہاول نگر — مہاشہ جیشٹھانند جی آیوراوشدھالیہ

شملہ — ٹھاکر برادرس لوئر بازار

پشاور — مہاشہ برجلال جی آریہ

لدھیانہ — پنڈت وشنودت جی کوچہ لاٹومل

سلطانپور لودھی (جالندھر) — شری سنت رام جی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی ۲ عہ ... فی پرچہ ایک آنہ

SUNDAY 6th Oct 1935

جلد ۱۳ | اتوار ۲۰ اسوج سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | نمبر ۳

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔
۶ - سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے یعنی شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔
۷ - سب سے پریتی پورک دھرم انوسار یتھایوگیہ برتنا چاہئے۔
۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔
۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔
۱۰ - سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
۲ - ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔
۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔
۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا ادیت رہنا چاہئے۔

یجروید | عمر انسانی | ویدامرت | عمر انسانی | رگوید

ओ३म् तच्चक्षुर्देवहितं पुरस्ताच्छुक्रमुच्चरत्। पश्येम शरदः शतं जीवेम शरदः शतं
शृणुयाम शरदः शतं प्रब्रवाम शरदः शतमदीनाः स्याम शरदः शतं भूयश्च शरदः शतात्॥

یہ یجروید منتر شانتی کی ... ہے - اس کا دیوتا "سوریہ" چھند بھورگ براہمی ترشٹپ اور سوَر "دھیوت" ہے - یہی یجروید منتر رگوید کے ساتویں منڈل کے ۶۶ سوکت کا ۱۶واں منتر ہے - اور اس یجروید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اے پرماتما! آپ کی کرپا اور آپ کے گیان سے آپ کی رچنا کو دیکھتے ہوئے آپ سے یکت تندرست اور ساودھان ہوتے ہوئے ہم لوگ ... اندریوں سے ... ۱۰۰ سال تک اور اس سے بھی زائد زندگی بسر کریں - ستیہ شاستروں اور آپ کے گنوں کو سنیں اور وید آدی کو پڑھا ئیں - ستیہ کا اپدیش کریں - کبھی کسی کے ... نہ ہوں - ہمیشہ سوتنتر رہتے ہوئے ... آنند ... اور دوسروں کو آنندت کریں ۔

لفظی معنی ۔ (देवहितम्) ودوانوں کے لئے ہتکاری (शुक्रम्) شدھ نیجسوی (चक्षुः) آنکھ (पुरस्तात्) انادی کال سے (इत् चरत्) ... (तत्) اس (शतम्) سو (शरदः) سال تک (पश्येम) دیکھیں (शतम्) سو (शरदः) سال ... (शृणुयाम) سنیں (प्रब्रवाम) پڑھائیں یا اپدیش کریں (अदीनाः) دینتا رہت ... (जीवेम) زندہ رہیں ... (शतम्) سو (शरदः) سال تک ... (स्याम) ... (व) اور (शतात्) سو سے (शरदः) سال (भूय) ادھک بھی ۔

تشریح ۔ آج سارے سنسار میں انسان کی اوسط عمر گھٹتی ہوئی ہے - کہیں ۲۳ سال ہے کہیں ۳۰ سال اور کہیں ۵۰ سال پھر بھی یہ دعویٰ ہے کہ آج کل تہذیب کا زور ہے ... کا شور ہے - اور ترقی کی بانگ بے ہنگام سنائی دے رہی ہے - لیکن وید بھگوان گمراہ انسان کو بلحاظ اس گراوٹ سے متنبہ کرکے یہی اپدیش دیتا ہے ... غفلت ... کو چھوڑ ... ذیل کے الفاظ میں ایشور کا نام لے کر پکارو ۔

(उत्चरत्) انادی کال سے (पुरस्तात्) اور ... جہان کی آنکھ ہے (चक्षुः) شدھ نیجسوی (शुक्रम्) ودوانوں کے ہتکارک کو جو کہ (देवहितम्) ... (जीवेम) سو سال تک (शतम् शरदः) دیکھیں (पश्येम) سو سال تک (शतम् शरदः) ... (तत्) ... (शतम् शरदः) سو سال تک شاستروں یا منگل وچنوں کو سنیں (शृणुयाम) سو سال تک (शतम् शरदः) ... (स्याम) دینتا رہت (अदीनाः) سو سال تک (शतम् शरदः) ... (प्रब्रवाम) (व) اور (भूय) سال سے بھی (शरदः) سو (शतात्) ...

سام وید | اتھروید

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی رن اور سوادھیائے

(از شری اندر سین جی وکیل انبالہ شہر)

یہ رشی رن میں سوادھیائے بھی ایک قدر
ضروری ہے۔ اس کے روزانہ کرنے کا
[illegible] کی گئی ہے۔ لوگ وید پاٹھ کر کے [illegible]
[illegible] ہم سوادھیائے بھی ہے۔ جیسے سندھیا
[illegible] دھیان نہایت ضروری زندگی
کا ہے۔ ویسے ہی سوادھیائے بھی روزانہ
[illegible] ایک ہے۔ ہر روز اپنے
رشی رشیوں کا پاٹھ ضرور کچھ نہ کچھ
روزانہ ہونا چاہیئے۔ اس کی ترقی تعریف [illegible]
[illegible] روزانہ گیان میں ترقی ہوتی جاتی
ہے۔ اور من کی صفائی ہوتی جاتی ہے۔ اور
[illegible] جیسا انسانی زندگی کا مقصد اعلیٰ
حاصل ہوتا ہے۔

ہمارا [illegible] کے روزانہ پاٹھ کو چھوڑ کر اگر ہم
دیگر [illegible] رنگ پڑیں۔ تو ان سے
گو ہم کو نئے خیالات تو حاصل ہوں گے مگر
[illegible] سوادھیائے ہماری گراوٹ کا باعث
ہو سکتا ہے۔ ہمارا ہر ایک کام [illegible] ہونا چاہیئے
[illegible] فیصلہ کرنا چاہیئے کہ ہم سوادھیائے
[illegible] کون سا [illegible] ہے جس
[illegible] ہم سوادھیائے کرنا چاہتے ہیں۔ جس
طرح ایک وکیل یا ڈاکٹر اپنے لٹریچر کا مطالعہ
کر کے اپنی وکالت یا ڈاکٹری کے علم کو بڑھاتے
اور [illegible] ہیں۔ اسی اصول کے مطابق
اگر ہم [illegible] بننا چاہتے ہیں۔ اور [illegible]
حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے بزرگوں کے
[illegible] ہمارے لئے نہایت
[illegible] یہ رشی رن ہے کہ ہم بجز [illegible] ان
خیالات کو خود [illegible] کریں۔ [illegible]
[illegible] اور زمانہ [illegible]
[illegible] بہت سے لوگ [illegible]
غیر مذاہب [illegible]
ہیں۔ اپنے [illegible] کے لئے بزرگوں کے
خیالات سے [illegible] نہیں [illegible] اور [illegible]
[illegible] جاتے ہیں۔ بلکہ [illegible]
[illegible] کا باعث بنتے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں تعلیم کا [illegible] ہے۔ [illegible]
سے لاکھوں تعلیم یافتہ ہر سال انگریزی تعلیم
حاصل کر کے نکلتے ہیں۔ [illegible] تعلیم انگریزی
ہی نہیں جانتی سنسکرت اور ہندی بہت
[illegible] پڑھتے ہیں سب کا مقصد
انگریزی تعلیم کے ذریعہ روزگار تلاش کرنے کا
ہوتا ہے۔ اپنے دھرم کی طرف رغبت اور
دھرم کا [illegible] ان کا بہت [illegible] ہوتا ہے
انگریزی کی [illegible] کی فکر [illegible]
ہے۔ اس لئے انگریزی کتب کے [illegible]
بہت شائق ہوتے ہیں۔ انگریزی لٹریچر
نہایت وسیع ہے۔ ہر کسی مضمون [illegible]

اس پر اعتبار کے اعتبار کتابوں کے موجود ہیں۔ خواہ
ایک ہی مضمون لے لو اس میں کوئی ساری عمر
گزار دے۔ انگریزی میں [illegible] کی کتابیں
ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ عیسائی۔ مسلمان
بودھ اور دیگر مذاہب کے لٹریچر۔ انگریزی
فلسفہ وسائنس۔ یونانی فلسفہ کا لٹریچر [illegible]
[illegible] سے بات جیت وغیرہ وغیرہ [illegible]
کا لٹریچر۔ غرضیکہ ہر ایک مذاق کے شخص کے لئے
ہر قسم کی سینکڑوں مضامین پر اعلیٰ [illegible]
کتابیں موجود ہیں۔ [illegible] اور [illegible]
بھی انگریزی لٹریچر میں کافی اضافہ کیا ہے۔
ان جملہ مضامین پر بڑے بڑے لائق مصنفوں
کی کتابیں ملتی ہیں۔ جیسے بڑے جوش سے لائق
آدمیوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ جو بد قسمتی سے ہم
سے بچوں [illegible] معلوم ہوتے ہیں۔ [illegible]
کے لحاظ سے ہم ان کے پاؤں میں بھی نہیں [illegible]
لائق نہیں۔ [illegible]
[illegible] یا عیسائی یا
بودھ یا مسلمان۔ لٹریچر کی کسی مضمون [illegible]
نہیں۔ آج کل جو کوئی انگریزی کی کتاب [illegible]
ہاتھ لگی۔ [illegible]
کتاب [illegible]
پڑھنے لگے ہیں۔ [illegible]
خیالات سے [illegible] ہو جاتے ہیں کیونکہ
بیاقت کی [illegible] کتاب میں [illegible] نہیں
[illegible] زیادہ ہی
معلوم ہوتی ہے۔ اس [illegible] یا اپنے
خیالات کے [illegible]
کرنا چاہئے [illegible]
کا شوق ہو گیا۔ وہ انہی کے [illegible]
جن کو سائنس کی کتابوں کے پڑھنے کا شوق
ہو گیا۔ وہ مذہب کو بالائے طاق رکھ بیٹھے
ہیں۔ جن کو [illegible]
کی کتاب ہاتھ لگ گئی۔ وہ [illegible]
نکل ہی نہیں سکتے۔ جن کو لٹریچر پڑھنے کا شوق
ہو گیا۔ وہ اسی میں محو ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم
[illegible] انگریزی تعلیم یافتہ افراد میں بات
چیت کرنے لگیں۔ تو ان کے خیالات میں
زمین و آسمان کا تفاوت نظر آئے گا۔ کیونکہ
دھرم کے نقطۂ خیال سے کوسوں دور ہوں گے۔
[illegible]
کی [illegible] انگریزی
کتابوں کے مطالعہ سے ان کی آنکھیں [illegible]

ہوتی ہوئی ہیں۔ سوائے ان کے مصنفوں کے ان
کو دنیا میں کوئی لائق نظر نہیں آتا۔ آریہ سماج کا
لٹریچر بھی ان کو حقیر نظر آنے لگتا ہے۔ اپنے
بزرگوں کی [illegible] دو چار کتابیں انگریزی کی پڑھ
لیں۔ بس انہی سے [illegible] بزرگوں کو کم عقلوں اور
وحشیوں کی قوم کہنے لگے۔ اپنے آپ اپنے گھر کی
بات کی پڑتال کرنے کے لئے دماغ نہیں۔ سچ ہے
کہ سوادھیائے کا من پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ جیسا
جن کتاب میں پڑھا ویسا ہی دل پر نقش ہو جاتا ہے
ویسے ہی خیالات بن جاتے ہیں۔ خود سوچنا تو آتا
ہی نہیں۔ اور نہ ہی آرام طلب طبیعت گوارا کرتی
ہے۔

آج کل دنیا میں قومیت کا راج ہے۔ قومی
ہمدردی حب الوطنی تمام دنیا کی قوموں میں
جاگزیں ہے۔ اپنے بزرگوں کی بے قدری کوئی قوم
بھی کرنا نہیں چاہتی۔ ہر شخص مغرب زدہ ہندو
ہی ہیں جو بے قدری کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ دنیا
میں ہندو قوم کا ہی [illegible]
صدیوں سے ویدک لٹریچر کو قائم رکھنے اور اس میں
اضافہ کرنے ہی آئی ہے۔ [illegible]
[illegible] دیتے ہیں۔ اور انسانوں کی اندرونی
دنیا کی [illegible] کو ایسا کیا ہے۔
جس کا ایک نشان [illegible] ہے۔ [illegible]
قائم رکھنا اور اسی [illegible] کرنا اور اس سے
[illegible] ایک ہندو کا فرض ہے۔ ہر
ایک ہندو کا فرض ہے۔ یہی رشی رن کی
ادائیگی ہے۔

جب تک ہم اپنے بزرگوں کے خیالات اور
لٹریچر سے واقف نہ ہوں۔ ہم کو کوئی حق نہیں
کہ ان سے بے پروا ہو کر اور ان کی اولاد ہوتے
ہوئے ہم ان کی بے ترمتی کریں۔ دنیا بھر کے
تمام لٹریچروں پر ہم کو انہیں ترجیح دینی چاہئے
ہمارا لٹریچر ان مہان آتماؤں کا پیدا کیا ہوا ہے
جو بڑے یوگی تھے۔ جنہوں نے پرماتما کا ساکشات
[illegible] کیا تھا۔ [illegible] انسان کے ہمدرد تھے۔
دنیا بھر کے لائق مصنفوں سے وہ لائق تھے۔
کیونکہ جس طرح سچائی کی تہہ تک وہ پہنچے تھے۔
ان کی طرح آج ایک بھی پہنچنے والا موجود نہیں۔
موجودہ زمانہ کے مصنف ہماری نسبت خواہ کتنا ہی
زیادہ لائق ہوں۔ مگر اپنے بزرگوں پر ہم ان کو
ترجیح نہیں دے سکتے۔ بے شک ہم غیروں
کے لٹریچر کا خواہ وہ انگریزی ہو یا [illegible]
بھی مطالعہ کریں۔ مگر ہمارا فرض ہے کہ ہم پہلے

کے منہ تک بھی بہہ جاتے ہیں۔ بلکہ اپنے بزرگوں کے
لٹریچر کو بھی ہمیشہ دھیان رکھیں۔ خواہ دھارمک
لحاظ سے۔ رشی رن کے لحاظ سے یا قومیت کے
لحاظ سے یا سچائی کے لحاظ سے جس نکتہ سے بھی
دیکھیں۔ جب تک ہم ہندو ہیں۔ ہم کو اپنے ہندو
بزرگوں کے لٹریچر کا ادب اور احترام کرنا چاہئے
پر اتنا کریں۔ کہ ہمارے اندر یہ درد ضرور پیدا ہو کہ ہم
اس کے روزانہ سوادھیائے سے ہی اپنا ہر قسم کا
کلیان کر سکتے ہیں۔ اور کسی طرح نہیں ۔

(ادم سنتم)

ورکی ضرورت

ایک شوشکشت سوشیل۔ گرد کار یہ اور سلاتی
کے کار یہ میں چتر آریہ کنیا کے لئے ایک کالج
گریجویٹ یا بہبر روزگار ور کی ضرورت ہے۔
اضلاع جالندھر ہوشیارپور اور لدھیانہ کو ترجیح دی
جائیگی۔ خط و کتابت کا پتہ:-
Mathra Dass 173
Suburban Road
P.O. Ahlon, Rangoon

ضرورت ہے

ایک ادھیاپکا کی جو کم از کم مڈل پاس ہو اور
ٹرینڈ ہو بغیر آریہ خیالات کی ہو ضرورت ہے۔
تنخواہ مبلغ ۳۵/۲۵ روپیہ حسب لیاقت
دی جائیگی۔ خط و کتابت کا پتہ:-
جگل کشور منیجر ہندی ناگری گرلز
سکول ناڑی شہر

"دواکر" کا "ویدانک"

دیوالی کے شبھ اوسر پر پرکاشت ہوگا
ویدوں کا مہتو۔ اور ویدک سنسکرتی کی وششٹتا
پر دیشی اور ودیشی کے ودوان لیکھکوں کی
پرکاش ڈالیں گے۔ یہ ایک سوچ کر سنگرہ کرنے یوگیہ
سنستانی ویدک سمپتی ہوگی۔ پتر ویوہار کا پتہ:-
منیجر "دواکر" آگرہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی کی مان رکھشا

آریہ سارودیشک سبھا کا انتم فیصلہ

سارودیشک سبھا کا ادھیویشن جو ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہوا۔ بڑا مہتوپورن تھا۔ اس میں کئی ہی وشے پیش ہوئے۔ اس سے پہلے ادھیویشن کے وشے پر ایک اخبار میں لکھا گیا تھا کہ پروفیسر رامدیوجی کے داماد کے زخمی ہو جانے کے باعث پروفیسر صاحب کی غیر حاضری کا فائدہ اٹھا کر مہاشہ کرشن جی اپنے دل کے سمیت سبھا میں جا پہنچے۔ اور اپنا من مانا پرستاو پاس کرا آئے۔ مہاشہ جی کی اس استادی کا جواب اس دفعہ پروفیسر صاحب نے نہایت ہوشیاری سے دیا۔ گویا ایسا تجربہ کیا گیا۔ کہ سبھا کے ادھیویشن سے عین پہلے مہاشہ جی کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ اور ان کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر ان کی غیر حاضری میں پروفیسر صاحب اپنی شکتیا سمیت جا پہنچے یوں تو سکتا ہے پروفیسر صاحب کا یہ فرض ہی نہیں تھا۔ کہ وہ ممبر کی حیثیت سے سارودیشک سبھا میں شریک ہوتے۔ ایسے ہی پہلے ادھیویشن میں مہاشہ جی کا اس جوانی معیوب کے بعد کسی کو یہ شک کی گنجائش نہ رہے گی۔ کہ مہاشہ جی نے پروفیسر صاحب کو سبھا سے مجبوراً غیر حاضر کر رکھا تھا۔

خیر یہ تو ہوا مذاق۔ اس ادھیویشن کے کئی پڑھنے جوگ ہیں۔ سارودیشک سبھا نے اپنے پچھلے ادھیویشن میں پنڈت بدھ دیوجی کے ستیارتھ پرکاش حیدرآباد کے دوران میں کئے گئے رشی دیانند کے جنم سنسکار کو دھرم، ینیتی، شسٹاچار تھا راجیہ نیم ان سب ارتھوں سے "انوچت" اور "انینت نندنیہ" قرار دیا تھا۔ اور پنڈت جی کے لئے پشچاتاپ آدیشک بتایا تھا۔ پنڈت جی نے اس فیصلہ کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اور اس کی وجوہات بیان کی تھیں۔ ایک یہ کہ پنڈت چموپتی جی نے جو ان کی رائے میں سارودیشک سبھا کے ممبر نہیں تھے۔ اس معاملہ میں ووٹ دیا تھا۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس ادھیویشن میں پنڈت چموپتی جی کے بغیر بھی سبھا کا کورم پورا تھا۔ اور پرستاو سرو سمتی سے پاس ہوا تھا۔ اس لئے پنڈت چموپتی جی کی حاضری یا غیر حاضری کا اس پر کچھ بھی اثر نہیں ہو سکتا تھا۔ پنڈت جی دہلی گئے تھے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اتہاس کے سلسلہ میں۔ اسی سلسلہ میں وہ سارودیشک سبھا کے دفتر میں تشریف رکھتے تھے۔ اور سبھا کے پردھان جی کے کہنے پر ادھیویشن میں شریک ہو گئے۔ ان کی شرکت پر مہاشہ کرشن جی نے اعتراض کر دیا۔

جس پر پردھان جی نے رولنگ دیا کہ پنڈت جی کو ووٹ دینے کا ادھیکار بھی ہے۔ کیونکہ وہ ابھی انترنگ سبھا کے ممبر ہیں۔ تب ہی پنڈت جی نے ووٹ دیا تھا۔ بات یہ تھی کہ اس دفعہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جنرل اجلاس کے موقعہ پر سارودیشک سبھا کے لئے بھی چناؤ کر لیا گیا تھا۔ اور اس چناؤ میں پنڈت چموپتی جی اور پنڈت ٹھاکر دت جی سارودیشک سبھا کے لئے پرتی ندھی نہیں چنے گئے تھے۔ سارودیشک سبھا کے ادھیکاریوں نے اپنے سابقہ دستور کے مطابق نئے پرتی ندھی اپنے نئے ٹرم کے لئے جو یکم جولائی ۱۹۳۶ء سے شروع ہو گا۔ نوٹ کر لئے۔ اور ابھی انترنگ سبھا میں اپنے پرانے ممبروں ہی کو دعوت دیدی۔ پنڈت چموپتی جی انترنگ سبھا کے پرانے ممبر تھے۔ ان کے ووٹ پر پنڈت بدھ دیو جی نے تو اعتراض اٹھایا ہی۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے بھی پیش کیا گیا۔ کہ اس کے فیصلہ کے مطابق پرتی ندھیوں کو اب سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا میں بیٹھنے کا ادھیکار نہیں ہونا چاہئے۔ سارودیشک سبھا میں اس دفعہ یہ معاملہ زیر غور تھا۔ پروفیسر رامدیو جی نے یہ تحریک پیش کیا۔ اور پورے زور سے لیکن نہ تو سارودیشک سبھا کے پرانے دستور نے آپ کا ساتھ دیا نہ سبھا کی اکثریت کو ہی آپ قائل کر سکے۔ کہ ضابطہ کا منشاء وہ ہے جو آپ کہتے ہیں۔ آپ کو بتایا گیا کہ آپ کی پرتی ندھی سبھا کا جنرل اجلاس ماہ مئی میں ہوتا ہے کئی سبھائیں اپنے پرتی ندھیوں کا انتخاب اس سے کئی مہینے پہلے کر لیتی ہیں۔ اس انتخاب اور ماہ مئی کے درمیان میں پنجاب سبھا کی انترنگ سبھا کے کئی ادھیویشن ہوتے ہیں۔ ان ادھیویشنوں میں آپ پرانے پرتی ندھیوں کو ہی تو بیٹھنے دیتے ہیں۔ یہی بات سارودیشک سبھا نے کی۔ سارودیشک سبھا کی حالت میں ایک دقت اور بھی ہے۔ پرانتک سبھاؤں کے جنرل اجلاس مختلف اوقات پر ہوتے ہیں۔ مثلاً یو۔پی کی سبھا کا اجلاس دسمبر میں ہو جاتا ہے۔ پنجاب کا مئی میں۔ اگر آپ کی رائے پر عمل کیا جائے۔ تو پنجاب سبھا کے پرتی ندھی ...

جائیں۔ اور اگر ان پرتی ندھیوں میں سے کوئی انترنگ سبھا کے ممبر بھی ہوں۔ تو وہ انترنگ سبھا کے یو۔پی کے ممبر تو دسمبر میں اور پنجاب کے مئی میں بدل جایا کریں۔ اس صورت میں ان پرانے ممبروں کی جگہ نئے ممبروں کا انتخاب انترنگ سبھا ہی کر لیا کرے۔ اور جنرل سبھا جو ماہ مارچ میں ہوتی ہے۔ اس کا انترنگ سبھا کے انتخاب میں کوئی ہاتھ ہی نہ رہے۔ یہ بات جنرل سبھا کو کیسے منظور ہو سکتی ہے۔ سبھا کی پرانی کارروائی میں سے جب خود پنجاب سبھا کے اس دستور کو قبول کرنے کی مثال پیش کر دی گئی۔ تو پروفیسر صاحب نے قبول کیا۔ کہ پردھان جی کا گذشتہ ادھیویشن میں دیا گیا رولنگ درست ہے۔ مگر آگے کے لئے یہ سوال کانسٹی ٹیوشنوں کے ماہر کسی بڑے قانون دان کے پاس بھیجا جائے۔ سبھا نے کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا۔ کہ آئندہ جنرل اجلاس میں یہ سوال پیش کر کے سبھا کا فیصلہ لیا جائے۔ کہ وہ اس معاملہ میں کیا چاہتی ہے؟ اس فیصلہ کے مطابق ہم صاف کر دئے جائیں۔ پنڈت بدھ دیو کا یہ اعتراض کہ پنڈت چموپتی جی کے ووٹ دینے کی وجہ سے وہ سبھا کے فیصلہ کو نہیں مانتے۔ رد ہو گیا۔ پنڈت چموپتی جی اس ادھیویشن میں بھی بطور ممبر شریک رہے۔ اور آگے بھی رہ سکیں گے۔

پنڈت جی کا دوسرا اعتراض یہ تھا۔ کہ اس کے معاملہ کا فیصلہ دھرم آریہ سبھا دوارہ ہونا چاہئے تھا۔ نیتی اور شسٹاچار کے متعلق تو سارودیشک سبھا فیصلہ کر سکتی ہے۔ لیکن دھرم کی دِرشٹی سے کوئی بات اچت ہے یا نہیں۔ اس کا فیصلہ دھرم آریہ سبھا ہی کر سکتی ہے۔ پنڈت جی کے اس اعتراض کو بھی تسلیم نہیں کیا گیا۔ دھرم آریہ سبھا کے ضابطہ میں ہی یہ فقرہ درج ہے۔ کہ جس وشے کو سارودیشک سبھا اچت سمجھے۔ وہی دھرم آریہ سبھا میں بھیجا جا سکتا ہے۔ جنم سنسکار کا سوال کوئی کتابی مسئلہ نہیں تھا۔ بلکہ ساداچار دھرم کا تھا۔ اس لئے اس کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔

پنڈت جی کا تیسرا اعتراض یہ تھا۔ کہ انہیں سبھا میں خود اپنی صفائی پیش کرنے کا اوسر نہیں ملا۔ سو اس وقعہ وہ خود موجود تھے۔ انہوں نے اپنا بیان نہایت انکسار سے دیا۔ اور کہا۔ کہ وہ سبھا کا ڈنڈ دینے کا ادھیکار مانتے ہیں۔ اور جو بھی ڈنڈ انہیں دیا جائے گا۔ اسے ہرش سمیت سویکار کریں گے۔

عدالتی بھاشا میں انہوں نے اپنے آپ کو سبھا کے رحم پر چھوڑ دیا۔ پنڈت جی کی اس سجنتا کا سبھا پر اچھا اثر پڑا۔ چونکہ ان کے بیان میں کوئی نئی دلیل نہ تھی۔ اس لئے سبھا نے اپنا سابقہ فیصلہ بحال رکھا۔ پنڈت جی نے کہا کہ سبھا کے پرستاو میں استعمال کئے گئے "دھرم" شبد کا ارتھ لوگ شبد دھانت لے رہے ہیں۔ اور اس سے غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے تجویز کی گئی کہ "دھرم" شبد اس پرستاو میں سے اڑا دیا جائے۔ یہ تجویز منظور نہ ہوئی۔ پھر ایک اور تجویز پیش کی گئی۔ کہ "دھرم" شبد کے آگے "ارتھات" بڑھا دیا جائے۔ جس سے "دھرم" شبد نیتی اور شسٹاچار کا مترادف سمجھا جائے اور سدھانت یا نیتی مذہب کا مفہوم اس میں نہ آ سکے۔ یہ تجویز بھی منظور نہیں ہوئی۔

سبھا "دھرم" شبد کا ارتھ وسترت سمجھتی ہے۔ مذہب اس کا ایک انگ ہے۔ اس کے آگے "ارتھات" آ جانے سے وہ سنکوچت یعنی نیتی اور شسٹاچار کا ہم معنی ہو جاتا ہے۔ یہ سبھا کو منظور نہیں۔ سبھا نے اپنے اس ارتھ کو واضح کر دینا مان لیا۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ اس کے پرستاو میں "دھرم" شبد کا استعمال وسترت ارتھوں میں ہوا ہے۔ فقط مذہب کے ارتھ میں نہیں۔

اس طرح پنڈت جی کے فعل کے متعلق سبھا کی رائے بھی قائم رہی۔ اور ان کی بیان کردہ غلط فہمی کا بھی تدارک ہو گیا۔ رشی کے تِرسکار کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آخر سبھا کو پنڈت جی کی تذلیل تو منظور تھی ہی نہیں۔ پنڈت جی کے اس انکسار۔ دلی دکھ اور آئندہ کے لئے اس اقرار کو کہ وہ کسی حالت میں بھی اس فعل کو دہرائیں گے نہیں۔ کافی سمجھا گیا۔ اور مزید پشچاتاپ کی ضرورت نہیں سمجھی گئی +

اس بات پر پروفیسر رام دیو جی نے صاد کیا۔ کہ سبھا کی سمتی میں پنڈت جی کا حیدرآباد میں کیا گیا فعل "انوچت" تھا۔ "انینت نندنیہ" ہے۔ اور ان کے منکسرانہ بیان اور آئندہ کے لئے اس فعل سے باز رہنے کے اقرار کو پشچاتاپ کا بدل مان کر سبھا کوئی مزید کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ ہم توحید آباد کانڈ کو کئی ہفتوں سے سماپت کر چکے ہیں۔ لوگ خواہ مخواہ سارودیشک سبھا کے فیصلہ پر طرح طرح کے آکشیپ کر کے پنجاب کی "ترتر مَیں مَیں" کو سارودیشک سبھا میں گھسیٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔ سارودیشک سبھا فقط پنجاب کے ہی نہیں۔ دیگر پرانتوں کے بھی ممبر بھی ہیں۔ اس سبھا کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ اس میں کچھ سنیاسی مہاتما بھی شامل ہیں۔ اس سبھا کے پردھان خود سنیاسی ہیں۔ یہ سبھا سارے آریہ جنتا کے برابر پوجیہ ہیں۔ ہمیں افسوس ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہم نے دیکھا کہ ہمارے پرانت کا کیچڑ سارودیشک سبھا پر بھی ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پنڈت بھگودت جی اپنے اعتراضات کی اطلاع سارودیشک سبھا کے دفتر کو دے دیتے۔ تو بہتر تھا۔ انہوں نے ان اعتراضات کو جہاں اپنے "نوٹوں" میں بڑے سے بڑے لیکھوں کا مضمون بنایا۔ وہاں بیشک اب لیکچروں میں بھی حسب معمول تشنی اور تفصیل سے ان کا ذکر کرتے رہے۔ ہمیں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ سبھا کے اجلاس میں انہوں نے تیغ بکھارنے سے پرہیز کیا۔ اور کمال انکسار سے عذر معذرت کی۔ ان کے آنسوؤں نے ان کی تقریر کو اور بھی موثر بنا دیا۔ سبھا فیصلہ تو پہلے ہی کر چکی تھی۔ اور اسے اس نے قائم رکھا۔ پنڈت جی کے اعتراضات میں سے ایک بھی قبول نہ کیا جا سکا۔ البتہ ان کے انکسار نے ڈنڈ کے روپ کو نرم کرا لیا۔ سبھا اپنے مانتیہ اُپدیشک کے آنسوؤں پر پگھل گئی۔ اور جب انہوں نے اپنے آپ کو سبھا کے رحم پر ڈال دیا۔ تو ان کے اس اقرار کو کہ وہ آئندہ ایسا فعل کبھی نہ کریں گے۔ کافی سمجھا گیا۔ اس انکسار سے پنڈت جی کی شان گھٹی نہیں۔ بڑھی ہے۔ کاش کہ وہ یہی وطیرہ شروع سے اختیار کر لیتے۔ اور وہ اور ان کے ساتھی یہ نہ کہتے پھرتے۔ کہ پھر ایسی ارتھا ہوئی۔ تو پھر بھی ہم ایسا کریں گے ؏

خیر! ہمیں رشی دیانند کے چتر اور اس کے دوارہ خود رشی کی مان رکھشا منظور تھی۔ وہ سبھا کے فیصلہ سے کامل طور پر ہو گئی۔ پنڈت جی کو اپنے فعل کی سپشٹ سزا مل گئی۔ کہ ان کے کرتیہ کی مذمت غیر مبہم طور پر کر دی گئی۔ ان کا آتما تو پہلے ہی سے محسوس کر رہا تھا کہ ان کا فعل قابل مذمت ہے۔ لیکن وہ بے فائدہ ضد میں آ کر اسے حق بجانب کہے جا رہے تھے۔ انہوں نے دیکھ لیا۔ کہ آریہ سماج کی شرومنی سبھا نے اسے کسی طرح بھی حق بجانب قرار نہیں دیا۔ بلکہ دھرم۔ نیتی۔ شِشٹاچار۔ راجیہ نیم سب درشٹیوں سے "انوچت" اور "انیت نند نیہ" ٹھہرایا ہے۔ اور وہ خود کہتے ہیں کہ وہ اسے کسی حالت میں بھی دہرائیں گے نہیں۔ شاستر دیوستھا کی وجہ سے نہ دہرانا اور بات ہے۔ پنڈت جی کا کہنا تو یہ ہے۔ کہ شاستر دیوستھا سے پہلے بھی وہ پرتگیا کر چکے تھے۔ اگر ان کے فعل میں دوش کچھ نہیں تھا۔ تو وہ ہمیشہ کے لئے ترک کرنے کے قابل کیوں ہو گیا؟

اب جبکہ آریہ سماج کی سب سے بڑی عدالت نے اپنے شان کے مطابق انہیں ایک لطیف سزا دے دی ہے۔ تو پنڈت جی اپنی آتما سے ایک دفعہ پھر پوچھیں۔ کہ ان کا کرم درست ہے یا نہیں؟ بہتر یہی ہے۔ کہ سارودیشک سبھا کی ویوستھا اور پنڈت جی کی آتما کی آواز ایک ہو جائے۔ ان کے آنسوؤں کی پکار کو سبھا نے سن لیا۔

اب سبھا کے فیصلہ کی لطافت سے پنڈت جی متاثر ہوں ؏

سبھا کے فیصلہ کا یہ مطلب بھی ہے کہ اب آریہ سماج میں یہ اندولن بند ہو جانا چاہئے۔ اصول کا نرنے ہو گیا۔ رشی کے چتر کی اور چتر کے دوارہ رشی کی مان رکھشا کا سوال طے ہوا۔ اب کسی کا یہ کہنا کہ یہ فعل نیتی کے یا شِشٹاچار کے یا دھرم کے ورودھ نہیں۔ بے محل ہے۔ سبھا کے فیصلہ کے بعد سب طرف شانتی ہی شانتی ہو جانی چاہئے۔ اور پنڈت جی کو اوسر ملنا چاہئے۔ کہ سبھا کی ویوستھا کی لطافت کے ساتھ اپنی آتما کو ہم آہنگ کریں ؏

فتح کس کی ہوئی۔ اور شکست کس کی؟ یہ کہنے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ فتح ہمیشہ اصولوں کی ہوتی ہے۔ اور اصول کی فتح ہو چکی ہے۔ وہ اصول یہ ہے۔ کہ:-

"رشی دیانند کے چتر کا اپمان چاہے وہ کسی بھی حالت میں کیا گیا ہو۔ دھرم نیتی شِشٹاچار اور راجیہ نیم سب درشٹیوں سے انوچت اور انیت نند نیہ ہے"

تلوار کی آزادی

جب سے حکومتِ پنجاب نے ایک غیر معمولی گزٹ میں یہ اعلان شائع کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص صوبہ میں تلوار رکھنے کا مجاز ہے۔ اور پیر جماعت علی شاہ نے ہر ایک مسلمان کو تلوار سے مسلح رہنے کا آدیش دیا ہے۔ تب سے مسلمانوں کے سر پر تلوار رکھنے کا عشق سوار ہو گیا ہے۔ اور انہوں نے بعض مقامات پر تلوار کی ایسے طریق سے نمائش شروع کر دی ہے۔ جس سے وہ غیر مسلموں کے لئے خطرہ کا موجب ثابت ہوئے ہیں ؏

سکھوں کے لئے تو پہلے ہی کرپان رکھنا رہت میں شامل ہے۔ لیکن مشکل ہندوؤں کے لئے ہے۔ جو کہ تلوار تو کہیں رہی۔ اپنے پاس شاذو نادر ہی چاقو رکھتے ہیں۔ حالانکہ سنسکاروں کے موقعہ پر ہر ایک ہندو کے پاس کھڑگ کا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ وید کے کئی منتروں میں ہر ایک ہندو کو یہ اپدیش کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی رکھشا کے لئے کھڑگ پاس رکھے۔ اور سوتے جاگتے۔ اٹھتے بیٹھتے اپنے آپ کو سُورکھشت بنانے کی کوشش کرے۔ دیکھئے ہمارے ہندو بھائی کب تلوار کی آزادی سے فائدہ اٹھا کر کھڑگ سمبندھی اپنے کرتویہ کا پالن کرتے ہیں یا نہیں؟

ہریجنوں سے مصالحت

احمد آباد (گجرات پرانت) سے ہم کو خوشی کن اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سردار پٹیل کے سمجھانے بجھانے سے اونچی ذات کے ہندوؤں اور ہریجنوں نے ایک دوسرے کے مجلسی بائیکاٹ کی تحریک ...

... لی ہے۔ اور دونوں جماعتوں نے آئندہ کے لئے پریم سے رہنے کا اقرار کر لیا ہے۔ اور جہاں تک ہریجن لڑکوں کے دیہاتی سکول میں داخلہ کا تعلق ہے۔ اسے فریقین کی خوشی معاملگی پر چھوڑ دیا گیا ہے ؏

ہم خوش ہیں۔ کہ فریقین نے ایک دوسرے کے خلاف مجلسی بائیکاٹ کی تحریک کو واپس لینے کا ...

"پرکاش" کا "دیانند انک"

"پرکاش" کا "دیانند انک" اس سال ۲۶ اکتوبر تک تیار ہو جائے گا۔ "پرکاش" کا سٹاف اسے شاندار بنانے کے لئے اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کر رہا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ مضامین نگار و شعرا صاحبان اس انک کو شاندار بنانے میں جلد از جلد اپنا پورا پورا سہیوگ دیں ایسا ہی اشتہار دہندگان کا بھی یہ پورا فرض ہے۔ کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ نیز آریہ سماجوں کو بھی ابھی سے اپنے آرڈر بھیج کر ہمیں اس قابل بنانا چاہئے۔ کہ ہم ان کی مانگ کا درست اندازہ لگا سکیں۔ ہمارا پچھلے سالوں کا تجربہ شاہد ہے۔ کہ بہت سی آریہ سماجیں اور آریہ بھائی وقت نکل جانے کے بعد لیٹے موقع پر آرڈر دیتے ہیں۔ کہ ان کی تعمیل کرنا سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے زیادہ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی سے ہر ایک بھائی اپنا فرض پورا کرنے کا تہیہ کر لے۔ اور وقت کو ہاتھ سے جانے نہ دے ؏

(مینیجر "پرکاش"۔ لاہور)

دھوکے سے بچیں!

کوی نو وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

"امرت دھارا" (رجسٹرڈ)

(تمہارے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اس کی نقلیں بنانا شروع کر دیں اور کیتوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب دوائیں معمولی سی نقلیں ہیں جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں امرت دھارا کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے اس لئے ہوشیار رہئے اور

اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ)، نصف ایک روپیہ چار آنے (عہ)، نمونہ صرف آٹھ آنے (۸)

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا (۳۲) لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور (۶)

۲۰ اسوج سمت ۱۹۹۲

میری ماتا

سنیچروار کی رات کے ساڑھے ۸ بجے میری ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ دو ہفتہ پہلے جبکہ میں ڈلہوزی میں تھا۔ وہ بیمار ہوئیں۔ ان کی بیماری کوئی نئی نہ تھی۔ جوڑوں کا درد انہیں برسوں سے تھا۔ ۱۳ ستمبر کی رات کو انہیں یہ درد شدت سے ہوا۔ ۱۵ ستمبر کو مجھے تار ملا۔ اور ۱۶ ستمبر کو میں لاہور پہنچ گیا۔ اس وقت سے ان کا لگاتار علاج ہوتا رہا۔ ڈاکٹر نہال چند جی سیکری اور ڈاکٹر دیوان چند جی نے ان کے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ لیکن کچھ نہ بنا۔ شاید بن جاتا۔ اگر ان کا بڑھاپا سدّ راہ نہ ہوتا۔ ان کی عمر اس وقت اسّی برس کے قریب تھی۔

میرے پتا کا دیہانت سنہ ۱۹۰۰ء میں ہوا تھا۔ اس وقت ان کی عمر ۴۵ یا ۴۶ سال تھی۔ میں نے اپنے پتا کو جوانی کی عمر میں گزرتے دیکھا۔ اور ماتا کو اپنی طبعی عمر پر پہنچ کر چلتے دیکھا۔ میری ماتا ایک ایسی عمر میں مجھ سے جدا ہوئی ہیں۔ جس عمر تک بہت کم لوگ پہنچتے ہیں۔ اور جبکہ موت کا افسوس کم ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی عمر میں جو کچھ وہ دیکھ سکتی تھیں۔ وہ دیکھا۔ اور خوب دیکھا۔ باوجود اس کے ان کی جدائی کا مجھے رنج ہے۔ وجہ بتلانے کی ضرورت نہیں۔ کسی بھی قیمت پر ماتا مل نہیں سکتی۔ اور نہ ہی ماتا کا پوتر پریم مل سکتا ہے۔ مجھے تو اس پریم کا وافر حصہ ملا ہوا تھا۔ ہر ایک ماتا کو اپنے بچوں سے پریم ہوتا ہے۔ باوجود اس کے میں کہہ سکتا ہوں کہ جو پریم میری ماتا کو مجھ سے تھا۔ بہت کم ماتاؤں کو اپنے بچوں سے ہوگا۔ باوجودیکہ میں ایسی عمر کو پہنچ چکا ہوں۔ جسے بڑھاپہ کا آغاز کہنا چاہئے پھر بھی وہ مجھے ابھی تک "کاکا" ہی کہہ کر پکارتی تھیں۔ کسی دوسرے نام سے وہ مجھے یاد کرتی تھیں۔ تو وہ تھا "مصری والا"۔

جب وہ بیمار ہوئیں۔ اور انہیں روگ سے بڑا کشٹ ہوا۔ تو وہ میری غیر حاضری میں میرے ہی نام کا جاپ کرتی رہتی تھیں۔ کہتے ہیں "دل را بدل رہیست"۔ شاید اسی لئے جس وقت ان کی علالت کی اطلاع مجھے ڈلہوزی میں ملی۔ تو میں سخت ویاکل ہو اٹھا۔ چونکہ کوئی ایسا انتظام نہ تھا جس سے میں اسی دن لاہور پہنچ سکتا۔ اسی لئے مجھے مجبوراً دوسری صبح تک وہیں رہنا پڑا۔ لیکن اپنی ماتا سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر ہوتے ہوئے بھی ان کی آواز برابر میرے کانوں میں آتی رہی۔ اور میں یہی سنتا رہا کہ وہ مجھے بلا رہی ہیں۔ ان کے گزر جانے سے اب اس سنسار میں مجھے "کاکا" کہنے والا کوئی نہیں رہا۔

میری ماتا میں دو بڑی خوبیاں تھیں۔ ایک یہ کہ ان کا سوبھاؤ بڑا میٹھا تھا۔ اور دوسری یہ کہ وہ بُدھی منی تھیں۔ ان کے سوبھاؤ کی مٹھاس کا یہ حال تھا۔ کہ ان کے لئے ہر وہ شخص ان کا اپنا تھا۔ جس کا مجھ سے کبھی نہ کبھی پرکار سمبندھ رہا ہے۔ ان سب سے وہ پیار کرتی تھیں۔ جب کبھی وہ ملتے۔ تم انہیں گلے لگا لیتیں۔ اور انہیں بار بار اسیسیں دیتیں۔ بیماری کی حالت میں بھی یہی دیکھا گیا۔ سخت درد کی حالت میں بھی انہوں نے اسیس دینے کا کام نہیں بھلایا۔ اور جو کوئی ان کی خبر لینے کے لئے آیا۔ ان کی اسیسیں لے کر گیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میرے دوست اور بھائی بھی انہیں اپنی ماتا سمجھتے تھے۔ اور مجھ سے بڑھ کر ان کی سیوا کرتے رہے۔ ماتا کے دیہانت سے انہیں جو صدمہ ہوا ہے۔ وہ میرے صدمہ سے کسی طرح کم نہیں۔ وہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ انہیں ایک سچے دل سے محبت کرنے والا اس سنسار میں نہیں رہا۔

ان کا دوسرا گُن یہ تھا۔ کہ وہ بڑی بُدھی منی تھیں۔ بڑی معاملہ فہم تھیں۔ میں صرف ایک واقعہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں جب میرے پتا کا دیہانت ہوا۔ میں ابھی کالج کا ایک ودیارتھی تھا۔ کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ میں اپنا دل اور دماغ رشی دیانند کے چرنوں میں ارپن کر چکا ہوں۔ خود آریہ سماجیوں کو بھی اس کا علم نہ تھا۔ چنانچہ جب میرے پتا کے دیہانت پر ان کے کریا کرم کا سوال پیدا ہوا۔ تو میں نے انکار کر دیا۔ میرا انکار سن کر میرے رشتہ داروں کے غم و غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ آج تو کریا کرم نہ کرنا ایک معمولی بات ہو گئی ہے۔ اور نہ کرنے پر کوئی حرف گیری نہیں ہوتی۔ لیکن ۳۵ سال پہلے یہ حالت نہ تھی۔ اور خاص کر وزیر آباد جیسے چھوٹے شہر میں سارے شہر میں کولاہل مچ گیا۔ اور چاروں طرف سے مجھ پر گالیوں اور طعنوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ اس وقت عجیب عجیب منظر دیکھنے میں آئے۔ لیکن میری ماتا سے میری یہ درگت نہ دیکھی گئی۔ ان کے پریم کا چشمہ پھوٹا۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ میں اپنے لڑکے کو کریا پر بیٹھنے نہ دوں گی۔ جب اس کا کریا پر شواس ہی نہیں۔ تو اس کا پھل میرے پتی کو کیسے پہنچ سکتا ہے؟ میں خود کریا پر بیٹھوں گی۔ ماتا کے اس فیصلے نے ہوا کا رخ پلٹ دیا۔ اور جو لوگ مجھے گالیاں دے رہے تھے۔ انہیں مجبوراً خاموش ہونا پڑا۔

عمر کے پہلے حصّہ میں میرے پتا اور ماتا دونوں کا سایہ میرے سر پر رہا۔ لیکن چھوٹی عمر میں ہی میں باپ کے سایہ سے محروم ہو گیا۔ اس لئے عمر کا بڑا حصّہ میری محبت اور عقیدت کا مرکز صرف میری ماتا ہی رہیں۔ آج جبکہ وہ مجھ سے روٹھ گئی ہیں۔ میں یہ چند سطور حوالہ اخبار کر رہا ہوں۔ نہ صرف اس لئے کہ "پرکاش" کے جن ناظرین کو میری ذات سے دلچسپی ہے۔ انہیں میری ماتا سے بھی ضرور ہو گی۔ بلکہ اس لئے بھی کہ ان کے چرنوں میں اپنی محبت و عقیدت کی بھینٹ دھرنے کا یہ آخری موقع ہے۔ میں اس لیکھ کو سماپت کرتا ہوں۔ اس پرارتھنا کے ساتھ کہ جیسی اچھی ماتا مجھے ملی تھی۔ پرماتما سب کو دیں۔

(کرشن)

دوسہرہ!

نوراترے گزرنے کے بعد دوسہرہ کا پوتر تہوار شروع ہو جائے گا۔ یہ تہوار ہندوستان میں برسات کے بعد آتا ہے۔ اور آتا اس وقت ہے۔ جبکہ برکھا موسم اپنا سارا زور خرچ کر دیتا ہے۔ عام خیال ہے کہ اس موقعہ پر بھگوان رام چندر نے راون پر فتح پائی تھی۔ لیکن گو مؤرخین اس بارہ میں متفق نہ ہوں۔ ہمارے لئے یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ واقعی دوسہرہ اسی موقع پر منایا جاتا ہے۔ جبکہ لنکا پتی کا راج شری رامچندر جی کے ہاتھوں برباد ہوا تھا۔

دوسہرہ کی تاریخی وجہ خواہ کچھ ہی ہو موسمی لحاظ سے یہ تہوار اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ ہندو اس موقعہ پر اپنے سابقہ سال کی آمدنی اور خرچ کا پورا پورا جائزہ لے۔ اور آئندہ سال کے متعلق اپنی تجارتی اور اقتصادی سرگرمیوں کا ایک ایسا مکمل پروگرام مرتب کرے۔ جسے وہ آسانی سے [illegible]

ہندو قوم میں اس موقع پر جس قسم کی رام لیلا منائی جاتی ہے۔ گو وہ ایک لحاظ سے ایسی تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ جس سے ہر ایک ہندو رامائن کے ہیروز کے کارناموں پر ایک سرسری نظر ڈالنے کے قابل بن سکتا ہے۔ لیکن رام لیلا کے اندر جو سوانگ ہندوؤں کو دکھلائے جاتے ہیں۔ وہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنے بزرگوں کا حقیقی سنگار نہیں کرتے۔ بلکہ ان کی بے احترامی روا رکھتے ہیں۔ اور غیر ہندوؤں کی نظر میں اپنے بزرگوں کو مذاق کا مضمون بنا لیتے ہیں۔

بہرکیف دوسہرہ کی وجہ خواہ تاریخی ہو یا موسمی۔ ہمارا یہ فرض اولین ہے کہ ہم اسے ایسے طریق سے منائیں جس سے یہ تقریب نہ صرف ہمارے مستقبل کے لئے بلکہ ہماری آئندہ نسلوں کے لئے فخر کا موجب ثابت ہو سکے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت چھوٹی معطل کر دئے گئے

سبھا پردھان کا تازہ کارنامہ

آریہ جگت کو یہ سنکر گہرا رنج و قلق ہوگا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان شری راندیو جی نے پنڈت چھوٹی جی ایم۔ اے۔ ادھشٹا دیانند سیوا سدن و سابق مکھیا ادھشٹاتا آیوروید گوروکل کانگڑی کو معطل کر دیا ہے۔ اُن کی موقوفی کا رزولیوشن اگزیکٹو کی انترنگ سبھا کے سامنے پیش ہے۔ موجودہ حالات میں ان کا موقوف کیا جانا یقینی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی ماہ دسمبر میں منائی جانے والی ہے۔ اس شتابدی کا پہلا مبارک نشان ہم سمجھنا چاہیے۔ کہ سبھا کا ایک ایسا سیوک جس نے بیس دفعہ تک سبھا کی سیوا کا برت دھارن کیا تھا۔ اور جس کی سیوا کے ۱۳-۱۴ درشنا وینت بھی ہو چکے ہیں۔ اور جس کا شمار آریہ سماج کے مسلّمہ ودوانوں میں ہے۔ سبھا کی سیوا سے پرتھک کئے جانے والا ہے۔ اس کا اپرادھ ایسا سنگین سمجھا گیا ہے۔ کہ پردھان جی نے اُسے اپنے اختیار سے معطل کر دیا ہے اور انترنگ سبھا کی منظوری حاصل کرنے کے لئے یہ رزولیوشن اس کے سامنے رکھ دیا ہے کسی نے درست کہا ہے۔ کہ دھڑہ بندی کی سپرٹ منشیہ کے دماغ کو معطل کر دیتی ہے

پنڈت چھوٹی جی کی معطلی بھی اسی دھڑہ بندی کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے +

پنڈت بدھ دیو اور دوسرے جی حضوری اُپدیشک جس طرح چاہیں۔ کانسٹی ٹیوشن کو پاؤں تلے روندیں۔ لیکن پنڈت چھوٹی کو اپنے اوپر لگائے جھوٹے الزامات کا جواب دینے کی بھی اجازت نہیں۔ کسی شاعر نے درست کہا ہے۔ ع۔

گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی میرے صیاد کی ہے

پنڈت چھوٹی کی زبان بندی کی جا رہی ہے اور اس لئے کی جا رہی ہے۔ کہ ان رازہائے سربستہ کا انکشاف نہ ہو۔ جو آریہ جگت کو چونکا دیں گے۔ اور جن سے بڑے بڑے سپرشدھ آدھیکتوں کی گدیاں ہل جائیں گی۔ پنڈت بدھ دیو جی ان دنوں سبھا کے ادھیکاریوں کی آنکھ بنے ہیں کہ کس طرح پالن کر رہے ہیں اس کا تازہ ثبوت یہ ہے۔ کہ ۲۸-۲۹-۳۰ ستمبر کو انہیں سرگودھا جھنگ اور ڈسکہ کی آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں کے پروگرام دیئے گئے تھے۔ وہ وہاں بھیجے گئے تھے اور کسی جلسہ پر نہیں گئے۔ ان سماجوں میں اُپدیشکوں کی کمی رہی۔ سبھا کے منتری جی نے خود سرگودھا سے پنڈت بدھ دیو کو دہلی تار دیا۔ کہ وہ اپنے پروگرام پر فوراً پہنچیں۔ یہ تار ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا۔ (اس پر منتری جی کی طرف سے دوسرا تار دیا گیا۔ جس میں صاف حکم دیا گیا۔ کہ وہ فوراً پہنچیں لیکن پنڈت صاحب مس سے مس نہ ہوئے اور سارودیشک سبھا سے اپنی پوزیشن کا پروانہ حاصل کرنے کے لئے دہلی بھیج دیئے گئے۔ اسی طرح پچھلے دنوں وہ آریہ سماج ڈلہوزی کے سالانہ جلسہ پر گئے۔ وہاں انہوں نے پبلک ویاکھیان میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرانے ادھیکاریوں کو پانی پی پی کر کوسا۔ اور انہیں نکما ثابت کیا۔ پروفیسر نشودیال جی ایم۔ اے آپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس ویاکھیان میں موجود تھے۔ انہوں پر اس ویاکھیان کا یہ اثر ہوا۔ کہ گو وہ اب پردھان پد سے مستعفی ہونے کے باوجود اس وقت تک سبھا کے بل پاس کئے جا رہے تھے۔ انہوں نے گھبرا کر بل واپس کر دئے۔ اور سبھا کو لکھ دیا کہ سبھا کے اُپدیشک پنڈت بدھ دیو اپنے پبلک ویاکھیانوں میں سبھا کے پرانے ادھیکاریوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے میں بل واپس کر رہا ہوں۔ اور ادھیکاریوں سے کہتا ہوں۔ کہ میرا استعفیٰ انترنگ سبھا سے منظور کرایا جائے۔ آپ پردھان جی کے پروٹسٹ کا اثر سبھا کے پردھان اور منتری پر کیا ہوا یہ کہ اُسے ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا۔ نہ اب پردھان کے پروٹسٹ کا کوئی جواب دیا گیا۔ نہ پنڈت بدھ دیو سے کوئی جواب طلب کیا گیا۔ اور نہ ہی یہ معاملہ انترنگ سبھا کے سامنے رکھا گیا۔ پنڈت بدھ دیو وغیرہ اُپدیشکوں سے یہ رعایت اور پنڈت چھوٹی سے وہ سلوک جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے

ع۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

لیکن یہ نتیجہ لازمی ہے۔ جو ادھیکاری دوٹوں کے لئے کسی اُپدیشک کے رحم پر ہوگا۔ وہ اس اُپدیشک کو ڈنڈ کیسے دے سکتا ہے؟

(کرشن)

گوروکل کانگڑی کی مشہور ادویات

جیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ دمہ و تپ دق کی اکسیر دوا ہے +

قیمت چار روپیہ سیر

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کی حفاظت کے لئے اس سے بڑھکر کوئی سرمہ نہیں۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ کھجلی۔ ککرے۔ سرخی وغیرہ امراض چند روز میں ہی دور ہو جاتے ہیں۔

قیمت تین روپیہ تولہ

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

فہرست ادویات مفت

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گوروکل کانگڑی - ضلع سہارنپور

لاہور ایجنٹ:- ویریندر اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ۔ لاہور

شملہ ایجنٹ:- ٹھاکر برادرس - لوئر بازار

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جبری فوجی ٹریننگ

ایبے سینیا اور اٹلی کی باہمی کشیدگی کے متعلق آئے دن جو اطلاعات آ رہی ہیں۔ وہ ظاہر کرتی ہیں۔ کہ ہر دو سلطنتوں کا باہمی تصادم ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔ اٹلی سے پہلے تو گورے فوجی جوان ایبے سینیا کے خلاف بھیجے جا رہے تھے۔ اب تریپولی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں کی مقیم اطالوی فوج کے کمانڈر انچیف نے تمام عربوں کو جو کہ اس ملک میں رہتے ہیں۔ جبری فوجی بھرتی کا اعلان جاری کر دیا ہے۔ تمام اشخاص کو جن کی عمر ۲۰ اور ۴۰ سال کے درمیان ہے۔ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایریٹریا میں لڑنے کے لئے فوج میں بھرتی ہو جائیں۔ جن کی عمر ۱۳ اور ۲۰ سال کے درمیان ہے۔ انہیں بھی فوجی ٹریننگ دی جا رہی ہے تاکہ حسب ضرورت میدان جنگ میں بھیجے جائیں۔

ہمارے خیال میں اٹلی کو ایبے سینیا کی لڑائی صرف اطالوی جوانوں کے لئے مخصوص رکھنی چاہیئے تھی۔ اور رنگ دار محکوم اقوام تک اس کو وسعت نہ دینی چاہیئے تھی۔ کیونکہ رنگ دار اقوام کو یوروپ کی امپیریل طاقتوں کے مفاد میں کوئی ڈائرکٹ دلچسپی نہیں۔ اور عدم دلچسپی کی حالت میں ان کو میدان جنگ میں دھکیلنا یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ ان کو محض کالونی کی پتلی کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہاں اگر تریپولی کی کسی باضابطہ منتظم جماعت نے حکومت اٹلی سے مذکورہ فوجی ٹریننگ کی درخواست کی ہوتی۔ تو علیحدہ معاملہ تھا۔

سرحد پر جھڑپ

کچھ عرصہ سے سرحد سے یہ افسوسناک اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ انگریزی افواج اور قبائلی لشکر میں کبھی نہ کبھی تصادم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ شملہ کا ۱۳ ستمبر کا تار مظہر ہے۔ کہ علاقہ مہمند میں کمین گاہوں سے گولیاں چلائے جانے سے دو برطانوی افسر ہلاک ہو گئے۔ دو زخمی ہوئے اور ۵/۱۲ فرانٹیر فورس کے ۱۵ ، ۱۳ اشخاص ہلاک یا زخمی ہو گئے۔

اس قسم کی افسوسناک اطلاعات کو سن کر ہمارا یہ پختہ یقین ہوتا جا رہا ہے۔ کہ سرحدی قبائل کے متعلق حکومت ہند کی پالیسی شروع سے ہی غلط اور کوتاہ اندیشانہ ہے۔ اگر حکومت سرحدی قبائل کو شروع سے ہی نذرانے اور وظائف دینے کا نام نہ لیتی۔ اور ہندوستان کے خزانہ پر سرحدی علاقوں اور قبائلیوں کے الاؤنسوں کا بوجھ نہ ڈالتی۔ تو ہمارا پختہ خیال ہے۔ کہ سرحدی قبائل کو کبھی بھی انگریزی افواج کے سامنے آنے کی جرأت نہ ہوتی۔ جرأت تب ہی ہوتی ہے۔ جب ان لوگوں کو کھلی چاٹ ستاتی ہے۔ اور یہی لوٹ کھسوٹ کی انگیخت کرتی ہے۔ اگر آج ہی حکومت یہ چاٹ ہمیشہ کے لئے بند کر دے تو ہمارا یقین واثق ہے۔ کہ سرحدی جلد سیدھے ہو جائیں۔

چیف سکریٹری بہار گورنمنٹ کا بیان

پچھلے دنوں اخبارات میں یہ شکایت شائع ہوئی تھی۔ کہ حکومت بہار نے ایک سرکلر نکال کر اپنے صوبہ کے بعض آریہ پرچارکوں کی جائز مشنری سرگرمیوں میں مداخلت کی ہے۔ اور پولیس کو ان کی سرگرمیوں پر نگرانی رکھنے کی تاکید کی ہے۔ جب اس شکایت کے متعلق پریس میں بحث نے دست و گریبان ہو کر حکومت بہار کی طرف سے چیف سکریٹری نے چند روز گذرے ہندو وکلا کو اس امر کا یقین دلایا ہے۔ کہ گورنمنٹ کی ہرگز یہ خواہش نہیں ہے۔ کہ وہ کسی مذہبی جماعت کے پرچار کے جائز کام میں مداخلت کرے۔ گورنمنٹ صرف ایسے مذہبی پرچارکوں کی ایسی تقریروں کو روکنا چاہتی ہے۔ جن سے فرقہ وارانہ کشیدگی کے پیدا ہونے یا بڑھنے کا احتمال ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ان پرچارکوں کی سرگرمیوں پر نگرانی ضروری خیال کی گئی ہے۔

چیف سکریٹری کا مذکورہ بیان یہ ظاہر نہیں کرتا۔ کہ جن پرچارکوں کی سرگرمیوں پر نگرانی رکھنی ضروری خیال کی گئی ہے۔ انہوں نے کون سا ایسا کام کیا۔ جس سے فرقہ وارانہ کشیدگی کے بڑھنے کا احتمال ہو سکتا تھا۔ اگر ان پرچارکوں کی تبلیغی سرگرمیاں ہی حکومت کے خیال میں قابل اعتراض ہیں تو ضرورت اس امر کی تھی۔ کہ جملہ پرچارکوں یا مشنریوں کی خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہوتا۔ سرگرمیوں پر یکساں نگرانی رکھی جاتی۔ نہ کہ صرف آریہ اور ہندو پرچارکوں کو ہی مخصوص کر لیا جاتا اور عیسائی اور مسلم پرچارکوں سے کسی قسم کی باز پرس نہ کی جاتی۔

پیر جماعت علی شاہ کی قابل اعتراض سرگرمیاں

ممکن ہے مسلمانوں کے پیر صاحبان کسی ابتدائی زمانہ میں کوئی مفید وجود ہوں۔ لیکن فی زمانہ تو وہ سخت مضرت رساں ثابت ہو رہے ہیں۔ مومن خود ان کے ہاتھوں نالاں ہیں۔ کیونکہ ان کے مطالبات اس قدر سخت ہوتے ہیں کہ عام حیثیت کے مسلمانوں کے لئے ان کا پورا کرنا سخت مشکل ہے۔ اس کے سوا پیروں پر تکفیر بازی کا بھوت بھی طرح سوار ہوتا ہے۔ جب کوئی مسلمان ان کے خیالات سے اتفاق نہ کرے تو وہ اس کے خلاف تکفیر کا فتویٰ صادر کر دیتے ہیں۔

بہر حال مسلمانوں سے پیروں کا سلوک ایسا ہی ہے۔ غیر مسلموں سے وہ جس قسم کا سلوک روا رکھ رہے ہیں۔ اس کا نمونہ پیر جماعت علی شاہ کی غیر مسلم آزار سرگرمیاں ہیں۔ پیر صاحب نے گذشتہ جنگ عظیم میں حکومت کی جو خدمات کی تھیں۔ ان کی وجہ سے ان کی ہر دلعزیزی کو سخت دھکا لگ چکا تھا۔ گردوارہ شہید گنج کے خلاف جو ایجی ٹیشن شروع ہوا ہے۔ اس سے پیر صاحب کے لئے مسلمانوں میں اپنی عزت بحال کرنے کا موقع نکل آیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے پچھلے دنوں پنجاب کے مسلمانوں کے اندر غیر مسلموں کے خلاف وہ شر باری کی ہے کہ اس سے صوبہ کے اندر اقتصادی بائیکاٹ کی تحریک زور پکڑ گئی ہے۔ چونکہ پیر صاحب اپنی سرگرمیاں کو پنجاب سے باہر بھی پھیلانا چاہتے ہیں۔ اور جماعتی بائیکاٹ کو دور دور تک پھیلا کر فرقہ وارانہ آتشی کی چٹوں میں کلہاڑا مارنا چاہتے ہیں۔ اس لئے حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ پیر صاحب کی مذکورہ قابل اعتراض سرگرمیوں کو روکے۔ تاکہ آپ کی بدولت سارے ہندوستان کا امن خطرہ میں نہ پڑ جائے۔

مالیر کوٹلہ کا قضیہ

ریاست مالیر کوٹلہ کے ہندوؤں کو ہڑتال کئے ہوئے تین ماہ ہونے کو آئے ہیں۔ علی گڑھ کے مجسٹریٹ مسٹر ڈونلڈسن نے جو اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ اپنی تحقیقاتی رپورٹ نواب صاحب کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔ لیکن نواب صاحب نے ابھی تک اس رپورٹ کے سلسلہ میں کوئی کارروائی نہیں کی۔ ضرورت ہے۔ کہ نواب صاحب جلد از جلد رپورٹ کی طرف اپنی توجہ مبذول کریں۔ اور اس کی بنا پر ہندوؤں کی شکایات کو دور کرنے کے متعلق اعلان کریں۔ تاکہ ہندو پھر اس سے حسب معمول اپنا کاروبار کر سکیں۔ گو یہ ایک امر واقعہ ہے کہ تین ماہ کی متواتر ہڑتال سے ہندوؤں کو جو بھاری مالی نقصان پہنچا ہے۔ اس کی تلافی ہونی سخت مشکل ہے۔ لیکن اگر رپورٹ کو دیکھ کر نواب صاحب کوئی فوری کارروائی کریں۔ تو کم از کم ہندو دوکانداروں کو مزید مالی نقصان سے تو بچایا جا سکتا ہے۔ مزید تاخیر کا نتیجہ تو حالات کو اور بھی ناخوشگوار بنانے کا موجب ہو گا۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

بھیم سینی سُرمہ

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی چشمہ کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزور بینائی، سرخی، کھجلی، جھلی، پڑوال، ککرے، درد ہو جانے جاتے رہتے ہیں۔ لگاتار لگانے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگا لینے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ امید ہے ان کی ضرورت ہی نہ ہو گی۔

استری سُکھ دا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط، صاف اور طاقتور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن چڑھنا یا گھٹنا۔ خون پتلا یا جما ہوا۔ کم یا زیادہ درد کے ہمراہ ہونا۔ سر، کمر، جانگھ اور پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید، لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آ جاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی شیشی۔

لکھے رس

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آ جاتا ہے۔ لیکن اس میں تو ہر وقت پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ مسّے جھڑ جاتے ہیں۔ خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

گوروکل فارمیسی دہلی نمبر ۶

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

لکھنؤ کانگرس کا اجلاس

لکھنؤ کی یہ اطلاع یک گونہ موجب طمانیت ہے کہ وہاں کے کانگرسی اراکین نے اپنے باہمی تنازعات کو ختم کر کے لکھنؤ کانگرس کے سالانہ اجلاس کو کامیاب بنانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور اس غرض کے لئے تمام پارٹیاں اب مل کر کام کر رہی ہیں۔ متفقہ رائے سے ڈاکٹر مراری لال جی استقبالیہ کمیٹی کے جنرل سکرٹری منتخب کئے گئے ہیں۔ امید کرنی چاہئے۔ کہ جملہ پارٹیوں کی متفقہ کوشش سے یہ اجلاس بڑا ہی کامیاب ہوگا۔ اس وقت کانگرس کے اس اجلاس کے سلسلہ میں جو بات قابل غور ہے۔ وہ صدارت کا معاملہ نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ کونسلوں میں جا کر عہدے قبول کئے جائیں یا نہ۔ ایک فریق اس بات کے حق میں ہے کہ عہدے قبول کئے جائیں۔ اور دوسرا اس خلاف ہے۔ دیکھئے اس کشمکش کے متعلق کھلے اجلاس میں آخری فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ اور ملک کے آئندہ پالیٹکس پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے؟

پنڈت رودر دت جی کی بریت

آریہ جنتا کو یہ جان کر ہرش ہوگا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے مہوپدیشک پنڈت رودر دت جی شاستری کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ الف ضابطہ فوجداری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شاہجہان پور کی عدالت میں سرکار نے استغاثہ دائر کیا تھا۔ اور جس استغاثہ میں سبھا کی طرف سے پنڈت جی کی پیروی شاہ جہان پور کے قابل وکیل بابو بھگوتی پرشاد جی ماتھر ایڈووکیٹ نے کی تھی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پنڈت جی کو ڈیڑھ سال کی سزا دے دی تھی لیکن اپیل پر ڈسٹرکٹ سیشن جج شاہ جہان پور نے پنڈت جی کو دفعہ ۱۵۳ کے جرم کے ارتکاب سے بے دوش قرار دے دیا تھا اور ۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء کو باعزت طور پر بری کر دیا گیا ہے۔

پنڈت جی کی باعزت بریت پر جہاں ہم ان کو ودھائی دیتے ہیں۔ وہاں آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کو بھی ودھائی دیتے ہیں۔ کہ اس نے اپنے ایک پرگیہ اپدیشک کی مصیبت میں اس کی سہائتا پورن روپ سے کی۔ اور یوگیہ وکلاء کا پربندھ کر کے ان کو باعزت طور پر بری کرایا ہے۔

پیر جماعت علی کی ذہنیت

گوردوارہ شہید گنج کے سلسلہ میں پیر جماعت علی شاہ نے مسلمانوں کو ہندوؤں کا اقتصادی بائیکاٹ کرنے کا وعظ کر کے جو نازیبا شر افشانی کی ہے۔ وہ اپنی قسم کی نئی شر افشانی نہیں بلکہ پیر صاحب اس سے پہلے دیوبندی مسلمانوں کے خلاف بھی، اس قسم کی شر انگیزی کر چکے ہیں۔ چنانچہ ان کی اس شر انگیزی کے متعلق مولانا محمد منظور نعمانی ایڈیٹر "الفرقان" بریلی نے جو پوسٹر شایع فرمایا ہے۔ اس کے ذیل کے اہم اقتباسات زبان حال سے بتلا رہے ہیں کہ پیر صاحب نہ ہندوؤں کے خیر خواہ ہیں۔ اور نہ مسلمانوں کے۔ چنانچہ مولانا صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:-

"واقفان حال جانتے ہیں۔ کہ پیر صاحب موصوف وہی بزرگ ہیں۔ جو علمائے دیوبند کے متعلق بارہا یہ فتوے صادر فرما چکے ہیں۔ کہ:-

"وہ اور ان کے تمام متفقین و متوسلین کافر و مرتد ہیں۔ بلکہ جو شخص ان کے کفر میں شک کرے۔ وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ ان کے جنازہ میں شرکت قطعاً حرام ہے"

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ جو شخص اعلانیہ ہندوؤں کے خلاف نسلی تنفر کا وعظ کرتا پھرتا ہے۔ حکومت کیوں اس کے منہ میں لگام دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔ اور اس کی تقریر و تحریر کی آزادی کو سلب نہیں کرتی؟

پندرہ سال کا دیس نکالا

مہاراجہ الور کو حکومت ہند کے معتوب ہوئے کافی عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک حکومت ہند کا پارہ حرارت تیز ہی ہے۔ چنانچہ اس کے نمائندہ کرنیل اوگلوی ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے ۲۷ ستمبر کو الور میں ذیل کا اہم اعلان کیا:-

"گورنمنٹ پہلے ہی اس امر کو واضح کر چکی ہے۔ کہ جب تک ریاست کے مالیات درست نہ ہو جائیں۔ نظم و نسق کی مشینری کی دوبارہ تنظیم نہ ہو جائے۔ تب تک وہ نظم و نسق کو اپنے ہاتھ میں رکھے گی۔ گورنمنٹ نے ریاست کا قرض اتارنے کے لئے جو سکیم بنا رکھی ہے۔ اس کے پیش نظر کم از کم پندرہ سال تک ریاست پر گورنمنٹ کا کنٹرول رہے گا۔ اور حکومت ہند اس عرصہ میں مہاراجہ صاحب کی واپسی کا کوئی امکان نہیں دیکھتی"

کرنیل صاحب نے اعلان تو کر دیا۔ اور اپنی طرف سے مہاراجہ کے دلی جذبات کے مزعومہ احترام کا پورا پورا ثبوت بھی دے دیا۔ لیکن انہوں نے اتنا اضافہ کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ کہ حکومت ہند مہاراجہ صاحب کی واپسی کے متعلق ریاست کے باشندوں سے بھی استصواب کرنے کی تیاریاں کر رہی ہیں اور وہ جلد ہی اس بارہ میں کوئی نہ کوئی ٹھوس کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

رام لیلا کی تقاریب ترک

بریلی رام لیلا ہندوؤں کا ایک تیرتھ ہے۔ اور اس کی وہی حیثیت ہے۔ جو کہ عیسائیوں کی نظر میں یروشلیم اور بیت اللحم کی ہے۔ یا مسلمانوں میں مدینہ اور مکہ کی ہے۔ لیکن اب اس تیرتھ استھان پر ہندوؤں کو اس لئے تقاریب ترک کرنی پڑی ہیں۔ کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اس شرط کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ کہ وہ جلوس کے سلسلہ میں پولیس کے انضباط اوقات کو منظور کریں۔ مگر منتظمان نے یہ شرط ماننے سے انکار کر دیا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ سارا جھگڑا مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کے سوال کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اگر جلوس کے سلسلہ میں مساجد کے سامنے باجہ بج جانا۔ تو کونسا آسمان ٹوٹ پڑتا۔ اور عالم آبادی میں کیا اندھیر مچ جاتا؟ جب الہ آباد میں پولیس کا باجہ بند نہیں اور سرکاری تقاریب کے موقعہ پر ملٹری بینڈ کی کوئی بندش نہیں۔ تو ہندوؤں کے باجوں نے کونسا گناہ کیا ہے۔ کہ ان کے بجنے سے مسلمانوں کی مساجد کی اتنی بے احترامی ہو جاتی ہے۔ کہ دہلی کے نمازی مومن ہندو باجا کی آواز کو حرام سمجھنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور مسلم نواز حکام بھی ہندوؤں کو اپنے رویہ سے مجبور کر دیتے ہیں۔ کہ وہ بے چارے ناچار اپنی مذہبی تقاریب کو ترک کر دیں۔

پنجابی مسلمانوں کے پو بارہ

بھارت ورش کے غیر مسلموں کی بدقسمتی سمجھئے کہ حکومت وقت کی پالیسی دن بدن مسلم نواز ہوتی جاتی ہے۔ حال ہی میں حکومت پنجاب نے ایک کمیونک شائع کیا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ نئے گورنمنٹ آف انڈیا میں کونسل آف سٹیٹ میں پنجاب کے لئے سولہ نشستیں رکھی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک نشست کسی عورت کو دی جائے گی۔ اور باقی پندرہ نشستیں حلقہ ہائے انتخاب کے ذریعہ پر کی جائیں گی۔ نشستوں کا تناسب حسب ذیل ہوگا:-

مسلم ۸ - سکھ ۴ - جنرل ۳

گویا جہاں تک نشستوں کا تعلق ہے۔ ہندو "جنرل" میں شامل ہیں۔ اور ان کی ہستی اور غیر ہستی چنداں اہمیت نہیں رکھتی۔ کیونکہ "جنرل" میں عیسائی بھی شامل ہیں۔ پارسی بھی اور یہودی بھی۔ اور اگر کہیں جینی بھائی بھی ہندوؤں سے روٹھ بیٹھیں۔ تو وہ بھی "جنرل" میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔

سوال تو یہ ہے۔ کہ جب ہندو پنجاب جیسے صوبہ میں جو کہ سرحد سے مشرق کی طرف ایک (Buffer state) کا منظر ہے۔ سیاسی لحاظ سے قابل لحاظ اقلیت ہیں۔ اور اس امر کے مستحق ہیں۔ کہ حکومت ان کو اسی طرح مراعاتی حقوق عطا کرے۔ جس طرح ہندو اکثریت والے صوبجات میں مسلمانوں سے روا رکھے جاتے ہیں۔ تو پھر ان سے کونسل آف سٹیٹ کی نشستوں کی تقسیم میں کیوں انصاف کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ اور کیوں لیجسلیچرز کو فرقہ پرستی کے جذبہ کے تابع رکھ کر مضحکہ خیز بنایا جا رہا ہے۔

وی پی آتے ہیں

ماہ اکتوبر میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع دی جا رہی ہے۔ خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۲۰ اکتوبر کو بجائے ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بذریعہ وی پی انہیں ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور نہ کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ بعض اصحاب کے وی۔ پی ہمیں تاریخ مقررہ کے بعد موصول ہوتے ہیں۔ جس سے ہمارا وی پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ لہذا خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ وہ اپنا چندہ بہر صورت ۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے دفتر "پرکاش" میں پہنچا دیں۔ یا بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔

(مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانند کی مورتی پر پاد پرہار کرنا سدھانت ورودھ ہے (نمبر ۳)

(از شری لالہ گیان چند جی آریہ۔ نئی دہلی)

پنڈت جی نے جو دوسرا پرمان اُودھرت کیا ہے۔ وہ دیو پوجا پرکرن والے لیکھ کے درمیان سے لیا گیا ہے۔ اس لیئے اس کا ٹھیک ٹھیک ارتھ جاننے کے لیئے لیکھ کے پوروا پر بھاگ کو بھی اپنے اپنے ستھان پر اودھرت کر دیا جائے گا۔ اور اس سے پہلے اوتار کھنڈن پرکرن میں سے رشی کے اس واکیہ کو اودھرت کیا جاتا ہے۔ جو کہ دیو پوجا سمبندھی لیکھوں کے پرکرن انوکول ارتھ جاننے کے لیئے بڑا آوشیک ہے۔

پرشن۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ پرمیشور نراکار ہے۔ پرنتو اس نے شیو۔ وشنو۔ گنیش۔ سوریہ اور دیوی آدی کے شریر دھارن کر رام اور کرشن آدی اوتار لیئے۔ اس سے اس کی مورتی بنتی ہے۔ کیا یہ جھوٹی بات ہے؟

اُتر۔ ہاں ہاں جھوٹی۔ کیونکہ آج ایک بات اکثر اسنادی شیشٹنوں سے پرمیشور کو جنم مرن اور شریر دھارن رہت ویدوں میں کہا ہے۔ اور کیونکہ بھی پرمیشور کا اوتار کبھی سدھ نہیں ہوتا۔ (ستیارتھ پرکاش اکادش سمولاس)

(نوٹ) یہیں سے اتی واکیہ کو یہاں پر اس لیئے اودھرت کیا ہے۔ کہ پاٹھکوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ دیو پوجا سمبندھی واکیوں میں رشی نے جو پاشان آدی مورتیوں کی پوجا کا کھنڈن کیا ہے وہ انہی شیو آدی پانچ دیوؤں کی مورتیوں کا کھنڈن ہے۔ کیونکہ یہ لوگ ایک بھاؤ کر ان کو ایشور کا اوتار جانتے ہیں۔ اور ان کی مورتیوں کو دیہہ بنا کر ان کے دوارہ ایشور کی اپاسنا کرتے ہیں۔

رشی دیو پوجا کا آرمبھ لمن لیکھ سے شروع کرتے ہیں۔

پرشن۔ کسی پرکار کی مورتی پوجا کرائی نہیں۔ اور جو اپنے آریہ ورت میں "پنچ دیو پوجا" شبد پراچین پرمپرا سے چلا آتا ہے۔ اس کا یہی پنچ آیتن پوجا جو کہ شیو۔ وشنو۔ امبیکا۔ گنیش اور سوریہ کی مورتی بنا کر پوجتے ہیں۔ یہ پنچ آیتن پوجا ہے یا نہیں؟

اُتر۔ کسی پرکار کی مورتی پوجا نہ کرنا۔ کنتو مورتی مان جو نیچے کہیں گے۔ ان کی پوجا ارتھات ستکار کرنا چاہئے۔ وہ پنچ آیتن پوجا شبد بہت اچھا ارتھ والا ہے۔ پرنتو ودیا ہین مورکھوں نے اس کے اُتم ارتھ کو چھوڑ کر نکرشٹ ارتھ پکڑ لیا ہے۔ جو آج کل شیو آدی پانچوں کی مورتیاں بنا کر پوجتے ہیں۔ ان کا کھنڈن تو ابھی کر چکے ہیں۔ پرنتی پنچ آیتن۔ وید وکت اور وید انوکول دیو پوجا اور مورتی پوجا یہ ہے۔ سنو:

رشی دیانند دیو پوجا سمبندھی وکتی کے اُوکت پرشن کا اُپکرم اپنے اس پرتگیا واکیہ سے کرتے ہیں۔ کہ جس کے نیچے لکیر دی گئی ہے اُوکت پرتگیا واکیہ میں رشی نے وید انوکول دیو پوجا کے ساتھ وید انوکول مورتی پوجا کے سدھ کرنے کی بھی پرتگیا کی ہے۔ جس سے سپشٹ ہے کہ کوئی ایسی مورتی پوجا بھی ہے۔ کہ جس کو رشی دیانند وید انوکول سمجھتے ہیں۔ پاٹھکوں کو رشی کے اس واکیہ کو دھیان میں رکھنا چاہیئے۔

(نوٹ) پنڈت بدھ دیو جی نے رشی کے اُتر کے اُکت بھاگ کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اپنے پکش کی پشٹی کے لئے اُتر کا من اِچھت بھاگ ہی اُودھرت کیا ہے۔

پرتھم ماتا مورتی متی پوجنیہ دیوتا ارتھات سنتانوں کو تن۔ من اور دھن سے سیوا کر کے ماتا کو پرسن رکھنا۔ ارتھات تاڑنا کبھی نہ کرنا۔ دوسرا پتا ستکرتویہ دیو اس کی بھی ماتا کے سمان سیوا کرنا۔ تیسرا آچاریہ جو ودیا کا دینے والا ہے۔ اس کی تن۔ من اور دھن سے سیوا کرنا۔ چوتھا اتتھی جو ودوان دھارمک نشکپٹی سب کی اُنتی چاہنے والا جگت میں بھرمن کرتا ہوا ستیہ اُپدیش سے سب کو سکھی کرتا ہے۔ اس کی سیوا کریں۔ پانچواں استری کے لیئے پتی اور پرش کے لیئے پتنی پوجنیہ ہے۔ یہ پانچ مورتی مان دیو جن کے سنگ سے منشیہ دیہہ کی اُتپتی۔ پالن۔ ستیہ شکشا ودیا اور ستیہ اُپدیش کی پراپتی ہوتی ہے۔ یہی پرمیشور کو پراپت ہونے کی سیڑھیاں ہیں۔ ان کی سیوا نہ کر کے جو پاشان آدی مورتی پوجتے ہیں۔ وے اتیو وید درودھی ہیں (پنڈت جی نے "وے اتیو پامر نرک گامی ہیں" لکھا ہے۔ خبر نہیں یہ کہاں سے لیا ہے؟

پرشن۔ ماتا پتا آدی کی سیوا کریں۔ اور مورتی پوجا بھی کریں۔ تب تو کوئی دوش نہیں؟

اُتر۔ پاشان آدی مورتی پوجا تو سرودا چھوڑنے اور ماتا پتا آدی مورتی مانوں کی سیوا کرنے میں ہی کلیان ہے۔ بڑے انرتھ کی بات ہے کہ ساکشات ماتا پتا آدی پرتیکش سکھدا انیک دیوؤں کو چھوڑ کر ادیو پاشان آدی میں سر مارنا سویکار کیا۔

(ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۱ صفحہ ۲۱۷)

پنڈت جی نے اس پرمان کو ماتا پتا آدی پانچ مورتی مان دیوؤں کی مورتیوں کی پوجا کے کھنڈن میں اُپستھت کیا ہے۔ پرنتو رشی کے لیکھ کے پورو پر بھاگ کو ملا کر پڑھنے سے سپشٹ ہو جاتا ہے کہ یہاں پر رشی نے ماتا پتا آدی دیوؤں کی مورتیوں کی پوجا کا کھنڈن نہیں کیا۔ بلکہ شیو آدی اُکت پورا ایک پانچ دیوؤں (جن کو وہ ایشور کا اوتار مانتے ہیں اور جن کی مورتیوں کو دیہہ بنا کر وہ ایشور کی اپاسنا کرتے ہیں) کی مورتیوں کی اپاسنا کا کھنڈن اور وید انوکول دیو پوجا کا منڈن کیا ہے۔ اس لیئے اس پرمان سے رشی کی مورتی کو گھر میں لٹکانا اور اس مورتی کے مورتی مان رشی کے لوک پرلوک اُپیوگی گنوں کرموں کا مان اور انوکرن کرنا رشی کے اُوچیہ جیون سے شکشا گرہن روپ دیو پوجا کا کدا پی کھنڈن نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی پنڈت جی کا سدھانت کا یہ اس پرمان سے سدھانت انوکول سدھ ہوتا ہے۔

(نوٹ) اسی دیو پوجا کے پرکرن کے انت میں رشی یہ لکھتے ہیں:

پرشن۔ جیسے استری آدی کی پاشان آدی مورتی دیکھنے سے کام کی اُتپتی ہوتی ہے۔ ویسے ہی ویت راگ شانت کی مورتی دیکھنے سے ویت راگ اور شانتی کی پراپتی کیوں نہ ہوگی؟

اُتر۔ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ مورتی کے جڑتو دھرم آتما میں آنے سے وچار شکتی گھٹ جاتی ہے۔ وویک کے بنا ویت راگ۔ ویت راگ کے بنا گیان اور وگیان کے بنا شانتی نہیں ہوتی۔ اور جو کچھ ہوتا ہے ان کے سنگ اُپدیش اور ان کے اتہاس آدی کے دیکھنے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ جس کا گن دوش نہ جان کر اس کی مورتی ماتر دیکھنے سے پریتی نہیں ہوتی۔ پریتی ہونے کا کارن گن گیان ہے۔

(ستیارتھ پرکاش ایکادش سمولاس صفحہ ۲۱۸)

اس لیکھ میں بھی ایک تو رشی نے پہلے کی طرح پوراکوں کی شیو آدی دیو مورتیوں کی اُپاسنا ہی کا کھنڈن کیا ہے۔ کیونکہ [illegible] کا جڑتو آتما میں آ سکتا ہے۔ تو مورتیوں کو اُپاسیہ ودیہ سمجھ کر ان کا دھیان کرنے سے ہی تو آ سکتا ہے۔ دیکھنے ماتر سے نہیں۔ اگر دیکھنے ماتر سے جڑتو آتا۔ تو سارا چیتن جگت ہی جڑ یا اگیانی ہو گیا ہوتا۔ کیونکہ وہ زیادہ تر جڑ جگت کو ہی دیکھتا ہے۔ اس کا وستر اُتر نیچے دیا جا چکا ہے۔

دوسرا رشی نے اُپکرم میں کی ہوئی اپنی اس پرتگیا "وید وکت اور وید انوکول دیو پوجا اور مورتی پوجا یہ ہے۔ سنو" کے انوسار لیکھ کے اوپ سنہار کے ان شبدوں "اور جو کچھ ہوتا ہے۔ سو اس کے سنگ اُپدیش" (سے ہوتا ہے) شبدوں چیتن ماتا پتا آدی دیوؤں کی وید انوکول دیو پوجا کا ودھان کیا ہے۔ اور اس سے آگے کے اس لیکھ" اور ان کے اتہاس آدی کے دیکھنے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ جس کا گن دوش نہ جان کر اس کی مورتی ماتر دیکھنے سے پریتی نہیں ہوتی۔ پریتی ہونے کا کارن گن گیان ہے" میں ماتا پتا اور آچاریہ آدی دیوؤں کی جڑ مورتیوں کی وید انوکول مورتی پوجا کا منڈن کیا ہے۔ رشی نے اُکت پرشن کے اُتر میں لیکھ کے ان شبدوں دوارا صاف لکھ دیا ہے۔ کہ ویت راگیوں کی مورتیوں کو دیکھنے ماتر سے ویت راگ اور شانتی نہیں ہوتی۔ بلکہ ان مورتیوں کے مورتی مان دیوؤں کے اتہاس کے گن گیان کو بھلی پرکار وچار نے اور گرہن کرنے سے شانتی ہوتی ہے۔ سارانش یہ کہ رشی نے یہاں سپشٹ مانا ہے کہ ان دو مورتیوں کے دیکھنے سے ہی لابھ ہوتا ہے۔ جن کے اتہاس معلوم ہوں۔ اور جن کے گنوں کا گیان ہو۔ اس لئے پنڈت بدھ دیو جی نے دیو پوجا سمبندھی رشی لیکھ کے پوروا پر بھاگ کو چھوڑ کر کیول مدھیہ بھاگ کو ہی اودھرت کر کے اپنی کلپنا کو سدھانت انوکول سدھ کرنے کا جو یتن کیا ہے۔ وہ نشپھل ہے۔ کیونکہ سارے لیکھ کے پڑھنے سے رشی کا آشے ایسا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس سے نہ کیول یہ کہ پنڈت جی کی حسب منشا کلپنا سدھانت انوکول ہی سدھ نہیں ہوتی۔ بلکہ سدھانت ورودھی ٹھہرتی ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

۳ پنڈت جی نے تیسرا پوجا سمبندھی پرمان سنسکار ودھی کے سنیاس آشرم پرکرن سے یہ ناظہرت کیا ہے۔ "ودوانوں سے بھن پاشان آدی مورتیوں کو نہ مانے نہ منوا دے۔ ویسے ہی گرہستیوں کو ماتا پتا آچاریہ اتتھی استری کے لئے ودواہت پرش اور پرش کے لئے ودواہت استری کی مورتی سے بھن کسی کی مورتی کو پوجیہ نہ سمجھا دے۔ پرنتو یہ لیکھ ادھورا ہے۔ پورا اس پرکار ہے "ودوانوں اور ایشور سے بھن نہ کسی کو دیو سمجھا دے۔ یوگ ابھیاس ست سنگ اور ستیہ بھاشن آدی سے بھن نہ کسی کو تیرتھ اور ودوانوں کی مورتیوں سے بھن پاشان آدی مورتیوں کو نہ ملنے نہ منوا دے۔ اس کے آگے وہی کچھ ہے۔ جو کہ اوپر لکھا ہوا ہے)"

پنڈت جی کے اودھرت کئے ہوئے لیکھ میں تیرتھ "شبد سے پہلے کا لیکھ اور ودوانوں شبد سے آگے کی "مورتیوں" شبد نہیں ہے معلوم نہیں کہ یہ کیوں چھوڑ گیا ہے۔ یا کہ چھوٹ گیا ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ یہ سارا ہی بھاگ کاپی کرنے والے کی غلطی سے رہ گیا ہو۔ خاص کر "ودوانوں کی مورتیوں" شبد کا لیکھ میں نہ آنا اپنے اندر خاص راز رکھتا ہے۔ کیونکہ لیکھ میں اس کے ہونے اور نہ ہونے میں ارتھ کا بڑا بھاری فرق پڑ جاتا ہے۔ خیر جو ہو۔ رشی کا یہ لیکھ بھی نہ کیول پنڈت جی کے پکش کو سدھ نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے ورودھ ودوانوں کی جڑ مورتیوں کی پوجا کا (اوپاسنا کا نہیں) ودھان کرتا ہے۔ کیونکہ رشی نے اوکت لیکھ میں سنیاسی کو دیو پوجا سمبندھی کرتویہ اس پرکار بتلایا ہے کہ وہ ودوانوں اور ایشور کے سوائے کسی کو دیو اور ودوانوں کی مورتیوں کے سوائے دوسری پاشان آدی مورتیوں کو نہ خود مانے اور نہ دوسروں کو ان کے ماننے کا اپدیش کرے۔ یہاں پر رشی نے ودوانوں سے بھن ماتا پتا آدی چیتن اور اگنی وایو آدی جڑ دیوتاؤں کا نشیدھ نہیں کیا۔ کیونکہ رشی ان کو دیو مانتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے دکھلایا جا چکا ہے اس جگہ پر تو کیول پرانکوں کے کلپنا کئے ہوئے ایشور کے اوتار شیو، وشنو، سورج، گنیش اور امبکا نامی پانچ دیوؤں کا نشیدھ کیا ہے۔ اسی طرح ودوانوں کی مورتیوں کے سوائے جن پاشان آدی مورتیوں کا کھنڈن کیا ہے۔ وہ بھی پرانکوں کی اوکت پانچوں کی مورتیوں کا ہے۔ کسی اور مورتی کا نہیں۔ رشی نے اس لیکھ کے پہلے بھاگ میں چیتن ودوان دیوؤں کے منڈن کے مقابلہ میں پرانکوں کے مانے ہوئے چیتن شیو آدی دیوؤں کا کھنڈن کیا ہے اور دوسرے بھاگ میں ودوانوں کی جڑ مورتیوں کے منڈن کے مقابلہ میں شیو آدی کی جڑ مورتیوں کا کھنڈن کیا ہے۔ اس لئے یہاں پر مورتیوں کا ابھیپرایہ "چیتن مورتیاں نہیں لیا جا سکتا۔ اور یہ بھی کہ مورتیاں نہ چیتن ہو ہی نہیں سکتیں۔ اور "مورتیوں" شبد کا ابھیپرایہ "ودوان" آدی لینے سے رشی کے لیکھ میں پنرکت دوش بھی آتا ہے۔ اس کا وشیش ورنن اگلے پرمان کی سمالوچنا میں کیا جائے گا۔

اس کے اتِرکت مورتیوں شبد کا ابھیپرایہ چیتن ماتا پتا آدی لینے سے یہ بھی دوش آئے گا کہ ماتا پتا آچاریہ آدی دیوؤں تتھا استری کے لئے اپنے پتی اور پتی کے لئے اپنی استری کی مورتی (چتر) رکھنے کا بھی نشیدھ ہو جائیگا جس کی ویدک سمجھتا میں کسی پرکار بھی ودھی نہیں پائی جا سکتی۔

۴ چوتھا پرمان پنڈت جی نے جو اودھرت کیا ہے۔ وہ رشی دیانند کی منتویہ آدی کا منتویہ کا اکیسواں منتویہ ہے:-

"ابھی ودوانوں ماتا پتا آچاریہ اتتھی نیائے کاری راجا اور دھرماتما جن پتی ورتا استری اور استری ورت پتی کا ستکار کرنا دیو پوجا کہلاتا ہے۔ اس سے وِپریت ادیو پوجا۔ انکی مورتیوں کو پوجیہ اور اتر پاشان آدی جڑ مورتیوں کو سرتھا اپوجیہ سمجھتا ہوں۔"

رشی کا یہ منتویہ دیو پوجا سمبندھی ہے۔ اور پران ویاکھیانوں کا نچوڑ ہے۔ جو کہ رشی نے اپنے ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھوں میں دیو پوجا سمبندھی پرکرن میں کئے ہیں۔ جیسا کہ سوائے منتویہ امنتویہ کے انت میں رشی سوئم لکھتے ہیں:-

"یہ سنکشیپ سے سو سدھانت دکھلا دئے ہیں۔ ان کی وشیش ویاکھیا اسی ستیارتھ پرکاش کے پرکرن میں ہے۔ تتھا رگوید آدی بھاشیہ بھومکا آدی گرنتھوں میں بھی لکھی ہے"۔

اس لئے منتویہ کا جو ارتھ رشی کی دوسری دیو پوجا سمبندھی ویاکھیا کے انکول ہوگا۔ وہی ٹھیک ہوگا۔ دوسرا نہیں۔ رشی کی دیو پوجا سمبندھی ویاکھیا کے لیکھ پیچھے درج کئے جا چکے ہیں۔ ان کے انکول اوکت منتویہ کا ارتھ بھی اس پرکار ہی ہو سکتا ہے۔

سنسکار ودھی کے اوکت لیکھ کی طرح یہاں بھی رشی نے منتویہ کے پہلے بھاگ میں ودوان آدی چیتن (جیوت) دیوؤں کی سیوا ستکار آدی پوجا کو دیو پوجا مانا ہے۔ اور اس کے وِپریت جو پرانکوں کے کلپت ایشور کے اوتار شیو آدی دیو ہیں۔ ان کی پوجا کو ادیو پوجا بتلایا ہے۔ اور منتویہ کے دوسرے بھاگ میں ماتا پتا آچاریہ آدی دیوؤں کی جڑ مورتیوں کو پوجیہ اور ان سے اتر پرانکوں کے شیو آدی دیوؤں کی جڑ مورتیوں (جن کو وہ دیوتا بنا کر ایشور کی اپاسنا کرتے ہیں) اپوجیہ ٹھہرایا ہے۔ ماتا پتا آدی دیوؤں کی مورتیوں کا ابھیپرایہ جیوت ماتا پتا آدی جن ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ایک تو رشی کے سوترروپ منتویہ میں پنرکتی دوش آتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ایسا ابھیپرایہ لینے سے سنسکار ودھی کے اوکت لیکھ اور رشی کے دیو پوجا سمبندھی دوسرے لیکھوں میں بھی پنرکت دوش آتا ہے۔ کیا یہ سمبھو ہو سکتا ہے۔ کہ رشی خاص کر اس وشیہ میں سب جگہ پر ہی پنرکتی کرتے جائیں۔ کدا پی نہیں۔

دوسرا اتر شبد بتلا رہا ہے۔ کہ وہ ماتا پتا آدی کی جڑ مورتیوں کے مقابلہ میں ہی دوسری جڑ پاشان آدی مورتیوں کا نشیدھ کر رہا ہے۔ ماتا پتا آدی کے مقابلہ میں نہیں۔ اس کے اتِرکت اوکت ابھیپرایہ ان وجوہات سے بھی نہیں لیا جا سکتا (ا) "انکی مورتیوں" شبد کا ارتھ ماتا پتا آدی بن ہی نہیں سکتا۔ ماتا پتا آدی کی مورتیاں ہی ہوگا۔ کیونکہ ماتا پتا آچاریہ آدی سنگیا آتما کی نہیں ہے۔ بلکہ شریر سہت آتما کی۔ اتھوا آتما وششٹ شریر کی ہے۔ اس لئے منتویہ میں آیا ہوا "انکی مورتیوں" شبد کا پریوگ آتما اور شریر کے مِل روپ ماتا پتا آدی سے بھن ان کی جڑ مورتیوں کے لئے ہی ہو سکتا ہے۔ ماتا پتا آدی کے لئے نہیں۔ کیونکہ وہ مورتی مان ہیں۔ مورتی نہیں۔ نیز "انکی مورتیوں" شبد کا پریوگ ماتا پتا آدی کے شریر کے لئے بھی نہیں ہو سکتا وہ اس لئے کہ شریر کی سہائتا ماتا پتا آدی سنگیا وشیشتا کے اندر ہے۔ اس کے بنا ماتا پتا آدی سنگیا بن ہی نہیں سکتی۔ اور اگر کوئی منشیہ شریر وششٹ آتما روپ ماتا پتا آدی کے لئے مورتی شبد کا پریوگ کرتا ہے۔ تو وہ شاستریہ نہیں۔ بلکہ اشکت اور اشاستریہ کتھن ہوگا۔ اس لئے اس کا پریوگ رشی دیانند کے شاستر میں ہونا سمبھو نہیں ہے۔

(ب) وستوتا (دراصل) روپ انگ اور آکار اتھوا آکرتی (جو کہ آنکھ کے وشے ہیں) کا نام ہی مورتی ہے۔ اتھوا مورتی شبد روپ انگ اور آکار کا ہی واچک ہے۔ یہ جس پدارتھ میں ہوتے ہیں۔ وہ مورتی مان کہلاتا ہے اور جس میں یہ نہ ہوں وہ امورت۔ جیسے پرتھوی اور اس سے اتپن ہوئے ہوئے گھٹ پٹ آدی پدارتھ مورتی مان اور آتما آدی امورت ہیں۔ اس لئے روپ۔ انگ اور آکار مورتی شبد کا پریوگ وششٹ کر جنہوں کے لئے ہی ہو سکتا ہے۔ اور اوکت منتویہ میں بھی رشی نے "مورتیوں" شبد کا پریوگ ان کے اسی ارتھ میں ہی کیا ہے۔ کسی دوسرے ارتھ میں نہیں۔

(ج) لوک میں روپ۔ انگ اور آکار رکھنے والے مورتی مان پدارتھوں کو بھی لاکھنک ارتھ میں مورتی کہنے کا ویوہار ہے۔ لیکن مورتی شبد کا اس پرکار کا پریوگ بھی جڑ پدارتھوں میں ہی ہوتا ہے چیتن میں نہیں۔ جیسے جڑ پاشان آدی مورتی مان پدارتھوں سے بنی ہوئی ماتا پتا آدی کی مورتی کو تو ماتا پتا آدی کی مورتی کہتے ہیں۔ پرنتو جیوت ماتا پتا کو کوئی مورتی نہیں کہتا۔ سب ہی ماتا پتا کہتے ہیں۔ اور اگر بالفرض محال مورتی شبد کا اشاستریہ پریوگ جیوت ماتا پتا آدی کے لئے بھی مان لیا جاوے۔ تو بھی وہ یہاں پر سنگت نہیں کہلاتا۔ کیونکہ ایسی صورت میں بھی منتویہ میں "انکی مورتیوں کو پوجیہ" کے سکھان میں "ان مورتیوں کا پوجیہ ہونا چاہئے تھا۔ جو کہ نہیں ہے۔

(د) مورتی شبد کا پریوگ جڑ پدارتھوں میں ہی ہو سکتا ہے۔ چیتن میں نہیں۔ کیونکہ جڑ پدارتھوں میں ہی روپ۔ انگ اور آکار روپ مورتی ہوتی ہے۔ چیتن میں نہیں۔ اور امورت شبد کا ارتھ بھی "اچیتن" نہیں ہے۔

جیو برہم دونو ہی چیتن ہیں۔ اور وہ امورت ہیں۔ اس لئے چیتن اتھوا جیوت ماتا پتا کے لئے "مورتیاں" شبد کا پریوگ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ دیودت دریہ مورتی ہے۔ تو اس کا ابھیپرایہ بھی دیودت کے مورتی مان جڑ شریر کی اپیکشا آدی سے ہوتا ہے۔ کہ آتما اور شریر دونو کی اپیکشا آدی سے۔ اسی طرح جب کوئی یہ کہتا ہے۔ کہ دیودت ودوان ہے۔ تو اس کا سنگیت بھی دیودت کے آتما کی ودوتا سے ہوتا ہے۔ نہ کہ شریر کی ودوتا سے کیونکہ شریر جڑ ہے۔ اس لئے اس میں گیان کا ابھاو ہے۔ اس لئے چیتن اتھوا جیوت ماتا پتا آدی کے لئے رشی کے اُکتا منتویہ میں مورتی شبد کا پریوگ نہیں ہو سکتا۔ اتہ پنڈت جی نے اس منتویہ کا جو یہ ابھیپرایہ لیا ہے۔ کہ رشی چیتن کی پوجا مانتے ہیں۔ جڑ کی نہیں۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔

۵ پانچواں پرمان پنڈت جی نے "آریہ ادیشیہ رتن مالا" سے بغیر حوالہ اودھرت کیا ہے:-

"جیسے ماتا پتا آچاریہ اتتھی اور پرمیشور کو جو بیٹھا یوگیہ ستکار کرکے پرسنن کرنا ہے۔ اس کو پنچ آیتن پوجا کہتے ہیں"۔ (رتن ۷۵)

اس جگہ پر رشی نے کیول پنچ آیتن پوجا کا سروپ بتلایا ہے۔ پنچ آیتن پوجا اور دیو پوجا میں اتنا ہی فرق ہے۔ کہ پنچ آیتن پوجا میں اوکت پانچوں دیوؤں کی پوجا کا ذکر ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اور دیو پوجا میں پانچ سے ادھک دیوؤں کی پوجا بتلائی ہے ۔ جیسا کہ منوسمرتی میں درج ہے۔ یہاں پر رشی نے سنسکار ودھی اور رگویدمیں منوسمرتی کے لیکھوں کے پہلے بھاگ کی طرح جیوت ماتا پتا آدی کے سنسکار کو پنچ مہایگیہ پوجا بتلایا ہے۔ اور ان کی نتھا منو آدی پرانکوں کے پانچ دیوتوں کی مورتیوں کی پوجا کا ذکر بھی نہیں کیا اور نہ اگر ماتا پتا آدی کی مورتیوں کی پوجا کا کھنڈن نہیں کیا۔ تو شیو آدی کی مورتیوں کا کھنڈن بھی نہیں کیا۔ اگر یہاں پر ماتا پتا آدی کی مورتی کی مورتیوں کا منڈن نہ ہونے سے یہ مانا جائے کہ رشی ان کے منڈن کے ورودھی تھے۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ شیو آدی کی مورتیوں کے کھنڈن کے بھی ورودھی تھے۔ کیونکہ یہاں پر انہوں نے ان کا کھنڈن بھی نہیں کیا۔ اس کے اتیرکت رشی کے دوسرے لیکھوں اور اس لیکھ میں ورودھ بھی آئے گا۔ کیونکہ رشی کے دوسرے لیکھوں میں اور خاص کر منوسمرتی میں ماتا پتا آدی کی مورتیوں کی پوجا کا کھنڈن اور شیو آدی کی مورتیوں کا کھنڈن موجود ہے۔ اس لئے اس لیکھ میں ان کا ذکر نہ ہوتے ہوئے بھی ان کے سمبندھ میں رشی کی وہی سمتی ماننی پڑے گی جس کا اظہار رشی کے دوسرے لیکھوں سے ہوتا ہے۔ اس لئے ہم دا کیہ بھی پنڈت جی کے پکش کا پوشک نہیں ہے۔

۵ پنڈت بدھ دیو جی نے اپنے لیکھ میں یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ جہاں گھر میں رکھے ہوئے رشی کے چتر سے لابھ اٹھانا میں پاپ نہیں سمجھتا۔ وہاں فلانا کے بھرم نوارن ارتھ اس کا اسیا دھارن اوستھا میں بھی ہر رکھنے میں پاپ بھی نہیں سمجھتا۔

("الہدیش" ۱۷۔ ۲۴ر اگست ۱۹۳۵ء)

یہاں پر پنڈت جی سویم مانتے ہیں کہ رشی کے چتر کو گھر میں رکھ کر اس سے لابھ اٹھایا جا سکتا ہے جس سے میرے پکش کی پشٹی ہوتی ہے۔ اسے دھارن اوستھا کا قرار دیں اپنے لیکھ نمبر ۱ میں دئے ہوئے پکش کا ہوں۔

رہی یہ بات کہ پنڈت جی چتر کو پاؤں تلے روندنے میں پاپ نہیں سمجھتے۔ یہ ان کی مرضی ہے کہ وہ پاپ سمجھیں یا نہ۔ پرنتو دیکھنا یہ ہے کہ رشی اسے کرم کو پاپ سمجھتے ہیں یا نہیں۔ اس کے جاننے کے لئے رشی کے لکھے لیکھ کو پڑھئے ؛۔

"رام لیلا اور راس منڈل بھی کرواتے ہیں۔ سیتا رام رادھا کرشن ناچ رہے ہیں۔ راجا اور مہنت آدی ان کے سیوک آنند میں بیٹھے ہیں۔ مندر میں سیتا رام آدی کھڑے ہیں پجاری یا مہنت جی آسن

لگا کر گدی پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ . . . . .

اور راس منڈل و رام لیلا کے انت میں سیتا رام و رادھا کرشن سے بھیک منگواتے ہیں۔ جہاں میلہ ٹھٹھہ ہوتا ہے۔ وہاں چھوکرے پر مکٹ دھر کنہیا بنا مارگ میں بٹھا کر بھیک منگواتے ہیں۔ اتیادی باتوں کو آپ لوگ وچار لیجئے کہ کتنے بڑے شوک کی بات ہے۔ بھلا کہو تو سیتا رام آدی ایسے دریدر اور بھیک بھیک تھے۔ یہ ان کا اپہاس اور نندا نہیں۔ تو اور کیا ہے ؟ اس سے بڑی اپنے مانیہ پرشوں کی نندا ہوتی ہے۔ . . . . . . جو کوئی ان کا ایسا اپہاس کرتا۔ اس کو دنڈ دئے بنا کبھی نہ چھوڑتے۔ ہاں جب انہوں نے دنڈ نہ پایا۔ تو ان کے کرموں نے پجاریوں کو بہت سے مورتی ورودھ جیوں سے یہ سزا دلا دی۔ اور اب بھی ملتی ہے۔ اور جب تک اس کو کرم کو نہ چھوڑیں گے۔ تب تک ملے گی۔ اس میں کیا سندیہہ ہے۔ کہ جو آریہ ورت کی پرتی دن ہانی پاشان آدی پوجکوں کا پراجے انہی کرموں سے ہوتا ہے۔ کیونکہ پاپ کا پھل دکھ ہے "

(ستیارتھ پرکاش ایکادش سمولاس صفحہ ۲۳۹) رشی کے اس لیکھ سے سپشٹ ہے۔ کہ رشی مہاپرشوں کی مورتیوں کے اپمان کو نندت کرم اور پاپ سمجھتے ہیں۔ اور اپمان کرنے والوں کے کرم پر شوک پرگٹ کرتے ہیں۔ رشی یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ پجاریوں کی نیت رام کرشن آدی کا اپمان کرنے کی نہیں ہے۔ تو بھی وہ پجاریوں کے اس کام کو دوشی قرار ٹھہراتے ہیں۔ . . . . انیادی ؛

میں نے پنڈت بدھ دیو جی کے اودھرت کئے ہوئے رشی واکیوں کا پرکرن انوکول ارتھ پاٹھکوں کے سامنے رکھ دیا ہے۔ جس سے یہ سپشٹ ہے کہ ماتا پتا آچاریہ آدی چیتن اور اگنی وایو آدی جڑ دونو پرکار کے دیوتا ہیں جس میں جتنا جتنا دیوتو گن ہے اس میں اتنا اتنا ہی دیوتو ہے۔ اوپاسنا اور پوجا میں بھید ہے۔ سنسکار۔ یہ آچرن انوکول آچرن یتھا یوگیہ گرہن تھا کریا دھی کرنا اور اپکار لینا آدی ہی پوجا ہے۔ اور ایشور کے ہی آنند سوروپ میں اپنے آتما کو مگن کرنا اور ایشور کے پوتر گنوں کے دھارن کو جیتن دوارہ اس کا ساکشات کرنا اپاسنا ہے۔ پوجا جڑ اور چیتن دونو پرکار کے دیوتوں کی وشیش ہے۔ پرنتو اوپاسنا سوائے ایک اودتیہ پرماتما کے اور کسی کی بھی دھیہ

آریہ سماج سری ہرگوبندپور کو بدنام کرنے کیلئے شرانگیز پراپیگنڈہ

فرضی پرستاو کی تشہیر

سننے میں آیا ہے۔ کہ اخبار "آریہ ویر" میں آریہ سماج سری ہرگوبندپور کی جانب سے کوئی ایک ریزولیوشن یا مضمون سناتک بدھ دیو اور مہاشہ کرشن جی کے متعلق ایسا شائع ہوا ہے۔ جس میں سناتک بدھ دیو کے حیدرآباد کے کرتویہ کو درست رکھا گیا ہے۔ اور ان کے مقابلہ پر مہاشہ کرشن پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہیں سناتک بدھ دیو سے ذاتی رنجش ہے جس وجہ سے انہوں نے ان کے برخلاف لکھا ہے۔ سو اگر کوئی ایسا لیکھ اخبار مذکور میں بجانب آریہ سماج شائع ہوا ہے۔ تو اس کی نسبت صاف الفاظ میں ہم دیارام جبنیت پریذیڈنٹ آریہ سماج و من روشن لال بحیثیت پریذیڈنٹ یووک سماج اس تفصیل سے تردید کرتے ہیں کہ دونو سماجوں میں سے کسی میں کوئی ایسا ریزولیوشن پاس نہیں ہوا۔ اگر کوئی شائع ہوا ہے۔ تو وہ بالکل غلط ہے۔ اور وہ کسی آریہ سماج سری ہرگوبندپور کی جانب سے نہیں ہے۔ اور یہ کسی خود غرض کی من گھڑت دلیری ہے ؛

۲ ممبران ہر دو آریہ سماج ہذا مجموعی طور پر سناتک بدھ دیو کے حیدرآباد کے کرتویہ کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جن کا یہ کرتویہ آریہ سماج کے لئے نہایت ہانی کارک ہے۔ اور اس کے متعلق مہاشہ کرشن جی نے جو اپنے کسی لیکھ میں لکھا ہے۔ تو ان کا اس وشے میں لکھنا محض آریہ سماج کی رکھشا کے لئے ہے۔ آپ ہمیشہ آریہ سماج کے پریم میں ہنستے رہے ہیں۔ اور جب جب آریہ سماج پر کوئی حملہ ہوا ہے یا آپتی آئی ہے۔ تو آریہ سماج کے بچاؤ کے لئے جس حد تک ہو سکا ہے۔ آپ نے تن من سے سیوا کی ہے۔ اس لئے ایسے موقع پر بھی اس ذی فہم اور دور اندیش ہستی نے جو سناتک بدھ دیو کے متعلق لکھا ہے۔ تو وہ آریہ سماج کی سیوا ہے۔ اور اس میں ذاتی رنجش و عناد کی بات نہیں ہے ؛

۳ سناتک بدھ دیو کا یہ بحث کرتویہ کیا ہے ۔ اور اس کرتویہ کے کرنے کی ضرورت انہیں کیوں لاحق ہوئی خوب وچار سے دیکھا جائے۔ تو یہی پرتیت ہوتا ہے۔ کہ اس غلطی کا شکار وہ اپنی عادت کی مجبوری کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ جو ان میں اچھیانتا و جلد بازی کی ہے۔ ان کو چاہئے۔ کہ اپنی اس غلطی کی تلافی جلد کریں۔ اور اس کو بے جا طور پر طول نہ دیں ؛

۴ مہاشہ کرشن آریہ سماج کے سچے بھگت ہیں۔ جنہوں نے اپنی اوائل عمر سے دلی لگن و پریم کے ساتھ جو بیشمار اعلیٰ خدمات آریہ سماج کی کی ہیں۔ آریہ سماج ہذا کیا تمام آریہ جگت میں ان کے لئے گہری عزت ہے۔ اور خدمات مندرجہ میں کسی آریہ سماج کو ان کے متعلق کسی شک کی گنجائش کا موقع نہیں۔ ہاں ہم اگر کوئی ہے۔ تو ہمارا یقین ہے۔ کہ ان میں خدا داد قابلیت ہے۔ اور یا جو ان کو سماجک دنیا میں کامیابی ہے۔ وہ ان سے حسد کی وجہ سے بھائی ہیں۔

۵ ممبر دو آریہ سماج ہذا کو اس قدر طویل اظہار رائے کی ضرورت نہیں تھی۔ مگر کسی فرضی نامہ نگار نے جو آریہ سماج ہذا کی جانب سے غلط طور پر اخباری دنیا میں یاوہ گوئی کر کے آریہ سماج کو بدنام کیا ہے۔ اس کی تردید کرنا ضروری معلوم ہوا۔ نیز آریہ سماج ہذا احسان فراموش ہونا نہیں چاہتا۔ اس کے دل میں اپنے سچے آریہ سماج کے بھگت اور لشکام بھاؤ اپکاری لیڈر کی گہری عزت ہے۔ وہ اس کی قدر کرنے کے لئے اور فرضی یا خود غرض نامہ نگار کی من گھڑت کہانی کی تردید کرنے کے لئے سطور بالا لکھنے پر مجبور ہوا ہے ؛

(دیارام پریذیڈنٹ آریہ سماج سری ہرگوبندپور + روشن لال پریذیڈنٹ آریہ یووک سماج سری ہرگوبندپور)

نہیں ہے۔ ایشور کے ستھان میں ہی منشیوں۔ دیوؤں۔ ان کی مورتیوں تتھا دوسرے جڑ پدارتھوں اور جڑ مورتیوں کی پوجا و اوپاسنا کرنا نشیدھ اور پاپ ہے۔ لیکن ماتا پتا آچاریہ آدی جیوت دیو اور ان کی جڑ مورتیاں بھی ان کے اپنے گنوں آدی سے لابھ اٹھانے کے لئے پوجیہ ہیں۔ ارتھات جیوت ماتا پتا آچاریہ آدی کی سیوا سنسکار اور ان کے گنوں گیان سے لابھ اٹھانے تتھا ان کی یتھا یوگیہ سمرتی۔ ان کے لوک پرلوک اپیوگی گنوں کرموں کا مان انوکرن اور ان کے اوپیہ جیونوں سے شکشا گرہن کرنے کے لئے ان کی مورتیوں کو گھر میں رکھنا بھی ان کی پوجا اتھوا دیو پوجا ہے۔ اور یہ ودھیت ہے۔ اس کے وپریت ان کی نندا تتھا اپمان آدی کرنا نندنیہ اور پاپ ہے۔ لہذا رشی لیکھوں سے نکلے ہوئے اکت پرنام کے آدھار پر یہ کہنا یتھارتھ ہوگا۔ کہ رشی دیانند کی مورتی کو گھر میں رکھ کر اس سے سمبندھت رشی اتہاس اتھوا رشی کے لوک پرلوک اپیوگی گنوں اور کرموں کا مان۔ انوکرن اور ان سے شکشا گرہن کرنا آدی پوجا بھی دیو پوجا سدھانت کے انوکول ہے۔ اور اس کے وپریت مورتی کا اپمان کرنا نندنیہ اور . . . .

(دراوم سنگھ)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کھلی چٹھی نمبر۲

بنام

پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار

از

منتری بنواری لال جی منتری آریہ سماج کرنال

پنڈت جی مہاراج۔ نمستے۔

میں نے اپنی پہلی چٹھی مندرجہ "پرکاش" مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء میں بڑی نمرتا پوروک دکھی دل کے ساتھ یہ پرارتھنا کی تھی۔ کہ رشی چتر کے سمبندھ میں آپ کی نازیبا حرکت سے جو لاکھوں رشی بھگت آریہ سجن پرشوں کے دل زخمی ہو گئے ہیں۔ اس پر پشچاتاپ اور پرائشچت کی مرہم رکھ کر شانت کر دیں۔ جس سے کمال بھٹ کی طرح آپ کا یش اور کیرتی سنسار میں پھیل کر آپ کی اور آپ کے خاندان کی نیک نامی کا باعث ہوگی۔ پرنتو آپ نے اب تک اس پر توجہ نہیں دی۔ اور نہ زخمی دلوں کی آہ و فغان کا آپ کے دل پر کچھ اثر ہوا۔ اس لئے دوسرا پتر لکھنا پڑا۔

آپ گوروکل روپی کلپ برکشش کے پھل ہیں۔ اپنی ودیا۔ یوگیتا اور پرتبھا نیج کا ثبوت اچھا ان رسمیت ہو کر نمرتا پوروک آپ کو پھلدار درخت کی طرح دینا چاہیئے۔ جس طرح پھل کے میٹھا ہونے سے ہی درخت کی قدر و عظمت ہوتی ہے۔ اسی طرح جو ہمارے اپنے بزرگوں۔ رشیوں۔ مہاتماؤں اور آچاریوں کا ستکار اور اپنی منتر ومنی سبھاؤں کے کا نسچے شردھا پوروک مان کرتا ہوا اپنی بھول کو سویکار کر کے پشچاتاپ کرتا ہے۔ وہ منشیہ سجن اور مہرشی آریہ کہلانے کا مستحق ہے۔ آپ کے لئے یہ آزمائش کا وقت ہے۔ اس موقع پر پرائشچت یا رشی بھگتی کا ثبوت دینا اپنے اختیار میں ہے۔ ناداں دوستوں اور سچے ہتردوں میں تمیز کر کے آپ کو ویسا ہی استقلال دکھلانا چاہیئے جیسا کہ شری رام چندر جی نے بنباس کے وقت دکھلایا تھا۔ راج پاٹ کو تیاگ کر پتا بھگتی کو مقدم سمجھا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کا نام اور یش اب تک لوگوں کے دلوں پر قائم ہے۔

برخلاف اس کے آپ نے اپنا جو بیان یا "انتم نشچے" "آریہ ویر" مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء میں شائع کرایا ہے۔ وہ آپ کے پہلے بیان سے سراسر متضاد۔ توہین آمیز۔ پورن روپ سے ابھیمان یکت اور خطرناک ہے۔ جس کی سمیکشا مندرجہ ذیل کی جاتی ہے:-

دوسرا بیان	پہلا بیان
(۱) میں اپنے کاریہ کو نہ دھرم ورُدھ۔ نہ رشی ورُدھ اور نہ شِشٹاچار ورُدھ سمجھتا ہوں۔ (۲) اگر ساری دھرتی (دنیا) بھی اکٹھی ہو کر یہ سمجھانے کا یتن کرے کہ میرا کاریہ دھرم ورُدھ ہے۔ تو بھی میں نہ مانوں گا۔ (۳) میں آریہ سماج کو بھرتی (بڑی خوشی سے) چھوڑ سکتا ہوں۔ مگر اپنے گورو رشی دیانند اور اس کے سدھانتوں کو نہیں۔	(۱) میں نے یہ کام چھاتی پر پتھر رکھ کر کیا تھا۔ (۲) میں نے یہ کام پہلی اور آخری بار کیا ہے۔

سمیکشا نمبر۱۔ جو کام ادھرم یکت ہوتا ہے۔ اسی میں لجّا۔ شنکا اور بھئے ضرور ہوتا ہے۔ جو صرف مجبوری کی حالت میں چھاتی پر پتھر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ اگر آپ کا کام دھرم یکت یا سدھانت رکھشا کے لئے تھا۔ تو آپ نے چھاتی پر پتھر رکھ کر کیوں کیا؟ بلکہ یہ کہنا چاہیئے تھا کہ یہ کام میں نے بڑے شوق اور رام ولاس سے کیا۔ اور بوقت ضرورت ہمیشہ کیا کروں گا۔ اس لئے آپ کا دوسرا بیان پہلے بیان کے بالکل برخلاف اور غلط ہے۔

سمیکشا نمبر۲۔ بھارت ورش کی سب سے اُچیہ اور شرومنی سارودیشک سبھا نے اپنے ۱۱ اگست کے اجلاس میں سروسمتی سے آپ کے فعل کو نِندنیہ اور دھرم ورُدھ بتلا کر پرائشچت کرنے کی آگیا دی۔ مگر آپ نے اس کی آگیا کو قطعی پالن نہیں کیا۔ بلکہ سخت اپمان اور توہین کی۔ کیا کوئی نندنیہ کام دھرم انکول ہو سکتا ہے؟

شری ماسٹر جی آچاریہ گوروکل اور موجودہ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے اعلان مورخہ ۲۵ اگست میں صاف طور پر فرمایا ہے کہ "پنڈت بدھ دیو جی کے فعل کی مذمت سبھا کی طرف سے ہو گئی۔ انہوں نے ایسے فعل کا آئندہ اعادہ نہ کرنے کا اقرار بھی کر لیا۔ اور انہیں اس کے لئے دکھ بھی ہے۔"

موجودہ اور سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی نے بھی آپ کے فعل کو نندنیہ اور انُچت قرار دیکر پشچاتاپ کرنے کی پریرنا کی ہے۔ اسی طرح بھارت ورش کے صدہا پرتشٹھت ودوانوں۔ سجن پرشوں اور رشی بھگتوں نے آپ کے نالائق فعل کو انُچت اور قابل پشچاتاپ قرار دیا ہے۔ ان اخباری لیکھوں پر ہی کیا منحصر ہے۔ بھارت ورش اور دیگر دیش ویدیشانتروں کے کونہ کونہ میں لاکھوں ایسے سجی آریہ اور رشی بھگت بھرے پڑے ہیں۔ جن کے دل آپ کی نازیبا اور انُچت حرکت سے سخت زخمی ہو رہے ہیں۔ جن کی زبان یا قلم کے ذریعہ آپ کے بہرے کانوں تک رسائی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ پھر ایسی حالت میں سب آچاریوں کی آگیاؤں کا پالن نہ کرنا بلکہ پورن ابھیمان سے مست ہو کر یہاں سے یہ کہنا کہ "میرا کام دھرم یکت ہے۔ اور میں تمام بھوگول کے ودوانوں کے سمجھانے پر بھی کبھی نہ مانوں گا۔" کون سی بدھی منتا اور سدا چار کا لکھشن ہے۔ ایسی نندنیہ حرکت کے لئے اس قدر لمبا چوڑا ابھیمان تو آج تک پرتھوی پر کسی نے بھی نہیں کیا ہے۔ آپ اتہاسوں سے بخوبی واقف ہیں۔ مجھے بتلانے کی ضرورت نہیں۔ کہ ابھیمان کا کیا پرنام ہوتا ہے؟ آپ نے دریودھن کے ابھیمان کو بھی شرمندہ کر دیا ہے۔ حالانکہ مہا بھارت اور قیصر جرمنی جو ذلیل و خوار ہوئے ہیں۔ ان کا اصلی باعث بھی صرف ان کا ابھیمان اور تکبر ہی تو تھا۔

سمیکشا نمبر۳۔ رشی دیانند اور آریہ سماج کا سمبندھ لازم و ملزوم ہے۔ رشی سدھانت کو اگر پران کہا جائے۔ تو آریہ سماج کو اس کا شریر تصور کرنا چاہیئے۔ آریہ سماج کو چھوڑ کر رشی اور رشی سدھانت کو گرہن کرنا ناممکن ہے۔ آپ یہ سب بہانہ سازی اور ناممکن باتیں صرف جرم کی سزا سے بچنے کے لئے کر رہے ہیں۔ مجوزہ والوں کا لکھنا نہیں ہو سکتا۔ جرم کے بوجھ سے ہلکا ہونے کا سب سے اُتّم طریقہ جرم کو سویکار کرنا اور پشچاتاپ کرنا ہی تو ہے۔ جو آپ کو آخر کار کرنا چاہیئے۔ اور کرنا پڑے گا۔

انتم وچار:-

آپ نے اپنا یہ "انتم نشچے" شانت اور شدھ ہردیہ ہو کر نہیں کیا۔ بلکہ نادان اور خود غرض دوستوں کی مجلس میں بیٹھ کر دل لگی کے طور پر کر لیا ہے۔ جو آپ کی بجائے آریہ سماج اور رشی دیانند کی رسوائی اور بدنامی کا باعث ہوگا۔ مانس پارٹی کی ابتدا آپ کی آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ اس کا جو انجام ہوا۔ وہ بھی آپ نے دیکھ لیا ہے۔ آپ کو بھی اس سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ اس موقع پر دہرانے کی ضرورت نہیں۔ آپ آریہ سماج کے لئے معزز اور پرتشٹھت اور گوروکل کے ہونہار و دوان مانے جاتے ہیں۔ ایسی نندت۔ مکروہ اور انُچت بات کا مجھ پر لیکر رسوا اور بدنام ہونا اس نازیبا حرکت سے بھی زیادہ مضر اور خطرناک ہے۔ آپ کی اس نازیبا حرکت سے نہ تو رشی کا کچھ اپمان ہے۔ اور نہ اُن کی آتما کو کچھ کشٹ ہو سکتا ہے۔ مگر جن لوگوں کے دل میں رشی بھگتی ہے کارن رشی کا اپدیش۔ رشی کا دیدھا شبیہ۔ رشی کا سدھانت۔ رشی کی تصانیف۔ رشی کا چتر۔ رشی کا کلام اور رشی کے دیگر ادھات معزز اور قابل عزت ہیں۔ ان کے دل اس نازیبا حرکت سے سخت رنجیدہ بلکہ زخمی ہو رہے ہیں۔ جو صرف آپ کے پشچاتاپ اور پرائشچت کی مرہم سے ہی تندرست و شانت ہو سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ رشی کے لاکھوں بھگتوں کے دلوں کو بلا مرہم زخمی چھوڑ کر یہ کہنا کہ "میں آریہ سماج کو چھوڑ سکتا ہوں۔ لیکن اپنے گورو رشی دیانند اور اس کے سدھانتوں کو نہیں" یا الکل بے معنی اور مخول بازی ہے۔ جس پر کوئی بھی وشواس نہیں کر سکتا۔ ایسی باتوں سے رشی کی آتما سخت دکھی ہو کر فرور شاپ دیگی۔ دھرم پال۔ اکھلانند اور شیام سمیں نے بھی اپنی گراوٹ کے شروع زمانہ میں ایسے ہی چکنے چپڑے شبد کہے تھے۔ مگر آخر میں جو پرنام یا انجام ہوا۔ وہ سب پر روشن ہے۔

(۴) سارودیشک سبھا کی سروسمتی کے فیصلہ کی آگیا پالن کرنے سے انکار اور ایمان لینے کی جو وجوہات آپ نے دی ہیں۔ ان کا جو معقول اور سنجیدہ جواب منتری ان لالہ گیان چند جی آریہ سماج دہلی نے مفصل طور پر دیا ہے۔ وہ ہر طرح سے بادلیل اور قابل تسلیم ہے۔ جس سے میں بھی بخوبی متفق ہوں۔

(۵) اخیر میں منتر یہاں دلدر جی کی سیوا میں نمرتا پوروک نویدن ہے۔ کہ اُدھ شتابدی کا جلسہ بہت عنقریب آ گیا ہے۔ جس کی کامیابی کے لئے آپ ذمہ دار ہیں۔ ان گھر گھستا کے سبب سے آریہ سماج جگت میں سخت اداسی چھائی ہوئی ہے۔ جو اردھ شتابدی کے لئے سخت مضر ہے۔ اس لئے دُرگھٹنا کو جلد سے جلد شانت اور دور کرنے کا اُپائے کریں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا خاص اجلاس بلا کر فیصلہ کریں۔ آریہ سماج کے سب پرتشٹھت آریہ پرشوں کی یہ متفقہ سمتی ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مہاشہ کرشن کا گناہ

(لیکھک شری مہاشہ چرنجی جی پلیڈر پسرور ضلع سیالکوٹ)

بجرم عشق توام میکشند و غوغا ئیست
تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشا ئیست

مندرجہ بالا شعر میں ایک پریم کا شہید اپنے پیارے کو جس کو پیار کرنے کے جرم میں وہ قتل کیا جا رہا ہے۔ مخاطب کر کے کہتا ہے۔ کہ:۔ "مجھ سے پریم کرنے کے گناہ میں مجھے قتل کر رہے ہیں۔ اور شور مچا ہوا ہے۔ تو بھی آکر ایک آنکھ سے دیکھ تو لے۔ کہ قابل دید نظارہ ہے"۔

یہی حالت بعینہٖ اس وقت مہاشہ کرشن جی کی ہے۔ اور وہ جائز طور پر مندرجہ بالا شعر کے ذریعہ آریہ سماج کو مخاطب کر سکتے ہیں۔ کہ جس کی سیوا میں نے بڑے دکھ سہہ کر اپنی زندگی کا مشن بنایا۔ نیز اعاشق زار اور نیز اچاہنے والا بنا۔ اور جس کے مان اور پرتشٹھا بڑھانے کو اور سدھانتوں کو قابل رشک کوششوں سے قائم رکھا۔ اس لئے مجھے گردن زدنی قرار دیا جا رہا ہے۔

پنڈت بدھ دیو جی نے حیدر آباد کے شاستر ارتھ میں غلطی کی۔ اور اب یہ سوال کہ غلطی تھی یا نہیں خارج از بحث ہے۔ کیونکہ پنڈت جی کی اپنی سبھا۔ ہماری سبھا کے پرتنیدھی سبھا کے پردھان سینئر وائس پریزیڈنٹ کے سابقہ و موجودہ پردھان۔ آریہ جگت کی شرومنی سارود یشک سبھا ان کے اس فعل کو حرکت نازیبا اور ناجائز قرار دے چکی ہے۔ مہاشہ کرشن جی نے اس پر اعتراض کیا۔ تو یہ کہ پنڈت جی کو جو نوجوان ہیں۔ اور جوش جوانی و محبت میں آپے سے باہر ہو گئے۔ اس غلطی کا احساس کرانے کا یتن کیا۔ اور آریہ سماج کو خبردار کیا تاکہ شاستر ارتھ کے لئے یہ ایک معرکہ ہی نہ بن جائے۔ مگر افسوس کہ بجائے اس کے کہ سوامی سوتنترانند جی۔ پنڈت چمو پتی اور لالہ گیان چند جی آریہ ودوانوں کی طرح سنجیدگی اور متانت سے اصولی بحث کی جاتی۔ آریہ سماج کے وہ مہانو بہاو جو غلطی اور وچار شیلتا کا اپدیش کرنے اور ذاتیات کو تیاگ کر موضوع بحث پر رکھنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ دھڑے بندی کی رو میں بہہ کر تعصبات کا اس قدر شکار ہو گئے۔ کہ کیچڑ اچھالنے پگڑی اتارنے اور گالیاں تک دینے پر اتر آئے۔ اسی غرض کے لئے ایک اخبار کو کرایہ پر بھی لیا۔ مگر پھر بھی تسلی نہ ہوئی۔ سبھا کے آنرین کو بھی پارٹی بنیبر ہی نہیں بلکہ ذاتی پرش سمجھ کر مہاشہ جی کو دل کھول کر سنائیں۔ اور ساتھ ہی تحریروں (جوابات) کو پردھان پنجاب سبھا۔ سارودیشک سبھا کے پراچار ادھیکاری جی خود سمجھتے ہیں۔ کہ فعل ناجائز ہے۔ کو ذاتی عناد اور بغض سے منسوب کیا۔ کہ چونکہ مہاشہ جی سے اس دفعہ منتری پد کی گدی چھین لی گئی ہے۔ اس لئے وہ آریہ سماج میں یہ فتنہ (جس کی تائید میں تمام آریہ جگت مہاشہ جی کے ساتھ ہے) بپا کر رہے ہیں۔

مہاشہ جی سے ذاتی عناد رکھنے والے۔ ان کے قلم کے زخمی۔ انکی رولنگ۔ بیش اور کیرتی کے حاسد پنڈت بدھ دیو کے فعل کی مذمت کرنے والوں کے زخم خوردہ اور مہاشہ جی کے منتری ہونے کے جو سبھا میں اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں من مانی نہیں کر سکتے تھے۔ اور ان کی طرف سے باضابطگی اور باقاعدگی کے مطالبہ سے نالاں تھے۔ سب اکٹھے ہو گئے اور پنڈت جی کی پیٹھ ٹھونکنے اور مہاشہ جی کے برخلاف دل کی بھڑاس نکالنے اور اگلا پچھلا حساب چکانے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ منتری پد میں مہاشہ جی کے گھر کون سی کام دھینو گئے باندھ دی گئی۔ جو پورو منتریوں منتری بے چند جی۔ ماسٹر آتما رام جی۔ شری کدار ناتھ جی اور پنڈت ٹھاکر دت جی کے گھر نہ باندھی تھی۔ اور مہاشہ جی نے کون سا فائدہ حاصل کیا۔ رہا سبھا اخبار "پرکاش" ہی ہے نا۔ سو وہ کبھی ذریعہ معاش نہ ہوا ہے۔ اور نہ ہی اس غرض کے لئے جاری کیا گیا۔ "پرتاپ" کا سبھا کے منتری پد سے کیا تعلق؟ مہاشہ جی نے بحیثیت منتری اگر فائدہ اٹھایا۔ تو یہ کہ لگاتار پندرہ بیس برس بلا معاوضہ آریہ سماج کی سیوا کی۔ جان جوکھوں میں ڈال کر "پرکاش" کے ذریعہ آریہ سماج کو ڈیفنڈ کیا۔ اور بالواسطہ اور بلاواسطہ آریہ سماج کا پرچار کیا۔ سبھا اور اس کے کانسٹی ٹیوشن کے احکام کی دوسروں کو نارامن کر کے بھی قابل تقلید اور قابل رشک طریق پر تعمیل کی اور کرائی۔ اور اس کے انسٹی ٹیوشنوں میں جان ڈال دی۔ کمزور صحت کے باوجود لگاتار پرچار کیا۔ خالص ویدک پرچار کا بجٹ جو چار ہزار تک آگرا تھا۔ مہاشہ جی کرتیس ہزار تک نہ صرف پہنچایا ہی۔ بلکہ روپیہ اکٹھا کر کے سرمایہ بھی بنا دیا۔ سماجوں کو زبان اور قلم سے جگا جگا کر سبھا کے اصلی پرتی ندھیوں کی تعداد کو کئی گنا کیا۔ سبھا کے مان اور گورو کو دوبالا کیا۔ گوروکل کے لئے پریس اور پلیٹ فارم سے زبردست اور مؤثر آواز اٹھا کر اس کو صرف ہر دلعزیز ہی نہ بنایا۔ بلکہ لوگوں کی جیبیں بھی خالی کرائیں۔ لیکن آج ان کو کیا ملا۔ کہ وہ [illegible]

محروم کئے جانے پر واویلا کرتا ہے"۔ وائے بریں احسان فراموشی و قدر ناشناسی

مہاشہ جی کو منتری پد کس قدر پیارا تھا۔ اور اس سے ان کو کتنا بھاری لابھ تھا؟ یہ ان کے منتروں کو ہی معلوم ہے۔ جو ان کے بار بار انکار کرنے پر بھی یہ جوا ان کی گردن میں ڈالتے تھے۔ اور ہر چناؤ کے بعد وہ گھر (؟) آکر ان کو جھاڑتے لیتے تھے۔ اور ان سے کہتے تھے۔ کہ تم مجھے مار لو۔ ہو تم میرے کمزور کندھوں پر وہ بوجھ لادتے ہو جس کے اٹھانے کے میں قابل نہیں۔

مہاشہ جی نے سوال تو یہی اٹھایا تھا۔ کہ پنڈت جی کا فعل ناجائز ہے۔ سبھا اس کو ناجائز قرار دے۔ تاکہ ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جائے۔ اس امر کو پنجاب سبھا اور پنڈت جی کے بڑے سے بڑے سہائک بھی تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ فعل ناجائز تھا۔ اور کم پنڈت جی نے اسے دل پر پتھر رکھ کر کیا۔ اور ان کا یہ سب سے اول اور آخری فعل ہے۔ اگر پردھان جی انترنگ سبھا کی منظور شدہ قرارداد کو بلا کم و کاست شائع کر دیتے۔ اور اپنے "شبھ چنتک" کی حیثیت بتا کر گورو اور پردھان سبھا سمجھا دیتے۔ اور اپنی تھپکی نہ دیتے۔ تو معاملہ وہیں ختم ہو جاتا۔ نہ جھگڑا ابھرتا۔ نہ چرچا۔ نہ تو تو میں میں۔ مگر انہوں نے آخری قسم بادشاہوں کی طرح اپنے بادشاہ گروں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر کیا۔ اور راگ الاپ دیا۔ اس قابل اعتراض رولنگ کے برخلاف شکایت کرنی تھی۔ تو ان کے پاس۔ مگر وہ تو بقول ؂

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا!

ادھر قرارداد کا مسودہ تحریر دبا دیا۔ ادھر پنڈت جی اور ان کے ہم نواؤں کو کھلی چھٹی دے دی کہ پریس اور پلیٹ فارم پر اس ذرا بھی جینٹل مین کرو۔ کہ مہاشہ جی کو آریہ سماج میں حرکت کرنے کی گنجائش نہ رہے۔ اس سارے شور و شر۔ گھور اندولن اور قابل افسوس چرچا کی وجہ انترنگ سبھا کی قرارداد کے اہم جزو کو ناواجب طور پر دبانا تھا جس میں پنڈت جی کے فعل کو شنشیہ قرار دیا گیا۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ یہ کہ ایک طرف پنجاب پرتی ندھی سبھا اس کو ناواجب قرار دے رہی ہے۔ اور دوسری طرف سارودیشک سبھا قابل تنقیح نابحث ہونے کا فیصلہ صادر کر چکی ہے۔ مگر پھر بھی پنڈت جی اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔ اور انترنگ سبھا کے دھرم کے پجاری اور اپدیشک پنڈت جی کے فعل کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ کیا یہی ڈسپلن ہے۔ اور اسی کے نام پر سماجوں سے اپیل کی جاتی ہے؟ کیا پردھان جی نے پنڈت جی سے سارودیشک سبھا کے ریزولیوشن کی تعمیل کروائی یا کیا وہ کرانے کا ساہس رکھتے ہیں؟ پردھان جی نے سبھا کی اصلی قرارداد شائع کر کے جوں ہی مہاشہ جی سے اپیل کی۔ کہ قلم تھام لو۔ مہاشہ جی نے بہ تعمیل ارشاد قلم روک لیا۔ لیکن کیا پنڈت جی۔ سبھا کے دیگر کرمچاریوں اور کئی اپدیشکوں نے پردھان جی کی آگیا کا پالن کیا؟ ہرگز نہیں۔ مہاشہ جی نے گوردھان جی کی آگیا انوسار اپنا ہاتھ روک لیا۔ مگر وہ لکھتے اور کہتے پھرے۔ کہ مہاشہ جی نے ہتھیار ڈال دئے۔ اب پردھان جی! آریہ سماجیں پروٹسٹ کریں۔ تو کس کے پاس اور انصاف کے لئے ہاتھ پساریں تو کس کے آگے؟ کیونکہ آپ تو بقول ؂

وہی قاتل وہی شاہد وہی حاکم ٹھہرا
اقربا میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر

آخیر میں میں اپنے پریہ بھراتا رام دیو جی سے نویدن کروں گا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان کی پدوی کسی معمولی سماج یا سبھا کے پردھان کی پدوی نہیں۔ یہ نہایت اہم اور بھاری ذمہ داریوں کا مجموعہ ہے۔ سینکڑوں سماجوں۔ سکولوں۔ پاٹھ شالاؤں۔ گوروکلوں اور آریہ سماج کے خون سے سینچے ہوئے گوروکل کانگڑی اور لاکھوں کی جائیداد کا بوجھ آپ کے کندھوں پر ہے۔ جس گوروکل اور وید پرچار کے واسطے آپ نے اپنا جیون پردان کیا ہوا ہے۔ اور جس کو سر سبز کرنے کے لئے آپ نے اپنا لہو پسینہ ایک کر دیا ہوا ہے اس کی طرف بنظر غائر نگاہ ڈالو۔ پرچار کرنا علیحدہ بات ہے۔ اور انتظام کرنا علیحدہ۔ اتنے بھاری اور اہم انسٹی ٹیوشنوں کو چلانا بچوں کا کام نہیں یہ وچار شیل۔ تجربہ کار اور گمبھیر ماغوں کا کام ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ اس پارٹی سپرٹ میں آکر کیا کرایا خاک میں مل جائے۔ یاد رکھئے اگر انسٹی ٹیوشن ایک دفعہ بگڑ جائیں۔ اور بدنام ہو جائیں۔ تو پھر ان کا اصلی پوزیشن پر آنا ناممکن نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔ آپ نے اعداد شتابدی کا کام شروع کر دیا ہے۔ پرماتما اس کوشش میں سپھل کرے۔ لیکن کیا آپ نے وچار کیا کہ اعداد شتابدی لوگوں کو آریہ سماج کی طرف کھینچنے کے لئے منائی جا رہی ہے یا اپنے بھائیوں اور آریہ سماج کے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

وچار شیل اور رشی دیانند کی شمع کے پرواتوں کو آریہ سماج سے نکالنے کے لیے۔ آپ پردھان ہیں۔ یہ ذمہ داری آپ کے سر پر ہے

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

کیا یہ اردھ شتابدی منائی جا رہی ہے۔ یا آریہ سماج کے دو ٹکڑے کرنے کی بنیادیں کھودی جا رہی ہیں۔ اوّل تو مجھے امید نہیں۔ کہ ہیں شورو شر میں آپ ایک لاکھ روپیہ نقد سبھا کے کوش میں داخل کر سکیں۔ لیکن اگر کر بھی لیں۔ تو کس کام کا۔ اگر آریہ سماج کے ہیرے ورتن آپ خزانہ سے نکال کر باہر پھینک دیں۔

میں نے مہاشہ جی سے دکالت نامہ نہیں لیا ہوا ہے۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ مجھے آپ کے ساتھ ویسا ہی پریم ہے۔ جیسا ان کے ساتھ۔ آپ کی آریہ سماج کے ساتھ دیرانہ وابستگی۔ رشی دیانند کے پرتی قابل رشک بھگتی بھاؤ اور آپ کی قابلیت کا میں سچا مداح ہوں۔ مگر افسوس کہ آپ کے موجودہ عمل نے چاند کو گہن لگا دیا ہے۔ اور آپ نے گمبھیرتا اور سنجیدگی سے وچار کرنا چھوڑ دیا ہے۔ سکھ اور اپنی برتر اور اصلی پوزیشن پر جا کر تو دنیاوی جھمیلوں اور جھگڑوں میں کیوں آن پڑے ہے۔ یہ قدم جو تو نے اٹھایا ہے۔ خطرناک ہے۔ میں بار بار عرض کروں گا۔ کہ سوچو کہاں جا پہنچے ہو۔ یہ وہ خوفناک اور مہلک چوٹی کا کنارا ہے۔ جس سے گرنے کا نتیجہ پاش پاش ہونا ہے۔ ابھی وقت ہے۔ ہٹ جاؤ پیچھے اور اپنے کام کو سنبھالو۔

ویجانند سادھو آشرم کی "سلور جوبلی"

سوامی سروانند جی کے قائم کردہ ویجانند سادھو آشرم ٹِبی کالی ندی ہردوار گنج کی سلور جوبلی ۹ نومبر تا ۱۲ نومبر ۱۹۳۵ء اور سروٹشی نمائش ۸ نومبر تا ۱۲ نومبر ۱۹۳۵ء بڑی دھوم دھام سے منائی جائے گی۔ یہ سنستھا گورنمنٹ سرکار کی ریکارڈ کی سہایتا کرتی ہوئی پچیس سال کے بعد اپنی سلور جوبلی منانے لگی ہے۔ (نوٹ)

۱۔ آریہ سماجوں کے منتری صاحبان سے نویدن ہے کہ اپنے اپنے سماجوں کے نمائندوں کا چناؤ کر کے مبلغ فیس کے ساتھ جلد بھیجنے کی کرپا کریں۔ نمائندوں کا چناؤ ۲۰ ممبروں پر ایک ہوگا۔

۲۔ جو اصحاب اپنے لیے ذاتی طور پر ڈیرے اور چھولداری ریزرو کرانا چاہیں۔ وہ ۲۰ اکتوبر تک خبر بھیج دیں۔

۳۔ جو سودیشی نمائش میں جا اپنی دوکان لگانا چاہیں وہ ۲۰ اکتوبر تک خبر بھیج دیں۔ (منتری)

دنیا کی آنکھوں میں دھول ڈال کر سچائی کو دبائیے

(از شریمان امرناتھ جی مشرکا۔ مرار۔ گوالیار)

میرا خیال تھا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان بدھ دیو جی کو مبدے راستہ پر لے آئیں گے۔ ہیز لوگوں کے آواز اٹھانے سے وہ اپنی غلطی محسوس کریں گے۔ لیکن "خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم" "آریہ ویر" نے جو پوزیشن اس وقت اختیار کی ہوئی ہے۔ وہ بالکل نامناسب ہے۔ اور اس کی تحریر بھگڑے بازی کی ہے۔ اور کسی اخبار کے ایڈیٹر کے واسطے بہت نقصان دہ ہے۔ اصلی مطلب کو خبط کر کے ذاتیات پر آ اتر آنا عقلمندوں کا کام نہیں۔ "آریہ ویر" چاہے کتنا ہی ایڑی چوٹی کا زور لگا کر سچائی پر پردہ ڈالے۔ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ دوربین نگاہیں اچھی طرح برائی بھلائی کو دیکھ رہی ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان خود بدھ دیو جی کی غلطی کا بے دانتوں اقرار کر چکے ہیں۔ بڑے بڑے ودوان بدھ دیو جی کی اس حرکت کے خلاف ہیں۔ پھر کس منہ سے یہ دعوے کہ "مہاشہ کرشن نے ہتھیار ڈال دیے" مہاشہ کرشن جی کسی وجہ سے خاموش ہو جائیں تو یہ ان کی اپنی مرضی ہے۔ لیکن پبلک بدھ دیو جی کا پیچھا ہرگز نہیں چھوڑے گی۔ جب تک وہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرنے کا اعلان کریں۔

جن سماجوں نے اپنی ناسمجھی یا کسی کے زیر اثر ہو کر بدھ دیو جی کا ساتھ دیا ہے۔ ان کی قسمت پر مجھ کو چار آنسو بہانے پڑتے ہیں۔ انہوں نے یہ نہیں سوچا۔ کہ "آریہ ویر" نے بدھ دیو جی کے موافق جو رائیں حاصل کی ہیں۔ وہ درست ہیں یا غلط۔ اس طرح تو اخبار "پرکاش" میں بھی بہت سی رائیں بدھ دیو جی کے خلاف ملیں گی۔ آریہ سماجیوں کو اپنے دماغ کی کسوٹی پر سچ اور جھوٹ کو پرکھنا چاہیے تھا۔ کسی کے دھوکے میں آ جانا دانشمندوں کا کام نہیں۔ اگر آریہ سماجی ایسی ٹھوکریں کھائیں گے۔ تو پھر آریہ سماج کو زندہ نہیں بلکہ مردہ سمجھا جائے گا۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماجیوں نے اصلیت کو نہیں سمجھا۔ اور اگر جان بوجھ کر ایسا کام کیا ہے۔ تو میں کہوں گا کہ روح ان کے اندر سے اڑ گئی ہے۔ صرف مرا ہوا ہڈی ماس ہے جنہوں نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے۔ اپنے اپنے نقطۂ نگاہ سے ہر ایک پارٹی اپنا اپنا کام کر رہی ہے۔ لیکن دماغ رکھنے والے اشخاص کہتے ہیں۔ کہ:-

"من خوب می شناسم پیران پارسا را"

نادانوں کا کیا ہے۔ جو چاہے ان سے کہلوا لیجئے۔ رفتہ رفتہ یہ حال ہوا۔ کہ ایسے عیب تھوڑے ہیں۔ جس کو دیکھو اپنے آپ کو سماج سمجھنے لگا۔ ایسے دھنس یقین لوگوں کے سماج میں داخل ہو جانے سے سماج کو بڑا دھکا لگا ہے۔ آپ کے سماج کے چاہے چار ممبر ہوں۔ اس کی پروا مت کیجئے۔ لیکن شردھا اور وشواس رکھنے والے ہوں۔ بھرتی بھرنے سے کچھ لابھ نہیں۔ اس سے سراسر نقصان ہی ہو رہا ہے۔ جس آدرش کو سامنے رکھ کر آریہ سماج نے کام شروع کیا تھا۔ اس کو چھوڑ دیا۔ سب جانتے ہیں۔ کہ بغیر آدرش کے انسانی زندگی کا کوئی مطلب نہیں۔ ایک وقت ایسا تھا۔ کہ آریہ سماج سب سے اونچا سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب تو سب سے نیچے گر گیا ہے۔ اب تو سماجیں جنگی کیمپ بن گئی ہیں۔ جہاں دیکھیے ایک دوسرے کو الٹی میلم دیا جا رہا ہے۔ ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنے کی ہر ایک کوشش کر رہا ہے۔ معلوم نہیں یہ جنگی کیمپ کب ٹوٹیں گے؟ مجھ کو تو امید نظر نہیں آتی۔ بلکہ اس لڑائی کی جھلک میں یہ دکھائی دیتا ہے۔ کہ کسی دن گوروکل کانگڑی کو مجبوراً گورنمنٹ کے ہاتھوں میں جانا پڑے گا۔

بدھ دیو جی نے اپنے ایک لیکھ میں بہت کچھ اپنے دل کا بخار نکالا ہے۔ اور اپنی صفائی اور سوئیدہ دلیری سے دنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اور یہاں تک صاف صاف لکھ دیا ہے۔ کہ اگر ساری دھرتی بھی مجھے اکٹھی ہو کر یہ سمجھانے کا پریتن کرے۔ کہ میرا کاریہ دھرم ورودھ ہے۔ تو میں کبھی نہ مانوں گا۔ اور اس کے لیے اگر مجھے آریہ سماج کو چھوڑنا پڑے۔ تو میں آریہ سماج کو بھی چھوڑ سکتا ہوں۔ لیکن اپنے گورو رشی دیانند اور اس کے سدھانتوں کو نہیں۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں۔ آپ کی اس رشی بھگتی کے۔ اپنے رشی کے ہر ایک بھگت کو ایسا ہی مان کرنا چاہیے۔ دنیا تو یہ کہتی ہے کہ اگر چار عقلمند کسی غلطی کرنے والے کو سمجھائیں تو اس کو باز آ جانا چاہیے۔ لیکن بدھ دیو جی اپنی غلطی کو کسی طرح ماننے کو تیار نہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر کوئی دھرم سبھا اس فیصلہ کے واسطے منعقد کی گئی۔ اور اس میں بدھ دیو جی کے فعل کو ٹھیک نہ سمجھا گیا۔ تو بھی وہ اپنی بال ہٹ کو نہ چھوڑیں گے۔ بدھ دیو جی ایسے دلیپ آریہ سماجی آپ کی اس دھمکی سے سہم جائیں۔ صرف اس خیال سے کہ اگر ایسا ودوان سماج سے نکل گیا۔ تو سماج کو نقصان پہنچے گا۔ تو سہم جائیں۔ لیکن مجھ جیسا آریہ سماجی تو یہ کہنے کو تیار ہے۔ کہ ایسے آریہ سماجی کو دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دینا چاہیے۔

ایسے لوگوں سے سماج کو کوئی حقیقی فائدہ نہیں۔ آج اس بات پر اڑ گئے۔ تو کل کسی اور بات پر۔ اور لگے دھمکیاں دینے۔ اس سے یہی اچھا ہے۔ کہ ہم ایسے لوگوں کو اپنے سے یہی دور کر دیں۔

بدھ دیو جی! مجھ کو نہ آپ سے کسی قسم کی کوئی دشمنی ہے۔ اور نہ مہاشہ کرشن جی سے ہی کوئی خاص پریم۔ میرا تو صرف یہ کہنا ہے۔ کہ ذاتی حملوں کو ترک کیجئے۔ اور اپنی غلطی کو غلطی تسلیم کیجئے۔ ورنہ آریہ سماجی خاموش نہیں رہ سکتے۔ سوائے ان کے جن کے دل لٹنے سے ٹھنڈے پڑ گئے ہیں۔ کہ ان میں کوئی حرکت ہی نہیں رہی۔ اس کے بغیر آپ کا چھٹکارا مشکل ہے۔ کیونکہ آپ نے میرے جیسے بہت سے رشی بھگتوں کے دل کو دکھایا ہے۔ میں آپ کا دشمن نہیں بلکہ آپ کی بیماری کا دشمن ہوں۔ اور اس بیماری کا علاج کرنا چاہتا ہوں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان جی سے میری پرارتھنا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد ایک دھرم سبھا مقرر کریں۔ تا کہ اس بات کا فیصلہ ہو سکے۔ کہ بدھ دیو جی غلطی پر ہیں یا سچائی پر۔ اس طرح دنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالنا اچھا نہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کا جلد فیصلہ کرے۔

بدھ دیو جی! میرے لکھنے سے یہ نہ سمجھنا۔ کہ میں تمہارا دشمن ہوں۔

با صاف دل مجادلہ یا خویش دشمنی است
ہر کس کشند بر آئینہ خنجر بخود کشند

جب مایوسی کی اندھیری گھٹا چھائی ہو

اور صحت کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو۔ اس وقت مقویات مزاج عالم آشنا۔ نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دینا چاہیے۔ چند ہی روز میں بد ہضمی۔ بد ہضمی۔ خون اور منی کی خرابی وکمی۔ جریان۔ احتلام اور دیگر امراض مخصوصہ نابود ہو کر مکمل صحت حاصل ہوگی۔

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں للعہ ملنے کا پتہ:-

ویدشاستری جامنگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ذکر نے کا ادا رہی کر دیا۔ اور نہیں اس

آریہ سماج نیلنگہ آریہ سماج کو واپس کر دیا گیا!

ہون کنڈ لاعلمی سے منہدم کیا گیا

حکومت حیدرآباد کا تازہ اعلان

۲۲ آبان ۱۳۴۴ء ف۔

بہ مرافعہ قواعد اکھاڑہ جات کے دفعہ (۱۴) کے ماتحت تعلقدار صاحب کے حکم مورخہ ۲۰ امرداد ۱۳۴۴ء ف کی نارامنی سے معتمد صاحب عدالت و کوتوالی و امور عامہ کے پاس پیش ہوا ہے۔ جس میں اکھاڑہ نیلنگہ کی مسدودی اکھاڑہ کے سامان کی ضبطی اور مقام اکھاڑہ کا انہدام شامل ہے۔ یہ مقام صرف مٹی کی بنی ہوئی حصار کی ایک دیوار اور ٹین کی چادروں کی چھت کے ایک سائبان پر مشتمل تھا۔ اس مقدمہ کی بہ نسبت معتمد صاحب عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی جو رائے ہے۔ اس سے عام طور پر محکمہ کو اتفاق ہے:۔

قواعد اکھاڑہ جات کا مقصد یہ ہے۔ کہ اس امر کا اطمینان ہو جائے۔ کہ اس قسم کی جد و جہد سیاسیات سے بے تعلق رہ کر ورزش جسمانی کے منفعت بخش طریقہ پر چلائی جائے گی۔ تعلقدار صاحب کے خیال میں اکھاڑہ نیلنگہ کو سیاسیات سے بے تعلق نہ تھا۔ بہر کیف منتظمین اکھاڑہ نے حسب دفعہ (۴) الف مدت معینہ کے اندر اس کی رجسٹری نہیں کرائی تھی۔ بحث میں بیان کیا گیا ہے۔ گو یہ ثابت نہیں کیا گیا۔ کہ اس کی رجسٹری کے لئے درخواست روانہ کر دی گئی تھی۔ اگر منتظمین اکھاڑہ نے فی الحقیقت قواعد کی پابندی کی ہوتی۔ تو یہ صورت حال پیدا نہ ہوتی۔ اس لئے تعلقدار صاحب اس کی نسبت کارروائی کرنے میں حق بجانب تھے۔ لیکن ان کو اس سے زیادہ اور کچھ نہ کرنا چاہئے تھا۔ کہ یہ حکم دیتے۔ کہ رجسٹری ہونے تک اکھاڑہ کو استعمال میں نہ لایا جائے۔ بحالت موجودہ تعلقدار صاحب کے حکم میں سرکار کی پالیسی کی نسبت غلط فہمی پیدا ہونے کی گنجائش ہے۔ اس لئے اس کو منسوخ کرنا ضروری ہے۔ اور سامان مضبوط فوراً واپس کر دینا چاہئے:۔

قواعد اکھاڑہ جات کو سماج کے معمولی مشاغل سے کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ جاری رہنے چاہئیں:۔

اگر اکھاڑہ کو جاری رکھنا مقصود ہو۔ تو اس کے ذمہ دار اشخاص کا فریضہ ہوگا۔ کہ اولاً عہدہ داران متعلقہ کو اس امر کا اطمینان دلا کر اس کی رجسٹری کرالیں۔ کہ قواعد اکھاڑہ جات کے مندرجہ اصول کے بالکل مطابق اکھاڑہ چلایا جائے گا:۔

اس میں شک نہیں۔ کہ ضوابط لوکل فنڈ کے تحت سائبان وغیرہ کا نکالا جانا واجبی ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اس کے لئے کوئی اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی۔ لیکن یہ معلوم ایسا ہوتا تھا کہ قواعد اکھاڑہ جات کے تحت جو حکم دیا گیا تھا۔ اس کے ضمن میں اس کی کارروائی کی جاتی۔ اب اس کی اجازت دی جانی چاہئے۔ بشرطیکہ صفائی کی نوعیت کا کوئی اعتراض نہ ہو۔ اور مقامی عہدہ داران کی مدد سے مٹی کی دیوار اور ٹین کے سائبان کو دوبارہ قائم کر دینا چاہئے:۔

اگرچہ خود درخواست مرافعہ میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مگر یہ شکایت کی گئی ہے کہ سائبان وغیرہ کو منہدم کرنے میں ہون کنڈ (آتش کدہ) بھی کھود ڈالا گیا ہے۔ اور اس طرح اس کی بے حرمتی ہوئی ہے۔ تعلقدار صاحب نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا۔ اور یہ بالکل ظاہر ہے۔ کہ کسی شے کی بے حرمتی مقصود نہیں تھی۔ ورنہ فی الحقیقت کوئی عہدہ دار جان بوجھ کر ایسے فعل کو روا رکھے گا۔ مرافعہ کی جانب سے اس امر سے انکار کیا گیا ہے۔ کہ یہ مقام ایسی عبادت گاہ کی تعریف میں آتا ہے جس کے لئے محکمہ امور مذہبی کی قبل از قبل منظوری درکار ہو۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ جو کچھ بھی ہوا وہ لاعلمی سے ہوا ہے۔ ہدایات مندرجہ بالا کے تحت مرافعہ منظور:۔

شرح دستخط نواب ذوالقدر جنگ بہادر }
معتمد عدالت کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی } :۔

ودیالیہ گورو کل ایکوٹ کے سماچار

مہا ودیالیہ گورو کل رائیکوٹ ایک اُچ سنستھا ہے۔ جس کے سنچالک سوامی گنگا گری جی ہیں۔ یہ سنستھا اب پاٹھ شالا سے مہا ودیالیہ کے روپ میں تبدیل ہو چکی ہے:۔

گوروکل کا استھان بڑا ہی وسیع ہے۔ اُتم جل وایو کے لحاظ سے اس کی برابری انیہ کسی بھی استھان سے نہیں کی جا سکتی۔ اس نے سواستھ پر جس وایو کی چرچا دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ جس کا پرنام گوروکل میں کسی بھی پرکار کے روگ کا نہ ہونا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بھوجن سمبندھی سویوستھا میں یہ سنستھا برابر سبھی سنستھاؤں سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ شلک سبھی سنستھاؤں سے کم لیا جاتا ہے لیکن برہمچاریوں کی خوراک میں کسی پرکار کی کمی نہیں کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ موسمی پھل سمے سمے پر یتھیشٹ روپ میں برہمچاریوں کو کھلائے جاتے ہیں۔ اور گوروکل کا اپنا ایک بڑا باغ ہے۔ اس سال سنترے بھی گوروکل کو گھر ہی سے مل سکے گا۔ برہمچاریوں کے سواستھ کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے:۔

گوروکل کی شکھشا پوستھا:۔ یہ لکھتے ہوئے ہم کو ہرش تتھا سنتوش ہوتا ہے۔ کہ ان دنوں میں یہ سنستھا آدرش ہو سکتی ہے۔ ودیالیہ تتھا مہا ودیالیہ وبھاگ کی شکھشا کا پربندھ جب سے پنڈت رام سکھ جی مصر درشن آچاریہ (اب آچاریہ) کے ہاتھ میں آیا ہے۔ تب سے شکھشا کی اُنتی کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ گت ورش گوروکل کے مہا ودیالیہ وبھاگ سے جتنے چھاتر بنارس یونیورسٹی تتھا پنجاب یونیورسٹی کی پریکھشاؤں میں سمّلت ہوئے تھے۔ سب کے سب پاس ہوئے۔ اس ورش بھی چار چھاتر مدھیما میں دو چھاتر ساہتیہ تتھا ویدانت شاستری میں ایک چھاتر ویاکرن آچاریہ کے کھنڈ میں۔ ایک چھاتر پنجاب یونیورسٹی کی شاستری پریکھشا میں۔ ایک چھاتر جے پور یونیورسٹی کی پریکھشا میں ساہتیہ آچاریہ کی پریکھشاؤں میں سمّلت ہوں گے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ گوروکل کی ترو دھارت پاٹھ پرنالی کا پورن روپ سے ادھین کریں گے۔ جس کی پریکھشا برہمچاریوں کو پرتیک ورش دینی ہوگی۔ مہا ودیالیہ تتھا ودیالیہ وبھاگ کے تمام برہمچاری بڑے پریشرم سے تندرستی کے ساتھ اپنی پڑھائی میں مصروف ہیں۔ ابھی حال میں چار چھاتر سرگرم ہو کر تتھا منع کمیل پور سے پڑھ رہے ہیں۔ اور بتین کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ جو کہ عنقریب داخل ہونے والے ہیں۔ سو اس میں ادھیاپک ودیالیہ تتھا ودیالیہ وبھاگ میں کاریہ کر رہے ہیں:۔

۱۔ پنڈت رام سکھ جی مصر درشن آچاریہ (مکھ آچاریہ) ۲۔ پنڈت وِدیانِدھی جی شاستری ساہتیہ آچاریہ
۳۔ „ پرمانند جی شاستری ۴۔ „ ارجن دیو جی سناتک ودیا ندھی بھشن
۵۔ „ کرشن دیو „ ۶۔ „ سوم کیرتی جی ودیالنکار:۔
۷۔ ماسٹر بشنو جیون جی بی۔ اے ۸۔ ماسٹر ہری چند جی بی۔ اے:۔
۹۔ „ لچھمی سہائے جی گپت ماسٹر ۱۰۔ سوامی آتما نند جی گپت ادھیاپک:۔
۱۱۔ برہمچاری پرکاش چند جی }
۱۲۔ „ ہرت پال جی } جو کہ امسال شاستری پریکھشا دیں گے:۔

آشرم کی ویوستھا انیت اُتم ہے۔ ورتمان میں برہمچاریوں کے کھیلنے کے لئے میدان نہیں ہے کیونکہ پہلے میدان کو باغ میں ملا دیا گیا ہے۔ لہٰذا کوئی اور جگہ برائے کھیل جلد تیار کی جانے والی ہے:۔

(آتما نند سہایک مکھیہ ادھشٹاتا مہا ودیالیہ گوروکل رائے کوٹ)

دی بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

بخوشی تمام اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ ان کے پالیسی ہولڈروں کو پانچ سالہ بونس (۱۹۲۸ء تا ۱۹۳۳ء) کی اطلاع کمپنی کے حصہ داروں کی سالانہ جنرل میٹنگ جو کہ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہونیوالی ہے میں تصدیق ہو جانیکے بعد پہنچ جائے گی:۔

دستخط پی۔ آر۔ شرما
(ایکٹنگ جنرل منیجر)

”پرکاش“ میں اشتہار دے کر لابھ اٹھائیے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کچھ مزید نوٹ

(لیکھک شری کرشن دیوجی کپل بی۔اے)

(۱) غیر ذمہ دار لیکھکوں سے

اس بات سے انکار کرنا ناممکن ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو اور رشی دیانند کی تصویر کے معاملہ میں کچھ لیکھکوں سے پرتی پکشی پر نیچ جا۔ اسبھیتا پورن اور اخلاق سے گرے ہوئے پرہار کئے ہیں۔ "آریہ ویر" کے صفحات اس بات کے شاہد ہیں۔ میرا ایسے لیکھکوں سے مزید نوٹ ہے۔ کہ وہ اپنی سمتی کا اظہار متانت سے کیا کریں۔ پرسپر کے وار تالاپ میں تہذیب و شائستگی کو ہاتھ سے نہ جانے دینا آریوں کا کرتویہ ہے۔ دشنام دہی اور اسبھیہ الفاظ نے ناریہ پن ہے۔ آریہ سماج کا تو دعویٰ ہے کہ وہ آریہ سبھیتا کا علمبردار ہے۔ اگر آریہ سماجی اور وہ آریہ سماجی جو رشی بھگتی کا دم بھرتے نہیں تھکتے۔ اپنے مخالف کی دلیلوں کا جواب گالیوں سے دینا ہی اپنا شیوہ بنا بیٹھے ہیں۔ تو سمجھو۔ کہ آریتو کا دیوالہ نکل چکا ہے۔ بڑے کھید کی بات ہے کہ اس معاملہ میں بعض کوتاہ اندیش بھائیوں کی طرف سے ایسا کیا جا رہا ہے۔ اس کا پرینام ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ سارے آریہ جگت میں باہمی تو تو میں میں کا مرض پھیلا ہوا ہے۔ آریہ سماجیوں میں پرایہ خانہ جنگی کا بازار گرم ہے۔ اصولوں کو چھوڑ کر شخصیت پر جھگڑے ہو رہے ہیں۔ غیر آریہ سماجی موجودہ آریہ سماج کا مضحکہ اڑا رہے ہیں۔ ان کے دلوں میں آریہ سماج سے گھرنا انیت پیدا ہو رہی ہے۔ آریہ سماج اور آریہ سماج کے لیڈروں کا Influence بہت کم ہو چکا ہے۔ میں رشی کی بھگتی کا راگ الاپنے والے اسبھیہ اور غیر ذمہ دار لیکھکوں سے مزید نوٹ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس بے ڈھنگی چال سے گریز کریں۔ آریہ سماج کافی بدنام ہو گیا ہے۔ اسے کافی نقصان پہنچ چکا ہے۔ پرماتما کے واسطے اس "معاملہ" کی آڑ میں جو شر انگیزیاں برپا کی جا رہی ہیں۔ ان کو اپنے آریہ سماجی ہونے کے

۲۔ آریہ سماج کے ذمہ دار طبقہ سے

آریہ سماج میں ذی فہم اور ذمہ دار لوگوں کی سنکھیا کم نہیں۔ ذمہ دار طبقہ "معاملہ" کی اہمیت اور صورت حالات کی نزاکت کو بھلی بھانتی محسوس کرتا ہے۔ اس طبقہ کے بعد پرشوں سے میرا نوٹ ہے۔ کہ اس افسوسناک معاملہ میں اپنے رسوخ کو استعمال کریں۔ سبھی دیکھ رہے ہیں۔ کہ ایک طرف اسبھیہ آریہ سماجیوں نے مہاشہ کرشن جی کی ہرگز بدمعنی کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا ہے۔ دوسری طرف آچاریہ رامدیو جی پنڈت بدھ دیو جی اور مہاشہ کرشن جی سریکھے مہانو بھاوؤں میں پرسپر کے اختلافات شدید طور پر بڑھ گئے ہیں۔ وہ سویم ایک دوسرے کی پبلک زندگی پر بے جا نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ اس کا اثر یہ ہے کہ عام آریہ سماجیوں کا نداق بگڑ رہا ہے۔ میں نے ان آریہ سماجیوں کو بھی اپنے نیتاؤں کی ذات کے متعلق اوٹ پٹانگ کہتے سنا ہے جنہوں نے ابھی آریہ سماج میں ابھی اٹھنے بیٹھنے کا سبق بھی نہیں پڑھا۔ صورت حالات افسوسناک ہے۔ اتہ میں آریہ سماج کے تمام ذمہ دار سمجھدار وچارکوں سے مزید نوٹ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ سارے معاملہ کو نپٹانے کا فوری یتن کریں:

۱۔ میری پہلی تجویز یہ ہے۔ کہ سب سنجیدہ اور ذمہ دار آریہ بھائیوں کو عام طور پر اور پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو خاص طور پر آریہ سماجک پریس کی تمام گندی اور زہریلی تحریروں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنی چاہئے۔ ان کی آواز ایسی زوردار ہونی چاہئے کہ آریہ سماج میں بار لوگوں کی پھیلائی ہوئی بدامنی کا گلا گھونٹ دیا جا سکے۔

۲۔ دوسرا نوٹ پنڈت بدھ دیو جی کے معاملہ کے متعلق یہ ہے کہ ان کی پوزیشن کو جیسا کہ آچاریہ رامدیو جی نے بیان کیا ہے سویکار کر لیا جائے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پنڈت بدھ دیو جی کو ایسا فعل سمجھی بھی نہ کرنے کی تنبیہ کر دی ہے۔ اور پنڈت جی نے شناسن ویوستھا کو سویکار کیا۔ پنڈت جی ایسا فعل نہ کرنے کا وچن دے۔۔۔ اب یا معاملہ صرف یہی آریہ سارو۔۔۔ کے کرنے کا۔ اس کے متعلق پنڈت بدھ دیو جی نے آگنت سبھا سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ انہیں سبھا کے اجلاس میں بلا کر اپنا بیان پیش کرنے کا اوسر دیا جانا چاہئے۔ اس مطالبہ کو جائز ماننے ہوئے بھی میں معاملہ کو نپٹانے کے لئے آریہ ساروڈیشک سبھا کے ادھیکاریوں سے پرزور نوٹ کرتا ہوں کہ انہیں پنڈت جی کا مطالبہ منظور کر لینا چاہئے۔ اور ان کے بیانات سن لینے کے بعد جو فیصلہ سبھا صادر کرے۔ اسے پنڈت جی سویکار کرنے کا وچن دے ہی چکے ہیں۔ اس طرز عمل سے میری رائے میں جھگڑا شانت ہو چکا ہے:

۳۔ آگر "اسنگت" اسے سمجھا جائے۔ تو گورو کل کانگڑی اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے پنجاب میں مختلف جھگڑا کے سمبندھ میں ایک مزید نوٹ کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ آریہ سماج کے تمام سرکردہ اور ذمہ دار لیڈروں کی ایک کانفرنس بلائی جانی چاہئے جس میں ساروڈیشک سبھا کے ممبران۔ آریہ دھرم سبھا کے ممبران۔ پنجاب اور یو۔پی آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کی انترنگ سبھاؤں کے سدسیہ اور دیگر ذمہ دار ذی وقار اور ذی مرتبہ آریہ سماج کے اگوا جنہیں آریہ ساروڈیشک سبھا چنے شامل ہوں:

ایسی کانفرنس کے سامنے تمام معاملات رکھ دئے جائیں۔ خوب غور و خوض کے بعد کئے گئے اس موتمر کانفرنس کے فیصلہ کے سامنے سر جھکا دینا سب کا کرتویہ ہوگا:

اس پرکار آریہ سماج کا ذمہ دار طبقہ آریہ سماج میں پیدا شدہ تمام مشکلات کا حل کر سکتا ہے۔ اور جو زہر اس وقت پرسپر کی تو تو میں میں سے آریہ مرد ساروڈ تاروں میں سرایت کر رہا ہے۔ وہ رک جائے گا۔ یہ کارروائی فوراً عمل میں لائی جانی چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اخبارات میں ان وشیوں پر بحث مباحثہ بند کر دیا جانا چاہئے۔

یہ بھی کیا اندھیر ہے۔ کہ جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے بجائے ایک اوچت جلسہ سبھا کے سارے آریہ جگت کو نیائے آسن بنا رکھا ہے۔ یہ پوزیشن مضحکہ خیز ہے۔ اور آریہ سماج کے خرمن امن کے لئے تباہ کن ہے:

بس اب فوراً اس تمام افسوسناک کانڈ کو سماپت کر دینا چاہئے۔ اسی میں آریہ سماج کی بہتری اور آریہ سماجیوں کی شان ہے:

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار

ادھ شتابدی ڈیپوٹیشن:۔ ادھ شتابدی کا دوسرا ڈیپوٹیشن مشتمل پنڈت بنواری لال۔ پنڈت پورن چند اور پنڈت دیوان چند کل دن سے یہاں آیا ہوا ہے اور آج پرات ست سنگ کے بعد پنڈت بنواری لال نے مفصل طور پر ادھ شتابدی کے سلسلہ میں حالات جو کہ لاہور میں ہونے والی ہے۔ بتلایا۔ اور حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اس یگیہ کو سپھل بنانے کے لئے ہر طرح سے سہائتا دیں:

وشو اتریگیہ:۔ اگلے بدھ وار ۱۱ ستمبر سے یہاں پر وشو اتریگیہ کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اور دھن انیترت ہونا لوکل سماج کے جلسہ کے بعد شروع ہو جائے گا:

سالانہ جلسہ:۔ سالانہ جلسہ کے لئے پہلے ۲۹-۳۰ ستمبر۔ یکم۔ ۲- اور ۳ اکتوبر کی تاریخیں مقرر تھیں۔ چونکہ اب آریہ سماج ڈسکہ نے اپنا سالانہ جلسہ ۲-اور ۳ اکتوبر کو منانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس لئے آریہ سماج سیالکوٹ نے اپنے جلسہ کی تاریخیں ۴-۵-اور ۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء مقرر کر دی ہیں:

ست سنگ:۔ ست سنگ بڑی شان کے ساتھ باقاعدہ لگتے ہیں:

نئی عمارت:۔ سماج مندر کے شمال کی طرف جار نئی دوکانیں بنائی جا رہی ہیں اور پہلی اشنان شالا کو گرا کر نئی اشنان شالہ بھی شاندار بنائی گئی ہے:

(رام لال منتری آریہ سماج شہر سیالکوٹ)

۸۰ بھوالوں کی شدھی

۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بوقت رات چک نمبر ۴۲۷ سیمہ نگ ضلع لائل پور میں مہاشہ ملراج جی بھجن اپدیشک نے بڑے زور سے پرچار کیا۔ تمام گاؤں کے مالک مسلمان صاحبان جلسہ میں شریک ہوئے۔ دوسرے دن علی الصبح ہون یگیہ کے پشچات قریباً دس گھرانوں کے بھوال برادری کے قریباً ۸۰۔ افراد کو شدھ کر کے آریہ جاتی میں پرویش کیا گیا۔ مسلمان بھائیوں نے کئی پرشن کئے جن کا اتر بھی دیا گیا:

۱۴ ستمبر کو "ہری جی ڈے" آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا:

(تاراچند کھنڈاری منتری آریہ سماج ڈجکوٹ ضلع لائل پور)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانندجی کا ایمان

(از پنڈت لوک ناتھ جی ترک واچسپتی۔ کراچی)

پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار نے دکن حیدرآباد میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے پورانک پنڈت کے چھل پورن آگرہ پر رشی دیانند کے چتر پر پاؤں رکھ کر کہہ دیا۔ کہ آریہ سماج رشی دیانند جی کی مورتی کا پوجک ہی نہیں ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی کہتے ہیں۔ کہ میں اس کے پرشن کا کسی اور پرکار سے جواب دے سکتا تھا۔ لیکن اس وچار سے کہ یہ پہلی بار تھا آخری بار ایسا کر کے ہمیشہ کے لئے پورانکوں کے اس پرکار کے آواہنوں کو سماپت کر دوں گا۔ چھاتی پر پتھر رکھ کر میں نے ایسا کر دیا۔

اس گھٹنا سے آریہ سماجک جگت میں ایک پربل اندولن کھڑا ہو گیا ہے۔ اس میں دو دل ہیں۔ ایک کا یہ کہنا ہے۔ کہ اس پرکار سے رشی دیانند کا اپمان ہوا ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی کا رشی دیانند کے چتر کے پرتی ایسا دُر ویوہار دھرم۔ نیتی اور شِشٹاچار کے ورودھ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

دوسرا دل اس گھٹنا کو کیول شِشٹاچار کے ورودھ مانتا اور کومل بھاوناؤں کو ٹھیس لگنے کا کارن سمجھتا ہے۔ آریہ سماچار پتروں میں دونو پکھشوں کی اور سے انیک لیکھ نکل سماجوں کے پرستاو پرکاشت ہوئے ہیں۔ منتری مہاشے کرشن جی نے تھا "آریہ ویر" کے سمپادک جی نے اس وِشے میں میری سمتی مانگی ہے۔ اور میرے پرم متر سوامی ویدانند جی نے بھی اس پرشن پر وچار پرگٹ کرنے کی مجھے آگیا دی ہے۔ اس پرکار سے میں اپنے وچار پرگٹ کرنے کو ادیت ہوا ہوں۔ میری ابھی تک وہی سمتی ہے۔ جو سماچار پتروں میں ودوان پر آرمبھ ہونے سے پہلے ایک متر سے موکھک اس گھٹنا کا ورنن سن کر سنتر کی تھی۔ میری وہ سمتی لمن لکھت پرکار سے ہے:۔

میں پنڈت بدھ دیو جی کے اس ویوہار کو جو انہوں نے رشی دیانندجی کے چتر پر اپنا پاؤں رکھ کر کیا۔ انوچت اور شِشٹاچار کے ورودھ سمجھتا ہوں۔ ان کے اس ویوہار سے ویدک سدھانت کی کوئی رکھشا بھی ہوئی نہیں مانتا ہوں۔ اور ساتھ ہی میں سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرستاؤ نندک کرنے کو ان ادھیکار چیشٹا اور اساملیک مانتا ہوں۔ نہ ہی پنڈت جی کے اُکت ویوہار کو دھرم کے ورودھ مانتا ہوں۔ اور نہ راجیہ نیم کے ورودھ مانتا ہوں۔ نہ اس ویوہار میں رشی دیانندجی کے اپمان کا لیش ماتر دیکھتا ہوں۔ اس سے آریہ سماج کی کوئی ہانی ہوئی ہے یا ہوگی۔ ایسا بھی میں نہیں مانتا ہوں۔ کیوں؟ اس کے نمن لکھت کارن ہیں:۔

۱۔ پنڈت بدھ دیو جی کا کاریہ انوچت میں اس لئے مانتا ہوں۔ کہ اس کی آوشیکتا نہ تھی۔ جبکہ انہوں نے سویم بھی مانا ہے وہ اس کا اور پرکار سے بھی اتر دے سکتا تھا۔ جب اس کا اور اتر ہو سکتا تھا۔ تو اس ان آوشیک کاریہ کا کرنا ہی انوچت کہلاتا ہے۔ سویم تو میرے سامنے شاستر ارتھوں میں انیک بار اس پرکار کے پرشن پورانکوں نے کئے۔ اور میں نے انہیں اُچت اُتر دے کر ان کا مکھ بند کر دیا۔ انہیں پھر اس پکش کے اٹھانے کا ساہس ہی نہیں ہوا۔ ایسی اوستھا میں تو کبھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کے شبدوں میں ان کی سمردھی پر اُنہی کا آکشیپ کر دی سہی:۔

۲۔ شِشٹاچار کے ورودھ اس لئے مانتا ہوں۔ کہ کوئی بھی سبھیہ منشیہ ایسا نہیں کیا کرتا کہ کسی دیوار کو لات لگاتا پھرے۔ یا زمین پر لات مارتا پھرے۔ پرتھوی پر چرش چلنا پھرتا ہے۔ وہی پاؤں ہوتے ہیں۔ اور وہی پرتھوی ہوتی ہے۔ کنتو اس پر زور سے پاؤں مارتے جانا اشِشٹتا کہلاتی ہے۔ دیوار پر پاؤں کی جوتی جھٹکا کر جوتی جھاڑنا اشِشٹتا نہیں۔ کنتو اچھل کے دیوار پر لات لگانا اشِشٹتا ہے۔ یدی پنڈت بدھ دیو جی چلتے پھرتے کہیں جا رہے ہوتے۔ اور ان کے پاؤں کے نیچے رشی دیانند کی کاغذ پر چھپی ہوئی مورتی آجاتی۔ تو میں اسے اشِشٹتا نہ مانتا۔ کیونکہ ایسا انیک بار ہو جایا کرتا ہے۔ اور اسے اشِشٹ ویوہار نہیں کہا جا سکتا۔ کنتو حیدرآباد میں پنڈت جی کے وہی پاؤں تھے۔ اور وہی رشی دیانند جی کی مورتی تھی۔ اس میں پنڈت جی نے اُچت روپ سے آگھات کیا۔ اس لئے پرشن شِشٹاچار کے ورودھ ہے۔ بس میں پنڈت جی کے اس ویوہار کو اسی لئے اشِشٹ کہتا ہوں۔ اور کسی کارن سے نہیں:۔

۳۔ پنڈت جی کا یہ کہنا کہ میں نے ایسا کر کے سدھانت رکھشا کی ہے۔ سرو تھا اشُدھ ہے۔ سدھانت رکھشا سچی اور پرمانوں سے ہوتی ہے۔ نہ کہ اشِشٹ اور انوچت ویوہار سے۔ کسی بھی وستو کا کوئی بھی کریاتمک روپ کدا پی سدھانتوں کا پریچایک اور پریوشک نہیں ہوتا۔ یدی وہ اُچت کی ماترا کا اُلنگھن نہیں کرتا۔ نتھا سچی اور پرمانوں سے پُشٹ ہے تو سدھانت [illegible]

یدی کسی کریاتمک روپ کو ہی سدھانت یا سدھانت کی رکھشا مانا جائے۔ تو پورانوں کے مورتی پوجا روپ کریاتمک روپ کے سدھانت کیوں نہ مانا جائے؟

یدی اسے بھی اور اسے بھی سدھانت اتھوا سدھانت رکھشا مانا جائے۔ تو دونو سدھانت بن جائیں گے۔ پرنتو سدھانت شبد ننتیہ پرائے واچی ہوتا ہے۔ پرسپر ورودھ بھاؤ رکھنے والے دونو سدھانت نہیں ہو سکتے۔ اس پرکار سے تو انیک سدھانت بن جائیں گے۔ اور سدھانت کی مٹی پلید ہو جائے گی۔ اس لئے یکتی پرمان سہت ہی سدھانت ہو سکتا ہے۔ نہ کہ کوئی کریاتمک ویوہار۔ اس لئے میرے وچار میں پنڈت جی کا یہ کہنا کہ میرا ویوہار سدھانت رکھشا کے لئے تھا۔ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا:۔

۴۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے نرنے کو اس لئے ان ادھیکار چیشٹا مانتا ہوں۔ کہ اسے پنڈت بدھ دیو جی کے کاریہ کے وِشے کو پہلے دھرم آریہ سبھا میں اُپستھت کرنا چاہئے تھا۔ جیسا کہ پہلے بھی سدھانت سمبندھی وِشیوں کو دھرم آریہ سبھا کے سامنے اُپستھت کیا جاتا ہے۔ یدی دھرم آریہ سبھا پنڈت جی کے ورودھ ویوستھا دے دیتی تب سارودیشک سبھا اپنا نرنے کرنے میں حق بجانب ہوتی۔ اور ادھیکار چیشٹا کرتی۔ ایسا نہ کر کے اس نے ان ادھیکار چیشٹا کی ہے۔ اور اس کا نرنے اساملیک ہے:۔

۵۔ پنڈت بدھ دیو جی کا یہ دھرم ورودھ اس لئے نہیں ہے۔ کہ وہ کبھی پرکار سے بھی ابھدر کا وارک نہیں ہے۔ کبھی بھی اوستھا میں منشیہ میں استیہ کی پرتیتی اور استیہ میں ستیہ کی پرتیتی کرنا ابھدر میں وارک ہوتا ہے۔ تا لوگ ودرشی سے کیا ہوا ہوا ویوہار ابھدر میں سہائک ہوتا ہے۔ جیسا کہ تیل مردن کرنا یا ودھک ویوہار ہے۔ یدی لنگوٹ باندھ کر کیا جائے۔ تو اُچت کی سیما میں رہتا ہے۔ یدی ننگا ہو کر تیل مردن کیا جاوے۔ تو انوچت کی سیما میں چلا جائے گا۔ پرنتو بل ضرور دے گا۔ چیتن برہم کی چیتن مورتی آپ رہ کو ناگیا [illegible]

جائے۔ اتھوا ان کے مشریہ کا انادر کیا جائے۔ جس میں کہ آچاریہ کے وچار پرتیپادت ہو رہے ہوں۔ تب تو لسندیہ یہ ویوہار دھرم کے ورودھ سمجھا جائے گا۔ یہاں اُکت دونو پرکاروں میں سے کسی ایک پر کوئی آگھات نہیں پہنچتا۔ وہاں دھرم ورودھ کا پرشن ہی اُپستھت نہیں ہو سکتا۔ سمارت دھرم کے دس لکشنوں میں بھی پنڈت بدھ دیو جی کا ویوہار آپتی گرست نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کسی پرکار سے بھی میں پنڈت جی کے ویوہار کو دھرم ورودھ نہیں سمجھتا ہوں۔ اور نہ ہی سمجھنا چاہئے:۔

۶۔ پنڈت بدھ دیو جی کا رشی کے چتر سے انوچت ویوہار کرنا راجیہ نیم کے ورودھ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ راجیہ نیموں میں سرو تر بھاوناؤں کی مرکھشا ہوتی ہے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کون ایسا پرانی ہے۔ جو پنڈت جی کے ویوہار کو بھاونا سے نرادر کرنے کے لئے کیا گیا ہوا سمجھے۔ اور اپنے آپ کو بدھیمان بھی سمجھے۔ جب آج تک کسی نے بھی پنڈت جی کے ویوہار کو بھاونا سے نرادر کرنے کا کارن نہیں سمجھا۔ تو پھر یہ ویوہار راجیہ نیم کے ورودھ کیسے ہو سکتا ہے؟

۷۔ سب سے بڑا پرشن یہ ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کے ویوہار سے رشی دیانندجی کا نرادر ہوا ہے۔ یہ ایسا ہی اسنبھو ہے۔ جیسا کہ کسی ودیا کے پتر کا نام مادھو اچاریہ رکھا جائے۔ اور بھی ستا حیثیت سے میں درنی کرایا ہوں۔ کہ کسی آچاریہ کے وچاروں پر یا اس کے وچار ادھار شریر پر کوئی آگھات کرنا کی سیما کو توڑتا ہے۔ اگر کسی کاغذ پر بنے ہوئے چتر پر پاؤں رکھنا۔ اس پرکار سے رشی کا کوئی بھی اپمان نہیں ہوا ہے۔ یہ کہنا سرو تھا اسنبھو ہے۔ کہ رشی دیانند اپنے چتر سے بھن نہیں ہے۔ رشی دیانند کوئی دیا پک پدارتھ نہیں ہے۔ جو اپنے چتر سے بھن نہ ہو۔ یدی چتر اور رشی کو ایک سمجھا جائے۔ تو ہمیں ان کے بیچنے اور خریدنے میں لجا آنی چاہئے۔ کیونکہ رشی دیانند کے چتر کے آدھار پر ایک آنہ۔ دو آنہ یا ایک دو روپیہ قیمت مقرر کرنا رشی کا گھور اناد کرنا ہے:۔

میں دیکھتا ہوں۔ کہ انیک پرشنوں نے اپنی جوتیوں پر رشی دیانند کا چتر کھنچوا رکھا ہے۔ وہ لوگ بسر جانے میں بھی چلاتے ہیں۔ اور آپنے شریر پر تیل مردن بھی کرتے ہیں۔ گرہست دھرم کی مریادا انوکول سنتان اُتپتی کرنے کے کاریہ کر بھی کرتے ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

بدی ایسا مان لیا جائے کہ رشی دیانند اپنے
چتر سے بھی نہیں۔ تو وہ لوگ رشی کا کتنا
گھور اپمان کرنے کے اپرادھی ہوں گے جبکہ
وہ ایک اکھنڈ برہمچاری کو ننگے پروں میں
اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔

انیک استھانوں پر دیکھا گیا ہے کہ لوگوں نے
اپنے سونے کے کمروں میں رشی کے چتر لٹکا
رکھے ہیں۔ یدی چتر رشی سے بھی نہیں تو
ان اپرادھوں کے لئے کیا ڈنڈ مقرر کئے
جائیں۔ اس کا مرنے رشی سے چتر کو بھی نہ
ملنے والے ہی کر سکتے ہیں۔ یدی چتر پر پاؤں
رکھنے والا اپرادھی اور پاپی ہے اور کسی
من چلے کے دوارہ اس کو پران ڈنڈ کئے جانے
کی سمبھاونا کی جا سکتی ہے۔ تو رشی کے
پرتی لکھنے کا پرکاش کرنے والے آریہ لوگ
کو جس نے رشی کا چتر اپنی چھاتی یا بھجا پر انکت
کر رکھا ہے۔ ان لوگ گر ستھی کو نوبیت وہ
سمبندھوں میں پران ڈنڈ دینے کا اپرادھی
ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ پرنتو یہ مان لینا سروتھا
دبیر(?) ہے۔ کہ رشی چتر سے بھی نہیں ہے
اور نہ ہی چتر پر پاؤں رکھنے سے چتر والے کا
کدا پی کسی انش میں اپمان ہو سکتا ہے۔
کومل بھاونا والے لوگوں کا یہ کہنا کہ چتر پر
پاؤں رکھنے سے کومل بھاوناؤں پر چوٹ
لگتی ہے۔ تو اس پر میرا یہ کہنا ہے۔ کہ
بھاوناؤں کو درڑھ کرنے کی بڑی آوشیکتا
ہے۔ جیسے کومل بھاونا ٹوٹ سکتی ہے۔
اور ٹوٹ کر بن نہیں سکتی۔ ٹھیک اسی پرکار
سے پربل بھاونا کبھی ٹوٹتی نہیں۔ اور سدا
استھر رہتی ہے۔ میں ان وچارکوں کے ان
وچاروں کے ساتھ بھی سہمت نہیں ہوں۔
جو اسی طرح الٹا ادھکھل ترسل(?) ہیں
جو مان اپمان کی بھاونا رکھتے ہیں سو وہ
ایک نیم پڑھنی(?) ہے۔ جس پر پھر لکھا جا سکتا
ہے۔

میں یہ بھی ماننے کو تیار نہیں ہوں۔ کہ پنڈت
جی کے بیوہار سے آریہ سماج کو کوئی ہانی پہنچی
ہے۔ میرے وچار میں تو آریہ سماج میں ایک
پرکار کی وشیش سپھورتی اور جاگرتی پیدا
ہوئی ہے جس سے سدھانتک بھاووں
کو پربل پشٹی ملی ہے۔ میرے وچار میں اس پر
ویاپک روپ سے واد وِواد ہو چکا ہے۔ اس
وشے کو اب سماپت کرنا چاہئے۔ اور میں اپنے
آریہ اپدیشک بھائیوں سے پرارتھنا کرتا
ہوں۔ کہ وہ شاستر ارتھوں میں پوربک
بھائیوں کی چالوں سے بچنے کی کوشش کیا
کریں۔ اور سروما سدھانتوں پر واد وِواد کیا
کریں۔

جام پور میں ایک نو مسلم کی شدھی

مہاشہ شانتی رام کچھ عرصہ سے مسلمان ہو
گیا ہوا تھا۔ جس کے رشتہ داروں نے خوب
سمجھایا۔ آریہ سماج کی طرف سے کافی محنت
کی گئی۔ مگر وہ کسی کی بات کو سننے کے لئے
تیار نہ ہوا۔ بات نہ سننے کے باوجود بھی کوشش
جاری رہی۔ آخر وہ پھل لائی۔ چنانچہ وہ اگلے
دن اپنی خوشی سے واپس آ گیا۔ اور اس نے
شدھ ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ شدھی
کے لئے سناتن دھرم سبھا سے التجا کی گئی۔
چونکہ سناتن دھرم سبھا والوں کے لئے یہ
پہلا ہی موقعہ تھا۔ اس لئے انہیں وچار کرنے
میں کافی وقت لگانا پڑا۔ آخر فیصلہ یہ قرار
پایا کہ اسے شدھ کر لیا جائے۔ چنانچہ دو ہزار
گایتری کا جپ کرایا۔ اور ایک دن کا برت
بھی رکھا۔ شدھی سنسکار دیکھنے کے لئے
لوگ آئے۔ سنسکار کے خاتمہ پر شانتی رام نکودر(?)
نے مٹھائی تقسیم کی۔ جسے تمام حاضرین
نے بخوشی تمام قبول کیا :

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

آریہ سماج قادیان کا چناؤ :-

آریہ سماج قادیان کا ۲۶ ستمبر کو جنرل اجلاس ہوا۔
اور مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے :-
پردھان لالہ ہری رام بزاز + اپ پردھان
پنڈت چرنداس + منتری داتا رام + اپ
منتری راجہ رام پرتاپ + خزانچی لالہ دھنی رام(?)
سہایک خزانچی لالہ یوگندر پال + لائبریرین
لالہ سوہن لال :

(داتا رام منتری آریہ سماج قادیان)

آریہ ویر دل کا قیام :-

آج ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء کو شام کے پانچ بجے
ڈی۔اے۔وی مڈل سکول دھرم پورہ
میں زیر صدارت پنڈت دیو بداس(?) جی آریہ
ویر دل ستھاپت کیا گیا۔ مہاشہ جگل کشور
جی منتری آریہ سماج و پنڈت مہر چند جی
ایڈیٹر "آریہ ویر" نے ویاکھیان دئے۔ اس
کے بعد مہاشہ دھرم پال جی نائک اور
مہاشہ رام چند جی سیکرٹری چنے گئے

(دھرم پال نائک اور رام چند سیکرٹری
آریہ ویر دل دھرم پورہ۔ لاہور)

آریہ سماج اوکاڑہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج اوکاڑہ ضلع منٹگمری کا سالانہ اتسو
۱۱۔۱۲۔ اور ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ہونا نسچت
ہوا ہے۔ جس میں بڑے بڑے اپدیشک۔
بھجنیک اور سنیاسی مہاتماؤں کے پدھارنے
کی آشا ہے :

(ڈاکٹر رامجی لال منتری آریہ سماج اوکاڑہ)

مہتہ جیمنی جی کا اکتوبر کا پروگرام :-

مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کا ماہ اکتوبر کا پروگرام
حسب ذیل ہے :-

بلند شہر	۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء
خورجہ	۲ اور ۳ ,, ,,
علی گڑھ	۴ ,, ۵ ,, ,,
آگرہ	۶-۷-۸ ,, ,, ,,
مین پوری	۹-۱۰-۱۱ ,, ,,
اوجھانی	۱۲-۱۳-۱۴ ,, ,,
پیلی بھیت	۱۵-۱۶ ,, ,,
شاہجہانپور	۱۷-۱۸ ,, ,,
ہردوئی	۱۹-۲۰ ,, ,,
لکھنؤ	۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ ,, ,,
اناؤ	۲۵ اور ۲۶ ,, ,,
فتح پور	۲۷-۲۸ ,, ,,
الہ آباد	۲۹-۳۰-۳۱ ,, ,,

شوک پرستاؤ :-

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے ہفتہ وار ست سنگ منعقدہ ۲۲
ستمبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار حسب ذیل پرستاؤ
پاس ہوا :-

"یہ آریہ سماج مہاشہ بھجن لال جی آریہ
دھرم پورہ کی کال مرتیو پر ہاردک
شوک پرگٹ کرتا ہے۔ پرماتما مہاشہ جی
کے سمبندھیوں کو اس مہان کشٹ کے
سہن کرنے کی شکتی عطا کریں"

(رسالینداس(?) منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

ست دھرم پاٹھشالہ آریہ سماج نارنگ کے سماچار :-

(۱) یہاں پنڈت
بشنو دیو جی اپدیشک و مہاشہ امر سنگھ جی
بھجنیک پدھارے۔ آپ نے مختلف سبھاؤں
کے گھروں میں پرچار کیا۔ حاضرین نے خوب
پریم اور شردھا سے اپدیش سنا۔ اس کے
بعد ویدک آشرم پھیرا میں خوب پرچار ہوا۔
پنڈت صاحبان پھر چھاؤ سے ناہن(?) آریہ سماج
کو روانہ ہوئے :

(۲) مبلغ بائیس روپیہ ۱۰ آنہ نقد وید پرچار کے
لئے اکٹھا ہوا :

(۳) قریباً دس ودیارتھی یگیہ ہوئے :

(درگا دت آنریری منیجر ست دھرم پاٹھشالہ
نارنگ)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار :-

(۱) آریہ سماج بھیرہ کا ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کو نمن
پرکار سالانہ چناؤ ہوا :-

پردھان لالہ نرسنگھ داس جی آنند + اپ پردھان
لالہ ہربنس لال جی ہیڈ ماسٹر کرپا رام ہائی سکول بھیرہ +
منتری رام پیارا + اپ منتری لالہ رام جوایا جی
سیٹھی ٹھیکیدار + خزانچی لالہ مولراج جی
ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر + لائبریرین لالہ کندن لال
جی سیٹھی ٹھیکیدار +
ممبران انترنگ سبھا :- لالہ بندی داس جی
چنڈھوک۔ لالہ منوہر لال جی سیٹھی اور ماسٹر
دھرم ویر جی :

(۲) حکیم بہاری لال جی منیجر پنجاب اینڈ کشمیر
بنک نے اپنے سپتر کے منڈن سنسکار کے موقعہ
پر ۵۰/- روپیہ دان دیا :

(۳) آریہ سماج مندر میں پہلے ایک ماہ تک سوامی
آتما نند جی ۳ بجے سے ۴ بجے شام تک اپنشد
پرکاش کی کتھا کرتے رہے۔ پھر ان کے بعد
پہلے دو ہفتہ تک ماسٹر دھرم ویر جی نے گیتا کی
کتھا کی۔ اور اب چار روز سے وہ مہابھارت
کی کتھا کر رہے ہیں۔ ماسٹر جی کی کتھا اور اپدیش
سے آریہ سماج کا بہت پرچار ہو رہا ہے :

(رام پیارا منتری)

دگمبر جین سبھا کے ساتھ شاستر ارتھ :-

ملتان میں دگمبر جین سبھا کے ساتھ آریہ سماج ملتان
کا شاستر ارتھ آرمبھ ہوا۔ مضمون شاستر ارتھ یہ تھے
(۱) کیا ایشور سرشٹی کرتا ہے (۲) کیا جین تیرتھنکر سروگیہ
تھے (۳) کیا وید ایشوریہ گیان ہے؟ (۴) کیا جین
گرنتھ پرمانک ہیں؟ (۵) کیا سوامی دیانند جی نے جین
دھرم تتھا اتہاس کے سمبندھ میں ٹھیک ٹھیک
لکھا ہے؟ جین سبھا کی طرف سے پنڈت راجیندر کمار جی
اور آریہ سماج کی طرف سے سوامی کرما نند جی بولتے تھے
پانچوں دن لوگ ٹھیک وقت پر کافی تعداد میں آتے رہے
سوامی جی کے یکتی یکت جوابوں کا اثر جنتا پر بہت اچھا
پڑا۔ شاستر ارتھ کے لئے سماج کی طرف سے پنڈت رام بابو
جی پردھان نیت ہوئے تھے۔ انکی قابلیت کی وجہ سے
شاستر ارتھ نہایت خوش اسلوبی سے سماپت ہوا۔ شاستر ارتھ روزانہ
۸ سے ۱۱ بجے رات تک ہوتا تھا :

(منتری آریہ سماج [illegible] ملتان نگر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان — جمالستان

عہ (محصول ڈاک علاوہ) للعہ

دونوں یکجائی لینے پر صرف ۴ مع محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی ادویات

"سُدھا سندھو"

کف، کھانسی، ہیضہ، دمہ، شول، سنگرہنی، اپھارہ وغیرہ کی خوش ذائقہ خوشبودار ۔ قیمت ۸

"دَدرو گج کیسری"

داد کی سب سے اچھی دوا ۔ قیمت ۴

"بال سُدھا"

دبلے اور کمزور بچوں کو طاقتور بنانے والی دوا ۔ قیمت ۱۲

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۴

ولیٹو انزیجیوں کے لئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں چیز اعلیٰ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت نرخ ۸ ارنی سیر

ملنے کا پتہ:

بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وشنو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی بوٹی

بوہم جاہتے ہیں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتے۔ بیدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) ہو جانے سے آرام نہ ہو جائے۔ پس دگنا مال واپس دوں گا جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں قیمت ۴۸

شری کرشن چندر کنزی سرائے ضلع گیا ۔ پوسٹ نمبر ۱۵

ڈاکٹر ڈی کے ایس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ ۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ ۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

تکلیف اور اٹھانا نہیں پڑیگا

(REGD)

رنگ رنگ

(داد کا مرہم)

ایک بار لگانے ہی تکلیف رفع اور علاج جانی رہتی ہے نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے تین بار لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ محصول ڈاک ۔ ۸ ڈبی تک ۔ رنگ رنگ ہر جگہ ایجنٹوں سے مل سکتا ہے

(REGD)

جوڑی تاپ

(تپ لرزہ اور طحال کی دوا)

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو جوڑی تاپ ضرور پلایئے اس سے ہر قسم کا بخار جلد بھاگ جاتا ہے دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے خون کا بڑھنا اور طحال کی بیماری سے خلاصی ہوتی ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۸ ڈاک محصول ۔ ۸ چھوٹی شیشی ۹ ڈاک محصول ۸

دوا لگانے سے پہلے

دوا لگانے کے بعد

نوٹ: ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا فروشوں سے ملتی ہے ۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر برمن کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

ایجنٹ: لاہور کے ایجنٹ ۔ منیجر پیسہ اخبار

امرتسر کے ایجنٹ ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

ضرورت ہے

اگر آپ ورکشاپ کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ آریہ سنگھٹنوں کے لئے میٹنگوں، اپدیشکوں، ادھیاپکاؤں وغیرہ کے لئے "پرکاش" کو نہ بھولئے۔

ہندوستان فلیس لیمپ اور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر بیس گز تک ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ۔ جاپانی، جرمنی، انگلش اور ملکی ساخت کی فہرست مفت منگوائیں۔ قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ ہندوستان کے ہر حصے میں ارسال کی جاتی ہے

شُفقہ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کیجئے

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد و اگر والی کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

بال جیون گھٹی

(قیمت ۸ رجسٹرڈ)

بچوں کی بخار، کھانسی، ہرے پیلے دست، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے

کمزور بچے اس کے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاتے ہیں۔ خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اس کو خوشی خوشی پی لیتے ہیں۔ سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے۔ نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو

قیمت فی شیشی ۸ درجن ۱۲ محصول ڈاک ۔ درجن ۴ سوداگروں کو معقول کمیشن۔ سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

ایجنٹ لو ۔ ہر اردو خواں معزز لوگوں کے نام مفت بھیجا جاتا ہے

ہر بیماری کا علاج ۔ تاریخ الادویہ اور چراغ صحت مفت بھیجا جاتا ہے

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یوپی

پرکاش "ہر اشتہار دینا کلید کامیابی ہے" !!!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دیانند انک

اپنے اپنے نام کی چٹھی پڑھ لیجئے!

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں

جناب من! "پرکاش" کا "دیانند انک" پنجاب کے پانچ لاکھ آریوں کا مقبول ہونے کے باعث ہزارہا کی تعداد میں شائع ہوگا۔ اسے لوگ جن اشتیاق بھری نگاہوں سے مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ کچھ چھپی بات نہیں ہے۔ ہزاروں آریہ نرناریوں کے علاوہ غیر اقوام کے افراد کے لئے بھی ایک بیش بہا تحفہ ثابت ہوا کرتا ہے۔ سینکڑوں تاجران نے اپنی تجارت کو اس "دیانند انک" کے ذریعہ اشتہار دے کر چار چاند لگا لئے ہیں۔ لہذا ہم بروقت جملہ مشتہرین کی خدمت میں گزارش کئے دیتے ہیں۔ کہ وہ آج ہی اپنے اشتہار کے لئے خط وکتابت کرکے اجرت وغیرہ کا فیصلہ کرلیں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ کیونکہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء کا پرچہ ہی

دیانند انک ہوگا

جو اشتہار پہلے آئے گا۔ وہ قدرتاً اچھی جگہ پائے گا

نوٹ کرلیں

ویدپرچار پرکاش کے پریمیوں کی سیوا میں

پریمی سجن۔ نمستے۔ آپ کے جہاں اپنی بہتری کی فکر دامنگیر رہتی ہے وہاں غریب اور مستحق افراد کی بھلائی کی فکر بھی آپ کو بیتاب بنائے رکھتی ہے۔ آپ نے ہر سال سینکڑوں غریبوں کو بھی "دیانند انک" کے مطالعہ سے فیضیاب نہیں کیا۔ بلکہ غیر اقوام کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب کو بھی اس کے مطالعہ سے محظوظ کیا ہے۔ لہذا آپ سے نمر نویدن ہے۔ کہ ویدپرچار اور ویدک دھرم کی توسیع کے لئے سیوا کتنی دھن دیکر ممنون فرمائیں۔

تعلیمی سنستھاؤں کے سنچالکوں کی سیوا میں

مہودیہ۔ نمستے۔ اگر آپ اپنی سنستھا کے طلباء کو رشی دیانند کی جیونی اور آریہ سماج کی سرگرمیوں سے واقف رکھنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کا مقصد ان کے ہاتھ میں "دیانند انک" دینے سے بخوبی حل ہوسکتا ہے۔ "دیانند انک" کی ایک کاپی کی قیمت تین آنہ ہے۔ آپ اس معمولی قیمت کے خرچ کرنے پر اپنے ایک دو ودیارتھی کے جیون میں قابل قدر خوبیاں بھر کر اسے فدائے آریہ سماج اور رشی دیانند بنا سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ آرڈر بھیجیں۔

آریہ سماجوں کے منتری مہودیوں کی سیوا میں

شریمان جی۔ نمستے۔ ۱۳۔ اور ۲۰ اکتوبر کے پرچوں کے بعد کا پرچہ "دیانند انک" ہوگا۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ ہمیں اپنے آرڈر آج ہی لکھ کر بھیج دیجئے۔ تاکہ ہم بہ جلد از جلد معلوم کرسکیں۔ کہ پرچہ کس قدر تعداد میں چھپوایا جائے۔ اس طرح سے جہاں آریہ سماجوں کو "دیانند انک" بروقت مطلوبہ تعداد میں مل سکے گا۔ وہاں ہماری اپنی محنت اور کوشش بار آور ہوگی۔ قیمت فی کاپی تین آنے۔ ایک پرچہ کے لیے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ ۱۰۰ سے زائد پرچوں کے لئے محصول ڈاک معاف ہوگا۔ اور ۱۰۰ سے کم تک کی صورت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں

بھائی صاحب! نمستے۔ "پرکاش" کا دیانند انک جو ہر سال دیوالی سے ایک ہفتہ پہلے شائع ہوتا ہے۔ اس سال بھی نہایت شان وشوکت سے شائع ہوگا۔ پیلنبر ہر ایک شہر میں سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں بکتا ہے۔ اور اس طرح ایجنٹ صاحبان کے لئے کافی کمائی کا موقع پیدا کرتا ہے۔ اس سال کا پرچہ بھی نہایت اعلیٰ خوبیوں سے مزین ہوگا۔ لہذا آپ زیادہ سے زیادہ آرڈر بھیج کر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی پرچہ تین آنہ۔ ایک کاپی کے لیے ہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا معرفت دفتر "پرتاپ" آنی چاہئے۔

المشتہر:۔ مینیجر ہفتہ وار اخبار "پرکاش"۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ... ممالک غیر سے للعہ
ششماہی ۲ ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۲۷ اسوج سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء دیانندابد ۱۱۱ | SUNDAY 13th Oct 1935 | نمبر ۴۱

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۰

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترنیامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۰

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۰

۴۔ ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا ادیت رہنا چاہیئے ۰

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ۰

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک انتی کرنا ۰

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ۰

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے ۰

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیئے ۰

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۰

رگوید — یجروید

وید امرت

ओं चित्रं देवानामुदगादनीकं चक्षुर्मित्रस्य वरुणस्याग्नेः।
आप्रा द्यावापृथिवी अन्तरिक्षं सूर्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च स्वाहा

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "کتس" ہے۔ دیوتا "سوریہ" ۔ چھند "یجرو ترشٹپ" اور سور "دھیوت" ہے۔ یہی پوتر وید منتر یجروید کے ساتویں ادھیائے کا ۴۲ واں منتر ہے۔ اور رگ وید کے پہلے منڈل کے ۱۱۵ سوکت کا پہلا منتر ہے۔ اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ اس منتر میں پرماتما اور برہمانڈ منتر میں پرماتما جملہ دویہ شکتیوں میں مکھیہ سب کا پوجنیہ متر ورن۔ اگنی۔ وایو۔ جل اور اگنی سب کا درشٹا اور سب کا پرکاشک ہے۔ وہ دیولوک۔ پرتھوی۔ انترکھش سب کا پالک ہے۔ ستھاور اور جنگم سب کا آتما۔ سب کا سوامی اور سب میں ویاپک ہے۔ اس لئے ہمیں اسی کی استتی کرنی چاہیئے ۰

لفظی معنی (चित्रम्) انوپ جیوت (देवानाम्) پرتھوی آدی دیوتاؤں کا (उदशगात्) اُدے کو پراپت ہوتا ہے (अनीकम्) سرو شرومنی (चक्षुः) آنکھ (मित्रस्य) متر نامی وایو یعنی آکسیجن (वरुणस्य) ہائیڈروجن (अग्ने) حرارت کے خزینہ اگنی کی (आप्रा) پورن کرتا ہے۔ (द्यावापृथिवी) دیولوک اور پرتھوی لوک (अन्तरिक्षम्) انترکھش کا (सूर्यः) سوریہ کے سمان تیجسوی (आत्मा) ویاپنے والا سوامی یا آتما (जगतः) متحرک (तस्थुषः) غیر متحرک (च) اور

شرح دنیا میں زیادہ تعداد نفس پرست واقع ہوئی ہے۔ کرم اندریوں کی پرابلتا ہے۔ بھلے سے بھلے پرش جذبات کی سیری کو گناہ شمار نہیں کرتے۔ مبارک ہیں وہ مہا پرش جو کہ اپنے نفس پر قادر ہوتے ہیں۔ اور صبح و شام ذیل کے الفاظ میں وظیفہ خوانی کرتے رہتے ہیں۔ ہم اس پرماتما کی استتی کرتے ہیں۔ جو۔۔۔ (देवानाम्) پرتھوی آدی لوکوں کا ایک ماتر (चित्र) سنچت اور پوجنیہ (अनीकम्) بل سوروپ ہوکر (उतअगात्) اُدے کو پراپت ہوتا ہے۔ اور جو (मित्रस्य) آکسیجن اور (वरुणस्य) ہائیڈروجن اور (अग्ने) اگنی کا (चक्षुः) درشک ہے۔ اور جو۔۔۔۔۔۔ (द्यावापृथिवी) دیولوک اور پرتھوی لوک (अन्तरिक्षम्) انترکھش کو بھی (आ) سب پرکار سے (अप्राः) ویاپت اور پورن کر رہا ہے اور (सूर्यः) سوریہ کے سمان (जगतः) متحرک (च) اور (तस्थुषः) غیر متحرک جگت کا (आत्मा) آتما سرو انتریامی ہے سب کا پریرک اور دھارک ہے ۰

(اوم شم)

سام وید — اتھروید

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گورو ورجانند کی کرپا

ازشری لالہ سنت رام جی [illegible]

بھارت ورش گورو ڈم کے لئے بہت زرخیز قطعہ ثابت ہوا ہے۔ گھر گھر آپ کو گورو ملیں گے۔ جن کا کام دن رات چیلے اور چیلیاں مونڈنا ہے۔ جہالت کا اتنا زور ہے کہ گورو جی مہاراج ریشمی لباس میں ملبوس ہیں دروازہ پر موٹریں کھڑی ہیں۔ بڑے بڑے مٹھ قائم ہیں ہزاروں ایجنٹ مختلف اطراف میں گھوم رہے ہیں۔ کسی کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ کاروبار میں نقصان ہو گیا ہو۔ مقدمہ میں ہار ہو گئی ہو۔ شادی نہ ہوتی ہو۔ یہ ایجنٹ بڑے ڈھنگ سے ان کو الو بنا کر گورو دیو کے چرنوں میں لا کر بٹھا دیتے ہیں۔ اور پھر؟ اپنی عزت آبرو۔ اپنا دھن دولت اور اپنا سب کچھ لٹا کر بیچارے پنکھ ہین پکھشیوں کی طرح مایوس ہو کر بیٹھ جاتے تھے۔ گورو کی عزت۔ رعب اور اس کے شراپ کا ڈر ان کو گورو کے خلاف آواز بلند کرنے کی اجازت نہ دیتا تھا۔ اس طرح بھارت ورش اس گورو ڈم کی بدولت تباہ ہو گیا۔

شاستروں میں گورو کی بڑی مہما گائی گئی ہے۔ گورو کو اگیان اور اندھکار سے ہٹا کر گیان اگنی دوارہ نیک راستہ پر ڈالنے والا بتایا گیا ہے۔ ایک ہی سچا گورو اپنے شسیہ کو ستیہ اپدیش دوارہ نیک مارگ بتا کر سنسار کا کلیان کر سکتا ہے۔ ویدمیں گورو کے لئے آچاریہ کا شبد استعمال ہوا ہے۔ اور آچاریہ کا ارتھ کرتے ہوئے یاسک آچاریہ نروکت میں فرماتے ہیں کہ آچاریہ وہ ہے۔ جو کہ اپنے شسیہ کو سداچاری بناتا ہو۔ اس میں بدھی شکتی پیدا کرتا ہو اور اس کے من کے اندر پڑے ہوئے وچاروں کا بودھ کراتا ہو۔ یعنی سداچار۔ گیان اور بدھی شکتی کا وکاس کرنا گورو کا فرض تھا۔

اور جب تک بھارت ورش کو ایسے آچاریہ ملتے رہے بھارت کو رام اور کرشن۔ بھیم اور ارجن جیسے ویر یودھا سپوت اور سچے شسیہ ملتے رہے۔ جو کہ اپنے کاریوں سے اپنے گورو اپنی کل اور اپنے دیش کا نام اجول کر گئے۔ اس کے بعد سوبھاگیہ سے بھارت کو سمرتھ رام داس جیسا گورو اور چھترپتی شیواجی جیسا سچا شسیہ پراپت ہوا جس نے اپنے کارناموں سے ہندو جاتی کا نام سنسار میں روشن کر دیا۔ شیواجی کا چال۔ چلن۔ گن۔ کرم۔ کاریہ کشلتا اور ویرتا کے کارنامے آج کس کو بھولے ہوئے ہیں۔ بھارت ورش کو یونوں کی داستان سے چھڑانا۔ بھگوے جھنڈے کو لہرانا اسی ویر کا کام تھا۔ اور کوی کا یہ کہنا کہ:-

"شیواجی نہ ہوتے تو سنت ہوتی سب کی"

بالکل ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔

انیسویں صدی میں مغرب سے نئی لہر چلی۔ ویدوں اور شاستروں کی تعلیم کے لوپ ہو جانے کی وجہ سے اور پورانوں کے گھر گھر رائج ہو جانے کی وجہ سے غیر مذاہب والوں کو موقع مل گیا تھا کہ وہ ہماری سنتان۔ ہمارے بزرگوں اور ہمارے دھرم پر من مانے لانچھن لگائیں۔ اور اس طرح ہندوؤں کو اپنے دھرم سے منحرف کر کے اپنے مذہب کی تعلیم دیں۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں پڑھے لکھے ہندو اپنے دھرم کو چھوڑ کر عیسائی اور مسلمان ہونے لگے۔ عیسائی پادریوں کے اعتراضات کا جواب کوئی نہ دے سکتا تھا۔ پورانک پنڈت روٹی کے دو ٹکڑوں کی خاطر عیسیٰ کے گیت گانے لگ پڑے:-

عیسیٰ عیسیٰ بول تیرا کیا لگے گا مول
عیسیٰ میرا رام رمیا۔ عیسیٰ میرا کرشن کنہیا

کے گیت گائے جانے لگے۔ نزدیک تھا کہ رشیوں اور منیوں کا پوتر دھرم لوپ ہو جائے۔ وید اور شاستر کا کوئی نام لیوا نہ رہے۔ کہ گیتا کے منوہر گیت گانے والے مرلی دھر شیام مراری کے کرپا سفل منظر ہیں۔ ایک گمنام کٹی کے دروازہ پر ایک کومل دھاری برہمچاری تلاش حق میں سرگردان آ کر دستک دیتا ہے۔

آواز آئی ——— "کون؟"

جواب ملا۔ "گورو دیو! میں دیانند ہوں" ——— دروازہ کھل گیا۔ سچے گورو کو سچا شسیہ مل گیا۔ حکم ہوا۔ کہ سب کچھ بھلا دو۔ اور صاف سلیٹ سے پھر کاریہ شروع کرو"

دیانند نے منظور کیا۔ پرانی پستکیں جمنا کی بھینٹ کر دیں۔ برت رکھے۔ اور پہلا سب پڑھا پڑھایا بھلا دیا۔

گورو ورجانند کی کرپا سے دیانند نے جو کام کیا آج چھوٹے بڑے اپنے پرائے سب اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ آج ہندو دھرم وہ کچا دھاگا نہیں رہا۔ جو مخالف خیال کرتے تھے اس کو پچیس سال میں عیسائی بنانے کے منصوبے خاک میں مل گئے ہیں۔ آج ودھواؤں کے دکھ کو مٹانے کے لئے سر گنگا رام جیسے دانی میدان میں آ چکے ہیں۔ آج ہندو جاتی کے بچوں کی تعلیمی حالت کو سدھارنے کے لئے پوجنیہ شردھانند۔ مہاتما ہنس راج اور پنڈت مالویہ اپنا سروسو نیوچھاور کر چکے ہیں۔ اور ڈی۔ اے۔ وی کالج۔ گوروکل کانگڑی اور ہندو یونیورسٹی جیسی شاندار تعلیمی سنستھائیں قائم کر چکے ہیں۔ آج ہندو جاتی میں سردانند جیسے وید رنگ مہاتما اور سوامی ستیانند جیسے شیریں زبان پیدا ہو چکے ہیں۔ آج آچاریہ مکتی رام۔ جے دیو اور برہمدت جیسے وید کے لاثانی ودوان پیدا ہو چکے ہیں۔ آج مہاتما تلارام سوامی سروانند جیسے تیاگی مہاتما ہندو جاتی کا مکھ اجول کر رہے ہیں۔ اب کس کی سکتی ہے۔ جو ہندو جاتی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ گاندھی اور ٹیگور کی جگدیش چندر بوس اور سر رامن کی۔ لاجپت رائے اور داس کی ویر جیتی اب ہرگز نہیں مٹ سکتی۔ اب یہ دنیا میں پھولے گی۔ اور پھلے گی۔ اور پھر ایک دن سارے سنسار کا گورو بننے کا فخر حاصل کرے گی۔

لیکن یہ سب کس کی کرپا سے ہوا؟ گورو ورجانند کی کرپا سے۔ جس طرح شیواجی سے بڑھ کر ہمارے اوپر سمرتھ رام داس جی کے اپکار ہیں۔ کیونکہ انہوں نے شیواجی کو بنایا۔ اسی طرح دیانند سے بڑھ کر ہمارے اوپر گورو ورجانند جی کے اپکار ہیں۔ گورو ورجانند چاہتے۔ تو چونکہ وہ پرگیہ چکشو تھے۔ تعلیم سے فارغ ہونے پر دیانند کو اپنی سیوا کے لئے اپنے پاس رکھ لیتے۔ لیکن وہ سوارتھی نہیں تھے۔ انہوں نے اپنے سوارتھ کو سنسار کے اپکار پر قربان کر دیا۔ خود تکلیف اٹھانا گوارا کیا۔ اور سنسار کا اپکار کرنے کے لئے دیانند کو سنسار کے ارپن کر دیا۔ اس لئے اس تیاگ کے لئے بھارت ورش گورو ورجانند کا سدا کے لئے رنی رہے گا۔

گورو ورجانند! آپ دھنیہ تھے۔ آپ نے جہاں ایک متلاشی حق کو جو کہ ماتا پتا کے گھر کو چھوڑ کر طرح طرح کی مصائب کو برداشت کرتا ہوا مایوس ہو چکا تھا جھوٹے گوروؤں کے دیوہار سے تنگ آ کر جو کبھی دفعہ آ کر پہنچا تھا کرنے کو تیار ہو چکا تھا۔ نہ صرف اس کو راہ راست دکھایا۔ بلکہ اس کے ساتھ سارے سنسار کو اگیان اور اندھکار سے ہٹا کر گیان اور پرکاش کا مارگ بتایا۔ اس کے لئے گورو دیو! ہم جتنا بھی آپ کا دھنیہ واد کریں۔ تھوڑا ہے۔ اور در اصل سچے گورو کے اپکاروں کا ہم کیا گان کر سکتے ہیں۔ صرف پریم اور شردھا کے یہ چند الفاظ بھینٹ کر دئے ہیں ؎

برگ سبز است تحفۂ درویش
گر قبول افتد زہے عز و شرف

ور کی ضرورت

ایک سوشکشت سوشیل۔ گرہ کاریہ اور سلائی کے کاریہ میں چتر آریہ کنیا کیلئے ایک کالج سٹوڈنٹ یا برسر روزگار ور کی ضرورت ہے۔ ضلاع جالندھر۔ ہوشیارپور اور لدھیانہ کو ترجیح دی جائیگی۔ خط و کتابت کا پتہ:-

Mathra Dass 173
Suburban Road
P.O. Ahlon. Rangoon

ضرورت ہے

ایک دھیاپکا کی جو کہ مڈل پاس ہو اور ٹرینڈ ہو نیز آریہ خیالات کی ہو ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ ۲۵ تا ۳۵ روپیہ حسب لیاقت دیجائیگی۔ خط و کتابت کا پتہ: جگل کشور منیجر ہندی ناگری گرل سکول ماڑی شہر

مہرشی دیانند سرسوتی کے جیون اور کام کے سمبندھ میں کچھ پستکیں!

مہرشی دیانند کی فتح اردو ۔/۔	مہرشی درشن اردو ۲ - ریفارمر ہندی ۔/۔	منی چرت امرت سنسکرت ۱۰/
مہرشی وچار ۔/۔	سوامی دیانند کا آدرش ہندی ۔/۔	ودیہ دیانند ہندی ۱۲/
انیسویں صدی کا مہرشی ۔/۱	" " از آنند گوشا انگریزی ۲/	مہرشی دیانند اور ان کی تعلیم اردو ۱۲/
اس کا شہزادہ رشی دیانند اردو ۔/۲	ابیتہ آف سوامی دیانند انگریزی ۳/	مہرشی سوامی دیانند کا جیون چرتر ہندی ۔/۶
باغی دیانند دار و شد صحاب اسلام ۔/۴	دیانند پرکاش ہندی سوا روپیہ رشی دیانند سوانح حیات و سوگفت جیجان چرتر ہندی ۔/۶	ابیتہ آف آریہ سماج و سوامی دیانند انگریزی ۔/۲
دیانند چرن امرت اردو ۴	مہرشی جیون ۔/۱	

ملنے کا پتہ:- ویر چند ستر ما مالک وید بک ڈپو کا لیہ موہن لال روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲۷ر اسوج سمت ۱۹۹۲

"پرکاش" کا "دیانند انک"

اس ورش دیپ مالا کا تیوہار ۲۶ر اکتوبر کو ہوگا۔ اس لئے "پرکاش" کا "دیانند انک" یا تو ۲۰ر اکتوبر کا پرچہ ہو سکتا ہے۔ یا ۲۰ر کا۔ مناسب یہی سمجھا گیا ہے۔ کہ یہ پرچہ ۲۷ر اکتوبر کا ہو۔ یہ پرچہ دیوالی سے پہلے پہلے اپنے ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا ؛

"پرکاش" نے سب سے پہلے خاص پرچہ نکالنے کا طریق جاری کیا۔ جب اس نے رشی نمبر شروع کیا۔ اس وقت تک کسی پولیٹیکل روزانہ یا ہفتہ وار اخبار نے اپنا خاص پرچہ نہ نکالا تھا۔ اس لئے رشی نمبر بہت مقبول ہوا۔ لیکن اب حالات بدل چکے ہیں۔ تقریباً ہر ایک اخبار اپنا خاص پرچہ نکالتا ہے۔ اور ان خاص پرچوں کی اس قدر بہتات ہو گئی ہے۔ کہ نہ ان کے لئے مضامین لکھنے والے ملتے ہیں۔ اور نہ خریدنے والے۔ خاص نمبروں کے لئے کبھی وقت مضامین ملتے تھے۔ اب مضامین گھس گھسا کر پیغامات رہ گئے ہیں۔ جن سے نہ پڑھنے والوں کو تسلی ہو سکتی ہے۔ اور نہ فائدہ۔ جائے غور ہے۔ کہ ان چھوٹے چھوٹے پیغامات سے ناظرین کے علم میں کیا اضافہ ہو سکتا ہے لیکن پیغامات شائع کرنے کا رواج ہو گیا ہے۔ اور ہر ایک اخبار کو اس رواج کی تابعداری کرنی پڑتی ہے۔ یہ پیغامات زیادہ تر اس لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ کہ ناظرین کو یہ دکھلایا جا سکے۔ کہ بڑے بڑے لوگوں نے اس کے لئے مضامین لکھے ہیں۔ لیکن بڑے لوگوں کے پاس وقت کہاں۔ جو اتنے اخبارات کے لئے مضامین لکھ سکیں۔ اس لئے اخبارات اور لیڈروں کے درمیان یہ ایک سمجھوتہ سمجھنا چاہئیے۔ جو پیغامات کی صورت میں ہوتا ہے۔ لیکن یہ سلسلہ بہت دیر تک جاری نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اخبارات کا جو حصہ ان پیغامات کی نذر کیا جاتا ہے۔ وہ ایک طرح سے ضائع جاتا ہے ؛

اسی طرح لوگوں کے لئے مشکل ہے۔ کہ کس خاص پرچہ کو خریدیں۔ اور کس کو نہ۔ خریدنے والے وہی ہیں۔ لیکن بیچنے والے بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ خاص پرچے سستے ہو رہے ہیں۔ اس وقت سستے پن کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ اور ایک اخبار دوسرے اخبار کو مات دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ پولیٹیکل اخبارات نہایت سستے داموں فروخت ہو کر بھی زندہ رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ ایک تو ان کی اشاعت اچھی ہوتی ہے۔ اور دوسرے انہیں اشتہارات بہت ملتے ہیں ؛

اس لحاظ سے مذہبی اخبارات خسارہ میں رہتے ہیں۔ انہیں پڑھنے والے زیادہ تر وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جن کا اس مذہب یا مذہبی سوسائٹی سے تعلق ہے۔ دوسرے نہیں۔ اس لئے ان کے خریداروں کی تعداد محدود رہتی ہے۔ انہیں اشتہارات بھی اتنے نہیں ملتے۔ جتنے پولیٹیکل اخبارات کو۔ اس لئے مذہبی اخبارات اور ان کے خاص پرچے زندہ رہ سکتے ہیں۔ تو ایک ہی صورت میں کہ جس مذہبی سوسائٹی سے ان کا تعلق ہو۔ وہ ان کی امداد کرنا اپنا خاص فرض سمجھے۔ دوسروں کی کہانی چھوڑ کر میں براہ راست "پرکاش" کی طرف آتا ہوں۔ "پرکاش" نے بھی سنہری دن دیکھے ہیں۔ اور اس کے "رشی نمبر" نے بھی۔ آج اس کی یہ حالت نہیں۔ آریہ سماجسٹ پرشوں میں اپنے پرچوں سے وہ دلچسپی نہیں رہی۔ جو کسی وقت انہیں تھی۔ نتیجہ یہ ہے کہ اخبارات کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور ان کے ساتھ آریہ سماج کو بھی .... مگر یہ ناممکن ہے۔ کہ آریہ سماج کے اخبارات کو نقصان پہنچے۔ اور آریہ سماج نقصان سے بچا رہے۔ اب دونوں کی ترقی اور تنزل ایک دوسرے سے وابستہ ہے۔ یہ آریہ سماج تک محدود نہیں۔ بلکہ ہر ایک سوسائٹی کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے۔ جس سوسائٹی کا پریس زبردست ہے۔ وہ لازمی طور پر ترقی کر رہی ہے جس کا پریس کمزور ہے۔ سمجھو کہ وہ تنزل کی راہ پر گامزن ہے۔ عیسائی مشن کے کئی اخبارات نکلتے ہیں ان کی اشاعت ہزاروں نہیں۔ بلکہ لاکھوں ہے۔ اور وہ کسی ایک ملک تک محدود نہیں۔ وہ اخبارات مختلف ممالک میں جاتے ہیں۔ اور عیسائی مت کا پرچار کرتے ہیں۔ آریہ سماج کے پرچے آریہ سماج کے خیالات کا کیا پرچار کریں گے جبکہ ایک ... کی ... سے بھی باہر نہیں

جاتے۔ آریہ سماج کے جس قدر بھی اخبارات اس وقت نکل رہے ہیں۔ ان کی حالت بہت اچھی نہیں یہ اس بات کا صاف پرمان ہے۔ کہ آریہ سماج کی حالت بھی اچھی نہیں۔ اس لئے جب تک آریہ سماجسٹ پرش یہ نہ سمجھ لیں۔ کہ آریہ سماج کے پریس کو مضبوط کرنے میں ہی آریہ سماج کا بھلا ہے۔ تب تک کچھ نہ ہوگا۔ اور آریہ سماج کا پریس تب مضبوط ہو سکتا ہے۔ جب ایک ایک آریہ اپنے کسی نہ کسی پرچہ کا خریدار ہونا اپنا فرض سمجھے۔ اگر یہ چھوٹی سی بات میرے آریہ بھائیوں کی سمجھ میں آ جائے۔ تو آریہ سماج کا پریس ایک بار پھر اپنی پرانی شان کو پہنچ سکتا ہے ؛

"پرکاش" کے "دیانند انک" کا سوال اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ دو ہفتے تک یہ پرچہ اپنے ناظرین کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ لیکن اس وقت تک حالات نہایت حوصلہ شکن ہیں۔ اس کے لئے میں کسی کو دوشی نہیں ٹھہراتا۔ آریہ سماج کا ہت چنتن کرنے کی بجائے جب ہم خود ہی آپس میں لڑ رہے ہوں۔ تو دوسروں کو کیا پڑی ہے کہ وہ ہماری چنتا کریں۔ لیکن باوجود اس کے میں آریہ پرشوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ جھگڑا تو عارضی ہے۔ جلد یا بدیر اس کا دور ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ اگر یہ دور نہ ہوا۔ تو آریہ سماج کو لے ڈوبے گا۔ لیکن اگر "پرکاش" کے "دیانند انک" کو کوئی نقصان پہنچ گیا۔ تو اس سے آریہ سماج کو مستقل نقصان پہنچے گا۔ اور اس نقصان کی شاید تلافی بھی نہ ہو سکے۔ اس لئے میرا تمام آریہ بھائیوں سے نویدن ہے کہ وہ یہ دو ہفتے "پرکاش" کے "دیانند انک" کے ارپن کر دیں۔ ہر ایک آریہ سماج اس مضمون کے پڑھتے ہی "دیانند انک" کے لئے آرڈر بھیج دے۔ اور جتنے آرڈر پچھلے سال سے زیادہ نہیں۔ تو کم بھی نہ ہوں +

اسی طرح جو آریہ بھائی یہ چاہتے ہیں۔ کہ "پرکاش" کا "دیانند انک" ان لوگوں تک بھی پہنچے۔ جو سادھارن طور پر اسے نہیں پڑھتے۔ ان کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس کی ارتھک سہائتا کریں "پرکاش" کے "دیانند انک" کی قیمت ۴ر کی بجائے ۳ر کر دی گئی ہے۔ تاکہ یہ کسی پر بوجھ نہ رہے۔ اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو سکے۔ "دیانند انک" سے نہ آج تک کبھی منافع ہوا ہے۔ نہ اس سے کبھی منافع کی آشا کی گئی ہے۔ قیمت کے کم کرنے سے خسارہ کی اور بھی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن اس کی پروا نہیں۔ جس طرح بھی ہو۔ یہ پرچہ نکلے۔ اور پھیلے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماجیں اور آریہ پرش میرے اس نویدن پر دھیان دے کر جلد اپنے اپنے آرڈر بھیج دیں گے ؛

(کرشن)

سوامی ستیہ نند جی حیدرآباد کو

حیدرآباد (دکن) میں کچھ عرصہ سے ویدک دھرم کے پرچار میں جو مشکلات پیش آ رہی تھیں۔ وہ آریہ جگت کو بھلی بھانتی گیات ہیں۔ یہی ریاست ہے۔ جہاں کہ ستو رگمیہ پرچارک ننیانند جی سے بدسلوکی روا رکھی گئی تھی۔ اور شاستر ارتھ مہارتھی پنڈت رامچندر جی دہلوی کو اخراج کا حکم دیا گیا تھا۔ ابھی یہ زخم تازہ ہی تھے۔ کہ پولیس نے نیلنگہ آریہ سماج کے مندر کو نہ صرف مسمار کیا اور ہون کنڈ کی بے احترامی روا رکھی۔ بلکہ سماج مندر کا سامان بھی ضبط کر لیا۔ آخر جب اپیل پر پولیس کی کاروائی منسوخ کی گئی۔ تو حیدرآبادی پولیس نے نیا ڈھنگ دکھانا شروع کیا۔ جھٹ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کا آرگن ہی بند کر دیا۔ چونکہ دن بدن حیدرآباد کی ریاست میں حالات بد سے بدتر صورت اختیار کر رہے تھے۔ اور پولیس وہاں پرچار کے راستہ میں نت نئے روڑے اٹکا رہی تھی۔ اس لئے شریمتی سارودیشک پرتی ندھی سبھا نے آریہ جگت کے اصرار پر اس بات کی ضرورت محسوس کی ہے۔ کہ ریاست میں کوئی ایسا ذمہ دار آریہ نیتا بھیجا جائے۔ جو نہ صرف وہاں کے حالات کی دیکھ بھال ہی کرتا رہے۔ بلکہ آئندہ کے لئے پرچار کے راستہ میں جو مشکلات وہاں حائل ہو رہی ہیں۔ ان کو دور کرنے کا یتن کرتا رہے۔ چنانچہ آریہ جگت میں یہ خبر بڑے ہرش سے سنی جائے گی۔ کہ اس اہم کام کے لئے سبھا نے شری سوامی ستیہ نند جی مہاراج پرچارک دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کو وہاں منتخب کر کے بھیج دیا ہے۔ جو لوگ پوجیہ سوامی جی کی گمبھیرتا اور کرتویہ پرائنتا سے اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ایسے اہم کام کے لئے شری سوامی جی کا انتخاب بہترین ہے۔ اور ان کے تدبر کی بنا پر یہ آشا کی جا سکتی ہے۔ کہ ان کی حیدرآباد میں موجودگی جہاں ویدک دھرم کے پرچار میں سہایک ثابت ہوگی۔ وہاں ریاست کے ذمہ دار افسران کے دلوں سے آریہ سماج کے خلاف پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دور کرنے اور آریہ سماجیوں کو ریاست مذکور میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے سے حقوق دلانے میں معاون ثابت ہوگی ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت بدھ دیو کا نیا بیان

حیدرآباد شاستراتھ کے متعلق پنڈت بدھ دیو کے متعدد بیانات شائع ہوئے ہیں۔ پہلے تو اُنہوں نے یہ ظاہر کیا۔ کہ یہ فعل اُنہوں نے سینہ پر پتھر رکھ کر کیا ہے۔ اور آئندہ کبھی ایسا نہ کریں گے۔ پھر کچھ ہوا کے رُخ کو بدلتے دیکھ کر دلیر ہو گئے۔ اور یہ اعلان کر دیا۔ کہ وہ سارودیشک سبھا کے فیصلہ کو ہی نہیں مانتے۔ کہ اُن کا یہ کرم دھرم۔ یعنی۔ شِشٹاچار یعنی راجیہ نیم سب درشٹیوں سے "اُوچت اور بندنیہ" ہے۔

اُن کا فعل ہمیں حیران تھی۔ کہ جو فعل کسی درشٹی سے بھی اُوچت نہیں۔ وہ پھر کیا کیوں نہیں جائے گا؟ یہاں تک کہ اُن کے کچھ حمایتی تو یہ کہنے ہی لگ پڑے۔ کہ اس دھرم کا پرہیز کے کچھ معنی ہی نہیں ہیں۔ خود پنڈت جی بات چیت میں کہتے پھرے۔ کہ ایسی حالت آنے پر وہ پھر بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ خیال یہ ہوا۔ کہ پنڈت جی اسے ضمیر کا سوال بنا رہے ہیں۔ جو مناسب نہیں ہے +

ہم خوش ہوئے۔ جب ہمیں معلوم ہوا۔ کہ سارودیشک سبھا میں جا کر پنڈت جی نے پینترا بدل لیا ہے۔ پنڈت جی نے وہاں کہا۔ کہ وہ "گھٹنے ٹیک کر پرارتھنا" کرتے ہیں۔ کہ "دھرم" شبد سبھا کے پرستاو سے ہٹا دیا جائے۔

کہاں تو اُن کا یہ اعلان کہ وہ پرستاؤ دینے کا سبھا کو ادھیکار ہی نہیں۔ اور کہاں اسی سبھا کے سامنے اُن کا گھٹنے ہی ٹیک دینا۔ اب پنڈت جی کہتے ہیں۔ میں وہیں کھڑا ہوں جہاں پہلے تھا۔ گستاخی معاف! پہلے جس سبھا کا آپ ڈنڈ دینے کا ادھیکار ہی نہیں مانتے تھے۔ اب اُس کے سامنے کہتے ہیں۔ کہ سبھا جو ڈنڈ دے گی۔ میں اُسے سویکار کروں گا۔ یہی نہیں۔ پنڈت جی تو یہ بھی کہہ گئے۔ کہ سبھا کہیں ایسا ڈنڈ نہ دیدے کہ آئندہ کوئی اور شاستراتھ کے لئے تیار ہی نہ ہو۔ عدالتی زبان میں اس کو کہتے ہیں اپنے آپ کو عدالت کے رحم پر چھوڑ دینا۔

ہم نے پنڈت جی کے اس انکسار کو اُن کا خوش قسمتی سمجھا تھا۔ اور لکھا تھا۔ کہ "پنڈت جی کی اس سجنتا کا سبھا پر اچھا اثر پڑا"۔ لیکن اب پنڈت جی سبھا کے سامنے نہیں رہے۔ پھر اخبار کے کالموں میں آ گئے ہیں۔ اور حسب معمول نقلی اور شیخی سے کام لے رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں اُنہوں نے ہمیں کچھ گالیاں بھی دے دی ہیں۔ وہ اُن کی اپنی جنس ہے۔ اُن کا اپنا مال ہے۔ ریشی کے ساتھ ہم اُس کے نمسکار۔۔۔

پُورن دیوہار کے بعد اُن سے تہذیب کی اُمید موہوم ہے۔

اُن کی "گھٹنے ٹیک کر کی گئی پرارتھنا" کو پردھان راما دیو جی نے اپنا لیا۔ اُنہوں نے تجویز کی۔ کہ "دھرم" شبد پرستاؤ سے ہٹا دیا جائے۔ لیکن وہ ہٹایا نہیں گیا۔ پنڈت رامچندر جی نے کہا۔ "دھرم" کے آگے "ارتھات" شبد بڑھا دیا جائے۔ جس سے دھرم یعنی اور شِشٹاچار کا مترادف ہو جائے۔ یہ بھی نہیں مانا گیا۔ خیال یہ بھی ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ کہہ دیا جائے۔ کہ "دھرم" شبد کے معنی یہاں "سدھانت" نہیں ہیں۔ یہ بھی سویکار نہیں ہوا۔

ان حالات کے رہتے "دھرم" شبد کے "دستُرت ارتھوں" کے کیا معنی۔ کیں؟ پنڈت جی خود سمجھیں۔ "دھرم" شبد کو یہاں وسیع یعنی جامع معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ فقط تنگ کتابی معنوں میں نہیں۔ کوئی بھی ایسا خیال وہاں قابل پذیرائی نہیں ہوا جو دھرم کے ارتھوں کو سنکچت کر دے۔ پنڈت جی فرماتے ہیں:-

"مانیہ سبھا نے یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ اس نے دھرم ورودھ کا شبد اپنے پرستاؤ میں شروع ان وسیع معنوں میں رکھا ہے۔ جن معنوں پر کسی دن روٹی زیادہ کھا جانا بھی دھرم ورودھ کہا جا سکتا ہے"۔

معلوم ہوتا ہے۔ پنڈت جی پھر اپنی شاستراتھ کی ویدی پر آ گئے ہیں۔ کیا "کسی دن روٹی زیادہ کھا جانا" ایسا فعل ہے۔ جس پر سارودیشک سبھا کو پرستاؤ دینی پڑتی ہے۔ کیا وہ ایسا فعل ہے۔ جو دھرم۔ نیتی۔ شِشٹاچار۔ راجیہ نیم جس بھی درشٹی سے دیکھا جائے۔ اُوچت اور ایک آریہ سماجک کے لئے اتینت بندنیہ نہ جانے پنڈت جی اپنے پاٹھکوں کے ذہن کو اتنا کُند کیوں سمجھتے ہیں۔ کہ اُن کے سامنے یہ اُپہاس جنک اُداہرن رکھتے ہوئے جھجکتے ہی نہیں۔ پنڈت جی! آپ کے فعل میں کوئی گمبھیر بات ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ہر نظر سے اُوچت اور اتینت بندنیہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ:-

"مانیہ سبھا سدوں نے پرستاؤ سے پشچاتاپ یا پرائشچت کے حصّہ کو اُڑانا ہی اُوچت سمجھا۔ کیونکہ اُن کی نظروں میں اگر یہ کسی سزا کا مستحق تھا۔ تو اس کے لئے مذمت ہی کافی تھی"+

ہم نے بھی تو یہی لکھا تھا۔ کہ:-

"پنڈت جی کو اپنے فعل کی پشچاتاپ سزا مل گئی۔ کہ اُسکے کرنے کی غیر مبہم طور پر مذمت کر دی گئی"+

واقعی کسی بھی خوددار اور غیرتمند آدمی کے لئے مذمت کافی سزا ہے۔ اور جب آپ یہ وعدہ کر چکے تھے۔ کہ اپنے آپ کو زد دش مانتے ہوئے بھی سبھا جو ڈنڈ آپ کو دیگی۔ آپ اُسے سویکار کریں گے۔ آپ کا فرض تھا۔ کہ آپ اس مذمت کے ڈنڈ کو قبول کرتے۔ اگر آپ کے قول کی آپ کی نظروں میں کچھ بھی قیمت ہے۔ تو آپ اس کے طفیل مجبور ہیں۔ کہ سبھا کی مذمت کو سر آنکھوں پر لیں۔ یعنی اپنے فعل کو "دھرم۔ نیتی۔ شِشٹاچار اور راجیہ نیم" ان سب درشٹیوں سے "اُوچت" اور "بندنیہ" مانیں۔ کم سے کم اب یہ شیخی نہ بگھاریں۔ کہ آپ اُسے نہ دھرم ورُودھ سمجھتے ہیں۔ نہ نیتی ورُودھ اور نہ شِشٹاچار ورُودھ۔ آپ ذرا غائر نظر سے ... کریں گے

تو آپ کو معلوم ہو گا کہ سبھا کے اس فیصلہ کے ماننے کے ہی دوسرے معنی ہیں پشچاتاپ۔ سبھا نے پشچاتاپ کا حصّہ اُڑایا نہیں۔ اُسے لطیف کر دیا ہے۔ کیونکہ سبھا کا خیال تھا۔ کہ آپ اس لطافت کی قدر کرینگے۔ آپ کے آنسوؤں نے آپ کے انکسار کو خوبصورت بنا دیا تھا۔ اس کے بعد آپ کی اخباری نقلی پھر آپ کو اُسی صورت میں پیش کر رہی ہے۔ جس میں آپ بادلِ ناخواستہ حیدرآباد کے شاستراتھ میں پیش ہو گئے تھے۔ اس صورت میں ہمیں آپ جو گالیاں دیں۔ قابلِ معافی ہیں۔ آنسوؤں والا بدھ دیو اور ہے۔ جُوتے مار بدھ دیو اور:-

کیا ہم آپ سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ اب آپ کہاں کھڑے ہیں؟ حیدرآباد کے شاستراتھ کی حالت میں سینہ پر پتھر والے اعلان کی حالت میں سبھا کے ادھیکار کو ہی سویکار نہ کرنے کی حالت میں۔ اس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر پرارتھنا کرنے کی حالت میں۔ ریشی کے نمسکار کر کر کے ہی آنسو بہا دینے کی حالت میں یا گالی دے دے کر شیخی بگھارنے کی حالت میں؟ آپ نے لکھا ہے۔ کہ آپ وہیں کھڑے ہیں۔ جہاں پہلے تھے۔ بہتر ہو۔ اگر آپ وہاں جا کھڑے ہوں۔ جہاں سارودیشک سبھا کے لطیف فیصلہ نے آپ کو کھڑا کیا ہے۔ فیصلہ آپ کی شان کو قائم رکھتا ہوا آپ سے پشچاتاپ کرا دیتا ہے ☜

دھوکے سے بچیں!

کوی و نوو ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

رجسٹرڈ

"اُمرت دھارا"

(تمہارے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اس کی نقلیں بنانا شروع کر دیں اور کئیوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں ایسی سب کی سب معمولی ہی نقلیں ہیں جو دستہ پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں امرت دھارا کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے اس لئے ہوشیار رہئے اور

اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں

قیمت فی شیشی ڈبہ پتہ ٹھکانہ (للعہ) نصف ایک روپیہ چار آنے (عیعہ) نمونہ صرف آٹھ آنے ۔

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:- امرت دھارا (۳۲) لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

چُوں چُوں کا مربّا

شتابدی کے متعلق میں ایک مضمون ہدیۂ ناظرین کر چکا ہوں۔ اس کے بعد میں نے ایک اور مضمون لکھنے کا بھی وعدہ کیا تھا۔ لیکن کئی کاموں سے پھر میں چپ ہو گیا۔ میرے اس مضمون پر پروفیسر رام دیو جی نے سارھے تین صفحوں کا لیکھ "آریہ مسافر" میں پرکاشت کرایا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ وہ میرے جواب کی انتظار میں ہیں۔ میں شش و پنج میں ہوں۔ کہ پروفیسر صاحب کی انتظار کا جواب دوں۔ یا خاموش ہی رہوں؟ کہیں خاموشی ہی گستاخی نہ سمجھی جائے۔ ایک دفعہ پھر اپنے جواب کے ساتھ حاضر ہوتا ہوں۔ پروفیسر صاحب نے اپنے لیکھ کے موضوع پر قید نہ رکھ کر ایک نہیں متعدد غیر متعلقہ باتیں جمع فرما دی ہیں۔ مجھے بھی مجبوراً ایسا ہی چوں چوں کا مربا ناظرین کے پیش کرنا پڑ رہا ہے۔ مگر اس میں میں مجبور ہوں۔ جیسا سوال تھا۔ ویسا ہی جواب دینا پڑا ہے۔ شاید ودوانوں کی نظر میں متعلقہ غیر متعلقہ کا کچھ فرق نہیں ہوتا۔ ان کی منطق "اسنگت" کو بھی "سنگت" بنا لیتی ہے۔ مجھ میں یہ قابلیت تو نہیں۔ لیکن اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرا لیکھ جواب میں ہے۔ اور جواب کے مختلف حصے اتنے ہی سنگت ہو سکتے ہیں۔ جتنے سوال ہوگے +

پروفیسر صاحب نے مجھ سے شکایت کی ہے۔ کہ اگرچہ میں نے جنرل سبھا کے موقع پر نورتن مارگ کے گھر میں تین گھنٹہ کا وچار پرگٹ کیا تھا۔ اور اب بھی میرا دعویٰ ہے۔ کہ "انتخاب اور اس کے متعلق جھگڑوں" کے بارہ میں میں نے کچھ نہیں لکھا۔ تاہم میں نے سطروں کی سطریں اور کالموں کے کالم اس مضمون پر سیاہ کر دئیے ہیں۔ پردھان جی مثال کے طور پر "پرکاش" کا وہ نوٹ پیش کرتے ہیں۔ جو کہ بٹہ ریلیف فنڈ کی کمی کے متعلق لکھا گیا تھا۔ اس نوٹ کی بنیاد پرتی ندھی سبھا کے دفتر کی اپنے اخبارات میں شائع شدہ اطلاعات تھیں۔ خود منتری جی کے دستخط سے یہ اطلاع اخبارات میں آئی تھی۔ کہ کوئٹہ ریلیف کے لئے کوئی ساڑھے چار ہزار روپیہ جمع ہوا ہے۔ جس میں اڑھائی ہزار گزشتہ سال کا بھی جو کہیں اور ریلیف کے کام کا اکٹھا تھا۔ اور ساڑھے تین سو روپیہ جو جھنڈا ریلیف کمیٹی نے بھیجا ہے۔ وہ بھی شامل ہے۔ باقی رقم صاف طور پر قلیل تھی۔ پرتی ندھی سبھا کی اپیلوں کا جواب حوصلہ افزا نہیں تھا۔ اس حالت میں ایک آریہ پتر سبھا اور سماجوں کو زیادہ مستعد ہونے کی تحریک دیتا ہے۔ تو اسے پردھان جی "انتخابات اور اس کے متعلق جھگڑوں" کی ناجائز چرچا قرار دیتے ہیں۔ انتخابات سے کوئٹہ ریلیف کا کوئی دور کا تعلق بھی ہے؟

یہی نہیں۔ "پرکاش" کی اس تحریر کو بہار ریلیف فنڈ کے لئے باوجود تحریک اور تامل کے ایک مضمون

رقم حاصل ہو گئی تھی۔ پردھان جی فرماتے ہیں۔ یہ سکرٹری کے پرشارتھ کا نہیں۔ اس کے سہکاریوں کی محنت کا ثمرہ تھا۔ سکرٹری اور اسکے سہکاریوں میں اس طرح کی تمیز کرنا انہی پردھان جی کی شان کے شایان ہو۔ تو ہو۔ ورنہ ہم نے تو ابتک یہی سبق سیکھا تھا۔ کہ سب ادھیکاری اور کارکن مل کر کام کرتے ہیں۔ اور اس مشترکہ کام کا کریڈٹ سبھا کو بحال جاتا ہے۔ جب میں بہار ریلیف کی کامیابی کا ذکر کرتا ہوں۔ تو اپنے سہکاریوں کو اس کے کریڈٹ سے محروم کہاں کرتا ہوں؟ آپ خواہ مخواہ کیوں اپنے رفیقان کار سے جدا کر رہے ہیں۔ کیا یہ سہیوگ حاصل کرنے کی کوشش ہے؟ یا اپنے سہکاریوں کے سامنے سہیوگ کے اعتراف کا قابل قدر نمونہ ہے؟ سبھا کے سکرٹری کا کام سبھا کی ساری مشین کو چلانا ہے۔ اور اگر وہ مشین ٹھیک طرح کام کرتی جائے۔ تو سکرٹری اپنا کام اچھی طرح انجام دے رہا ہے۔ آپ پوچھتے ہیں۔ کہ کیا وہ روپیہ میں لایا تھا؟ اگر سکرٹری خود فقط چندہ لانے پر لگ جائے۔ تو وہ چندہ ایجنٹ بن جاتا ہے۔ سکرٹری نہیں رہتا۔ ادھیکاریوں کا کام یہ دیکھنا بھی ہے۔ کہ چندہ فراہم ہو جائے اور دیگر انتظام کرنا بھی اور یہ سب کام سہکاریوں کی مدد سے ہوتے ہیں

(۲)

ایک اور مثال آپ نے اس سناتک کی دی ہے جس کی عمر پرتی ندھی بن کر سبھا میں آنے کی نہیں تھی۔ مگر وہ پرتی ندھی بن گیا۔ اسے سناتک ہوئے ابھی ایک ہی سال ہوا تھا۔ اور اگر وہ پہلے درجہ کا نبی نہ ہو۔ جو یقیناً وہ نہیں ہے۔ تو اس کے خواب میں بھی یہ بات نہیں آنی چاہئے تھی کہ وہ ۲۵ برس کا ہو چکا ہے۔ معمولی ذہین کے طالبعلم ۱۹-۲۰ برس کی عمر میں گریجویٹ ہو جاتے ہیں۔ تو یہ برخوردار جو ہمیشہ اپنی جماعت میں اول رہتا رہا ہے۔ ۲۴ برس کی عمر تک گوروکل کے کمروں کی شوبھا بڑھاتا رہا ہو۔ یہ قیاس ہرگز ہرگز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کہ اس نے اپنے آپ یہ قیاس کس طرح کر لیا؟ پرتی ندھی سبھا کے نظام کی اس نے خانہ پری کی یا نہیں؟ سرکاری ملازمت میں عمر غلط بھر دینے پر آپ جانتے ہیں۔ قانوناً کیا کیا جاتا ہے؟ تعزیرات ہند میں اس جرم کا نام حلف دروغی ہے۔ سادہ سرکاری ملازمت یا یونینوں کے انتخاب کے ضابطہ میں اس کی کڑی سزا ہے۔ البتہ گوروکل کے ... [illegible]

سنگین جرم قابل درگزر سمجھا جاتا ہے۔ آپ نے کس مزے سے لکھ دیا ہے۔ کہ اس کے بڑے بھائی کو اس کی عمر کا ٹھیک علم نہ تھا۔ بھائی صاحب اور وہ سناتک بالغ ہے۔ اور اسے اپنے جرم کی سنگینی کا احساس ہونا چاہئے۔ رہا یہ امر کہ آپ نے سابقہ انتظام کے خلاف بغاوت کے ... ہیں گوروکل میں تقریریں نہیں فرمائیں۔ گستاخی معاف۔ ایسی تقریروں کی فہرست بھی ہے۔ اجازت ہو تو ایک ایک عہدہ کے متعلق دریافت کر لیا جائے۔ اودھیاپک ایسے ہیں۔ پرینسپل ایسے ہیں جو ودیا سبھا کے سبھاسد ایسے ہیں۔ ایک نہیں۔ متعدد تقریریں ایسی ہوئی ہیں۔ جو باغیانہ خدمات کا صلہ ہیں۔ نام لینے کے لئے فقط اشارہ کی دیر ہے۔ اگر یہ بتا دیا جائے۔ کہ کس طرح کے رنگ آپ نے ان دنوں اکھٹے کئے ہیں۔ تو سننے والے چکت رہ جائیں +

(۳)

پنڈت پریم ورت جی کی ایک تحریر تو سبھا کے ماہواری رسالہ "آریہ" میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد ایک طویل مضمون "آریہ ویر" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں پنڈت جی نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ پنڈت بدھ دیو جی کا فعل نہ "دھرم کے وِرُودھ" ہے نہ "شِشٹاچار کے وِرُودھ" اور نہ "نیتی کے ہی وِرُودھ" ہے۔ مگر پردھان جی کے اعلان میں یہ الفاظ صاف ملتے ہیں:۔

"ایسے کرنے شِشٹاچار اور نیتی کے وِرُودھ ہیں" شِشٹاچار اور نیتی بھی تو دھرم کے انترگت ہیں۔ پنڈت پریم ورت جی اسی سبھا کے سنچالک ہیں۔ جس کے شری رام دیو جی پردھان ہیں۔ پردھان جی کا یہ بھی کہنا ہے۔ کہ ان کا اعلان سبھا کی آگیا سے لکھا گیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ان کا اعلان خود سبھا کا اعلان ہے۔ یہ تو سمجھ میں آ گیا ہے۔ کہ ایک ادھیکاری اپنی رائے سبھا میں ظاہر کر دے تو ضرورت سمجھی جائے۔ تو اعلان کو دوگانہ کرتے ہوئے اس آہنت ادھیکاری کی اس رائے کا بھی خیال رکھ لیا جائے۔ لیکن پردھان جی کے اعلان کا منشا کچھ اور ہو۔ اور دوسرے ادھیکاریوں کی دیر یہ تھا کا کچھ اور۔ یہ سوائے انارکی کے اور کیا ہے؟ آپ نے تو شری پنڈت بدھ دیو جی کے فعل کو نیتی اور شِشٹاچار اور اس نئے دھرم کے وِرُودھ قرار دے کر فرمایا تھا کہ آپ نے یہ بات پنڈت جی سے کہہ دی۔ اور "پنڈت بدھ دیو جی نے اتر دیا۔ کہ وہ آگے نشچے کر چکے ہیں۔ کہ یہ ان کا پرشچت اور ماتم کا رہ ... [illegible]

ہے۔ اور اب تو شاسن دیو سبھا بھی ہو گئی ہے۔ یہ ہے کر تیبہ پھر کبھی نہ کروں گا" +

جس کے معنی صاف یہ تھے۔ کہ انہوں نے آپ کی دیو سبھا کو مان لیا ہے۔ مگر اب تو وہ کھلا اعلان کر رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے فعل کو نہ دھرم کے وِرُودھ مانتے ہیں۔ نہ نیتی اور نہ شِشٹاچار کے۔ یہ انارکی نہیں تو اور کیا ہے؟ کئی آریہ سماجیں پنڈت جی کے اس فعل کی تعریف کر رہی ہیں۔ یہ اس انارکی کا ہی نتیجہ ہے۔ جو آپ کے مبہم اعلان سے پیدا ہوئی ہے۔ اور یقین جانئے۔ اپنی موجودہ مجبوری کی حالت میں جب کچھ ایک اپدیشک ادھیکاریوں کو چھاؤں کے معاملہ میں اپنا دست نگر مانتے ہیں۔ اس انارکی کا خاتمہ ہونا ناممکن ہے +

آپ نے یو۔پی سبھا تھا۔ سارو دیشک سبھا کے اداہرن دے کر مجھ سے پوچھا ہے۔ کہ کیا وہاں بھی انارکی ہے؟ یہ سوال ان سبھاؤں کے ادھیکاریوں سے کیجئے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ سارو دیشک سبھا کی دیو سبھا کے بعد اس کا کوئی ادھیکاری یا کرمچاری اپنی آہنتی سبھا کے سامنے پرگٹ کرنے کے سلسلہ میں سیدھا پرچار ہی چلا رہا ہے۔ آپ کی تحریر آپ کے یقینی علم پر نہیں۔ فقط ظن و گمان پر مبنی ہے۔ آپ نے اس میں کئی بار لفظ "غالباً" کا استعمال کیا ہے۔ صحیح حالات دریافت فرما کر اپنے اس سوال کا مخاطب ان سبھاؤں کے ادھیکاریوں کو بنائیے۔ اعلان کے تو معنی ہی یہ ہیں۔ کہ وہ ایک متفقہ بیان ہے۔ ورنہ اس کی قیمت ہی کیا؟ آپ اپنے ہی اعلان کا حشر دیکھ لیجئے۔ آپ کے اپنے سہکاری اس کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ سماجیں ان سے سنتشٹ نہیں ہوئیں۔ آپ کے بار بار منع کرنے پر بھی نہ مضمون نگار مضمون لکھنے سے باز آ رہے ہیں۔ اور نہ آپ خود اپنے حکم کی تعمیل میں خاموشی اختیار فرماتے ہیں +

آپ مجھے طعنہ دے بیٹھے ہیں۔ کہ مجھے "پرکاش" اور "پرتاپ" کے دفتر کے باہر انارکی معلوم ہوتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اور کہیں ہو نہ ہو سبھا کے موجودہ شاسن یعنی حضور کے راج میں انارکی ضرور ہے +

(۴)

آپ نے میرے ایک پرائیویٹ خط کا جملہ نقل فرمایا ہے۔ اس کی ضرورت آپ کو کس لئے لاحق ہوئی؟ آخر یہ کوئی آفیشل لیٹر تو تھا نہیں۔ نہ جیل میں آپ سبھا کے آفیشل تھے۔ نہ اس وقت میں ہی سبھا کا کوئی ادھیکاری تھا۔ اس لئے پہلی خط و کتابت بالکل پرائیویٹ تھی۔ پھر آپ اسے اخبار میں لے آئے۔ اس پر طرفہ یہ کہ آپ نے نہ وہ سالم خط ہی پیش کیا۔ اور نہ اس کا کوئی پیراگراف۔ فقط ایک جملہ نقل کر دیا۔ جس کے نہ آگے کا پتہ ہے نہ پیچھے کا۔ پرائیویٹ تعلقات کی بات کوئی اس کرے۔ جو پرائیویٹ تعلقات کی پوترتا کو محسوس ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کرتا ہو۔ آپ کے اس لیکھ کے بعد آپ سے آشنا ذرا آشنا ہے۔ خیر میں نے آپ کو جیل میں لکھ دیا۔ "The Sabha is to the dogs"

کیا آپ نے اخبار میں ان دنوں یہ نہیں لکھا تھا کہ آپ جیل سے واپس آکر سبھا کے سدھار میں اپنے آپ کو سواہا کر دیں گے۔ آخر سبھا کی حالت بُری ہی ہوگی۔ جس کی اصلاح کی آپ کو اس قدر ضرورت ہوئی۔ میں نے مانا کہ میں اُن دنوں منتری نہیں بنایا گیا تھا۔ لیکن آپ کو تو کسی پد کے لئے منتخب ہونے کی پروا نہیں تھی؟ پھر آپ نے یہ تہلکہ خیز لیکھ کس لئے ظاہر فرمائی؟ دیکھئے میں آپ کی کوئی پرائیویٹ چٹھی پبلک میں نہیں لا رہا۔ آپ کے اخبار میں شائع شدہ لیکھ کی طرف ہی اشارہ کر رہا ہوں۔ واقعی سبھا کی حالت انہی دنوں سے پے در پے ابتر ہوتی چلی آئی ہے۔ سابقہ سبھا نے اس کی اصلاح کی کوشش بھی کی۔ بار بار اُپدیشک مہانو بھاوؤں کو سمجھایا بھی اور متنبہ بھی کیا۔ کہ انتخابات وغیرہ کے جھمیلوں میں نہ پڑیں۔ لیکن وہ نہ رکے پرنتو ۱۹۳۳ء کے انتخاب کے وقت ادھیکاریوں کے الزام ہو جانے کی یہی وجہ تھی حالات میں اصلاح نہ ہوئی پرنتو ہوتے ہوتے کو نیا سال آ گیا۔

(۵)

نئے سال کی چرچا چھڑنے سے پہلے کیا میں آپ سے یہ دریافت کرنے کی گستاخی کر سکتا ہوں۔ کہ آپ کو یہ کس نے بتایا۔ کہ میں نے سارودیشک سبھا میں پنڈت بدھ دیو کے فیصلہ کو "سدھانت ورودھ" پاس کرانے کے لئے "سارا زور لگا" دیا تھا۔ اور پھر بھی میں ناکام رہا؟ وہاں یہ کوشش کسی نے بھی نہیں کی۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ آپ کا یہ بیان آپ کے پروردہ کنفڈریٹ اخبار کی سطح سے اوپر اٹھا ہوا معلوم نہیں ہوتا۔ اس طرح کی بے بنیاد خبریں گھڑنا سبھا کے پردھان کی شان کے ہرگز ہرگز شایاں نہیں ہے۔ کم سے کم آپ کے پیش رو کی شان کے شایاں نہیں تھا۔ نہیں تھا۔

(۶)

آپ کی تحریر سے مجھے یہ پہلی دفعہ معلوم ہوا کہ "براہم رشی" کے متعلق آپ کا اعلان سبھا کی آگیا سے شائع کیا گیا تھا۔ اس اعلان میں ایک تو "چند وفاتی پُرش" کا ذکر تھا۔ دوسرے کسی "جھنجھٹ" کی طرف اشارہ فرما کر آپ نے کہا تھا۔ کہ میں اسے بڑھا نہیں سکتا۔ پھر کسی لیکھک کے متعلق آپ نے ایسے الفاظ لکھے تھے۔ جو ان پردھانوں کے قلم سے کبھی نہ نکلے تھے جن کے سکریٹری ہونے کا شرف مجھے حاصل ہو چکا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ سبھا کے ورتمان منتری جی کو بھی آپ کا یہ اعلان اکھرا۔ اور انہوں نے اس میں آپ کے نام کے ساتھ "پردھان سبھا" کا لقب نہیں رہنے دیا۔ کیا اب بھی مجھے یہی سمجھنا چاہئے۔ کہ وہ اعلان سبھا کی طرف سے تھا۔ سبھا کے اعلان کی ذمہ داری منتری جی نے پردھان کے کندھے سے ہٹا کر فرداً پروفیسر رامدیو جی پر ڈالنے کی ضرورت کیوں سمجھی؟ اس راز کا بھی افشا فرما جاتے۔ تو حقیقت عوام کے سامنے آ جاتی۔ پردھان جی! وہ پردھان کا اعلان نہیں تھا۔ اُسے نہ چھاپنا ہی سبھا کی خدمت تھی۔ منتری جی کا اس سے "پردھان" شبد کاٹ دینا آپ کی ہتک کا کارن ضرور ہوا ہے۔ لیکن سبھا کی اس سے خدمت ہی ہوئی ہے۔ یہ افسوس ہے۔ کہ آج سبھا کا پردھان وہ شخص ہے۔ جس کے نام کے آگے سے منتری کو "پردھان" شبد کاٹنا پڑتا ہے۔

(۷)

یو۔پی کے پردھان بابو مدن موہن سیٹھ کا پتر پورے کا پورا "پرکاش" میں شائع ہو چکا ہے۔ کسی کو ترجمہ کی خامیوں کا شکوہ نہ رہے۔ اس لئے وہ خط اصل انگریزی حروف میں بھی دے دیا گیا تھا۔ اور سالم خط کے شائع ہو جانے کے بعد بھی کسی خامی کی شکایت کرنا آپ کے حصہ میں آیا ہے۔ کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں۔ کہ آپ نے اس خط میں سے وہ ساری کی ساری عبارت کیوں حذف کر دی تھی؟ جس میں سیٹھ جی نے پنڈت بدھ دیو جی کو مشورہ دیا تھا۔ کہ شاستر ارتھ کرنا ہمیشہ کے لئے ترک کر دیں۔ یا چھوڑ دینے کے لئے ویدی پر آئیں ہی نہیں۔

یہ کہنا کہ آپ کسی سے حساب چکا رہے تھے۔ شاید گستاخی سمجھا جائے۔ پردھان جی! فقط اتنی بات بتا دیں۔ کہ یہ حذف دانستہ ہوا تھا یا نادانستہ۔ کیا خط کا یہ حصہ "غیر ضروری اور اسنگت" تھا؟ غلطیوں کا ٹھیکہ تو میں نے لیا ہے۔ نہ پردھان جی نے۔ ہاں! پردھان جی اپنے دو متضاد بیانوں کا بھی آسانی سے تطابق کر لیتے ہیں۔ مگر مجھے یہ ملکہ حاصل نہیں۔ اپنی اس قدرت کے طفیل آپ نے اپنے بیان میں درج شدہ "غیر ضروری اور اسنگت" الفاظ سارودیشک سبھا کے پرستاو میں مستعمل "انوچت" اور "نندنیہ" کے مترادف معلوم ہوتے ہیں۔ اس معجزنما تطابق کی حالت میں کسی غلطی کو غلطی رہنا ہی ناممکن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جس بات کو پردھان جی "جان کر" "غیر ضروری" کہتے ہیں۔ اُسے وہ "انجانے میں" "پرمانو" اور "انوچت" کہہ رہے ہوتے ہیں۔ میں معمولی انسان ہوں "جان کر" اور "انجانے" کا یہ فرق نہیں جانتا میں غلطیاں کرتا ہوں۔ اور اپنے پوجیہ رشی کی سنگت کی تعلیم میں انہیں تسلیم کر لینے میں ایک عجیب خوشی محسوس کرتا ہوں۔ اس پر پردھان جی فرماتے ہیں۔ ع۔ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

پرکاش کوئی ایسا مہانو بھاو ہی کر سکتا ہے۔ جس سے یا تو غلطی ہوتی ہی نہ ہو یا غلطی کر چکنے پر بھی اسے پشیمانی کے لطیف اور پاکیزہ جذبہ سے محروم رکھا گیا ہو۔ جس کے نزدیک "غیر ضروری" کے معنی ہوں "انوچت" اور "اسنگت" کے معنی ہوں "نندنیہ"۔ لفظوں کے یہ دیا یک ارتھ ایک نکیلے ضمیر کی ہی ڈکشنری میں مل سکتے ہیں۔ جو دانستہ ایک بات کہے۔ اور نادانستہ دوسری کسی ایسے ہی منو گیانک کارن سے پروفیسر صاحب پنڈت گنگا پرشاد ایم۔اے کو یہ سارٹیفکیٹ عنایت فرماتے ہیں۔ کہ وہ ڈنڈ اور پشچاتاپ میں تمیز کر سکتے ہیں۔ پشچاتاپ کا پرستاو کیا ہی پنڈت گنگا پرشاد جی نے تھا۔ کیا آپ انہیں یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ انہوں نے ڈنڈ اور پشچاتاپ میں بھید نہیں کیا؟ اس غلطی پر اب انہیں خود پچھتانا چاہئے۔ سارودیشک سبھا کے پوجیہ پردھان جی اور دوسرے سبھا سدوں میں یہ قابلیت کہاں ہے؟ پروفیسر صاحب! اس کام کے لئے پشچاتاپ کہتے ہیں کیا حرج جو بقول آپ کے چھاتی پر پتھر رکھ کر کیا گیا ہو۔ جس کے کرنے کے بعد انسان "پرسن" پرنیت نہ ہو الٹا "دکھت اور اداس" پرنیت ہوا۔ جو "برہم ادانم" وارد کیا گیا ہو۔ پنڈت بدھ دیو جی کا موجودہ رویہ کہیں آپ کی مذکورہ فلاسفی کا ہی نتیجہ تو نہیں۔ کہ عاقل کبھی پشیمان نہیں ہوتا۔ اگر پشیمانی نادانوں ہی کے حصہ آئی ہے۔ تو میں نادان ہی رہنا چاہتا ہوں۔ عقل آپ کو اور آپ کے "بنتر" کو مبارک ہو۔

(۸)

خیر یہ تو ہوئیں ادھر ادھر کی باتیں جن کا میرے شتابدی والے مضمون سے کچھ تعلق نہیں تھا۔ مجھے مجبوراً ان فروعات میں جانا پڑا۔ سبھا کے پردھان کی باتوں کا نوٹس نہ لوں۔ خواہ مخواہ بد دماغ سمجھے جاؤ۔ اس الزام سے بچنے کے لئے یہ سب کچھ لکھنا پڑا ہے۔ ناظرین معاف فرمائیں۔

میرے مضمون کے جواب میں پروفیسر صاحب نے مجھے یہ پاٹھ پڑھانا چاہا ہے۔ کہ ڈیموکریسی میں arrangements نہیں چلتیں۔ سو وہ اول تو ۱۹۳۳ء کی اس زبانی قرارداد کو کوئی وقعت ہی نہیں سمجھتے کہ اس سال کا چناؤ دو سال کے لئے سمجھا جائے۔ یہ سچ ہے کہ کوئی باقاعدہ پرستاو تو اس مضمون کا پاس نہیں ہوا تھا۔ کہ ۱۹۳۳ء کا چناؤ دو سال کے لئے کیا گیا ہے۔ ایسا پرستاو پاس کرنے کی وہ سبھا مجاز ہی کہاں تھی؟ یہ بات تو ہر کوئی اناڑی بھی جانتا ہے۔ کہ ایک سال کی سبھا دوسرے سال کی سبھا کو باندھ نہیں سکتی۔ لیکن ڈیموکریسی میں بھی کاریہ کرتاؤں کے سمجھوتے یا رضامندیاں ہوتی ہیں۔ یہ کاریہ کرتا آپس میں سمجھوتے کرتے ہیں۔ اور ان سمجھوتوں پر قائم رہنا ہی پبلک لائف میں راسخ الاعتقادی اور راستبازی کا مترادف ہے۔ ۱۹۳۳ء میں چناؤ کے سُوتر دھاروں نے اعلان کیا۔ کہ یہ ادھیکاری شتابدی کے سال کے لئے بھی بدستور ادھیکاری رہیں گے۔ پروفیسر صاحب ان اعلان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ لاکھ لکھیں۔ کہ کوئی قرارداد نہیں ہوئی تھی۔ زبانی قرارداد ہوئی تھی۔ اور اپنے قول کے پکے لوگوں کے لئے زبانی قرارداد کا مول تحریری قرارداد سے کسی صورت میں بھی کم نہیں ہوتا۔ اسی قرارداد کی بنا پر پردھان بدری داس جی کے مکان پر ۱۹۳۵ء کے انتخابات کے متعلق صلاح و مشورہ کیا گیا۔ پردھان بدری داس جی نے مجبوری ظاہر کی۔ کہ وہ ودیا سبھا کے ادھیویشنوں کے لئے گوروکل نہیں جا سکیں گے۔ اس لئے پردھان کوئی اور صاحب ہونے چاہئیں۔ پروفیسر رامدیو جی نے فرمایا۔ کہ ودیا سبھا کا ہیڈ کوارٹر لاہور میں ہی رہے گا۔ اس لئے پردھان جی اپنے پد سے نہ ہٹیں۔

صلاح و مشورہ کو clique کی میٹنگ پروفیسر رامدیو جی ہی کہہ سکتے ہیں۔ پروفیسر صاحب خود اس میٹنگ میں شامل تھے۔ کیا وہ ایک clique کے ممبر تھے؟ کاریہ کرتا لوگ اگر اس طرح کی مشاورت ہی نہ کریں۔ تو مل کر کام ہی نہ کر سکیں۔ میں تو ۱۹۳۳ء کے انتخاب کے وقت سے ہی منتری پد سے الگ ہونے کی خواہش ظاہر کر رہا تھا۔ گوروکل کے واقعات نے میری رہی سہی کمر توڑ دی۔ پروفیسر صاحب خود فرماتے ہیں:-

"میں ۱۹۳۵ء کے چناؤ سے کچھ دن پہلے ان (کرشن) کے در دولت پر حاضر ہوا۔ اور ان سے منتری بننے کے لئے بشرط سہایتا کی میری عرض نامنظور ہوئی۔"

اگر یہ حقیقت ہو۔ تو پروفیسر صاحب کی "بشرط سہایتا" اور "عرض" کیا ایک clique کی کارروائی تھی؟ ایک مرنے والا ایک مارا جانے والا اور ایک مارنے والا آپ کی عدالت میں تینوں کا جرم ایک ہے۔ سب نے قرارداد توڑی ہے۔ یہ سمان درشتا قابل داد ہے۔ میرے اس انکار کے متعلق پروفیسر صاحب فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی قرارداد تھی۔ تو آپ نے اُسے ۱۹۳۴ء میں توڑنا چاہا۔ اور ۱۹۳۵ء میں قطعی طور پر توڑ دیا۔"

پروفیسر صاحب کی زبان میں میرا منتری پد سے ہٹنا قرارداد کا توڑ دینا تھا۔ پروفیسر صاحب آگے چل کر فرماتے ہیں:-

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"اگر آپ کہیں کہ حالات کی تبدیلی کی وجہ سے آپ توڑنے پر حق بجانب تھے تو حالات کی تبدیلی رائے بہادر بدری داس اور دوسرے لوگوں کو بھی آزاد کیوں نہیں کر دیتی؟"

پروفیسر صاحب کی منطق ملاحظہ ہو۔ میں اپنے آپ ہٹ رہا ہوں۔ رائے بہادر بدری داس کو آپ ہٹا رہے ہیں۔ لیکن آپ کی نظر میں ہم سب قرارداد توڑنے کے یکساں مجرم ہیں۔ ایک ہٹنے والا۔ ایک ہٹائے جانے والا اور ایک ہٹانے والا۔

سو یہ تو پروفیسر صاحب کے اپنے الفاظ سے ہی ثابت ہے۔ کہ میں ۱۹۳۴ء سے ہی منتری نہ رہنے کا خواہاں تھا۔ اور ۱۹۳۵ء میں میں نے منتری کی پیشکش کو قبول ہی نہیں کیا۔ انتخاب کے دوران میں جو مجھے آپ پردھان بنانے کی تجویز کی گئی۔ وہ بھی میں نے نامنظور کی۔ ان حالات میں پروفیسر صاحب کا یہ فرمانا۔ کہ "یہ کیسے مان لیا جائے۔ کہ مہاشہ جی کو پچھلے الیکشن کا کوئی فکر نہ تھا۔ اور انہیں پنڈت بدھ دیو سے حساب چکانے کا انجانے میں خیال بھی نہ تھا"۔ کیونکر قرین انصاف سمجھا جا سکتا ہے؟ آپ آئے ہوں یا نہ۔ پنڈت بدھ دیو جی انتخاب سے کچھ روز پہلے میرے غریب خانہ پر رونق افروز ہوئے تھے۔ انہوں نے میرے منتری رہنے پر اصرار کیا تھا۔ نا معلوم وہ کس clique کے بھروسہ پر پیشکش کر رہے تھے؟ اب ایک طرف تو میں منتری بننا چاہتا ہوں۔ خود آپ صاحبان کی "عرض" اور "منت سماجت" کو "نامنظور" کر رہا ہوں۔ اور دوسری طرف پچھلے الیکشن میں منتری نہ بنائے جانے کا فکر بھی ہے۔ ان دو بیانات کے تضاد کو آپ کی منطق ہی دور کر سکے۔ تو کر سکے۔ ورنہ معمولی عقل کا انسان ان دو تحریروں میں باہم تطابق لانے سے قاصر ہے۔

آپ آگے چل کر فرماتے ہیں کہ:-
"الیکشن سے ایک دن پہلے بھی دیوان بدری داس صاحب نے آپ کے سامنے منظور فرمایا تھا۔ کہ ان کو کوئی اعتراض نہیں اگر پنڈت بشمبر ناتھ جی کے سنگھٹن میں کوئی اور ورکنگ پریزیڈنٹ بن جائے.....
آپ نے یہ خبر صحیح روپ میں مجھ تک پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ غلط فہمی رہی۔ ورنہ دیوان صاحب پردھان بن گئے ہوتے"۔
پروفیسر صاحب! اب آپ ہی فرمائیے۔ کہ آپ کس clique کی طرف سے یہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ آخر "پرجا" کا جادو تو دوسروں کے

دن ہوتا تھا۔ اس کے قائم مقام تو آپ تھے نہیں۔ کار روائی کرنا بھی کسی سمرہ ہی سے آپ کی بات چیت ہو رہی ہوگی۔ اور اسی کی طرف سے آپ دیوان صاحب کو پردھان بنانے کو تیار ہو سکتے ہونگے۔ میں تو جانتے از واقعہ الیکشن کے معاملہ سے بے تعلق ہو گیا تھا۔ یہی حالت پنڈت بشمبر ناتھ جی کی تھی۔ اس لئے مجھے کیا پڑی تھی۔ جو ایسے انتخاب کے بارہ میں کوئی بات کرتا۔ رائے بہادر بدری داس کی یہ پختہ رائے ہے۔ کہ پنڈت بشمبر ناتھ جی کے بنا سبھا کا کام چل نہیں سکتا۔ چل سکے گا۔ اپنی غیر جانبداری کے ثبوت کے طور پر یہ مان لیا تھا۔ کہ وہ کسی اور ورکنگ پریزیڈنٹ کے ساتھ کام کر لیں گے۔ گزشتہ سال سے آپ کی بھی یہی خواہش تھی۔ کہ آپ کو ورکنگ پریزیڈنٹ بنا دیا جائے۔ مگر جب آپ کو ایک clique کی طرف سے پریزیڈنٹ کا ہی پد مل گیا۔ تو آپ نے اپنے اور دیوان بدری داس جی کے بیچ میں سلسلہ گفت و شنید جاری رکھنے والے صاحب کو کہلا بھیجا کہ اب آپ اپنی پرانی بات پر قائم نہیں ہیں۔

اس سارے سلسلہ واقعات میں قابل غور بات فقط اتنی ہے۔ کہ پہلے آپ کا یہ کرتا دل

کے ایک سمرہ میں شامل تھے۔ سالہا سال سے آپ نے انہیں اپنی رفاقت کا شرف بخشا تھا۔ انتخاب کے متعلق ان لوگوں نے آپ کے ساتھ مشورہ کیا۔ ان سب کو آپ کو اپنا کام کم بنتا نظر آیا۔ گوروکل کے واقعات نے سابقہ نظام کے خلاف ایک باغی جماعت پیدا کر دی تھی۔ آپ خود سابقہ نظام کا پرزہ تھے۔ آپ کا فرض تھا۔ کہ اس آڑے وقت میں اس نظام کا ساتھ دیتے۔ مگر پریزیڈنٹی کی خواہش سے آپ اس سمرہ کا پلہ چھوڑ کر مخالف جماعت کے ساتھ جا ملے۔ اس مخالف جماعت میں وہ اپدیشک بھی شامل ہو گئے جو سبھا کے نیموں کو توڑ رہے تھے۔ پبلک لائف میں اس فعل کا نام غداری..... (Traitorship) ہے۔ اس غداری کے ساتھ پبلک کی خدمت کا دم بھرنا معلوم!

(۹)

آپ نے بار بار میری ان ناچیز خدمات کا جو میں نے سبھا اور سماج کی ہیں۔ اعتراف فرمایا ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا تہِ دل سے مشکور ہوں۔ آپ میری تعریف کے جذبہ میں بہکر یہ بھی کہہ گئے ہیں۔ کہ آپ مجھے "ویدپرچار فنڈ کا غبن" مانتے ہیں۔ کہیں میں اس فنڈ کا بھی ویسا ہی غبن تو نہیں جیسا آپ کی نظروں میں بہار ریلیف فنڈ کا۔ آپ نے چپٹانہ کیس کی طرف اشارہ فرما کر کہا ہے۔ کہ آپ کو ایسی معافی کا ڈرافٹ کرنا بھی آتا ہے۔ جو در حقیقت معافی نہ ہو۔ ممکن ہے آپ کی تعریف اور اعتراف کی بھی یہی کیفیت ہو۔ کیونکہ مجھے یقین ہے۔ کہ اس ویدپرچار فنڈ کے غبن میں بھی میرے مانند سیاہکاریوں کا اتنا ہی ہاتھ ہے۔ جتنا بہار ریلیف فنڈ میں تھا۔ اس لئے اگر میں آپ کی اس "تعریف" کو عطائے تو بہ لقائے تو کہہ کر واپس کر دوں۔ تو براہ مہربانی برا نہ مانئے گا۔

موجودہ نظام کے متعلق میں نے اپنی رائے اوپر ظاہر کر دی ہے۔ میں اسے ایماندارانہ راسخ الاعتقادی کی بنیاد پر قائم نہیں مانتا۔ اور اس لئے اسے سہیوگ نہیں دے سکتا۔ میرا ارادہ اس تلخ مضمون پر قلم اٹھانے کا نہیں تھا۔ اپنے گزشتہ مضمون کے آخیر میں ایک اور مضمون کا وعدہ کرنے کے بعد بھی میں خاموش ہو گیا تھا۔ لیکن پردھان جی نے تحریر فرمایا۔ کہ وہ میرے جواب کی انتظار میں ہیں۔ میں نے بادل ناخواستہ ان کے حکم کی تعمیل کی۔ مثل مشہور ہے:-
"حکم حاکم مرگ مفاجات"

(کرشن)

نگارستان و جمالستان
حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان — جمالستان
عہ/ (محصول ڈاک علاوہ) للعہ
دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول
مینیجر "نگار" لکھنؤ

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ مگر بشرائط لائسنس قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے
Suleman سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Umer & Co Karachi

CC-0. ... Digitized by ... Foundation USA

برکاش لاہور

کفر کے فتووں کی ارزانی

مسلمانوں میں رواداری کا اتنا محط ہے کہ عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے کفر کے فتویٰ سے بچنا سخت مشکل ہے۔ چنانچہ اخبار "پیغام صلح" اپنی ۳ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ :-

"حضرت پیر جماعت علی شاہ اور اُن کے ہم عقیدہ بزرگ وہابیوں اور دیوبندیوں کے متعلق جو رائے رکھتے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ شیعہ عام مسلمانوں کے متعلق جن خیالات کے پابند ہیں۔ اُن کے بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ بریلویوں اور بدایونیوں کے متعلق حضرات اہلحدیث کا جو کچھ عقیدہ ہے۔ اس سے ہر شخص آگاہ ہے۔ مختصر یہ ہے کہ ہر فرقہ دوسرے فرقہ کے علماء کے نزدیک کافر ہے۔ اور ہمارے اس دعوے کا ثبوت وہ بے شمار فتوے ہیں۔ جو مسلمان علماء نے ایک دوسرے کی تکفیر کے لئے شائع کئے۔ اور وہ ہر وقت امرتسر۔ قادیان۔ دہلی۔ بدایوں۔ دیوبند اور لکھنؤ کے بازاروں میں دستیاب ہو سکتے ہیں"۔ ("پیغام صلح" صفحہ ۲)

پیشتر اس کے کہ کوئی مسلمان مذکورہ شکایت کرے۔ کہ فلاں مسلم فرقہ دوسرے مسلم فرقہ کو کافر کہتا ہے۔ اُسے سوچنا چاہئے۔ کہ فتنہ کی ابتدا کہاں سے ہوئی۔ اور اگر ابتدا سے ہی یہ پتہ لگ جائے۔ کہ یہ ابتدائے اسلام سے ہے۔ تو معقول پسند مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس فتنہ کو بیخ و بن سے اُکھاڑ کر دم لیں۔ اور جب تک وہ ایسا نہ کر لیں۔ تب تک آرام کرنے کا نام نہ لیں :-

کوؤں کی خیر نہیں!

مسلمانوں کا مسئلہ "حرام و حلال" کچھ ایسا عجیب ہے۔ کہ اس کی حقیقت کو سمجھنا کار دارد کا مصداق ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ جتنے زیر دست جانور ہیں۔ مسلمانوں نے اُنہیں حلال سمجھ رکھا ہے۔ اور جتنے زبردست ہیں۔ اُن کو حرام۔ لیکن جب مسلمان گوشت کی گرانی سے متاثر ہوتے ہیں تو بہت سے دیگر جانوروں کو بھی حلال خیال کر لیتے ہیں۔ چنانچہ کوّے کی حلت کے متعلق ذیل کی سطور صاف اور واضح ہیں :-

"روایت الفقیہ امرتسر فصل الخطاب نامی ایک رسالہ علمائے دیوبند کی طرف سے اہلی کوّے کی حلت میں شائع ہوا ہے۔

۱۴ ستمبر کے الفقیہ میں اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے ایک عالم اہلسنت کا حسب ذیل ارشاد نقل ہوا ہے۔

قد الحکمت ھذا الغراب امتنع

نیز مع استاذی المولوی محمد عطر شاہ۔ میں نے اہلی کوّے کہ جس کے بارے میں نزاع ہے۔ اپنے استاد مولوی عطر شاہ کے ساتھ کھایا ہے"

("الفقیہ" ۱۴ر ستمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۸)

(منقول از "الواعظ" لکھنؤ یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء)

ہمیں یقین ہے کہ اگر ہمارے مسلمان دوستوں نے کوؤں کے خلاف پورے زور سے جہاد شروع کر دیا۔ تو جہاں کوؤں کی بدنما شکل دیکھنے میں کم آئے گی۔ وہاں بہت سے زبردست جیوان بھی مسلمانوں کا لقمہ بننے سے بچ رہیں گے :-

ایک سنی اخبار کی اشتعال انگیزی

غیر مسلموں کو مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی شکایت کرنے سے پہلے اتنا سمجھ لینا چاہئے۔ کہ جب کوئی مسلمان بدزبانی پر اُتر آتا ہے۔ تو وہ نہ اپنوں کو چھوڑتا ہے۔ اور نہ بیگانوں کو۔ لکھنؤ سے ایک اخبار "النجم" نکلتا ہے۔ اُس نے اپنے ایک پرچہ میں شیعوں کے خلاف سخت دل آزار مضمون لکھا۔ پھر ایک دوسری اشاعت میں ایڈیٹر اخبار مذکور نے ایک ایسی ممتاز ہستی کے متعلق بے انتہا بیہودہ مضمون لکھا۔ جس کا مسلمان بیجا احترام کرتے ہیں۔ سوا فقرہ یہ ہے۔ کہ اسلام میں حضرت محمد صاحب کے بعد اگر کوئی محترم ہستی ہے۔ تو وہ یہی ہے۔ یعنی حضرت علی۔ اس اخبار کے ایڈیٹر نے یہ لکھا۔ کہ معاذ اللہ وہ ...... ہوتے۔ اور عیاشیوں میں مصروف رہتے تھے"۔

("الواعظ" یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

یہ انتہائی اشتعال انگیزی ہے۔ جس کا مرتکب ایک سُنی اخبار ہو سکتا ہے۔ ہمیں اپنے شیعہ دوستوں کی تعریف کرنی پڑتی ہے۔ کہ اُنہوں نے اس اشتعال انگیزی کے باوجود حکومت پر زور ڈالا کہ وہ اس بدلگام اخبار کی زبان بندی کر کے شیعوں کے مجروح دلوں پر مرہم کا پھایا رکھے :-

باقاعدہ اعلانِ جنگ ہو گیا

دیر سے اخبارات میں یہ اطلاعات شائع ہو رہی تھیں۔ کہ اٹلی اور ابی سینیا میں جنگ ہو کر رہے گی۔ اب ایریٹیریا کے علاقہ اسمارہ سے تار آیا ہے۔ کہ اٹلی کے کمانڈر انچیف جنرل ڈی بونو نے جنگ باقاعدہ شروع ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اپنی افواج کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ اطالوی علاقہ نو آبادی کی حفاظت کرنے کے لئے دریائے مریب کو عبور کریں۔ جنرل موصوف نے اس اعلان کی وجہ یہ بتلائی ہے۔ کہ حکومت ابی سینیا نے تمام معاہدوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور اٹلی نے موجودہ قدم امن کی خاطر اُٹھایا ہے :-

مہذب اقوام عذر تراشنے میں کمال کرتی ہیں۔ آتشیں اسلحہ جات سے پہلے تو پرامن آبادی کو خطرہ میں ڈالتی ہیں۔ ساتھ ہی زبان سے یہ اعلان کرتی جاتی ہیں۔ کہ یہ سب کچھ امن کی خاطر کیا جا رہا ہے :-

امن قائم ہونا جیسا کہ ملکوں کا دور دورہ شروع ہوتا ہے۔ یہ تو مستقبل جانے۔ یا ابی سینیا والوں کی قسمت۔ لیکن دنیا کا تجربہ شاہد ہے۔ کہ وہ امن جو تلواروں کی نوک سے قائم کیا جاتا ہے۔ وہ تب تک ہی قائم رہتا ہے۔ جب تک کہ اس پر تلواروں کا سایہ قائم رہتا ہے۔ تلوار کو اگر زنگ لگ جائے۔ یا وہ کند ہو جائے۔ تو امن کا کہیں نشان بھی نظر نہیں آتا۔ بنا بریں یہ گمان غالب ہے۔ کہ اٹلی کا اعلانِ جنگ محض ملک گیری کی ہوس کا مظہر ہے۔ یہ قیام امن محض بہانہ ہے :-

آریہ سماج ست گھرا کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ست گھرا ضلع منٹگمری کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۸۔ ۱۹۔ اور ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے ...

ضروری نوٹس

جن خریداروں کو ایک ہفتہ پہلے اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجے جا چکے ہیں۔ اُن کی خدمت میں مزید عرض ہے۔ کہ وہ اپنا سالانہ چندہ ۱۷ر اکتوبر سے پہلے دفتر "پرکاش" میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں۔ ورنہ ۱۷ر اکتوبر کو پرچہ بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائے گا۔ اس صورت میں اُنہیں ۳ آنے وی۔ پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑے گا۔ جو اصحاب کسی وجہ سے وی۔ پی نہ منگوانا چاہیں۔ وہ ۱۷ر اکتوبر تک ضرور دفتر میں اطلاع پہنچا دیں۔ تاکہ دفتر کو مفت میں زیر بار خرچ ڈاک نہ ہونا پڑے۔ بعض اصحاب کا چندہ تاریخ مقررہ کے بعد جبکہ وی۔ پی یہاں سے چلا گیا ہوتا ہے۔ موصول ہوتا ہے۔ جس سے دفتر کا وی۔ پی کا خرچ ضائع جاتا ہے۔ لہٰذا چندہ بہرصورت ۱۷ر اکتوبر تک دفتر "پرکاش" میں پہنچا دیں :-

(مینیجر)

قیمت فی شیشی سوا روپیہ — **چشم سیتی سُرمہ** — قیمت فی شیشی سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی عینک کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزور بینائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ پھولی۔ پڑوال۔ ککرے۔ درد ہے تر سے جالے رہتے ہیں۔ لگاتار لگانے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں ہرا لے اور چشمہ لگانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ اُمید ہے اُن کی ضرورت ہی نہ ہوگی :-

استری سُکھ دا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط۔ صاف اور طاقت ور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن چڑھنا یا گھٹنا۔ خون بند یا جما ہوا۔ کم یا زیادہ درد سے ہمراہ ہونا۔ سر۔ کمر۔ ٹانگوں اور پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آ جاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور تنومند پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے۔ اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی شیشی :-

اب ہے رس

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آ جاتا ہے۔ لیکن اس میں تو بہت پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے۔ اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ مسّے جھڑ جاتے ہیں۔ خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں :-

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۱۴

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوروکل سے میری ودائی اور اُس کے اسباب

(نمبر ۱)

(پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کے قلم سے)

اقتباسات گوروکل کے بارہ میں میرے برخلاف کیا کچھ پروپیگنڈا ہوا ہے۔ اور اب تک ہو رہا ہے۔ اس کے نمونے اقتباسات سے ملیں گے۔ ایسے اقتباسات کے نیچے جن کی تردید مجھے آگے چل کر نہیں کرنی۔ ایک تردیدی نوٹ درج کر دوں گا۔ باقی کی تردید مضامین خود بخود کریں گے:-

۱۔ معلوم ہوا ہے کہ لگ بھگ دس ماس سے گوروکل کے ورتمان آچاریہ کا اپنے برہمچاریوں سے بہت ہی کڑوا سمبندھ ہو رہا تھا۔ برہمچاری اپنے آچاریہ کے ویوہار سے اتینت اسنتشٹ تھے۔

ایک ورش میں تین ہڑتالیں جن میں سے دو بھوک ہڑتالیں ہوں۔ بڑی بھیانک وستو ہیں۔

۲۔ گوروکل ایک وششٹ شکشا پدھتی کا ہی پرتی ندھی ہے۔ جب اس پدھتی میں سے گزر کر کوئی ودیارتھی نہیں آیا۔ تو وہ ایک دم کالج میں کیسے لیا جائے؟ یہ کاریہ سبھا نے تھوڑے دنوں سے ہی چلایا تھا۔ پنڈت جی ودیارتھیوں کے اس پرشن کو بار بار پر ارتھنا کرنے پر۔ بار بار لکھ کر دینے پر بھی پیش کرتے تھے۔ اور انہوں نے یہ معاملہ اب تک سبھا میں نہیں رکھا۔

پنڈت جی نے جو دھمکی دی۔ وہ کسی بھی ذمہ داری رکھنے والے کے لئے نامناسب تھی۔ پنڈت جی جمائی لے کر بولے "دو دن بھوکا رہنے سے کیا ہوتا ہے؟"

ایک دن پنڈت جی نے گھر سے دودھ منگوایا۔ اور بھوکے ودیارتھیوں کے سامنے پیا۔

نوٹ:- یہ بات اتنی بے بنیاد ہے کہ برہمچاریوں نے اپنی شکایتوں تک میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ اگرچہ ورتمان سبھا کے ذمہ دار بہانہ تھا تو اس کا خوب اندولن کرتے رہتے ہیں۔ یہ ان کی صداقت پسندی ہے۔

انہوں نے پنڈت جی سے کہا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

برہمچاری کا سنرکشک اگر مقدمہ کرے گا۔ تو میں گواہی دوں گا۔ کہ ڈاکٹروں کے چیتاونی دینے کے باوجود بھی اپنا کرتویہ پالن نہیں کیا۔ گوروکل کے ورتمان سبھا پتی مکھیہ ادھشٹاتا پنڈت رنبیا جی شاستری سدھانت النکار

("ارجن" - ۱۷ / فروری ۱۹۳۵ء)

۳۔ صفائی ہی کا دن تھا۔ کہ آپ اس کے تیسرے دن انہوں نے اپنے گھر سے دودھ منگوایا۔ اور کلاس میں پڑھاتے ہوئے اس کا پان بھی کیا۔ (دیکھو دفعہ نمبر ۲ پر نوٹ) ("تیج" ۱۷ / فروری ۱۹۳۵ء)

۴۔ جیسے النکار کے ساتھ تھا۔ پرنتو آچاریہ چموپتی جی کی ضد نے نہ مانا۔ وہ سمجھ رہے تھے۔ میں جو کروں گا۔ ٹھیک ہی ہو گا۔ کیونکہ سبھا میرے ساتھ ہے:-

("تیج" - ۷ / فروری ۱۹۳۵ء)

۵۔ اس سچائی سے کون انکار کر سکتا ہے کہ گوروکل کا منتری کے برہمچاریوں اور ماتاپتا سے ...

بنا بریں سمبندھ (چو گوروکل اُدیشیہ کی آدھار بھوت بات ہے) کئی ورشوں سے نہیں بلکہ مہینوں سے ٹوٹ چکی تھی۔ اور سچ پوچھئے۔ بھوک ہڑتال جیسی بھیانک اوستھا تک پہنچ چکی تھی۔ دارشنک پریکشائیں بند کر دی گئی تھیں۔ یہاں تک کہ مہاودیالیہ (کالج) انشچت سمے کے لئے بند کر دئے گئے تھے۔ اور برہمچارین کو چھٹی دے دی گئی۔ ایسی پرستھتی خطرناک اوستھا کی موجودگی میں بھی گوروکل کو خطرہ سے باہر بتلانے والے کسی دہقانی کالج میں پڑھے ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہو سکتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر گوروکل کا مینیجنگ آفیسر اُوچت سمے پر برہمچاریوں کی زندگی خطرہ میں گی گھڑی پر بجا کر خبردار نہ کرتا۔ تو نہ معلوم وقار کا بھوت کیا گل کھلاتا۔ اگر پران انت کی کوئی افسوسناک گھٹنا ہو جاتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(مہاشہ دھرم راج جی۔ "آریہ ویر" ۱۰ / جون ۱۹۳۵ء)

۶۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جس بھاونا اور لگن سے سوامی شردھانند جی نے گوروکل کی استھاپنا کی تھی۔ اس کی پچھلے دنوں گوروکل میں کمی ہو گئی تھی۔ برہمچاریوں اور برہمچاریوں میں جو ولی دیش ... کا جذبہ دکھائی دے رہا ہے۔ وہ کئی سالوں کے بعد یہاں پھر دکھائی دیا ہے۔

گوروکل بھی پانچ چھ مہینے تک آندھی و طوفان میں سے نکلا ہے۔ اب یہاں پوری شانتی ہے۔ اور پھر سے اس سنہری وقت کے لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس وقت گوروکل میں پریوار کی بھاونا ہی یہاں کا پران تھی۔

گوروکل کے ورتمان مکھیہ ادھشٹاتا پنڈت ستیہ ورت جی سدھانت النکار۔

(ارجن - ۳۰ / جولائی ۱۹۳۵ء۔ آریہ ویر - آریہ مسافر - ۴ / اگست ۱۹۳۵ء)

۷۔ پچھلے دنوں گوروکل کے پربندھ میں جو شتھلتا آگئی تھی۔ اسے ایک دم دور کر دیا ہے۔

(پنڈت ستیہ ورت جی سدھانت النکار)

("آریہ مسافر" - ۸ / ستمبر ۱۹۳۵ء)

۸۔ پہلے جب آپ (مہاشہ کرشن جی منتری تھے) تب آپ نے پنڈت چموپتی کو ہتھیار بنا کر گوروکل کو توڑنے کی دھمکی دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سبھا میں نہ مہاشہ کرشن رہے۔ اور نہ پنڈت چموپتی رہے۔

(دیکھو "آریہ سماج" "آریہ ویر" ۲۴ / اگست ۱۹۳۵ء)

۹۔ آج اس گوروکل کے آچاریہ پنڈت چموپتی جی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس میں ذرا بھی دیش درد ہوتا اور راجکیہ خوشامد کی بو نہیں پلتی۔ گوروکل میں یہ کتنا پریورتن آگیا ہے۔

سوامی شردھانند جی کی جس آدرش سے اگنی سے یہ گوروکل پردیپت ہوا تھا۔ وہ اگنی پرتی ندھی سبھا دوبارہ بنانے لگتے آچاریوں میں دکھائی ہونی ضروری نہیں ہے۔

کیشنے سمر انترنگ سبھا کے سبھاسد۔ اس سمے گوروکل کے آچاریہ پنڈت دیو شرما جی

("ارجن" - ۱۴ / مئی ۱۹۳۵ء)

یہ فقط نمونے ہیں۔ اس طرح کے کئی لیکھ لکھے گئے۔ اور سماجوں میں بھیجے گئے۔ ان میں سے کچھ اقتباس فوراً نقل کئے ہیں۔ جب میں ابھی گوروکل میں تھا۔ اور کچھ آج کل کے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اندولن ابھی ختم نہیں ہوا۔ جاری ہے۔ یہاں تک کہ گوروکل کے ورتمان ادھیکاری بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ "آریہ مسافر" کے لیکھ منتری جی کی منظوری سے چھپتے ہیں۔ پہلے لیکھ نرودہ کہتے ہیں۔ پھر ان کے نام سے چھپ گئے تھے۔ جب پروٹسٹ کی وجہ سے ان کا دھیان ان کی طرف کھنچ گیا۔ تو انہوں نے لکھا کہ ان سے کوئی ویکیچ گت آروپ نہیں۔

یہی نہیں۔ ۸ / ستمبر ۱۹۳۵ء کے "آریہ مسافر" میں ایک اور لیکھ اسی طرح کا چھپا ہے۔ "ارجن" میں شروع شروع میں تو پنڈت اندر جی کا لیکھ چھپا ہی تھا۔ اب بھی ان کے اخبار میں اس پرکار کے بے جا آکشیپ نکل رہے ہیں۔ اور پنڈت جی پرتی ندھی سبھا کے اپپردھان ہیں۔ سبھا پردھان رام دیو جی گوروکل میں گوروکل کے خیالی "دشمنوں" کو مقابلہ کرنے کی ترغیب دے آئے ہیں۔ اس کا ایک نمونہ بھی سبھا پردھان نے پیش فرمایا۔ کہا۔ پنڈت دیو شرما جی کے متعلق مشہور کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ رات کے وقت برہمچاریوں کو بہکا جاتے تھے۔ ایک شخص نے یہ شکایت مجھ (پروفیسر رام دیو جی) سے کی۔ میں (پروفیسر رام دیو جی) نے جواب دیا۔ کہ ان دنوں پنڈت دیو شرما جی پاند بجری گئے ہوئے تھے۔ پنڈت جی یگ ابھیاس کرتے ہیں۔ اگر اس سے انہیں سدھی پراپت ہو گئی ہو۔ کہ وہ پانڈ بجری میں بیٹھے ہوئے بھی گوروکل آجایا کریں۔ تبھی یہ بات ممکن ہو سکتی ہے۔ ورنہ یہ سراسر غلط ہے۔ برہمچاریوں کو معلوم تھا کہ پنڈت دیو شرما جی بھوک ہڑتال کے دنوں میں پانڈ بجری نہیں۔ گوروکل کے نزدیک گاندھی آشرم ہردوار میں ہی تشریف رکھتے تھے۔ ان کے متعلق الزام کی تردید کا نمونہ دلاویز تو ہے۔ لیکن حقیقت پر مبنی نہیں۔ اگر برہمچاری اور دیگر برہمچاری سب پروفیسر صاحب کی تقلید کرنے لگیں۔ تو اگرچہ لطیفوں کا بازار گرم ہو جائے گا۔ لیکن حقیقت کا جنازہ دنیا سے نکل جائے گا۔ سادہ طرح برہمچاریوں کو اتنا تو بتا دینا تھا۔ کہ پنڈت دیو شرما جی کے بارہ میں یہ پروپیگنڈہ کون کر رہا ہے۔ تاکہ وہ خواہ مخواہ کی غلط فہمی سے بچ جاتے۔

ادھیویشن میں اپنی پروفیسر صاحب نے پردھان کی کرسی سے ایک لطیفہ بیان فرمایا۔ جو ان کے سابقہ سیکنڈ کلاس کے لطیفہ کو بھی مات کر گیا۔ میرے مکھیہ ادھشٹاتا ہو جانے کے متعلق فرمانے لگے۔ کہ ارادہ تو ان (پروفیسر رام دیو جی) کا بننے ہی کا تھا۔ کہ میں (چموپتی) مکھیہ ادھشٹاتا بنوں۔ لیکن میں (چموپتی) نے اس میں ذرا جلدی کر دی۔ اس میں انہوں نے تمثیل دی۔ کہ میرے (چموپتی کے) لئے ایک لذیذ بھوجن تیار کیا جا رہا تھا۔ لیکن میں نے اسے وقت سے پہلے چرا کر کھا لیا۔

ان حالات میں کیسے خیال کیا جائے۔ کہ میرے خلاف پروپیگنڈہ ختم ہو چکا ہے۔ اور تو اور۔ خود سبھا کے ادھیکاری بھی چین لینے میں نہیں آئے۔

جنرل سبھا کے موقعہ پر مجھے معلوم ہوا کہ ایسے مضمون آریہ سماجوں۔ گوروکل کے سنرکشکوں اور پریمیوں کو الگ بھی بھیجے گئے تھے۔ شروع ہی میں میرے دوستوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تصویر کا دوسرا پہلو جنتا کے سامنے رکھ دوں۔ شخصی طور پر ایسا کرنا میرے لئے ضروری ہو یا نہ ہو۔ ادھیکاریوں کا بیان لوگوں کے سامنے آ جانا چاہئے۔ ادھیکاری میں بھی تھا۔ سبھا سبھی دوسری سنستھائیں مثلاً ڈی اے وی کالج یا ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ لاہور وغیرہ میں جب کبھی بدامنی ہوئی۔ ادھیکاریوں کی طرف سے اخبارات میں بیان شائع ہو گیا۔ اور لوگوں کی تسلی ہو گئی۔ گوروکل کی حالت دوسری سنستھاؤں سے مختلف تھی۔ لوگوں کے سامنے دوسرا پہلو آنے کے معنی تھے برہمچاریوں کے دوستوں کی تشہیر۔ گوروکل کی وشیشتا یہ ہے۔ کہ وہاں کا آچاریہ بدنام ہو جائے دوسرے ادھیکاری بدنام ہو جائیں۔ لیکن برہمچاریوں پر حرف نہیں آنا چاہئے۔ جیسے پروفیسر رام دیو جی نے لکھا تھا کہ:-

"ان (برہمچاریوں) کے دماغوں میں یہ غلط خیال سما گیا ہے۔ کہ ادھیکاریوں کا اپمان اس بات میں ہے۔ کہ وہ یہ خصوصاً تصدیق مشہور کئے رکھیں۔ کہ گوروکل ایک سورگ ہے"

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جہاں شانتی اور پریم نواس کرتے ہیں"۔

پجاریوں کا یہ خیال ضرور غلط ہوگا۔ لیکن بقول پروفیسر صاحب "جھوٹا قصہ" مشہور رکھا گیا ہے کیا پروفیسر صاحب نے اس قصہ کی تردید کی ہے؟ ان کا اپنا گورو کل کے اُتسو کا لیکچر سولے اس نقشہ کی تائید کے کیا تھا۔ مجھے خیال یہ بھی تھا۔ کہ جو کچھ اخبارات میں جا رہا ہے۔ وہ اتنا غیر معقول اور مبالغہ سے پُر ہے۔ کہ اس پر اعتبار کرنا مشکل ہوگا۔ کوئی عدالت ایک ہی طرف کی بات سُن کر فیصلہ نہیں کرتی۔ ہر ایک کو خیال ہوگا۔ کہ آخر دوسری طرف کی بات بھی سُننی ہی چاہئے۔ اور پھر اتنی مُدت میں نے سماج کی سیوا کی ہے۔ کیا میرے متعلق اس قدر مبالغہ آمیز الزام یکلخت صحیح سمجھ لئے جائیں گے؟

پراپیگنڈا غیر ذمہ دار لوگوں تک محدود رہتا تو اتنا ہرج نہ تھا۔ سماج کے بڑے بڑے آدمیوں نے بھی اس میں سہیوگ دینا شروع کر دیا۔ اپنے اپنے رنگ میں انہوں نے اس اندولن کو اپنا لیا۔ اس سے جہاں لوگوں میں میرے متعلق غلط یقین کر لینے کی وجہ پیدا ہو گئی۔ وہاں گورو کل کی اصلاح کا بھی امکان نہ رہا۔ آخر گورو کل کے ودیارتھی بقول پروفیسر راما دیو جی "رشی یا سنت" تو ہوتے نہیں۔ ان کے یا کسی کے یہ وہم بنالے رکھنا خواہ مخواہ جنتا کو مغالطہ میں ڈالنا ہے۔ جلسہ کے موقع پر رکھشا منت سنسکار کے سمے پجاریوں نے اپنا پردہ آپ ہی اُٹھا دیا۔ اس لئے اب اس میں کچھ ہرج معلوم نہیں ہوتا۔ کہ واقعات اپنی صحیح شکل میں لوگوں کے سامنے آ جائیں۔

اگر یہ سماج نے بیس سال سے زیادہ گورو کل کو سنبھالا ہے۔ پروفیسر راما دیو جی کے اس قول کی تردید کہ پہلے گورو کل میں کوئی سنہری زمانہ تھا۔ اور میں آ اپنی زمانہ لایا ہوں۔ یا پہلے گورو کل میں رام راجیہ تھا۔ جس کی روایتیں منشی رام جی نے قائم رکھیں۔ اور میں نے بگاڑ دی ہیں۔ ان کی اپنی تحریروں سے ہو چکی ہے۔

مندرجہ بالا اقتباس ان تحریروں کا ایک نمونہ ہے۔ ان تحریروں کے ہوتے ہوئے پروفیسر صاحب کا سا ہس الوکک ہوگا۔ اگر اب بھی وہ بائی دیں۔ کہ ان کے وقت میں ڈسپلن کا ست یگ تھا۔ اُلٹی حیثیتی اس طرح کی پردہ پوشی سے کبھی ترقی کے راستے پر گامزن نہیں ہو سکتی۔ جب سنستھا کے سنچالکوں کا اصلی تجربہ نہ ادھر ہو۔ اور لوگوں کو کچھ اور بتاتے رہیں۔ تو بجز سنستھاؤں کا پتن ہی رکھنا ہو۔ نرمو۔ سچ تو یہ ہے کہ سنچالکوں کی مغالطہ دہی کا مقابلہ خود وہ چھوٹی نہیں کر سکتا۔ میں گورو کل کی رفتاً فرتاً کمیشن مقرر ہوتے رہے ہیں۔ اور سنستھا کے اصلی حالات کو روشنی میں لاتے رہے۔ مثال کے طور پر کلکتہ یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ پڑھ جائیے۔

یونیورسٹی کی سب طرح کی بھلی بُری باتیں اس میں درج ہیں۔ ایسے ہی دیگر کمیشنوں کی حالت ہے۔ گورو کل پر سب سے پہلا کمیشن سنہ ۱۹۱۹ء میں بٹھایا گیا تھا۔ لیکن اس کا کام بیچ میں ہی روک دیا گیا۔ پھر پچھلے سالوں میں ایک اور کمیشن بیٹھا۔ پروفیسر راما دیو جی اس کمیشن کے بیٹھتے ہی چل چلے گئے۔ میں نے گورو کل کا چارج لیا۔ کمیشن کی شرائط سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس کی تحقیقات پر خوب پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ نئے آدمی کے لئے خاص طور پر محتاط ہونا ضروری تھا۔ تاہم کمیشن کی سفارشیں چھپ کے اور دیسے دیسے اصلاح کا راستہ ضرور بناتی ہیں۔ نہایت احتیاط سے ان کی گئی سفارشوں کی بھی سخت مخالفت ہوئی۔ دو بار کبھی کہیں بھی ان معاملات میں دخل نہیں دیتے۔ لیکن یہاں کمیشن کو سبھا کو اور ادھیکاریوں کو کچھ کچھ کہے لفظ سنائی گئیں۔ ودیارتھیوں کا وہ بیان سبھا کے ادھیکاریوں کے سامنے آ چکا ہے۔ پروفیسر راما دیو جی جو ان سفارشوں پر دستخط کر چکے تھے۔ انتر نگ سبھا میں ایک ایک بات پر اپنی سابقہ رائے کو پس پشت ڈال کر تعرض کرنے کو کھڑے ہو گئے۔ دیکھنے والے حیران تھے۔ کہ ہوا کا رخ یکایک بدل کیوں گیا؟ ایک پرانے تجربہ کار ادھیکاری کی رائے لڑکوں کے اندولن کی وجہ سے تو آخر نہیں بدل سکتی۔ ان حالتوں کے رہتے اصلاح نہیں ہو سکتی۔ مذہبی سوسائٹیوں نے اوتاروں اور رشیوں منیوں کو نکتہ چینی سے بالاتر کر دیا ہے۔ اس سے ان سوسائٹیوں کی اصلاح ناممکن ہو گئی ہے۔ ہم ودیارتھیوں کو یا سنستھا کو نکتہ چینی سے بالاتر رکھ کر اس کی اصلاح کا دروازہ بند کر دیتے ہیں۔

جنرل اجلاس کے موقع پر مجھے معلوم ہوا۔ کہ میرے برخلاف پروپیگنڈہ بے اثر نہیں ہوا۔ آخر عوام کی عدالت اور دوسری عدالتوں میں یہ فرق تو ہے ہی کہ جہاں دوسری عدالتیں عدل کرنا جانتی ہیں۔ وہاں عوام کو یہ تعلیم نہیں ہوتی۔ کہ بغیر دوسرے پہلو کو سُنے فیصلہ نہ کریں۔ جب ایک فریق لگا تار شور مچاتا جائے۔ اور دوسرا فریق بالکل خاموش ہو۔ تو فیصلہ یکطرفہ ہو جانا قدرتی بات ہے۔ سو ایک تو مجھے اپنی صفائی دینی ہے۔ جب پبلک کے خادم ہوتے ہیں۔ تو سب کو اپنے کئے کا حساب بھی تو دینا چاہئے۔ ملزم کی حیثیت کچھ بہت خوشنما نہیں ہے۔ لیکن پبلک کے خادموں کے حصے یہ حیثیت بھی آتی ہے۔

اس کے علاوہ سنستھا کی بھلائی بھی اسی میں ہے کہ صداقت کا اظہار ہو۔ یہ وہم مٹا دینا چاہیئے کہ غلطیوں کا ٹھیکہ پجاریوں نے لیا ہے۔ اور پجاریوں سے ہی بھول ہو ہی نہیں سکتی۔ میں گورو کل سے

ہٹ آیا۔ لیکن میرے پیچھے آنے والوں کے لئے یہ آفت بنی رہے۔ کہ وہ ودیارتھیوں یا ان کے غیر ذمہ دار حمایتیوں سے کم اعتماد کے مستحق مانے جائیں۔ یہ بھی سنستھا کے لئے خرابی کا موجب ہے۔

میں نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ واقعات جنتا کے سامنے رکھ دوں۔ میں جو بھی لکھوں گا۔ ناقابل تردید بیانوں کی بنا پر۔ میرے اکثر ثبوت تحریری ہوتے ہیں۔ جن کا رد کرنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہوتی۔ جیسے اپنے پچھلے لیکھوں میں اپنے الزام دینے والوں کو اُن کی اپنی تحریروں سے خاموش کرا چکا ہوں۔ ویسے ہی گورو کل کے ریکارڈ سے ان الزامات کو بھی غلط ثابت کروں گا۔ پاٹھک ذرا تحمل سے میرے اس بیان کو پڑھ جائیں۔ جن آکشیپوں کے نیچے میں نے نوٹ دے دیا ہے۔ ان کی تردید تو وہیں ہو گئی۔ باقی الزامات کی تردید میرے آئندہ تذکرے سے خود بخود ہو جائے گی۔

پروفیسر رام دیو جی کے ان پتھروں کے پڑھنے کے بعد جو اخبارات میں دیئے جا چکے ہیں۔ کسی کو میرے آئندہ بیان کے مطالعہ سے کچھ زیادہ حیرت نہ ہوگی۔ کچھ باتیں تو خاموش رہنے کے قابل ہوتی ہی ہیں۔ ایسی باتوں میں میں پہلے بھی خاموش رہا ہوں۔ اور اب بھی خاموش رہوں گا۔ لیکن امتحان کے نتائج معمولی ادب آداب احکام اور قواعد کی پابندی۔ فرمانبرداری وغیرہ امور کے بارہ میں خاموش رہنے کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ اپنے مخالفین سے مجھے اتنا ہی کہنا ہے۔ کہ اگر جرأت ہے۔ تو میری کسی بات کی تردید کریں۔ ودیارتھیوں میں سے میں کسی کا نام نہ لوں گا۔ عام بیان سے سنستھا کی اس وقت کی حالت پر تو پرکاش پڑ جائے گا ہی۔ کسی کی بدنامی نہ ہوگی۔ پروفیسر راما دیو جی کا مندرجہ ذیل بیان پاٹھک ایک دفعہ پھر اپنے سامنے رکھ لیں تو اُنہیں واقعات کے سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ پروفیسر صاحب نے لکھا تھا۔ کہ:-

"یہاں ڈسپلن قائم نہیں رکھا جا سکتا۔ جب تک کہ ادھیکاریوں کو اس پرکار کے اپرادھیوں کا ڈنڈ دینے کا پورا ادھیکار نہ ہو۔ اور اس کے کر ودیارتھیوں کو اپنے ساتھ نہ لے لیا جائے۔ یہ آوشیک ہے کہ وہ شاسن کا مان کریں۔ اس سمے جو ان کی کریا کی جا رہی ہے۔ تو وہ انہیں ملتے تھے ان کی کریا پراپت کرنے کا یتن سمجھا جاتا ہے۔ ان کے سنگھٹن تتھا شاسن کی نافرمانی کی خوراک اور موثر سزا دینی چاہیئے۔

یہاں کے ودیارتھیوں کو یہ عادت پڑ گئی ہے۔ کہ ان سے چاپلوسی کر کے یا شرارتی

جائے۔ وہ ادھیکاریوں کو اپنی منتظم خواہشوں کے آگے جھکنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ان کے دماغوں میں یہ غلط خیال سما گیا ہے کہ ادھیکاریوں کا اپنا ہت اس بات میں ہے کہ وہ یہ جھوٹا نقشہ مشہور کئے رکھیں۔ کہ گورو کل ایک سورگ ہے۔ جہاں شانتی اور پریم نواس کرتے ہیں۔ ان کے وچار میں ادھیکاری کسی اور بات سے اتنا نہیں ڈرتے۔ جتنا خانگی تنازعات کی ہوا باہر نکل جانے سے۔ اس کے علاوہ ان کا خیال ہے۔ کہ گورو کل سے نکال دینا ایک ایسا قدم ہے۔ جس کی ادھیکاری دھمکی تو دے سکتے ہیں۔ لیکن اس پر عمل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس سے باہر نکالا گیا ودیارتھی بدنام نہیں ہوتا۔ بلکہ گورو کل بدنام ہوتا ہے۔ اور اس سے دان کا کھلا آنا بند ہو جاتا ہے۔ ادھیاپک پتاؤں کا سمفان تب لے سکیں گے۔ جب ان کا یہ سمفان بنا سنکوچ سویکار کیا جائے گا۔ اور اس کا مان ہوگا۔ اس سمے سنچالت ادھیاپک یہ انوبھو کرتے ہیں کہ وہ ماتو چھارا جاؤں اور راکھشاؤں کے پرائیویٹ استاد ہیں۔ برہمچاریوں کو ان سے لڑکوں کے عام ویوہار سے سوجیت رکھا جائے۔ جب وہ بُرا ویوہار کریں۔ تو اس کی خبر بھی برہمچاریوں کو دے دینی چاہیئے۔ لڑکوں کے سدھار میں برہمچاریوں کا سہیوگ لینا چاہیئے۔ محض برہمچاری نہ رہ جائیں۔ جب یہ نہیں کہا جائے۔ کہ ان کے لڑکے گورو کل سے نکالے جانے کے یوگیہ ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ وچار رہا ہے۔ کہ گورو کل سنتوں اور رشیوں کا استھان ہے۔ جہاں اپرادھ نتیجتاً دنش کم ہوتے ہیں۔

امتحانوں کا معیار کافی اونچا کر دینا چاہیئے۔ کسی ودیارتھی کو ترقی نہیں دینی چاہیئے۔ جب تک کہ پریکھشا کے پرنام کے آدھار پر وہ اس کا ادھیکاری نہ ہو۔ گورو کل کی ڈگری کی قیمت اس کے سناتکوں کی یوگیتا سے ناپی جائے گی۔ یونیورسٹی کے نیموں کا سختی سے پالن کرنا چاہیئے اور رعایتوں تتھا نیموں کے شتھل کرنے کے رجحان کو روکنا چاہیئے۔ ودیارتھیوں کو یونیورسٹی کے نیموں کا سختی سے پالن کرنا چاہیئے اور ان کے آگے جھکنا چاہیئے۔ یعنی وہ باہر جا کر ناگرکتا کے کرتویوں کا پالن کر سکیں گے۔ پروفیسروں کے کام کے نریکھشن کا پربندھ ادھیشٹھاتا کو کرنا چاہیئے۔ اور انتم پریکھشا کے نریکھشک باہر کے ودوان ہونے چاہئیں۔ جو پروفیسروں کے ساتھ مل کر پریکھشا لیں"۔

میں نے اس مضمون میں پہلے تو کچھ ان الزامات کے نمونے درج کئے ہیں۔ جو اخبارات اور لیکچروں میں مجھ پر عاید کئے گئے ہیں۔ اور اب تک کئے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اصل حقیقت کا انکشاف

(از لالہ اُودھو رام جی سہائیک منتری آریہ سماج لُدھیانہ)

۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کے "آریہ ویر" میں پنڈت کرتا رام لدھیانہ نواسی نے مجھ پر کرپا کٹاش کیا ہے۔ جس کے اُتر میں صرف اتنا ہی نویدن ہے۔ کہ جو کچھ میں نے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کے "پرکاش" میں پنڈت بدھ دیو کے چند حامیوں اور مہاشہ کرشن کے دشمنوں کے بارہ میں نویدن کیا تھا۔ وہ صرف میری ہی رائے نہیں۔ بلکہ انیک آریہ سجنوں کی یہی رائے ہے۔ نمونہ کے لئے آریہ سماج کی ایک برگزیدہ اور چیدہ ہستی کی رائے کی نقل جو کہ اُنہوں نے میرے نام پتر دوارہ پرگٹ کی ہے دی جاتی ہے۔ جس سے پاٹھک خود ہی اندازہ لگا لیں گے کہ ہوا کا رُخ کس طرف ہے۔ اور سچائی کیا ہے۔ اسی لئے میں نے اُن کے گمراہ کن لیکھ کا اُتر دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

نقل پتر شریمان مہتہ جیمنی جی آریہ منتری

از ڈیرہ دون — ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء

نمستے۔ میں نے آپ کا لیکھ "پرکاش" میں پڑھا۔ اگرچہ مہاشہ کرشن اور پروفیسر رام دیو میرے برخلاف کبھی پراپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں۔ اور میرے ساتھ دونوں کا اختلاف ہے۔ مگر میں سچائی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آپ کے ساتھ سہمت ہوں۔ جو خدمات کہ مہاشہ کرشن نے آریہ پرتی ندھی سبھا کی لگاتار ۲۵ برس سے کی ہیں۔ اُن کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آریہ سماج کی بڑے درجہ کی ناشکر گزاری ہو گی۔ اگر اُن کو اس کا صلہ یہ دیا جائے۔ کہ اُن کی ذات پر ...... حملے کئے جاویں۔ مجھے مہاشہ کرشن سے ملنے کا اتفاق بہت ہی کم ہوتا ہے۔ مگر میں اُن کی شرافت۔ اُن کی لگن سے بخوبی واقف ہوں۔ مجھے آپ سے ذاتی نیاز حاصل نہیں ہے۔ اگرچہ میں قریباً ہر سال پرچار کرنے لدھیانہ جاتا ہوں۔ مگر مجھ کو کبھی پارٹی بندی سماج (مراد آریہ سماج لدھیانہ صابن بازار سے ہے۔ اُودھو رام) کے کسی ادھیکاری نے اپنے ہاں پرچار کرنے کے لئے مدعو نہیں کیا۔ اس لئے چوڑا بازار سماج میں ہی لیکچر دے کر چلا آتا ہوں۔ اور دوسرے سماج کے ادھیکاریوں سے واقفیت نہیں ہوتی۔ آپ کا لیکھ واقعی بالکل ٹھیک ہے۔ مہاشہ رتنی اور راجپانی جیسے ...... آدمی ایسے حملے مہاشہ کرشن پر کر کے اپنا بغض نکال رہے ہیں۔ ان لوگوں کی ...... تو آپ حیران ہو جائیں کہ کس ...... کے یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ مہاشہ کرشن کو گرا کر اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ لوگ جرأت سے ایسے لیکھکوں اور اخبار کی مذمت کریں۔ ورنہ آئندہ کوئی شخص اپنا تن۔ من اور دھن آریہ سماج کی بھینٹ نہیں کرے گا۔ ایسی حالت میں مہاشہ کرشن نے پانچ ہزار روپیہ

سبھا کو اردھ شتابدی کے لئے دان دیا ہے۔ میں آپ کے خیالات کے ساتھ بالکل متفق ہوں۔ پرماتما ان نام نہاد آریوں کو بدھی دیوے۔ تا کہ وہ ویدک دھرم کے گُن کو بھلی طور پر اپنے جیون

باقی پنڈت کرتا رام جی نے جو پتری پاٹھشالہ سے الگ کئے جانے کا الزام میرے برخلاف لگایا ہے۔ اس کا جواب پاٹھشالہ کے موجودہ ادھیکاری ہی اچھی طرح سے دے سکیں گے۔ جس سے پنڈت

جی کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ کہ اُنہوں نے کس قدر دروغ گوئی سے کام لیا ہے۔ انت میں جنتا کے اُن ایمان کے بارہ میں پوچھیں

میں یہاں سے دہلی، لکھنؤ اور بدایوں وغیرہ پرچار کرنے جا رہا ہوں۔ (آپ کا پربھنہ جیمنی آریہ منتری)

جب گھٹا ہیں ::

آواہن!

(از شری ہتیشی علاولپوری پریمی۔ گورو دت بھون لاہور)

پاپ کرت کیوں آبرو کھووے؟

انتم سمے جب تیرا ہووے
سیس پکڑ پھر بیٹھا رووے
مورکھ تو انجان! اے بندے! ہوگا کب بلیدان؟

(۲)

وشیوں میں من کو پھنسایا
دل سے اپنے ایش بھلایا
مایا پیچھے دھرم گنوایا!
کھویا اپنا مان اے بندے! کب ہوگا بلیدان؟

(۳)

جیون میں کچھ کرنی کر لے
ہری نام سے جھولی بھر لے
بھو ساگر سے بندے! تر لے
چھوڑ کے مان ابھیمان لے بندے! کب ہوگا بلیدان؟

(۴)

جاگ ہتیشی دیش کی سُدھ لے
بلی ویدی پر اپنا سر دے
ماتا کے چرنوں میں دھر دے
مان کہا تو مان ہتیشی! کب ہوگا بلیدان؟

سوامی سروانند جی مہاراج کی سمتی دیجاتی ہے۔ جس سے پتہ لگ جائے گا کہ مہرشی کا اپمان کرنے والوں کی رائے کی کیا وقعت ہے۔ شری سوامی جی اپنی پستک "ستیارتھ درشن" کے صفحہ ۴۶ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"مورتی کو دیکھ کر مورتی مان کی کیرتی کا دھیان۔ چتر درشن سے نردوان کے چتر کا گیان اور پرماتما کے ادوکن سے نردوان کی مہما کا دیا کھیان تو دوشیہ ہونا ہی چاہئے۔ اس سے منشیہ سماج کا ہی ہت ہے"۔

مہرشی کے چتر کو ٹھکرانے والو اور اس کو سوہانت انوکول بتلانے والو! اوپر کے اقتباس کو ذرا آنکھیں کھول کر پڑھو۔ اور کچھ بھی جس باقی ہے۔ تو ہاردک پشچاتاپ کرو۔

(۲)

حیدرآباد ڈگھٹنا کے سمبندھ میں "آریہ ویر" لاہور کے کچھ لیکھوں کے متعلق ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کے "پرکاش" میں "پنڈت بدھ دیو کے حامیوں کی تہذیب" کے عنوان سے شری لالہ اودھو رام جی سہائیک منتری آریہ سماج لدھیانہ نے ایک لیکھ لکھا تھا جس کے جواب میں مہاشہ کرتا رام کی طرف سے ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کے "آریہ ویر" لاہور میں اس لیکھ کا اُتر "مہاشہ کرشن کے حامیوں کی تہذیب" کے عنوان سے ایک لیکھ شائع ہوا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس لیکھ میں مہاشہ کرتا رام نے لالہ اودھو رام پر گمراہ کن ذاتی حملے کئے ہیں جس سے بھرانتی پھیلانے کی غرض معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے "آریہ ویر" اور ہم دیہ جنتا کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ مہاشہ کرتا رام کا ایسا لکھنا فضول ہے۔ لالہ اودھو رام جی نے آریہ کنیا پاٹھشالہ کی جو سیوائیں کی ہیں۔ وہ ہمارے لئے قابلِ فخر ہیں۔ لالہ اودھو رام جی اس سمے بھی آریہ سماج لدھیانہ کے ادھیکاری ہیں۔ آریہ کنیا پاٹھشالہ کے مینیجری کو چھوڑتے وقت جو پرستاؤ آریہ کنیا پاٹھشالہ کی مینیجنگ کمیٹی نے پاس کیا تھا۔ وہ من و عن درج ہے:۔

نقل ریزولیوشن ۵۲۲ ۳/۴/۱۲

یہ کمیٹی سروسمتی سے شری لالہ اودھو رام جی کی اُن سیواؤں کا جو اُنہوں نے بطور پربندھ کرتا (مینیجر کمیٹی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ) لگاتار کئی سال تک پاٹھشالہ کے ارپت کی ہیں۔ ہاردک دھنیواد کرتی ہے۔ اور آشا کرتی ہے۔ کہ وہ آگے کے لئے بھی اسی پرکار سہائتا کرتے رہا کریں گے"

دستخط بخشی وِر سنگھ پریذیڈنٹ کمیٹی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پرتی ندھی سبھا کی بھیانک بھول

(لیکھک پنڈت شری رام مترا وشارد وید کوبراج و وید شاستری بٹیالہ)

میں کئی دنوں سے سن رہا تھا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور نے اپنے اردھ شتابدی مہوتسو کے اپلکشن میں ایک دیشواز یگیہ پدھتی نرمان کی ہے۔ پرنتو اس پدھتی کو دیکھنے کا اُس دن سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ کہ جس دن مہاشہ ودیارتن جی دویا النکار سناتک منتری آریہ سماج بٹیالہ نے اپنے ایک مِتر کے ساتھ اُپرکت پُستک کو بھیج کر بتر میں بھیجے اپنے یہاں برو ہت روپ میں آکر اکت یگیہ کروانے کے لئے لکھا تھا۔ اُکت پُستک کو دیکھ کر کئی پرکار کے پرشن چت میں اُتپنّ ہو گئے۔ کیونکہ اُکت دیشواز یگیہ پدھتی کا جو ودھان ہے۔ وہ آریہ اتھوا ویدوکت نہیں ہے۔ پرنتو ساتھ ہی جب سبھا کی اور سے یہ لکھا ہوا پڑھنے میں آیا۔ کہ اس کو براجتی دیشواز یگیہ نہ سمجھا جاوے۔ یہ پرتی ندھی سبھا نے آریہ پرشوں میں اردھ شتابدی کے لئے اُتساہ اُتپنّ کرنے کو تھا اس میں خرچ کئے جانے کے لئے دھن سنگرہ ارتھ نرمان کی ہے۔ اس سے کچھ چت میں سنتشٹی ہوئی +

پرنتو چت میں سے شنکاؤں کے بھاو پورن نہ نکل سکے۔ کیونکہ بھیتر سے آتما کی آواز اُٹھ کر یہی کہتی تھی۔ کہ یدی سبھا نے اُدیر لکھی سطور بھی ساتھ لکھ دی ہیں۔ مگر ان سطور سے یہ سِدھ نہیں ہوتا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نے اس نوین یگیہ پدھتی کو بنا کر جو کچھ کیا ہے۔ وہ ستیہ اور شدھ ہے۔ تتھا آریہ سِدھانتوں کے وِرودھ اور اُتپنّ نہیں ہے۔ اس پرکار کے اچیشٹ شنکا وشیش یگیہ پدھتی کو پراپت ہوتے ہوئے آج اس لیکھ کے روپ میں پرونّن کو پراپت ہوئے ہیں۔ اور وہ شنکائیں نمن لکھت پرکار سے ہیں :۔

دھرم کے جو انیک پرکار کے انگ ہیں۔ اُن میں سب سے بڑا اور مکھیہ انگ مریادا ہے۔ جس کے بھنگ ہو نے سے دھرم کا تو ادھِشٹھان ہی پرنتو سنسار کے کاریہ تتھا بیوہار تھا ماترکا بھی نیم کے نہ رہنے سے روپ انتر ہو کر واستوِک دستو کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایک نشندھ سِدّھانت ہے۔ کہ کوئی بھی دھرم ہو۔ کرم ہو۔ پدارتھ ہو چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو وہ اپنے روپ میں تبھی تک ہے۔ جب تک وہ اپنی مریادا سے باہر نہیں ہوا۔ جب ذرا بھی کوئی بات مریادا سے باہر ہوئی۔ اُسی سمے اُس کے سوروپ کا ناش ہوا۔ اس مریادا کا پالن کرنا سب کا مکھیہ دھرم ہے اور مریادا کے نیم کو ہی پالن کرنے کے کارن بھگوان

رام مریادا پرشوتم کہلائے گئے ہیں۔ اور مریادا میں رہتا پرنیک منشیہ کا مکھیہ دھرم تو ہے ہی۔ پرنتو سمجھاؤں۔ سوسائیٹیوں تتھا سنستھاؤں کا اپنی سویم مریادا میں رہنا وشیش روپ سے پردھان دھرم ہے۔ کیونکہ انہوں نے دوسروں سے مریادا میں رہنے کے نیم کو پالن کروانا ہے۔ وہ دوسروں کو کیا مریادا میں رکھ سکتا ہے۔ جو سویم مریادا کا بھنگ کرتا ہے +

اس مریادا کا ہی دوسرا نام نیم ہے۔ اور اس کو انگلش میں ڈسپلن "کہہ سکتے ہیں۔ اور اس مریادا کے اُلنگھن نہ کرنے کا پتہ تبھی ملتا ہے جب کبھی کوئی وشیش آوشیکتا آ پڑے۔ اور پھر کسی بھی ہانی لابھ کا وچار نہ کرتے ہوئے اپنی مریادا پر اٹل رہا جاوے۔ اور ایسے وقتوں پر وشیش روپ سے اٹل رہنے کی آوشیکتا اُسی کے لئے ہے جس کے اوپر دوسروں سے اس کے پالن کروانے کا بوجھ ہو۔ یا جو گیتا میں بھگوان کرشن کے کہے انوسار سریشٹھ ہو۔ اور جس کو دیکھ کر دوسروں نے اس کا انوکرن کرنا ہو +

اتیاری کارنوں کا دھیان کرتے ہوئے چت میں یہی آیا۔ کہ اردھ شتابدی کے لئے اس ڈھنگ سے شبھ اور سنچت روپ سے روپیہ اکٹھا ہو سکے گا۔ اس ہی وچار سے اپنے کو انیہ پرشنوں کے کلپنوں سے بچانے کے لئے ہماری مانّیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا ایک نوین یگیہ پدھتی کو گھڑ دینا انینت ہی انیائے پورن ہے۔ اور ہونوں دیکھیں کی مریادا کو بھنگ کرنا ہے ؛۔

جبکہ ہزاروں برسوں کی بنائی ہوئی جو یگیہ سنکھیا ہے۔ وہ اس کو من ملنے روپ میں براہمنوں نے ورتمان سناتن دھرم کے اندر ویدک دھرم کو انیک روپوں میں پرچلت کر دیا۔ جو لوگ سناتن دھرم و ویدوں کو ماننے والا ویدک دھرم ہی ہے۔ تبھی تو شری سوامی دیانند جی کو ریب پنڈتوں پر ایسا کروڈھ آیا۔ جیسا کہ ان کا کھنڈن کرنے کی اُن کی اکھنڈن نِت پرنالی سے پرتیت ہوتا ہے۔ تو کیا آج شری سوامی جی جیوت ہوتے۔ تو کیا آج اس من گھڑت دیشواز یگیہ پدھتی کو دیکھ کر بھوشیہ میں اپنی اچھی انکھوں کھنڈن منشیوں دوارہ وہی نوین امریادت یگیہ

پدھتیوں کے رچے جانے کے بھئے سے پربل ورودھ نہ کرتے ؟ اُدشیہ ہی کرتے۔ اس لئے اپنی ہی اچھا سے یونہی وید منتروں کو چُن کر ایک نوین یگیہ پدھتی کا نرمان کو نا مسیح کا دوسروں کو اس بات کا مانو نمنترن دینا ہے کہ آریہ سماج میں یگیوں کا کوئی نیم نہیں ہے جو بھی کوئی چاہے۔ ویدوں کے منتروں کو یونہی چن چنا کر اپنی اچھا انوسار یگیہ ودھان نرمان کر سکتا ہے۔ بس آریہ سماج کی یگیہ ودھیوں میں وید منتروں کا ہونا آوشیک ہے چاہے اُن وید منتروں کو کسی شاستر مریادا کے انوسار چننے والے نے چنا ہو۔ اتھوا نہ چنا ہو۔ بس وید منتروں کے ہوتے ہی آریہ سماج کے لئے وہ ویدک ودھی ہو جاوے گی ؛۔

سبھا یدی یہ کہے کہ اس سمے وشیش دھن کی سبھا کو آوشیکتا کے کارن اور دھرم کے ہِت کے لئے یدی کوئی اسنگت کاریہ بھی کر لیا جاوے۔ تو وہ انوچت نہیں۔ جس کو آپد دھرم سمجھا جا سکتا ہے۔ سبھا کے لئے ایسا کہنا شوبھا نہیں دیگا۔ کیونکہ پرتھم تو اردھ شتابدی کا منایا جانا کسی بھی وید شاستر اتھوا رِشی کا پرتپادت دھرم نہیں ہے۔ یہ تو ایک جوبلی منانے کا یورپین فیشن چل پڑا ہے۔ جس کو ریس کی گھیس میں ہماری سبھا بھی کرنے لگی ہے۔ اس لئے اس کی آوشیکتا وید شاستروکت آریہ دھرم کی آوشیکتا نہیں کہلا سکتی ہے۔ اور یہ یدی یہ کہو۔ کہ سمے کے انوسار ایسے اُتسو آدی کر کے شتھل ہوئے آریہ لوگوں میں نوین سپھورتی (Revival) کا لانا سبھا کا کرتویہ ہے۔ پرتھم تو دوسروں کی نقل کے پربھاو ہی سویم یہ کہ ایک پرکار سے یہ سبھا کا دوسرے منشیوں کو بھی ایسے ہی دوسروں کے پربھاو میں بہہ جانے کے لئے ویوہارک ۔ ۔ ۔ (practically) اُپدیش کرنا ہے۔ نہیں تو ایسے اُتسووں کے منانے کے لئے سبھا کو کوئی ویدک نیم نکالنا تھا۔ نہیں تو سناتن دھرمی بھائیوں کے بارہ وش پیچھے آنے والے کمبھوں کا ہی انوکرن کر لیتا تھا۔ اور اب جبکہ ایک نوین انوکرن کیا جا رہا ہے۔ تو اس کے لئے کیول وید منتروں کا آدھار رکھ کر ایک نوین یگیہ پدھتی کا نرمان کر دینا سبھا کا یہ آریہ مت کو امریادا کے گہرے گڑھے میں پھینکنا نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ کیا سبھا کے ہی پاس ایسے ودوان ہیں۔

کہ جو آوشیکتا انوسار کچھ وید منتروں کو چن چنا کر ایک نوین یگیہ پدھتی بنا سکتے ہیں؟ اس پرکار مریادا بھنگ کرنے کے پربھاو کو ذرا دیکھئے دو گھر گھر میں ایسے پنڈت نکل آویں گے۔ کہ جو بھی اپنی پاس گاؤں میں یجمانوں کی بھی آوشیکتا انوسار وید منتروں کو چن چن کر اپنی اپنی اچھا انوکول انیکوں من چاہی یگیہ پدھتیاں رچ دیں گے۔ اور ایسے ودوان پنڈتوں کی اس سمے بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ کیول مریادا کے بھنگ کرنے کے ان کو مارگ بتلانے والوں کی آوشیکتا ہے۔ کہ جن کی آڑ لے کر وہ ایسا کر سکیں۔ یدی آوشیکتا کے ہی پرشن کو مکھیہ مانیں۔ تو نہ جانے پہلے وقتوں میں کیسی کیسی آوشیکتاؤں کے آ پڑنے پر ہمارے سناتن دھرمی بھائیوں کے ودوانوں نے اپنی نوین پدھتیوں کو رچا تھا۔ وہ سب بھی اس پرکار مانّیہ ٹھہریں گی۔ اور اُن کے کھنڈن میں جو شری سوامی دیانند جی نے اپنی مرتیو پریَنت بھیانک پرشرم کیا۔ تتھا بلیدان گئے کیا یہ سب اُن کا پریتن برتھا ہی تھا ؟

اور یدی کسی بات کی پُشٹی کرنے والے منتروں کو یونہی اکٹھا کر لینے سے ایک یگیہ پدھتی بنا لینا ٹھیک ہے۔ تو :۔

"श्राकृष्णेन रजसा वर्तमानो" تتھا "बृहस्पते अतियदयो" اور . . . . . . "शुक्रमन्धस" اور "केतुं कृण्वन्न केतवे"

اتیادی منتروں سے گرہوں کے نام پر دان کروانا یا اُن کے نام پر ہوَن میں آہوتی ڈلوانا بھی ٹھیک ہو سکتا ہے +

اور یدی روپیہ اکٹھا کرنے کی بات کہی جاوے تو جہاں نوین اویدک فیشن کی جوبلی منانے کے ڈھنگ پر وچار کیا گیا تھا۔ وہاں اس کے لئے کسی نوین اتھوا انیہ ڈھنگ سے روپیہ اکتر کرنے کا اپائے بھی سوچ لیتا تھا۔

متھرا میں شتابدی منائی گئی۔ اجمیر میں نروان اردھ شتابدی منائی گئی۔ پرنتو انہوں نے جیسے ہی ڈھنگوں سے اُن کے لئے دھن بھی اکٹھا کیا تھا۔ جیسے ڈھنگ اس کے لئے ایسی اوستھاؤں میں ہونے چاہئیں۔ اور کسی نے بھی اس کے لئے نوین یگیہ پدھتی نہ رچی۔ پرنتو آریہ سدھانتوں پر اٹل وشواس رکھنے والے ودوان سناتک منتری کے وشیش ادھیکار کی ودیمانتا میں ہماری آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون پنجاب کو یہ انوکھی سوجھ نہ جانے کہاں سے سوجھ گئی ؟

(باقی آئندہ)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ؛

(منیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سارو دیشک سبھا کا نرنے اور پنڈت رامچندر جی دہلوی

(از شری لالہ گیان چند جی آریہ نئی دہلی)

نوٹ:- لالہ گیان چند جی کا یہ مضمون "پرکاش" کے پچھلے پرچہ کے لئے آیا تھا۔ لیکن دیر سے پہنچنے کے کارن چھپ نہ سکا۔ سارو دیشک سبھا نے پنڈت بدھ دیو کا دنڈ سما پت کر دیا ہے۔ اس لئے "پرکاش" کا بھی کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس دنڈ پر کوئی لیکھ پرکاشت نہ کرے۔ مگر یہ لیکھ پرکاشت کیا جا رہا ہے۔ اس لئے کہ یہ اُن آکھشیپوں کا اُتر ہے۔ جو سارو دیشک سبھا کے نرنے پر کئے گئے ہیں۔ ایک طرح سے سارو دیشک سبھا کے آکھشیپوں کا اُتر سویم دے دیا ہے۔ ایک شکایت یہ تھی۔ کہ پنڈت بدھ دیو کو سبھا میں بُلا کر سنا نہیں گیا۔ یہ شکایت ختم ہوئی۔ کیونکہ نہ صرف یہ کہ سارو دیشک انترنگ سبھا کی پچھلی بیٹھک میں پنڈت جی مہاراج بہ نفس نفیس براجمان تھے۔ بلکہ اُنہوں نے تقریر بھی کی۔ اور جو کچھ وہ اپنے حق میں کہہ سکتے تھے۔ کہا۔ ممبران کے جذبات کو اپیل کرنے کے لئے اُنہوں نے آنسو بھی گرائے۔ اُن کی تسلّی کے لئے پروفیسر رام دیو بھی براجمان تھے۔ باوجود اس کے بہلار نِردیشن بحال رہا۔ پنڈت بدھ دیو کی دوسری شکایت یہ تھی۔ کہ اُن کو دنڈ "دھرم آریہ سبھا" میں نہیں رکھا گیا۔ سارو دیشک سبھا کے سامنے اُنہوں نے یہ سوال نہیں اُٹھایا۔ بلکہ اُنہوں نے کہا۔ کہ میں سارو دیشک سبھا کا ڈنڈ دینے کا ادھیکار سویکار کرتا ہوں۔ جس پر سبھا نے شِشٹاچار کے بھاوؤں سے پریرت ہو کر اُنہیں پشچاتاپ کا دنڈ معاف کر دیا۔ اُن سے اپنے کرتبہ کے لئے شوک پرگٹ کرنے اور آئندہ کے لئے اس کرتبیہ کو نہ دُہرانے کی پرتگیا ہی کو کافی دنڈ سمجھا گیا۔ اسی طرح پنڈت بدھ دیو کے ساتھ ہی پنڈت رام چندر دہلوی کے آکھشیپوں کا بھی اُتر مل گیا۔ اور دوسری سبھا نے پہلی سبھا کے پرستاو کو سویکار کر کے یہ سِدّھ کر دیا۔ کہ پہلی سبھا نے پنڈت بدھ دیو کے ساتھ نیائے ہی کیا تھا۔

(ایڈیٹر)

ہی پنڈت بدھ دیو جی کی ان شکایتوں کا اُتر دے چکا ہوں۔ جو اُنہیں سارو دیشک سبھا کے اُن کے سمبندھ میں دئے ہوئے نرنے کے متعلق تھیں۔ اس کے بعد ۱۴ ستمبر ۱۹۳۵ء کے "ارجن" دہلی میں پنڈت رام چندر جی دہلوی کا لیکھ پنڈت بدھ دیو جی کی پکش پُشٹی کے لئے نکلا ہے۔ جس میں آپ نے شکایت کی ہے کہ سارو دیشک سبھا نے پنڈت بدھ دیو جی کے ساتھ پُورن نیائے نہیں کیا۔ چونکہ پنڈت جی نے سارو دیشک سبھا کے نرنے اور نرنے پر اخبارات میں نکتہ چینی کی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پنڈت جی کی نکتہ چینی سے جو غلط فہمی آریہ جنتا میں پھیلنے کی سمبھاونا ہے اُسے اخبار دوارہ ہی دُور کیا جائے۔

۱۔ پنڈت رام چندر جی اپنے لیکھ کے شروع میں ہی لکھتے ہیں۔ کہ جس سمے پرستاو سبھا کے سامنے پیش تھا۔ میں بھی نشر بان کی آ گیا اور سارو ہاں اُپستھت تھا۔ پرستاو پر میری رائے بھی دریافت کی گئی تھی۔ پرنتو میں نے کئی مہانو بھاوؤں کو بجائے نیائے آدھشن کی بھاؤنا کے بدلہ کے جذبہ سے متاثر پا کر اور پنڈت بدھ دیو جی کو غیر حاضر دیکھ کر اپنے آپ کو اُداسین رکھا۔"

افسوس ہے کہ پنڈت جی نے ایک نیائے کے نکتہ بانی کی حیثیت سے سبھا کے ساتھ انیائے کیا ہے۔ کیونکہ کئی مہانو بھاوؤں (سبھا سدوں) (جس کا مطلب ایک دو کو چھوڑ کر باقی سب ہی لیا جاتا ہے) کو بدلہ کے جذبہ سے متاثر ہونے کا مجرم ٹھہرایا ہے۔ پنڈت جی کا یہ آکھشیپ سبھا سدوں کی آزادی ضمیر پر اُوچیت حملہ ہے۔ جو کہ اُنہیں نہیں کرنا چاہئے تھا۔ خیر اُن کی مرضی۔ کیا پنڈت جی یہ بتلانے کی کرپا کریں گے۔ کہ وہ کون کون سے سبھا سد تھے۔ جو کہ پنڈت بدھ دیو جی زخم خوردہ تھے۔ اور وہ پنڈت جی سے اس کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔

(ب) پنڈت جی سارو دیشک سبھا کے سبھاسد نہیں تھے۔ پھر بھی اُن کو اپنی سمتی پرگٹ کرنے کی دعوت دی گئی۔ کیا بدلہ لینے والے ایسے اُدار ہو سکتے ہیں؟ جبکہ وہ پنڈت جی کی اس سمتی کو بھی جانتے تھے۔ جو کہ وہ اُپستھت دِشتہ پر آریہ سماج دہلی کے سپتاہک ست سنگ میں ظاہر کر چکے تھے۔ ایسی صورت میں پنڈت جی خود ہی نیائے کریں۔ کہ کیسی خاص جذبہ سے وہ لوگ متاثر تھے۔ کہ جنہوں نے آپ کو نیائے آدھشنوں میں سمّلت ہونے کے لئے دعوت دی تھی۔ یا کہ آپ جنہوں نے ان لوگوں کے ساتھ (Co-operate) کرنا بھی

گوارا نہ کیا۔ جو پنڈت بدھ دیو جی کے ساتھ پُورن نیائے کرنے کی خواہش سے آپ کی سمتی جاننے کے خواہشمند تھے۔

۲۔ پنڈت جی نے پنڈت بدھ دیو جی سے پُورن نیائے نہ ہونے کے جو کارن بتلائے ہیں۔ وہ مختصراً یہ ہیں:-

(ا) پنڈت بدھ دیو جی کو سبھا کی میٹنگ میں سمّلت ہونے کے لئے کافی سمے پہلے سُوچنا نہیں دی گئی۔

(ب) پنڈت جی کو اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔

(ج) نرنے بہت جلد دیا گیا ہے۔

(د) جن غیر معمولی حالات میں پنڈت بدھ دیو جی کو یہ کاریہ کرنا پڑا۔ اُن کی باریکی پر وچار نہیں کیا گیا۔

(ر) پنڈت جی کے کاریہ کو "دھرم وِرُودھ" ٹھہرانے کا ادھیکار سارو دیشک سبھا کو نہیں تھا۔ دھارمک وِدوانوں کی سبھا کو تھا۔

یہ شکایات تک ڈھنگ دہی ہیں۔ جو سویم پنڈت بدھ دیو جی ۲۲ اگست کے "ارجن" دہلی لکھ چکے تھے۔ اور جن کا اُتر میں ۸ ستمبر کے ... [illegible]

چکا ہوں۔ اس کے سوائے مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارو دیشک سبھا کا وکتویہ بھی سبھا کے نرنے کے متعلق ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء کے "ارجن" دہلی اور ۱۹ ستمبر ۱۹۳۵ء کے "تیج" دہلی میں پرکاشت ہو چکا ہے۔ اس میں بھی ان کا اُتر دیا گیا ہے۔

۳۔ پنڈت رام چندر جی نے پنڈت بدھ دیو جی کے رشی دیانند کی مورتی پر پادپہار کرنے کو حق بجانب ٹھہرانے کے لئے ایک رو دلیلیں اور نئے پرمان ایسے بھی دئے ہیں۔ جن کا اُتر میرے پہلے لیکھ میں نہیں آیا۔ اس لئے ان کا اُتر اس لیکھ میں نویدن کرتا ہوں۔

پنڈت رام چندر جی نے حیدرآباد میں دگھشنا دی بھِیرو شی ڈالتے ہوئے پنڈت بدھ دیو جی کی نروشتا سدّھ کرنے کے لئے جو مہندی لیکھ بجنور دس کے لکھا ہے۔ جس کا سنکشیپت بیان اس پرکار ہے:-

"پنڈت مادھو آچاریہ نے پہلے اپنی طرف سے یہ مطالبہ نہیں کیا۔ کہ اگر آپ مورتی پوجک نہیں ہیں۔ تو سوامی جی کی تصویر ... لگا دیجئے۔ بلکہ ... پنڈت بدھ دیو جی نے خصوصیت پہلے

خود پورانک پنڈت کو کہا۔ کہ میں مُوسل اوکھل پر جوتے لگاتا ہوں۔ آپ اپنے ... پر لگائے۔ اس پر پورانک پنڈت نے یہ کہا کہ آپ مُوسل اوکھل پر نہیں۔ بلکہ سوامی دیانند کی تصویر پر .... لگائیے۔ تب پنڈت جی اپنے ہی دام میں آپ پھنس گئے۔ اس لئے یہ بات نہیں ہے کہ پورانک پنڈت کے اپنی اور سے مطالبہ کرنے پر پنڈت بدھ دیو جی نے اپنی ٹوکر کھایا (یہ شبد پنڈت رامچندر جی کا ہے۔ میرا نہیں۔ لیکھک) کا پرمان دیا۔ بلکہ اُن کو تو اپنی شروع کی غلطی کے نتیجہ کے طور پر مجبوراً ایسا کرنا پڑا۔ اس لئے وہ پاپ جوتے والی بدصورت دلیل دینے کے تو دوشی ہیں۔ دوسری جگہ لکھا ہے۔ اوشیہ دوشی ہیں۔ پرنتو بعد کے فعل (رشی کی مورتی کو ٹھکرانے) کے نام مات ہی دوشی ہیں۔

("ارجن" ۱۷ ستمبر ۱۹۳۵ء)

پنڈت جی نے اپنی اُکت سمتی کی پُشٹی کے لئے ستیارتھ پرکاش کے گیارھویں سمولاس سے من گھڑت پرمان بھی اُدھرت کیا ہے:-

"اب اس میں وچارنا چاہئے کہ جیو برہم کی ایکتا جگت مِتھیا شنکراچاریہ کا نج مت تھا۔ تو وہ اچھا نہیں۔ اور جو جینوں کے کھنڈن کے لئے یہ مت سویکار کیا ہو تو کچھ اچھا ہے .... انومان ہے۔ کہ شنکراچاریہ آدی نے تو جینیوں کے مت کے کھنڈن کرنے ہی کے لئے یہ مت سویکار کیا ہو۔ کیونکہ دیش کال کے انوکول اپنے پکش کو سدّھ کرنے کے لئے بہت سے سوارتھی وِدوان اپنے آتما کے گیان کے وِرُودھ بھی کر لیتے ہیں۔"

(ستیارتھ پرکاش گیارھواں سمولاس)

اس پرمان کو اُدھرت کرنے کے بعد پنڈت جی اس کا ابھیپرائے یہ نکالتے ہیں:-

"رشی دیانند سوامی شنکراچاریہ کے (ادویت) مت کو یدی وہ ان کا نج مت تھا۔ تو اچھا نہیں بتلاتے۔ یعنی ویدوِرُودھ بتاتے ہیں۔ اور اُومان کرتے ہیں۔ کہ شاید سوامی شنکراچاریہ نے خود غرض عالموں کی طرح اپنے ضمیر کے علم کے خلاف جینیوں کے دھرم کے کھنڈن کے لئے اس ادھرم اُوستھا میں اسے سویکار کیا۔ تو اچھا ہی کیا۔ ارتھات نیتی ششٹاچار اور دھرم کے وِرُودھ نہیں کیا۔ پرنتو سارو دیشک سبھا کی نگاہ میں قریب قریب اسی پرکار کا کرم آپریکت تینوں کے وِرُودھ ہے۔ یہ سمجھ میں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

نہیں ہوا" +

اس کے اُتر میں میرا نویدن یہ ہے کہ :-

(ا) پنڈت جی کا یہ کتھن درست نہیں ہے۔ کہ شری شنکر آچاریہ اور پنڈت بُدھ دیو کا کام ایک سمان ہے۔ کیونکہ سوامی شنکر آچاریہ نے خود جینیوں کو ناستک بنا کر اُس سمے کی اسادھارن اوستھا کو پیدا نہیں کیا تھا۔ اس لئے وہ تو جینیوں کی ناستکتا کے ذمہ دار تھے۔ اور نہ ہی اسادھارن اوستھا پیدا کرنے کے۔ پرنتو بقول پنڈت رام چندر جی بلکہ پنڈت بُدھ دیو جی کے اپنے لیکھ کے مطابق پنڈت بُدھ دیو جی نے خود پورانک پنڈت سے اس کے اشٹ دیو پر جوتے مارنے کا ناجائز مطالبہ کرکے اُس کو رشی کی مورتی پر . . . . . لگانے کا مطالبہ کرنے کے لئے مجبور کیا تھا۔ اس لئے پنڈت بُدھ دیو جی اُس کے اس ناجائز مطالبہ اور اسادھارن اوستھا پیدا کرنے کے لئے خود ذمہ دار ہیں۔ مختصر شبدوں میں یُوں سمجھ لیجئے کہ پنڈت بُدھ دیو جی نے خود ہی پورانک پنڈت کے منہ سے رشی کی مورتی پر . . . . . لگانے کا مطالبہ نکلوایا۔ اور خود ہی اس کی تعمیل کر دی۔

اس کے اتِرکت رشی کال اوستھا بھی دونوں کے برابر نہ تھی۔ کیونکہ شری شنکر سوامی کے وقت ناستکوں کا راجیہ تھا۔ اور اُن کی کثرت تھی۔ اس پر بھی شری شنکر آچاریہ نے پنڈت بُدھ دیو جی کی طرح کوئی ایسا فعل نہیں کیا۔ کہ جس سے اُن کے اپنے گوروؤں کا اپمان ہوا ہو۔ سوامی شنکر آچاریہ اور پنڈت بُدھ دیو جی کے کام میں کوئی سمانتا نہیں ہے۔ ان میں سمانتا بتلانا شنکر سوامی کے ساتھ انیائے کرنا ہے +

(ب) پنڈت رام چندر جی نے رشی دیانند کے اُکت لیکھ کا جو ابھیپرایہ لیا ہے۔ وہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ رشی تو یہ لکھتے ہیں کہ :- "جینیوں کے کھنڈن کے لئے بہت سویکار کیا۔ تو کچھ اچھا ہے" + پرنتو پنڈت جی اس کا ابھیپرایہ یہ لیتے ہیں۔ کہ "جینیوں کے دھرم کے کھنڈن کے لئے بھی اسادھارن اوستھا میں اُسے سویکار کیا ہو۔ تو اچھا ہی ہے۔ ارتھات نیچ شِشٹاچار اور دھرم کے ورُودھ نہیں کیا" +

اُکت دونو لیکھوں کا مقابلہ کرنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ پنڈت جی نے رشی کے ابھیپرایہ کے بالکل وِپریت ابھیپرایہ لیا ہے۔ رشی تو یہ کہتے ہیں کہ "کچھ اچھا ہے"۔ اور پنڈت جی نے اس کے خلاف اس کا "اچھا ہی ہے"۔ بنا کر اس کی وِیاکھیا یہ کر دی۔ ارتھات نیچ شِشٹاچار اور دھرم کے وِرُودھ نہیں کیا۔ یعنی رشی کے "کچھ اچھا ہے" شبد کے معنی یعنی شِشٹاچار اور دھرم کے وِرُودھ نہیں کیا کر دئے۔ کہاں رشی کا شبد "کچھ اچھا ہے"

جس کا ابھیپرایہ یہی ہو سکتا ہے۔ کہ تھوڑا اچھا اور زیادہ بُرا کیا۔ پرنتو پنڈت جی نے اس کے بالکل وِپریت اس کو نیتی شِشٹاچار اور دھرم کے وِرُودھ بتا کر بالکل اچھا بتلایا۔ کیونکہ جو کام شِشٹاچار اور دھرم کے ورُودھ نہیں ہے۔ وہ رشی کے منی منتویوں کے انوسار کچھ نہیں بلکہ بالکل اچھا ہے۔ "شِشٹاچار جو دھرم آچرن پورووک برہمچریہ سے ودیا گرہن کر پرتیکش آدی پرمانوں سے ستیہ استیہ کا نرنے کر کے ستیہ کا گرہن استیہ کا پری تیاگ کرنا ہے۔ وہ شِشٹاچار اور جو اس کو کرتا ہے۔ وہ شِشٹ کہلاتا ہے۔ منتویہ نمبر ۳۶" -

"جو پکشپات رہت نیائے آچرن ستیہ بھاشن آدی یُکت ایشور آگیا ویدوں سے اوِرُودھ ہے اس کو دھرم اور جو پکشپات سہت انیائے آچرن مِتھیا بھاشن آدی ایشور آگیا بھنگ ویدوِرُدھ ہے۔ اس کو ادھرم مانتا ہوں۔ منتویہ نمبر ۳"

یہ ہے رشی کا بتلایا ہوا شِشٹاچار اور دھرم کا سوروپ۔ اس کے ورُودھ جو کام نہ ہوگا۔ وہ بالکل ہی اچھا ہوگا۔ نہ کہ کچھ اچھا۔ اس لئے پنڈت جی نے رشی واکیہ کا جو ابھیپرایہ لیا ہے وہ رشی کے ابھیپرایہ کے بالکل ورُودھ ہے +

(ج) پنڈت رام چندر جی نے سارودیشک سبھا کے نرنے میں آئے ہوئے نیتی شبد کا اپنے اگر شاستر ارتھ سمے کی نیتی سمجھا ہے۔ جیسا کہ آپ کے شبدوں کے ابھیپرایہ سے معلوم ہوتا ہے تو وہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ اس کا ابھیپرایہ ہے کہ اگر خود آریہ سماجی رشی کی جڑ مورتی کو ٹھوکر لگانا برا نہ سمجھیں گے۔ تو مسلمان آدی جو بھی رشی کی جڑ مورتی۔ ویدوں اور یگیہ ویدی آدی کی توہین کرے گا۔ آریہ سماج اس کے وِرُودھ کوئی چارہ جوئی نہ کر سکے گا۔ اتیادی +

پنڈت رام چندر جی کے رشی واکیوں سے کھینچا تانی کر کے نکالے ہوئے اُکت ابھیپرایہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنڈت جی کا اپنے اس مضمون کے لکھنے کا اُدیشیہ ہی یہ تھا۔ کہ سارودیشک سبھا نے اپنے نرنے میں پنڈت بُدھ دیو جی کے کام کو نیتی شِشٹاچار اور دھرم کے وِرُودھ ٹھہرایا ہے۔ اس کا رشی دیانند کے کسی لیکھ سے ہی کھنڈن نکال کر پنڈت جی کو نردوش ثابت کیا جائے۔ سو وہ یہی کیں آپ نے نکال ہی لیا۔ اور رشی کے لیکھ میں جو نہ تھے یہ بھی نکال دکھلایا۔ پرنتو میرا انرودھ پنڈت جی کی سیوا میں یہ ہے۔ کہ وہ خود ہی انصاف کریں۔ کہ جو رشی دیانند شِشٹاچار اور دھرم کا سوروپ وہ مانتے ہوں۔ جو کہ اوپر درج کیا گیا ہے۔ اور جنہوں نے شنکر آچاریہ کے کام کو آتی کے گیان کے وِرُودھ خود غرضی پر مبنی بتلایا ہو۔ وہ کام رشی کے مت میں کبھی شِشٹاچار اور دھرم کے

اوِرُودھ ہو سکتا ہے؟ اگر ہو سکتا ہے۔ تو وہ سب کام جو کہ خود غرضی کے لئے جھوٹ چھل کپٹ اور کُشلتا آدی اپنے آتما کے گیان کے وِرُودھی سادھنوں دوارہ دوسروں کو اندھیرے میں رکھ کر کئے جاتے ہیں۔ کیوں شِشٹاچار اور دھرم کے اوِرُودھ نہیں ہیں؟ اتہ رشی کے لیکھ سے اس پرکار کا ابھیپرایہ نکالنا رشی کے ساتھ سخت بے انصافی کرنا ہے۔ کیونکہ یہ ابھیپرایہ رشی کا نہیں۔ بلکہ پنڈت رام چندر جی کا اپنا ہے +

(د) ایک طرف تو پنڈت جی نے سارودیشک سبھا کی اس میٹنگ کو پنڈت بُدھ دیو جی کی جیسا کہ آپ کی گرِتی کو دھرم وِرُودھ ٹھہرانے کا اُن ادھیکاری بتلایا ہے۔ کہ جس میں مہاتما نارائن سوامی پردھان سارودیشک سبھا و پردھان دھرم آریہ سبھا۔ سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی برہمانند جی۔ پنڈت گنگا پرشاد جی اور شری پنڈت چمو پتی جی جیسے آریہ سماج کے پرسِدّھ وِدوان (جو کہ دھرم آریہ سبھا کے بھی سبھاسد ہیں) موجود تھے۔ اور ساتھ ہی تجویز کیا ہے۔ کہ منو دھرم شاستر کے انوسار یا کم از کم تین دھارمک وِدوانوں کی پریشد بنا کر (پنڈت رام چندر جی کو یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ دھرم آریہ سبھا بنی ہوئی ہے۔ اُن کو میں نے اُن کا لیکھ لکھنے کے بعد بتلایا تھا)۔

اس کے دوارہ پنڈت بُدھ دیو جی کے کام کو دھرم کے وِرُودھ یا اوِرُودھ ہونے کا نشچے کیا جائے اور دوسری طرف سویم اکیلے ہی پنڈت بُدھ دیو جی کے کام کو نیتی۔ شِشٹاچار اور دھرم کے اوِرُودھ ٹھہرا دیا ہے۔ اب پنڈت جی خود ہی نیائے کریں کہ کون سا فیصلہ نیم پورووک ہے۔ وہ جو کہ آریہ سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا نے کیا ہے۔ کہ جس کی نرنے کرنے والی میٹنگ میں اُکت پانچ وِدوان موجود تھے۔ اور جنہوں نے سروسمتی سے اپنا نرنے دیا ہے۔ یا کہ رشی کے نام پر اکیلے آپ کا دیا ہوا فیصلہ اگر پنڈت جی وچار کر کے دیکھیں گے۔ تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ رشی کے سنکیت کئے ہوئے منو دھرم شاستر کے نیم انوسار بھی سبھا کا فیصلہ ہی نیم پوروک ٹھہرتا ہے۔ آپ کا نہیں +

ھ - ایک طرف تو پنڈت جی سارودیشک سبھا کے نرنے کو نیائے کے وِپریت بتلاتے ہیں اور دوسری طرف آپ کا نیائے یہ ہے۔ کہ آپ پنڈت بُدھ دیو جی کی پانچ جوتے والی دلیل کو بھونڈی بتلا کر اس کی نندا بھی کرتے ہیں۔ اور یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ پورانک پنڈت نے پنڈت بُدھ دیو جی کو نہیں پھانسا تھا بلکہ اُنہوں نے خود ہی ایسی بُری دلیل دے کر اپنے آپ کو پھنسا کر اسادھارن اوستھا پیدا کر لی تھی۔ جس کی وجہ سے اُنہیں مجبوراً رشی کی مورتی کو ٹھکرانا پڑا۔ اور اُکت میری دلیل کے دینے کے لئے پنڈت بُدھ دیو جی کو پورا

دوشی ٹھہرا رشی کی مورتی کو ٹھکرانے کے لئے ہی کچھ دوشی ٹھہراتے ہیں۔ لیکن پھر بھی آپ اسی وجہ سے پنڈت جی کو نردوش بتلاتے ہیں۔ کہ اُنہوں نے پورانک پنڈت کے کہنے پر مورتی کو نہیں ٹھکرایا بلکہ جو غلطی اُنہوں نے اپنی عادت کے موافق شروع میں پانچ جوتے والی دلیل دے کر خود کی تھی۔ اُس کے نتیجہ کے طور پر اُنہیں رشی کی مورتی کو ٹھکرانا پڑا۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ اگر پورانک پنڈت کے کہنے یا کہلانے پر پنڈت بُدھ دیو جی رشی کی مورتی کو ٹھکراتے۔ تب تو وہ دوشی ہوتے۔ چونکہ اُنہوں نے خود اپنی غلطی کی وجہ سے مجبور ہو کر ایسا کیا ہے۔ اس لئے وہ نردوش ہیں +

پنڈت جی کی اُکت دلیل کو پڑھ کر ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ نے نہایت قابلیت سے وکالت کی۔ پرنتو یہ غلطی بھی کی ہے۔ کہ وکیل کی حیثیت سے فیصلہ بھی دے دیا ہے۔ کیونکہ فیصلہ دینا جج کا کام ہے۔ وکیل کا نہیں۔ اگر پنڈت جی وکالت کی کرسی کو چھوڑ کر جج کی کرسی پر بیٹھ جاتے۔ تو آشا تھی۔ کہ آپ اُکت فیصلہ کبھی نہ دیتے۔ کیونکہ

(ا) چاہے کوئی منشیہ کسی کے اُکسانے پر بُرا کام کرے۔ تو بھی اور چاہے سوارتھ سِدھی کے لئے کئے ہوئے اپنے غلط کام کی وجہ سے

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

قیمت ۵؍ رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے

کمزور بچے اسکے چندہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاوینگے

خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں

سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے

لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو

قیمت فی شیشی ۵ فی درجن ۱۲؎ محصول علاوہ شیشی ۸ فی درجن ۱۲؍

سوداگروں کو معقول کمیشن، نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو - دس اردو خواں معزز لوگ اپنا نام مع مکمل پتے کے بھیجیں

ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا

المشتہر - منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یوپی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کہ۔ تو بھی کوئی نرپکش جج بُرا کام کرنے والے کو نردوش نہیں ٹھہراتا۔ بلکہ جج تو ہمیشہ ہی کسی کی اکساہٹ سے بُرا کام کرنے والے کو کچھ کم دنڈ اور اپنی غرض سے پریرت ہو کر بُرا کام کرنے والے کو پورا دوشی قرار دیتے ہیں ؛

(ب) چونکہ بقول پنڈت جی پنڈت بدھ دیو جی نے یہی دلیل دے کر اپادھارن کو سمجھا خود پیدا کی تھی۔ اس لئے اس کے اور اس کی وجہ سے رشی کی مورتی کو ٹھکرانے کے لئے بھی وہ خود ہی ذمہ دار ہیں۔ اس لئے وہ اسی طرح پر دوشی ہیں جس طرح پر کہ ایک جھوٹی گواہی دینے والا منشیہ پہلا جھوٹ بولنے کی وجہ سے جرح کے ہر ایک سوال پر متواتر جتنے جھوٹ بولتا ہے۔ وہ ان سب کے لئے ذمہ دار اور دوشی سمجھتا ہے ؛

(ج) رشی کی تصویر کے ٹھکرائے کو پنڈت بدھ دیو جی کی پانچ جوتے والی دلیل کا نتیجہ بتلانا بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے ایک کرم کو دوسرے کرم کا سادھن بتلاتا ہے۔ جو کہ سدھانت کے ورودھ ہے۔ کرم کا نتیجہ کرم ماننے سے اُنتی اور موکش بھی اسادھیہ ہو جائے گی۔ اس کے اتیرکت ایسا ماننے سے منشیہ کو فعل مجبور بھی ماننا پڑے گا۔ اس لئے پنڈت رام چندر جی کا یہ فرمانا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کو اپنے پہلے کام کی وجہ سے مجبور ہو کر رشی کی مورتی کو ٹھکرانا پڑا۔ کیونکہ پنڈت جی فعل مجبور نہیں تھے۔ بلکہ وہ پہلا کام در اصل کا دینا کرنے کے بعد دوسرا کام کرنے کے لئے بھی ویسے ہی مختار تھے۔ جیسے کہ پہلا کام کرنے کے لئے مختار تھے۔ اس لئے اگر وہ چاہتے۔ تو مورتی کو ٹھکرانے سے انکار کر سکتے تھے۔ اتہ پنڈت جی کی دلیل کمزور اور کیا ہوا فیصلہ ان کی اپنی ہی بناوٹی اصولی روئداد کے خلاف ہے اس لئے درست نہیں ہے ؛

۵۔ پنڈت رام چندر جی پنڈت بدھ دیو جی کو رشی کی مورتی کو ٹھکرانے میں نردوش سدھ کرنے کے لئے رشی دیانند کو مورتی نرمان کا ہی ورودھی ثابت کرنے کے اُدیش سے لکھتے ہیں :-

"بہت سے لوگ پرشن کرتے ہیں۔ کہ کیا رشی دیانند مورتی پوجا کے یہاں تک خلاف تھے۔ کہ کلا شاستر کے بھی موافق نہ تھے۔ میں آج کہوں گا کہ وہ کلا شاستر کے وہیں تک موافق تھے۔ جہاں تک کہ کوئی ہانی کارک نہ ہو۔ اسی گیارھویں سمولاس کے نیچے والے پرمان سے یہ سدھ ہو جائے گا۔ کہ وہ اس شاستر کو بھی ایک مریادا میں رکھنا چاہتے تھے ؛

"جو کوئی دھارمک راجا ہوتا۔ تو ان پاشان پریوں کو پتھر توڑنے اور بنانے اور گھر چننے آدی کاموں میں لگا کر کھانے پینے کو دینا اور نرواہ کراتا" (ستیارتھ پرکاش گیارھواں سمولاس)

اُکت اداہرن کا ابھپرایہ پنڈت جی یہ بتاتے ہیں

"یعنی رشی دیانند بذریعہ راجا کے یہ انتظام چاہتے تھے۔ کہ کوئی کاریگر مورتی نہ بناوے تاکہ جاہل لوگ کلا شاستر کر چھلانگ کر پوجا کرنے نہ لگ جائیں" ؛ ("ارجن" ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء)

مجھے تو پنڈت جی کے سمجھے ہوئے اُکت ابھپرایہ کو پڑھ کر آشچریہ ہوتا ہے۔ اور یہ وشواس ہی نہیں ہوتا۔ کہ اُکت ابھپرایہ کے نکالنے والے شاستر ارتھ مہارتھی پنڈت رام چندر جی دہلوی ہیں۔ کیونکہ اس میں پجاری کا استھان کاریگر کو دے کر ایک ایسی موٹی غلطی کی گئی ہے۔ کہ جس کا پنڈت جی جیسے ودوان سے سرزد ہونا ماننے میں سنکوچ ہوتا ہے۔ چونکہ یہ ایک صریح غلطی ہے۔ اور پنڈت جی کے قلم سے نکلی ہے۔ اس لئے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اگر پنڈت جی اپنی اُدھرت کی ہوئی اُکت پنکتیوں کے اوپر کی تین پچھلی پنکتیاں پڑھ لیتے۔ تو نہ تو انہیں یہ بھرم ہوتا۔ کہ رشی دیانند مورتی نرمان کے ہی ورودھی تھے۔ اور نہ ہی وہ اُکت ابھپرایہ لکھ کر سادھارن آریہ جنتا کی گمراہی کا کارن بنتے۔ اور رشی دیانند کے ساتھ انیائے بھی نہ ہوتا۔ دیکھئے رشی کیا لکھتے ہیں

"اس سے پاشان آدی کی مورتی بنا اس کے آگے نیویدہ دھر گھنٹہ ناد ٹوں ٹوں پوں پوں اور شنکھ بجا کولاہل کر انگوٹھا دکھلا جیسے کوئی کسی کو چھلے وچڑاوے۔ کہ تو گھنٹہ لے۔ اور انگوٹھا دکھلاوے۔ اس کے آگے سے سب پدارتھ لے آپ بھوگے۔ ویسی ہی لیلا ان پجاریوں ارتھات پوجا نام ستکرم کے شتروں کی ہے۔ یہ لوگ چٹک مٹک چلک جھلک مورتیوں کو بنا ٹھنا آپ ٹھگوں کے تلیہ بن ٹھن کر بچارے نربدھی اناتھوں کا مال مار کے موج کرتے ہیں۔ جو کوئی دھارمک راجا ہوتا۔ تو ان پاشان پریوں کو پتھر توڑنے اور بنانے اور گھر چننے آدی کاموں میں لگا کر کھانے پینے آدی کو دینا نرواہ کراتا" ؛

(ستیارتھ پرکاش گیارھواں سمولاس)

رشی کے اُکت لیکھ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ رشی راجہ کے دوارہ مورتی نرمان کرنے والے کاریگروں سے مورتیوں کا بنانا بند نہیں کرانا چاہتے تھے۔ بلکہ وہ جڑ مورتیوں کو دیو بنا کر ایشور کی اُپاسنا کرنے والے پجاریوں کو ان کے وید ورودھ کام مورتی اُپاسنا اور جھوٹی ٹھگ بازی سے ہٹا کر اپنی محنت کی کمائی کرنے میں لگانا چاہتے تھے۔ اسی لئے رشی نے لکھا ہے۔ کہ دھارمک راجا کو ان پجاریوں سے مفت خوری اور ٹھگی کا پیشہ چھڑا کر انہیں لوک اُپیوگی بنانے کے لئے مزدور اور کاریگر بنانا چاہئے۔ ارتھات [illegible]

عمارت کے لئے پتھر بنانے اور گھر چننے کے کام پر لگانا چاہئے۔ یہاں پر اگر کسی کو یہ اعتراض ہو۔ کہ پجاری چونکہ یہ کام نہیں جانتے۔ وہ اُکت کام کیسے کر سکتے ہیں؟ تو میں بحیثیت ایک تجربہ کار ٹھیکیدار کے یہ جواب دوں گا۔ کہ یہ سب کچھ ممکن ہے۔ اور میں نے خود بہت سے اناڑیوں کو روڑی توڑنے۔ کان سے پتھر نکالنے والے اور عمارتیں بنانے والے راجوں کا کام سکھلایا ہے۔ اور جو کوئی سنگ تراشوں اور راجوں کا کام نہ سیکھ سکے۔ اس کو پتھر توڑنے یا روڑی توڑنے کے آسان کام پر لگایا جا سکتا۔ جس کو بے سمجھ اور کمزور آدمی اور عورتیں بھی کر سکتی ہیں۔ یہ رشی نے اپنے لیکھ میں ہی بتا دیا ہے۔ اس کے اتیرکت اُکت اعتراض مورتی بنانے والے کاریگروں پر بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی عمارتیں بنانا نہیں جانتے ؛

اس کے اتیرکت یہ ایک مرد افعہ ہے کہ رشی جب بنارس سے دانا پور پدھارے تھے۔ تو اس سمے آپ کا فوٹو لیا گیا تھا۔ اور آپ نے اپنا فوٹو اترواتے سے انکار نہیں کیا۔ آپ کے جیون کال میں ہی آپ کے بھگت اپنے گھروں میں آپ کا فوٹو رکھتے رہے ہیں۔ اور اب تک بھی آریہ سماجی اپنے گھروں اور سماج مندروں میں رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی رشی نے کبھی کہیں یہ بتایا۔ کہ جاریہ آدمی اپنے پوجیہ دیوتوں کی مورتیوں کو ان کی بہت سمرتی کے لئے گھر میں رکھتے۔ ان کے لوک یہ لوک اُپیوگی گنوں کرموں کا مان اور انوکرن کرتے ہوئے ان سے لابھ اٹھانے کا ورودھ کیا ہے۔ اتہ پنڈت جی کا یہ فرمانا درست نہیں ہے۔ کہ رشی مورتی نرمان کے ہی ورودھی تھے ؛

۶۔ پنڈت جی اپنے مضمون کے انت میں لکھتے ہیں۔ کہ :-

"ورودھ کے سدھ کرنے کے لئے کسی سپشٹ آگیا کا جو ودھی روپ ہو سپشٹ کرنا سدھ ہونا چاہئے۔ جب تک ایسا نہ ہو۔ تب تک کوئی کرم وکرم ورودھ کہا ہی نہیں جا سکتا" ("ارجن" - دہلی - ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء)

اس کے اُتر میں نویدن ہے۔ کہ :-

(۱) سبھاؤں کے سامنے جو پرستاؤ پیش ہوتے ہیں۔ وہ سبھاسدوں کی سروسمتی یا بہو سمتی سے پاس کئے جاتے ہیں۔ یا نامنظور کر دئے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ وہ پرمان نہیں لکھے جاتے۔ جو کہ اس کا ودھان یا نشیدھ کرتے ہوں۔ اگر سبھاسدوں میں مت بھید ہو۔ تو بحث کرتے سمے وہ اپنے اپنے پکش کی پُشٹی کے لئے پرمان بھی دیتے ہیں۔ لیکن یدی مت بھید نہ ہو۔ تو اپنے سنچت گیان کے آدھار پر ہی پرستاؤ کو منظور یا نامنظور کر دیتے ہیں۔ چونکہ سارو دیشک سبھا کی جس میٹنگ میں پنڈت بدھ دیو جی سمبندھی پرستاؤ پیش ہوا تھا۔ اس میں اپستھت سبھاسدوں میں کوئی مت بھید نہ تھا۔ اور پنڈت رام چندر جی سے نویدن کرنے پر بھی وہ بحث میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے بلا کسی خاص بحث کے پرستاؤ سب کی مرضی کے مطابق ٹھیک کر کے پاس کر دیا گیا۔ اور پرمان دینے کی ضرورت ہی نہ پڑی۔ ہاں اگر پنڈت جی پرمان دیکھنا چاہیں۔ تو میرے جو لیکھ "پرکاش" میں چھپے ہیں۔ انہیں پڑھنے کی کرپا کریں ؛

۷۔ انت میں پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ :-

"انت میں نویدن یہ ہے۔ کہ میں نے یہ لیکھ اپنی آتما کی آواز کے مطابق لکھا ہے۔ کسی کے وشیش راگ یا دویش کے کارن نہیں۔ اس لئے میں آشا کرتا ہوں۔ کہ اس کو ایسا ہی سمجھا جائے گا۔ لگاؤ ہے تو کیول اتنا کہ جو میرا نام ہے۔ وہی ان کے (بدھ دیو جی کے) پتا کا نام ہے" + ("ارجن" دہلی ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء)

پنڈت جی نے اُکت پنکتیوں میں یہ عذر خواہی کی ہے۔ کہ میں نے اپنے لیکھ میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا کارن پنڈت بدھ دیو جی کے ساتھ ہمارا کسی پرکار کا رشتہ نہ تھا۔ اور نہ ہی سارو دیشک سبھا یا اس کے سبھاسدوں سے کوئی دویش تھا۔ بلکہ جو کچھ لکھا ہے۔ وہ آتما کی آواز کے مطابق لکھا ہے۔ اور انت میں اپنی مذاقیہ طبیعت سے پریرت ہو کر اپنے لیکھ کو اس فقرہ پر ختم کیا ہے۔ کہ اگر کوئی وشیش سمبندھ ہے۔ تو صرف اتنا ہی کہ ہمارا نام بھی پنڈت رام چندر ہے۔ اور پنڈت بدھ دیو جی کے پتا جی کا نام بھی پنڈت رام چندر ہے۔ اس کے متعلق کسی اُتر کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ کسی لیکھ میں راگ و دویش کا ہونا لیکھک کے اپنے اقرار و انکار پر مبنی نہیں ہوتا۔ بلکہ لیکھ میں لکھی گئی باتوں پر مبنی ہوتا ہے۔ جس کا اندازہ پڑھنے والے خود لگا لیا کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں کام نہیں ہے۔ کہ میں اس کے متعلق کچھ لکھوں۔ البتہ جس طرح پنڈت جی نے اپنا لیکھ مذاقیہ فقرہ پر ختم کیا ہے۔ میں بھی اپنے بھرپور پنڈت جی کے انوکرن میں اپنا لیکھ اس مذاقیہ فقرہ پر ختم کرتا ہوں۔ کہ بیشک پنڈت جی کا بدھ دیو جی کے ساتھ کوئی خاندانی رشتہ تو نہیں ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر بہت گہرا رشتہ آپ کا پنڈت بدھ دیو جی سے یہ ہے۔ کہ آپ بھی شاستر ارتھ مہارتھی ہیں۔ اور وہ بھی۔ آج جو مشکل پنڈت بدھ دیو جی کے سامنے آئی ہے۔ کل شاید آپ کے سامنے بھی آ جائے۔ اس لئے یدی آج اگر پنڈت بدھ دیو جی کی آپ حمایت کریں گے۔ تو پنڈت بدھ دیو جی بھی کل آپ کی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سبھا سدوں کا پروٹسٹ

شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی معطلی کے خلاف

پروفیسر رامدیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے خاص اختیارات سے کام لیتے ہوئے شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے سدسیہ دیانند سیوا سدن کو معطلی کا آرڈر دیا ہے۔ اس کے خلاف لالہ رام چند جی ملتان۔ لالہ رام نارائن جی ملتان اور لالہ رنجیت رائے جی ملتان ممبران آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ہمارے پاس جو پروٹسٹ بھیجا ہے۔ بے سبب طوالت اس کا حرف بحرف شائع نہیں کیا جا سکا۔ لیکن آریہ جنتا کی آگاہی کے لئے اس کا خلاصہ مندرجہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔
(ایڈیٹر)

پروفیسر رام دیو کے گوروکل سے مستعفی ہونے پر سبھا نے ان کا سمان پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کو دیا۔ اور ممبر دیانند سیوا سدن کو دیا۔ لیکن جب پروفیسر صاحب چل یاترا سے واپس آئے تو پنڈت جی نے گمان اتیار سے کام لیتے ہوئے اپنا پد پروفیسر صاحب کو پیش کرنے کی پیشکش کی لیکن چونکہ پروفیسر صاحب نے ان کی پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ اس لئے سبھا کے ارشاد کے مطابق پنڈت جی گوروکل کی سیوا میں منت پر رہنا پڑا +

ادھر پنڈت بدھ دیو کے تعلقات مہاشہ کرشن جی سے کشیدہ ہو گئے۔ اور پنڈت جی نے پروفیسر صاحب کی ہمدردی حاصل کرنے کے درپے ہو گئے۔ پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ اگر وہ تک منڈل بھی سبھا کا پردھان بنانے کے لئے تیار ہو تو میں تمہارا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں۔ ادھر گوروکل میں جو حالات رونما ہو رہے تھے۔ ان کی وجہ سے پروفیسر صاحب اور پنڈت جی کو سبھا کے ادھیکاریوں کے خلاف زہر اگلنے کا موقع مل گیا۔ ساتھ ہی پنڈت بدھ دیو جی نے گوروکل کے ودیارتھیوں اور پروفیسروں کو پنڈت چموپتی جی کے خلاف اکسانا شروع کر دیا۔

پروفیسر اندرکے ساز باز :-

اپنی سابقہ رقابت کو بھلا کر پروفیسر رامدیو جی پنڈت اندر جی سبھا دک "ارجن" کو بھی اپنی پارٹی میں شامل کر لیا۔ اور پھر تینوں مہانو بھاوؤں نے "گوروکل خطرہ میں" کی دہائی دیکر سانگ مشمل کر اکسانا شروع کر دیا۔ اور سبھا کو دے مختلف سماجوں کی طرف سے پرتی ندھی بنکر سبھا پر چھا جانے کا تہیہ کر لیا۔ اور اپنے ساتھ اپنے ہم خیال لوگوں کو ملا کر ایسی جماعت بنائی جس کے بل پر وہ سبھا پر مکمل قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے +

سبھا کا گزشتہ اجلاس :-

سبھا کے گزشتہ اجلاس میں جتنے سبھاسد شامل ہوئے۔ اتنے آج تک کسی دوسرے سالانہ اجلاس میں شامل نہیں ہوئے تھے ان کی وجہ سے ہماری آنکھوں نے ایسے دن بھی دیکھے۔ جن کی کسی کو آشنا نہ تھی۔ سب سے پہلے گوروکل کو سبھا کے انتظام سے باہر رکھنے کے لئے ودیا سبھا کی قرار داد پاس کرائی گئی۔ ہم نے اجلاس کی ساری سطح میں دھرم کی جگہ دھڑے کا غلبہ دیکھا۔

اجلاس سے پہلے ہی پنڈت چموپتی جی کا معاملہ ساتھ شتری کی انترنگ سبھا میں آ چکا تھا۔ اور گوروکل کے ودیارتھیوں کی شکایات انترنگ سبھا کے پیش کی گئی تھیں۔ اور اس اجلاس میں پروفیسر رامدیو جی متعلقہ بدھ دیو جی بھی تشریف فرما تھے۔ انترنگ سبھا نے پنڈت چموپتی جی کو پردھان قرار دیتے ہوئے ان پر شکایات پیش کیا تھا۔ اور کسی نے اس وقت ان کے متعلق کوئی آپتی نہیں اٹھائی۔ اس کے بعد سبھا نے پنڈت چموپتی جی کو گوروکل میں واپس بھیج دیا کہ وہ جلسہ کی کارروائی کو عمل میں لائیں۔ مگر افسوس کہ پروفیسر جی اور پنڈت بدھ دیو نے گوروکل کے جلسہ کو ہی اکھاڑہ بنا لیا۔ پروفیسر جی اور پنڈت بدھ دیو جی کے اس رویہ کی شکایت پنڈت چموپتی جی نے سبھا کے منتری جی کی اور ابھی یہ معاملہ زیر غور تھا۔ کہ منتری جی کے بدلنے کا وقت آ گیا۔ اور پرانے کارکن الگ کر دئیے گئے۔ لیکن غضب خدا کا۔ نہ پنڈت جی کی شکایات کا فیصلہ ہوا۔ اور نہ ہی انترنگ سبھا نے اور نہ ہی نئے ادھیکاریوں نے ان کے مطابق کوئی سب کمیٹی بنائی۔ بلکہ ایک مصالحتی بورڈ بنانے کی تجویز پاس کر دی۔ ابھی تک مصالحتی بورڈ بنا بھی نہیں کہ پروفیسر صاحب نے اپنے خاص اختیارات سے کام لیتے ہوئے پنڈت جی کی معطلی کا آرڈر دیا ہے۔ اور ان کی برخاستگی کا معاملہ انترنگ سبھا کے سامنے رکھ دیا ہے۔ ان حالات کی موجودگی میں پنڈت جی کی dismissal ایک یقینی امر ہے۔ افسوس کہ ذاتی جھگڑوں کی بنا پر پنڈت چموپتی جیسے تیاگی ودوان کو زبردستی سبھا کی سیوا سے الگ کیا جا رہا ہے چونکہ ہمیں یہ ڈر ہے۔ کہ دیں ! (اسنید بدھ)

"آریہ ویر" کا قابل مذمت رویہ

(ایک راستی پسند کے قلم سے)

لاہور کا ایک اخبار "آریہ ویر" نامی چند ہفتوں سے بلا طلب یہاں آتا ہے۔ اس کے دیکھنے سے سخت حیرانی اور افسوس ہوا۔ کہ ایسا پر نام ہوتے ہوئے اس کی ذہنیت اس قسم کی کیوں ہے؟ تمام مضامین اول سے آخر تک تہذیب۔ اخلاق۔ انسانیت۔ سدا چار اور انصاف سے گرے ہوئے ہی نہیں بلکہ شرارت۔ فتنہ۔ فساد اور بد اخلاقی اور بد تہذیبی سے بھرے ہوئے ہیں۔ نمونہ کے طور پر صرف دو شعر درج کرتا ہوں۔ جو پنڈت ہرچند ایڈیٹر نے مہاشہ کرشن جی کے لئے درج اخبار کئے ہیں

ہے تجھے اسے کافر ستم نما بد نام کر دونگا ۔ تماشہ تیری اب مورد الزام کر دوں گا
ہے تیری چالیں ہیں یکسر جاہلانہ ۔ تیری شورش سراسر پاگلانہ

نیرنگی زمانہ کے لحاظ سے اس کو نامہ نگار بھی ایسے ملے ہیں۔ جو اپنا بر عکس خود ساختہ نام رکھتے ہوئے بھی نہیں شرماتے۔ اور بہت سی آریہ سماجوں کے نام بھی ایسے درج کئے جاتے ہیں۔ جن کو شاید آج تک کسی نے سنا بھی نہ ہوگا۔ اور سب سے زیادہ تعجب تو یہ ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی نے بھی تمام بھارت ورش میں اپنے مضامین کے لئے اسی اخبار کو پسند فرمایا ہے۔ ایڈیٹر صاحب کا سارا اتفاق مہاشہ کرشن جی کو ذلیل اور بدنام کرنے میں خرچ کیا جاتا ہے۔ جو بڑے انصاف ملزم کو اپنے کردار کی سزا بھگتنے اور دیش کی پرنسپل کو برقرار رکھنے کے لئے اس قدر ایمان کو صبر اور استقلال کے ساتھ برداشت کر رہے ہیں۔ دنیا میں قدرتی اصول کے مطابق ملزم کو مطعون اور پولیس اور مجسٹریٹ کی تعریف کی جانی چاہئے۔ مگر آریہ سماج کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ جس میں پارٹی بنا کر ملزم کی تعریف اور ستیہ دھامت رکشک کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اور پولیس اور مجسٹریٹ کو مطعون اور بدنام کیا جاتا ہے۔ جس کا انجام آریہ سماج اور بھارت ورش کے لئے مکروہ نتائج ہوگا۔ ایڈیٹر آریہ ویر کو اپنے رویہ پر غور کر کے پشچاتاپ کے بعد بدل دینا چاہئے :-

شری پنڈت چموپتی جی کی معطلی

آریہ سماج ملتان کا پر زور پروٹسٹ

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان نگر کی انترنگ سبھا نے بڑے کھید کے ساتھ شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے ممبر دیانند سیوا سدن جیسے ایک سیوک ودوان تیاگی کی اپدیشک کے معطل کئے جانے کے سماچار کو پڑھا ہے۔ بڑی ہی ستیہ ہے۔ کہ لوگوں نے ایسے کا دن ابھی ختم شری پردھان پرتی ندھی سبھا کو اپنے وشیش ادھیکاروں کا پریوگ کرنا پڑا ہے۔

سبھا نے آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرزور نویدن ہے۔ کہ جب تک اگست سبھا کا سادھارن ادھیویشن نہ بلایا جائے۔ تب تک اس وشے میں آئندہ کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ خصوصاً وشے سبھا کے سادھارن ادھیویشن میں شری پنڈت چموپتی جی کے اثر سہت پیش کیا جائے :-

۲۔ اس انترنگ سبھا کا یہ دردڑھ نشچے ہے۔ کہ ایسی کارروائی سے آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے کاریہ کو بہت ہی ہانی پہنچنے کی سمبھاونا ہے :-

۳۔ یہ انترنگ سبھا شری منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کے آگامی ادھیویشن میں جبکہ شری پنڈت چموپتی جی کے معطل کئے جانے کا وشے پیش کیا جاتا ہے۔ ہمارے اس پرستاو کو بھی اس کے ساتھ وچار ارتھ پیش کیا جائے :-

(رنجیت رائے منتری آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پرتی ندھی سبھا مشرقی افریقہ کا سالانہ اجلاس

اس دفعہ مشرقی افریقہ کی آریہ پرتی ندھی سبھا کا سالانہ اجلاس سنیچروار ۳ اگست کو رات کے [illegible] بجے آریہ سماج مندر نیروبی کے وسیع ہال میں سنگھٹت ہوا۔ جس میں نیروبی اور باہر کی آریہ سماجوں یعنی ممباسہ۔ جنجا۔ مجاکوس۔ دارالسلام۔ نکورو۔ کسٹالی ایلڈوریٹ کے پرتی ندھی شامل تھے۔ کارروائی کے آرمبھ ہونے سے پہلے پنڈت ستیہ دیو ودیا النکار اپدیشک سبھا نے پرارتھنا کرائی:-

سواگت:- اس کے بعد مہاشہ دیو داس جی پوری پردھان سبھا نے پرتی ندھیوں کا سبھا کی طرف سے سواگت کیا اور اس اجلاس میں جو غور طلب باتیں پیش ہونے والی تھیں۔ ان کی طرف ممبروں کی دھیان کھینچتے ہوئے فرمایا کہ سبھا کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کے لئے دھن اکٹھا کرنے کی از حد ضرورت ہے۔ کیونکہ سبھا کچھ اور اپدیشکوں کو رکھ کر اس ملک کے کونہ کونہ میں ویدک دھرم پھیلانے میں زیادہ آسانی سے کام کرنا چاہتی ہے:-

سبھا کی رپورٹ:- ہر ایک پرتی ندھی کی میز پر بجٹ۔ کاغذ اور ایجنڈا کی کاپی۔ سبھا کی سالانہ رپورٹ کی کاپی اور دیگر ضروری کاغذات رکھے گئے تھے۔ ہر ایک معاملہ پر بڑی خوشی اسلوبی سے وچار کیا گیا۔ اور تمام کارروائی پورن شانتی سے سماپت ہوئی:-

چناؤ:- اس دفعہ سبھا کا سالانہ چناؤ مندرجہ ذیل برکار سے ہوا:-

شریمان دیو داس جی پوری پردھان اور ٹرسٹی + مہاشہ گوردھن لال جی ایم۔ بی۔ ای اپ پردھان + مہاشہ دیو راج [illegible] جنرل سکرٹری + مہاشہ پورن چند رائے جائنٹ سکرٹری [illegible] کے [illegible] پیریزیڈنٹ + مہاشہ ہنس راج شرما جائنٹ سکرٹری سے لئے گئے + مہاشہ سارنگ رام [illegible] خزانچی +

ممبران ایگزیکٹو کمیٹی:- مہاشہ برہم بال جی آریہ۔ مہاشہ دولت رام جی شرما اور مہاشہ [illegible] جی شرما:-

شردھانند برہمچری آشرم کمیٹی:- اس دفعہ شردھانند برہمچاری آشرم کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی ہی بنا دی گئی ہے۔ آشرم کی کارروائی چلانے کے لئے مہاشہ گوردھن لال ایم۔ بی۔ ای۔ پردھان اور مہاشہ جی۔ آر۔ ڈلیپا سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔ اور آئندہ سے آشرم کی میٹنگیں آریہ پرتی ندھی سبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ساتھ اکٹھی ہی ہوا کریں گی:-

(دیو راج منتری آریہ پرتی ندھی سبھا مشرقی افریقہ۔ نیروبی)

سالانہ جلسہ آریہ سماج پانی پت کی مجمل رپورٹ

آریہ سماج پانی پت کا جلسہ بڑے سماروہ کے ساتھ ۲۰ لغایت ۲۲ ستمبر ۱۹۳۵ء منایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نے مہربانی فرما کر پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت پریہ ورت جی اور پنڈت منشور دیو جی جلسہ کی رونق کو دوبالا کرنے کے لئے بھیجے۔ مہاشہ بھگت رام جی بھجنیک اپنے لڑکے کی مرتیو کے باوجود شامل ہوئے۔ [illegible] ٹھاکر نتھا سنگھ اور مہاشہ بھدر پال کے بھجنوں سے جنتا بہت محظوظ ہوئی۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی کے ویاکھیانوں نے جلسہ کی کامیابی کو چار چاند لگا دئے:-

اس جلسہ کی خصوصیت یہ ہے کہ صوفی گیانیندر دیو شاستری مولوی فاضل دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور نے قدیم عربی مضمونوں و لیکھوں سے یہ ثابت کیا کہ عرب کے قدیم باشندے ویدک دھرمی تھے۔ نیز یہ ثابت کیا کہ حضرت محمد صاحب نے دعوی پیغمبری کے بعد جو بھی تقریر کی۔ اس میں انہوں نے صاف بیان کیا تھا کہ وہ کوئی نیا مذہب عرب میں رائج کرنا نہیں چاہتے تھے۔ بلکہ قدیم عربی دھرم کو جو خالص ویدک دھرم تھا۔ دوبارہ زندہ کرنا چاہتے تھے صوفی صاحب مذکور نے کعبہ۔ سنگ اسود۔ مکہ۔ مدینہ اور طریق حج وغیرہ پر جامع روشنی ڈالی اس جلسہ میں ہزاروں لوگ شامل ہوئے تھے +

ہم انبالہ منڈل کے سہ [illegible] گیہ ادھیش ڈاکٹر لال چند جی اور ان کے ہمراہی رائے صاحب ڈپٹی [illegible] لال ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجینئر کے خاص طور پر مشکور ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ۲۱ ستمبر کو پانی پت تشریف لا کر نگر کیرتن کے جلوس کی شان اور رونق کو دوبالا کیا۔ جلوس کے ہمراہ ہزاروں [illegible] کا جمگھٹا تھا۔ ہمارے مسلمان بھائی حضرت صوفی صاحب [illegible] صاحب

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

صبغہ نمبر ۸۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

تکلیف اور اٹھانا نہیں پڑیگا

(REGD)

رنگ رنگ

داد کا مرہم

ایک بار لگانے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ داد خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار کے لگانے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی ۴ر محصول ڈاک ۶۔ ڈبی تک ۷ر۔ نمونہ ۱ر جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

(REGD)

جوڑی تاپ

(تپ۔ لرزہ اور طحال کی دوا)

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو جوڑی تاپ ضرور پلائیے۔ اس سے بڑھ کر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا ہوتا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی ۱۵ر۔ ڈاک محصول ۱ر۔ چھوٹی شیشی ۹ر۔ ڈاک محصول ۷ر

دوا کھانے سے پہلے

دوا کھانے کے بعد

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں:-

ایجنٹ: لاہور کے ایجنٹ۔ مینیجر پیسہ اخبار
امرتسر " " ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

بخوشی اپنے پالیسی ہولڈروں میں بونس کی ادائیگی کا اعلان کرتی ہے

عمر بھر کی پالیسیوں پر ۱۲ روپیہ ۸ر سالانہ فی ہزار

میعادی " ۸ روپیہ ۸ر " "

بھارت میں بیمہ کرائیے۔ تفصیلات کے لئے لکھیں بنام

ایکٹنگ جنرل مینیجر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماچار ناناجگت

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا پرستاو :-

آریہ سماج لاہور چھاؤنی بہار گورنمنٹ کے سرکلر (جو سرچ لائیٹ اخبار مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا ہے اور جس میں آریہ سماج کے خالص دھارمک پرچار کاریہ کو عیسائیت کے منافی بیان کیا گیا ہے۔ اور چھوٹا ناگپور ڈویژن میں آریہ سماج کے کارکنوں کو خطرناک بیان کیا گیا ہے اور پولیس افسران کو آریہ سماج کی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدائیت کی گئی ہے) کے خلاف زور دار پروٹسٹ کرتا ہے۔ یہ سرکلر بھارتہ سرکار کی عرصہ سے اعلان کردہ مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کی پالیسی کے سراسر خلاف ہے ۱۰ دسمبر ۱۹۳۵ء کو کونسل میں بہار گورنمنٹ کے چیف سکرٹری نے اس کے متعلق جو بیان اور جوابات دئے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی نظر میں بالکل ناتسلی بخش اور مبہم ہیں۔ یہ آریہ سماج گورنمنٹ سے بڑے زور سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس سرکلر کو بلا تاخیر واپس لے :-

(سادھینداس منتری)

آریہ سماج جام پور کا پروٹسٹ :-

آریہ سماج جام پور بہار گورنمنٹ کے سرکلر (جو سرچ لائیٹ اخبار مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا ہے۔ اور جس میں آریہ سماج کے خالص دھارمک پرچار کاریہ کو عیسائیت کے منافی بیان کیا گیا ہے۔ اور چھوٹا ناگپور ڈویژن میں آریہ سماج کے کارکنوں کو خطرناک بیان کیا گیا ہے اور پولیس افسران کو آریہ سماج کی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدائیت کی گئی ہے) خلاف زوردار پروٹسٹ کرتا ہے۔ یہ سرکلر بھارت سرکار کی عرصہ سے اعلان کردہ مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کی پالیسی کے سراسر خلاف ہے ۱۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو کونسل میں بہار گورنمنٹ کے چیف سکرٹری نے اس کے متعلق جو بیان اور جوابات دئے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی نظر میں بالکل ناتسلی بخش اور مبہم ہیں۔ یہ آریہ سماج گورنمنٹ سے بڑے زور سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس سرکلر کو بلا تاخیر واپس لے :-

(گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج دھرم پور کے سماچار :-

۱۔ پنڈت منیشور دیو جی سدھانت شرومنی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔ مہاشہ امر سنگھ بھجنیک اور مہاشہ گلشن رائے بھجنیک آریہ سماج دھرم پور کے وارشک اتسو کے نمنترن پر پدھارے۔ اور پانچ ویاکھیان کرائے۔ پنڈت منیشور دیو جی نے پروہت کے ...

گلشن رائے جی نے منوہر بھجنوں سے آنند دیا۔ آج ہر دو مہانو بھاؤ آریہ سماج ناگرٹھ کے اتسو پر چلے گئے۔ آریہ سماج مندر کی آدھار شلا بہت جلد رکھوا دی جائے گی :-

(ہیر رام منتری آریہ سماج دھرم پور ریاست بلہ)

گورو کل مہاودیالیہ رائیکوٹ کے سماچار :-

گوروکل میں آج کل سب طرح آنند منگل ہے سب برہمچاری پرسن ہیں۔ ششماہی پریکشا سماپت ہو چکی ہے۔ دونوں ودیالیوں کی پڑھائی زور شور سے پرارمبھ ہے۔

گوروکل کا جنم اتسو :- ۲۴ ستمبر ۱۹۳۵ء کو پراتہ کال دس بجے ڈاکٹر گوبر دھن جی رائیکوٹ نواسی کی ادھیکشتا میں بڑے سماروہ کے ساتھ گوروکل کا جنم دن منایا گیا۔ سب سے پہلے ماتری ہیندن (؟) سنگٹن ہوا۔ اور اُنتی کے لئے ایشور سے پرارتھنا کی گئی۔ پھر کویتائیں پڑھی گئیں۔ پنڈت پرمانند جی شاستری تھا پرچاری پرکاش چندر جی کی کویتائیں خاص دھیان کی تھیں۔ پھر گوروکل کے اتہاس پر پنڈت ارجن دیو جی نے پرکاش ڈالا۔ اس کے بعد پنڈت کرشن دیو جی منیجر گوروکل کے آدیش پر منوہر بھاشن ہوا۔ انت میں آچاریہ جی تھا سبھاپتی جی کے مارمک بھاشن ہوئے۔ اور باہر سے آئے ہوئے سب سجنوں کو گوروکل کی اور سے پریتی بھوج دیا گیا :-

بنیادوں کا شبھ آگمن :- ۲۸ ستمبر ۱۹۳۵ء کو گوروکل مہاودیالیہ رائیکوٹ میں کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے پرستاو بینا شری پیتامبر شری مہتی شانتو دیوی جی۔ شری ہٹ اجیت سنگھ جی سمبادک تھی۔ رائے صاحب لالہ لچھمن لال لدھیانہ نواسی تھا شری چوہدری دیدرت جی سمپادک "آریہ گزٹ" اچانک پدھارے۔ جن میں سوامی گنگا گری جی ہے سمت گوروکل کا نرکشن کروایا۔ شری مت اپنے تھا شریمتی شانتو دیوی جی نے برہمچاری ورگ کو ایک سمبھاشن پر بلوا کر ان کے سوا سمنہ کا اوروکن کیا۔ شریمتی جی پہلے بھی گوروکل پدھار چکی ہیں۔ اُس سمہ بھی برہمچاریوں کو اکٹھا بلوا کر ان کے سوا سمبھ تھا پڑھائی آدی کا نرکشن کیا تھا۔ اُس سمہ بھی شریمتی جی گوروکل سے وشیش سنتشٹ ہو کر گئی تھیں۔ اُس سمہ گوروکل چار شرینیوں تک ہی تھا۔ اب اسے مہاودیالیہ کے روپ میں پری نت ہوا دیکھ ...

اننت پرسن ہوئیں :-

(آنانند سہایک مکھیا دھشٹاتا)

پنجاب کی آریہ سماجوں کی توجہ کے لئے

گذشتہ کوئی چھ ماہ سے پنجاب کے ہر ضلع سے مختلف ذرائع سے یہ رپورٹیں آرہی ہیں۔ کہ عیسائی مشنری دلت جاتیوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں۔ دیانند دلت ادھار منڈل ہیڈ آفس اس لہر کو روکنے کے لئے ہر ممکن یتن کر رہا ہے۔ لیکن کامیابی کی صورت نظر نہیں آتی۔ جب تک آریہ سماجیں خاص پریتن کے ساتھ منڈل کا ہاتھ نہ بٹائیں۔ مختلف آریہ سماجوں کے پردھانوں اور منتریوں سے میرا نویدن ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں پرچار کے کام کو منظم کرنے کی کوشش کریں۔ اور خاص کر بڑھتی ہوئی عیسائیت کو روکنے کی کوشش کریں۔ مسلم پروپیگنڈا تو آگے ہی کچھ کم نہیں ہے۔ اور عیسائیوں نے خاص طور پر ان جاتیوں پر حملہ کر دیا ہے :-

(پردھان دیانند دلت ادھار منڈل پنجاب ہیڈ آفس ہوشیار پور)

برہما میں ویدک دھرم پرچار :-

۱۷ ستمبر ۱۹۳۵ء اتوار کو مہاتما پردکن سنیاسی جی یہاں پرچار ارتھ پدھارے۔ آپ نے ۱۹ ستمبر تک آریہ سماج مندر میں بڑی یوگیتا سے پرچار کیا۔ جنتا پر بہت ہی اُتم پربھاؤ پڑا۔ چونکہ وہ خود اچھے بھجنیک بھی ہیں۔ اس واسطے ان کا بھجن آدی بھی سماج ہی نسبت مرفع گا سو پرسوہاگ کا کام کرتا تھا۔ اس پردھان سبھا میں ان کا بھجن جیسا پرشلا اور سماج میں سراہا گیا ہے :-

(رادھا کشن پردھان آریہ سماج ...)

آریہ سماج امرتسر کا پرستاو :-

آریہ سماج امرتسر بازار شردھانند نے اپنی سپتاہک ست سنگ منعقدہ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۵ء میں سمن لکھت پرستاو پاس کیا ہے :-

"شری مہاشہ کرشن جی بی۔ اے مالک اخبار "پرتاپ" و "پرکاش" کی ماتا جی کے دیہانت کی خبر سن کر انتہائی شوک ہوتا ہے اور ہم سب کی پرارتھنا ہے۔ پرماتما سے کہ وہ آنجہانی دیوی کی آتما کو شانتی دیویں۔ اور مہاشہ جی کو اس کشٹ کے سہن ... کرنے کی شکتی پردان کریں" :-

(ہنسراج پاٹھک منتری آریہ سماج امرتسر)

ملایا سٹیٹ میں ویدک دھرم کا پرچار :-

گزشتہ سال ماہ دسمبر میں سوامی رامیشور آنند جی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان اس ملک میں پرچار ارتھ پدھارے۔ اُنہوں نے یہاں آکر پرچار کیا۔ ایپوہ سے دس بارہ میل کے فاصلہ پر تیجونگ ریموٹن میں لگاتار پرچار سے مارچ ۱۹۳۵ء میں آریہ سماج قائم کیا۔ اور آریہ سماج ایپوہ اور آریہ سماج تیجونگ ریموٹن کے تعلقات مضبوط کر دئے۔ دونو آریہ سماجیں اس وقت بڑی اچھی حالت میں ترقی کر رہی ہیں آریہ سماج ایپوہ نے ہندی سکول بھی کھولا ہوا ہے۔ جس میں قریباً ۴۰ لڑکے اور لڑکیاں ودیا حاصل کرتی ہیں۔ یہ سب سوامی جی کے پرچار کا نتیجہ ہے :-

سوامی جی ماہ اپریل میں یہاں سے کوالالمپور پرچار کے لئے گئے۔ وہاں جا کر سناتن دھرم سبھا میں قریباً دو ہفتہ تک اپنشدوں کی کتھا کرتے رہے۔ آپ نے ایک شادی بھی کسی سجن کی یہاں پورن ویدک ریتی سے کرائی۔ کوالالمپور میں قریباً ڈیڑھ دو ماہ رہنے کے بعد سنگاپور چلے گئے۔ جہاں خوب زور سے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ سنگاپور سے واپس آنے کے چند دنوں کے بعد پھر سوامی جی کو سنگاپور جانا پڑا۔ وہاں پہنچ کر آپ نے آریہ سماج مندر سنگاپور میں ایک چینی لڑکی بعمر ۱۸ سال کو شدھ کیا۔ اور اس کی ایک نائل ہندو سے پورن ویدک طریقہ سے شادی کرائی۔ جس کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اور اس شدھ شدہ چینی لڑکی کا نام ... دیوی رکھا گیا :-

یہاں آکر ۹ ستمبر ۱۹۳۵ء سے آریہ سماج مندر میں سوامی جی نے کتھا شروع کی ہوئی ہے کتھا رات کے ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک ہوتی ہے حاضرین ۵۰۔ اور ۶۰ کے درمیان آتے ہیں۔

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی بوٹی

یہ مہاشہ امیں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بدتی ہیں کہ ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ دور ہو۔ جھلبہری آکو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا قیمت واپس دونگا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت ۲؍ ۸ :-

مسٹر کرشن چند گنرہی ہمرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۵!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

میں نرامش بھوجن آہاری کیوں ہوں؟

امراض کے خلاف بہترین تحفظ

(بیکھک ڈاکٹر چارلس ایچ۔ ایس۔ ایم ڈی)

آج کل پبلک کو جملہ اقسام کی غذائیں اور دیگر خوردنی اشیاء خواہ وہ اچھی ہوں یا بری یا ان کے انٹرنگٹ پہلک کرکھنے کے لئے پیش کی جا رہی ہیں۔ اور سادہ لوح لوگ انہیں بڑے اشتیاق سے خرید لیتے ہیں۔ میں اس لیکھ میں دنیا کی بہترین غذا کا جو کہ نرامش بھوجن ہے۔ کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور ساتھ ہی وہ وجہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں جس سے میں اسے بہتر یقین کرتا ہوں:

قوت برداشت :-

سب سے پہلے نرامش بھوجن اس لئے بہترین ہے۔ کیونکہ اس سے منشیہ کو بلی اور قوت برداشت پراپت ہوتی ہے۔ پروفیسر ہونگ جنسٹر نے ایک لیکھ بعنوان .... "Endurance" لکھا ہے۔ اس لیکھ میں پروفیسر صاحب نے مانس آہاریوں کی قوت برداشت کا نرامش بھوجن آہاریوں سے مقابلہ کیا ہے۔ اس لیکھ سے میں چند سطور ذیل میں نقل کرتا ہوں:-

"مقابلہ کی پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ اگر ایک طرف کسی مانس آہاری کو کھڑا کیا جائے۔ اور دوسری طرف نرامش بھوجن آہاری کو اور ان کو یہ کہا جائے۔ کہ اپنے بازو سیدھے پھیلا دو۔ تو پتہ لگے گا۔ کہ نرامش بھوجن آہاری بازی لے گیا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب ایسا مقابلہ کیا گیا۔ تو پندرہ مانس آہاریوں میں سے صرف دو پندرہ منٹ سے زیادہ عرصہ تک اپنے بازوؤں کو پھیلانے میں کامیاب ہوئے۔ جبکہ ۳۲ نرامش آہاریوں میں سے ۲۲ اشخاص اس حد سے بڑھ گئے"

(ملاحظہ ہو بابت ماہ مارچ ۱۹۳۵ء)

اسی میگزین میں ان تجارب پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے پروفیسر جنسٹر نے بیان کیا ہے کہ "وہ مانس آہاری زیادہ تر ایسے اشخاص تھے۔ جو کہ بیل کے مقام پر کھیلوں کے مقابلہ کے لئے تربیت حاصل کر رہے تھے۔ اور نرامش بھوجن آہاری شہر کے ایسے طلباء تھے۔ جو کہ مجھے مل سکے۔ اور جنہوں نے گوشت کا استعمال نہ کیا۔ یا اگر کیا۔ تو بہت کم استعمال کیا۔ ان کے سوائے ان کے ساتھ بیٹھ کر ایک ہسپتال کی دائیاں اور ڈاکٹر بھی تھے۔

دو نو جماعتوں کے درمیان ایک نمایاں فرق یہ تھا کہ جب نرامش بھوجن آہاری ابتدائی Tests میں ناکام رہتے تھے۔ تو ان کے پٹھوں میں مقابلتاً درد کم ہوتا۔ اور دوسرے Tests میں پیش پیش رہتے۔

اس کے سوائے ہاتھی۔ بیل اور گھوڑا نرامش بھوجن آہاری ہیں۔ اور ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ وہ بڑے ہی مضبوط حیوان ہیں۔ شاید مسٹر مخنبوڈور ریزویلٹ نے ہی یہ فرمایا ہے کہ ایک گھوڑا ایک بھاری بھرکم انسان کو اپنی پشت پر سوار کرکے ڈیڑھ میل کی دوڑ میں ایسے شیر کو ہرا سکتا ہے جو کہ جان بچانے کے لئے بھاگ رہا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک نرامش آہاری گھوڑے اور مانس آہاری شیر کی قوت برداشت میں کتنا فرق ہے۔

ان طاقتور حیوانوں میں اس لمبائی طاقت اور برداشت کی وجہ کیا ہے۔ محض ان کی قدرتی اناج اور گھاس کی سادہ غذا ہے۔ جسے جب ہضم کیا جاتا ہے۔ تو وہ حیرت انگیز طاقت کے پٹھوں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اگر کبھی ان حیوانوں کے مانس کی کیمیاوی ترکیب کو دیکھا جائے۔ تو اس کے اجزاء ان ہی عناصر کے بنے ہوئے ثابت ہوں گے۔ جو کہ ان کے غذاؤں کے تھے۔ بنا بریں اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب کوئی شخص گوشت کھاتا ہے۔ تو وہ محض جو گھاس اور اناج کھاتا ہے۔ جس میں ۷۵ سے لے کر ۸۰ فیصدی یا اس سے زائد غذا کا حصہ گوشت میں تبدیل کرتے وقت ضائع ہو چکا ہے:

غیر ضروری غذا :-

جہاں تک طاقت اور برداشت کا تعلق ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لارڈ ہیپر کے اس فرمان کی کہ گوشت انسان کے لئے ضروری غذا نہیں ہے۔ تصدیق ہوتی ہے۔ زیادہ توضیح کے لئے میں ڈاکٹر الیگزینڈر ہیگ ایم۔ ڈی۔ ایف۔ آر۔ سی۔ پی۔ کے ذیل کے الفاظ نقل کر دینا موزوں :-

"میری تحقیقات صرف یہی ثابت نہیں کرتی۔ کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک طریق سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور اس سے ہر دو نفس اور جسم کی اعلیٰ طاقتیں پیدا ہوتی ہیں"

امراض سے بچاؤ :-

اگر مختلف قسم کی بیماریوں سے بچنا ہو تو اس کے لئے نرامش بھوجن زیادہ مفید ہے۔ گوشت تو خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ جانوروں کے اندر ایسے جراثیم پلے رہتے ہیں جن سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم ان جانوروں کے مرتے دم تک ان کے اجسام میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن ایک نرامش بھوجن آہاری کو اس قسم کے خطرات سے دوچار نہیں ہونا پڑتا۔

تیسرا طریق جس سے غذا سے بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ بعض قسم کی غذائیں ہضم کرنے والے اعضاء کو کمزور کر دیتی ہیں۔ یہ امر خاص طور پر پروٹین والی اغذیہ کے متعلق درست ثابت ہوتا ہے جیسے کہ گوشت ہے۔ جبکہ اسے کثرت سے کھایا جائے۔ اس بارہ میں پروفیسر چیٹن ڈن لکھتے ہیں کہ:-

"Protein جسم میں جا کر مکمل طور پر تحلیل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس میں سے کچھ نہ کچھ حصہ باقی بچا رہتا ہے"+ جس غذا میں زیادہ Protein ہے۔ وہ دل۔ گردہ اور جگر وغیرہ کے امراض پیدا کرتا ہے۔ ان امراض کا آجکل بڑا زور ہے یہاں تک کہ وہ تپ دق جیسے موذی مرض کو بھی مات کر گئے ہیں۔ بہت سے ہمارے سرکردہ میڈیکل اصحاب ان امراض کی بڑھتی اور گوشت کے روز افزوں استعمال کے درمیان تعلق کی شہادت دیتے ہیں+ یہ دیکھنا آسان ہے کہ مغربی ممالک میں زیادہ خرچ ایسی اغذیہ پر آتا ہے جن میں زیادہ Protein ہوتا ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں ڈاکٹر سرفشر و ڈاکٹر فسک اپنی مشہور تصنیف موسومہ "How to Live" میں لکھتے ہیں۔ کہ:-

"غذا میں یہ ایک بڑی اور عام غلطی پائی جاتی ہے۔ کہ لوگ کثرت سے پروٹین استعمال کرتے ہیں۔ جب اس کی زیادہ مقدار کھائی جائے۔ تو پھر جگر اور گردہ کو زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور خون کی گردش میں زیادہ تیزی آ جاتی ہے۔ اور ان اعضاء کی سلامتی کا فیکٹر حد سے بڑھ جاتا ہے"

سینٹا باربرا کیلیفورنیا کے ڈاکٹر ڈبلیو ڈی سانسم اپنی چھوٹی سی تصنیف موسومہ "The Normal Diet" میں لکھتے ہیں کہ:-

"زیادہ Protein والی غذا کثرت امراض کے لئے ذمہ دار ہے"

اور آخر میں جا کر لکھتے ہیں۔ کہ:-

"خون کی نالیوں میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ بھی یہی ہے"

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا

انگوری منقوں سے تیار کردہ

سکھ سنچارک دراکشاسو

جسم کو طاقتور بنانے۔ گوشت و خون بڑھانے۔ چہرہ پر رونق لانے۔ دست صاف ہو کر بھوک بڑھانے والی خوش ذائقہ دوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔ بڑی دو روپیہ۔ ہمارا ہی ایک ایسا دراکشاسو ہے۔ جس کی ۵۲ اخباروں نے تعریف کی ہے۔ طلب فرمانے پر نمونہ اور فہرست مفت روانہ کی جاتی ہے:-

سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۱

جب مایوسی کی اندھیری گھٹا چھائی ہو

اور صحت کی کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو۔ اس وقت مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دینا چاہئے۔ چند ہی روز میں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی و کمی۔ جریان۔ احتلام اور دیگر امراض مخصوصہ نابود ہو کر مکمل صحت حاصل ہوگی:

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیاں للعہ

ملنے کا پتہ :-

ویدیہ شاستری جگت سنگھ کا چھاپا و اڈ

لاہور ایجنٹ بھگت رام چودھری شیدہ مرتب منڈی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دیانند انک

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں

جناب من! "پرکاش" کا "دیانند انک" پنجاب کے پانچ لاکھ آریوں کا مقبول ہونے کے باعث ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوگا۔ اسے لوگ جن اشتیاق بھری نگاہوں سے مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ کسی سے چھپی بات نہیں ہے۔ ہزاروں آریہ نر ناریوں کے علاوہ غیر اقوام کے افراد کے لئے بھی یہ ایک بیش بہا تحفہ ثابت ہوا کرتا ہے۔ سینکڑوں تاجران نے اپنی تجارت کو اس "دیانند انک" کے ذریعہ اشتہار دے کر چار چاند لگائے ہیں۔ لہٰذا ہم بروقت جملہ مشتہرین کی خدمت میں گزارش کئے دیتے ہیں۔ کہ وہ آج ہی اپنے اشتہار کے لئے خط و کتابت کر کے اجرت وغیرہ کا فیصلہ کر لیں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ کیونکہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء کا پرچہ ہی تو

"دیانند انک" ہوگا

جو اشتہار پہلے آئیگا۔ وہ قدرتاً اچھی جگہ پائیگا۔

نوٹ کر لیں!!!

ویدپرچار و "پرکاش" کے پریمیوں کی سیوا میں

پریمی سجن! نمستے۔ آپ کو جہاں اپنی بہتری کی فکر دامنگیر رہتی ہے وہاں غریب اور مستحق افراد کی بھلائی کی فکر بھی آپ کو بیتاب بنائے رکھتی ہے۔ آپ نے ہر سال سینکڑوں غریبوں کو ہی "دیانند انک" کے مطالعہ سے فیضیاب نہیں کیا۔ بلکہ غیر اقوام کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب کو بھی اس کے مطالعہ سے محظوظ کیا ہے۔ لہٰذا آپ سے نمر نویدن ہے کہ ویدپرچار اور ویدک دھرم کی توسیع کے لئے یتھاشکتی دھن دے کر ممنون بنائیں۔

تعلیمی سنستھاؤں کے سنچالکوں کی سیوا میں

مہودیہ نمستے۔ اگر آپ اپنی سنستھا کے طلباء کو رشی دیانند کی جیونی اور آریہ سماج کی سرگرمیوں سے واقف رکھنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کا مقصد ان کے ہاتھ میں "دیانند انک" دینے سے بخوبی حل ہو سکتا ہے۔ "دیانند انک" کی ایک کاپی کی قیمت ۳ر ہے۔ آپ اس معمولی قیمت کے خرچ کرنے پر اپنے ایک ودیارتھی کے جیون میں قابل قدر خوبیاں بھر کر اسے فدائے آریہ سماج اور رشی دیانند بنا سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ آرڈر بھیجیں۔

ایجنٹ صاحبان ← کی ← خدمت میں

بھائی صاحب۔ "پرکاش" کا "دیانند انک" جو ہر سال دیوالی سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے شائع ہوا کرتا ہے۔ اس سال بھی نہایت شان و شوکت سے شائع ہوگا۔ یہ نمبر ہر ایک شہر میں سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں بکتا ہے اور اس طرح ایجنٹ صاحبان کے لئے کافی کمائی کا موقع پیدا کرتا ہے۔ اس سال کا پرچہ بھی نہایت اعلیٰ خوبیوں سے مزین ہوگا لہٰذا آپ زیادہ سے زیادہ آرڈر بھیج کر موقعہ سے فائدہ اٹھائیے۔

قیمت: ایک کاپی کے لئے فی پرچہ تین آنے آنے چاہئیں۔ ایک چار آنے کے ٹکٹ لئے محصول ڈاک سو سے زائد پرچوں کا معاف ہوگا۔ اور ۱۰۰ سے کم تک کی صورت میں بذمہ خریدار قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا معرفت دفتر اخبار "پرتاپ" آنی چاہئے۔

آریہ سماجوں کے منتری مہودیوں کی سیوا میں

شریمان جی۔ نمستے۔ ۱۳ اور ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کے پرچوں کے بعد کا پرچہ "دیانند انک" ہوگا۔ وقت بہت ہی تھوڑا رہ گیا ہے۔ کئی ایک آریہ سماجوں کے آرڈر موصول ہو چکے ہیں۔ مگر اس قدر نہیں۔ کہ ہم ان کا فخر کر سکیں۔ باقی آریہ سماجوں کو بھی متوجہ ہونا چاہئے۔ اور آج ہی اپنا آرڈر لکھ کر بھیج دینا چاہئے تاکہ ہم بھی جلد از جلد معلوم کر سکیں کہ پرچہ کس قدر تعداد میں چھپوایا جائے۔ اس طرح سے جہاں آریہ سبھوں کو "دیانند انک" بروقت مطلوبہ تعداد میں مل سکے گا وہاں ہماری اپنی محنت اور کوشش بارآور ہوگی۔ قیمت فی کاپی تین آنے۔ ایک پرچہ کے لئے چار آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ ۱۰۰ سے زائد پرچوں کے لئے محصول ڈاک معاف اور ۱۰۰ سے کم تک کی صورت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر: منیجر ہفتہ وار اخبار "پرکاش" لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

سالانہ چندہ ۵ — ممالک غیر سے ۶

جلد ۳۱ | اتوار ۴ - کارتک سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء - دیانند آبد ۱۱۱ | SUNDAY 20th Oct 1935 | نمبر ۴۲

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ⁘

۲- ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نرویکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ⁘

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ⁘

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیے ⁘

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ⁘

۶- سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ⁘

۷- سب سے پریتی پُوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیے ⁘

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے ⁘

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتُشٹ نہ رہنا چاہیے - کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے ⁘

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ⁘

وید امرت

رگوید — گائیتری منتر — یجروید — گائیتری منتر

ओ३म् भूर्भुवः स्वः। तत्सवितुर्वरेण्यं भर्गो देवस्य धीमहि धियो यो नः प्रचोदयात ॥

(رگوید - منڈل ۳ - سوکت ۶۲ - منتر ۱۰)

۱- جس نے ہمیں پیدا کیا - اور پرورش کرتا ہے جو
۲- جس سے ہے قائم زندگی - درد اور دُکھ ہرتا ہے جو
۳- جس کا جلال پُرزیں - ہے سو بہ سو جلوہ فشاں
۴- عالم کے ذرّے ذرّے میں - راحت رساں آرام جاں
۵- کرتے ہیں اس کا دھیان ہم - اور مانگتے ہیں یہ دعا
۶- یا رب ہماری عقل کو - نیکی کے رستے پر چلا

لفظی معنی (ओ३म्) سرو رکشک (भूः) پران آدھار (भुवः) دُکھ ناشک (स्वः) سکھ سوروپ سکھ داتا (तत्) وہ پرسدھ پربھو (सवितुः) اُتپن کرنیوالا (वरेण्यम्) سرو شریشٹھ (भर्गः) شدھ سوروپ پاپ کا ناشک (देवस्य) دیو سوروپ کا (धीमहि) ہم دھیان کرتے ہیں (धियः) بدھیوں کو (यः) جو (नः) ہماری (प्रचोदयात्) پریرنا کرے ⁘

منظوم ترجمہ

۱- خالق کُل ہے سب سے اعلیٰ ہے - سب کی بگڑی بنانیوالا ہے
۲- ہر پرانی کا ہے پران وہی - ہستیٔ خلق کی ہے جان وہی
۳- دُور کرتا ہے رنج و غم دل سے - کیوں نہ واصف ہوں اُسکے ہم دل سے
۴- اُس نے پیدا کیا جہاں سارا - نُور سے بھر دیا مکاں سارا
۵- دل میں ہم اُس کا دھیان کرتے ہیں - اُس میں انمول گیان بھرتے ہیں
۶- وُہی ہادی ہماری عقل کا ہے - وُہی گیانی ہے گیان داتا ہے
۷- ہے اُسی سے یہ التجا اپنی
دل میں جلوہ گری دکھا اپنی

سام وید — اتھرو وید

(ام شم)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج جامپور کے سماچار

(۱) ۲۴ کو دسہرہ ٹھیک طور پر منانے کی تجویز منظور ہوئی۔ سبھا بھی کا آسن چوہدری دیو راج جی نے گرہن کیا۔ ایک ڈرامہ ناٹک دوارہ دسہرہ منانے کا پیش لیا۔ دوسرے سے راماین کی باقاعدہ کتھا اور اپدیش دیکر منانے کا پیش لیا۔ بحث خوب دلچسپ ہوئی۔ آخر میں کتھا اور اپدیش والوں کے پیش کا سمرتھن پردھان جی نے کیا۔

(۲) ۵ ستمبر ۱۹۳۰ء کو سوامی دیانند دوس منایا گیا۔ پہلے راماین کی کتھا گھنٹہ بھر ہوتی رہی۔ بعد میں کرشن ایک ہی تقریر گنیش دت کی ہوئی جس میں سوامی جی کا جیون چرتر مختصر طور پر آگیا۔ اور تین شکھشا مائیں لینے پر زور دیا گیا: - لے گایتری کا جاپ کرنا ۲ے سچ کہنے کی بلا جھجک عادت پیدا کرنا ۳۔ ترقی کرنے کے لئے گرنتھوں کا سوادھیائے کرنا۔

(۳) آریہ سماج جوہرٹہ کے کارکن دو سجن آئے۔ مندر کی امداد کے لئے اگرچہ وہ -/۱۵۲ روپے پہلے لے گئے تھے۔ پھر بھی دوبارہ امداد کی خاطر آہی گئے۔ شہر سے -/۲۰ روپیہ چندہ لے کر دم لیا۔

(۴) برہمچاری بھیم سین جی گورو کل کانگڑی کی سہائتا کے لئے کہہ رہے تھے۔ بھی آریہ سماج نے -/۲ روپیہ امداد دیدی +

(۵) راماین کی کتھا نے اس سال خوب رنگ جمایا۔ مہینہ بھر روزانہ رات کو مندر بھرتا رہا۔ جلسہ کے ایام کی طرح حاضری ہو جاتی تھی۔ اس کتھا سے ان لوگوں نے بھی دلچسپی لی جو کبھی بھی باقاعدہ طور پر آریہ سماج سے لابھ نہیں اٹھاتے تھے۔ بزرگوں کی تشریف آوری ہما لئے باعث فخر رہی۔ دیویوں نے بھی خوب لابھ اٹھایا۔ اس ساری کامیابی کا سہرا لالہ مول چند جی ہے جہاشہ بانکے رشن جی اوسٹے دیوان ام چند جی کے سر پر ہے۔ جنہوں نے اپنا رنگ جما کر جنتا کو محظوظ کیا۔ اب لوگوں کی یہ خواہش ہے کہ اسی طرح روزانہ رات کو مہابھارت کی کتھا شروع کرائی جائے +

(۶) وجے دشمی کا پرو ۷ اکتوبر کو منایا گیا۔ سبھا پتی کا آسن لالہ مول چند جی نے گرہن کیا۔ حاضری کافی تھی۔ سر بابا پشوم سنگھ(ن) رام کے جیون کے متعلق کئی تقریریں ہوئیں جو مناسب موقع تھیں۔ آخر میں سبھا پتی جی کے بھاشن کے ساتھ ہی کارروائی سماپت ہوگئی +

۹ اکتوبر کو "گئو رکھشا کانفرنس" زیر صدارت چوہدری دیو راج منعقد ہوئی۔ جس میں ایک بھائی نے گئو رکھشا کے سوال پر کافی بحث کی۔ کانفرنس نہایت کامیاب اور دلچسپ تھی۔ (گنیش دت منتری)

"آریہ ویر" لاہور کا "رشی نمبر"

"آریہ ویر" لاہور کا رشی نمبر دیوالی کی تقریب پر ۲۲ اکتوبر کو بڑی آب و تاب سے شائع ہو گا۔ نمبر مذکور مشہور سنیاسیوں۔ لیڈروں و دیدوان لیکھکوں کے عالمانہ لیکھوں اور جید آریہ شعراء کی پھڑکتی ہوئی نظموں کا نہایت شاندار مرقع اور رشی کی تصویر کی تشہیر کرنے کے لئے بہترین ذریعہ ہو گا۔ سہ رنگی اور لاک کی تصاویر بھی دی جائیں گی۔ قیمت فی پرچہ ۳/ - ایک پرچہ کے لئے ۳ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ آریہ سماجیں۔ آریہ بھائی اور اشتہار دہندگان فوراً متوجہ ہوں۔

(مینیجر "آریہ ویر" لاہور)

ضرورت ہے

ایک ودھیا بچی کی جو کہ مڈل پاس اور ٹرینڈ ہو نیز آریہ خیالات کی ہو ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ ۲۵ تا ۳۵ روپیہ حسب لیاقت دیجائیگی۔ خط و کتابت کا پتہ:-

جگل کشور مینیجر ہندی ناگری گرل سکول نارنی شہر

ور کی ضرورت

ایک سوشیکھشت سوشیل ستگرہ کاریہ ورسماجک کے کاریہ میں چتر آریہ کنیا کے لئے ایک کالج سٹوڈنٹ یا برسر روزگار ور کی ضرورت ہے۔ اضلاع جالندھر۔ ہوشیارپور اور لدھیانہ کو ترجیح دیجائیگی۔ خط و کتابت کا پتہ:-

Math[illegible]a Dass 173
Suburban Road
P.O. Ahlon. Rangoon

گورو کل کانگڑی کی مشہور ادویات

جیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ دمہ و تپ دق کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت چار روپیہ سیر

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کی حفاظت کے لئے اس سے بڑھکر کوئی سرمہ نہیں۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ کھجلی۔ ککرے۔ سرخی وغیرہ امراض چند روز میں ہی دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت تین روپیہ تولہ

ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے — فہرست ادویات مفت — ہر ایک شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

لاہور ایجنٹ۔ ویریندر اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ۔ لاہور | شملہ ایجنٹ۔ ٹھاکر برادرس لوئر بازار

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی بھگتوں کو دہائی!

سارودیشک سبھا کے فیصلہ کے ساتھ حیدرآباد کی جیسیا کا ڈراپ سین سمجھنا چاہئے۔ سبھا نے پنڈت بدھ دیو جی کے فعل کی غیر مبہم الفاظ میں مذمت کر دی۔ پنڈت جی اپنا ریزگنیشن بھیج رہے ہیں۔ کہ سبھا کے ڈنڈ کو سویکار کریں۔ اور وہ یہ خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جب سبھا نے دیکھا کہ پنڈت جی گستاخ نہیں ہیں۔ تو اس نے مذمت کو ہی کافی سزا سمجھا۔ اس سزا کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے معنی ہیں اپنے فعل کو "انوچت" اور "اتینت نندنیہ" سمجھنا۔ چلو اپنی نظر سے نہ سہی سبھا کی نظر سے سہی۔ دوسرے لفظوں میں آریہ جگت کی نظر سے۔

اس معاملہ میں بحث کی ابتدا کئی اطراف سے ہوئی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا میں سب سے پہلا پروٹسٹ دہلی کے لالہ نارائن دت جی کی طرف سے ہوا۔ سب سے پہلا ریزولیوشن سنگٹھن سماج نے پاس کیا۔ مہاشہ کرشن اس وقت کشمیر تھے۔ میدان ان کے آنے سے پہلے گرم ہو رہا تھا۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ ان کے بیباک قلم نے بحث کو غیر معمولی تیزی دے دی۔

پردھان رام دیو جی نے اعلان نکالا۔ جس میں اصولاً پنڈت جی کے فعل کا رد کر دیا گیا۔ لیکن آخر میں اسے ایک "غیر ضروری اور اسنگت بات" قرار دے دیا۔ پرتی ندھی سبھا کے پردھان بابو مدن موہن سیٹھ نے پنڈت جی کو صلاح دی کہ وہ شاستراتھ کا کام چھوڑ دیں۔ کم سے کم چھ ماہ ودیش میں پرچار کو جائیں۔ آریہ سماج میں ایک غیر معمولی ہیجان پیدا ہو گیا۔ معاملہ سارودیشک سبھا میں پیش ہوا۔ وہاں پنڈت گنگا پرشاد جی کی تجویز پر پنڈت جی کا فعل "انوچت اور اتینت نندنیہ" قرار دیا گیا۔ پنجاب سبھا کے پردھان نے بھی اس پر صاد کیا۔ اور کہا کہ ان کا اور ان کی سبھا کا مطلب بھی یہی تھا۔ ان کے "غیر ضروری اور اسنگت" کے معنی "نندنیہ اور انوچت" تھے۔

اس اثناء میں پنڈت بدھ دیو جی نے کئی اعلانات نکالے۔ پہلے تو ظاہر کیا کہ انہوں نے یہ فعل سینہ پر پتھر رکھ کر پہلی اور آخری بار کیا ہے۔ مگر جب سبھا کے پردھان جی نے لکھ دیا۔ کہ ان کے فعل کے مخالف ان سے اگلا پچھلا حساب چکا رہے ہیں۔ اور اس انتشار سے فائدہ اٹھا کر مہاشہ کرشن کے بعض مخالفوں نے پنڈت بدھ دیو کی حمایت کرنا شروع کیا۔ تو پنڈت جی نے آریہ سارودیشک سبھا کے فیصلہ کو بھی ماننے سے انکار کر دیا۔ اور کھلے بندوں اعلان کیا کہ ان کا فعل نہ دھرم کے۔ نہ نیتی کے اور نہ ہی شِشٹاچار کے ورودھ ہے۔ ان کے بیان سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ جو نامارکی پیشکش سناتنی پنڈت کی طرف سے نہیں ان کی اپنی طرف سے ہوئی تھی۔ لوگ حیران تھے کہ جو فعل کسی بھی نظر سے قابل گرفت نہیں۔ اس کے پتھر رکھ کر کرنے کا اقرار کیوں کیا جا رہا ہے؟ سینہ پر پتھر رکھ کر ایک ناخوشگوار فعل کو خود سویکار کرنے کے کیا معنی ہیں؟ خیر! ادھر اقرار تھا۔ ادھر انکار تھا۔ ایک بھول بھلیاں تھی۔ جو سمجھ میں نہیں آتی تھی۔

سبھا کے پردھان نے اگلا پچھلا حساب چکانے کا اشارہ تو دے ہی دیا تھا۔ بس پھر کیا تھا۔ ایک عجیب قسم کی ہولی کھیلی جانے لگی۔ پردھان کے اعلان میں صاف جانبداری سے کام لیا گیا تھا۔ ان کی نظر میں پنڈت بدھ دیو کی تو جنہوں نے حیدرآباد میں رشی کے جنم کا ترسکار کیا تھا۔ نیت بالکل صاف تھی۔ لیکن مذمت کرنے والوں کی نیت میں نقص تھا۔ پردھان جی کی یہ منطق سمجھداروں کی سمجھ میں نہیں آئی لیکن یار لوگوں کی بن آئی۔ انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ مہاشہ کرشن پر الزام لگا دیا کہ اس سال منتری منتخب نہ ہونے کی وجہ سے اس قدر شور مچا رہے ہیں۔ گویا منتری منتخب نہ ہونے کی وجہ سے اب مہاشہ کرشن کا یہ بھی حق نہیں ہے۔ کہ سر بازار رشی کی توہین ہوتے دیکھیں۔ اور اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ پنڈت بدھ دیو نے یہ الزام لگایا۔ ان کے حامیوں نے لگایا۔ مگر معقولیت کی انتہا ہو گئی جب سبھا کے پردھان نے خود صریح الفاظ میں اس الزام کو دہرا دیا۔ اور پھر یہ بھی لکھ دیا کہ جنرل اجلاس سے پہلے وہ مہاشہ جی کے دردولت پر حاضر ہوئے تھے اور ان سے منتری بننے کی درخواست کی تھی لیکن انہوں نے اسے نامنظور کر دیا تھا۔ یہی کیفیت پنڈت بدھ دیو پر گزر چکی تھی۔ یہی نہیں۔ عین اجلاس میں اب پردھان کا پد مہاشہ جی کو پیش کیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے وہاں بھی یہ کہہ دیا کہ ورتمان پردھان جی سے ان کے خیالات نہیں ملتے۔ اس لئے وہ ان کو سبھا کے شاسن میں یوگ نہیں دے سکتے۔ پردھان جی نے یہ دو متضاد الزام تراش کر اپنی حالت نہایت مضحکہ خیز بنا دی۔ مہاشہ کرشن منتری بننا چاہتے بھی ہیں۔ اور ان کی درخواستوں کو قبول بھی نہیں کرتے عین اجلاس میں سہیوگ سے انکار کرتے ہیں؟ اور ساتھ ہی وہ منتری بننے کے خواہش مند ہیں۔ پردھان جی کی یہ متضاد منطق ایک پہیلی سی بن رہی تھی۔ اس تضاد کے بعد مہاشہ جی کو اپنی صفائی دینے کی ضرورت نہ رہی۔ مہاشہ جی سے پنڈت بدھ دیو کے قتل کا منصوبہ منسوب کرنا بزدلی کی انتہا تھی۔ پردھان جی نے اپنی عادت کے مطابق یہ منصوبہ مہاشہ جی سے منسوب کیا بھی۔ اور پھر نہ بھی کیا۔ ان کی عبارت گومگو سی تھی۔ مگر اس میں اشارہ صاف تھا۔ پردھان جی کو یہ منصوبے مبارک ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ مہاشہ جی کی تحریر ایسی زبردست تھی۔ کہ اس کا جواب نہ پردھان جی کے پاس تھا۔ اور نہ پنڈت بدھ دیو کے پاس۔ دلیلوں کی لڑائی میں ہار کر حملوں کی منطق سے کام لیا جا رہا تھا۔ شاستراتھیوں کا شاستراتھ اب شستر ارتھ میں تبدیل ہو چکا تھا۔ ایڈیٹنگ نے اپنے ایڈیشن کو گالی کا روپ دے دیا تھا۔

منتری پد کی منطق پردھان جی سے شروع ہوئی۔ پنڈت بدھ دیو نے اس میں ایک اور دلیلوں کا اضافہ کیا۔ انہوں نے ایک تو ابوہر سماج کی طرف سے سبھا کے آٹھ ہزار روپے ادا نہ کئے جانے کا الزام مہاشہ جی پر لگا دیا۔ دوسرے قرول باغ دہلی کے سماج مندر کی ضبطی کی ذمہ داری ان کے کندھے پر ڈال دی۔

مہاشہ جی نہ تو ابوہر سماج کے ٹھیکیدار تھے نہ قرول باغ کو ضبط کرنے والی گورنمنٹ کے افسر اعلیٰ۔ پنڈت بدھ دیو کو علم ہے کہ ابوہر سماج کے پرونوٹ کی زائد المیعادی کے وقت مہاشہ جی سبھا کے منتری نہیں تھے۔ پرونوٹ ان کے منتری بننے سے پہلے زائد المیعاد ہو چکا تھا۔ ان کے وقت میں اس پچھلی فروگذاشت کی طرف سبھا کا دھیان دلایا گیا۔ اگر یہ دھیان دلانا جرم ہو تو مہاشہ جی مجرم ہیں۔ (باقی بر صفحہ ۵)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کے پوجنیہ پرورتک رشی دیانند کی یادگار میں

ایک پرچہ کے لئے ۳ / ٹکٹ ہمراہ آنے چاہئیں

قیمت فی پرچہ ۳ / پرسدھ سپتاہک اخبار "پرکاش" کا "دیانند انک"

رشی دیانند کے نام پر مٹنے والے پروانوں "پرکاش" کا اگلا پرچہ "دیانند انک" ہوگا۔ اُو جیہ کوٹی کے مضامین اور اعلے پایہ کی نظموں کے لحاظ سے یہ پرچہ اپنی نظیر آپ ہوگا۔ کاغذ بھی بڑھیا استعمال کیا گیا ہے۔ بلاک کی سہ رنگی تصویر بھی قابل دید ہے۔ گو اس سے اخراجات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ لیکن پرچہ بھی بڑا ہی شاندار بن گیا ہے۔ اِن خوبیوں کے باوجود قیمت فی پرچہ تین آنہ ہے :۔

فہرست مضامین

۱۔ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی
"رشی دیانند مورتی پوجا کے خلاف کیوں تھے ؟"

۲۔ سوامی ستیانند جی مہاراج سابق آچاریہ گورکل کانگڑی
"آریہ سماجیوں کو رشی دیانند کا انوکرن کرنا چاہئے"

۳۔ سوامی گنگا گری جی آچاریہ گورکل رائے کوٹ لدھیانہ
"گمبھیر پال رشی دیانند"

۴۔ مہاتما ہنس راج جی پردھان آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب
"ہندوؤں کی آئندہ پالیسی"

۵۔ پنڈت چموپتی جی ایم۔اے سابق آچاریہ گورکل کانگڑی
"رشی کی بھگتی لیلا"

۶۔ پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔اے۔ الہ آباد "ایک اہم سوال"

۷۔ راؤ بہادر راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز بڑودہ
"آکوی جگت گورو گورو آریہ ورت یا مصر ؟"

۸۔ ڈاکٹر بالکرشن جی ایم۔اے۔ پرنسپل راجارام کالج کولہاپور
"ہندو جاتی پر آریہ سماج کے اُپکار"

۹۔ سادھو ٹی۔ ایل وسوانی "مثبتے بجایت درشن کا رشی"

۱۰۔ شری پت ہردیال جی باگ چاندپور (بنگال)
"منتشیہ ماتر کا بہترین محسن"

۱۱۔ پروفیسر گانش رائے جی وائس پرنسپل سناتن دھرم کالج لاہور
"سوامی دیانند کا زمانہ"

۱۲۔ پروفیسر ومن بہاری موزمدار ایم۔اے
"ماجا رام موہن رائے اور سوامی دیانند"

۱۳۔ پنڈت سنبہ پرت جی سدھانت النکار مکھیہ ادھشٹاتا گورکل کانگڑی
"انتہ پرجھش"

۱۴۔ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری "آریہ سماج کا کام اور مغربی علما کی ویدک ریسرچ"

۱۵۔ پروفیسر گوپال جی آچاریہ گورکل اندرپرستھ "رشی دیانند اور یگ دھرم"

۱۶۔ شری پت آنند پریہ جی بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ بڑودہ
"نویگ لانے والا مہرشی"

۱۷۔ پرنسپل دیوی چند جی ایم۔اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور
"تمثیل سوسائٹی"

۱۸۔ ماسٹر رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ
"آریہ سماج میں جھگڑے اور ان کے رکنے کا اُپائے"

۱۹۔ پنڈت دیوا چند جی شرما ایم۔اے۔ پروفیسر دیانند کالج لاہور "نوجوانوں کی سندھیو"

۲۰۔ " نرد یو جی شاستری ویدتیرتھ آچاریہ مہاودیالیہ جوالاپور "سبھیتا کا کینڈر"

۲۱۔ لالہ اندرسین جی وکیل انبالہ شہر
"مہرشی دیانند سرسوتی اور اُن کا کام"

۲۲۔ لالہ دیوان چند جی وکیل۔ بٹالہ "گورو بھگتی"

۲۳۔ پنڈت وشنو دت جی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر
"سوامی دیانند کا کامیاب معجزہ"

۲۴۔ شری پت پرکاش چند جی ایم۔ایس۔سی۔ پروفیسر گورنمنٹ کالج لیسروور
"مہرشی دیانند کی تعلیم اور اشتریوں سے متعلق ہمارا کرتویہ"

۲۵۔ پنڈت جگدیو جی شاستری آچاریہ گورکل کرنتھل
"پرتیکھش پرمان سے ایشور سدھی"

نظمیں

(۱) پنڈت وشنو پرشاد جی فدا ۲ لالہ جگن ناتھ جی "آزاد"۔
۳ پنڈت اندرجیت جی ماچھرہ ۴ لالہ انوپ چند جی آفتاب
۵ لالہ منوہر لال جی طالب چکوالی ۶ لالہ یوگ دھیان جی پاس ۷ لالہ
بالکرشن جی بترہ ملتان ۸ لالہ روشن لال جی بٹیالوی ۹ مہاشہ برج لال جی
شاد فورٹ سنڈیمن ۱۰ "تارا" فورٹ سنڈیمن ۱۱ مہاشہ نسیم جی نور محلی ۱۲
لالہ خزانچند جی نسیم ۱۳ پریم ناتھ جی اُلفت ۱۴ لالہ رام رکھا مل جی برق ۱۵ دیوان
امرناتھ جی اثر ۱۶ ابوالاعجاز سیف اکبرآبادی ۱۷ مہاشہ قمر جلال آبادی وغیرہ وغیرہ

ور کی ضرورت

ایک آریہ کنیا کا جس کی عمر سولہ برس ہے پنجاب کی سولہ ورشیہ پڑھی لکھی سو شکشت سُندر اور گرہ کاریہ میں چتر کنیا کے لئے آریہ ور کی آوشیکتا ہے جو برسر روزگار۔ باصحت اور معزز گھرانے سے تعلق رکھتا ہو۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں (نوٹ) خط و کتابت ہندی یا انگریزی میں کریں۔ مفصل حالات کے لئے "ودھوا" معرفت شری پنڈت رام سہائے جی آریہ جیوتیہ لیٹگس پور سوپ فیکٹری ۱۰۰ بازار اندور (مالوہ) کو لکھیں :

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۴- کارتک سمت ۱۹۹۲

"پرکاش" کا "دیانند نمبر"

دیپ مالا اس ورش ۲۶ اکتوبر کو ہے۔ اس لئے "پرکاش" کا اگلا پرچہ "دیانند انک" ہوگا۔ اس کے متعلق آریہ پرشوں سے مجھے کچھ عرض کرنا ہو۔ تو اس پرچہ سے ہی فائدہ اٹھا سکتا ہوں۔ جو کچھ مجھے عرض کرنا ہے۔ ایک طرح سے پہلے ہی عرض کر چکا ہوں۔ اور ایک بار نہیں۔ بلکہ کئی بار۔ اس بار تو آریہ پرشوں کی اداسینتا کا پشن کا سمان کتنی ہے۔ جب سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پچھلا جنرل اجلاس ہوا ہے تب سے آریہ سماج کے آسمان پر ایرشا اور دویش کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ پنڈت بدھ دیو سے جو حماقت حیدر آباد (دکن) میں ہوئی۔ اور جس طرح سے ایک حصہ نے رشی دیانند کا اپمان کر کے اور دھرم یلمبی اور سنشٹھا چار کو بالائے طاق رکھ کر ان کے اس مندنیہ کرم کی حمایت کی ہے۔ اس سے بگاڑ اور بھی بڑھ گیا ہے۔ اس سمبندھ میں جو کچھ ہوا ہے۔ اس نے ایسی کنیڈ کی پیدا کر دی ہے۔ جس کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ دور ہو گی یا نہیں۔ اس نے ایک ایسی آگ روشن کی ہے۔ جو کسی ایک شہر تک محدود نہیں۔ بلکہ سارے صوبہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ آریہ پرشوں کے من میں ایک پرکار کا وکار آیا ہوا ہے جس نے انہیں کسی سنجیدہ مسئلہ کے ناقابل بنا دیا ہے۔ ایک فقرہ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب ہم آپس میں لڑ رہے ہوں۔ تو "دیانند انک" کی فکر کس کو ہو؟

یہ تو رہی اس ورش کی بات۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ کچھ ورشوں سے آریہ پرش آریہ ساہتیہ کی طرف سے اداسین ہو رہے ہیں۔ کہنے کو تو یہ کہا جاتا ہے کہ آریہ سماج میں اوچیہ کوئی کا ساہتیہ پیدا نہیں ہو رہا۔ اور یہ ایک پکار ہے جو بھی درست۔ لیکن وہ ساہتیہ کیسے پیدا ہو؟ جب اس سے فائدہ اٹھانے والا ہی کوئی نہ ہو۔ جاؤ آریہ کتب فروشوں کے پاس۔ اور ان سے پوچھو کہ تمہاری بکری کا کیا حال ہے۔ وہ تمہیں بتلائیں گے۔ کہ ہم تو ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ کوئی آرڈر نہیں۔ آریوں کی تعداد میں کوئی کمی واقعہ نہیں ہوئی۔ پھر آریہ سماج کی کتب کیوں فروخت نہیں ہوتیں؟ اس لئے کہ آریہ پرشوں میں مطالعہ کا شوق نہیں رہا۔ دوسری باتوں سے دلچسپی ہو گئی ہے۔ جیسی اداسینتا کتابوں کے متعلق ہے۔ ویسی ہی اخباروں کے متعلق ہے۔ آریہ سماج کا کوئی بھی ایسا اخبار نہیں۔ جس کے متعلق یہ کہا جا سکے۔ کہ اس کی اشاعت پولیٹیکل اخباروں کی طرح ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ ہر ایک اپنی زندگی کے دن گن گن کر کاٹ رہا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ یہ کام ہونہار نوجوانوں کے لئے کوئی کشش نہیں رکھتا۔ جن اخبارات کی یہ حالت ہے۔ ان کے خاص پرچوں کی کیا ہو سکتی ہے؟ وشیش نمبروں کے لئے جس آریہ سماج میں وشیش اتساہ کے چنہ نہیں دیکھتا۔ اس پرچے ہارڈک کلنش ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ "پرکاش" میرا اخبار ہے۔ اور کافی آرڈر نہ آنے سے نقصان ہوگا۔ بلکہ اس لئے کہ اس میں مجھے آریہ سماج کی ہانی نظر آتی ہے۔ جب لوگ آریہ سماج کے اخبارات ہی نہ پڑھیں۔ اور انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو۔ کہ اس کی گتی کیسی ہے۔ اس کا مشن کیا ہے۔ اور وہ لئے کہاں تک پہنچ رہا ہے؟ نئے لوگوں کا آریہ سماج میں پرویش کرنا تو ایک طرف رہا۔ جو ہیں۔ ان کا رہنا بھی ایک امر موہوم بن جاتا ہے۔ اس لئے جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ آریہ پرشوں کو آریہ سماچار پتروں کے متعلق اپنے کرتویہ کا پالن کرنا چاہئے۔ اور ان کے خاص پرچوں کو بھاری تعداد میں خرید کر انہیں شاندار بنانے میں مدد دینی چاہئے۔ تو میں سوارتھ کے کسی وچار سے ایسا نہیں کہتا۔ بلکہ آریہ سماج کے ہت کو ملحوظ رکھ کر۔ اب کہ "دیانند انک" چند دنوں میں نکلنے والا ہے۔ میں آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں سے ایک بار پھر یہ نویدن کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ وقت تنگ ہے۔ اس لئے انہیں بیدار ہونا چاہئے۔ اور اپنے کرتویہ کا پالن کرنا چاہئے۔ اس وقت تک مجھے آریہ سماجوں کی طرف سے اداسینتا نظر آ رہی ہے۔ اس سے مجھے دکھ ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ میری جیب میں چند پیسے کم آئیں گے۔ بلکہ اس لئے کہ آریہ سماج کا پرچار کم ہوگا۔ اگر آریہ بھائی مجھ سے اس بات میں سہمت ہیں۔ تو میں ان سے نویدن کروں گا۔ کہ اگر انہوں نے اس وقت تک اپنے آرڈر نہیں بھیجے۔ تو جلد بھیجیں۔ آریہ سماجوں کی اداسینتا کے باوجود ہم اپنا فرض پورا کر رہے ہیں۔ اور ہم سے جو کچھ ہو سکے گا کریں گے۔ آریہ جگت کو چاہئے "دیانند انک" کو شاندار بنانے ... ہم کہ وہ اپنا فرض ادا کرے

بقیہ مضمون "رشی بھگتوں کو دوہائی" صفحہ ۳ سے

اور پنڈت جی اس واقعہ کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے ایک اور مجرم ہیں۔ قرول باغ کا سماج مندر سرکار نے ضبط کیا۔ اس کے ساتھ سبھا کی خط و کتابت ہوئی۔ مگر نتیجہ خاطر خواہ نہ نکلا۔ آخر معاملہ سارودیشک سبھا کے ہاتھ میں چلا گیا۔ اب سارودیشک سبھا کی طرف سے سلسلہ جنبانی ہو رہا ہے۔ اس میں مہاشہ جی کا کیا قصور ہے؟ یہی کہ انہوں نے سرکار کے ساتھ لکھا پڑھی کی۔ آخر یہ ہر سماج کے روپیہ اور قرول باغ سماج مندر کی ضبطی کا ذکر حیدر آباد کی بحث میں کیوں آیا؟ کیا مہاشہ جی کی ان دو موہومہ فروگزاشتوں کی سزا رشی کے چتر کو دی گئی؟

پردھان جی نے حیدر آباد کے واقعہ کو ایک "اسنگت اور غیر ضروری بات" قرار دیا۔ مگر پنڈت جی کی ان تہمتوں کو نہ اسنگت کہا۔ نہ غیر ضروری۔ ضروری تو شاید وہ اس لئے کہ پنڈت جی کے پاس اپنے فعل کی مذمت کا کوئی اور جواب نہیں تھا۔ اور سنگت شاید وہ اس لئے ہوں۔ کہ اگر مہاشہ جی سے یہ معروضہ فروگزاشتیں نہ ہو جاتیں۔ تو پنڈت جی رشی کے چتر کا اپمان ہی نہ کرتے +

خیر! پنڈت جی نے یہ تہمتیں تراشیں۔ اب ان کی بلا سے کہ ان کی یہ تہمتیں بے بنیاد ہیں۔ پردھان جی کی طرف سے کھلی چھٹی تھی۔ کہ اپنے فعل کی مذمت کرنے والوں کے ساتھ حساب چکا لیں۔ انہوں نے اور تو اور سارودیشک سبھا تک کو اعتراضات کا نشانہ بنا دیا۔ اور ان اعتراضات کی تشہیر جہاں اخبارات میں کی۔ وہاں اپنے لیکچروں میں بھی سارودیشک سبھا کے پردھان کے اعلان پر بھی تو نہیں رکے +

سارودیشک سبھا کے پردھان جی نے انہیں سبھا کے دوسرے ادھیویشن میں آنے کا موقع دیا۔ اس دفعہ پنڈت جی انکسار مجسم تھے۔ انکسار ودوان کی خوبی ہے۔ سبھا اس سے متاثر ہوئی۔ اور اگرچہ اس کا فیصلہ بحال رہا۔ لیکن اس کے ڈنڈ کی صورت لطیف ہو گئی۔ پنچایت اب بھی برقرار ہے۔ لیکن پنڈت جی کی نشان کو قائم رکھ کر۔ اب ڈنڈ کا روپ فقط مذمت ہے۔ اور پنڈت جی کی زندگیاں ہے کہ وہ ڈنڈ کو سویکار کریں گے۔ دوسرے لفظوں میں ان کا سبھا دوارہ کی گئی مذمت کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا اقرار ہے۔ اس اقرار کے بعد بھی ان کا انکار اخباروں میں چھپ تو ہے۔ لیکن امید کرنی چاہئے۔ کہ ایک اعلان اور نکال کر وہ اپنے موزوں مقام پر پہنچ جائیں گے +

مہاشہ جی کا مدعا پنڈت بدھ دیو کو سزا دینا نہیں تھا۔ وہ ایک اصول کی فتح چاہتے تھے۔ اور وہ ہو گئی۔ اس کوشش میں مہاشہ جی پر دو چھینٹے آ پڑے۔ رشی کی مان رکھشا میں اگر ایک بے بنیاد الزامات کا شکار ہونا بھی پڑا۔ تو اس میں ناراض ہونے کا کیا مقام ہے؟ جن کی نظر میں رشی کا چتر توہین کے قابل ہے۔ وہ مہاشہ جی کا بھی تِرسکار کر جائیں۔ تو اس میں تعجب کیا ہے؟ مہاشہ جی کو خوش ہونا چاہئے۔ کہ رشی کی مان رکھشا کی کوشش میں انہوں نے اپنے مان کی پروا نہیں کی۔ رشی کے چتر کے ساتھ انہیں بھی ایک سبھا پر شادی گیا۔ وہ خوش قسمت ہیں۔ یہ ادھیکار ہر ایک کے حصہ میں نہیں آتا۔ یہ ان کی فتح کی گواہی ہے +

اب وقت ہے۔ کہ ہر ایک اپنے اپنے گریبان میں نظر ڈالے۔ رشی کی مان رکھشا میں جس جس نے بھی حصہ لیا۔ وہ مبارک ہے۔ پہلے بیان۔ پیچھے بیان۔ جنہوں نے اس مقدس تحریک کی مخالفت کی۔ وہ مناسب سمجھیں۔ تو اپنے کئے پر پچھتائیں۔ بحث ختم ہوئی۔ آریہ جگت کا راگ اب ایک ہونا چاہئے۔ اپنی کامیابی کی خوشی میں "پرکاش" سب کو رشی کی مان رکھشا کی دوہائی دیتا ہے۔ مخالفین اور موافقین سب کو دوہائی۔ رشی سب کا ہے۔ اس کا چتر سب کا ہے۔ اس کے مان سے ہم سب کا مان ہے۔ صحیح فیصلہ پر سمپورن آریہ جگت کو دوہائی!

رشی کے چتر نے ہماری آنکھوں کے سامنے کئی چتر پیش کئے ہیں۔ کئی اچھے چتر ہیں۔ کئی برے۔ رشی کے چتر کی چھایا میں سبھی چتر سبق آموز ہیں۔ اس لئے اچھے ہیں۔ حیدر آباد کی چتر لیلا نے ایک شگفتہ دل آویز چتر لیلا ہمارے سامنے پیش کر دی ہے۔ درحقیقت دنیا ہی ایک چتر لیلا ہے ❖

(کرشن)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت چموپتی جی کا وِشے!

پنڈت چموپتی ایم - اے ممبر دیانند سیواسدن کی معطلی نے آریہ جگت میں ایک زبردست اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ پچھلے دنوں میں جہاں کہیں گیا۔ اور جس کسی سے ملا۔ اسی وشے پر بات چیت ہوئی۔ ۱۳ اکتوبر کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا میں اس وشے پر وچار ہونا تھا۔ آریہ پرش یہ جاننے کے خواہشمند ہیں۔ کہ اس دن کیا ہوا۔ میں ان کی واقفیت کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ کہ ان کا ایجی ٹیشن اپنا کام کر گیا۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو پنڈت چموپتی جی کی خدمات سے محروم کرنے کی چال ناکام رہی۔

اس چال کی ناکامی کے لئے سبھا کے پردھان شری رام دیو جی تعریف کے مستحق ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ انہوں نے پنڈت چموپتی جی کی معطلی کا حکم دیا۔ یہ حکم نہ صرف بے معنی تھا۔ بلکہ بلا ضرورت بھی۔ اگر سبھا کے ادھیکاریوں نے یہ محسوس بھی کیا تھا کہ وہ پنڈت چموپتی جی سے کام نہیں لے سکتے۔ تو اس کا خود فیصلہ کرنے کی بجائے وہ چند دن کی انتظار کر کے اس معاملہ کو انترنگ سبھا میں رکھ سکتے تھے۔ لیکن جو ہونا تھا سو ہوا۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ آخر کار انہوں نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا۔ اور ذمہ داری کے اس احساس نے ہی ان سے اس غلطی کی اصلاح کرائی۔ جو ان سے پہلے سرزد ہوئی تھی۔ انہوں نے محسوس کیا۔ اور بجا طور پر محسوس کیا۔ کہ پنڈت چموپتی جی جیسے آریہ سماج کے سیوک کی معطلی یا موقوفی کوئی ایسا وشے نہیں۔ جس پر آریہ جگت خاموش رہے۔ جواب مانگا جائے گا۔ نہ ان سے۔ ان سے نہیں۔ جو پنڈت جی کی گردن کاٹنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اگر پردھان جی اس سمے اخلاقی جرأت سے کام نہ لیتے۔ تو انترنگ سبھا ایک ہولناک غلطی کی مرتکب ہو جاتی۔ پردھان جی کی ان اپیلوں کے باوجود سات ممبران ان کے ساتھ تھے۔ جن میں سے پانچ آریہ سماج کے پرانے سیوک ہیں۔ مگر ان کی پارٹی کے صرف دو ممبران نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا۔ باقی دس نیوٹرل رہے۔ یہ نیوٹرل پارٹی دو حصوں میں منقسم تھی۔ ایک وہ نادان طبقہ تھا۔ جو کھلم کھلا کہتا تھا۔ کہ پنڈت چموپتی جی کا حقہ پانی بند کر دیا جائے۔ انہیں جرمانہ کیا جائے۔ ان کی زبان بندی کی جائے۔ اور اس پر بھی وہ نہ مانیں۔ تو انہیں موقوف کر دیا جائے۔ وہ اس بات کو برداشت نہ کر سکتا تھا۔ کہ پنڈت جی سبھا کے سیوک ہوتے ہوئے اپنے سوامیوں کے ظلم کی شکایت کریں۔ دوسرا طبقہ کسی قدر دانا واقع ہوا تھا۔ وہ چاہتا تھا۔ کہ پنڈت جی کو یکدست موقوف نہ کیا جائے۔ لیکن انہیں ایسے طریق سے ذلیل کیا جائے۔ کہ وہ مستعفی ہونے پر مجبور ہو جائیں۔ لیکن چونکہ پردھان رام دیو جی اپنی بات پر اڑے رہے۔ اس لئے اس پارٹی کو بھی جھکنا پڑا۔

انترنگ سبھا کے کئی ممبران نے اس موقع پر کئی معقول حرکات کیں۔ انہیں سن کر میرا سر ندامت سے جھک گیا۔ کیونکہ میں بھی انترنگ سبھا کا ممبر رہ چکا ہوں۔ لیکن مجھے ان سے کوئی شکایت نہیں۔ کیونکہ مجھے ان سے کوئی توقع نہیں۔ ہاں مجھے اس بات کا دکھ ضرور ہوا ہے۔ کہ پنڈت چموپتی جی کی اپنی برادری دیانند سیواسدن کے دو ممبروں پنڈت ستیہ برت جی مکھیہ ادھشٹاتا گورکل کانگڑی اور مہاشہ گیان چند جی نے ان کی سخت مخالفت کی۔ اور انہیں ذلیل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ ان سے بہتر سلوک کی توقع تھی۔ جو پوری نہ ہوئی۔ لاکھ اختلافات ہوں۔ پھر بھی اپنے ایک سہکاری کے ساتھ اس قسم کا افسوسناک سلوک ایک بھاری جرم تر روش ہے۔ دیانند سیواسدن اس لئے بنایا گیا تھا۔ کہ یہ آریہ سماج کے سیوکوں کی ایک برادری ہو گی۔ جن کا ایک دوسرے سے وشیش سمبندھ ہو گا۔ وشیش سمبندھ تو ایک طرف رہا۔ پنڈت ستیہ برت اور مہاشہ گیان چند نے پنڈت چموپتی کے ساتھ وہ سلوک کیا۔ جو معمولی اخلاق کا منتظر بھی اپنے سہکاری کے ساتھ روا نہیں رکھتا۔ پنڈت ستیہ ورت کو یہ سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ وہ پنڈت چموپتی کے جانشین ہیں۔ اور مہاشہ گیان چند کو یہ کہ وہ مہینوں نہیں برسوں پنڈت چموپتی کے ساتھ ایک ہی مکان میں رہ چکے ہیں۔ اور اس وقت تک ان کی دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ لیکن ان باتوں کو بھی جانے دو۔ انہیں کم از کم یہ تو سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ اگر آج پنڈت چموپتی کے ساتھ یہ سلوک ہو سکتا ہے۔ تو کل ان کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ دیانند سیواسدن کے ممبر لگاتار ۱۸ برس تک ایک مقررہ الاؤنس پر سبھا کی سیوا کا برت لیتے ہیں۔ اس لئے دیانند سیواسدن کے نیم بناتے ہوئے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا۔ کہ دیانند سیواسدن کے ممبروں کو وشیش روپ سے سُورکشت کیا جائے۔ اور کیا گیا۔ تاکہ سبھا کے ادھیکاری کسی ممبر سے رنجیدہ ہو کر آسانی سے اسے علیحدہ نہ کر سکیں۔ پنڈت چموپتی جی اٹھارہ میں سے پندرہ برس سبھا کی سیوا کر چکے ہیں۔ اگر محض اختلاف رائے کی وجہ سے انہیں ایسی آسانی سے برطرف کیا جا سکتا ہے۔ تو پنڈت ستیہ برت اور مہاشہ گیان چند کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ جو اس کے بعد دیانند سیواسدن کے ممبر بنے۔ یہ کبھی مت بھولو۔ کہ پنڈت چموپتی جی پردھان رام دیو جی کے جانشین ہیں۔ اور انہیں دیانند سیواسدن میں آج وہی حیثیت حاصل ہے۔ جو کل پردھان رام دیو جی کو تھی۔ اگر دیانند سیواسدن کا فرسٹ ممبر محض اختلاف رائے پر برطرف کیا جا سکتا ہے۔ تو دوسرے ممبر اپنے تئیں کس طرح محفوظ سمجھ سکتے ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ پردھان رام دیو جی نے پنڈت چموپتی جی کو جو حکم دیا تھا۔ وہ بذات خود از حد توہین آمیز تھا۔ پنڈت چموپتی جی موقوف ہوئے یا نہ۔ لیکن ان کی توہین ہو گئی۔

میں ایک پرانے واقعہ کی یاد تازہ کر کے پردھان رام دیو جی سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ پنڈت چموپتی جی کو معطلی کا حکم دے کر کیسی خطرناک جلد بازی کے مرتکب ہوئے۔ پنڈت بدھ دیو جی بھی دیانند سیواسدن کے ممبر ہیں۔ سبھا کے پروگرام کی جس لاپروائی سے وہ آج عمل کرتے ہیں۔ وہ نئی نہیں۔ بلکہ پرانی ہے۔

بہت برسوں کی بات ہے۔ میں ان دنوں سبھا کا منتری تھا۔ وید پرچار فنڈ کے ادھشٹاتا نے شکایت کی۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی اپنے کام کی کوئی رپورٹ نہیں بھیجتے۔ جس سے دفتر کو یہ جاننے میں دقت ہوتی ہے۔ کہ وہ کسی پروگرام پر گئے بھی ہیں یا نہیں۔ ان سے بار بار زید کیا گیا۔ لیکن وہ دھیان نہیں دیتے۔ اس پر میں نے یہ حکم دیا۔ کہ پنڈت جی کی اگلی تنخواہ روک لی جائے۔ اور اس وقت ادا کی جائے۔ جب وہ اپنے کام کی رپورٹ بھیجنا شروع کریں۔ یہ حکم نہایت معمولی تھا۔ لیکن اسے بھی دیانند سیواسدن کے ممبر کے لئے توہین آمیز سمجھا گیا۔ چنانچہ شری رام دیو جی نے مجھے گورکل سے لکھا۔ کہ یہ حکم مناسب نہیں۔ اور پنڈت لکشمی ناتھ جی اپ پردھان سبھا نے بھی یہی خیال ظاہر کیا۔ وہ حکم تو تھا ہی عارضی۔ اور واپس لے لیا گیا۔ لیکن جائے غور ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو کی حالت میں یہ معمولی حکم بھی دیانند سیواسدن کی توہین تھا۔ مگر پنڈت چموپتی کی حالت میں معطلی کا حکم بھی ان کی تذلیل کا باعث نہیں۔ لیکن جیسا کہ میں اوپر کہہ چکا ہوں۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ پردھان رام دیو جی نے آخر کار اس بات میں ذمہ داری کا احساس دکھلایا ہے۔ اور اس لئے کم از کم اس وقت مجھے شکایت کا حق نہیں رہا۔ اب مجھے اس سوال کا جواب دینا ہے۔ کہ انترنگ سبھا میں ہوا کیا؟ سبھا کے ادھیکاریوں کا پنڈت چموپتی جی سے مطالبہ تھا۔ کہ وہ اخبارات میں اپنی صفائی پیش کرنا بند کر دیں۔ ان کا جواب یہ تھا۔ کہ وہ اس بات کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ ایک سوتنتر نیائے سبھا بنا دی جائے۔ جو فریقین کی بات سن کر جو بھی اپرادھی ہو اسے ڈنڈ دے۔ یہ وشے انترنگ سبھا میں آیا۔ اور وہاں ایک مصالحتی بورڈ کا بنانا سویکار ہوا۔ اس مصالحتی بورڈ کے ممبر کون ہوں؟ اس کے نشچے کا ادھیکار پردھان رام دیو جی، پنڈت چموپتی جی، لالہ نوتن داس جی اور پنڈت ٹھاکر دت جی کو دیا گیا۔ یہ چاروں اصحاب اکٹھے ہوئے۔ اور وچار پریورتن کے بعد اس نشچے پر پہنچے۔ کہ مصالحتی بورڈ سے کام نہ چلے گا۔ نیائے سبھا ہی قائم کرنی ہو گی۔ چنانچہ انہوں نے یہی رپورٹ انترنگ سبھا میں کر دی۔ اور انترنگ سبھا نے ۱۳ اکتوبر کے اجلاس میں اس سفارش کو منظور کر کے ایک نیائے سبھا قائم کر دی ہے۔ اس نیائے سبھا کے ممبر شری سوامی ستیانند جی مہاراج۔ رائے بہادر بدری داس جی اور رائے بہادر مکھن لال جی ہوں گے۔ ان کے ساتھ دو اور نام بھی رکھے گئے ہیں۔ تاکہ اگر ان تینوں میں سے کوئی نہ مانے۔ تو خانہ پری کی جا سکے۔ یہ نیائے سبھا دو ماس میں اپنا فیصلہ دے دے گی۔ پنڈت چموپتی جی اپنے پہلے بیان کے مطابق اس وقت تک اخبارات میں اپنی صفائی پیش کرنے سے محترز رہیں گے۔ جب تک کہ کوئی فیصلہ نہ ہو جائے۔ یہ نیائے سبھا کام کرے گی یا نہ۔ اس کا جواب تو وقت دے گا۔ لیکن میری یہ خواہش ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ ہر ایک آریہ پرش کی یہی خواہش ہونی چاہیئے۔ کہ جن مہانو بھاؤں سے نیائے سبھا کا ممبر بننے کی پرارتھنا کی گئی ہے۔ وہ ممبر بننا منظور کر لیں تاکہ یہ جھگڑا سماپت ہو۔

درحقیقت جھگڑوں کو سماپت کرنے کا طریق یہی ہے۔ انہیں اخبارات میں لے جانا نہایت معیوب ہے۔ اور اس سے آریہ سماج کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن جب سبھا کے پردھان شری رام دیو جی۔ منتری شری بھیم سین جی۔ پنڈت بدھ دیو جی اور گورکل کے ورتمان آچاریہ اور مکھیہ ادھشٹاتا سریکھے مہانو بھاؤ بھی اخبارات کے ذریعہ ہی اپنی داد رسی چاہتے ہوں۔ تو یہ خرابی کیسے رُک سکتی ہے؟ اور آریہ سماج کو تباہی سے کون بچا سکتا ہے؟

(کرشن)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کیا گورو نانک جی السلام علیکم کہتے تھے؟

مرزائیوں کا خدا بھلا کرے - وہ جو بات کریں گے لاجواب ہی کریں گے - پچھلے زمانے ایک دفعہ سوالات ہوئے تو یہ گپ ہانک دی تھی - کہ گورو نانک دیوجی مسلمان تھے - اور اسلامی عقائد کے پابند تھے - اب آپ کے ایک مرید صاحب آپ سے آگے نکل چلے ہیں - وہ لکھتے ہیں کہ :-

"ہماری جماعت کی طرف سے ہمیشہ یہ بتایا جاتا ہے کہ بابا نانک صاحب مسلمانوں سے ملتے وقت السلام علیکم کہا کرتے تھے .... گورو نانک تو السلام علیکم ہی کہا کرتے تھے - بلکہ واہگورو سے پہلے سکھوں میں "بیری بونہ" کہا جاتا تھا"+

("فاروق" - ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

ہمیں شک گزرتا ہے کہ مذکورہ مرزائی صاحب اس وقت گورو نانک دیوجی کے ساتھ ہی کھڑے ہوا کرتے ہونگے - جب گورو صاحب کسی مسلمان سے ملتے تھے - اور آپ سے السلام علیکم کہا کرتے تھے - اگر یہ بات نہ تھی - تو پھر معلوم نہیں ہوتا - کہ مرزائی لیکھک کو کیسے یہ وہم ہو گیا - کہ گورو صاحب السلام علیکم کا ہی استعمال کیا کرتے تھے اور استعمال اس وقت کیا کرتے تھے جب نہ گورو انگد جی کو پتہ لگتا تھا - اور نہ ہی ان کے کسی دوسرے بھگت کو +

صدر گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا اعلان

شرومانی سردار تارا سنگھ جی صدر گوردوارہ پربندھک کمیٹی لاہور نے ایک بیان پریس کو دیا ہے - جس میں آپ نے یہ بیان کیا ہے کہ شہید گنج کی عمارت "مسجد" کو مسلمانوں کے حوالہ کرنے کا ہمارے دل میں کوئی خیال نہیں ہے - یہ جگہ سکھوں کے پاس ہے - اور سکھوں کے پاس ہی رہے گی - کسی بھی شخص یا انجمن کی طرف سے اس پر قبضہ کرنے کی اگر کبھی کوشش کی جائے گی - تو ہم اپنا سر دے کر اس کی حفاظت کریں گے "+

سردار صاحب کا بیان واقعی دلیرانہ ہے اور اس قابل ہے - کہ ہر ایک خوددار اور غیور اس کی داد دے - لیکن اس کے ساتھ ہی ہم اس بیان میں ایک اضافہ کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ ہمارے مسلمان بھائی گوردوارہ مذکور میں اگر امرت چکھنا چاہیں - یا سکھ عقیدہ کے مطابق واہگورو کی بھگتی کرنا چاہیں - ہمارے سکھ بھائی ان کے راستہ میں کوئی رکاوٹ حائل نہ کریں - کیونکہ اس طرح سے ہی مسلمانوں کو بھی یہ ثواب حاصل ہو سکے گا - کہ جن بزرگوں کو خالصہ پنتھ اپنا شہید سمجھتے ہیں - ان کو امرت چکھے ہوئے مسلمان بھی اپنا شہید بیان کرنا باعث فخر سمجھیں گے +

ڈاکٹر امبیدکر کا غلط مشورہ

گو ڈاکٹر امبیدکر ایک لائق بیرسٹر ہیں - اور اپنے آپ کو دلتوں کا ہی خواہ مشتہر کرتے نہیں تھکتے - لیکن بعض اوقات ایسی غلط چال چلتے ہیں - جس سے پتہ نہیں ہوتا - کہ آپ دلت جاتیوں کے محفوظ نمائندہ کہلانے کے قابل بھی ہیں -

یوولا ضلع ناسک میں ۱۳ اکتوبر کی شام کو بمبئی پریزیڈنسی دلت کانفرنس میں آپ کی صدارت میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا - جس کا مطلب یہ تھا - کہ دلت لوگ ہندو دھرم سے بالکل علیحدہ ہو جائیں - اور ایسے مذہب میں شامل ہو جائیں - جس کی طرف سے انہیں مساوی درجہ اور مساوی سلوک کی گارنٹی دی جائے +

پرستاؤ کے حق میں تقریر کرتے ہوئے خود ڈاکٹر صاحب نے فرمایا - کہ ہم ہندوؤں کے دلوں میں تبدیلی پیدا کرنے میں ناکام رہے ہیں - اور ہندوؤں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے اب مزید روپیہ اور طاقت کا ضائع کرنا بے سود ہے - میں اس سوال پر اچھی طرح غور و خوض کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں - کہ ہندو دھرم کے حلقہ سے بالکل علیحدگی اختیار کر لی جائے - جہاں کہیں ہمیں مساوات دینے سے انکار کیا جاتا ہے - وہاں ہم اپنی جدوجہد بند کر دیں - چونکہ ہم بدقسمتی سے اپنے آپ کو ہندو کہتے ہیں - اس لئے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے - اگر ہم کسی اور فرقہ کے ممبر ہوتے - تو کسی کو ہمارے ساتھ ایسا سلوک کرنے کی جرأت نہ ہوتی +

اگر ڈاکٹر صاحب مذکورہ مشورہ کی بجائے بمبئی پریزیڈنسی کے دلت لوگوں کو یہ مشورہ دیتے کہ وہ دوسرے مذاہب میں جذب ہونے کی بجائے دوسروں کو اپنے میں جذب کرنے کی کوشش کریں - تو زیادہ اچھا ہوتا - کیونکہ اس سے دلتوں کی شان بڑھتی - اور دوسرے ان کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے - لیکن اب اگر دلت ڈاکٹر صاحب کے غلط مشورہ پر عمل کریں - تو اس کا مطلب یہ ہوگا - کہ وہ یا تو در در کی ٹھوکریں کھاتے پھریں گے - یا اپنے اندر ہی ایسے مختلف فرقے پیدا کریں گے - جو کہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہوں - اور کوئی متحدہ محاذ پیش کرنے کے ناقابل ہوں +

آہ! اپنڈت کاشی ناتھ جی چل بسے

آریہ جگت میں یہ خبر بڑے شوک سے سنی جائیگی کہ سورگیہ پنڈت پدم سنگھ جی شرما کے ودوان سپوت پنڈت کاشی ناتھ جی شرما کا دیہانت ہو گیا - آپ آریہ سماج کے ایک بڑے پریمی اور ساہتیہ کے عاشق زار تھے - کرم گتی کیسی نیاری ہے کہ جس وجود سے دنیا کو یہ آشا ہوتی ہے کہ وہ پھولے اور پھلیگا - وہ عالم شباب میں ہی چل بسا ہے - اور ہماری جملہ توقعات پر پانی پھر گیا ہے - پنڈت جی پچھلے دنوں جوالا پور کی جنتی کے ڈیپوٹیشن میں بھی شامل ہوئے تھے - اور جن لوگوں کو ان سے واسطہ پڑتا تھا - وہ ان کی لگن، ودوتا - اور سادہ طبیعت کی چھاپ لگائے بغیر نہیں رہ سکتے - لیکن بقول شاعر -

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

کیجواب تو پار

(۱)

پاپ اور چھل کی میری نیّا
تو بھی کامی بنا کھوّیا
بھوساگر سے تروں میں کیسے؟
چھوں دشا اندھکار - پربھو جی! کیجواب تو پار

(۲)

ساری آیو پاپ کمایا
دھرم گنوا کر جوڑی مایا
بھار پاپ کا سر پہ بھاری
آن پھنسی منجدھار - پربھو جی! کیجواب تو پار

(۳)

آیا پاپی تیرے در پر
لئے پاپ کی گٹھڑی سر پر
بھینٹ یہ دینے آیا ہوں میں
تم ہو تارن ہار - پربھو جی! کیجواب تو پار

(ہتیشی پریمی علاولپوری)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان ۔ جمالستان
عہ (محصول ڈاک معاف)
دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول
للعہ
مینیجر "نگار" - لکھنؤ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مذہبی قمار بازی

آنجہانی مرزا صاحب قادیانی کا بھلا ہو کہ آپ ہی سب سے پہلے مذہبی مصنّف اور مناظر تھے جنہوں نے صدق و کذب کی پہچان کے لئے مذہبی قمار بازی کی بدعت کو فروغ بخشا۔ اور اسی طریق سے بخشا۔ کہ مرزائی آپ کی اندھا دھند تقلید کر کے اس قمار بازی کی تشہیر کرنا بھی ثواب میں داخل سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی ابو مجید بی۔ اے کوہاٹی کے انعامی چیلنج کا (جو کہ اخبار احسان کے ۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں شائع ہوا ہے) جواب دیتے ہوئے محمد منظور الٰہی احمدیہ بلڈنگس والے ذیل کے الفاظ میں مذکورہ مرزائی سنّت کی تجدید کرتے ہیں :-

"مولوی جی ایک ہزار روپیہ انعامی خزانہ انجمن حمایت اسلام لاہور میں فوراً جمع کرا دیں۔ اگر جج صاحب نے مولوی جی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ تو وہ اپنا روپیہ وہاں سے لے لیں۔ اور اگر اس کے خلاف جج صاحب نے فیصلہ دیا کہ مولوی جی کی تفسیروں اور حدیثوں میں توہین انبیاء و حضرت محمدؐ اس سے بہت بڑھ کر ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ تو وہ روپیہ ہماری طرف سے یتیم خانہ انجمن حمایت اسلام لاہور کی مد میں منتقل کر دیا جاوے" (پیغام صلح" - ۱۱ اکتوبر)

عجیب بد ذاتی ہے۔ ایک مولوی کہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے انبیاء کو گالیاں دیں۔ لیکن احمدی مولوی کہتا ہے۔ کہ میرے ساتھ ایک ہزار روپیہ کی شرط باندھ لو۔ مرزا صاحب کی نسبت مسلم مفسروں اور مسلم محدثوں نے انبیاء کو بڑھ چڑھ کر گالیاں دی ہیں۔ اور پھر غضب خدا کا۔ مسلمان ان گالیوں کو شیر مادر کی طرح پی جاتے ہیں۔ اور مرزا صاحب کی گالیوں پر ڈکار لینے لگ جاتے ہیں :-

کیا "متعہ" حرام ہو گیا ؟

جوں جوں زمانہ ترقی کرتا جاتا ہے۔ ہمارے مسلم بھائی پرانے اسلام سے پرے پرے ہٹتے جا رہے ہیں۔ حضرت محمد صاحب کے وقت "متعہ" جائز تھا۔ حضرت عمرؓ کے وقت متروک ہوا۔ صحابہ نے اس پر فخر سے عمل کیا۔ لیکن آج کل کے نئے مولوی اس پر تبرّے کہنے میں شرم محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ ایک مرزائی مسلمان فرماتے ہیں :-

"متعہ کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں اور مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت اس کو حرام سمجھتی ہے" (پیغام صلح ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

موجودہ مسلمانوں کی اکثریت ٹھیک سمجھے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں۔ لیکن ہم یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ صحابہ کی اکثریت اسے حرام نہ سمجھتی تھی۔ اور اسے ثواب کا کام سمجھ کر اس پر عمل کیا کرتی تھی۔ اگر کسی مسلم کو ہمارے دعوے سے اختلاف ہو۔ تو وہ اسلام کی گزشتہ تاریخ سے یہ ثابت کرے کہ حضرت عمرؓ کے سوائے حضرت محمدؐ کے کسی دوسرے یار نے اس کے جواز کو تسلیم نہ کیا ہو :-

ٹانک وائن کا استعمال

اسلام میں معمولی شراب بھی حرام ہے۔ اور اگر شراب معمولی نہ ہو۔ تو اس کے حرام ہونے میں کیا شک رہتا ہے۔ لیکن بھلا ہو ہمارے ممدوح آنجہانی مرزا صاحب قادیانی کا کہ آپ اس حرام چیز کا استعمال بھی کیا کرتے تھے۔ بجائے اس کے کہ ان کے مرید ان کی اس لغزش کو برا سمجھیں وہ پیری مریدی کے جنون میں اس کی تعریف کرنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ لاہوری احمدیوں کی "پیغام" ہزار داستان ڈاکٹر بشارت احمد صاحب فرماتے ہیں :-

"آپ تمام تمام دن تصنیفات کے کام میں لگے رہتے تھے۔ راتوں کو عبادت کرتے تھے بڑھاپا بھی تھا۔ ضعف بھی پڑتا تھا۔ تو اندریں حالات اگر ٹانک وائن بطور علاج پی بھی لیا ہو۔ تو کیا قباحت لازم آگئی ؟" ("پیغام صلح" - ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

قباحت تو کیا لازم آنی ہے ہاں بقول شاعر ایک چلو پانی میں مرزا صاحب کا ایمان ضرور بہہ گیا۔ اور پھر لطف یہ کہ ایمان بہہ جانے پر بھی آپ مومن کے مومن رہے۔ اور ٹانک وائن کے استعمال سے محمدی بیگم کے عشق کی حسرت کے داغ کو دھوتے رہے :-

دیوسماجی تہذیب

دیوسماجی یوں تو یہ دعویٰ کرتے پھرتے ہیں۔ کہ جو ان کے سماج میں شامل ہوتا ہے۔ وہ کئی قسم کے پاپوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ چھوڑتا ہے یا نہیں۔ یہ تو وہ لوگ جانیں۔ جن کو دیوسماجیوں سے عملی طور پر واسطہ پڑا ہے۔ ہاں ہم اتنا جانتے ہیں۔ کہ ان پاپوں میں جن کو دیوسماجی ترک کر دیتے ہیں۔ اور پاپ تو شامل ہوں گے۔ لیکن بد زبانی اور گالی گلوچ شامل نہیں۔ کیونکہ دیوسماجیوں کے حلقہ سے جب کوئی آزاد خیال شخص نکل جاتا ہے۔ اور ان کی پول کھولنی شروع کرتا ہے۔ تو ان کے بڑے بڑے اس کا ذکر کرتے ہوئے ایسی بد تہذیبی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ کہ گفتگو کی ٹھٹھیاریوں کو بھی مات کر دیتے ہیں۔ کچھ ہفتوں سے دیوسماجی آرگن "ستیہ دیو سمبادا" میں رائے صاحب چھبانگی رام جی کو جنہوں نے دیوگورو بھگوان کے زمانہ میں ہزاروں روپیہ دیوسماج کی خاطر ضائع کئے آج کل ایسی بے نکت گالیاں دی جا رہی ہیں کہ ان کو پڑھ کر نہیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ دیوسماجی نیتا اس قدر گر چکے ہیں۔ کہ وہ اپنے ایک سابق معزز رفیق کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے ہوئے تہذیب اور خوش اطواری کا دیوالہ نکال دینا دیوسماجی کہلانے کا پہلا ثبوت سمجھتے ہیں۔ ہمارا یقین واثق ہے۔ کہ رائے صاحب جیسے سمجھدار سجن تو ان گالیوں کو یہ کہہ کر سہار جائیں گے۔ کہ کوزہ سے وہی کچھ نکلتا ہے۔ جو اس میں بھرا ہوتا ہے۔ لیکن ہم لوگ جو آج تک دیوسماج کے نزدیک تک نہیں پھٹکے۔ دیوسماجیوں کو یہ مشورہ دیں گے۔ کہ اگر رائے صاحب کے اعتراضات غلط بھی ہیں۔ تو انسانیت و شرافت کا تقاضا ہے۔ کہ تم ان کا جواب با صواب دو۔ اور گندی گالیاں نکال کر دیوسماج کو دنیا کے سامنے زیادہ ننگے روپ میں پیش نہ کرو :-

پیر صاحب نے پھر پینترا بدلا

پیر جماعت علی صاحب بھی عجیب قسم کے انسان ہیں۔ پہلے تو آپ نے راولپنڈی کانفرنس میں شہید گنج ایجی ٹیشن کی رہنمائی کا دم بھرتے ہوئے مسلمانوں کو عملی قربانی کرنے کا فرمان سنا دیا۔ لیکن جب تجربہ نے بتلایا کہ مسلمانوں کو گورنمنٹ سے مقابلہ مہنگا پڑے گا۔ تو آپ نے حکومت کی طرف سے ہٹ کر مسلمانوں کو ہندوؤں کے اقتصادی بائیکاٹ کا وعظ کرنا شروع کر دیا۔ اور اس بارہ میں لاہور۔ امرتسر وغیرہ میں حد سے زیادہ شرارت کی۔ لیکن جب آپ نے پنجاب سے باہر دہلی میں جا کر بھی یہی آگ لگانی چاہی۔ اور دہلی کے سمجھدار مسلم لیڈروں نے آپ کی شر انگیزی کو محسوس کرتے ہوئے دہلی کو آپ کی آتش فشانی سے محفوظ کرنے کی کوشش کی۔ تو اب اس کوشش کا پیر صاحب پر یہ اثر پڑا ہے۔ کہ انہوں نے جنرل سیکرٹری جمعیۃ العلمائے ہند کے نام ایک بیان شائع کر کے یہ صاف اعلان کر دیا ہے۔ کہ میرے برخلاف جو یہ الزام لگایا گیا ہے کہ میں نے ہندوؤں کے بائیکاٹ کی تلقین کی۔ وہ شرانگیز ہے میں نے تو بائیکاٹ کے متعلق ایک لفظ تک زبان سے نہیں نکالا"۔

اچھا ہوا جو پیر صاحب نے آخیر وقت یہ توبہ کر لی۔ لیکن ہمیں یہ ڈر ہے۔ کہ ان کی اس توبہ سے ہر ایک شخص یہی نتیجہ نکالے گا۔ کہ آپ نے حد سے زیادہ

قیمت فی شیشی **بھیم سینی سُرمہ** قیمت فی شیشی

سوا روپیہ سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی عینک کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ بار بار یک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزور بینائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ پھلی۔ پڑوال۔ نگرے درد سے جلتے رہتے ہیں۔ لگاتار لگاتے رہنے سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں بنوانے اور عینک لگانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ امید ہے۔ ان کی ضرورت ہی نہ ہوگی :-

استری سُکھ دا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط۔ صاف اور طاقتور بنتی ہے۔ ماہواری کا دن چڑھنا یا گھٹنا۔ خون پتلا یا گاڑھا ہونا۔ کم یا زیادہ درد کے ساتھ ہونا سر۔ کمر۔ جانگھ اور پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید۔ لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آ جاتی ہے۔ حمل ٹھہر نے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے۔ اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی شیشی :-

اکسیر

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آ جاتا ہے۔ لیکن اس میں تو بہت پریشانی رہتی ہے اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ مسّے جھڑ جاتے ہیں۔ خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں

گورو کل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۶

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

خطرہ کی گھنٹی

المدد موقع مدد کا ہے پر اسے باد مراد
ڈوبتی ہے اپنی کشتی ناخدا ملتا نہیں

از جیانشہ پر تھیوی پبلسٹر پشاور

بچاؤ! بچاؤ!! بچاؤ!!!

کس کو؟ آریہ سماج کو اور پھر بھارت ماتا کو۔ یہ آواز ہے۔ جو کہ آریہ سماج کے ہر ایک ہی خواہ کے دل سے درد انگیز لہجہ میں نکل رہی ہے۔ پنجاب میں جو آریہ سماج کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت وہ خانہ جنگی شروع ہے۔ کہ اس کو اور اس کے دور رس نتائج کو دیکھ کر آریہ سماج اور بھارت ماتا کے شبھ چنتکوں کا جگر پھٹا جاتا ہے۔ [illegible] اور اس کے بعد آریہ سماج نے بھارت ماتا کی [illegible] اخلاقی روحانی۔ مجلسی اور پولیٹیکل ترقی میں جس قدر خدمت کی ہے اس کی مدح سرائی صرف دوست ہی نہیں کرتے ہیں بلکہ دشمن بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور کرتے بھی کیوں نہ۔ کیونکہ آریہ سماجیوں کو قربانی کا مادہ اپنے گروؤں سے ورثہ میں ملا ہے۔ جہاں بھی دیش اور جاتی کی سیوا کا سوال ہو۔ آریہ سماجی اس میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ [illegible]

آچاریہ رام دیو جی سبھا کی شان پر ٹھیس (ملاخطہ ہو ریفارمر ۵ دسمبر ۱۹۳۴ء) جو لکھا آچاریہ جی نے نہایت درد بھرے دل سے اس [illegible]

کے زور سے تقریباً تمام دیہاتی پرشوں کو انترنگ سبھا سے باہر نکال دیا۔ آریہ جگت کو محسوس کر سکے کس قدر [illegible]

[illegible]

نہیں ہوا کہ سکولوں کے ماسٹری میجنگ کمیٹی کے عہدیدار اور ممبر بن جاویں۔ اس کا نتیجہ بھی ہونا ہے۔ جو انگلستان میں پارلیمنٹ پر فوج افسران کے قابض ہونے سے ہوا۔ تاریخ شفیقہ دہراتی ہے۔ اور یہاں بھی رسیر لے گی۔ موجودہ سبھا کے کارکن پراونشل کانفرنس جیسی اہم اور ضروری انسٹی ٹیوشن کا تو فاتحہ پڑھ چکے۔ شتابدی کیا خاک منائیں گے؟

موجودہ حالت کو دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور سینہ میں ہوک اٹھتی ہے۔ کہ پرماتما! یہ آریہ سماج کو کیا ہو گیا۔ رشی کا لگایا ہوا گلزار جس کے ایک ایک پھول سے رنگ باندھا ہوا تھا اور اپنی خوشبو سے دور دور تک مہک پھیلا دی تھی۔ جس کی بلبلیں کے چہچہے دلکش آواز سے دلوں کو تسخیر کر رہے تھے۔ آج اجڑتا نظر آتا ہے۔ اور اس کی اوستھا کو دیکھ کر شاعر کا یہ مقولہ یاد آتا ہے

نہ ہم رہے وہ نہ وہ نشان و آبرو ہی رہی
نہ حوصلے ہیں وہ اور وہ نہ آرزو ہی رہی
چمن اجڑ گیا بلبل کی جا ہیں زاغ و زغن
نہ پھول پھل ہی رہے اور نہ ان کی بو ہی رہی

اس خوفناک منظر کی طرف بنظر غائر دیکھو۔ یہ ابتدا ہے۔ انتہا کو بھی خیال میں لاؤ۔ یہ آغاز ہے انجام کو بھی دیکھو کہ کیسا بھیانک ہے۔ آریہ سماج کی کشتی بحر ذخار میں جا رہی ہے۔ وہی کشتی جو شانتی اور سکون کی باد مراد کے آسرے سمندر کی چھاتیوں پر بڑے ناز و انداز سے اٹکھیلیاں بھرتی ہوئی جا رہی تھی۔ یکایک نفاق، جھوٹ اور خود غرضی کے طوفان میں آ پھنسی۔ تجربہ کار اور سن رسیدہ ملاح پرے ہٹ گئے۔ نوجوان مضطرب دوڑ دھوپ کر کشتی کو منجدھار میں چھوڑ علیحدہ ہو گئے۔ کشتی ڈگمگا رہی ہے۔ اور آریہ سماج بے بسی میں پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے

المدد موقع مدد کا ہے بہ آئے باد مراد
ڈوبتی ہے اپنی کشتی ناخدا ملتا نہیں

کیا آریہ جگت میں وچارشیل اور سنجیدہ پرش رشی کے بھگت مون سادھے رہیں گے؟ کوئی نہ اٹھے گا کہ دونوں اطراف کے لیڈروں کو یکجا جمع کر کے شانتی کے اپائے کی راہ نکالے۔ ان کو مجبور کرے۔ کہ سیدھے راستے پر آؤ۔ اور اس فساد کو بند کرو۔ رشی دیانند کا زہر۔ شری پنڈت لیکھرام کا خنجر۔ شری سوامی شردھانند جی کی گولیوں کے ہار۔ شری راجپال جی کا خون اور بھارت ماتا کی دکھ بھری آنکھ خلاص ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں۔ کہ اٹھو اور سماج کو اس خطرناک حالت سے نکالو۔ رشی کے خون سے سینچے ہوئے پودے کی جڑوں پر کلہاڑا چلایا جا رہا ہے۔ اٹھو اور اس کو بچاؤ! بچاؤ!! بچاؤ!!!

ابھی آریہ سماج کو کتنا کام کرنا باقی ہے

(لیکھک مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

آریہ سماج کو سنتھاپت ہوئے ۶۰ برس کے لگ بھگ ہو گئے۔ اس میں آریہ سماج کے کاریہ کو اشاعت دینے اور وسیع پیمانہ پر چلانے کے لئے کئی سبھائیں اور سنستھائیں کاریہ کر رہی ہیں۔ جیسے سارودیشک سبھا۔ پرودیشک سبھا۔ پرادیشک سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا۔ ان کے علاوہ کئی سنستھائیں بھی آریہ سماج کے کام کو پھیلانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ پرنتو ابھی تک آریہ سماج کا کام بھارت میں ہی محدود ہے۔ اگر غیر ممالک میں کچھ کام ہے۔ تو وہ بھی ہندوؤں کے دائرہ کے اندر ہی محدود ہے۔ اور وہ بھی آریہ سماج کے سدھانتوں سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ جن اپدیشکوں نے مختلف اوقات میں غیر ممالک میں جا کر ویدک دھرم کا نادیکھایا۔ ان کا اثر بھی دیرپا نہیں رہا۔ کیونکہ لوگ کہاں تک لیکچروں کو یاد رکھ سکتے ہیں۔ غیر ممالک میں کامیابی تو تب ہی ہو سکتی ہے۔ جب کہ ہم اپنا علم ادب اور دھرم پستکیں غیر ممالک میں پھیلائیں +

جب میں افریقہ اور امریکہ میں پرچار کرنے گیا۔ تو گورے لوگ وید بھاشیہ انگریزی میں طلب کرتے تھے۔ اب بتلائیے۔ میں ان کو کیا جواب دوں؟ ستیارتھ پرکاش اگرچہ ہمارے سدھانتوں کا مجموعہ ہے۔ اور اس سے دیگر مذاہب کے حالات پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ مگر پھر بھی ستیارتھ پرکاش وید کا کام نہیں دے سکتا۔ ہم ستیارتھ پرکاش کے مہنتو پر لیکچر نہیں دیتے۔ بلکہ وید کے مہنتو اور فلسفہ پر لیکچر دیتے ہیں۔ اس لئے غیر ممالک کے لوگ وید کے پڑھنے اور دیکھنے کے شائق ہوتے ہیں۔ غیر ممالک میں آباد ہندوستانی تو ستیارتھ پرکاش سے سنتشٹ ہو سکتے ہیں۔ مگر گورے لوگ تو اصل دھرم گرنتھ (وید) کو مانگتے ہیں۔ اس لئے سب سے بڑی ضرورت تو یہ ہے۔ کہ کوئی سبھا یا سوسائٹی اس مہان کاریہ کو ہاتھ میں لے کر وید کا ترجمہ اور مختصر تشریح انگریزی بھاشا میں کرائے +

کتنے افسوس کا مقام ہے۔ کہ احمدیہ فرقہ کے لوگ قرآن کا ترجمہ اپنی مرضی کے مطابق کر کے جرمنی۔ امریکہ۔ یورپ اور انڈونیشیا میں بھیجتے ہیں۔ اور پرچار کرتے ہیں۔ مگر ہم لوگ جو تمام سنسار کو آریہ بنانے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ سب سے پیچھے ہیں۔ اگر ہماری دھارمک سنستھائیں اس کاریہ کو ہاتھ میں نہیں لیتی ہیں۔ تو میں آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے بنتی کروں گا۔ کہ جس طرح انہوں نے پرشارتھ کر کے چاروں ویدوں کا ہندی ترجمہ سمپورن چھاپ کر ۴۸ روپیہ میں ارزاں کر دیا ہے۔ حالانکہ پرودیشک سبھا آج تک نہ تو لفظی رگوید کا ترجمہ مکمل کرا سکی ہے۔ اور نہ ہی اس نے وید بھاشیہ کی قیمت کو کم کیا ہے۔ ساہتیہ منڈل نے ستیارتھ پرکاش ہندی ۴ روپیہ میں سنسکار ودھی ۲ روپیہ میں اور رگ وید بھاشیہ بھومکا ۶ روپیہ میں کر دی ہے۔ اس ارزانی کو دیکھ کر پرودیشک سبھا نے بھی قیمت کر دی ہے۔ مگر پرودیشک سبھا نے انیہ گرنتھوں کے دام کم نہیں کئے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ آریہ ساہتیہ منڈل جلدی وید کا ترجمہ انگریزی میں کرانے کے لئے کوشش کرے۔ میں حتے الوسع اس کے کام میں سہائتا دوں گا۔ تاکہ یہ کاریہ سہل ہو بہتر ہوتا۔ کہ اردھ شتابدی اجمیر پر پرودیشک سبھا اس کام کو ہاتھ میں لیتی۔ مگر وہاں تو ریزولیوشن بازی کے سوائے کوئی ٹھوس کام نہیں ہوا۔ اگر وید کا ترجمہ انگریزی میں ہو جائے تو مجھے غیر ممالک میں ویدک دھرم پرچار کرنے میں بہت سہولت ہو گی۔ میں اب جرمنی جانے کا وچار رکھتا ہوں۔ لیکن سنکوچ کر رہا ہوں۔ کہ اگر وہاں کے لوگ جرمن بھاشا یا انگریزی بھاشا میں ویدوں کا ترجمہ طلب کریں گے تو انہیں کیا جواب دوں گا۔ جرمن بھاشا میں ۳۲ کے لگ بھگ ودوانوں کے وید کے ترجمے موجود ہیں۔ ان سے بڑھ کر ہمارا آریوں کا ترجمہ ہونا چاہیئے۔ جو ان کے دلوں اور آتماؤں کو آکرشت کر سکے۔ ستیارتھ پرکاش کا کچھ حصہ جرمن بھاشا میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ مگر وید کا بھاشیہ کرنے کے لئے آریہ سماج کی کسی سنستھا نے وچار نہیں کیا۔ اس لئے ہماری ترقی غیر ممالک میں بالکل رکی ہوئی ہے +

جب میں ماریشس ٹاپو میں پرچار کرنے گیا تھا۔ اور ویدک دھرم کے مہنتو پر میں نے لیکچر دئے۔ تو ایک فرانسیسی گورے نے مجھے آکر ۲۰۰ روپیہ کے نوٹ دئے۔ کہ ان سے مجھے بھارت سے آریہ سماج کی طرف سے ترجمہ شدہ وید بزبان فرانسیسی منگوا دو۔ میرا سر مارے شرم کے جھک گیا۔ جب تک ہم ویدوں کا دوسری بھاشاؤں میں ترجمہ کر کے پرچار نہیں کریں گے۔ ہمارا ٹھوس کام نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے میں آریہ بھائیوں سے بنتی کرتا ہوں۔ کہ یا تو سارودیشک سبھا کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ وید کا بھاشیہ انگریزی بھاشا میں کرائے۔ یا پھر آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کی سہائتا کر کے اس کی ودوان منڈلی کو انگریزی میں وید بھاشیہ کرنے کے لئے سہائتا دی جائے۔ اور اس کے حقیقہ دارین کر اس کام کو سمپورن کیا جائے۔

ایک ٹریکٹ وید کے مہنتو پر تو بہت جلد تیار ہونی چاہیئے۔ جس میں ویدک دھرم کا مقابلہ دوسرے مذاہب کے ساتھ کر کے ویدک دھرم کے سدھانتوں کا مہنتو فضیلت غیر ممالک کے لوگوں پر ظاہر کیا جائے۔ تاکہ ان کی شردھا اور پریم ویدک دھرم کی طرف بڑھے +

بندوقیں، رفلیں، ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست قیمت دیکھا مفت ارسال کی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
Suleman Umar & Co Karachi

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی ادویات

"سدھا سندھو"

کف کھانسی ہیضہ، دمہ، نمونیہ، سنگرہنی، اتیسار وغیرہ کی خوش ذائقہ خوشبودار دوا۔ قیمت ۸ آنہ

درو سنچ کیسری

داد کی سب سے اچھی دوا قیمت ۴ آنہ

"بال سدھا"

دبلے اور کمزور بچوں کو طاقتور بنانے والی دوا۔ قیمت ۱۲ آنہ

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۴۸

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پرتی ندھی سبھا کی بھیانک بھول

لیکھک پنڈت سری رام شرما ویدشاستری سابق منتری آریہ سماج پٹیالہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

جب جی نے اس یگیہ پدھتی کے سب جوڑے اور پوپ پنڈتوں کے بھی سنکلپ کو پچھاڑ دینے والے سنسکار ڈبیر سے بھرے ہوئے سنکلپ کو پڑھا۔ تب تو میرے آشچریہ کا ٹھکانا بھی نہ رہا۔ اور وچار آیا۔ کہ ویدی رشی کے رکت سینچ کر پُنر جیوت کئے ہوئے اس ویدک دھرم کو اس کے انویائیوں نے اس ہی پرکار دھیرے دھیرے اُس ہی پہلی پوپ لیلا کے گڑھے میں لا دھکیلنا تھا۔ جس میں سے بڑے بڑے کشٹ جھیل کر رشی نے اس کو نکالا تھا۔ تو اے بھگوان! آپ نے اُس رشی کے من میں یہ بھلا اُتپن کر دینا تھا۔ کہ تو اپنے پرتھا پران نہ گنوا۔ یہاں تو وہی ڈھاک کے تین پات رہنے ہیں۔ جو تھا تو آگا ہی نہیں۔ اگر جنتا کو معلوم ہے۔ کہ وودا ۱۰ آدی دو ایک سنسکاروں میں سنسکار ودھی کے اندر آرش پرمان ہونے کا من شری سوامی جی نے یہ پرمان دے دئے ہیں :-

उदगयन आपूर्यमाण पक्षे पुण्ये नक्षत्रे चौलकर्मोपनयन गोदान विवाहाः

सार्वकालमेके विवाहम् ॥२॥

आश्व० गृ० सू० अ १ क०४ सू १-२ ॥

पुण्ये नक्षत्रे दारान् कुर्वीत ॥ ४ ॥ लक्षणप्रशस्तान कुशलेन ॥५॥ गोभि० गृ० सू० प्र० २ का० १ सू १-२ ॥

اس پرکار ان پرمانوں میں جو पुण्ये نक्षत्रे شبد آگیا ہے۔ اُس کے اوپر سنسکار چندریکا کے وِدوان لیکھکوں نے بہت اچھا پرکاش ڈالا ہے۔ اور اس شبد کا ارتھ نِشچت کرنے میں اَنیک کے کئی پرشٹ خرچ کئے ہیں۔ انیادی اتنا کچھ کرنے پر بھی دو ڈھیوں کے پیچھے چلنے والے منشیہ ان شبدوں کے دھوکہ میں آئے بنا نہیں رہتے۔ تب یہ کیسے ہو سکتا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی نوین نرمت یگیہ پدھتی میں اس پرکار کے سنکلپ کو پڑھ کر لوگ دھوکا میں نہ پڑیں۔ اور اس کمزوری کے سہاتا کو پاکر پکشیوں کے استناہ نہ کریں۔ یا تھکیتے سنکلپ کو سویم پڑھ لیویں۔ جو یگیہ پدھتی میں اس پرکار دیا ہوا ہے :-

ओ३म् तत् सत् श्री ब्रह्मणो द्वितीय परार्द्धे वैवस्वते मन्वन्तरे ष्टा विंशतितमे कलियुगे कलि प्रथमचरणे श्री विक्रमार्कस्य द्विनवत्युत्तरे कोन विंशतितमे वर्षे दक्षिणेऽयने ऋतौ

मासे शुक्ले / कृष्णे पक्षे ...... वारे

...... नक्षत्रे ...... लग्ने

मुहूर्ते

विलुप्त वैदिक मर्यादा पुनरुद्धारक मन्त्र दृगग्रगण्य प्रतिवादि भयङ्कर यावद्वैदिक वाङ्मय पारावार पारीण महर्षि दयानन्द प्रति ष्ठापितार्यसमाज चक्रनाभिभूत पञ्चनदीयार्य प्रति निधि समायाः पञ्चाशद्वर्षपर्यन्त मन वाल्कैन प्रचार सत्रोत्सवनिर्वर्तनार्थं वैश्वानरयागमहं करिष्ये ॥

یہ ٹھیک ہے سوامی جی ایسے سنکلپ کے ہی ورودھی تھے۔ اور انہوں نے کسی بھی سنسکار میں سنکلپ کو رکھا ہی نہیں۔ پرنتو ویدی وواہ پرکرن کے اس واکیہ کو

"ओं अमुक गोत्रोत्पन्नामिमाममुकनाम्नीमलङ्कृतां कन्यां प्रतिगृह्णातु भवान्"

سنکلپ مان بھی لیا جاوے۔ تو بھی اس سے یہ بات سپشٹ ہو جاتی ہے کہ سوامی جی ایسے لمبے چوڑے پوپ براہمنوں والے سنکلپوں سے گھرنا کرتے تھے۔

تھتا یدی یہ بھی مان لیا جاوے کہ سنکلپ کے پرو بھاگ میں آئے ہوئے

"ब्रह्मणोऽह्नि द्वितीय प्रहरार्द्धे"

اتیادی شبد اتہاسک درشٹی سے اوشیکیہ ہیں۔ تو بھی میں مان لیتا کہ ٹھیک ہے پرنتو "वारे" شبد کی ودیمانتا میں جس کا ارتھ دن واچک ہی ہے

"नक्षत्रे लग्ने मुहूर्ते"

شبدوں کا دے دینا ارتھ کش ہی جیوتش دوارہ بنائے گئے "نکشتر لگن مہورت" کا گرہن کرنا پرگٹ کرتا ہے۔ اور سنسکار چندریکا کے وِدوان لیکھکوں کے "نکشتر" شبد کے دن ارتھ کرنے کا کھنڈن کر کے جیوتش سے بنائے ہوئے نکشتر کو گرہن کرتے ہیں

سنسکاروں میں آدی شبد सायना آدی گرہ سوتروں میں جو "पुण्ये नक्षत्रे" شبد آیا ہے۔ اُس کا ارتھ آنند سمے ورشا آدی سے رہت سو چھیہ دن ہے۔ اور شری سوامی جی کا بھی اُپروکت سوتر پرمانوں سے یہی ابھپرائے ہے۔ پرنتو سبھا کی یگیہ پدھتی کے اوپر لکھے سنکلپ میں جب دن کا بودھ کرانے والا "वार" شبد آ چکا۔ تب "नक्षत्रे" شبد کا ارتھ وہی لینا پڑے گا۔ جو ہمارے سناتن دھرمی بھائی لیتے ہیں۔ اور "لگن مہورت" شبد کو سپشٹ ہی کہہ رہے ہیں۔ کہ سنکلپ میں ہمارا نام بولنے کے لئے ہمارا گیان پراپت کرنے کو کسی آدھونک جیوتشی کے پاس جاؤ۔ تو وہ بتلاوے۔ کہ اس سمے میکھ۔ برکھ۔ متھن۔ کرک۔ سنگھ۔ کنیا۔ تلا۔ برشچک۔ دھن۔ مکر۔ کمبھ۔ مین لگنوں میں سے کون سا لگن و مہورت ودیمان ہے۔ کہ جس کا نام ہم اس سمے کے سنکلپ میں لیویں۔ اور اس ہی پرکار لگن مہورت جیسے جیوتشیوں سے سناتن دھرمی لوگ پوچھنے کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ کل کو ہمارے ویدک دھرمی آریہ بھائی بھی جیوتشیوں کے پاس پھرتے دِشٹی گوچر ہوں گے۔

جس اندھکار کے مہان بھیانک گڑھے سے مہرشی نے کٹھن ورشوں تک تپ کر کے اور اپنے پرانوں کی آہوتی دے کر ہم کو نکالا تھا۔ آج اُس ہی اگیان اندھکار کے گڑھے میں آریہ پرتی ندھی سبھا اپنی اس بھول سے ہم کو دوبارہ پھینک رہی ہے۔ اس لئے ہمارا آریہ ماتر کا ادھیکار ہے کہ ہم اس سے اس کا کارن پوچھیں۔

اور یدی کسی پرکار کا اوچت اُتر دے سکے۔ ہمیں اس سمے چُپ کرایا بھی گیا۔ تو وہی شری مان پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار والی یکتی کہی پڑے گی۔ جو انہوں نے ان دنوں کے "آریہ پتر" میں جن دنوں سوامی ستیانند جی کی "رام نام دکھشا" نکل رہی تھی۔ سوامی جی کے نکلنے کی ایک یکتی کے کھنڈن میں اپنے بکھ میں لکھی تھی۔ یعنی سوامی ستیانند جی کی اور سے یہ یکتی دی گئی۔ کہ ہماری رام نام دکھشا کا پرمان تو کا ہی جا بکھرا ہے۔ جس کو ویدک دھرم میں اوم نام سے کہتے ہیں۔ اور جو پرماتما کا نیکوں نام ہیں۔ جن میں رام بھی پرماتما کا ایک نام ہے اس پر پنڈت بدھ دیو جی نے لکھا تھا۔ چونکہ سروسادھارن جنتا کو رام سے دسرتھ کے پتر رام کا نام لینا ہے اُس ہی

رام کی اور جاتا اور رام کرشن ہو سکتا ہے جو کہ مہاراجہ دشرتھ جی کے سپوت گیہ پتر تھے۔ کیونکہ آج کل رام نام پرگٹ روپ میں اُنہی شری رام چندر جی کے ارتھوں میں لیا جاتا ہے۔ پرماتما کے ارتھوں میں نہیں لیا جاتا۔ اس لئے اب اور بھوشیہ میں اس رام نام کی دکھشا سے جنتا کے اُسی مارگ پر چلے جانے کا بھے ہے۔ اس لئے اس رام نام دکھشا کا پرچار آریہ سماج میں پرن روپ سے ہی اوشیہ بند ہو جانا چاہیئے۔ یہ تو رام نام کی دکھشا کو روکنے کے لئے پنڈت بدھ دیو جی سناتک کی ایک یکتی تھی۔ جو ودیارتھیوں کے لئے میں نے یہاں لکھ دی ہے۔

اب آپ اس بات کو وچاریئے کہ اُپروکت یکتیوں میں رام شبد کے ارتھ سرودیاپک پرمیشور بھی ہوتے ہیں۔ جو ٹھیک بھی تھے۔ پرنتو بھوشیہ میں بھول کے اندر پڑ جانے کے بھے سے اُپروکت یکتی سے اُس کو روکنے میں اڑی چوٹی کا بل لگایا تھا۔ پرنتو وشواز یگیہ پدھتی کے سنکلپ کے

वारे नक्षत्रे लग्ने महूर्ते شبدوں کو کسی بھی یکتی سے وچاریں۔ سرو پرکار سے ہی یہ شبد ایک شدھ ویدک دھرمی کے سنکلپ میں نہ آنے کے یوگیہ اپنے کو پرگٹ کر رہے ہیں۔

یدی ہم کو سے ابھی ورا گرام سے ہم کسی اپر گیہ کو یہ کو کر کے اوچت یکتیاں دے کر اپنی بھول کو چھپانا چاہیں گے۔ اور بھولوں کو بھول نہ ماننے پر ہٹ لے اس سے پیچھے نہ ہٹیں گے۔ تو ہم اپنے ان سب ادھیکاروں کو کھو بیٹھیں گے۔ جن سے ہم نے شری سوامی سوتنترانند جی کی بنائی ہوئی نوین سنسکار ودھی کو روکا۔ اور شری سوامی ستیانند جی کی رام نام دکھشا کے وِرودھ آواز اُٹھائی تھی۔

اس پرکار ویدی سبھا نے یگیہ دوارہ بھی دھن اکٹھا کرنے کے لئے کوئی اُپائے کرنا تھا۔ تو وہ سویم نوین یگیہ پدھتی کو نہ رچ کر ایسا کرتی۔ کہ اپنی اِچھا انوسار کسی آسنا سے براہمن ویدشاستروکت ہوم یگیہ کی امد سنکیت کر کے آگیا نکال دیتی۔ کہ فلاں تیک آریہ سماجاسد فلاں یگیہ کر لینے اپنے گھر دمنیں کر کے اس نیم سے سبھا کو دکشنا بھیجدے۔ اتھوا سنسکار ودھی میں ہی لکھے ہوئے پردھان ہوم کو اپنے اپنے گھروں میں کروا کر سبھا کو دکشنا بھیجنے کی آگیا دے دیتی۔ یا اس پرکار کے یگیوں کی کاپیاں چھپوا کر اور دکشنا دینے کے نیم کو لکھ کر آریہ سبھاسدوں کو ہی لکھ کر بھیج آگیا دیکر اپنی اس نوین کلپت وِشواز یگیہ پدھتی کی بجائے وِترن کروا دیتی۔ سبھا کا ایسا کرنا اچھا ہوتا۔

اُپروکت دوشوں سے بھری ہوئی وشواز یگیہ پدھتی کے نرمان دوارہ آریہ جنتا کو اگیان اندھکار کے گڑھے میں دھکیل کر شری مہرشی دیانند جی کے پر یوں ولکھنڈوں کے بندھنوں سے چھڑانے کے لئے کئے گئے جیون تیاگ تک کے پرتنوں پر پانی پھیر کر دھن سنگرہ کرنے کا پریتن کرنے میں کیا سمجھی ہے؟

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنڈت بدھ دیو جی کا حیدرآباد میں اتوجیت کا بیہ

سارودیشک سبھا کا انتم نشچیہ

منتری سنتری جی سارودیشک سبھا مطلع فرماتے ہیں کہ:-

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کی انترنگ سبھا کا ادھیویشن ۲۹ کو دن کے ۲ بجے سے منتری مہاتما نارائن سوامی جی کے پردھانتو میں بلیدان بھون (دہلی) میں ہوا۔

اس ادھیویشن میں ایک ہو دسپلی کے انترگت منتری پنڈت بدھ دیو جی کا دشرا انیت جھنو پورن تھا۔ اس ادھیویشن میں پنڈت جی سویم اپسھت تھے۔ پنڈت جی نے اپنا وکتویہ دیا۔ پنڈت جی کے سمبندھ میں انترنگ سبھا کے پرستاو نمبر ۲ تاریخ ۱۱ کے دوارہ جو نشچیہ کیا گیا تھا:-

"اس سبھا کی سمتی میں حیدرآباد (دکن) میں شاسترارتھ کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو جی نے رشی دیانند کے چترسے جو نسکار پورن دیوہار کیا ہے۔ وہ دھرم نیتی شسٹاچار رنیم جس میں دشٹی سے دیکھا جائے۔ سروتھا انوچت ہے اور دشٹی کو ایک آریہ اپدیشک کی اورسے اس کا ہونا انیت نند نیہ ہے۔ اس سبھا کی سمتی میں پنڈت بدھ دیو کو اس دیوہار کے لئے پشچاتاپ کرنا چاہئے"

اب اس پر وچار کرنے کے بعد سبھا نے یہ نشچیہ کیا:-

(۱) حیدرآباد میں کئے گئے شاستراتھ کے سمبندھ میں پنڈت بدھ دیو جی کا وکتویہ سنا گیا۔ پنڈت جی نے اپنی صفائی میں کہا:-

(۲) ان سے وہ کاریہ اسا دھان اوستھا میں ہوا ہے۔

(۳) سا مانیت ان کا یہ دیوہار نہیں تھا شسٹاچار کے ورودھ ہے۔ جو انہوں نے انیت کھیدپورک کہا ہے۔ اور آگے کو وہ اسے کبھی نہیں دہرائیں گے۔

(۴) سبھا کے اپروکت نشچیہ نمبر ۲ تاریخ ۱۱ میں پرکٹ ہوئے "دھرم" شبد سے ان کے وچار میں بھرانتی پیدا ہو رہی ہے۔

وچار کے بعد نشچیہ ہوا کہ سبھا پنڈت جی کے اس وکتویہ سے سنتوش پرکٹ کرتی ہے اور کھید پرکٹ کرتی ہے کہ سبھا کے پوروسویکرت پرستاو میں "دھرم" شبد وستر ارتھوں میں ہی پریکت ہوا ہے۔ سبھا سب آریہ سماجوں کو آدیش کرتی ہے کہ اب یہ وواد سروتھا بند کر دیا جائے۔

جب مایوسی کی اندھیری گھٹا چھائی ہو

اور صحت کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو۔ اس وقت مقویات مزاج عالم ہر تنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دینا چاہئے۔ چند ہی روز میں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور دل کی خرابی دکھی جریان۔ احتلام اور دیگر امراض مخصوصہ نابود ہو کر کامل صحت حاصل ہوگی۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ ۴۲ گولیاں صرف عہ کاپانچ ڈبیاں للعہ ملنے کا پتہ:- وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ + لاہور ایجنٹ سیگت رام اینڈ سنز [illegible]

پورانوں میں پرچار کیلئے بہترین ٹریکٹ

آریہ ویدک ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور نے پورانوں میں پرچار کیلئے بہترین ٹریکٹ [illegible] پرچار دھرم پرچار کیلئے [illegible] آریہ سماجیں اور آریہ بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر [illegible] مندرجہ ذیل ٹریکٹ چھپ چکے ہیں:- آریہ سماج اور مورتی پوجا [illegible] آریہ سماج یا پوراتن دھرم + شیو پوران کی جانچ پڑتال [illegible] مہابھارت اور [illegible] سناتن دھرم اور [illegible] + [illegible] آریہ سماج اور [illegible] اشلوک پڑتال + [illegible] دھرم اور وام مارگ + ویدک دھرم کی وجے [illegible] پوجا کھنڈن + شرادھ اور تشلی + شرادھ اور پرشوتا + [illegible] آریہ سماجوں، یووک سماجوں، کمار سبھاؤں وغیرہ کو اتنے ٹریکٹ [illegible] ایک پیسہ والے ۱۲ ٹریکٹ حساب سے دئے جائیں گے

ملنے کا پتہ:- اوم پرکاش شرما مینیجر آریہ ویدک ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور

چیلنج منظور!

(از سوامی رودرانند جی آریہ مناظر اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

میرا وچار تھا کہ پنڈت بدھ دیو جی کے معاملہ میں خواہ مخواہ ٹانگ نہ اڑا کر خاموش رہوں۔ اس لئے میں نے دونوں کے اخبارات کو پڑھنا بھی ترک کر رکھا تھا۔ اب سننے میں آیا ہے کہ پنڈت بدھ دیو جی کے چند سہائیک پنڈتوں نے آریہ پنڈتوں کو چیلنج دیا ہے۔ اور مہرشی کے چتر کو ٹھکرانا "یکتی یکت" بتایا ہے۔ میں ان پنڈت صاحبان کا چیلنج منظور کرتا ہوا پوچھتا ہوں کہ مہرشی کے چتر کا سوال جلپ کے کس سادھن میں آتا ہے؟ دیکھئے پرشنا شاستراتھ واد نہیں تھا۔ یہ جلپ تھا۔ اور جلپ میں وادی پرتی وادی دو کو چھل کیا کرتے ہیں۔ جیسے نیائے درشن میں آیا ہے:-

प्रमाणतर्क साधनोपालम्भः सिद्धान्ताविरुद्धः पंचावयवोपपन्नः पक्षप्रतिपक्ष परिग्रह छलजाति निग्रहस्थान साधनोपालम्भः इति ॥

اس منتر میں دعویٰ تھا الہیٰ کے متعلق جس میں مورتی پوجا کہ مہرشی کا چتر [illegible] وادی نے چھل کیا۔ جو نیائے درشن کے اصول سے سادھن نہیں ہوسکتا۔ جب چھل سادھن ہی نہیں ہو سکتا تو جواب سادھن کیسے ہو سکتا ہے؟ میں ان پنڈت صاحبان کو للکار کر چیلنج کرتا ہوں کہ میرے ساتھ اس پر شاستراتھ کر لیں۔ کہ مہرشی دیانند کا چتر پر تھوکنا بھی دعویٰ ہو سکتا ہے؟

میرا سوال ہوگا چتر پر تھوکنا جلپ ہے یا نہیں۔ نگرہ ستھان ہے یا شاستراتھ لاہور میں ہونا چاہئے۔ جس کے سبھا پتی سوامی ویدانند جی اور پنڈت ایشور چندر جی ہوں گے۔ جو نیائے کو سمجھ سکتے ہیں۔ میں سنیاسی ہوں کسی پارٹی کا پکش نہیں لوں گا۔ میرا صرف دعویٰ اتنا ہے کہ پنڈت بدھ دیو اور پنڈت مادھو آچاریہ دونوں نگرہ ستھان سے کام لیتے رہے۔ اور ایک دوسرے سے دونوں تلے سے نگرہ ستھان یا جاتی کو نہیں بتلایا۔ یا نہیں جانا۔ اگر دونوں پنڈت صاحبان شاستراتھ کریں۔ کہ ہم راستی پر تھے۔ (प्रतिज्ञा) سنیاس نہیں لیا۔ تو جہاں چاہیں۔ اور جس سنیاسی کو مدھیست بنا کر شاستراتھ کرنے کی اچھا ظاہر کریں۔ میں تیار ہوں۔ مگر میری سمجھ میں جن مہانو بھاووں کی بابت میں نے اشارہ کیا ہے وہ بہت اچھے تھے۔ کیونکہ میرے پرتی جو پنڈت بدھ دیو جی کے متر ہیں۔ اگر مادھو آچاریہ جی میدان میں آئیں تو سوامی پرکاشانند جی اور سوامی ویدانند جی مدھیست ہوں۔ پتر میرے نام پر آنا چاہئے کیونکہ میں اخبارات نہیں پڑھتا ہوں۔

گوروکل اندرپرستھ میں "وجے دشمی"

گوروکل اندرپرستھ میں "وجے دشمی" کا تہوار نہایت شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ امسال بھی یہ تہوار حسب دستور سابق وشیش سمارودہ سے منایا گیا۔ دیسی کھیلوں کے علاوہ گوروکل کے برہمچاریوں کے مابین فٹ بال، ہاکی اور والی بال کے میچ ہوئے۔ جن میں برہمچاریوں نے جسمانی کرتب اور جمناسٹک کے حیرت انگیز کمالات دکھلائے جنہیں دیکھ کر باہر سے آئے ہوئے مہانو بھاو ازحد محظوظ ہوئے۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ کو بوقت ۴ بجے شام ہون یگیہ کے بعد مرکٹ کے مایہ ناز لیڈر اجمیر کے مشہور کانگرسی رہنما ہری بھاؤ جی اپادھیائے کی زیر صدارت گوروکل ہال میں جو طرح طرح کے سوفوں، تصاویر اور بیل بوٹوں سے خوب آراستہ تھا "وجے دشمی" کی سبھا منعقد ہوئی۔

گوروکل کے برہمچاریوں نے بذریعہ نظم و نثر شری رام چندر جی کے جیون پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کئی برہمچاریوں کی ہندی کویتائیں قابل داد تھیں۔ ادھیاپک ادھشٹھاتا مہاتما نو کھیا وغیرہ نے شری رام چندر جی کے جیون پر مختصر مگر موثر تقاریر کیں۔

آخیر میں صاحب صدر کی نہایت پرزور تقریر ہوئی۔ جس کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ آپ کی تقریر کے بعد جلسہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ بعد اختتام جلسہ ۶ بجے گوروکل کا سنگرہ مجموع ہوا۔ ہماری پرارتھنا پر صاحب صدر بھی سنگرہ میں رونق افروز ہوئے۔ سنگرہ کے بعد برہمچاریوں کی طرف سے تلک دینے کی رسم ادا کی گئی۔ اور یہ سماروہ کار ساڑھے بجے نہایت خوش اسلوبی سے ختم ہوا۔ غرضیکہ ۴ دن گوروکل میں خوب چہل پہل رہی۔

رگوپال مکھیہ ادھشٹھاتا

دان ویر بابو شوچندر جی رئیس

سنکھشپت پریچے

آپ کا جنم چیت شکلا ۱۱ سمت ۱۹۲۵ بکرمی بروز سنیچر سٹھان سرائے ترین پرگنہ سنبھل ضلع مرادآباد ویش کل میں ہوا۔ آپ کے پتاجی کا نام سیٹھ نندرام جی اور دادا کا نام لالہ متالال جی تھا۔ آپ کے پتا سیٹھ نندرام جی اپنے سٹھان کے دھنی مانی سجن تھے۔ وہ آرمبھ میں شِو کے اُپاسک تھے۔ پرنتو رشی دیانند کرت پنچ مہایگیہ ودھی پڑھنے کے اپرانت آپ رشی کے اننیہ بھگت بن گئے۔ اور آریہ سماج کے پرتی آپ کی اٹل شردھا ہو گئی۔ سماج ستھاپت کیا۔ جس کے آپ پردھان نیت ہوئے۔ تھوڑے ہی دنوں کے پشچات سناتنیوں اور آریہ سماجیوں میں ایک شاستر ارتھ "مورتی پوجا" آدی وشے پر ہوا۔ یہ شاستر ارتھ پورو ہی تھا کہ جس میں سناتن دھرمیوں کی اور سے ۲۴ پرسدھ پنڈت تھے۔ اور آریہ سماج کی اور سے کیول شری سوامی درشنانند جی تتھا پنڈت نند کشور دیو جی تھے۔ آریہ سماج کی ایسی وجے ہوئی کہ اس کا پربھاو ابھی تک جنتا میں ودیمان ہے۔ سیٹھ نندرام جی نے اپنے نجی دھن سے سٹھانک آریہ سماج مندر بنوایا۔ اور آریہ سماج کے کاریہ سنچالن کے نمت سمپتی بھی دان دی۔ آپ کے ہی دکھ ہونے والے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کا انگریزی انوواد (پنڈت گھاسی رام جی کرت) سنکشپت پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے پرکاشت ہوا ہے۔ آپ کی اٹل شردھا کی چھاپ آپ کے جیشٹھ پتر شری بابو شوچندر پر لگی ہوئی ہے ؛

بابو شوچندر جی کی شکشا کا شری گنیش وہیں پرائمری سکول میں ہوا۔ جہاں آپ نے چوتھی کلاس پاس کی۔ اس کے اپرانت انگریزی مشن سکول سنبھل میں مڈل کلاس تک تعلیم پائی۔ اس سمے دھارمک شکشا تتھا سنسکرت بھاشا کی شکشا کا پربندھ ایک پنڈت دوارہ آپ کے گرہ پر ہوتا رہا۔ اس کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول مرادآباد سے ۱۹۰۸ء میں آپ نے میٹرکیولیشن پریکشا پاس کی۔ مرادآباد رہتے ہوئے آپ آریہ سماجک اتسووں میں بھی بھاگ لیتے رہے۔ اور ستیارتھ پرکاش آدی رشی کرت گرنتھ تتھا انیہ آریہ سماجک ساہتیہ کا پٹھن پاٹھن کرتے ہوئے آپ نے اچھی جان کاری پراپت کر لی۔ اپنے پتاجی کی برِدھ اوستھا کے کارن میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ کو ودیارتھی جیون کی اتی شری کرنی پڑی۔ اور آپ نے زمینداری آدی گرہ کاریوں کو سنبھالا۔ پیترک سمپتی کی سُرکشت رکھتا اور ورِدھی

کی اور اب تک کر رہے ہیں ؛

سنہ ۱۹۱۳ء میں آپ سرائے ترین آریہ سماج کے پردھان نرواچت ہوئے۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء میں محرم کے اوسر پر آتتائی یونوں نے سماج مندر پر آکرمن کیا۔ جس میں انیہ سبھاسدوں کے اتیرکت سنتھ وار دھیولیشن منانے ہوئے آپ کے بھی چوٹیں آئی تھیں۔ اس کا مقدمہ عدالت میں چلا جس کا سب خرچ آپ نے ہی اُٹھایا تھا۔ مقدمہ کی سنبھالنا کے لئے آپ نے بھرسک پریتن کیا۔ اور پرنام سوروپ ۱۴ آتتائی یونوں کو دو دو ورش کا کٹھور کاراواس تتھا جرمانہ کا ڈنڈ عدالت سے ملا۔ آپ اُس سمے سے اب تک برابر ورش آریہ سماج کے پردھان نرواچت ہوتے رہے ہیں۔ آریہ سماجیوں تتھا آریہ سنستھاؤں کو یتھا سمے دھن آدی کی سہائتا آپ دیتے رہتے ہیں۔ آپ نے برنداون گورو کل میں ایک کمرہ اپنے دھن سے نرمان کروایا ہے۔ سٹھانک سماج مندر میں ایک سندر تتھا سُکھدائی یگیہ شالہ بھی آپ نے اپنے دھن سے بنوائی ہے۔ آپ گمبھیر سوبھاو اور نہایت بدھی والے ہیں۔ سادہ جیون اُچ وچار آپ کا سدا دھیہ رہا ہے۔ سوجھارمک کاریوں میں آپ ہر پرکار کی سہائتا دینے کو اُدیت رہتے ہیں۔ وید پرچار کے پرتی آپ کی بڑی شردھا اور لگن ہے۔ جس کا پریچے آپ نے اس ورش کے دان سے ملتا ہے۔

آپ نے رائے صاحب شری سیٹھ موہن جی ایم۔ اے۔ ایل ایل بی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی دوارہ مئی سنہ ۱۹۳۵ء میں پندرہ ہزار کا دان وید بھاشیہ کے نمت پردان کیا ہے۔ آوشیکتا ہونے پر ادھک بھی دینے کا وچن دیا ہے ؛

آپ کا پریوار اچھا پریوار ہے۔ آپ کے دو پتر ہیں۔ جیشٹھ پتر شکشا پراپت کر رہا ہے۔ کنشٹھ پتر شِشو اوستھا میں ہے۔ آپ کی چار پتریاں ہیں۔ تین چھوٹی پتریاں شِشو اوستھا میں ہیں۔ آپ کی جیشٹھ پتری تتھا آپ کی دھرم پتنی بھی آپ ہی کے انوروپ دھارمک وچاروں کی ہیں۔ آپ کی دھرم پتنی استری سماج کی پردھان ہیں۔ آپ کے کنشٹھ بھراتا ساہو جیرام جی بھی نگر کے دھنی مانی سجن ہیں۔ نگر میں دونوں بھراتاؤں کا بڑا اچھا پربھاو ہے ؛

کاٹھیاواڑ میں ویدک دھرم کا پرچار

(لیکھک پنڈت شری کرشن جی شرما آریہ مشنری)

آریہ جنتا کو یہ جان کر پرسنتا ہوگی کہ رشی کی جنم بھومی کاٹھیاواڑ میں ویدک دھرم کا پرچار دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہی پرچار اسی پرکار ہوتا رہا۔ تو چند دنوں میں ہی کاٹھیاواڑ پنجاب اور یو۔ پی سے آگے نہیں بڑھ جائے گا۔ تو ان سے پیچھے بھی نہیں رہے گا۔ پرنتو مسلمانوں کا گپت پراپیگنڈہ اندر ہی اندر بڑا ہی بھیشن روپ دھارن کرتا چلا جا رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان بھر کے مسلمانوں کی ساری شکتی کاٹھیاواڑ میں ہی اس سمے خرچ ہو رہی ہے۔ جب سے مولانا شوکت علی کی میانہ (کاٹھیاواڑ) میں زہریلی تقریریں ہوئی ہیں۔ تب سے کچھ نیا ہی رنگ دکھلائی دینے لگا ہے۔ مولود شریف کے بہانہ بڑے زور کے اجتماع ہوتے ہیں۔ جو نوٹس ہوتے ہیں وہ بڑے ہی اُتیجنا دینے والے ہوتے ہیں۔ ایک ہندو ریاست میں بانٹے جانے والے نوٹس کا ہیڈنگ تھا۔ "تیار ہو جاؤ۔ تیار ہو جاؤ" اتیادی۔ مگر لطف یہ ہے کہ ریاست کے کرمچاری پھر بھی چپ ہیں۔ جوناگڑھ ریاست میں اگرچہ کرمچاری بہتر ہیں۔ پھر بھی وہاں دل پڑھنا آدی میں جو روزانہ گھٹنائیں گھٹتی ہیں ان سے وہاں کے ہندو بہت ہی بھے بھیت ہو رہے ہیں۔ منگرول ریاست میں تو ایک دم کھلم کھلا تبلیغ و تنظیم یون اوستھا پر پہنچی ہوئی ہے۔ کچھ اگرچہ ہندو ریاست ہے۔ پر وہاں کسی مسلمان اُوچ کرمچاری کے بھے سے ہندو بہت ہی دُکھت ہیں۔ مانڈوی میں تو میں نے یہاں تک سنا کہ ہندو استریاں مسلمانوں کی ضمانت پر چھوڑ دی جاتی ہیں جس سے وہ جاتی بھرشٹ ہو کر مسلمان بن جاتی ہیں۔ مسلمانوں کے زہریلے پرچار کا کسی پرکار کا کوئی ورودھ ادھر نہیں کرتا۔ آریہ سماج منتری اپنا پرچار کاریہ کرتا ہے۔ جس سے کبھی کبھی ان استریوں کو سہارا مل جاتا ہے۔ سو بلات بھگائی جاتی ہیں۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے۔ ایک دیوی اس دکھ سے رہائی پانے کے لئے راج کوٹ آریہ سماج میں اپنے آپ جا کر شدھ ہو گئی۔ اس پر احمدآباد کے پرسدھ منہ پھٹ ڈیلی ملک اسلامی اخبار نے آریہ سماج جام نگر کو بہت ہی کھری کھوٹی سنا ڈالیں۔ سادھی ہی جام نگر ...

دانی بھی کچھ سنتوش رکھیں۔ اس کا کارن سپشٹ ہے کہ سمست کاٹھیاواڑ میں جام نگر میں ایک ایسا آریہ سماج ہے۔ جہاں نیم اور ویوستھا پورن کاریہ ہو رہا ہے۔ اندو ڈانچی پرگتی کے مسلمانوں کی نظروں میں کھٹک رہا ہے۔ ورنہ یہ بھی کوئی بات ہے کہ شدھی ہو تو راج کوٹ آریہ سماج میں۔ اور گالیاں سنائی جائیں آریہ سماج جام نگر کو۔ ہم کاٹھیاواڑ کی جنتا اور ریاستوں سے اس پرکار کے بھرمانک سماچاروں سے ساودھان رہنے کی اپیل کرتے ہیں۔ کاٹھیاواڑ بمبئی پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا سے الگ ہے۔ اتہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے سنرکشک بھجن اپدیشک کنہیالال جی کبھی کبھی کاٹھیاواڑ کو امرت سے بھجن اپدیشنوں سے گونجایا کرتے ہیں۔ ابھی ان کا پرچار پوربندر اور موروی میں بڑا ہی سپھلتا پورک سمپن ہوا تھا۔ موروی میں تو سوئم مہاراج صاحب آپ کے بھجن اپدیشوں میں پدھارے تھے۔ اور آپ کے بھجن اپدیش کا ایسا اچھا پربھاو ہوا کہ جنتا کی طرف سے مہاراجہ لکھ دھیر سنگھ جی (موروی نریش) نے ایک چاندی کا پدک (شری کنہیالال جی کو پردان دیا)۔ جام نگر میں شراونی پر آریہ سماج مندر میں وید پرچار سپتاہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ سوامی شوانند جی و پنڈت رودی شنکر جی کی اپستھتی سراہنیہ تھی۔ یو۔ پی کے آریہ پرشوں کے لئے یہ بات بڑی ہی انوکرنیہ ہے کہ شراونی اتسو منانے کے لئے کاٹھیاواڑ میں آپ پرش سمپریوار بڑے پریم اور اتساہ کے ساتھ آریہ سماجوں میں اکٹھے ہوا کرتے ہیں۔ جوناگڑھ اسلامی ریاست ہے۔ جہاں وید دھرم پرچارک منڈل کے نام سے آریہ سماج کا کام ہو رہا ہے۔ جنم اشٹمی کا اتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس کے بعد جام نگر آریہ سماج کے پردھان پریم پرواسی تیاگ مورتی شری کرشن جی بالابھائی گدڑی دپرنسپل اوز بخار گورنمنٹ) کے آنے پر ۲۷ اگست سے ۱۶ ستمبر تک بڑی دھوم دھام سے "وید پرچار سپتاہ" منایا گیا۔ جس میں بعض بعض دنیوں پر بڑے ہی مہتو پورن بھاشن ہوئے۔ جس سے جنتا میں آریہ سماج کے لئے شردھا اتپن ہو گئی۔ اسی کے پرنام سوروپ اب دینے دینی پر جنتا کے آگرہ سے وید دھرم پرچارک منڈل کا وارشک اتسو بڑی شان سے منائے جانے کا آیوجن ہو رہا ہے۔ راج کوٹ آریہ سماج کا کاریہ بیچ میں کچھ شتھل ...

اُردھ شتابدی لاہور کے موقعہ پر ہونے والے سمیلن

(از نند لال جی آریہ منشری پر لنشقت سبھا آریہ سماج اگوکی ضلع سیالکوٹ)

گزشتہ ۱۹۳۵ء کے "آریہ شد اخبار" میں پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے اردھ شتابدی پر ہونے والے گیارہ سمیلنوں کے متعلق اعلان شائع ہوا ہے

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ان سمیلنوں میں جن جن امور پر بحث ہونی ہے۔ اس کا فیصلہ بھی پرکاشن وبھاگ جلد از جلد مقرر کر کے مشتہر فرما دیگا۔ تاکہ جو اصحاب وہاں بحث کریں۔ ان کو ہر ایک امر کے مختلف پہلوؤں پر وچار کرنے کا کافی موقعہ مل سکے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ خاص خاص آدمیوں کو اُسی وقت بولنے کے لئے مقرر کیا جائے۔ یہ ضروری ہے۔ کہ مختلف پہلو ہر ایک امر کے متعلق پیش کرنے والوں کو چنا جائے۔ اور پہلے سے ہی ان کو مطلع کیا جانا چاہئے۔ اور ہر ایک سے یہ مطالبہ کیا جائے۔ کہ وہ مہربانی کر کے مقررہ وقت میں ہی اپنا وچار پیش کر کے ختم کر دے :-

۱- استری سمیلن :-

اس کے متعلق ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ عورتوں کی حقیقی کا لفظ بیس کراچی یادگار فاطمہ پر مجوزہ ہیں۔ ان میں ہندو عورتوں کی جو پوزیشن ہندو سماج میں اور ہندو دھرم کے مطابق ہے۔ اس کو بہت برے اور ہندو سماج سے نفرت دلانے والی شکل میں پیش کرنے کی لگاتار کوشش کی جا رہی ہے۔ حالانکہ اسلام یا دوسرے مذاہب کے اصولوں اور رواج کو اگر دیکھا جائے۔ تو ہندو عورتوں کی پوزیشن کیا بلحاظ رواج اور کیا بلحاظ دھرم کے اصولوں کے بدرجہا بہتر ہے :-

یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہندو دھرم مرد کو اجازت دیتا ہے کہ جتنی عورتوں سے چاہے۔ ایک ہی وقت میں شادی کر لے۔ مگر اسلام نے عورتوں کی تعداد مقرر کر دی ہے۔ مگر یہ نہیں بتلایا جاتا کہ آج ایک ہندو مرد ایک فیصدی بھی ایسا نہیں کرتا۔ جو ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ شادیاں کرے :-

مسلمان اسی فیصدی ایسے ہوتے ہیں جو ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کر بیٹھتے ہیں۔ اور یہ سب عورتیں سوکن کی جلا یہ برداشت کرتی ہوئی زندہ دوزخ کی آگ میں جلتی رہتی ہیں۔

دوسرا الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ ہندو عورتوں کو وراثت کا حق نہیں ہے۔ اور اسلام میں یہ حق ہے۔ ہو گا۔ مگر ہم نے آج تک کبھی نہیں دیکھا۔ کہ کسی مسلمان زمیندار نے اپنی زمین کا کوئی حصہ اپنی لڑکی کے نام لگوایا ہو۔ شرع میں وراثت کا حق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان مرد جب چاہتا ہے۔ بلا وجہ اپنی عورت کو چھوڑ دیتا ہے مگر طلاق نہیں دیتا۔ ایسی بہت سی "چھٹکڑ" مسلمان عورتیں ہیں جن کو مسلمان خاوند نہ طلاق دیتے ہیں اور نہ ہی گھر میں بساتے ہیں۔ تنگ آ کر مجبوراً یا تو پیشہ اختیار کر لیتی ہیں۔ یا مذہب تبدیل کر کے اپنا نکاح فسخ کر دالیتی ہیں۔ مگر ہزاروں بیچاری اپنی تمام عمر رو رو کر اپنے والدین کے گھروں میں بیٹھ کر بری بھلی زندگی بسر کرتی ہوئی اپنا گزارہ کرتی ہیں۔ اسلامی شرع میں خاوند کے مقابلہ میں عورت کے کوئی حقوق نہ ہونے کی وجہ سے صرف عورتوں کی تسلی کے لئے یہ قانون وراثت بنا دیا گیا ہے۔ جس پر کم رواج کسی جگہ بھی عمل نہیں ہو رہا :-

اس قسم کے امور کے علاوہ مندرجہ ذیل امور پر بھی بحث ہونی چاہئے :-

۱- جو نوجوان ہندو لڑکیاں ذات پات توڑ کر ہندو نوجوانوں سے گندھرو بواہ کرنا چاہتی ہیں۔ ان کی امداد کے لئے آریہ سماجیوں کو چاہئے کہ اپنی سماجوں کے دروازے اُن پر کھول دیں۔ ہمیں یہ معلوم ہے۔ کہ موجودہ وقت میں آریہ سماجیں اور آریہ سماج کے پروہت اس قسم کی شادیاں کرانے سے گریز کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت سی قیمتی زندگیاں تلف ہو جاتی ہیں :-

۲- شدھی سمیلن :-

ہمیں یہ پڑھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ کہ آریہ سماج کے مہان سدھانت شدھی کے متعلق جس کے لئے دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی اور شہید اکبر سوامی شردھانند جی نے اپنا بلیدان دیا۔ اردھ شتابدی جیسے ضروری موقعہ پر کوئی سمیلن نہ رکھا جاوے۔ شدھی کے متعلق آریہ سماجیوں اور ہندوؤں اور دیگر مذاہب والوں میں بعض غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کا دور کرنا ہمارا فرض اولین ہے۔ شدھی کو لوگوں نے جارحانہ تحریک سمجھا ہوا ہے۔ حالانکہ ہماری رائے میں جب ہم شدھی کرتے ہیں۔ تو ہم پرماتما کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ کہ "تم جاؤ سب سنسار کو آریہ بناؤ"

جب ہم شدھی کرتے ہیں۔ تو ہم اُن آتماؤں کی دھارمک بھاوناؤں کو سنتشٹ کرنے کا انتظام کرتے ہیں۔ جن کی آتماؤں کو بائیبل یا قرآن کی تعلیم سنتشٹ نہیں کر سکتی :-

جب ہم شدھی کرتے ہیں۔ تو ہم اُن بے شمار مسلمان دیویوں کو غلامی اور دکھ کی زندگی سے آزاد کراتے ہیں۔ جن کو اُن کے خاوند نہ تو گھر ہی میں آباد کرتے ہیں۔ اور نہ ہی طلاق دیتے ہیں۔ یا جو سوکن کا جلاپا برداشت کرتی کرتی اسلامی شرع کے قوانین سے تنگ آ کر اسلام کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوتی ہیں :-

جب ہم شدھی کرتے ہیں۔ تو ہم انسانوں کو ان کے اس حق کو استعمال کرانا سکھلاتے ہیں۔ جو کہ ہر ایک مرد عورت کو تبدیلئے مذہب کے متعلق ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اس سمیلن میں یہ بھی غور کرنا ہے۔ کہ :-

۱- کون شدھ ہو کر کہاں ہے؟ آریہ سماج نے اُس کی بہتری اور بہبودی کے لئے کیا کیا ہے؟

۲- شدھی کے راستہ میں کیا کوئی رکاوٹیں ہیں؟ اگر ہیں۔ تو اُن کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے؟

۳- کیا آریہ سماج شدھی کے متعلق کافی توجہ اور خرچ کر رہا ہے۔ جتنا کہ اس اہم مسئلہ کے متعلق چاہئے؟

شدھی سبھا کے پردھان شری ست دھرم جی سکرٹری آل انڈیا شردھانند ٹرسٹ و آل انڈیا شدھی سبھا دہلی مقرر ہونے چاہئیں :-

۴- ایک اور سمیلن اس امر پر وچار کرنے کے لئے ہونا چاہئے۔ کہ غیر مذاہب کن کن ذرائع سے کس کس علاقہ میں اور کن کن جاتیوں میں اپنا پرچار کر رہے ہیں۔ اور آریہ سماج کن ذرائع سے ان لوگوں کو غیر مذاہب میں جانے سے بچا سکتا ہے۔ مثلاً

۱- سر آغا خان کا مشن پنجاب میں جھیوروں اور زرگروں میں پرچار کرتا ہے۔ اور لمبیچ کی طرف تجارت پیشہ لوگوں میں :-

۲- سچی سبھا اور لکھ داتا کا مشن پنجاب کے جاٹوں میں اور پہاڑی علاقوں میں کام کرتا ہے۔

۳- حسن نظامی صاحب کے منظم طریقہ پر کار جو خوبصورت لٹیا ہر جنوں اور دیگر ذاتوں کے بچوں اور عورتوں کو اغوا کرنے کے لئے دن رات کوشش کر رہی ہیں۔ اُن کی روک تھام پر غور کرنے کے لئے بھی اس سمیلن میں وچار ہونا چاہئے :-

اس سمیلن کے پردھان رائے صاحب مرت لال جی ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجنیئر انبالہ چھاؤنی ہونے چاہئیں۔ جن کو سچی سبھا کے مشن کے متعلق کافی واقفیت ہے :-

ہمیں اُمید ہے۔ کہ اردھ شتابدی کے پردھان منتری جی بھی اس طرف توجہ دیں گے۔ اور ان سمیلنوں کو کامیاب بنانے کے لئے پوری پوری توجہ دیں گے :-

میں آشا کرتا ہوں۔ کہ اردھ شتابدی کے متعلق ہونے والے سمیلنوں کے بارہ میں آریہ سماجیں بھی اپنی اپنی رائے کا اظہار اخبارات کے ذریعہ کریں گی۔ تاکہ ان اہم معاملات پر اچھی طرح وچار ہو سکے (ادم شم)

سفید کشٹ کی اکسیر و جڑی

یہ بوٹی میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مال واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھالیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے ۲/۸ محصول ۱/۸

سری کشن چندر کتری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ قیمت ۱۰ر

بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے

کمزور بچے اسکے چندہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاتے ہیں

خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں

سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے

لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو

قیمت فی شیشی ۱۰ر فی درجن ۱۲/ محصول چار شیشی تک ۸ر درجن ۱۲/

سوداگروں کو معقول کمیشن۔ نئے سوداگر دو ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو۔ ذیل اُردو خواں حضرات کو بچوں کے علاج کا مکمل بتہ بیچیے پر ہر بیماری کا مجرب علاج بتانے والا رسالہ "چراغ صحت" مفت بھیجا جاوے گا

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو پی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ جگت کی آواز!

ایڈیٹر "آریہ ویر" کا اخلاق اور دیانت

ایڈیٹر صاحب "آریہ ویر" اپنے آپ کو اخلاق کا پُتلہ اور ویدک سدھانتوں کا بزعم خود بڑا بھاری رکھشک سمجھ رہے ہیں۔ مگر آج کل اُن کے کسی بھی پرچہ کو اُٹھا کر دیکھو۔ ہر ایک میں تہذیب اور اخلاق کے پھول کھل رہے ہیں۔ بلکہ جو جو غیر آریہ سماجی اُن کے پرچہ کو دیکھتے ہیں۔ اُن کی تہذیب پر عش عش کر رہے ہیں۔ اور اُن کو شاباش دے رہے ہیں۔ کہ یہ اپنے اخبار کے ہر ایک پرچہ میں تہذیب کے گُل کھلا کر آریہ سماج کی خوب سیوا کر رہے ہیں۔ واقعی آریہ اخبارات کے ایڈیٹر ایسی ہی تہذیب کے مالک اور شرافت کے پُتلے ہونے چاہئیں۔ ہر ایک پرچہ ایک دوسرے سے بڑھ کر نکل رہا ہے۔ اور ویدک دھرم کو چار چاند لگا رہا ہے اُن کی تہذیب کے ڈنڈے کی رگڑ سے نہ کوئی وکیل بچا ہوا ہے۔ نہ ٹھیکیدار۔ جج یا منصف بلکہ یو۔ پی سبھا کے پردھان اور سارودیشک سبھا کو بھی نہیں چھوڑا گیا۔ بلکہ سدھانت پریم کا یہ حال ہے۔ کہ رامائن کے رچئتا اکبر مانیچ اور ناٹک کو بھی نئی ہی سدھ کیا گیا ہے کیوں نہ ہو شرما صاحب جو ٹھہرے۔ اور پنڈتوں کو بھی خواہ وہ کتنے ہی وِدوان کیوں نہ ہوں پنڈت بدھ دیو سے اختلاف رکھنے کے باعث

اُنہیں پوپ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ اور جن پنڈتوں کی جوتی کے تسمہ کھولنے کے بھی یہ شرما صاحب قابل نہیں۔ اُنہی کو پوپ بنا رہے ہیں۔ افسوس! بدتہذیبی کی بھی حد ہو گئی۔ اور بچھ طرہ یہ کہ شرما صاحب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کے ممبر ہیں۔ جس کی شان بھی ایسے ہی ٹائپ کے ممبروں کے ہونے سے دوگنی ہو رہی ہو گی کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ "برا بدنام کنندہ نکو نامے چند"۔ جو کل تک سدھانت رکھشا کی دُہائی دیتے ہوئے نہیں تھکتے تھے۔ اور ویدک دھرم پرچار کے بذریعہ اخبار واحد ٹھیکیدار بنے ہوئے تھے۔ آج ان کے اخلاق۔ دھرم۔ اور تہذیب کا شگوفہ ہر ایک پرچہ میں کھل رہا ہے اب ذرا ان ایڈیٹر صاحب "آریہ ویر" اور پرتی ندھی سبھا کے جنرل کی ایمانداری کا نمونہ ملاحظہ ہو:-

سورگباشی لالہ رونق رام جی پردھان آریہ سماج بھدوڑ ریاست پٹیالہ نے ایک کتاب چھپوانے کے لئے اُن کو روپے ارسال کئے۔ مگر نہ تو کتاب ہی چھپی۔ اور نہ روپے ہی واپس آئے۔ لالہ رونق رام جی نے کئی چٹھیاں بھیجیں۔ مگر جواب تو وہ دے۔ جس نے روپے واپس کرنے ہوں۔ بیچارے کئی دفعہ لاہور گئے۔ مگر خالی ہاتھ واپس آئے۔ آخر اُن کی پچھلے دنوں مرتیو ہو گئی۔ اُن کے لڑکے نے بھی شرما صاحب کو کئی خطوط روپیہ کی واپسی کے لئے لکھے۔ مگر ان دھرم اوتار ..... نے بالکل چُپ سادھ لی۔ آخرکار لدھیانہ نواسی اُن کے ایک رشتہ دار صاحب نے تنگ آ کر پرتی ندھی سبھا کے منتری جی کو ایک پتر لکھا۔ کہ آپ کی انترنگ سبھا کے جنرل کی طرف مبلغ -/۵۵ روپے نکلتے ہیں۔ جو کہ دینے میں نہیں آتے۔ آپ بندوبست کر کے روپے بھجوا دیں۔ اب شری منتری جی کا خط آیا ہے۔ کہ نومبر سے پہلے پہلے ایڈیٹر مہاشہ روپے بھیج دیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ایڈیٹر صاحب کو روپیہ بھیجنے میں کتنے نومبر گزرتے ہیں؟

جالندھر کے خودساختہ رشی جی! ذرا اپنے پرم پیارے ایڈیٹر پنڈت بدھ دیو جی شرما کی کارگزاری۔ راولپنڈی کے مسٹر اجماکی۔ کراچی کے لالہ دیو داس وغیرہ وغیرہ صاحبان جو اخبار "آریہ ویر" میں تہذیب کی درشنا کرتے رہتے ہیں۔ اور باقی سب ایڈیٹر صاحب کے پٹھو بھی (یہ لفظ ایڈیٹر "آریہ ویر" سے اُدھار لیا ہے) اپنے جرنیل شری مان پنڈت بدھ دیو جی شرما کی دیانت داری کا نمونہ آنکھیں کھول کر دیکھیں۔ اور آپس میں چندہ اکٹھا کر کے بیچارے کا مارا ہوا قرضہ ادا کر دیں۔ تاکہ ان کو آریوں میں شرمساری نہ اٹھانی پڑے:-

اودھو رام - لدھیانہ - اقبال گنج

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں:- (مینیجر)

تحائف سنہ ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے

بکم نومبر سنہ ۱۹۳۵ء تک آرڈر دینے والوں کو بھاری رعایت

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں۔ جسکی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں۔ جنکی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لئے ریل و ڈاک کے قانون۔ کرایہ ریل مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہو گی۔ خریدنے سے پہلے اس ڈائری کا ملاحظہ فرمائیں معہ سُنہری جلد کے قیمت صرف ۵/- بکم نومبر تک لینے والوں کو پونے تین روپیہ درجن:-

آریہ کیلنڈر سنہ ۱۹۳۶ء

یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کروایا ہے۔ اس کا سائز ۳۶ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہو گا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے۔ اس سے بڑا اور سستا کیلنڈر آپ کو اور کہیں نہیں ملے گا۔ اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دونوں رنگوں میں دی گئی ہیں:-

کیلنڈر کے اِرد گِرد مشہور آریہ پُرشوں کی تصویریں دی گئی ہیں

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند جی سرسوتی کے گیرے والا چتر تین رنگوں میں چھپا ہے۔ یہ چتر اس یوگیہ ہے۔ کہ ہاتھوں ہاتھ خریدی جائے۔ قیمت صرف ۴/- بکم نومبر تک لینے والوں کو سوا دو روپیہ درجن۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہو گا:-

کیلنڈر موتی تار رنگوں والا بھی چھپایا جائے گا۔ جس کے بیچ میں ایک سہ رنگی تصویر ہو گی۔ تصویر میں بھارت ماتا کو ہتھکڑیاں لگی ہوئی ہوں گی۔ اور سوامی دیانند جی وید کے پرکاش سے توڑ رہے ہیں۔ ساتھ ہی مہاتما گاندھی بھی اسی راستہ کا انوسرن کر رہے ہیں۔ قیمت فی تین آنے۔ بکم نومبر تک لینے والوں کو ڈیڑھ روپیہ درجن ملے گا:-

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج سرسہ کی طرف سے گوگا میڑی پر پرچار

ہر سال بھادوں کرشنا اشٹمی سے نومی تک اور بھادوں شکلا اشٹمی سے نومی تک ہوتا ہے۔ گوگا میڑی جو کہ ریاست بیکانیر میں سرسہ سے ۲۰ کوس کی دوری پر ہے) کے میلہ پر پورب کے لوگ آتے ہیں۔ اور شکلا میں چاروں طرف سے اسٹری پرش بہت دور دور سے آ کر اندازاً ۱۵-۱۶ ہزار سے بھی ادھک آ لیتے ہیں۔ اور مور پنکھ کے جھنڈے بندھے ہوئے نشان پرتیک استھان سے دھاری سنکھیا میں گوگا جی کی بھینٹ پوجا چڑھاتے ہیں ۔ آتے ہیں میڑی کے مکان والی قبر کے آگے سر لوائے اور مٹھائی رکھ دیتے ہیں۔ اور جو پرشاد چڑھایا جاتا ہے سب چڑھاوا مسلمان پجاریوں کو ملتا ہے +

آریہ سماج کئی سالوں سے یہاں ویدک دھرم کا پرچار کر رہا ہے۔ پرتی ورش اپدیشک اور بھجنیک یہاں پر لگے پر پرچار بھیجتا ہے۔ پرچار کا کام بڑے اتساہ سے کیا جاتا ہے سب کا بھوجن آریہ سماج کی طرف سے ہوتا ہے۔ اب کی بار گت بھادوں شکلا چھٹ کو ہی یہاں سے میلہ کے استھان میں اپدیشک اور بھجنیک آدی پہنچے۔ اور دوسرے دن اوم کے جھنڈے کا گاڑا گیا۔ اور میلہ میں سنگیرتن کیا۔ سنکیرتن بہت منار کیا اور اتساہ تھا۔ وہ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا تھا۔ رات کو ۸ بجے اسٹیج کی اپدیش اور بھجن بڑی بھاری حاضری میں ہوتے رہے۔

آٹھمی کو پراتہ سے کارروائی شروع ہوئی۔ اور سارا دن اپدیش اور بھجن ہوتے رہے۔ رات کو بھی اسی طرح پرچار ہوتا رہا +

نومی کو پراتہ کال ہون یگیہ ہوا۔ پھر پنڈت شری رام جی نے ایک سو پندرہ یگیوپویت کرائے۔ دن اور رات کو خوب اپدیش اور بھجن ہوتے + سرسہ سے پنڈت شری رام جی اپدیشک چوہدری بھادر سنگھ جی بھجن اپدیشک اور بابو سُندر رام بھجنیک اور ماسٹر ہرنبا لال جی۔ اور باہر سے مہاشہ رام جی کرنڈ والے۔ مہاشہ ہیرا لال گوپال۔ سنتو نرائن آدی نے خوب لگن سے پرچار کیا :-

(گنپت رام منتری آریہ سماج سرسہ ضلع حصار)

دہلی میں مہتہ جیمنی جی کا پرچار

مہتہ جیمنی جی ڈیرہ دون میں پانچ لیکچر آریہ سماج مندر اور کالج میں دینے کے بعد ۲۴ ستمبر کو صبح کے وقت دہلی پہنچے۔ پہلے ہی آریہ سماج سیتا رام بازار کی طرف سے دہلی کے اخبارات میں آپ کے لیکچروں کی بابت اشتہار شائع ہو چکا تھا۔ اور شہر میں پوسٹر وغیرہ چسپاں ہو چکے تھے :-

آپ نے پہلا لیکچر "ودیشوں میں ویدک دھرم پرچار" اور دوسرا لیکچر "زمانہ حال کی بیکاری" آریہ سماج مندر میں دیا۔ آپ نے ویدوں کی عظمت پر اور جاپانیوں کے ودوانوں کے بھی وچار پیش کئے اور یہ ثابت کیا۔ کہ وید فلاسفی کا خزانہ ہیں۔ اور غیر جاپانیوں کے لوگ خصوصاً جرمنی کے لوگ تو ویدوں کے بڑے ہی قائل ہیں۔ ۲۶- اور ۲۷ ستمبر کو آپ نے آریہ سماج چاوڑی بازار میں دو لیکچر "جرمنی پر بھارت کی سنسکرتی کا اثر" اور "جاپان کی حیرت انگیز ترقی" پر دئے۔ ان میں مہتہ جی نے یہ ثابت کیا۔ کہ جرمن لوگ دراصل براہمن تھے۔ شرمن (یعنی براہمن) لفظ کا بگڑ کر (جرمن) ہو گیا۔ وہ سب سنسکرت زبان کے بڑے ماہر تھا۔ چنانچہ پنجاب کی یونیورسٹی کے سب سنسکرت ڈیپارٹمنٹ کے ٹیچر جرمن ہی ہوتے آئے ہیں۔

۲۸ ستمبر کو آپ کا لیکچر ویدک دھرم کی خصوصیتوں پر ہندو ہائی سکول میں ہوا۔ آپ نے ثابت کیا۔ کہ وید ہی ہندوستان کا انمول خزانہ ہیں +

۲۹ ستمبر کی صبح کو آپ نے پھر آریہ سماج کی ہفتہ وار کارروائی میں "ویدک دھرم کی عظمت" پر لیکچر دیا۔ اس میں آپ نے مفصل طور پر آریوں کے کرتویہ بیان کئے۔ رات کو آپ نے ہندو ہائی میں "نوجوانوں کے فرائض" پر پرجوش لیکچر دیا۔ اس میں آپ نے گورنمنٹ جاپان کے طریقہ تعلیم پر روشنی ڈال بیان کیا۔ کہ کس طرح جاپان میں حب الوطنی کے خیالات بچوں میں ابتدا سے ہی ڈالے جاتے ہیں۔ مہتہ جی کے لیکچروں کا جنتا پر اچھا بھاو پڑا۔ مہتہ جی ۳۰ ستمبر کو بلند شہر روانہ ہو گئے۔ وہاں سے آپ خورجہ۔ علی گڑھ اور بنارس وغیرہ تشریف لے جائیں گے :-

(دھرم پال بی۔ اے۔ سیکرٹری ہندی ساہتیہ سمیلن)

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسام بنگال	آسامی بنگالی طلسمی راز یا خزانہ کرامات	نیپال بھوٹان

عجیب کتاب ناگری بھاشا میں ایک ناب سے نکل چکی ہے۔ اور اردو میں ماہ نومبر تک شائع ہو جاویگی۔ خریدار کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں آپ بھی جلد آرڈر بھیجکر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے اس میں آسام بنگالہ نیپال۔ بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگل پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے معجزات وحیرت انگیز نسخہ جات ہیں جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار تو مردہ کو بھی جلایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ (بنگال) اور نیپال کی ترائی میں جادو اور روشنی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے سنیما کی طرح روشنی کر دکھلائے گئے ہیں۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اس کتاب میں ایسی کی بھی تفصیلیں نقل کر دیگئی ہے جسکو ایک پورے سادھو مہاتما جھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے دس زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم بزرگ سر آسو توش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں بلکہ بھارت کے قابل تعظیم پوجیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہے انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی نامردوں کو مرد بے اولادوں کو اولاد بنا دینے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک چٹکلہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں کہ ایسی کتاب آج تک آپکی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپ کو ناپسند ہو۔ تو بتیں روز دیکھکر واپس کر کے قیمت لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھکر سچائی کی اور کیا گارنٹی ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ کتاب ہوگی بس کہ وہ بیس کوس کے اردگرد ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت اردو للعہ۔ ناگری ایڈیشن محصولڈاک ۱۲ اور خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۱۲ زائد ہونگے۔ تقریباً ۔۔ سو صفحات ہیں۔ (اردو) کی کتاب کے لئے شائع ہونے سے پہلے یعنی نومبر تک جو آرڈر بھیج دینگے۔ انکو چوتھائی قیمت کی رعایت دی جائیگی۔ اور مجلد کے لینے اور جو بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ کر دیں گے۔ انکو ۱۲ محصولڈاک بھی معاف یکم دسمبر سے رعایت کے لئے لکھنے کی تکلیف نہ اٹھا دیں :- پتہ :- مینیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ بینکرس شیلانگ (آسام)

Indian stores (5) G. merchant & Bankers Shillong (Assam)

موسم سرما شروع ہے

ہندوستان کے مشہور و معروف حکیم لوی ونود ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ موجد امرت دھارا کی زیر نگرانی تیار کردہ مندرجہ ذیل چند طاقت بخش ادویات میں سے کسی ایک کا استعمال کر کے سال بھر کے لئے طاقت کا خزانہ جمع کر لیں۔

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مرداں مفت منگواویں!

اکسیر ۲۰	اکسیر ۱۲ مہنت باجی کرن	اکسیر مہنت باجی کرن اوشدھ
شوجی مہاراج کا تجویز کردہ ہے۔ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو پہلوان بنا دینے والا نسخہ جو کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ بلغم وغیرہ کو بھی نافع ہے قیمت ۳۰ گولی للعہ نمونہ ۸ اکسیر ۲۰ درجہ اول قیمت چھ روپے نمونہ ایک روپیہ آٹھ آنے	یہ دوائی ان آدمیوں کے لئے مخصوص ہے جو بہت کمزور ہیں اس سے جریان و احتلام بھی دور ہوتے ہیں قیمت ۲۰ گولی صرف ایک روپیہ ۶۰ گولی تین روپے نمونہ ۵ گولی ۴	یہ ایک مقوی ٹانک دوائی ہے ۔۔۔ طاقتور بناتی ہے ۔۔۔ ادویات کا مجموعہ ہے قیمت ۔۔۔ گولی چار روپے ۔۔۔ گولی دو روپے ۔۔۔ گولی ایک روپیہ
اکسیر ۱۹ کشتہ طلائی درجہ اول: یہ سونا سو بار پھونک کر اول صاف کیا جاتا ہے پھر کشتہ چاندی بھی اسکے سامنے کچھ نہیں مرگ ونگ اور گھوڑے کو بھی بھی پر عاشق آتا ہے قیمت فی تولہ ۔۔۔ ماشہ ایک روپیہ چار آنے	اکسیر ۱۸ کشتہ شنگرف: نہایت مقوی باہ ہے سردیوں میں استعمال کرنے سے سارا سال قوت بحال رہتی ہے قیمت فی تولہ دس روپے چھ ماشہ پانچ روپے ۳ ماشہ ۳	کشتہ فولاد شنگرفی: مقوی معدہ جگر کو قوت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ امراض منی کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے ۶ ماشہ ۱۲

ملاحظہ: ۔۔۔ دن کے اندر طاقت کمال بخشتا ہے۔ بیسیوں طلا اور مقوی ادویہ استعمال کر کے اگر کامیاب نہیں ہوئے تو امرت دھارا کی دوائیں استعمال کریں ساتھ ہی کوئی مقوی دوائی بھی استعمال کریں تو بہت بہتر ہے قیمت فی شیشی ۔۔۔ نمونہ ۔۔۔ +

المشتہر: خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۳۱ لاہور

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر کے سماچار

(۱) مہاشہ آتمارام جی - مہاشہ وزیرچند جی اور گوسائیں ساگرچند جی کے گھروں میں ویشنوانر یگیہ کرائے گئے ؛

(۲) ۲ اکتوبر کو مہاشہ چانن رام نے گرہ پرویش سنسکار کروایا - آریہ سماج کو ایک روپیہ دکھشنا پراپت ہوئی +

(۳) ۳ اکتوبر کو آتمارام جی نے اپنے لڑکوں کے منڈن سنسکار کروالئے ستر دکھشنا ویشنوانر یگیہ ندھی میں دی - ایک روپیہ یتیم خانہ فیروزپور کے لئے دان دیا - سنسکار پنڈت آریہ منی جی نے کرایا +

(۴) ۴ اکتوبر کو ۹ بجے صبح لالہ لنبھیر ناتھ جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار ہوا - پنڈت آریہ منی جی نے سنسکار کی ودیا کھیائی - لالہ لنبھیر ناتھ جی نے ۱ ؍ آریہ سماج کو دان دیا ؛

(۵) ۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ست سنگ میں سوامی وشودھانند جی کا ویاکھیان "ادھیکار بھیتوں کا" کے وشے پر ہوا ؛

(۶) پچھلے ہفتہ میں مہاشہ سیتا رام جی و مہاشہ جگت رام جی دو سجن سماج کے نئے ممبر بنے -

(۷) آریہ کمار سبھا کے اُتسو پر پنڈت ہردیال جی - پنڈت چندر بھانو جی اُپدیشک - مہاشہ ماسٹر جی - مہاشہ جگت رام جی - مہاشہ مکند لال جی سیکرٹری و اُپدیشک پدھارے تھے ؛

(۸) وجے دشمی کا تہوار ۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو سماج مندر میں منایا گیا - ہون یگیہ کے بعد منتر شکتی کماری کے بھجن ہوئے - اس کے بعد سوامی وشودھانند جی اور پنڈت وشنو دت جی پردھان کے اُپدیش ہوئے - اس کے بعد اوم کے جھنڈے کی سماپتی ہوئی ؛

(گوسائیں ساگر چند اُپ منتری)

شردھانند دَل کی پریکھشائیں

گت ورش کی اور اس ورش منتر اُدھی پر جو سجن "ستیارتھ پرکاش" اور "آریہ سنسکار" پریکھشاؤں میں اُتیرن ہوئے تھے - اُن کی سیوا میں چھپے ہوئے پرمان پتر بھیجے جا چکے ہیں - جن کے پاس نہ پہنچے ہوں - وہ کرپا کر کے سوچت کریں -

۲ دسمبر کو "شردھانند بلیدان دوس" کے اوسر پر "شردھانند دل" کی اور سے ایک تیسری پریکھشا "آریہ سبھا سد" اور "ستیارتھ" ہوگی - جس کا پریکھشا شلک ۸ ؍ ہوگا - پاٹھیہ کرم اس پرکار ہے :-

(۱) پنچ مہایگیہ ودھی (سوامی دیانند کرت)

(۲) برہم یگیہ (پنڈت دیودت یا النکار کرت)

(۳) آریہ سبھاسد درپن (ایشور دت میدھارتھی کرت)

---

۴ تینوں پستکیں تین آنے میں آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر سے پراپت ہو سکتی ہیں -

پریکشک آریہ سبھاسد کو کم سے کم ان تینوں پستکوں کا سوادھیائے اوشیہ کر لینا چاہئے وشیش جاننے کے لئے دل کے پردھان منتری ایشور دت میدھارتھی معرفت آریہ سماج اجمیر کے پتہ پر پتر ویوہار کرنا چاہئے ؛

نوٹ :- نوکنا مقرر کی واجبیتی ادھیکش شردھانند دل ڈیرہ دون

آریہ سماج لدھیانہ کا پروٹسٹ

آریہ سماج لدھیانہ نے اپنے جنرل اجلاس منعقدہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء میں ذیل کا پرستاو سویکار کیا ہے :-

"آریہ سماج لدھیانہ بہار گورنمنٹ کے سرکلر (جو سرچ لائٹ اخبار مورخہ ۲۱ ۸ ۳۵ میں شائع ہوا ہے - اور جس میں آریہ سماج کے خالص دھارمک پرچار کو عیسائیت کے منافی بیان کیا گیا ہے - اور چھوٹا ناگپور ڈویژن میں آریہ سماج کے کارکنوں کو خطرناک بتایا گیا ہے - اور پولیس آفیسروں کو آریہ سماج کی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے) کے برخلاف زوردار پروٹسٹ کرتا ہے - یہ سرکلر بھارت سرکار کی عرصہ سے اعلان کردہ مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کی پالیسی کے سراسر خلاف ہے - ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کو کونسل میں بہار گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری نے اس کے متعلق جو بیان اور جوابات دئے ہیں - وہ آریہ سماج کی نظر میں بالکل ناتسلی بخش اور مبہم ہیں - یہ آریہ سماج گورنمنٹ سے بڑے زور سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس سرکلر کو بلا تاخیر واپس لے " ؛

(اُودھو رام سہایک منتری آریہ سماج لدھیانہ)

اسمبلی کے ڈپٹی پریذیڈنٹ گورُوکل کانگڑی میں

کل لیجسلیٹو اسمبلی کے ڈپٹی پریذیڈنٹ شری پنڈت اکھل چندر دت بدھوار سہت گورُوکل کانگڑی پدھارے اور سنستھا کا اولوکن کرا نہایت پرسن ہوئے - گورُوکل وشوودیالیہ کے گورنر تتھا وائس چانسلر پروفیسر ستیہ ورت جی سدھانت [illegible]

بھن بھن وبھاگ دکھلائے - اور گورُوکل کے سمبندھ میں سب کچھ بتلایا - گورُوکل کے ادھیکاریوں نے شری پنت دت سے گورُوکل کے آگامی اُتسو میں سملت ہونے کے لئے انورودھ کیا - جسے انہوں نے سہرش سویکار کیا - آگامی اُتسو میں جو غالباً ایسٹر کی چھٹیوں میں ہوگا - مہاتما گاندھی تتھا دیش کے انیک نیتاؤں کے سملت ہونے کی آشا ہے ؛

(مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکل کانگڑی)

آریہ سماجوں کو سُوچنا

پنڈت ہری رام جی شرما وشارد ویدک براج وید شاستری پرانا گڑھ خانہ پٹیالہ نے ایک ماہ میں ایک ستاہ شرلمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کو دھرم پرچار کرنے کے لئے آنریری طور پر دان دیا ہے - اب وہ آریہ سماجوں کو سوچنا دیتے ہیں - کہ اگر وہ سوتنتر روپ میں بھی اُنہیں بلانا چاہیں - تو اُن سے پتر ویوہار کر کے تاریخ مقرر کر سکتی ہیں - پنڈت جی کرایہ ریل گاڑی کے سوائے اور کسی قسم کی فیس نہیں لیتے - آریہ سماجوں کو اس موقعہ سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیئے ؛ (روشن لال گپتا)

شردھانند ٹرسٹ کی سرگرمیاں

یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء کو موضع سوامکا ضلع گوڑگانواں میں پنڈت دھرم دیو ودیالنکار سیکرٹری آل انڈیا سوامی شردھانند میموریل ٹرسٹ دہلی نے ۱۰۰ ہندوستانی عیسائیوں کی شدھی کی - اس موقع پر بھاری تعداد میں ہندو مہاجن اور سوشل ورکر موجود تھے - سنسکار کے بعد تقریباً ۵۰ بھائیوں نے سہ بھوج میں حصہ لیا - نیز پنڈت دھرم دیو پنڈت ستیہ دیو اور شری نرائن سنگھ جی کی تقریریں ہوئیں ؛

(منتری)

ویدک وواہ

۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بیدی ہربنس سنگھ کی دختر کی شادی شری دیو ... شہر [illegible] وواہ سنسکار پنڈت لکھشمی دت جی نواں شہر نواسی اور پنڈت رام ناتھ جی بدی نواسی نے کرایا - پانچ پانچ روپے پنڈتوں کو بطور دکھشنا دئے گئے - اور دو روپیہ آریہ سماج [illegible] کو [illegible]

(بھگتو رام آریہ اُپدیشک پردھان آریہ سماج بنگہ)

بھارت گرام پرچارک سبھا

آریہ نگر (ننوڑی) ضلع ہوشیارپور میں دسہرہ کا تہوار منایا گیا - نومی اور وجے دشمی کے دن ہون یگیہ کیا گیا - بھگوان رام کے جیون پر اُپدیش کیا گیا - رامائن (جو گیان کا بھنڈار ہے) کی روشنی میں بھارت ورش کے گراموں کی دُردشا سدھارنے کی طرف اگر پورے طور پر متوجہ ہو جائیں - تو دیش اور جاتی کے سارے کشٹ دور ہو سکتے ہیں ؛

(اودھو رام گنگوتم پردھان)

پنجاب کنیا مہاودیالیہ آلیہ لاہور کے سماچار

ہماری اپیل پر بلڈنگ کے لئے ..... لالہ گیان چند جی پوری نے نوشہرہ چھاؤنی سے مبلغ -/۱۰۰۱ روپے اور ... سردار سنت سنگھ جی نے مبلغ دو سو روپے اپنی طرف سے اور لالہ ولی رام جی تنیجہ کی طرف سے مبلغ -/۵۰ روپے دینے اور دلوانے کا وچن دیا ہے - اور ... ماسٹر جی ... پوری دہلی نے -/۱۶۳ روپے افریقہ سے اکٹھے کر کے بھیجے ہیں - اس لئے ان سب مہا نو بھاؤں کا ہردیہ سے دھنیہ واد کیا جاتا ہے - ابھی ڈیڑھ ہزار روپیہ کی اور ضرورت ہے - دانی مہاشیوں سے پرارتھنا ہے - کہ وہ کرپا کر کے اس رقم کو جلدی پورا کر دیویں ؛

(پرسا رام سیکرٹری)

شوک پرستاو

۱۱ اکتوبر کو دیانند نیشنل ہائی سکول پاٹودی ہاؤس کے ادھیاپک تتھا ودیارتھیوں کی شوک سبھا میں نمن لکھت پرستاو پاس ہوا :-

"دیانند نیشنل ہائی سکول پاٹودی ہاؤس دہلی کے سٹاف تتھا ودیارتھیوں کی یہ سبھا لالہ گردھاری لال جی ٹھیکیدار کی بے وقت مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے - آپ آریہ سماج کے پرانے سیوک تتھا اس سکول کے منیجر اور سدا سے مکھیہ شبھ چنتک تھے - آپ کی مرتیو سے آریہ سماج کو اور خاص کر اس سکول کو بڑی کھشتی پہنچی ہے - یہ سبھا ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے - کہ وہ اُن کی آتما کو شانتی دیں - اور اُن کے دُکھت پریوار کو دھیریہ پردان کریں - اُن کی یاد میں سمرتی میں سکول ۱۰ اکتوبر کو بند رہا ؛

(ہیڈ ماسٹر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

۱۔ انترنگ سبھا میں سروسمتی سے یہ پاس ہوا کہ لالہ پنڈی داس جی چنڈھوک کو سبھا سے اُپ پردھان اور بھائی رام لال جی اور لالہ منوہر لال جی سوری کو انترنگ سبھا کا ممبر مقرر کیا گیا ۔

۲۔ ۳ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مہاشہ سورج پرکاش جی ولد لالہ سیتا رام جی بہل کی شادی ہمراہ کرشلیا دیوی دختر لالہ بھیم مل درج ویدک ریتی سے پنڈت کرپا رام جی نے کروائی۔ اس موقعہ پر دکشنا کی اور سے ۸۵ روپے اور کنیا پکش کی اور سے بیس روپے مختلف سماجک فنڈوں کو بطور دان پراپت ہوئے ۔

۳۔ ۵ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مہاشہ نرنجن ناتھ جی ولد لالہ کرپا رام جی تلوار کی شادی ہمراہ شانتی دیوی دختر لالہ ایشر داس جی وہرہ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول گھوگھ پورن ویدک ریتی سے پنڈت بال مکند جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کرائی۔ اس موقعہ پر لالہ پنڈی داس جی سینئر اُپ پردھان و بھائی رام لال منتری اور مہاشہ سادھو رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا موجود تھے۔ پنڈت جی کے اُپدیش اور ہر ایک منتر کی بالتفصیل ویاکھیا کرنے سے حاضرین (استری اور پرشوں) کے دلوں پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ ہر دو پکشوں کی طرف سے پچاس پچاس روپے بطور دان مختلف آریہ سماجک فنڈوں کو پراپت ہوا ۔

(منتری آریہ سماج بھیرہ)

لالہ گردھاری لال جی چل بسے

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا ادھیر لیشن لالہ گردھاری لال جی کرشنا دھیکش آریہ سماج جو کہ آریہ سماج کے سچے سیوک تھے۔ اور دھرم ونتی اور خیالی کے لئے اچھے ہمدرد ہیں اُدھیہ سمپان رکھتے تھے۔ اور جن کا اس سماج کے ساتھ اٹوٹ ناطہ اور گہرا سمبندھ تھا۔ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ان کی آتما کے سر بگاش پر ہارڈک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے پریوار اور سمبندھیوں کے ساتھ ہمدردی پرگٹ کرتا ہے

جیوتی پرشاد منتری آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی

آریہ سماج لدھیانہ کا شوک پرستاؤ

لدھیانہ ۱۳ر اکتوبر آریہ سماج لدھیانہ کے جنرل اجلاس میں منتری جی مہاشہ کرشن جی مالک اخبار "پرتاپ" و "پرکاش" لاہور کی پوجنیہ ماتا جی کے سورگباش ہونے کی خبر کو آریہ سماج کے ممبران نے نہایت دکھ

سے سُنا۔ اور سروسمتی سے نشچے ہوا کہ شری مت مہاشہ کرشن جی کی پوجنیہ ماتا جی کے سورگباش ہونے پر آریہ سماج لدھیانہ ہارڈک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور منتری مہاشہ جی تتھا اُن کے پریوار سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوا ایشور سے پرارتھنا ہے کہ جہاں منتری مہاشہ جی کو دھیریہ دیں۔ وہاں اُن کی پوجنیہ ماتا جی کو سدگتی پردان کریں ۔

(منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج لدھیانہ میں ویشواز یگیہ

آریہ سماج لدھیانہ نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار اس کی گولڈن جوبلی کے اُپلکش میں ویشواز یگیہ ممبران آریہ سماج لدھیانہ نے اُلتناہ پوروک ۱۱ر اکتوبر سے کرانا آرمبھ کر دیا ہے۔ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۳۵ء تک پنڈت وشنو مترجی سناتک نے ذیل کے سجنوں کے گرہ پر ویشواز یگیہ کرائے۔ اور سوامی باصیں ودھیہ آٹھ آنے "ویدپرچار فنڈ" کے لئے دان پراپت ہوا ۔

۱۔ پنڈت جسونت رائے اور پنڈت وشنو متر

جی سناتک ۔۔۔ ۵ روپے

۲۔ لالہ مکھن لال جی بی۔ اے وکیل وزیرہ اُپ پردھان آریہ سماج ۔۔۔ ۱۲ آنہ

۳۔ لالہ کندن لال جی بی۔ اے اُپ پردھان آریہ سماج ۔۔۔ ۳ روپے

۴۔ ڈاکٹر بخت آور سنگھ جی پریذیڈنٹ آریہ سماج لدھیانہ ۔۔۔ ۲ روپے

۵۔ ماسٹر رام لال جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول ۔۔۔ ۲ روپے

۶۔ لالہ منگل سین جی اسسٹنٹ سیکرٹری آریہ سماج ۔۔۔ ۲ روپے

۷۔ لالہ مکھو رام ممبر کوشادھیکش ۔۔۔ ۲ روپے

۸۔ لالہ ہیمراداس جی افریقہ نواسی ۔۔۔ ۱ روپیہ

(نوٹ) لالہ کندن لال جی بی۔ اے کے یگیہ پر پنڈت کرشن کانت شاستری اور شریمتی شکنتلا دیوی جی اپدیشک تھیں ۔

لکھو رام ممبر خزانچی آریہ سماج لدھیانہ

آریہ سماجوں کو ضروری اطلاع

آپ سے آریہ سماج کے سنستھاپت ہونے کی تاریخ سے آج تک اگر کوئی تحریری مباحثہ سناتن دھرمیوں، مسلمانوں، عیسائیوں یا دیگر مت اور مذہبوں سے ہوا ہو۔ خواہ کسی بھی مضمون پر ہو۔ تو کرپا کر کے اُس کی ایک نقل یا طبع شدہ ہو۔ تو اُس کی ایک کاپی میرے پاس بھیج دیں۔ کتاب کی قیمت یا واپسی کتاب جیسی آگیا ہوگی بھیج دی جائے گی ۔

نوٹ :- اگر آپ کی لائبریری میں اس قسم کی کوئی کتاب ہو یا آپ کو کسی سجن یا پستکالیہ کا پتہ ہو جس نے اس قسم کی کتاب شائع کی ہو تو اُس کا پتہ بھیج دیں۔ اتی کرپا ہوگی ۔

نویدک :- جگدیش چندر منتری آریہ سماج ضلع حصار

انشورنس نیوز لاہور

لائبریریوں کے لئے رعایت

ایک شخص کی فیاضی

"انشورنس نیوز" (اُردو) ایک سال لائبریریوں کو تین روپیہ سالانہ کی بجائے دو روپیہ سالانہ میں دیا جائے گا۔ ایڈیٹر جس کی نسبت بذریعہ منی آرڈر وصول ہو۔ لہذا جو لائبریریاں اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ تو جلدی کریں ۔

مینیجر انشورنس نیوز ۔۔۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

آریہ سماج!

(از مہاشہ دیو دیال جی آشن منتری آریہ یووک سماج خیر پور سادات)

تو نے باطل پہ جو پائی ہے ظفر آریہ سماج
پہ ترے صدق وصفا کا ہی اثر آریہ سماج

ظلم پر ظلم اُدھر اور اِدھر آریہ سماج
ہر مصیبت میں ہا سینہ سپر آریہ سماج

کامیابی نے لئے دوڑ کے پاؤں اس کے
پریم وید لئے نکلا جدھر آریہ سماج

قوم کھو بیٹھی بیہوشی میں سب کچھ اپنا
خوابِ غفلت سے جگاتا نہ اگر آریہ سماج

ہر قدم پر ہوئیں سو آفتیں گر چہ حائل
ڈگمگایا نہ رہِ حق سے مگر آریہ سماج

تیرا دیوانہ ہے ہر پیر و جوان و طفلک
تیرا پروانہ ہے ہر فرد بشر آریہ سماج

(اوم تم)

آپ تعجب کریں گے! لڑکی کی ضرورت

ایک ۳۰ سالہ باعزت گوتم اگروال ایگیور کے لئے جس کی پتنی شریمتی کا ۱۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو دیہانت ہو چکا ہے۔ اور اس میں سے ایک لڑکی موجود ہے ۱۶ سالہ کنواری یا بالی ودھوا (بغیر اولاد کے) کی ضرورت ہے۔ پونا سے ماہوار آمدنی اور کافی جائداد کا مالک ہے۔ علاوہ ازیں ایک ساہوکار خاندان سے تعلق رکھنے کے علاوہ نیک چلن خوبصورت، تعلیم یافتہ اور گھر کے کام کاج میں ماہر نہایت ہو۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

بالمکند منتری آریہ سماج نابھہ۔ ریاست نابھہ

آپ تعجب نہ کریں بلکہ تحفہ ضرور منگائیں

اور ایک لاکھ روپیہ حاصل کیجئے!

ہر ایک بیماری کی دوائی مفت دی جاتی ہے اور علاج شرطیہ کیا جاتا ہے۔ نادر نسخہ لیکر آپ روپیہ کما سکتے ہیں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر بہترین طبی ماہوار رسالہ "حکمت دیسی" مفت طلب کریں۔ جواب کے لئے ٹکٹ آنا ضروری ہے

پتہ:۔ حکیم لالہ سری رام دوساخانہ مقام کھمانوں ضلع انبالہ (پنجاب)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا شاندار سالانہ جلسہ

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-اور ۲۲ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ۸ ستمبر سے سوامی رودرانند جی کی پرچار منڈلی کی کتھا آریہ سماج مندر میں ہوتی رہی۔ شہر کے سب نر ناری روزانہ کتھا میں آتے رہے۔

نگر کیرتن:- نگر کیرتن ۲۰ ستمبر کو ۴ بجے شام سے رات کے ۹ بجے تک رہا۔ سب سے آگے دو آریہ بینڈ باجے تھے۔ ان کے ساتھ مہاشہ آنند دیو جی۔ مہاشہ سالبنداس جی بی اے ایل ایل بی۔ رگھوناتھ سہائے جی اور مہاشہ جگدیش لال جی اوم کا جھنڈا لہراتے ہوئے ویدک دھرم کی جے منا رہے تھے۔

ان کے پیچھے دو بھجن منڈلیاں تھیں۔ پہلی منڈلی جمّا منڈلی جس میں آریہ سماج ماڑی کی منڈلی اور اس کے ساتھ پنڈت ٹھاکر رام۔ مہاشہ وساوا رام۔ مہاشہ ودھاوا رام اور پنڈت دیوان چند تھے۔ دوسری منڈلی میں مہاشہ کبیر چند۔ مہاشہ شمشیر سنگھ اور مہاشہ ہنس راج جی کلاس والیہ اپنے بھجنوں سے جنتا کو آنند کر رہے تھے۔ جلوس میں بہت ہی رونق تھی۔ سب انسپکٹر صاحب تھانہ قلعہ سوبھا سنگھ جلوس کے ساتھ ساتھ رہے۔ ۲۱ اور ۲۲ ستمبر ۱۹۳۵ء کو پنڈال میں کم سے کم دو ہزار کے قریب استری پُرش شامل ہوتے رہے۔

۲۱ ستمبر کو سوامی رودرانند جی۔ پنڈت دیوان چند جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر اور پنڈت منسا رام جی کے اپدیش اور مہاشہ شمشیر سنگھ و مہاشہ کبیر چند جی کے منوہر بھجن ہوتے رہے۔ شام کو پانچ گاؤں کے سُوال بھائیوں کی پنڈت دیوان چند جی نے شُدھی کی۔

۲۲ ستمبر کو سوامی رودرانند جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر اور پنڈت منسا رام جی کے ویاکھیانوں اور مہاشہ کبیر چند جی نیز مہاشہ شمشیر سنگھ جی۔ مہاشہ وساوا رام جی اور پنڈت ٹھاکر رام جی کے بھجنوں نے خوب آنند کی ورشا کی۔ اور مہاشہ راجپال جی نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعد دوپہر مہاشہ سالبنداس جی بی۔ اے۔ مہاشہ دیوان چند جی۔ مہاشہ بھگت رام جی اور مہاشہ منشی رام جی نے تلوار اور مرہٹی کے کرتب جنتا کو دکھلائے۔ رات کو شانتی پاٹھ اور آرتی کے بعد جلسہ سماپت ہوا۔

شُدھی:- ۲۰-۲۱-اور ۲۲ ستمبر کو شُدھی کی گئی۔ اور تینوں دنوں میں تقریباً دس گراموں کے سُوال بھائیوں کو شُدھ کیا گیا۔ جلسہ سے چند روز پہلے پنڈت سنت رام جی اُپدیشک میگھ اُدّھار سبھا۔ مہاشہ وساوا رام جی اور پنڈت ٹھاکر رام جی شُدھی کے لئے لوگوں کو تیار کرتے رہے۔ اور شتابدی کے لئے ۶۰ روپے آٹھ آنے وشوانند بیگم اور دان کی صورت میں فراہم کرکے سبھا کو ارسال کئے گئے۔

(راجپال منتری آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پُرش کا دھارمک کرتویہ ہے

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

بخوشی اپنے پالیسی ہولڈروں میں بونس کی دائیگی کا اعلان کرتی ہے
عمر بھر کی پالیسیوں پر ۱۱۲ روپیہ ۸ ر برائے پانچ سال
میعادی 〃 〃 ۸۷ 〃 ۸ر 〃 〃
بھارت میں بیمہ کرائیں۔ تفصیلات کے لئے لکھیں:-
(ایکٹنگ جنرل منیجر)

وشوانز بیگیوں کے لئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں چیز اعلیٰ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت نرخ ۸ ر ۱۰ ر فی سیر۔

ملنے کا پتہ:-
بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وشو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ)

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

پچاس برس سے مشہور ولایتی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR
TRADE MARK
(REGD)

تکلیف اور اٹھانا نہیں پڑیگا

(REGD)
رنگ رنگ

داد کا مرہم

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار کے لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔
قیمت فی ڈبی ۴ر۔ محصول ڈاک ۲ ڈبی تک ۷ر۔ نمونہ ۲ر جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

(REGD)
جوڑی تاپ

(تپ۔ لرزہ اور طحال کی دوا)

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہٰذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو جوڑی تاپ ضرور پلائیے۔ اس سے بڑھکر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے خوب بھوک لگا کرتی ہے اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار +
قیمت بڑی شیشی ۱۵ر۔ ڈاک محصول ۱۰ر۔ چھوٹی شیشی ۹ر۔ ڈاک محصول سات آنے

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

ایجنٹ
لاہور کے ایجنٹ - مینجر پیسہ اخبار
امرتسر 〃 - ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"پرکاش" لاہور کا "دیانند انک"

(سائز ۲۰×۲۶)

۲۷ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کا پرچہ ہوگا

پیارے ناظرین! یہ ہمارا آخری نوٹس ہے۔ جو "دیانند انک" کے متعلق آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جارہا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد ۲۷ر اکتوبر کا پرچہ "دیانند انک" کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ لہذا ہماری ذیل کی چند پرارتھناؤں پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے:-

منتری مہودیوں سے پرارتھنا ہے کہ اپنے آریہ سماج کے لئے آج ہی آرڈر لکھ کر بھیج دیں۔ اگر آپ آج نہ بھیجیں گے۔ تو آپ کے آرڈر کی تعمیل کرنے میں ہمیں دقت درپیش آئے گی۔ اور آپ کو غالباً مایوسی۔ کیونکہ "دیانند انک" سے محرومیت کسی آریہ سماج کے لئے یقیناً ناقابل برداشت ثابت ہوا کرتی ہے۔ اور یہ بات ہمارے تجربہ میں آچکی ہے —— دیر نہ کیجئے۔ اپنے آرڈر آج ہی بھیجدیجئے +

ایجنٹ صاحبان سے ہمیں یہ گزارش کرنا ہے کہ اس بار کا "دیانند انک" آریہ سماج کے لٹریچر میں ایک نمایاں اضافہ کرنیوالی چیز ثابت ہوگی۔ جو ناظر بھی اسے مطالعہ میں لائے گا۔ اس کی خوبیوں سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے گا۔ اس نمبر کی ضخامت۔ کتابت طباعت۔ کاغذ۔ سہ رنگی تصویر۔ ٹائیٹل پیج اور دیگر ظاہری و معنوی خوبیاں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس قدر خوبیوں کے باوجود قیمت گزشتہ سالوں کی نسبت کم کردی گئی ہے۔ یعنی ۴ر کی بجائے ۳ر۔ اندریں حالات بھائی صاحب! آپ اس نمبر کو اپنی کمائی کا اچھا خاصہ ذریعہ سمجھ کر زیادہ سے زیادہ آرڈر آج ہی بھیجدیں۔ تاکہ آپ کو بعد میں پچھتانا نہ پڑے +

اشتہار دینے والے اصحاب کی خدمت میں ہمیں یہ کہنا ہے۔ کہ "پرکاش" کا "دیانند انک" آریہ سماجک حلقہ میں نہایت مقبول اور ہر دلعزیز نمبر شمار ہوتا ہے۔ اسے تقریباً پانچ لاکھ آریہ مطالعہ میں لاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بیسیوں مشتہرین نے اپنی تجارت کو اس نمبر کے ذریعہ چار چاند لگا لئے ہیں۔ اس سال کا نمبر بھی مشتہرین کے مطلب کی چیز ہوگی۔ اس نادر موقع سے فائدہ اُٹھانے کے لئے اُنہیں اپنے اشتہارات کے لئے جلد از جلد جگہ و اُجرت کا فیصلہ کر لینا چاہئے۔ جو اشتہار پہلے موصول ہوگا۔ وہ قدرتاً اچھی جگہ حاصل کریگا۔ قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا معرفت اخبار "پرتاپ" لاہور آنی چاہئے +

ویدپرچارو "پرکاش" کے پریمیوں کو "آریہ سماج۔ ویدک دھرم اور رشی دیانند" کے متعلق غیر اقوام کے تعلیم یافتہ افراد اور غریب و مستحق افراد کو واقفیت دلانے کے لئے یتھا شکتی دھن دان دینا چاہئے۔ تاکہ اُس سے اُنہیں "دیانند انک" مفت بھیجا جائے:

نوٹ:- ایک پرچہ کے لئے ۳ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ ۱۰۰ سے زائد پرچوں پر محصول ڈاک معاف۔ ۱۰۰ سے کم تک کی صورت میں بذمہ خریدار:

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ:- **مینیجر ہفتہ وار "پرکاش" لاہور**

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

قیمت سالانہ - چار روپے

PRAKASH LAHORE
प्रकाश

پرکاش
هفت وار لاہور

دیانند انک کا

ایڈیٹر
ناتھ جالپوری

نمبر (۴۳/۴۴)
۲۷ اکتوبر و ۳ نومبر ۱۹۳۵ء

پروپرائٹر
کرشن بی اے

جلد (۳۲)
انوار ۱۱/۱۸ کارتک سمت ۱۹۹۲

ओं इन्द्रं वर्धन्तो अप्तुरः कृणवन्तो विश्वमार्यम
अपघ्नन्तोऽरावणः ।।

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ آدرش　　　آریہ سبھیتا کا درشن　　　اپورو پستک

ویدک سمپتی

(لیکھک شری پنڈت ساہتیہ بھوشن رگھونندن شرما جی)

اس اپورو پستک کے وشے میں ودوان لوگوں کی سمتیاں دیکھئے:-

شری سوامی سوتنترانند جی اچاریہ اپدیشک ودیالیہ لاہور یہ پستک اتینت اپیوگی ہے۔ ویدک اپورشیتا۔ وید کا سوتہ پرمان ہونا۔ وید میں اتہاس نہیں ہے۔ وید کے شبد یوگک ہیں۔ اتیادی وشیوں پر پرمانوں سے وچار کیا ہے۔ میں سامانیہ روپ سے پرتیک بھدر پرش سے اور وشیش روپ سے ویدک دھرمیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ اس پستک کو اوشیہ پڑھیں۔ اس پستک کا پرتیک پستکالیہ میں ہونا اتینت اوشیک ہے۔ یدی ایسا ہو سکے۔ تو پرتیک آریہ سماج میں تو اس کی ایک پرتی ہونی ہی چاہیئے۔

شری آچاریہ رام دیو جی گورنر کنیا گوروکل دہرہ دون میں پرکاش کے ان وچاروں کے ساتھ پورنتیا سہمت ہوں کہ اسکے لیکھک نے ویدک۔ برہمن۔ ادھیاتمک۔ راج نیتک سماجک۔ پراچین تتھا ارواچین ساہتیہ۔ پرانے شاستر۔ بھوگول۔ کھگول۔ جیوتش۔ نانا پرکار کے گیان تتھا جاتی اور آدی انیک وشیوں کا درگ درشن اس پستک نے ہمیں کرایا ہے۔ اور بھن بھن وشیوں پر لکھے گئے انیک پاسچاتیہ تتھا پوروی ودوانوں کے وودھ گرنتھوں کی نہ دیکھ کے آریہ سدھانتوں کو کھینچ اور پرمانوں سے پشٹ کیا ہے۔ ویدوں کی پراچینتا ستھاپت کرنے میں ارواچین دارشنک وکرم جو دیتے ہیں انکا اتہاس سدھ کر دیکھا شکیہ پرتیت کیا ہے۔ اس کا کھنڈن آپ نے بہت سے یکتیوں دوارہ اتم پرکار سے اس پرکار انیک انیک پرمانوں سے دیدیا ہے۔ انکا اتہاس کی ستھاپنا کھنڈت کیگئی ہے۔ اسکے اتی رکت پراچین آریوں کے کلا کوشل کے گیان کے سمبندھ میں نئی کھوج کرکے ودوان لیکھک نے اپنی کھوج سمبندھی یوگیتا کا پورا پریچے دیا ہے۔ ۔ ۔ اس میں کوئی سندیہہ نہیں کہ یہ پستک بڑی ہی اپیوگی اور نئی کھوج اور ایتہاسک پرمانوں سے یکت ہے اسلئے ہر ایک آریہ پرش۔ آریہ اپدیشک اتھوا پاٹھک اور ودیارتھیوں کے من کرنے اور پاس رکھنے یوگیہ یہ پستک ہے سبھی سماجوں میں اسکی کتھا کرنی چاہیئے تاکہ جنتا لیکھک کے پرشرم سے پورا پورا لابھ اٹھا سکے۔

شری پنڈت نردیو جی شاستری مصوری۔ ۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۴ء ہم نس سنکوچ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ گرنتھ "یتھا نام تتھا گن" کو ٹی کا ہے۔ کئی پرکرن تو اتنے منورنجک ہیں۔ کہ ان کو بار بار پڑھنے پر بھی ترپتی نہیں ہوتی۔ ۔ سلونہ ایسے ہی گرنتھ ویدک دھرم و آریہ سنسکرتی کی مہتتا کو پرسرت کر سکتے ہیں۔ پرتیک ہندی پستکالیہ و دھرم مندر میں رکھنے کی وستو ہے۔

شری سوامی ویدانند جی مہاراج گوروکل چتوڑ راجپوتانہ۔ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۳۴ء ویدک سمپتی نام کی پستک اپنے وشے کی ادوتیہ پستک ہے۔ ستیارتھ پرکاش کے ساہتیہ میں اس کی سمانتا کی انیہ پستک آج تک نہیں لکھی گئی۔ اس پستک کا کرم ایسا دوچک ہے کہ پڑھنے میں رچی ادترو تر بڑھتی ہی جاتی ہے۔ اس پستک میں یہ سپھلتا پورنک سدھ کیا گیا ہے۔ کہ سرشٹی کی پراپتی کے لئے ورتمان سبھیہ سنسار نے جن اپایوں کا اولمبن کیا ہے وہ گھاتک ہیں ان کے ستھان پر سنسار جب ویدک سبھیتا کا آشرے لیگا تبھی اسے سکھ پراپت ہوگا۔ میرا وشواس ہے کہ اس پستک کو پڑھنے کے پشچات کوئی بھی ستیانویشک۔ وید اور ویدک سبھیتا کا پریمی بنا نہیں رہ سکتا۔ یہ پستک سنسار کے لئے اتنی اپیوگی سمجھی ہے کہ اس کا انوواد سنسار کی سب بھاشاؤں میں یتھا شکتی شیگھر ہو جانا چاہیئے۔

پنڈت دیوراج جی ودیا واچسپتی بہت دن ہوئے آپ کی بھیجی ہوئی ویدک سمپتی نام کی پستک مجھے سمتی کیلئے پراپت ہوئی تھی۔ میں نے پرایہ ساری پستک کو پڑھ ڈالا۔ جتنی پرشنسا کی جائے اتنی تھوڑی ہے۔ اس پستک میں ویدک سدھانتوں کے پشٹی کے پرکار کو دیکھ کر ہم پرمیشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ اس پستک کا ہندوؤں کے گھر گھر میں پرچار ہو۔

پنڈت بھگودت جی ایم۔ اے۔ (ویدک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ماڈل ٹاؤن لاہور) ویدک سمپتی پستک پراپت ہوئی۔ سب پرایہ سارا ہی گرنتھ دیکھ گیا ہوں۔ گرنتھ اتینت اپادیہ اور لیکھک کے پرشرم کا پھل ہے۔ انیک وشیوں پر گرنتھ کار کا لیکھ مارمک ہے بھاشا و گیان پردان کا لیکھ بہت دچار پورن ہے۔ ۔ ۔ پستک مارمک ہے میں اس کی جتنی پرشنسا کروں تھوڑی ہے۔ میں نے سویم اس سے کئی باتوں کا لابھ اٹھایا ہے۔

ویدک و گیان (ماسک) اپریل سنہ ۱۹۳۴ء آپ نے اس پستک میں پرایہ وید کے سمبندھ میں اٹھنے والی سبھی سمسیاؤں پر اچھا پرکاش ڈالا ہے۔ وید کے کال نرنیہ۔ وید کی رچنا کا کال۔ وید میں اتہاس کی سنا۔ ویدک سنسکرتی تتھا ویدوں و ویدک کے آدرش اور بیدیں پر آریہ سبھیتا کے دگ درشن آدی نانا وشیوں پر آپ نے بڑی ہی سندرتا اور بیچ کر بھاشا میں وچن کیا ہے۔ آپ کی لیکھن شیلی دسترت اور سوتنتر ہے۔ اسکے بیچ میں سے گذرنے والا پاٹھک لیکھک کے منتویوں پر بہادت ہوئے بنا نہیں رہ سکتا۔ ویدک کی بہت سی سمسیائیں سپشٹ ہو جاتی ہیں۔ ۔ ۔ سوادھیائے پریمی کیلئے تو یہ ایک اتم اور درشد مالک بھوجن ہے۔

آریہ پرکاش ۹ ستمبر سنہ ۱۹۳۴ء ساہتیہ بھوشن پنڈت رگھونندن شرما نے بڑے پرشرم سے ویدک سمپتی نام کی اپیوگی پستک رچی ہے۔ یہ ایک سنگرہ گرنتھ ہے۔ آریہ ہندو کو اس کی ایک کاپی اپنے گھر میں اوشیہ رکھنی چاہیئے۔ پان سپاری یا کپڑوں کا خرچ کم کرکے ویدک سنسکرتی کے پرتی پریم دکھانے کیلئے اس کی ایک جلد ضرور خریدیں۔ (گجراتی سے ترجمہ)

ویدک دھرم (ماسک) اس اپیوگی گرنتھ میں پرتھم کے دو بھاگوں میں ویدوں کی پراچینتا اپورشیتا اور سرشٹی کی سدھی انیک پرمانوں سے کی ہے وید کا پرتیک ورن اپنا اپنا سوبھاوک ارتھ رکھتا ہے۔ یہ گرنتھ کار کا سدھانت ہے۔ ادرگھٹھر وگیان" نامک پستک میں اس کی سدھتا کی گئی ہے یہ ایک مہتوپورن وشے ہے۔ اس کا سنکشیپ سے ورنن کرنا بھی یہاں اسمبھو ہے پرنتو یہ بات اس گرنتھ کے پہلے دو بھاگ پڑھنے سے سمجھ میں آجائیگی۔ اور اپنی آریہ سبھیتا کی وششٹتا بھی دھیان میں آجائیگی۔ بیدیوں میں ورنت کتھا ویدوں کی اپورشیتا بتانے کا کیا آویش ہے تتھاپی اپستو جینیہ۔ ملنا۔ ۔ مترمیہ برہمن شاستر۔ جیوتش شاستر۔ ماتوجاتی کے مول پرش۔ آدی سرشٹی کا ستھان۔ آدی بھاشا و ویدک بھاشا۔ آدی کی بھاشا کا سنسکرت۔ جند۔ فارسی انگریزی مصری عربی۔ جاپانی۔ درواڑ آدی بھاشاؤں سے سمبندھ ویدک بھاشا کی پریورتن شیلتا۔ اکشر ارتھ اور لپی انیادی پر گرنتھ کرتا نے ہی ادبھت وچار کئے ہیں۔ ۔ بھوگول واستو۔ بدار بھ گیان۔ پشو پالن ساہیہ ہی راجیہ شاسن آدی سمپورن شاستروں کا سمبندھ کیا ہے۔ یہ سب گیہ پرمانوں سہت اس ودتیہ گرنتھ میں پاٹھک دیکھ سکتے ہیں۔ ایسے اپورو گرنتھ کا ہم سواگت کرتے ہیں۔ اور پرتیک ویدک دھرمی سے ہم سانورودھ پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس گرنتھ کو اپنے گھر میں رکھیں اور اس گرنتھ کا پاٹھ پرتیک کے واسی کے گھر میں ہونا ہے۔

سار ودیشک دہلی ایسے اتم گرنتھ کو پرکاشت کرکے سیٹھ سورج جی بھیم داس جی نے آریہ جنتا و وششٹا سوادھیائے شیل و ودوان منڈلی کا بڑا بھاری اپکار کیا ہے۔ پستک وشے کا بڑی یوگیتا سے اس گرنتھ میں یہان وچار کیا گیا ہے پرمانوں اور یکتیوں سے وشیوں کو خوب پشٹ کیا گیا ہے کاغذ چھپائی آکار پرکار ایک سب اتم ہیں اس پستک کی ایک ایک پرتی پرتیک آریہ پستکالیہ میں اوشیہ رہنی چاہیئے جس سے سوادھیائے شیل نر ودھی بھی اس سے لابھ اٹھا سکیں۔ (دھرم دیو ودیا واچسپتی)

ارجن ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۴ء ویدک سنسکرتی کا دستر پریچے دینے سے پورو لیکھک نے پرتھم دو کھنڈوں میں یہ سدھ کرنیکی کوشش کی ہے کہ وید اتینت پراچین ہیں اور آدی سرشٹی میں بنائے ہوئے ہیں۔ لیکھک کی پرتی پادن شیلی اتم اور ویدتا پورن ہے۔ انتیم کھنڈ ویدوں کا پورک کہا گیا ہے تیسرا کھنڈ اتہاسک ہے جس میں باہر سے آئے والے ودیشیوں کے سنسرگ سے آریہ سنسکرتی پر جو پربھاو پڑا اسکا ذکر ہے پراچین شاستروں میں کہاں کہاں پریورتن کئے گئے اس سمبندھ میں ودوان لیکھک نے کچھ پرکاش ڈالا ہے۔ ۔ چوتھے کھنڈ میں وید اور اسکی شاکھاؤں پر وچار کرکے انتر ویدک سنسکرتی کا آدرش بتانے کی چیشٹا کی گئی ہے وشن آشرم پرمپرا۔ تیاگ وکا آدرش اور موکش کا پرم اودیش آدی پر جو وچار کیا گیا ہے وہ کیول دھرم شاستر پر ہی چرچا کرنیوالے کیلئے ہی نہیں بلکہ اتہاس کے جگیاسو کیلئے بھی اپیوگی ہے۔ سمپورن گرنتھ میں لیکھک کی شیلی اتنی وودتا پورن ہے کہ لیکھک کے ہوگیت بیگیہ ہونے میں کوئی سندیہہ نہیں رہتا۔ لیکھک آریہ سماج کے ودوان ہیں۔ پرنتو اس میں ان کا ساہٹ نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ ویدوں سے نادیوں گادی نکالنا بیرتھ ہے۔ شبدوں کی کھینچا تانی ہے۔ ویدک سبھیتا تیاگ کی سبھیتا تھی ان میں دھرم بھونک اتنی کو بہت مہتو کبھی نہیں دیا گیا۔ ہم امید ہے پرتیک آریہ سماجک ودوان۔ شاستر پر چرچا کے پریمی اور پراچین بھارتیہ اتہاس کے ودیارتھی سے اس بیگیہ گرنتھ کو پڑھنے کا اوشیہ انورودھ کریں گے۔

دیگر بیشمار مہاپرشوں ودوانوں اور اخباروں نے تعریف کی ہے اسلئے آپ اسکی ایک کاپی منگوا کر ضرور پڑھیں

ضخامت ۸۲۰ صفحات قیمت ۶ روپے ڈاک خرچ ایک روپیہ۔ ایک کاپی کیلئے بذریعہ منی آرڈر ۷ روپے بھیجیں۔ ودیش سے ۸ روپے

ملنے کا پتہ
نشری سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارا)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

कहूं क्या कि कया कया दयानन्द था,

नज़र में न उसकी था इंसां अछूत,
अछूता अछूतों का दिलवन्द था ।
यतीमों के सिर पै था ज़ि पिदर,
कि साईं का साया दयानन्द था ।
भरोसा है सादिक ! मुझे सदक,
वह फतह सदाकत कि सौंगन्द था ।

चमुपति

Only Photo page Printed at the Arorbans Press Anarkali Lahore and Published from Prakash Office Hospital Road, Lahore by B. Dewan Singh Printer & Publisher.

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش رشی دیانند اَنک

۲۷ اکتوبر – ۳ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۱/۱۸ کارتک سمت ۱۹۹۲

نوین بھارت کا جنم داتا

کسی مہاپُرش کی پُنیہ سمرتی میں اپنی شردھا کے پھول ارپن کرنا ایک پرکار سے بہت دشوار کام ہے کیونکہ ایسا کرنے کا حق اس ویکتی کو ہوتا ہے جو اس مہاپُرش کی شکشا پر پوری طرح عمل کرے۔ اس لئے آج بھگوان دیانند کے نروان دوس پر آریہ سماج کے اس پرورتک کی یاد میں کچھ لکھتے ہوئے میرا قلم رُکتا ہے کیونکہ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے اس رشی کے دشمن میں کچھ لکھنے کا ادھیکار بھی ہے یا نہیں۔ لیکن آج میرے کندھوں پر ایک اور بوجھ بھی ہے۔ میں نے اس ویکتی کی طرف سے بھی رشی دیانند کے چرنوں میں شردھا۔ بھگتی اور پریم کے پھول ارپن کرنے ہیں۔ جس کے جیون کا ایک ایک کشن رشی کی شکشا کے پرچار میں صرف ہوا ہے جس کے شریر کے روم روم میں رشی بھگتی کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے جس نے اپنا سارا جیون آریہ سماج کی سیوا میں لگا دیا ہے۔ ندرجو ویدک دھرم کی سیوا کی اتنی لمبی اور دشوار منزل طے کر لینے کے بعد بھی ویسا ہی اتساہک ہے۔ جیسا اس وادی میں پہلا قدم رکھتے وقت تھا۔ پوجیہ پتا جی کی علالت نے میرے ذمہ یہ فرض لگایا ہے کہ میں اُن کی طرف سے بھی بھگوان دیانند کے نروان دوس پر اس رشی کے رِن سے اُرن ہونے کے لئے چند ایک شبد لکھوں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اپنے اس فرض کو اچھی طرح سرانجام دے سکوں گا یا نہیں۔ لیکن مجھے وشواس ہے کہ اگر میری تحریر ناظرین "پرکاش" تک میرے وچاروں کو نہ پہنچا سکی تو اس میں چھپے ہوئے بھاؤ انہیں ضرور ان تک پہنچا دیں گے۔

میں نے اپنے ۲۷ برس کے جیون میں بھارت ورش کے اتہاس اور بڑے بڑے مہاپُرشوں کے جیون کا جو تھوڑا بہت مطالعہ کیا ہے۔ اس سے میں اس پریام پر پہنچا ہوں کہ جو پرکاش دیانند کے جیون میں دکھائی دیتا ہے۔ دوسرے مہاپُرشوں کے جیون میں بہت کم ملتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ

ان کے جیون کو پڑھ کر انسان کے سامنے خود بخود ایک نئی دنیا پیدا ہو جاتی ہے۔ اسے ایک نیا راستہ دکھائی دینے لگتا ہے۔ اور وہ ایک نئی منزل کا مسافر بن جاتا ہے۔ بعض دفعات تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ بھارت ورش میں جو اندولن آج چل رہے ہیں۔ وہ دیانند کی شکشا کا عملی نامکمل روپ جا رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کسی بھی تحریک کی تہہ میں جا کر دیکھیں سیاست کی تعلیم کسی نہ کسی صورت میں ضرور دکھائی دے گی۔ یہ صحیح ہے۔ کہ بعض لوگوں نے اسے درست نہیں سمجھا۔ اور وہ غلط راستہ پر گامزن ہو رہے ہیں۔ لیکن کوئی اندولن ایسا نہیں۔ جس میں رشی دیانند کی شکشا کا کام نہ کر رہی ہو۔ ہم اپنے دیش کی سوتنترتا کے لئے لڑ رہے ہیں۔ مہاتما گاندھی ہمیں کھدر پہننے۔ اچھوت پن دور کرنے۔ برہمچاری رہنے۔ اپنے دیش سے پریم کرنے۔ اپنی دیویوں کو شکشا دینے اور انہیں پردہ کی قید سے آزاد کرنے کا اُپدیش دے رہے ہیں۔ پرنتو اگر ہم آج سے ۵۰ سال پہلے کی ہندوستان کی تاریخ پر درشٹی ڈالیں۔ تو ہمیں پتہ لگے گا۔ کہ جو کچھ آج گاندھی جی کہہ رہے ہیں۔ وہی ۵۰ سال پہلے رشی دیانند کہہ گئے تھے۔ اس لئے اگر میں بھگوان دیانند کو نوین بھارت کا جنم داتا کہوں۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جو کچھ اس وقت مہاتما گاندھی نے سیاسی اور مجلسی میدان میں کیا ہے سوامی جی اپنے جیون کال میں اتنا نہ کر سکے۔ لیکن اس کے باوجود بھی میں رشی دیانند کو مہاتما گاندھی کا اگرگامی سمجھتا ہوں۔ ایک تو اس لئے کہ اپنے جیون کال میں انہیں مذہبی میدان میں بھی دیانند اتنا کچھ کر گئے۔ جو اُن کے بعد آج تک کوئی دوسرا ریفارمر نہیں کر سکا۔ اور دوسرے جیسے ٹیلک سُدھارک کا انہوں نے ہمیں راستہ دکھا دیا تھا۔ ہماری بدقسمتی سے وہ زیادہ دیر زندہ نہ رہ سکے۔ اگر مرتیو کا ہاتھ ان پر نہ پڑتا تو ہندو جاتی ہمارے درمیان سے جلد ...

ओ३म

کہوں کیا کہ کیا کیا دیانند تھا؟

(پنڈت چمپتی جی صادق ایم اے کے قلم سے)

کہوں کیا کہ کیا کیا دیانند تھا؟ | دو عالم تھے اجزا وہ پیوند تھا
تھا بھارت اُسے مرکزِ کائنات | وہ کونین کے دل کا دلبند تھا
شکایت نہ آئی زباں پر کبھی | وہ مالک کی موجوں پہ خورسند تھا
تھے آفاق بند اس کے افکار میں | وہ کب فکرِ آفاق میں بند تھا
مسیحائی لائے ہیں مسیحی ہوں آج | دیانند ابنِ خداوند تھا
نظر میں اس کی تھا انساں اچھوت | اچھوتا اچھوتوں کا دلبند تھا
یتیموں کے سر پر تھا ظلِ پدر | کہ سائیں کا سایہ دیانند تھا
مسمّٰی تھا باسم خود جلوہ گر | مجسم دیا مورت آنند تھا
مجھے پیارا عالم ہے اس کے طفیل | وہ عالم کے اجزاء کا پیوند تھا
دیا کی تجلّی تھی ذرّات میں | جو یوگ سنگی تھی وہ آنند تھا
تھا پابندِ سررشتۂ حریت | تھا آزادہ رو اور پابند تھا
مصیبت تھی وہ چند راحت اُسے | توکل مصیبت میں وہ چند تھا
رہا گود میں قید ماں کی نہ وہ | دعائے دو عالم کا فرزند تھا
تھے مشرق فتن اس کی ادا پر نثار | وہ مشرق کا مغرب سے پیوند تھا

بھروسہ ہے صادق مجھے صدق پر
وہ رنگِ صداقت کی سوگند تھا

Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شاید ہندوستان میں سیاسی بیداری پیدا کرنے اور رشی نوکرشاہی کے خلاف جہاد کرنے کا سہرا بھی انہی کے سر بندھتا۔ لیکن اب بھی انہیں اپنے حقّہ سے محروم نہیں رکھا جا سکتا۔ اگر وہ گاندھی جی سے پہلے لوگوں کو دیش پریم اور سونتنترتا کا سندیش نہ دے جاتے۔ تو آج گاندھی جی اتنی آسانی سے بھارت واسیوں کو جنگِ آزادی میں شامل ہونے کے لئے تیار نہ کر سکتے۔ اس لئے یہ کہنا مبالغہ میں داخل نہ ہوگا۔ کہ رشی دیانند ہی ہندوستان کے موجودہ جنگِ آزادی کے اصلی رہبر تھے۔ آج ہم اس راستہ پر چل رہے ہیں۔ جو وہ ہمیں ۵۰ سال پہلے دکھلا گئے ؛

رشی کے جیون میں میں ایک اور خصوصیت بھی پاتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ جہاں دوسرے سُدھارک اپنے آپ کو انسانی زندگی کے کسی خاص پہلو تک محدود رکھتے رہے۔ رشی دیانند منتقیہ گوہر طرح سے اُنتی کرنے کا اپدیش دیتے رہے۔ سنسار میں بڑے بڑے سُدھارک اور پیغمبر آئے۔ محمد۔ عیسےٰ۔ نانک اور دوسرے کئی مہاپرش وقتاً فوقتاً ہمارے سامنے آتے رہے۔ انہوں نے اپنے اپنے خیالات کے مطابق ہمیں نئے نئے راستے دکھلائے۔ ان سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی ان کی عزت کرنا ہمارا فرض ہے۔ لیکن ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں۔ جو دھارمک سماجک اور راجنیتک سُدھارک کی شکل میں اپنے تئیں ہمارے سامنے پیش کر سکے۔ کوئی آیا۔ اور دھارمک سُدھار کر کے چلا گیا۔ کوئی آیا۔ اور راجنیتک سُدھار کر کے چلا گیا۔ اور کوئی آیا۔ تو سماجک سُدھار کا اپدیش دے گیا۔ لیکن ایک دیانند آیا جس نے ہمیں راجنیتک سماجک اور دھارمک تینوں سُدھاروں کا راستہ دکھایا ؛

بعض بھائی رشی دیانند کو صرف بھارت ورش تک ہی محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی رائے میں سوامی دیانند کی شکشا صرف ہم لوگوں کے لئے مقصود تھی۔ اور ہم ہی ان سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اسی لئے وہ لوگ سوامی دیانند کو ہندوستان کے سُدھارکوں کی فہرست میں شامل کر کے خاموش ہو جاتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ دیانند کو ہندوستان کی چار دیواری کے اندر بند رکھنا بانی سنسار اور خود دیانند سے انیائے کرنا ہے۔ دیانند ہمارے تھے۔ ہمارے لئے آئے تھے۔ لیکن ہم سے بھی بڑھ کر وہ سنسار کے تھے۔ اور سنسار کے لئے آئے۔ اس لئے ہم ... کے سُدھارکوں کی فہرست میں رکھنا نہیں چاہتا۔ بلکہ انہیں وہاں بھی کھڑا کرنا ... جہاں دنیا کے بڑے بڑے سُدھارک کھڑے ہیں۔ میں انہیں لینن۔ کارل مارکس اور دوسرے سُدھارکوں کے ساتھ کھڑا کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ وہ لوگ بھی سنسار کے لئے آئے تھے۔ کہتے ہیں۔ کہ لینن اور کارل مارکس ...... (Internationalists) انتراشٹر بنا کے پُجاری تھے۔ وہ سنسار کو ایک لڑی میں پرویا ہوا دیکھنا چاہتے تھے۔ گویا وہ خاص دوست ہیں۔ اس لئے میں دیانند کو بھی انہی لوگوں میں شمار کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ وہ ہمیں شروع سے لے کر آخیر تک یہی کہتے گئے۔ کہ سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ سوامی جی نے آریہ سماج کو کسی خاص جاتی یا دیش کے لئے نہیں بنایا تھا۔ بلکہ اسے سنسار ماتر کا اُپکار کرنے کے لئے بنایا تھا۔ اس لئے وہ کسی حالت میں اُن لوگوں سے کم نہ تھے۔ جنہیں آج سنسار ماتر کا اُدّھارک تصور کیا جاتا ہے ؛

رشی دیانند کے نروان دوس پر میں آریہ بھائیوں سے اور کیا کہہ سکتا۔ کہ اگر آپ حقیقی معنوں میں رشی کے شِشیہ کہلانا چاہتے ہیں۔ تو آریہ سماج کے ٹھینیتر کو وسترت بناؤ۔ اس کی شکشا کا پرچار سنسار کے کونے کونے میں کئے جاؤ۔ اس کا دروازہ برہمچار اور ہر جاتی کے لوگوں کے لئے کھول دو۔ دیانند کسی ایک جاتی اور دیش کے نہ تھے۔ وہ سنسار ماتر کے تھے۔ اس لئے ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ ہم ان کی شکشا کو سنسار میں پھیلائیں۔ یا شچاتیہ سبھیتا سے پیڑت یوروپ رشی بھگتی کی طرف دیکھ رہا ہے۔ وہ اس شکشا کی پرتیکشا کر رہا ہے۔ جو رشی نے بھارت واسیوں کو دی تھی۔ اگر ہم اس شکشا کو منشیہ ماتر تک پہنچا دیں۔ تو ہی ہم رشی کے چرنوں میں شردھا کے پھول ارپن کرنے کے حقدار ہوں گے ؛

(ویریندر)

اعلان

"پرکاش" کے پاٹھک نوٹ کریں کہ "دیانند انک" ۲۷ اکتوبر و ۳ نومبر ۱۹۳۵ء کا مشترکہ پرچہ ہے۔ اس کے بعد ۱۰ نومبر ۱۹۳۵ء کا پرچہ شائع ہوگا۔ (منیجر)

رشی کے اُپکار

(پنڈت وشنو پرشاد صاحب فدا بی۔ اے کے قلم سے)

کئے جو اُپکار تو نے سوامی! گواہ اُن کا ہے اک زمانہ
نہ کوئی حد ہے ترے کرم کی نہ تیرے فیضوں کا ہے ٹھکانہ

نسیمِ توحید سر میں رکھ کر وطن کی اطراف میں پھرا تو
دلوں کو تسخیر کرنے والا تھا تیرا اندازِ عارفانہ

کنارِ حق میں تڑپ اُٹھا تو جو مضطرب حالِ ہند دیکھا
پھرا تو بھارت کے گوشہ گوشہ میں منتقل کر کے آب و دانہ

جیا تو جتنے برس یہاں پر رہا تو بے چین اس کی خاطر
ہمیشہ اہلِ وطن کی کرتا رہا تو امدادِ غائبانہ

پئے مداوائے ہند تو نے ہر ایک کوشش بجا رکھی!
جو تیرِ تدبیر کا چلایا لگا وہ جاتے ہی بر نشانہ

فدا وہ انوارِ وید سے کی فضائے ہندوستاں میں جگمگ
نہ روبرو تیرے چرخِ بدبیں کا چل سکا کوئی بھی بہانہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانند مورتی پوجا کے خلاف کیوں تھے

مہا بھارت میمانسا کے مصنف ایک مہاراشٹر ودوان نے لکھا ہے کہ مورتی پوجا کا سوتی (सौति) کے زمانہ تک پرچار نہیں تھا۔ پرچار کیا۔ اس کا نشان بھی نہیں ملتا تھا۔ بدھ کی جب مورتیاں بننے لگیں۔ تو ان کی اتنی کثرت ہو گئی۔ کہ ہر ایک جگہ دیش سے باہر اور دیش کے اندر بدھ کے مندر اور مورتیاں ہی دکھائی دینے لگیں۔ بدھ کی مورتیوں کی زیادتی سے بدھ لفظ عربی فارسی وغیرہ زبانوں میں بت ہو کر مورتی کے معنوں میں مستعمل ہونے لگا اس کے بعد ہندوؤں میں بھی مورتی پوجا شروع ہو گئی۔ اور پھر اس کو ثابت کرنے کے لئے مہابھارت آدی مشہور کتابوں میں بھی مورتی پوجا کے تائیدی شلوک داخل ہوئے۔ لگ بھگ تین سو سال सौति کا زمانہ سن عیسوی سے قبل سمجھا جاتا ہے۔ سب سے پہلا سبب تو یہی تھا۔ کہ مورتی پوجا ایک جدید ونقصان دہ رواج تھا۔ اس لئے رشی دیانند نے اس کی مخالفت کی۔

(۲) دوسرا سبب یہ تھا۔ کہ مورتی پوجا نقصان دہ تھی۔ اس لئے اس قابل نہیں تھی۔ کہ اس کے جدید ہونے سے چشم پوشی کر کے اس کو جاری رہنے دیا جاتا جب ایک شخص اسو لئے یا چاندی کے لالچ یا مذہبی دیوانہ پن سے کسی مورتی کو چرا لے جاتا ہے۔ یا توڑ دیتا ہے۔ تو اس کا دماغی دنڈ (ججھلاہٹ پیدا ... (... cal ...) یہ ہوتا ہے۔ کہ عقیدتاً مورتی سے زیادہ ہراساں ہے اور اس کا لازمی نتیجہ مورتی پوجا سے عقیدتمندوں پر ہوتا ہے کہ ان کا دل کمزور ہوتا ہے اور وہ مندر جیسا بالا مندروں اور جس قوم کے وہ ہوتے ہیں۔ اس سے ڈرنے لگتے تھے۔ ہندوؤں میں کمزوری اور پست ہمتی کا ایک سبب یہ مورتی پوجا بھی ہوتی ہے۔

(۳) دھن جمع کرنیکا سادھن اگر مورتی پوجا اتنی خراب چیز تھی۔ تو اس کا اتنا زیادہ پرچار کیسے ہوا۔ رشی کا جواب کوٹلیہ کے ارتھ شاستر (कौटिल्य अर्थशास्त्र) سے ملتا ہے۔ اس وقت راجہ کے خزانہ کی آمدنی بڑھانے کے لئے مورتی پوجا کا استعمال ہوا کرتا تھا۔ اس کا ایک محکمہ اس وقت تھا۔ جس کی طرف سے بہت سے چالاک آدمی نوکر رکھے جایا کرتے تھے۔ جن کا کام یہ ہوتا تھا۔ کہ دھوکا دے کر مندروں کا دھن راجہ کے خزانہ میں داخل کرایا کرتے تھے۔ چالاکی سے کئی مورتیاں بنا کر جگہ جگہ رکھی جایا کرتی تھیں۔ اور ان کے لئے مشہور کر دیا جاتا تھا۔ کہ وہ زمین چھوڑ کر نکل آئی ہیں۔ یا ایسی ہی کوئی غیر معمولی بات مشہور کر دی جاتی تھی۔ اور اس پر جب اندھا بندھ اسی لوگ دھن چڑھاتے تھے۔ تو وہ دھن راجہ کے خزانہ میں داخل کر دیا جاتا تھا۔ اس طرح کے حالات سے ظاہر ہے کہ مورتی پوجا کے ذریعہ راجہ کے خزانہ کی آمدنی بڑھانے کے لئے اس وقت مستعمل ہوا کرتے تھے۔ (دیکھو ارتھ شاستر جاکوری کا ص۹)

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مورتی پوجا کا پرچار اس لئے نہیں ہوا۔ کہ وہ کوئی اچھی رسم ہے۔ بلکہ محض پیسے کمانے کے لئے اس کا پرچار بڑھایا گیا۔ جب راجہ لوگ ہی اس سے پیسہ کماتے تھے۔ تو سادھارن لوگوں کے لئے اس کی تقلید کرنا کیا مشکل کام تھا۔ آج مورتی پوجا کیوں کر چل رہی ہے۔ ایک تمثیل سے یہ بات صاف طور سے ظاہر ہو جائیگی ضلع مراد آباد میں امروہا ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ جہاں ایک قبر ہے۔ جس کو شیخ سدو کا مقبرہ کہتے ہیں۔ بہت سے ہندو لوگ وہاں زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ اور پیسہ چڑھاتے ہیں۔ وہاں کے سید لوگ اسی چڑھاوے کی آمدنی کی بدولت مالا مال ہیں۔ ضلع علیگڈھ کے باشندے ایک ٹھاکر نے امروہا جا کر یہ حالت دیکھا۔ اور آ کے لاکر اپنے ایک باغ میں ایک مقبرہ بنا کر چالاک آدمیوں کے ذریعہ جو عموماً مسلمان اور شہر کے مجاور تھے اس کے گرد و نواح میں مشہور کر دیا۔ کہ شیخ سدو امروہا سے ناراض ہو کر یہاں آ گئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس قبر کی بھی زیارت شروع ہو گئی۔ اور اس ٹھاکر کو اچھی خاصی آمدنی ہونے لگی۔

اگر یہ اصول بنا دیا جائے کہ لوگ خوشی سے مورتی پوجا کریں۔ قبر پرستی بھی کریں۔ لیکن وہاں پیسہ یا اور کوئی کسی قسم کی بھینٹ نہ چڑھایا کریں۔ تو پھر دیکھو کہ کتنی جلدی ملک سے مورتی پوجا یا قبر پرستی آدی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

———*———

پیغامِ عمل

(راندر جیت شرما چھرہ ضلع میرٹھ)

کس خواب میں کس خیال میں سرمست ہے بشر
یہ خامشی یہ بے حسی
افسردگی پژمردگی
کب ٹھیک ہے تضحیک ہے
سستی سے کر حذر چستی کے کھول پر
کس خواب میں کس خیال میں سرمست ہے بشر

تو مورتی ہے فہم کی پتلا ہے عقل کا
فریاد کر آزاد کر
آباد کر دلشاد کر
یہ بزدلی ہے کس لئے
بیدار ہوشیار کیا سوچ کیا بچار
نصرت کا تیرے سر پہ ہے سایہ پڑا ہوا

———*———

دنیا کا خستہ حال ہے دنیا کا تنگ حال
ناداریاں بیکاریاں
ناچاریاں بے زاریاں
تو ہے کہاں اے مہرباں
کیا ہے تیری یہ چال سستی کا توڑ جال
یہ وقت امتحان کا ہے دکھلا کوئی کمال

کوشش کا اپنی پائیگا اک روز تو ثمر
اب ساز بن آواز بن
پرواز بن انداز بن
سب کو اٹھا اونچا اڑا
ہمت پہ رکھ نظر جرأت پہ رکھ نظر
سرشار کیوں نشہ میں ہے دیکھ آنکھیں کھولکر

کس خواب میں کس خیال میں سرمست ہے بشر

مہرشی کا دھیان کرو

از شری سوامی سوتنترانند جی

مہرشی دیانند کے جیون چرتر کی ایک پرسدھ گھٹنا ہے۔ جبکہ آریہ سماج میں انہیں ویشیش استھان دینا چاہتے تھے۔ لیکن رشی نے اس کو سویکار نہ کیا۔ اور کہا میں آریہ سماج کا سیوک ہوں۔ سبھی لکھ لو۔ ایک اور بات سنی جاتی ہے رشی کسی جگہ ٹھیرے ہوئے تھے۔ ایک دیوتا نیم سے ہر روز رشی کو گالی پردان کرتے تھے۔ وہاں شاستراتھ کا پربندھ ہوا۔ جس وقت لوگ جمع ہونے لگے۔ تو اس دیوتا کو پور انک دھرمیوں نے شامل نہ کیا۔ وہ آزاد اس کو کروٹ راہ کا مارگ میں رشی ملے۔ اس سے پوچھا کیوں دیوتا کس طرح گھوم رہے ہو۔ اس نے کہا شاستراتھ میں گیا تھا۔ پورانک پنڈت مجھے شامل نہیں کرتے۔ رشی نے کہا آپ ہمارے ساتھ چلئے۔ لوگوں نے کہا۔ مہاراج یہ تو ہر روز گالیاں دیتا ہے۔ رشی نے کہا۔ وہ اس کا کام ہے۔ ہمارا کام تو بدلہ لینا نہیں ہے۔ اس دن سے وہ رشی کا بھگت بن گیا ۔

ایک اور گھٹنا ہے رشی سے کسی وقت بولنے میں ایک لفظ اشدھ بولا گیا۔ ایک ودیارتھی نے کہا۔ یہ لفظ اشدھ ہے۔ رشی نے کہا۔ ہاں اشدھ ہی ہوگیا۔ اس کے بعد اس نے کئی بار دوہرایا۔ کہ آپ نے اشدھ بولا تھا۔ رشی نے کہا۔ میں نے اس اشدھی کو مان لیا۔ آپ لڑکپن کرتے ہیں۔ جو اس کو بار بار کہتے ہیں اگر میں دراگرہ کروں۔ تو اس شبد کو بھی سدھ کر سکتا ہوں۔ لیکن ایسا کرنا دھرم نہیں ہے۔ اس لئے آپ لڑکپن چھوڑ دیں۔

"یہ سانش کا رشی انک نکل رہا ہے اور میں پاٹھکوں سے نویدن کرونگا۔ کہ وہ اپنے جیون کے ساتھ ان گھٹناؤں کو ملا کر دیکھیں اگر ٹھیک ہو۔ تب تو خوشی کی بات ہے اور اگر وہ حالت نہیں ہے۔ تو اس کے لانے کا یتن کرنا چاہئے۔ میری سمتی میں ان پر اس طرح وچار کر لینا چاہئے ۔

رشی نے کوئی پد لینے سے انکار کیا۔ کیا اس وقت آریہ سماج کے کاریہ کرتا پد لینے کے لالچ میں ہیں یا نہیں۔ اگر دھیان سے دیکھا جائے۔ تو کئی آریہ سماجیں ایسی ہیں۔ جہاں کوئی سجن پد کا اچھک نہیں ہے۔ وہاں منت سماجت سے کسی کو کوئی پد دیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے۔ کچھ سماجیں ایسی ہیں۔ جن میں پدوں کے لئے دنگل ہوتا ہے۔ پارٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ سچ جھوٹ اچت انچت جو کچھ کرنا ہو کر لیا جاتا ہے۔ ان سماجوں کو دہائی نہیں دی جا سکتی۔ ان کا یہ کام اچھا نہیں ہے۔ اور نہ ہی رشی جیون کے انکول ہے۔ ان کو یہ اپدیش آریہ پرتی ندھی سبھا نے دینا تھا اور ان کے جیون سے یہ دوش نکالنا تھا۔ لیکن آریہ سماج کی بدقسمتی ہے۔ کہ کچھ وقت سے آریہ پرتی ندھی سبھا خود اس روگ کا شکار ہوگئی ہے۔ اس میں بھی کچھ آریہ سجن پدوں کے لئے لالچ دکھا رہے ہیں۔ مجھے دکھ اس بات کا ہے۔ میں ایک بار آریہ سماج گجرانوالہ میں گیا۔ وہاں کچھ تھوڑا سا مت بھید تھا۔ میں نے آریہ سبھا سدوں کو بلا کر سمجھانا چاہا۔ بات چیت میں مجھے ایک سبھا سد نے کہا۔ سوامی جی جب سبھا میں کاریہ کرتا الیکشننگ کرتے ہیں اور جھگڑتے ہیں تو ہم کیوں نہ کریں۔ میں نے کہا مجھے پورن وشواس نہیں ہے۔ کہ سبھا والے ایسا کرتے ہیں۔ اس نے ایک نام لیا۔ اور تاریخ بتائی کہ وہ سجن میرے پاس آئے اور یہ کہا۔ میں نے اسے کہا۔ میں مان لیتا ہوں لیکن پھر یہ کہتا ہوں۔ یہ بات اچھی نہیں ہے۔ اس نے کہا۔ کہ ہم بھی مان لیتے ہیں۔ کہ اچھی نہیں ہے۔ آپ سوچیں اس حالت میں کام کیا ہوگا۔ زیادہ بدقسمتی یہ ہے کہ اس وقت پدوں کے لالچی آریہ سماج کے وہ سجن بتائے جاتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو براہمن کہتے ہیں۔ آپ خود سوچ لیں کہ اگر برہمن ہی پدوں کے لئے کام کریں تو کہنا ہوگا ع

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

(۲) رشی نے گالیاں دینے والے کی گالیوں کو بھلا دیا۔ اس پر بھی آریہ سماجیوں کو سوچنا چاہئے۔ کہ ان میں برہمن ہو جانے کا گن ہے اگر ہے۔ تو وہ رشی بھگت ہیں۔ اگر نہیں ہے۔ تو اس کو لانے کی کوشش ہونی چاہئے۔ اگر اس پر ذرا گہری درشٹی ڈالیں۔ تو پتہ لگیگا۔ کہ آریہ سماج میں کئی سجن ایسے ہیں۔ جو اس گن سے ستشبت ہیں۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں۔ جو بھلا دینا تو [illegible] ہیں۔ اور اگر ان سے بات کریں۔ تو کہتے ہیں۔ ہاں یہ اوگن ان میں نہیں ہیں۔ لیکن وہ ہمارا ودیشی ہے۔ اس لئے ضرور لگا دینے چاہئے۔ کیا لوگ دریافت کرنے چھوڑتے ہیں۔ کہ سچ ہے یا جھوٹ۔ جتنے مان لیں گے وہ تو ان کی راہ مان لیں گے۔ یہ بھی تو مانا گیا ہی ہے۔ بہی نہیں۔ کہ دوش لگا کر چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر اس دوش کی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کو سماج سے نکال دو۔ کیا یہ انگریزی کے اس محاورے کو سدھ نہیں کرتا ہے :-

"Give the Dog a bad name and kill it"

یہ بھی دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ نیر درتی بھی آریہ سماج کے براہمنوں میں پائی جاتی ہے۔ اور جو براہمن براہمن پن کا ابھیمانی ہو۔ اور دوسروں پر جھوٹے دوش لگاتا ہو۔ اور آریہ سماج میں مکھیا بنتا ہو۔ اور رشی کے بھلا دینے والے گن سے رہت ہو۔ اور وہ اپنی اس پر ورتی سے ایک پکی سڑک بنا کر اس پر خود سرپٹ دوڑ رہا ہو۔ اور نہ ہر م کی دہائی دے کر دوسروں کو اپنے پیچھے لانے کی سعی کرتا ہو۔ تو یہی پڑھنا چاہئے ہ

اس راہ کہ تو میروی بترکستان است

(۳) رشی نے اپنی بھول کو مان لیا۔ اور بار بار دوہرانے والے کو کہا۔ تو بھی اس عادت کو چھوڑ دے :

کیا اس وقت آریہ سماجیوں کو اس کا کوئی دھیان ہے۔ میں نے سنا ہے۔ چودھری نول سنگھ جی جن کی لاوزنیاں سماج میں گائی جاتی ہیں۔ کسی وقت اپدیشک جیون میں کسی وقت بھول ہوئی۔ اس کے بعد آریہ سماج کی ویدی پر نہیں آئے۔ کہا۔ میں اب اس یوگیہ نہیں ہوں کہ مجھے آریہ سماج کا اپدیشک رہنے کا حق نہیں ہے۔ میں اوروں کو چھوڑتا ہوں۔ کیا اس وقت کے اپدیشک رشی کی طرح بھول جانے والے ہیں۔ یا اپنی بھول پر ابھیمان کرنے والے ہیں۔ اگر ہم بھول کو بھول نہیں جان سکتے۔ تو کچھ سادھن کرنے چاہئیں۔ جس سے یہ گن آ جائے۔ کیونکہ بھول کو معلوم ہونے پر بھول نہ ماننا یا پرائشچت نہ کرنا منش کو پتن کرنے والا ہے۔ اُنت کرنے والا نہیں ہے۔ آریہ سماج کے سب سبھا سدوں کو عام طور پر اور براہمنوں کو خاص

(بقیہ کے لئے دیکھیں صفحہ ۵۹)

تو کہاں ہے؟

تجھے صحرا میں آبادی میں ڈھونڈا تجھے کہسار میں وادی میں ڈھونڈا
تجھے بستی میں بربادی میں ڈھونڈا غلامی اور آزادی میں ڈھونڈا
کہاں ہے۔ تو کہاں ہے تو کہاں ہے!

تری دنیا میں ہر سو جستجو کی تری نسبت ہر اک سے گفتگو کی
بسائی دل میں بستی آرزو کی تلاش یار میں نے کو بکو کی
کہاں ہے تو کہاں ہے تو کہاں ہے

گل تر میں تجھے سونگھا نہ پایا تجھے مہتاب میں دیکھا نہ پایا
حسینوں میں تجھے ڈھونڈا نہ پایا کیا سب کچھ مگر اصلا نہ پایا
کہاں ہے۔ تو کہاں ہے تو کہاں ہے

سنی میں نے حدیث زندگانی کہ تو باقی ہے یہ دنیا ہے فانی
ہوئی تصدیق رشیوں کی زبانی غضب کی ہے یہ فردوسی کہانی
کہ عنوان جس کا طالبؔ تو کہاں ہے

(طالبؔ چکوالی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماجیوں کو رِشی دیانند کا انوکرن کرنا چاہیئے

از شری سوامی ستیانند جی مہاراج

سوامی دیانند جی نے آریہ سماج کی استھاپنا کی۔ اس کے نیم نرمان کئے۔ اور آپ نیم بھی بنوائے۔ وہ اس سمئے سب آریہ سماجوں میں سروا اتم پرمان مانے جاتے تھے۔ ان کے آدیش کو بھنگ کرنے کا سرھس کسی بھی آریہ سماج کو نہیں تھا۔ ان کا شاسن آگیا روپ سے کبھی آریہ سماجوں میں مانا جاتا تھا۔ انہوں نے پنجاب میں آکر آریہ سماج کے جو نیم بمبئی میں بنائے گئے تھے۔ وہ بدل ڈالے۔ پرنتو کسی بھی آریہ سماج نے نہیں کہا۔ کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے۔ اُن کا آدیش اتنے آدر سے مانا جاتا تھا۔

سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش ... اُنہوں نے بیچ میں ہی پڑھتی کو بدل کر چھپوا دیا۔ الٹی ... پرنتو کسی بھی آریہ سماجی یا آریہ سماج نے اُن پر شک نہیں کیا۔ اتنا وشواس اور گورو رکھتے ہوئے بھی سوامی جی آریہ سماجیوں کے رنگ ڈھنگ ... کے بیچنے کی بھاشا ترلیب رہتے تھے۔

انہوں نے کبھی بھی کسی آریہ سماج کے کام میں ہستا کشیپ نہیں کیا تھا۔ وہ آریہ سماج کے جھگڑوں کا کھوں میں نہیں کودتے تھے اور نہ ہی نرناچن کے جال جنجال میں الجھا کرتے تھے۔ وہ آریہ سماجیوں کے ... پرسپر سنتشٹ رہتے تھے۔

جو آریہ سماجی دھرم کا پرچار کرنے کی اچھا اور لگن رکھتے ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ وید کا پرچار دیش دیش میں ہو۔ جن کے من میں بھگتی بھاؤ ترنگیں مارتا ہو۔ اور جو کلہ کے کیچڑ میں کلبلانے والے جیو جنتو نہ بننا چاہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ شری سوامی دیانند جی کا انوکرن کریں۔ وہ آریہ سماجوں کے جھگڑوں میں نہ پڑیں۔ اور آریہ سماجوں کے نرواچنوں

نکل آتے ہیں۔ پر تو کمی ہے۔ تو اس بات کی۔ کہ گھریلو جنگ کرنے سے بچے رہنے والے نہیں ہیں۔ آریہ سماجوں کو یہ روگ لگا ہوا ہے۔ کہ ان کا جتنا کوئی بڑا آدمی ہو۔ جتنا کوئی ادھک گیانی ہو۔ جتنا اچھا اُپدیشک ہو۔ اور جتنا ادھک کوئی پدھیہ پرتشٹ ہو۔ اتنا ہی ادھک وہ گھریلو

آریہ سماج کے گورو کو بٹہ لگ رہا ہے پھر بھی نہ جانے آریہ سماج کے کاریہ کرتا لوگ اپنے ہی پاکشوں کو بیندھنے کے لئے اپنے مارگ میں ایسے نکیلے کانٹے کیوں بکھیر رہے ہیں۔ ستر ہاتو آریہ سماجیوں کو تو سوامی دیانند کا انوکرن کرنا چاہیئے۔ اُن کے لئے گرہستی ہیں۔ باپ نے رہنا کس طرح بھی ... سمندر ڈوٹا تھا

ہیں بھاگ نہ لیا کرتا۔ آریہ سماج میں دھن دینے والوں کی کمی نہیں ہے۔ من سے کام کرنے والے بھی بہت سجن ہیں۔ سمرپن کرنے والے بھی بہت مہانو بھاؤ ہیں۔ اور تن تا سوان کر دینے والے بھی ... سنگرام میں سہوا بن جاتا ہے۔ ایسے جھگڑوں میں آریہ سماج کی بردھی اور آریہ سماج کا شدھار سمجھنا بڑی بھاری بھول ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ کلہ کے کیڑے آریہ سماج کی کایا کو کاٹ کاٹ کر چاٹ رہے ہیں۔ اس سے

اُچت نہیں ہے۔ جتنا وہ یہ نیم پالن کر سکیں۔ اتنا ہی ادھک وہ آریہ سماج کا ہت کریں گے۔ اتنے ہی ادھک وہ رشی دیانند کے بھگت کہلائیں گے۔ بھگوان آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو یہ شکتی دے۔ کہ وہ سوامی دیانند جی کا انوکرن کرنا سیکھیں۔ اور ان کے مہتو کو سمجھیں۔

رِشی واکیہ

"جو میں نرا زی سنار کا ہی بھلے کرتا۔ اور سروگیہ پرماتما کا کچھ بھی نہیں تو میں بھی ایسی بے مطلب کی باتوں میں من دے دیتا۔ پرنتو کیا کرتا ... سب کچھ ستیہ کے ہی پرکاش ارتھ ارپن کر چکا۔ مجھ سے خوشامد کر کے اب سوارتھ سدھی کا دھندا نہیں چل سکتا۔ کنتو سارے سنسار کو لابھ پہنچانا ہی مجھ کو چکنی ... کے تلیہ ہے"

(۲)

"پرنتو جو چیزوں کے بوجھ اور نام ارتھات وشے سیوا میں پھنسا نہیں ہوتا۔ اسی کو دھرم کا گیان ہوتا ہے۔ جو دھرم کو جاننے کی اچھا کرے۔ اُن کے لئے وید ہی پرم پرمان ہے"

(۳)

"جو نیائے آچرن سب کے ہت کا کرنا آدی کرم ہیں۔ اس کو دھرم اور جو نیائے آچرن سب کے اہت کے کام کرتے ہیں ان کو ادھرم جانو"

(۴)

"آلسیہ ابھیمان ... چنچلتا ... ادھر ادھر کی اَنڈ مَنڈ باتیں کرنا جرتا۔ کبھی پڑھنا کبھی نہ پڑھنا اور لالچ یہ سات ودیارتھیوں کے لئے ودیا کے ور ... دوش ہیں"

دیانند

بزمِ عالم کے لئے شمس پُر انوار بنا | مطلعِ حق پہ دیانند ضیا بار بنا!

گلشنِ دہر میں وہ بادِ بہاری بنکر | باعثِ تازگی و نزہتِ گلزار بنا

ہو سکے والا تھا جو پامالِ خزاں کے ہاتھوں | وہ گلستانِ وطن، گلشنِ بے خار بنا

گمرہاں رہِ الفت کا ہُوا وہ رہبر | فقر کے قافلے کا قافلہ سالار بنا

اُس کی ہستی سے ملا عشقِ حقیقی کو فروغ | حسن بھی اُس کی ملاحت سے طرحدار بنا

اُس کی صحبت میں جفا دوست وفا سیکھ گئے | بے مروت بھی جو تھا پیکرِ ایثار بنا

امتیازِ حق و باطل ہی سکھایا سب کو | وہ نہ ہندو کا نہ مسلم کا طرفدار بنا

رُک سکا وہ نہ کسی حال میں حق گوئی سے | دشمنوں میں بھی صداقت کا علمدار بنا

رنگ ہے اس میں بہت حسنِ عقیدت کا نسیم

واہ! کیا خوب یہ گلدستۂ اشعار بنا

خوراج چند نسیم

University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہندوؤں کی آئندہ پالیسی

از

غدر کے بعد برٹش گورنمنٹ کا یہ خیال تھا۔ کہ مغل بادشاہ اور اس کے مسلمان مددگاروں نے غدر کا فتنہ گورنمنٹ کے خلاف برپا کیا۔ اور ہندو اُن کی ہی بہکاوٹ سے اس فتنہ میں شامل ہوئے۔ اس لئے گورنمنٹ کی پالیسی ہندوؤں کے خلاف نہیں تھی۔ بلکہ یورپین افسر ہندوؤں کو مہربانی کی نظر سے دیکھتے تھے۔ برٹش گورنمنٹ غدر کو ایک آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے سے تشبیہ دیتی تھی۔ اور یہ سمجھتی تھی۔ کہ اس قسم کے وقوعہ سے بچنے کے لئے ہندوستانی سوسائٹی کے حالات سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنے کے لئے اس کے اندر تعلیم کی روشنی پھیلانا چاہئے۔ اس لئے گورنمنٹ نے تعلیم کا سلسلہ زور شور سے جاری کیا۔ مسلمان اپنے تعصب کے باعث انگریزی تعلیم سے نفرت کرتے تھے۔ ہندو جنہوں نے پہلے مسلمانی زمانہ میں فارسی علم میں اتنی ترقی کر لی تھی۔ کہ اچھی سے اچھی تصانیف عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں انگریزی تعلیم کو بڑے شوق سے قبول کیا۔ اور اپنی لیاقت سے اپنے حاکموں کو یقین دلا دیا۔ کہ وہ ایک ترقی پذیر جماعت کے ممبر ہیں۔ اس سے ہندوؤں کی اقتصادی اور مالی حالت میں بھی بہت ترقی ہوئی۔ کیونکہ اعلیٰ عہدوں پر تعیناتی ہو کر روپیہ کمانے کا موقع ملا۔ اور اُن کی عزت و اقتدار بھی بڑھ گیا ؛

یہ حالت کانگریس کے قیام تک ۱۸۸۵ء تک جب کہ کانگریس قائم ہوئی جاری رہی۔ لارڈ ڈفرن نے شروع میں کانگریس کو اچھی نظروں سے دیکھا۔ بعض لوگوں کا تو یہ بھی خیال ہے۔ کہ انہوں نے خود کانگریس کی بنیاد ڈالی۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد اُن کے خیال نے پلٹا کھایا۔ اور انہوں نے کانگریس کے مقابلے میں ایک نئی طاقت پیدا کرنے کا ارادہ کیا۔ چونکہ کانگریس میں ہندوؤں کا غلبہ تھا۔ اس لئے انگریز حاکموں نے مسلمانوں کو اُبھارنے کی کوشش کی۔ جو بارے۔ فائدہ ۔۔۔ پر اور تعلیمی معاملات میں خاص رعائتیں دے کر۔ خاص طور پر سرسید احمد کے بانی ہوتے علی گڑھ کالج کی ہر طرح سے امداد کر کے انہوں نے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی۔ جو کانگریس کے مقابلے کی پرواہ

نہ کرتی ہوئی ہر ایک سوال پر اسلامی نقطہ نگاہ سے سوچ بچار کرتی تھی۔ جب کانگریس کے ہندوؤں نے گورنمنٹ کی اصلاح کے لئے بہت زور دے کر کچھ حقوق حاصل کئے۔ تو اس اسلامی جماعت نے گورنمنٹ کا سہارا لے کر اپنے لئے بہت کچھ طلب کیا۔ اور گورنمنٹ نے بھی ان کے مطالبات بہت حد تک منظور کر لئے۔ جب مہاتما گاندھی کی زبردست تحریک نے یہاں تک زور پکڑا۔ کہ گورنمنٹ سیاسی

تبدیلی کے لئے مجبور ہو گئی۔ تو برٹش گورنمنٹ نے ہندوؤں کو اس تحریک کا بانی سمجھ کر انہیں گرانے کی کوشش کی۔ کانگریس کے پولیٹیکل رہنما جو عموماً ہندو تھے۔ اپنے مطالبات میں یہاں تک بڑھ گئے۔ کہ انہوں نے برٹش گورنمنٹ سے الگ ہونے کے حق کو بھی طلب کیا۔ اس قسم کے مطالبوں کا قدرتی نتیجہ یہ تھا۔ کہ برٹش گورنمنٹ نے ہندوؤں کو نیچا دکھانے کا ارادہ کر لیا۔ ہندوستان کا گورنمنٹ کا ڈھانچہ اس طرح بدلا گیا۔ کہ بعض صوبوں میں ہندو مستقل طور پر مسلمانی حکومت کے ماتحت ہو گئے۔ مسلمان صاحبوں کے دل میں بھی یہ حالت دیکھ کر عجب طرح خیالات پیدا

ہو گئے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اگر بعض صوبوں میں اُن کو حکومت نصیب ہوتی۔ تو اُن کا اقتدار تبھی رہ سکتا ہے۔ جب اقلیتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں۔ بدقسمتی سے اُن کے دل میں آج کل یہ خیال ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ ہندوؤں کو دبا کر مالی اور ملکی فوائد حاصل کریں۔ موجودہ حالات کا کیا نتیجہ ہوگا؟ یہ کہنا بہت مشکل ہے۔ یہ تو نظر آتا ہے۔ کہ پنجاب اور سندھ میں ہندوؤں کی حالت بہت ہی کمزور ہو جائے گی۔ اور اُنہیں یہ ماننا پڑے گا۔ کہ وہ اسلامی حکومت کے ماتحت بودوباش کر رہے ہیں۔ ممکن ہے دو تین سال کے بعد پنجاب میں اس قسم کے طریقے پاس ہوں۔ کہ یونیورسٹی میں صرف اُردو ہی منظور شدہ زبان ہو۔ ٹیکسوں کا بوجھ زیادہ تر ہندوؤں پر پڑے۔ سرکاری معاملات میں ہندوؤں کے راستہ میں خاص روکاوٹیں ہوں ؛

اس کا علاج کیا ہے

میرے خیال میں ہندوؤں کو چاہئے۔ کہ اپنے سوشل نقائص کو دُور کریں۔ تاکہ اُن کے اندر ہمت اور جرأت پیدا ہو۔ ہندوؤں کی مختلف جماعتوں کے باہمی اختلافات کشیدہ ہونے کی بجائے خوش گوار ہو جائیں۔ وہ اپنے آپ کو تنظیم میں لائیں۔ وہ یہ سمجھیں۔ کہ ہم اقلیت میں ہیں۔ اور اُن کی سیاسی پالیسی اقلیتوں کی پالیسی ہونی چاہئے۔ جو لوگ اقلیت میں ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنا بھلا سوچتے ہیں۔ اپنی ہستی کو قائم رکھنے کے لئے ضروری کوشش کرتے ہیں۔ اِدھر اُدھر کے جھگڑوں میں کم پڑتے ہیں۔ میرے خیال میں تو پنجاب اور سندھ میں ہندوؤں کے لئے یہی مفید پالیسی ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں یا گورنمنٹ کے مستقل طور پر نہ مخالف ہوں۔ نہ وہ اُن کے مخالف ہوں۔ جو اُن کو نقصان پہنچاتے ہوں۔ اور اُن کے دوست بنیں۔ جو اُن کو امداد دیتے ہوں ؛

ہندوؤں کا پہلا کام ہندوؤں کی امداد کرنا ہے۔ اور دوسری جماعتوں کے ساتھ ان باتوں میں شریک ہونا ہے جن میں ہندوؤں کا نقصان نہ ہو۔ بلکہ فائدہ ہو۔ اور دوسری جماعتوں یا گورنمنٹ کی وہاں مخالفت کرنا ہے۔ جہاں ہندوؤں کو نقصان پہنچتا ہو۔ الغرض ہندوؤں کی ہندو پالیسی ہونی چاہئے ؛

یہ خیال اغلباً تنگ دلی سے منسوب ہوگا۔ مگر تنگ دل بن کر اپنی ہستی کو قائم رکھنا زیادہ ضروری ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ کشادہ دل ہو کر کوئی جماعت اپنے آپ کو برباد کر لے ؛

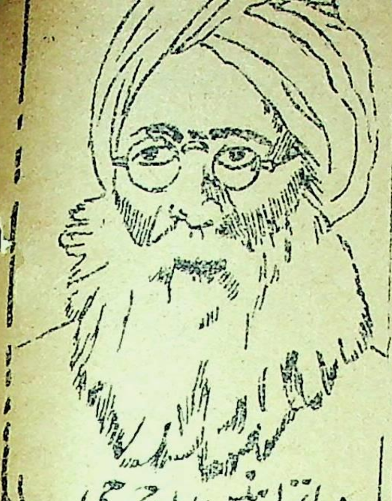

مہاتما ہنس راج جی

محسنِ اعظم

(۹۱)

(جگن ناتھ آزاد (متعلم بی اے کلاس بیگارڈن کالج۔ راولپنڈی۔ خلف لالہ تلوک چند محروم بی اے)

خفتگانِ خوابِ غفلت کو جگانے کیلئے
سنگ و آہن کی پرستش سے چھڑا کر قوم کو
ہندوؤں کو جو تھے وقفِ حسرت و رنج و الم
رازہائے ویدِ اقدس کر کے یکسر آشکار
جوشِ تعصب اور جہالت کی اندھیری آندھیاں
ہو چکا تھا جادۂ حق جن کی نظروں سے نہاں
اوم کے نغمات کی بیدار کن آواز سے

راہبر گم کردہ راہوں کو لگانے کیلئے
راہ مہرِ راہِ حقیقت کا بتانے کیلئے
پستیٔ خاکِ مذلت سے اُٹھانے کیلئے
جلوہ ہائے عظمتِ پیشیں دکھانے کیلئے
کشتیٔ ملت کو طوفاں سے بچانے کیلئے
مشعلِ راہِ ہدیٰ اُن کو دکھانے کے لئے
ہندیوں کو خوابِ غفلت سے جگانے کیلئے

خطۂ گجرات میں اک رہنما پیدا ہوا
کشتیٔ قوم و وطن کا ناخدا پیدا ہوا

شعوریہ چٹکارا

یعنی آفتابی شعاعوں کے ذریعہ مرض کے علاج کرنے کی اعلیٰ پایہ کی کتاب نرالی۔ ۱۲ سالہ جدید سائنٹیفک تجربات کے بعد محنت شاقہ و صرف زر کثیر پبلک مفاد کے واسطے تیار کی گئی ہے کتاب کی تصدیق ماہرین نے کھلے دل سے تعریف کی ہے۔ ۔۔۔ صفحہ معہ ۱۹ تصاویر قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے ؛ المشتہر

منیجر فری شفاخانہ علاج شمسی بلند شہر (یو۔ پی)

ہیں کہ اس

رشی کی بھگتی لیلا

از شری پنڈت چھوٹی جی ایم۔اے

رشی بیش بھگت تھے۔ جاتی بھگت تھے۔ راشٹر بھگت تھے۔ مگر کیا وہ پربھو بھگت بھی تھے؟ آج بھارت کی بیداری کا علمبردار رشی کو سمجھا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کانگریس کا جنم ۱۸۸۵ء میں ہوا۔ جب رشی اس سنسار سے کوچ کر چکے تھے۔ مگر سوراجیہ کا صرف آدرش ہی نہیں۔ پورا پروگرام رشی کے گرنتھوں میں وضع کیا جا چکا تھا۔ فرانس کے علامہ رومین رولاں کا یہ فقرہ آریہ بھائیوں کے زبان زد ہے۔ کہ ہندوستان کی سنسا ری رگوں میں رشی نے اپنا شیرانہ خون بھر دیا۔ اور تو اور۔ بنگال کی پچھلے دنوں کی بغاوت کا اصلی کارن رشی دیانند کی تعلیم تھی۔

لیکن یہی رومین رولاں ایک اور مقام پر یہ بھی تو کہتے ہیں۔ کہ رشی کی آتما پر روحانیت کی روشنی کا پرتو نہیں پڑا تھا۔ وہ پربھو کی بھگتی سے خالی تھے۔ انگریزی میں ایک مثل ہے۔ کہ درخت اپنے ثمر سے پہچانا جاتا ہے۔ رشی دیانند کے لگائے ہوئے درخت کے ثمر ہم آریہ سماجی ہیں۔ ہم میں بھگتی کی کمی ہے۔ اس لئے رشی میں بھی بھگتی کی کمی سمجھی جاتی ہے۔ آؤ ذرا رشی کی بھگتی کی گنگا میں سنان کریں۔ دیکھیں رشی کی پربھو بھگتی کا سرور کیسا ہے؟

رشی کی منطق لاجواب ہے۔ ان کی دلیل کے سامنے بڑے بڑے مناظر کھڑے ہونے کا دم نہیں مار سکتے۔ لیکن کیا کبھی وہ اس منطق کی ہوا سے اوپر بھی اڑتے ہیں یا نہیں؟ عقیدت کا کرہ منطق کے کرے سے اوپر ہے۔ منطقی سوچتا ہے۔ تولتا ہے۔ وہ ترازو کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ بھگت بن تولے بولتا ہے۔ بن تولے دیتا ہے۔ کرموں کا پھل دینے میں پربھو تولتا ہے۔ مگر اپنی دیا کے دریا بہا دینے میں وہ سخی ہے۔ بے تول اپ کا سخی ہے۔ دھوپ کس کے کرموں کا پھل ہے؟ ہوا کس کے اعمال کا ثمر ہے؟ پانی کس کی مشقت کی کمائی ہے؟ ذرے ذرے میں بجلی کھیل رہی ہے۔ قطرہ قطرہ طاقت کا گھر ہے۔ تو ذرا بٹن دبا تو سہی۔ پربھو کی قدرت انتظار میں ہے۔ تیرے استعمال کی انتظار میں۔ پربھو نے یہ نعمتیں بغیر تول ماپ کے دی ہیں۔ امیر کو، غریب کو، پاپی کو، دھرماتما کو، یکساں دی ہیں۔

بھگت نیک اعمال کرتا ہی ہے۔ لیکن پربھو کی لاانتہا رحمتوں کے سامنے اپنے اعمال کی حقیقت کو ہیچ سمجھ کر شرمندہ سا ہو جاتا ہے ؏

بجائے کہ در باست من چیستم

برے اعمال پربھو کی رحمت کا راستہ روک دیتے ہیں۔ نیک اعمال اس روک کو ہٹا دیتے ہیں۔ اس کے بعد رحمت اپنا کام آپ کرنے لگتی ہے۔ بھگت اس رحمت کو خرید نہیں کرتا۔ اپنے پاس آنے دیتا ہے۔ یہی احساس بھگتی ہے۔

کیا رشی دیانند کو یہ احساس تھا؟ کبھی انہوں نے بھی اپنے اعمال کی دنیا سے اوپر جھانکا؟ پربھو کے انصاف پر تو وہ مست تھے ہی کبھی اس کی رحمت پر بھی نظر پڑی؟ رحمت انصاف سے اوپر ہے۔ اس کے چاروں طرف ہے۔ اس کے اندر اور باہر ہے۔ رحمانی انصاف رحم کے گھونسلے میں رہتا ہے۔ پربھو کا انصاف سچا رحم ہے۔ باقی انصاف بنیوں کے انصاف ہیں۔ پربھو کا سنچیوں کے ایک سنچی کا۔ رشی نے انصاف اور رحم کی اس گتھی کو کھولا ستیارتھ پرکاش کے صفحوں میں اس الجھن کو سلجھا دیا۔ مگر وہاں زبان بھگتی کی نہیں۔ ترک کی تھی۔ آؤ رشی بھگتی کی زبان میں اس سمسیا کا سمادھان سنیں۔ رشی دونوں زبانوں کا مالک ہے۔ ستیارتھ پرکاش ایک زبان میں لکھا گیا ہے۔ آریہ ابھی ونے دوسری زبان میں۔ آج ہم آریہ ابھی ونے کی زبان کا پاٹھ کریں گے۔ رشی کی بھگتی کی زبان کا۔

منطقی کے پربھو کا آنند کہاں ہے؟ وہ تو بھوگ سے ہی پرے ہے۔ اس کے احساسات کہاں؟ کیسے کو تو چاہے منطقی بھی اسے آنند سروپ کہہ دے۔ لیکن منطقی کا آنند ایک کورا لفظ ہے۔ بھگت نے اس آنند کا خود مزا لیا ہے۔ اس کے لئے وہ جیتی جاگتی چیز ہے۔ وہ آنند حواس کا جوشے ہی نہیں۔

وید میں لکھا تھا:۔

”اے زیارت کے قابل پرمیشور! ہم نے تمہارے لئے یہ سوم رس تیار کر رکھے ہیں ان کی حفاظت کیجئے۔ ہماری پکار کو سنئے“

”حفاظت کیجئے“ کے لئے لفظ تھا ”پاہی“ مہرشی یاسک نے اس کے معنے کر دیئے ”پی“ مصدر ایک ہی تھا۔ اس کے معنی دو تھے۔ مختلف معنوں میں اس کی صورتیں مختلف ہو جاتی ہیں۔ مہرشی یاسک نے ایک صورت کا ارتھ دوسری صورت میں کر دیا۔ مگر اس معنی میں ایک مزا تھا۔ پربھو کا سوم رس پینا ایک لذیذ کیفیت ہے۔ جو بھگتوں کے حصے میں آئی ہے۔ رشی نے اس کا ارتھ کیا ”سرد آنما سے پان کرو“ ”پان“ کے معنی پینا بھی ہے حفاظت کرنا بھی

ہمارے سوم رس کی اصلی حفاظت اسی میں ہے کہ پربھو اسے قبول کرے۔ اسے اپنائے رشی نے لکھا ”سویکار کرو“ ”یہ اپنا بناؤ“ جب ہمارے رس پربھو کے اپنے رس بن گئے۔ تبھی تو وہ اچھی طرح محفوظ ہو گئے۔ پربھو ہمارے رس کا پان کرتا ہے۔ منہ سے نہیں۔ ہونٹوں سے نہیں۔ سرد آتما سے۔ اپنے سارے وجود سے۔ سچ ہے آنند کا احساس ایک عضو سے نہیں۔ سارے اعضا سے نہیں۔ اعضا کی فراموشی سے ہوتا ہے۔ جب ہم اندر آنند ایک ہو جائیں۔ جب ہمارا سارا وجود زبان کا آلہ پینے کا عضو بن چکا ہے۔ تبھی سرور کی کیفیت ہوتی ہے۔ ”پکار سنئے“ پر رشی لکھتے ہیں:۔

”ہم دینوں کی وینتا سنکر جیسے پتا کو پتر چھوٹی چیز سمرپن کرتا ہے۔ اس پر پتا انتہائی پرسن ہوتا ہے۔ ویسے آپ ہم پر ہو“ ہمارے سوم رس چیز ہی کیا ہیں؟ ان کی اپنی قیمت کچھ نہیں۔ پتر کے تحفے کی قیمت اس کا پیار ہے۔ ہمارے سمرپن کا مول ہماری بھگتی ہے۔ پتا پتر کے تحفہ پر نہیں۔ اس کے پیار پر ریجھ رہا ہے۔ پربھو ہمارے اعمال پر نہیں۔ ہماری بھگتی پر خوش ہو رہا ہے۔ یہی خوشی اس کی رحمت ہے۔ اس نے ہمارے پیار کو قبول کیا۔ باپ بیٹے اسی قبول کے آنند میں مست ہیں۔

اپنشد کار نے کہا تھا:۔

(پربھو اور بھگت) رس کو پیتے ہیں۔ مفسروں نے ارتھ کیا۔ ایک پیتا ہے دوسرا پلاتا ہے گویا پینا اور پلانا دو کام ہیں باپ بیٹے پر خوش ہے۔ اس سے بیٹا نہال ہو رہا ہے۔ انہیں کون خوش کرتا ہے اور کون خوش ہوتا ہے؟ یہاں خوش کرنا اور ہونا ایک ہی بات ہے۔ یہ زبان بھگتی کی ہے رشی دیانند آگے چل کر پھر لکھتے ہیں:۔

”آپ اور ہم لوگ پرسپر پرم آنند کا بھوگ کریں“

حقیقی روحانیت کی زبان ہے۔ پربھو اور بھگت آنند میں مگن ہو کے ایک دوسرے کو نہال کرتے ہیں۔ باپ بیٹے کی آنکھوں میں سرور کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ لہو پر لہر اٹھ رہی ہے۔ اور دونوں کناروں کو بے پایاں سا بنا رہی ہے۔ کنارا ہے ہی نہیں۔ اس آنند کی نہ انتہا ہے نہ ابتدا۔

رشی کہتے ہیں:۔

”ہم لوگ برے ہونگے۔ تو ان آپ کی شوبھا نہیں ہوتی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سنتانوں کو شدھار نے سے ہی پتا کی شوبھا اور بڑائی ہوتی ہے“

اپنے شدھار نے کا بوجھ بھی پرمیشور پر ڈال دیا۔ بھگت محنت کرتا ہے۔ آخر تھک کر ہار جاتا ہے۔ اصلاح نہیں ہوئی۔ اصلی اصلاح تو پربھو کے اپنے ہاتھوں سے ہوتی ہے جب تک پربھو کا وصال نہیں ہوتا۔ اس کو بھگت چھو نہیں لیتا۔ اس کے چھونے سے رونگٹے روشنگٹے میں آنسو بھر نہیں لیتا۔ اس کے پاپ کے داغ دھلتے نہیں۔ سادھک ہارے بھی۔ پوری محنت کرے بھی۔ تھک کر بے بسی کا انوبھو کرے بھی۔ تو پھر دیکھے۔ پربھو ہاتھ پسارتا ہے۔ اپنے بالک کو اپنے ہاتھوں میں اٹھاتا ہے چھاتی سے لگاتا ہے۔ اسے پیار کرتا ہے۔ اور پیار پیار میں اسے سب آلودگیوں سے پاک کر دیتا ہے۔

رشی نے اس بے بسی کا احساس کیا ہے۔ اسی کو یاد کر کے کہتے ہیں:۔

”ہم لوگ تو آپ کے پرسن کرنے میں کچھ بھی سمرتھ نہیں ہیں۔ سرودھا آپ کے انوکول ورتمان نہیں کر سکتے۔ پرنتو آپ تو ادھم ادھارک ہیں۔ اس سے ہم کو سویکار اپنی کرپا سے سکھی کریں“

پھر کہتے ہیں:۔

”اپنی بڑائی کی اور دیکھ کر اس بڑے کام کو آپ ادھشٹھیہ کریں۔ جس سے ہم لوگ آپ اور آپ کی آگیا کے سیون میں ہمیشہ تتپر رہوں۔ میرے سب چھدروں کو آپ ہی ڈھکیں“

تھکا ہوا بھگت کتنا بے صبر ہوا اٹھا ہے کہتا ہے:۔

آپ اب شیگھر ہم کو پراپت ہو۔ جو پرساد ہونے میں آپ تھوڑا بھی ولمبہ کریں گے۔ تو ہمارا کچھ بھی ٹھکانا نہ لگے گا۔

اپنی محنت کی انتہا کو پہنچ کر اور وہیں اس کی بے حقیقتی کا احساس کر کے بھگت بالآخر اپنے آپ کو پربھو کی کرپا پر ڈال دیتا ہے وہ محنت کرتا ہے۔ پر اس کا کریڈٹ پربھو کو دیتا ہے۔ وہ لڑنے چلا ہے۔ پر اس کا لڑنا اپنا لڑنا نہیں کہتا ہے:۔

”ہے بھگوان! جب آپ ہمارے رکشک یودھا ہو نگے۔ تبھی ہمارا سرد حرم جے ہو گا“ بھگت کی تلوار پربھو چلاتا ہے۔ تب اس تلوار میں ہنسا نہیں رہتی۔ وہ دھرم کی۔

(بقیہ کے لئے دیکھیں صفحہ 51)

University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کا اصلی اُدیش

لیکھک ڈاکٹر ستیہ پال جی پردھان پراونشل کانگریس کمیٹی

بھگوان دیانند کو اس اسار سنسار کو چھوڑے ایک برس اور بیت گیا۔ آریہ سماج کی عمر میں ایک سال اور بڑھ گیا۔ وقت تو کسی سے رُکتا نہیں ہے۔ یہ ہماری نادانی ہے۔ کہ ہم اس سے فائدہ نہ اُٹھائیں۔ بھگوان دیانند کا ظہور ایسے موقعہ پر ہُوا تھا۔ کہ جب بھارت بھومی ہزار آزار سے بیزار تھی۔ چمکتی ہوئی شہرت کی دھوپ ڈھل چکی تھی۔ ہماری فضا مصائب کے بادلوں سے سیاہ ہو چکی تھی۔ دھرم چلا جا چکا تھا۔ پاپ اور پاکھنڈ کا زور تھا۔ مشرق روشنی سے محروم ہو گیا تھا۔ مغرب پوری آب و تاب سے ہماری آنکھیں خیرہ کر رہا تھا۔ وید کے لئے شردھا نہ تھی۔ پربھو کے لئے بھگتی نہ تھی۔

سماج نے بھارت بھومی کا کس قدر کلیان کیا ہے۔ یہ اب بتائے جانے کا محتاج نہیں ہے۔ ہر ذی شعور انسان آریہ سماج کی بیش بہا خدمات سے واقف ہے۔ زندگی کا کون شعبہ ہے۔ کہ جسے بہتر بنانے کے لئے آریہ سماج

نے کرے ہی سنانے میں ملش کا کلیان خیال نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس زندگی کو شکھ نے بنانے پر زور دیا ہے :-

مہاراج کی نڈرتا

مہاراج میں ایک شاندار وصف یہ تھا۔ کہ

مہرشی! اتھا تو کرم کا اپنے بحرِ بیکراں

(مسٹر ایم۔ بی قدا خلیق لااُبالی۔ سرگودھا)

اے کہ وہ! جس کا زمانہ آج ہے مدحت کناں | آے کہ وہ! ہے جس کا محوِ ذکر ہر پیر و جواں
اے کہ وہ! ہر دل میں ہے جس کی محبت کا نشاں | اے کہ وہ! دُنیا ہے جس کے نام پر رطب اللساں

اے کہ وہ! بگڑی ہوئی ہاتھوں سے جس کے بن گئی
اے کہ وہ! رُوٹھی ہوئی تقدیر جس سے مَن گئی

اے عصائے بیوگاں! اے دستگیرِ بیکساں | تھا مسیحائے زماں تُو اور جانِ عاشقاں
تھا مُقدّس عاشقاں کو تیرا سنگِ آستاں | مہرشی! اتھا تو کرم کا اپنے بحرِ بیکراں

ہے بلند تیری سخاوت کا عَلم دُنیا میں آج
ذکر ہر سو ہے تیرا تیری قسم دُنیا میں آج

اپنے سینے سے اچھوتوں کو لگایا آپ نے | اور بیواؤں کی عصمت کو بچایا آپ نے
پھر سے ویدک دھرم کا ڈنکا بجایا آپ نے | جو تھا ناممکن اُسے ممکن بنایا آپ نے

اے زِ آبِ خود زمینِ ہند را سیراب کُن
اے زِ نورِ خود خلیقِ ذرّہ را پُر تاب کُن

رعب اور اُس کا خوف ہمیں ہر کہ و مہ کے قدموں میں گرا تا پھرتا ہے۔ ایک بھگوان ہیں۔ کہ جب مہاراج سے لوگوں نے کہا۔ کہ آپ فلاں مقام پر تشریف لے جائیں۔ آپ کو نقصان ہوگا۔ تو کس شان سے آپ فرماتے ہیں۔ جب تک میرا سوامی میرے انگ سنگ ہے۔ میرے روم روم میں رم رہا ہے۔ تب تک نہ تاجدار سے ڈر نہ صاحب تلوار سے خطرہ۔

مہاراج کا پریم

اتنا بے خوف ہونے پر بھی مہاراج کا دل بہت ہی نرم تھا۔ کہتے ہیں۔ جب کبھی کسی مفلس و نادار۔ بیمار۔ لاچار کو آپ دیکھتے تھے۔ تو آپ بہت دُکھی ہو جاتے تھے۔ مہان پرشوں کے عجب ہی رنگ ڈھنگ ہوتے ہیں۔ اپنے سر پر آرے چل جائیں۔ آنکھ سے اشک نہ ٹپک سکیگا۔ چہرہ پر شکن نہ آئے گی لیکن دُوسرے کو دُکھی دیکھ کر اُن کا دل بے بس ہو جاتا ہے۔ مہاراج دیانند میں جہاں بے حد بہادری تھی۔ وہاں پریم اور دیا کا بے پایاں دریا موجزن رہتا تھا۔

آریہ سماج کی ذمہ واری

مہاراج کا گن ورنن کرنے کی مجھ میں لیاقت نہیں۔ اہلیت ہی نہیں۔ ایسے مہا پرشوں کو جاننے کے لئے بھی خاص ہی آتما قابل ہُوا کرتی ہیں۔ مگر ہاں جس طرح پہاڑ کے تلے کھڑا انسان اس کی مہما دیکھ کر محو حیرت ہو جاتا ہے یہی میری حالت ہے۔ اس لئے میں اگر مہاراج کی سیوا میں اپنی شردھا کی بھینٹ کرتا ہی رہوں۔ تو نہ بات ختم ہوتی ہے۔ نہ جی اُکتاتا ہے۔ لیکن میں صرف ایک ہی گذارش کرنا مناسب خیال کرتا ہوں بھگوان کا جانشین آریہ سماج ہے اور میں نہایت پریم سے آریہ سماج کی مسلسل خدمات کا اعتراف کرتا ہوں۔ میں آریہ سماج کا آبھاری ہوں۔ داس ہوں اس کے لئے میرا پریم بڑھتا ہی رہتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ میں نے اس کی سیوا نہیں کی۔ لیکن یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ جو ٹوٹی پھوٹی سیوا بھی کسی اور میدان میں کر رہا ہوں۔ وہ سب بھگوان دیانند اور آریہ سماج کی آشیرواد کا اثر ہے۔ گو وہ سب میرے ہیں۔ لیکن اگر اس سیاہ چادر میں بھی کہیں کہیں سفیدی نظر آتی ہے۔ تو یہ آریہ

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھیں ص ٥١)

ناری مان نہ تھا۔ اپنا ابھیمان نہ تھا۔ دھرم سے پریم نہ تھا۔ اور پاپ سے بچاؤ نہ تھی۔ پربھو نے اپنی اپار کرپا سے ایسے سمے پر بھگوان دیانند کو پرکاش کیا۔ اور ہندوستان کے نصیب بدلنے کے سامان پیدا ہو گئے۔ دھرم کا پھر نام روشن ہُوا۔ جاتی میں پھر جیون نظر آنے لگا۔ مشرق کو پھر اپنے وقار کی فکر دامنگیر ہوئی۔ وید کا ڈنکا بجا۔ شاستر پھر سے سنائی دینے لگے۔ آپ نشدوں کا نام روشن ہونے لگا۔ درشن کے ہرت کی چرچا شروع ہوئی۔ اور بھارت سنتان کو اپنی ذمہ واری کا احساس ہُوا۔ جی تو یہ چاہتا تھا۔ کہ بھگوان دیانند کچھ مدت اور جی جاتے۔ اور اپنے کام کو کسی حد تک مکمل کر جاتے لیکن یہ سب باتیں بھگوان کی اچھیا پر ہیں۔ ان میں دم مارنے کی گنجائش نہیں ہے۔ بھگوان دیانند آئے اور چلے گئے۔ کون ہے جو آیا اور یہیں رہ گیا۔ رہنے کو تو بس پربھو کا ہی نام ہے۔ باقی جو آتے ہیں چلے جاتے ہیں۔ ہاں چلے جانے میں فرق ہے۔ ایک مجھ سے ناچیز اور ناکارہ انسان ہیں۔ کہ جن کا روانہ ہو جانا نقش بر آب ہے۔ کہ اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ اور ایک بھگوان سے مہاپرش ہیں کہ جو جیتے ہیں۔ تو کمال کر جاتے ہیں۔ اور جب چلے جاتے ہیں۔ تو اپنی آواز کی گونج۔ اپنے تجربہ کا اثر اپنی زندگی کا نشان چھوڑ جاتے ہیں۔ آریہ سماج بھگوان دیانند کا جانشین ہے۔ اور جو کام مہاراج شروع کر گئے ہیں۔ اس کی تکمیل کا بار اب آریہ سماج کے کندھوں پر ہے۔ آریہ

نے تعلیم نہیں دی۔ مجھے اسی لئے تو بھگوان دیانند کے چرنوں میں اگادھ پریم شردھا اور بھگتی ہے۔ کہ میں نے مہاراج کی تعلیم کو اتنا جامع پایا ہے۔ کہ مجھے تو اس میں کوئی نقص نظر نہیں آتا۔ آتما کا اگر فکر کیا ہے۔ تو شریر کا ساتھ ہی دھیان رکھا ہے۔ اگر موکش کے سادھن بتائے ہیں۔ تو یہاں پیٹ بھر کھانے کی بات ہی نظر انداز نہ ہونے دی۔ اگر یوگ کا پتہ دیا ہے۔ تو دولت کمانے کی ترکیب بھی سکھائی ہے۔ مہاراج نے صرف یوگ۔ اور دھرم کے

آپ بے خوف تھے۔ یہ نہیں۔ کہ آپ جو جی میں آئے کرتے تھے۔ نہیں دھرم کی مریادا کا پالن کرنا تو آپ کے جیون کا اُدیش تھا۔ مگر ہاں یہ بات ضرور تھی۔ کہ جب آپ نے طے کر لیا۔ کہ یہ کام کرنا ہے تو پھر دُنیا کی کوئی طاقت آپ کے ارادہ کو کمزور نہ کر سکتی تھی۔ پربھو کا بھگت ڈرے بھی کیوں اور ڈرے کس سے۔ جس کے ہردیہ میں رام بسے وہ آپ دگی کے بندوں سے ڈرے۔ تو پھر یہ رام بھگتی نہ ہوئی یہ تو مذاق ہُوا۔ ایک ہم ہیں ذرا ذرا سی باتوں سے ڈر جاتے ہیں۔ اس کا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

معجزۂ عظیم الشان - رہبر کامل

(لیکھک شری چرنجیو جی وکیل لیپر)

عینِ یوسف - یدِ بیضا - دمِ عیسےٰ داری
ہر چہ داراند ہمہ خوباں تو تنہا داری

مندکرہ بالا شعر حضرت محمد صاحب کی شان میں ان کے کسی فدائی نے لکھا ہے۔ مدعا یہ ہے کہ حضرت صاحب میں حضرت یوسف کی خوبصورتی حضرت موسےٰ کا سفید ہاتھ۔ حضرت عیسےٰ کا مُردوں کو زندہ کرنا گویا تمام خوبیاں جو دیگر پیغمبروں کے حصہ میں فرداً فرداً خدا نے دیا تھا۔ مگر آپ حضرت محمد میں جملہ انبیاء کی خوبیاں موجود تھیں ؛

معجزہ کے لغوی معنی ہیں "عاجز کرنے والا"۔ مگر اصطلاحی معنوں میں ایسے خلافِ قدرت افعال کا واقع ہونا لیتے ہیں۔ جو عام طور پر عام لوگوں کو عاجز کر دیتے ہیں۔ اور وہ ایسے فعل کے فاعل کے پیرو بن جاتے ہیں۔ مثلاً حضرت عیسےٰ کا مُردوں کو زندہ کرنا اور حضرت محمد صاحب کا معجزہ شق القمر۔ اس قسم کے معجزوں کو جہاں سائنس تاریخ اور علم کی روشنی نے باطل کر دیا ہے۔ وہاں معجزہ کے ماننے والے مذاہب بھی ان کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ سچ پوچھئے۔ تو انیسویں صدی کا عظیم الشان معجزہ مہرشی دیانند کا ظہور تھا۔ جن کی ذات بابرکات جملہ ہادیانِ مذاہب کے اوصافِ اعلےٰ کا مجموعہ تھی۔ اور آپ ہی کی ذات میں پرماتما نے تمام خوبیاں یکجا جمع کر دی تھیں۔ آپ کی تعلیم بیچ مچ معجزہ ثابت ہوئی ہے۔ جس نے نہ صرف عوام کو بلکہ بڑے بڑے عالموں۔ سائنس دانوں اور فلاسفروں سے خراجِ تحسین حاصل کیا ہے۔ جملہ مذہبی۔ مجلسی رُوحانی۔ اخلاقی اور پولٹیکل تحاریک پر آپ کی چھاپ ہے۔ وہ مذاہب جو اس کے ساتھ سب سے زیادہ ٹکر لے رہے تھے۔ آج زیادہ حال سے عملاً اس کے قدموں میں گر رہے ہیں۔ اور رشی کے عقائد کا پرچار کر رہے ہیں ؛

سناتن دھرمیوں میں پریورتن

آپ پورانک دل کو لیں۔ وہ مورتی کو بطور ایشور نہیں پوجتے۔ بلکہ مورتی میں جو ایشور ہے۔ اس کی پوجا کرتے ہیں۔ مرنک شرادھ مُردہ بزرگوں کی صرف یادگار رہ گیا ہے۔ تیرتھ یاترا بغرض مکتی دقیانوسی خیال تصور کیا جاتا ہے۔ اچھوت جاتی کو شودر ماننے والے آج خود ہی پاٹھشالائیں کھول کر ان کو شکشا دے رہے ہیں۔ شدھی کا مسئلہ حل ہو چکا ہے۔ اب سناتن دھرم سبھا شدھی کرتی ہے۔ اور ہندو دھرم کے نیتا پنڈت مالویہ جی ایسے جانبوں سے چھوت دور کرنے اور ان کے مندروں میں جانے کے زبردست پرچارک ہیں۔ صغیر سنی کی شادی مفقود ہو چکی ہے۔ اور بیوہ وواہ خود سناتن دھرمی کر لیتے ہیں۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ آج کل کے پورانک ہندو ابتدائی زمانہ کے آریہ سماجی ہیں۔ تو شاید مبالغہ نہ ہوگا۔ پورانک مت کے بعد اگر سب سے زیادہ مقابلہ رشی اور آریہ سماج کا کسی نے کیا۔ تو وہ اسلام تھا۔ لیکن بیچ مچ پرانے اسلام اور آج کل کے اسلام میں بعد المشرقین ہے۔ تقریباً اسلام کے تمام عقائد و ارکانِ اسلام پر رشی دیانند کی پاک تعلیم کا رنگ چڑھا ہوا ہے۔ پنڈت چمو پتی جی کی رائے کے مطابق وہ اسلام جو رشی کے ظہور سے پہلے ہلال تھا۔ اب اس کی تعلیم کے نور سے بہرہ ور ہو کر چودھویں کا چاند بن گیا ہے +

اسلامی عقائد میں تبدیلی

قرآن بطور کتاب نازل نہیں ہوا۔ قرآن مجید انعام آیت ۹۲ میں آیا ہے۔ اور یہ کتاب ہم نے اُتاری ہے۔ مبارک جو کتاب اس کے پہلے سے موجود ہے۔ اس کی مصدق ہے۔ اور پھر احقاف آیت ۱۲ میں۔ اس سے پہلے موسےٰ کی کتاب امام و رحمت ہے۔ اور یہ کتاب عربی زبان میں اس کی مصدق ہے۔ گویا قرآن مجید بار بار کہتا ہے۔ کہ میں کتاب ہوں۔ بخلاف اس کے وید کہتا ہے کہ میں گیان ہوں۔ الہام کے معنی یہی ہیں۔ در دل افگندن۔ پہلے تو یہی اصرار ہوتا تھا۔ کہ قرآن مجید بصورت کتاب نازل ہوا۔ اور حضرت جبرائیل لائے۔ مگر اب اس غلط عقیدہ کو جواب دیا گیا ہے :-

"اللہ تعالےٰ کا تعلق قلب سے ہے انسان کے۔ اور اس لئے اس کا کلام قلب پر نازل ہوتا ہے۔ تو قلبِ انسانی سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوتا۔ اور نہ دلوں کے اندر اس سے کچھ انقلاب پیدا ہوتا" ؛

(تفسیر قرآن صفحہ ۶۶ حاشیہ مصنفہ مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ)

حضرت آدم اور حوا کو باغِ عدن میں پیدا کئے جانے کا قصہ مشہور ہے۔ آریہ سماج کا دعویٰ ہے۔ کہ ابتدائی سرشٹی میں مرد و عورت جوانی کی حالت میں پیدا ہوئے۔ اور کثیر تعداد میں۔ اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ صرف آدم تنہا پیدا کیا گیا جنت میں۔ اور اس کی پسلی سے حوا پیدا ہوئی۔ اور پھر جنت سے دھکیلے گئے۔ موجودہ عقیدہ کیا ہے؟

آدم سے مراد کل انسان (تفسیر مذکور صفحہ ۴۴) آدم کی جنت وہ جنت نہیں۔ جو موت کے بعد ملتی ہے۔ یہ جنت اس زندگی کی جنت ہے +

آدم کے بہشت سے (جس میں وہ پیدا ہوئے) مطلب ہے۔ اطمینانِ قلب جو نیکی سے پیدا ہوتا ہے۔ بہشت کا جو نقشہ قرآن نے کھینچا ہے۔ وہ گویا بطور مثال ہے ؛

(تفسیر مذکور صفحہ ۴۳)

ہردوں اور باغوں پر اعتراض سے گھبرا گئے۔ جواب دیتے ہیں۔ جنت سے مراد دنیاوی باغ نہیں۔ اور دنیاوی نہر جا ہیں۔ جو کیا ہیں۔ اس حقیقت کا علم نہیں ہو سکا۔ یہ دنیا سب سے پہلی دنیا نہیں ہے۔ آج تک اسلام کا دعویٰ تھا کہ موجودہ دنیا ہی پہلی اور آخری دنیا ہے۔ اعتراض تھا۔ کہ جب خدا کی خالقت کی تشریح کرتے ہوئے آریہ سماج کے عقیدہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا گیا۔ شیطان اور فرشتوں کے جھگڑے کا ذکر کرتے ہوئے البقر ۲ صفحہ ۲۴ تفسیر ہذا :-

انہوں نے کہا۔ کہ کیا تو اس میں ایسی مخلوق بنائے گا۔ جو اس میں فساد کرے اور خون گرا دے۔ مولانا صاحب خود ہی سوال اُٹھاتے ہیں۔ کہ جب انسان پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ تو فرشتوں نے اس کی نسبت پہلے ہی کیسے جان لیا۔ اس کا جواب خود ہی دیتے ہیں :-

"اللہ تعالےٰ ہمیشہ خلق کرتا رہا ہے۔ پہلے کوئی ایسی مخلوق گزر چکی تھی" +

معجزے :-

سر سید احمد خان صاحب تو رشی کی زندگی میں ہی معجزوں کو جواب دے بیٹھے تھے۔ وہ فرماتے ہیں :-

"خود ہمارے سردار (حضرت محمد صاحب) نے معجزوں کی نفی کی ہے۔ پھر کس طرح ہم معجزوں کو مان سکتے ہیں" ؛

(تفسیر سر سید صاحب) صفحہ ۴۵ ۲۲ سورہ مائدہ جلد ۲ سنہ ۱۲۹۵ھ

کپڑوں کی کٹائی و سلائی پر بہترین کتاب

"دوستِ درزیاں"

ہندی میں بھی شائع ہو گئی ہے۔ جسے معمولی پڑھی لکھی استریاں آسانی سے سمجھ سکتی ہیں۔

ہر ایک استری کے پاس اس کا ہونا نہایت ضروری ہے

حصہ اوّل مجلد اردو ایک روپیہ۔ ہندی ڈیڑھ روپیہ

دوئم مجلد صرف ہندی میں ڈیڑھ روپیہ

مکمل کتاب مجلد صرف اردو میں اڑھائی روپیہ

اپنے شہر کے کتب فروشوں یا ہم سے طلب کریں ؛

درزی گھر۔ رنگ محل بازار۔ لاہور

University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مرزا غلام احمد قادیانی پہلے تو معجزوں کی تائید کرتے رہے۔ مگر بالآخر آپ کو ماننا پڑا۔
"مذہبوں کے معجزے مسمریزم کے کھیل ہیں کرشموں کے نشان ہیں۔ جو قصّوں اور کہانیوں میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس لئے معجزہ دکھانا سخت قابلِ نفرت کام ہے" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹)
حضرت مسیح کے معجزے ایسے ہی تھے۔ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ قیامت اور حساب

قیامت و حساب کتاب

قیامت جنتیوں پر ایک خاص حالت طاری ہونے کا نام اور وقت ہے۔ نہ اس روز حساب و کتاب ہوگا نہ کوئی میدانِ قیامت ہو عرش لایا جائیگا نہ پل صراط ہوگی۔ نہ فرشتوں کی دارو گیر۔ اس وقت نہ کوئی جنتی جنت میں داخل کیا جائیگا۔ اور نہ کوئی دوزخی دوزخ میں دھکیلا جائیگا۔ مسلمانوں نے میدان حشر اور عرش ایک تخت جو مانا ہے۔ یہ محض قصہ کہانی ہے+
(ازالہ الاوہام صفحہ ۳۵۰)

نیز ملاحظہ ہو۔ ابھی محاسبہ ہر آن میں جاری ہے۔ کوئی فعل نہیں۔ مگر اس کا نتیجہ ساتھ ہی ساتھ پیدا ہوتا جاتا ہے ...... (تفسیر محمد علی صفحہ ۱۷۹)

آج تک تو یہی کہا جاتا ہے کہ غیر مسلم چاہے کتنا ہی نیک و پارسا کیوں نہ ہو خواہ مہاتما گاندھی ہی کیوں نہ ہو۔ جب تک حضرت محمد پر ایمان نہ لاوے نجات نہیں پا سکتا۔ اور حضرت محمد پر ایمان لانے والا افاسق و فاجر بھی جنت کا مستحق ہے۔ مگر اب کیا فرماتے ہیں:۔
"نجات عمل سے ملتی ہے نہ کہ الفاظ سے۔ مذہب دعویٰ کا نام نہیں۔ بلکہ طریق عمل کا نام ہے" (تفسیر مولانا محمد علی۔ صفحہ ۱۰۵)

مذہب سائنس ہے

جب تک عام مسلمان علم اور سائنس سے بے بہرہ تھے۔ ان کو یہی وعظ ہوتا تھا۔ کہ مذہب میں سائنس کا کیا کام؟ مگر آج فرماتے ہیں کہ "حقیقی مذہب ایک علم یا سائنس ہے۔ اس کی کوئی بات دلائل سے خالی نہیں وہ ایک قاعدہ اور قانون کا سلسلہ اپنے اندر رکھتا ہے ڈھکوسلوں کا نام مذہب نہیں" (تفسیر مذکور حاشیہ صفحہ ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲)
یہ ہے رشی دیانند کی تعلیم کا اثر مرزا صاحب اور ان کے مقلدین پر کیا یہ بعینہٖ اس پنڈت کی مثال نہیں۔ جو گھر سے پختہ عہد کرکے آیا تھا کہ رشی دیانند کو آج مورتی پوجک بنا کر آؤں گا۔ لیکن معمولی سے شاستر ارتھ کے بعد رشی دیانند کا شش بنا۔ اور اپنے ہاتھ سے مورتیوں کو گنگا کی لہروں کے سپرد کیا۔ لیکن کہا جا سکتا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد اور ان کی اُمت کافر ہے۔ اس لئے اس کے عقائد عام مسلمانوں پر حجت نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر بغرض بحث مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کے قواعد کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو بھی اسلام کا چھٹکارا نہیں۔ کیونکہ علی گڑھ کالج کے صیغہ دینیات کے افسر اعلیٰ علامہ آخر الزمان مولانا شبلی نے ہمیشہ کے لئے قطعی طور پر معاملہ صاف کر دیا ہے۔ ملاحظہ ہو عالم قدیم ہے۔ حادث نہیں۔ عدم محض سے وجود میں آنا ناممکن ہے۔

"اس بنا پر عالم کو حادث کہنا صورت کے اعتبار سے صحیح ہے۔ لیکن مادہ کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ اور جب عالم کا حدوث ثابت نہیں تو استدلال بھی صحیح نہیں۔ اس بنا پر یہ دعویٰ کرنا کہ عالم کے لئے کوئی علت ضروری ہے صحیح نہیں۔ کیونکہ عالم مادہ کا نام ہے۔ اور مادہ کا حادث اور مخلوق ہونا ثابت نہیں۔ یہ امر قطعی ہے۔ کہ کوئی شئے عدم محض سے وجود میں نہیں آ سکتی ...."
(الکلام صفحات ۳۰-۳۳-۴۴ اور ۴۸)

آریہ سماج کا عقیدہ ہے۔ کہ منش نیک افعال اور شدھ گیان سے ترقی کرتا کرتا رشی کی پدوی کو جنم جنمانتر کے بعد حاصل کرتا ہے۔ برخلاف اس کے مسلمان کہتے تھے۔ کہ خدا اپنی مرضی سے اپنی مخلوق میں سے کسی کو منتخب کر کے اس پر نبوت بخشش دیتا ہے۔ اور تبلیغ احکام الٰہی کے لئے اس کو مامور کرتا ہے۔ مگر علامہ آخر الزمان جیسے قابل عالم اور فرماتے ہیں:۔
"نبوت صرف کمال قوت قدسیہ (ربوبیتا) علمیہ (درتا) عملیہ (کرم۔ افعال) کا نام ہے۔ نہ کہ وہ موہبت (بخشش) خداوندی ہے۔ جو کسی خاص بندہ کو بہ منصب خدا تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔ اور تبلیغ پیغام الٰہی پر وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوتے ہیں۔"
(الکلام صفحہ ۸۹ سے ۱۰۲ و علم الکلام صفحہ ۱۴۳)

ترقی کا سلسلہ خود انسان کی نوع میں قائم ہے۔ یہاں تک کہ قوائے عقلیہ (بدھی) ذہن۔ ذکا۔ صفائی باطن اور پاکیزہ قوائے ہیں ترقی کرتے کرتے انسان ملکوتیت کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ یہی مرتبہ ہے جس کو ہم نبوت اور رسالت سے تعبیر کرتے ہیں" (ایضاً)

معجزہ۔ عالم میں علل و اسباب کا سلسلہ جاری ہے۔ یعنی جو چیز وجود میں آتی ہے۔ اس کے علل و اسباب ہوتے ہیں۔ تو ضرور ہے اس شئے کا وجود ہوتا ہے۔ اب معجزہ کی اگر یہ تعریف ہے کہ علت و معلول کے سلسلہ کے خلاف وقوع میں آئے۔ تو معجزہ بذاتہٖ باطل ہوگا (الکلام صفحہ ۶۶)

عذاب و ثواب

لیکن یہ عذاب و ثواب کی اصل حقیقت نہیں بلکہ اصل حقیقت کے عام فہم کرنے کا ایک پیرایہ ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جس طرح عالم جسمانیات (محسوس جگت) میں اسباب و علل اثر اور مؤثر کا سلسلہ ہے۔ مثلاً سنکھیا قاتل ہے گلاب محرک مسہل ہے۔ املتاس مسہل ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ روحانیت میں بھی قائم ہے۔ نیک و بد جس قدر افعال ہیں۔ ان کا نیک و بد اثر روح پر بالترتیب ہوتا ہے۔ اچھے کاموں سے روح کو انبساط ہوتی ہے۔ برے افعال سے انقباض آلودگی اور نجاست پیدا ہوتی ہے اور یہ وہ نتائج ہیں۔ جو اس سے جدا نہیں ہو سکتے۔ فرض کرو۔ کسی شخص نے کبھی کی کوئی چیز چرا لی۔ اب اگر وہ شخص جس کی وہ چیز تھی۔ معاف بھی کر دے۔ تو چوری کرنے سے اس شخص کی عزت پر جو داغ آ گیا۔ وہ کسی حالت میں زائل نہیں ہو سکتا۔ غرض اچھے افعال جو سعادت کا اثر پیدا ہوتا ہے۔ اور برے کاموں سے جو شقاوت حاصل ہوتی ہے۔ اسی کا نام عذاب و ثواب ہے۔ اور یہ خود ان افعال کا لازمی اثر ہے:۔

"اسی طرح خدا گناہوں کے ارتکاب منع نہ بھی کرتا تا ہم ان گناہوں کے ارتکاب سے روح کو وہی صدمہ اور عذاب ہوتا"
(الکلام صفحہ ۴۰ و ۴۱)

اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ رشی دیانند کا ظہور اور ان کی تعلیم واقعی ایک حقیقی معجزہ ہے:۔

اس لئے کل یگ میں ستیہ جگ کی لڑی کے درشن کے ابھیلاشیو! اگر پربا رام چندر جی کے سچے اپاسک کا چترد دیکھنا ہو۔ تو رشی کے جیون کا مطالعہ کرو۔ جو ہر شتم کی مخالفت کو خاطر میں نہ لاتا ہوا بن بھوجی میں شیر نر کی طرح گرجتا ہے۔ اور ویدک کا کھویا ہوا خزانہ واپس لا کر اس کی چابی رشیوں کی انش کے حوالہ کرتا ہے۔

اے کرشن کے اپاسکو! یوگیراج بھگوان کرشن کے اصلی مرم کو سمجھنا ہو۔ تو آؤ رشی کے جیون میں دیکھو کہ گیتا کے بچن کرم یوگ کا مجسم نمونہ اور مہا بھارت کے کٹر مخالف کو گرانا دھرم کے متلاشی اور سچے گوپال کا شکریہ ادا کرو۔ اہنسا کے پرچارک بدھ کی حقیقی صورت دیکھنے کے خواہشمندو! دیکھو کہ یہ اپنی ماتر کو ہتر کی آنکھ سے دیکھنے والا دیانند تمہیں راہ راست بتا رہا ہے۔ یہ ہماری تنگ نظر آجاتی ہے۔ جینیوں کے معتقدو! آؤ۔ اور سچی ویدانت کے پرچارک رشی دیانند کی شرن لو۔ حضرت عیسیٰ کے پریم کے ماننے اور تیاگ پر مہوت ہونے والو! پرانی ماتر کا ہتر یہ بے زبان جانوروں کا وکیل اور اپنے قاتل کو اپنے پلّے سے زادِ راہ دے کر بچانے والا لنگوٹ بند دیانند دیکھو اپنی انگلی سے تمہیں راہِ مستقیم کا اشارہ کر رہا ہے:۔

اے برادرانِ اسلام! چھوڑو اس بناوٹی توحید کو جس پر تم فریفتہ ہو رہے ہو۔ سچی اور حقیقی وحدانیت کا مبلغ مصلح راضی نامور مرورم رشی گور پرستی کا کٹر دشمن۔ اپنی حیرت انگیز قوت استدلال اور بے نظیر فلسفہ سے تسخیر قلوب کرکے لوگوں کے دلوں سے بت پرستی کا باطل عقیدہ دور کرکے نعرۂ اوم لگا کر تمہیں واحد لاشریک کی عبادت کا درست طریق بتا رہا ہے۔ آؤ اور اس کی آواز کے پیچھے چل کر راحتِ حقیقی اور اصلی جنت کو حاصل کرو+

گورو نانک دیو اور منتری جنن کے بھگتو! ایشور بھگتی میں مست، دنوں بلکہ مہینوں لگاتار سمادھی میں رہ کر ایشور کے درشن کرنے والے پرم یوگی دیانند کے جیون کا شاستر ہردیہ سے مطالعہ کرو:۔

چھوت چھات کے دُرد دکھیو! آؤ اور رشی کے حضور میں ہر عقیدت ختم کرو+

بھارت کی نجات کا واحد ذریعہ کانگرس کو ماننے والو! اور سوراجیہ کا پرچار کرنے والو! رشی دیانند کی تعلیم سے فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ سوراجیہ کی سب سے پہلے بشارت دینے والا وہی تھا۔ سودیشی کے حامیو اور کھدر کے پرچارکو! دیکھو کانگرس اور مہاتما گاندھی کے ظہور سے بھی پیشتر سودیشی اور کھدر کا ناد کس نے بجایا؟ اور ودیشی کپڑے کو نزدیک تک نہ آنے دیا۔ اپنے بھگت مہاراجہ کو تحفہ دیا۔ تو کھدر کی پوشاک۔ جب ایک امیر کبیر کا لڑکا ودیشی کپڑوں اور ودیشی فیشن میں آپ کے پاس آیا۔ تو اس کو جھڑک کر سودیشی لباس اور سودیشی طریق کی ہدایت کی+

آؤ اگر تمہیں آنکھیں اور دماغ زائل نہیں کر چکے۔ تو گلستان بہشت نہیں اور گلشن اصلاح میں جا کر ایک ایک پھول کو دیکھو۔ تو تمہیں میرا ہمنوا ہو کر کہنا پڑے گا۔ اور تم کہنے سے رک نہیں سکتے

گلستان میں جا کر ہر اک گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے

رشی کے جیون پر تجسس ہو کر نکتہ سنجی نگاہ شروع سے لے کر آخیر تک نظر ڈالو۔ تو لاریب تم کہہ اٹھو گے۔ کہ اے لنگوٹ بند سنیاسی ادافی

حسن یوسف ید بیضا۔ دم عیسیٰ داری
ہر چہ دارند ہمہ خوباں تو تنہا داری

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا

از مہاشہ کرشن دیوجی کپل بی۔ اے

(۱)

دھرم کے پاکھنڈ اور آڈمبر کے برخلاف جن سدھارکوں نے اپنی زبردست آواز بلند کی ہے۔ اُن میں رشی دیانند پر نظم سٹریننی کے مہاں پرش ہو چکے ہیں۔ روما کے پوپ کی گدی کو یدی لوتھر نے ہلا دیا تھا۔ تو بھارت کے شنکر آچاریوں۔ مہنتوں اور پوجاریوں کی سنتا پر سب سے زبردست چوٹ بھارت ورش کے سدھارکوں کے شرومنی بھگوان دیانند نے ہی کی تھی۔ بھگوان دیانند جیسا سے پہلے پجاری دھرم کے نام پر پھیلائی ہوئی انیک پوپ لیلاؤں کو لمحہ بھر کے لئے بھی نہ سہہ سکتا تھا۔ قریباً ستر سال کا عرصہ ہوا رشی ورہشندہ مل کے متبرک تیرتھ ہردوار میں کمبھ کے میلہ پر پدھارے۔ بھارت ورش کے چپہ چپہ سے ادرسے آگیا تھا۔ دھونستا اور دھرم اندھتا ایک ستھان پر آکر اکٹھی ہو رہی تھی چاروں طرف چھل۔ کپٹ۔ سوارتھ اور دُراچار نے ورشٹ پہ وراجمان تھے۔ تیاگ تھا تو بھوگ سے سامنے جھکا تھا۔ تو دُراچار کے تپسیا تھی تو دمبھ سے بھری ہوئی۔ شردھا تھی تو اندھی۔ یوگی ور رشی دیانند نے آنکھیں اُٹھا کر دیکھا۔ تو آریہ جاتی اور آریہ دھرم کی بہتت اوستھا کا اننت شوچنیہ درشیہ سامنے پایا۔ دھرم کے سچے پرچارک۔ تیاگ کے پُتلے۔ ستیہ کے پجاری اور پاکھنڈ کے ورودھی دیانند نے

پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا

گاڑ دی۔ رشی نے ایک نہ بجھنے والی شمع جلا دی۔ دُھورتوں نے اس شمع کو بجھانا چاہا۔ اپنے مُنہ کی کھا کر پیچھے ہٹ گئے۔ وہ رشی دیانند کے کھنڈن آتنک کار یہ کرم کا یُگ تھا۔ رشی کے تپ تیاگ اور گیان بل کے سامنے پاکھنڈ کے پاؤں نہ ٹک سکتے تھے۔ نہ ٹکے۔ پنڈت ہیرا بلبھ اور ٹیکا رام سریکھے مورتی پوجکوں نے مورتیوں کو گنگا میں بہا دیا۔ رشی کا کھنڈن تیبر ہوا۔ سرو سادھارن میں ہلچل مچ گئی۔ رشی نے پوپ لیلا کے گڑھ کاشی سے ٹکر لی۔ تو سمست بھارت میں دھوم مچ گئی۔ مٹھ ادھیشوں۔ مہنتوں اور مندروں کے پجاریوں۔ تیرتھوں کے پنڈوں سمپرادئیوں کے آچاریوں۔ اناچار اور مٹھیا آچار کے سوارتھی سمرتھکوں کی نیند حرام ہو گئی۔ رشی کی وِدونا اور شکتی کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر ان کے آچرن پر حملے کئے گئے۔ اُنہیں بدنام کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ ان کے پران لینے کیلئے شڑینتر رچے گئے۔ یہ سب بیتھی۔ یہ سب کوششیں نشپھل

ہی گئیں۔ رشی کا تیج پھیلتا ہی گیا۔ سدھارک کا سدھار بڑھتا ہی گیا۔ اندھیرا مٹنے لگا۔ ایک نیا پرکاش بھارت میں پھیلا۔ اور بھگوان کے بھگتوں کی سنکھیا بڑھنے لگی بھگوان دیانند نے دھرم کے پاکھنڈ اور ڈھونگ کی جڑوں

اور بول بالا ہو رہا ہے کے برخلاف اس کی تھی۔ اُس کے سماج نے

آڈمبر کا جس پوپ ازم پتاکا نے یدھ کی گھوشنا قلعہ کی بنیادوں کو آریہ ہلایا تو سہی۔ پرنتو ویدوں کو

خیالی کا جنم داتا ہے۔ جس نے مولانا محمد علی سے یہ کہلوایا۔ کہ "میں ناستک سے فاسق مسلمان کو گاندھی سے بہتر سمجھتا ہوں" اور جس نے عبدالرشید کے ہاتھوں شردھانند کا بلیدان کروایا۔ دھرم کے نام پر کئے گئے اتیاچاروں کی کہانی لمبی ہے۔ آج بھی سنسار اس دھرم اندھتا کے ہاتھوں آنسو بہا رہا ہے۔ آریہ جاتی کے پتن کا مُول منتر ہی یہ دھرم اندھتا سنکیرنتا۔ ڈھونگ۔ پاکھنڈ اور آڈمبر۔ جس کے برخلاف آریہ جاتی کے *Saviour* سوامی دیانند نے ستر برس پہلے اپنی زبردست آواز اُٹھائی تھی۔ اور جس کی بیخکنی کے لئے گھور یدھ رچا تھا۔ آج ڈاکٹر امبیدکر اعلان کر رہے ہیں۔ کہ "میں ہندو دھرم کو تیاگ کر اس لئے کسی دوسرے مذہب کی شرن میں چلا جاؤنگا۔ کیونکہ اچھوت پن ہندو ازم کا بنیادی اصول ہے۔ اور ہندو دھرم میں منش منش میں مساوات ناممکن ہے" مہاتما گاندھی لاکھ اپدیش کریں۔ لیکن جب تک آریہ جاتی میں دھرم کے اُوپر ادھرم اور اتیاچار کا اتنا گہرا آوران چڑھا ہوا ہے۔ وہ دھرم کی مہانتا کا درشن کو پا بھی سکیں گے پڑھ کر اس دھرم اور جاتی کو نہ بچا سکیں گے دھرم کی آڑ میں کی گئی شیطانیت سے سنسار کی آتما کانپ رہی ہے۔ اور یہی کارن ہے کہ دھرم کے برخلاف جنگ کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ روس کے بولشوازم نے نعرہ لگایا:- *Banish Gods from heaven and Capital from this Earth.*

خدا کی شان ٹرکی کا ناخدا غازی مصطفیٰ کمال پاشا بھی پکار اُٹھا:- *"I have no religion and times I wish all riligion at the bottom of the sea"*

ارشادات "میرا کوئی بھی مذہب نہیں ہے۔ اور بعض وقت تو میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ سبھی مذاہب سمندر کی تہ میں ڈوب جائیں"

آج سنسار میں مذاہب کو اس پرتھوی پر سے جلاوطن کر دینے کی زبردست دہائی مچ رہی ہے یہ سب مذہب کا نہیں بلکہ دھرم کے نام پر کئے گئے پاکھنڈ اور ڈھونگ کا زہریلا پھل ہے۔

(بقیہ دیکھیں صفحہ ۵۵)

(۲) پاٹھک گن! رشی کی لہراتی ہوئی پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا کے آدیش کو آریہ سماج نے سمجھا ہے یا نہیں۔ اسے آریہ سماج کے اتہاس کے ورقوں میں ڈھونڈھو۔ پرنتو مجھے تو آج بھی یہی دکھ پڑتا ہے۔ کہ دھرم کے نام پر پاکھنڈ کا اکھاڑہ جھلکنے کے لئے شاستر ارتھ کئے۔ سبھائیں لگائیں۔ ویاکھیان دیئے۔ پُستک لائیں کھول کر پرچارک پیدا کرنے کا یتن کیا۔ ٹریکٹ میں لکھوئیں اور انت میں آریہ سماج کی بنیاد رکھ کر سماج نرمان کا کاریہ بھی کر دیا۔ پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا اپنا کام کر گئی۔ بھارت کے کونہ کونہ میں دیانند کی دھوم مچ گئی۔ وہ یُگ دیانند کا یُگ تھا۔

سمہار نہیں کر پایا۔ آج بھی دھرم کے نام پر جلیت انیک سنکیرن وچار اور روڑھیاں ستیہ دھرم کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہی ہیں۔ ڈھونگ اور آڈمبر کا اتنا دکٹ جال پھیلا ہوا ہے۔ کہ دھرم کا سچا سوروپ لوپ ہو رہا ہے۔ اور لوگ محض پاکھنڈ کو دھرم سمجھ کر اسی کی اُپاسنا میں اپنی نجات مان رہے ہیں۔ یہی ڈھونگ ہے۔ جس سے تنگ آکر لاکھوں ہندو آریہ دھرم کو چھوڑ کر دیگر مذاہب میں جا شامل ہوئے یہی آڈمبر ہے۔ جو پوجیہ مالوی جی اور پنڈت دین دیال جی کو ایک چوکے میں بیٹھ کر بھوجن نہیں کرنے دیتا۔ یہی دھرم کا ڈھونگ اس تنگ

مذہبی پیشوا

(جناب اونکار ناتھ صاحب دہلوی۔ تلمیذ ابوالاعجاز سیف اکبرآبادی)

نصیبِ خفتہ کو میرے جگا دیا تُو نے
چراغِ شامِ غریباں جلا دیا تُو نے

قرار و صبر و سکوں دیکے زندگی بخشی
حوادثاتِ جہاں سے بچا دیا تُو نے

پھسل رہا تھا رہِ مستقیم سے آدم
کہ ڈگمگاتے قدم کو جما دیا تُو نے

زہے نصیب کہ جلووں کی بارشیں مجھ پر
نقابِ عارضِ تاباں اُٹھا دیا تُو نے

بہ تیری وید کی تعلیم عظمتِ للّٰہ
کہ آدمی کو بھی انساں بنا دیا تُو نے

خزاں رسیدہ محبّت کے باسی پھولوں کو
ہمارے دل کی تمنّا بنا دیا تُو نے

نظامِ باری تعالیٰ میں دخل رکھتا ہُوا
دوا کا کام دُعا سے چلا دیا تُو نے

سفینہ ڈوب رہا تھا سکونِ عالم کا
لگا کے ہاتھ کنارے لگا دیا تُو نے

رہی نہ دل میں تیرے آدم کے کوئی چنتا
خوشا نصیب۔ کہ جلوہ دکھا دیا تُو نے

University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

وید سب ستّ ودیاؤں کا پستک ہے

لیکھک پنڈت راج پرتاپ شاستری ایم اے ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول ہٹی الاہور

دیوالی کے پوتر موقعہ پر آریہ اخبارات کا خاص نمبر نکالنا دو مقاصد کے لئے ہوتا ہے۔
اول مہرشی سوامی دیانند جی کی علمی و عملی صداقتوں کو عوام میں واضح طور پر بیان کرنا۔

دوئم:۔ آریہ سماج کے گذشتہ کام پر سرسری نظر ڈالنا آئندہ سال کے لئے لوگوں کو زیادہ دھارمک کام کی طرف رجوع کرنا۔ اور موافق فضا پیدا کرنا یہ ٹھیک ہے۔ کہ برہما سے لے کر جیمنی پر ینت تمام رشی ویدوں کو ایشور کا گیان سوتہ پرمان (مستند بالذات) اور مکمل گیان مانتے رہے تھے۔ مگر ان رشیوں کے بعد کے زمانے سے لے کر رشی دیانند کی آج تک کے دوران میں ویدوں کو ایک سربستہ راز نا حل ہونے والا معمہ نہ ٹوٹنے والا طلسم اور نہ کھلنے والا گورکھ دھندہ ہی خیال کیا جاتا تھا چنانچہ اس عظیم عرصہ میں مختلف لوگوں کے خیال مندرجہ ذیل تھے۔

(۱) علما۔ (وِدوان لوگ) سمجھتے تھے کہ ویدوں میں سب کچھ ہے۔ مگر بہت گوڑھ انسانوں کی سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اسلئے یہ تو شُرتی یعنی سننے کے لائق ہے۔ منتو یہ یعنی سمجھنے کی چیز نہیں۔ اس لئے اس پرو چار کرنا یا سمجھنے کی کوشش کرنا نا واجب حرکت ہے۔ اس لئے اتنے لمبے عرصہ میں ایک بھی ودوان کا کوئی ایسا بھاشیہ (تفسیر) نہیں ملتا۔ جو کہ ویدوں کے سچے ارتھ پرکٹ کرے۔ اور ویدوں کی بزرگی کو بڑھا دے۔

۲:۔ ہم پیدا کئے پروز تک (رہنما کے) مختلف فرقہ جات نے وقتاً فوقتاً ویدوں کا سہارا لیا۔ مگر اپنے زاویہ نگاہ کو مضبوط کرنے کے لئے تمام منتروں کو الٹ پلٹ کر ڈالا۔ جیسے بھگوان شنکر نے ویدوں کی تمام تر تعلیم کو جیو اور برہم کی ایکتا پر ختم کر دیا۔ چیتنہ مہا پربھو نے وید کی تعلیم کا ماحصل صرف بھگتی بھاؤ ہی ظاہر کیا۔ بدھ بھگوان نے صرف ویت راگ (تارک الدنیا) ہو جانا ہی سب شاستروں کا نچوڑ کر ڈالا۔ وام مارگ (پاپ کرتی ابلاسک) لوگوں نے تمام ذاتی کمزوریوں اور برائیوں کے لئے وید کو ہی جولان گاہ بنا لیا۔

ان تاریخی واقعات کی روشنی میں آپ غور کیجئے۔ کہ متوسط درجے کے لوگوں کے لئے جو کہ ہر زمانہ میں کثرت تعداد میں ہوتے ہیں۔ جو کہ پاپ سے ڈرتے ہیں۔ دنیا دار بنا رہنا چاہتے ہیں۔ اور انسانی فرائض ادا کرتے ہوئے ہی دھرم ارتھ کام اور موکش پانا چاہتے ہیں) وید کوئی کشش کی چیز نہیں رہ جاتا۔ یہ ٹھیک ہے کہ وقتاً فوقتاً مذکورہ بالا آچاریوں کو اپنے خیالات کے معتقدوں کی معقول تعداد بھی ملتی رہی۔ مگر آخر ان لوگوں کا یا تو اعتقاد کمزور ہو گیا۔ یا اس میں عظیم تغیر و تبدل آگیا۔ عوام بہت دیر تک ان کا ساتھ نہ دے سکے۔ اور نہ دے سکتے تھے۔ بلکہ الٹا اثر یہ ہوا۔ کہ لوگوں نے سمجھ لیا۔ کہ ویدوں میں متوسط درجہ کے لوگوں کے لئے کوئی مفید مطلب چیز نہیں۔ یہی سبب ہوا۔ کہ ویدوں کے پٹھن پاٹھن کا رواج بہت کم ہو گیا۔

وید اُدھارک مہرشی دیانند آریہ ورت کے بھاگ جاگے۔ کہ صدیوں کے بعد بھارت بھومی میں وید اُدھارک مہرشی دیانند ظہور میں آئے۔ انہوں نے عدیم المثال ویدوں کے گورو کو بڑھانے والا وید بھاشیہ کر کے ویدوں کے سچے ارتھوں کو لوگوں کے سامنے رکھا۔ وہاں آریہ سماج کل یہ اصول بنا کر کہ "وید سب ستّ ودیاؤں کا پستک ہے۔ عوام لوگوں کو وید کے متعلق واقفیت دی۔ اور ہر طبع کے آدمی کو (جو کہ سب ودیا کے کسی بھی حصے کا ودیارتھی ہے) وید پڑھنے کی پریرنا کی۔ کہ ہر ایک ودیا بیج روپ میں ویدوں میں پائی جاتی ہے۔

مہرشی سوامی دیانند کی تعلیم:۔

ہزاروں سالوں سے جو وید نام کے دیدہ گئے تھے۔ پڑھنے یا وچار کرنے کا عرصہ سے کسی کو سروکار نہ تھا۔ اب لوگوں نے اس کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ بُدھ لوگوں نے ویدوں میں سے ایسی انیک اوشدھیوں کا پتہ لگایا ہے۔ جو کہ روگوں پر جادو اثر ثابت ہوئی ہیں۔

(۲) حساب اور جیوتش کے آچاریوں نے انیک سدھانتوں کا مول ویدوں میں پا لیا ہے۔

(۳) مہرشی سوامی دیانند نے خود جہاں اپنے وید بھاشیہ دیا کھیانوں اور پستکوں میں یہ بتایا ہے۔ کہ وید میں وگیان (سائنس) بیج روپ میں پائی جاتی ہے مہرشی سوامی دیانند کی اس پر تمکیا کو کہ وید میں وگیان کے سارے تتو موجود ہیں۔ بہت سے مغرب زدہ لوگ غلط خیال کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ موجودہ سائنس دان جب کوئی نئی ایجاد (New Discovery) کرلیتے ہیں۔ تو یہ پنڈت لوگ اس بات کو ویدوں میں سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور مولوی قرآن میں سے کچھ لوگوں کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ مغربی سائنس کے اصول بذات خود مفروضہ اور قائم نہیں ہیں۔ جو تھیوری آج قائم کی جاتی ہے وہ کچھ عرصہ بعد رد کر چھوڑ دی جاتی ہے۔ اس لئے ایسے سدھانتوں کو وید میں بتلانا انہیں مشکوک قرار دینے کے مترادف ہے۔ چونکہ یورپ کے وگیان آچاریہ (سائنسدان) ان کو خود مشکوک تصور کرتے ہیں۔ اگر آج ایک سدھانت کو کوئی ودوان ویدوں میں بتلاتا ہے۔ تو اُسے بھی تشکیہ ماننا پڑے گا۔ اس صورت میں اگر کل کو وہ رد ثابت ہو گیا۔ تو اس کے مشکوک اور رد ہونے سے وید بھی غیر مشکوک نہیں رہ سکتے۔ ان اعتراضات کا جواب خود مہرشی سوامی دیانند جی نے اس وقت کے مضمونوں میں اپنی زبان مبارک سے دیا تھا۔ "جو سائنس کے اصول (وگیان تتو) ہمیں منتروں میں صاف نظر آتے ہیں۔ انہیں ہم اپنے بھاشیہ میں کیوں نہ لکھیں"۔ ہم اپنی طرف سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ سائنسدانوں کی رائے آخری نہیں کہی جا سکتی۔ کیونکہ روز کا مشاہدہ ہے۔ کہ کچھ ایسے سائنس کے اصول ہیں جو پہلے سچ سمجھے جاتے تھے۔ مگر اب جھوٹ قرار دے دئے گئے ہیں۔ جیسے عناصروں کی سابقہ اور آج کل کے (تعداد Fixed number) of the Elimments in the Past and present age) کچھ ایسے اصول بھی ہیں۔ جو پہلے غلط سمجھے جاتے تھے۔ مگر اب ٹھیک۔ مان لئے گئے ہیں۔ جیسے دہی۔ چھاچھ اور ساگ سبزی کا استعمال اکثر مغرب زدہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ سوامی جی نے مغربی تعلیم یافتہ انسانوں سے سائنس کی دو چار باتیں سن سنا کر انہیں ویدوں میں سے نکالنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن یہ ان کا خیال بالکل بے بنیاد ہے۔ وید میں سب ودیاؤں کا بیج ہے۔ یہ صرف سوامی دیانند جی کا ہی نہیں۔ بلکہ برہما سے لے کر جیمنی تک تمام رشیوں کا مت رہا ہے۔ سوامی جی کے پرلوک واس کو آج اتنے سال ہو گئے۔ مگر سائنسدانوں نے کسی بھی ایسے اصول کو سوامی جی لکھ گئے ہیں۔ سائنس کے برخلاف اور رد ثابت نہیں کیا۔ آپ جو کچھ کرتے تھے۔ اپنی آتما کے مطابق کرتے تھے۔ اگر انہیں یہی کرنا ہوتا۔ کہ دوسروں سے پوچھ کر سائنس کی باتیں وید منتروں سے نکالیں۔ تو اپنے وید بھاشیہ میں بہت سی باتیں سائنس کی لکھ جاتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور صرف چند ہی باتیں انہوں نے لکھی ہیں۔ جو وید منتروں میں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ کہیں کہیں پر سائنس کی ایسی باتوں کا ذکر ہے۔ جس کا سائنسدانوں کو پتہ بھی نہیں ہے۔ ایسے موقعوں پر معترض کیا کہیں گے۔ کہ وہ سوامی جی کے دماغ میں کہاں سے آگئیں۔ جب کہ ابھی تک سائنس دانوں کے بھی دماغ میں نہیں اتریں کچھ ایسی باتیں ہیں۔ جو کہ وید بھاشیہ بنائے جانے کے بہت بعد سائنس دانوں کو معلوم ہوئیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مہاراج پر دوش لگانا۔ کہ انہوں نے وگیان کی باتیں سن سنا کر لکھ دیں۔ نہیں قطعاً بے بنیاد ہے۔ مضمون زیادہ لمبا نہ ہو جاوے ہم اپنی رائے کے حق میں دو زبردست ناقابل تردید ویدک وگیان کی مثالیں پیش کرتے ہیں۔

ویدک وگیان کچھ عرصہ سے ڈاکٹر لوگ یہ ماننے لگے ہیں۔ کہ تپ دق کے جرمز گائے کے دودھ سے منش کے جسم میں پہنچتے ہیں۔ اس وجہ سے یوروپ میں نہایت ہوشیاری سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ اس

(باقی برصفحہ ۵۵)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنگٹھن کا علمبردار رشی دیانند

لیکھک ماسٹر گوردتہ رام جی وکیل - لائل پور

وید بھگوان کے اندر پرماتما کے جہاں اور انیک نام ہیں۔ وہاں اُن کا ایک پرسدھ نام وشنو بھی ہے۔ عام بول چال میں ہندو پرماتما کو تین ناموں سے پکارتے ہیں۔ برہما سرشٹی کا اُتپن کرنے والا۔ وشنو پالن کرنے والا۔ اور شیو نشٹ اور پرلے کرنے والا۔ پرنتو ویدک کوش کے انوسار وشنو کے ارتھ کیول پالن کرنے والا ہی نہیں ہے۔ بلکہ سارے نظام کو سنگٹھن شکتی قائم رکھنے والا بھی ہے۔ آج آریہ جاتی کو پرماتما کے اس نام اور روپ کو ساکشات کرنے اور اس پر سچے ہردیہ سے آچرن کرنے کی اتی آوشیکتا ہے۔ شری سوامی دیانند جی مہاراج پرورتک آریہ سماج نے یہ ہی پہلے پرچار کیا۔ لیکن دیکھا۔ کہ اس وقت آریہ جنتا کے اندر ایک بھیانک روگ جو کہ ان کی کمزوری اور ادھوگتی کا بڑا کارن ہے بھی ہے۔ کہ ان میں نہ ہی باہمی اتحاد یک جہتی میل جول ہے۔ اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی سنگٹھن ہے۔ جس کے باعث سے نہ صرف اس جاتی کے افراد منتشر اور بکھرے ہوئے ہیں۔ بلکہ اس قدر کمزور۔ پتت اور پست ہو چکے ہیں۔ کہ نہ ہی ان میں مشترکہ کام کرنے کی طاقت ہی رہی۔ اور نہ ہی کوئی مشترکہ اغراض ہیں۔ نہ ہی کھان پان۔ رہن سہن۔ بھاشا یا لکشن ہی ایک جیسا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی کسی مقصد یا آوشیکتا کی پورتی کے لئے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی کے مقابلہ کے لئے اور اپنے بچاؤ کے لئے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ الغرض انہوں نے سادھارن اور سموہک شکتی اور سنگٹھن کی سخت کمی دیکھی۔ چنانچہ اس کمی اور اہم نقص کو دور کرنے کے لئے رشی نے وید منتروں کے آدھار پر جہاں آریہ جاتی کو سنگٹھت ہونے کا اُپدیش کیا۔ وہاں آریہ سماج کی رچنا بھی کی۔ جس کا مول آدھار ہی سنگٹھن ہے۔ اس کے لئے جہاں نیم اور اپ نیم بنائے۔ وہاں دھرم سبھا۔ ودیا سبھا اور راج سبھا کا اُپدیش کیا۔ جگہ جگہ پر آریہ سماجوں کو قائم کیا۔ وہاں پرتی ندھی سبھاؤں اور سارو دیشک سبھا کی استھاپنا کی آگیا دی۔ تاکہ تمام سماجک پرش اور سماجیں ایک سلسلہ اور نظام یا سنگٹھن میں پروئے جائیں۔ دوسری جماعتوں اور سوسائیٹیوں کے مقابلہ میں آریہ سماجوں کے اندر یہ ایک وشیش گن رہا ہے اور جب تک اُن کے اندر یہ گن قائم رہے گا یہ سماج اور سبھا جیوت جاگرت شکتی بنی رہے گی۔ پرنتو جوں جوں ان نیموں اور اپ نیموں کا اُلنگھن کیا جائیگا۔ توں توں اس میں شتھلتا آتی جاوے گی۔ آریہ سماج نے رشی کی آگیا کو سر ماتھے پر دھر کر شروع میں دڑھتا سے اس آگیا کا پالن کیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں تمام اپنے جاتیوں پر ثابت کر دیا۔ کہ آریوں میں بھی سنگٹھن شکتی ہے۔ اور وہ ایک زندہ سوسائٹی ہے۔ عوام اس کی طاقت کا لوہا تسلیم کرنے لگے۔ دوسری سبھاؤں اور سوسائیٹیوں نے آریہ سماج کی اس خوبی کو اپنایا۔ اور اب ہر ایک آریہ سماج سے باقاعدگی۔ قاعدہ اور ضابطہ کی پابندی اور ربط و ضبط (سنگٹھن) کی آشا کرتا ہے۔ اور دوسری خاصیتوں کے ساتھ بمقابلہ دیگر سوسائیٹیوں کے آریہ سماج کی یہ ایک امتیازی خصوصیت (وشیش گن) رہی ہے۔ پرنتو جہاں آریہ سماج کا کاریہ کھشیتر وسترت ہوا ہے۔ وہاں اُن میں بھی ڈھیلا پن شروع ہو گیا ہے۔ وہاں پرتی ندھی سبھاؤں اور سماجوں میں ہر جگہ خانہ جنگی۔ نفاق اور پھوٹ کی اگنی پرجولت ہو گئی ہے۔ اور اب بجائے دھرم کے کہ جس پر ان باتوں کا آدھار تھا۔ دھڑا بندی کا راج ہے۔ اس لئے اب شتھلتا شروع ہو گئی ہے۔ اسی کمی کو دور کرنے کے لئے اور سنگٹھن کو مضبوط اور دڑھ کرنے کے لئے فوری تدابیر کو اختیار کرنے کی آوشیکتا ہے۔ اس لئے دیوالی کے مبارک تہوار پر جہاں رشی کے گن گائے جائیں۔ وہاں ٹھنڈے دل سے اُس پر بھی وچار کریں۔ اور سچے دل سے اس آنے والے بھیانک روگ کو دور کرنے کا بھرسک یتن کریں۔ آؤ دیکھیں کہ وید بھگوان اس بارہ میں کیا شکشا دیتا ہے اور کیا بتلاتا ہے۔ کہ اس کے قائم رکھنے کے لئے کن چیزوں اور گنوں کی ضرورت ہے۔

(۲)

آج کل بدقسمتی سے آریہ سماج اور سبھاؤں میں بھی جو کہ اس اعلیٰ صفت کی وجہ سے دوسری سوسائیٹیوں اور سبھاؤں سے ممیز کی جاتی تھی (امتیازات جس میں یہ گن وشیشتا سے پایا جاتا تھا) آپا دھاپی پائی جاتی ہے اس طرح یہ گن شتھل ہو رہا ہے۔ اور جس کے کارن آج سبھا اور سماج دوسروں کی نظروں میں گر رہے ہیں۔ کم از کم اپنی پہلی شہرت کو قائم نہیں رکھ سکے۔

(۳)

اب آریہ جنتا سے اتنا ہی نویدن ہے کہ دیوالی کے پوتر دن رشی کی یادگار میں گمبھیرتا سے وچاریں۔ کہ ہم کس طرح سے مذکورہ بالا گنوں کو اپنے اندر دھارن کرنے سے اپنی سبھا اور آریہ سماج کا سدھار کر سکتے ہیں۔ پنجاب کی آریہ پرتی ندھی سبھا کے سبھا سدوں اور سماجوں کا تو وشیش طور پر یہ کرتویہ ہو گیا ہے۔ اس پر پورے طور پر وچار کریں۔ جب سے جنرل سبھا کا اجلاس ہوا ہے تب سے اس کے پشچات اب تک سبھا اور سماجوں میں ایرشا اور دویش بڑھ کر من مانی کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ شیرازہ بکھر رہا ہے۔ اور سارا نظام درہم برہم ہو رہا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اردھ شتابدی کو تمام پریم اور پریتی سے مل کر اور سنگٹھت اور یک جان ہو کر سمارہ سے مناتے۔ لیکن اب برعکس اس کے دو دل ہو گئے ہیں۔ اب بھی وقت ہے اگر سنبھل جائیں بھائی بھائی سماج اور سبھا کے ہت کو مدنظر رکھ کر مان اپمان کے خیال کو چھوڑ کر سنگٹھت ہو جائیں۔ اور دونوں طاقتیں پرانے کارکن اور نئے کارکن باہمی مل کر سہیوگ دیتے ہوئے اس کو پوری آن شان سے منائیں۔ دیکھو تو سہی۔ اچھوتوں کے دوسرے دھرمیوں کے چکر میں چلے جانے کا کتنا عظیم خطرہ ہے۔ وید پرچار کے لئے کافی راشی اکٹھی کی جائے جس کی کہ اب سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اور تمام مل کر اُتساہ اور لگن سے اس کو دنیا پر کامیاب کر کے دکھلا دیں۔ ساتھ ہی اس بات کا برت کریں۔ کہ باہمی اختلافات دور کر کے دُنیا کے سامنے سنگٹھت ہو کر سبھا کی شان کو دوبالا کریں۔ اور پھر جس میدان میں قدم ماریں۔ کامیابی ہاتھ باندھے کھڑی ہو۔ اس وقت ہم سب یک زبان ہو کر یہ نعرہ بلند کریں:-

"سنگٹھن کے علمبردار۔ رشی دیانند!
تیری سدا ہی جے ہو!"

دعوتِ عمل

(از جناب یوگ دھیان پاس بی۔ اے۔ لاہور)

سنتا ہے کون اپنی کسے جا سنائیں ہم
جاتی کے دکھ کی بات ہے کس کو سنائیں ہم

آئے رشی سا اور بھی کوئی جہان میں
آئے کہ قوم کی اسے حالت دکھائیں ہم

شاید بھنور سے دھرم کی کشتی نکال دیں
آؤ تو زور بل کے ذرا آزمائیں ہم

ہفت آسماں بھی جن کی صداؤں سے گونج اٹھیں
ویدک دھرم کی جے کے وہ نعرے لگائیں ہم

دیپاولی ہے پاس ہے گھر گھر میں روشنی
دل کے بھی گھر کو آؤ کہ روشن بنائیں ہم

رشی واکیہ

"جو منش وید آدی شاستروں کے پڑھنے میں شور ویر۔ جو دشٹوں کے دلن اور سرشٹوں کے پالن میں شور ویر جو منش کیرتی پرو پکار ک ادھیاپکوں کی سیوا کرنے کے شور ویر۔ اپنے جنک کی سیوا کرنے کے شور ویر۔ اور جو گرہست آشرم کے دھرم میں شور ویر ہوتے ہیں وہ ہی دھنیہ واد کے پاتر ہوتے ہیں"

"جب سبھا میں جاویں تب درڑھ نشچے کر لیں۔ کریں ستیہ کو جتاویں اور استیہ کو ہراونگا۔ ابھیمان نہ رکھے۔ اپنے آپ کو بڑا نہ مانے"

Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہمارا مہرشی

(از نتیجۂ فکر ساحر صاحب شامی)

روشنیٔ نورِ وحدت تھا ہمارا مہرشی

کاشفِ اسرارِ قدرت تھا ہمارا مہرشی | مخزنِ خلق و فتوت تھا ہمارا مہرشی
معدنِ مہر و مروت تھا ہمارا مہرشی | مظہرِ رازِ حقیقت تھا ہمارا مہرشی

دشمنِ کذب و بطالت تھا ہمارا مہرشی

خدمتِ خلقِ خدا میں اس نے اپنا سر دیا | مائلِ ایثار اس نے ہندیوں کو کر دیا،
گوہرِ مقصود سے دامن ہمارا بھر دیا | اپنے قاتل کو بھی وقتِ قتل اس نے زر دیا

منبعِ بحرِ سخاوت تھا ہمارا مہرشی

تھی زباں میں وہ کشش اور تھا وہ جادو کا اثر | دشمنوں کے بھی دلوں میں کر لیا تھا جس نے گھر
پھونک کر پھر مردہ تنوں میں روح تازہ سر بسر | غم کی کالی رات سے دل چھوٹتے تھے جو بشر

ان کو فانوسِ ہدایت تھا ہمارا مہرشی

تھا نصیحت میں وہ یکتا اور عالم بے بدل | ہو گئی تعلیم اس کی ہر جگہ ضرب المثل،
اس کے دم سے گرتے گرتے سب گئے ہندو سنبھل | بزدلوں کو بھی کیا سرگرمِ میدانِ عمل،

کیونکہ تصویرِ شجاعت تھا ہمارا مہرشی

کر گیا عالم کو روشن اس کا نورِ باطنی | اس سراپا نور سے جاتی رہی سب تیرگی،
الفتِ حبِ وطن تھی اس کی رگ رگ میں چھپی | قوم کی خدمت سے کرتا کس طرح پہلو تہی،

خوگرِ رنج و مصیبت تھا ہمارا مہرشی

دل میں رکھتا تھا ترقیٔ وطن کی آرزو | جاتی جاتی ہندیوں کی اس نے رکھ لی آبرو
آج چرچا ہے زمانے میں یہ گھر گھر کو بہ کو | مادرِ ہندوستاں کو کر گیا وہ سرخرو

سرخیٔ رنگِ شہادت تھا ہمارا مہرشی

بن کے ہندو قوم کا آیا وہ سچا رہنما | خانۂ دل میں تھا اس کے جلوہ گر نورِ خدا
قوم کی کشتی بچائی اس نے بن کر ناخدا | پنڈتوں کی لغو گوئی کس طرح بھاتی بھلا،

جب پرستارِ صداقت تھا ہمارا مہرشی

قوم میں پیدا ہوں بھگوں ایسے ساحر ایک دو | سحر سے اپنا بنا لیں وہ اسے جو غیر ہو
راہ پر لائیں اسے پھر راہ سے بھٹکا ہو جو | مشعلِ حق بن کے روشن کر گیا اندھیر کو

روشنیٔ نورِ وحدت تھا ہمارا مہرشی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گوپال رشی دیانند

از
سوامی گنگا گری جی مہاراج - آچاریہ گوروکل راجکوٹ

بھارت ورش کے سدھارکوں کے جیون کے اوپر جب ہم وچار کرتے ہیں۔ تو رشی دیانند کا جیون ان کے وچار اور آچرن بہت اونچے دکھائی دیتے ہیں۔ آج سارے سنسار کا مانا ہوا مہان پرش مہاتما گاندھی ہے۔ جو وچار مہاتما گاندھی کے دماغ میں کام کر رہے ہیں۔ مثلاً اچھوت ادھار۔ گرام پرچار تتھا سوراجیہ آدی کا اندولن سودیشی پرچار۔ آریوں کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ مہرشی دیانند بہت ورش پہلے ان وشیوں پر اپنی آواز اٹھا گئے ہیں۔ ورن سب کا مول منتر۔ دیش کی سوتنترتا کا کارن گرام سدھار کی سکیم ہے۔ بہت برسوں کی تپسیا کے بعد آج مہاتما گاندھی کے دماغ میں آئی ہے۔ رشی کی آنکھوں سے بھی یہ کاریہ اوجھل نہیں تھا رشی اسباب کو جانتے تھے۔ کہ بھارت ورش کی بہت سی آبادی چھوٹے چھوٹے گراموں تتھا جھونپڑیوں میں آباد ہے۔ بنا گرام سدھار کے دیش اور جاتی کا ادھار ہونا ناممکن ہے۔ گراموں میں آبادی زیادہ انہی آدمیوں کی ہوتی ہے۔ بے چارے جو کسان ہیں۔ اپنا نرواہ کھیتی باڑی سے کرتے ہیں۔ رشی نے ان لوگوں کی دین دشا پر وچار کرتے ہوئے یہ پریام نکالا۔ کہ ان لوگوں کا ادھار ہونا آوشیک ہے۔ رشی نے ان گرامین تتھا زمینداروں کے سدھار کا مول منتر گورکھشا بنایا۔ بنا گورکھشا کے کرشی وبھاگ اُنت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس دیش کے گودھن کا ناش ہو۔ تتھا برہمنوں کا ناش ہو۔ اس دیش کا بھی ناش ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دیش کے اندر تین شکتیاں ہی ہوتی ہیں۔ جن سے دیش اُنتی کو پراپت ہوتا ہے۔ پہلی شاریرک شکتی ہے۔ دوسری آرتھک اور تیسری ساماجک شکتی ہے۔ گودھن کے ناش ہونے سے شاریرک شکتی کا ناش ہو جاتا ہے۔ جس دیش کے اندر لاکھوں کی سنکھیا میں آئے سال گوئیں کٹ جاتی ہوں۔ ان لوگوں کو دودھ آدی گھرت کی اچھی خوراک کیسے نصیب ہو سکتی ہے۔ جس دیش کے غریب بالکوں کو دودھ اور دہی کی بجائے سوکھی روٹی پر گذارہ کرنا پڑے۔ اس دیش کے بالکوں کے شریر کیسے بلوان ہو سکتے ہیں کھانے کو جہاں پر اچھی خوراک نہ ملے۔ رہنے کے لئے جہاں اچھے مکان نہ ہوں۔ سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے شریر پر کافی کپڑے نہ ہوں۔ وہ دیش کیسے شاریرک اُنتی کر سکتا ہے۔ بھارت ورش کے گراموں کی بہت بری دشا ہے۔ کسان اتنے غریب ہوتے ہیں۔ جن کی دشا اتی شوچنیہ ہے۔ برہمنوں کے ناش ہونے سے دیش کی آتمک شکتی اور ساماجک

شکتی کا ناش ہو جاتا ہے۔ آج کل گراموں کے اندر تیاگی وید پاٹھی برہمن بھی نہیں ہیں۔ جو ان کے بالکوں کو پڑھانے کا کاریہ کریں۔ اونچے برہمنوں کا سنگٹھن تتھا شکشا نہ ہونے کے کارن ان کے آتما اُنتی کی جگہ اونتی کی اور جا رہے ہیں۔ وہ لوگ ڈرپوک ہیں۔ کائر ہیں۔ شراب۔ مانس وبھچار

زمین بیچ کر ایک آدھ لاری خریدتا ہے۔ بنبر سے سال وہ لاری بے کار ہو جاتی ہے۔ روپے کا سود سر پر پڑتا ہے۔ لاری کی کمائی مہینوں میں اُڑ جاتی ہے۔ جن لوگوں کی یہ دشا ہو۔ وہ پھر آپس میں لوٹ مار کیوں نہیں کریں گے۔ اس لئے بھلے آدمیوں کا گراموں میں رہنا ناممکن سا ہو رہا ہے۔ رشی

رشی سے خطاب

(از جناب رام رکھا مل برق - کراچی)

وہ نادِ وید مقدس سجا دیا تُو نے
دلوں سے بغض و تنفر مٹا دیا تُو نے
گلے لگا کے اچھوتوں کو مہرشی سوامی
پیام وید مقدس سُنا سُنا کے ہمیں
دھرم پہ مٹنے کو تیار ہو گئے ہندو
اکڑ رہے تھے بہت بُت پرست دنیا میں
زمانے بھر کو رشی ور ملا دیا تُو نے
جہاں میں پریم کا دریا بہا دیا تُو نے
سب اونچ نیچ کا جھگڑا مٹا دیا تُو نے
دُوئی کا پردہ دلوں سے اُٹھا دیا تُو نے
سبق کچھ ایسا رشی ور پڑھا دیا تُو نے
فریب کاروں کو نیچا دکھا دیا تُو نے
اے برقِ برق کی صورت چمک کے دنیا میں
عدو کا خرمن ہستی جلا دیا تُو نے

آدی ویسنوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اُچیہ شکشا کے نہ ہونے کے کارن اپنی کھیتی باڑی کو تتھا پشو پالن کو بھی ترقی نہیں دے سکتے اس سے غریبی اور بھی بڑھ رہی ہے۔ جو کچھ سال میں کماتے بھی ہیں۔ وہ مہینوں کے اندر نشٹ بھرشٹ کر دیتے ہیں۔ سماجک سنگٹھن کی اوستھا اور بھی بری ہے۔ اشکشت ہونے کے کارن گراموں میں دنوں دن ایرشا اور دویش اور بھی بڑھ رہے ہیں۔ اور آپس کی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ پرتی دن کچہریوں میں مقدموں کے لئے دوڑتے ہیں۔ وہاں جا کر اپنے پسینہ کی کمائی کا پیسہ وکیلوں تتھا مختاروں آدی کی فیسوں میں برباد کرتے ہیں۔ رہا سہا پیسہ جو ہے وہ مویشی، بیل خریدنے میں تتھا کچھ مہاجنوں کے سود میں ساپت ہو جاتا ہے۔ کچھ گرامین لوگوں کو لاریوں کے شوق نے برباد کر دیا ہے

دیانند کے انویائی بھی آج کل گرام پرچار کی سکیمیں بنا رہے ہیں۔ میری سمتی میں تو اس سمئہ ایک ہی سکیم ہے۔ وہ یہ کہ گراموں کے مدھیہ میں چھوٹے چھوٹے شکشالیہ کھولے جائیں۔ وہ پراچین سمئہ کے گوروکل کی شکل کے ہوں۔ جن میں بالکوں کا نیم پوروک برہمچریہ پالن کروایا جائے۔ ان ودیالیوں کے اندر کرشی وبھاگ۔ پشو پالن۔ دستکاری ادھیہ کی شکشا کے اتیرکت پڑھنے لکھنے کا بھی انتظام ہو۔ ایسے شکشالیوں سے کچھ برہمن نکل کر جن کی ضرورتیں بہت کم ہوں۔ وہ گراموں میں جا کر گرام واسیوں کے ساتھ نواس کریں۔ ان کے لڑکوں کو ہندی بھاشا کی تتھا دھرم کے گرنتھوں کی شکشا دیں۔ سمے سمے کے اندر ان کی بیماریوں کی دوائی دے سہاتا کریں۔ پشو پالن تتھا کرشی وبھاگ کی بھی ان کو شکشا دینی چاہئے۔ بیچ کے نے سمے کی

طرح گنگا کیرتن کا پرچار بھی گراموں میں آوشیک ہے۔ اس ودھی سے لوگوں کی شاریرک اُنتی۔ آتمک اُنتی۔ تتھا ساماجک اُنتی بھی ہوگی۔ اور رشی کے مشن کی بھی پورتی ہوگی۔ میں تو بہت سمے سے اس پریام پر پہنچ چکا ہوں۔ اسی لئے امر شہید شری سوامی شردھانند جی کے کرکملوں سے سمت ۱۹۷۶ میں ستھاپت گوروکل راجکوٹ ہے۔ یہاں کوئی تیرتھ استھان نہیں ہے۔ پرنتو آج کل کے تیرتھ استھانوں میں پنڈتوں اور دھمبیوں کا نواس ہے۔ میں نے تو اسی گرام کو بھی تیرتھ استھان سمجھ لیا ہے۔ اپنے پرن روپ سے میں اُن کی سیوا میں لگا ہوا ہوں۔ یہ شکشالیہ ۱۹ برس کے اندر ایک مہا ودیالیہ کا روپ دھارن کر چکا ہے۔ اس شکشالیہ کے لئے سمباچار پتروں میں بہت سی اپیلیں بھی نکلیں۔ یہاں پر شکشا کے ساتھ ہی ہم گو پالن کو ترقی دے رہے ہیں۔ اور یہاں کی اچھی نسل کی گوئیں لدھیانہ آدی ستھانوں میں مہاجنوں کے پاس بھیج دی جاتی ہیں۔ بیل کسانوں کے ہاتھ بیچ دیئے جاتے ہیں۔ گوروکل اپنی بہت سی ضروریات کا سامان کرشی دوارا پراپت کرتا ہے۔ جس میں گیہوں، گنا، سبزی تتھا پھل آدی شامل ہیں۔ اس سنستھا کے گراموں میں ہونے سے آریہ سماج کا پرچار گراموں میں بڑھ رہا ہے۔ رشی دیانند کی عظمت کو لوگ سمجھ رہے ہیں ؛

انت میں رشی کے بھگتوں سے میری پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس ودھی سے لوگوں میں پرچار کریں۔ ایتھا کٹھنائی ہو گی ؛

رشی واکیہ

(۱) "آپس کی پھوٹ سے کورو پانڈو اور یادو کا ستیاناش ہو گیا۔ سو تو ہو گیا۔ پرنتو اب تک بھی وہی روگ پیچھے لگا ہوا ہے نہ جانے یہ بھیانکر راکھشس کبھی چھوٹیگا یا آریوں کو سب سکھوں سے چھڑا کر دکھ ساگر میں ڈبا مارے گا۔ اسی دشٹ درویودھن گوتر ہتیارے۔ سودیش ونا شک نیچ کے دشٹ مارگ میں آریہ لوگ اب تک بھی چل کر دکھ بڑھا رہے ہیں ؛"

(۲) "دنیا داں نے سنساری جیووں کے دکھ دور کرنے سے سپھوشت دیا کول کرم کرنے اور اتیے ابکار میں رت ہیں۔ ایسے نر اور ناری دھنیہ ہیں ؛"

University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کا کام اور مغربی علماء کا ویدک ریسرچ

لیکھک مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری

یہ امر تو صاف ہے کہ سوامی دیانند کی زندگی ویدوں کے گیان کو پھیلانے اور انکے ٹھیک اور صحیح معانی کر کے انکی عظمت اور ماہیت کو سنسار پر پرگٹ کرنے کے لئے تھی۔ سوامی جی نے نہ صرف اپنا تن من دید بھاشیہ پر لگایا بلکہ اپنی وصیت میں بھی یہ لکھ گئے۔ اور پر اُپکارنی سبھا کو بھی ہدایت کر گئے کہ دیش دیشانتر اور دیپ دیپانتروں میں ویدک دھرم کا ناد بجایا جائے سوامی دیانند اس لئے وید پرچار نہیں کرتے تھے۔ کہ وہ آریہ جاتی کے دھرم گرنتھ ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ محسوس کرتے تھے۔ کہ ہر انسان کو شانتی اور سکون ویدک گیان سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ اگر اپنے آریہ سماج کی ستھاپنا کی تو محض اس خیال سے کہ یہ سماج آپ کا جانشین بنکر سنسار بھر میں ویدوں کا ناد بجائے گا۔ اور ویدک دھرم کی پتاکا سنسار بھر میں لہرائے گا۔ مگر بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آریہ سماج نے سوامی دیانند کے اصلی مشن کے پھیلانے کیطرف ابھی تک پوری توجہ نہیں دی۔

دیانند کالج کی قائمی

آریہ سماج نے سوامی جی کے دیہانت کے بعد ان کی یاد میں دیانند اینگلو ویدک کالج قائم کیا۔ جسکے ادیش یہ تھے کہ یہاں سے گوتم اور کناد ویش نکلیں گے اور ویدک دھرم پھیلائیں گے۔ مگر تجربہ اور وقت نے ثابت کر دیا اور اب کالج کے حامیان بھی خود تسلیم کر چکے ہیں کہ کالج اپنے ادیش کو پورا نہیں کر سکا۔ البتہ انگریزی تعلیم پھیلانے اور قومی جذبہ پیدا کرنے اور ملکی خدمت کے خیالات پیدا کرنے میں کالج نے بہت نمایاں کام کر دکھایا ہے۔

گورو کل کی قائمی

پھر آریہ سماج میں لہر چلی۔ کہ سرکاری سکشا پرنالی کے کالج اور سکول ویدک دھرم کے لئے کوئی لابھ دایک نہیں ہو سکتے۔ پرانے طریقہ تعلیم کو از سر نو زندہ کیا جائے۔ اور اس پرنالی پر گورو کل کھولے جائیں۔ چنانچہ گورو کل قائم کرنے کے لئے بہت جوش و خروش کی تقریریں کی جاتی رہیں۔ اور سیچ مچ گوتم کناد پیدا کرنے کے ڈھنڈورے پیٹے گئے۔ بھجنوں کے ذریعہ لوگوں کے جذبات کو اپیل کی گئی۔ اور کہا گیا۔ کہ آج کا خطاب ہے برہمچاری ملیں بچار رہا ہے اب گورو کل کھلے ہوئے ۲۵ برس کے لگ بھگ ہو گئے۔ دو کالج بھی گورو کل کے بن گئے۔ لیکن اب تک ایک بھی برہمچاری ایسا نہ نکلا جس نے آریوں کی اس آشا کو پوران کیا ہو جو بھجنوں کے ذریعہ ظاہر کی جاتی تھی۔ یعنی کسی نے غیر ممالک میں جا کر ویدک دھرم کا ساز نہیں بجایا (البتہ دو تین سناتک فجی اور افریقہ میں بحیثیت ملازم (دھیا پک) اور پرچارک بن کر تو ضرور گئے ہیں۔ مگر اس طرح تو ان سے بھی کئی گنا ادھک سکھ میاں فیر سناتک اپدیشکوں نے غیر ممالک میں جا کر پرچار کیا ہے۔

شر انگیز مضمون

حال ہی میں گورو کل کے ایک سناتک ڈاکٹر پران ناتھ نے ایک انگریزی اخبار میں جس کا نام السٹریٹڈ ویکلی ہے۔ وید سدھی مضامین کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے حسب ذیل نتائج نکالے ہیں:۔

(۱) وید ہندوستان کے دھرم گرنتھ نہیں ہیں۔ بلکہ اسیریا اور بابل کے تاریخ جغرافیہ ہیں۔

(۲) ویدوں میں سیمٹک اور آریہ جاتی کے مابین بابل شہر کے مندر کے قریب بھاری جنگ ہوا یہ مقام ملک شام کے قریب ہے اس میں آریوں کو فتح ہوئی۔ اور سیمٹک لوگ شکست کھا کر بھاگ گئے۔

(۳) اہل مصر آریوں کے آبا و اجداد تھے اور انہوں نے ہی ہندوستان کو تہذیب سکھائی۔

(۴) اگم لوگ وید کا ⅕ حصہ دریائے نیل کے کنارے پر مصر میں تحریر ہوا۔ ان میں کئی رشیوں کے نام مصر کے ہیں۔

(۵) ویدوں میں مصر۔ بابل اور اسیریا کے راجاؤں کے نام ان کے کارنامے اور سلطنت کے حالات ہیں۔

(۶) ویدوں میں کئی شبد سیمٹک اور مصری بھاشا کے ہیں۔ اور بہت کچھ ملاوٹ ہے۔

یہ ہے گورو کل کے ایک سناتک کا کام مگر کئی اور بھی ایسے سناتک ہیں۔ جو پرائیویٹ بات چیت میں ویدوں پر اور سوامی دیانند کے بھاشیہ پر مخول اڑاتے ہیں۔ مہی دھر کے بھاشیہ کو سوامی جی کے بھاشیہ سے اچھا بتاتے ہیں۔ کئی ایسے سناتک ہیں جو اشٹا دھیائی کو آج کل کے لئے اُچیت لپ تک نہیں سمجھتے۔

پچھم کے عالموں کی ویدک ریسرچ

(۱) پہلے پہل امریکہ کے کئی سجد پرشوں نے نیو یارک سے سوامی دیانند کے ساتھ پتر بیوہار کیا۔ اور بہاننتا شردھا پرگٹ کی کرنل اسکاٹ اور دو تین بھدر پرشوں نے اگست ۱۸۷۷ء میں منن لکھت پتر سوامی جی کو بھیجا۔ "دھنیہ ہے وہ بھومی جہاں آپ ایشوری گیان کا پرچار کر رہے ہیں ہمیں اجازت دیں کہ ہم آپ کو اپنا پتا اور گرو کہہ کر پکاریں اور وہ کام کریں جن سے کر آپکے کرپا پاتر بن سکیں۔ ہم بچوں کی طرح ویدک فلاسفی سے ناواقف ہیں۔ قابل تعظیم سوامی جی ہمیں ہدایت کیجیے تاکہ ہم یہاں کے لوگوں کو آریہ سماج کے متعلق واقفیت بہم پہنچا سکیں۔ ہم آپکے شاگرد ہیں۔ اور آپکے حکم کی تعمیل کرنے کو ہمیشہ تیار رہیں گے۔"

سوامی جی کے وید بھاشیہ اور پرچار کا پربھاؤ یہاں تک پھل لایا" کہ حال میں امریکہ کے ایک متمول آدمی ہنری برنارڈ فلے جو بستی نانگ کا رہنے والا ہے۔ اپنی کل جائداد مالیتی ۶ لاکھ روپیہ وقف کر کے ایک انتظامیہ کمیٹی کے سپرد کر دی ہے۔ جس کے ممبران مہوئے راک ویل پروفیسر سنسکرت ہاورڈ یونیورسٹی پروفیسران بلوم فیلڈ۔ مورگن۔ کیتھ اور جگدیش چندر سابق پروفیسر ہندو یونیورسٹی نامزد کئے گئے ہیں۔ اس سرمایہ سے نیو یارک میں ایک کالج کھولا گیا ہے۔ جس کا نام بین الاقوامی ویدک تحقیقات کا کالج رکھا گیا ہے۔ اس کے مقاصد حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ہندوستان اور دیگر مشرقی ممالک کا قدیمی علم ادب پڑھایا جائے۔ اور مغربی علم ادب سے اس کا مقابلہ کیا جائے

(۲) ہندوستان کے قدیمی لنسخے اور مذہبی کتب کا ذخیرہ فراہم کیا جائے۔ اور ان کے ترجمے کر کے ان سے فائدہ اٹھایا جائے۔

(۳) امریکہ سے چند نوجوان ہندوستان میں بھیجے جاویں جو بنارس اور کشمیر میں برہمنوں سے جا کر وید پڑھیں۔ اور امریکہ میں آکر وید کا ترجمہ کریں۔ اور وید کی تعلیم جاری کریں۔

(۴) ایسا ہی ہالینڈ میں ڈاکٹر پولیٹر نے ایک سوسائٹی کی بنیاد رکھی ہے۔ جس کا کام بھیا پرنسپل کے آریہ لوگوں کی ہستی سے ویدوں کا ترجمہ روسی زبان میں کرنا ہوگا۔ اس نے صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ میں بڑا پاپی ہونگا اگر میں روس میں یورپ کے ودوانوں کا کیا ہوا وید کا ترجمہ جاری کر دوں کیونکہ وہ بالکل غلط اور توہمات پرستی کے خیالات اور لطلائی پرستی سے بھرپور ہے۔ میں تو ہندوستان کے آریوں کی امداد سے وید کا درست ترجمہ روسی پبلک کے سامنے رکھوں گا تاکہ انہیں اس کے مطالعہ سے دلچسپی پیدا ہو۔

(۵) جرمنی میں تو ویدوں کا مطالعہ اور کھوج قریباً ایک صدی سے لگاتار جاری ہے۔ سب سے پہلے روزن صاحب نے رگوید کے پہلے اشٹک کا ترجمہ کیا۔ پھر بنفی نے ۱۸۴۸ء میں سام وید کی شاکھا گوتم کا بھاشیہ کیا۔ اس کے بعد پروفیسر ویبر نے ۱۸۵۲ء میں "ویدک علم ادب کی تاریخ" نام کی کتاب شائع کی۔ اس کے بعد جرمنی کے ۲۵ سنسکرت کے ودوانوں نے یکے بعد دیگرے ویدوں کی تحقیقات اور چھان بین کر کے جرمن بھاشا میں ان کے ترجمے کئے اور ان پر تفسیریں لکھیں۔ پروفیسر دانہد نے تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ وید کا ترجمہ سائنس کے ادھار پر کرنا حماقت ہے۔ سائنس کو خدا کر کے وید کا ترجمہ وید کے شبدوں ہی سے کرنا چاہیئے۔ جرمن عالموں نے سوتر گرنتھوں اور برہمن گرنتھوں کے ترجمے بھی اپنی بھاشا میں کر لئے ہیں اور ان پر اپنی تفسیریں بھی لکھی ہیں۔ جرمنی کے ہر ایک کالج میں دو دو پروفیسر سنسکرت کے ہیں۔ ایک کا کام سنسکرت پڑھانا اور دوسرے کا کام ویدوں پر کھوج کرنا۔ حال ہی میں پروفیسر اولڈن برگ نے سوکت اور اپنشدوں کا اتہاس نام کی کتاب شائع کی ہے۔ جس کا مول ۱۵۰ روپیہ ہے۔ یہ کتاب کیا ہے۔ معلومات اور علمیت کا خزانہ ہے۔ یہ کتاب اس قدر مقبول عام ہوئی ہے کہ چار پانچ بار دو تین برسوں میں چھپ ہو کر بک چکی ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جرمنی کے لوگ ویدوں کے اس قدر شیدا ہو رہے ہیں۔ اور اس قدر کھوج کر رہے ہیں۔ برلن یونیورسٹی کے پروفیسر گلاس نپ نے ڈاکٹر ٹیگور کو یہاں تک لکھا تھا کہ میری زبردست خواہش ہے۔ کہ ایکبار ہندوستان کی زیارت کروں تاکہ وہاں جا کر گیان کے اصلی چشمے (ویدوں) سے امرت کے گھونٹ نوش جان کر کے اپنی پیاس مٹاؤں۔" حال میں ہٹلر نے سنسکرت تعلیم کو وہاں لازمی قرار دیدیا ہے۔ پنڈت الیشیشور انند جو ماہ اگست میں جرمنی سے سات برس وہاں ویدک شکشا دیکر واپس آئے ہیں۔ لاہور میں آکر بتایا کہ ہٹلر اپنی تقریروں میں ویدوں کے حوالے دیا کرتا ہے جرمنی کے لوگ وید پڑھنے کے بہت شائق ہیں۔ اور اس لئے مالنی کی ناترک کرتے ہیں۔ کہ مالنی کھانے والا وید منتروں کا تلفظ ٹھیک ادا نہیں کر سکتا۔ ہٹلر نے یہ کہا کہ ہم آریہ نسل سے ہیں، ہمیں آریہ دھرم ہی قبول کرنا چاہیئے۔ کیا اب ہمارا فرض نہیں کہ جرمنی کے لوگوں کی رچی دیکھتے ہوئے وہاں آریہ سماج کا جھنڈا جا کر نصب کریں اور ویدوں کا سچا اور ٹھیک بھاشیہ جرمنی بھاشا میں طیار کر کے جرمنی میں ویدک دھرم کو راجیہ مت بنا دیں۔ ہم کیوں زبانی جمع خرچ کرنے میں ہوشیار ہیں۔ ہم نے آج تک وید کا ترجمہ کسی زبان میں نہیں کیا۔ بلکہ سنسکرت یا ہندی میں بھی ابتک ہم نے وید کا ترجمہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہندو جاتی کا سچا سدھارک

دیال باغ آگرہ کے صاحب جی مہاراج آنند سروپ کی شردھانجلی

گو ہمارا سوامی جی کے جملہ عقائد سے اتفاق نہ ہو لیکن جیسا کہ زمانے نے ثابت کیا ہے۔ آپ کی تعلیمات کا نتیجہ معجز نما ہے۔ مغربی تہذیب کے اثر کی بڑھتی ہوئی لہر رک گئی۔ عیسائی مشنری کی دوسروں کو عیسائی بنانے کی سرگرمیوں کو بہت دھکا لگا۔ اور ملک میں صدہا ہندو سکول اور کالج قائم ہو گئے۔ اور پراچین ویدک لٹریچر کا مطالعہ اور تفسیر ایک ایسے پیمانہ پر شروع ہو گئی۔ کہ اس کی گونج یورپ اور امریکہ میں بھی سنائی دینے لگی۔ اور اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ ہر ایک ہندو اپنشدوں اور بھاگوت کی تعلیمات پر فخر محسوس کرتا ہے۔ اور مغرب کے علما بھی خوشی سے ان پراچین ہندو رشیوں کے کارہائے نمایاں کو خراج تحسین ادا کرتے ہیں۔ الغرض بھارت ورش اپنی گذشتہ عظمت کا احساس کرنے لگ پڑا ہے۔ اور ہندو دماغ ایسے انقلاب کے دور میں سے گذر رہا ہے۔ جس سے قومی بیداری نمودار ہوگی۔ اس ساری کامیابی کا سہرا سوامی دیانند سرسوتی پر ہے۔ جو کہ بڑا دیش بھگت اور جاتی سیوک تھا۔

بھارت ورش میں ایکتا کا سنچار کرنیوالا

آغا رحیم زادہ صفوی وزیر عدالت ایران کا اظہار عقیدت

سوامی دیانند سرسوتی نے ہندو دھرم کی خاطر اور اپنی جاتی کی اخلاقی اور عملی پہلوؤں میں سدھار کیلئے جو بیش بہا خدمات کی ہیں۔ وہ بے شمار ہیں۔ آپ نے جنم کے ذات پات کے کھنڈن میں جو نمایاں کامیابی حاصل کی تھی۔ میرا وشواس ہے کہ وہ کسی دن زمانہ مستقبل میں ہندوستان کی ایکتا اور ترقی کیلئے شاہی سڑک ثابت ہوگی۔ آریہ سماج کا انسٹی ٹیوشن جس کی بنیاد آپ نے ہندوستانی بیداری کی بنا پر رکھی۔ اس سے کسی نہ کسی دن اس کا قومی نجات کی طرف رجحان ہوگا۔ آپ نے جو شاندار وید بھاشیہ کیا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ پراچین بھارت کے اس ساہتیہ کی کیا شان ہے۔ جس سے بھارت ورش کے نامی گرامی رشی نسل انسانی کی ترقی اور بہبودی کے لئے جملہ اطراف و جوانب میں کس طرح اپنی بدھی کا وکاس کرتے رہے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ میرے جیسے ہر ایک مشرقی شہری کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ یہ محسوس کرے کہ مہرشی دیانند سرسوتی نے ہندوستان کے قومی اتحاد کی خاطر کتنا عظیم الشان کام ہے۔

ہندو سماج کا پنر ادھارک دیانند

سر جوگندر سنگھ وزیر زراعت پنجاب کی شردھانجلی

آج مجلسی اور دھارمک پہلوؤں میں زندگی کو جو وسعت مل رہی ہے۔ اس کا سہرا سوامی دیانند کے سر پر باندھا جا سکتا ہے۔ آپ ہی نے پراچین سچائی کا پرچار کرنے اور ہندو سماج کو تباہ کن اثرات سے آزاد کرانے کی جرأت کا اظہار کیا۔ آپ نے ہی یہ محسوس کیا۔ کہ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے۔ اسے ہمیشہ مدافعانہ پہلو پر ہی اکتفا نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ جو لوگ اس کی سنگت میں آنا چاہیں۔ ان کو جذب کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ گو ابھی بہت سا کام باقی رہتا ہے۔ لیکن راستہ کھل گیا ہے۔ اور یہ امید کی جاتی ہے کہ ہندو سماج پرانے توہمات رسوم اور رواجات کی شمشان بھومی سے اٹھ کر ایک آتم وشواسی۔ وفا شعار اور متحد قوم بنے گی۔

منشیہ ماتر کا بہترین محسن

لیکھک شری پت ہر دیال جی ناگ از چاندپور

رشی دیانند اپنے زمانہ کے سب سے بڑے دھارمک سدھارک تھے۔ جب آپ پیدا ہوئے دھرم داسیتا کی بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ آپ ہی پہلے مہاپرش تھے۔ جنہوں نے اسے آزاد کرایا۔ آپ نے دھرم کی سوتنترتا کا اعلان کیا۔ اور دھارمک داسیتا کو اڑا دیا۔ جس آریہ سماج کو انہوں نے قائم کیا۔ وہ زمانہ کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ آریہ دھرم میں ایک پرماتما کی بھگتی پر زور دیا جاتا ہے۔ وہ منشیہ ماتر کو ایک دھارمک مجموعہ میں جوڑتا ہے۔ وہ منشیہ کو منشیہ سے جوڑتا ہے۔ لیکن کبھی جدا نہیں کرتا ہے۔ منشیہ کے بھراتری سمبندھ اور پرماتما کے پتری سمبندھ قائم کرنے کے لئے پرماتما کا پورا پورا گیان بہترین سیمنٹ ہے۔ اس سیمنٹ کو رشی دیانند کی سکھشاؤں نے پیدا کیا۔ اور دیانتداری سے دوسروں میں تقسیم کیا۔ ان کی سکھشائیں آنیوالی نسل کیلئے آپ کے لافانی عطیے ثابت ہوں گی۔

University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سوامی دیانند کا کامیاب معجزہ!

(از قلم پنڈت وشنو دت جی ایڈوکیٹ فیروز پور شہر)

۱۔ سو سال سے زاید عرصہ ہوچکا ہے۔ کہ بنگال میں انگریزی حکومت قائم ہوئی۔ اس وقت سوال یہ پیش تھا۔ کہ مغربی تہذیب کا رواج ہونا چاہیئے۔ یا مشرقی تہذیب قائم رہنی چاہیئے +

۲۔ یہ زمانہ کشمکش و پیچ کا تھا۔ جہاں انگریز اس خیال کے تھے۔ کہ انگریزی تہذیب کے پھیلنے سے حکومت مضبوط ہو جائے گی۔ اور ہندوستانیوں کے دل سے اپنی تاریخ اور تہذیب مٹ جائے گی۔ وہاں کئی معزز ہندوستانی اس قسم کے تھے۔ جو انگریزوں کے اس خیالات کی تائید کرتے تھے ؛

۳۔ انگریزی تعلیم پنپورے زور شور کے ساتھ سو برس سے زیادہ ہوا۔ ہندوستان میں جاری رہی ہے۔ ہندوؤں میں خصوصاً اور دیگر لوگوں میں عموماً اپنے مذہب سے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔

۴۔ مغربی تہذیب اور لامذہبی خیالات کو روکنے کے لیے مختلف جماعتیں ہمارے ملک میں پیدا ہوتی رہیں۔ ہمارے ملک میں مذہبی رہبروں کی ایک جماعت ہمیشہ سے پیدا ہوتی رہی ہے۔ جو ان خیالات کا پرچار کرتے رہے ہیں۔ کہ پرانی آریہ تہذیب بھارت ورش اور کل دنیا کی بہتری کا باعث ہوگی۔ وہ کسی شخص کے ایمان لانے سے نجات کا ہونا تسلیم نہیں کرتے۔ رہبروں کے خیال میں نیک چلن اور اخلاق ایک آدمی کو اعلیٰ بنانے میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ کرم کا مسئلہ ان لوگوں نے خیال میں زندگی کے مختلف سوالات کو حل کرنے کا ایک واحد طریقہ ہے۔ مہاتما بدھ، شنکر آچاریہ اسی طبقہ کے مہا پرش تھے۔ موجودہ زمانہ میں آریہ تہذیب کو سب سے اول ۱۸۲۸ء میں بنگال میں راجا رام موہن رائے نے پھیلانے کی کوشش کی۔ اس نئی تحریک کا نام راجا رام موہن رائے نے برہمو رکھا۔ پادری ایڈم سے راجا رام موہن رائے کا مباحثہ ہوا۔ راجا رام موہن رائے نے اپنا مذہب وید بتلایا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ راجا رام موہن رائے نے وید نہیں پڑھے تھے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ ویدوں میں کیا ہے۔ چنانچہ جو کتابیں انہوں نے لکھیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اُپنشد ہی جانتے تھے۔ اور انہیں وید کا علم نہیں تھا ؛

برہمو سماج میں تفریق

۵۔ چنانچہ راجا رام موہن رائے کے اس دنیا سے کوچ کرنے کے بعد ان کے قائمقاموں نے اپنے چار آدمی کاشی میں اس بات کا پتہ لینے کے لئے بھیجے۔ کہ وید میں کیا ہے؟ یہ چاروں پنڈت خبر نہیں۔ اس زمانہ میں کاشی میں کیا پڑھتے رہے انہوں نے واپس آکر کہا۔ کہ وید میں کچھ نہیں ہے۔ برہمو سماج میں اس لیے کئی خیالات کے لوگ ہو گئے۔ وید اور اپنشد کے حمایت کرنے والے آدمی برہمو سماجی کہلائے۔ اور مہاتما کیشب چندر سین کے وقت میں برہمو سماج کا ایک حصہ زیادہ تر عیسائی مذہب کی طرف چلا گیا۔ ۱۸۶۰ء کے بعد اس تحریک کا نام بمبئی کی طرف پرارتھنا سماج اور مدراس کی طرف وید سماج ہوا

۶۔ آریہ سماج کا جنم

۱۸۷۵ء میں ستیارتھ پرکاش لکھ کر سوامی دیانند نے آریہ سماج کو جنم دیا۔ اور اسے آریہ تہذیب کو قائم کرنے اور اس کا پرچار جاری رکھنے کے لئے شروع کیا۔ برہمو سماج، پرارتھنا سماج اور وید سماج آریہ سماج کی طرح مشہور نہیں ہیں۔ برہمو سماج بنگال سے باہر نہ جا سکا۔ برہمو ہندوستان بھر میں مشکل پانچ ہزار ہیں۔ گو آریہ تہذیب کو قائم کرنے کے لیے یہ تحریکیں قائم کی گئی تھیں۔ مگر ان تحریکوں نے آریہ تہذیب کو پھیلانے کی بجائے اسے نقصان پہنچانے کا کام کیا ہے

۷۔ صرف آریہ سماج ہی ایک ایسی تحریک ہے۔ جس کے نام سے ہی یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج آریہ تہذیب کو قائم کرتے اور اس کے پھیلانے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ سناتن دھرم سبھا نے بھی اگرچہ آریہ تہذیب کے قائم کرنے اور پرچار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر بدقسمتی سے ہر ایک پرانی بات کی تائید کرنا فرض سمجھ لیا ہے۔ اس لئے سناتن دھرم سبھا آریہ تہذیب کو قائم کرنے اور اس کے پرچار کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی +

۸۔ آریہ سماج نے برہمچریہ ورن آشرم دھرم اور سداچار کی عزت دنیا میں قائم کی ہے۔ آریہ سماج کے قائم ہونے سے پیشتر دنیا میں وید، اپنشد، شاستر، رامائن، مہابھارت وغیرہ کی وہ عزت نہیں تھی۔ جواب ہے۔ لاکھوں لوگوں نے مردم شماری میں اپنے آپ کو آریہ لکھا ہے۔ دنیا میں اب شدھی کے ذریعہ سے آریہ سماج نے دوسری قوموں کے لئے آریہ تہذیب کا دروازہ کھول دیا ہے۔ یہ اچھوتوں کا اُدھارک ہے۔ ذات پات کی اس نے تمیز مٹا دی ہے۔ سوامی دیانند کا کامیاب معجزہ آریہ سماج کی شکل میں موجود ہے۔ آریہ سماج سوامی دیانند کا قائمقام ہو کر آریہ تہذیب کے پھیلانے کا کام کر رہا ہے۔ آریہ سماج کا مستقبل بڑا شاندار ہے۔ اور سوامی دیانند کا یہ معجزہ ضرور بالضرور کامیاب ہوگا ؛

رشی کا آستانہ

(از مہاشہ پریم چند جی سیکرٹری "آریہ مسافر" لاہور)

شراب معرفت سے پُر اگر پیمانہ ہو جائے
دلِ عرفاں طلب مستغنیِ پیمانہ ہو جائے

سمجھئے اس کو فرزانہ اُسے اہلِ خرد کہئے
رشی ورکی محبت میں جو بیگانہ ہو جائے

تصدق اس پہ ہے فرزانگی بھی عقل و دانش بھی
رشی ورکی جو اُلفت میں خود بیگانہ ہو جائے

رشی کا آستانہ ہے امن خستہ جانوں کا
نہ کیوں آشفتہ دل اس راہ میں نذرانہ ہو جائے

میرے ماں باپ بھی قربان ہوں میں بھی تصدق ہوں
یہ فرزانہ محبت میں تری دیوانہ ہو جائے

رشی واکیہ

انیائے کاری بلوان سے بھی نہ ڈرے۔ اور دھرماتما نربل سے بھی ڈرتا رہے۔ اتنا ہی نہیں کنتو اپنے سرو سامرتھ سے دھرماتماؤں کی چاہے وہ مہا اناتھ، نربل اور گن رہت کیوں نہ ہوں۔ ان کی رکھشا اُنتی، پریہ آچرن اور ادھرمی چاہے چکرورتی سناتھ مہابلوان اور گنوان بھی ہو تتھاپی اس کا ناش، اَدھوگتی اور اپریہ آچرن سدا کیا کرے ؛

ور کی ضرورت

ایک شرشٹ سوشیل۔ گھر کا رہ اور ستائیس کے کاریہ میں چتر آریہ کنیا کے لئے ایک کالج سٹوڈنٹ یا برسر روزگار ور کی ضرورت ہے۔ اضلاع جالندھر۔ ہوشیارپور۔ اور لدھیانہ کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت کا پتہ :

Mathra Dass 173
Suburban Road
P.O. Ahlon: Rangoon

اگروال ور کیلئے اگروال کنیا کی ضرورت

ایک ۳۰-۳۲ سالہ یا نس گوتر اگروال ہو گیہ ور کے لئے جس کی پہلی استری ۱۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو دیہانت ہوچکی ہے اور اس میں سے ایک لڑکا موجود ہے۔ ۱۴-۱۵ سالہ کنواری کنیا یا بال ودھوا (بغیر اولاد کے) کی ضرورت ہے لڑکا معقول آمدنی اور کافی جائداد کا مالک ہے۔ نیز ایک ساہوکار ملازمت پیشہ اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھنے کے علاوہ نیک چلن۔ خوبصورت تعلیم یافتہ اور دور دھ آریہ سماجی (ممبر انترنگ سبھا) ہے خط و کتابت کا پتہ بالمکند منتری آریہ سماج نابھہ۔ ریاست نابھہ

ور کی ضرورت

ایک آریہ کلین کا لستھ پریوار کی سولہ ورشیہ پڑھی لکھی سوشیلہ سُندر اور گرہ کاریہ میں چتر کنیا کے لئے آریہ ور کی آوشیکتا ہے۔ جو برسر روزگار۔ باعزت اور معزز گھرانہ سے تعلق رکھتا ہو۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں (نوٹ) خط و کتابت ہندی یا انگریزی میں کریں۔ مفصل حالات کے لئے "رگھو" معرفت شری پنڈت رام سہائے جی آریہ مہوپدیشک پوسٹ بکس نمبر ۔۔۔ ۱ مارہٹیا بازار۔ اندور (مالوہ) کو لکھیں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ایک اہم سوال

لیکھک پنڈت گنگا پرشاد جی ہیڈ ماسٹر دیانند ہائی سکول الہ آباد

اِس دیوالی کے موقعہ پر رشی کی وفات کو باون (۵۲) سال گذر چکے ہوں گے۔ اس نصف سے زاید صدی میں آریہ سماج نے جتنا مقدور ملک کی خدمت کی۔ اور ویدک دھرم کی پاک تعلیم کو دنیا میں ازسرنو پھیلانے میں کوشاں رہا ہے۔ اس میں ہم کو ایک حد تک کامیابی بھی ہوئی۔ ہماری کامیابی کے دو معیار ہیں۔ ایک مثبت اور دوسرا منفی۔ مثبت سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم کس حد تک ویدک دھرم کی تعلیم کو پھیلا سکے۔ منفی کے معنی یہ ہیں۔ کہ کہاں تک ہم ویدک دھرم کے خلاف خیالات کے پھیلنے میں رکاوٹ پیدا کر سکے میرے خیال سے آریہ سماج ان دونو معیاروں میں پورا اتر سکتا ہے۔ اکثر عوام کی نظروں میں مثبت معیار رہتا ہے۔ اور منفی معیار پر وہ زیادہ نزنگاہ نہیں ڈالتے۔ لیکن اہل نظر کے لئے منفی معیار کو نظرانداز کرنا نہ قرین انصاف ہے نہ مفید۔ آریہ سماج نے ویدک دھرم کے خلاف بہتی ہوئی ایک بڑی زبردست لہر کا مقابلہ کیا ہے۔

اس وقت میں ناظرین "پرکاش" و دیگر رہنمایان آریہ سماج کا خیال ایک اور سوال کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ جو کچھ دنوں سے میرے دماغ پر ایک قسم کا بار ثابت ہو رہا ہے۔

آریہ سماج:- آریہ سماج ایک سوسائٹی ہے۔ جو چند ممبران کا مجموعہ ہے۔ اس کا مقصد ویدک دھرم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ اس کے دس نیم ہیں۔ اور بہت سے اُپ نیم ہیں۔ سماج کی ممبری کا دارومدار محض دس نیموں پر ہی نہیں ہے لیکن اُپ نیموں کو ماننا بھی ضروری ہے۔

آریہ۔ آریہ سماجک۔ سبھاسد اور آریہ سبھاسد میں فرق ہو جاتا ہے۔ جو شخص رشی دیانند کے سدھانتوں کے موافق ویدک دھرم کو مانتا ہے وہ مذہباً آریہ سماجک ہے۔ چاہے وہ کسی سماج کا ممبر ہو یا نہ ہو۔ لیکن اگر ایک شخص کسی سماج کی ممبری کا فارم بھی پُر کر دیتا ہے۔ تو وہ سبھاسد ہے۔ مگر آریہ سبھاسد ہونے اور ووٹ کا اختیار حاصل کرنے کے لئے ایک فیصدی چندہ دینا بھی لازمی ہے۔ یہ ممکن ہے۔ کہ ایک شخص نے اپنی آمدنی کا نصف حصہ سماج کے کام میں خرچ کر دیا ہو۔ یا کسی سماج کو دان دے دیا ہو۔ لیکن اگر آج وہ کسی وجہ سے اپنی آمدنی کا ایک فیصدی چندہ نہیں دیتا۔ تو وہ آریہ سبھاسد نہیں رہتا۔ یا کم از کم اس کا آریہ سبھاسد ہونا دوسرے ممبروں کی عنایت کا محتاج ہے۔

آریہ سماج کی ممبری:- عموماً رواج یہ ہے۔ کہ جب کوئی آریہ سماج کے سدھانتوں کو قبول کرتا ہے۔ تو آریہ سماج ممبری کا فارم پُر کرتا ہے۔ جہاں اس نے اس فارم پر دستخط کر دئے۔ وہ آریہ سماجک ہو گیا۔ آریہ سماج میں دوسرے دھرموں کی طرح کوئی ایسی ودھی نہیں ہے۔ جیسے کہ منتر دینا یا کلمہ پڑھوانا۔ یا بپتسمہ دینا وغیرہ یگیوپویت بھی آریہ سماج میں داخلہ کی علامت نہیں ہے۔ ایک شودر بلا یگیوپویت کے بھی آریہ سماج میں رہ سکتا ہے۔ اس طرح آریہ سماج ایک رجسٹر کی سنتھا ہے۔ اور دیکھا یہ گیا ہے۔ کہ اگر کسی وقت کوئی شخص کسی سماج کا ممبر نہیں رہتا۔ تو وہ اس دھرم کی طرف سے بھی بے توجھی کرنے لگتا ہے۔ اور اس کے خاندان والے تو پھر پورا الگ ہو جاتے ہیں۔ ہر شہر میں ایسے لوگ ملیں گے جو کسی زمانہ میں آریہ سماج کے پرجوش کارکن تھے۔ اور اب اُن کا کوئی تعلق سماج سے نہیں ہے یہ بات اور دھرموں میں نہیں ہے۔ ایک سکھ سکھ ہے چاہے وہ مقررہ چندہ نہ دے۔ اور چاہے اسکا نام کسی رجسٹر پر نہ ہو۔ عیسائی اور مسلمان کیلئے بھی یہی ہے کسی تبلیغی جماعت کا ممبر ہونا اور بات ہے۔ اور مسلمان ہونا اور بات وہاں اسلام کی قبولیت کا آغاز رجسٹر سے نہیں ہوتا۔ ہمارے صرف آریہ سماجک ہونیکا آغاز رجسٹر سے ہوتا ہے میرے لئے الجھن یہ ہے۔ کہ آخر رجسٹر کا مذہب کتنے دنوں تک چل سکیگا رجسٹری شدہ سبھاسدی ایک ایسی نازک شے ہے۔ کہ دو پیسہ کم چندہ دینے سے ہی ٹوٹ جاتی ہے۔ موجودہ اُپ نیموں کے دیکھنے بار ان پر عمل کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان پر قایم رہنا عوام الناس کے لئے نہ صرف مشکل بلکہ غیر ممکن ہے۔ اور گاؤں میں تو رجسٹروں کا رکھنا ہی ایک ناقابل برداشت طویل عمل ہے۔ ہمارے رجسٹر ووٹ کے ادھکار پر مبنی ہیں۔ ان

کی علت تمائی دھارمک جیون نہیں۔ بلکہ تحصیل ووٹ ہے۔ اور اوسط معیار بھی اسی قسم کا ہے۔ اس طرح ہمارا دھرم ہماری پالیٹکس کا ایک چھوٹا سا جزو ہے۔ اگرچہ ہمارے دھرم کے سدھانت بتلاتے ہیں۔ کہ پالیٹکس دھرم کا محض ایک انگ ہے۔

ہمارے اس پولیٹکل زاویہ نظر نے طرح طرح کی صورتیں اختیار کر لی ہیں۔ مثلاً اگر ہم ووٹ چاہتے ہیں۔ تو سندھیا۔ اگنی ہوتر کریں۔ اگر ووٹ چاہتے ہیں۔ تو کم از کم چند منٹ کے لئے ہی ہفتہ وار جلسوں میں حاضری دیں۔ اگر ووٹ چاہتے ہیں تو ایک خاص مقدار چندہ دیں یہ سب ووٹ کی قیمت ہے۔ اس لئے ہم کو نہ تو دھرم کے انگوں پر شردھا ہے۔ نہ دان پر۔ دیگر مذہب کے لوگ چندہ نہیں دیتے پر لوک سدھار کیلئے دان دیتے ہیں۔ اس دان کی کوئی دنیوی قیمت نہیں ہے۔ ہم دان تو دیتے ہی نہیں۔ ہمارے یہاں تحصیل ووٹ کے لئے چندہ دینا ہوتا ہے۔ اس سے ووٹ تو ملتا ہی ہے۔ رہا پرلوک سدھار اس کی چنداں پرواہ نہیں ہے۔ یہ بات چند پولیٹکل نگاہ والوں کو تو اپیل کرتی ہے لیکن عوام کو یہ کبھی اپیل کر سکی گی؟

اس پر مجھ کو بہت شک ہے۔ اور آریہ سماج کی گذشتہ زندگی میرے اس شک کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج کے موجودہ سبھاسد دس سال قبل کے سبھاسدوں سے تعداد میں زیادہ نکلیں گے۔ لیکن ہر جگہ کے ایسے سبھاسد صرف انگلیوں پر ہی گنے جا سکیں گے۔ جو جب سے آریہ سماج میں داخل ہوئے۔ اب تک قائم ہیں۔ یا نسلاً بعد نسلاً قائم ہیں۔

جہاں ایک شخص کا نام آریہ سماج سے خارج ہوا۔ اور وہ نہ صرف آریہ سبھاسد ہی نہ رہا۔ بلکہ آریہ سماجی بھی نہیں رہتا۔ اور مذہباً بھی وہ علیحدہ ہو جاتا ہے۔ ہمارا دھرم ایک کلب دھرم بن گیا ہے اس لئے اس میں پائیداری بھی نہیں ہے جس سے آریہ سماج کے اصلی مشن میں ایک مشکل آرہی ہے۔ میری سمجھ میں تو ضرورت ہے۔ کہ اس پہلو کو بدلا جائے میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ووٹ کو مسترد کر دیجئے۔ اسکے لئے تو آپ تیار نہیں ہیں۔ اس کا کافی ثبوت موجودہ اُپ نیموں سے ملتا ہے مگر غرض تو یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کو کوئی صورت دینی چاہیئے۔ جس سے عوام الناس کا خیال ووٹ کی تحصیل سے ہٹ کر اس امر کی طرف راغب ہو جائے۔ جو دھرم کا ایک خاص مقصد ہے۔ ہزاروں

دیانند کی یاد

(دیوان امرناتھ اثر نظم ڈرا فٹسٹ ۱۶- کالون کورٹ ہوڑہ (کلکتہ))

باغِ ہستی میں دیانند اک گل خوش رنگ تھا ... توڑ کر گلچیں نے سُونا گلستاں کر دیا
رہبر ملت نے ہم کو داغ فرقت کیا دیا ... اور بھی قلب پریشاں کو پریشاں کر دیا
اَے دیانند دے کے ہر فرد بشر کو درس وید ... تو نے ہندو قوم کے جینے کا ساماں کر دیا
ہم پہ تو مدت سے تھا پردہ جہالت کا پڑا ... تو نے شدھی کی حقیقت کو نمایاں کر دیا
وجہ سے تیری زمین ہند نے پایا ہے فیض ... ذرا ذرا خاک کا مہر درخشاں کر دیا

کس قدر گہرا کیا موتِ دیانند نے اثرؔ
دوستوں کا ذکر کیا اعدا کو گریاں کر دیا

نوجوانوں کی سدھ لو

لیکھک پروفیسر دیوان چند جی شرما ایم۔ اے دیانند کالج لاہور

[illegible] انگلستان میں ایک کتاب چھپی تھی۔ جس کے ایڈیٹر نے انگلستان کے نوجوانوں کو دعوت دی۔ کہ وہ اپنے خیالات کا نوجوانوں کے نقطہ نگاہ سے ان معاملات کے اوپر اظہار کریں۔ جن میں کہ نوجوانوں کو خاص طور پر دلچسپی ہوتی ہے۔ اس کتاب کے مختلف حصے تھے۔ اور ان میں مختلف نوجوانوں نے دھرم۔ ساہتیہ منود گیان۔ سپورٹس۔ گرہستھ جیون اور پوشاک پر اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ میں نے اس کتاب کو غور سے پڑھا۔ اور خاص کر اس حصے کا اچھی طرح مطالعہ کیا۔ جس میں کہ ایک نوجوان نے اپنے خیالات کا دھرم کے متعلق اظہار کیا تھا۔ اس کو پڑھ کر مجھے خیال آیا کہ یہ کہنا کہ آج کل کے نوجوان دھرم سے بے مکھ ہیں۔ ٹھیک نہیں۔ ان ملکوں میں بھی جہاں دھرم کو بالکل تلانجلی دی جا رہی ہے۔ دھرم کسی نہ کسی روپ میں موجود ہے۔ روس ہی کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہاں کے نوجوان ہمیشہ یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں۔ کہ ہم نے زار کا تو خاتمہ کر دیا ہے۔ اب سب سے بڑے زار پرماتما کا خاتمہ کرنا ہے۔ وہ بھی کسی نہ کسی اَنش میں دھرم کی طرف متوجہ ہیں مثلاً وہ اپنے ذاتی آرام و آسائش کو اس بات کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ کہ روس ترقی کرے۔ اور اپنے رہنماؤں مثلاً لینن اور سٹیلن کی تو وہ اس طرح سے پوجا کرتے ہیں۔ جس طرح سے عام ہندو لوگ اپنے اوتاروں کی پرستش کرتے ہیں۔

دراصل دیکھا جائے۔ تو دھرم کو بالکل مٹا دینا تو ایک ناممکن سی بات ہے۔ دھرم کسی خاص روپ میں رہے یا نہ رہے لیکن دھرم کی سپرٹ ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ دھرم انسان کے لئے اتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا کہ ہوا اور پانی بھارت ورش کے نوجوانوں کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کی دھرم کی طرف رُچی نہیں لیکن میرا خیال ہے۔ کہ یہ ایک جھوٹی تہمت ہے۔ ہر ایک انسان کے دل میں دھرم کیلئے پیاس موجود ہے۔ اور خاص کر نوجوانوں میں تو یہ پیاس زیادہ زور سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ نوجوان اس بات کو سوچ سکیں۔ کہ اس پیاس کو کس طرح بجھایا جائے۔ یہی حال سب دنیا کے نوجوانوں کا ہے۔ اور ہندوستان کے ہندو نوجوان جن کے رگ و ریشہ میں دھرم کی تعلیم سرایت کر چکی ہے۔ اس سے کبھی منحرف نہیں ہو سکتے۔ البتہ یہ بات ضرور ہے۔ کہ موجودہ دھرم کے سوروپ سے بہت سے لوگ متنفر ہیں۔ یورپ میں اس عیسائی دھرم کو جس کو کہ آرگنائزڈ

INSTITUTIONAL

کہا جاتا ہے۔ یا جس کو گرجا پرستی اور مٹھ پرستی کہا جاتا ہے۔ ایک خاص نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح سے ہندوستان میں بھی ایسی کئی کریتیاں ہیں۔ جو نوجوانوں کو دھرم سے منحرف کرتی ہیں۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے لوگ اور خاص کر نوجوان دھرم سے بے مکھ ہونا نہیں چاہتے۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آریہ سماج نے آریہ دھرم کی طرف نوجوانوں کو کشش کرنے کے لئے کیا کام کیا ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ آریہ سماج میں جن جن لوگوں نے کچھ اچھا کام کیا ہے۔ ان کو اپنے نوجوانی کے عالم میں کسی نہ کسی آریہ مہاپرش سے ست سنگ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ پنڈت گورودت۔ پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند ایسے مہاپرش تھے۔ جنہوں نے آریہ دھرم کا گرہن رشی دیانند کے چرنوں میں بیٹھ کر کیا۔ اور ان کی تصانیف شخصیت اور درشنوں سے متاثر ہوئے۔ پنڈت گورودت کے رشی کی کتابوں کے پڑھنے سے اتنے متاثر نہ ہوئے۔ جتنے کہ رشی دیانند کی مرتیو کا نظارہ دیکھ کر ہوئے۔ سوامی شردھانند جی کو رشی دیانند کے ویاکھیانوں نے ہی دھرم کا راستہ بتلایا۔ اور پنڈت لیکھرام بھی رشی دیانند کے ست سنگ سے ہی آریہ سماج کے علمبردار بنے۔ شری لالہ لاجپت رائے اور مہاتما ہنسراج نے آریہ سماج کی دیکشا مرحوم لالہ ہنسانس داس سے لی تھی۔ غرضیکہ یہ ست سنگ کا ہی پربھاؤ تھا۔ کہ آریہ سماج میں ایسے قابل قدر نوجوان شامل ہوئے۔ جنہوں نے آریہ سماج کی تواریخ میں ایسا شاندار کام کیا۔ لیکن یہ بہت سالوں کی باتیں ہیں۔ اس وقت یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ ہم نوجوانوں کو آریہ دھرم کی طرف آکرشت کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں میرا خیال ہے۔ کہ اگرچہ اس وقت نوجوان مہاتما گاندھی پنڈت جواہر لال نہرو۔ اور سبھاش چندر بوس کے نام پر پھڑک اٹھتے ہیں۔ تو بھی رشی دیانند کی شخصیت میں اتنی کشش ہے۔ کہ اگر رشی کو نوجوانوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور رشی کی شخصیت پر روشنی ڈالی جائے۔ تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ موجودہ ہندوستان کے سارے ہندو نوجوان رشی دیانند کے انویائی کیوں نہ بنیں۔ میں نے مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور سبھاش چندر بوس کی کتابوں کا اچھی طرح سے مطالعہ کیا ہے۔ اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اگرچہ آج کل کے ہندو نوجوان پنڈت جواہر لال نہرو کی قربانیوں کا اعتراف کرتے ہیں لیکن ان کے خیالات جن پر کہ کارل مارکس کا بڑا اثر ہے۔ اور جس نے ہر ایک بات کو اقتصادی نقطہ نگاہ سے دیکھا ہے۔ پر ان کا وشواش نہیں ہر ایک نوجوان پنڈت جواہر لال نہرو کی شخصیت کے آگے سر جھکاتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ ان میں سے ایک نوجوان ہی ایسا ہوگا جس کو ان کے بنیادی اصولوں پر وشواش ہے۔ اسی طرح سے مسٹر سبھاش چندر بوس کی تصانیف سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ان کے خیالات میں ہمیشہ تبدیلی آتی رہی ہے۔ اور ان کے جو موجودہ خیالات ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اب وہ ہندو سبھا اور ہندو دھرم کے ایک مداح بن رہے ہیں۔ مہاتما گاندھی اور رشی دیانند کے پروگرام میں مجھے کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ آج کل تو خاص کر مہاتما گاندھی وہی کام کر رہے ہیں۔ جس کو رشی دیانند نے پیش کیا تھا۔ مہاتما گاندھی آریہ سماجیوں یا آریہ سماج کو خواہ کتنا ہی کیوں نہ کوسیں۔ یہ کہے بغیر نہیں رہا جائے گا۔ کہ وہ کئی بنیادی باتوں میں آریہ سماج سے متفق ہیں۔ اور جس شخصیت کو پیدا کرنے کیلئے انہوں نے اتنے یتن کئے ہیں۔ اور اتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں۔ وہ شخصیت ایسی ہے جس میں آریہ دھرم کے بہت سے اعلےٰ اصول کام کر رہے ہیں لیکن افسوس تو اس بات کا ہے۔ کہ نوجوانوں کے آگے رشی دیانند کے جامع پیغام کو نہیں رکھا جاتا۔ اگر رکھا جائے۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ ہندوستان کے ہندو نوجوان کم از کم کہہ اٹھیں گے۔ کہ اس وقت بھی رشی دیانند کے بتلائے ہوئے ہی اصولوں پر عمل کرنے سے ہندو قوم ہی نہیں۔ بلکہ سارے

(باقی دیکھو صفحہ ۴۰ پر)

طاقت کی حیرت انگیز لاثانی دوا

"کام سندری بٹی"

یہ دوا بوڑھوں کو جوان۔ جوانوں کو نوجوان قوی ہیکل و توانا بنا دیتی ہے۔ کمزوروں کے لئے یہ آب حیات ہے۔ اس کی پہلی خوراک گلے سے نیچے اترتے ہی رگ رگ پر جادو کی طرح اثر کرتی ہے۔ مردہ رگوں میں از سر نو زندگی عود کر آتی ہے۔ مردہ دلوں کی پژمردگی دور کر کے چہرہ شگفتہ پھول کی مانند بنا دیتی ہے۔ اس کے استعمال سے انسان ہمیشہ ہشاش بشاش رہتا ہے۔ یہ تھکاوٹ دور کر کے دوگنی Energy انرجی پیدا کرتی ہے۔ یہ جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ انزال۔ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے اعجاز مسیحا سے کم نہیں۔ انواع و اقسام کی کمزوریوں کے لئے واحد اکسیر زود اثر۔ مجرب اور آزمودہ علاج ہے۔ بے شمار ڈاکٹروں۔ ویدوں اور حکیموں نے اس کے بہترین ہونے کے سرٹیفکیٹ عطا کئے ہیں۔ کمزور و ناتوان ضعیف و نحیف بھی اس کے استعمال سے اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو بحال کر سکتے ہیں۔ یہ آیورویدک و یونانی حکمت کا نچوڑ ہے۔ اب تک اس سے بہتر قوت کی دوا ایجاد نہیں ہوئی۔ یہ دماغی کام کرنے والوں کے لئے بھی از حد مفید ہے۔ یہ معدہ کو طاقتور بنا دیتی ہے۔ اگر آپ کسی قسم کی کمزوری محسوس کرتے ہیں۔ تو فوراً آزمائش کریں۔ اور ہماری صداقت کی داد دیں۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ۔ بڑی شیشی پانچ روپیہ۔ چھوٹی شیشی ایک روپیہ ہے۔

ملنے کا پتہ: ویدرتن شری ستیہ دیوجی روپ بلاس کمپنی ۱۳۷ گنجو سی بازار ضلع اٹاوہ (یو۔ پی)

آریہ سماج میں جھگڑے اور ان کے روکنے کے اُپائے

لیکھک ماسٹر رام لال جی بی-اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ

آریہ سماج کی آپس کی مخالفت اور جھگڑوں سے جس قدر نقصان آریہ سماج کو پہنچا ہے۔ آج تک کسی اور بات نے نہیں پہنچایا۔ نت نئے جھگڑے پیدا ہوتے دیکھ کر ہر ایک سچے آریہ سماجی کو نہایت رنج اور دکھ ہوتا ہے۔ آج جبکہ ہر ایک آریہ مہرشی دیانند کی برسی منانے کی تیاری کر رہا ہے۔ ہر ایک آریہ سماجی کو سمجھ لینا چاہیے۔ کہ مہرشی کی سب سے بڑی یادگار آریہ سماج ہے۔ اسے قائم رکھنے اور ترقی دینے کی کوشش کرنا مہرشی کی یادگار منانے کا سب سے اچھا طریقہ ہے۔ جو آریہ پُرش آریہ سماج میں جھگڑے مٹانے یا کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ آریہ سماج کی سب سے بڑی سیوا کرتا ہے۔ اور جو کوئی ان جھگڑوں کو کسی طرح بڑھاتا ہے۔ وہ آریہ سماج کو سب سے زیادہ ہانی پہنچاتا ہے۔ دیپ مالکا (دوسرے) مہرشی کا نِروان منانے کا اس سے اچھا کیا طریقہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ نر ناری سوچے۔ کہ آریہ سماج میں سے جھگڑوں کی بنیاد کس طرح اکھیڑی جا سکتی ہے۔ اور وہ ان جھگڑوں کے مٹانے میں کیا مدد کر سکتا ہے؟

جھگڑوں کا کارن

جھگڑوں کا اصلی کارن جانے بنا ان کا علاج ناممکن ہے۔ کارن کے دور ہو جانے سے جھگڑے خود بخود مٹ جائیں گے۔ ہمارے دیش میں سب ہی سبھاؤں اور سوسائٹیوں میں جھگڑے ہیں۔ یہ کانگرس جیسی قربانی کرنے والی سبھا بھی جھگڑوں سے نہیں بچی۔ مگر انیہ سوسائٹیاں تو جھگڑے برداشت کر سکتی ہیں۔ لیکن آریہ سماج جیسی دھارمک اور سنسار کے ہر ایک پرشن پر سچی روشنی ڈالنے والی سوسائٹی کو آپس کے جھگڑے مطلق شوبھا نہیں دیتے۔ جھگڑوں کے سبب سے پرچار ان آپس کا مت بھید ہوتا ہے جتنا ستیہ کا پریمی کوئی پُرش ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ وہ اپنی رائے پر پکا ہوتا ہے۔ اور اپنی رائے کو آتما کی آواز کہہ کر اس پر ڈٹ جاتا ہے۔ آتما کی آواز کی خاطر ہر پرکار کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ وہ ایمانداری سے سمجھتا ہے۔ کہ میری رائے سچی ہے۔ آریہ سماج کا بھلا اسی میں ہے۔ کہ ان باتوں پر ہی عمل کیا جاوے۔ آریہ سماج کے لئے یہی راستہ کلیان کا ہے۔ اور انیہ مارگ پر چلنے سے آریہ سماج کی ہانی ہے۔ مگر اس سے بھن رائے رکھنے والا بھی ایسا ہی خیال کرتا ہے وہ بھی اپنے آتما کی آواز کو دبانا نہیں چاہتا۔ اپنی تجویزوں کو آریہ سماج کے لئے منگل سمجھتا ہے۔ انیہ تجویزوں کو یا کاریہ کرم کو آریہ سماج کے لئے ہانی کارک سمجھتا ہے۔ اور اس کے لئے ہر ایک قربانی کرنے کو تیار ہے۔ انہیں سچائی کا اتنا وشواس ہے۔ کہ جو ورپیت رائے رکھتے ہیں۔ ان کو خود غرض۔ مطلب پرست۔ ضدی اور بے ایمان سمجھتا ہے۔ دونوں ہی اپنی رائے کے پکے اور دیانتداری سے آریہ سماج کا بھلا اپنی رائے پر آریہ سماج کو چلانے میں ہی سمجھتے ہیں۔ دونوں پکش والے سجنوں کو انیک ایسے ساتھی مل جاتے ہیں۔ جو ان کی رائے کو دیانتداری پر مبنی سمجھتے ہیں۔ پھر ان کو اپنی سچائی کا پورن وشواس ہو جاتا ہے۔ پھر کیا ہوا۔ دو پارٹیاں بن گئیں۔ ہر ایک پارٹی دیانتداری سے اپنے آپ کو سچا اور آریہ سماج کا ہتیشی سمجھتی ہے۔ اور دوسری کو آریہ سماج کو ہانی پہنچانے والی سمجھتی ہے۔ دونوں ہی پکش اپنی بات پر چٹان کی طرح کھڑے ہیں ہلنے کا نام نہیں لیتے۔ پھر جھگڑے مٹیں تو کیسے؟ آریہ سماجیوں میں سچائی کے لئے پریم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اسی لئے ان میں آپس کے جھگڑے مشکل سے مٹتے ہیں۔ اگر ہر ایک پکش والا آریہ یہ سوچے۔ کہ جس طرح میں دیانتدار ہوں۔ اسی طرح دوسرا بھی ہے جس طرح میں اپنے آپ کو راستی پر سمجھ رہا ہوں اسی طرح دوسرا بھی اپنے آپ کو سمجھ رہا ہے۔ جس طرح میں اپنی بات میں آریہ سماج کا ہت سمجھ رہا ہوں۔ اسی طرح دوسرا اپنی بات میں نہایت دیانتداری سے آریہ سماج کا ہت سمجھ رہا ہے۔ ممکن ہے دوسرے پکش میں ہی سچائی ہو۔ ممکن ہے میری رائے میں بھی غلطی ہو۔ اس لئے اپنی بات کی سچائی کی دڑھتا کو کچھ کم کرنا چاہیے۔ اور دوسرے کے نقطۂ نگاہ کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے +

رواداری کی ضرورت:

میں بھی غلطی پر ہو سکتا ہوں۔ کیونکہ خواہ کیسا ہی عقل والا ہوں۔ پھر بھی انسان ہوں۔ غلطی کا پتلا ہوں۔ اس لئے دوسرے کی صحیح بات سننی چاہیے۔ اس کی دیانتداری اور آریہ سماج ہت اور سیوا کی داد دینی چاہیئے جو کچھ سیوا اس نے کی ہے۔ تو اس نے بھی کی ہے۔ کچھ میں اپنی بات چھوڑوں۔ کچھ اس کی مانوں۔ اس طرح سے آپس میں مل جل کر ہم دونو پکش کام کریں۔ اس سے کوئی غلطی ہو گئی ہے۔ تو درگذر کروں۔ نہ کہ اس کی رائی کی غلطی کا پہاڑ بنا کر دنیا کو دکھلاؤں۔ اگر ہر ایک آریہ پُرش اس پرکار سوچے سمجھے۔ اور عمل کرے۔ تو آریہ سماج میں جھگڑے کم ہو جائیں۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج میں اس بات کا پرچار کیا جائے۔ کہ Toleration یعنی دوسرے کی رائے اور باتوں کو سہارنا و برداشت کرنا سیکھنا چاہیے۔ دوسروں کو بھی دیانتدار اور آریہ سماج کا سیوک اور ہتیشی سمجھنا چاہیئے۔ اگر ان کی رائے ہماری رائے سے مختلف ہے۔ تو اس کو برداشت کرنا چاہیئے۔

ادھیکاروں کی جنگ

مگر ہوتا کیا ہے۔ ہر ایک آریہ پُرش یہ سمجھتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا ہت میں ہی چاہتا ہوں۔ میرے عہدہ دار رہنے سے آریہ سماج کا ہت ہے۔ میرے الگ ہو جانے سے آریہ سماج کو ہانی پہنچے گی۔ جو سنستھا میں نے اپنے خون سے سینچی ہے جس کے لئے میں نے اتنی قربانیاں کی ہیں۔ وہ اوروں کے ہاتھ میں چلے جانے سے برباد ہو جائے گی۔ اسی طرح سے ادھیکار پراپتی کی کوشش کرنے والے اپنے آپ کو سماج کے ہت کے لئے لڑنے والا تصور کرتے ہیں۔ موجودہ ادھیکاریوں کو ادھیکار کے لئے جھگڑا کرنے والا سمجھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک پکش دوسرے کو ادھیکار کے لئے لڑنے والا خیال کرتا ہے اور اپنے آپ کو آریہ سماج کا سچا سیوک اور ہتیشی سمجھتا ہے۔ اور لڑائی اس طرح جاری رہتی ہے۔ اور بڑھتی جاتی ہے۔ مگر خیال باہر کی دنیا کو یہ دیا جاتا ہے کہ یہ جنگ ادھیکاروں کی لڑائی ہے۔

کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ہر ایک پکش یہ سمجھے کہ دوسرا پکش آریہ سماج کے ہت کے لئے ہی لڑ رہا ہے۔ ادھیکار کے لئے نہیں۔ اس لئے انہیں ہی کام کرنے دو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ میں ادھیکار کے لئے لڑنے والا سمجھا جاؤں اس لئے بہتر ہے۔ دوسرے پکش کو ہی ادھیکار رکھنے دو۔ جب دونو پکش اسی طرح خیال کر کے کام کریں۔ تو کوئی بھی پکش عہدہ لینے کے لئے مصر نہ ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک دوسرے کے نقطۂ نگاہ کو سمجھ کر آپس میں سمجھوتہ کر لیں گے۔ اور مل کر کام کریں گے۔ جھگڑے ہونے ہی نہ پائیں گے +

جھگڑوں میں حصہ نہ لو

جھگڑے مٹانے کا دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک آریہ پُرش اپنا کرتویہ سمجھے۔ اور اس کو اپنا ساماجک دھرم خیال کرے۔ کہ میں ہرگز ایسی کوئی بات نہ کہوں گا۔ نہ لکھوں گا اور نہ کروں گا جس سے کسی قسم کا جھگڑا آریہ سماج میں پیدا ہو۔ اگر میری کسی بات یا کام سے کوئی جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ تو میں پاپی بنتا ہوں۔ اگر ہر ایک آریہ پُرش اس بات کا پابند ہو۔ تو آریہ سماج کے پچھلے جھگڑے مٹ جائیں۔ اور آئندہ کبھی کوئی جھگڑا پیدا نہ ہو۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جس طرح کسی جلسہ میں شور بند کرانے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے۔ کہ بجائے ایک دوسرے پر "چپ رہو۔ چپ رہو" کا آوازہ کسنے کے ہر ایک جلسہ میں بیٹھا ہوا پُرش خود خاموش رہے۔ اور ایک لفظ بھی منہ سے نہ بولے۔ اگر ہر ایک دوسروں کو چپ کرانے کے لئے آواز بلند کرے گا۔ تو شور بجائے بند ہونے کے زیادہ ہو جائے گا۔ اس لئے جھگڑے بند کرانے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک آریہ پُرش جھگڑے میں حصہ لینا بند کر دے۔ اور آج مہرشی دیانند کے نِروان کے دن ہر ایک آریہ پُرش کو پرماتما کے سامنے اپنے ہردیہ سے یہ پرن کرنا چاہیے۔ کہ میں آئندہ کبھی کوئی ایسی بات نہ کہوں گا۔ نہ لکھوں گا۔ اور نہ کروں گا۔ جس سے آریہ سماج میں جھگڑا پیدا ہو یا اشانتی پھیلے۔ پرماتما اپنی دیا کی ورشا کرے اور ہم سب کو ایسی پرتگیا پر دڑھ رہنے کا بل دیں ٭

(اوم شم)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد مگر ہندوستانی آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے ٭

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar & Co Karachi

University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

نوجوانوں کی سندھیو

لیکھک: پروفیسر دیوان چند جی شرما ایم۔ اے دیانند کالج لاہور

پچھلے دنوں انگلستان میں ایک کتاب چھپی تھی۔ جس کے ایڈیٹر نے انگلستان کے نوجوانوں کو دعوت دی۔ کہ وہ اپنے خیالات کا نوجوانوں کے نقطہ نگاہ سے ان معاملات کے اوپر اظہار کریں۔ جن میں کہ نوجوانوں کو خاص طور پر دلچسپی ہوتی ہے۔ اس کتاب کے مختلف حصے تھے۔ اور ان میں مختلف نوجوانوں نے دھرم۔ ساہتیہ منوو گیان۔ سپورٹس۔ گرہستھ جیون اور پوشاک پر اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ میں نے اس کتاب کو غور سے پڑھا۔ اور خاص کر اس حصے کا اچھی طرح مطالعہ کیا۔ جس میں کہ ایک نوجوان نے اپنے خیالات کا دھرم کے متعلق اظہار کیا تھا۔ اس کو پڑھ کر مجھے خیال آیا۔ کہ یہ کہنا کہ آج کل کے نوجوان دھرم سے بیمکھ ہیں۔ ٹھیک نہیں۔ ان ملکوں میں بھی جہاں دھرم کو بالکل تلانجلی دی جا رہی ہے۔ دھرم کسی نہ کسی روپ میں موجود ہے۔ روس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہاں کے نوجوان ہمیشہ یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں۔ کہ ہم نے زار کا تو خاتمہ کر دیا ہے۔ اب سب سے بڑے زار پرماتما کا خاتمہ کرنا ہے۔ وہ بھی کسی نہ کسی اِشٹ میں دھرم کی طرف متوجہ ہیں مثلاً وہ اپنے ذاتی آرام و آسائش کو اس بات کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ کہ روس ترقی کرے۔ اور اپنے رہنماؤں مثلاً لینن اور سٹالن کی تو وہ اس طرح سے پوجا کرتے ہیں۔ جس طرح سے عام ہندو لوگ اپنے اوتاروں کی پرستش کرتے ہیں۔ دراصل دیکھا جائے۔ تو دھرم کو بالکل مٹا دینا تو ایک ناممکن سی بات ہے۔ دھرم کسی خاص روپ میں رہے یا نہ رہے لیکن دھرم کی سپرٹ ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ دھرم انسان کے لئے اتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا کہ ہوا اور پانی بھارت ورش کے نوجوانوں کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کی دھرم کی طرف رُچی نہیں لیکن میرا خیال ہے۔ کہ یہ ایک جھوٹی تہمت ہے۔ ہر ایک انسان کے دل میں دھرم کیلئے پیاس موجود ہے۔ اور خاص کر نوجوانوں میں تو یہ پیاس زیادہ زور سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ نوجوان اس بات کو سوچ سکیں۔ کہ اس پیاس کو کس طرح بجھایا جاوے۔ یہی حال سب دنیا کے نوجوانوں کا ہے۔ اور ہندوستان کے ہندو نوجوان جن کے رگ و ریشہ میں دھرم کی تعلیم سرایت کر چکی ہے۔ اس سے کبھی منحرف نہیں ہو سکتے۔ البتہ یہ بات ضرور ہے۔ کہ موجودہ دھرم کے سوروپ سے بہت سے لوگ متنفر ہیں۔ یورپ میں اس عیسائی دھرم کو جس کو کہ آرگنائزڈ INSTITUTIONAL کہا جاتا ہے۔ یا جس کو گرجا پرستی اور مٹھ پرستی کہا جاتا ہے۔ ایک خاص نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح سے ہندوستان میں بھی ایسی کئی کریتیاں ہیں۔ جو نوجوانوں کو دھرم سے منحرف کرتی ہیں۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے لوگ اور خاص کر نوجوان دھرم سے بے مکھ ہونا نہیں چاہتے۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آریہ سماج نے آریہ دھرم کی طرف نوجوانوں کو کشش کرنے کے لئے کیا کام کیا ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ آریہ سماج میں جن جن لوگوں نے کچھ اچھا کام کیا ہے۔ ان کو اپنے نوجوانی کے عالم میں کسی نہ کسی آریہ مہاپرش سے ست سنگ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ پنڈت گورودت۔ پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند ایسے مہاپرش تھے جنہوں نے آریہ دھرم کا گرہن رشی دیانند کے چرنوں میں بیٹھ کر کیا۔ اور ان کی تصانیف شخصیت اور درشنوں سے متاثر ہوئے۔ پنڈت گورودت کے ستیارتھ پرکاش کتابوں کے پڑھنے سے اتنے متاثر نہ ہوئے۔ جتنے کہ رشی دیانند کی مرتیو کا نظارہ دیکھ کر ہوئے۔ سوامی شردھانند جی کو رشی دیانند کے ویاکھیانوں نے ہی دھرم کا راستہ بتلایا۔ اور پنڈت لیکھرام بھی رشی دیانند کے ست سنگ سے ہی آریہ سماج کے علمبردار بنے۔ شری لالہ لاجپت رائے اور مہاتما ہنسراج نے آریہ سماج کی دیکشا مرحوم لالہ سائیں داس سے لی تھی۔ غرضیکہ یہ ست سنگ کا ہی پربھاؤ تھا۔ کہ آریہ سماج میں ایسے قابل قدر نوجوان شامل ہوئے۔ جنہوں نے آریہ سماج کی تواریخ میں ایسا شاندار کام کیا۔ لیکن یہ بہت سالوں کی باتیں ہیں۔ اس وقت یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم نوجوانوں کو آریہ دھرم کی طرف آکرشت کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگرچہ اس وقت نوجوان مہاتما گاندھی پنڈت جواہرلال نہرو۔ اور سبھاش چندر بوس کے نام پر پھڑک اُٹھتے ہیں۔ تو بھی رشی دیانند کی شخصیت میں اتنی کشش ہے۔ کہ اگر رشی کو نوجوانوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور رشی کی شخصیت پر روشنی ڈالی جائے۔ تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ موجودہ ہندوستان کے سارے ہندو نوجوان رشی دیانند کے انویائی کیوں نہ بنیں۔ میں نے مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہرلال نہرو اور سبھاش چندر بوس کی کتابوں کا اچھی طرح سے مطالعہ کیا ہے۔ اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اگرچہ آج کل کے ہندو نوجوان پنڈت جواہرلال نہرو کی قربانیوں کا اعتراف کرتے ہیں لیکن ان کے خیالات جن پر کہ کارل مارکس کا بڑا اثر ہے۔ اور جس نے ہر ایک بات کو اقتصادی نقطہ نگاہ سے دیکھا ہے۔ پرماتما وشواس نہیں۔ ہر ایک نوجوان پنڈت جواہر لال نہرو کی شخصیت کے آگے سر جھکاتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ ان میں سے ایک نوجوان ہی ایسا ہوگا جس کو ان کے بنیادی اصولوں پر وشواس ہو۔ اسی طرح سے مسٹر سبھاش چندر بوس کی تصانیف سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ان کے خیالات میں ہمیشہ تبدیلی آتی رہی ہے۔ اور ان کے جو موجودہ خیالات ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اب وہ ہندو سنگھٹنا اور ہندو دھرم کے کتنے مداح بن رہے ہیں۔ مہاتما گاندھی اور رشی دیانند کے پروگرام میں مجھے کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ آج کل تو خاص کر مہاتما گاندھی وہی کام کر رہے ہیں۔ جس کو رشی دیانند نے پیش کیا تھا۔ مہاتما گاندھی آریہ سماجیوں یا آریہ سماج کو خواہ کتنا ہی کیوں نہ کوسیں۔ یہ کہے بغیر نہیں رہا جائے گا۔ کہ وہ کئی بنیادی باتوں میں آریہ سماج سے متفق ہیں۔ اور جس شخصیت کو پیدا کرنے کیلئے انہوں نے اتنے یتن کئے ہیں۔ اور اتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں۔ وہ شخصیت ایسی ہے جس میں آریہ دھرم کے بہت سے اعلیٰ اصول کام کر رہے ہیں لیکن افسوس تو اس بات کا ہے۔ کہ نوجوانوں کے آگے رشی دیانند کے جامع پیغام کو نہیں رکھا جاتا۔ اگر رکھا جائے۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ ہندوستان کے ہندو نوجوان کم از کم کہنے لگیں گے۔ کہ اس وقت بھی رشی دیانند کے بتلائے ہوئے ہی اصولوں پر عمل کرنے سے ہندو قوم ہی نہیں۔ بلکہ سارے

(باقی دیکھو صفحہ ۴۰ پر)

طاقت کی حیرت انگیز لاثانی دوا

"کام سندری بٹی"

یہ دوا بڈھوں کو جوان۔ جوانوں کو نوجوان قوی ہیکل و توانا بنا دیتی ہے۔ کمزوروں کے لئے یہ آب حیات ہے۔ اس کی پہلی خوراک گلے سے نیچے اترتے ہی رگ رگ پر جادو کی طرح اثر کرتی ہے۔ مردہ رگوں میں از سرنو زندگی عود کر آتی ہے۔ مردہ دلوں کی پژمردگی دور کر کے چہرہ شگفتہ پھول کی مانند بنا دیتی ہے۔ اس کے استعمال سے انسان ہمیشہ ہشاش بشاش رہتا ہے۔ یہ تھکاوٹ دور کر کے دوگنی Energy انرجی پیدا کرتی ہے۔ یہ جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ انزال۔ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے اعجاز مسیحا سے کم نہیں۔ انواع و اقسام کی کمزوریوں کے لئے واحد اکسیر زود اثر۔ مجرب اور آزمودہ علاج ہے۔ بے شمار ڈاکٹروں۔ ویدوں اور حکیموں نے اس کے بہترین ہونے کے سرٹیفکیٹ عطا کئے ہیں۔ کمزور و ناتوان ضعیف و نحیف بھی اس کے استعمال سے اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو بحال کر سکتے ہیں۔ یہ آیورویدک و یونانی حکمت کا نچوڑ ہے۔ اب تک اس سے بہتر قوت کی دوا ایجاد نہیں ہوئی۔ یہ دماغی کام کرنے والوں کے لئے بھی ازحد مفید ہے۔ یہ معدہ کو طاقتور بنا دیتی ہے۔ اگر آپ کسی قسم کی کمزوری محسوس کرتے ہیں۔ تو فوراً آزمائش کریں۔ اور ہماری صداقت کی داد دیں۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ۔ تین شیشی پانچ روپیہ۔ چھ شیشی نو روپیہ ہے۔

ملنے کا پتہ: ویدرتن شری ستیہ دیوجی روپ بلاس کمپنی ۱۱۳ کنجوسی بازار ضلع اٹاوہ (یو۔ پی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

+ آریہ سماج میں جھگڑے اور اُن کے روکنے کے اُپائے +

لیکھک ماسٹر رام لال جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ

آریہ سماج کی آپس کی پھوٹ اور جھگڑوں سے جس قدر نقصان آریہ سماج کو پہنچا ہے۔ آج تک کسی اور بات نے نہیں پہنچایا۔ ان جھگڑوں سے پیدا ہو سکنے دیکھ کر ہر ایک سچے آریہ سماجی کو نہایت رنج اور دکھ ہوتا ہے۔ آج جبکہ ہر ایک آریہ مہرشی دیانند کی برسی منانے کی تیاری کر رہا ہے۔ ہر ایک آریہ سماجی کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ مہرشی کی سب سے بڑی یادگار آریہ سماج ہے۔ اسے قائم رکھنے اور ترقی دینے کی کوشش کرنا مہرشی کی یادگار منانے کا سب سے اچھا طریقہ ہے۔ جو آریہ پرش آریہ سماج میں جھگڑے مٹانے یا کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ آریہ سماج کی سب سے بڑی سیوا کرتا ہے اور جو کوئی ان جھگڑوں کو کسی طرح بڑھاتا ہے۔ وہ آریہ سماج کو سب سے زیادہ ہانی پہنچاتا ہے دیپ مالکا دوسرے مہرشی کا نروان منانے کا اس سے اچھا کیا طریقہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ نر ناری سوچے۔ کہ آریہ سماج میں سے جھگڑوں کی بنیاد کس طرح اکھیڑی جا سکتی ہے۔ اور وہ ان جھگڑوں کے مٹانے میں کیا مدد کر سکتا ہے؟

جھگڑوں کا کارن

جھگڑوں کا اصلی کارن جانے بنا ان کا علاج ناممکن ہے۔ کارن کے دور ہو جانے سے جھگڑے خود بخود مٹ جائیں گے۔ ہمارے دیش میں سب ہی سبھاؤں اور سوسائٹیوں میں جھگڑے ہیں۔ کانگریس جیسی قربانی کرنے والی سبھا بھی جھگڑوں سے نہیں بچی۔ مگر انیہ سوسائٹیاں تو جھگڑے برداشت کر سکتی ہیں۔ لیکن آریہ سماج جیسی دھارمک اور سنسار کے ہر ایک پرش پر سچی روشنی ڈالنے والی سوسائٹی کو آپس کے جھگڑے مطلق شوبھا نہیں دیتے۔ جھگڑوں کا سبب ہماری آپس کا مت بھید ہوتا ہے جتنا ستیہ کا پریمی کوئی پرش ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ وہ اپنی رائے پر پکا ہوتا ہے۔ اور اپنی رائے کو آتما کی آواز کہہ کر اس پر ڈٹ جاتا ہے۔ آتما کی آواز کی خاطر ہر پرکار کی قربانی کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ وہ ایمانداری سے سمجھتا ہے۔ کہ میری رائے سچی ہے۔ آریہ سماج کا بھلا اسی میں ہے۔ کہ ان باتوں پر ہی عمل کیا جائے۔ آریہ سماج کے لئے یہی راستہ کلیان کا ہے۔ اور انیہ مارگ پر چلنے سے آریہ سماج کی ہانی ہے۔ مگر اس سے بھن رائے رکھنے والا بھی ایسا ہی خیال کرتا ہے وہ بھی اپنے آتما کی آواز کو دبانا نہیں چاہتا۔ اپنی تجویزوں کو آریہ سماج کے لئے منگل سمجھتا ہے۔ انیہ تجویزوں کو پالن کرنا وہ آریہ سماج کے لئے ہانی کارک سمجھتا ہے۔ اور اس کے لئے ہر ایک قربانی کرنے کو تیار ہے۔ انہیں سچائی کا اتنا وشواس ہے۔ کہ جو ویرودھ رائے رکھتے ہیں۔ ان کو خود غرض، مطلب پرست، ضدی اور بے ایمان سمجھتا ہے۔ دونوں اپنی رائے کے پکے اور دیانتداری سے آریہ سماج کا بھلا اپنی رائے پر آریہ سماج کو چلانے میں ہی سمجھتے ہیں۔ دونوں پکش والے سجنوں کو انیک ایسے ساتھی مل جاتے ہیں۔ جو ان کی رائے کو دیانتداری پر مبنی سمجھتے ہیں۔ پھر تو ان کو اپنی سچائی کا پورن وشواس ہو جاتا ہے۔ پھر کیا ہوا۔ دو پارٹیاں بن گئیں۔ ہر ایک پارٹی دیانتداری سے اپنے آپ کو سچا اور آریہ سماج کا ہتیشی سمجھتی ہے۔ اور دوسری کو آریہ سماج کو ہانی پہنچانے والی سمجھتی ہے۔ دونوں ہی پکش اپنی بات پر چٹان کی طرح کھڑے ہیں ہلنے کا نام نہیں لیتے۔ پھر جھگڑے مٹیں تو کیسے؟ آریہ سماجیوں میں سچائی کے لئے پریم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اسی لئے ان میں آپس کے جھگڑے مشکل سے مٹتے ہیں۔ اگر ہر ایک پکش والا آریہ یہ سوچے۔ کہ جس طرح میں دیانتدار ہوں۔ اسی طرح دوسرا بھی ہے جس طرح میں اپنے آپ کو راستی پر سمجھ رہا ہوں اسی طرح دوسرا بھی اپنے آپ کو سمجھ رہا ہے۔ جس طرح میں اپنی بات میں آریہ سماج کا ہت سمجھ رہا ہوں۔ اسی طرح دوسرا اپنی بات میں نہایت دیانتداری سے آریہ سماج کا ہت سمجھ رہا ہے۔ ممکن ہے دوسرے پکش میں سچائی ہو۔ ممکن ہے میری رائے میں بھی غلطی ہو۔ اس لئے اپنی بات کی سچائی کی دڑھتا کو کچھ کم کرنا چاہئے۔ اور دوسرے کے نقطہ نگاہ کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے +

رواداری کی ضرورت

میں بھی غلطی پر ہو سکتا ہوں۔ کیونکہ خواہ کیسا ہی عقل والا ہوں۔ پھر بھی انسان ہوں۔ غلطی کا پتلا ہوں۔ اس لئے دوسرے کی صحیح بات سننی چاہئے۔ اس کی دیانتداری اور آریہ سماج کے ہت اور سیوا کی داد دینی چاہئے۔ [illegible] میں اپنی بات چھوڑوں۔ کچھ اس کی مانوں۔ اس طرح سے ہم آپس میں مل جل کر ہم دونوں پکش کام کریں۔ اس سے کوئی غلطی ہو گئی ہے۔ تو درگذر کروں۔ نہ کہ اس کی رائی کی غلطی کا پہاڑ بنا کر دنیا کو دکھلاؤں۔ اگر ہر ایک آریہ پرش اس پرکار سوچے سمجھے۔ اور عمل کرے۔ تو آریہ سماج میں جھگڑے کم ہو جائیں۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج میں اس بات کا پرچار کیا جائے۔ کہ Toleration یعنی دوسرے کی رائے اور باتوں کو سہارنا و برداشت کرنا سیکھنا چاہئے۔ دوسروں کو بھی دیانتدار اور آریہ سماج کا سیوک اور ہتیشی سمجھنا چاہئے۔ اگر ان کی رائے ہماری رائے سے مختلف ہے۔ تو اس کو برداشت کرنا چاہئے۔

ادھیکاروں کی جنگ

مگر ہوتا کیا ہے۔ ہر ایک آریہ پرش یہ سمجھتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا ہت میں ہی جانتا ہوں میرے عہدیدار رہنے سے آریہ سماج کا ہت ہے۔ میرے الگ ہو جانے سے آریہ سماج کو ہانی پہنچے گی۔ جو سنستھا میں نے اپنے خون سے سینچی ہے جس کے لئے میں نے اتنی قربانیاں کی ہیں۔ وہ اوروں کے ہاتھ میں چلے جانے سے برباد ہو جائے گی۔ اسی طرح سے ادھیکار پانے کی کوشش کرنے والے اپنے آپ کو سماج کے ہت کے لئے لڑنے والا تصور کرتے ہیں۔ موجودہ ادھیکاریوں کو ادھیکار کے لئے جھگڑا کرنے والا سمجھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک پکش دوسرے کو ادھیکار کے لئے لڑنے والا خیال کرتا ہے اور اپنے آپ کو آریہ سماج کا سچا سیوک اور ہتیشی سمجھتا ہے۔ اور لڑائی اس طرح جاری رہتی ہے۔ اور بڑھتی جاتی ہے۔ مگر خیال باہر کی دنیا کو یہ دیا جاتا ہے کہ صاحب ادھیکاروں کی لڑائی ہے۔

کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ہر ایک پکش یہ سمجھے۔ کہ دوسرا پکش آریہ سماج کے ہت کے لئے ہی لڑ رہا ہے۔ ادھیکار کے لئے نہیں۔ اس لئے انہیں ہی کام کرنے دو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ لوگ ہمیں ادھیکار کے لئے لڑنے والا سمجھا جائے۔ اس لئے بہتر ہے کہ [illegible] ادھیکار رکھنے دو۔ جب دونوں پکش اسی طرح خیال کر کے کام کریں۔ تو کوئی بھی پکش عہدہ لینے کے لئے مصر نہ ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک دوسرے کے نقطہ نگاہ کو سمجھ کر آپس میں سمجھوتہ کر لیں گے۔ اور مل کر کام کریں گے۔ جھگڑے ہونے ہی نہ پائیں گے ٭

جھگڑوں میں حصہ نہ لو

جھگڑے مٹانے کا دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک آریہ پرش اپنا کرتویہ سمجھے۔ اور اس کو اپنا ساماجک دھرم خیال کرے۔ کہ میں ہرگز ایسی کوئی بات نہ کہوں گا۔ نہ لکھوں گا اور نہ کروں گا جس سے کسی قسم کا جھگڑا آریہ سماج میں پیدا ہو۔ اگر میری کسی بات یا کام سے کوئی جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ تو میں پاپی بنتا ہوں۔ اگر ہر ایک آریہ پرش اس بات کا پابند ہو۔ تو آریہ سماج کے پچھلے جھگڑے مٹ جائیں۔ اور آئندہ کبھی کوئی جھگڑا پیدا نہ ہو۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جس طرح کسی جلسہ میں شور بند کرانے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے۔ کہ بجائے ایک دوسرے پر "چپ رہو۔ چپ رہو" کا آوازہ کسنے کے ہر ایک جلسہ میں بیٹھا ہوا پرش خود خاموش رہے۔ اور ایک لفظ بھی منہ سے نہ بولے۔ اگر ہر ایک دوسروں کو چپ کرانے کے لئے آواز بلند کرے گا۔ تو شور بجائے بند ہونے کے زیادہ ہو جائے گا۔ اس لئے جھگڑے بند کرانے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک آریہ پرش جھگڑے میں حصہ لینا بند کر دے۔ اور آج مہرشی دیانند کے نروان کے دن ہر ایک آریہ پرش کو پرماتما کے سامنے اپنے ہردیہ سے یہ پرن کرنا چاہئے۔ کہ میں آئندہ کبھی کوئی ایسی بات نہ کہوں گا۔ نہ لکھوں گا۔ اور نہ کروں گا۔ جس سے آریہ سماج میں جھگڑا پیدا ہو یا اشانتی پھیلے۔ پرماتما اپنی دیا کریں اور ہم سب کو ایسی پرتگیا پر دڑھ رہنے کا بل دیں ٭

(اوم شم)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام لائسنس شدہ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت روانہ کی جاتی ہے:

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

راجا رام موہن رائے اور بھگوان دیانند

(از شری پروفیسر موہن بہاری موجمدار ایم اے بھگوت رتن)

آریہ سماج کے مہان سنستھاپک سوامی دیانند موجودہ بھارت ورش کے اتہاس میں ایک عدیم المثال مرتبہ رکھتے ہیں۔ موجودہ بھارت ورش کے جملہ سیاسی وچارکوں میں سے آپ ہی اکیلے ایسے وچارک تھے۔ جو انگریزی بھاشا نہیں جانتے تھے۔ اور یورپ کے سیاسی فلاسفروں سے ہدایت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے تھے۔ جبکہ بھارت ورش کے تعلیم یافتہ نوجوان یورپ میں پھیلنے والے خارجی پہلوؤں کی اندھا دھند تقلید کر رہے تھے۔ تب سوامی دیانند نے جرأت سے کام لے کر مغرب کے تہذیبی تمدنی اور سیاسی اقتدار کے خلاف بھارت ورش کی طرف سے جہاد کیا۔ آپ بھارت ورش کے آتم وکاس کی جس کے مجسمہ تھے۔ لیکن آتم وکاس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ غیر ملکی اثر کو قطعی طور پر الگ تھلگ کر دیا جائے۔ اور اس سے قطعی علیحدگی اختیار کی جائے۔ سائنس نے وقت اور فاصلہ کو ملیا میٹ کر دیا ہے۔ اور یہ ناممکن ہے کہ ان خیالات کی جو کہ ساری دنیا کے اندر داخل ہو رہے ہیں۔ ترقی کو روکا جائے۔ سوامی دیانند بھارت ورش کی سیاسیات کے نہایت ہی ترقی یافتہ خیالات کے سب سے بڑے پرچارک تھے۔ سوامی دیانند اپنے لبرل ازم اور نیشنلزم کے خیالات کو بھارت ورش کے دیہات میں رہنے والی آبادی اور جمہور کے دلوں تک لے جانے میں کامیاب ہوئے۔ جو کہ دیرینہ جہالت اور توہم پرستی سے وابستہ تھے۔ بہر کیف اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ سوامی دیانند نے نہ صرف زمانہ کی سپرٹ کا ہی اظہار کیا۔ بلکہ ایسے سیاسی خیالات مرتب کئے۔ جو کہ آپ کے زمانہ سے بہت آگے نکلے ہوئے تھے۔

سوامی دیانند موجودہ بھارت ورش کا دھنی ہے۔ عمر بھر آپ طعن و تشنیع اور مصائب کا مقابلہ کرتے رہے۔ اور آخر کار جام شہادت نوش کر گئے۔ بعض عیسائی مشنریوں نے بھی آپ کو متہم کیا۔ اور متعصب مسلمان آپ کو دشمن سمجھتے رہے۔ لیکن جوں جوں سمے گزرتا گیا۔ آپ کی شخصیت کی عظمت و شوکت اور آپ کی شجاعت کی اعلےٰ قیمت کی دن بدن قدر بڑھنے لگی۔ ایک ماہر معالج کی طرح آپ نے ان امراض کی درست تشخیص کی جن سے بھارت ورش دکھ اٹھا رہا ہے۔ اور ایسے نسخے تجویز کئے۔ جن پر پورا پورا عمل کرنے سے بھارت ورش دوبارہ مضبوط۔ طاقتور اور خود اعتماد بن سکتا ہے۔ سچ پوچھئے۔ تو سوامی جی راجا رام موہن رائے کے مشن کی تکمیل اور مہاتما گاندھی کے ہراول ریفارمر ثابت ہوئے۔

مشابہت

بھارت ورش کے دو بڑے وچارک یعنی راجا رام موہن رائے۔ اور سوامی دیانند اپنے دیش کا پرزور اقتدار چاہتے تھے۔ اور دونوں بڑے بھاری دیش بھگت تھے۔ جبکہ راجا رام موہن رائے ہندوؤں کا سیاسی درجہ اونچا کرنے کے لئے ان کی سوسائٹی اور مذہب کا سدھار کرنا چاہتے تھے۔ ویسے ہی سوامی دیانند کا کہنا ہے۔ کہ اچھی گورنمنٹ سوراجیہ کا نعم البدل نہیں۔ یہ عین ممکن ہے۔ کہ بدیشی لوگ دیش پر انصاف اور نرمی سے گورنمنٹ کریں۔ اور بغیر جانبداری سے حکومت کریں۔ اور رعایا کی والدین کی طرح دیکھ بھال کریں۔ لیکن اس بدیشی راجیہ سے مکمل خوشی حاصل نہ ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"خواہ بدیشی راجیہ کے کتنے ہی فوائد ہوں دیش واسیوں کا راجیہ بہترین ہے۔۔۔۔"

ان کی یہ رائے تھی۔ کہ ویدک جاگرتی سے ہی ایسے لوگوں میں اتحاد ہو سکتا ہے۔ جن کی بھاشا۔ سنسکرتی۔ اوضاع و اطوار اور رسم و رواج بھن بھن ہوں۔ ایسا اتحاد جملہ فرقوں کا منتر کہ مقصد یعنی سوراجیہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے:۔

سیاسی جاگرتی

راجا رام موہن رائے کی جو حالت تھی۔ بعینہ وہی حالت سوامی دیانند کی تھی۔ دیش کی سیاسی اُنتی کے جذبہ سے ہی پریرت ہو کر انہوں نے ہندوؤں کی مجلسی اور مذہبی رسوم کے خلاف جہاد کیا۔ ہر دو بڑے ویر تھے۔ دونوں اپنے مخالفوں کا تحریری یا تقریری طور پر مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ دونوں ہی ودوان تھے۔ اور شاستروں اور معقول اصولوں کے ماننے والے تھے۔ اور ان پر ان کو پورا پورا عبور حاصل تھا۔

راجا رام موہن رائے کو بھی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اور سوامی دیانند نے بھی اپنے مخالفوں کی مخالفت کا دلیری سے مقابلہ کیا۔ مسٹر بلیولسکی ذیل کا واقعہ بیان فرماتی ہے۔ اس سے سوامی دیانند جیسے دھیر ویر دان پروش کے کیرکٹر پر بہت سی روشنی پڑتی ہے:۔

واقعہ

بنارس میں ایک شخص نے اس دشمن کے ساتھ کہ جس سانپ کو اس نے دانستہ شیو مندر کے اسرار کے لئے پالا ہے۔ فوراً مجرم کی زندگی کو ختم کر دے گا۔ فخریہ لہجہ میں کہا کہ برہمن دیوتا خود بتلا دیں گے۔ کہ ہم میں سے کون راستی پر ہے۔ سوامی دیانند نے سانپ کو اپنی ٹانگ کے ارد گرد لپٹ کر جھٹک دیا۔ اور ایک ہی پر زور حرکت سے اس کا سر کچل دیا۔ اور متانت سے فرمایا۔ کہ اپنے برہمن کو اطلاع کر دو۔ آپ کے دیوتا تو زیادہ مستعدی دکھلا رہے تھے۔ میں نے خود ہی قضیہ کا فیصلہ کر دیا ہے۔ پھر سارے مجمع کو مخاطب کر کے سوامی جی نے فرمایا۔

"اب جا کر ہر ایک شخص کو بتلا دو۔ کہ کس آسانی سے جھوٹے دیوتا تباہی کا منہ دیکھتے ہیں"۔ گو مجمع غضب آلودہ تھا۔ لیکن سوامی جی بالکل بے پروا رہے۔ سوامی جی نے اپنے جملہ وفا شعار پیرووں کو اپنے اپنے گھروں کو بھیج دیا۔ اور ان کو ذاتی حفاظت کرنے یا پہرہ دینے سے منع کر دیا۔ اور آپ اکیلے اس غضب آلودہ مجمع کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ جو کہ ان پر حملہ کرنے اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے تیار تھا:۔

ذات پات کا کھنڈن

راجا رام موہن رائے کی طرح سوامی دیانند نے ذات پات کا پرزور کھنڈن کیا۔ اور فرمایا۔ کہ جنم سے ورن کا فیصلہ نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا۔ کہ ۲۵ ویں یا ۱۶ ویں سال میں گن۔ کرم اور سوبھاؤ انوسار ورن دو تحفا کا فیصلہ ہونا چاہئے۔ آپ نے اپنشد کے دھرم سوتروں سے ثابت کیا۔ اور یہ بھی ثابت کیا کہ برہمن دوجما وارن کا بھوجن بنانے کا کام شودروں کے سپرد ہونا چاہئے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی لکھ دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ راجا رام موہن رائے مسلمانوں سے آزادانہ میل جول رکھتے تھے۔ اور مسلمانوں کے برتنوں میں بھوجن کھا لیا کرتے تھے۔ لیکن جب آپ انگلستان کو روانہ ہوئے۔ تو اپنے ساتھ ایک برہمن رسوئیا لے گئے۔ لیکن سوامی دیانند شودروں کے تیار کردہ بھوجن کو کھلے بندوں کھایا کرتے تھے:۔

مورتی پوجا

راجا رام موہن رائے بت پرستی کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ سوامی دیانند آپ سے ایک قدم آگے بڑھ گئے۔ اور کہنے لگے کہ مورتی پوجا سے سیاسی غلامی اور گراوٹ ظہور پذیر ہوتی ہے۔ آپ نے مورتی پوجا کے خلاف جو زبردست اعتراضات کئے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مورتی پوجک لوگ اپنے دشمنوں کی شکست اور اپنی فتح کے لئے مورتیوں پر تکیہ رکھتے ہیں اور اس لئے خود ہمت سے کام نہیں لیتے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ کمزور ہو جاتے ہیں اور ملک کی حکومت۔ آزادی۔ دولت اور سامان راحت ان کے دشمنوں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے۔ وہ آزادی سے محروم ہو جاتے ہیں اور محکوم بن کر صد ہا طرح سے تکلیف اٹھاتے رہتے ہیں۔

عقیدہ کا اختلاف

راجا رام موہن رائے تو ویدانت دھرم کا پرچار کرنا چاہتے تھے۔ اور اس لئے اپنشدوں کو پرمان کے طور پر پیش کیا کرتے تھے۔ لیکن سوامی دیانند نے ویدوں کو ہندو وشال زندگی کی نیو بتلایا:۔

باہمی اختلاف

گو راجا رام موہن رائے اور سوامی دیانند کے خیالات میں بعض واضح مشابہتیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن جہاں تک ان کے جیون۔ ذہنی کون اور مستقبل کا تعلق ہے۔ ان میں بنیادی اختلاف موجود ہیں۔ راجا رام موہن رائے نے اپنا سارا جیون دنیاوی کاروبار میں گزارا۔ لیکن سوامی دیانند نے اٹھارہ سال کی عمر میں ہی سچائی کی تلاش میں اپنا گھر بار ترک کر دیا۔ راجا صاحب دنیاوی لحاظ سے ایک عقلمند پرش تھے۔ جو کہ اپنے معاملات کا اچھی طرح انتظام کر سکتے تھے۔ لیکن سوامی جی کو اتنا بھی علم نہ تھا۔ کہ شستہ طبقہ کے سامنے آنے کے لئے لباس کس طرح پہننا چاہئے؟ سوامی دیانند ہمیشہ ایک لمبے اندر ونی والے تھے جو کہ ذہنی افق پر پرواز کرتے تھے۔ راجا صاحب کو عبرانی۔ یونانی۔ لاطینی۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور سنسکرت زبانیں آتی تھیں۔ آپ انسانی تمدن اور مذہب کے مختلف پہلوؤں کا خلاصہ نکالا کرتے تھے۔ اور آپ نے۔۔۔۔ Comparative مذہب کی سائنس کی بنیاد ڈالی۔ لیکن سوامی دیانند ویدک سنسکرتی کے سوا کسی دوسری سنسکرتی کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ آپ سنسکرت زبان کے ماہر تھے۔ اور سنسکرت گرامر اور لغت پر آپ کو جو عبور حاصل تھا۔ اس سے شاستروں کی اور تخیل طریق میں تشریح کرتے تھے۔

ویدک سنسکرتی کو برتر ثابت کرنے کے جوش میں آپ نے عیسائیت۔ اسلام۔ وشنو دھرم۔ بدھ مت۔ سکھ مت اور دوسرے کئی سمپرداؤں کا کھنڈن کیا جس طرح مہاتما بدھ نے

(باقی دیکھو بر صفحہ [illegible])

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

نوینگ لانیوالا مہرشی

لیکھک پنڈت آنند پریہ جی بی۔ اے ایل ایل بی وکیل بڑودہ

(۱) بھارت ورش میں جب جب بھی سامانجک اتھوا راج نیتک کرانتی ہوئی ہے۔ اس کا پروِرتک ہمیشہ کوئی نہ کوئی دھارمک آچاریہ ہی رہا ہے۔ بھارت ورش میں انگریزی راجیہ کی ستھاپنا ہونے کے پشچات بھارت میں انگریزی سنسکرتی کے آگمن کے پشچات ایک مہان وبھوتی اتپن ہوئی۔ جس نے ایک اور بھارت کی اکیب اور آریہ پراچین سنسکرتی پری مارجت روپ میں رکھ کر بھارت کے پراچین گورو کی جھلک کا دِگ درشن کروایا دوسری اور پشچمی سبھیتا کے چکا چوند ہوئے ہوئے دیش باسیوں کو اس پرواہ میں ایک دم بہہ جانے سے اٹکا دیا۔ مہرشی دیانند نے واستو میں بھارتیوں کو سچا مارگ دکھا کر جو مہان سیوا کی ہے۔ اس کا ورنن انہاس میں سورن اکھشروں میں لکھا جاوے گا۔ پشچمی سنسکرتی کے زبردست پرواہ کو تھام کر بھارت کو کس پرکار اُنتی کرنی چاہیئے۔ اس کا مارگ بتلایا۔ مہرشی نے سپشٹ دیکھ لیا۔ کہ بھارت ورش کو دھرم کے نام سے پتت کیا جا رہا ہے۔ اس نے ایک دم سپشٹ روپ سے دھرم کے سوروپ کو رکھ دیا۔ آج کیول ہمیں تو اتنا ہی دیکھنا ہے۔ کہ کس پرکار صدیوں سے دھرم کے نام پر چلی ہوئی پرتھاؤں کو اکھیڑنے کے لئے اس مہارشی نے کتنا زبردست کٹھاراگھات کر لوگوں کے وچاروں کو ایکدم بدل دیا۔ آج بھارت ورش میں شاید ہی کوئی مت پنتھ و سمپردائے ہوگا۔ جس نے رشی کے آگمن کے پشچات اپنے سدھانتوں کو پریمارجت روپ میں رکھنے کی کوشش نہ کی ہو۔ آج سنسار مہرشی کو اسپشٹو کہے۔ تو اس کی بھول ہے۔ کارن مہرشی کا ادیش کھنڈن نہیں تھا۔ پرنتو ہمارے دھارمک وچاروں کی شُدھی۔

(۲) اس پرکار ایک طرف مہرشی نے ستھے گلے انگ کے اوپر نشتر لگایا۔ دوسری طرف نوینگ لانے کا مارگ بھی بتلا دیا۔ مہرشی نے دھارمک سدھار۔ سامانجک سدھار کا مارگ بتلایا مہرشی نے دھارمک سدھار۔ سامانجک سدھار کا مارگ بتلا کر نوین سماج بنانے کے لئے جو راستہ بتلایا۔ اسی کا انوکرن آج ہماری راشٹریہ مہاسبھا بھی کر رہی ہے۔ راشٹریہ سنگٹھن آپس میں پنچایتیں کر کے جھگڑے کا نپٹارہ۔ سودیشی۔ مدیہ نشیدھ۔ ادھارشٹ ہندی پرچار آدی سب کاریوں کا نردیش مہرشی نے کیا تھا۔ پر سب سے بڑا کاریہ جو مہرشی کرنا چاہتے تھے۔ وہ ابھی تک نہ ہی آریہ سماج نے کیا ہے۔ اور نہ ہی راشٹریہ مہاسبھا نے وہ چاہتے تھے۔ بھارت کی بہاں و بیسن جاتیوں میں ایکتا اتپن کرنا۔ انہوں نے اپنا آپن کرنے کے لئے سب سے پرتھم کہا۔ کہ

بھارت واسیو!

(۱) تم آریہ ہو۔

(۲) تمہارا پرنو (प्रणव) ایک ہی ہونا چاہیئے۔

(۳) تم جنم مولک جاتیوں کو چھوڑ کر گن کرم دوارہ ایک بن جاؤ۔ جنم کے متھیا ابھیمان نے تمہیں گرا رکھا ہے۔

(۴) تم ایک بھاشا بھاشی بنو۔

(۵) تمہارے دیش میں ایک ہی آریہ سنگٹھن ہو۔ اور اس کے اپاسک ہو۔ بھارت ورش میں جب تک وبھن سنسکرتیوں کا سنگھرش رہیگا۔ کبھی بھی ایک ایکتا اور شانتی نہ ہوگی۔

(۶) تم پرگتی شیل سماج بناؤ۔ جس کا نام مہرشی نے آریہ سماج رکھا تھا۔

(۷) تمہارا سنگٹھن تمہارے ہاتھ میں ہو۔ اس پرکار مہرشی کا ایک بڑا بھاری کاریہ ادھورا رہ گیا ہے۔ آریہ سماج کو اس سب جھگڑے چھوڑ کر سماج کی رچنا کرنی چاہیئے۔ اینٹ اور پتھر کے مکان آریہ سماج نہیں ہے۔ پرنتو جن بھاؤں سے لے کر مہرشی نے سماج شبد کا پریوگ کیا تھا۔ اس دشا میں کاریہ ابھی باقی ہے۔ اور آج اس پُنیہ دن کی سمرتی میں ہم سب سماج کی رچنا کرنے کا برت کریں ؟

جلوۂ رشی

(برج لال شاد۔ منتری آریہ سماج فورٹ سنڈیمن (بلوچستان)

یوم دیوالی تھا اور جشنِ چراغاں ہر سُو
سارے بھارت میں تھا اک نور کا عالم پیدا
ہند کا باغ شگفتہ سا نظر آتا تھا
روئے ہندی سے برسنے لگے ایسے انوار
اینشور تیری رضا پوری ہو فرمانے لگا
دُکھ اور آزار کے تیر و نیکے کچوکے تھے ادھر
مضطرب کر نہ سکے کانچ کے ریزے اُسکو
کون پیدا ہوا یوں شان سے مرنے والا
روح نے سکی جو نہی اُڑ کے فلک سے جھانکا
طفل و پیر و جواں سارے تھے فرحاں ہر سُو
جس طرف آنکھ اُٹھی تھا وہ انجم پیدا
جامِ فرحت بھی جھلکتا سا نظر آتا تھا
روشِ طور گلوں پر ہو کبھی جیسے نکھار
ایسی حالت میں ہمیں چھوڑ کے وہ جانے لگا
اور اُدھر شانت جھلکتی تھی رشی کے مُنہ پر
پھول کی ڈالیاں تھے درد کے نیزے اُسکو
کون ہے زہر کو امرت کا سمجھنے والا ؟
سر بسر نور سے معمور تھا بھارت سارا
ایسی نورانی فضا کاش یہ کرتی اظہار
قلبِ ہندی میں دیا وید کا ہے جلوہ بار

رشی واکیہ

۱۔ راجہ پُرش پرجا کے لئے سوما سوبھا کے سمان اور پرجا پُرش راجہ سمبندھ میں سوستان کے سد رشش برت کر پرسپر آنند بڑھاویں۔ مہر کے ساتھ اپنی آتما کے سمان پرتی سے برتیں۔ پڑوسی کے ساتھ ایسا برتاؤ کریں۔ جیسے اپنے شریر کے لئے کرتے ہیں۔ سوامی سیوک کے لئے ایسا جیسے اپنے ہاتھ پاؤں کی رکھشا کرنا ہے۔ برتاؤ کرے۔

۲۔ منشیہ کرت گرنتھوں سے ایسا لابھ ہوتا ہے۔ جیسے پہاڑ کا کھودنا اور کوڑی کا لابھ ہونا۔ رشی کرت گرنتھوں کا پڑھنا ایسا ہے۔ جیسے ایک غوطہ لگانا۔ اور بہو مولیہ موتیوں کا پانا۔

۳۔ پُرش جن وہ ہیں۔ جو اپنی ہانی ہوتی ہو۔ تو بھی سب کے ہت کرنے میں اپنا تن من اور دھن لگاتے ہیں۔ اور نرادر کے یوگیہ وہ ہیں۔ جو اپنے ہی لابھ میں سنتشٹ رہ کر سب کے سکھوں کا ناش کرتے ہیں۔ ان مانس آہاریوں کو منشیوں کی ہتیا کرنے والا جانیئے گا۔

۴۔ جن پُرشوں کا من ودیا کے ولاس میں ست پر رہنا۔ سُشیل سبھاؤ یُکت ستیہ بھاشنادی نیم پالن یُکت جو ابھیمان اور اپوترتا سے رہت انیہ کی ملینتا کے ناشک ستیہ اپدیش ؟

مہرشی دیانند سرسوتی جی اور اُنکا کام

لیکھک:- لالہ اندر سین جی وکیل انبالہ

مہرشی دیانند جی ایک ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ جو کہ مذہبی سوچ بچار کے لحاظ سے مہان اندھکار کا زمانہ تھا۔ تمام مذاہب کے لوگ اپنی اپنی مذہبی باتوں کو اندھادھند مانتے چلے آتے تھے۔ جو کچھ اپنے مذہب کی کتاب میں لکھا دیکھ لیا۔ یا کسی پنڈت مولوی یا پادری نے کہہ دیا۔ اسی پر ان کا ایمان اٹک گیا۔ جب مہرشی جی نے شوراتری کی رات کو اپنے پتا سے سوال کیا کہ یہ پتھر کی مورتی شیو کیسے ہو سکتی ہے۔ اس سے تو چوہا بھی اپنے اوپر سے نہ ہٹایا گیا۔ تو جواب ملا۔ ارے چپ رہ۔ تو کیا جانے۔ تو ابھی بچہ ہے۔ بس یہی جواب ہر ایک مذہبی سوال کا تھا۔ عیسائی اور مسلمان مذہب تو اب تک بھی اسی اصول کے سہارے جی رہے ہیں۔ کہ مذہبی باتوں میں عقل کو دخل نہیں۔ تاہم بھی وہ ہندو مذہب پر دھڑا دھڑ اعتراضات کی بوچھاڑ کیا کرتے تھے۔ اور اس کی تردید میں کتابیں اور پمفلٹ وغیرہ لکھا کرتے تھے۔ عقل کو استعمال میں لانا ہندو بھی صدیوں سے بھلا بیٹھے تھے۔ درشنوں کا زمانہ تو بہت پیچھے پڑ ہی گیا تھا۔ سوامی شنکرآچاریہ کو بھی صدیاں گذر چکی تھیں جنہوں نے اپنے فلسفہ سے ہندو دھرم کو ازسرنو ستھاپت کیا تھا۔ وہ عقل اور وہ فلاسفی ہندو پنڈتوں سے کوسوں دور بھاگ چکی تھی۔ ذرا ذرا سے سوالوں پر ڈگمگانے لگتے تھے۔ عیسائی مسلمانوں کے ایک بھی سوال کا جواب نہ دے سکتے تھے۔ بڑے بڑے ہندو ودوان پنڈتوں کو چیلنج دے کر اور اپنی باتوں کا جواب نہ پاکر عیسائی بن جاتے تھے۔ سینکڑوں بڑے بڑے عیسائی خاندان پنجاب وغیرہ میں اس زمانہ کی یادگار ہیں۔ مذہبی عقل و فلسفہ عیسائی اور مسلمانوں کے پلے بھی کچھ نہ تھا۔ مگر بمصداق اس مثل کے کہ گھر میں سوت نہ کپاس جلاہے سے لٹھم لٹھا۔ وہ ہندوؤں سے لچ بحثی کر کے اپنا الو سیدھا کر ہی لیا کرتے تھے۔ ایسے گھور اندھکار کے زمانہ میں مہرشی جی نے جنم لیا تھا جبکہ ہندو دھرم کی ناؤ تحت الثریٰ کو چلی جا رہی تھی ایسی حالت میں سب سے پہلا اور ضروری کام جو مہرشی دیانند جی نے کیا۔ وہ اس تریاق اور اس سنجیون بوٹی کا بہم پہنچانا تھا۔ جس نے ہندو دھرم میں ازسرنو ایک نئی روح پھونک دی۔ اور وہ مذہبی عقل و فلسفہ کو دنیا کے سامنے رکھنے اور لوگوں کی عقل کو جگانے اور عقل کی پوری پوری آزادی دینے کا تھا۔ جو بات انسانی عقل سے بعید ہے۔ وہ سراسر لغو اور بے بنیاد ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ محض اس بات پر یقین و ایمان لاوے۔ جو عین عقل کے مطابق ہو۔ دنیا کے لوگ اس اصول کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ اور تمام مذاہب والے اپنے اپنے گھر کی دیکھ بھال اور سنشودھن میں لگے ہوئے ہیں۔ اگرچہ تعصب کے پہاڑ کے پہاڑ اب بھی موجود ہیں۔ مگر سب کی جڑیں عقل انسانی کی چنگاری لگ چکی ہے۔ اور وہ کوئی دن کے ہی مہمان ہیں۔ اس لئے مہرشی جی دنیا کے مہان پرشوں میں سے تھے۔ جنہوں نے نوع انسان کو اپنی رہبری کی مشعل سے چاہ ذلالت میں گرنے سے بچا لیا ہے۔

تلاش حق کی راہ میں سینکڑوں مصائب جھیل کر اور آخرش ویدوں کی پورن ودیا اپنے گورو سوامی ورجانند جی سے حاصل کر کے اور سماپتی ودیا کے بعد سنسار کے اپکار کا پرن گورو جی کو دکھشنا میں دے کر انہوں نے ایسے گھور اندھکار کے سمیہ عقل کا زبردست ہتھیار ہاتھ میں لے کر ہندو قوم کی رہبری کی عنان اپنے ہاتھ میں لی تھی۔

قومیت کا خیال مہرشی جی نے ہندو دھرم کی نہایت شوچنیہ اوستھا کو دیکھ کر یہ لکشیہ اپنے سامنے رکھا تھا۔ کہ ہندو جاتی کو دنیا کی آزاد قوموں کی مانند ایک جیتی جاگتی آزاد قوم بنایا جاوے۔ جبتک کہ یہ غیروں کی غلام ہے اس وقت تک اس کی رکھشا نہیں ہو سکتی اور ہندو دھرم بھی اس کے ساتھ ہی غرق ہو جائیگا۔ اس لئے انہوں نے سوراجیہ کا آدرش پہلے پہل ہندوؤں کے سامنے رکھا۔ مہرشی جی ہی وہ سب سے پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے بید مترک ہو کر سوراج کا نام ہندوستانیوں کے سامنے لیا تھا۔ اور اس کے گن ان پر واضع کئے تھے۔ انہوں نے اپنی جاتی اور اپنے دیش سے پریم کرنا اور حب الوطنی کی خاطر مرمٹنا سکھایا۔ اپنے دیش کی وستوؤں کا استعمال یعنی سودیشی کا پرچار کرنے والے سب سے پہلے وہی مہان پرش تھے انہوں نے ہندوؤں کو بتایا۔ کہ ان کا زمانہ ماضی کسقدر شاندار تھا۔ وہ کن پورجاؤں کی اولاد ہیں۔ جن کا ثانی آج زمانہ میں نہیں۔ ایسے مہان پرشوں کی اولاد ہوتے ہوئے غلامی کے ذلیل گڑھے میں گرنا ان کی شان کے شایاں نہیں۔ انہوں نے تمام قوم کے لئے ایک زبان ایک دھرم اور ایک رواج پر زور دیا۔ اور ان سب سادھنوں کی طرف توجہ دلائی جن سے وہ ایک آزاد اور خودمختار قوم بننے کا ساہس کر سکتے ہیں۔

سوشل ریفارم:۔ متحدہ قومیت کے رستہ میں ہندوؤں کا ذات پات کا بندھن ایک سخت روکاوٹ ہے۔ اونچ نیچ کا خیال چھوت چھات کا بھوت ہندو قوم کو گھن کی طرح کھائے چلا جا رہا ہے۔ جبتک یہ بندھن دور نہ ہوگا ہندوؤں میں یگانگت اور سنگٹھن آ ہی نہیں سکتا۔ سات کروڑ اچھوت مسلمان اور عیسائی ہو چکے ہیں۔ سات کروڑ اچھوت جواب ہندوؤں میں موجود ہیں۔ وہ دو دن آگے دو دن پیچھے ان سے جدا ہونے والے اور غیر مذاہب میں جا شامل ہونے والے ہیں۔ ان کو اپنانا اور ساتھ ملانا ہمارا فرض ہے۔ مہرشی جی نے شدھی کو دھرم کی رو سے جائز ٹھہرایا اور بتلایا کہ جس خزانہ سے محض نکاس ہی ہو۔ اور آمدنی نہ ہو اس کا ختم ہونا لازمی ہے۔ انہوں نے ویدوں سے یہ نکال کر جتایا "کرنونتو وشوم آریم" یعنی سارے وشو کو آریہ بنانا ہمارا فرض ہے۔ اور پرچار کیا۔ کہ ہر شخص کو خواہ وہ کسی قوم یا مذہب سے ہو آریہ ہندو بننے کا ویسا ہی حق ہے جیسا ایک جنم سے ہندو کا۔ انہوں نے ورن آشرم دھرم کو کرم سے جائز ٹھہرایا۔ نہ کہ جنم سے۔ جیسا جس کا کرم دیسا اس کا ورن۔ انہوں نے جاتی کے بعلوں کی رکھشا کے اصول ہمارے اندر ستھاپت کئے۔ اور یتیموں اور ودھواؤں کی رکھشا پر زور دیا ان کے بچانے کے لئے انہوں نے یتیم خانے اور ودھوا آشرم جاری کرائے۔ انہوں نے گوروکل کھولنے پر زور دیا۔ اس قسم کے جملہ سوشل ریفارم کے سادھن ہندوؤں کو بتلائے۔ جو کہ اس سے پہلے کسی نے نہ بتلائے تھے۔ انہوں نے بیاہ شادی وغیرہ رسومات پر دھن لٹانے کی تردید کی۔ اور ودھوا پنر بواہ جاری کرایا۔ قومی ہمدردی۔ جاتی پریم کرنا سکھایا۔ جہاں کہیں بھی ہندوؤں پر مصیبت آوے۔ اسکو دور کرنے کیلئے اُدیوت ہونا سکھایا۔

مذہبی ریفارم:۔ مہرشی نے دیکھا کہ اصلی ویدک دھرم بالکل لوپ ہو چکا ہے۔ ویدوں کا نام تک لوگ بھلا بیٹھے ہیں۔ ایک مت متانتر چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ اور فرقہ بندی چھائی ہوئی ہے۔ ایک دوسرے کو برا اور کمک گھی بیان کر رہے ہیں جھوٹے کلجگی گورو لوٹ رہے بھالے ہندوؤں کو من گھڑت باتوں میں پھنسا کر اپنا الو سیدھا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے سب کپول کلپت جھوٹے مت متانتروں کا کھنڈن کیا گورو ڈم کے جال سے ہندوؤں کو بچایا۔ ان کو بتلایا۔ کہ انکا اصلی دھرم [illegible] ہی شرتی یعنی ایشور کی گیان [illegible] پرماتما کا سارا گیان ان کے اندر موجود ہے جیسے آنکھ کے لئے سورج کا ہونا ضروری ہے ویسے ہی انسانی عقل کے لئے [illegible] الہامی گیان کا ہونا عقل کی رہنمائی کے لئے ضروری ہے۔ بہشت دوزخ۔ بیکنٹھ آدی بھوت پریت اور پرلوکی دنیاؤں اور پرلوکی گورکھ دھندوں کی تردید کی۔ ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی تردید کرتے ہوئے انہوں نے بتلایا۔ کہ ہمارا پوجیہ دیو محض ایک پرماتما ہے۔ جو کہ کل کائنات کا مالک اور سرو دیاپک سروشکتیمان ہے۔ سب کے ہردیہ میں دیاپک ہے۔ ہردیہ کے اندر ہی ہم صرف پرماتما کے درشن کر سکتے ہیں۔ اور کہیں نہیں اس لئے محض ایک پرماتما کی ہی پوجا واجب ہے اس کے پانے کی ودھی یہی ہے۔ کہ پنچ یگیہ روزانہ کرے۔ شبھ گیان حاصل کرے۔ شبھ کرم کرے۔ یوگ سادھن دوارا پُن میوا پردوالکار کرے۔ جھوٹے سادھنوں مورتی پوجا۔ دیوی دیوتا پوجا۔ گورو غلامی۔ پیغمبروں۔ نبیوں پر ایمان برادری بھوت پریت، دریا، جنگل پہاڑ درخت آدی کی پوجا کا کھنڈن کیا۔

دیگر آدرش:۔ انہوں نے بتلایا۔ کہ جب تک جسمانی طور پر ہم مضبوط اور تندرست نہ بنے اور نڈر نہیں بنتے۔ ہم کوئی ذہنی اور روحانی ترقی نہیں کر سکتے۔ انہوں نے موجودہ زمانہ کے کلجگی ریتوں کی تردید کی۔ برہمچریہ اور ورزش تب آدی سے جسم کو بلوان بنانے کی سکھشا دی۔ لوگوں کی جہالت دور کرنے کے لئے انہوں نے ودیا ادھین اور ذہنی ترقی پر زور دیا۔ بلکہ آریہ سماج کے دس نیموں میں سے خاص طور پر یہ

(آگے دیکھو صفحہ ۳۵)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانند اور یوگ دھرم

(لیکھک گوپال جی بی - اے کھیہ ادھشٹاتا گورو کل اندر پرستھ)

ہمارا زاویۂ نگاہ دنیاوی ہے۔ ہم ایک چیز کو خواہ وہ کتنی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو۔ اُسے دُنیاوی نقطۂ نظر سے ماپنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ بڑے بڑے مہنتوں کے اکھاڑے اور مہنتیں عزت کے قابل اس واسطے سمجھے گئے ہیں کہ اُن کی جاہ و حشمت۔ اُن کے سونے اور چاندی کے بنے ہوئے ہاتھی کے ہودے عوام کے اوپر اپنا سکہ جمائے ہوئے ہیں۔ اس لئے کمبھ کے موقعہ پر وبیت راگ مہاتماؤں کو کون پوچھتا ہے۔ انہی مہنتوں کا جلوس سب سے آگے رہتا ہے۔ جو سب سے زیادہ دُنیادار ہیں۔ وہی اکھاڑے کامیاب سمجھے جاتے ہیں۔ جن کے سادھو مہنت خوب سر کو بادام روغن سے مالش کرا دیں۔ اور مال پوئے کچوری اور لڈو سے اپنے آپ کو ترپت کریں۔ ہماری دھارمک سوسائٹیاں اور سبھائیں آج جھگڑوں کا نشکار بنی ہوئی ہیں۔ کس لئے؟

اس لئے کہ ہمارا نقطۂ نگاہ دُنیاوی ہے۔ اگر آج ہمارا نقطۂ نگاہ روحانی ہوتا تو سب جھگڑے ایک ہی دن میں طے ہو سکتے تھے۔

رشی دیانند کو بھی ہم نے دُنیاوی نقطۂ نگاہ سے ماپا ہے۔ کسی بھائی سے پوچھو کہ تم رشی دیانند کے قربانی کیوں بنے؟ تو اس کا عام طور پر جواب یہی ہوتا ہے کہ انہوں نے سوشل ریفارم دوارہ ہندو جاتی کو جیوت کیا ہے +

دوسرا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ اُن کا سڈول جسم۔ اُن کی ودیا آگیرتی۔ اُن کا دھارا پرواہ ویاکھیان دینے کی شکتی۔ اُن کی سنسکرت کی ودوتا اتیادی ہیں پربھاوت کرنے والی ہے۔ جو کچھ جواب اُن کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ وہ بجا ہے۔ اور درست ہے۔ لیکن رشی دیانند اس سے بہت آگے تھا۔ ہماری کمزور نگاہ اس کی وبھوتی کو جاننے کے ناقابل ہے۔ ہمارا دائرۂ خیال بہت تنگ ہے۔ اس لئے ہم اوپر نہیں اُٹھ سکتے۔

رشی دیانند ایک روحانی چشمہ تھا جس کا جل پان کرنے سے ہی منشیہ امرت مئے بن سکتا ہے۔ اس روحانی چشمہ کی ہم نے تلاش نہیں کی۔ بلکہ ارد گرد کے بیل بوٹوں اور پھلواڑی میں ہی ہم محو ہو گئے۔

اس پھلواڑی کے پھولوں سے ہم اتنے پربھاوت ہو گئے۔ کہ ہم نے اسے ہی رشی دیانند کی اصلی تصویر سمجھ لیا۔ اور جو چشمہ تھا۔ وہاں تک ہماری پہنچ نہ ہو سکی۔ یہ کیوں ہوا؟

اس لئے کہ ہمارا نقطۂ نگاہ بہت تنگ

تھا۔ یہی لئے آپس کے جھگڑے ہیں۔ وہ روحانی چشمہ کہاں؟ اب کہاں ملے گا؟ رشی تو پرلوک سدھار گئے۔ وہ روحانی چشمہ اُن کی جیونی سے ملے گا۔ پنڈت گورو دت جی سے کہا گیا۔ کہ آپ رشی

اُس کا یوگ دھرم۔ اُس کی جیونی اس بات کی شاہد ہے کہ وہ ایک پرم یوگی تھا کئی گھنٹے لگاتار وہ سمادھی میں رہتا تھا۔ اور اس سمادھی کے بعد وہ وید کے منتروں کا درشٹا بنا۔ آج معمولی سنسکرت پڑھے ہوئے لوگ

نئے بھارت ورش کا رشی

سادھو وسوانی کی شردھانجلی

"دیانند ایک مشعل بردار تھا۔ بھارت ورش کے لئے جو کہ مغرب کی چمک دمک سے چکا چوند ہو رہا تھا۔ اس نے اس سنسکرتی اور شردھا کی مشعل کو بلند رکھا۔ جس نے بھارت ورش کو جو کہ دیر ہوئی۔ سچ مچ عظیم الشان اور اونچیہ تھا سبھیتا کا لیڈر بنا دیا۔

اس کے اندر پراچین آدرش کے لئے انتہائی پریم تھا۔ اس نے جہالت اور ظالمانہ مجلسی رواجوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے ویدوں کی تشنید کی۔

ہاں! ہاں!! یہ رشی ایک ویر سینک تھا۔ وہ آتما کا یودھا تھا۔ اس نے بھارت ورش کی خاطر جیون بسر کیا۔ اسی کے لئے محنت کی۔ اسی کے لئے کشٹ سہن کئے۔ اور اسی کے لئے اپنے پران نیوچھاور کئے +

نمسکار ہو اس شہید دیش بھگت کو! بھارت کے اس ویر کو! آج دیپاولی کے دن جو کہ اس کی پنیہ سمرتی کی یاد دلاتی ہے۔ اور اس کی ساری قابل تقلید سیوا کو یاد کر کے میں نئے بھارت کے اس رشی کو جو کہ ماترِ بھومی کا ایک مہان سپوت تھا۔

نمسکار کرتا ہوں"

دیانند جی کا چرتر لکھیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ وہ تو میں اپنے جیون میں لکھ رہا ہوں۔ جنہوں نے وہ روحانی چشمہ حاصل کر لیا۔ انہیں ولایت اور رشی اسی کی تصویر کا خیال ہے۔ اُسے کوئی بھی لوبھی اپنے وش میں نہیں کر سکتا۔ وہ سنسار میں اگر رہتا ہے۔ تو اپنے لئے نہیں۔ بلکہ دوسروں کے لئے۔ آؤ اس روحانی چشمہ کو ڈھونڈھیں۔ اور اس کا امرت پان کریں۔ میں نے لکھا ہے کہ رشی دیانند ایک روحانی چشمہ تھا۔ وہ روحانی چشمہ کیسے پراپت ہوا؟ وہ پراپت ہوگا۔ یوگ دھرم کے پالن کرنے سے۔

سب سے زیادہ مجھے پربھاوت کرتا ہے

ودوان۔ کرتا۔ کریا۔ کرم لگا کر وید کے منتروں کے ارتھ کر کے انرتھ کر رہے ہیں۔ وید کے منتروں کے ارتھ کرنے کا ادھیکار کیول اُن مہاتماؤں کو ہے۔ جو یوگ یکت ہو کر اپنی آتما کا ساکھشات کر چکے ہیں۔ اس کے بعد اگر وہ کبھی منتر کا پاٹھ کرتے ہیں۔ پارتھ کرتے ہیں۔ تو اُن کا ارتھ سوبھاوک سچائی رکھتا ہے۔ رشی دیانند نے وید کا خزانہ ہمیں دیا۔ اس کے کھولنے کی کنجی بھی ہمیں دی۔ اس کی کنجی ہے یوگ دھرم ٭

یوگ کی ماہیت

یوگ کیا ہے؟ یوگ اپنے آپ کو دیکھنے کا نام ہے۔ یوگ آتما اور پرماتما کے سنیوگ کا نام ہے۔ یوگ سادھنا کا نام ہے۔ یوگ کسی

کام میں جٹ جانے کا نام ہے۔ اور آخیر میں یوگ سنیم کا نام ہے۔ کسی نے ایک ارتھ لے کر اس کی آرادھنا کی۔ اور کسی نے دوسرا ارتھ لے کر۔ کوئی راج یوگی بنا۔ اور کوئی بھگت یوگی کوئی منتر یوگی بنا۔ اور کوئی کرم یوگی بنا۔ ۔ ۔ ۔ لیکن رشی دیانند سمپورن یوگی بنا۔ کیونکہ یوگ شبد کے جتنے بھاوشاستروں میں موجود ہیں۔ وہ سب رشی کے جیون میں پائے جاتے ہیں ٭

رامانج آچاریہ بھگتی یوگ کے سمرتھک تھے۔ شنکر ادویت انوبھوتی یوگ کے پرچارک تھے۔ رشی دیانند نے ان سب آچاریوں کو للکار کر کہا۔ کہ تمہارا یوگ آتما کی جھلک دکھلا سکتا ہے۔ لیکن آتما کا ساکھشات کار نہیں کرا سکتا۔ آتما کے ساکھشات کرنے کے لئے کرم۔ بھگتی۔ گیان۔ جپ۔ تپ نام سب آوشیک ہیں۔ اس لئے رشی کا راستہ مکمل ہے۔ کیونکہ وہ خود ایک مکمل انسان تھا۔ اگر رشی کے چرنوں میں۔ لوگ اُس کی ودیا وبھوتی کو گرہن کر لیتے۔ اپنے سماج کے لئے۔ اپنے دھرم اور اپنی جاتی کے لئے اپیوگی بن سکیں ٭

(اودم شنم)

لیکھک کا پیارا

بوڑھوں کا سہارا

اُکھیوں کا تارا

حمل کے تین ماہ کے اندر ہماری دوائی "سنتان اُتپتی" کے استعمال سے یقیناً لڑکا پیدا ہوگا۔

قیمت تین روپیہ

غلط ثابت ہونے پر قیمت حلفیہ واپس ٭

کوی راج ہری چند رویدیہ

بیرون شاہ عالمی گیٹ لاہور

رشی دیانند ایک ادوتیہ برہمچاری۔ ویدوں کے اپورو ودوان۔ یوگی۔ اور زبردست ریفارمر تھے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ان کا نقطہ نگاہ منشیہ ماتر کی بھلائی پر رہا ہے۔ مگر چونکہ آپ آریہ جاتی کے سپوت تھے۔ اس لئے آپ کے جیون اور تپ کا زیادہ اثر آریہ جاتی پر ہوا۔ اور جن لوگوں نے بطور ممبران آریہ سماج آپ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ دیکھشا لی۔ وہ آپ کو بجا طور پر اپنا روحانی گورو یا آچاریہ تسلیم کرتے ہیں۔ آپ پرانے گوروڈم کے اس قدر مخالف تھے۔ کہ آپ نے اپنی آخری وصیت میں یہاں تک صاف حکم دیا۔ کہ جس جگہ آپ کے مرتک شریر کی آہوتی ہو۔ وہ جگہ کھود کر اس کی مٹی دریا برد کی جاوے۔ تاکہ وہاں کوئی اندھا شردھالو کسی قسم کی سمادھی یا نشان وغیرہ نہ بنا سکے۔ جہاں سے کبھی مورتی پوجا یا گوروڈم کی گند نہ آ سکے۔

بزرگی کی اصلی شان:۔ سوامی دیانند کو ان کی زندگی میں مہاراجہ جودھ پور اور کتنے مہاراجگوروں کی پدوی اور بڑے بڑے مٹھوں وسنددوں کی گدیاں پیش کرتے رہے۔ صرف اس شرط پر کہ آپ مورتی پوجا کا کھنڈن ترک کر دیں۔ مگر مہاراج نے کبھی ایسے سوئیکار نہ کیا۔ آریہ سماج میں آپ کو PATRON یا مربی کی جگہ بارہا پیش کی گئی۔ مگر آپ نے شاید کبھی ممبری کا بھی درجہ گرہن نہ کیا اور کیول سنیاس مارگ پر درڑھ رہے۔ یہی آپ کی بزرگی کی اصلی شان ہے۔ رشی در نے اپنے پستکوں میں جا بجا اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ اگر آپ کے لیکھوں میں کوئی غلطی ہو۔ تو اُسے درست کر دیا جائے دوران گفتگو یا لیکچروں میں اگر کوئی بچہ بھی آپ کی سہواً کسی غلطی کو بتاتے۔ تو آپ فوراً اُسے تسلیم کر کے اس کا شکریہ ادا کرتے۔

وید پوجا:۔ مذکورہ بالا خیالات کو رکھتے ہوئے بھی ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ سوامی جی کا آریہ سماج سے آتمک پتا یا گورو کا رشتہ ہے۔ اُسی رشتہ کے آدھار پر ہمکو اس بات کا فخر ہے۔ کہ جس سماج کی بنیاد آپ جیسے اپورو برہمچاری۔ ویدوکتا اور یوگی نے اپنا سر دے کر لگا کر رکھی۔ وہ انہیں کے تیج اور تپ سے دنیا میں سربلند ہے۔ اگر دنیا میں سوامی جی کی شان میں کوئی گستاخی کرے۔ تو وہ ہر طرح سے قابل مواخذہ ہے۔ قومیں بزرگوں کی شان اور پوجا سے سربلند ہوا کرتی ہیں۔ اگر کسی بزرگ

گورو بھگتی

لیکھک:۔ لالہ دیوان چند جی وکیل بٹالہ

کے انویائی اس کی عزت کرتے ہیں۔ اس کے نام پر مر مٹنے کو تیار رہیں۔ تو وہ قوم یا سوسائٹی اسی قدر دنیا میں بلند ہوگی۔

مسلمانوں کے اندر حضرت محمد صاحب کے لئے جو عقیدت ہے۔ وہ آریوں کے فلسفہ کی رو سے خلاف عقل ہے سکھوں میں جس قدر جوش اور سنہ دھا گورو صاحبان کے نام سے وابستہ ہے۔ وہ بھی آریہ سماجی معقول خیال نہیں کرتے۔ مگر دنیا بھر کی تاریخ کے مطالعہ سے تو یہ صاف ثابت ہے۔ کہ گورو ارجن دیو۔ گورو تیغ بہادر گورو گوبند سنگھ اور ان کے صاحبزادوں و سکھوں کی قربانیوں سے ہندو سماج میں ایک نیا جیون اور زبردست انقلاب واقعہ ہوا۔ جو ہندو بارہ سو سالوں سے حملہ آوروں کا شکار ہو کر بھیڑوں اور بکریوں کی طرح سرحد پار کے مسلمانوں کے آگے آگے بھاگ کر فنا ہوتے رہے۔ انہوں نے امرت چھک کر انہی حملہ آوروں کو ان کے اپنے قلعوں میں غزنی تک پے در پے شکستیں دیں۔ اور سارے پنجاب میں ایک وشال خالصہ سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ ہمارے خیال میں دیر سکھوں میں گورو بھگتی کا جذبہ اس کامیابی کا راز ہے۔

اسلام کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات صاف نظر آتی ہے۔ کہ مسلمانوں کی ترقی کی بنیاد حضرت محمد صاحب کی ہستی اور ان کی مسلمانوں کی نظروں میں بے نظیر تقدس (یا پوجا کا بھاؤ) ہے حضرت محمد نے مساوات واخوت کی بنیادوں پر بطور ایک ڈکٹیٹر کے دنیا میں اسلامی مذہب تمدن اور حکومت کو مستحکم بنایا۔ آپ نے اپنے صحابہ کو نزدیکی خونی رشتوں کے ذریعے اسقدر عزیز بنا لیا۔ کہ مسلم قریش کے تمام برگزیدہ خاندان آپ کو اپنا محترم بزرگ نہ صرف ہی مانتے بلکہ حضرت محمد صاحب کی ہستی اسلام میں اس قدر غالب عنصر بن چکی ہے۔ کہ اکثر لوگ مذہب اسلام کو دین محمدی کہہ کر پکارنے لگے۔ آریہ سماج کے اصولوں میں دیانند کی تعلیم یا ان کی ہستی پر وشواس کرنا آریہ سماج کے ممبران کے لئے ضروری نہیں۔ بلکہ سوامی جی کے بنائے ہوئے آریہ سماج کے دس اصول اور شاید منتو یہ ماننے ضروری ہیں۔ جن میں دیانند کا نام ان کی ذات یا ان کے پراپکاروں کا ذکر تک نہیں۔ اس لئے کوئی بھی سمجھدار آدمی آریہ سماج کو دیانندی مت یا مذہب نہیں کہہ سکتا۔ اور نہ ہی آریہ لوگ ایسا ماننے کو تیار رہیں۔

اب قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ سکھوں کی عظیم خالصہ سلطنت اور ان کی موجودہ طاقت اور پوزیشن میں ان کے گوروؤں کی بے نظیر قربانیاں بے شمار سکھ ویروں اور ویرانگناؤں کا تپ تیاگ اور ساہس شامل ہے۔ ساری طاقت کا راز النبوہ پوجا۔ قربانی۔ ریاضت اور گورو بھگتی ہے۔ گورو تیغ بہادر جب دہلی میں شہید ہوئے۔ تو اس وقت گورو گوبند سنگھ شاید ۱۵ سال کی عمر کے تھے۔ اسی وقت سے آپ نے اور آپ کے سکھوں نے درڑھ پرتگیا کی۔ کہ مغلیہ سلطنت کو مٹا کر دم لیں گے۔ گورو گوبند سنگھ نے اپنے شری مکھ واک

"چڑیوں سے میں باز مرواؤں
تب گوبند سنگھ نام کہاؤں"

کو سرو سدھ کر دکھایا۔ پہاڑ کے راجپوت راجے حسد کے مارے جل کر اورنگ زیب کے حامی بن گئے۔ انند پور کے پرے مَنا دیوی کی بھومی میں درگا پوجا یگیہ کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اورنگ زیب کے ٹڈی دل اور عظیم الشان لشکروں کے مقابلے سکھوں کی تعداد بہت قلیل تھی۔ مگر پھر بھی جس بے خوفی۔ قربانی اور دیرتا سے سکھ آنند پور چمکور اور مکتسر میں سکھ ویر لڑے۔ وہ قابل فخر ہے۔ جب گورو مہاراج کے چاروں صاحبزادے اور اکثر ویر سنگھ شہید ہو گئے۔ تو وہ پنجاب چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ پھر ناندیر علاقہ حیدرآباد سے آپ نے ویر بندہ بہادر کو جرنیل بنا کر چند سکھوں کے ہمراہ پنجاب کو روانہ کیا۔ اس وقت اورنگ زیب مر چکا تھا۔ بندہ بہادر نے پنجاب اور پنجاب سے پرے جمنا کا علاقہ ایسا سر کیا۔ کہ مغلیہ حکومت پنجاب میں محض لاہور شہر تک محدود ہو گئی تھی۔

اب آپ ذرا ٹھنڈے دل سے آریہ سماج کی گزشتہ تاریخ پر غور کریں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ سوامی دیانند کا ظہور آج سے قریباً ۱۱۰ سال پیشتر ہوا۔ سوامی جی نے سب سے پہلے قریباً ۷۰ سال پیشتر بمبئی میں پہلی آریہ سماج ستھاپن کی۔ اور اس کے نیم سماج کے سبھا سدوں کی سمتی سے بنائے سوامی جی نے خود اپنا مرکز راجپوتانہ بلکہ ہند کی پرانی راجدھانی اجمیر کو بنایا۔ آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ حصہ راجپوتوں کو دھرم اپدیش کرنے پر لگایا۔ مہاراجہ جودھپور کو تعلیم دیتے ہوئے ایک روز وقت مقررہ پر جب آپ تعلیم دینے گئے۔ تو ان کو کسی ویشیا سے ولاس میں مشغول پایا۔ سوامی جی نے غصے میں فرمایا۔ کہ اسی کتیا سے شیروں کا کیا تعلق۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس بدذات ویشیا نے مہاراج کے رسوئیے سے مل کر سوامی جی کو زہر دلایا۔ جس سے آپ شہید ہوئے۔ اگر گورو شتیہ کا کوئی سمبندھ ہوتا۔ یا آریہ سماج کے نیتاؤں میں گورو بھگتی ہوتی۔ تو لاہور میں دیانند کالج بنانے کی بجائے اجمیر میں مرکز بنا کر ایک صدی کے اندر راجپوتوں میں آریہ سماج کا زبردست پرچار کرتے۔ کئی ریاستوں میں آریہ سماج کے نیتا بڑے سے بڑے ذمہ وار عہدوں پر ہوتے آریہ سماج کے ممبروں میں سب سے آگے بڑے بڑے خاندانی راجے اور رانے ہوتے۔

سوامی جی کے بعد پنڈت لیکھرام اسلام کے خلاف زبردست نکتہ چینی کی وجہ سے شہید ہوئے۔ آپ نے آخری دموں کے وقت یہ وصیت کی۔ کہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو۔ آریوں نے لیکھرام میموریل کا نام رکھ کر چندہ جمع کرنے پر اکتفا کیا۔ اور ان کے نام پر ایک لیکھرام پریس تک نہ چلا سکے۔

(باقی دیکھو صفحہ پر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کاہت کچھ بھی

آدی جگت گورو کون ← آریہ ورت یا مصر

(لیکھک راؤ بہادر راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری حال بڑودہ)

دی ٹائمز آف انڈیا" نامی انگریزی اخبار کے ہفتہ وار ایڈیشن میں بمبئی سے چند ماہ سے پانچ مضامین آج تک سلسلہ وار نکل چکے ہیں۔ ایک سود لیشی عالم نامہ نگار کے قلم سے۔ ان سب لمبے چوڑے مضامین کا مطلب ایک شبد میں یہ ہے۔ کہ مصر دیش کو جس کی پرانی بھاشا بلاشبہ سنسکرت یا ویدک سنسکرت کا بگاڑ ہے۔ اس پرانے مصر کو آریہ ورت کی جگہ سب سے پرانا جگت گورو مانا جاوے۔ اس کی تردید میں ہم چند سطور ذیل میں عرض کریں گے :-

(اوّل) واضح ہو کہ اخبار مذکور کے ۱۸ ماہ اگست ۱۹۳۵ء کے ایک ایڈیشن میں پوجاء پکشی نامہ نگار نے رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۰۶ کے ساتویں منتر میں آئے ہوئے

"[Devanagari word, illegible]" (رِبھو)

اس ویدک سنسکرت شبد کا معرب (بگاڑ)۔ پرانی مصری بھاشا میں [Devanagari word, illegible] (رِبھس) ظاہر کیا ہے۔ پھر "[Devanagari word, illegible]" (نے پہن) اور آخر میں لکھا ہے۔ کہ اس وجہ سے ہی مصری بھاشا بولنے والے جگت گورو پر تخت نشین کیے جا سکتے ہیں۔ آریہ ورتی سنسکرت بھاشا بولنے والوں کی جگہ :-

تردید

ہم کہتے ہیں۔ کہ پورب پکشی سجن کی یہ دلیل پرتیکھش پرمان کے سراسر خلاف ہے۔ کارن یہ کہ انگلستان کی میموں تک کے بچے بلاشبہ اپنی ماتاؤں سے (Mother) (مدر) شبد بھی بار سن کر کبھی کبھی تو پہلے Ma! Ma! (ما ما) ایسا ضرور بولا کرتے ہیں پھر چند دنوں کے بعد وہ Muddar (مڈر) ایسا معرب (بگاڑ) شبد جس کو سنسکرت میں "اپ بھرنش" کہتے ہیں۔ ضرور بولتے ہیں اور آخر کلمہ صحیح طور پر (Mother) مدر بولا کرتے ہیں۔ (Times of Bombay) کے نامہ نگار کے درشٹانت سے کیا ہم ان معرب بھاشا بولنے والے بچوں کو میموں کا استاد مان لیں؟ اگر نہیں تو پھر معرب بھاشا والا مصر کس پرکار آریہ ورت کا استاد مانا جاوے؟

سب عالم جانتے ہیں۔ کہ سنسکرت بھاشا ایک مکمل زبان ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کے تمام شبد دھاتو (مصدر) سے بنے ہوئے آپ ہمیشہ پا سکتے ہیں۔ وید کا شبد بھی بلاشبہ دھاتو سے بنا ہوا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں مصری بھاشا کا معرب شبد ([Devanagari word, illegible]) کسی بھی مصدر سے نہیں بنا ہوا۔ کارن یہ کہ مصری بھاشا ہی جملہ اوٹ پٹانگ ہے۔ بس معرب بھاشا بولنے والی پرانی مصری قوم آشیہ حدت کے نواسی سنسکرت بھاشا بولنے والوں کی دس جنم میں بھی استاد کوئی حق پسند نہیں مان سکتا :-

ان سے بڑھ کر دو دیگر عالم

واضح ہو کہ "Times of Bombay" کے نامہ نگار سنسکرت دان اور انگریزی دان ہونے کی وجہ سے ریسرچ سکالر کہلاتے ہیں۔ پر بلاشبہ ان سے دو بڑھیا عالم منتند ریسرچ سکالروں کے دو حوالجات انگریزی میں جو آریہ ورت کو آدی جگت گورو مصر کے سنمان میں مانتے ہیں سو بجز اس لیکھ کو سماپت کریں گے :-

"........An ancient people like the Indo-Aryans, who having been completely cut off from the outer world, had through their unaided exertions to develop a civilisation of their own" :-

سوامی دیانند

(از قلم باکشن جی منزہ بی۔ اے۔ ایچ۔ ایل۔ بی پریزیڈنٹ سناتن دھرم ہائی سکول ملتان شہر)

کس قدر تھی اے سوامی تیری ہستی مقتدر | سارے عالم میں ہے جس کی قدر و قیمت کا اثر
زندگی روح کا تجھ پہ ہی تھا دار و مدار | باغ ہندستان میں پھر آئی تھی تجھ سے بہار
تو نے صدیوں کے مریضوں کو سنبھالا مہرشی! | کاروانِ قوم کو پھر راہ پہ ڈالا مہرشی!
تیرے اپدیشوں نے کیا کایا پلٹ دی قوم کی | مردہ دل کو از سر نو بخش دی پھر زندگی
کر دیا جذبات کی دنیا میں ہنگامہ بپا | اور اک سوئی ہٹی کا رکھ کے پھر سنگ بنا
اہل دل اہل نظر کو اک صلائے عام دی | دیکھتے ہی دیکھتے وہ لہر ایسی چل پڑی
قوم میں جو زندگی ہے مہرشی کے دم سے ہے
یہ عروج اور یہ ترقی سب اسی کے دم سے ہے

"Only those Indo-Aryan tribes who emigrated to foreign countries took with them a portion of their culture. But this process also helped to uplift the then ancient world and to spread ——— civilisation, over Western Asia, Egypt and Europe."

See Rigvedic Culture Page 23 By Dr. Avinas Chandra Dass. M.A-Ph.D of Calcutta

"It seems to be an instance of Hindu influence on Greek geometry. For the idea in that Greek term is neither of the Greeks, nor of their acknowledged teachers in the Science of geometry, the Egyptians, but it is characteristically of Hindu Origin" (Page 9 vide The Science of Sulba By Bibhutibhusan Datta, published by the University of Calcutta 1932

واضح ہو۔ کہ یہ دونوں نامی بڑھیا عالم "ٹائمز آف بمبئی" کے نامہ نگار سے بلاشبہ جیسی جو ریسرچ سکالر بھی کہلاتے ہیں۔ اور جب ان دونوں کی بھی مندرجہ بالا تحریریں آریہ ورت کو مصر کی جگہ آدی جگت گورو (روئے عالم کا ابتدائی استاد) سدھ کر رہی ہیں۔ تو پھر متلاشیانِ حق کو غور کر لینا چاہیے۔ کہ سچائی کس طرف ہے؟

اس کے علاوہ ستیارتھ پرکاش کے گیارھویں سمولاس میں مہرشی دیانند جی نے مہرشی منو جی کے ایک شلوک کے حوالہ سے آریہ ورت کو جگت گورو سدھ کیا ہے۔ اور خود بھی رشی دیانند جی کی تحریریں سب جگہ منو جی کی ہی تائید میں ہیں۔ لہذا رشی کو بھی کے دو عالموں کی اعلیٰ درجہ کی شہادتیں آپ "ٹائمز آف بمبئی" کے نامہ نگار کے خلاف بھی دیکھ سکتے ہیں :-

(ادم سنگھ)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

برکاتِ یا ہند

(از شری منوہر لال جی منوہر منشی فاضل - کمالیہ)

اگر تو ہندوؤں کا پیشوا ہے — مسلمانوں کا بھی تو رہنما ہے
نصارے ابدھی راہ تجھ سے چلا ہے — غرض سب کو تجھی سے ربط سا ہے

رشی! سانجھا ہے تو سارے جہاں کا
عرب کا ہے نہ ہے ہندوستاں کا

شمع وحدت کی ہے تو نے جلائی — کفر کی پھیلی ہوئی ظلمت مٹائی
خدا کے ملنے کی صورت بتائی — برائی کا بدلہ تھا تیرا بھلائی

نہ مذہب ہندو نہ اسلام تیرا!
بھلائی سیکھنا تھا اک کام تیرا

صداقت - راستی - حق کا پیمبر — عضب کا منطقی - فاضل سخنور
سوار توسن ہمت دلاور — کہوں کیا خوبیاں تیری رشی ور

وہی جانیں جو منہ کی کھا چکے ہیں
مقابل یا تیرے جو آ چکے ہیں

گواہ ہے تیری عظمت کا زمانہ — تیری حکمت کا وہ سب نے مانا
دکھایا وید کا ہم کو خزانہ — کیا تازہ دھرم جو تھا پرانا

غلط ثابت کیا - کلیگ ہے آیا
کچھ ایسا سین ست یگ کا دکھایا

تیری تعلیم ہی کا یہ اثر ہے — ہوا شیدائے آزادی بشر ہے
ہر اک جا دیش بھگتی زور پر ہے — بھرا خود داری سے ہر ایک سر ہے

منوہر کیا جتائیں تیرے احساں
تن بے جاں میں ہے ڈالدی جاں

خاص "دیانند انک" کے لئے ——— خاص "دیانند انک" کے لئے

"پرکاش" پریمیئر بھسینٹ

طاقت کا لاثانی فقیری نسخہ

پیارے "پرکاش" پریمیو! آج میں آپ کو ایک ایسا عجیب و غریب شکتی شالی یوگ بتلا رہا ہوں - جو ہر موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے - اور اپنے گنوں میں ایک ہے - اگر آپ کمزور ہیں تو ایک بار اسے ضرور بنا کر استعمال کریں - اور میری محنت کو سپھل بنا دیں - اس کی جلتی بھی تعریف کیجائے - تھوڑی ہے - صرف ۷ دن کے استعمال سے بدن میں خون دوڑتا نظر آتا ہے - ۲۱ دن میں چہرہ لال کندن کی مانند چمکنے لگتا ہے اور ۴۰ دن میں پوری طاقت حاصل ہو جاتی ہے - کیسی ہی کمزوری نامردی ہو - اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے - اس سے استریوں کا ہر قسم کا (جریان الرحم) مرض جلد دور ہو کر گربھ دھارن کرنے کی طاقت آتی ہے - یہ قبض نہیں کرتا - بلکہ جگر معدہ کو طاقت پہنچاتا ہے - اور پرانے سے پرانا قبض صرف استعمال سے دور ہو کر دوگنی بھوک لگتی ہے - کف کھانسی - نزلہ - زکام - بدن کا دکھنا - خون کا پتلا پن - جگر اور تلی کی خرابی - آنکھوں کا پیلا پن - گلے کی خس خساہٹ - بار بار تھوک آنا - پرامیہہ - دھات اور ہر قسم کی کمزوری اس کے استعمال سے فوراً ہی دور ہو کر بے مثال طاقت پیدا ہو جاتی ہے - اور ہر موسم میں ہر مزاج والے کو ایک سا فائدہ کرتا ہے - ہم پرکاش کے پاٹھکوں سے اصرار کرتے ہیں کہ ۳ ماہ استعمال ۴۰ دن ضرور استعمال کر دیکھیں - قلاتی پہاڑی کے رنتا گری نامی سادھو نے اس دوا کی ۵-۶ ماشہ کی ایک گولی روزانہ بتلائی - جو کہ دودھ وغیرہ سے ہمیشہ بابا جی کی سیوا کرتا تھا - وہ بڑھاپے کی وجہ سے ساری طاقت ایک ہی دفعہ کھا گیا جس سے اسکی جو حالت ہوئی - اسے لکھنے کیلئے تہذیب اجازت نہیں دیتی - پاٹھک خود ہی سمجھ لیں - کہ بابا جی کے علاج کرنے پر اس کو اسے بڑھاپے میں تین لڑکے ہوئے - اس سماچار کو سنکر خلیفہ حاجی حیات محمد صاحب نواب بہاولپور کے سسر صاحب نے بہت سا روپیہ خرچ کر کے دیرینہ سیوا کے بعد بابا جی سے بامراد یوگ حاصل کیا پھر اب یہ یوگ کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما کو ملا - شرما جی نے بھلی پرکار اس یوگ کی پریکشا کر کے دنیا کے اپکار کے لیے اسے دیش اپکار میں چھپوا دیا - اور اس سے پہلے یہ یوگ بتلانے والے کو اپنے تین لوگوں کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام مع سرٹیفکیٹ دینے کا وعدہ کیا تھا - جسے قریباً ۱۴ سال ہو چکے ہیں - ابھی تک کسی نے بھی نہیں پایا - پنڈت رنجی کی ہی دیا سے یہ یوگ ہمیں ملا ہے ہم نے بھی پروپکار کے لئے بہت سے اخباروں میں سے چھپوا دیا ہے اور آج پرکاش پریمیو کی بھینٹ کر رہا ہوں - پر پرکاش پریمی گرمی موسم میں ۴۰ دن لگاتار ضرور اس کا استعمال کر پائیں گے - پر بنانے میں گے - سکر بلش نمنت پاک وغیرہ کے سامنے یہ یوگ کیا ہے - ہمارا دعویٰ ہے کہ آپ ہمیشہ اس کے گن گاتے رہیں گے اس یوگ کی تعریف میں کلکتہ والے وید راج شری ہری داس جی نے چکتسا چندر اودے میں چھپایا ہے - کہ ایک آدمی کا ایک ہفتہ میں ۳ پونڈ وزن اسی دوا سے بڑھ گیا - اور دوسرے کا چہرہ لال سرخ ہو گیا - بھوپال کے وید راج بال کرشن شرما لکھتے ہیں - میں نے ۷۰ لوگوں پر اسے استعمال کیا - اور امید سے بڑھ کر مفید پایا - رنتا گری لے ایڈیٹر آیوروید آچاریہ شری چھوٹے لال جی رنتا گری میں لکھتے ہیں کہ ہم نے انعام تراز اور فوراً فائدہ دینے والا دوسرا یوگ نہیں دیکھا ہے - گوہر کے مشہور ڈاکٹر رامیشور دیال وید نے بھی انوبھوپ یوگ مالا میں چھپایا ہے کہ یہ یوگ اصل میں الڑ کھا ہی ہے - کبھی ضائع جانے والا نہیں ہے - ہم نے ابتک ۳۰۳ روگیوں کو اس یوگ سے آرام دلایا ہے - اس طرح ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں - پرکاش پریمیو یقین کرو - اور ضرور ۴۰ دن استعمال کر دیکھو - یوگ یہ ہے -

شدھ برادہ فولاد ۲ تولہ - شدھ ہل (سنکھیا) سفید ایک تولہ شدھ کپور ½ ماشہ کو ایک گھنٹہ تک کرت کماری کے رس میں گھوٹ کر مٹی کے کوزہ میں مضبوط بند کر کے ۵ سیر اوپلوں کی آنچ دیں - ٹھنڈا ہونے پر دوبارہ ایک تولہ ہرتال شدھ ½ ماشہ کپور شدھ میں تیسری بار گندھک آملہ سار شدھ ایک تولہ - کپور شدھ ½ ماشہ میں - چوتھی بار شدھ شنگرف پارہ ایک تولہ کپور ½ ماشہ کے اوپر کی طرح آگ دیں - اسی طرح سولہ دفعہ آگ دیں - ۱۶ بار آگ دینے کے بعد بھسم نکال کر لوہے کی کڑاہی میں ڈال دیں - اور اوپر سے بھسم کے برابر اندر جو یعنی (سرپھوکی) ڈال دیں جب سب بوٹیاں جل کر خاک ہو جاویں تو پنکھے کی ہوا سے اڑا دیں - اور بھسم شیشی میں رکھ لیں - بس یہی شکتی دانا امرت یوگ ہے:

(طریقہ استعمال) چار چاول مکھن یا ملائی سے صبح و شام کھائیں - اوپر سے دودھ گھی بادام مصری استعمال کریں - بھوجن میں انار سیب انگور سنترے طاقتور چیزیں کھاویں - اور دال وغیرہ گھی شکر روٹی یا کھاویں - گرم اور بادی چیزوں سے پرہیز کریں - اور برہمچریہ رکھیں (نوٹ) یوگ اوپر اچھی طرح سمجھا کر لکھ دیا ہے بنائیے اور فائدہ اٹھائیے - اگر آپ اسے نہ بنا سکیں - اور اس کے جیت انگریزی دیکھنا چاہیں - تو نمونے کے طور پر ہم سے منگا لیں - ۴۰ دن کی ۸۰ خوراک دوا آپ کو صرف ڈاک خرچ ۸/ میں بھیج دینگے - اگر کوئی بات پوچھنا چاہتے ہوں - تو جوابی کارڈ بھیجکر جواب منگا سکتے ہیں - بغیر جوابی کارڈ آنے جواب نہ دینگے:

سیوک :- شری شیام بہاری لال وید بھوشن شیام چکتسالیہ (رجسٹرڈ) پی نمبر ۲۳ تھانیسر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سبھیتا کا کیندر

از شری پنڈت نردیو جی شاستری ویدتیرتھ جوالاپور

جب سے سنسار کو ہوش آیا ہے۔ تب سے اس کو یہی چنتا لگ رہی ہے۔ اور وہ اسی کھوج میں ہے۔ کہ اس کے آدی پُرش کہاں رہتے تھے۔ کیسے رہتے تھے۔ کیسے گذارہ کرتے تھے۔ ان کی سنسکرتی کیسی تھی۔ ان کی سبھیتا کیا تھی۔ وہ کس دھرم کو مانتے تھے۔ ان کے سماجک نیم کیا تھے۔ ان کی راجیہ پرنالی کیسی تھی۔ اتیادی۔ سب سنسار کی جاتیاں اس بات کو مکت کنٹھ سے مانتی چلی آتی ہیں۔ کہ وہ آرین نسل (Aryan Race) کے نشچ ہیں۔ اس لئے پرتیک جاتی کے سامنے یہی پرشن رہا ہے۔ کہ آریوں کا آدی مول استھان کونسا ہے۔

پاسچاتیہ وِدوان ایک سُر سے کہتے چلے آئے ہیں کہ آدی آریہ مدھیہ ایشیا کے نواسی تھے۔ اور وہیں سے جوں جوں وہ پھیلتے گئے کوئی بھارت کی اور آئے کوئی یوروپ اور مختلف دیش دیش میں گئے۔ اور اسی پرکار سمست سنسار میں پھیلے۔ بھارت میں رہنے والے پاسچاتیہ رنگ ڈھنگ کا انوکرن کرنے والے بھارتیہ وِدوان جو کہ ادھ کچرے بیمانی میں چلے آئے تھے اور وید ادھیاپن کا بھی مغربی ڈھنگ سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اس مت کے ہیں۔ کہ آریوں کا آدی مول استھان پنجاب بھی تھا۔ کیونکہ ویدوں میں پنجاب کی پانچوں ندیوں کا ورنن آتا ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آریہ اسی پردیش میں رہتے تھے۔ کسی کا مت ہے کہ افغانستان سے لے کر پنجاب تک جو اکیس ندیاں ہیں۔ ان کا ورنن ویدوں میں ہے۔ پہلے پہلے آریہ وہیں رہتے تھے پھر پنجاب میں آئے۔

لوکمانیہ تلک نے ایک نرالے ہی مت کو پرگٹ کیا۔ ان کا کتھن یہ تھا کہ آدی آریہ اُتری دھرو (North Pole) کے نواسی تھے۔ اس سمے وہ پردیش رہنے یوگیہ تھے پھر وہاں جب ان کی برف جمنا ہوئی۔ آریہ لوگ دھیرے دھیرے ادھر ادھر پھیلے کوئی کدھر گئے۔ کوئی کہیں۔ پنجاب سے اس پرکار سنسار میں پھیلے۔ لوکمانیہ تلک نے پاسچاتیہ وِدوانوں کی بات کا کھنڈن کیا۔ کلکتہ سوبرگیہ آچاریہ ستیہ ورت سام شرمی۔ جیسے ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال تھا جو اس پر کی پرسدھ وِدوان شری پاگل نے لوکمانیہ تلک کی یکتیوں کا کھنڈن کرکے پرسدھ کیا ہے۔ کہ آدی آریہ پنجاب کے ہی نواسی تھے۔ سوبرگیہ جسٹس مہادیو گووند راناڈے اسی مت کے تھے کہ "The Punjab is the land of Rishis" کہ پنجاب رشیوں کی بھومی ہے۔

اب پرشن یہ ہے۔ کہ مندرجہ بالا متوں میں کون سا مت ٹھیک ہے۔ اور ویدوں کا ہی امتیاز کرکے کھوج کرنے والے وِدوانوں میں اتنا مت بھید کیوں ہے۔ اس پرشن کا سرل اُتر یہ ہے۔ کہ ایک تو سبھی بھارتیہ وید منتروں کو مغربی ڈھنگ کی پدھتی سے ویدک شبدوں کے ارتھ کو ڈھونڈنے کے لئے Latin اور Greek کی دھاتوؤں (Roots) سے سہایتا لیتے ہیں۔ یہ پاسچاتیہ وِدوانوں کی پدھتی ٹھیک نہیں جو بھارتیہ وِدوان اس مغربی ڈھنگ کا انوسرن کرتے ہیں۔ وہ بھی بہہ گئے ہیں۔ ابھیہ بھارتیہ وِدوان ویدوں کو رشی پرنیت مانتے ہیں۔ اس میں ان کی سبھیتا کا ورنن مانتے ہیں۔ اس میں ان کی یاترا کرم کا ورنن مانتے ہیں۔ اس لئے وہ اس سدھانت پر پہنچے ہیں۔ جس کو کہ وہ مانتے ہیں۔ جو لوگ ویدوں کو اپوروشیہ مانتے ہیں۔ اور یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ سرشٹی کے آدی میں رشیوں کے ہردیوں میں ان کا پرکاش ہوا۔ ان کے سامنے اُتری دھرو۔ مدھیہ ایشیا۔ پنجاب افغانستان کا پرشن اُٹھتا ہی نہیں کیونکہ گیان کسی دیش وشیش سے واسطہ وشیش سے اتھوا کسی وشیش یا ندی وشیش سے سمبندھ نہیں رکھتا۔ اس درشٹی سے وچار کیا جائے۔ تو یہی ماننا پڑیگا کہ کیا پرلے کے بعد جو بھی بھو بھاگ اُپر نکل آیا۔ وہیں منشیہ سرشٹی ہوئی۔ اور وہی استھان آدی آریوں کی سبھیتا کا کیندر ہے۔ مت بھوگربھ وشارد اس وشئے میں ایک مت ہیں کہ ہمالیہ اور تبت کا پردیش سب سے پہلے جل پرلے کے اور پھر جل سے سرشٹی کے اوپر آیا۔ ہمالیہ کے شکھر ہم کے کارن رہنے یوگیہ نہیں تھا۔ اس لئے منشیہ سرشٹی سب سے پہلے تبت میں ہوئی۔ سوامی دیانند اسی بات کو مانتے تھے۔

یہ بھی سپشٹ ہی ہے کہ سب سے پورو ویدبانی کا پرکاش ہوا۔ اور اس سے دیو بانی Sanskrit Language of Gods کی اتپتی ہوئی پھر اس سے پراکرت اور دھیرے دھیرے انیہ بھاشاؤں کی اتپتی ہوئی۔ یہ بات سرو سمّت ہے کہ سنسکرت سنسار کی سمست بھاشاؤں کی جننی ہے اس کی پورنتا۔ سروانگ پورنتا کو سنسار مانتا ہے تب یہ سمجھنا کٹھن ہے۔ کہ ویدوں کا ارتھ جاننے کے لئے لوگ انیہ بھاشاؤں کی دھاتوؤں سے کیوں کام لیتے ہیں جب کہ اس کی سوتنتر دھاتوئیں موجود ہیں۔ جس بھاشا کا جو شبد ہو۔ اس کا ارتھ اسی بھاشا کی دھاتو سے ہونا چاہیئے۔ اس بھول کے کارن پاسچاتیہ وِدوانوں نے نام سامیہ similarity in names and sounds سے ویدوں کو کسی دیش وشیش جاتی وشیش اور ندی وشیش سے جوڑ کر ویدوں کو چھ سات ہزار برس پورو کا بتلانے کا یتن کیا ہے۔ یہ ان کی بھول ہے۔ دوسری اور منتر کہتے ہیں۔ کہ وید المشیہ گیان ہے رشیوں دوارا پرگٹ ہوا ہے۔ اس کو منشیہ بنا نہیں سکتا۔ ویدوں سے ہی سب کچھ وِدیا۔ درشن اور جو منشیہ سدھ ہوا ہے اور سدھ ہوں گے۔ سمست براہمن کار سمرتی کار اپنشد کار شاستر کار اسی مت کے ہیں۔ سوامی دیانند اسی مت کے تھے۔ ان کا کتھن کہ سنسار میں کسی بھی دھرم میں جو بھی پرکاش ہے۔ وہ ویدوں کا ہی ہے۔

ہمارے پوجیہ ویدوں کو انہاسک ماننے والا ایک بکھنڈ بھارت ورش میں چلا آتا ہے جو کہ وہ اتہاس کو دیاکال کا پورن سرشٹی کا مانتے ہیں۔ ارتھات ویدوں میں جن جن راجاؤں کا رشیوں کا راشٹروں کا ندیوں کا۔ رشیوں کا ذکر آتا ہے۔ وہ سب پورو سرشٹی کے اتہاس کا ہے۔ سائن آدی اسی مت کے تھے۔ اس درشٹی سے بھی دیکھا جائے۔ تو کہنا پڑیگا کہ جو ورتمان اتہاسک وید منتروں کا سمبندھ ورتمان سنسار کے بھن بھن پردیشوں سے جوڑتے ہیں وہ بھی بھول کرتے ہیں۔ اصلی بات یہ ہے کہ ویدوں کا ارتھ ویدک پدھتی سے ہی ہونا چاہیئے جبھی ویدوں کا یتھارتھ گیان ہو سکتا ہے۔ ابھی حال میں شری ہیرانند وِدیالنکار نے یہ سدھ کرنے کی چیشٹا کی ہے کہ ویدوں میں مصر اور سیریا کی سبھیتا کا ورنن ہے۔ اور بھارت میں سبھیتا جو آئی وہ وہیں سے آئی ودیالنکار کو اس انوکھی سوجھ کے لئے ہم ان کو بدھائی نہیں دے سکتے بیدی وہ اپنا سمست پرشن۔ ودیا بدھی بل کو منتر بھیر شٹ وید کی کھوج تتھا انوسندھان میں لگاتے تو بھارت

کا بہت کچھ بھلا ہوتا۔

اس وشئے پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے لیکن پھر کبھی وستار سے لکھیں گے۔ آریوں کا ویدوں کے وشئے میں بڑا بھاری اُتر دائتو ہے Responsibility ہے اور ان میں وِدیا اور تپ کی نیونتا کے کارن وہ اپنے اُتر دائتو کو اچھی طرح نبھا نہیں سکے ہیں۔ سوامی جی کا مشن ودیا اور تپ کے بل پر ہی جیت نہ سکے گا۔ اور تبھی سپھل ہوگا یدی آریہ لوگ اسے کرتویہ کر سمجھیں۔

ہاضمہ کی بےقاعدگی

یا

معدہ کی دیگر تکالیف کیلئے

خدا نے اس کو تریاق کی صفت عطا کی ہے اور آپ کی یہ ایجاد آپ کی دماغی قابلیت کی داد دیتی ہے میرے واسطے پروردگار نے اس کو جوہر حیات ثابت کیا ہے۔ کمزوری ہاضمہ کے وجہ سے روزانہ غذا کھانی تو درکنار میں بعض اوقات دو دو دن تک کچھ نہ کھا سکتا تھا۔ اب بفضل خدا آپ نے معجز نما جوہر ہاضم سے بعض اوقات روزانہ تین تین دفعہ بھی کھا کر ہضم کر سکتا ہوں۔ دودھ بھی خوب ہضم ہوتا ہے۔ جن دوستوں کو میں نے اس کی سفارش کی وہ بھی تعریف کرتے ہیں :- (چودھری ضیاء الدین نائب تحصیلدار بٹالہ ضلع گورداسپور)

اُدر روگ یعنی امراض پیٹ کے مشہور معالج کویراج پنڈت امرناتھ ناگر وید کوی رتن راج وید کا ایجاد کردہ امراض معدہ و سینہ اور گھی دودھ ہضم کرنے کی شہرہ آفاق دوا آہار رکھشک یا جوہر ہاضم۔ گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ تمام بیماریوں کی جڑ امراض معدہ اور بدہضمی ہیضہ پیٹ درد۔ کمی اشتہا۔ جلندھر۔ کرم شکم۔ قبض اسہال۔ بائی گولہ۔ ریاح کھانسی دمہ تلی وغیرہ کیلئے اکسیر ہے دودھ گھی بالائی مکھن مانس انڈے وغیرہ مرغن اشیاء کے ہضم کرنے کی لاثانی دوا ہے۔ ایک ہی ہفتہ کے استعمال کے بعد آدھ سیر گھی اور ۳ سیر دودھ روزانہ ہضم ہو جاتا ہے خون صالح پیدا کر کے ۳ سے ۵ پونڈ وزن بڑھتا ہے۔ دماغ حافظہ و ذہن کو تقویت دیتا ہے۔ قوت مردمی میں ترقی ہوتی ہے۔ کمزور دماغی کام کرنیوالوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ قیمت فی شیشی ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ نمونہ شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸) :-

ملنے کا پتہ۔ منیجر آیورویدک شفا گھر۔ پوسٹ بکس ۱۱۔ لاہور :-

دہلی کے ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک دہلی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

خاص دیانند انک کے لئے

تعلیم حقیقت!

از نسیم نور محلی تلمیذ حضرت جوش ملسیانی

جی ہیں ان کے کھوٹ بھری ہے شکل کے ہیں یہ بھولے بھالے۔ رُوپ کے سُندر۔ رنگ کے گورے۔ لیکن یہ ہیں دِل کے کالے
ان سے پیار نہ کرنا اچھا۔ ان سے کوئی پریم نہ پالے!۔ دِل میں ان کے پاپ بسا ہے۔ پاپی ہیں یہ دُنیا والے
من مندر میں پریت بسالے۔ چھوڑ دے مسجد اور شوالے

پُوجا۔ پاٹھ۔ بھجن۔ حج۔ ہو حق سب ہیں دکھلاوے کے دھندے۔ لیکن اصل میں ہیں یہ سارے کام کے پھندے پاپ کے پھندے
تن نے اُجلے۔ جی کے گندے من کے گندے دِل کے گندے۔ رہتے ہیں ان استھانوں میں لوبھ کے بندے۔ موہ کے بندے
من مندر میں پریت بسالے۔ چھوڑ دے مسجد اور شوالے

کوئی کسی سے بیر کرے کیوں۔ کوئی کرے کیا تیرا میرا۔ کوئی نہیں ہے رہنے والا۔ سب کا یہاں ۲ دو دن ہے بسیرا!
دُنیا سے کیا مطلب تجھکو۔ دُنیا سے کیا رشتہ تیرا؟۔ کیا مُلاں۔ کیا پنڈت کوئی۔ یہ بھی لٹیرا۔ وہ بھی لٹیرا!
من مندر میں پریت بسالے۔ چھوڑ دے مسجد اور شوالے

ہونا ہے جو تجھکو تو ہو۔ اے بندے اُس در کا سوالی!۔ وہ مالک ہے سب کا داتا۔ وہ مالک ہے سب کا والی
اس دُنیا سے کچھ نہ ملے گا۔ یہ دُنیا ہے دیکھی بھالی۔ مسجد اور شوالے کیسے۔ یہ بھی خالی۔ وہ بھی خالی
من مندر میں پریت بسالے۔ چھوڑ دے مسجد اور شوالے

دُنیا کھیل ہے پاپ کا سارا۔ اس دُنیا میں رول پڑا ہے!۔ اس پاپن کو مُول نہ لینا۔ چیز نکمی مُول بڑا ہے
چُپ سادھی کو کوئی نہ پوچھے۔ جو کچھ بھی ہے بول بڑا ہے۔ ڈھول ہے یہ سارا بھو منڈل ڈھول میں پیارے پول بڑا ہے
من مندر میں پریت بسالے۔ چھوڑ دے مسجد اور شوالے

بھیم سینی سُرمہ

قیمت فی تولہ اڑھائی روپیہ

موتیا بند کے علاوہ آنکھوں کا
کوئی ایسا مرض نہیں جو اس سے آرام نہ ہو۔ چشمہ خریدنے سے پہلے آنکھیں ہمارے
بھیم سینی سُرمہ کا استعمال کیجئے۔ آپ کو چشمہ یا اور کسی دوا کی ضرورت
ہی نہ ہوگی۔ بھیم سینی سُرمہ سے بہت سے لوگوں کی چشمہ لگانے کی عادت چھوٹ گئی ہے
اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ آنکھ سے پانی بہنا۔ دھندلا دکھنا
وغیرہ تمام امراض کو بہت جلد آرام ہوتا ہے۔ لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ کی
ضرورت نہیں ہوتی

شریمان جی! میں نے آپکے بھیم سینی سُرمہ کا استعمال اپنی ماتا جی کو بھی کرایا۔ میری ماتا جی بہت عرصہ سے سُوئی میں دھاگہ نہیں ڈال سکتی تھیں۔ لیکن آپ کے سُرمہ نے جادو کا اثر کیا۔ ایک دفعہ لگانے سے وہ دھاگہ پرونے لگ گئیں۔ راجندر داس بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ٹی ہیڈ ماسٹر بالک رام ہائی سکول پانی پت

جناب منیجر صاحب! السلام علیکم۔ میں ۵۔۶ سال سے عینک لگانے کا عادی تھا۔ بغیر عینک کے دن و رات کو بالکل کام نہیں کر سکتا تھا۔ تو لالہ جمنا داس نے سُرمہ کی تعریف کی۔ اور میں سُرمہ کا استعمال کرتا رہا جس سے میں نے عینک لگانی بالکل چھوڑ دی۔ بلکہ عینک کی ضرورت نہ سمجھ کر میں نے اپنی عینک بھی فروخت کر دی۔ بھوجن رام ہیڈ کلرک کمشنر

قیمت میں بھاری رعایت

دیوالی کی یادگار میں بھیم سینی سُرمہ کی قیمت پانچ روپیہ فی تولہ کی بجائے للعہ روپیہ کر دی ہے یہ رعایت ۳ر نومبر ۱۹۳۷ء تک ہوگی۔ نوٹ۔ سرخی اشتہار کا حوالہ دینے والوں کو ہی رعایت دی جائیگی۔ نقد پوری قیمت بھیجنی ہوگی:

گونومار

قیمت ۲ روپیہ فی شیشی

سوزاک کی حکمی دوا۔ نیا یا پُرانا ہو۔ عورت یا مرد کو ہو۔ سو فیصدی بہتر ہے۔ جلن تو ایک دن میں ہی جاتی رہتی ہے۔ زخم کو سُکھا کر پیپ کو چند ہی دن میں بند کر دیتا ہے۔ کچھ دنوں کے استعمال سے سوزاک جاتا رہتا ہے

پتہ:- گوروکل ناٹک فارمیسی چاندنی چوک دہلی نمبر ۲۵

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مہرشی دیانند کی تعلیم اور استریوں کے متعلق ہمارا کرتویہ

لیکھک شری پُت پرکاش چندر جی ایم ایس سی پروفیسر گورنمنٹ کالج پشاور

مہرشی دیانند جی نے جو احسان آریہ جاتی پر کئے۔ اُن کا ورنن کرنا آسان نہیں۔ اس آرٹیکل میں میں اُن کے ایک دو مکتہ خیال کو لینا چاہتا ہوں۔ اور آریہ سماج کدھر جا رہا ہے۔ اس بات پر وچار رکھنا چاہتا ہوں۔

مہرشی دیانند نے دیویوں کی تعلیم کے متعلق آزادی دی۔ اور ان کا درجہ بہت اونچا کر دیا۔ لڑکیوں کی تعلیم کا کریڈٹ آریہ سماج کو ہی ہے۔

لیکن اس سمیہ خطرناک رو چل رہی ہے وہ آریہ جاتی کو تباہ کر دے گی۔ رشی دیانند جی نے فرمایا تھا۔ کہ لڑکیاں اور لڑکے ایک سکول میں نہ پڑھیں۔ بلکہ لڑکیوں کی پاٹھ شالہ اور لڑکوں کے سکول ایک دوسرے سے بہت دور ہوں۔ آج لڑکیوں اور لڑکوں کو اکٹھا پڑھانے کی رو بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اگر اور سنستھائیں ہی یہ کرتی جائیں تو ہمیں شکایت نہ تھی۔ لیکن افسوس تو یہ ہے۔ کہ آریہ سماج اور رشی دیانند جی مہاراج کے نام ہوا آریہ سنستھاؤں نے بھی اکٹھی تعلیم کو جاری کر دیا ہے۔

یہ ایک خطرناک بات ہے جس کے نتائج وہی ہوں گے جو آج یورپ کے اندر ہو رہے ہیں۔ ہمارے دیش کے حالات اور ہیں۔ لیکن ہم نے ولایت کی تقلید کرنے میں ہی فخر سمجھ رکھا ہے۔ دیویوں کی شکشا کی بابت دوسری بات جس کے متعلق سخت ایجی ٹیشن کی آوشیکتا ہے۔ وہ انہیں انگریزی کی اعلیٰ تعلیم دینے کے متعلق ہے۔ جگہ جگہ پر لڑکیوں کے لئے کالج کھولے جا رہے ہیں۔ بھلا یہ دیویاں بی۔اے پاس کر کے کریں گی کیا؟ لڑکیوں کے لئے ٹھیک ستھان تو گھر ہے۔ جہاں انہیں گرہ پتنی کہا ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھ کر دنیا کی اعلیٰ تہذیب مہنتی منتری بنت مہاشے جی نے لڑکیوں کے لئے نوکریوں کے دروازے بند کر رکھے ہیں۔ اس تعلیم کو حاصل کر کے لڑکیوں میں پدمنی - سیتا - ساوتری کے اعلیٰ اوصاف پیدا ہوں گے۔ یا نہیں۔ یہ بات وقت دکھلائیگا۔ پہلے تو موجودہ طریقہ تعلیم نے ہندو نوجوانوں کے اندر دھرم کے لئے کوئی ستھان نہیں چھوڑا۔ اب دیویوں کے اندر بھی اس کے لئے جگہ نہیں رہے گی۔ اعلیٰ تعلیم کے بعد ان کی صحت خراب ہو جانا ایک فروعی بات ہے۔

ان فضول خرچ دیویوں کے لئے نوجوان کہاں سے ملیں گے۔ چونکہ نوکریوں کے دروازے ہندوؤں کے لئے بند ہو چکے ہیں ہم اپنی سبھیتا کو اپنے ہاتھوں سے مٹا رہے ہیں میں نے کئی بھائیوں کو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ جی لوگ کیا کریں۔ اگر لڑکیوں کو کالج کی تعلیم نہ دیں۔ تو ور نہیں ملتے۔ ان میں سے بہت سے بھائی آریہ سماج کے ممبر ہیں۔ آریہ سماج کا فرض تھا۔ کہ وہ اس برائی کے خلاف سخت آواز اٹھاتی۔ لیکن افسوس آریہ سماج اس لہر کے اندر خود بہہ رہا ہے۔ آریہ سماج نے خود ہی پاٹھ شالاؤں کے اندر انگریزی کی تعلیم شروع کر دی ہے۔ اور وقت نزدیک ہے کہ وہ لڑکیوں کے کالج کھول کر انہیں گہری خندق میں ڈالے گا۔ کیا آریہ سماج اس طرف سوچ وچار کرے گا؟

نوجوانوں کے اندر آریہ سماج کے لئے وہ جذبہ نہیں۔ جو پہلے ہوا کرتا تھا۔ اس کا ایک کارن یہ بھی ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کے اندر پریکٹیکل جیون کی کمی ہے۔ اور نوجوان یہ دیکھ کر کہ ان کے لیڈر دل سے آریہ سماج کی تعلیم کو نہیں اپناتے۔ آریہ سماج کی طرف ان میں کوئی پریم اتپن نہیں ہوتا۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا آریہ سماج کے لیڈر دیویوں کی شکشا کے متعلق رشی دیانند جی کے آدیش کو پورن کر رہے ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ اس بات پر وچار کیا جاوے۔ اور ہماری جاتی کو تباہ کرنے والی اس رو کے خلاف سخت ایجی ٹیشن کی جاوے

(باقی دیکھو صفحہ نمبر ۲۳ پر)

دیانند

اے کہ ہے یاد تری ہند کے افسانوں میں | اے کہ ہے کیف ترا دھرم کے پیمانوں میں

نعرۂ اوم سے وہ دھوم مچائی تُو نے | شنبر ڈر جاتے تھے سُن کر جسے پرانوں میں

تیری تحریر کے اِک لفظ میں سو سو نکتے | شور جس سے ہوا کرتا تھا سخن دانوں میں

ہادیٔ راہِ وفا - رہبرِ ملت تو تھا | میں سمجھتا ہوں فرشتہ تجھے انسانوں میں

یاد آتی ہے مجھے تیری صدائے وحدت | کفر ابتک چھپا پھرتا ہے شبستانوں میں

پرچمِ وید کو لہرایا جہاں میں تُو نے | یہ ہے اک چھوٹا سا احسان ترے احسانوں میں

تیری آواز نے لوگوں کو جگایا بے شک | خوابگاہوں میں بہاروں میں بیابانوں میں

اے گُل تو کبھی آ، فصلِ خزاں آتی ہے | عندلیبیں ابھی بیتاب ہیں کاشانوں میں

ترے ایثار و محبت کی قسم ہے مجھ کو | تجھ سا ایثار نہ دیکھا کبھی انسانوں میں

(سخن) تری تعلیم مقدس پہ میں مِٹ جاؤں گا | یہی ارمان ہے باقی مرے ارمانوں میں

قمر جلال آبادی

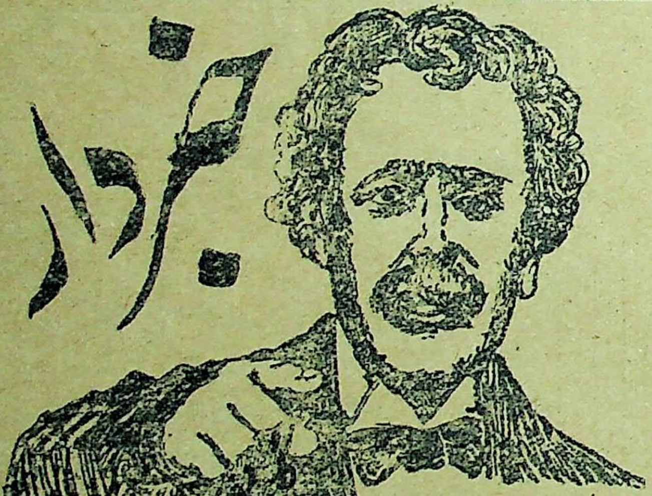

قدرتی طاقت اور عمر برباد نہ کریں۔ بلکہ

طاقت کی اکسیر

آدتیہ رسائن

اسی موسم میں استعمال کریں!

مصنف رسالہ کرشمۂ طاقت

فوائد - ... خون دماغی و مردانہ کمزوری کا جریان اور امراضِ زنانہ میں اکسیر ہے

قیمت - آدتیہ رسائن ۷ روزہ دوا ایک روپیہ ۳۰ روزہ تین روپے - چندر رسائن ۳۰ روزہ دوا چار روپیہ - دونا اکٹھی چھ روپیہ محصول سات آنے علاوہ

پتہ ستارام دت کوبراج - آدتیہ رسائن - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانند کی تعلیم

اور آریہ سنتھائیں جنہوں نے لوگوں سے آریہ سبھیتا کے پرچار کے لئے روپے اکٹھے کئے تھے۔ وہ انگریزی سبھیتا و انگریزی تعلیم پر وہ روپیہ خرچ نہ کریں۔ آج بیس بیس پچیس پچیس ورش کی دیویاں کالجوں میں بینکیں لگائے شکسپیئر ملٹن ڈھتی پھرتی ہیں۔ اس سے وہ دیش کا کیا بھلا کریں گی۔ دیویوں میں آزادی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کہ وہ لڑکوں کے شانہ بشانہ جاتے کوئی شرم محسوس نہیں کرتیں۔ آج لاہور کے اندر آپ انارکلی یا ٹھنڈی سڑک پر دیکھیں۔ لڑکیاں نہایت باریک اور فیشن ایبل کپڑوں میں ملبوس پھرتی نظر آئیں گی۔ کچھ ورش پہلے یہ جرات شریف خاندان کی بہو بیٹیوں کو نہیں ہوتی تھی۔ آج ہندو دیویاں جسطرح بازاروں میں پھرتی ہیں۔ قلم کو یارہ نہیں کہ ٹھیک الفاظ میں بیان کر سکے۔

فیشن پرستی اور موجودہ تعلیم نے ہماری دیویوں کو ایک غلط راستے پر ڈال دیا ہے گھر کے اندر ہندو دیوی میلے کچیلے کپڑے پہن کر بیٹھے گی۔ لیکن باہر وہ نہایت چمکدار کپڑے پہن کر پھرے گی۔ مسلمان چوڑی گروں سے چوڑیاں چڑھوائے گی۔ مسلمان دکانداروں سے سودا لینے میں عار نہیں سمجھیگی۔ اور مسلمان ٹانگے والوں کے ٹانگے پر اکیلا بیٹھ کر سیر پر چلی جائے گی۔ حیرت ہے۔ کہ ہندو بھی اپنی بہو بیٹیوں کو ایسا کرنے سے نہیں روکتے۔ اس خطرناک رو کے خلاف آریہ سماج کو ایک سخت ایجی ٹیشن کرنے کی ضرورت ہے۔ مہرشی دیانند جی تو بہارتیہ سبھیتا کے دلدادہ تھے لیکن آج رشی دیانند کے نام لیوا آریہ سماجی اپنی دیویوں کو انگریزی سبھیتا کی بھینٹ کر رہے ہیں۔ اور ذرا بھی سنکوچ نہیں کرتے۔ کتنے ہی بھائی ہیں جو اپنی بہو بیٹیوں کو ساتھ لے کر سینما گھروں میں جاتے ہیں اور وہاں لے جا کر انہیں وہ سین دکھلاتے ہیں جن سے ان کے چرتر پر برا اثر پڑنا ضروری ہے۔ کچھ ورش پہلے ایک شریف خاندان کے لڑکے لڑکیاں ناچ مجرا وغیرہ نہیں دیکھ سکتے تھے۔ آج کوئی بندش نہیں۔ سینما کی آڑ میں بدمعاشی اور ناچ مجرا

صفحہ ۳۳ سے آگے

دیکھنا معمولی بات بن گئی ہے۔ اس سمیہ ہمارا دھرم ہمارا روپیہ ہمارا آچار خطرہ میں ہے اس نقار خانہ میں مجھے امید نہیں۔ کہ میری کمزور آواز سنی جاوے۔ تو بھی اپنا دھارمک فرض سمجھ کر میں آریہ سماج کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں۔ آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ اس خطرناک رو کی روک تھام کے لئے خاص ایجی ٹیشن کرے

رشی ڈاک

یہ نتیجہ ہے۔ کہ ان دودانوں کے دروں ہی نے سبکو دردو ... جال میں پھنسا رکھا ہے بہ یہ لوگ اپنے پریوجن میں نہ پھنس کر سب کے پریوجن کو سدھ کرنا چاہیں۔ تو ابھی ایک مت ہو جائیں۔

رسالہ امراض مخصوص مرداں مفت منگوائیے

جسمیں مردوں کی خفیہ پوشیدہ امراض کی وجوہات علامات وغیرہ مفصل لکھی ہیں! اور آخیر میں ان کی ادویات کا تذکرہ ہے۔ یہ کتاب ہر شادی شدہ شخص ایک آنہ کا ٹکٹ ڈاک خرچ بھیجکر مفت طلب کر سکتا ہے۔ (خط میں لکھنا چاہئے کہ میں شادی شدہ ہوں ورنہ کتاب نہیں بھیجی جاوے گی)

اس کتاب کو جلد منگواؤ وقت گذر رہا ہے!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ۔ امرت دھارا ۳۲ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاک خانہ ...

پنجاب کیندریہ آناتھالیہ راوی روڈ لاہور

(لیکھک لالہ بوسا رام جی آنریری سکرٹری)

ماہ ستمبر کے آخیر میں ۹۲ لڑکے اور ۲ لڑکیاں تھیں۔ ۸۰ لڑکے پرائمری کلاسز میں۔ ۹ لڑکے مڈل کلاسز میں۔ ۵ لڑکے ہائی کلاسز میں۔ ۷ لڑکے دیانند اینگلو ویدک ... دیانند دستکاری سکول میں۔ ۱۶ لڑکے اور ۱۱ لڑکیاں درزی کلاس میں۔ ایک لڑکا ٹھاکر دت شرما جیسی ... انڈسٹریز میں شکشا پا رہے ہیں۔ اور باقی ... ابھی چھوٹے ہیں ... سوبے ... لڑکوں کو ہارمونیم سکھایا جاتا ہے۔ لڑکیوں کو پڑھانے کے علاوہ سینا پرونا اور گھر کا کام کاج بھی سکھایا جاتا ہے:

جن بھائیوں نے اس ماہ سہائتا کی ہے۔ اُن سب کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ مسٹر کے ... آر۔ سچدیو سول ہسپتال برہما نے پچیس روپے گپت دان معرفت ... دھنی ... کمپنی ... ۱۵ روپے۔ مہاشہ کرشن جی مالک اخبار "پرتاپ" و "پرکاش" لاہور نے ۵۰/- روپے۔ منتری آریہ سماج ... نے ۲۵/- روپے۔ دیوان ... جی ماڈل ٹاؤن لاہور نے ۲۵/- روپے اور مسٹر ... ابن ... دہلی نے ۱۶۳/- روپے افریقہ سے اکٹھے کرکے بھیجے ہیں۔ ایک اور سجن گپت روپے میں ۲۵/- ... سے زیادہ بچوں کو عمدہ بھوجن دینے کے لئے ماہواری دے رہے ہیں۔ ان مہانوبھاوؤں کا خاص طور پر دھنیہ واد کرتا ہوں:

خصوصیات - یہ آناتھالیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنتر آنند جی مہاراج ہیں۔ یہاں پر بچوں کو شکشا دینے کے علاوہ ان کو دستکاری بھی سکھلائی جاتی ہے جس سے وہ اپنی روزی کمانے کے لائق ہو جاویں۔ سینکڑوں اناتھ لڑکے یہاں سے کام سیکھ کر اپنا خاطر خواہ گزارہ کر رہے ہیں۔ اناتھوں کے علاوہ غریب لڑکوں کو بھی داخل کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی غریب خواندہ لڑکا اناتھالیہ کی درزی کلاس میں داخل ہونا چاہے۔ تو اس کو حسب گنجائش داخل کیا جاتا ہے:

ضروریات - یہ اناتھالیہ صرف دانیوں کے آسرے چل رہا ہے۔ بچوں کے بڑھ جانے سے مکان کی تنگی ہے۔ دو نئے کمرے بنانے شروع کر دئے ہیں۔ دانی ویروں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بنہا شکتی دھن سے سہائتا کیا کریں:

۲۔ بچوں کے کھیلنے کے لئے کوئی گراؤنڈ نہیں۔ اس کے لئے سفید زمین کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کے دیگر اخراجات کے لئے آٹا۔ دال۔ چاول۔ گھی۔ وستر برتن اور نقدی کی ضرورت ہے۔ جو بھائی جتنی سہائتا دے سکیں۔ خوشی سے سویکار ہوگی۔ اناتھالیہ کی سالانہ رپورٹ مفت منگوا کر مطالعہ فرمائیں:

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جفا کارو! نہ پھولو چار دن کی زندگانی پر!

بتاؤ بیٹ کے ہندو! آخر ماجرا کیا ہے؟ ——— چبا کر کے زبانوں کو تمہیں آتا مزا کیا ہے؟
کسی کی جان جاتی ہے مگر تم مسکراتے ہو ——— ستم کرتے ہو بے درد وبے کتنا ظلم ڈھاتے ہو
تمہارے خنجر خونخوار کے نیچے جو لیٹے ہیں ——— کسی کے دل کے ٹکڑے ہیں کسی بیکس کے بیٹے ہیں
تم اپنے بال بچوں کو تو آنکھوں پر بٹھاتے ہو! ——— مگر ان پیار کے بیٹوں کو مٹی میں ملاتے ہو!
تمہارے بال بچوں کا اگر یہ حال ہو جائے ——— اگر قسمت بگڑ جائے۔ اگر تقدیر سو جائے
تو کیا پھر بھی تمہاری یہ ستم ریزیاں ہوں گی؟ ——— یہ دل آرائیاں ہونگی؟ یہ دل آویزیاں ہونگی؟
نہیں ہونگی۔ مجھے معلوم ہے۔ سامان غم ہوگا ——— تمہاری جان ہوگی۔ رنج ہوگا۔ اور الم ہوگا
میں آنیوالے غم کو یاد کر کے تھر تھراتا ہوں ——— تمہاری صورتوں کو دیکھ کر میں کپکپاتا ہوں
تڑپ اُٹھتا ہے دل اکثر تمہارے غم کے سلئے سے ——— جگر میں درد ہوتا ہے تمہاری ہائے ہائے سے
جب اپنے نونہالوں کے لئے تم خون روتے ہو ——— تو پھر ان کے بدن میں تیز خنجر کیوں چبھوتے ہو؟
ڈرو اس موت سے جو اپنے بیٹوں کو کھاتی ہے ——— یہ وہ ڈائن ہے جو معصوم بچوں کو چباتی ہے
مبادا اپنی دولت اپنے ہاتھوں سے لٹا بیٹھو! ——— مبادا اپنی راحت اپنے ہاتھوں سے لٹا بیٹھو
اٹھا کر پھینک دو خنجر۔ نہ مارو بے زبانوں کو ——— نہ مارو ناتوانوں کو۔ نہ مارو نیم جانوں کو
کسی کا خون کرنا اور خون کر کے چھپا دینا ——— نہیں اچھا ہے روشن مشعلوں کو یوں بجھا دینا

جفا کارو! نہ پھولو چار دن کی زندگانی پر!
ہوا کے بلبلو! تم تیرتے پھرتے ہو پانی پر!

(پریم ناتھ)

مہرشی دیانند سرسوتی اور انکا کام صفحہ ۲۶ سے آگے

یہ ایک نیم تلوار دیا تھا۔ کہ ودیا کی بڑھی اور اودیا کا ناش کرنا چاہیئے۔ ودیا گرہن کرنا سب کا فرض بتایا سنسکرت ودیا پر خاص زور دیا۔ یہ دن انہی کی شکشا کا نتیجہ ہے کہ آریہ سماج نے آج کل سینکڑوں درسگاہیں گوروکل سکول اور کالج کھول رکھے ہیں افلاس دور کرنے کے لئے انہوں نے اقتصادی ترقی کے وسائل صنعت وحرفت کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ خیال دیا۔ کہ ہم کسی پیشہ کو نیچ یا اونچ نہ سمجھیں ہمارے بہت سے بھائی جوتوں کی تجارت کرتے ہیں۔ کپڑے بُننے کا کام کرتے ہیں۔ اور دیگر ایسے پیشوں میں جلد ہے ہیں۔ جو پہلے نندنیہ تھے۔ روحانی ترقی کے لئے ہی یہ سب قسم کی ترقیات دنیا میں ضروری ہیں۔ روحانی ترقی کے خاص سادھن انہوں نے دھارمک جیون ونیت کرنا اور نشکلم بھاؤ سے اپنے فرائض کی ادائیگی کرنا بتلایا۔ ان کی تعلیم ہندوؤں کے لئے خاص کر اور کل سنسار کے لئے عام طور پر ایک نعمت غیر مترقبہ تھی۔ جس میں امرت ہی امرت بھرا ہے۔ اور زمانہ اس کا گرویدہ ہوتا جاتا ہے۔ مہرشی نے صرف آدرشوں کو ہی ہمارے سامنے نہیں رکھا۔ بلکہ آریہ سماج کو سنستھاپت کر کے انہوں نے ان پر پورا پورا عمل کرانے کا بھی پربندھ کیا تھا۔ آریہ سماج

اسی رشی کا ایک پودا لگایا ہوا ہے۔ جو اس وقت ایک کلپ برکش کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ جس کے میٹھے پھل ہم کھا رہے ہیں۔ اور آئندہ نسلیں کھاتی رہیں گی۔ جس نے ہندو قوم میں ایک نئے جیون کا سنچار کیا ہے اور دنیا میں ایک نئے یگ کی بنیاد ڈالی مہرشی نے نہ صرف اس کلپ برکش کی بنیاد ڈالی۔ بلکہ انہوں نے یہ سب اصول لوگوں کے اندر جیوت رکھنے کے لئے لٹریچر پیدا کیا ستیارتھ پرکاش تصنیف کی۔ ویدوں کا بھاشیہ کیا۔ دیگر کتابیں رچیں۔ دوسروں کو تحریر کا کام جاری رکھنے کے لئے تحریک کی۔ اور آج سماج کا لٹریچر ترقی کے راستہ پر گامزن ہے۔ اور تمام لوگوں کی رہنمائی کر رہا ہے

افسوس ہے :— تو یہ کہ مہرشی کے ایسے اپکار کے کام کے ساتھ ہی حسد کرنے والوں کی کمی نہیں۔ دن بدن پھوٹ کی اگنی زیادہ ہی ہوتی جاتی ہے۔ آریہ سماج کے سوشل کام کو تقریباً بھارت ورش کی تمام سوسائیٹیوں نے اپنایا ہوا ہے۔ مگر مذہبی طور پر صرف مخالفت رہی ہے۔ دیو سماجی رادھا سوامی جیسے نئے نئے مت لوگوں کو گورکھ دھندے کے جال میں پھنسا رہے ہیں اگرچہ سوشل ریفارم میں وہ ان کے ساتھ ہیں تھیوسوفی والے اپنے انگریزی لٹریچر کے ذریعہ لوگوں کو توہمات میں پھنسا رہے ہیں مہاتماؤں کی روحیں پاس کرتی نظر آتی ہیں۔ جن سے ہمیشہ وہ لوگوں کی رہنمائی اور دیگر ہر قسم کی امداد کی امیدیں باندھتے رہتے ہیں۔ دنیا کی بیپر اکش لوک پرلوک وغیرہ تین نیچے کی دنیائیں تین اوپر کی دنیاؤں کے کپول کلپت فضول جھگڑوں میں پھنسے رہتے ہیں۔ ذات پات اونچ نیچ۔ چھوت چھات سب کو درست مانتے ہیں ایسا ہی نوین ویدانتیوں کا انگریزی لٹریچر ہے۔ دھرم کو بہت سیدھی سادھی صاف صاف شکل میں لوگوں کے سامنے رکھنا چاہیئے۔ جیسا کہ مہرشی دیانند جی نے کیا ہے۔ تاکہ وہ سب کی سمجھ میں آسکے۔ اور سب اس کو گرہن کر سکیں۔ ان سب کو چاہیئے کہ مذہبی طور پر ہی آریہ سماج کی مخالفت چھوڑ کر ایک ویدک دھرم کے پرچار میں آریہ سماج کی امداد کریں۔ اور تمام قوم کو

ایک دھرم کے جھنڈے کے نیچے لائیں۔ تاکہ سب کے اندر یگانگت اور پریم پیدا ہو کر آپس میں سنگٹھن ہو۔ اور سب کا کلیان ہو۔ آؤ پرماتما سے پرارتھنا کریں۔ کہ مہرشی کا لگایا ہوا پودا آریہ سماج جیسا کلپ برکش سدا ہرا بھرا رہے۔ اور ویدک دھرم کو سنسار بھر میں پھیلانے میں کامیاب ہو۔ اور دنیا کا کلیان ہو۔

آریہ سماج مندر جنتر زمان

یہ جنتر آریہ سماج مندر کے نرمان کی کنجی ہے جس کی بہت سے مہانوبھاووں نے مکت کنٹھ سے پرشنسا کی ہے۔ اور ویدک وگیان اپریل ۱۹۳۳ء میں اُتم سماوچنا بھی چھپ چکی ہے یدی کوئی سماج اپنا مندر بنوانا چاہے۔ تو اس جنتر کو اوشیہ دیکھ لے۔ نیز ہر ایک آریہ کو اپنے دھرم مندر نرمان کا گیان ہونا چاہیئے۔ اس لئے بھی ہر ایک آریہ کو ایک پرتی اوشیہ رکھنی چاہیئے۔ وی پی کم سے کم ایک پرتی کے لئے آرڈر بھیجئے۔ ورنہ دوسرا ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۸ روالسیب کپڑا و غیرہ چڑھا ہوا ۱۲ مع آریہ سماجوں کو ۳ قیمت پر ملیگا محصول ڈاک معاف۔ تمام خرید۔ ملنے کا پتہ:— آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نو ویدک سارام اور سپرنٹ فی سی دہا اینڈ کمپنی نیا پبلش دہلی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرتیکھش پرمان سے ایشور سدھی!

(از گرگ واچسپتی پنڈت جگدیو شاستری سدھانت بھوشن آیہ مہاودیالیہ گروکل)

عام طور پر یہ بات دارشنک لوگوں میں پرسدھ ہے۔ کہ ایشور سدھی میں کیول انومان اور شبد پرمان ہی ہیں۔ پرتیکھش پرمان سے ایشور کی سدھی نہیں ہو سکتی۔ تھوڑا وچار کرنے پر تو یہ بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ذرا گہری درشٹی سے وچار کریں تو اس میں کچھ بھی سار نہیں رہ جاتا۔ اس بات کی پریکھشا کرنے کے لئے ہم اس کے دو بھاگ کر سکتے ہیں۔ ۱۔ ایشور کیا چیز ہے ۲۔ پرمان کس کو کہتے ہیں۔

کارن

سب آستک لوگ اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ بنا کارن کاریہ نہیں ہو سکتا۔ کارن تین ہوتے ہیں۔ سمواۓ۔ اسمواۓ اور نمت۔ ہر ایک کاریہ سے پہلے ان تینوں کارنوں کا ہونا لازمی ہے۔ سمواۓ وہ کارن ہے کہ جس سے پدارتھ بنتا ہے۔ اور بگڑ کر بھی اُسی میں لے ہو جاتا ہے۔ جیسے گھڑا بنانے کے لئے مٹی۔ دوسرا اسمواۓ کارن وہ ہے کہ جو سمواۓ کارن میں گن روپ سے رہتا ہے۔ جیسے کہ مٹی کے پرمانوؤں میں رہنے والا سنیوگ گن۔ اگر یہ گن سمواۓ کارن میں نہ ہو۔ تو مٹی ہونے پر بھی گھڑا نہیں بن سکتا۔ اسمواۓ کارن ارتھات سنیوگ کے نہ رہنے سے کاریہ نشٹ ہو جاتا ہے۔ تیسرا کارن نمت ہے۔ یہ ایک پرکار کا ہوتا ہے۔ یہی صرف بنانے والے ارتھات کرتا (कर्ता) کو ہی کہتا ہوں۔

یہ ہی سمواۓ اور اسمواۓ کارن کو ملا کر پدارتھ تیار کر دیتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو کاریہ بننا تو دور رہا۔ باقی کے دو کارنوں کو ملایا بھی نہیں جا سکتا۔ یہ ہی سمواۓ کارن میں گتی (गति) پیدا ہو سکتی ہے۔ اب آپ ذرا سنسار کے پدارتھوں کو دھیان سے دیکھئے۔ ہم ہر ایک پدارتھ کو بنا ہوا پاتے ہیں۔ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو اور آکاش (پانچ بھوت) کو لیں۔ یہ ہی پانچ تتو (तत्व) میں گے۔ ان پانچوں بھوتوں کو ہی بھنّا یوگ سے ملانے سے یہ سنسار بنا ہوا ہے۔ جگہ جگہ کریا (क्रिया) پائی جاتی ہے۔ پھول پتے وغیرہ سب اس بات کو ثابت کرتے ہیں۔ کہ ہمارے اندر ملاوٹ بہت ہی نیم پوروک ہے۔ تینوں کارن موجود ہیں۔ جہاں نیم ہوتا ہے وہاں نیامک۔ . . . (नियामक) ضرور ہوتا ہے۔ تو ہر چیز کی بناوٹ کہہ رہی ہے۔ کہ میرا بنانے والا پورن گیانی اور چیتن (चेतन) ہے۔ جب ہم پرانیوں (प्राणियों) نے تو اس کو بنایا ہی نہیں۔ ہمارا بنایا تو دور رہا۔ اس کو ہم پوری طرح سمجھ بھی نہیں سکتے۔ تو پھر اس کو کس نے بنایا۔ وہ ایسی پورن گن اور کرم والی شکتی کون سی ہے۔ جس نے انایاس (अनायास) سہج سوبھاؤ سے اس ادبھت سنسار کی رچنا کر ڈالی۔ جب اس شکتی میں گن اور کرم ہیں۔ تو یہ شکتی مان دروئیہ (द्रव्य) ہے۔

پرمان

آؤ ذرا دیکھیں تو سہی۔ یہ کیا چیز ہے۔ اس کو جاننے کے لئے جو اوزار کام میں آتے ہیں۔ انہی کو پرمان کہتے ہیں۔ پرما (प्रमा) کہتے ہیں یتھارتھ گیان کو۔ اور کرن (करण) کہتے ہیں۔ اوزار کو جب کہ وہ کام میں آ رہا ہو۔ پرما کے کرن کا نام ہی پرمان ہے۔ ارتھات یتھارتھ گیان کرا دینے والا اوزار (سادھن)۔ جیسے ہم روپ کو آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ تو روپ والی چیز کو آتما اور من کے یوگ (योग) سے پرتیکھش کر لیتے ہیں۔ تو آنکھ پرمان ہو گیا۔ اور اس سے ارتھات آنکھ اور اس چیز کے سنیوگ سے پیدا ہونے والا گیان بھی پرتیکھش گیان کہلایا۔ یہ دونوں ہی پرتیکھش پرمان کہلاتے ہیں۔ یہ بات ذرا گہری ہے۔ اس لئے دھیان سے دیکھنا چاہئے۔ اسی طرح ہم نے کل دیکھا تھا کہ ندی سوکھی ہوئی ہے۔ نہ کل اور نہ ہی آج یہاں بارش ہوئی۔ لیکن ندی میں پانی کا بہاؤ بڑے زور سے جا رہا ہے۔ پانی میں مٹی۔ گھاس پھوس۔ لکڑی۔ پتے اور جھاگ وغیرہ ملے ہوئے ہیں۔ تو ہم نے جھٹ جان لیا۔ کہ اوپر ضرور بڑے زور کی بارش ہوئی ہے۔ یہ بھی پرمان سے جانا گیا۔ اس کا نام انومان (अनुमान) پرمان ہے۔ پرلے (प्रलय) کی اوستھا کو ہم وید سے جان سکتے ہیں۔ اس لئے وید بھی شبد (शब्द) پرمان ہوا۔ رام اور کرشن دونوں بھائی ایک ہی شکل کے ہیں۔ یہ ہم نے سنا ہوا ہے۔ رام کو ہم نے دیکھا بھی ہے۔ پھر کبھی کرشن کو دیکھتے ہی ہم کہہ دیں گے۔ کہ یہ رام کا بھائی کرشن ہے۔ تو جس کارن سے ہم نے کرشن کو جان لیا کہ یہ ہی کرشن ہے۔ تو وہ بھی اُپمان (उपमान) پرمان ہوا۔ اس طرح یہ چار پرمان سدھ ہو گئے۔ ان سے ہی ہم سب چیزوں کی پریکھشا کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ ارتھاپتّی (अर्थापत्ति) ایتہیہ (ऐतिह्य) سمبھو (सम्भव) اور ابھاو (अभाव) چار پرمان اور بھی ہیں۔ ان چاروں کو انومان اور شبد میں انترگت کر دینے سے چار ہی رہ جاتے ہیں۔ جب ہم اس شکتی مان پدارتھ کو جو کہ سنسار کا نرماتا (निर्माता) ہے۔ ان پرمانوں سے جانچتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ پدارتھ ہی ایشور ہے۔

تین انادی وستو

سنسار میں مول روپ سے تین ہی پدارتھ ہیں۔ ایشور۔ جیو اور پرکرتی۔ پرکرتی سے تو یہ سب پدارتھ بنے ہی ہیں۔ بگڑ کر پھر اسی میں لین (लीन) ہو جائیں گے۔ یہی سمواۓ کارن ہے۔ پھر پرمانوؤں کا پرسپر سنیوگ گن اس کا اسمواۓ کارن ہے۔ اب نمت کارن رہا۔ جو کہ ایشور یا جیو ہو سکتا ہے۔ جیو سنسار کو نہیں بنا سکتا۔ اس کی شکتی تھوڑی ہے۔ ہاں بنے بنائے جگت کے پدارتھوں سے اپنا کام کرتا رہتا ہے۔ جب جیو اس سنسار کا بنانے والا ہے نہیں۔ اور یہ بنا ہوا ہے۔ بنا بنانے والے کے بن نہیں سکتا۔ اس لئے اس کا جو بنانے والا کرتا (कर्ता) ہے۔ وہی ایشور ہے۔ اس طرح انومان پرمان سے ایشور کی سدھی ہو گئی۔ جو کہ ناستکوں کو بھی یہ بات ماننے کے لئے مجبور کر دیتی ہے۔ ہاں ہٹھ کا تو کوئی علاج نہیں۔ دوسرے ویدوں میں خوب آیا ہے۔ کہ اس سنسار کا بنانے والا ایشور ہے۔ (विश्वस्य कर्ता) وغیرہ پد (पद) انیک جگہ آئے ہیں۔ اس سے بھی سدھ ہو گیا۔ کہ ایشور میں وید ارتھات شبد پرمان ہے۔

آئیے اب یہ بھی وچار کریں۔ کہ پرتیکھش پرمان بھی اس کو کس طرح سدھ کرتا ہے۔ پہلے یہ دیکھیں کہ پرتیکھش کس کو کہتے ہیں۔

इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारि व्यवसायात्मकं प्रत्यक्षम्

اندریہ آنکھ۔ ناک وغیرہ کا ارتھ ارتھات روپ گندھ وغیرہ کے ساتھ جو بنا روکاوٹ کے ٹھیک ٹھیک نشچیہ سوروپ گیان ہوتا ہے اور اندریوں کے ساتھ من اور آتما کا بھی سنیوگ ہوتا ہے۔ اس سے جو گیان پیدا ہوتا ہے۔ اس کو پرتیکھش کہتے ہیں۔ اسی طرح سکھ دکھ وغیرہ کا گیان من دوارا ہوتا ہے۔ اب یہاں یہ دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ اندریوں اور من سے گنوں کا پرتیکھش ہو کر گنی کا آتما یکت من سے پرتیکھش کیا جاتا ہے۔ جیسے پرتھوی کے روپ وغیرہ گن کو آنکھ وغیرہ سے دیکھ کر آتما یکت من سے ہم پرتیکھش کر لیتے ہیں۔ کہ یہ پرتھوی ہے۔ گن اور گنی کا سمواۓ (समवाय) ارتھات نتیہ (नित्य) سمبندھ ہوتا ہے۔ اسی کارن گن سے گنی کا پرتیکھش ہوتا ہے۔ اگر یہ نہ مانا جائے۔ تو سب جگہ انومان ہی ہو گا۔ جو کہ پرتیکھش پرمان بنا اپنی ستا (सत्ता) کو نہیں رکھ سکتا۔ انومان پرمان میں لنگ (लिङ्ग) درشن یعنی لنگ لنگی سمبندھ درشن . . . . . (लिङ्ग लिङ्गि सम्बन्धदर्शन) آوشیک ہے۔ اس کو ذرا صاف کر دیں۔ جیسے دھوم (دھواں) دیکھنے سے اگنی کا گیان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پہلے بار بار رسوئی وغیرہ میں ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ جہاں دھوم ہوتا ہے۔ وہاں اگنی بھی ہوتی ہے۔ تو دھوم لنگ کہلاتا ہے اور اگنی لنگی کہلاتا ہے۔ جب دھوم سے اگنی کا انومان کیا جاتا ہے۔ تب دھوم کا جو کہ لنگ ہے پرتیکھش ہونا ضروری ہے۔ اور دھوم اور اگنی کا سمبندھ کا گیان بھی ہونا ضروری ہے۔ لیکن پرتیکھش پرتیکھش پرمان میں تو اندریہ اور پدارتھ کا سمبندھ ہی ہوتا ہے۔ یہ دونوں کا بڑا بھاری فرق ہے۔ اس لئے وہاں پرتھوی کے گنوں کا پرتیکھش ہو کر پھر پرتھوی کا ہی پرتیکھش ہو جاتا ہے۔

پرماتما کا پرتیکھش ہونا

اسی پرکار پرماتما کے گن گیان وغیرہ اس کی رچنا میں پرتیکھش ہوتے ہیں۔ ایک گیہوں کا دانہ ہاتھ میں لے کر ذرا بناوٹ پر وچار کیجئے۔ کیا کوئی بھی وگیانک (سائنس دان) آج تک ایک بھی گیہوں کا دانہ بنا سکا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر بنا پاتا تو آج بیکاری کا سوال حل ہی ہو گیا ہوتا۔ پربھو! تیری کتنی کاریگری ہے۔ تیرا کتنا اونچا گیان ہے۔ آہا! یہ دانہ سب کچھ صاف بتلا رہا ہے۔ ذرا اس دانہ کو دیکھتے ہوئے اپنے من کو بھی اپنے آتما کے ساتھ لگا دیجئے۔ کہئے کیا حالت ہے۔ کیوں مست ہو گئے۔ یہ آنند کہاں سے آ رہا ہے؟ یہی تو پرماتما کا پرتیکھش ہے۔ یہ آنکھ وغیرہ پرماتما کو نہیں جان سکتی۔ یہ تو روپ وغیرہ سے یکت جڑ پدارتھوں کو ہی دیکھ اور جان سکتی ہے۔ سکھ اور دکھ وغیرہ بھی تو نہیں جان سکتی۔ وہ من سے جانے جاتے ہیں۔ پھر پرماتما جو سروویاپک۔ اتینت سوکھشم اور چیتن ہے۔ اس کو بھلا یہ کیسے جان سکتی ہیں۔ اس کو تو جیو ہی تنمیہ (तन्मय) ہو کر پرتیکھش کرتا ہے۔ اسی بات کو لے کر مہرشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں ساتویں اور بارھویں سمولاس میں ایشور میں پرتیکھش پرمان مانا ہے۔ جیسے بھونرے کے روپ آدی گن دیکھ کر اور جان کر گنوں سے اویوکت (अव्यवहित) سمبندھ سے پرتھوی پرتیکھش ہوتی ہے۔ ویسے ہی اس سرشٹی میں پرماتما کی رچنا وشیش لنگ دیکھ کر پرماتما پرتیکھش ہوتا ہے۔ جو پاپ کی اچھا سے ہٹتا ہے۔ شنکا بھی . . .

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اپنتی ہوتی ہے۔ اور اچھے کاموں کے کرنے میں بے خوفی۔ نشنکتا اور آنند اتساہ اٹھتا ہے۔ وہ انتریامی پرماتما کی اور سے ہے۔ اس سے بھی پرماتما پرتیکش ہوتا ہے +

شدھ انتہ کرن۔ ودیا اور یوگ ابھیاس سے یوگی آتما کو پرماتما کا پرتیکش ہوتا ہے +

کہیے کتنے صاف شبد ہیں۔ کہ پرماتما کے لئے پرتیکش پرمان آ سکتا ہے۔ جب آتما میں پرماتما ویاپک ہے۔ اور انتریامی ہے۔ تو پرتیکش ہونے میں سندیہ ہی کیا ہے؟ اندر کی اور دیکھو۔ ہردیہ کی آنکھیں کھول شدھ من سے آتما کو پرماتما میں لگاؤ۔ دیکھو پرماتما کیسے پرتیکش ہوتا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہمیں تو نہیں ہوتا۔ تو اس میں پرتیکش پرمان کا کیا قصور؟ اگر آدمی کے اوزار ٹھیک نہیں ہیں۔ یا وہ خود گندہ ہے۔ تو کیسے کام پورا ہو سکتا ہے؟ اگر اندھا سورج کو نہیں دیکھ پاتا۔ اور الو دن کے وقت نہیں دیکھ سکتا۔ تو اس میں سورج کا کیا دوش؟ اس سے سدھ ہو گیا۔ کہ پرماتما کی سدھی میں پرتیکش پرمان ہے۔ وید بھگوان بھی کہتا ہے۔ یجروید

वेनस्तत्पश्यन्निहितं गुहा सत्

ارتھات ودوان اس کو اپنے اندر ہی دیکھتا ہے۔ آگے اتھروید میں دیکھئے کتنے صاف لفظوں میں کہا گیا ہے۔ کہ:-

यो वै प्रत्यक्षं ब्रह्म विद्यात्

ارتھات جو برہم کو پرتیکش جانتا ہے +
اپنشد میں بھی دیکھئے:-

(तत्त्वमसि) ارتھات تو میرے اندر ویاپک ہے +

"त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि"

ارتھات تو ہی ساکشات برہم ہے +
یوگ درشن میں لکھا ہے:-

"तदा द्रष्टुः स्वरूपेऽवस्थानम्"

ارتھات یوگی کی سمادھی اوستھا میں پرماتما کے سوروپ میں استھتی ہو جاتی ہے۔ اس سے زیادہ پرتیکش پرمان کے لئے آپ اور کیا ساکشی چاہتے ہیں +

ایک شنکا مہرشی دیانند کی پنکتی میں اٹھائی جاتی ہے کہ:-

"سرشٹی کی رچنا وششٹ کرم ہے۔ گن نہیں۔ اس کرم سے ایشور کے گیان روپی گن کا انومان کرتے ہیں۔ اتہ ایشور جو گیانی ہے۔ اس کا انومان ہوتا ہے" +

یہ شنکا مہرشی دیانند کے شبدوں پر پورا وچار نہ کرنے کے کارن ہے۔ انہوں نے کہاں لکھا ہے۔ کہ رچنا وششٹ گن ہے۔ ذرا اس کو پھر سے ستیارتھ پرکاش میں پڑھئے:-

"اس پرتیکش سرشٹی میں رچنا وشیش آدی۔ گیان آدی گنوں کے پرتیکش ہونے سے پرمیشور کا بھی پرتیکش ہے" +

یہاں رچنا وشیش کو گن سمجھنے کے کارن ہی شنکا کار کو غلطی ہوئی ہے۔ اس کے سمجھنے کے لئے ہم نے جو دانہ کی مثال اوپر دی تھی۔ اس پر پھر وچار کیجئے۔ آہا! سرشٹی کی رچنا وشیش کو دیکھ کر (ارتھات اس سے سمبندھ ہو کر) گیان آدی گنوں کا پرتیکش من سے کر کے جیو آتما پرماتما کا پرتیکش کر لیتا ہے۔ دیکھئے یہاں "رچنا وشیش" پد کتنا ٹھیک ہے! اس کے بنا تو بھاو دوسرا ہو جاتا۔ مہرشی دیانند نے تول تول کر شبد رکھے ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لئے بہت سوادھیائے کی ضرورت ہے۔ آشا ہے۔ اب یہ اچھی طرح سدھ ہو گیا ہے۔ کہ پرماتما کی سدھی میں پرتیکش پرمان ہے۔

رشی واکیہ

1. جو سدا نمر سشیل ودوان اور بزرگوں کی سیوا کرتا ہے۔ اس کی آیو۔ ودیا۔ کیرتی اور بل یہ چار چیزیں سدا بڑھتی ہیں۔
2. جب منشیہ دھارمک ہوتا ہے۔ تب اس کا وشواس اور مانیہ شترو بھی کرتے ہیں۔ اور جب ادھرمی ہوتا ہے۔ تب اس کا وشواس اور مانیہ متر بھی نہیں کرتے۔ اس سے جو تھوڑی ودیا اور سرشٹ شکشا پا کر سوشیل ہوتا ہے۔ اس کا کوئی بھی کام نہیں بگڑتا۔

خاموش خدمت

ایسٹ اینڈ ویسٹ انشورنس کمپنی نے بائیس سال میں خاموش خدمت کا جو ریکارڈ قائم کیا ہے۔ وہ لاثانی اور شاندار ہے۔ کمپنی کا شرح چندہ کم ہے۔ اور سہولیات زیادہ ہیں

اس وقت

کمپنی [illegible] بیمہ — زائد ایک کروڑ روپیہ

بونس [illegible] ہزار — ۱۵ روپیہ

ناکارگی کی حالت میں۔ مالی امداد بلا چندہ

مزید حالات کے لئے خط وکتابت کا پتہ:-

مبلا رام کوہلی برانچ سکریٹری لٹن روڈ لاہور

آر۔ سی۔ کھنہ اینڈ کو چیف ایجنٹس۔ کچہری روڈ راولپنڈی

عقیدت کے پھول

گمرہوں کا راہ دنیا میں تھا رہبر مہرشی | مطلع قومی کا تھا رخشندہ اختر مہرشی
مخزن مہر و وفا مجموعہ صدق و صفا | عام انسانوں سے تھا بالاتر مہرشی
جس کی بو نے کل زمانے کو معطر کر دیا | گلستان ہند کا تھا وہ گل تر مہرشی
رات دن رہتا تھا لوہ درد وطن سے بے قرار | درحقیقت سربسر تھا قلب مضطر مہرشی
زہر سے بھی زہر تھا کر لئے ہوئے انسان کو | اپنے سینے سے لگا لیتا تھا بڑھ کر مہرشی
رام ہوتے تھے جسے سن کر قلوب دشمناں | اس فصاحت سے دیا کرتا تھا لیکچر مہرشی
وہ نہ گھبراتا تھا ہرگز بھی مصائب سے کبھی | حوصلہ طاقت شجاعت کا تھا پیکر مہرشی
اس نے مخمور محبت کر دیا ہر ایک دل | بادۂ الفت کا تھا پر کیف ساغر مہرشی
زمزمے جسم اعدا سے نکلتا تھا مواد | جب دلائل کے چبھوتا تھا تو نشتر مہرشی
فکر تبلیغ صداقت تجھ کو رہتا تھا مدام | آتش خدمت بھڑکتی تیرے دل اندر مہرشی!
اس کو اپنی کوشش پیہم پہ تھا پورا یقیں | تھا یقیناً دشمن چرخ ستمگر مہرشی
دیکھ کر وقت شہادت تیرے استقلال کو | رہ گئے اعدا تلک حیران ششدر مہرشی
کر دیا کافور تنویر حقیقت سے اسے | چھا گئی تھی جو تیرگی کفر دل پر مہرشی
معتقد وہ ہو گئے آخر تری ہر بات کے | جو شیں ہیں پھینکتے تجھ پہ پتھر مہرشی!
حشر تک بھی ہم انہیں دل سے بھلا سکتے نہیں | اس قدر احساں کئے ہیں تو نے ہم پر مہرشی!
مصلح عالم۔ سراپا رہنمائے حریت | ہو نہیں سکتا کوئی تیرے برابر مہرشی

بدنصیبوں کے نہ دل روشن ہوں کیوں آئینہ سا
ضوفشاں ہے جب ترا مہر منور مہرشی!

خاص دیانند انک کے لئے
روشن پپلاوی بی اے

نویدن

رشی دیانند کی جنم شتابدی میں جہاں "پرکاش" اپنی روشنی دور دور تک پھیلا کر آریہ جگت کی سیوا کرتا ہے۔ وہاں آریہ جگت کا بھی کرتویہ ہے۔ کہ اس شبھ موقع پر "پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش کرے۔

(مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جہاں میں روشنی توحید کی پھیلائی سوامی نے

(از قلم جناب منشی پنجاب رتن صاحب رتن پٹیالوی)

خزاں بد چمن کی کی چمن آرائی سوامی نے ۔ بہارِ باغ جنت قوم کو دکھلائی سوامی نے
ہوئی کافور ظلمت اور منور ہو گیا عالم ۔ جہاں میں روشنی توحید کی پھیلائی سوامی نے
محبت کا سمندر موجزن دل میں ہے سب کے ۔ سنائی جب جہاں کو پریم کی شہنائی سوامی نے
اپاسک تھا کوئی شو کا کوئی تھا رام کا عابد ۔ انہیں وحدانیت کی راہ پھر دکھلائی سوامی نے
مذاہب کی مٹا کر کشمکش متحد کیا بھارت ۔ جو کور باطن تھے دی انہیں بینائی سوامی نے
مصیبت کے زمانے میں جو ہمت ہار بیٹھے تھے ۔ کی انکی از سر نو حوصلہ افزائی سوامی نے
غریبوں بیکسوں لاوارثوں بھولوں مظلوموں ۔ ہر اک کے واسطے کی تھی وطن پیمائی سوامی نے
ریاضت بیاہ کے گھلتے ہیں افسردہ گروہ بھر سب ۔ ملے حقانیت سے بخشی رعنائی سوامی نے
وید و دانیت سے مسلے مردوں کو کیا زندہ ۔ دکھائی اس میں سے تاثیر مسیحائی سوامی نے

ہوئی ہے لوحِ دل پر نقش عظمت پیارے سوامی کی
بنایا ہے رتن کو پریم سے سودائی سوامی نے

دیانند جی!

(ابوالاعجاز سیف اکبر آبادی)

اے کہ تیری ہستی صد کامگار
حاسدوں کی نظر میں کھٹکا کیا!

تو نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ
راز دار قوم تھا تو اے شہید!

اے کہ تیری زندگی تھی زندگی!
تو نے ہم کو درسِ آزادی دیا

اے غیورِ قوم! تیری عمر میں
اے کہ تعریفیں تیری ممکن نہیں

اے کہ جب تو یاد آتا ہے مجھے
بند کر کے آنکھیں دیکھا کرتا ہوں
بھول جاؤں تیرے احسان ایسا ہو سکتا نہیں

پھر تصور کیش ہے بادِ بہار
منصبِ اعجاز تیرا مثلِ غار

کر دیا خدماتِ قومی پر نثار
مر کے تیرے رہیں گے یادگار

اے کہ تیرے دم سے تھا قومی وقار
تو نے ہم پر کر دیا سب کچھ نثار

نقد سر دے کر خریدا اقتدار
عجز تیرا کہہ رہا ہے بار بار

ذریعۂ تسکینِ قلبِ بیقرار
میں تصور میں سجھے جانِ بہار
نام سرکارِ عقیدت کا ڈوب سکتا نہیں

قائم شدہ ۱۹۰۷ء

جنرل انشورنس سوسائٹی لمیٹڈ

ہیڈ آفس اجمیر

کوئٹہ کے مصیبت زدگان کیلئے معقول مراعات

چھ ماہ تک پالسیاں جاری رہتی ہیں ——— کلیمز نہایت ہمدردی کیساتھ جلدی ادا کئے جاتے ہیں
ترضہ پر سود ۶½ فیصدی کر دیا گیا ہے ——— پالیسی کے دوبارہ اجرا کی شرائط سہل ہیں

جاری شدہ پالسیاں زائد از ۰۰۰۰۰ ۲۶۵ روپیہ ؛ سالانہ آمدن زائد از ۰۰۰۰۰ ۱۶ روپیہ
اسٹیٹس زائد از ۰۰۰۰۰ ۷۰ روپیہ ؛ ادا شدہ کلیمز زائد از ۰۰۰۰۰ ۳۳ روپیہ
بونس زیادہ ملتا ہے
عمر بھر کے بیمہ پر ۲۵ روپیہ فی ہزار فی سال ؛ میعادی بیمہ پر ۲۰ روپیہ فی ہزار فی سال

شرائطِ ایجنسی نہایت منفعت بخش ہیں

تفصیلات کیلئے ذیل پتہ پر لکھیے کی ڈی بھارگو ایف ایس ایس (لنڈن) جنرل منیجر اجمیر یا موہن لال جین چیف ایجنٹ قصور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہندو جاتی پر آریہ سماج کے اپکار

لیکھک ڈاکٹر بالکرشن جی ایم۔ اے پرنسپل راجہ رام کالج کولہاپور

آریہ سماج سناتن ویدک دھرم کو ماننے والا ہے۔ اس سمے کے سب پرچلت دھرموں کی اچھی باتوں کو لے لیا جاوے۔ تو ان سب کا سمادیش ویدک دھرم میں ہو جاوے گا۔ آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند سرسوتی سویم لکھتے ہیں کہ ویدوکت سب باتیں ودیا سے اور دھ ہیں۔ آریہ سماج کا تیسرا نیم بھی اس بات کی پشٹی کرتا ہے "وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔" پرنتو آج ہم نے اس کے وشو دیاپی روپ کو نہیں وچارنا۔ ہمیں یہ بتانا ہے۔ کہ آریہ سماج نے ہندو جاتی کے لئے کیا کیا ہے۔ اور کیا کرنا چاہتی ہے؟

آریہ سماج سے پہلے ہندو جاتی کی حالت

مہرشی کے آگمن سے پہلے ہندو جاتی کی جو دُردشا تھی۔ وہ کسی سے چھپی نہیں ہے۔ ہندوؤں کی تعداد دن بدن گھٹ رہی تھی۔ انہیں مسلمان اور عیسائی روپی دو مگرمچھ نگل رہے تھے۔ ہندو لوگ اگیان اندھکار میں پڑے ہوئے تھے۔ وہ اپنی جاتی کا گورو اور آتم ابھیمان کھو چکے تھے۔ دو یار نفی لوگ ہمارے پوروجوں کی ہنسی اور مذاق کیا کرتے تھے۔ اور ہم بھی مانسک داستیا کے کارن ان کی ہاں میں ہاں بھرنے لگ گئے تھے۔ اس شوچنیہ اور خطرے کی انتہا کا دھیان آتے ہی دل کانپ اٹھتا ہے۔ ایسی دشا میں مہرشی روپی سُوریہ کا اُدے ہوا۔ جس نے اپنے آریہ سماج پرکھر تیج سے ہندو جاتی کے مانسک داستیا روپی اندھکار کو دور کر کے آتم گورو تتھا آتم ابھیمان روپی پرکاش دیا۔ اور سوتے ہوؤں کو جگا دیا۔ آتم رکھشا کے سادھن گیان روپی شاستر کو ان کے ہاتھ میں دیا۔ ہندو جاتی کے پرتی مہرشی کے آریہ سماج نے اس کام کو لیا۔ اور ودھرمیوں کی باڑھ کو اپنے ترکت روپی باندھ سے روک دیا۔ اس سے ہندو جاتی کا وہ گورو مے وشال پرساد جس نے کسی سمے آدھے بھومنڈل کو اپنے میں آشرا دیا تھا۔ گرتے گرتے بچ گیا۔ بدیسی یہ بنیو اندر کے دوشوں کے کارن کھوکھلی ہو چکی تھی۔ لیکن اس کا سدھار نے والا کاریگر سمجھ پر آگیا۔ اور اس کی رکھشا کی۔

ویدک سنیہ دھرم:۔ رشی نے بتایا کہ ویدوں کے پرتی لوگوں کی پرورتی نہ رہنے کے کارن ہی لوک میں اندھکار چھا گیا۔ اس سے منشیوں کی بدھی بھرم یکت ہو گئی۔ اور من مانے مت چلنے لگے۔ یہ سب وید ورُدھ دھرم امانیہ ہیں۔ اور سناتن ویدک دھرم ہی سرو سریشٹھ ہے۔ یدی کوئی ویکتی دھن کے لوبھ میں آکر مسلمان یا عیسائی ہونا چاہے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔ ستیہ دھرم کا پریمی اور شردھالو ویدک دھرم کو چھوڑ کر اور کہیں نہیں جا سکتا۔ آریہ سماج نے ہندو جاتی کی رکھشا کے اس کاریہ کو بھارت ورش تک ہی سیمت نہیں رکھا۔ پرنتو اس نے ویدیش دیش میں ہندوؤں کو ودھرمیوں کے پھندے سے بچایا۔ افریقہ، فجی۔ اور برٹش گائنا میں ہندوؤں کی رکھشا کی۔ آریہ سماج ابھی تک یہ کاریہ کر رہا ہے۔ وہ شبھ دن پرم سوبھاگیہ کا ہوگا۔ جب ویدک دھرم کی امرت ورشا سے بھولوک باسی سنان کر رہے ہونگے۔

دھرم کا اشندھ ادھار:۔ آریہ سماج کے ستھاپن سے پہلے ہندو جاتی واستوک دھرم کو کیول کرم یا ہیہ ریتی رواجوں اور تیوہاروں کو ہی دھرم سمجھ رہی تھی۔ دھرم کے مول سدھانتوں اور وشواسوں کو اس نے طاق میں رکھ دیا تھا۔ اوستھا یہاں تک پہنچی۔ کہ یدی کسی مسلمان و عیسائی نے اپنے ہاتھ کا پانی روٹی و مانس کا ٹکڑا کنوئیں میں ڈال دیا۔ تو وہ کنواں ہی اپوتر سمجھا جانے لگا۔ یدی کوئی اگیان ویکتی اس کا پانی بیوہار میں لاتا تھا۔ تو وہ دھرم تتھا جاتی بھرشٹ کر دیا جاتا تھا۔ یدی کوئی مسلمان کسی کا یگیوپویت و چوٹی کاٹ دیتا تھا۔ تو اس کے پھل سوروپ۔ اچھا نہ رہتے ہوئے بھی اسے اپنی جاتی سے بہشکرت کر دیا جاتا تھا۔ اس کے ساتھ میل جول اور بیوہار کرنے والے کو بھی وہی ڈنڈ دیا جاتا تھا۔ سار اتنی یہ کہ لوگ دھرم کی مول باتیں سداچرن وشواس اور شردھا آدی کو چھوڑ کر باہر کے ڈھکوسلوں کو مہتو دینے لگے تھے۔ اس پرکار ہندو لوگ اپنے سجاتیہ بھائیوں کو ودھرمی کہہ کر باہر نکالنے لگے۔ ودھرمیوں نے اس اوسر سے لابھ اٹھایا۔ وہ جان بوجھ کر اس پرکار کی چیشٹا کر کے اپنی جاتی کی سنکھیا بڑھانے لگے۔ نہ جانے کتنے ہندو بھائی اور بہنیں جاتی سے چیوت کی جا کر دوسرے دھرموں میں چلی گئیں۔ آریہ سماج نے ہندوؤں کے اس کرم کو روکا۔ دھرم کے ان تتو تھے اور سار ہین سدھانتوں کو دور ہٹا کر دھرم کا واستوک سوروپ جنتا کے سمکھ اپستھت کیا۔ اور بتایا۔ کہ جنیو اور چوٹی کے کٹ جانے سے کوئی دھرم بھرشٹ نہیں ہوتا۔ یہ تو دھرم کے کیول باہیہ چنہ ہیں۔ دھرم منشیہ کے جیون اور آتما پر اثر ڈالنے والا ہے۔ آجکل ہزاروں شکشت نویوک پاشچاتیہ ستھا کی امنگ میں آکر جنیو اور چوٹی کٹوا دیتے ہیں۔ پرنتو اتنے سے ہی وہ ودھرمی نہیں کہے جا سکتے۔ وہ ہندو دھرم کے کٹر مکیش پاتی ہیں

دھرم پستک کا ابھاؤ:۔ ویدک دھرم کے پُنر اُدھار سے پہلے ہندو دھرم ڈانواں ڈول ہو رہا تھا۔ وہ بنا ستمبھ کے کھڑا تھا۔ ودھرمیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے اس کے پاس کوئی اُپیکت سادھن نہ تھے ارتھات ہندو دھرم کی اپنی کوئی پستک نہ تھی۔ ہندو لوگ اپنی مول پستک وید کو بھول چکے تھے۔ اوستھا یہاں تک پہنچی کہ ویدوں کا بھارت ورش میں ملنا اسمبھو ہو گیا۔ میکس مولر نے جرمنی سے ویدوں کو لے کر چھپایا۔ مہرشی کو بھی سویم ویدوں کو پراپت کرنے میں بہت دقتیں ہوئیں۔ ہندو لوگ ویدوں کے نام تک نہ جانتے تھے۔ وہ پران اور گیتا کو ہی اپنی دھرم پستک مانتے تھے۔ ویدوں کے وشے میں سادھارن لوگوں کی یہ دھارنا تھی۔ کہ وید کوئی اُچت پستک ہے۔ جو کہ ستیہ یگ کے لئے تھی۔ کل یگ کے لئے نہیں۔ پرنتو مہرشی نے اس بھرم مولک دھارنا کو مٹایا۔ انہوں نے کہا۔ کہ جس پرکار ایشور کا بنایا ہوا سوریہ سب یگوں میں سمان روپ سے چمکتا ہوا پرکاش دیتا ہے۔ اسی پرکار وید بھی سب یگوں اور سب کالوں کے لئے ایک سے ہی ہیں۔ وید اپورشیہ اور آدی پستک ہے۔ یہ سب دھرموں کا مول سروت اور گیان کا بھنڈار ہے۔ منشیہ ماتر کا کلیان وید ودیا کے پرچار سے ہی ہو سکتا ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے پربندھ کاریہ میں ویدوں کو آگے رکھتا ہے۔

مہرشی کی وید بھاشیہ شیلی:۔ مہرشی کی اپار دیا سے وید تو ملے۔ پرنتو ان کے نام کٹھن ودرشن ماتر سے ہی کام نہ چل سکتا تھا۔ ان کا انوواد اور بھاشیہ کرنا آوشیک تھا۔ اس لئے سوامی جی نے وید بھاشیہ کی اور دھیان دیا۔ وید بھاشیہ کی شیلی جو انہوں نے پرکٹ کی۔ وہ ودوانوں کے لئے وچارنیہ تتھا ادبھت ہے۔ ان کی شیلی پراچین رشیوں کی وچار سرنی پر چلتی ہے۔ سوامی جی کی اس نوین وید بھاشیہ پدھتی کو سویکار کیا ہے۔ مسٹر اروند گھوش ستیہ ورت سام شرمی اور مسٹر یادو گی تتھا بنگال کے انیکا نیک ودوانوں نے اس کا سواگت کیا ہے۔

وشو کو آریہ بناؤ:۔ ہندو جاتی نے اپنے آپ کو کوپ منڈوک بنایا ہوا تھا۔ اس سمے ہندوؤں کا یہ عام وشواس تھا۔ کہ سندھ کے پار جانے یا سمندر یاترا کرنے سے منشیہ اپنے دھرم سے چیوت ہو جاتا ہے۔ سوامی جی نے اس کے ورُدھ آواز اٹھائی۔ اور لوگوں کو بتایا۔ کہ پراچین آریہ سندھ ندی ہی نہیں بلکہ سمندر کے پار جا کر آریہ دھرم کا پرچار کیا کرتے تھے۔ اور بھارتیہ سنسکرتی تتھا سبھیتا کا پاٹھ پڑھایا کرتے تھے۔ انہوں نے ودیشوں میں جا کر اپنے اپنویش ستھاپت کئے۔ اور ودیشیوں سے ویواہ سمبندھ بھی جوڑا۔ اس لئے اب ہندوؤں کو بیوپار اور دھرم پرچار کے لئے دیش ودیش میں جانا چاہیئے۔ مہرشی نے ہندو جاتی کے سمکھ اونچا دھیہ رکھا۔ اور "کرنو منتو وشوارم" کا اپدیش دیا۔

ورن ویوستھا:۔ ہندو جاتی نراکشر کھٹا چاریوں کے جال میں پھنسی ہوئی تھی۔ سوامی دیانند نے براہمنوں کی کلپت جنم مولک ورن ویوستھا کو ہٹا کر یکتی یکت گن کرم انوسار ورن ویوستھا کو ستھاپت کیا۔ اور بتایا کہ براہمن ودیا ابھیاس تپسچریا اور بھگتا درتی کرتا ہوا ہی اپنا برہمنتو قائم رکھ سکتا ہے۔ نہ کہ براہمن کے گھر جنم لینے سے۔ اس پرکار سمتا اور بھراترتو کی بھاؤنا کے اُچیہ سدھانتوں کو ہندو جاتی کے سمکھ رکھا

گورو ڈم پر پرہار:۔ مہرشی کے آگمن سے پورو گورو ڈم بہت زوروں پر تھا۔ سوامی جی نے اس اچھیدیہ قلعے پر آکرمن کر کے اسے توڑ گرایا ہے۔ ادھو مہنت اور مٹھادھیش اندھ وشواسی بھگت جنتا کو لوٹ رہے تھے۔ سوامی جی نے اس کے خلاف آواز اٹھا کر بھولی بھالی جنتا کو ان کے جال سے چھڑایا۔ انہوں نے سچے بان پرستھی اور سنیاسی کا آدرش بتایا۔ (باقی دیکھو صفحہ ...)

پرکاش لاہور

مکمل سپاہی

لیکھک پرنسپل دیوی چند جی ایم۔ اے پردہان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور

यत्र ब्रह्म च क्षत्रं च सम्यञ्चौ चरतः सह।
तं लोकं पुण्यं प्रज्ञेयं यत्र देवाः सहाग्निना॥
(یجروید)

ارتھ:- میں اس لوک کو پوتر سمجھتا ہوں۔ جہاں برہمن اور کھشتری مل کر لوک سیوا میں لگے رہتے ہیں۔ جہاں وِدوان لوگ اگنی یکت ہو کر براجتے ہیں۔ اس وید منتر میں پرماتما اپدیش دیتے ہیں۔ کہ وہ دیش اور سوسائٹی ترقی یافتہ ہے۔ جہاں برہمن اور کھشتری یادہ عملی روحانی بل اور جسمانی و دنیوی بل۔ جہاں سول اور ملٹری نظام۔ جہاں گیان اور کرم کا پرسپر میل و سہیوگ ہے۔ وید بھگوان میں یہ اپدیش اکثر مقامات پر ملتا ہے۔ کہ کیول گیان اور کیول کرم ناکافی ہے گیان لنگڑا ہے۔ اور کرم اندھا ہے۔ ان دونوں کا میل سوسائٹی کی ترقی کے لئے ازحد لازمی ہے جس سوسائٹی میں گیانی زیادہ ہیں۔ مگر وہ کرم ہین ہیں۔ یا جہاں اگیانی پرشارتھی زیادہ ہیں۔ وہ ملک اور سوسائٹی ادھوگتی کو پراپت ہوتے ہیں۔

وید انسان کو ملٹری تعلیم کا اپدیش دیتا ہے۔ اس میں منتر آتے ہیں۔ جن میں لکھا ہے۔ کہ استریوں کی علیحدہ سینا ہونی چاہئے۔ جو جنگ کے وقت اپنے باجے بجاتی ہوئی کوچ کرے۔ اور دشمن پر حملہ کرے جہاں فوج بگڑ جاتی ہے۔ وہاں سول کا انتظام خراب ہو جاتا ہے۔ جتنے انقلاب ملکوں میں ہوتے ہیں۔ وہ فوج میں بدامنی اور بے اعتباری سے پیدا ہوتے ہیں۔ ملٹری طاقت بڑی طاقت ہے پرانے زمانہ میں ہندوستان میں ہر ایک کھشتری بچہ کو ہتھیاروں کے استعمال و تیراندازی کی تعلیم ملتی تھی۔ ملٹری تعلیم سکولوں میں لازمی تھی۔ جرمنی و انگلستان میں آجکل نوجوانوں کو لازمی ملٹری تعلیم دی جاتی ہے۔ ہمارے ملک میں بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوتا۔ فوج کو جس رفتار سے ہندوستانی بنایا جا رہا ہے اسی طرح سے ایک صدی میں جا کر ہندوستانی بنے گی۔ ڈاکٹر مونجے نے ملٹری تعلیم کی سکیم بنائی ہے ہمیں اپنے سکولوں و کالجوں میں اسے رائج کرنا چاہیئے۔ ملٹری تعلیم ہمارے ملک کے لئے نہایت ضروری ہے اس کے بغیر ہندوستان ترقی نہیں کر سکتا۔ ہندوستان میں جہاں وِدوان۔ تیاگی۔ تپسوی۔ براہمن پیدا ہوتے تھے۔ جو کہ کرشن مہاراج۔ گوتم۔ کناد۔ جیمنی۔ کپل۔ ویاس رشیوں کی طرح فلسفہ۔ سائنس۔ علوم و فنون کو ترقی دیتے تھے۔ وہاں ساتھ ہی ساتھ یدھ کرنے والے یودھا۔ شورویر۔ اور بہادر راون۔ پرشرام۔ رام چندر۔ بھیشم۔ دریودھن۔ یدھشٹر۔ بھیم۔ نکل۔ سہدیو۔ جیسے جرنیل بھی ہوتے تھے۔ ان کا آپس میں تعاون ہوتا تھا۔ تبھی ہمارا دیش سُکھی و آزاد تھا۔

یورپ و امریکہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں سمز جینز۔ ایڈنگٹن۔ ہکسلے۔ ہربرٹ سپنسر۔ کینٹ۔ سپائی نوزا۔ ہیگل۔ ریوڈلف یوکن۔ آئینسٹین۔ روبن رولینڈ۔ جیسے سائنسدان و فلاسفر یا برہمن پیدا ہوتے ہیں۔ وہاں دانشمند نپولین۔ بسمارک۔ مصطفےٰ کمال پاشا۔ ہٹلر۔ برن ہارڈی۔ لارڈ کچنر۔ ہنڈنبرگ و مسولینی جیسے یودھا و کمانڈر بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ان دونوں قسم کے آدمیوں کی بدولت ہی یورپ آج ترقی پذیر ہے۔ اگر محض فلاسفر ہی وہاں ہوتے۔ تو یورپ آزاد نہ ہوتا۔ فلاسفر خیالات کا سمندر بہا سکتے ہیں۔ مگر ان خیالات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جانباز جوانمردوں کی ضرورت ہے۔ جو جان ہتھیلی پر رکھ کر موت سے بے خوف ہو کر وقت ضرورت اپنے دیش کی رکشا کے لئے اپنے پران میدان جنگ میں تیاگ سکیں جو قوم امن کے وقت دھن کی اور جنگ کے وقت پران کی قربانی نہیں کر سکتی۔ وہ غلامی کے غار میں گر جائے گی۔

(باقی دیکھو صفحہ ۴۲ پر)

نوجوانوں کی سدھ لو۔ بقیہ صفحہ ۱۲

ہندوستان کی نجات ہو سکتی ہے۔ مجھے ایک بار ایک آریہ سماج کے ایک نیتا نے کہا۔ کہ رشی دیانند کی تو فتح ہو گئی ہے۔ لیکن آریہ سماج ناکام ہو رہا ہے۔ اس کا کہنے کا یہ مطلب تھا۔ کہ رشی دیانند کے وچاروں کو تو لوگوں نے بخوشی سمجھ لیا ہے۔ لیکن آریہ سماج نے ان کے وچاروں کو پھیلانے کی اتنی کوشش نہیں کی۔ جتنی کہ کرنی چاہیئے تھی۔ اور کو جانے دیجئے۔ میں پچھلے چند سالوں سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ آریہ سماج کی توجہ نوجوانوں کی طرف بہت کم ہو رہی ہے۔ جب میں طالب علم تھا۔ تو آریہ سماج کے نیتا بہت سے سادھن استعمال میں لاتے تھے۔ جن سے کہ نوجوانوں کو اپنی طرف کھینچ جا سکے۔ لیکن آج کل میں دیکھتا ہوں۔ کہ آریہ لوگ سبھائیں اور آریہ کمار سبھائیں اگر مردہ حالت میں نہیں۔ تو نیم مردہ حالت میں ضرور ہیں۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ آریہ سماج اتنی ترقی نہیں کر رہا۔ جتنی کہ اسے کرنی چاہیئے تھی کیا یہ ضروری نہیں۔ کہ اب جبکہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اندرونی شکتی بڑھ رہی ہے۔ آریہ سماج کے دونوں طرف کے نیتا مل کر ان ضروری کام کی طرف اپنی توجہ کریں۔

اگرچہ میں نوجوانوں کو کھینچنے کا اتنا ہی نسخہ سمجھتا ہوں۔ کہ ان کو رشی دیانند کی شخصیت اور پروگرام سے آگاہ کیا جاوے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کے متعلق وچار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کم از کم یہ ضروری ہے۔ کہ آریہ سماج ان باتوں کی طرف اس وقت اپنی توجہ کرے جو نہایت اہم ہیں۔ سب سے زیادہ ضروری کام یہ ہے۔ کہ ویدک تہذیب کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جاوے اور اس کی برتری کا اسی طرح سکہ بٹھایا جاوے۔ جیسا کہ رشی دیانند نے بٹھایا تھا۔ دوسری بات جس کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ نوجوانوں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے آریہ سماج کوئی پروگرام سوچے۔ ایک مشہور مصنف نے ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ "دھرم کے اپدیش کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر دھرم کا اپدیش سننے والا بھوکا ہو" اس لئے اس بات پر بھی وچار کرنا ضروری ہے۔ کہ نوجوانوں کی آریہ دھرم انوسار جیون ویتیت کرنے کی طرف توجہ کھینچی جائے۔ اگر یہی کیا جائے تو میرا خیال ہے۔ کہ ہندوستان میں افلاس کی بہت حد تک کمی ہو سکتی ہے۔ اور بےکاری کا انسداد ہو سکتا ہے۔

اس لئے میں آریہ نیتاؤں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ نوجوانوں کو آریہ دھرم کی طرف آکرشت کرنے کے لئے ایک خاص پروگرام سوچیں۔ تاکہ آریہ سماج ایک جیتی جاگتی سنستھا رہے۔ اگر آریہ سماج نے نوجوانوں کی طرف سرد مہری جاری رکھی۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ آریہ سماج کس طرح آگے بڑھ سکتا ہے؟۔

آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ لاہور جس کے ہیرے اور سونے والے سُدرشن مکردھوج کا رعایتی اعلان اس اخبار میں شائع ہو رہا ہے۔ ایک پرانی معتبر فرم ہے۔ جو تہائی صدی سے لاہور میں قائم ہے۔ اور جس کے آیورویدک مرکبات کی اصلیت و عمدگی مسلّم ہے۔ اس کمپنی کی دو دوائیں شہرہ آفاق حیثیت رکھتی ہیں جن میں سے ایک پیاری پاک عورتوں کے جریان الرحم کیلئے اکسیر ہے اور دوسری یہ ہیرے اور سونے والا سُدرشن مکردھوج" بہترین اعصاب شمار ہوتا ہے۔ اس دوا کو نہ صرف معزز پبلک نے بلکہ جیسا کہ اس کی سندات کے ریکارڈ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں اور حکما نے بھی خود آزما کر مفید پایا ہے۔ اس لئے ہم ناظرین سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ اب کے وہ بھی اسکے استعمال سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

بقیہ صفحہ ۲۷

روس میں کیتھولک عقیدہ کا کھنڈن کیا۔ ویسے ہی بقول ڈاکٹر گرسوولڈ سوامی دیانند نے مختلف ہندو فرقوں کے عقائد کا کھنڈن کیا۔ اور ساتھ ہی اسلام اور عیسویت پر بھی تنقید کی۔ ٹھیک ویسے ہی جیسے کہ لوتھر اس حالت میں کرتا۔ اگر اسلام کا وسطی یوروپ میں زور ہوتا۔

راجا رام موہن رائے مغربی سنسکرتی کا سلوگن کرتے تھے۔ اور انگریزی بھاشا دوارہ اعلےٰ تعلیم دئے جانے کی حمایت کرتے تھے۔ لیکن ان کے خلاف سوامی دیانند بھارت ورش کو مغربی رنگ میں رنگنے کے حق میں نہیں تھے۔ اور سنسکرت اور ہندی کو شکشا کا مادھیم بنانا چاہتے تھے۔

پرکاش کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا فرض ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مغربی اور مشرقی تہذیب

(لیکھک کنور چاندکرن شاردا ایڈووکیٹ - اجمیر)

آج کے پوتر دوس بھگوان رام چندر جی لنکا وجے پراپت کر ایودھیا لوٹے تھے۔ ان کے شبھ آگمن کی خوشی میں سارے بھارت میں دیپ دیپ مالا منائی گئی تھی۔ آج آریہ سبھیتا کی وجے کا دوس ہے۔ پر استری ہرنے والی راونی سبھیتا پر آریہ سبھیتا کی وجے ہوئی تھی۔ آج کل بھی پوربی آریہ سنسکرتی اور پشچمی سبھیتا میں کھینچ کر بدھ چل رہا ہے۔ پشچمی سبھیتا میں ستیتو دھرم کا وہ آدرش نہیں۔ جو بھارت میں ہے۔ یوروپیہ لوگ ستیتو کے وچاروں کو آدرش نہیں سمجھتے۔ اور پر استری کو اپبھوگ کی وستو سمجھتے ہیں۔ وہ پر استریوں کے ساتھ ناچ رنگ کرنے میں ذرا بھی لجا نہیں کرتے۔ بلکہ یہاں رواج میں شامل ہے۔ پشچمی سبھیتا والے بھوگ ولاس کی سامگری کو کسی نہ کسی پرکار سے جٹانا اپنا دھرم سمجھتے ہیں ان میں پر اپکار ورتی نہیں۔ وہ تو جس کی لاٹھی اس کی بھینس کو مانتے ہیں۔ بڑی اٹلی شکتی شالی ہونے کے کارن امریکی ورتی دھارن کر غریب ابی سینیا کی سوتنترتا چھینتا ہے۔ تو پشچمی سبھیتا والے اپرام ورتی دھارن کر چپ چاپ تماشہ دیکھتے ہیں۔ ہوائی جہازوں سے بم برسا کر سہسروں کا سنگھار کر ایک سوتنتر دیش کو پرتنتر بنانے والے - اٹلی نواسی سبھیہ کہلانے کا دعوے کرتے ہیں - یوربی سبھیتا غریبوں کے ساتھ نیائے کرنا سکھاتی ہے پشچمی سبھیتا اپنے مال کو دوسرے غریب دیش پر لاد کر بدھ کر نا اُسے لوٹنا (EXPLOIT) کرنا سکھاتی ہے پشچمی سبھیتا کہتی ہے۔ کہ جو نیچے گر گیا۔ اس کے دو ٹھوکریں اور مارو - پوربیہ سبھیتا کہتی ہے نیچے پڑے کو اٹھا کر اسے چھاتی سے لگا لو۔ اور اسے اپنا بھائی بناؤ۔ پشچمی سبھیتا والے سنتتی نگرہ کے لئے دوا کرتے ہیں۔ پراچین رشی منی تتھا آریہ سنسکرتی کے پرچارک سنتان اتپتی کے لئے وواہ کرتے تھے۔ ان کا اپدیش تھا۔ کہ جس سماج میں اتپن ہوئے ہیں - جس سماج کے کارن ہم نے اتنا گیان اور سکھ پراپت کیا ہے۔ اس سماج کی سیوا کے لئے تو کوئی پرش اوشیہ چھوڑنا چاہیئے - نہیں تو ہم اکرتگیہ کہلا دیں گے۔

دیکھئے کپڑے پہنتے ہیں کتنے بھائیوں نے ہماری سیوا کی - کسی نے کپاس بو کر روئی اتپن کی - استریوں نے سوت کاتا جولاہے نے کپڑا بنا - مہاجنوں نے اسے بیچا - درزی نے اسے سیا - تب کہیں اتنے آدمیوں کے سہیوگ سے ہم اپنے تن کو ڈھانپنے کے لئے وستر پہن سکے۔ ہمیں ان سب کو پریم سے دیکھنا چاہیئے اسی پرکار ہمارا پرتیک کاریہ سماج کی سہائتا پر اولمبت ہے۔ اور ہمیں سماج کی سہائتا کے لئے یوگیہ سنتان اتپن کرنی چاہیئے - پردکھ ہے۔ ہم اپنے سہائکو کو پریم درشٹی سے دیکھنے کے ستھان میں گھرنا سے دیکھتے ہیں۔ ہماری سبھیتا سوچھ - سادی اور اُچیہ جیون بیتیت کرنے کا ادرس دیتی ہے اور پر اپکار نے بھلتی پر کھشا پر اپکار ائے بھیتی ندیا "کا اپدیش دیتی ہوئی پریم پورتی سے سب کے ساتھ رہنے کا اپدیش دیتی ہے "ہم پر اپکار ائے ستام بھوتیہ" کو مانتے ہیں۔ پشچمی سبھیتا سوارتھ سے بھری ہے۔ وہ بھوگ دلاستا پورن جیون بتیت کرنے کا اپدیش دیتی ہے۔ پرشن یہ ہے کہ کیا تیاگ بھوگ کو جیتیگا؟ کیا لنگوٹی باندھنے والے کھدر پہنے والے دیانند اور مہاتما گاندھی کوٹ پتلون والوں کو ہرا دیں گے۔ انہاس یہی بتاتا ہے۔ کہ تیاگ اور بلیدان کرنے والوں کی سدا وجے ہوئی ہے ہماری آریہ سماج سنسکرتی میں بل ہے وہ سرو سریشٹ ہے۔ اور اسی سے ہم سنسار کو سورگ دھام بنا دیں گے۔ یوروپ اس سمیہ فیشنوں سے تنگ ہے طلاق سے تنگ آ گیا ہے عیسائی دھرم سے تنگ ہے - اور فیشن سے تنگ ہے۔ یدی اس کو کہیں بھی شانتی مل سکتی ہے - تو آریہ سنسکرتی سے مل سکتی ہے - اس لئے آریہ سبھیتا کے پربھو آج کے پوتر دوس اٹھو - اور آریہ سبھیتا کے یہاں پرچارک مہرشی دیانند کے ان انسو پر یہ برت لو کہ یہ دیش دیشانتروں اور دیپ دیپانتروں میں ویدک دھرم

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید مؤجد امرت دھارا کی چند مجرب ادویات جو کہ ہزارہا انسانوں کو نفع پہنچا چکی ہیں

اکسیر ۱ - کمزوری ضعف کی بینظیر دوائی ہے۔ تمام مردانہ طاقتیں بحال ہو جاتی ہیں - بوڑھے کو جوان بناتی ہے - قیمت ۴۸ گولی چار روپیہ ۲۴ گولی دو روپے - نمونہ ۸/

اکسیر ۳۳ الف یہ دوائی جریان کیواسطے ہے خواہ کسی وجہ سے ہو نیز بدخوابی کو بھی نافع ہے - قیمت ۳۲ گولی دو روپے نمونہ ۸/

اکسیر ۴۰ یہ دوائی احتلام کیواسطے ہے - غیر شادی شدہ طالب علموں کی حفاظت کرنی ہے قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴/

طلا ۳ - جنہوں نے اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا مارا ہے ان کے واسطے یہ عام طلا ہے - قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴/

سوماوتی - عورتوں کے سفید پانی جریان - لیکوریا سیلان رطوبت کی اکسیر دوائی ہے - قیمت تین روپیہ - نمونہ ۱۲/

بال سنگھ - بچوں کی امراض بدہضمی قبض دست کھانسی بخار وغیرہ کے واسطے بینظیر دوائی ہے - قیمت ایک روپیہ - نمونہ ۴/

سارسنت مرکب - پرانا آتشک جب خون خراب کر دے یہ دوائی خون صاف کر کے جسم کو کندن کر دیتی ہے - قیمت دو روپے نمونہ ۸/

سوزو شفا - سوزاک کی بینظیر دوائی جلن سوزش وغیرہ اول ہی دن موقوف - چند دنوں میں بالکل آرام آتا ہے - قیمت ایک روپیہ - نمونہ ۴/

دوائی بواسیر ۳۱ - خونی و بادی ہر قسم کی بواسیر کیواسطے بینظیر ہے - سالوں کی بیماری دنوں میں دور - قیمت دو روپیہ - نمونہ ۴/

دوائی طحال ۲ - تاپ تلی کے واسطے بینظیر دوائی ہے - ہاضمہ کو تیز کرتی ہے - قیمت ۱۲/ نمونہ ۴/

کرکول - ہاضمہ کی بینظیر دوائی ہے - بھوک بڑھاتی اور معدہ و آنتوں کی تمام تکلیف دور کرتی ہے - قیمت ۶۰ گولی دو روپیہ - ۳۰ گولی ایک روپیہ نمونہ ۴/

ونت ورچن - جلاب کیواسطے بینظیر ہے جیسے جلاب لیتے ہیں - اس سے اچھی طرح ہو جاتا ہے - قیمت ایک روپیہ - نصف ۸/ نمونہ ۲/

آرام جان - جن کو قبض دائمی رہتی ہے - وہ ان کو کھایا کریں - آہستہ آہستہ بیماری دور ہو جائیگی - قیمت ۳۲ گولی ۱۲/ - ۱۶ گولی ۸/

نندھارس رجسٹرڈ - سخت سے سخت اور پرانے سے پرانے اسہال پیچش سنگرہنی وغیرہ چند یوم میں کافور - اکثر ایک ہی خوراک سے دست پیچش وغیرہ کو آرام آتا ہے - ہیضہ کے دست و قے کو بھی نافع ہے - قیمت فی تولہ ایک روپیہ - ۶ ماشہ ۸/

عرق بخار رجسٹرڈ - موسمی بخار - ملیریا ہر قسم روزانہ تپ - چوتھیا وغیرہ سب اس ایک شیشی کے ۳ دن کھانے سے قطعی دور ہو جاتے ہیں - قیمت فی شیشی خوراک تین یوم صرف آٹھ آنے ۸/

درد شکن رجسٹرڈ - اس دوائی کی ایک ہی پڑیہ کھانے سے ۵ منٹ کے اندر چاہے کسی کام کا درد ہو اور آنکھ - دانت - ناک - کان - کمر - جوڑ وغیرہ کسی جگہ درد ہو جاتا رہتا ہے - قیمت صرف ۱۲/ - نمونہ ۴/

نیلادور - ان گولیوں سے افیون کی عادت چھوٹ جاتی ہے - سینکڑوں چھوٹ چکے ہیں - قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ

انکھ روشن - آنکھوں کی تمام امراض دھند - جالا -

پانی خارش وغیرہ کو اکسیر ہے - قیمت فی تولہ ۱۲/ - ۶ ماشہ ۸/

چیت موہنی رجسٹرڈ - چہرہ کے بدنما داغ کیل - چھائیاں وغیرہ دور ہو کر چہرہ صاف ہوتا ہے اور چھائیاں نہیں پڑتیں - قیمت صرف ۱۲/ - نمونہ ۴/

دل پسندی رجسٹرڈ - یہ بٹنا ہے جو چہرہ کو چمکاتا ہے - اور داغ کیل وغیرہ کو دور کرتا ہے - چہرہ بالکل صاف ہو جاتا ہے - قیمت فی شیشی ۱۲/ - نمونہ ۴/

بال اڑانے کی بے نظیر دوائی - اس دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑ سے دور ہو جاتے ہیں - قیمت فی ڈبیہ ۸/ - نمونہ ۱/

منجن ۱ - دانتوں کی امراض مثل خون جانا پانی نکلنا - درد دنداں اور بدبوئے دہن کو نافع ہے - قیمت صرف ۴/ - نمونہ ۱/

بلبل پھول تیل (رجسٹرڈ) - بالوں پر تمام تیلوں کا سرتاج ہے - بالوں کو نرم و ملائم کرتا ہے - سیاہی کو قائم رکھتا ہے - صرف خوشبو ہی نہیں - مقوی دماغ بھی ہے - قیمت ایک شیشی بارہ آنے ۱۲/

خط و کتابت و تار کا پتہ :- امرت دھارا ۳۲ - لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہندو جاتی پر آریہ سماج کے اپکار - صفحہ ۳۹ سے آگے

اور سپناسی کا آدرش بتایا - سوامی جی نے سویم بھی کسی ستھان پر مٹھ ستھاپت ہنیں کیا اور نہ وہ کسی سماج کے پردھان بنے - وہ بھی جگت اور دھرتی سے جاتی کی سیوا کرتے رہے

ایک ایشور واد کا اپدیش ہندو جنتا ایک ایشور کو چھوڑ کر کروڑوں دیوی دیوتاؤں کی پوجا میں لگی ہوئی تھی - سوامی جی نے اس کا کھنڈن کر کے ایک ایشور کی پوجا کا اپدیش دیا - ستھان ستھان پر شاستر ارتھ کر کے لوگوں کو مورتیوں سے نیائے کے لئے ادیوت کیا - اس پرکار مرت شرادھ کی پرتھا پر آگھات کر کے سچے ویدک دھرم کا اپدیش دیا -

اچھوت ادھار:- آج کل مہاتما جی اچھوت ادھار کرنے میں جان سے لگے ہوئے ہیں - ان کے اس آندولن سے ہندو سماج میں جاگرتی آگئی ہے - پرنتو اسپرشتیا نوارن اور دلت ادھار و شدھی کا یہ پرچار سب سے پہلے آریہ سماج کے پرچار کا ایک انگ رہا ہے - اس میں کوئی اپو کتی نہیں کہ رشی دیانند ہی اس آندولن کے ورتمان یگ میں پرتھم پرورتک تھے - جیسے کہ فرانس کے سپر سدھ وچارک رومن رولینڈ نے بھی سویکار کیا ہے :-

"DAYANAND WOULD NOT TOLERATE THE ABOMINBLE INJUSTICE OF THE EXLSTANCE OF UNTOUCH ABLES AND NO BODY HAS BEEN A MORE ORDENT CHAMPION OF THEIR RIGHT"

سوامی دیانند نے یہ بتایا کہ کیول چار ہی ورن ہیں - ان میں شودر بھی اچھوت نہیں - ویدک سدھانتوں کے انوسار اسپرشیہ کوئی بھی نہیں ہے - اس پرکار آریہ سماج نے آرمبھ سے ہی اچھوت ادھار کا پرشنسنیہ کاریہ کیا ہے

استری جاتی کا ادھار:- کوئی سمیہ تھا جبکہ بھارت میں ودشی استریاں بھی پرشوں کے سمان آدر پاتی تھیں پرنتو ہندو جاتی کے پتن کال میں استریوں کو شکشا دینا پاپ سمجھا گیا - بال وواہ نے ہندو سنتانوں کو نربل اور شکتی ہین بنا ڈالا تھا - ہندوؤں میں ودھواؤں کا دواہ کل کے ناش کا کارن سمجھا جاتا تھا - اس سے سماج کو وناش دوشت ہونے لگا - اس درا وستھا کو دیکھ کر رشی کو انیت دکھ ہوا - انہوں نے استریوں کو شکشا دینے بال وواہ کو روکنے کے لئے بل پوروک یتن کیا - رشی نے پردہ کی وناشکاری پرتھا پر آگھات کرتے ہوئے استری جاتی کے ساتھ کئے جا رہے انیائے کو روکا - پشچم کی جو لہر استریوں کو سوتنترتا اور سمانتا دینے کے لئے چلی ہے - اس کے بھارت ورش میں آرمبھ ہونے سے پوروہی دیانند نے ویدوں کے آدھار پر استریوں کو اچیہ شکشا دینے اور پردہ کو ہٹانے کا اپدیش دیا - استری جاتی کے ادھار کے لئے ویدک وواہ پدھتی کا پرتی پادن کیا - اور بتایا - کہ یوا وستھا میں سویمبر کی ریتی سے وواہ ہونا چاہیئے - اس اور سوامی دیانند اور آریہ سماج کا کیا ہوا کاریہ پرشنسنیہ ہے

پشچم سے پورب کی اور:- سنہ ۱۸۷۰ کے لگ بھگ - بھارت واسی پاشچاتیہ سبھیتا کے بہت دلدادہ ہو گئے تھے - سکولوں اور کالجوں کے نوجوک ودیارتھی ان کی سائنس اور فلاسفی کو پڑھ کر ان کے حامی ہو گئے تھے - وہ اپنے دیش کی سبھیتا اور سنسکرتی کو گھرنا کی درشٹی سے دیکھنے لگے تھے - اس آنکھ دکھانے والی نسک داستان سے آریہ سماج نے ان کا ادھار کیا - اور بتایا - کہ بھارت ورش سمت آریہ سنسار کا دھرم گورو رہا ہے - اس نے ہی انیہ دیشوں کو سنسکرتی اور سبھیتا کا پاٹھ پڑھایا ہے - آج پرادھینتا کے کارن ہماری یہ درگتی ہوئی ہے - یوروپ وگیان اور کلا میں پرگتی کر رہا ہے - لیکن یہ ابھی کل کا بچہ ہے اس نے پردھ پتامہ بھارت سے ہی تو سب کچھ سیکھا ہے - اس لئے ہمیں لجت ہونے کی ضرورت نہیں - ہمیں اپنا سر گورو سے اونچا اٹھائے رکھنا چاہیئے - ہمیں اپنے پراچین ساہتیہ اور کلا آدی کو پنر جیوت کرنا چاہیئے - یہ اتم ایمان اور اتم وشواس کا پاٹھ سروپرتھم آریہ سماج نے ہی ہندو سنتانوں کو پڑھایا ہے رشی نے دیا نیتا - راشٹریتا اور سوراجیہ کی اچھا کا بیج ہمارے دلوں میں جاگرت کیا ہے - سارانش یہ کہ مانسک شاریرک اور سماجک روگ ہندو سماج میں سینکڑوں برسوں سے گھر کر چکے تھے - انہیں دور کرنے کا یتن آریہ سماج نے کیا - لوگوں کا دھیان سنیہ دھرم کی طرف کھینچا مانسک داستان سے ہیرٹ نوجوانوں کا دھیان پشچم سے ہٹا کر پورب کی اور اور درشان سے بھونت کی اور کیا - ان میں آتم وشواس دیش پریم اور پراچین آریہ سنسکرتی کے گورو کے بھاؤ بھرے - پراجت ہونے کے ستھان پر وجیتا ہونے کا مول منتر پڑھایا

امکمل سوسائٹی - صفحہ ۴ سے آگے

ہمارے ملک میں غلامی کی وجہ سے کھشاتر دھرم کا ابھاؤ ہے - دلیری بہادری و حوصلہ دیرینہ غلامی سے آہستہ آہستہ دور ہو رہے ہیں - آتما کو گیتا کے اپدیش انوسار امر ماننے والے ہندو اپنے جسم و جان کو اتنا عزیز سمجھتے ہیں کہ موت سے خوف زدہ ہو کر بھیرو و کائر بن گئے ہیں - تناسخ و آواگون کے ماننے والے ہم موت سے بچے کھاتے ہیں - یہ نظارہ قابل افسوس ہے - اہنسا پرم دھرم کے غلط اپدیش نے ہمیں اور بھی کمزور کر دیا ہے - تشدد بعض حالتوں میں گناہ اور بعض میں دھرم ہے - اس کا جائز استعمال حالات پر مبنی ہونا چاہیئے - مگر بدھ و جین اہنسا کے پرم دھرم کو ہم حد سے زیادہ پالن کرنے سے کھشاتر دھرم کو جو قوموں کو زندگی بخشنے والا ہے - کھو بیٹھے ہیں - جنگ سے ڈرنا نہیں چاہیئے جنگ بعض حالتوں میں قوم کے لئے ضروری چیز ہوتی ہے - جیسے ورزش جسم کے واسطے دنیا کی ہر ایک قوم اپنے آپ کو جنگی طور پر مضبوط بنا رہی ہے - جنگی بیڑوں ہوائی جہازوں و فوجوں کو دن بدن مضبوط بنایا جا رہا ہے - ہمارا ہندوستان بے بسی کی حالت میں ہے -

کوئی سوسائٹی مکمل نہیں ہو سکتی جب تک دو طاقتیں یعنی گیان و کھشاتر بل موجود نہ ہوں - آریہ سماج اپنے گیان کی وردھی کے لئے بہت وسائل استعمال کرتا رہا ہے - مگر کھشاتر بل پیدا کرنے کے لئے اس نے پریتن نہیں کیا - سبھیتا و پالیٹکس دھرم سے علیحدہ نہیں - یہ دھرم کا انگ ہے - دھرم کی تعریف ہمارے شاستر کاروں نے یہ کی ہے - کہ دھرم وہ ہے جس سے دینی و دنیوی دونو پرکار کی ترقی نصیب ہو - ہم پر لوک موکش پراپتی کے سادھن سوچتے رہے ہیں - آؤ اب ہم پالیٹکس کو بھی اپنا دھرم کا انگ سمجھ کر دنیاوی ترقی حاصل کرنے کے لئے سنسارک بل پراپت کرنے کے لئے تیار ہو سکے - میدان میں بھی اپنا دماغ و وقت خرچ کریں - آریہ سماج ادھورا ہے - اس کو مکمل اگر آپ کرنا چاہتے ہیں - تو وید بھگوان کے رکھشا کے انوسار نیتا گی - تپسوی مہاتما پیدا کرو مگر ساتھ ساتھ اس میں سیواجی گورو گوبند سنگھ - رانا پرتاپ - بندہ بیراگی بھی پیدا کرو - ایسے آدمیوں کے ابھاؤ میں آریہ سماج اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکے گا - پرماتما کرے - کہ ہمارے دیش میں سچے براہمن اور سچے کھشتری پیدا ہوں - جو کہ دیش کو اپنے سہیوگ سے آزاد کرا دیں -

اور ترقی کے شنگھرش پیدا سے جلد لیجا دیا ہندوؤ یزدلی تیاگو - کھشاتر دھرم کا پالن کرو بھیرو نا گناہ ہے کیونکہ آتما کو دھوکہ دیتی ہے - اگر ہمارے پاس پولیٹکل طاقت نہ ہو گی - تو ہم ترقی نہیں کر سکیں گے

رشی واکیہ

سچ تو یہ ہے - کہ اس انیت چندر روزہ میں برائی آگیا کر کے لابھ سے خود بھی محروم رہ کر اپنا اور انیہ کو رکھنا منشی پن سے باہر ہے !!

"امرت دھارا"

بیماری تکلیف تشویش و ترددسے بچاتی ہے - ہمیشہ پاس رکھو نقالوں کے دھوکہ سے بچو - ہمیشہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی اصلی امرت دھارا خریدو - قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ - نصف شیشی عہ - نمونہ صرف ۸/ مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ "امرت" مفت منگوا دیں

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :- امرت دھارا ۳۲ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دیانند کی یاد میں

(از منشی رام ناتھ جی رشک ہیڈ ماسٹر آریہ مڈل سکول بنگہ)

اے کتابِ معرفت کے رازِ بابِ معرفت — تیری سیرت سے مزین ہے کتابِ معرفت
آسمانِ معرفت کے آفتابِ معرفت — تیری ہستی تھی سراپا اک سحابِ معرفت

رہنمائے خلق تھا تو قوم کا سردار تھا
ظلمت آبادِ جہاں میں مطلعِ انوار تھا

اے حقیقت کے شناسا اے حقیقت آشنا — منکشف تھا تجھ پہ رازِ ہستیِ ارض و سما
پیکرِ نور و ضیا تھا مخزنِ صدق و صفا — اے خدا کی راہ میں خلقِ خدا کے رہنما

داغِ عصیاں سے سراسر پاک تھا دامن ترا
عرشِ اعظم نام ہے جس کا وہ تھا مامن ترا

ظالموں کے ظلم نے جب زور پکڑا تھا یہاں — اور ہم پہ ہو رہی تھیں سختیوں پر سختیاں
سنگِ ایماں نظر آتے تھے ہندو بیکساں — مٹنے والا تھا یہیں ہندوان کا نشاں

دستگیری کے لئے تو آ گیا میدان میں
تیری آمد کی خبر سے جان آئی جان میں

آتے ہی تو نے دکھایا ایسا جلوہ وید کا — گوشے گوشے میں نظر آیا اجالا وید کا
ہو گیا چاروں طرف دنیا میں چرچا وید کا — خوب لہرایا زمانے میں پھریرا وید کا!

از سرِ نو مردہ تن میں جان پیدا ہو گئی
قوم کے چہرے پہ قومی شان پیدا ہو گئی

مفت!

رشی کی سہ رنگی دلکش تصویر

ان اصحاب کو دیوالی کے ایڈیشن میں مفت دی جائیگی۔ جو ماہِ نومبر کے آخر تک اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں گے۔ یہ تصویر نہایت شاندار اور آپ کے کمرہ کی زینت بننے کے لائق ہے۔

(مینیجر "پرکاش" - لاہور)

دولتمندی کی شاہراہ پر لیجانے والی

مفید و بہترین کتابیں

"رہنمائے درزیاں" ہر وضع قطع فیشن و طریق پر ہر ایک قسم کے لباس کی سلائی۔ کٹائی کے مفصل طریقے اس میں درج ہیں۔ اس کتاب کی مندرجہ ہدایات پر عمل کرنے سے معمولی سے معمولی انسان بھی فن خیاطی کا ماہر کامل بن سکتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

"گنجینۂ دولت" اس میں دیسی انگریزی سیاہیاں۔ دیسی انگریزی صابن قلم ساز ہر قسم دھاتوں کی ساخت ہر قسم کی وارنش تیار کرنے آئینہ پر قلعی چڑھانے بسکٹ مٹھائیاں اچار مربے چٹنیاں اطریفل معجون جوارش علاوہ ہر قسم کے عرق شربت اور عطر تیل بنانے کے آسان طریقے درج ہیں قیمت صرف ۸/

"اصولِ تجارت" اس میں وہ تمام تجارتی اصول و کاروباری طریقے درج ہیں۔ کہ جن کی مدد سے معمولی عقل کا انسان بھی فنِ تجارت میں کافی مہارت حاصل کرسکتا ہے اور آرام و آسائش سے زندگی بسر کرسکتا ہے قیمت ہر دو حصہ ۱۲/

"تجارت کی کنجی" عرف "دولت کا خزانہ" اسمیں صنعت و حرفت کے سینکڑوں نسخے اور دولت کمانے کے طریقے بتلائے گئے ہیں۔ قیمت صرف بارہ آنہ

"ترقی کرو" اس کے مطالعہ سے سست الوجود انسان کے دل میں بھی اولوالعزمی اور شجاعت کی امنگیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ قیمت صرف ۱۲/

کامیاب خاوند معروف بہ پریت کی ریت ۱۲/ رسالہ کاشت آلو ۴/ آئینہ قوت باہ ۸/ بچوں کا آئینہ ۸/ ہم کہانیاں ۵/ چتوڑ کی بربادی ۳/ چینی جاگتی مورتیں ۶/ راجپوت کی بیٹی ۸/ جمیل دنتا کی شہادت یا جنگ قلعہ چتوڑ ۳/ خوش نصیب دوست ۱۲/

ملنے کا پتہ: دیوان چند گنگا رام تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور

ایک عجیب چمتکار

میٹھا پھل رجسٹرڈ یعنی (نعمتِ عظمیٰ)

اس کے کھانے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ لڑکی پیدا ہو تو دام واپس۔ قیمت دس روپیہ علاوہ کسی تصدیق کی ضرورت نہیں صرف یہی لکھنا کافی ہے۔ کہ لڑکی ہوئی ہے۔ قیمت واپس کردی جائے گی۔ ہزاروں بار تجربہ کی جا چکی ہے۔ آپ بھی نوٹ کرلیں۔ بوقتِ ضرورت طلب فرماویں۔ یقیناً پرماتما چاند سا بیٹا عطا فرمائے گا

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔

امرت دھارا /۳۲ لاہور

ایک تازہ رائے

جناب مینیجر صاحب! ماہِ اپریل میں جو ادویات منگائی تھیں۔ ان میں سے ایک واقعی میٹھا پھل بھی تھا جو کہ بندہ نے خاص طور پر اپنی بیوی کیلئے منگوایا تھا سو آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور خوشخبری دیتا ہوں کہ ایشور نے بندہ کے گھر میں لڑکا عنایت کیا ہے۔ جو کہ خوش و خرم صحت ور اور خوبصورت ہے پہلے بندہ کے ہاں ۵ لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں۔ ایشور نے پنڈت جی کو خاص دماغ عطا کیا ہے کہ انسانوں کا بھلا کریں

(ایچ - ایم - ٹھاکر سکھر)

المشتہر مینیجر امرت دھارا دفتر امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رانی دھوپ (Regd)
رتن دھوپ (Regd)
رتوانجلوں ہون سامگری
مشہور کارخانہ
سیتارام آریہ اینڈ سنز
دھوپ سامگری والے

لاہور
راجا دھوپ (Regd)
مہارانی دھوپ (Regd)
تھوک مال کے خریداروں کو خاص رعائت دیجاتی ہے

رِشی دیانند

جب گردشِ دنیا سے بدحال ہمارا تھا + ڈوبا ہوا بھارت کی قسمت کا ستارا تھا
عالم کی نگاہوں میں دلدوز نظارہ تھا گرداب میں کشتی تھی اور دُور کنارا تھا
آفات کی سینوں میں اِک آگ دہکتی تھی
ہر قلبِ پریشاں پر بجلی سی چمکتی تھی

سندر کا تشفہ ہم ماتھوں کو لگاتے تھے بچوں کو پریتوں کے افسانے سناتے تھے
بھارت کے سپوتوں کو کمزور بناتے تھے خود قوم کی گردن پر تلوار چلاتے تھے
دن رات مزاروں پر سر اپنا پٹکتے تھے
رشیوں کے پسر لاکھوں دنیا میں بھٹکتے تھے

اک شورِ الم برپا بھارت میں سراسر تھا کھینچے ہوئے بیکس پر تلوار ستمگر تھا
نالوں سے یتیموں کے ہنگامۂ محشر تھا فریاد سے بیوہ کی ماتم کدہ گھر گھر تھا
عالم کے کلیجوں پر شمشیر سی چلتی تھی
ہر قلبِ پریشاں سے اک آہ نکلتی تھی

دو روز کے طفلک کی ہوتی تھی یہاں شادی کرنے پہ تُلے تھے ہم یوں قوم کی بربادی
لُٹتی تھی جوانی اور انصاف تھا فریادی تھا اپنے مقدر کو روتے کلجہاں عادی
بیوائیں کروڑوں پھر ہوتی نہ یہاں کیونکر
اور خمِ الم گھر گھر ہوتی نہ یہاں کیونکر

پرلوک کی حسرت میں کاشی میں جو آتے تھے مکتی کیلئے خود کو آرے پہ چڑھاتے تھے
سانپوں کی پرستش میں سرمایہ لٹاتے تھے ان پوچ خیالوں میں ہم عمر گنواتے تھے
یہ منظرِ پر غم جب سوامی کو نظر آیا
اک چوٹ لگی دل پر جی رنج سے بھر آیا

سوچا کہ غریبوں کی تکلیف مٹا دیجے گرداب میں بیڑا ہے ساحل پہ لگا دیجے
بھارت کی امیدوں کی گلزار دکھا دیجے بچھڑے ہوئے بھائی کو بھائی سے ملا دیجے
پریم اور صداقت کا آدرش دکھا دیجے
سوئی ہوئی بھارت کی تقدیر جگا دیجے

ویدوں کی رچاؤں کی گنگا ہو رواں یکسر بھگتی کے ترانے ہوں خلقت کی زبانوں پر
نالوں سے یتیموں کے ہو جائے جہاں مُضطر ہمدرد ہوں دُھو کے سب خورد و کلاں مل کر
رہتے ہوں تپسوی بھی پربت کی گپھاؤں میں
ہو رنگ نیا پیدا بھارت کی فضاؤں میں

شیروں کی طرح پھر وہ میداں میں نکل آئے ویدوں کے علم سارے سنسار میں لہرائے
مظلوم ستمگر کے پنجوں سے نکلوائے منہ فق ہوا ظالم کا اغیار بھی گھبرائے
کیا داد کوئی دیگا اُس ہمت عالی کی
صد مرحبا سوامی جی صد مرحبا سوامی جی

(رنجور)

شیر مارکہ

موم بتیاں

موہن:- پتاجی! آپ کھلونے اور مٹھائی تو لائے۔ مگر موم بتیاں کہاں ہیں؟
پتا- یہ دیکھو موہن! کیا تم شیر کی تصویر کو نہیں پہچانتے؟
موہن- جی ہاں! خوب پہچانتا ہوں۔ آہا دس پیکٹ ہیں۔ اتنے ہیں تو سارا گھر جگمگا اٹھے گا۔
پتا- ہاں بیٹا! یہ نہایت عمدہ سودیشی۔ ہندوستان کے کارخانوں میں ہندوستانیوں کے ہاتھوں سے بنی ہوئی موم بتیاں ہیں۔ جب کبھی تم بازار میں موم بتی لینے کیلئے جاؤ۔ تو پیکٹ پر شیر کی تصویر ضرور دیکھ لیا کریں۔
مشہور و معروف شیر مارکہ موم بتیاں ہر جگہ استعمال کریں
(نقلی مال سے بچیں)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دیپ مالا کے دو سندیش

از ہر دیال شادؔ

بے انصافی کے مقابلہ میں انصاف کو۔ ظلم کے مقابلہ میں مظلومیت کو۔ اسینہ کے مقابلہ میں ستیہ کو اور ادھرم کے مقابلہ میں دھرم کو فتح ہوئی۔ راون مارا گیا۔ رام کی فوج ظفر موج میں خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ حق بحقدار رسید۔ رام نے تخت و تاج بھبھیکشن کے حوالے کیا۔ اور خود اجودھیا واپس آیا۔ رعایا کی خوشی کا ٹھکانا نہ رہا۔ جشن منائے گئے۔ جگیہ رچائے گئے۔ اور گھر گھر چراغاں ہوا۔

دیپ مالا محض رام کی راون پر فتح کی یادگار نہیں۔ بلکہ اس نے ہندو جاتی کو ایک سبق دیا وہ سبق جو اسکی زندگی کا آدھار ہے "ظلم مت کرو۔ لیکن اگر کوئی تم پر ظلم کرے۔ تو اسے سہن بھی نہ کرو ظالم کو اس کے ظلم کی سزا نہ دینا بھی پاپ ہے" اگر ہندو جاتی جیوت رہنا چاہتی ہے۔ تو اس کو اسی سندیش پر عمل کرنا ہوگا۔

(۲)

یہی دیپ مالا کی رات تھی۔ ہندو جاتی کا بچہ بچہ خوشی میں جامہ سے باہر ہو رہا تھا۔ ہندوستان کے طول وعرض میں ہزاروں چراغ جل رہے تھے۔ لیکن ایک چراغ۔ وہ چراغ جس نے اپنی روشنی سے ہندوستان کا کونہ کونہ منور کر دیا تھا جس کی روشنی امریکہ اور جرمنی تک پھیل گئی تھی۔ راجپوتانہ کے ایک ریگستانی مقام پر چراغ سحری بنا ہوا ٹمٹما رہا تھا۔ وہ چراغ بجھ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہندوؤں کے گھروں میں جلتے ہوئے ہزاروں چراغوں کی روشنی بھی مدھم پڑ گئی۔ ویانند ویدک گیان کا سورج تھا۔ جو اودے ہونے کے تھوڑے عرصہ بعد دیپ مالا کی ایک رات کو چھپ گیا۔ چھپ گیا۔ لیکن اپنے نور سے آریہ جاتی کے قلب منور کر گیا۔ بھگوان دیانند کا سندیش کیا تھا۔ "ستیہ اور گیان پھیلانے کے لئے اگر جان بھی دینی پڑے تو دریغ نہ کرو"

دیپ مالا نے ہندو جاتی کو دو سندیش دئے۔ ایک وہ جو بھگوان رام نے اپنے عمل سے دیا۔ اور دوسرا وہ جو بھگوان دیانند نے دیا۔

دیپ مالا

(از بجنتی شور بلال اختر ایڈیٹر "کہکشان" امرتسر)

نرالی شان سے نمودار آیا دیپ مالا کا
زبانِ خلق پر ہر سو ہے چرچا دیپ مالا کا

دئیے روشن ہوئے ہیں پھر خوشی کے آج گھر گھر میں
ہوا چاروں طرف ہے پھر اجالا دیپ مالا کا

دئیے ہیں منظرِ حیرت قطاروں میں دوالی کے
عجب ہے دید کے قابل نظارا دیپ مالا کا

نظر میں پھر گئی ہے روشنی حسنِ چراغاں کی
تصور میں کھچا رہتا ہے نقشا دیپ مالا کا

زمینِ ہند پر ہے حکمرانی دیپ مالا کی
رواں چاروں طرف ہے آج سکہ دیپ مالا کا

تڑپ ہے برق کی ہر شعلۂ حسنِ چراغاں میں
فلک پر بن کے چمکا ہے شرارا دیپ مالا کا

جدھر دیکھو ادھر اختر ہے اک جھرمٹ چراغوں کا
لگا ہے آج کل ہر سمت میلا دیپ مالا کا

ہماری شاخ دہلی میں نئی سڑک پر کھل گئی ہے

رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا ۶؍

سنسکار ودھی ۳؍

اردھ شتابدی کے موقعہ پر ستیارتھ پرکاش مفت بانٹ کر گھر گھر پھیلائیے

ایک سو خریدنے پر فی جلد ۴؍

پانچ سو کے خریداروں کے نام ٹائٹل پر چھاپ دئے جاوینگے

مہرشی دیانند کا مستند و مکمل جیون چرتر مجلد ۶؍ بغیر جلد ۵؍ ✦ چاروں وید معہ ہندی انوواد ۴ جلدوں میں فی جلد للعہ مستقل گراہکوں سے ۳؍

چرک معہ ہندی انوواد ۳ جلدوں میں فی جلد للعہ

یوگ مارگ ۳؍ — جیون پتھ ۵؍ — وید اپدیش ۸؍ — ویدمیں استریاں ۸؍

بھارتیہ سماج شاستر عہ؍ — یجر وید گٹکا ۱۲

انکے علاوہ اور ہر قسم کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں بہت کفایت سے ملتی ہیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر منافع کمائیے۔ اور وید پرچار کا ثواب بھی مفت میں لیجئے۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سوامی دیانند اور انکا زمانہ

(از پروفیسر گلشن رائے جی ایم۔اے وائس پرنسپل سناتن دھرم کالج لاہور)

جب سوامی دیانند جن کا اصلی نام مول شنکر تھا، گجرات کاٹھیاواڑ میں پیدا ہوئے۔ تو ہندوستان کی ایک عجیب قسم کی حالت تھی ان کی پیدائش سے ایک پشت پہلے لارڈ ولزلی کی فتوحات نے سلطنت برطانیہ کو تمام ہندوستان میں پھیلا دیا۔ مغلیہ خاندان کی اب کوئی حکومت نہیں رہی۔ اور اب ہندوستانی تہذیب و تمدن کا ٹکراؤ مغربی تہذیب و تمدن سے شروع ہوا۔ عیسائیوں کا غلبہ اب بڑھنا شروع ہوا۔ اور انگریزی تعلیم نے ہندوستانیوں کی نظر مغرب کی طرف موڑ دی۔ جب بھی دو تہذیبوں کا آپس میں ٹکراؤ ہو تو یہ قدرتی امر ہے۔ کہ نئی تحریکیں شروع ہوں۔ مذہب میں جلیسی بناوٹ میں رسم و رواج میں عقیدوں میں بھاری تبدیلیاں ہوں۔ انیسویں صدی کے شروع میں جب انگریزوں نے مرہٹوں پر فتح حاصل کی۔ اور کوئی ہندوستانی طاقت ان کا مقابلہ نہ کر سکی۔ تو لوگ یہ محسوس کرنے لگے۔ کہ شاید مغربی تہذیب و تمدن میں کوئی ایسی افضل چیز ہے۔ جس نے ان کو ہندوستان کو مغلوب کرنے میں امداد دی۔ اور ہندوستانی تہذیب و تمدن میں کوئی ایسی کمی ہے جس سے ہندوستان مغلوب ہو سکا۔ اس لئے اس زمانہ کے ہندوستانی مغربی تہذیب کے شیدا ہوئے اور اچھے اچھے خاندان کے ہندوستانی یہ سمجھنے لگے۔ کہ ہندوستانیوں کی پستی کا باعث ہندوستان کے مذاہب ہیں۔ اور یورپ کی ترقی کا سبب عیسائی مذہب ہے۔ انگریزوں کی علمداری کے ابتدائی زمانہ میں جب ہندوستانیوں نے انگریزی تعلیم شروع کی۔ تو یہ تعلیم دینے والے اکثر عیسائی پادری لوگ ہی تھے۔ اور انہوں نے اپنے ہندوستانی طالب علموں کو اچھی طرح سے ذہن نشین کرا دیا تھا۔ کہ یورپ کی ترقی کا راز عیسائی مذہب ہے۔ لہٰذا بڑے بڑے گھرانوں کے ہندو جوق در جوق عیسائی ہونے شروع ہوئے۔ اور تمام ملک میں مغربیت کی ایک لہر چل پڑی اس لہر کو اگر کسی شخص نے پہلی مرتبہ روکنے کی کوشش کی ہے۔ تو وہ سوامی دیانند تھے انہوں نے یہ محسوس کر لیا تھا۔ کہ اگر یہ مغربیت کی رو ہندوستانیوں کے دل پر قبضہ کرے۔ تو تمام پرانی آریہ سبھیتا جس کے بنانے میں ہندوستان کے رشیوں اور منیوں نے ہزارہا برس صرف کئے تھے۔ ختم ہو جائے گی۔ جس طرح سے آجکل مصر کی پرانی سبھیتا۔ فلسطین کی پرانی تہذیب اور یونان کے پرانے ہنر صرف آثار قدیمہ کی کھدائی سے ہی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اسی طرح سے ہندو سبھیتا کی بھی حالت ہوتی۔ لہٰذا سوامی دیانند نے ہندوستان کی اور ہندوؤں کی بڑی بھاری سیوا کی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس زبردست رو کو روکا۔ اور ہندوؤں کے دلوں میں ان کی اپنی پرانی تہذیب اور تمدن کی عظمت کو بٹھایا۔ غیر آریہ سماجیوں کو سوامی دیانند کے مذہبی عقیدوں سے اور ان کے ... پرستش سے کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ لیکن انہیں یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہوگا۔ کہ سوامی دیانند نے ہندوؤں کو عیسائی ہونے سے اور مغربی تہذیب میں ڈوبنے سے بچایا ہے۔ اور یہ خدمت کوئی تھوڑی خدمت نہیں۔

رشنی واکیہ۔ جیسی میری عقل۔ جتنا میرا علم ان مذاہب کی بنیادی کتابیں دیکھنے سے ہوا ہے۔ اس کو سچائی کے سامنے پیش کرنا مناسب سمجھا۔ چونکہ گمشدہ وگیان کا دوبارہ حاصل ہونا آسان نہیں ہے۔ رو رعایت چھوڑ کر اسکو دیکھنے سے سچا جھوٹا مت سبھا کو ظاہر ہو جائیگا۔ اسی مہرشی کا کہنا ہے کہ اگر الیکار نہ مانیں۔ تو مخالفت بھی نہ کریں۔ کیونکہ میرا ارادہ کسی کا نقصان یا دشمنی کرنے کا نہیں ہے۔ بلکہ سچ جھوٹ کے فیصلہ کرنا ہے۔ جب تک نسل انسانی سے باہمی جھوٹے مذہبوں کا جھگڑا نہ چھوٹیگا۔ تب تک ایک دوسرے کو راحت نصیب نہ ہوگی۔

دیوالی کی رات

جناب جھنہ بشمبر ناتھ راحت امین آبادی امرتسر

مدعا چشم راحت آشنا حاصل ہے آج | شادماں آمد سے دیوالی کی اپنا دل ہے آج
دلآویزی کس قدر ہے قدرتاً اس رات میں | ایک بیتابی سی پیدا ہے مرے جذبات میں
دیکھ کر یہ منظر جاں بخش دل مسرور ہے | تیرگی شب لباس نور میں مستور ہے
شوق پر وجد طاری ہے طبیعت باغ باغ | بخشتے ہیں روشنی آنکھوں کو یہ روشن چراغ
آج جو رونق عیاں ہے بام و در سے کیا کہیں | کیا ہو حاصل ہمیں ذوق نظر سے کیا کہیں
پھوٹ نکلا اس کی آمد سے ہے رنگ کائنات | بڑھ گئی ہے عظمت سب راتوں سے دیوالی کی رات

سد راہ ذوق عمل میں موسم باراں نہیں
اب کوئی قالب برنگ قالب بے جاں نہیں

صرف اس اخبار (   ) کا حوالہ دیکر

آپ اب بھی ہمارے سدھ مکردھوج کی قیمت میں چار آنہ فی روپیہ کی خاص رعایت لے سکتے ہیں

چند روز ہوئے۔ صرف تین دن کیلئے اپنے مشہور عالم "ہیرے اور سونے والے سدھ مکردھوج" کی قیمت میں چار آنہ فی روپیہ کی خاص رعایت کا اعلان کیا گیا تھا۔ لیکن وقت گذر جانے پر اب تک بھی رعایت کے حصول کیلئے فرمائشیں آ رہی ہیں۔ ایسے ایسے الفاظ میں۔ کہ نہ رعایت دی جا سکتی ہے۔ اور نہ جواب دیا جا سکتا ہے۔ چار و ناچار فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ناظرین کو چند روز اور اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دے دی جائے۔ لہٰذا اس اخبار کا حوالہ دیکر اپنی فرمائش اخبار ہذا کی تاریخ اشاعت سے آٹھویں دن تک بھیجیں۔ تو آپ کو اپنے سدھ مکردھوج کی قیمت میں اب بھی چار آنہ فی روپیہ کی خاص رعایت مجرا دیدی جائیگی لیکن نوٹ کر لیں۔ کہ اس حوالے کے بغیر نہ رعایت مجرا دی جائیگی اور نہ کوئی شکایت سنی جائے گی۔

آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ لاہور کا "ہیرے اور سونے والا"

سدھ مکردھوج

جاڑے کے موسم میں تیس سال سے اوپر عمر کے کمزور مرد عورتوں کی اعصابی کمزوری کے لئے بلاشبہ عجیب و غریب تحفہ ہے۔ جو باقاعدہ استعمال سے تین ہی ماہ میں کایا پلٹ دیتا ہے اور گذشتہ تہائی صدی میں لاکھوں مایوسوں کی ناامیدی کو امید سے بدل چکا ہے

چونکہ قیمت میں بھی رعایت کر دی گئی ہے اور استعمال کا موسم بھی شروع ہے

اس لئے اب کے آپ کو بھی اس کے استعمال سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے

اصلی قیمت ۴۸ خوراک برائے ۴۸ یوم) دس روپے۔ رعایتی قیمت ساڑھے سات روپے وخرچ ڈاک الگ

شفاخانہ آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گمٹی بازار لاہور (قائم شدہ ۱۹۰۵ء)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانند کے رِن سے ہم کس طرح اُرِن ہو سکتے ہیں؟

(لیکھک دھرم دیوجی شاستری دلیپتی شرد ہانند دل ڈیرہ دون)

رشی دیانند نے ویدک سنسکرتی اور سبھیتا کا پنر اُدھار کرنے کے لئے ہی آریہ سماج کی استھاپنا کی تھی۔ آریہ سماج کے پرارمبھک کاریہ کو دیکھ کر سنسار بھی یہ سمجھنے لگ گیا تھا۔ کہ رشی دیانند کے کاریہ کو آریہ سماج پورا کرے گا۔ پرنتو آریہ سماج کا جو حال ہوا۔ وہ دھرموں کے اتہاس میں ایک نئی پہیلی ہے۔ ایک شتابدی سے بھی کم سمے کے اندر اندر اس دھارمک سنستھا کا پتن ہی ہے دوڑنا اور اب سوچنا بہت اچنبھا کی بات ہے۔

رشی دیانند نے جو کاریہ بھار ہمارے اوپر ڈالا تھا۔ اس کو "سنکشیپ" سے ہم وید پرچار کر سکتے ہیں۔ پرنتو میں آریہ سماج کے نیتا کہے جانے والے ویکتیوں سے کیا پوچھنے کا ساہس کر سکتا ہوں۔ کہ انہوں نے اس کرتویہ کو کہاں تک پالن کیا ہے۔ کیا ویدک کی سنستھاؤں کو جنم دینے اور جیسے تیسے چلانے کی نیتی سے ہم رشی دیانند کے رِن سے اُرِن ہو سکتے ہیں۔

آچاریہ شنکر جیا نا بدھ آچاریہ یا مانح آدی مہانو بھاوؤں کے انویائیوں اور شِشیوں نے اپنے آچاریوں کے بعد ان کے سدھانتوں کا کس پرکار پرچار کیا۔ تتھا ان کے گرنتھوں کا کس پرکار بھاشیہ کیا وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ سنسکرت کے ودوان یہ سمجھ سکتے ہیں کہ پراچین سنسکرت گرنتھوں میں استھان استھان پر کس پرکار بودھ گرنتھوں کا ذکر ملتا ہے۔ یدیپی اب بدھ دھرم بھارت ورش سے لپت ہی ہو گیا ہے۔ تتھاپی ان گرنتھوں کو دیکھ کر اور ان کا ذکر براہمن گرنتھوں میں پاکر گیات ہوتا ہے۔ کہ اس سمے دگگ آدی بدھ پنڈتوں نے اپنے آچاریوں کے سدھانتوں کو پشٹ کرنے کے لئے کس پرکار نین کیا تتھا اچھے ساہتیہ کا نرمان کیا۔ کیا کوئی آریہ پرتی ندھی سبھا اتھوا ودوان چھاتی پر ہاتھ دھر کر کہہ سکتا ہے کہ رشی دیانند کے سدھانتوں کا تتھا وید کا اسی پرکار ہم نے بھاشیہ کیا۔ جس پرکار کہ شنکر آچاریہ کے شِشیوں نے اپنے گرو کے بھاشیہ کا آریہ سماج نے تو رشی دیانند کے وید بھاشیہ پر بھی بھاشیہ نہیں کیا۔ اور شنکر آچاریہ کے بھاشیوں پر انیکوں بھاشیہ ٹیکائیں ہو چکی ہیں۔ رشی دیانند کا بھاشیہ بہت سنکشپت ہے۔ اور بھاشیہ کے بنا سادھارن جنتا ان سے کوئی لابھ نہیں اٹھا سکتی۔ اس لئے میں آریہ جنتا سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ رشی دیانند کے رِن سے اُرِن ہونے کے لئے مکھیہ اپاؤ۔ ویدک ساہتیہ اند رشی دیانند کے وچاروں کو ادھک سپشٹ کرنا ہی ہے۔ ورنتان ہر نالی ارکھنات وکھیان آدی ستھائی چیز نہیں۔ ستھائی چیز تو ساہتیہ ہے۔ جو امر ہوتا ہے۔ جسکو دیکھ کر ہماری آگے آنیوالی سنتتی آریہ سماج کے پتت ہو جانے پر بھی اتنا تو کہہ سکیگی۔ کہ ہمارے پوروجوں نے رشی کے رِن سے اُرِن ہونے کا بھرسک پریتن کیا۔

کہا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں ودوانوں کی کمی ہے۔ پرنتو میں زور دار شبدوں میں کہوں گا۔ کہ ایسا کہنے والے وہی ویکتی ہیں۔ جو سویم ودوان نہ ہو کر ودوان بنے بیٹھے ہیں۔ آریہ سماج میں ودوان نہیں۔ اور وہ رشی دیانند کے رِن سے اُرِن ہونے کی اچھیا ہی کر سکتے ہیں۔ پرنتو ان سے آریہ جنتا لابھ نہیں اٹھا رہی۔ واستو میں آریہ سماج کا constitution ہی اس پرکار کا ہے۔ کہ اس میں شدھ براہمن ودوان کام نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے آریہ جنتا کو تیاگی ودوان براہمنوں کو اپنانا چاہیئے۔ اسی پرکار وہ اپنے کرتویہ کا بھی پالن کر سکے گی۔

میں آریہ سماج کے ودوان براہمنوں سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ سب اکٹھے ہو کر ایک بدھ بھکشوؤں کی طرح ایک سنگھ بنا کر اس کاریہ کو کریں۔ آریہ جنتا تو سہایتا کرنے کے لئے تیار ہے۔ سمار آدی دلیش لوچنز اند شدھ ہونا چاہیئے۔ اس میں کام کرنے والے سچے معنوں میں براہمن ہونے چاہئیں۔ کاش کہ ہم اپنے کرتویہ کو پہچانیں۔

رشی واکیہ:۔ یہ قول درست ہے۔ کہ راجاؤں کے راجہ زمیندار وغیرہ محنت کرنے والے ہیں۔ اور راجہ ان کا محافظ ہے۔ اگر رعایا نہ ہو۔ تو راجہ کس کا؟ اور راجہ نہ ہو۔ تو رعایا کس کی۔ دونو اپنے اپنے کاموں میں آزادانہ مشترکہ محبت کے کاموں میں ایک دوسرے کے پابند ہیں۔

ترانۂ عمل!

از ۔۔۔ تارا

(۱)

جہاں بھر کو ویدوں کا امرت پلا دو
پلا دو

جو مدّت کی ہے تشنہ کامی بجھا دو
بجھا دو

رشی کے مشن کے لئے مرنے والو
رشی اور ویدوں کا دم بھرنے والو

(۲)

بھلا دو یہ نفرت کی باتیں بھلا دو
بھلا دو

محبت کے سینے میں شمعیں جلا دو
جلا دو

رشی کے مشن کے لئے مرنے والو
رشی اور ویدوں کا دم بھرنے والو

(۳)

اُٹھو اور باطل کو نیچا دکھا دو
دکھا دو

کہ اک بار پھر نعرۂ حق لگا دو
لگا دو

رشی کے مشن کے لئے مرنے والو
رشی اور ویدوں کا دم بھرنے والو

(۴)

"بگل" حریّت کا بجا دو بجا دو
بجا دو

پڑے وقت تو سر بھی اپنے کٹا دو
کٹا دو

رشی کے مشن کے لئے مرنے والو
رشی اور ویدوں کا دم بھرنے والو

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی جیون کی کچھ گھٹنائیں

ستیہ وادی کمشنر صاحب نے سیٹھ جکمی نارائن سے کہا۔ "آپ کے پنڈت جی سخت کھنڈن کرتے ہیں" یہی بات سیٹھ صاحب نے سوامی جی سے کہی۔ دوسرے دن سوامی جی نے کمشنر صاحب کی موجودگی میں نربھیتا سے فرمایا "لوگ مجھے کہتے ہیں ستیہ کو ظاہر نہ کرو۔ کلکٹر ناراض ہوگا۔ کمشنر اپرسن ہوگا۔ گورنر سزا دے گا۔ چکرورتی راجہ بھی ہماری سچی بات سے کیوں نہ ناراض ہو ہم تو ستیہ ہی کہیں گے۔ یہ شریر انتیہ ہے۔ نشٹ ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ کون ہے۔ جو آتما کو ناش کر سکتا ہے۔ جب تک مجھے ایسا بہادر دکھائی نہیں دیتا میں یہ سوچنے کے لئے ہی تیار نہیں کہ سچ کو دباؤں گا یا نہ۔

(۲)

نڈرتا:- فرخ آباد میں ایک شخص شراب پی کر آیا۔ سوامی جی سے تکرار کرنے لگا۔ فحش کلامی پر آمادہ ہوگیا۔ آریہ پرشوں نے اس کو مارا معلوم تھا کہ وہ دعوے اگر نے والا ہے۔ سوامی جی سے کہا گیا کہ آپ کو گواہی دینے عدالت میں جانا پڑے گا۔ آپ نے فرمایا "ہم تو ستیہ ہی کہیں گے۔ کہ یہ شخص شراب پی کر آیا۔ آریہ پرشوں نے جوتوں سے مارا" لوگوں نے کہا "پھر تو ہمارا جرمانہ ہو جاویگا" رشی بولے۔ "ہم اسلیئے نہیں کہہ سکتے"

(۳)

کھنڈن:- ریاست ادے پور میواڑ میں رانا نے کہا "آپ مورتی پوجا کا کھنڈن نہ کریں۔ کئی لاکھ کی گدی سنبھال لیویں اور مہنت بن جاویں" جواب میں بولے "آپ مجھے دھن کا لالچ دے کر پربھو کی آگیا سے بےمکھ کرنا چاہتے ہیں"

(۴)

معقول جواب:- ایک بار آپ کو بین باندھے سٹیشن پر ٹہل رہے تھے۔ سٹیشن ماسٹر نے انجنیئر صاحب کے کہنے پر سوامی جی سے نویدن کیا کہ برآمدہ میں آرام کرسی پر بیٹھیں۔ میم صاحبہ ناراض ہوتی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ صاحب سے کہدو کہ میں اس زمانہ کا آدمی ہوں جبکہ آدم اور حوا ننگے باغ عدن میں پھرا کرتے تھے"

(۵)

پرہیز:- ہر دوار میں ایک بار سماوھی اوستھا میں سوامی جی کے پاؤں کو ایک استری نے چھو دیا جھٹ اٹھ کر دیوی کی طرف پیٹھ کر کے کہا۔ "ماتا پھر ایسا نہ کرنا۔ تم اپنے پتی دیو کی سیوا کیا کرو۔ آپ نے بین لا کر ہی شین نہیں کیا جاگئے رہے کہ کہیں سپنے میں بھی استری کے درشن نہ ہوں"

(۶)

ماتر ہی شکتی کا سنمان:- سوامی جی ایک بار ایک ساتھی پنڈت کے ہمراہ بازار سے گذر رہے تھے۔ ایک ٹھاکر دوارہ کے پاس سے نکلے کہ ایک کنیا وہاں کھڑی تھی۔ ناستک پنڈت فوراً بول اٹھا کہ دیکھو سوامی جی آپ نے دیوتا کے آگے سر جھکا لیا ہے۔ آپ نے کہا سمجھ کہ ماتری شکتی کے مان کے آگے سر جھکایا ہے۔

(۷)

مورتیاں گنگا میں:- جو بھی سوامی جی کے نکٹ آیا سوالات پوچھے لاجواب ہو کر گیا۔ اور شکست تسلیم کی۔ ایسا ایک شاستری نے ساتویں روز شکست مان کر سوامی جی کے چرنوں میں سر رکھ دیا اور اپنی مورتیاں گنگا میں بہا دیں۔

(۸)

ادوتیہ پنڈت:- جالندھر میں پنڈت دلیپ چند کا اتنا مان تھا۔ کہ ہر ایک دھرم کاریہ میں ان کی پوسٹھا کی جاتی تھی۔ جب سوامی جی نے مورتی پوجا کا کھنڈن کیا۔ تو پورانک پنڈتوں نے سوامی جی سے شاستر ارتھ کرنے کو کہا۔ لیکچر میں پنڈت جی کو لے جایا گیا۔ سوامی جی نے لیکچر کیا۔ اور آخیر میں شنکا سمادھان کے لئے موقعہ دیا تھا لیکن کسی نے کوئی سوال نہ اٹھایا۔ لوگوں نے راستہ میں پوچھا۔ پنڈت جی! آپ نے کوئی سوال نہ پوچھا تھا وہ بولے "جس طرح شیر گرجتا ہے۔ اور اس کی گرج کو سن کر بھی گیدڑ بھاگ جاتے ہیں اور کسی کو منہ کھولنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اسی طرح اس ودیا کے

رباعی

مادر بھارت کا تو فرزند تھا
کیا کہوں کتنا دانش مند تھا
تیرے دل میں وہی چیزیں تھیں چھپیں
ایک دیا تھی دوسرا آنند تھا

نمبر؟

۱۹۳۶ء کے کیلنڈر

تیار ہوگئے ہیں۔ وہ اصحاب جو کیلنڈر فروخت کر کے کافی منافع اٹھانا چاہتے ہیں۔ فوراً آرڈر دے کر مال منگوا لیں ———

ڈائری اردو سردار سوجان سنگھ خورد و کلاں و انگریزی ہر قسم تیار ہیں۔ فہرست مفت طلب کریں ———

کیلنڈر روزانہ اشتہار تقسیم کرانے کی نسبت اپنے کیلنڈر بانٹیئے۔ یہ موزوں جگہ پر مستقل طور پر پورے ایک سال کے لئے اشتہار ہوگا کیلنڈ نمونے کا سیٹ جس میں ایک درجن کیلنڈر اور چالیس تصاویر ہیں ورنرخ مبلغ ۲/ اور خرچ ڈاک ۱۲/ کے بذریعہ وی پی طلب کریں۔ نمونہ ناپسند ہونے پر ایک ہفتہ میں واپس کر سکتے ہیں۔ خرچ ڈاک وضع کر کے بقایا قیمت واپس دیجاتی ہے:-

بلاک آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کا پیکنگ نہایت اعلے ہونا چاہیئے۔ پیکنگ و تجارتی فہرستوں کیلئے و دیگر ہر قسم کے بلاک ہمارے ہاں سے بنوائیں۔ ہمارے بلاک عمدہ اور پختہ ہوتے ہیں کیونکہ یہ اعلے مال سے تجربہ کار کاریگروں سے بنوائے جاتے ہیں ہمارے تیار شدہ بلاک کلکتہ کے کارخانوں کے تیار شدہ بلاکوں کے مقابلہ میں بہترین ہوتے ہیں۔ نرخ رعایتی ہیں:-

لیبل دوکاندار جو پیکنگ پر زیادہ خرچ نہ کرنا چاہتے ہوں انکی سہولیت کیلئے ہم نے سینکڑوں قسم کے رنگدار لیبل تیار کئے ہیں لیبلوں کے نمونے مبلغ ۴/ علاوہ خرچ ڈاک کے بذریعہ وی پی طلب کریں۔ ناپسند ہونے پر ایک ہفتہ کے اندر واپس کر سکتے ہیں۔ خرچ ڈاک کاٹ کر قیمت واپس کر دی جائے گی۔

چھپائی اور ربڑ کی مہریں۔ دفتری کاغذات و دیگر ہر قسم کی چھپائی کا نہایت اعلے انتظام ہے۔ اپنا آرڈر بھیج کر ہمارے دیرینہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں

منیجر اردو بلٹس پریس انارکلی۔ لاہور ٹیلیفون نمبر ۳۷۲۱

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کس پرکار اُنتی کرے؟

(لیکھک لالہ سنام رلے جی ایم اے سابق ایڈیٹر "بندے ماترم" لاہور)

آریہ سماجیوں اور نیز مختلف ستیہ وادی وِدوانوں کی سمتی ہے کہ گت شتابدی میں دھرم اور سماج کے کھشیتر میں سوامی دیانند جی سب سے بڑے سنشودھک ہو گزرے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کا تو یہ وِشواس ہے۔ کہ یدی ہندو جاتی۔ بھارت ورش اور سکل سنسار کا اُدھار ہو سکتا ہے۔ تو اس کا کیول مارگ سادھن رِشی دیانند کا بتلایا ہوا مارگ اور اُن کے اُدیشیہ جیون کا انوکرن ہے۔ واستو میں یدی کوئی بھی منشیہ پکشپات کو تلانجلی دے کر سوامی جی کے گرنتھوں کا اوَلوکن کرے۔ اور اُن کے اُدیشیہ جیون کو دھیان میں لائے۔ تو اسے انوبھو ہو گا۔ کہ مانو شری سوامی جی ہندوؤں۔ بھارت واسیوں اور سمست منشیہ ماتر سے بار بار یوں کہہ رہے ہیں:۔

"اے پراچین ہندو جاتی! امت متانتروں نے تیرا بیڑا غرق کر رکھا ہے۔ انہیں چھوڑ اور ویدک دھرم کی شرن لے۔ جس نے کروڑوں ورش پہلے سنسار کا شاسک بنائے رکھا۔ اور شانتی تتھا آنند کا راجیہ رہا ہے جس و حرکت ہی کے دیوی دیوتاؤں کو گنگا میں بہا دے۔ اور سرو شکتیمان پرماتما کو پوج۔ اس سے تیرے اندر وہ ہمّت اور حوصلہ پیدا ہو گا۔ کہ تو اسے اپنے ادھیکار میں جان ہی نہیں سکتی۔ چلو چار پنتوں کی پوتھیوں کو الماریوں میں بند کر دے اور وید روپی سورج کی چمک سے اپنے ہردے اور مستشک کو پرکاشت کر۔ شنکھلنا بیچ ترین اور تامسک پربھوں کو یک دم دور کر دے۔ اور حرکت میں آ۔ اپنے کروڑوں دلت بھائیوں کو گھر نکلنے مت ٹھکرا۔ بلکہ انہیں گلے لگا لے۔ یہ تیری ڈھال ثابت ہوں گے۔ یہ تجربہ بل سے ودھواؤں کا وجود میں آنا روک۔ اتھوا اُن کا پُنر وواہ کر۔ جنم مولک۔ ذات پات کی دیوار کو تحس نحس کر دے۔ اور گن۔ کرم اور سوبھاو کی اٹوٹ چٹان پر کھڑی ہو جا۔ پرماتما کا گایتری منتر ہر سمے ہردے میں رکھ۔ نانا پرکار کی بولیوں بانیوں اور بھاشاؤں کی بجائے سنسکرت تتھا ہندی بھاشا کو ان کا شرومنی استھان دے۔ مانس۔ مدرا وا بہو ہانی کلرک پدارتھوں کا تیاگ کر اور نِل ورد رہنگ اور بُدھی پرکاشک وستوؤں کا سیون کر۔ کاٹھرتا اور بھیرو پن کا جامہ اُتار اور شیو ویر تا دھارن کر۔ ۔۔۔۔ انیادی انیادی"

مرلے بھارت نواسیو! آپس میں مل جاؤ۔ سہن شیلتا کو دھارن کرو۔ ہندوؤ! او جھ کو چھوڑو۔ اُونچ نیچ کے بھاو چھوڑ دو۔ کھان پان میں دوسروں سے گھرنا کے ویوہار کر دو لے مسلمانو! گن۔ کرم اور سوبھاو کے جھنڈوں کو پہچانو۔ ملپ کیڑے کی طرح کب تک دوسروں پر ملو گے؟ نور و کباب کا خیال چھوڑ کر پنپنا کرو۔ عقل سے کماؤ۔ اپنے ہم مذہبوں کی خاطر سچائی اور انصاف کا خون نہ کرو۔ ذرا ذرا سی بات پر آنکھیں لال نہ کرو۔ سب سے مفید جانور گئے کو نہ مارو۔ سویشن دروہ کو سب سے بڑا گناہ سمجھو۔ مذہب کو عقل اور سائنس کے خلاف مت ظاہر کرو۔ غیر مسلموں کو بھی اُسی خدا کا بنایا ہوا سمجھو۔ آزادانہ طور پر سوچو کسی انسان یا کتاب کے سامنے اپنے ضمیر کو مت گرو رکھو۔ ۔۔۔۔ وغیرہ وغیرہ"

"اے سنسار نواسیو! اے منشیہ ماتر! اے مغربی دنیا! سنسار میں علم بڑھ گیا۔ مگر مکاری اور ریاکاری دور نہیں ہوئی۔ سائنس نے بڑی جولانیاں دکھائیں۔ مگر اخلاقی نے ترقی نہ کی۔ دولت بے انداز پیدا ہو گئی۔ لیکن بھوک اور افلاس دور نہیں ہوئے۔ اقتصادی ترقی نے اپنا نوا یکسر بنا دیا۔ مگر رنگت کے مکروہ امتیازات نے پیچھا نہیں چھوڑا۔ نباتات تک میں زندگی ثابت ہو گئی۔ مگر بھائی بھائی ایک دوسرے کے خون کا پیاسا رہا۔ مکان و زمان کا فاصلہ اُڑ گیا۔ مگر دلوں کا تفرقہ دور نہیں ہوا۔ قانون ترقی کر گیا۔ مگر سچائی کا نام مٹ گیا۔ زبان تیز ہو گئی۔ مگر حقیقی جذبات چھپتے گئے۔ کیا تمہارے پاس اس اوستھا کو دور کرنے کا کوئی علاج ہے؟ اگر نہیں ہے۔ تو ویدک دھرم کا مجرب نسخہ آزماؤ۔ اس سے لوک اور پرلوک دونوں میں سکھ ہو گا۔ ۔۔۔۔۔"

مندرجہ بالا سطور سے سپشٹ ہے۔ کہ رشی دیانند جی کے پاس تمام دکھوں کو دور کرنے کی دوا ہے۔ اور اس دوا کے دینے والا آریہ سماج ہے لہٰذا جوں جوں آریہ سماج ترقی کرے گا۔ توں توں سکھ اور شانتی پھیلتے چلے جائیں گے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کس طرح ترقی کرے؟

ترقی کا اُپائے

اس کا ایک ہی طریقہ ہے۔ وہ یہ۔ کہ حالات زمانہ کا جائزہ لے کر اپنے پروگرام کو بنائے۔ اگر آریہ سماج وربمان پرستھتی کی پروا نہیں کرے گا۔ اور لکیر کا فقیر بنا رہے گا۔ پرانی رٹ کو نہیں چھوڑیگا۔ تو اس کی ترقی رکی رہے گی۔ لیکن اگر یہ اپنی اندرونی سپرٹ کو سولہ آنے برقرار رکھتا ہوا۔ بیرونی جامہ کو کلیتہً بدل ڈالے۔ یا اس میں ضروری تبدیلی کرے۔ تو اس کی ترقی کی رفتار بلاشبہ بڑھ سکتی ہے۔ مثلاً

۱۔ جب تک میدان اقتصادیات میں کشمکش موجود ہے۔ شانتی کبھی نہیں پھیل سکتی۔ مختلف منڈیوں پر قبضہ کرنے کی خاطر انتہا درجہ تک ۔۔۔ تیل۔ کوئلہ اور لوہا کی خاطر ملک ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوں گے۔ یہ اقتصادی جنگ یہ دھکم پیل ہمیں کبھی چین نہ لینے دے گا۔ آج کل زندگی کی جڑ دھرم میں نہیں بلکہ اقتصادیات میں ہے۔ اور جو قوم اس حقیقت کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ وہ دوسروں کی غلام ہو کر رہتی ہے۔ آریہ سماج مندر میں ہم شانتی پاٹھ پڑھتے ہیں۔ مگر دوکان یا دفتر میں آ کر ہم اقتصادی جد و جہد کے گرداب میں بُری طرح پھنس کر دوسروں کی بھلائی اور سچائی کو بالکل بھول جاتے ہیں:۔

۲۔ ہمارے دھرم شاستروں میں سچائی کا درجہ سب سے اونچا ہے ؎

سانچ برابر تپ نہیں جھوٹ برابر پاپ
جاں کے ہردے سانچ ہے تاں ہردے پربھو آپ

سوامی جی نے سچائی کی تعریف یوں کی ہے کہ جو چیز جیسی ہو۔ اس کو ویسا ہی جاننا۔ ویسا ہی ماننا اور ویسا ہی کہنا اور کرنا۔ اور یہ ستیہ خواہ بیوہارک روپ میں ہو۔ خواہ ادھیاتمک گیان کے روپ میں ۔۔۔۔۔

ایک وکیل کو جس طرف سے زیادہ روپیہ مل جائے۔ اسی طرف اسے سچائی نظر آنے لگتی ہے۔ ایک بیکار گریجویٹ کو جس سکول میں نوکری مل جائے۔ اسی سکول کے سنچالکوں کے دھرم کا وہ معتقد بن جاتا ہے۔ ایک پرچارک کو جو سبھا یا سوسائٹی زیادہ روپیہ دے۔ اور کام تھوڑا لے۔ اسی کا راستہ وہ اختیار کر لیتا ہے۔ میونسپل کونسل اور اسمبلی کے انتخابات میں تو ہماری ایسی قلعی کھلتی ہے کہ توبہ ہی بھلی۔ رائے دہندگان بھی کھول کر جھوٹ بولتے ہیں۔ خود امیدوار خود ستائی اور مخالف کی عیب جوئی میں کمال کر دیتے ہیں۔ موجودہ ہندوستان میں نہ بیوپار کے میدان میں اور نہ دھرم کے کھشیتر میں سچائی نظر آتی ہے۔ اس لئے آریہ سماج جس کا آدھار ستیہ پر ہے۔ کیونکر پھیلے؟

۳۔ آریہ سماج کی تعلیم یہ ہے۔ کہ ہر شے کا آدھار اور انتم اُدیشیہ پرماتما ہے۔ اس لئے ہر کام پرماتما ارپن کیا جاتا ہے۔ مگر مغرب والے ہر چیز کو انسان کے تابع کہتے ہیں۔ ان کے لئے سب کچھ انسان ہی انسان ہے۔ اگر چیچک کے ٹیکہ کے لئے گائے کے خون یا گوشت کے خون کی ضرورت لاحق ہوئی ہے۔ تو کبھی گریز نہیں کیا گیا۔ اگر انسان کو جوان بنانے کے لئے بندروں کے غدود کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ تو انسان ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ بندروں سے غدود نکالے گئے ہیں۔ اور انسانوں میں بھی گوری رنگت والے انسان کا درجہ افضل ہے۔ جہاں ہمارے لئے پرماتما سرو شکتیمان ہے۔ وہاں مغرب والوں کے لئے بم اور مشین گن سرو شکتیمان ہیں۔ اب آریہ سماج کس طرح ثابت کر سکتا ہے۔ کہ پرماتما سرو شکتیمان ہے۔ معمولی سپاہیوں اور چپڑاسیوں سے ڈرنے والے ہندوستانی پرماتما کی سرو شکتیمانتا کا عملی طور پر کیا ثبوت دے سکتے ہیں؟

۴۔ آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند نے ہمیں بتلایا۔ کہ اپنا راجیہ یدی برا بھی ہو۔ تو بھی ودیشی اچھے راجیہ سے اچھا ہے۔ جننی جنم بھومی سورگ سے بھی بہتر ہے:۔

مگر اب آریہ سماج کی وہ حالت نہیں رہی سرکاری امداد پر گزارہ کرنے والی سنستھاؤں کے کارن اسے سرکار کا ہمنوا بننا پڑا ہے۔

۵۔ سوامی جی مہاراج نے ویدوں کے آدھار پر سپشٹ شبدوں میں فرمایا ہے۔ کہ بغیر یوگ ابھیاس کے منشیہ پرماتما کو نہیں پا سکتا۔ اور نہ ہی ستیہ ودیا گراہت کر سکتا ہے۔ لیکن یوگ ابھیاس کے لئے جہاں یم اور نیم آوشیک سادھن ہیں۔ وہاں کمائی کی پوترتا بھی اتنی ہی آوشیک ہے۔ مگر فی زمانہ "پراگندہ روزی پراگندہ دل" والا معاملہ ہو رہا ہے۔ پاپ کی کمائی والے کے اندر ایشور کا پریم اُتپن ہی نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے منو بھگوان نے فرمایا ہے:۔

"تمام پاکیزگیوں سے کمائی کی پاکیزگی سب سے پوتر ہے":۔

ویدک دھرم کی توسیع کے لئے ضروری ہے کہ سوامی جی کے "ویوہار بھانو" پر عمل ہو۔ اضطراب دینے والی اقتصادی کشمکش کا خاتمہ ہو۔ سچائی کی نشوونما کے لئے موافق فضا پیدا ہو۔ ایشور بھگتی اور یوگ ابھیاس کے لئے نہ صرف بسر روزگار کمانے میں دن رات ختم نہ ہو جایا کریں بلکہ ساذھن بھی پوتر ہوں:۔

ودیاؤں کی سوتنترتا اور نر بھیتا کے لئے دیش کی آزادی لازمی ہے:۔

پرائیویٹ جائداد کے مسئلہ کے مقابلہ میں یہ ضروری ہے۔ کہ چاروں آشرموں پر سولہ آنے عمل ہو۔ وغیرہ وغیرہ +

آریہ سماجی سنتیہ کا ویوہار نہیں کرتے۔ بان پرستھ اور سنیاس نہیں لیتے۔ وواہ شادی گن۔ کرم اور سوبھاو کے مطابق نہیں رچاتے۔ کلا کوشل یا سادہ جیون سے دیش کے افلاس کو دور نہیں کر پا کر سکتے۔ برہمچریہ سے برتھ کنٹرول اور مانو اپکار کے سمر تھکوں کو نیچا نہیں دکھلاتے۔ تو آریہ سماج کی اُنتی کیونکر ہو؟

آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں اور نیتاؤں کو کھلے بندوں حالات زمانہ کا جائزہ لیکر اپنا ۔۔۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سچائی کا دیوتا رشی دیانند

ادب لطیف

(۱)

جب بھارت کے "گورستان" میں گناہ کی ظلمت چھا گئی۔ جب مذہبی کاررواں گمراہی کی غربت میں ٹھٹک کر رہ گیا۔ جب گلستان خارستان ہو کر نظر آنے لگا۔ جب دھرم نقش برآب ہو گیا۔ جب گناہ عریاں ہو کر دنیا میں رقص کرنے لگا۔ جب نفرت کی پرستش ہونے لگی۔ اور محبت ایک لفظِ غلط بن کر بھارت کی لغت سے مٹ گیا۔ جب بت پرستی کا دور دورہ ہو گیا۔ خدا پرستی کے چراغ دل کے فانوسوں کے جلتے بجھ گئے۔ ریاکاری کی عزت ہونے لگی۔ اور حق گوئی کی ذلت! اسوقت آیا تھا:۔

سچائی کا دیوتا رشی دیانند

(۲)

جس وقت مذہبی کتابیں طاقِ نسیاں پر رکھی گئیں۔ پیسہ کو مذہب بنا لیا گیا تھا۔ جب مندروں سے امیر آدمیوں کے مکان اونچے تعمیر ہونے لگے۔ جب سینہ میں دل نہ تھا۔ بلکہ پتھر رہ گئے۔ جب منہ میں زبان نہ رہی۔ بلکہ قینچی ہو گئی۔ جب نگاہوں میں شرم کی بجائے گستاخی نے گھر کر لیا۔ جب بازوؤں میں رکھشا کے بل کی بجائے صرف آزادی کی طاقت پیدا ہو گئی۔ جب پاؤں مہاتماؤں کے درشن کو نہیں۔ بلکہ برائی کی منزل کی طرف گامزن ہو گئے۔ اور ...... پھر

اسوقت آیا تھا۔ سچائی کا دیوتا رشی دیانند

(۳)

جب اچھوت ہندو قوم سے ایک خارج حصہ خیال کئے جانے لگے۔ جب ودھواؤں کی جگر سوز نوائیں اور دل دوز فضائیں زمیں سے اٹھ کر آسمان تک پہنچ گئیں۔ جب بت پرستی کی حکومت اور نفرت کا زمانہ آ گیا۔ جب پریم نے نفرت کی بھیانک صورت اختیار کر لی۔ جب بیہودہ رسم ایک خیال۔ سدھار ایک خواب سے تعبیر اور ترقی نقش برآب ہو گئے۔ جب بھارت کا باغ اجڑنے کو تیار ہو گیا۔ ...... پھر

اسوقت آیا تھا۔ سچائی کا دیوتا رشی دیانند

(۴)

جب یاس کے کلہاڑے سے تمنا کا درخت کاٹ دیا۔ جب دھرم ایک عقدۂ لاینحل ہو کر رہ گیا۔ جب پجاری کا خدا اچھوت کے خدا سے جدا ہو گیا۔ جب نفرت کی ندی پریم کی متاع کو بہا کر لے گئی۔ جب سدھارکوں کو داد کی بجائے پتھر ملے۔ جب بھارت ورشیوں کے درمیان بغض کی خلیج حائل ہو گئی۔ جب من کے مندر کی پریم کی شمع بجھ گئی۔ اور بیرونی مندروں میں تیل کے دئیے جلنے لگے۔ جب

مذہب کی کشتی حوادث کے بھنور میں گھر گئی۔ ہاں مجھے یاد ہے:۔

اس وقت آیا

سچائی کا دیوتا رشی دیانند

قمر جلال آبادی

ناظرین پرکاش کیلئے ایک نادر موقعہ

اپنے جیون کی پریم بوٹی

طاقت کا ایک عجیب و غریب لاثانی فقیری نسخہ

ناظرین:۔ آج میں آپکی خدمت میں ایک ایسا تحفہ پیش کرنا چاہتا ہوں جس سے مایوس لعلاج انسانوں کی زندگی میں ایک نئی روح پیدا ہو جائیگی دلیل اسکی یہ ہے کہ میں وہ تحفہ پیش کروں۔ میں اپنی زندگی کے واقعات اور تحفہ مذکور کے کچھ فوائد ہدیہ ناظرین کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ کمزور ہیں تو اسکو بنا کر ضرور استعمال کریں۔ استعمال سے تن لاغر کے اندر جسم میں تازہ خون دوڑتا ہوا نظر آئیگا۔ اور بیس روز میں چہرہ سرخ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ اور جا بیس روز میں جریان احتلام یا ذیابیطس جیسی نامرد بیماریاں نیز جسم کی کمزوری دور ہو کر مردہ روح میں ایک نئی زندگی ازسرنو عود کر آتی ہے یہ ہمارا دعویٰ ہے۔ اور ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس سے بہتر دھاتو یا ذیابیطس کی بیماریوں یا طاقت کیلئے اور کوئی بہتر نسخہ اسوقت موجود نہیں ہے چنانچہ اسکے نمونہ میں بڑے بڑے ڈاکٹروں، بیدوں، حکیموں کے متفقہ سارٹیفکٹ موجود ہیں جو بوقت ضرورت پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اسلئے ہم ناظرین پرکاش سے بزور سفارش کرتے ہیں۔ کہ بہر حال اس کو بنا کر ضرور استعمال کریں۔ اور ہماری محنت کی داد دیں نسخہ ہذا ہر موسم میں ہر مزاج والے انسان کیلئے یکساں مفید ہے اب میں اپنی زندگی کے چند واقعات ہدیہ ناظرین کرتا ہوں تاکہ آپ لوگوں کو پتہ لگ جائے۔ کہ میں نے اس نسخہ سے کس طرح فائدہ اٹھایا میں ایک زمیندار کا لاڈلا بیٹا تھا۔ بری صحبت کے باعث جریان و احتلام کی خطرناک امراض میں مبتلا ہو گیا۔ پہلے تو ایک دو سال شرم و حیا ننگ و ناموس کی خاطر اپنا حال چھپائے رکھا مگر جب یہ موذی بیماری نے خوفناک صورت اختیار کی۔ تب میری آنکھیں کھلیں دنیا چاروں طرف اندھیر نظر آنے لگی۔ علاج و معالجہ شروع کیا۔ روپیہ کی افراط تھی اسلئے بڑے بڑے ڈاکٹروں، بیدوں، حکیموں کی مختلف دواؤں سے دوائیں منگائیں اور استعمال کیں مگر بقول شخصے مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر نوبت یہاں تک آ پہنچی۔ کہ میں زندگی سے بیزار ہو گیا۔ اور خودکشی کے منصوبے باندھنے لگے۔

ہمارے گاؤں کے پاس ایک میل کے فاصلے پر ٹیلوں کا ایک اونچا پہاڑی کھڑا ہے اور اس کھڑے پر کبھی کبھی سادھو مہاتما آ گذرتے ہیں اتفاق سے اسی کھڑے پر کالی پیاوار سے ایک سدھ مہاتما یوگیراج آ گذرے۔ اور ایک جھاڑی میں آسن لگا کر بیٹھ گئے گاؤں کے لوگوں نے جب انہیں دیکھا تو گاؤں میں انکی شہرت پھیلا دی۔ کہ کھڑے پر ایک پورے تپسوی مہاتما آئے ہوئے ہیں۔ رفتہ رفتہ انکی شہرت ہمارے علاقہ میں پھیل گئی۔ اور دور دور سے لوگ انکے درشنوں کو آنے لگے چنانچہ اسقدر شہرت سنکر میں بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور انکے درشنوں کیلئے آخر جا حاضر ہوا۔ جونہی میں نے انکے درشن کئے میرا چت گدگد پرسن ہو گیا۔ مہاتما جی سے ایک ہی نظر میں مجھے نہال کر دیا۔ مگر یہ حالت دیر تک قائم نہ رہ سکی۔ کیونکہ جب دوبارہ نظر اٹھا کر انہوں نے میری جانب دیکھا۔ تو میں مارے شرم کے زمین میں گڑنے لگا۔ لیکن مہاتما جھٹ بھانپ گئے۔ اور مجھ سے اسطرح گویا ہوئے۔

مہاتما۔ بیٹا تم بڑے کمزور اور دکھی نظر آتے ہو طبیعت کیسی ہے۔ یہ محبت بھرے الفاظ ابھی ان کے منہ سے بھی نہ نکلنے تھے۔ کہ میں بے ساختہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ مگر انہوں نے نہایت شفقت سے مجھے دلاسا دیا۔ اور کہا۔ بیٹا فقیر جو کچھ تمہارے لئے کر سکتا ہے دریغ نہ کریگا۔ مگر میرا دل نہ مانتا تھا۔ میں اور بھی زور زور سے رونے لگا لیکن اس کامل فقیر کے پریم محبت نے مجھے مجبور کر دیا۔ کہ میں زندگی کے حالات بلاکم و کاست ظاہر کر دوں چنانچہ میں نے اپنی بیماری کا قصہ بلا تامل جوں کا توں ہی بیان کر دیا۔ اس پر انہوں نے میری صداقت و صاف گوئی سے خوش ہو کر مجھے ایک نسخہ عطا فرمایا۔ جسے بنا کر استعمال کرنے کے بعد میں بیس دن میں بالکل تندرست و توانا ہو گیا جس کے بعد کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

نسخہ:۔ اصل ترپھلا کا چورن پانچ تولہ۔ اصلی سورنہ بی سلاجیت ڈھائی تولہ اصلی بھنگ کشمیر چھ ماشہ اصلی سورج چھاپ اکسیر چھ ماشہ اصلی عقرقرحا چھ ماشہ اصلی نیپالی کستوری تولی سیت دوائیوں کو کوٹ چھان کر کھرل میں ڈال دیں۔ اور اوپر سے تیل چینی کا تیس بوند بیر بہوٹی کا تیل بیس بوند۔ صندل آئیل بیس بوند ڈال کر تازہ برہمی بوٹی کے عرق میں بارہ گھنٹہ خوب گھوٹ کر جھڑبیری کے بیر برابر گولیاں بنا کر سایہ میں سکھالیں۔ اور شیشی میں بند کر کے رکھ لیں بس دوائی تیار ہے

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی صبح ایک گولی شام پاؤ بھر گائے کے دودھ میں شکر ڈال کر گولی کو منہ میں چھوڑ کر اوپر سے دودھ پی لیں۔ وہی دوا ہے جسکے استعمال سے میں بیس یوم کے اندر اندر بالکل تندرست ہو گیا تھا۔ دن اور یہاں تک کہ اب ایک مدت گذر گئی ہے پھر کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ ایشور کی کرپا سے اب میرے تین بچے بھی ہیں جو بالکل تندرست و توانا ہیں اسوقت سے ابتک میں یہی نسخہ بنا کر دام کے دام پر دور و نزدیک کے لوگوں کو دے رہا ہوں جس سے سینکڑوں بھائی فیض یاب ہوئے۔ اور ان کی مرادیں بر آئیں۔ بعد دیکھ کر اب ان بھائیوں نے مجبور کر دیا۔ اور مہاتما جی کے فرمان کی جانب میری توجہ مبذول کرائی ہے یہ نسخہ بتلاتے ہوئے انہوں نے مجھ پر فرض عاید کیا تھا۔ کہ یہ نسخہ ہذا کو بذریعہ اخبارات و رسائل ملک کے کونے کونے میں برائے رفاہ عام مشتہر کر دونگا۔ اسلئے میں آج اپنے فرض کی ادائیگی میں بذریعہ اخبارات و رسائل مشتہر کر رہا ہوں۔ تاکہ میرے وہ نا امید برادران وطن اسکو بنا کر فائدہ اٹھائیں جو اپنی جوانی میں مایوس ہو چکے ہیں۔ جو بھائی بنانا چاہیں نسخہ اوپر صاف درج ہے۔ جن بھائیوں کو اس کے بنانے میں کچھ دقت محسوس ہو۔ یا عدیم الفرصتی کے باعث معذور ہوں۔ اور اگر اس کے حیرت انگیز معجزے دیکھنا چاہیں۔ تو ہم سے ہی بنی بنائی منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ اور ہماری محنت و صداقت کی داد دیں۔

چالیس گولی کی قیمت دو روپیہ۔ ۸۰ گولی کی قیمت چار روپیہ محصول ڈاک معاف

بابو شیام لعل رئیس پریم بوٹی آفس ۱۳ اکنیچوسی بازار ضلع اٹاوہ (یوپی)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی بھگتی لیلا

(بقیہ صفحہ ۹)

اہنسا کی تلوار بن جاتی ہے۔ اب وہ تلوار چاہے اس کے ہاتھ سے چلے۔ یا خود اس کی گردن پر پڑے اُسے ایک سی معلوم ہوتی ہے۔ وہ مارنے مرنے دونو کے لئے تیار ہے۔ سکھ اور دُکھ دونو اس کے لئے پربھو کی رحمتیں ہیں۔ وہ دکھ کو ہٹاتا ہے۔ لیکن بے قرار ہو کر نہیں۔ دُکھ کا بھی مزا لیتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی پربھو کی دین ہے۔ کھیل کھیل میں اُسے دُور کر دیتا ہے۔ دیکھنا! اس مستی میں کہہ رہا ہے:-

"ہمارے پربھو گوں کو مت چورا اور مت چوراوے۔ ہمارے گربھوں کا ودارن مت کر۔ ہمارے پتروں کا ودارن مت کر"

دُنیا داروں کے حصے آخر یہی آفتیں ہی آئی ہیں۔ مگر بھگت کی نہ رشتی ہیں یہ بھی سو پربھو لاتا ہے۔ ہمارے کرموں کے پھل کی صورت میں وہی لاتا ہے۔ کس پریم سے بھگت اسے کہتا ہے "اے چور! ہماری چوری نہ کر" یہ تو ہوئی محبت کی زبان۔ وہ ہم کو دل سے کہہ رہا ہوتا ہے۔ ہم ایسے کرم ہی نہ کریں۔ جس سے پربھو کو "چور" بننا پڑے۔ انسان چور اپنے فعل کا ذمہ وار آپ ہے۔ لیکن جہاں تک اس واردات کا تعلق ہم سے ہے۔ ہمارا "چور" پربھو ہے۔ اسی نے ہمیں کرم کی سزا دی ہے۔ پیاری سزا اسی نے ہمارے کرموں کے بدلے ہمارے "گربھوں اور پتروں کا ودارن کیا ہے"۔ مہاتما عیسیٰ نے کہا تھا۔ "یہ کڑوا پیالہ میرے ہونٹوں سے ہٹا لے"۔ اور پھر اُسے پی لیا تھا۔ یہی حالت بھگت کی ہے۔ وہ نہ سزا سے ڈرتا ہے نہ جزا سے دونو کو خوشی سے جھیلتا ہے۔ اور پھر نیک اعمال کی سڑک پر اسی ہلکے ہلکے دل سے چل پڑتا ہے رشی کہتے ہیں:-

"آپ کا تو سوبھاؤ ہی ہے۔ کہ اپنی کرت کو کبھی نہیں چھوڑتے۔ سو آپ سدیو ہم کو سکھ دینگے یہ ہم کو درڑھ نشچے ہے"

رشی کے اس اعتقاد کی شاہد اُن کی ساری زندگی ہے۔ کس توکّل۔ کس عقیدت۔ کس شفقت اور پھر کس بے اعتنائی سے انہوں نے اپنی ساری زندگی خلق خدا کی خدمت میں صرف کر دی۔ اپنی جان شیریں۔ اپنی ہتھیلی پر اُٹھائے اُٹھائے پھرے۔ ان پر آفتیں آئیں۔ اور رحمتیں بن گئیں۔ اُن کی زندگی پربھو کی نذر تھی۔ وہ پربھو کو آنند دے رہے تھے پربھو اُن کو۔ کامیابی یا ناکامی کی فکر سے وہ آزاد تھے۔ وہ نیک اعمال کئے جا رہے تھے۔ اور اُن کا نتیجہ پربھو پر چھوڑ رکھا تھا۔ وہ اپنے اعمال کے نتیجے پر نہیں ۴

آریہ سماج کا اصلی اُپدیش

(بقیہ صفحہ ۱)

سماج کا مجھ پر احسان ہے۔ اس لئے میں خواہ دُور سے ہی سہی۔ لیکن آریہ سماج کی بہبودی اور بہتری کا خواہاں بنا رہتا ہوں۔ میرا حق تو نہیں ہے۔ کہ میں کچھ گزارش کروں۔ لیکن میں اپنے پریم کی وجہ سے مجبور ہوں۔ کہ اس موقعہ پر یہ بنتی کروں۔ کہ آریہ سماج کو کبھی کبھی خود بینی بھی کرنی چاہئے۔ جو کچھ یہ کر سکا ہے۔ وہ تو سب سراہنیہ ہے۔ لیکن اتنے سے کام نہیں چل سکیگا۔ ابھی تو بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ آریہ سماج کے ذمہ ابھی بہت کام باقی ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ میری آنکھیں مجھے گمراہ کرتی ہوں۔ مگر ظاہری صورت میں تو ایسا معلوم دیتا ہے۔ کہ آریہ سماج اب کسی قدر فروعی باتوں پر زیادہ زور دینے لگ گیا ہے۔ اور اصلی باتیں اس کی نظر سے اوجھل ہوتی جا رہی ہیں۔ آریہ سماج کے لئے لوگوں نے روپیہ جی بھر کر دیا ہے۔ آریہ سماج کے انسٹیٹیوشن بھی بے شمار ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ میرا اندازہ غلط ہو۔ آریہ سماج ہمیں وید کی جانب لے جانے میں وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکا۔ کہ جس کی ہمیں توقع تھی۔ اور جس کی ہمیں اشد ضرورت ہے۔ آریہ سماج ہندوؤں کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ یہ قابل قدر جذبہ ہے۔ لیکن آریہ سماج کے جیون کا یہ مقصد نہیں ہو سکتا۔ آریہ سماج کا کام ہے منش ماتر کو اس گیان کی اور لے جانا۔ کہ جس نے سنسار میں روشنی پھیلائی ہے۔ آریہ سماج کا چھوٹے چھوٹے جھگڑوں میں الجھ کر۔ کبھی کانگرس سے ٹکر لے کر۔ کبھی مسلمانوں اور سکھوں سے بگڑ کر مدعا ہرگز پورا نہیں ہو سکتا۔ آریہ سماج تو ایک امرت ہے۔ کہ جس کی تلاش تمام دُنیا کو ہے۔ اگر آریہ سماج نے اپنی تمام طاقت ان معمولی باتوں میں صرف کر دی۔ تو پھر وہ کام کون کرے گا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج اپنی پوری طاقت سے لوگوں کو پرمیشور کا پجاری اور ویدک بھگت بنائے۔ آریہ سماج کسی حالت میں بھی مسلمانوں یا سکھوں یا کسی بھی قوم سے

ہر پربھو کی خالص کرپا پر تیار ہے۔ ہمیشہ پربھو ان پر نہال تھا۔ وہ پربھو پر۔ یہی ان کی بھگتی کی لیلا تھی۔ بھگت کی لیلا پربھو کی لیلا ہوتی ہے۔ تبھی تو انہوں نے اپنی جان پربھو کے ہاتھ میں سونپتے ہوئے کہا تھا "پرمیشور! تو نے اچھی لیلا کی"۔ بھگت کی نظر میں پربھو کی لیلا ہوتی ہی اچھی ہے۔ یہی اس کی بھگتی کی لیلا ہے۔

ورودھ نہیں ہو سکتا۔ دیانند تو ایک پربھو بھگتی سکھانے آیا تھا۔ آریہ سماج کو وہی کام کرنا ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ بہت سے کام ایسے ہیں۔ کہ جن میں لگ جانے سے فوری نتیجہ ملتا ہے۔ لیکن یہ سب گمراہ کن ہیں۔ ان کی وہی صورت ہے۔ کہ جو شراب کی ہوتی ہے۔ آریہ سماج کے نیتا اگر ادھر متوجہ ہوں۔ اور اپنی پوری طاقت سے اس کے اصلی اُپدیش کی پورتی کے لئے کوشش کریں۔ تو بھارت کا ہی نہیں

بلکہ سنسار کا کلیان ہو سکیگا۔ میری تو یہ اچھا ہے۔ کہ بھارت آزاد ہو۔ وید کی مہما بڑھے پرانی ماتر کو سکھ ملے۔ اور ہم سوائے اپنے پربھو کے کسی اور کے رُوبرو اپنی گردن نہ جھکائیں۔ اور نہ دست سوال دراز کریں۔ پربھو کی گود میں بیٹھ کر بھی اگر انسانوں کا محتاج بننا پڑے۔ تو پھر زندگی کا لطف ہی کیا ہے؟

خط و کتابت کرتے وقت پتہ صاف لکھا کریں۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لیمیٹڈ)

صبغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

تکلیف اور اٹھانا نہیں پڑیگا

(REGD) رنگ ٹنک

داد کا مرہم

ایک بار لگانے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا ہو یا پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار کے لگانے ہی آرام ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبی ۳/ محصولڈاک ۲ ڈبی تک ۵/ نمونہ ۲/ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

دوا کھانے سے پہلے

دوا کھانے کے بعد

(REGD) جوڑی تاپ

(تپ۔ لرزہ اور طحال کی دوا)

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو جوڑی تاپ ضرور پلائے۔ اس سے بڑھ کر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت پاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا ہوتا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔

قیمت بڑی شیشی پندرہ آنے ۔ ڈاک محصول دس آنے ۱۰/۔ چھوٹی شیشی نو آنے ۹/۔ ڈاک محصول سات آنے ۷/۔

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

ایجنٹ { لاہور کے ایجنٹ۔ مینجر پیسہ اخبار
امرتسر " " - ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسامی بنگالی طلسمی راز یا خزانہ کرامات

آسام — بنگال — نیپال — بھوٹان

بھارت کے لنگوٹ بند سادھو مہاتماؤں کی ادبھوت شکتی کا بھنڈار

صاحبان

یہ کوئی معمولی کتاب نہیں ہے۔ ناگری زبان میں بڑی ۔۔۔ دناپ سے شایع ہو کر دھڑا دھڑ خریداران کے پاس بھیجی جا رہی ہے۔ اب اپنے ہزاروں ۔۔۔ د جاننے والے پریمیوں کی پرارتھنا کرنے پر اردو میں بھی شایع ہو رہی ہے۔ چونکہ نومبر تک شان ۔۔۔ وکت سے شایع ہو کر پبلک کے ہاتھوں میں پہنچ جاویگی۔ اس میں آسام۔ بنگال نیپال، وغیرہ ۔۔۔ لیبوں کے خوفناک جنگلی پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کئے ہوئے ایسے ایسے ۔۔۔ دت پریوگ ہیں۔ جن کی طاقت سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ کامروپ دیش (آسام) ۔۔۔ لہ (بنگال) اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشی کرن کے عجیب حالات جو خود مصنف کے ہمراہ گذرے ۔۔۔ ین سے آپ کو اس علم کی سچائی روشن ہو کر تعجب ہی نہیں بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ رشیشتہ کی طرح سے ۔۔۔ ں دئے گئے ہیں۔ اور اس کاپی کی بجنسہ نقل دی گئی ہے۔ جس کو جنگل میں ایک پورے سدھ ۔۔۔ تما بھول سے چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ ۔۔۔ ورسٹی کے لوح رواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم بزرگ پوجیہ سر آسوتوش مکرجی ۔۔۔ ں دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں بلکہ بھارت کے قابل تعظیم پوجیہ مہاتماؤں کی طاقت کا خزانہ ۔۔۔ ردں۔ انسانوں۔ حیوانوں کو موت کے منہ میں جانے سے بچا نیوالی۔ بزدھوں کو دھن۔ ۔۔۔ ردوں کو مرد۔ بانجھوں کو سنتان۔ بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ ۔۔۔ ہی نہیں بلکہ ہزاروں آدمیوں کا یہ کہنا ہے۔ کہ یہ عجیب کتاب ہر ایک گھر میں رہنی ضروری ہے۔ نہ ۔۔۔ اس وقت مصیبت آ پڑنے پر دسوں انسانوں کی جان آپ کے ہاتھ سے بچائی جا سکے۔ سینکڑوں ۔۔۔ عورتوں مردوں کے گھر آج اس کے پرتاپ سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ اگر ۔۔۔ ں تک آپ نے آرڈر نہ بھیجا ہو۔ تو فوراً ہی اپنا نام درج کرا لیں۔ ورنہ تعجب ۔۔۔ ں جو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے۔ کیونکہ ناگری کی طرح سے اردو خواندہ پبلک بھی ۔۔۔ بے صبری سے کتاب کے شایع ہونے کی گھڑیاں گن رہی ہے جیسا کہ روزانہ کی ڈاک سے ظاہر ہے۔ اس سے ۔۔۔ ہوتا ہے۔ کہ شایع ہوتے ہی بہت جلد سٹاک ختم ہو جاویگا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک ۔۔۔ ب والے پریوگ سے ہی تقریباً دس ہزار آدمیوں کی جان بچائی جا چکی ہے۔ جس کے سینکڑوں ۔۔۔ سرٹیفکیٹ ایک سے ایک بڑھ کر بغیر مانگے مل چکے ہیں۔ اس پریوگ کو معلوم کرنے کے لئے ۔۔۔ سینکڑوں آدمیوں نے پچاس پچاس روپیہ مصنف کی نذر کرنا چاہا ہے۔ لیکن اس وقت کسی کو ۔۔۔ بتلایا گیا۔ اب معلوم کر کے کہ زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں۔ نہ معلوم کس وقت یہ شریر اس دنیا ۔۔۔ سے اٹھ جاوے۔ اور یہ سب عجیب پریوگ جو تیس سال کی سر توڑ محنت اور ہزاروں روپیہ برباد ۔۔۔ کے حاصل کئے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ گمنامی کی مٹی میں دب جاویں اور پھر وہی کہاوت ہو کہ ۔۔۔ آدمیوں کا دنیا میں آنا اور جینا ہی کیا۔ جن کے دل میں پرایکار کے لئے جگہ نہ ہو۔ بس ٹھیک ۔۔۔ منتر کو لے کر یہ کتاب شایع ہوئی ہے۔

کتاب ہذا کے اوراق کی کچھ جھلک

مصنف کی رام کہانی سے: ۔ کتاب ہذا کا مصنف ایک اعلےٰ خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور محکمہ سروے میں ایک اعلےٰ عہدہ پر ممتاز ہے۔ سروے ڈیپارٹمنٹ ایک ایسا محکمہ ہے۔ جس کے ملازمان کو دور دراز ملکوں جنگل پہاڑوں میں جانا پڑتا ہے۔ دسمبر ۱۹۰۷ء کا زمانہ تھا۔ مصنف ضلع منگیر (بہار) کے ایک خوفناک پہاڑی علاقہ میں اپنی ڈیوٹی پر تھا۔ وہاں پر ایک پورے سدھ مہاتما کا آنا ہوا۔ مصنف نے پرارتھنا کر کے ان کو اپنے پاس ٹھہرا لیا۔ اسی جگہ ایک پاگل تھا۔ جو کہ پندرہ سال سے مرض پاگل پن میں مبتلا تھا۔ پچاسوں حکیم ڈاکٹروں نے علاج کیا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مہاتما جی کی کرپا سے دس دن کے اندر ہی اس کو بالکل آرام ہو گیا۔ اس معاملہ کو لے کر گرد و نواح میں ایک تہلکہ سا مچ گیا اور ہزاروں آدمیوں کی بھیڑ مہاتما جی کے پاس رہنے لگی۔ مہاتما جی کچھ روز مصنف کے پاس رہنا چاہتے تھے لیکن اس روزانہ کی بھیڑ سے گھبرا کر ایک روز رات کو ہی نہ معلوم جنگل میں کہاں غائب ہو گئے۔ رات کے وقت خوفناک جنگل میں مصنف کا مہاتما جی کی تلاش میں جانا۔ مصنف اور اس کے آدمیوں کو شیروں کا گھیر لینا۔ بندوق وغیرہ کے فائروں کا ہونا۔ مہاتما جی کی بتلائی ہوئی بوٹی کے پرتاپ سے سامنے پڑے ہوئے آدمی کو شیر کا نہ کھانا بلکہ آدمی کے جسم کو سونگھ کر اس خونخوار جانور کا ڈر کر بھاگ جانا وغیرہ وغیرہ عجیب حالات جو رات کے وقت جنگل میں گذرے اس بوٹی کا نام۔ شناخت وغیرہ سینکڑوں طرح کے حالات کتاب کے پڑھنے سے ظاہر ہوں گے۔ اس حیرت انگیز بوٹی کا عرق جسم پر ملنے سے کسی بھی گوشت خور جانور کا بالکل خوف نہیں رہتا۔ وہی مہاتما بھول سے ایک کاپی چھوڑ گئے تھے۔ اس میں ایسے ایسے عجائبات ہیں۔ جن سے ایک بار تو مردہ بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ دسوں پریوگ سینکڑوں ہزاروں آدمیوں پر تجربہ ہو چکے ہیں۔ جیسے بالکل گئے گذرے نامردوں پر۔ بالکل اندھوں پر۔ بانجھ مرد عورتوں پر۔ سانپ وغیرہ زہریلے جانوروں کے کاٹے ہوئے پر وغیرہ وغیرہ سینکڑوں طرح کے پریوگ ہیں۔ سانپ کاٹے کے پریوگ کی تقریباً کئی ہزار آدمیوں پر آزمائش ہو چکی ہے۔ ایک بار مسٹر کلنگٹن صاحب بہادر سٹامنٹ انجینیر ضلع جیسور (بنگال) خانساماں کو ایک بہت ہی زہریلے سانپ نے کاٹ لیا تھا۔ فوراً ہی اسی کاپی سے حل کیا ہوا پریوگ کام میں لایا گیا۔ اس کے عجیب اثر کو دیکھ کر صاحب بہادر بہت خوش ہوئے۔ اور آپ نے ایک سارٹیفکیٹ دیتے ہوئے ہر ایک آدمی کو وہ دوائی ہر وقت پاس رکھنے کی رائے دی۔ اس کے علاوہ سینکڑوں سارٹیفکیٹ اس کے ملے۔ سب نے یہی تسلیم کیا۔ کہ یہ دوائی نہیں ہے۔ بلکہ موت سے بچانیوالی ایک مہاتما کی شکتی ہے۔ اسکے علاوہ اسمیں نامردی کی نہایت اعلےٰ دوائی کا نسخہ درج ہے۔ اور وشی کرن کے کرشمے درج ہیں۔ قیمت: ناگری پانچ روپیہ۔ اردو ایڈیشن چار روپیہ محصول ڈاک ۱۲ علیحدہ صفحہ جات تقریباً چار سو ہیں۔

نوٹ: اردو ایڈیشن کے لئے شایع ہونے سے پہلے یعنی نومبر تک جو اپنے آرڈر درج کرا لینگے۔ ان کو چوتھائی قیمت کی رعایت ہوگی۔ یعنی تین روپیہ لئے جاویں گے اور جو پیشگی بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دینگے ان کو ۱۲ محصول ڈاک بھی معاف ہوگا۔ خوبصورت جلد بندی ہوئی کے ۱۲ علیحدہ چارج ہونگے۔ منی آرڈر بھیجتے وقت کوپن پر پتہ صاف صاف تحریر کریں جس میں غلطی نہ ہو۔ دسمبر سے رعایت کیلئے لکھنے کی تکلیف نہ اٹھا دیں۔

پتہ: منیجر انڈین سٹورز جنرل مرچنٹس اینڈ بینکرز ۵ شیلانگ آسام

Indian Stores (5) General Merchants & Bankers Shillong (Assam)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

غیر آریہ سماجی کی نگاہ میں رشی کی عزت

(لیکھک امر ناتھ سنگا جی - مراد انواسی)

میرے ایک قریبی رشتہ دار پنڈت برجناتھ صاحب کاک بہت عرصہ تک ریاست اودے پور میں اعلیٰ افسر رہ چکے ہیں۔ جس زمانہ میں سوامی دیانندجی اودے پور گئے تھے۔ تو پنڈت صاحب کے یہاں ہی ان کا زیادہ قیام رہتا تھا۔ پنڈت جی اردو۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی میں کامل ہونے کے علاوہ اور بھی کئی زبانوں کے ماہر تھے۔ اور اس وقت ایک جرمنی نواسی سے جرمن زبان سیکھ رہے تھے۔ ایک روز سوامی جی نے ان سے دریافت کیا۔ کہ سب زبانوں کی جڑ ہے وہ بھی آپ کو آتی ہے یا نہیں۔ پنڈت صاحب نے افسوس کے ساتھ انکار کیا۔ اور سوامی جی سے درخواست کی کہ اپنے ابر رحمت سے مجھ کو بھی فیضیاب کیجئے۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد میں اس کو باقاعدہ جاری رکھونگا سوامی جی نے منظور کیا۔ اور جب تک وہاں رہے پنڈت صاحب کو سنسکرت پڑھاتے رہے۔

سوامی جی کے ساتھ اہل اسلام کا جو مباحثہ ہوتا تھا۔ اس میں پنڈت صاحب ہی اکثر مترجم ہوتے تھے۔ میں نے برج ناتھ صاحب سے ایک مرتبہ سوامی جی کی بابت ان کے خیالات دریافت کئے تو کہنے لگے کہ گو میں آریہ سماجی نہیں ہوں لیکن پھر یہ کہتا ہوں کہ سوامی جی جیسا عالم باعمل سنیاسی ملنا بڑا مشکل ہے۔ پرماتما ایسی اعلیٰ آتماؤں کو دنیا میں اسی وقت بھیجا ہے کہ جب اودیا اور جہالت کی گھنگھور گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ اندھرم اور ادھرم میں فرق کرنے کی تمیز نہیں رہتی۔ بڑے سے بڑے عالم اور ودوان کی بھی طاقت نہیں تھی۔ کہ ان کے مقابلے پر آ سکے۔ اور ان کی یہ بڑی خوبی تھی کہ جس عقل کا آدمی ہوتا تھا۔ اس کو اسی کے موافق اس کی بات کا جواب دیتے تھے ان کا دل ایک اتھاہ سمندر تھا۔ جس میں ساری دنیا کے واسطے درد تھا۔ بھارت ورش کی درد شا کا وچار کرتے ہوئے۔ بعض وقت ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے تھے۔ اور اکثر اثنا گفتگو میں دیش کی حالت کا فوٹو میرے سامنے رکھا کرتے تھے۔

ایکمرتبہ کا ذکر ہے کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ ایک دفعہ سفر میں ایک گاؤں کے کسی گھر میں بھکشا مانگنے گیا۔ مالک مکان نے بڑی آؤ بھگت سے اپنی بیٹھک میں مجھے بٹھایا۔ اور آپ میرے واسطے کھانا بنوانے کے انتظام میں لگ گیا۔ کھانا کھلانے وقت مجھ سے کہنے لگا کہ مہاتما جی میری بیوی کے سر بھوت آتا ہے۔ بہتیرا علاج کرتا ہوں لیکن آرام نہیں ہوتا۔ کرپا کر کے آپ کوئی دوا یا دعا ایسی کیجئے جس سے میں اس تکلیف سے نجات پاؤں۔ ہزاروں روپیہ پانی کی طرح بہا دیا لیکن اس دکھ سے میرا چھٹکارا نہیں ہوتا۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ اتنے میں عورت کے چیخنے چلانے کی آواز آئی۔ صاحب خانہ نے مجھ سے کہا۔ کہ مہاتما جی اب بھوت سر پر چڑھ آیا ہے۔ اسی وجہ سے میری بیوی چلا رہی ہے۔ آپ جلد کوئی علاج کیجئے۔ میں نے اپنا ڈنڈا اس کو دے کر کہا کہ اس کو خوب زور زور سے اپنی عورت کی کمر پر لگاؤ۔ بھوت فوراً رفو چکر ہو جائے گا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ فوراً بھوت بھاگ گیا اور استری سیدھے راستہ پر آ گئی۔ وہ بہت خوش ہوا اور میرے پاؤں پر گر پڑا۔ اور رخصت ہوتے وقت بڑی منت سماجت سے مجھ سے ڈنڈا مانگنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے اپنا ڈنڈا چلتے وقت اس کو دے دیا۔

اے مہرشی! اب پھر اس دنیا میں آ کر بھارت ورش کا ادھار کیجئے۔ آپ کے پیرو آپ کے نام لیوا اب الٹے راستہ پر چل رہے ہیں۔ آپ نے ایکتا اور سنگھٹن کا سبق دیا تھا۔ وہ اس کو بھلا کر آپس ہی میں جوتی پیزار ہو رہے ہیں۔ دنیا کے سدھار کرنے کا دعویٰ تو کر رہے ہیں۔ لیکن آپ جہالت اور نادانی کے غار میں گر رہے ہیں۔ آؤ آؤ مہرشی جلدی آؤ۔ اور اس مصیبت سے ہم کو چھڑاؤ جس آریہ سماج کو دنیا عزت کی نگاہ سے دیکھتی تھی اسی کو اب حقیر سمجھنے لگی ہے مہرشی اب تو

او بخویشتن گم است کرا رہبری کند

والا معاملہ ہو رہا ہے۔ تیرے جھوٹے بھگت اب تیرے چہرہ کا دنیا کے سامنے انادر کر رہے ہیں۔ مہرشی جلدی آریہ سماج کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو آ کر پار لگاؤ۔ ساری دنیا آپکے واسطے دیاکل ہو رہی ہے۔ آؤ آؤ جلدی آؤ اور دھرم کی رکھشا کرو۔

بولو رشی دیانند کی جے

دیانند

(از جناب بیکس صاحب کرنالی تلمیذ ابوالاعجاز سیفا اکبرآبادی)

تجھے وقف دم سے تیرے ہم پہ وید کے اسباق ۔۔۔ نثار تیری عنایت کے منبع اخلاق

یہ تیرا داغ جدائی ستائے گا ہم کو ۔۔۔ نہ اٹھ سکیگا دل ناتواں سے بار فراق

تیرا وجود تھا ظل ہمائے دئی قوم ۔۔۔ تیرے ہی دم سے تھی دنیا میں رونق اخلاق

تیرے نہ ہونے سے خونریز بن گیا بھارت ۔۔۔ تو تھا تو زندہ تھا دنیا میں رشتۂ الحاق

اے حریت کے رضار کا! قوم کے خادم! ۔۔۔ بدل رہا ہے زمانے کا پھر معیار مذاق

حوادثات ڈبو دیں نہ کشتی بھارت کی ۔۔۔ قسم خدا کی بری طرح چھا رہا ہے نفاق

میں دور منزل ہستی سے کارواں والے

سناؤں کس کو اے بیکس یہ داستان فراق

بھگوان دیانند کا لوگیہ بل

۱۸۷۹ء میں ایک شاہ کے وقت میرٹھ کے مقام پر کرنیل الکاٹ نے فرمایا کہ میرے اور میڈم بلیوٹسکی کے دل میں اس بارہ میں کئی قسم کے شکوک تھے۔ مگر اس امر میں کسی قسم کی صداقت پائی جاتی ہے کہ سوامی شنکراچاریہ جی مہاراج نے اپنی آتما کو اپنے جسم سے نکال کر ایک راجکمار کے جسم میں جو کہ اسی دن سورگباش ہوا تھا۔ تبدیل کر دیا۔ سوامی جی نے فرمایا کہ یہ تعجب کا مقام ہے کہ میڈم بلیوٹسکی جیسی یوگ ودیا کی ماہر دیوی اس معاملہ کی صحت پر شک کرتی ہیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے۔ میرے دل میں کسی قسم کا شک نہیں ہے۔ گو میں فرسٹ کلاس یوگی نہیں ہوں لیکن مجھ میں اتنی شکتی ہے کہ میں اپنی زندگی کو اپنے جسم کے ایک ہی حصہ میں مرکوز کر سکتا ہوں۔ اور اسے باقی حصوں سے ہٹا سکتا ہوں۔ اور جو کوئی اسے دیکھنا چاہے اسے دکھلا سکتا ہوں۔ اگر میرے جیسا متوسط درجہ کا یوگی ایسا کر سکتا ہے تو میرے خیال میں یہ بات ممکنات سے ہے کہ یوگ کا ماہر شخص اس سے ایک قدم آگے جا سکتا ہے اور اپنی زندگی کو اپنے جسم سے دوسرے میں تبدیل کر سکتا ہے۔

سورگیہ رائے بہادر پنڈت سندر لال سپرنٹنڈنٹ پوسٹل ورکشاپ یو۔پی کا بیان ہے کہ مہرشی دیانند بارہ گھنٹے تک سمادھی لگا سکتے تھے۔

(ماخوذ از مراسلہ پنڈت گھاسی رام)

رشی واکیہ

دو لشٹوں کے آریہ ورت میں راجیہ ہونیکا کارن۔ آپس کی پھوٹ۔ مت بھید برہمچریہ کا سیون نہ کرنا۔ ودیا نہ پڑھنا۔ نہ پڑھانا۔ بال اوستھا میں بلا سوئمبر وواہ۔ وشے آسکتی۔ مِتھیا بھاشن آدی کلشن وید ودیا کا اپرچار وغیرہ کوکرم ہیں۔ جب آپس میں بھائی بھائی لڑتے ہیں تبھی تیسرا ودیشی آ کر پنچ بن بیٹھتا ہے۔

لیشوڈں میں کار کا سبھاؤ ہے۔ بلوان سے لڑنا۔ نربل کو ڈرانا۔ پرنتو جو نربلوں پر دیا اپکار اور ان کو پیڑا دینے والے ادھرمی بل والوں سے کنچت پاتر بھی بھے شنکا نہ کر کے ان کو پیڑا سے ہٹا کے نربلوں کی رکھشا تن من اور دھن سے سدا کرتا ہے۔ وہی منش جاتی کا بھوشن ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

رشی دیانند کا مشن

بھگت ماسٹر کوٹو رام جی گپتا بی. اے. بی. ٹی. لبہ ضلع مظفر گڑھ

یدی ہم رشی دیانند کے جیون اور ان کے کام پر دھیان پوروک نظر ڈالیں۔ تو شردھا سے ہماری آنکھیں ومستک جھک جاتا ہے۔ انہوں نے آریہ سماج قایم کر کے اس کے ممبروں کو "دس نیموں" کا کسوٹی سامنے رکھ کر میلن کے لئے تیار کیا۔ تاکہ ویدک سوریہ پربھا کی کرنوں سارے سنسار پر پھر چمک اٹھیں۔ واقعی میں ندر انہوں نے اپنے جیون میں ترن تنہا کام کیا ہے۔ ان کے بعد ساری آریہ سماجیں مل کر اس کو پھیلانا تو کجا اس سپرٹ کو قایم بھی نہیں رکھ سکیں ایسا کیوں ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ آج ہم بھی اپنی شکتی بھی قربان دیں۔ کہ ہم اپنے گاؤں قصبوں یا شہروں میں آریہ سماج کا اثر قایم رکھ سکیں۔ ارد گرد سے پرچار کو تو جانے دیجئے اس کا بڑی کوئی مول کارن ہے۔ تو یہ ہول یہی کہ رشی دیانند کی سپرٹ ہم بھولے ہیں۔ کام تو ہم کرتے ہیں۔ دھن بھی اکٹھا کر لیتے ہیں۔ بڑے بڑے جلسے بھی کر دوادو بھی سے بیٹھے ہیں۔ مگر یہ سب عارضی باتیں ہوتی ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد پھر ہم اپنے اصلی روپ میں پرگٹ ہو کر سارا کیا کرایا خاک میں ملاتے ہیں۔ اور نہ صرف یہی تاک کر بیٹھتے ہیں۔ بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اپنے آپ پر ہنسی کا موقعہ دے کر اپنے تئیں تنقیص بنا لیتے ہیں کہ پھر ہمارا اندیشہ۔ پریم ودھرم سب خاک میں مل کر رہ جاتا ہے۔ رشی کا جیون ہمارے لئے ایک روشنی کا مینار تھا۔ اور ان کا کام ہمارے لئے ایک زندہ مثال ایک سو برس پہلے رشی نے جو آریہ سماج کے لئے کانسٹی ٹیوشن بنایا۔ اُسے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ یہ ڈیموکریسی کے اصول انہوں نے کہاں سے سیکھے۔ سچ مچ ویدک سبھیتا آج کل سب نئی باتیں جن کی ہم تعریف کرتے نہیں تھکتے اور جنہیں دیکھ کر ہماری آنکھیں چندھیا سی جاتی ہیں نام کا مروت ہے۔ آریہ سماج کا کانسٹی ٹیوشن دوسروں کے لئے آدرش ثابت ہوا۔ مگر ہم اس کے لابھ سے غافل ہیں کیا سیدھا اصول تھا کہ بڑی ممبروں میں کوئی جھگڑا ہو۔ تو آریہ سماج کی انترنگ سبھا طے کرے۔ سماجوں میں باہمی کھٹ پٹ ہو۔ تو پرتی ندھی سبھا طے کرے۔ اور اگر پرتی ندھی سبھاؤں میں اتنی کمزوری آجائے۔ کہ اپنے کرتویہ کو بھول کر آپس کی پگڑیاں اچھالنے پر آئیں تو سارو دیشک سبھا سماج کی آن کی رکھشا کرے۔ ہمارے لئے تو یہی عدالتیں کچہریاں اور ثالث کورٹیں تھیں۔ اور اگر ہم اپنے اصول پر دڑھ رہتے

اور اپنے اپنے سوارتھ میں نہ پھنسنے تو آج بے اصول لوگوں کے داؤ کو رنج کرنے کے جاننے وادر کیا۔ رشی دیانند کا نام ہر شہر گاؤں قصبہ میں گونج رہا ہوتا۔ مگر آج ہم

ہمارے پروہت و اپدیشک بھی افسوس ان جھگڑوں سے بالاتر نہیں رہ سکے نتیجہ یہ ہے کہ نفرت آریہ سماج کا نام ہم نے ڈبو دیا ہے۔ بلکہ آرین سبھیتا پر ایک

رشی سے

(از سردار سنگھ کرن اپاسی کھمبڑوی - ضلع انبالہ)

من کا سُونا نگر بسا دو

جیون امرت پان کرا دو ٭ سویا بھارت آن جگا دو

بپت گھٹائیں منہ پہ چھائیں ٭ سنکٹ ٹارن بین بجا دو

من کا سُونا نگر بسا دو

بپت گرہ میں ابلا نر ہیں ٭ سوامی اُنکے بند چھُڑا دو

جیون امرت پان کرا دو

دکھیا دین انا تھ کی بیتا ٭ دکھ ساگر سے پار لنگھا دو

من کا سُونا نگر بسا دو

بغض عداوت پھیلے ہر سُو ٭ پریت سدا کی گنگ بہا دو

من کا سُونا نگر بسا دو

بدیوں کے گڑھ کے منڈپ پر ٭ سینہ پتّا کا آلہرا دو

من کا سُونا نگر بسا دو

جور - جفا کا کھوج مٹا کر ٭ پریم امرت کا مینہ برسا دو

من کا سُونا نگر بسا دو

دیکھنے کیا ہیں۔ کہ آریہ بھائیوں میں جھگڑا نکلا ہے۔ سماجوں میں دھڑے بندی ہے

ایک عرب کا ہی نکلا کہ ہم نے اسے لوگوں کی نفرت کرا دیا ہے۔ گویا رشی کے کام کو

ہم سو برس نہیں تو پچاس پچیس برس ضرور پیچھے رہ گئے ہیں۔ جہاں ایک آریہ سارے شہر میں اپنے دھرم و کیریکٹر کے زور پر قایم عزت گنا جاتا تھا۔ اور ہر آریہ اس پر اعتبار کرتا تھا۔ آج ہمیں اپنے تئیں آریہ سماجی کہتے شرم سی آتی ہے۔ اور آج اس آریہ کے ارتھ جھگڑالو۔ ضدی کے سمجھے جاتے ہیں اور اس کی ساری مریادا و ساکھ کو ہم کھو بیٹھے ہیں۔ اگر ہم اپنے نت نیم و دھرم کرم پر دڑھ رہتے اور سوادھیائے کو جاری رکھتے۔ تو آج اس اخلاقی کمزوری و باہمی تصادم سے ہٹا کا رونا نہ ہوتا۔ ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔ ہم کہاں سے کہاں جا نکلے ہم نے تو اپنے سناتن بھائیوں۔ مسلمان و سکھ عیسائی بھائیوں کو اپنے پریم میں باندھنا تھا۔ ہر کہ آپس کی جنگ مچا کر ایک دوسرے کا سر پھوڑنا تھا۔ سارے پنجاب میں گھوم جاؤ۔ کوئی خوش قسمت ہی آریہ سماج ہوگا جہاں روز انہ ست سنگ ہو۔ اگر ایسا ہے تو وہاں پریم بھی ہے پرچار بھی۔ جنہوں نے اپنے کرتویہ کو چھوڑ کر جاگیرادو لی اور رنجشوں کو ہی اپنا پرچیہ دیو دان بنا لیا ہے۔ ان کو نہ دایا لی نہ رحم۔ نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔ آج تو لوگ ان کو سروں پہ بٹھاتے ہیں۔ جن میں آنکھیں۔ کرکٹو۔ قربانی کا جذبہ ہے۔ خالی باتوں کو سننے کے لئے آج کوئی تیار نہیں۔ آج جو دنیا کا سدھار کرنا چاہتا ہے۔ اسے پہلے خود اپنا ہی سدھار کر کے دکھانا ہوگا۔ تب لوگ اس کے پیچھے چلیں گے۔ ہم نے اردھ شتابدی کے لئے سلسلۂ مضامین میں جو کچھ عرصہ ہوا۔ "پرکاش" میں چھپتے رہے۔ بتایا تھا۔ کہ آج ہم جس سڑک پر چلے جا رہے ہیں۔ یہ ہمیں منزل مقصود پر نہ لے جائیگی۔ ہمارے وید پرچار - دان - ست سنگ - سنسکار وغیرہ سب باتوں میں ایک بڑے بھاری پریورتن کی ضرورت ہے۔ کئی ایک آریہ بھائیوں نے اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے لکھا۔ مگر افسوس کہ عدیم الفرصتی میں اسے جاری نہ رکھ سکا من میں یہ وچار بھی تھا۔ کہ ایسی باتیں ایک ٹریکٹ کی صورت میں چھپوا کر اردھ شتابدی کے موقعہ پر بانٹ دی جائیں۔ تاکہ سب لوگوں کو سوچنے کا موقعہ ملے۔ اور نیا دل خیالات سے کچھ بہتر صورت نمایاں ہو۔ مگر دیکھتے دیکھتے ہی ایک ایسا ہلڑ ساپڑ گیا۔ کہ سب آریہ پتروں میں ایک ہی رونا رویا جا رہا ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج سارے بھارت ورش کی سارو دیشک سبھا کی باگ ڈور ایک

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

تباکو گروکل کانگڑی سینا سی کے ہاتھ میں ہے۔ ہم
اپنی ان مریادا کو چار چاند لگاتے۔ اگر ان کی
شیرداد ہمارے حاصل ہوتی۔ مگر ہم دیکھتے کیا
ہیں۔ کہ سبھا نے اپدیشک رشی بھگت ہونے
کا دعوے رکھتے ہوئے آج اس رشی کے رفاہ مقام
دھرم مورتی پر شو اس کرنے کو تیار ہیں۔ اس
سے بڑھ کر اور گراوٹ کیا ہوگی۔ کہ جب ہماری
کانسٹی ٹیوشن کی ہماری ہی نظر میں کوئی قیمت نہیں
تو اور لوگ اسے کیوں مانیں گے۔ دوسری طرف
ہمارا یہ دعوے ہے۔ کہ ہم اپنے کانسٹی ٹیوشن کی
رکھشا کا شور مچاتے ہوئے ایک ایسے تیاگی
دوان اپدیشک کو جس کے کل تک ہم گن
گان کرتے نہیں تھکتے تھے۔ ایک آن کی آن
میں معطل کر سکتے ہیں۔ یہ حاکمانہ ذہنیت
ہے۔ اور یہ ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑے گی۔ بھلا
ان بھلے مانسوں سے پوچھو۔ کیا آخر تم نے وہی
راستہ لیا جو پہلے ہی لینا چاہتے تھا۔ جس کے لئے
شیروں میں چیخ و پکار مچی رہی۔ اگر پہلے ہی
آتی آریہ سماج پر اور اپ سبھا پر دیا کرتے۔ تو
کیوں آتی ہانی و تماشہ ہمیں ان آنکھوں سے دیکھنا
پڑتا۔ مگر سچ ہے۔ ع

ہرچہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از ہزار رسوائی

خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا ہے
اس کو بھولا نہ چاہیئے کہنا
جو جائے صبح اور آئے شام

پرتی ندھی سبھا کی اور دوستانہ بدی آگئی ہے
پھر ایک بار گلے مل لو۔ پرانی کدورتوں کو دور
کرو۔ دل صاف کرو۔ اور پرتگیا کر لو۔ کہ رشی
سا تیاگ۔ دھرم پریم پھر پیدا کر کے اس مایا
موہ کو لات ماریں گے۔ کیا وہ گھٹنا آپ کو
بھول گئی۔ جب رشی جی کو آریہ سماج نے کوئی
عہدہ پیش کیا۔ تو جواب دیا۔ کہ میرا نام نوسیوکوں
میں لکھ لو۔ آہ کتنا تیاگ ہے۔ سچ مچ رشی کی
آن اس وقت آریہ بھائیوں کی نظر میں دوبالا ہو
گئی تھی۔ آج اگر یہ نکش ہمارے سامنے ہوتا۔ اور
یہی سیوا بھاؤ و دھارمک لگن و رشی سپرٹ ہوتی
تو آج سارے پنجاب میں ہم پھوٹ پیدا نہ کر لیتے
نہ جبر پروپاگنڈا کی ضرورت ہوتی۔ بلکہ اگر ہم
اس قابل ہوتے۔ تو لوگ یہ پدویاں ڈرتے
لے کر ہمارے پیچھے بھاگتے۔ اور ہم ان کو لات
مارتے۔ کہ کہ ہم اپنے آپ کو اتنا گرا دیتے۔ کہ
اس کے لئے بھیک مانگتے پھرتے۔ آریہ سماج
کا چاہے کتنا ہی پرانا سیوک کیوں نہ ہو جب
تک ہمارے من میں ان عہدوں کی بھوک ہے
وہ رشی کے مشن کو گرہن نہیں کر سکتا۔ کیونکہ رشی
کی مرتیا کو [illegible] ہے [illegible] کلچر
سچی [illegible] کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ پھر ایک

رشی جیون کو پڑھے۔ اور پنڈت گورودت
جی ودیارتھی کے شبدوں میں اسے اپنے
جیون میں دھارن کرے پھر دیکھے۔ کہ
آریہ سماج اسے آنکھوں میں بٹھاتا ہے۔
یا نہیں۔ رشی کوئی جادوگر نہیں تھا۔ مگر اس
کے کیریکٹر دھرم پریم و تیاگ نے ہم پر جادو
کر دیا۔ آج بھی ان کی پستکوں میں اتنا بل
ہے۔ کہ جو پڑھتا ہے۔ جادو میں پھنس
جاتا ہے۔ اس لئے پھر ایک دفعہ ٹھہر کر
ہمیں وچار کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ دوسروں
کو یہ پستکیں بھینٹ کرنے کی بجائے پہلے
اپنے آپ سے سوال تو کریں۔ کہ کیا ہم
نے خود ان کو پڑھ کر اس پر آچرن کر لیا ہے؟
اگر ایسا نہیں ہے۔ تو آپ کے ہاتھ سے
دی ہوئی دھرم پستک کی کوئی قیمت
نہیں ہے۔ جلسوں اور میلوں کے رچانے
اور اپنی طاقت کی نمائش کرنے میں ہماری
شکتی ضائع چلی جا رہی ہے ساس جھوٹی
واہ واہ کے موہ میں پھنس کر ہم نے اپنے
کاز کو بڑی ہانی پہنچائی ہے۔

میرا آدرش رشی

(بقیہ صفحہ ۵۶)

ہم دنیا میں ترقی کریں گے۔ ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ
ریگستان کی بنیاد پر قومی عمارت کا تعمیر کرنا۔ منو مہاراج
فرماتے ہیں۔
" جہاں استریوں کی پوجا ہوتی ہے۔ وہاں
دیوتا نواس کرتے ہیں "
اگر آپ نیک سیرت سلیقہ شعار دلیر اولاد پیدا کرنے
کی تمنا رکھتے ہیں۔ تو آپ کا فرض ہے۔ کہ ماتاؤں
اور بہنوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں۔ جس
سے آپ کا گھر سورگ دھام بنے اور دنیا بھر بھی آپ
کا آبھاری ہو۔

گوروکل شکشا

ہر قوم کے لئے تعلیم کا سوال تمام مسائل میں سب
سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ قدیم آریہ قوم کے لئے
نہ تو یہ مسئلہ کبھی حل تھا اور نہ کوئی اس بحث کی ضرورت
محسوس کرتا ہے۔ اہل اسلام کی حکومت کا یہ منشا
تھا کہ سنسکرت اور اردو دونوں کا ارتقاء ساتھ
ساتھ ہے۔ یہ زمانہ حضرت عیسیٰ مسیح کی سولہویں
صدی کے اخیر کا ہے۔
چالیس برس بعد لارڈ میکالے نے اپنی نئی پالیسی
جاری کی۔ یہ پالیسی آریہ سنسکرت کے بالکل
خلاف تھی۔ اس نے اپنا منشاء صاف الفاظ
میں ظاہر کر دیا تھا۔ کہ اہل ہند کو ایسی تعلیم دی جائے
کہ وہ پراچین تہذیب کو بھول کر از سر نو مغربی
ہو جائیں۔ یہ پالیسی انیسویں صدی کے اخیر

تک فتح یاب ہو چکی تھی۔ گو ہندوستان بالکل
انگلستان تو نہیں بن گیا تھا۔ مگر انگریزی تعلیم یافتہ
نوجوان انگریزوں کے پورے نقال ہو چکے تھے
یہ تعلیم عیسائی اثرات کا زہریلا اثر پھیلانے میں
کامیاب ہوئی۔
رشی نے کہا۔ کہ تہذیب یا کلچر قوم کی زندگی
ہے۔ اور خیالات کا اظہار قوم کی زبان میں ہی
ممکن ہے۔ جس قوم کی زبان مر جاتی ہے۔ وہ
قوم تباہ ہو جاتی ہے۔ گوروکل پرنالی کے جنم داتا
سوامی دیانند نے پراچین سنسکرتی کو پھر سے
زندہ کیا۔ اور نوجوانوں کو اپنی تعلیم کا دیوانہ بنایا
فدایان وطن! ان مختصر حالات سے آپ
دیانند کے ظہور اور دیانند کی ذہنی گریٹنس کا اندازہ
لگائے ہوں گے۔ جس نے ہماری بھلائی کی خاطر اپنا
سب کچھ قربان کر دیا۔
اگر آپ دیانند کے چلائے ہوئے اس مشن
کو سارے سنسار میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو تن من
دھن کے ساتھ اس کام میں لگ جاؤ۔ بولو!
" ویدک دھرم کی جے "

مہرشی کا دھیان کرو

(بقیہ صفحہ ۶)

طور پر اپنے جیون اُنت بنانے کا یتن کرنا چاہئے
ہم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں
کرتے ہیں۔ اور معلوم ہونے پر اپنی بھول نہ مان کر
اور جھگڑا کھڑا کر لیتے ہیں۔ اس حالت میں مجھے ایک
شعر یاد آتا ہے ع
شنیدم کہ مردان راہ خدا دل دشمناں ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام کہ با دوستانت خلاف است و جنگ
" پرکاش کا رشی انک رشی کی سمرتی میں
پرلوک واس کے وقت میں نکل رہا ہے۔ اس
لئے آریہ سماجیوں سے عام طور پر اور آریہ سماج
کے اور سبھا کے سدسیوں سے خاص طور پر نویدن
ہے۔ کہ مہارشی جیون کی ان تینوں باتوں
(۱) بدلے کی خواہش نہ کرنا۔ ملنے پر کام کرنا۔
(۲) اگر کسی نے کچھ برا کیا ہو۔ اُسے سمجھا کر اُسے
بھلا دینا۔
(۳) اگر کوئی غلطی ہو جائے۔ تو اُسے معلوم ہونے
پر سویکار کریں۔
ان کو سمرن کریں۔ اگر یہ باتیں ان کے جیون
میں نہ ہوں۔ تو ان کو جیون میں لانے کا یتن کرنا
چاہیئے۔ رشی کے دن منانے کا یہی واستو میں
اچھا کام ہے۔ اگر ہم اپنے جیون میں اس پرکار
گنوں کو دھارن نہ کریں۔ تو کیول اُتسو منانے
سے لابھ نہیں ہو گا۔

بقیہ ص ۱۴

گائے کا دودھ انسانوں کو پینے کے لئے دیا جائے
جس گائے کے دودھ میں تپ دق کے جراثیم
نہ ہوں۔ یجروید کے پہلے منتر میں ہی پرارتھنا
کی جاتی ہے۔ کہ ہے اگنو ان ہماری گائیں
अयक्ष्मा ہوں۔ یعنی بغیر تپ دق کے جراثیم
والی ہوں۔ اب کیا یہ کہا جائے گا۔ کہ یہ اصول
بھی یورپ کے سائنسدانوں سے ادھار
لیا گیا ہے۔ کہ نباتات سورج کی طاقت
کو برقرار رکھتے ہیں۔ اور اسے پوری مدد دیتے
ہیں Plants conserve
Solar Energy.
ہمارے معترض کیا کہیں گے۔ جب ہم انہیں
یہ بتائیں گے۔ کہ نباتات کو سنسکرت میں
اوشدھی کہتے ہیں۔ اور شت پتھ براہمن
میں اوشدھی شبد کی تشریح یہ کی گئی ہے۔
کہ دے اوش گرمی یا سورج کی طاقت کو
دھی [illegible] دھارن کرتی ہے۔ اس لئے
نباتات کو اوشدھی کہا جاتا ہے۔ کیا ایسی
صاف مثالوں کے ہونے کے باوجود کہا
جائے گا۔ کہ ویدوں میں دیانند نے ودیمان
تتووں کو زبردستی ٹھونسنے کی کوشش کی
ہے۔ اس لئے ست ودیا کے ہر ایک حصے
کے ودیارتھی کو تب تک اپنا علم مکمل نہ سمجھنا
چاہیئے۔ کہ جب تک ودیا کے انگ
کے بیج کو ویدوں میں تحقیق نہ کر لے۔
حاصل کلام یہ۔ کہ دھرم۔ ارتھ کام موکش
کی سدھی کے لئے ویدوں کا سوادھیائے
ہی سب سے اتم ہے۔ ہر ایک آشرم اور
ہر ایک ورن کا آدمی ویدوں سے یکساں
طور پر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ (اوم شم)

پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا

(بقیہ صفحہ ۱۴)

دھرم نہیں۔ دھرم کا آڈمبر ہے۔ جو سنسار
میں پھیلی ہوئی ناستکتا کا ذمہ دار ہے۔ رشی
دیانند اسی پاکھنڈ اور آڈمبر کا ورودھی تھا اور
اسی کے ملیا میٹ کرنے کے لئے تن۔ من دھن
سواہا کر گیا۔ کیا اس سچائی کے پیغمبر کا نام لیوا
آریہ سماج بھی سوتم پکشپات۔ دمبھ۔ پاکھنڈ اور
ڈھونگ کا تیاگ کر کے رشی کی اس پاکھنڈ کھنڈنی
پتاکا کو سنسار کے کونہ کونہ میں پھیلانے کا
یتن کرے گا؟

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

میرا آدرش رشی

لیکھک پنڈت نریندر جی ایڈیٹر "ویدک آدرش" حیدرآباد دکن

پرکرتی کا یہ نیم ہے۔ کہ خزاں کے بعد بسنت رتو کا راج ہوتا ہے۔ خزاں کے ہاتھوں پامال ہوتے پودے بسنت رتو کے آگمن سے اپنے اصلی جیون کو پراپت کر لیتے ہیں۔ اسی طرح جب ہندوستان کے نام نہاد برہمنوں کے ہاتھوں ہندو جاتی بُری اوستھا کو پہنچ چکی تھی۔ اس وقت پرماتما کی اپار دیا سے بھگوان دیانند کا آگمن ہوا۔ اور اس نے گلستان بھارت کے مرجھاتے ہوئے قومی پودوں کو اپنی قربانی وایثار کے خون سے سینچ کر پھر سے زندہ کر دیا۔

جب عیسائی و مسلمان مشنری عام بازاروں میں کھڑے ہو کر ہندو دیوی دیوتاؤں پر ہنسی اُڑاتے ہوتے۔ ہندو شاستروں پر تبصرہ کرتے اور کہا کرتے تھے۔ کہ ہندو بُت پرست ہیں۔ وہ ایک خدا کو چھوڑ کر مختلف دیوی دیوتاؤں یعنی پتھروں کے بتوں کو پوجتے ہیں۔ مردہ پتروں کا شرادھ کرتے ہیں۔ پرماتما کو انسانی جامہ میں آنے والی مانتے ہیں۔ چھوت چھات کے تعلقات میں پھنسے ہوتے ہیں۔

کی جو حالت تھی۔ جنم ابھیمانی برہمنوں نے دیگر مذاہب کی آمد کا دروازہ بند کر رکھا تھا۔ یہ کہاوت مشہور کر رکھی تھی۔ کہ کیا "گدھا گھوڑا بن سکتا ہے" ان تمام خود غرضیوں نے ہمارے مذہب کے اعلیٰ اصولوں پر پانی پھیر دیا تھا۔ لیکن رشی دیانند جی نے دھرمیوں کو سد مارگ پر لانے کے لئے جنم کے مسلمان محمد عمر کو شدھ کر کے برسوں کے بند ہوتے شدھی کے دروازہ کو کھول دیا۔ اور کہا کہ وید دھرم

گھاتی کے درجہ کو پراپت ہوگی۔ کیونکہ تیرے غرور نے تجھ سے تنگ کر، کروڑ آتمائیں اپنے پیارے دھرم کو تلانجلی دے کر دکھت ہردیہ سے دوسروں کے دروازوں کو کھٹکھٹا رہی ہیں۔ ہندو جاتی تجھے غیرت اور شرم کبھی نہیں آتی۔ جب وہ بدلے ہوئے نام سے تیرے پاس آتے ہیں۔ تو اُن کو کھلے بازو ملتی ہے۔

کیا یہ تیری ضد۔ تیری جہالت اور گراوٹ پر دلالت نہیں کرتی۔ جو قوم سنسار کو اگیانی رکھنا چاہتی ہے۔ اُسے گیان کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ دوسروں کو اشدھ دیکھتے ہوئے شدھ کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ اُسے خود اشدھ رہنا ہوگا۔ جو انسان دوسروں کو نیچ اور چھوتا پسند نہیں کرتا۔ وہ ایک دن خود اچھوت ہو جائے گا۔ اے جاتی! اگر تو ایشور کی دیا اپنے اوپر چاہتی ہے۔ تو اچھوتوں پر دیا کر۔ اگر تو چاہتی ہے۔ کہ ایشور تجھے اپنے پیار کا پاتر بنائے۔ جیسے تو پہلے تھی۔ تو اچھوتوں کو اپنی چھاتی سے لگا۔ دیکھ دیا بھگوان کیا کہتے ہیں:- "ودوا ناؤ گرے ہوئے کو پھر اٹھاؤ"

اچھوت پن کا داغ ہندو جاتی کے سندر ماتھے پر سہاگ نہیں ہے بلکہ ماتم کا چنہ ہے۔ اس کو دور کر اور سب سے پیار و محبت کا سلوک کر۔ تب ہی تیرا اُدھار ہے۔

استری شکشا

دیانند نے استری جاتی کی شوچنیہ دشا کو دیکھا۔ اور اپنا رائے ہاتھ اس کے ہمت کے لئے بڑھایا۔ کیا نہیں جانتے۔ کہ رشی کے آنے سے پہلے استری جاتی کی کتنی دُردشا تھی۔ نہ مان نہ عزت نہ ودیا نہ یگیہ۔ نہ ویدک کرم نہ سندھیا۔ نہ گایتری غرضیکہ استری جاتی کے پاس کچھ نہ تھا۔ اگر تھا۔ تو شودر کا درجہ۔ یہ زندگی بھی کوئی زندگی تھی۔

رباعیات

۱۔ جستجو

حرم میں، دیر میں پہنچا میں لیکر گمان تیرا	بہت ڈھونڈا جہاں میں پر نہ کچھ پایا نشان تیرا
کھلی چشم حقیقت عارف نے شاد کی جب قدم	تو پھر ہر ایک ذرہ سے ہوا جلوہ عیاں تیرا

۲۔ بے ثباتی

مرجھانا۔ گلوں کا کھلکھلانا دیکھا	دُنیا میں بشر کا آنا جانا دیکھا
دیکھا نہ کسی جب رہیں دنیا کی قیام	یوں دیکھنے کو ہم نے زمانہ دیکھا

رشی دیانند نے ان حالات کا بغور مطالعہ کیا۔ اور ان تمام برائیوں کو قوم سے نکال باہر کیا اور ویدوں کی تعلیم کا ساری دُنیا کو حامی بنایا۔ رشی کے اعجاز بھری ودیہ گرفت سے نکلے ہوئے اعتراضات سے آگے دیگر اقوام کا سر خمیدہ ہے وہ دن قریب آنے کو ہے جبکہ سارا سنسار رشی کے ہاتھوں کے آگے سر تسلیم خم کرے گا۔ اور یک زبان ہو کر رشی کے گیت گانے لگے گا۔

وید کے پڑھنے کا ادھیکار

यथेमां वाचं कल्या-णी मावदानि जनेभ्यः ब्रह्म राज-न्याभ्यां शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय॥

ارتھ "پرماتما منشوں کو اُپدیش دیتا ہے۔ کہ وید کے پڑھنے کا ادھیکار سب کو ہے۔ کیا برہمن۔ کیا کشتری۔ کیا ویش و شودر" پرنتو پاٹھکو! وہ برہمن جو کشتری۔ ویش۔ شودروں کو تختہ مشق بناتے ہوتے تھے۔ اور اُن کو ایشوری گیان کے پڑھنے سے ہمیشہ کے لئے محروم کر رکھا تھا۔ سوامی دیانند کے ظہور نے ہندوؤں کی آنکھیں کھولیں۔ مہرشی نے برہمنوں کے تختہ مشق بنی ہوئی قوم سے پکار کر کہا:-

"جس پرماتما نے پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو۔ سوریہ چندر اور اَن آدی پدارتھ سب کے لئے بنائے ہیں۔ ویسے ہی وید بھی سب منشوں کے لئے پرکاشت کیا ہے"

بھائیو! سارے منش اس پرماتما کے امرت پتر ہیں اس کے راج میں سب کو وہی ادھیکار ہے۔ جو ایک برہمن کو ہے۔

سارے سنسار کو آریہ بناؤ

مہرشی دیانند نے صدیوں پہلے بھارت واسیوں

ایک رشال دھرم ہے۔ تمام مذاہب کی شدھی کے لئے اس میں گنجائش ہے۔ جیسا کہ وید بھگوان حکم دیتے ہیں

इन्द्रं वर्धन्तो अप्तुरः कृण्वन्तो विश्वमार्यम्। अपघ्नन्तोऽ-राव्णः॥

اس تعلیم کو عملی جامہ پہنانے والے ویدک دھرم کے جاں نثار شیر سنیاسی سوامی شردھانند جی تھے۔ جنہوں نے دیانند کی بتلائی ہوئی تعلیم کو پورا کیا۔ اور مرتے مرتے دنیا والوں کو سکھا گئے۔ کہ یہ تعلیم کہ "سارے سنسار کو آریہ بناؤ" ہر آریہ کے پیش نظر ہے۔

اچھوت اور ہندو

رشی دیانند کے گُن کہاں تک گائے جائیں۔ قلم عاجز ہے۔ اور زبان قاصر ہے۔ رشی کے احسانات واحاطہ تحریر سے باہر نہیں۔ رشی کی لاانتہا قربانی آج ہندوؤں کی رگوں میں زندگی پیدا کرنے کا ضامن بن رہی ہے۔

ہندو قوم کی ناگفتہ بہ حالت دردخیز نظارہ دیکھ رشی دیانند نے کہا۔ کیا ہندو جاتی اپنے کروڑ بھائیوں سے ایسی نیچتا کا سلوک کرتی ہے۔ اگر تیرا یہ سلوک رہا۔ تو تو اتم

ان حالات پر ہندو ازم کی عمارت تعمیر کی گئی تھی۔ کیا ایسی تعلیم ہندو قوم کی اُنتی کا باعث ہو سکتی ہے ہرگز نہیں۔ اس دردشا کو دیکھ کر رشی نے کہا۔ کہ ہندو سماج میں پرش دل ہے۔ تو عورت دماغ ہے۔ جب کسی شخص کا دماغ بگڑ جاتا ہے۔ تو وہ پاگل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جس جاتی کی استریاں مورکھ ہونگی۔ وہ جاتی کبھی بھی ترقی کے شکھر پر کیا مرزان نہیں ہو سکتی۔

سوامی جی نے فرمایا "استریوں کو بھی برہمچریہ دھارن اور ودیا گرہن اوشیہ کرنا چاہیئے۔ آریہ ورت کے راج پریواروں کی استریاں دھنر ودیا۔ یدھ ودیا اُچ پرکار جانتی تھیں ویسا نہ ہوتا۔ تو کیکئی آدی استریاں دشرتھ ایسے راجوں کے ساتھ جنگ میں کیسے جا سکتیں سا استریوں کو دیا کرن دھرم۔ شاستر ودیا آدی سیکھنا چاہیئے"

خواتین کی تعلیم کا خیال ترک کر کے یہ امید رکھنا کہ

(بقیہ آگے کے لئے دیکھیں صفحہ ۵)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ایک مختصر افسانہ — از ہنتشی علا ولپوری

دیوالی کا دیپک

"آج رات کو دیوالی ہے۔ تم افسردہ بیٹھے ہو۔ کیا تیاری نہ کرو گے؟ دیئے نہ جلاؤ گے؟" میرے ایک متر نے آج دوپہر مجھے پوچھا میں خاموش تھا۔ سر جھکائے ہوئے بیٹھا سوچ رہا تھا۔ میں نے اسکے کسی سوال کا جواب نہ دیا۔ میرا سر ہلا۔ یعنی اس کے سب سوالوں کا جواب نفی میں تھا۔ لیکن دل نے کچھ اور ہی کہا۔ جو میرا متر نہ سن سکا۔ دل کی بات دل ہی میں رہی اور دل سے دماغ میں اسطرح گونج اٹھی جسطرح ستار کی تار جھنجھنا اٹھتی ہے۔ میں پڑھ رہا تھا۔ رشی کی سوانح حیات دوست مجھے مطالعہ میں مصروف دیکھ کر میرا شانہ ہلاتے ہوئے بولا "کیوں یار خاموش کیوں ہو۔ ابھی شادی ہوئے چار ہی مہینے ہوئے ہیں۔ اب کے دیوالی تو خوب دھوم دھام سے ہوگی نہ؟ آخر بھابی صاحبہ اور تمہاری مشترکہ ٹھہری۔ ہم تو بہت امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ لیکن یہاں اداسی" میں کیا جواب دیتا؟ ؎

شام سے بجھا سا رہتا ہے دل ہوا ہے چراغ مفلس کا

آخر دوست ناکام لوٹ گیا۔

(۲)

سورج غروب ہونے والا تھا۔ لوگ اپنے مکانوں کی چھتوں کی منڈیروں پر چراغوں کی قطاریں چن رہے تھے جن میں تیل اور بتیاں ڈالی جا رہی تھیں۔ بچے تالیاں بجاتے تھے اور خوشی سے دیوانے ہو رہے تھے۔ کوئی بچوں کے لئے فانوس خرید رہا تھا۔ کہیں مٹھائی کی خرید و فروخت تھی۔ کہیں گانا بجانا تھا۔ مندر میں گھنٹے گھڑیال بج رہے تھے۔ ہر طرف سے خوشی و شادمانی کے ترانے سنائی دیتے تھے۔ دیوالی آئی تمام تر خوبیوں اور امنگوں کے ساتھ لیکن ــــ

میرا گھر بیوہ کی کٹیا بن رہا تھا۔ نہ صفائی تھی۔ نہ چراغاں کا انتظام نہ مٹھائی کی خرید و فروخت نہ خوشی کے شادیانے۔ پڑوسی دیکھتے اور سرگوشیاں کرتے۔ ایک کہتا۔ "اجی! سنکی ہیں سنکی"۔ کوئی دوسرا کہتا "نیم پاگل معلوم پڑتے ہیں"۔ "اجی کچھ نہ پوچھو۔ کبھی تو سن میں آئے تو کوڑیوں موم بتیاں جلا کر پیسے برباد کرتا ہے۔ اور کبھی تیوہار کے دن گھر ماتم کدہ بنا رہتا ہے" کچھ کہہ سکتا ہے کوئی کہ معاملہ کیا ہے"۔ کوئی منچلا کہتا۔ "اجی بات کیا ہوگی۔ شاید میاں بیوی میں یدھ ہوا ہے" نہ جانے کیا کچھ کہا گیا۔ لیکن میں خاموش چپ چاپ میرے کان دیوالی کے ترانوں کو سن رہے تھے۔ دل میرا اس نغمہ سے گونج رہا تھا اور میری آنکھیں پڑھ رہی تھیں :

— (۳) —

میں اپنے کام میں مشغول تھا۔ اب میں رشی جیون کے اس واقعہ تک پہنچ گیا تھا۔ جہاں کہ رشی بستر مرگ پر دراز ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں "پربھو! تیری اچھا پورن ہو"۔ اتنا پڑھتے ہی ما تو یہ آواز کانوں میں پڑی۔ "لو سورج غروب ہوگیا"۔ بچے بچے اپنی ماتاؤں اور بہنوں کو کہہ رہے تھے "روشنی کرو۔ چراغ جلاؤ! لو اب تو سورج غروب ہوگیا۔ اتنا سنتے ہی دیکھا ہزاروں چراغ روشنی سے چمکنے لگے۔

لیکن میرے دل میں جو نغمہ گونج رہا تھا۔ وہ زور سے کانوں میں گونجنے لگا۔ "سورج غروب ہوگیا"۔

ہا! میں نے زور سے چیخ کر کہا۔ "کیا سچ مچ سورج غروب ہوگیا؟ میری آنکھیں رشی کے گھر نیوں کا نظارہ دیکھ رہی تھیں۔ میری آنکھوں میں آنسو تھے۔ اور میں ان تمام چراغوں کو دیکھ رہا تھا۔ جو میرے چاروں طرف روشن تھے۔ لیکن مجھے "دیوالی کا دیپک" ان روشن چراغوں میں نظر نہ آتا تھا۔ آہ۔ وہ بجھ چکا تھا۔ وہ سورج غروب ہو چکا تھا۔

سینکڑوں چراغ پوری طاقت سے جل رہے تھے۔ مانو سورج کے غروب ہونے کی تلافی کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہوں۔ میں پاگل ہو اٹھا۔ دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "بجھا دو ان کو! ان کی ضرورت نہیں۔ یہ سب مل کر بھی ایک سورج کی روشنی نہیں کر سکتے۔ بجھا دو ان کو۔ دیوالی کا جب دیپک بجھ گیا تو ان کی کیا ضرورت ہے"! ..

سبھی چراغ ایک دوسرے کا منہ تاکنے لگے۔ گویا یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہوں۔ کہ کیا سچ مچ دیوالی کا دیپک گل ہوگیا۔ لیکن میرا کہا کوئی نہیں سنتا تھا۔ سب میری طرف دیکھ رہے تھے۔ میں کہہ جا رہا تھا۔ "سورج غروب ہوگیا" "دیوالی کا دیپک بجھ گیا۔ بجھا دو ان کو! ان کی ضرورت نہیں۔ کہاں گیا؟ دیوالی کا دیپک"!

لوگوں نے مجھے شانوں سے پکڑ کر کہا۔ پاگل ہو رہے ہو؟

ہاں! میں نے کہا میں رشی کا دیوانہ ہوں۔ پروانہ ہوں۔ اور رشی تھا دیوالی کا دیپک۔

آریہ سماج!

(از مہاشہ جیمنی سرشار جبر پور سادات ضلع مظفر گڑھ)

تیرا گرویدہ ہے ہر فرد بشر آریہ سماج — حسن خدمت کا تری ہے یہ اثر آریہ سماج

تیری خوشبو سے معطر ہے مشام عالم — چمن ہند کا ہے تو گل تر آریہ سماج

ہے جو اس دور فلاکت میں تو ہے نام ترا — وجہ تسکین دل و جان و جگر آریہ سماج

ہیں ترے صدق و صفا مہر و وفا کے قائل — ملک کے آج سب ارباب نظر آریہ سماج

تیرگی شب اوہام مٹانے والے — تو نے پیدا کئے انوار سحر آریہ سماج

آج ہر ایک زباں پر ہے فسانہ تیرا — اور ہر قلب و جگر میں ترا گھر آریہ سماج

غیر تو غیر تھے اپنے بھی جفا جو نکلے — تو نے چھوڑا نہ رہ حق کو مگر آریہ سماج

ہر اذیت کو سہا تو نے بصد صبر و شکیب — ہر مصیبت میں رہا سینہ سپر آریہ سماج

دیکھتے تھے جو حقارت کی نگاہوں سے تجھے — آج وہ بھی ہیں ترے دست نگر آریہ سماج

عہد ماضی کی روایات کو پھر تازہ کر — بیٹھ تھک کے نہ سر راہگذر آریہ سماج

اور بھی قوت رفتار بڑھالے اپنی — دور ہے منزل مقصود اگر آریہ سماج

دل میں پھر کم وہی ذوق مسافت پیدا — پھر اسی شان سے ہو گرم سفر آریہ سماج

تجھ کو سرشار چلایا ہے رشی نے جس پر

چل اسی راہ پہ بے خوف و خطر آریہ سماج

ضرورت

اگر

آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کیلئے بہترین ذریعہ ہے ودیالیوں سکولوں اور پاٹھشالاؤں کیلئے ٹیچروں اور ادھیاپکاؤں وغیرہ کی ضرورت کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" کو نہ بھولئے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

استری جاتی پر رشی دیانند کے اپکار

شریمتی شکنتلا دیوی جی ہندی بھوشن - لاہور

رشی سے پہلے استری جاتی کی حالت

بہت ابتر تھی۔ پیدائش سے لے کر مرتے دم تک انہیں انیک دکھ بھوگنے پڑتے تھے اور لڑکی لڑکے میں کافی امتیاز روا رکھا جاتا تھا۔ لڑکے کی پیدائش پر خوشیاں منائی جاتیں پر جو نہی لڑکی پیدا ہوتی ہی گھر میں شوک کی گھٹائیں چھا جاتی تھیں۔ ان کے پالن پوشن میں بھی بڑا فرق ہوتا تھا۔ لڑکے کو اچھے کپڑے اور اچھا کھانے کو ملتا تھا لیکن لڑکیوں کا کوئی پرسان حال نہ ہوتا۔ لڑکیوں کو پڑھانا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ اور اس وقت کے برہمنوں کا یہ خیال تھا کہ شودروں اور استریوں کو وید پڑھنے کا ادھیکار ہی نہیں لیکن برعکس ہمارے خود لڑکوں کی تعلیم ہی بڑی اونچی تھی اور ان کی تعلیم پر سینکڑوں روپے نہیں بلکہ ہزاروں خرچ کرنے میں بھی ہچکچاہٹ نہ تھی۔ بس کسی کنیا کو پڑھانے پر خرچ کرنا تو ایک طرف رہا ان کو پڑھانا ہی گناہ خیال کیا جاتا تھا۔ گویا ان کو گیان کے پرکاش سے دور رکھ کر اندھکار میں ان پر نانا پرکار کے ظلم ڈھائے جاتے تھے۔ اور استری کو محض بھوگ ولاس کی سامگری اور بچے جننے کی مشین خیال کیا ہوا تھا۔ سوسائٹی میں اسے کوئی عزت حاصل نہ تھی۔ اس کی رائے کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔ مرد جو چاہے کر سکتا تھا۔ ایک عورت کی موجودگی میں دوسری شادی کر سکتا تھا۔ رنڈوا ہوتے ہی دوسری شادی دوسرے دن کر سکتا تھا۔ بڑھاپے میں تیسری اور چوتھی شادی کر سکتا تھا۔ کیونکہ عورتوں کی زبان بند کر رکھی تھی۔ انہیں شروع ہی سے اپنے رعب میں رکھ کر داستا کی زنجیروں میں جکڑ کر بے حس و حرکت کر رکھا تھا۔ تاکہ وہ پرشوں کی کسی بھی حرکت پر چاہے وہ جائز ہو یا ناجائز مداخلت نہ کر سکیں۔ اگر ایک یووتی لڑکی جو پندرہ برس کی عمر میں بھی ودھوا ہو جاتی تو اسے دیا ونت اور تپسیا کا جیون وتیت کرنے کا اپدیش دیا جاتا اور خود مرد بڑھاپے کے بل پر ۸۰-۹۰ برس کی عمر میں بھی دودھ پیتی بچیوں کو بیاہ کر لے آتے۔ ایسا گھور اتیاچار ہوتا تھا۔ اور خود ہی ان ودھواؤں کا پردہ کی آڑ میں ستیتو نشٹ کر کے ان کا لوک اور پرلوک بگاڑا جاتا۔ کہ تی اور ہر دوار گنہ ہوں کے اڈے بنے ہوئے تھے۔ دھار کتا اور پوترتا کا نیش ماتر بھی نہ تھا۔ بال وواہ اور پردہ کی جکڑ بندیوں نے استری جاتی کو ہندوں کا جوتی سے اتیاچار کرتے۔ وہ چپ چاپ سہن کر لیتیں اتنکو چھپا جاتا۔ لیکن رونے بھی نہ دیا جاتا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ کہ چھا گیا تھا سے اندھکار میں نانا پرکار کے اتیاچاروں کا ساگر بہہ رہا تھا۔ اور استری جاتی کی نیا ڈوب رہی تھی۔ بھارت ماتا اس دردشا کو دیکھ کر آنسو بہا رہی تھی۔ کہ کوئی کھیون ہار اس ڈوبتی نیا کو آ کر پار لگا سکے۔

رشی کا آگمن

ٹھیک اس اوستھا میں جب وقت نہ صرف استری جاتی پرشوں کے اتیاچاروں سے بھی ابتر حالت تک پہنچا دیا تھا۔ ان کو پرشوں کے آگے بولنے کی کوئی اجازت نہ تھی۔ پریش نالاں ہو کر ایشور سے مدد کے لئے پکار رہا تھا کر رہی تھی۔ بلکہ ذات ابھیمانی برہمن جاتی نے دھرم کے نام پر ادھرم کر کے چھوٹی ذاتوں کو ناک میں دم کر رکھا تھا۔ بے شمار بیہودہ رسم و رواج نے ہماری ہندو جاتی کو ادھوگتی کو پہنچا دیا تھا۔ کہ ہمارا کوئی وشواس تھا نہ ہم کسی خدا کو پوجتے تھے۔ نانا پرکار کے دیوی دیوتاؤں کی قبروں اور پتھروں کے آگے سر جھکے تھے۔ برہمن لوٹ رہے تھے اور دھرم کے نام پر چا زری بنا رہے تھے ہم لٹ رہے تھے۔ استری جاتی ظلم کی چکی میں پس رہی تھی۔ کیوں؟ اس لئے کہ اگیان اندھکار میں دیکھنے والا کون تھا۔ سنے بڑا اکھون تھا سبھی ایک تھیلی کے چٹے بٹے تھے۔

مہرشی نے نہ صرف دھرم کو اس کے اصلی روپ میں ہمارے سامنے استھت کیا۔ دھارمک گرنتھوں کو اصلی روپ میں پیش کیا بلکہ سب کو پڑھنے اور انتی کرنے کا ادھیکار دیا۔ دھرم کسی کی جائداد نہیں رشی نے درن ویوستھا کو گن کرم سبھاؤ پر قائم کر کے پوپوں کے فولادی قلعوں کو چکنا چور کر دیا نیم حکیماں اور پاپیوں کے منہ توڑ جواب دئے۔ سماج کی برائیوں کو دور کر کے سوسائٹی کو انتی کے پتھ پر چلایا۔ جب لوگوں کی رچی کچھ کچھ دھارمکتا کی اور ہوئی ان کے دماغ ویدک روشنی کے نور سے منور ہوئے تو انہوں نے ستیہ اسنیہ پر وچار کرنا آرمبھ کیا۔

استری جاتی کا ادھار

رشی نے استری جاتی کے دکھوں کی اور بھی دھیان دیا۔ ان ہی کے پرتاپ سے لڑکی کو لڑکے کے مقابلہ میں وہی درجہ ملا۔ ان کی تعلیم و پالن پوشن اسی ڈھنگ سے ہونے لگا۔ انہیں اعلیٰ تعلیم دی جانے لگی۔ جہاں لڑکوں کے لئے سکول اور کالج کھلے وہاں کنیاؤں کے لئے شہر بہ شہر سکول پاٹھ شالائیں اور کنیا گوروکل کھولے گئے۔ بال وواہ کی پرتھا اب رک چکی ہے۔ ودھواؤں کی شادی بھی اب عام ہونے لگ گئی ہے اب بوڑھوں سے گڑیوں کا بیاہ نہیں ہوتا۔ اب استریوں کو بھی پرشوں کے سمان ادھیکار پراپت ہیں۔ سوسائٹی میں وہی عزت ان کی ہے جو پرشوں کی۔ پردہ اب گوشہ نشینی حاصل کر چکا ہے۔

آج استری اور پرش پہلو بہ پہلو زندگی کے ہر شعبہ میں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ یہ سب کرپا رشی دیانند کی ہے۔ جس نے نہ صرف بھارت ورش کی کایا پلٹ دی بلکہ استری جاتی کے اوپر انیک ایکار کر کے استری جاتی کو پرشوں کے اتیاچاروں سے چھڑا کر سکھ کا سانس لینے کے یوگیہ بنایا۔

ڈوبتا ہندو دھرم تو نے بچایا رشی

مدتوں سے ہو رہی غافل ہماری قوم تھی | تھا اندھیرا چار سو ظلمت میں ساری قوم تھی
پھنس رہی ادبار میں قسمت کی ماری قوم تھی | بیکس و بیجان و بیکل یہ بیچاری قوم تھی

ایسی حالت سے ہمیں تو نے اٹھایا اے رشی
خواب غفلت سے ہمیں تو نے جگایا اے رشی

تھے عقیدے مختلف اور راہ تھی سب کی جدا | سانپ تھا مولا کسی کا تھا کہیں پیپل خدا
جا بجا پتھر کو یہاں سجدہ ہوتا تھا سدا | دیوتاؤں پر تھا ہوتا خون معصوماں فدا

راہ حق آ کر ہمیں تو نے دکھایا اے رشی
نغمۂ وحدانیت تو نے سنایا اے رشی

آسمان قوم پر اگیان تھا چھایا ہوا | کفر کے بادل میں سورج گیان کا آیا ہوا
دوسری قوموں نے غلبہ ہم پہ تھا پایا ہوا | بدعتیں سنکر وحرم سے دل تھا اکتایا ہوا

وید اقدس کا درس تو نے پڑھایا اے رشی
ڈوبتا ہندو دھرم تو نے بچایا اے رشی

قوم کے بچے بلکتے پھر رہے تھے بے پناہ | تھا کلیجہ منہ کو آیا دیکھ کر حال تباہ
مسلم و عیسائی لیتے بے گھروں کو گھیر آہ | مارتے تھے کہیں عاصب بیچارے بیگناہ

بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ ہے دلایا اے رشی
ہے یتیموں کو گلے تو نے لگایا اے رشی

رام کرشن شرما ہر — از افریقہ

"پرکاش" میں
اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پنجاب کا سب سے پرانا اور مضبوط بنک

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ لاہور

منظور شدہ سرمایہ	ایک کروڑ روپیہ
ادا شدہ سرمایہ	۳۱۳۲۶۵۰ روپیہ
کل امانتیں	۴۹۶۴۷۴۳۹ روپیہ
جاری و فروخت شدہ سرمایہ	پچاس لاکھ روپیہ
محفوظ شدہ سرمایہ	۳۰۹۴۲۲۸ روپیہ
کل سرمایہ	۶۲۳۰۰۷۱۲ روپیہ

لنڈن ایجنٹس :- مڈلینڈ بنک لمیٹڈ لنڈن

امریکن ایجنٹس :- ارونگ ٹرسٹ کمپنی لمیٹڈ نیویارک

ڈائرکٹران

چیئرمین :- رائے بہادر ڈاکٹر مہاراج کرشن صاحب کپور - ایل - ایم - ایس - ڈی - ٹی - ایم - ڈی - پی - ایچ - لاہور

لالہ سائیں داس صاحب لاہور
رائے بہادر دیوان بدری داس صاحب ایم اے ایل - ایل - بی ایڈوکیٹ ہائیکورٹ لاہور
رائے بہادر مکند لال صاحب پوری ایم اے ایل ایل بی - ایم - ایل سی بیرسٹر ایٹ لاء - لاہور

لالہ جگن ناتھ صاحب اگروال - ایم ایل سی لاہور
ڈاکٹر مہا لچند صاحب سیٹھی ایل - ایم - ایس لاہور
مسٹر مہر چند صاحب مہاجن بی - اے - ایل - ایل بی ایڈوکیٹ ہائیکورٹ لاہور

بنک اپنے صدر دفتر لاہور اور سب شاخوں میں بیوپاریوں کو ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچاتا ہے
اور بینکنگ کا ہر قسم کا کام کرتا ہے

ملک راج کوہلی ایم - اے سکرٹری -

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ...... ممالک غیر سے ۶ روپے
ششماہی عہ ...... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۴۵	SUNDAY 10th Nov. 1935	اتوار ۲۵ کارتک سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱	جلد ۳۱

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ❁

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ❁

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ❁

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداً اُدیت رہنا چاہیئے ❁

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ❁

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ❁

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے ❁

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے ❁

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ❁

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ❁

رگوید | یجروید

آرگنائزیشن | وید امرت | آرگنائزیشن

ओ३म् संगच्छध्वं संवदध्वं सं वो मनांसि जानताम्। देवा भागं यथा पूर्वे सं जानाना उपासते ॥

(رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۹۱۔ منتر ۲)

آج نہ صرف افراد کو افراد سے کدورت ہے۔ بلکہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی تخریب کے درپے ہے۔ اور ایک قوم دوسری قوم کو ملیامیٹ کرنا چاہتی ہے کوئی اتنا نہیں سوچتا۔ کہ باہمی کدورت اور منافرت سے دنیا میں امنِ عامہ کا قیام کیسے ہوگا۔ اور ترقی کا دور کیسے چلے گا۔ دنیا کی ترقی کے لئے بے از بس ضروری ہے کہ بنی نوع انسان آپس میں پریم اور آشتی سے رہیں۔ اور تفرقہ کے نزدیک نہ پھٹکیں۔ کیونکہ غیب سے آواز آرہی ہے کہ اے انسانو! اگر بڑھنا چاہتے ہو۔ تو (सम्) بہترین طریق سے (गच्छध्वम्) مل کر چلو۔ گویا ایک تربیت یافتہ فوج بینڈ کی آواز پر مارچ کر رہی ہے۔ اور ایک ساتھ قدم اُٹھا رہی ہے۔ جب آپس میں مل بیٹھو۔ تو (सम्) احسن طریق سے (वदध्वम्) باہمی تبادلۂ خیالات کرو۔ اور اپنے شبانہ روز دیوہار میں تم (वः) اپنے اپنے (मनांसि) منوں کو (सम्) بھلی پرکار سے (जानताम्) جاننے کی کوشش کرو۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے اپنے دل کے آئینہ کو منافقت اور کدورت کے زنگ سے صاف رکھو۔ کیونکہ دنیا کے اندر ان لوگوں میں ہی باہمی خوش اعتمادی قائم ہوتی ہے۔ جن کی نیتیں صاف ہوتی ہیں۔ اور جن کا دل۔ زبان اور کان باہمی ترجمان ہوتے ہیں۔ کیونکہ دنیا کا مستند اتہاس شاہد ہے کہ یہی وہ دستور العمل ہے۔ (यथा) جس سے (सं जानाना) حقیقت شناس (देवा) ودوان لوگ باہم مل کر (पूर्वे) ہمارے دور سے پہلے (भागम्) سچ اور جھوٹ کی تمیز کر (उपासते) اپنا کر اپنا جزوِ جان بنایا کرتے تھے۔ اور اپنے لوک اور پرلوک کی بنا کو مستحکم بنایا کرتے تھے ❁

لفظی معنی

(सम्) بھلی پرکار (गच्छध्वम्) چلو (सम्) بھلی پرکار (वदध्वम्) تبادلۂ خیالات کرو۔ (सम्) بھلی پرکار (वः) تمہارے یا اپنے اپنے (मनांसि) منوں کو (जानताम्) جانو۔ (देवाः) ودوان لوگ (भागम्) حق و باطل کے امتیاز کو (यथा) جیسے (पूर्वे) قبل ازیں (सं जानानाः) سمیک جاننے والے (उपासते) اُپاسنا کرتے ہیں ❁

(رام بخش)

سام وید | اتھروید

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اخبار "پرکاش" کے لئے

آریہ سماجی کا نعرۂ حق

وطن کی عداوت سے بیزار ہوں میں ہوا کیا جو قلاش و نادار ہوں میں
بس اپنے وطن کا پرستار ہوں میں

مسلماں سے الفت نہ ہندو سے نفرت میری زندگی ہے محبت ـ محبت
بس اپنے وطن کا پرستار ہوں میں

میں ہوں اک دیا نند کی انجمن کا پجاری ہوں ہاں میں پجاری وطن کا
بس اپنے وطن کا پرستار ہوں میں

میسر دھرم کا ہے سوز نہانی اسی میں گزر جائے گی زندگانی
بس اپنے وطن کا پرستار ہوں میں

ہوا کیا جو دانش میری سرنگوں ہے ہوا کیا جو قسمت میری واژگوں ہے
بس اپنے وطن کا پرستار ہوں میں

بصد شوق جام شہادت پیوں گا میں مر مر کے اپنے وطن میں جیوں گا
بس اپنے وطن کا پرستار ہوں میں

ہوا کیا جو بڑھی نظر سے وہ جہاں کا مجھے کچھ بھی خدشہ نہیں آسماں کا
بس اپنے وطن کا پرستار ہوں میں

نہ جینے کی خواہش نہ مرنے کا خطرہ نہیں اس نشہ کو اترنے کا خطرہ
بس اپنے وطن کا پرستار ہوں میں

میرے گوشۂ قلب میں جو مکیں ہے اس آتش کو بجھنے کا خطرہ نہیں ہے
بس اپنے وطن کا پرستار ہوں میں

اگر موت آتی ہے آئے خوشی سے اگر جان جاتی ہے جائے خوشی سے
بس اپنے وطن کا پرستار ہوں ہوں

(قمر جلال آبادی)

"پرکاش" کے وہ پریمی

جن کا چندہ ختم ہو جانے والا ہوتا ہے۔ ان کو ایک دو ہفتہ قبل اطلاع دے دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا چندہ ایک خاص تاریخ تک بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ ان کی خدمت میں اگلا پرچہ بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائے گا۔ ماہ نومبر میں جن ایسے پریمیوں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ ان کو بھی اطلاعی چٹھیں ارسال کی جا رہی ہیں۔ ان پریمیوں کو چاہئے۔ کہ وہ اپنا چندہ اطلاع ملتے ہی دفتر "پرکاش" میں بھیج دیں۔ ورنہ اگلا پرچہ ان کی سیوا میں بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائے گا۔ جو بھائی نہ تو اطلاعی چٹ کا جواب دیتے ہیں۔ اور نہ منی آرڈر ارسال کرتے ہیں۔ اور وی۔ پی کے پہنچنے پر انکار کر دیتے ہیں۔ وہ ایک اخلاقی گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ایسے بھائیوں کو چاہئے۔ کہ اگر اس وقت کسی وجہ سے وہ چندہ دینے کے یوگیہ نہ ہوں۔ تو ان کو اخبار بند کرانے سے پہلے ہمیں اس کارن سے مطلع کر دینا چاہئے۔ کہ وہ کیوں اخبار بند کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہوگی۔ کہ کسی بھی پریمی کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملے۔ اخبار بند کرنے کی دو ہی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ پہلی یہ کہ وہ چندہ ختم ہونے کے فوراً بعد چندہ نہ دے سکتے ہوں۔ تو وہ اطلاع دے سکتے ہیں۔ کہ فلاں تاریخ تک ان کو وی۔ پی نہ بھیجا جائے۔ اور بدستور اخبار جاری رہے۔ یا کسی تاریخ خاص کو وی۔ پی کرنے کی ہدایت کر دیں۔ یا اطلاع دے دیں کہ اس تاریخ تک چندہ بھیج دیا جائے گا۔ دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے۔ کہ اخبار ان کے لئے مزید کشش و مفاد کا باعث نہ رہا ہو۔ پیشتر اس کے کہ وہ اخبار بند کریں۔ ان کو چاہئے۔ کہ وہ ہمیں اپنی رائے اور تجاویز سے اطلاع دیں۔ کہ وہ اخبار میں کیا اصلاح چاہتے ہیں۔ تاکہ ان کی خواہش کے مطابق کارروائی کی جا سکے۔ اور کسی کو شکایت کا موقع نہ ملے۔ آشا ہے "پرکاش" کے پریمی اس نویدن پر ضرور توجہ دیں گے۔ کیونکہ "پرکاش" کا مقصد آریہ سماج کی سیوا کرنا ہے۔ اور ہر ایک آریہ بھائی کا فرض ہے۔ کہ وہ "پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشاں ہو۔ اور اس کو مفید سے مفید اور زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے میں سہایک بنے اس کے لئے ہر بھائی اپنی تجاویز بھیج سکتا ہے ؛

(مینیجر)

اگروال ور کے لئے اگروال کنیا کی ضرورت

ایک ۳۲ سالہ بانسل گوتر اگروال یوگیہ ور کے لئے جس کی پہلی استری کا دیہانت ۱۷ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہو چکا ہے۔ اور اس میں سے ایک لڑکا موجود ہے۔ ۱۸ سالہ کنواری کنیا یا بال ودھوا بغیر اولاد کے کی ضرورت ہے۔ لڑکا معقول آمدنی اور کافی جائداد کا مالک ہے۔ نیز ایک ساہوکار ملازمت پیشہ اعلےٰ خاندان سے تعلق رکھنے کے علاوہ نیک چلن خوبصورت تعلیم یافتہ اور سدھ آریہ سماجی (ممبر انترنگ سبھا) ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:-

بالمکند منتری آریہ سماج نابھہ۔ ریاست نابھہ

ضرورت

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر کو ایک بڑے یوگیہ اپدیشک کی ضرورت ہے جو پروہت کا کام کر سکے نیز اپدیشک کلاس کو جو آرنبھ ہونیوالی ہے پڑھا سکے۔ پرارتھنا پتر جلدی منتری آریہ سماج کے نام آنے چاہئیں ابھی دو ودیارتھی بھی جو اپدیشک کلاس پڑھنے میں سمرتھ ہوں۔ پرارتھنا پتر بھیج سکتے ہیں ۲ آریہ کنیا پتری پاٹھشالا کے لئے S.V اور J.V ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے جو درڑھ آریہ وچار رکھتی ہوں۔ پرارتھنا پتر بنام مینیجر صاحب آریہ کنیا پتری پاٹھشالہ بوہڑ دروازہ ملتان شہر شیگھر آنے چاہئیں ؛

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ نیز ودیالیوں آریہ کنیا پاٹھشالاؤں اور سکولوں وغیرہ کے منتریوں ادھیاپکاؤں کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو بھی نہ بھولئے

(مینیجر)

ضرورت

کے اشتہارات کے لئے لکھنے والے بھائی اشتہار کی قیمت بھی حسب ذیل کے حساب سے منی آرڈر کے ذریعہ بھیج دیا کریں۔ تاکہ اشتہار جلدی چھپ سکے۔ اور خط و کتابت میں وقت ضائع نہ ہو :-

ایک بار	ایک روپیہ چار آنے
دو بار	دو روپیہ " "
چار بار	چار روپیہ
۴ سے زیادہ کے لئے	بارہ آنہ فی بار

(مینیجر)

ور کی ضرورت

ایک آریہ کمین سکا نسیتھ پریوار کی ۱۶ ورشیہ پڑھی لکھی سوسوبھاؤ سندر اور گرہ کاریہ میں چتر کنیا کے لئے آریہ ور کی آوشیکتا ہے۔ جو برسر روزگار باصحت اور معزز گھرانہ سے تعلق رکھتا ہو۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں (نوٹ) خط و کتابت ہندی یا انگریزی میں کریں۔ مفصل حالات کے لئے "رگھو" معرفت شری پنڈت رام سہائے جی آریہ بھوپدیشک پوسٹ سب انسپکٹر ۱۔ مارشل بازار اندور (مالوہ) کو لکھیں ؛

ور کی ضرورت

ایک سوشکشت۔ سوشیل۔ گرہ کاریہ اور سلائی کے کاریہ میں چتر آریہ کنیا کے لئے ایک کالج سٹوڈنٹ یا برسر روزگار ور کی ضرورت ہے۔ اضلاع جالندھر۔ ہوشیار پور اور لدھیانہ کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت کا پتہ :-

Mathra Dass 173
Suburban Road
P.O. Aklon. Rangoon

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

علاقہ مہمند سے برطانیہ افواج کی واپسی

نئی دہلی۔ ۱۶ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مہمند علاقہ کی صورتِ حالات پرسکون ہے تقریباً تمام برطانوی فوجیں گندآب سے نو مائی آگئی ہیں۔ قبائل میں لڑائی کے ختم ہو جانے پر اظہارِ اطمینان کیا جا رہا ہے۔ حاجی ترنگزئی خود اظہارِ مسرت کر رہا ہے۔ کہ امن بحال ہو گیا ہے ؛

گوردوارہ میں چوری :- لائل پور۔ ۵ نومبر۔ ملک عبد القدوس مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت میں ایک سکھ مسمی سردارا سنگھ کو علاقہ تھانہ ڈجکوٹ کے ایک گاؤں کے گوردوارہ سے کپڑے چوری کرنے کے جرم میں ڈیڑھ سال قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے ؛

گورنر سندھ کے پرائیویٹ سکرٹری کا تقرر :- کراچی۔ لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند کے باڈی گارڈ کا کمانڈنٹ میجر آر۔ پیل صاحب سندھ کے پہلے گورنر سر لینسلاٹ گراہم کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ جنکی منظوری وائسرائے نے دے دی ہے ؛

سکھوں کے لئے آریہ سماجی کا دان :- بنگہ۔ ۵ نومبر۔ لالہ کشمیری لال چوپڑہ آریہ سماجی بنگہ نے خالصہ بھائیوں کی تکلیف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنی گرہ سے ایک نلکہ خالصہ آبادی میں لگوانے کے لئے میونسپل کمیٹی کو درخواست دی۔ اور پریزیڈنٹ صاحب نے کل ہی درخواست منظور کر کے جگہ تجویز کر دی ہے ؛

آرین ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ جالندھر

جالندھر۔ ۴ نومبر۔ آرین ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ جالندھر ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر کو ہوا۔ جس میں اینگلو سنسکرت ہائی سکول نکودر نے دو ٹیمیں والی بال اور ہاکی کی بھیجیں۔ دونو ٹیمیں فرسٹ رہیں۔ اور دو نو نے کھیلوں میں کپ حاصل کئے ؛

سرحدی گورنمنٹ کا میموریل :- پشاور۔ ۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ صوبہ سرحد نے مالی امداد کے سوال پر گورنمنٹ ہند کو ایک طویل میموریل ارسال کیا ہے ؛

شہنشاہ ابی سینیا کو ہلاک کرنے کی کوشش

روما۔ ۵ نومبر۔ "ٹریبون" کے نامہ نگار مقیم عثارہ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ ابی سینیا کی جان لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ دیگر ذرائع سے ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ عدیس ابابا کے شاہی محل میں بم پایا گیا۔ اخبار مذکور مزید لکھتا ہے۔ کہ ابی سینیا کی پولیس نے متعدد چوکیوں کو ایک امریکن حبشی کی گرفتاری کا حکم دیا ہے۔ اس شخص کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بادشاہ کے قتل کا کام اس کے سپرد کیا گیا تھا۔ اب بادشاہ کی حفاظت کے لئے خاص تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ اور محل کے ارد گرد زبردست پہرہ لگا دیا گیا ہے ؛

لالہ ہرکشن لال سابق وزیر پنجاب کے خاندان پر مصیبت

لاہور۔ ۶ نومبر۔ پیشتر ازیں توہینِ ہائی کورٹ کے جرم میں لالہ ہرکشن لال جی بیرسٹر سابق وزیر پنجاب اور ان کے فرزند مسٹر جیون لال گابا کو ایک ایک ماہ قید کی سزا ہو چکی ہے۔ اب ہائی کورٹ کی طرف سے مسٹر جیون لال گابا کو ایک مزید حکم کی خلاف ورزی کے الزام میں نوٹس دیا گیا ہے۔ اور ۸ نومبر کو ان کے خلاف سماعتِ مقدمہ کی تاریخ مقرر کی گئی ہے ؛

لکھنؤ کے کانگریسیوں میں صلح کرانے کی کوشش

الہ آباد۔ ۶ نومبر۔ لکھنؤ استقبالیہ کمیٹی کے جھگڑے کے سلسلہ میں مخالف پارٹیوں میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے انٹرویو کے جلنے پر کہا۔ کہ میں اس سلسلہ میں گفتگو کرنے کے لئے ایک دو دن میں چند دوستوں کے آنے کی امید کر رہا ہوں معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر رفیع احمد قدوائی نے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ کل الہ آباد آ رہے ہیں ؛

شریعت بل پاس ہو گیا :- پشاور۔ ۶ نومبر۔ آج فرانٹیئر لیجسلیٹو کونسل نے دو غیر سرکاری بل پاس کر دیئے ہیں۔ ایک تو دیہاتی پنچایتوں کا بل ہے۔ اور دوسرا شریعت بل۔ قحبہ خانوں کے انسداد کا بل استصوابِ رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا گیا۔ چھوٹے چھوٹے زمینداروں کو امداد دینے کا بل نواب زادہ اللہ نواز نے پیش کیا۔ ایک غیر سرکاری ممبر کی طرف سے دیہاتی پنچایت بل میں یہ ترمیم پیش کی گئی۔ کہ ان پنچایتوں کو جوڈیشل اختیارات نہ دیئے جائیں۔ مگر یہ ترمیم ۱۱ ووٹوں سے گر گئی۔ آج جو اجلاس کیا گیا ... [illegible]

اور ۳۱ ... [illegible]

سوالات کے وقت ہوم ممبر نے کہا۔ کہ مقامی گورنمنٹ ہند سے رفاہِ عام کے کاموں کے لئے گرانٹ کے سوال پر خط و کتابت کر رہی ہے۔ ہوم ممبر نے خط و کتابت کی نوعیت پر روشنی ڈالنے سے انکار کر دیا ؛

بھارت گرام پرچارک سبھا کی سپیشل کانفرنس

بھارت گرام پرچارک سبھا کی سپیشل کانفرنس پنجاب کی راجدھانی لاہور میں ۲۵-۲۶ اور ۲۷ کارتک سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۰-۱۱ اور ۱۲ نومبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار۔ سوموار اور منگل منعقد ہو گی۔ آریہ بھائیوں اور دلیش ہتیشیوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ کانفرنس میں شامل ہو کر اپنے قیمتی خیالات سے آگاہ ... کی کرپا کریں ؛

... [illegible]

کیا جاپان اور برطانیہ میں بھی تکرار ہونے والا ہے؟

ٹوکیو۔ ۴ نومبر۔ چین نے جو نئی مالی سکیم تیار کی ہے۔ اس پر جاپانی حلقوں میں بہت ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ سکیم گورنمنٹ نے انگریزوں کی منشا پر تیار کی ہے۔ کیونکہ چین کو یقین دلایا گیا ہے کہ مغربی ممالک اسے قرضہ دیں گے جاپان کو اندیشہ ہے۔ کہ حکومت چین برطانیہ سے قرضہ لے کر اپنی فوجی طاقت کو مضبوط کرے اور جاپان کے خلاف سرگرمیاں مضبوط کرنے کے لئے استعمال کرے گی ؛

اسمعیلی خدا کے صاحبزادہ کا میم سے گٹھ جوڑ

لنڈن۔ ۵ نومبر۔ یہ خبر دلچسپی کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ کہ سر آغا خان کے صاحبزادہ پرنس علی خان کی بدچلنی کا ایک انگریز لیڈی مسز گینس شکار ہو گئی۔ جس پر اس کے خاوند مسٹر گینس سابق ممبر پارلیمنٹ نے اس کو طلاق دے دیا۔ عدالت نے درخواستِ طلاق منظور کر لی ؛

کتھا کی ممانعت :- مالیرکوٹلہ۔ ۵ نومبر۔ خان صاحب ملک زمان مہدی خان وزیر اعظم نے کتھا کے جھگڑا کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے :-

"تین دن کے لئے ہم نے کتھا کروانے کی اجازت دی تھی۔ وہ ہمارے حسنِ اخلاق کے ثبوت میں تھی۔ ہندوؤں کو خود چاہئے تھا۔ کہ تین دن کی کتھا کو اپنی فتح کے لئے کافی سمجھتے۔ اور اسے خود بخود ہی بند کر دیتے۔ لیکن ہمسایوں اور مہیتوں کے قضیئے ناقابلِ برداشت ہیں۔ اس لئے ہم کتھا کو بند کرنے کا حکم دیتے ہیں" ؛

کراچی کے دو طلباء میں لڑائی :- کراچی۔ ۵ نومبر۔ ایک مقامی گجراتی سکول کے دو طلباء میں جھگڑا ہو گیا۔ جس میں ایک طالب علم نے دوسرے پر تیزاب پھینکا جس سے وہ بُری طرح جھلس گیا اور ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ لڑکے کی حالت تشویش ناک بیان کی جاتی ہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

چار سالہ خونی بچہ :۔ رنگون۔ ۵ر نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک گاؤں میں ایک چار سالہ لڑکے نے اپنی چھوٹی بہن کو جس کی عمر صرف ایک ماہ کی تھی۔ کدال سے ہلاک کر ڈالا +

لنڈن میں بحری کانفرنس :۔ ٹوکیو ۴ر نومبر گورنمنٹ جاپان نے امیر البحر ناگانو اور ایم اشوزو کو لنڈن کی بحری کانفرنس میں جاپان کی نمائندگی کرنے کے لئے منتخب کیا ہے۔ نیم سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے انہیں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اسلحہ جات کی حد مقرر کرانے اور اسلحہ جات کی اقسام میں تخفیف کرانے کے لئے کوشش کریں تاکہ جارحانہ کارروائیوں کو روکنے کے اصول کو عملی شکل دی جا سکے۔ جاپان سیاسی سوالوں کو درمیان میں لانے کے خلاف ہے :۔

دو وکیلوں میں لڑائی :۔ میرٹھ۔ وکلاء کے چیمبر میں ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا جبکہ دو وکیلوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ جس میں ایک وکیل نے دوسرے کو طمانچہ مارا۔ اور اس نے اس کو زدوکوب کیا۔ بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ بعض سرکردہ ممبروں نے صورت حالات پر قابو حاصل کیا۔ ورنہ فساد بڑھ جانے کا اندیشہ تھا :۔

۲۱ ڈاکو ہلاک ہو گئے :۔ میکسیکو۔ ۴ر نومبر۔ جاسکو ریاست کے پہاڑوں میں فوج کے ساتھ لڑائی کے نتیجہ کے طور پر ۲۱ ڈاکو ہلاک ہو گئے ہیں۔ فوج کا ایک سپاہی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ اگرچہ ڈاکوؤں کے سردار کا گھوڑا گولی لگنے سے زخمی ہو گیا۔ لیکن وہ بچ کر نکل گیا۔ ڈاکوؤں کی تعداد ۱۵۰ تھی۔ اور فوج نے انہیں تین طرف سے گھیر رکھا تھا۔ ہوائی جہاز فوجی دستوں کی رہنمائی کر رہے تھے :۔

ہندوستانی ڈاک میں دیر :۔ ایتھنز۔ ۴ر نومبر۔ امپیریل ایرویز کے جہاز افریقن اور ہندوستانی ڈاک کے ساتھ انگلستان جا رہے ہیں۔ ہندوستانی ڈاک موسم کی خرابی کی وجہ سے رکی رہی ہے۔ افریقن ڈاک میں ۱۸ دن کی دیر ہو گئی ہے +

فرقہ وارانہ حملوں کو روکا جائے :۔ امرتسر۔ ۵ر نومبر۔ گیانی گورمکھ سنگھ مسافر سکریٹری شرومنی کمیٹی اور پروفیسر گنگا سنگھ پرنسپل شہید سکھ مشنری کالج نے شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو چٹھی ارسال کی ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے بہت دنوں اور مہینوں پر آئے دن کے حملوں کی روک تھام کے لئے مناسب اور ضروری کارروائی کی جائے +

پنجاب گورنمنٹ کا اخبارات کو نوٹس

لاہور ۵ر نومبر۔ چیف سکریٹری گورنمنٹ پنجاب کے دستخطوں سے اخبارات کو مندرجہ ذیل نوٹس دیا گیا ہے :۔

"گورنر باجلاس کونسل نے اپنے ۶ر اگست کے اجلاس میں اخبارات کے مالکوں اور ایڈیٹروں سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ معاملہ فہمی کو بروئے کار لا کر ایسی تحریروں کی اشاعت سے احتراز کریں۔ جن سے مختلف فرقوں کے باہمی تعلقات تلخ ہو سکتے ہوں۔ کچھ مدت تک تو اس اپیل کا اثر رہا۔ لیکن اب تھوڑے عرصہ سے پریس کے لب و لہجہ میں افسوسناک تبدیلی رونما ہو گئی ہے۔ گذشتہ چند ہفتوں کے دوران میں ہندو مسلم اور سکھ اخباروں نے بار بار ایسے مضامین شائع کئے ہیں۔ جن کا اثر اس کے سوائے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ اقوام کے درمیانی تعلقات جو بدقسمتی سے پہلے ہی کشیدہ ہیں۔ اور بھی تلخ ہو جائیں۔ نیز ان اخباروں نے خبروں کو ایسے طریق پر شائع کیا ہے۔ جس سے واقعات متعلقہ نے فرقہ وارانہ رنگ اختیار کر لیا۔ گورنر باجلاس کونسل یہ انتباہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ جو اخبار اور چھاپہ خانے ایسی تحریریں شائع یا طبع کریں گے۔ جن سے ملک معظم کی رعایا کی مختلف جماعتوں میں دشمنی یا منافرت کے جذبات پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ ان اخباروں اور چھاپہ خانوں کے خلاف کریمینل لاء امینڈمنٹ ایکٹ ۲۳ بابت ۱۹۳۲ء کے ماتحت فوری اور سخت کارروائی کی جائے گی :۔"

فرقہ وارانہ فساد ہو گیا :۔ دھن آباد۔ (اسپیشل انڈیا ریلوے) ۵ر نومبر۔ موضع تلمدنگا میں ہندوؤں کے تہوار چھٹھ پر فرقہ وارانہ فساد ہو جانے سے چار اشخاص زخمی ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جھگڑا مسجد کے سامنے باجہ کے ساتھ جلوس گزارنے پر ہوا۔ زخمیوں کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ پولیس نے امن بحال کر دیا ہے۔ اور تفتیش شروع کر دی ہے :۔

پیر جماعت علی شاہ لاہور میں :۔ علی پور۔ ۵ر نومبر۔ پیر جماعت علی شاہ کل لاہور کو روانہ ہونے والے ہیں۔ ۸ر نومبر کو شاہی مسجد میں نماز جمعہ ادا کرائیں گے۔ انہوں نے لیجسلیٹو کونسل اور اسمبلی کے ممبروں۔ مذہبی و سیاسی لیڈروں کو ایک کانفرنس میں مدعو کیا ہے۔ جس میں "مسجد شہید گنج" کی بحالی کے لئے پروگرام مرتب کیا جائے گا۔ کانفرنس لاہور میں ہو گی۔ اور پیر جماعت علی شاہ اس میں شمولیت اختیار کریں گے :۔

ماما بننے کے لئے چور بننا پڑا :۔ شیخوپورہ۔ ۴ر نومبر۔ ماما بننے کے لئے عورت کیا کچھ نہیں کر گزرتی۔ اس کی تازہ مثال داڑو باس کی ایک چوبیس سالہ سکھ عورت کی گرفتاری سے ظہور پذیر ہوئی ہے۔ وہ عورت کسی دیگر عورت کے ایک پانچ ماہ کے بچے کو جبکہ وہ کہیں گئی ہوئی تھی۔ چرا کر لے جا رہی تھی۔ پکڑی گئی :۔

پوسٹر "لال ڈھنڈورہ" :۔ لاہور۔ ۵ر نومبر۔ انڈین پریس (ایمرجنسی پاورز) ایکٹ کی دفعہ ۱۹ کے ماتحت حاصل شدہ اختیارات کی رو سے گورنر باجلاس کونسل نے سائیکلوسٹائل پر چھپے ہوئے اردو کے پوسٹر بعنوان "لال ڈھنڈورہ" کو ضبط کر لیا ہے۔ دیگر تمام دستاویزات بھی جن میں اس پوسٹر کے ترجمے ہوں گے۔ ضبط سمجھے جائیں گے۔ پوسٹر پنجاب پراونشل کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے شائع کیا گیا تھا :۔

مسٹر سری پرکاش مستعفی ہو گئے :۔ لکھنؤ۔ ۵ر نومبر۔ یو۔ پی پراونشل کانگرس کونسل نے استقبالیہ کمیٹی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر مراری لال کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر مسٹر سری پرکاش وائس پریذیڈنٹ یو۔ پی پراونشل کانگرس سے مستعفی ہو گئے ہیں +

ڈاکوؤں کی پارٹی پر حملہ :۔ رنگون۔ ۵ر نومبر۔ اطلاع ملنے پر کہ موضع انگین میں ڈاکہ پڑا۔ پولیس پارٹی گھات میں بیٹھ گئی۔ رات کے آٹھ بجے کے قریب پانچ ڈاکو جن میں سے ایک کے پاس بندوق تھی۔ مکان میں آئے۔ پولیس نے ان پر گولی چلائی۔ جس سے ایک ڈاکو ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔ باقی تینوں بھی تعاقب کر کے گرفتار کر لئے گئے :۔

کانگرس کے جلسہ کی ممانعت :۔ نتاولی۔ ۴ر نومبر۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات کی وجہ سے کانگرسیوں اور جسٹس پارٹی کے ممبروں میں کشیدگی کو مد نظر رکھتے ہوئے حکام نے نقص امن کا خطرہ محسوس کیا۔ اور کانگرس کے ایک جلسہ کے جو یکم نومبر ۱۹۳۵ء کو منعقد ہونا تھا۔ انعقاد کی ممانعت کر دی۔ اس جلسہ میں بابو راجندر پرشاد نے تقریر کرنی تھی +

علاقہ مصری شاہ میں آتشزدگی :۔ لاہور۔ ۵ر نومبر۔ کل رات تقریباً ۱۲ بجے کے قریب علاقہ چوکی مصری شاہ کارخانہ نیزا بیاں کے نزدیک ایک مسلمان کے مکان کو آگ لگ گئی۔ کچھ دیر کے بعد گھر والوں کو پتہ لگا۔ اس وقت آگ زور پکڑ چکی تھی۔ میونسپل فائر بریگیڈ کو ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ اور بتا دیا گیا۔ کہ اس جگہ کے نزدیک پانی کافی مقدار میں کہیں نہیں ملے گا۔ چنانچہ فائر بریگیڈ والے پانی بھی ہمراہ لائے +

مبینہ قماربازوں میں لڑائی :۔ لاہور ۵ر نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شاہو کی گڑھی میں چند مسلمان آپس میں جوا کھیل رہے تھے۔ ایک شخص نے کچھ روپے جیت لئے۔ کھیل ختم ہونے کے بعد وہ شخص اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ گھر کی جانب جا رہا تھا۔ کہ روپے ہارنے والے اور اس کے ساتھیوں نے گھیر لیا۔ اور جیتے ہوئے روپوں کی واپسی کا تقاضا کیا :۔

مریدوالہ کے قریب مسلح لڑائی :۔ لائل پور۔ ۴ر نومبر۔ چک ۴۸۶ علاقہ تھانہ مریدوالہ سے ایک شخص مسمی احمد کے قتل کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ملزمان کے فریق نے کلہاڑیوں اور لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال کیا ہے۔ اور ضربات کی وجہ سے احمد کی موت واقع ہوئی۔ پولیس نے چند ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ مزید تحقیقات ہو رہی ہے :۔

سردار حبیب اللہ کی یورپ سے واپسی :۔ لاہور۔ ۵ر نومبر۔ سردار حبیب اللہ ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل جو موجودہ صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے جرمنی۔ روس اور ایران گئے ہوئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔ آپ عنقریب ہی لیکچروں کا ایک سلسلہ جاری کرنے والے ہیں۔ جس میں ان ممالک کے متعلق آپ تاثرات واضح کریں گے +

ننکانہ صاحب پولیٹیکل کانفرنس :۔ شیخوپورہ۔ ۴ر نومبر۔ غالباً گاٹا مارو کے بابا گوردت سنگھ نے جو آج کل کانگرس پراپیگنڈا کے سلسلہ میں پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ پولیٹیکل کانفرنس ننکانہ صاحب میں شرکت کے لئے ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی شیخوپورہ کی درخواست قبول کر لی ہے۔ ۹ر نومبر کو آپ جھنڈا کی سلامی کی رسم کی صدارت بھی کریں گے۔ اسی دن اجلاس شروع ہو گا۔ ڈاکٹر ستیہ پال ۱۰ر نومبر کو وہاں پہنچیں گے۔ اور لالہ دیو راج سیٹھی۔ سی پی ناظمہ سردار نیپا سنگھ جھنجھر دیارہ۔ جموں ادا کے ماسٹر نند لال اور دیگر سرکردہ کانگرسی اصحاب بھی شریک ہوں گے +

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور
۲۵- کارتک سمت ۱۹۹۲

ڈاکٹر امبیدکر کا چیلنج!

ڈاکٹر امبیدکر نے اعلان کیا ہے - کہ اُنہوں نے ہندو دھرم کو ترک کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے - اور دُوسرے ہریجنوں کو بھی اُن کا یہی مشورہ ہے - وہ کون سا مذہب اختیار کریں گے ؟ اس کا ابھی فیصلہ نہیں ہُوا - لیکن ان کا یہ فیصلہ ضرور ہے - کہ وہ بطور ہندو نہیں مریں گے - مذہب کو تبدیل کرنے کی وجہ یہ ہے - کہ اُنہیں ہندو دھرم میں مساوات نظر نہیں آتی - اور انہیں اُمید نہیں - کہ دس سال کے عرصہ میں بھی ہریجن ہندو دھرم میں رہتے ہُوئے مساوی درجہ حاصل کر سکیں - میں نے اُن کا یہ اعلان پڑھا - تو مجھے شاعر کا یہ شعر یاد آیا ؎

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

عدم مساوات تو ہر مذہب میں پائی جاتی ہے - خواہ کوئی مذہب اصول کی بناء پر اُسے مانتا ہو یا نہ - یہ بھی ہو سکتا ہے - کہ ڈاکٹر امبیدکر جیسے قابل شخص کے ساتھ غیر مساوات نہ برتی جائے - لیکن یہ نہیں ہو سکتا - کہ دُوسرے ہریجنوں کو وُہی درجہ تسلیم کیا جائے - جو ڈاکٹر امبیدکر کو ہے - مسلمانوں کا دعوےٰ ہے - کہ اسلام مساوات کا مذہب ہے - لیکن کیا اسلام میں چھوا چھوت نہیں ؟ کیا اس میں ذات پات نہیں ؟ چھوت چھات بھی ہے - اور ذات پات بھی - مسلمان بھی ذات پات کو دیکھ کر رشتہ ناطہ کرتے ہیں - رہا سوال ذات کو توڑنے کا - ہندوؤں میں بھی تو ٹوٹ رہی ہے - کوئی وقت تھا - جبکہ ذات توڑنے پر مخالفت ہوتی تھی - اور برادری سے خارج کیا جاتا تھا - لیکن اب تو کوئی پوچھتا ہی نہیں - پنجاب تو اس لحاظ سے دُوسرے صوبوں کو بہت پیچھے چھوڑ آیا ہے - اسی لئے یہاں چھوا چھوت کی وہ مشکل نہیں - جو دُوسرے صوبوں میں ہے - ہریجنوں نے یہ سوچنا ہے - کہ کسی اور مذہب میں جا کر بھی اگر وہ اچھوت ہی رہے - تو وہ کیا کریں گے ؟ ڈاکٹر امبیدکر کو تقریباً تمام مذاہب کی طرف سے دعوت گئی ہے - لیکن اس دعوت میں مسلمان پیش پیش ہیں - اُن کا ایک ڈیپوٹیشن ان سے ملاقات بھی کر آیا ہے - مسٹر خالد لطیف گابا خانگی پریشانیوں میں مبتلا ہیں - ورنہ وہ بھی ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کر آئے ہوتے - بہرحال اُنہوں نے بھی کاغذی دعوت بھیج دی ہے - لیکن یہ تمام دعوتیں بے معنی ہیں - اس لئے کہ اچھوت اگر ہندو مذہب کو چھوڑ رہے ہیں - تو اس لئے نہیں - کہ انہیں اس سے نفرت ہے - بلکہ اس لئے کہ جو پولیٹیکل حقوق وہ چاہتے ہیں - وہ اُنہیں ہندو رہ کر مل نہیں سکتے - اور ترقی کی جس شاہراہ پر وہ دوڑنا چاہتے ہیں - وہ ہندو رہتے ہوئے اُنہیں میسّر نہیں ہو سکتی - اس لئے اگر وہ کسی دُوسرے مذہب میں جائیں گے - تو یہ تسلی کر لینے کے بعد کہ وہاں وہ دنیوی طور پر بہتر رہیں گے - چنانچہ اُنہوں نے اپنا یہ عندیہ ظاہر بھی کر دیا ہے - پچھلے دنوں ان کا ایک جلسہ ناگ پور میں ہُوا - وہاں اُن کے ایک لیڈر نے تقریر کرتے ہُوئے کہا - کہ "مسلمان ہمیں اسلام کی دعوت دے رہے ہیں - ہم اُن کی اس دعوت کو قبول کرتے ہیں - لیکن ایک شرط پر - وہ یہ کہ کونسلوں میں ۵۰ فیصدی نشستیں ہمارے حوالہ کر دیں - اس طرح ملازمتوں میں وہ ہمارا ۵۰ فیصدی حصّہ تسلیم کر لیں - ہندو ہوتے ہوئے تو ہمیں کچھ پولیٹیکل حقوق مل چکے ہیں - اُنہیں ہم تب ترک کریں گے - جب ہمیں کسی اور جگہ بہتر حقوق ملیں گے" - اُمید نہیں - کہ مسلمان ہریجن لیڈر کے اس مطالبہ کو قبول کریں - ان کا تبلیغی جوش ٹھنڈا پڑ جائے گا - اور اُنہیں معلوم ہو جائے گا - کہ ہریجن ایسے چنے نہیں - جو چبائے جا سکیں - در حقیقت معاہدہ پُونہ نے اُنہیں ایسے حقوق دے دئے ہیں - جو اور کسی مذہب میں اُنہیں مل نہیں سکتے - یہ حقوق ان حقوق سے بھی زیادہ ہیں - جو انہیں فرقہ وارانہ فیصلہ سے ملے تھے - مشترکہ انتخاب کے ماتحت اُن کی علیحدہ ہستی تسلیم کر لی گئی ہے - نئے انتخابات میں وہ اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کے محتاج نہ ہوں گے - بلکہ اعلےٰ ذات کے ہندو ان کے ماتحت ہوں گے - اس لئے اگر انہوں نے کبھی ہندو مذہب کو چھوڑا - تو اس سے بڑھ کر غلطی نہ ہوگی - بجا طور پر کہا جا سکتا ہے - کہ وہ نہ اِدھر کے رہیں گے - نہ اُدھر کے ہوں گے - یہ ظاہر ہے - کہ اُن کا بڑا حصّہ کبھی ہندو دھرم سے علیحدہ نہ ہوگا - ہوں گے تو چند ہزار اشخاص - جہاں کروڑوں کا سوال ہو وہاں ہزاروں کی کیا گنتی ؟ وہ ہزار جس بھی مذہب میں جائیں گے - اُسی میں جذب ہو جائیں گے - اور اُن کی کوئی ایسی ہستی نہ رہے گی - جو اپنا اثر دکھلا سکے ::

لیکن یہ سوچنا تو اُن کا کام ہے - کہ وہ ہندو رہیں یا نہ رہیں - بعض اوقات لوگ غصّہ میں آ کر بھی غلطیاں کر بیٹھتے ہیں - اور کوئی تعجب نہیں - کہ ہریجن بھی غلطی کر بیٹھیں - لیکن ہمارا بھی کچھ فرض ہے - ہمیں سوچنا چاہئے - کہ اُن کی موجودہ ذہنیت پیدا کرنے میں ہمارا کتنا ہاتھ ہے ؟ اس سے انکار نہیں ہو سکتا - کہ ہاتھ ہے - اور اس کی تلافی ہم پر لازم ہے - ہریجنوں کو بُرا بھلا کہنے یا ڈاکٹر امبیدکر کو کوسنے سے کام نہ چلے گا - اس سے معاملہ اور بھی بگڑ جائے - تو بگڑ جائے - ہمارا رویّہ ہمدردانہ ہونا چاہئے - اور ہمیں ہریجنوں کو اپنا بھائی سمجھ کر اُن کے ساتھ محبت سے پیش آنا چاہئے - مہاتما گاندھی کا طریق عمل آدرش کہا جا سکتا ہے - اُنہوں نے ڈاکٹر امبیدکر کو بڑی اچھی طرح سے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے - کہ مذہب کوئی دنیاوی سودا نہیں - یہ بہت اُونچی چیز ہے - اور دنیا کی دُوسری اشیاء کی طرح اس کا سودا نہیں کرنا چاہئے - ہمیں بھی چاہئے - کہ ڈاکٹر امبیدکر کے دل میں جو وسوسات پیدا ہو گئے ہیں - ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کریں - اور جہاں تک ہمارا قصور ہے - اُسے قبول کریں - ہندوؤں میں کئی سوسائٹیاں ہیں - جو ہریجنوں کو ہندو دھرم میں رکھنے کا یتن کر رہی ہیں - لیکن میرا خیال ہے - کہ اس کام میں اگر کوئی سوسائٹی سہائتا ہو سکتی ہے - تو وہ آریہ سماج ہے - اس کی بھاری وجہ یہ ہے - کہ وہ جنم کی ذات پات کی قائل نہیں - اس نے ۱۸۹۹ء میں اُس وقت جبکہ مہاتما گاندھی افریقہ میں ستیہ آگرہ کر رہے تھے - اور کسی کو اچھوت اُدھار کا خیال تک نہ آیا تھا - اس کام کا بیڑا اُٹھایا تھا - اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اس نے طرح طرح کی تکالیف اُٹھائیں - بیشمار قربانیاں کیں - جموں کے مہاشہ رام چند نے اسی کام کے لئے اپنے پران دئے - اس لئے یہی ہے جو اچھوت اُدھار کی مشکل کو حل کرنے کی یوگیتا رکھتا ہے - اور میں سمجھتا ہوں - کہ یہ اس کا فرض بھی ہے - جب اس نے یہ بیڑا اُٹھا لیا - کہ وہ دنیا میں جنم کی عدم مساوات نہ رہنے دے گا - جو عدم مساوات رہے گی - وہ گن - کرم اور سوبھاؤ کے انوسار رہے گی - تب وہ اس وقت تک نچلا نہیں بیٹھ سکتا - جب تک کہ ایک بھی اچھوت اس دیش میں ہے - پنجاب میں تو عملی طور پر یہ مشکل حل ہو گئی ہے - رشتہ ناطہ کا بے شک ابھی دروازہ بند ہے - لیکن کوئی بھی سمجھدار شخص سمجھ سکتا ہے - کہ یہ کام وقت پا کر ہی ہو سکتا ہے - کم از کم گن - کرم اور سوبھاؤ کو ماننے والے یہ نہیں کہہ سکتے - کہ محض شُدھار کی خاطر ہی اپنے سمبندھ کر دینے چاہئیں - جن میں گن - کرم اور سوبھاؤ کا خون کیا گیا ہو - دُوسرے صوبوں کی سمسیا بے شک جٹل ہے - اور اس کی وجہ یہ ہے - کہ وہاں آریہ سماج کا زور کم ہے - بہر حال کچھ بھی ہو - اسے اپنی شکتی اس کام پر لگانی چاہئے - اور ایسا بندوبست پیدا کرنا چاہئے - کہ لوگوں کا جذبہ اچھوتوں کے خلاف نہ رہے - اور اچھوت اُدھار کسی کی نگاہ میں جرم نہ رہے - جہاں تک فوری مشکل کا سوال ہے - میری ذاتی رائے یہ ہے - کہ سارودیشک سبھا کو نہایت سنجیدگی سے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے - اس کاریہ میں اسے آریہ پرتی ندھی سبھا بمبئی پرانت اور آریہ سماج بمبئی کی سہائتا لینی چاہئے - اور ایک ایسا پروگرام بنانا چاہئے - اور وہ بنایا جا سکتا ہے - جس سے ڈاکٹر امبیدکر کی تسلی ہو جائے - یہ سے کہا جا سکتا ہے - کہ یہ ذمہ داری لینا کسی کی بھی طاقت میں نہیں - کہ ایک ایک ہندو چھوا چھوت کے خلاف ہو جائے گا - لیکن یہ تسلی کرائی جا سکتی ہے - کہ لاکھوں نہیں کروڑوں ہندو ایسے ہیں - جو موجودہ چھوت چھات کے سخت خلاف ہیں - اور وہ اپنے اچھوت بھائیوں کے ساتھ ویسا ہی ویوہار کرنے کو تیار ہیں - جیسا کہ وہ دُوسرے ہندو بھائیوں کے ساتھ کرتے ہیں - موجودہ چھوت چھات محض ذات پات کے جذبہ کی وجہ سے نہیں - بلکہ اس میں اور بھی کئی باتوں کا دخل ہے - اچھوتوں کا تعلیم یافتہ نہ ہونا - ان کا غریب ہونا اور ان کا میلا رہنا اس قسم کی کئی باتیں ہیں - جنہوں نے ان کے اور دُوسرے ہندوؤں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی ہے - جُوں جُوں یہ باتیں دُور ہوتی جائیں گی - توں توں یہ دیوار گرتی چلی جائے گی +

کہا جا سکتا ہے - کہ دُوسرے ہندوؤں میں بھی ایسے لوگ ہیں - جو جاہل مطلق ہونے کے علاوہ غریب اور گندے ہیں - ان کے ساتھ کیوں چھوا چھوت نہیں کی جاتی ؟ مجھے اس

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اعتراض میں وزن نظر آتا ہے۔ اور میری پوزیشن یہی ہے۔ کہ اچھوتوں اور دوسرے ہندوؤں میں جنم کے لحاظ سے کوئی فرق نہ رہے۔ فرق رہے تو گن۔ کرم اور سوبھاؤ سے رہیگا۔ اور اسے کوئی مٹا نہیں سکتا۔ اب بھی رشتہ ناطہ کرتے ہوئے ہندو کئی باتوں کا دھیان کرتے ہیں۔ اصول یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اگر وہ باتیں کسی "اچھوت" میں ہوں۔ تو اس کا اچھوت پن رشتہ قائم کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اور اگر یہ باتیں کسی دوسرے ہندو میں نہ ہوں۔ تو محض جنم کی وجہ سے اسے رشتہ کیلئے موزوں نہ سمجھا جاوے محض جنم کی وجہ سے اچھوتوں کے ساتھ جو حقارت کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ اگر وہ دور ہو جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ناراضگی دور ہو سکتی ہے۔ اور مشکل بھی حل ہو سکتی ہے ؛

میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر امبیدکر کے سامنے اپنا نقطۂ نگاہ پیش کرنے اور اسے ہمدردانہ خیال بنانے کیلئے جو بھی کوشش کی جاوے۔ وہ اخبارات میں نہ آنے۔ اس وقت تک جو بھی کوشش ہوئی ہے۔ وہ زیادہ تر نمائش اور تعلّی کے خیال سے۔ اس خیال سے کہ کہیں ہم اس دوڑ میں پیچھے نہ رہ جائیں۔ ورنہ اس کے کیا معنی؟ کہ اگر ڈاکٹر امبیدکر کو کسی نے ایک تار بھیجا۔ تو اس کی نقل اخبارات کو بھیج دی۔ اور کسی اور نے خط لکھا۔ تو وہ اخبارات میں چھپوا دیا۔ اس اشتہار بازی کا نتیجہ خراب ہوا ہے۔ اس کا اثر نہ تو ڈاکٹر امبیدکر پر اچھا پڑا ہے۔ اور نہ کسی اور پر۔ دشمنوں نے بھی اس سے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ اس لئے یہ سمجھ کر کہ مذہب کی تبدیلی دل سے تعلق رکھتی ہے۔ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر کے دل کو نئی روشنی میں لایا جائے۔ یہ کام اشتہار بازی سے نہیں ہو سکتا۔ میں سارودیشک سبھا کے پردھان شری نارائن سوامی جی سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لیں اور اس کے متعلق جو بھی کاروائی ضروری ہو کریں۔ جو کچھ ہوا۔ اسے تفصیل وار جنتا کے سامنے اس وقت رکھنے کی ضرورت نہیں۔ کامیابی اور ناکامی کی صورت میں خود ہی اعلان کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آریہ جنتا سے تو بیان کروں گا۔ کہ وہ اچھوت ادھار کی طرف خاص دھیان دے۔ اور ایسا یقین کرے۔ کہ بھارت کے کسی کونہ میں بھی چھوا چھوت نہ رہے۔ تاکہ آریہ سماج بجا طور پر ڈاکٹر امبیدکر کو یہ یقین دلا سکے۔ کہ آریہ جاتی میں چھوا چھوت نہیں رہی ؛

(کرشن)

یوپی کے کانگرسیوں میں پارٹی بازی

ہندوستان دیر سے اس بات کیلئے بدنام ہے۔ کہ اس کے اندر پھوٹ کا عالمگیر غلبہ ہے ١٨٨٥ء میں سمجھدار اور ذمہ دار ہندوستانیوں نے اپنی سیاسی مشکلات کو دور کرنے کیلئے انڈین نیشنل کانگرس کو جنم دیا۔ لیکن ہندوستانیوں کی بدقسمتی سے کانگرس کے اندر بھی دیر سے پارٹی بازی پائی جاتی ہے۔ پہلے تو ماڈریٹوں اور ایکسٹریمسٹوں کا قضیہ تھا۔ اب اصل قضیہ نے اور روپ دھارن کر لیا ہے۔ خود کانگرسیوں میں بھی جو کہ عدم تعاون کو اپنا عقیدہ یقین کرتے ہیں۔ پارٹی بازی شروع ہو گئی ہے۔ کبھی یہ پارٹی بازی داخلۂ کونسل اور مقاطعۂ کونسل کا روپ دھارن کر لیتی ہے۔ اور کبھی عہدوں کی قبولیت اور عدم قبولیت کا۔ اب لکھنؤ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں بھی کانگرس کے اگلے اجلاس کی استقبالیہ کمیٹی اور دوسرے ممبران میں پارٹی بازی نے بدترین شکل و صورت اختیار کر لی ہے ؛

ہم چونکہ اس پارٹی بازی کو ملک کے مفاد کے منافی سمجھتے ہیں۔ اس لئے جملہ کانگرسی لیڈروں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس پارٹی بازی کو جلد از جلد سلجھانے کی کوشش کریں۔ تاکہ کانگرس کا آئندہ سالانہ اجلاس یک جہتی اور اتفاق رائے سے منعقد ہو کر سنجیدگی کو پایۂ ثبوت کر سکے ؛

اٹلی کا اقتصادی بائیکاٹ

لیگ کی مخالفت کے باوجود اٹلی ابے سینیا پر ملغار یہ مارے چلا جا رہا ہے۔ اور وہ ابیا اپنی افواج اور بم باز ہوائی جہازوں کے بل بوتہ پر کر رہا ہے۔ ادھر لیگ نے اٹلی کی سینہ زوری کی روک تھام کے لئے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ١٨ نومبر ١٩٣٥ء سے اٹلی کا اقتصادی بائیکاٹ کر دیا جائیگا۔ اور اس کے اندر اپنے سامان کو بھیجنے کی بندش کی جائیگی۔ جو کہ جنگ کو طوالت دینے میں مددگار بن سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ اٹلی کے صرف اقتصادی بائیکاٹ سے ہی جنگ رکنے کی نہیں۔ کیونکہ اٹلی نے ابے سینیا کو نگلنے کے لئے اتنی تیاریاں کر رکھی ہیں۔ کہ اس کا جلد اپنے سابقہ جنگی پروگرام کو ترک کرنا ناممکن ہے۔ ہاں اگر ابے سینیا کو اٹلی کے خلاف پورے زور سے مسلح کر دیا جائے۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ اس کے فوجی جوان کوہستانی علاقہ میں اطالویوں کے دانت کھٹے کرنے کے قابل ہو سکیں ؛

عراق کے ہندی آباد کاروں پر آفت

کسی ملک کا سیاسی طور پر محکوم ہونا سخت بدقسمتی کا موجب ہے۔ غریب ہندوستانیوں کیلئے پہلے تو انگریزی نو آبادیوں میں عزت سے بسر اوقات کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ اب حالت اس قدر بدتر ہو گئی ہے کہ جس عراق عرب کو ہندوستانی سپاہیوں نے ہی ترکوں سے آزاد کرایا تھا۔ وہاں سے بھی ہندوستانیوں کو نکالا جا رہا ہے۔ تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بصرہ کے بہت سے ہندوستانی سوداگروں کو حکومت عراق کی طرف سے یہ نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ ٣ ماہ کے اندر اندر عراق سے چلے جائیں ؛

معلوم نہیں ہوتا کہ جب عراق عرب کو ہندوستانیوں کی مدد سے ہی ترکوں سے خالی کرایا گیا تھا۔ تو پھر اب ان کو وہاں آباد ہونے سے کیوں روکا جا رہا ہے؟ اور اگر وہ برطانوی رعایا ہونے کے "جرم" میں وہاں آباد بھی ہو گئے ہیں۔ تو کیوں حکومت برطانیہ ان کو اخراج کی مصیبت سے بچانے کی فکر نہیں کرتی؟

ہندوستانی بچوں کی کثیر اموات

حکومت ہند کے پبلک ہیلتھ کمشنر نے ١٩٣٣ء کے متعلق جو رپورٹ شائع کی ہے اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برٹش انڈیا میں ہر سال ½ ١٧ لاکھ بچے ایک سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں۔ یہ تعداد نہایت ہی خطرناک ہے۔ کیونکہ کسی ملک کے اندر اس قدر اطفال کا پیدا ہوتے ہی گزر جانا صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ اس ملک میں حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کیا جاتا ہے۔ اور نہ ہی بچوں کی ابتدائی پرورش اور تربیت میں حکمت و احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں نہ صرف لوکل باڈیوں اور حکومت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس تباہی کی روک کے لئے آئندہ ہر ممکن احتیاطی تدبیر برتے۔ بلکہ ہر سمجھدار ہندوستانی شہری کا بھی یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ عوام کو بچوں کی تربیت اور پرورش کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی پریرنا کرتا رہے ؛

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

رکھشک سینی سُرمہ

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی عینک کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزور بینائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ پھلی۔ پڑوال۔ ککرے وغیرہ ہے جاتے رہتے ہیں۔ لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں کھولنے اور چشمہ لگانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ امید ہے ان کی ضرورت ہی نہ ہوگی ؛

استری سکھدا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط صاف اور طاقتور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن بڑھنا یا گھٹنا۔ خون بند یا رکا ہوا۔ کم یا زیادہ درد کے ہمراہ ہونا سر۔ کمر۔ جانگھ اور پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید یا لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آ جاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت ٢/١ فی شیشی ؛

اکسیر رتن

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آ جاتا ہے۔ لیکن اس میں تو بہت پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے۔ اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ مسے جھڑ جاتے ہیں۔ خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں ؛

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ٦

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

صُوبہ سرحد میں ہندی کیخلاف جہاد

صُوبہ سرحد سے یہ تشویشناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں کی حکومت نے ایک اعلان اس مطلب کا نکالا ہے۔ کہ آئندہ تمام درسگاہوں میں ہندی اور گورمکھی کی جگہ اُردو کو ذریعہ تعلیم قرار دیا گیا ہے۔ اور اُن سکولوں کی جو ہندی اور گورمکھی کی بجائے اُردو زبان اختیار نہ کریں گے۔ گرانٹ بند کی جائیگی۔ چونکہ یہ حکم نہ صرف غیر ضروری اور منافرت انگیز ہے بلکہ اس سے صُوبہ کے ہندوؤں اور سکھوں میں سخت بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس سلسلہ میں اُنہوں نے پشاور میں ایک ہندی۔ گورمکھی ڈیفنس کمیٹی بنا لی ہے:

ہمارے خیال میں صرف کمیٹی بنانے سے کچھ نہ بنے گا۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی صُوبہ سرحد کے ذمہ دار ہندو اور سکھ نیتاؤں کو یہ پاک عہد لینا چاہیئے۔ کہ ہم اپنے گھر کے ہر ایک فرد کو خواہ وُہ کسی عمر کا ہو۔ جب تک گورمکھی یا ہندی کا ماہر نہیں کرلیں گے۔ تب تک اپنے دھرم سے صادق نہیں ٹھہر سکینگے اور یہ عہد صرف بڑوں اور عمر رسیدوں تک ہی محدود نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ لڑکوں اور لڑکیوں تک بھی اسے وسعت دینی چاہیئے۔ اور وُہ اس طرح کہ ان کو سکول تب بھیجا جائے۔ جب وُہ پہلے گھر میں گورمکھی یا ہندی کی تعلیم حاصل کرلیں۔ تاکہ بعد ازاں اُن کو بڑے ہو کر یہ شکایت نہ کرنی پڑے۔ کہ ان کے بزرگوں نے اُن کو اپنی دھارمک زبان سے آگاہ کرنے کیلئے کوئی یتن نہیں کیا:

کیاگورو صاحبان بھنگ پیا کرتے تھے؟

یہ ماننا مرزائیوں سے سیکھیے۔ اُن کی نظر میں صرف قادیانی مرزا ہی موحد اور متقی تھے۔ جو کہ ٹانک وائین کا آرڈر دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔ لیکن دُوسرے دھرم کے بزرگ غیر متقی تھے۔ حالانکہ قادیانی مرزا اُن کی شان تک نہیں پہنچتے تھے۔ چنانچہ ایک بے ادب مرزائی لکھتا ہے۔ کہ سکھوں کے دو گورو صاحبان بھنگ پیا کرتے تھے۔ اس کے الفاظ مُلاحظہ ہوں:۔

"سکھ اتہاس میں مرقوم ہے۔ کہ گورو ہرگوبند سنگھ صاحب اور گورو گوبند سنگھ صاحب بھنگ کثرت سے پیتے تھے۔ چنانچہ اسی وجہ سے سکھوں میں بھنگ اور افیون کثرت سے استعمال کی جاتی ہے"

("فاروق"۔ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۳۵ء)

گورو صاحبان کی شان میں ہمارے مرزائی دوست نے جو گستاخی کی ہے۔ اُس کا جواب تو کوئی ستیہ سُورما ہی دیں گے۔ لیکن ہم اپنے مرزائی دوست کو اتنا بتلانا پسند کریں گے۔ کہ اگر کبھی سنگھ سُورما نے مسلمانوں کے نبیوں اور پیغمبروں کے خلاف ایسی ہی گستاخی کردی۔ تو اس کا ذمہ دار وُہ سنگھ سُورما نہ ہوگا۔ بلکہ خود ہمارے مرزائی دوست ہونگے جنہوں نے سکھ بزرگوں کے متعلق گستاخانہ تحریروں کی طرح ڈالی ہے:

کیا گورو نانک دیو اذان دیتے تھے؟

نہ معلوم مرزائیوں کی عقل کو کیا ہوگیا ہے کہ وُہ دُوسرے مذاہب کے بزرگوں کی توہین و بے احترامی کرنے سے باز نہیں آتے کبھی یہ لوگ سکھوں کے پہلے گورو کو مسلمان مشتہر کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور کبھی کچھ اور حالانکہ وُہ جانتے ہیں۔ کہ کوئی بھی سکھ گورو کلمہ گو بننا پسند نہیں کرتا تھا۔ اب ایک اور مرزائی پر جو جنون سوار ہوا ہے۔ تو اُس نے حق و باطل کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہ بڑھانک دی ہے۔ کہ گورو نانک دیو نے اسلامی اذان دی چنانچہ اُس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"بھیر بھائی گورداس نے لکھا ہے۔ کہ

"عصا ہست کتیب کچھ کوزہ بانگ مصلّٰے دھاری"۔ یعنی گورو نانک صاحب جب مکہ معظمہ پہنچے۔ تو آپ کے ہاتھ میں عصا اور بغل میں کتاب اور کوزہ تھا۔ اور مصلّٰے پر کھڑے ہوکر آپ نے اذان دی" +

("فاروق"۔ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۳۵ء)

عجیب معاملہ ہے۔ نہ اصل حوالہ میں اذان کے لیے کوئی لفظ ہے۔ اور نہ ہی کہیں اس کا ذکر ہے۔ لیکن ہمارے مرزائی ہیرو کی چالاکی مُلاحظہ ہو۔ کہ وُہ گورو صاحبان سے اذان بھی دلانے لگ گیا ہے حالانکہ ساری تواریخِ خالصہ شاہد ہے۔ کہ گورو نانک دیو جی اذان دینے کو نہ صرف غیر ضروری بتلاتے تھے۔ بلکہ اُسے عبادت کی ہتک تصور کرتے تھے:

کمزوری کو چھپانیکا نرالا ڈھنگ

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ابتدائی حالت سخت قابلِ رحم تھی۔ آپ کو کتب کی تصنیف سے جو روپیہ آتا تھا۔ وُہ بہت تھوڑا ہوتا تھا۔ اس لئے آپ کو نئے تصانیف کے شائع کرنے میں دِقت پیش آتی تھی۔ لیکن لطف یہ کہ اپنی کمزوری کو تسلیم کرنے کی بجائے آپ دُوسروں کی فطرتی حالت پر شک کرنے لگ جاتے تھے۔ چنانچہ "براہینِ احمدیہ" کی جلد پنجم کے شائع ہونے میں جب دیر ہوگئی۔ تو آپ نے بجائے اس کے کہ حالات کو صاف ظاہر کرتے اشتہار بازی شروع کردی:

"بس جن لوگوں نے قیمتیں دی تھیں۔ اکثر نے گالیاں دیں۔ اور اپنی قیمت بھی واپس لی۔ اگر وُہ اپنی جلد بازی سے ایسا نہ کرتے۔ تو اُن کے لئے اچھا ہوتا۔ لیکن اس قدر دہر سے اُن کی فطرتی حالت آزمائی گئی":

("الحکم" مورخہ ۲۱/۲۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

دُوسروں کی فطرتی حالت کا رونا لاحاصل ہے

کیونکہ اگر مرزا صاحب کی طرف سے لوگوں کو لمبے چوڑے سبز باغ نہ دکھلائے جاتے۔ تو ایسا ہونا ممکن نہ تھا۔ کہ لوگ قیمت واپس طلب کرتے اور مرزا صاحب کو تنگ کرتے:

مرزا صاحب کی عربی دانی

ہمارے مرزائی دوست فرمایا کرتے ہیں۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی بڑے عالم تھے۔ اور عربی۔ فارسی اور اُردو کے ماہر تھے۔ قرآن کے رموز سے آگاہ تھے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن کا عالم ہونا تو کجا۔ آپ عربی تک بھی نہ جانتے تھے۔ چنانچہ ذیل کی سطور اس بات کی شاہد ہیں:۔

"جب "آئینۂ کمالات" چھپی۔ تو حضور نے ایک دن فرمایا۔ کہ ان مولویوں کو بھی تبلیغ کی جائے مگر یہ لوگ عربی خوان ہیں۔ اور میں اُردو خوان۔ ہاں ایک بات ہے۔ کہ میں مضمون بتاتا ہوں۔ آپ مولوی نور الدین اور مولوی عبد الکریم وغیرہ مل کر عربی کرلیں۔ تو ان کو تبلیغ کی جائے":

("الحکم" ۲۱/۲۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

عجیب معاملہ ہے۔ کہ خود مرزا صاحب تو اُردو خوان ہونے کا دعویٰ کریں۔ اور اپنے مضامین کا ترجمہ مولوی نور الدین اور مولوی عبد الکریم سے کرائیں۔ اور اُن کے مرید یہ دعویٰ کرتے پھریں۔ کہ بڑے مرزا صاحب عربی کے ایسے عالم تھے۔ کہ وُہ بڑے بڑے جید عالموں سے کم کا کتر سکتے تھے:

اسلام میں فرقہ بندی

مُسلم مبلغ دُنیا کو یہ یقین دلاتے پھرتے ہیں۔ کہ اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ اور یہ فرقہ بندیوں سے پاک ہے۔ لیکن مسلمانوں کی جو آج کل حالت ہے۔ اُس کا ذکر مولانا احمد سعید صاحب دہلی کے الفاظ میں کرتے ہیں:۔

"ایک صدی بھی نہیں گزرنے پائی۔ کہ ہم سترا امتیازی شکلوں میں منقسم ہوگئے ہیں آج یکے بعد دیگرے عثمانیہ۔ سبائیہ۔ علویہ۔ خوارج۔ حروریہ۔ مرجیہ۔ معتزلہ۔ قدریہ۔ ظاہریہ۔ اشاعرہ۔ جبریہ۔ حنابلہ۔ اثریہ۔ ظاہریہ۔ کرامیہ۔ مالکیہ۔ شافعیہ۔ حنفیہ۔ امامیہ۔ اثنا عشریہ۔ قادریہ۔ چشتیہ۔ نقشبندیہ۔ سہروردیہ۔ نظامیہ۔ احمدیہ اور وہابی وغیرہ وغیرہ ان گنت گروہوں اور جماعتوں میں وُہ اُمت جس کے سردار نے غلام کو اُونٹ پر بٹھا کر اُونٹ کی مہار پکڑی تھی اور دُنیا میں ڈنکے کی چوٹ وحدانیت اور یکسانیت کا اعلان کیا تھا۔ اپنے دعویٰ کو بھلا کر اپنے مقصد دوام کو بدل کر اور اپنے اصول کو توڑ کر نہایت بے غیرتی اور بے حیائی کے ساتھ جزو جزو اور پارہ پارہ

آریہ سماجوں کو ضروری اطلاع

شروع سے ہی میری زندگی کا مقصد آریہ سماج کی سیوا رہا ہے۔ اب تک میری زندگی کا جو پروگرام رہا ہے۔ وُہ میرے اس نیک مقصد کی تکمیل میں مانع تھا۔ لیکن پربھو کی کرپا سے آج میں یہ خبر آریہ سماجوں کو خوشی سے دینے کو سامر تھیہ ہوا ہوں۔ کہ میں نے اپنی زندگی کا پروگرام ایسا بنا لیا ہے۔ کہ اب آریہ سماج کی سیوا نہ صرف میرا مقصدِ زندگی ہے۔ بلکہ پروگرام ہی بن گیا ہے۔ میں "پرکاش" کے سٹاف میں آگیا ہوں۔ اور اب تک جو سیوا بذریعہ تحریر و تقریر میں کر سکا ہوں۔ اس سے آریہ سماجیں بخوبی واقف ہیں۔ اب اور بھی سرگرمی اور تندہی سے یہ خدمت میں بجا لاسکوں گا +

جن آریہ سماجوں کو میری آنریری خدمات کی ضرورت ہو۔ اور اپنے جلسوں پر بُلا کر لیکچر کروانا چاہیں۔ وُہ مجھ سے معرفت "پرکاش" خط و کتابت کریں۔

میرا وچار آریہ سماجوں میں گھوم کر نوجوانوں کو آریہ سماج کے لئے تیار کرنے۔ ۔۔۔ اور میدانِ عمل کے لئے مفید بنانے کا ہے۔ جو آریہ سماجیں اور کمار سبھائیں نوجوانوں کی تحریک سے زیادہ دلچسپی رکھتی ہوں۔ اور جلسے کے بغیر بھی بُلانا چاہیں۔ اُن کو بھی مجھ سے خط و کتابت کرنی چاہیئے:

نوبدک:۔ ہتیشی علاولپوری پریمی۔ معرفت "پرکاش" لنسڈت روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سرحدی کونسل کا بائیکاٹ

جب سے صوبہ سرحد کے وزیر تعلیم سر عبد القیوم نے ایک گشتی مراسلہ کے ذریعہ پرائمری سکولوں سے ہندی، اور گورمکھی کے اڑائے جانے کے متعلق عام ہدایت کی ہے۔ تب سے صوبہ سرحد کے ہندوؤں اور سکھوں کے اندر جو کہ پہلے ہی اکثریت کے ہاتھوں نالاں ہیں۔ غم و غصہ کی سخت لہر دوڑ رہی ہے۔ اور وہ یہ محسوس کرنے لگ گئے ہیں کہ صوبہ کے اندر اُن کے دھرم اور سنسکرتی کو اب براہ راست چیلنج کئے جانے کی مہم شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس چیلنج کے خلاف انہوں نے کئی شہروں میں پروٹسٹ کے جلسے بھی کر کے اپنی ناراضگی کا پرزور اظہار کیا ہے۔ اور ایسے انہی طریق پر کیا ہے کہ حکومت کے کارندے بھی اس پر کسی قسم کی حرف گیری نہیں کر سکتے۔ پروٹسٹ اس قدر زبردست ہے۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کے جو نمائندے فرانٹیر کونسل میں ہیں۔ وہ بھی محسوس کرنے لگ پڑے ہیں کہ ان کے لئے اب اس کے سوائے اور کوئی چارۂ کار ہی نہیں کہ وہ سرحدی کونسل کے اجلاس سے غیر حاضر رہ کر اس پروٹسٹ کو موثر بنائیں۔ اگر اتنے پروٹسٹ کے باوجود سرحدی حکومت سرکلر کو واپس نہ لے۔ تو ہمارا مشورہ ہے کہ وہاں کے ہندو اور سکھ اس

یکت پرانتیہ شردہانند دل سمیلن ڈیرہ دون

سویکرت پرستاؤ

پرستاؤ نمبر ۱۔ اس سمیلن کی سمتی ہے کہ آریہ سماج کے پرتینک آریہ سبھا سد انترنگ سدسیہ اور پداد ھیکاری کو نیم پورو ک سندھیا اور سوادھیائے کرنا چاہئے۔ اور سوادھیائے کی پروتی کو اُتیجت کرنے کے لئے ہر آریہ سبھا سد کو آریہ رتن۔ سدھانت رتن۔ سدھانت شاستری۔ سدھانت وشارد اور وید ک دھرم وشارد پریکھشاؤں میں اوشیہ سملت ہونا چاہئے۔

پرستاوک۔ پنڈت شو شرما جی جھوپد لیشک

انو مودک۔ بھکشنگا آچاریہ النشوند میدھار ہنی النکار

پرستاؤ نمبر ۲۔ اس سمیلن کی سمتی ہے کہ ورتمان پرسھتی کے انوسار پرتینک آریہ سماجی کو درڑھتا پوروک سودیشی کی پرتگیا کرنی چاہئے۔ اور یتھا سمبھو شدھ کھادی ہی پہننی چاہئے۔

پرستاوک۔ پنڈت دھرم دیو شاستری سانکھیہ یوگ ویدانت تیرتھ ڈیرہ دون

انو مودک۔ مہاشیر پردھان ضلع کانگرس کمیٹی ڈیرہ دون

پرستاؤ نمبر ۳۔ یہ سمیلن ورتمان جنم مولک ذات پات کو سماج کے لئے گھور گھاتک سمجھتا ہوا پرتینک آریہ سے سہ انورودھ نویدن کرتا ہے۔ کہ وہ تن من دھن سے شدھارؤں کو جلد از جلد و یوہار میں لانے کا پریتن کرے

(ا) ویواہ سمبندھ گن۔ کرم اور سوبھاؤ انوکول ہی کیا جائے۔ اس میں جنم مولک ذات پات کا کوئی وچار نہ کیا جائے۔ اور جو وچار کرے۔ اُس کو آریہ سبھا سد نہ بنایا جائے۔

(ب) ناموں کے ساتھ جنم جاتی سوچک شرما۔ ورما اور گپت آدی اُپادھیاں تتھا واجپئی سیٹھ یشکل۔ کپور۔ چودھری۔ شاردا۔ تیواری اور اگروال آدی پدویاں نہ لگائی جاویں۔ اور جو لگاوے اُس کو آریہ سماج کا پداد ھیکاری نہ بنایا جائے۔

(ج) ذات پات کے آدھار پر کھان پان میں بھید نہ کیا جائے۔

پرستاوک۔ پروفیسر مہندر پرتاپ شاستری ایم۔ اے۔ ڈیرہ دون

انو مودک۔ کوی راج امرناتھ ویدشاستری ڈیرہ دون

پرستاؤ نمبر ۴۔ اس سمیلن کی سمتی ہے کہ گرام سدھار اس دیش کا مکھیہ کاریہ ہے۔ اس لئے گراموں کو دکھشت کرنے کے لئے شردھانند دش ورشی سے پُورو ہی کسی سُندر استھان میں گرام پرستھ آشرم استھاپت کرنے کا پریتن کیا جاوے

گرام پرستھ کا لکھشن:-

सत्येन सूत्र यज्ञेन स्वाध्याये-
-नाथ सन्ध्यया।
ग्रामां संसेवया युक्तो-ग्राम-
-प्रस्थो भवेद् वशी ॥

پرستاوک۔ پنڈت نردیو شاستری ویدتیرتھ جوالاپور

انو مودک۔ ماسٹر رام سروپ آریہ ڈیرہ دون

ہمارے ہاں سے سب کا پتہ یہ ہے:-

کوی راج امرناتھ ویدشاستری پربندھ منتری شردھانند دل ڈیرہ دون

تحائف سنہ ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے !!!

سنہ ۱۹۳۵ء عید تک آرڈر

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں۔ جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں جن کی جیبوں ... آریہ ڈائری زینت پاتی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لئے ریل ڈاک کے قانون کرایہ ریل و مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہوگی۔ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ سب سے پہلے اس ڈائری کا نرخ ... سنہری جلد کے ... آخر نومبر تک والوں کو پونے تین روپیہ درجن

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۶ء

بیوپار والوں کو بھاری رعایت

... کا سائز ... آرٹ پیپر پر چھپا ... تیار کروایا ہے ... پانچ رنگوں میں ... کیلنڈر ۲۲ انچ چوڑا اور ۳۰ انچ لمبا ... اس سے بڑا اور سُندر کیلنڈر آپکو اور کہیں نہیں ملے گا ... انگریزی اور دیسی تاریخیں دو رنگوں میں ... مشہور آریہ پُرشوں کی تصویریں ... سُنہری ... کیلنڈر ... قیمت صرف ... خرچ بذمہ خریدار ہوگا

کیلنڈر

موٹی تاریخوں والا بھی چھپایا جائے گا۔ جس کے بیچ میں ایک سہ رنگی تصویر ہوگی۔ تصویر میں بھارت ماتا کو سہھکڑی لگی ہوگی۔ اور سوامی دیانند جی وید کے پرکاش سے توڑ رہے ہیں۔ ساتھ ہی مہاتما گاندھی بھی اسی راستہ کا انوسرن کر رہے ہیں۔ قیمت فی کیلنڈر تین آنے ۳/

آخیر نومبر تک لینے والوں کو ڈیڑھ روپیہ درجن ملینگے

ملنے کا پتہ راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دکھشن یاترا

(از سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

۱۱ اگست کو جبکہ میں سارودیشک سبھا کے ادھیویشن پر دہلی آیا تھا۔ اُس وقت منتری نارائن سوامی جی اور منتری دیش بندھو جی نے مجھے دکھشن جانے کے لیے کہا تھا۔ چترماس کی وجہ سے میں نے اُس وقت دھرم آنا مناسب نہ سمجھا۔ اُس وقت سبھا کے سامنے تیلنگانہ آریہ سماج کا پرشن بھی تھا۔ ۹ ستمبر کے لیے مجھے سبھا سے پھر حکم ملا۔ کہ میں ضرور آؤں۔ میں ۲۸ ستمبر کو دہلی پہنچ گیا۔ وہاں آ کر پتہ لگا۔ کہ تیلنگانہ کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ میں نے سمجھا۔ چلو دکھشن یاترا سے چھٹی ہوئی۔ لیکن میری یہ مراد پوری نہ ہوئی۔ کیونکہ پردھان جی نے دوسرے ہی دن حکم دے دیا۔ کہ "آپ دکھشن کو جاویں"۔ اب چترماس ختم ہو چکا تھا۔ اس لیے مجھے وہ حکم ماننا پڑا۔ اور میں نے بہت سی آریہ سماجوں کے استھانوں سے لوٹ دیا۔ جیسے سرگودھا۔ منٹگمری اور سیالکوٹ۔ دکھشن جانے کی وجہ سے میں ان استھانوں پر نہیں جا سکا۔ یہ بات میں نے پرچار کاریالیہ کو سوچنا دی تھی۔ امید ہے سبھا نے ان کو سوچنا کر دیا ہوگا۔ لیکن میں اپنی بے بسی کی وجہ سے ان سماجوں سے کشما کا پرارتھی ہوں۔ اور امید ہے۔ کہ وہ سماجیں جن کو میں کچھ لکھ چکا تھا۔ میری مجبوری کو دھیان میں رکھ کر معاف کر دیں گی ؛

حیدرآباد کو روانگی ؛

میں ۲ اکتوبر کی شام کو دہلی سے گاڑی میں بیٹھ کر ۴ اکتوبر کی صبح کو حیدرآباد (دکھشن) پہنچ گیا۔ گاڑی کا سفر جیسا ہوتا ہے۔ ویسا ہی تھا۔ صرف ایک بات کھٹکتا ہوں۔ سمجھتا ہوں۔ کہ اس مارگ میں تھرڈ کلاس اور انٹر کلاس کا فرق صرف دو گنا ہے۔ یعنی تھرڈ کلاس کے اگر ۱۶ روپے ہیں۔ تو انٹر کلاس کے ۳۲ ہیں۔ اگر ۳۲ میں کچھ کمی ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کاچی گوڑہ سے حیدرآباد تک انٹر کلاس نہیں ہے ؛

اُدگیر میں قیام ؛

میں حیدرآباد جس دن پہنچا۔ وہ شکروار تھا۔ اور نظام حیدرآباد میں اتوار شکروار کو ہوتا ہے۔ اس لیے نظام راجیہ میں آریہ سماج کے ست سنگ شکروار کو ہی ہوتے ہیں۔ اس لیے اُسی دن شام کو ست سنگ ہوا۔ میں اُس میں شامل ہوا۔ اُسی وقت حیدرآباد کے پرسدھ پرانے کاریہ کرتا مہاشہ چند لال جی نے کہہ دیا۔ کہ کل صبح یعنی ۵ اکتوبر کو اُدگیر چلنا ہے۔ اس لیے ۵ اکتوبر کو ۸ بجے کرپالی سے چل کر سٹیشن پر گاڑی میں بیٹھ کر اُسی دن شام کو ۵ بجے اُدگیر میں پہنچ گیا۔ اُدگیر کے آریہ سماجی سٹیشن پر ہی مل گئے۔ جن میں کچھ بڑے پرانے اور ودوان پنڈت دیانند ودیالیہ کے ودیارتھی بھی تھے۔ شہر میں پہنچ کر سندھیا آدی سے نورت ہو کر ۸ بجے رات کو آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کی بیٹھک تھی۔ اس میں مجھے بھی شامل ہونا پڑا۔ میری خواہش تو نہ تھی۔ لیکن آریہ سماجیوں نے میری اس خواہش کو پورا نہیں ہونے دیا۔ میرا خیال تھا۔ کہ مجھے وہاں بیٹھنا ہی ہوگا۔ اور کچھ کہنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ لیکن میری یہ مراد بھی پوری نہ ہوئی۔ کیونکہ اُس دن ایک ایسا وشے آ گیا۔ جسے آریہ سماجی مجھ سے سمجھنا چاہتے تھے۔ اس لیے کچھ بولنا ہی پڑا +

یہ وشے بالکل ویسا ہی تھا۔ جیسا کہ سارودیشک سبھا میں پنڈت چموپتی جی کا وشے تھا۔ کیونکہ ایک آریہ سماج نے اپنا سالانہ انتخاب کرتے وقت پرتی ندھیوں کو بھی چُنا۔ ان میں کچھ تو پرانے پرتی ندھی تھے۔ اور کچھ نئے۔ جو نہیں چُنے گئے تھے۔ اُن میں ایک ادھیکاری بھی تھا۔ اب سوال پیدا ہوا۔ ادھیکاری پہلا سدسیہ مانا جائے۔ یا نیا چُنا جائے۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ اس سبھا کا بھی یہ تیسرا سال چل رہا ہے۔ اور جیسے ہی یہ سال ختم ہونے کے ساتھ ساتھ اس سبھا کا انتخاب نیا ہونا ہے۔ اس لیے یہاں بھی جیسا کہ سارودیشک سبھا میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ انترنگ سبھا میں پنڈت چموپتی جی اور پنڈت بھیم سین جی سال رواں میں جیسے سبھا سد ہیں۔ سال کے آخر تک یہ اسی طرح رہیں گے۔ اسی طرح یہاں بھی وہی فیصلہ مناسب سمجھا گیا۔ یعنی پرانا ادھیکاری جب تک رہے گا۔ اس کے بعد نیا چناؤ ہوگا۔ اور نئے سدسیہ اُس وقت سبھا سد مانے جائیں گے ؛

میں اُدگیر میں ۵ اکتوبر کی شام کو آ کر ۹ اکتوبر کی شام تک رہا۔ جس گاڑی سے آیا تھا۔ اُسی گاڑی سے آگے جانے کے لیے سوار ہوا۔ اُدگیر میں یہ دسہرہ کے دن تھے۔ اس لیے دسہرہ کی چہل پہل جیسے آریوں میں ہوتی ہے۔ یہاں بھی تھی۔ یہاں آریہ سماجی اور دوسرے ہندو سب مل کر دسہرہ مناتے ہیں۔ اس لیے رونق جیسی چاہیے۔ ویسی ہو جاتی ہے ؛

اُدگیر ایک پرانا شہر ہے۔ ایک پرانا قلعہ ہے۔ آج کل سادھارن خستہ حالت میں پڑا ہے۔ کسی وقت یہ بڑے معرکہ کی جگہ تھی۔ اورنگ زیب نے بہمنی خاندان سے لیا تھا۔ پیشواؤں نے اپنے وقت میں فتح کیا تھا۔ وہ دن اور تھے۔ آج زمانہ بدل گیا ہے۔ اس زمانہ کے چکر میں یہ قلعہ بھی ہے۔ قلعہ میں ایک جگہ ہے۔ جس کو ایک رانی کی بتلاتے ہیں۔ وہ بھی سادھارن مکان ہے۔ [illegible]

خاندان کی راجدھانی تھی۔ اس وقت یہ بھی زمانہ کی گردش میں ہے۔ تو بھی بیدر کا قلعہ نظام راجیہ میں قابل دید جگہوں میں سے ہے۔ بہت چوڑا قلعہ ہے۔ ایک خوبیاں ہیں۔ لیسنٹ کا پانی وبھاگ کام کر رہا ہے +

اُدگیر کا آریہ سماج اچھا کام کرنے والا سماج ہے۔ اس وقت مہاشہ شام لال جی جو اُدگیر کے روح رواں سمجھے جاتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے منتری ہیں۔ اس لیے سبھا کا کاریالیہ بھی اُدگیر میں ہی ہے۔ یہاں کے سماج میں ایک اکھاڑہ بھی ہے جس میں ویایام کا کام ہوتا ہے۔ اندازاً ۸۰ سبھا سد ہیں۔ اُن میں بھی زیادہ تعداد بالکل نوجوانوں کی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ کچھ ۴۰ سال کی عمر کو پہنچنے والے ہیں۔ اور زیادہ تر ۲۰-۳۰ کے درمیان ہیں۔ یہ نوجوان اُتساہی ہیں۔ جوشیلے ہیں۔ سیوک ہیں۔ آریہ سماج پر مٹنے والے ہیں۔ اگر ہم نے پنجاب کے کسی سماج کا نام لینا ہو۔ تو میں کہوں گا۔ کہ یہ سماج ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ کسی زمانہ میں آریہ سماج دینا نگر ہوا کرتا تھا۔ جس وقت ماسٹر بخشیش رام جی جرنیل تھے۔ اور جھنڈو رام وغیرہ کپتان۔ اور دیودت و دیوراج وغیرہ لفٹنٹ تھے۔ کیا شہر اور کیا اور دیگر سب جگہ ان کے کام کی دھاک تھی۔ اسی طرح مہاشہ شام لال جی یہاں کے جرنیل مانے جاتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ آریہ سماج کی لگن ہے۔ اس لیے اُن کے کپتان اور لفٹنٹ بھی آریہ سماج کے پروانے ہیں۔ ایشور اس سماج کے جوش کو اور سماج سیوا کو اسی طرح قائم رکھے۔ یہ میری دلی خواہش ہے ؛

یہاں آ کر ایک بات کا پتہ لگا۔ جس کا لکھنا ضروری ہے۔ اور پنجاب میں یہ بالکل نہیں ہے۔ اس لیے امید ہے کہ پاٹھکوں کے لیے یہ دلچسپی کا باعث ہوگی +

لنگایت فرقہ ؛

یہاں ایک فرقہ ہے جس کا نام ہے لنگایت۔ ان کی تعداد ۳۵ لاکھ مانی جاتی ہے ممکن ہے۔ وہ اس سے زیادہ ہوں۔ یہ بنگلور سے مہاراشٹر اور تلنگانہ سے پونا تک ملتے ہیں۔ ان کا کیندر کرناٹک مانا جاتا ہے۔ سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ آٹھ باتیں مکھیہ مانتے ہیں۔ جن کو اشٹاورن [illegible]

دھونی۔ پادودک۔ پرسادی اور منتر ؛

یہ شیو کو مانتے ہیں۔ ہر ایک مرد و زن اپنے پاس شیو لنگ رکھتا ہے۔ جو گلے میں پہن لیتے یا بازو پر باندھ لیتے ہیں۔ یا کمر میں باندھتے ہیں۔ ہر روز اس لنگ کو دھو کر پیتے ہیں۔ کوئی کوئی چاندی کا مندر سا بنا کر اس میں بند رکھتے ہیں۔ اور کوئی سونے کا بنا کر۔ اگر یہ نہ ہوں۔ تو کپڑے میں لپیٹ کر باندھ لیتے ہیں۔ یہ مُردوں کو دفناتے ہیں۔ جلاتے نہیں ہیں۔ ان میں جنگم کا اونچا ستھان ہے۔ جو پروہتوں میں یا انہی کا ہے۔ ان کے دو فرقے ہیں۔ ایک پنچ آچاریہ کہلاتے ہیں۔ دوسرے ورکت (وشنولشیو) پنچ آچاریہ ہیں۔ وشو آرادھیہ۔ پنڈت آرادھیہ۔ ایکورام آرادھیہ۔ مرلا آرادھیہ اور ایکارام آرادھیہ۔ ان کا عقیدہ بالکل ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ آدی برہمو سماج اور نیا برہمو سماج۔ کیونکہ پنچ آچاریہ شکھا رکھتے ہیں۔ وید کو مانتے ہیں۔ اور وشولشیو (ورکت) نہ شکھا رکھتے ہیں۔ نہ وید کو مانتے ہیں۔ مردہ گاڑنا سب میں سم ہے۔ جنگم کے پاؤں دھو کر چرنامرت بناتے اور لنگ پر ڈال کر اس پانی کو تیرتھ کے نام سے پکار رکھتے ہیں۔ شراب مانس کا استعمال بالکل نہیں کرتے ہیں۔ مردم شماری میں یہ ہندوؤں میں شامل ہیں۔ اور یہ بھی اپنے آپ کو ہندو مانتے ہیں۔ اور ان کی کم رسومات مارواڑ والے ویشنوں کی طرح ہندوؤں سے الگ ہیں۔ لیکن یہ ہیں پکے ہندو۔ مجھے کوئی کتاب نہیں ملی۔ جو ان کی ہو۔ اس لیے یہ سن سنا کر لکھا ہے۔ اگر کوئی اشدھی ہو تو کسی لنگایت کو سمجھ کر ٹھیک کر دینی چاہیے ؛

جاکور میں آمد ؛

اُدگیر سے چل کر جاکور آیا۔ یہ ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ اس میں کچھ آریہ سماجی بھی ہیں۔ میں ان سے ملا۔ اور اس کے نزدیک ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ اس پر حضرت پیر حقانی بابا کی سمادھی ہے۔ اس کا میلہ تو ماہ جولائی میں ہوتا ہے۔ لیکن ہر شکروار کو بھی کچھ آدمی جاتے ہیں۔ سُنا ہے۔ اس میں ہندو مسلمان دونوں ہوتے ہیں۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ ہندو ۳۳ کروڑ دیوتاؤں سے سنتشٹ نہ ہو کر اغیار کی قبروں پر بھٹک رہے ہیں۔ اور مسلمان توحید کے علمبردار ہو کر قبر پرستی میں مست ہیں۔ کیا آریہ سماجی ہندوؤں کو سمجھانے اور مسلمان بھائیوں کو سمجھانے کے لیے ادھر دھیان دیں گے ؛ ایک بات دو جگہوں میں اور بھی سُنی جاتی ہے۔ اور یہاں کی کتابوں میں اس کا ذکر بھی ہے۔ میں اسے بھی لکھ دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

ستیارتھ پرکاش میں ایک جگہ لکھا ہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جھتی (دیوار) ہلتی ہے گرتی نہیں - یہ دیوار گورداسپور میں ہے - اور اس جگہ کا نام جھولنا محل ہے - اس دیوار کے اوپر اگر بیٹھ کر اسے ہلائیں - تو یہ جڑوں تک ہلتی ہے - جیسے یہ دیوار ہلتی ہے - اسی طرح ادھر ایک جگہ اینا پور ہے - جو پانی گاؤں سٹیشن سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے - وہاں امبکا دیوی کا مندر ہے - اس کے سامنے دو ستون ہیں جن پر اتسو یا تیوہار کے وقت دیپک جلائے جاتے ہیں - ان میں سے ایک پتھر کا ہے - اور دوسرا اینٹوں کا - جو اینٹوں کا ہے - اس کے اوپر بیٹھ کر اسے اگر ہلائیں - تو وہ بھی جڑوں تک ہلتا ہے +

اسی طرح چمن آباد میں ایک مندر ویر بھدر کا ہے - اس کا بھی ایک ستون اوپر بیٹھ کر ہلانے سے جڑ تک ہلتا ہے - اس لئے جیسا کہ جھولنا محل گورداسپور میں ہے - اسی طرح سے دو ستون یا دوسرے الفاظ میں جھولنے ستون اینا پور اور چمن آباد میں بھی ہیں ::

لاتور میں آمد :-

جاکور سے آج ۱۰ ار اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ۱۰ بجے موٹر پر سوار ہو کر ۱۲ بجے کے قریب میں لاتور پہنچ گیا ہوں - یہ ایک اچھی منڈی ہے - اس میں بیوپاری کام کرتے ہیں - یہاں سے ایک چھوٹی لائن شولاپور کی طرف جاتی ہے - لیکھ کچھ لمبا ہو گیا ہے - اس لئے آج اس کو یہاں ہی ختم کرتا ہوں - اور آئندہ اگر کوئی بات ایسی ہوگی - جس کا پاٹھکوں کو کچھ فائدہ معلوم ہو - تو میں لکھنے کی کوشش کروں گا - اور ابھی تک مجھے بھی پتہ نہیں کہ یہاں مجھے کتنا وقت لگے گا - اس کے علاوہ آچاریہ رام دیو جی - پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا اور پنڈت گیان چند جی کی باتوں کا بھی دھیان ہے - اگر ممکن ہو سکا - تو انہیں بھی پورا کرنا ہے - انہوں نے کچھ باتیں زبانی کہی تھیں - اور پھر خبر دینے کو کہا تھا - ممکن ہے - انہوں نے کہیں خط لکھے ہوں - لیکن میں خود سفر میں ہوں - اس لئے مجھے کوئی خط نہیں ملا - امید ہے کہ وہ بھی مجھے کرتی نہ کوئی اطلاع دینے کی کرپا کریں گے ::

منتری دیانند ویدک ودیالیہ دہلی :-

ودیالیہ اب پچکوئیاں روڈ سے ہٹ کر منگھٹ سے باہر کی طرف میوریگ آشرم (مہاتما گاندھی کی کٹیا) کے پاس آ گیا ہے - پراپتھا پتر وغیرہ مندرجہ ذیل پتہ پر آنے چاہئیں :- آچاریہ منتری دیانند ویدک ودیالیہ معرفت ہریجن سیوک سنگھ - دہلی

جوتا کانڈ اور اس کے بعد

(پنڈت مادھو آچاریہ شاستری کا بیان)

حیدر آباد (دکن) کے شاستر ارتھ کے متعلق اب تک آریہ اخبارات میں وہ ہی لیکچر شائع ہوتے رہے ہیں - جو کہ آریہ سماجیوں کے ہیں - اب ذیل میں پنڈت مادھو آچاریہ جی کا جو کہ پنڈت بدھ دیو جی سے شاستر ارتھ کر رہے تھے - وہ بیان شائع کیا جاتا ہے - جو کہ آپ نے اخبارات کو اشاعت کے لئے ارسال کیا ہے :: (ایڈیٹر)

پچھلے دنوں دکشن حیدر آباد میں مورتی پوجا کے شاستر ارتھ میں پنڈت بدھ دیو ودیا النکار آریہ سماجی نے سوامی دیانند کے چتر پر لات جمائی تھی - اس گھٹنا کو لے کر پرایہ سبھی سماچار پتروں میں ابھی تک خاصی بحث چل رہی ہے - سلیوگ وش میں شاستر ارتھ میں ہی کر رہا تھا - اس لئے اس گھٹنا کے ساتھ میرا بھی گہرا سمبندھ ہے - ادھر سماچار پتروں میں کچھ عجیب سی باتیں چھپ رہی ہیں - جن کا نراکرن کرنا آوشیک سا ہو گیا ہے - ساتھ ہی بہت سے متروں نے اس گھٹنا کا واستوک سوروپ جاننے کے لئے پتر لکھے ہیں - جن کا پرتھک پرتھک اتر دینا میری شکتی سے باہر ہے - ایسی سمتھی میں یہی اوچت جان پڑتا ہے - کہ سماچار پتروں دوارہ واستوک گھٹنا کا سپشٹی کرن کروں -

جوتا کانڈ کا پرسنگ کس لئے آرمبھ کیا ؟ :-

جب میں نے دیانند کرت گرنتھوں سے چھٹے پتلے آدی کی پوجا پر ادھنا کا پرشن اپستھت کیا تو اتر میں بدھ دیو جی نے کہا :- "مورتی کیا - کون ہے ؟ اس کا نرنے تو سہج میں ہی ہو سکتا ہے - ایک اور جوتا بھر کر میں (بدھ دیو) کھڑا ہوتا ہوں - اور جو دستو ہماری اپاسیہ بنائی جاتی ہے - اس کو مارتا ہوں - دوسری طرف پنڈت جی بھی ایسا کر کے دکھائیں" +

پنڈت جی کی اس یکتی پر میں نے کہا :- "اچھا ہوتا یدی پنڈت جی اس پرکار کی اشنشٹ چرچا آرمبھ نہ کرتے - ہم تو کبھی بھی مورتی کی شان میں ایسے شبد گوارا نہیں کر سکتے - پرنتو آپ ایسی پریکشا دینے کے لئے کیوں اتاولے ہو رہے ہیں - سو ہم پریکشا کر دیکھتے ہیں - کیا آپ دیانند جی کے چتر کے ساتھ ایسا ویوہار کر سکتے ہیں ؟ یدی ہاں - تو پرتی جوتا ایک روپیہ انعام بھی دیا جائے گا - کر دکھلایئے" -

اس پر پنڈت بدھ دیو جی نے کہا - "ہاں ہاں لایئے میں تیار ہوں" +

جوں ہی ہماری اور سے چتر بھیجا جانے لگا - توں ہی سناتن دھرم کے سبھا ادھیکش نے پرارتھنا پوروک ایسا کرنے سے روکا - آریہ سماج کے سبھا ادھیکش نے بھی اس کا سمرتھن کیا - اس طرح یہ کانڈ یہیں سماپت ہو گیا -

پرنتو پنڈت بدھ دیو نے اپنی ترن میں کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے دی - اور چپکے سے اپنی ہی کسی پستک میں سے نکال کر سوامی جی کا چتر میز پر رکھا - اور یہ کہتے ہوئے کہ لیجیے سوامی جی کی مورتی کو جوتا مارتا ہوں - دھم سے لات جما دی +

یہ اس گھٹنا کا واستوک سوروپ ہے - سوئم بدھ دیو جی نے بھی اپنے سپشٹی کرن میں پرایہ اسی روپ میں سویکار کی ہے - اس سے سپشٹ ہے کہ جوتے کی بات چیت میں نے آرمبھ نہیں کی تھی - بلکہ سوئم پنڈت بدھ دیو جی نے ہی اس پرسنگ کو آرمبھ کیا تھا - ہاں پرتی اتر کے پرسنگ میں میں نے اس بات کو دہرایا اوشیہ تھا - جو کہ مت کا ایک پرستھتی کو دیکھتے ہوئے میرے لئے پرم آوشیک تھا - اتنے سپشٹ معاملہ میں بھی جو آریہ سماجی مجھ پر یہ دوش لگانا چاہتے ہیں - کہ پنڈت مادھو آچاریہ نے ہی بدھ دیو جی کو اپنی چال میں پھنسا کر سوامی جی کو جوتے لگوائے ہیں - وہ کتنا انرتھ کرتے ہیں - اس پر ہندی "ملاپ" پوچھتا ہے - کہ سوامی جی کے چتر پر جوتا مارنے سے کتنے سناتنی آریہ سماجی بن گئے ؟ سو اس کا اتر سپشٹ ہے - کہ جوتا لگانے پر سماجی بن جانے کی شرط نہیں تھی - بلکہ فی جوتا ایک روپیہ انعام دینے کی وچن تھا - جو اسی سمے پوری کر دی گئی - اور بھوشیہ میں بھی پوری کی جا سکتی ہے ::

اوچت یا انوچت :-

جہاں شری کرشن کا دل اس کانڈ کو انی انوچت سمجھ رہا ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سارو دیشک سبھا نے پنڈت بدھ دیو جی کے پرتی کول نرنے دے دیا ہے - ادھر "آریہ ویر" اور "ارجن" آدی اس کاریہ کو سدھانت رکھشا کا انتم اپائے کہہ کر سمرتھن کر رہے ہیں - یہ رستہ کسی زوروں پر ہے - ہماری سمتی میں یہ جذبات اور خیالات کا دوند یدھ ہے - مانو ہردیہ اپنے پریمی کی پرتیک وستو سے پریم کرنا چاہتا ہے - چتر بھی چتر وان کا انبھو بھاوسے سوروپ ہے - جیسے دیکھتے ہی نت سمبندھ انت چتروں کا اعتقاد سا گر پلک جھلک ہماری بھاونا کی سنکھ شیٹ کنتو دش پور گا گر میں الکھشت روپ میں سما جاتا ہے - جس سے ہردیہ بلیوں اچھلنے لگ جاتا ہے - اس کے پرتی کول جب کوئی جیوت جیو ہمارے اس بھاو سے کلپور کو ٹھکراتے ہوئے اپنی ہردیہ ہینتا پرکٹ کرتا ہے - تو سوبھاوتہ ہمارے ہردیہ میں کشٹ ویدنا اتپن ہوتی ہے - منو گیان ویتا اس مانسک پرگتی کو جذبات کے نام سے یاد کرتے ہیں - مہاشہ کرشن پارٹی کے اندولن کا مول کارن وہ جذبہ ہے جو کہ اس پارٹی میں اپنے پوجنیہ سوامی دیانند کے پرتی لمبے عرصے سے گھر کر گیا ہے - جذبات کو ترجیح دینے کی دشا میں بدھ دیو جی کا یہ کاریہ اوشیہ ہی انوچت پرتیت ہوتا ہے +

آریہ سماج جموں میں وید کتھا :-

آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں کے ساپتاہک ست سنگوں میں چر کال سے پنڈت لیکھ رام جی شاستری یجر وید کی منوہر کتھا کر رہے ہیں جس کے ۳۱ - ادھیائے اس کے سماپت ہو چکے ہیں - اب ۳۲ ویں ادھیائے کی کی جا رہی ہے - پنڈت جی ہفتہ بھر پوری تیاری کر کے بڑی یوگیتا اور اتم ریتی سے وید منتروں کی ویاکھیا اور ان کا سندر سوروپ اپنی کتھا میں واضح کرتے ہیں - آپ کا کتھا کرنے کا ڈھنگ بڑا ہی سرل اور عام فہم ہے - اور جنتا کو پربھاوت کئے بغیر نہیں رہ سکتا - یہی وجہ ہے کہ سماج ہذا کے ساپتاہک ست سنگ پر رونق اور دلچسپ ہوتے جا رہے ہیں - آشا ہے - جن سجنوں کو اس سمے تک وید کی اس امرت روپی ورشا کا گیان نہیں ہوا ہے - وہ ساپتاہک ست سنگوں میں جو کہ ہر اتوار کو صبح ۸½ بجے سے ۱۰½ بجے تک ہوتے ہیں - شامل ہو کر اس کتھا سے لابھ اٹھائیں گے ::

انت رام منتری آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کیا آریوں کے آباؤ اجداد اہلِ مصر تھے؟

اور مصر نے بھارت کو دھرم و گیان سکھایا؟

(لیکھک مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری - الہ آباد)

میں نے "پرکاش" اخبار میں آریہ جنتا کی توجہ ڈاکٹر پران ناتھ ودیالنکار سناتک گورُوکل کے ان لیکھوں کی طرف دلائی تھی - جن کا سلسلہ آپ نے انگریزی اخبار "السٹریٹیڈ ویکلی" میں شروع کیا ہے - ڈاکٹر صاحب نے اپنے نمبر ۲ لیکھ میں جو ۴ر اگست ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں شائع ہوا ہے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے - کہ مصریوں نے آریوں کے آباؤ اجداد کو گیان دیا - اور دھرم کی شکشا دی - میں اس کے سب مضامین کا جواب لکھ کر اس انگریزی اخبار میں دینے کو تیار تھا - مگر مجھے سوامی مکھوما نند جی نے بتایا کہ میں اس کا جواب تیار کر رہا ہوں - اور بہت جلد اس انگریزی اخبار میں شائع کرا دوں گا - اس لئے میں نے انگریزی میں لکھنا تو بند کر دیا - مگر میں ناظرین "پرکاش" کی دلچسپی اور معلومات بڑھانے کے لئے اس کے مضامین کا جواب "پرکاش" میں شائع کرنا چاہتا ہوں +

جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں - ڈاکٹر پران ناتھ کے مضامین کا انحصار یورپ کے چند محققوں اور عالموں پر ہی ہے - مگر آپ نے صرف ایک پکش کے مؤرخوں کے خیالات کا مطالعہ کر کے یکطرفہ رائے قائم کر لی ہے - میں آپ کے سامنے دوسرے پکش کے مؤرخوں کی رائے رکھنا چاہتا ہوں - جس سے پتہ لگ جائے گا کہ راستی پر کون ہے؟

۱ پروفیسر ہیرن صاحب اپنی کتاب "ایشیا کی اقوام" کے صفحہ ۳۰۳ پر لکھتے ہیں - کہ ملک مصر جسے ایجپٹ کہتے ہیں - حضرت عیسٰے سے چار ہزار برس پہلے ہندوؤں نے آباد کیا - چنانچہ منو اور شکشا کی چرچا مصر کی قدیمی کتب میں پائی جاتی ہے - وہاں کا پہلا راجہ مینس تھا - جو ۴۴۰۰ برس قبل مسیح وہاں سلطنت کرتا تھا - اور سورج بنسی و چندر بنسی خاندانوں کا ترک تھا +

۲ مشہور مؤرخ راولسن صاحب اپنی کتاب "تاریخ اقوام دنیا" میں مصر دیش کے راجاؤں کی حکومت کو ۳۶ ہزار برس قبل مسیح سے تسلیم کرتے ہیں - اس میں سے ۲۸ ہزار برس دیوتاؤں (براہمنوں) نے حکومت کی - اور چھ ہزار برس ہیرن (مراد کھشتریوں سے ہے) نے حکومت کی - ۱۸۰۰ برس ممفائیٹ لوگوں نے حکومت کی - گویا براہمنوں اور کھشتریوں کا راجیہ وہاں ۳۴ ہزار برس تک رہا - دریائے نیل کے کنارے براہمن لوگ آباد تھے اور راجا اجاپتی نے اس دیش کو آباد کیا +

۳ بھوشیہ پوران کے ۱۴ ویں ادھیائے میں آتا ہے - کہ اوالک اور کنور رشی نے مصر میں جا کر ویدک دھرم کا پرچار کیا - اور ۱۰ ہزار مصری لوگ اپنے ہمراہ لا کر انہیں ویدک دھرم میں شامل کیا - اور ان کے خواص و قابلیت کے مطابق انہیں براہمن کھشتریوں اور شودروں میں شامل کر دیا +

۴ کرنل الکاٹ صاحب کتاب "سیکرٹ ڈاکٹرن" میں رقمطراز ہیں - کہ آٹھ ہزار برس ہوئے ہندوستان سے کئی لوگ اپنی تہذیب اور تمدن مصر میں لے گئے - غالباً سویز سے گزر کر دریائے نیل کے کنارے پر پہنچے - چنانچہ مصر کے لوگوں میں اب بھی ایک روایت چلی آتی ہے کہ ان کے آباؤ اجداد ایک گپت (پوشیدہ) دیش سے آئے - جو بحر ہند کے ساحل پر ہے - اور پنٹ نام سے مشہور ہے - اور ان کے دیوتاؤں کا موروثی اور آبائی وطن ہے +

۵ پناسٹر مندر کے کتبوں سے جو لونی تھیبس ٹاپ کے مندر میں دیرل باری میں ہے لکھا ہے - کہ پنٹ سے مراد ہندوستان ہے - سینکڑوں برس تک یہ لوگ اپنے وطن کے ساتھ راہ و ربط رکھتے تھے - پنٹ کے راجاؤں - درختوں اور پودوں کے نام ہندوستان سے مشابہت رکھتے ہیں - چنانچہ بقول ہیرن صاحب قدیمی مومیائی اور کھوپڑیوں کی مشابہت بنگالیوں سے پائی جاتی ہے - مصر کی تاریخ پڑھنے سے ان کا تعلق رگھو ونش سے معلوم ہوتا ہے - یہاں کے راجاؤں نے متانی اور ہیلن خاندان کے راجاؤں کی لڑکیوں سے وواہ کئے - چنانچہ راجا انیوہا تپ نے متانی کے راجا کی لڑکی سے وواہ کیا - جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا - اس کا نام رامنز رکھا گیا - جو رام کا بگاڑ ہے - اس کی رانی کا نام سیتر تھا - جو سیتا کا بگاڑ ہے - اس طرح سے ایشیائے کوچک سے مصر تک سوریہ بنسی پھیلے ہوئے تھے - (دیکھو ہال صاحب کی کتاب "قدیمی آریوں کی سلطنت" صفحہ ۱۲۲)

۶ والس صاحب لکھتے ہیں - کہ اہل مصر نے آفرینشِ عالم کے اصول شت پتھ براہمن سے اخذ کئے ہیں - چنانچہ تمثیلاً وہ یوں لکھتے ہیں

براہمن گرنتھوں میں پرجاپتی کو سوریہ دیوتا بھی مانا ہے - سنسکرت میں ہر اشوریہ کو کہتے ہیں جو مصر میں "را" کا لفظ رہ گیا +

۷ مسٹر تھامس صاحب لکھتے ہیں - کہ رائے کے مندر کی کاریگری ہندوؤں کے فن سنگتراشی کا نمونہ ہے - مصر اور یونان نے تعلیم کے بنیادی اصول ہندوستان سے لئے - چنانچہ ابیدوس کے کتبہ سے پتہ چلتا ہے - کہ طریق اور رسوم عبادت مصریوں نے ہندوستان سے اخذ کئے - مصری لوگ تناسخ کو مانتے تھے - اور آتما کو ازلی سمجھتے تھے +

۸ ڈاکٹر اڈلف ارمن نے تواریخ عالم صفحہ ۵۷ پر لکھا ہے - کہ یہاں کی تہذیب ہندوستان کا ماخذ ہے - مصر کی قدیمی تہذیب ایک قوم کے اثر سے پہنچی - جو بحیرہ قلزم سے آئی - یہ لوگ اپنی صنعت و نقش کاری اور سنگ تراشی کو بھی ساتھ لائے - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ بحیرہ قلزم کے جنوب میں یہ لوگ پنٹ ملک سے آئے - یہ قوم سین قوم کی ایک شاخ تھی - جو خلیج فارس سے نقل مکانی کر کے آئے - یہ لوگ بحیرہ روم کے چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے +

۹ فرانسس ہیٹرے صاحب لکھتے ہیں - کہ مصر کے لوگ پنٹ سے دریائے نیل کے کنارے آ کر آباد ہوئے - یہ لوگ اپنے ملک کو آبنوس اور کئی قسم کی لکڑیوں کا ملک کہتے ہیں - عود - عنبر اور دیگر خوشبودار اشیاء - بیش بہا پتھر - جواہرات اور دھاتوں کا ملک کہتے ہیں - یہ سب اشیاء ساحلِ مالابار پر ملتی ہیں - اس لئے پنٹ سے مراد علاقہ ساحلِ مالابار ہے +

۱۰ مصریوں کے دیوتا ہر (۱) ہر یا اسر کا بگاڑ ہے (۲) سورلیس (سنسکرت سوریہ) (۳) ادیس رس (سنسکرت اسرائش) (۴) ایپولام کا بگاڑ ہے - آخری دیوتا عیز سنحرک اور اسپرش مانا جاتا ہے - ان کے علاوہ ان کے چھوٹے چھوٹے دیوتا منت (نکت - رات) ، ہوتری (ساوتری) - بچھت (پرکرتی) سکیت (شکتی) منت (مروت) ہیں انو (بشنو) گویا سب سنسکرت کے بگاڑ بھارتی دیوتاؤں کے ماخذ ہیں +

۱۱ رگوید ک انڈیا میں بابو ابناش چندر ایم - اے صفحہ ۳ ۲۸ پر لکھتے ہیں - کہ ادیسس اور اسمنی سس راجاؤں کے عہد سے لے کر سکندر کے زمانہ تک مصر کے پروہت ۲۳ ہزار برس سے زائد زمانہ ملتے ہیں - نینیشیا کی روایات سے پایا جاتا ہے - کہ سکندر کے زمانہ سے ۳۰ ہزار برس پہلے ہند کے لوگ یہاں قیام پذیر تھے - ایسا ہی چالڈیا کے لوگ اپنی تہذیب ۵ ہزار برس قدیمی بیان کرتے ہیں - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مصریوں کا قدیمی وطن ہندوستان تھا - اور اس کی قدیمی تہذیب سپت سندھو دیش (مراد ہندوستان سے ہے) کی تہذیب تھی - یہ کہنا مشکل ہے - کہ بھارت کی تہذیب کتنی پرانی ہو گی +

۱۲ ڈبر جدوب سکند نیو یارک نے "انڈین ریویو" میں شائع کرایا ہے - کہ ۳۵۰۰ برس پہلے ہندوستان کے لوگ تجارت کے لئے غیر ممالک میں جاتے تھے - اور مصر میں جا کر آباد بھی ہو گئے - مصر کی ایک قدیمی قوم کا نام دانو ہے - ان کی تہذیب مندر اور عمارتیں سب ہندوستانی نمونہ کے ہیں - چار ہزار برس کی پرانی قبروں میں ململ - نیل املی کی لکڑی اور ایسی کئی اشیاء دستیاب ہوئی ہیں - جو صرف ہندوستان میں پیدا ہوتی ہیں - ہندوستان کے بہت جات کے کئی نام وہاں رائج تھے - اور وہاں کے ماپ تول کے بٹے بھی ہندوستان کے ہی تھے +

۱۳ وان جیکولیٹ صاحب اپنی کتاب "ہندوستان میں انجیل" میں لکھتے ہیں - کہ ہندوستان نے ہی اپنے قوانین - دھرم - اخلاق تمدن اور رواج مصر یونان - اٹلی اور ایران کو دئے - درحقیقت ہندوستان ہی جگت گورو کہلانے کا مستحق ہے +

میرے پاس ۴۰ محققین کی رائے ہے - مگر بخوفِ طوالت میں نے صرف ۱۱ پر اکتفا کیا ہے +

اب ڈاکٹر پران ناتھ کا یہ دعویٰ کہ مصر نے ہندوستان کو تہذیب سکھائی - کہاں تک صداقت پر مبنی ہے - بہتر ہوتا کہ وہ اس قدر محققین کی رائے کی پہلے تردید کرتا - اور پھر اپنے دعویٰ کو پیش کرتا یا اپنے ثبوت میں کوئی زبردست دلیل پیش کرتا - میں آئندہ مضمون میں ڈاکٹر صاحب کے رگ وید منڈل ۱ کے سوکت ۱۳۳ کے منتروں کے ترجمہ کی تغویت اور غلط تفسیر پر سوامی دیانند - جید یو ودیا النکار اور مکندہ سوامی کا ترجمہ پیش کر کے بتاؤں گا - کہ

شت پتھ براہمن

پہلے پہل اور کچھ نہ تھا - صرف پانی ہی پانی تھا - پانی نے خواہش کی - کہ کس طرح پیدائشِ عالم کریں +

پانی سے ایک انڈا نکلا - ایک برس تک وہ تیرتا رہا - پھر اس انڈا سے پرجاپتی پیدا ہوا +

مصری عقائد

کوئی زمانہ تھا - جبکہ نہ زمین تھی - نہ آسمان بہت عرصہ کے بعد پانی میں پیدائش کرنے کی خواہش نمودار ہوئی - اس پانی سے بیضہ کی شکل کا مادہ نمودار ہوا - جس میں سے پہلے را (سوریہ - پرجاپتی) پیدا ہوا +

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"آریہ" شبد کی رکھشا

انگریزی بھاشا کا آتم ورتانت

(وہ لیکھ جو دیانند آنک "میں شائع ہونے سے رہ گیا)

ریسرچ لیکھ نمبر ا

لیکھک:- گپت رائے اوجی آریہ کراچی

ا۔ میرا پریچے :-

بھنو اور بھائیو! ڈیڑھ سو ورش ہوئے کہ میں سات سمندر پار کر کے آریہ ورت میں آئی تھی۔ آپ لوگ مجھے تب بھی ودیشی سمجھتے تھے اور اب بھی۔ میں انیت پرست ہوتی ہوں۔ جبکہ رشی دیانند نے "آریہ" شبد کو بھارت میں تیز جیوت کیا۔ اور ہندوستان کو "آریہ ورت" اور ہندوؤں کو "آریہ" کہلوانا سکھلایا۔ جب جب میں آریہ سماج کے پلیٹ فارم سے سنا کرتی کہ سنسکرت ساہتیہ سے آریتو (آریہ پن) کو پرتھک نہیں کیا جا سکتا۔ تب تب میرا ہردے گد گد پرسن ہو جاتا۔ اور میں سمجھا کرتی کہ یہ آریہ لوگ مجھے (انگریزی بھاشا) کو "آریہ" شبد کی پرم رکھشا کے روپ میں اور شیر پہچان لیں گے۔ پرنتو یہ "خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا"

آج شری ہٹلر جی کو جرمنی میں "آریہ" شبد کا پریوگ کرتے سن کر بھارتی آریہ گد گد پرسن ہو جاتے ہیں۔ پرنتو ان بھولوں کو کیا معلوم کہ میں نے جنم روپ سے "آریہ" شبد کو اپنی ہر ایک نس و ناڑی میں دھارن کیا ہوا ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ مجھ سے "آریہ" شبد جدا کیا ہی نہیں جا سکتا۔ میں پوچھتی ہوں کہ اس پرم پوجنیہ بوڑھی سنسکرت ماتا کی جیشٹھ پتریاں بنگالی۔ مرہٹی۔ فارسی۔ ہندی اور گجراتی کیا اس قسم کا دعویٰ کر سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ میں اس گن میں ان سب سے سریشٹھ ہوں۔

میری کامنا ہے کہ دیوالی کے دیوں کی روشنی میں جہاں میرے آریہ بھرا تا اور بھگنیاں "آریہ" شبد کے اس پرم ادھیکار کی رشی دیانند کا سمرن کریں گے۔ وہاں "آریہ" شبد کا سنسار بھر میں نشکام بھاو سے پرچار کرنے والی تجھ انگریزی کی نم تم کتھا بھی سن لی جائے گی۔

۲۔ پچھمی ساہتیہ میں "آریہ" کی تعریف

دوسرا سوال ہوگا کہ پچھمی ساہتیہ میں "آریہ" کہتے کس کو ہیں؟ پروفیسر میکس مولر صاحب اپنی "Biographies of Words & the Home of Aryas" ایڈیشن مطبوعہ ۱۸۸۸ء کے صفحہ ۲۴۵ پر لکھتے ہیں :-

"لفظ :- یہ بلحاظ رنگ و خاندان (ذات) کے جو بھی ایک بھاشائیں بولتے ہیں۔ وہ آریہ ہیں" +

اسی لیکھ کے صفحہ ۲۰۱ پر فرمایا ہے کہ:-

"ہندو۔ یونانی۔ اطالوی (رومن) جرمن۔ کیلٹ اور سلاو قومیں آریوں میں شمار ہوتی ہیں"

"آریہ" شبد کی تعریف کنسائز آکسفورڈ ڈکشنری میں یوں دی ہے :- (ترجمہ)

"آرین = صفت و اسم۔ کچھ لوگ یہ شبد انڈو یوروپین یا انڈو جرمینک بھاشاؤں کے خاندان کے لیے استعمال کرتے ہیں جن میں سنسکرت۔ ژند۔ فارسی۔ یونانی۔ لاطینی کیلٹک۔ ٹیوٹانک۔ سلاوونک اور ان سے نکلی ہوئی انیک بھاشائیں شامل ہیں۔ کئی لوگ انڈو ایرانین بھاشاؤں کے کیول اسی بھاگ کو آرین کہتے ہیں۔ جو کہ ایشیا میں پرچلت ہیں۔ آریہ قوم کے لوگوں کو بھی آرین کہتے ہیں۔ یہ آرین" شبد سنسکرت کے "آریہ" شبد سے بنا ہے جس کا ارتھ ہے۔ شریف امیر۔ نیک یا اصیل۔ قدیم زمانہ میں براہمنوں کے دیوتاؤں کی پوجا کرنے والوں کا قومی نام "آریہ" تھا۔ قدیم آرین شبد لاطینی زبان کے (Arianus) شبد سے نکلا ہے جس کا ارتھ ہے "آریہ کا"۔ یونانی زبان میں (Areia) اریا کہتے ہیں مشرقی ایران کو۔ یہ اریا شبد پرانی فارسی زبان کے (Ariya) آریہ شبد سے نکلا ہے جو کہ ایرانیوں کا قومی نام تھا"

دوستو! آکسفورڈ ڈکشنری سے معلوم ہوا کہ آریہ شبد سنسکرت سے نکل کر یوروپ کی پراچین بھاشاؤں میں بھی استعمال ہوتا رہا ہے۔ فارسی تو سنسکرت کی جیشٹھ پتریوں میں سے ایک ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آریہ سنسکرتی کا پرچار کبھی سمپورن سنسار پر تھا۔

۳۔ انگریزی بھاشا کی بناوٹ :-

اب سوال ہوگا کہ میرا شریر کس سے بنا؟ چیمبرز انسائیکلوپیڈیا کے جنرل الفاظ مشن کے باب میں میرا حسب و نسب یوں دکھایا گیا ہے :- (ترجمہ)

"انگریزی زبان کی بناوٹ میں کئی جزو شامل ہیں۔ مثلاً اینگلیس (یعنی جرمن قوم کی بھاشا) جو نارتھمبریا۔ مرسیا اور مشرقی اینگلیا میں بولی جاتی تھی) سیکسن قوم کی بھاشا جس نے یا نچویں صدی میں انگلستان فتح کیا تھا۔ نارمن (نارمنڈی ملک کی بھاشا)۔ فرینچ (فرانس کی بھاشا)۔ سکنڈے نیوین (سکنڈے نیویا ارتھات ڈنمارک سویڈن۔ ناروے۔ آئس لینڈ اور اس کے آس پاس والے جزیروں کی قدیم بھاشا)۔ ڈچ (ہالینڈ و نیدرلینڈ کی بھاشا) ان کے اتیرکت لاطینی (قدیم رومن زبان) اور کیلٹک (قدیم برٹن۔ کارنش۔ ویلش۔ آئرش۔ مانکس۔ و گیل قوموں کی بھاشاؤں کے کئی چھوٹے حصوں سے انگریزی زبان بنی ہے"

شروتا گنو! یہ ہے میرے شریر کے اجزا۔ میرا سنسکرت ماتا سے بہت دور کا رشتہ ہے پرنتو اتنا ہوتے ہوئے بھی کس طرح میں نے اپنی بوڑھی پڑدادی سنسکرت کے آریہ پن کو ابھی تک اپنے رگ و ریشہ میں چھپائے رکھا ہے یہ دیکھ کر دیوالی کی رات کو آپ دنگ رہ جائیں گے۔

۴۔ آریوں کا عیسائیوں سے یورپ میں آخری شاستر ارتھ ۳۲۵ء میں

یہ انگریزی ساہتیہ میں مانی ہوئی بات ہے کہ عیسوی سن کی چوتھی صدی کے آخر تک بھی جرمنی کے کچھ حصوں میں آریہ (ویدک) دھرم پرچلت تھا۔ بعد ازاں ایک دو صدیوں میں آریہ دھرمی عیسائیت میں جذب ہو گئے۔ آج بھی ہر ہٹلر پھر سے اپنی قوم کو آریہ کہلواتے ہیں۔ تو اس کا کارن اپنے قدیم ساہتیہ کا اوگن ہی ہے۔ یوروپ میں ویدک دھرم کو (Arianism) ہی کہتے تھے۔ چنانچہ چیمبرز سائیکلوپیڈیا میں آریئنزم کا یوں مختصر بیان ہے :- (ترجمہ)

(Arianism) کے آریئس نامک پرش کے نام سے آریئنزم نام پڑا۔ آریئس حضرت عیسیٰ کے خدا ہونے کے عقیدہ کا منکر تھا۔ اس لیے شہنشاہ کانسٹنٹائن نے (اس بات کا فیصلہ کرانے کے لیے) کونسل آف نائیسیا (ارتھات نائیسیا شہر میں ایک دھرم سبھا) سن ۳۲۵ء میں بلوائی +

آریہ بھائیو! جیسا کہ آج آپ لوگ اپنے نام سے شرما۔ ورما وغیرہ اپادھیاں کاٹ کر نام کے ساتھ کیول "آریہ" شبد ہی لکھتے ہیں

شاید اسی طرح اس زمانہ میں سکندریہ میں بھی کوئی پرش اپنے آپ کو آریہ کہلواتا ہوگا۔ اور اسی کارن دھرم کا نام بھی آریئنزم پڑا ہو۔ لاطینی بھاشا میں آریہ کو Arius کہتے ہیں۔ اسی طرح بادشاہ دارا کو Darius کہتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یوروپ میں ویدک دھرم کا نام شروع سے ہی آریہ دھرم ہو۔ کچھ بھی ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ سن ۳۲۵ء میں یوروپ میں آریوں کا عیسائیوں سے آخری شاستر ارتھ ہوا تھا۔ ستیہ کی جیت ذہن ہوتی ہے۔ جہاں کہ نیائے ادھیش کبھی پکش کا نہ ہو۔ یہاں تو مدعی آریہ اکیلے ایک طرف اور دوسری طرف مدعا علیہ کے روپ میں سارے عیسائی پادری! پھر نیائے کرنے والے بھی عیسائی پادری!! بس فیصلہ "آریہ" کے برخلاف ہی دیا گیا۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا گیارھویں ایڈیشن کی جلد نمبر دو کے صفحہ ۵۴۳ پر لکھا ہے کہ :- (ترجمہ)

"شاستر ارتھ کے کچھ آثار چڑھاؤ کے پشچات انت میں "آریہ" کے ویپریت یہی نرنے ہوا کہ پتر (حضرت عیسیٰ) اور پتا (پرماتما) کی رشتہ داری آتمک خواہ مانسک) بناوٹ میں کچھ بھی تفاوت نہیں ہے۔ (اسی کارن) حضرت عیسیٰ نے (سنسار بھارن منشیوں کی طرح) پیدا ہوکر ایشور کے آدھین ہونے کا سارا خیال ناش کیا گیا۔ سمراٹ کانسٹنٹائن نے اس نیائے فیصلہ کو سویکار کیا۔ اور آریہ کو دیش نکالا کیا"+ (دیش نکالا از مترجم)

بھائیو! آپ کو مذکورہ بیان سے ثابت ہے کہ آریہ نامک شخص کوئی ویدک دھرم کا اپدیشک ہی تھا۔ پرانک۔ قرآن وید انتی یا موتی پوجک نہ تھا۔ جو تین سدھانت اس نے کہے۔ وہی آج آریہ سماج کرتا ہے۔ ارتھات :-

۱۔ جیو آتما اور پرماتما کے لکشنوں میں بھید ہے۔ اتہ وہ ایک نہیں ہو سکتے +

۲۔ جیو کرم انوسار جنم لیتا ہے۔ یہ ماتا نہیں لیتا +

۳۔ جنم مرن کے بندھن میں ایشور نہیں آتا۔ کیونکہ جیو آتما ہے۔ اس لیے جیو ایشور نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ +

آریہ سماجی بھائیو اور بہنو! اس خیال سے خوش ہو کر کہ آپ کے ویدک دھرم کے اپدیش...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

قصور

دلچسپ افسانہ
مغربیت کا رنگ
از منشی علاولپوری

(۱)

مکرجی کلکتہ کے اُن وکیلوں میں سے تھے۔ جن کی لیاقت کا سکہ بیٹھا ہوا تھا۔ گاؤں گاؤں کے زمیندار اُن کو جانتے تھے۔ اور اُن کی کھوپڑی مانتے تھے۔ جس مقدمہ میں کسی کو جیتنے کی آس نہ ہوتی۔ تو وہ مکرجی کی شرن پکڑتا۔ مکرجی بھی دل لگا کر مقدمہ کی پیروی کرتے۔ اکثر محنت سپھل ہو جاتی۔ اس پر بڑی بات جو اُن کو اس قدر شہرت کے عرش پر بٹھلانے کا باعث تھی۔ وہ تھی اُن کی شرافت۔ اور وکیلوں کی طرح اُنہیں بڑھے ہوکر فیس لینی نہ آتی تھی۔ جو کسی نے ہاتھ پر دھر دیا۔ خوشی سے لے لیا۔ تقاضوں پر تقاضے یا ڈانٹ ڈپٹ سے باچوں کی منشی کی طرح اڑ کر وہ پیسہ نہ لیتے تھے۔ شاید یہی وجہ تھی۔ کہ سائلوں کی اُن کی دوکان پر بھیڑ لگی رہتی تھی۔ سبھی سائل آپ سے خوش تھے۔ لیکن نہ معلوم اُن کے نوکر چاکر کیوں سدا اُن سے خائف سے رہتے تھے۔ شاید اُن کی نرمی ہی اس بات کا باعث ہو۔ ہاں مکرجی اس بات کا خاص خیال رکھتے۔ کہ اُن کے محرر ہمیشہ اُن کے سائلوں سے اچھا سلوک کریں۔ اور نا جائز طریقہ سے یا دھوکہ دہی سے پیسہ وصول نہ کریں۔ ممکن ہے یہی بات محرروں کے اُن سے بگڑے رہنے کی ہو۔ وکیل صاحب کی قسمت کا ستارہ بلند تھا۔ بظاہر کسی بات کی کمی نہ تھی۔ لیکن پھر بھی آپ کے چہرہ پر کسی نے آج تک مسرت کے آثار نہ دیکھے تھے۔

آپ کی بیوی کو مرے ابھی مہینہ ہی ہوا تھا۔ شاید اُس کا ویرگ ہی اس افسردگی کا باعث ہو۔ اب اُن کا دل وکالت میں نہ لگتا تھا۔ سائلوں کے سوالات کا جواب وہ ہنس کر خوش خلقی سے نہ دیتے تھے۔ وہ کچھ بھی نہ سمجھ سکتے تھے۔ کہ کون کیا کہہ رہا ہے۔ اور اُنہیں کیا جواب دینا چاہیئے؟ اُن کے خیال نہ معلوم کہاں کھوئے رہتے تھے۔ اُن کی پریشانی اور اس کوتاہ اندیشی نے اُن کی آمدن پر بہت برا اثر ڈالا۔

اُن کی ایک لڑکی تھی صوفیہ۔ جب کبھی کام سے جھنجلا اُٹھتے۔ تو اُس کے کمرہ میں آ کر اُس سے گھنٹوں پیار کرتے۔ یہی اُن کی مرحومہ بیوی کی نشانی تھی۔ جسے وہ اپنی آنکھوں سے ایک پل دور کرنا بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ اسی لئے اُس کے لئے ایک ماسٹر گھر میں اُسے تعلیم دینے کے لئے رکھ چھوڑا تھا۔ اور وہ سکول نہ جاتی تھی۔

وکیل صاحب کبھی کبھی دیکھا کرتے تھے۔ کہ لڑکی بڑی ہوشیار اور ذی فہم ہے۔ وہ ماسٹر صاحب کے سوالات کا بڑی عقلمندی اور سلیقہ سے جواب دیتی تھی۔ اور کبھی کبھی ایسے سوالات بھی پوچھتی تھی۔ جن کا ماسٹر صاحب کو خواب میں بھی خیال نہ آتا تھا۔ کہ اس عمر کی لڑکی کے دماغ میں بھی ایسی بات آ سکتی ہے۔

جب وکیل صاحب صوفیہ کو دیکھتے۔ تو اُنہیں کچھ مسرت تو ضرور ہوتی۔ اُسی طرح جس طرح بھوکے کو مٹھائی تو نہ ملے۔ لیکن سوکھی روٹی ہی نصیب ہو جائے۔ جو باعث تسکین ہو۔ لیکن اُنہیں اس عمر بھر کی خوشی سے بالکل زندگی لطف سے خالی معلوم دیتی تھی۔ کبھی کبھی وہ اپنی بیوی کی تصویر کو پہروں دیکھا کرتے۔ اور اُس کی محبت بھری میٹھی میٹھی باتیں یاد کر کے کسی اور ہی دنیا میں کھو جاتے۔ اور یکایک اپنے آپ رنج و یاس کے سمندر میں غوطے کھانے لگتے۔ اور بہہ جایا کرتے۔ اور وہ رو اُٹھتے۔ اور خوب جی بھر کر دل کا غبار نکالتے۔ ان کا ارادہ اب دوسری شادی کرنے کا نہ تھا۔ لیکن دوستوں اور رشتہ داروں کے بار بار کے اصرار پر اُنہوں نے اسی ایک طریقہ پر عمل کر سکھ پانے کی سوچی۔ وہ بخوبی سمجھتے تھے۔ کہ ان کی دوسری شادی صوفیہ کے لئے کبھی باعث راحت نہیں ہو سکتی۔ اپنی اس قدر افسوسناک حالت پر اُنہیں رحم آتا تھا۔ وہ اب اپنی اس دُکھی ہوئی دنیا کو کسی کنارے لگانا مناسب خیال کرتے تھے۔

(۲)

سچیندر وکیل صاحب کے ایک دور کے رشتہ دار تھے۔ کیا رشتہ تھا؟ یہ ہمیں معلوم نہیں اور نہ ہی منا[illegible] وکیل صاحب یا سچیندر کو معلوم ہوگا۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ ان کے آپس میں تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔ سچیندر بی۔ اے کر چکے تھے۔ لیکن ابھی تک کسی نوکری کی تلاش میں ہی تھے۔ بیکاری بڑھی ہوئی تھی۔ نان کو آپریشن موومنٹ کے دنوں اس کی امید بھی ویسی ہی تھی۔ جیسے بنجر علاقہ میں سبزی کی توقع۔ لیکن اس کے والد بھی کوئی اس قدر زمیندار نہ تھے۔ کہ اُن کے صاحبزادے یوں ہی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں۔ اور اُن کا گزارہ ہوتا جائے۔ جبکہ پڑھے لکھے نوجوانوں کو بوٹ سوٹ پہننے کو ہو۔ اور اچھا کھانے کو ملے۔ سینما تھیٹر کا خرچ ہو۔ پان سگریٹ چلتا رہے۔ آخر جب سچیندر نے دیکھا۔ کہ میرا یونہی بیکار بیٹھے رہنا والد کو برا لگتا ہے۔ تو دل میں سوچا۔ کیا کروں؟ کہاں جاؤں؟ یہ بیکاری میری تو پیدا کی ہوئی نہیں ہے۔ جو دور کر سکوں۔ کہاں نکل جاؤں؟ کس کنوئیں میں گر جاؤں؟ نوکری نہیں ملتی۔ تو میں کیا کروں؟ سارے زمانہ کی ہی ایسی حالت ہے۔ تو میں کب اس سے جدا ہوں؟ جیسے اور بیٹھے ہیں۔ ویسے ہی میں بھی۔ پھر جب ان کی طبیعت ذرا ٹھنڈی ہوتی۔ تو اور ہی خیالات کا سلسلہ بندھ جاتا۔

ٹھیک تو ہے۔ میں نکھٹو کی طرح بیٹھا ہی کیوں رہوں۔ اگر نوکری نہیں۔ تو کسی دستکاری صنعت ہی میں ہاتھ ڈالنا چاہیئے۔ میرے فیشن پرستی اور بابو بننے کے اخراجات اس طرح کیسے چل سکتے ہیں؟ والد کی آمدنی بھی اس قدر نہیں ہے۔ آخر کس طرح اخراجات پورے کرنا ہے؟ کیوں نہ کسی جگہ محنت کروں۔ اور اپنا پیٹ پالوں؟ دوسروں کی امداد ہو سکے تو کروں۔ ورنہ ان کے سر پر میرے پیٹ کی فکر تو نہ رہے گی" +

انہی خیالات کے دوران میں اُنہوں نے اپنے رشتہ داروں کو یاد کیا۔ کون کہاں ہے؟ رام بہاری چکا کر فیصلہ رہیں۔ تو وہ مجھے کیا بنا سکتے ہیں۔ جبکہ میں کانگرس میں حصہ لے چکا ہوں۔ سیاسی مشتبہ آدمی ہوں۔ مجھے نوکری کب مل سکتی ہے؟ اُنہیں تو مجھے اپنے ہاں ٹھہرانا بھی گوارا نہ ہوگا۔

اُودے چند اپنی فرم میں لے لیں؟ کس حیثیت میں؟ حصہ دار ہو نہیں سکتا۔ روپیہ کہاں سے لاؤں؟ تو وہ منیجر ہی بنا دیں۔ اتنی بڑی فرم ہی کیا ہے۔ جو وہ مجھے سو پچاس روپیہ ماہوار پر نوکر رکھ سکیں +

اسی طرح سب پر اُن کی نظر دوڑی۔ اور دوسرے ہی لمحہ اُن کے بارہ میں نا اُمیدی بھی سایہ کی طرح پیچھے لگی نظر آئی۔ اسی خیال نے اُن تک پہنچنے سے باز رکھا۔ صرف وکیل صاحب ہی اُنہیں ایک ایسے شخص نظر آئے۔ جن پر اُنہیں کچھ اُمید بندھی۔ وہیں آ ڈیرہ لگایا۔ وکیل صاحب نے بڑی کوشش اور اپنے رسوخ سے ایک ہی ہفتہ میں سچیندر کو ایک انگریزی فرم میں اسسٹنٹ منیجر کی آسامی دلا دی۔ اور آپ ۶۰/- روپیہ ماہوار پر دن کاٹنے لگے۔ چلو یہی غنیمت ہے۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ بیکار سے بیگار بھلی۔ اور نہ سہی تو اپنا ہی گزارہ سہی +

(۳)

اب مکرجی پہلے مکرجی نہ رہے تھے۔ ہمیشہ نئی نویلی دلہن کے چاؤ میں مست رہتے تھے۔ اُن کے نئے نئے کپڑوں و گہنوں کے بنانے میں مصروفیت تھی۔ اُنہیں اُس کی ضروریات کے مہیا کرنے سے کب فرصت تھی۔ جیسے دس روز پہلے پہروں بیٹھ کر یاد کیا کرتے تھے۔ اُس کا نام تک بھول گیا۔ مرحومہ کے کمرہ میں دس روز پہلے بیٹھ کر اس کی تصویر کو پہروں دیکھا کرتے تھے۔ پھول چڑھایا کرتے تھے۔ کبھی چومتے اور کبھی آنکھوں سے لگاتے تھے۔ اب وہی کمرہ سونا پڑا تھا۔ وہی تصویر دھول اور گرد سے دھندلی ہو رہی تھی۔ اب اس کا بالکل دھیان نہ تھا +

وہی صوفیہ جو آپ کی آنکھوں کا نور تھی۔ جسے دیکھے بغیر آپ کو ایک پل چین نہ پڑتا تھا۔ جسے اپنی مرحومہ بیوی کی نشانی سمجھ کر آنکھوں سے لگائے رکھتے تھے۔ جسے جی بھر کر پیار کیا کرتے تھے۔ جس کے کمرہ میں گھنٹوں بیٹھے رہا کرتے تھے۔ اُن کے دماغ سے اُتر گئی ہے۔ اب وہ تھے یا ان کی نئی جوان بیوی۔ حسرتیں اور جوانی کی اُمنگیں، اسی دنیا میں اب آپ رہتے تھے۔ اسی کے خواب لیتے تھے۔ شباب اُس کے کپڑوں کی فکر تھی۔ نہ پڑھائی کی طرف کوئی توجہ۔ ماسٹر آتا۔ اور یونہی جا کر چلا جاتا۔ مہینوں اُس نے کبھی اُس کی ضروریات کی طرف

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

توجہ نہ دی۔ انہیں اِس بات کا بھی خیال نہ رہا۔ کہ جب ہیں بیوی کے وِیوگ میں اِس قدر پریشان رہتا تھا۔ کہ ایک پل چین نہ آتا تھا دن روتے اور راتیں تارے گنتے گزرتی تھیں۔ اُس کی بیٹی کا کیا حال ہوگا۔ اس کا کون پُرسان حال ہے؟ ماں گئی۔ تو باپ کو دیکھ کر تسکین ہوتی تھی۔ جب اُس نے بھی مُنہ موڑ لیا۔ تو کس سے اپنا درد کہے۔ کس کو دیکھ کر دِل بہلائے۔ وُہ اب بچی نہ تھی۔ پندرہ سولہ سالہ حسینہ تھی۔ دوشیزہ سے نازنین بن گئی تھی۔ اُس کی حسین آنکھوں میں حیا تھی۔ اور نگاہوں میں شوخی۔ حُسن وشباب میں قدم رکھ چکی تھی۔ لیکن یہ درش مغربی ڈھنگ پر ہوتی تھی۔ اُسے کسی مرد کے سامنے جانے میں اتنی ہچکچاہٹ نہ ہوتی۔ جتنی کہ ایک ہندو لڑکی کو عام طور پر ہونی چاہیئے۔ یہ مہذب اور آزادی کا قصور تھا۔ جو اُس کے حصّہ میں آئی تھی۔ وُہ گھُٹ سکتی تھی مگر اُس کے پتا جو پہرہ اُس کے گرد لگائے رکھتے تھے۔ اب اُس کی بات تک نہ پوچھتے تھے۔ وُہ بیچاری گو کچھ نہ کہتی۔ تاہم کبھی کبھی رو اُٹھتی۔ اور ماں کو یاد کر کے اُس کا دل بے چین ہو جاتا۔ لیکن وُہ کس سے کہے۔ اور کیونکر کہے؟ سوتیلی ماں کب سُنتی تھی؟ جبکہ باپ ہی اُس کی طرف متوجہ نہ تھا۔

جب صوفیہ کو اس قدر غمگین دیکھتا۔ تو صرف سچیندر ہی ایک اس دُنیا میں تھا۔ جو اس کے لئے باعث تسکین ہو سکتا تھا۔ وُہی اس کی دلجوئی کر سکتا تھا۔ اُس کو اسی سے آس تھی۔ دو۲ پل بیٹھ کر اپنا دُکھڑا کہنے بیٹھتی۔ وُہ سمجھاتا۔ "صوفیہ! رونے سے کیا فائدہ؟ تم سمجھدار ہو کر نادان کیوں بنتی ہو؟ وکیل صاحب سے کیا شکایت؟ آکثر زمانہ کا رواج ہی ہے۔ نئی بیوی کی محبت نے اُن کو اپنے فرض سے بھی گمراہ کر دیا ہے۔ لیکن اس بات کو بھلا دو۔ کہ دُنیا تمہارے لئے تاریک ہے۔ جب تک میں اِس جہان میں ہوں۔ تمہارا بال بیکا نہیں ہو سکتا"۔

صوفیہ جب سچیندر کے ان تسلی آمیز الفاظ کو سُنتی۔ تو اُس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے۔ اُس کے دل میں اُس کے لئے عقیدت پیدا ہو گئی تھی۔ یہ عقیدت آہستہ آہستہ محبت کے رنگ میں بدل گئی۔

اب صوفیہ سچیندر کے سوائے دُنیا میں کچھ نہ دیکھتی۔ اور صوفیہ بھی سچیندر کی بن گئی۔

(۴)

آج سچیندر دفتر سے لوٹے۔ تو سیدھے صوفیہ کے کمرہ میں پہنچے۔ وُہ حیران ہو گئے۔

جب اُس نے دیکھا کہ صوفیہ کوچ پر بیٹھی سسکیاں بھر کر رو رہی ہے۔ تو وُہ سمجھے شاید ماں کی یاد آئی ہے۔ لیکن جب اُس نے پیار سے اُس کے ہاتھ کو پکڑ کر پوچھا۔ "صوفیہ! کیا ہے؟ کیوں روتی اور من کلپاتی ہو؟" یہ الفاظ سُنکر وُہ اور بھی ذرا زور سے رونے لگی۔

سچیندر نے اپنا رومال نکالا۔ اور اُس کے آنسو پونچھتے ہوئے بولا۔ "کچھ میں بھی سُنوں تو۔۔۔ آخر اس قدر رونے کی وجہ؟" صوفیہ نے رو رو کر اپنی قابل رحم حالت کو بیان کر دیا۔ ایک ایک لفظ یاس اور غم کی تصویر تھی۔ سوتیلی ماں اور باپ کے خلاف شکایت کے حروف نہ تھے۔ بلکہ اُن کے ظلم وستم کا نقشہ تھا۔ جو وُہ پورے طور پر کھینچ کر رکھنا چاہتی تھی۔ اُس گھر میں اس کی ماں اور باپ تو اُس کے دُشمن تھے ہی لیکن مکان کی ایک ایک چیز ڈراؤنی شکل بن بن کر اُس کو کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔ اب اُسے اس گھر میں رہنا پسند نہ تھا۔ لیکن کہاں جائے؟ وُہ یہ سمجھنے سے بھی قاصر تھی۔

آخر سچیندر نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "دو چار روز اور کسی طرح کاٹو۔ میں ان تمام تکالیف کا خاتمہ کر دوں گا"۔

"سچ سچیندر!" صوفیہ نے بڑے اشتیاق اور بے صبری سے پوچھا۔

"ضرور ڈیر!" اُس نے اُس کے چہرہ پر ایک پُر معنی و محبت بھری نگاہ ڈال کر کہا۔ صوفیہ نے پیار سے اپنی باہیں۔۔۔۔

۔۔۔۔ دفعتہً گھر کی بڑھیا عورت کمرہ میں گھس آئی۔ اور یہ حالت دیکھ کر دانتوں تلے اُنگلی دبالی۔ اُسے شک تو پہلے ہی تھا کہ سچیندر اور صوفیہ آپس میں محبت کے رشتہ میں گرفتار ہیں۔ لیکن اس واقعہ نے اس کے شک کو یقین میں بدل دیا۔ وُہ اس کو بُرا خیال کرتی تھی۔ اُسے یہ کبھی نہ بھاتا تھا۔ کہ وُہ اکٹھے کھیلیں ہنسیں کودیں۔ سینما جاویں۔ یا ایک جگہ بیٹھ کر باتیں کریں۔ پہلے وُہ ذرا ڈرتی ڈرتی اس واقعہ کا ذکر محلہ کی عورتوں میں کیا کرتی تھی۔ لیکن جونہی اُس نے اس واقعہ کو آنکھوں سے دیکھا۔ اس کا ڈھول کھلم کھلا خوب پیٹنے لگی۔

محلہ کی عورتوں نے اس واقعہ کو خوب دلچسپی سے سُنا۔ کوئی کہتی۔ قصور لڑکی کا ہے۔ کسی کا کہنا تھا۔ نہیں سچیندر کا ہے۔ اُن میں سے ایک ادھیڑ بولی۔ "نہیں پیارا قصور وکیل صاحب کا ہے۔ دیکھو نا اپنا بیاہ کیسں شوق سے دھوم دھام سے کر لائے۔ کنواری جوان بیٹی گھر میں بیٹھی ہے اُس کا خیال تک نہیں۔ فکر ہی نہیں"۔

ایک خرانٹ بڑھیا بولی۔ "فکر کاہے کو ہو۔ جب دولھا میاں گھر پر آ جاتے ہوں"۔ یہ بات سُن کر سب عورتیں کھل کھلا کر ہنس پڑیں۔ لیکن ایک زمانے کی فیشن ایبل شادی شدہ عورت بولی۔ "دیکھو! کوئی جانتا ہے۔ کہ جو بڑھیا کہتی ہے سچ ہے۔ اکثر شک ہونے کا گمان ہو سکتا ہے۔ یقین نہیں۔ بڑھیا کا کیا اعتبار؟"

بڑھیا نے تو اپنے کئے کرائے پر پانی پھر دیکھ کر جھنجلا کر کہا۔ "اعتبار کیوں نہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں ایک دوسرے سے پریم کی باتیں کرتے سُنا ہے۔ دونو ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈالے بیٹھے تھے"۔

"تو پھر کیا کوئی کچھ کرے"۔ ایک آواز آئی۔

"یہ سب قصور اسی تہذیب کا ہے۔ جو انہیں اس قدر آزادی اور بے باکی سکھلاتی ہے"۔

"کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ اگر بات سچی ہو گی۔ تو چند ہی دنوں میں گُل کھل جائے گا"۔

(باقی آئندہ)

"پرکاش" میں
اشتہار دیکر لابھ اُٹھایئے!

آپ نوجوانی تندرستی خوبصورتی عمر درازی اور ایک لاکھ روپیہ حاصل کیجئے!

ہر ایک بیماری کی دوائی مفت دی جاتی ہے اور علاج بشرطیہ کیا جاتا ہے۔ ملازمہ ایجنسی لیکر آپ روپیہ کمایا کیجئے۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر بہترین طبی ماہوار رسالہ "حکمت طبی" مفت طلب کریں۔ جواب کیلئے ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

پتہ:- حکیم لالہ سری رام دوسا صاحب بمقام کاٹھگڑھ نور۔ ضلع انبالہ (پنجاب)

ہماری شاخ دہلی میں بھی کھل گئی ہے

(گوبند آدی بھاسیہ بھومکا ۱/۴) (ودھی سنسکار ۱/۳)

اردھ شتابدی کے موقعہ پر ستیارتھ پرکاش مفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچایئے!

ایک سو خریدنے پر فی جلد چار آنے

۵۰ کے خریداروں کے نام ٹائیٹل پر چھاپے جائینگے

مہرشی دیانند کا مستند و مکمل جیون چرتر مجلد ۵/- بغیر جلد ۴/۸

چاروں وید معہ ہندی انوواد ۸ جلدوں میں فی جلد للعہ۔ مستقل گراہکوں سے ۸

چرک معہ ہندی انوواد ۳ جلدوں میں فی جلد للعہ

یوگ مارگ ۳/- ۔ جیون پتھ ۵/- ۔ وید اُپدیش ۸/- ۔ ویدیں اسُر ناں ۱۰/- ۔ بھارتیہ سماج شاستر ۱/- ۔ یجروید گٹکا ۱۲/-

ان کے علاوہ اور ہر قسم کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں بہت کفایت سے ملتی ہیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصّے خرید کر منافع کمایئے۔ اور وید پرچار کا ثواب مفت میں لیجئے۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بھارتیہ اتہاس کی روپ ریکھا پر ایک نظر

(لیکھک بابو دیوی سرن جی)

پنڈت جے چند جی ودیا النکار نے ۱۴ سال تک گورکل میں وید پڑھے - اور نہ جانے کتنے برسوں سے اب آپ ویدوں کا سواد ھیائے کر رہے ہیں - پنڈت جے چند جی نے "بھارتیہ اتہاس کی روپ ریکھا" نام کی ایک کتاب ہندی میں لکھی ہے جس سے رشی دیانند - ویدک سنسکرتی اور ویدک دھرم کا مکھ اُجلا ہو گیا ہے - ویدک کال - وید اور ویدک دھرم کا حلیہ وید ویاس شری جے چند جی نے اس پرکار ورنن کیا ہے :-

"آریوں کی جیون یاترا جیسے اپنے دیوتاؤں پر نربھر تھی - ویسے ہی اُن کے دیوتاؤں کا جیون بھی آریوں پر نربھر تھا - جیسے بھگتی بھاؤ کہنا چاہیئے -

وہ صاف روپ سے ویدوں میں پایا نہیں جاتا - دیو میرا پتا ہے - اس پرکار کی اُکتیوں سے اگر بھگتی بھاؤ کھینچ کر نکالا جائے - تو دوسری بات ہے ....

...... رودر دیوتا پشوؤں کو مارتا ہے - پر ارکتا سے خوش ہوتا ہے - چراگاہوں میں گھومتا ہے - ویدک کال میں دودھ - گھی - اناج - مانس اور سوم رس (ناک رس) کی آہوتی دیوتاؤں کے لئے دی جاتی تھی - ویدک کال کے انت میں یگیوں میں پشو بلی دینے کے ورودھ ایک لہر چل پڑی تھی۔

...... میگنیز آمنا اور بھلائی کا وچار ایک ورن کے سوا کسی دنیا میں نہیں ہے - پر لوک چنتا ہم ویدک دھرم میں وشیش نہیں پاتے - دودھ - گھی - اناج - مانس سادہ روپ میں مکھیہ بھوجن تھے - آریہ لوگ پورے مانس آہاری تھے - گائے کو اس وقت اگھنیا (نہ مارنے یوگیہ) کہنے لگے تھے - تو بھی شادی کے وقت یا اتتھی کے آنے پر بیل یا بچھو گائے کو مارنے کی پرتھا تھی - سوم رس نشہ یا شراب آریوں کے مکھیہ بھوجن تھے"

{ بھارتیہ اتہاس کی روپ ریکھا صفحہ ۱۸۳ سے ۲۰۶ تک }

ننت کالین پنڈت جے چند جی کو آریوں کی ویرتا میں تو وشواس ہے - کنتو رشیوں کی آدھیاتمک ودھوتی میں وشواس نہیں - جو رشی اپنی آدھیاتمک پوترتا پرانی ماتر کے پرتی پریم - دیا اور اہنسا کے کارن ویر بھاؤ کو تیاگ کر درندوں سے بھرے ہوئے جنگلوں میں شانتی سے نواس کرتے تھے جے چند جی نے رشیوں کے دس

شانتی مئے جیون کو ایک دوساہس (خونخوار) مانا ہے - کئی جگہ لکھا ہے کہ وہ رشی دوساہسی تھے - "دو" کا استعمال ہمیشہ بُرے ارتھوں میں ہوتا ہے - جیسے دُرجن - دُرگن - دُرمتی - دُردشا وغیرہ - پس دوساہسی کا ارتھ بھی بُرا ساہسی (خونخوار) ہوا جیسا کہ درندوں کی عادت ہے +

دلیر کے لئے سوساہسی شبد آتا ہے - ستیہ آگرہ کی ویرتا کے لئے جو اہنسا دوارہ پراپت ہوتی ہے - سوساہس شبد کا اُپیوگ ہوتا ہے - ایسے ستیہ آگرہی براہمن رشیوں کے بھیانک بن میں ایکانت کے نواس کو سوساہسی جیون کہنا مناسب تھا - لیکن "خوب مانس آہاری - شرابی و اتتھی کے آنے پر بیل یا بچھو گائے کو مار کر چٹ کر جانے والے" آریوں کے بن میں رہنے کو دوساہس (خونخواری) بیان کرنا جے چند جی کی عقلمندی ہی ہے - لگ بھگ چالیس صفحوں پر اسی طرح کے ویدک وانگ مئے کا دگ درشن کرایا گیا ہے - اور رگوید - یجروید اور اتھروید کے پرمان دیئے گئے ہیں +

گورکل شکھشا کا خرچ کچھ نہیں لیتا - ایک سناتک پر آریہ جنتا کا دس ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے - سو وید ویاس جے چند جی پر دس ہزار روپیہ خرچ کرنے والی آریہ جنتا اس امید میں تھی - کہ دشمنوں کے ویدک دھرم پر حملے کرنے پر یہی حفاظت کریں گے - مگر افسوس ؎

باغباں نے آگ دی جب آشیانہ کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

جس مانس کے سبب کالج والوں سے ورودھ کیا گیا - اُسی مانس بھکشن کو گورکل کے سپوت ویدک ثابت کر رہے ہیں - اور رشیوں کو جنگلی بنایا جا رہا ہے - ایسے ہی وید پرچارکوں کی تیاری کے لئے ہم نے اپنے خون پسینہ کی کمائی کا دس ہزار روپیہ ایک سناتک پر گورکل میں خرچ کر ڈالے ہیں +

اسی "بھارتیہ اتہاس کی روپ ریکھا" کی عزت کرنے کے لئے گورکل نے جے چند جی کا ابھی نندن کیا - مانس بھکشن ...

دیو شرما جی نے بھی اس کتاب کا سواگت کیا - کیوں نہ ہو - گورکل کو وید اور ویدک دھرم سے کیا سروکار؟ وہ تو آریہ سماج کی چیز ہے - گورکل والوں کو تو ہر پنتھ والوں میں نام کمانا ہے - تاکہ وہ تھالی پھیر کر ہر فرقہ سے پیسے وصول کر سکیں - گورکل کی طرح سردار کے دیگر مٹھ بھی وشنو - رام - کرشن اور گورو نانک کی مورتیاں اپنے اپنے مندروں میں رکھنے لگے ہیں تاکہ جو جس کا بھگت ہو - وہ اُسی کی مورتی پر پیسے چڑھا جائے +

"دیانند تھا - اس نے گیارھواں - تیرھواں اور چودھواں سمولاس کھول کر لکھ دیا" - پوپ سے سرپھیر کی بات گورکل سے نکل پڑی - تو بھارتی بدھ دیو کو دیانند کے چتر پر لات مارنے کی سوجھ گئی - لیکن اب "بھارتیہ اتہاس کی روپ ریکھا" گورکل میں پڑھائی جانے لگی ہے - جس سے گورکل کے اگلے چھتے جان جائیں گے - کہ آریہ لوگ بڑے مانس آہاری - شرابی - جوا باز اور جنگلی تھے - تب وہ دیر کبھی ویدوں کے پرتی وہی برتاؤ کریں گے - جو ہندو بدھ دیو نے رشی کے چتر کے ساتھ کیا +

آریہ سماج میانوالی کا پرستاؤ

آریہ سماج میانوالی کی انترنگ سبھا نے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے :-

۱ "آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ورتمان ادھیکاریوں نے شری پنڈت چمو پتی جی ایم - اے - ممبر دیانند سیوا آشرم جیسے ودوان اور مایہ ناز ویدک مشنری پر ڈسپلین (discipline) کے توڑنے کا الزام لگا کر انہیں معطل کرنے میں جس پکش پات دکھایا ہے - جس سے مانیہ پنڈت جی کا اپمان ہوا ہے - جو ایک دھرم کا کاریہ چلانے والی سبھا کی شان کے ہرگز شایاں نہیں ہے - اور جس سے آریہ جگت میں ہمیشہ کے لئے پارٹی بازی کی سپرٹ قائم رہنے کا امکان ہے" +

۲ "یہ کہ یہ سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... بار ... ہے ... شری

پنڈت جی کو جلد سے جلد بحال کر کے اُن کی پرواجن سمبندھی نکتہ چینیوں اور ورتمان ادھیکاریوں کے پرانے ادھیکاریوں کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کی سازشوں کی پڑتال کے لئے ایک الگ نیائے سبھا مقرر کرے اور اس سبھا کے فیصلہ کرنے سے پہلے کسی اپدیشک کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے" +

(برج لال منتری آریہ سماج میانوالی)

{ نوٹ :- سبھا نے پنڈت جی کی معطلی کا حکم منسوخ کر دیا ہے - اور ایک سوتنتر نیائے سبھا بنا دی ہے - ایڈیٹر }

گورکل ملتان کا سالانہ جلسہ

گورکل ملتان کا وارشک اُتسو ۶-۷-۸ تھا ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء کو ہونا نشچت ہوا ہے - سب دھرم پریمی سجنوں سے نویدن ہے - کہ وہ جلسہ میں شامل ہو کر کرتارتھ کریں +

جو مہانو بھاؤ اپنے بالکوں کو گورکل میں پرویشٹ کرانا چاہیں - وہ کاریالیہ سے نیمادلی مفت منگوا سکتے ہیں +

مکھیہ ادھشٹاتا گورکل ملتان

اشتہار مجریہ عدالت نیابت میانوالی ملوہ

زیر آرڈر ۵ - رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

پریم سنگھ پسر کشن سنگھ زمیندار سکنہ مچھی ہار خورد مدعی

بنام :-

جیوا سنگھ ولد لشن سنگھ قوم زمیندار - سکنہ گھنٹہ - مدعا علیہ +

دعویٰ بروئے روئداد

بیان حلفیہ مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ کی معمولی طریق سے تعمیل سمن نہیں ہو سکتی - اور وہ دانستہ حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے - اس لئے تاریخ پیشی

۲۶ کارتک سمت ۱۹۹۲

مقرر کی جا کر بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ بروز پیشی حاضر عدالت ہو جواب دعویٰ پیش کرے - بصورت عدم حاضری کارروائی مناسب ہو گی +

آج ۱۴ کارتک سمت ۱۹۹۲ کو یہ اشتہار بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا +

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ جگت میں رشی اُتسو کی دھوم

آریہ سماج جموں :-

آریہ سماج مندر ہسپتال روڈ جموں میں مہرشی دیانند جی کی پُنیہ سمرتی میں بروز دیوالی ۱۰ کارتک ...... بوقت صبح ۸ بجے سے ½ ۱۱ بجے تک رشی اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں پنڈت لبدھا رام جی شاستری اور پنڈت لکشمن دت جی نے سوبہر ویاکھیان دیے۔ اور سہاشہ ملدیو جی بھجن اپدیشک اور آریہ کنیا پاٹھ شالا کی لڑکیوں کے سندر بھجن ہوئے۔ سماج کا ہال حاضرین سے بھرپور تھا۔ پردھان سماج کی اپیل پر سبھا کے وید پرچار کے لیے چار آنہ فنڈ میں مبلغ بیس روپیہ چندہ جمع ہوا+

(منت رام منتری آریہ سماج جموں)

گوروکل کوروکھشیتر :-

دیوالی کے دن شام کو بڑے ہون کے بعد سبھا کی گئی۔ سبھا میں ویاکھیانوں کے علاوہ سنگیت اور بھجنوں کا خاص طور پر انتظام کیا گیا تھا۔ برہمچاریوں اور ادھیاپکوں کے ویاکھیان اور بھجنوں کے علاوہ باہر سے خاص طور پر بلائے گئے بابا گنگا گری جی۔ اور پا بابا شاستری کرشن جی کے رام جیون پر اور رشی جیون پر بھجن ہوئے۔ سبھا کے بعد سہ بھوج ہوا۔ اور بعد میں روشنی کی گئی۔ اور آتشبازی چلائی گئی۔ برہمچاریوں نے اپنے بنائے ہوئے غبارے اُڑائے:۔

(پربندھ کرتا گوروکل کوروکھشیتر ضلع کرنال)

آریہ سماج بستی غزاں :-

امسال بھی آریہ سماج بستی غزاں نے گزشتہ سالوں کی طرح "رشی نروان اُتسو" دیوالی کے دن بڑی شان سے منایا۔ رات کو آریہ سماج مندر میں دیپ مالا کی گئی۔ بھجن وغیرہ کے بعد کویراج سنیہ دیو وید واچسپتی نے رشی جیون پر ایک پربھاوشالی لیکچر دیا۔ آخر میں چار آنہ فنڈ پر ایک ممبر سے فراہم کیا گیا۔

{سنت رام منتری آریہ سماج بستی غزاں ضلع جالندھر}

آریہ سماج فرید کوٹ :-

آریہ سماج فرید کوٹ نے رشی اُتسو بڑی شان سے منایا۔ اُتسو ۲۸ اکتوبر کو کامیابی سے ختم ہوا۔ پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا والے۔ پنڈت بسودت جی۔ مہاشہ راجیندر کرشن کمار جی ایم۔ اے۔ پرنسپل موگا کالج اور شریمتی شکیل کماری جی نے اس موقع پر اپنی تقریروں میں سوامی جی کے جیون پر روشنی ڈالی +

(ڈاکٹر لکھمن لال منتری)

گوروکل اندر پرستھ :-

گوروکل اندر پرستھ میں امسال بھی رشی اُتسو حسب دستور سابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بوقت چار بجے شام زیر صدارت پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی گوروکل ہال میں منایا گیا۔ ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سب سے پہلے گوروکل اندر پرستھ کی سنگیت کلاس نے اپنی سنگیت ودیا کے کرشمے دکھلائے۔ اور حاضرین کو محو حیرت بنایا+

ازاں بعد برہمچاریوں نے بذریعہ تحریر و تقریر رشی دیانند کے جیون پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کئی برہمچاریوں نے اپنی کویتائیں پڑھیں جنہیں صاحب صدر نے خاص طور پر پسند کیا۔ ادھیاپک مہانو بھاؤں نے بھی رشی کے جیون پر روشنی ڈالی۔ آخر میں سبھاپتی کا پرزور ویاکھیان ہوا۔ آپ نے نہایت مؤثر الفاظ میں رشی دیانند کے مشن کو بڑے خوبصورت پیرایہ میں واضح کیا+

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل اندر پرستھ)

آریہ سماج لدھیانہ :-

اس سال لدھیانہ میں تہوار دیوالی نہایت اُتساہ پوروک منایا گیا۔ بجلی آنے سے چوڑا بازار اور دیگر بازار و کوچہ روشنی سے منور تھے۔ مٹھائی اور برتن والوں کی دکانوں پر خاص رونق تھی۔ آریہ سماج لدھیانہ کے وشال مندر میں رشی اُتسو اُتساہ پوروک منایا گیا۔ حاضرین سے سماج مندر بھرپور تھا۔ لالہ تلسی داس دوساجھ افریقہ نواسی کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا:۔

آریہ سماج میر پور :-

میر پور میں اس دفعہ دیوالی کا اُتسو خوب شان سے منایا گیا۔ اس سے پہلے کبھی ایسی رونق نہیں ہوئی۔ آریہ دیویوں اور آریہ پرشوں نے جلوس بنا کر سنکیرتن کیا+

پنڈت وشوا ناتھ سناتک گوروکل پوٹھوہار کا آریہ سماج مندر میں رشی جیون پر پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ اس کے پشچات لالہ کرم چند وکیل اپ پردھان آریہ سماج و منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ نے چار آنہ ندھی کے لیے اپیل کی۔ جس پر -/۲۵ روپیہ کے لگ بھگ چندہ جمع ہوا۔ اس کے پشچات حلوہ تقسیم کیا گیا۔ رات کو دیپ مالا کی گئی:۔

آریہ سماج جھنگ :-

آریہ سماج مندر میں دیوالی کے روز شام کے ۳ بجے "رشی اُتسو" منایا گیا۔ جس میں دونو آریہ سماجوں کے سبھاسد اور دیگر اصحاب شامل ہوئے۔ ہون یگیہ اور بھجنوں کے پشچات لالہ ہیرانند جی پردھان آریہ سماج جھنگ کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ جس میں اُنہوں نے بتلایا۔ کہ رشی دیانند کا سب سے بڑا کاریہ یہ تھا کہ اُنہوں نے آریہ جاتی کو ویدوں کے خزانہ سے مالا مال کر دیا۔ اور اس کے کھولنے کی چابی بھی عطا کی۔ چار آنہ مشن فنڈ کے لیے لگ بھگ -/۵ روپے اکٹھے ہوئے۔ انت میں حاضرین کا ستکار جلیبیوں سے کیا گیا۔ اور جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی۔ رات کو سماج مندر میں روشنی بھی کی گئی:۔

آریہ سماج ملتان :-

آریہ سماج مندر بوہڑ دروازہ ملتان نگر میں ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے رشی اُتسو منایا گیا۔ یہاں پہلی ہی بار لاہور کی طرح گوروکل اور کالج دھڑے کی سماجوں میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ مہرشی کا نروان اُتسو آریہ سماج گوروکل دھڑا بوہڑ دروازہ میں اور رشی بودھ اُتسو کالج سماج کے مندر میں منایا جایا کرے۔ اس اُدیش سے شہر کی انیہ سماجوں یعنی آریہ سماج گوبند پورہ۔ آریہ سماج نالہ بن تنخا آریہ سماج نواں شہر نے اس اُتسو کو سمِلت منانا سویکار کر لیا۔ اتہ اس بار رشی نروان اُتسو ملتان کی سب سماجوں نے سمِلت منایا۔ کارروائی رائے بہادر لالہ مدن گوپال جی سپرنٹنڈنٹ انجینیر ریلوے کی صدارت میں لالہ موتی رام جی کے وید پاٹھ سے آرمبھ ہوئی۔ جس میں پنڈت رام دیا لو جی شاستری۔ پروفیسر ہربنس لال جی۔ سوامی اُزبانند جی۔ ڈاکٹر دیوان چند جی بھوٹانی۔ پنڈت اندر ایم۔ اے۔ پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ نے ... مہرشی کے جیون پر روشنی ڈالی۔ اس کے اتیرکت پنڈت ارجن دیو جی۔ مہاشہ رام رتن جی۔ مہاشہ دیا لداس جی اور مہاشہ امرسا نند جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ تھا گوروکل کے برہمچاریوں۔ ہوروہی۔ ایس۔ وی سکول کے طالب علموں نے گیت گائے۔ اور آریہ پتری پاٹھ شالا کی کنیاؤں نے بھی مہرشی کے اُپکار رول ورنن کیا۔ اُتسو ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اس اوسر پر بھی سبھاپتی جی نے بیس روپیہ برائے مٹھائی تتھا ۸؍ رشی فنڈ کے لیے دان دئیے اُتسو کی سماپتی پر مٹھائی بانٹی گئی:۔

(رتن جیت رام منتری آریہ سماج ملتان)

آریہ سماج خانکی :-

۲۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو رشی اُتسو (دیپاولی) منایا گیا۔ جس میں ہون یگیہ کے پشچات کئی ویاکھیان ہوئے۔ پنڈت بھدر پال جی کے بھجن ہوئے۔ چار آنہ مشن فنڈ کے لیے ۰-۸-۱۷ روپے پراپت ہوئے۔ پنڈت بنر بھئے رام جی اور پنڈت بھدر پال جی نے یہاں تین دن تک پرچار کیا۔ پربھاو اُتم رہا۔ -/۱۶۷ روپے اکٹھے ہوتے تمن نکھت فنڈوں کے لیے پنڈت بنر بھئے رام دوارہ سبھا کو ارسال کیے گئے:۔

چار آنہ مشن فنڈ	۰-۸-۱۷ روپے
سالانہ سماج کی اور سے وید پرچار فنڈ کے لیے	۰-۰-۵۰ ,,
ارودھ رکھشا بدھی کو سہائتا	۰-۰-۱۰۰ ,,
میزان	۰-۸-۱۶۷ ,,

(جیوا رام منتری آریہ سماج خانکی)

آریہ سماج مدراس :-

۲۶ اکتوبر کو آریہ سماج مندر مدراس میں دیوالی کا اُتسو منایا گیا۔ جس میں ماسٹر گوپال داس۔ ماسٹر بسنت سنگھ اور مہاشہ دھرم پال وغیرہ اصحاب نے رشی جیون اور دیوالی کے اُتسو پر تقریریں کیں۔ جنتا پر اچھا اثر پڑا۔ حاضری کافی تھی۔ رات کو سماج مندر میں دیپ مالا کی گئی:۔

دیوالی کے دن مدراس کے تالاب پر دیوالی کا اُتسو سنت جسونت سنگھ کی طرف سے منایا گیا۔ رات کو تالاب پر دیپ مالا کی گئی نیز آتشبازی چلائی گئی۔ وہاں بھی کئی سجنوں نے لیکچر وغیرہ دیے۔ آخیر میں حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا:۔

گوروکل کوروکھشیتر میں بالکوں کا داخلہ:-

گوروکل کوروکھشیتر میں نئے بالکوں کا داخلہ بموقعہ سالانہ جلسہ (فروری ۱۹۳۶ء کے آخیر میں) ہوگا۔ ۵-۶ برس کے بالک داخل کیے جائیں گے۔ جو سجن آریہ پرتی ندھی سبھا کی ارودھ رکھشا بدھی کمیٹی نمبر ۲ کے ذریعے۔ زنوں کی چھٹیوں یعنی آخیر دسمبر ۱۹۳۵ء میں) لاہور میں اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں وہ بھی کرا سکتے ہیں:۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کوروکھشیتر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

گوروکل کوروکشیتر کے سماچار

گوروکل کوروکشیتر میں دسہرہ کا تیوہار بڑے دھوم دھام سے منایا گیا۔ وجے دشمی سے چار دن پہلے گوروکل کے سب نواسیوں نے ملکر کھیلوں میں حصہ لیا۔ چاروں دن ہاکی۔ فٹ بال، والی بال۔ کبڈی۔ ڈھاکیڈی۔ قیدی چھوٹا۔ سمرتی پریکشا۔ لمبی دوڑ۔ بھولی تہذیب۔ لنگا وچے وغیرہ کھیل ہوتے رہے۔ دشمی کے دن بڑے ہون کے بعد پنڈت وشنو متر جی کی صدارت میں سبھا ہوئی۔ سبھا میں برہمچاریوں اور ادھیاپکوں نے رامچندر جی کے جیون پر بہت سی کتھا پرو ویاکھیان دیئے۔ سبھا کے بعد سب کل واسیوں نے ملکر پریتی بھوجن کیا۔

۲۔ پنڈت رامچندر جی دہلوی اپنے خط کے مطابق جلدی ہی گوروکل میں آکر ایک دو ہفتہ نواس کریں گے۔ اس عرصہ میں آپ برہمچاریوں کو آریہ سدھانتوں سے واقفیت دلانے کے لئے ویاکھیان مالا دیں گے۔ (پربندھ کرتا)

ملتان میں وید پرچار :۔

آریہ سماج ملتان کے زیر اہتمام مہاشہ بہاری لال جی بھجن اپدیشک نے ۵ دن تک آریہ سماج مندر میں پرچار کیا۔ اور پھر ۲ دن ہندو سبھا کے منتزن پر "ہندو سنگٹھن" اور "اچھوت اُدھار" پر تقریریں کیں۔ اور پھر ایک دن آریہ سماج چھاؤنی ملتان میں وید پرچار کیا۔

(رنجیت رائے)

آریہ سماج پسرور کا سماچار

آریہ سماج پسرور کا $\frac{۱۳}{۲۵}$-۲۱ کا جنرل اجلاس پروفیسر پرکاش چند جی کا منتری پد سے تیاگ پتر بڑے شکریہ کے ساتھ منظور کرتا ہے۔ کیونکہ پروفیسر صاحب ۱ سال کی رخصت پر چلے گئے ہیں۔ پروفیسر جی نے جس طرح آریہ سماج کی اُنتی کے لئے تن من اور دھن سے کوشش کی ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ پروفیسر صاحب جیسے ہمدرد آریہ پرش کے چلے جانے سے آریہ سماج پسرور کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ پروفیسر پرکاش چند جی کی بجائے اب لالہ رام سنگھ جی کو منتری سروسمتی سے چنا گیا۔ اور پروفیسر رام چند جی کھنہ کو پرتی ندھی چنا گیا۔

(لالہ رام سنگھ منتری۔ آریہ سماج۔ پسرور)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

۱۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار ولنٹیئر تیار ہو رہے ہیں۔ یہ سلسلہ قریباً ۲ سپتاہ سے جاری ہے۔ پہلے دو ہفتوں میں ۵/۱/۵ روپے مختلف آریہ گھرانوں سے اکٹھا ہو چکا ہے۔ ابھی کام ختم ہونے میں قریباً دو سپتاہ اور لگیں گے۔ اور کام ختم ہونے پر جملہ اکٹھا شدہ روپیہ سبھا کے دفتر میں بھیجا جاویگا۔

(۲)۔ $\frac{۱۰}{۳۵}$-۲۵ کی شام کے ۴ بجے جنم کے تین مسلمانوں کو ان کی درخواست پر آریہ سماج مندر میں شدھ کیا گیا۔

(۳)۔ مہرشی نروان دوس کے سلسلہ میں ۲۵ اکتوبر کو رات کے ۸ بجے ماسٹر رام لال جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا میجک لالٹین کے ذریعہ ایک اتی اُتم ویاکھیان ہوا۔ حاضرین مہرشی کے واقعات زندگی تصویروں میں دیکھکر بہت پرسن ہوئے۔ دوسرے دن پرانہ سینچروار $\frac{۱۰}{۲}$ ۴ بجے شہر میں سنکیرتن کیا گیا۔ جو مشہور محلوں اور بازاروں میں سے ہوتا ہوا $\frac{۱}{۲}$۶ بجے آریہ سماج مندر میں واپس پہنچا۔ پھر ۸ بجے پرانہ سینچروار $\frac{۱۰}{۳۵}$-۲۶ کو آریہ سماج مندر میں مہرشی نروان دوس سماروہ سے منایا گیا۔ ہون یگیہ کے بعد بھجن اور پرارتھنا ہوئی۔ آریہ ہائی سکول کا بینڈ باجہ اور آرکسٹرا سنکر لوگ بہت خوش ہوئے۔ نیز ایک نو سالہ لڑکی کا سنگیت بہت ہی پسند کیا گیا۔

سماج مندر کا وشال صحن حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ لالہ تلسی رام جی انٹرینس ٹیچر نے ویاکھیان اتی اُتم تھا۔ اُنہوں نے نہایت قابلیت سے حاضرین کو بتایا۔ کہ تیوہار منانے سے ہم کیا لابھ اُٹھا سکتے ہیں۔ مہرشی کے جیون پر بہت اچھی طرح روشنی ڈالی گئی +

(۴)۔ $\frac{۱۰}{۳۵}$-۲۶ کو دوپہر کے ۱۲ بجے پنڈت لکھی رام جی سودیشی کلاتھ مرچنٹ کی نئی دکان کا پرویش سنسکار ہوا +

۵۔ $\frac{۱۰}{۳۵}$-۲۷ اتوار رکھشا بک ستسنگ کے بعد ماسٹر بابو رام جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ٹیچر آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے نئے مکان کا پرویش سنسکار ہوا۔ یا یجرو بیہ آریہ سکول کو دان ملا۔

(منگل سین آنند۔ منتری سماج ہذا)

آریہ سماج فرید کوٹ کے سماچار :۔

۱۔ سرو دھرم کانفرنس :۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو یہاں ایک سرو دھرم کانفرنس منعقد ہوئی۔ جملہ مذاہب کے نمائندوں نے اس میں حصہ لیا۔ اور اپنے اپنے دھرم کی خوبیاں بیان کیں۔

۲۔ استری سماج کی قائمی :۔ دیپ مالا (؟) کے موقع پر یہاں شریمتی شکیل کماری کی سہائتا سے استری سماج قایم کی گئی ہے۔ سولہ دیویاں

ممبرینی ہئیل اور لمن تحقیت چناؤ ہوا :۔

پردھانہ شریمتی ایشور دیوی + اپ پردھانہ شریمتی پرمیشور دیوی + منترانی شریمتی پاربتی دیوی۔ سنیکت منترانی شریمتی تارا وتی + ممبران۔ شریمتی پاروتی دیوی اور شریمتی ایشورا دیوی ۔

(ڈاکٹر کندن لال منتری سماج)

آریہ سماج بشناہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج بشناہ ریاست جموں و کشمیر کا سالانہ جلسہ ۸۔۹۔ اور ۱۰ مگھر سمت ۱۹۹۲ بروز سینچر۔ اتوار اور سوم بڑے سماروہ سے منایا جائے گا۔ اس شبھ اوسر پر آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی مہاتما۔ پوجیہ اپدیشک اور مشہور بھجنیک پدھار کر اپنے اپنے منوہر اپدیشوں اور رسیلے بھجنوں دوارہ آنند کریں گے۔

(ڈاکٹر بشنو رام سکرٹری آریہ سماج)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان للعہ

(محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

جب مایوسی کی اندھیری گھٹا چھائی ہو

اور صحت کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو۔ اس وقت مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ چند ہی روز میں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی وکمی جریان۔ احتلام اور دیگر امراض مخصوص نابود ہو کر مکمل صحت حاصل ہو گی۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیاں للعہ ملنے کا پتہ:

ویدشاستری جامنگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ :۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی

آریہ سماج سیالکوٹ کا چناؤ :۔

پردھان لالہ متھرا رام جی بی۔ اے + اُپ پردھان سینیئر بابو برج لال جی وید + اُپ پردھان جونیئر لالہ گیان چند جی پوری + منتری لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ + اُپ منتری لالہ سروپ نارائن جی وکیل + خزانچی لالہ گیان چند جی + اُپ خزانچی رام لال شرما + لائبریرین لالہ فقیر چند جی ودھیرہ + مینیجر آریہ بھگوتی کنیا پاٹھ شالہ لالہ کانشی رام جی ہیڈ ماسٹر گنڈا سنگھ ہائی سکول +

پرتشٹھت سبھا سد انترنگ سبھا۔ مہاشہ رام رکھا مل جی گپتا + لالہ سکھدیال جی بی۔ اے بابو یالا مل جی + لالہ منوہر لال جی ٹال والے۔ سیٹھ وشیشر ناتھ جی وکیل اور لالہ ہری رام جج بی۔ اے ۔

پرتی ندھی :۔ لالہ نند لال جی سوری + لالہ رام رکھے شاہ جی + ماسٹر ہری چند جی + لالہ کرم چند جی اور پنڈت دیوان چند جی +

(رام لال شرما اسسٹنٹ خزانچی آریہ سماج سیالکوٹ)

آریہ سماج جموں کے سماچار :۔

۱۔ گرام گلوٹے چک ریاست جموں کے

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

"سکھ سنچارک دراکشاسو"

جسم کو طاقتور بنانے۔ گوشت و خون بڑھانے۔ چہرہ پر رونق لانے۔ بیت صاف ہو کر بھوک بڑھانیوالی خوش ذائقہ دوا قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ بڑی دو روپیہ ہمارا ہی ایک ایسا دراکشاسو ہے۔ جس کی ۵۲ اخباروں نے تعریف کی ہے طلب فرمانے پر نمونہ اور فہرست مفت روانہ کیجاتی ہے۔

سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۸

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

نواسی مستی ماناں ولد فتح چند قوم ہندو کمہار کو جو کئی سال سے بھنٹ ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔ اور جس نے اپنا نام محمد حسین رکھوا لیا تھا۔ اپنی برادری کی لگاتار کوشش اور پریرنا سے ۲۲ اسوج سمت ۱۹۹۲ کو سماج مندر میں شدھ کیا گیا ؛

۲۔ ۷ کارتک سمت ۱۹۹۲ کو مسماۃ سیتا دیوی قوم براہمن تحصیل اکھنور نواسی کا جو کہ عرصہ چار سال سے بیوہ ہو چکی تھی۔ پنر وواہ مستی بدری ناتھ سے جو کہ اسی کے گاؤں اور ذات برادری سے تھا۔ سماج مندر میں ہوا۔ سنسکار پنڈت دیوان چند جی نے کروایا۔ اس موقعہ پر بدری ناتھ جی نے علاوہ دکھشنا کے للہ دان آریہ سماج جموں کو دئے ؛

۳۔ ۱۱ کارتک سمت ۱۹۹۲ کو ایک اور ودھوا استری مسماۃ نہال دیوی امرت سر نواسی کا پنر وواہ مستی پنوں رام براہمن سکنہ جندراہ ریاست جموں کے ساتھ آریہ سماج میں ہوا۔ سنسکار پنڈت بدھ رام جی نے کروایا۔ پنوں رام جی نے اس موقعہ پر علاوہ دکھشنا کے ایک روپیہ دان سماج کو دیا ؛

۴۔ پچھلے دنوں ایک ودھوا استری مسماۃ امرت کور قوم براہمن ہردوار نواسی لاہور سے وہاں کی کسی ادھیاپکہ کے ساتھ اس کی ملازمت میں وشنو دیوی کی یاترا کے لئے جموں آئی۔ لیکن کسی وجہ سے اس کے ساتھ سے علیحدہ ہو گئی۔ اور پھر کسی پرش نے اسے ..... پھسلا دیا۔ مگر جب شادی کا وقت آیا۔ تو وہ غائب ہو گیا۔ چنانچہ وہ بیچاری سماج مندر میں وارد ہوئی۔ اسے بحفاظت آریہ سماج وچھو والی لاہور کے مہیلا آشرم میں پہنچا دیا گیا ہے +

(اننت رام منتری آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں)

آریہ سماج منڈی بہاؤ الدین کا چناؤ

آریہ سماج منڈی بہاؤ الدین کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا:۔

پردھان مہاشہ لال چند جی آڑھتی + اپ " بابو رام سرنداس وکیل و حکیم گوردیال جی + منتری مہاشہ گوردت مل جی صراف + اپ منتری مہاشہ چندر بھان آریہ اور مہاشہ رگھبیر چند جی + خزانچی مہاشہ گوردت مل جی +

انترنگ سبھا کے ممبران کا حسب ذیل انتخاب ہوا:۔

مہاشہ گنپت داس۔ مہاشہ سنت رام۔ مہاشہ شنکر داس۔ مہاشہ سردار گت مہاشہ

ہرنام داس۔ مہاشہ سوداگر مل۔ بابو ہری چند ورما۔ ٹھیکیدار ہربنس لال وکیل۔ بابو رام لال ریڈر اور پنڈت جے چند داس +

(چندر بھان آریہ اپ منتری)

شنو (برہما) میں ویدک پرچار

ٹھاکر پردمن سنگھ جی آریہ اپدیشک ۲۴ ستمبر ۱۹۳۵ء کو مجینہ سے شنو تشریف لائے۔ اور اسی رات کو انہوں نے آریہ سماج میں اپنا اپدیش شروع کر دیا۔ اور لگاتار چھ دن تک آپ کا اپدیش ہوتا رہا۔ ہر روز حاضرین کافی تعداد میں آتے تھے۔ ویاکھیان کے ساتھ ساتھ پنڈت جی بھجن بھی گاتے تھے۔ اگرچہ شنو نواسیوں کی یہ زبردست خواہش تھی۔ کہ پنڈت جی کچھ دن اور قیام فرمائیں۔ مگر عدیم الفرصتی کے باعث وہ ایسا نہ کر سکے +

(رام بنو رداس سکرٹری آریہ سماج شنو اپر برہما)

آریہ سماج خانکی کا چناؤ

آریہ سماج خانکی کا وارشک چناؤ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو نمن پرکار ہوا:۔

پردھان لالہ کرشن لال جی اکونٹنٹ + اپ " پنڈت رودر دت جی شاستری + منتری پنڈت جے رام شرما + اپ منتری لالہ منی لال جی کلرک + کوشادھیکش لالہ دیوان چند جی بزاز + پستکادھیکش لالہ مظفر داس جی ؛

(منتری آریہ سماج خانکی)

لکھشمی دیوی آریہ پتری پاٹھشالہ بھیرہ

لکھشمی دیوی آریہ پتری پاٹھشالہ (مڈل) بھیرہ کے لئے کچھ عرصہ سے مکھیہ ادھیاپکہ اور دیگر ادھیاپکاؤں کی ضرورت رہی ہے۔ مختلف اخبارات میں اشتہار بھی دئے گئے۔ مگر قابل ادھیاپکائیں نہیں مل سکیں۔ عام ایسے سجنوں سے جو استری شکشا میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ نویدن ہے۔ کہ وہ ایک ٹرینڈ ایس۔ وی تجربہ کار قابل مکھیہ ادھیاپکہ و دو جے۔ وی ٹرینڈ تجربہ کار ادھیاپکاؤں کے تلاش کرنے میں ہماری سہائتا کریں۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں:۔

سکرٹری آریہ سماج بھیرہ۔ ضلع شاہ پور

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؛

(مینیجر)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

۱۔ آریہ سماج کے ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ پنڈت ستیہ دیو جی ویدالنکار نتھا ماسٹر آریہ منی جی ایم۔ اے کے لاجواب ایک سرمن ہو رہے ہیں ؛

۲۔ ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کو مہاشہ کرم چند جی خزانچی کے سپتر دید برت کا ان پراشن سنسکار ہوا۔ اور آریہ سماج کو پانچ شلنگ دان پراپت ہوا ؛

۳۔ ۲۴ اگست ۱۹۳۵ء کو لالہ مہیش داس جی پوری کی مرتیو ہو گئی۔ آپ آریہ سماج اور پبلک کاموں میں بہت مدد دیا کرتے تھے۔ آپ کی ارتھی کے ساتھ نیروبی شہر کے سینکڑوں استری پرش شامل ہوئے ؛

۴۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کو مہاشہ رام لبھایا جی کے پتر کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ سماج کو ۱۰ شلنگ دان پراپت ہوا ؛

۵۔ ۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مہاشہ بودھ راج جی کی نئی دوکان کا پرویش سنسکار ہوا۔ آپ نے آریہ سماج کو پانچ شلنگ دان دیا ؛

۶۔ ۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مہاشہ جے دیو شرما کے گھر پتری کا جنم ہوا۔ جات کرم سنسکار کے موقع پر آریہ سماج کو پانچ شلنگ دان ملا ؛

۷۔ ۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مہاشہ کندن لال کی سگائی مہاشہ درگا داس کی پتری کے ساتھ کرائی گئی ؛

۸۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مہاشہ رنجیت سنگھ ورما کے گھر پتر نے جنم لیا۔ جات کرم سنسکار پر مہاشہ بی۔ ایس ورما نے ۱۵ شلنگ دان دیا ؛

۹۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مہاشہ رام پرشاد جی خزانچی کے گھر پتری نے جنم لیا۔ جات کرم سنسکار پر آریہ سماج کو پانچ شلنگ دان ملا ؛

۱۰۔ ۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مہاشہ دولت رام شرما جنرل سکرٹری آریہ سماج کے اعزاز میں الوداعی پارٹی دی گئی۔ ماسٹر آریہ منی جی ایم۔ اے۔ مسٹر پورن چند رائے۔ ہنس راج شرما اور آنریبل مسٹر دیوی داس پوری نے منتری جی کے کام کی تعریف میں تقریریں کیں۔ آپ بھارت ورش رخصت پر روانہ ہو گئے ہیں۔ اس سے پہلے مہاشہ بی۔ آر۔ شرما۔ لال چند شرما۔ کرشن دیو کپل۔ لاہوری رام اور پربھو دیال جی کو بھی ان کے دوستوں کی طرف سے پارٹیاں دی جا چکی ہیں۔ یہ سب بھائی آج کل بھارت ورش میں رخصت پر ہیں ؛

وجے دشمی کا تہوار:۔ ۶ اور ۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو وجے دشمی کا تہوار بشان و شوکت سے منایا گیا۔ کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ مہاشہ کرم چند اور مہاشہ سیتا رام منگل کے بھجنوں کے بعد ماسٹر گوپال داس جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے سندھیا پر ارتھنا کرائی۔ پھر مسٹر جید یو کھنہ کا بھجن ہوا۔ اور پنڈت ستیہ دیو جی ویدالنکار کا "وجے دشمی" کے وشے پر منوہر ویاکھیان ہوا۔ پھر مہاشہ کرم چند کے بھجن کے بعد آریہ کنیا پاٹھشالہ کی کنیاؤں کے مدھر بھجن ہوئے +

۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بچوں کی کھیلیں ہوئیں۔ اور اپ پردھان مہاشہ گورانداتا جی آریہ کے ہاتھوں بچوں کو انعامات اور پھل آدی تقسیم کئے گئے ؛

(ہنس راج شرما جنرل سکرٹری آریہ سماج نیروبی)

آریہ جگت کو آوشیک سوچنا

پنڈت سکھ باسی لال پاراشر نیتر ہین بھجنیک اس آشرم میں اب ملازم نہیں ہیں۔ اس لئے ان کو اس آشرم کے واسطے کسی پرکار کا دھن نہ دیا جائے۔ وہ اپنے ساتھ سیتا رام نامی لڑکے کو بھی بہکا کر نوکری چھڑوا کر لے گئے ہیں۔ ایک ناتھ لڑکا جگی نام کا بھی آشرم سے ان کے جانے کے بعد بھاگ گیا ہے +

آشرم سے تین رسید بکیں نمبری ۲۹۰۱ سے ۳۰۰۰ — ۳۰۰۱ سے ۳۱۰۰ — اور ۳۱۰۰ سے ۳۲۰۰ تک چوری ہو گئی ہیں۔ کوئی شخص ان کو استعمال کرتا پکڑا جائے۔ تو اس کو فوراً پولیس کے حوالہ کر کے آشرم کو اطلاع دے کر کرتارتھ کریں۔ آشرم نے مہاشہ تیج سنگھ سابق بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ویدک پرچار کے واسطے رکھ لیا ہے۔ جس کسی کو ویدک پرچار کرانے کی ضرورت ہو منتری دوارہ ان کو بلا سکتے ہیں۔ سفر خرچ بلانے والوں کو دینا ہوگا ؛

(امر ناتھ شرما آنریری منتری اناتھ آشرم مرار۔ گوالیار)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج سیالکوٹ کا ۵۱واں وارشک اُتسو

آریہ سماج سیالکوٹ کا ۵۱ واں وارشک اُتسو ۲۰ر اکتوبر سے ۲۷ر اکتوبر تک آریہ سماج و آریہ سکول کے صحن میں بڑی شان سے منایا گیا۔ ۲۰ر اکتوبر کو رات کے ۷ بجے مہاشہ سنت رام جی بھجن اُپدیشک کے بھجنوں سے کارروائی آرمبھ ہوئی۔ حاضری کافی سے زیادہ تھی۔ آپ کے بھجنوں کے بعد پنڈت آریہ پرت سمپادک آریہ لاہور کا آدرش جیون کے وشے پر نہایت ہی عالمانہ لیکچر ہوا۔ دوسرے دن پھر ۲۱ر اکتوبر کو اسی سمے رات کے ۷ بجے مہاشہ سنت رام جی کے بھجنوں سے کارروائی شروع ہوئی۔ آپ کے بھجنوں کے بعد شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے ممبر دیانند سیوا سدن سابق آچاریہ گوروکل کانگڑی کا چموپتی (ویدک جیون) کے وشے پر ایک نہایت ہی عالمانہ لیکچر ہوا۔ دوسرے دن پھر ۲۲ر اکتوبر کو مہاشہ سنت رام جی کے بھجنوں کے بعد ۸ بجے رات کو پنڈت جی کا دوسرا ویاکھیان ہوا۔ آپ کے دونوں لیکچروں میں (مسلم ... ئی) کافی سنکھیا میں آتے رہے۔

۲۳ر اکتوبر کو صبح کے وقت مہاشہ سنت رام جی راولپنڈی جلسہ پر چلے گئے۔ اس لئے رات کو کارروائی شروع ہوئی۔ حاضرین کو بہت مایوسی ہوئی۔ مہاشہ دیال چند جی و مہاشہ ہر چند جی کے بھجنوں کے بعد پنڈت وشوا ناتھ جی ایم۔ اے کا سماج کے نیموں پر عالمانہ لیکچر ہوا۔

۲۴-۲۵ر اکتوبر کو پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار کا منوہر اپدیش ویدک سمپتی کے وشے پر ہوا۔ ۲۵ر اکتوبر کو شام کے ۴ بجے سماج مندر سے نگر کیرتن شروع ہوا۔ یہ نگر کیرتن اپنی شان آپ ہی تھا۔ رات کے ۷ بجے نگر کیرتن سماج مندر میں سماپت ہوا۔ ۲۶ر اکتوبر (دیپ مالا) کے دن آریہ ہائی سکول کے صحن میں پراتہ ۷½ بجے ہون یگیہ سوستی واچن شانتی پاٹھ سے کارروائی آرمبھ ہوئی۔ اس کے بعد ۸½ بجے مہاشہ سنگ رام جی کے بھجن ہوئے۔ اس کے بعد پنڈت ولینی جی کا اپدیش ہوا۔ اس کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ ایک بجے بعد آریہ سبھاسد (ان) آریہ کنیا پاٹھ شالا کی چھاترائوں کے سنرکھشکوں کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں پاٹھ شالا کی اُنتی اور چھاترائوں میں سادگی رکھنے پر وچار ہوتے رہے۔ سنرکھشک کافی سنکھیا میں آئے۔ یہ کانفرنس پہلی دفعہ بلائی گئی۔ اس کے بعد رشی اُتسو منایا گیا۔ جس میں پنڈت منسا رام جی پنڈت ... جی و دیگر اصحاب نے رشی کے اُپکاروں پر لیکچر دیئے۔ اہرندھی کے لئے ۱۵ روپے چندہ جمع ہوا۔

اتوار مورخہ ۲۷ر اکتوبر کو پراتہ پھر صبح ۸ بجے ہون یگیہ سوستی واچن شانتی پاٹھ سے کارروائی آرمبھ ہوئی۔ پھر پنڈت ولینی جی کا منوہر اپدیش ہوا۔ اس کے بعد پنڈت منسا رام جی کا مورتی پوجا کے وشے پر ایک عالمانہ لیکچر ہوا۔ پھر ایک بجے کے بعد دوپہر ۲½ بجے بعد دوپہر ضلع وید پرچارنی سبھا کا وارشک جلسہ ہوا جس میں لالہ سروپ نارائن جی وکیل منتری ضلع وید پرچارنی سبھا نے پچھلے سال کی رپورٹ پڑھی۔ اس کے بعد مختلف تجاویز پیش ہوئیں۔ اس کے بعد آئندہ سال کے لئے انتخاب شروع ہوا۔ اس موقعہ پر پروفیسر رام دیو جی پردھان سبھا پنجاب تشریف لائے۔ آپ سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ آپ اس وقت پردھان پد کو سوشوبھت کریں۔ آپ نے اس ونتی کو سویکار کیا۔ لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ سروسمتی سے پردھان چنے گئے۔

پنڈت مولراج جی بھوپال والے سروسمتی سے اپ پردھان چنے گئے۔ لالہ سروپ نارائن جی سروسمتی سے منتری چنے گئے۔ لالہ شانتی سروپ جی ہیڈ ماسٹر گھرتل ہائی سکول اپ منتری چنے گئے۔ لالہ گیان چند جی تیل والے خزانچی مقرر کئے گئے۔ انترنگ سبھا کے ممبران ذیل چنے گئے۔

ماسٹر ملیا رام جی بھوپال والا۔ ماسٹر جگت رام جی ہیڈ ماسٹر گلاس والا۔ لالہ نند لال جی چونڈہ۔ بابو سنتو رام جی بی۔ اے سیالکوٹ۔ لالہ ہری رام جی ہیڈ ماسٹر سیالکوٹ۔ مہاشہ رام رکھا مل جی گپتا سیالکوٹ۔ لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹ۔ لالہ گیان چند جی آر۔ ایم۔ ایس سیالکوٹ۔ سیٹھ چمن جیو جی پسرور۔ لالہ گوپال داس جی بدوملی ایک اور صاحب کوٹلی کے

اس کے بعد کانفرنس سماپت ہوئی۔ اس کے بعد پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی پردھانتا میں کارروائی بڑے پنڈال آریہ ہائی سکول کے صحن میں ۳ بجے کے قریب شروع ہوئی۔ سب سے پہلے آریہ کنیا پاٹھ شالا کی کنیاؤں نے وید منتر اچارن کئے۔ بعد میں بھجن ہوئے۔ اس کے بعد پردھان جی نے کنیاؤں کو انعام تقسیم کئے۔ بعد میں منتری جی نے رپورٹ پڑھی۔ اس وقت کنیا پاٹھ شالا میں ۶۷۰ کے قریب چھاترائیں پڑھتی ہیں۔ اور کنیا پاٹھ شالا کا سالانہ خرچ ۶۵۰۰ روپیہ ہے۔ مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اور موجودہ نئی بلڈنگ میں بھی چھاترائوں کی تعداد بڑھ جانے سے ۳ نئے کمرے بنوانے کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ اس کے بعد آچاریہ جی کا ویدوں کی وشے پر ۱½ گھنٹہ تک عالمانہ لیکچر ہوا۔ آچاریہ جی کی اپیل پر ۱۷۰۰ روپیہ نقد و وعدوں کی صورت میں پراپت ہوا۔ شری مہاشہ کرشن جی بی۔ اے مالک اخبار پرتاپ و پرکاش سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سو بھنو

چھپا نہ ہونے کے کارن نہیں آ سکے۔ پبلک کی مایوسی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ مہاشہ جی کی جگہ پنڈت منسا رام جی کا ورن ویوستھا پر ایک نہایت ہی عالمانہ لیکچر ہوا۔ اس کے بعد ۱۰-۱۵ منٹ میں شری آچاریہ جی نے اردھ شتابدی کا ورنن کیا۔ شکریہ۔ آرتی شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی نروگھن سماپت ہوئی۔

اُتسو سماپتی پر آریہ سماج سیالکوٹ کے سبھاسدوں کے ساتھ آچاریہ جی کی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں بات چیت ہوئی۔ ایک سب کمیٹی لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ پردھان۔ لالہ سروپ نارائن جی وکیل منتری۔ اور سیٹھ وشمبھر ناتھ جی کو چندہ اکٹھا کرنے کے لئے بنائی گئی۔

آچاریہ جی اس بات پر راضی ہو گئے۔ کہ وہ ایک دن کے لئے سیالکوٹ دان اکٹر کرنے کے لئے ٹھہر جائیں گے۔ لیکن بھوپال والا کے سبھاسد کہنے لگے کہ چونکہ چند دنوں تک بھوپال والا کے مشہور دان ویر پنڈت مولراج جی نے باہر چلا جانا ہے۔ پھر وہاں پر دان اکٹر کرنے میں تکلیف ہوگی۔ اس لئے آچاریہ جی کی بڑی مہربانی ہوگی۔ کہ وہ کل بھوپال والا میں تشریف لے چلیں۔ آچاریہ جی نے ان کی درخواست کو منظور کر لیا۔ سیالکوٹ نواسیوں کو کہا۔ کہ وہ دو دن کے لئے پھر جلد ہی سیالکوٹ تشریف لائیں گے۔

رام لال شرما۔ اسسٹنٹ خزانچی
آریہ سماج سیالکوٹ

جسٹس رنگی لال گوروکل کانگڑی میں

پچھلے دنوں لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس رنگی لال جی گوروکل پدھارے۔ اور چار گھنٹہ تک گوروکل کے برہمچاریوں تتھا گوروکل کے اپنے کاریوں کا اولوکن کرتے رہے۔ بھنڈار میں بھوجن کی ویوستھا دیکھ کر بہت پرسن ہوئے۔ چھوٹے برہمچاریوں کے سواستھ۔ یوگیہ تا اور کریا شیلتا کو دیکھ کر انہوں نے آگامی کسی اوسر پر یہاں ایک ہفتہ بتانے کی اچھیا پرکٹ کی۔ تاکہ وہ یہاں رہ کر یہاں کے جیون میں کریاتمک بھاگ لے سکیں۔

(ستیہ ورت۔ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں۔ مینجر

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسام بنگال | آسامی بنگالی طلسمی زبان اثر کرامات | نیپال بھوٹان

یہ عجیب کتاب ناگری میں جو ابھی آب و تاب سے نکل چکی ہے اور اردو میں ماہ نومبر تک شائع ہو جائیگی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیجکر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ آسام بنگال نیپال بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگل پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں جن کی حیرت انگیز نمائش سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ (بنگال) اور نیپال کی ترائی میں جادو اور بھٹی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے سنفیشہ کی طرح روشن کر دیئے گئے ہیں۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہٖ نقل کر دی گئی ہے جسکو ایک پورے سدھ مہاتما بھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جسکا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے درجنوں دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم بزرگ سر آشوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ بھارت کے قابل تعظیم یوگی مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی۔ نامردوں کو مرد بے اولادوں کو اولاد بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک ٹکڑا جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپکو ناپسند ہو۔ تو تین دن دیکھکر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھکر سچائی کی اور کیا گارنٹی ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے کس مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت کما سکتے ہیں۔ جنکے پاس یہ کتاب ہوگی سمجھ لیں کہ دس بیس کوس کے اندگرد ہر ایک زبان پر اسکا نام ہوگا۔ قیمت اردو ایڈیشن ۵ ناگری ایڈیشن ۵ محصولڈاک ۱۲ اور خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۱۲ زائد ہوں گے۔ تقریباً ۵۰۰ صفحات ہیں۔ (نوٹ) اردو کی کتاب کے شائع ہونے سے پہلے یعنی نومبر تک جو آرڈر بھیج دیں گے۔ انکو چوتھائی قیمت کی رعایت ملیگی۔ یعنی ۳ روپے ۱۲ آنے میں ملے گی اور مجلد کے ۴ اور جو بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ کر دیں گے انکو ۲ محصولڈاک بھی معاف ہوگا۔ یکم دسمبر سے رعایت کیلئے لکھنے کی تکلیف اٹھا دیں۔ پتہ:- مینجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرس شیلانگ (آسام)

Indian Stores (5) G
merchant & Bankers
Shillong (Assam)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

قیمت ۱۰ رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

بچوں کی بخار، کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ
ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے
کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاتے ہیں
خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں
سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے
لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو
قیمت فی شیشی ۱۰ فی درجن ۶ محصول چار شیشی تک ۱۰ درجن ۱۲
سوداگروں کو معقول کمیشن، نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں
مفت لو۔ ذی اردو خواں معزز لوگوں کے نام مع مکمل پتہ کے بھیجے پر
ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاوے گا
المشتہر: مینجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو۔پی

سفید کشٹ کی عجیب جڑی

پر ہر مہاشئے! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بوٹی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دوگنا مول واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت ۲ روپیہ

سر یکرشن چندر گتری سرائے
ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام لفظ گورنمنٹ لائسنس داران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (مینجر)

ویشنو ویشنو پریمیوں کے لئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں۔ چیز اعلےٰ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت۔ نرخ ۸ ۔ ۱۰ فی سیر۔ ملنے کا پتہ:—
بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت سنتو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

مرض کا اختتام

مار و بام (REGD)

(رگوں اور پٹھوں کے درد کو دور کرتا ہے)
یہ صرف جڑی بوٹیوں سے ہی بنا ہے۔ موچ۔ سوجن۔ گنٹھیا۔ جوڑوں۔ پٹھوں سر کمر۔ پسلی اور سینہ وغیرہ کے بیرونی درد اور کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے کے درد کو بل میں دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔

قیمت:—
قیمت فی شیشی دس آنے ۱۰
ڈاک محصول دو شیشیوں تک } سات آنے ۷

کف کف (REGD)

(کف کھانسی سردی کی بہترین دوا)
یہ دوا پیتے ہی سردی کو بھگاتی ہے۔ کھانسی کو دبانی۔ بلغم کو پتلا کر کے نکالتی اور سستی و حرارت کو دور کرتی ہے۔
کف و کھانسی کی کیسی بیماری کیوں نہ ہو۔ یہ دوا با آسانی اسے آرام کرنے کا دعوے رکھتی ہے۔
قیمت بڑی شیشی ایک روپیہ پانچ آنہ ۱۵
ڈاک محصول دس آنے ۱۰
چھوٹی شیشی گیارہ آنے ۱۱
ڈاک محصول سات آنے ۷

نوٹ: ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوا فروشوں کے ہاں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

(۱) لاہور کے ایجنٹ مینجر پیسہ اخبار
(۲) امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

کوی نود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیک موجد امرت دھارا اوشدھالیہ کی تیار کردہ دوائی

اکسیر بخشی ولاس رس

یہ آیورویدک کی ایک مشہور دوائی ہے جس کے بے شمار گن ہیں۔ لکھا ہے کہ دودھ کے ساتھ ہمیشہ کھاوے۔ تو بوڑھا بھی موافق جوان ہو جاوے۔ سنگرہنی۔ ذیابیطس بھگندر۔ گلے کی سوجن۔ ہچکی۔ کھانسی۔ زکام۔ بواسیر۔ درد جوڑ۔ درد گوش درد چشم۔ ضعف بصر۔ درد کمر۔ کثرت طمث وغیرہ کو مفید ہے۔ بخار یا اور امراض کے بعد جو کمزوری کمی باہ جریان وغیرہ ہوتی ہے اس کو خاص طور پر مفید ہے۔ جریان سرعت احتلام کو نافع ہے قیمت ۶۴ گولی للعہ۔ ۳۲ گولی ۲ روپیہ۔ نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے ۸

طلاء ۱۴ — یہ بیرونی استعمال کے لئے ہے۔ جب پٹھوں اور نسوں میں نقص پیدا ہو تو اس طلاء کی مالش کرنی چاہئے۔ قیمت فی شیشی للعہ۔ نصف ۳

نوٹ: مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردان فہرست ادویات ارکا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوا لیں۔

ایک تازہ رائے

جناب بندہ تسلیم۔ الحمد اللہ آپ کی ارسال کردہ اکسیر بخشی استعمال کی گئی جس سے مجھے کلی اور حیرت انگیز فائدہ حاصل ہوا۔ میں اپنے تجربہ کی بنا پر لوگوں تمام نہایت شکریہ کیساتھ کہنے کو تیار ہوں کہ آپ کی ہر دوائی واقعی ایک بےنظیر اور لاثانی ہے۔ اور ہر ایک دوائی میں ایشور کی رحمت کا اثر پوشیدہ ہے۔ مجھے منی کا بہنا اور دیگر کئی قسم کی شکایات تھیں۔ استعمال دوائی سے نمایاں اور فوری فائدہ دیکھا ہے۔ میرے خیال میں اہل عالم کو ہمیشہ آپکی دلست سے دوائی طلب کرنی چاہئے۔ دعا ہے کہ آپ کا کارخانہ روز افزوں ترقی کرے۔
رام کشن ورما جنڈلا پور ضلع انبالہ

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:— امرت دھارا ۳۲ لاہور

المشتہر: مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

श्रीओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

سالانہ چندہ للعہ ممالک غیر سے

جلد ۱۳ | اتوار ۲- مگھر سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۳۵ء ودیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY 17th NOV 1935 | نمبر ۴۶

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

۲- ایشور سچدانند سروپ نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداُدیت رہنا چاہیئے ؛

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ؛

۶- سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شارِیرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ؛

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ؛

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے ؛

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ؛

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛

رگوید | سوشلزم | وید امرت | سوشلزم | یجروید

ओ३म् समानी प्रपा सह वोऽन्नभागः समाने योक्त्रे सह वो युनज्मि ।
सम्यञ्चोऽग्निं सपर्यतारा नाभिमिवाभितः ॥ (اتھروید - کانڈ سوم - سوکت ۳۰ - منتر ۶)

جیسے جنگل میں اعلیٰ سے اعلیٰ پودے پیدا ہو کر کچھ عرصہ اپنی بہار دکھا کر خزاں کے ہاتھوں مرجھا جاتے ہیں۔ ایسے ہی کئی ہونہار اشخاص اس دنیا سے نامراد جاتے ہیں۔ کہ اُن کی باقاعدہ پرورش اور تربیت کا کوئی انتظام قوم یا ملک کی طرف سے نہیں ہوتا۔ ایسی حالتوں کی روک تھام کے لئے وید بھگوان فرماتا ہے۔ کہ کسی ملک اور قوم کا ڈکٹیٹر یا لیڈر وہ شخص ہو سکتا ہے۔ جو اپنے پیروؤں کو ذیل کا وعظ کر سکے :-

(समानी) ایک سا ہو (व:) تمہارا (प्रपा) جل پان - سنان آدی کا استھان آدی وہار (अन्नभाग:) تمہارا (व:) کھان پان یا کمسریٹ کا سامان (सह) ساتھ ساتھ ہوا کرے۔ تاکہ کوئی بچہ اپنے والدین کی مالی کمزوری کی وجہ سے دنیا سے نامراد نہ جائے۔ اور (व:) تمہارے (योक्त्रे) ذرائع آمد و رفت (समाने) ایک سے ہوں۔ تاکہ میں دنیا کے سامنے اپنے اس عہد کو پورا کر سکوں۔ کہ میں (व:) تم کو (सह) ایک قومی شیرازہ میں (युनज्मि) منظم کر سکتا ہوں۔ اور میں یہ سارا کام اس غرض سے کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ تم سب (सम्यञ्च:) باہم مل کر ایسے طریق سے ایک رنگ میں (अग्निम्) اگنی پرماتما کی اجتماعی طور پر (सपर्यत) پوجا کرو جس طرح (अरा:) چکر کے آرے (अभित:) چاروں طرف سے (नाभिमिव) درمیان کے نال روپ Axle میں جڑے ہوتے ہیں ؛

لفظی معنی

(समानी) ایک سے (प्रपा) جل پان یا اشنان آدی کا استھان (सह) ساتھ ساتھ (व:) تمہارا (अन्नभाग:) کھان پان (समाने) ایک سے (योक्त्रे) آمد و رفت کے ذرائع - سواریاں (सह) ایک شیرازہ میں (व:) تم کو (युनज्मि) منظم کرتا ہوں - (सम्यञ्च:) سمیک پریتی والے - متحد (अग्निम्) اگنی پرماتما کی (सपर्यत) باہم مل کر آرادھنا کیا کرو - (अरा:) چکر کے آرے (नाभिमिव) درمیانی نال روپ شے کی طرح (अभित:) چاروں طرف سے (ادم شم)

سام وید | اتھروید

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ویدبھاشیہ یوجنا کی
پرارمبھک روپ ریکھا

(از شری مدن موہن جی سیٹھ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی)

ساہو شیو چندر جی پردت دھن راشی سے آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے نرکشن میں جو یوجنا تیار ہوئی ہے۔ وہ سنکشیپ میں نیچے پرکاشت کی جاتی ہے۔ آشا ہے کہ آریہ پرش اور آریہ ودوان اپنی اپنی امولیہ سمتی دیں گے۔ تاکہ یوجنا کو جتنا سمبھو ادھک سے ادھک پورن بنایا جاسکے۔ سمتی ارتھ جن آریہ تتھا انیہ ودوانوں کے پاس انورودھ بھیجا جائے گا۔ اُن کی سوچی بھی پرکاشت کی جاتی ہے۔ اس ناماولی میں سوچنا ملنے پر انیہ ودوانوں کے نام بھی سملت کر لیے جاویں گے ۔

۱ ویدبھاشیہ کے لیے کم سے کم تین ودوان جہانو بھاووں کی ایک (ایڈیٹوریل بورڈ) سمپادک سمتی ستھائی روپ سے نرمان کی جانے لگی۔ اکت سمپادک سمتی کی سہایتا کے لیے کچھ ایسے آریہ ودوان بھی ہوں گے۔ جو لیکھن۔ … ویوہار۔ پستک سنکلن۔ پستکالیہ پربندھ تتھا آنترک اور واہیہ سمست ویوہار کاریہ کریں گے ۔

سمپادک سمتی کے اوپر آریہ ودوانوں کی ایک نرکشن سمتی بھی ہوگی۔ جس کا کاریہ سرل بھاشیہ و سرل انوواد میں ایک سوترتا ہے یا نہیں؟ یہ دیکھنا ہوگا۔ اس میں پانچ سات اچھے ودوان سمے رہیں گے۔ اکت نرکشن سمتی ایک پرکار سے پرتی ندھی سبھا کی اُپ سمتی رہے گی ۔

۲ اُکت کاریہ کے لیے کسی کیندریہ ستھان کو جہاں کہ اُوچیہ کوٹی کے ویدک پستکالیہ کے ساتھ ہی ساتھ انیہ سب پرکار کی سوبھیتا ہو۔ اور جہاں کا واتاورن انوسندھان کاریہ کے لیے سروتھا انوکول ہو۔ چنا جائے گا ۔

۳ کاریہ کرتاؤں کو وید سمبندھی کاریہ کرنے کے اتیرکت انیہ کسی پرکار کی چنتا نہ رہے۔ بلکہ اُن کے لیے بھوجن … آدی کا پربندھ کیا جائے گا ۔

۴ سب سے پرتھم … رگوید کا سرل بھاشیہ یا انوواد بیار مبھ کیا جائے گا۔ … دیانند کے بھاشیہ کے انوسار منتروں کا سرل ہندی انوواد … رہے گا۔ ساتھ ہی … سدھانت اور … تتھا ودیا وگیان کی آدھونک … کی درشٹی سے … چمک کوئی … اوشیہ ہوگا۔ … بھی دے دیا جائے گا ۔

سمپادک سمتی … ودوان … کو … لیے ہوئے "نرکشن سمتی" کی سمتی سے سدھانت نرنے کرے گی۔ اور انیہ ودوانوں کی سمتی بھی پراپت کرے گی +

سادھارن جنتا … بھاشیہ کو آدھار … آدھی ویدک اور آدھی … ارتھ کیے جاسکیں گے۔ اور وگیان آدی … بھی … کیے جاویں گے۔

وگیان۔ ویدک۔ راج نیتی۔ جیوتش پرک آدی منتروں کا ارتھ کرنے سمے ان ان وشیوں میں … ودوانوں سے پرامرش لیا جائے گا ۔

۵ پرتی بھاشیہ کا کرم نمن پرکار رہے گا :-

(۱) پرستاونا (۲) برہد بھومکا (۳) وشے سوچی (۴) دیوتا۔ رشی۔ چھند۔ سور آدی (۵) منتر (۶) پدپاٹھ انوواد (۷) فٹ نوٹ تتھا پرمان پرمت … وشیش ویچنا۔ پاٹھ بھید آدی +

سدھانت سمبندھی باتوں کا الیکھ برہد بھومکا میں ہی رہے گا۔ مکھیہ ویدک پاری بھاشک شبدوں کے … کے سمبندھ میں بھومکا کے … درشن کر دیا جائے گا۔ وشیش وشیوں کے لیے تدوشیک گرنتھوں کے پرتیک فٹ نوٹ میں دیے جاویں گے ۔

… گرنتھ تتھا … آدی آریہ گرنتھوں کے پرمان بھی فٹ نوٹ میں رہیں گے۔ بھاشیہ کرتے سمے … بھاشیہ … انوواد۔ … آدی … اتہاسک … تتھا انیہ متوں کو دھیان میں رکھ کر آوشیکتا انوسار … سمتی بھی دی جائے گی +

پہلے بھاشیہ کھنڈوں میں پرکاشت ہوگا۔ یجروید کا بھاشیہ ادھیایوں کے کرم سے چالیس انکوں میں پرکاشت ہوگا۔ اسی پرکار رگوید۔ سام وید تتھا اتھروید کے سنسکرن کھنڈوں میں پرکاشت ہوں گے۔

ایسے آریہ ودوانوں کی ناماولی جن کے پاس سنگرہ منتروں کے ارتھ پرامرش کے لیے بھیجے جائیں گے :

پنڈت برہم دت جگیاسو۔ پنڈت وشوناتھ۔ پنڈت چندرمنی۔ پنڈت جے دیو۔ پنڈت … شرما۔ پنڈت بدھ دیو۔ پنڈت چموپتی۔ پنڈت بھگوت دت۔ آچاریہ وشوشروا۔ سوامی ودیانند تیرتھ۔ مہتہ رام چندر شاستری۔ ڈاکٹر بابو رام۔ پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے۔ مہاتما نارائن سوامی جی۔ پنڈت گنگا پرشاد جی ٹیہری۔ پنڈت رام دت شکل۔ پنڈت واسودیو شرن۔ پنڈت …۔ ڈاکٹر منگل دیو۔ پنڈت وِجے چندر ناتھ۔ پنڈت کھیم کرن داس ترویدی۔ پنڈت نردیو شاستری۔ پنڈت رام چندر دہلوی۔ پنڈت دیویندر ناتھ۔ پنڈت پریہ رتن۔ پنڈت ساتولیکر۔ پنڈت اجودھیا پرشاد۔ پنڈت کالی چرن۔ پنڈت بہاری لال۔ سوامی انوبھوانند۔ پنڈت راما اوتار۔ پنڈت دھرمیندر شاستری۔ پنڈت ایشور چندر۔ پنڈت لکشمی رام۔ پنڈت رودر دیو۔ پنڈت راجا رام۔ پنڈت وشوبندھو۔ ڈاکٹر بال کرشن۔ پنڈت مہیش پرشاد۔ پنڈت رام گوپال شاستری۔ پنڈت ویدویاس۔ سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی سروانند جی۔ پنڈت اگھورانند۔ ماسٹر آتما رام راج رتن۔ پنڈت درگا پرشاد۔ بابو شیام سندر لال۔ پنڈت ادے ویر۔ پنڈت شو دیو۔ پنڈت لکشمی دھر واجپئی اور شری گردھر لال گوبند مہتہ آدی +

انیہ ودوانوں کے نام :-

پنڈت آنند شنکر باپو بھائی دھرو بنارس۔ پنڈت ودھو شیکھر بھٹاچاریہ کلکتہ۔ پنڈت مدھوسودن اوجھا جے پور۔ پنڈت ودیا دھر شرما گوڑ بنارس۔ ڈاکٹر تارا چند چودھری پٹنہ۔ پنڈت سیتا رام شاستری کلکتہ۔ ڈاکٹر ابناش چندر داس کلکتہ۔ ڈاکٹر لکشمن سوروپ لاہور۔ ڈاکٹر رگھوبیر لاہور۔ پنڈت گردھر شرما چترویدی جے پور۔ پنڈت کرشنن راجہ مدراس۔ پنڈت ویلولکر پونہ۔ شری بیج ناتھ کاشی ناتھ راجواڑے پونہ۔ پنڈت گوپی ناتھ کوی راج بنارس۔ پنڈت درگا پرشاد جی لکھنؤ۔ اور پنڈت شیام شاستری میسور آدی آدی ۔

ہماری شاخ دہلی میں نئی سڑک پر کھل گئی ہے

سنسکار ودھی ۳

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۶

اردو شتابدی کے موقعہ پر ستیارتھ پرکاش
مفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچا دیجیے!

ایک سو خریدنے پر فی جلد چار آنے
۵۰۰ کے خریداروں کے نام ٹائٹل پر چھپوائے جائیں گے

مہرشی دیانند کا مستند و مکمل جیون چرتر مجلد ۱ لے۔ بغیر جلد ۵
چاروں وید معہ ہندی انوواد ۲۰ جلدوں میں فی جلد للعہ مستقل گراہکوں سے ۳
چرک معہ ہندی انوواد ۳ جلدوں میں فی جلد للعہ

یوگ مارگ ۳ ۔ جیون پنجہ ۵ ۔ وید اپدیش ۸
ویدوں میں استریاں ۸ ۔ بھارتیہ سماج شاستر عہ ۔ یجروید گٹکا ۱۲

ان کے علاوہ اور ہر قسم کی دھارمک و ساماجک کتابیں ہمارے یہاں بہت کفایت سے ملتی ہیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر منافع کمائیے۔ اور وید پرچار کا ثواب بھی مفت میں لیجیے ۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

اطالوی فوج حبشی فوج کے نرغہ میں

لندن - ۱۳ نومبر - سرکاری طور پر اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے - کہ اشلی میں ابی سینیا کی فوج نے اطالوی فوج کو زبردست شکست دی - بارہ اطالوی ہلاک ہوئے - اطالوی فوج کے ایک ہزار دیسی سپاہی گرفتار کر لئے گئے - اور چھ ٹینکوں پر بھی قبضہ کر لیا گیا - راس دستی نے جو جنوبی فوجوں کا کمانڈر ہے - اطالوی فوج کے گرد گھیرا ڈال دیا - اور تمام آمد و رفت روک دی - اطالوی مورچے بہت خطرے میں پڑ گئے - جیجی گا کی جنوب کی جانب ابی سینیا والے اپنے مورچے مضبوط کر رہے ہیں - پانچ اطالوی ہوائی جہازوں نے درگا بور کے موضع اگر بر پرواز کیا - اور گاؤں پر بم برسائے - ایک ہوائی جہاز نے ایک لاری پر جس میں حبشی مسافر تھے - بم پھینکے ؛

پشاور میں عجیب واقعہ

پشاور - ۱۱ نومبر - پشاور صدر کے ایک ہندو ریلوے کلرک کے مکان پر چند دنوں سے عجیب و غریب واقعات ہو رہے ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ شام کو سو جانے کے بعد جب کلرک مذکور اٹھتا ہے - تو دکان کی جس چیز کو اٹھانا چاہتا ہے - وہ گندگی سے بھری ہوئی ہوتی ہے - بعد ازاں تمام اشیاء کو صاف کر کے رکھ دیا جاتا ہے - لیکن دوسری صبح پھر وہی نقشہ پیش ہو جاتا ہے - شہر میں اس عجیب و غریب واقعہ سے حیرانگی پیدا ہو گئی ہے - لوگ روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں اس جگہ کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں ؛

اٹھارہ اشخاص ڈوب گئے

لندن - ۱۱ نومبر - ساحل ڈوسنگل پر برٹن پورٹ کے نزدیک نہر میں ایک کشتی کی چٹانوں سے ٹکر ہو گئی - جس سے ۱۹ مرد اور عورتیں ڈوب گئیں - یہ سب لوگ سکاٹ لینڈ سے انوفر اسٹیلینڈ جا رہے تھے - ان میں سے اٹھارہ ایک ہی خاندان کے ممبر تھے - کشتی سے صرف ایک آدمی بچا ہے ؛

سب انسپکٹر پولیس کو حادثہ

دھن آباد - ۱۲ نومبر - مسٹر نسیم بنرجی سب انسپکٹر پولیس کو جو موٹر سائیکل پر جا رہے تھے - اچانک حادثہ پیش آیا - آپ کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ؛

شہید گنج کی تعمیر ثانی کے خلاف امتناعی حکم کا اجراء

لاہور - ۱۳ نومبر - آج مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں رائے بہادر بھگت جگن ناتھ سیشن جج کی عدالت میں دعویٰ کی سماعت ہوئی - جس میں مسجد خود اور ۱۷ دیگر مسلمان مدعی بنائے گئے ہیں - اور شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرت سر اور منیجنگ کمیٹی گوردوارہ بھائی تارو سنگھ مدعا علیہ بنائے گئے ہیں - ناظرین کو یاد ہو گا - کہ اس دعویٰ میں ڈاکٹر محمد عالم نے مدعیان کی جانب سے درخواست دی تھی - کہ دعویٰ ڈسٹرکٹ جج یا تو اپنی عدالت میں رکھیں - یا اس کی سماعت کے لئے ایک خاص جج مقرر کیا جائے - اور کارروائی روزانہ ہوا کرے - یہ درخواست رجسٹرار ہائی کورٹ کو مسٹر سیل سیشن جج نے بھیج دی تھی - یہ درخواست منظور کر لی گئی ہے - اب دعویٰ کی سماعت ڈسٹرکٹ جج لاہور روزانہ کیا کریں گے - سماعت مسٹر سیل سپیشل ڈیوٹی سے واپسی پر ماہ جنوری میں کریں گے - لیکن اس دوران میں موجودہ سیشن جج کریں گے - آج مدعیان کی جانب سے ڈاکٹر محمد عالم اور ملک برکت علی ایڈووکیٹ پیش ہوئے - سیشن جج نے متفرق درخواستوں کی سماعت کی - جو ڈاکٹر محمد عالم نے گزشتہ پیشی پر داخل کی تھیں - ایک درخواست میں مدعا علیہم کے خلاف اس امر کے متعلق عارضی حکم امتناعی کے لئے درخواست کی گئی تھی - کہ اس دعویٰ کے فیصلہ تک مدعا علیہم شہید گنج کی مسجد پر عمارات نہ بنائیں - اور نہ ہی جگہ کی شکل میں تبدیلی کریں - سیشن جج نے مدعا علیہم کے خلاف تا فیصلہ دعویٰ عارضی حکم امتناعی جاری کر دیا ؛

سوامی ستیانند جی مدراس کو

شریمتی سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان انوسار شری سوامی ستیانند جی مہاراج حیدر آباد (دکھن) میں تشریف لے گئے تھے - اور وہاں آپ نے پچھلے دنوں ویدک دھرم کا پرچار کیا تھا - اور ساتھ ہی متعدد آریہ سماجوں کا دورہ کر کے ان کے کاریہ کی دیکھ ریکھ بھی کی - اب آپ مدراس کی طرف تشریف لے گئے ہیں - اور ماہ دسمبر میں وہاں سے آپ کے واپس آنے کی امید ہے ؛ نوٹ :- سوامی جی کے دورہ کے حالات "پرکاش" میں باقاعدہ شائع ہوتے رہتے ہیں ؛

گورو گرنتھ صاحب کی سواری پر پتھر

بہوڈی - ۱۱ نومبر - کل رات گورو نانک کے جنم دن کے سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب کا جلوس نکالا جا رہا تھا - کہ بعض شرارتیوں نے اس کار پر جس میں گورو گرنتھ صاحب رکھا ہوا تھا پتھر پھینکے - اس سے بہت سنسنی پھیل گئی - پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی - اور سکون بحال کر دیا - بیان کیا جاتا ہے کہ پتھر لال منڈی بازار میں جو مسلمانوں کی آبادی ہے - پھینکے گئے ؛

کانسٹیبل کی سزا یابی

لائلپور - ۱۱ نومبر - علی شیر کانسٹیبل کو دوسرے کانسٹیبل پر حملہ کرنے کے الزام میں نو ماہ قید سخت اور ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے ؛

"فرانٹیر میل" کا ڈیکلریشن منظور

پشاور - ۱۳ نومبر - پشاور سے اقلیتوں کے مفاد کے تحفظ کے لئے جس ہفتہ وار انگریزی اخبار موسومہ "فرانٹیر میل" کا ڈیکلریشن دیا گیا تھا - اسے حکومت سرحد نے منظور کر لیا ہے ؛

پنڈت جواہر لال نہرو کی جرمنی کو واپسی

لندن - ۱۲ نومبر - پنڈت جواہر لال نہرو آج سہ پہر کے وقت اپنی بیمار دھرم پتنی کے پاس اپنی سپتری مس اندرا کی معیت میں جنوبی جرمنی کو تشریف لے گئے ہیں ؛

مدراس کونسل میں ٹیکہ کے متعلق سوالات

مدراس - ۱۱ نومبر - مدراس کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ایجوکیشن منسٹر نے کہا - کہ گورنمنٹ لوکل بورڈز پر زور دے رہی ہے - کہ وہ ویکسی نیشن کے لئے عورتوں کو ملازم رکھیں - تاکہ جو عورتیں پردہ میں رہتی ہیں - وہ بھی ٹیکہ کرا سکیں ؛

تعلیم کے لئے مشاورتی کمیٹی

حیدر آباد - ۱۱ نومبر - معلوم ہوا ہے - کہ سر اکبر حیدری فائننس منسٹر اور ممبر سیکنڈری ایجوکیشن عثمانیہ یونیورسٹی کو گورنمنٹ ایڈوائزری بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے ؛

مصر کے برطانوی سفارت خانہ پر حملہ

قاہرہ - ۱۳ نومبر - یوم آزادی کی تقریب پر مظاہرہ کرنے والے طلباء اور پولیس میں تصادم ہو گیا - ۳۹ آدمی زخمی ہوئے - جن میں سے ۱۹ پولیس مین تھے - جلوس میں طلباء کے علاوہ غنڈہ عنصر بھی شامل ہو گیا - جس نے ہور پر آوازے کسے - اور مصری پارلیمنٹ کے اپوزیشن لیڈر نحاس پاشا زندہ باد کے نعرے لگائے - اس کے بعد ہجوم نے برطانوی سفارت خانہ پر پتھروں کی بارش کر دی - کھڑکیوں کو توڑ دیا گیا - ایک یونانی کی دوکان لوٹ لی گئی - مصری فوج کا ایک دستہ بلا لیا گیا - جس نے جلوس کو گھیرا میں لے لیا - تاکہ مزید گڑبڑ نہ ہونے پائے - طنطا سے بھی زبردست فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے - ۵۴ پولیس مین زخمی ہوئے - جن میں سے ۱۳ کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے - فسادیوں نے ایک لاری ایک موٹر سائیکل جلا دی - پولیس نے گولی چلا دی - جس سے تین آدمی زخمی اور ایک ہلاک ہو گیا ؛

صوبہ مدراس میں ہیضہ اور پلیگ

مدراس - ۱۱ نومبر - گزشتہ ہفتہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے - کہ احاطہ مدراس میں ہیضہ سے ۵۷۲ اموات - ۱۲۶۶ کیس - چیچک سے ۹۹ اموات اور ۴۸۶ کیس اور پلیگ سے ۹ اموات اور ۸ کیس ہوئے ؛

علی گڑھ کانگرس کمیٹی میں پھوٹ

علی گڑھ - ۱۲ نومبر - علی گڑھ سٹی کانگرس کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے - کہ کانگرس کمیٹی میں پھوٹ ٹھاکر مالکھان سنگھ صدر اور ایم - پی - ڈکٹیٹر کی کوتاہ اندیشانہ پالیسی کی وجہ سے ہے - کمیٹی نے ان کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پاس کیا - اور ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی سے درخواست کی - کہ وہ میونسپل انتخاب کے لئے امیدواروں کی نامزدگی کے متعلق جھگڑے کا فیصلہ کرے ؛

جرمنی میں بے روزگاروں کی تعداد

جرمنی - ۱۲ نومبر - جرمنی میں بے روزگاروں کی تعداد اکتوبر میں ۱۱۴۰۰۰ بڑھ گئی - اس ماہ کے آخر میں کل تعداد ۱۸۲۸۰۰۰ تھی - یہ تعداد پچھلے سال کی ۲۱ اکتوبر کی تعداد سے ۴۴ ہزار کم ہے ؛

خاکساروں کی مصنوعی جنگ

امرتسر - ۱۱ نومبر - کل انجمن پارک میں ہزار اشخاص کے سامنے خاکساروں نے آپس میں مصنوعی جنگ لڑی - جس میں ۱۶ آدمی زخمی ہوئے - انہیں فوراً مرہم پٹی کی گئی ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سبھاش بابو کی ڈی ویلرا سے ملاقات:-

کلکتہ۔ ۱۲ نومبر۔ یونائیٹڈ پریس کے لنڈنی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اب جبکہ مسٹر سبھاش چندر بوس کے انگلستان میں داخلہ پر سے پابندی ہٹا دی گئی ہے۔ وہ اس ماہ کے اختتام پر لنڈن آ رہے ہیں۔ مسٹر بوس سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ انڈین نیشنل کانگرس لنڈن برانچ کے زیر اہتمام جو کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس کی صدارت کریں۔ لنڈن میں اپنی مصروفیتوں کو ختم کرنے کے بعد آپ برلن جائیں گے۔ جہاں وہ غالباً مسٹر ڈی۔ ویلرا سے ملیں گے۔

بموں کی برآمدگی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی طرف سے تردید:- لاہور ۱۲ نومبر۔ اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ننکانہ صاحب میں سکھوں کے بھیس میں پٹھان پکڑے گئے ہیں۔ اور کہ ان کے قبضہ سے ۱۲ بم برآمد ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے دریافت کرنے پر اس کی تردید کر دی ہے۔

غیر ممالک کا پاسپورٹ نہ ملا:-

رنگون۔ ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برہما گورنمنٹ نے بھکشو اوتم پریزیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کو پاسپورٹ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ریورنڈ اوتم نے غیر ممالک میں جانے کے لئے پاسپورٹ کے لئے درخواست دی تھی۔

اسمبلی میں تحریک التوا:- کلکتہ۔ ۱۱ نومبر۔ اسمبلی کے ڈپٹی پریزیڈنٹ مسٹری بٹ اکھل چندر دت نے نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ اسمبلی کے اجلاس کے پہلے روز ہندوستانی دوکانداروں اور تاجروں کے اخراج کے متعلق عراق گورنمنٹ کے حکم سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کریں گے۔

کانگرس کا آئندہ اجلاس:-

مدراس۔ ۱۱ نومبر۔ بابو راجندر پرشاد نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ کانگرس کا آئندہ اجلاس لکھنؤ کی بجائے مدراس میں ہوگا۔ آپ نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ اجلاس کا مقام تبدیل کرنے کا سوال اسی وقت پیدا ہوگا۔ جب یو۔ پی کے کانگرسی مصالحت کی تمام توقع چھوڑ دیں گے۔

سردار پٹیل کا اپریشن:- بمبئی۔ ۱۱ نومبر۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل کا کل بواسیر کا اپریشن ہوا تھا۔ اب رو بصحت ہیں۔ اور آپکی حالت ... بخش ہے۔

پوسٹ آفس سیونگ بنک کی شرح سود کم کر دیجائیگی

نئی دہلی۔ ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ کی تجویز ہے۔ کہ ڈاک خانہ سے سیونگ بنک کی شرح سود ۲½ فیصدی فی سال سے کم کر کے دو روپیہ فی صدی فی سال کر دی جائے۔ وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کی مالی پوزیشن بہت مضبوط ہے۔ اور اسے کئی ذرائع سے روپیہ مل سکتا ہے۔ امپیریل بنک نے جس نے گورنمنٹ کے سیونگ اکونٹس کا حساب کیا ہے۔ اعلان کیا ہے۔ کہ ڈیپازٹ سیونگ اکاؤنٹس کی شرح سود میں کمی کر دی گئی ہے۔ اس خبر کے ساتھ یہ بھی افواہ سنی گئی ہے۔ کہ جنرل انتخابات کے فوراً بعد حکومت برطانیہ قرضہ (پونڈ میں) اٹھائے گی۔ یہ قرضہ بحری طاقت میں اضافہ کے لئے لیا جائے گا۔ اس افواہ سے سکیورٹیوں کی مارکیٹ میں تیزی پیدا ہو گئی ہے۔ چونکہ بازار صرافہ مندہ ہے۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ریزرو بنک کی شرح بھی کم ہو جائے گی۔ لیکن شیڈول میں درج شدہ بنک اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔

فیڈرل کورٹ اپریل ۱۹۳۷ء میں قائم ہوگی

نئی دہلی۔ ۱۲ نومبر۔ نیا کانسٹیٹیوشن اپریل ۱۹۳۷ء میں نافذ ہوگا۔ اس سے پہلے تمام ضروری امور طے کرنے کے لئے تمام ڈیپارٹمنٹوں کے سیکرٹریوں اور ریفارمز کمشنروں کی کانفرنس اس ہفتہ ہو رہی ہے۔ چیف سیکرٹریوں اور ریفارمز افسروں کی کانفرنس آئندہ جنوری میں ہوگی۔ انڈیا آفس کی نئی تشکیل اور بنک آو انگلینڈ سے تعلقات کے متعلق انڈیا آفس خوب سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ موجودہ پروگرام کے مطابق بعض صوبوں میں تو ۱۹۳۶ء اور بعض میں فروری ۱۹۳۷ء میں کونسلوں کے انتخابات ہوں گے۔ لیکن ۳۸-۱۹۳۷ء کے بجٹ کے متعلق فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ اسے موجودہ کونسلیں پاس کریں گی یا نئی کونسلیں۔ اس سلسلہ میں مقامی گورنمنٹوں سے مشورہ کیا جا رہا ہے۔ فیڈرل کورٹ اپریل ۱۹۳۷ء میں بن جائے گی۔

چین اور جاپان میں لڑائی کا زبردست خدشہ

شنگھائی۔ جاپان کے ایک جہاز پر مہلک حملہ کے نتیجے کے طور پر چین اور جاپان میں زبردست کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ دو سو جاپانی ملازم بین الاقوامی بستی کے جاپانی حلقہ میں رہگذر مسافروں کو ٹھہرا کر ان سے سوال کرنے اور ان کی تلاشی لینے کے لئے تعینات کئے گئے ہیں۔ جاپانی جہاز پر اس طرح سے گولی چلائے جانے کے واقعہ پر جاپانی حکام زبردست پروٹسٹ کر رہے ہیں۔ ایک ہفتہ سے اس قسم کی افواہیں پھیل رہی تھیں۔ کہ شنگھائی کے اس رقبہ کے ارد گرد جہاں سے فوجیں ہٹائی گئی ہیں۔ بھاری تعداد میں چینی فوج جمع ہو رہی ہے۔

پوسٹ کارڈوں کی قیمت میں کمی:-

مدراس۔ ۱۲ نومبر۔ آج شام سر فرینک نائس سے سدرن انڈیا چیمبر آف کامرس کے وفد نے ملاقات کی۔ وفد نے زور دیا۔ کہ پوسٹ کارڈوں کی قیمت کم کی جائے۔ سر فرینک نائس نے وعدہ کیا۔ کہ یہ چیز فائننس سے تعلق رکھتی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ بجٹ میں کوئی صورت نکل آئیگی۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ آئندہ بجٹ میں ٹرنک ٹیلیفون کی شرح کم کرنے پر بھی غور کیا جائیگا۔

ڈاک کے ہرکارہ پر حملہ:- بیر بھوم ۱۲ نومبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ڈاک کا ایک ہرکارہ سوری (ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر) سے راج نگر کو ڈاک لے جا رہا تھا۔ کہ موضع گھورا کے نزدیک اس پر حملہ کیا گیا۔ مقامی پولیس نے اطلاع ملنے پر موقع پر پہنچ کر دیکھا۔ کہ ڈاک ادھر ادھر بکھری پڑی تھی۔ اور ہرکارہ مجروح ہو رہا تھا۔ حملہ آوروں کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں لگا۔ پولیس نہایت سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے۔

ٹیکس والوں کی ہڑتال:- پشاور۔ ۱۱ نومبر۔ آج موٹر وہیکل ٹیکسیشن بل کے خلاف جو کونسل میں پیش ہو رہا ہے۔ پروٹسٹ کے طور پر ٹیکسی والے ہڑتال پر ہیں۔ ان کے ایک وفد نے ہوم ممبر سے ملاقات کی۔

شہید گنج ایجی ٹیشن بند کی جائے:- امرتسر۔ انجمن اصلاح المسلمین نے ایک اپیل میں مسلمانوں کو تلقین کی ہے۔ کہ شہید گنج کی مسجد کے متعلق گو ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم ایسے حالات پیدا کریں۔ جن سے دوسرے فرقوں کے لوگ خطرہ محسوس کریں۔ زیادہ سخت ضرورت شہروں اور دیہات میں ہر قیمت پر امن قائم کرنے کی ہے۔ کیونکہ صوبہ کی فضا خراب ہو جانے سے زیادہ تر نقصان مسلمانوں کو ہی ہوگا۔ امید ہے۔ کہ ہمارے ہم مذہب عقل اور ہوش سے کام لیں گے۔

۸½ سوفرانسیسیوں کا اعلان:- ساڑھے آٹھ سو فرانسیسیوں نے لیگ کی تعزیرات کے خلاف اعلان کیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اٹلی ایک وحشی ملک کو مہذب بنانے کا کام کر رہا ہے۔ تعزیرات نافذ کر کے اس کے جائز حقوق پر چھاپہ مارا گیا ہے۔

میکالے میں ہوائی اڈہ:- میکالے میں ایک اپ ٹو ڈیٹ ہوائی اڈہ بنایا جا رہا ہے۔ تاکہ ایئر فورس زیادہ وسیع علاقہ میں پٹرول کر سکے۔ ڈاماکالے میں ٹمنک کی کانوں پر اٹلی کا قبضہ ہو گیا ہے یہاں سے سمندر تک آسانی سے سڑک بنائی جا سکتی ہے۔

کلیم کمشنر کا اعلان:- کوہاٹ۔ ۱۱ نومبر۔ کلیم کمشنر نے ۱۶ واں کمیونک شائع کیا ہے۔ کہ وارڈ نمبر ۴ کی کھدائی ختم ہونے پر ۱۸ نومبر کو وارڈ نمبر ۲ کی کھدائی شروع ہو جائے گی۔

لالہ شام لال ایڈووکیٹ لاہور آ گئے:- لاہور۔ ۱۲ نومبر۔ لالہ شام لال ایڈووکیٹ ایم ایل۔ اے۔ لاہور آ گئے ہیں۔ اور ہائی کورٹ بار میں شامل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنی رہائش ایبٹ ... بیگم روڈ پر رکھی ہے۔

۳۲ ٹانگوں اور ڈرائیوروں کو جرمانہ:- لاہور۔ ۱۱ نومبر۔ آج ۳۲ ٹانگوں ڈرائیوروں کو ٹریفک روکنے کے جرم میں ایک روپیہ سے لیکر بیس روپیہ تک جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا۔ ۲۰ روپیہ جرمانہ ایک موٹر ڈرائیور کو ہوا۔ جس کی موٹر کے ساتھ ... رجسٹریشن نہیں لگا ہوا تھا۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور
۲۔ مگھر سمت ۱۹۹۲

ہمارا یجنہ!

کہا جا رہا ہے۔ کہ دسمبر ۱۹۳۵ء میں لاہور میں ایک بھاری یجنہ رچا جائے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے جب اپنی اردھ شتابدی منانے کا نشچے کیا تھا۔ تو واقعی اسے یجنہ سمجھ کر ہی نشچے کیا تھا۔ اور یہ یجنہ ہی ہوتا۔ اگر اسے خراب نہ کر دیا جاتا۔

پنڈت ہمیں بتلاتے ہیں۔ کہ یجنہ کا ایک بھاری جزو سنگتی کرن ہے سنگتی کرن کو سنگٹھن کے معنوں میں بھی لے سکتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے جب اپنی اردھ شتابدی منانے کا نشچے کیا تھا۔ تو اُسے یہی آشا تھی۔ کہ آریہ سماجیں پہلے سے زیادہ سنگھٹت ہو جائیں گی۔ اور کام کرنے کا اُتساہ لوگوں میں بڑھ جائے گا۔ لیکن ہوا کیا؟ پنجابی کی ایک مثل اس سوال کا جواب دے گی۔

"قسمت دے بانسیا رڑدھی کھیر تے ہو گیا دلیا"

اردھ شتابدی منائی جا رہی ہے پنجاب کے آریہ سماجوں کو سنگھٹت اور مضبوط کرنے کے لئے۔ لیکن حالت یہ ہے کہ وہ جس قدر اسنگھٹت اس وقت ہیں۔ شاید ہی اس سے پہلے ہوں۔ ابرشوا اور دویش کے بادل آریہ سماج کے آکاش پر چھائے ہوئے ہیں۔ من میلے ہو رہے ہیں۔ اور کوئی خوش قسمت آریہ سماج ہی ایسا ہوگا۔ جہاں اس وقت دو دھڑے نہ ہوں۔ اور آپس میں ویمنسیہ نہ پیدا ہو گیا ہو۔ اور اگر کہیں شانتی ہے بھی۔ تو ابرشوا اور دویش کے پرچارک وہاں جا کر اشانتی پھیلا آتے ہیں۔ آریہ سماجی آریہ سماجیوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور اپنے ہی بھائیوں کو بدنام کر کے خود بھی دوسروں کی نگاہ میں گر رہے ہیں۔ وہ آریہ سماج کے اخبارات کے بائیکاٹ کا پرچار کر رہے ہیں۔ اس لئے نہیں۔ کہ وہ اخبارات آریہ سماج کے کسی اُدیش کے ورودھ جا رہے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ اُن کے دھڑے سے تعلق نہیں رکھتے۔ جب اوستھا یہ ہو تو جو کام کیول شانتی کی اوستھا میں ہو سکتا ہے۔ وہ کیسے ہو؟ اُتساہ کا بھنگ ہو چکا ہے اور کئی آریہ پرش جو سبھا کی اردھ شتابدی کے لئے کام کرنے کا نشچے کر چکے تھے۔ آج اپنے گھروں میں اداسین بیٹھے ہیں۔ جن لوگوں نے ہزاروں روپے دینے کا نشچے کیا ہوا تھا۔ وہ کورا جواب دے رہے ہیں۔ اور اردھ شتابدی کا بوجھ صرف چند کندھوں پر آن پڑا ہے۔ اردھ شتابدی سپھل ہو یا اسپھل۔ آخرکار آریہ سماج کے جیون میں یہ صرف ایک اتسو ہے۔ جس کا اثر اس کے مستقبل پر بہت دیرپا نہیں ہو سکتا۔ اس کے متعلق تو اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ پنجاب میں آریہ سماج کو چند قدم آگے لے جانے کا ایک اچھا موقع آیا تھا۔ جو کھو دیا گیا ہے۔ مجھے جس بات کا افسوس ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک ایسی آگ لگا دی گئی ہے۔ جو شاید بجھائے نہ بجھے۔ اور جس کے نتائج آریہ سماج کی حالت میں دیرپا ثابت ہوں۔

اردھ شتابدی کے یجنہ میں کیوں وگھن ڈالا گیا ہے؟ اس کا جواب سبھا کے ورتمان پردھان جی سے پوچھو۔ ایک کمزوری کی خاطر انہوں نے آریہ سماج کا کام بگاڑ دیا ہے۔ ان سے کہا گیا کہ اردھ شتابدی کے ورش میں کوئی نیا جھگڑا کھڑا نہ کرو۔ اسے مل کر منا لو۔ اس کے بعد جو اچھا ہو کرنا۔ لیکن پردھان بننے کا بھوت اُن کے سر پر کچھ ایسا بری طرح سوار تھا۔ کہ انہوں نے ایک نہ سنی۔ اور اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہ کہ جتنے پرانے کام کرنے والے تھے۔ سب الگ ہو گئے۔ کوئی اُن سے پوچھے کہ رائے بہادر بدری داس کو کیوں پردھان پد سے الگ کیا گیا؟ اور وہ بھی اردھ شتابدی کے ورش میں۔ نو ورش سے وہ سبھا کے پردھان چلے آ رہے تھے اور مسلمہ طور پر وہ نہایت کامیاب پردھان تھے۔ ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا۔ جسے ان سے شکایت ہو۔ ایک ورش کو چھوڑ کر جب کہ اُن کے مقابلہ پر منتری رام دیو کا نام بطور پردھان پیش کیا گیا۔ وہ ہمیشہ سرو سمتی سے پردھان چنے جاتے رہے۔ خود رام دیو جی اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ انہوں نے گوروکل کی سمسیا کو ٹھیک ڈھنگ سے سلجھایا۔ اور وہ انہیں اس بات کا کریڈٹ بھی دیتے رہے ہیں۔ باوجود اس کے ایک خاص پارٹی [illegible]

پد سے ہٹا کر خود رام دیو جی اُن کی جگہ سنبھال بیٹھے ہیں۔ اور وہ بھی ایک ایسے [illegible] میں۔ جبکہ رائے بہادر اپنے تئیں مکمل طور پر آریہ سماج کی سیوا میں لگانے کا نشچے کر چکے تھے۔ اب بھی وہ شیگھر پورن روپ سے آریہ سماج کی سیوا کریں گے۔ صرف یہ فرق ہوگا۔ کہ اب وہ اپنا تن من اور دھن کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی سیوا میں لگائیں گے۔

پنڈت وشمبر ناتھ بھی سبھا کو چوبیس گھنٹے کے ایک آنریری سیوک ملے ہوئے تھے۔ انہیں سبھا کی سیوا کے سوائے اور کوئی کام نہ تھا۔ ان چھ ورشوں کو چھوڑ کر جب کہ وہ گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا رہے۔ وہ لگاتار سبھا کے اُپ پردھان چلے آتے رہے۔ اور بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ سبھا کے اندرونی امور کی جتنی واقفیت انہیں حاصل ہے کسی اور کو نہیں۔ اسی لئے رائے بہادر بدری داس جی کہا کرتے تھے۔ کہ سبھا پنڈت وشمبر ناتھ کے بغیر نہیں چل سکتی۔ انہیں بھی کام سے مکت کر دیا گیا ہے۔ اب سبھا کا حال کیا ہے؟ سبھا کے تین اُپ پردھان چنے گئے۔ پروفیسر شیو دیال۔ رائے بہادر مکھن لال اور پنڈت اندر۔ رائے بہادر مکھن لال تو علالت کی وجہ سے کوئی کام نہیں کر سکتے۔ انہیں ریٹائرڈ سمجھنا چاہئے۔ پنڈت اندر دہلی میں رہتے ہیں۔ اس لئے ان سے اُپ پردھان کا کام لینا مشکل ہے۔ اور اگر وہ کرنا بھی چاہیں۔ تو انہیں بیسیوں دھندے اور ہیں۔ وہ ایک دینک سماچار پتر کے سنچالک ہیں۔ یہ کام بذات خود چھوٹا نہیں۔ اس کے علاوہ دہلی کانگرس کمیٹی کے پردھان ہیں۔ اور پالٹیکس ہی اُن کی زندگی کا سب سے بڑا مشغلہ ہے۔ رہ گئے پروفیسر شیو دیال۔ انہوں نے پہلے دن سے ہی تیاگ پتر دے رکھا ہے۔ تیاگ پتر کی وجہ انہوں نے یہ دی تھی۔ کہ نامناسب اشخاص نامناسب طریقوں سے سبھا میں آ گئے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتا۔ اُن کے تیاگ پتر پر ہی ایک جانچ کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ جو اس وقت تک زمین و آسمان کے درمیان کہیں لٹک رہی ہے۔ اور باوجود منتری جی کے لمبے چوڑے دعووں کے اس وقت تک کوئی کام نہیں کر سکی۔ ہاں اس کا ایک لابھ ضرور ہوا ہے۔ وہ یہ کہ روز بروز یہ بات ثابت ہوتی جاتی ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پچھلے انتخاب میں کیسے ناجائز طریقے برتے گئے۔ اور ایسے لوگوں کو سبھا کا ممبر بنا کر بھیجا گیا۔ جو ممبر چنے جانے کے یوگیہ نہیں۔ باوجود تیاگ پتر کے پروفیسر شیو دیال جی سبھا کے بل پاس کرتے رہے۔ لیکن جب آریہ سماج ڈلہوزی کے گت وارشک اُتسو پر سبھا کے اپدیشک پنڈت بدھ دیو نے کھلے جلسہ میں سبھا کے پرانے ادھیکاریوں کو پانی پی پی کر کوسا۔ اور پروفیسر شیو دیال نے اپنے پرانے کاریہ کی پرشنسا اپنے کانوں سے سن لی۔ تو انہوں نے بلوں کا پیکٹ بنا کر سبھا کو واپس بھیج دیا۔ اور لکھ دیا کہ آئندہ مجھے کوئی بل نہ بھیجا جائے۔ اس وقت سے بل پاس کرنے کی ذمہ داری بھی سبھا کے پردھان پر آ پڑی ہے۔ اور وہ بلوں کی پڑتال کرنے کی جتنی یوگیتا رکھتے ہیں۔ وہ انہیں بھی معلوم ہے۔ اور دوسروں کو بھی۔ وہ اپنی اس لیاقت کا اظہار اپنے ویاکھیانوں میں بھی کر چکے ہیں۔ ڈلہوزی آریہ سماج کے ویاکھیان کے لئے معافی مانگ کر بھی پنڈت بدھ دیو پرانے ادھیکاریوں کو بدنام کرنے کی حرکت سے باز نہ آئے۔ اور آریہ سماج سیالکوٹ کے وارشک اُتسو پر ویاکھیان دیتے ہوئے انہوں نے پھر یہ بات دہرائی۔ کہ اس وقت تک سبھا وکیلوں۔ ایڈیٹروں اور پروفیسروں کے ہاتھ میں تھی۔ اس ورش پہلی بار سبھا ایسے لوگوں کے ہاتھ میں آئی ہے۔ جو اپنا سارا سمے اسے دے سکتے ہیں۔ یہ کتھن کہاں تک درست ہے؟ سبھا کے اُپ پردھانوں کی بابت تو آپ سن چکے۔ سبھا کے منتری کون ہیں؟ وہ جنہوں نے اپنا پریس چلا رکھا ہے۔ جن کا اپنا کاروبار ہے۔ اور جو دوسرے دنیاداروں کی طرح سبھا کو ایک گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ سے زیادہ روزانہ نہیں دے سکتے۔ سبھا کے لائبریرین سبھا کے ایک اپدیشک ہیں۔ اُن سے سبھا لائبریرین کا کام لے لے یا پرچار کا۔ سبھا کے کوش ادھیکش [illegible] بدلتے ہیں۔ گویا نئی سبھا میں صرف ایک ہی تبدیلی ہوئی ہے۔ اور وہ منتری رام دیو کی۔ لیکن وہ تو پہلے ہی اپنے ۲۴ گھنٹے سبھا کے ارپن کیا کرتے تھے۔ اُن کو پردھان بنانے کا اثر یہ ہوا ہے۔ کہ جہاں پہلے اُن پر چار کام تھے۔ اب چھ ہو گئے ہیں۔ سبھا کو لابھ تب ہوتا۔ جب اسے نئے کام کرنے والے ملتے۔ یہ کہنا کہ اس ورش پہلی بار سبھا کو چوبیس گھنٹے کام کرنے والا پردھان ملا ہے۔ غلط ہے۔ اس لئے کہ رائے بہادر بدری داس کے ساتھ پنڈت وشمبر ناتھ اپنے چوبیس گھنٹے سبھا کو دیتے تھے۔

کیا جاتے ہوئے [illegible] اس تبدیلی کا نتیجہ کیا ہوا ہے؟ سبھا کے کام کا سارا بوجھ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بڑا آپڑا ہے۔ منتری رام دیوجی اور منتری گیان چندجی۔ منتری گیان چندجی اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سہایک منتری یا ادھشٹاتا اپدیشک وبھاگ ہیں۔ اردھ شتابدی کمیٹی کے سیکرٹری ہیں۔ اردھ شتابدی مہوتسو کے ادھیکش ہیں۔ چندہ جمع کرنے کے لئے باہر جاتے ہیں تو وہ دیانند دلت ادّھار سبھا کے منتری بھی ہیں۔ اور دیانند سیوا سدن کے ممبر تو ہیں ہی۔ آریہ سماج لاہور کے منتری بھی وہی تھے۔ لیکن اس سے اُنہوں نے حال ہی میں مکتی حاصل کر لی ہے*

میں مانتا ہوں کہ منتری رام دیوجی نے چندہ مانگنے کے لئے خُوب دوڑ دھوپ کی ہے۔ اور اس کا نتیجہ اُنہیں پراپت ہے۔ لیکن ایک شخص چاہے وُہ کتنا بھی بڑا کیوں نہ ہو کیا کر سکتا ہے؟ اُن کی کوششوں کے باوجود ہم کیا دیکھ رہے ہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آرگن "آریہ مسافر" نے اپنے تازہ پرچہ میں اعلان کیا ہے۔ کہ اُس وقت تک ۸۴ ہزار روپیہ آ گیا ہے" اس قدر روپیہ سبھا کے کوش میں آ چکا ہو۔ تو واقعی ہر ایک آریہ کو ہرش ہونا چاہیے۔ لیکن حقیقت کیا ہے؟ یہ کہ جس وقت یہ اعلان کیا گیا۔ کہ سبھا میں ۸۴ ہزار روپیہ آ گیا ہے۔ اُس وقت تک صرف ۱۴ ہزار روپیہ آیا تھا۔ جس میں سے تین ہزار روپیہ پچھلے سال کا ہے۔ گویا اس وقت تک اس ورش کی کل آمدنی گیارہ ہزار روپیہ ہے۔ مغرب میں پروپیگنڈا کے معنی ہی یہ سمجھے جاتے ہیں۔ کہ سچ جھوٹ کی کوئی تمیز نہ کی جائے۔ آریہ سماج کے لئے یہ شوبھا کی بات نہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جو کہ ایک دھارمک سنستھا ہے۔ سفیدہ کو بالکل جواب دے دے۔ خاص کر اس حالت میں جبکہ اُس کی باگ ڈور دنیاداروں کے نہیں۔ بلکہ اُپدیشکوں کے۔ بابوؤں کے نہیں۔ بلکہ پنڈتوں کے ہاتھ میں ہو۔ اور یہ ۸۴ ہزار روپیہ کن رقوم سے بنتا ہے۔ رائے بہادر بدری داس کی طرف سے پانچ ہزار روپیہ کے دان کا اعلان کیا گیا۔ لیکن اُن کا کہنا ہے۔ کہ پانچ ہزار تو کیا۔ اُنہوں نے ایک پائی کا بھی وعدہ نہیں کیا۔ سبھا کے ادھیکاری رائے بہادر کے اس انکار سے واقف ہیں۔ لیکن اُنہیں آج تک یہ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی کہ اُنہوں نے رائے بہادر کے نام سے جس ۵ ہزار کے دان کا اعلان کیا تھا۔ وُہ غلط ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدّ سے ۸ ہزار کا دان منسوب کیا جا رہا ہے۔ سُنا یا جاتا ہے۔ کہ اُنہوں نے کب اور کس سے یہ وعدہ کیا ہے؟ اور کیا سبھا کا کوئی ادھیکاری چھاتی پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ روپیہ کبھی بھی سبھا کے پاس آئے گا؟ میں نے بے شک پانچ ہزار کا اقرار کیا ہے۔ لیکن وُہ اقرار اس شرط پر مبنی تھا۔ کہ رائے بہادر بدری داس جی پانچ ہزار روپیہ دیں گے۔ پروفیسر رام دیو اور لالہ گیان چند نے مجھ سے صاف کہا۔ کہ رائے بہادر بدری داس نے پانچ ہزار روپیہ دینا مان لیا ہے۔ جس پر میں نے بھی پانچ ہزار کا وچن دے دیا۔ لیکن جب رائے بہادر سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اُنہوں نے ایک پائی کا بھی اقرار نہیں کیا۔ اور یہ پانچ ہزار کے دان کا اعلان بالکل غلط ہے۔ اسی قسم کی کئی اور فرضی رقوم ہیں۔ جو ۸۴ ہزار میں شامل ہیں۔ لیکن میں انہیں چھوڑتا ہوں*

پردھان رام دیوجی کو یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس لئے کہ وہ ایک غلطی کر چکے ہیں۔ ان میں پرواز کی طاقت ہوتی۔ تو اس کی اصلاح کر دیتے۔ یہ دیکھ کر کہ سبھا کے پُرانے سیوک ان حالات میں انہیں اپنے سہیوگ کا پاتر نہیں سمجھتے۔ یا تو تیاگ پتر دے دیتے یا اُنہیں کسی طرح مناتے۔ لیکن اُنہوں نے ان دونوں میں سے کوئی کام نہیں کیا۔ اور اپنے تئیں ایک کامیاب پردھان ثابت کرنے کے لئے ایک آڈمبر کھڑا کر رہے ہیں۔ لیکن آڈمبر آخر کار آڈمبر ہے۔ شتابدی اپنا کوئی مستقل اثر چھوڑتی نظر نہیں آتی۔ آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو جیسا ہی کرتا ہے۔ اس بار اس سے ایک بڑا اُتسو ہو جائے گا۔ اس سے زیادہ کچھ نہ ہوگا*

بیجنہ کا ایک آوشیک انگ سنگتی کرن تو سماپت ہوا۔ اس کا دوسرا آوشیک انگ دان ہے۔ اس کی جو اوستھا ہے۔ وُہ میں ارپن کر ہی چکا ہوں۔ یہ ہو سکتا تھا۔ کہ اس ادسر پر آریہ سماج کا کوئی سمفاتی سا پتنبہ تیار ہو جاتا۔ اس کی بھی کوئی آشا نہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پچاس ورش کا اتہاس لکھنے کا کاریہ پنڈت چمو پتی جی کے سپرد کیا گیا تھا۔ لیکن قربان جاؤں دھڑہ بندی کی۔ پھر سُنا گیا کہ اُنہیں اب اس کام سے روک دیا گیا ہے۔ اور سبھا کا اتہاس اردھ شتابدی پر پرکاشت نہ ہوگا۔ باقی رہ کیا گیا؟ میلہ بے شک ہو جائے گا۔ اور وُہ شاندار بھی ہوگا۔ لیکن کیول میلہ کے لئے اردھ شتابدی نہ منائی گئی تھی۔ اور نہ ہی میلہ کو بیجنہ کا نام دیا جا سکتا ہے*

زبردست دھکا لگا ہے۔ اور وہ ایک ایسے سجن کے ہاتھوں جنہوں نے اپنی ساری آیو آریہ سماج کی سیوا میں لگائی ہے۔ اور جو اس کا سنیش بھاگ بھی اس کام میں لگانا چاہتے ہیں۔ اور وُہ بھی کسی بھاری قیمت پر۔ سبھا کا پردھان بننے کے لئے اُنہوں نے ایسے لوگوں سے معاہدہ کیا ہے۔ جن کے متعلق وُہ بار ہا کہہ چکے ہیں۔ کہ وُہ وید کو نہیں مانتے۔ جنہیں دھوُرت وغیرہ کئی اپ شبدوں سے یاد کرتے رہے ہیں۔ اور جن کی اخلاقی گراوٹ پر اُنہیں شوک ہوتا رہا ہے۔ دُنیاداروں کے ہاتھوں کسی سوسائیٹی کا بگاڑ ہو۔ تو براہمن اس کا سُدھار کر سکتے ہیں۔ لیکن جب براہمن ہی بگاڑ کرنے والے ہوں۔ تو سُدھار کون کرے؟ میں اس سے زیادہ کیا کہہ سکتا ہُوں۔ کہ پرماتما ان براہمنوں کو سمتی پردان کریں۔ تاکہ وُہ سوسائیٹی کو سیدھی راہ پر ڈال سکیں۔ رہا اردھ شتابدی کا پرشن۔ ورتمان اوستھا میں جو کچھ ہو جائے غنیمت ہے۔ اس کا واستوک اُدیش تو براہمنوں کی کرپا سے نشٹ ہو چکا*

(کرشن)

ویدک دھرم اور اچھوت

وید بھگوان کی رُو سے سب انسان پرماتما کے امرت پتر ہیں۔ نہ کوئی چھوٹا ہے۔ اور نہ بڑا ہے۔ لیکن ہندو جاتی کی بدقسمتی سے بعض سمرتی کاروں نے ویدکے اس اُپدیش کا اُلنگھن کر کے انسانوں کے اندر ایک غیر فطرتی تفریق پیدا کر دی۔ جس سے دھرم سیوک ناجائز فائدہ اُٹھانے کا موقع مل رہا ہے۔ جب کہ اسلامی اخبار "احسان" لکھتا ہے۔ کہ :-

"ویدک دھرم کے عروج کے زمانہ میں شودروں کا منتر اُچارن کرنا مہاپاپ سمجھا جاتا تھا۔ اگر کوئی شودر اس قسم کی حرکت کر بیٹھتا تھا۔ تو اس کے حلق میں پگھلا ہوا سکہ ڈال دیا جاتا تھا"۔ پیشتر اس کے کہ "احسان" ویدک دھرم کے خلاف اس قسم کا اتہام تراشتا۔ اُسے ہندوؤں کی مستند تاریخ سے کوئی واقعہ بیان کرنا چاہیے تھا۔ جس سے اُس کے بیان کی صحت کا پتہ لگ جاتا۔ ویدک دھرمیوں نے اچھوتوں سے اگر کبھی کوئی زیادتی بھی کی۔ تو وُہ اس کی تلافی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن مشکل اسلام کے لئے ہے۔ جس نے کئی کلمہ گو صوفیوں کو بلا وجہ مستوجب سزا قرار دیا۔ محض اس بنا پر کہ وُہ شریعت پر حقیقت اور معرفت کو ترجیح دیتے تھے*

"ہندی کو قومی بھاشا بناؤ"

بھارت ورش کی موجودہ آبادی ۳۵ کروڑ کے قریب ہے۔ اس تعداد کا ¼ حصہ ایسا ہے جو کہ غیر ہندو کہلانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ لیکن باقی ¾ حصہ ایسا ہے۔ جو کہ اپنے آپ کو اس دیش کی عزت کا محافظ سمجھتا ہے۔ اور یہاں متحدہ قومیت کے جذبہ کو فروغ دینا اپنا فرض اوّلین سمجھتا ہے۔ لیکن چونکہ متحدہ قومیت کے فروغ کے لئے ایک قومی زبان کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے کانگرس کے پردھان راجن بابو نے کونڈ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہم نے ہندی کو قومی زبان اس لئے منتخب کیا ہے۔ کیونکہ اسے ملک کی اکثریت سمجھتی ہے"*

پردھان کانگرس کا ارشاد بجا ہے۔ کیونکہ جن لوگوں نے مختلف ممالک کا اتہاس پڑھا ہے۔ وُہ اس بات کو جانتے ہیں۔ کہ جن ملکوں نے ترقی کی ہے۔ اُنہوں نے ترقی دینے سے

"پرکاش" کا "شردھانند انک"

چونکہ "پرکاش" کا عملہ اپنا یہ فرض سمجھتا ہے۔ کہ جو نہ آریہ سماج کے makers کی برسی کو ہر سال منائے۔ اس لئے اس نے جہاں پہلے "گورو دت انک" نکال کر شری پنڈت گورو دت کی پنیہ سمرتی کو تازہ کیا۔ وہاں "گورو ورجانند انک" شائع کر کے گورو ورجانند کی پوتر جیون جیوتی سموتی یاد کو تازہ کیا۔ اب اسی سلسلہ میں وُہ سورگیہ سوامی شردھانند جی مہاراج کے بلیدان دوس پر اپنا "شردھانند انک" نکال کر یہ خواہش رکھتا ہے۔ کہ آریہ جگت سورگیہ سوامی جی کی پوتر سمرتی کو شاندار پیمانہ پر منا کر اپنا کرتویہ پالن کرے گا۔ اسے پُورن وشواس ہے۔ کہ شردھانند سوامی جی کے بھگت جہاں اس انک کو شاندار بنانے میں اپنا پورا سہیوگ دیں گے۔ وہاں اُن کے پرتی اپنی شردھا کا پرچے دے کر پُنیہ کے بھاگی بنیں گے۔ مضامین نگار اور مشتہر صاحبان کو جلد از جلد اپنے لیکھ بھیج کر انگ کو بہت کرنا چاہیئے

(مینیجر "پرکاش" لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اُس زبان کو قومی بنانا اپنا دھرم سمجھا۔ جسے ملک کی اکثریت سمجھتی تھی۔ اس لئے اگر ہندوستانی اپنی کوئی متحدہ قومیت بنانا چاہتے ہیں۔ تو اُن کو ہندی جیسی زبان کو جسے ہندوستان کے ہر ایک صوبہ میں سمجھا جاتا ہے۔ اپنی قومی بھاشا بنانے کا پورا یتن کرنا چاہیئے ::

ودھوا وواہ پرچارک پر دفعہ ۱۴۴ کا وار

بنگال پرانت کی سب ڈویژن تنگیل سے یہ افسوسناک اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں چندروز ہوئے۔ ودھوا وواہ سوسائٹی کے دو اُپدیشکوں مسمیان شری پرپھلا داجی اور شری گنیش چندر چیٹرجی کو زیر دفعہ ۱۴۴ قانون ضابطہ فوجداری نوٹس دے گئے۔ کہ وہ سب ڈویژن میں کوئی جلسہ نہیں کر سکتے ::

سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ انچارج سب ڈویژن کو اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ وہ ودھوا وواہ کے پرچارکوں پر بھی دفعہ ۱۴۴ کا وار کریں۔ اور اتنا نہ سوچیں۔ کہ ودھوا وواہ جیسی معصوم اصلاحی تحریک پر کسی قسم کی پابندی عائد اور اس کے پرچارکوں پر کسی قسم کی بندش

لگانا یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ حکومت کے بعض کارندے اس قدر فرض ناشناس ہیں۔ کہ وہ ہندوستان میں مجلسی سُدھار کو بھی بغاوت کا مترادف سمجھ کر اپنی نااہلیت کا ثبوت دیتے ہیں ::

لاجپت رائے جینتی

سورگیہ لالہ لاجپت رائے جی آریہ سماج اور دیش کے ایک بے خوف سیوک تھے۔ اُنہوں نے دھارمک اور پولیٹیکل میدانوں میں دیش کی بیش قیمت خدمت کی۔ اُن کے نقش قدم پر چل کر آئیندہ سنتان دیش اور جاتی کے لئے اپنے آپ کو زیادہ مفید بنا سکتی ہے۔ گو اُن کو جام شہادت نوش کئے اب سات سال ہونے کو آئے ہیں۔ لیکن درحقیقت وطن پنجاب میں کسی سجن نے اُن کی جگہ نہیں لی۔ اور جب کبھی پنجاب پر کوئی آفت آتی ہے۔ تو اہل پنجاب کو رہ رہ کر لالہ جی کی یاد ستاتی رہتی ہے ۱۷ر نومبر ۱۹۳۵ء کو لالہ جی کی جینتی آ رہی ہے۔ اس لئے ہر ایک آریہ سماجی اور کانگرسی بھائی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس جینتی کو پوری

شان سے منا کر یہ ثابت کرے۔ کہ بھارت اپنے سپُتروں سے کسی حالت میں بھی احسان فراموش ہونے کے لئے تیار نہیں ::

"پروٹسٹ ڈے"

حکومت سرحد کے وزیر تعلیم نے ایک شر انگیز سرکلر نکال کر صوبہ سرحد کے سکولوں سے ہندی اور گورمکھی کے اخراج کا جو تہیہ کر لیا ہے۔ وہ ایک گہری چال کا نتیجہ ہے۔ لارڈ کرزن نے جس نے بنگال کے دو ٹکڑے کرنے چاہے تھے۔ اپنے عہد میں کسی وقت یہ کوشش کی تھی۔ کہ احاطہ بنگال میں بنگالی بھاشا کا زور کم کرنے کے لئے اردو شروع کیا جائے۔ لیکن بہادر بنگالیوں نے لارڈ صاحب کی یہ چال کامیاب نہ ہونے دی تھی۔ اگر ہندوؤں اور سکھوں نے مل کر اس چال کا پوری طرح سدّباب نہ کیا۔ تو اس سے نہ صرف سرحد میں بلکہ باقی بھارت ورش سے بھی ان کے دھرم اور سنسکرتی کو خارج کرنے کرانے کی ایک مسلسل کوشش شروع ہو جائے گی۔ اور اس طرح متعصب مسلمانوں کے لئے بھارت ورش کو پاکستان بنانے کے جو منصوبے بنا رکھے ہیں۔ ان کو پورا کرنے کا موقع آسانی سے مکمل آ جائے گا۔

اگر ہندو اور سکھ یہ چاہتے ہیں۔ کہ اُن کی ہستی اور سنسکرتی کو کوئی غیر طاقت نہ ہٹا سکے۔ تو اُن کا یہ پرم دھرم ہے۔ کہ وہ مذکورہ شر انگیز سرکلر کی تنسیخ کے لئے ہر ممکن آئینی کوشش کرنے سے دریغ نہ کریں۔ اور نیز سرکلر مذکور کے خلاف ایسا پُرزور پروٹسٹ کریں۔ کہ حکومت سرحد کو اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے اس سرکلر کو واپس لینے کے سوا اور کوئی چارہ کار ہی نہ رہے۔ کسی شاعر نے ایسے ہی موقع کے لئے فرمایا ہے۔ ع :۔

سر چشمہ شاید گرفتن بمیل

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پُرش کا دھارمک کرتویہ ہے

TILAK HOSIERY
MANUFACTURERS OF
WOOLLEN ~ AND ~ COTTON ~ WEAR
ONE GOVERNING PRICE
PAPARMANDI & ANARKALI. LAHORE

ایجنٹس

(۱) پنڈت لکھمی رام پوہڑ والہ بازار۔ جالندھر
(۲) میسرز بھارت ہاؤس۔ گوجرانوالہ
(۳) میسرز خالصہ سٹورز۔ ریل بازار۔ لائل پور
(۴) میسرز اونکار برادرز۔ فرسٹ برج۔ سری نگر
(۵) میسرز انڈین سٹورز پلٹن بازار۔ ڈیرہ دون
(۶) پاپولر سٹورز۔ کالکا
(۷) بھگت سکھدیو سنگھ۔ ریلوے روڈ۔ روہتک

سٹاکسٹ

(۱) میسرز بال برادرز۔ کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر
(۲) میسرز ہربنس لال اینڈ کمپنی چاندنی چوک دہلی
(۳) بھائی پربھا سنگھ اینڈ سنز۔ پشاور کینٹ
(۴) میسرز چندرا سٹورز کیسر گنج۔ اجمیر
(۵) میسرز بہنوں مل ٹھاکر داس۔ بوریا بازار۔ شملہ
(۶) سودیشی ہوزری ہاؤس سودیشی مارکیٹ۔ بمبئی
(۷) میسرز نہرہ کلاتھ ہاؤس امین آباد پارک۔ لکھنؤ

تلک ہوزری فیکٹری پاپڑ منڈی لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شراب کی تعریف

شراب بذاتہ بُری سی ہے - خواہ وُہ ٹانک اینڈ ہو۔ یا ہلکی وائین - اور خواہ اس کے لئے کوئی قادیانی ہی آرڈر دے - یا غیر قادیانی - لیکن مذہب اسلام کا عجیب حال ہے - کیونکہ اس میں شراب کے فوائد کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے - چنانچہ امرتسر کے ایک اسلامی اخبار میں ایک مولانا صاحب ذیل کا ارشاد فرماتے ہیں :-

"بہت سی ایسی ممنوع اشیاء ہیں - کہ جن میں فوائد کے ساتھ ساتھ نقصانات بھی کثیر ہیں - مثلاً شراب - جس کے اندر فائدے اور نقصان دونو موجود ہیں - بلکہ خود اللہ عزوجل نے بھی فرمایا - کہ شراب میں فائدے بھی ہیں - اور نقصان بھی مگر فوائد سے نقصان زیادہ ہیں"۔

("اہلحدیث" - ۸ رنومبر ۱۹۳۵ء)

اگر مولانا صاحب ساتھ ہی یہ واضح کر دیتے کہ اللہ میاں کا شراب کے متعلق ارشاد کن وجوہ پر مبنی ہے - تو ہم ان کی حد سے زیادہ تعریف کر دیتے ...... ہاں اگر یہ ارشاد ذاتی تجربہ پر مبنی ہے - تو علیحدہ بات ہے - کیونکہ اسلامی اللہ میاں کو شراب کے جن فوائد کا علم ہے - ان کو ہم خود سمجھنے سے معذور ہیں ۔

بہائی مذہب کا علم ہیئت

ایرانی ریفارمر بہاؤ اللہ کے پیروؤں کو بہائی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے - وُہ عام مسلمانوں کے مقابلہ پر زیادہ وسیع الخیال اور غیر متعصب واقع ہوئے ہیں - لیکن چونکہ انہوں نے بعض حالتوں میں اسلامی روایات سے انحراف نہیں کیا - اس لئے بعض اوقات وُہ نہایت ہی نامعقول احکام ارشاد فرماتے ہیں - چنانچہ لکھا ہے :-

"ان عدۃ الشھور تسعۃ عشر شھراً فی کتاب اللہ (صـ ۳۳)

(سال کے مہینے اُنیس ہیں اللہ کی کتاب میں)"

معلوم نہیں ہوتا کہ بہائی مذہب کے بانی کس جیوتش کے معتقد تھے - دنیا کے جیوتشی تو سال کے بارہ مہینے بتلا رہے ہیں - اور یہ ہمارے مہربان اُنیس - اور اتنا نہیں سوچتے کہ آیا ایسا ہونا بھی ممکن ہے یا نہیں ؟

اسلامی نکاح کا گورکھ دھندا

اوّل تو نکاح کا لفظ ہی بدتہذیبی کا مظہر ہے - دوسرے اس سے جو الجھنیں پیدا ہوتی ہیں - وُہ ناگفتہ بہ ہیں - ایک اسلامی اخبار میں ذیل کا سوال و جواب شائع ہوا ہے :-

س ۱۸۷ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندہ سے شادی کی - بعد ایک سال کے اُس کی حقیقی بہن صفیہ سے بھی نکاح کر لیا - پھر ہندہ کو طلاق دے دی - مطابق شریعت صفیہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۱۸۷ چونکہ ایک وقت دو سگی بہنیں نکاح میں لینی حرام ہیں - اس لئے پہلی بہن کا نکاح ہوتے ہوئے دوسری سے نکاح صحیح نہیں - ضروری ہے - کہ اوّل پہلی کو طلاق دے دی جائے - پھر دوسری سے نکاح پڑھا جائے اور نکاح حسب دستور شریعت ہونا چاہیئے ۔

("اہلحدیث" - امرتسر - ۸ رنومبر)

عجیب مذاق ہے - نکاح پڑھانے والے کو تو معتوب بنایا جا رہا ہے - اور اتنا نہیں سوچا جاتا - کہ جس مُلّا نے ایک بہن پر دوسری بہن کو سوکن بٹھلا کر اُس کی زندگی کو تلخ کیا - اُس کو پہلے کیفر کردار کو پہنچایا جائے - اُلٹا طلاق کی تاکید اور دوسرے نکاح کے غیر صحیح ہونے کی دُہائی دی جا رہی ہے - حالانکہ عدل کا تقاضا یہ ہے - کہ جو مُلّا ایک بہن کی موجودگی میں اُس کے خاوند کا اُس کی بہن سے نکاح پڑھ جائے اُسے مستوجب سزا قرار دے کر پہلی بہن کی زندگی کو تلخ ہونے سے بچایا جائے ۔

سناتن دھرم کے خطرناک دشمن

ہمارا وشواس ہے - کہ سناتن دھرم کے اصلی دُشمن وُہ ہیں - جو اپنی اغراض کی تکمیل کے لئے ہندوؤں کو وید بھگوان کی شکشا سے دور رکھنا چاہتے ہیں - لیکن ہمارا سہیوگی "سناتن دھرم پرچارک" امرتسر کچھ اور ہی الاپتا ہے - وُہ لکھتا ہے - کہ :-

"اپنی ہستی قائم رکھنے اور مُلک میں سرخرو ہونے کے لئے پرتی ندھی سبھا پنجاب کو دھارمک معاملات میں بھی دست اندازی کرنے کی سوجھی - رشی مُنی بیچ و دوان براہمن اور سنسکار سے قدرتی براہمن کھشتری اور ویش آدی کو گنتا ہی دُنیاوی لالچ نظر آوے - اس کی کچھ بھی پروا نہ کر کے دھرم برباد کر قائم رکھنا چاہتے ہیں - لیکن دُکھ کی بات ہے - کہ ذمہ دار دھارمک بادی کے چند کارکن جو اپنی زندگی میں رنگ بدلتے رہتے ہیں - جن کا کیرکٹر بھی بُرا ہی خراب ہے - عملی طور سے جن کے دل میں سناتن دھرم کا کوئی ہت نہیں - جو اپنی سوسائٹی کو دھرم پر ترجیح دیتے ہوئے بھی مخالف جماعتوں میں ہر دلعزیز ہونے کے لئے کئی قسم کے ڈھنگ بنا لیتے رہتے ہیں - ایسے چند حضرات نے کسی اندھی غرض میں مبتلا ہو کر پرتی ندھی سبھا پنجاب میں اچھوت اُدھار ہو سبھا بنا کر ایک ایسی خطرناک غلطی کی ہے - کہ جس کی تلافی کیسے بنا سناتن دھرمی سنگٹھن کیسے ہو سکتا ہے - بس ہمارے دوست سناتن دھرمیوں میں سنگٹھن ہو - اس کے لئے کتنا ہی شور و غل مچائیں - پرسپر اتحاد کیسے ہو سکتا ہے ؟"

("سناتن دھرم پرچارک" امرتسر - ۸ رنومبر)

مطلب صاف ہے - کہ اگر سناتن دھرم کا کوئی خطرناک دشمن ہے - تو وُہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا ہے - اور وُہ اس لئے کہ اس نے اچھوت اُدھار کی بو سبھا دے کر پانچ چھ کروڑ دلت بھائیوں کو ہندو دھرم سے الگ کرنے کی چیشٹا کو روک دیا ہے - اگر خطرناک دشمنی اس کا ہی نام ہے - تو وُہ اس دوستی سے بدرجہا اچھی ہے - جو کہ ہندو جاتی کے چیتھڑے بکھرے کرانے پر تلی ہوئی ہے ۔

یگیہ میں پشو بلی کی ممانعت

ہمارے بعض بھولے بھالے سناتن دھرمی بھائی یہ خیال کرتے ہیں - کہ بعض یگیوں میں پشوؤں کا بدھ پاپ نہیں ہے - وُہ اتنا نہیں سوچتے - کہ وید بھگوان میں ہر قسم کے جیو کی خواہ کیسا بھی زبردست کارن ہو - قربانی کرنا منع ہے - اور یگیوں کو پشوؤں کی بلی سے ناپاک کرنے کا رواج صرف وام مارگیوں کے طفیل ہوا تھا - سناتن دھرمیوں میں جو غلطی پھیلی ہوئی ہے - اس کے دور کرنے کے لئے سناتن دھرمی جگت کے مانیہ نیتا مالوی جی نے حال ہی میں ایک اعلان کر کے یہ ارشاد فرمایا ہے - کہ دیوتاؤں اور یگیہ کے لئے کی گئی قربانی بھی پاپ ہوتی ہے - ہمارا خیال ہے - کہ پوجنیہ مالویہ جی کے اس ارشاد کے بعد بھارت ورش کے اندر کسی بھی مقام پر کوئی ہندو نہ ہی پشوؤں کی بلی دے گا - اور نہ اس رسم کی حوصلہ افزائی کرے گا ۔

قرآن شریف میں مخالفوں کو گالیاں

ہمارے مرزائی دوست بڑے مزے کے انسان ہیں - جب کوئی مسلمان ان کے بڑے مرزا صاحب پر اعتراض کر بیٹھے - تو جھٹ اُس کو الزامی جواب دیتے ہوئے کہہ دیتے ہیں - کہ اگر مرزا صاحب میں کوئی کمزوری ہے - تو وُہی انبیاء میں بھی پائی جاتی ہے - اور اگر مرزا صاحب کی تصنیف میں گالیاں موجود ہیں - تو وُہی قرآن شریف میں بھی ہیں - جیسا کہ ذیل کی سطور سے ظاہر ہوتا ہے :-

"اگر اظہار واقعہ کا نام بھی گالی ہے - تو پھر ایسی گالیوں کا الزام تمہاری بڑی ہستیوں پر عائد ہو گا - اور سنو اور - خود قرآن مجید نے بھی اس احسن کلام کے باوجود جو اس کی خصوصیت ہے - خاص خاص حالات میں ظالم مخالفین کا سخت ترین الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے - جیسے فرمایا ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذالک زنیم - پھر ایک جگہ فرمایا - فمثلہ کمثل الکلب پھر علماء یہود کو کمثل الحمار یحمل اسفارا فرمایا - اور دوسری جگہ یہود کو القردۃ و الخنازیر کہہ کر پکارا"۔

("پیغام صلح" - ۱۱ رنومبر ۱۹۳۵ء)

گویا موٹے الفاظ میں "پیغام صلح" والے مسلمانوں کو یہ چیلنج دے رہے ہیں - کہ اگر تم ہمارے بڑے مرزا کی گالیوں کا ذکر کرو گے - تو ہم دُنیا کو قرآن شریف میں مندرجہ گالیوں سے آگاہ کر کے دم لیں گے ۔

ایک مزیدار سوال

لکھنؤ یونیورسٹی کے ایک گریجویٹ معلّم نے مسلم علماء سے ذیل کا مزیدار سوال کیا ہے :-

"سورہ نور کی آیت ہے - الزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک - اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی زانیہ مثلاً رنڈی اپنے پیشہ سے توبہ کر کے اور کسی سے نکاح کر کے پاک زندگی بسر کرنا چاہے - تو اس کے ساتھ کسی کو نکاح پر تیار نہ ہونا چاہیئے - جس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ رنڈی اپنی ناپاک زندگی سے چھٹکارا پا ہی نہیں سکتی - اور اس کے لئے توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہے - اور اگر کوئی شخص اس کو اس فعل سے باز رکھ کر اس سے نکاح کرنا چاہے - تو یہ بُرے کام سے روکنے والا شخص بھی زانی یا مشرک ہے"

سوال تو واقعی مزیدار ہے - دیکھئے ہمارے ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سودرشن چکر

"نور" اپنی ۳ نومبر ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ:-

"مسلمانوں نے ہندوؤں سے ہمیشہ ہی رواداری سے کام لیا۔ مگر ہندوؤں نے باوجود مسایہ مسلمانوں کی ہمسائیگت میں رہتے ہوئے ہمیشہ ان سے دور کے بیگانوں کا سا سلوک کیا" :-

مسلمانوں کا کوئی فرقہ ایسا نہیں۔ جو کہ دوسرے کو کافر کے نام سے نہ پکارتا ہو۔ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے امام کے پیچھے نماز ادا نہیں کر سکتا۔ اگر مساوات اور رواداری اسی کا نام ہے تو پھر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ چھوٹا کی برائی اور غیر رواداری کس کو کہتے ہیں؟

× × × × × × ×

ہندوؤں نے مسلمانوں کو کبھی اپنا نہیں سمجھا۔ کیسی معقول شکایت ہے۔ ہندو تو ہمیشہ مسلمانوں سے نیک برتاؤ کرتے آئے ہیں۔ کیا مسلمانوں نے ہندوؤں سے ہموار سلوک کیا؟ مالیر کوٹلہ کے ہندوؤں کے ساتھ شاید برادرانہ سلوک ہی کیا جا رہا ہے۔ کہ ان کو سوائے ہجرت کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں ملتا بھی نہیں۔ آریہ سماج کے کئی پروانوں کو شہادت کا جام نوش کرا کر جس "اپنائیت" کا ثبوت دیا۔ کشمیر اور الور میں جس برادرانہ ہمدردی کا اظہار کیا۔ کیا وہ کبھی ہم کو بھول سکتا ہے؟

× × × × × × ×

اسلامی اخبارات مساوات کا ڈھنڈورا پیٹ کر ڈاکٹر امبیدکر کو یہ تلقین کرتے رہنا چاہتے ہیں کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو مساوات کی نظیر پیش کرتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں بھی کئی ایسے فرقے ہیں جن سے چھوت چھات برتی جاتی ہے۔ برادرانہ سلوک کرنا تو دور کی بات ہے :-

× × × × ×

"سناتن دھرم پرچارک" کی ۳ نومبر کی اشاعت میں شرما جی سناتن دھرم کی دوہائی مچاتے ہیں۔ اور پنڈت مالویہ جی کے خلاف فتوے دیتے ہوئے رکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے سناتن دھرم کو نیست و نابود کرنے والوں کی رہنمائی اختیار کر رکھی ہے۔

ہمارا تو شرما جی کی اس فرض شناسی پر نچھاور ہونے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن پنڈت مالویہ جی کا لحاظ کر کے شرما جی شخصیت پر دھرم کو قربان کر رہے ہیں۔ یہی تو سناتن دھرم کی بہترین خدمت تھی۔ کہ وہ جھٹ جہاں پنڈت جی کا جرم ثابت ہوا۔ وہاں ان کو اگر ادر نہیں۔ تو کم از کم "کل بھوشن" سے ملتا جلتا "کل دوشن" کا خطاب دے ڈالتے شاید انہیں معلوم نہیں کہ اس ایمان فروشی کی سزا کیا ہے؟

شرما جی اشارتاً آریہ سماج سے شکوہ کرتے ہیں۔ کہ اس نے سناتن دھرم کی صورت بگاڑنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور "ودھوا وواہ" "اچھوت اودھار" کی آڑ میں سناتن دھرم کو نیست و نابود کر رہا ہے ——

سچ ہے۔ اگر وہ ہی سناتن دھرم کی مصیبت کے وقت میں امداد نہ کریں گے۔ تو دوسرا ہے کون؟ ہردوار اور کاشی کے "دھرم اوتار" تو سناتن دھرم کے نیست و نابود ہونے کے ساتھ ہی نیست و نابود ہو گئے۔ شرما جی شاید ہردوار اور کاشی کو گنگا جی کے اڈے بنتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ یعنی تو آریہ سماج نے جو شدھی کا کام کر کے ہندو جاتی کی کایا پلٹ دی ہے۔ اس کو وہ سناتن دھرم کی صورت بگاڑنے سے تعبیر کر رہے ہیں۔ کاش شرما جی یہ واضح کر دیتے۔ کہ سناتن دھرم کی وہ کون سی صورت ہے۔ جس کو بگاڑا جا رہا ہے اچھا ہوتا۔ اگر اس بگڑی ہوئی صورت کی تصویر کھینچ دیتے۔ تاکہ دھرم کے متوالوں کی توجہ اس ضروری امر کی طرف مبذول کرائی جاتی :-

× × × × ×

"سلطنت" اپنی ۳ نومبر کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ:-

"ایک مسلمان کی کم از کم تعریف یہ ہے۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے آگے سر جھکا دے۔ مگر افسوس! آج ہمارے مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ "مسلمانی در گور اور اسلام در کتاب" رہ گیا ہے۔ ورنہ قرآن شریف پر ایمان رکھنے والا انسان کبھی بھی گورنمنٹ برطانیہ کی برائی نہ کرے" :-

یعنی صاف مطلب یہ ہے۔ کہ جو مسلمان گورنمنٹ برطانیہ کی برائی نہیں کرتا۔ صرف وہی مسلمان ہے۔ باقی برائے نام مسلمان ہیں :-

"مسلمانی" کی کم از کم تعریف کیا خوب ہے زیادہ سے زیادہ تعریف بھی لکھ دی ہوتی۔ تو اچھا ہوتا :-

× × × × × ×

کچھ دن ہوئے۔ یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ ایک عورت صرف برقع کی وجہ سے موٹر کی پیٹ میں آ کر شدید زخمی ہو گئی ——

اصلاح پسند مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس وقت برقع بطور فیشن استعمال ہوتا ہے۔ پردہ کے لئے نہیں :-

اس حالت میں جبکہ برقع پہننا نہ صرف عورتوں کے ساتھ بے انصافی کرنا ہے۔ بلکہ صنف نازک کے قدرتی حقوق کو بھی غصب کرتا ہے۔ اہل اسلام کیوں لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔ زمانہ کی رفتار اور ضرورت وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے برقع کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے! اگر سدا کے لئے نہیں۔ تو کم از کم تب تک کے لئے ہی سہی۔ جب تک کہ اسلام عورت کو مرد کے مساوی حقوق دینے کا ڈھنڈورا پیٹتا ہے

× × × × ×

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ کانگڑہ کے ایک ساہوکار کی موت اس وجہ سے واقع ہوئی ہے۔ کہ چودھری چھوٹو رام کے قرضہ بل کے پیش نظر اس کی آسامیوں نے قرضہ کی ادائیگی سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے انکار کا اثر اس قدر مہلک ثابت ہوا کہ بیچارہ ساہوکار جان بحق ہو گیا :-

ساہوکاروں کی طرف سے دی گئی یہ قربانی باعث حیرت ہے۔ کیونکہ ساہوکاروں کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے قربانی کسانوں کو دینی چاہیئے تھی نہ کہ ساہوکاروں کو :-

× × × × ×

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

بھیم سینی سرمہ

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی چشمہ کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ نظر دھندلائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ پھلی۔ پڑوال۔ کگرے۔ درد سے جو کئے جاتے رہتے ہیں۔ لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگوانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ امید ہے۔ ان کی ضرورت ہی نہ ہو گی :-

استری سکھدا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط۔ صاف اور طاقتور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن بڑھنا یا گھٹنا۔ خون نیلا و جما ہوا۔ کم یا زیادہ درد کے ہمراہ ہونا سر۔ کمر۔ جانگھ اور پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آ جاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے۔ اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت عہ فی شیشی :-

ابھے رس

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آ جاتا ہے۔ لیکن اس میں تو بہت پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے۔ اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ مسے جھڑ جاتے ہیں۔ خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں :-

گورو کل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۶

انعام! انعام!! انعام!!!

گمشدہ کی تلاش

بیس روپیہ انعام

میرا لڑکا مسمی بھیم سنگھ جس کی عمر ۱۲ سال کی ہے۔ رنگ بھورا۔ قد درمیانہ۔ ناک کسی قدر چوڑا ہے۔ گورنمنٹ سکول روہتک کی پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ ۱۴ اکتوبر سے گم ہے۔ جو صاحب اس لڑکے کا پتہ لگا کر میرے پاس نیچے لکھے پتہ پر بھیج دیں گے۔ یا گھر پر پہنچا دیں گے۔ ان کو علاوہ انعام بیس روپیہ کے کرایہ آنے جانے کا شکریہ کے ساتھ دیا جائے گا :-

پتہ :-

مہاشہ مایا رام جاٹ ساکن چماریاں ڈاک خانہ ضلع روہتک

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

نمبر ۲ دکھشن یاترا نمبر ۲

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

ہیں ۱۰ اکتوبر کی دوپہر کو لاتور پہنچا تھا۔ یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ یہاں آریہ سماج کا ابھی تک مندر نہیں ہے۔ لیکن کرایہ کا مکان جس میں سماج لگتا ہے۔ اچھا ہے۔ اور آریہ سماجی کام کرنے والے بھی اُتنا ہی ہیں۔ یہاں آریہ سماج کئی سال سے قایم ہے۔ لیکن بیچ بیچ میں معطل ہوجاتا رہا ہے۔ اب کچھ عرصہ سے اچھا چل رہا ہے۔ اگر آریہ سماجی لاتور کے اردگرد کچھ پرچار کرکے آریہ سماجیں قایم کریں۔ تو کام اس سے بھی اچھا ہو سکتا ہے۔ اُمید ہے۔ اس طرف آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ ضرور دھیان دے گی ÷

لاتور اچھا قصبہ ہے۔ اس میں بیوپار اچھا ہوتا ہے۔ کپاس کے کارخانے بھی ہیں۔ آج کل نیا بازار آباد ہو رہا ہے۔ جس کو سرکل بازار کہتے ہیں۔ یہ لائل پور کی طرح آباد کیا گیا ہے۔ بیچ میں ایک سرکل (گول دائرہ) رکھا گیا ہے۔ اور اس سے چار بازار نکالے گئے ہیں۔ اور بیچ بیچ سے بازار میں آگے چل کر مکانوں کا بھی سرکل رکھا گیا ہے۔ جیسا کہ لائل پور میں ہے۔ لیکن یہ سرکل ابھی آباد نہیں ہوا ہے۔ جس وقت سب آباد ہوگیا۔ اُس وقت سندر ہوگا ÷

اس جگہ ریل گاڑی جاتی ہے۔ یہ ریل کمپنی کی ہے۔ اس کا نام بارسی لائٹ ریلوے ہے۔ یہ لاتور سے شروع ہوکر بارسی کردواڑی۔ پنڈھر پور سے ہوکر مرج کے مقام پر مرہٹہ سدرن ریلوے سے جا ملتی ہے۔ اس لائن پر اندازاً تیس میل تک نظام کی حکومت ہے۔ پھر انگریزی علاقہ شروع ہوجاتا ہے۔ بارسی انگریزی علاقہ میں ضلع شولاپور کا ایک قصبہ ہے +

آریہ سماج کلم :-

میں لاتور سے کلم جاتا تھا۔ اس کے لئے پکی سڑک کا راستہ بارسی ہوکر ہی ہے۔ اس لئے لاتور سے ریل گاڑی میں بیٹھ کر بارسی پہنچا۔ وہاں سے موٹر میں سوار ہوکر کلم آیا۔ بارسی سے اندازاً پندرہ میل تک موٹر سڑک انگریزی علاقہ میں آکر پھر نظام راجیہ شروع ہوتا ہے۔ کلم چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اس میں آریہ سماج ہے۔ آریہ سماج کے پردھان بنرائن جی وکیل ہیں۔ اور منتری گنپت راؤ جی وکیل۔ ان کے علاوہ گنپت راؤ جی کھتہ اتنا ہی کام کرتا ہیں۔ وہ ویاکھیان بھی دیتے ہیں۔ سنسکار بھی کرواتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر شاستراارتھ بھی کرنا جانتے ہیں۔ یہ سماج شانتی سے کام کرنے والا ہے۔ سب آریہ سماجی سنجیدہ اور سمجھدار ہیں۔ ہر ایک بات کو سمجھتے ہیں۔ اور دیکھ دیکھ کر پاؤں رکھنے والے ہیں۔ انہوں نے پرچار کرکے تین جگہوں اور بھی تیار کئے ہوئے ہیں۔ جن میں اُمید ہے۔ بہت جلد آریہ سماجیں قایم ہوجائیں گی۔ کلم بارسی سے اندازاً ۲۴ میل ہوگا ÷

آریہ سماج مومن آباد :-

کلم سے آگے چل کر امباجوگائی (مومن آباد) پہنچا۔ یہ قصبہ اچھا ہے۔ اس کا پرانا نام امبا جوگائی ہے۔ اور نیا نام مومن آباد ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سے مقامات ہیں۔ جن کے نام بدلے اور نئے الگ الگ ہیں۔ یہاں پر آریہ سماج کا مندر ہے۔ اس جگہ اُتسو بھی ہوتا ہے۔ مندر کی جگہ صدر بازار میں ایک کنارے پر ہے۔ یہاں کے پردھان نارائن راؤ جی وکیل ہیں۔ اور منتری درگا لال جی ہیں۔ ٹھاکر منموہن سنگھ جی اپ منتری ہیں۔ یہ پرانا سماج ہے۔ اور اپنا سالانہ جلسہ ہر سال کرتا ہے۔ اور اُپدیشک باہر سے آتے ہیں۔ اس لئے ان کو خاص خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ بھی ہے۔ کہ پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس کوئی اُپدیشک نہ تھا۔ تو ہی سبھا تھی۔ حیدر آباد ہی سب کچھ تھا۔ وہ حالت ٹھیک ہونے پر اُپدیشک رکھ لیتا تھا۔ ورنہ نہیں۔ اس لئے ان کو ہمیشہ اپنا پربندھ باہر سے ہی کرنا پڑتا تھا۔ اور یہ کرتے رہے ہیں۔ اور آریہ سماج اچھی حالت میں ہے ÷

اس شہر کا نام امباجوگائی اس لئے ہے۔ کہ اس میں ایک امبا کا مندر ہے۔ اس امبا کو جوگائی کے اسم سے منسوب کرتے ہیں۔ اس لئے اس کے نام پر اس کا نام امباجوگائی پڑگیا۔ یہاں کا پجاری تو کہتا تھا۔ کہ یہ مندر ایک ہزار سے زیادہ سال کا ہے۔ لیکن کتاب میں جو لکھا ہوا پڑھا۔ وہ اس مندر کو تیرھویں صدی کا بتلاتے ہیں۔ کچھ بھی ہو۔ مندر پرانا ہے۔ میں اس مندر کو دیکھنے بھی گیا۔ اس وقت اس کی چاردیواری گر چکی ہے۔ لیکن مندر اچھی حالت میں ہے۔ مندر میں خوب اندھیرا ہے۔ دیپک جلتے ہیں۔ ان کی روشنی کافی نہیں ہوتی۔ اس لئے اندر دھیرے دھیرے جانا ہوتا ہے۔ اس مندر کے تین طرف دروازے ہیں۔ یعنی دیوی کی مورتی کے پچھلی طرف دروازہ نہیں ہے۔ باقی تین اطراف میں دروازے ہیں۔ مورتی کا صرف چہرہ ہے۔ وہ بھی کوئی خوبصورت بناوٹ کا نہیں ہے۔ ماتھے پر بندی جیسا زیور دکھایا ہے۔ آنکھیں صاف ہیں۔ ناک معلوم نہیں ہوتا ہے۔ گردن کے پیچھے کا کوئی انگ نہیں ہے۔ اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ ایک چٹان پر چہرہ کے کچھ نشان بنادئے گئے ہیں۔ مندر کے اوپر مورتیاں ہیں۔ اُن کی بناوٹ اچھی ہے۔ وہ اچھی حالت میں ہیں۔ جیسا کہ دکھشن میں رواج ہے۔ مندر کے سامنے سبھا منڈپ ہے۔ وہ بہت اچھی بناوٹ کا ہے۔ دروازہ کے آگے دیپ دان ہے۔ جیسا کہ دکھشن میں رواج ہے۔ اور میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ امباپور میں امبکا کے مندر اور مومن آباد میں ویرو بھدر کے مندر کے آگے دیپ دان ملتا ہے۔ یہاں کا دیپ دان پتھر کا بنا ہوا ہے ÷

مکندراج کا مندر :-

یہاں ایک مکندراج کا مندر ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی گپھا میں بنایا گیا ہے۔ اس کو یہاں کے لوگ تین سو سال بتلاتے ہیں۔ یہاں سے درشیہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ یہ ایک سنیاسی تھے۔ ان دونوں جگہوں پر سال میں ایک بار میلہ ہوتا ہے۔ جس میں ہزاروں مرد اور عورتیں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس بیچ کے اردگرد پتھروں کی انیک مورتیاں ہیں۔ لیکن وہ اچھی حالت میں نہیں ہیں۔ مورتیاں بودھ اور ہندوؤں کی ملی جلی ملتی ہیں +

مومن آباد شروع سے ایک چھاؤنی رہی ہے۔ پہلے نظام کی چھاؤنی تھی۔ جب دکن میں انگریزوں کا دور دورہ ہوا۔ اُس وقت سے یہاں ایک انگریزی رسالہ رہتا تھا۔ وہ کنٹنجنٹ تھا۔ اس لئے پھر بھی چھاؤنی رہی۔ مگر ۱۹۰۳ء سے چھاؤنی یہاں سے اٹھ گئی ہے۔ اب تو نام کے لئے صدر ہے۔ اور پیچھے ارقعوں میں کوئی صدر نہیں ہے۔ اس وقت جو صدر بازار تھا۔ اسی کے کنارے پر آریہ سماج کا مندر ہے۔ اسی چھاؤنی کی وجہ سے اس صدر میں اُتر بھارت یعنی سنیکت پرانت کے آدمی بھی آباد ہوگئے ہیں۔ یہاں ایک مسلمانوں کے پیر کی بھی درگاہ ہے۔ آج کل اس کا عرس تھا ÷

امباجوگائی (مومن آباد) سے ۱۷ اکتوبر کی شام کے ۷ بجے موٹر میں سوار ہوکر پرلی بیج ناتھ آیا۔ یہ جگہ مومن آباد سے ۱۴ میل ہے۔ عام دن میں کوئی موٹر نہیں آتی ہے۔ اور رات کے ۷ سے ۹ بجے تک دو موٹریں ضرور آتی ہیں۔ سواری زیادہ ہو۔ تو اور بھی آجاتی ہیں۔ اس جگہ آریہ سماج کا مندر نہیں ہے۔ اور نہ ہی آریہ سماج کے لئے کوئی مکان کرایہ پر لیا ہوا ہے۔ لیکن آریہ سماج کے وچاروں کے کچھ آدمی ضرور ہیں۔ ان میں مہاشہ پورن مل جی مکھیہ ہیں۔ اور کچھ ان کے ساتھی ہیں۔ اگر پورن مل جی ہمت کریں۔ تو پرچار بھی ہوجاتا ہے۔ اگر کسی کا رہائش وہاں نہ ہوں۔ تو پرچار کا پربندھ ہونا مشکل ہے÷

بیج ناتھ کا مندر :-

اس جگہ بیج ناتھ کا مندر ہے۔ یہ مندر شوجی کا ہے۔ اور یہ لنگ بارہ جوتی لنگوں میں سے ایک مانا جاتا ہے۔ گوداوری کے کنارے چار جوتی لنگ ہیں۔ پہلا ناسک کے اوپر ۱۸ میل پر تریمبکیشور ہے۔ جو تریمبک میں ہے۔ وہاں سے ہی دریائے گوداوری نکلتا ہے۔ دوسرا اورنگ آباد ضلع میں ہے۔ تیسرا بیج ناتھ پرلی میں ہے۔ اور چوتھا نظام ریاست میں اوندھ میں ہے۔ جو پورنا ہنگولی لائن پر چاندہ سٹیشن ہے۔ اُس کے نزدیک ہے۔ یعنی گوداوری کے کنارے چار جوتی لنگوں میں سے تین جوتی لنگ نظام راجیہ میں ہی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں جوتی لنگ ۳/۴ تو نظام راجیہ میں ہیں۔ اور ۱/۴ دوسرے علاقہ میں ہیں۔ یہ مندر اچھا بنا ہوا ہے۔ اس میں بھی تین راستے ہیں۔ اور خوب اندھیرا رہتا ہے۔ صرف دیپک جو جلتے ہیں۔ پرکاش کرتے ہیں۔ جہاں شولنگ ہے۔ اُس کے پاس کچھ چہرے بنا کر رکھے ہوئے ہیں۔ جب میلہ ہوتا ہے۔ تو ان کو لنگ پر رکھ دیا جاتا ہے۔ اور شو بھار چڑھا کر یاتریوں کو ٹھگا جاتا ہے۔ یہ مندر اہلیا بائی نے اٹھارھویں شتابدی میں بنوایا تھا۔ اس کے پاس ہی ایک باولی ہے۔ اسے تیرتھ مانتے ہیں۔ اور اس میں سب یاتری سنان کرتے ہیں۔ اور سنان کرتے وقت پجاری دو پیسہ مانگتا ہے۔ کوئی دے دیتا ہے۔ اور کوئی نہیں بھی دیتا ہے۔ یہ مندر اچھا بنا ہوا ہے۔ اس کے سامنے جو سبھا بھون ہے۔ اس کی اونچی چھت ہے۔ اور نیچے سے خوب کھلا ہے۔ اس کا دیپ دان پتھر کا بنا ہوا ہے۔ جس میں ایک وقت میں کم از کم یکجسد دیپک جل سکتے ہیں۔ یہ مندر گاؤں کے ساتھ ہی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ جس کو میرو کا نام دیتے ہیں۔ شراون ماس میں شردھالو بھگت اس کی پرکرماں کرتے ہیں۔ اور ہر روز گیارہ پرکرماں کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ایک مہینہ پورا کیا جاتا ہے۔ اور اندازاً اس کی پرکرماں میں ایک بار کم سے کم چھ فرلانگ سفر طے کرنا ہوتا ہے۔ مندر کے بیچ میں تو جوتی لنگ ہے۔ لیکن اس مندر کے احاطہ میں اور لنگ ہیں۔ ان کی بھی سادھارن رِیتی پر پوجا ہوتی ہے۔ ان کی تعداد گیارہ ہے۔ اس طرح مندر کے اندر اور احاطہ میں سب مل کر بارہ لنگ ہوتے ہیں۔ مندر کے نزدیک اور مٹھ ہیں۔ جیسے راول کا مٹھ اور لنگایتوں کا مٹھ ÷

کچھ عرصہ پہلے یہاں کے پُجاری براہمنوں اور لنگایتوں میں مقدمہ بازی ہو گئی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ پُجاری کہتے تھے۔ کہ لنگایت مندر کے اندر آ کر مورتی کی پُوجا نہیں کر سکتے۔ اور لنگایت کہتے تھے۔ کہ جس طرح اَور ہندو کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ان کا بھی حق ہے۔ یہ مقدمہ سالوں تک چلتا رہا۔ آخر میں لنگایتوں کا حق بھی دوسرے ہندوؤں کی طرح مانا گیا۔

پتہ نہیں۔ ان براہمنوں نے بُدھی کیوں بیچ کھائی ہے۔ جبکہ وہ شردھا سے پُوجا کرنے جاتے ہیں۔ اور پُوجا کے وقت ان دیوتاؤں کو کچھ مل جاتا ہے۔ تو شردھالوؤں کو پُوجا کرنے کا بھی ادھیکار نہیں ہے۔ یہ باتیں یہ کیوں کرتے ہیں ؟

پرلی بیج ناتھ میں پھر ریل مل جاتی ہے۔ یہاں نظام راجیہ کی بڑی اور چھوٹی لائن دونو ملتی ہیں۔ بڑی لائن حیدر آباد سے چل کر یہاں تک ہی آتی ہے۔ اور چھوٹی لائن پربھنی جنکشن سے جو منماد اور حیدر آباد لائن پر ہے۔ چھوٹی لائن پرلی تک آتی ہے۔ اس میں دن رات میں ایک بار گاڑی آتی ہے۔ اور ایک ہی بار جاتی ہے۔ وہ بھی رات کو ہی آنا جانا ہوتا ہے۔ رات کو بارہ بجے گاڑی پرلی بیج ناتھ پہنچتی ہے۔ اور وہاں سے دو بجے چل کر صبح پانچ بجے پربھنی آتی ہے۔ اس لئے میں آج پرلی بیج ناتھ سے پربھنی آ گیا ہوں +

پربھنی کے تاریخی حالات :-

پربھنی نظام راجیہ میں ضلع ہے۔ دیوگری کے راجا رام دیو کے وقت میں یہ شہر سیما پر تھا۔ یہ شہر تغلقوں کے وقت میں دہلی کے ماتحت ہوا۔ بعد میں بہمنی خاندان بیدر والوں کے ماتحت رہا۔ پھر سولھویں صدی میں اکبر بادشاہ کے راجیہ کا حصہ رہا۔ اور اٹھارھویں صدی سے نظام راجیہ میں ہے۔ اس طرح اس شہر نے زمانہ کے کئی چکر دیکھے ہیں۔ اور ابھی تک یہ آباد ہے۔ پتہ نہیں اس کی قسمت میں ابھی کیا کچھ دیکھنا لکھا ہے۔ یہ بیوپاری شہر ہے۔ بازار اچھا ہے کپاس کی فیکٹری بھی ہے ؂

سوامی شردھانند جی کے پروگرام کو پورا کیجیے

قابلِ توجہ شری پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

(از لالہ جگت رام جی سپروائزر کارپوریشن رنگون)

شری پردھان جی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جو کہ سب سبھاؤں کی شرومنی سمجھی جاتی تھی۔ آج ذاتی جھگڑوں کا میدان بنی ہوئی ہے۔ وہ سبھا جو کہ کچھ دن پہلے قابلِ پرستش سمجھی جاتی تھی۔ آج نفرت کی نگاہ سے دیکھی جا رہی ہے۔ اردھ شتابدی کے منانے میں آریہ جنتا نے جو آشائیں باندھی ہوئی تھیں۔ آج وہ گم ہوئی نظر آتی ہیں۔ وہ ایام جبکہ دوسرے مت والے آریہ سماج سے خوف کھاتے تھے۔ آج اس کے اندرونی جھگڑوں کی وجہ سے اس پر مخول اُڑا رہے ہیں ؂

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے انتخاب سے پہلے آپ کے وہ لمبے لمبے جوش پیدا کرنے والے لیکھ "ہلو اور ہلاؤ آدمی" جو ہر ہفتہ "پرکاش" اخبار میں اردھ شتابدی کے بارہ میں چھپتے تھے۔ اور جن سے کمزور سے کمزور آریہ سماجی بھی اُتساہت ہوئے بغیر نہ رہتا تھا۔ اور جن سے گرام پرچار۔ بان پرستھ اور دیا نند نگر آدی جلدی سے جلدی قائم ہوتے معلوم ہوتے تھے۔ آج یہ سب کاریہ ایک خواب معلوم ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی پہلے کی طرح آپ کے لیکھ نکلتے ہیں ؂

شریمان جی! آپ کے ان لیکھوں کو "پرکاش" کے دوارہ پڑھ کر بہت سے آریہ سماجیوں نے تن من اور دھن سے سنکلپ کئے تھے۔ کہ وہ اپنی بہت سی سمپتی اردھ شتابدی کے سمے سبھا کے ارپن کر دیں گے۔ بہت سے ودوان بان پرستھ اور سنیاس آشرم حاصل کریں گے۔ آج ان سب کو سبھا کی اندرونی حالت کو پتروں دوارہ پڑھ کر خاص کر آپ کے اور پنڈت بُدھ دیو کے وطیرہ سے جو کہ آپ دونوں بھائیوں نے اس وقت سبھا میں اختیار کر رکھا ہے۔ جنتا کو اپنا پروگرام بدلنا پڑا ہے ؂

شریمان پردھان جی! تمام پنجاب کی آریہ جنتا کی آشائیں آپ کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ اور جنتا کو معلوم ہوتا تھا کہ سوامی شردھانند جی کے بعد آریہ سماج میں اُن کی جگہ لینے والا کوئی ہے۔ تو آپ یا مہاشہ راجپال جی ہیں۔ جنتا کو آشا تھی۔ کہ اردھ شتابدی کے موقعہ پر آپ ۲۵ لاکھ کیا اس سے بھی زیادہ روپیہ سبھا کے کوش میں جمع کر دیں گے۔ پنجاب میں آریوں کی تعداد کئی گنا زیادہ کرا دیں گے۔ بہت سے وِدوان گرہستیوں کو بان پرستھ و سنیاس آشرم میں داخل کرا دیں گے۔ آریہ نگر قائم ہو جائے گا۔ لیکن آج نقشہ اور ہی پلٹا ہوا معلوم ہوتا ہے ؂

کیا آپ ہردیہ پر ہاتھ رکھ کر اب بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ ان حالات میں اپنی پہلی آشاؤں کو پورا کر سکیں گے ؟ اگر نہیں۔ تو آپ کو موجودہ پالیسی فوراً بدلنی چاہیے۔ کیونکہ پرتگیاؤں کو پورا نہ کرنا بھی پاپ ہے ؂

چاہیے تو یہ تھا۔ کہ سبھا کے پردھان پد پر براجمان ہوتے ہی آپ ایسے کاریہ کرتے۔ کہ آپ پہلے سے بھی زیادہ ہردل عزیز ہو جاتے۔ لیکن کھینچا کریں۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا۔ تو آج آپ کا مان آریہ جنتا میں وہ نہیں ہے۔ جو کہ پردھان بننے سے پہلے تھا ؂

جنتا دیکھ رہی ہے۔ کہ آپ پہلی حالت میں رہ کر بہت کام کر سکتے تھے۔ اور سب کا سہیوگ لے سکتے تھے۔ لیکن آج اس اسہیوگ کے کارن شتابدی کا کام بہت ڈھیلا ہو رہا ہے۔ معلوم ہی نہیں ہوتا۔ کہ شتابدی کے لئے کچھ کام بھی ہو رہا ہے۔ اخبار "آریہ ویر" میں آپ کے لیکھ چھپتے ہوں گے۔ لیکن اس کی اشاعت اس قدر کم ہے۔ کہ وہ تمام آریہ جنتا تک نہیں پہنچتا۔ تمام رنگون بھر میں شاید ایک "آریہ ویر" آتا تھا۔ وہ بھی جھگڑوں کے کارن بند کر دیا گیا ہے۔ "پرکاش" تمام جگہ پہنچتا ہے۔ لیکن اس میں آپ کے لیکھ چھپتے ہی نہیں ؂

آپ سے سابقہ پردھانوں کے وقت میں اس طرح کا کوئی جھگڑا کھڑا نہیں ہوا تھا۔ اس لئے جس پالیسی کو پہلے پردھانوں نے استعمال کیا تھا۔ آپ وہی یا اس سے بہتر پالیسی اختیار کریں۔ اب بھی وقت ہے۔ اور اس میں آپ کی شوبھا دوبالا ہو جائے گی۔ کہ آپ اس جھوٹے جاہ و حشمت کو چھوڑ کر سب رُوٹھے ہوئے بھائیوں کو منتری دیں۔ ایک منتری کہ سبھا پرانے اور نئے ادھیکاریوں کی بلائیں۔ کسی سنیاسی وِدوان کو اس کا پردھان منتخب کر کے سب کے بیانات سُنیں۔ اور ان جھگڑوں کو مٹا کر اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے کی خاطر اپنے پردھان پد کو قربان کر دیں۔ شتابدی کو دسمبر کی بجائے اپریل میں منایا جائے۔ اور اس وقت تک اپنے پہلے نتیجہ کے انوسار پہلے انتخاب کو قائم رکھیں۔ اور آپ ان تمام جھگڑوں سے بالاتر اور بے فکر ہو کر شتابدی کے اُتسو کو کامیاب بناویں۔ اور اپنی پبلک سے کی ہوئی پرتگیاؤں کو پورا کریں۔ پھر دیکھیں۔ کہ شتابدی پر آپ تمام آریہ جنتا کی زبان پر یہی الفاظ سُنیں گے۔ کہ سوامی شردھانند جی کے بعد آریہ سماج کی کشتی کو پار کرنے والا اگر کوئی ملاح ہے۔ تو وہ بان پرستھی یا سنیاسی آچاریہ رام دیو جی ہی ہے +

ایشور کرے آریہ جنتا کی یہ خواہش پوری ہو ؂

آریہ سماج ظفروال کے سماچار

۱۔ عمارت۔ آریہ سماج مندر کے احاطہ میں دو کمرے اور زیر تعمیر ہیں۔ یہ لالہ ٹھاکر داس جی وکیل بنوا رہے ہیں۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسرا لالہ جمعیت رائے رئیس سیالکوٹ کی طرف سے۔ بیرونی دیوار۔ پھاٹک۔ اور دروازہ شاندار بنوا دینے کا بچن لالہ ایشر داس جی مہاجن لائل پور والے دے گئے ہیں۔ چنانچہ کمروں کے ختم ہوتے ہی وہ بنی شروع ہو جائے گی۔ اس پرکار مندر بالکل مکمل ہو جائے گا ؂

۲۔ دان۔ لالہ رچھپال جی منتری آریہ سماج گوردا سپور نے مندر دیکھنے کے بعد دس روپیہ دان دئے۔ لالہ ایشر داس جی عرائض نویس نے اپنے سپتر عزیز بیج ناتھ کے براہ پر پانچ روپے دان دئے ؂

۳۔ پرچار۔ مہاشہ کیسر چند جی بھجنیک نے ۲۹

۱۰ / ۳۵ تا ۳۱ / ۱۰ / ۳۵ اپنے منوہر بھجنوں دوارہ خوب پرچار کیا۔ پھر ۳ / ۱۱ / ۳۵ کو پنڈت ستیہ دیو جی پدھارے۔ اور ۵ یوم تک ان کے ویاکھیان بلونت ہال میں بڑی بھاری حاضری میں ہوتے رہے +

۴۔ دیپاولی اُتسو۔ ۵ / ۱۱ / ۳۵ کو آریہ سماج مندر میں بڑے بھاری پیمانہ پر ہوا۔ لالہ سیتا رام جی۔ لالہ کشن لال جی۔ مہتہ منشی گوپال جی۔ لالہ بدری لال جی۔ لالہ ایشور داس جی۔ لالہ گوری شنکر جی اور لالہ خوشی رام جی سے کل ۹ روپے دکھشنا موصول ہوئی۔ جو پنڈت ستیہ پال دوارہ سبھا کو بھیج دی گئی ؂ (منتری)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے ؂
سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar & Co. Karachi

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ شبد کی رکھشا کا انگریزی بھاشا کا اسم ورتانت!

ریسرچ لیکھ نمبر ۱
(گزشتہ سے پیوستہ)

لیکھک
گپت راؤ جی آریہ
کراچی

(۵) "آریہ" شبد انگریزی بھاشا کا آتما ہے!

دیدیو اور بھدر پرشو! میرا وشواس ہے۔ کہ جس طرح جیو کے شریر بنا گئنے سے تن مردہ ہو جاتا ہے۔ ٹھیک اسی پرکار یدی "آریہ" شبد کو انگریزی بھاشا سے پرتھک کیا جائے۔ تو انگریزی مر جائے گی۔ ہر بھاشا میں صفت اور فاعل یا اسم ایک آوشیک انگ ہے۔ اب دیکھنا ہے۔ کہ انگریزی بھاشا میں یہ کس طرح بنتے ہیں۔ Concise Oxford Dictionary کہتی ہے۔ کہ :-

انگریزی بھاشا میں اسم اور صفت بنانے کے لئے آرین = Arian شبد انیہ شبدوں کے پیچھے لگایا جاتا ہے۔ یہ شبد اسی کوش انوسار لاطینی زبان کے Arius = ایریُس شبد سے نکلا ہے جس کا ارتھ ہے آریہ۔ اب دیکھئے شبدوں کی بناوٹ میں کس طرح "آریہ" شبد گھسا ہوا ہے :-

سبزی خور = نرامش بھوجی آریہ = Vegitarian = Vegit + Arian
انسانیت سکھلانیوالا آریہ = انسانیت سکھلانیوالا = Humanilarian = Humanit + arian
تثلیث کو ماننے والا = ترگتی پرماتما کا اپاسک آریہ = Trinitarian = Trinit + arian
ہنگری کا باشندہ = ہنگری ملک میں رہنے والا آریہ = Hungarian = Hung + arian
شتایو پرش = سو ورش جینے والا آریہ = Centenarian = Centen + arian
۸۰ برس کی عمر کا انسان = اسی برس جینے والا آریہ = Octogenarian = Octogen + arian
اراضیات کا وکیل = اراضی بانٹنے والا آریہ = Agrarian = Agri + arian
عیسائیت کے ایک فرقہ کا سبھاسد = یونا ئیٹڈ فری چرچ کو ماننے والا آریہ = Presbyterian = Presbyter + arian
پیادہ شخص = پیادہ چلنے والا آریہ = Pedestrian = Pedest + arian +
شہسوار = سواری کرنے والا آریہ = Equestrian = Equest + arian +
قدیم زمانہ کی چیزیں جمع کرنے والا آریہ = Antiquarian = Antique + arian +
صفائی کا انتظام رکھنے والا آریہ = صفائی کا افسر = Sanitarian = Sanit + arian

وغیرہ وغیرہ ....

۲ قدیم لاطینی زبان میں Arium = آریم شبد دوسرے لفظوں کے پیچھے ملانے سے جنس بے جان کے اسم بنا کرتے تھے۔ یہ آریم شبد وید کا आर्यम = آریہ ہی ہے آکسفورڈ ڈکشنری اس لاطینی Arium کو بھی Arius سے ہی نکلا ہوا دکھاتی ہے۔ اس آریم کے جوڑنے سے انگریزی بھاشا کے کئی پرکار کے شبد بنتے ہیں :-
Crematorium ، Sanitorium ، Acquarium ، Auditorium ، وغیرہ وغیرہ +

(نوٹ :- لیکھ بڑھنے کے بھے سے آئندہ شبدارتھ نہیں دیا جائیگا :)

۳ آکسفورڈ ڈکشنری انوسار لاطینی Arius شبد تھوڑے روپ انتر سے Arious بن کر دوسرے شبدوں کو پیچھے سے گانٹھ کر = Compound adjectives مرکب صفتیں بنایا کرتا ہے۔ جیسا کہ Various ، Precarious ، Nefarious وغیرہ وغیرہ :

۴ آکسفورڈ ڈکشنری انوسار رومن شبد Aria = آریہ یا لاطینی شبد ario = آریو سے ہی بنی = Suffixes = پیچھے سے ملنے والی نشانیاں بنی ہیں : Ery یا Ry یہ پچھلے دوسرے شبدوں کے پیچھے مل کر نانا پرکار کے اسم بناتے ہیں۔ جیسا کہ :-
Knavery ، Pottery ، cavalry ، mockery ، وغیرہ وغیرہ :

آریہ بھائیو! دیکھو کس طرح "آریہ" شبد انگریزی بھاشا میں ہر پرکار بدل بدل کر بھرا ہوا ہے +

۵ آکسفورڈ ڈکشنری انوسار کئی شبدوں کے پیچھے ERIE ملانے سے لوگوں کا پیشہ یا کام کرنے کی جگہ کے مفہوم دکھلانے والے اسم بنتے ہیں۔ یہ ERIE شبد بھی رومن شبد ARIA یا لاطینی ario سے نکلے ہوئے ہیں [نوٹ :- سنسکرت کے "آریہ" سے ہی رومن اور لاطینی کے شبد بنے ہیں] ERIE لگانے سے کئی شبد بنتے ہیں :-
Archerie ، Draperie ، Boulangerie وغیرہ وغیرہ :

۶ آکسفورڈ ڈکشنری انوسار جیسے ER یا IER بھی ARIUS = آریہ شبد سے نکلے ہوئے ہیں۔ جب یہ نشانیاں شبدوں کے پیچھے لگتی ہیں۔ تو اکثر فاعل بنا کرتی ہیں۔ جیسا کہ :-
Cricketer ، Borderer ، carpenter ، Butler وغیرہ وغیرہ :
(نوٹ :- جن الفاظ کے آخر میں پہلے ہی E شبد ہے۔ اس کو صرف R شبد ملایا جاتا ہے :- ER

۷ جس پرکار ER لگانے سے اسم بنتے ہیں۔ اسی پرکار OR شبدوں کے پیچھے لگانے سے بھی انگریزی بھاشا کے اسم بنتے ہیں یہ OR بھی اسی آریہ شبد کا اپ بھرنش (بگاڑ) ہے۔ دیکھئے :-
Superior ، Surveyor ، Doctor ، Distributor ، Professor وغیرہ وغیرہ :

۸ پراچین آریہ بھاشا کے آدھار پر انگریزی میں بھی ORY شبد دوسرے شبدوں کے انت میں لگانے سے اسم اور صفت دونو بنتے ہیں۔ آکسفورڈ ڈکشنری انوسار اس ORY شبد کی بھی بنیاد "آریہ" شبد ہی ہے۔ ORY لگانے سے کئی شبد بنتے ہیں :-
Factory ، victory ، Compulsory ، Illusory وغیرہ وغیرہ

۹ انگریزی بھاشا کے کچھ اسم OR کی طرح OUR پیچھے لگانے سے بھی بنتے ہیں۔ یہ OUR بھی "آریہ" شبد سے ہی نکلا ہے۔ اور کئی اسم بناتا ہے :-
Ardour ، Harbour وغیرہ وغیرہ :

۱۰ آکسفورڈ ڈکشنری کے انوسار ARY بھی لاطینی ARIUS = آریہ شبد سے ہی نکلا ہے۔ یہ بھی انیہ شبدوں کو پیچھے سے گانٹھ کر صفت اور اسم بناتا ہے۔ جیسا کہ :-
Arbitrary ، Exemplary ، Centenary وغیرہ وغیرہ +

۱۱ کئی انگریزی شبدوں کے پیچھے EER شبد لگ کر کسی کام یا پیشہ سے تعلق رکھنے والے اسم بنتے ہیں۔ یہ EER بھی آکسفورڈ ڈکشنری انوسار arius = آریہ شبد سے ہی نکلا ہے۔ اور اس سے کئی پرکار کے اسم بنتے ہیں :-
Pioneer ، Engineer وغیرہ وغیرہ +

۱۲ ER ، ARY ، OR کی طرح AR بھی لفظوں کے پیچھے مل کر صفت اور اسم بنایا کرتا ہے۔ یہ AR بھی ARIUS = آریہ شبد کا بگاڑ ہے۔ اور کئی شبد بناتا ہے :-
Scholar ، Altar ، Exemplar ، Regular وغیرہ وغیرہ +

۱۳ "ل" اور "ر" نہ کیول بھارت کی بھاشا میں ادل بدل ہو جاتا ہے۔ پرنتو یورپین بھاشاؤں میں بھی مثلاً انگریزی کا arrival شبد پرانی فرنچ بھاشا کے arriver شبد سے بنا ہے۔ اس پرکار آکسفورڈ ڈکشنری بتاتی ہے۔ کہ AL اور AR بھی آپس میں بدلا کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ AL بھی AR کی طرح "آریہ" شبد کا بگاڑ ہی ہے۔ اس AL کے جڑنے سے کئی اسم و صفت بنتے ہیں :-
Individual ، Cordial ، Dismal وغیرہ وغیرہ

"پرکاش" کے پاٹھکو! مختلف پرکار کے تیرہ درشٹانتوں سے میں نے اپنے منتریہ کا ڈھانچہ کھول کر آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ میں خود زبانِ حال سے تسلیم کر رہی ہوں کہ پراچین کال میں آریہ تہذیب سارے سنسار میں پھیلی ہوئی تھی۔ یہی کارن ہے۔ کہ میرے روم روم میں "آریہ" شبد بسا ہوا ہے۔ اب مجھے ودیشی سمجھتے ہوئے مجھ سے کچھ گھرنا بھی کرتے ہیں پرنتو آریہ کو جس طرح میں نے اپنایا ہے۔ اور اپنے روم روم میں سمایا ہے۔ اُس کا اداہرن آپ کو اور کہیں نہیں مل سکتا۔ میرا وشواس ہے۔ کہ مجھے اپنانے سے ہی آپ "कृण्वन्तो विश्वमार्यम्" کے اصول کو عملی جامہ پہنا سکیں گے۔ اور تمام سنسار میں ویدک دھرم کا ڈنکا بجا سکیں گے :

(ادم شتم)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مادیت اور روحانیت

(از لالہ اندرسین جی وکیل۔ انبالہ)

مادیت اور روحانیت کا سوال ہمیشہ سے دنیا کے سامنے رہا ہے۔ مادیت میں پھنس کر ہمیشہ دنیا دکھ اٹھاتی رہی ہے۔ لوگ پیشیوں میں پھنس کر کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اور لالچ میں ڈوب جاتے ہیں۔ بادشاہ ملک گیری کی ہوس میں جنگ و جدل مچاتے ہیں۔ خود دکھی ہوتے ہیں اور اوروں کو دکھی کرتے ہیں۔ اٹلی کی طرف دیکھو۔ اس کو طاقت کے گھمنڈ نے اور ملک گیری کی ہوس نے کس قدر اندھا کر رکھا ہے۔ کہ دنیا بھر کی قوموں کا سمجھانا بھی نہیں سمجھتا۔ اور بیچارے ابی سینیا پر کمزور جان کر دانت پیس رہا ہے۔ ملک گیری کا تو زمانہ حال میں چاروں طرف راج ہے۔ امریکہ۔ جاپان۔ انگریز۔ جرمن ایک دوسرے سے بازی لے رہے ہیں۔ اور کمزور قوموں کو زبردستی اپنی زیر حکومت کئے ہوئے ہیں۔ مادیت کا چاروں طرف راج نظر آرہا ہے۔ مغربی تہذیب نے مادیت کو پھیلانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ بلکہ مادیت کو ہی وہ تہذیب کے نام سے پکارتے ہیں نازاں ہیں۔ اور کمزور قوموں کے اندر پھیلانا اس کو بڑا احسان اور کار ثواب سمجھتے ہیں۔ مغربی شاعر اور فلاسفر اس کی خوب تعریف کرتے ہیں۔ اور اس کو سفید آدمی کے حصہ ہیں کے نام سے پکارتے ہیں۔

چاروں طرف سے مادیت امنڈی چلی آتی ہے اور اس کو پھیلانے میں آج ہی نئے ڈھنگ کا زور لگایا جا رہا ہے۔ مشرقی تہذیب دن بدن تنزل کی طرف جا رہی ہے۔ لوگوں کے دماغ سے دھرما دھیان اٹھتے چلے جاتے ہیں۔ اور اندھ پرستی نے ادھم مچایا ہوا ہے۔ روحانیت کم ہو رہی ہے۔ زندگی کی رنگ رلیاں اور عیش پرستی پسند کی جاتی ہے۔ آنے والی زندگی کا مخول اڑایا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کسی کو کیا خبر کہ آخرت بھی کوئی شے ہے۔ نہ مر کر ابھی کوئی واپس آیا۔ نہ آخرت کی خبر دی۔ سیدھی سادی زندگی کی کوئی توجہ نہیں۔ سادگی اور بے تکلفی منزلیں بن گئی ہیں۔ گھر گھر میں جھگڑے ہیں۔ بھائی بھائی ماں بیٹے۔ بیٹا باپ اور خاوند بیوی میں نہ صرف دیوانی بلکہ فوجداری مقدمات ہوتے ہیں۔ زمانہ حسنگی اور نا اتفاقی دن بدن زیادہ ہی ہوتی جا رہی ہے۔ ایسی حالت میں آؤ ذرا دیکھیں کہ قدیم زمانہ کے ہندو شاستر کیا فرماتے ہیں۔

اپنی آپنشد سب سے پراچین ہے۔ اور خود وید منتروں کا ایک حصہ ہے۔ اس کے اندر مادیت اور روحانیت پر نہایت گہرا وچار موجود ہے۔ جو کہ پیاسی آتماؤں کی پیاس بجھانے والا اور دکھی ہردیوں کو شانتی دینے والا ہے۔ اس کے منتر ۱۲۔ ۱۳۔ اور ۱۴ میں لکھا ہے کہ وہ لوگ سخت اندھیرے میں پڑتے ہیں۔ جو محض مادیت کی پرستش کرتے ہیں۔ اور وہ اس سے بھی زیادہ اندھیرے میں پڑتے ہیں۔ جو محض روحانیت کی ہی پرستش کرتے ہیں۔ مادیت کا اور ہی پھل ہے۔ اور روحانیت کا اور۔ ہم نے یہ ان عالموں سے سنا ہے۔ جنہوں نے اس کی ویاکھیا کی ہے۔ جو لوگ مادیت اور روحانیت دونوں کا ساتھ ساتھ گیان رکھتے ہیں۔ وہ مادیت سے مرتیو کو تر جاتے ہیں۔ اور روحانیت سے امرت کو حاصل کر لیتے ہیں۔

مادیت اور روحانیت پر یہ منتر فیصلہ کن ہیں۔ ان سے بہتر تعلیم اس مضمون پر ہم کو اور کہیں نہ ملے گی۔ ان سے ہر ایک کی مناسب قدر و منزلت اور ہر ایک کی حد ظاہر کر دی گئی ہے۔ دونوں ناکارہ ایک بھی نہیں۔ بلکہ ہر ایک اپنا اپنا فائدہ رکھتی ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے سوالات ان سے حل ہو جاتے ہیں۔ جن کو سمجھ کر کچھ شک نہیں رہتا۔ کہ انسانی زندگی اپنے مقصد کے پانے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

مادیت اسی حد تک ضروری ہے جس حد تک یہ ہماری مرتیو سے رکھشا کرتی ہے۔ کھانا پینا۔ کپڑا پہننا۔ رہن سہن کے لئے مکان کا ہونا لازمی ہے۔ نسل بڑھانے کے لئے شادی بھی ضروری ہے۔ اور ضروریات زندگی مہیا کرنے کے لئے پیشہ بھی ضروری ہے۔ ان کو تیاگ کر مرتیو کے منہ میں جانا لازمی ہے۔ اور ان کو حد سے بڑھا کر ہم دکھوں میں پھنستے ہیں۔ کھانا پینا ترک کر کے فاقہ کشی کی زندگی سے انسان جسمانی صحت کو کھو بیٹھے گا۔ اور طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو جائے گا۔ صحت کے لئے غذا سب کے لئے لازمی ہے۔ مگر گوشت خوری یا منشیات جائز نہیں۔ یہ مرتیو سے بچانے کے لئے لازمی نہیں۔ نہ ہی بڑے بڑے رنگین کھانے اور مرغن غذائیں ہم کو مرتیو سے بچانے کے لئے ضروری ہیں۔ ننگے رہنا نہایت برا فعل ہے۔ ننگوں کی کبھی تعریف نہیں ہونی چاہئے۔ اس سے بداخلاقی اور بدچلنی پھیلتی ہے۔ یوروپ میں ننگوں کی سوسائٹیاں قانوناً اور حکماً بند کر دی گئی ہیں کیونکہ یہ سوسائٹی مرتیو کی طرف لے جانے والا فعل ہے۔ بدن پر کپڑا ضرور ہونا چاہئے۔ کیونکہ روشن ضمیر جب اور طبعی کا ثبوت دینا چاہئے۔ مگر ریشمی یا دیگر قیمتی کپڑے زیب تن کرنے کی ضرورت نہیں نہ ہی ولایتی کپڑا پہننا چاہئے۔ نہ ہی فیشن پرستی میں پھنسنا چاہئے۔ رہن سہن کے لئے ہزاروں لاکھوں کے بڑے بڑے محل ماڑیاں بنانے کی ضرورت نہیں۔ جھونپڑی بنا کر بھی انسان اپنا گزارہ کر سکتا ہے۔ مرتیو سے بچ سکتا ہے۔ ان میں اپنے دھن کا ویسر بھڑف ناش نہیں کرنا چاہئے۔ پیشہ بھی انسان کو مرتیو سے بچاتا ہے۔ فقیری کی زندگی ایک لعنت کی زندگی ہے۔ اپنے ہاتھوں کی کمائی سے ہی انسان کو گزارہ کرنا چاہئے۔ ہندوستان میں ۵۵ لاکھ فقیر سوسائٹی کو مرتیو کی طرف لے جانے والے ہیں۔ فقیری کوئی اچھی بات نہیں۔ مگر کمائی بھی انسان اتنی ہی کرے کہ خاطر خواہ گزارہ ہو جائے۔ اگر محض دھن اکٹھا کرنے میں ہی لگ جائے گا۔ تو ضرور حد سے تجاوز کر کے مادیت کے اندھیرے میں گرے گا۔ خیال کرو یوروپ اور امریکہ کی کیپٹل (دھن) کے پہاڑوں کی طرف۔ ایک سے ایک بڑھ کر دھناڈ ہیں۔ کروڑپتیوں اور اربپتیوں کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ مگر کیا وہ سکھی ہیں؟ نہیں۔ جتنے زیادہ دھنوان ہیں۔ اتنے ہی زیادہ مادیت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور دنیا کو دکھی کئے ہوئے ہیں۔ دھن کے اکٹھا ہو جانے سے انسان عیش پرستی اور نفس پرستی کے سامانوں کی طرف جھک پڑتا ہے۔ اور آخر کو ناش ہو جاتا ہے۔ فیشن پرستی آ جاتی ہے۔ اور دھن کو فضول ضائع کرنا پڑتا ہے۔ دیکھو آج کل طالب علموں کی فیشن پرستی والدین کو کس قدر دکھی کر رہی ہے۔ اکثر روپیہ وشے بھوگ کے سامان اکٹھے کرنے میں ضائع جاتا ہے۔ غرضیکہ جس قدر برائیاں اور خرابیاں سوسائٹی میں ہیں یا انسانی چال چلن میں ہیں۔ وہ اسی سے بڑی ہیں۔ کہ وہ مرتیو کی طرف لے جانے والی ہیں۔ جس قدر نیکیاں ہیں وہ زندگی کی طرف لیجاتی ہیں۔ صنعت اور حرفت کی ترقی کے یہ منتر خلاف نہیں۔ سوسائٹی جیسی اس قدر ترقی ضرور ہونی چاہئے۔ جس سے سب کے سب روزگار پر لگے رہیں۔ اور کوئی بھی بیکار نہ رہے۔ بیکاروں کا مرتیو کے منہ میں جانا ضروری ہے۔ غریبی اور بیکاری یہ مرتیو کے دکھ ہیں۔ افلاس سے انسان اپنے دھارمک فرائض بھی پورے کرنے میں اسمرتھ ہو جاتا ہے۔ مگر دان اور تپ کے لئے دھن کا خرچ کسی قدر ضروری ہے۔ اس لئے ضرور انسان کو پیشہ ورتا اور کوئی ہنر وغیرہ سیکھ کر اپنی روزی کمانی چاہئے۔ سوسائٹی کو زندہ رکھنے کی خاطر ہی تمام سوشل سدھار وجود میں ہونے لازمی ہیں۔ ورن آشرم دھرم بھی لازمی ہے۔ گورنمنٹ درسگاہیں۔ ہسپتال۔ یتیم خانے۔ ودھوا آشرم۔ دھرم شالائیں۔ کنوئیں اور تالاب وغیرہ رفاہ عام کے کام سب ضروری ہیں۔ شہروں کا میونسپل نظام ہم کو مرتیو سے بچانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ان تمام باتوں میں ہم کو مرتیو سے بچنے کے لئے مادیت کا سہارا لینا ضروری ہے۔ ایسا سہارا دنیا سلسلہ سے لیتی چلی آتی رہی ہے۔ اور سدا ایسے لیتی چلی جائے گی۔ ان کے بغیر کسی سوسائٹی کا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ زندہ رہ سکتی ہے۔ خیال کرو۔ اگر ریلوے ورکشاپ بند کر دئے جائیں۔ تو لاکھوں بیکار ہو جاویں۔ اور مرتیو کی طرف چل پڑیں۔ اس لئے مادیت کو چھوڑ کر ہم کبھی سکھی نہیں ہو سکتے۔

ہم مادیت کو جائز حد تک استعمال کر کے مرتیو سے ضرور پار ہو جاتے ہیں۔ مگر کیا اسی پر اکتفا کر سکتے ہیں؟ یہ منتر بتلاتے ہیں کہ ہرگز نہیں۔ اگر امرت کو پانا چاہتے ہو۔ تو روحانیت میں قدم رکھو تمہارا اندر آتما ہے۔ اور آتما کی شانتی نہیں ہو سکتی۔ جب تک امرت کو روحانیت سے حاصل نہ کریں۔ روحانیت کے سادھن بھی ہم کو اختیار کرنے دھارمک ودیا۔ دھارمک کرم۔ فرائض کی پورتی ست سنگ۔ یوگ ودیا اور اپنے شاستروں کا سوادھیائے غرضیکہ جملہ دھارمک سادھن پورا کرنے چاہئیں۔ دھارمک سبھا سوسائٹیوں میں حصہ لینا اور دھارمک تہواروں کو منانا چاہئے۔ یہی ہمارا اندر دھارمک جیون آ سکتا ہے۔ یوگ ودیا کو ایسا سدھ کرنا چاہئے۔ جس سے ہم کو وہ منتر اپنی اپنشد کے علاوہ اور بھی کرائیں۔ جنہیں لکھا ہے کہ جب تمام بھوت آتما ہی گیانی کے لئے ہو جاتے ہیں۔ تو اس کو کہاں موہ رہ سکتا ہے؟ اور کہاں شوک؟ بیرانچ رشی کلیان میں جو سوروپ ہے میں اس کو دیکھوں۔ جو وہ ایسا پرش ہے۔ وہ میں ہوں۔ پرماتما کرے کہ ہم ان دونوں یعنی مادیت اور روحانیت کو ٹھیک ٹھیک سمجھتے ہوئے کلیان کو حاصل کریں۔ یوروپ اور امریکہ اس لئے دکھی ہیں۔ کہ وہ روحانیت کو تلانجلی دے بیٹھے ہیں اور ہندوستان اس لئے غلام بنا۔ کہ وہ مادیت کو چھوڑ کر نرا روحانیت کی طرف چل پڑا۔ اب ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ یوروپ و امریکہ

قصور

عرف

مغربیت کا رنگ

از منشی علاؤ الپوری

—o-(۵)-o—

...کی تسلی کے لئے سچیندر نے سینما جانے کے لئے مجبور کیا۔ وہ جانا تو نہ چاہتی تھی۔ اور ابھی سچیندر کا کہا وہ ٹالنا نہ چاہتی تھی۔ اگر اس کا یہ کہنا مانتی۔ تو اس کا پرسانِ حال ہی کون تھا؟ —

دو سینما میں بیٹھے تھے۔ کھیل تھا "عورت کا پیار"

ایک حاکم ایک غریب حسینہ کی محبت کو زبردستی خریدنا چاہتا تھا۔ جبکہ وہ کسی دوسرے ہی نوجوان سے محبت کرتی تھی۔ جو اسی حاکم کے ماتحت ایک خوبصورت نوجوان سپہ سالار تھا۔

صوفیہ کو زبردستی لایا گیا تھا۔ اس کی طبیعت پریشان تھی۔ اور خیالات منتشر۔ وہ اس طرف بالکل توجہ نہ دے رہی تھی۔ اس کے دل میں رہ رہ کر یہ خیال اٹھتا تھا کہ میرا نے گا کیا؟ وہ اپنے مستقبل پر غور کر رہی تھی۔ اس قدر خیالات میں محو تھی۔ کہ اسے علم تک نہ تھا کہ سکرین پر کیا ہو رہا ہے۔

جب ہال میں لائٹ ہوئی۔ تو سچیندر نے صوفیہ کو بالکل بے خود پایا۔ اس نے پریم سے کہا "صوفیہ کس بات کا غم کرتی ہو؟ کیسا عمدہ کھیل ہے — تم بالکل غور نہیں کر رہی ہو"

"میں ایک اور ہی کھیل دیکھ رہی ہوں — بہت غور کے ساتھ" +

"وہ کون سا؟"

"اپنی آئندہ زندگی کا — مجھے نہیں سوجھتا کہ اس کا کیا بنے گا؟"

"اس کی تم چنتا مت کرو — اسے میں Direct کروں گا" +

"یعنی"

"تمہاری چنتاؤں کا انت"

یہ کہہ کر اس نے فرطِ محبت سے اسے گلے سے لگا لیا۔

"لیکن"

"لیکن کیا صوفیہ"

"تم مجھے چھوڑ تو نہ دو گے؟"

"کیسی باتیں کرتی ہو؟ ہاں مجھے شک ہے کہ تم دھن دولت پر ریجھ نہ جاؤ۔ اور مجھے بھول جاؤ" +

"یہ نہیں ہو سکتا پیارے! دنیا بھر کی دولت تمہارے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ تمہاری لونڈی ہونا ہی میری سب سے بڑی مسرت ہے۔ تمہاری جھونپڑی میں مجھ بچارن کا مندر ہے۔ اور تم اس کے قابلِ پرستش دیو"

"لیکن میں یہ خوب سمجھتا ہوں۔ کہ تمہارے پتا تمہاری شادی مجھ سے ہرگز نہ کریں گے" +

"یہی میں سوچتی ہوں" +

"لیکن میری بات مانو گی؟"

"کیا؟"

"جہاں میں تمہیں لے جانا چاہتا ہوں وہاں چلو گی؟"

"کہاں چلنے کا ارادہ ہے؟"

"وہاں جہاں میری دنیا ہے — جہاں سکھ ہے۔ دکھ نہیں — اس دنیا سے بالکل علیحدہ۔ جو میں نے تمہاری رہائش کے لئے بنائی ہے۔ بڑے شوق اور اپنا سے۔ جبر وہاں چلیں۔ بھاگ چلیں اس دنیا سے وہاں پہنچ جائیں ہم دونوں"

"شو ختم ہونے سے پہلے ہی دونو نے تانگہ کا رخ سٹیشن کی طرف کیا۔ انہوں نے بمبئی چلنے کا ارادہ کر لیا تھا۔

—o-(۶)-o—

جب ان کے فرار ہونے کی خبر محلہ والوں نے سنی۔ تو انہیں کوئی حیرت نہ ہوئی۔ بڑھیا نے جو بات کہی تھی۔ وہ پوری ہو گئی۔ اب وکیل صاحب کا نشہ ہرن ہوا۔ فکر دامنگیر ہوئی۔ انہوں نے دل میں سوچا۔ "قصور میرا ہی ہے۔ میں نے ہی اس کی طرف بالکل توجہ نہ دی تھی... اس بے پرسانِ حال کون تھا۔ اگر میں اس کی ہر تکلیف کی طرف دھیان دیتا۔ دلجوئی کرتا۔ تو ممکن تھا۔ کہ یہ سانحہ ظہور پذیر نہ ہوتا۔ لیکن فکر تو یہ تھی کہ اب کیا ہو سکتا تھا۔ تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ لیکن کیا سچیندر اس قدر کمینہ تھا۔ کہ اس کو بھگا لے جانے پر مجبور کر بیٹھا۔ یا کہ صوفیہ ہی اس گھر سے نالاں تھی۔ وہ کسی کے دامنِ عاقبت میں سر چھپانا چاہتی تھی۔ وہ سکھ کی تلاش میں تھی۔ شاید کہ اسے اسی فعل میں خوشی نظر آتی ہو۔ اگر اس نے اپنی زندگی کی خوشی کو اس میں پنہاں سمجھ کر یہ فعل کیا ہے۔ تو ایک لحاظ سے اس نے برا نہیں کیا۔ لیکن دنیا — ہاں ظاہری دنیا کی نظروں میں یہ فعل انتہائی درجہ کا قابلِ مذمت ہے۔ اگر اسے اس کے ساتھ ڈوب مرنا تھا تو صاف کیوں نہ کہہ دیا۔ کہہ کیسے دیتی۔ شرم بھی تو کوئی چیز ہے۔ اور پھر کیا میں انہیں ملنے کی یا شادی کی اجازت دے سکتا تھا؟ اس نے جو کیا۔ ٹھیک سمجھ کر کیا ہے یہ سب میرا اپنا قصور ہے میں نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ اس کی شادی کر دی ہوتی۔ تو یہ دن دیکھنا نصیب کیوں ہوتا؟ اس کے دماغ میں اس طرح کے طرح طرح کے خیالات چکر لگا رہے تھے۔ کبھی اسے اپنا قصور نظر آتا۔ کبھی صوفیہ کا۔ اور کبھی سچیندر کا — لیکن قصور کس کا تھا؟ اسے اپنا ہی معلوم دیتا تھا۔

وکیل صاحب جب اس بات کو دماغ میں لاتے۔ کہ جہاں جاؤں گا۔ یہی باتیں ہوں گی۔ بے عزتی۔ رسوائی آہ! اس نے مجھے کہیں کا نہ رہنے دیا۔ بڑے بڑے حکام تو کیا۔ معمولی سائلوں کی نظروں میں بھی مجھے گرا دیا۔

آمدنی تو نہ اپنی غفلت یا بیوی کی محبت کی وجہ سے کچھ پہلے ہی دھکا لگ چکا تھا۔ لیکن اس سانحہ سے رہی سہی آمدنی اور عزت بھی جاتی رہی۔ انہیں غصہ آتا تھا۔ تو سچیندر پر۔ انہیں خیال تک نہ تھا۔ کہ وہ اس قدر گرا ہوا اور نمک حرام ثابت ہو گا۔ کیا اسی واسطے سانپ کو گھر میں پال رکھا تھا۔ کہ جس نے دودھ پلایا۔ اسے ہی ڈس لے۔

لیکن جب صوفیہ کی مجبوری کی طرف دھیان دیتا۔ تو اسے اپنا ہی قصور نظر آتا۔ صوفیہ اس کی نگاہوں میں بالکل بے گناہ تھی۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ اگر وہ اس کے سامنے ہوتی۔ تو اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا۔ لیکن دوسرے ہی پل سچیندر اسے ایک راکھشس معلوم دیتا تھا۔ جو اس کی تباہی کا واحد باعث تھا — "اس نے میری زندگی تلخ کر دی۔ مجھے کہیں کا نہ رہنے دیا۔ میں اب جینا نہیں چاہتا ہوں" — وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا +

—o-(۷)-o—

مصیبت اکیلی نہیں آتی۔ اس واقعہ کے تیسرے ہی روز ان کی بیماری بیوی کے بچہ پیدا ہوا۔ اسی تکلیف سے وہ اس دنیا سے کوچ کر گئی — اور ساتھ ہی بچہ بھی زندہ نہ رہ سکا...

وکیل صاحب کا کوئی پتہ نہیں۔ کہاں چلے گئے۔ انہیں آج تک کسی نے نہیں دیکھا۔ کسی کا خیال تھا۔ کہ وہ سادھو ہو گئے۔ اور کسی کو ان کی موت کا شک ہو رہا تھا۔

سچیندر اور صوفیہ اب اسی مکان میں رہتے تھے۔ کوئی ان سے بولتا نہیں۔ لیکن انہیں اس بات کی پروا نہیں —

ایک دن سچیندر اور صوفیہ آریہ سماج مندر میں لیکچر سننے گئے — سادھو کہہ رہا تھا۔

"آج ہماری بہو بیٹیوں کو بھگا لے جانے اور بہتر لنٹ کرنے کے واقعات عموماً دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ سب قصور ہمارا ہے۔ اور اس تہذیب کا جسے پاکر انہیں اس قدر آزاد پھرنے کا موقع ملتا ہے۔"

سچیندر کو شک ہو رہا تھا۔ کہ کہیں یہ سادھو وکیل صاحب ہی نہیں — اس نے ان کے الفاظ کو سن کر دانتوں تلے انگلی دبائی "قصور میرا" اس نے آہستہ سے کہا۔

اس دن سے سچیندر نے سب کچھ تیاگ دیا ہے — اور ایشور بھگتی کی طرف مائل ہو گیا ہے۔ اور اکثر تہذیبِ مغرب اور موجودہ طریقہ تعلیم کے خلاف پرچار کیا کرتا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔
(مینجر)

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے

پھر آپ کتنے زندگی کس راہ پر چلا دیں گے؟

آپ جملہ رموزِ زندگی معلوم کرنے کے لئے

راہ راست حاصل کرنے کے لئے

ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے

اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے

آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں

وید شاستری جامنگر۔ کاٹھیاواڑ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہندوستان کی تجارت درآمد و برآمد کا گوشوارہ

بھارت ورش میں جرکرمنی اور سلپ جات وردیہ اسپنج ہوتے ہیں - ان میں ادھیکانش کی کھپت اس دیش میں ہی ہو جاتی ہے کھینی سے آمپن ہونے والی چیزوں میں جو مفضول بچ جاتی ہیں - ان کا سسنسار کے بھن بھن دیشوں کو چالان کیا جاتا ہے - پرادھین ہونے کے کارن بھارت کو پرتی ورش انڈیا آفس کا خرچ ودیشی رن کا سود ملکی اور فوجی کرمچاریوں کی پنشن بھارت سمٹ ودیشی بنک - بیمہ کمپنی کل کارخانہ تتھا جہازی کمپنیوں کے لابھ - ودیشوں میں بھارتیہ جہازوں کے پڑھنے کا خرچ انیادی مدوں میں ۷۰ - ۷۵ کروڑ روپے ودیش بھیجنے پڑتے ہیں - اس کے لئے یہ آوشک ہے کہ بھارت میں پرتی ورش جتنے مولیہ کی چیزیں آتی ہیں - اس کی اپیکھشا ستر پچھتر کروڑ روپے ادھک مولیہ کی چیزیں بھارت سے باہر بھیجی جائیں - ایسا نہیں ہونے پر یا تو بھارت کو سونا بھیج کر اتھوا ودیشوں سے رن لے کر اس دیش کو پورا کرنا پڑتا ہے ۔

بھارت سے جو مال ودیش بھیجے جاتے ہیں - ان کے پردھان خریدار نمن لکھت دیش ہیں :-

سن ۱۹۳۴ء کی یکم اپریل سے لے کر سن ۱۹۳۵ء کی ۳۱ مارچ تک بھارت سے کل ۱۵۱ کروڑ ۲۴ لاکھ روپے کے مولیہ کا مال باہر بھیجا گیا جس میں آگے پردھان خریدار دیشوں کا حصہ اس پرکار ہے :-

روپے	دیش
۴۲۵۲۷۶۸۵۶	انگلینڈ
۲۲۱۴۳۱۸۳۲	جاپان
۱۲۸۷۴۳۹۴۹	امریکہ
۶۹۸۵۲۳۹۷	جرمنی
۶۳۷۴۱۰۶۵	سیلون
۵۷۳۲۰۷۲۴	اٹلی
۵۲۵۷۲۲۳۶	فرانس
۴۲۳۴۳۴۴۳	بلجیم

روپے	دیش
۳۳۳۰۹۱۵۶	مصر
۳۲۵۱۰۲۰۶	ملایا
۲۶۱۳۶۶۲۷	چین
۲۷۱۲۳۸۳۱	آسٹریلیا
۲۵۲۶۱۰۲۳	ہانگ کانگ
۱۶۲۷۷۲۲۴	کنیڈا
۱۴۲۴۵۵۹۳	دکھشنی افریقہ
۱۳۸۳۹۶۱۰	سپین
۱۱۴۷۴۵۳۰	سیام

ان ۱۷ دیشوں کے سوائے اور سب دیشوں نے ایک کروڑ سے کم مولیہ کا مال آلوچیہ ورش میں خریدا ہے - اوپر کے گوشوارہ میں بھارتیہ مال کا سب سے بڑا خریدار انگلینڈ ہے - اور اس کے بعد جاپان - امریکہ اور جرمنی آدی کا نمبر ہے - کنتو اس کے ساتھ ہی اب یہ بھی دیکھنا ہے کہ کس نے اپنا کتنا مال بھارت میں بیچا - کیونکہ یہ سب جس انوپات میں اپنا مال بھارت میں بیچتے ہیں - اسی انوپات میں یدی بھارتیہ مال خریدیں - تبھی ان کے ساتھ بھارت کا بیوپاری سمبندھ لابھ جنک ہو سکتا ہے - اب یہاں یہ بتایا جاتا ہے - کہ انکت ۱۷ دیشوں نے کتنے کتنے روپوں کا مال بھارت میں بیچا :

روپے	دیش
۵۳۷۴۷۸۲۷	انگلینڈ
۲۰۷۹۹۴۲۹۵	جاپان
۸۳۹۷۲۲۳۸	امریکہ
۱۰۱۲۴۸۴۱۵	جرمنی
۱۲۵۵۷۹۷۷	سیلون
۳۰۱۴۳۳۶۸	اٹلی
۱۵۲۹۲۸۸۶	فرانس
۲۱۶۱۵۱۶۳	بلجیم
۳۱۱۷۱۲۰۴	ملایا
۲۰۵۱۱۹۳۸	چین
۹۶۹۸۸۲۴	آسٹریلیا
۱۲۹۲۲۳۳۲	ہالینڈ
۹۱۴۳۶۷۱	کنیڈا
۲۵۳۲۸۸۲	دکھشنی افریقہ
۲۴۰۷۷۷۳	سپین
۱۹۳۷۸۹۸۸	سیام

ایک مصر کو چھوڑ باقی ۱۶ دیشوں کا حساب دیا گیا ہے - ان ۱۶ دیشوں کی آمدنی اور رفتنی کا حساب ملا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ انگلینڈ جرمنی اور سیام نے بھارت ورش سے جتنے روپے کا مال خریدا - اس کی اپیکھشا ادھک روپے کا مال اس دیش میں بیچا - باقی سب دیشوں نے بھارت سے جتنے روپے کا مال خریدا ہے - اس کی اپیکھشا کم روپے کا مال اس دیش میں بیچا ہے - انگلینڈ نے بھارت سے جتنے روپے کا مال خریدا [illegible]

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسام بنگال	آسامی بنگالی طلسمی زیا خزانہ کرامات	نیپال بھوٹان

یہ عجیب کتاب ناگری میں تیری آب و تاب سے نکل چکی ہے اور اردو میں ماہ نومبر تک شائع ہو جاویگی - خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں - آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرا لیں - یہ معمولی کتاب نہیں ہے اس میں آسام بنگال نیپال - بھوٹان وغیرہ کے ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے - علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ (بنگال) اور نیپال کی ترائی میں جادو اور ٹونہ کرنے کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے شیشہ کی طرح روشن کر دیئے گئے ہیں - جن سے آپکو تعجب ہی نہیں - بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا - اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے جسکو ایک پورے سدھ مہاتما مقبول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے - اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے روح رواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم سر آشوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا - یہ کتاب نہیں بلکہ بھارت کے قابل تعظیم پوجیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز فن کا خزانہ ہزاروں انسانوں جیوانوں کو موت کے منہ سے بچانیوالی - نامردوں کو مرد بے اولادوں کو اولاد و بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے - آج سینکڑوں باجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں - کتاب ہذا کا ہر ایک جٹکلہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے - ہم گارنٹی کرتے ہیں - کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی - اسپر بھی اگر آپکو ناپسند ہو - تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں - اس سے بڑھکر سچائی اور کیا گارنٹی ہو سکتی ہے ؟ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے موت مرنیوالے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں - جس کے پاس یہ کتاب ہوگی - سمجھ لیں - کہ دس بیس کوس تک ہر ایک زبان پر اسکا نام ہوگا - قیمت اردو ناگری ایڈیشن مع محصول ڈاک ۲ اور خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۲/۱ زائد ہوں گے - تقریباً ... صفحات ہیں - جو صاحب کتاب کے شائع ہونے سے پہلے یعنی نومبر تک جو آرڈر بھیجدیں گے - انکو چوتھائی قیمت کی رعایت ملیگی - یعنی ۲ جائیں گے - اور مجلد کے ۲/۱۲ اور جو بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں گے - انکو محصولڈاک بھی معاف ہوگا - کیونکہ ہم نے رعایت کے لئے لکھنے کی تکلیف اٹھائی ہیں - پتہ - انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرس شیلانگ (آسام)

Indian Stores (5) G. merchant & Bankers, Shillong (Assam)

آریہ ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک مترجو سمبندھ سیجر ترودھ آریہ تتھا سنسکرت کے ودوان اور رنگین ہیں - ذات پات کو توڑ کر گن کرم سوبھاو انوسار ودواہ سمبندھ کرنا چاہتے ہیں - آیو ۳۳ برس کی ہے - اوواہت ہیں - ان کے لئے یوگیہ کنیا کی آوشیکتا ہے - جو سوسندر سوشیل شکشت و ہب وتی تتھا گرہ کاریوں میں کشل ہو آیو ۱۸-۲۷ کے لگ بھگ ہو جس کنیا نے کہیں باہر نہ جا کر نا بنا کی سرکشا میں شکشا پائی ہو اسکو ترجیح دیجاویگی - خط و کتابت کا پتہ :- وشمبھر جیت آیورویداچاریہ - پرکاش اوشدھالیہ متصل بڑے سٹیشن - اجمیر

ور کی ضرورت

ایک آریہ کلین کالستھ پریوار کی ۱۶ ورشیہ پڑھی لکھی سوشکھشت سندر اور گرہ کاریہ میں چتر کنیا کے لئے آریہ ور کی آوشیکتا ہے - جو برسر روزگار یا اور معزز گھرانہ سے تعلق رکھتا ہو - ذات پات کا کوئی خیال نہیں (نوٹ) خط و کتابت ہندی یا انگریزی میں کریں - مفصل حالات کے لئے "رگھو" معرفت منتری پنڈت رام سہائے جی آریہ ہیڈ ماسٹر پورٹ سوپ فیکٹری - ۱۰ - مارٹیا بازار انڈس (مالوہ) کو لکھیں

ور کی ضرورت

ایک سوشکشت - سشیل - گرہ کاریہ اور سلائی کے کاریہ میں چتر آریہ کنیا کے لئے ایک کالج سٹوڈنٹ یا برسر روزگار جاٹ ور کی ضرورت ہے - اضلاع جالندھر - ہوشیارپور اور لدھیانہ کو ترجیح دی جائے گی - خط و کتابت کا پتہ :-

Mathra Dass 173 Suburban Road P.O. Ahlone Rangoon

اگروال ور کیلئے اگروال کنیا کی ضرورت

ایک ۳۲ سالہ بانسل گوتر اگروال ورگیہ ور کے لئے جس کی پہلی استری کا دیہانت ۱۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہو چکا ہے اور ساتھ ہی ان سے ایک لڑکا موجود ہے - ۱۶/۱۷ سالہ کنواری کنیا یا بال ودھوا (بغیر اولاد کے) کی ضرورت ہے - لڑکا معقول آمدنی اور کافی جائداد کا مالک ہے نیز ایک ساہوکار ملازمت پیشہ اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھنے کے علاوہ نیک چلن - خوبصورت تعلیم یافتہ اور دردھ آریہ سماجی (ممبر انترنگ سبھا) ہے

خط و کتابت کا پتہ :-

بالمکند منتری آریہ سماج نابھہ - ریاست نابھہ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

محاذِ جنگ کی ڈائری!

کسی قسم کے باقاعدہ اعلانِ جنگ کے بغیر ماہ اکتوبر سے ابی سینیا کے علاقہ میں اٹلی کی افواج نے جارحانہ پیش قدمی جاری کر رکھی ہے۔ لیگ بظاہر تو اٹلی کی کارروائی سے بیزار ہے۔ لیکن اس کی طرف سے ابھی تک ابی سینیا کی مدد کے لئے کوئی عملی کارروائی عمل میں نہیں آئی۔ چونکہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ناظرین پرکاش اسکے بارے میں اس جنگ کی ہفتہ وار ڈائری سے مطلع رہیں۔ اس لئے آئندہ ہر ہفتہ محاذِ جنگ کے حالات "پرکاش" میں ہم شائع کرتے رہیں گے۔ (ایڈیٹر)

ہرار ۵ر نومبر۔ اطالوی ہوائی جہازوں نے گورا ہائی کے مقبوضہ پر زبردست بم باری کی +

عشارہ ۵ر نومبر۔ اطالوی دستے اُس لائن کے جو اگولا اور سلوواری کی طرف جاتی ہے۔ تمام راستہ پر قابض ہو گئے ہیں۔ اور اُنہوں نے دویز باگھی۔ ہوسین اور اگامے کے شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

مصر سے اطالویوں کا اخراج :-

اطالوی قونصل متعینہ قاہرہ نے چند اطالویوں کے اخراج کا حکم دے دیا ہے۔ سکندریہ میں ہے کے قریب اطالوی مزدور اور انجینئر ملازمت سے برطرف کر دئے گئے ہیں۔

میکالے کے قریب جنگ :-

عدیس ابابا۔ ۴ر نومبر۔ ابریجیریا کے فوجی جرنیل گراسیپیچ اگلے کے زیر کمان اطالوی فوج گزشتہ شام کو ادیجی گرائے کی طرف سے میکالے میں داخل ہو گئی ہے۔ لیکن ابی سینیا کی افواج نے شبخون مار کر اُن کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا۔

گورا ہائی پر بم باری :-

جنوبی محاذ کی طرف گورا ہائی پر اطالوی ہوائی جہازوں نے گزشتہ شب شدید بم باری کی۔ برلا سے مزید فوجی دستے گورا ہائی پہنچ رہے ہیں۔

ایک اور حبشی سردار کی بغاوت :-

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جنوبی ڈنکل کے سلطان یجیئے نے شہنشاہ ابی سینیا کے عام ج کے حکم کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اس ... دن سپاہی اٹلی کی فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں۔

ایک ابی سینین نمائندہ کا ایثار :-

ابی سینیا کے نمائندہ مقیم جنیوا نے شہنشاہ ابی سینیا اور دیگر سرکردہ اشخاص کے روبرو ہزاروں فرانک کے نوٹ جو اس نے پیرس میں بچا لئے تھے۔ اپنی جیب سے نکال کر اسلحہ جات خریدنے کے لئے شاہی خزانہ میں دے دئے۔

موسا علی کے گرداگرد جنگ :-

موسا علی کے اردگرد ابی سینیا کی افواج کی نقل وحرکت جاری ہے۔ امانی کی دلدلوں سے سرگرم جنگ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

موسولینی کی برطانوی سفیر سے ملاقات :-

روما۔ ۵ر نومبر۔ موسولینی اور برطانوی سفیر ڈرمنڈ میں پھر ملاقات ہوئی۔

سپین کے قریب جنگ :-

عشارہ۔ ۴ر نومبر۔ علاقہ سپین کے جنوب مغرب میں دونوں افواج میں زبردست مقابلہ ہوا جس میں سنگینوں سے دست بدست گھمسان کی لڑائی ہوئی۔

جرمنی کا لیگ سے تعاون :-

جنیوا۔ ۶ر نومبر۔ جرمنی کے نمائندہ نے لیگ سکریٹری کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ اس حد تک لیگ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہے کہ وہ اٹلی کے ساتھ اس سے زیادہ تجارت نہیں کرے گا۔ جتنی کہ عام صورتِ حالات میں ہوتی ہے۔

مصر کی دھمکی :-

قاہرہ۔ ۴ر نومبر۔ اطالوی وزیر نے نسیم پاشا سے ملاقات کی۔ اور تعزیری کارروائی کے حق میں مصر کے اعلان کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ اور کہا۔ کہ اٹلی مصر کے اس سلوک کو ہمیشہ یاد رکھے گا +

ڈولوں کے علاقہ میں بم باری :-

اطلاع ملی ہے کہ اطالوی جہاز والوں کے نزدیک بم باری کر رہے ہیں۔ اور ایک زبردست اطالوی ہوائی بیڑا ضلع ڈولوں کے علاقہ پر پرواز کر رہا ہے۔

۱۸ نمائندوں کی کمیٹی کی تصدیق :-

جنیوا۔ ۷ر نومبر۔ اٹھارہ نمائندوں کی کمیٹی نے باضابطہ طور پر تعزیرات کی تصدیق کر دی ہے۔ اور ان پر ۱۸ر نومبر کو عملدرآمد شروع ہو جائیگا +

امریکہ کی اٹلی کو امداد :-

نیویارک ۶ر نومبر۔ ستمبر اور اکتوبر کے دوران میں گزشتہ سال کی نسبت اٹلی کو ۶۰۰ فیصدی زیادہ تیل بھیجا گیا ہے۔ اٹلی کو جو جہاز بھیجے گئے ہیں۔ اُن میں روئی اور جنگ میں کام آنے والا بہت سامان بھیجا گیا ہے۔

میکالے کی پہاڑی پر قبضہ :-

عشارہ۔ ۷ر نومبر۔ اطالوی فوجوں نے عشارہ کے پہلو میں واقع پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس وقت دریائے تکازی اور دریائے گھیور کے شمال کے تمام علاقہ پر اٹلی قابض ہے۔

میکالے پر قبضہ :-

عشارہ۔ ۸ر نومبر۔ اطالوی فوج ۹ بجے میکالے میں داخل ہو گئی۔ شاہ اٹلی کی طرف سے شاہ ابی سینیا کے غدار داماد ریئس گوسا کو میکالے کا گورنر بنا دیا گیا ہے۔ بیس جنگی ہوائی جہاز پرواز کر رہے ہیں۔

اطالویوں کی برطرفی :-

بڑی بڑی مصری فرموں اور شاہی محل میں جو اطالوی ملازم تھے۔ اُنہیں برطرف کر دیا گیا ہے۔ اور اُن کی جگہ عربوں ...

رکھ لیا گیا ہے +

آئرش پارلیمنٹ کی امداد :-

ڈبلن۔ ۷ر نومبر۔ آئرش پارلیمنٹ نے اٹلی کے خلاف تعزیرات جاری کرنے کے بل کی تمام خواندگیاں پاس کر دی ہیں۔ اور ان پر ۱۸ر نومبر سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

آسٹریلیا کا تعاون :-

کینبرا۔ ۷ر نومبر۔ نمائندگان کے ہاؤس نے اٹلی کے خلاف تعزیرات نافذ کرنے کا بل پاس کر دیا ہے۔ چند ممبران اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔

اٹلی اور برازیل میں معاہدہ :-

جنیوا ۷ر نومبر۔ اٹلی اور برازیل میں حال ہی میں ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے برازیل اٹلی کو ہر قسم کا سامان جس میں سامانِ جنگ بھی شامل ہے۔ مہیا کرے گا۔

گورا ہائی کی تسخیر :-

روما۔ ۹ر نومبر۔ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ جب گورا ہائی پر قبضہ کیا گیا۔ تو دشمن کی فوج بہت سی بندوقیں۔ مشین گنیں۔ سینکڑوں اونٹ اور بہت سا خورد و نوش کا سامان چھوڑ کر بھاگ گئی۔

عدیس ابابا میں اسلحہ جات کا کارخانہ :-

عدیس ابابا۔ ۸ر نومبر۔ افریقہ سے پرائیویٹ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ شہنشاہ نے ۵۰۰ ہوائی جہاز خریدنے کا آرڈر دیا ہے۔ نیز عدیس ابابا میں اسلحہ جات تیار کرنے کا کارخانہ کھولنے کے انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں۔

ڈھگا پر بم باری :-

ہرار۔ ۸ر نومبر۔ آج اطالوی ہوائی جہازوں نے ڈھگا پر مزید بم باری کی۔ ہلاک شدگان میں فوج کا کمانڈر بھی شامل ہے۔

ازلی کی تسخیر :-

عشارہ۔ ۸ر نومبر۔ صحرائے ڈنکل کے سپاہیوں کی ایک فوج نے ازلی کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

جنوب کی طرف پیش قدمی :-

روما۔ ۸ر نومبر۔ اطالوی بے قاعدہ فوجی دستے اور تازہ ترین اسلحہ جات سے مسلح سپاہیوں ... جنوب کی طرف پیش قدمی شروع کی۔ جنرل گراسیانی کی زیر سرکردگی پیادہ فوج کوردں نے اڈیابو کے علاقہ کی فتح کا کام ختم کیا ہے۔ یہ علاقہ اکسم اور سنیٹ کے درمیان واقع ہے۔

فرانس کی اٹلی کو خفیہ امداد :-

فرانس کی تمام بڑی بڑی فرمیں اسلحہ اور دیگر سامان اٹلی کو بھیج رہی ہیں۔ سامانِ جنگ سے بھری ہوئی ۶۰۰ لاریاں فرانس سے اٹلی کو بھیجی گئی ہیں۔

ایک اور مقام فتح ہو گیا :-

عشارہ ۱۰ر نومبر۔ اطالوی فوج نے سارباتیہم نامی ایک اور ابی سینین سنٹر کو فتح کر لیا ہے۔ یہ جگہ ڈیفنس کے لئے اہم پوزیشن رکھتی ہے۔

عدیس ابابا پر حملہ :-

عدیس ابابا۔ ۱۰ر نومبر۔ اطالوی افواج کی طرف سے حملہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اُمید کی جاتی ہے۔ کہ اطالوی ہوائی جہاز دو چار دنوں تک عدیس ابابا پر بمباری کریں گے۔ ایک دو ہوائی جہاز عدیس ابابا پر پرواز کر چکے ہیں۔

امام یمن کی شاہِ حبشہ کو امداد :-

عدیس ابابا۔ ۱۱ر نومبر۔ پچھلے دنوں یمن کے سفیر نے ابی سینین فوجوں کے جرنیل راس کاسا سے فوجی کیمپ میں ملاقات کی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امام یمن اور شاہ حبشہ کے درمیان حبشی فوجی زخمیوں کی تیمار داری کے لئے کچھ انتظامات ہو گئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ امام یمن کی طرف سے اسلحہ اور گولی بارود مہیا کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

عدیس ابابا میں بم فیکٹری :-

عدیس ابابا۔ ۱۰ر نومبر۔ شاہ ابی سینیا کے حکم سے ابی سینیا میں بم بنانے کی جو فیکٹری تیار کی گئی تھی۔ وہ بم بنانے میں بڑی تیزی سے مصروف ہے۔ اگرچہ ابی سینیا کے پاس ہوائی جہازوں کی تعداد بہت کم ہے۔ لیکن پھر بھی حبشی فوج کی طرف سے ہوائی جہازوں سے بم پھینکنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ شاہ ابی سینیا نے سرکاری فیکٹری کے بنے ہوئے بموں کے متعلق تجربہ کر کے دیکھا۔ آپ نے ہوائی جہاز پر سوار ہو کر ایک بم پھینکا جو نہایت مفید ثابت ہوا۔ حکومت ابی سینیا مزید ہوائی جہاز حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔

ابی سینیا کے سپاہیوں کا مقابلہ :-

اٹلی کی ریڈ لوٹس میں بم پہلی بار بنایا گیا ہے۔ کہ وہ اٹلی کی افواج کے پیچھے جا کر اُن پر حملہ کرتے ہیں۔ اس مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے افواج کے دستے بھیجے گئے ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

گوروکل رائیکوٹ کا سالانہ جلسہ

گوروکل جہاد دیالیہ رائیکوٹ کا وارشک اتسو ہولی کی تعطیلات (۶-۷-۸- اور ۹ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۲۳-۲۴-۲۵- اور ۲۶ پھاگن سمت ۱۹۹۲)..... کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ اس شبھ اوسر پر آریہ سماج کے پرسدھ پرسدھ سنیاسی مہاتماؤں- اپدیشکوں اور بھجنیکوں نے پدھارنا سویکار کر لیا ہے +

اس ورش اتسو کے اوسر پر ۲۰ برہمچاری پرویشٹ کئے جائیں گے۔ جن مہانو بھاؤں نے اپنے برہمچاریوں کو پرویش کرانا ہو- وہ کاریالیہ نیماولی تتھا پرویش پتر منگوا کر اور ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء تک پر کر کے کاریالیہ میں بھیج دیں

(آتمانند رکشا دھیکش)

آریہ سماج نئی دہلی کا پرستاو :-

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی شمال مغربی سرحدی صوبہ کی سرکار کے محکمہ تعلیم کے اس حکم کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ اس نے ہندی و گورمکھی کی بجائے انگریزی و اردو کو ذریعہ تعلیم بنانا نشچت کیا ہے۔ یہ حکم ہماری تہذیب و تمدن پر ضرب کاری ہے۔ اور اقلیت میں رہنے والی اقوام کے لئے سخت بے انصافی پر مبنی ہے۔ اس لئے سرحدی صوبہ کے گورنمنٹ سے یہ سماج درخواست کرتا ہے۔ کہ اس حکم کو جلد از جلد واپس لے لیا جائے :-

(رامسرن منتری)

آریہ سماج دولت نگر کا دوسرا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دولت نگر کا دوسرا وارشک اتسو ۸-۹-۱۰ نومبر ۱۹۳۵ء کو نہایت کامیابی سے سماپت ہوا۔ جلسہ سے آٹھ دن پہلے سوامی ویدبھکشو جی سنیاسی پدھارے۔ ان کے منوہر اپدیش ہر رات کو سمہ ہوتے رہے۔

شکروار ۸ نومبر کو نگر کیرتن میں بڑی سجنتا پراپت ہوئی۔ مہاشہ سالگرام جی بھجن اپدیشک- چودھری ٹھاکر سنگھ جی بھجن اپدیشک مہاشہ موہن لال جی بھجن اپدیشک اور مہاشہ ہرکشن چند جی بھجن اپدیشک کے برہما نوشالی و مدھر تا سے بھرے بھجنوں سے شائقین نہایت متاثر ہوئے علاوہ بھجن اپدیشکوں کے پروفیسر دیوان چند جی شرما- پنڈت بالمکند جی شاستری- پنڈت ماتھر شرما- پنڈت دلیپ جی شاستری- مہتہ ساون مل جی دت پنڈت بدھ دیو جی میرپوری اور پنڈت بھوویو جی شاستری شامل جلسہ ہوئے- دونوں حاضرین جلسہ خوب آنند اٹھاتے رہے- اپیل پر دو صد روپیہ اکٹھا ہوا- سکرٹری سماج نے سالانہ رپورٹ میں آریہ سماج کے مجوزہ اوتا مندر پر دو گرام کی تکمیل کی بابت خیالات کا اظہار کیا +

(منتری آریہ سماج)

آریہ پرتی ندھی سبھا مشرقی افریقہ کی سنسکاروں کے بارہ میں تجویز

آریہ پرتی ندھی سبھا مشرقی افریقہ کے سالانہ اجلاس میں جو کہ ۳ اگست ۱۹۳۵ء کو نیروبی میں منعقد ہوا تھا- کتابی آریہ سماج کی تجویز پر سنسکاروں کی سہولیت کے متعلق ایک پرستاو اس بارہ میں پاس کیا گیا ہے۔ کہ یہ سبھا سنسکاروں کے پہلو کو مد نظر رکھتی ہوئی اور اس بات کو دھیان میں لاتی ہوئی کہ موجودہ سنسکار ودھی میں سے ہر ایک سنسکار کو کروانے میں اس ملک میں عام آریہ بھائیوں کو کچھ دقت محسوس ہوتی ہے۔ یہ پرستاو پاس کرتی ہے۔ کہ ہر ایک سنسکار کو علیحدہ علیحدہ ٹریکٹ کی شکل میں چھپوانے کا ینن کیا جائے۔ تاکہ ہر ایک بھائی کو اپنے اپنے گھروں میں سارے کے سارے سنسکار کروانے میں آسانی اور سہولیت ہو سکے۔ اور یہ بھی نشچیہ ہوا- کہ اس پرستاو کا بھلوا رتھ "پرکاش" میں خصوصاً آریہ جنتا کی اطلاع کے لئے شایع کیا جائے۔ تاکہ بھارت ورش میں آریہ پریس والوں کو مندرجہ بالا طریقہ پر ٹریکٹ چھپوانے کا موقع مل سکے۔ اس سبھا کا خیال ہے کہ کوئی مجوزہ ٹریکٹوں کی قیمت کا بہتر کتنے پر ایک خاصی تعداد میں ان ٹریکٹوں کو یہاں کی آریہ سماجوں کے لئے خریدنے کا پربندھ کر سکے گی :-

(دیوراج مصدل منتری آریہ پرتی ندھی سبھا مشرقی افریقہ)

سناتک صاحبان کو سوچنا :-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اردھ شتابدی مہوتسو ۲۳ دسمبر سے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء تک منایا جائے گا۔ سبھا کے کاریہ کرتاؤں کی پربل اچھا ہے۔ کہ اس مہوتسو میں گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کے سناتک بھائی بھی سملت ہوں۔ اس لئے سب سناتک بھائیوں سے میرا نویدن ہے۔ کہ وہ اردھ شتابدی مہوتسو میں سملت ہو کر اور جلوس میں نیت ویش (جو کہ دکھشانت سنسکار کے اوسر پر جو پہنا جاتا ہے) پہن کر اس کی شوبھا کو بڑھاویں :-

(ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن :-

ریشی اتسو آریہ سماجوں نے دشنیش اتسو منایا ہے۔ اس کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے بیعنا سمہ سرکلر جاری کر دئے گئے تھے۔ اور یہ بھی نویدن کیا گیا تھا۔ کہ وہ اس موقع پر جا آہنہ ندھی کے لئے دھن اکٹھا کر کے سبھا کے دفتر میں ارسال کر دیں۔ چنانچہ آریہ سماجوں نے دھن بھی اکٹھا کیا ہے۔ لیکن بہت کم آریہ سماجوں کی طرف سے ابھی تک جا آہنہ ندھی کا دھن سبھا کے دفتر میں پہنچا ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس ندھی کا دھن بہت جلد سبھا کے دفتر میں ارسال کر دیں :-

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروددت بھون لاہور)

موگوک اپر برہما کے سماچار :-

دسہرہ کے دن بابو رام بھجمال جی آنریری مجسٹریٹ کے دو پوتوں کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا +

اسی دن لالہ ہوشناک رائے جی آسوجہ کے پتر کا نام کرن سنسکار بھی میں نے اور پنڈت پرمانند جی ادھیاپک ہندی پاٹھشالہ موگوک نے ویدک ریتی سے کرایا۔ پانچ روپیہ انا تھالیہ ماڑ لے کو دان دیا گیا +

۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ٹھاکر ودین سنگھ جی بھجن اپدیشک یہاں آئے۔ پرچار کا پربندھ بابو ہرنام داس جی کے موٹر کار دفتر میں کیا گیا۔ دیویاں اور پرش ادھک سنکھیا میں شامل ہوتے رہے۔ پرچار برابر پانچ دن تک ہوتا رہا۔ لائق اپدیشک نے آریہ سماج کے سدھانتوں کو بھلی بھانتی جنتا پر روشن کر دیا :-

(کانورام شرما ہیڈ کلرک)

آریہ سماج نوشہرہ صدر کا چناؤ :-

آریہ سماج نوشہرہ چھاؤنی کا سالانہ چناؤ زیر صدارت سیٹھ رادھا کرشن جی مردان نواسی ۲ نومبر ۱۹۳۵ء کو بمنی پرکار ہوا :-

پردھان لالہ النتیرواس جی جگی ٹھیکیدار + اپ " - بھگت گوری شنکر جی + منتری لالہ نر سنگھ دیو جی + اپ منتری لال چند آریہ خزانچی لالہ ستیارام جی + لائبریرین مہاشہ موتی ساگر جی :-

(لال چند آریہ اپ منتری)

ڈاکٹر امبیدکر کو تار :-

لاہور- ۱۲ نومبر- پریزیڈنٹ جات پات توڑک منڈل لاہور نے ڈاکٹر امبیدکر کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے "جات پات توڑک منڈل لاہور آپ کی اس تجویز کے ساتھ اتفاق رکھتا ہے۔ کہ ذات پات اچھوت پن کی جڑ ہے۔ اور کہ اچھوت پن کو ختم کرنے کے لئے ذات پات کو توڑنا ہی واحد علاج ہے۔ منڈل گذشتہ تیرہ سال سے یہ نیک کام کر رہا ہے۔

سوامی ویکیانند جی کا اپدیش :-

بنگہ آریہ سماج مندر میں سوامی ویکیانند جی نے مدلل لیکچر دیا- ہندوؤں کی کمزوری کے علاوہ تلسمان کی شادی نامناسب بتلائی اور اس قدر رقم سے کسی یتیم کی لڑکی کی شادی یا کسی قومی فنڈ میں رقم لگانی مناسب بتلائی

آریہ سماج پتوکی میں اپدیش

آریہ سماج پتوکی کی طرف سے پنڈت کھیم چند جی کا دھرم اپدیش آریہ سماج مندر میں ہو رہا ہے۔ پنڈت جی کا لیکچر تین دن اور ہوگا۔ حاضری کافی ہوتی ہے۔ (منتری)

آریہ سماج سرگودھا کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج بلاک نمبر ۲ کے سالانہ چناؤ کے لئے ۲ دسمبر کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ جبکہ نئے سال کے لئے عہدہ داران کا چناؤ کیا جائیگا۔ اس موقعہ پر تمام ممبران کے حاضر ہونے کی توقع کی جاتی ہے :- (منتری)

شوک پرستاؤ :-

ذیل کا پرستاؤ آریہ سماج واں بھچران کے ست سنگ $\frac{11}{35}$۱۰ میں پاس کیا گیا۔

آریہ سماج واں بھچران ضلع میانوالی رائیف جب لالہ بنج بھان جی اسسٹنٹ انجینئر کی بے وقت ...... اور اچانک مرتیو پر اپنی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے دکھت پریوار سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے :-

وزیر چند برالے منتری آریہ سماج واں بھچران ضلع میانوالی :-

ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمات کو نہ بھولئے :- (منیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج روپڑ کے سماچار :-

(۱) آریہ سماج روپڑ نے اپنی ہفتہ وار میٹنگ منعقدہ ۱۰ر نومبر ۱۹۳۵ء میں سرو سمتی سے یہ نتیجہ کیا۔ کہ وزیر تعلیم صوبہ سرحدی کا سرکلر جو کہ انہوں نے ہندی و گورمکھی کے برخلاف نکالا ہے۔ نہایت ہی قابلِ اعتراض ہے۔ اور ہندو اور سکھ دھرم اور سنسکرتی پر سخت چوٹ ہے۔ یہ سماج گورنمنٹ سرحدی سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ یہ سرکلر جلد سے جلد واپس لیا جاوے :۔

(۲) آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۹ر نومبر کو ہوگا۔ پرسدھ سنیاسی۔ مہا نو بھاؤ اپدیشکوں و بھجنیکوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ سب آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ جلسہ میں سمّلت ہو کر اس کی شوبھا کو بڑھائیں

(لال چند گپتا بی۔ اے۔ سکریٹری)

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور کا وارشک اُتسو ۲۴ر نومبر ۱۹۳۵ء تک بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ ۱۸ر نومبر ۱۹۳۵ء کو دیا یام پردرشنی سوامی ستیہ دیو جی کی صدارت میں ہوگی۔ ۱۹ر نومبر ۱۹۳۵ء کو ایجوکیشن پر زیر صدارت ڈاکٹر بھگت رام جی ویدک مشنری مباحثہ ہوگا +

۲۰ر نومبر ۱۹۳۵ء کو زیر صدارت مہاتما ہنس راج جی سرو دھرم سمیلن ہوگا۔ مضمون :- "میرا دھرم مجھے کیا سکھاتا ہے؟"

۲۱ر نومبر ۱۹۳۵ء کو کوی دربار ہوگا۔ جس میں بڑے بڑے کوی کویتائیں پڑھیں گے۔ یہ کوی دربار پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے کی صدارت میں منعقد ہوگا +

۲۲ر نومبر ۱۹۳۵ء کو نگر کیرتن ہوگا۔ جو کہ ۱ بجے شروع ہوگا + ۲۳ر اور ۲۴ر نومبر کا پروگرام علیحدہ بتایا جائے گا :۔

(جگت نانی لال منتری آریہ سماج گوالمنڈی لاہور)

آریہ سماج ہوشیارپور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گوروکل وبھاگ ہوشیارپور کا چھٹا سالانہ جلسہ ۲۹ر نومبر تا یکم دسمبر ۱۹۳۵ء مالی کمیٹی کی سرپرستی میں بڑی دھوم سے ہوگا۔ اس موقع پر مہاتما نارائن سوامی جی پریذیڈنٹ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ۲۶ر نومبر سے ۲۹ر نومبر تک رات کے ۷ بجے ہر روز ویدوں کی کتھا کریں گے :۔

(بودھ راج ... آیوروید النکار سکریٹری آریہ سماج ہوشیارپور)

آریہ سماج بھٹ پور کا جلسہ

آریہ سماج بھٹ پور ضلع جالندھر کا ۲۳واں وارشک اُتسو ۸ر نومبر لغایت ۱۰ر نومبر آریہ سماج مندر میں بڑی شان سے منایا گیا۔ ۷ر نومبر سے پنڈت ہر دیال جی نے اُپنشدوں کی کتھا آرمبھ کی۔ پہلے مہاشہ مکند رام جی کے بھجن ہوتے رہے :۔

۸ر نومبر کو بعد دوپہر ۳ بجے نگر کیرتن کا شاندار جلوس آریہ سماج مندر سے شروع کیا گیا۔ سب سے آگے بینڈ باجہ تھا۔ پھر چار آریہ بھائی کیسری پگڑیاں پہنے اور ہاتھوں میں کیسری اوم کے جھنڈے لئے سجے ہوئے گھوڑوں پر سوار جا رہے تھے۔ ان کے پیچھے بھٹ پور کے آریہ بالکوں کی بھجن منڈلی تھی۔ اس کے پیچھے دوسرے شہروں کی بھجن منڈلیاں اور آریہ سکول کے لڑکے اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ بھٹ پور کی کنیائیں بھجن بولتی جا رہی تھیں۔ مہاشہ بہاری لال۔ مہاشہ نفر چند۔ مہاشہ دھرم ویر۔ مہاشہ گوبند رام و بھگت منگت رام اور مہاشہ گیان چند کی بھجن منڈلیاں منوہر بھجنوں دوارہ حاضرین کو آنند کر رہی تھیں۔ نگر کے نر ناری شاندار جلوس کو دیکھ کر اور بھجن منڈلیوں کے بھجن سن کر بہت پرسن ہوتے :۔

۹ر اور ۱۰ر نومبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر کے وشال صحن میں پنڈت لیش پال جی۔ پنڈت ہر دیال جی اور پنڈت رام سروپ جی کے پربھاوشالی اپدیش اور لیکچر ہوتے رہے +

رات کو بھی خوب رونق رہی۔ حاضرین سے پنڈال کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ ۱۰ر نومبر کو بعد دوپہر آریہ کنیا پاٹھ شالہ بھٹ پور کی کنیاؤں کو انعام تقسیم کیا گیا۔ کنیاؤں نے وید منتر پڑھے اور بھجن سنائے۔ اور "ایشور نراکار ہے یا ساکار" کے وشے پر بہت دلچسپ ڈبیٹ کے روپ میں بھاشن کیا +

پنڈت ہر دیال جی نے وید پرچار کے لئے اپیل کی۔ اور مبلغ ... نقد اکٹھے ہوئے۔ دس بجے رات کے آرتی اور شانتی پاٹھ کے پشچات اُتسو کی کارروائی سماپت ہوئی :۔

(منتری آریہ سماج بھٹ پور)

آریہ کمار سبھا سلوٹی کی قائمی :-

بمقام سلوٹی ضلع روہتک میں آریہ کمار سبھا قائم ہو گئی ہے۔ اس کے انتھارہ ممبر ... کے قریب نوجوان ممبر بنے ہیں۔ جن کا نیا چناؤ بھی ہو گیا ہے :۔ پردھان مہاشہ جگے رام + اپ پردھان مہاشہ نیرام + منتری لالہ سورج مل گپتا + اپ منتری بالکشن + کوشادھیکش لالہ رام کرشن ... مہاشہ کنول سنگھ

(اپ منتری آریہ کمار سبھا)

آریہ سماج سیالکوٹ کی خبریں

ولنٹیر جگیوں کی دھوم :- سالانہ جلسہ کے بعد یہاں پر ولنٹیر جگیہ سبھا سدوں کے مکان پر باری باری کرائے جا رہے ہیں۔ ہر روز ایک جگیہ بوقت صبح اور ایک جگیہ بوقت شام کیا جاتا ہے۔ پنڈت بلاقی رام جی شاستری۔ پنڈت دیوان چند جی اور پنڈت بھگوت دت جی پنجرانی آریہ ہائی سکول بڑے پریم سے جگیہ کرواتے ہیں۔ آشا ہے کہ دسمبر کے پہلے ہفتہ تک سب سبھا سدوں کے مکانوں پر جگیہ ہو جائیں گے۔ اس وقت تک ۹۰ روپے بطور دکشنا وصول ہو چکے ہیں :۔

شدھی :- آج ستسنگ کے بعد ایک ہندو پریوار کو جو کہ کچھ عرصہ سے مسلمان ہو گیا ہوا تھا۔ اس کی درخواست پر پنڈت بلاقی رام جی نے ویدک ریتی انوسار شدھ کیا۔ اور ذیل کے نام رکھے :-

غلام رسول کا نام کرپا رام — اور فاطمہ کا نام ...

سالانہ انتخاب :- اس دفعہ آریہ سماج کا سالانہ انتخاب ۳ر نومبر بروز اتوار آریہ سماج مندر میں ہوا۔ پچھلے سال کے پردھان لالہ جرنداس جی ایڈووکیٹ نے خود نئے پردھان بابو رام جی بی۔ اے کا نام پیش کیا۔ اور اسی طرح پچھلے سال کے منتری لالہ سروپ نارائن جی وکیل نے خود نئے منتری لالہ جرنداس جی ایڈووکیٹ کا نام پیش کیا۔ جو کہ سرو سمتی سے منظور ہوئے :۔

ہندی گھاتک سرکلر کے برخلاف پروٹسٹ :- فرانٹیئر گورنمنٹ کے ہندی گھاتک سرکلر کے برخلاف ستسنگ کے بعد لالہ جرنداس جی ایڈووکیٹ نے ایک پرستاؤ پیش کیا۔ جس کی تائید پنڈت بلاقی رام جی شاستری نے کیا کہ جو آریہ بھائی ہندی بھاشا کو نہیں جانتے وہ پرن کریں۔ کہ وہ اسے خود پڑھیں گے۔ اور اپنی اولاد کو بھی اوشیہ پڑھائیں گے :۔

(رام لال منتری شہر سیالکوٹ)

آریہ سماج لدھیانہ میں آریہ کنیا مہاودیالیہ بڑودہ کی چھاتراؤں کا سواگت

لدھیانہ ۔ ۲ر نومبر آریہ کنیا مہاودیالیہ بڑودہ کی چھاتراؤں کی پارٹی زیر سرکردگی منتری آنند پریہ جی وکیل ۳۰ر اکتوبر کو شام کی گاڑی میں انبالہ سے روانہ ہو کر لدھیانہ پدھاریں۔ ریلوے سٹیشن پر آریہ سماج لدھیانہ کی اور سے سواگت کیا گیا۔ ۳۱ر اکتوبر، یکم اور ۲ر نومبر ۱۹۳۵ء کو متواتر تین روز شام کو آریہ ہائی سکول کے وسیع احاطہ میں ان کی شکھشا اور ودیا کے کرتب دکھلائے گئے۔ میوزک۔ بھجن۔ گنگھی اور تیر اندازی کے کرتبوں کے علاوہ سنسکرت۔ ہندی بھاشا اور انگریزی میں چھاتراؤں نے نہایت پربھاوشالی ویاکھیان دئیے۔ ہزاروں نر ناریوں کی حاضری ہوتی رہی۔ پہلے دن کے کام کا اس قدر اچھا اثر ہوا۔ کہ دوسرے دن وقت سے پہلے ہی سکول گراؤنڈ ہزاروں نر ناریوں سے بھر پور ہو گئی۔ تیسرا دن کیول استریوں کے لئے تھا۔ اس روز ہزاروں استریاں بلا لحاظ مذہب و ملت شامل ہوئیں۔ اور سب نے لابھ اٹھایا +

بڑودہ کی چھاتراؤں کی دِدیا۔ ویاکھیان شکتی اور ان کی دھیتا کے کرتبوں کو سنجیدہ طبقہ نے خصوصیت سے پسند کیا۔ جس کے لئے ہم اپنے پیارے بزرگ بھائی ماسٹر آتما رام جی اور ان کے سیوک سپتر منتری آنند پریہ جی کو ہاردک بدھائی دیتے ہیں۔ آریہ سماج لدھیانہ نے اس پارٹی کی جہاں سیوا کی۔ وہاں تقریباً تین سو پچیس روپے بھی بھینٹ کئے۔ اس رقم میں مبلغ ایک سو ایک روپیہ آریہ سماج لدھیانہ اور مبلغ ایک سو روپیہ استری سماج لدھیانہ کے شامل ہیں :۔ پارٹی ۳ر نومبر کو فیروزپور آریہ سماج کے نمنترن پر وہاں چلی گئی :۔

(لبھو رام نیر ۔ لدھیانہ)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کو کام بدلنے کی ضرورت ہے

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

ڈاکٹر امبیدکر کی تقریر نے جو حال ہی میں آپ نے ہریجن کانفرنس بمبئی کے موقع پر کی۔ ہندو جاتی میں تہلکہ بپا کر دیا ہے۔ اب ہندو جاتی کے لیڈروں کی آنکھیں کھل رہی ہیں۔ آریہ سماج اگرچہ اچھوت جاتی کے سوال کو کانگرس میں اچھوت جاتی کا سوال آنے سے بہت مدت پہلے ہمدردی اور پریم کی درشٹی سے دیکھتا رہا ہے۔ اور عملی طور پر آریہ سماج نے اس جاتی کو سدھارنے اور اُنت کرنے میں اتنا کام کیا ہے کہ ابھی تک مہاتما گاندھی کی اَن تھک کوشش سے بھی نہیں ہوا۔ مگر اب تو ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج ہمہ تن اس جاتی کے سدھار کی طرف لگ جائے۔

۱۹۲۳ء میں جو آل انڈیا کانفرنس دہلی میں ہوئی تھی۔ اس میں ایک ریزولیوشن بھی پاس ہوا تھا کہ آریہ دھرم کی رکھشا کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ فراہم کیا جائے۔ اور دس ہزار والنٹیر بنائے جائیں۔ اس کی تکمیل کرنے کی کئی اصحاب نے کوشش کی۔ اب مناسب ہے کہ وہ والنٹیر مردم شماری کمیٹی اور سبھا مذکور اس روپیہ کو بنکوں میں رکھنے کی بجائے ہوا لگنے کے۔ اچھوت جاتی میں اپدیش کر کے اسے اپنے ویدک دھرم میں کھینچ لائے۔ اور ہندو دھرم سے بھٹ ہونے سے باز رکھے۔ اگر سارو دیشک سبھا اس طرف دھیان نہ دیوے۔ تو پھر آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور پرادیشک سبھا کو مناسب ہے کہ ایسے والنٹیر پیدا کرے۔ جو صوبہ مدراس اور مہاراشٹر میں گھوم گھوم کر اس جاتی تک ویدک دھرم کا سندیش پہنچائیں۔ اور انہیں اپنے دھرم کا گورو بتا کر بھٹ ہونے سے روکیں۔ سو والنٹیروں کو مدراس اور مہاراشٹر میں جا کر چکر لگانا چاہیئے۔ اور اچھوت جاتی کے بچوں کے لئے دستکاری کے سکول کھولنے چاہئیں۔ ساتھ ہی اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کام میں ہندو مہاسبھا اور آریہ سماج مل کر کام کریں۔ کیونکہ یہ کام دونو کا مشترکہ ہے۔ اس لئے ایک مشترکہ کمیٹی بنائی جائے۔ جو صرف اچھوت جاتی کے سدھار کے کام کو ہاتھ میں لے۔ ان کے لئے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مختلف زبانوں میں تیار کئے جاویں۔ جن میں مختلف مذاہب سے مقابلہ کر کے ویدک دھرم کی فضیلت کا ثبوت پیش کیا جائے۔

غرضیکہ اب آریہ سماج کے لئے کام کرنے کا وقت ہے۔ ورنہ بعد ازاں آریہ سماج کو پچھتانا پڑے گا۔ اس وقت پرتیک پرتی ندھی سبھا کو اس طرف دھیان دینا چاہیئے۔ اور اسی کام کی طرف اپنی ساری توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ ورنہ اگر ہری جنوں کا طبقہ جو ہندو جاتی میں ایک تہائی کے لگ بھگ ہے۔ ایک بار ہم سے الگ ہو گیا۔ تو پھر اس کا واپس آنا ناممکن ہے۔

گورو کل بیٹ سوہنی کے سماچار

۱۔ گورو کل میں پڑھائی خوب زور شور سے ہو رہی ہے۔ ادھیاپک محنت سے کام کر رہے ہیں۔

۲۔ سب برہمچاری وکر مچاری سو سمقبہ ہیں۔

۳۔ ہر روز برہمچاری سنان۔ سندھیا اور ہون باقاعدہ کرتے ہیں۔ بھوجن کر کے پڑھائی میں لگ جاتے ہیں۔ دو بجے دودھ پیتے ہیں۔ شام کو کھیلتے ہیں۔ سب کام ادھیا پکوں کی نگرانی میں ہو رہا ہے۔

۴۔ بھوج رت چندہ کلکٹر نے پچھلے دنوں گورو کل کے خلاف ڈھول اڑائی تھی۔ گورو کل پربندھ کرتری سبھا نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر کے جملہ اتہامات بے سود اور مصفیا قرار دئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سے بھی ایک تحقیقاتی کمیٹی آئی۔ وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچی۔

۵۔ بھوج رت کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ جتنا اس سے سچیت رہے۔ اب کوئی صاحب اس کو گورو کل کے نام تان نہ دیوے۔ اگر ستمبر یا اکتوبر میں کسی صاحب نے اس کو دان دیا ہو۔ تو لکھنے کی کرپا کریں۔ تاکہ اس سے وصول کرنے کا اُچت پربندھ کیا جائے۔

۶۔ پنڈت دھرم دیو جی شاستری مکھ ادھشٹاتا دان اکٹھا کرنے کے لئے باہر نکلے ہوئے ہیں۔ موسم سرما سر پر ہے۔ اناتھ بچوں کی خوراک و پوشاک کا بھبھ شمار خالی پڑا ہے۔

(رام چند آریہ ادھشٹاتا گورو کل بیٹ سوہنی)

آریہ کمار سبھا فیروز پور شہر کا سالانہ جلسہ

آریہ کمار سبھا فیروز پور شہر کا سالانہ جلسہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء تا ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ۲۴ اکتوبر کی راتری کو مہاشہ مکند رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے بھجن ہوئے۔ پنڈت چندر بھانو جی کا "ستیارتھ پرکاش" پر دیاکھیان ہوا۔

۲۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو راتری کے ۸ بجے ودیارتھی کانفرنس زیر صدارت مہاشہ پریم ناتھ جی لاہور نواسی ہوئی۔ پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں مانس سیون کی بری پرتھا کی مشری بتلائی۔ جنتا سے اس کو تیاگنے کے لئے موثر اپیل کی۔ مہاشہ مکند رام جی اور مہاشہ تھیر چند جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے اپنے بھجنوں دوارہ اور لالہ بھگت بہاری لال جی بی۔ اے اور پنڈت مہر چند جی آریہ پروہت نے اپنی تقریروں دوارہ مانس سیون کی پرتھا کی نندا کی۔ اور حاضرین کو اس کے برے نتائج ذہن نشین کرائے۔

کانفرنس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے:۔

۱۔ یہ کانفرنس مانس سیون کو پرتیک کون سے منشیہ ماترکے لئے ہانی کارک سمجھتی ہے۔ اس گھور پرتھا سے جہاں برابر ادھر بیوؤں کا گھات ہوتا ہے۔ وہاں اس سے منشیوں میں بے رحمی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ کانفرنس لوگوں سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ اس بری پرتھا کو جلد از جلد تیاگ دیں۔

۲۔ یہ کانفرنس پنڈت رام چندر جی شرما کے اُس پرشارتھ کی پرشنسا کرتی ہے۔ جو کہ وہ مندروں میں پشوؤں کے بلیدان کے ورودھ کر رہے ہیں۔

۳۔ اس کانفرنس کا پنڈت مدن موہن مالویہ جی سے جو کہ مندروں میں پشوؤں کے بلیدان کو ہٹانے کے واسطے جدوجہد شروع کرنے والے ہیں۔ پورن اتفاق ہے۔ اور یہ کانفرنس ان کو یقین دلاتی ہے۔ کہ ہم بھی اس بری پرتھا کو ہٹانے کے لئے جدوجہد کریں گے۔

رشی اُتسو:۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو پراتہ کال دونو سماجوں کی طرف سے آریہ سماج مندر (گورو کل وبھاگ) رانی کا تالاب میں رشی اُتسو منایا گیا۔ ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک شہر کے مختلف کوچوں میں سنکیرتن کیا گیا۔ تت پشچات ہون یگیہ ہوا۔ اس کے بعد مہاشہ بھگت رام جی و مہاشہ تھیر چند جی کے منوہر اور رسیلے بھجن رشی کے جیون پر ہوئے۔ اور مہاشہ جس راج جی ایڈووکیٹ۔ مہاشہ بدری داس جی بلیدر منتری آریہ سماج اور پنڈت چندر بھانو جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے مہرشی کی پوتر جیونی پر اُتم اُتم دیاکھیان ہوئے۔

آریہ کمار سبھا کا اُتسو:۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء کی کارروائی حسب ذیل ہے:۔ پراتہ کال مہاشہ تھیر چند جی کے بھجن ہوئے۔ پھر پنڈت پورن چند جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا ایک سارگربھت اپدیش ہوا۔

دوپہر کو مہاشہ مکند رام جی کے بھجن ہوئے۔ پھر شریمان ...... راجندر کرشن کمار جی پرنسپل دیانند متھرا داس کالج موگہ کا ایک عالمانہ دیاکھیان ہوا۔

راتری کو مہاشہ مکند رام جی کے بھجن ہوئے۔ اور پنڈت چندر بھانو جی اور پنڈت رام سروپ جی کے دیاکھیان "ہندوؤں کی موجودہ اوستھا اور اس کا علاج" پر ہوئے۔

جلسہ نردگھن سماپت ہوا۔ آریہ کمار سبھا کے سدسیہ اس کامیابی کے لئے پرشنسا کے پاتر ہیں۔

نام کرن سنسکار:۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو پراتہ کال مہاشہ تلسی رام جی اُپ پردھان کے بالک کا نام کرن سنسکار ہوا۔ سنسکار پنڈت مکند لال جی نے کروایا۔ بالک کا نام ویریندر رکھا گیا۔ مہاشہ جی نے اس شبھ اوسر پر دو روپے پرائے ویدک پرچار فنڈ دان دئے۔

(ساگر چند اُپ منتری)

ماتمی پرستاو:۔ پشاور شہر کے سمست آریوں کا یہ ماتمی جلسہ لالہ گوکل چند جی دھون ایڈووکیٹ سابق پردھان آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر کی اکال مرتیو پر اتینت شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے سمبندھیوں سے ہارد ک ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ نیز یہ جلسہ لالہ جی کی ان خدمات کا جو انہوں نے سخت مشکل کے وقت آریہ سماج کی سر انجام دی ہیں۔ صدق دل سے اعتراف کرتا ہے۔

(سیکرٹری آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بجلم جناب ٹھاکر دیے پال سنگھ صاحب بہادر
جج عدالت خفیفہ ڈیرہ دون
نمبر مقدمہ ۱۱۳۰ سنہ ۱۹۳۵ء

ذوم سومہ سیسر بچھو رام ولد جگت رام دوکاندار ساکن بازار بالو گنج ڈیرہ دون مدعی

بنام کندا سنگھ پسر سردار کرتار سنگھ ذات جٹ سکھ آریوالی ساکن حال چک سنگت سنگھ ...... عارف والہ ضلع منٹگمری مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت ۱۲۲/۳/۱۲ روپیہ کی دائر کی ہے۔ لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو سکے جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کریں۔ ورنہ مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع و منفصل ہوگا۔ آج ۲ نومبر ۱۹۳۵ء کو بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری ہوا۔ (دستخط حاکم و مہر عدالت)

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کی ادویات

"سُدھا سندھو"

کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ شول۔ سنگرہنی۔ انیسا وغیرہ کی خوش ذائقہ خوشبودار دوا۔ قیمت ۸/

"دُودرون گج کیسری"

داد کی سب سے اچھی دوا قیمت ۴/

"بال سُدھا"

دُبلے اور کمزور بچوں کو طاقتور بنانے والی دوا۔ قیمت ۱۲/

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۴۹

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

میری جڑی بوٹی اور دوں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص، پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنی قیمت واپس دونگا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھالیں۔ قیمت ۸/

سری کرشن چندر کتری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان	جمالستان
عام (محصول ڈاک علاوہ)	للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

ٹانک دار کی اکسیر بیرون لینا

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

مرض کا اختتام

(REGD) بام و بام	(REGD) کف کف
(رگوں اور پٹھوں کے درد کو دور کرتا ہے) یہ صرف جڑی بوٹیوں سے ہی بنا ہے۔ چوٹ موچ۔ سوجن۔ گنٹھیا۔ جوڑوں ۔ پٹھوں ۔ سر۔ کمر۔ پسلی اور سینہ وغیرہ کے ہر قسم کے درد اور گیس سے ٹکروں سے کانٹنے کے درد کو پل میں دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔	(کف کھانسی سردی کی بہترین دوا) یہ دوا پیتے ہی سردی کو ہٹا دیتی ہے۔ کھانسی کو دبانی۔ بلغم کو پتلا کر کے نکالتی اور سستی و حرارت کو دور کرتی ہے۔ کف و کھانسی کی کیسی بیماری کیوں نہ ہو یہ دوا آسانی سے آرام کرنے کا دعوے رکھتی ہے۔
قیمت :- قیمت فی شیشی دس آنے ۱۰/ ڈاک محصول دو شیشیوں تک } سات آنے ۷/	قیمت بڑی شیشی ایکروپیہ پانچ آنے ۱/۵ ڈاک محصول دس آنے ۱۰/ چھوٹی شیشی گیارہ آنے ۱۱/ ڈاک محصول سات آنے ۷/

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوا فروشوں کے ہاں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

۱۔ لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

موسم سرما شروع ہے

ہندوستان کے مشہور و معروف حکیم کوی و ید و لید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما بانی امرت دھارا کی زیر نگرانی تیار کردہ مندرجہ ذیل جنید طاقت بخش ادویات میں سے کسی ایک کا استعمال کر کے سال بھر کیلئے طاقت کا خزانہ جمع کرلیں

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ درباں مفت منگوائیں

اکسیر جدت باجی کرن ونشد ہو	اکسیر جدت باجی کرن ۱۲	اکسیر ....
بیحد مقوی ...... ہے کھانسی نزلہ زکام ...... کو دور کرتی ہے اور قوت مردمی پیدا کرتی ہے۔ ...... قیمت ...... گولی	یہ دوائی ان آدمیوں کیلئے مخصوص ہے جو ...... کے شاکی ہیں ...... احتلام بھی دور ہوتے ہیں قیمت ۴۰ گولی ...... ۶۰ گولی ...... نمونہ ۵ گولی ۳/	.... بنایا گیا نسخہ جو کھانسی ۔ نزلہ ۔ زکام ...... کو بھی نافع ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ...... نمونہ ۸ ...... چھ روپیہ۔ نمونہ ایکروپیہ ۲ آنہ

کُشتہ فولاد شنگرفی	اکسیر ۱۸ کشتہ شنگرف	اکسیر ۱۹ کشتہ قلعی درجہ اول
مقوی ہے۔ جگر کو قوت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے امراض منی کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایکروپیہ آٹھ آنے (۱/۸) ۶ ماشہ ۱۲/	از حد مقوی باہ ہے۔ سردیوں میں استعمال کرنے سے سارا سال قوت بحال رہتی ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپیہ چھ ماشہ پانچ روپیہ ۳ ماشہ	بہ پہلو سب چیزوں سے اول قسم کا بنایا جاتا ہے۔ ہر کشتہ چاندی بھی اس کے سامنے کچھ نہیں مرد کو رنگ اور گھوڑے کو تنگ اسی سے ...... آٹھ آنہ قیمت فی تولہ ...... ماشہ ......

طلاء اعظم ہم اس کے اندر طاقت کمال بخشتا ہے بیشمار طلاء اور مقوی آئندہ استعمال کرینگے اگر ضعیف باہ نہیں ہوتے تو بھی منگوا کر فائدہ اٹھائیں ...... ساتھ کوئی مقوی دوائی بھی استعمال کریں۔ تو بہت بہتر ہے۔ قیمت فی شیشی ......

خط و کتابت کرنے کے لئے پتہ :- امرت دھارا ۳۲ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲- ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سروویاپک، سروانتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے ۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہئے ۔

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ۔

۶- سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۔

۷- سب سے پریتی پُوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے ۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے ۔

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

سالانہ چندہ [illegible] .... ممالک غیر سے [illegible]
ششماہی [illegible] .... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۹ - مگھر سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۳۵ء - دیانند آبد ۱۱۱ | SUNDAY 24th NOV 1935 | نمبر ۴۷

رگوید | ڈکٹیٹر شپ | وید امرت | ڈکٹیٹر شپ | یجروید

وید امرت

ڈکٹیٹر شپ

ओ३म् सध्रीचीनान्वः संमनसस्कृणोम्येकश्नुष्टीन्त्संवननेन सर्वान् ।
देवा इवामृतं रक्षमाणाः सायंप्रातः सौमनसो वो अस्तु ॥ (اتھروید کانڈ ۳ سوکت ۳۰ منتر ۷)

جب کوئی قوم اپنی پرانی شان کو کھو دیتی ہے - اور مصیبت کا شکار ہو کر کسی نجات دہندہ کی تلاش میں مصروف ہوتی ہے - تو بسا اوقات وہ غلطی کھا کر کسی ایسے شخص کی آہنی گرفت میں جا پھنستی ہے - جو نہ صرف مغرور باز ہوتا ہے - بلکہ بدترین قسم کا شکار ہوتا ہے - کبھی مسولینی کا روپ دھارن کرتا ہے - اور کبھی ہٹلر کے جامہ میں نمودار ہوتا ہے - اور کبھی کرامویل کا جامہ زیب تن کرتا ہے - لیکن وید بھگوان فرماتا ہے کہ سچا ڈکٹیٹر وہی شخص کہلا سکتا ہے - جو اپنی قوم کو مخاطب کرکے یہ کہہ سکے - کہ میں (ب :)

تم کو (सध्रीचीनान्) محفوظ ملک میں باہم مل کر رہنے والے (संमनसः) ایک دوسرے کے ساتھ خلوص دل سے برتاؤ کرنے والے (एकश्नुष्टीन्) ایک ہی (Common cause) کے تحت معاملات کو سلجھانے والے (कृणोमि) بناتا ہوں - یہ نہیں کہ ہندو بانٹ کی پالیسی پر عامل ہو کر کسی ایک فرقہ کو دوسرے فرقہ یا جماعت پر ترجیح دیتا ہوں - بلکہ اپنی اخلاقی اور سیاسی مدد کا ہاتھ آپ (सर्वान्) سب افراد کی طرف دراز کرتا ہوں - تاکہ تم سب ...... (संवननेन) اپنے اپنے فرائض منصبی کو بجا لاتے ہوئے ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہو سکو - اور باہر کی دنیا تم کو دیکھ کر یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لئے مجبور ہو کہ آپ سب شہری (देवाः) دیوتاؤں کے (इव) نقش قدم پر چلتے ہوئے (अमृतम्) اپنی قوم کی نہ مٹنے والی ہستی کی (रक्षमाणाः) رکھشا کرتے ہوئے (सायं प्रातः) صبح شام ایک دوسرے سے ملا کر تبادلہ خیال کیا کرتے ہوئے (वः) تمہارا (सौमनसः) من کا آنند یکت شدہ بھاؤ (अस्तु) سدا قائم رہے - اور دنیا یہ کہنے کے لئے مجبور ہو کہ " They are acting like one " - یہ جملہ نونہال اور ہونہار افراد اتفاق و یک جہتی کا مجسمہ ہیں - اور زندگی کے ہر ایک شعبہ میں اس طرح گامزن ہیں - کہ کسی قسم کی مخالفت بھی اُن کے اندر رخنہ اندازی نہیں کر سکتی ۔

لفظی معنی

سام وید | اتھروید

(सध्रीचीनान्) ایک ہی دھرم میں ایک گھر میں رہنے والے (वः) تم کو (संमनसः) ہم دردی کے لئے ہمت (कृणोमि) کرتا ہوں (एकश्नुष्टीन्) ایک ہی دھرم کرنے والے (संवननेन) دھرم کرنے کے سیون کے ساتھ ایک دوسرے کے اپکار میں ایک (सर्वान्) سب کو (देवाः इव) دیوتاؤں کی طرح (अमृतम्) لافانیت کو (रक्षमाणाः) رکھشا کرتے ہوئے (सायं प्रातः) شام و صبح (सौमनसः) من کا آنند (वः) تمہارا (अस्तु) ہو (اوم شم)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کمپالا (یوگنڈا) کے سماچار!

۱۔ آریہ سماج کمپالا کی حالت گت ورشوں سے اچھی ہے۔ مندر بھون پر جو ۱۹ ہزار شلنگ کا قرضہ تھا اب صرف ۳½ ہزار شلنگ باقی رہ گیا ہے۔ جس کو اس ورش نپٹانے کا پربندھ کیا جائے گا۔

۲۔ **نام کرن سنسکار** (ا) مہاشہ کے۔ ایل ڈبیائی کے پتر کا نام کرن سنسکار کیا گیا۔ بالک کا نام ٹھاکر خبر رکھا گیا۔ آریہ سماج کو ۲۱ شلنگ دان ملا۔

(ب) لالہ جویلی رام کے پتر کا نام کرن سنسکار ان کے گرہ پر کیا گیا۔ بالک کا نام گجیندر رکھا گیا۔ آریہ سماج کو گیارہ شلنگ دان پراپت ہوا۔

۳۔ **یگیوپوت سنسکار**:۔ شرادھ کے شبھ دن پر چند آریہ بھائیوں نے مہاشہ ڈبیائی کے گھر پر جا کے جنیو اتارکر نئے یگیوپوت دھارن کئے۔ ہون یگیہ کے بعد کارروائی سماپت ہونے پر سب بھائیوں نے پریتی بھوجن کیا۔

۴۔ **دیوالی اتسو**:۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر میں یہ پوتر تیوہار بڑے سمارو سے منایا گیا۔ ہون یگیہ کے بعد پیارے ہوکر مہاشہ موتی بھائی پٹیل نے پردھان پد کا آسن گرہن کیا۔ مہاشہ ہلدیو اور دوسرے بھائیوں کے بھجنوں کے ہونے پر منتری مہاشہ کپلاجی نے سوامی دیانند کی جیونی اور دیوالی اتسو کا مہتو مفصل واضح کیا۔ اس کے بعد مہاشہ بی ڈی کے جوشی نے سوامی جی کے اپکار ہندو جاتی پر بیان کئے۔ ان کے بھاشنوں کے بعد ایک بھجن ہوکر کارروائی سماپت ہوئی۔ "ایک شلنگ فنڈ" کی اپیل پر ۲۰ شلنگ اکٹھے ہوئے اور شام کو مندر خوب روشن کیا گیا۔

۵۔ **سپیشل جنرل اجلاس**:۔ آریہ سماج کا خاص (سپیشل) اجلاس آنریبل ڈاکٹر ایم۔ ایم۔ پٹیل پردھان آریہ سماج کمپالا کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں آئی:۔

(ا) **حساب کتاب ۱۹۳۴ء**:۔ آریہ سماج کا حساب متعلقہ سنہ ۱۹۳۴-۳۵ء مطابق آڈیٹر صاحب کی رپورٹ کے سب کو سنایا گیا۔ اور بیلنس شیٹ تیار کردہ کو منظور کیا گیا۔

(ب) **اپ پردھان کا چناؤ**:۔ مہاشہ امرتی بھائی کو اپ پردھان کے انڈیا چلے جانے کے بعد مہاشہ حبیبی بھائی پٹیل کو اپ پردھان مقرر کیا گیا۔

(ج) **پروٹسٹ پرستاؤ**:۔ (۱) آریہ سماج کمپالا ریاست حیدرآباد آریہ سماج اور ان کے ادھیکاریوں پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں اور جو کہ نظام حیدرآباد کے افسران کے ذریعہ اکثر اوقات لگائی جاتی ہیں سخت گھبراہٹ کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ آریہ سماج کے مذہبی ادھیکاروں پر یہ غیر مناسب حملہ اور مداخلت ہے۔ جسے کوئی بھی آریہ سماجی کسی بھی روپ میں برداشت کرنے کو تیار نہیں ... آریہ سماج کا سمار کر دیا اور ... آریہ اپدیشکوں پر پابندیاں اس بات کی دلالت ہیں کہ ریاست میں آریہ سماج کے ادھیکاروں پر کھلا حملہ کیا جا رہا ہے۔ یہ سماج آریہ ساردیشک سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا حیدرآباد سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ ریاست میں آریہ سماج کی رکھشا کے لئے مناسب کارروائی کرے۔

۶۔ **مذمت قتل**:۔ آریہ سماج کمپالا مہاشہ بٹ لال پردھان آریہ سماج تبلیغی وارڈ گلگتہ کے قتل کو نہایت گھرنا اور دکھ سے دیکھتا ہے۔ ایسے قتل کسی مذہبی جنونی کے فعل کا نتیجہ نہیں بلکہ ان کی تہہ میں گہری سازش ہوتی ہے۔ لہٰذا سماج کی سمتی میں گورنمنٹ کو اس قتل کی تہہ تک پہنچ کر سازشیوں کا پتہ لگانا چاہیے۔ اور عبرتناک سزائیں دلوانی چاہئیں۔ مرحوم کے سمبندھیوں سے ہاردک سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے۔

(د) **دھنیہ واد و ودھائی**:۔ آریہ سماج کمپالا اپنے پردھان ڈاکٹر ایم۔ ایم۔ پٹیل آنریبل کو یوگنڈا لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بننے پر ہاردک ودھائی دیتا ہے نیز گورنمنٹ کو اس انتخاب پر ودھائی دیتا ہے۔

اسی پرکار ہمارے یوگیہ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نیروبی لالہ دیو داس اپنے کو بھی کینیا کونسل کے ممبر (آنریبل) بننے پر آریہ سماج ودھائی دیتا ہے۔

(پیارے لال جنرل سکرٹری سماج ہذا)

انعام! انعام!! انعام!!!

گمشدہ کی تلاش

بیس ۲۰ روپیہ انعام

میرا لڑکا مسمی بھیم سنگھ جس کی عمر تیرہ سال کی ہے۔ رنگ بھورا۔ قد درمیانہ ناک کسی قدر چوڑا ہے۔ گورنمنٹ سکول روہتک کی پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ ۱۴ اکتوبر سے گم ہے۔ جو صاحب اس لڑکے کا پتہ لگا کر میرے پاس نیچے لکھے پتہ پر بھیج دینگے یا گھر پر پہنچا دیں گے۔ ان کو علاوہ انعام بیس روپیہ کے کرایہ آنے جانے کا شکریہ کے ساتھ دیا جائے گا۔ پتہ:۔

مہاشہ بابا رام جاٹ ساکن چماریاں ڈاکخانہ و ضلع روہتک

دنیا میں ہلچل مچادینے والی کتاب

آسام	آسامی بنگالی طلسمی راز یا خزانہ کرامات	نیپال
بنگال		بھوٹان

یہ عجیب کتاب ناگری میں آب و تاب سے نکل چکی ہے۔ اور اردو میں ماہ نومبر تک شائع ہو جائیگی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر دیکر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے اس میں آسام بنگال۔ نیپال۔ بھوٹان۔ وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں۔ جنکی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ (بنگال) اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے شیشہ کی طرح روشن کر دیئے گئے ہیں۔ جن سے آپکو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے۔ جسکو ایک یورپ سے سیر دھ مہاتما دھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے روح رواں وسیع زمانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم بزرگ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا یہ کتاب نہیں بلکہ بھارت کے قابل تعظیم پوجیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچا دینے والی۔ نامردوں کو مرد بے اولادوں کو اولاد بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک ٹکڑا جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ اسپر بھی اگر آپ کو نا پسند ہو تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھکر سچائی کی اور کیا گارنٹی ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے موت مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ بس ... کے پاس یہ ہوگی ... وش نہیں کو سکے ... [illegible] ہوگا۔ قیمت اردو یا ہندی ناگری ایڈیشن صرف ... ۱۲ اور خوبصورت جلد ... ۱۲ ... نظر بیان ... صفحات ہیں۔ (نوٹ) اردو کی کتاب کے شائع ہونے سے پہلے یعنی نومبر تک جو آرڈر بھیجدیں گے۔ انکو چوتھائی قیمت کی رعایت ملیگی یعنی ... جائیں گے۔ ... ہی آرڈر رجسٹر ... روانہ کر دیں گے۔ انکو ۱۲ آنہ محصولڈاک بھی معاف ہوگا یکم دسمبر سے رعایت کے لئے لکھنے کی تکلیف نہ دیجئے۔ پتہ:۔ انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرز شیلانگ (آسام)

Indian Stores (5) G. Mer-
chant & Bankers
Shillong, Assam

ضرورت

اگر آپ ور کنیا کیضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو پرکاش اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے نیز ودیالیوں آریہ کنیا پاٹھشالاؤں اور سکولوں وغیرہ کے منیجروں و ادھیاپکاؤں کے لئے پرکاش کے اشتہارات کو کبھی نہ بھولئے

منیجر

ور کی ضرورت

ایک سوشکشت۔ سوشیل۔ گرہ کاریہ اور سلائی کے کاریہ میں چتر آریہ کنیا کے لئے ایک کالج سٹوڈنٹ یا برسر روزگار جاٹ ور کی ضرورت ہے۔ اضلاع جالندھر۔ ہوشیارپور اور لدھیانہ کو ترجیح دی جائے گی۔

خط و کتابت کا پتہ:۔

Mathra Dass 173
Suburban Road
P.O. Ahlone Rangoon

آریہ ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک مترسوسنسکرت سجن نیز ودوان آریہ تھا سنسکرت کے ودوان اور رگلین ہیں۔ ذات پات توڑ کر گن کرم سوبھاؤ انوسار ودواہ سمبندھ کرنا چاہتے ہیں آیو ۳۳ برس کی ہے۔ ادھ واہت ہیں۔ ان کے لئے یوگیہ کنیا کی آوشیکتا ہے۔ جو سوسنسکرت سوشیل شکشت روپ وتی تھا گرہ کاریوں میں نپن ہو۔ آیو ۱۷-۱۸ سے کم نہ ہو جس کنیا نے ہائی سکول تک شکشا پائی ہو۔ اسکو ترجیح دی جائیگی۔ خط و کتابت کا پتہ:۔ وید رتن جیت آیوروید آچاریہ پرکاش اوشدھالیہ ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

قاہرہ میں ہڑتال کا اعلان

قاہرہ۔۔ ۲۰ نومبر۔ مصر میں لوگوں کے جذبات ابھی تک ٹھنڈے نہیں ہوئے۔ بے چینی بدستور ہے۔ کل قاہرہ میں عام ہڑتال کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ طلبہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ بازاروں میں گشت کر کے ہڑتال کرائیں گے۔ اور دوکانداروں کو مجبور کریں گے۔ کہ وہ اپنی دوکانیں بند رکھیں۔

کل تمام کے تمام عرب اخبارات جن کی تعداد تیس کے قریب ہے۔ اخبارات پر پابندیوں اور عام صورتِ حالات کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر شائع نہیں ہوں گے۔

سونے کی خرید پر پابندی

روما۔۔ ۲۰ نومبر۔ حکومت اٹلی نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ باہر کے ممالک سے سونے کی خرید کا اجارہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ایکسچینج کو دے دیا گیا ہے۔ سوائے اس کے اور کوئی شخص یا انجمن سونا خرید نہیں سکتی۔

مصر سے روئی کی خرید

قاہرہ۔۔ ۲۰ نومبر۔ قاہرہ کے اطالوی قونصل جنرل نے اطالوی کمیشن ایجنٹ کے ذریعہ حال ہی میں دس ہزار پونڈ کی روئی اور ۸۰ ٹن آٹا خریدا ہے۔ روئی اٹلی کو بھیج دی گئی اور آٹا ابیسینیا کو۔

برطانیہ کو ہوائی جہازوں کا آرڈر

معلوم ہوا ہے کہ ابی سینیا کی گورنمنٹ بارہ نئے ہوائی جہازوں کے لئے برطانیہ کو آرڈر دے رہی ہے۔ یہ ہوائی جہاز جدید ترین قسم کے ہوں گے۔ اور ان سے اطالوی جہازوں کا تعاقب کرنے کا کام لیا جائے گا۔

نیگرو مشن ہندوستان پہنچ گیا

ٹرِونڈرم۔۔ ۲۰ نومبر۔ امریکہ کی سٹوڈنٹ کرسچین ایسوسی ایشنوں کی کونسل کی طرف سے نیگرو مشن آیا ہے۔ وہ کل ٹرِونڈرم پہنچا۔ اس وفد میں ڈاکٹر ہاورڈ تھرمن پروفیسر کرسچین فیلوشپ ہاورڈ یونیورسٹی واشنگٹن بھی شامل ہیں۔ وفد تین دن یہاں ٹھہرے گا۔ اور ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور اور مہاتما گاندھی سے بھی ملاقات کریگا۔

بجلی کی شرح کم کرانے کی کوشش

جالندھر۔ ۱۹ نومبر۔ بجلی کی شرح کم کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کے وفد نے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی۔

چین کے فوجی حکام کو جاپان کا الٹی میٹم!

پیکن۔۔ ۲۰ نومبر۔ معتبر ذریعہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جاپانی فوجی حکام نے مقامی چینی حکام کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ وہ شمال کے پانچ صوبوں کی آزادی کا اعلان کریں۔ ورنہ جاپان کی طرف سے شمالی چین پر مسلح حملہ کیا جائیگا۔ جاپانی حکام نے الٹی میٹم میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جواب کل دوپہر تک مل جانا چاہئے۔

رائٹر کا تار مظہر ہے۔ کہ جنرل ڈائیہارا نے شمال کے چینی فوجی حکام کو الٹی میٹم بھیجا ہے۔ کہ وہ ۲۰ نومبر دوپہر تک پانچ صوبوں کو آزاد کرنے کے متعلق گورنمنٹ کی سکیم منظور کریں۔ ورنہ ان پر حملہ کیا جائیگا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ جواب موافقانہ ہوگا۔ شنگھائی میں اس رائے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ غالباً اس کے کیومنٹانگ کانفرنس میں نانکن اور کینٹن گورنمنٹوں کے درمیان تعاون کی جو سکیم مرتب کی گئی ہے۔ اس کا اثر ہو۔ جاپان نانکن گورنمنٹ پر ضرب لگانا چاہتا ہے۔ نانکن کی طرف سے فوجی مزاحمت کی توقع نہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ نانکن گورنمنٹ کوشش کرے گی۔ کہ نئی فیڈریشن کے ساتھ کوئی عملی سمجھوتہ ہو سکے۔

شنگھائی۔۔ ۲۰ نومبر۔ چین کی شمالی گورنمنٹ نے ابھی تک جاپان کے الٹی میٹم کا جواب نہیں دیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عارضی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کی رو سے جاپانی فوج ٹوکیو اور نانکن میں ڈپلومیٹک گفت و شنید کے خاتمہ تک کوئی کارروائی نہیں کرے گی۔

واشنگٹن۔۔ ۲۰ نومبر۔ واشنگٹن کے برطانوی سفیر نے رابرٹ فلپ انڈر سکرٹری سے شمالی چین کی صورتِ حالات کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔

آرمز ایکٹ کے سلسلہ میں حکومتِ پنجاب کا تازہ اعلان

لاہور۔۔ ۲۰ نومبر۔ گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے:۔

"جیسا کہ ہر ایک کو معلوم ہے گزشتہ ستمبر میں گورنمنٹ ہند کی طرف سے ایک اعلان شائع کیا گیا تھا۔ جس کی رو سے پنجاب بھر میں تلوار کو قانون اسلحہ کی دفعات ۱۳۔ اور ۱۵ کی پابندیوں سے آزاد کر دیا گیا تھا۔ صوبہ میں تلواروں کو بغیر لائسنس کے رکھا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لے جایا جا سکتا ہے۔

نوٹیفکیشن کا خنجروں۔ برچھیوں۔ چاقوؤں اور کلہاڑیوں پر اطلاق نہیں ہوتا۔ خنجروں۔ برچھیوں اور ایسے چاقوؤں اور کلہاڑیوں کو رکھنے کے لئے جو قانون اسلحہ کی زد میں آتے ہیں۔ اب بھی لائسنس حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔"

سمندر پار بھائیوں سے

نویدن ہے۔ کہ انہیں اپنا چندہ اطلاعی چٹ ملتے ہی ارسال کر دینا چاہیے اطلاعی چٹیں ان کو ارسال کی جا چکی ہیں۔ "پرکاش" ان کو بدستور پہنچ رہا ہے۔ اور باقاعدہ پہنچتا رہے گا۔ جہاں "پرکاش" اپنے پریمیوں کے پاس بقایا چندہ ہونے کی صورت میں پہنچتا رہتا ہے۔ وہاں ان کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اپنا بقایا صاف کر دینے کی کوشش کیا کریں اور نہ صرف اپنا چندہ بھیجیں۔ بلکہ اپنے مترّوں کو بھی "پرکاش" کے خریدار بننے کی پریرنا کریں۔

(مینیجر "پرکاش" لاہور)

عراق سے ہندوستانیوں کا اخراج

نئی دہلی۔۔ ۲۰ نومبر۔ اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی تھی۔ کہ عراق میں مقیم ہندوستانیوں کو وہاں سے نکل جانے کے لئے تین ماہ کی مہلت دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ عراق میں مقیم برطانوی سفیر آرچیبالڈ کلارک نے عراق گورنمنٹ کو یادداشت بھیجی۔

تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ ہندوستانیوں کے اخراج کے نوٹس پر عملدرآمد ملتوی کر دیا گیا ہے۔

دیو سماجیوں کے اخبار کو نوٹس

لاہور۔ ۲۰ نومبر۔ پنڈت کانتی نارائن اگنی ہوتری خلف الرشید دیو گورو بھگوان بانیٔ دیو سماج لاہور کی ہدایت کے مطابق لالہ رام لال آنند ایڈووکیٹ نے لالہ دھرم پال ایڈیٹر۔ پرنٹر اور پبلشر "سنیہ دیو سمباد" پر ایک نوٹس کی تعمیل کرائی جس میں انہیں ہدایت کی گئی۔ کہ جو الزام انہوں نے اپنے اخبار میں پنڈت کانتی نارائن کے خلاف لگائے ہیں۔ واپس لے لیں۔ اور معافی مانگیں۔ نیز گیارہ ہزار روپیہ بطور ہرجانہ ادا کریں۔

انگلستان میں مردہ زندہ ہو گیا

لنڈن۔ ۱۹ نومبر۔ لنڈن کے ایک ہسپتال میں ایک مریض آیا۔ جس کا جگر اور معدہ بالکل ناکارہ تھے۔ کچھ دیر بعد وہ مر گیا۔ ڈاکٹروں نے اس کے دل کے قریب آپریشن کیا۔ اور تقریباً ۸ منٹ تک دل کی مالش کرتے رہے۔ اور ایک دوائی کا انجکشن کیا۔ تین منٹ بعد وہ شخص سانس لینے لگ گیا۔

مصطفیٰ کمال پاشا کو شاہ فواد کا پیغام

قاہرہ۔ ۱۸ نومبر۔ شاہ فواد نے مصطفیٰ کمال پاشا کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں یوم آزادی کی شاندار تقریب پر انہیں مبارکباد دی گئی ہے۔

بحری کانفرنس میں شرکت

لنڈن۔ ۱۹ نومبر۔ آئرش فری سٹیٹ نے بحری کانفرنس میں جو دسمبر میں منعقد ہوگی۔ شرکت کے لئے برطانیہ کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ اب صرف اٹلی کا جواب آنا باقی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اطالوی گورنمنٹ دعوت کو قبول کرنے کے متعلق بھی جواب تیار کر رہی ہے۔

بابا کھڑک سنگھ کی تبدیلی :-

امبالہ ۱۹ رنومبر - سردار کھڑک سنگھ کو جنہیں حال ہی میں سیالکوٹ کی ایک عدالت سے بغاوت کے جرم میں اٹھارہ ماہ قید کی سزا ہوئی تھی - اور بی کلاس دی گئی تھی - سیالکوٹ سے لاہور سنٹرل جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے - انہیں لاری پر جس پر پولیس کا زبردست پہرہ تھا - لایا گیا - معلوم ہوا ہے - کہ بی کلاس میں رکھے جانے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر انہوں نے اپنے کپڑے اپنے رشتہ داروں کو واپس کر دئے ہیں - اور "سی" کلاس کے کپڑے پہن لئے ہیں - اور خوراک بھی "سی" کلاس کی کھانی شروع کر دی ہے :-

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی گرفتاری :-

رنگون - ۱۹ رنومبر - نیامے کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر پی - سی دما اور محمد خان ہیڈ کانسٹیبل کو آج شام کے وقت گرفتار کر لیا گیا - انہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مانڈلے کے روبرو پیش کر کے ریمانڈ حاصل کیا گیا - گرفتاریاں ایک قتل کے سلسلہ میں کی گئی ہیں :-

"ہندی ڈے" منایا جائے :-

لاہور - ۱۹ رنومبر - پنجاب پرانتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن کے ریزولیوشن کے مطابق یکم دسمبر کو تمام پنجاب میں "ہندی ڈے" منائے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے :-

بمبئی کرکٹ ٹورنمنٹ :-

بمبئی - ۱۹ رنومبر - آج بمبئی کوارڈینگولر کرکٹ ٹورنمنٹ میں ہندو ٹیم نے ۲۸۱ رنز کئیے - مرچنٹ نے ۷۰ رنز کئے - اور سی - کے نیڈو نے ۱۲۹ - پارسیوں کا فیلڈنگ بہت کمزور تھا :-

جرمن گورنمنٹ کا اعلان :-

برلن - ۱۹ رنومبر - جرمن گورنمنٹ نے آج ان اشیا کی فہرست شائع کر دی ہے - جن کے باہر بھیجنے کے لئے گورنمنٹ کی اجازت کی ضرورت ہے - ان اشیاء میں تمام اقسام کا سامانِ جنگ - ٹینک - مسلح کاریں - جنگی جہاز - جنگی ہوائی جہاز اور زہریلی گیسیں وغیرہ شامل ہیں :-

سکھ ڈیفنس کمیٹی کی قائمی :-

لاہور - ۱۹ رنومبر - آج شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھ پر منعقد ہوئی - بحث کے بعد فیصلہ کیا گیا - کہ شہید گنج ایجی ٹیشن کے دوران میں جو فوجداری مقدمات سکھوں کے خلاف دائر کئے گئے ہیں - ان تمام کی پیروی شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کرے - سردار رتن سنگھ مختار جھنگ - سردار ہرنام سنگھ ایڈوکیٹ سردار ہرنام سنگھ منشی پنجاب سردار منگل سنگھ ایم - ایل اے - سردار گورمکھ سنگھ ایم - ایل - اے منشی سنگھ اور گیانی گورمکھ سنگھ مسافر پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی جو اس سلسلہ میں ہدایات جاری کرے گی اور وہ پربندھک کمیٹی کو رپورٹ کرے :-

ضلع امرتسر میں ایک لڑکی کی ۲ براتیں

امرتسر - ۱۹ رنومبر - چک بہر ضلع امرتسر میں ایک مذہبی سکھ کی لڑکی کی شادی کے متعلق نہایت دلچسپ حالات موصول ہوئے ہیں - بیان کیا جاتا ہے - کہ اس شخص نے اپنی لڑکی کی سگائی موضع برہم پور کے ایک مذہبی سکھ کے لڑکے کے ساتھ کر دی - چونکہ وہ لڑکا نابالغ تھا - اس لئے اس کے والدین نے لڑکی کے والدین سے کہا - کہ وہ اپنی لڑکی بجائے اس کے چھوٹے لڑکے کے بڑے لڑکے کو دیدیں - مگر لڑکی کے باپ نے نہ صرف ان کی یہ درخواست ماننے سے ہی انکار کر دیا - بلکہ اپنی لڑکی کی سگائی موضع میں ایک دوسرے سکھ کے لڑکے کے ساتھ کر دی - وہ لڑکا بھی نابالغ بیان کیا جاتا ہے :-

شادی کے مقررہ دن ہر دو مقامات سے براتیں چک بہر میں پہنچ گئیں جس سے فساد کا سخت اندیشہ پیدا ہو گیا - کہا جاتا ہے - کہ وہاں کے جاٹوں نے فساد کو روکنے کے لئے مصلحتِ وقت کے مطابق لڑکی کی شادی کی رسوم ادا کئے بغیر موضع جھابڑی سے آئی ہوئی برات کے ساتھ بھیج دیا - اور جیسا کہ اطلاع مظہر ہے - جھابڑی میں جا کر لڑکے کے ساتھ اس کا بیاہ ہو گیا - مزید معلوم ہوا ہے - کہ چونکہ یہ لڑکا بھی نابالغ بیان کیا جاتا ہے اس لئے اس سلسلہ میں شاردا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے :-

نکودر میں کانگرس جوبلی کی تیاریاں :-

نکودر - ۱۹ رنومبر - نکودر کانگرس کمیٹی کی طرف سے کانگرس گولڈن جوبلی منانے کے لئے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں - لالہ لاجپت رائے کی آٹھویں برسی کے سلسلہ میں ۱۷ ر نومبر کو پنڈت جگت رام کی صدارت میں پبلک جلسہ ہوا - جس میں ڈاکٹر ڈرامے اور بابا نانک چند نے تقریریں کیں :-

نواب آف ٹانک کی واپسی :-

ڈیرہ اسمٰعیل خان - ۱۷ رنومبر - عرصہ تقریباً تین سال گزرنے کے بعد نواب قطب الدین خان آف ٹانک ولایت سے بذریعہ موٹر خشکی کے راستہ واپس ٹانک پہنچ چکے ہیں :-

فیروزپور میں خالصہ کالج کی قائمی :-

فیروزپور - ۱۸ رنومبر - فیروزپور میں عنقریب خالصہ انٹرمیڈیٹ کالج کھلنے والا ہے - اس کالج میں آرٹس کے علاوہ ایف - ایس سی کی کلاسیں بھی ہوں گی :-

فوج میں زیادہ ہندوستانی افسر :-

نئی دہلی - ۱۸ رنومبر - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ ہز میجسٹی نے رائل نیوی برٹش آرمی - رائل ایئر فورس اور انڈین آرمی نیز ان کے میڈیکل ڈیپارٹمنٹوں میں زیادہ ہندوستانی افسر لئے جانے کی منظوری دے دی ہے :-

کینیڈا اور امریکہ کا تجارتی معاہدہ :-

اوٹاوہ - ۱۸ رنومبر - اعلان کیا گیا ہے - کہ کینیڈا اور امریکہ کے درمیان جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے وہ امریکہ کی اپنی ریاستوں کے تجارتی تعلقات اور کینیڈا اور سلطنت برطانیہ کے دیگر ممالک کے درمیان تجارتی تعلقات پر اثر انداز نہیں ہوگا :-

نامی ڈاکو کا جیل سے فرار :-

ناسک - ۱۸ رنومبر - ایک نامی ڈاکو لیفٹیننٹ جو ستارا کا رہنے والا ہے - اور جو ایک طویل میعاد کے لئے ناسک روڈ سنٹرل جیل میں قید تھا - جیل سے بھاگ گیا ہے :-

ہزارہا ٹن اسلحہ ابی سینیا کو :-

عدیس ابابا - ۱۸ رنومبر - جب سے ابی سینیا سے اسلحہ کے متعلق پابندیاں ہٹا دی گئی ہیں - ابی سینیا کو ہزارہا ٹن اسلحہ بھیجا جا چکا ہے - اور اسلحہ کی بہم رسانی کا کام انتہائی تیزی سے ہو رہا ہے - کہ جبوتی سے عدیس ابابا کو جانے والی ٹرین کے منتظمان نے حکومت ابی سینیا کو لکھا ہے - کہ اسلحہ اور سامانِ جنگ کا عدیس ابابا تک پہنچانا ناممکن ہے - چنانچہ حکومت ابی سینیا سڑکیں تعمیر کر کے موٹروں کے ذریعہ دارالخلافہ تک سامانِ اسلحہ کے متعلق انتظامات کر رہی ہے :-

برطانیہ سے ریڈ کراس والنٹیر ابی سینیا کو :-

لنڈن - ۱۸ رنومبر - برطانوی ریڈ کراس سوسائٹی کا پہلا موبائل ہسپتال عدن اور بربرا کے راستہ ہرار روانہ ہو گیا ہے - روانگی سے پہلے دستہ کو آرچ بشپ آف کنٹربری نے آشیرواد دی - دستہ کے پاس سولہ گاڑیاں ہیں - جن میں طبی امداد کا ہر قسم کا سامان ہے - چونکہ ابی سینیا میں مشکلات حد سے زیادہ ہیں - اس لئے وہ ہر قسم کا سامان ساتھ لئے جا رہے ہیں - ایک اور دستہ کے بھیجنے کے لئے بھی چندہ جمع ہو رہا ہے اور جتنی جلدی ممکن ہوگا - وہ بھی بھیج دیا جائے گا :-

ویدک سمیلن کا سالانہ جلسہ ملتوی :-

پنجاب پرانتیہ ویدک سمیلن کا آٹھواں سالانہ جلسہ جو ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ نومبر ۱۹۳۵ء کو ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ہونے والا تھا - کچھ عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا ہے :-

ناسک جیل میں خوفناک فساد :-

ناسک - ۱۹ رنومبر - ناسک سنٹرل جیل میں لمبی میعاد کے قیدیوں کی دو پارٹیوں میں فساد ہو گیا - جس میں ایک شخص ہلاک اور متعدد مجروح ہو گئے - بیان کیا جاتا ہے - کہ جیل کے انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ میں سندھی قیدیوں اور بمبئی کے قیدیوں میں کچھ عرصہ سے رنجش چلی آتی تھی - جھگڑا ہو گیا اور دونوں پارٹیوں میں لٹھ بازی شروع ہو گئی - اور لڑائی میں کھڈیوں کی شافٹوں کو ہتھیاروں کے طور پر استعمال کیا گیا - ایک سندھی رحیم عبد اللہ کو شدید ضربات آئیں - اور تھوڑی دیر کے بعد ہسپتال میں جان بحق ہو گیا - جیل میں خطرہ کا گھنٹہ بجایا گیا - حکام نے موقع پر پہنچ کر دونوں پارٹیوں کو علیحدہ علیحدہ کیا - بیان کیا جاتا ہے کہ ایک درجن قیدیوں کے خلاف قتل اور فساد کے الزامات میں مقدمہ کی سماعت ہوگی - اور اس کے لئے سپیشل مجسٹریٹ مقرر کیا جائے گا :-

پنجاب کاٹن پریس دیوالیہ قرار دیا گیا :-

لاہور - ۱۸ رنومبر - لاہور ہائی کورٹ نے باری دوآب بنک پنجاب کی درخواست پر پنجاب کاٹن پریس کو جس کے چیئرمین لالہ ہرکشن لال بیان کئے جاتے ہیں - دیوالیہ قرار دے دیا - اور اسے بند کئے جانے کا حکم دے دیا - اپنے فیصلہ میں چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس منرو نے لکھا کہ یہ پریس گزشتہ ۱۴ سال سے کچھ کام نہیں کر رہا اور ہر سال اسے ساڑھے تین لاکھ روپیہ کا خسارہ ہوتا ہے - اس لئے اس کا بند کرنا ہی مناسب ہے :-

غیر ریاستیوں کو ملازمت نہیں ملے گی :-

پٹیالہ - ۱۸ رنومبر - باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ مہاراجہ نے اپنے گزشتہ احکام پر سختی سے عمل پیرا ہونے کا حکم صادر کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ریاست کی گزیٹڈ یا سنٹرل اسامیوں پر بلا منظوری مہاراجہ صاحب کوئی غیر ریاستی شخص ملازم نہ رکھا جائے - اس سے پہلے بھی ایسے احکام صادر ہو چکے ہیں - مگر ان پر پورے طور پر عمل درآمد نہیں ہوا تھا :-

آٹھواں خاوند - جڑانوالہ - معلوم ہوا ہے - کہ ایک عورت جس نے یہاں کے ایک شخص سے شادی کی تھی - اب اس کو بھی چھوڑ کر چلی گئی ہے اور اب اس نے لائلپور کے ایک شخص سے شادی کر لی ہے :-

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور
۹ مگھر سمت ۱۹۹۲

سبھا کا اتہاس

جب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کا پروگرام نسچت ہوا تھا۔ تب یہ بھی طے ہوا تھا۔ کہ سبھا کا ۵۰ سالہ اتہاس شایع کیا جائے۔ جب پنڈت چموپتی جی گوروکل سے واپس آئے۔ تو یہ کام ان کے سپرد کیا گیا۔ اور انہوں نے پوری سرگرمی سے اسے شروع بھی کر دیا۔ لیکن بیچ میں ایک ایسا وقت آیا۔ جبکہ سبھا اور اردھ شتابدی کمیٹی کے ورتمان ادھیکاری کسی نہ کسی وجہ سے اس رائے کے ہو گئے۔ کہ اتہاس کا کام پنڈت چموپتی کے ہاتھ میں نہ رہنا چاہیئے۔ چاہے اتہاس نہ ہی نکلے۔ اسی عرصہ میں سبھا پردھان نے پنڈت چموپتی جی کو معطل کر دیا۔ اور اتہاس سمبندھی سب کاغذات بھی ان سے لے لئے۔ اس طرح سبھا کی طرف سے یہ کام بند کر دیا گیا۔ گو پنڈت جی نے بطور خود اسے جاری رکھا۔ پنڈت جی کی معطلی کو آریہ سماج نے بُری طرح محسوس کیا۔ سارے آریہ جگت میں غم و غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی۔ آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کی طرف سے اس کے خلاف پروٹسٹ ہوا جس کا نتیجہ اچھا نکلا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے سبھا پردھان کا حکم منسوخ کر دیا۔ اور نسچے کیا۔ کہ پنڈت جی پوروت اپنا کاریہ جاری رکھیں۔

پنڈت جی کی معطلی کا حکم منسوخ ہو گیا۔ اب سوال یہ تھا۔ کہ ان سے کیا کام لیا جائے۔ سادھارن اپدیشک کا کام تو ان سے لیا ہی جا سکتا تھا۔ لیکن ان کی صحت اس بات کی اجازت نہیں دیتی تھی۔ کچھ مہینوں سے انہیں درد گردہ کی شکایت چلی آ رہی ہے جس کے لئے جلد یا بدیر انہیں آپریشن کرانا پڑے گا۔ آریہ پرشوں کی یہ خواہش تھی۔ کہ جس طرح ہو۔ اس موقع پر سبھا کا اتہاس ضرور شایع ہو جائے۔ مشکل یہ ہوئی۔ کہ اردھ شتابدی کمیٹی اس کے لئے تیار نہ تھی۔ چنانچہ اس نے نسچے بھی کر دیا۔ کہ وہ سبھا کا اتہاس شایع کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لے سکتی۔ نہ ہی وہ اس کا خرچ برداشت کرنے کو تیار ہے ::

گویا جہاں تک اردھ شتابدی کمیٹی کا تعلق ہے۔ اس نے اتہاس کو ختم کر دیا۔ اور اگر اس کا فیصلہ قائم رہتا۔ تو یہ اتہاس آریہ سماج جگت کے سامنے نہ آتا۔ لیکن بھلا ہو انترنگ سبھا کا۔ جس نے اسے بچا لیا۔ سبھا کے پاس گرنتھ پرکاشن کے لئے کچھ روپیہ پڑا ہے۔ یہ روپیہ اس وقت سے چلا آ رہا ہے۔ جبکہ رشی دیانند کی جنم شتابدی کے اوسر پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے "دیدامرت" پرکاشت کیا گیا تھا۔ انترنگ سبھا نے اسی روپیہ سے سبھا کے اتہاس کا چھاپنا منظور کر لیا۔ اور اب یہ کام پوری تیزی سے شروع ہو گیا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اردھ شتابدی تک چھپ کر تیار ہو سکے گا یا نہیں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور کم از کم دو ماہ یونہی ضایع کر دئے گئے ہیں۔ بہر حال سبھا کی منظوری ہو چکی۔ اگر اب اتہاس تیار نہ ہوا۔ تو پریس کی مشکلات کی وجہ سے نہ ہوگا۔ سبھا کی ذمہ داری نہ ہو گی ::

اتہاس کا کام بہتر ہاتھوں میں نہ دیا جا سکتا تھا۔ پنڈت چموپتی جی ہر لحاظ سے اس کے یوگیہ ہیں۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ ان جیسا اچھا لیکھک پنجاب کے آریہ سماج میں دوسرا نہیں۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ اتہاس کی پڑتال کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ کمیٹی زیادہ دست اندازی نہ کرے گی۔ کیونکہ اگر کرے گی۔ تو اتہاس وقت پر مکمل نہ ہوگا۔ میں مانتا ہوں۔ کہ اتہاس کی پڑتال ضروری ہے۔ تاکہ اس میں کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ لیکن اسے محدود کرنا ہوگا۔ مصنف کے انتخاب میں جتنی بھی احتیاط کی جائے تھوڑی ہے۔ جب ایک بار انتخاب ہو چکا۔ اور انتخاب کرتے ہوئے ہم نے پوری ذمہ داری سے کام لیا۔ تو ہمیں زیادہ تر اس کی ذمہ داری اور ذہانت پر ہی انحصار رکھنا چاہیئے۔ آریہ جگت کے لئے یہ بات موجب اطمینان ہے۔ کہ اتہاس کا کام نہایت ذمہ دار ہاتھوں میں دیا گیا ہے۔ باوجود اس کے میں یہ کہے بنا نہیں رہ سکتا۔ کہ یہ کام جتنا اہم ہے۔ اتنا ہی مشکل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ او سفقاؤں میں جو البعید آ چکا ہے۔ سو کچھ پرانے واقعات کو ہمیں آج کے آئینہ میں دیکھنا ہوگا۔ میری لالسا ہے۔ اور میری خواہش تھی۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا یہ اتہاس پنجاب میں آریہ سماج کا ۵۰ سالہ اتہاس ہو۔ اور یہ کسی پارٹی سپرٹ سے نہ لکھا جائے۔ پنڈت چموپتی میں یہ خوبی بھی ہے۔ کہ جو ڈرامہ آریہ

سماج میں کلچرڈ مہاتما تفریق کے ساتھ شروع ہوا۔ اس میں وہ ایکٹر نہ تھے۔ اس لئے ہر ایک پرشن پر وہ نرپکش درشٹی ڈال سکتے ہیں۔ کئی گھٹنائیں ایسی ہیں۔ جن کی پچیس سال پہلے قیمت تھی۔ آج نہیں۔ پچیس ورش پہلے ہم ایک دوسرے کی نیت پر شک کرتے تھے۔ اور ایک دوسرے کو اچھی سے اچھی بات کا شریہ دینے کو تیار نہ تھے۔ لیکن آج وہ حالت نہیں رہی۔ آریہ سماجیں اس وقت بھی الگ الگ ہیں۔ اس وقت بھی دو باقاعدہ فریق ہیں۔ اور ان کا الگ الگ رہنا ہی شاید اچھا ہو۔ لیکن ان دونوں میں وہ تلخی نہیں رہی۔ جو پہلے تھی۔ برسوں سے ایک دوسرے کے خلاف جہاد بند ہے۔ نہ اخبارات میں ایک دوسرے کے خلاف کچھ لکھا جاتا ہے۔ اور نہ تقریروں میں ایک دوسرے پر گولہ باری ہوتی ہے۔ ویسے بھی دونوں پارٹیوں کے نقطۂ نگاہ میں فرق آ رہا ہے۔ کالج پارٹی میں کئی ایسے لوگ ہیں۔ جو دیانند کالج سے بیزار ہو چکے ہیں۔ سمجھتے ہیں۔ کہ اس سے آریہ سماج کو کوئی لابھ نہیں پہنچا۔ اور اپنا سارا زور وید پرچار پر لگانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح گوروکل پارٹی میں ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے۔ جو یہ سمجھتا ہے۔ کہ جن آشاؤں کے ساتھ گوروکل قائم کیا گیا تھا۔ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ اور آریہ سماج کا لاکھوں روپیہ اس سنستھا پر ضایع ہوا ہے۔ غرض یہ کہ دونو پکشوں میں ایک زبردست گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے۔ جو آریہ سماج کو سنستھاؤں سے ہٹا کر پرچار کی طرف لانا چاہتا ہے۔ اگر پرانے تعصبات حائل نہ ہوں۔ تو اس وقت آریہ سماج کی فرقہ بندی کسی نئے ڈھنگ سے ہونی چاہیئے۔ گوروکل پارٹی کے کچھ لوگ کالج پارٹی میں چلے جائیں۔ اور کالج پارٹی کے کچھ لوگ گوروکل پارٹی میں آ جائیں ::

اور بھی کئی وشیوں پر درشٹی بندو میں بھید آ رہا ہے۔ پچھلے برس کالج پکش میں پنڈت وشوبندھو ایم۔ اے کے خیالات کا پرشن بڑے زور سے اٹھا۔ کالج پارٹی کے بیسیوں آریہ سماجیوں نے ان کے خلاف پرستاو سویکار کئے۔ اور اس پکش کے نیتاؤں نے اپنے خیالات کا اظہار ایسے الفاظ میں کیا۔ جن سے گوروکل پارٹی کی پوزیشن کا سمرتھن ہوتا تھا۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ جب گت ورش سارودیشک سبھا نے اس وشے کا نسچے کرنے کے لئے کہ ایک آریہ سبھاسد کے لئے کیول وید ہی ماننا کافی ہے۔ یا اس سے کچھ زیادہ ماننا چاہیئے۔ تو کالج پکش کے ودوانوں نے گوروکل پکش کے ودوانوں کا ساتھ دے کر یہ پاس کرایا۔ کہ آریہ سماج کا سبھاسد ہونے کے لئے آریہ سماج کے نیموں کے اتیرکت رشی دیانند کے ان سدھانتوں کا ماننا بھی آوشیک ہے۔ جو وید پرمانت ہوں۔ پنڈت وشوبندھو نے اس کی مخالفت کی۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ گوروکل کے ایک دو سناتک بھی ان کے ساتھ تھے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ گوروکل پارٹی گورو رشی دیانند پر زیادہ منحصر ہے۔ اور وہ ان کا ایک ایک اکشر مانتی ہے۔ اس لئے اس کے ہاتھوں رشی کا اپمان نہیں ہو سکتا۔ لیکن پچھلے دنوں جب پنڈت بدھ دیو نے رشی دیانند کے چتر کا اپمان کیا۔ تو گوروکل پارٹی میں ایسے شکشو پیر نکل آئے۔ جنہوں نے کہا۔ کہ رشی کے چتر کا اپمان کرنا سدھانت انوکول ہے۔ یہ بھی کہا گیا۔ کہ نہ یہ سدھانت کے وردھ ہے۔ نہ شسٹاچار کے اور نہ نیتی کے۔ اگر ۲۵ برس پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کوئی اپدیشک یہ کام کرتا۔ تو نہ معلوم اس کی کیا گت بنتی؟

ان گھٹناؤں کے ورنن سے مجھے یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ پارٹیوں کے مانسک وکاس میں پریورتن آ رہا ہے۔ اس لئے آج کا مؤرخ ۲۵ ورش پہلے کا مؤرخ نہیں رہا۔ اسے یہ دیکھنا ہوگا۔ کہ آج آریہ سماج کی کیا اوستھا ہے۔ جہاں ایک طرف وہ پرانی گھٹناؤں کو نظر انداز نہ کر سکے گا۔ وہاں دوسری طرف اسے یہ بھی دیکھنا ہوگا۔ کہ انہیں غیر معمولی اہمیت دے کر کہیں اتہاس کا اصلی مقصد تو فوت نہیں ہو گیا۔ سپشٹ شبدوں میں مجھے کہنا ہو۔ تو یہ کہوں گا۔ کہ کہیں سبھا کا اتہاس کلچرڈ مہاتما یدھ کا اتہاس نہ بن جائے۔ جسے جنتا بہت کچھ بھلا چکی ہے۔ اور جسے اس وقت یاد کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ ہاں مشکل یہ ہے۔ کہ اسے نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہی مصنف کے راستہ میں سب سے بڑی مشکل ہے۔ جہاں ایک طرف گڑے مردے اکھیڑنے سے پرہیز کرنا اس کا فرض ہے۔ وہاں دوسری طرف وہ ان واقعات کا ذکر کرنے سے بچ نہیں سکتا۔ جو تفریق کے دنوں میں رونما ہوئے۔ پنڈت چموپتی جی کی یوگیتا پر مجھے وشواس ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ وہ بچ جائیں گے۔ لیکن مختلف یدھ جو آریہ سماج میں ہوتے رہے ہیں۔ ایک ایسی چٹان تھے۔ جس سے اتہاس کی کشتی ٹکرا کر چکنا چور ہو سکتی ہے۔ میں کس خطرہ کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔ پنڈت جی جاننا چاہیں۔ تو سوامی شردھانند جی کا جیون چرتر پڑھ لیں۔ جو پنڈت اندر کی طرف سے پرکاشت ہوا ہے۔ انہیں معلوم ہوگا۔ کہ کس طرح مصنف نے ایک شہید کے جیون چرتر کا اپمان کیا ہے۔ اس نے ان کے جھگڑوں کو جو ہر ایک شخص کی زندگی میں ہوتے رہتے ہیں۔ اس قدر اہمیت دی ہے۔ کہ وہ شہید کا جیون چرتر نہیں رہا۔ بلکہ مہاتما منشی رام کے جھگڑوں کا اتہاس بن گیا ہے۔ اور ان کا روشن پہلو ان جھگڑوں کے نیچے دب گیا ہے۔ اس نے اپنا حساب چکانے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کے لئے سوامی شردھانند جی کی جیونی سے ناجائز فائدہ اُٹھایا ہے۔ اور اس لئے یہ جیون چرتر کوئی اُدھیہ کوٹی کا گرنتھ نہیں بن سکا۔ مجھے پُورن آشا ہے۔ کہ پنڈت چموپتی جی اِس غلطی میں نہ پڑیں گے۔ اور سبھا کے پچاس سالہ اتہاس کو سوامی شردھانند کے جیون چرتر کی دوسری ایڈیشن نہ بننے دیں گے ؎

(کرِشن)

"پرکاش" کا "شردھانند انک"

ہم نے پچھلے ہفتہ اعلان کیا تھا۔ کہ ہمارا ارادہ "شردھانند بلیدان دِوس" کے موقع پر "شردھانند انک" نکالنے کا ہے۔ کیونکہ سورگیہ سوامی جی نے جس طرح آریہ سماج کے لئے اپنا سروسبہ قربان کیا تھا۔ وُہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ اُن کے پوتر بلیدان کی سمرتی کو ہر سال تازہ رکھا جائے۔ یہ سوامی شردھانند جی ہی تھے۔ جو کہ نہ صرف گورو کل کانگڑی کے جنم داتا تھے۔ بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی سکیم کے بھی بانی تھے۔ اس لئے سبھا کے ہر ایک ہتیشی اور گورو کل شِکھشا پرنالی کے ہر ایک مداح کا یہ فرض اولین ہے۔ کہ وُہ اس انک کو شاندار بنانے میں اپنا پورا پورا سہیوگ دیں۔ تا کہ کسی ودھرمی کو یہ کہنے کا موقع نہ مل سکے کہ آریہ جگت نے چند ہی سال میں سورگیہ سوامی جی کو اپنی یاد سے فراموش کر دیا ہے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ آریہ سماج کے لیکھک مہاشے اور شاعر صاحبان اس انک کو شاندار بنانے میں ہمیں اپنا پُورا پُورا سہیوگ دے کر جلد انگرہیت کریں گے ؎

"ہندی ڈے" پوری شان سے مناؤ!

جب سے گورنمنٹ سرحد کے مسلم وزیر تعلیم نے تعلیمی درسگاہوں کو یہ ہدایت کی ہے۔ "کہ اگر تم نے پرائمری جماعت سے ہندی اور گورمکھی کو خارج نہ کیا۔ تو تمہارا گرانٹ بند کیا جائیگا" تب سے ہندوؤں اور سکھوں کو یہ تشویش لاحق ہو گئی ہے۔ کہ مسلمان برسر اقتدار آ کر ان کی زبان اور سنسکرتی کو مٹانے پر تُل جائیں گے۔ اس لئے اپنی سنسکرتی اور جاتیتا کی رکھشا کے لئے یہ ازحد ضروری ہے۔ کہ وُہ خاموشی اور لاپرواہی کو خیر باد کہہ کر خود بھی اپنی جاتیتا کا کوئی ثبوت دیں۔ چنانچہ اسی بات سے پربرت ہو کر پنجاب پرانتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن نے یہ پرستاؤ پاس کیا ہے۔ کہ ۶ دسمبر کو تمام پنجاب میں "ہندی ڈے" منایا جائے۔ ہمارا خیال ہے۔

کہ اگر پنجاب کی بجائے بھارت ورش کے ہندو ماتر سے یہ پرارتھنا کی جاتی۔ کہ وُہ "ہندی ڈے" کو پُوری شان سے منائے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ بہر حال پنجاب نواسی ہندوؤں اور سکھوں کا تو یہ مقدم فرض ہو گیا ہے۔ کہ وُہ نہ صرف سمیلن کی خواہش کا احترام روا رکھتے ہوئے بلکہ اپنی ماتری بھاشا ہندی کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے اس دن کو خاص شان سے منا کر اپنی قومی زندگی کا ثبوت دیں ؎

خودکشی کی وارداتوں کی کثرت

وید بھگوان میں آتم ہتیا کو نہ صرف پاپ بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ اسے اپنی قوم سے غداری کا نام دیا گیا ہے۔ لیکن پنجاب پرانت کی بدقسمتی سمجھئے۔ کہ یہاں آتم ہتیا کی وارداتیں اس کثرت سے ہو رہی ہیں۔ کہ ان کو دیکھ کر ہمارا سر مارے ندامت کے جھک جاتا ہے۔ پنجاب کونسل میں مسٹر مبارداس کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آنریبل مسٹر بائیڈ نے اس بارہ میں ذیل کا گوشوارہ پیش کیا :-

(گوشوارہ ملاحظہ ہو اگلے کالم میں)

سنہ	خودکشی	اقدامِ خودکشی
۱۹۲۶ء	۱۸۲	۱۱۱
۱۹۲۷ء	۲۷۲	۱۲۰
۱۹۲۸ء	۳۳۶	۱۳۰
۱۹۲۹ء	۳۲۷	۱۲۵
۱۹۳۰ء	۴۴۸	۱۴۱
۱۹۳۱ء	۴۲۳	۱۵۱
۱۹۳۲ء	۴۸۷	۱۵۷
۱۹۳۳ء	۵۳۴	۱۴۳
۱۹۳۴ء	۶۵۶	۱۷۰
۱۹۳۵ء	۱۴۷	۱۰۱

گویا گزشتہ دس سال میں صرف پنجاب میں تقریباً پونے چار ہزار اشخاص نے خودکشی کر کے جان دی۔ اور پندرہ سو سے زائد اشخاص نے خودکشی کرنے کی ناکام کوشش کی ؎

یہ اعداد سخت اندوہناک ہیں۔ اور اس امر کا تقاضا کرتے ہیں۔ کہ حکومت اور جنتا اس کی روک تھام کے لئے جلد از جلد انسدادی تدابیر اختیار کرے ؎

ودیش میں آریہ بھائیوں کی عزت افزائی

جب کبھی ہمیں یہ بات سننے کا اتفاق ہوتا ہے۔ کہ ہمارے ودیش میں رہنے والے بھائی نہ صرف جنتا کی نظر میں سنمان کے پاتر سمجھے جاتے ہیں بلکہ راجیہ دربار میں بھی ان کو مان کی درشٹی سے دیکھا جاتا ہے۔ تو ہمیں ایک پرکار سے ہرش پراپت ہوتا ہے۔ یہ بات پڑھ کر ہمیں ایک گونہ خوشی ہوئی ہے۔ کہ کمپالا (یوگنڈا) آریہ سماج کے پردھان ڈاکٹر ایم۔ ایم۔ پٹیل یوگنڈا لیجسلیٹو کونسل کے سدسیہ نیت کئے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی آریہ پرتی ندھی سبھا نیروبی کے پورو پردھان لالہ دیوی داس جی بھی کینیا کونسل کے ممبر ... نامزد کئے گئے ہیں۔ ہم ہر دو آریہ بھائیوں کو جہاں اُن کی اس عزت افزائی پر بدھائی دیتے ہیں۔ وہاں اُن سے یہ بھی آشا رکھتے ہیں۔ کہ وُہ اپنی موجودہ حیثیت میں بھی آریہ سماج کے لئے زیادہ سے زیادہ لابھ کاری سدھ ہونے کا یتن کریں گے ؎

شہید گنج کا قضیہ!

شہید گنج کا قضیہ کسی ایسی منحوس گھڑی شروع ہوا ہے۔ کہ سلجھنے میں نہیں آتا۔ کبھی پہلے اس جگہ نے سینکڑوں سنگھ سورماؤں کی شہادت کا نظارہ دیکھا تھا۔ اور اب یہی جگہ ہے۔ جو کہ پنجاب میں صدہا خاندانوں کے لئے مصیبت کا موجب ثابت ہو رہی ہے۔ ہر ایک ہندو بھائی چاہتا ہے۔ کہ یہ قضیہ جلد از جلد سلجھ جائے۔ لیکن ہمارے مسلمان بھائی اس قضیہ کو بار بار قبرستان سے نکال کر سلجھنے نہیں دیتے۔ حالانکہ وُہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں نے اس وقت سینکڑوں ایسے مکانوں پر قبضہ جما رکھا ہے۔ جو کہ کسی وقت غیر مسلموں کے مقامات مقدسہ تھے۔ اور وہ غیر مسلم ان کا تذکرہ اس لئے نہیں چھیڑتے کہ کہیں کوئی اور ناخوشگوار قضیہ کھڑا نہ ہو جائے۔ اگر ہمارے مسلمان بھائی اتنا سمجھ لیں۔ کہ شہید گنج میں سکھ تو جیسے بانی کا ہی وعظ کریں گے۔ اور واہگورو کا نام سمرن ہی کریں گے۔ تو ان کو یہ سمجھ آ جائے گی۔ کہ جلو خدا کی عبادت خواہ عربی میں ہو یا پنجابی میں۔ ایک ہی بات ہے۔ تو وہ اس قضیہ کو بار بار کھڑا کرنے سے تائب ہونے کی ضرورت محسوس کرنے لگیں گے۔ اور ملک کے امن کی خاطر اسے بار بار پیش نہ کیا کریں گے ؎

جب آپ کا مترا آپ کے پاس آتا ہے

تو آپ کیا کرتے ہیں؟ یقیناً اس کا سواگت! اس کا کشل سماچار اور کئی ایسی ہی باتیں اس سے پوچھتے ہیں۔ آپ کے دُوسرے دوستوں میں سے "پرکاش" ہی ایک ایسا مترا ہے جس نے آپ کی کبھی شکایت نہیں کی۔ ایسا خاموش مترا اور جاتی کا سچا سیوک جب آپ کے پاس آتا ہے۔ تو بلاشبہ آپ گدگد ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وُہ اپنے ساتھ مندرجہ ذیل چیزیں لاتا ہے :-

۱۔ وید کا پوتر امرت جس کے پان سے ہمارا جیون مہکتا اور سپھل ہو سکتا ہے ؎

۲۔ جاتی اور دیش کی اسمتا کی کہانی آپ کو سُناتا ہے۔ اور جن سمسیاؤں کو سلجھاتا ہے ؎

۳۔ دیش اور جاتی کی جاگرتی کی خبریں مہیا کرتا ہے۔ اور آپ کو تازہ بتازہ حالات سے باخبر رکھتا ہے

۴۔ روحانی غذا مہیا کرتا ہے ؎

۵۔ آپ کے سماج میں ہونے والے قابلِ ذکر واقعات کو دوسرے آریہ سماجی بھائیوں تک پہنچاتا ہے ؎

۶۔ آپ کی ہر ضرورت کے موقع پر امداد کرتا ہے۔ آپ کی شکایت و فریاد کو دوسروں کے کانوں تک پہنچاتا ہے

۷۔ غیر مذاہب کے حملوں کا جواب دے کر ویدک دھرم کو سُرکھشت رکھتا ہے ؎

۸۔ اچھی اچھی کہانیاں اور بزرگوں کے کارنامے سُنا کر گزشتہ عظمت کی یاد دلاتا ہے ؎

۹۔ آپ کی رہنمائی کرتا اور دیش اور جاتی کی خدمت بجا لاتا ہے ؎

کیا یہ خدمت کوئی معمولی خدمت ہے؟

جبکہ اس کا معاوضہ صرف چار رُوپیہ سالانہ ہو۔ کیا آپ اپنے اس اسی سال کے پرانے مترا سے علیحدہ ہونا پسند کریں گے؟ اگر آپ کا پچھلے سال کا معاوضہ ختم ہو گیا ہے۔ تو آج ہی چار روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اگر اطلاع جب ملنے کے باوجود آپ نے کسی وجہ سے منی آرڈر نہیں بھیجا ہے۔ تو آپ کا فرض ہے کہ جب آپ کا یہ پرانا مترا آپ کے پاس اپنا معاوضہ لینے بذریعہ وی۔ پی پہنچے۔ تو اس کا سواگت کریں۔ ہستے ؤ ماندہ رہیں ؎

(مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سناتن دھرم کے دشمن

ستیہ سناتن ویدک دھرم کے دشمن وہ لوگ ہیں۔ جو کہ دھرم کے دس لکھشنوں کو نہ سمجھتے ہوئے محض پرانے رسوم ورواج کو ہی سناتن دھرم کا نام دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور جب کوئی ان رسوم میں ترمیم کر کے جاتی کی سیوا کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے بے نکت سنا کر ہی اس کی زبان بندی کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ سناتن دھرم سبھا کا ایک واحد اجارہ دار شد دھارکوں کے خلاف ذیل کی دشنام دہی سے کام لے کر یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ سناتن دھرم کا سچا رکھشک ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ:-

"بھارت ورش میں سناتن دھرم کا علم نہ ہونے سے ناواقفیت کے کارن آدھرمی پروگرام کو دھرم سمجھ کر سناتن دھرم کے خلاف کھلی ایک سرگرمیاں ہیں۔ غیر قومیں تو سناتن دھرم کے عالمگیر سدھانتوں کو نہ سمجھیں۔ خود اپنے آپ کو سناتن دھرمی کہنے والے ہی سناتن دھرم کی صورت بگاڑنا چاہتے ہیں۔ اور دھارمک زندگی نہ ہونے کے کارن عارضی ترقی و بناوٹی نمائش کے لئے کمزوری دل کے کارن یہی غنیمت سمجھتے ہیں۔ کہ سناتن دھرمی تعداد میں سب سے زیادہ ہیں"۔

"ہندو مہا سبھا کانگرس میں ہندو لیڈر ہوتے ہوئے بھی جات پات توڑنا۔ سب کا اکٹھا کھانا۔ ودھواؤں کو دلہن بنانا وغیرہ غیری خیالات کے مرید ہیں — اور حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندو لیڈر ہی سناتن دھرم سے آئی ہیں"۔

("سناتن دھرم پرچارک" امرتسر۔ ۱۶ر نومبر)

موٹے الفاظ میں ہمارے ہمعصر کا مطلب یہ ہے۔ کہ اصلی سناتن دھرم کو وہی لوگ سمجھتے ہیں۔ جو کہ نہ صرف ذات پات کو چمٹے رہتے ہیں۔ بلکہ وہ معصوم ابلاؤں کے دکھ کو بھی لمبا کر کے اپنا کرک ادھر بہ لوگ خوار کرتے ہیں۔

سناتن دھرم مہا سبھا آخری دموں پر

بعض جنم ابھیمانی براہمنوں نے سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا لاہور کے مقابلہ پر ایک مہا سبھا کا ڈھانچہ کھڑا کر دیا تھا۔ لیکن چونکہ یہ مہا سبھا چند غرض دوست آدمیوں کے دماغ کی اختراع تھی۔ اس لئے آج تک سناتن دھرمی جگت میں اسے کوئی ہر دلعزیزی حاصل نہ ہو سکی۔ چنانچہ اب اس مہا سبھا کے سب سے بڑے مداح پنڈت دیبا رام جی امرتسری لکھتے ہیں:-

"دوسری طرف سناتن دھرم پرتی ندھی

مہا سبھا پنجاب کا بوجھ صرف تین چار سناتن دھرمیوں کے کندھوں پر ہے۔ ان میں بھی دو تین عدیم الفرصت ہیں۔ جس سے کوئی خاص فنڈ نہ ہونے سے مہا سبھا سارے صوبہ میں دھرم پرچار نہیں کر سکی"۔

("سناتن دھرم پرچارک" امرتسر ۱۶ر نومبر)

اگر ابتدا میں ہی مہا سبھا کے سنچالک سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا سے منحرف ہو کر اپنی ڈیڑھ چاول کی کھچڑی علیحدہ نہ پکاتے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ کیونکہ اچھوت ادھار جیسے پوتر کام پر کسی سنستھا سے بغاوت کرنا نہ ہی پسندیدہ ہے اور نہ مفید۔ ہندو جاتی اب چھ کروڑ دلت بھائیوں کو ہاتھ سے کھونے کے لئے مطلقاً تیار نہیں۔

تعزیری آرڈیننس کا اجراء

مغربی اقوام کی لیگ نے یہ قرارداد پاس کی تھی۔ کہ ابی سینیا کے خلاف اٹلی نے جو جنگ کر رکھا ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے لیگ کے جملہ ممبروں کو اس کے خلاف تعزیرات کا نفاذ کر دینا چاہئے"۔

اس قرارداد کے احترام میں گورنر جنرل نے ہندوستان میں ۱۸ر نومبر کو ایک تعزیری آرڈیننس نافذ کر دیا ہے یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ہندوستان سے اٹلی میں بندوقوں۔ اسلحہ۔ ہوائی جہازوں۔ گیسوں۔ بحری جنگی جہازوں۔ خچروں۔ اونٹوں اور بار برداری کے دوسرے جانوروں کا بھیجا جانا ممنوع ہے۔ اور جو بھی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرے گا۔ اسے دو سال قید یا جرمانہ دونو سزائیں دی جائیں گی۔

اگر مذکورہ آرڈیننس کے نفاذ کے ساتھ ہی گورنر جنرل کوئی اور ایسا انتظام بھی کر دیتے۔ جس سے اٹلی کے ساتھ ہندوستان کی تجارت بند ہو جانے سے ہندوستانیوں کو جو نقصان پہنچے گا۔ اس کی ساتھ ہی تلافی بھی ہو جاتی۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ اور ہندوستانی یہ محسوس کرتے۔ کہ موجودہ کساد بازاری کے زمانہ میں ان سے جس قربانی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے عوض ان کی بھی داد رسی کی جا رہی ہے۔

کرمنل لاء امینڈمنٹ بل پاس

پنجاب کی یہ سخت بدقسمتی ہے۔ کہ اس کی رجعت پسند کونسل کبھی اپنی رجعت پسندی کو فراموش کرنے کا نام نہیں لیتی۔ حال ہی میں

اس میں وہی کرمنل لاء امینڈمنٹ بل پیش ہوا۔ جسے لیجسلیٹو اسمبلی نے مسترد کر دیا ہے۔ کئی ممبروں نے بحث کے دوران میں بل کی مخالفت میں تقریریں بھی کیں۔ لیکن غضب خدا کا۔ جب ووٹ دینے کا موقع آیا۔ تو انہوں نے بل کی حمایت میں ووٹ دے کر ممبر ہونے کا حق ادا کیا۔ اور آخر کار پنجاب کونسل نے وہی کر دکھلایا۔ جس کی اس سے توقع تھی۔ اور وہ یہ کہ اس نے عوام کی آزادی پر کاری ضرب لگانے والے بل کو پاس کر کے ہی دم لیا۔

اگر پنجاب کونسل اس بل کے متعلق وہی رویہ اختیار کرتی۔ جو اسمبلی نے کیا تھا۔ تو اس سے جہاں پنجاب کی شان بڑھتی وہاں قوم پرست حلقوں کو ہمیں یہ طعنہ دینے کا موقعہ نہ ملتا۔ کہ پنجاب ہر ایک سیاسی معاملہ میں ہندوستان کا "السٹر" بننے پر تلا ہوا ہے۔

احراریوں پر تازہ عتاب

آج کل مرزائیوں کی پانچوں گھی میں ہیں۔ ادھر گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل میں ان کے ایک رکن کو شامل کیا گیا ہے۔ دوسری طرف ان کے مخالفوں پر پے درپے عتاب نازل کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ مرزائی ہمیشہ جارحانہ پہلو اختیار کر کے اپنے مخالفوں کو مجبور کر دیتے ہیں۔ کہ وہ بھی کوئی مدافعانہ پہلو اختیار کریں۔ لیکن ابھی مخالف ہلنے بھی نہیں پاتے۔ کہ ادھر سے حکومت مرزائی نوازی کا ثبوت دینے کے لئے مخالفوں کی زبان بند کر دیتی ہے۔ پچھلے دنوں قادیانی امام نے مجلس احرار کو مباہلہ کا چیلنج دیا اور قادیان آنے کی دعوت دینی شروع کر دی ابھی غریب احراریوں نے اس دعوت کو منظور کر کے اس کے جواب میں قادیان میں مباہلہ کرنے کی ہی تیاری کی تھی۔ کہ جھٹ حکومت کی طرف سے انہیں اس بنا پر قادیان میں جمع ہونے کی ممانعت کر دی ہے۔ کہ چونکہ مجلس احرار اور احمدیہ جماعت کے درمیان کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اس لئے قادیان میں احراریوں کا اجتماع امن عامہ کے منافی ہے۔ حکومت کو کھلا اختیار ہے۔ کہ وہ کسی فریق کو قادیان میں جمع ہونے دے یا نہ۔ لیکن اگر واقعی وہ انصاف سے کام لینا چاہتی ہے تو اس کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس فریق سے بھی جو کہ اپنے مخالفوں سے مباہلہ کے نام پر چھیڑ چھاڑ کرنے سے باز نہیں آتا۔ اس امر کی ضمانت لے۔ کہ وہ بھی آئندہ کیلئے اپنی جارحانہ روش سے احتراز کیا کرے گا۔ اور خود بھی کشیدگی بڑھانے والے اجتماعوں کو قادیان میں ہونے کی دعوت نہیں دیا کرے گا۔

باوا آدم کی بیویوں کے متعلق سنسنی خیز انکشاف

شامی لوگوں کا جد امجد باوا آدم کو عرب کا پہلا آباد کار رکھتا۔ لیکن ہمارا خیال ہے۔ کہ وہ سنگلدیپ کا رہنے والا ایک ہندوستانی تھا۔ اور عرب میں جا کر آباد ہو گیا تھا۔ اور وہاں اس نے ایک دوسرا بیاہ کر لیا تھا۔ ہمارے اس خیال کی تصدیق ایک پرانی عبرانی زبان کی کتاب۔ جو موسومہ بہ "ممالخم" سے ہوتی ہے۔ جو کہ صاف الفاظ میں فرماتی ہے۔ کہ قرآن۔ انجیل اور توریت میں حضرت آدم اور حوا کی شادی کا جو قصہ ہے۔ اس میں اضافہ کی ضرورت ہے۔

"اس کتاب میں لکھا ہے۔ کہ حضرت آدم کی دو شادیاں ہوئی تھیں۔ مگر آپ کی طبیعت دونو بیویوں سے خوش نہ تھی۔ پہلی بیوی کا خمیر حضرت آدم کی طرح مٹی سے بنا تھا۔ چونکہ وہ آج کل کی عورتوں کی طرح ہر بات میں حضرت آدم سے برابری کا دعویٰ کرتی تھی۔ آپ نے اسے ترک کر دیا۔ جب حضرت آدم فکر مند رہنے لگے۔ تو ان کی فکر دور کرنے کے لئے مائی حوا آپ کی پسلی توڑ کر پیدا کی گئیں"۔

مذکورہ واقعہ کی صحت اور عدم صحت کے متعلق تو صرف کتاب کا مصنف یا مترجم ہی ذمہ دار ہے۔ لیکن واقعہ ہمارے مسلمان عیسائی اور یہودی دوستوں کی فوری توجہ کا مستحق ہے۔ کیونکہ اگر یہ تحقیق سچ ہے تو ان کی الہامی کتب کی صحت معرض خطر میں پڑتی ہے۔ اور اگر غلط ہے۔ تو ان کو اس بارہ میں اپنی آزادانہ تحقیقات کرنی چاہئے۔

"شردھانند انک"

کے لئے اپنا لیکھ

بہت جلد ارسال کریں

وقت تھوڑا رہ گیا ہے

مینیجر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

طلاق کی بیہودگی

مسئلہ طلاق اتنا بیہودہ ہے۔ کہ ایک مہذب انسان کو اس کا ذکر سنکر کراہیت آتی ہے کیونکہ اس سے جہاں گرہست آشرم کی تقدیست کا خاتمہ ہوتا ہے۔ وہاں جنسی تعلق بھی محض شہوت پرستی تک محدود رہ جاتے ہیں۔ اور انسانوں کی وہی حالت ہو جاتی ہے جو حیوانوں کی ہے۔ جیسا کہ ذیل کا سوال و جواب جو ایک اسلامی اخبار میں شائع ہوا ہے۔ ہمارے مذکورہ دعوے کی تصدیق کرتا ہے:-

س ۲۳۱ عورت کو خاوند نے عرصہ ۵ سال کا ہوا گھر سے نکال دیا ہے۔ اس عرصہ میں نان نفقہ بھی نہیں دیا۔ عرصہ دو ماہ کا ہوا۔ برادری کی پنچایت نے جمع ہو کر مجبور کیا۔ خاوند نے کہا۔ اگر میں منکوحہ کو ۵ اور تک نہ لاؤں۔ تو میری طرف سے طلاق سمجھی جاوے۔ جس کو آج عرصہ دو ماہ کا گزر چکا ہے۔ کیا وہ عورت مطلقہ ہو چکی یا نہیں؟

ج ۲۳۱ عرصہ دو ماہ کا گزر چکا ہے۔ ایک ماہ گزرنے پر طلاق بائنہ ہو جاویگی۔ ابھی تک طلاق رجعی ہے۔ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء۔ بائنہ ہونے کے بعد آزاد ہو جاوے گی۔

(”اہلحدیث“۔ امرتسر۔ ۱۵ نومبر)

ہمارا پختہ خیال ہے۔ کہ اگر طلاق کا گورکھ دھندا نہ ہوتا۔ اور خاوند کا مذہباً یہ فرض ہوتا۔ کہ وہ اپنی عورت کو اپنی اردھنگنی سمجھے۔ اور اس کی رکھشا کا کفیل ہو۔ تو وہ کبھی اپنی عورت کو اس سے غائبی تعلقات قائم رکھنے کے بعد گھر سے نہ نکالتا۔

سنگٹھن کا مشورہ

دلت ہندو اس بات کے متمنی ہیں۔ کہ ہم ان سے ایسا ہمدردانہ سلوک کریں۔ کہ وہ نہ ہی ہم سے دور رہنا پسند کریں۔ اور نہ ہی ہماری دھرم پستکوں کی بے احترامی روا رکھیں۔ اطلاع آئی ہے کہ بعض نادان دوستوں کے مشورہ پر عمل پیرا ہو کر ہمارے بعض دلت بھائیوں نے منوسمرتی آدی گرنتھوں کو نذر آتش کر دیا۔ ان کے اس فعل سے برافروختہ ہو کر ہمارا ایک سناتن دھرمی ہمعصر ذیل کا کرتاو اندیشانہ فتویٰ صادر کرتا ہے

”یہ اچھوت جائیں جہاں ان کی مرضی ہے۔ اگر ہندو دھرم میں ان کے لئے جگہ نہیں۔ ہندوستان میں جگہ نہیں۔ تو جہاں ان کے سینگ سمائیں۔ جائیں۔ اور کہیں جگہ نہ ملے۔ تو دوزخ میں جا پڑیں۔ لیکن انہیں کیا حق ہے۔ کہ وہ منوسمرتی کو جلانے کا مظاہرہ کریں۔ جب وہ اس کو مانتے نہیں۔ اس سے لاتعلق ہوتے ہیں۔ تو پھر دوسروں کی دھرم پستک کو جلانے کے مکروہ جرم کے مرتکب کیونکر ہوتے ہیں؟“

(”آنند“۔ ۱۳ نومبر ۱۹۳۵ء)

اگر ہمارا ہمعصر اس مذکورہ متکبرانہ فتوے کے صادر کرنے کی بجائے اس امر پر روشنی ڈالتا۔ کہ ہم ہر ایک اچھوت کو اپنی جاتی کا کیسے مفید انگ بنا سکتے ہیں۔ تو وہ زیادہ عقلمندی سے کام لیتا۔ کیونکہ جب اچھوت جاتی کا مفید انگ بن جائیں گے۔ تو پھر وہ نہ غیروں کی چالوں میں آ کے نئے مذہبوں کا نوالہ بننا پسند کریں گے۔ اور نہ ہی ہماری دھرم پستکوں کی بے احترامی کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔ بلکہ جہاں ہمارا پسینہ گرے گا۔ وہاں اپنا خون گرانا پسند کریں گے۔

الہام ہے یا مخول؟

کہتے کو تو ہمارے مسلمان بھائی یہ کہتے ہیں۔ کہ الہام اس پیغام کو کہتے ہیں۔ جو خداوند کریم اپنے منتخب بندوں کے ذریعہ عوام تک پہنچانا ضروری سمجھتا ہے۔ لیکن جب ان سے اس بارہ میں زیادہ وضاحت سے پوچھا جاتا ہے۔ تو وہ الہام کے متعلق جو تفصیلی حالات بتاتے ہیں وہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ الہام ایک مذاق ہے جس شخص کا قیاس ٹھیک نکل پڑے۔ مسلمان اسے ہی الہام کا درجہ دے دیتے ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو ہمارے احمدی دوست کبھی ذیل کی سطور نہ لکھتے:-

”علاوہ ازیں پہلی امتوں میں تو غیر نبیوں پر ایسے ایسے الہامات ہوتے۔ جو غلطی سے پاک ہونے میں انبیاء کی وحی سے کسی طرح کم نہ تھے۔ جیسے حضرت موسیٰ کی ماں کا الہام کہ موسیٰ کو دریا میں پھینک دے۔ اور حضرت خضر کا الہام جس کی بنا پر انہوں نے ایک بچہ کو قتل کر دیا۔ اور حضرت مریم کا الہام جس پر بھروسہ کر کے انہوں نے اپنی قوم کی پروا نہ کی۔ تو۔۔۔ جب یہ سب الہامات قطعی اور یقینی تھے۔ اور ملہمین نے ان پر پورا یقین کیا۔ اور انہیں غلطی سے پاک سمجھا۔ جیسے انبیاء کی وحی غلطی سے پاک ہوتی ہے۔ تو امت محمدیہ جو خیر الامم ہے۔ اس کے برگزیدہ اور ولی کیوں یہ دعویٰ نہیں کر سکتے؟“

(”پیغام صلح“۔ ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء)

بس کھلی کھچڑی پل گئی۔ الہام کا نزول عام ہو گیا۔ اور قادیان کی تخصیص نہ رہی۔

مرزا صاحب سے بغاوت

ابھی قادیان شریف کے بڑے مرزا کو گزرے صرف ستائیس سال ہوئے ہیں۔ کہ آپ کے کئی عقائد آپ کے چیلے چانٹے یا تو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ یا ان میں ترمیم کر رہے ہیں۔ مولانا محمد علی امیر جماعت لاہوریہ ولادت مسیح کے متعلق بڑے مرزا صاحب سے اختلاف رکھتے ہیں۔ مرزا صاحب اسے عام مسلمانوں کی طرح ایک الٰہی معجزہ سمجھتے تھے۔ لیکن مولانا صاحب اسے ایک عام واقعہ تصور کرتے ہیں۔ ایسے ہی بڑے مرزا صاحب کا خیال تھا۔ کہ زندگی کا بیمہ کرانا ایک قسم کا جوا ہے۔ اور اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ لیکن ہمارے دوست ڈاکٹر بشارت احمد صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:-

”میرے خیال میں یہ ایک بہترین امداد ہے جو ایک تباہ حال خاندان کو ایسے نازک موقع پر مل سکتی ہے۔ اس میں جوا کہیں نظر نہیں آتا۔ البتہ یہیں اندازہ رقم کی کمی کو پورا کرنے کا یہ ایک طریق ہے۔ بیمہ جوا نہیں۔ بلکہ امداد کا طریق ہے“

(”پیغام صلح“۔ ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء)

مساجد کے سامنے باجا

لاہور میں زمیندارہ لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام جی سابق وزیر پنجاب نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا۔ کہ آج کل اگر کسی مسجد کے سامنے باجہ بجے۔ تو مسلمان بھائی چڑ جاتے ہیں۔ لیکن سنہ ۱۹۰۹ء میں مساجد کے سامنے براتوں کے باجے بجتے تھے۔ کوئی انہیں روکنا پسند نہ کرتا تھا۔ لیکن آج حالت مختلف ہے۔ مسلمانوں کی نماز باجہ سے قضا ہو جاتی ہے۔ سب سے زیادہ غازی اور پارسا اسے سمجھا جاتا ہے۔ جس کی نماز باجہ سن کر قضا ہو جائے!!

اگر چوہدری صاحب ساتھ ہی یہ بھی ذکر کر دیتے۔ کہ نماز صرف تب قضا ہوتی ہے۔ جب کسی ہندو کا باجہ سنائی دے۔ لیکن اس وقت قضا نہیں ہوتی۔ جب کسی مسجد کے پاس سے کوئی رجمنٹ باجہ بجاتی گزرے۔ تو زیادہ موزوں ہوتا۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ — **بھیم سینی سرمہ** — قیمت فی شیشی سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی چشمہ کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزور بینائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ دھلکی۔ پروال۔ گکرے وغیرہ دور ہو جاتے رہتے ہیں۔ لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ امید ہے ان کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔

استری سکھ دا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط۔ صاف اور طاقتور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن چڑھنا یا گھٹنا۔ خون پتلا یا جما ہوا۔ کم یا زیادہ درد کے ہمراہ ہونا۔ سر، کمر، جانگھ اور پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید، لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آ جاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے بچہ خوبصورت اور طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے۔ اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت ۲ روپیہ فی شیشی۔

ابھے رس

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آ جاتا ہے۔ لیکن اس میں تو بہت پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے۔ اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ مسے جھڑ جاتے ہیں۔ خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

گورو کل سناتک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۶

CC 0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دکھشن یاترا - نمبر ۳

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

پہنچی نظام راجیہ میں ضلع ہے - اس جگہ آریہ سماج کا مندر نہیں ہے - اور نہ ہی باقاعدہ آریہ سماج ہے - لیکن آریہ سماج کے وچاروں کے سجن ہیں۔ ان میں پنڈت راؤ چودھری جی دکھیل مکھیہ ہیں - وہ پرچار کا پورن پربندھ کرتے ہیں - اس جگہ پانی کی قلت ہے - نلکے کچھ گھنٹے چل کر بند ہو جاتے ہیں - کنوؤں کا پانی کھاری ہے - یہاں ۱۹۱۶ء میں مہاراجہ دِجے نگر کی فوجیں کھلائی ہیں ملی تھیں۔ کبھی کبھی ان کا بھی اس شہر پر تسلط رہا ہے۔

ہنگارام کا سمارک:-

۲۱ اکتوبر کو صبح پانچ بجے ریل گاڑی میں سوار ہو کر ہنگولی کو چلا - یہ گاڑی ۱۱ بجے ہنگولی پہنچ جاتی ہے - اس راستہ میں ایک جونڈی سٹیشن آتا ہے - وہاں سے اوندھ کو پکی سڑک جاتی ہے - اوندھ آٹھ میل ہوگا - وہاں شیو لنگ ہے - اس کو بھی جیوتی لنگ مانا جاتا ہے - اس کا مندر بھی اچھا بنا ہوا ہے - اور یہ مندر پرلی بیج ناتھ کے مندر سے پرانا ہے - جیسے دکھشن کے مندروں میں دن کو بھی اندھیرا ہوتا ہے - ویسے ہی یہاں بھی حالت ہے - اسی لائن پر ایک سٹیشن ولڑا ہے - وہاں سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر ایل گاؤں ہے - وہاں نکارام کا سمارک ہے - لوگ اس کے بھی درشن کرتے ہیں - نکارام مہاراشٹر کے ادبیہ سادھوؤں میں سے ایک تھے - ان کے بھجن لوگ شوق سے پڑھتے ہیں:

آریہ سماج ہنگولی:-

ہنگولی میں آریہ سماج اچھی حالت میں ہے - یہاں پر ابھی تک سماج کا اپنا مندر نہیں ہے - لیکن کرایہ کا مکان ہے - اس میں سماج کا ست سنگ لگتا ہے - اس جگہ آریہ سماج میں مارواڑی بھی کام کرتے ہیں - اور اس وقت پنا لال جی چکھنٹو پردھان ہیں - اور ستیہ نارائن جی منشا دھیکش ہیں - یہ دونو سجن مارواڑی ہیں - اور ان کے ساتھی اور آریہ سماج کے کام کرنے والے اُدھر کے ہی ہیں - اب تو یہ بھی نام کے لئے مارواڑی ہیں - کیونکہ اُن کا کام یہاں ہی ہے - جائداد مکان سب کچھ اُدھر ہے - ان میں سے کوئی کوئی کئی پشتوں سے یہاں ہیں - لیکن اُن کے رسم و رواج مارواڑ کے ہیں - یہ خوشی کی بات ہے - یہاں کا آریہ سماج اُتساہ سے کام کرتا ہے - اور مندر بنانے کی فکر میں ہے - ایشور ان کو اپنے منورتھ میں سپھل کرے:

ہنگولی پرانا قصبہ ہے - جنہوں نے ٹھگوں کا اتہاس پڑھا ہے - اُن کو سمرن ہوگا کہ ہنگولی بھی ٹھگوں کا اڈہ تھا - اور یہاں انگریزی چھاؤنی بھی رہی - لیکن ۱۹۰۲ء میں یہاں کی چھاؤنی اُٹھالی گئی - اب صرف نظام سرکار کا گھوڑوں کا سٹڈ (stud) ہے - یہ قصبہ نظام راجیہ کی حد پر واقع ہے - کسی وقت بیچ میں تھا - لیکن جب سے برار انگریزی ادھیکار میں گیا - اُس وقت سے یہ کنارے پر آ گیا ہے - کیونکہ اس سے آگے برار کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے - یہاں سے آکولا کو سڑک جاتی ہے - اس سڑک پر باسین آتا ہے - اور نظام راجیہ کی حد اس سڑک پر کیر گاؤں ہے - اِدھر کی موٹر بس سروس کیر گاؤں تک ہی جاتی ہے - آگے اُدھر کی گاڑیاں آتی ہیں:

کسی وقت چھاؤنی ہونے سے کھلا میدان پڑا ہے - قصبہ چھوٹا سا ہے - بیوپار کی اچھی منڈی ہے - پہلے ریل گاڑی نہ تھی - اب پورنا سٹیشن سے یہاں تک ریل گاڑی بن گئی ہے - ریلوے سٹیشن سے شہر کو آتے وقت راستہ میں ایک دھرم شالہ ہے - جو مارواڑی دھرم شالہ کے نام سے مشہور ہے - مسافروں کے ٹھہرنے کے لئے وہ اچھی جگہ ہے - جگہ صاف ہے - کنواں صحن میں ہے - پاس کھلا میدان بھی ہے:

ناندیڑ:-

۲۳ اکتوبر کی صبح کو میں ۸ بجے موٹر بس میں سوار ہو کر ۱۱ بجے ناندیڑ پہنچا - میں اسے ۱۹۰۸ء میں ایک بار پہلے بھی دیکھ چکا تھا - لیکن یہاں پہنچ کر دیکھنے سے معلوم ہوا - کہ اس ناندیڑ اور اُس ناندیڑ میں بہت فرق ہے - اس وقت کا ناندیڑ اس طرح ہے - ریلوے سٹیشن کے نزدیک ایک محلہ آباد ہوا ہے - جس کا نام ہے وزیر آباد - یہ اُس وقت بالکل نہ تھا - یہ کھلا بازار ہے - اور اس میں عمدہ کے مکانات اور دکانیں ہیں - اسی بازار میں ایک دھرم شالہ ہے - یہ مارواڑی دھرم شالہ کے نام سے موسوم ہے - میں اس میں ہی ٹھہرا - ناندیڑ میں آریہ سماج اس وقت تک نہیں ہے - کچھ عرصہ پہلے ایک ٹھیکیدار یہاں کام کرتے تھے - اُس وقت کچھ پرچار کا پربندھ ہو جاتا تھا - یہاں آکر پتہ لگا - کہ آج کل وہ بھی چلے گئے ہیں - اس سے پرچار کا پربندھ نہ ہوسکا - اور میں دھرم شالہ میں ٹھہرا - یہ یاد رہے - کہ نظام راجیہ میں بازار میں اُپدیش کرنے یا پرچار کرنے کی ممانعت ہے - اس لئے

آج کا دن شہر کے مناظر دیکھنے میں لگا یا وزیر آباد سے شہر کو جائیں - تو راستہ میں بالاجی کا مندر ہے - جو سادھارن ہے - اس سے تھوڑا آگے ہنومان جی کا مندر ہے - یہ کھلا ہے - اس میں بھی مسافر ٹھہرتے ہیں - جگہ اچھی ہے - شہر میں ٹھاکی جی کا مکان ہے - جس میں ویشنو سادھو رہتے ہیں - اس کے آگے دس نامی اکھاڑا ہے - اس میں سنیاسی ٹھہرتے ہیں - اس میں دتاتریہ کی مورتی ہے - اور اس مندر میں لوگ دن بھر بیٹھ کر جپ کرتے ہیں - آگے آگے ایک سادھو بولتا ہے - اور پیچھے سب مل کر بولتے ہیں - جو جپ کرتے ہیں - وہ ایسے ہے "دتا دتا دتا دیو دتا دتا" - یہاں یہی مہامنتر مانا جاتا ہے - آج کل ایک مسجد بھی بنی ہے - جو ابھی بنائی گئی ہے:

ناندیڑ کے پاس ہی گوداوری بہتی ہے - اس پر تین گھاٹ پکے بنے ہوئے ہیں - اور ہر ایک جگہ نہا سکتے ہیں - اور جگہوں پر بھی کہیں پتھر ہیں - کہیں کچے گھاٹ ہیں - جس طرح اور شہروں میں کپاس بیلنے کی مشینیں ہیں - ناندیڑ میں بھی ہیں - اور اس جگہ ایک مشین اور ہے - جو کاتنے اور بننے کا کام کرتی ہے - اس شہر میں جولاہے بھی ہیں - جو ہاتھ سے کپڑا بنتے ہیں - یہ شہر کپڑے کے لئے پہلے بھی مشہور تھا - اور مشین لگ جانے سے اور بھی زیادہ مشہور ہو گیا ہے - اب یہی جولاہے اپنا کام کرتے ہیں - اور وہ کپڑا بھی فروخت ہوتا ہے:

گوداوری کے کنارے ایک مٹھ اداسیوں کا بھی ہے - میں نے اسے بھی دیکھا - وہاں بھی کوئی کوئی سادھو آکر ٹھہرتا ہے - میں جب پہلے آیا تھا - اُس وقت وہ نہ تھا - اب بھی اس کی حالت جیسی چاہئے - ویسی تو نہیں ہے - پھر بھی کچھ ہے - اور اُمید ہے آگے کو اچھی ہو جائے:

ناندیڑ شہر پنجاب کے لئے ایک تیرتھ ہے - اس لئے پنجابی یہاں کثرت سے ملتے ہیں - پاٹھکوں کو یاد ہوگا - کہ سکھوں کے دسم گورو گوبند سنگھ جی نے سورگ آروہن یہاں سے ہی کیا تھا - یہاں ان کی یتیہ سمرتی میں گوردوارہ ہے - جسے سکھوں کی اصطلاح میں حضور صاحب کہتے ہیں - اس لئے پنجابی سکھ یہاں خاص کر آتے ہیں - اور کئی یہاں ہی رہتے ہیں:

گوردوارہ حضور صاحب ناندیڑ:-

گوردوارہ حضور صاحب اس وقت ریلوے سٹیشن اور شہر کے درمیان واقع ہے - یہ گوردوارہ گورو گوبند سنگھ جی کی سمرتی میں ہے - سکھ تاریخ میں لکھا ہے - کہ گورو جی اورنگ زیب بادشاہ کی موت کے بعد بہادر شاہ کے ساتھ دکھشن کو آئے - جس وقت وہ ناندیڑ میں ٹھہرے ہوئے تھے - اُس وقت ایک مسلمان نے اُن پر تلوار سے حملہ کیا - اس سے گورو جی زخمی ہو گئے - اور اس مسلمان کو اسی وقت قتل کر دیا گیا تھا - علاج کرنے پر گورو جی کا زخم اچھا ہو گیا - اس کے بعد ایک دن گورو جی بیٹھے تھے - ان کے پاس دو بڑی بڑی کمانیں رکھی ہوئی تھیں - کسی نو وارد نے کہا - "ایسی کمان دکھلاوے کی ہوتی ہے - چلائی نہیں جاتی" - گورو جی کو یہ سن کر جوش آ گیا - اُنہوں نے ایک کمان کو اُٹھا کر کھینچا - جب یہ کام کیا گیا - تو گورو جی کا وہ زخم جو ابھی نرم تھا کھل گیا:

گورو گوبند سنگھ جی کے آخری ایام:-

اس کے بعد گورو جی نے سکھوں کو حکم دیا - آج حلوہ بنایا جائے - شام کو رسد ٹھیک کر کے حلوہ تیار کیا گیا - گورو جی نے کیشوں سمیت غسل کیا - نئے کپڑے پہنے - اور سب ہتھیار لگا - رات جاگرن کیا - حلوہ بانٹا گیا - شام کو ہی ایک چتا بنا کر اس کے گرد قنات لگوا دی تھی - اس میں گئے - اور سکھوں کو حکم دیا - یہ چتا نہ کھولنا اور یہاں میری سمادھی نہ بنانا - یہ کہہ کر چتا پر بیٹھ کر آگ لگالی - صبح جس وقت ایک سکھ اندر گیا - تو گورو جی کا گھوڑا نہ تھا - اس نے سکھوں کو سوچنا دی - دن چڑھنے پر ایک لکڑہارا آیا - اُس نے سکھوں کے غمگین ہونے کی وجہ پوچھی - بتانے پر اُس نے کہا - گورو جی مجھے جنگل میں ملے ہیں - اسی طرح ایک سادھو کو بھی ملے - اس سے سکھوں کا عقیدہ ہے - گورو جی سدیہہ اور گھوڑے سمیت سورگ کو گئے - نامدھاری سکھ اس پر وشواس نہیں کرتے ہیں - وہ کہتے ہیں - گورو جی پنجاب کو چلے گئے تھے - مجھے اس سے بحث نہیں ہے - کہ اصل میں کیا ہے - اور کیا نہیں ہے - میں نے تو صرف یہ لکھنا ہے کہ یہ گوردوارہ گورو جی کی سورگ آروہن کی سمرتی میں ہے:

جب میں ۱۹۰۸ء میں آیا تھا - اُس وقت کے گوردوارہ اور اب کے گوردوارہ میں بہت فرق ہے - اب گوردوارہ میں بجلی کی روشنی ہے - چھت پر سنہری کام ہو چکا ہے - اندر سب فرش سنگ مرمر کا ہے - باہر بھی تین اطراف میں سنگ مرمر لگ چکا ہے - جو باقی ہے - وہ بھی جلد لگ جائے گا - گوردوارہ کے نزدیک انیک مکان تیار ہو گئے ہیں - کچھ دکانیں بھی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اور کمرے مکان رہنے کے لیے ہیں۔ گوردوارہ کے نزدیک ایک باغ بھی ہے۔ باؤلی بھی ہے۔ گوردوارہ سے اندازاً ایک فرلانگ کے فاصلہ پر گوداوری ہے۔ دریا تک پختہ سڑک بنی ہوئی ہے۔ اور دریا پر پختہ گھاٹ ہے۔ جس کو نگینہ گھاٹ کہتے ہیں۔ اس گھاٹ کے نزدیک بھی ایک گوردوارہ ہے۔ اور اس وقت وہاں لنگر بھی ہے۔ یہ لنگر عام ہے۔ اس سے تھوڑی ہی دور ایک گوردوارہ ہے۔ جس کو بابا بندہ کا گوردوارہ کہتے ہیں۔ وہ سادھارن حالت سے بھی کچھ کم حالت میں ہے۔ ناندیڑ کے نزدیک اور گوردوارے بھی ہیں۔ لیکن میں نے یہ تین ہی دیکھے ہیں۔ اس لیے سلسلہ وار میں ان تینوں کا درشن اس لیکھ میں کرتا ہوں۔ اُمید ہے۔ پاٹھکوں کے لئے رُچی کر ہوگا ؎

بڑے گوردوارہ حضور صاحب کی بناوٹ اس طرح پر ہے۔ جب سڑک سے جائیں۔ تو پہلے چار دیواری ملے گی۔ دروازہ کے اندر جا کر کھلا صحن ملتا ہے۔ جس میں ایک طرف جھنڈا لگا ہوا ہے۔ ایک کنارے پر جوتے رکھنے کی جگہ ہے۔ وہاں ہی پاؤں دھونے کے لئے ایک چوبچہ بنا ہوا ہے۔ وہاں سے کچھ سیڑھیاں چڑھ کر باہر کی پرکرماں ہے۔ اس کا اگلا حصہ کھلا ہے۔ اور تین اطراف کچھ تنگ ہیں۔ اس میں اس وقت تین طرف یعنی سامنے۔ دائیں اور پیچھے سنگ مرمر کا فرش ہے۔ گوردوارہ کے سامنے تین دروازے ہیں۔ اور تین اطراف میں ایک ایک دروازہ ہے۔ ان سے اندر کی پرکرماں میں جاتے ہیں۔ اس میں سنگ مرمر کا فرش ہے۔ اور دیواروں پر بھی کچھ اونچائی تک سنگ مرمر ہے۔ اس پرکرماں کی چھت اب سنہری ہے۔ کچھ حصہ باقی ہے۔ جو اُمید ہے جلدی بن جائے گا۔ اور گوردوارہ دو منزلہ ہے۔ اس پرکرماں میں بھی جدھر مکھیہ دروازہ ہے۔ اُدھر ایک ڈیوڑھی یا برج ہے۔ کچھ کہیں کھلی جگہ ہے۔ اس میں پانچ گرنتھ کھلے رہتے ہیں۔ جن کا پاٹھ ہوتا رہتا ہے۔ اس کے آگے دروازہ ہے۔ اسی طرح اور اطراف میں بھی ایک ایک دروازہ ہے۔ جو بیچ کی کوٹھڑی ہے۔ یا گوردوارہ کا مکھیہ بھاگ ہے۔ اس کے اوپر گنبذ ہے۔ اس کے بیچ میں ایک چبوترا بنا ہوا ہے۔ اس چبوترے کے اوپر اور چاروں طرف ہتھیار پڑے رہتے ہیں۔ جن کی ہر روز پوجا ہوتی ہے۔ اور خاص موقع پر باہر نکالے جاتے ہیں۔ سات گرنتھ بھی اس کوٹھڑی میں رکھے جاتے ہیں۔ اس میں صرف پجاری جا سکتا ہے۔ اور کسی کو اجازت نہیں ہے۔ ہاں یاتری یا اور سب لوگ۔ اندر کی پرکرماں سے ان کے درشن کر سکتے ہیں۔ اور یہ کوٹھڑی صبح و شام کھلتی ہے۔ دن کو اس کے چاروں دروازے بند رہتے ہیں۔ میں نے شام کو درشن کئے ہیں۔ اس وقت جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ لکھنا مناسب سمجھتا ہوں ؎

رہراس :-

شام کو پجاری آ کر دروازہ کھولتا ہے۔ اور وقت پر رہراس (شام کی پرارتھنا) کا پاٹھ شروع ہو جاتا ہے۔ شردھالو لوگ سنتے رہتے ہیں۔ ایک پجاری اندر والی کوٹھڑی میں ہوتا ہے۔ اس کے اس دن یہ لباس تھا۔ کچھیرہ پہنا ہوا تھا۔ گلے میں سیاہ رنگ کی کفنی تھی۔ سر پر پگڑی اور منہ باندھا ہوا تھا۔ ہاتھ میں چنور تھا۔ وہ اندر والے چبوترہ کے چاروں طرف دھیرے دھیرے گھوم رہا تھا۔ سامنے کے دروازہ پر ایک اور سکھ چنور ہلا رہا تھا۔ رہراس کا پاٹھ ختم ہونے پر ارداس ہوئی۔ اس وقت مل کر کچھ شبد پڑھے گئے۔ پھر سویے دسویں گورو کے پڑھے گئے۔ اور گرنتھ جو کھلے تھے۔ ان کو سلتو کھو کر اٹھانے کا کام شروع ہوا۔ ایک گرنتھ کو پہلے اٹھایا گیا۔ اٹھانے والے کے آگے پیچھے دو سکھ چنور ہلا رہے تھے۔ اور لوگ گرنتھ اٹھانے والے کے پاؤں کو چھو لیتے۔ جس وقت لوگ چرن چھو لیتے۔ وہ کھڑا رہتا تھا۔ جب چھونے والے چھوڑ دیتے۔ تو وہ آگے بڑھتا تھا۔ پھر اور سکھ چرن پکڑ لیتے تھے۔ اس لیے اس کو چلنے میں دیر لگتی تھی۔ اسی طرح وہ آگے سے گرنتھ اٹھا کر پیچھے جاتا تھا۔ اور پچھلے دروازہ سے گرنتھ اندر پجاری کو پکڑا دیتا تھا۔ اسی طرح سب گرنتھ اٹھا کر اندر رکھتے ہیں۔ آرتی شروع ہوتی ہے۔ جیسے مندروں میں آرتی ہوتی ہے۔ اسی طرح پیتل کی بنی ہوئی آرتی ہے۔ اس میں دیپک جلائے جاتے ہیں۔ اس وقت آرتی کے شبد مل کر پڑھتے رہتے ہیں۔ جس وقت یہ کام ختم ہو جاتا ہے۔ اس وقت اندر والا پجاری اس چبوترہ پر ایک زرد رنگ کی چادر ڈال دیتا ہے۔ اور چنور وغیرہ اندر رکھ کر پہلے تو دائیں بائیں۔ بیچ کے دروازے بند کرتا ہے۔ اور بعد میں سامنے کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے اور وہ باہر آ کر اپنی جگہ کو چلا جاتا ہے۔ لوگ اس کے اس وقت شردھا سے پاؤں چھوتے ہیں۔ پھر وہ دوسرے وقت آ کر یعنی بہت اندھیرے آ کر کھولتا ہے۔ صبح آسا دی وار ہوتی ہے۔ اور بھوگ ڈال کر اور گرنتھ کھولے جاتے ہیں ؎

گوردو کا لنگر :-

گوردوارہ سے گوداوری کو ایک سیدھی سڑک جاتی ہے۔ دریائے گوداوری پر ایک پختہ گھاٹ ہے۔ جس کا نام نگینہ گھاٹ ہے۔ اس کے پاس ہی ایک گوردوارہ ہے۔ اس میں بھی گرنتھ کھلا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مکان بنے ہوئے ہیں۔ اور ان میں لنگر ہے۔ جب میں ۱۹۰۸ء میں آیا تھا۔ اس وقت یہ نہ تھے۔ اس لنگر کا عام پربندھ سکھوں کی طرف سے ہے۔ اس کا سارا خرچ پنجاب سے پورا کیا جاتا ہے۔ منیجر نے بتایا۔ کہ اس میں اندازاً ہر روز اڑھائی صد نفوس بھوجن کھاتے ہیں۔ جو کوئی روٹی کھانا چاہے۔ سب کو روٹی دی جاتی ہے۔ کام کرنے والے سب پنجابی سکھ ہیں۔ اس وقت اس لنگر کے لئے کام کرنے والے بابا ندھان سنگھ جی ہیں۔ وہ اس وقت یہاں نہ تھے اس لئے میں ان کے درشن نہ کر سکا۔ اس کے علاوہ بڑے گوردوارہ میں بھی لنگر ہے۔ لیکن وہ اس کی طرح عام نہیں ہے۔ وہ خاص لنگر ہے۔ اس میں رہنے کے لئے بھی جگہ بنی ہوئی ہے۔ اس لئے مسافر اکثر یہاں ٹھہرتے رہتے ہیں ؎

نمبر ۳ گوردوارہ بابا بندہ کے نام سے اس دوسرے گوردوارہ سے اندازاً ڈیڑھ دو فرلانگ کی دوری پر جدھر سے گوداوری آتی ہے۔ اُدھر ہے۔ وہ بھی گوداوری کے کنارہ ہی ہے۔ گوداوری کے کنارے پتھر کی چٹانیں ہیں۔ وہی گھاٹ کا کام دیتی ہیں۔ وہاں بھی گرنتھ کھلا رہتا ہے۔ لیکن اس کی حالت اچھی نہیں ہے۔ وہاں جو سکھ تھا۔ اس نے بتایا۔ کہ اس کی کوئی آمدنی نہیں ہے۔ صرف پانچ روپے ماہانہ بڑے گوردوارہ سے تیل بتی کے لئے ملتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کا بھوجن پھر کیسے چلتا ہے؟ اس نے کہا۔ کہ لنگر سے بھوجن کرتا ہوں ؎

بڑے گوردوارہ کو نظام راجیہ کی طرف سے جاگیر میں کئی گاؤں ملے ہوئے ہیں۔ سنا جاتا ہے۔ یہ جاگیر کئی ہزار روپیہ کی ہے۔ راجیہ کی طرف سے ایک سیٹھ افسر بھی مقرر ہوتا ہے۔ جو ہر بات کا دھیان رکھتا ہے۔ ان گوردواروں کو دیکھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم پنجاب میں ہی گھوم رہے ہیں۔ کیونکہ یہاں اکثر پنجابی بھی ہیں۔ اور وہ پنجابی زبان بولتے ہیں۔ اس پرانت میں سکھی کا پرچار نفی کے برابر ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کئی سکھوں نے ادھر کی عورتوں سے شادی کی تھی۔ ان کی اولاد سکھ ہو گئی ہے۔ اور اب بھی ادھر کی کچھ عورتیں سکھوں کے گھروں میں ہیں۔ بڑے گوردوارہ میں شام کے وقت وہ بھی درشن کے لئے آئی ہوئی ہوتی ہیں۔ پنجابی عورتوں سے ان کا لباس ہی ان کو الگ کرتا تھا۔ وہ ساڑھی پہنتی ہیں۔ لیکن ساڑھی کے ساتھ سر پر پنجابی عورتوں کی طرح دوپٹہ لیتی ہیں ؎

پرچار کی کامیابی کا امکان :-

حیدر آباد کی ریاست میں دو جگہ سکھ ملتے ہیں۔ یا تو حیدر آباد کی فوج میں ہیں یا دوسرے گوردوارہ ناندیڑ میں ہیں۔ مہاراجہ چندو لال کے وقت میں سکھ ادھر آئے تھے۔ اس وقت سے کئی تو یہاں ہی رہ گئے ہیں۔ اور اُن کا کاروبار یا نوکری ادھر ہی ہے۔ وہ اپنے پرانے گاؤں وغیرہ کے نام تو جانتے ہیں۔ لیکن اب اُن کا پنجاب میں زیادہ تعلق نہیں ہے۔ اس لئے وہ کبھی اُدھر کے ہی ہیں۔ پوچھنے پر ایک نے بتایا تھا۔ کہ دکھشن کے سکھ زیادہ سے زیادہ پانچ صد ہونگے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اندازاً تین صدیوں میں سکھوں نے اس پرانت میں پرچار کے لحاظ سے کامیابی حاصل نہیں کی ہے۔ جب کہ آریہ سماج نے کچھ سالوں میں تین سماجیں بنا لی ہیں۔ اُن کی تعداد سکھوں سے کم نہیں ہے۔ اس سے یہی نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ یہ زمین سکھوں کے موافق نہیں ہے۔ بلکہ آریہ سماج کے موافق ہے۔ اس لئے آریہ سماج کو ادھر پرچار کا کام کرنا چاہیے ؎

مردان میں وید پرچار :-

مردان آریہ سماج میں پنڈت گوکل چند جی تین یوم سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ پنڈت جی نے کل شام کے آٹھ بجے مندر آریہ سماج شنکر پارک میں "ایشور وشواس" کے وشے پر ویاکھیان دیا۔

(منتری آریہ سماج مردان)

آپ نوجوانی تندرستی خوبصورتی عمر درازی
اور
ایک لاکھ روپیہ حاصل کیجئے!
ہر ایک بیماری کی دوائی مفت دی جاتی ہے۔ اور علاج بذریعہ خط کیا جاتا ہے۔ ملازمت یا ایجنسی لے کر آپ روپیہ کمایا کیجئے۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر بہترین طبی ماہوار رسالہ "حکمت طبی" مفت طلب کریں۔ جواب کے لیے ٹکٹ آنا ضروری ہے ؎
پتہ :- حکیم لالہ سری رام وید ساجھہ بمقام کوٹ نور۔ ضلع انبالہ (پنجاب)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA.

دھرم کے بیرونی نشانات

(نمبر ۲)

"چوٹی" اور "یگیوپویت"

(از پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

آریہ جاتی کے دو نشان "چوٹی اور یگیوپویت" مشہور ہیں۔ چوٹی تمام ہندو رکھتے ہیں۔ یگیوپویت تینوں ورنوں کے لئے ہے۔ آریہ سماج نے بھی ان دو نشانوں کو اپنا لیا ہے۔ عام جنتا ان نشانات کے مطلب سے ناواقف ہیں۔ وہ بھی دوسرے مذاہب کی طرح وہمی طور پر اپنا مذہبی نشان سمجھ کر ان کو دھارن کرتے ہیں۔ ان کا مطلب بیان کرنے والے بھی کئی بھائی اصلیت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ بعض تو سخت توہمات کا شکار ہوئے ہیں۔ ایک بھائی نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ یگیوپویت اور چوٹی کے ذریعہ برقی رو کا استعمال کیا جاتا تھا۔ یعنی ان کے ذریعہ گورو اپنے شکھشا کے برقی پیغامات بلا تار برقی شسیہ تک پہنچاتا تھا۔ پاخانہ کے وقت یگیوپویت کان پر اس لئے ٹانگ لیا جاتا تھا۔ کہ اُس وقت کے لئے پیغامات بند رہیں۔ چوٹی پیغامات کے بھیجنے اور یگیوپویت اُن کو حاصل کرنے کے آلات تھے۔ بعض ودوان ان کا جسمانی فائدہ بھی بیان کرتے ہیں۔ مثلاً چوٹی کے بال دماغ اور خاص کر بینائی کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو کیش کیوں نہ رکھ لئے جائیں؟ اور سنیاسی جو چوٹی کٹوا دیتے ہیں۔ کیا اُن کو دماغ کی ضرورت نہیں؟

دھارمک اُنتی کے اُپائے :-

اصلیت یہ ہے۔ کہ یہ دونوں نشان بھی دھارمک اُنتی کے اُپائے کے روپ میں بنائے گئے ہیں۔ کوئی جسمانی فائدہ مدِ نظر نہیں رکھا گیا۔ ایک دھرماتما پُرش اپنی دھارمک اُنتی کے لئے جہاں سندھیا، سوادھیائے اور ست سنگ آدی اُتم اُپایوں کو عمل میں لاتا ہے۔ وہاں اپنی دھارمک یادداشت کو تازہ کرنے کے لئے اپنے گھر میں اچھے اچھے وید منتروں اور رشی واکیوں کو لگاتا ہے۔ مہاپُرشوں کی تصویریں لٹکاتا ہے۔ بس اسی طرح چوٹی اور یگیوپویت بھی دھارمک بھاوؤں کو اُتپن کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں :-

اُپنین سنسکار :-

جب بچہ چھوٹی عمر کا ہوتا ہے۔ تو اُسے دھرم کرم کی کچھ بھی سمجھ نہیں ہوتی۔ وہ نہیں جانتا۔ کہ میں کیا ہوں۔ پرماتما کے ساتھ میرا کیا تعلق ہے؟ اور میں کس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہوں؟ اگر اس کے متعلق سمجھایا جائے۔ تو بھی یہ باتیں اُس کی سمجھ میں نہیں سما سکتیں۔ پانچ سال کی عمر کے بعد ان باتوں کے سمجھنے کی کچھ کچھ لیاقت پیدا ہونے لگتی ہے۔ مختلف بچوں میں مختلف عمروں میں یہ قابلیت دیکھنے میں آتی ہے۔ برہمن، کھشتری، ویش اور شودر چاروں ورنوں کے لڑکوں میں پیشہ کے لحاظ سے بھی یہ فرق ہو جاتا ہے۔ پس جب یہ لیاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو ان کو یگیوپویت پہنا کر دھارمک شکھشا آرمبھ کر دی جاتی ہے۔ جیسا کہ :-

गर्भाष्टमेऽब्दे कुर्वीत ब्राह्मण-
-स्योपनायनम् ।
गर्भादेकादशे राज्ञो गर्भात्तु
द्वादशे विशः ॥
उपनीय गुरुः शिष्यं शिक्षये-
च्छौच मादितः ।
आचारमग्निहोत्रं च सन्ध्यो-
पासनमेव च ॥ मनु०

ارتھ :- برہمن کے لڑکے کا آٹھویں سال کھشتری کے لڑکے کا گیارھویں سال اور ویش کے لڑکے کا بارھویں سال یگیوپویت کرے۔ اگر لڑکے جلدی قابل ہو جائیں۔ تو پانچویں سال اور آٹھویں سال بھی ہو سکتا ہے۔ شودر کے لڑکے کا بھی قابلیت کے لحاظ سے کسی عمر میں ہو سکتا ہے۔ لیکن شودر وہی کہلاتے ہیں۔ جو دھارمک کاموں کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ نہ اُن کے یگیوپویت آدی سنسکار ہوتے ہیں۔ نہ وہ سندھیا اگنی ہوتر آدی کرم کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اسی واسطے منوجی نے لکھا کہ :-

नास्याधिकारो धर्मेऽस्ति
न धर्मात् प्रतिषेधनम् ।

ارتھ :- شودر دھرم کا ادھیکاری نہیں ہوتا۔ یعنی دھارمک کاموں کے کرنے کی قابلیت نہ ہونے سے اُن کو نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر وہ دھارمک کاموں کو کرنے کے لئے کوشش کرے۔ تو اس کو نشیدھ بھی نہیں ہے۔ پس منوجی کے اس شلوک سے صاف ہو جاتا ہے۔ کہ یگیوپویت سنسکار میں شودر کا ذکر نہ ہونا اُس کی ناقابلیت کی وجہ سے ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرے۔ تو اس کو نشیدھ نہیں۔ اس لئے شودر کے متعلق اودیک دھرمیوں کا یہ اعتراض کہ شودر [illegible]

پورا ایک بھائیوں کا یہ سمجھ کہ شودر کو کسی حالت میں یگیوپویت دیا ہی نہیں جا سکتا۔ سب واہیات فضول ہیں :-

دوسرے شلوک کا یہ ارتھ ہے۔ کہ گورو بالک کو یگیوپویت پہنا کر سب سے پہلے پاکیزگی کی تعلیم دے۔ کیونکہ جب ہی بچہ پاک اور ناپاک میں تمیز کرنے لگتا ہے۔ تب ہی دوسرے دھارمک کاموں کو سمجھنے کے قابل سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بعد آچار یعنی اخلاقی تعلیم دی جائے۔ پھر سندھیا ہون وغیرہ دھارمک کام سکھائے جاویں :-

تین قرضے :-

یگیوپویت سنسکار کے بعد گوروکل میں بالک کو داخل کرا دیا جاتا تھا۔ جہاں دھارمک تعلیم کے ساتھ ساتھ دوسری سب قسم کی ودیائیں سکھائی جاتی تھیں۔ یگیوپویت میں تین تار رکھے جاتے تھے۔ جن کا مطلب یہ تھا کہ :-

"जायमानो हि पुरुषः त्रिभिः
ऋणैः ऋणवान भविता
ब्राह्मण"

جب منشیہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس پر تین قرضے قابلِ ادائیگی ہوتے ہیں۔ جن کو ادا کر کے سبکدوش گنا جاتا ہے

ऋणानि त्रीन्यपाकृत्य मनो
मोक्षे निवेशयेत् ॥ मनु०

تین قرضے اُتار جائیں۔ تو پھر دنیا من موکھش پراپتی میں لگاوے۔ یعنی سنیاسی بن جاوے۔ وہ قرضے کون سے ہیں :-

ऋणं देवस्य दानेन ऋषिणां
यज्ञ कर्मणा ।
सन्तत्या पितृलोकानां
शोधयित्वा प्रव्रजेत् ॥

پہلا قرضہ اُن پرمرشیوں کا ہوتا ہے جنہوں نے الہٰیوری بانی وید کا سہارا لے کر ہمارے لئے دھرم کا راستہ کھولا۔ اُن کی اس مہربانی کے لئے ہمارا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ اُن کے دکھلائے مارگ پر چلتے ہوئے سارے سنسار میں ویدک دھرم کا [illegible] سکتے ہیں۔ اسی کا نام "یگیہ" ہے +

دوسرا قرضہ اُن دان شیل پروپکاری مہاتماؤں کا ہے۔ جنہوں نے اپنا تن۔ من اور دھن لوگوں کی بھلائی کے ارپن کر دیا۔ رفاہِ عام کے کام کئے۔ ودیالیہ کھولے۔ کنوئیں لگوائے۔ اور مسافر خانے بنوائے وغیرہ وغیرہ۔ پس یہی "دیورن" ہے۔ اس کی ادائیگی کے لئے ہمیں بھی یتھا شکتی دان کرنا اور رفاہِ عام کے کاموں میں حصہ لینا چاہئے :-

تیسرا ماتا پتا آدی بزرگوں کا "پتری رن" ہے۔ جنہوں نے ہمارا پالن کیا۔ اس کے لئے ہمیں بھی اپنے ماتا پتا کی سیوا کرتے ہوئے سنتان پیدا کر کے اُنہیں ودوان اور دھرماتما بنانا چاہئے۔ یگیوپویت کے یہ تین تار ہمیں یہ تین فرائض ہمیشہ یاد کراتے رہتے ہیں۔ جن کے ادا کرنے پر دوسرا کوئی فرض ہمارے ذمہ نہیں رہتا۔ یہ رِن تینوں آشرموں برہمچریہ۔ گرہستھ اور بان پرستھ کے ذریعہ قابلِ ادائیگی ہوتے ہیں۔ اس کے بعد جب یہ سنیاسی بن کر موکھش کے سادھنوں میں نت پر ہو جاتا ہے۔ اب اُس کے ذمہ قرضہ کی ایک پائی بھی باقی نہیں رہتی۔ تو لمنسک اُتار دیا جاتا ہے۔ یعنی یگیوپویت اور چوٹی کا تیاگ کر دیا جاتا ہے :-

شکھشا :-

چوٹی کے متعلق شاستروں میں زیادہ نہیں لکھا۔ ایک پُستک میں یہ لکھا دیکھا گیا ہے :-

शिखा ज्ञानमयी यस्य
उपवीतं तपोमयम् ।

شکھا گیان اور یگیوپویت تپ کا نشان ہے۔ یعنی وہ دونوں نشان منشیہ کو گیانی اور تپسوی بننے کی یاد کراتے رہتے ہیں۔ شکھا سر پر ہوتی ہے۔ اور سر ہی گیان کا مرکز ہے۔ یگیوپویت جسم کے گرد لپیٹا جاتا ہے۔ تپ سارے جسم سے ہوتا ہے۔ تین اروں کا اُتارنا بھی تپ ہے۔ کیونکہ تپ کا ارتھ پرِشرم (مشقت) ہے۔ ہر ایک انسان کا فرض ہے۔ کہ سنسار کے سب پدارتھوں کا ستیہ گیان پراپت کر کے تپ یعنی محنت سے اُنہیں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اُپنشد کہتے ہیں۔ کہ پاربرہم کی پراپتی کے لئے بھی ستیہ گیان اور تپ کی ضرورت ہے :-

सत्येनैव तपसा योऽउप-
-नयति ।

پس یگیوپویت اور چوٹی کیا ہے؟ رشیوں نے ان میں تمام انسانی فرائض کی یادداشت قائم کر دی ہے۔ جن کو یہ گیان ہے۔ اُنہیں چوٹی اور یگیوپویت ہمیشہ اپنے فرائض سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اگیانی کے لئے صرف بال اور سوت کے تین دھاگے ہیں :-

(اوم شم)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

تاریخ آریہ سماج کا ایک ورق

فتح حق

ایک مختصر مگر دلچسپ ڈرامہ

(از قلم جگدیش چندر جی شرما رتیہ - ضلع سیالکوٹ)

(گروہ میں سے ایک شخص) شاستری جی! اپنی یوگیتا کا چمتکار دکھاؤ۔ ویدوں کا پرگٹ کرو۔ راں اور دکھشنا کا حق رو ؛

پنڈت جی۔ کیا کوئی پرشن پوچھنے آئے ہو؟ ابھی تو شبھ مہورت نہیں ؛

وہی شخص۔ نہ مہاراج پرشن کیسے۔ یہاں تو دھرم پر بنی ہے۔ شاستراتھ کرنا ہوگا ؛

پنڈت جی۔ کس سے کس وشے پر؟

وہی شخص۔ ایک ہٹے کٹے سنیاسی سے ؛

پنڈت جی۔ بڑے بھولے ہو۔ پہیلیاں تو نہیں کرتی۔ کھول کر بتلاؤ۔ کیا ماجرا ہے؟

ایک اور شخص۔ آپ ماجرا پوچھتے ہو۔ ادھر دھرم لٹ رہا ہے۔ ایک مشٹنڈا سادھو ہمارا ہی ان کھا کر ہمیں کو مارگ پر چلا رہا ہے۔ چل کے سنو تو سہی۔ رام کرشن اوتار وں کی مورتیوں کو اینٹ پتھر بتلا رہا ہے اور لوگوں کو کہتا ہے۔ یہ بھگوان نہیں تھے۔ ہماری تمہاری طرح آدمی تھے" ؛

پنڈت جی۔ رام رام (دانتوں تلے انگلی دبا کر) آگیا کلجگ۔ سادھو سنیاسی دھرم کے رکھشک جنتا کو ادھرمی بنانے پر اتارو ہوگئے۔ (اسی شخص سے) اور .....

وہی شخص۔ اور... کیا..... اس کا ذکر تو نیچ۔ پھر اور سہی ؛

پنڈت جی۔ مورتی پوجا سمبندھی وید منتروں سے پرمان ڈھونڈھ لوں ؛

(کوئی شخص ایک ساتھ ہی) جلدی۔ مہاراج جلدی۔ وہ ان سادھوؤں جیسا نہیں ہے اس کی بانی میں مٹھاس ہے۔ نینوں میں بل ہے۔ چہرے سے نور ٹپکتا ہے۔ ویدوں کا اتھاہ ساگر ہے۔ جو ایک دفعہ اس کی بات سن لیتا ہے۔ اسی طرف ہو جاتا ہے۔ آپ کی تیاری میں نہ معلوم کتنوں کا دھرم نشٹ ہو جائیگا۔ شبھ کو ناکرو شبھ کا گھڑیا ؛

[پنڈت ہیرا ولبھ شاستری پستکوں کا بستہ ایک شخص کے سر پر اٹھا دیتے ہیں۔ اور سندھیا کا آسن اپنی بغل میں دبا کر چلتے ہیں ؛]

ایک شخص۔ پنڈت جی! کیا وہاں سندھیا کرو گے۔ جو مولی سمیت آسن لے چلے؟

پنڈت جی۔ وہیں چل کر پتہ لگیگا۔ کہ میں سندھیا کرتا ہوں یا وہ تمہارا سنیاسی ان مورتیوں کا پوجن ؛

[سب سوامی جی کے استھان پر پہنچ جاتے ہیں۔ دو ہزار اشخاص کی موجودگی میں شاستراتھ شروع ہوتا ہے۔ ایک طرف پنڈت ہیرا ولبھ شاستری منبر پر آسن بچھا تمام مورتیوں کو ترتیب سے رکھ کر کھڑے ہیں۔ اور دوسری جانب سوامی جی مہاراج وید شاستر آدی رکھے براجمان ہیں ؛]

ہیرا ولبھ شاستری۔ آپ سمجھو۔ ایشور کا دھرم ہے۔ کہ وہ ایشور کا جس نے ہر قسم کی نعمتیں عطا کیں۔ شکریہ بجا لائے۔ اور مکتی (جو جیو کا انتم دھیہ ہے) کے لئے اس کی پوجا کرے۔ اور اس کا طریق وید برتی پادت پرتما پوجا ہے۔ سیدی ہمارے بڑی دو نندی بری درا جگ ایشور اور مکتی کو نہ مانتے ہو۔ تو انہوں کے لئے مورتی پوجا اونشک ہے۔ ورنہ وید انویائیوں کے لئے مورتی پوجا ایک ایشوری گیان ہے ؛

سوامی دیانند۔ دھرم کا نرنیہ چاہنے والو! وید سب کے واسطے سوتہ پرمان ہے۔ کیونکہ یہ پربھو کی بانی ہے۔ اور سرشٹی کے آرمبھ میں رشیوں کو سنائی گئی تھی۔ اور ان کا نام رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو ہے۔ پنڈت جی کہتے ہیں کہ انگنت ویدوں میں پرتما کا ودھان ہے۔ میرا کہنا ہے۔ کہ پنڈت جی ویدوں میں پرتما دکھلانے سے اپیکشت جنتا کو بتلائیں۔ کہ مندروں میں جو مورتیاں ہیں۔ وہ کس کی ہیں؟

ہیرا ولبھ شاستری۔ سنیاسی جی کہتے ہیں مگر یہ مورتیاں کن کی ہیں؟ یہ مورتیاں تو تری لوکی ناتھ۔ بھگت وتسل۔ بھگوان کی ہیں۔ جو گھٹ گھٹ میں باسی اور انتریامی ہیں اور سب کے بھاؤں کو جانتے ہیں ؛

سوامی دیانند۔ پنڈت جی کہتے ہیں۔ کہ مورتیاں ایشور کی ہیں۔ اب ان کے ایشور گن لو۔ گنتے ہیں ۱ گنیش ۲ شری رام ۳ شری کرشن ۴ ہنومان اور ۵ مہادیو۔ غرضیکہ جتنی مورتیاں اتنے ایشور۔ اب وید بھگوان سے پوچھو۔ ایشور ایک ہے یا دس بیس پچاس ہیں۔ پھر ان نام کے دیکھئے تو انہا آپ ہیں سمجھے ہیں۔ کیا یہ مورتیاں ان کی ہیں؟

ہیرا ولبھ شاستری۔ اس دیکھے کے بلہار جائیے اجی ایشور ایک ہوتا ہوا بہو روپ ہے۔ اور جن کو تم رام۔ کرشن انہا سک دیکھتے کہتے ہو وہ تو ساکھشات ایشور ہیں۔ ایشور کے اوتار ہیں۔ ان کی پوجا ایشور کی پوجا ہے ؛

سوامی جی۔ لو سن لو مورتی پوجا کا کھنڈن خود پنڈت جی کی زبانی۔ اگر ایشور ایک ہے۔ تو اس ایک ایشور کی مورتی دکھاؤ۔ اور پھر سب اسی کو پوجو۔ اگر یہ سب اوتار ہیں تو اس کی مورتی بتاؤ جس نے یہ اوتار دھارن کیے ؛

پنڈت ہیرا ولبھ۔ وہ تو نراکار ہے۔ بھگتوں کی رکھشا کے لئے ساکار ہوتا ہے۔ اس ساکار روپ کی ہم مورتیاں بناتے ہیں۔ اور ان کی پوجا کرتے ہیں +

سوامی جی۔ پنڈت جی کا فرمان ہے۔ کہ ساکار کی مورتیاں ہیں۔ پرماتما کا ساکار ہونا ان کی اپنی کلپنا ہے۔ ورنہ ویدوں میں پرم پتا پرماتما کو نراکار بتایا گیا ہے۔ اور ساکار کا کھنڈن کیا گیا ہے۔ یتھا۔ یجر وید۔ ادھیائے ۴۰۔ منتر ۸ "پرماتما قادر مطلق ہے۔ نراکار۔ ناقابل تفہیم۔ نس ناڑیوں کے بندھنوں سے رہت اور تمام عیوب سے پاک ہے" ؛

رگ وید میں لکھا ہے۔ کہ "پرماتما اجر امر ہے" دیوی بھاگوت میں برہما جی فرماتے ہیں۔ کہ "سنسار میں جو بھاؤ درشٹ گوچر ہوتے ہیں۔ سب ترگنی مخلوقات ہیں۔ نراکار نہ ہوا ہے۔ نہ ہوگا۔ نراکار تو صرف ایک پرماتما ہے"۔ جب پرماتما ساکار نہیں۔ تو پھر مورتیاں کس کی؟ اس سے تو مورتی پوجا کی تردید ہو گئی +

شاستری جی۔ (ذرا اونچی آواز سے) لوگو! اگر ویدوں اور شاستروں میں مورتی پوجا کا ودھان نہیں۔ تو سارا بھارت ورش مورتی پوجک کیسے بن گیا؟ اور کیا سوامی جی سے پہلے کوئی ویدوں کو پڑھنے والا نہیں تھا؟ اگر مورتی پوجا نہ کی [illegible]

کیا نماز پڑھا کریں؟

سوامی دیانند۔ میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ ویدوں میں مورتی پوجا کا ودھان نہیں بلکہ وید تو تردید کرتا ہے۔ کہ پرماتما کی مورتی نہیں یتھا یجر وید۔ ادھیائے ۳۲ میں آتا ہے ؛ "اس مہان پرماتما کی پرتما نہیں" جب لکھا ہے۔ تو ودھان کیسا؟ کیا متضاد حکم بھی ویدوں میں پائے جاتے ہیں؟ کیا ایشور بھی اپنے کہے کو بھول جاتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ سدھ ہوا۔ کہ ویدوں میں مورتی پوجا نہیں۔ اور اگر ہے۔ تو ہمارا چیلنج ہے۔ کہ کوئی ویدوں سے پرتما پوجا دکھلائے ؛

یہ سوال کہ کیا پہلے کے آچاریہ وید نہیں پڑھے تھے۔ میں کہونگا اونچیہ پڑھے تھے۔ تبھی تو بھاگوت پران میں لکھا ہے۔ کہ "جو منشیہ مورتی پوجا کرتا ہے۔ وہ ودوانوں کے نزدیک گدھے اور بیل کے سمان ہے" ؛

باقی رہا یہ کہ سمست بھارت میں مورتی پوجا کیسے پھیلی؟ اس کا اتر سرل ہے۔ جب بودھ اور جین مت بھارت میں پھیل گیا۔ تو ان کی دیکھا دیکھی سب جگہ مورتیاں ستھاپت ہو گئیں۔ اور انہی کو ایشور مانا جانے لگا۔ اب پرشن کے اس حصہ پر غور کرتے ہیں۔ کہ اس کی عبادت کیسے کریں؟ اس کا طریق یہ ہے۔ کہ ہردیہ میں جیو رہتا ہے۔ وہیں پرماتما براجمان ہیں۔ اس لئے ہردیہ ہی میں من لگا کر پرماتما کی بھگتی کر کے پرماتما کو پانا چاہیے۔ وہیں وہ ملیں گے ؛

پنڈت ہیرا ولبھ شاستری۔ سنئے سوامی جی! کچھ اوازیں۔ ہیں ہیں یہ کیا پنڈت جی! یہ سب کفر کی باتیں سنتے ہیں؟

دوسری طرف سے۔ پنڈت جی! استیہ کہو استیہ۔ ستیہ پر تو کیول آپ ہیں ؛

تیسری جانب سے۔ بولئے بولئے آپ کی وجے ہوگی۔ دیوتا ادشیہ پشپ ورشا کریں گے ؛

شاستری جی۔ دھرم کے پریمی سجنو! تھوڑی دیر چپ ہو کر میری ایک بات سنیں ؛

مجمع سے ایک آواز۔ ہاں ہاں ضرور سنیں گے۔ گھبرانا نہیں۔ آپ کی فتح ہے ؛

شاستری جی۔ سو وید کے پرمان کے روبرو کسی اور پرمان کی حاجت نہیں۔ وید سوتہ پرمان ہے۔ اور سب گرنتھ دیپک آدی ویدک وداکر کی پوتر شعاعوں نے میرے اندھکار بھرے ہردیہ کو اجول کر دیا۔ ستیہ کا دوار کھل گیا۔ ستیہ امرت کے پان کرنے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔ اور اگر کوئی اور بھاگیہ شالی ہے۔ تو اس ستیہ شدھا کو پان کرے۔ سوامی جی جو فرماتے ہیں۔ وہ ستیہ ہے۔ اور ترک کا بیہ ہے۔ وید کا ستیہ جانت۔ اب نہ کبھی کا [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اتہاس

(از پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ لاہور)

گزشتہ ماہ جون میں میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس لکھنے کے لیے اخبارات کی پرانی فائلوں رپورٹوں اور کتابوں کا مطالعہ شروع کیا تھا۔ سماجوں سے ان کا اتہاس منگوایا گیا۔ جہاں کہیں معلوم ہوا کہ اتہاس کا کسی قسم کا مسالہ موجود ہے۔ میں خود گیا۔ یا خط و کتابت کے ذریعہ وہاں سے وہ تمام سامان منگوالیا۔ اس وقت میرے کمرہ میں کتابوں۔ فائلوں۔ رپورٹوں۔ ٹریکٹوں اور ریکارڈوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے اتہاس کا کافی مسالہ دستیاب ہوا ہے۔ اور اس کی بناء پر میں نے اتہاس کا بہت سا حصہ لکھ لیا ہے۔ اور باقی لکھ رہا ہوں۔

میں نے اپنے اتہاس کو چار زمانوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے کال کا نام "گورودت کال" ہے۔ جو رشی دیانند کے دیہانت سے شروع ہو کر پنڈت گورودت کے دیہانت کے ساتھ ختم ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ سنہ ۱۸۸۳ء سے لے کر سنہ ۱۸۹۰ء تک چلا جاتا ہے۔ دوسرا کال "لیکھرام کال" ہے۔ جو پنڈت لیکھرام کے بلیدان کے ساتھ ۱۸۹۷ء میں ختم ہوتا ہے۔ تیسرا کال "منشی رام کال" ہے۔ جس کی میعاد مہاتما منشی رام کے سنیاس لینے یعنی ۱۹۱۷ء تک ہے۔ اس کے بعد "ورتمان کال" ہے۔

سبھا کی بنیاد "گورودت کال" میں پڑتی ہے۔ "لیکھرام کال" میں خانہ جنگی ہو کر سماج کے دو وبھاگ ہو جاتے ہیں۔ اور مہاتما پارٹی کا کام الگ شروع ہوتا ہے۔ وید پرچار فنڈ کا آغاز اسی کال میں ہوتا ہے۔ کالج وبھاگ کالج کو اور مہاتما وبھاگ وید پرچار کو سنبھال لیتا ہے۔ منشی رام کال میں گورکل اور دلت اودھار وغیرہ تعمیری کام شروع کیے جاتے ہیں۔ اور کئی بڑے سے بڑے مقدمے ہوتے ہیں۔ جن میں سب سے بڑا پٹیالہ سڈیشن کیس ہے۔ اور ورتمان کال میں دیانند سیوا سدن۔ اپدیشک ودیالیہ کنیا گورکل اور گورکل کالج وغیرہ کی نیو پڑتی ہے۔ یہ سرگرمیاں خالص سبھا کی ہیں۔ سماجوں کا اپنا کام اس سے جدا ہے۔

مختصراً سبھا کی تاریخ کا یہی خلاصہ ہے۔ میں نے سبھا تک ہی محدود نہ رہ کر مہاتما پارٹی کی ان تحاریک کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو سیدھی سبھا کے ماتحت نہیں ہیں۔ مثلاً کنیا مہا ودیالیہ اور سیکھ اودھار سبھا۔ کیونکہ یہ بھی سبھا کے ہی موجودہ یا سابقہ ممبروں کی محنت کا پھل ہیں۔ سبھا نے براہِ راست یا بالواسطہ اور بھی چھوٹے بڑے کام کیے ہیں۔ جن کا ذکر ان تحاریک کے ضمن میں اپنے آپ ہو گیا ہے۔

پرچار کے کام میں بلیدان ہونے والے مہاپرش ہیں۔ لیکھرام۔ تلسی رام۔ رام چند۔ شردھانند۔ راجپال۔ نانکچند وغیرہ شہید ہیں۔ جن کے پوتر خون سے آریہ سماج کے اتہاس کے صفحات ہمیشہ کے لیے چمک اٹھے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ وہ انتھک پرچارک قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے آریہ سماج کی تاریخ کو اپنے نظیر زندہ ایثار کی بنیاد پر تعمیر کیا ہے۔ سوامی آتمانند۔ سوامی ستیانند۔ سوامی درشنانند۔ پنڈت آریہ منی۔ پنڈت گنپتی شرما۔ مہاشہ جیمل جی زال۔ پنڈت پورنانند۔ لالہ وزیر چند۔ سوامی یوگیندر پال۔ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج اور ماسٹر درگا پرشاد ایسے ستارے ہیں جو کبھی بھی سوسائٹی کے آسمان کو لیے مثال آب و تاب عطا کر سکتے ہیں۔

پربندھکوں میں لالہ سائیں داس۔ رائے بہادر بہیڑ ارام۔ رائے بہادر ٹھاکر دت۔ لالہ دیوا رام۔ منشری جے چند۔ یہ سب موجودہ نسل کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ سبھا کا نظام جو کچھ بھی بن سکا ہے۔ انہی کے انتظام اور انتھک کی طاقتوں کا نتیجہ ہے۔

منٹگمری اور سیالکوٹ کے بالترتیب پنڈت اور لالہ گنگا رام۔ جالندھر کے لالہ دیوراج اور چودھری رام بھج دت نئی تحریک کو جنم دینے والے ہیں۔ زندہ مہا پرشوں کا نام میں جان بوجھ کر نہیں لے رہا ہوں۔ ان کے کام کا اندازہ کوئی آئندہ زمانہ کا مورخ لگا سکے گا۔ میں اپنے اتہاس میں اُن کے گن دوستوں کی پرکھ کیے بغیر اُن کے کام کا گیت گاؤں گا۔ سو یہاں اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

واقعات کا ذکر کرتے ہوئے میں نے کوشش کی ہے۔ کہ ان میں علت و معلول کا سلسلہ دریافت کروں۔ ہر ایک واقعہ کسی واقعہ کی تیاری ہوتا ہے۔ گھٹناؤں اور سنستھاؤں کے وکاس کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہیں۔ تاریخ انسان کے حالات کے ساتھ کشمکش کا تذکرہ ہے۔ ایک جماعت اپنے آپ کو ایک قسم کے ماحول میں پاتی ہے۔ وہ کوشش کرتی ہے۔ کہ اس ماحول میں تبدیلی لائے۔ کئی پہلوؤں سے اسے کامیابی ہوتی ہے۔ کئی اور باتوں میں وہ حالات کے تابع ہو جاتی ہے۔ جب تک اس جماعت میں زندگی ہے۔ وہ اپنے گرد و نواح پر غلبہ پاتی جاتی ہے۔ جب ہی

کے زوال کا آغاز شروع ہوتا ہے۔ وہ حالات سے مغلوب ہونے لگتی ہے۔ آریہ سماج کی حالت اوّل الذکر قسم کی ہے۔ اس وقت تک اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھا ہے۔ گزشتہ پچاس سال میں اس نے صوبہ کا نقشہ بدل دیا ہے۔ آج اس کی مجلسی ادبی اور اعتقادی حالت میں زمین و آسمان کا فرق آ گیا ہے۔ دیگر صوبوں سے پنجاب ان سب پہلوؤں میں نمایاں طور پر مختلف ہے۔ اس کی ایک وجہ یہاں آریہ سماج کا زور ہے۔ آئندہ کی پرماتما جانے۔ پر اب تک آریہ سماج کا اس پر قبضہ رہا ہے۔

سرکار نے پہلے تو سماج کو ایک بے ضرر رفاہِ عام کی سوسائٹی سمجھا۔ لیکن بعد میں اس کے مخالفوں کے بہکانے سے اسے ایک باغیانہ جماعت قرار دے دیا۔ ان دنوں سماج مصیبت کی بھٹی میں تھا۔ بے گناہ آریہ سماجیوں کو ان کے ذریعہ معاش سے محروم کر دیا گیا۔ انہیں جیلوں کی ہوا کھانی پڑی۔ خبرگیری نہ ہو سکنے کی وجہ سے اُن کے رشتہ دار لقمۂ اجل ہوئے۔ کئی سالوں کی بکڑ دھکڑ کے بعد صبر امن کا وقت آیا۔

اس اثناء میں ملک کا حلیہ بھی بدل گیا ہے۔ اس کا سماج پر اور سماج کا اس پر خوب اثر پڑا ہے۔ جو مطالعہ کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔

میں یہ سلسلۂ مضامین اس لیے دے رہا ہوں۔ کہ ان سب پہلوؤں سے سبھا کے اتہاس کا لبِ لباب پاٹھکوں کے پیش کروں۔ آئندہ لیکھوں میں میں مختصراً یہ ظاہر کروں گا۔ کہ سبھا کی کوششوں کا ہمارے صوبہ کے مجلسی ادبی۔ اعتقادی اور سیاسی حالات پر کیا اثر پڑا ہے؟ یہ اثر کیسے شروع ہوا؟ کس طرح بتدریج ترقی کرتا گیا۔ اور آج اس کی کیا حالت ہے؟ مجھے یقین ہے کہ یہ مطالعہ ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ میرا آج کا لیکھ اس مطالعہ کا دیباچہ سمجھنا چاہیے۔

ابھی سب آریہ سماجوں نے اپنا اتہاس نہیں بھیجا۔ اصل اتہاس میں تو فقط وہ امور اور واقعات جگہ پا رہے ہیں۔ جن کی تمام صوبہ کی نظر میں اہمیت ہے۔ مگر آریہ سماجوں کے متعلق ایک ضمیمہ تیار کیا جا رہا ہے۔ جس میں تمام سماجوں کا مختصر حال قلمبند کیا جا رہا ہے۔ وقت کم رہ گیا ہے۔ جن سماجوں کا اتہاس اب تک نہیں آیا۔ انہیں بہت جلد کم سے کم وہ حالات لکھ دینے چاہئیں۔ جو ان سے پوچھے گئے ہیں۔ اس سے یہ ضمیمہ صوبہ بھر کی آریہ سماجوں کا ایک آئینہ سا ہو جائے گا۔ اب اس کام میں دیر کی گنجائش نہیں ہے۔ یہی نوبدن سنستھاؤں سے ہے۔ ان کا بھی ایک ضمیمہ تیار ہو رہا ہے۔

نئی نسلوں کے لیے پرانی نسلوں کی سرگرمیوں سے واقف ہونا ضروری ہے۔ پرانی روایتیں نئی سرگرمیوں کی رہنما ہوتی ہیں۔ آریہ سماج کی تاریخ شاندار ہے۔ نئی پود کو اس کے مطالعہ سے فخر ہوگا۔ کہ ہم جن کے جانشین ہیں۔ وہ واقعی اتہاس بنانے والے تھے۔ اُن کے کارناموں سے ہمیں کئی قسم کے سبق حاصل ہوں گے۔ اُنہوں نے اپنے اور ہمارے متعلق اپنا فرض انجام دے دیا۔ اب ہمیں اُن کے اور اپنی اور نئی نسلوں کے متعلق اپنا فرض پورا کرنا ہے۔ اس کے لیے ہمیں اپنے بزرگوں کے قدموں میں بیٹھ کر روشنی حاصل کرنی چاہیے۔ اتہاس کے مطالعہ کا سب سے بڑا فائدہ یہی ہے۔

آریہ سماج بھیرہ کے پرستاو

۱۔ بھیرہ نگر نواسیوں کی یہ سبھا پوسٹ آفس کے حکام سے پرزور الفاظ میں اپیل کرتی ہے کہ وہ پنجاب میں ہندوؤں کی ایک ماتر ہندی بھاشا کو اپنے پوسٹ آفسوں میں جگہ دیں۔ نیز چٹھیوں کے پتے۔ رجسٹری اور منی آرڈر ہندی میں لینے کی کرپا کریں۔ کوئی وجہ نہیں کہ جب پنجاب میں ۱۲ فیصدی سکھوں کی بھاشا گورمکھی کو پوسٹ آفس نے اپنایا ہے تو ۲۶ فیصدی ہندوؤں کی ہندی بھاشا کیوں نہ اپنائی جائے؟

۲۔ بھیرہ نگر نواسی ہندوؤں کی یہ سبھا ریلوے کے حکام سے زبردست الفاظ میں اپیل کرتی ہے کہ وہ ریل کے اسٹیشنوں پر اسٹیشنوں کے نام۔ ٹکٹوں پر قیمت اور اسٹیشنوں کے نام اور تمام دیگر ضروری اطلاعات جو دوسری زبانوں میں ملتی ہیں ہندوؤں کی ایک ماتر ہندی بھاشا میں بھی ضرور لکھوائیں۔ اور ایسا نہ ہونے سے پنجاب کی زیادہ تر دیویوں کو جو صرف ہندی ہی جانتی ہیں۔ بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ کہ ہندی میں اسٹیشنوں کے نام نہ ہونے کی وجہ سے وہ کہیں کی کہیں اتر جاتی ہیں۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ویدبھگوان کیخلاف مغرب کے نام نہاد سکالروں کا جہاد

(از مہاشہ "ناتھ" جلالپوری)

میرے کئی آریہ سماجی بھائی شاکی ہیں۔ کہ ڈاکٹر پران ناتھ پروفیسر ہندو یونیورسٹی بنارس نے ویدوں کے خلاف "ٹائمز آف انڈیا السٹریٹڈ ویکلی" کے تین چار نمبروں میں غلط اور خلاف از حقیقت باتیں لکھی ہیں۔ اگر یہ شکایت صرف ڈاکٹر پران ناتھ کے ہی خلاف ہوتی۔ تو بھی مجھے زیادہ شکایت نہ ہوتی۔ لیکن جہاں تک میں نے دیکھا ہے۔ یہ شکایت دیگر کئی ایسے ہندوستانیوں کے متعلق بھی ہے۔ جنہوں نے ویدوں کو مغربی سکالروں کی عینکوں سے دیکھنے کی دلیری کی ہے۔ مضائقہ نہیں خواہ وہ بنگالی ہیں۔ مدراسی یا پنجابی۔

مغربی سکالروں کا غلط نکتہ خیال

ویدوں کے مغربی سکالر جو کہ الہٰی فضلاء میں پلے تھے۔ جو کہ بائیبلی روایات کی مرہونِ منت تھی۔ اس لئے ان کے لئے ناممکن تھا۔ کہ وہ ان روایات کی سطح سے اوپر اٹھتے۔ ان کے خیال میں پانچ ہزار سال پہلے ہی بابا آدم اور مائی حوا سے انسانی نسل کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ گویہ علیحدہ امر ہے۔ کہ علم جیالوجی اور علم فلالوجی (علم زبان) سے اب وہ خود دنیا کی عمر زیادہ بتلا رہے ہیں۔ ان کو ہمیشہ یہ فکر دامنگیر رہتی تھی۔ کہ توریت۔ زبور اور انجیل کی تعلیم کو اعلےٰ ثابت کریں۔ اور چونکہ بائبل میں تثلیث کا گھناؤنا مسئلہ عیسائی عقیدہ کا ایک جزو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے ویدوں کے متعلق ریسرچ کرتے ہوئے یہ لکھنا اور ثابت کرنا شروع کر دیا۔ کہ ویدوں میں عناصر پرستی۔ بت پرستی اور مادہ پرستی پائی جاتی ہے۔ حالانکہ اگر یہ لوگ ذرا بھی دیانتداری سے کام لیتے۔ اور اپنے دماغوں کو پہلے ہی کے باطل تعصبات کے پاس گروی نہ رکھ آتے۔ تو ان کو صاف پتہ لگ جاتا۔ کہ عناصر پرستی کا تو ذکر ہی کیا۔ وید بھگوان ایک واحد پرماتما کی پرستش کے سوائے کسی دوسرے وجود کی پوجا کو جائز ہی شمار نہیں کرتا۔

پرماتما کی وحدت :-

ایک مغربی مؤرخ یہ لکھتے ہوئے ذرا بھی ہچکچاتا نہیں۔ کہ ویدوں کے ماننے والے ابتدائی آریہ نیچر کی ہر ایک طاقتور اور خوبصورت شے سے مرعوب ہو کر اس کے گن گانے لگ جاتے تھے۔ اگر اس مؤرخ نے آزادی اور دیانتداری سے وید بھگوان کو دیکھا ہوتا۔ تو اسے وید کے اندر وحدتِ باری کے اتنے منتر ملتے۔ کہ وہ خود ہی تثلیث کے عقیدہ سے تائب ہو کر وید بھگوان کے وحدت کے عقیدہ سے متفق ہو جاتا۔ چنانچہ وید بھگوان بڑے صاف الفاظ میں فرماتا ہے۔ کہ :-

यो देवानां नामधा एक एव

(یجروید۔ ادھیائے ۱۷۔ منتر ۲۷)

وہ واحد پرماتما ہی ہے۔ جو کہ قدرت کی جملہ دِویہ طاقتوں کے نام کو دھارن کرنے والا ہے۔

گویا دوسرے الفاظ میں وید کی تعلیم یہ ہے کہ قدرت میں جتنی خوبصورت اور طاقتور ہستیاں پائی جاتی ہیں۔ ان کو اسم بامسمّےٰ کرنے والی جو طاقت ہے۔ وہ واحد پرماتما کی ہے۔ ایسی حالت میں معلوم نہیں ہوتا۔ کہ مغربی مؤرخ کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وید عناصر پرستی یا دیوتا پرستی کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر وہ ذرا آنکھیں کھول کر پڑھیں۔ تو ان کو پتہ لگے گا۔ کہ وید بھگوان وحدتِ باری کے سوائے کچھ اور تعلیم ہی نہیں دیتا۔ مثلاً :-

स एष एक एकवृदेक एव।

(اتھروید۔ کانڈ ۱۳۔ انوواک ۴۔ منتر ۲۰)

وہ ایک ہے۔ واحد ہے۔ اور صرف واحد ہے۔

صرف یہاں تک ہی اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایک اور مقام پر ذکر آتا ہے :-

भूतस्य जातः पतिरेक आसीत्

(رگوید۔ منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۲۱۔ منتر ۱)

ارتھ :- وہ مخلوقات کا ایک ہی پرسدھ مالک ہے۔

پھر لکھا ہے۔ کہ :-

महि त्वैक इद्राजा जगतो बभूव ॥

(رگ وید۔ منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۲۱۔ منتر ۳)

ارتھ :- وہ اپنی فضیلت سے جگت کا واحد راجا ہے۔

اب سوال ہوتا ہے۔ کہ وید کے مغربی سکالروں کو پرماتما کے متعلق غلطی کیسے لگی۔ اس کا جواب خود وید بھگوان ذیل کے الفاظ میں دیتا ہے۔ وہ فرماتا ہے۔ کہ :-

एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्ति ।

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۴۔ منتر ۴۶)

ارتھ :- وہ پرماتما ہے تو واحد۔ لیکن عارف لوگ اسے مختلف ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ مغربی سکالر پرماتما کے مختلف ناموں کو سمجھنے کی کوشش کرتے۔ انہوں نے ان ناموں کو ہی قدرت کی مختلف ہستیوں سے تعبیر کرنا شروع کر دیا۔ حالانکہ وید بھگوان کے اس راز کو سمجھ کر ہی گورو نانک دیو نے ذیل کا اعلان توحید کرنا ضروری سمجھا تھا :-

۱۔ ایکو جپ ایکو سالاہ
ایک سمر ایکو من آہ
ایکس کے گن گاؤ اننت

۲۔ من تن جاپ ایک بھگونت

۳۔ ایکو ایک ایک ہری آپ
پورن پور رہیو پربھ بیاپ

۴۔ انک بستھار ایک تے بھئے
ایک ارادھ پراچھت گئے

۵۔ من تن انتر ایک پربھو راتا
گور پرساد نانک اک جاتا

(سکھ منی)

ترجمہ :-

۱۔ ایک کا ذکر کرو۔ اور ایک کے ہی گن گاؤ۔ ایک کی ہی فکر کرو۔ اور ایک کی ہی طلب رکھو۔

۲۔ (اس) ایک کے ہی اننت (بےحد) گنوں کو گایا کرو۔ من اور تن دونوں سے ہی اسی کے ذکر میں مشغول رہو۔

۳۔ وہ آپ ہی اکیلا موجود ہے۔ اور اس کے سوائے کچھ موجود نہیں۔ وہی مالک اپنی ساری مخلوقات میں ساری (سرائیت کئے ہوئے) ہے۔

۴۔ بے اندازہ رنگارنگی اور بے شمار کثرت کا ظہور اسی ایک سے ہی ہوا ہے۔ اس ایک کی ارادھنا (حمد) سے سب پاپ کٹ گئے ہیں۔

۵۔ نانک کہتا ہے۔ کہ میرے من اور تن میں وہی ایک ہی سما گیا ہے۔ اور میں نے اپنے گورو کی کرپا سے اس ایک کو جان (پہچان) لیا ہے۔

لیکن جس لطیف نکتہ کا سمجھنا گورو نانک دیو جیسے ایشور بھگت کے لئے آسان تھا۔ وہی نکتہ مغربی سکالروں کے لئے ٹھوکر کا موجب ثابت ہوا۔

وید بھگوان ایک اور مقام پر صاف ارشاد فرماتا ہے۔ کہ :-

द्यावाभूमी जनयन्देव एकः

(یجروید۔ ادھیائے ۱۷۔ منتر ۱۹)

ارتھ :- وہ دیو لوک اور دھرتی کو پیدا کرنے والا واحد دیوتا ہے۔

دوستو! کہاں تک عرض کروں۔ مغربی سکالروں نے غلط بنا پر باطل تھیوریوں کا شکار ہو کر ویدوں کے خلاف جو دھول دھمائی ہے۔ وہ اس بات کا پرزور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ ویدک دھرمی سب سے پہلے دِلی درد سے آمادہ ہونے کے لئے اس دھول کو ہٹانے کی کوشش کریں۔ تاکہ نہ ڈاکٹر پران ناتھ اور نہ کوئی اور ہندوستانی اس دھول کی زد میں آ کر آئندہ ناسمجھی کے گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کرے۔ اگر میرے مالی حالات حوصلہ افزا ہوتے۔ تو میں اس فرض کو پوری دلچسپی سے پورا کرنے کا جلد ہی بیڑا اٹھا لیتا۔ لیکن حالات کے غیر مساعد ہونے سے میں بیچارہ ناچار اس پاک فرض کی بجا آوری سے قاصر ہو رہا ہوں۔ ہاں اگر حالات موافق ہوئے۔ تو پھر اپنے قلم اور زبان کو ایسی تیزی سے چلاؤں گا۔ کہ مغربی سکالروں کی ساری محنتوں پر پانی پھر جائے گا۔

(دادم شمع)

"آریہ مسافر" کا اردھ شتابدی نمبر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی پچاس سالہ گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں عنقریب نہایت شان سے آریہ مسافر کا اردھ شتابدی نمبر پرکاشت ہوگا۔ جس میں سبھا کے پچاس سالہ کاریہ اور اس سے سمبندھت وبھاگوں سے ہونے والے کام کا پریچے دیا جائے گا۔ جس سے پتہ چل جائے گا۔ کہ پنجاب کے آریہ بھائیوں نے آریہ سماج کے لئے پچاس ورش میں کیا کام کیا ہے۔

اس شتابدی نمبر کے لئے آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں اور مشہور لیڈروں کے آرٹیکل آ گئے ہیں۔ آریہ شعراء کی نظمیں موصول ہو چکی ہیں۔ قیمت ۳ فی کاپی

(مینیجر "آریہ مسافر" لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کیا ویدوں کے ترجمے آریہ سماج کبھی غیر ممالک کی زبانوں میں کر سکے گا؟

(از شری منشی پرشاد جی شیو ہرے مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر)

پنڈت جی نے جی ویدک منتری کو غیر ممالک کی زبانوں میں وید بھاشیہ نہ ملنے سے ودیش پرچار میں بہت کٹھنائی پڑتی ہے۔ اور بھی ان جیسے وید پریمی کچھ آریہ سجنوں کو یہ کمی کھٹکتی ہے۔ اور اکثر بڑی بڑی سبھاؤں میں اس کے متعلق لیکچر و اپیل بھی ہو جایا کرتی ہے۔ مگر عملی کام تو نہیں ہوگا۔ جب کوئی مائی کا لال میدان میں آ کر کام آرمبھ کرے گا :۔

ویدوں کے ترجمے غیر ملکی زبانوں میں ہونے سے پہلے یہ بہت ضروری ہے۔ کہ وہ ایسی سرل ہندی میں ہو جائیں۔ جسے سبھی آریہ ودوان سویکار کر لیں (اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ پھر آریہ ودوان وید منتروں میں اور کوئی نئی کھوج اور نئے ارتھ نہ نکالیں۔ نہیں یہ کام تو برابر جاری رہے۔ مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اس سرل ہندی ترجمہ پر کوئی اعتراض نہ کرے) دکھ سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ابھی تک یہ بھی کام پورا نہیں ہوا۔ جتنے بھی ترجمے ابھی تک ہندی میں ہوئے ہیں۔ سبھی میں کچھ نہ کچھ ترٹی نکالی جاتی ہے۔ پنڈت تلسی رام جی۔ پنڈت شیو شنکر جی۔ پنڈت راجہ رام جی۔ پنڈت کھیم کرن داس جی اپادھیائے ساتولیکر جی نے اپنے نجی طور پر کسی کسی کا انواد کیا ہے۔ انہیں آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور سیٹھ جھاجو رام جی جیسے دانی وید پریمیوں نے مالی امداد بھی دی ہے۔ مگر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے یہ کام بغیر کسی دان یا چندہ لینے کے بڑے پیمانہ پر شروع کیا ہے۔ اس نے نہ صرف ہندی بلکہ انگریزی۔ جرمن اور فرانسیسی وغیرہ زبانوں میں بھی نکالنے کی گھوشنا کی۔ اسی نے سب سے پہلے چاروں ویدوں کا ہندی انواد ایک روپے کی ۱۴ جلدوں میں پورا کر کے پبلک کے سامنے اتنے کم دام میں رکھا جس سے چاروں ویدوں کا لینا اور پڑھنا غریب سے غریب آدمی کے لئے بھی ممکن ہو گیا :۔

منڈل نے اس خیال سے کہ انواد میں کوئی خامی نہ رہے۔ سارودیشک سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ یو۔پی۔ بنگال اور بمبئی وغیرہ کو لکھا۔ کہ وہ اپنی اپنی طرف سے ایک ایک ودوان نیت کر دیں۔ جو اس کے انواد کو دیکھیں۔ اور اوچت سنشودھن کریں۔ منڈل نے ان ودوانوں کو پرسکار بھی دینے کا وعدہ کیا۔ مگر سوائے پنجاب کے اور کسی نے کوئی ودوان نہ نیت کیا۔ پنجاب پرتی ندھی سبھا نے جس ودوان کو نیت کیا تھا۔ منڈل اس کو پرسکار دے کر برابر سنشودھن کراتا رہتا ہے۔ اگر سب پرتی ندھی سبھائیں اور سارودیشک سبھا اپنے اپنے ودوانوں سے منڈل کے انواد کو دکھلاتی رہتیں۔ تو آج انہیں الگ الگ وید بھاشیہ کے لئے نہ تو اپیل کرنی پڑتی۔ اور نہ الگ الگ یوجنا بنانی پڑتی :۔

سماج میں تین بڑی سنستھائیں ہیں۔ اور تینوں وید بھاشیہ نکالنے جا رہی ہیں۔ سارودیشک سبھا کا کام ابھی پرستاؤ روپ میں ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اردھ شتابدی فنڈ سے ۵۰ ہزار روپیہ اس کام میں لگانا وچارا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کے پاس تو پندرہ ہزار روپیہ ایک دانی نے جمع بھی کرا دیا ہے۔ تینوں کے انواد الگ الگ نکلے تو ایک دوسرے سے مختلف ضرور ہوں گے۔ اور پھر جو بات ابھی تک اوپر لکھے انوادوں کے سمبندھ میں کہی جاتی ہے۔ وہی ان پر لاگو ہوگی۔ دوسرے پھر انگریزی ترجمہ کس انواد سے ہو۔ اس طرح کی بہت سی کٹھنائیاں سامنے آ جاتی ہیں۔ دوسرے جس کام کو آریہ ودوانوں نے ۵۰ سال میں کیا ہے۔ اور انہی سب کی سہائتا سے جس کام کو منڈل نے دس سال میں پورا کیا ہے۔ اسی کو اوپر لکھی تینوں سبھائیں اب آرمبھ کرنے جا رہی ہیں :۔

اوپر لکھی کٹھنائیوں کو وید پریمی ابھی سے انوبھو کر رہے ہیں۔ اور شری پنڈت چندرمنی جی نے "سارودیشک" میں تتھا شری پنڈت پریہ رتن جی نے "آریہ ویر" میں بہت وستار سے ان کٹھنائیوں کو پرکاشت کرایا ہے۔ اگرچہ میں نے اپنی سکیم سب سبھاؤں کے پاس عرصہ ہوا بھیج دی تھی۔ مگر آج پھر اسی کو آریہ ودوانوں اور آریہ جنتا کے سامنے رکھتا ہوں۔ میری سکیم میں نہ تو پنجاب پرتی ندھی سبھا کو ۵۰ ہزار لگانے پڑیں گے۔ نہ آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کو۔ اور نہ سارودیشک سبھا کو نئے فنڈ کے لئے اپیل نکالنی پڑے گی۔ میری سکیم اس پرکار ہے :۔

۱۔ وید بھاشیہ کا کام سارودیشک سبھا سب پرتی ندھی سبھاؤں سے ایک ایک پرتی ندھی لے کر اس کمیٹی کے آدھین کرا دے۔ ایک دو پرتی ندھی پرادیشک سبھا سے بھی لیوے۔ اس کمیٹی میں کچھ باہر کے ممبر بھی لینے چاہئیں۔ اس کا آفس دہلی میں رہے۔ اس کمیٹی کا کام وید بھاشیہ کے لئے ہر قسم کا پربندھ کرنا ہوگا۔ آفس لاہور۔ کانگڑی یا کلکتہ بھی ہو سکتا ہے۔

۲۔ ہر ایک پرتی ندھی سبھا۔ سارودیشک اور پرادیشک سبھا ایک ایک ودوان اپنی طرف سے مقرر کر دیں۔ جن کے پاس آریہ ساہتیہ منڈل کے مکمل سٹ ایک ایک بھیج دئے جائیں۔ اور وہ ان کا اپنی اپنی اچھیا انوسار سنشودھن کریں۔ بھاشا اور سرل کریں۔ جو ارتھ اچھے معلوم ہوں۔ رکھیں۔ جن منتروں کے اس سے بہتر ارتھ کر سکیں۔ کریں۔ اس طرح کر کے ایک ایک وید یا اس کا تھوڑا تھوڑا حصہ اوپر لکھی کمیٹی کے پاس بھیج دیا کریں :۔

۳۔ ضرورت کے انوسار ایک دو یا تین وید سمپادک رکھے جائیں۔ جو سب ودوانوں کے یہاں سے آئے ہوئے مسالہ کی پڑتال کریں۔ اور پریس کاپی تیار کر کے پریس میں بھیجتے رہیں۔ اور پریس پہلے سے طے ہوئے ٹائپ۔ سائز اور کاغذ پر سب ساودھانی کے ساتھ چھاپے :۔

۴۔ اگر سارودیشک پتر منتروں کے وواداسپد ارتھوں کے سمبندھ میں کافی جگہ دے سکے تو اس میں لیکھوں کے ذریعہ ان کی چھان بین کی جائے۔ نہیں تو "ویدک وگیان" کو آریہ ساہتیہ منڈل پھر نکالنا شروع کر دے۔ جس میں صرف وید کے سمبندھ میں ہی لیکھ ہوں :۔

۵۔ اس طرح سب پرتی ندھی سبھاؤں۔ پرادیشک اور سارودیشک سبھا کے نیت کئے ہوئے ودوانوں کے سویکار کئے ہوئے انواد کو نکالا جائے۔ جس میں سب کے دستخط ہوں :۔

۶۔ ایک کھنڈ نکلتے ہی اس کا انگریزی انواد شروع کر دیا جائے۔ اور وہ بھی چھپنا شروع کر دیا جائے۔ تاکہ کم از کم انگریزی انواد ودیشوں میں بھیجنے کے لئے تیار ہو جائے۔

۷۔ آریہ ساہتیہ منڈل جس کا جنم صرف وید بھاشیہ کے لئے ہی ہوا ہے۔ اوپر لکھے سب کام کو کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس کے پاس سب سادھن موجود ہیں۔ اور سب سبھاؤں کا سہیوگ ہوتے ہی یہ کام فوراً عملی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ ممکن ہے۔ کچھ لوگ یہ اعتراض کریں۔ کہ منڈل ایک قسم کی بیوپاری سنستھا ہے۔ اس کے ہاتھ میں یہ کام کیوں دیا جائے؟ منڈل کو آپ یہ کام دیں یا نہ دیں۔ یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ ہاں اتنا بتا دینا ضروری ہے۔ کہ اپنے حصہ داروں کو جنہوں نے اس میں روپیہ لگایا ہے۔ نفع منفعت کے انوسار معمولی نفع یا سود دے کر اگر یہ سنستھا بغیر دان و چندہ لینے کے ہی اتنا بھاری کام کر رہی ہے۔ اور کرنے کو تیار ہے۔ تو اسے اپیکشا کی نظر سے نہ دیکھنا چاہئے۔ پربندھ کرنے والی کمیٹی سب پرتی ندھی سبھاؤں کے ذریعہ بن کر سارودیشک سبھا کی زیر نگرانی کام کرتی ہے۔ اور انہی پرتی ندھی سبھاؤں کے ذریعہ چنے ہوئے ودوانوں کے ذریعہ انواد ہوتا ہے۔ کاغذ۔ ٹائپ۔ سائز اور قیمت سب کچھ پربندھ کرنے والی کمیٹی طے کرتی ہے۔ آریہ ساہتیہ منڈل تو صرف اس پربندھ کرنے والی کمیٹی اور ودوان کے کام کو عملی شکل میں لانے والا ایک آلہ ہوگا۔ اور ان دونوں کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے وہ وید بھاشیہ کا پراپیگنڈا کرے گا :۔

۸۔ باقی سوال رہ جاتا ہے روپیہ کا۔ اس کے لئے میری سکیم یہ ہے۔ کہ ویدوں کے چھپنے میں پہلے جو روپیہ لگے گا۔ وہ بعد میں بکری سے وصول ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ پربندھ منڈل کرے گا۔ صرف آفس چلانے اور ودوانوں کو پرسکار دینے کے لئے روپیہ چاہئے۔ اس کے لئے شروع میں دس بارہ ہزار روپیہ سے کام چل جائے گا۔ بعد میں پستکوں کی بکری سے یہ رقم بھی نکل آئے گی۔ اور آگے سب خرچ نکلتا رہے گا :۔

مجھے پوری آشا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ بہت گمبھیرتا سے میری اس آیوجنا پر وچار کرے گا اور میں خاص کر آریہ نیتاؤں اور سبھاؤں کے ادھیکاریوں سے نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ ضرور اس آیوجنا پر غور کریں :۔

"پرکاش" کی ترسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے
(مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

صوبہ سرحد کا شر انگیز سرکلر

ہندو سبھا لدھیانہ کا پروٹسٹ:- لدھیانہ ۱۴ نومبر۔ مقامی ہندو سبھا کی ایک میٹنگ میں متفقہ طور پر ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں صوبہ سرحد کے ہندی گورمکھی کے متعلق سرکلر کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ اس سرکلر کو فوراً منسوخ کر دینا چاہیے ÷

وزیر آباد میں ہندوؤں اور سکھوں کا پروٹسٹ:- وزیر آباد ۱۵ نومبر۔ کل رات کے ۸ بجے اردو ٹیبل ہال میں مقامی ہندوؤں اور سکھوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ صدر جلسہ ملک نرنجن داس رئیس تھے۔ اول صاحب صدر نے تقریر کی۔ جس میں وزیر محکمات متعلقہ صوبہ سرحد کے ہندی گورمکھی کے متعلق سرکلر کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر مروجہ آئین میں اقلیت کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ تو نئے آئین میں نامعلوم ان کی کیا گت بنائی جائے گی؟ تقریروں کے خاتمہ پر دو ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ جن میں سے ایک میں متذکرہ بالا سرکلر کے خلاف اظہار غم و غصہ کیا گیا۔ اور دوسرے میں سرحدی کونسل کے منتخب ہندو سکھ ممبران کے واک آؤٹ پر ان کو مبارکباد دی گئی ÷

آریہ سماج بھیرہ کا پروٹسٹ:- آریہ سماج بھیرہ کا یہ جنرل اجلاس سرحدی صوبہ کی سرکار کے محکمہ تعلیم کے اس سرکلر کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ اس نے ہندی بھاشا اور گورمکھی کی بجائے انگریزی اور اردو کو ذریعہ تعلیم بنانا لازمی کیا ہے۔ یہ حکم ہماری تہذیب و تمدن پر ضرب کاری ہے۔ آریہ سماج بھیرہ سرحدی صوبہ کے گورنر صاحب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس حکم کو جلد از جلد واپس لے لیا جائے ÷

اس ریزولیوشن کی نقول جناب گورنر صاحب بہادر۔ ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم اور انسپکٹریس صاحبہ گرلز سکول پشاور اور اخبارات کو بھیجی جاویں ÷ (رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج وہاڑی کا پروٹسٹ:- آریہ سماج وہاڑی ضلع ملتان کی ایک جنرل میٹنگ منعقدہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۵ء میں صوبہ سرحد کے محکمہ تعلیم کے اس سرکلر کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا گیا۔ جس میں امدادی سکولوں میں ہندی اور گورمکھی کی بجائے اردو اور انگریزی جاری کرنے کا غیر منصفانہ حکم دیا گیا ہے۔ اور اس سرکلر کو واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا ÷

سناتن دھرم سبھا ڈنگہ کا احتجاجی جلسہ:- ڈنگہ ۱۶ نومبر۔ سناتن دھرم سبھا ڈنگہ ضلع گجرات کے اجلاس منعقدہ ۱۳ نومبر میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا:- "سناتن دھرم سبھا ڈنگہ ضلع گجرات کی مینجنگ کمیٹی کا یہ اجلاس اس سرکلر کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس میں یہ دھمکی دی گئی ہے۔ کہ لڑکیوں کے ان پرائمری سکولوں کی گرانٹ بند کر دی جائے گی۔ جن میں ہندی اور گورمکھی میں تمام مضامین پڑھے جاتے ہیں۔ سرکلر میں جو پالیسی رکھی گئی ہے۔ وہ ہندو اور سکھ اقلیتوں کے بنیادی حقوق پر زبردست حملہ ہے۔ اور چونکہ ہندو اور سکھ کلچر کی ترقی کے لئے یہ مضر ہے۔ اس لئے اغلب ہے کہ صوبہ سرحد میں عورتوں کی تعلیم اور ترقی پر اثر پڑے۔ اور اس سے اور معاملات پر بھی برا اثر پڑے گا" ÷

ہری پور ہزارہ کے سکھوں کا مطالبہ:- ہری پور ہزارہ ۱۶ نومبر۔ ہری پور ہزارہ کے سکھوں کا ایک عظیم الشان دیوان ۲-۳ اور ۴ نومبر کو منعقد ہوا۔ جس میں ہندی گورمکھی کے سرکلر کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا گیا۔ نیز سرکلر کے واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا ÷

ہری پور ہزارہ مہابیر دل کا پروٹسٹ:- ہری پور ہزارہ ۱۶ نومبر۔ ۱۳ نومبر کو رات کے ۸ بجے مقامی مہابیر دل کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں سرحد گورنمنٹ کے ہندی گورمکھی کے متعلق سرکلر کی مذمت کی گئی۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ سرکلر کو واپس لے کر اقلیتوں کی حفاظت کرے۔ کونسل کے اجلاس کا بائیکاٹ کرنے پر ہندو اور سکھ ممبروں کی تعریف کی گئی۔ پنجاب کی ہندو اور سکھ پبلک کا جنہوں نے اس سرکلر کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ شکریہ ادا کیا گیا ÷

تحائف سنہ ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے!

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں۔ جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں۔ جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لئے ریل و ڈاک کے قانون کرایہ ریل و مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہوگی۔ خریدنے سے پہلے ہی ڈائری کا نمونہ ملاحظہ فرما دیں۔ مع مشہور جلد کے قیمت صرف ۵/

یکم دسمبر تک لینے والوں کو پونے تین روپیہ درجن

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۶ء

یہ کیلنڈر بڑی محنت سے تیار کروایا ہے۔ اس کا سائز ۲۶×۳۶ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہوگا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے۔ اس میں انگریزی اور ہندی تاریخیں ... آپ کو اور بہت سے رنگوں میں دی گئی ہیں ... شبھ تصویریں دی گئی ہیں ... سوامی دیانند جی ... قیمت صرف ... یکم دسمبر تک لینے والوں کو ...

کیلنڈر

موتی تاریخوں والا بھی چھپایا جائے گا۔ جس کے بیچ میں ایک سہ رنگی تصویر ہوگی۔ تصویر میں بھارت ماتا کو ہتھکڑی لگی ہوگی۔ اور سوامی دیانند جی وید کے پرکاش سے توڑ رہے ہیں ساتھ ہی مہاتما گاندھی بھی اسی راستہ کا انوسرن کر رہے ہیں۔ قیمت فی نگ ۲ آنے۔ یکم دسمبر تک لینے والوں کو ۸/ درجن ملے گا ÷

ملنے کا پتا:- راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

ڈاکٹر امبیدکر کو تار: - موگا ۱۶ نومبر ڈاکٹر امبیدکر کو ہندو مشن موگا نے مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے۔ "سچے ہندو دھرم میں چھوت چھات کو کوئی جگہ حاصل نہیں - یہ دھرم عالمگیر محبت کا حکم دیتا ہے۔ تعلیم یافتہ ہندو آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ مایوس نہ ہوں۔ چھوت چھات اب ختم ہونے والی ہے۔ ہندو دھرم میں آپ کی موجودگی ضروری ہے۔ مہربانی کرکے اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کیجیے"

آل انڈیا شردھانند ہاکی ٹورنامنٹ

ہردوار ۱۵ نومبر آل انڈیا شردھانند ہاکی ٹورنامنٹ کے زیر اہتمام ہاکی ٹورنامنٹ ۵ دسمبر سے گیارہ دسمبر تک گورو کل کانگڑی کے میدانوں میں منعقد ہوگا۔

داخلہ کی درخواستیں معہ شرکت فیس (مبلغ بارہ روپیہ) یکم دسمبر تک سکرٹری ٹورنامنٹ گورو کل کانگڑی کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔

ایک کروڑ گائیتری کا اکھنڈ جاپ:-

ٹوبہ ٹیک سنگھ (ضلع لائل پور) مہاتما ٹیک چند جی کی کٹیا پر ۱۲ جنوری ۱۹۳۶ء لوہڑی کے دن سے برہم پرائن مہایگیہ کا آرمبھ ہوکر اس کی ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء بیساکھی کو پورن آہوتی ڈالی جاوے گی۔ اس میں چاروں ویدوں کے منتروں دوارہ برہد ہون یگیہ ہوگا۔ جس میں دس لاکھ آہوتی گائیتری منتر سے بھی دی جاویگی۔ اس کے علاوہ ایک کروڑ اکھنڈ جاپ بھی گائیتری کا ہوگا۔ ست سنگ۔ وید پاٹھ کتھا بھگوت بھجن۔ اور یوگ سادھن سے پروگرام کو اتی لابھ دائک بنایا جاوے گا۔ اس کے لئے ۲۴ برتیوں کی ضرورت ہے۔ (جو تین ماہ کے لئے سادھن آشرم میں رہ کر اس مہایگیہ میں شامل ہونے اور سادھن آدی کرنے کی اچھیا رکھتے ہوں) جو بھی شامل ہونا چاہیں۔ وہ مجھ سے پتر ویوہار کریں۔ تاکہ انکو پروگرام وغیرہ سے مطلع کیا جائے۔

نفر داس۔ پردھان آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ (ضلع لائل پور۔ پنجاب)

آریہ سماج پونہ کا چناؤ:-

نومبر ۱۰-۱۱-۳۵ کو سماج پونہ کے ادھیکاریوں کا حسب ذیل چناؤ ہوا:- پردھان - مہاشہ ایم۔ بی۔ یوگانند جی۔ اپ پردھان - مہاشہ ڈاکٹر گوڑسے جی۔ منتری - مہاشہ کیدار ناتھ جی۔ اپ منتری - مہاشہ ترمبک پرشاد جی۔ کوشادھیکش - مہاشہ منگل سین جی۔ پستکادھیکش - مہاشہ کشن تلانی جی۔ سٹور اسسٹنٹ - مہاشہ بیج دیو جی۔

انترنگ سبھا کے سدسیہ:- مہاشہ پاپٹا .... مہاشہ ایشور داس۔ مہاشہ دان سہائے تیقطا صر۔ مہاشہ رتن داس مہاشہ بالا رام - ونیدر ہزاری لال - مہاشہ شنکر راؤ مورے۔

(کیدار ناتھ منتری آریہ سماج پونہ)

جلالپور جٹاں کے علاقہ میں پرچار

ماسٹر دیوی دیال جی بان پرستھی جلالپور کے اردگرد پرچار کرتے رہتے ہیں۔ ان کی کوشش سے اسلام گڑھ میں باقاعدہ ہر سپتاہ ست سنگ لگتا ہے۔ ہون۔ بھجن اور اپدیش ہوتا ہے موضع میں بھی ہر ہفتہ ہون اور پرچار ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ پنڈت نند لال جی بھی جایا کرتے ہیں۔ (نامہ نگار)

مہاودیالیہ بڑودہ کی کنیائیں شاہدرہ میں

شاہدرہ ۸ نومبر۔ کل مہاودیالیہ بڑودہ کی کنیائیں یہاں پہنچیں۔ لالہ ترلوک چند رئیس و آنریری مجسٹریٹ و پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی شاہدرہ لالہ رادھا کشن میونسپل کمشنر اور دیگر ہندو سکھ معززین نے ان کا خیر مقدم کیا اور پھلوں اور مٹھائی سے ستکار کیا۔ چھ بجے بڑے گوردوارہ میں کھیلیں شروع ہوئیں۔ حاضری تین ہزار کے قریب تھی۔ لاٹھی و دوجھنڈ بان کے حیرت انگیز کھیل دیکھ کر پبلک پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔

فتح گڑھ چوڑیاں میں ہریجن کانفرنس

فتح گڑھ چوڑیاں ۱۷ نومبر آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں کے سالانہ جلسہ پر ایک ہریجن کانفرنس بھی ہوئی۔ صدر ڈاکٹر سنت رام میونسپل کمشنر تھے ۳ بجے ڈاکٹر صاحب کا جلوس نکالا گیا۔ جس میں فتح گڑھ کے تمام ہندو شامل تھے۔ کانفرنس میں چند ایک اہم ریزولیوشن بھی پاس کئے گئے ایک میں قرار دیا گیا۔ کہ چھوت چھات ہندوستان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ اور دیش اور جاتی کے لئے سخت ہانی کارک ہے۔ اس لئے اسے بہت جلد دور کیا جائے۔ گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ کہ ہریجنوں سے بیروزگاری دور کرنے کے لئے ان کو وظائف دے کر پڑھایا جائے۔ امداد کے لئے صنعتی ...

جہنم کے مسلمان کی شدھی:-

شکارپور ۱۸ نومبر۔ آریہ سماج (کالج وبھاگ) میں ایک جہنم کے مسلمان سلیمان ولد رحیم بخش کو شدھ کیا گیا۔ اور اس کا نام دھرم دیو رکھا گیا۔

آریہ یووک سبھا جھگیوالہ کے سماچار

جھگیوالہ میں ایک آریہ یووک سبھا قائم کی گئی۔ جس کے زیر اہتمام رات کو ست سنگ ہوتا ہے۔ جس میں مہابھارت کی کتھا سنائی جاتی ہے۔ نیز ہر بدھ وار کو پرانہ کال ہفتہ واری ست سنگ ہوتا ہے۔ دیپ مالا کا پروگرام بڑی کامیابی سے منایا گیا۔ پرانہ کال کے سنکیرتن کے بعد ایک یگیہ ہوا۔ ہون کتھا بھجن آدی کے بعد آئے ہوئے بھائیوں میں حلوہ بانٹا گیا۔ نیز ۳ بجے بعد دوپہر بازار میں نگر کیرتن کیا گیا۔ رات کو لیکچر و بھجنوں سے آریہ جنتا کو سوامی دیانند و مہاراجہ رامچندر جی کے جیون کی گھٹنائیں سنا کر پرچار کیا گیا۔ ساتھ ہی کماروں نے جنتا کو بذریعہ ڈرامہ "خون ناحق" محظوظ کیا۔

(ڈاکٹر بی۔ ڈی مہاشہ منتری آریہ یووک سبھا جھگیوالہ ضلع مظفر گڑھ)

آریہ سماج ٹورورو (یوگنڈا) میں رشی اتسو

ٹورورو یوگنڈا" میں ماہ جون میں آریہ سماج ستھاپت کردی گئی ہے۔ آریہ سماج کا ہفتہ واری ست سنگ باقاعدہ لگتا رہتا ہے۔ ۲۶ اکتوبر کو دیوالی کا تہوار تقریباً ۱۷۵ سجنوں کی حاضری میں بڑے اتساہ کے ساتھ منایا گیا۔ کارروائی ۲½ بجے دوپہر ہون یگیہ کے ساتھ شروع کی گئی۔ ہون یگیہ کی سماپتی پر مسٹر فقیر چند آنند و ناگو تگیرا کے بھجن ہوئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر دوسی۔ بی پنڈت جی نے بہت ہی منوہر و بااصیان گجراتی میں بھاشن دیا۔ (کیونکہ جنتا کا زیادہ حصہ گجراتی بھائیوں کا تھا) فاضل ڈاکٹر جی نے عمر تک کے زندہ واقعوں کے لکھے ہوئے حوالے بھی دئیے۔ جن سے یہ ثابت کیا گیا کہ یہ خاص رشی دیانند جی کا ہی وصف تھا۔ کہ جنہوں نے مہنوں کو نہ صرف خطرہ سے بچایا ... کر ...

ہوئے بھائیوں کو ساتھ ملانا سکھایا پھر ایک دو بھجن گانے کے بعد درگا داس جی بادا کا لیکچر اردو میں ہوا جس میں آپ نے دیوالی منانے کی وجوہات بتلائیں۔

آخیر میں آرتی اور شانتی پاٹھ ہوا اور شکریہ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

(ویربھان ورما سکرٹری آریہ سماج ٹورورو یوگنڈا۔ افریقہ)

آریہ سماج ظفروال میں رشی اتسو:-

۲۶ تاریخ کو بروز دیوالی آریہ سماج مندر میں بڑے سماروہ سے "رشی اتسو" منایا گیا پانچ دن پہلے نگر میں سنکیرتن کیا گیا۔ اس دن ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک کارروائی ہوتی رہی۔ جس میں برہد ہون یگیہ کے بعد مہاشہ منسا رام کے بھجن ہوئے۔ منتری جی نے پرارتھنا کرائی۔ مہاشہ لیش پال نے دیپ مالا کا راگ گایا ماسٹر گردھاری لال نے "دیانند کی دگ وجے" والا مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر مہاشہ لیش پال اور ان کے پتا نے دیانند کا ناد گایا۔

مہاشہ پربھو دت نے "دیانند کا جیون" بڑے روچک لفظوں میں سنایا۔ پھر مہاشہ دلیس راج جی کا لیکچر "دیانند اور ویدک کال گنانا" وشے پر ہوا۔ چارٹی فنڈ کے لئے اپیل کی گئی۔ ۴۱/۱/۰ روپے پراپت ہوئے۔

(گردھاری لال اپ منتری آریہ سماج)

پنجاب پرونشیہ دلت ادھار کانفرنس

روہتک - ۱۷ نومبر۔ پنجاب پرانتیہ دلت ادھار کانفرنس روہتک کی استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین نے اپنے ایڈریس میں ہریجنوں کی ورتمان اوستھا پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی تکالیف کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اور ان کو دور کرنے کے ذرائع سوچنے پر غور کرنے کی یاچنا کی۔

(نامہ نگار)

"شردھانند کا بلیدان نمبر"

"شردھانند" کا "بلیدان نمبر" ۲۴ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۹ مگھر کو جنتا کے سامنے بطور بھینٹ پیش کیا جاویگا۔ جس کے سرپرست ڈاکٹر بھاگیت رام جی ویدک مشنری ہیں۔ اس پرچہ کی قیمت چار آنے ہوگی۔

منیجر "شردھانند" ہفت وار اخبار نمبر ۵ - ۳ لٹن روڈ لاہور

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھیں

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

میدانِ جنگ کی ہفتہ وار ڈائری

"پرکاش" کے پچھلے پرچہ میں ۱۳ نومبر تک کی محاذِ جنگ کی ڈائری دی گئی تھی۔ اب اس سے اگلے ہفتہ کی ڈائری شائع کی جاتی ہے۔
(ایڈیٹر)

اطالوی فوج کی پسپائی :-

عدیس ابابا - ۱۴ نومبر - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ابی سینین فوج نے مکالے کے شمال میں اطالوی فوج پر حملہ کر کے بہت سے سپاہیوں کو ہلاک کر دیا۔ اور ایک صد رائفلوں اور ۸ خچروں کو جن پر سامانِ جنگ لے جایا جا رہا تھا۔ چھین لیا۔ اطالوی فوج کو حملہ کی تاب نہ لا کر پیچھے ہٹنا پڑا۔

سمالی لینڈ میں داخلہ :-

ہرار - ۱۴ نومبر - ابی سینین کمانڈر راس ڈسٹا جو اپنی فوجوں کے ساتھ جنوب مشرق میں پڑا تھا ڈھلو کی پچھلی جانب سے اطالوی سمالی لینڈ میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس کا مدعا جنرل گرزیانی کی فوج پر پچھلی جانب سے حملہ کرنا ہے۔

خونریز جنگ :-

روما - ۱۴ نومبر - جنرل ڈی بونو نے اطلاع دی ہے کہ سمالی لینڈ کے محاذ پر ابی سینیا کو بھاری شکست ہوئی ہے۔ ابی سینین فوج کو ایک ہزار بے قاعدہ سپاہیوں کی کمک پہنچ گئی۔ لیکن اطالوی فوج نے انہیں پیچھے ہٹا دیا۔

جججیگا کے نزدیک بمباری :-

عدیس ابابا - جنوبی فوج کے کمانڈر راس ڈسٹا نے ڈولو سے ہر طرف نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ تاکہ اطالوی فوج کا سلسلۂ نامہ و پیام منقطع کر دے۔ اطالوی ہوائی جہازوں نے جججیگا کے نام بمباری کی۔

راس گوسا کو خراجِ عقیدت :-

مکالے میں داخل ہونے کے بعد راس گوسا کنگ جان کی قبر پر گیا۔ جہاں پادری اور دیگر لوگوں نے اسے خراجِ عقیدت ادا کیا۔

فرانس کے خلاف جوابی کارروائی :-

روما - ۱۳ نومبر - اٹلی نے آج ایک نئے ریگولیشن کی رو سے پیشگی روپیہ لئے بغیر فرانس اور فرانس کی نوآبادیوں کو مال بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔

آسٹریا کے وزیرِ خارجہ کا اعلان :-

لنڈن - ۱۳ نومبر - فیڈرل پارلیمنٹ میں آسٹریا کے وزیرِ خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آسٹریا اٹلی میں جنگی سامان بھیجنے کی ممانعت کرنے والا ہے۔

برطانوی سفیر اور مسولینی میں کانفرنس :-

سر ایرک ڈرمنڈ برطانوی سفیر اور مسولینی کے درمیان خوشگوار گفتگو کے ذریعہ بات چیت ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جیبا سے مزید اطالوی افواج کو واپس بلائے جانے کے متعلق خیال تھا۔ تاکہ بحیرہ روم میں برطانیہ کی بحری طاقت کو کم کیا جائے۔

اطالوی فوج پر حملہ :-

عدیس ابابا - ۱۵ نومبر - رائفلوں اور مشین

گنوں سے مسلح ابی سینین فوج نے اطالوی جرنیل سار بیٹ مسٹس کی فوج پر جو ازبی کی طرف بڑھ رہی تھی۔ حملہ کیا۔ دونوں افواج میں خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں ۲۰ - اطالوی لیبی سپاہی اور ۵۵ - ابی سینین ہلاک ہو گئے۔ نیز چار اطالوی افسرز خمی ہوئے۔

نافن وادی میں جنگ :-

اطالوی گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ نافن کی وادی کے شمال میں ابی سینین اور اطالوی افواج کے درمیان جنگ ہوئی۔ اطالوی فوج آگے بڑھ گئی۔ ابی سینین افواج نے مزید کمک پہنچ جانے پر اطالوی افواج پر جوابی حملہ کیا۔

ابی سینین وزیرِ اعظم کا اعلان :-

ابی سینیا کے وزیرِ اعظم ڈاکٹر ڈکلے ہر برٹ نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ ہم نے ایک۔ دو۔ پانچ یا دس سال کے لئے لڑنے کا فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ ہم اس وقت تک لڑتے رہیں گے۔ جب تک ابی سینیا کا ایک باشندہ بھی زندہ ہے۔

جنگی سامان کی درآمد :-

عدیس ابابا - ۱۴ نومبر - ابی سینیا میں تازہ ترین قسم کی پانچ ہزار رائفلیں پہنچ گئی ہیں اور گیس سے بچنے والے پانچ لاکھ نقاب پہنچنے والے ہیں۔

ساسہ بنیا فتح نہیں ہوا :-

شہنشاہ ابی سینیا کے ملٹری سٹاف کا بیان ہے۔ کہ اطالویوں کا ڈرگا ہر اور ساسہ بنیا پر قبضہ نہیں ہوا۔ اطالوی ان دونوں شہروں میں سے ابھی تک کسی میں داخل نہیں ہوئے۔

ایک اطالوی فوجی دستہ کا خاتمہ :-

انگلے دن صحرائے ڈنکل میں ایک اطالوی فوجی دستہ کو دیکھا گیا۔ ابی سینین حلقوں کا خیال ہے۔ کہ ڈنکل کے قبائل نے اس دستہ کا خاتمہ کر دیا ہے۔

مراکو سے امداد :- فرانسیسی و ہسپانوی مراکو کے سینکڑوں مسلمان سپاہی ابی سینیا کی امداد کو جا رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہم ہزار اونٹوں کا ایک قافلہ صحرائی علاقہ سے گزر کر ماہ دسمبر میں پہنچ گا۔

پیش قدمی کا التوا :-

عنتارہ - ۱۶ نومبر - تازہ ترین خبریں مظہر ہیں کہ اطالوی افواج جو کرزبانی کے مورچہ پر مجتمع ہیں ابھی تک گوربا ہائی میں ہیں۔ اطالوی فوج اور ایک ابی سینین دستہ میں کرابہ بٹوس کے مقام پر حال ہی میں لڑائی ہوئی ہے یہ مقام ساسا بنیا کے جنوب میں ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اطالوی فوج نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک مفتوحہ علاقہ کو ابی سینین سپاہیوں سے خالی نہ کر لیا جاوے۔ پیش قدمی روک لی جائے۔

پانی کے چشموں پر قبضہ :-

عنتارہ - ۱۵ نومبر - اطالوی فوج پانی کے چشموں پر جو صحرا میں بڑے بڑے فاصلہ پر آ ملتے ہیں۔ خاص طور پر محفوظ قبضہ رکھتی ہے۔

اطالوی فوجوں کی پیش قدمی :-

عدیس ابابا - ۱۵ نومبر - جرو سک کے علاقہ میں جو اطالوی فوج سے ۵۰ میل پیچھے ہے۔ جو اطالوی فوجیں مقیم ہیں۔ انہیں ابی سینیا کے فوجی دستے حملے کر کے پریشان کر رہے ہیں۔

ترکی نے تعزیرات لگا دیں :-

انگورا - ۱۵ نومبر - نیشنل اسمبلی نے اٹلی کے خلاف تعزیرات لگانے کا بل پاس کر دیا ہے۔

سیلون گورنمنٹ کی طرف سے بائیکاٹ :-

کولمبو - ۱۵ نومبر - سرکاری گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سیلون میں اٹلی کے مال پر درآمد اور یہاں سے اٹلی کی برآمد پر ۱۸ نومبر سے پابندی لگا دی جائے گی۔

مفتوحہ علاقہ :- عنتارہ - ۱۵ نومبر - آج جنرل ڈی بونو نے رسمی طور پر تمام صوبہ ٹیگرے کو ملک اٹلی میں شامل کیا۔ جنرل کے ایک طرف راس گوسا اور دوسری طرف کونٹ کیاوز کھڑا تھا۔ جب یہ رسم ادا کی گئی۔ اس وقت اٹلی نے ابی سینیا کے ۱۲ ہزار مربع میل علاقہ پر قبضہ کر دیا۔

رپورٹ کی اشاعت بند :-

اطالوی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنے خزانہ اور بنک کی رپورٹ بھی شائع نہ کرے گی۔ مسولینی نے اپنے خاص اختیارات سے ضروری کاغذات کی اشاعت کو روک دیا ہے۔

اطالوی فوج پر چھاپے :-

روما - ۱۵ نومبر - گروسٹا کے علاقہ میں ابھی تک ابی سینیا کے سپاہی موجود ہیں۔ جو اطالوی سپاہیوں پر چھاپے مارتے رہتے ہیں۔ چنانچہ میجر ڈل مونیچ کو بھی کسی غار میں چھپے ہوئے حبشی نے گولی کا نشانہ مار کر ہلاک کر دیا ہے۔

شمالی محاذ پر جنگ :-

لنڈن - ۱۸ نومبر - میدانِ جنگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اٹلی کے شمالی محاذ پر اطالوی فوجوں کے بائیں اور مرکزی رنگ خاموش ہیں۔ صرف معمولی معمولی تصادم ہو جاتے ہیں۔ دریائے مائی ویری کے نزدیک کئی مقامات پر لڑائی ہوئی۔ ابی سینیا کا سب کمانڈر فتوراری ہبٹودہ پر عسکریوں نے رائفلوں اور مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ اس علاقہ کے جیبت کو اطالوی فوج نے گرفتار کر لیا۔

۶ ہفتہ کے لئے پیش قدمی بند :-

روما - ۱۷ نومبر - جنرل ڈی بونو کی واپسی اور زبردست بارشوں کی وجہ سے اطالوی فوج کی پیش قدمی ۶ ہفتوں کے لئے رک گئی ہے۔ اطالوی فوجیں سڑکوں کی تیاری میں مصروف ہیں۔ تاکہ ہراول فوج کو جلد از جلد رسد کا سامان بہم پہنچایا جا سکے۔

مالِ مقبوضہ کے لئے خفیہ انتظامات :-

لنڈن - ۱۷ نومبر - معلوم ہوا ہے۔ کہ اطالوی مصر سے شروع ہو کر مغربی ہندوستان تک دیسی ایجنسیوں کی معرفت مال خریدنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اگر ان کی یہ سکیم کامیاب ہو گئی۔ تو وہ تعزیرات کا بآسانی مقابلہ کر سکیں گے۔ مال کو اتارنے کے لئے مکالے کی بندرگاہ کو استعمال کیا جائیگا۔ عدن سے جو سوداگر واپس آ رہے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ہندوستان سے جو مال ہار ڈرامات کے لئے ٹھیک کیا گیا ہے۔ وہ دراصل اطالویوں کے لئے ہے۔

راس سیوم فوجوں کا چارج لے رہا ہے :-

اگولا - ۱۷ نومبر - رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ دیسی ذرائع سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ راس سیوم جو اس وقت اسیا لاگی میں ہے وہ راس کاسا کی تمام فوجوں کا بھی چارج لینے والا ہے۔ کیونکہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اٹلی کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اٹلی کے ساتھ مل جائے گا۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پہلے جنم کی تصویر دیکھکر تمام واقعات یاد آگئے

مسئلۂ آواگون کا ناقابل تردید ثبوت

ایک انگریز عورت لنڈن کے ایک مشہور اخبار میں اپنے حالات بیان کرتی ہے جو مسئلۂ تناسخ کی زبردست تائید کرتے ہیں۔ وہ لکھتی ہے۔ کہ :-

میں گیارہ سالہ لڑکی تھی۔ جبکہ کرسمس کے دن گزارنے کے لئے اپنے بھائی کے ہمراہ ایک مقام پر اپنے رشتہ داروں کے ہاں گئی۔ ہماری گاڑی ایک مقام پر قدرے ٹھہر گئی۔ اور یہ دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کہ اس حصہ سے اور بالخصوص اس کے مقابل کے کوہستانی میدان سے میں بخوبی واقف ہوں۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا۔ کہ جب میں بہت چھوٹی عمر کی تھی۔ تو یہاں سے قریب ہی اپنے گھر میں رہا کرتی تھی۔ مجھے بخوبی یاد ہے۔ کہ میں اس میدان میں دو بالغ اشخاص کے ہمراہ پہاڑی پر سے نیچے کی طرف بھاگ رہی تھی۔ وہ دونو میرے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ جبکہ ہم تینوں گر پڑے۔ اور میری ٹانگ میں سخت چوٹ آئی ؛

میں یہیں تک کہنے پائی تھی۔ کہ میری والدہ جو سفر میں میرے ساتھ تھیں۔ مجھ کو سے لگیں۔ کہ کیوں سفید جھوٹ بول رہی ہو؟ میں یہ بھی بتا دینا چاہتی ہوں۔ کہ میں اس سے قبل اس علاقہ میں کبھی نہ گئی تھی۔ اور اس جنم میں یقیناً وہاں کبھی نہیں رہی مگر مجھے اس پر اصرار تھا۔ کہ میں وہاں ضرور رہی ہوں۔ اگرچہ اسی جنم میں نہیں۔ اور میں نے کہا۔ کہ جب میں پہاڑی پر سے نیچے کی طرف دوڑ رہی تھی۔ تو اس وقت میں نے سفید فراک پہن رکھا تھا۔ جس پر چھوٹے چھوٹے سبز پتے کاڑھے ہوئے تھے۔ اور فراک میرے ٹخنوں تک پہنچتا تھا۔ اور وہ لوگ جو میرے ہاتھ تھامے چل رہے تھے۔ نیلے و سفید رنگ کے فراک پہنے ہوئے تھے۔ اُس وقت میرا نام مارگریٹ تھا ؛

میرا اتنا کہہ دینا میری والدہ کے لئے کافی تھا۔ مجھے فوراً تنبیہ کردی گئی۔ کہ منزل مقصود پر پہنچنے تک زبان بند رکھو۔ بعد ازاں مجھے خوب معلوم ہوگیا۔ کہ میں اس پہاڑی سے ہرگز دوڑ نہیں سکتی۔ مگر یہ یادداشت اب تک میرے دماغ میں ایسی صاف ہے۔ جیسے بچپن کی کوئی حقیقی یادداشت ہو۔ اس کا نتیجہ ستر سال کے بعد ظہور میں آیا ؛

میں اپنے موجودہ جنم میں اپنے مالک کے ہمراہ موٹر پر جا رہی تھی۔ ایک مقام پر پہنچ کر ہم نے موٹر کا ٹائر تبدیل کیا۔ اور ایک مکان میں چلے گئے۔ جہاں ایک جوان عورت ہمارے لئے چائے لائی۔ جب ہم چلنے کا انتظار کر رہے تھے۔ تو مجھے شیشہ پر ایک تصویر نظر آئی۔ اور میں یہ دیکھ کر سخت حیران ہوئی۔ کہ یہ میری ہی تصویر تھی۔ اور اُس وقت کی جب کہ میں پانچ سال کی بچی تھی۔ اور پہاڑی پر سے بھاگ رہی تھی۔ میرا چہرہ صاف اور سنجیدہ تھا۔ اور سفید لباس میرے زیب تن تھا۔ جس پر سبز رنگ کی گلکاری کی ہوئی تھی۔ میں نے دفعتہً کہا۔ ہاں! یہ تو میں ہی ہوں۔ وہ جوان عورت اور میرا مالک دونو ہنس پڑے۔ عورت نے کہا۔ کہ یہ بچہ تو آج سے برسوں پہلے کا مرچکا ہے۔ اور میرا اندازہ ہے۔ کہ جب تم چھوٹی عمر کی ہوگی۔ تو تمہاری شکل اس سے مشابہ ہوگی۔ میرے مالک نے بھی اس سے اتفاق کیا۔ تصویر میں میرے انہماک کو دیکھ کر عورت نے اپنی ماں کو بلایا۔ تاکہ وہ مجھے اس بچہ کے متعلق کہانی سنا دے۔ اور اس کی ماں نے یوں کہنا شروع کیا :-

"اس کا نام مارگریٹ تھا۔ اور وہ ایک کسان کی اکلوتی بیٹی تھی۔ میری والدہ اُس کسان کے ڈیری فارم میں ملازم تھی۔ جب مارگریٹ کی عمر پانچ سال کی تھی۔ تو ایک دن ایسا اتفاق ہوا۔ کہ مارگریٹ میری والدہ اور ڈیری فارم کی ایک اور ملازمہ کے ہمراہ پہاڑی پر سے نیچے کی طرف دوڑ رہی تھی۔ میری ماں کی ہمراہی عورت کا پاؤں خرگوش کے بل میں جا پڑا۔ چونکہ اس عورت اور میری والدہ نے مارگریٹ کے دونو ہاتھ تھام رکھے تھے۔ اس لئے تینوں زمین پر گر پڑیں۔ مگر بدقسمتی سے مارگریٹ دونو کے نیچے آگئی۔ اور اس صدمہ سے اُس کی ٹانگ بُری طرح سے ٹوٹ گئی۔ وہ بلا کی لڑکی تھی۔ مرنے سے پہلے اُس نے کہا۔ میں

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کا

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

"سُکھ سنچارک دراکشاسو"

جسم کو طاقتور بنانے۔ گوشت و خون بڑھانے۔ چہرہ پر رونق لانے۔ دست صاف ہوکر بھوک بڑھانے والی خوش ذائقہ دوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔ بڑی دو روپیہ۔ ہمارا ہی ایک ایسا دراکشاسو ہے۔ جس کی ۵۲۔ اخباروں نے تعریف کی ہے۔ طلب فرمانے پر نمونہ اور فہرست مفت روانہ کیجاتی ہے ؛

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۴

یہ امر طے شدہ ہے۔ کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے

پھر آپ کشتی زندگی کس راہ پر چلا دیں گے؟

آپ جملہ رموز زندگی معلوم کرنے کے لئے

راہ راست حاصل کرنے کے لئے

ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے

اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے

آج ہی ایک کارڈ تحریر کرکے کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرماویں ؛

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان عگ (محصولڈاک علاوہ) جمالستان للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

ہماری شاخ دہلی میں نئی بک ڈپو کھل گئی ہے

سنسکار ودھی ۳ر

ارد شتابدی کے موقعہ پر ستیارتھ پرکاش مُفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچائیے

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۶ر

ایک سو خریدنے پر فی جلد چار آنے

۵۰۰ کے خریداروں کے نام ٹائیٹل پر چھاپ دئے جائینگے

مہرشی دیانند کا مستند و مکمل جیون چرتر مجلد ۸ر ۔ بغیر جلد ۶ر

چاروں وید معہ ہندی انوواد ۸ جلدوں میں مجلد للعہ۔ مستقل گراہکوں سے

چرک معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں فی جلد للعہ

یوگ مارگ ۳ر ؛ جیون پتھ ۵ر ؛ وید اُپدیش

ویدیں استریاں ۸ر ؛ بھارتیہ سماج شاستر عہ ؛ یجروید گنگا

ان کے علاوہ اور ہر قسم کی دھارمک رسائل و پستکیں ہمارے یہاں سے مل سکتی ہیں۔ ... کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر منافع کمائیے۔ ...

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

یہ مہاشرا میں ادروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بیدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے تو میں دگنا مول واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر منتر لکھا لیں۔ قیمت ۲ روپے ۸ آنے

سمر یگر شن چند کتری سلئے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

بندوقیں ریفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ رام لفنڈ۔ گرنٹیڈ آتشیں۔ ان قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co
Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

وشنو انریگیوں کے لیے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں۔ چیز اعلےٰ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعائیت۔ نرخ ۸ر - ۱۰ر فی سیر۔ ملنے کا پتہ :-

بھگت رام [illegible] سنز مالک بھارت وستوا ایجنسی۔ سوتر منڈی لاہور

زکام کھانسی و دمہ خشک و تر

یہ موذی امراض جو برسوں انسان کو گھن کی طرح کھاتی رہتی ہیں۔ اور اگرچہ دب جائیں مگر جڑ نہیں چھوڑتیں۔ ان کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے واسطے کوی راج وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا نے بہت تجربوں کے بعد مندرجہ ذیل دوا تیار کیا ہے۔ جو ہزاروں کو صحت یاب کر چکی ہیں :-

گولی کھانسی نئی کھانسی کے واسطے جبکہ وہ خشک ہو۔ اور گلے میں خراش ہو۔ اکسیر ہے۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ نمونہ چار آنے ہے۔

گولی کھانسی رقیق نئی کھانسی کے واسطے جبکہ وہ تر ہو۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر ہے۔

اکسیر بدن مستقل دوائی ہے۔ بلغمی خشک یا دونوں قسم کی کھانسی یا دمہ کو بیخ و بن سے اکھیڑتی ہے۔ آرام آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ مگر مستقل اور طاقت جسم کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہے۔ تپ دق کی کھانسی کو بھی مفید ہے۔ ایک صحت یافتہ مریض نے لکھا کہ آپ گناہ کرتے ہیں۔ جو ہر بار اتنا تھوڑا اس دوائی کا نہیں دیتے۔ بچوں سے لے کر بڈھے تک کو دی جاتی ہے۔ ہر موسم اور مزاج کے موافق آ جاتی ہے۔ قیمت ۴ر نصف شیشی ۲ر

کف کیتور س نزلہ و زکام جو نیا ہو یا کھانسی بلغمی کے واسطے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر

صدفری پرانی کھانسی ہر قسم کو مفید ہے اگر کچھ ذرا سی حرارت بھی رہتی ہو تو وہ بھی دور ہوتی ہے۔ قیمت دو روپے۔

بسنتو کھانسی نئی و پرانی کو مفید ہے۔ خاص کر جبکہ بھوک کم لگتی ہو۔ جسم کمزور دبلا ہو۔ وہ موجود ہو۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

جیا لگتا یہ دوائی بلغمی دمہ یا پرانی کھانسی کے واسطے ہے۔ خاص کر جبکہ نبض ساقط ہو۔ ۴۰ سال کی عمر کے بعد تو اکسیر ہے۔ یہ گولیاں گولہ اجیرن۔ اردچی۔ سنگرہنی۔ درد معدہ۔ درد شکم وغیرہ کو نافع ہیں۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۱۶ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۸ر

راحت کھانسی۔ دمہ بلغمی و تر دونوں کے واسطے یہ نئی دوائی تیار ہوئی ہے۔ اکثر سات دن کے اندر آرام آ جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ۔ نمونہ آٹھ آنے۔

مرسپ دمہ خشک و تر نئے یا پرانے یا کھانسی کو مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے (۲ر) ۱۶ گولی ایک روپیہ (ا ر)

نوٹ۔ امرت دھارا ہر مرض کو اکسیر ہے۔ ان ادویات کے ساتھ بعد از غذا جاری رکھی جائے تو ہاضمہ کو مدد دیتی ہے۔ اور کھانسی وغیرہ سب کو مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ر نصف ۱ر نمونہ ۸ر

خط و کتابت و تار کا پتہ :- امرت دھارا ۳۲ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی سب سے بڑا کارخانہ

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

ہنس کا اختتام

کف کف (REGD)

(کف کھانسی سردی کی بیخطا دوا)

یہ دوا پیتے ہی سردی کو بچاتی ہے کھانسی کو دباتی۔ بلغم کو پتلا کر کے نکالتی اور سستی و حرارت کو دور کرتی ہے۔

کف و کھانسی کی کیسی بیماری کیوں نہ ہو یہ دوا بآسانی اسے آرام کرنے کا دعوےٰ رکھتی ہے۔

قیمت بڑی شیشی ایک روپیہ پانچ آنہ ۱ر۵
ڈاک محصول دس آنے ۱۰ر
چھوٹی شیشی گیارہ آنے ۱۱ر
ڈاک محصول سات آنے ۷ر

ماز و بام (REGD)

(رگوں اور پٹھوں کے درد کو دور کرتا ہے)

یہ صرف جڑی بوٹیوں سے ہی بنا ہے۔ چوٹ موچ۔ سوجن۔ گنٹھیا۔ جوڑوں۔ پٹھوں۔ سر۔ کمر۔ پسلی اور سینہ وغیرہ کے بیرونی درد اور کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے کے درد کو پل میں دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔

قیمت :-

قیمت فی شیشی دس آنے ۱۰ر
ڈاک محصول دو شیشیوں تک سات آنے ۷ر

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوا فروشوں کے ہاں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

۱۔ لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار
۲۔ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر رتن لال اینڈ کو

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

रجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

THE PRAKASH ॐ LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

प्रकाश

लाहौर

قیمت سالانہ چندہ للعہ/ ...... ممالک غیر سے لے/
ششماہی عہ/ ...... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۱۶ مگھر سمت ۱۹۹۲ مطابق یکم دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY 1St DEC 1935 | نمبر ۴۸

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲- ایشور سچدانند سروپ نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نِروِکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پُستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے ۔

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶- سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنّتی کرنا ۔

۷- سب سے پریتی پُوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے ۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے ۔

۹- ہر ایک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتُشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہیئے ۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

یجروید | تعاون | وید امرت | تعاون | رگوید

ओ३म् अन्या वो अन्यामवत्वन्या न्यस्या उपावत ।
ता सर्वाः संविदाना इदं मे प्रावता वचः ॥ (یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۴۸)

گول میز کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں جب مہاتما گاندھی نے شمولیت اختیار کی۔ تو برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے دنیا پر ہندوستان کا مذاق اڑانے کے لیے گاندھی جی کو اس اُلجھن میں پھنسا دیا۔ کہ وہ فرقہ وارانہ قضیہ کو خود ہی سلجھائیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ چال بھی کھیلی۔ کہ آپ نے نام نہاد اقلیتوں کے نامزد نمائندوں کو بارپانی کی آڑ میں اس بات پر اکسا دیا۔ کہ وہ گاندھی جی کے کسی معقول تصفیہ کو سویکار ہی نہ کریں۔ اگر مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کو دل سے ہندوستانیوں کی بھلائی منظور ہوتی۔ تو وہ مختلف نمائندوں کو تلقین کرتے۔ کہ (वः) تم میں سے (अन्या) ایک فریق (अन्याम्) دوسرے کی ...... (अवत) ایسے طریق سے حفاظت کرے۔ جس سے تم میں باہمی خوش اعتمادی پیدا ہو سکے۔ تاکہ ایسی حالت پیدا ہو سکے کہ تم ...... (अन्या अन्यस्याः) ایک دوسرے کی (उप) باہمی تعاون سے (अवत) دستگیری کر سکو۔ کیونکہ میری زندگی کا یہی اُدیش ہے۔ کہ جن لوگوں کی سیاسی قسمت کی عنان میری تحویل میں دی گئی ہے۔ (ताः) وہ (सर्वाः) جملہ جماعتیں اور افراد (संविदाना) باہمی سہیوگ و تعاون سے اتحادِ عمل کا ثبوت دیتے ہوئے (मे) میری (इदम्) اس (वचः) عہد اور وچن کو (प्रावत) احسن طریق سے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اور دنیا کو یہ ثابت کر سکیں۔ کہ یہ نہ صرف اپنے ملک کا نام روشن کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ اپنی قوم کے مستقبل کو بھی چار چاند لگانا چاہتے ہیں ۔

لفظی معنی

رگوید | (अन्या) ایک (वः) تم میں سے (अन्याम्) دوسرے کی (अवत) رکھشا کرے۔ (अन्या) ایک (अन्यस्याः) دوسرے کی ...... | اتھروید

(उपावत) امداد کرو۔ (ताः) وہ (सर्वाः) کُل (संविदानाः) باہمی تعاون سے کام لیتے ہوئے (मे) میرے (इदम्) اس ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

مسئلۂ آواگون کا ایک تازہ ثبوت

دہلی میں ۱۳ نومبر سے چیرہ خانہ میں مسٹر رنگ بہادر ماتھر کٹ ہیس مرچنٹ کے مکان پر ایک میلہ سا لگا ہوا ہے۔ ہزاروں استریاں اور پرش ان کے مکان کے آگے ان کی آٹھ سالہ پتری شانتی دیوی کے درشن کرنے کے منتظر رہتے ہیں۔ اور وہ پریشان ہیں۔ کہ اس ہجوم سے کیسے نجات حاصل کریں؟

یہ آٹھ سالہ لڑکی آواگون کے اصول کا زندہ ثبوت ہے۔ اور اپنے پچھلے جنم کے حالات بتاتی ہے +

لڑکی نے پچھلے جنم کے حالات اس طرح بیان کئے۔ جن سے پتہ چلتا تھا۔ کہ لڑکی پچھلے جنم میں متھرا کے ایک چوبے مسٹر کدار ناتھ کلاتھ مرچنٹ کی بیوی تھی۔ اور وہاں محلہ چوبان میں اپنے خاوند کے ساتھ ایک پیلے سے مکان میں رہتی تھی۔ لڑکی کا بیٹا اس سے محبت کرتا تھا۔ اور لڑکی اسے آلو کے بڑا بھٹے کھلایا کرتی تھی۔ لڑکی کے مکان کی چار دیواری میں ایک کنواں تھا اور ان کے مکان کے آگے ایک دوکان ہے +

لڑکی کے وارثوں کا بیان ہے۔ کہ وہ عرصہ چار سال ہوا۔ بڑبڑایا کرتی تھی۔ اور اپنے پچھلے جنم کی باتیں یاد کیا کرتی تھی۔ لیکن وہ اس کی باتوں پر کوئی خاص توجہ نہیں دیتے تھے +

لڑکی کہتی تھی کہ میرا مکان متھرا میں ہے۔ اور وہاں جانا چاہتی ہوں۔ اور وہ اپنے پچھلے جنم کی ایک سہیلی جس کا نام چمپیلی تھا۔ بہت یاد کیا کرتی تھی۔ لڑکی کہتی تھی کہ میرا مکان دوارکا آدھیش کے مندر کے نزدیک ہے۔ اور وہ پچھلے جنم میں بوہم گھاٹ میں اشنان کرنے جایا کرتی تھی۔ اور وہاں آرتی میں بھی جایا کرتی تھی +

بعض دفعہ لڑکی کے وارث اس کی باتوں سے تنگ آکر اسے دھمکایا کرتے تھے۔ پیسال بھر ہوا۔ ایک دن لڑکی نے کہا۔ کہ تم نے اپنے بیٹی کو جس کے گھر میں میں متھرا میں رہتی تھی کبھی میں دیکھا ہے۔" اس پر سب لوگوں کو حیرت ہوئی ؛

ہولی کے تیوہار پر لڑکی نے کہا۔ کہ "ہمارے ہاں متھرا میں بہت سی چیزیں آتی تھیں" چار ماہ ہوئے لڑکی کو سخت بخار آیا۔ اور اس نے متھرا جانے پر اصرار کیا۔ اور کہا۔ کہ اگر مجھے متھرا نہیں بھیجا جائے گا۔ تو میں مر جاؤں گی" +

لڑکی بہت روئی۔ لیکن دو تین روز بعد اسے آرام آگیا +

شانتی دیوی یہ بھی کہتی رہی کہ متھرا میں میرا لڑکا ہے۔ اس دن اس کی بہن نے کہہ دیا۔ کہ تمہارا لڑکا مر گیا ہے۔ تو اس سے اس کو بہت رنج ہوا ؛

اس وقت لڑکی کی عمر دس سال کے قریب ہے۔ ان سارے حالات کی موجودگی میں لڑکی کے ایک رشتہ دار نے متھرا میں اس کے "خاوند" کو ایک چٹھی لکھی۔ وہاں سے مسٹر کدار ناتھ نے جواب دیا۔ کہ میرا ایک بھائی میسرز بھانامل گلزاری لال کے ہاں ملازم ہے۔ اسے میرے رہبری پہلی بیوی کے سب حالات معلوم ہیں ؛

اس وقت کدار ناتھ نے جنرل مرچنٹ کی دوکان کر لی تھی۔ اس کے بعد مسٹر بت کدار ناتھ کے بھائی لڑکی کے مکان پر آ گئے۔ اور لڑکی نے انہیں دیکھتے ہی کہا۔ یہ میرے دیور ہیں۔ اس نے اپنے پچھلے جنم کے سب حالات بیان کئے ؛

اس کے بعد سب لوگوں کو پختہ یقین ہو گیا۔ کہ لڑکی کی کہانی صحیح ہے ؛

پرسوں کا واقعہ ہے۔ کہ لڑکی کے "پتی" کدار ناتھ اپنی دوسری بیوی کو اپنے دس سالہ لڑکے جو ان کی پہلی بیوی کے بطن سے تھا۔ مسٹر رنگ بہادر کے مکان پر تشریف لائے۔ اس وقت ان کے ساتھ اور بھی بہت سے آدمی تھے۔ جونہی لڑکی کو ان کے سامنے لایا گیا۔ اس نے فوراً کدار ناتھ اور اپنے لڑکے کو پہچان لیا۔ لیکن وہ کدار ناتھ کی دوسری بیوی کو پہچاننے سے قاصر رہی +

اس کے بعد اس نے اپنے پچھلے جنم کے واقعات بیان کئے۔ جن کی کدار ناتھ نے تصدیق کی۔ اس سلسلہ میں لڑکی کا بیان ہے۔ کہ اس لڑکے کی پیدائش اس کی موت کا باعث ہوئی ہے۔

اس کے بعد شانتی دیوی نے کہا۔ کہ میں کدار ناتھ سے کچھ پوشیدہ بات کہنا چاہتی ہوں جو صرف میرے اور ان کے ہی درمیان ہے۔ اور جس کا ہماری پچھلی ازدواجی زندگی سے تعلق [illegible]

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

پر یہ ہاشمہ ! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا ہوں اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مول واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت ۲/۸

سر بکرشن چند کنٹری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

یہ امر طے شدہ ہے۔ کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے

پھر آپ کشتیٔ زندگی کس راہ پر چلاویں گے ؟

آپ جملہ رموز زندگی معلوم کرنے کے لئے
راہِ راست حاصل کرنے کے لئے

ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے
اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے

آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرماویں ؛

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی ادویات

"سدھا سندھو"

کف کھانسی ہیضہ دمہ۔ شول سنگرہنی اتیسار وغیرہ کی خوش ذائقہ خوشبودار دوا۔ قیمت ۸/

دور و بچ کیسری

داد کی سب سے اچھی دوا۔ قیمت ۴/

"بال سدھا"

دبلے اور کمزور بچوں کو طاقتور بنانے والی دوا۔ قیمت ۱۲/

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۹

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسام بنگال	آسامی بنگالی طلسمی راز یا خزانہ کرامات	نیپال بھوٹان

یہ عجیب کتاب ناگری میں آب و تاب سے نکل چکی ہے۔ اور اردو میں ماہ نومبر تک شائع ہو جاویگی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اسمیں آسام بنگال نیپال بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلیں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں۔ جنکی حیرت انگیز تاثیر سے ایکبار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ (بنگال) اور نیپال کی ترائی میں جادو اور روشنی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے شیشہ کی طرح روشن کر دیئے گئے ہیں۔ جن سے آپکو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہٖ نقل کر دی گئی ہے۔ جسکو ایک پورے سیدھ مہاتما بھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے روح رواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم بزرگ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں بلکہ بھارت کے قابل تعظیم پوجیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی نامردوں کو مرد بے اولادوں کو اولاد و بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عمل کی بدولت سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک حرف جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آجتک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ اسپر بھی اگر آپ کو ناپسند ہو۔ تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سچائی کی اور کیا گارنٹی ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں سے موت مریل انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور ثروت پیدا کر سکتے ہیں جسکے پاس یہ ہوگی سمجھ لیں نہ دس بیس کرنی سکے اور گھر گھر ایک زبان پر اسکا نام ہوگا۔ قیمت اردو ناگری ایڈیشن حصہ اول محصولڈاک ۲/ اور خوبصورت سنہری جلد ۳/ زائد ہوں گے۔ تقریباً ... صفحات ہیں۔ نوٹ:۔ اردو کی کتاب چھپنے شائع ہونے سے پہلے یعنی نومبر تک جو آرڈر بھیجدیں گے۔ انکو چوتھائی قیمت کی رعایت ملیگی یعنی ۲/ لئے جائیں گے۔ اور جلد کے بھی اور جو بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ کر دیں گے۔ انکو ۱۲/ محصولڈاک بھی معاف ہوگا۔ ہم دوسرے رعایت کیلئے لکھنے کی تکلیف نہ اٹھاویں۔ پتہ منیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بنکرس نیلا گنبد ۔ انارکلی

Indian Stores (5) G. Merchant & Bankers

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

ترکوں کی زبردست جنگی تیاریاں

اٹلی نے جیسے ہی حبش کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔ ترکوں نے دردانیال کے استحکامات کا اعلان کر دیا۔ اور تمام دول یوروپ کو اطلاع دے دی۔ کہ ترک اس کو کسی طرح غیر محفوظ حالت میں چھوڑ نہیں سکتے۔

ترکوں کے اس اعلان پر یوروپ کی بعض سلطنتیں بہت چراغ پا ہوئیں۔ اور ان کی اس کارروائی کو لوسین کے معاہدہ کی مخالفت سے تعبیر کیا۔ لیکن ترکوں نے اس کی کوئی پروا نہ کی۔ کیونکہ روس پوری طرح ترکوں کی تائید کر رہا تھا۔ جرمنی نے بھی کوئی آواز مخالفت میں نہیں اٹھائی۔ بلکہ خفیہ طور پر ترکوں کی اس کارروائی سے اطمینان کا اظہار کیا۔ فرانس نے بعض مصلحتوں کی بنا پر ترکوں کو ناراض کرنا پسند نہیں کیا۔ اٹلی۔ امریکہ اور برطانیہ نے لال پیلی آنکھیں رکھائیں۔ مگر ترک اس سے مرعوب نہیں ہوئے۔ انہوں نے اعلان کر دیا۔ کہ دردانیال عملی طور پر مستحکم ہو چکا ہے۔ بغیر ترکوں کی اجازت اور اطمینان کے کوئی جہاز اس کے اندر نہیں آسکتا۔ ترکوں نے یہی نہیں کیا۔ بلکہ اپنی مجموعی فوجوں میں بھی اضافہ کیا۔ اور اسلحہ کی فراہمی میں بھی ترکوں کے اس طرز عمل سے یوروپ کی حکومتوں کی پوزیشن ایک عجیب مخمصہ میں پڑ گئی ہے ؛

۳۰ نومبر کو لاہور میں ہندوؤں اور سکھوں کی ہڑتال؟

لاہور۔ ۲۷ نومبر۔ ہندو سکھ گھاتک سرکلر کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے شہر کی ہندو اور سکھ سوسائٹیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۳۰ نومبر کو لاہور شہر میں ہڑتال کی جائے۔ اور اس دن کاروبار بند رکھا جائے۔ اسی دن اس سلسلہ میں گوردوارہ ڈیرہ صاحب میں شام کے وقت ایک بہت بھاری جلسہ منعقد ہوگا جس میں سکھ اور ہندو لیڈر تقریریں کریں گے۔ پنجاب بھر کی تمام ہندو سکھ سوسائٹیوں سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس روز جلسے کر کے اس سرکلر کے خلاف پروٹسٹ کریں۔ اور نقول ریزولیوشن گورنر صوبہ سرحد والیسرائے ہند اور وزیر ہند کو بھیجیں ؛

میونسپلٹی کو معطل کر دیا جائے

کراچی۔ ۲۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹھٹھہ میونسپلٹی کے ہندو اور مسلمان ممبروں نے زیر سرکردگی وائس پریذیڈنٹ کمشنر سندھ کو ایک درخواست بھیجی ہے۔ کہ میونسپلٹی کے معاملات میں بدنظمی کی وجہ سے اسے معطل کر دیا جائے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹھٹھہ سندھ کا پرانا دار الحکومت اور ایک قدیم شہر ہے ؛

جاپانی افواج کا شمالی چین پر حملہ

ٹینٹسن۔ ۲۷ نومبر۔ آج جاپانی فوج کے سات سو سپاہی یہاں پہنچ گئے ہیں۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ تین ہزار مزید سپاہی چینوانگٹو کی بندرگاہ سے یہاں پہنچ رہے ہیں۔ دو جاپانی جنگی جہاز بھی پہنچ گئے ہیں۔ مسافر گاڑیوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ ٹینٹسن پوکو ریلوے لائن پر صرف مال گاڑیوں کو چلنے کی اجازت ہے۔ مسافر گاڑیوں کے چلنے کی اس لئے اجازت نہیں۔ کیونکہ جاپانیوں کو خطرہ ہے۔ کہ نانکن کے فوجی دستے جاپان کی مخالفت کرنے کے لئے شمال کی طرف آجائیں۔ جاپانی ایئر فورس نے انٹرنیشنل ریس کورس پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اسے جہازوں کو اتارنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ پیکنگ کی اطلاع ہے۔ کہ جاپانی فوجوں نے پیکنگ کے جنوب میں پندرہ میل کے فاصلہ پر ایک مشہور ریلوے جنکشن شنگٹائی پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ تاکہ چین کے فوجی مقاصد کے لئے ہانکو کی طرف سامان نہ لے جایا جائے۔ جاپانیوں نے چین کے ملٹری ٹیلیفون سسٹم پر بھی قبضہ کر لیا ہے ؛

گوردوارہ شہید گنج میں دیوان :-

گوردوارہ شہید گنج میں ۶ بجے شام باوا جیون سنگھ پر ظالمانہ حملہ کی مذمت کرنے کے لئے ایک دیوان منعقد ہوگی۔ پبلک سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ایسے حملوں کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے بھاری تعداد میں شامل ہوں ؛

مسجد میں چاقو چل گیا :-

دہلی۔ ۲۶ نومبر۔ قدسیہ باغ کی مسجد میں ایک امام طالب علم اور امامت کے ایک امیدوار کے درمیان چاقو چلنے کی اطلاع ملی ہے۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ مسجد میں ایک مسلم طالب علم محمد حیات امام کا کام کرتا تھا۔ اور دوسرا طالب علم محمد طاہر محمد حیات کا یہ کام لینا چاہتا تھا۔ چنانچہ محمد طاہر نے اس سے کہا کہ یا تم میرے لئے جگہ چھوڑ دو۔ ورنہ مجھے نصف تنخواہ دو۔ محمد حیات نے اس تجویز کو منظور نہیں کیا۔ کل اس بات پر دونوں کی باہم تکرار ہو گئی۔ اور محمد طاہر نے محمد حیات کو چاقو مارا۔ جس سے اسے کئی ضربات آئیں۔ پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی ؛

اردھ شتابدی کے اوسر پر نئی شاندار کتابیں

ایکدم نیم ماہوار رسالہ پر تنزیہ لاوبی
کتاب ایک سے ایک بڑھیا ہے۔ خریدنے کے لئے ابھی سے تیار کریں!
تازہ فہرست کتب ملاحظہ فرمایئے

ویدانت درشن
(لیکھک شری سوامی درشنانند جی مہاراج)

(ترجمہ معہ ویاکھیان) یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ مہرشی ویاس کے ویدانت درشن کا اردو ترجمہ شائع ہوا ہے۔ انہوں نے ویدانت کے مشکل سے مشکل منتروں کو ایسی قابلیت اور عمدگی سے واضح کیا ہے۔ کہ پڑھ کر آنند آجائے گا۔ اور کٹھن سے کٹھن مسئلے بھی آسانی سے سمجھ میں آجاتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ جنتا اس کی مناسب قدر کرے گی۔ ۰۰ ۲ صفحات کی کتاب بڑھیا ولائتی کاغذ پر چھپی ہوئی ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍ ؎

یوگ کے آسن (اردو میں)
(ساٹھ عدد تصویروں سمیت)

وید کے مشہور سکالر ساتولیکر جی کی مقبول عام تصنیف۔ آجکل ڈنڈ بیٹھک دوڑ ڈمبل وغیرہ جو مختلف ورزشیں رائج ہیں۔ ان سے بلاشبہ طاقت بڑھتی ہے۔ لیکن تندرستی نہیں بڑھتی۔ ویایام کی ویدک پدھتی ہی ہے۔ جو ہر قسم کے نقائص سے مبرا ہے۔ اس پستک میں بیان کردہ آسنوں کو بچے بوڑھا۔ جوان۔ مرد۔ عورت سب باسانی کر سکتے ہیں۔ ان کے کرنے سے تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ سخت سے سخت امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔ سینکڑوں اشخاص نے ان آسنوں کو آزمایا ہے۔ اور اپنی رائے اس میں درج کی ہے۔ اگر آپ کو صحت پیاری ہے۔ تو آج ہی اس کی ایک کاپی طلب کریں۔
قیمت ۱۲؍ ؎

برہمچریہ
(لیکھک شری پوجیہ پاد دامودر ساتولیکر)

اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ کہ انسانی زندگی میں کامیابی کا دارومدار صرف برہمچریہ پر ہے۔ بغیر برہمچریہ کے انسان ساری عمر ٹھوکریں کھا کر ذلیل زندگی بسر کرتا ہے۔ کوئی قوم اور ملک بغیر برہمچریہ کے ترقی نہیں کر سکتا۔ برہمچریہ کے راستہ میں کیا رکاوٹیں ہیں۔ اور ان کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ اور جن اصحاب نے برہمچریہ سے بھٹک کر ٹھوکر کھائی ہے۔ اور پھر سنبھل کر ترقی کی ہے۔ انکے تجربے بھی اس کتاب میں درج ہیں۔ نوجوانوں کو یہ ضرور پڑھنی چاہئے۔ قیمت اردو صرف ۱۲؍

پتہ :- راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

برازیل میں مارشل لاء کا اعلان

ریو ڈی جنیرو۔ ۲۵ ر نومبر۔ تمام برازیل میں مارشل لاء کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ کمیونسٹوں نے حکومت کے خلاف بغاوت شروع کر دی ہے۔ باغیوں کی سرگرمیوں کا زیادہ زور نٹال اور ریسائف میں ہے۔ جہاں باغیوں نے فوج کے ایک حصّہ کی مدد سے وفادار فوجی سپاہیوں کو بہت سی پوزیشنوں سے نکال دیا ہے۔ گورنمنٹ کے توپ خانہ نے ریسائف میں باغیوں کے ہیڈ کوارٹرز پر گولہ باری کی۔ فوج جنگی جہاز اور ہوائی جہازوں کو شورش زدہ علاقہ میں بھیجا جا رہا ہے۔ فوج کی دو رجمنٹیں باغیوں کے ساتھ شامل ہو گئی ہیں۔ فی الحال مارشل لاء کا اعلان صرف ایک ماہ کے لئے کیا گیا ہے۔ عام بغاوت کے خلاف زبردست احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں:۔

لنڈن۔ ۲۶ ر نومبر۔ برازیل کے سرکاری حلقوں کی معرفت لنڈن میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کمیونسٹوں کی بغاوت دب گئی ہے۔ پرنام بوکو میں باغیوں کو بارکوں میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اور وہاں انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ چند گھنٹے کے اندر اندر ہتھیار ڈال دیں گے۔ ریو ڈی جنیرو اور دیگر شہروں میں امن ہے:۔

لیڈران یو۔پی سیاہ فہرست میں

بریلی۔ ۲۵ ر نومبر۔ حال ہی میں یو۔پی کی سی۔ آئی۔ ڈی (سپیشل برانچ) نے ایک خفیہ سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں مشتبہگان کی فہرست بھیجی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس فہرست میں بہت سے کانگریسیوں کے نام ہیں۔ فہرست میں ان کی سرگرمیوں اور نقل و حرکت کا ریکارڈ دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دیگر اصحاب کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب کے نام بھی ہیں:۔ مسٹر موہن لال سکسینہ ایم۔ ایل۔ اے آچاریہ جے۔ بی کرپلانی۔ پنڈت کرشن کانت مالوی۔ شری مہت سمپورنانند۔ الگو رام شاستری۔ مسز ساوتری دیوی۔ پریم کشن کھنہ۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی اور شری مہت پرشوتم داس ٹنڈن +

پنڈت مدن موہن مالوی بیکانیر کو:۔

بنارس۔ ۲۵ ر نومبر۔ پنڈت مدن موہن مالوی آج بنارس ہندو یونیورسٹی کے چانسلر مہاراجہ بیکانیر سے ملنے کے لئے بیکانیر کو روانہ ہو گئے ہیں۔ وہاں سے آپ غالباً ڈاکٹر امبیدکر سے تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے بمبئی جائیں گے:۔

کانگرس گولڈن جوبلی کے روز رخصت:۔

کراچی۔ ۲۵ ر نومبر۔ کراچی میونسپل کارپوریشن کو تجویز بھیجی گئی ہے۔ کہ کانگرس گولڈن جوبلی ہونے کی وجہ سے ۲۸ ر دسمبر کو میونسپل سٹاف اور سکولوں میں چھٹی کی جائے۔ اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی جائے۔ اور اس کے لئے پانچ ہزار روپیہ منظور کئے جائیں:۔

مجسٹریٹ اکیسال کے لئے جیل میں:۔

رنگون۔ ۲۵ ر نومبر۔ مولمین کے سابق ایڈیشنل مجسٹریٹ مسٹر کیو تھنٹ کو رشوت لینے کے الزام میں ایک سال کے لئے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ مجسٹریٹ نے ساٹھ روپے لے کر ایک ملزم کو بی کلاس دی تھی:۔

لارڈ ولنگڈن کا نیا عہدہ:۔

لنڈن۔ رینالڈز ویکلی کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ ولنگڈن موجودہ وائسرائے ہند کے لئے کوئی نیا عہدہ تلاش کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ آپ کی انتظامیہ قابلیت مسلمہ ہو گئی ہے۔ اور مسٹر بالڈون کی کیبنٹ آپ کے لئے کوئی نئی اعلیٰ اسامی نکالنے کی فکر میں ہے:۔

مصر کے طلباء میں بے چینی:۔

قاہرہ۔ اگرچہ اب مصر میں مظاہرے بند ہو گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک طلباء میں بھاری بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور اسے مدنظر رکھتے ہوئے یونیورسٹی کا کھولنا مزید ایک ہفتہ کے لئے التوا میں ڈال دیا گیا ہے:۔

شمالی چین میں آزاد گورنمنٹ کی قائمی:۔

پیکنگ۔ ۲۶ ر نومبر۔ ینگ جو کنگ نے آج تنگ چو میں آزاد سٹیٹ کا افتتاح کیا۔ آزاد سٹیٹ ۲۴ اضلاع پر جن میں وہ علاقہ بھی شامل ہے۔ جس میں فوج رکھنے کی اجازت نہیں۔ مشتمل ہے۔ آزاد گورنمنٹ نے محصولات اور نمک محصول کے علاوہ گورنمنٹ کی تمام مدات پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایڈمنسٹریٹر ینگ جو کنگ نے کہا۔ کہ میرا ارادہ شمالی چین میں تمام غیر ملکی مفاد کی حفاظت کرنا ہے۔ میں ان کانوں کے نظم و نسق میں جو برطانیہ کے قبضہ میں ہیں۔ کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتا +

نازی پارٹی سے اخراج:۔

برلن۔ ۲۵ ر نومبر۔ برلن کے ایک افسر کو نازی پارٹی سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اس کے خلاف یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ اس کی بیوی عموماً یہودیوں کی دکانوں سے سودا خریدتی ہے۔ کورٹ آف آنر نے فیصلہ کیا کہ پارٹی کے قواعد کی اس طرح خلاف ورزی کرنے کا کوئی بہانہ نہیں ہو سکتا:۔

آتش فشاں پہاڑ جاگ اُٹھا:۔

ہونولو۔ ۲۵ ر نومبر۔ مونا لوا کے آتش فشاں پہاڑ کے یک لخت حرکت میں آ جانے سے ہونولو شہر کے ۲۰ ہزار باشندوں کی جانیں خطرہ میں پڑ گئی ہیں۔ پہاڑ کے منہ سے پگھلے ہوئے لاوا کا دریا بہہ رہا ہے:۔

دو جہازوں میں تصادم:۔

لنڈن۔ ۲۵ ر نومبر۔ رسوں سخت کہر میں دو جہازوں کا تصادم ہو گیا۔ ایک جہاز ڈوب گیا۔ لیکن اس کے آدمیوں کو سوائے ایک کے جو گم ہے۔ بچا لیا گیا۔ گمشدہ شخص کی تلاش کی جا رہی ہے:۔

برطانیہ سے سمجھوتہ کیا جائے:۔

ڈبلن۔ ۲۵ ر نومبر۔ کیون میں سنیچروار کو یونائیٹڈ آئرلینڈ پارٹی کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ کہ انگلستان اور آئرلینڈ کے درمیان جھگڑے کا خاتمہ کیا جائے۔ مسٹر بولس نے کہا۔ کہ ہر ایک شخص قومی آزادی کے لئے قربانیاں کرنے کے واسطے تیار ہے لیکن متحدہ ملک برطانوی کامن ویلتھ کے ماتحت ہی ہو سکتا ہے:۔

کچا مال اٹلی نہ بھیجا جائے:۔

واشنگٹن۔ ۲۵ ر نومبر۔ گورنمنٹ اٹلی اور ابی سینیا میں کچے مال کی درآمد کو روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یونائیٹڈ سٹیٹس شپنگ بورڈ نے تمام جہازوں کے مالکوں کو چٹھی لکھی ہے۔ کہ اٹلی اور ابی سینیا کو کچا مال بھیجنا بند کر دیں۔ کیونکہ یہ گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف ہے:۔

ایک ساتھ تین بچے پیدا ہوئے:۔

بیج پور۔ ۲۵ ر نومبر۔ بان دانگ گاؤں میں ایک ۲۸ سالہ عورت کے تین بچے پیدا ہوئے۔ پہلا لڑکا جو نہی پیٹ سے گرا۔ تو اس کے چار منٹ بعد دوسرا بچہ پیدا ہوا۔ اور اس کے ۲۶ منٹ بعد ایک لڑکی۔ تین دن تک بچے زندہ رہے۔ بچوں کی ماں اچھی حالت میں ہے +

سر عبدالرحیم دہلی پہنچ گئے:۔

نئی دہلی۔ ۲۶ ر نومبر۔ سر عبدالرحیم پریذیڈنٹ لیجسلیٹو اسمبلی آج صبح فرنٹیر میل سے یہاں پہنچے۔ آپ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں دورہ پر گئے ہوئے تھے:۔

قبائلی علاقہ میں چائے کا بائیکاٹ:۔

پشاور۔ ۲۶ ر نومبر۔ خود مختار علاقہ کے ... نے چائے کا استعمال ترک کر دیا ہے۔ اور مجلسی برائیوں کے خلاف زبردست مہم جاری کر دی گئی ہے:۔

جہیز کے سامان پر بھی محصول لیا جائے

امرتسر۔ ۲۶ ر نومبر۔ سکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر نے محکمہ ٹرمینل ٹیکس کے نام احکام جاری کئے ہیں۔ کہ "جہیز کے سامان پر بھی ٹرمینل ٹیکس وصول کیا جایا کرے" دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سے پہلے کبھی ٹرمینل ٹیکس جہیز کے سامان پر نہیں لگایا گیا:۔

فوجوں کی مصنوعی جنگ:۔

جلالپور جٹاں۔ ۲۵ ر نومبر۔ اس سال جلالپور جٹاں۔ لکھن وال۔ منگووال اور گول کے وسیع میدان میں مصنوعی لڑائی کے لئے افواج سیالکوٹ جہلم۔ جالندھر وغیرہ چھاؤنیوں سے آ رہی ہیں۔ ۲۶ ر نومبر تک تمام افواج اکٹھی ہو جائیں گی۔ اس وقت لکھنوال میں شہر کے عین باہر کیمپوں کا شہر بس گیا ہے۔ ہر طرف نرغے میں فوج دکھائی دیتی ہے۔ اس علاقہ میں موٹر لاریاں فوجیوں اس طرح سے کام کر رہی ہیں۔ جیسے کہ عام شہروں میں۔ رات کو گیس کی روشنی سے کیمپ بقعۂ نور بنا ہوتا ہے۔ دیہاتی لوگ گیس کی روشنی کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں:۔

ہندو دکانوں پر پکٹنگ:۔

لاہور۔ ۲۶ ر نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ نوشہرہ (صوبہ سرحد) میں ابھی تک ہندوؤں اور سکھوں کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ اور اب بھی کئی ہندو دکانداروں کی دکانوں پر پکٹنگ لگی ہوئی ہے۔ اور بیرونی روزگار ہندو دکاندار اجتماعی طور پر قصبہ مذکور سے ہجرت کرنے والے ہیں۔ ہندو دکانداروں سے جو مسلمان سودا سلف خریدتا ہوا پکڑا جاتا ہے۔ مسلمان اسے اپنی برادری سے خارج کر دیتے ہیں:۔

کنگ جارج کی یونان میں واپسی:۔

ایتھنز۔ ۲۵ ر نومبر۔ کنگ جارج شاہ یونان نے آج ۲ بجے صبح یونان کی سرزمین پر قدم رکھا۔ آپ جہاز "ہیلی" سے ایک امیر البحر کی معیت میں بندرگاہ پر اترے:۔

لوگوں کا بے پناہ ہجوم بادشاہ کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ ہجوم کا اندازہ پانچ لاکھ کے قریب لگایا جاتا ہے:۔

ٹینٹسن میں مارشل لاء کا اعلان:۔

ٹوکیو۔ ۲۵ ر نومبر۔ ٹینٹسن میں مارشل لاء کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ آزاد حکومت کے حامیوں نے میونسپل دفاتر۔ پولیس ہیڈ کوارٹرز اور پیکن مکڈن ریلوے پر قبضہ کر لیا ہے:۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور
۱۶- مگھر سمت ۱۹۹۲

"شتابدی ہونی ہی چاہئے"

"مہاشہ جی! سبھا کی شتابدی تو ہونی ہی چاہئے۔ اور ہونی بھی چاہئے پوری شان سے"۔ یہ الفاظ ایک آریہ مہانو بھاو نے مجھ سے بڑے درد بھرے لہجہ میں کہے۔ میں نے جواب میں کہا۔ "آپ نے بجا فرمایا ہے۔ سبھا کی شتابدی ہونی چاہئے۔ اور پوری شان سے ہونی چاہئے۔ ایک ایک آریہ سماجی کا یہی جذبہ ہونا چاہئے۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ ہے"۔ اس پر میرے بھائی نے جو آریہ سماج کے کیول ایک شردھالو بھگت ہی نہیں۔ بلکہ بڑے ودوان بھی ہیں۔ کہا۔ کہ "آپ کو بھی اس میں شامل ہونا چاہئے۔ آپ کی شمولیت کے بنا شتابدی شاندار نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کا اصلی مقصد ہو جاتا ہے"۔ میں نے دکھ حالات بیان کئے۔ جنہوں نے مجھے اس وقت اپرام بنا رکھا ہے۔ جو کچھ میں نے کہا۔ اُنہوں نے غور سے سُنا۔ اور پھر یہی کہا۔ کہ آپ کو شتابدی میں شامل ہونا ہی چاہئے۔ میں نے پھر عرض کیا۔ کہ حالات نے میری شمولیت ناممکن بنا دی ہے۔ لیکن اُنہوں نے پھر یہی حکم دیا۔ کہ مجھے شتابدی میں شامل ہونا چاہئے۔

یہی بھاو میرے کئی اور آریہ بھائیوں کے ہوں گے۔ پچھلے ہفتہ نانڈیانوالہ کے لالہ حکم چند لاہور تشریف لائے۔ اُنہوں نے بھی یہی پریرنا کی۔ کہ میں شتابدی کے کام میں سبھا کے ادھیکاریوں کو اپنا سہیوگ دوں۔ میں نے اپنی معذوری ظاہر کی۔ ممکن ہے۔ کہ میرے طرزِ عمل سے کسی بھائی کو غلط فہمی ہو۔ اس لئے ایک بار پھر اپنی پوزیشن واضح کر دیتا ہوں۔ میں دل سے چاہتا ہوں کہ شتابدی سپھل ہو۔ اور اگر میری آواز کوئی اثر رکھتی ہے۔ تو میں اپنے آریہ بھائیوں سے کہوں گا۔ کہ اسے سپھل بنانے کے لئے جو کچھ ان سے ہو سکتا ہو کریں۔ ہاں یہ میری بدقسمتی سمجھئے۔ کہ میں شتابدی کی سپھلتا کے یتن میں حصہ دار نہیں بن سکتا۔ سبھا کی مخالفت نہیں کر رہا ہوں۔ اور نہ ہی کر سکتا ہوں۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ میں اس کا کوئی کام نہیں کر رہا۔ اس کے لئے سبھا کے ادھیکاری ذمہ دار ہیں۔ وہ جانتے تھے۔ کہ ۱۹۳۵ء میں اردھ شتابدی منائی جانے والی ہے۔ ۱۹۳۵ء میں یہ فیصلہ ہو چکا تھا۔ اس لئے ان کا فرض تھا۔ کہ آریہ سماج میں تفریق نہ پیدا ہونے دیتے۔ اُنہیں بروقت خبردار بھی کیا گیا۔ لیکن اُنہوں نے کوئی پروا نہ کی۔ اور نہایت ہی [illegible] تفرقہ کی بنا ڈال دی۔ میرے متعلق سبھا کے پردھان سے لے کر چھوٹے موٹے اپدیشک تک بھی یہ کہتے پھریں۔ کہ میں اس لئے ناراض ہوں۔ کہ سبھا کا منتری نہیں بنایا گیا۔ لیکن اُنہیں اپنی آتما کو ساکھشی بنا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ مجھے منتری نہ بنائے جانے کی کوئی شکایت نہیں اس لئے کہ میں منتری بننا ہی نہ چاہتا تھا۔ میں سبھا کا بوجھ اپنے کندھوں پر لینے کو تیار نہ تھا۔ گورودکل کی سٹرائیک کے سمے ہی میں نے اپنے من میں نشچے کر لیا تھا۔ کہ میں منتری نہ بنوں گا۔ میں عہدہ کو میں خود نہ لینا چاہتا تھا۔ اگر وہ مجھے نہ دیا گیا۔ تو مجھے شکایت کیوں ہو؟ میں تو اس بھائی کا مشکور ہوں۔ جس نے میرا یہ بوجھ اپنے کندھوں پر لے لیا۔ پچھلے دنوں سبھا کے ایک ادھیکاری نے مجھ سے پوچھا۔ کہ صلح کے لئے آپ کی شرائط کیا ہیں؟ میں نے کہا۔ کہ مجھے ذاتی طور پر کوئی شکایت نہیں۔ میری شکایت یہ ہے۔ کہ آپ نے رائے بہادر بدری داس، پنڈت بشمبر ناتھ اور پنڈت چموپتی جیسے مہانو بھاووں کی بلا وجہ توہین کی ہے۔ اگر آپ اس توہین کی تلافی کر دیں۔ تو مجھے کوئی شکایت نہیں رہتی۔ میں نے کئی بھائیوں سے پوچھا۔ لیکن آج تک کوئی مجھے بتا نہیں سکا۔ کہ جب ۱۹۳۴ء کے جنرل اجلاس میں یہ فیصلہ ہو چکا تھا۔ کہ شتابدی کے سال میں رائے بہادر بدری داس سبھا کے پردھان ہوں گے۔ تو اُنہیں کیوں [illegible] گیا۔ خاص کر جب کہ اجلاس سے دو دن پہلے اُنہوں نے خود مستعفی ہونے پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ اس وقت اُنہیں اس ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش کی گئی۔ اور جس وقت وہ مان گئے تو اُنہیں ہٹا دیا گیا۔ یہ فعل اس لئے بھی زیادہ نندنیہ ہے۔ کہ پروفیسر رام دیو اس بات کا بارہا اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ گورودکل کی سٹرائیک کے متعلق ان کا طریقِ عمل نہایت قابلِ تعریف رہا ہے۔ ایسے معززو بزرگوں کو بالائے طاق رکھ کر وہ کئی بار گورودکل گئے۔ اور اُنہوں نے

الجھن کو سلجھانے کے لئے جو کچھ اُن سے ہو سکا۔ کیا۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ گورودکل کے سناتکوں سے جو اقرار اُنہوں نے کیا تھا۔ وہ پورا کیا۔ وہ اقرار یہ تھا کہ سبھا کے اجلاس سے پہلے پہلے کسی سناتک کو گورودکل کا آچاریہ بنا دیا جائے گا۔ چنانچہ اُنہوں نے پروفیسر سدھانت [illegible] کو آچاریہ بنا دیا۔ باوجود اس کے اُن کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا۔ جو کسی طرح بھی آریہ سماج کے یش کا باعث نہیں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ اُنہیں اس بات کی مطلقاً پروا نہیں۔ کہ وہ پردھان نہیں بنائے گئے۔ کیونکہ وہ ان باتوں سے بالاتر ہیں۔ لیکن میں اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ کہ آریہ سماج جیسی سبھیہ سوسائٹی میں کسی اپنی سبھا کے پردھان کے ساتھ ایسا ویوہار کیا جائے۔ کوئی اور کرے یا نہ۔ لیکن میں تو ندامت محسوس کرتا ہوں۔ رائے بہادر بدری داس سبھا کے پردھان ہونے ہوئے گورودکل یونیورسٹی کے چانسلر بھی تھے۔ لیکن نئے انتخاب میں اُنہیں ودیا سبھا کا ممبر بھی نہ بنایا گیا۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ جو شخص کل تک چانسلر بننے کے یوگیہ تھا۔ آج گورودکل پربندھ کرتری سبھا کا ممبر بننے کے یوگیہ بھی نہیں رہا۔ اسے گورنمنٹ تو نہیں کہتے۔ یہ نوکرشاہی کی ہے۔ جو انقلاب کے دنوں میں رونما ہوا کرتی ہے۔

پنڈت بشمبر ناتھ نے جب سے ہوش سنبھالا ہے۔ تب سے آریہ سماج کی سیوا کرتے آئے ہیں۔ ۱۹۰۵ء سے وہ سبھا کے ممبر ہیں۔ غالباً پچھلے ۲۵ ورشوں سے وہ سبھا کے اپ پردھان چلے آ رہے ہیں۔ ساڑھے پانچ سال گورودکل کی سیوا بھی کر چکے ہیں۔ جب سے گورودکل سے آئے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ۲۴ گھنٹے کے آنریری سیوک بنے ہوئے ہیں۔ شتابدی کے ورش میں اُنہیں ہٹایا جائے۔ کیا اس میں آریہ سماج کی شوبھا ہے؟ میں کہہ دوں۔ کہ اُنہیں اب پردھان نہ بنائے جانے کی کوئی شکایت نہیں۔ لیکن مجھے ہے۔ کیونکہ میں آریہ سماج کو اپنا سمجھتا ہوں۔ آریہ سماج کے فائدہ میں اپنا فائدہ اور اُس کے نقصان میں اپنا نقصان سمجھتا ہوں۔ نئے انتظام کے معنی کیا ہیں؟ یہ کہ ایک چوبیس گھنٹے کام کرنے والے سیوک کو مکت کر دیا گیا۔ اور دوسرے ۲۴ گھنٹے کے سیوک پر ۳۶ گھنٹے کا کام لاد دیا گیا۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی کو سبھا کی سیوا کے سوائے اور کوئی کام نہیں۔ اور پروفیسر رام دیو جی کو بھی۔ پنڈت بشمبر ناتھ کی علیحدگی کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ کام کا سارا بوجھ پروفیسر رام دیو پر آ پڑا ہے۔ اُن میں کام کرنے کی شکتی کتنی بھی کیوں نہ ہو۔ وہ سارا کام خوبی سے نہیں کر سکتے۔ اور پنڈت بشمبر ناتھ کو یہ سزا کس بات کی دی گئی ہے۔ اس بات کی کہ گورودکل کے متعلق اُن کے خیالات کچھ بھائیوں سے نہیں ملتے۔ اُنہوں نے کبھی آگرہ نہیں کیا۔ کہ اُنہیں سبھا کا اپ پردھان بنایا جائے۔ بلکہ وہ کئی بار کہہ بھی چکے ہیں۔ کہ وہ رہنا نہیں چاہتے۔ لیکن آریہ سماج کا ہت اسی بات میں تھا۔ کہ اُنہیں سبھا کے کام سے سبکدوش نہ کیا جاتا۔ اور خاص کر شتابدی کے سال میں۔

کیا کوئی بھائی مجھے بتائیں گے۔ کہ پنڈت چموپتی جی کی توہین کیوں کی گئی؟ کہا جا سکتا ہے۔ کہ گورودکل کی سٹرائیک کی وجہ سے۔ لیکن پچھلی انترنگ سبھا کے سامنے یہ سوال آیا۔ سبھا نے پنڈت جی کے ورودھ جو کچھ کہا جا سکتا تھا۔ سُنا۔ اور سننے کے بعد ان پر اپنا پورن وشواس پرگٹ کیا۔ بیس ورش سے لگاتار وہ آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ اٹھارہ ورش کی سیوا کا اُنہوں نے برت لے رکھا ہے۔ ان کے سیوا کال میں کیول پانچ ورش رہ گئے ہیں۔ ایسی اوستھا میں اُن کا اس طرح اپمان کرنا کیا یہ آریہ سماج کے یش کو بڑھانے والا ہے؟ اور پھر پنڈت چموپتی جیسا ودوان آریہ سماج کے پاس اور ہے کون؟ آریہ سماج کا جتنا ساہتیہ اُنہوں نے پیدا کیا ہے۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام کے بعد کسی نے نہیں کیا۔ انگریزی۔ آریہ بھاشا اور اردو تینوں زبانوں میں وہ خاص قابلیت رکھتے ہیں۔ اور تینوں زبانوں میں اعلیٰ پایہ کی پستکیں لکھ سکتے ہیں۔ وید کے سوادھیائے میں اُنہیں وشیش رُچی ہے۔ ان کی رچت پستک "سوم سروور" آریہ سماج کے سامنے ہے۔ وید سمبندھی ایک اور پستک ان کے پاس لکھی پڑی ہے اور ایسی دو تین پستکیں اُنہوں نے اُن دنوں میں لکھیں۔ جب کہ گورودکل کی سٹرائیک کی وجہ سے اُنہیں نہایت اشانت ہونا چاہئے تھا۔ اشانتی میں شانت رہنا ورلے پرشوں کے حصہ میں آیا ہے۔ اور میں اپنے ذاتی علم کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان میں یہ گن وشیش روپ سے پایا جاتا ہے۔ گورودکل کے پچھلے دکھشانت [illegible] کے سمے اُنہوں نے اپنے اس گن کا وشیش پریچے دیا۔ اور جو آریہ بھائی وہاں اس سمے اُپستھت تھے۔ وہ مکت کنٹھ سے اُن کی پرشنسا کرتے پائے گئے ہیں۔ جس سبھا میں ایسے ودوان کا اپمان اور تِرسکار ہو۔ وہ سبھا خود کس شان کی پاتر ہو سکتی ہے؟ پچھلے دنوں سبھا کے پردھان نے اُنہیں معطل کر دیا۔ اگرچہ یہ حکم واپس لے لیا گیا۔ لیکن آگ دہنے مارنے میں جو اپمان ہے۔ وہ دور نہیں ہو سکتا۔ اگر پنڈت چموپتی جیسے سیوک کو جو دیانند سیوا سدن میں پروفیسر رام دیو کا جانشین ہے۔ جو سبھا کا مانیہ اپدیشک ہے۔ جو گورودکل کا مکھیہ ادھشٹاتا اور آچاریہ رہ چکا ہے۔ جس کا نام سبھا کے منتری پد کے لئے پیش کیا گیا۔ اور جو تیرہ ورشوں سے برابر آریہ سماج کی سیوا کر رہا ہے۔ معطل کر کے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ایمانت کیا جاسکتا ہے۔ اور وہ بھی اس قصور کے لئے کہ وہ بے قصور ہے۔ تو آریہ سماج میں محفوظ کون ہو سکتا ہے؟ پنڈت چموپتی گت ورش گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا اور آچاریہ تھے۔ سبھا کے پچھلے انتخاب میں انہیں ودیا سبھا کا ممبر تک نہیں بنایا گیا۔ اور نہ ہی انترنگ سبھا میں لیا گیا۔ حالانکہ ان دونو سبھاؤں میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو برسوں ان کے چرنوں میں بیٹھ کر ان سے شکشا پراپت کرتے رہے ہیں +

سبھا میں کرانتی کی جے ہوئی۔ اس لئے اب وہاں کرانتی کاریوں کے لئے ہی ستھان ہے۔ ان لوگوں کے لئے نہیں۔ جو شانت اوستھا میں ہی کام کر سکتے ہیں۔ جب سبھا کسی باقاعدہ نظام میں آئے گی۔ اور اوستھائیں شانت ہوں گی۔ تو مجھ سے ہو سکا۔ تو میں بھی اس کی سیوا سے سنیکت ہو جاؤں گا۔ لیکن اس کرانتی کی اوستھا میں میرے جیسے امن پسند کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ میں اس وقت الگ ہوں۔ اور الگ ہی رہوں گا۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ میں سبھا کا ہتیشی نہیں یا اس کا ورودھی ہوں۔ کوئی مانے یا نہ مانے۔ لیکن میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں اس کا ورودھی نہیں۔ جس سبھا کی سیوا میں نے اتنے ورشوں تک کی ہے۔ جس سبھا کو اس کی ورتمان اوستھا تک پہنچانے میں میری سیوا بھی شامل ہے۔ اس کا ورودھ میں کیسے کر سکتا ہوں؟ ورودھ نہ کرنے کے لئے ہی میں سبھا سے باہر ہوں۔ ورودھ کرنا ہوتا تو اندر رہتا۔ اور کوئی پارٹی بناتا۔ میں نے پارٹی نہیں بنائی۔ سبھا نے اپنے انتظام کی باگ ڈور جن لوگوں کے ہاتھ میں دی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ بغیر کسی روکاوٹ کے اسے چلائیں۔ تاکہ انہیں یہ شکایت نہ ہو کہ انہیں تجربہ کرنے کا موقع نہیں ملا +

ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب میں سبھا کا ورودھ کرنا نہیں چاہتا۔ تو اس کے خلاف لیکھ کیوں لکھتا ہوں؟ میرا جواب یہ ہے کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ وہ سبھا کے ورودھ نہیں۔ اور جو کچھ لکھا بھی گیا ہے۔ وہ بھی نہ لکھتا۔ اگر وشیش اوستھائیں پیدا نہ ہوتیں۔ سبھا کے اجلاس کے بعد میں بالکل خاموش رہا۔ نہ ہی میرا وچار کچھ لکھنے کا تھا۔ پنڈت بدھ دیو نے حیدرآباد میں رشی دیانند کے چتر کا جس طرح اپمان کیا۔ اس کے خلاف میں چپ رہ سکتا تھا۔ اور نہ رہا۔ اور اگر وہ اس دیوتا کو دوہرائیں گے۔ تو پھر بھی ان کے ویوہار کے خلاف آواز اٹھاؤں گا۔ اگر پنڈت بدھ دیو سبھا اور سبھا پنڈت بدھ دیو ہے۔ تو میں نے واقعی سبھا کے خلاف لکھا ہے۔ ورنہ نہیں۔ کوئی کچھ کہے۔ میں ایک منٹ کے لئے بھی یہ ماننے کو تیار نہیں۔ کہ میں نے پنڈت بدھ دیو کے ویوہار کے خلاف جو کچھ لکھا۔ وہ کسی طرح سبھا کے خلاف ہے؟ اور نہ ہی سمجھا جاتا۔ اگر سبھا کے ادھیکاریوں سے پنڈت بدھ دیو کی بلا وجہ طرفداری نہ کی ہوتی۔ مجھے یہ شکایت ہے۔ اور اس وقت تک بنی رہے گی۔ جب تک اس کی تلافی نہیں ہوتی۔ کہ پردھان رام دیو جی نے اپنے مضمون میں یہ لکھ کر کہ میں نے اگلا پچھلا حساب چکانے کے لئے پنڈت بدھ دیو کے ویوہار کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ میری ایمانداری پر حملہ کیا۔ اور اس وچار میں تلخی داخل کی۔ اس وقت تک ان کے سمبندھ میں ایک بھی شبد میرے قلم سے نہ نکلا تھا۔ ان کے اس ویوہار نے میرے دل کو واقعی ٹھیس پہنچائی۔ نہ صرف اس لئے کہ انہوں نے میری نیت پر حملہ کر کے اس گدی کو اپمانت کیا۔ جس پر وہ ان دنوں براجمان ہیں۔ بلکہ ان ذاتی تعلقات کو بھی جو میرے اور ان کے برسوں رہے ہیں۔ سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں نے پنڈت بدھ دیو کو ان کے دُرویوہار کے نتائج سے بچانے کے لئے آریہ سماج کے ہِت کو بھی قربان کر دیا +

جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ یہ درشانے کے لئے کہ میں اس وقت الگ کیوں بیٹھا ہوں۔ میں سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں کا ورودھی نہیں۔ ١٩٣٦ء کے انتخاب میں وہ کھڑے نہ ہوتے۔ تو میں ان کے ساتھ ہوتا۔ ١٩٣٢ء کے انتخاب میں پنڈت بھیم سین میرے مقابلہ پر کھڑے ہوئے تھے۔ میں اس ورش انترنگ سبھا کے کبھی ادھیویشن میں شامل نہیں ہوا۔ کیونکہ میں اصولاً اس بات کے خلاف تھا کہ سبھا کے اپدیشک کتک میکرین کر سبھا کے ادھیکاریوں کو گدی سے اتار کر اور گدی پر بیٹھائیں۔ لیکن میں پنڈت بھیم سین کو اپنا سہیوگ دیتا رہا۔ اور ان کی اگیا کا پالن کرتا رہا۔ جن اوستھاؤں میں وہ اس ورش منتری بنے ہیں۔ وہ ١٩٣٢ء سے بدرجہا بدتر ہیں۔ اس لئے میں انہیں اپنے سہیوگ کا پاتر نہیں سمجھتا۔ پردھان رام دیو جی کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں۔ ان کا سارا جیون آریہ سماج کی سیوا میں گزرا ہے۔ جو شیش ہے۔ وہ بھی آریہ سماج کی سیوا میں ہی گزرے گا۔ وہ بیسیوں خوبیوں کے مالک ہیں۔ لیکن سبھا کا پردھان پد جن اوستھاؤں میں انہوں نے سنبھالا ہے۔ میں ان کے لئے شوبھا کا باعث نہیں سمجھتا۔ جن عناصر کو اپنے ساتھ ملا کر انہوں نے یہ پد لیا ہے۔ ان کے خلاف وہ خود لکھتے اور بولتے رہے ہیں۔ ان حالات میں وہ سبھا کا پردھان بن کر اپنی پدوی سے گرے ہیں۔ اٹھے نہیں۔ یہ بھی میں کہہ دوں۔ کہ [illegible]

تم ان کا نہیں سمجھنا۔ ان کا کام اوپدیش۔ سادھارن اوستھا میں اگر وہ سبھا کا پردھان بننا چاہتے۔ تو میں انہیں اس کام سے نہ روکتا۔ اور اگر وہ بن جاتے۔ تو ان سے اسہیوگ نہ کرتا۔ لیکن جن اوستھاؤں میں انہوں نے اس پد پر چھاپہ مارا ہے۔ ان میں میں انہیں اپنے سہیوگ کا کسی طرح پاتر نہیں سمجھتا۔ مجھے آشا ہے۔ کہ جب دھرم نیتی پر غالب آئے گا۔ تو ان کا آتما ان سے کہے گا۔ کہ تم کس دلدل میں آن پھنسے ہو۔ اور وہ خود بخود ان زنجیروں کو توڑ دیں گے۔ جنہوں نے انہیں اس وقت جکڑ رکھا ہے۔ اس وقت تک سبھا "ویشیوں" کے ہاتھ میں رہی ہے۔ اس ورش "براہمنوں" کے ہاتھ میں آئی ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ "ویشیوں" نے سبھا کو جس اوستھا تک پہنچایا ہے۔ "براہمن" اسے اس سے آگے کہاں تک لے جاتے ہیں؟

میں یہ شکر گزار ہوں کہ میرے اس نویدن کے بعد میری پوزیشن کے متعلق کوئی غلط فہمی نہ رہے گی۔ میرے طرز عمل کو کوئی پسند کرے یا ناپسند۔ لیکن کوئی مجھے یہ الزام نہ دے۔ کہ میں سبھا کا ورودھی ہوں۔ میں سبھا سے الگ ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ورتمان اوستھاؤں میں میں ان کی سیوا نہیں کر سکتا۔ جب دیکھوں گا۔ کہ اوستھائیں انوکول ہیں۔ میں خود بخود حاضر ہو جاؤں گا۔ مجھے اپنی علیحدگی کا رنج نہیں۔ کوئی بھائی میری علیحدگی سے دکھی نہ ہو۔ اتنے ورشوں کی سیوا کے بعد مجھے آرام کا بھی حق ہے۔ سمجھ لو کہ اس حق سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اب پنشن پر ہوں +

(کرشن)

"پرکاش" کا "شردھانند انک"

دو ہفتہ اور اور "پرکاش" کا "شردھانند انک" پبلک کے ہاتھوں میں ہوگا۔ ہماری بڑی خواہش ہے کہ یہ انک اتنا ہی شاندار نکلے۔ جتنا سورگیہ سوامی جی کا جیون شاندار تھا۔ لیکن ہماری یہ خواہش تبھی پوری ہو سکتی ہے۔ جب وہ مضامین نگار اور شعراء صاحبان جن کے دلوں میں شری سوامی جی کی عقیدت موجود ہے۔ ہمیں اپنا پورا پورا سہیوگ دیں۔ اور یہ ثابت کریں۔ کہ ان کے دلوں میں سوامی جی کے لئے جو عزت کے بھاو پائے جاتے ہیں۔ ان کا اظہار کرنے میں وہ کسی قسم کے سنکوچ سے کام لینے کے خلاف ہیں +

سارودیشک سبھا کے خلاف پنڈت اندر کا جہاد

پنڈت اندر سمپادک روزانہ دہلی "ارجن" پہلے سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری تھے۔ لیکن کچھ کارنوں سے اب آپ منتری نہیں رہے۔ بجائے اس کے کہ آپ سارودیشک سبھا کو اپنا پورا پورا سہیوگ دیتے۔ آپ نے اگت سبھا کے خلاف Destructive نکتہ چینی شروع کر کے سبھا کو اس بنا پر بدنام کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ اس نے اپنی نمائندہ حیثیت کھو دی ہے۔ اگر پنڈت جی سبھا کے خلاف نکتہ چینی شروع کرنی ہی تھی۔ تو ان کا یہ فرض تھا۔ کہ وہ پہلے ان تجاویز کو پیش کرتے۔ جن سے آپ کے خیال میں سبھا نمائندہ بننے کے قابل ہو سکتی ہے +

پنڈت اندر جی کا یہ خیال غلط ہے کہ سارودیشک سبھا کے خلاف ان کی جو ذاتی رائے ہے۔ وہی آریہ جگت کی ہے۔ انہیں سمجھ لینا چاہئے۔ کہ جس طرح وہ سبھا سے روٹھ گئے ہیں۔ اسی طرح سے آریہ جگت کو ابھی تک روٹھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی +

کنیا مہاودیالیہ بڑودہ کی سنتریوں کا دورہ

کنیا مہاودیالیہ بڑودہ کا ڈیپوٹیشن پہلے افریقہ کا دورہ کر آیا ہے۔ اور وہاں سے بہت سا دھن جمع کر کے لایا ہے۔ اب مہاودیالیہ کا ایک ڈیپوٹیشن جو کہ شری پنڈت آنند پریہ جی سنچالک راجیہ رتن آتما رام اور ۱۳ لڑکیوں پر مشتمل ہے۔ پنجاب کے دورہ پر نکلا ہے۔ انبالہ۔ لدھیانہ۔ جالندھر اور فیروزپور میں جنتا نے بلا لحاظ مذہب و ملت اس کا پورے اُتساہ سے سواگت کیا ہے۔ اور یہ دیکھ کر ہرش پراپت کیا ہے۔ کہ لڑکیوں کی ویاکھیان شکتی اور ودیا میں سمبندھی کھیل کس اعلیٰ پایہ کے ہیں۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ اگر پنجاب کی استریوں نے ان کے گتکا اور تلوار چلانے کے کھیلوں سے کوئی سبق حاصل کیا۔ تو وہ نہ صرف آتم رکھشا کرنے کے قابل ہو سکیں گی۔ بلکہ بہت سے پتت پرشوں کو بھی راہ راست پر لا سکیں گی۔ پنجاب کی موجودہ اوستھا گو اتنی حوصلہ افزا نہیں جتنی افریقہ کی تھی۔ لیکن پھر بھی ہم یہ آشا رکھتے ہیں کہ پنجاب کے دان شیل استری پرش ڈیپوٹیشن کو بھینٹ شکتی دان دینے سے سنکوچ نہ کریں گے اور اس بات کا عملی ثبوت دیں گے۔ کہ وہ کنیا [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

جہاد ودیالیہ کی پُھنریوں کی شکستہ کو اپنے دلیفی کی استریوں کے لیے الاکر منہ سمجھتے ہیں ۔

ڈاکٹر امبیدکر کا نروبدی اعلان

پچھلے دنوں لاہور کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے شورش پسند مسلمانوں کے ڈکٹیٹر پیر جماعت علی شاہ نے مسلمانوں میں اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنے کے لئے یہ گپ ہانک دی تھی کہ وہ بمبئی میں ڈاکٹر امبیدکر سے مل کر آئے ہیں۔ اور اُن سے یہ وعدہ لے آئے ہیں۔ کہ وہ ایک ماہ تک معہ اپنے آٹھ کروڑ ساتھیوں کے مذہب اسلام کے حلقہ بگوش ہو جائیں گے۔ اس گپ سے جہاں مسلمانوں کو طبعاً خوشی ہوئی وہاں ہندوؤں میں سخت سنسنی پھیل گئی۔ لیکن خوش قسمتی سمجھئے۔ کہ یہ سنسنی دیر تک رہنے نہیں پائی۔ کیونکہ ڈاکٹر امبیدکر نے اپنا ایک بیان شائع کر کے اس گپ کی حقیقت اچھی طرح واضح کر دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے پیر صاحب سے ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا۔ گو میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ میں اپنا مذہب ضرور تبدیل کر لوں گا۔ لیکن ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا۔ کہ میں کون سا مذہب آئندہ اختیار کروں گا؟

ڈاکٹر صاحب کے مذکورہ اعلان نے اس بات کو بالکل صاف کر دیا ہے۔ کہ پیر صاحب کتنے ذمہ دار ہیں۔ اور کیسے درست بیانات پبلک میں شائع کرتے ہیں۔ اور اتنا نہیں سوچتے کہ جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے ۔

پنجاب یونیورسٹی کا افسوسناک فیصلہ!

پنجاب یونیورسٹی نے ایک بار پھر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ امتحانات ایف۔ اے۔ اور بی۔ اے۔ میں روزانہ صبح و شام دو پرچوں کا امتحان لیا جائے گا۔ گو اس سے یونیورسٹی کے سٹاف کو ذاتی طور پر تو آرام اور سہولت ہوگی۔ لیکن جن طلباء نے یہ امتحانات دینے ہیں۔ اُن کو عذاب کا سامنا ہوگا۔ کیونکہ ایک تو وہ غریب اپریل کے مہینہ میں جبکہ امتحانات ہوں گے۔ فراغت کو پڑھ سکیں گے۔ اور نہ ہی موسم سرما کی طرح پوری تیاری کر سکیں گے۔ دوسرے اگر وہ اپنی صحت کو خطرہ میں ڈال کر غیر تندرستی حالات میں رات کو لیمپ جگا کر پڑھتے بھی رہے۔ تو ممکن ہے۔ کہ جس غیر معمولی دماغی (strain) کا اُن کو شکار ہونا پڑے۔ وہ آئندہ کے لئے موجب عذاب ثابت ہو۔ اس لئے ہمارے خیال میں یونیورسٹی کو طلباء کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے اپنے اس فیصلہ کی نظر ثانی کرنی چاہئے۔ اور خاص کر اس لئے بھی۔ کہ پہلے جب اس نے ایک دفعہ ایسا فیصلہ کیا تھا۔ تو تلخ تجربہ کے بعد اس نے خود ہی اس کو ترک کر دیا تھا۔ معلوم نہیں ہوتا کہ آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانے سے کیا حاصل؟

پنجاب کے کانگرسیوں میں صلح

ایک لمبے عرصہ سے پنجاب کے کانگرسیوں میں ایسی دو باہمی پارٹیاں نظر آ رہی تھیں۔ جو کہ ایک دوسرے کی مخالفت میں بازی لے جانا ہی اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ اور یہ دیکھتی تھیں کہ اُن کے باہمی اختلافات کی وجہ سے پنجاب میں کانگرس دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ اب ہمیں یہ سنکر خوشی حاصل ہوئی ہے کہ پنجاب کی جملہ کانگرس پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور ان کے سرکردہ اصحاب نے یہ عہد کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ مل کر کانگرس کا کام کریں گے ۔

ہمارے خیال میں اگر سرکردہ اصحاب اپنے عہد پر قائم رہے۔ اور انہوں نے تفرقہ پسندوں کی خفیہ تدابیر کا شکار ہونا پسند نہ کیا۔ تو پنجاب میں جہاں کانگرس اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کر سکے گی۔ وہاں رجعت پسند طاقتوں کو بھی منہ کی کھانی پڑے گی۔

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ۔ (مینجر)

ضرورت ہے

اگر آپ ور اور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو پرکاش اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے اس کی خدمات سے فائدہ اٹھائیے نیز ودیالیوں اور سکولوں کے مینیجر کے لئے بھی "پرکاش" کو یاد کیجئے۔

TILAK HOSIERY

MANUFACTURERS OF

WOOLLEN-AND-COTTON-WEARS

ONE GOVERNING PRICE

PAPARMANDI & ANARKALI. LAHORE.

تلک ہوزری فیکٹری لاہور کی سَو فیصدی خالص اونی اشیاء خریدنے پر اصرار کریں!

عورتوں کے لئے — بچوں کے لئے — شرفاء کے لئے

لیڈیز اوور کوٹ — بے بی سیٹ — جنٹلمین سلیپ اوور

لیڈیز سویٹر کوٹ — بے بی کیپ — سویٹر کوٹ

لیڈیز جیکٹ — بے بی شاکنگ — جنٹلمین لیس گرٹ

لیڈیز شال اوور — بے بی ساکس — جنٹس مفلر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

خزانہ کی تقسیم کا اُمیدوار

بعض لوگ سوال کرتے ہیں۔ کہ قادیان شریف میں کیوں مرزائی مہاجر بود و باش رکھتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر یہی لوگ حقیقت سے آگاہ ہوں۔ تو کبھی سوال کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھیں۔ ہمارے دوست میر قاسم علی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مہاجروں کو یہ اُمید ہے۔ کہ قادیان میں خزانہ تقسیم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

"ایک کتاب "قیامت نامہ" جو کہ پرانی کتاب ہے۔ میں اکثر پڑھا کرتا تھا۔ اس میں اکثر مہدی کا ذکر آیا کرتا تھا۔ مجھے اُمنگ ہوتی کہ خدا کرے مہدی کا زمانہ پاؤں۔ اور اسے دیکھ لوں۔ وہ خزانوں کا تقسیم کرنے والا ہو گا۔ ہمیں بہت کچھ ملے گا" ۔

("الحکم" ۱۴/۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء)

ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ باقی مہاجروں میں بھی یہ خزانے تقسیم ہوں گے یا نہیں۔ لیکن میر صاحب کے متعلق تو ہمیں ذاتی علم ہے۔ کہ جب وہ دہلی میں رہتے تھے۔ تو کرایہ کے مکان میں جلا کر گزران کیا کرتے تھے۔ لیکن جب وہ قادیان شریف میں ہجرت کر کے آ گئے۔ تو قادیانی خزانہ پر اس طرح لپٹ کر پہرہ دینے لگے۔ جیسے کہ شنیدات میں ..... مدفون خزانہ پر سانپ رہا کرتے ہیں۔

دس سالہ رفیق

بڑے مرزا صاحب کی جب قادیانی دوکان چمک اُٹھی۔ تو آپ سونا اور چاندی میں کھیلا کرتے تھے۔ اور بلوری گلاس میں کئی جگہ سے دودھ پیا کرتے تھے۔ لیکن ابتدا میں آپ کا جو حال تھا۔ اُس کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ کے ایک پرانے حواری مسمّیٰ میر قاسم علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"ہم چند احمدی مولوی صاحب کے ساتھ حضور کی خدمت میں پہنچے۔ میں نے دیکھا۔ کہ حضرت صاحب کے نیچے ایک توشک بچھی ہوئی تھی۔ یقین جانو۔ کوئی دس روپیہ کا نوکر بھی ایسی توشک نہیں رکھتا۔ اور ایک نہایت خستہ حال لحاف آپ کے پاس تھا۔ اور ایک معمولی تکیہ۔ میں آپ کا بستر دیکھ کر حیران رہ گیا ۔۔۔۔ خواجہ کمال الدین نے کہا۔ کہ حضور! اگر آپ اجازت دیں۔ تو آپ کے لئے ایک نیا لحاف بنوا لیں۔ فرمایا۔ کہ یہ میرا دس سالہ رفیق ہے۔ میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔"

("الحکم" ۱۴/۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء)

ممکن ہے۔ کہ مرزا صاحب اپنے ۱۰ سالہ رفیق کو دیر تک چمٹے رہے ہوں۔ لیکن جن لوگوں نے آپ کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں دیکھا تھا۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ آپ قیمتی بستروں میں خواب کے مزے لُوٹتے تھے۔ اور نوابوں والی زندگی بسر کیا کرتے تھے۔

بھوکے کے خواب میں دسترخوان

مرزا صاحب ابتدا میں اس قدر تنگ دست تھے کہ بعض اوقات آپ کو چھ چھ ماہ کے لئے ایک ایک پیسہ کے چنوں پر گزارہ کرنا پڑتا تھا۔ لیکن اس فاقہ مستی میں بھی آپ کے بردم حکم رہتے تھے۔ کہ آپ کو بیداری میں تو نہیں خواب میں دسترخوان بچھے ہوئے نظر آتے تھے۔ چنانچہ ایک بار آپ نے حسب ذیل کا واقعہ سنایا:۔

"فرمایا کہ خدا نے مجھے جب الہام کیا۔ تو بعض بادشاہ گھوڑوں پر سوار کر کے مجھے دکھلائے گئے تھے۔ جن کی سن عمر دس دس بارہ بارہ سال نظر آتی تھی۔ کیا اس وقت دیکھنے والا مان سکتا ہے۔ کہ بادشاہ بھی اس طرف رجوع کریں گے؟ مگر خدا کی باتیں پوری ہوں گی ۔۔۔۔ بس ایسا ہی مجھے بھی میر صاحب اللہ تعالیٰ نے پہلے بتلا دیا ہے۔ کہ کون کون بادشاہ میری طرف رجوع کریں گے۔ مگر چونکہ وہ کم سن ہیں۔ اس لئے وہ بالغ ہوں گے۔ اور لوگ دیکھیں گے"۔

("الحکم" ۱۴/۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء)

بادشاہ رجوع کریں گے یا نہیں؟ یہ تو مستقبل کا سوال ہے۔ لیکن فی الحال تو قادیان کی پولیس ہی قصر خلافت کی طرف رجوع کر رہی ہے ۔۔۔ اور ایسا رجوع کر رہی ہے۔ کہ مرزائیوں کو بھی نانی یاد آ رہی ہے۔

اسلامی حدیثوں کی صحت

چونکہ مسلم علماء کے اُن سوالات کا جو کہ وہ مرزائیوں پر کرتے ہیں۔ مرزائیوں کے لئے جواب دینا مشکل ہو رہا ہے۔ اس لئے وہ اپنی کمزوری کا صاف اقبال کرنے کی بجائے حدیثوں کی صحت اور سند سے ہی منکر ہونا اپنا فرض سمجھنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ ایک مرزائی صاحب اسلامی حدیثوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"ہم کبھی بھی احادیث کو لفظی اور معنوی رنگ میں قطعی طور پر صحیح نہیں قرار دے سکتے۔ کیونکہ جو اقوال ڈیڑھ دو سو سال بعد جمع ہو کر تحریر میں آ گئے ہوں۔ اور اُن کے لفظی طور پر ذہنوں میں محفوظ رکھنے کا بھی کوئی خاص سامان نہ کیا گیا ہو۔ عقل سلیم کا یہی فتویٰ ہے۔ اور اُمید ہے۔ کہ آپ اس سے اتفاق کریں گے۔ کہ اُن میں سے ہر ایک کے ساقط ظن کا پہلو موجود ہے۔ وان الظن لا یغنی من الحق شیئا" ۔

("فاروق" ۱۴/۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء)

احادیث کی صحت کو معرض اعتراض بنانے کی بجائے اگر ہمارے مرزائی دوست یہ کہہ دیتے۔ کہ نہ قرآن شریف مرزا صاحب کی نبوت کی تائید کرتا ہے۔ اور نہ اسلامی حدیثیں۔ تو زیادہ معقول ہوتا۔ اور کسی کو شک کرنے کی گنجائش نہ رہتی۔

حضرت محمد صاحب کی توہین!

مرزائیوں کی بدقسمتی سمجھیئے کہ ان کے بڑے مرزا کی ایک بھی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ لیکن اگر کوئی مسلمان اس بارہ میں کسی مرزائی سے بحث کر بیٹھے۔ تو مرزائی اس قدر منہ پھٹ واقع ہوتے ہیں۔ کہ وہ مرزا صاحب کو ڈیفنڈ کرتے ہوئے حضرت محمد صاحب کے خلاف زبان درازی کرنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک مرزائی صاحب اس بارہ میں ذیل کے خیالات کا اظہار کرتے ہیں:۔

"احادیث اور تاریخ سے ثابت ہے کہ خود نبیوں کے سرتاج حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض پیشگوئیوں کا ایک مطلب سمجھا۔ لیکن اُن کے ظہور کے وقت وہ کسی دوسرے مفہوم میں پوری ہوئیں۔ مثال کے طور پر دیکھئے کہ جب ہجرت کے متعلق آپ کو دکھایا گیا۔ تو آپ نے خیال کیا کہ طائف کی طرف ہجرت ہوگی۔ مگر خدا کے علم میں یثرب تھا۔ جیسا کہ واقعات نے ثابت کیا"۔

("فاروق" ۱۴/۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء)

اگر ہمارے دوست مرزائی صاحب حضرت محمد صاحب پر اس طرح ناجائز حملہ کرنے کی بجائے یہ لکھ دیتے۔ کہ پیشگوئی کے معاملہ میں جس طرح آنجہانی مرزا صاحب موعود الزام ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ حضرت محمد صاحب ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔ تو دنیا کو صاف پتہ لگ جاتا کہ ...

قیمت فی شیشی **بھیم سینی سرمہ** قیمت فی شیشی

سوا روپیہ سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی چشمہ کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزور بینائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ ڈھیلی۔ پروال۔ ککرے درد سے جڑ سے جاتے رہتے ہیں۔ لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ امید ہے۔ ان کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔

استری سکھدا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط۔ صاف اور طاقتور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن چڑھنا یا گھٹنا۔ خون بند یا دیر سے ہونا۔ کم یا زیادہ درد کے ہمراہ ہونا۔ سر۔ کمر جانگھ اور پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آ جاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے۔ اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت ۲/۸ فی شیشی۔

ابھے رس

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آ جاتا ہے۔ لیکن اس میں تو بہت پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے۔ اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ مسّے جھڑ جاتے ہیں۔ خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

گورُوکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۶

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سودرشن چکر

مرزا غلام احمد قادیانی بھی ایک عجیب انسان تھے (اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں جگہ دے۔ اگر وہ خارج از اسلام نہ تھے) گو مسلمان ان کو اور ان کے مریدوں کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ اور بقول سر سید احمد انکی تصانیف اور الہام انکے توہمات اور ملخولیا دماغ کا نتیجہ ہیں۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود وہ دلچسپیات کا مرقع تھے۔ ان کی زندگی سے وابستہ واقعات اس قدر دلچسپ ہیں۔ کہ پڑھکر لطف آجاتا ہے۔ چنانچہ انکے ایک پرانے اور سڑے ہوئے لحاف کے متعلق روایت ہے کہ آپ کو اس سے اس قدر پیار ہو گیا تھا کہ نیا لحاف ملنے کے باوجود اسے چھوڑنے پر تیار نہ ہوئے۔ کیا کسی کو اپنے بچے سے بھی اتنی محبت ہو سکتی ہے؟

× × × × ×

چنانچہ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے میر قاسم علی صاحب "الحکم" کی تازہ اشاعت میں لکھتے ہیں۔ کہ جب "خواجہ کمال الدین نے کہا۔ حضور! اگر آپ اجازت دیں۔ تو آپ کے لئے ایک نیا لحاف تیار کروا لیں۔ فرمایا۔ یہ تو میرا دس سالہ رفیق ہے۔ میں اسے چھوڑ نہیں سکتا" +

مرزا صاحب کی لحاف جیسی معمولی چیز کے لئے اس قدر محبت ان کے پیرووں کے لئے قابل رشک تھی۔ لیکن اس زندہ مثال کے باوجود ان کے مریدوں کی نادانی ملاحظہ ہو۔ کہ انہوں نے اپنے ۶۹ سالہ رفیق نہیں نہیں رہبر دینی کو انکی عمر پوری ہوتے ہی قبر کے حوالہ کر دیا۔ اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ دوبارہ نہ مل سکیں گے +

× × × × ×

آگے چل کر میر صاحب مرزا صاحب کا پس خوردہ کھانے کے معجز نما اثر پر بیان کرتے ہیں۔

"مجھے یہ رتبہ؟ انا خلاصہ مروی نہیں یا بچوں جماعت فیل اب کچھ کیوں؟ حضرت مسیح موعود کا ۱۳ دن پس خوردہ کھایا تھا۔ کہ میں اب کچھ بن گیا"

رادھا سوامی مت کے چیلے تو برسوں جوٹھا کھایا اور تھوک چاٹا کئے۔ لیکن لاحاصل۔ خدا کی شان ملاحظہ ہو کہ ادھر صرف ۱۳ دن اس نیر ہدف نسخہ پر عمل کرنے کا وہ شاندار نتیجہ نکلا کہ آپ کچھ بن گئے۔ "کچھ" سے مراد ان کی یہ ہے۔ کہ آپ بولنا سیکھ گئے۔ بولنا ہی نہیں لکھنا بھی۔ کیونکہ آپ "فاروق" اخبار کے ایڈیٹر بھی ہیں!!

× × × × ×

حیرانی تو یہ ہے۔ کہ آپ نے صرف "کچھ" بننے پر اکتفا کیوں کیا؟ آپ "سب کچھ" کیوں نہ بن گئے؟ تیرہ دن نہیں تیرہ مہینے تجربہ کر لیا ہوتا۔ حسرت تو باقی نہ رہ جاتی۔ لیکن نہ آپ کو اور نہ خود مرزا صاحب کو ان غریب طلبا پر رحم آیا۔ جو سال بھر محنت کرنے کے باوجود سینکڑوں کی تعداد میں ان دنوں فیل ہوتے تھے (اور شاید ان میں سے ایک آپ بھی ہوں) اگر آپ جیسا ۱۳ دن کے تجربہ سے اتنا کچھ بن سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ فیل شدہ طلبا صرف ایک دن کے تجربہ سے اور نہیں تو کم از کم امتحان تو پاس کر لیتے +

× × × ×

جب اس معجزہ نما تجربہ کا ذکر میں نے اپنے ایک ایسے مسلمان دوست سے کیا۔ کہ جس کا لڑکا بھی عموماً ہر سال فیل ہو جاتا ہے۔ تو وہ اس بات کو سنکر ہنس دیئے۔ لیکن انکا لڑکا جو پاس ہی بیٹھا تھا۔ میرے منہ کی طرف تکنے لگا۔ اور جھٹ بول اٹھا "وہ کیسے ہو سکتا ہے؟" اس لڑکے کو شائد اس لئے پوچھنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ بھی یہ تجربہ کر دیکھتا۔ اگر اس زمانہ میں ہوتا۔ میں نے جواب دیا۔ پورا عمل کیا ہے؟ یہ تو میں کیسے جان سکتا ہوں؟ یہ تو وہی جانیں۔ جو کچھ سے کچھ بن گئے۔ لیکن قیاس کہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کا بچا ہوا کھانا کھانے سے انکی قابلیت کے جراثیم ان کے جسم میں داخل ہو گئے کہ جوں جوں وہ پرورش پاتے گئے۔ ان کی قابلیت میں اضافہ ہوتا گیا۔ سائینس کے احمدی طلبا سے یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ اگر یہ عمل درست نہیں تو دوسرا ایکشن کیا ہو سکتا ہے؟

× × × × ×

اسلامی معاصر "انقلاب" کو معلوم ہوا ہے کہ ابی سینیا کے خواجہ سراؤں یعنی ہیجڑوں کا ایک لشکر اٹلی کی فوجوں پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ ابی سینیا کے سپاہیوں نے اٹلی کی فوجوں کا جس شجاعت سے مقابلہ کیا ہے۔ وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ عین ممکن ہے۔ کہ رہی سہی کسر وہ "ہیجڑوں کا لشکر" پورا کر دے۔ کیونکہ اٹلی کی جو فوجیں بار ٹھاٹھیں مارتے ہوئے دریا کی طرح بڑھی آ رہی ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ان ہیجڑوں کی تالیوں کی آواز کو سنکر حواس باختہ ہو جائیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب یہ لشکر اپنے ہاتھوں کی درمیانی انگلیاں دکھا کر ان کی جوانمردی کا تمسخر اڑائیں۔ تو اٹلی کی فوجیں بھاگ نکلیں۔ ان بھاگتی ہوئی فوجوں کی سرکوبی اور اپنے لشکر کی رہنمائی کے لئے ایک قابل جرنیل کی اشد ضرورت ہے۔ ہم تجویز کرتے ہیں۔ کہ یہ خالی جگہ خواجہ حسن نظامی کو دی جائے۔ کیونکہ ان کے ہی گنڈوں اور تعویذوں سے خواجہ سرا پیدا ہوتے ہیں +

× × × × ×

لیکن اگر ابی سینیا کو اپنی یقینی کامیابی کی ضرورت ہے۔ تو ان کے شاہ کو فوراً سے بیشتر پیر جماعت علی شاہ اور خواجہ حسن نظامی دہلوی کی خدمات حاصل کر لینی چاہئیں۔ کیونکہ جب اٹلی کی فوجیں بم اور گولیاں برسائیں۔ تو پیر جماعت علی شاہ کی سدھائی ہوئی فوجیں گن اور گولی پروف ہو کر آیتیں پڑھیں۔ اور خواجہ صاحب کی پلٹن ... ابی سینیا کی فتح کا یقین دلاتا ہے +

× × × × ×

بھی ایک خوشی نہیں۔ کہ پیر صاحب آیت کے یاد کرا دینے سے مومنوں کو گن اور گولی پروف بنا سکتے ہیں۔ جیسی کہ وہ ... اب امیر ملت بنائے گئے ہیں۔ لیکن انہیں ... آسان علاج بھی ...

ذکر آپ نے حال ہی میں مبئی میں اپنی ایک تقریر میں کیا ہے۔ لیکن میڈیکل سکولوں میں مسلمانوں کی گھٹتی ہوئی تعداد کیا اس بے خوفی کی مظہر نہیں۔ کہ پیر صاحب کے پاس اس قدر آسان نسخہ کی موجودگی میں بھی وہ ہسپتالوں سکولوں کی ذکر بلا وجہ چھانتے پھرتے ہیں۔ جب آیت پڑھ دینے سے اگر علاج ہو جاتا ہے۔ تو ...

انوتاب کے آنسو
ایک دھرماتما پرش کے وچن

تم بیس سال سے سندھیا وید پاٹھ کرتے ہو۔ وید منتروں کے سرکھشم دشٹیوں پر وچار کرنے کے عادی ہو۔ اپنشد نیتی تمہارے سوادھیائے میں رہتے ہیں۔ برہم وِدیا کے سار گربھت اپدیش پڑھتے ہو۔ اور پڑھتے پڑھتے غمگین ہو جاتے ہو۔ وِدوان سے وِدوان اپدیشکوں کے منوہر سرمن بھی تم نے بیسیوں دفعہ شرون کئے ہیں۔ اپدیشٹا جب ویدی پر بیٹھ کر بڑی گمبھیرتا سے پریم پورک اپدیش سناتا ہے۔ تو تم ایکاگر چت ہو کر اس کے ایک ایک شبد کو سنتے ہو۔ وہ بڑی فصاحت سے سرل سے سرل طریقوں سے تمہارے ذہن نشین کرتا ہے۔ سنسارک دشٹیوں سے کبھی ترپتی نہیں ہوتی۔ چکرورتی راجیہ بھی مل جائے۔ تو تم سنتشٹ نہیں ہو سکتے +

پرکرتی کے جال میں پھنسا ہوا منشیہ آنند اور شانتی کو پراپت نہیں کر سکتا۔ اس سنسار میں کسی وستو کو بھی سِتھرتا نہیں ہے۔ جن پدارتھوں کو ہم اپنا سمجھ کر رات دن ان کے اکٹھا کرنے اور سرکھشت رکھنے میں تت پر ہیں۔ جب مرتیو کا پیغام آتا ہے۔ تو مایوس ہو کر وہ چھوڑنے پڑتے ہیں۔ برے کرموں کا پھل ہمیشہ برا ہوتا ہے۔ پاپی پرشوں کی گتی کبھی بھی اُتم نہیں ہوتی۔ شبھ کرموں سے ہی منشیہ اس لوک اور پرلوک میں شبھ گتی کو پراپت کرتا ہے۔ آتما ہی ساری وستو ہے۔ جس کے سدھار سے واستوک سدھار ہوتا ہے۔ جو پرش آتما کا ساکشات کرتے ہیں۔ وہ اُچ گتی کو پراپت کرتے ہیں۔ دھرم ہی ہمارا سچا متر ہے۔ دھرم ہی لوک اور پرلوک میں ہمارا سہایک ہے۔ ہم یہ سب کچھ سنتے ہیں۔ بدی سویم وکتر تا شکتی رکھتے ہیں۔ تو اوروں کو بھی سناتے ہیں۔ اور بعض اوقات اس فصاحت اور بلاغت سے اپنے وچاروں کا اظہار دوسروں پر کرتے ہیں۔ کہ ان کے ہردیوں کو ہلا دیتے ہیں۔ پرنتو ہم کو یہ جان کر کیسا آشچریہ ہوتا ہے کہ جب باوجود ان سب باتوں کے ہم اپنے جیون میں کوئی پریورتن نہیں پاتے۔ ہمارا جیون ویسے کا ویسا ہے۔ جیسا کہ اس سے ۲۰ ورش پہلے تھا۔ جن باتوں کا ہم دوسروں کو اپدیش دیتے ہیں۔ اپنے اور سب کے لئے ہتکاری بتلاتے ہیں۔ جب ان پر خود عمل کرنے کا سمے آتا ہے۔ تو ہم گر جاتے ہیں۔ آزمائش کے وقت ہم پورے نہیں اترتے۔ سادھارن پرشوں سے بھی ہم گئے گزرے سدھ ہوتے ہیں۔ بیسیوں مرتبہ کسی پاپ کرم کے تیاگ کا وچار کرتے ہیں۔ لیکن سنکلپ کر کے ہی رہ جاتے ہیں۔ آگے بڑھنے کی اچھیا اتپن ہوتی ہے۔ پرنتو بڑھ نہیں سکتے۔ پاپوں سے گھرنا ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن پاپ پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اپنے جیون کو ہر پہلو سے اُچ بنانے کی چیشٹا کرتے ہیں۔ لیکن ناکام رہتے ہیں۔ آخر مایوس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ آتم اُنتی کے سمپورن سادھن خشک اور بے اثر پرتیت ہوتے ہیں۔ اوشواس آگھیرتا ہے نہ سندھیا اُپاسنا میں چت لگتا ہے۔ نہ ایشور آرادھنا میں جی جمتا ہے۔ سنشے آتمک ہو کر جیون ونشٹ کرنے لگتے ہیں ہم کوئی خیالی اور وہمی درشیہ نہیں کھینچ رہے۔ فی زمانہ ۹۹ فیصدی پرشوں کا یہی حال ہے۔ ایکانت میں بیٹھ کر اپنے جیون کی اندرونی اوستھا پر گمبھیر وچار کرو گے۔ تو آپ کو یہ سب گھٹنائیں اپنے جیون میں پرتیت ہوں گی۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس ہیبتناک اوستھا کا اصل کارن کیا ہے؟ ہم کیوں چاہتے ہوئے بھی اپنے جیون میں پریورتن نہیں کر سکتے؟ اس پرشن کا اتر ڈھونڈنے کے لئے ہمیں دور جانے کی آوشیکتا نہیں۔ ہم گمبھیر وچار کریں۔ تو ہمیں اپنے جیون کے اتہاس میں بھی اس بظاہر پیچیدہ پرنتو دراصل اتینت سرل پرشن کا اتر مل جاتا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ کیول سننے سنانے یا وچار کرنے سے ہی زندگی پلٹا نہیں کھا سکتی۔ تو جیون حاصل کرنے کے لئے ایک منزل اس سے آگے بھی ہے۔ اس کے بعد منزل مقصود آتی ہے۔ ستیہ شاستروں میں ان منزلوں کا نام شرون۔ منن۔ ندی دھیاس رکھا ہے۔ جس کے بعد ساکھشات کا درجہ ہے۔ شرون اور منن کی منزل کو تو ہم کم و بیش طے کر لیتے ہیں۔ لیکن ندی دھیاس پر پہلا کبھی دھیان نہیں جاتا۔ اور جانا بھی ہے۔ تو اس کی طرف قدم نہیں اٹھاتے۔ اگر اٹھاتے بھی ہیں۔ تو تھوڑی دور چل کر رہ جاتے ہیں +

(بھوراسم ممبر۔ آنند آشرم۔ لدھیانہ)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دکھشن یاترا۔ نمبر ۹

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

آریہ سماج ننگیر:۔

نانڈیڑ سے ۲۴ر اکتوبر کو موٹر بس ریل میں سوار ہو کر اُدگیر آیا۔ اور ۲۵ر اکتوبر کو ننگیر چلا گیا۔ ننگیر اودگیر سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں آریہ سماج ہے وہاں جا کر پرسنتا ہوئی۔ ننگیر ایک گاؤں ہے۔ اس میں رام چندر جی آریہ سماج کے پردھان ہیں۔ وہ بڑے مستقل ہی دھرماتما سجن ہیں۔ سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ تھی۔ کہ اس گاؤں میں ان کا پربھاؤ بڑا اچھا ہے۔ سب اُن کو چاہتے ہیں۔ ہر ایک ان کی پرسنشا کرتا ہے۔ کیا مسلمان اور کیا سناتن دھرمی سب ان سے خوش ہیں۔ اور ان کو وشواس پاتر مانتے ہیں۔ ہر ایک اپنے آپ کو ان کے پاس محفوظ سمجھتا ہے اگر سب جگہ کے آریہ سماجی اس طرح وشواس پاتر ہو جائیں۔ تو کیا ہی آنند ہو:۔

میں ننگیر سے اُدگیر واپس آیا۔ اور وہاں سے ۲۸ اکتوبر کو ریل گاڑی سے دو سٹیشن چل کر کمال نگر میں اُترا۔ اور اُونٹ پر سوار ہو کر لاہول گاؤں میں گیا۔ جو اندازاً سات میل ہوگا۔ یہاں کے اُونٹوں میں ایک بات وشیش دیکھی گئی۔ اور وہ یہ کہ یہ پانی سے اتنے نہیں گھبراتے ہیں۔ جتنا کہ پنجاب کے اُونٹ۔ وہاں تو ضرب المثل ہے ؎

اُونٹ بکری بانیا چوتھا گاڑیبان
چاروں مینہہ میں نکلے چلے ہو کا مرجہان

یہاں کے اُونٹ پانی میں چلتے رہتے ہیں۔ زمین پتھریلی ہے۔ تو بھی پھسلنے کا ڈر رہتا ہے۔ مگر وہاں کے اُونٹوں سے کم پھسلتے ہیں۔ لاہول میں آریہ سماج کا اُتسو تھا۔ تین دن وہاں رہا۔ یہ بھی ایک گاؤں ہے۔ وہاں سے چھ میل چل کر موٹر پر سوار ہو کر میں بیدر آیا۔ آج کل اس کا نام محمد آباد بیدر ہے۔ بیدر پرانی راجدھانی ہے۔ بڈشاہی سلطنت وہاں تھی۔ اور اس سے پہلے احمد شاہ بہمنی خاندان والے نے گلبرگہ کو چھوڑ کر بیدر کو راجدھانی بنایا تھا۔ یہ پرانا شہر ہے۔ اس کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ اس لئے یہاں کا ذکر کروں گا:۔

بیدر میں پرچار:۔

یہاں کا آریہ سماج آج کل باقاعدہ نہیں ہے کسی وقت تھا۔ کچھ آدمی آریہ سماج کے وچاروں کے ہیں۔ پہلے کسی وقت مکان کرایہ پر لے کر سماج کا ست سنگ ہوتا تھا۔ اب تو وہ بھی نہیں ہے۔ بیدر میں رام مندر کھلا ہوا مندر ہے۔ اس میں پرچار کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ یہاں پر میں پنڈت شری رام جی وکیل کے ہاں ٹھہرا تھا۔ یہاں پر نارائن سنگھ نام کے اُتساہی نوجوان ہیں۔ اور پہلے تو وہاں پر ایک آریہ لنک بدیالیہ کے ودیارتھی بھی تھے۔ جن کا نام رگھونم تھا وہ یہاں ہی رہتے ہیں:۔

بیدر میں دیکھنے یوگیہ مقامات یہ ہیں۔ قلعہ بیدر۔ محمود گاواں کا مدرسہ۔ نرسنگھ جھرا۔ نانک جھرا دیکھنے کی جگہیں ہیں۔ ان کے علاوہ ایک نسکل تیرتھ کے نام سے پرسدھ جگہ ہے۔ وہاں کچھ نہیں ہے۔ صرف جھرا یعنی جھرنا (سروت) ہے۔ کچھ کال پہلے اس کا نام نانک جھرا ہی تھا۔ اور اس پر کسی کا وشیش ادھیکار نہ تھا۔ لیکن اب اس کا نام نانک جھرا یا شیخ سعادت جھرا ہے۔ اور اس پر مسلمانوں کا قبضہ ہے۔ اس کے بعد ایک تالاب بنا ہوا ہے جہاں لوگ کپڑے دھوتے ہیں۔ اندر دیوار سے گھرا ہوا ہے۔ چھوٹا سا احاطہ ہے۔ فرش سے سات سیڑھیاں اُتر کر نیچے کا فرش ہے وہاں سے کمبھا میں سے ایک چشمہ پھوٹتا ہے۔ اس پر محراب بنی ہوئی ہے۔ اُوپر والے فرش سے ایک آڈہ بنا کر اس محراب کی چھت پر جاتے ہیں وہاں جھرنے کے اُوپر ایک چھوٹی سی محراب ہے اس پر ایک شلا ہے۔ جس پر عربی حروف بصورت آیات کندہ ہیں۔ اس کے اُوپر ایک چھجا ہے جس کے ساتھ بھجنوں کا ہار لٹکا ہوا تھا۔ شردھالو لوگ منّت ماننے والے نیچے سے پانی لے کر عربی والی شلا پر ڈال کر نیچے محراب میں بیٹھ کر اس جل کو جسم پر لے کر اشنان کرتے ہیں۔ اس سے وہ مراد پوری ہونے کا خیال کرتے ہیں۔ جہاں سے وہ جھرنا پھوٹتا ہے۔ اس کے بالکل اُوپر آ کر یعنی اس شلا والی محراب کے اُوپر ایک فرش بنا کر مسجد بنائی گئی ہے۔ ابھی تک وہ فرش ہی ہے۔ بسر زمانہ مستقبل میں شاید باقاعدہ مسجد بن جائے۔ پاس ہی ایک چھوٹی سی دھرم شالہ ہے۔

مجھے بتایا گیا۔ کہ کچھ سال پہلے نسکل تیرتھ کی طرح یہاں بھی کچھ نہ تھا۔ اس کو نانک جھرا کہتے تھے۔ لیکن اب مسلمانوں کے قبضہ کرنے سے یہ شلا لگائی گئی ہے۔ اور اُوپر مسجد بنانے کا ڈھنگ ہو گیا ہے۔ یہاں سے تھوڑی سی دوری پر مقبرے ہیں۔ جو شیخ سعادت کے ہیں۔ یہ جگہ شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر ہوگی:۔

مندر کی جگہ مسجد:۔

نرسنگھ جھرا شہر کی دوسری طرف ہے۔ یہ بھی ایک میل ہی ہوگا۔ یہاں بھی دھرم شالہ ہے۔ یہاں یاتری ٹھہرتے ہیں۔ اور نرسنگھ کی مورتی ایک گپھا میں ہے۔ جو کہ ایک سو گز لمبی ہوگی۔ اس گپھا سے پانی نکلتا ہے۔ یہی نرسنگھ جھرا ہے۔ کو مورتی نرسنگھ کی ہے۔ باہر چھوٹا سا حوض ہے۔ اگر گپھا کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں۔ تو دائیں طرف ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ یہ مسجد تاریخی ہے۔ اس جگہ پہلے نرسنگھ کا مندر تھا۔ اسے گرا کر یہ مسجد بنائی گئی ہے۔

کتھا پرسدھ ہے۔ جس طرح بنارس میں مہادیو باؤلی میں چلے گئے تھے۔ اسی طرح نرسنگھ جی گپھا کے اندر چلے گئے تھے۔ اس مسجد پر فارسی میں عبارت لکھی ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ مسجد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے ربیع الاول ۱۰۸۲ھ میں بنوائی تھی۔ اس پر ایک مصرعہ ہے۔ ع:۔

"بنا کرد مسجد بجائے کنشت"

جس سے یہ سدھ ہوتا ہے۔ کہ یہ مندر گرا کر بنائی گئی ہے۔ اس جگہ کو اب فرخ باغ کہتے ہیں۔ اس جگہ ایک ملّا رہتے ہیں۔ ان کو راجیہ سے کچھ ملتا ہے۔ شہر سے دور ہونے کی وجہ سے یہاں نمازی نہیں آتے ہیں۔ جب میں وہاں گیا۔ تو ملّا جی نے مجھے کوتن لگھو پستکیں دکھائیں۔ ان پستکوں میں وہ بیکھ یا دیا کھیان اتقوا نظمیں تھیں۔ جو کہ ہندو آریوں نے حضرت محمد صاحب کی تعریف میں وقتاً فوقتاً لکھی ہیں اور وہ یہی کہتے تھے۔ دیکھو سب اچھے اچھے ہندو حضرت صاحب کو بہت اچھا مانتے ہیں اور انہوں نے یہ باتیں لکھی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ:۔

کاشی کا مندر:۔

محمود گاواں کا مدرسہ شہر کے اندر ہے۔ لوگ اس کو کاشی کا مینار کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کا جو مینار اس وقت کھڑا ہے۔ اس پر کاشی لگا ہوا ہے۔ جیسا کہ لاہور میں نیلا گنبد ہے۔ اسی لئے لوگوں نے یہ نام رکھ لیا ہے۔ محمود گاواں بہمنی خاندان کے بادشاہوں کا ایک وزیر تھا۔ اُس نے یہ بنوایا تھا۔ اب کچھ کھڑا ہے۔ اور کچھ گر گیا ہے۔ آثار قدیمہ کے ماتحت ہے۔ میں نے ایک جگہ پڑھا ہے۔ کہ یہاں دُنیا بھر کے ودیارتھی پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ اگر اس میں مبالغہ ہو۔ تو بھی یہ تو ضروری ہے کہ یہاں ودیارتھی پڑھتے تھے۔ محمود گاواں کو بادشاہ نے قتل کروا دیا تھا۔ فرشتہ نے اس کا ذکر بڑا اچھا کیا ہے۔ اور اس کی بڑی تعریف کی ہے اور بادشاہ کو غلط فہمی کا شکار ہونا لکھا ہے۔ اور بہمنی خاندان کے تنزل کی ایک یہ وجہ بھی لکھی ہے:۔

بیدر کا قلعہ:۔

پہلے بیدر شہر کا سمجھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے قلعہ کے سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ بیدر جہاں آباد ہے۔ یہ زمین اُونچی اُٹھی ہوئی ہے۔ اور میلوں تک میدان ہے۔ جو بالکل صاف ہے۔ اس کے ایک کنارے پر بیدر شہر ہے۔ اور اس کے ساتھ لگا ہوا بیدر کا قلعہ ہے۔ یہ قلعہ تین اطراف سے خالی ہے۔ چوتھی طرف شہر ہے۔ کیونکہ یہ قلعہ اُونچی زمین پر ہے۔ وہ بھی بہت اُونچی۔ اس لئے بناوٹ بالکل اچھی ہو گئی ہے۔ اگر باہر کی طرف یعنی شہر کی دوسری طرف سے تو قلعہ ایک ترشول معلوم ہوتا ہے۔ اُونچائی کے تین کونے بڑھ گئے ہیں۔ ان پر برج وغیرہ ہیں۔ جن سے قلعہ کو مضبوط بنایا گیا ہے۔ اور ان کے آگے بڑھ کر قلعہ کی پکی فصیل ہے۔ اس لئے اس قلعہ سے میلوں تک زمین دکھائی دیتی ہے۔ اور وہ سب زمین نیچی ہے:۔

تاریخی اشیاء:۔

قلعہ میں دیکھنے کی چیزیں مفصلہ ذیل ہیں:۔ بڑی بڑی کئی توپیں ہیں۔ جو برجوں پر سیدھی پڑی ہوئی ہیں۔ سولہ کھمبا مسجد ہے۔ یہ اچھی حالت میں ہے۔ کہتے ہیں ۱۶۵۶ء میں اورنگ زیب نے جب بیدر لیا تھا۔ تو اسی میں شاہجہان کے نام کا خطبہ پڑھا گیا تھا۔ اس کے آگے رنگین محل ہے۔ یہ ابھی کھود کر نکالا گیا ہے۔ اس میں رنگین ٹائلیں لگی ہوئی تھیں۔ جو کہیں باقی ہیں۔ ان کا رنگ ابھی اچھا ہے۔ اور اپنی پرانی شان کی یاد دہانی کراتا ہے۔ اس کے آگے تخت محل ہے۔ اس پر کچھ چھت ہے۔ اور کچھ گری ہوئی ہے۔ یہ مکان بھی بڑی شان کا ہوگا۔ اس کی بناوٹ ہی بہت کچھ بتا رہی ہے۔ اس کا بھی بہت سا حصہ کھود کر نکالا گیا ہے۔ ان سے تھوڑی دور کنارے پر ایک مکان ہے۔ جس کو عام طور پر نقار خانہ کہتے ہیں۔ اس مکان کے سامنے دو پل بنے ہوئے ہیں۔ اور وہاں ایک بدھ کی مورتی بھی پڑی ہے۔ اور گرد و نواح ٹوٹے ہوئے ستون رکھے ہیں۔ ان پر ہندوؤں کے ڈھنگ کی مورتیاں ہیں۔ تخت محل کے نزدیک کچھ پتھر ہیں۔ جن پر نرسنگھ کی مورتیاں ہیں۔ جن سے یہ پرتیت ہوتا ہے کہ یہ جگہ پہلے ہندوؤں کی تھی:۔

ایک کتاب میں لکھا ہے کہ احمد شاہ بہمنی نے گلبرگہ چھوڑ کر بیدر کو پایۂ تخت بنایا۔ اور دو سال بعد یہ قلعہ تعمیر کیا۔ اس لیکھ سے یہ بھرم ہوتا ہے۔ کہ پہلے یہاں قلعہ نہ تھا۔ لیکن حالات ایسے پرتیت نہیں ہوتے۔ جب بیدر شہر پہلے تھا۔ تو جیسا کہ عام طور پر ادھر سب شہروں کے ساتھ قلعے ہیں۔ تو بیدر میں بھی قلعہ ہوگا۔ یہ ٹھیک

ہے۔ اس قلعہ میں ردّوبدل مسلمان بادشاہوں نے کیا ہے۔ کبھی پڑھا ز نہیں ہے۔ اور نہ ہی آگے سُنا تھا۔ مگر یہاں آ کر بھوانی سنگھ جی سے بات چیت کرنے پر پتہ لگا۔ کہ ادھر لوگوں کا خیال ہے۔ کہ دمینتی یہاں کی لڑکی تھی۔ ودربید رشہر اور بیدر قلعہ دمینتی کے باپ کی راجدھانی تھی۔ مہابھارت میں دمینتی "بدربھ" راجہ کی کنیا لکھی ہے۔ تواریخ والے "بدربھ" ۔ برار کو بتلاتے ہیں۔ بیدر حال کے برار سے بہت دور نہیں ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ بات ٹھیک ہی ہو۔ برار کی راجدھانی کسی وقت بیدر ہی ہو۔ اس بات پر تواریخ والوں کو وچار کرنا چاہیئے ؛

اس وقت بیدر نظام راجیہ میں ضلع ہے اور ساد ھارن شہر ہے۔ اس کی آبادی ۱۶ ہزار بتلائی جاتی ہے۔ بیدر شہر بہت اچھی جگہ واقع ہے۔ اس کے میدان کو دیکھ کر دل خوش ہوتا ہے ؛

قلعہ کی بابت ایک بات اور لکھ کر لیکھ کو سماپت کرتا ہوں۔ قلعہ کے اندر اس وقت بہت اچھی سڑکیں بنی ہوئی ہیں۔ ریل گاڑی سے سب جگہ جا سکتے ہیں۔ اور قلعہ کے باہر بھی سڑک بن رہی ہے۔ جس وقت وہ تیار ہو جائے گی اُس وقت سواری سے باہر سے بھی قلعہ کا درشن دیکھ سکیں گے۔ اس قلعہ کے اندر جو خندق ہے۔ وہ تین خندقیں بنائی گئی ہیں۔ یعنی خندق دیوار پھر خندق دیوار اور خندق ہے۔ اس لئے اگر کوئی نظام راجیہ میں آوے۔ تو اس کو اور جگہوں کے ساتھ ساتھ بیدر بھی دیکھ لینا چاہیئے ؛

میں بیدر سے ۲ نومبر کو چل کر شام کو حیدرآباد پہنچ گیا۔ یہ سب جانتے ہی ہیں۔ کہ نظام راجیہ کی راجدھانی یہی ہے۔ اس وقت اس میں یا اس کے نزدیک کئی آریہ سماجیں ہیں۔ جن میں سے سکندرآباد اور بلارم کی دو سماجیں چھاؤنی میں ہونے سے انگریزی علاقہ میں مانی جاتی ہیں۔ حیدرآباد کا بڑا آریہ سماج پہلے ریزیڈنسی میں ہونے کی وجہ سے انگریزی علاقہ میں تھا۔ لیکن اب یہ علاقہ نظام راجیہ میں ہی ہو جانے سے اس کا نام سلطان بازار والا آریہ سماج کہلاتا ہے۔ یہ سب سے بڑا اور پرانا سماج ہے۔ سورگیہ پنڈت کیشو راؤ جی ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ اور سورگیہ گیا پرشاد جی وغیرہ اس میں کام کرتے تھے۔ اس سماج کا مندر اپنا ہے۔ جو چھوٹا ہونے پر بھی بنا ہوا مندر ہے۔ اب بھی یہ سماج سب سماجوں سے بڑا ہے۔ اور اصل میں حیدرآباد کی آریہ سماجوں میں مکھیہ مانا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک سماج مہاراج گنج میں بھی ہے۔ جو اچھا کام کر رہا ہے۔ سکندرآباد اور بلارم کی سماجیں بھی اچھی حالت میں ہیں۔ ایک دو سماجیں ساد ھارن حالت میں ہیں ؛

بھاگیہ نگر (حیدرآباد)

حیدرآباد کا پہلا نام بھاگیہ نگر لکھا ہوا ملتا ہے۔ یہ شہر گولکنڈہ کے نزدیک ہی آباد ہوا ہے۔ پہلے راجہ گولکنڈہ میں رہتے تھے۔ اس لئے گولکنڈہ اور حیدرآباد بالکل نزدیک ہونے سے ایک ہی سمجھے جاتے ہیں۔ یہ شہر قطب شاہی والے نوابوں نے آباد کیا تھا۔ اور اس کا نام اوّل بھاگیہ نگر تھا۔ بعد میں حیدرآباد پرسدھ ہوا۔ یہ شہر اچھا ہے۔ آبادی چار لاکھ سے اوپر ہے۔ پہلے سڑکیں تنگ تھیں۔ لیکن اب کئی سڑکیں فراخ ہو چکی ہیں۔ کچھ ہو رہی ہیں۔ امید ہے۔ باقی بھی ہو جائیں گی۔ سڑکیں فراخ ہونے سے سوندریہ بڑھ گیا ہے۔ سڑکیں اندازاً ستر فٹ چوڑی ہوں گی۔ جب سڑکیں فراخ ہوئیں تو کئی مسجدیں۔ قبریں اور مندر بیچ میں آنے ضروری تھے۔ جہاں دوسرے مکان گرا دیئے گئے ہیں۔ وہاں یہ سڑک میں اُسی طرح رہنے دی گئی ہیں۔ جس سے ان کی پرتیشٹھا اور درڑھتا کا پتہ لگتا ہے۔ شہر میں بہت سی چیزیں دیکھنے کے لائق ہیں۔ اُن میں سے میں صرف چند چیزوں کا ہی ذکر کروں گا ؛

تاریخی مقامات :-

گولکنڈہ :- یہ ایک پرانا قلعہ ہے۔ اور اس وقت شہر بھی قلعہ میں ہی آباد تھا۔ قلعہ کا گھیرا خاصہ ہے۔ اس میں ایک پہاڑی ہے۔ جس پر قلعہ کا مکھیہ بھاگ سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت اس میں کچھ پرانے مکانات ہیں۔ جن میں مسجد و مندر دیکھے جاتے ہیں۔ یہ پرانے زمانہ کی یادگار ہیں۔ اب اس میں کوئی خاص چیز نہیں ہے ؛

چار مینار :- یہ شہر میں بنے ہوئے ہیں۔ اور حیدرآباد کی مشہور چیزوں میں چار مینار بھی ہیں۔ عموماً نظام راجیہ کے شہروں میں اس کی نقل کی گئی ہے۔ وہ مینار تو نہیں ہے لیکن ہر ایک قصبہ کے چوک میں ایک مکان ضرور ہے۔ جو چوک پر قبضہ کئے ہوئے ہے۔ اور چوک کو روک کر اس کی خوبصورتی کو بگاڑ رہا ہے۔ مگر حیدرآباد میں یہ مینار خوبصورتی کو بڑھاتے ہیں ؛

چار کمان :- چار مینار کے نزدیک یہ چار محراب ہیں۔ یہاں محراب کو کمان کہتے ہیں۔ یہ محرابیں چار دروازے جانے جاتے ہیں۔ جو تھوڑی تھوڑی دور پر بازار میں بنے ہوئے ہیں ؛

مکہ مسجد :- چار مینار کے نزدیک یہ ایک بڑی عالیشان مسجد ہے۔ آریہ (ہندو) اس کو اردگرد سے دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے گنبدوں کے اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس میں ایک طرف بادشاہوں کی قبریں بھی ہیں ؛

ہائی کورٹ کی عمارت :- ہائی کورٹ کی عمارت۔ کالج کی عمارت اور ہسپتال کی عمارت وغیرہ یہ سب دیکھنے کی چیزیں ہیں۔ ان کے علاوہ آج کل عثمانیہ یونیورسٹی کی عمارت تیار ہو رہی ہے۔ ابھی تک اس کا تھوڑا سا حصّہ بنا ہوا ہے۔ جس دن یونیورسٹی کی کل عمارت تیار ہو گی اُس وقت یہ بھی عمدہ ہو گی۔ یاد رہے۔ حیدرآباد کی عثمانیہ یونیورسٹی اُردو کی یونیورسٹی ہے یعنی اس میں سب مضامین اُردو میں پڑھائے جاتے ہیں ؛

باغ عام :- یہ آج کل بند تھا۔ لیکن اس کا عجائب گھر کا حصّہ دیکھنے کی اجازت نہیں۔ وہاں جا کر دیکھا یہ عجائب گھر ابھی بہت چھوٹا ہے۔ اس میں پرانے ہتھیار ہیں۔ اور کچھ ٹوٹی ہوئی پرانی مورتیاں ہیں۔ اور ان پر بھی جو نام اُردو میں لکھے ہوئے ہیں وہ انگریزی ڈھنگ سے لکھے ہیں۔ اس لئے ہاسیہ سپد ہو گئے ہیں۔ جیسے بدھ کو بدھا۔ شِو کو شِوا۔ اس میں پرانی جگہوں کی تصویریں ہیں جیسے ایلورا۔ اجنتا۔ دولت آباد درگ۔ بیدر۔ گلبرگہ۔ رائے چور۔ ملچا اور وندھ وغیرہ کی تصویریں ہیں۔ اور پرانے نوابوں کی بھی ہیں۔ مگر ان پر نام نہیں دیا ہے۔ اس لئے پتہ نہیں لگتا ہے۔ کہ تصویر کس کی ہے۔ ان میں بھی کچھ تصویروں پر نام لکھے ہیں۔ ان میں مہاراجہ چندو لال کی تصویر ہے۔ جو پنجابیوں کے لئے زیادہ رُچی کر ہے۔ کہ ایک پنجاب کا سپوت دکھن میں آیا۔ اور نظام راجیہ کا وزیر بنا۔ اور مہاراجہ کی اپادھی حاصل کی ؛

حسین ساگر :- یہ تالاب حیدرآباد سے بھی پہلے کا ہے۔ لیکن یہ پتہ نہیں۔ کہ اس کا شروع سے یہی نام ہے۔ یا پہلے کسی اور اسم سے موسوم تھا۔ بعد میں یہ ہوا۔ اس کے علاوہ اور بھی پرانے تالاب ہیں۔ مگر نئے تالابوں نے ان کی وقعت کم کر دی ہے۔ نئے تالاب مشہور ہیں۔ حمایت ساگر موسیٰ ندی کو بند باندھ کر تیار کیا گیا ہے۔ جو شہر سے اندازاً ۱۰ میل ہے۔ گنڈی پیٹ (عثمان ساگر) بھی موسیٰ ندی کو بند باندھ کر بنایا گیا ہے۔ آج کل اس کا پانی شہر میں پینے کے لئے ملتا ہے۔ کہتے ہیں اگر بارش بالکل نہ ہو تو بھی یہ کئی سال پانی پینے کے لئے مہیا کرتا رہے گا۔ موسیٰ اور موسی دو ندیاں اُوپر سے آ کر گولکنڈہ کے پاس مل جاتی ہیں۔ اور پھر حیدرآباد شہر کے بیچ سے گزرتی ہے۔ اس کے دونوں کناروں پر شہر آباد ہیں۔ اور ندی پر پُل بنے ہوئے ہیں۔ ان ہی دونوں کو بند باندھ کر حمایت ساگر اور گنڈی پیٹ تیار کئے گئے ہیں ؛

فلک نما :- یہ نظام کا محل ہے۔ جو کہ خاص بنا ہوا ہے عموماً اس میں خاص خاص مہمان ٹھہرتے ہیں ؛

اس طرح حیدرآباد کی انیک چیزیں قابلِ دید ہیں۔ جو شہر کی شوبھا ہیں۔ اور بازیوں کے دل بہلانے کا سامان ہیں ؛

میں حیدرآباد سے ۷ نومبر کو چل کر شام کو چیتگوپہ آیا ؛

چیتگوپہ آریہ سماج :-

یہ اچھا آریہ سماج ہے۔ یہاں کا مندر بھی کھلا ہے۔ اور آریوں کی تعداد بھی اچھی ہے۔ یہاں آریہ سماج میں اُتساہی نوجوان کام کرتے ہیں۔ یہ وہ سماج ہے۔ جہاں کہ آریہ سماجیوں کو ایک بار ستیہ آگرہ بھی کرنا پڑا تھا۔ کیونکہ وہاں کے کرمچاریوں نے حکم دیا تھا۔ کہ کوئی آریہ سماجی آریہ سماج مندر میں بھی اپدیش نہیں کر سکتا ہے۔ اس ستیہ آگرہ میں کرمچاریوں کو حکم واپس لینا پڑا تھا۔ اس وقت سے آریہ سماج کا پرچار مندر میں ہوتا ہے ؛

آریہ سماج ہمن آباد :-

وہاں سے میں ہمن آباد آیا۔ یہاں کا آریہ سماج ساد ھارن حالت میں ہے۔ اس جگہ ویربھدر کے مندر میں ایک کھمبا ہے۔ جو ہلانے سے ہلتا ہے۔ اور ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے۔ جسے مانک پربھو کی جگہ کہتے ہیں۔ اندازاً ایک صدی پہلے مانک پربھو ہو گئے تھے۔ اُن کے شریر انت کے بعد اُن کی سمادھی بنا کر اُن کے نام پر مندر بنایا گیا ہے۔ یہ مندر اچھا بنا ہوا ہے۔ اور میلہ بھی لگتا ہے۔ ہزاروں لوگ آتے ہیں۔ یہاں کے مہنت مانک پربھو کے بھتیجے ہی ہیں۔ اس علاقہ میں اس طرح کے کئی مندر ہیں۔ جن کو لوگ پوجتے ہیں۔ جیسے ہندوؤں کے ہیں۔ ویسے ہی مسلمانوں کے ہیں۔ ان کے میلے بابا کے نام سے اور اُن کے عرس کے نام سے مشہور ہیں۔ اور دونو قبر پرستی میں مبتلا ہیں ؛

آریہ سماج دھارور :-

وہاں سے مجھے دھارور کے اُتسو پر جانا تھا۔ اس لئے ۱۱ نومبر صبح کو نکل کر ۱۱ نومبر کی رات کو ۲ بجے وہاں پہنچا۔ کچھ راستہ موٹر میں طے کیا۔ تو کچھ ریل گاڑی میں۔ پھر موٹر اور بعد میں بیل گاڑی کے ذریعہ سفر کیا۔ یہ سماج پرانا سماج ہے۔ اس کا یہ ۳۹ واں سالانہ جلسہ تھا۔ سنا ہے۔ یہ سماج ۴۵ برس سے

آکے جگت میں یہ خبر پرسنتا سے پڑھی جائے گی۔ کہ سبھا کا اتہاس چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ اس سبھا کے پاٹھکوں کے سنمکھ آنے تک ڈاکٹر گورودت "کال" چھپ چکے گا۔ اور "لیکھرام کال" چھپنا شروع ہو گیا ہو گا۔ جس جس سماج اور جس جس سنستھا نے ابھی اپنا اتہاس نہیں بھیجا۔ وہ فوراً لکھ کر بھیج دے۔ ورنہ جہاں اتہاس کا یہ حصہ اپورن رہے گا۔ وہاں اس کے عدم اندراج کی انہیں خواہ مخواہ شکایت رہے گی ؛

آج ہم آریہ سماج دوارہ کئے گئے سماجک سدھار پر درشٹی ڈالیں گے۔ سبھا کی استھاپنا رشی دیانند کے نروان کے دو سال بعد ہوئی ہے۔ اُس وقت کے اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ جاتی میں کئی ایسی مجلسی برائیوں کا رواج تھا۔ جنہیں موجودہ نسل بھول چکی ہے۔ نرجلا ایکادشی آج بھی منائی جاتی ہے۔ اس کے متعلق ذکر آیا ہے۔ کہ ایک جگہ اس برت کے دن پشوؤں کو بھوکا رکھا جاتا تھا۔ اس سے مجبور کارکھنے والوں اور رہنے والوں دونوں کو پتہ ہوتا تھا۔ شادی کے موقع پر طوائف کے ناچ کے خلاف جابجا آواز اُٹھائی جا رہی ہے۔ آریہ سماجی اپنی شادیوں میں ہجنوں کے گائے جانے کا رواج جاری کر رہے تھے۔ جو ایسا کرتا تھا۔ اُس کی تعریف کی جاتی تھی۔ اور اخباروں میں ان اصلاح کی خبریں شائع ہوتی تھیں۔ شادی کی رسوم کی اصلاح کا ذکر نہایت دلچسپ ہے۔ سلطان پور لودھی میں کرپا رام کی لڑکی کی شادی ہوئی۔ سناتنیوں نے مشہور کیا۔ کہ آریہ سماجی تو دو مال بدل کر وواہ کر لیتے ہیں۔ ان کی شادی میں نہ کوئی منتر پڑھا جاتا ہے۔ اور نہ کوئی اور شاستروکت رسم ادا کی جاتی ہے۔ لالہ منشی رام نے پنڈت جی کو سنسکار ودھی کھائی تب انہیں تسلی ہوئی۔ لیکن پھر ایک شرابی براہمن چند آوارہ گرد لڑکوں کو لئے کرپا رام کے دروازے پر آ کھڑا ہوا۔ اور واہی تباہی بکنے لگا۔ براہمن کے جسم پر فقط لنگوٹ تھا۔ پولیس کو خبر کی گئی۔ لیکن اُس نے کبھی دست اندازی سے انکار کر دیا۔ براہمن دیوتا ہیں۔ اور کرپا رام کی ماں نے دقت پیدا کر دی۔ ہم یہ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ کرپا رام کی لڑکی نے نوگرہ پوجا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس کی بات دریکھنے والوں کو ماننی پڑی۔ کرپا رام شادی میں شامل نہ ہو سکے ؛

کٹک سے مہاشہ دھنپت رائے پنڈت گنگا رام کو منظفر گڑھ میں خبر دیتے ہیں۔ کہ اُن کی لڑکیوں کے لئے وروں کی ضرورت ہے۔ اس میں وہ جات پات کی پرواہ نہ کریں گے۔ دوسری طرف اخباروں میں لیکھ نکل رہے ہیں۔ کہ ابھی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اتہاس

(مسلسلہ)

مجلسی رواجات کی اصلاح

(لیکھک منتری پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے۔ لاہور)

جات پات توڑنے کا وقت نہیں آیا۔ کہیں اصلاح کی تیزی سے سوسائٹی کا ڈھانچہ ہی ڈھیلا نہ ہو جائے ؛

ادھر یہ اصلاح چل رہی ہے۔ ادھر اخبارات میں اشتہارات نکل رہے ہیں۔ کہ ۱۱ برس کے لڑکے کے لئے کنیا اور چھ برس کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ وواہ "ویدک ریتی" سے ہو گا۔ سولہ اور پچیس برس کی شادی کے بغیر آریہ سبھاسد نہ ہو سکنے کا پرستاو سب سے پہلے جالندھر سماج نے پاس کیا ہے۔ جات پات توڑ کر دو پرسدھ شادیاں ہوئی ہیں۔ ایک تو بال ودھوا سومترا کا ڈاکٹر گورودت سے وواہ ہے۔ دوسرا لالہ منشی رام کی لڑکی امرت کلا کا ڈاکٹر سکھدیو سے وواہ ہے۔ دونوں وواہ لالہ منشی رام کے پربندھ سے ہوئے ہیں۔ اور ان پر اخباروں میں لے دے کی گئی ہے۔ آگے چل کر ان ہی ڈاکٹر گورودت کے لڑکے کی شادی پنڈت پورنانند کی لڑکی سے ہوئی ہے۔ یہ دونوں ودھوا جات پات توڑ کر کئے گئے۔ وواہوں کی سنتان تھے ؛

آریوں میں ودھوا وواہ بہت جلد شروع ہوا ہے۔ اخباروں میں اسے نیوگ کہا گیا ہے۔ اس کا عام رواج تو اب تک بھی نہیں ہو سکا۔ لیکن خال خال واقعات کا ذکر "گورودت کال" میں ہی ملتا ہے۔ آہستہ آہستہ اس رواج میں ترقی ہوئی ہے ؛

شادی کے موقع پر سیاپے کی پرواہ نہ کرنے اور دیگر ضمنی اصلاحات پر منشی رام کال تک زور دیا جا رہا ہے۔ شادی کے علاوہ ایک اور موقع جس پر اصلاح کی ضرورت ہے۔ وہ انتیشٹی ہے۔ کپور تھلہ میں گوبند سہائے کی ماں کا سنسکار ویدک ریتی سے ہونے کا نتیجہ کیا گیا ہے۔ جالندھر کے سبھاسد بھی وہاں پہنچے۔ وہاں سامگری ملنی کٹھن ہو گئی۔ کسی ہندو کی دوکان سے ارتھی تک کا سامان نہ مل سکا۔ آخر مسلمانوں سے سبھی اسباب خرید کیا گیا۔ اور رسم ادا ہوئی +

پنڈت گورودت نے اپنے پتا کے دیہانت پر سر منڈانے سے انکار کر دیا۔ اُن کی مخالفت ہوئی۔ ڈاکٹر پرمانند نے ایسے موقع پر سر منڈایا۔ یہ واقع ۱۹۰۰ء سے پہلے کا ہے۔ اسی سے "سر منی" سبھا کی بنیاد رکھی۔ پیچھے اس سبھا کا نام شرومنی سبھا ہوا۔ یہ "سرمنی" کا سنسکرت سنسکرن تھا +

"سرمنی" سبھا ڈاکٹر چرنجیو کی کیرتی تھی۔ پنڈت گورودت کے وقت میں ہی آریہ سماج میں ایک ایسا دل پیدا ہو گیا تھا۔ جو سوسائٹی میں فوری انقلاب لانا چاہتا تھا۔ ان نوجوانوں کی خواہش یہ تھی۔ کہ آریہ سبھاسد فقط وہی لوگ ہوں۔ جو رشی دیانند کے ایک ایک اکشر کو عملی جامہ پہنائیں۔ انہیں شادی میں کسی ادیدک رسم کو داخل نہیں ہونے دینا چاہئے۔ جات پات کا بندھن اُٹھا دینا چاہئے۔ عورتوں کو بغیر پردہ کے مردوں کی ہر ایک سرگرمی میں شامل ہونا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے کئی مواقع پر سمیلن و جلسہ میں وہ جگہیں جو پردہ کے لئے الگ ہوتی تھیں۔ گم کر دیں۔ منتظمین کو پریشان ہونا پڑا۔ لیکن عارضی طور پر سدھار ہو گیا۔ چونکہ سر منڈانے کے متعلق یہ وہم تھا۔ کہ یہ ماتم کی نشانی ہے۔ شرومنی سبھا والوں نے اپنی سبھا کی دیکھشا کا اسے انگ بنا دیا۔ مجلسی اصلاح کے معاملہ میں یہ لوگ انتہا پسند تھے۔ ڈاکٹر چرنجیو بڑودہ گئے۔ تو وہاں ڈھیڈوں کی شدھی کی۔ یہ ۱۸۹۸ء کی رہتیوں کی شدھی سے پہلے کا واقعہ ہے۔ یہ شدھی خواہ ابتدائی تھی۔ لیکن تھی مکمل۔ ڈھیڈوں کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ اور اپنی اپنی برادری میں اس طرح جذب کیا گیا۔ کہ بہت جلد اس قوم کی عورتیں اور مرد دیگر آریوں میں رل مل گئے۔ ایک ودوی کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کے سٹاف پر آ گئی۔ بعض کے وواہ اونچی ذاتوں کے آریوں سے ہو گئے۔ دلت ادھار کا ذکر ہم پیچھے کریں گے۔ اس وقت شرومنی سبھا کے ضمن میں یہ مختصر سنکیت آ گیا ہے ؛

ڈاکٹر چرنجیو کا پہلا نام چرنجی لال تھا۔ شرومنی سبھا نے ہی ان کا سر منڈا کر نیا نام کرن کیا۔ مہاشہ نرنگ رائے دھرم ویر جو اس وقت بلاہور کے پرسدھ ڈاکٹر ہیں۔ رادھا کرشن کا نام نکش بیر ہوا۔ لبھو رام کا دھابیر۔ یہ سب سجن ولایت چلے گئے۔ اُن کے ساتھ شرومنی سبھا بھی منحل ہو گئی۔ اس سبھا کا استھان آریہ بھراتری سبھا نے لیا۔ جس کے جنرل سکریٹری ماسٹر رام داس اور درتمان پروفیسر رام دیو تھے۔ پنڈت پورنانند اس کے سرگرم ممبر تھے۔ انہوں نے دوسرا وواہ کر لیا۔ یہ وواہ ودھوا سے کیا گیا تھا۔ لیکن بھدانت کی درشٹی سے اسے غیر موزوں قرار دیا گیا۔ آخر یہ سبھا بھی رد گئی۔ یہ سبھائیں اب نہیں ہیں۔ لیکن اُن کے اثرات باقی ہیں +

رشی دیانند کے نروان کے پشچات ہی ڈی اے وی سکول کھول دیا گیا۔ برہمچریہ کا ادھار اس کے ادیشوں میں تھا۔ پہلے پہل اس سکول کے بورڈنگ ہاؤس کا یہ نیم بنایا گیا۔ کہ اس میں شادی شدہ لڑکے لے تو لئے جائیں گے۔ لیکن اگر کوئی لڑکا بورڈر ہو جانے کے بعد شادی کرے گا۔ تو اُسے خارج کر دیا جائے گا۔ بعد میں فقط بورڈنگ ہاؤس ہی نہیں۔ سکول میں بھی شادی شدہ لڑکوں کے داخلہ کی ممانعت ہو گئی۔ اور اب ایف۔ اے تک یہ ممانعت چلتی ہے +

گورو کل میں شادی شدگان کے داخل ہونے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ وہاں سے ڈگری حاصل کر کے بھی کوئی سناتک ۲۴ برس کی عمر سے پہلے وواہ نہیں کر سکتا۔ شادی تو شادی۔ وہاں کے ودیارتھیوں کو واگ دان کی بھی اجازت نہیں ہے۔ یہ اور بات ہے۔ کہ چوری چھپے کچھ ایسے واگ دان ہو گئے ہیں۔ گورو کل کی استھاپنا سنہ ۱۹۰۲ء میں ہوئی ؛

کنیاؤں میں برہمچریہ کا پرچار کنیا مہا ودیالیہ نے کیا ہے۔ اس کی نیو سنہ ۱۸۹۰ء میں شروع۔ کنیا گورو کل پیچھے قائم ہوا۔ وہ اس سدھار میں سہائک ہوا ہے۔ کنیاؤں کو زیورات کا تیاگ اور ہر سنکٹ سیدھا چل سکنا تک مہا ودیالیہ ہی نے سکھایا۔ آریہ سماج کی باقی پاٹھشالاؤں نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق ان اصلاحات میں سہایتا دی۔ کنیا مہا ودیالیہ کی اس سپرٹ کو صوبہ میں لے جانے کا کریڈٹ ان پاٹھشالاؤں کو ہے +

پہلے وواہوں پر گندے گیت گائے جاتے تھے۔ پچھڑے ہوئے مقامات میں اب تک بھی ان کا رواج ہے۔ ان کی جگہ شستہ اور مہذب سٹھنیوں کو رواج دیا گیا۔ مائی بھگونتی کو رشی سے اپدیش پراپت کرنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا تھا۔ عورتوں کی اصلاح میں سب کی پیشرو وہی ہیں۔ پہلے پہل شستہ سٹھنیاں انہوں نے بنائیں +

بالکوں اور بالکاؤں کی شکھشا تعلیم دلت ادھار سماج سدھار کا انگ ہیں۔ ان کا ذکر...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کیا ویدوں میں سیمٹک جاتیوں اور آریوں کی کسی جنگِ عظیم کا ذکر ہے؟

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری۔ حال وارد پرتاب گڑھ)

ڈاکٹر پران ناتھ سنتک گورو کل حال پروفیسر ہندو یونیورسٹی بنارس نے ایک طویل سلسلۂ مضامین "السٹریٹڈ ویکلی" میں ماہ جولائی سے شروع کر رکھا ہے۔ جو کہ اب تک جاری ہے۔ آپ اس میں یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ نہ تو وید الیشوری گیان کے پستک ہیں۔ نہ یہ بھارت کے دھرم گرنتھ ہیں۔ بلکہ ایک ہزار برس عیسا سے پہلے مصر اور بابل میں لکھے گئے۔ اور ان میں وہاں کے راجاؤں کی جنگ اور حالات کا ذکر ہے۔ آپ نے ۱۲ جولائی کے مضمون میں رگوید منڈل اول کے سوکت ۱۳۳ کے منترا سے ۷ تک نقل کر کے ان میں آریوں اور سیمیٹک اقوام کے درمیان جنگ عظیم کا ذکر کیا ہے۔ میں نے ان کا سوامی دیانند کے رگوید بھاشیہ منڈل اور سائن آچاریہ کے وید بھاشیہ دیکھے۔ کسی بھاشیہ کار نے ایسا اوٹ پٹانگ ترجمہ نہیں کیا۔ جیسا ڈاکٹر پران ناتھ نے کیا ہے عام لوگوں میں اس کے لیکھوں پر بہت ہلچل مچی ہے۔ بنارس اور الہ آباد وغیرہ شہروں میں ان کے مضامین پر بہت کھلبلی مچ رہی ہے۔ میں ناظرین کے سامنے ہر چہار ترجمے پیش کرتا ہوں۔ جن سے پتہ لگے گا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کس طرح غیر ممالک کی پبلک کو دھوکہ دے کر وید سے متنفر کر رہے ہیں۔ اور بھارت کی عزت پر بھی کیسا مہلک اثر پڑ رہا ہے!

ا۔ ڈاکٹر پران ناتھ کا ترجمہ سوکت مذکورہ (منتر اول) میں اونچی اور نیچی دونوں زمینوں کو صاف کرتا ہوں۔ اور ان کی حفاظت کرتا ہوں۔ جو صداقت کے مخالف ہیں۔ میں انہیں برباد کرتا ہوں۔ اور اراضیات کو بادشاہوں سے صاف کرتا ہوں۔ سیلو بنین جہاں کہیں ہوں۔ مارے جائیں۔ ہمارے دشمن ... (नि पुंस) جہاں کہیں ہوں منتشر کئے جائیں۔

۲۔ بیبلینیا کا محافظ شیر پہاڑوں میں رہنے والا جو پیاس کا راجہ ہے۔

۳۔ ارک کے تمام علاقہ کو برباد کرے۔ جو چالڈیا کی پھیمو فرقہ کا سردار ہے۔ فی پر کے آرمینیا دیش میں رہتا ہے۔ جو بابل سلطنت کا ایک جزو ہے۔

۴۔ اس کے ۱۵۰۰ تیراندازوں نے پانی کو روک دیا ہے۔ اس میں تمہاری قسمت کا دارومدار ہے مکرمیح کے بیٹوں میں تمہاری قسمت کا انحصار ہے۔

۵۔ سیمیٹک تیر اندازوں کو جو پانی کو اپنے تصرف میں لا رہے ہیں۔ جو پشاچ قوم سے سمبندھ رکھتے ہیں۔ اے اندر! انہیں جڑ سے اکھیڑ دے۔ اور تمام محافظوں کو بڑھا دے۔

۶۔ اے اول طاقتور اندر! ہماری درخواست سن۔ ہمارا اور ہماری اونچی و پست اراضیات کا خیال کر۔ پہاڑی لوگ بڑے خطرناک ہیں۔ نیا کا شریف سردار یہاں ایک سرزمین کے ساتھ لڑنے والے خوفناک ہیں۔ جو کہ ارک کے پانی کو خراب کرتے ہیں۔ ان کے مارنے والا ہے۔ ۱۲ بہادر آدمی اس کے ہمرکاب ہیں۔

۷۔ وہ تیر اندازوں کے بڑے سپہ سالار کے پاس جاتا ہے۔ تیر اندازوں نے اس کے ہمراہ چل کر دیوتاؤں کے دشمن کو ...... وہ تیر انداز ٹھیک انصاف کرتا ہے۔ اچھے تیز رفتار تیر اندازوں سے محصور وہ تیر انداز اندر کو آب پاشی والی زمین اور نفری نذر کرتا ہے۔

یہ ہے سات منتروں کا ترجمہ جو ڈاکٹر صاحب نے اخبار میں شائع کیا ہے۔ وید منتروں کے پڑھنے سے پتہ لگے گا۔ کہ ان سات منتروں میں کہیں بھی سوسا۔ بابل۔ پیاوس۔ ارک۔ چالڈیا اور ساول وغیرہ اسم نکرہ نہیں آئے۔ نہ معلوم ڈاکٹر صاحب نے کہاں سے یہ شبد نکال لئے۔ اب اس پر میں پہلے سائن کا بھاشیہ پیش کرتا ہوں۔ سائن کے سنسکرت بھاشیہ کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ا۔ اے اندر! یگیہ کے بل کے کارن ہی ہم پرتھوی اور آکاش کو پوتر کرتے ہیں۔ اندر کو نہ ماننے والے بلوان دشٹ اور راکھشسوں کو یگیہ کے کارن ہی جلا سکتے ہیں۔ ہمارے شترؤوں کا ناش ہوا ہے۔ جو شمشان میں مرے پڑے ہیں۔ اور پاتال لوک میں پہنچا دئے گئے ہیں۔

۲۔ ہے اندر! ہمارے اوپر چاروں طرف سے حملہ کرنے والے راکھشسوں کا سر کچل دو۔ ان کو اپنے پرچنڈ اور ارادت ہاتھی کے پاؤں کے ذریعہ کچل ڈالئے۔ یعنی جگت وہاپی پاؤں دوارہ ٹکڑے ٹکڑے کیجئے۔

۳۔ ہے اندر! راکھشسوں کی فوج کو کچل دو۔ انہیں شمشان بھومی میں پھینک دو۔ یا اندھکار سے بھرے ہوئے استھان میں رکھ دو۔

۴۔ ہے اندر! آپ تین گروہ پچاس پچاس آدمیوں کے ناش کر چکے ہو۔ ایسے کام کو آپ کچھ نہیں سمجھتے۔ پھر بھی ہم اسے بڑے مہتو کا کام سمجھتے ہیں۔

۵۔ ہے اندر! زرد رنگ کے خوفناک صورت اور بڑے زور سے چلانے والے پشاچوں کو کچل کر مار دیجئے۔ اور راس پشاچ کے ساتھ دیگر راکھشسوں کا بھی ناش کیجئے۔

۶۔ ہے اندر! بڑے اندھکار کا ناش کیجئے ...

ہے بجلی کی ورشا کرنے والے اور بجر دھارن کرنے والے اندر! آپ کے تیز و تند کے سبب سے ڈر کے مارے زمین و آسمان بھی دکھی نظر آتے ہیں آپ اپنے شستر استر بالکل تیار رکھتے ہو۔ آپ ہر جگہ ان شستروں کے ساتھ ہی سنہار کرتے ہو۔ آپ منانت سوبھاؤ اور سچی پرشوں کو بالکل دکھ نہیں دیتے ہو۔ آپ اکیس سیوکوں کو اپنے ہمرکاب رکھتے ہو۔

۷۔ ہے اندر! سوم یگیہ کرنے والے کو ہی آپ دھن دیتے ہو۔ سوم رس کرنے والے بھگت ہی صرف دشمنوں کو جیت سکتے ہیں۔ اور وہی اپنے ادھیکار میں رکھ سکتے ہیں۔ وہ سینکڑوں فتوحات حاصل کرتے ہیں۔ ایسے بھگت کو اندر دھن اور سکھ دیتا ہے۔ اس لئے سوم یاگ بار بار یگیہ کرنے کی خواہش کرتا ہے۔

سائن کا ترجمہ بھی اگرچہ معقول نہیں ہے۔ مگر کم سے کم اس میں کسی راجہ یا شہر یا جنگ کا ذکر نہیں پایا جاتا۔ اس نے تمام منتروں کو اندر کے راکھشسوں کو ناش کرنے اور سوم رس کی خوبیوں پر گھٹایا ہے۔

سوامی دیانند کا بھاشیہ

ا۔ اے منشیو! جیسے میں پرتھوی اور آکاش کو پاک کرتا ہوں۔ اور مخالفت (بغاوت) کرنے والوں کو جلاتا ہوں۔ جہاں بل روپ سہائک کو پراپت کر سب طرف سے مرے ہوئے اکھنڈ سوبھاؤ سے رہت دشمن جیسے ہوں۔ وہاں میں کوشش کرتا ہوں۔ ویسے تم بھی آچرن کرو۔

(مدعا) اس منتر میں سب انسانوں کو یہ کوشش کرنے کا اپدیش ہے۔ کہ جس سنتیہ ودیا سے راجیہ کی ترقی۔ پوترتا اور دشمنوں کا ناش ہو۔ اور امن و غیر مخالفانہ سدھا نت ہو۔

۲۔ اے بادل کی طرح موجود بہادر! تو سب طرح سے قابل تعریف طاقت حاصل کر کے بہت ہانی پہنچانے والے مار دھاڑ کرنے والے افواج کو جیسے چوتھے بھاگ سے پسپا ہوئے دشمنوں سے چوتھے بھاگ سے وہ اپنے پاؤں سے دبا کر دشمنوں کے سروں کو کچل دو۔

(اصل مدعا جو اپنے بل کی ترقی کو دشمنوں کی طاقت کو منتشر کر کے ان کو پاؤں تلے دبا) ... راجہ گدی کے قابل ہوتا ہے۔

۳۔ ہے راجن! جو دکھ پہنچانے والا اور جس میں بل کیفیت الشان ہے۔ اس کے سمان دکھ پہنچانے والے گڑھے والے مقامات میں ایسے موذی فوجوں کو منتشر کرو۔

(مدعا) شجاع لوگوں کو چاہئے۔ کہ دشمنوں کی فوج کو غاروں میں مار کر پھینک دیں۔

۴۔ اے طاقتور راجن! دشمنوں کی فوج کے بیچ میں پچاس افواج کو ہر چہار طرف سے آمد و رفت کے دروازوں سے دور پہنچاؤ۔ ان افواج پہنچانا اپنے دن کے سمان آچرن کرتا ہے۔ یعنی کثیر التعداد مخالفوں کی فوج کو زک دینا اپنے دل کو شانت کرنا ہے۔

(مدعا) انسانوں کو چاہئے کہ ایسا بل بڑھائیں کہ جس سے ایک ہی جیو ۵۰ دشمنوں کو جیتے۔ اور اپنے بل کی رکھشا کرے۔

۵۔ ہے اندر! دشمنوں کو مغلوب کرنے والے راجہ۔ آپ زرد رنگ والے دشمنوں کو اچھی طرح ڈھونڈو۔ اور دشمنوں کو خارج کرو۔

(مدعا) راجہ پرشوں کو چاہئے کہ دشٹوں کو جڑ سے اکھیڑ کر سب سجنوں کو امن، شانتی اور بے خوفی دیویں۔

۶۔ ہے قابل تعریف بادل روشن سورج کے سمان ورتمان اُتم گنوں سے بھرپور آپ نیچ اور فریبی آدمیوں کو مارو۔ ہم لوگوں کا دھیان کرو۔ یعنی ہمارے لئے انصاف کرو۔ اور سر سبز اراضیات کی حفاظت کرو۔ اور قابل تعریف پربندھوں والے آپ ہی پرکاشت ہونے کے سمان سینا کو پرکاش کرو۔ اور ... سے دشمنوں کو ڈھونڈو۔ ہے شور ویر پرش! آپ بلوان پرشوں کے نہ مارنے والے اور تیز طبع بلوان پرشوں کے ذریعہ زبردست مخالفوں کے مارنے کا علاج کرو۔ آپ اکیس ودوانوں کے ساتھ ہی برتاؤ رکھو۔ اے نہ پرنیت ہونے والے گو گرو دھ دچار دشٹوں کو مارنے والے آپ سب بدار رکھشوں سے پرجت ہو۔

(بھاوارتھ) دھارمک پرشوں کو سفلہ پن کو دور کرنے اور اُتمتا کا پرچار کر کے پرشنشک بل کی اُنتی کے لئے شور ویر پرشوں نے رعایا کی حفاظت کرو۔ دس پران۔ دس اندریاں اور ایک جیو کے سمان پرشارتھ کر کے ہمیشہ بدار رکھشوں کی ترقی حاصل کرنے کے قابل ہے۔

۷۔ جو سکھ دینے والے بدار رکھشوں کا سہارا لئے ہوئے پرش کو دھن دیتا ہے۔ وہ بدار رکھشوں کے سار کو پرگٹ کرتا ہوا ہزاروں ودوانوں کے مخالفوں کو بکھیر ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

حضرت محمد صاحب اور ویدمقدس کے اصول

ذیل میں وہ لیکچر درج کیا جاتا ہے۔ جو پنڈت گیان اندر دیو صوفی مولوی فاضل اپدیشک دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور نے بتاریخ ۲۱ و ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء مندر آریہ سماج کرنال میں دیا:۔ (ایڈیٹر)

پرنشچت اتہاس کی گھٹنا ہے۔ کہ قدیم عرب نواسی ویدک دھرم کے انویائی (پیروکار) اور آرین تہذیب کے بھگت تھے۔ بہت ہی قدیم زمانہ میں ازوقات آج سے تقریباً چار ہزار برس پہلے عربوں میں وید کا گیان اسی پرکار موجود تھا جیسا کہ بھارت ورش میں ہے۔

عرب کی پراچین کویتاؤں (شاعری) میں جو تقریباً ۴ ہزار برس کی پرانی ہیں۔ ان میں صاف طور پر ویدوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ یہ ایک سوتنتر اور وسیع مضمون ہے۔ جس پر میں پھر کبھی لکھوں گا۔ اس وقت مجھکو صرف اتنا بتلانا ہے۔ کہ عرب کے لوگ آریہ سنسکرتی اور آرین تہذیب کے بھگت تھے۔ عرب کا بھی اسی طرح زوال اور تنزل ہوا ہے۔ جیسا کہ بھارت ورش کا۔ اتہاس سے ہم کو پتہ چلتا ہے۔ کہ سمے سمے پر پرتیک مت اور فرقہ کا جس کی اُتپتی بھارت ورش میں ہوئی۔ ان کا پرچار عرب میں بھی ہوا۔ بدھ۔ ویشنو اور وام مارگ ان ساری سمپرادائیوں کا عرب میں یکے بعد دیگرے پرچار ہوا۔ جو عرب کے پراچین شلا لیکھوں اور پتھروں سے سدّھ ہوتا ہے۔

حضرت محمد صاحب کے جنم کال سے تقریباً ۲۰۰ برس پہلے عرب میں وام مارگ کا پرچار ہو چکا تھا۔ اور وہ لوگ مانس۔ مدرا اور بھوگ ولاس وغیرہ کو سورگ پراپتی کا پردھان سادھن اسی طرح ماننے لگ گئے تھے: جس طرح کہ بھارت ورش کے وامی لوگ مانتے تھے۔ حضرت محمد صاحب کے ابتدائی زمانہ میں انہی وچاروں کا سرودتر پرچار تھا۔ جو اس زمانہ کی کویتاؤں سے بخوبی جانا جاتا ہے۔ سری دیوی دیوتاؤں کی اُپاسنا بڑے زوروں پر چلت تھی۔ پشو بلی اور مدرا ان کی پوجا کی بڑی سامگری تھی۔ اور بھوگ ولاس وغیرہ دُراچاروں کو سورگ کا دروازہ سمجھتے تھے۔

ایسے وقت میں جبکہ عرب کا مانسک پتن (اخلاقی زوال) اپنی آخری حد تک پہنچا ہوا تھا۔ حضرت محمد صاحب کا جنم ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ بچپن ہی سے حضرت صاحب کے وچار بڑے شدھ اور پوتر تھے۔ نہ انہوں نے کبھی مدرا پان کیا۔ اور نہ دیوی دیوتاؤں کی پوجا کی۔ نہ کبھی اس پرکار کے دُرگنوں میں جو دھارمک سادھن کی شکل میں سب جگہ مروّج تھے۔ لپت یا شامل ہوئے:۔

اب یہ پرشن پیدا ہوتا ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب کو جو دھارمک تعلیم ملی۔ اور جس کا انہوں نے بعد میں پرچار کیا۔ وہ کس ذریعہ سے ملی۔ اور کب انہوں نے اس کو پراپت کیا؟ مسلمانوں کا وشواس ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب نے ۴۰ سال کی آیو تک ایک سادھارن انسان کی طرح اپنا جیون بسر کیا۔ موجودہ اسلامی وچاروں کا چالیس برس تک ان کو کوئی پتہ یا علم نہیں تھا۔ جب چالیس برس کے ہوئے۔ تب خدا نے ان کو پیغمبری کے عہدہ پر سرفراز فرمایا۔ اور الہام کا سلسلہ شروع کیا:۔

اس کے متعلق قرآن مجید میں ایک آیت آتی ہے۔ "ووجدک ضالا فھدیٰ" (سورۃ والضحیٰ پارہ ۳۰)

ترجمہ:۔ "اور پایا تجھ کو بھٹکتا ہوا پھر راہ بتلائی یعنی تم کو گمراہ پایا پھر ہدایت دی" +

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مختلف مفسروں نے جو جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ وہ بہت ہی عجیب و غریب ہیں۔ ان میں سے ایک خاص بھاشیہ کار (مفسر) کی تفسیر یہاں نقل کرتے ہیں:۔

"اعلم بعض الناس ذھب الی انہ کان کافرا اول الامر ثم ہداہ اللّٰہ وجعلہ نبیاً وقال الکلبی ووجدک ضالاً یعنی کافراً فی قوم ضلال فھداک توحید وقال السدی کان علی دین قومہ اربعین سنۃ" +

(تفسیر کبیر جلد ہشتم سورۃ والضحیٰ صفحہ ۴۴۲ مطبوعہ مصر)

ترجمہ:۔ یعنی جان تو کہ تم لوگ اس بات کو کم عالموں کا یہ خیال ہے۔ کہ وہ (محمد صاحب) تھے...... پیغمبر ہونے سے پہلے۔ پھر اللہ نے ان کو ہدایت دی۔ اور نبی بنایا۔ اور امام کلبی کہتے ہیں کہ "ووجدک ضالا" (جو قرآن میں آیا ہے) یعنی...... تھے۔ قوم گمراہ میں سے۔ پھر اللہ نے ان کو توحید کی طرف ہدایت کی۔ اور امام سدی کہتے ہیں۔ (کہ قرآن کی اس آیت کا مطلب یہ ہے) کہ وہ ۴۰ برس تک اپنی قوم کے دین پر رہے۔ اس کے علاوہ شرح مواقف (نولکشوری صفحہ ۶۹۷) میں بھی اسی طرح کی رائے ظاہر کی ہے اور اس کا جواب بھی دیا ہے۔ یعنی "ووجدک ضالا ولاشک ان ضالا عاص الاجواب انہ قبل النبوۃ" (یعنی قرآن میں جو آیا ہے۔ کہ) "ووجدک ضالا" اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ وہ (حضرت محمد صاحب) گمراہ تھے۔ (مگر) اس کا جواب یہ ہے۔ کہ نبی کی یہ گمراہی قبل از نبوت تھی"

مفسرین کی مندرجہ بالا رایوں کو دیکھ کر ہمیں بڑا تعجب ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت محمد صاحب کو گمراہ یا...... وغیرہ کیونکر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ نادان دوست اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ...... کی جو شرائط ہیں۔ وہ حضرت محمد صاحب میں کبھی موجود نہ تھیں۔ نہ کبھی انہوں نے بت پرستی کی۔ اور نہ شراب پی۔ نہ اور طرح کی کسی برائی یا عیوب میں جو اس زمانہ کے عربوں میں پائے جاتے تھے۔ کبھی شریک ہوئے۔ پھر ان کو کیسے گمراہ یا...... کہا جاسکتا ہے؟ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ۴۰ سال تک حضرت محمد صاحب تحقیق اور تفتیش۔ تزکیہ نفس (آتم شدھی) وغیرہ کاموں میں لگے رہے۔ جب ۴۰ برس کے بعد ان کو پورا وشواس (یقین) ہو گیا کہ میری قوم سیدھے راستہ پر نہیں چلتی ہے۔ اور ان کو سنتیہ گیان پراپت ہو گیا۔ تب انہوں نے پرچار کا کام شروع کیا۔ اس لئے میں بڑے زوردار شبدوں میں ان مفسروں کی تردید کرتا ہوں۔ اور اپنا دلی وشواس ظاہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت محمد صاحب بقول مذکورہ مفسرین کبھی بھی گمراہ یا...... نہ تھے:۔

اب یہاں پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب نے کن خیالات اور اصولوں کا پرچار کیا؟ اور اپنی قوم کو کس ستیہ دھرم کی طرف دعوت دی؟ جو لوگ حضرت صاحب کے خیالات کے متعلق کچھ سوچتے یا وچارتے رہتے ہیں ان کو اس بات پر بھی دھیان دینا چاہئے۔ کہ حضرت صاحب کے پرچار کا زمانہ دو ۲ حصوں میں تقسیم ہوا ہوا ہے۔ ۴۰ سال کی عمر سے ۶۳ سال کی عمر تک۔ انہوں نے تبلیغ (پرچار) کا کام کیا۔ کل ۲۳ سال ہوتے ہیں۔ اس میں شروع کے تیرہ سال یعنی ۴۰ سے ۵۳ سال تک مکہ میں کام کیا۔ پھر ۵۳ سے ۶۳ سال کی عمر تک یعنی دس برس تک مدینہ میں تبلیغ کا کام کرتے رہے۔ ان دونوں جگہوں کے وچاروں میں کچھ تھوڑا سا فرق دکھلائی دیتا ہے۔ اور ہونا بھی چاہئے۔ کیونکہ مختلف حالات ظرف (موقع) کے بدلنے سے طریقہ کام میں بھی تبدیلی کا ہونا ممکن ہے۔ جیسا موقع ہو۔ جیسے لوگ ہوں۔ ان میں اسی طرح کام کرنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے بھی موقع اور ضرورت کو دیکھ کر کام کیا۔ مکہ اور مدینہ کے باشندے آریہ سنسکرتی کے انویائی اور ہندو خیالات کے ماننے والے تھے۔ جن کا تعلق وام مارگ سے تھا۔ اور مدینہ کے باشندے سیمیٹک سنسکرتی۔ عیسائی اور یہودی مذاہب کے ماننے والے تھے۔ ان کا مکہ کے مذہب اور ہندو مذہب سے کوئی تعلق نہ تھا۔ بلکہ آپس میں ایک طرح کی مخالفت تھی۔ ان وجوہات سے مکہ اور مدینہ کی زندگی اور طریقہ کار میں فرق نظر آتا ہے:۔

مگر ایک اور بات کہ ہم یہاں طے کر لینا چاہتے ہیں۔ وہ یہ کہ آج کل ہمارے مسلمان بھائی حضرت محمد صاحب کو پیغمبر اور خدا کا فرستادہ مانتے ہیں۔ جب پوچھو کہ اس کا کیا ثبوت ہے؟ تو بڑے زور سے کہا جاتا ہے۔ کہ پیغمبر ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنی زندگی میں عجیب و غریب معجزات دکھلائے۔ جو کسی انسان سے ممکن نہیں۔ معجزات کی ایک لمبی چوڑی فہرست پیش کی جاتی ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ وہ آسمان پر اُڑ کر گئے۔ اور ساتوں آسمان طے کرنے کے بعد عرش تک پہنچے۔ پھر خدا سے بات چیت ہوئی۔ اور یہ تمام سفر جو اسکھوں (لاکھوں) میلوں سے بھی زیادہ ہے۔ ایک یا دو سیکنڈ میں طے ہو گیا۔ اور کوئی کہتا ہے۔ کہ ایک انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے کر دئے۔ کہیں مُردوں کا زندہ کر دینا بتلایا جاتا ہے۔ کبھی جگہ اَست ہوئے سورج کو دوبارہ پچھم سے ہی نکال دینا لکھا ہوا ہے۔ ان تمام چمتکاروں کا حال پڑھ کر مجھے فارسی کی ایک کہاوت یاد آتی ہے۔ کہ:۔

"پیراں نمے پرند و مریداں مے پرانند" یعنی گورو لوگ نہیں اُڑتے۔ بلکہ چیلے گوروؤں کو اُڑایا کرتے ہیں۔ یہی حال حضرت محمد صاحب کے ساتھ بھی ہوا۔ آج ان کو خدا کا پیارا۔ خدا کا منظور اور خدا کا محبوب مانا جاتا ہے۔ ان کو انسان تو کہتے ہیں۔ مگر ایسا انسان کہ ان جیسا کوئی دوسرا نہ کبھی ہوا ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ یہ ساری باتیں "مدعی سست اور گواہ چست" کے مطابق زبردستی ان کے سر پر منڈھی جاتی ہیں:۔

جب ہم قرآن شریف پر وچار کرتے ہیں۔ تو ہم کو ان خیالات کی تردید ہی ملتی ہے۔ کیونکہ قرآن میں ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ ایک دن حضرت محمد صاحب کے پاس مکہ شہر کے بڑے بڑے سردار، پجاری اور عالم لوگ آ گئے۔ اور یہ وہ لوگ تھے۔ جن کا حضرت صاحب سے بہت بڑا مذہبی اختلاف تھا۔ اس مذہبی اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے اور آئے دن دنگا فساد اور جھگڑا ہوتا رہتا تھا۔ بالآخر روز روز کے جھگڑوں سے تنگ آکر وہ لوگ حضرت محمد صاحب کے پاس آئے۔ اور کہا۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"واقسموا باللّٰہ جہد ایمانھم لئن جاءتھم ایۃ لیؤمنن بہا"

(سورۃ انعام رکوع ۱۳ پارہ ۷)

یعنی قسم ہے خدا کی (ہم حلف اُٹھاتے ہیں) اگر آپ ایک معجزہ (چمتکار) دکھلا دیں۔ تو ہم سب ایمان لے آویں گے۔ (اور ساری مخالفت دُور ہو جاویگی)۔ معجزات کے لئے اُنہوں نے ایک فہرست پیش کی۔ کہ ان کاموں میں سے کوئی کام کر کے دکھلا دیں۔ تو پھر ہم سب مسلمان ہو جاویں گے۔ اس کا بیان ان الفاظ میں قرآن شریف کے اندر کیا گیا ہے:-

"وقالوا لن نؤمن لک حتیٰ تفجر لنا من الارض ینبوعا۔ او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانھار خلالھا تفجیرا۔ او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی باللّٰہ والملٰئکۃ قبیلا۔ او یکون لک بیت من زخرف او ترقیٰ فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتیٰ تنزل علینا کتابا نقرؤہ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔"

(سورۃ بنی اسرائیل مطبوعہ دین محمد پریس لاہور صفحہ ۲۹۲ و ۲۹۳)

ترجمہ۔ یعنی وہ لوگ بولے۔ کہ ہم اُس وقت تک تمہارا کہنا نہیں مانیں گے۔ جب تک کہ (۱) تم بہا دے تو ایک پانی کا چشمہ یا (۲) ہو جاوے ایک باغ کھجور اور انگور کا اور پھر بہا دے اُس کے نیچے پانی کی نہر یا (۳) گرا دے ہم پر آسمان جیسا کہ کہتے ہو ٹکڑے ٹکڑے کر کے یا (۴) لے آوے اللّٰہ اور فرشتوں کو ضامن (اپنی صداقت کے لئے) یا (۵) ہو جاوے ایک گھر سونے کا یا (۶) چڑھ جاوے تو آسمان پر۔ (لیکن) ہم اُس وقت یقین کریں گے تیرا چڑھنا کہ تو وہاں سے لے آوے ایک تحریر جو ہم پڑھ سکیں۔

حضرت محمد صاحب نے جواب دیا۔ کہو پاک ہے وہ۔ اب میں کون ہوں (محض) ایک آدمی خدا کا بھیجا ہوا:

(وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءھم الھدیٰ الا ان قالوا ابعث اللّٰہ بشرا رسولا) (سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۱۰ پارہ ۱۵)

اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب نے ان لوگوں کی خواہش کو پورا نہیں کیا۔ بلکہ نہایت ایمانداری اور سچائی کے ساتھ بغیر کسی خوف کے لوگوں کے سامنے اس بات کا اعلان کر دیا۔ کہ میں محض ایک انسان ہوں۔ اگر اندھ شردھا اور اندھ بھگتی کی وجہ سے میرا کوئی شاگرد مجھ کو خدائی طاقت کا مالک بتلاتا ہے۔ تو میرا پیچھا چھوڑتا ہے۔ مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے +

حضرت محمد صاحب کے اس جواب کو دیکھ کر ایک غیر مسلم یہی خیال کر سکتا ہے۔ کہ اُنہوں نے کبھی لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش نہیں کی۔ مگر ان کے نام لیوا اُن کے نادان دوست ہر ایک واقعہ کو جو حضرت محمد صاحب سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک ایسی شکل میں دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جسے دیکھ کر کوئی بھی غیر مسلم ایک اچھی رائے قائم نہیں کر سکتا۔ مثلاً اس واقعہ کے متعلق تفسیر التنزیل میں بروایت امام الحلبی یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے۔ کہ جب غیر مسلموں نے حضرت محمد صاحب کے پاس آ کر مندرجہ بالا معجزات کا مطالبہ کیا۔ اور حضرت صاحب نے مذکورہ بالا جواب دیا۔ تو اُس وقت کچھ مسلمان بھی بیٹھے ہوئے تمام باتوں کو سن رہے تھے۔ انکاری جواب کو سُن کر ان کی اندھ شردھا اور اندھ بھگتی کو ٹھیس لگی۔ اور وہ بھی طلب معجزہ کے لئے تقاضا کرنے لگے۔ اُن کے اصرار سے مجبور ہو کر حضرت صاحب مراقبہ (سمادھی) میں بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد سر اُٹھا کر کہا۔ کہ "ابھی جبرائیل فرشتہ مجھ سے کہہ گیا ہے۔ کہ جس معجزہ کے لئے بھی آپ چاہیں۔ فوراً ہو جاوے گا۔ مگر خدا نے اس کے ساتھ ایک شرط لگا دی ہے۔ کہ معجزہ دکھلانے کے بعد بھی اگر مکہ کے کافر لوگ مسلمان نہ ہوئے۔ تو پھر میں سب کافروں کو ہلاک کر دوں گا۔ ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑوں گا":

اس کے بعد حضرت صاحب اپنے شاگردوں سے فرماتے ہیں۔ کہ:-

"اے مسلمانو! مجھے پورا یقین ہے۔ کہ ایک معجزہ کیا اگر ہزاروں معجزات بھی دکھلا دوں۔ تب بھی یہ کافر لوگ مسلمان نہ ہونگے اس لئے مجھ کو رحم آتا ہے۔ کہ معجزہ دکھلا کر ان کی ہلاکت کا سامان میں کیوں پیدا کروں؟"

پھر تو کوئی معجزہ نہیں دکھلایا گیا:

اس قصہ پر وچار کرنے سے معمولی سمجھ کا آدمی بھی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ چالاکی سے کام لیا گیا۔ لیکن جہاں تک قرآن میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر وہیں تک واقعہ کو رہنے دیا جاتا۔ تو ہر ایک آدمی حضرت محمد صاحب کی بے خوفی اور صداقت کا قائل ہو سکتا ہے:

غرضیکہ ان قرآنی آیات سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب نے معجزات (چمتکاروں) کے متعلق لوگوں کے سامنے کبھی کوئی دعویٰ پیش نہیں کیا۔ مگر اگر ضعیف الاعتقاد لوگ اس قسم کا مطالبہ لے کر ان کے پاس کبھی آئے۔ تو اُنہوں نے بے خوفی کے ساتھ اُن کو درست جواب دے کر خدا کی بزرگی اور طاقت ہی کو سب کا کرتا دھرتا قرار دیا:

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت محمد صاحب نے لوگوں کو کن باتوں کی تعلیم دی؟ اور باشندگان مکہ کے سامنے کن اصولوں کو پیش کیا؟ میرا یہ دعویٰ ہے۔ کہ مکہ کی زندگی میں تیرہ سال تک حضرت محمد صاحب نے اپنے قدیم بزرگوں کے سچے دھرم کو بڑے جوش اور از سر نو سرسبز کیا۔ اور یہ ہم پہلے بتلا چکے ہیں۔ کہ حضرت محمد صاحب سے ۲½ ہزار برس پہلے عرب لوگ وید مقدس کو الہامی یعنی کلام الٰہی مانتے تھے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت صاحب نے سب سے پہلی جو تقریر مکہ شہر کے باشندوں کے سامنے کی۔ اس میں اپنے دعویٰ اور اصولوں کو بالکل صاف طور پر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ بخاری جلد اوّل کتاب الایمان میں ایک لمبی حدیث آئی ہے۔ جس میں حضرت محمد صاحب نے باشندگان مکہ کے سامنے جو پہلی تقریر کی۔ اس کا مفصل بیان کیا گیا ہے۔ ہم اس کو یہاں مختصر کر کے بیان کرتے ہیں۔ اور وہ اس طرح سے ہے۔ کہ:-

جب حضرت محمد صاحب کو تبلیغ (پرچار) کرتے ہوئے دو چار مہینے گزر گئے۔ اور آپ کے خیالات کا مکہ شہر میں چرچا پھیل گیا۔ تو کچھ خود غرض لوگوں نے حضرت صاحب کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلانی شروع کر دیں۔ اس کی وجہ سے یہ ضروری ہوا۔ کہ حضرت صاحب اپنے اصلی خیالات اور اصولوں کو مجمع عام میں بیان کر دیں۔ اس غرض سے ایک بہت بڑا جلسہ کیا گیا۔ جس میں مکہ شہر کے تمام بڑے بڑے سردار، پجاریوں اور عالموں کو مدعو کیا گیا۔ ان سے حضرت صاحب نے سوال کیا "اے بھائیو! تم مجھ کو کیسا سمجھتے ہو؟"

لوگوں نے جواب دیا۔ کہ "ہم آپ کو سچا ایماندار اور امین مانتے ہیں۔" پھر حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ "اگر تم سے اس وقت میں یہ کہوں۔ کہ اس پہاڑ کے نیچے ایک بہت بڑی فوج چھپی ہوئی ہے۔ جو ابھی آ کر تم کو قتل کر دے گی۔ اور تمہارا مال اور اولاد کو لوٹ لیگی۔ تو کیا تم میری بات پر وشواس کرو گے؟"

لوگوں نے جواب دیا۔ کہ "ہاں! کیونکہ آپ سچے اور ایماندار ہیں۔" اس کے بعد حضرت صاحب نے پھر کہنا شروع کیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ:-

"اے بھائیو! تم غلط راستہ پر جا رہے ہو۔ تم نے سچے قدیمی مذہب کو چھوڑ کر بت پرستی شروع کر دی ہے۔ میں اس کو دُور کرنا چاہتا ہوں۔ لوگ مجھ پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ میں ایک نیا مذہب چلا کر قوم میں پھوٹ ڈلوانا چاہتا ہوں۔ یہ غلط ہے۔ میں کوئی نیا مذہب یا نیا فرقہ قائم کر کے قوم کے ٹکڑے ٹکڑے نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ باپ داداؤں کے قدیم مذہب کو پھر سے زندہ کروں۔ اور ہم سب مل کر اُسی پرانے مذہب پر چلیں۔ اور جانتے ہو۔ کہ ہمارے باپ دادا کیا مانتے تھے۔ اور اُن کا مذہب کیا تھا؟ وہ ایک خدائے واحد کی پرستش اور عبادت کرتے تھے۔ اور بت پرستی نہیں کرتے تھے۔ میں بھی یہی مانتا اور کرتا ہوں۔ اور تم سے بھی یہی کروانا چاہتا ہوں":

اس لیکچر (تقریر) میں حضرت محمد صاحب نے اپنے جن اصولوں کو پیش کیا ہے۔ وہ بہت ہی اونچے کوٹی (اعلیٰ درجہ) کے ہیں۔ اور یہی اصول ابتدائے آفرینش میں سچائی کا منبع یا بیج تھا۔ اور اسی کو تمام اقوام کے بزرگوں نے مانا تھا۔ اور ہر قوم کے بزرگوں نے اس کا پرچار کیا تھا۔ جو ابتدائے آفرینش میں سب سے پہلے انسانوں یا رشیوں کے ذریعہ بشکل "وید مقدس" ہم کو ملا تھا +

اس تقریر میں یہ خاص خوبی ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب نے اپنی پیغمبری کو پیش نہیں کیا۔ آج کسی مولوی سے پوچھا جاوے۔ کہ ایک آدمی خدائے واحد کو مانتا ہے۔ وہ بت پرستی نہیں کرتا ہے۔ تمام اعمال حسنہ کو انجام دیتا ہے۔ اور کسی برائی کے قریب نہیں جاتا۔ مگر حضرت محمد صاحب کی پیغمبری کو نہیں مانتا یا اُس پر وشواس یا ایمان نہیں رکھتا۔ بتاؤ اُس کا کیا انجام ہوگا؟

مولوی فوراً جواب دے گا۔ کہ:-

"حبطت اعمالھم فی الدنیا والاخرۃ"

ترجمہ:- دنیا اور آخرت میں اس کا کہیں بھلا نہ ہوگا۔ اور اُس کے سب اچھے اعمال کا ناش ہو جاوے گا۔ اور اس کے برخلاف کوئی فاسق۔ فاجر اور گنہگار بھی اگر حضرت محمد صاحب کو پیغمبر آخرالزمان مانتا ہے۔ تو چاہے چور یا بدمعاش ہی کیوں نہ ہو۔ وہ بخشا جاوے گا۔ اور اُس کو جنت ملے گی۔ یہ ایک عجیب و غریب عقیدہ ہے۔ جو اعمال (کرم) سے نہیں۔ اعتقاد (وِشواس) سے تعلق رکھتا ہے + (باقی آئندہ)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بقیہ صفحہ ۱۲

کسی اور لیکچر میں کروں گا۔ اس لیکچر میں میں نے شادی اور انتیشٹی کا بالخصوص ذکر کیا ہے۔ ان سنسکاروں سے رسوم بد کو ہٹانے اور ویدک ریتی کو پرچلت کرنے میں آریہ سماج کو بہت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ذات پات کا توڑنا۔ شادی کی عمر بڑھانا اور ودھوا وواہ وغیرہ اصلاحات آہستہ آہستہ ہوئی ہیں لیکن اب وہ بڑی حد تک ہو چکی ہیں۔ ہمارے لئے آج یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ ۱۸۸۰ء اور ۱۸۹۰ء کے ہمارے بزرگ طوائف کا ناچ کرانے اور گندی سٹھنیاں سننے میں عزت سمجھتے تھے۔ گوشت خوری اور شراب نوشی رئیس ہونے کا نشان تھی۔ جس کا مظاہرہ شادیوں کے مواقع پر فخراً کیا جاتا تھا۔ انتیشٹی کے موقع پر سر منڈا کر پندرہ دن تک محض بیکاری ضروری سمجھی جاتی تھی۔ شادی درحقیقت گڑیوں کی ہوتی تھی۔ آج زمانہ بدل چکا ہے۔ آریہ سماج تو آریہ سماج۔ سناتن دھرم میں بھی ایک انقلاب عظیم آ چکا ہے۔ آریہ سماج کا "سماج سدھار" ساری ہندو جاتی کا "سماج سدھار" ہو چکا ہے۔ اس کے لئے ہمیں ان بزرگوں کا مشکور ہونا چاہئے۔ جو ایک پس افتادہ زمانہ میں پیدا ہوئے اور ہمیں ایک اصلاح یافتہ زمانہ کا وارث چھوڑ گئے۔ اب ہمیں نہ شادی میں وہ دقتیں ہیں۔ نہ اور سنسکاروں میں۔ جو کرپارام۔ گوبند سہائے گورودت اور منشی رام کے حصہ میں آئی تھیں۔ انہوں نے دقتیں اٹھائیں۔ اور ہمارا راستہ صاف کر دیا۔

آریہ سماج میں اس وقت انتہا پسند لوگ کم ہیں۔ ڈاکٹر جرکیہو کا ول اپنا کام کر چکا معلوم ہوتا ہے۔ اب پردہ کہاں ہے؟ ماتم میں سر کون منڈاتا ہے؟ ذات پات کا خیال بھی اٹھتا جا رہا ہے۔ سنسکار عموماً ویدک ریتی سے ہوتے ہیں۔ اس گرم دل کے متعلق اس وقت بھی یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ کہیں یہ آریہ سماج کو ایک ذات نہ بنا دے۔ آریہ برادری کی قائمی کی تحریک سے اس خطرہ کا خیال ضرور آتا ہے۔ کہ کہیں یہ آریہ سماج کو آریہ جاتی سے جدا تو نہ کر دے گی؟ آریہ سماج ایک مذہبی جماعت ہے یا مجلسی؟ مذہبی جماعت کے کچھ مذہبی عقائد ہوتے ہیں۔ کیا شادی کے رشتہ کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ دولہا اور دولہن کے عقائد ایک ہوں؟ مختلف عقائد کے لوگوں میں شادی ہو جانے میں کیا ہرج ہے؟ آریہ جاتی میں عقائد کے معاملہ میں آزادی رہی ہے۔ شیو۔ وشنو۔ شاکت ودیت وادی۔ اور دویت وادیوں کی آپس میں شادیاں ہوتی رہی ہیں۔ آریہ سماج اس ودھی کے پرچار کو دوسرے ممالک میں بھی لے جانا چاہتا ہے۔ کیا اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ مختلف ممالک کے میاں بیوی ایک ہی عقیدہ کے ہوں؟ یا منو کی اس آگیا کی پیروی میں کہ "استری اور ودیا جہاں کہیں سے بھی ملے لے لینی چاہئے"۔ آریہ یورپ عیسائی اور مسلمان لڑکیوں تک سے بھی وواہ کر لینے کو تیار رہیں گے؟ یہی پرشن آریہ کنیاؤں سے کیا جا سکتا ہے۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے ساتھ رشتہ ہونے کا سوال زیادہ عملی نہیں۔ لیکن آریہ جاتی کے دیگر فرقوں کے متعلق یہ سوال بالکل عملی ہے۔ اتہاس بتاتا ہے کہ جودھا بائی نے اکبر کو ہندو بنا لیا۔ اور جیون کو چندر گپت نے ہندوستانی۔ زندہ تہذیب ہمیشہ غالب رہے گی۔ ذات پات توڑک فقط ذات پات توڑنے پر ہی زور دیتے ہیں۔ سدھانت پریمی کیول سدھانتوں کی ایکتا پر۔ لیکن وواہ کا ادیش نہ ذات توڑنا ہی ہے۔ اور نہ سدھانتوں ہی کا پرچار کرنا۔ سدھانتوں کی ایکتا اور ذات پات کی آزادی گرہست میں سکھ لانے کے ذرائع ہیں۔

یہ تحریکیں اس سکھ کی ابزادی میں جس قدر معاون ہوں۔ مفید ہیں۔ لیکن ان کا یکطرفہ پن بہت مدت قائم نہیں رہ سکتا۔ پرانی بدرسومات کو اٹھانے کے لئے یکطرفہ پن کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن یہ کسی سماج کی سچی پیدائش نہیں بن سکتیں۔ یہی ادھیکار شدھی سبھا اور جات پات توڑک سبھا کی ہوئی۔ شدھی سبھا آریہ سماج کا ستھان نہیں لے سکی۔ آریہ سماج ایک ویاپک سنستھا ہے۔ اس نے اصلاح کو قبول کیا۔ لیکن آریہ جاتی سے اپنا سمبندھ نہیں توڑا۔ ہمیں ستیارتھ پرکاش کی دوربینی سے کوئی ایسی بات نہیں معلوم ہوتی۔ جو مختلف عقائد کے لوگوں میں باہمی رشتہ ناطہ کو روکے۔ جب تک آریہ سماج ایک زندہ طاقت ہے۔ اس کا آچار اور وچار اپنا پرچار بڑھائے بغیر نہیں رہے گا۔ اس کا غالب رہنا یقینی ہے۔ اس کا اس وقت تک کا اتہاس یہی سبق دیتا ہے۔

آریہ ورکیلئے کنیا بضرورت

میری ایک ... جو سولہ سترہ برس کی ... آریہ ... سنسکرت ... ودوان اور ... ہیں۔ ذات پات توڑ کر گن کرم سبھاؤ انوسار وواہ سمبندھ کرنا چاہتے ہیں۔ آیو ۲۲ برس ... اور اسٹ ہیں۔ ان کے لئے یوگیہ کنیا کی آوشیکتا ہے۔ جو ... کمشنت روپے فی تنخواہ ... ہیں ... وکیل ... آیو ۱۶-۱۸ ... گ بھگ ہو جس کنیا کے لہٰذا ... بیکری یا ... ان کو ترجیح دی جائیگی ... خط و کتابت کا پتہ ... معرفت آیوروید ... پرکاش ... دفتر پرکاش ...

بقیہ صفحہ ۱۳

وہ سب کے لئے اُتم سکھ کا سادھن کر دیتا ہے۔ اور وہ یقیناً بد ارادوں کو شروع کرتا ہوا متنفیض ہوتا ہے۔

(مطلب) جو سب میں پریم کی خواہش کر کے سب کے مخالفوں کو مستاصل کرتے ہیں۔ سب کے سکھ دینے والے ہو کر سب کے لئے معبد بن سکتے ہیں۔

(تشریح) اس شلوک میں سرشٹیوں کی پالنا اور دشمنوں کو تباہ کرنا اور راجیہ کو قائم رکھنے کا ذکر ہے۔ اور اس سے پہلے شلوک کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

اس شلوک میں سوامی جی مہاراج یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ راجہ کو مناسب ہے۔ کہ نیک سبھاسدوں اور عالم دونوں کی قدر کرے۔ اور باغی۔ فریبی اور دغا باز لوگوں کی سرکوبی کر کے رعایا کی حفاظت کرے اور اپنی سلطنت کو مضبوط کرے۔ سوامی جی نے ہر شبد کے معانی کرتے ہوئے گرکت وغیرہ کتب کے حوالجات بھی دئے ہیں۔ نہ کہیں سوسائٹی۔ آر۔ ارنگ اور سنگٹھن لوگوں کا نام و نشان ہے۔ اور نہ اشارہ و کنایہ۔

اب ناظرین خود اندازہ کر لیں۔ کہ ڈاکٹر پران ناتھ نے کس طرح پبلک کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

پنجاب نیشنلسٹ کانفرنس کا انعقاد

لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ نیشنلسٹ کانفرنس کے سلسلہ میں انتظامات پر غور کرنے کے لئے آریہ سوراجیہ سبھا کے دفتر میں پنجاب کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ ڈیلیگیٹوں کی ہدایات کا مسودہ تیار کیا گیا۔ نیشنلسٹ کانفرنس کی تیاریوں کے متعلق پنڈت کرشن کانت مالویہ کا تازہ خط بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ قرار پایا کہ کانفرنس لاجپت رائے ہال میں کی جائے۔ اس کے بعد میٹنگ اگلی شام پر ملتوی ہوئی۔ دوسرے روز شام کو پھر میٹنگ ہوئی۔ بیرونجات کے نیشنلسٹ دوستوں کی خواہش کے مطابق فیصلہ کیا گیا کہ کانفرنس ۳۰ نومبر کی بجائے یکم دسمبر کو ایک بجے بعد دوپہر کی جائے۔ مختلف اصحاب کو تقریباً ۵۰۰ دعوت نامے ارسال کئے گئے ہیں۔ صوبہ کے مختلف حصوں سے نہایت حوصلہ افزا پیغامات موصول ہوئے ہیں۔

آریہ سماج سیالکوٹ کا ایک اہم پرستاو

۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج سیالکوٹ کی انترنگ سبھا کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل پرستاو سرب سمتی سے پاس ہوا:۔

(الف) پردھان جی نے ایک پتر پیش کیا۔ جس کے نیچے مدن گوپال جائنٹ سکرٹری "آریہ ٹریکٹ سوسائٹی" کے دستخط ہیں۔ اور اس میں ایک پرستاو لالہ گنیش داس آنند کے دستخطی لکھا ہوا ہے۔ یہ سبھا سرب سمتی سے نتیجہ کرتی ہے کہ لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ دھرم دیو نارائن جی وکیل اور عہدیداران سماج سے "آریہ ٹریکٹ سوسائٹی" سیالکوٹ کے متعلق جو ریزولیوشن سماج کے ستسنگوں میں پاس کئے تھے۔ انترنگ سبھا کی پالیسی اور نتیجہ کے انوسار تھے۔ اور یہ سبھا ان ممبروں اور عہدیداروں کے کاموں کا سمرتھن کرتی ہے۔ اور یہ کا شنت کرتی ہے۔ کہ آریہ سماج سیالکوٹ کا اس نام نہاد "آریہ ٹریکٹ سوسائٹی" سے کوئی سمبندھ نہ تھا اور نہ اب ہے۔

(ب) نتیجہ ہوا۔ کہ اس سبھا کی رائے میں لالہ گنیش داس آنند نے صرف اپنی پوشیدہ نکتہ چینی کے مذاق کی تسلی کے لئے چند نوجوانوں کو گمراہ کر کے نام نہاد "آریہ ٹریکٹ سوسائٹی" بنائی ہوئی ہے۔ اور ان ناتجربہ کار نوجوانوں کے نام کا غلط استعمال کر کے فضول اور نکمے ٹریکٹ۔ اور اشتہارات شائع کرا رکھے ہیں۔ یہ سبھا لالہ گنیش داس جی کے اس رویہ پر سخت نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ اور اس کو آریہ سماج و عام ہندو جنتا کے لئے سخت ہانی کارک سمجھتی ہے۔ اور ضروری سمجھتی ہے کہ پردھان جی اس سبھا کی طرف سے اس نام نہاد "آریہ ٹریکٹ سوسائٹی" کے سمبندھ میں عام جنتا پر صحیح حالات واضح کرنے کے لئے ایک مکمل بیان سماچار پتروں میں شائع کرا دیں۔

(رام لال شرما جائنٹ سکرٹری آریہ سماج سیالکوٹ)

"شردھانند انک" کے لئے اپنا لیکھ جلد بھیجئے!

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج روپڑ کا سالانہ چناؤ :-

آریہ سماج روپڑ کے جنرل اجلاس میں ۱۷ نومبر ۱۹۳۵ء کو بوقت ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر مندرجہ ذیل ادھیکاری و انترنگ سبھاسد منتخب ہوئے :-

ڈاکٹر وید پرکاش پردھان + لالہ سمبر چند موہن گپتا اپ پردھان + لال چند گپتا منتری + لالہ دیو دت اپ منتری + لالہ بھیشم دیو خزانچی + لالہ سابہندا س لائبریرین +

پرتشٹت سبھاسد :- ۱ لالہ چھجو رام ۲ لالہ تارا رام صراف اور ۳ لالہ منگشی رام گپتا ۔

(لال چند گپتا بی ۔ اے منتری آریہ سماج روپڑ)

آریہ سماج جموں میں شدھی :-

کچھ عرصہ ہوا ضلع ریاسی کے ایک گاؤں کی دلت جاتی کی عورت محنت مزدوری کے لئے سیالکوٹ میں اپنے ایک رشتہ دار کے پاس جا کر رہی ۔ جہاں کہ اُسے کسی نے ورغلا کر مسلمان بنا لیا ۔ اور اس کا نام فاطمہ رکھ کر اپنے گھر ڈال لیا ۔ لیکن وہ اس سے بے تعلق اور مذہب اسلام سے دل سے متنفر رہی ۔ آخر بڑی مشکل سے موقعہ پا کر وہ اپنے گھر آگئی ۔ چنانچہ اسے مورخہ یکم مگھر کو آریہ سماج مندر میں اُس کے وارثوں کی موجودگی میں شدھ کرکے اُسے پھر سے آریہ جاتی میں پرویش کرایا گیا ۔

(اننت رام منتری آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں)

آریہ سماج جموں کے ذریعہ ہون یگیہ

۳ مگھر کو لالہ گوردا س رام جی سوری نے اپنی لڑکی کی صحتیابی کی خوشی میں آریہ سماج جموں کے ذریعہ اپنے گھر میں ہون یگیہ کرایا ۔ جس میں انہوں نے علاوہ دکشنا کے مبلغ ۱۷/۱۲/- روپے مختلف فنڈوں کے لئے دان دیا ۔

آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں ۵/-/-

آریہ کنیا پاٹھ شالہ ہسپتال روڈ جموں ۳/-/-

" " " پرانی منڈی جموں ۳/-/-

اناتھ آلیہ جموں ۵/-/-

اردو شتابدی ولیشوا نر یگیہ ۱/۱۲/-

میزان ۱۷/۱۲/- روپے

(اننت رام منتری آریہ سماج جموں)

آریہ سماج کراچی کا سالانہ چناؤ

۱۷ نومبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے شب آریہ سماج کراچی کا حسب ذیل چناؤ ہوا :-

پردھان سیٹھ روپ لال شنکر داس ...

۲- اُپ پردھان مہاشہ بابو رام و مہاشہ ملاوا رام جی ۔

۳- منتری ۔ مہاشہ پرکاش سروپ ۔ ۴- اُپ منتری مہاشہ امرناتھ اور مہاشہ منشی رام ۵- خزانچی ۔ مہاشہ بسنت رام ۶- لائبریرین مہاشہ موہن لال ۔

ممبران انترنگ سبھا :- مہاشہ بھیم جی بھائی ۔ مہاشہ آسنداس ۔ مہاشہ جیرام مہاشہ کرشن لال ۔ مہاشہ بسنت لال ۔ مہاشہ نرنجن داس ۔ ڈاکٹر سیوا رام ۔ ایم ۔ بی ۔ بی ایس مہاشہ بشنبھر ناتھ ۔ مہاشہ توہی ۔ ڈی چوہدری اور پروفیسر چرنجی لال ۔ (پرکاش سروپ منتری)

سوامی رامیشر جی کا سیام میں سواگت

سوامی رامیشر جی "بنکوک" سیام میں پہنچ چکے ہیں ۔ وہاں ریلوے سٹیشن پر سناتن دھرمی و دیگر سناتن دھرمی بھائی بھی ان کے استقبال کے لئے آگئے تھے ۔ اور ان کو وہاں آریہ سماج مندر میں لے گئے ۔

(مہتاب رائے دت سکرٹری آریہ سماج مندر اپو)

آریہ سماج لدھیانہ کا پرستاؤ :-

آریہ سماج لدھیانہ کی سپتاہک میٹنگ منعقدہ ۱۷-۱۱-۳۵ میں سروسمتی سے نشچے ہوا کہ گورنمنٹ ہند کے محکمہ تعلیم کے سکرٹری صاحب کی سیوا میں لکھا جائے ۔ کہ آریہ سماج لدھیانہ اس سرکلر کے برخلاف پُرزور پروٹسٹ کرتا ہے ۔ جس کی غرض صوبہ سرحد کے تمام منظور شدہ گرلز سکول سے ہندی و گورمکھی کو ہٹا کر اس کی جگہ اردو یا انگریزی کو ذریعہ تعلیم مقرر کرتا ہے ۔ اس سرکلر کو ہندوؤں و سکھوں کے تمدن پر براہ راست حملہ قرار دیتے ہوئے گورنر جنرل سے درخواست کرتا ہے ۔ کہ وہ اس ہولناک سرکلر کو واپس لے ۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

گوروکل اندر پرستھ میں واٹر ورکس :-

گوروکل اندر پرستھ (تغلق آباد) میں ٹلکیک کے ذریعہ پانی بہم رسانی کا مسئلہ حل ہو گیا ہے اور پانی کی قلت کا سوال پورا ہو گیا ہے ۔ گوروکل کے نیچے پہاڑ کے دامن میں ...

بوائلر اور فورس پمپ لگائے گئے ہیں ۔ کنوئیں سے نلکوں کے ذریعہ پانی اوپر پہنچ کر ٹینکوں میں فراہم ہوتا ہے ۔ وہاں سے پانی صاف اور ستھرا ہو کر گوروکل کے مختلف مقامات آشرم ۔ ودیالیہ ۔ بھنڈار ۔ ہسپتال و پریوار نگر وغیرہ میں جاتا ہے ۔ واٹر ورکس کی سکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ...... لالہ رلیا رام ۔ سیوا رام باوا لکھا سنگھ گوردت ۔ ٹھیکیدار ان نئی دہلی نے خاص امداد دی ہے ۔

(رگوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج لسبی کی سوچنا میں :-

آریہ سماج لسبی کا ۱۷ نومبر کو اتوار کے دن نئی نکت چناؤ ہوا ہے :-

۱- پردھان ۔ لالہ جھانگی رام جی +

۲- اُپ پردھان ۔ لالہ منگھا رام +

۳- منتری ۔ لالہ لسبیلا رام +

۴- اُپ منتری ۔ لیفٹننٹ رائے +

۵- کوشادھیکش ۔ لالہ نوکو رام +

۶- آڈیٹر ۔ لالہ سوہن لال جی ہے

انترنگ سبھا کے ممبر ۔ لالہ جگناداس لالہ بودھ راج ۔ لالہ ٹوپن داس لالہ ہری چند

آریہ سماج لسبی کے ۱۷ نومبر کے سپتاہک ست سنگ میں نمن پرستاؤ پاس ہوا :-

آریہ سماج لسبی سرحدی شکھشا وبھاگ کے منسٹر کے اس سرکلر کا جس میں اس پرینت کے سمست سکولوں میں ہندی اور گورمکھی پڑھانے کا انرودھ کیا گیا ہے ۔ ورودھ کرتا ہے ۔ اور سرحدی گورنمنٹ و بھارتیہ گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے ۔ کہ وہ سرکلر ترنت واپس لے لیا جائے ۔ کیونکہ وہ چھپے روپ میں ویدک دھرم اور سمست آریہ سبھیتا پر گھور آگھات ہے ۔

(لیفٹننٹ رائے اُپ منتری)

سانہ وال کے نیک شہری کی موت

آریہ سماج کے پرانے سیوک مہتہ کرپا رام جی ۲۰ نومبر کو لاہور میں سورگباش ہو گئے ۔ آپ اخبار جالبہ کے ایڈیٹر رہے تھے ۔ ان کی موت سے سانہ وال ضلع لدھیانہ میں ایک خاص ہستی کی کمی ہو گئی ہے ...

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا پرستاؤ :-

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ جنرل اجلاس سرحدی گورنمنٹ کے محکمہ تعلیم کے اس سرکلر کو جس کی رو سے ہندو اور سکھ لڑکیوں کو سکولوں میں ہندی اور گورمکھی پڑھانے کی ممانعت کی گئی ہے ۔ اور سکولوں کو جن میں ان زبانوں کی تعلیم دی جاوے گرانٹ بند کرنے کی دھمکی دی گئی ہے ۔ نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ اور محکمہ سے پُرزور درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے اس دل شکن سرکلر کو واپس لے کر ہندو اور سکھ جنتا کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرے ۔

(پورن چند منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

آریہ سماج لدھیانہ میں ولیشوا نر یگیہ :-

اس وقت تک آریہ سماج لدھیانہ کے ممبران نے ۸۷ ولیشوا نر یگیہ کرائے ۔ جن کی دکشنا کے مبلغ ۴۸/-/- روپے وصول ہوئے ۔ جن میں مبلغ ۳۰/-/- روپے رشی لنگر کے اکٹھ کر مبلغ ۱۱/۴/- روپے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں روانہ کئے گئے ۔ بقایا ولیشوا نر یگیہ جو ہوں گے ان کی دکشنا بعد میں روانہ کی جائے گی ۔

(لبھو رام نمبردار منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج گوبند پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گوبند پورہ بیرون دہلی دروازہ ملتان کا سالانہ جلسہ ۱۴ ، ۱۵ اور ۱۶ مگھر سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۹ ، ۳۰ نومبر اور یکم دسمبر ۱۹۳۵ء کو بروز شکر ۔ سنیچر اور اتوار آریہ سماج مندر میں منایا جائے گا ۔

(اُپ منتری آریہ سماج گوبند پور ملتان)

اسلام میں داخل ہونے سے انکار :-

لائل پور ۔ ۲۵ نومبر ۔ کل دسہرہ کے میدان میں طوطا رام کی صدارت میں ہری جنوں کا جلسہ ہوا ۔ ہری جنوں کے علاوہ مسلمان بھی بھاری تعداد میں موجود تھے ۔ پریذیڈنٹ کی تقریر کے بعد حکیم نور الدین مقامی مسلم لیڈر نے تقریر کی ۔ جس میں آپ نے اچھوتوں کو اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی ۔ اور کہا کہ اسلام میں ذات پات کی کوئی تمیز نہیں ہے ۔ طوطا رام نے اپنی جوابی تقریر میں کہا کہ ہمارا مذہب بہترین ہے ۔ اور ہم اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ ہاں ہم اپنے حقوق کا ضرور مطالبہ کرتے ہیں ۔ ایک احمدی نے بھی تقریر کرنے کی کوشش کی ۔ لیکن مسلمانوں نے اجازت نہ ...

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

میدانِ جنگ کی ہفتہ وار ڈائری

"پرکاش" کے پچھلے پرچہ میں ۲۰ نومبر تک کی محاذِ جنگ کی ڈائری دی گئی تھی۔ اب اس سے اگلے ہفتہ کی ڈائری شائع کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

تکازی کے کنارے پر خونریز جنگ

عشمارا ۲۳ نومبر۔ ابی سینیا کے فوجی جرنیل ڈاؤ حسین میچ نے دریائے تکازی کو پار کر کے اطالوی علاقہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ سکینڈ فوجی کور کے دیسی اطالوی سپاہیوں نے اس کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔ ابی سینیا کی فوج کے سپاہی بھاری تعداد میں ہلاک اور زخمی ہوئے اطالوی مشین گنوں نے جو دریا کے شمالی کنارے پر موجود تھیں۔ ابی سینیا کی فوج میں تباہی مچا دی۔

ولی عہد ہلاک نہیں ہوا:—

عدیس ابابا۔ ۲۳ نومبر۔ اس خبر کی سرکاری طور پر تردید کر دی گئی ہے۔ کہ ابی سینیا کا ولی عہد ہلاک ہو گیا ہے۔

اوگاڈن کا تمام صوبہ فتح ہو گیا:—

روما ۲۴ نومبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اوگاڈن کے تمام صوبہ نے اٹلی کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ تمام سرداروں نے جن میں حسن بھی شامل ہے۔ اطالویوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

لیگ کا بائیکاٹ لیگ کی میٹنگوں میں شامل ہونے سے انکار:—

جنیوا ۲۳ نومبر۔ اٹلی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جب تک تعزیرات جاری ہیں۔ اٹلی لیگ آف نیشنز کا بائیکاٹ رکھے گا چنانچہ ۲۵ نومبر کو لیگ آف نیشنز کی جو کمیٹیوں کی میٹنگ ہے۔ اس میں اٹلی شامل نہیں ہوگا چین کے متعلق بھی غور کرنے پر لیگ کی جو میٹنگ ہو رہی ہے۔ اس میں بھی شامل ہونے سے اطالوی ڈیلیگیٹ نے انکار کر دیا ہے۔ اس میٹنگ کی صدارت اطالوی ڈیلیگیٹ نے کرنی تھی۔ لیکن اس کے فیصلہ کے باعث میٹنگ ملتوی کر دی گئی ہے۔ اٹلی نے یہ بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ ۲۵ نومبر کو انٹرنیشنل بیورو آف تعلیم کانفرنس میں بھی شامل نہیں ہوگا۔

۶۳ لاریوں پر قبضہ:—

ہرار ۲۴ نومبر۔ ڈاگا بور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ توپخانہ لے جانے والی ۷۰ لاریوں پر ابی سینیا کی فوجوں نے حملہ کر دیا۔ اور ۶۳ لاریاں چھین لے گئے۔ بہت سے اطالوی سپاہی کام آئے۔

اطالوی جاسوسوں کی گرفتاری

عدیس ابابا ۲۴ نومبر۔ ابی سینیا کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اطالوی جاسوسوں کی سرگرمیوں کا پتہ لگانے اور اطالوی فوجوں کی نقل و حرکت وغیرہ سے حکومت ابی سینیا کو باخبر رکھنے کے لئے ابی سینیا کی طرف سے بھی جاسوس مقرر کئے جائیں۔

بارش کی وجہ سے رکاوٹ:—

روما ۲۴ نومبر۔ میدانِ جنگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ تقریباً تمام محاذوں پر مقابلتاً سکون ہے۔ زبردست بارش کی وجہ سے کیچڑ وغیرہ ہو گیا ہے۔ جس سے پیشقدمی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔

ابی سینیا کی فتح:—

عدیس ابابا سے شائع شدہ ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ ۱۲ نومبر کو مکالے کے نزدیک ابی سینیا کو بھاری فتح حاصل ہوئی۔ اٹلی کے بہت سے سپاہی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔ ان میں تین افسر بھی شامل ہیں۔ جو ہلاک ہو گئے۔ اطالوی فوج کا کمانڈر زخمی ہو گیا۔

اطالوی کیمپ پر چھاپہ:—

عشمارا ۲۳ نومبر۔ اب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ۱۶ نومبر کو اطالوی پر جو جھڑپ ہوئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ابی سینیا کی فوج اچانک ہی جھاڑیوں اور چھوٹے چھوٹے درختوں کے پیچھے سے نکل کر اطالوی فوج پر جھپٹی۔ اور دونوں میں دست بدست لڑائی شروع ہو گئی۔ اطالوی کی بارہ اور اس کے متعدد سپاہی مارے گئے۔ اور باقی سپاہی گھبراہٹ میں منتشر ہو گئے جو ہر کسی کے سینگ سمائے بھاگ گیا۔ اور آخر کار سارے مکالے کی طرف واپس چلے گئے۔

امریکہ پیٹرول نہیں بھیجے گا:— واشنگٹن

۲۱ نومبر۔ گورنمنٹ نے امریکہ کی پیٹرول کمپنیوں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ رضاکارانہ طور پر اٹلی کو پیٹرول وغیرہ بھیجنا بند کر دیں۔

اٹلی اور ہنگری میں تجارتی معاہدہ

بوڈاپسٹ ۲۱ نومبر۔ مسولینی اور ہنگری کے منسٹر بیرن ورانی نے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ دونوں ممالک کے درمیان تجارت میں اضافہ کیا جائے۔

۵۰ ہزار ابی سینین جمع ہو رہے ہیں

عشمارا ۲۱ نومبر۔ ہوائی جہازوں کی گشت سے پتہ چلا ہے۔ کہ مکالے کے جنوب میں ۵۰ ہزار کے قریب ابی سینین سپاہی جمع ہو رہے ہیں۔ اٹلی کے جنرل سانتی نے ... سے ... علاقہ پر اپنا قبضہ کر لیا ہے کیونکہ مکالے میں اب زبردست توپ خانہ تعینات کر دیا گیا ہے۔

غیر ملکی ماہرین جنگ پہنچ گئے:—

چونکہ اطالوی جہاز ... سے گولیاں چلائی گئیں۔ اور ان کو تباہ کرنے کے لئے جو چالیں چلی گئیں۔ وہ بھی منظم فوجی چالیں تھیں۔ اس لئے شبہ کیا جاتا ہے۔ کہ غیر ملکی ماہرین جنگ اس علاقہ میں پہنچ گئے ہیں۔ اور ابی سینیا کی فوج کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

تعزیری کمیٹی کی میٹنگ:— جنیوا

۲۲ نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ تعزیری کمیٹی کی میٹنگ ۲۹ نومبر کو منعقد ہوگی۔ مگر اس سے پیشتر تعزیرات پر عملدرآمد کرنے والی کمیٹی کی میٹنگ ۲۷ نومبر کو منعقد ہوگی۔

تمبین میں لڑائی:— مکالے

۱۲ نومبر۔ علاقہ تمبین میں آخر کار راس سیوم اور اطالوی فوجوں میں مڈبھیڑ ہو ہی گئی۔ راس سیوم کے پاس ۶۰۰ سپاہی تھے۔ لیکن بالآخر اُسے مجبوراً پسپا ہونا پڑا۔

شاہِ ابی سینیا بال بال بچے:—

عدیس ابابا۔ ۱۲ نومبر۔ آج صبح شہنشاہ ابی سینیا جنوبی محاذ کی طرف دوران ہوائی جہاز پر دورہ کرنے کے بعد واپس دارالخلافہ میں پہنچے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ اطالوی ہوائی جہازوں کے نرغہ میں پھنسنے سے بال بال بچے یقینی تھا۔ کہ ان کے ہوائی جہاز کو گولی مار کر نیچے گرا دیا جاتا۔ شہنشاہ کو ہرار سے گھر کی طرف روانہ ہوئے چند منٹ ہی ہوئے تھے۔ کہ دو اطالوی ہوائی جہاز شہر کے اوپر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے ان کے ہوائی جہاز کا تعاقب کیا۔ لیکن ہوائی جہاز کے نظر نہ آسکنے کی وجہ سے واپس چلے گئے۔

لیگ کو پروٹسٹ:— جنیوا

۲۱ نومبر (فری پریس سپیشل) لیگ آف نیشنز کو حکومت ابی سینیا کی طرف سے ایک طویل مراسلہ موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جن علاقوں پر اٹلی نے قبضہ کر لیا ہے۔ وہاں کے باشندے اس لئے اطالوی حکام کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں۔ کہ وہاں کی عورتوں پر مظالم روا رکھے جا رہے ہیں۔ نہ صرف عام عورتوں پر بلکہ شاہی عورتوں تک ان مظالم سے مستثنیٰ نہیں کیا جا رہا۔ بعض ابی سینین سرداروں نے بھی اس لئے اٹلی کی اطاعت قبول کی ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو اطالوی فوجیں قتل ...

سلطان اوسا کی وفاداری:—

عدیس ابابا۔ ۲۶ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سلطان اوسا جس کے متعلق حکومت اٹلی کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ ہمارے ساتھ مل گیا ہے ابھی تک شہنشاہ ابی سینیا کا وفادار ہے۔ اور وہ اطالوی سپاہیوں کی نقل و حرکت وغیرہ کے متعلق مسلسل و متواتر شہنشاہ کو باخبر رکھتا ہے۔

جوابی حملہ کی تیاریاں:—

عشمارا۔ ۲۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ابی سینیا کی فوجیں اطالوی فوجوں پر جوابی حملہ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ راس سیوم نے اندرتی پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں وہ راس کاسا کے ایک لاکھ ہراول دستوں کی کمانڈ لینے والا ہے۔ راس بورو ۲۰ ہزار جوانوں کے ساتھ مغرب میں حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ مشرق میں ابی سینیا کا ایک اور کمانڈر راس کاسا بھی۔ ایک زبردست فوج کے ساتھ تیاریوں میں مصروف ہے۔

مکالے میں ہوائی بیڑے:—

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے فوجی حکام نے دو ہوائی بیڑوں کو مکالے میں اپنا اڈہ بنانے کا حکم دیا ہے۔ یہاں ایئر فیلڈ بن رہا تھا۔ جو اب پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔

تمبین کی طرف پیش قدمی:—

عشمارا ۲۵ نومبر۔ جنرل ونالنٹو کی فوج نے اڈوا سے اچانک ہی تمبین کے علاقہ کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس علاقہ میں ابی سینیا کا سپہ سالار راس سیوم ابھی تک موجود ہے۔

ایک بہادر سردار کی آخری تمنا:—

لنڈن۔ ۲۵ نومبر۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ ابی سینیا کا ایک جنگجو سردار لڑائی کے دوران میں زخمی ہو گیا۔ اسے ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ جب اس کی بیوی۔ بچے اور رشتہ دار اسے ملنے کے لئے ہسپتال میں گئے۔ تو اس بہادر سپاہی نے کہا۔ "اس وقت نہ مجھے بیوی کی یاد ہے۔ نہ بچوں کی۔ اس وقت اگر میرے دل و دماغ پر کسی چیز کا تسلط ہے۔ تو وہ میرا وطن ہے۔ پرماتما مجھے جلد صحتیاب کرے۔ تاکہ میں پھر میدانِ جنگ کو روانہ ہو جاؤں"۔

ابی سینیا کی فوجوں کی بے قراری:—

عشمارا۔ ۲۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ابی سینیا کی فوجیں اطالوی فوجوں پر جوابی حملہ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ اور ان میں جوش و خروش کے علاوہ اس امر کے لئے بے قراری پائی جاتی ہے۔ کہ اطالوی فوجوں پر دھاوا بول دیں۔

"پرکاش" کی اشاعت بڑھا کر دیش کی سیوا کرنا آپ کا دھرم ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج نیروبی میں رشی نروان اُتسو کی دھوم

اس سال رشی نروان اُتسو ۲۶-اور ۲۷ر اکتوبر کو دیوالی کے دنوں میں منایا گیا۔ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو نین بجے کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ اور مہاشہ مہندر لال کپل کے بھجن کے بعد مسٹر پورن چند رائے کا لیکچر ہوا۔ آپ نے مہرشی کی جیونی سے بہت سی مثالیں دے کر بتلایا کہ وہ سچے الیشور بھگت تھے۔ نیز برہمچریہ کے مکمل نمونہ تھے۔ اُن کے بعد مہاشہ کرم چند اور مہاشہ ہیرا لال جی گاندھی کے بھجن ہوئے۔ پھر ماسٹر گوپال داس جی بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی کا دیاکھیان ہوا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ رشی نے ہمارے لئے اپنی جان تک دے دی۔ کنیا پاٹھ شالہ کی لڑکیوں کے بھجن کے بعد پنڈت ستیہ دیو ودیا النکار جی کا دیاکھیان ہوا۔ مہاشہ بردھی چند جی کی کویتا کے ساتھ پہلے دن کی کارروائی سماپت ہوئی۔

اتوار-۲۷ر اکتوبر ۱۹۳۵ء- صبح :-

کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ مہاشہ کرم چند اور مہاشہ سیتا رام منگل کے بھجنوں کے بعد پنڈت ستیہ دیو جی نے پرارتھنا کرائی۔

دیانند سمیلن :- اس سمیلن میں سب مذاہب کے چیدہ چیدہ ودوانوں کو دعوت دی گئی تھی۔ کہ وہ "مجھے رشی دیانند کیوں پیارا ہے؟" کے مضمون پر اپنے اپنے خیالات پبلک کے سامنے رکھیں۔ اس سمیلن کے پردھان آنریبل مسٹر دیوی داس پوری ایم-ایل-سی تھے۔ مہاشہ ہنس راج نے سمیلن کی ضرورت کو درشاتے ہوئے جنتا اور پردھان مہودے کا سواگت کیا۔

پردھان جی نے کارروائی کو شروع کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ دھرم کی ویاکھیا بھارت ورش اور سنسار میں بڑی مشکل بن رہی ہے۔ اچھے سے اچھے اور بُرے سے بُرے کام لوگ دھرم کے نام پر کر رہے ہیں۔ ہمیں آج رشی دیانند کے سمبندھ میں جو کہ دھرم کے اعلےٰ نیتا تھے۔ اپنے وچار ٹھیک معنوں میں رکھنے چاہئیں۔ اس کے بعد مختلف سجنوں نے اپنے وچار پیش کئے :-

۱۔ پنڈت رام ناتھ جی کماریہ پردھان سناتن دھرم سبھا نیروبی :-

"میں سوامی دیانند کو ایک راجنیتک نیتا سمجھتا ہوں۔ اُنہوں نے راجہ نیتک آزادی کو مکھیہ مانا ہے۔ سوامی جی نے جس وقت کاریہ شروع کیا۔ اُس وقت عیسائیت کا زیادہ زور تھا۔ اُنہوں نے اس رَو کو روکا۔ یہ بات سوامی جی کے سوائے اور کسی میں نہ تھی۔ جو کوئی ہندو عیسائی یا مسلمان بن جاتا تھا۔ وہ واپس نہ آسکتا تھا۔ سوامی جی نے شدھی کی رسم سے بچھڑوں کو باہم ملایا۔ اُن کے دل میں ہندو قوم کے لئے بھاری درد تھا۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ ہندو ہندو رہیں!"۔

آپ نے اپنے گورو کی ایک بات سُنا کر بتایا۔ کہ کس طرح ایک براہمن کو پندرہ روپیہ کی نوکری کرتے دیکھ کر سوامی جی کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

۲۔ ڈاکٹر بخت در سنگھ جی ایم-بی-بی-ایس :-

"میں دلیل کو زیادہ نہیں مانتا۔ میں سوامی جی کو اس لئے پیار کرتا ہوں۔ کہ وہ مجھے مکتی کی آشا صرف ایک جیون سے دلاتے ہیں۔ وہ کوئی نیا مذہب نہیں بنا گئے۔ بلکہ بھولے ہوئے مقصد کو دوبارہ زندہ کر گئے ہیں۔ یہ بات آریہ سماج کی روز افزوں ترقی سے صاف ظاہر ہے۔ پتہ نہیں پرماتما ایسے مہاپُرشوں کو کیوں جلدی بلا لیتا ہے۔ آج مہاتما گاندھی کی سودیشی اور اچھوت اُدھار کی دونو باتیں سوامی جی کی لائف سے ہی لی گئی ہیں۔ رشی دیانند ایک بڑے بھاری قومی ہیرو کا درجہ رکھتے ہیں۔ ہماری قومی بیماری کا علاج صرف سوامی دیانند نے بتایا ہے۔ استری شکھشا کو گورنمنٹ بھی قبول آریہ سماج کر رہی ہے۔ ہم اپنے آپ کو ہندی بنائیں۔ اور چار ورن آشرم قائم کریں۔ اور آریہ سماج کی ترقی کو قائم رکھیں"۔

۳۔ مسٹر لو-کے- اوزا-بی-اے :-

"مجھے رشی دیانند کے لئے بڑا مان ہے۔ وہ میرے دیش کا تھا۔ براہمن تھا۔ ویدک ملنے والا تھا۔ اگر بیٹے اُس کے پرتی شردھا نہ ہو۔ تو اور کس کو ہوگی؟ جاتی کو بچانے والا دیانند تھا۔ اگر دیانند کا جنم نہ ہوتا۔ تو ہندوستان میں نہ ہندو ہوتا۔ نہ ہندی ہوتا۔ اس کی سنسکرتی مٹ گئی ہوتی۔ دیانند زندگی کی شانتی چاہتا تھا۔ مرتیو کو نہیں۔ گھر میں کھانے کو نہ ہو۔ تو شانتی کہاں ہوگی؟"

۴۔ پنڈت ستیہ دیو جی ودیا النکار :-

"دھرم راجنیہ دھرم میں آجاتے ہیں۔ جس کی ماتا نگی ہو۔ اُس وقت سادگی سے کر بھگوت بھجن گا نا کہاں کا دھرم ہے"۔ یہ بات رشی نے ہی ہمیں بتائی ہے۔ ویدوں کی طرف واپس چلو"

کا اُپدیش دے کر دھرم کے سردت کی طرف اشارہ کر دیا۔ یورپ کی کوئی قوم ترقی نہیں کر سکی۔ جب تک وہ بدھی کے مسئلہ کو نہ سمجھ سکی"۔

۵۔ ماسٹر آریہ منی جی ایم-اے :-

"بڑی مشکل ہے۔ میں رشی دیانند کے کس کس گُن پر بولوں۔ وہ ملوانوں میں ملوان۔ ودوانوں میں ودوان اور اکھنڈ برہمچاری تھے۔ ان کے سمے میں سر سید احمد خان۔ راجہ رام موہن رائے اور کیشب چندر سین تین مشہور ہستیاں تھیں"۔

اُن کے کاریہ کا مقابلہ کرتے ہوئے اُنہوں نے اپیل کی۔ کہ ہمیں سوامی جی کے حکم کو قبول کر کے سودیشی ہی پہننا چاہئے۔

پردھان جی نے سب کا دھنیہ واد کیا۔ آنریبل مسٹر شمس الدین اور شیخ مبارک احمد صاحب بوجہ ضروری کام اور بیماری کے نہ آسکے۔ اس طرح یہ سمیلن نہایت کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔

پاریوارک سمیلن :- ۴ بجے اُپ پردھان مسٹر گووند آریہ کی صدارت میں آریہ پاریوارک سمیلن ہوا۔ استری پُرشوں کی حاضری دوسو کے قریب تھی۔ چائے پارٹی کے بعد آریہ سماج کے سنگھٹن کو مضبوط کرنے کے لئے مہاشہ ہنس راج۔ پنڈت ستیہ دیو جی۔ مسٹر بی۔ ایس۔ ورما ایڈووکیٹ۔ مسٹر پورن چند رائے۔ پنڈت سری رام جی ایڈووکیٹ۔ مسٹر چانن سنگھ اور ماسٹر آریہ منی جی کی تقریریں ہوئیں۔

یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ اس سمیلن میں سب پریوار شامل ہوئے۔ اس سمیلن سے نوجوانوں کے اندر ایک خاص اُتساہ پیدا ہو گیا ہے۔ بہت سے نوجوان بھائیوں نے سماج کے فارم بھر دئے ہیں۔ اور باقی آریہ سماج میں پرویش ہونے کا وچن دے چکے ہیں۔

مہاشہ بدری ناتھ جی آریہ پردھان اور مہاشہ دولت رام جی جنرل سکرٹری یہاں نہ ہونے کی وجہ سے اس اُتسو میں شامل نہیں ہو سکے۔ مگر اُن کو یہ جان کر خوشی ہوگی۔ کہ اُن کی اچھیا انوسار یہ اُتسو نہایت کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا ہے۔

(ہنس راج منترا جنرل سکرٹری آریہ سماج نیروبی)

ہماری فتح دہلی میں نئی سڑک پر کھل گئی ہے

سنسکار ودھی ۳ر

ارد شتابدی کے موقعہ پر ستیارتھ پرکاش مفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچائیے!

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۱۲ر

ایک سو خریدنے پر فی جلد چار آنے

۵۰ کے خریداروں کے نام ٹائیٹل پر چھاپ دئے جائیں گے

مہرشی دیانند کا مستند و مکمل جیون چرتر مجلد ۶ر- بغیر جلد ۵ر

چاروں وید مع ہندی انوواد ۴ جلدوں میں فی جلد للعہ مستقل گراہکوں سے ۸ر

چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں فی جلد للعہ

یوگ مارگ ۳ر :: جیون پتھ ۵ر :: وید اُپدیش ۸ر

ویدیں استریاں ۸ر :: بھارتیہ سماج شاستر عہ :: یجروید گٹکا ۱۲ر

ان کے علاوہ اور ہر قسم کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں بہت کفایت سے ملتی ہیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر منافع کمائیے۔ اور وید پرچار کا ثواب بھی مفت میں لیجئے۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ- اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

انعام! انعام!! انعام!!!

گمشدہ کی تلاش

بیس ۲۰ روپیہ انعام

میرا لڑکا مسمی بھیم سنگھ جس کی عمر تیرہ سال کی ہے۔ رنگ گندمی۔ قد درمیانہ ناک کسی قدر چوڑا ہے گورنمنٹ سکول روہتک کی پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ ۱۴ اکتوبر سے گم ہے۔ جو صاحب اس لڑکے کا پتہ لگا کر میرے پاس نیچے لکھے پتہ پر بھیج دیں گے۔ یا گھر پر پہنچا دیں گے۔ ان کو علاوہ انعام بیس روپیہ کے کرایہ آنے جانے کا شکریہ کے ساتھ دیا جائے گا۔

پتہ:۔ مہاشہ بایا رام جاٹ ساکن چماریاں ڈاکخانہ و ضلع روہتک

آپ نوجوانی تندرستی۔ خوبصورتی۔ عمر درازی اور ایک لاکھ روپیہ حاصل کیجیے!

ہر ایک بیماری کی دوائی مفت دی جاتی ہے۔ اور علاج خط و کتابت کیا جاتا ہے۔ ملازمت یا ایجنسی لے کر آپ روپیہ کما یا کیجیے۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر بہترین طبی ماہوار رسالہ "حکمت طبی" مفت طلب کریں جواب کے لیے ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

پتہ:۔ حکیم لالہ سری رام وید ساحب بمقام کاٹھ نور۔ ضلع انبالہ (پنجاب)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان جمالستان

۲/ع (محصول ڈاک علاوہ) للعہ

دونو یکجائی لینے پر تین روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

بندوقیں رفلیں ریوالو اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد یا بذریعہ پرمٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ مینیجر

"پرکاش" میں

اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے!

پیٹ و معدہ کی جملہ خرابیوں کے لیے

امرت دھارا کے تین چار قطرے صبح و شام کھانے کے بعد استعمال کریں۔ یہ قوت ہاضمہ کو بہتر بنانے والی۔ خوراک کو جلد ہضم کرنے والی ضرر رساں تیزابوں کو بے تاثیر کر کے پیٹ کی ہوا کو نکالنے والی دوائی ہے!

"امرت دھارا"

معدہ اور انتڑیوں کی جملہ خرابیوں مثلاً بدہضمی۔ نفخ۔ درد معدہ۔ درد قولنج۔ متلی۔ قے۔ اسہال۔ کلیجہ کی جلن۔ پیٹ کے ورم۔ تپ محرقہ و دیگر تکالیف و علامات مجموعی کے لیے

یقینی شفابخش ثابت ہوئی ہے

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے نمونہ صرف ۸/

احتیاط نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت ودیرینہ امراض میں دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۳۲/ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ)

پچاس ۵۰ برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

طاقت کیلئے جنگ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

پشٹینا (Regd)

(مقوی باہ کی گولی)

اس کے استعمال سے نامردی۔ جریان۔ بقدر محنت سے تھک جانا اور جوانی میں بوڑھوں کی سی حالت و کمزوری وغیرہ دور ہوتی ہیں۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ ...... عہ/

ڈاک محصول تین شیشیوں تک ۸/

نمونہ نہیں آتے جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

نوٹ:۔ اس دوا کے دوران استعمال میں معدہ صاف رکھنا بہتر ہے۔ ہماری بنائی ہوئی "جلابن" جلاب کی گولی آسانی سے معدہ صاف کرتی ہے۔

ڈابر جنتری

سنہ ۱۹۳۶ء

سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوتی ہے مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں۔ معزز قدردان مفت طلب فرمائیں فوراً ارسال ہوگی۔

نوٹ } ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوا فروشوں کے ہاں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

۱۔ لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر دھنی لال ابدلگو

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

THE PRAKASH LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مقصد ہے یعنی جسمانی روحانی اور سماجی ترقی کرنا۔

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

۹- ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہئے۔

قیمت
سالانہ چندہ للعہ ۔۔۔۔۔۔ ممالک غیر سے ہے
ششماہی ۲ عہ ۔۔۔۔۔۔ فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۲۳- مگھر سمت ۱۹۹۲ مطابق ۸ دسمبر ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY 8th DEC 1935 | نمبر ۴۹

یجروید | رگوید

وید امرت

ओ३म् भवतन्नः समनसौ सचेतसावरेपसौ मा यज्ञ ँ हि ँ सिष्टं मा यज्ञपतिं जातवेदसौ शिवौ भवतमद्य नः ॥
(یجروید- ادھیائے - منتر ۳)

اس پوتر وید منتر کا دیوتا "یگیہ" ہے۔ چھند "پنکتی" ہے۔ اور سوَر "پنچم" ہے۔ اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ یہ سارا سنسار یگیہ روپ ہے۔ اگر ہم جیون یاترا کو طے کرتے ہوئے اپنی مجلسی ذمہ داری کی حس کو ناکارہ نہ بنائیں۔ تو جہاں ہم اپنی زندگی کو مفید بنا سکتے ہیں۔ وہاں دوسروں کی زندگی کو بھی مفید بنانے میں مدد دے سکتے ہیں۔ وید بھگوان اسی لئے یہ شکھشا دیتا ہے۔ کہ جو لوگ کسی قوم میں اگرنی یا سردار ہوں۔ وہ ہر ایک گرہست استری پرش کو ذیل کا اپدیش دیں:-

اے استری اور پرش تم دونو (नः) ہمارے درمیان (सचेतसौ) سمان چت والے (अरेपसौ) پاپ رہت (समनसौ) ایک سمان گیان یا سنکلپ وکلپ والے (भवतम्) ہوکر رہو۔ تم ہر دو یاترا (जात वेदसौ) دھن اور گیان سے یکت ہوکر (यज्ञम्) جیون یاترا روپی یگیہ کو (मा) مت (हिं सिष्टम्) وناش کرو۔ اور (यज्ञ पतिम्) اس یگیہ روپی جیون یاترا کے سوامی کو بھی کبھی کسی قسم کا نقصان نہ پہنچاؤ۔ بلکہ (अद्य) آج سے ہی (नः) ہمارے لئے (शिवौ) کلیان کاری اور سکھ کاری (भवतम) ہوکر رہو۔ تاکہ ہم جس اُدیش کو لیکر اپنی جاتی کو اٹھانا چاہتے ہیں۔ اس میں سپھلتا کو پراپت کر سکیں۔

لفظی معنی

(भवतम्) ہوکر رہو۔ (नः) ہمارے درمیان (समनसौ) ایک سمان سنکلپ وکلپ والے (सचेतसौ) سمان چت والے ۔۔۔۔ (अरेपसौ) پاپ رہت۔ بے داغ (मा) مت (यज्ञम्) یگیہ کو (हिं सिष्टम्) وناش کرو (मा) مت (यज्ञपतिम्) یگیہ کے پالک کو بھی (जात वेदसौ) دھن اور گیان سے یکت ہوکر (शिवौ) کلیان اور سکھ کاری (भवतम्) ہوکر رہو۔۔۔۔ (अद्य) آج (नः) ہمارے لئے

(اوم شم)

اتھرووید | سام وید

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سبق آموز سوشل افسانہ

غلطی کا احساس!

از:- روشن پٹیالوی بی ۔ اے

(۱)

جب سربدیال کی شادی اندرانی سے ہوئی۔ تب اُسے معلوم ہوا کہ دُنیا کتنی خوبصورت، کتنی دلکش اور کتنی پُر کیف ہے۔ پہلے فطرت کی ہر شئے اُس کے لئے بغیر لطف و حظ تھی۔ دُنیا کے سیر و تماشے اور ہنگامہ آرائیاں اُسے ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ مگر اب شاطرِ قدرت کی ہر ادا دلفریب و جاذب نظر بن گئی۔ وہ پہلے کبھی آنکھ اُٹھا کر بھی قدرت کی رنگینیوں کی طرف نہ دیکھتا تھا۔ لیکن اب اُنہی میں کھو گیا ⁂

سربدیال و اندرانی کے لئے دُنیا وہ گلشنِ عیش بن گئی۔ جس میں ہر وقت بہار رہتی ہو۔ جو خزاں سے نا آشنا ہو۔ جس میں عشق و اُلفت کے پودے لگے ہوں۔ جن میں ایثار و قربانی کے شگوفے پھوٹ رہے ہوں۔ جنہیں آرام و تسکین کی ہوا روح پرور تھپکیاں دیتی ہو۔ راحت و بہجت و مسرت کی بوچھاڑ سے بسی ہوئی ہو۔ ان کے لئے دُنیا وہ آرام گاہ بن گئی۔ جہاں صحرائے ناکامی و شکست سے گھبرایا ہوا انسان آرام پاتا ہے۔ بہشت کا وہ حصّہ بن گئی۔ جہاں ہر وقت جامِ عشرت کے دَور چلتے ہیں ⁂

سربدیال نے جوں توں کر کے بی۔ اے پاس کر لیا۔ باپ مر چکا تھا۔ بدقسمتی سے ماں زندہ تھی۔ آمدنی و گزر اوقات کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ ذی لُطف حاصل کرنے کی وجہ سے اور لڑکوں کو پڑھا پڑھا کر کچھ روپیہ جمع کرنے کے باعث سربدیال اپنی تعلیم جاری رکھ سکا۔ ورنہ بی۔ اے پاس کرنا اُس کے لئے ناممکن تھا۔ وہ پہلے پہل مشاہرہ تیس روپیہ بطور کلرک نوکر ہوا۔ مگر اپنی خدا داد ذہانت، ذکاوتِ طبع و محنت سے جلد ہی ہیڈ کلرک کے عہدہ تک ترقی پا گیا۔ اب عسرت کے دن گزر گئے۔ ماں، بیٹا اور اُس کی بیوی آرام و چین سے زندگی کے دن بسر کرنے لگے ⁂

(۲)

لالہ شام داس سربدیال کے پڑوسی تھے۔ وہ پہلے گورنمنٹ سروس میں انجنیئر تھے۔ مگر اب ریٹائر ہو چکے تھے۔ بدقسمتی سے اُن کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ وہ مغربی تہذیب کی گود میں پلے تھے۔ مشرق سے ہی مشرقی تہذیب منبع الاخلاق اور اطوار سے چڑتے تھے۔ اس لئے پہلی بیوی کے مر جانے پر اور لاولد ہونے کے باوجود بھی انہیں دوسری شادی کا خیال پیدا ہوا۔ مالدار آدمی تھے اس لئے ایک آنکھ کا اندھا اور گانٹھ کا پورا شخص اُنہیں مل گیا۔ جس نے دس ہزار روپیہ لے کر اپنی نوجوان لڑکی تلوتما کی شادی اُن سے کر دی ⁂

لالہ شام داس کے ہاں کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ عیش و عشرت کے سبھی سامان مہیا تھے۔ مگر تلوتما کا غنچۂ دل ہر وقت پژمردہ رہتا تھا۔ وہ غمگین و مضمحل رہتی تھی۔ اُس کے حسین رخساروں کی سُرخی زردی میں تبدیل ہو گئی۔ آنکھوں کی چمک ماند پڑ گئی۔ جوشِ شباب ... پڑنے لگا۔ تلوتما کی اُٹھتی جوانی اور شام داس کا ڈھلتا ہوا شباب! آخر وہ خوش رہتی۔ تو کیسے کر؟ تلوتما چاہتی تھی۔ کہ اُس کی شمعِ شباب پر کوئی پروانہ وار جل مرے۔ اُس کے بے عیب حُسن کی صحیح معنوں میں قدر کرے۔ اس کے غنچۂ امید کو نسیمِ محبت سے تھپک تھپک کر بیدار کرے۔ اُس کے گلِ آرزو کی خونِ دل سے آبیاری کرے۔ شام داس اسے دل سے چاہتے تھے۔ اُس سے محبت کرتے تھے۔ مگر تلوتما خوش نہ تھی۔ کیونکہ شام داس کے بڑھاپے کا آبِ سرد تلوتما کی آتشِ شباب کو ٹھنڈا نہ کر سکتا تھا ⁂

امیر ہونے کی وجہ سے لالہ شام داس میں شراب نوشی و دوسرے عیوب بھی آ گئے تھے۔ وہ تمام دن غنڈے و اوباش دوستوں کی صحبت میں گزارتے۔ رات شراب خانہ خراب سے بدمست ہو کر زنانِ بازاری کے رو دادوں کو کٹھکھٹانے میں بسر ہوتی۔ اور بیچاری تلوتما گھر میں اکیلی رہتی۔ اُس کے دل میں کبھی غم و غصّہ کی لہر اُٹھتی اور کبھی نفرت و حقارت کی۔ لیکن وہ اپنے آپ کو بے بس پا کر غصّہ کو اندر ہی اندر پی جاتی۔ اور رو دھو کر اپنا غم ہلکا کر لیتی ⁂

چاندنی راتوں میں جس وقت ماہتاب برف جیسی سفید روشنی پردۂ عالم پر بکھیرتا اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے جسم کو گدگداتے ہوئے چلے جاتے تو تلوتما کچھ مسوس کر رہ جاتی۔ اُس کی حالت ایسی ہوتی تھی۔ جیسے کسی آزاد پرندہ کو قفس میں بند کر دینے پر ہوتی ہے ⁂

(۳)

بدھو بے فکر نوجوان تھا۔ نہ کوئی دوست نہ کوئی رشتہ دار۔ نہ کسی کی پرورش کا خیال نہ اپنا [illegible]

دیکھا پڑ رہے۔ دن کو شہر کی گلیوں میں آوارہ گردی کرتا رہتا۔ رات کو کسی چکلہ یا چنڈو خانہ میں جا سوتا ⁂

ایک دن حسبِ معمول بدھو گھومتا گردی کرتا ہوا شام داس کے مکان کی طرف آ نکلا۔ تلوتما کھڑکی سے جھانک رہی تھی۔ بدھو تلوتما کے ساحرین جمال کو دیکھ کر از خود رفتہ ہو گیا۔ اُس کے پاؤں کی حرکت اس طرح بند ہو گئی۔ جس طرح کسی منتر پھونکے ہوئے سانپ کی ⁂

تلوتما نے بھی ایک نظر بھر کر بدھو کی طرف دیکھا۔ اُسے ایسا معلوم ہوا۔ کہ جس چیز کی اُسے مدت سے تلاش تھی۔ وہ مل گئی۔ بدھو خوبصورت تھا یا بدصورت یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں نوجوان ضرور تھا۔ بال بنائے ہوئے۔ ہاتھ پر گھڑی بندھی ہوئی اور لب پان کی سُرخی سے رنگین بنے ہوئے ⁂

تلوتما چند لمحوں تک اُس کی طرف دیکھتی رہی۔ اُس کے چہرہ پر اُتار چڑھاؤ ہوا۔ اور نسوانی حیا کے زیرِ اثر اُس نے فوراً کھڑکی بند کر دی ⁂

بدھو تاڑ گیا۔ کہ کیا ماجرا ہے۔ اُس کے ساتھ کتنی واقعات ایسے ہو چکے تھے۔ اور وہ اس قسم کی باتوں میں ماہر ہو چکا تھا۔ ناواقف و سادہ لوح نوجوان عورت کو کس طرح پھسلایا جاتا ہے۔ یہ اُسے اچھی طرح آتا تھا۔ ذرا سا اشارہ چاہئے تھا۔ وہ اُسے مل چکا تھا۔ روزانہ اس محلہ سے گزرنے لگا۔ تانک جھانک بات چیت میں تبدیل ہوئی۔ بات چیت نے ہنسی مخول کی جگہ لی۔ اور پھر نامہ و پیام شروع ہو گیا ⁂

جس وقت لالہ شام داس مکان سے غیر حاضر ہوتے۔ تو بدھو آ جاتا۔ اور اُن کے واپس لوٹنے سے پہلے چلا جاتا۔ تلوتما اُس کی خوب خاطر و تواضع کرتی۔ لالہ شام داس کی خون پسینہ کی کمائی سے بدھو مزے کرنے لگا۔ کچھ دن کے بعد بدھو نے لالہ شام داس کا ملحقہ مکان کرایہ پر لے لیا۔ اور خوب آنند سے دن گزارنے لگے ⁂

(۴)

بدھو ... کی وجہ سے اور ہم عمر ہو [illegible]

کے باعث تلوتما اور اندرانی میں گہری محبت ہو گئی۔ ایک دوسرے کی ہم راز بن گئیں۔ اور ضروری کام سے فارغ ہو کر اکثر دونوں اکٹھی ہو جاتیں۔ اور خوش گپیوں میں اپنا وقت گزارتیں ⁂

ایک دن اندرانی کسی ضروری کام کے لئے گھر سے باہر گئی۔ بعد میں سربدیال کو اندرانی کے پرائیویٹ سوٹ کیس میں سے کسی چیز کی ضرورت پڑی۔ سوٹ کیس کی چابی اندرانی کے پاس تھی۔ مگر اُس شئے کی اشد ضرورت ہونے کی وجہ سے سربدیال نے سوٹ کیس کے قفل کو مصنوعی چابی سے کھولا۔ اور وہ چیز نکال لی۔ جب وہ سوٹ کیس بند کرنے لگا۔ تو اُس کی نظر ایک سُرخ کپڑے پر پڑی۔ اُسے اس کے دیکھنے کا اشتیاق ہوا۔ اس نے جب اُسے دوسری چیزوں کے نیچے سے نکالا تو دیکھا۔ کہ کچھ کاغذات سُرخ کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں۔ جب اُس نے اس بنڈل کو کھولا۔ تو اُس میں سے بہت سے خطوط نکلے۔ جب اس نے ان میں سے ایک خط کو پڑھا۔ تو اُس کا چہرہ فرطِ غیظ و غضب سے سُرخ ہو گیا۔ خط کا مضمون تھا:-

”میری جان پیاری! جب سے آپ کے دیدار ہوئے ہیں۔ رات کو سونا حرام ہے۔ کسی لمحہ بھی قرار نہیں آتا۔ آپ کے حُسن نے مجھ پر جادو کر دیا ہے۔ آپ کے بغیر اب میرا زندہ رہنا ناممکن ہے۔ پیاری اِلتم کب .... وغیرہ“

سربدیال فوراً اس نتیجہ پر پہنچ گیا۔ کہ یہ خطوط اندرانی کو مخاطب کر کے لکھے گئے ہیں۔ غم و غصّہ کے زیرِ اثر اُس نے تمام خطوط کو نہ پڑھا۔ اور فوراً یقین کر لیا۔ کہ اندرانی بیوفا ہے.... مکار.... دغاباز.... اُس نے اس پر بھروسہ کرنے اور اس سے محبت کرنے میں سخت غلطی کھائی ہے۔ اگر اس وقت اندرانی پاس ہوتی۔ تو نہ معلوم کیا ہو جاتا مگر اندرانی کی غیر حاضری کی وجہ سے سربدیال غصّہ کو پی گیا۔ اور خطوط کے بنڈل کو اسی طرح سُرخ کپڑے میں لپیٹ کر سوٹ کیس میں

(باقی بر صفحہ ۱۹)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

اسلامی ممالک کے درمیان نیا معاہدہ

انگورہ۔ ۴ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹرکی کا وزیر خارجہ عنقریب عراق جائے گا۔ یہ بھی افواہ ہے۔ کہ آپ کے وہاں جانے سے ایران اور ٹرکی عراق کے ساتھ مل جائیں گے۔ اور آپس سیاسی طور پر علیحدہ کر کے ایک نیا معاہدہ تیار کریں گے۔ جس کے لئے عرصہ سے کوشش کی جا رہی ہیں۔ ٹرکی کے بحری وزیر نے ایک غیر ملکی کمپنی کو حکم دیا ہے۔ کہ مختلف سائز اور وزن کے ۱۰ جہاز تیار کرے۔ اس کے لئے ۱۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی منظوری دی گئی ہے۔ ان میں دو جہاز ہیزدہ ماہ کے اندر تیار ہو جائیں گے۔ اور پھر ڈاک وغیرہ کی آمد و رفت شروع ہو جائے گی۔

تین عورتیں جج مقرر کی گئیں

انگورہ۔ ۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ انگورہ نے تین خواتین کو اپنی عدالت عالیہ کا جج مقرر کیا ہے۔ اور گورنمنٹ نے ٹوکیو میں بھی سفارت خانہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔

وکٹوریہ میں ۴۰ گھنٹے کا ہفتہ

ملبورن (آسٹریلیا) ۳ دسمبر۔ صوبہ وکٹوریہ میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ کم سے کم ۴۰ گھنٹوں کا ہفتہ مقرر کیا جائے۔

بمبئی میں کانگرس کی گولڈن جوبلی منانے کے لئے زبردست تیاریاں

بمبئی۔ ۴ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈین نیشنل کانگرس کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں صدر کانگرس نے بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی کے سامنے یہ تجویز رکھی ہے۔ کہ جوبلی کے سلسلہ میں ضروری رسوم بمبئی میں ادا کی جائیں۔ کیونکہ بمبئی میں ہی آج سے ۵۰ سال پہلے کانگرس کا اجلاس منعقد ہوا تھا۔ چنانچہ بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی نے یہ تجویز منظور کر لی ہے۔ اور کانگرسی لیڈروں یورپ گروں اور کانگرس کے دیگر ہمدردوں کی نمائندہ کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کانفرنس میں وسیع پیمانہ پر جوبلی منانے کے وسائل پر غور کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر نے آفیشل طور پر انڈین نیشنل کانگرس کے تمام سابقہ پریذیڈنٹوں کو بلا لحاظ اس امر کے کہ ان کے موجودہ سیاسی خیالات کیا ہیں۔ بمبئی میں جوبلی کی تقاریب میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی نے تقریباً ۲۰۰ کھلاڑیوں کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ تقاریب کے دوران میں اپنے کرتب دکھانے کے لئے بمبئی آئیں۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے بمبئی کانگرس کے سامنے یہ تجویز بھی پیش کی ہے۔ کہ گوالیا تالاب میدان بمبئی میں اس جگہ پر یادگار قائم کی جائے۔ جہاں کانگرس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اور کانگرس میں اُن تمام اشخاص کی جو مختلف اوقات میں جد و جہد کے دوران میں ہلاک ہوئے ہیں۔ یادگار منائی جائے۔ بمبئی پراونشل کانگرس نے ان ہر دو تجاویز کو منظور کر لیا ہے۔ بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس اور دیگر سرکردہ کانگرسی لیڈر جوبلی کی تقاریب کے موقعہ پر بمبئی میں موجود ہوں گے۔

اس کے علاوہ تمام صوبجاتی کانگرس کمیٹیوں کے نام بھی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ وہ بھی مناسب شان و شوکت سے جوبلی منائیں۔ بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی نے تمام تجارت پیشہ اصحاب سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ۲۸ دسمبر کو "جوبلی ڈے" منائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ شہر کے بہت سے سکولوں نے اس دن چھٹی منانے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔

احاطۂ عدالت میں پولیس گارد پر حملہ

لکھنؤ ۴ دسمبر۔ آج پولیس گارد تین زیر سماعت قیدیوں کو لے جا رہی تھی۔ کہ آنریری مجسٹریٹ کے احاطہ میں قیدیوں کے رشتہ داروں نے ان پر حملہ کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ رشتہ داروں نے قیدیوں سے بات چیت کرنے کی کوشش کی۔ جس کی پولیس نے اجازت نہ دی۔ اس پر فریقین میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ جس نے تھوڑی دیر میں کھلم کھلا لڑائی کی صورت اختیار کر لی۔ تین پولیس کانسٹیبل اور دوسری پارٹی کے چار اشخاص زخمی ہوئے۔ ایک آدمی شدید طور پر مجروح ہوا ہے۔

برہما میں خوفناک آتشزدگی

رنگون۔ ۴ دسمبر۔ ٹولائے سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آتشزدگی کے نتیجہ کے طور پر پانچ مکانات جل گئے ہیں۔ اس میں کان کے ایک مالک اور سونے اور ہیروں کے ایک دلال کا مکان بھی شامل ہے۔ نقصان کا اندازہ چار لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کان کے مالک کا ۸۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا ہے۔ آگ کی وجہ ابھی تک باوجود سرتوڑ کوشش کے بھی معلوم نہیں ہو سکی۔

اردو شتابدی کے اوسر پر نئی شاندار کتابیں

ایک سے ایک بڑھیا ہے۔ خریدنے کے لئے ابھی سے تیاری کریں

ایک نمبر آپ کا اسٹال پر ضرور دیکھیں۔ ہر کتاب

بہت بڑی فہرست کتب مفت طلب فرمائیے

ویدانت درشن

(لیکھک شری سوامی درشنانند جی مہاراج)

(ترجمہ مع و بالتفسیر)۔ یہ پہلا موقع ہے کہ مہرشی ویاس کے ویدانت درشن کا اردو ترجمہ شائع ہوا ہے۔ انہوں نے ویدانت کے مشکل سے مشکل سوتروں کو ایسی عمدگی سے واضح کیا ہے کہ جھگڑا مٹا دیا ہے۔ اور کمتری سے کم سمجھ بھی آسانی سے سمجھ میں آ جاتے ہیں۔ امید ہے کہ جنتا اس کی مناسب قدر کرے گی۔ سوامی جی کی کتاب پڑھ کر دل باغ باغ ہوتی ہے

قیمت صرف ۴ روپے

یوگ کے آسن (اردو میں)

(ساٹھ عدد تصویروں سمیت)

وید کے مشہور سکالر سائز بکری جی کی مقبول عام تصنیف۔ آج کل ڈنڈ بیٹھک دوڑ ڈمبل وغیرہ جو مختلف ورزشیں رائج ہیں۔ ان سے بلاشبہ طاقت بڑھتی ہے۔ لیکن تندرستی نہیں بڑھتی۔ ویایام کی ویدک پدھتی ہی ہے جو ہر قسم کے نقائص سے مبرا ہے۔ اس پستک میں بیان کردہ آسنوں کو بچے بوڑھے جوان مرد عورت سب بآسانی کر سکتے ہیں۔ ان کے کرنے سے تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ سخت سے سخت امراض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سینکڑوں اشخاص نے ان آسنوں کو آزمایا ہے۔ اور اپنی رائے اس میں درج کی ہے۔ اگر آپ کو صحت پیاری ہے۔ تو آج ہی اس کی ایک کاپی طلب کریں۔

قیمت ۴ روپے

برہمچریہ

(لیکھک شری پوجیہ پادر داموودر ستانولیکر)

اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ کہ انسانی زندگی میں کامیابی کا دار و مدار صرف برہمچریہ پر ہے۔ بغیر برہمچریہ کے انسان ساری عمر ٹھوکریں کھا کر ذلیل زندگی بسر کرتا ہے۔ کوئی قوم اور دیش بغیر برہمچریہ کے ترقی نہیں کر سکتا۔ برہمچریہ کے راستہ میں کیا رکاوٹیں ہیں۔ اور انکو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے؟ اور جن اصحاب نے برہمچریہ سے بینت ہو کر ٹھوکر کھائی ہے۔ اور پھر سنبھل کر ترقی کی ہے۔ ان کے تجربے بھی اس کتاب میں درج ہیں۔ نوجوانوں کو ضرور پڑھنی چاہئے۔

قیمت اردو صرف ۱۲ ؍

ملنے کا پتہ:- راجپال مینیجر آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پلٹن عدن بھیجی جارہی ہے :۔

نئی دہلی - ۲ر دسمبر - گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے :۔

"ملک معظم کی گورنمنٹ کی درخواست پر گورنمنٹ ہند نے عارضی طور پر عدن کے ڈیفنس کو زیادہ مضبوط بنانے کے لئے ایک پلٹن کا بھیجنا منظور کر لیا ہے - عدن بھیجنے کے لئے پونہ کی پنجاب پلٹن کا انتخاب کیا گیا ہے - اس کی ایک کمپنی سفارت خانہ کی حفاظت کے لئے عدیس ابابا جا چکی ہے :۔

نئے وائسرائے کی آمد :۔

نئی دہلی - ۲ر دسمبر - اگرچہ سرکاری طور پر کوئی اعلان نہیں کیا گیا - لیکن ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے آئندہ وائسرائے لارڈ لنلتھگو ۱۷ اپریل کو بمبئی پہنچیں گے - اور دوسرے دن یہاں آجائیں گے - اسمبلی کا جو سیشن ۳ر فروری کو شروع ہوگا - وائسرائے کی آمد شملہ روانہ ہونے تک جاری رہے گا :۔

بھکشو اوتم کو انتباہ :۔

رنگون - معلوم ہوا ہے - کہ بھکشو اوتم پریذیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کو مانڈلے میں ۶ - ۷ - اور ۲۰ر اکتوبر کو بعض تقریروں کے سلسلہ میں برہما گورنمنٹ کی طرف سے انتباہ موصول ہوئی ہے بیان کیا جاتا ہے - کہ گورنمنٹ کا خیال ہے - کہ ان تقریروں کی بنا پر ان کے خلاف مقدمہ چلایا جا سکتا ہے - گورنمنٹ نے انہیں تنبیہ کی ہے - کہ اگر انہوں نے اس قسم کی تقریر کا پھر اعادہ کیا - تو گورنمنٹ ان کے خلاف مقدمہ چلائے گی - بھکشو اوتم کی یہ تقریریں ان مسلمانوں کے متعلق تھیں - جن کے باپ ہندوستانی مسلمان اور ماں برمی عورتیں ہوتی ہیں :۔

جوہانسبرگ میں نمائش :۔

نئی دہلی - ۲ر دسمبر - ۱۹۳۶ء کے آخر میں جوہانسبرگ (جنوبی افریقہ) میں ایمپائر نمائش منعقد ہوگی - جو ۱۵ر ستمبر ۱۹۳۶ء سے ۱۵ر جنوری ۱۹۳۷ء تک رہے گی - نمائش گاہ کا رقبہ ۱۰۰ ایکڑ سے زیادہ ہے - نمائش کا اپنا ریلوے سٹیشن ہے بجلی - پانی وغیرہ کا انتظام نمائش کمیٹی کرے گی - گورنمنٹ ہند نمائش میں حصہ نہیں لے گی +

اغوا شدہ لڑکیاں مل گئیں :۔

ہانسی - ۲ر دسمبر - گزشتہ ماہ جنوری میں لالہ جوتی پرشاد مہاجن اور تلسی رام درزی کی ایک ایک لڑکی کا اغوا ہو گیا تھا - سب انسپکٹر دیپالپور نے ضلع منٹگمری سے لالہ جوتی پرشاد کی لڑکی معہ دیگر ۱۸ - ۱۹ لڑکیوں اور دو لڑکوں کے برآمد کی ہے - ان سب کو اغوا کنندگان کے ایک گروہ نے گرفتار کر رکھا تھا :۔

ڈاکٹر کٹران بھارت انشورنس کمپنی لاہور کی گرفتاری

لاہور - ۳ر دسمبر - آج شام کے وقت مقامی پولیس نے لالہ ہرکشن لال چیئرمین - لالہ جیون لال گابا - لالہ دُنی چند بیرسٹر ایٹ لاء ڈاکٹر کٹران اور ڈاکٹر پرسرام جنرل منیجر بھارت انشورنس کمپنی کو زیر دفعہ ۴۰۹/۱۰۹ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا - گرفتاری کے بعد انہیں خانصاحب میاں حکیم الدین ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے مکان پر پیش کیا گیا :۔

گرفتار شدگان کی طرف سے لالہ شام لال ایڈووکیٹ ممبر اسمبلی نے درخواست ضمانت پر بحث کی - آپ نے کہا - کہ ملزمان بہت بڑے معزز اور شریف آدمی ہیں - ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا - کہ ان کے مقدمہ کی کیا نوعیت ہے - درخواست ضمانت پر رات کے ۱۰ بجے بحث ہوئی :۔

خواجہ نذیر احمد اسسٹنٹ رسیور نے درخواست کی مخالفت کی بحث سننے کے بعد مجسٹریٹ نے ہر چہار معززین کو پانچ پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا - درخواست منظور ہونے کے بعد لالہ ہرکشن لال کی طرف سے سردار سردول سنگھ کویشر - لالہ دُنی چند بیرسٹر کی طرف سے ڈاکٹر سیف الدین کچلو - ڈاکٹر پرسرام کی طرف سے ڈاکٹر ستیہ پال اور لالہ جیون لال گابا کی طرف سے سردار اجیت سنگھ نے ضمانت داخل کر دی - ان تمام اصحاب کو اسی وقت رہا کر دیا گیا :۔

شاہ جارج کی ہمشیرہ چل بسی :۔

لندن - ۳ر دسمبر - شہنشاہ جارج پنجم کی ہمشیرہ پرنسس وکٹوریہ انتقال کر گئی ہیں - مرحومہ کی عمر ۶۷ سال کی تھی :۔

ایک کالج سٹوڈنٹ کا برت :۔

لاہور - ۳ر دسمبر - سناتن دھرم کالج لاہور کے ایک ذہین ایم سٹوڈنٹ جگدیش چند رنے کل سے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے - بدھوار کو وہ یونیورسٹی ہال کے روبرو دھرنا مار کر بیٹھ جائے گا - اور جب تک یونیورسٹی روزانہ دو پرچوں میں امتحان لینے کا فیصلہ منسوخ نہ کرے گی - بیٹھا رہے گا :۔

سری ہرگوبند پور میں پلیگ :۔

امرت سر - ۳ر دسمبر - ایک اطلاع مظہر ہے - کہ سری ہرگوبند پور (ضلع گورداسپور) میں پلیگ کی وبا خوفناک طور پر پھیل گئی ہے - اور چند دنوں میں ایک خاندان کا خاندان اس نامراد مرض سے لقمۂ اجل ہو گیا ہے :۔

دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ :۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے لاہور میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے - جس کی رو سے پانچ یا پانچ سے زائد آدمیوں کا شارع عام پر جمع ہونا ممنوع قرار دیا گیا ہے - جلوس اور جلسے بھی بند کر دئے گئے ہیں :۔

۳۷۴ قیدیوں کی رہائی :۔

ابیتھنز - ۲ر دسمبر - عام معافی کے اعلان کی رو سے آج صبح ۳۷۴ قیدی رہا کئے گئے :۔

ضمیمہ کی ضبطی :۔

پٹیالہ - ۲ر دسمبر - سنتیر خالصہ کا ضمیمہ ضبط کر لیا گیا ہے - پولیس نے سٹیشن پر تمام ضمیمہ قبضہ میں کر لیا :۔

صوبہ دہلی میں کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ کا نفاذ :۔

نئی دہلی - یکم دسمبر - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے پنجاب کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۲۵ء کو صوبہ دہلی میں نافذ کرنے کی اجازت دیدی ہے - اس کے علاوہ چیف کمشنر صوبہ دہلی نے ایک سپیشل حکم جاری کیا ہے - جس میں لکھا ہے - کہ یہ ایکٹ صوبہ دہلی میں یکم دسمبر سے نافذ کر دیا گیا ہے :۔

کوئٹہ کا سپیشل آفیسر :۔

کوئٹہ - مسٹر وائیل سابق چیف منسٹر الور سٹیٹ کو کوئٹہ میں سپیشل آفیسر مقرر کیا گیا ہے - تاکہ دیوانی تنازعات کی سماعت کریں :۔

کوئٹہ کو از سر نو آباد کرنے پر غور :۔

کوئٹہ - دسمبر کے پہلے ہفتہ میں نئی دہلی میں ایک کانفرنس ہوگی - جس میں کوئٹہ شہر کو دوبارہ آباد کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا :۔

لاہور سے سری نگر سوا گھنٹہ میں :۔

جموں - معلوم ہوا ہے - کہ مئی ۱۹۳۶ء سے لاہور اور سری نگر کے درمیان ہمالیہ ائیرویز لمیٹڈ ہوائی سروس جاری کر دی جائے گی - لاہور سے جموں کے راستہ سری نگر پہنچنے میں صرف ایک گھنٹہ اور پندرہ منٹ لگیں گے - لاہور سے سری نگر تک واپسی کرایہ ۹۰ روپیہ ہوگا :۔

کانگرس کی تاریخ اردو میں :۔

لاہور - شری پنڈت ہری لال گوسوامی سکرٹری ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کانگرس گولڈن جوبلی کے موقع پر "کانگرس کی تاریخ" شائع کریں گے - جو ڈاکٹر پٹابھائی سیتارامیہ نے لکھی ہے - کتاب ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی - اس میں کانگرس کا حال شروع سے لے کر گزشتہ اجلاس منعقدہ

بمبئی تک کا ہوگا :۔

پٹیالہ میں زہریلی گیس سے موت :۔

پٹیالہ - سرکاری موٹر ہاؤس میں زہریلی گیس سے ایک شخص کی موت ہو گئی - بیان کیا جاتا ہے - کہ مسمی غلام قادر رنگ ساز نے کسی سیڑ کو پینٹ کرنے کے لئے جب رنگ کا ڈبہ کھولا - تو اس میں سے زہریلی گیس نکلی - جس سے وہ بیہوش ہو گیا - اسے ہسپتال پہنچایا گیا - جہاں اس کی موت ہو گئی :۔

جراثیم کُش موت :۔

بنگہ - بنگہ کے پرائمری سکول میں ایک خاکروب جھاڑو دے رہا تھا - کہ کانپ کر زمین پر گر گیا - اسے ہسپتال پہنچایا گیا - لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا :۔

ہوٹل میں بے ہوش پایا گیا :۔

موگہ - موگہ ضلع فیروزپور کا ایک نوجوان کشمیری لیشن دت کاروشین ہوٹل فتح پوری بازار دہلی میں نہایت پُراسرار حالات میں مُردہ پایا گیا - بیان کیا جاتا ہے - کہ کل شام وہ اپنے کمرہ میں بے ہوش دیکھا گیا :۔

۱۴ سالہ بنیا لڑکی کا اغوا :۔

بریلی - سہسوان ضلع بدایوں سے ایک لڑکی کے اغوا اور اغوا کنندگان کی گرفتاری کی اطلاع موصول ہوئی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ دو لڑکوں نے (دونو کا نام مدن ہے) ایک چودہ سالہ بنیا لڑکی کا اغوا کر لیا - اور اسے ایک میل کے فاصلہ پر ایک براہمن کے گھر رکھا - تھانہ میں اطلاع دینے پر سب انسپکٹر پولیس پنڈت جمنا پرشاد موقعہ پر پہنچے اور چار اشخاص کو گرفتار کر کے لڑکی کو برآمد کر لیا - گرفتار شدگان میں دو لڑکے - براہمن اور اس کی بیوی شامل ہیں - گرفتار شدگان کو زیر دفعہ ۳۶۳/۳۶۸ چالان کر دیا گیا ہے :۔

سناتن دھرم مندر میں نقب زنی :۔

شیخو پورہ - ضلع مظفر گڑھ کے گنڈا سنگھ عرف گردھاری کو جسے سناتن دھرم مندر میں نقب لگاتے ہوئے پکڑا گیا تھا - ۵ سال قید با مشقت کی سزا دی گئی - ملزم اس سے پہلے بھی ۵ سال کی سزا کاٹ چکا ہے :۔

عورتوں کی بین الاقوامی کانفرنس :۔

لنڈن - ۲ر دسمبر - مسز برطانوی عورتوں کا ایک ڈیپوٹیشن دنیا بھر کی عورتوں کی کانفرنس جو جنوری اور فروری میں کلکتہ میں منعقد ہوگی - شرکت کے لئے ہندوستان بھیجے گا - ڈیم الزبتھ کیڈبری اس ڈیپوٹیشن کی لیڈر ہوں گی - یہ کانفرنس انٹرنیشنل کونسل آف ویمن انڈیا کی طرف سے بلائی جا رہی ہے :۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۲۳- مگھر سمت ۱۹۹۲

بھاری خطرہ

ہندو سوسائٹیوں کی کوشش اور ہری جن سوسائٹیوں کے پروٹسٹ کے باوجود ڈاکٹر امبیدکر کے مذہب بدلنے کا خطرہ دور نہیں ہوا۔ بلکہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گیا ہے۔ جب سے اُنہوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ ہندو نہ رہیں گے۔ تب سے کئی ہندو ڈیپوٹیشن اُن سے مل چکے ہیں۔ نہ معلوم کتنی سوسائٹیوں کے تار اور خطوط ان کے پاس پہنچے ہیں۔ اُن کے متعلق متضاد بیانات اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ مسلمانوں نے اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے مشہور کر دیا۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر اسلام کی طرف جھک رہے ہیں۔ پیر جماعت علی شاہ نے لاہور کے ۲ ہزار کے مجمع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہہ بھی دیا۔ کہ میں ڈاکٹر امبیدکر سے ملاقات کر آیا ہوں۔ اور مسلمانوں کو یہ بشارت دیتا ہوں۔ کہ وہ انشاء اللہ تعالےٰ ایک ماہ کے اندر اندر اسلام قبول کر لیں گے لیکن جب ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ نے پیر صاحب کا یہ اعلان ڈاکٹر صاحب کو سنایا۔ تو اُنہوں نے اس کی تردید کر دی۔ اور کہا۔ کہ نہ تو پیر صاحب کے ساتھ میری اس موضوع پر کوئی بات ہوئی ہے۔ اور نہ میں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اسی طرح ایک چٹھی اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں یہ درج ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب سکھ دھرم کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ سکھ گرنتھوں کا ادھین کر رہے ہیں۔ اور سکھ دھرم کو قبول کر لیں گے۔ یہ بھی شائع ہوا۔ کہ وہ بودھ دھرم کی طرف جھک رہے ہیں۔ اور غالباً بودھ بنیں گے۔ غرض یہ کہ جتنے منہ اُتنی باتیں۔ ہر ایک مذہب کے ایڈونکیٹ اُن پر ڈورے ڈال رہے ہیں۔ لیکن اُنہوں نے اس وقت تک کسی سے ہاں نہیں کی ؛

لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اُنہوں نے مذہب تبدیل کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ یہ نہیں۔ بلکہ اُن کا تازہ ترین اعلان یہ ہے۔ کہ میرا یہ فیصلہ ہے۔ کہ میں ہندو نہیں رہوں گا۔ اگر میرے ساتھی میرے ساتھ جانے کو تیار ہوں گے۔ تو بہتر۔ ورنہ میں اکیلا چلا جاؤں گا۔ وہ کس مذہب میں جائیں گے؟ اس کے متعلق اُنہوں نے کوئی اعلان نہیں کیا۔ اس میں ان کی حکمت ہے وہ یہ کہ جن لوگوں کو وہ اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔ اُن سے وہ کہلوانا چاہتے ہیں۔ کہ فلاں مذہب اختیار کیا جائے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اُنہوں نے اکیلے مذہب تبدیل کیا۔ اور ہریجنوں کی کوئی بڑی تعداد اُن کے ساتھ نہ گئی۔ تو اُن کی لیڈری کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ اور اُن کی کرکری ہو جائے گی۔ اس لئے وہ ایسے طریق سے چلنا چاہتے ہیں۔ جس سے وہ زیادہ سے زیادہ ہری جنوں کو اپنے ساتھ لے جا سکیں۔ وہ جلدی مذہب تبدیل نہ کریں گے۔ اُنہوں نے یہاں تک بھی کہا ہے۔ کہ اُنہیں فیصلہ میں چار پانچ سال لگیں گے۔ جس غرض کے لئے وہ یہ مہلت لے رہے ہیں۔ وہ مبارک نہیں۔ اُن کا ہندو نہ رہنا یقینی ہے۔ ہندو دھرم کو چھوڑنے میں وہ دیر لگا رہے ہیں۔ اس لئے نہیں۔ کہ اُن کے ہندو رہنے کا کوئی امکان ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ہندوؤں کو ودھرمی بنا سکیں۔ ان حالات میں جتنی دیر وہ ہندو رہیں گے۔ اُتنا ہی خطرہ بڑھتا جائے گا۔ "جب تک سانس تب تک آس" کی مثل مشہور ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کسی وقت اپنے غلط ارادہ سے باز آ جائیں۔ اور اس لحاظ سے یہ دیر مبارک بھی سمجھی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر مبارک نہ بھی ہو۔ تو بھی کسی کو اُنہیں ہندو دھرم سے دھکیلنے کا حق نہیں۔ جب تک وہ ہندو رہنا چاہیں۔ وہ رہیں گے۔ کوئی اُنہیں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہندو دھرم سے جلد الگ ہو جاؤ ؛

اس لئے ہمیں اس خطرہ کے سدباب کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ یہ خطرہ زیادہ تر بمبئی اور مدراس کے پرانتوں میں ہے۔ جہاں کہ ڈاکٹر صاحب کا زیادہ اثر ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ اچھوتوں کی ایک جاتی نے جس کا نام ادھرما ہے۔ ایک کانفرنس کا اعلان کیا تھا۔ جس میں سب مذاہب کو دعوت تھی۔ کہ وہ آئیں۔ اور اپنی اپنی خوبیاں بیان کریں۔ تا کہ وہ اس مذہب کو اختیار کریں۔ جو اُنہیں سب سے اچھا نظر آئے۔ پتہ یاد نہیں۔ کہ کانفرنس کا کیا بنا۔ لیکن ...

[illegible] یوک سبھا کا ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں اُس نے اپنی کسی کانفرنس کی صدارت کے لئے مولانا شوکت علی اور مسٹر کے۔ ایل۔ گابا کو دعوت دی ہے۔ یہ حالات بتا رہے ہیں۔ کہ ہمارے جو اچھوت بھائی ہندوؤں سے الگ ہونا چاہتے ہیں۔ وہ ایسا کرنے میں انتقام کے جذبہ سے متحرک ہو رہے ہیں۔ کسی کو اس بات سے انکار نہیں۔ کہ صدیوں سے اعلےٰ ذات کے ہندو اپنے اچھوت بھائیوں پر ظلم کرتے آئے ہیں۔ لیکن ان دنوں میں جبکہ اس ظلم کے خلاف زبردست آواز بلند ہو رہی ہے۔ جبکہ آریہ سماج جیسی زندہ مذہبی سوسائیٹی نے اچھوت اُدھار کا اندولن کر کے ہندوؤں کے ضمیر کو جاگرت کر دیا ہے۔ اور مہاتما گاندھی جیسی زبردست شخصیت نے اپنی جان کی بازی لگا کر اچھوتوں کے ادھیکاروں کی رکھشا کی ہے۔ اور اُن کی کوششوں کے نتیجہ کے طور پر کروڑوں ہندو چھوا چھوت کی لعنت کو دور کرنے پر تیار ہو گئے ہیں +

ان حالات میں اچھوتوں کا ہندو دھرم اور ہندو قوم سے الگ ہونا ایک ایسی بات ہے۔ جو سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ جب علیحدہ ہونے کا وقت تھا۔ تب تو وہ نہ ہوئے۔ اور اُنہوں نے اپنے دھرم کی آن پر بٹہ نہ لگنے دیا۔ لیکن اب کہ چھوا چھوت کا خاتمہ ہونے کو ہے۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے آخری دموں پر ہے۔ یہ بھائی اپنے پراچین دھرم سے علیحدہ ہونا چاہتے ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ اُنہیں دھرم کا پرتیت جذبہ کسی اور طرف نہیں کھینچ رہا۔ بلکہ انتقام کا جذبہ اُنہیں غلط راہ پر ڈال رہا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اُنہیں اعلےٰ ذات کے ہندوؤں سے اُن کی بدسلوکی کا بدلہ لینا چاہیئے۔ اور بدلہ کا ڈھنگ اُنہیں یہی نظر آتا ہے کہ وہ ہندو دھرم کو تلانجلی دے دیں۔ حالانکہ بدلہ کا موثر ترین ڈھنگ یہ ہے۔ کہ وہ ہندو رہتے ہوئے اپنے ادھیکار لیں۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ہندو رہتے ہوئے اپنے سے سختی کرنیوالوں کی چھاتی پر مونگ دلیں ؛

یہ صحیح پوزیشن ہے۔ اور ایک اور لحاظ سے بھی یہی صحیح ہے۔ وہ یہ۔ کہ نئے آئین میں اُنہیں بطور اچھوت کچھ حقوق مل چکے ہیں۔ اگر اُنہوں نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا۔ تو وہ ان حقوق سے محروم ہو جائیں گے۔ اُنہیں اپنی آواز سنانے کا پہلی بار موقعہ ملا ہے۔ نئے آئین میں حالات نے ایسی تبدیلی پیدا کی ہے۔ کہ وہ اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کے محتاج نہ ہوں گے۔ لیکن اعلےٰ ذات کے ہندو اُن کے محتاج ہوں گے۔ اس لئے اُن کا مذہب تبدیل کرنے کا خیال غلط ہے۔ لیکن یہ تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ لگاتار برسوں تک ودیشی کے پرچار سے اچھوتوں میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو چکا ہے۔ جس کے سینہ میں ہندوؤں کے لئے کینہ اور انتقام کے جذبات پیدا ہو چکے ہیں۔ اور وہ معقول سے معقول بات بھی سننے کو تیار نہیں۔ اس وقت ہمارا کرتویہ فرض ہے۔ تو یہ کہ ہم دوسرے ہری جنوں کو اس طبقہ سے بچائیں۔ لیکن وہ بچایا جا سکتا ہے ہری جنوں کی امداد سے۔ کوئی ایسا مرکزی نظام ہونا چاہیئے۔ جو اپنی ساری کوششیں بمبئی اور مدراس کے پرانتوں میں اچھوت اُدھار پر لگا دے۔ اور ہری جنوں سے کہے۔ کہ "ڈاکٹر امبیدکر وغیرہ تمہارے خطرناک رہبر ہیں۔ ان سے بچو"۔ اس میں شک نہیں کہ مہاتما گاندھی کا ہری جن سیوا سنگھ موجود ہے۔ جس کے صدر سیٹھ گھنشام داس برلا ہیں۔ وہ اپنے طریق پر اچھوتوں کی بہت کچھ سیوا کر رہا ہے۔ اور اُس کی کوششوں کا یہ اثر ہو سکتا ہے۔ کہ اچھوتوں کو ہندوؤں سے نفرت نہ رہے۔ لیکن مذہب اس سنگھ کے دائرہ سے باہر ہے۔ جب تک اچھوت مذہبی طور پر ہندو نہ ہوں گے۔ تب تک اُنہیں محفوظ نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس وقت جو ہری جن محفوظ ہیں۔ وہ وہی ہیں۔ جن کے دل میں اپنے دھرم کے لئے پریم بدھی ہے۔ اور جو سختیاں جھیلتے ہوئے بھی اسی دھرم میں رہنا چاہتے ہیں۔ پہلے یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر ہندوؤں کی مذہبی حالت کی طرف سے لاپروا ہیں۔ اور اُنہوں نے ایک موقعہ پر یہ کہا بھی تھا۔ "کہ اگر میرے ایک ہاتھ میں دُنیا ہو۔ اور دوسرے میں دھرم۔ اور مجھ سے یہ کہا جائے۔ کہ ان دونوں میں سے ایک کو رکھ لو۔ تو میں دھرم کو پھینک دوں گا۔ اور دنیا کو رکھ لوں گا"۔ لیکن اب کہ وہ خود مذہب تبدیل کرنے کی سوچ رہے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی پوزیشن بدل لی ہے۔ اور حال ہی میں اُنہوں نے کسی جگہ کہا ہے۔ کہ "اچھوت دھرم کی طرف سے بے فکر نہیں ہو سکتے۔ اُنہیں زندہ رہنے کے لئے یہ سوچنا ہوگا۔ کہ وہ کس دھرم میں رہیں؟"

اس لئے اچھوتوں کو ہندو رکھنے کے لئے مہاتما گاندھی کے ہری جن سیوا سنگھ کے علاوہ کسی اور سنگھ کی ضرورت ہے۔ جو اُنہیں یہ بتلائے۔ کہ جس دھرم میں تم پیدا ہوئے ہو۔ وہ سب سے اچھا ہے۔ اس دھرم میں رہتے ہوئے جن تکلیفوں سے تمہیں دوچار ہونا پڑا ہے وہ ہندو دھرم کا انگ نہیں۔ بلکہ وہ ان غلط رواجات کا اثر ہیں۔ جو اس کے ساتھ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کبھی نہ کسی طرح لگ گئے ہیں۔ ان غلط رواجات کے خلاف زبردست جہاد ہو رہا ہے۔ اور ان کا جلد خاتمہ ہونا یقینی ہے۔ اگر یہ کام ساری آریہ جاتی کی طرف سے مشترکہ ہو سکتا۔ تو بہت خوشی ہوتی۔ لیکن بدقسمتی سے بمبئی اور مدراس کے ہندوؤں کو اس وقت تک ہوش نہیں آیا۔ اور انہیں اس بات کی چنتا نہیں۔ کہ اچھوت ہندو رہیں۔ وہ اپنے غلط رواجات کو اس قدر اہمیت دیتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ وہ قائم رہیں۔ چاہے اچھوت بھاری تعداد میں کسی اور دھرم میں چلے جائیں۔ اس لئے یہ کام تو آریہ سماج کو ہی اپنے ہاتھ میں لینا پڑے گا۔

میں یہ مانتا ہوں۔ کہ آریہ سماج ہی اس کام کو بہترین طریق پر سرانجام دے سکتا ہے لیکن اگر ہندوؤں کا آزاد خیال طبقہ اس کا ہاتھ بٹانے کو تیار ہو۔ تو میں اس کے تعاون کو خوش آمدید کہوں گا۔ لیکن یہ جاننے کے لئے کہ یہ آزاد خیال طبقہ آریہ سماج کے ساتھ ملنے کو تیار ہے یا نہیں۔ آریہ سماج کو میدان عمل میں نکلنا ہوگا۔ یہ کام بڑا بھاری ہے۔ لاکھوں اور کروڑوں آدمیوں کو بچانا سہل نہیں۔ اس کے لئے دھن کی بھی ضرورت ہے۔ اور جن کی بھی۔ جہاں اس کے لئے سینکڑوں والنٹیر چاہئیں۔ وہاں اس کے لئے ہزاروں اور لاکھوں روپیہ بھی درکار ہے۔ میری رائے میں سارودیشک سبھا کو یہ کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔ ایک علیحدہ دلت ادھار منڈل بنا کر کام شروع کر دینا چاہئے۔ اس کام میں بمبئی اور مدراس پرانت کے آریہ سماجیوں کا سہیوگ حاصل کرنا چاہئے۔ جو ہندو سہیوگ دینے کو تیار ہوں۔ انہیں بھی اپنے ساتھ ملانا چاہئے +

یہ کام جلد شروع ہونا چاہئے۔ اور ہونا بھی چاہئے چپ چاپ اور بغیر کسی نمائش کے۔ بمبئی میں جمع ہو کر پہلے پروگرام کا فیصلہ کرنا چاہئے۔ اور پھر اس پروگرام پر عمل شروع کر دینا چاہئے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ حالات تشویشناک ہیں۔ لیکن ہماری کوششیں انہیں آشاجنک بنا سکتی ہیں۔ پرماتما پر آشا رکھتے ہوئے ہمیں کاریہ کھشیتر میں کود پڑنا چاہئے :۔

(کرشن)

کرپان پر پابندی

لاہور میں فسادات کے بعد حکام نے ایک بھی غلطی کی ہے۔ جس سے اگر وہ بچنے کی کوشش کرتے۔ تو ان کے لئے زیادہ اچھا ہوتا۔ انہوں نے جہاں شوریدہ سر اور امن شکن لوگوں کو ہتھیار رکھنے سے منع کیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی سکھوں کو کرپان رکھنے سے بھی محروم کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ کرپان سکھوں کا ایک دھارمک نشان ہے۔ اور سکھوں نے حد سے زیادہ قربانی دے کر اس دھارمک نشان کو سجانے کا حق حکومت سے لیا ہے۔ ضرورت تو اس بات کی تھی۔ کہ حکومت امن شکن لوگوں کی حرکات پر پابندی عائد کرتی۔ اور ان کی آزادانہ نقل و حرکت پر کوئی قید لگاتی۔ لیکن اس کی بجائے اس نے لاہور میں سکھوں کی کرپان پر بھی پابندی عائد کر کے سکھوں کو یہ کہنے کا موقعہ دیا ہے۔ کہ حکومت ان کے دھارمک حقوق کی رکھشا کرنے کی بجائے ان پر چھاپہ مار رہی ہے۔ اور ان کو ایک جائز شکایت کا موقعہ دے کر بلا وجہ اشانتی پیدا کر رہی ہے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس پابندی کو ہٹا کر صوبہ کی فرقہ وارانہ فضا کو مزید پیچیدہ نہ ہونے دیگی :۔

آریہ سماج انارکلی لاہور کا سالانہ جلسہ

جب سے دو سماجیں ہوئی ہیں۔ تب سے یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ لاہور میں صرف ایک آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ہوا ہے۔ چونکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو قائم ہوئے ۵۰ سال ہو گئے ہیں۔ اور اس کی گولڈن جوبلی ایام کرسمس میں منائی جانے والی ہے۔ اس لئے آریہ سماج وچھو والی لاہور نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس بار اس کا سالانہ جلسہ بھی سبھا کی اردھ شتابدی کے ساتھ کرسمس میں ہی ہو۔ کسی وقت یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ لاہور میں دو جلسوں کا ہونا ایک دوسرے کی رونق کا باعث ہے۔ آریہ سماج انارکلی کا یہ جلسہ ایک نیا تجربہ تھا۔ لیکن یہ تجربہ کامیاب رہا۔ اور اس سے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ آریہ سماج ہندوؤں کے دل میں گھر کر چکا ہے۔ اور وہ اس کے اپدیشوں کو سننے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں ؛

یہ ناممکن تھا۔ کہ آریہ سماج کا جلسہ پنجاب کی موجودہ صورت حالات سے متاثر نہ ہوتا۔ وہ ہوئے بنا نہ رہ سکتا تھا۔ اور ہوا۔ لالہ سائیں داس۔ لالہ دیوان چند۔ بھائی پرمانند اور ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کے ویاکھیان ایک طرح سے پیغامات تھے ہندو نوجوانوں کے نام۔ ان سب میں اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ آریہ سماج کو اب ہندوؤں کے سنگٹھن کا کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔ مہاتما ہنس راج نے جہاں اپنے ویاکھیان میں ویدک دھرم کی فضیلت جتلائی۔ وہاں خاتمہ پر اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ ہندوؤں کو ایک والنٹیر فورس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ بھائی پرمانند جی نے اپنی تقریر میں یہ درشایا۔ کہ ہندوؤں کو اجتماعی طور پر سوچنے اور عمل کرنے کی عادت نہیں رہی۔ اور یہی ان کی گراوٹ کا باعث ہے۔

شنکروار کا نگر کیرتن اور سنیچروار کی ساری کارروائی نربگھن سماپت ہو گئی۔ اتوار کی صبح کو مہاتما ہنسراج جی کا ویاکھیان بھی ہو گیا۔ لیکن چونکہ اس وقت تک فسادات کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ اس لئے ویاکھیان کی سماپتی پر حاضرین میں کسی قدر انتشار پیدا ہو گیا۔ لیکن باوجود فسادات کے دوپہر کے بعد بھی جلسہ ہوا۔ اور پنڈت رام چندر شاستری۔ پرنسپل دیوان چند اور بھائی پرمانند کے ویاکھیان ہوئے۔ ان سمجھو یہ بھی اشانتی میں شانتی کی ایک جھلک تھی۔ لاہور میں مختلف جگہوں پر فساد ہو رہا تھا۔ اجتماعی اور انفرادی طور پر ایک دوسرے پر حملے ہو رہے تھے۔ بیسیوں اشخاص زخمی ہو چکے تھے۔ لیکن باوجود اس کے آریہ سماج کا جلسہ ہو رہا تھا۔ اور لطف یہ کہ حاضری پر بھی زیادہ اثر نہ تھا۔ اس جلسہ کو دیکھ کر کسی کو یہ خیال نہ ہوتا تھا۔ کہ لاہور آج سخت اضطراب کی حالت میں ہے۔ ہم آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو جلسہ کی کامیابی پر ودھائی دیتے ہیں :۔

لالہ دیوداس جی کی اپیل

شری لالہ دیوداس جی پوری ممبر لیجسلیٹو کونسل کینیا کالونی (ایسٹ افریقہ) اور پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹ افریقہ کی وہ اپیل جو کہ انہوں نے بڑے سوز بھرے الفاظ میں آریہ پرشوں سے کی ہے۔ اسے ہم نے اسی پرچہ میں کہیں اور درج کر دیا ہے۔ ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ آریہ پرش اس اپیل کو اسی بھاؤ سے پڑھیں گے۔ جس سے لیکھک مہاشے نے اسے شائع کرانا مناسب سمجھا ہے۔ اور وہ یہ وچارنے کی بھی ضرورت محسوس کریں گے۔ کہ وہ کون سے اپائے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے ہمارے ودیش میں رہنے والے آریہ بھائی یہ محسوس کرنے لگیں۔ کہ بھارت ورش میں رہنے والے آریہ بھائی بھگوان دیانند کے مشن کو پورا کرنے میں سہایک ہو رہے ہیں۔ اور اگر کبھی موقعہ پر جتنا درست فیصلہ پر پہنچنے میں بے بس ہوتی ہے۔ تو آریہ نیتا اس کی درست رہنمائی کر کے ہر ایک سمسیا کی الجھن کو سلجھا دیتے ہیں۔ اور دھرمیوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہیں دیتے۔ کہ آریہ پرش ہر ایک مرحلہ میں سے کامیابی کے ساتھ گزر سکتے ہیں ؛

"پرکاش" کا "شردھانند انک"

"پرکاش" کا اگلا پرچہ جس پر ۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کی تاریخ ثبت ہوگی۔ "شردھانند انک" ہوگا۔ شری سورگیہ سوامی شردھانند جی نے جس طرح اپنا سروستو آریہ سماج کے ارپن کر دیا۔ اس کی نظیر کہیں ڈھونڈھے سے نہیں ملتی۔ اور ہمارا وشواس ہے۔ کہ بھگوان دیانند کے بعد اگر کسی مہاپرش نے آریہ سماج کے نام کو چار چاند لگائے۔ تو وہ شری سوامی شردھانند جی ہی تھے۔ جنہوں نے واستو میں بھگوان کے جیون چرتر کو اپنے جیون میں انکت کیا۔ اور یہ یتن کیا۔ کہ وہ دوسرے آریہ پرشوں کے جیون میں بھی انکت ہو۔ آریہ سماج کے لئے کیا یہ کم فخر کا مقام ہے۔ کہ سورگیہ سوامی جی کے جیون نے جہاں آریہ سماج کے نام کو روشن کیا۔ وہاں ان کے ایک کائر اور بزدل مسلمان کے ہاتھوں ویرگتی پراپت کرنے نے بھی آریہ سماج کو سارے سبھیہ سنسار میں وکھیات کر کے یہ ثابت کر دیا۔ کہ آریہ سماج کے اندر خون دینے والے مجنوؤں کی کمی نہیں ہے +

ضرورت ہے۔ کہ نہ صرف آریہ جگت ہی سورگیہ سوامی جی کے بلیدان دوس کو پوری شان سے منائے۔ بلکہ ہندو جاتی کا ہر ایک فرد ان کی سمرتی کے پرتی اپنی شردھا بھگتی کا اظہار کر کے کرتگیتا کا ثبوت دے +

(نوٹ) سورگیہ سوامی جی کے جن بھگتوں نے ابھی تک "شردھانند انک" کو شاندار بنانے میں ہماری سہائتا نہیں کی۔ وہ اب بھی اپنا کرتویہ پالن کر کے ہمیں انوگرہیت بنائیں :۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

احراریوں سے ناراضگی

مجلس احرار کا دعوی ہے۔ کہ وہ سب طبقہ کے مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے۔ اس میں اہلحدیث۔ دیوبندی بریلوی۔ شیعہ اور دیگر ہر ایک عقیدہ کے مسلمان شامل ہیں۔ چنانچہ اپنی اس وسیع الخیالی کو ثابت کرنے کے لئے احراریوں کے زیر اہتمام جہاں جہاں کوئی جلسہ ہوتا ہے۔ وہاں جہاں اللہ اکبر کے نعرے لگتے ہیں۔ وہاں اس کے ماسوا نعرۂ رسالت یا رسول اللہ یا نعرۂ ولایت یا شاہ جیلان اور نعرۂ حیدری یا علی بھی لگتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ احراریوں کی یہ وسیع الخیالی تنگ دل متعصب مسلمانوں کی نظر میں کھٹکی پڑ رہی ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی بہت سی مذہبی جماعتوں نے یہ اعلان کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ وہ ایسے نعروں سے ناخوش ہیں۔

ہمارے خیال میں احراریوں کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ جہاں وہ مسلمانوں میں سیاسی بیداری لائیں۔ وہاں مسلمانوں کو یہ بھی سکھائیں۔ کہ وہ تنگ دلی کو ترک کر کے رواداری کو بھی سیکھیں۔ اور فروعی باتوں پر تنگ دلی کا اظہار کر کے جگ ہنسائی نہ کرتے پھریں۔

اسلامی حدیثوں کی خیر نہیں

ہمارے مرزائی دوست تو پہلے ہی کئی حدیثوں کو جواب دے چکے ہیں۔ رہ گئے اہلحدیث۔ وہ بھی آہستہ آہستہ مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ حدیثوں کی ذمہ داری سے منکر ہوتے جائیں۔ جیسا کہ ذیل کے سوالات و جوابات سے ظاہر ہے:-

س ۱۰۴۵ کیا بخاری و مسلم معصوم عن الخطا تھے؟ کیا ان سے حدیثوں کے جمع کرنے میں کوئی غلطی نہیں ہوئی؟ (رسائل مذکورہ)

ج ۱۰۴۵ انسانی طاقت کے لحاظ سے بخاری مسلم کو بے غلط کہنا صحیح ہے۔ گو امام بخاری اور امام مسلم معصوم عن الخطا نہیں تھے۔

س ۱۰۴۶ کیا صحابہ سے حدیثوں کے روایت کرنے میں کوئی غلطی نہیں ہوئی ہوگی؟ (رسائل مذکورہ)

ج ۱۰۴۶ صحابہ سے غلطی ہوئی یا نہ ہوئی۔ روایتیں صحیح ہیں۔ بعض اوقات فہم حدیث یا تشریح میں فہم کی غلطی ہو جاتی تھی۔ گر شتاذ و نادر (اہلحدیث امرتسر)

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو جوں جوں قابل اعتراض حدیثوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ وہ یہ سمجھنے کے لئے مجبور ہوتے جاتے ہیں۔ کہ جہاں ان کی صحت سے انکار کریں۔ وہاں محدثوں کو بھی "معصوم عن الخطا" نہ سمجھیں۔ ہمیں مسلمانوں کی یہ حالت دیکھ کر یہ نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ جب وہ مسلمانوں نے قرآن کی آیات کو بھی غور و فکر سے دیکھنا شروع کر دیا۔ تو وہ ان میں سے بھی ایک کثیر تعداد کی صحت سے

اختیار کریں گے۔

نماز جمعہ بھی ترک!

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے اندر جوں جوں سیاسی بیداری آتی جائے گی۔ وہ اسلام کے ایسے ارکان کو بھی خیرباد کہتے جائیں گے۔ جو کہ سیاسی بیداری میں رخنہ ڈالنے والے ہیں۔ چنانچہ جب حکام گورداسپور نے قادیان میں احراریوں کو بروز جمعہ ۲۲ر نومبر کو جمع ہونے سے روک دیا۔ تو مولوی عنایت اللہ صاحب امام مسجد قادیان نے جمع شدہ مسلمانوں کو اس بنا پر نماز جمعہ ترک کرنے کی ترغیب دی۔ کہ چونکہ ہمارے بزرگ خصوصاً امیر شریعت کو حکماً قادیان میں آنے سے روکا گیا ہے اس لئے ہم کو نماز جمعہ نہیں پڑھنی چاہیئے۔ بلکہ حاضرین کو اکیلے اکیلے نماز ظہر پڑھ لینی چاہیئے۔ اگر ہمارے مسلمان بھائی اسی طرح سیاسی وجوہ پر اپنے مذہبی ارکان کو ماننے لگے۔ تو ہمارا خیال ہے کہ وہ وقت جلد آنے والا ہے۔ جب وہ نہ صرف مکہ میں حج کے لئے سالانہ اجتماع کو بھی غیر ضروری سمجھیں گے۔ بلکہ کئی اور باتوں کو بھی اپنے سیاسی مقاصد کے منافی سمجھتے ہوئے انہیں ترک کرنا فرض مصلحت خیال کریں گے۔

مرزائیوں کی دورنگی چالیں

دنیا میں صرف اسی مذہبی سوسائیٹی کو عزت اور وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ جو کہ کبھی اخلاق کو ہاتھ سے نہیں دیتی۔ لیکن جب ہم اس معیار سے مرزائیت کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں کچھ اور ہی گول مال نظر آتا ہے۔ ابتدا میں بانیٔ مذہب نے حکومت کے ساتھ تعاون کر کے اس کے ساتھ اپنے اتحاد کا یقین دلایا۔ ادھر مسلمانوں کو غلطی میں رکھنے کے لئے انگریزوں کو یاجوج ماجوج لکھ مارا۔ غرض مرزا صاحب کلاں نے ساری عمر اس شعر پر عمل کیا ؎

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
ہر ایک سے چاہت بنائی جاتی ہے

موجودہ خلیفہ قادیان مع اپنے مشیروں کے اس فن میں اپنے باپ سے زیادہ چست واقع ہوئے ہیں۔

("اہلحدیث" - ۲۹ر نومبر ۱۹۳۵ء)

مرزائیوں کی یہ دورنگی چالیں ہی ہیں۔ جن کی بدولت ان کی نہ مسلمانوں میں کوئی عزت ہے اور نہ غیر مسلمانوں میں۔ کاش مرزائی اس دورنگی کو خیرباد کہہ کر کبھی تو "یک رنگ" ہونے کی ضرورت محسوس کریں۔

وشواس گھات

دیو سماج ایک ایسی سوسائیٹی ہے۔ جس کی اشتہار بازی سے دھوکہ کھا کر بعض اشخاص صاف دل اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات اندھی شردھا کے جوش میں دیو سماج کے ہیڈ آفس کو اپنی ایسی اقبالی تحریریں بھی دے دیتے ہیں جو کہ کچھ تو واقعات پر مبنی ہوتی ہیں۔ اور کچھ اندھی عقیدت کا نتیجہ۔ لیکن دیو سماجی اتنے ہوشیار واقع ہوئے ہیں۔ کہ وہ ان تحریروں کو اپنی حفاظت میں سنبھالے رکھتے ہیں۔ اور جب کوئی شخص ان کی حقیقت سے آگاہ ہو کر ان کے سماج کو خیرباد کہنے میں ہی سلامتی سمجھتا ہے۔ تو وہ ان اقبالی تحریروں کو شائع کر کے بدترین وشواس گھات کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور ایسا کرتے ہوئے اتنا نہیں سوچتے کہ کسی صاف دل شخص کی شردھا بھگتی سے ناجائز فائدہ اٹھانا وشواس گھات میں شامل ہے۔ حال ہی میں ۳ر دسمبر ۱۹۳۵ء کے "ستیہ دیو سمباد" کو دیکھ کر ہمیں سخت افسوس ہوا ہے۔ کہ اس میں اسی قسم کے وشواس گھات کا بدترین مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی رائے صاحب جھانگی رام جی کے خلاف۔ وجہ یہ کہ آج کل رائے صاحب ایسے رازوں کا انکشاف کر رہے ہیں۔ جن سے جنتا دیو سماج کی اصل حقیقت سے آگاہ ہونے میں مدد مل رہی ہے۔

گوشت خوری کا نادان حامی

"سناتن دھرم پرچارک" امرتسر میں ودیا کھیان بھاسکر پنڈت مراری لال کوشک آچاریہ شاستری ریسرچ سکالر کا ایک مضمون بعنوان "آریہ سماج میں گوشت خوری" شائع ہوا ہے۔ جس میں لیکھک نے آریہ سماج میں گوشت خوری ثابت کرنے کی بجائے یہ درشانے کی تکلیف گوارا کی ہے۔ ویدوں اور سمرتیوں میں پشو بدھ کا ودھان پایا جاتا ہے۔ بہتر ہوتا کہ پنڈت صاحب اس بارہ میں مزید ضرور انکشاف کریں۔ ہم ان کو یہ مشورہ دیں گے کہ وہ ویدوں کا کوئی مستند ترجمہ دیکھنے کی تکلیف کریں۔ ان کو خود ہی پتہ لگ جائے گا۔ کہ ویدوں میں پشو بدھ کا ذکر تو کہیں رہا۔ پشوؤں کی رکھشا کا ارشاد ہے۔ چنانچہ یجروید کے پہلے ادھیائے کے پہلے منتر میں ہی یہ آدیش کیا گیا ہے۔ کہ پشوؤں کی رکھشا کرو۔ جب حقیقت یہ ہے۔ تو پھر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ آریہ سماج کسی بھی حالت میں گوشت کی اجازت دیتی ہے۔ بدترین قسم کی ہٹ دھرمی ہے۔ اگر پنڈت جی صاحب ویدوں میں گوشت خوری کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم ان کو

[illegible]

بھیم سینی سرمہ

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی عینک کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزور بینائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ جالا۔ پھولا۔ پربال۔ ککرے۔ درد سے چھٹکارا پاتے رہتے ہیں۔ لگاتار لگانے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ امید ہے۔ ان کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔

استری سکھدا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط۔ صاف اور طاقتور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن بڑھنا یا گھٹنا۔ خون پتلا یا جما ہوا۔ کم یا زیادہ درد کے ہمراہ ہونا۔ سر۔ کمر۔ جانگھ اور پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آ جاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے۔ اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت ۲ر فی شیشی۔

ابھے رس

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آ جاتا ہے۔ لیکن اس میں تو بہت پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے۔ اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ مسے جھڑ جاتے ہیں۔ خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۶

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

نیشنلسٹ کانفرنس

یکم دسمبر کو ایک نیک بعد دوپہر راجپت ہال لاہور میں نیشنلسٹ کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں پنجاب کے مختلف اضلاع کے ہندوؤں کے تقریباً ڈیڑھ صد نمائندگان تشریف فرما ہوئے۔ کانفرنس کی بدقسمتی سے نہ مجوزہ صدر پنڈت کرشن کانت مالویہ اور نہ داعیان کانفرنس تشریف لا سکے۔ باقی جملہ اصحاب نے شری مہاشہ کرشن جی پروپرائٹر روزانہ "پرتاپ" کی صدارت میں باہمی تبادلۂ خیالات کیا۔ کانفرنس کے اجلاس میں جتنی تقاریر ہوئیں۔ وہ یا تو نئی پارٹی کے نام کرن کے متعلق تھیں۔ یا ہندو مہاسبھا یا کانگرس سے اتحاد کے متنازعہ سوال کے متعلق تھیں۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی تھی۔ کہ جس غرض سے کانفرنس کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس کا کچھ نہ کچھ نتیجہ ہو جاتا۔ آخر کار یہ فیصلہ ہوا۔ کہ بہتر حالات میں کوئی اور کانفرنس کی جائے۔ بجائے اس کے کہ کوئی دوسری کانفرنس مدعو کی جائے۔ زیادہ پسندیدہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ لاہور کے سرکردہ ہندوؤں اور سکھوں کی ایک میٹنگ اس بات کا فیصلہ کرے۔ کہ کانفرنس کو بلانے کی ذمہ داری کون لے۔ اور اس کے سامنے کون سا ایجنڈا غور و خوض کے لئے رکھا جائے؟ کیونکہ جب تک ابتدائی امور کا قطعی نتیجہ نہیں ہو جاتا۔ کبھی بھی کانفرنس کا بلانا مشو و مند نہ ہوگا۔ کانفرنس تو جہاں کمیونل اوارڈ کی منسوخی کے لئے منعقد کرنا ضروری ہے۔ وہاں ہندوؤں اور سکھوں کے باہمی اتحاد پر بھی وچار کرنا لازمی ہے۔ کیونکہ شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں۔ پنجاب میں جتنے حالات پیدا ہو گئے ہیں وہ اس امر کا پرزور تقاضا کرتے ہیں۔ کہ ہندو اور سکھ آئندہ یک جان و دو قالب بن کر رہیں۔

پیر جماعت علی سنجیدہ مسلمانوں کی نظر میں

لاہور میں خصوصاً اور پنجاب میں عموماً اس وقت جو فرقہ وارانہ آگ سلگ رہی ہے۔ اس میں دیا سلائی کا کام پیر جماعت علی شاہ نے کیا ہے۔ اور غضب ہے۔ کہ ابھی تک گورنمنٹ نے اس شخص کے خلاف کوئی کارروائی تک نہیں کی۔ حالانکہ سنجیدہ طبقہ کے مسلمان بھی اس شخص کی حقیقت سے پورے طور پر آگاہ ہونے جا رہے ہیں۔ چنانچہ جمعیۃ العلماء ہند کا آرگن "الجمعیۃ" دہلی سے لکھتا ہے۔ کہ :-

نے اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا کہ پیر جماعت علی شاہ نے تحریک شہید گنج کا ڈکٹیٹر بن کر پہنچایا ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو ۷ کروڑ مسلمانان ہند کا امیر ملت کہتا ہے۔ اور مذہبی اور سیاسی معلومات سے بالکل کورا ہے"۔

اس صاف اور ذمہ دارانہ رائے کے بعد بھی اگر گورنمنٹ اس شخص کو آگ لگانے کے لئے کھلا چھوڑ رہی ہے۔ تو ہم یہ سمجھنے کے لئے مجبور ہوں گے۔ کہ انگریزی قانون صرف سیاسی ورکروں کو زیر عتاب لانے کے لئے ہی ہے۔ اور پیر جماعت علی شاہ ایسے مذہبی ایجی ٹیٹر اس کی دست برد سے باہر ہیں۔

لاہور میں فساد

پنجاب پرانت کی یہ بدقسمتی ہے۔ کہ اس کی راجدھانی لاہور کچھ عرصہ سے فرقہ وارانہ فسادات کا تختۂ مشق بن رہی ہے۔ جب سے شہید گنج ایجی ٹیشن شروع ہوئی ہے۔ لاہور کی بگڑی ہوئی فرقہ وارانہ فضاء ٹھیک ہونے میں نہیں آتی۔ اگر حکومت ابتدا میں ہی ایجی ٹیشن کے سرغنوں کو کھلی چھٹی نہ دیتی اور غیر معمولی مراعات سے ان کو خوش کرنے کی کوشش نہ کرتی۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ یہ فسادات ہونے ہی نہ پاتے۔ غضب خدا کا ادھر تو یہ تسلیم بھی کیا جاتا ہے۔ کہ شہید گنج پر سکھوں کا قانونی اور اخلاقی حق ہے۔ ادھر اس حق کو چیلنج کرنے والے ایجی ٹیٹروں سے غیر معمولی نرمی کی جا رہی ہے۔ اور پھر یہ توقع کی جا رہی ہے کہ وہ امن اور انتظام کے قیام میں مدد دیں گے۔ نہ معلوم کس مصلحت کو مد نظر رکھ کر حکومت نے مسجد شاہ چراغ مسلمانوں کو واپس دینے کا اعلان کیا۔ اور پھر فسادات کے مکرر ہونے پر تلوار کو "آرمز ایکٹ" سے مستثنےٰ کر دیا۔ اور اتنا نہ سوچا۔ کہ ان مراعات کا بہترین موقع تب ہی ہو سکتا ہے جب فرقہ وارانہ فضاء درست ہو جائے۔

آریہ سماج عارف والا کا پروٹسٹ

آریہ سماج عارف والا نے اپنے ایک اجلاس میں ہندی گورمکھی کے بارے میں سرکار کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ اور اسے ہندوؤں اور سکھوں کی تہذیب کے منافی قرار دیتے ہوئے پنجاب گورنمنٹ سے منسوخ قرار دینے کی درخواست کی گئی۔

سودرشن چکر

پورانوں میں تو ایسے قصے اکثر پڑھنے کو ملتے ہیں۔ کہ کوئی رشی دیو نام کے رشی تھے وہ جہاں جہاں بھی تھوکا کرتے تھے۔ وہاں خوشبو ہی خوشبو پھیل جاتی تھی۔ اگر وہ رشی آج موجود ہوتے۔ تو یقیناً ہمارے ضعیف الاعتقاد بھائی ان کی تھوک کو نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر ہاتھ میں شیشیاں پکڑے ان کے آگے پیچھے پھرتے۔ اور اس تاک میں رہتے۔ کہ کب وہ تھوکیں۔ اور ہم شیشیاں بھر لیں۔ لیکن ہمیں یہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ حدیث شریف میں بھی ایسی ہی عجیب باتیں موجود ہیں۔ چنانچہ ۲۷ نومبر کے "پیغام صلح" میں درج ہے :-

"روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے"

اس بات کو پڑھ کر ہم مسلمانوں سے یہ پوچھنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ کہ کیا قنوج کے عطر فروش سب جہنم میں بھیج دئے گئے ہیں؟ نیز صرف روزہ دار کے منہ کی بو ہی کیوں اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ کیا روزہ دار کے منہ کی بو اللہ میاں کے ناک تک پہنچ کر خوشبو میں بدل جاتی ہے۔ یا کہ وہ اس بو کو خوشبو سمجھ کر ہی سونگھتے ہیں؟

× × × × ×

آگے چل کر ہمیں حدیث شریف کا ایک "جواہر ریزہ" پڑھنے کو ملتا ہے۔ وہ یہ ہے "رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ جب رمضان آ جاتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے بند کر دئے جاتے ہیں"۔

ماہ رمضان میں جہنم کے دروازوں کے بند ہو جانے اور جنت کے کھلے رہنے سے گنہگار مسلمانوں کو تو خوب موقع ہاتھ لگتا ہوگا۔ کیونکہ اس مہینہ میں مرنے والے گنہگار بلا شبہ جنت میں جاتے ہوں گے۔ اور یہ رعایت غالباً رسول پاک کی سفارش پر ہی اللہ میاں نے صرف مسلمانوں کو دی ہوگی۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا رسول پاک یا خود اللہ میاں نے ایسی رعایت دیتے وقت یہ نہ سوچا۔ کہ بار بار لوگ ساری عمر گناہ کر کے صرف ماہ رمضان میں مرنے کے منتظر رہتے ہوں گے۔ کہ کب رمضان آئے۔ اور کب جنت کے دروازے کھلیں۔

× × × × ×

حدیث شریف میں حضرت سہیل سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ اس سے روزہ دار داخل ہوں گے۔ اس کے سوائے اور کوئی داخل نہ ہوگا"۔

جنت میں کتنے اور کون کون سے دروازے ہیں؟ یہ تو وہ جانیں جو جنت میں گئے۔ یا جو وہاں جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ لیکن "ریان" دروازہ سے داخل ہونے کے لئے روزہ دار ہونے کی کڑی شرط لگا دی گئی ہے۔ تو کس لئے؟ اگر وہاں سے داخل ہونے والے کے لئے خاص مراعات کا ذکر بھی کر دیا ہوتا۔ تو عین ممکن تھا۔ کہ اس بار کے روزہ رکھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا۔ ورنہ کیسے ضرورت ہے کہ صرف اس خاص دروازہ سے گزرنے کے لئے پورا مہینہ بھوکوں مرا کرے۔ ہاں یہ لالچ ضرور ہوگا۔ کہ اللہ میاں خود اس کے منہ کی بو کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ سمجھ کر اس کا استقبال کرنے کو شاید اس دروازہ پر اس کا منتظر ہوگا۔

× × × × ×

حضرت مسیح مسلمانوں کے نزدیک ان کے عقیدہ کے مطابق نہ صرف پیغمبر خدا ہونے کی وجہ سے قابل پرستش ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی کہ وہ معجزے دکھایا کرتے تھے۔ ان کے ایسے ہی معجزوں میں سے ایک کے متعلق "پیغام صلح" اپنے ۱۹ نومبر کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ :-

"ایک دفعہ حضرت مسیح کسی کی شادی کی دعوت پر اپنے کچھ شاگردوں سمیت مدعو تھے۔ شراب ختم ہو گئی۔ تو انہوں نے پانی کو شراب میں تبدیل کر کے اپنا جلال دکھایا"۔

"ایک عیسائی مشنری سے ایک شخص نے جب پوچھا۔ کہ وہ کس قسم کی شراب تھی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ وہی جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ کہ اس کی جنت میں ندیاں بہتی ہوں گی"۔

پانی کا شراب بنا دینا یا کوڑھیوں کو صحت دینا یا اندھوں کو آنکھیں بخشنا تو پیغمبروں کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ لیکن ان کے پانی سے شراب بنا دینے کے معجزہ پر مسلمان ضرور خوش ہوتے ہوں گے۔ کیونکہ حضرت مسیح کو شراب جنت کا قائل ہوتے ہوئے ہی اس شراب کی ضرورت محسوس ہوئی ہوگی۔ بھلا اس نبوت کی موجودگی میں کون جنت کی نعمتوں پر شک کر سکتا ہے؟

× × × × × ×

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سبھا کا اتہاس نمبر ۳

"دلت اُدّھار اور شُدّھی"

(از پنڈت چموپتی جی ایم - اے)

میں نے اپنے پچھلے لیکھ میں آریہ جگت کو یہ سوچنا دی تھی - کہ سبھا کا اتہاس چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ اس وقت تک "گورو دت کال" چھپ چکا ہے - اور "لیکھرام کال" چھپ رہا ہے۔ جب یہ لیکھ پاٹھکوں کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ "لیکھرام کال" بھی شبع ہو چکے گا۔ اس کے بعد "منشی رام کال" شروع ہوگا - یہ تینوں کال لکھے جا چکے ہیں - باقی ورتمان کال رہ گیا ہے۔ اس کی تیاری بھی شروع کر دی گئی ہے - موجودہ رفتار سے معلوم ہوتا ہے - کہ ساری کتاب ... ہم صفحات سے زیادہ پر مشتمل ہوگی ؛

دلت اُدّھار کی تحریک

میں نے پچھلے لیکھ میں مجلسی رواجات کی اصلاح کا ذکر کیا تھا۔ اور اقرار کیا تھا کہ دلت اُدّھار کی تاریخ کسی اور لیکھ میں بیان کروں گا۔ آریہ سماج کے دلت اُدّھار کی ابتدا رشی دیانند کے اپنے جیون سے ہوتی ہے - رشی نے لہری سبھا میں ایک نائی کا پیش کردہ بھوجن تناول فرمایا تھا۔ میرے خیال میں اسی دن سے دلت جاتیوں کی چھوت چھات کے صفحۂ عالم سے مٹ جانے کا سامان ہو گیا تھا ؛

ا - اوڈوں کی شُدّھی :-

اس اصلاح کو سب سے پہلے ساکار روپ دینے کا سہرا پنڈت گنگا رام کے سر پر ہے۔ انہوں نے ۱۸۸۸ء میں مظفر گڑھ کے علاقہ میں اوڈوں کی شُدّھی کی۔ اوڈ اپنے آپ کو بھاگیرتھ کہتے تھے۔ ان کے اپنے اعتقاد کے مطابق وہ راجہ سگر کی اولاد ہیں - راجہ سگر اور اس کے ساٹھ ہزار لڑکے ہر روز نیا کنواں کھود کر اس کے پانی سے یگیہ کیا کرتے تھے۔ پرتھوی ماتا نے اس روز روز کی آفت سے تنگ آکر ایک دن راجہ سگر کے لڑکوں کو اپنے اندر بند کر لیا - جب وہ کنواں کھود چکے - تو اس کا منہ یکایک ڈھک گیا۔ اور وہ باہر نہ آ سکے۔ باہر فقط عورتیں تھیں۔ ان میں سے ایک کے پیٹ سے بھاگیرتھ پیدا ہوا - جو سورگ سے گنگا لایا۔ جب اپنے گاؤں کے نزدیک پہنچا۔ تو اپنی ماں سے اس بند شدہ کنوئیں کا پتہ لینے گیا۔ اتنے میں گنگا آگے بہہ گئی - اور اس کے بزرگوں کی سدگتی ہونے سے رہ گئی۔ اب جب تک پھر گنگا اس کنوئیں پر نہ آئی بھاگیرتھ کی اولاد پتت رہے گی - پنڈت گنگا رام کو اوڈوں نے یہ کہانی سنائی - پنڈت جی نے غور و خوض کے بعد ان سے کہا - کہ ان کے بزرگوں کا اُدّھار ہو چکا ہے۔ انہوں نے ان کے ہاتھ کا پانی منگا کر پیا۔ اور انہیں یگیوپویت دے دئے۔ اس کے بعد یہ شُدّھی مظفر گڑھ اور ملتان کے علاقہ میں کی گئی۔ پنڈت گنگا رام جی لنگر بھتہ جاتی کے تھے در حقیقت گنگا انہیں ہو۔ ان کے درشن سے ان کا اُدّھار ہو گیا ؛

ب - رہتیوں کی شُدّھی :-

۱۸۹۳ء میں مادھو پور ضلع گورداسپور میں رہتیوں کی شُدّھی کی گئی - اس کے بعد ۱۸۹۹ء میں جالندھر سماج میں بھی رہتیوں کی شُدّھی کے پرستاؤ ہونے لگے - جالندھر کے آریہ سماجی اس اصلاح کے لئے تیار نہیں تھے۔ مہاتما منشی رام رہتیوں کو لے کر لاہور پہنچے - اور جون ۱۹۰۰ء میں لاہور سماج میں یہ شُدّھی عمل میں آئی - رہتیے مذہب کے لحاظ سے سکھ تھے۔ اور کپڑے بننے کا کام کرتے تھے - سکھ بھائیوں کو کہا گیا - کہ وہ چاہیں تو انہیں اپنے ساتھ ملا لیں۔ سکھ اس اصلاح کے لئے تیار نہ ہوئے - آخر ان کا سر منڈا کر انہیں آریہ سماجی بنا لیا گیا۔ اسی سال لدھیانہ میں رہتیوں کی شُدّھی ہوئی - وہاں آریہ سماجیوں کا بائیکاٹ ہو گیا - انہیں شہر کے کنوؤں سے پانی تک ملنا بند ہو گیا - لالہ سوم ناتھ کی ماتا بیمار تھی - ڈاکٹر نے کہہ دیا - کہ اگر اسے کنوئیں کا پانی نہ ملا - تو یہ مر جائے گی۔ سوم ناتھ سمجھوتہ کے لئے تیار تھا۔ لیکن بڑھیا نے اپنی جان کی حفاظت پر اپنے بیٹے کے دھرم کو ترجیح دی - اس کا دیہانت ہو گیا۔ لیکن سوم ناتھ ان کے آگے نہیں جھکا۔ آخر سناتنیوں اور جینیوں کو بائیکاٹ کے لئے معافی مانگنی پڑی۔ رہتیوں کی شُدّھی جالندھر - لدھیانہ اور کپور تھلہ وغیرہ مقامات پر ہونے لگی ؛

ج - وششٹوں کی شُدّھی :-

۱۹۱۱ء میں اجنیر پور ناتھ شاہ میں وششٹوں کو شُدّھ کیا گیا۔ اس کی سخت مخالفت ہوئی - ایک شُدّھ شُدہ وششٹ کا یگیوپویت اتار کر اس کے جسم پر گرم لوہے سے یگیوپویت کا نشان کر دیا گیا - پنجاب کی سماجوں نے سدھی بھائیوں کی سہایتا کی - اور انہیں اس اصلاح میں کامیابی ہوئی ؛

بھیرپور میں پنڈت بھگت رام نے ۵۹ گاؤں شُدّھ کئے۔ ان میں دس ہزار وششٹ بستے تھے ؛

(د) ڈومنوں کی شُدّھی :-

۱۹۱۳ء میں گورداسپور کے علاقہ میں ڈومنوں کو آریہ سماج میں لایا گیا - اس شُدّھی کا تیرتھ پنڈت رام بھج دت کو ہے - آج ان ڈومنوں کو مہاشہ کہا جاتا ہے - مہاشہ سبھا کے پردھان کہتے ہیں - کہ پنڈت جی کی کرپا سے ایک لاکھ ڈومنے مہاشے بن گئے۔ پنڈت جی کو یہ لوگ اپنا گورو سمجھتے تھے۔ پنڈت جی کے دیہانت کی وجہ بھی ان ڈومنوں کی سیوا تھی۔ بیماری کی حالت میں پنڈت جی نے اس علاقہ کا دورہ کیا۔ روگی رہتے ہوئے انہیں تقریریں کرنی پڑیں - اس سے صحت اور بھی بگڑ گئی - اور آخر ان کا انتقال ہو گیا ؛

(ہ) میگھ جاتی کی شُدّھی :-

شُدّھی کا سب سے وسیع اور شاندار کام سیالکوٹ اور جموں کے علاقہ میں ہوا ہے۔ رپورٹ مردم شماری کے مطابق اس علاقہ میں تین لاکھ میگھ بستے تھے۔ ۱۹۰۳ء سے اس جاتی کو آریہ سماج میں ملانے کی کوشش کا آغاز ہوا۔ سورگیہ لالہ خوشحال چند نے کہہ دیا - کہ اگر میں شُدّھی میں شامل ہونے کے ناقابل ہوں - تو مجھے چارپائی پر ڈال کر وہاں لے جانا۔ اس شُدّھی کی مخالفت کا قصہ طویل ہے - شُدّھی کے تماشوں سے مجلسیں لٹ گئیں - شُدّھ شُدگان کو گاؤں چھوڑنے پڑے - ایک کو پانی پینے کے لئے کنوئیں میں چھلانگ لگانی پڑی - انہیں پیٹا گیا - ان سب تکالیف کے برداشت کرنے کے بعد شُدّھی کی رسم رائج ہو گئی - اس کامیابی کا کریڈٹ لالہ گنگا رام پلیڈر کو ہے ؛

میگھ اُدّھار سبھا کی قائمی :-

یہ کام بڑھتے بڑھتے اتنا وسیع ہو گیا - کہ اس کے لئے ایک الگ میگھ اُدّھار سبھا قائم ہوئی - شُدّھ شُدہ میگھوں کا نام "آریہ بھگت" رکھا گیا - ان کی چودھری سبھائیں بنائی گئیں - مرکزیہ چودھری سبھا کے سب سے پہلے پردھان خود لالہ گنگا رام تھے - میگھ اُدّھار سبھا کی کارگزاری کا سب سے شاندار کارنامہ "آریہ نگر" ہے۔ یہ خانیوال اسٹیشن کے پاس آریہ بھگتوں کی بستی ہے - سرکار سے زمین لے کر اس پر آریہ بھگتوں کی آبادی بسا دی گئی - ان کے لئے سماج - پاٹھشالہ - سبزی پاٹھشالہ ہسپتال اور کوآپریٹو سٹور وغیرہ کا انتظام کیا گیا - آج اس بستی کا ملاحظہ کیجئے - آریوں کی ایک درش بستی معلوم ہوتی ہے - اس وقت ان تین لاکھ میں سے کوئی بھی اچھوت نہیں رہا - اس قوم کے نوجوان زندگی کی کشمکش میں دوسری اقوام کے نوجوانوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا رہے ہیں - ان کی تعلیم کے لئے سماج نے خوشحال چند دستکاری ہائی سکول خاص سیالکوٹ میں اور ساتھ اور پاٹھشالائیں مضافات میں قائم کر رکھی ہیں ؛

جموں میں میگھوں کی شُدّھی کے کام کو ویر رام چندر کے بلیدان سے بڑی تقویت ملی - دلت اُدّھار کی ویدی پر آریہ سماج نے اس ویر کو قربان کر دیا - ویر کا خون رنگ لایا ہے - آج ایک جموں کیا؟ سارے پنجاب میں دلت اُدّھار کی تحریک میں بے نظیر کامیابی حاصل ہوئی ہے - دلت بھائی لاکھوں کی تعداد میں آریہ دھرم کی شرن میں آ چکے ہیں ؛

دلت اُدّھار سبھا کی قائمی :-

اس سلسلہ میں سب سے آخری قدم دلت اُدّھار سبھا کی قائمی ہے - یہ سبھا پرانت بھر سے چھوت چھات کو ہٹانے کا کام کر رہی ہے - مشکلات اب بھی پیش آتی ہیں - کمالیہ میں پچھلے دنوں پنڈت گیان چند اپنے ساتھیوں سمیت ملزم کی حیثیت سے عدالت میں پیش ہوئے تھے - لیکن اس میں شک نہیں - کہ پنڈت گنگا رام - مہاتما منشی رام - چودھری رام بھج دت - ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج - لالہ گنگا رام اور سب سے بڑھ کر شہید رام چندر کے ایثار نے ہمارے لئے راستہ صاف کر دیا ہے - آج دلت اُدّھار کی عظمت سے انکار کرنا اپنی معقولیت سے انکار کرنا ہے - سناتنی سماجی سب اس کام سے متفق ہیں - بہادری ان بزرگوں کی ہے - جنہوں نے مصائب کے پہاڑوں کی پروا نہیں کی - اور جو چھوت چھات آریہ جاتی کے ماتھے پر سب سے بڑا کلنک تھی - اسے مٹا دیا ہے - وہ دھرم دھرم ہی کیا جو انسان سے حیوانوں کی نسبت بدتر سلوک کی اجازت دے +

میں نے چند ایک واقعات بیان کر دئے ہیں - ان سے دلت اُدّھار کی تحریک کی ماہیت کا پتہ لگایا جا سکے گا - جب سے مہاتما گاندھی نے اس تحریک کی رہنمائی اپنے ہاتھ میں لی ہے - آریہ سماج کی کامیاب سرگرمی عوام کی نظر سے اوجھل ہو گئی ہے - پچھلی دفعہ جب مہاتما جی لاہور تشریف لائے تھے - آریہ سماج کا بھی ایک ڈیپوٹیشن ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا - مہاتما جی سے دریافت کیا گیا - کہ ہری جنوں میں آریہ سنسکار کرائے جانے کے متعلق آپ کیا انتظام فرما رہے ہیں - مہاتما جی نے کہا - کہ یہ انتظام ان کے ہریجن اُدّھار سنگھ کے احاطہ سے باہر ہے - انہوں نے ہنس کر یہ بھی فرمایا - کہ یہ کام آریہ سماج کے کرنے کا ہے - اس میں شک نہیں - کہ دلت بھائیوں کی تکالیف مجلسی - تعلیمی اور اقتصادی سب طرح کی ہیں - لیکن ان سب کی بنیاد ان کا مذہبی بائیکاٹ ہے - غریب اور لوگ بھی ہیں - اقتصادی دقت سارے ہندوستان کی مشترکہ ہے - آریہ بیدانی نے اس حصہ کی خاص محرومیت مذہبی حقوق کے سمبندھ میں ہے - جسمانی چھوت چھات

کی تہ میں روحانی چھوت چھات کام کر رہی ہے مذہب کی طرف سے سب سے بڑا عطیہ سنسکاروں کا ہے۔ آریہ سماج نے ان اقوام کو یگیوپویت دے کر ویدک کا ادھیکار دے کر تمام ویدک دھرم کا وارث بنا دیا ہے۔ اصلاح کے اس طریق نے مسئلہ کے مرکز پر چوٹ کی ہے۔ آریہ سماج کی اس سرگرمی کی وجہ سے آج پنجاب چھوت چھات سے قریب قریب خالی ہے۔

نئی سیاسی مشکل

پنجاب میں ان اقوام کو الگ پولیٹیکل حقوق دینے کی کوشش اُن کے فائدہ کے لئے نہیں نقصان کے لئے ہے۔ آریہ سماج کے شدھی کے طریق سے یہ اقوام آریہ جاتی میں جذب ہو رہی ہیں۔ ان کی جدا پولیٹیکل ہستی تسلیم کر لینے سے سرکار نے ان میں حرص پیدا کر دی ہے کہ اپنی الگ ہستی قائم رکھیں۔ اب ایک طرف جدا پولیٹیکل حقوق ہیں۔ دوسری طرف وسیع آریہ جاتی میں گھل مل جانے کے مجلسی اور مذہبی فوائد ہیں۔ دیکھیں مستقبل ہماری مساعی کو بار آور کرتا ہے یا نہیں؟ ہندوؤں کا۔ اچھوتوں کا اور تمام بنی نوع انسان کا مفاد اسی میں ہے کہ قومیں ایک ہو جائیں۔ چھوٹی چھوٹی تفریقیں نسل انسانی کے مجلسی اور اخلاقی ارتقاء کی مانع ہیں۔ جس آریہ سماج نے ہندوؤں، مسلمانوں اور عیسائیوں وغیرہ کی مخالفت پر فتح پائی ہے اُس کے سامنے اب پولیٹیکل حقوق کے مُوازنہ نے ایک نئی قسم کی مشکل پیش کی ہے۔ اس کا عبور اتنا آسان کام نہیں۔ سماج کے مستقبل کا دارومدار اس پر ہے۔ دیکھیں ہمارا ناخن تدبیر اس گانٹھ کو کس طرح کھولتا ہے؟

تحریک شدھی

شدھی کا کام ایک تو ان دلت جاتیوں کے متعلق ہے۔ دوسرا دیگر مذاہب کے پیروؤں کو آریہ دھرم میں لانا ہے۔ لفظ "شدھی" کا استعمال خاص طور پر اسی کام کے لئے ہوتا ہے۔ اس کی بھی سب سے پہلی مثال مہاشہ لکھپت دھاری ہیں۔ جو رشی دیانند کے وقت میں ہی مسلمان سے آریہ ہوئے تھے۔ رشی کے لیکچرات سن کر بھی انیہ دھرموں کے لوگ آریہ سماج میں داخل ہوتے رہے۔ اخبارات میں ایسی شدھیوں کا اکثر ذکر آتا ہے۔ مگر اکثر شدھیاں اخبارات کا مضمون نہیں بنیں۔ اس سلسلہ میں زیادہ کام یہ ہوا کہ بہت سے ایسے لوگ جو ہندو سے مسلمان اور عیسائی ہو چکے تھے ہندو برادری میں واپس لائے گئے۔ آریہ سماج سے پہلے یہ دستور نہیں تھا۔ آریہ دھرم کے اندر داخل کا دروازہ بند اور اخراج کا کھلا تھا۔ رشی نے اس عمل کو اُلٹ دیا۔

آریہ جگت منشی اندرمن مرادآبادی کے نام کو نہیں بھولا ہوگا۔ یہ رشی کے معصر تھے۔ مرادآباد آریہ سماج کے پردھان بھی رہے۔ اسلامی لٹریچر پر اُنہوں نے نظیر عبور حاصل کیا۔ مقلدوں کے لکھے "اندرجگر" پر مقدمہ چلا تھا۔ اور رشی کی کوشش سے آریہ سماجوں نے اُن کے لئے چندہ جمع کیا تھا۔ قسمت کا پھیر دیکھئے۔ اُن کا پوتا بھگوت پرشاد مسلمان ہو گیا۔ اسے اُس کا پوتا لاہور آریہ سماج میں لایا۔

سے سنزلی۔ نئی کامیابی کی خوشی میں آریہ سماج نے دھرم پال کو اُس کے استحقاق سے زیادہ اہمیت دی جس کا نتیجہ اس کا یہ ہوا۔ مذہبی سوسائیٹیاں تبلیغ کی کشمکش میں کس طرح اپنی سُدھ بدھ بھول جاتی ہیں۔ اور آخر میں تضحیک کا مضمون بنتی ہیں۔ اس کی ایک مثال دھرم پال کی شدھی ہے۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ اس شدھی سے دنیا پر ثابت ہو گیا۔ کہ آریہ سماج دیگر مذاہب

آرزو!

تمنا ہے بھارت میں آئیں رشی ور | جہالت کی ہستی مٹائیں رشی ور
پہنچ جائیں منزل پہ گمراہ ہندی | اگر راہ آکر دکھائیں رشی ور
بنائیں ہمیں پھر سے سرشار وحدت | مئے حُب قومی پلائیں رشی ور
اچھوتوں کو سینے سے اپنے لگا کر | رموز محبت سکھائیں رشی ور
تنِ مُردہ میں جان آئے دوبارہ | اگر نغمہ حق سنائیں رشی ور
بتا کر ہمیں رازہائے طریقت | ہمیں پھر سے انسان بنائیں رشی ور
نہ بھولیں کبھی بھی ہم احسان اُن کا | اگر قید غم سے چھڑائیں رشی ور
مٹے دل سے تاریکیِ کفر و باطل | اگر جلوۂ حق دکھائیں رشی ور
دکھا کر ہمیں نورِ وحدت پرستی | طریق ریاضت سکھائیں رشی ور

چراغِ وطن دم میں ہو جائے روشن
اگر شکل اپنی دکھائیں رشی ور

(روشن پٹیالوی بی۔ اے)

اور اُسے شدھ کیا گیا۔

دھرم پال کا قضیہ

۱۹۰۳ء میں مہاشہ دھرم پال کی شدھی ہوئی۔ اس سے خوب ہلچل مچی۔ دھرم پال کی طبیعت میں دھرم کی لگن نہیں بلکہ بے لگام سا چلبلا پن تھا۔ اس کی نظر میں دھرم کے سبھی رواج ڈھکوسلے تھے۔ پہلے تو اپنے ترک کردہ مذہبوں اور اس کے بعد خود آریہ سماج کے پیشواؤں اور عقیدوں کا مذاق اڑانے لگا۔ ڈاکٹر جی بخو بھارو واج کے خلاف ایک کتاب لکھی۔ جس کی وجہ سے اُسے عدالت

سے آنے ہوئے لوگوں کے لئے اپنے سب حقوق کا دروازہ کھول چکا ہے۔ اس طرح کی انفرادی شدھیاں بہت ہوئیں۔

ملکانوں کی شدھی

مجموعی شدھی ملکانوں کی تھی۔ یہ ابھی کچھے ہی دنوں کا واقعہ ہے۔ ملکانوں کو غیر ہندو بھی نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن وہ ہندو بھی نہیں تھے۔ دو قوموں کے بیچ میں لٹکے رہتے تھے۔ آریہ سماج نے بیچ میں آکر انہیں پھر اُن کی پرانی راجپوتوں کی برادری سے ملا دیا۔ شدھی کی اس رسم کو ترویج دینے والوں

کے سرتاج پنڈت لیکھرام جی۔ ان کے بعد حکیم سنت رام۔ مہاشہ ہرچی لال۔ پنڈت وزیر چند سوامی یوگیندر پال اور سب سے آخر سوامی شردھانند اس تحریک کے زبردست حامی اور ملکانوں کی شدھی کے پیشوا سوامی شردھانند تھے۔ ان کی شہادت کی ایک وجہ یہی شدھی کی زبردست تحریک تھی۔

دو دھرمیوں کی مخالفت

شدھی کی تحریک سے مسلمان اور عیسائی آریہ سماج کے دشمن ہو گئے۔ صدیوں سے ان مذاہب کی اشاعت دیگر اقوام میں ہو رہی تھی۔ لیکن کوئی دوسرا تبلیغی مذہب ان کے مقابلہ میں موجود نہیں تھا۔ لہٰذا جب گورنمنٹ و جو کو دوسری قوم کا حصہ بنتے دیکھ کر انہیں جو تکلیف ہوتی تھی۔ ایسی ہی احساس دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی تو ہوتا ہے۔ اسلامی شرع کے قتل مرتد کے مسئلہ نے اس عقدہ کو اور مشکل بنا دیا۔ اس مسئلہ کی ویدی پر آریہ سماج کے کئی ویر قربان ہو گئے۔ پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند کی شہادتوں میں قریباً ۲۰ برس کا فاصلہ تھا۔ لیکن اس کے بعد شہادتوں کا سلسلہ ہی جاری ہو گیا۔ مہاشہ ناتھورام کا قتل ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے۔ تمام مذاہب کی تنظیم ہر ایک اہل مذہب کے لئے لازم ہے۔ لیکن تنظیم مذاہب کے نام پر تنقید کے سلسلہ کو ہی بند کر دینا خود مذہب کی اصلاح اور ترقی کا دروازہ بند کرنا ہے۔ مباحثہ سے عقائد کی اصلاح ہوتی رہتی ہے۔ اور دھرم رُکے ہوئے پانی کا تالاب نہیں بن جاتا۔ پھر کسی بھی عقیدہ کو اختیار کرنے کا تو ہر ایک کو حق ہے ہی۔ آریہ سماج کا یہ حق تحریری اور تقریری ضرور تسلیم کیا جا چکا ہے۔ آریہ سماج کو اس کی بہت گراں قیمت دینی پڑی ہے۔ لیکن وہ اس حق کے حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تبدیلیٔ مذہب کی وجہ فقط مذاہب کی زبانی یا تحریری اشاعت ہی نہیں ہے۔ کئی اقتصادی۔ سیاسی اور مجلسی اسباب بھی اس میں شامل ہیں۔ بعض اوقات تبادلہ شکار حاصل کرنے کی خواہش میں اہل مذاہب اخلاق کی قیود کا بھی احترام نہیں کرتے۔ یہ تبلیغ نہیں۔ تخریب ہے۔ اس معاملہ میں آریہ جاتی کا طرز عمل انوکھا رہا ہے۔ یہاں عقائد کے مختلف رکھتے ہوئے بھی افراد ایک ہی سوسائٹی کے ممبر بنے رہتے ہیں۔ عقیدہ بدل جانے کی وجہ سے کوئی اپنے گھر والوں سے جدا نہیں ہو جاتا۔ اہل اسلام اور نصاریٰ کے لئے تبلیغ مذہب کے ساتھ ساتھ سوسائٹی کی تبدیلی بھی ضروری بنا دی ہے۔ اس سے مذہب کی سرگرمی ایک روحانی چیز نہ رہ کر

(باقی بر صفحہ ۱۲)

دکھشن یاترا - نمبر ۵
(از شری سوامی ستیانند جی مہاراج)

پنڈھرپور
اس پرانت میں تیرتھوں کا یہ سب سے بڑا مندر ہے۔ پنڈھرپور ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے جو پونہ سے رائچور کو جاتی ہے۔ اسی لائن پر ایک سٹیشن کرڈواڑی ہے۔ ادھر بھی ایم ایس ایم ریلوے لاتور سے مراج کو جاتی ہے۔ وہ کرڈواڑی سٹیشن پر جی۔ آئی۔ پی ریلوے سے مل کر جنکشن بناتی ہے۔ وہاں سے بیچ کرڈواڑی سے اگر مراج کو جائیں۔ تو اندازاً تیس میل کے فاصلہ پر پنڈھرپور سٹیشن آتا ہے۔ ریل گاڑی کے علاوہ آج کل موٹر کا راستہ بھی وہاں پہنچتا ہے۔ کرڈواڑی سے۔ شولاپور سے اور مراج سے موٹر سڑکیں پنڈھرپور کو آتی ہیں۔ ان میں سے مسافر جس راستہ کو پسند کرے اُسی راستہ سے یہاں پہنچ سکتا ہے۔ پنڈھرپور چندر بھاگا ندی کے کنارے پر آباد ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی ندی ہے۔ جس میں موسم برسات میں تو پانی بہت ہوتا ہے۔ مگر آج کل کم ہوتا ہے۔ یہ ندی آگے چل کر بھیما ندی سے مل جاتی ہے۔ بعد میں کرشنا کے ساتھ مل کر اُس کی معاون ہو گئی ہے۔

پنڈھرپور میں بڑے مندر کے علاوہ دوسرے مندر بھی ہیں۔ جو ذیل کے ناموں سے مشہور ہیں:۔

گوپال پور میں گوپال کا مندر۔ یہ پنڈھرپور سے اندازاً ڈیڑھ میل ہوگا۔ وہاں ایک ہی احاطہ میں شری گوپال کا مندر ہے۔ جو سادھارن ہے۔ اس کے نزدیک ہی ویشنو پار ہے۔ جو چندر بھاگا ندی کے کنارے پر ہی ہے۔

رام باغ: یہ ایک بیراگی سادھوؤں کا مٹھ ہے۔ اس میں ایک کرشن کا مندر ہے۔ مندر اچھا ہے۔ مارواڑی لوگ جو پنڈھرپور کی یاترا کو آتے ہیں۔ وہ عموماً اسی میں ٹھہرتے ہیں۔

رام مندر: یہ مندر بھی بڑے مندر کے نزدیک ہی ہے۔ سادھارن ہے۔ اس کے سامنے ایک سنگین مندر بنا ہوا ہے۔ وہ بھی اسی جیسا ہی ہے۔

تاریخی روایت
چندر بھاگا ندی پر پنڈریک اور اس کے اپنے نام سے مندر بنے ہوئے ہیں۔ یہ پنڈریک ہی پنڈھرپور کا بسنے والا ہے۔ اس کی کہانی اس طرح سے ہے:۔

پنڈریک نام کا کوئی آدمی تھا۔ وہ اپنے ماتا پتا کی پرواہ نہ کرتا تھا۔ اور اپنی عورت سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ جب اس کے ماں باپ نے کاشی کی یاترا کی۔ اس نے اُن کو کچھ خرچ دے کر روانہ کر دیا۔ تب وہ چلے گئے۔ بعد میں اُس کی بیوی نے کہا۔ ہم بھی کاشی کی یاترا کریں۔ تب انہوں نے ایک گھوڑا لے کر یاترا کی۔ راستہ میں ماں باپ بھی ملے۔ اُن کو گھوڑے پر نہیں بٹھایا۔ جب کاشی کے نزدیک گیا۔ تو روہی داس بھگت ملا۔ اُس نے کہا۔ میرا یہ ایک پیسہ گنگا کو دے دینا۔ اُس نے کہا۔ اچھا۔ جب کاشی پہنچا۔ اور اُس نے روہی داس کا نام لے کر جب پیسہ دیا۔ تو گنگا نے ہاتھ نکال کر پیسہ لیا۔ اُس کو حیرانی ہوئی۔ جب یہ واپس آیا۔ تو بھگت روہی داس سے پوچھا "کیا وجہ ہے کہ تجھ پر گنگا اتنی پرسن ہے۔"

اُس نے جواب دیا۔ "میں ماں باپ کی سیوا کرتا ہوں۔ اُن کا کہا مانتا ہوں۔ میرے وہی دیو ہیں۔ میں اور کچھ نہیں جانتا ہوں۔"

اُس وقت سے یہ بھی ماتا پتا کا بھگت بن گیا۔ پھر یہ ہمیشہ اُن کی سیوا کرتا تھا۔ کسی وقت یہ اپنے ماتا پتا کی سیوا میں تھا۔ تو کرشن جی آئے اور انہوں نے دروازہ پر آ کر آواز دی۔ اُس نے پوچھا "کون ہے؟"

"کرشن جی نے کہا۔ "میں کرشن ہوں۔ آپ کو درشن دینے آیا ہوں۔"

اُس نے ایک اینٹ پھینک کر کہا۔ کہ "اس پر بیٹھ جاؤ۔ میں ابھی ماں باپ کی سیوا میں ہوں۔ جس وقت سیوا سے فارغ ہوں گا۔ اُس وقت آپ کے درشن کروں گا۔" چنانچہ کرشن جی اس اینٹ پر بیٹھ گئے۔

اُس وقت سے ان کا نام وٹھل یا وٹھوبا ہو گیا۔ کیونکہ اس پرانت میں اینٹ کو وِٹ کہتے ہیں۔ یعنی اینٹ پر بیٹھنے سے ان کا نام وٹھل یا وٹھوبا ہو گیا۔ اس لئے یہ مندر وٹھوبا کا مندر یا وٹھل کا مندر مشہور ہے۔

اس کہانی کا مطلب صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے ماں باپ کی سیوا کے لئے بنائی تھی۔ لیکن لوگ اتنے مورکھ ہیں۔ کہ ماں باپ کی سیوا تو نہیں کرتے ہیں۔ مگر وٹھل کے درشن سے مکتی مانتے ہیں۔ پنڈھرپور میں اس وٹھل کے درشن کے لئے سال میں دو بار یاترا ہوتی ہے۔ جس میں لاکھوں نر ناری اکٹھے ہوتے ہیں۔ اُن میں سے ایک یاترا کارتک پورنما کو ہوتی ہے۔ اس یاترا میں عورتیں مردوں کی نسبت کہیں زیادہ ہوتی ہیں۔ جو پنڈریک کی مورتی کے درشن کرتے ہیں۔

وٹھل یا وٹھوبا کا مندر
یہی بکھیّا مندر ہے۔ اسی کے لئے پنڈھرپور مشہور ہے۔ اگر بڑے دروازہ سے آویں۔ تو پہلی سیڑھی پر ہی نام دیو کی مورتی ہے۔ یہ بتلایا جاتا ہے کہ نام دیو نے بھی کہا تھا کہ میری مورتی سیڑھی پر ہی رہے۔ آگے جا کر پھر دروازہ گزر کر مندر میں چلتے ہیں۔ جیسا کہ دکھشن کے مندروں میں رواج ہے۔ مندر کے آگے سبھا منڈپ ہوتا ہے۔ یہاں بھی ہے۔ اس منڈپ میں مندر کی طرح باقی ستون نو پتھر کے ہیں۔ لیکن ایک ستون پر چاندی کا پترا لگا ہوا ہے۔ اس کو گرڑ کھمب کہتے ہیں۔ آگے پھر دروازہ ہے۔ اس سے گزر کر مورتی کے درشن ہوتے ہیں۔ یہ مورتی کھڑی ہے اور پاؤں کے نیچے اینٹ ہے۔ مورتی کے سامنے ایک جنگلا ہے۔ لوگ درشن کے لئے ایک طرف آ کر جنگلے سے گزر کر درشن کر کے دوسری طرف سے نکل جاتے ہیں۔ جیسا کہ دکھشن کے دیوالوں میں اندھیرا ہوتا ہے۔ یہاں بھی اندھیرا تھا۔ مگر کچھ سالوں سے کمیٹی نے سبھا منڈپ اور مندر کے آگے سوراخ کر کے روشنی کا بندوبست کر دیا ہے۔ ہم نے جو مندر دیکھے ہیں۔ یہ بندوبست صرف اسی مندر میں پایا ہے۔ اور کسی میں اب تک نہیں دیکھا ہے۔ جتنا مشہور مندر ہے۔ جتنے یاتری آتے ہیں۔ اس لحاظ سے مندر چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ اور مندر کے احاطہ میں رکمنی۔ رادھا۔ ستیہ بھاماں۔ وِشنو اور لکشمی وغیرہ کی مورتیاں اور چرن چنہہ بنا دیے گئے ہیں۔

ان سب مورتیوں پر اور خصوصاً وٹھل کو کوئی دیکھتا نہیں دیکھتا ہے۔ ہاں کھانڈ سب لگاتے ہیں۔ عورتیں کاغذ میں تھوڑی سی کھانڈ لے کر سب مورتیوں کے سر منہ ناک اور شریر پر چمکی میں کھانڈ لے کر مل دیتی ہیں۔ صبح کے وقت مندر کو پانی سے دھو کر صاف کیا جاتا ہے۔ فرش بھی صاف کر دیا جاتا ہے۔ لیکن شام کو جاؤ۔ تو کھانڈ اور مٹی مل کر پاؤں کو چمٹ جاتی ہے۔ اور سب فرش خراب ہو جاتا ہے۔ اگر اس کھانڈ سے کچھ کام لے لیتے تو بھی کچھ فائدہ ہوتا۔ مگر اندھ شردھا کو کوئی کیا کرے؟

مندر میں آرتی صبح چار پانچ بجے اور شام کو آٹھ بجے ہوتی ہے۔ اس وقت خاص رونق ہوتی ہے۔ بجلی جیسے اور مندروں کے ہیں۔ اسی طرح اس مندر کے ہیں۔ جو حالت اور تیرتھوں کی ہے۔ وہی اس کی ہے۔ یہی کچھ لکھا جا سکتا ہے۔

ٹھہرنے کے لئے سب سے اچھی جگہ مرہٹہ دھرم شالہ ہے۔ اس کو گورا بے بابا کی دھرم شالہ بھی کہتے ہیں۔ یہ صاف ہے۔ اور کھلی ہے۔ پربندھ بھی اچھا ہے۔ شہر کے کنارے پر ہے۔ ہر ایک ٹھہر سکتا ہے۔

کچھ اور باتیں
بازار میں ایک منڈلی کیرتن کرتی ہوئی دیکھی گئی۔ جو کہتی تھی۔ گیانی یا تکارام یعنی تکارام جی گیانی تھے۔ ان کا بھی بھجن تھا۔ ڈھولک مجیرے بجاتے تھے۔ کبھی کبھی کر دینے بھی تھے۔

ایک مورتی کے سامنے ایک آدمی تارا بجا رہا ہے۔ ادھر اُدھر گھومتا بھی جاتا ہے۔ کبھی کبھی گاتا بھی ہے۔ کچھ گھنٹوں کے بعد اس کی جگہ دوسرا کھڑا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ کام دن رات ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ پرماتما اس سے خوش ہوتا ہے۔

اناتھ آلیہ
پنڈھرپور میں ایک ہندو اناتھ آلیہ کے نام سے اناتھ آلیہ ہے۔ جس کا پربندھ بمبئی کا پرارتھنا سماج کرتا ہے۔ اس میں اس وقت کے پیدا شدہ بالک رہتے ہیں۔ اور کئی دیویاں جو گربھ وتی ہوتی ہیں۔ وہاں آ کر ٹھہر جاتی ہیں۔ بالک پیدا ہوتے پر اناتھ آلیہ میں چھوڑ کر اپنے گھر کو چلی جاتی ہیں۔ یا کہیں اور جگہ بالک پیدا کر کے اُن کو دے جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ ان بالکوں کا پالن پوشن کرتا ہے۔ اس وقت اس میں ڈیڑھ صد کے قریب بالک ہیں۔ آٹھ سال کی عمر تک لڑکوں کو یہاں رکھا جاتا ہے۔ بعد میں بمبئی میں پرارتھنا سماج کے اناتھ آلیہ میں پہنچ کر پڑھنے اور کسی کام کے سیکھنے کا بندوبست ہوتا ہے۔ اکیس سال کے بعد وہ لڑکے آزاد سمجھے جاتے ہیں۔ لڑکیوں کو پنڈھرپور میں ہی رکھا جاتا ہے۔ اور یہاں کے سکول میں پڑھایا جاتا ہے۔ اور بعد میں شادی کر کے یہاں سے الگ کیا جاتا ہے۔

وِدھوا آشرم
بتلایا جاتا ہے کہ یہاں ایک وِدھوا بھی آتی ہیں۔ اس پرارتھنا سماج نے ایک وِدھوا آشرم بھی کھولا ہوا ہے۔ ہم گھنٹا سے آریہ جاتی کی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جو اس وقت بھی وِدھواؤں کی شادی کے برخلاف ہیں۔ ان کو یہاں آ کر دیکھ لینا چاہئے۔ کہ وِدھوائیں کس سنکٹ میں ہیں۔ اگر ان کی شادی کا رواج عام نہ ہوا۔ تو آریہ جاتی کی وِدھوائیں کیا کریں گی۔ وہ خود وچاریں۔

پرارتھنا سماج کا یہ کام اتنت سراہنیہ ہے۔ اگر یہاں یہ کام وہ نہ کرتے۔ تو عیسائی یہ کام کر لیتے۔ مگر پنڈھرپور کے پنڈے جو لاکھوں روپیہ یاتریوں سے دھن کھینچتے ہیں۔ وہ ان باتوں کی طرف کچھ بھی دھیان نہیں دیتے ہیں۔ وہ یاتریوں کو کیش دھام میں پہنچانے کے کھٹکے میں رہتے ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اُن کو دُنیا سے کیا غرض ہے؟ ایشور ان ہندوؤں کو سومتی دیں۔ یا بھولے یاتریوں کو ان کے ہاتھ سے مکت کریں۔

میں ۱۶ نومبر ۱۹۳۱ء کو پنڈھرپور سے چل کر شولاپور ہوتا ہوا رات کو گلبرگہ پہنچ گیا۔

گلبرگہ

گلبرگہ نظام راجیہ کا ایک صوبہ ہے۔ اور بہمنی خاندان کے نوابوں کی راجدھانی رہا ہے۔ بہمنی خاندان کا پہلا نواب حسن گنگو جس نے بہمنی خاندان کی بنیاد ڈالی۔ گلبرگہ میں ہی تھا۔ اس کے پیڑھی کئی پشتوں تک گلبرگہ میں راجیہ کرتے رہے۔ آخر میں گلبرگہ سے بدل کر راجدھانی بیدر بنائی گئی۔ جس طرح بیدر میں شہر کی اطراف میں کئی گنبد یا مقبرے دکھائی پڑتے ہیں۔ وہی حالت گلبرگہ کی ہے۔ گلبرگہ سے بیدر اندازاً ۷۰ میل ہوگا۔ اس وقت ہمن آباد تک پکی سڑک کا راستہ ہے۔ جس وقت بہمنی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔ اس وقت پانچ ریاستیں بن گئیں۔ بیجاپور میں عادل شاہی۔ بیدر میں برید شاہی۔ گولکنڈہ میں قطب شاہی۔ احمد نگر میں نظام شاہی اور پانچویں ایلچ پور۔ ان پانچوں میں چار گلبرگہ کے آس پاس ہی ہیں۔ بیجاپور یہاں سے نزدیک ہی ہے۔ ہوٹگی سے جو لائن گدگ کو گئی ہے۔ اس پر بیجاپور واقع ہے۔ احمد نگر بھی دور نہیں ہے۔ جی۔ آئی۔ پی لائن جو دھونڈ سے منماڈ کو گئی ہے۔ اس پر احمد نگر ہے۔ بیدر اوپر لکھا جا چکا ہے۔ اس سے کچھ آگے گولکنڈہ ہے۔ اس لئے گلبرگہ کبھی وقت اپنی شان دکھا چکا ہے۔ اب اس کی کوئی شان اُس طرح کی تو نہیں ہے۔ لیکن نظام راجیہ میں صوبہ ہونے کے باعث کچھ شان رکھتا ہی ہے۔ کہتے ہیں نظام راجیہ میں حیدرآباد کے بعد یہی شہر ہے۔ اگر اس کو اچھا قصبہ لکھ دوں۔ تو میری رائے میں ازجہت نہیں ہے۔

گلبرگہ کا پُرانا قلعہ

گلبرگہ میں ایک پرانا قلعہ ہے۔ جو آبادی کے بیچ میں ہی ہے۔ اس کے نزدیک برہمن پورہ۔ گٹ گھر پورہ اور مخدوم پورہ وغیرہ محلے آباد ہیں۔ قلعہ میں پرانی توپیں پڑی ہیں۔ ریاست کا کوئی خاص بندوبست نہیں ہے۔ کچھ آدمی قلعہ میں آباد ہیں۔ یا شہر سے کوئی کوئی آدمی کبھی وقت رفع حاجت کے لئے آ جاتا ہے۔ یہ بھی ایشور کی مایا ہے۔ اس قلعہ میں ایک بڑا کھلا اور خوبصورت مکان ہے۔ اگر کوئی اس وقت دیکھنے کے لئے جائے۔ تو اس کو اس کا نام مسجد بتایا جاتا ہے۔ لیکن اس میں مسجد کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ہے۔ نہ اس کی بناوٹ ٹھیک مسجد کی ہے۔ اس لئے شک ہوتا ہے کہ پہلے کوئی اور چیز ہو۔ اور بعد میں مسجد کے کام میں لائی گئی ہو۔

بہرحال اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ مکان اچھا ہے۔ پرانا بنا ہوا ہے۔ کھلا ہے۔ باہر کی محرابیں بھی بڑی ہیں۔ اندر کی اس سے چھوٹی ہیں۔ اس کے یکصد ستون ہیں۔ اس لئے اگر اس کو شت کھمبا لکھا جائے۔ تو بیجا نہ ہوگا۔

اس قلعہ میں ایک طرف ایک مندر کے کھنڈرات ہیں۔ جس کا کچھ حصہ مٹی میں دبا ہوا ہے۔ اور کچھ باہر ہے۔ جو باہر ہے۔ اس پر کچھ مورتیاں پتھر پر کھدی ہوئی ہیں۔ کچھ پھول بنے ہوئے ہیں۔ پتہ نہیں ہے۔ پہلے کیا تھا۔ ایک اور چھوٹا سا مندر ہے۔ جس کی مورتی ایک دیوار میں لگی ہوئی ہے۔ اس کی پوجا بھی ہندو کبھی کبھی کر لیتے ہیں۔ قلعہ میں کچھ برج ہیں۔ جن پر توپیں پڑی ہیں۔ قلعہ میں کوئی نشان بتانے والا نہیں ہے۔ نہ ہی کہیں کچھ لکھا ہوا ہے۔ اس لئے اندازہ ہی لگانا ہوتا ہے۔

یہ قلعہ اور گلبرگہ بہمنی سلطنت سے پہلے بھی کچھ تھے یا نہ تھے۔ اس کا یہاں کوئی پتہ نہیں چلا۔ بیدر کے متعلق تو کہا جاتا ہے۔ کہ دمینتی کا پتا بیدر کا راجہ تھا۔ مگر گلبرگہ کا کچھ پتہ نہیں لگا۔ اگر کوئی پرانتو وبھاگ والا اس بات پر پرکاش ڈالے۔ کہ یہ پہلے سے ہی آباد ہیں یا مسلم سلطنت میں آباد ہوئے ہیں۔ تو اچھا ہو۔ اگر یہ پہلے سے آباد ہیں۔ تو ان کا پرانا نام یہی ہے یا کچھ اور تھا۔

برہمن پورہ میں ایک مندر ہے۔ جو شنکر کا ہے۔ اور اس پر کلش نہیں ہے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ سرکار کا حکم کلش لگانے کا نہیں ہے۔ مندر پتھر کا بنا ہوا ہے۔ اور لنگایت کے ادھیکار میں ہے۔ پاس ہی ایک بڑا مکان ہے۔ جو اس کے پجاری یا مالک کا ہے۔ اس جگہ میلہ بھی لگتا ہے۔

بندے نواز کی درگاہ

گلبرگہ میں سب سے زیادہ مشہور بندے نواز کی درگاہ ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمان بھائی گلبرگہ کو گلبرگہ شریف کہتے ہیں۔ اس درگاہ کو ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ سالانہ نظام راجیہ سے ملتا ہے۔ اور بندے نواز جی کی اولاد اب تک پشت در پشت اس درگاہ کی مالک ہے۔ جن کا بہت بڑا مکان درگاہ کے نزدیک ہی واقع ہے۔

اس میں سب سے بڑا گنبد بندے نواز صاحب کہتے۔ وہ گنبد واستو میں بڑا گنبد ہے۔ اس کے بیچ میں بندے نواز صاحب کی سمادھی ہے۔ پاس ہی دو اور قبریں ہیں۔ اس گنبد کے سامنے ایک اور گنبد ہے۔ اس میں ان کی بیوی وغیرہ کی قبریں اسی طرح پاس ہیں۔ نیز اور کئی گنبد ہیں۔ جن میں کسی میں بیٹے کی۔ کسی میں پوتے کی قبریں ہیں۔ جو بائیں طرف مغرب ہے۔ اس میں ان کے چھوٹے بیٹے اور پوتے کی قبریں ہیں۔ اس کو چھوٹی درگاہ کہتے ہیں۔ اس کے مجاور سے معلوم ہوا تھا۔ کہ چھوٹی درگاہ کو ۵ ہزار روپے سالانہ ملتے ہیں۔ اور بڑی درگاہ کو اس سے زیادہ۔ ان کے پاس ایک مقبرہ ہے۔ اس کے بیچ میں خالی زنجیر لٹک رہی ہے۔ وہاں جانے پر ایک معجزہ بتایا جاتا ہے۔ وہ اس طرح پر ہے۔ "کہ کسی وقت کوئی چور اسی مقبرہ میں چوری کرنے آیا تھا۔ اس میں ایک سونے کی تھالی تھی۔ چور کے سپرش کرتے ہی وہ تھالی اُڑ کر چھت سے جا لگی۔ اور زنجیر کے پاس ایک پاؤں کا نشان ہے۔ جسے بتاتے ہیں۔ کہ اس پتھر میں چور کا پاؤں پھنس گیا۔ اور وہ مر گیا"

اس طرح کی گپیں سنا کر لوگوں کی شردھا کو قائم رکھا جاتا ہے۔

ان سب مقبروں میں مجاور بیٹھے ہیں۔ جب کوئی یاتری وہاں جاتا ہے۔ اس کو قبر کے پاس لے جا کر قبر پر سے اٹھا کر کچھ پھول دیتے ہیں۔ اور پھر روپیہ پیسہ مانگتے ہیں۔ یہ حالت عموماً سب مقبروں پر ہی ہے۔ میں کسی وقت اجمیر گیا تھا۔ وہاں بھی یہی حالت تھی۔ پچھلے سال میں کھڑکی یعنی اورنگ آباد میں گیا۔ اس کے نزدیک ہی اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کی قبر ہے۔ وہاں اور قبریں بھی ہیں۔ جب میں وہاں گیا۔ تو وہاں کے مجاور بھی اسی طرح ہاتھ پھیلانے بیٹھے۔ یہ سب دُنیا کو من مانی مرادیں دیتے بیٹھے ہیں۔ یہ مجاور یاتریوں سے مانگتے ہیں۔ یہ بالکل انوکھی بات ہے۔ اگر یاتری اس سے سبق لے سکیں۔ تو اچھا ہو۔

ان درگاہ کے مقبروں کے علاوہ گلبرگہ میں بہمنی خاندان کے بادشاہوں کے مقبرے بھی ہیں۔ وہ بھی اچھی حالت میں ہیں۔ لیکن ان سب پر قفل مہاراج کا لگایا تھا۔ اس لئے میں اُن کو باہر سے ہی دیکھ سکا۔ اندر نہیں جا سکا۔

آریہ سماج گلبرگہ

گلبرگہ میں آریہ سماج ہے۔ اس جگہ پنڈت دتاتریہ پرشاد جی وکیل اپنا کام کرتے ہیں۔ اور سماج کے اچھے کاریہ کرتا ہیں۔ ان کے علاوہ اور کئی سجن کام کرتے ہیں۔ اس وقت تک آریہ سماج کا مندر نہیں بنا ہے۔ لیکن اُتسو ہر سال ہوتے ہیں۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی آدی انیہ سجن بھی آ چکے ہیں۔ اس پرانت میں آریہ سماج کے جنم داتا پنڈت دتاتریہ پرشاد جی کے بڑے بھائی گوکل پرشاد جی تھے۔ جب حیدرآباد کالج پڑھتے تھے۔ تو ان کے وچار آریہ سماجی بن گئے۔ انہوں نے ادھر آ کر پرچار کیا۔ اُس وقت سب دُنیا اُن کے برخلاف تھی۔ ان کے گھر والے رشتہ داروں اور دوستوں کے علاوہ سب ہندو اور مسلمان ان کے برخلاف تھے۔ لیکن یہ بھی ارادہ کے پکے تھے۔ یہ کسی سے لکھ کر کسی سے بات چیت کر کے زبانی اپنا پرچار کرتے رہتے تھے۔ لیکن ایشور نے ان کو عمر تھوڑی دی تھی۔ اس لئے سورگ سدھار گئے۔ حال کے کام کرنے والے پنڈت بنسی لال وکیل بھی ان کے دوستوں میں تھے۔ دتاتریہ پرشاد جی کے بڑے بھائی تھے۔ اس لئے صوبہ گلبرگہ میں آریہ سماج کے کام کا بیج انہوں نے بویا تھا۔ اگر وہ آج اپنی آنکھوں سے آریہ سماج کے پودے کو دیکھتے۔ تو ان کو کتنا آنند ہوتا۔ لیکن یہ پودہ ان کے بعد بڑھا ہے۔ تو بھی اس پودہ کی جڑ سورگیہ پنڈت گوکل پرشاد جی وکیل ہی ہیں۔

گلبرگہ کے بعد میں نے رائچور جانا ہے۔ وہ بھی پرانا شہر ہے۔ وہاں آریہ سماج بھی ہے۔ رائچور میں نظام راجیہ کا دورہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد مجھے بنگلور جانے کا حکم ہے۔ وہ میسور ریاست میں ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۵

ایک سیاسی چیز بن گئی ہے۔ اہل مذاہب کو تعداد کا زیادہ خیال ہے۔ لوگوں کی اخلاقی یا روحانی رہنمائی کا کم۔ ہمارے خیال میں ماں باپ بہن اور بھائی وغیرہ قدرتی رشتوں میں ایک قدرتی مٹھاس ہے۔ جو اخلاق کے قائم رکھنے میں مددگار ہوتی ہے۔ مذہب کی اغراض کے حاصل کرنے میں ان قدرتی رشتوں کا قائم رہنا ایک بڑی حد تک معاون ہے۔ کسی شخص کو یکلخت ان تعلقات سے ہٹا لینا لازمی طور پر اس کی روحانی یا اخلاقی معاونت کرنا نہیں ہے۔ اگر مذاہب کی اغراض روحانی ہیں۔ تو انہیں تعداد بڑھانے کی گھوڑدوڑ سے باز آنا چاہئے۔ اور کوئی ایسی صورت نکالنی چاہئے۔ کہ عقائد کی آزادی کے ساتھ ساتھ مجلسی تعلقات قائم رہیں۔ ہندو مسلمان ہو یا مسلمان ہندو۔ تو اسے اپنا قبیلہ یا قوم کیوں چھوڑنی پڑے؟ اپنے پرانے گھر میں رہتا ہوا وہ کسی بھی دھرم کی پوجا کر لیا کرے۔ مذہب بچہ کو اس کی ماں سے ملانے کا باعث بننا چاہئے۔ جدا کرنے کا نہیں۔ ماں کی ممتا پرمیشور کے پریم کی دنیاوی صورت ہے۔ جو مذہب اسے مٹاتا ہے۔ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ آریہ دھرم ان جدا ہونے بچوں کو اپنے ماں باپ سے وابستہ رکھنے میں کامیاب ہوا ہے۔ آریہ سماج کی شدھی کا زیادہ عنصر "بھرشٹ" ہو گئے لوگوں کو اپنے مذہب میں واپس لانا ہے۔ جنم سے غیر آریوں کو آریہ بنانے کا کام قدرتاً اتنا تیز نہیں ہو سکتا تھا۔ بالخصوص جب سیاسی اور انتشاری طاقتیں آریہ سماج کی مخالف ہیں۔ اس حالت میں اس کی اتنی کامیابی قربانیوں اور شہادتوں ہی کا نتیجہ ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

حضرت محمد صاحب اور وید مقدس کے اصول

ذیل میں وہ لیکچر درج کیا جاتا ہے۔ جو پنڈت گیان اندر جی صوفی مولوی فاضل آیورویدک دیانند سار لٹینی مشن ہوشیار پور نے مندر آریہ سماج کرناں میں دیا تھا۔ اور جس کا کچھ حصہ گزشتہ ہفتہ کے "پرکاش" میں شائع ہو چکا ہے۔ اور باقی تمام اب دیا جا رہا ہے ؛ (ایڈیٹر)

اب ہمیں علمائے اسلام یہ بتلادیں۔ کہ حضرت محمد صاحب کی مندرجہ بالا تقریر جو تمام باشندگان مکہ کے سامنے ہوئی۔ اس سے آج موجودہ اعتقادات مسلمانان کی کہاں تک تائید ہوتی ہے۔ اگر اسلام بھی یہ کمیں ...ل سربردھان (سب سے مکھیہ) ہوتا۔ تو اپنی اس پہلی تقریر کے اندر حضرت محمد صاحب لوگوں کے سامنے ضرور پیش کرتے۔ کیونکہ یہ جلسہ اسی غرض کے لئے بلایا گیا تھا۔ کہ مکہ شہر میں جو جو غلط فہمیاں بابت اعتقادات حضرت محمد صاحب پھیل گئی ہیں۔ یا خود غرض لوگوں نے پھیلائی ہیں۔ ان کی تردید کر دی جائے۔ اور اصل اعتقادات اسلام کو باشندگان مکہ کے سامنے پیش کر دیا جائے اور ویسا ہی ہوا۔ جو حضرت صاحب کے بنیادی اصول تھے۔ ان کو پیش کر دیا گیا۔ اور جن باتوں کو حضرت صاحب نہیں مانتے تھے۔ ان کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا ؛

اس تقریر کے بعد حضرت محمد صاحب نے کہ میں تیرہ سال تک پرچار کا کام کیا۔ اور اپنے جن جن اصولوں کو باشندگان مکہ کے سامنے پیش کیا (ایسے اصول جن کو بنیادی کہا جا سکتا ہے) وہ تمام کے تمام اسی قدیم صداقت سے تھوڑی سی تبدیلی کے بعد لئے گئے ہیں۔ جو خدا نے دنیا کے شروع میں انسانی جماعت کے مورثان اعلیٰ کو دی تھی۔ اور جن کا ذکر حضرت صاحب اپنی پہلی تقریر میں بالکل کھلے الفاظ میں کر چکے تھے۔ اب ان میں سے ان خاص بنیادی اصولوں کا بیان کرتے ہیں۔ جن کو مان کر ایک آدمی اپنے آپ کو وید انویائی کہہ سکتا ہے۔ یا اس وشال آریہ سنسکرتی میں شامل ہو سکتا ہے۔ وید کے چار پردھان سدھانت (مکھیہ اصول) ایسے ہیں۔ جن کو مان کر ایک آدمی ہندو جاتی میں شریک ہو سکتا ہے۔ خواہ فروعات میں اس کا کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ وہ چار یہ ہیں :-

۱ پرماتما کو ایک اور سروویاپی (واحد مطلق اور ہر جگہ موجود اور حاضر و ناظر) ماننا ؛

۲ پنر جنم (آواگون۔ تناسخ یا بار بار جنم لینا) ؛

۳ کرم سدھانت (فلسفۂ اعمال)

۴ اہنسا (عدم تشدد اور ایذا رسانی سے پرہیز) ؛

ان چاروں کو مان کر ہر ایک آدمی ہندو تہذیب اور سنسکرتی کا انویائی (پیروکار) کہلا سکتا ہے۔ یہی چاروں باتیں نہایت وضاحت سے حضرت محمد صاحب نے باشندگان مکہ کے سامنے پیش کی تھیں۔ جن کی تشریح حسب ذیل ہے :-

(اول) قرآن شریف میں آتا ہے۔ کہ "وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ" (سورۃ البقرہ رکوع ۱۳ پارہ ۱) یعنی اللہ کی ہے پورب اور پچھم سب طرف ہے۔ جدھر بھی تم اپنا منہ کرو۔ اسی طرف اللہ موجود ہے۔ اس آیت کے اندر بہت ہی صاف طریقہ سے ایشور کا سروویاپی (حاضر و ناظر) ہونا اور ہر طرف اس کا موجود ہونا نیز عبادت میں جس طرف منہ کیا جائے اس کا موجود ہونا بیان کیا گیا ہے۔ آج کوئی بھی مسلمان مذکورہ بالا آیت پر عمل نہیں کرتا۔ بلکہ اگر کوئی شخص نماز میں جان بوجھ کر (قصداً) کعبہ کی بجائے کسی اور طرف منہ کرے۔ تو اس پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے۔ لیکن اس آیت میں صاف بتلایا گیا ہے۔ کہ جس طرف تم منہ کرو گے۔ اسی طرف اللہ موجود ہے ؛

(دوم) قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ کہ :-

"ان الذین کفروا بآیتنا سوف نصلیھم نارا۔ کلما نضجت جلودھم بدلنھم جلودا غیرھا لیذوقوا العذاب ان اللہ کان عزیزا حکیما" +

(سورۃ النساء رکوع ۸ پارہ ۵)

ترجمہ :- جو لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں ان کو ہم (اللہ) آگ میں جلائیں گے۔ اور جس وقت ان کی ایک کھال جل جائے گی۔ تو ہم (اللہ) دوسرا جسم بدل دیں گے۔ (کس لئے؟) تاکہ وہ اپنے کرموں کا پھل چکھیں۔ اللہ بہت زبردست حکمت والا ہے ؛

مندرجہ بالا آیت میں ہمارے دو اصولوں کا نہایت صاف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک آگ میں مردہ جسم کا جلانا اور دوسرا جل جانے کے بعد نئے جسم کا حاصل کرنا۔ اور اس سلسلہ کا بار بار جاری رہنا۔ یعنی یکے بعد دیگرے مختلف جسموں کا حاصل کرنا۔ (کب تک؟) کرموں کا پھل جب تک پورا نہ ہو ؛

(سوئم) پنر جنم کو کرم سدھانت کے مانے بغیر ٹھیک طریقہ سے مانا نہیں جا سکتا۔ اگر کوئی آدمی پنر جنم مانتا ہے۔ لیکن کرم سدھانت کو نہیں مانتا۔ تو اس کے لئے پنر جنم کا ثابت کرنا بہت مشکل ہے۔ اسی وجہ سے پنر جنم کے بعد حضرت محمد صاحب نے کرم سدھانت کی تعلیم دی۔ جو اس طرح ہے :-

"فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ" ؛

(سورۃ الزلزال رکوع ۱ پارہ ۳۰)

ترجمہ "سو جس نے ذرہ بھر بھی بھلائی کی۔ اس کو اتنا ہی اچھا پھل ملے گا۔ اور جس نے ذرہ بھر بھی برائی کی۔ اس کو اتنا ہی برا پھل ملے گا" +

اس آیت میں کرم کے مطابق پھل کا ملنا بتلایا گیا ہے۔ مسلمانوں کے موجودہ اعتقاد کے مطابق پاؤ بھر کرم کا من بھر پھل۔ ایک ذرہ نیکی کا ہمالیہ کے برابر پھل ملنا مانا جاتا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی نے اپنی ساری زندگی پاپ اور ادھرم میں گزاری ہو۔ اور مرتے وقت ایک بار بھی کلمہ پڑھ لیوے۔ یعنی حضرت محمد صاحب کی پیغمبری کا اقرار کر لیوے۔ تو اس کی تمام زندگی کے گناہ چشم زدن میں معاف ہو جائیں گے۔ اور اس کو وہی درجہ مل جائے گا۔ جو بڑے بڑے دھرماتماؤں کو ساری عمر کی تپسیا اور محنت کے بعد ملنا چاہیئے۔ لیکن مندرجہ بالا آیت میں صاف الفاظ میں اس کے خلاف یہ اصول بتلایا گیا ہے۔ کہ جس کا جتنا اور جیسا کرم ہوگا۔ اس کو اسی کے مطابق سزا اور جزا دی جائے گی ؛

(چہارم) پھر فرمایا ہے۔ کہ :-

"لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم"

(سورۃ الحج رکوع ۵ پارہ ۱۷)

ترجمہ :- (جو لوگ خدا کو خوش کرنے کے لئے جانوروں کی قربانیاں کرتے ہیں۔ ان کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے) کہ "اللہ راضی نہیں ہوتا گوشت اور خون سے۔ بلکہ وہ راضی ہوتا ہے تمہارے تقویٰ (یعنی سداچار اور پرہیز گاری) سے" ؛

اس آیت میں صاف طور پر کہہ دیا ہے۔ کہ اللہ گوشت اور خون سے راضی نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ جیبوں کی پوترتا اور نیک عمال سے خوش ہوتا ہے۔ آج مسلمانوں میں جیبوں کی پوترتا کا کوئی مولیہ (قیمت) نہیں۔ سال میں ایک بار قربانی کر کے، وہ خدا کو راضی سمجھ بیٹھے ہیں۔ اس میں اگر کوئی کسی قسم کی رکاوٹ واقعہ ہو تو وہ خون کی ندیاں بہانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ خواہ سال بھر وہ طرح طرح کی بداعمالیوں میں کیوں نہ مبتلا رہیں۔ اس کی ان کو کوئی پروا نہیں۔ اگر ان کے لئے کوئی بہشت کا دروازہ ہے۔ تو وہ قربانی ہی سمجھی جاتی ہے۔ تقوے اور پرہیز گاری ان کی نظروں میں کوئی وقعت نہیں رکھتے ؛

ان چاروں باتوں پر غور کرنے سے حضرت محمد صاحب کے اس تیرہ سالہ کام کا قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ انہوں نے مکہ میں اسی قدیم سچائی اور صداقت کا پرچار کیا۔ جس کو آنحضرت صاحب کے باپ دادا اور بزرگ قدیم زمانہ سے مانتے تھے۔ اور اس قدیم سچائی کا پتہ عرب کے پرانے شعراء کے کلام میں لگتا ہے۔ جو حضرت محمد صاحب سے اڑھائی ہزار برس پہلے عرب میں ویدوں کا علم اور اصول مانا جاتا تھا۔ جس کا ذکر ہم کبھی دوسرے لیکھ (مضمون) میں کریں گے۔ سردست مسلمان بھائیوں سے ہماری یہی اپیل ہے۔ کہ وہ مندرجہ بالا خیالات کو بغور پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں ؛

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ؛ (مینیجر)

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا
انگوری منقاؤں سے تیار کردہ
"سکھ سنچارک درا کشا سو"
جسم کو طاقتور بنانے۔ گوشت و خون بڑھانے۔ چہرہ پر رونق لانے دست صاف ہو کر بھوک بڑھانے والی خوش ذائقہ دوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔ بڑی دو روپیہ۔ ہمارا ہی ایک ایسا درا کشا سو ہے جس کی ۵۲ اخباروں نے تعریف کی ہے۔ طلب فرمانے پر نمونہ اور فہرست مفت روانہ کی جاتی ہے ؛
سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۴۹

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پُنر جنم کا پرتیکش چمتکار

(شری پنڈت سریندر شرما گوڑ کاویہ وید تیرتھ دوارہ)

شری بابو شیو سہائے جی ماتھر کائستھ کے پتر شری بابو رنگ بہادر جی کی پتنی شریمتی رام پیاری دیوی جی (مکان نمبر ۵۶۵ چیراخانہ دہلی) کے تین کنیا اور ایک پتر ہیں۔ پتر سے بڑی اور دو سے چھوٹی پتری کنیا شانتی دیوی ہے۔ جب سے وہ بولنے لگی ہے۔ تب ہی سے تھوڑا تھوڑا اویکت سا اپنا پورو جنم کا حال بتانا آرمبھ کر رکھا تھا۔

کنتو ماتا پتا اور دشیش کر اس کے چچا شری بابو الیشور دیال جی اسے "بچی کیا انٹ سنٹ بکتی رہتی ہے" آدی کہہ کر دھمکا دیا کرتے تھے۔

کنتو پھر بھی اس کنیا کی سمرن شکتی دن بدن بڑھتی ہی گئی۔ اور شرادن سمت ۱۹۹۲ بکرمی میں من گوپال کے چھٹنے میں ایک کنتھا میں یہ گئی۔ اور وہاں پر کتھا باچنے والے پنڈت کو دیکھ کر سہما یہ کہنے لگی۔ کہ:-

"یہ پنڈت جی تو ہمارے یہاں بھی آیا جایا کرتے تھے۔ اور میں انہیں سیدھا (آٹا دال آدی سوادیہ پدارتھ) دیا کرتی تھی۔ یہ متھرا کے رہنے والے ہیں"

اس پر ان پنڈت جی سے جب پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کنیا کے کہنے کی پشٹی کی۔ کنیا نے اپنے پوروپتی کے گھر کا سب حال بتایا ہے۔ اس کے بتائے ہوئے پتہ پر یہاں سے پتر ڈالا گیا تھا۔ اور اسے پا کر اس کے پوروپتی دہلی آئے تھے۔ سب باتوں کی جانچ کر کنیا کی بتائی ہوئی باتوں کو سروتھا ستیہ بتایا ہے۔ اس کا سنکشپت ورن اس پرکار ہے:-

کنیا کے پتا کے رشتہ دار شری پروفیسر کشن چند رجی نے اس حال کو سن کر کنیا سے کئی پرشن کئے تھے۔ اور اس کے بتلائے ہوئے پتہ پر ہی انہوں نے متھرا میں پتر بھی ڈالا تھا۔

شانتی دیوی پورو جنم میں متھرا نواسی شری پنڈت چتربھج جی کی پتری تھی۔ جو متھرا کے پنڈت شری کدارناتھ جی چوبے کے ساتھ بیاہی گئی تھی۔ اس کے دو کنیا اور ایک پتر تھا۔ انتم پتر کی اُتپتی میں یہ روگ گرست ہو گئی۔ پتر پیدا ہونے کے دس دن بعد کاتک کرشن ۲ سمت ۱۹۸۱ بکرمی کو یہ پرلوک کو پراپت ہو گئی۔ مرتیو سمے کے روگ آدی پرشن اور اُس سمے کی چوبے جی کی دوارہ دشیش سیوا کا بھی حال کہتی ہے۔ اور وہ سب ٹھیک ٹھیک مل گیا ہے۔

چوبوں کی گلی میں مکان اور دوارکا آدھیش کے مندر کے سامنے اپنے پتی کی کپڑے کی دوکان بند رکھوسے مندر کی اونچائی اور جھپیلی (کمیلی) جیسا تھا ہیرسل (جھول دی) اُس کی سہیلیوں کے نام بھی ٹھیک ٹھیک مل گئے ہیں۔

میں نے بھی اس کنیا کو گود میں لے کر کئی پرشن کیے۔ جن کو آج ۱۵ سم ۲۰ کی صبح کو لگ بھگ ۹ بجے اُس کے پورو پتی شری پنڈت کدارناتھ جی چوبے سے (جو آج اسی سمے متھرا سے پھر دوبارہ آئے ہیں) پوچھ کر ستیہ پایا۔ آج انہوں نے اپنے اُسی پتر کے چتر کو بھی دیا ہے۔ جسے شانتی نے بڑے ہی پیار سے لے کر ہردیہ سے لگا لیا۔

گت ۱۳ نومبر کو پنڈت کدارناتھ جی متھرا سے دہلی آئے تھے۔ اُن کے ساتھ اُن کا ایک بھائی بھی تھا۔ اور وہ لڑکا بھی ساتھ تھا۔ بھیڑ بہت تھی۔ کنتو بھیڑ میں بھی شانتی نے اپنے پتی اور دیور دونوں کو دیکھ کر تُرنت پہچان لیا۔ اور دیور کا نام تو بتا دیا کنتو پتی کا نام بتیا سے نہ لے کر جھجکتے سے کان میں "کدارناتھ ہے" کہہ دیا۔

پتر کو دیکھ کر تو اُس سے لپٹ گئی۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اُس رونے کے درشیہ کو دیکھ کر اُپستھت جنتا اور ماتا پتا آدی کی بھی آنکھیں ڈبڈبا آئی تھیں۔ اس کے بعد گھر میں سے کھلونے لا کر اپنے پتر کو دے کر بڑی ہی پرسن ہوئی۔ چوبے جی نے اُس سے ایکانت میں کچھ نجی پرشن بھی کئے ہیں۔ جن کو وہ سرو تھا سوئیکار کرتے ہیں۔ چوبے جی ۱۵ نومبر کو متھرا چلے گئے۔ اور آج صبح پھر آئے ہیں۔

۱۶ نومبر کو چوبے جی کی بہن بھی میرٹھ سے آئی تھی۔ اور وہ کئی پرشنوں کا اُتر پا کر کہہ گئی۔ کہ جو کچھ بھی یہ کہتی ہے۔ سب ٹھیک ہے۔ جو زیور وہ پہنے ہوئے تھی۔ اور زیورات کو جس پیٹی صندوق میں رکھتی تھی۔ سب ٹھیک ٹھیک بتایا ہے۔ آج ۲۰ نومبر کو میں نے اُس سے پوچھا:-

پرشن۔ تمہارے پتی کے کتنے بھائی ہیں؟
اُتر۔ دو تھے۔
پرشن۔ کیا تمہارے گھر میں کوئی بوڑھا بھی تھا؟
اُتر۔ ہاں تھا۔
پرشن۔ وہ کون تھا؟
اُتر۔ میرا سسر تھا۔
پرشن۔ تمہارے گھر میں روٹی کون بناتا تھا؟
اُتر۔ میں بناتی تھی۔
پرشن۔ کیا کوئی نوکر تھا؟
اُتر۔ ہاں تھا۔ اور وہ دوکان پر بھوجن لے جایا کرتا تھا۔
پرشن۔ روپے کتنے اور کہاں رکھے ہیں؟
اُتر۔ یہ نہیں بتاتی۔
پرشن۔ روپے تھوڑے ہیں یا بہت؟
اُتر۔ بہت سے ہیں۔
پرشن۔ کیا ہانڈی میں رکھتے ہیں؟
اُتر۔ ہاں۔ پر نہیں بتاؤں گی۔

کئی پرشنوں کے اُتر میں کہتی ہے۔ کہ متھرا چل کر بتاؤں گی۔ دھن بھی جہاں رکھا ہے۔ اُسے بھی وہ متھرا جا کر ہی بتانا چاہتی ہے۔

اس کنیا کے درشنوں کے لئے دہلی نگر اُس کے گھر پر ۱۳ نومبر سے اُمڈ پڑا ہے۔ ہزاروں نرناریوں کا سویرے اُدیہ سے لے کر راتری کے دس گیارہ بجے تک جمگھٹا لگا رہتا ہے۔ اور متھرا نگری تو اس کے درشنوں کے لئے تڑپ ہی رہی ہے۔ اور متھرا کے پنڈت کدارناتھ جی کے گھر پر بھی پرجا کا ٹھٹ لگا ہوا ہے۔ آج چوبے کدارناتھ جی اسی لئے دہلی آئے ہیں۔ کہ اُسے ایک بار متھرا لے جایا جائے۔ انہیں اس دھن کی بھی آشا ہے جس کے چھوڑے ہو گی ہی۔

جب اس کنیا سے پرشن کئے جاتے ہیں۔ تب یہ بہت ہی گمبھیر بھاو سے کچھ سوچ کر اُتر دیتی ہے۔ اپنے پتر اور پتی کے ساتھ انیت سنیہہ کرتی ہے۔ اُن کی پرتھکتا میں بڑی دکھی ہوتی اور روتی ہے۔ چوبے جی کا بھی سنیہہ ہے۔

عیسائی اور مسلمان بھائیوں کو اس پرتیکش پرمان کے آگے پُنر جنم کے وشے میں شنکا نہیں رہ گئی ہے۔

آ گئے ہم ... کے آگے۔ اب اپنے سنشے ملا کر کاٹ کر سدا کے لئے نت مستک ہی جانا چاہیے۔ جو بھائی اس وشے میں کچھ بھی جانچ کرنا چاہیں۔ کیہی ماہتیہ پر نشٹھت سجن کو متھرا میں:-

۱۔ شری پنڈت بابو رام کیدارناتھ جی چوبے اسکنڈ بازار متھرا کے پتہ پر تھا دہلی میں

۲۔ شری بابو رنگ بہادر الیشور دیال جی ماتھر مکان نمبر ۵۶۲ چیراخانہ دہلی کے پتہ پر بھیج کر بھلی بھانتی کر سکتے ہیں۔

چوبے کیدارناتھ جی کے پتا کا نام شری پنڈت بھادیو جی چوبے ہے۔

کنیا کے کہنے کے انوسار ہی چوبے کیدارناتھ جی کے بائیں کان کے نیچے ایک بڑا سا مسّہ بھی ہے۔ جسے ہم نے ٹھیک دیکھا ہے۔

کیدارناتھ جی کا جنم شرادن شکل ۶ سمت ۱۹۵۲ میں ہوا تھا۔ ان کی اسی پوروپتنی کا نام لگدی دیوی شری کیدارناتھ جی کے کتھن انوسار تھا۔

یہ دیوی کارتک کرشن ۲ سمت ۱۹۸۱ بکرمی میں مرنے کے بعد کہیں انیتر جنم بھی ایک بار لے چکی ہے۔ کنتو کہتی ہے۔ کہ:-

"میں دھرمیوں کے سے راستے سے جا کر ایک اندھیرے سے کمرہ میں بند کر دی گئی تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ سو مجھے کچھ یاد نہیں ہے"۔

کنیا کا ورتمان جنم مارگ شیرش شکل ۷ شنی وار تدنوسار ۱۱ دسمبر سن ۱۹۲۶ء کو دوپہر کے ایک بج کر ۴۰ منٹ پر دہلی میں ہوا ہے۔ اس کی جنم کنڈلی نیچے دی جاتی ہے:-

ضرورت کے اشتہارات کے لیے "پرکاش" کی خدمات سے لابھ اُٹھائیے

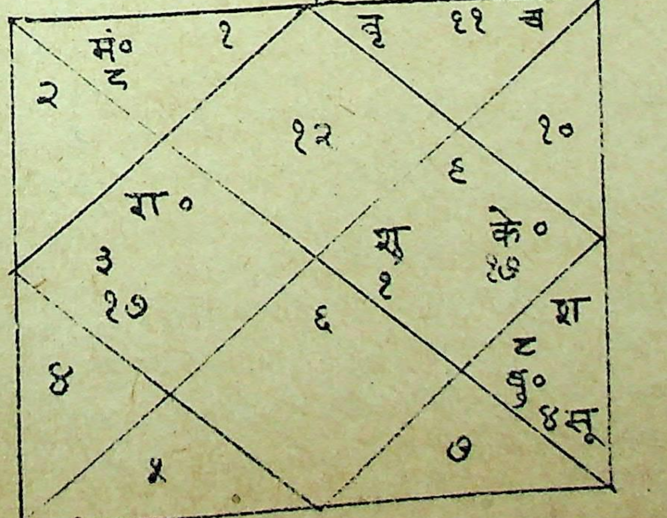

آریہ سماج اور اندرونی جھگڑے

(از آنریبل دیو داس جی پوری (ایم۔ ایل۔ سی۔ کنبیا کاونی) پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹ افریقہ ممبر...)

بھارت ورش سے یہاں ہر دوسرے سپتاہ ڈاک آتی ہے۔ جس وقت میں آریہ اخبارات میں اپنی خانہ جنگی کے حالات پڑھتا ہوں۔ تو میرے ہردے میں یہ وچار اُتپن ہوتے ہیں کہ آریہ سماج کا کیا بنے گا۔ اور ہمیں ہماری یہ خانہ جنگی کس جگہ پر لے جا کر پھینکے گی؟

جس وقت لوکل سماج (آریہ سماج نیروبی) کے حالات کو وچارا جاتا ہے۔ تو کسی وقت تو اشا ہیں آشا کی جھلک بندھتی ہے۔ کہ ہم آپس میں اپنی شنکر رنجیوں کو دور کر کے ہی دم لیں گے۔ لیکن پنجاب کے حالات کو پڑھ کر کہ آچاریہ رام دیو جو کہ اس ملک میں آ چکے ہیں۔ اور جن کے واسطے میرے دل میں خاص عزت ہے۔ پنڈت چموپتی جی جو بھی اس دیش میں پدھار چکے ہیں۔ شری مہاشہ کرشن جی جن کو کہ میں اپنے پتا کے تلیہ سمجھتا ہوں۔ ان پر باہمی طور پر کیچڑ وغیرہ پھینکا گیا، پڑھ کر دل میں پرشن اٹھتا ہے۔ کہ کیا ہم یہی آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ کیا ہم رشی کے قدموں پر چل رہے ہیں۔ کیا اسی طریقہ سے ہم نے سارے آریہ جگت کو آریہ بنانا ہے۔ اور کیا اسی طریقہ سے رشی رن کو پورا کریں گے؟

کوئی بھی وچار شیل منشیہ اس کا اُتر "ہاں" میں نہ دے گا۔ بلکہ یہی کہے گا۔ کہ اس طرزِ عمل سے ہم سارے سنسار کو "آریہ" تو کیا بنا دیں گے۔ بلکہ ہماری خانہ جنگی ہمارے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔ ہماری باہمی لڑائی آریہ سماج کے پرچار میں ایک بڑا بھاری بادھا ہو رہی ہے۔ نہ صرف آریہ سماج میں پرویش کرنے والے کے واسطے ایک بڑی دیوار کھڑی کر رہے ہیں۔ بلکہ پرانے آریہ سبھاسدوں کے اندر اشانتی پھیلا رہے ہیں۔

یہ تو سارے ہی مانتے ہیں۔ کہ درمیان اوستھا کے ٹھیک کرنے کا کوئی اُپائے ضرور سوچنا چاہیئے۔ ٹھیک! لیکن اُپائے سوچنے سے پہلے ہمیں یہ بات سمجھنی پڑے گی۔ کہ درمیان اوستھا کو لانے کے کون سے سادھن ہوئے؟ یہ کارن کبھی اخبارات یا لیکھوں میں نہیں آتے۔ بلکہ (Read between the lines) لیکھوں سے ان کا انومان ہی ثابت ہوتا ہے۔

پنجاب میں جو اوستھا اس وقت ہے۔ اس کے اندرونی حالات کا تو مجھے پورے طور پر علم نہیں۔ لیکن یہاں کی آریہ سماجوں کا مجھے ضرور علم ہے۔ سارے حالات کو سنسار سے نکھف تو اس لیکھ کو خواہ مخواہ لمبا کرنا ہے۔ لیکن میں ایک گھٹنا آریہ جگت کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک آریہ سماج نے آریہ کنیا پاٹھشالہ کے واسطے ایک ودیا سبھا (Education Board) بنائی۔ اور یہ بھی پاس کیا۔ کہ ودیا سبھا آریہ کنیا پاٹھشالہ کا پربندھ کرے۔ اس پر آپس میں کچھ شنکر رنجی پیدا ہو گئی۔ کچھ بھائی اس وچار کے تھے۔ کہ ودیا سبھا آریہ سماج کی انترنگ سبھا کے آدھین ہو۔ دوسرا پکش اس وچار کا تھا۔ کہ ودیا سبھا سوتنتر ہو۔ اور اس کا آریہ کنیا پاٹھشالہ کے پربندھ میں آریہ سماج کی انترنگ سبھا سے کوئی سمبندھ نہ ہو۔ بلکہ سیدھا جنرل سبھا سے ہو۔ دونو پکش اپنی اپنی سمتی کو آریہ سماج کے واسطے لابھدایک سمجھتے تھے۔ بلکہ آریہ سماج کے آپ نیموں کے انوکول ان ہی آپ نیموں سے ایک پکش کہتا ہے۔ کہ ایسا ہونا چاہیئے۔ اور دوسرا اس کے ورودھ وچار کرتا ہے۔ کئی دن جنرل سبھا میں اس بات پر وچار ہوتا رہا۔ مگر کوئی فیصلہ نہ ہوا۔

یہ تو آپ نیموں کے (Interpretation) کی بات تھی۔ اور اس میں ذاتیات کو بہت تھوڑا دخل تھا۔ موقع آیا۔ کہ دونو پارٹیوں کے لیڈر ایک جگہ اکٹھے ہو سکے۔ اور سب نے ٹھنڈے دل سے ساری بات کو وچارا۔ اڑھائی گھنٹے کے وچار کے بعد دونو پکش آپس میں رضامند ہو گئے۔ وہاں سے اٹھنے سے پہلے آپس میں ہاتھ ملائے۔ دوسرے دن سماج کی جنرل سبھا تھی۔ سمجھوتہ کا ایک ایسا پرستاؤ بنایا گیا۔ جو کہ ایک پکش کے بھائی نے پیش کیا۔ دوسرے پکش کے بھائی نے انومودن کیا۔ اور پرستاؤ سرو سمتی سے پاس ہوا۔ سب بھائی اچھی طرح سے سماج سے اٹھے۔ اور ایسا پرتیت ہوتا تھا۔ کہ آج سے کسی کے دل میں کچھ بھی نہیں ہے۔ جہاں تک اصولوں کا سوال تھا۔ وہ حل ہو گیا۔

لیکن اس کے بعد ایک سپتاہ بھی نہ گزرا۔ کہ کچھ نوجوان آریوں میں آپس میں ذاتیات پر کدورت ہو گئی۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ آریہ سماج ...

یا تو پروفیسر ہو گئے۔ یا انہوں نے active کام کرنا چھوڑ دیا۔ چند بھائیوں میں اور سارے سماج میں جو بیوہار ہوا۔ اس کو پڑھ کر ایک نرپکش آدمی اس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ کہ بدی آریہ سماج کے ممبروں کا آپس میں یہی برتاؤ ہے۔ تو ایسے سماج کو دور سے ہی پرنام۔ جو اپنے ممبروں کا سدھار نہیں کر سکتا۔ وہ دوسرے کا کیا سدھار کرے گا؟

سو جہاں تک اصولوں کا جھگڑا ہے۔ وہ تو دور ہو سکتا ہے۔ لیکن جب بات ذاتیات پر آتی ہے۔ تو اس کا نپٹانا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہر ایک پکش یا منشیہ اپنے (stand) کو دھرم اور رشی کے انوکول اور سچا ثابت کرتا ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ دوسرے پکش والا بھی اپنے (stand) کو دھرم اور رشی کے انوکول اور بالکل آریہ سماج کے واسطے لابھدایک ثابت کرتا ہے۔ آپس کے ایسے خیالات اور وچاروں کا کوئی بھی نیائے یا دھرم سبھا فیصلہ نہیں کر سکتی۔ وہ تو بھگوان ہی ہمارے دلوں کو صاف کر سکتے ہیں۔ اگر اس پر ہی ہم ساری بات کو چھوڑ دیں۔ پرابھو آریہ بھائی پرانہ اور سائنٹیفک پربھو کے دربار میں کہتا ہے بلکہ دا بوسمان دولشنم وایم دو نشو ستنیمو چھمے دو دھما۔ اگر ہم اس پر عمل کریں۔ تو آپ کو میرا آپ کے ساتھ ودویش کرنے کا کیوں حق ہونا چاہیئے؟ میں آریہ سماج میں رہ کر سیوا کرتا جاؤں۔ بدی آپ مجھ سے ودویش کرتے ہیں۔ تو میں اس کو پربھو پر چھوڑ دوں۔

آریہ سماج کے نیتاؤ اور بھائیو! آپ لوگ اپنے کندھوں پر رشی دیانند کے مشن کو اٹھایا ہے۔ اور آپ نے کہا ہے۔ کہ آپ سارے آریہ جگت کو آریہ بنا دیں گے۔ اگر آپ کی "تو تو میں میں" آریہ سماج کے راستہ میں بادھک ہوئی۔ تو آنے والی سنتان تمہیں اس بات کے واسطے ذمہ دار ٹھہرائے گی۔ آپ اپنے دل میں سمجھ لیں کہ آپ کے ساتھ انیائے ہوا۔ لیکن اس کو پربھو پر چھوڑ دیں۔ جس نے آپ کے ساتھ انیائے کیا ہے۔ پربھو اس کو اس کا ڈنڈ دیں گے۔ "Forget & forgive" کے اصول سے کام لیں۔ اور آریہ سماج میں اپنی اپنی جگہ پر کام کریں۔ بھارت میں اندھوشواس بدی آ رہی ہے۔ یہ سب کا کرتویہ ہے۔ کہ اس کو کامیاب بنا کر رشی اور کیرتی کے بھاگی بنیں۔

میں اخبارات میں لکھنے سے اکثر بچا رہتا ہوں اس واسطے اس ٹوٹی پھوٹی عبارت میں لیکھ وچار ناظرین کے سامنے رکھ کر اپیل کرتا ہوں اور استفار رکھتا ہوں۔ کہ آپ ہر ایک ...

دنیا میں ہلچل مچانے والی کتاب

آسام / بنگال	آسامی بنگالی طلسمی راز یا خزانۂ کرامات	نیپال / بھوٹان

یہ عجیب کتاب ناگری میں آب و تاب سے نکل چکی ہے اور اردو میں ماہ نومبر میں چھپ چکی ہے۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام بنگال، نیپال، بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔

علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ (بنگال) اور نیپال کی ترائی میں جادو اور روشنی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے شیشہ کی طرح روشن کر دیئے گئے ہیں۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے۔ جس کو ایک بڈے سدھ مہاتما بھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے رجسٹرار دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم بزرگ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں بلکہ بھارت کے قابل تعظیم پوجیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہے ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی نامردوں کو مرد بے اولادوں کو اولاد بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے آج سینکڑوں بانجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک ٹکڑا جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپ کو ناپسند ہو۔ تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سچائی کی اور گارنٹی ہو سکتی ہے اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے موت مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور ثروت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ ہوگی سمجھ لیں۔ کہ دس بیس کوس کے ارد گرد ہر ایک زبان پر اسکا نام ہوگا۔ قیمت اردو للعہ ناگری ایڈیشن ۵ محصولڈاک ۱۲ اور خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۱۲ زائد ہونگے۔ تقریباً ... صفحات ہیں۔

نوٹ:۔ اردو کی کتاب کے لئے اشتہار ہذا ... دسمبر تک جو آرڈر بھیجے جائینگے ... کی رعایت ہوگی ... مصولڈاک بھی معاف ہوگا ...

جنرل مرچنٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ شیلانگ (آسام)
... Merchant and ... Shillong (Assam)

We are never late to mend

میدانِ جنگ کی ہفتہ وار ڈائری

نبس ازیں ابی سینیا اور اٹلی کے باہمی جنگ کے متعلق ۲۶ر نومبر تک موصول شدہ خبریں شائع کی جا چکی ہیں۔ اب اس سے اگلے ہفتہ کی ڈائری دی جاتی ہے ؀ (ایڈیٹر)

رخصت منسوخ کر دی گئی :-

روما۔ ۲۷ر نومبر۔ ۲۱ر نومبر کو ایک لاکھ فوجی سپاہیوں کو کھیتوں اور کارخانوں میں کام کرنے کے لئے رخصت دینے کا جو اعلان کیا گیا تھا۔ وہ سرکاری طور پر واپس لے لیا گیا ہے۔ اب ان سپاہیوں کی وہ رخصت منسوخ سمجھی جانی چاہئے ؀

اطالویوں کی زندگی اجیرن ہو گئی :-

عدیس ابابا۔ ۲۷ر نومبر۔ حکومتِ ابی سینیا کا بیان ہے۔ کہ ابی سینیا کی فوجوں نے گوریلا طریقِ جنگ سے لڑنا شروع کر دیا ہے۔ اور اس طریقِ جنگ کی وجہ سے اب اٹلی کے سپاہیوں کی زندگی ناقابلِ برداشت ہو گئی ہے۔ اطالوی فوج کے سپاہی اس جنگ سے تنگ آ چکے ہیں۔ ان کو اس علاقہ میں خوراک بھی کم ملتی ہے۔ ابی سینین فوج کے شبخون اور چھپ کر گولیاں چلانے کی وجہ سے وہ گھبرا اٹھے ہیں ؀

راس وستا بڑھ رہا ہے :-

ہرار سے آمدہ پیغام مظہر ہے۔ کہ راس وستا نے دریائے جوبا کو عبور کر لیا ہے۔ اور اب وہ اطالوی سمالی لینڈ میں پہنچ گیا ہے۔ اس سے اطالوی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور ان کا ایک جرنیل حبشی فوجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو رہا ہے ؀

راس گگسا کی زندگی کے لئے انعام :-

مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ابی سینیا کی حکومت نے باغی جرنیل راس گگسا کی زندگی کے لئے انعام مقرر کیا ہوا ہے۔ اس لئے وہ تخت والے کمرہ کے فرش پر سوتا ہے۔ اور اس پر مشین گنوں کے ساتھ سپاہی ہر وقت پہرہ دیتے ہیں۔ اور اس کی ہر طرح سے حفاظت کرتے ہیں ؀

عدیس ابابا میں جشنِ مسرت :-

عدیس ابابا۔ ۲۷ر نومبر سرکاری اطلاع کے شائع ہوتے ہی کہ مکالے کو اطالوی فوجیں خالی کر رہی ہیں۔ شہر بھر میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ لوگ برملا یہ کہنے لگے۔ کہ اب اٹلی والوں کو اس بات کا احساس ہو رہا ہوگا۔ کہ وہ اس قدر کھا گئے ہیں کہ اب ان کے لئے ہضم کرنا مشکل ہو رہا ہے ؀

راس دستا کی پیش قدمی :-

راس دستا کی پیش قدمی کے متعلق تفاصیل سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے آٹھ ہزار سپاہیوں کے ساتھ دریائے جوبا کو عبور کر لیا ہے۔ اور اب اطالوی سمالی لینڈ میں داخل ہو گیا ہے۔ اس سے منگا ڈیشو میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور جنرل گرزیانی نے اپنی فوجوں کو اس کا مقابلہ کرنے کا حکم دے دیا ہے ؀

ڈاگا بھور پر بم باری :-

عنارہ۔ ۲۹ر نومبر۔ جنوبی محاذ کی طرف اطالوی ایئر فورس ابھی تک نہایت سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ ڈاگا بھور کے مقام پر ۱۵ سو بم گرائے گئے۔ ابی سینین گورنمنٹ کا اعلان مظہر ہے۔ کہ بم باری سے تھوڑے سے اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں ؀

داول پر ابی سینیا کا قبضہ :-

ہرار۔ ۲۹ر نومبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ابی سینین فوجوں نے داول پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ روما کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ داول پر ابی سینین فوجوں کے قبضہ کی خبر غلط ہے ؀

سونے کے نرخ بڑھا دئے گئے :-

حکومتِ اٹلی نے سونے کے نرخ بڑھا دئے ہیں۔ تاکہ بہت سا سونا جو اٹلی کے شہروں میں فالتو موجود ہے۔ لوگ فروخت کریں۔ گورنمنٹ اس سونے کو دھڑا دھڑ خرید رہی ہے۔ نیز اخبارات کے ذریعہ لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ سونے کے زیورات حکومت کو دے دیں ؀

ونا بور پر بم باری :-

روما۔ ۲۹ر نومبر۔ جنوبی محاذ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ۲۶ر نومبر کو دو اطالوی ہوائی بیڑوں نے ونا بور پر زبردست بم باری کی۔ یہ مقام جججگا کے نزدیک ہے۔ ابی سینیا نے جو قلعہ بندی کی ہوئی تھی۔ اس کا شیرازہ منتشر کر دیا گیا ہے ؀

فرانس برطانیہ کے ساتھ ہے :-

پیرس۔ ۲۹ر نومبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ کل اطالوی سفیر نے جب ایم لاول وزیر اعظم فرانس سے ملاقات کی۔ تو موخر الذکر نے اسے بتایا۔ کہ اگر اٹلی نے برطانیہ کے خلاف کوئی جنگی کارروائی کی۔ (جس میں برطانوی جنگی جہازوں پر حملہ بھی شامل ہے) تو فرانس برطانیہ کا ساتھ دیگا۔ کیونکہ اٹلی کا وہ اقدام صرف برطانیہ کے خلاف نہیں سمجھا جائیگا۔ بلکہ لیگ کے خلاف بھی سمجھا جائیگا ؀

تعزیری اقتصادی کمیٹی کا اعلان :-

جینوا۔ ۲۹ر نومبر۔ تعزیری اقتصادی سب کمیٹی کی میٹنگ کے خاتمہ پر آج اعلان کیا گیا ہے۔ کہ تمام ممالک نے جو اقتصادی تعزیری کارروائی کی ہے۔ اس پر تسلی بخش طور پر عمل ہو رہا ہے ؀

نئی فوجی نقل و حرکت :-

اطالوی حکومت کا ارادہ ہے۔ کہ مصر کی سرحد پر فوجیں لے جانی چاہئیں۔ بعض حلقوں کا بیان ہے۔ کہ فوجوں کی نقل و حرکت اٹلی کی شمالی سرحد کے متعلق ہے ؀

دونوں محاذوں پر فتح :-

مکالے سے اطالوی فوجیں نکل گئی ہیں۔ صرف دیسی سپاہی رہ گئے ہیں۔ ایک سرکاری اعلان میں یہ واضح کیا گیا ہے۔ کہ اطالوی فوج نے بہ سرعت تمام پیش قدمی کرنے کی غلطی کو محسوس کر لیا ہے ؀

ڈولو سے ایک غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دریائے دیوا کے کنارے گنارے نامی مقام پر ابی سینیا کی فوجوں نے اطالوی فوجی دستوں پر حملہ کر کے انہیں منتشر کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اطالوی عسکری فوج کے ایک ہزار جوان سوموار کو اس علاقہ میں وارد ہوئے۔ ان کی مزاحمت نہ کی گئی۔ وہ بڑھتے چلے گئے۔ لیکن منگل وار کو ابی سینیا کی کمک آ پہنچی۔ جس نے ان سپاہیوں پر حملہ کر کے انہیں دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اور اس طرح شکست کھا کر وہ منتشر ہو گئے ؀

راس وستا کا پیغام :-

معلوم ہوا ہے۔ کہ راس وستا نے۔ جو جنوب مغربی علاقہ میں ہے۔ اور جس نے اطالوی سمالی لینڈ میں پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ شہنشاہ کو تار دیا ہے۔ کہ :-

"اگر میرے پاس ۵۰۰ لاریاں ہوں۔ تو میں منگا ڈیشو پر بآسانی قبضہ کر سکتا ہوں" ؀

مارشل بدوگلیو پہنچ گیا :-

اطالوی افواج کا نیا کمانڈر انچیف مارشل بدوگلیو ایری ٹیریا پہنچ گیا ہے۔ اور اب خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جنگ کا طریقہ بدل جائیگا۔ اور اب اٹلی کی طرف سے زور شور سے حملہ کیا جائیگا۔ لیکن اب بارش شروع ہو گئی ہے۔ اور ابی سینیا والے بھی سنبھل گئے ہیں۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مارشل بدوگلیو کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ؀

شاہ ابی سینیا ڈیسی کو :-

میں سوار ہو کر شمالی محاذ یعنی ڈیسی کو روانہ ہو گیا ہے۔ وہ شاہانہ جاہ و حشمت کے ساتھ گیا ہے ؀

ابی سینیا کی امداد کے لئے آنہ فنڈ :-

قاہرہ میں مصری نوجوانوں کی انجمن نے ابی سینیا کی امداد کے لئے آنہ فنڈ کھول دیا ہے۔ ہر ایک غریب مصری سے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔ یہ روپیہ ابی سینیا کو امداد کے لئے بھیجدیا جائیگا۔ دیگر طریقوں سے بھی فراہمیٔ زر ہو رہی ہے ؀

اطالوی مجروحین کی واپسی :-

سویز۔ ۲۹ر نومبر۔ شہر سویز میں تین اطالوی جہاز اطالوی مجروح اور ناکارہ سپاہیوں سے پر موجود ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کو ٹریپولی کے ہسپتالوں میں علاج کے لئے لے جایا جائیگا۔ روما کی طرف نہیں لے جایا جائیگا ؀

مزدوروں کی واپسی :-

ان کے علاوہ ایک جہاز مزدوروں سے بھرا ہوا بھی آیا ہے۔ ان مزدوروں نے حکومت اٹلی کے ساتھ چھ ماہ تک ایری ٹیریا میں کام کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔ جو اب پورا ہو گیا ہے۔ اور اب واپس جا رہے ہیں۔ گورنمنٹ نے پہلے یہ چاہا تھا کہ وہ معاہدہ کی میعاد پوری ہونے کے بعد بھی کام جاری رکھیں۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا ؀

پرارتھنا کرتی عورتیں ہلاک :-

ڈاگابور میں اطالوی ہوائی جہازوں کی طرف سے بم باری کی گئی۔ ایک گرجا گھر میں جو عارضی طور پر بنایا گیا تھا۔ چند عورتیں پرارتھنا کر رہی تھیں۔ بموں سے گرجا گھر تباہ ہو گیا۔ اور عورتیں بھی لقمۂ اجل ہو گئیں ؀

جنگی سامان کی افراط :-

ابی سینیا کے حلقوں کا بیان ہے۔ کہ اطالوی فوجوں پر دسمبر کے وسط میں دونوں محاذوں پر یکدم ہلہ بول دیا جائیگا۔ راس نعیبو کے پاس پہلے اسلحہ و بارود وغیرہ نہیں تھا۔ لیکن ججیگا سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ اب اسے اسلحہ و بارود کی کافی مقدار پہنچ گئی ہے۔ نیز سامان خورد و نوش کی بہتات ہے۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ابی سینیا کی فوج کا پلڑا مستقبل میں بھاری رہیگا ؀

۵۰ ہزار مزید سپاہی :-

روما۔ یکم دسمبر۔ اطالوی حکومت نے نان کمشنڈ افسر اور سپاہی جن کی تعداد ۵۰ ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے۔ واپس فوج میں بلا لیا ہے ؀

زبردست حملہ کی تیاریاں :-

لنڈن۔ ۳۰ر نومبر روما اور عدیس ابابا سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کی بنا پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ حبشی فوجیں دسمبر کے آغاز میں سب محاذوں پر حملہ کریں گی ؀

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سماجک سماچار

آریہ سماج رنگون (برہما) کے سماچار :-

۱- ۲۷ اکتوبر کو دیوالی کا اُتسو سمارو و پاپوروک منایا گیا۔ جس میں پنڈت پرمانند جی۔ پنڈت ودیا برت جی کے ویاکھیان ہوئے۔ اور پنڈت بہاری لال جی بھجن اُپدیشک کے بھجن ہوئے دیوالی کے سمبندھ میں دکتر تائیں ہوئیں۔ اور سوامی دیانند جی کے گن گان کئے گئے۔ مٹھائی تقسیم کی گئی۔ رات کو روشنی کی گئی۔

۲- پنڈت ودیا برت جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا برہما اور بھجن اُپدیشک مہاشہ شو بہاری لال جی سے رنگون کے ارد گرد دیہات مینگون۔ کمنڈائن اور سپریم میں پرچار کیا۔ نوکل برہمن سبھا اور گشتری سبھا میں بھی ویاکھیان اور بھجن ہوئے۔

۳- مینگون میں چند پرشارتھی بھائیوں کے اُتساہ سے ہر سپتاہ پریوارک ست سنگوں کی دھوم رہتی ہے۔ یہ ست سنگ ہر سنیچروار کی سایئنکال باری باری سے سب سدسیوں کے گھروں میں ہوتے ہیں۔ کئی بھائیوں نے ہندی سیکھنی آرمبھ کر دی ہے۔ سندھیا اور ہون یگیہ کرنا سیکھ گئے ہیں۔ اب ایک ہندی سکول اس جگہ پر کھولنے کی آئوجنا کی جا رہی ہے۔ اس سب کام کے روح رواں پنڈت امرناتھ جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے وی سکول رنگون ہیں ؛

۴- ۱۰ نومبر کو سپتاہک ست سنگ میں بنگال پراونشل ہندو سبھا کے دو سدسیوں نے جو کہ آجکل رنگون پدھارے ہوئے ہیں۔ بنگال سے ہندو لڑکیوں کے اغوا کے سمبندھ میں انگریزی اور ہندی میں اپنے وچار جنتا کے سنمکھ رکھے۔ جس کے بعد پنڈت پرمانند جی کا پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوا ؛

گوبندلال شرما۔ منتری آریہ سماج رنگون"

آریہ سماج پشاور کا چناؤ :-

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر کا سالانہ انتخاب ۴ نومبر ۱۹۳۵ء کو حسب ذیل ہوا ہے۔

پردھان۔ سردار ہیرا سنگھ۔ اُپ پردھان مہاشہ تاراچند جی۔ پنڈت برج لال۔ منتری تارا سنگھ۔ اُپ منتری۔ مہاشہ شو کمار۔ مینجر آریہ کنیا پاٹھ شالا۔ مہاشہ ارجن دیو۔ کوشادھیکش مہاشہ لبھو رام۔ پستکادھیکش۔ مہاشہ وشوا ناتھ پرشٹھ پوشک سبھاسدان مہاشہ سکھ دیال جی۔ ڈاکٹر امر ناتھ جی۔ پنڈت رام نرائن جی۔ لالہ سردار... پرتی ندھی مہاشہ ... جی۔ مہاشہ جگت رام جی۔ مہاشہ کنہیا لال جی۔ مہاشہ گوبند رام جی۔

(تارا سنگھ منتری آریہ سماج پشاور)

آریہ سماج پنڈدادنخان کا سالانہ جلسہ!

آریہ سماج پنڈدادنخان کا وارشک اُتسو ۱۰-۱۱ و ۱۲ نومبر ۱۹۳۵ء آریہ سماج مندر میں بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔

۱۰ نومبر اتوار کو ۲½ بجے شام سماج سے نگر کیرتن شروع ہوا جس میں آریہ سبھاسد اور آریہ پرائمری سکول پنڈدادنخان کے ودیارتھی شامل ہوئے۔ سب سے آگے اوم کا جھنڈا تھا۔ مہاشہ جیت رام جی بزاز نے ان ودیارتھیوں کا مٹھائی سے سواگت کیا۔ مہاشہ سنت رام جی اور مہاشہ مہر چند جی کے بھجن گائن کرنے سے شہر بھر میں اس قدر ہجوم رہا کہ بازار سے گزرنا محال تھا۔ ۶ بجے شام کو نگر کیرتن آریہ سماج مندر میں سماپت ہوا۔ بعد ازاں ۸ بجے رات کے کارروائی آرمبھ ہوئی۔ پنڈت امیں چند جی مشہور راگی نے اپنے بھجنوں و کتھا سے حاضرین کو آنندت کیا۔ ۱۱ نومبر کو ہون یگیہ کی کارروائی کے بعد پنڈت ... برت پال جی۔ پنڈت ہری پال جی اور پنڈت دلیپتی جی کے منوہر اُپدیش اور مہاشہ سنت رام جی۔ مہاشہ مہر چند جی اور مہاشہ دیسراج جی کے بھجن ہوئے۔ رات کو ۸ بجے پنڈت امر چند جی کے بھجن آرمبھ ہوئے۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار جو اُپدیشک ۱۰ بجے رات کو گاڑی سے پہنچے اور ویدی پر آبراجے۔ اور آپ نے اُپدیش سے جنتا کو ۱۲ بجے رات تک آنندت کیا۔

۱۲ نومبر کو صبح ۸ بجے ہون یگیہ شانتی پاٹھ اور سوستی واچن سے کارروائی آرمبھ ہوئی۔ اس کے بعد بھجن ہوئے۔ اور پنڈت دلیپتی جی پنڈت ہری پال جی کے منوہر ویاکھیان اور مہاشہ سنت رام جی کے بھجن ہوئے۔ بعد دوپہر آریہ بچوں کے بھجن ہوئے۔ اور لالہ تاراشاہ جی منتری آریہ سماج نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور ایک مکان بعوض ۵۵۰۰/- روپیہ کا خرید کرنے۔ ویدک واچنالیہ اور آریہ مڈل اسکول کا جاری کرنے۔ بابو امیں چند جی مرحوم کا دس ہزار روپیہ... دینے اور بابو امرناتھ جی سپتر بابو امیں چند جی کے آریہ سماج مندر کے بالمقابل غلہ منڈی بلڈنگ تعمیر کرانے کا دھنیہ واد کیا۔ بعد ازاں پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے علاوہ ویاکھیان کے اودھ شتابدی کے متعلق گیت سنایا۔

۱۲ کو رات کے ۸ بجے بعد بھجن پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا "بھگتی مارگ" پر منوہر بھاشن ۱۰ بجے تک رہا۔ بعد ازاں مہاشہ سنت رام جی بھجن اُپدیشک کا اُپدیش و بھجن ہوئے۔ ہال نر نر ناری سے بھرپور رہا۔ اپیل پر تقریباً ۹۰۰ روپیہ نقد فراہم ہوا۔ بعد آرتی و شانتی پاٹھ و شکریہ پردھان صاحب سالانہ اُتسو نردگھن سماپت ہوا ؛

ملارام رکھا اُپ منتری آریہ سماج پنڈدادنخان"

بیٹی ہیں نام کرن سنسکار :-

(لہٹی لاہور ۲۶ نومبر) پنڈت رام پرتاپ کے سپتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت دولت رام شاستری (امرتسری) نے کرایا۔ اور سنسکار فلاسفی پر اُپدیش کیا۔ حاضرین میں حلوہ تقسیم کیا گیا۔ مقامی سکول و سماج کو تین روپے دان ملا۔

ایک مسلمان عورت کی شدھی

لکھنؤ ۲۸ نومبر ایک مسلمان عورت ہندو ہو گئی اس نے خاوند سے علیحدہ رہنے لگی۔ لیکن چند یوم ہوئے کہ وہ اپنے مکان میں تھی۔ تو مکان کے تمام دروازے توڑ کر اس کا خاوند اٹھا کر لے گیا۔ جہاں عورت کا بیان ہے کہ اسے بُری طرح پیٹ گیا۔ اب وہ پھر موقع پا کر بھاگ آئی ہے

سناتنی اُپدیشک کیخلاف مقدمہ کی سماعت

بیرسٹر مسٹر آر۔ جی ورینڈ سے مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں لاہور کے ایک سناتن دھرمی پرچارک پنڈت سری کرشن شاستری کیخلاف زیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند مقدمہ کی سماعت ہوئی جہاں بوجھ کر دوسرے کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والے الفاظ استعمال کرنا گواہان استغاثہ پر طویل جرح کی گئی۔ ایک آریہ سماجی چودھری اجیل سنگھ نے ملزم کیخلاف استغاثہ دائر کر رکھا ہے۔ کہ پنڈت سری کرشن شاستری نے جان بوجھ کر آریہ سماجیوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے لئے سوامی دیانند کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ پنڈت سری کرشن نے بھی پنڈت وید بندھ کے خلاف جوابی استغاثہ دائر کر رکھا ہے۔ کہ انہوں نے اس جلسہ میں ہندو رشیوں کے متعلق نہایت بُرے الفاظ استعمال کئے ؛

آریہ کمار سبھا سرگودھا کا چناؤ۔

آریہ کمار سبھا بلاک ۱۲ سرگودھا کا آئیندہ سال کے لئے حسب ذیل چناؤ ہوا۔

پریزیڈنٹ۔ مہاشہ گووند جی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وائس پریزیڈنٹ۔ نرنجن دیو سناتک گورکل کانگڑی سکرٹری مہاشہ دوارکا ناتھ دھینگڑہ اسسٹنٹ سکرٹری۔ مہاشہ امرت ساگر خزانچی۔ اندر لال آہوجہ ان کے علاوہ انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے ؛

بڑودہ کنیا مہاودیالہ کی لڑکیاں امرتسر میں :-

(امرتسر ۲۹ نومبر) آریہ کنیا مہاودیالیہ بڑودہ کی طالبات نے آج شام کے ساڑھے ۶ بجے ویدک کنیا مہاودیالیہ امرتسر بازار ریشم والا میں جسمانی طاقت کے کرتبوں اور تیر اندازی کے کرتبوں سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ کل شام کے ۶½ بجے اسی جگہ پر پھر وہ اپنے کرتب دکھائیں گی ؛

گورکل اندرپرستھ میں وشواتر یگیہ

گورکل اندرپرستھ کے جملہ برہمچاریوں کی طرف سے ماہ نومبر کے آغاز میں وشواتر یگیہ ہو چکے ہیں۔ یگیہ کی دکشنا پنڈت دیوناتھ جی دوار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو بھیجی جا چکی ہے۔ ۳۰ نومبر کو بوقت ۶½ بجے صبح گورکل اندرپرستھ کے برہمچاریوں کی طرف سے وشواتر یگیہ ہوا۔ برہمچاریوں کے علاوہ سب ادھیاپک مہانو بھاؤ اور کرمچاری موجود تھے۔ وید منتروں سے فضا گونج رہی تھی۔ بڑے برہمچاریوں نے اپنے کپڑوں کی Indent اور بھوجن سے بچا کر ایک روپیہ فی برہمچاری اور چھوٹے برہمچاریوں نے آٹھ آنہ فی برہمچاری دکشنا دی۔ دکشنا کی میزان تقریباً سو روپیہ ہے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھیجی جا رہی ہے ؛

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج بہاش کے سماچار :-

آریہ سماج بہاش صوبہ سرحد کی ملکی تعلیم کے ہندی اور گورمکھی بند کرنے کے سرکلر کا پرزور ورودھ کرتا ہے۔ نیز گورنر صاحب بہادر صوبہ سرحد سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس سرکلر کو جلد از جلد واپس لیکر ودھارتک تعلیم کی رکھشا کریں ؛ چناؤ :-

پردھان۔ لالہ گوپند لال۔ منتری ماسٹر دیوتی رام خزانچی۔ بابو آنند رام۔ لائبریرین۔ ماسٹر بہاری لال ؛

(جوتی رام منتری آریہ سماج بہاش)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ذات پات کے موجودہ سسٹم کو اڑا دیا جائے

بمبئی ۔ ۲۳ر دسمبر ۔ پونہ کانفرنس میں ہندو دھرم کو چھوڑنے کے متعلق ہریجنوں کے فیصلہ کے پیش نظر بمبئی پراونشل ہندو مہاسبھا اور اس کی ہم انجمنوں کے کارکنوں اور ہمدردوں کی کانفرنس اتوار کو یہاں ہوئی ۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا :۔

"چونکہ ذات پات جنم پر انحصار رکھتی ہے ۔ اور چونکہ ذات پات جیسا کہ آج کل رائج ہے عالمگیر سچائی اور اخلاق کے خلاف ہے ۔ چونکہ یہ ہندو دھرم کی بنیادی سپرٹ کے خلاف ہے ۔ چونکہ اس سے انسانی مساوات کے ابتدائی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے ۔ اور چونکہ ورن آشرم جیسا کہ اس کی شاستروں میں آگیا ہے ۔ آج کل رائج نہیں ہے ۔ اس لئے ہندو مہاسبھا کا یہ اجلاس ذات پات کے سسٹم کی شدید مخالفت کرتا ہے ۔ اور ہندو سوسائٹی سے درخواست کرتا ہے ۔ کہ اس کو جلد از جلد خاتمہ کر دیا جائے " ؛

مندرجہ بالا ریزولیوشن ہندو مہاسبھا کے اجلاس کی استقبالیہ کمیٹی کو بھیج دیا گیا ہے ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ تمام ہندوستان میں ریزولیوشن کی حمایت کرانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے ؛

آریہ سماج گوالمنڈی کا ہم اول سالانہ جلسہ

جلسہ :۔ آریہ سماج گوالمنڈی کا چودھواں سالانہ جلسہ ۲ر نومبر سے ۲۲ر نومبر تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا ۔ جس میں دیا یام پرورشنی زیر صدارت سوامی ستیہ دیو جی پریوراجک ہوئی ۔ جس میں بہت سے کھلاڑیوں نے بھاگ لیا ۔ شدھی کانفرنس زیر صدارت ڈاکٹر بھگت رام جی ویدک مشنری ہوئی ۔ سرو دھرم سمیلن زیر صدارت مہاتما ہنس راج جی ہوا ۔ جس میں تمام مذہبوں کے نمائندوں نے حصہ لیا ۔ کوی دربار زیر صدارت پنڈت چمو پتی جی ہوا ۔ جس میں بڑے بڑے پرسدھ کویوں نے بھاگ لیا ۔ ۲۲ر نومبر شکرندار کو نگر کیرتن بڑے بڑے بازاروں سے ہوتا ہوا آریہ سماج مندر میں ختم ہوا ۔ جس میں مہاشہ بہاری لال جی ۔ مہاشہ کیسر چند جی ۔ مہاشہ دلیپ راج جی بھجنی منڈلی گنیدری انا تھ آلیہ ۔ آریہ ویر دل دھرمپورہ اور اپنے سماج منڈلیوں نے بھاگ لیا ۔ استریاں بھی تعداد میں نگر کیرتن کے ساتھ تھیں ۔ نگر کیرتن بہت کامیاب رہا ۔ رشی لنگر لگایا گیا ۔ جس میں پانچ سو سے ادھک بھائی بہنوں نے بھوجن کیا ۔ اپیل پر سب سے بڑی رقم ۔/۳۰۰ روپے مہاشہ کرشن جی بی ۔ اے نے وید پرچار کے لئے دی ۔ اس سماگم میں سوامی سیوا نند جی ۔ آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۔ پنڈت چمو پتی جی ۔ مہاتما ہنس راج جی ۔ پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۔ پنڈت رشی رام جی آچاریہ دیانند برہم مہا ودیالیہ ۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار ۔ پنڈت پریہ ورت جی ۔ پنڈت البشور چندر جی دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھیوں نے جنتا کو بہت آنند دیا ۔ پنڈال ہر وقت استری پرشوں سے بھرا رہتا تھا ؛

(رچونی لال سکرٹری آریہ سماج گوالمنڈی لاہور)

دیانند اپدیشک ودیالیہ کی پریکشا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ پرشوں میں سماج نشوں کے پرچار کے لئے اپدیشکوں کی یوگیتا بڑھانے کے لئے سدھانت شاستری ودیا سدھانت بھوشن اور سدھانت شرومنی وغیرہ پریکشائیں جاری کر رکھی ہیں ۔ جن کا پربندھ ودیالیہ کے آرمبھ سے ہی ودیالیہ کے آدھین ہے ۔ جن میں صرف ودیالیہ کے ودیارتھی ہی نہیں بلکہ باہر کے ودیارتھی ۔ آریہ پرش اور دیویاں بھی شامل ہوتی ہیں ۔ حسب معمول امسال بھی یہ پریکشائیں ماہ مارچ کے دوسرے ہفتہ میں ہوں گی ۔ امیدوار اپنی درخواستیں مفیس

امتحان ۱۵ر جنوری ۱۹۳۶ء تک آچاریہ ودیالیہ کے نام بھیج دیں ۔ درخواست چھپے ہوئے فارم پر آنی چاہیئے ۔ جو ودیالیہ سے دستیاب ہو سکتا ہے ۔ شرح فیس امتحانات حسب ذیل ہے :۔

سدھانت شرومنی ۳ روپے ۔ سدھانت بھوشن ۲ روپے
سدھانت وشارد ۱ روپیہ

(نرد یو سدھانت شرومنی کاریہ کرتا دیانند اپدیشک ودیالیہ ۔ گورودت بھون لاہور ؛)

ارائیں تحصیل خانپور میں پرچار :۔

مہاشہ پیارا لال جی زمیندار و نمبردار عرصہ بارہ سال سے آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں ۔ آپ نے اردھ شتابدی کے سلسلہ میں پنڈت رام چندر جی اپدیشک اور پنڈت ٹھاکر دت بھاؤ جی بھجن اپدیشک کو خانپور سے لاکر پانچ دن ارائیں میں خوب پرچار کروایا ۔ جنتا کافی تعداد میں آتی رہی ۔ لوگوں پر پرچار کا اچھا اثر پڑا ۔ دیشراز پترکا بھی بہت سے گھروں میں کرائے گئے ۔ جن سے مبلغ ...... روپے فراہم ہوئے ۔ جو سبھا کے لئے پنڈت رام چندر جی اپدیشک کے حوالہ کر دئے گئے ؛

(سینتہ پال منتری آریہ سماج ارائیں تحصیل خانپور ۔ ضلع ملتان)

"ستیارتھ پرکاش" کی فوٹو :۔

اجمیر اردھ شتابدی کے موقعہ پر اخبارات میں اشتہار نکلا تھا ۔ کہ مہرشی بھگوان دیانند جی مہاراج کی ہست لکھت "ستیارتھ پرکاش" کی فوٹو تیار ہو چکی ہے ۔ اور ایک بڑی بھاری مشین منتری سوامی جی مہاراج کے وید بھاشیہ کی فوٹو تیار کرے گی ۔ اس بارے میں پروپکارنی سبھا سے خط و کتابت کی گئی ہے ۔ مگر کوئی جواب نہیں ملا ہے ۔ اگر کسی مہاشہ کو اس کی بابت کچھ معلوم ہو ۔ تو کر پا کر کے اخبارات میں چھپوا دیں ۔ یا مجھ سے خط و کتابت کریں ۔ کہ آیا "ستیارتھ پرکاش" کی فوٹو کس جگہ اور کس قیمت پر ملتی ہے ؛

(سیتا رام منگل سٹور کیپر آریہ سماج نیروبی ۔ ایسٹ افریقہ)

آریہ سماج بارہ منگا کا مطالبہ :۔

بارہ منگا ۲ر دسمبر لوکل آریہ سماج کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں ہندی گورمکھی گشتی سرکلر کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ۔ اور گورنمنٹ سے اسے جلد از جلد واپس لینے کی

درخواست کی گئی ۔ نیز سرحدی مسلمان لیڈروں سے مطالبہ کیا گیا ۔ کہ وہ بھی اس غیر منصفانہ سرکلر کے خلاف اظہار ناراضگی کریں ؛

آریہ سماج راولپنڈی کا پروٹسٹ

کل آریہ سماج میں شام کے وقت ایک عام پبلک جلسہ میں صوبہ سرحد میں ہندی و گورمکھی گشتی سرکلر کے جس کی رو سے وہاں کے گرلز سکولوں میں ہندی گورمکھی پڑھانا ممنوع قرار دیا گیا ہے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ۔ اور ایک ریزولیوشن کے ذریعہ گورنمنٹ صوبہ سرحد سے درخواست کی گئی ۔ کہ وہ اس نامنصفانہ اور ناجائز سرکلر کو واپس لے ؛

آریہ سماج جڑانوالہ کا پروٹسٹ

جڑانوالہ یکم دسمبر مقامی آریہ سماج کا عام جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں ہندی گورمکھی گشتی سرکلر کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ۔ اور اسے ہندو سکھ تمدن کے خلاف قرار دیتے ہوئے سرحدی گورنمنٹ سے منسوخ قرار دینے کی درخواست کی گئی ؛

آریہ سماج امرتسر میں ویدک سلسلہ

امرتسر تین روز سے باقاعدہ ہر روز رات کے ۸ بجے آریہ سماج مندر بازار شردھانند میں مہاشہ دیسراج مل جی گجراتی ویدک دھرم کی فضیلت پر لیکچر دے رہے ہیں ۔ یہ سلسلہ ابھی دو دن اور جاری رہے گا ؛

شیخوپورہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

شیخوپورہ ۲۰ر دسمبر آریہ سماج ضلع شیخوپورہ کا سالانہ جلسہ ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ر دسمبر کو منعقد ہوگا ۔

ہندی گورمکھی گشتی سرکلر کے خلاف پروٹسٹ

پروٹسٹ :۔ پاک پٹن یکم دسمبر مقامی آریہ سماج نے ہندی گورمکھی گشتی سرکلر کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا ہے ۔ اور اسے اہل ہنود اور سکھوں کے دھارمک حقوق میں دست اندازی خیال کرتے ہوئے گورنمنٹ صوبہ سرحد سے منسوخ قرار دینے کی درخواست کی ہے ؛

آریہ کمار سبھا ساہیوال کی قیام

یہاں ایک کمار سبھا بھی قائم ہو گئی ہے ۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے ہیں :۔

پردھان ۔ مہاشہ شادی لال ۔ اُپ پردھان مہاشہ جگدیش ۔ منتری ۔ اوم پرکاش ۔ اُپ منتری ۔ مہاشہ اندر جیت سرشار ۔ خزانچی مہاشہ کلدیپ راج ؛

اندر جیت سرشار

بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

ضرورت

اگر آپ ورار کنبا کی ضرورت کے اشتہارات دینا چاہتے ہیں ۔ تو "پرکاش" اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے ۔ نیز آریہ سنستھاؤں کے لئے مینیجروں اور ادھیاپکوں وغیرہ کے لئے بھی "پرکاش" کو یاد کیجئے ؛

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بقیہ سوشل افسانہ "غلطی کا احساس" صفحہ ۱۲

رکھدیا۔ اور اسی مصنوعی چابی سے قفل لگا دیا ٭

(۵)

جس وقت اندرانی ضروری کام سے فارغ ہو کر گھر واپس آئی۔ تو اس نے دیکھا۔ کہ تمام دروازے کھلے پڑے ہیں۔ اور سربدیال کا کہیں پتہ نہیں۔ سوچا۔ کہ کہیں گھومنے گئے ہونگے۔ اور میرے واپس آنے کے خیال سے قفل نہیں لگا کر گئے ٭

صبح سے دوپہر۔ دوپہر سے شام۔ شام سے رات۔ دنوں سے مہینے اور مہینوں سے سال گزر گئے۔ مگر سربدیال کا کہیں پتہ نہ لگا۔ اندرانی نے ہر ممکن جگہ تلاش کی۔ مگر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ آخر تھک ہار کر صبر کا گھونٹ پی کر اپنی مصیبت زدہ زندگی کے دن گزارنے لگی ٭

سورج اب بھی مشرق سے طلوع ہو کر مغرب میں غروب ہوتا تھا۔ موسم بہار اب بھی پژمردہ انسانوں کے لئے نوید حیات لاتی تھی۔ اب بھی برسات مردہ دلوں کو جلا کر ان میں زندگی کی روح پھونکتی تھی۔ ماہتاب بدستور مسرت و راحت کی بارش کرتا تھا۔ ستارے اپنی ضیاء سے تاریک دلوں کو روشن کرتے تھے۔ نسیم جانفزا نیم خفتہ جذبات کو بیدار کرتی تھی۔ مگر اندرانی حرمان نصیب اندرانی ان سے حظ نہ اٹھا سکتی تھی۔ اس کا صرف ایک کام تھا۔ اور ایک۔ اپنے پتی کی فرقت میں آنکھوں بھر آنسو بہانا اور رو دھو کر خاموش ہو جانا ٭

(۶)

سکھ آشرم آدرش سادھو آشرم تھا۔ آشرم کے مہنت سکھانند سنسکرت کے جید عالم اور باعمل سادھو تھے۔ تمام کتب مقدسہ کے گہرے سے گہرے مسائل پر انہیں عبور حاصل تھا۔ ہزاروں جگیاسو صبح و شام ان کے درشن کے لئے آتے۔ اور ان کے گیان امرت سے اپنی پیاسی آتماؤں کو شانت کرتے تھے۔ سرسوتی دیوی نے ان کی زبان میں امرت سم کی مٹھاس اور رس بھر دیا تھا۔ کہ جو ایک دفعہ ان کا اپدیش سننے کے لئے بیٹھ جاتا۔ اٹھنے کا نام نہ لیتا۔ سکھ آشرم میں آج غیر معمولی چہل پہل ہو رہی ہے۔ دو نو آمدہ سادھوؤں کے اعزاز میں ایک عالی شان جگیہ اور سہبھوج کا انتظام ہے۔ گرد و نواح کے تمام سادھو

بھیج کر بلا لئے گئے۔ طرح طرح کے سامان تیار ہونے لگے۔ شامیانے لگ گئے۔ قناتیں گاڑ دی گئیں۔ تماشا دالوں نے اپنے منڈپ سجا لئے۔ ہزاروں آدمیوں کا تانتا بندھ گیا۔ شہر کے مالدار آدمیوں نے حسب توفیق دان دیا ٭

سہبھوج بڑی شان سے ہوا۔ ہزاروں پرماتما کے پیاروں نے اس میں حصہ لیا۔ نو آمدہ سادھوؤں۔ سوامی پریم آنند اور دھیرانند نے سہبھوج کے بعد بڑے پربھاوشالی ویاکھیان دئے۔ "سوامی پریم آنند کی جے"۔ "سوامی سکھانند کی جے"۔۔۔ اور "سوامی دھیرانند کی جے" سے منڈپ گونج گیا۔ اور اس جم غفیر کی صدائے بازگشت نے فضا میں ارتعاش پیدا کر دیا ٭

(۷)

ماہتاب ضیاء باریاں کرتا ہوا افق مغرب سے اونچا ہوا۔ گل پوش پہاڑ۔ سرسبز وادیاں اور مرغزار غرضیکہ فطرت کی ہر شئے مسرور ہو کر کھل کھلا اٹھی — دور — پہاڑوں کے عقب میں، دریائے جمنا کے کنارے دو چٹانوں پر سوامی پریم آنند اور دھیرانند بیٹھے تھے۔

پریم آنند نے اس مسرت بخش نظارہ سے متاثر ہو کر دھیرانند سے کہا۔ "کیسا سہانا درشیہ ہے! دل خود بخود کھلا پڑتا ہے" ٭

دھیرانند جواب میں خاموش بیٹھا تھا۔ اب دھیرانند نہ رکھ سکا۔ اور اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے ٭

پریم آنند نے حیرت و استعجاب کے لہجہ میں دریافت کیا۔ "دھیر! بھائی!۔۔۔۔ یہ کیا سنیاسی کے نام کو بدنام کرتے ہو۔۔۔ سنیاسی کو خوشی و رنج سے متاثر نہیں ہونا چاہئے" ٭

دھیرانند نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ "بھائی! میں سب کچھ جانتا ہوا بھی اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکا۔ گزشتہ زندگی کے واقعات مجھے رہ رہ کر تڑپا رہے ہیں" ٭

پریم آنند نے کہا۔ "آخر تمہارے اس غم کی اصلی وجہ کیا ہے۔ میں بھی تو ذرا سنوں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر ہم دونو اپنے سنیاسی بننے کی وجہ بیان کریں۔ اور اپنی گزشتہ زندگی کے حالات ایک دوسرے کو سنا کر اپنا غم غلط کریں" ٭

پہنچ ہم بھی اپنی زندگی کے حالات سنا کر" (باقی آئندہ)

"ماتری بھاشا" کی پکار
وزیر تعلیم سے

ظلم اتنا نہ کر خدا سے ڈر
کون کہتا ہے چھوڑ اردو کو
ترجماں ہوں کروڑوں بندوں کی
ان کے جذبات مجھ سے وابستہ
منہ لگایا ہے دھرم نے مجھکو
سر چڑھایا ہے دیش نے مجھکو

اے اسیر ہجر خدا سے ڈر
قتل مجھکو نہ کر خدا سے ڈر
اس پہ بھی رکھ نظر خدا سے ڈر
یوں نہ پامال کر خدا سے ڈر
یوں نہ حق سے گزر خدا سے ڈر
یوں نہ مجھ پر بپھر خدا سے ڈر

تجھ کو بندوں کا ڈر نہیں ہے نہ ہو
ہو نہ اس سے نڈر۔ خدا سے ڈر

(ماخوذ)

ہماری شاخ دہلی میں نئی سڑک پر کھل گئی ہے

سنسکار ودھی ۳ر

اردھ شتابدی کے موقعہ پر ستیارتھ پرکاش مفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچائیے!

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۶ر

ایک سو خریدنے پر فی جلد چار آنے

۵۰ کے خریداروں کے نام ٹائیٹل پر چھاپ دئے جائیں گے

مہرشی دیانند کا مستند و مکمل جیون چرتر مجلد ۶ر بغیر جلد ۵ر

چاروں وید معہ ہندی انوواد ۲۴ جلدوں میں فی جلد ۱۲ مستقل گاہکوں سے ۱۰ لئے

چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں فی جلد ۱۲

یوگ مارگ ۳ر ٭ جیون پتھ ۵ر ٭ ویدوپدیش ۸ر

ویدمیں استریاں ۸ر ٭ بھارتیہ سماج شاستر ۱۲ ٭ یجروید گٹکا ۱۲ر

ان کے علاوہ اور ہر قسم کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں بہت کفایت سے ملتی ہیں منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر نفع کمائیے۔ اور وید پرچار کا ثواب بھی مفت میں لیجئے ٭

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

یہ امر طے شدہ ہے۔ کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے

پھر آپ کشتیٔ زندگی کس راہ پر چلاویں گے؟

آپ جھ رموز زندگی معلوم کرنے کے لئے
راہ راست حاصل کرنے کے لئے
ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے
اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے

آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرماویں:۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

ہندوستین فلیپر لیو اور اُستپول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی:۔

Suleman Umar & Co Karachi

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پُرش کا دھارمک کرتویہ ہے

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان ۲ (محصول ڈاک علاوہ)

للعہ ام دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

سفید کشٹ کی انبھت جڑی

پربرجہانشہ! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں جانتا۔ بدی اس کے ایک ہی روز کے بین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے تو میں دگنا دام واپس دوں گا۔ جو چاہیں آپ اس کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت ۲ بکر

مہر بچہ شن چندر کھتری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

وشواہ سنسکاروں کے لئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دکان ہے

ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں۔ چیز اعلیٰ اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت۔ نرخ ۸ر۔ ۱۰ر فی سیر۔ ملنے کا پتہ:۔

بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت سوگندھ ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

طاقت کے لئے چینک

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

پنشپا (Regd)

(مقوی باہ کی گولی)

اس کے استعمال سے نامردی۔ جریان۔ بخور ... محنت سے تھکنا۔ جانا اور جوانی میں بڑھوں کی سی حالت وکمزوری وغیرہ دور ہوتی ہیں۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۱ عدد
ڈاک محصول تین شیشیوں تک ۔ /۷
نمونہ ساڑھے تین آنے جو ہرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے:۔

نوٹ:۔ اس دوا کے دوران استعمال میں معدہ صاف رکھنا بہتر ہے۔ ہماری بنائی ہوئی "جلابین" جلاب کی گولی آسانی سے معدہ صاف کرتی ہے:۔

ڈابر جنتری

سمبت ۱۹۳۶ء

سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے۔ مفید اور کار آمد باتیں درج ہیں۔ معزز قدر دان مفت طلب فرمائیں۔ فوراً ارسال ہوگی:۔

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوا فروشوں کے ہاں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

۱۔ لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر ... اینڈ کو

ایک عجیب چمتکار

یعنی

"میٹھا پھل رجسٹرڈ نعمت عظمیٰ"

اس کے کھانے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے لڑکی پیدا ہو تو دام واپس۔ قیمت دس روپیہ۔ کسی تفتیش کی ضرورت نہیں صرف یہی لکھنا کافی ہے کہ لڑکی ہوئی ہے قیمت واپس کر دی جائے گی۔ ہزاروں بار تجربہ ہو چکا ہے۔ آپ بھی منگا لیں بوقت ضرورت طلب فرماویں۔ یقیناً پرماتما چاند سا بیٹا عطا فرمائے گا۔

ایک تازہ رائے

جناب مینیجر صاحب ۱۱ اپریل میں جو دوا منگوائی تھی۔ ان میں سے ایک دوائی "میٹھا پھل" ... ہو کر بستے خاص طور پر ... شکر گزار ہوں۔ ... اور خوشخبری سناتا ہوں کہ ... لڑکا عنایت کیا ہے ... خوبصورت ہے۔ ... پیدا ہوئی ہیں۔ ایشور سے ... کو قائم ... عطا کیا ہے کہ انسانوں کا بھلا کریں:۔

(ایچ۔ ایم۔ نعاکر، سکھر)

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۳۲ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

PRAKASH LAHORE

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور کا شردھانند انک

جلد ۳۱
نمبر ۵۰

پروپرائیٹر:-
کرشن بی-اے

قیمت سالانہ للعہ ...... ششماہی ۲عہ
ممالکِ غیر سے لعہ ...... فی پرچہ ایک آنہ

اتوار کیم پوہ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

امر شہید کے جیون کی ایک جھانکی

(لیکھک پنڈت جیندر ودیا بھوشن مہروتر آریہ سماج گوجرہ)

شہیدوں کی چتاؤں پر لگیں گے ہر برس میلے
دھرم پر مرنے والوں کا یہی باقی نشان ہوگا

زمانۂ طالب علمی میں تلسی کرت رامائن کے اندر پڑھا تھا۔ کہ مہاراجہ دشرتھ کے پران تیاگنے پر رنگ مورتی بھرت جی کے ولاپ کرنے پر شری گورو وششٹ جی مہاراج نے اپدیش دیتے ہوئے کہا تھا:۔

शोचिय गृही जो मोहवश करै
धर्मपथ त्याग।
शोचिय यती प्रपंचरत,
बिगत विवेक विराग॥
शोचनीय नहिं कोशलराऊ,
भुवनचारिदस प्रकटप्रभाऊ।
तीनि काल त्रिभुवन जगमाहिं,
भूरिभाग्य दशरथ सम नाहिं।

یعنی مرتے وقت اس گرہستی کا شوک کرنا چاہیے۔ جو کہ اپنے دھرم مارگ کو چھوڑ چکا ہو۔ اور اس سنیاسی کی موت پر رنج منانا چاہیے۔ جو دنیاوی موہ مایا میں پھنس کر اپنے گیان اور ویراگ کو چھوڑ چکا ہو۔ اے بھرت! راجہ دشرتھ کی مرتیو پر شوک نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ اپنے فرض کی ادائیگی کرتے وقت دنیا میں اپنا نام روشن کرتے ہوئے اس دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں۔

"لیکن اس کا تجربہ تبھی ہوتا ہے۔ جب کوئی اپنا نکٹ سمبندھی ہی اپنے وِیوگ سے پس ماندگان کو اس بھینکر سمے کا درشیہ دکھلاتا ہے" ہمیرا خیال اپنے کسی عزیز کے سورگباش کے سمبندھ میں تھا۔ پرنتو آج سے ۹ سال پہلے یعنی ۲۳ دسمبر ۱۹۲۶ء کو میرا وچار بالکل بدل گیا۔ اور مہاراج وششٹ جی کے اپروکت اپدیش پر اٹل وشواس ہو گیا۔ درحقیقت اگر انسان دھرم پورک سنسار کا اپکار کرتا ہوا اپنے پران وسرجن کرے۔ تو اس مرتیو پر کداپی شوک نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں نے ۲۵ دسمبر ۱۹۲۶ء کو امر شہید سوامی شردھانند جی کی ارتھی کا جلوس نکلتے ہوئے دیکھا ہے ان کو اس دیشیہ کا خوب پتہ ہوگا۔ اس پرکار کی موت کی ابھیلاشا تو اکثر سبھی کرتے ہیں۔ پرنتو

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

اس مہان پرش کے کرم ویر کے گنوں کا ورنن کرنا ٹھیک ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ لنگڑے کا پربت پر چڑھنا۔ پھر بھی اسی پوتر آتما کے پرتاپ سے جو کچھ جیون میں پرکاش ملا ہے۔ اس کی کرتگیتا پرکاشن کے لیے ہم "پرکاش" کے پاٹھکوں کی سیوا میں چند صفات کا ذکر خیر کرتے ہوئے ان پر وچار کرنے کے لیے پرارتھنا کرتے ہیں۔

۱۔ وہ دھرم گرنتھوں کے اندر لکھے ہوئے

کو پڑھنا جانتے تھے۔ بلکہ اس پر عمل پیرا ہو کر سکھ کا انوبھو کرتے تھے جس کا ثبوت ان کی ساری زندگی سے ملتا ہے۔

۲۔ بان پرستھ آشرم میں رہتے۔ تو مہاتما کہلائے اور سنیاس گرہن کیا۔ تو سچے ارتھوں میں پریوراجک بن کر رہتے تھے

جن کے ہی دیوانا جیسی
پربھو مورت دیکھی تن تیسی

تلسی داس کے اس واکیہ کے انوسار مختلف سنستھا کے افراد ان کو اپنی تنگدلی سے صرف اپنی ہی سنستھا کا سنچالک سمجھتے تھے۔ مگر ان کا کاریہ کھشیتر وراٹ روپ میں وسترت تھا۔ گورکل پنچایت سبھا۔ اچھوت ادھار۔ ہندو سنگھٹن کا گڑھ اور سنیپھ آگرہ کون ایسا ملک کے لیے مفید کام تھا۔ جس میں وہ نیتا نہ تصور کیے گئے ہوں۔ اگر گورکل میں اپنی آیو کے ادھک بھاگ کی آہوتی ڈالی تھی۔ تو کانگرس کے اندر بھی نیتا کا

پد بھی دیا گیا تھا۔ ہندو سنگھٹن کے صدر کم بنا تھے۔ تو اچھوت ادھار کے صدر دانا تھے۔ سنیپھ آگرہ میں گھٹی سنگٹھنوں کے ساتھ اپنی چھاتی کھولی۔ تو شدھی کے پوتر کام میں اپنے شریر تک کی بلی دے ڈالی۔

۳۔ دھرم پر اسقدر تھے۔ کہ اہل اسلام اپنے بھی جو تمام غیر مسلموں کو "کافر" کہکر مسجدوں میں گھسنے تک کی اجازت نہیں دیتے۔ اس پر پوراتک بنیا کا اپنی جامع مسجد کے منبر پر وعظ کرایا۔

۴۔ آدرش استھے کہ ایکبار گورکل کے ایک سناتک کو ویدوں کے الہامی گیان ہونے پر وشواس نہیں رہا۔ تو سمجھا کر کہا۔ کہ وچار کرو۔ اگر آپ کی سمجھ میں آجائے۔ تو مانتا۔ ورنہ نہیں۔

۵۔ اصول پر اتنے قائم تھے۔ کہ ایک بار ویوگ کے دشنی پر ویدک پرمان نہ ملا۔ تو خود گورکل کے آچاریہ پد نیز آریہ سماج کی ممبری سے تیاگ پتر دے دیا۔ جب تک پرمان نہ مل گیا۔ تیاگ پتر نہ لوٹایا۔ کارن پوچھنے پر کہا۔ آریہ سماج کے سبھاسد نیز گورکل کے آچاریہ کے لیے لازم ہے۔ کہ وہ رشی کے سدھانتوں کا پورا قائل ہو۔ جب تک مجھے پورا وشواس نہ ہو۔ آریہ سماج سے الگ رہنا چاہیے۔

۶۔ پٹیالہ کیس میں جبکہ کوئی بھی وکیل آریہ سماج کی پیروی کرنے سے لرزتا تھا۔ سوامی جی نے دوبارہ وکیل بن کر داد رسی کی اور مقدمہ کو کامیاب کرایا۔

۷۔ تیاگ کا نمونہ دیکھنے کے لیے ۱۹۲۱ء کے گورکل کے جلسہ پر نظر دوڑایئے۔ کارکن کرتا زور دیا۔ کہ سوامی جی اپیل کریں۔ سوامی جی نے اپیل کے لیے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ دو تہائی انتیکہ منتری کو بھیک منگا جیسا بن جانا چاہیے۔ لیکن اس کو بھیک مانگنے کا ادھیکار ہے۔ در اصل میں ابھی سچا ادھیکاری نہیں بن سکا ہوں۔ "سیوک جیون ہے گھر بار چھوڑا۔ دھن چھوڑا۔ سنیاس لیا۔ اور پھر کبھی اب میں بھیک مانگنے کا ادھیکاری نہیں ہوں"۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پرنتو آگے اگلے سبدوں کو سنکر سب کے دل واہ واہ کر اٹھے ہیں۔ اور خوشی کے ساتھ اپنے ساتھ لائی ہوئی دھن راشی کو گورکل کے لیے دان دے چلتے ہیں۔ وہ شبد کیا تھے "بھائی! اس سمے میرے پاس جالندھر کی کوٹھی ہے۔ جب تک کہ میں اسکو دان نہ کر دوں گا۔ بھیک مانگنے کا ادھیکاری نہیں ہو سکوں گا۔ اس لیے میں آج اسے بھی گورکل کو دان دیتا ہوں"۔

۸۔ شہید اکبر پنڈت لیکھرام کے جیون چرتر کی بھومکا میں آپ رقمطراز ہیں کہ:۔

"دنیا کی ترقی کی تاریخ ہمیشہ بڑے اور مہنگی زندگیوں کے خون سے تیار ہوتی رہی ہے۔ اور جن کی بھی جن بہادر شیر مردوں نے دھرم کے میدان میں کام کیا ہے۔ اور اپنے مانے ہوئے دھارمک سدھانتوں پر اپنی پیاری جان تک نچھاور کرنے میں دریغ نہیں کیا۔ انکی دھرم پرائنتا نے انکے خیالات کے پھیلانے میں مقناطیسی طاقت کا کام کیا ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ ایک جماعت کی زندگی کا اندازہ صرف ان قربانیوں سے ہی ہو سکتا ہے۔ جو کہ اس جماعت کے ممبر اپنے عقیدوں کی حفاظت کے لیے کرنے کو تیار ہوں۔ ہر ایک زندہ سماج یا جماعت اپنی زندگی کا اظہار اس قسم کی قربانیوں سے کرتی رہی ہے۔ اور جس قدر زیادہ سخت صعوبتیں سچائی کے ہادی کو مخالفین کے ہاتھوں سے برداشت کرنی پڑی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں جس قدر زبردست شہادت کسی سچے دھرم شکشک نے کسی خاص سچائی پر دی ہے۔ اسی قدر زیادہ اشاعت اس سچائی کی دنیا میں ہوتی رہی ہے۔ اس لیے

(باقی دیکھو صفحہ ۱۹)

قیمت فی شیشی سوا روپیہ — **بھیم سینی سرمہ** — قیمت فی شیشی سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی چشمہ کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزور بینائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ جالا۔ پڑوال۔ ککرے۔ درد سے آنسو بہتے جانے رہتے ہیں۔ لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں بنالے اور چشمہ لگانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ امید ہے۔ ان کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔

استری سُکھدا

مستورات کے تمام امراض کی اکسیر دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط۔ صاف اور طاقتور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن بڑھنا یا گھٹنا۔ خون پتلا دھیما ہونا۔ کم یا زیادہ درد کے ہمراہ ہونا۔ سر کمر جانگھ اور پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے۔ اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت ۲ فی شیشی۔

ابھے رس

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آجاتا ہے۔ لیکن اس میں تو بہت پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے۔ اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بادی بڑھتے جاتی رہتی ہیں سے جھڑ جاتے ہیں۔ خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

گورکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۶

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

یکم پوہ سمت ۱۹۹۲

سوامی شردھانند جی کا پرائیویٹ جیون

امر شہید سوامی شردھانند جی کو میں نے قریب سے بھی دیکھا ہے ۔ اور دور سے بھی ۔ مجھے برسوں اُن کے چرنوں میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ۔ میں اُن کا منظورِ نظر بھی رہا ۔ اور معتوب بھی ۔ ان کی پبلک زندگی بھی میرے سامنے آتی رہی ۔ اور پرائیویٹ زندگی بھی ۔ آج جبکہ اُن کی شہادت کی نویں برسی منائی جا رہی ہے ۔ اور مختلف آریہ سجنوں نے "پرکاش" کے ذریعہ اُنہیں اپنا خراجِ عقیدت ادا کیا ہے ۔ میں بھی اُن کے پرتی شردھا کے چند پھول سمرپت کرنا چاہتا ہوں ؛

اُن کے پبلک جیون کے متعلق تو بہت سے سجنوں نے لکھا ہے ۔ اور لکھیں گے ۔ میں اُن کے پرائیویٹ جیون کے متعلق لکھنا چاہتا ہوں ۔ اُن کا پبلک جیون نہایت شاندار تھا ۔ ایسا شاندار کہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوا ہوگا ۔ مہاتما گاندھی نے بجا کہا ہے ۔ کہ اُن کی موت اُن کی شاندار زندگی کا شاندار انجام ہے ۔ لیکن اگر میں یہ کہوں ۔ تو بے جا نہ ہوگا ۔ کہ اُن کی پرائیویٹ زندگی اُن کی پبلک زندگی سے کم شاندار نہ تھی ۔ زیادہ شاندار ہو ۔ تو ہو ۔ بطور لیڈر اُن میں کچھ نقائص تھے ۔ لیکن بطور انسان مجھے اُن میں بہت ہی کم نقائص نظر آتے ۔ میں شاید یہ بھی کہہ دیتا ۔ کہ مجھے کوئی نقص نظر نہیں آیا ۔ اگر کوئی انسان بے خطا ہو سکتا ۔ اُن کی سب سے شاندار خوبی میری نگاہ میں اُن کا کیرکٹر تھا ۔ اُن کا آچار نہایت ہی اُونچے کوٹی کا تھا ۔ اسی طرح اُونچا جس طرح اُن کے آچاریہ رشی دیانند کا تھا ۔ اُنہوں نے اپنے سامنے سدا چار کا جو آدرش رکھا تھا ۔ اُس کے مطابق ہونے کی کوشش کی ۔ اُنہوں نے اپنے جیون رشی دیانند کے سانچے میں ڈھالنا چاہا ۔ اور بہت حد تک کامیاب ہوئے ۔ ابھی ۳۰ ۔ ۳۲ برس کے تھے ۔ کہ اُن کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا ۔ لیکن اُنہوں نے دوسرے وواہ کا نام نہ لیا ۔ حالانکہ اُن دنوں دوسرا وواہ کرنا معیوب نہ سمجھا جاتا تھا ۔ اور وہ کر لیتے ۔ تو اُن پر کوئی حرف گیری نہ ہوتی ۔ لیکن ایک ہی پتی اور ایک ہی پتنی کا ویدک آدرش اُن کی آنکھوں کے سامنے تھا ۔ اور وہ اُس سے گرنا نہ چاہتے تھے ۔ اُن کے جیون کو اگر ایک فقرہ میں بند کرنا ہو ۔ تو وہ یہ تھا ۔ کہ وہ ہر ایک معاملہ میں آزمائش کی کسوٹی پر پورا اُترنا چاہتے تھے ۔ اور وہ اُترے ۔ اخلاق کے لحاظ سے اُن کا امتحان ہوا ۔ اور اُس میں کامیاب ہوئے ۔ جوانی کی عمر میں اُنہوں نے دوسرا وواہ نہ کیا ۔ یہ بذاتِ خود اُن کے اخلاق کے اعلیٰ ہونے کا ثبوت تھا ۔ لیکن اس سے بڑھ کر ثبوت یہ تھا ۔ کہ اُنہوں نے اپنی پتنی کے دیہانت کے بعد ایک سچے برہمچاری کا جیون ویتیت کیا ۔ ایسے طریق سے رہے ۔ جس سے کسی کو اُن کی طرف اُنگلی تک اُٹھانے کا حوصلہ نہ ہوا ۔ قوموں کے اتہاس میں دیکھا گیا ہے کہ ایسے اشخاص بھی لیڈر بن گئے ۔ جن کا پرائیویٹ کیرکٹر اچھا نہ تھا ۔ ہندوستان میں بھی ایسے لیڈر دیکھے گئے ہیں ۔ لیکن سوامی شردھانند ان لیڈروں میں سے تھے ۔ جن کا پرائیویٹ کیرکٹر بالکل بے عیب تھا ۔ چنانچہ جیون کے جس کشیتر میں اُنہوں نے کام کیا ۔ اُنہوں نے آچار کے آدرش کو اُونچا رکھا ۔ آریہ سماج میں رہتے ہوئے اُنہوں نے یہ یتن کیا ۔ کہ اس کے کرمچاریوں اور سبھاسدوں میں کسی قسم کی آچار کی شتھلتا نہ آنے پائے ۔ چنانچہ اُنہوں نے کئی اشخاص کے خلاف "ستیہ دھرم پرچارک" میں لکھا بھی ۔ اور کئی ان کے مارے ایسے گرے ۔ کہ اُٹھ نہ سکے ۔ بعض لوگوں کے خیال میں بعض اوقات اُن کی طرف سے زیادتی بھی ہوئی ۔ لیکن یہ دُھن اُن پر ہر وقت سوار رہتی تھی ۔ کہ آریہ سماج میں کوئی دُراچاری رہنے نہ پائے ۔ وہ کانگرس میں بھی رہے ۔ اور ہندو سبھا میں بھی ۔ لیکن اس بات کی اُنہیں شکایت رہی ۔ کہ وہاں آریہ سماج کی طرح کیرکٹر کا دھیان نہیں رکھا جاتا ۔ اپنے ویاکھیانوں میں کبھی کبھی وہ اس بات کی شکایت بھی کر دیا کرتے تھے ؛

اُن کی یہ خوبی اس لئے اور بھی قابلِ ذکر ہے ۔ کہ وہ صرف ایک دشا پر نہیں بلکہ تمام دشاؤں پر حاوی تھے ۔ حقیقی معنوں میں کہا جا سکتا ہے ۔ کہ وہ زبان کے چسکے سے بالاتر تھے ۔ اُن کا بھوجن نہایت ہی سادہ ۔ کرنا تھا ۔ کیا مجال جو مرچ یا مصالحہ اسے چھو بھی جائے ۔ کسی اور شخص کو اُن کا بھوجن بھاتا نہیں ۔ نہ اتکار دیتا ۔ لیکن وہ ہر روز بڑے مزے سے کھاتے تھے ۔ جب وہ کوئین کھاتے تھے ۔ تو بھی اسی طرح ناک منہ چڑھا کر نہیں بلکہ اسے بڑے مزے سے چبا لیتے تھے ۔ پہلے پہل تو ہمیں شبہ ہوا کہ وہ چٹنی کھا رہے ہیں ۔ دشیوں پر اُنہیں اتنا عبور حاصل تھا ۔ کہ یہ لوگ دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے ۔ ہر ایک کام کے لئے اُن کا وقت مقرر تھا ۔ وقت پر کھاتے تھے ۔ وقت پر سوتے تھے اور وقت پر جاگتے تھے ۔ کھانے کے متعلق نہایت محتاط تھے ۔

کاش کہ آج سوامی شردھانند جی زندہ ہوتے!

(لیکھک ماسٹر گوردتہ رام جی وکیل لائل پور)

جس وقت میں آریہ سماج کے موجودہ اندولن کا بغور مطالعہ کرتا ہوں ۔ اور ایک طرف اردھ شتابدی کی پکار اخباروں میں سنتا ہوں ۔ اور دوسری طرف ڈاکٹر امبیدکر کے ہری جنوں سمیت تبدیلی مذہب کے اعلان کو اس بنا پر کہ ہندو جاتی میں اونچ نیچ جاتیوں کے بھید اور چھوت چھات کی بنا پر اُن پر انیائے ہو رہے ہیں کے کارن ان کو ہندو جاتی اور دھرم میں مساوی حقوق نہیں دئے جاتے ۔ پڑھتا ہوں ۔ تو کئی بار گہری سوچ میں پڑ جاتا ہوں ۔ اُس وقت اندر سے بے اختیار یہی آواز اُٹھتی ہے ۔ کہ کاش کہ آج سوامی شردھانند جی زندہ ہوتے ۔ جو کہ نہ صرف ضرورت وقت پر ہر ایک قٹھن اصلاح اور مہم ان کے دل و دماغ پر رہتے ۔ بلکہ اپنے عمل ایثار ۔ مردانہ وار جرأت اور اُتساہ سے کسی تحریک میں شامل ہو کر یا اس کو شروع کر کے اس میں روح پھونک دیتے تھے ۔ اور ایک عالم پر ثابت کر دیتے تھے کہ کس طرح سے سچے کٹر دھرم کے پالن کرنے والے گرہستھی برہمچاری رشی دیانند کے شیدائی ہوتے ہوئے مصیبتوں اور آپتیوں کا مقابلہ کر کے اور مخالفتوں کے پہاڑوں کو چکنا چور کر کے اُن پر سے اپنے لئے راستہ صاف کر کے کلفتوں کو راحت میں اور مشکلات کو آسانیوں میں تبدیل کر سکتے ہیں ۔ سوامی جی کی زندگی کا ایک منٹ بہ آچھنا سے ایک بار گہری نظر سے مطالعہ کر جائیے ۔ تو اس کے ہر ایک ورق پر وہ جدوجہد اصلاح ۔ ترقی ۔ تربھیتا ۔ قربانی اور دھرم کا بھنڈا دیکھے گا ۔ آج اس وقت اچھوت بھی وہ جھوٹے میدان میں کود پڑتے ۔ اور اس سمسیا کو مردانہ وار حل کر کے دکھا دیتے ۔ آہ ! کتنے دکھ اور کھید کا مقام ہے ۔ کہ ۵۰ سال کے بعد اس آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی منائی جا رہی ہو ۔ کہ جس کے جنم داتا شری سوامی شردھانند جی مہاراج ہوں ۔ وہ شردھانند جو آریہ نتھا ہندو جاتی کے سنگٹھن کا علمبردار تھا ۔ اور جس کی خاطر سینہ میں گولیوں کا نشانہ بن کر جاتی اور دھرم پر بلیدان ہوا ۔ آج اس کے آریہ بھائی اور سبھا کے کارکن اور ادھیکاری بجائے سنگٹھت ہونے کے ایک دوسرے سے جدا ہو رہے ہیں ۔ اور اس مہان یگیہ کی رچنا کے سمے نہیں ہیں ۔ ٹھیک اُس تاریخ کو جبکہ شہیدِ اعظم شری سوامی شردھانند جی کی برسی ہوگی ۔ اس مہان یگیہ کا آرمبھ ہوگا ۔ لیکن اس مہان یگیہ کی مشکنی کرن اور ساتھ سنگٹھن کی بجائے نامی پرانے کارکن سنتے مہا پُرشوں کی بدسلوکی اور ناپسندیدہ کارروائیوں سے بیزار ہو کر الگ بیٹھے ہیں ۔ آج اگر شری سوامی جی مہاراج زندہ ہوتے ۔ تو یہ درشیہ کبھی دیکھنے میں نہ آتا ۔ اگر تعجب ہے ۔ تو اس بات کا کہ پنجاب بھر کی نتنی سماجیں ہوں ۔ بہتیرے سجن ۔ بھدر پُرش اور آزمودہ کارکن سماجوں کے یہ درشیہ دیکھ رہے ہوں ۔ لیکن ما تو سب ایک ہی لہر میں بہہ رہے ہیں ۔ یا انتہائی لاپرواہی سے کام لے رہے ہیں ۔ کہ اُنہوں نے تنک بھر بھی اُن کے ملانے اور صفائی کروا کر یکجا کرنے کا یتن نہیں کیا ۔ اور نہ ہی فریقین پر زور یا دباؤ ڈال کر اُن کے ملانے کا ساہس کیا ۔ کاش کہ اب بھی مہان یگیہ کے شبھ اوسر پر ہی اس کے نکٹ ہی کئی سجن اور بزرگ ایسے نکل آویں ۔ جو موجودہ ادھیکاریاں اور کارکنوں کو پرانے ادھیکاریوں اور کارکنوں سے ملا دیں ۔ تاکہ یہ خلیج وسیع نہ ہو جائے ۔ اور سنگٹھن کے علمبردار شری سوامی شردھانند جی کی شبھ برسی پر یہ شبھ سما چار آریہ جنتا کے ہردیوں کو پرپھلت کر سکیں ۔

دوسرا کام ڈاکٹر امبیدکر کا اعلان ہے ۔ یہ صرف اعلان ہی نہیں ۔ بلکہ آریہ جاتی کے لئے ایک حقیقی خطرہ ہے ۔ اس کو دور کرنے کا اُپائے کرنا آریہ جاتی کے ہر فرد اور تمام سنستھاؤں کا کرتویہ ہے ۔ سب سے پہلے عملی طور پر شری سوامی جی مہاراج نے دلت اُدّھار کے کام کو مذہبی نقطۂ نگاہ سے حل کر کے دکھایا ۔ سب سے پہلے رہتیوں کی شدھی کر کے اُن کا جاتی پرویش کروایا ۔ میگھ جاتی کے بچوں کو گورُکل میں داخل کر کے سب کو یکساں حقوق دئے ۔ دہلی کے نزدیک گراموں کے بھنگیوں اور چماروں کو شدھ اور پوتر کھادی کے وستر پہنا کر اور یہ ماتما کی پرارتھنا ۔ اُپاسنا ۔ آستکی کے بھجن اور وید منتروں کا اُچارن کروا کر گورُکل دہلی (اندر پرستھ) کے سالانہ جلسہ پر ویدی پر لا کھڑا کیا ۔ اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے تمام پنڈالوں کو چکت کر دیا ۔ پاٹودی ہاؤس میں تمام معززین ۔ اُونچی ذات والوں اور لیڈروں کا دلت بھائیوں کے ہاتھوں سے ہزاروں کی تعداد میں سہ بھوج کرایا ۔ مدراس کے ستان گڑھ میں اچھوت و دلت بھائی کے آدمیوں اور بالکوں کے ساتھ مل کر سہ بھوج کیا ۔ جبکہ دوسرے نیتا تامل کر رہے تھے ۔ آج اگر سوامی جی زندہ ہوتے ۔ تو بذاتِ خود ڈاکٹر صاحب کے پاس پہنچ کر اسی علاقہ میں بیگ ناد بجا کر اونچ اور نیچ کی سمسیا کو حل کر کے دکھا دیتے ۔ اور عملی کام اور پروگرام دستاری سلوک سے ڈاکٹر صاحب کو قائل کر کے چھوڑتے ۔ ہندو اور آریہ جاتی کے نونہالو! شردھانند کی برسی منانے بڑھے چلو جہاں سبھا اور سماجوں کے سنگٹھن کا شبھ سنکلپ کرو وہاں سینکڑوں نوجوان اور آتشاہی بھی ایسے میدان میں آویں

پنیہ آتما سوامی شردھانند جی مہاراج!

لیکھک شری نرنجن ناتھ جی دہال آریہ سماج گورو دوارہ بھون لاہور

شری سوامی شردھانند جی مہاراج کا جیون کال ہی نے بھی دیکھا ہے۔ اُن کے ساتھ کئی بار رہنے کا اتفاق بھی ہوا ہے۔ اُن کے پیارے گورو کل میں بھی کسی قدر کام کیا ہے۔ مگر اُن کے انت کال کے سمے میں شاہ پورہ ریاست میں تھا۔ جب اُن کے مکت ہونے کی خبر وہاں پہنچی۔ تو میرے مُنہ سے اُسی وقت نکلا۔ کہ شوامی جی مہاراج واستو میں پُنیہ آتما تھے"۔

اُنہوں نے ذی عزت گھرانہ میں جنم لیا۔ اُن کی تعلیم و تربیت بھی حالات کے مُوافق اعلے تھی۔ وکالت جیسے پیشہ میں بھی وُہ اپنی شرافت کے لئے مشہور تھے۔ جب اُنہوں نے شری سوامی دیانند جی مہاراج کے درشن کئے۔ تو اُنہوں نے گویا وُہ مارگ اختیار کیا۔ جس کے لئے وُہ سب انتوں میں یگیہ تھے۔

ویدک دھرم میں پروِیش کر کے سوامی جی کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا گیا۔ جب وُہ کھڑے ہوتے تھے۔ تو قد و قامت کے لحاظ سے سینکڑوں آدمیوں میں اُن کا سر اُونچا ہوا کرتا تھا۔ سینکڑوں آدمیوں میں بیٹھے ہوئے اُن کا دبدبہ مُنک جھکا کرتا تھا۔ اُن کی بھوّیہ مُورتی کے سامنے یکایک کوئی آدمی اُن کے وِرودھ بولنے کا ساہس نہیں کرتا تھا۔ وُہ جب بولا کرتے تھے۔ تو شروتا گن اتنے خاموش ہو جاتے تھے۔ کہ ہزاروں کی تعداد میں خاموشی کا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر جو بے دھڑک تقریر اُنہوں نے کی۔ اُس کی گُونج آج بھی ہمارے کانوں میں سُنائی دیتی ہے۔ ایسے وقتوں میں اپنے بھائیوں کی رہبری کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہوتی۔ اور اپنے ساتھیوں کو ٹھیک راستہ پر چلانا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔

وُہ کیول ویاکھیان دینے میں ہی پرسِدّھ نہ تھے۔ بلکہ مباحثہ کے وقت بھی ان کی دلائل اور لیاقت کا سکہ لوگوں کو ماننا پڑتا تھا۔ آریہ ہوٹل میں پنڈت گوپی ناتھ کے ساتھ جو شاستر ارتھ ہوا۔ اُس میں جو فتح آریہ سماج کو نصیب ہوئی۔ اُس کی شان نرالی تھی۔ کیونکہ آریہ سماج کا پکش مہاتما منشی رام کے ہاتھ میں تھا۔

عدالت میں جو مقدمہ پنڈت گوپی ناتھ کے ساتھ ہوا۔ اُسے کون فراموش کر سکتا ہے؟ اور ریاست پٹیالہ میں آریہ سماج کے ساتھ جو انیائے ہونے والا تھا۔ اُس میں کامیاب ہونا مہاتما جی کی تیاری محنت اور لیاقت کا ہی ثبوت تھا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر ایک کٹھن وقت میں سوامی شردھانند رہبر ہی دکھائی دیتے تھے۔

وُہ کیول تقریر میں ہی اپنی وضاحت و برجستگی کا اظہار نہیں کر سکتے تھے۔ بلکہ اُن کی تحریر کا ایک ایک لفظ لوگوں کے دلوں میں گھر کر جاتا تھا۔ ستیہ دھرم پرچارک نے سیکھ کس آدرش سے لوگ پڑھا کرتے تھے۔ یہ کس کو یاد نہیں ہے۔ دھرم سمبندھی

کیا۔ اِسی طرح سیاسی مصائب میں اُن کی تصانیف نے خوف زدہ آریہ بھائیوں کو مضبوط کر دیا +

وُہ ہمیشہ ہی اپنے لئے نیا راستہ نکالا کرتے تھے اِسی واسطے وُہ ہر جگہ قدرتاً لیڈر ہو جاتے تھے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے وید پرچار کا مارگ۔ گورو کل جیسی نئی سنستھا کا زمان۔ آریہ سماج کا لیڈر ہوتے ہوئے سیاسی میدان میں دخل۔ رہتیوں کی شُدھی اور ملکانوں کا پرولیش کئی ایک کام ہیں جن میں وُہ اپنے جوہر دکھایا کرتے تھے :

اگر آریہ بھائیوں کے بچوں کو اُن کی گودیوں سے نکالکر اُنہوں نے جنگل میں لے جا کر رکھا۔ تو سب سے پہلے اُن کے اپنے پیارے بچے اُن کے آگے رکھے گئے اگر جات پات توڑ کر شادی وواہ کا سوال اُٹھا تو سب سے پہلے اُنہوں نے اپنی لڑکی کا وواہ جات پات توڑ کر کیا۔ جس وقت گورو کل کا کام کیا۔ اُس کا نام بھی لوگوں نے نہیں سُنا تھا۔ اُس وقت اس کے لئے دھن جمع کرنا اسی منیر مرد کا کام تھا +

جب سیاسی کاموں میں آپ نے حصّہ لیا۔ تو بھی صف اوّل میں ہی رہے۔ آج بھی لوگوں کو خوب یاد ہے۔ کہ گورکھوں کی بندوق کی نوک کے آگے آپ نے اپنا سینہ رکھ دیا تھا۔ اور اسطرح ہزاروں پیرووں کو خوف و مصیبت سے بچا لیا تھا۔ آج جو ہمارے مسلمان بھائی غلطی سے غیر مذہب والوں کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ دہلی جیسی راجدھانی میں اُن کی مشہور پُرانی مسجد میں واعظوں کے خاص پلیٹ فارم پر اگر ہمارے مسلمان بھائیوں نے کبھی کا اُپدیش سُنا۔ جو شاید پہلا اور آخری موقعہ تھا۔ تو وُہ سوامی شردھانند کے ہی نصیب میں تھا۔ انسانوں کے دلوں کو تسخیر کرنے کا جادُو اُن میں کمال کا تھا۔ اپنے بھگتوں اور پیروکاروں کو پیچھے لگانا تو ایک معمولی بات ہو جاتی ہے۔ مگر متعصب اور دھرمی بھائیوں سے عزّت پانا ہر ایک کے نصیب میں کہاں؟

شُدھی تو آگے بھی ہوتی تھی۔ اور اب بھی ہو رہی ہے۔ مگر شُدھی کا ڈنکہ اگر کسی نے بجایا۔ تو وُہ سوامی شردھانند ہی نے بجایا۔ اُن کے ڈنکے نے ایک عام جاگرتی پیدا کر دی۔ اور بچھڑے ہوئے بھائیوں کو گلے لگوانے کا سہرا اُن کو ہی نصیب ہوا +

[illegible] کو تنگ کی بھی بے نظر تھا۔ جب اُن کی آخری

دیانت ہوا اُسی سے ہی اُن کا تیاگ سمجھنا چاہئے اُسی دن سے اُنہوں نے نئا مناؤں کو تیاگنا شروع کیا۔ ہر سال وُہ اپنی سمپتی کا کچھ نہ کچھ حصّہ تیاگ دیا کرتے تھے۔ حتّے کہ ایک وقت آیا۔ کہ اُنہوں نے سب کچھ ہی تیاگ دیا۔ اور کیول یہ سنیاس کا آشرا لے کر سنسار رُپا نزا کو پار کر گیا +

کام کرتے وقت اُن کی مشکلات کوئی کم نہ تھیں۔ وُہ کچھ کام کرتے ہوئے اپنی کشتی کو آسانی سے نہیں چلا پاتے تھے۔ قدم قدم پر اُن کو کئی قسم کے طوفانوں سے گزرنا پڑتا تھا۔ مثال کے طور پر جس زمانہ لیجئے۔ جب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دھن معرضِ خطرہ میں سمجھا گیا تھا۔ جب اُن کو اپنے بھائیوں کی عدالت میں بطور ملزم پیش ہونا پڑتا تھا۔ اُن کے لئے اُس وقت ایک اندھکار کا سمہ تھا۔ اُس وقت کچھ ہمدرد بھائی خوفزدہ تھے۔ اور کچھ بھائی ان کو اِس اندھکار میں پھنسانے میں اپنے آپ کو ایمانداری سے حق بجانب خیال فرماتے تھے۔ مگر اس اندھکار میں بھی پرکاش ہوا۔ اور اُن کا پُنیہ آتما بال بال بے لاگ بچ نکلا :

اُن کے کارنامے کئی ہیں۔ جن کو میں اس جگہ بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہفتہ وار اخبار میں صرف ایک ہی لیکھک کو اجارہ نہیں دیا جا سکتا۔ ہاں اُن کی بے شمار باتوں سے دل بھرا ہوا ہے۔ جن کو یاد کر کے دِل بلّیوں اُچھلتا ہے :

لیکن ان تمام حالات کو لکھنے اور پڑھنے کے بعد سوال ہوتا ہے۔ کہ کیا وُہ بالکل بے خطا تھے۔ بالکل بڑ دوغلی تھے۔ اور کبھی وُہ کوئی غلطی نہیں کرتے تھے۔ میں بڑی انکساری کے ساتھ اُن کو اپنے دِل میں پرجا کا سمھفان دے کر بھی یہ کہوں گا۔ کہ وُہ بے خطا نہ تھے۔ اُن سے بھی غلطیاں ہو جایا کرتی تھیں۔ بلکہ مجھے کئی بار اُن کی زندگی میں خدشہ ہوا کرتا تھا۔ کہ اُن کے مخالف اُن کی زندگی کے بعد جب اُن کا اتہاس لکھیں گے تو اُن کی غلطیوں کو موٹے الفاظ میں پبلک کے سامنے ظاہر کریں گے۔ مگر واہ رے پرماتما! تیری لیلا اپرم پار ہے۔ اِسی لئے تو کہتے ہیں کہ مارنے والے سے رکھنے والے کے ہاتھ بڑے ہوتے ہیں۔ جس شخص کے مُنہ میں جنم سے ہی چاندی

سکا جمع تھا۔ جس کا سارا زمانہ ہی شان کا گزرا۔ جس کا قدم کبھی میدان میں بھی پیچھے نہ ہٹا تھا جس سب کچھ تیاگ کر بھی سب کچھ پا لیا تھا جس پر جوں جوں پرہار ہوتے تھے۔ توں توں وُہ مضبوط ہوتا جاتا تھا۔ جس کا قدم کبھی ڈگمگایا نہیں۔ اور جس کے جیتے جی مخالف بال بیکا نہ کر سکے۔ کیا اُس کے سُورگباش ہونے پر بھی کو یہ منظور تھا۔ کہ کوئی اُس کی رُسوائی کر پاتا؟ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ پربھو کو یہ لیلا ہے۔ اُسے وُہ بڑی رلائی۔ جو بے مثال تھی۔ ہاں جو اُس کی اپنی زندگی کا منشا تھی۔ جس پر لوگ رشک کرتے ہیں جس کے باعث سب مخالفوں کے مُنہ پر مہر لگ گئی۔ جس پدوی نے اُن کی کسی بھی غلطی کو یاد نہیں رہنے دیا۔ جس پدوی نے اُن کے چمکتے ہوئے کارناموں کو چار چاند لگا دئے۔ ابھی ابھی میں نے اُن کے سُورگباش ہونے پر کہا تھا۔ کہ وُہ پُنیہ آتما تھے۔ وُہ مکت جیو تھے۔ اُن کی ساری زندگی ایک پُنیہ آتما کا اظہار ہے۔ وُہ سارے زندگی شان سے رہے۔ اور شان سے اُنہوں نے اس سنسار کو چھوڑا۔ کیا ایسا نصیبہ پُنیہ آتما کے سوائے کسی دُوسرے کا ہو سکتا ہے؟ کم سے کم میں تو اُن کو پُنیہ آتما ہی مانتا ہوں :

مورتی پوجا پر شاستر ارتھ

کرنے کے لئے آریہ سماج کا بچّہ بچّہ تیار ہو سکتا ہے۔ اگر آپ خُود اور اپنے بالکوں کو "کھنڈن سیریز" کا "مورتی پُوجا نمبر" پڑھنے کے لئے دیں۔ اردھ شتابدی کے موقعہ پر ۱۸×۲۲/۸ سائز پر عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ ۱۰۰ اصفحات پر شائع ہو گیا ہے۔ قیمت فی کاپی ۱۲ سالانہ چندہ تین روپے۔ لیکن یکم جنوری تک سالانہ چندہ بھیجنے والے کو منشی جی کی تصانیف قیمتی سو روپیہ مفت دی جائیں گی۔ اس انک میں شری نارائن سوامی جی۔ مہاتما ہنسراج جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ پنڈت منسا رام جی۔ پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری۔ ماسٹر آتما رام جی امرتسری۔ پنڈت وشوناتھ جی مہاشہ لکھشمن جی آریہ اُپدیشک۔ مہاشہ سنت رام جی اجمانی اور آچاریہ رام دیو جی آدی وِدوانوں کے وِدوتا پُورن اور کھوج پُورن لیکھ ہیں۔ مثالوں۔ دلیلوں اور گیتا وید پوران۔ شاستروں انجیل وغیرہ کے پرمانوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مُورتی پُوجا خلاف از عقل۔ ہے۔ [illegible] ایشور پراپتی کا ہرگز ذریعہ نہیں۔ اس میں سناتن دھرم سبھا کی طرف سے کئے جانے والے اور کھنڈن مُوسلمانوں۔ عیسائیوں وغیرہ کی پُوجا کا الزام و اعتراض جو آریہ سماجیوں پر لگائے جایا کرتے ہیں۔ ان کا بھی دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ ۵ نمبر سے زیادہ خریدنے پر ۲۰ فیصدی کمیشن :: ملنے کا پتہ :- کے۔ ایل سہگل منیجر و پروپرائٹر کھنڈن سیریز کچا نسبت روڈ لاہور و میونسپل کمیٹی راجپال اینڈ سنز لاہور سے بھی مل سکتی ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

عالم با عمل

(لیکھک :- لالہ حرنجو جی ویل پپور)

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل
شہید دھرم کی تربت کہاں ہے ؟

دنیا میں زبانی جمع خرچ کرنے والے لیڈر - مدبر - مصلح اور واعظ تو بے شمار ہیں - مگر جو کچھ کہتے ہیں - اس کو کر دکھانے والے اور اپنے اصولوں پر قربان ہونے والے اشخاص خال خال ہیں - اور یہی معدودے چند افراد ہیں - جو قوموں اور ملکوں کی تاریخ بنا لیتے ہیں - اصولوں کا پرچار کرنا اور بات ہے - اور ان پر عمل کرنا اور بات - بڑے بڑے لیکچرار اور ریفارمر کا دعویٰ کرنے والے عمل کے وقت بالکل رہ جاتے ہیں - اور انہی کی شان میں شاعر نے کہا ہے ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند
چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

سوامی شردھانند ان مؤخر الذکر معدودے چند ہستیوں میں سے تھے - جن کا مقولہ ہی یہ تھا - کہ اصول بہ جان ہوتے ہیں - ان میں زندگی ڈالنا ان کے معتقدوں کا کام ہے " سوامی جی کے متعلق بلا خوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ :-

" He was true to his convictions "

جو اصول انہوں نے اپنے دل و دماغ سے قبول کر لئے - ان کو انہوں نے حرف بحرف اپنے جیون میں ڈھال کر دکھا دیا - لوگ تو کہتے ہیں - کہ خدایا ہمیں امتحان میں نہ ڈال - مگر سوامی جی آزمائش کو بلاتے تھے - اور جب وہ آتی - تو سینہ سپر ہو کر اس کا مقابلہ کر کے کامیاب ہوتے تھے - میرا دعویٰ ہے - کہ منشی رام وکیل کو آزمائشوں نے ہی بھارت وکھیات شردھانند بنایا ؛

پہلی آزمائش

پہلی آزمائش آپ کو اس وقت پیش آئی - جبکہ آپ ۳۲ یا ۳۳ سال کے نوجوان تھے - وکالت زوروں پر تھی - دولت عزت اور شہرت سب کچھ موجود تھا - آپ کی دھرم پتنی آپ کے پہلو سے چل بسی - آپ کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں - اس وقت آپ کو کئی پر لوبھن - کئی ترغیبیں اور تحریکیں دی گئیں - مگر ویدک دھرم کا سچا انویائی جو سمجھ چکا تھا - کہ شادی اولاد پیدا کرنے کے لئے ہے نہ کہ وشئے بھوگ کے لئے - اور ایک پرش کے لئے ایک استری اور ایک استری کے لئے ایک پرش کا حکم ہے - پٹھان کی طرح ڈٹ گیا - اور پرلوبھن سر ٹکرا ٹکرا کر آخر میں ان کے پاؤں چوم کر واپس چلے گئے - کہ تو دھنیہ ہے ؛

دوسری آزمائش

وید کی آگیا ہے - کہ انیشوری بانی براہمن کھشتری ویش - شودر اور اتی شودر سب کے لئے یکساں ہے - اور اچھوت کوئی نہیں - اس کا پرچار لالہ منشی رام جی روزانہ کرتے تھے - مگر عمل کا اس وقت موقعہ آیا - جب آپ نے جالندھر میں رہتیہ سکھوں کو شدھ کر کے آریہ سماج میں سمِلت کیا - آریہ سماج میں اچھوتوں کا یہ پہلا پرویش تھا - اس واقعہ نے کولاہل مچا دیا - آپ کی زندگی خطرہ میں پڑ گئی - یہاں تک کہ یہ غلط افواہ پھیل گئی - کہ رہتیوں کی شدھی سے برافروختہ ہو کر کسی نے آپ کو کوٹھی میں ہی درخت کے ساتھ پھانسی لٹکا دیا ہے - صوبہ بھر میں ہلچل مچ گئی - تاروں کا تانتا بندھ گیا - اور اس واقعہ نے اگر آپ پر کوئی اثر کیا - تو یہ تھا - کہ آپ شدھی اور پرچار کے کام میں زیادہ جوش و خروش سے کام کرنے لگ پڑے ؛

تیسری آزمائش

کالج پارٹی جب اصولی اختلاف کی بنا پر جب مہاتما پارٹی علیحدہ ہوئی - تو اس کی لیڈری کا قرعہ آپ ہی کی ذات مبارک پر پڑا - یوں تو آریہ پرتی ندھی سبھا کی بنیاد ڈالی گئی - مگر سبھا کے پاس پیسہ نہ در کنار - اس کے سر پر پنڈت لیکھرام جی کی ایک ماہ کی تنخواہ قرضہ تھا - سورگیہ پنڈت پورنانند اور شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی دو اپدیشک تھے - وہ جب پرچار کے لئے جاتے - تو آپ اپنی پاکٹ سے - سبھا کے پاس تو پیسہ نہیں تھا - مٹھی بھر بھر کر روپیہ ان کو دے دیتے - جب وہ انکار کرتے - کہ بہت زیادہ ہیں - تو فرماتے - کہ سفر میں زیادہ روپیہ اچھا ہوتا ہے - اپنی ذمہ داری کو محسوس کر کے آپ تھوڑے تھوڑے ہی کھڑے ہوئے اور صرف تمام پنجاب - بلوچستان اور سندھ کا بھی دورہ اپنے خرچ سے نہ کیا - بلکہ اس کے باہر بھی بہت سے مقامات پر تشریف لے گئے - اور چونکہ سبھا ابھی عالم طفولیت میں ہی تھی - اس لئے نئی سماجوں نے وید پرچار کے لئے اس کے فنڈ میں روپیہ دینے سے انکار کر دیا - اگر کسی نے دیا - تو اس شرط پر کہ لالہ جی نے اپنے ذاتی پراونوٹ تحریر کر کے دیئے - اس طرح شہر بشہر پھر کر وید پرچار کے لئے روپیہ جمع کیا - آپ نے وید پرچار کے لئے پرچارک پیدا کرنے کے لئے جالندھر میں اپدیشک کلاس کھولی جو بعد ازاں گوجرانوالہ منتقل کر دیگئی - پھر ۱۸۹۷ء میں جب پنڈت لیکھرام جی کا بلیدان ہوا - تو لیکھرام فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کرنے کا بوجھ بھی آپ کے ہی کندھوں پر پڑا - اور " آریہ مسافر " رسالہ کی ایڈیٹری بھی آپ کو ہی اوڑھنی پڑی -

کچھ تو پہلے ہی وکالت کا کام کم کر رکھا تھا - اب ادھر اور بھی کم توجہ ہونے لگی - پرچار - سبھا کا پردھان پد - کنیا مہا ودیالیہ - اخبار " ستدھرم پرچارک " اور رسالہ " آریہ مسافر " ان سب کے واسطے اچھے سے اچھا وقت کر کوئی بچا کھچا سمہ وکالت کے واسطے رہ جاتا تھا - باوجود مصروفیتوں کے جس خوبی اور قابلیت سے آپ نے " آریہ مسافر " کو ایڈٹ کیا - وہ آپ ہی کا حصہ تھا - ابھی تک اس کی پرانی فائلیں آپ کی اعلیٰ استعداد اور مہم تن سرگرمی کی زندہ شہادت موجود ہیں ؛

چوتھی آزمائش

اخبار " ستدھرم پرچارک " ان دنوں آریہ سماج کا واحد ہفتہ وار پرچہ تھا - سناتن دھرم سبھا سے اکثر ٹکر لینا پڑتی تھی - مقابلہ پر پنڈت گوپی ناتھ جی " چیتر چھاڑے " سے باز نہ آتے تھے - آخر آریہ ہوٹل لاہور کے وسیع میدان میں آپ کا پنڈت جی کے ساتھ شاستر ارتھ ہوا - اور آپ کی آریہ سدھانتوں کی وسیع واقفیت - شاستروں پر عبور - علمیت - متانت اور سنجیدگی کا سکہ بیٹھ گیا -

اس کے بعد پنڈت گوپی ناتھ جی نے ایک مضمون کی بنا پر آپ کے برخلاف لاہور میں فوجداری استغاثہ ہتک عزت کا کیا - جس کے آغاز اور دوران میں آپ کو کئی دھمکیاں دی گئیں - اور راضی نامہ کرنے اور معافی مانگنے کے لئے ترغیب دی گئی - مگر آپ نے بخوبی ست کام لیتے ہوئے مقدمہ کو انجام تک پہنچانے کا تہیہ کیا - منور نامی دکیل آپ کو ڈیفنڈ کر رہے تھے - مگر مقدمہ کے انچارج آپ کے سمبندھی سورگیہ رائے زادہ بھگت رام تھے - جن کی وسیع قانونی واقفیت اور نہایت زبردست جرح نے مقدمہ کی جڑیں کاٹ دیں - مقدمہ کا نتیجہ جہاں پنڈت گوپی ناتھ کی اخلاقی موت بن گیا - وہاں مہاتما منشی رام جی کی راست بازی - بے گناہی اور خوبیوں پر مہر لگ گئی ؛

پانچویں آزمائش

آریہ سماج کا سدھانت ہے - کہ ذات پات کی قیود فضول ہیں - چار ورن گن - کرم اور سبھاؤ پر مبنی ہیں - اس کو عمل میں لانے کا سہرا آپ کی ذات پر ہی ہے - سب سے پہلے آپ نے ہی اپنی پتری کا ودواہ گن - کرم اور سوبھاؤ سے ڈاکٹر سکھدیو جی سے جو کہ کھشتری نہیں تھے - کیا - اس دلیرانہ قدم نے آپ کو اپنے بیگانوں کا مورد عتاب بنایا - جہاں آپ کے خسر رائے بہادر چھانگ رام کا خاندان آپ سے ناراض ہو گیا - مقابل آپ کے سالکتی کارکنوں نے بھی طعنے دینے میں فرق نہ رکھا ؛

چھٹی آزمائش

رشی دیانند کے بودھ کو سپھل کرنے - وید وکتا - برہمچاری - تپسوی سچے آریہ - آریہ سنسکرتی کو پھر جیون کرنے - ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے اور ویدک اپدیشک سنسار میں کرانے - مغربی تہذیب سے مروجہ طریقہ تعلیم اور اس کے زہریلے اثر سے بچانے کے لئے آپ نے گورکل کھولنے کا پرستاؤ سبھا کے آگے رکھا - وہی سبھا جو کہ چند سال پہلے اپدیشک کی تنخواہ کی مقروض تھی - آپ کے استساہ - دھرم پریم اور اوچیہ آدرش کے سامنے جھک گئی - اور اس نے اتنا عظیم الشان انسٹیٹیوشن کھولنا منظور کر لیا - مگر سارا بوجھ آپ کے ہی سر پر ڈالا گیا - ۳۰ ہزار روپیہ اکٹھا کرنے کی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر تھی - تھوڑے عرصہ میں ہی ۳۰ ہزار سے زیادہ رقم جمع کر کے آپ نے سبھا کے آگے رکھ دی - گورکل کھولا گیا - مخالف ٹھٹھا کرنے لگے - حاسد طعن و تشنیع - اپنے ہم درجہ ڈانواں ڈول - جب آپ نے ہیں چھوٹے چھوٹے بچوں کو لیکر کانگڑی کے بھیانک جنگل میں بھوتوں کے جھنڈوں میں جا کر ڈیرا لگایا - لوگ پھبتیاں اڑانے - طعن و تشنیع کرنے - کوئی آپ کو پاگل کہتا - کوئی مخبوط الحواس اور کوئی دلش دجاتی کا دشمن - لیکن آپ کو حوصلہ تھا - تو اپنے اوچیہ آدرش کا - لگن تھی - تو رشی کے مشن کو کامیاب بنانے کی - آپ تن من اور دھن تو آریہ سماج کو پہلے ہی ارپن کر چکے تھے - اس دفعہ پر اپنی آخری اور سب سے قیمتی جائداد یعنی دو لال ہریش چندر اور اندر چندر رشی اس یگیہ میں آہوتی ڈال دیئے - اور آپ گورکل کو ویرانہ چھوڑ جنگل میں دھونی رما بیٹھے - اس چھوٹی سی پاٹھشالہ کو اپنی محنت شاقہ - حسن انتظام اور قابل تقلید قربانی سے چند سالوں ہی میں ایک اعلیٰ انسٹیٹیوشن کی شکل میں تبدیل کر دیا - اور گورکل ایسا کامیاب تجربہ ثابت ہوا - کہ سر کردہ لیڈروں اور ماہران تعلیم نے اس کو دیکھنا فخر سمجھا - وائسرائے تک نے درشن کئے - آہستہ آہستہ جگہ جگہ گورکل کھلنے لگے - ہندو دھرم جیون نے تو کھولے ہی تھے - عیسائیوں نے بھی نقل کی گورکل کو اس

(باقی دیکھو بر صفحہ ۱۱)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

زندہ شہید

(از شری پنڈت نند لال جی آریہ گورودت بھون لاہور)

شہید وہ ہوتا ہے۔ جو شہادت دے۔ ازحات اپنے اصول یا اعتقاد کی صداقت کے لئے اپنی زندگی کے عمل سے شہادت دے۔ جس اصول کو وہ سچا مانتا ہے۔ اس کے یقین کے لئے اپنی زندگی کی قربانی کر کے شہادت دے۔ عام خیال یہ ہے کہ جو شخص اپنے دھرم یا اعتقاد کے لئے دوسرے شخص سے مارا جاتا ہے۔ وہ شہید ہوتا ہے۔ دراصل شہید کی ساری زندگی شہادت میں گزرتی ہے۔ موت تو اس کی آخری قربانی ہوتی ہے۔ شہید وہی ہے۔ جو اپنی تمام عمر صداقت کے لئے پرشارتھ کرتا ہے۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی مصائب برداشت کرتا ہوا اپنی منزلِ مقصود کی طرف قدم بڑھائے چلا جاتا ہے۔ اور اپنے اصول کی صداقت کے لئے زندگی کے تمام آرام قربان کر دیتا ہے۔ اور بوقت ضرورت اپنی زندگی تک کو قربان کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ دنیا میں جتنے مہاپرش ہوئے ہیں۔ ان کی ساری زندگی قربانی کی زندگی ہے۔

لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن وہ اس کی پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی دھن میں اس قدر مست ہوتے ہیں۔ کہ انہیں اس بات کا خیال نہیں رہتا۔ کہ وہ زندہ ہیں۔ وہ زندگی سے لاپروا ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے مارنے والے تک سے بھی لاپروا ہوتے ہیں۔ اور اس کا اکثر پراچت بھی نہیں کرتے ہیں۔

اسی طرح مہاپرشوں میں ایسے سچے شہیدوں میں سوامی شردھانند جی کا درجہ بہت اونچا ہے۔ جب سے انہوں نے آریہ سماج میں پرویش کیا۔ تب سے ہی ان کی زندگی شہادت اور قربانی کی زندگی بن گئی۔

آریہ سماجی بنتے ہی عیش و عشرت کے سارے سامان قربان کر دیئے۔ اور سچے آریہ کی طرح اپنے گرہست آشرم کو چلانا شروع کیا۔ اچھوت اور دلت کہلانے والے منش اپنے سمان ہیں۔ اور بھائی کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ یقین آتے ہی انہیں اپنے میں شامل کر لیا۔ اور باوجود سخت مخالفت کے رہتیوں کی شدھی ہوئی۔

سوامی شردھانند جی کا پہلا نام مہاتما منشی رام تھا۔ جب سچی شکشا پرنالی ذہن میں آ گئی۔ تو اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے گھر بار ہر تیاگ دیا۔ اور گنگا تارجیم ماہ دنیش میں بھرمن کر کے تیس ہزار روپیہ جمع کیا۔ سچے تپسوی کی طرح گنگا کے کنارے جنگل میں ڈیرہ جا لگایا۔ جنگل کو صاف کیا۔ جنگل کی مصائب کو جھیلا۔ اور گورو کل نام کی ایک نئی بستی بسائی۔ چاروں طرف مخالفت کا زور تھا۔ لیکن سچا تپسوی اپنے مشن کی طرف نظر رکھتے ہوئے دنیا کی مخالفت سے لاپروا ہو کر اپنا قدم جمانے چلا جا رہا تھا۔ وقت آیا۔ کہ شہید کی صداقت کا سکہ مانا گیا۔ خیال آیا۔ کہ آریہ سنسکرتی کے پرچار اور دلتوں کے ادھار کے لئے آریہ بھاشا کے پرچار کی ضرورت ہے۔ اسی وقت اپنے اخبار "ستیہ دھرم پرچارک" کو اردو سے آریہ بھاشا کا جامہ پہنا دیا۔ اور سینکڑوں اور ہزاروں روپیہ کا نقصان برداشت کیا۔ اپنے مشن کی صداقت کے لئے اپنی سب جائداد دھرم ارتھ بھینٹ کر دی۔ اور آخر کار منشیہ ماتر کے اپکار کے لئے سنیاس کا چولہ اختیار کیا۔ دیش پر مارشل لاء کی مصیبت آئی۔ پرجا خوف زدہ تھی۔ چاروں طرف مایوسی چھائی ہوئی تھی۔ ایک سچے ویر کی طرح سوامی شردھانند میدان میں آ گئے۔ اور دکھی پرجا کو ڈھارس دے کر اسے اٹھایا۔ ضرورت پڑی۔ تو دوسروں کی زندگی بچانے کے لئے اپنی زندگی آگے کر دی۔ اور ایک نڈر غنبر مرد کی طرح چھاتی سنگینوں کے آگے کر دی۔

ان کے نزدیک تمام پرجا ایک تھی۔ امرت سر کانگرس کے وشال پلیٹ فارم پر۔ دہلی کی شاہی مسجد کے اونچے منبر پر۔ گورو کے باغ کے لئے شہید سنیاسی نے برہمچریہ اور سداچار کا امرت بھرا اپدیش سنایا۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی تکالیف برداشت کیں۔ شہادت ابھی مکمل ہونا تھا۔ عبدالرشید آیا۔ جسمانی پیاس بجھانے کے لئے پانی مانگا۔ جو پلایا گیا۔ روحانی پیاس کے لئے اپدیش دیا۔ لیکن وہ تو خون کا پیاسا تھا۔ خون مانگتا تھا۔ شہید نے چھاتی آگے کر دی۔ خون کی دھارا بہہ نکلی۔ شہید نے جام شہادت پیا۔

سقراط نے ہنسی خوشی زہر کا پیالہ پیا۔ اور پلانے والے کا بھلا چاہا۔ حضرت مسیح نے پھانسی پر لٹکتے ہوئے دعا کی۔ کہ میرے پربھو! ان کو معاف کر دے۔ کیونکہ یہ نہیں جانتے۔ کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ سوامی دیانند اپنے قاتل کو معاف کر کے کہتے ہیں۔ کہ "یہ لے دھن۔ اور یہاں سے چلا جا۔ تاکہ تو بچ جائے"۔

شہید لیکھرام کے بلیدان سے دھرم کا پیغام آیا۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس کی بہت خراب ہے۔ لیکن شہید بے پرواہ ہے۔ وہ اس کو اپنا بھائی سمجھتا ہے۔ اور دھرم کا اپدیش دیتا ہے۔ شہیدوں کی زندگی ایسی ہی ہے۔ سوامی شردھانند جی کی زندگی کا ایک ایک لمحہ شہادت کا ہے۔ وہ زندگی بھر شہید تھے۔ موت پر بھی شہید ہی ہوئے۔ اور مر کر بھی آج زندہ شہید کہلاتے ہیں۔ بھلا شہید بھی کبھی مرتے ہیں۔ وہ تو امر ہوتے ہیں۔ خود زندہ رہتے ہیں۔ دوسروں کو زندگی دے جاتے ہیں۔ آؤ آج سوامی شردھانند کی شہادت کی یاد میں اپنے جیون میں کوئی شہادت پیدا کریں۔

ایک سال کا بہترین تحفہ

اردو شتابدی کے دو سیریز شاندار کتابیں

ترتیب بااختصار فہرست کتابیں

ہر کتاب ایک سے ایک بڑھیا ہے۔ خریدنے کے لئے ابھی سے تیاری کریں

ویدانت درشن

(رشی ودیا نند سرسوتی درشنانند جی مہاراج)

درجہ اوّل (بالعموم) یہ پہلا موقع ہے۔ کہ مہرشی ویاس کے ویدانت درشن کا اردو ترجمہ شائع ہوا ہے۔ انہوں نے ویدانت کے مشکل سوتروں کو ایسی قابلیت اور عمدگی سے واضح کیا ہے۔ کہ پڑھ کر آنند آ جائے گا۔ اور کٹھن سے کٹھن بھی آسانی سے سمجھ میں آ جاتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ جنتا اس کی مناسب قدر کرے گی۔ ہم صفحات کی کتاب بڑھیا ولایتی کاغذ پر چھپی ہوئی ہے

قیمت صرف ۲ عہ

یوگ کے آسن (اردو)

(ساٹھ عدد تصویروں سمیت)

ویدوں کے مشہور یوگ آسن گیانی جی کی مفصل عام تصنیف۔ انگلش ڈنڈ بیٹھک ڈمبل وغیرہ جو مختلف ورزشیں رائج ہیں۔ ان سے طاقت تو بڑھتی ہے۔ لیکن تندرستی نہیں بڑھتی۔ ویایام کی وہ کہ پڑھتی ہی ہے۔ جو ہر قسم کے نقائص سے مبرا ہے اس کتاب میں بیان کردہ آسنوں کو بچہ۔ بوڑھا۔ جوان مرد۔ عورت سب باآسانی کر سکتے ہیں۔ ان کے کرنے سے تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ سخت سے سخت امراض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سینکڑوں آدمیوں نے ان آسنوں کو آزمایا ہے۔ اور اپنی رائے اس میں درج کی ہے۔ اگر آپ کو صحت پیاری ہے۔ تو آج ہی اس کی ایک کاپی طلب کریں

قیمت ۴ عہ

برہمچریہ

(لیکھک شری پوجیہ پنڈت واسودیو سائنس نیکھا)

اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ کہ انسانی زندگی میں کامیابی کا راز صرف برہمچریہ ہے۔ بغیر برہمچریہ کے انسان سارا عمر دکھ اٹھا کر ذلیل زندگی بسر کرتا ہے۔ کوئی قوم اور ملک بغیر برہمچریہ کے ترقی نہیں کر سکتا۔ برہمچریہ کے راستہ میں کیا رکاوٹیں ہیں۔ اور ان کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ اور جن اصحاب نے برہمچریہ سے ہمت ہو کر ٹھوکر کھائی ہے۔ اور پھر سنبھل کر ترقی کی ہے۔ ان کے تجربے بھی اس کتاب میں درج ہیں۔ نوجوانوں کو ضرور پڑھنی چاہیئے۔

قیمت اردو صرف ۱۲ ار

پتا:۔ راجپال ایڈیشنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شردھانند دیانند کا دوتارا تھا۔ یہ دوتارا کبھی ٹوٹ سکتا ہے؟

مجھے آج کل اتہاس لکھنے سے سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں۔ پھر شردھانند نمبر کے لئے لیکھ کیسے لکھوں؟ اپنے اتہاس کے سلسلہ میں ایسا لیکھ آپ کو دینا تھا۔ سو اس دفعہ یہی سہی۔ آپ پڑھ کر خوش ہونگے کہ اتہاس کا کام اب خاتمہ کے قریب ہے۔ تیسرا اتہاس میں جہاں منشی رام اور سوامی شردھانند کا ذکر سنانا ہو سب سے زیادہ ہے۔ ایسا ہونا قدرتی تھا۔ لالہ منشی رام گورودت کال میں ہی آریہ سماج میں آنے لگتے ہیں۔ لاہور میں وکالت کے امتحان کے لئے تشریف لائے تھے۔ اس وقت ان کی عمر ۲۴ برس سے زیادہ نہ تھی۔ برہمو سماج اور آریہ سماج دونوں میں جلسے ہوتے تھے۔ برہمو سماج کے نیتاؤں نے انہیں اپنا لٹریچر پڑھنے کو دیا۔ اس میں ستیارتھ پرکاش کے سدھانت کا کھنڈن تھا۔ یہ اس وقت ہی بریلی میں رشی دیانند کا شاستر ارتھ سن چکے تھے۔ وہ شاستر ارتھ کٹر بری ہوا تھا۔

اور شاید اس کے لیکچروں میں سے ایک لالہ منشی رام تھے۔ اس مضمون پر بڑے سماجی مستشنوں کی دلیلوں سے جلدی قائل نہیں ہو سکتے تھے۔ یہ فوراً آریہ سماج میں گئے۔ اور جب پنڈت گورودت جی کو وہاں نہ پایا۔ تو ان کے گھر پہنچے۔ وہ وہاں بھی نہ ملے۔ تو ان کے دفتر کی راہ لی۔ اور وہاں سے پھر ان کے گھر آ گئے۔ انہوں نے بھی ان کی لگن اور اشتیاق کی کہانی سن کر بھوجن کرنا ملتوی کر دیا۔ اور پہلے آریہ سماج میں جا کر انہیں ستیارتھ پرکاش نکال دیا۔ لالہ منشی رام نے اس پستک کا پہلا مطالعہ اس غرض سے کیا تھا۔ پھر کیا تھا؟ فقط ستیارتھ کے مضمون پر ہی ان کے شکوک رفع نہیں ہوئے۔ بلکہ کچھ جادو سا ہو گیا۔ یہ باقاعدہ آریہ سماج کے ممبر بھی بن گئے۔ لالہ سائیں داس نے جو اس وقت آریہ سماج کے مجرک تھے۔ اور جو نوجوانوں کے آریہ سماج میں داخل ہونے کی تاک میں رہتے تھے۔ اسی کو خوش آمدید کہا۔ اور ساتھ ہی یہ ریمارک کیا کہ آج آریہ سماج میں ایک نئی شکتی کا پرویش ہوا ہے۔ یہ خبر جالندھر پہنچی۔ تو لالہ دیوراج نے پردھان کا پد لالہ منشی رام کے لئے خالی کر کے خود منتری بننا منظور کر لیا۔

لالہ منشی رام کا آریہ سماج میں آنا سچ مچ ایک نئی شکتی کا پرویش تھا۔ جالندھر کے بڑے بوڑھوں کو وہ دن یاد ہیں۔ جب لالہ جی ایک دوتارا لئے ساتھیوں کی منڈلی سمیت گلیوں میں بھجن گاتے تھے۔ اور آریہ سماج کا پرچار کرتے تھے۔ لوگ یہ دیکھ کر حیران تھے۔ کہ یہ فقیر گا جاتے ہیں۔ لیکن مانگتے کچھ نہیں۔ سنہ ۱۸۹۳ء میں لالہ جی آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان ہو گئے۔ اور سنہ ۱۸۹۶ء تک لگاتار اس عہدہ کے لئے ان کا انتخاب ہوتا رہا۔ پرتی ندھی سبھا کا موجودہ وجود ان کے پردھان ہو جانے ہی سے معرض ہستی میں آیا۔ اس سے پہلے کالج کا زور تھا۔ انہوں نے ویدپرچار پر زور دیا۔

دوتارا (۲)

(از پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے)

ان کی پردھانی کے معنی ہی تھے ڈی۔ اے۔ وی کالج سے عدم اطمینان ۱۸۹۶ء میں سماج کے دو حصے ہو گئے۔ لالہ منشی رام کے پرشاد کرنے پر سبھا نے وید پرچار ندھی قائم کر دی۔ رائے ٹھاکر دت نے اس مضمون پر ایک کتاب لکھی۔ کہ سبھا کا کام عام تعلیم دینا نہیں۔ وید کا پرچار کرنا ہی ہے۔ سبھا کی پردھانی اب لالہ جی کا دھندا سا بن گیا۔ وکالت کے کام سے جب بھی فراغت ہوتی ہے۔ سبھا کے کام میں تن۔ من اور دھن سب۔

پھر ان میں بھی مکھیہ سبھا کا دوسرا وبھاگ ہے "گوروکل"۔ اس کے سنستھاپک نہیں ہی اس سنستھا کے لئے تیس ہزار اکٹھا کرنے کی پرتگیا۔ اور پھر اسے پورا کرنے کے لئے ان کا آٹھ مہینے کا لگاتار دورہ ان کی سب سے بڑی "دھرم یاترا" تھی۔ اس دورہ سے آریہ سماج میں ایک نئی زندگی کا دور چلا تھا۔ فقیر نے اب دوتارا رکھ دیا تھا۔ اور بھکشا کی جھولی ہاتھ میں لے لی تھی۔ اور جب اس کی منہ مانگی بھیک جھولی میں پڑ گئی۔ تو لوگ اسے مہاتما کہنے لگے۔ اس کے ساتھ آریہ سماج کا یہ سارا وبھاگ ہی "مہاتما وبھاگ" کہلانے لگا۔

مہاتما منشی رام کے جیون میں یہ دو واقعات ایسے ہوئے۔ جنہوں نے ان کی کایا پلٹ دی۔ ایک تو ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ۔ دوسرا سبھا کی پردھانی۔ ستیارتھ پرکاش کے مطالعہ نے انہیں آریہ سماجی بنا کر ان کے ہاتھ میں دوتارا دے دیا۔ اور سبھا کی پردھانی نے بھکشا کی جھولی گلے میں ڈال دی۔ اسی سے یہ گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا اور آچاریہ بنے۔ ایک تیسری گھٹنا جس سے یہ رنگ اور پکا ہو گیا۔ سنیاس گرہن کی تھی۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں مہاتما جی نے سنیاس لے لیا۔ ادھر گوروکل کے جنوں میں گیسوؤں کی بہار تھی۔ ادھر گوروکل کا آچاریہ بھگوے کپڑے پہن رہا تھا۔ گیسوؤں نے اسے بھگوا پہنایا یا اس نے گیسوؤں کو؟ طرفین کے دلوں کی تار سے ایک ہی تار اٹھ رہی تھی۔ دوتارا کی لے اب مکمل ہوئی۔

سوامی شردھانند اب فقیر تھے۔ سنہ ۱۹۱۹ء کی کانگرس میں انہوں نے کہا تھا:

نہ ہندوم نہ مسلمان نہ پارسی نہ یہود
بجرم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

استقبالیہ کمیٹی کے پردھان کے ایڈریس میں اچھوتوں کی سمسیا کی طرف دھیان کھینچا گیا۔ سوامی جی نے کہا تھا۔ کہ اچھوتوں کو انگریزی سلطنت کا سب سے بڑا ننگ سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان کی آزادی کے لئے ضروری ہے۔ کہ انہیں ہندوستانی آبادی کا ایک آزاد جزو بنایا جائے۔ جب کانگرس نے ان کی نہ سنی۔ تو وہاں سے الگ ہو گئے۔ کوکناڈا میں مولانا محمد علی نے بحیثیت صدر کانگرس اپنے ایڈریس میں یہی تجویز کیا کہ اچھوتوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دو۔ آدھے ہندو ہو جائیں۔ آدھے مسلمان۔ گویا وہ بھیڑ بکریاں تھے جو جہاں چاہے انہیں ہانک لے جائے۔ سوامی جی نے سمجھ لیا۔ کہ یہ کام کانگرس کے کرنے کا نہیں۔ اب یہ ہندو سبھا کے فاس ہوئے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ ہندو اس کام کو اپنا لیں گے۔ لیکن وہاں ز مالوی جی ہی کسی کے ساتھ تعمہ تڑ لانے کو تیار نہیں۔ آخر انہیں یقین ہو گیا۔ کہ یہ کام آریہ سماج کے سوائے اور کوئی نہیں کر سکتا +

دیانند کا بجنتی سب آسمانوں کی اڑانیں لے کر آخر اسی دیانند کے ہی گھونسلہ میں آ گیا۔ جادوگر کا جادو نہ ہٹا پر نہ ہٹا۔ سوامی جی کی آخیر عمر کی مدراس پانت کی دھرم یاترا ایک ہمیشہ یادگار رہے گی۔ دکھشن کے براہمن ابراہمن یہ دیکھ کر حیران تھے۔ کہ آتریہ بھارت کا یہ سنیاسی کس طرح عملی طور پر چھوت چھات کو دور کرنے کے مقصد بنا ہے۔ ان کے وچنوں میں کرپا کا جادو ہے۔ ادھر ملکانوں کو

کچھ وے چلے جا رہے ہیں۔ جالندھر آریہ سماج کا مرکز بن گیا۔ پنڈت لیکھرام وہیں سے پرچار کے لئے جاتے تھے۔ لالہ جی گرمی کی چھٹیوں اور دیگر تعطیلات میں پرچار کا کام کرتے تھے۔ اس طرح وید پرچار وبھاگ کی بنیاد رکھنے میں لالہ جی کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اس ندھی کے یہ اگر اکیلے سنستھاپک نہیں۔ تو سنستھاپکوں میں سے ایک ضرور ہیں۔ اور

جذبات عقیدت

حقیقت یہ ہے حق سے آشنا تھا سوامی شردھانند
سراسر واقف رازِ وفا تھا سوامی شردھانند

کیا رگ رگ میں جس نے جذبۂ ایثار کو پیدا
مئے حب وطن کا وہ نشہ تھا سوامی شردھانند

عمل کا اک نمونہ تھی سراسر زندگی اس کی
بہادر، شیر دل، مرد خدا تھا سوامی شردھانند

بندھائی اس نے ڈھارس ہند کو بھی وقت ناکامی
مریض درد حسرت کی دوا تھا سوامی شردھانند

دکھاتا کیوں نہ رستہ کل زمانہ کو خضر بن کر
کہ گمراہوں کا سچا رہنما تھا سوامی شردھانند

خزاں دیدہ ریاض بزم قومی کیلئے اے دل
نوید فصل گل، باد صبا تھا سوامی شردھانند

غریبوں بے زبانوں کی زباں تھا سوامی شردھانند
یتیموں بیکسوں کا آسرا تھا سوامی شردھانند

ہوئی کافور جس کے دم سے تاریکی بطالت کی
چراغ صدق کی ایسی ضیا تھا سوامی شردھانند

کیا اس نے ہر اک کو اپنا شیدائی و دیوانہ
کہ از سر تا پا الفت کی ندا تھا سوامی شردھانند

نئی روح پھونکدی اس نے وطن کے مردہ قالب میں
مسیح ملک پیغام بقا تھا سوامی شردھانند

چھڑا یا دیو استبداد کے پنجے سے غربا کو
جہاں میں دشمن جور و جفا تھا سوامی شردھانند

اسی کے دم سے روشن تھا چراغ محفل قومی
ہمارے شیشۂ دل کی جلا تھا سوامی شردھانند

(روشن پٹیالوی بی۔ اے)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

امر شہید سوامی شردھانند جی کی پوتر سمرتی میں شردھا کے پھول

پوجیہ امر شہید سوامی شردھانند جی انیک گنوں سے موصوف تھے۔ ان ہی گنوں کے کارن وہ آریہ سماج کے نیتا بنے۔ انہوں نے آریہ سماج میں جو کام کیا۔ جو پرکاش سے آفتاب کی طرح چاروں اور چمک رہا ہے۔ ان کے کام کے سمبندھ میں جبکہ انہوں نے آریہ سماج وچھو والی لاہور کے سپتاہک ستسنگ میں پہلا اپدیش دیا۔ تو اس وقت کے پوجیہ پردھان سورگیہ لالہ سائیں داس جی نے پیشینگوئی کی تھی۔ کہ "آج آریہ سماج میں نئی طاقت آئی ہے۔ دیکھیں اس سے بھلا ہوتا ہے یا کیا؟" جو آگے چل کر حقیقت ثابت ہوئی۔ اس شکتی نے آریہ سماج کے گورو کو چار چاند لگا دئے۔ آپ نے بڑے سے بڑے وہ وہ کام کئے جن کو ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ کنیا مہا ودیالیہ گوروکل کانگڑی اور وید پرچار کا ادھیکار سب آپ کی زندہ یادگار ہیں۔ ان انسٹی ٹیوشنوں کے لئے جس طرح موافق اور مخالف تحریکوں میں انہوں نے کاریہ کر کے آریہ سماج کا سر اونچا کیا۔ یہ کیول ان کا ہی حصہ تھا۔ سوامی جی وہ ہستی تھی۔ جس نے اپنے جیون کے بہترین حصہ سے آریہ سماج کا اتہاس بنایا ہے۔ مگر ان کا سمپورن شریر آج ہمارے سمکش نہیں۔ لیکن جن کے کاریہ۔ تپ کا تیاگ کا چتر ہر ایک آریہ بھائی کے ہردیہ میں انکت ہے۔ سوامی شردھانند جی کا جیون آرمبھ سے ہی قربانی کا جیون رہا ہے۔ جس سے آریہ بھائیوں کو سبق لینا چاہئے۔ قومیں خود غرض لوگوں سے نہیں۔ بلکہ قربانی کی زندگیوں سے بنتی ہیں۔ شہید سنیاسی کا یہ سب سے بڑا گن تھا۔ کہ جس سمے ان کے چت میں بیٹھ جاتا کہ وہ کام کرنا ضرور ہے۔ پھر اسے جب تک کر یا تک نہ میں نہ لے آتے۔ تب تک ان کو چین نہ پڑتا تھا۔ یہی کارن تھا۔ کہ وہ ہر ایک میدان میں سب سے آگے رہتے تھے۔ آریہ سماج میں ہر ایک کام اور سدھار کا سہرا ان کے ہی سر پر رہا۔ اب جبکہ ذات پات توڑنا ایک سادھارن سا کام پرتیت ہوتا ہے۔ اس سمے جبکہ مہاتما منشی رام جی نے اپنی سورگیہ سپتری کا ودواہ سنسکار ذات پات توڑ کر کیا۔ تو مہا دوار تھا۔ یہ کام اس سمے شیر مرد مہاتما منشی رام جی کے حصہ میں آیا تھا۔ مگر ان کی اس پہل پر سماج کے کچھ حصہ کی طرف سے مخالفت ہوئی۔ آپ نے اس مخالفت کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے آگے ہی آگے قدم رکھا۔ جس سے ان کی اوچتا کا سب کو قائل ہونا پڑا +

سوامی شردھانند جی عالم باعمل تھے۔ جو کہتے وہ کر دکھاتے۔ اگر پد گپس کی شادی سے گھرا تھی۔

تو یہ نہ تھا کہ اپنے بچوں کے لئے کوئی اور اصول اور دوسروں کے بچوں کے لئے کوئی اور نیم تھا۔ اگر گوروکل کے شیدائی بنے۔ تو اپنے دونوں پتروں کو سب سے پہلے گوروکل میں شکشا کے لئے داخل کیا۔ ذات کے ورودھی بنے۔ تو اسے ایک ہی جھٹکے میں توڑ دکھایا۔ اگر بھکشو بنے۔ تو پہلے اپنا سرو سو یہ آریہ سماج روپی یگیہ میں آہوتی ڈال کر۔ تب اوروں سے کہا۔ تو اپنے اچھوتوں کے آگے ہاتھ پسارا۔ اچھوتوں سے پیار کرنا سکھلایا۔ تو پہلے ان کو اپنے ساتھ کھلایا۔ اگر دیش بھگتی کے نیتا بنے۔ تو سب سے پہلے سینہ تان کر گورکھوں کی بندوق کے آگے کھڑے ہو گئے۔ جو کہا وہ کر دکھایا۔ اور جو کیا۔ وہ مرد میدان بن کر کیا۔ نڈر بیباک ہمت اور حوصلہ بے غرض ہو کر کیا۔ آپ کے جیون میں دوسروں سے پریم کرنے کی ایک بڑی بھاری خوبی تھی۔ آپ کا کر یاتمک جیون اور واستو میں ان کا جیون ہمارے لئے بڑی شکشا کا جیون ہے۔ سکھوں پر مصیبت آئی۔ ان کے لئے جیل یاترا کی۔ مسلم برادران پر بپتا پڑی۔ تحریک خلافت میں ان کے شانہ بشانہ کام کیا۔ سناتنیوں کے رشی کل پر سنکٹ آیا۔ تو ان کی مدد کو پنڈت سوامی شردھانند ہی تھے۔ جو پہنچے۔ اگر انہیں مسلمانوں سے دویش ہوتا۔ تو کیا انہیں کوئی ہندو ڈاکٹر نہیں ملتا تھا لیکن آپ جب بھی بیمار ہوئے۔ آپ نے اپنے پرانے مِتر ڈاکٹر انصاری سے ہی علاج کروایا۔ جان بھی دی تو دھرم پرچار کے لئے۔ آپ پاپی سے نفرت نہ کرتے تھے۔ بلکہ آپ کو پاپ سے نفرت تھی +

پنجاب کیسری کی جلاوطنی

آپ کی حقیقی آزمائش کا وقت ۱۹۰۷ء میں آیا جبکہ لالہ لاجپت رائے جی کو جلا وطن کیا گیا۔ گورنمنٹ اس سمے آریہ سماج سے سخت بدگمان تھی۔ اس وقت آریہ سماج کی عزت کے مقابلہ میں اپنی جان تک کی پرواہ نہ کر کے آریہ سماج کی رکھشا کے لئے کٹی بدھ ہو گئے۔ مہاتما منشی رام جی نے ان دنوں جو سیوا آریہ سماج کی کی۔ وہ کسی سے چھپی نہیں۔ انہوں نے اس موقعہ پر حیرت انگیز دلیری اور نڈرتا کا ثبوت دیا۔

جن لیڈروں نے آریہ بھائیوں کے ساتھ لالہ لاجپت رائے نے سالوں کام کیا تھا۔ اور جن کی انسٹی ٹیوشنوں کے لئے انہوں نے تن۔ من اور دھن ارپن کیا تھا۔ انہوں نے ان کے اس نازک وقت میں ان سے آنکھیں پھیر لیں۔ اور ان سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کیا۔ یہاں تک کہ ان کے آریہ سماجی ہونے تک سے انکار کر دیا گیا۔

لیکھک۔ لالہ لبھو رام جی نیر۔ لدھیانہ

یہ دیکھ کر مہاتما منشی رام جی کی رگ حمیت پھڑک اٹھی۔ انہوں نے اس سمے وہ کام کیا۔ جو اس سے پہلے نہ کیا تھا۔ سوال کے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انہوں نے لالہ جی کو اپنایا۔ اور "آریہ سماج و پالیٹکس" کے موضوع پر "سول اینڈ ملٹری گزٹ" لاہور میں ایک سلسلہ مضامین لکھا۔ جن کی چاروں اور دھاک بیٹھ گئی۔ مانڈلے سے واپس آ کر لالہ لاجپت رائے جی نے اپنے پرانے ساتھیوں کے سلوک کے حالات سنے۔ تو وہ دھڑہ بندی سے آزاد ہو گئے۔ ان کے وچاروں میں یہاں تک پریورتن ہوا کہ آخر کار انہوں نے صاف کہہ دیا کہ "دیانند کالج لاہور کے ساتھ میرا سمبندھ ہے۔ جو ایک پتا کا پتر کے ساتھ ہوتا ہے لیکن گوروکل کانگڑی سے وہ ہے۔ جو ایک عاشق کا اپنے معشوق سے ہوتا ہے" +

ان دنوں چونکہ آریہ کہلانا بھی سیڈیشن کا مترادف تھا۔ اس لئے مہاتما منشی رام جی نے اپنے نام کے ساتھ "جگیاسو" کی بجائے "آریہ" لگانا آرمبھ کر دیا۔

"ادم کا جھنڈا گر گیا؟"

لاہور کے سالانہ جلسہ پر لیکچر دینے سے پہلے مہاتما منشی رام جی کو آریہ سماج کے بورڈ کی طرف سے پرچہ ملا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ افسران دربار نے آریہ سماج مندر میں آ کر "ادم کا جھنڈا گرا دیا ہے۔ اس سمے آپ کے جذبات کیا تھے؟" دوران لیکچر میں آپ نے ایک سرد آہ بھری اور فرمایا۔ "ادم کا جھنڈا گر گیا" کچھ سیکنڈ خاموش ہو گئے۔ پھر کہا۔ "ارے کہتے ہو ادم کا جھنڈا گر گیا۔ [illegible] ڈالی کو لال دکھلاؤ"

... جس میں ادم کے جھنڈے کو گرانے کی کوشش کی ہے ادم تو ایک ایک منش کے ہردیہ پٹل پر لکھا ہوا ہے۔ ادم تو بچوں کے اکھشروں میں لکھا ہوا ہے اس کو کون ناش کر سکتا ہے؟

ان شبدوں کے ساتھ جلسہ کے پنڈال میں ایک بجلی سی دوڑ گئی۔ اس ایک ویاکھیان نے مہاتما منشی رام جی کو کہیں سے کہیں لا کھڑا کیا۔

شاندار شہادت

اتہاس بتلاتا ہے۔ بری باتوں سے بعض اوقات اچھی باتیں نکل آتی ہیں۔ سوامی جی کے قتل کا کام برا تھا۔ لیکن اس سے ان کی مرتیو شاندار ہو گئی۔ سوامی شردھانند جی نے اپنے مرنے سے ایک رات پہلے آنریبل راجہ رام پال سنگھ جی کے تار کا جو جواب دیا تھا وہ سوامی جی کا انتم سندیش ہے۔ وہ جواب کیا تھا؟

یہ کہ شریر بردھ ہو چکا ہے۔ اس لئے بہت سے کریاتمک کاریہ کئے۔ اب یہ اس یوگیہ نہیں رہا۔ کہ اس سے ادھک کام لے سکوں۔ پرنتو یہ آشا ہے۔ کہ یہ شریر چھوٹ جائے۔ تو میں پھر بھارت میں جنم لوں۔ اور شدھی دوارہ آریہ جاتی کی سیوا کروں ۔۔

یہ سوامی شردھانند جی کا سندیش تھا جس پر ایک کوی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ۔۔

منتظر ہیں تیری آمد کے سب ہندو جواں
ہند میں اک بار پھر آ جا تو اے شہزادہ زماں
(لہ سوامی شردھانند)

سوامی جی مہاراج کے ان گنوں کا ورنن کرتے ہوئے ہمارے ہر ایک آریہ بھائی کا یہ کرتویہ ہے کہ ہم اپنے پیارے امر شہید کی سمرتی میں سب رنگ دویش کو تیاگ کر "شدھی" "سنگٹھن" "ویدپرچار" دھارن کریں اور اپنے دھرم اپنی جاتی اور غریبوں کے لئے ...

سفید کشٹ کی دوا جڑی

پریہ مہاشیہ! بیپاروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص۔ پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مول واپس دونگا جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں قیمت شیشی ۲ روپیہ

پنڈت پرکاش چندر گنتری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماج کا بھیشم پتامہ

امر شہید سوامی شردھانند

(لیکھک :- لالہ بابو رام جی گپتا لدھیانہ نواسی)

(۱)

۱۰ اکتوبر ۱۹۰۹ء کا دن بھی آریہ سماج کے اتہاس میں ایک خاص دن خیال کیا جانا چاہئے جبکہ ریاست پٹیالہ نے غلطی سے آریہ سماجیوں کو راج ودروھی جماعت کے ممبر خیال کر کے گرفتار کیا تھا۔ لدھیانہ سے چل کر اُسی دن شام کو ۴ بجے کے قریب جب میں اپنے مترِ لالہ مراری لال جی سے ملنے کے لئے پٹیالہ کے چوک قلعہ میں تانگہ سے اُترا۔ تو میرے ایک رشتہ دار وہاں موجود تھے وہ مجھے اپنی دوکان پر لے گئے۔ جس دوکان میں ایک بڑی الماری بھی ہوا کرتی تھی۔ اُس کی اوٹ میں بیٹھ کر کانا پھوسی کرنے لگے ہیں۔ بڑے بکٹ درد بھرے شبدوں میں لالہ مراری لال جی اور سب مقامی آریہ بھائیوں کی گرفتاری کا حال سُنا کر انہوں نے مجھے مشورہ دیا۔ کہ مجھے پہلی ٹرین سے ہی پٹیالہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ سامنے کوتوالی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ وہ سب لوگ گرفتار کر کے یہاں لائے گئے ہیں۔ وہ اتنے بھیبھیت ہو رہے تھے۔ کہ مجھے میری زبردستی اچھیا اور خواہش پر بھی میرے کسی دوست اور رشتہ دار سے مجھے ملنے نہ دیا۔ وہ الماری کی اوٹ سے ہی اُٹھنے نہ دیتے تھے۔

"تمہارا گھنٹوں سما یا جانا اور آریہ سماجک آدمیوں کا ساتھ لینا تمہاری گرفتاری کا کارن ہو سکتا ہے۔"

میں نے کہا۔ "اتنا کیوں ڈرتے ہو؟ ایسا اندھیر بھی کہیں ہو سکتا ہے بھلا۔"

"تم نہیں جانتے یہاں دھاندلی بھی ہوتی ہے" انہوں نے کہا۔ "ذرا اندھیرا ہونے پر تانگہ میں بیٹھ کر جلدی سٹیشن پر چلے جاؤ" +

سچ مچ اُس دن پٹیالہ کے باشندوں کے ساتھ پٹیالہ کی دیواریں اور اُن کی ایک ایک اینٹ کانپ رہی تھی۔ اُن کے آدیش انوسار میں رات کے ۹ بجے لدھیانہ واپس آ گیا۔ منتری لالہ امر سنگھ جی پردھان آریہ سماج کو سب حال سُنا یا گیا۔ صبح ہی صلاح مشورہ کر کے یہاں سے لالہ رام کشن جی پردھان سبھا کو جالندھر خبر پہنچائی گئی۔ دوسرے دن تو سارے آریہ جگت میں تاریں دوڑ گئیں۔ گرفتار شدگان میں ہمارے سماج کے موجودہ پردھان ڈاکٹر چنتا ور سنگھ جی اور لالہ نامائتی رت جی (دونی والے) جیسے دِن اور رات کی سیوا کرتے تھے موتی کی طرح آریہ سماج میں کام کرنے والے لالہ نند لال اور لالہ مراری لال آدی منتری تھے۔ اور کس کس کا نام گنواؤں کون تھا جو بڑے سے بڑے سپاہی کی طرح ریاست کے بڑے سے بڑے عہدیدار سے لے کر کلرک تک سبھی گرفتار کر لئے گئے تھے۔ دیانند کے دلیر شیروں کے جسموں کو ریاست نے آہنی صندوقوں میں بند کر دیا تھا۔ جانتے ہو ان بے قصور بے بس مظلوموں کو بچانے کے لئے اس جلتی آگ میں چھلانگ لگا کر کون کودا تھا؟ اگر نہیں جانتے تو تمہاری یادداشت پر افسوس ہے۔ اس جلتی آگ میں کودنے والا اور کون ہو سکتا تھا۔ آریہ سماج کا سارا سرمایہ۔ مہابھارت کے زمانہ کے لوگوں کی طرح وشال چھاتی رکھنے والا۔ جگتے چوڑے مستک والا مستد۔ برہم تیج سے دمکتا ہوا بھی نوجوانوں کا سا حوصلہ رکھنے والا وِیر۔ دھیر گمبھیر دیانند کا دلیر لعل مہاتما منشی رام آریہ سماج کا بھیشم پتامہ۔

(۲)

ریاست پٹیالہ میں یہ کیس بڑی دیر تک چلتا رہا۔ ایک طرف ریاست کا مل بل اور خزانہ دوسری طرف غریب آریوں کی جماعت۔ وادیوں نے بڑے بڑے ٹین دبا لئے۔ گرے صاحب نے اپنی دھواں دھار تقریر دلائل سے آریہ سماجیوں کو باغیوں کی جماعت اور ستیارتھ پرکاش کو سدیشن بھرے شبدوں کی کتاب سدھ کرنے کی اتنی بھی کوشش کی۔ اس کیس میں رائے بہادر دیوان بدری داس جی نے بھی بڑا کام کیا۔ مگر دھوتی رما کر۔ آسن جما کر بیٹھنے والا درد دل رکھنے والا وہ ایک ہی تھا۔ گھٹنوں سے نیچے لمبے کرتہ پر گلے میں کیسری دوپٹہ اوڑھے لمبی لمبی بھجاؤں میں مضبوط لمبی لاٹھی لے کر جس وقت وہ پُر جلال چہرہ لئے مست ہاتھی کی طرح جھومتا نکلتا۔ کس کی مجال تھی۔ کہ کچھ منٹ کے لئے آنکھیں ملا کر بات کر سکے۔ جس وقت وہ شیر عدالت میں گرجنے لگتا۔ کس مائی کے لال کی ہمت تھی کہ اُس کی زبردست دلائل کی دیوار کی ایک اینٹ بھی اِدھر اُدھر کر سکے۔ وہ بولنے لگتا۔ تو سناٹا چھا جاتا۔ وہ اُٹھنے لگتا۔ تو سب جھک جاتے اُس کی نظر یہ سب کی زبان کے لئے تالا تھی۔ وہ اپنی دھن میں مست تھا۔ اُسے نہ نیند کی پروا تھی۔ نہ کھانے کی۔ مل گیا تو کھا لیا۔ جھپکی آ گئی تو سو لئے۔ خواب بھی تھے تو یہی۔ کہ نہ آریہ سماج کی سفید چادر پر کوئی کالا داغ نہ لگنے پائے"

(۳)

۱۹ فروری ۱۹۱۰ء کو جب یہ دیانند کا دلارا دولہا تیج کا سہرا باندھ کر رہا شدہ براتیوں کے ساتھ جھومتا ہوا نکلا۔ عجیب سماں تھا۔ دیوتاؤں کو بھی سواگت کے لئے دیوانہ بنا ہوا وہ کون تھا مہاتما منشی رام۔ آریہ سماج کا بھیشم پتامہ۔

"یہاں آئے ہوئے ایک بھائی نے کہا۔ آج سی۔ آئی۔ ڈی کا خاص انتظام ہے۔ ذرا احتیاط اور سوچ سمجھ کر بولنا۔ آپ کا معمولی سے معمولی شبد بھی لکھا جائے گا۔ میں نے کہا۔ آریہ سماج کا کوئی کام چھپا ہوا نہیں ہے۔ مجھے مت ڈرائیے۔ میں تو چاہتا ہوں۔ کہ میری یہ آواز چھوٹے سے چھوٹے راجہ کرمچاری کے کانوں میں پہنچے۔ وائسرائے تک جائے۔ پارلیمنٹ کی دیواروں کے ساتھ ٹکرا کر جارج پنجم تک پہنچتی ہوئی اُس راجاؤں کے راجا کے دربار میں پہنچے جس کے دربار میں بڑے بڑے تاجداروں کے تاج جھکتے ہیں"

یہی الفاظ تھے۔ حضور! اہیر کبیر ضرور ہو گا۔ مگر میرے کانوں میں ابھی تک یہی گونج رہے ہیں۔ ان الفاظ کی حقیر مکاباندھتے ہوئے مہاتما منشی رام جی دِجھوالی سماج کے سالانہ جلسہ پر رات کے سناٹے میں ویاکھیان دے رہے تھے۔ گرجتے گرجتے کبھی پرسنگ میں اپنی وشال بھجائیں اُٹھا کر انگلی سے آدیش کرتے ہوئے جب انہوں نے کہا۔ "وہ دیکھو سامنے بجلی چمکی"۔

عین ٹھیک اس وقت شیر پنجاب لالہ لاجپت رائے جی (جو اُن دنوں جلا وطنی سے واپس آئے تھے۔ پنڈال میں داخل ہوئے۔ سواگت ارتھ جنتا کی کرتل دھونی نے۔ بجھڑوں کے ملاپ نے جو سماں باندھا۔ کیسے کہوں سچ مچ بجلی کوند گئی۔ منٹوں تک گونج سی رہی۔ اس وقت کی حالت بیان کرنا گونگے کے گڑ کے سواد کی بات ہے۔ اس کے بعد۔ اس کے بعد نہ جانے دل ہی بدل گیا یا آریہ سماج ہی بدل گیا۔ ایسی گرج اب تک سُننے میں نہیں آئی۔ ویاکھیان میں اب وہ گرج کہاں؟ گرجنے والا ایک ہی تھا۔ وہ مہاتما منشی رام۔ آریہ سماج کا بھیشم پتامہ

(۴)

دہلی ہتھیا رہی اجاگی دہلی! تو نے بھی بڑے زمانے دیکھے ہیں۔ مگر ۱۹۱۹ء کا وہ زمانہ کیسے بھولے گا۔ جب گھنٹہ گھر کے پاس شہید گورو تیغ بہادر جی کے بلیدان ہونے والے اتہاسک استھان کے پاس ہی ایک زندہ شہید نے جنتا کے سمود کے آگے جھومتے جاتے ننگی سنگینوں کے سامنے اپنا سینہ تان کر کہا تھا:-

"ان سنگینوں پر کیا وار کرتے ہو سنیاسی کی چھاتی کھلی ہے"

سنگینوں کے ساتھ سر بھی جھک گئے۔ بھارت ماتا کے اس لال۔ نربھئے ویر سنیاسی نے بھارت کا دکھڑا سنا کر۔ گھر گھر الکھ جگا کر۔ جامع مسجد دہلی کے منبر پر کھڑے ہو کر برادرانِ وطن کو وطن کا سندیش دے کر۔ دبلی پتلی ہڈیاں پہننے والے دہلی والوں میں دلیری کی روح پھونک دی تھی۔

مجسم آگ تھا نر سے کسطرح فد موزوں تھا ملا سکتا نہ تھا آنکھوں سے اُسکی کوئی بھی آنکھیں ہمیشہ تذکرہ دردِ وطن کا اُس کا مضموں تھا علاجِ درد پر رہتی تھیں اُس کی ہر گھڑی آنکھیں

اُسی نے دھول پور میں دھونی رما کر لوہا لیا تھا۔ اُسی نے امرتسر میں مارشل لا کے ڈراونے دنوں کے بعد استقبالیہ کمیٹی کا پردھان بن کر امرتسر کانگرس کے اجلاس کو سپھل بنایا تھا۔ ۱۹۲۲ء میں اکالی اندولن میں سکھ آریہ اتحاد کا ثبوت دیتے ہوئے سکھوں کے ساتھ کندھا بکھ قید کو راحت سمجھنے والا۔ وہ کون تھا؟ لوگوں نے جے جے کار کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے لکھنے والوں نے لکھا۔ آنے والی سنتان فخر سے اس نام کو لے کر سر بلند کرے گی۔ وہ ایک ہی تھا:-

نربھئے سوامی شردھانند۔ آریہ سماج کا بھیشم پتامہ

(۵)

۲۳ دسمبر ۱۹۲۶ء کی کالی خونی شام کو ایک سنگ دل نے آکر کہا۔ "میں سوامی جی سے مل کر کچھ شکوک رفع کرنا چاہتا ہوں"

"اِس وقت سوامی جی آرام کر رہے ہیں۔ پھر کسی وقت سواستھ ٹھیک ہونے پر آنا"۔ دھرم سنگھ نے کہا۔

"کون ہے؟ اسے آنے دو دھرم سنگھ!" اندر سے آواز آئی +

"میں کچھ اپنے شکوک رفع کرنے آیا ہوں۔ پانی........ پانی"

خون کے پیاسے کو پیاس نے ستایا۔ قدرت نے سگنل دیا۔ کہ شاید بھولا بھٹکا راہ پر آ جائے۔

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

"شری سوامی شردھانند"

از پروفیسر گوپال جی کھیبہ ادھشٹاتا گوروکل اندرپرستھ

آج شری سوامی شردھانند کا نام کس لئے ہر ایک آریہ سماجی کے ورد زبان ہے - اس کا صحیح جواب اگر میں اپنی ضمیر سے دریافت کروں - تو بلا شبہ مجھے یہی ملیگا - کہ وہ ہر پہلو سے مکمل انسان تھے - وہ اولوالعزمی وشجاعت کی سرتاپا تصویر تھے - ایثار و قربانی کے مجسم دیوتا تھے - امن و محبت کے شیدائی تھے - مظلوموں کے سچے ہمدرد تھے - ملک و قوم سے محبت کی آگ ان کے سینہ میں سلگتی تھی - سودیشی کا پریم ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا - غرضیکہ ان کے جملہ اوصاف حمیدہ کا بیان کرنا میری قوت تحریر سے باہر ہے - تاہم انہوں نے اپنی زندگی میں ملک و قوم کے لئے جو بیش بہا قربانیاں کی ہیں ان کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں - اُن پر سرسری روشنی ڈالنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں۔

گوروکل کی ستھاپنا

گوروکل قائم کرنا اور اسے خوش اسلوبی سے چلانا ان کی زندگی کا کھیبہ کاریہ تھا - جبوقت شری سوامی جی نے محسوس کیا - کہ بھارت واسی کی رائج الوقت یونیورسٹیاں نونہالان ہند کو مغربی تہذیب کا شکار بنا رہی ہیں - اور مغربی ذہنیت اُن پر دن بدن غالب آ رہی ہے - ملک و قوم سے محبت کا جذبہ اُن کے اندر سے معدوم ہوتا جاتا ہے - تو اُنہوں نے اس سے سخت متاثر ہو کر موجودہ طریقہ تعلیم کے خلاف علم جہاد بلند کیا - اور اپنا سر وسینہ نچھاور کر کے گوروکل کی بنیاد رکھی - ہمالیہ کے دامن میں جھونپڑی بنا کر چند ایک طلبا کو اپنے ساتھ لیکر دیا بیٹھے - اور عزم راسخ کیا - کہ پراچین آریہ سنسکرتی کو از سر نو فروغ دینے کا گوروکل ہی واحد ذریعہ ہو سکتا ہے - اُسوقت دنیا اُن پر ہنستی تھی - کہ وہ کیا کر رہے ہیں - کون اپنے لخت جگر کو چودہ سال کے لئے اپنے زیر محبت سے جدا کر کے بیابان جنگل میں بھیجنا گوارا کر سکتا ہے - لیکن گوروکل کی ابتدائی عمر میں جنتا نے دیکھ لیا کہ بہت سے والدین اپنے بچوں کو انتخاب کے بعد مایوس ہو کر گوروکل سے واپس لے جاتے تھے - کیونکہ فروغ شروع میں زیادہ سے زیادہ بیس برہمچاری داخل کئے جاتے تھے۔

گوروکل کی قائمی کے مقاصد

گوروکل قائم کرنے سے شری سوامی کے مندرجہ ذیل مقاصد تھے (۱) پراچین آریہ سنسکرتی کو از سر نو زندہ کیا جائے - (۲) گوروکل کے برہمچاری برہمچریہ کا پالن کرتے ہوئے ویدک ودوان بن کر نکلیں (۳) گوروکل کے برہمچاریوں کے اندر ملک و قوم سے محبت کا جذبہ پیدا ہو (۴) ہندوستان کی سرکاری یونیورسٹیوں میں شکھشا کا مادھیم جو غیر ملکی زبان ہے - اسے تبدیل کیا جائے - اور اس کے برعکس گوروکل میں شکھشا کا مادھیم آریہ بھاشا (مادری زبان) قرار دی جائے - اور جملہ مضامین آریہ بھاشا میں پڑھائے جائیں - مجھے یہ لکھتے ہوئے ہرش ہوتا ہے - کہ شری سوامی شردھانند اور ان کے پیروؤں کی بیش بہا قربانیوں کی بدولت گوروکل اپنے منزل مقصود تک پہنچنے میں کامیاب ہوا ہے - گلشن گوروکل جسے سوامی جی نے اپنے خون سے سینچ کر سرسبز اور شاداب بنایا تھا - آج تمول ثابت ہو رہا ہے - گوروکل کی عظمت کا ڈنکا چہار سو بج رہا ہے - بہت سی تعلیمی سنستھائیں کئی باتوں میں گوروکل کی تقلید کر رہی ہیں - مادری زبان کو شکھشا کا مادھیم قرار دینے کا شرف سب سے پہلے گوروکل کو ہی نصیب ہوا - اب عثمانیہ یونیورسٹی و دیگر ہمعصر یونیورسٹیاں اس کی پیروی کر رہی ہیں - گوروکل نے جملہ مضامین کی تعلیم آریہ بھاشا میں دے کر تعلیمی حلقہ میں ہلچل پیدا کر دی ہے - اور یہ ثابت کر دیا ہے - کہ ہر ایک مضمون اپنی مادری زبان میں بخوبی پڑھایا جا سکتا ہے۔

گوروکل کے سناتک

گوروکل سے نکلے ہوئے طلبا کے سداچار کا سکہ بھی عوام پر نقش ہے - آریہ سماج کے اندر اگر ویدک ودوان نظر آتے ہیں - تو وہ گوروکل کے تعلیم یافتہ برہمچاری ہی تو ہیں - آریہ سماج کے پرچار میں بذریعہ تحریر و تقریر جو نہایت مستعدی سے کام کر رہے ہیں - وہ گوروکل کے سناتک ہی تو ہیں - کاش کہ شری سوامی شردھانند جی اس عالم فانی سے عالم جاودانی کے لئے رحلت نہ کئے ہوتے - اور اپنے لگائے ہوئے گلشن کو فرحت دیکھتے اور باغ باغ ہوتے - اگرچہ ان کا جسم اس دنیا میں موجود نہیں ہے - تاہم یہ امر اُن کی روح کے لئے باعث تسکین ہے - کہ گوروکل بتدریج ترقی کر رہا ہے - شری سوامی جی کا نام گوروکل کے ساتھ وابستہ ہے - اور وہ تا ابد قائم رہے گا۔

ہریجن اُدھار

آریہ سماج کے وسیع میدان میں جو ان کی خدمات کے عوض شری سوامی جی کا نام سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے - آریہ سماج کی ترقی کے لئے تن من اور دھن سے جو خدمات انہوں نے سرانجام دی ہیں - وہ ہرگز نہیں بھلائی جا سکتیں - سوشل ریفارم کے کام میں انہوں نے عملی حصہ لیا - اور نام نہاد اچھوت ذات کے لوگوں پر واضح کیا - کہ اچھوتوں کے ساتھ جو نازیبا سلوک اُن کی طرف سے کیا گیا ہے - اور کیا جا رہا ہے - اُس کی تلافی اور ہزارہا سال کے مظالم کا پرائشچت ہریجن اُدھار سے ہی ہو سکتا ہے - شری سوامی جی نے ببانگ دہل اعلان کیا - کہ اگر ہندو سوسائیٹی کو سدھارنے کی کوشش نہ کی گئی - اور ان ۸ کروڑ نام نہاد اچھوتوں کو گلے نہ لگایا گیا - تو وہ دن دور نہیں جبکہ ہندو قوم کا نام اس صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جائیگا - آج ڈاکٹر امبیدکر یہ دھمکی دے رہے ہیں - کہ اچھوتوں کے ساتھ کٹر پنتھیوں کے انسانیت سوز مظالم و نازیبا سلوک کی وجہ سے وہ مذہب تبدیل کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں - لیکن انہیں جاننا چاہیئے - کہ سدھار کا طریقہ جو انہوں نے اختیار کیا ہے - وہ بالکل غلط ہے - اور خام خیالی پر مبنی ہے - سماج سدھار نہ کبھی دھمکیوں سے ہوا ہے - اور نہ ہو سکتا ہے - سدھار کے لئے عملی کام کی ضرورت ہے۔

اچھوت بھائیوں کو شری سوامی جی کا مشکور ہونا چاہیئے - کہ جن کی قربانیوں کی بدولت آج انہیں تقریباً جملہ ہندو سوسائیٹیاں ہندو دھرم و رواج میں برابری کا درجہ دینے کے لئے عملی کام کر رہی ہے - چاروں طرف سے اچھوت اُدھار کی صدا بلند ہو رہی ہے - آج مہاتما گاندھی نے اپنی توجہ ہریجن اُدھار پر مرکوز کی ہوئی ہے - لیکن اب سے عرصہ پندرہ سال قبل جبکہ اچھوتوں کے ساتھ انسانیت سوز نظارے دیکھنے میں آتے تھے - اور نہایت ہی بے جا مظالم اُن پر ڈھائے جاتے تھے - اسوقت اچھوت اُدھار اور شدھی کا بگل کس نے بجایا - کانگرس کے پلیٹ فارم سے یہ کس نے صدا بلند کی - کہ اچھوت اُدھار کیا جائے - اور اچھوت اُدھار کا ریزولیوشن کس نے پاس کرایا! ہریجنوں کو ہندو سوسائیٹی میں مساوات کا درجہ دینے کا سبق کس نے سکھایا! تو اس کا جواب یقیناً آپ کو یہی ملیگا - کہ اس کار خیر میں سب سے پہلے جنہوں نے عملی حصہ لیا - وہ سوامی شردھانند تھے - وہ اچھوتوں کے سچے ہمدرد اور مظلوموں کے حقیقی غمخوار تھے۔

کانگرس کی سیوا

دت کیپر سیاسی میدان میں بھی وہ اولوالعزمی کے ساتھ آئے - اور جس سرگرمی سے انہوں نے سیاسی خدمات سرانجام دیں - وہ کسی سے پوشیدہ نہیں - آپ کی بیش بہا خدمات کے عوض امرتسر کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی کا صدر انہیں چنا گیا - اور کانگرس کے پلیٹ فارم سے بحیثیت صدر جو بھاشن انہوں نے دیا - وہ ایک تاریخی خطبۂ صدارت ہے - جس کا ایک ایک لفظ سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہے -

دہلی پولیس کی سنگینوں کے سامنے سیاسی جتھے کی سرگردگی کرتے ہوئے گمپنی باغ میں آپ کا سینہ سپر کھڑا ہو جانا اُن کی اولوالعزمی کی دلیل تھی - گورو کے باغ کے سلسلہ میں سرکار کی پابندیوں کی خلاف ورزی کرکے آپ امرتسر پہنچے اور گرفتار ہوئے - گرفتاری کے بعد انہیں جیل یاترا بھی کرنی پڑی - قصہ کوتاہ شری سوامی جی ملک و قوم کے سچے بہی خواہوں میں سے تھے "اُن کا قول و فعل یکساں تھا" اور جس کا قول و فعل یکساں ہوتا ہے - وہی انسان مکمل انسان کہلانے کا حقدار ہو سکتا ہے - میری نظروں میں شری سوامی جی ہر پہلو سے مکمل انسان تھے۔

بقیہ صفحہ ۹

بقیہ صفحہ ۹

میرا دیا وان پتا ظالم کو ظلم کرنے سے پہلے ظلم سے بچانے کی کریا کر رہا تھا۔

"دھرم سنگھرا سے پانی پا لو" ان مختصر لفظوں میں کتنی آواز تا - کتنی رحمدلی ہو یا تھی - بہشت اور دوزخ دونوں آس پاس تھے -

"اس وقت میں بیمار ہوں بھائی - ڈاکٹروں نے بولنے سے منع کر رکھا ہے - مجھے راضی ہو لینے دو پھر بھتا رہی...... جملہ پورا بھی نہ ہونے پایا تھا - کہ ... ایک ... دو ... تین

بس شہید کی شہادت اُسے امر شہید بنا گئی - شہید سرخ رو ہو کر ہر منجو دربار میں ویسی ہی اونچی گردن سے داخل ہوا - ع

کس سے اُمید وفا ہو کس سے چشم دوستی!
ہمدم و ہمطن ہی جب بے وفا ہونے لگے

امر شہید سوامی شردھانند جی مرتے مرتے بھی مرنا سکھا گئے - شاعر نے ٹھیک ہی تو کہا تھا - ع

مرتے مرتے بھی ہمیں مرنا سکھا کر چل دیئے
یہ امر جیون کا نسخہ تھا بنا کر چل دیئے
کب طینچے سے کھیجے میں ہوئے سوراخ تین
تین اکشر اوم کے دل میں دکھا کر چل دیئے
دیکھ کر قاتل کو اپنے محض بزدل نرخصال
ہنس کر ہری کی چوڑیاں کرمی پہنا کر چل دیئے
مدعا یہ تھا نہ آ دردی پر پڑے گرد و غبار
دھرم کے پتھ میں لہو اپنا بہا کر چل دیئے
ڈھارس بندھا دینے والے پڑے سنے بڑے
دیکھیں سنے - مگر سچ تو یہ ہے - کہ ع

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شردھانند کی جیونی اور ہمارا کرتویہ

(لالہ بالمکند جی اسسٹنٹ انجینئر جموں نواسی)

شردھانند ان مہان آتماؤں/ہستیوں کی کوٹی میں ایک ادوتیہ نشانک مجسم وبھوتی ہو گزرے ہیں۔ جن کا نام سادھارنتیا بھارت ورش اور وششتیا آریہ سماج کے اتہاس میں سنہری اکشروں میں انکت ہے۔ جہاں مہانپرشوں کی جیونیاں سنسار کے سادھارن وبیکتیوں کے جیونوں کے لئے مشعل کے طور پر پتھ پردرشک ہوا کرتی ہیں۔

سوامی جی کی جیونی پر جب ہم درشٹی پات کرتے ہیں۔ تو ہمیں گیات ہوتا ہے۔ کہ ان کا جیون اس سمہ سے کہ جس وقت انہوں نے جالندھر میں وکالت کرتے ہوئے آریہ سماج میں پرویش کیا۔ دہلی میں دھرم پر بلیدان ہونے کے سمے تک ایک ست نشٹھا۔ نربھیتا اور سرلتا کا سنمیلن رہا ہے۔ سچ پوچھو تو سوامی دیانند کے بعد آریہ سماج کے نیتاؤں میں اس کوٹی کے نیتا را لے گئے ہوئے ہیں۔ ہمیں سوامی جی سے جب تک سنگھرش کا سوبھاگیہ پراپت ہوتا رہا ہے۔ تو ہم نے سدیو انوبھو کیا ہے۔ کہ سوامی جی میں ویکتک۔ سماجک اور راشٹریہ پریم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جب کبھی بھی کوئی کام انہوں نے ہاتھ میں لیا۔ وہ اس میں ایسے ولین ہو جاتے تھے۔ تو وہ دنیا میں چاروں طرف اور اپنے اندر باہر اسی کام کا روپ انوبھو کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ہر کام میں کامیاب رہے۔ پوترتا کی تو وہ مجسم تصویر تھے۔ اور جنتا کا جتنا دھیان شردھیہ شردھانند اس اور آکرشت کرتے تھے۔ اتنا شاید ہی کوئی کر سکا ہو۔ مثال کے طور پر دہلی سے سوامی جی نے جو سندیش آریہ سماج منتریوں کے نام بھیجا تھا۔ وہ سورن اکشروں میں لکھنے اور ہر دیہ پٹل پر انکت کرنے یوگیہ ہے۔ اس کے سندر لفظ یہ کہا ہیں:-

"پراچین کال میں جو کام آریوں کو وہ جاتی دی گئی تھی۔ اور اب بھی تمہارا ادھیکار ہے۔ کہ تم پھر جگت کو شانتی پردان کر سکو۔ پرنتو ایسا کرنے سے پوروتم کو اپنے آپ کو سب اپوترتاؤں سے دور کرنا ہوگا۔ آج سے یہ پوتر برت کرو۔ کہ تم پانچ بھائیوں کے ہندوستان میں کبھی پرویش نہ کروگے۔ اور تم سوبھاگیہ جاتی بھید کے بندھنوں کو توڑ ڈالوگے۔ اور اپنے جیونوں میں ویدک دھرم کو کاریہ میں لاؤگے۔ اور اپنی مانو بھومی سے اسپرشیتا کے کلنک کو سمول ناش کر دوگے۔ اور دھرم مندر کے دواروں کو جاتی کا بھید کئے بنا منش ماتر کے لئے کھول دوگے"۔

سندیش کا ایک ایک شبد ہر دیہ بیدھک ہے۔ اور بتلا رہا ہے۔ کہ سوامی جی کی آتما کی سچی کتنی اونچی ہو چکی تھی۔ جس سے یہ شبد نکلے۔ مجھے وہ زمانہ یاد ہے۔ جب سوامی جی مہاتما منشی رام کے روپ میں جالندھر آریہ سماج کے پردھان پد پر سوشوبھت تھے۔ ان دنوں ہم دوآبہ ہائی سکول میں پڑھا کرتے تھے۔ اس سمہ آریہ سماج کے وارشک اتسو پر ان کے پریم اور اتساہ کا درشیہ جب بھی ہمیں یاد آتا ہے۔ تو ہم سب لے خود ہو جاتے ہیں۔ وکیل ہوتے ہوئے اور وہ بھی ایک کامیاب اور پھر تنبن پر جالندھر کے ایک بہت بڑے گھرانے سے سمبندھت ہوتے پر اتسو کا پنڈال بنانے کے لئے ٹال سے کڑیوں کا کندھوں پر اٹھا کر سر بازار لانا اور پیچھے پیچھے ہم سب کا کڑیاں اٹھائے ہوئے قطار میں چلنا ایک سوندریہ مئے درشیہ ہوتا تھا جس کا لطف وہی انوبھو کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے اس درشیہ کو سویم دیکھا ہو۔ مہاجن کو ایسا کرتے میں سوامی جی جیسا پریم ہو۔ ان دنوں سوامی جی دوآبہ ہائی سکول کے مینیجر بھی تھے۔ ہم کو اچھی طرح سمرن ہے۔ کہ ایک دن وہ بورڈنگ ہاؤس میں نریکشن کے لئے گئے۔ اتفاق سے اس دن نوکر بھاگ گئے تھے۔ اور ہم لوگوں میں سے بہت سے جوٹھے برتنوں کے مانجنے والا نہ ہونے کے کارن روٹی نہیں کھا سکے تھے۔ اور ادھر ادھر بھرمن کر رہے تھے۔ کہ سوامی جی پدھارے۔ انہوں نے پوچھا۔ کہ سکول کا وقت ہونے والا ہے۔ آپ لوگ ادھر ادھر پھر رہے ہیں۔ ہم میں سے دو ایک لڑکے آگے بڑھے۔ اور انہوں نے پورا رتانت کہا۔ کہ نوکر بھاگ گئے ہیں۔ اور برتن جوٹھے پڑے ہیں۔ جب تک صاف نہ ہوں۔ روٹی کھانی مشکل ہے۔ اس پر سوامی جی نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ فوراً اپنا کرتہ اتار کر کھونٹی پر ٹانگ دیا۔ اور اپنے بازوؤں کو سنبھال کر بولے۔ "اگر یہی بات ہے۔ تو ہم برتن ابھی صاف کر دیتے ہیں"۔ بس پھر کیا تھا۔ ہم سب خود بخود شرمندہ ہو کر جٹ گئے۔ اور یکدم برتن صاف کر ڈالے۔ اور روٹی کھالی۔ . . . . .

. . . سوامی جی ہمیشہ کریاتمک روپ سے ہی اپدیش دیا کرتے تھے۔ اس دن کے بعد پھر کبھی بھی ایسا موقع نہیں آیا۔ حالانکہ نوکر کئی دفعہ بھاگے۔ وکالت کے دنوں میں ان کی سینئہ پراتشٹھا کی دھاک کچہری کے مجسٹریٹوں تک بندھ چکی تھی۔ جس مقدمے میں سوامی جی ہوتے تھے۔ فیصلہ ان کے حق میں ہی ہوا کرتا تھا کیونکہ مجسٹریٹ کو نشچے اس موقع کا تھا کہ سوامی . . .

نبتے ہی نہیں۔

پٹیالہ سیڈیشن کیس

پٹیالہ سیڈیشن کیس کے دنوں میں آپ ہی تھے۔ جنہوں نے نہایت دھیرتا سے کشٹ اٹھا کر اس کاریہ میں سپھلتا پراپت کی۔ اس سمہ ہم خود بھی پٹیالہ سماج کے ادھیکاریوں میں ہونے کے کارن اس ابھیوگ میں گرہست تھے۔ ہم نے سویم دیکھا ہے۔ کہ سوامی جی باوجود ہم لوگوں کے بار بار پرارتھنا کرنے پر بھی اپنے سواستھ کا خیال نہ کرتے ہوئے دن رات ایک کر دیا کرتے تھے۔ ہماری لیکھنی میں شکتی نہیں۔ کہ ان کی شردھا اور پریم کا جو وہ آریہ سماج کے پرتی رکھتے تھے۔ ورنن کر سکیں۔ ان کی کرتا میں پربھاوشالی اور کرانتی کارک ہوا کرتی تھیں۔ اور پرایہ وہ ان میں دو باتیں وششٹ طور پر جگہ جگہ کہا کرتے تھے۔ اور وہ ایسی مہتو پورن ہیں۔ کہ یدی ہم ان کا ذکر نہ کریں۔ تو آریہ سماج جس کی دشا اس سمہ اگر اسنتوش جنک ہو چکی ہوئی نہیں۔ تو ہونے والی اوشیہ ہے۔ یکدم شدھر سکتی ہے۔ ان کا کہنا تھا۔ کہ آریہ سماج کے کاموں کے لئے جنتا کے کوش کا دوار ہر سمہ کھلا ہوا ہے۔ پرنتو ہم اس کا سواگت کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں کر سکے۔ دوسری بات جو وہ کہا کرتے تھے۔ وہ یہ ہے کہ:-

عالم باعمل ہونا

آریہ سماج کے سدسیوں نے آج تک جتنے آکشیپ دیگر مت متانتروں کے وبیکتیوں کی طرف سے کئے گئے ہیں۔ ان کا تسلی بخش اُتر دے دیا ہے۔ پرنتو ایک جٹل پرشن باقی ہے۔ جس کا اُتر ابھی تک آریہ سماج نے نہیں دیا۔ اور جب تک اس کا اُتر نہیں دیا جاتا۔ آریہ سماج کا اُدّھار ہونا کٹھن ہی نہیں۔ بلکہ بالکل اسمبھو پرتیت ہوتا ہے۔ وہ پرشن کیا ہے۔ اور اس کا اُتر ہم کو کس روپ میں دینا آوشیک ہے۔ اس کے سمجھنے کے لئے ہم کو آریہ سماج کی دشا ان بوسٹھا پر ایک درشٹی ڈالنی پڑے گی۔ پرشن کو دو شبدوں میں اس پرکار پرگٹ کیا جا سکتا ہے۔ کہ:-

"جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں"

پرشن واستو میں مہتو پورن ہے۔ اور اس کا اُتر . . .

پوچھے کہ وہ اب تک کہاں تک اس کا اُتر دے سکا ہے؟ اور اس کے اتر کت ہماری سنستھائیں جن کو کریاتمک روپ میں اس پرشن کا اُتر دینا چاہئے تھا۔ وہ اس پہلو میں کہاں تک کامیاب ہوئی ہیں۔ یہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے متعلق تفصیل سے بحث کی جائے۔ یدی کوئی اوسر پراپت ہوا۔ تو اس پر پھر کبھی وستار سے لکھا جائے گا۔ پرنتو یہ ہم بلا سنکوچ کہنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ بہت سے سرشٹھ چرتر اور ودوان پرش آریہ سماج سے اسی وجہ سے نراش ہو چکے ہیں۔

اور باوجود سکھوں دوارہ اور انیہ وارتالاپ دوارہ پرچار کرنے پر بھی سپھلتا نہ ہونے کے کارن نراش ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ ہمارے خیال میں آریہ سماج کی ورتمان بوسٹھا ایسی نہیں ہو چکی ہے۔ کہ ہم کو نراش ہو جانا چاہئے۔ گو اس کے لئے انیت پرشرم کی آوشیکتا ہے۔ لیکن آریہ سماج جیسی وچار شیل سوسائٹی کے لئے کوئی کٹھن نہیں ہے۔

"شردھانند دل" کی قائمی

ہم اس سمبندھ میں آریہ جگت کو نہایت پرسنتا سے خوشخبری دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس شتھلتا کو جو عارضی طور پر آریہ سماج میں آ چکی ہے۔ دور کرنے کے لئے "شردھانند دل" کی آیوجنا ہو چکی ہے۔ اس دل کا ادیشیہ مکھیتیا یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں اسپرشیتا کو دور کرنے کا پریتن کیا جائے۔ اب آریہ پرشوں تھا دیویوں اور وششٹ طور پر نویوکوں کا کرتویہ ہے کہ وہ ادھک سے ادھک سنکھیا میں اس دل کے سدسیہ بنیں۔ اور آریہ سماج میں جیون جاگرتی اور جوش پیدا کریں۔ اور آریہ سماج کو آنے والے خطرے سے بچائیں۔ اور ساتھ ہی شردھانند کے اپکاروں کے رن سے اُرِن ہو کر یش کے بھاگی بنیں۔

(ادم شم)

یہ امر طے شدہ ہے۔ کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے

پھر آپ کشتی زندگی کس راہ پر چلاویں گے؟

آپ جملہ رموزِ زندگی معلوم کرنے کے لئے

راہ راست حاصل کرنے کے لئے

ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے

اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے

آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرماویں

ویدشاستری جامنگر کاٹھیاواڑ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

خواب

ہوئے کچھ روز پچھلی رات کو سویا تھا آنگن میں
ہوا تھی سرد موسم خوش نما تھا میں تھا خواب کی دھن میں
نظر آئی دکھ کر اسنے میں گریباں چاک اک بن میں
مری مادر وطن جکڑی ہوئی زنجیر آہن میں
رواں تھے اشک لب پر آہ چہرہ زرد تھا غم سے
اسی دم میں مخاطب یوں ہوا تصویرِ الم سے

بتا دے مجھ کو غم ایسا تجھے مادر وطن کیا ہے؟
جگر میرا پھٹا جاتا ہے، لب پہ یہ سخن کیا ہے؟
ترے لب پر فغاں ظلم و ستم جور و جفا کیا ہے؟
بتا دے میری جان بھارت تجھے میری قسم کیا ہے؟
لگا کر اپنی جان بھارت ماں تیری جاں بچاؤں گا
گرے تیرا پسینہ تو میں اپنا خوں بہاؤں گا

پڑی تھی بے حس و حرکت روانی اشک تھی جاری
غم و ماتم کی حالت میں غشی تھی ہو گئی طاری
مگر آواز شردھانند کی گونجی کر گئی کاری
"میرا نور نظر" کہتی اٹھی پھر ہائے بے چاری
اثر جادو کا رکھتی تھی گویا آواز شردھانند
مخاطب یوں ہوئی "تو آ کہاں ہو اے مرے فرزند؟"

شردھانند! تو نے خواب غفلت سے جگایا تھا
شردھانند تو نے مارگ بھٹکوں کو بتایا تھا
شردھانند تو نے جام امرت کا پلایا تھا
شردھانند تو نے قوم کو اونچا اٹھایا تھا
شردھانند تو نے اک تغیر کر دیا پیدا
شردھانند سنتنی رام ہندو قوم کا شیدا

شردھانند تو نے ڈوبتی کشتی بچائی تھی!
شردھانند تو نے قوم کی عزت بچائی تھی!
شردھانند تو نے ستیہ کی بستی بچائی تھی
شردھانند تو نے پریم کی جیوتی جگائی تھی
شردھانند تو نے تھی بچائی شان بھارت کی
لگا کر پران کی بازی بچائی جان بھارت کی

اٹھا کر اوم کا جھنڈا پھرایا سارے بھارت میں
مقدس وید کا سکہ جمایا سارے بھارت میں
اچھوت ادھار کا ڈنکا بجایا سارے بھارت میں
لگایا سنگھٹن شدھی کا پودا سارے بھارت میں
کیے آرام کے ساماں سبھی قربان بھارت پر
لٹایا مال بھارت پر فدا کی جان بھارت پر

گھٹائیں غم کی ہر سو آسماں پر چھائی تھیں جس دم!
بنایا قوم کو اغیار نے تختۂ ستم جس دم!
کسی بربادیٔ گلشن پہ ظالم نے کمر جس دم
بھڑک اٹھا ترا بازوئے مردانہ سپہ اس دم
کفن باندھے لیے خنجر، فا سینہ سپر آیا
زمانہ بول اٹھا "ہند کا لختِ جگر آیا"

ترا جوشِ دلیرانہ تری ہمت شجاعانہ
ترا وہ قول "جل جانا وطن پر مثل پروانہ"
عدو بھی دیکھ کر بھاگے تری ہستیٔ مردانہ
"تری جرأت کے صدقے" بول اٹھا اپنا بیگانہ!
مگر شوقِ شہادت میں ہوا تجھ ایسا دیوانہ
پیا جام ہلاہل پر کیا آباد ویرانہ

ہے نازاں آج یہ بھارت تری ہمت پہ شردھانند
زمانہ رشک کرتا ہے تری جرأت پہ شردھانند
شجاعت سر پٹکتی ہے تری میت پہ شردھانند
سخاوت ڈھونڈھتی پھرتی ہے ہر تربت پہ شردھانند
ابھی پوری نہ ہونے پائی تھی تو وہ گری اس کی
گری بیہوش سی ہو کر زباں پھر رک گئی اس کی

لرزتا تھا مرا دل دیکھ کر یہ ماجرا سارا!
ہوئی کافور ہمت خوف سے گھر کی طرف بھاگا
مگر رستہ میں ٹھوکر اک لگی تو خواب سے جاگا!
ہوا حیراں پلنگ سے دور اپنے کو کھڑا پایا!
ہنسی آتی ہے مجھ کو جب نظارہ یاد آتا ہے
مگر پھر خواب کا منظر یہیں چھپ جاتا ہے

(دیوی پال یا شندا اپدیشک ودیالیہ لاہور)

(دیوی پال یا شندا اپدیشک ودیالیہ لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پریمی کی دکھ بھری داستان

(مہاشہ "ناتھ" جلالپوری کے قلم سے)

زبان پر بارِ خدایا کس کا نام آیا
کہ نطق نے بوسے میری زباں کیلئے

گو مجھے سورگیہ سوامی شردھانند جی کا قرب حاصل نہیں تھا۔ لیکن اُن سے عقیدت کا جذبہ رکھنے کی وجہ سے مجھے بعض اوقات لمبے زمانۂ ملازمت میں ایسی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ جن کا کسی طرح بھی میں مستحق نہیں تھا۔ اپنی طویل ملازمت کے دوران میں مجھے جنوری سنہ ۱۹۰۵ء سے لے کر ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء تک وکٹوریہ جوبلی ہائی سکول جلال پور جٹاں میں کام کرنا پڑا۔ میری بدقسمتی سمجھئے کہ اُس سکول سے تعلق رکھنے والوں کی کثرت کو مہاتما منشی رام جی کی اپنائیت ہتھیلی سے وابستگی نہ تھی۔ جس کی وُہ مستحق تھی۔ لیکن ناموافق فضا کے باوجود مہاتما جی سے میری عقیدت اس قدر انتہا تھی۔ کہ مجھے نہ اس سے انکار کی ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ اور نہ اس میں ترمیم کی خواہش۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں جب گورو کل کا وارشک اُتسو ہوا۔ تو میں خاص اسی خواہش سے پریت ہو کر گورو کل گیا۔ تاکہ مہاتما جی کا دیدار حاصل کرسکوں۔ جب میں نے وہاں مہاتما جی کی بے مثال مورتی دیکھی۔ تو مجھے بے ساختہ یہ تہیہ کرلینا پڑا کہ میں آخر دم تک مہاتما جی کے ہر ایک آدیش کی تعمیل کرنا اپنا کرتویہ سمجھوں گا۔

اس کے بعد جب میرے ہمخیال اصحاب نے سنہ ۱۹۰۷ء یا سنہ ۱۹۰۸ء میں مہاتما جی کی صحت یابی کی حالت تھا۔ تو اُس موقعہ پر ہم نے ان کی صحت یابی کی خوشی میں ایک شاندار جلسہ منعقد کرکے اپنی شکرگزاری کا اظہار کیا۔ اس ساری عقیدت کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ مجھے ناموافق حالات کی وجہ سے سنہ ۱۹۱۱ء میں سکول مذکور کو خیرباد کہنا پڑا۔ اور وطن سے ہجرت کی ضرورت محسوس ہوئی۔

"ستیہ دھرم پرچارک" سے پریم

لیکن جملہ تکالیف کے باوجود میرے سر پر مہاتما جی کے اُردو اخبار "ستیہ دھرم پرچارک" کا ایسا عشق سوار تھا۔ کہ جب تک میں اُسے پڑھ نہیں لیتا تھا۔ تب تک میں اپنے آپ کو ادھورا سمجھتا تھا۔ کئی بار اس کے مطالعہ کے لئے مجھے بعض نااہل اشخاص کے طعن و تشنیع کا شکار بھی ہونا پڑتا تھا۔ لیکن جب اُسے میں ایک بار پڑھ لیتا تھا۔ تو مجھے ہر ایک قسم کے طعن و تشنیع کا کافی اجر مل جاتا تھا۔ اور میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں۔ کہ مہاتما جی کے اخبار پڑھنے سے مجھے جو آنند اور روحانی سرور حاصل ہوتا تھا۔ وُہ آج تک کسی اور اخبار کے پڑھنے سے حاصل نہیں ہوا۔ اس کے اندر ایک خاص حلاوت تھی۔ ایک مٹھاس تھی۔ جو مجھ کو ہر ایک آزمائشی مرحلہ سے بچانے میں سہاینک ثابت ہوتی تھی۔

گورو کل گوجرانوالہ میں قیام

گورو کل گوجرانوالہ میں کام کرنا شروع کیا۔ تو وہاں بھی مجھے "منشی رلیبا" ہونے کی وجہ سے بعض اوقات غلط فہمی کا شکار ہونا پڑا۔ سورگیہ لالہ رلیا رام جی کے اندر جہاں اور کئی سدگن تھے۔ وہاں ایک ...

محنت اور لگن سے پڑھاتا تھا۔ اس سے میرا نتیجہ ہمیشہ اعلےٰ رہتا تھا۔ ایک دفعہ سنہ ۱۹۱۳ء میں جب ہم ڈیرہ دون سے یاترا کرکے آئے۔ تو سورگیہ لالہ رلیا رام جی کے گورو کل کانگڑھ کے ...

ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء سے لے کر نومبر سنہ ۱۹۱۲ء تک میں خالصہ سکول کھاریاں میں کام کرتا رہا۔ لیکن مہاتما جی کے پریم نے جو آگ میرے اندر پیدا کردی تھی وُہ ہرگز کم نہ ہوئی۔ نومبر سنہ ۱۹۱۲ء میں جب میں نے ...

چنداں سروکار نہ رکھنا چاہتے تھے۔ لیکن میں جتنا عرصہ گورو کل گوجرانوالہ میں کام کرتا رہا۔ اُن کو اس لئے میرے خلاف زیادہ خفگی کے اظہار کا موقعہ نہ مل سکا۔ کیونکہ طلباء کو میں جس ...

حیاتِ جاودانی

(فکرِ رسا عاشق گیاوی۔ مقیم پٹیالہ)

لٹا دیتے ہیں جو قربانی پہ زندگانی دیکھتے جاؤ
ہیں دریا دل بڑے ہندوستانی دیکھتے جاؤ

قفس سے چھوٹ کر بلبل نے دیکھا ہے جا کر گلشن میں
بقا کی گود میں ہے جسمِ فانی دیکھتے جاؤ

نہ پوچھو داستانِ دردِ غم ہم سے چمن والو
لکھی ہے تیغ نے پر کہانی دیکھتے جاؤ

غروبِ آفتابِ ہند کتنا رنگ لایا ہے
فلک تک ہو گیا ہے ارغوانی دیکھتے جاؤ

شہیدِ پاکِ شردھانند کا پھیلا شفق بن کر
فلک پہ خونِ ناحق کی نشانی دیکھتے جاؤ

نہ پوچھو کچھ بھی ہم سے تمہارے دل کی کیفیت
کلیجہ چیر کر زخمِ نہانی دیکھتے جاؤ

کہا پروانے نے بھی شمع کا تیرے مرنے پر
اسے کہتے ہیں سچی پریت نبھانی دیکھتے جاؤ

ہزاروں دل پسیجے سینکڑوں آنکھیں اشک آئے
یہی مرنا ہے عمرِ جاودانی دیکھتے جاؤ

نہیں اشعار خونی اشک ہیں یہ کلکِ عاشق کے
صفِ ماتم پہ رنگِ شعر خوانی دیکھتے جاؤ

کے قریب و دیار بھنوں تو سے کر گورو کل کانگڑی اس غرض سے چلے گئے۔ تاکہ جہاں طلباء کے اندر مہاتما جی کا نورانی اور بارعب چہرہ دیکھ کر شردھا کے بھاو پیدا ہوں گے۔ وہاں ہم کو بھی اپنے محترم اور محبوب نیتا کا نیاز حاصل ہو سکے گا۔ لیکن میری بدقسمتی سمجھئے۔ کہ جب تک میں گورو کل میں کام کرتا رہا۔ مجھے مہاتما جی کے نادیدہ عشق کے لئے اعلےٰ نتائج دکھلانے کے باوجود ایک پائی ترقی نہ ملی۔ بلکہ اکثر ایسا اوقات اپنے (meals) سے بھی محروم ہونا پڑتا تھا۔ لیکن چونکہ سیوک کو جوانی میں روپیہ سے نہ چنداں عشق رہا۔ اور نہ کبھی اس کے اقتصادی جنون کا سلیقہ آیا۔ اس لئے میں نے مہاتما جی کی عقیدت میں کسی مالی نقصان کو خاطر میں لانا جرم سمجھا۔ بلکہ جو سر پر آیا۔ اُسے صبر و شکیب سے برداشت کیا۔

سنہ ۱۹۱۹ء میں جبکہ میں آریہ سماج گوجرانوالہ کا سکرٹری منتخب ہوا۔ اور بعض اصولی معاملات پر میرا سورگیہ لالہ رلیا رام جی سے جو کہ نہ صرف گورو کل کے مینیجر تھے۔ بلکہ مقامی آریہ سماج کے بھی چوبیس یا تیرہ سال سے پردھان چلے آ رہے تھے۔ شدید اختلاف ہو گیا۔ اور جب آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے سنہ ۱۹۲۱ء کے انعقاد کا سماج نے فیصلہ کیا۔ تو میں نے سوامی شردھانند جی کو اس خیال سے گوجرانوالہ آنے کی عاجزانہ دعوت دی۔ تاکہ اُن کے اور لالہ رلیا رام جی کے درمیان بدقسمتی سے جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اُن کو آزاد ہوتے ہوئے دُور کرانے میں کوئی حصہ لے سکوں۔ لیکن دُربھاگیہ وش سوامی جی اپنی دیگر ضروری مصروفیتوں کی وجہ سے گوجرانوالہ تشریف نہ لا سکے۔ اور میری حسرت دل کی دل ہی میں رہ گئی۔

آریہ سماج کا واحد نیتا

جب تک مہاتما منشی رام آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر تشریف لاتے رہے۔ میں تو کام چھوڑ کر لاہور آتا رہا۔ تاکہ ان کے مکھارویند سے سارے سال کے ان واقعات پر ایک محققانہ تبصرہ سُن لوں۔ جو کہ آریہ جگت کی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ مجھے طویل تجربہ نے یہ بتلا دیا تھا۔ کہ اگر کسی آریہ نیتا کی تنقید محفوظ اور ذمہ دارانہ ہے۔ تو وُہ مہاتما منشی رام جی ہی ہیں۔ جو کہ آریہ جگت کے واحد نیتا کہلانے کے مستحق ہیں۔ اُن کا ایک ایک شبد بتلاتا تھا کہ وُہ لاگ لپیٹ سے کوسوں دور تھے۔ بقول بھرتری ہری اُنہیں نہ نندا کی پرواہ تھی۔ نہ اُستتی کی خواہش۔

سنیاس میں پرویش

جب مہاتما منشی رام جی بان پرستھ آشرم چھوڑ کر سنیاس آشرم میں داخل ہو کر شردھانند بنے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

تو سمجھو کہ وہ نہ صرف آریہ جگت کے ہی محبوب رہے۔ بلکہ ان کی حیثیت مسلم جھومک ہو گئی۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ ان کی نظر میں فرقہ وارانہ سپرٹ کوئی قدر و قیمت نہ رکھتی تھی۔ تحریکِ خلافت میں آپ نے مسلمانوں کو اتنا ممنون بنایا۔ کہ انہوں نے جامع مسجد دہلی میں ان کو غیر مسلم ہونے کے باوجود منبر پر لا کھڑا کیا۔ یہی نہیں۔ جب گورو کا باغ میں سکھوں پر سرکاری عتاب نازل ہوا۔ تو آپ دہلی سے سیدھے امرتسر پہنچے۔ تاکہ ستیہ آگرہی اکالیوں سے عملی ہمدردی کا اظہار کر سکیں اور اگر ضرورت پڑے۔ تو اس آزمائشی مرحلہ میں سے بھی گذرنے سے انکار نہ کریں۔ جس میں سے خود اکالی بیر گذر رہے ہیں۔ میانوالی جیل کی چار دیواری اس امر کی شاہد ہے۔ کہ میرے شیر نر سوامی نے کڑوا گھونٹ پینے سے بھی انکار نہ کیا تھا۔ الغرض کہاں تک لکھوں۔ وہ من موہنا مہاتما جس کا میں نادیدہ عاشق تھا۔ اخلاقی جرأت۔ دلیری اور راستگوئی کا مکمل مجسمہ تھا۔ آج آنکھیں اس دیوتا مورتی کے درشنوں کے لیے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی ہیں۔ لیکن ہماری بدقسمتی سمجھئے۔ کہ وہ من موہنا مہاتما ہمیں کہیں نظر نہیں آتا۔

شہادت گاہ کا نظارہ

سنتا ہوں۔ یزید کے ایک پاجی جرنیل نے امام حسین کا سینہ چاک کیا تھا۔ جب میں ۱۹۳۱ء میں روزانہ "تیج" دہلی میں کام کرنے گیا۔ تو سب سے پہلے جو تاریخی مقام میں نے دیکھا۔ وہ قلعہ نہ تھا۔ جامع مسجد نہ تھی۔ ہمایوں کا مقبرہ نہ تھا۔ وائسرائیگل لاج نہ تھی۔ بلکہ وہ چھوٹا سا کمرہ اور وہ تخت پوش تھا۔ جس پر میرے من موہنے مہاتما کو ایک یزید سپرٹ کاتب نے عبدالرشید کا فانی چولا پہن کر جام شہادت نوش کرایا تھا۔ قاتل نے سمجھا ہوگا۔ کہ اس نے سوامی جی کے مخالفوں کی آگیا کا پالن کر کے کوئی کارِ ثواب کیا ہے۔ لیکن دنیا دیکھ رہی ہے کہ کوئی ارضی یا سماوی طاقت بھی میرے سوامی کا بال بیکا نہ کر سکی۔ اور اب زمانہ زبانِ حال سے بتلا رہا ہے۔ کہ جب تک جاتی پرورتن کا کام جاری ہے۔ براہمن شاستر برنانی کی مہما کا گان ہو رہا ہے۔ تب تک وہ دیوتا مورتی مہاتما زندہ ہے جسے ایک ناپاک شخص کے ناپاک پستول نے دہلی کے مشرق خند بازار کے بلیدان بھون میں ختم کرنے کی شیطنت کی تھی۔

بوقت خط و کتابت اپنا پتہ صاف لکھا کریں

ہماری شاخ دہلی میں نئی سڑک پر کھل گئی ہے

سنسکار ودھی ۳/ — اردو ستیارتھ پرکاش ستیارتھ پرکاش کے موقعہ پر ستیارتھ پرکاش مفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچائیے! — رگویدادی بھاشیہ بھومکا ۱/۸

ایک سو خریدنے پر فی جلد چار آنے

۵۰ کے خریداروں کے نام ٹائیٹل پر چھاپ دیئے جائیں گے

مہرشی دیانند کا مستند و مکمل جیون چرتر مجلد ۵/ بغیر جلد ۴/ چاروں وید مع ہندی انوواد ۱۴ جلدوں میں فی جلد ۴/ مستقل گراہکوں سے ۳/

چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں فی جلد ۴/

یوگ مارگ ۳/ ۔ جیون پنتھ ۵/ ۔ وید اپدیش ۸/

ویدوں میں استریاں ۸/ ۔ بھارتیہ سماج شاستر ۱۰/ ۔ یجر وید گٹکا ۱۲/

ان کے علاوہ اور ہر قسم کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں بہت کفایت سے ملتی ہیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر نفع کمائیے۔ اور وید پرچار کا ثواب بھی مفت میں لیجئے۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

سوامی شردھانند

(ابو الاعجاز سیف اکبر آبادی)

حفاظت کی وطن کی! ویدکا درس عمل بخشا
جمایا خدمتِ قومی سے تو نے قوم پر سکہ
اچھوتوں کو ہوا تجھ سے نہ پیدا چھوت کا شکوہ
محبت سے ملامت سے مذاقِ رفتہ کو بدلا
محبت نازاں تھی تجھ پر عبادت رشک کرتی تھی
جزاک اللہ قدامت سر ترے قدموں پہ دھرتی تھی

(۲)

اندھیرا چھا رہا تھا ہر طرف جب بزم عالم میں
گھرا تھا آدمی جب آدمی کے جورِ پیہم میں
وطن کا ذرہ ذرہ مرثیہ خواں تھا اسی غم میں
اچانک تیرے آنے سے ہوئی تخفیف ماتم میں
ترا آنا پیامِ اتحادِ نوعِ انساں تھا
خدا شاہد ہے کہ تو قلب کی تسکیں کا ساماں تھا

(۳)

ترے آتے ہی پردے اٹھ گئے آنکھوں سے غفلت کے
نظر آنے لگے جلوے عبودیت میں قدرت کے
نثار اس بادشاہت کے تصدق اس حکومت کے
کھلے پھر بابِ میخانہ چلے پھر جام وحدت کے
مٹایا ناروا باتوں کو تو نے بزمِ امکاں سے
بچایا آدمی کو ذلت و خواری کے ساماں سے

(۴)

ستم ہے داس تیرا خون کے آنسو بہاتا ہے
کہ اک جانِ حزیں ہے اور زمانہ بھر کی بپتا ہے
تری دنیا میں سوامی ایک سی جب سب پہ کرپا ہے
مجھے کیوں اپنے لطفِ خاص سے محروم رکھا ہے
یہ سچ ہے میں مسلماں ہوں اگر تجھ سی عقیدت ہے
قدامت کا مخالف ہوں حقیقت میری فطرت ہے

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سوامی شردھانند جی اور انکا مہان کام!

آج پورے نو سال ہوگئے۔ جبکہ دہلی شہر میں ۷۱ سال کا ایک بوڑھا سنیاسی اپنے جیون کے دھارمک کرتویوں کو پورن کرنے کے بعد نمونیا کے مرض میں گرست ہوا ہوا بستر پر پڑا ہوا یہ اچھیا کر رہا تھا۔ کہ "یہ شریر اب کام کرنے کے قابل نہیں رہا۔ ایشور اگر کرپا کریں۔ تو دوسرا جنم دھارن کر کے ویدک دھرم کی سیوا کروں"۔

اگلے دن ایک دشٹ نابکار مسلمان سوامی جی سے وارتالاپ کرنے کے بہانہ سے ان کے کمرہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور پانی پینے کے بعد بغل میں چھپائے ہوئے پستول سے نہایت بزدلی اور کمینہ پن سے سوامی جی کو گولی کا نشانہ بنا کر وہ دن اور واقعہ دکھاتا ہے جس کے منانے اور آنسو بہانے کے لئے ہم سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔

گولی کی آواز سنکر دھرم سنگھ سیوک جب اندر سے نکل کر آتا ہے۔ تو اس پر بھی گولی کا وار کیا جاتا ہے۔ سناتک دھرم پال نے جب دوسرے کمرہ سے آکر یہ حال دیکھا۔ تو اسی وقت قاتل کو پکڑ کر قابو کر لیا۔ آدھ گھنٹہ کے بعد جب پولیس آئی۔ تو قاتل کو اسی حالت میں اس کے حوالہ کر دیا۔ اس عرصہ میں نابکار قاتل کو ایک جوتا۔ مکا یا تھپڑ تک نہ مارا۔ اگر یہ حالت کسی مسلمان کے ساتھ ہوتی۔ اور وہ قاتل مسلمانوں کے پنجہ میں پھنس جاتا۔ تو اسی وقت اس کی بوٹی بوٹی اڑا دی جاتی۔ مگر ویدک دھرم کی سپرٹ نے سناتک جی اور دیگر آریہ پرشوں کو ایسا نہیں کرنے دیا۔ دہلی شہر میں کہرام مچ جاتا ہے۔ تمام دنیا میں تاروں کے ذریعہ خبریں پہنچ جاتی ہیں۔ دنیا کے سمجھدار اور سجن پرشوں اور خاص کر آریہ ساماجک حلقہ میں کثرت اور رنج کے بادل چھا جاتے ہیں۔ کہ نگر میں کا جلوس بند کیا جاتا ہے۔ بھارت کے ہر ایک حصہ سے تاریں آتی ہیں۔ کہ ہم دہلی آ رہے ہیں۔ سوامی جی کا انتیشٹی سنسکار ہمارے سامنے کیا جائے۔ چنانچہ تیسرے دن سوامی جی مہاراج کا جلوس داہ سنسکار کے لئے دہلی کی گلیوں اور بازاروں سے گزرتا ہے۔ دو تین لاکھ کے قریب ہر ایک فرقہ کے لوگ ہمراہ ہیں۔ بیسیوں بھجن منڈلیاں اپنے اپنے بھجن موقعہ کے مناسب حال بنا کر گا رہی ہیں۔ ان میں سے ایک بھجن یہ بھی تھا

کیا قتل جس نے سوامی ہمارا
دو بھی ہم کو چھپائی لگانا پڑے گا۔

(بیکھک لالہ بنواری لال جی منتری آریہ اپ سبھا کرنال)

جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آریہ ساماجک پرشوں میں کس قدر سہن شکتی اور شردھا و بھاؤ بھرے ہوئے ہیں۔ مہاتما گاندھی جی نے ایک مرتبہ اعتراض کیا تھا۔ کہ آریہ ساماجک پرشوں میں سہن شکتی (Toleration) نہیں ہے۔ اور اس اعتراض کو انہوں نے اپنے متعدد اخباروں میں چھپوایا۔ مگر یہ اعتراض مہاتما جی کا غلط ثابت ہو گیا ہے۔ کیا اس سے زیادہ اور کوئی سہن شکتی کا ثبوت مل سکتا ہے؟

دوسرا ثبوت یہ ہے۔ کہ جب ایک ملعون مسلمان نے لاہور میں سوامی ستیانند جی پر چھرے سے حملہ کر کے جان کنی کی حالت میں کر دیا۔ تو جب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہسپتال میں ان کا بیان لینے آیا۔ اور پوچھا۔ کہ قاتل سے تمہاری کیا دشمنی ہے۔ اور کیا چاہتے ہو؟ تو سوامی ستیانند جی نے بڑی آمادگی اور شردھا بھاؤ سے جواب دیا تھا۔ کہ :-

"قاتل کے ساتھ میری کوئی دشمنی نہیں۔ اور میں اس کو کوئی ڈنڈ دلوانا نہیں چاہتا"

ان باتوں سے مہاتما جی کا یہ آکشیپ سراسر بے معلوم ثابت ہو جاتا ہے۔ قاتل عبدالرشید کو بچانے کے لئے جامع مسجد دہلی میں ہر جمعہ کو چندہ جمع کر کے پریوی کونسل تک اپیل کر کے مسلمانوں کی طرف سے تقریباً ۵۰ ہزار روپیہ خرچ کیا گیا۔ ۲۳۶ بڑے بڑے مولوی قسمیں کھا کر قاتل کو پاگل اور بیگناہ ثابت کرنے کے لئے کچہریوں میں حاضر ہوئے جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ سوامی شردھانند جی کو قتل کرنے کے لئے جنونی مسلمانوں کی کس قدر زبردست خفیہ سازش تھی +

اب یہ واقعہ تو ایک تاریخی واقعہ بن گیا ہے جب کبھی بھارت کا اتہاس لکھا جائے گا۔ اس میں یہ واقعہ درج ہو کر یہ ضرور دکھلایا جائے گا۔ کہ ہندوستان میں ایک ایسی جماعت بھی موجود ہے۔ جو شری لیکھرام جی اور سوامی شردھانند جی جیسے سرشٹ پرشوں سنسار کا اپکار کرنے والوں اور شدھی مارگ کی پھیلانے والوں کو بھی چھرے اور گولی سے ہلاک کر کے کلنک کا ٹیکہ لگاتے ہوئے بہشت کی حوروں کی خواہش کرتی رہتی ہے +

ہونے کے بعد سوامی شردھانند جی نے جو کام کئے ہیں۔ وہ سورج کی طرح ہمیشہ درخشاں رہیں گے ان میں سے صرف بہت بڑے بڑے کام مختصر طور پر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

۱۔ اپنے جیون کو آریہ سدھانتوں کے انوکول کریاتمک روپ میں بنا کر دکھلایا۔ اور کسی کے بھئے اور لجا کی قطعی پروا نہیں کی :-

۲۔ آریہ سماج پر جو آپتیاں آئیں۔ ان کو بڑی گمبھیرتا۔ دھیرج اور ہوشیاری کے ساتھ عبور کر کے آریہ سماج کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو امن کے ساتھ بچانے کے لئے اپنے تن۔ من اور دھن کو ارپن کر دیا :-

۳۔ ویدک سدھانتوں کو کریاتمک روپ میں لانے اور رشی دیانند جی کی وصیت کے مطابق سنسار میں وید کی آگیا کو کہ "سب کو آریہ بنا کر امرت پتر بنایا جائے" پورا کرنے کے لئے گوروکلوں کی سکیم تیار کی۔ اور کانگڑی میں سب سے پہلے کلپ برکھش روپی گوروکل قائم کر کے اپنے دونو پتروں کو جنگل بیابان میں لے جا کر امرت پھل بھید اکئے :-

۴۔ لالہ لاجپت رائے جی کی جلاوطنی کے وقت ۱۹۰۷ء میں جب آریہ سماجوں پر پولیٹیکل مصیبت کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ تو سوامی شردھانند جی نے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر کام کیا۔ لاہور میں پالیٹکس پر لیکچر دینے کے بعد گوروکل کانگڑی میں لارڈ منٹو اور لارڈ چیمسفورڈ والیسرائے ہند کو کل حالات اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے لئے بلا کر آریہ سماج کے اوپر مصیبت اور آپتی کے بادلوں کو چھن بھن کرنے میں کامیاب ہوئے :-

۵۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں جب لاہور اور امرتسر میں مارشل لاء جاری کیا گیا۔ اور جلیانوالہ باغ میں جنرل ڈائر کی مشین گنوں کی گولیوں سے ہزارہا آدمی قتل اور زخمی ہوئے۔ تو سوامی شردھانند جی کا ہردیہ بیتاب ہو گیا۔ سب کام چھوڑ کر امرتسر پہنچے۔ اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے تیار ہو گئے۔ اسی سال امرتسر کی کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی کے پردھان مقرر ہوئے۔ اور ساریہ بھاشا میں اس خوبی اور متانت سے اپنا ایڈریس تیار کیا۔ کہ ملک کے تمام لیڈروں اور اخباروں کے

ایڈیٹروں اور بڑے بڑے نیتاؤں نے مکت کنٹھ سے پرشنسا کی۔ اور کہا۔ کہ آج تک ایسا اتم ایڈریس کسی سوسائٹی میں سننے میں نہیں آیا :-

۶۔ سنیاس لینے کے بعد اپنا ہیڈ کوارٹر دہلی شہر میں قایم کیا۔ اور اپنی تمام طاقت شدھی۔ دلت ادھار اور اچھوت ادھار پر لگانی شروع کر دی۔ اور آگرہ میں بھارتیہ شدھی سبھا قائم کر کے ہزارہا مسلمان ہوئے راجپوتوں اور ملکانوں کو شدھ کیا :-

۷۔ جب تمام بھارت ورش کے ہندوؤں پر ودھرمی لوگ طرح طرح کی لوٹ مار اور قتل و غارتگری کرنے لگے۔ تو ان کی رکھشا کے لئے ہندو سنگھٹن کا بیڑا اٹھایا۔ اور تمام بھارت ورش کے بڑے بڑے شہروں میں لیکچر دے کر اور لیڈروں سے مل کر ہندوؤں کی حفاظت اور رکھشا کا انتظام شروع کیا :-

سوامی شردھانند جی کے دیگر اوصاف

سوامی شردھانند جی بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کی تحریر اور تقریر بڑی مدھر اور موہت کرنے والی تھی۔ ملنسار اور ہر دلعزیز اول درجہ کے تھے۔ کٹر سے کٹر ودروھی بھی ان سے ملنے کے بعد پرشنسا کئے بغیر نہیں رہتا تھا۔ "ستیہ دھرم پرچارک" اخبار کے دھارمک مضامین نے ان کی شہرت اور پریم کو تمام بھارت ورش اور خاص کر تمام آریہ ساماجک پرشوں کے دلوں میں جما دیا تھا۔ اور سب سے بڑھ کر اچ کا تیج اور اقبال اس قدر زبردست تھا۔ کہ جو ودروھی ان پر آکرمن کرتا تھا۔ وہ مغلوب ہو کر ایسا بدحواس ہو کر بھاگتا تھا۔ کہ اس کو منہ چھپانے کو بھی جگہ نہیں ملتی تھی۔ جس کام میں ہاتھ ڈالتے تھے۔ سچائی اور کامیابی ہاتھ باندھے ساتھ ساتھ ہو لیتی تھی +

گوروکل دیکھنے اور ان سے ملنے کے لئے یوروپ اور امریکہ سے بہت بڑے بڑے مہانو بھاؤ اور پرشٹھت ودوان تشریف لایا کرتے تھے۔ اور سوامی شردھانند جی کی دھرم شکشا اور پریم سے پربھاوت ہو کر چلے جاتے تھے۔ پادری اینڈریوز صاحب کئی کئی مہینوں تک گوروکل کانگڑی میں رہ کر اس قدر پربھاوت ہوئے۔ کہ سوامی شردھانند جی کے گن اب تک گا رہے ہیں۔ اور امریکہ کا ایک بڑا

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بقیہ مضمون "عالم با عمل" صفحہ ۵

احکام ... سخت سزائیں۔ عام بکڑ دھکڑ اور ظلم و زبان بندی کے ایام میں پنجاب کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ آپ مصیبت زدہ ہزاروں بیوگان اور ہزاروں بے بس اور بیکس بوڑھوں کا سہارا بن کر ان کو امداد تقسیم کرتے ہوئے پنجاب میں آ پہنچے۔ خفیہ پولیس آپ کا پیچھا کرتی تھی۔ کوئی آپ کو مہمان بنانے کے لئے بھی تیار نہ تھا۔ مگر آپ نے بغیر کسی جھجک یا خوف کے شہر بہ شہر اور گھر بہ گھر پھر کر اپنے مشکل کام کو سرانجام دیا۔ ہندو اور مسلمان آپ کو فرشتۂ رحمت سمجھتے تھے۔

اس کے بعد امرتسر میں کانگرس کا انعقاد ہونا منظور ہوا۔ ڈر کے مارے کوئی آگے نہ آتا تھا۔ پنجاب ... کی بے بسی کی حالت میں دیکھ کر اس بیدار ... لیڈر ... سے رہا نہ گیا۔ خود کانگرس کے اجلاس کا ذمہ اٹھا لیا۔ نتیجہ وہی ہوا جو ہونا تھا۔ کہ استقبالیہ کمیٹی کا پردھان آپ کو بننا پڑا۔ آپ نے اپنے فرائض کو بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ امرتسر کے لیڈنگ مسلم اخبار "وکیل" نے آپ کے حسنِ انتظام، معاملہ فہمی، نکتہ رسی، طبیعت، کفایت شعاری اور ایثار نفسی کی متانت، سنجیدگی اور اعلیٰ خیالات کی دل کھول کر تعریف کی۔ امرتسر بازار ... نفاست ... کی مثیل ... ایک کشتی جو سمندر میں ڈانواں ڈول تھی۔ ... ہوا تھا۔ طوفان اور بادِ مخالف سے لہریں ... کشتی کو الٹنے کو تھے۔ بیکسی و ناامیدی گھنگھور گھٹا ... تھی۔ کہ اچانک ایک روشنی نمودار ہوتی ہے۔ کشتی کو کھینچ کر پار لگا دیتی ہے۔ مگر مسافر جب کنارے پر نکل کر اس نجات دہندہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو وہ معدوم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سوامی جی کانگرس کا کام سرانجام دے کر چپ چاپ علیحدہ ہو گئے۔ بالآخر وہ سمے آیا جب مولانا محمد علی ... کانگرس کے ... ہندو مسلم اتحاد ... کے لئے آپ جامع مسجد ... کے آگے ... بیٹھ کر ... طرح طرح کی مصائب جھیلی تھیں۔ سرِ ... آیا۔ اور جن خلافت کمیٹیوں کی امداد میں آکر ... جیل کی تکلیفیں سہی تھیں۔ ان کو اس ... کے لگانے والے دیکھ کر کانپ اٹھے۔

آپ نے کچھ کتابیں بھی لکھیں۔ ایک طرف ہندو سنگھٹن اور دوسری طرف شدھی سبھا کی بنیاد ڈالنے کے لئے تمام پنجاب میں اور اس سے باہر بھی چکر لگایا۔ ... [illegible]

قابل رشک حالت تک پہنچانے کے لئے آپ کو کیا کیا تکالیف پیش آئیں۔ بخوفِ طوالت ان کا ذکر چھوڑتا ہوں۔

ساتویں آزمائش

گورو کل کو کامیاب کر کے اور گنگا کی آنچ ... کر آپ نے شاستر کی مریادا کو سار سنیاس گرہن کیا۔ اور مہاتما منشی رام سے سوامی شردھانند بن گئے۔ رولٹ ایکٹ کے برخلاف سخت ایجی ٹیشن ہوئی۔ جلیانوالہ باغ کا خونی حادثہ ہوا۔ پنجاب ...

سونا اور مقررہ وقت سے کم یا زیادہ نہ سونا۔

۳- اپنے پاٹھ کو دل لگا کر یاد کرنا۔

۴- اپنے آچاریوں، ادھیاپکوں اور بزرگوں کے لئے عزت اور پریم کا بھاؤ رکھنا۔

برہمچاریوں کو ان سب باتوں کا خاص دھیان رکھنا چاہیے۔ تاکہ ان کا برہمچریہ ...

رد و ان مسٹر ... تک گورو کل میں رہ کر ایسے متاثر ہوئے۔ کہ انہوں نے سات بڑی لمبی اور محققانہ مدلل چٹھیاں "پایونیر" میں شائع کرا کر گورو کل کے اوپر جو پولیٹیکل شبہ کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ ان کو چھن بھن کر دیا۔

سوامی شردھانند جی کا وچار

"اصلی برہمچریہ کیا ہے؟"

گورو کل کانگڑی کے برہمچاریوں کو جب کبھی کسی قسم کا روگ یا کشٹ ہوتا تھا۔ تو سوامی شردھانند جی اکثر مرتبہ یہی کہا کرتے تھے کہ:

"تمہارا برہمچریہ ٹھیک نہیں ہے" +

برہمچاریوں نے اس امر پر وچار کیا۔ کہ نہ معلوم سوامی جی نے ہمارے برہمچریہ میں کیا دوش پریکشن کیا ہے؟

ایک مرتبہ ان میں کے ... پر جا کر دریافت کیا۔ کہ "آپ کے اس کہنے سے کہ تمہارا برہمچریہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کا مطلب ہے؟ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارا برہمچریہ ... ٹھیک ہے۔ ہمارا دیریہ اکھنڈت ہے۔ دونو وقت سندھیا، ہون، جگیہ اور ویایام کرتے ہیں۔ ہر وقت لنگوٹ رکھتے ہیں۔ کسی قسم کی چیشٹا یا استری درشن نہیں کرتے۔ پھر ہمارے برہمچریہ میں آپ کو کیا دوش پرتیت ہوا؟"

آخر میں سوامی جی نے فرمایا۔ کہ "آپ لوگوں نے صرف ویریہ رکھشا کو ہی برہمچریہ سمجھ رکھا ہے۔ برہمچریہ میں ... کی اور بھی بہت سی ... شامل ہیں۔ مثلاً:

۱- من، بدھی اور چت میں مختلف پرکار کے وکار پیدا نہ ہونے دینا۔

۲- کسی کی نندا، چغلی اور ہنسی نہ کرنا اور کسی سے وِرُدھ، چھل اور کپٹ نہ کرنا۔

۳- مقررہ سمے پر مقررہ کام کرنا۔

۴- مقررہ وقت پر بھوجن کرنا یا بھوک سے زیادہ نہ کھانا۔

۵- دن کے وقت نہ سونا۔ رات کو زیادہ دیر تک جاگنا یا مقررہ وقت سے پہلے ...

شہیدِ ملک

(حضرت) ساحر سنامی (مقیم پٹیالہ)

اے دلاورِ غالبِ عالم کی اے روحِ رواں
او حصارِ عظمتِ قومی کے تابندہ نشان

او شہیدِ ملک و ملت مرکزِ نورِ جمال!
خوش مزاج و خوش خیال و خوش دماغ و خوش خصال

خون سے تیرے ہوا سیراب ملکی گلستان!
جذبۂ حبِ وطن تھا تیری رگ رگ میں نہاں

گلشنِ ہندوستان پر جب خشم زن تھیں بجلیاں
اوپرستی کی طرف جب جا رہا تھا کارواں

ظلم کے بادل تھے ہر سو ہند پر چھائے ہوئے
بیکس و مظلوم جب پھرتے تھے گھبرائے ہوئے

بیکسوں کی گردنیں تھیں ظلم کی تلوار تھی
جب یتیموں بیکسوں پر زندگی اک بار تھی

تو نے کی اس وقت آکر ہند کی رہبری
قالبِ مردہ میں پھونکی تو نے روحِ زندگی

دھرم کی خاطر لڑا یا تو نے اپنی جان کو
تھا دکھایا کر کے زندہ پھر قدیمی شان کو

منتشر شیرازہ کو پھر تو نے یک جا کر دیا
یعنی اک قطرے کو تو نے ایک دریا کر دیا

جب دلِ بیمار کا درد آشنا کوئی نہ تھا
ہم زباں کوئی نہ تھا اور ہمنوا کوئی نہ تھا

رنگ لایا آخرش تیری شہادت کا لہو
خوں کے ہر قطرے سے اٹھا تیرے اک اک جنگجو

تیرے دل میں بیکسوں کے درد کا احساس تھا
خدمتِ قوم و وطن کا تیرے دل میں پاس تھا

تو مجسم الفت و ایثار کی تصویر تھا
تیرا دم ہم ہندوؤں کے واسطے اکسیر تھا

فرشِ راہ آنکھیں کیے بیٹھے ہیں سب اہلِ وطن
پھر دکھا دیدار اے جانِ جہاں اے جانِ من!

یہ ارشاد ... کا تھا۔ اس موقع پر آپ پھر آگے آئے۔ جس تحریک میں آپ شامل ہوئے۔ اس میں ہمہ تن محو ہو گئے۔ ... [illegible]

ہر دو پرکار سے ور کھنڈت اور اکھنڈت رہے"۔

(ادم منم)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سوامی شردھانند جی اور اُن کا کام

لیکھک لالہ اندر سین جی وکیل انبالہ شہر

جہاں منشی رام جی جو بعد ازاں سوامی شردھانند جی ہو گئے - ان برگزیدہ اور خوش قسمت ہستیوں میں سے تھے۔ جنہوں نے بھگوان دیانند جی کے چرنوں میں بیٹھ کر دھارمک شکشا حاصل کی تھی۔ اور سوامی جی کے مکھار بند سے اُن کی امرت بانی اور دھارمک اُپدیشوں کو سُنا تھا۔ اور اُن کے مہان آتمک بل کی جیوتی سے اپنے آتما کو اُجوں اور پرجولت کیا تھا۔ اور اس دھارمک سوریہ سے براہ راست روشنی حاصل کی تھی۔ اور اُن کے درشنوں سے لابھ اُٹھایا تھا۔

آریہ سماج میں داخل ہونے سے پیشتر سوامی جی کا جیون ایک عیش و عشرت میں ڈوبا ہوا جیون تھا۔ دھرم کرم سے کوسوں دور تھا۔ سچ ہے ایسے ہی آتما تھے۔ جن کے سدھار کے لئے مہربکرشن جی کے قول کے مطابق سوامی جی کا پرماتما کی طرف سے جنم ہوا تھا۔ سوامی جی کے منوہر اُپدیشوں سے مہاتما منشی رام جی کا آتما پربھاوت ہوا۔ اور اُس نے ایسا پلٹا کھایا کہ پاپ آچرن سب لُپت ہو گئے۔ اندھکار سے نکل کر روشنی کی طرف آ گئے۔ اور دھارمک جیون کی طرف چل پڑے۔ سوامی جی کے کاموں میں ہاتھ بٹانے لگے۔ اور آریہ سماج کی سبھاؤں میں ایک نمایاں پارٹ لیا۔ آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں انیک مت متانتروں کے کھنڈن اور ویدک دھرم پرچار کے ساتھ ساتھ زیادہ تر اندولن اس بات کا ہوا کرتا تھا۔ کہ جاتی سدھار کی خاطر تعلیم کس طریقہ پر دلائی جائے؟ اس سوال پر اُس وقت کا سماجک دل کسی ایک وچار پر متفق نہ ہو سکا۔ اور اس کے دو حصے ہو گئے۔ ایک وہ جو کہ پراچین گورُوکل پرنالی کو زندہ کرنا چاہتے تھے۔ دوسرے وہ جو کہ یونیورسٹی کے مغربی طریقہ تعلیم کو پسند کرتے تھے۔ اور اسی طریقہ پر کالج کھولنے کے حق میں تھے۔ اوّل حصہ کو گورُوکل پارٹی اور دوسرے کو کالج پارٹی کہنے لگے۔

گورُوکل پارٹی کے جنم داتا اور روح رواں مہاتما جی ہی تھے۔ وہ لاہور سے یہ پرن لے کر نکلے تھے۔ کہ وہ گورُوکل کے لئے ۳۰ ہزار روپیہ اکٹھا کر کے ہی واپس لاہور آئیں گے۔ ورنہ جیون نچھاور کر دیں گے۔ اس پرن کو اُنہوں نے تن من اور دھن سے نبھایا۔ اور بہت سی مشکلات جھیل کر کامیابی حاصل کی۔ اور آخرکار گورُوکل کانگڑی کی بنیاد ڈالی۔ اور جیون بھر اس کی سیوا میں لگے رہے۔ اور کافی عرصہ تک اس کے مکھیہ ادھشٹاتا یا گورنر رہے۔ اس کے متعلق جملہ قواعد مرتب کئے۔ دھن سنگرہ کرتے رہے۔ اور اس کو ہر طرح کامیاب بنانے کی سرتوڑ کوشش کرتے رہے۔ اپنے ششیوں سے پتا جیسا پریم کرتے تھے۔ اور ایسے ہی دوبار بھی اُن کی تن من اور دھن سے سیوا کرتے تھے۔

پہلا کام:-

گورُوکل کی ستھاپنا مہاتما جی کا پہلا بڑا کام تھا۔ جو کہ آریہ جاتی کی سیوا کی خاطر اُنہوں نے کیا۔ اور جو ہمیشہ اُن کی یادگار رہے گا۔ اس کے نمونہ پر بعد ازاں بہت سے گورُوکل جگہ بجگہ قایم ہوئے ہیں۔ جن میں پراچین طریقہ تعلیم رائج ہے۔ اور سنسکرت کی تعلیم دی جاتی ہے اور جو سنسکرت وِدّیا اور ویدک شاستر وِدّیا کے پھیلانے میں بڑا بھاری کام کر رہے ہیں۔ سینکڑوں سناتک گورُوکل کانگڑی سے وِدّیا حاصل کر کے نکل چکے ہیں۔ گورُوکل طریقہ تعلیم نے تمام بھارت ورش میں پرشنسا حاصل کی ہے۔

نہ صرف بھارت ورش کے کونہ کونہ سے بلکہ امریکہ انگلستان اور جرمنی آدی ملکوں سے بھی بڑے بڑے مہانو بھاوؤں نے اور بھارت ورش کے بڑے بڑے سرکاری افسروں نے گورُوکل کانگڑی کا معاینہ کیا۔ اور خود اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھکر اس کی پرشنسا میں بڑے اچھے لیکھ لکھے۔ جن کا کسی بھی سنستھا کو فخر ہو سکتا ہے۔ مہاتما گاندھی اور پنڈت مدن موہن مالویہ جی جیسے مہان پُرش بھی کئی کئی بار قدم رنجہ فرما چکے ہیں۔ اور اپنے شبدوں میں اس کی تعریف کر چکے ہیں۔ یہ طریقہ تعلیم بہت پھیل گیا ہے۔ اور آئندہ ترقی کرتا جائے گا۔ اور ضرور آریہ جاتی کا بیڑا پار کریگا۔ اور مہاتما جی کا نام اس طریقہ تعلیم کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہے گا۔

سنیاس میں پرویش:-

ایک عرصہ تک گورُوکل کانگڑی کی سیوا کرنے کے بعد مہاتما جی نے گورُوکل میں ہی سنیاس لے لیا تھا۔ اور سوامی شردھانند کا نام دھارن کر لیا تھا۔ اب وہ محض گورُوکل کے ہی نہ رہے تھے۔ بلکہ سمست سنسار کے بن گئے تھے۔ اور سارے سنسار کے اُپکار کی خاطر جیون وتیت کرنے لگے تھے۔ اور سنسار کی بھلائی کے خواہاں تھے۔

ہندو مسلم اتحاد:-

مہاتما جی کے سنیاس لینے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد بھارت ورش میں ایک عجیب دور شروع ہوا۔ جو کہ تواریخ میں یادگار رہے گا۔ اور جس کے ساتھ مہاتما جی کا نام بھی ایسا ہی وابستہ رہے گا۔ جیسا دیگر کئی بھارت ورش کے اس وقت کے لیڈروں کا۔ اس دور میں مہاتما گاندھی جی کی خلافت کی تحریک بہت زوروں پر چل رہی تھی۔ یہی وہ زمانہ تھا جبکہ ہندو مسلم اتحاد قایم کرنے کی سرتوڑ کوشش ہو رہی تھی۔ اور مسلمانوں کے ساتھ مل کر ہندو اس لئے اپنا خون اور پسینہ ایک کر رہے تھے۔ کہ قسطنطنیہ میں ترکوں کی سلطنت کو قایم رکھا جائے۔ مہاتما گاندھی نے ہندوؤں کا گٹھ جوڑ مسلمانوں کے ساتھ اس لئے کیا تھا۔ کہ ہندوستان کے مسلمان سوراجیہ حاصل کرنے کے لئے ہندوؤں سے متفق ہو جائیں گے۔ آریہ سماج پہلے ہی کانگرس کی تحریک کے سبب کمزور ہو چکی تھی۔ اس کے بڑے بڑے ورکر بجائے سماج میں کام کرنے کے کانگرس کی نذر ہو چکے تھے۔ اس کمزوری سے سماج آج تک بھی نہیں سنبھل سکا۔ خلافت کی تحریک کے دور میں تو سماج کو خاص کر دھکا لگا۔ آریہ سماج کا تو مقابلہ ہی زیادہ تر اسلام سے تھا۔ کیونکہ اور دوسرا مذہب ہی ہندوستان میں کون ہے۔

مالابار کی بغاوت:-

مالابار کے موپلوں نے اس فرضی اتحاد کے سر پر ایک کاری ضرب لگائی۔ اور ہندوؤں کی آنکھیں کھول دیں۔ اور زمانہ پر روشن کر دیا۔ کہ اس اتحاد کی کیا حقیقت تھی۔ موپلا غنڈوں نے مالابار میں ہزاروں ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنایا۔ اُن پر خوب دل کھول کر ظلم ڈھائے۔ اگر سرکاری فوجیں اُن کو جاکر زیر نہ کرتیں تو آج ایک بھی ہندو مالابار میں نظر نہ آتا۔

ہندو سنگٹھن کی تحریک:-

سوامی شردھانند جی نے اس موقعہ پر ہندوؤں کو جگایا۔ اُن کی رہبری کی۔ اور اُن کو جہالت و ضلالت سے نکال کر روشنی میں لائے۔ اور اُن کو شدھی اور سنگٹھن کا راستہ دکھایا۔ اُنہوں نے

ہر ایک آریہ نر ناری کو یہ تحفہ جات ضرور خریدنے چاہئیں

اردھ شتابدی (گولڈن جوبلی) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تحفہ جات

پرچار کے سلسلہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس موقعہ کے لئے ذیل کے تحفہ جات خاص طور پر تیار کرائے ہیں:-

۱- رنگین تصویر۔ مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی ایسی شاندار اور خاص کشش رکھنے والی تصویر آج تک کبھی تیار نہیں ہوئی۔ قیمت فی تصویر ۱ر (سائز ۲۰ × ۱۵)

۲- اردھ شتابدی کیلنڈر سمت ۱۹۹۲-۹۳ء ۱۹۳۶ء

جس میں مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی تصویر کے علاوہ سورگباشی سوامی ورجانند جی۔ پنڈت گورودت جی۔ امر شہید شری سوامی شردھانند جی۔ پنڈت لیکھرام جی ودیگر آج تک کے کُل پردھانوں کی تصاویر ہوں گی۔ قیمت فی کیلنڈر اڑھائی آنہ۔

۳- وشواز یگیہ بیجز (میڈل) اپنی شان کے نرالے نہایت خوبصورت وضع دار یہ بیجز صرف اُن کے لئے تیار کرائے گئے ہیں۔ جنہوں نے یگیہ کئے یا اُس کے لئے دکشنا دی ہے۔ قیمت فی میڈل ۱ر

ملنے کا پتہ:- سکرٹری اردھ شتابدی کاریالیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور
سٹور جوبلی پبلشنگ کمپنی متصل ڈاکخانہ شاہی محلہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

بھولے بھالے ہندوؤں کو سمجھایا۔ کہ موجودہ زمانہ مغربی روشنی۔ پالیسی بازی۔ چالبازی اور دھوکہ بازی کا ہے۔ یہ باہیں ہندو دھرم کے خواہ کیسی ہی خلاف ہوں۔ مگر غیر ہندو دھرموں کے خلاف نہیں۔ جس بات کا نام اتحاد اتحاد پکارتے ہیں۔ وہ محض دھوکہ کی ٹٹی ہے۔ دراصل یہ محض اپنی مطلب براری کی خاطر چالبازی کا نام ہے۔ ہندو اگر اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہیں۔ تو پہلے اپنی کمزوریوں اور آپس کی نااتفاقی کو دور کریں۔ ذات پات اچھوت پن اور مذہب کی تفریق کو اپنے اندر سے دور کر کے سنگھٹن کا راستہ اختیار کریں۔ اور ویدک دھرم کو شدھی کے ذریعہ ایک عالمگیر دھرم بنانے کی کوشش کریں۔ جب ہندو طاقت ور بنیں گے۔ تو سب ان سے ایک سچا اتحاد کرنے کے آرزومند ہوں گے۔ ورنہ کداپی نہیں۔ انہوں نے ہندوؤں کو سمجھایا کہ جب مسلمان ہندوؤں کو مسلمان بنانے اور ان کو اپنے دھرم سے بھرشٹ کرنے میں ذرا پس و پیش نہیں کرتے۔ تو ان کو مسلمانوں کو ہندو بنانے میں کیوں سنکوچ کرنا چاہیئے؟ پس سوامی شردھانند جی نے اس فرضی ہندو مسلم اتحاد کے ڈھونگ کو طشت از بام کیا۔ اور شدھی و سنگھٹن پر زور دیا۔ اور یہی ان کی زندگی کا دوسرا کام تھا۔ ان پر کانگریسیوں کی طرف سے بہت سے آوازے کسے گئے۔ اور ان کو متہم گردانا گیا۔

سوامی جی نے ہندوجاتی کو پہلے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی صلاح دی۔ ان کی زندگی کا یہ آخری کام تھا۔ انہوں نے جس تندہی اور عقلمندی سے اس کو نبھایا۔ اور اس میں کامیابی حاصل کی۔ وہ انہی کا حصہ تھا۔ وہ ہندوؤں میں جان ڈال گئے۔ اور انکو ترقی کی راہ دکھا گئے۔ آج سارا بھارت ورش اچھوتوں کے ساتھ ہے۔ اور اچھوت ادھار کا حامی ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر کے پاس سوامی شنکر اچاریہ جی بھی جاتے ہیں۔ مہاتما گاندھی جی بھی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ جی بھی۔ اور سب کو فکر پڑی ہوئی ہے۔ کہ اچھوت ہندوؤں سے الگ نہ ہوں۔ یہ سنگھٹن کے اصولوں کی کس قدر زبردست فتح ہے!

افسوس کہ سوامی جی کو اپنی زندگی بھی اسی کام پر نچھاور کرنی پڑی۔ ایک دھوکہ مسلمان عبدالرشید نے ان کو اپنے ریوالور کا نشانہ بنایا۔ جبکہ وہ بستر علالت پر بیمار پڑے تھے۔ ایسے قتل سے شدھی اور سنگھٹن کی سپرٹ اور بھی دوبالا ہو گئی۔ اس کے لیے جتنی قربانیاں ہوں گی۔ وہ اور بھی بڑھیگی۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ جس کام کے لئے قربانیاں کی جاتی ہیں۔ وہ ضرور بڑھتا

ہے۔ پہلے یہ کام یو۔پی تک محدود تھا۔ جہاں سوامی جی نے ملکانہ راجپوتوں کی شدھی سے اس کو شروع کیا تھا۔ اب ہندوستان کے کونہ کونہ میں شدھی اور سنگھٹن کی سپرٹ کام کر رہی ہے۔

سوامی شردھانند جی کا کام انہی کے طرز پر جاری رہنا چاہیئے۔ مہاتما گاندھی جی کا اچھوت ادھار کا کام ادھورا ہے۔ یہ محض مندر پرویش۔ کنوؤں پر اچھوتوں کو چڑھانے اور ایسی ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں تک محدود ہے۔ اگرچہ ان باتوں میں بھی مہاتما گاندھی کا ہاتھ آریہ سماجیوں نے ہی بٹایا ہے۔ اور ان کے کام کو بہت وسعت دی اور امداد پہنچائی ہے۔ مگر یہ اصلی ساماجک کام نہیں۔ آریہ سماج کی اصلی پوزیشن یہ ہے۔ کہ اچھوتوں کو شدھ کر کے ان کے ہاتھ کا کھان پان بے دھڑک کیا جائے۔ مہاشہ رام چندر جی نے علاقہ کشمیر میں ایسا کیا۔ اور اپنی جان بھی اس کے لئے قربان کر دی۔ اور بھی کئی جگہ سماج نے ایسا کیا۔ اصلی اچھوت پن تبھی اٹھ سکتا ہے۔ جبکہ ہاتھ کا چھوا بلکہ تیار کیا ہوا کھایا جائے۔ اور ان کے ساتھ سہبھوج ہو۔ باقی سب باتیں تو فروعی ہیں۔ کھان پان شروع کرنے کے ساتھ ساری ریفارم ہر بات کی ہو جائے گی اور اچھوتوں کا درجہ برابری کا جانا ہے۔ مہاتما گاندھی جی کا اچھوت ادھار میں اسی لئے پوری کامیابی نہیں ہوئی۔ کہ انہوں نے مہاتما جی کے اصول کی پوری طرح پیروی نہیں کی۔ اگر شدھی اور سہبھوج پر وہ کچھ بھی زور لگاتے تو وہ دگنی کامیابی حاصل کر سکتے تھے۔

موجودہ زمانہ کے واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ بھارت ورش کا ادھار اگر ہو سکتا ہے۔ تو سوامی شردھانند جی کے طریقہ پر ہی ہو سکتا ہے۔ ترقی اگر ہو سکتی ہے۔ تو شدھی اور سنگھٹن سے ہی ہو سکتی ہے۔ اس کے بنا ہندوؤں کا کبھی ادھار نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہو گا۔ سب اچھوتوں کو اور سب غیر ہندوؤں کو شدھ کر لو۔ خوب دھرم کا پرچار کرو۔ سب کو ایک دھرم پر لاؤ۔ پھر سب پولیٹیکل۔ سوشل۔ مذہبی اور مجلسی سوال آپ ہی حل ہو جائیں گے۔ آریہ سماج نے اس بات کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اسی راستہ پر گامزن ہے۔ یہ مانتا ہے کہ کامیابی پرماتما کریگا۔ اسی راستہ پر مہاتما گاندھی جی اور مالویہ جی بھی اب چلنے لگے ہیں۔ مگر ابھی ادھورے طور پر۔ پورا فائدہ تبھی ہو گا جب پورے طور پر چلیں گے۔ ہر ضلع میں ایسے ایسے درگرز ہونے چاہئیں۔ اگر شردھانند ... [illegible]

باجلاس پنڈت ہنسراج جی پربھاکر بی۔اے۔ ایل ایل بی منصف درجہ اول بھیمبر

تہلو ولد اکھیا قوم ... ساکن ... مدعی علیہ

بنام

کرپارام ولد راد ھے قوم ہرجن ساکن امبریالہ تحصیل بھمبر۔ مسئول مدعی

درخواست منسوخی ڈگری یکطرفہ

مقدمہ مندرجہ کرپا رام ولد رادھے قوم ہرجن ساکن امبریالہ تحصیل بھمبر مسئول کی تعمیل نہیں ہوتی ہے۔ مسئول کی نسبت رپورٹ ہے۔ کہ وہ علاقہ انگریزی میں چلا گیا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا کرپارام مسئول کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اس نے بتاریخ ۲۴ پوہ سمت ۱۹۹۲ بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام عدالت ہذا حاضر ہو کر درخواست منسوخی ڈگری یکطرفہ کے متعلق اپنے عذرات پیش نہ کئے۔ تو عدالت ہذا سے تاریخ مقررہ پر حکم مناسب دیا جائے گا۔ ۲۱ مگھر سمت ۱۹۹۲

آج بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت

جاری ہوا۔ (دستخط حاکم و مہر عدالت)

ور کی ضرورت

ایک کھتری کنیا عمر ۱۶ سال۔ ہندی اردو مڈل پاس اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف کے لئے ایک بیجو گیہ ور کی ضرورت ہے۔ جسکی عمر بیس پچیس سال کے درمیان اور بر سر روزگار یا کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ لڑکی کے پتا یو۔پی میں ڈسٹرکٹ بورڈ انجنیئر ہیں۔ اور ریاست پٹیالہ کے رہنے والے ہیں۔

پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:۔

پربھو دیال سیٹھ گورنمنٹ کنٹریکٹر لال دوارہ غازی پور سٹی

ودھوا کی ضرورت

ایک کھتری آریہ سماجی کے لیے جس کی عمر ۳۶ سال۔ آمدنی یکصد روپیہ ماہوار اور جو خاصی جائداد کا مالک ہے۔ ایک تندرست اور سوشیل ودھوا کی ضرورت ہے۔ ودھوا کی عمر ۲۵ سال کے قریب ہو۔ اور شریف گھرانے سے تعلق رکھتی ہو۔

خط و کتابت کے لئے پتہ:۔

"آریہ" معرفت منیجر "پرکاش" لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا کی ردشتابدی کے موقعہ پر آنیوالے یاتریوں سے نیویدن

شریمان جی! آپ شتابدی کے موقعہ پر لاہور ضرور پدھارینگے۔ اور میرے خیال میں شتابدی کی کاروائی کے علاوہ لاہور کی اور مشہور جگہوں کی بھی یاترا کرینگے۔ ان میں سے ایک کا پریچہ میں آپ کو دینا چاہتا ہوں۔ اور پرارتھنا کرتا ہوں کہ آپ اس تیرتھ کی یاترا ضرور کریں گے۔ وہ تیرتھ کون ہے؟ وہ آپ کا اپنا مرکزی ہندو اناتھ آلیہ ہے۔ جو راوی روڈ پر کھلا ہوا ہے۔ اور جس میں ۱۵۰ کے قریب لڑکے لڑکیاں رہتی ہیں۔ جن کو نہ صرف بھوجن۔ وستر وغیرہ دیئے جاتے ہیں بلکہ ان کو ضروری سکھشا بھی دی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد ان کو یوگیہ شہری اور اپنے روزگار کمانے کے لائق بننے کے لئے کام بھی سکھائے جاتے ہیں۔ علاوہ اسکے اناتھ آلیہ میں ایک درزی کلاس بھی ہے۔ جس میں ۳۰ کے قریب لڑکیاں کام سیکھتی ہیں۔ اور دو درجن کے قریب بچے کام سیکھ کر یہاں سے چلے گئے ہیں۔ یہاں ایک سکول بھی ہے جو مڈل تک ہے۔ اور جس کو میونسپل کمیٹی سے گرانٹ بھی مل رہی ہے۔ اس میں نہ صرف اناتھ آلیہ کے بچے ہی پڑھتے ہیں۔ بلکہ باہر کے لڑکے بھی آکر پڑھتے ہیں۔ اور کام سیکھتے ہیں۔

یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج اور پنڈت بشمبر ناتھ جی سابق گورنر گورو کل کانگڑی ہیں۔ اور ان کی مینیجنگ کمیٹی میں آریہ سماج کے بڑے بڑے پرسدھ نیتا شامل ہیں۔

(۱) شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا لاہور۔ (۲) شری مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ و پرکاش لاہور۔ (۳) شری پنڈت ٹھاکر دت جی وید متی گمٹی بازار لاہور۔ (۴) شری پروفیسر شیو دیال جی ایم۔اے لاہور۔ (۵) شری ڈاکٹر روشن لال جی کھیڑہ لاہور۔ (۶) رائے صاحب لالہ رادھا کشن جی ریٹائرڈ سب جج لاہور۔ (۷) ڈاکٹر گنپتی لال جی ایم۔بی۔بی۔ایس لاہور۔ (۸) شریمان لالہ نرنجن ناتھ جی گورو بھون لاہور۔ (۹) پنڈت گیان چند جی بی۔اے لاہور۔

آجکل بچوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور ان کی رہائش و کھانے پینے اور پہننے کا خرچ بھی بڑھ رہا ہے۔ اسلئے سب سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ کرپا کر کے اسکی طرف دھیان دیں۔ اور جتنا بھی ہو سکے اس کی سہایتا کریں۔ ہم کو سردست کمرہ بنوانے کے لئے ... روپیہ کی ضرورت ہے۔

نویدک:۔ لبھو رام آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ہری جن اُدّھارک

"امر شہید سوامی شردھانند جی"

لیکھک راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز بڑودہ

۱ — آریہ ہندو جاتی کے سنگٹھن کا سوال اس وقت سب سے ضروری ہے۔ انگریزی راجیہ کے آغاز میں برہمو سماج کا نام ہمیشہ تواریخ میں ستی کی مذموم رسم کو شری راجہ رام موہن رائے جی کے نام کے ساتھ دُور کرنے کے لئے تھا بھنگی چمار (ہری جن) آدی بنگالی اچھوت ہندو بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہوئے ان کو برہمو سماج کا جہاں ایک طرف ممبر بنانا قابلِ تعریف ہے۔ وہاں اُن کے ساتھ روٹی بیٹی کا ویوہار تک کرتے ہوئے بھی نہیں گھبرانا برہمو سماج کی یہ دوسری بات تواریخ میں امر رہے گی ؛

۲ — اسی یگ میں مہرشی دیانند کا نام اس لئے امر رہے گا۔ کہ انہوں نے یجروید ادھیائے ۲۶ کے منتر ۲ کی رُو سے مانو بم کا گولہ ڈالنے خیالات کے ہندو سجنوں میں پھینک کر اُن کو جگا دیا۔ اور بتلا دیا کہ وید بھگوان چمار آدی تک کو برہمن سمان وید کے پڑھنے سننے آدی کے سب ادھیکار دیتے ہیں۔ دس برس تک انیک سجن سناتنی پورانک پنڈت مہرشی دیانند کے مکتی دھام سدھارنے کے بعد بھی اس منتر کے ارتھوں کو مہرشی دیانند جی کی کھینچ تان کہتے رہے۔ لیکن جب بنگال کے ایک غیر آریہ سماجی نامی سنسکرت سکالر سورگباشی ستیہ برت سام آشرمی جی کی نامی کپننگ سنسکرت میں ۲ اینرے آلوچ " شائع ہوئی۔ تو انہوں نے مہرشی دیانند سرسوتی کا نام دے کر مندرجہ بالا منتر کے خود ارتھ کرتے ہوئے رشی دیانند کے ارتھوں کو درست تسلیم کر لیا۔ اس دن سے نامی سنسکرت دان پورانک سجن اب رشی کے ارتھوں کی مکت کنٹھ سے تعریف کرتے نہیں تھکتے ؛

۳ — اسی یگ میں مہاراجہ بڑودہ آتے ہیں۔ جنہوں نے رشی کے نامی گرنتھ "ستیارتھ پرکاش" کا مطالعہ خود تھا خوب کیا۔ اور بعد ازاں ۱۸۸۳ء میں پہلا ہری جن (اینتج) سکول اپنی ریاست میں کھول دیا۔ اور اس کے بعد آئندہ ۲۰ برس کے عرصہ میں بڑودہ راجیہ میں ہری جن سکولوں کی تعداد ایک سو تک پہنچ گئی۔ اس وقت ۴۰۰ تک پہنچی ہی نہیں۔ بلکہ ۱۹۰۹ء میں ہری جن اُدّھارک مہاراجہ بڑودہ نے بڑودہ نگر میں ان کے بالکوں کے لئے ایک "ہری جن گورو کل" بھی کھول دیا۔ جو آج تک قائم ہے ؛

اسی ہری جن گورو کل " کی ایک لڑکی کو پوجنیہ مہاتما گاندھی جی نے چند سال ہوئے۔ دھرم پُتری بنایا تھا +

گجرات بھر میں جتنے ہری جن سکول ہیں۔ خواہ وہ مہاتما گاندھی جی کے دوستوں کی مدد سے چلتے ہیں۔ یا کسی اور طرح سے۔ مگر اُن سب میں کام کرنے والے ہری جن مدرس بڑودہ کے نامی اینتج بورڈنگ ہاؤس (ہری جن گورو کل) کے سناتک ہی ہیں ؛

۴ — اسی یگ میں سورگباشی شری شاہو چھترپتی رن ویر مہاراجہ کولہاپور کا نام آتا ہے۔ جنہوں نے ہری جن بالک اُدّھار اور ان کی تعلیم کے لئے بہت اُتم کام کیا ہے خود مہاراج کا ہاتھی بان اور باورچی تک مہار (ہری جن) تھے۔ راجیہ بھر میں یہ اسکھٹے پڑھتے ہیں ؛

۵ — اسی یگ میں امر شہید پوجنیہ سورگباشی شری سوامی شردھانند جی کا امر نام آتا ہے۔ جنہوں نے ہری جن اُدّھار کا نہایت ٹھوس کام کیا ہے۔ اور یہ کام انہوں نے خاص دہلی کو مرکز بنا کر کیا۔ اُن کے لڑکے لڑکیوں کی تعلیم کے علاوہ خود دہلی میں بھری سبھا میں اُن کے ہاں سہہ بھوج کیا۔ اور جب تک آپ زندہ رہے۔ ہری جنوں کے اُدّھار کے لئے سب قسم کے ایسے مفید کام کرتے رہے۔ جس سے وہ لوگ اُن کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ دواخانے بھی اُن کے لئے جاری کرائے +

اس زمانہ میں شری امر شہید کا کام اور نام دیگر انیک باتوں اور کاموں کو چھوڑ کر صرف ایک "ہری جن اُدّھار" کی درشٹی سے اگر ہم دیکھیں۔ تو تواریخ میں امر رہے گا۔ اس میں شک نہیں

بر موقعہ تقسیم " امر شہید کے جیون کی ایک جھانکی " صفحہ ۲

وہ جماعت مبارک ہے جس کے رہبروں کو اپنے لہو کی شہادت سے اپنی مانی ہوئی سچائیوں کو ثابت کرنے کا موقعہ ملے" ؛

کون جانتا ہے۔ دستِ غیب اُن سے ایسی بات لکھوا رہا تھا۔ جو اُن کے اپنے جیون پر حرف بحرف صادق آتی ہو۔ گویا آپ نے جو بات دوسروں کے متعلق تحریر کی۔ وہ اس پر خود گامزن ہو لئے!

الغرض اُن کے تیاگ میئے جیون کا کوئی صفحہ پلٹیے۔ آپ کی مثال شاذ و نادر ہی ملے گی۔ پرماتما ہمیں بل دیں۔ کہ اس پوتر آتما کا انوکرن کر سکیں۔ انت میں جس پوتر کام میں اُن کا بلیدان ہوا۔ اس کو تیز رفتاری سے چلانے کے لئے اپیل کرتا ہوا اس مضمون کو ختم کرتا ہوں ؎

اگر تشنگی ہے شردھا ہے تو شردھانند بن جاؤ
دلِ مقتول کی خواہش ہے خواہش مند بن جاؤ

آسام — نیپال — بنگال — بھوٹان

دُنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب
آسامی بنگالی طلسمی راز یا خزانہ کرامات

عجیب کتاب ناگری میں بڑی آب و تاب سے نکل چکی ہے۔ اور اردو میں اسی ماہ شائع ہو جاویگی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرالیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام بنگال۔ نیپال۔ بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگل پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں۔ جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ (بنگال) اور نیپال کی ترائی میں جادو اور روشنی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گذرے۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح سے روشن ہو جاویگی۔ بالکل کھول کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اُس کاپی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے جس کو ایک یورپ سید مہاتما بھل سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے روح رواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابلِ تعظیم بزرگ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ بھارت کے قابلِ تعظیم پوجیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانوں۔ حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی۔ نامردوں کو مرد۔ بے اولادوں کو با اولاد بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک چٹکلہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپ کو پسند نہ ہو۔ تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سچائی کی اور کیا گارنٹی ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے موت مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں جس کے پاس یہ کتاب ہوگی۔ سمجھ لیں۔ کہ وہ بیس کوس کے ارد گرد ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت اردو ۱۲ للعہ۔ ناگری ایڈیشن بہ صحت ۱۲ اور خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۱۳ زائد ہوں گے۔ تقریباً ۴۰۰ صفحات ہیں۔

(نوٹ) جو اسی ماہ خریدیں گے۔ اُن کو چوتھائی قیمت کی رعایت ملے گی۔ یعنی ۳ روپے لئے جائیں گے اور مجلد کے ۳ روپے۔ اور جو بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ کر دیں گے۔ اُن کو ۱۲ محصولڈاک بھی معاف ہوگا۔ یکم جنوری سے رعایت کے لئے لکھنے کی تکلیف نہ اٹھاویں ؎

منیجر انڈین سٹورز۔ (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرس شیلانگ آسام

INDIAN STORES (5) G. MERCHANT
AND BANKERS SHILLONG (ASSAM)

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے !

CC-0. ... Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی ادویات

سدھا سندھو کُم کی خوش ذائقہ خوشبودار دوا - قیمت ۸/ ::
لف - کھانسی - ہیضہ - دمہ - شول - سنگرہنی - اپھارہ وغیرہ

دَدرُو گنج کیسری داد کی سب سے اچھی دوا - قیمت ۴/

بال سُدھا دُبلے اور کمزور بچوں کو طاقتور بنانے والی دوا - قیمت ۱۲/ ::

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں!
سکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۴

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین
افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان عہ (محصول ڈاک علاوہ) جمالستان للعہ
دونوں یکجائی لینے پر صرف ...
منیجر "نگار" لکھنؤ

بندوقیں رفلیں ریوالور و پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر بھیج دی جائیں گی
ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - گرشتہ آفیسران
قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - فہرست درخواست
پر مفت ارسال کی جاتی ہے +
سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی
Suleman Umar & Co. Karachi

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ
پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

ضرورت کے اشتہارات کیلئے

"پرکاش" ایک بہترین ذریعہ ہے - اس لئے اس سے فائدہ اٹھانے کی
کوشش کیجئے - اجرت بھی نہایت واجبی ہوتی ہے :: (منیجر)

ڈاکٹر ایس - کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۷ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

استار ٹریڈ مارک
STAR
TRADE MARK
(REGD)

طاقت کیلئے جِنک

پشپا (Regd)

(مقوی باہ کی گولی)
اس کے استعمال سے نامردی - جریان - بےفکری
محنت سے تھک جانا اور جوانی میں بوڑھوں کی سی
حالت و کمزوری وغیرہ دور ہوتی ہیں -
قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ/
ڈاک محصول تین شیشیوں تک ۱۲/
نمونہ ساڑھے تین آنے جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل
سکتا ہے ::
نوٹ :- اس دوا کے دوران استعمال میں معدہ
صاف رکھنا بہتر ہے - ہماری بنائی ہوئی "...جلاب"
جلاب کی گولی آسانی سے معدہ صاف
کرتی ہے ::

ڈاکٹر برمن جنتری

سمت ۱۹۳۶

سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی
عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی
ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری
شائع ہوئی ہے - مفید اور کارآمد
باتیں درج ہیں - معزز قدردان
مفت طلب فرمائیں - فوراً
ارسال ہوگی ::

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوا فروشوں کے ہاں ملتی ہے - دوا
خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر نام ضرور دیکھ لیا کریں ::

۱ - لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار
۲ - امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

صبح کے ناشتے کے ساتھ ہی طاقت بھر لو!

آپ سردیوں میں اپنے صبح کے ناشتے کے ساتھ مندرجہ ذیل اکسیر تیار کردہ پنڈت
ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی ایک گولی کھا لیا کریں - تو
یقیناً بہت ہی فائدہ اٹھائیں گے ::

اکسیر ا سستی کمزوری رسینم کی دور کرکے پھرتی و چستی لاتی ہے - بوڑھے کو
جوانی کا لطف دکھاتی ہے - جوانوں کے اندر نئی طاقت و ہوشیاری بھر
دیتی ہے - امراض مخصوصہ مرداں کی بہ عام دوائی ہے جریان - سرعت - کثرت احتلام کو مفید
پڑتی ہے - صبح کے ناشتے کے وقت چائے یا دہی کے ساتھ جس کے بھی آپ
عادی ہیں - اس کو کھا لیا کریں - اور پھر اس کے اندر آپ ملاحظہ فرماویں - زیادہ
ضرورت ہو - تو ایک گولی تیسرے پہر بارات کو بھی کھا لیا کریں - قیمت ۴
گولی چار روپے (للعہ) ۳۲ گولی دو روپے (عہ) نمونہ ۸ گولی ۸/ ::

طلاء یہ بیرونی استعمال کے واسطے ہے - جب نسوں و پٹھوں
میں نقص واقع ہو گیا ہو - تو اس طلاء کی بیرونی طور پر
مالش کرنی چاہئے - قیمت فی شیشی پانچ روپیہ - نمونہ ایک روپیہ چار آنے ::

مفصل حالات جاننے کیلئے رسالہ "امراض مخصوصہ مرداں" مفت منگوائیں

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :- امرت دھارا ۳۲ لاہور

المشتہر
منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

ہفتہ وار پرکاش لاہور

THE PRAKASH LAHORE

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳۵

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ٭

۲ - ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ٭

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ٭

۴ - ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے ٭

۵ - سب کام دھرم انوسار، ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ٭

۶ - سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ٭

۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ٭

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے ٭

۹ - پرتییک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ٭

۱۰ - سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتییک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ٭

قیمت سالانہ چندہ للعہ ...... ممالک غیر سے ۶ روپے
ششماہی عہ ۲ ...... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۱ | اتوار ۸ پوہ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY The 22nd DEC 1935 | نمبر ۵۱

رگوید — اخلاص — وید امرت — اخلاص — یجروید

ओ३म् समानी व आकूतिः समाना हृदयानि वः।
समानमस्तु वो मनो यथा वः सुसहासति॥
(رگوید۔ منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۹۱۔ منتر ۴)

سنسار میں اس وقت چاروں طرف اشانتی ہے۔ کیونکہ جنتا کی اکثریت اس وقت سوارتھ کا شکار ہو رہی ہے۔ اور وہ سوارتھ سدھی کے لئے کٹلتا سے کام لینا پاپ نہیں سمجھتی حالانکہ دھرمی سنسار کا یہ ویدک نیم ہے کہ شانتی وہاں ہی سنگھٹ ہو سکتی ہے۔ جہاں دل صاف ہوں۔ اور منافقت عنقا صفت ہو۔ آج جب بھائی کا بھائی سے دل پھٹا ہوا ہے۔ تو دوسروں کا کیا کہنا۔ قیصر جرمنی اور شاہ جارج رشتہ سے بھائی تھے۔ لیکن ۱۹۱۴ء میں بدترین دشمنی کا اظہار کرنے پر تل گئے۔ اور دنیا میں عالمگیر تباہی لانے کا موجب بنے۔ اسی اوستھا کا انسداد کرنے کے لئے بھگوان ذیل کلپ سے خطاب فرما کر گمراہ دنیا کی رہنمائی کرتے ہیں۔ کہ اے انسانو! اگر تم امن و چین سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہو۔ تو تمہارے لئے پرم ضروری ہے کہ (वः) تمہارا (आकूतिः) گیان۔ دھیہ اور اشٹ پراپتی (समानी) یکسانیت میں رنگی ہوئی ہو۔ تاکہ تمہارے اندر کہیں بھی بدشعوری اور اگیانتا سے غیریت کا غلبہ نہ ہو۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھو کہ (वः) تم سب کے (हृदयानि) ہردیہ (समाना) ایک سے ہوں۔ ان میں اخلاص کا اتنا دخل ہو۔ کہ کبھی کسی کی انگیخت یا بہکاوے سے ... تمہارے ... (वः) تم سب کا (मनः) من (समानम्) ... ایسا پاک و صاف ہو کہ ... موافقت سے بھرپور ہو ... (अस्तु) ہو ... تمہارا عمل اور باہمی دیوہار ایسا مخلصانہ اور دوستانہ ہو کہ (यथा) جس سے (वः) تم سب (सुः) احسن طریق سے (सहासति) ہم خیال و متحد ہو سکو۔ اور ایک دوسرے کی ... دل سے یہ کہہ سکو کہ "من تو شدم تو من شدی، من تن شدم تو جاں شدی۔ تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری" ٭

لفظی معنی

(वः) تم سب کا (आकूतिः) گیان۔ دھیہ۔ اشٹ پراپتی (समानी) یکساں ہو۔ (वः) تم سب کے (हृदयानि) ہردیہ (समाना) ایک سے ہوں۔ (वः) تم سب کا (मनः) من (समानम्) ایک سا (अस्तु) ہو۔ (यथा) جس سے (वः) تم سب (सुः) اچھی طرح سے (सहासति) ایک ہو جاؤ ٭

(اوم شم)

غلطی کا احساس

سبق آموز سوشل افسانہ

گذشتہ سے پیوستہ

روشن ... بی۔ اے

پریم آنند نے آسن جما لیا۔ اور یوں بیان کرنے لگا:—

"بھائی! میں دہلی کے ایک متمول گھرانے میں پیدا ہوا۔ والدین کی اکلوتی اولاد ہونے کی وجہ سے ان کے بے جا لاڈ چاؤ نے مجھے کہیں کا نہ چھوڑا۔ تمام عاداتِ بد جن کا ایک آدمی شکار ہو سکتا ہے مجھ میں آ گئیں۔ بدقسمتی سے ماں باپ کا سایہ بچپن میں ہی سر سے اٹھ گیا۔ اور میں کھل کھیلا۔ رقص و سرود کی محفلیں گرم رہنے لگیں۔ شراب خانہ خراب کے دور چلنے لگے۔ غرضیکہ روپیہ پانی کی طرح بہایا جانے لگا۔ بدمعاش دوست اپنے ہاتھ رنگنے لگے۔ جس وقت تمام روپیہ و جائداد ختم ہو گئی۔ اس وقت میری آنکھ کھلی۔ خود غرض دوستوں نے اپنی اپنی راہ لی۔ میں تن تنہا اپنے مستقبل کے بارہ میں سوچنے لگا۔ فاقے گزرنے لگے۔ .... آخر شرم و حیا کو چھوڑ کر مانگ تانگ کر گزارہ کرنے لگا۔ آوارہ گردی پر کمر کس لی۔ جو ملتا کھا لیتا۔ جہاں دیکھتا پڑا رہتا۔ زندگی کا یہ دور کتنا خوفناک و بھیانک تھا۔ دہلی کے لالہ شام داس کا نام تم نے سنا ہوگا۔ اس بیوقوف نے آغازِ پیری میں اپنی شادی ایک نوجوان لڑکی سے کر لی۔ لالہ شام داس کی نئی بیوی تلوتما ناخوش رہنے لگی۔ میں آوارہ گردی کرتا ہوا ایک دن ان کے مکان کی طرف جا نکلا۔ میری اور اس کی آنکھ لڑ گئی۔ نامہ و پیام شروع ہو گیا۔ میں نے لالہ شام داس کا ملحقہ مکان کرایہ پر لے لیا۔ اور خوب مزے سے دن گزرنے لگے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد لالہ شام داس لقمۂ اجل بن گئے۔ پھر کیا تھا۔ رہی سہی رکاوٹ بھی دور ہو گئی۔ میں کھلے بندوں "تلوتما" کے پاس رہنے لگا۔ ایک رات میں کچھ دیر سے لوٹا۔ دیکھا تو تلوتما غائب ہے۔ تمام روپیہ پیسہ بھی ساتھ لے گئی۔ مجھے مکان کے اندر سے سرخ کپڑے میں لپٹا ہوا خطوط کا ایک بنڈل اور ایک کاغذ کا پرزہ ملا۔ جس میں محض اتنا لکھا تھا:—

"میں آج کرشن کے ساتھ جا رہی ہوں۔ تم اب مجھ سے کوئی امید نہ رکھنا۔ تمہارے تمام خطوط اس کپڑے میں محفوظ ہیں۔" میرے دل پر چوٹ لگی۔ مجھے تلوتما سے گہری حقیقی محبت ہو چکی تھی۔ طبیعت نے پلٹا کھایا۔ اور میں نے سنیاس لے لیا۔ لیکن وہ خطوط اب تک میں اپنے پاس رکھے ہوئے ہوں"۔

"دھیرانند! بھائی تمہاری آپ بیتی نہایت ہی عجیب ہے۔ کیا تم وہ خطوط مجھے دکھا سکتے ہو؟"

پریم آنند نے اپنے پاس پڑے ہوئے کتابوں کے بستہ کو اٹھایا۔ اور اس میں سے خطوط کا بنڈل نکال کر دھیرانند کو دیا۔ دھیرانند نے ایک خط کو پڑھا۔ اور اس کے چہرہ پر آثار چڑھاؤ ہونے لگا۔ اس نے بہت غور سے انہیں پڑھا۔ اور پھر بنڈل واپس کر دیا۔ اس کے بعد وہ کافی عرصہ تک بالکل خاموش بیٹھا رہا۔

پریم آنند نے کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد دھیرانند سے مخاطب ہو کر کہا "بھائی دھیرانند! کیا سوچ رہے ہو؟ آخر اپنی آپ بیتی بھی تو سناؤ"۔

دھیرانند نے آنکھوں میں آنسو بھرتے ہوئے کہا "بھائی! میری زندگی کے واقعات بھی تم سے ملتے جلتے ہیں۔ رشتو! میں بھی دہلی کا باشندہ ہوں۔ میرے والدین غریب تھے۔ خود محنت کر کے اور طرح طرح کی مصیبت جھیل کر میں نے بی۔ اے پاس کیا۔ پہلے پہل معمولی تنخواہ پر نوکری کی۔ لیکن اپنی محنت و دیانتداری کی وجہ سے جلدی ترقی پا گیا۔ ایک سندر اور رتیق برتا استری سے شادی ہو گئی۔ ایک دن وہ کسی ضروری کام کے لئے گھر سے باہر گئی۔ مجھے اس کے سوٹ کیس میں سے کسی ایک چیز کی ضرورت پڑی۔ میں نے مصنوعی چابی سے سوٹ کیس کھولا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ اس کے اندر خطوط کا ایک بنڈل ہے۔ میں نے خط کو پڑھا اور سمجھ لیا۔ کہ میری دھرم پتنی بے وفا ہے۔ کیونکہ ان خطوط کا طرزِ بیان اسی قسم کا تھا۔ جیسا اکثر محبت ناموں کا ہوتا ہے۔ بس میں اسی وقت گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ پھر تم سے ملاقات ہو گئی۔ اور ہم دونو یہاں آ گئے"۔

اگلے روز دھیرانند بغیر کسی کو کچھ کہے آشرم سے غائب ہو گئے۔ وہ کہاں گئے۔ اس کی بابت کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

(۸)

بیچاری اندرانی کی کچھ نہ پوچھئے۔ اس کا حسن کافور ہو گیا۔ اس وقت اسے دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ وہی اندرانی ہے جو پہلے اپنی نرگسی آنکھوں۔ سرخ رخساروں۔ اور دلکش حسن سے دیکھنے والوں کو ایک نظر میں موہ لیا کرتی تھی۔ پہلے اس کا شباب اس طرح امڈا پڑتا تھا جس طرح موسم برسات میں کسی ندی کا پانی۔ مگر اب وہ ایک خشک تالاب کی طرح تھا۔ اس میں وہ دلربائی۔ وہ کشش اور وہ جلال نہ رہا تھا۔ رخسار پچک گئے تھے۔ بال خشک۔ نیلی نیلی آنکھیں بے کیف و بجھی ہوئی۔ بات چیت میں بھی وہ پہلا سا رس نہ رہا تھا۔ ہنستی تھی۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے کسی کے ہنسنے کی نقل کر رہی ہو۔ اس کی آنکھوں نے عجیب تبدیلی کا نظارہ دیکھا تھا۔ خواہشات کی تکمیل کی تمام کوششیں رائیگاں و بے سود ثابت ہوئیں۔ اسے حیرانی تھی۔ تو اس بات کی کہ آخر سربدیال کی گمشدگی و ناراضگی کی کیا وجہ ہوئی۔ جہاں تک اسے یاد تھا۔ اس نے کوئی قصور نہ کیا تھا۔ وہ ہر طرح ان کی خدمت کرتی تھی۔ ان کا حکم بجا لاتی تھی۔ آخر وہ روٹھ گئے۔ تو کیوں؟

روشنی مغرب کی طرف بڑھتی چلی جاتی تھی۔ اور تاریکی آہستہ آہستہ پردۂ عالم پر نمودار ہو رہی تھی۔ حتیٰ کہ چاروں طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔

اندرانی حسب معمول مکان کا دروازہ بند کر کے ایک ٹوٹی سی چارپائی پر گر پڑی۔ اس کے منہ میں کئی دنوں سے ایک دانہ تک نہ گیا تھا۔ کمرہ میں چاروں طرف وحشت برس رہی تھی۔ نہ معلوم اسے صاف کئے ہوئے کتنی دیر ہو گئی تھی۔ ایک طرف ایک مٹی کا چراغ ٹمٹما رہا تھا جس کی مدھم روشنی میں کمرہ کی ہر شے مبہم نظر آتی تھی۔ وہ بدستور خیالات کی دنیا میں گم تھی۔ آنکھوں سے سیلِ اشک رواں تھا۔ آہستہ آہستہ اس پر غنودگی سی طاری ہو گئی۔ اور وہ خواب دیکھنے لگی۔

...... وہی نظارہ ...... جب سربدیال ہنسی خوشی دفتر سے لوٹتے تھے۔ اور وہ دروازہ میں بیٹھی ہوئی ان کا انتظار کیا کرتی تھی۔ وہ کس طرح میٹھی میٹھی باتیں کر کے اس کے دل کو بہلایا کرتے تھے۔ اس نے گویا سنا۔ کہ وہ اسے آواز دے رہے ہیں۔ دفتر سے لوٹے ہیں ...... نیم بیہوشی کی حالت میں ...... کسی غیبی کشش کے زیر اثر وہ دروازہ کی طرف بڑھی۔ اور کنڈی کھولی۔ اس نے کیا دیکھا۔ سچ مچ سربدیال کھڑے ہیں۔ اس کے پریم پران آدھار ...... خیالات پریشان کا نقشہ بدل گیا۔ اسے اپنی آنکھوں پر اعتبار نہ ہوتا تھا۔ اس نے آنکھیں مل کر دیکھا .... مگر یہ حقیقت تھی ......

اس سے پہلے کہ اندرانی فرطِ خوشی سے زمین پر غش کھا کر گر پڑتی۔ سربدیال نے اسے سنبھالتے ہوئے اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ بہت عرصہ تک وہ دونو خاموش کھڑے رہے۔

آخر سربدیال اندرانی کو کمرہ میں لے آیا۔ اور اس سے ڈھارس بندھاتے ہوئے کہا:—

"پیاری! میرے تمام قصوروں کو معاف کر دو۔ میں نے تمہارے ساتھ بہت ظلم کیا ...... واقعی تم دیوی ہو ...... پیاری بہشت کی پاک روح ......"

اندرانی نے روتے ہوئے جواب دیا "پریتم! ایسی بات نہ کہو۔ یہ سب میرے منہ بھاگیہ کا پھل ہے۔ اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔ پریتم! داسی سے کون سی خطا سرزد ہوئی تھی۔ جس سے ناراض ہو کر آپ گھر چھوڑ گئے تھے۔ مجھے تو اب تک یہ بھی معلوم نہیں ہوا"۔

سربدیال نے ندامت سے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا "کیا بتاؤں پیاری! مجھے اسے بیان کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ تم اس واقعہ کو سن کر حیران رہ جاؤ گی"۔

اندرانی نے حیرت و استعجاب سے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ "اب انتظار کی تاب نہیں۔ اس واقعہ کو بیان کر کے جلد میری حیرت کو دور کیجئے پریتم!"

سربدیال نے اندرانی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ اور اپنی غلط فہمی و غلطی کے احساس کا تمام ماجرا کہہ سنایا۔ اور کہا "پیاری! وہ خطوط کا بنڈل تمہارے پاس کیسے آ گیا تھا؟"

اندرانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "آپ جانتے ہیں۔ کہ تلوتما سے میری گہری محبت تھی۔ لالہ شام داس کو تلوتما کی بدچلنی سے بیشک پہلے ہی شک ہو گیا تھا۔ تلوتما تبھی اس کو بہت تنگ کرتی تھی۔ اور رشتے سے [illegible] تمام خطوط کو حفاظت کی فکر تھی۔ بدچلنی کے [illegible] تھے۔ اور چونکہ وہ اپنا سرمایۂ حیات سمجھ کر حفاظت سے رکھنا چاہتی تھی۔ اس نے یہ خطوط مجھے رکھنے کے لئے دئے۔ میں نے اس گمراہ عورت کو راہ راست پر لانے کی بہت تدبیر کی۔ اسے اس فعل بد کے خوفناک نتائج سے آگاہ کیا۔ مگر وہ ایک نہ مانی۔ آخر ایک سہیلی کی مدد کرنے کے خیال سے میں نے انہیں اپنے سوٹ کیس میں رکھ دیا۔ ہاں اتنی غلطی ضرور ہوئی۔ کہ میں آپ سے اس امر کا ذکر کرنا بھول گئی۔ کہ یہ خطوط تلوتما کے ہیں۔ ورنہ میں نے کبھی کوئی بات آپ سے پوشیدہ نہیں

(باقی بر صفحہ ۱۹)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سنسار کی گتی

کالا قانون ہندوستان بھر میں نافذ

نئی دہلی - ۱۸ ردسمبر - گزٹ آف انڈیا کی تازہ ترین اشاعت میں گورنمنٹ کی طرف سے اس امر کا اعلان کیا گیا ہے - کہ آج سے تمام برطانوی ہندوستان میں کریمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ نافذ کر دیا گیا ہے - ناظرین کو اچھی طرح یاد ہوگا - کہ اسمبلی نے بل ہذا کو دوبارہ نامنظور کر دیا تھا لیکن کونسل آف سٹیٹ نے اسے ترمیم شدہ شکل میں پاس کر دیا - سر ہنری کریک کے قول کے مطابق ایکٹ ہذا کے نفاذ کا مقصد ہندوستان میں بدامنی، دہشت انگیزی - کمیونزم و فرقہ وارانہ کشیدگی کا مقابلہ کرنا ہے - ایکٹ مذکور کی رو سے پریس ایمرجنسی قانون کو بھی مستقل طور پر ہندوستان میں نافذ کر دیا گیا ہے ؛

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے جلوس کی ممانعت

لاہور - ۱۷ ردسمبر معلوم ہوا ہے - کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (گورو کل سیکشن) کی گولڈن جوبلی کی تقریب کے سلسلہ میں (جو ۲۳ ر دسمبر کو منائی جا رہی ہے) تمام جلوسوں کی ممانعت کر دی ہے ؛

پریذیڈنٹ سبھا کا اعلان :- لاہور - ۱۸ ردسمبر آج آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ ودیا سبھا کی انجمن کی کمیٹیوں کی مشترکہ میٹنگ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی - میٹنگ نے اس رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہ اگر جلوس پر سے پابندی نہ ہٹائی گئی - تو جوبلی کو ملتوی کرنا پڑے گا - حکام کی کارروائی کے متعلق سخت مایوسی کا اظہار کیا گیا - اور قرار دیا گیا کہ ہم حیران کن حکم سے منتظمان اور ان لوگوں کو جو دور دراز مقامات سے روانہ ہو چکے ہیں - سخت تکلیف ہوگی ہم نے پابندی کو ہٹانے کے لئے گورنر تک درخواست پہنچانے کی کوشش کی - لیکن ہمیں کہا گیا - کہ ہم حکام متعلقہ کے ذریعہ درخواست بھیجیں - چونکہ معاملہ نہایت اہم ہے - اور کل دوسرے لیڈر بھی یہاں پہنچنے والے ہیں - اس لئے آخری فیصلہ کل پر ملتوی کر دیا گیا ہے ؛

لاہور میں کرپانوں کیلئے مورچہ ؟

امرت سر - ۱۷ ردسمبر - آج شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی اگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ میں لاہور میں گورو گوبند سنگھ کے جنم دن یکم جنوری سے کرپان پر پابندی کے خلاف مورچہ لگانے کا فیصلہ کیا گیا - اس روز سارے پنجاب میں مورچہ کی کامیابی کے لئے پرارتھنا کی جائے گی - اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے - کہ سردار اودھم سنگھ جی ناگوکے جتھیدار شرومنی اکالی دل نے صوبہ پنجاب کے تمام اکالی جتھوں کو حکم دیا ہے - کہ وہ کرپان پر پابندی کو دور کرانے کے لئے مورچہ کے لئے بالکل تیار رہیں - اور جس وقت انہیں حکم پہنچے - فوراً روانہ ہو جائیں ؛

لیڈی والنٹیروں کی بھرتی :- امرت سر ۱۹ دسمبر - کانگرس گولڈن جوبلی پر امرت سر میں ایک بھاری جلوس نکالے جانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں - امرتسر کی لیڈی قومی کارکنان جو تحریک آزادی میں کئی بار قید و بند کے مصائب بھی برداشت کر چکی ہیں - جلوس میں شمولیت کے لئے لیڈی والنٹیر بھرتی کر رہی ہیں ؛

فیڈرل کورٹ کیلئے عمارت :- نئی دہلی ۱۷ ردسمبر معلوم ہوا ہے - کہ نئی فیڈرل کورٹ کیلئے امپیریل ریکارڈ آفس کی عمارت مخصوص کرنے کی تجویز ہو رہی ہے - اگر یہ تجویز ناکام رہی - تو ایک علیحدہ عمارت بنانی پڑے گی +

آہ لالہ کوڑے مل آنند چل بسے

۱۲ اور ۱۳ ردسمبر ۱۹۳۵ء کی درمیانی شب کو آریہ سماج کے زبردست اہل قلم لالہ کوڑے مل جی آنند اس جہان فانی سے کوچ کر گئے - صبح مرحوم کی نعش موٹر لاری کے ذریعہ ہردوار لے جائی گئی - اور گنگا تٹ پر داہ کرم سنسکار رشی رینی سے کیا گیا - اس وقت بان پرستھ آشرم جوالاپور اور مہاودیالیہ جوالاپور کے ایک کثیر تعداد میں اصحاب موجود تھے - مرحوم کی عمر ۶۲ برس کی تھی

آریہ سماجی اور نظام حیدر آباد کی پولیس

نئی دہلی - ۱۷ ردسمبر - پروفیسر سدھاکر سکرٹری انٹرنیشنل آرین لیگ نے اخبارات کے نام ایک بیان شائع کیا ہے - جس میں آپ لکھتے ہیں - کہ :-

" اخبارات میں خبریں شائع ہوئی ہیں - جن سے ظاہر ہوتا ہے - کہ نظام پولیس آریہ سماجی کارکنوں کے ساتھ نہایت سختی کا سلوک کر رہی ہے - اس سلسلہ میں آریہ سماجیوں سے سختی کی تازہ اطلاع مانک نگر بھمن آباد ضلع گلبرگہ سے حالی میں موصول ہوئی ہے - ۱۰ ردسمبر کو ایک مقامی میلہ یاترا کے سلسلہ میں مانک پور میں آریہ سماجیوں نے ایک جلوس نکالا - جبکہ سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا ریاست حیدر آباد اور ان کے ساتھیوں پر حملہ کیا گیا - جس سے وہ اور ان کے ساتھی سخت مجروح ہوئے - کچھ عرصہ ہوا - نظام گورنمنٹ نے جو آریہ سماجیوں کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لئے بیان شائع کیا تھا - اس میں حقیقی واقعات کو چھپایا گیا تھا آریہ سماجیوں سے درخواست کی گئی ہے - کہ وہ اس وقت تک انتظار کریں - جب تک آرین لیگ اس سلسلہ میں ان کی رہنمائی نہیں کرتی " - نظام گورنمنٹ کے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو ایک چٹھی بھیجی گئی ہے - جس میں فوری تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے ؛

حکومت نظام کو تار :- فی الحال ذیل کا تار نظام گورنمنٹ کے محکمہ پولیس کے سکرٹری کو بھیجا گیا ہے :-

مانک نگر - بھمن آباد میں آریہ سماج کے جلوس ۲۲

۳م کے جلوس پر پولیس نے جو تشدد روا رکھا ہے - اس کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی ہے - وہ تشویشناک ہے - سرکردہ آریہ سماجیوں پر حملہ کیا گیا ہے - اور ان کو زدو کوب کیا گیا ہے - براہ نوازش فوری تحقیقات کریں - ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں "

سب انسپکٹر پولیس کے قاتل کو پھانسی :- فرید پور - ۱۸ ردسمبر - گوئندو کے سب انسپکٹر پولیس کے قتل کے الزام میں نظر بند ردہینی کمار بورا کو موت کی سزا دی گئی تھی - آج صبح فرید پور جیل میں اسے پھانسی پر لٹکا دیا گیا - انتیشٹھی سنسکار حکام جیل نے کیا - آخری رسوم ادا کرنے کے لئے چٹاگانگ سے ایک بودھ بھکشو کو بلایا گیا تھا ؛

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے اوسر پر آنیوالے یاتریوں سے نویدن

شریمان جی ! آپ شتابدی کے موقعہ پر لاہور ضرور پدھاریں گے - اور میرے خیال میں شتابدی کی کاروائی کے علاوہ لاہور کی اور مشہور مشہور جگہوں کی بھی یاترا کریں گے - ان میں سے ایک کا پرچہ میں آپ کو دینا چاہتا ہوں - اور پرارتھنا کرتا ہوں کہ آپ اس تیرتھ کی یاترا ضرور کریں گے - وہ تیرتھ کیا ہے ؟ وہ آپ کا اپنا مرکزی ہندو اناتھ آلیہ ہے جو راوی روڈ پر کھلا ہوا ہے - اور جس میں ۱۵۸ کے قریب لڑکے لڑکیاں رہتی ہیں - جن کو نہ صرف بھوجن - بستر وغیرہ دیئے جاتے ہیں بلکہ ان کو مڈل تک شکشا بھی دی جاتی ہے - اور اس کے بعد ان کو یوگیہ شہری اور اپنے روزگار کمانے کے لئے دستکاری وغیرہ کام بھی سکھائے جاتے ہیں - علاوہ اس کے اناتھ آلیہ میں ایک درزی کلاس بھی ہے جس میں ۱۰ کے قریب لڑکے لڑکیاں کام سیکھتی ہیں - اور دو درجن کے قریب بچے کام سیکھ کر یہاں سے چلے گئے ہیں - یہاں ایک سکول بھی ہے جو مڈل تک ہے - اور جسکو میونسپل کمیٹی سے گرانٹ بھی مل رہی ہے - اس میں نہ صرف اناتھ آلیہ کے بچے ہی پڑھتے ہیں - بلکہ باہر کے لڑکے بھی آکر پڑھتے ہیں اور کام سیکھتے ہیں -

یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے - جسکے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج اور پنڈت بشمبر ناتھ جی سابق گورنر گورو کل کانگڑی ہیں - اور ان کی مینیجنگ کمیٹی میں آریہ سماج کے بڑے بڑے پرسیدھ نیتا شامل ہیں - ۱ - شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا لاہور - ۲ - شری مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ و پرکاش لاہور - ۳ - شری پنڈت ٹھاکر دت جی وید ماتا جی گلی بازار لاہور - ۴ - شری پروفیسر شو دیال جی ایم - اے لاہور - ۵ - شری ڈاکٹر پرشن لال جی کھیبڑ لاہور - ۶ - رئیس صاحب لالہ رادھا کشن جی ریٹائرڈ سب جج لاہور - ۷ - ڈاکٹر گنپتی لال جی ایم - بی - بی - ایس لاہور - ۸ - شریمان لالہ برج ناتھ جی گورو دت بھون لاہور - ۹ - پنڈت گیان چند جی بی - اے لاہور -

آجکل بچوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے - اور ان کی رہائش و کھانے پینے اور پہننے کا خرچ بھی بڑھ رہا ہے - اس لئے سب سجنوں سے پرارتھنا ہے - کہ کرپا کر کے اس کی طرف دھیان دیں - اور جتنا بھی ہو سکے اس کی سہائتا کریں - ہم کو سردست کمرہ بنوانے کے لئے دو ہزار روپیہ کی ضرورت ہے ؛

نویدک :- بوسا رام آنریری سکرٹری پنجاب ہندو اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سبھا کا اتہاس (نمبر ۶)

”تعلیمی اور ادبی انقلاب“

(از پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے)

سبھا کا اتہاس لکھا جا چکا ہے۔ دو ایک دن میں چھپائی کا کام بھی ختم ہو جائے گا۔ اتہاس پانسو سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ مجھے خوشی ہے کہ اردو شتابدی کے متعلق جو خدمت سبھا نے اپنے ذمہ لی تھی۔ وہ پوری ہو گئی ؛

آج میں آریہ سماج کے تعلیمی اور ادبی کام کی مختصر سی تاریخ ناظرین کے پیش کروں گا۔ رشی دیانند کے نروان پدکو پراپت ہوتے ہی ان کی یادگار قایم کرنے کا خیال پیدا ہونے لگا۔ سب سے پہلے لاہور میں رشی کے دیہانت کے ایک ہفتہ بعد عام جلسہ کر کے یہ نشچے ہو گیا۔ کہ رشی کی یادگار میں ایک کالج قایم کیا جائے۔ رشی کے نروان سے ایک ہفتہ بعد اجمیر میں پروپکارنی سبھا کی میٹنگ ہوئی۔ وہاں دیانند انسٹی ٹیوٹ قایم کرنے کی تجویز ہوئی۔ اس انسٹی ٹیوٹ کے کئی وبھاگ ہونے تھے۔ ایک وبھاگ اینگلو ویدک کالج کا تھا۔ پروپکارنی سبھا کی میٹنگ میں جسٹس راناڈے۔ رائے بہادر سندر لال وغیرہ بھارت کے بڑے بڑے معزز اشخاص شامل تھے۔ لیکن لاہور کی سرگرمی نے دیگر سب طاقتوں اور عظمتوں کو مات کر دیا۔ لاہور میں پہلے ہی دن آٹھ ہزار کے چندہ کا اعلان ہو گیا۔ اس وقت آٹھ ہزار ایک بہت بڑی رقم تھی۔ ہم اس زمانہ کے اخبار میں بار بار اگلے اور آٹھ آٹھ آنے کے دان کا اندراج پاتے ہیں۔ اس طرح کے پبلک کاموں اور پبلک سنستھاؤں کے لئے دان دینے کا ان دنوں رواج تھا ہی نہیں +

دیگر مقامات پر تو تجاویز ہوتی رہیں۔ پنجاب نے فوراً عمل شروع کر دیا۔ ۱۸۸۵ء میں لالہ ہنس راج (بعد مہاتما ہنس راج) نے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اور اپنی خدمات آنریری طور پر کالج کمیٹی کے پیش کر دیں۔ ادھر چندہ بھی کافی تو نہیں لیکن پھر بھی ایک اچھی مقدار میں جمع ہو چکا تھا۔ لاہور کے آریہ سماجیوں نے بھی اوپر کا ہر طرح کی امداد کا بوجھ لے لیا۔ اور سکول کھول دیا۔ ان دنوں آریہ سماج کی سب سے پہلی سنستھا کالج تھی۔ سماج کے جلسوں میں اسی کے لئے اپیل ہوتی تھی۔ جس عزت اور بھگتی سے رشی کی بنیادی یادگار کے لئے رشی کے بھگتوں نے چندہ دیا۔ اس کا مطالعہ طبیعت کو ایک خاص قسم کی مسرت بخشتا ہے۔ رشی کے بعد رشی کی یادگاری سماجیوں کی عقیدت کی مستحق تصور کی جاتی تھی۔ پنڈت گورودت سماجوں کے اتسووں پر اپیل کرتے تھے۔ کہیں دید کہیں شاستر۔ کہیں یہ اپیل رقت بھری ہو جاتی۔ اور کہیں ... مضامین پڑھ کر سنانے ... سے ... ہو جاتے تھے ...

ڈرافٹ سکیم میں ہی یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ کالج کا ایک مقصد پراچین سنسکرت کا پرچار کرنا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں کالج سوسائٹی کے پریذیڈنٹ لالہ لال چند نے کالج کی ۲۵ سالہ رپورٹ مرتب کی۔ اس میں انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ کالج کا سب سے پہلا مقصد سنسکرت کی تعلیم دینا تھا۔ سائنس کی تعلیم کا درجہ اس کے بعد تھا۔ لیکن کالج میں سائنس کو ترجیح ملی ہے۔ انہوں نے صاف الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ کہ کالج اپنے اولین مقصد کے حصول کے لئے پوری طرح کوشاں نہیں ہوا۔ ۱۸۹۲ء میں لالہ لاجپت رائے نے بحیثیت سکرٹری کالج کمیٹی کالج کی رپورٹ شایع کی تھی۔ اس میں انہوں نے پاٹھکوں کو یقین دلایا ہے۔ کہ کمیٹی کے پردھان ایک ایسی جامع سکیم تجویز کر رہے ہیں۔ جس میں اشٹادھیائی۔ منوسمرتی۔ رامائن۔ مہابھارت وغیرہ سنسکرت کی کتب سکولوں کے نصاب میں آ جائیں گی۔ اس تجویز پر عمل نہ ہو سکا ؛

یہ حالت ۱۸۹۲ء میں تھی۔ جسے ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ۱۸۹۱ء کی حالت بھی اس سے بہتر نہیں تھی۔ ۱۸۹۰ء میں پنڈت گورودت کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت تک کالج کی کلاسز کھل چکی تھیں۔ پنڈت جی عجیب ذہن خداداد لے کر پیدا ہوئے تھے۔ ان کی انگریزی اور سائنس کی لیاقت تو خاص تھی ہی۔ اس وقت ان پر سنسکرت کا جنون سا سوار تھا۔ انہوں نے کہیں کہہ دیا۔ ”کاش! مجھے انگریزی بھول جائے۔ اور اس کی جگہ سنسکرت آ جائے“ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے لئے اپیل کرتے ہوئے بھی انہوں نے ہمیشہ ہندوستانی ادب اور ہندوستانی فلسفہ پر زور دیا۔ ادھر کالج کے مقاصد میں ارش سنسکرت کی پرورش تھا۔ ادھر پنڈت جی کے سبھی ویاکھیانوں میں اسی چیز پر زور۔ پھر کالج میں سنسکرت کی طرف توجہ کی کمی۔ آریہ سماج میں قدرتاً ایک ایسا فریق پیدا ہو گیا۔ جو کالج سے سخت غیر مطمئن تھا۔ ان لوگوں کی نظروں میں پنڈت گورودت ہی کالج کے لئے موزوں پرنسپل تھے۔ کالج کمیٹی کے سکرٹری لالہ لاجپت رائے نے ۱۸۹۳ء میں ”ڈی۔ اے۔ وی کالج سماچار“ نام سے ایک رسالہ جاری کیا تھا۔ اس میں انہوں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ کالج میں انگریزی اور سنسکرت کی مناسب آمیزش کر دینے کے لئے پنڈت گورودت ہی قابل ترین آدمی تھے۔ لیکن ان کا دیہانت ہو گیا ؛

سوامی شردھانند جی لکھتے ہیں۔ کہ سوامی رامانند سوامی (بعدہٗ پنڈت) پورنانند کو بنارس سے لے کر جالندھر آئے۔ تو انہوں نے اپدیشک کلاس کا ذکر کیا۔ سوامی رامانند لاہور پہنچے۔ اور پنڈت گورودت سے مل کر انہوں نے اس کلاس کے لئے اپیل شایع کر دی۔ اخبارات میں کالج اور اپدیشک کلاس کے متعلق کچھ رقابت آمیز مضامین شایع ہوئے۔ ایک سوال یہ بھی تھا۔ کہ اپدیشک کلاس کا انتظام کس کے ہاتھ میں ہو۔ لالہ لال چند نے پرتی ندھی سبھا میں ہی اس کلاس کے افتتاح کی تجویز پیش کر دی۔ یہ تجویز پاس ہو گئی۔ یہ بات ۱۸۸۹ء کی ہے۔ لیکن اس تجویز پر عمل درآمد ہوا معلوم نہیں ہوتا۔ بہر حال ان بزرگوں کا خیال یہ تھا۔ کہ عام تعلیم اور مذہبی تعلیم کو مخلوط نہیں کرنا چاہئے ؛

پنڈت گورودت کے دیہانت کے بعد ڈی۔ اے۔ وی کالج سے غیر مطمئن طبقہ زور پکڑ گیا۔ انہوں نے لالہ سائیں داس اور لالہ ہنس راج کی کھلی مخالفت شروع کر دی۔ لالہ سائیں داس کا بھی ۱۸۹۰ء میں انتقال ہو گیا۔ ۱۸۹۲ء میں لاہور سماج اس ورودھی فریق کے ہاتھ میں آ گیا۔ ۱۸۹۳ء اور ۱۸۹۴ء جھگڑے کے سال تھے۔ مئی ۱۸۹۳ء میں آریہ سماج کا وبھاگ دو حصوں میں ہو گیا۔ کالج کے معاونوں کا سماج انارکلی میں قایم ہو گیا۔ اور مخالفوں کا وچھووالی میں رہا۔ موخر الذکر فریق کو طنزاً ”دھرماتما سماج“ کہا جاتا تھا +

کالج پر کلچرڈ سماج کا قبضہ ہو گیا۔ دھرماتما سماج کے ہاتھ میں پرتی ندھی سبھا رہی۔ وبھاگ ہو جانے کے دن ہی دھرماتما دل والوں نے فیصلہ کیا۔ کہ اب ہم وید پرچار کے لئے کوشش کریں گے۔ پرتی ندھی سبھا کی اگلی میٹنگ میں ہی ”وید پرچار فنڈ“ قایم کرنے کی تجویز پاس ہوئی۔ اس تجویز کی وضاحت میں رلائے متھرا گردت نے کتاب لکھی۔ جس کا نام تھا ”ویدک دھرم پرچار“۔ اس سے قبل لالہ لاجپت رائے کے ”ڈی۔ اے۔ وی کالج سماچار“ کے مقابلہ میں لالہ رلا رام نے ”وید ادھین پریرک“ نام کا رسالہ جاری کیا تھا۔ رلائے متھرا گردت کی کتاب اور لالہ رلا رام ...

کا رسالہ دونو آریہ سماج کی معقولیت ... سے پر تحاریر کے نمونے ہیں۔ جنہیں یہ تحاریر دستیاب ہو سکیں۔ انہیں ان کا مطالعہ ضرور کر لینا چاہیئے۔ رائے صاحب نے اس خیال کو نہایت معقول طور پر پیش کیا ہے۔ کہ دھرم سبھا کا کام دھارمک شکھشا دینا ہے۔ عام تعلیم دینا نہیں ؛

اس وقت پرتی ندھی سبھا کی حیثیت ہیچ تھی۔ اس فنڈ کے ماتحت ”وید پرچار فنڈ“ کے لئے روپیہ فراہم کیا گیا۔ اپدیشک پاٹھ شالہ کی قایمی وید پرچار ہی کا ایک جزو قرار دی گئی۔ ۱۸۹۵ء میں سبھا کی رجسٹری کرائی گئی۔ اس وقت سبھا کا پہلا مقصد ہی اپدیشک پاٹھ شالا کی قایمی قرار دیا گیا۔ سبھا کے وہی مقاصد اب تک چلے آتے ہیں۔ اپدیشک پاٹھ شالا قایم ہو چکی تھی۔ وہ ویدک پاٹھ شالا کے نام سے اول جالندھر اور پھر گوجرانوالہ منتقل ہوئی۔

اس پاٹھ شالا میں بڑی عمر کے طالب علم شامل ہوتے تھے۔ ان پر آریہ سماج کے وشواس کا بندھن ہوتا تھا ان کے لئے اپنے آچار کی دیکھ ریکھ میں رہنا ضروری تھا۔ اس پاٹھ شالا سے پنڈت آریہ منی شاستری۔ پنڈت پدم سنگھ مرحوم اور پنڈت وشنو متر وغیرہ ودوان نکلے۔ اس کے علاوہ اول جالندھر اور بعد گوجرانوالہ کے گرد و نواح میں پرچار کا ڈنکا بجایا۔ تاہم محسوس یہ کیا گیا۔ کہ یہ بڑھے طوطے وید کے پرچار کے کما حقہ قابل نہیں ہوتے۔ اگر گورکل کے طریق پر چھوٹی عمر کے لڑکوں کو تعلیم دی جائے۔ تو ممکن ہے۔ نتائج زیادہ تسلی بخش ہوں۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر گورکل کلاس کا افتتاح بھی ویدک پاٹھ شالا کے ساتھ ہی کر دیا گیا ؛

لالہ منشی رام نے سبھا کے پردھان رہتے ہوئے کئی ”دھرم یاترائیں“ کی تھیں۔ ۱۹۰۰ء میں انہوں نے گورکل کے لئے بھکشا کی جھولی لے کر سب سے بڑی دھرم یاترا کی۔ اسی کے اختتام پر وہ مہاتما بنے۔ اس دھرم یاترا سے تیس ہزار روپے کی رقم جمع ہو گئی۔ اور ۱۹۰۲ء میں گورکل کا افتتاح ہو گیا ؛

(باقی آئندہ)

اعلان تعطیل

”پرکاش“ کے پاٹھکوں کو نوٹ کر لینا چاہیئے۔ کہ اگلا پرچہ بوجہ سالانہ تعطیل شایع نہیں ہوگا۔ یعنی ۲۹ دسمبر کا پرچہ بند رہے گا۔ اور ۵ جنوری ۱۹۳۶ء کا شایع ہوگا۔ منیجر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پرکاش لاہور

۸ پوہ سمت ۱۹۹۲

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو استھاپت ہوئے پچاس ورش ہو گئے۔ اسی لئے اس کی اردھ شتابدی اس ورش منائی جا رہی ہے۔ اتفاق یہ ہے۔ کہ اس ورش بھارت کی ایک اور شاندار انسٹی ٹیوشن کی بھی گولڈن جوبلی منائی جا رہی ہے۔ میری مراد انڈین نیشنل کانگرس سے ہے۔ گویا یہ دونو شاندار انسٹی ٹیوشن ۵۰ ورش ہوئے۔ ایک سا تھ قائم ہوئے تھے۔ پولیٹکل اخبارات کانگرس کی گولڈن جوبلی کے متعلق لکھ رہے ہیں۔ اور لکھیں گے۔ "پرکاش" آریہ سماج کا اخبار ہے۔ اس لئے میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے متعلق کچھ وچار اپنے پاٹھکوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اس سبھا کا کوئی بھی پردھان رہا ہو۔ لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ سبھا در حقیقت منشی رام کے ہاتھوں میں بنی ہے۔ جب آریہ سماج ایک تھا۔ تب بھی یہ سبھا تھی جب اس کے دو حصے ہوئے۔ تب بھی یہ انہی لوگوں کے ہاتھ میں تھی۔ جن کے جانشین اس کی اردھ شتابدی منا رہے ہیں۔ لیکن جب مہاتما منشی رام نے سبھا کا چارج لیا۔ اس کی اوستھا بہت شتھل تھی۔ اس کے پاس کوئی سرمایہ نہ تھا۔ بخلاف اس کے اس پر کچھ قرض تھا۔ اس کے پاس صرف ایک اپدیشک تھا۔ سبھا کی شتھلتا کی یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ آریہ سماج بھی اس وقت تک شتھل تھا۔ لیکن میرے خیال میں اس کی شتھلتا کی ایک اور وجہ بھی تھی۔ اور وہ یہ کہ اس کا کوئی پروگرام نہ تھا۔ دیانند کالج نے آریہ سماج کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ اور اس کی ساری شکتی کالج پر لگ رہی تھی۔ اگر کالج سبھا کے ادھین ہوتا۔ تو سبھا کمزور نہ ہوتی۔ لیکن کالج کی رجسٹرڈ سوسائٹی الگ تھی۔ اس لئے سبھا شکتی شالی نہ بن سکی۔

جب آریہ سماج کے دو حصے ہوئے۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھی اپنے لئے پروگرام مل گیا۔ اور وہ تھا "ویدک پرچار"۔ اس غرض کے لئے "وید پرچار فنڈ" قائم کیا گیا۔ اسے کامیاب بنانے کے لئے مہاتما منشی رام اور ان کے سہکاریوں نے دن رات ایک کر دیا۔ آج ہم اندازہ نہیں لگا سکتے۔ کہ مہاتما منشی رام کو ان دنوں کتنی جدو جہد کرنی پڑی۔ سبھا کے پاس اپدیشک تو کم تھے۔ لیکن ان کی سچی لگن اور دھن تعداد کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کافی تھی۔ سبھا کے سوبھاگیہ سے اسے پنڈت لیکھرام جی کی سیوا مل گئی۔ بس پھر کیا تھا۔ اس کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔ پنڈت لیکھرام جیسا ویدک دھرم کا سپاہی نہ آج تک ملا ہے۔ اور نہ شاید ملے۔ ان کے بھرمن کا نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ سماجوں میں نیا جوش آ گیا۔ جتنی مانگ ان کی ان دنوں تھی۔ کسی اور کی نہ تھی۔ اور جب انہوں نے دھرم کی ویدی پر اپنی بلی دے دی۔ تو آریہ سماج دنیا بھر کی نظروں میں اٹھ گیا۔ ہم نے پنڈت لیکھرام جی کا ذکر بطور ایک مثال کیا ہے۔ ورنہ سبھا کے پاس پنڈت آریہ منی اور پنڈت پورنانند جی جیسے دل لگن سے کام کرنے والے اپدیشک بھی تھے۔ پنڈت لیکھرام اور پنڈت پورنانند نے اپدیشکوں کا درجہ بہت بلند کر دیا۔ وہ بھی سبھا سے اپنے نرواہ کے لئے لیا کرتے تھے۔ اور عام معنوں میں تنخواہ دار اپدیشک تھے۔ لیکن کیا مجال جو کوئی انہیں تنخواہ دار سمجھ سکے۔ مہاتما منشی رام سبھا کے پردھان تھے۔ اور پنڈت لیکھرام اس کے اپدیشک۔ لیکن پردھان کی اپدیشک کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہ تھی۔ وجہ یہ کہ انہیں اپنے کام کی سچی دھن تھی۔ اور اسی میں وہ مگن تھے۔ انہیں کنگ میکر بننے کی خواہش نہ تھی۔ اور نہ ہی وہ ممبروں کے کنونسنگ ایجنٹ بنکر سبھا کے ممبروں سے ووٹ کی بھکشا مانگتے پھرتے تھے۔ انہیں اپنے کام سے کام تھا۔ اور اس پر انہیں گورو تھا۔ وہ اپنے تئیں براہمن سمجھتے تھے۔ اور براہمن ہی رہنا چاہتے تھے۔ ان کے دل میں یہ امنگ پیدا نہ ہوتی تھی۔ کہ وہ سبھا کے پردھان یا منتری بنیں۔ نہ وہ گرہستھیوں سے ووٹ کی بھکشا مانگتے تھے۔ نہ ذلیل ہوتے تھے۔ تھی بھی انہیں پوجا بدھی سے دیکھتے تھے۔ انہیں اپنا مدِ مقابل نہ گردانتے تھے +

مہاتما منشی رام نے وید پرچار فنڈ کے لئے بھومی تیار کی۔ ناموافق حالات میں انہوں نے بہت کچھ کیا۔ آریہ سماجوں کو اس فنڈ کے لئے دان دینے کی عادت ڈالی۔ گھر بار چھوڑ کر آریہ سماجوں میں بھرمن کرتے رہے۔ لیکن باوجود اس کے وید پرچار فنڈ کوئی شاندار چیز نہ بن سکی۔ اور اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھی وہ شان حاصل نہ ہوئی۔ جو اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں۔ اسے یہ شان ملی۔ تو اس وقت۔ جب اس نے گنگا کے کنارے ہردوار میں گورو کل ستھاپت کیا۔ اس انسٹی ٹیوشن کو قائم ہوئے ۳۳ ورش ہو گئے ہیں۔ مہاتما منشی رام اور پروفیسر رامدیو نے اپنے تئیں اس کے ارپن کر دیا۔ پنڈت وشمبھر ناتھ۔ لالہ نند لال اور کئی اور مہانو بھاووں نے اپنے جیون کا ایک ایک بہومولیہ بھاگ اس کے ارپن کیا۔ آریہ سماجوں نے اپنے پیسوں کا منہ اس کے لئے کھول دیا۔ لاکھوں روپے اس کی نذر کئے۔ اور یہ ایک شاندار انسٹی ٹیوشن بن گیا۔ آج یہ پرشن اٹھ رہا ہے کہ جس اُدیش سے اسے ستھاپت کیا گیا تھا۔ وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ آریہ سماج میں ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے۔ جو کھلے بندوں یہ کہتا ہے۔ کہ اس سے آریہ سماج کی کوئی ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ اس لئے اس پر اس کا بوجھ نہ ہونا چاہئے۔ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی یہ سویکار کرنا چاہئے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی شان میں گورو کل کی بدولت بھاری اضافہ ہوا ہے۔ آج جبکہ سبھا کو قائم ہوئے ۵۰ ورش ہو گئے ہیں۔ اور ہم اس کے پچھلے جیون پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو ہمارا سر گورو سے اونچا ہو جاتا ہے۔ اس وقت وہ ایک شاندار انسٹی ٹیوشن ہے۔ اور شاندار بھی ایسی۔ جس کا مقابلہ بہت کم انسٹی ٹیوشن کر سکتے ہیں۔ یہ تو ایک مسلّمہ بات ہے۔ کہ آریہ ساماجک جگت میں اس کے پایہ کی کوئی سبھا نہیں۔ لیکن آریہ سماج سے باہر بھی بہت کم سبھائیں آپ کو ملیں گی۔ جو اس کا مقابلہ کر سکیں۔ انڈین نیشنل کانگرس ملک بھر کی ایک سبھا ہے۔ اس میں ہندو مسلمان پارسی وغیرہ سب شامل ہیں۔ اس کی آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبران کی تعداد ۳۵۰ رکھی گئی ہے۔ جو کبھی پوری نہیں ہوئی۔ اس کے اجلاسوں میں حاضری تو اور بھی کم ہوتی ہے۔ لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب صرف ایک صوبہ اور صرف ایک جماعت کی سبھا ہوتے ہوئے ابھیمان سے کہہ سکتی ہے۔ کہ اس کے سدسیوں کی سنکھیا ۳۰۰ کے قریب ہے۔ اس کے سالانہ اجلاسوں کی حاضری ۲۰۰ سے بہت اوپر رہتی ہے۔ اس کے ساتھ کم و بیش ۵۰۰ آریہ سماجیں ملحق ہیں۔ اس کے ماتحت ۵۰ اپدیشک اور بھجنیک باقاعدہ اپنا کام کر رہے ہیں۔ اس کا سالانہ بجٹ اڑھائی تین لاکھ کے درمیان ہوتا ہے۔ اور اگر ان آریہ سماجوں کا جو اس سے سمبندھ ہیں بجٹ شامل کیا جائے۔ تو کروڑوں تک پہنچ جائے۔ اس کے ماتحت وید پرچار فنڈ اور گورو کل کے علاوہ ایک کنیا گورو کل ہے جس میں بھارت ورش کے تمام پرانتوں کی ۲۰۰ سے اوپر چھاترائیں شکشا پراپت کر رہی ہیں۔ یہ انسٹی ٹیوشن ہندوستان بھر میں نرالا ہے۔ اس کی آچاریہ پنڈتا ودیا وتی جی بی اے ہیں۔ جو بال برہمچارنی ہیں اور جو شکشا سماپت کرنے کے پشچات ہی آریہ سماج کی سیوا میں لگ پڑی تھیں۔ کنیا گورو کل کو جو لِیق اور سپھلتا پراپت ہوئی ہے۔ وہ انہی تپسونی کے دم قدم کی برکت سے ہے۔ سبھا کے ادھین ایک اپدیشک ودیالیہ بھی ہے۔ جہاں آریہ سماج کی سیوا کے لئے اپدیشک تیار کئے جاتے ہیں۔ ۱۹۲۵ء میں جبکہ آریہ سماج کے آچاریہ رشی دیانند کی جنم شتابدی متھرا میں منائی گئی تھی۔ یہ ودیالیہ ستھاپت ہوا تھا۔ یہ شری سوامی سرودانند جی مہاراج کی کوششوں کا پھل ہے۔ جنہوں نے اپنی عمر میں پہلی اور آخری بار کشکول گدا ہاتھ میں لیکر اس کے لئے در بدر بھکشا کی۔ اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے وعدے حاصل کئے جن میں نصف نقد سبھا کے کوش میں پہنچ گیا۔ ودیالیہ سوامی جی مہاراج کا اس سیوا کے لئے سدا آبھاری رہے گا۔ لیکن اس سے بڑھ کر انہوں نے ایک اور سیوا ودیالیہ کی کی۔ وہ یہ کہ انہوں نے شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کو اس کا آچاریہ بننے پر پریرت کیا۔ یہ انتخاب ایسا اچھا تھا کہ ودیالیہ کی جڑیں مضبوط ہو گئیں۔ اس نیاگی مہاتما نے ۱۰ ورش تک ودیالیہ کی نشکام سیوا کی۔ نہ صرف اس کے سالانہ اخراجات ہی پورے کئے۔ بلکہ اس کا نقد سرمایہ ایک لاکھ سے اوپر کر دیا۔ دس ورش کی سیوا کے بعد یہ مہاتما ودیالیہ سے الگ ہو گئے ہیں۔ دیکھنا چاہئے۔ کہ نیا آچاریہ اس شان کو قائم رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ جو سوامی جی مہاراج نے ودیالیہ میں پیدا کی تھی۔ سبھا کے ماتحت ایک دیانند دلت اُدھار منڈل ہے۔ دلتوں کے اُدھار کے لئے اس سبھا نے پنجاب میں جتنا کام کیا ہے۔ کوئی اور کیا کرے گا۔ اس کام کو مستقل صورت دینے کے لئے دیانند دلت اُدھار منڈل بنا دیا گیا۔ سبھا کے ادھین ایک آریہ ودیارتھی آشرم بھی ہے۔ جو گورودت بھون میں ہی ہے۔ اس میں مختلف کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والے ودیارتھی رہتے ہیں۔ سبھا کے پہلو بہ پہلو کام کرنے والی ایک شکشا سمتی بھی ہے۔ اس کے ادھین آریہ سماج کے وہ سکول اور پاٹھ شالائیں ہیں جن میں گورنمنٹ یونیورسٹی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ پنجاب میں ۲۵۰ کے قریب آریہ سکول یا پاٹھ شالائیں ہوں گی۔ اور ان کی بھاری اکثریت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھ رکھتی ہے۔ سبھا کا ایک کالج بھی ہے۔ جس کا نام دیانند برہم مہاودیالیہ کالج ہو گیا ہے۔ اس میں ایف اے تک تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ کالج رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس جی کے دان اور ان کی کوششوں کا پھل ہے۔ شکشا سمتی کے ماتحت کئی ہائی اور کئی مڈل سکول ہیں۔ لیکن ان کی تعداد اتنی نہیں جتنی پتری پاٹھ شالاؤں کی ہے۔ کیونکہ بہت سے سکول کالج کمیٹی سے سمبندھ رکھتے ہیں۔ سبھا کی سرگرمیاں یہیں پر ختم نہیں ہوتیں۔ جب کبھی جنتا پر آفت ہوتی ہے۔ تو یہ اس کی سہائتا کے لئے میدان میں نکل آتی ہے۔ بہار میں زلزلہ آیا۔ سبھا نے جنتا سے دھن اور جن کے لئے اپیل کی۔ اسے دونوں ملے۔ خود آریہ سیوکوں نے بہار میں جو کہ زلزلہ زدگان کی وہ سیوا کی۔ کہ وہاں کے لوگ آج تک اسے کیسے بھول سکتے ہیں۔

نیشنلسٹ کانفرنس کا آئندہ اجلاس

یکم دسمبر کو کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کی جو کانفرنس لاہور میں منعقد ہوئی تھی مروجہ فرقہ دارانہ فسادات کی وجہ سے باقاعدہ منعقد نہ ہو سکی۔ اور ایک بے ضابطہ کانفرنس ہی جو کہ شری مہاشہ کرشن جی ایڈیٹر "پرتاپ" و "ویر بھارت" کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ حاضر باش ممبران کا باہمی تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا۔ اور باضابطہ کانفرنس کا اجلاس کسی آئندہ موقعہ پر ملتوی کر دیا گیا۔ اب مسٹر لبھی شنکر جی پردھان پنجاب نیشنلسٹ پارٹی نے ایک بیان جاری کر کے یہ اعلان کیا ہے کہ اب کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کی ملتوی شدہ کانفرنس ۲۲ دسمبر ۱۹۳۵ء کو دن کے بارہ بجے امرتسر میں منعقد ہو گی۔ اور اس کے لئے استقبالیہ کمیٹی بھی بن گئی ہے۔ اگر مسٹر لبھی جی نے مذکورہ اعلان جملہ سرکردہ ہندوؤں سے کسی باقاعدہ مشورہ کے بعد کیا ہے۔ تو ہمارا خیال ہے۔ کہ کانفرنس کامیاب رہے گی۔ لیکن اگر یہ اعلان مشورہ کے بغیر کیا گیا ہے۔ تو ہمیں اس کی کامیابی میں شبہ ہے۔ کیونکہ کانفرنس سے پہلے ایجنڈا اور دوسرے معاملات کا تصفیہ ہو جانا ازبس ضروری ہے۔ عین کانفرنس کے انعقاد پر ایجنڈا وغیرہ کا تیار کرنا نہ قرینِ مصلحت ہے اور نہ تدبر کا نشان ✤

کانگرس کی گولڈن جوبلی

چونکہ انڈین نیشنل کانگرس کو قائم ہوئے پورے پچاس سال ہونے کو آئے ہیں۔ اس لئے ذمہ دار کانگرسی لیڈروں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس ماہ کی ۲۸ تاریخ کو اس کی گولڈن جوبلی منائی جائے۔ جوبلی کے متعلق تقاریب کا پہلے جو پروگرام بنایا گیا تھا۔ اس میں سے اب شری بابو راجندر پرشاد جی پردھان کانگرس نے ورکنگ کمیٹی کے دوسرے ممبران سے مشورہ کر کے دیپ مالا کے حصہ کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور ہمارے خیال میں کمال دانائی سے کیا ہے۔ کیونکہ جب تک ملک اپنے منتہائے مقصود کو حاصل نہ کر لے۔ تب تک کانگرس کو دیپ مالا کرنا کسی لحاظ سے بھی جائز نہیں ہاں جہاں تک باقی تقاریب کا تعلق ہے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ ملک کی جملہ جماعتیں انہیں پوری شان سے منائیں گی۔ اور یہ ثابت کر دیں گی۔ کہ وہ کانگرس کو ہی ملک کی واحد نمائندہ جماعت سمجھتی ہیں ✤

ریاست حیدر آباد کے معزز آریہ سماجیوں پر حملہ

حیدر آباد کی اسلامی ریاست میں مسلمانوں کے حوصلے اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ اگر اُن کا بس چلے۔ تو کبھی بھی آریہ سماجی کو ریاست میں زندہ نہ رہنے دیں۔ آریہ سماجی اپدیشکوں کا ریاست سے اخراج۔ اُتسووں کی ممانعت اور سماج مندروں کی بے حرمتی کی وارداتیں ابھی تک لوگوں کی یاد سے محو نہیں ہو سکیں۔ اب وہاں سے یہ افسوسناک اطلاع آئی ہے۔ کہ ۱۰ دسمبر کو جبکہ آریہ سماجی ایک جلوس بنا کر مانک پربھو کے میلہ پر پرچار کے لئے جا رہے تھے۔ تو ایک مسلمان نے ایک معزز آریہ سماجی پر جو کہ جلوس کا انچارج تھا۔ تیز ہتھیار سے حملہ کر دیا۔ ریاست میں آئے دن آریہ سماجیوں کے خلاف جو اتیاچار ہو رہے ہیں۔ اور پرچار کے راستہ میں جس طرح مشکلات حائل کی جا رہی ہیں۔ وہ اس امر کا پُر زور تقاضا کرتی ہیں۔ کہ ریاست کے ذمہ دار کرمچاری جلد از جلد لا اینڈ آرڈر کے احترام کی خاطر ایسی کارروائی کریں جس سے ریاست میں امن پسند آریہ سماجی عزت سے گزارہ کر سکیں۔ اور اُنہیں حکومتِ بالادست پر مداخلت کے لئے زور نہ دینا پڑے ✤

چھترپتی شواجی کا میموریل

چھترپتی شواجی ہندو جاتی کے اُس وقت نجات دہندہ ثابت ہوئے۔ جبکہ مغلوں کی آہنی گرفت سے سارا بھارت ورش پیڑت ہو رہا تھا۔ سوراجیہ کی قائمی اور ہندو جاتی کی رکھشا کے لئے چھترپتی نے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ لیکن سخت شوک کا مقام ہے کہ ہندو قوم نے ابھی تک آپ کی کوئی شایانِ شان یادگار قائم نہیں کی ✤

اب بمبئی سے ۱۵ دسمبر کا ایک تار موصول ہوا ہے کہ ہمیں یک گونہ خوشی ہوئی ہے۔ کہ وہاں مرہٹوں نے ایک جلسہ منعقد کر کے اس امر پر غور کیا ہے۔ کہ چھترپتی شواجی کا میموریل قائم کیا جائے۔ اگر بمبئی کے مرہٹوں نے اس معاملہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا یقین کیا۔ تو ہمارا وشواس ہے کہ سارا ہندو بھارت ورش اُن کی اس پوتر کاریہ میں سہایتا کرنے سے دریغ نہ کرے گا۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ میموریل ایسا قائم کیا جائے۔ جو کہ چھترپتی کی یاد کو آئندہ نسلوں میں تا ابد قائم رکھنے کے لئے مفید ثابت ہو ✤

رشی دیانند کی شان

دشت و ویرانوں کو صد رشکِ گلستاں کر دیا
مقصدِ ہستی کو لفظوں میں بیاں کر دیا

لطف و فیضِ عام سے بھارت پہ احساں کر دیا

کر دیا بھارت پہ احساں لطف و فیضِ عام سے
دوستی رکھی نہ دُنیا میں نمود و نام سے

کام رکھا آپ نے ہر وقت اپنے کام سے

کام سے ہر وقت اپنے کام رکھا آپ نے
کس جوانمردی سے کی ہے دین رکھشا آپ نے

پریم سے رہنا سکھایا پریم بخشا آپ نے

پریم بخشا آپ نے رہنا سکھایا پریم سے
درسِ تنظیمِ عمل پڑھ کر سنایا پریم سے

بختِ خفتہ عینِ غفلت میں جگایا پریم سے

عینِ غفلت میں جگا کر قوم کی تنظیم کی
جمع اِک مرکز پہ کر کے پریم کی تعلیم کی

افتخارِ ملت و اسلاف کی تعظیم کی

ملت و اسلاف کی تعظیم کی پروانہ وار
ہر رگ و ریشہ میں دوڑائے محبت کے شرار

مرحبا صد مرحبا! ہندوستاں کے نامدار

(ابو الاعجاز) سیف اکبر آبادی

جاپان کا شمالی چین پر حملہ

ادھر ابی سینیا اٹلی کے ہاتھوں جان عذاب میں آئی ہوئی ہے۔ ادھر شمالی چین پر جاپان کی حریصانہ نگاہیں پڑ رہی ہیں۔ اور وہ دونوں ممالک اپنی فالتو آبادی کی کہیں نہ کہیں کھپت کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں اس امر کی چنداں پروا نہیں۔ کہ اس کھپت سے کتنی بین الاقوامی اُلجھنیں پیدا ہوں گی۔ لنڈن کے اخبار "سنڈے ریفری" کے مشرقِ بعید کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جاپان نے شمالی چین پر جو حملہ بولا ہے۔ اس سے وسطی ایشیا میں جاپان اور برطانیہ کے درمیان جنگ ناگزیر ہو گئی ہے۔ کیونکہ برطانیہ یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ وسطی ایشیا میں جاپان کا اقتدار بڑھتا جائے۔ اور اسے روس کے ساتھ ہی جاپان کا سیاسی خطرہ ہر لحظ کھاتا جائے۔ اور اگر مذکورہ ممالک کی رقابت سے وسطی ایشیا میں جنگ کا میدان تیار ہو گیا۔ تو سمجھو کہ اٹلی اور ابی سینیا کی باہمی آویزش سے یورپ تو پیچھے تباہ ہو گا۔ لیکن جاپان کے شمالی چین پر اپنا عمل دخل جمانے سے براعظم ایشیا نئی بین الاقوامی پیچیدگیوں کا شکار ہو جائے گا ✤

بوقت خط و کتابت اپنا پتہ صاف لکھا کریں ✤

دو ادھیاپکاؤں کی ضرورت

آریہ کنیا پاٹھشالہ پانی پت کے لئے مڈل پاس پرائمری پاس جے وی ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ آنی چاہئیں۔ تنخواہ معقول حسب لیاقت ✤

موتی ساگر منیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ پانی پت

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شاہ دولہ کے چوہے

گجرات میں مسلمانوں کے ایک بزرگ شاہ دولہ نام کے ہوئے ہیں۔ ناخواندہ مسلمانوں کو یہ یقین ہے۔ کہ اُن کے مزار پر جو والدین جا کر اولاد کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اُن کے ہاں چھوٹے سر والے نا قص العقل بچے کرامتاً پیدا ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں اصل حقیقت کو ذیل کے سوال و جواب میں واضح کرنے کی کوشش کیگئی ہے :۔

س ۴۹۷ حضرت شاہ دولہ صاحب از گجرات کی منت پر جو چوہے چوہیاں پیدا ہوتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ جبکہ موتے آکو سماع نہیں ہے۔ تو کیا یہ کرامت تو ظاہر ہے +

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۳۰۳)

ج ۴۹۷ شاہ دولہ کا چوہا منت ماننے سے پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ مجاور ایسے چھوٹے سر والے لڑکوں کو دور دراز مقام پر تلاش کر کے لاتے ہیں۔ اور مشہور کرتے ہیں کہ منت سے پیدا ہوا ہے۔ علاوہ اس کے یہ کیسی کرامت ہے کہ اچھی صورت کی بجائے بد صورت بچہ پیدا ہو۔ اس لئے یہ محض بناوٹ ہے :۔

("اہلحدیث" ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء)

اُمید رکھنی چاہیئے۔ کہ اس سوال و جواب کو پڑھکر ہمارے مذہب پرست مسلمان بھائی آئیندہ اس قسم کی کرامات کی زیادہ اشتہار بازی کرکے اپنے آپ کو مذاق کا مضمون بنانے سے پرہیز کریں گے۔ اور آئیندہ کے لئے کرامات کے ڈھکوسلہ کو باطل سمجھ کر عوام کو ان سے بچانے کی کوشش کیا کریں گے :۔

طلاق کا گورکھ دھندا

جن مذاہب میں طلاق کا رواج ہے۔ وہ یہ دعویٰ کریں۔ کہ طلاق جنسی تعلقات کو پاکیزہ بنانے کے لئے ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ رواج عورت ذات کی زندگی کو محض تلخ بنانے کا ہی موجب ہے۔ چنانچہ ذیل کا سوال و جواب صاف بتلاتا ہے۔ کہ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے۔ وہاں تک عورت کی حیثیت محض مرد کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کی ہے :۔

س ۵۱۵ کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اور پنچایت میں لوگوں کے سامنے طلاق نامہ لکھ دیا۔ مگر عورت کے سامنے نہیں کہا۔ مدت ختم ہو گئی۔ تو اب طلاق واقعہ ہو گی یا نہیں؟

(راقم محمود محمد ابراہیم از حجاج)

ج ۵۱۵ طلاق دینا خاوند کا فعل ہے۔ قرآن میں حکم ہے طلقو بصیغہ امر مخاطب ہو کر وارد ہوا ہے۔ اس لئے مرد کے طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ عورت سنے یا نہ سنے :۔ (اہلحدیث ۱۳ دسمبر)

مولانا صاحب اگر ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیتے۔ کہ وہ کون سی حالت ہے۔ جبکہ ایک خوددار با حیا اور عصمت شعار عورت ایک نالائق خاوند کو مذہباً طلاق دے سکتی ہے۔ تو وہ اتنا تو ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔ کہ جہاں تک عورت مرد کا تعلق ہے۔ اسلام میں عورت اور مرد کے طلاق دینے کے حقوق مساوی ہیں :۔

بیٹی میں جنگ

نہ معلوم مسلمانوں کو یہ سمجھ کیوں نہیں آتی کہ دنیا میں اپنوں اور بیگانوں سے رواداری سے پیش آنا ہی کسی مذہب کی حقانیت کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جب تک ایک مذہب انسانوں کے باہمی مجلسی تعلقات کے متعلق کوئی مفید ہدایت نہیں دیتا۔ وہ عاقبت کے متعلق بھی رہنمائی کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ مسلمانوں کا غیر مسلموں سے جو سلوک ہے۔ اُس کا تو فرقہ وارانہ فسادات میں کافی سے زیادہ ثبوت مل جاتا ہے۔ اور اپنوں سے جو سلوک ہے۔ اُس کے متعلق ذیل کا واقعہ کافی روشنی ڈالتا ہے :۔

"بریلی کی مسجد فراش ٹولہ میں پکے سُنی حنفی۔ رضا خانی اور دیو بندی حنفی یکجا نماز پڑھتے تھے۔ مگر سلسلہ صلوٰۃ خوانی (غالباً الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ) پر جھگڑا رہتا تھا۔ ایک روز دیو بندی حنفی قریباً دس اشخاص نماز تراویح میں مشغول تھے۔ کہ پکے سُنیوں نے اثنائے نماز میں لاٹھیوں سے اُن پر حملہ کر دیا۔ امام صاحب کو دُگنا حصہ دینے کو سر پر لاٹھی رسید کی" :۔

اس واقعہ کے رونما ہونے کے بعد بھی اگر کوئی مسلمان یہ دعویٰ کرے۔ کہ اسلام مسلمانوں کو رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ تو سوائے اس کے کہ ہم اُس کی سمجھ پر ماتم کریں۔ اور کیا کر سکتے ہیں؟

والد کی مایوسی

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق مرزائی تو بڑے لمبے چوڑے دعاوی پیش کرتے نہیں تھکتے۔ لیکن آپ کے متعلق آپ کے والد بزرگوار کے جو دلی خیالات تھے۔ اُسے ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ اور کرتے بھی ہیں ایک مرزائی کی زبانی :۔

"آپ کے والد کئی ایک دفعہ آپ کے متعلق مایوسی کا اظہار کرتے۔ کہ اس کو کبھی امور دنیا سے لگاؤ نہیں۔ بعض اوقات جب کوئی شخص باہر سے آتا اور مہمان آپ سے پوچھتا۔ کہ غلام احمد کہاں ہے۔ اور کیا کرتا ہے؟ تو آپ سرد آہ بھر لیتے۔ اور فرماتے۔ اُس کا کیا حال پوچھتے ہو۔ بس مسجد ہے۔ اور غلام احمد ہے۔ میری تو ساری اُمیدوں پر اس نے پانی پھیر دیا" :۔

("پیغام صلح"۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۵ء)

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ جو شخص اپنے والد کی ساری اُمیدوں پر پانی پھیر دیتا ہے۔ وہ کس طرح دوسروں کی اُمیدوں کو پورا کر سکتا ہے؟ اور خاص کر اس حالت میں جبکہ وہ تکبر کے جذبہ کا شکار ہو کر ذیل کا لاثانی دعویٰ کرنے پر تلا رہتا ہو :۔

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم ز کسے

ہندوستانی مسلمانوں کو جھاڑ

آج کل ہز ایکسیلینسی کاظمی وزیر خارجہ ایران ہندوستان میں آئے ہوئے ہیں۔ ایک مُسلم اخبار کے مُسلم نمائندہ سے اپنے انٹرویو کے دوران میں ہندوستانی مسلمانوں کے متعلق آپ نے ذیل کے خیالات کا اظہار فرمایا :۔

"مجھے معاف فرمائیے۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کا مذہب میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اسلام تو عمل کا نام ہے۔ خدا رب العالمین ہے۔ تمام مخلوق پر مہربان ہے۔ جو عمل کرے۔ اُس کو اس کا پھل ملتا ہے۔ اسلام اتحاد و ترقی کی تعلیم دیتا ہے۔ مگر یہاں مجھے وہ چیز نظر نہیں آتی۔ آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ خود بھی عمل نہ کریں۔ اور دوسروں کو بھی نہ کرنے دیں.... کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ دوسری قومیں بھی آپ کی طرح مذہب کا ڈھونگ رچا کے بیٹھی تسبیح ہلایا یا ماتم کیا کریں؟ دنیا میں ہر شخص کے نزدیک کام کے لئے موقعہ ہے۔ مذہب میں اگر باہم اتحاد ہو تو اور مذہب کے نام پر ایک دوسرے سے لڑا کریں۔ تو اس کے یہ معنی تو نہیں۔ کہ دوسری قوم بھی ترقی نہ کرے۔ ہندوستان کے مسلمان میرے خیال میں اپنے طرزِ عمل سے مذہب کو بدنام کر رہے ہیں" :۔

دیکھئے ایک اسلامی سلطنت کے ایک ذمہ دار [illegible]

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

بھیم سینی سُرمہ

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی چشمہ کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزور بینائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ پھولی۔ پڑوال۔ ککرے۔ درد ہے جڑ سے جاتے رہتے ہیں۔ لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ اُمید ہے۔ ان کی ضرورت ہی نہ ہوگی :۔

استری سُکھ دا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط۔ صاف اور طاقتور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن چڑھنا یا گھٹنا۔ خون پتلا و جما ہوا۔ کم یا زیادہ درد کے ہمراہ ہونا۔ کمر جانگھ اور پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آ جاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے۔ اگر کچھ دن برابر استعمال کریں تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت ۲ عہ فی شیشی :۔

ابھے رس

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آ جاتا ہے۔ لیکن اس میں تو بہت پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ مسے جھڑ جاتے ہیں خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں :۔

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۶

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سُودرشن چکر

ہمارے دیہاتی بھائی اگر ہوائی جہاز کو پرواز کرتے دیکھ کر محوِ حیرت ہو جائیں۔ تو تعجب نہیں۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی اور اُن کے مُریدوں کی کرامات کو جو بھی پڑھتا یا سُنتا ہے۔ وُہ بلاشبہ انگشت بدندان رہ جاتا ہے۔ کہ وُہ کیونکر ہوائی جہاز یا کسی اور ذریعہ کے بغیر ہی آسمان کی سَیر کر آتے تھے۔ ایک مقتدر بزرگ سید عبداللطیف صاحب قادیانی ہو گزرے ہیں۔ اُن کی کرامات کا ذکر کرتے ہُوئے اُن کے مُریدِ خاص سید عبدالستار صاحب لکھتے ہیں۔ کہ :-

"زندگی میں مجھے فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں بارہا آسمان پر گیا ہُوں۔ اور لوگ جو سات آسمان بتاتے ہیں۔ اُس سے کہیں زیادہ آسمان ہیں"۔
("پیغامِ صلح"۔ ۷ر دسمبر ۱۹۳۵ء)

وُہ ایک بار نہیں۔ بارہا آسمان پر گئے۔ لیکن کیسے؟ کم از کم ہم نہیں سمجھ پائے۔ ممکن ہے کہ مرزا صاحب کی طرف سے بھیجے ہُوئے کسی فرشتہ کی مدد سے ہی وہاں جا سکتے ہوں۔ ورنہ جرمنی کے بڑے بڑے سائنسدان بھی اس معمہ کو حل نہیں کر سکے۔ لیکن اُمید ہے۔ کہ کوئی احمدی "فلاسفر" ضرور اس عقدہ کو حل کریگا۔

× × × × ×

کیا یہ خود غرضی نہیں۔ کہ سید صاحب خود ہی جنّت کے لطف اُٹھا یا کئے۔ دُوسرے عام مُریدوں کا تو کیا ذکر۔ اپنے مُریدِ خاص کو بھی اپنی نظرِ عنایت کا مستحق نہ سمجھا۔ اگر آپ ان کو بھی ایک بار سَیر کرا لاتے۔ تو یہ فائدہ تو ضرور ہو جاتا۔ کہ جب غیر احمدی آپ کے بغیر ہوائی جہاز کے آسمان پر بارہا جانے کا مذاق اُڑاتے۔ تو ایک عینی شہادت پیش کی جا سکتی۔ اور مخالفین کو دندان شکن جواب دیا جا سکتا۔ خیر یہ تو تقاضائے ملّت کا سوال۔ حیرت ہے تو یہ۔ کہ سید عبدالستار صاحب نے کیوں ہاتھ آئے موقع کو گنوا دیا؟ ایک بار تو جنّت کی سَیر کر آئے ہوتے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ مرزا غالب کے ہم خیال ہوتے ہُوئے کہ :-

خوب معلوم ہے جنّت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

جنّت کی حقیقت سے بخوبی واقف ہیں۔ ورنہ کون گھر آئی گنگا میں اشنان نہیں کر لیتا؟

× × × × ×

سید صاحب بارہا آسمان پر گئے۔ لیکن اپنی جماعت کے سامنے کچھ نہ کر سکے۔ اس کا افسوس ہم سوں رہے گا۔ ..... ہے۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کے اس عقیدہ کی کہ "سات آسمان ہیں"۔ تردید کر دی ہے۔ غیر احمدی ..... لیکن احمدی کس مُنہ سے اس عینی شہادت کی موجودگی میں انکار کر سکتے ہیں۔ کہ سات سے کہیں زیادہ آسمان ہیں۔ غضب خدا کا

سید صاحب گئے۔ اور کسی کو بھی نہ آنے دیا۔ شاید اُنہیں معلوم نہ تھا۔ کہ اس پر کبھی قدر اختلافِ رائے ہو سکتا ہے۔ اور مناظروں کا موضوع بن کر سر پھٹول کا باعث ہو سکتا ہے۔

کیا کم از کم احمدی اپنے عقیدہ میں ترمیم کرنے کو تیار ہیں؟ اور نہیں۔ تو "مُریدِ خاص" تو ضرور "ہاں" کہیں گے۔

× × × × ×

احمدی لیڈروں نے اپنے مقتدر بزرگ کی کرامات سے یہ فائدہ تو ضرور اُٹھایا ہو گا۔ کہ جو مسلمان احمدیوں کو خارج از اسلام اور جنّت سے محروم سمجھتے ہیں۔ اُن کو یہ دندان شکن جواب دے سکیں۔ کہ اُن کے ایک مقتدر بزرگ نے خود اپنی آنکھوں سے مرزا صاحب کو آسمان کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر دیکھا۔ وُہ اعلیٰ سے اعلیٰ مقام کونسا ہو سکتا ہے؟ یہ صرف احمدی ہی بتا سکتے ہیں۔ لیکن خیال ہے۔ کہ وُہ سوائے جنّت کے دوسرا نہیں۔ اس عینی شہادت کے بعد تو احمدیوں کے لئے کوئی خدشہ باقی رہ ہی نہیں جاتا۔ کہ وُہ احمدی ہونے ہُوئے جنّت میں نہ جا سکیں گے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ سید صاحب اللہ میاں سے تصدیق شدہ مرزا صاحب کا ایک سرٹیفکیٹ بھی لا دیتے۔ آخر اتنی بار گئے تو تھے ہی۔

× × × × × × ×

سید صاحب نے ہوائی جہاز کے بغیر آسمان کی نہ صرف سَیر کی۔ بلکہ وُہ مرزا صاحب کے درشن بھی کر آئے۔ یہی نہیں۔ بلکہ اپنی زندگی میں ہی جنّت کے ان میووں اور دوسرے تحائف کا لُطف اُٹھاتے رہے۔ جن کو حاصل کرنے کے لئے لوگ زکوٰۃ دیتے۔ حج کرتے اور روزے وغیرہ رکھتے ہیں۔ تاکہ جنّت نصیب ہو۔ جیسا کہ لکھا ہے "آپ نے فرمایا۔ کہ میں جنّت میں بہت دفعہ داخل ہوتا ہوں۔ میوے کھاتا ہوں اور میں چاہتا ہوں۔ کہ تمہارے واسطے بھی پھل لاؤں۔ مگر فرمایا۔ مجھے اجازت نہیں"۔

اجازت ہوتی کیسے؟ اگر جنّت کے میوے اور پھل اس دنیا میں لائے جا سکتے۔ تو کون اس زندگی میں جنّت کا لطف اُٹھانے کی بجائے مرنے کے بعد جنّت کی خواہش کرتا جس کو حاصل کرنے کے لئے مذہب کی سینکڑوں پابندیوں پر عمل کرنا پڑتا ہے۔

× × × × ×

سید صاحب نے اچھا ہی کیا۔ کہ کسی کو اپنے ساتھ جنّت میں نہ لے گئے۔ اور نہ ہی جنّت کے میوے اس دنیا میں لا سکے۔ ورنہ ہر کوئی آپ کے سر پر سوار رہتا۔ اور سانپ کا کھانا پینا اور سونا وغیرہ حرام ہو جاتا۔ اور عین ممکن تھا۔ کہ جنّت اور اس دنیا کے درمیان ایک خفیہ سڑک بن جاتی۔ (جس کا ایک ٹرمینس قادیان میں اور دوسرا احمدیہ بلڈنگ لاہور میں ہوتا) اس طرح فائدہ تو ضرور ہوتا۔ کیونکہ نہ صرف تبلیغ کا کام سر انجام دیا جا سکتا تھا۔ بلکہ لاکھوں روپے بھی کمائے جا سکتے تھے۔ جسے جنّت کی سَیر کی خواہش ہوتی وُہ نہ صرف سینکڑوں روپے دیتا۔ بلکہ سَیر سے واپس لوٹنے پر اگر جنّت حسبِ بیانِ قرآن ہوتی تو اپنا آپ بھی احمدیت کے حوالہ کر دیتا۔

احمدی لیڈروں اور خاص خاص مُریدوں کی تو پانچوں گھی میں ہوتیں۔ وُہ نہ صرف اپنی "Summer Vacations" ہی جنّت میں گزارتے۔ بلکہ اگر کبھی گرفتاری کا خدشہ ہوتا۔ تو وُہ جھٹ جنّت کا ٹکٹ خرید لیتا۔

× × × × ×

۱۳ر دسمبر کے "اہلحدیث" میں ایک مضمون "فوٹو گرافی حرام ہے" کے زیرِ عنوان شائع ہُوا ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ :-

"اگر رسُول اکرم صلعم نے وقتِ ضرورت شکاری کتوں کو رکھنا جائز قرار دے دیا۔ اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ ہر وقت کتوں کے ساتھ ساتھ تصاویر بھی رکھ لو"۔

اگر رسُولِ اکرام صلعم نے وقتِ ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہُوئے شکاری کتوں کو رکھنے کی اجازت دے دی۔ تو کیا وُہ اس بنا پر فوٹو رکھنے کی اجازت نہ دے دیتے؟ لیکن عرب میں اس وقت اس قدر جہالت تھی۔ کہ فوٹو گرافی کی وہاں بُو بھی نہ پہنچی تھی۔ اگر اُنہوں نے ایک حرام چیز کو وقتِ ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہُوئے رکھنے کی اجازت دے دی۔ تو وُہ کیوں نہ تصویر کی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہُوئے اجازت دے دیتے؟

آپ کو شاید تصاویر رکھنے پر اعتراض نہیں۔ آپ ڈرتے ہیں۔ تو اس سے۔ کہ ہر وقت کتوں کے ساتھ ساتھ تصاویر بھی نہ رکھ لی جائیں"۔ گھبرائیے نہیں مولانا! کتا ایسا نہیں۔ جو بنا تصویر کے رکھا نہ جا سکے اور نہ ہی تصویر ایسی چیز ہے۔ جو بغیر کتے کے رکھی نہ جا سکے۔

کچھ کہیں لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ سبز کتوں ..... رکھتے، فوٹو گرافی کرتے اور سینما دیکھتے ہیں۔ اگر خود مولانا کو کوئی رائل ٹاکیز کا پاس دے دے۔ تو آپ کبھی بھی موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

× × × × ×

آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ :-

"آپ کہیں گے۔ کہ یہ مردوں کے لئے تھا۔ عورتوں کے لئے۔ تو عورتیں بھی یہی سوال کریں گی۔ کہ جو چیز حرام سے حلال مردوں کے لئے ہو سکتی ہے۔ وُہ کیا عورتوں کے لئے حلال نہیں ہو سکتی؟"

گویا مولانا صاحب صرف اسی خدشہ سے ایک حقیقت کا اعتراف کرنے سے کترا رہے ہیں۔ لیکن اُنہیں یہ ڈر کیوں کھائے جا رہا ہے۔ کہ عورتیں بھی ایسا مطالبہ کریں گی۔ کیا کبھی مسلم عورتوں نے مردوں کی تقلید میں چار چار خاوند کرنے اور اُنہیں طلاق دینے کے حقوق کا مطالبہ کیا؟ اور کیا اُنہوں نے مردوں کی طرح بغیر بُرقع کے انارکلی اور مال روڈ کی سَیر کرنے کی خواہش کی؟

گھبرائیے کیوں ہیں مولانا صاحب! اسلام نے عورتوں کی زبان پر ایسا تالا لگا رکھا ہے۔ کہ وُہ کسی جائز مطالبہ کے لئے بھی اپنی زبان نہیں کھول سکتیں۔ اور یہ تالا ایک ایسا تالا ہے۔ جسے خود اسلام بھی تا قیامت کھولنے سے قاصر ہے۔

× × × × ×

پیر جماعت علی شاہ کی ذاتِ ستودہ صفات بھی آج کل نہایت دلچسپی کا موجب بنی ہوئی ہے۔ آپ جو بات کہتے ہیں بلاشبہ لاجواب ہوتی ہے۔ ہو بھی کیوں نہ۔ آپ جو کہتے ہیں کسی سے ڈر کر نہیں کہتے۔ آخر آپ تیدیم ۸۰ سال کے قریب ہیں۔ ڈریں بھی تو کس سے پچھلے دنوں آپ بریلی تشریف لے گئے۔ اور ایک تقریر میں آپ نے فرمایا کہ :-

"یہ ملعون کہتے ہیں کہ آنحضرت کو علمِ غیب نہ تھا۔ حالانکہ خواجہ باقی اللہ کی بلی بھی غیب کی خبریں بتایا کرتی تھی"۔

نہ جانے بلی کے ساتھ علمِ رسالت کی تشبیہ کو سن کر بریلی کے حنفی کیا کہتے ہیں۔ لیکن ہمیں پیر صاحب کے اس لفظ ..... سے اتفاق نہیں۔ اگر رسُولِ اکرم صلعم کو علمِ غیب ہوتا۔ تو وُہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بارہ میں ضرور کوئی حکم دے جاتے۔ تاکہ آج جو منافقت احمدیوں اور غیر احمدیوں کی آپس میں جھگڑوں میں خرچ ہو رہی ہے۔ فضول نہ جاتی۔
(ہنسینی)

× × × × ×

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

شردھانند کا سندیش

(لیکھک لالہ دیوا چند جی وکیل پٹیالہ)

{نوٹ - یہ وہ مضمون ہے - جو "شردھانند انک" میں شایع نہ ہو سکا}

تاریخ قوموں کی زندگی کے نشیب و فراز کا آئینہ ہے - عام ضرب المثل ہے - کہ شہیدوں کا خون مردہ قوم کی ہڈیوں کو نئی زندگی بخشتا ہے۔ آج ہم تاریخ پنجاب کا اس نکتہ نگاہ سے مطالعہ کرنا چاہتے ہیں - اگر ہم ابتدائی مسلم حملہ آوروں سے لے کر موجودہ زمانہ تک کی تاریخ پنجاب کا گہری دلچسپی سے مطالعہ کریں - تو حسب ذیل واقعات ہمارے سامنے آتے ہیں :-

مسلمانوں نے سب سے پہلے ۷۱۱ء میں بن قاسم کے زیر کمان سندھ کو فتح کیا - پھر درہ خیبر کے راستہ بے شمار مسلم حملہ آور قریباً پانچ صدیوں تک ہند کو تاخت و تاراج کرنے میں لگے رہے - جہاں صرف ۸۰ سالوں کے اندر ... ہی عربوں نے بنصف یورپ - بنصف ایشیا اور سارے شمالی افریقہ پر قبضہ کر لیا - وہاں ہندوستان میں پانچ صدیوں کے بعد بھی صرف جے چند کی غداری سے ہی دہلی پر افغانوں کا تسلط ۱۱۹۲ء میں ہوا - اس کے بعد مسلمانوں کا ۱۵۵۶ء تک قبضہ رہا - جبکہ اکبر نے اپنی تخت نشینی پر ہند کے راجپوت راجاؤں کی طرف دست تعاون دراز کیا - اکبر سے لے کر شاہ جہان کے عہد ۱۶۵۸ء تک یعنی قریباً ایک صدی مغلوں کی حکومت واقعی مستحکم اور رعایا سے انصاف اور تعاون پر مبنی تھی لیکن ۱۶۵۸ء میں اورنگ زیب کے عہد سے ہی مسلم حکومت کی بیخ کنی کے اسباب رونما ہو گئے ۱۷۰۷ء میں اورنگ زیب کی وفات کے بعد اس کا کوئی جانشین سارے ہند کا واقعی شہنشاہ نہ بن سکا - مرہٹوں اور سکھوں نے سلطنت مغلیہ کو آہستہ آہستہ دہلی کی چار دیواری تک محدود کر دیا - اکثر صوبیدار خود مختار بن بیٹھے بلکہ اگر اس وقت انگریز تاجر و مدبر اس ملک میں نہ ہوتے - تو یقیناً سارا ہند مرہٹوں اور سکھوں کے تحت خود مختار ہوتا ؛

مندرجہ بالا سطور سے دو نتائج برآمد ہوتے ہیں - ایک تو یہ کہ ہند کی غلامی اسلامی حملوں اور افتراق سے شروع ہوئی - دوسرے یہ کہ مسلمان بادشاہوں کے مظالم سے تنگ آ کر گورو ہرگوبند - گورو تیغ بہادر - گورو گوبند سنگھ - سمرتھ رام داس اور ان کے پیروؤں نے جو بے نظیر قربانیاں کیں - ان سے اس مردہ ہندو جاتی میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی - جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ دکھنی بھارت میں مرہٹہ سلطنت اور پنجاب میں سکھوں کی حکومت قایم ہو گئی ؛

اورنگ زیب کے عہد حکومت میں ہندوؤں پر لاانتہا مظالم ہوئے - اس مردہ قوم کے پروانوں کو قربانی کے لئے تیار کیا - ان کا تارتم باندھا - آپ کے سپوت مہاراج گورو گوبند سنگھ جی کو پندرہ سال کی عمر میں اس عزم بالجزم پر مجبور کیا - کہ آپ ساری عمر مغلیہ سلطنت کو مٹانے میں لگا دیں گے ؛

آریہ بزرگو اور دیرو! کیا آپ نے کبھی شہیدوں کی خونی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے؟ اگر پرانی شہادتوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں رہا - تو ختم از کم رشی کے نام پر اس کا پیغام سننے میں جو

بھائی اکٹھے ہو جاتے - تو یقیناً ارد ھ شتابدی سپھل ہوتی - اگر سبھا کے کارکنوں کی ۵۰ پارٹیاں بنائی ہوں - تو ایسی ہی جلد بازی حقیقت ہے - اس لئے بجائے سخت سردیوں میں شتابدی کا اتسو رچانے کے اسے گرمیوں تک ملتوی کر کے پہلے اپنے گھر کو تو درست کر لیا ہوتا + سوامی شردھانند جی کو آریہ سماج کا اور ملکی

شردھانند

از "نارد"

ذیل میں وہ نظم درج کی جاتی ہے - جو "شردھانند انک" میں شایع نہیں ہو سکی تھی (ایڈیٹر)

بھر گیا بجلی سی ہم میں نام شردھانند کا
قوم کے ہی کام آیا کام شردھانند کا

پریم کی دھن تھی سمائی سر میں شردھانند کے
حریت کی راہ پر تھا گام شردھانند کا

آپ کی تقریر کیا تھی ایک جادو معجزہ
جس نے سن لی ہو گیا وہ رام شردھانند کا

آج بھی چشم بصیرت سے کوئی دیکھے اگر
کھل رہا ہے گلشن اکرام شردھانند کا

ہر کسی تحریک پہ ہے چھاپ شردھانند کی
محفلوں میں چل رہا ہے جام شردھانند کا

"ایک ہو جاؤ ملو آپس میں چھوڑو تفرقے"
ہندیوں کے نام ہے پیغام شردھانند کا

شہید جان بحق ہو چکے ہیں - ان کی خونی وصیت سے کچھ تو حاصل کرو - اگر امر شہید لیکھرام - سوامی شردھانند - مہاشہ راجپال اور دیگر شہیدوں کا تذکرہ آپ کی رگوں میں جوش نہیں لا سکا - تو اب آپ کس انتظار میں ہیں؟ سکھ گورؤوں اور دیویوں کی شہادتوں سے ہندوستان کا نقشہ بدل چکا ہے ہمارا شہر کے وزیروں میں اب بھی ایسی قربانی اور زندگی موجود ہے - مگر یہاں تو پارٹی بازی کا راج ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی منانے کو سب تیار بیٹھے ہیں - مگر اس وقت سبھا کے ادھیکاریوں کی کئی پارٹیاں بن رہی ہیں اور شتابدی منانے سے پہلے ہی جبکہ اگر آپ

لیڈر مانتے ہو - ان کا سندیش جو بحالت خواب ملا ہے - وہ آریہ بھائیوں کی سیوا میں پیش کیا جاتا ہے :-

۱ - آریہ سماج کی آتما وید پرچار ہے - اس کے لئے ویدک آشرم دھرم سرا کا قایم کرنا ازبس ضروری ہے - موجودہ پارٹی بازی کی اصل وجہ یہی ہے - کہ دھرم کی بجائے خود غرضی لیڈروں کے سر پر سوار ہے ؛

۲ - موجودہ کانگرسی لیڈر ان ہندو سنگٹھن شدھی اور آریہ سماج کو فانی بلکہ ملکی بہتری کے لئے نقصان دہ خیال کر کے اسے کمزور کر رہے ہیں - آریہ لیڈران شدھی کے سے قربانی کرنے سے خوف کھاتے ہیں - انگریزی حکومت کے زیر سایہ ہم آپ سارے ودیا بہت ورش کے آریوں کو سنگٹھن کے لئے اکٹھا رہ سکتے ہیں - ہندو مسلم مشترکہ قومیت کا خیال محض ایک خواب ہے - سوراجیہ کا مول منتر وید پرچار - شدھی اور سنگٹھن ہے - لیکن بغیر قربانی کے کچھ حاصل نہ ہوگا ؛

۳ - اس اردھ شتابدی پر آشرم کے لئے کارکنوں کو بانپرستھ اور سنیاس لینا چاہئے - دیار ثقی آشرم کی بجائے گورودت بھون میں بانپرستھ آشرم اور دیگر موزوں مقامات پر سادہ اور کم خرچ بانپرستھ آشرم اور سنیاس آشرم کھولنے چاہئیں ؛

۴ - پروفیسر رام دیو جی تو اپ دیشک اور لکھاری ہیں - اگر کنٹرا افسری یا سبھا کی پردھانی کی بجائے وہ نیویارک یا لندن سے ویدک میگزین شایع کرتے اور وہاں جا کر غیر ملکی مشن کے انچارج ہوتے - تو سماج سیوا میں بہت کامیاب ہوتے - مہاشہ کرشن جی اگر سپتر ان کو گھر بار سونپ کر دہلی میں سار و دیشک سبھا کے منتری ہوتے اور رائے بہادر بدری داس جی پردھان پنجاب کو سوشوبھت کرتے - تو زیادہ موزوں ہوتا - نوجوانوں میں بیکاری سب سے خطرناک انقلابی ذہنیت پیدا کرتی ہے - کاش سبھا کے ادھیکاری اپنا ٹنک اور ہم کمپنی جاری کرتے - تو نوجوانوں میں اس قدر تعطل اور نفرت کے جذبات پیدا نہ ہوتے +

۵ - میرے سپوت سناتنیوں کو تو سمجھ آ گیا ہے - کہ ہندو ریاستوں میں وہ کس دھرم کا پرچار کریں - شدھی سنگٹھن اور وید پرچار کا بوجھ ان کے کندھوں پر ہے - ودیشی گیرکے راجپوتوں - جاٹوں اور دیگر فوجی جماعتوں میں آریہ دھرم کو جتنا کا دھرم بنانے کا یتن کریں - سبھا کے پاس کوئی دولت یا حکومت نہیں - جس کا حق لے کر وہ جسے بن سکیں گے - تمہارے پاس ماتری بھاشا کا ایک سنہری قلم ہے - سماج سیوا اور سیکھ شکتی سے آپ اور پرچار ہی کی کوشش کریں - یاد رکھو -

"جہاں دھرم ہوتا ہے - وہیں فتح نصیب ہوتی ہے" ؛

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دی جاتی ہیں گاہک ہمارے ذمہ سوائے ترتیب لائسنس آفیسران کمیٹی قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے - سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar
& Co. Karachi.

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

دکھشن یاترا نمبر ۶

(لیکھک سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

میں گلبرگہ کا ذکر پہلے کر چکا ہوں۔ بعد میں ایک کتاب کنڑی زبان میں پنڈت بنسی لال جی پڑھ رہے تھے۔ اُنہوں نے بتایا۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ اس کا نام پہلے کل برگہ تھا۔ اس مشہور اشٹوب نریش شنت بدی میں سندھیاونش کا راجہ تھا۔ اور ایک راجہ کا نام چاند لکھا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کیدیشر بھی یہاں سے بہت دور نہیں ہے۔ یہاں مغربی چالوکیہ راجہ کرتے تھے۔ اس لئے اگر پرانتوں کی پڑتال کرنے والے سجن اس پر اور پرکاش ڈالیں۔ تو اچھا ہو۔

آریہ سماج رائے چور

میں گلبرگہ سے رائے چور آیا۔ رائے چور نظام راجیہ کا ایک ضلع ہے۔ اس کی آبادی اندازاً ۲۲ ہزار ہوگی۔ رائے چور میں آریہ سماج ہے۔ اس کے روح رواں پنڈت رام سروپ جی ہیں۔ اس وقت اس سماج کے ۱۵ سے ۲۰ تک سبھاسد ہیں۔ سماج کا اپنا مکان نہیں ہے۔ ایک مکان کرایہ پر لیا ہوا ہے۔ اس میں سماج لگتا ہے۔

تاریخی مقامات

رائے چور میں ایک مینار کی مسجد مشہور ہے۔ یہ پہلے کبھی مندر تھا۔ بعد میں اس کو مسجد کی شکل دی گئی معلوم ہوتی ہے۔ رائے چور کے آباد کرتا رائے رہداںی تھے۔ وقت کہتا ہے۔ رائے ملہم اور مدین بھائی تھے۔ تینوں کے نام پر تین آبادیاں ہیں۔ مدگل۔ ملہم آباد اور رائے چور۔ رائے چور میں ایک پرانا قلعہ ہے۔ ملہم آباد یہاں سے چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں بھی قلعہ کے نشان ہیں۔ جو کھنڈرات پڑے ہیں۔ قلعہ کے علاوہ وہاں مندروں کے نشان زیادہ صاف ملتے ہیں۔ چنانچہ آج کل کی گئوشالہ کے نزدیک ہی ایک مندر ہی اور دو ٹوٹے ہوئے ہاتھی دکھائی دیتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی شوالہ تھا۔ گئوشالہ اور گاؤں کے درمیان ایک کھیت ہے۔ وہ پتھر کے بڑے بڑے ہاتھی کھڑے ہیں۔ اور وہ تو ابھی تک صحیح و سالم ہیں۔ کسی نے ان کو توڑنے کی کرپا نہیں کی ہے۔ یہ ایک اچنبے کی بات ہے۔ ان کے اردگرد کھیت کی باڑ کے روپ میں جو پتھر پڑے ہیں۔ ان میں کئی پتھروں پر مورتیاں ہیں۔ اور ان کے پاس جو پتھروں کا ڈھیر پڑا ہے۔ اس میں بھی چتر کاری ہے۔ اور ملہم آباد گاؤں میں ہندوؤں اور بودھوں کی مورتیاں ملتی ہوئی جا بجا پڑی ہیں۔ اور گاؤں کے کھنڈروں میں بھی چتر کاری کیئے پتھر لگے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی زمانہ میں یہ کوئی بڑا شہر تھا۔ اگر کوئی تاریخ دان پتہ دے۔ تو خوشی کی بات ہو۔

دو آریہ ممبر

میرے دورہ میں رائے چور نزمی جس گلبرگہ تھی جو کہ نظام کے راجیہ میں تھا۔ میں رائے چور سے چل کر بنگلور ریاست میسور میں آ گیا۔ نظام راجیہ کے دورہ میں میرے ساتھ پنڈت نریندر جی جو کہ دیانند اپدیشک ودیالیہ میں دو سال پڑھتے رہے ہیں۔ میرے ساتھ رہے۔ اور بعد میں پنڈت بنسی لال جی ایک پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ میرے ساتھ رہے۔ پنڈت بنسی لال جی ایک اچھے وکیل تھے۔ وکالت کا کام چھوڑ کر آریہ سماج کا کاریہ کرتے ہیں۔ بڑے تیاگی اور اتنا ہی سجن ہیں۔ پنڈت نریندر جی گھر کا کام نہیں کرتے ہیں۔ اور نہ اُنہوں نے شادی کی ہے۔ گھر پر ان کے دوسرے بھائی ہیں۔ وہ بھی دن رات سماج کا کام کرتے ہیں۔ اس لئے میں ان دو سجنوں کا بہت مشکور ہوں۔ جنہوں نے میرے سکھ کا بہت دھیان رکھا۔ اور نظام راجیہ کی آریہ سماجوں کا بھی جن میں میں گیا۔ کیونکہ انہوں نے میرا سواگت کیا۔ اور مجھے کوئی کشٹ نہیں ہونے دیا۔ میری بھاشا اُن کی مادری زبان سے الگ تھی۔ تو بھی مجھے یہاں آ کر اس بات کی خوشی ہوئی۔ کہ آریہ سماجوں نے مجھے دقت معلوم نہیں ہونے دیا۔ ایشور ان کو اور اُتساہ دے۔ تاکہ دھرم کا کام کرتے رہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ اچھا کام کر رہی ہے۔ اس کے پردھان اس وقت پنڈت ونائک راؤ جی بیرسٹر ہیں۔ منتری شام لال جی وکیل ہیں۔ جن کا ذکر میں نے اُدگیر سماج کا حال لکھتے وقت کیا ہے۔ خزانچی گنگانند جی ہیں۔ پرانے کام کرنے والے لالہ جیت سولال جی ہیں۔ اس وقت سبھا میں پرچار کا کام کرنے والے پنڈت بنسی لال جی ہیں۔ جنہوں نے وکالت چھوڑ کر یہ کام پسند کیا ہے۔ ان کو دن رات آریہ سماج کی لگن ہے۔ وہ اُٹھتے بیٹھتے یہی سوچتے رہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا پرچار کیسے ہو؟ آج کل ان کے پرچار کے ساتھی پنڈت نریندر جی ہیں۔ یہ بھی آریہ سماج کے دیوانے ہیں۔ شام لال جی پرچار کا کام بھی کرتے ہیں۔ اور کچھ وکالت بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح پنڈت دتاترے پرشاد جی گلبرگہ میں ہیں۔ جو بیشک نہیں وکالت کب چھوڑ دیں۔ ایسی پرکار اور آریہ سجن ہیں۔ سب کے کام لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آخیر یہ بتانا کتنا ضروری ہے۔ اس وقت نظام راجیہ میں پرتی ندھی سبھا بنی ہوئی ہے۔ اور اس کے ماتحت چالیس آریہ سماجیں ہیں۔ یہاں سب کچھ نیا ہی ہے۔ لوگوں میں نئی اُمنگیں ہیں۔ نیا اُتساہ ہے۔ اور آریہ سماج کا جو ورُودھ پہلے تھا۔ وہ بھی مٹ گیا ہے۔ اور آریہ سماج کو کئی دیوانے مل بھی گئے ہیں۔ جن کے لئے سب کچھ آریہ سماج ہی ہے۔ اگر اسی طرح ان کو کچھ اور ساتھی مل گئے۔ جیسا کہ اُمید ہے۔ تو کام کی گتی تیز ہو جائیگی۔ اُمید ہے۔ اُس وقت نظام پرتی ندھی سبھا بھی اچھی سبھاؤں میں ہو جائے گی۔ ایشور اس کو سپھلتا دے۔

ریاستی پولیس کا رویہ

آریہ سماجیوں اور سبھا کے ادھیکاریوں کے دھنیہ واد کے علاوہ اگر میں پولیس کا شکریہ بجا نہ لاؤں۔ تو ٹھیک نہ ہوگا۔ میں پولیس کا مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے صرف نام لکھ کر آگے کچھ نہیں کیا۔ اور کئی جگہ تو اُنہوں نے میری سیوا بھی کی۔ اور اگر راستہ میں کسی گھٹنا کا اندیشہ تھا۔ تو اُنہوں نے دور کرنے کی کوشش کی۔ اس لئے میں پولیس کا بھی دھنیہ واد کرتا ہوں۔ لیکن پرانی کہاوت کے موافق "چراغ تلے اندھیرا" بھی دیکھا۔ جبکہ میں کئی ضلعوں میں پھرتا رہا۔ پولیس نے کچھ نہ کہا۔ لیکن جب حیدر آباد میں آیا۔ اور دو تین اُپدیش بھی دے چکا۔ تو میں نے سُنا۔ کہ آج پرچار بند کر دیا جائیگا۔ میں یہ دیکھنے کا اُتسک تھا۔ لیکن اُس دن کسی نے نہ روکا۔ مجھے بعد میں بتایا گیا۔ کہ تھانیدار صاحب آئے تھے۔ اور یہ کہتے تھے۔ کہ آپ بغیر منظوری اُپدیش کیوں کرواتے ہیں؟ تو سماج والوں نے کہا۔ کہ آپ لکھ کر دیں۔ تب ہم وچار کر لیں گے۔ وہ تحریر مانگنے پر ناراض ہو کر چلے گئے۔ میں نے دوسرے دن چلے جانا تھا۔ مگر اس حالت میں جانا مناسب نہ سمجھ کر دوسرے دن پھر اُپدیش رکھ دیا۔ دوسرے دن پھر صاحب موصوف آئے۔ اور پھر پوچھا۔ وہی جواب پھر دیا گیا۔ وہ پھر بھی چلے گئے۔ اور کچھ نہ کہا۔ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ حیدر آباد جہاں راجدھانی ہے۔ وہاں اس کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ معلوم ہوتا ہے۔ تھانیدار صاحب اپنا ہی حکم چلانا چاہتے تھے۔ نظام صاحب یا اوپر والے افسروں کا یہ حکم نہ تھا۔ اس طرح کے افسران اپنی سرکار کو بھی بدنام کرتے ہیں۔ اور رعیت کو بھی بلا وجہ تکلیف دیتے ہیں۔ جو ٹھیک نہیں ہے۔ تو بھی آخیر میں پولیس کا مشکور ہوں جس نے مجھے کوئی تکلیف نہیں دی۔

انوکھے رواجات

۱۔ کانچ یعنی شیشہ کو دانتوں سے چبانا آسان کام نہیں ہے۔ لیکن نظام راجیہ میں کئی آدمی کانچ کو ریوڑی کی طرح دانتوں سے چبا لیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ ایک بوٹی ہے۔ اگر اس کو پہلے منہ میں چبا لیں۔ تو اس کے بعد سفید رنگ کے کانچ کو کھانے سے زخم نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک اور بوٹی ہے۔ اس کو چبانے سے ہر ایک رنگ کا شیشہ دانتوں سے چبایا جا سکتا ہے۔ میں نے دونوں کو دیکھا ہے۔ اول پنڈت بنسی لال جی نے اور دوسرے مہاشہ مدن لال جی پرگاول والوں نے دکھایا۔

۲۔ رینا پور، رنبکا اور ہمن آباد میں ویر بھدر کا دیپ دان ہلانے سے ہلتا ہے۔

۳۔ یہاں سارے دکھشن میں رواج ہے۔ کہ بھوجن کھاتے وقت کرتہ وغیرہ اُتار کر صرف دھوتی پہن کر کھاتے ہیں۔ لیکن آج کل آریہ سماج نے اس رواج کو اُڑا دیا ہے۔ کیونکہ آریہ سماجی کپڑے پہن کر ہی سب آریہ سماجی ایک پنکتی میں بیٹھ کر بھوجن کر لیتے ہیں۔ اس لئے مجھے پنجاب کے رواج کے مطابق کوئی دقت نہ تھی۔ ایک دن پنڈھر پور میں ہوٹل میں بھوجن کے لئے گیا۔ میں پہلے سوچ رہا تھا۔ کہ دیکھیں آج کیا ہوتا ہے؟ ہوٹل والا کیا کہتا ہے۔ وہ بھوجن بھی دیتا ہے۔ یا جھگڑا ہی ہوتا ہے؟ میں نے پنڈت بنسی لال جی سے کہہ بھی دیا تھا۔ کہ آج ہوٹل میں کپڑے نہیں اُتارنے۔ اُنہوں نے کہا۔ اچھا۔ لیکن جب ہاتھ دھو کر اندر گئے۔ تو کیا دیکھا۔ کہ وہاں کئی لوگ کپڑے پہن کر بھوجن کر رہے ہیں۔ صرف دو تین آدمی کپڑے اُتار کر بھوجن کھا رہے ہیں۔ پوچھنے پر معلوم ہوا۔ کہ اب یہ رواج صرف گھروں تک محدود ہے۔ کیونکہ وہاں عورتوں کا راج ہے۔ بازار میں سے یہ پرتھا اُڑ گئی ہے۔ اس لئے ہوٹلوں میں کپڑے پہن کر ہی کھانا کھایا جاتا ہے۔

۴۔ قبر پرستی کا زور

نظام راجیہ میں مسلمانوں میں قبر پرستی کا خوب زور ہے۔ جہاں جاؤ۔ وہاں ہی کوئی نہ کوئی پیر کا مقبرہ ضرور ہوگا۔ ان کی درگاہوں پر عرس لگتے ہیں۔ لیکن مسلمان ہندو یاترا کرتے ہیں۔ ڈھول بجاتے ہیں۔ میلے لگتے ہیں۔ جس طرح ان میں ہے۔ اسی طرح ہندوؤں میں سادھوؤں کے نام پر مندر بنائے ہوئے ہیں۔ وہاں اُن سادھوؤں کی سمادھیاں بنی ہوئی ہیں۔ اُن پر بھی اسی طرح اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں کے ہندوؤں کو اس اودیا میں پھنسا ہوا دیکھ کر مسلمان بھی قبروں کی

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پوجا کا شکار ہو گئے رہے ہیں۔ جس طرح قبریں اور سمادھیاں ہیں۔ اسی طرح دکھشن میں کچھ مندر بھی ہیں۔ جن پر میلے لگتے ہیں۔ پوچھنے پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ادھر پر ہمیشہ کسی نہ کسی کی بانرا لگی رہتی ہے۔ اور مورکھ لوگ راستوں میں دھکے کھا کر یا ریل والوں کو کرایہ دیکر وہاں چلتے ہیں۔ اور وہاں دھورت پوجاری ان آنکھ کے اندھوں کو لوٹتے رہتے ہیں۔ اور بھرم میں ڈالے رہتے ہیں۔ اس علاقہ میں آ کر پتہ لگتا ہے۔ کہ جسطرح ہندو بھائیوں کے ساتھ پوجیہ بدھی کر کے اندھکار میں پڑے ہوئے ہیں۔ اسی طرح مسلمان بھی قبر پرستی میں پھنس کر اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں۔ جو مسلمان توحید پرستی کے دعویدار ہیں وہ یہاں آ کر دیکھیں۔ کہ یہ توحید پرست ہیں یا کہ قبر پرست؟

۵۔ بیل کی سواری

پنجاب میں ہندو بیل پر سوار نہیں ہوتے ہیں میں نے کوئی مسلمان بھی سواری کرتا نہیں دیکھا ہے۔ لیکن دکھشن میں عام طور پر لوگ بیل کی سواری کرتے ہیں۔ سُنا ہے۔ صرف براہمن اور ادرکومٹی (بنیا) سوار نہیں ہوتے ہیں۔ باقی سب سوار ہوتے ہیں۔ جو لوگ کھیتی کرتے ہیں اور اُن کے پاس زمین اچھی ہو۔ اور دو تین ہل جس کے گھر میں ہوں۔ وہ ایک بیل سواری کے لئے بھی رکھتا ہے۔ وہ اس سے ہل کا کام نہیں لیتا ہے۔ اس لئے بیل کی سواری بھی میرے لئے انوکھی بات ہے۔

۶۔ مندر پر کلش بنانے کی ممانعت

کلش گلبرگہ کی ایک محلہ ہے۔ جس کا نام بھیمی پورہ ہے۔ اس میں ایک شو کا مندر ہے۔ جس کا پوجاری لنگایت ہے۔ میں اس کو دیکھنے گیا۔ وہ مندر پتھر کا اچھا بنا ہوا ہے۔ لیکن اس پر کلش نہیں ہے۔ میں نے اُن سے پوچھا۔ کہ اس مندر پر کلش کیوں نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ پہلے اس پر کلش تھا کسی وقت مندر اوپر سے کسی وجہ سے گر گیا۔ پھر جب دوبارہ بنایا گیا۔ تو سرکار نے حکم دیا۔ کہ تم اس پر کلش نہیں لگا سکتے ہو۔ مجھے اس حیرانی ہوئی ہے۔ کہ سرکار اس طرح مندر پر کلش کو کیوں روکتی ہے۔ اور اس بات کو ماننے کے لئے دل تیار نہیں ہے۔ ادھر ایک گھٹنا سامنے ہے۔ اس کو جھٹلانا بھی مشکل ہے۔ اگر نظام راجیہ کا کوئی سجن اس کے متعلق پرکاش ڈالے۔ تو شاید یہ معمّہ حل ہو جائے۔

۷۔ تعلیم پر پابندی

میں نے سنا ہے۔ کہ نظام راجیہ میں سرکاری حکم ہے۔ کہ اگر کوئی پاٹھ شالہ کھولے۔ جس میں وہ امداد چاہتا ہے۔ عثمانیہ یونیورسٹی کا امتحان دلانا چاہتا ہے۔ اس پاٹھ شالہ میں اگر ۱۴ سے زیادہ ودیارتھی ہوں۔ تو سرکار کے حکم سے وہ پاٹھ شالہ بند کر دی جاتی ہے۔ حکم ہوتا ہے۔ منظوری لو۔ جب منظوری کے لئے عرضی دیتے ہیں۔ تو منظوری نہیں ملتی ہے۔ اس طرح تعلیم بھی ریاست میں بند ہو رہی ہے۔ مجھے اس بات پر بھی وشواس کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ جب پاٹھ شالہ امداد نہیں مانگتی۔ تو سرکار کو کیا حق ہے۔ کہ وہ اس طرح تعلیم بند کرے۔ مجھے سرکار کا کوئی ایسا حکم نہیں دکھایا گیا جس سے ثابت ہو سکے یہ بات ٹھیک ہے۔ مگر سُنی بہت جگہ گئی ہے۔ اس لئے ریاست کا اگر کوئی باشندہ اس پر بھی کچھ لکھے۔ تو اچھا ہو۔

۸۔ اُردو کا رواج

نظام راجیہ میں شہروں میں اردو ہی کا زور ہے۔ سائن بورڈوں پر اردو لکھی ہوئی ہے مگر نظام راجیہ سے باہر قدم رکھتے ہی یہ اُدھیانی ہے۔ بارسی۔ شولاپور بالکل نظام کی حد پر ہیں سو وہاں مسلمانوں کی دکانوں کے بورڈ اردو میں نہیں ہیں۔ اس لئے یہ بھی وہاں انوکھی بات معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ نظام راجیہ کے چاروں طرف اردو ہی ہے۔ صرف نظام راجیہ میں اردو کی ترقی ہو رہی ہے۔

۹۔ اُردو زبان

عثمانیہ یونیورسٹی میں اردو زبان ہے۔ اور نظام راجیہ میں اُردو زبان کا بول بالا ہے۔ کالج میں ہی نہیں۔ چھوٹی جماعتوں میں بھی سب مضامین اردو زبان میں پڑھائے جاتے ہیں۔

پنجابی کہیں گے۔ کہ پنجاب میں بھی تو ایسا ہی ہے۔ لیکن فرق تو یہ ہے۔ کہ یہ پنجاب نہیں ہے۔ نظام راجیہ میں مرہٹی۔ کنٹری اور تلیگو تین زبانیں بولی جاتی ہیں اور تینوں کی اپنی اپنی لپی ہے۔ کنٹری اور تلیگو مدراس یونیورسٹی میں ورنیکولر بھاشائیں ہیں۔ بمبئی یونیورسٹی میں مرہٹی زبان ورنیکولر بھاشا ہے۔ ایسی حالت میں سکولوں میں ان کی جگہ اُردو کیوں ہو؟

یہ تو میری سمجھ میں آتا ہے۔ کہ عثمانیہ یونیورسٹی اُردو کی ہے۔ اس میں اردو ہو۔ اردو کو رس کا بھی وہی درجہ ہو۔ جو کہ باہر انگریزی کا ہے۔ جیسا کہ مسلمان بادشاہوں کے وقت میں انگریزی زبان نہ تھی فارسی تھی۔ اب نظام نے فارسی کی جگہ اردو کر دی ہے تو انگریزی علاقہ میں جس طرح انگریزی ہے۔ اُسی طرح اردو ہو۔ نہ کہ کنٹری۔ مرہٹی اور تلیگو کی جگہ اردو ہو۔

اگر سرکار اس طرح کرتی ہے۔ تو وہ رعایا پر سختی کرتی ہے۔ جو واجب نہیں ہے۔ کیونکہ آج کل یونیورسٹیوں میں سکولوں میں سب مضامین ورنیکولر بھاشاؤں میں ہوتے ہیں۔ کالج میں جا کر سب انگریزی میں ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح نظام راجیہ میں سکولوں میں تلیگو۔ مرہٹی اور کنڑی بھاشاؤں میں سب مضامین ہونے چاہئیں۔ جیسا کہ پنجاب میں پانچویں جماعت سے انگریزی شروع ہوتی ہے۔ اسی طرح پانچویں جماعت سے اردو شروع کر دی جائے۔ اور کالج میں عثمانیہ یونیورسٹی سب مضامین اردو میں پڑھائے تو تب تو انصاف معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ انصاف نہیں ہے۔

۱۰۔ ویایام شالہ یعنی اکھاڑہ

نظام راجیہ میں دستور ہے۔ کہ اگر کوئی گاؤں یا شہر میں اکھاڑہ بنائے۔ جہاں نوجوان آ کر ویایام کیا کریں۔ تو اس کی سرکار سے منظوری لینی چاہیے اور اس اکھاڑہ میں ڈنڈ۔ بیٹھک۔ لاٹھی۔ لکڑی کھیلنا۔ کشتی عام طور پر ہوتی ہے۔ کسی میں تلوار اور تیر اندازی کا کام بھی کرتے ہیں۔ جس وقت مجھے یہ بتلایا گیا۔ کہ اکھاڑہ بنانے کے لئے تو سرکار سے منظوری لینی پڑتی ہے۔ تو میں حیران رہ گیا۔ اور میں نے بتلانے والے سے کہا۔ کہ مجھے اس بات پر یقین نہیں آتا ہے۔ کہ کسی راجیہ میں ویایام شالہ کے لئے منظوری لینی ہوتی ہے۔ ہاں جو بندوق اور ریوالور وغیرہ ہیں۔ ان کے لائسنس ہیں۔ تلوار چلانا یا لاٹھی چلانا اور تیر اندازی یہ سب تو آج کل کچھ بھی نہیں ہیں۔ جہاں دُنیا میں توپ۔ بندوق۔ مشین گن اور گیس وغیرہ کا پریوگ ہو رہا ہے۔ وہاں یہ کیا ہیں لیکن اس آدمی نے کچھ دنوں کے بعد مجھے ایک سرکاری کاغذ دیا۔ جس میں اکھاڑہ کی منظوری لینے کے لئے حکم دیا گیا تھا۔ اور اسے دیکھ کر مجھے مجبوراً ماننا پڑا۔ کہ میں پہلے غلطی پر تھا۔ اس لئے میں نے اس حکم کو بھی ایک انوکھی بات سمجھ کر یہاں لکھ دیا ہے۔

ور کی ضرورت

ایک کھتری کنیا بعمر ۱۴ سال ہندی۔ اُردو مڈل پاس اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف کے لئے سیوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر بیس پچیس سال کے درمیان ہو۔ اور وہ برسر روزگار یا کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ لڑکی کے پتا یو۔ پی میں ڈسٹرکٹ بورڈ انجینئر ہیں۔ اور ریاست پٹیالہ کے رہنے والے ہیں۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:۔

پرتھوی پال سنگھ گورنمنٹ ڈسٹرکٹ بل وراغا زیر پوسٹ

ہر ایک آریہ نر ناری کو یہ تحفہ جات ضرور خرید لینے چاہئیں

اردھ شتابدی (گولڈن جوبلی) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تحفہ جات

پرچار کے سلسلہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس موقعہ کے لئے ذیل کے تحفہ جات خاص طور پر تیار کرائے ہیں:۔

۱۔ رنگین تصویر۔ مہرشی منتری سوامی دیانند سرسوتی جی کی ایسی شاندار اور خاص کشش رکھنے والی تصویر آجتک کبھی تیار نہیں ہوئی۔ قیمت فی تصویر (سائز ۲۰ × ۱۵)

۲۔ اردھ شتابدی کیلنڈر سمت ۱۹۹۲-۹۳ = ۱۹۳۶ء

جس میں مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کی تصویر کے علاوہ سورگباشی سوامی وِرجانند جی پنڈت گورودت جی امر شہید سوامی شردھانند جی پنڈت لیکھرام جی اور آجتک کے کُل پردہانوں کی تصاویر ہونگی۔ قیمت فی کیلنڈر اڑھائی آنے۔

۳۔ وشواز نگینہ بیجز (میڈل) اپنی شان کے نرالے نہایت خوبصورت وضع دار۔ یہ بیجز صرف اُن کے لئے تیار کرائے گئے ہیں۔ جنہوں نے یگیہ کئے یا اُنکے لئے دکھشنا دی ہے۔ قیمت فی میڈل ۱/

ملنے کا پتہ:۔ سکرٹری اردھ شتابدی کاریالیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

سلور جوبلی پبلشنگ کمپنی متصل ڈاکخانہ شاہی محلہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

پچھلے جنم کے حالات کی تصدیق

دہلی کے تین سرکردہ ہندو لیڈروں کا مستند بیان

دہلی ۱۲ دسمبر۔ دہلی کی کماری شانتی دیوی کے متعلق جس نے اپنی پچھلی زندگی کے حالات بتا کر تمام دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی ہے۔ لالہ دیش بندھو گپتا منیجنگ ڈائرکٹر "تیج" (دہلی) پنڈت نیکی رام شرما (مشہور قوم پرست لیڈر) اور مسٹر تارا چند ایڈووکیٹ دہلی نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے۔ یہ بیان اُن کی ذاتی تحقیقات کی بنا پر ہے جو یہ ہے:

"دہلی کی کمسن لڑکی شانتی دیوی کے متعلق کافی حالات اخبارات میں چھپ چکے ہیں۔ اس ضمن میں بارہا ہمارا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اس لئے کئی اطراف سے ہمیں اس معاملہ میں ذمہ دارانہ بیان دینے کی درخواست کی گئی ہے کیونکہ یہ معاملہ دنیا بھر کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کا اثر زندگی کے مروجہ نظریہ پر پڑتا ہے۔ اس لئے ہم ذاتی مشاہدات اور تحقیقات کی بنا پر مندرجہ ذیل الفاظ میں اس معاملہ کو پیش کرتے ہیں۔ ہم یہاں واضح کر دیں۔ کہ متعلقہ امور کی صداقت کو جانچنے کے لئے ہم نے نہایت احتیاط سے کام لیا ہے۔

چار سال کی عمر تک شانتا دیوی بالکل گونگی تھی۔ مگر اس کے بعد اس نے کچھ بولنا شروع کر دیا۔ اکثر وہ پچھلے جنم کی باتیں کہتی تھی۔ مثلاً جب اُسے کھانے کو کچھ دیا جاتا۔ تو وہ کہتی۔ کہ میں اپنے متھرا والے گھر میں مٹھائیاں کھایا کرتی تھی۔ جب اس کی ماں اُسے کپڑے پہناتی۔ تو وہ بتاتی۔ کہ وہ اپنے متھرا والے مکان میں کیسے کپڑے پہنا کرتی تھی۔ وہ بار بار کہتی۔ کہ اُس کی ذات چوبان تھی۔ اور اُس کا خاوند بزازی کی دوکان کرتا تھا۔ وہ اپنے مکان کے متعلق کچھ تفصیلات بھی بتاتی تھی۔ یہاں تک کہ اُس کا رنگ زرد تھا۔ اور اُس کے پڑوس میں فلاں فلاں دوکانیں تھیں۔ شروع شروع میں والدین نے ان باتوں کو بچپن کی باتیں سمجھ کر خاص دھیان نہ دیا۔ لیکن وہ اپنی گزشتہ یادداشتوں کو بار بار دہراتی رہی۔

والدین کی کوشش

والدین اس معاملہ کو بڑھانا نہیں چاہتے تھے۔ اور خواہش رکھتے تھے۔ کہ وہ ان واقعات کو بھول جائے۔ کیونکہ دقیانوسی ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق جو بچے اپنی گزشتہ زندگی کے حال بتائیں۔ اور اگر وہ سچ نکلیں تو وہ زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتے۔ شانتی نے بارہا متھرا جانے کی خواہش بھی ظاہر کی۔ اور آہستہ آہستہ ان باتوں کا علم اس پاس کے پڑوسیوں کو بھی ہو گیا۔

پچھلے دو سال تک وہ اپنے خاوند کا نام بھی نہیں بتاتی تھی۔ اور جب اُس کے والدین اُس سے دریافت کرتے۔ تو وہ حیا سے سر نیچا کر کے کہہ دیتی۔ کہ میں انہیں پہچان لوں گی۔

کوئی ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا۔ ایک دن ماسٹر کشن چند نے جو رام جس سکول دریا گنج دہلی میں پڑھاتے ہیں۔ اور لڑکی کے دادا کے بھائی ہیں۔ شانتی دیوی کو بلایا۔ اور اُس سے اُس کے پہلے خاوند کا نام پوچھا۔ ساتھ ہی وعدہ بھی کیا۔ کہ اگر وہ نام بتا دے۔ تو وہ اُسے متھرا لے جائے گا۔ تب آہستہ سے لڑکی نے اُن کے کان میں "پنڈت کدار ناتھ چوبے" کا نام بتایا۔ ماسٹر صاحب نے وعدہ کیا کہ میں پہلے تحقیقات کر لوں۔ پھر تمہیں وہاں لے چلوں گا۔

کئی بار لڑکی نے ماسٹر صاحب سے تحقیقات کے متعلق دریافت کیا۔ مگر ماسٹر جی اور اُس کے والدین معاملہ کو ٹالتے رہے۔ کیونکہ وہ اُس کے پہلے گھر کو تلاش کرنے کا ارادہ نہ رکھتے تھے۔

دوسرا مرحلہ

پچھلے دسہرہ کے موقعہ پر ماسٹر جی نے اس امر کا ذکر لالہ کشن چند ایم۔ اے سے جو ایک ریٹائرڈ پرنسپل ہیں۔ اور نمبر ۷ دریا گنج میں رہتے ہیں۔ کیا۔ انہوں نے اس لڑکی کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ انکی ملاقات کا انتظام کیا گیا۔ اور لڑکی نے پنڈت کدار ناتھ کا پتہ اور مکان کے متعلق مزید واقفیت بہم پہنچائی۔ لالہ کشن چند نے پتہ نوٹ کر لیا۔ اور پنڈت کدار ناتھ کو ایک خط تحریر کیا۔

ان کی حیرانی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ جب پنڈت چوبے کی طرف سے جواب موصول ہوا۔ کہ جو واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ وہ صداقت پر مبنی ہیں۔ پنڈت جی نے اپنی چٹھی کے دوران میں یہ بھی لکھا۔ کہ اُن کے ایک رشتہ دار پنڈت کانجی مل کو جو میسرز بھانا مل گنگا دھر مل دہلی کی فرم میں ملازم ہیں۔ لڑکی سے ملاقات کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس وقت سے لوگ اس معاملہ کی طرف سنجیدگی سے توجہ دی جانے لگی۔ اور اس کے متعلق تحقیقات کرنے کا خیال ترقی کرنے لگا۔

پنڈت کانجی مل چوبے سے لڑکی کی ملاقات کا انتظام کیا گیا۔ لڑکی نے فوراً پہچان لیا۔ کہ وہ اس کے پچھلے جنم کے خاوند کا خاوند زاد چھوٹا بھائی ہے۔ علاوہ ازیں اس نے بہت سے ایسے سوالات کا ٹھیک ٹھیک جواب دیا۔ جو بہت نزدیکی نوعیت کے تھے۔

قدرتی طور پر مزید تحقیقات کے لئے اور بھی دلچسپی بڑھنے لگی۔ اور اس لئے پنڈت کانجی مل نے اپنے بھائی پنڈت کدار ناتھ چوبے کو (جو لڑکی کے مبینہ خاوند ہیں) متھرا سے دہلی بلوایا۔

پنڈت چوبے کی آمد

پنڈت چوبے ۱۳ نومبر کو معہ اپنی موجودہ بیوی اور نو سالہ لڑکے کے دہلی میں آئے۔ پہلی نظر میں ہی لڑکی نے اپنے خاوند کو پہچان لیا۔ اس کی توجہ بیٹے کی طرف بھی مبذول ہوئی۔ ان پرانے رشتہ داروں کی موجودگی نے لڑکی پر بھاری اثر کیا۔ اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اور ایک گھنٹہ تک سسکیاں بھرتی رہی۔

لڑکی کی یادداشتوں کی صداقت کا امتحان کرنے کے لئے پنڈت کدار ناتھ کو اور بھی زیادہ نزدیکی معاملات کے متعلق سوال کرنے کی اجازت دی گئی۔ تمام سوالات کے جوابات حرف بحرف صحیح تھے۔ پنڈت چوبے کے آنسو نکل آئے۔ اور جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ لڑکی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ انہیں یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہ وہی آتما ہے۔ جو اُن کی پہلی بیوی تھی۔ اور جس نے متھرا میں وفات پائی۔ دوران ملاقات میں لڑکی پنڈت جی اور اپنے لڑکے کی طرف دیکھتی رہی۔ اور مؤخرالذکر کے لئے مادری محبت کا اظہار کرتی۔ چھوٹے بہت لاڈ و پیار کا اظہار کرتی رہی۔ اُس نے اپنی ماں کو لڑکے کے لئے کچھ کھلونے لانے کے لئے کہا۔ اور اپنے بیٹے کی خاطر کرنے کے لئے اتنی بے صبر ہو گئی۔ کہ اس کا انتظار کئے بغیر اُس نے چابیوں کا گچھا لیا۔ اور ایک نارنگی اور ایک کھلونا لڑکے کو لا کر دے دیا۔

جب پنڈت کدار ناتھ اور لڑکا باہر جانے لگے۔ تو شانتی دیوی نے اُن کے ساتھ چلنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس لئے یہ مناسب سمجھا گیا۔ کہ اسے ان کے ساتھ کار میں سیر کرائی جائے۔ سیر کے بعد وہ اپنے لڑکے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے گھر آئی۔ اس کے پیچھے اُس کا باپ اور مبینہ خاوند تھا۔ چونکہ شام انتہائی درجہ کی خوشی محسوس کرتی رہی۔ اس کی درخواست پر دونوں باپ بیٹا دو روز اور دہلی میں رہے۔ اور اس طرح لڑکی کی حرکات کا مطالعہ کرنے کا انہیں اور بھی موقعہ ملا۔

پنڈت کدار ناتھ کو ۱۵ نومبر کی شام کو جانا تھا۔ جونہی اس امر کا پتہ شانتی دیوی کو ملا۔ اس نے اُن کے ساتھ متھرا جانا چاہا۔ لیکن اُس کے والدین اس بات پر راضی نہ تھے۔ اس کی توجہ کو ادھر سے ہٹانے کے لئے پہلے اُسے سیر کے لئے اور پھر سنیما لے جایا گیا۔

متھرا جانے کی خواہش

اس کے بعد لڑکی کی متھرا جانے کی خواہش نہ صرف جاری رہی۔ بلکہ اپنے خاوند اور بیٹے کو مل کر یہ اور بھی تقویت پکڑ گئی۔ وہ بڑے وثوق سے کہتی تھی۔ کہ اگر مجھے متھرا لے جایا جائے۔ تو میں تمہیں اپنے خاوند کے گھر لے چلوں گی۔ وہ وشرانت گھاٹ دوارکا دیش کا مندر اور اپنے "خاوند" کے گھر کو جانے والی سڑکوں اور کوچوں کا بیان اس طرح کرتی تھی کہ جیسے وہ سچ مچ وہاں رہی ہو۔ اُس نے یہ بھی کہا۔ کہ میں نے متھرا والے مکان کے ایک کمرہ میں کچھ روپیہ گاڑا ہوا ہے۔ اور اس میں سے سو روپیہ دوارکا دیش کے مندر کو دینے کا پرن کیا ہوا ہے۔ یہ بات اُس نے پنڈت کدار ناتھ چوبے کو بھی کہی تھی۔ جب وہ دہلی میں آئے تھے۔ تو لڑکی کے والدین اور دیگر بزرگان برادری جو دقیانوسی خیالات کے مالک ہیں۔ لڑکی کو متھرا بھیجنے کے لئے رضامند نہ تھے۔ لیکن ہم نے کسی نہ کسی طرح اُن کو اس بات پر راضی ہونے کے لئے مجبور کر لیا۔ اور پندرہ آدمیوں کی ہمراہی میں جن میں لڑکی کے والدین بھی شامل تھے۔ ہم ۲۴ نومبر کو متھرا کو روانہ ہوئے۔ ہم نے مسٹر گوردھن لال کو بھی جو ایک عرصے سے آئے ہوئے ہیں۔ اور فوٹو گرافی جانتے ہیں۔ ساتھ لے لیا۔

مسٹر آصف علی اور اُن کی دھرم پتنی کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ لیکن وہ ہمارے ساتھ نہ جا سکے۔ گاڑی میں سوار ہونے سے ہی ہم نے لڑکی پر کڑی نظر رکھی۔ اور اُس کی حرکات اور ریمارکس کا احتیاط سے مشاہدہ کرتے رہے۔ جونہی وہ گاڑی میں بیٹھی۔ ہم نے دیکھا کہ اس

کے چہرہ پر ایک نمود خوشی ظاہر ہوئی - تین گھنٹوں کے سفر کے دوران میں وہ نہایت خوش رہی ۔

جب گاڑی متھرا کے نزدیک پہنچی - تو وہ خوشی کے مارے سرخ ہو گئی - اور اُس نے کہا - کہ شہر متھرا پہنچنے تک جبکہ گیارہ بجے کے بعد تک دوارکادیش مندر بند ہو چکا ہوگا - اُس کے صحیح الفاظ یہ تھے :-

"مندر کے پٹ بند ہو جائیں گے" - اور یہ الفاظ خاص طور پر متھرا کے باشندوں کے ہیں +

جب متھرا اور بھی نزدیک آگیا - تو وہ سنجیدہ مزاج نظر آنے لگی - جس سے ظاہر ہوتا تھا - کہ متھرا کی قربت اُس پر اثر انداز ہو رہی تھی - وہ کھڑکی میں سے ہر ایک چیز کو غور سے دیکھ رہی تھی - اور جب گاڑی پلیٹ فارم پر پہنچی - تو وہ چلا اُٹھی - "متھرا آگیا - متھرا آگیا" ۔

سٹیشن پر :-

ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ ہمارے آنے کی خبر پہلے ہی متھرا پہنچ چکی تھی - کچھ ہجوم جس میں مقامی ذمہ دار اصحاب بھی شامل تھے - پلیٹ فارم پر آیا ہوا تھا - لیکن ہم نے تحقیقات کرنے کی لائن پہلے سے تجویز کی ہوئی تھی - اور پارٹی کے دیگر ممبران کو اپنے سے کچھ فاصلہ پر رہنے کے لئے کہہ دیا تھا - تاکہ ہم تینوں ہی صرف لڑکی کے ساتھ رہ سکیں - متھرا کے لوگوں سے بھی ہم نے یہی درخواست کی - اور ہمیں خوشی ہے - کہ اس معاملہ پر انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا

پہلا واقعہ جس نے ہماری توجہ اپنی طرف کھینچی - وہ پلیٹ فارم پر ہی ہوا - لڑکی کو لالہ دیش بندھو جی نے اُٹھایا ہوا تھا - ابھی وہ پندرہ ہی قدم گئے ہوں گے - کہ ایک ادھیڑ عمر کا آدمی جس نے خاص متھرا والوں کی پوشاک زیب تن کی ہوئی تھی - ہجوم کے ہمراہ لڑکی کے سامنے آیا - اور ذرا ٹھہر گیا - لڑکی سے پوچھا گیا - "کیا تم اس کو پہچانتی ہو؟" لڑکی نے اُس کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا مگر اُس کی موجودگی کا فوری اثر ہوا - اور وہ لالہ دیش بندھو کے بازوؤں سے نیچے اُتر پڑی - اور بڑی عزت کے ساتھ اُس نے اجنبی کے پاؤں کو چھوا - اور پھر ایک طرف کھڑی ہو گئی - پوچھنے پر اُس نے لالہ دیش بندھو کے کان میں بتایا - کہ وہ اس کا جیٹھ ہے - یہ تمام واقعہ خود بخود ظہور میں آیا - اور اس قدر قدرتی تھا - کہ تمام حاضرین حیران و ششدر رہ گئے - وہ شخص جس کا نام بابو راج چوبے تھا - اور جو واقعی لڑکی کا جیٹھ تھا

رونے لگ پڑا ۔

ہولی دروازہ :-

سٹیشن سے باہر نکل کر ہم نے اپنی پسند کا ایک تانگہ لیا - اور لوکل اصحاب کی پرائیویٹ گاڑیاں استعمال کرنے سے انکار کر دیا - لڑکی اگلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی - اور ہمارا تانگہ سب سے آگے تھا - اس امر کا کافی خیال رکھا گیا - کہ کوئی پیدل شخص بھی جو اس معاملہ سے واقف تھا - تانگہ کے آگے نہ چلنے پائے - تانگہ ڈرائیور کو خاص ہدایت کی گئی - کہ جو راہ لڑکی بتلائے - اُسی پر چلتا جائے - اور اس بات کی فکر نہ کرے - کہ وہ کہاں پہنچ جائے گا - لڑکی تانگہ کو ہولی دروازہ لے گئی - اور اس میں اُسے کوئی مشکل پیش نہ آئی - سٹیشن سے اپنے گھر تک کی راہ کے ذکر میں اس دروازہ کا بارہا ذکر کرتی تھی +

راستہ میں جو جو سڑکیں یا عمارتیں آتی گئیں - ان کے متعلق ہم نے کئی سوالات کئے - اور لڑکی نے ٹھیک ٹھیک جواب دئے - مثلاً اُس نے ہمیں بتایا - کہ سٹیشن کی سڑک پر پہلے کول تار نہیں بچھی ہوئی تھی - اور کئی نئی عمارتوں کی طرف اشارہ کیا کہ یہ پہلے نہیں تھیں - ہولی دروازہ تک پہنچنے سے پہلے اُس نے بہت واضح طور پر اس کا حلیہ وغیرہ بیان کیا ۔

سسر سے ملاقات :-

لڑکی اسی طرح راہ بتاتی گئی - اور آخر ایک گلی کے داخلہ پر پہنچی - جو ایک بازار سے ملتی ہے - اس نے وہاں تانگہ ٹھہرا لیا - اور کہا - کہ یہی گلی ہمارے گھر کو جاتی ہے - ہم اس گلی میں گئے - لڑکی اب بھی ہماری رہنمائی کر رہی تھی - یہاں ایک اور عجوبہ ہوا - اس نے ایک ۷۵ سال کے بوڑھے براہمن کو اپنے سسر کے طور پر پہچان لیا - اور فوراً نیچے اُتر کر بڑی عزت سے اُس کے قدموں کو چھوا - اس منظر کا حاضرین پر بہت اثر ہوا - تھوڑا آگے جا کر اُس نے بغیر نمایاں مشکل کے اپنے مکان کو پہچان لیا - اگرچہ وہ مکان آج کل زرد رنگ کا نہیں ہے - یہ مکان اب کسی اور شخص نے کرایہ پر لیا ہوا ہے - لڑکی کو اُس مکان کے اندر لے جایا گیا - دو ذمہ دار لوکل اصحاب بھی جو اس تحقیقات میں دلچسپی لے رہے تھے - ہمارے ساتھ تھے - اُس نے وہ کمرہ ہمیں بتایا - جس میں وہ رہا کرتی تھی ۔

"جائے ضرور" یا پاخانہ :-

معاملہ کی اور بھی زیادہ جانچ کرنے کے لئے اُن میں سے ایک نے ذرا مشکل سا سوال پیش کیا - اُس نے پوچھا - کہ کیا تم اپنے مکان کا "جائے ضرور" بتا سکتی ہو؟ ہم دلی والوں کے لئے "جائے ضرور" پشتو سے کم نہ تھا - لیکن تمام اصحاب کی حیرانی کی حد نہ رہی - کہ جب لڑکی نے ایک سیکنڈ بھی نہ سوچا - اور خود بخود سیڑھیوں سے نیچے اُتری - اور دریافت کنندہ کو پاخانہ کی طرف اشارہ کیا - یہ تمام اس طرح کہ جیسے وہ مکان کے ہر ایک کونہ سے واقف تھی ۔

بھائی کی شناخت :-

ہجوم کو دُور رکھنے اور مزید تحقیقات زیادہ چین سے کرنے کے لئے ہم شانتی دیوی کو ایک دھرم شالہ میں لے گئے - وہاں اُس نے اپنے "بھائی" کو جو اب پچیس برس کا ہے - شناخت کیا - ساتھ اپنے خاوند کے چچا کو بھی پہچانا - ایک بات جو خاص طور پر ہمارے مشاہدہ میں آئی - وہ اس جگہ غیر معمولی یگانگت محسوس کرتی تھی ۔

لڑکی کی بے صبری :-

ہم نے کھانا کھانے میں کچھ دیر لگائی - وہ بار بار ہم سے دوسرے مکان میں جانے کو کہتی رہی - جہاں اُس نے روپیہ زمین کے نیچے دبایا ہوا تھا ۔ ہم اُسے ایک چکر دے کر باہر لے گئے - تاکہ ہجوم جو باہر کھڑا تھا ہمراہ نہ ہو جائے - وہ تمام راستہ پارٹی کی رہنمائی کرتی رہی - اور اس نے اپنا دوسرا مکان بھی بغیر مشکل کے پہچان لیا ۔

اس کے کہنے کے مطابق اسی مکان میں اُس نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ گزارا - اور اسی مکان میں اب بھی پنڈت کیدار ناتھ اپنے خاندان کے ہمراہ رہتے ہیں ۔

پرانا کنواں :-

یہاں پہنچنے کے فوراً بعد جو نظارے ہماری آنکھوں نے دیکھے - اُس سے لڑکی کی کہانی کی سچائی کے متعلق کوئی بھی شک باقی نہیں رہ جاتا - وہ اس طرح مکان میں داخل ہوئی - گویا اب بھی اس کی مالکہ ہے - ہم نے اُسے وہ کنواں دکھلانے کو کہا - جس کا ذکر وہ دہلی میں کیا کرتی تھی - وہ فوراً آنگن کی طرف دوڑی - اور وہاں کنواں نہ دیکھ کر بڑی دُکھی ہوئی - لیکن اُس نے آنگن کے ایک کونہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑے وثوق سے کہا "کہ کنواں یہاں تھا" ۔

دبا ہوا خزانہ :-

لڑکی کو بہت خوشی ہوئی - جب پنڈت جی نے پتھر ہٹا لیا - جو کنوئیں کو بند کرنے کے لئے کچھ سال پہلے رکھا گیا تھا - اپنے خزانہ کے متعلق سوال کئے جانے پر اُس نے ہمیں اوپر کی منزل پر چلنے کو کہا - یہ امر حیران کن تھا - کیونکہ اوپر کی منزل میں خزانے نہیں دبائے جاتے ۔

لیکن اُس کو اپنے آپ پر پورا پورا اعتماد تھا - اور وہ ہمیں اپنے کمرہ کے پاس لے گئی - جو اس وقت مقفل تھا - پنڈت چوبے کو دروازہ کھولنے کے لئے کہا گیا - اُنہوں نے چابی لانے میں کچھ دیر لگا دی - لڑکی بے صبر ہو گئی - اور دروازہ کے درازوں اور سوراخوں میں سے کمرہ کے اندر جھانکتی رہی - اور کہنے لگی - کہ یہی میرا کمرہ ہے - اور اسی میں روپیہ رکھا ہوا ہے - جب وہ اس کمرہ میں داخل ہوئی - تو اس نے چاروں طرف دیکھا - اور اپنے کمرہ کے ایک کونہ میں پاؤں رکھ کر بتایا کہ روپیہ اس جگہ چھپا ہوا ہے - چوبے کیدار ناتھ نے کچھ تامل کیا - نہ جانے کیوں - لیکن لڑکی کے اصرار پر انہیں یہ بات ماننی پڑی ۔

وہ جگہ کھودی جا رہی تھی - تو اس دوران میں لڑکی ایک پیشاب گاہ میں گئی - اس جگہ سے ایک فٹ نیچے ایک پرانی قسم کا "گلہ" ملا - لیکن اس میں روپیہ کوئی نہیں تھا - لڑکی یہ جاننے کو تیار نہیں تھی - کہ وہاں سے روپیہ نہیں ملا - اس نے کچھ دیر خود تلاش کیا - اور پھر بڑی نا اُمید ہوئی - وہ بار بار کہتی رہی - کہ میرا روپیہ اسی جگہ تھا ۔

روانگی :-

جب ہم نے جمناجی جانے کا فیصلہ کیا - تو اسے فوراً نیچے کے کمرہ میں اپنے نہلانے کے کپڑے منگوانے کے لئے کہا - نہایت رنجیدہ دل سے وہ مکان سے باہر آئی - ہمارے لئے ایک اور عجوبہ ابھی باقی تھا - یہ امر قابل غور ہے - کہ گو جب وہ دہلی میں تھی - تو اپنے پہلے والدین کے متعلق اسے بہت کم یاد تھا ۔

والدین سے ملاقات :-

لیکن جب ہم اُسے اُس کے والدین کے گھر لے گئے - جو چوڑوں کی ایک گلی میں تھا - تو اس نے نہ صرف اُسے پہچان لیا - بلکہ اپنے بوڑھے ماں اور باپ کو بھی ۵۰ سے زائد اشخاص کے مجمع میں سے شناخت کر لیا - لڑکی اپنے والدین سے بغلگیر ہوئی - اور بڑے زور سے رونے لگی - ہم میں سے ہر ایک نے محسوس کیا - کہ گزشتہ زندگی کے واقعات کو بھول جانا کتنی بڑی نعمت ہے - ہم محسوس کرتے ہیں - کہ ہم نے لڑکی کو متھرا لا کر بڑی بھاری ذمہ داری اپنے کندھوں پر لی - ہمیں اُس کے والدین سے اُسے چھیننا پڑا - اور بغیر مزید تحقیقات کے اس جگہ سے روانہ ہو پڑے ۔

دوارکادیش کا مندر :-

تانگہ میں لڑکی کو اس جگہ لے جایا گیا - جہاں دوارکادیش کا مندر واقع ہے - جونہی اس نے مندر کو دیکھا - خوشی سے اُچھل پڑی - وہ مندر کے سامنے دو زانو ہوئی - جیسے کسی دیوتا کی پوجا کی جاتی ہے - آخری چیز جو اس نے متھرا میں شناخت کی "وشرانت گھاٹ" تھا - جہاں اُس کے اپنے کہنے کے مطابق وہ گزشتہ زندگی میں نہایا کرتی تھی ۔

جمناجی کے لئے اظہارِ عقیدت :-

جب وہ گھاٹ پر پہنچی - تو اُس نے جمنا جی کا جل پینے پر اصرار کیا - اور خود بخود کپڑے پہنے ہوئے ہار سے پھول توڑ کر جمنا جی پر چڑھا دئے - اس نے اس گرد و نواح میں زیادہ وقت صرف کرنے کی خواہش ظاہر کی - مگر ہم ایسا نہیں کر سکتے تھے ۔

متھرا کے ایک ہائی سکول کے کھلے میدان میں دس ہزار انسانوں کا ایک جلسہ ہوا - جہاں بہت

(باقی دیکھو حاشیہ پر)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

گئو رکھشا آندولن

(لیکھک پنڈت نِتیانندجی ودیالنکار آریہ سماج شملہ)

धारा पयांसि शालेऽहस्य ...
धान्यायाम्बावत्सा ...
आ धेनवः सायमास्यन्दमानाः ...

ہے میری پیاری شالہ (گھر) تو دودھ سے ...
دھارا کرنے والی ہے۔ بڑی وستار یکت ہے۔ پوتر
ان سے بھرپور ہے۔ ایک اور تجھ میں بچھڑے اور ایک
اور بچے کھیلتے ہوں۔ سائنکال گودھولی کی ویلا میں بھرپور
سے دودھ برساتی ہوئی گوئیں تجھ میں پرویش
کریں۔"

ویدوں اور یگیہ پدھتی میں اتھرووید کے اس منتر کو
ادھرت کیا گیا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نے آریہ نگر کی
ستھاپنا کا پروگرام رکھا ہے۔ اسی آریہ نگر کی بھاونا اور چتر
کو اس منتر دوارہ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بھاونا
پوتر ہے۔ چتر سندر ہے۔ کلپنا مدھر ہے۔ آریہ نگری
کہ ایک ایک گھر میں بچھڑے اچھلتے ہوں۔ بچے
کلکاریاں مارتے ہوئے کودتے پھرتے ہوں۔ اور
... تھنوں سے دودھ برساتی ہوئی گوئیں لوٹ
رہی ہوں۔ یہ کیسا مینک اور آکرشک درشیہ ہے۔ ودیالنکار
نیہ پدھتی میں ہی یجروید کے اس پرسدھ منتر دوارہ راشٹر
نے شکتی کی پرارتھنا کی گئی ہے۔ ... آبرہمن ....

دوگدھری دھینو ودیان ... ہے
یجمان۔ ہمارے راشٹر میں خوب دودھ دینے والی گوئیں
ہوں۔ اور بھار اٹھانے میں سمرتھ بیل ہوں۔ یہی نہیں
ویدوں کے سینکڑوں منتر ادھرت کئے جا سکتے ہیں۔
جن میں گوؤں کے مہتو کو بتایا گیا ہے۔ گئو کو ماتا کے سمان
پوجنیہ کہا ہے۔ گئو کی چور تھا ہنسکوں سے رکھشا کا اپدیش
ہے۔ اور گئو پالن کو پوتر کرتویہ بتایا گیا ہے۔ پرنتو اس کی
کوئی ضرورت نہیں۔ اس لیکھ دوارہ آریوں کی بھاونا کو جگانا
میرا ادیش نہیں۔ ودیالنکار یگیہ پدھتی سے ادھرت دونو
منتر ہی آریوں کی بھاونا کو جگانے کے لئے پریاپت
ہیں۔ یگیہ میں ان منتروں کو شامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ آریہ سماج کے نیتا گیان یا اگیات طور پر گئو ماتا کے مہتو
کو انوبھو ... لگے ہیں۔ پرنتو کیول پرارتھنا مانتر کر دینے
سے کبھی پرارتھنا کی شنوائی نہیں ہوتی۔ جب تک اس
پرارتھنا کے پیچھے سنکلپ کا بل نہ ہو۔ آریہ نگری کے جس
نظارے کو ... کیا جا رہا ہے۔ وہ کیول شابدک ہی
ہے۔ ایسا نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے آ نہیں سکتا
جب تک کہ آریہ سماج گئو کی رکھشا کے لئے کمر کس کر تیار
نہ ہو۔

گئو رکھشا کی آوشیکتا:- بھارت ورش رشی پردھان
دیش ہے۔ رشی کے لئے گئو سب سے ادھک اپیوگی
... گئو کی سنتان بیلوں سے ہی ... ہوتی ہے
اور گئو ... ہی پراپت ...
... اپیوگی سدھ ہوا ہے ...
... اتیادی ...
... پراپت ...
... رکھشا ... جانا

جاتا تھا۔ اس سمے ہمارے دیش میں دودھ اور دہی کی
ندیاں بہتی تھیں۔ گھی۔ دودھ اتیادی پدارتھوں کو بیچنا
پاپ سمجھا جاتا تھا۔ ان وستو کا رک ... پدارتھوں کے اپیوگ سے پرتیک بھارت کا بچہ ہرشٹ پشٹ۔
بلوان اور تیجسوی ہوتا تھا۔ زندگی اور دیرگھ آیو ہوتا
تھا۔ پرنتو آج اسی دیش میں کروڑوں لوگ ہیں۔ جنہیں
دودھ اور دہی دیکھنے کو بھی نصیب نہیں ہوتا۔ شدھ
دودھ اور مکھن اتیادی ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ دربھاگیہ
سے یہ دیش ان دنوں کو بھی دیکھ رہا ہے۔ جبکہ پرتی ورش
دودھ اور مکھن کے ٹین کے ڈبوں کے لئے لاکھوں روپے
ودیشوں میں یہاں سے جا رہے ہیں۔ دودھ دہی اتیادی
کے دُرلبھ ہو جانے سے نشیلی اور نقصان دینے والی
وستوؤں کا اپیوگ دن دن بڑھ رہا ہے۔ کیول اتنا
ہی نہیں وہ سمے بھی آ چکا ہے۔ جبکہ کسانوں کو ہل چلانے
کے لئے اچھے بیل بھی نصیب نہیں ہوتے۔ آسٹریلیا
اتیادی دیشوں میں جبکہ ایک ویکتی کے پیچھے ۱۵ سے
ادھک گئوئیں ہیں۔ بھارت میں پندرہ ویکتی کے پیچھے
مشکل سے ایک گئو ہے۔ ایسی اوستھا میں بھارت میں
یدی اکال پڑیں۔ تو کیا آشچریہ ہے۔ اور کیا آشچریہ ہے
یدی اس دیش کی اوسط آیو ۲۳ ورش ہے۔ کارن اس
سب کا یہ ہے۔ کہ بھارت کی پوتر بھومی میں گئو ودھ ہو
رہا ہے۔ گئو ودھ آریہ دھرم کے انوسار مہا پاپ
ہے۔ پرنتو آج ہمارے دیش میں پرتی دن سوریہ اُدیہ
سے پہلے ہزاروں گئوؤں کی گردن پر چھری چل جاتی ہے

"मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे"
پیارے ... متر کی درشٹی سے دیکھیں کے پاٹھ کرنے
والے ہم لوگ دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے۔

گئو رکھشا کا مہتو:- آریہ سماج کے سنستھاپک
مہرشی دیانند نے گئو رکھشا کی آوشیکتا کو اچھی طرح
انوبھو کیا تھا۔ جب مہرشی کا ہردیہ ایک بیل گاڑی کو
کیچڑ میں پھنسا دیکھ کر پسیج اٹھا تھا۔ اس مہرشی کا ہردیہ
پرتی دن ہونے والی ہزاروں گئوؤں کی ہتیا سے پگھل
نہیں اٹھتا۔ یہ کیسے سمبھو تھا۔ مہرشی دیانند کے جیون کا
ایک ایک کشن بہو مولیہ تھا۔ پرنتو انہوں نے سو کام چھوڑ
کر گئو رکھشا کے مہتو کو بتلانے کے لئے "گئو کرونا ندھی"
کتاب کو لکھا۔ گئو کرشیادی رکشنی آدی سبھا کی ستھاپنا کی۔
اور بانی دوارہ بھی گئو رکھشا کے وشے میں ستھان ستھان
پر جا کر پرچار کیا۔ یہی نہیں گئو رکھشا کے سمبندھ میں نیتا
سے ہستاکشر دوں کو اکٹھا کر کے سرکار ... گئو ودھ بند
کرانے کے لئے کوشش کیا۔ اور بھی سینکڑوں طرح سے
گئو رکھشا کے لئے ... کیا۔ مہرشی نے گئو رکھشا
کے کام کو اٹھایا۔ اسی سے اس کا مہتو سپشٹ ہے
... مہرشی کے ... کا دعویٰ کرنے

والے ہم ہیں۔ جو کہ گئو رکھشا کے مہتو کو انوبھو کرتا تو
دور رہا تک پسند نہیں کرتے۔ یدی بیگناہ اور
بے زبان گئوؤں کے بہتے ہوئے خون کو دیکھ کر ہمارے
ہردیوں میں کوئی سہانوبھوتی پیدا نہیں ہوتی۔ تو پھر
گو مہرشی کا انویائی کہنا یا پرانی ماتر کے پریم کا راگ الاپنا بالکل
بے مطلب ہے۔

گئو رکھشا آندولن کے لابھ:-

آج سے لگ بھگ ایک ورش پورو "آریہ
اور ہمبر کا نش" اخبارات میں لیکھک نے آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارہ "آریہ میبگ"
کی ستھاپنا کے وشے میں لکھا تھا۔ مجھے پرسنتا
ہے۔ کہ سبھا کا دھیان اس اور اب آکرشت
ہوا ہے۔ اس سمے اردھ شتابدی کے اوسر پر
سبھا نے جہاں ویدوں کا پرچار۔ آریہ نگری
کی ستھاپنا آدی پروگرام رچے ہیں۔ وہاں میں
گئو رکھشا وشئک اندولن کو بھی وچارکوں کے
سامنے وچار کے لئے پیش کرنا چاہتا ہوں۔
ہمارے دربھاگیہ سے مہرشی سمان ایک
ہی ایسا انسان ہو جانے سے گئو رکھشا کے وشے
میں اپنے پرستاو کا پھل دیکھ نہیں سکے۔
رشی کے انویائیوں کا اب پرم کرتویہ ہو جاتا
ہے۔ کہ وہ ان کے اس ادھورے کاریہ کو پورا
کریں۔

لابھ نمبر ۱:-
آریہ سماج گئو رکھشا کے اندولن دوارہ بہت
سی ہندو جنتا کی سہانوبھوتی پراپت کرے گا۔
جو ہندو آریہ سماج کے وچاروں کو سننا بھی
نہیں چاہتے۔ وہ بھی آریہ سماج دوارہ اس
اندولن کو چلایا جانا دیکھ کر آریہ سماج کے
پرتی آکرشت ہوں گے۔ آریہ سماج کے وچاروں
کو سنیں گے۔ سمجھیں گے۔ اور سینکڑوں انوبھو کر
کے آریہ سماج میں پرویشٹ ہوں گے۔ اس پرکار
سے یہ اندولن آریہ سماج کے پرچار اور وستار
میں اتی ادھک سہایک سدھ ہوں گے+

لابھ نمبر ۲:-
آریہ سماج کی شتھلتا دور ہو گی۔ اپنے الپ ساہ
کرتویہ نِشٹھا۔ تیاگ تھا بلیدان سے آریہ
سماج کا پربھاؤ دن دگنا اور رات چوگنا بڑھیگا:۔

لابھ نمبر ۳:-
یہ اندولن ہندوؤں کے سنگٹھن کو بند کرنے
والا ہوگا۔ گئو رکھشا کا پرشن ایسا ہے کہ جس
پر آریہ سماجی۔ جین۔ بودھ سناتنی اتیادی سب
ایک مت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ گئو ہندو ماتر کو

ماتا کے سمان پوجیہ ہے+

لابھ نمبر ۴:-
اس اندولن سے گئو ودھ کی سمسیا نکالنا گیان
ہو نہیں ہندو ماتر کی بدوا ... ٹوٹے گی۔ دھیرج تا پیدا
ہو گی۔ جو کہ جاتی کی اُنتی کے لئے سب سے ادھک
ضروری ہے:۔

لابھ نمبر ۵:-
اس اندولن میں سمپلتا ملنے پر جو لابھ ہوں گے
ان کی مہر کلپنا سہج کی جا سکتی ہے+

اندولن کیسے چلایا جائے؟:-

آریہ سماج اس کاریہ کو اچھی سمجھتے ہوئے ہے
اسی لئے منافع اس کاریہ میں اپنا ہاتھ ڈالنا
نہیں چاہتا۔ اندولنوں میں آنے والی آپتیوں
اور کٹھنائیوں سے لیکھک ان بھگیہ
نہیں ہے۔ پرنتو آپتیوں پر وجے پانا بھی
منشیہ کا دھرم ہے۔ آریہ سماج جیسی شکتی
شالی اور دھارمک سنستھا بھی۔ اپنے
سنستھاپک مہرشی کے اس پرمیہ کل اور دھارمک
کاریہ کو پورا کرنے کے لئے کٹھنائیوں سے ڈر
کر ادیت نہ ہو۔ تو پھر کون تیار ہو سکتا ہے؟
منو مہاراج نے منوسمرتی میں لکھا ہے:-

"ब्राह्मणार्थे गवार्थे वा सद्यः
प्राणान्परित्यजेत्"

ارتھات براہمن اور گئو کی رکھشا کے لئے پرانوں
تک کی بھی آہوتی دیدینی چاہئے۔ اس لئے یدی
گئو رکھشا کے وشدھ دھارمک اندولن کیلئے
آریہ سماج کو بڑی سے بڑی قربانی اور بلیدان
کرنا پڑے۔ تو بھی تیار رہنا چاہئے۔ مہرشی
سوئم اس اندولن کو چلانے کے لئے راستہ بنا گئے
ہیں+

۱۔ سب سے پہلے لیکھنی تتھا بھاشن دوارہ گئو
رکھشا کے مہتو اتیادی کو سمجھا کر اس سمبندھ میں
ہندو ماتر کے ہستاکشر پراپت کرنے چاہئیں۔
کم سے کم ۲ کروڑ ہستاکشر پراپت کر کے سرکار کی سیوا
میں بھیجنے چاہئیں۔ گئو رکھشا کی دھارمکتا کو
بتاتے ہوئے گئو ودھ کے بند کرنے کے لئے
نویدن کرنا چاہئے۔ ۲ کروڑ ہستاکشروں کے
ٹھکرائے جانے پر جو کہ سرل بات نہیں ہے۔ پرانتیہ
کونسلوں اور اسمبلیوں میں گئو رکھشا وشئک
وشدھ دھارمک اندولن اٹھایا جانا چاہئے۔
یدی آریہ سماج کو کسی پرکار کی رکاوٹ ہو۔ تو دو کسی نیتا
کے نیترتو میں کانگرس کے ہر یجن ... کسی طرح
ایک الگ سنستھا بنا سکتا ہے۔ آریہ سماج کے سوا
انیہ سنستھائیں بھی اس میں سوئم شامل ہو جائیں گی۔
پرنتو نیترتو آریہ سماج ہی کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ تپ
اور بلیدان جیسی نیکی شکتی رکھتا ہے:۔
آریہ سماج کے لئے اب کام کرنے کا وقت ہے۔
اسے موقعہ کو ہرگز ہرگز ہاتھ سے نہ کھونا چاہئے+

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

کالج سیکشن اور گوروکل سیکشن کی اصطلاحیں سارتھک ہیں یا نرارتھک؟

(لیکھک شری بنواری لال جی منتری آریہ اپ سبھا کرنال)

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے جب سنسار کے بشمار مت متانتروں کے جال کو بھسم بھوت کرنے کے لئے صرف ایک الشوری گیان ویدک دھرم کو پرچلت کرنے کے لئے آریہ سماجیں قایم کی تھیں۔ اس وقت یہ امر اُن کے وہم و گمان میں بھی نہ آیا ہوگا۔ کہ میرے بعد آریہ سماجوں میں بھی فریق در فریق اور سیکشن در سیکشن بن جائیں گے۔ اگر اُن کو یہ پتہ لگ جاتا۔ کہ میرے بعد آریہ سماجوں میں بھی ایسے پرشن پیدا ہو جائیں گے جو میرے پرشارتھ اور کارروائی پر پانی پھیرنے والے ہوں گے۔ تو نہ معلوم اُس وقت وہ کیا کارروائی شروع کرتے۔ اُن کی شکشا سے جہاں تک دیکھا جاتا ہے یہی پتہ چلتا ہے۔ کہ ان کی جملہ نا برادر اوپائے مت متانتروں کو توڑ کر اور نیست و نابود کر کے صرف ایک ویدک دھرم تمام سنسار میں پرچلت کرنے کے تھے چنانچہ مہرشی کی زندگی میں بلکہ بعد بھی آٹھ دس برس تک کوئی کیا فرقہ یا سیکشن پیدا نہیں ہوا سب لوگ بڑے پریم اور پریتی کے ساتھ آریہ سماج کا کام کرتے ہوئے زندگی بسر کرتے رہے ::

مگر افسوس ہے۔ کہ ۱۸۹۲ء میں لاہور سماج میں نفاق اور دویش کی اگنی پرچنڈ ہوئی۔ اور رفتہ رفتہ سب جگہ پھیل گئی جس بنائے مخاصمت اور جن اغراض کو مدِ نظر رکھ کر دو فریق قایم ہوئے۔ اُن سے سب لوگ واقف ہیں۔ اس لئے تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

شروع شروع میں بلحاظ خیالات ہر دو فریقوں کے نام مختلف طور پر مشہور ہوتے۔ اور وقتاً فوقتاً بدلتے رہے۔ اب آخیر میں انار کلی آریہ سماج نے اپنا نام آریہ سماج کالج سیکشن مشہور کیا۔ اور اُن کی جملہ متعلقہ سماجیں بھی اسی اصطلاح یا لقب کو اپنے سماج کے ساتھ لگانا پسند کرتی ہیں۔ دوسری اصلی یا قدیم آریہ سماجوں کو جب خطوط کی وصولی میں دقت واقع ہوئی۔ تو اس دقت کو رفع کرنے کے لئے اُن کو بھی اپنے اوپر "گوروکل سیکشن" کا بلہ لگانا پڑا ::

اب دیگر امور کو نظر انداز کر کے دیکھنا صرف یہ ہے۔ کہ کالج سیکشن اور گوروکل سیکشن سے کیا مراد ہے؟ اور یہ اصطلاح یا لقب موزوں ہیں یا ناموزوں؟ اور ان سے کچھ لابھ ہے یا نقصان؟ اگر نقصان ہے۔ تو آئندہ کے لئے کون سا طریقہ یا اصطلاح اختیار کرنا موزوں ہوگا؟

جہاں تک غور کیا گیا ہے۔ یہ اصطلاحات بالکل نرارتھک۔ غیر موزوں اور نازیبا ہی نہیں۔ بلکہ نفرت دویش اور نفاق کے نشانات بنلانے والی ہیں۔ اور صرف زمانہ حال کی موجودہ نسل کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی گمراہی اور نفاق کی غار میں ڈالنے والی ثابت ہوں گی۔ جس طرح آج کل دیگر سمپردائے مت متانتر [illegible]

اپنے اپنے مت کی اصلیت کو نہ سمجھ کر ان کو انادی اور سب سے افضل اور اُتم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے جنگ و جدل کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔ اسی طرح ایک یا دو صدی کے بعد اس مضمون پر شاستر ارتھ ہوا کریں گے۔ کہ کالج سیکشن اصلی افضل اور راستی پر مبنی ہے یا گوروکل سیکشن؟ اور جس طرح آج کل شیعہ اور سُنّی۔ ہندو اور سکھ۔ گنگ دگمبری اور سمبری فرقہ والے باوجود اس قدر شاستر ارتھ اور جنگ و جدل کے کسی امر کے فیصلہ کرنے میں اسمرتھ ثابت ہوئے ہیں۔ یا یہ کہ ان میں کون اصلی ہے۔ اور کون نقلی۔ اور کون راستی پر ہے اور کون ناراستی پر۔ اور کون قابلِ تقلید ہے۔ اور کون قابلِ ترک؟ اس کا فیصلہ آج تک نہ ہو سکا۔ اور نہ ہی ہونے کی اُمید ہے۔ بلکہ روز بروز حالات بد سے بدتر ہوتے جاتے ہیں۔ اور نفاق اور دویش پھیلانے کا باعث ہوتے جا رہے ہیں +

اسی طرح کالج سیکشن اور گوروکل سیکشن بھی کسی وقت سمپردائے یا مت سمجھے جائیں گے۔ اور شاستر ارتھ اور شستر ارتھ کا باعث ہوا کریں گے۔ آریہ پبلک اس امر سے بخوبی آگاہ ہے۔ کہ کالج سیکشن اور گوروکل سیکشن ہر دو اصطلاحات آریہ سماج میں بھکشنہ بھکشنہ کے سدھانت پر آپس میں وِرودھ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھیں۔ کالج یا گوروکل سے ان کی پیدائش یا حسب نسب کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے جہاں تک غور کیا گیا ہے۔ یہ اصطلاحات نرارتھک ہیں۔ علاوہ ازیں نام ہمیشہ پیدا کرنے والوں یعنی ماتا پتا کے نام سے موسوم و مشہور ہوتے ہیں۔ جیسے دیوکی نندن کوشلیا پتر۔ کنتی پتر۔ جنک پتری۔ جنک نندنی اور دشرتھ پتر۔ کسی جگہ یہ لکھا ہوا نہیں پایا جاتا کہ رام کا یا رام والا دشرتھ۔ یا سیتا والا جنک۔ یا کرشن والی دیوکی۔ کیونکہ جو بزرگ یا پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ اُسی کے نام سے اگلی سنتان مشہور ہوتی ہے۔ اسی طرح دیکھنا یہ ہے۔ کہ آریہ سماج نے کالج اور گوروکل کو پیدا کیا ہے یا کالج اور گوروکل نے آریہ سماج کو پیدا کیا ہے۔ ان میں پتا کون ہے۔ اور پتر کون؟

آریہ سماج کالج سیکشن یا گوروکل سیکشن کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ سماج جس کو کالج یا گوروکل نے پیدا کیا ہے۔ چونکہ کالج یا گوروکل نے آریہ سماج کو ہرگز پیدا نہیں کیا۔ اس لئے یہ ہر دو اصطلاحات سراسر غلط اور نرارتھک ہیں +

اگر سمبندھ کے لحاظ سے یہ اصطلاحات اب لی کی

جاویں۔ تو بھی درست نہیں۔ کیونکہ بہت سی آریہ سماجیں اور بہت سے آریہ پرش دونوں انسٹی ٹیوشنوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دونوں میں چندہ دیتے ہیں۔ اگر چندہ دینے یا تعلق رکھنے سے ہی یہ اصطلاحات درست خیال کی جاویں۔ تو جو آریہ سماج یا آریہ پرش کنیا گوروکل یا اناتھ آلیہ یا کنیا مہاودیالیہ یا آیوروید کالج یا دیانند براہم مہاودیالیہ کو چندہ دینا پسند کرتے ہیں۔ تو اُن کا بھی جدا جدا سیکشن بنانا چاہئے۔ یا آئندہ بنانا پڑے گا۔ اور بعد ازاں اُن میں بھی وہی شاستر ارتھ اور شستر ارتھ کے سامان پیدا ہو جاویں گے۔ اس لئے یہ ہر دو اصطلاحات نرارتھک نندنیہ۔ مبنی بر نفاق اور دویش کی بو پھیلانے والی ہیں۔ اور قابل ترک ہیں۔ تاکہ موجودہ اور آئندہ نسلیں گمراہی اور دویش سے بچ سکیں ::

اب سوچنا یہ ہے۔ کہ اس نفاق کے درخت کی جڑ کو ہمیشہ کے لئے کاٹنے کے اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر دو اقسام کی سماجوں میں تمیز کرنے کے لئے کونسی اصطلاح یا طریقہ اختیار کرنا مناسب ہے۔ میں نے جہاں تک اس امر پر غور کیا ہے۔ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپس میں بیٹھ کر پریم پوروک یہ فیصلہ کر لیا جائے۔ کہ جس مقام پر پہلے سے ایک قسم کا آریہ سماج موجود ہو۔ وہاں دوسری قسم کا آریہ سماج قایم نہ کیا جائے۔ اور اگر بڑے بڑے شہروں میں یا کسی خاص مقام پر بوجہ نا اتفاقی دوسرے سماج کی ضرورت واقع ہو تو تمیز کرنے کے لئے اُن کے ساتھ حسب ذیل الفاظ یا اصطلاحات میں سے کوئی اصطلاح ایزاد کی جائے۔ جو موزوں ہو۔ اور جو بعد اتفاق رائے قرار پائے :-

۱۔ جو آریہ سماج جس محلہ یا بازار میں واقع ہے۔ اُس کے ساتھ اُس محلہ یا بازار کا نام ایزاد کر دیا جائے۔ مثلاً آریہ سماج وچھووالی آریہ سماج انار کلی۔ آریہ سماج چاوڑی اور آریہ سماج صدر بازار وغیرہ

یا ۲۔ پنجاب میں آریہ سماجوں کی دو کنٹرولنگ سبھائیں (Controlling Bodies) سنگٹھت ہیں۔ ایک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور دوسری آریہ پرادیشک سبھا پنجاب۔ جو آریہ سماج جس سبھا سے متعلق ہو۔ اُس سماج کے ساتھ اس سبھا کا نام درج کیا جائے۔ مثلاً آریہ سماج متعلقہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ آریہ سماج متعلقہ آریہ پرادیشک سبھا وغیرہ

یا ۳۔ آپس میں بعد مشورہ جو معنی قرار پائے۔ اس پر عمل کیا جاوے ::

اس طرح عمل کرنے سے آئندہ کسی قسم کا تنازعہ یا نا اتفاقی پیدا ہونے کا بھی اندیشہ نہ رہے گا ::

(نوٹ)

یہ تمیز تو پہلے ہی اُڑ رہی ہے۔ اور اگر کچھ باقی ہے۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے ساتھ اُڑ جائے گی۔ سبھا کے پردھان جی نے لکھ ہی دیا ہے۔ کہ اردھ شتابدی کے کام میں کالج پکش نے اُنہیں پورا پورا سہیوگ دیا ہے۔ آریہ سماج وچھووالی کے سپتاہک ست سنگ میں کالج پکش کے اُپدیشکوں کے اُپدیش ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے آشا کرنی چاہئے۔ کہ جلد ہی دونو سماجیں ایک ہو جائیں گی۔ اب نئے نام سوچنے کی ضرورت کیا ہے؟

(ایڈیٹر)

آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پرستاؤ!

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ۱۱ر دسمبر۔ مقامی آریہ سماج نے اپنے ایک اجلاس میں ہندی گورمکھی جھگڑا کمیٹی کی پرزور مذمت کی۔ اور گورنر صوبہ سرحد سے درخواست کی گئی۔ کہ اسے منسوخ قرار دیا جائے ::

"امرت دھارا"

بیماری تکلیف تشویش اور خرچ سے بچاتی ہے۔ ہمیشہ پاس رکھو نقالوں کے دھوکے سے بچو۔ ہمیشہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی اصلی امرت دھارا خریدو۔ قیمت فی شیشی ۲؎ نصف شیشی ۱؎ نمونہ صرف ۸؍

مفصل جاننے کے لئے رسالہ "امرت" مفت منگوائیں

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :- امرت دھارا [illegible] لاہور

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

اوڈ لوگوں کی شدھی اور آریہ سماج کا اتہاس

(لیکھک :- مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

مجھے یہ سنکر بہت خوشی ہوتی ہے۔ کہ شریمان پنڈت جیمنی جی ایم۔ اے آریہ پرتی ندھی سبھا کی گذشتہ پچاس سالہ تاریخ پر ایک کتاب لکھ رہے ہیں۔ میں "پرکاش" کے ذریعہ کچھ حالات اس مضمون کے متعلق شایع کرتا ہوں۔ پنڈت جی اگر چاہیں یا آریہ سماج ملتان کا کوئی مہاشہ چاہے۔ تو اس پر آریہ سماج ملتان کے پرانے رجسٹر دیکھ کر حالات معلوم کر سکتا ہے۔ میں صرف اتنا لکھنا چاہتا ہوں۔ کہ پنڈت گنگا رام جی اور میرے اوڈوں کی شدھی کی تحریک مظفر گڑھ میں ۱۸۹۷ء میں شروع کی تھی۔ اور ان اوڈوں کی کچھ شدھیاں بھی کی تھیں اور انہیں ہندو جاتی میں ملانے کا یتن بھی کیا تھا۔ مگر یہ تحریک ملتان میں دوبارہ زور سے شروع ہوئی۔ جب میں نے نومبر ۱۹۰۱ء میں لاہور آریہ سماج کے جلسہ پر ملتان سے ایک عیسائی پریوار کو لیجا کر شدھ کرایا تھا۔ تو اس کے بعد میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ ملتان میں جو اوڈ لوگ ہزاروں کی تعداد میں آباد ہیں۔ اُن کے نام ہندوانہ ہیں۔ مسلمانوں سے ان کا نکھان پان ہے۔ نہ کوئی مجلسی سمبندھ ہے انہیں ویدک دھرم میں لاکر ہندو جاتی میں ملا دیا جائے۔ چنانچہ میں نے یہ معاملہ دسمبر ۱۹۰۱ء آریہ سماج ملتان کی انترنگ سبھا میں۔ آریہ سماج نے ان کی شدھی کرنی منظور کر لی۔ اور یہ کام میرے سپرد ہوا۔ - - - - - آریہ سماج ملتان کا جلسہ ماہ اپریل میں ہوا کرتا تھا۔ مجھے یہ کام سر انجام دینے کے لئے ۴ ماہ کا وقفہ مل گیا۔ چونکہ اوڈ لوگ زیادہ تر ملتان میں آباد ہیں۔ جو نہر کی کھدائی۔ کاشت اراضی۔ بھیڑ پالنا اور کچی دیواریں چھیلنے کا کام کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے یہ پراپیگنڈا ضلع ملتان میں شروع کیا۔ اپنے منتر چھوا ریوں۔ عرائض نویسوں اور کئی دیگر اصحاب سے بھی اس بارہ میں امداد لی۔ جو اوڈ لوگوں کو سمجھانے اور ویدک دھرم میں شامل ہونے کے لئے کہتے تھے۔ میں حتی الوسع بوقت ضرورت اور تعطیلات میں گراموں میں جاکر اوڈ لوگوں کا اکٹھ کراتا اور انہیں ویدک دھرم میں شامل ہونے کے لئے ترغیب دیتا تھا۔ میں نے پنڈت گنگا رام جی کو بھی مظفر گڑھ لکھا۔ کہ وہ بھی مظفر گڑھ کے ضلع میں اوڈ لوگوں میں پرچار کر کے آریہ سماج کے جلسہ پر بہت تعداد میں وہاں سے اوڈ لوگوں کو شدھ ہونے کے لئے ملتان لائیں۔

پنڈت گنگا رام تحصیلدار سلیسی ضلع ملتان اور سردار دیا ناتھ تحصیلدار لودھراں نے بھی اس کام میں میری بہت سہایتا کی۔ اوڈ لوگوں کے منکھیوں کو بلا کر سمجھایا۔ کہ وہ دوسرے اوڈوں کو سمجھا کر شدھی کے موقعہ پر ساتھ لائیں۔ ڈ جنگر چار ماہ کے پراپیگنڈا اسکے لئے میں نے اپنے خرچ پر پنڈت نند لال ساد هو پریم آنند اور مہاشہ رام کرشن کی خدمات بھی حاصل کیں اور ان کو دس دس روپیہ تنخواہ (ریزروا مانر) دے کر دیہات میں پرچار کے لئے مقرر کیا یہ سب خرچ میں نے اپنی گرہ سے کیا۔ آریہ سماج سے کوئی مالی امداد نہ لی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ سماج ملتان کے اتسو کے موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں اوڈ لوگ شامل ہوئے۔ ان کے لئے رہایش کا انتظام معقول کیا گیا۔ اور اُن کے سر منڈا کر اس وقت کے رواج کے مطابق آریہ سماج مندر میں ان کی شدھی کی گئی۔ جب یہ لوگ ننگے سر قطاروں کی قطاریں بازار سے گزر کر سماج مندر میں پہنچے۔ راستہ میں ویدک دھرم کے جے کے نعرے لگاتے جاتے تھے۔ وہ نظارہ قابل دید تھا۔ اور ویدک دھرم کے جوش کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ پنڈت رام بھجدت بی۔ اے اُس وقت پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تھے۔ اُن کے ہاتھوں سے شدھی کرائی گئی۔ آپ کا بھاشن اُس وقت بہت زبردست جوش والا تھا۔ آپ نے یہ سدھ کیا۔ کہ یہ اوڈ لوگ دراصل سوریہ ونشی نسل سے ہیں۔ چنانچہ رائے امولک رام ایم۔ اے نے ٹاڈ صاحب کی راجستھان کتاب سے اس کا ایک حوالہ بھی پیش کیا تھا۔ خیر یہ شدھی بہت زبردست کامیاب ہوئی۔ اس پر اخبار "ٹریبیون" اور چند دیگر اخبارات میں بھی لیکھ شائع ہوئے تھے۔ جلسہ کے بعد میں نے اس کام کو جاری رکھا۔ اور چند اپدیشک مقرر کئے۔ جو دیہات میں جاکر باقی اوڈ لوگوں کی شدھی کریں۔ چنانچہ مہاشہ رنبیر دیو کو ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے۔ مہاشہ رام کرشن کو جو اوڈ جاتی سے سمبندھت تھا تحصیل لودھراں کے لئے۔ سادھو پریم آنند کو تحصیل سلیسی کے لئے۔ پنڈت نند لال کو ضلع ملتان کے لئے اور بھولا ناتھ کو شجاع آباد تحصیل کے لئے مقرر کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ماہ اپریل میں دوسری کامیاب شدھی سلیسی میں کی گئی۔ اس میں پنڈت برج ناتھ سکریٹری آریہ سماج سلیسی اور ڈاکٹر دیا رام صاحب پردھان سماج نے بہت تندہی سے کام کیا۔ ان سب سبھائیوں کا سہرہ بھی ترتیب کیا گیا تھا۔ تیسری شدھی ماہ مئی میں ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور میں کی گئی۔ اس میں لالہ منشی رام ... ادا کیا۔ چوتھی شدھی مظفر گڑھ ضلع میں موچی والا میں ہوئی۔ یہاں تو پنڈت گنگا رام جی امور سپرد اس کارروائی کے روح رواں تھے۔ میں نے اس کام کو مستقل کرنے کے لئے ایک پاٹھشالا اوڈ لڑکوں کے پڑھانے کے لئے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چک ۲۸۶ میں قائم کی۔ اور منشی بیگا رام کو ادھیاپک اور پرچارک مقرر کیا۔ مہاشہ رام کرشن کو لودھراں میں پرچارک اور ادھیاپک پاٹھشالا مقرر کیا۔ یہ سارا کام اب میں سوتنتر روپ سے کر رہا تھا۔ اگرچہ میں آریہ سماج ملتان کا اُپ پردھان تھا۔ مگر یہ کام سب میں اپنی ذمہ واری پر کر رہا تھا۔ مہاشہ بودھ راج مُلتانی میرے اس کام میں بہت سہایک تھے پنڈت گنگا رام جی نے موچی والا میں ایک پاٹھ شالا اوڈ لوگوں کے بچوں کی تعلیم کے لئے کھول دی۔ غرضیکہ یہ کام بہت خوش اسلوبی سے چلتا رہا۔ یہاں تک کہ اوڈ لوگ اپنے تنازعات کا برادری میں تصفیہ کیا کرتے تھے۔ مگر کئی بار مجھے آکر ثالث بناتے اور میرے فیصلہ کو پرمانک مانتے رہے۔ چونکہ ۱۹۰۶ء میں لائلپور وفات ور ضلع بنگیا اور میرے وطن کا لیہ اور مقامات کے لوگ اس ضلع کے ساتھ سمبندھت ہو گئے اس لئے میں نے اپنا پیشہ وکالت لائلپور جاکر شروع کیا۔ اُس وقت لالہ کدار ناتھ جی سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا تھے۔ میں نے اُن کو بہت لکھا۔ کہ سبھا اس کاریہ کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ مگر سبھا نے توجہ نہ دی۔ پھر میں نے آریہ سماج ملتان کو لکھا۔ کہ وہ اس کاریہ کو ہاتھ میں لیکر تمام اوڈ جاتی کو آریہ سماج کے دائرہ میں لائے۔ مگر ملتان سماج میں بھی کوئی ایسا آدمی نہ نکلا۔ جو اپنا قیمتی وقت اس کاریہ کے لئے لگا دے۔ لائلپور میں میں نے یہ کوشش کی۔ کہ کالونی افسر کو ملکر اوڈ لوگوں کے لئے کچھ زمین کے مربعے لئے جائیں۔ تاکہ وہ کاشتکار بنکر کام کریں۔ چنانچہ میں افسر سے ملا۔ اور اُس نے دبے الفاظ میں کچھ وعدہ بھی کیا۔ مگر میرا وکالت کا کام وہاں اس قدر بڑھ گیا کہ مجھے اس کام کو سرانجام دینے کا وقت نہ ملا۔ آخر ملتان میں اس مہا یگیہ کا کاریہ ایسا شتھل ہو گیا۔ جیسے ملکانہ راجپوتوں کی شدھی کا کام آگرہ میں۔

اس کے بعد ۱۹۲۲ء میں موقعہ وا ور ... کانفرنس ہوئی۔ جس میں پنڈت گنگا رام جی مظفر گڑھ سے اور میں مراد آباد سے آکر شریک ہوئے اور انہیں سنگھٹت کرنے اور ویدک دھرم میں لانے کے لئے پھر کوشش کی گئی۔ اور ان کا پرانا اتہاس لکھنے کا کام میرے سپرد ہوا۔ مگر چونکہ میں اکتوبر ۱۹۲۲ء میں ودیش پرچار کے لئے چلا گیا۔ اس لئے یہ کام ادھورا رہ گیا۔ میں نے سب مسالہ مہیر اسنگھ نمبردار کے پاس بھیجدیا۔ میں مانتا ہوں۔ کہ پنڈت گنگا رام کا کام بہت بڑا اسراہنیہ تھا۔ آج آریہ سماج میں پنڈت گنگا رام جیسے پرشارتھی کہاں ہیں؟

میں نے یہ واقعات تاریخ آریہ سماج کو مکمل کرنے کے لئے پاٹھکوں کی بھینٹ کر دیئے ہیں۔ اب انہیں درج کرنا یا نہ کرنا تاریخ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کارکنان کا کام ہے۔

(نوٹ) اگر سبھا میری خدمات سے کچھ فایدہ اُٹھانا چاہتی۔ تو میں بھی اس تاریخ کا کچھ مسالہ بہم پہنچاتا۔ کیونکہ میں ۱۱ دسمبر ۱۸۹۹ء سے آریہ سماج کا سبھاسد بنا ہوں۔ اور شروع سے ساماجک معاملات میں دلچسپی لیتا رہا ہوں جبکہ پنڈت گورودت جی زندہ تھے۔ تب سے میں آریہ سماج میں کام کر رہا ہوں۔ مگر چونکہ سبھا کے ادھیکاریوں نے میری خدمات سے فایدہ اٹھانا پسند نہیں کیا۔ لہذا میں اب گورو کل ہندرایں اور آریہ سماج ہندو یونیورسٹی بنارس کے جلسوں پر جا رہا ہوں۔

آریہ سماج ساہووالہ میں وید پرچار

آریہ سماج ساہووالہ میں ۳ اور ۴ دسمبر کو خوب زور شور سے وید پرچار ہوا۔ ۳ دسمبر کو پنڈت وشوا ناتھ جی اپدیشک پدھارے اور رات کو اُن کا بڑا منوہر ویاکھیان ہوا۔ جس میں انہوں نے فرمایا۔ کہ ہمیں اپنے دھرم کو اپنے پرانوں سے بھی پیارا سمجھنا چاہیئے اور اپنے دھرم پر اپنی جان بھی دے دینی چاہیئے۔ دوسرے دن یعنی ۴ دسمبر کو پنڈت سنیہ دیو جی اور پنڈت کبیر چند جی بھجن اپدیشک بھی تشریف لے آئے۔ رات کو آریہ سماج مندر میں حاضرین میں آریہ سماجی سناتن دھرمی مسلمان اور سکھ شامل تھے۔ کارروائی بوقت ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوئی۔ پنڈت کبیر چند جی نے اپنے سریلے بھجنوں سے جنتا کو بہت خوش کیا۔ اس کے بعد پنڈت سنیہ دیو جی کا بڑا موثر ویاکھیان ایشور درشن پر ہوا۔ جس میں آپ نے ثابت کیا۔ کہ صرف ویدک دھرم ہی ایشور پراپتی کا صحیح ادھیک سادھن

ریویوز!

"دافع الاوہام"

مصنفہ شری ست دیو پرکاش جی آچاریہ دیانند عربی سنسکرت ودیالیہ امرت سر۔ یوگیہ مصنف نے اس کتاب میں بڑی قابلیت سے یہ ثابت کیا ہے کہ شہید صادق پنڈت لیکھرام جی کی شہادت ایک کمینہ سازش کا نتیجہ تھی۔ جو بھائی ایک دفعہ اس کتاب کو پڑھ لیں گے۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے معتقدوں کی طرف سے پنڈت جی کے خلاف جو الہامی اشتہار بازی کی جاتی ہے۔ وہ سرتا پا لغو اور بے بنیاد ہے۔ قیمت فی جلد بارہ آنے (۱۲/) ۔

ملنے کا پتہ :-

پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ۔ موہن لال روڈ۔ لاہور
یا
آریہ پریس ہال بازار۔ امرت سر

"ستیارتھ پرکاش بھاشیہ کا دوسرا سمولاس"

مؤلفہ پنڈت راجپتی جی ایم۔ اے۔

اس کتاب میں ان جملہ اعتراضات کا مدلل اور معقول جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے جو بعض نادان معترضین "ستیارتھ پرکاش" کے دوسرے سمولاس پر کرتے ہیں۔ کتاب قابل دید اور مؤلف کی قابلیت کی مظہر ہے۔ قیمت ... آنے (۶/) ۔

ملنے کا پتہ :-

... سا ہتیہ وبھاگ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا ... لاہور

رادھا سوامی مت کا کھنڈن

۱۔ "رادھا سوامی اور ویدک دھرم" :- مصنفہ لکشمن جی آریہ اپدیشک۔

کتاب مذکور میں لائق مصنف نے "ینتھارتھ پرکاش" مؤلفہ حضور صاحب دیال باغ آگرہ کے ان جملہ اعتراضات کا نہ صرف دندان شکن جواب دیا ہے۔ جو کہ حضور صاحب نے اپنی تینوں تصانیف میں آریہ سماج کے خلاف کئے ہیں۔ بلکہ رادھا سوامی ... کی تعلیمات پر کتنی بڑے دلچسپ پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے۔ کتاب قابل دید اور پُر از معلومات ہے۔ قیمت فی جلد بارہ آنے (۱۲/)

ملنے کا پتہ :-

ویدک پستکالیہ آریہ سماج ... لالا ... دہلی

۲۔ "ینتھارتھ پرکاش کی حقیقت" :- مصنفہ پنڈت بدھ دیو میرپوری و دھرم ساونمل جی ...

اس کتاب میں بھی ہر دو پنڈت صاحبان نے "ینتھارتھ پرکاش" مؤلفہ حضور صاحب دیال باغ آگرہ پر بڑے خوبصورت پیرایہ میں تنقیدی نظر ڈال کر جہاں رادھا سوامی عقائد کی لغویت پر روشنی ڈالی ہے وہاں آریہ سماج پر کئے گئے اعتراضات کا بھی معقول اور مدلل جواب دیا ہے۔ قیمت فی جلد ۱۰/ مجلد۔ غیر مجلد ۸/

ملنے کا پتہ :-

آریہ ساہتیہ وبھاگ آریہ پرادیشک سبھا لاہور

۳۔ "ینتھارتھ آلوچن" :- مصنفہ مہاشہ پریم چند جی آریہ سیوک۔

کتاب مذکور میں مہاشہ پریم چند جی نے "ینتھارتھ پرکاش" مؤلفہ حضور صاحب رادھا سوامی دیال باغ آگرہ کے عقائد پر اچھوتی روشنی ڈالی ہے۔ اور آریہ سماج پر کئے گئے اعتراضات کا ساکت جواب دے کر رادھا سوامیوں کی زبان بند کر دی ہے۔ قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ :-

مینیجر پریم پستکالیہ ہرگیان مندر۔ موہن لال روڈ لاہور

ڈائریاں

۱۔ "آریہ ویدک ڈائری سنہ ۱۹۳۶ء" :- مرتبہ لالہ امیر چند جی ٹھیکیدار۔

کاغذ بڑھیا ہے۔ چھپوائی اعلیٰ ہے۔ مختلف سماجک سنسکاروں کے متعلق اس میں ہدایات درج ہیں۔ آریہ پرشوں کے لئے ازبس مفید ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲/۔ ڈاک خرچ ۲/

ملنے کا پتہ :-

میسرز لاجپت رائے اینڈ سنز بک سیلرز۔ لاہور

۲۔ "عدالتی ڈائری سنہ ۱۹۳۶ء" :- مرتبہ لالہ امیر چند جی ٹھیکیدار۔

اس میں قواعد متعلقہ ڈاک و تار۔ ہدایات متعلق ریلوے سفر اور تجارتی۔ زمینداری اور عدالتی معاملات درج ہیں۔ یہ ڈائری ہر ایک شہری کے لئے بلا لحاظ مذہب و ملت مفید ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲/ مجلد۔ ڈاک خرچ ۲/ ملنے کا پتہ :- میسرز لاجپت رائے اینڈ سنز بک سیلرز۔ لاہور

۳۔ "دیانند ڈائری سنہ ۱۹۳۶ء" :- کاغذ بڑھیا ہے۔ تعطیلات و تاریخہائے شمسی و قمری سال کے متعلق پوری پوری واقفیت دیگئی ہے۔ ہر ایک آریہ پرش کے لئے ازحد مفید ہے۔ قیمت غیر مجلد ۴/۔ مجلد ۶/

ملنے کا پتہ :-

پروپرائٹر آریہ ساہتیہ مندر۔ ہسپتال روڈ۔ لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی

اور

آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ

کی تقریب میں

دو امولیہ پستکیں

نو اپنشد سار (لیکھک شری ماسٹر رام لال جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ)

اس پستک میں جیسا کہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ نو اپنشدوں (ایش۔ کین۔ کٹھ۔ پرشن۔ منڈک۔ مانڈوکیہ۔ ایتریہ۔ تیتریہ اور شویتاشوتر اپنشدوں) کا نچوڑ سرل آریہ بھاشا میں دیا گیا ہے جس سے کہ سرو سادھارن اس کو پڑھ کر لابھ اٹھا سکیں۔ آریہ پرشوں اور دیویوں کے سوادھیائے کے لئے یہ ایک اُتکرشٹ رتن ہے۔ اس اوسر پر یہ پستک نصف قیمت یعنے چار آنہ میں دی جائیگی +

بھگتی درشن یعنی آریوں کا نتیہ کرم گٹکا (ہندی بھاشا میں)

(لیکھک شری سوامی درشنانند جی مہاراج کے سہودر منیشور شرما) یہ نتیہ کرم گٹکا سب آریہ ماتر کے لئے اتینت اپیوگی ہے۔ اس میں پنچ مہایگیوں کے منتر ودھی سہت دئے گئے ہیں۔ آریہ سماج کے نیم اور اپ نیم اور سدھانت بھی درج ہیں۔ مہرشی دیانند کا جیون چرتر۔ ویدوں کے اپدیشک منتر ارتھ سہت چیدہ چیدہ بھجن اور آریہ سماج سمبندھی سب پرکار کی سوچنائیں دی گئی ہیں تاکہ آریہ سماجی بھائی بہن اس سے لابھ اٹھا سکیں +

پستک دو رنگ میں چھپی ہے۔ سوامی ورجانند۔ دیانند سرسوتی سوامی شردھانند۔ پنڈت گورودت اور پنڈت لیکھرام آدی مہانو بھاووں کے سندر چتر بھی دئے گئے ہیں۔ جلد سنہری پائیدار کپڑے کی بنوائی گئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ درجے کا سفید چکنا لگایا گیا ہے۔ یہ پستک پانچسو (۵۰۰) صفحوں پر مشتمل ہے۔ اس پر قیمت صرف دس آنے (۱۰/)

ملنے کا پتہ

پنجاب پستک بھنڈار موہن لعل روڈ لاہور

(پنجاب سکول سپلائی ڈپو)

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

ساماجک سماچار

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

۱۔ ۶ دسمبر ۱۹۳۵ء کو باہری کندن لال کی دھرم پتنی کے سورگباش کے تیرھویں دن اس کے گھر پر ہون یگیہ کیا گیا۔ بیس روپے مختلف ساماجک فنڈات کو دان پرپت ہوا۔ علاوہ ازیں ایک چارپائی۔ ایک رضائی۔ ایک نہالی اور ایک سرہانہ آریہ سماج بھیرہ کو پراپت ہوئے۔

۲۔ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء کو بوقت ۱۰ بجے صبح مندر آریہ سماج میں سنتر لیمنی راج دولاری کا پتر وداہ لالہ اچھرج لال جی سیٹھی کے ہمراہ پنڈت گنگا رام جی سودن نے کرایا۔ آریہ سماج بھیرہ کو ایک روپیہ اور یتیم خانہ پنڈت گنگا رام کو آٹھ آنے دان ملا۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج دھرم کوٹ کے سماچار

دھرم کوٹ رندھاوا۔ ۱۰ دسمبر۔ آریہ سماج مندر میں سبھا کا عام اجلاس ہوا جس میں صوبہ سرحد کے ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا اور سرحدی گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ اسے جلد از جلد منسوخ قرار دے۔

۲۔ برہمچاری مہندر پرتاپ دھنش دھاری یہاں پدھارے۔ اور تین دن متواتر اپنی کھیلوں اور کرتبوں سے جنتا کو حیران کرتے رہے۔ اندھیرے میں بال کا تیر سے کاٹنا اور آنکھ باندھ کر نشانہ لگانا آپ کے کرتبوں کو دیکھ کر جنتا حیران و ششدر رہ گئی۔ آریہ سماج کی طرف سے ایک چاندی کا میڈل دیا گیا۔ اور مبلغ پانچ روپے وید منتر لاہور کے لئے دیئے گئے۔

(منتری)

آریہ سماج پیلی بھیت کا پرستاو

آریہ سماج پیلی بھیت کا سادھارن ادھیویشن سرحدی صوبہ کے سرکلر نمبر ۷۰۰۹ و ۳۳۲ و ۷۶ منعقدہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو جس میں ہندی اور گورمکھی کی جگہ کیا پاٹھ شالاؤں میں انگریزی کو لازمی قرار دے کر ویدک تہذیب و تمدن پر بھیانک حملہ کیا گیا ہے۔ بہت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ہز ایکسیلینسی گورنر صاحب سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس سرکلر کو واپس لے کر آریہ سنسکرتی کی حفاظت کرتے ہوئے انصاف کریں۔

(رام کشور منتری)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
منیجر

"مہرشی دیانند بلیدان دوس"

پنجاب پرانت کے آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ ہر سال کی طرح اس ورش بھی مہرشی دیانند بلیدان دوس بڑے اتساہ اور شان سے منائیں۔ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ جس مہاپرش کی سمرتی میں یہ دن منایا جاتا ہے وہ آریہ سماج کے ایک نیتا اور سچے سیوک تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی ویدک دھرم کے پرچار اور آریہ سماج کی سیوا کے ارپن کر دی تھی۔ اور آخر کار اپنا جیون بھی آریہ سماج کی شمع پر پروانہ وار قربان کر دیا۔ اس مہاپرش کی یادگار کو شان سے منانا آریہ انز کا فرض ہے۔ اس سال یہ دن ۹ پوہ سمت ۱۹۹۲ بکرمی مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء بروز سوموار آتا ہے۔ اس دن آریہ سماجیں اپنے اپنے استھان پر جلوس نکالیں۔ اور ایک سمہ نیت کر کے سارو جنک سبھا کریں۔ جس میں گورو کل شکشا دلت ادھار اور شدھی کے وشے پر ویاکھیان اور کوتائیں ہوں۔ اور شدھی فنڈ کے لئے چندہ فراہم کر کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر گورودت بھون لاہور میں ارسال کر دیا جائے۔ مفت ٹریکٹ بھی برائے وید پرچار تقسیم کئے جائیں۔ خاص کر اینہ دھرم اولمبیوں کو ایسا لٹریچر دیا جائے جس سے ان کو ویدک دھرم کی شکشا کا گیان ہو۔

(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ سماج حافظ آباد کا پروٹسٹ :-

آریہ سماج کالج دھاگ حافظ آباد۔ سرحدی صوبہ کے وزیر تعلیم کے اس سرکلر کے خلاف جس کی رو سے ابتدائی گرلز سکولوں میں ہندی اور گورمکھی کی تعلیم ہمیشہ کا دیس ڈال دیگئی ہیں زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ صوبہ سرحد سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس سرکلر کو واپس لے لے۔

بصورت دیگر یہ سرکار ہند سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں دخل دے۔ اگر سرحدی گورنمنٹ پھر بھی اس سرکلر کو واپس نہ لے تو اس کی سالانہ امداد اس وقت تک بند کر دی جائے۔ جب تک وہ مندرجہ بالا سرکلر کو واپس نہ لے۔ کیونکہ یہ اقلیت والی قوموں کے حقوق اور مذہب میں مداخلت ہے۔ جن کی حفاظت کی ذمہ داری گورنمنٹ ہند پر عاید ہوتی ہے۔

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج دھرم پور (شملہ ہلز) کے سماچار

آریہ سماج کے ستسنگ ہفتہ وار سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔

۲۔ آریہ سماج مندر دھرم پور کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ ایک کمرہ تیار ہو گیا ہے۔

۳۔ پنڈت گوپی رام جی کمبار دواج سٹیشن ماسٹر دھرم پور کے تبادلہ پر ایک شاندار ٹی پارٹی ریلوے سٹیشن پر سٹاف اور پبلک کی طرف سے دی گئی۔ اور ایک ٹی پارٹی آریہ سماج کی طرف سے دی گئی۔ جس میں ان کی قابلیت تقاضا کا اعتراف کیا گیا۔ پنڈت گوپی رام کی طرف سے آریہ سماج دھرم پور کی ہر طرح کی سہائتا کا یقین دلایا گیا۔

۵۔ پنڈت ملیشور دیو جی سدھانت شرومنی تھا اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی استری شریمتی ملا دیوی جی کے سرگباش ہونے

پر آریہ سماج دھرم پور کے خاص اور عمومی نے شوک پرگٹ کیا ہے۔ اور پنڈت جی تھا سپتر پدما رام جی ماو میر سے ہمدردی ظاہر کی ہے۔

(منتری آریہ سماج دھرم پور)

شبھ لواہ :- مہاشہ کردار انڈ پٹی کانگرس کمیٹی نے اپنی دختر ستانتی دیوی کی شادی موجودہ ذات پات کے سسٹم کو توڑ کر پنڈت جگموہن شرما مقام آسر ضلع گوندہ کے سپرنٹنڈنٹ مہا دیو جی ۔ اے کے ساتھ ویدک ریتی سے کی۔

اس موقعہ پر پنڈت ودیانند جی پنڈت شیو شرما جی مہتہ جیمنی جی بی ۔ اے۔ پنڈت ہری شنکر جی کے لیکچر اور لینیپال سنگھ نیپولین پنڈت گومتی پرشاد اور راجہ رام جی کے بھجن ہوتے رہے۔

شادی ایک بہت بڑے میدان میں ہوئی پبلک کثیر تعداد میں شریک ہوئی۔ انتر انچھار مبلغ ۱۰۰/- روپے مختلف انجمنوں کو دان دیئے گئے۔

(اوما شنکر مست۔ سکریٹری آریہ دھرم پرچارنی سبھا۔ فیض آباد)

بھٹنڈہ میں مسلم دیوی کی شدھی

بھٹنڈہ ۱۱ دسمبر چند روز ہوئے گلی ریاست نابھہ کی ایک جنم کی مسلم دیوی کی درخواست پر اس کا ویدک دھرم میں پرویش کیا گیا۔ اور اس کا نام گیان دیوی رکھا گیا۔ شدھی میں آریہ پبلک نے بہت دلچسپی لی۔

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا فرض اولین ہے

اکسیر بدن

ہر قسم کی کھانسی کا جادو اثر علاج

نینڈں کے مریضوں اور ان بیماروں کو جو دمہ۔ ذات الجنب ذات الریہ اور خشک کھانسی میں مبتلا ہوں۔ ان کو فوراً آرام پہنچاتی ہے۔ یہ

پھیپھڑوں کی ٹانک بھی ہے

قیمت فی شیشی ۸ عدد نصف شیشی ۱۲ / ر

ملنے کا پتہ :- مینجر امرت دھارا ۳۲ لاہور

یہ امر طے شدہ ہے کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے

پھر آپ کشتی زندگی کس راہ پر چلا دیں گے؟

آپ جگر رموز زندگی معلوم کرنے کے لئے
راہ راست حاصل کرنے کے لئے

ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے
اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے

آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب "کامر شاستر" بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرما دیں۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

آریہ سماجیوں کے سالانہ جلسے!

آریہ سماج پسرور:- آریہ سماج پسرور کا سالانہ اتسو ۲۹ ۔ ۳۰ نومبر اور یکم دسمبر ۱۹۳۵ء کو بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ ۲۹ نومبر کو نگر کیرتن نکالا جس میں مہاشہ سنت رام جی پوری۔ مہاشہ کبیر چند جی پوری۔ پنڈت بدھ دیو آنند جی پروہت آریہ سماج پسرور اور دیگر کئی بھجنیکوں نے اپنے منوہر بھجنوں سے شہر واسیوں کو آنندت کیا۔ ۳۰ نومبر اور یکم دسمبر کو بڑے بڑے عالم اپدیشکوں اور بھجنیکوں کے اپدیش و بھجن ہوئے۔ پنڈت سوم دیو آریہ مسافر نے ماتا کے دھرم کے مہاتم پر ایک نہایت عالمانہ ویاکھیان دیا۔ کئی سجنوں نے ماتا کا تیاگ کر دیا۔ سوامی منگلا نند جی نے شہر واسیوں کو وید منتروں کی کتھا سے خوب آنندت کیا۔ سبھا کی طرف سے مندرجہ ذیل اپدیشک و بھجنیک پدھارے ہوئے تھے۔ ۱۔ سوامی منگلا نند جی ۲۔ پنڈت سوم دیو جی آریہ مسافر ۳۔ پنڈت دھرم دت جی ۴۔ وسنت جی (۴) مہاشہ کبیر چند جی اور ۵۔ مہاشہ ملہ یوجی بھجن اپدیشک) +

مہاشہ سنت رام جی پوری کو خاص طور پر بلایا گیا تھا۔ پوری جی نے اچھوت ادھار کے متعلق نہایت اعلیٰ اپدیش بذریعہ بھجن کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے ہر ایک دن کو جو اپدیشک نے اپنے ویاکھیان میں لیا۔ بذریعہ بھجن و اپدیش نہایت اعلیٰ طریقہ سے بیان کیا ۔

آریہ سماج پسرور مہاشہ جنیانی ساکن شہزادہ کا خاص دھنیہ واد کرتا ہے۔ کہ انہوں نے ہماری ایک خاص مشکل ضرورت کو محسوس کر کے آریہ سماج مندر میں پمپ لگوانے کا وعدہ کیا ہے۔ رائے صاحب ڈاکٹر نند لال جی نے رشی لنگر کا خرچ اپنے ذمہ لیا تھا۔ اس کے علاوہ آریہ سماج تمام دانی سجنوں کا بھی دھنیہ واد کرتا ہے +

ہندو یوک سبھا پسرور نے ہماری خاص امداد کی ہے۔ جس کے لئے وہ ہمیشہ کی بھاگی ہے۔ والنٹیئر بگیہ آریہ ہو چکے ہوئے ہیں۔ باقی سبھا سد بھی بگیہ کرا رہے ہیں۔ تمام جمع شدہ رقم سبھا کو روانہ کر دی جائے گی ⁂

(راجہ رام سنگھ منتری آریہ سماج پسرور۔ ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج روپڑ:- آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ ۲۹ ۔ ۳۰ نومبر اور یکم و ۲ دسمبر ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲۹ نومبر کو نگر کیرتن بازاروں اور تمام ہندو محلوں میں کیا گیا۔ پنڈت گیتا رام اور کنور امر سنگھ بھجن اپدیشکوں نے دوپہر کے تین بجے سے رات کے گیارہ بجے تک اپنے کام کو خوب نبھایا۔ ۳۰ نومبر۔ یکم اور ۲ دسمبر ۱۹۳۵ء کو اناج منڈی میں ایک وسیع پنڈال میں اپدیش لیکچر اور بھجن ہوتے رہے۔ پنڈت سوم دیو جی اور پنڈت منو دیو جی کے "رشی بھگتی" کے وشے پر اپدیش اور لیکچر صبح کے وقت ہوتے رہے۔ پھر نبیر ریش بندھو جی کے بھجنوں نے پبلک کو از حد آکرشت کیا۔ لالہ رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا "ہندو سنگٹھن" پر نہایت مدلل اور موثر لیکچر ہوا۔ پنڈت سوم دت جی نے مہاتما گوتم بدھ کا گیان جو دنیا کو نروان .... ویاکھیان دیا۔ پنڈت منسا رام جی ویدک مشنری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے تین عالمانہ لیکچر دئے۔ اور خاص کر ان کا آخری لیکچر جو کہ مورتی پوجا کے وشے پر تھا۔ نہایت پرتاثیر اور عمدہ انداز میں تھا۔ سناتن دھرمی بھائیوں نے بھی اسے پسند کیا۔ شکا سماج کا پبلک پر بڑا اچھا اثر پڑا۔

رات کے وقت کنور امر سنگھ جی اور پنڈت بھگت رام جی نے اپنے منظوم اپدیش سے وہ سماں باندھا۔ کہ حاضرین وجد میں آ گئے۔ جلسہ میں ہندو ہائی سکول کے سکاؤٹس نے خاص طور پر امداد دی۔ ایسے کامیاب جلسہ کے لئے منتظمان آریہ سماج روپڑ دھنیہ واد کے مستحق ہیں ⁂

(لال چند گپتا منتری آریہ سماج روپڑ۔ ضلع انبالہ)

بقیہ سوشل افسانہ "غلطی کا احساس"۔ صفحہ ۱۲ سے

نہیں رکھی۔ مگر ایک غلطی کی۔ اور اس کا نتیجہ کیسا سخت بھگتنا پڑا سریدپال نے آہ سرد بھرتے ہوئے کہا۔ "اگر بدھو مجھے پریم آنند کے بھیس میں نہ مل گیا ہوتا۔ اور میں ان خطوط کو نہ پڑھتا۔ تو نہ معلوم تم سے پھر ملاپ بھی ہوتا یا نہیں۔ پرماتما کا دھنیہ واد ہے۔ کہ جس نے دو بچھڑے دلوں کو پھر ملا دیا" ⁂

"پریتم! میرا تو اس مصیبت زدہ زندگی کا جو آپ کی جدائی میں بسر کی۔ خیال کرتے ہی کلیجہ دھڑکنے لگتا ہے۔ آہ! کتنی تکلیف دہ تھی یہ زندگی ...... کس قدر یاس انگیز تھے یہ دن ......" اندرانی نے خوف و ہراس سے کانپتی ہوئی زبان سے کہا ⁂

سریدپال نے اندرانی کو پیار کرتے ہوئے جواب دیا۔ "پیاری! جو کچھ ہونا تھا۔ ہو چکا۔ اب اس بات کو دل سے بھلا دو۔ دونوں سے غلطی ہوئی۔ اور آخر دونوں کو غلطی کا احساس ہو گیا۔ ہاں میری غلطی زیادہ ہے۔ میں نے تم کو بہت کشٹ دیا پیاری!"

اندرانی نے سریدپال کے پاؤں چھو کر کہا۔ "میرے داتا! اب جانے دو۔ بہت ہو چکی۔ ایسے کلمات سے مجھے پاپن نہ بناؤ"

سریدپال نے جوش محبت سے اندرانی کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور وہ دونو کچھ عرصہ کے لئے اپنی گذشتہ بدقسمتی کو بھول کر راحت و مسرت کی پرکیف دنیا میں پہنچ گئے ⁂

(ختم شد)

آسام — نیپال — بنگال — بھوٹان

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسامی بنگالی طلسمی راز یا خزانہ کرامات

عجیب کتاب ناگری میں بڑی آب و تاب سے نکل چکی ہے۔ اور اردو میں اسی ماہ شائع ہو جاویگی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام۔ بنگال۔ نیپال۔ بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں۔ جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایکبار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ (بنگال) اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گذرے جن سے آپکو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جاویگی۔ بالکل کھول کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی تخمینہ نقل کر دی گئی ہے۔ جس کو ایک پورے سید صاحب نما بھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے رسرچ ورک دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم بزرگ سر آشوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ بھارت کے قابل تعظیم پوجیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی۔ نامردوں کو مرد۔ بے اولادوں کو با اولاد۔ بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک جملہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گذری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپ کو پسند نہ ہو۔ تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سچائی کی اور کیا گارنٹی ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے موت مرنے والے انسانوں۔ حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ کتاب ہوگی۔ سمجھ لیں۔ کہ دس بیس کوس کے اردگرد ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت اردو۔ للعمر۔ ناگری ایڈیشن ہے۔ محصولڈاک ۱۲ر اور خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۱۲ر زائد ہوں گے۔ تقریباً ...۸ صفحات ہیں

(نوٹ) جو اسی ماہ خریدیں گے۔ ان کو چوتھائی قیمت کی رعایت ملے گی۔ یعنی ۳ روپے لئے جائیں گے۔ اور مجلد کے ۳ روپے ۱۲ر۔ اور جو بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ کر دیں گے۔ ان کو ۱۲ر محصولڈاک بھی معاف ہوگا۔ یکم جنوری سے رعایت کے لئے لکھنے کی تکلیف نہ اٹھاویں ⁂

منیجر انڈین سٹورز (ڈی) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرس شیلانگ (آسام)

INDIAN STORES (S) GENERAL MERCHANT AND BANKERS. SHILLONG (ASSAM)

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ سماجی کا فرض ہے۔ "منیجر"

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کا

انگوری منقاؤں سے تیار کردہ

سُکھ سنچارک دراکشا سو

جسم کو طاقتور بنانے۔ گوشت و خون بڑھانے۔ چہرہ پر رونق لانے دست صاف ہو کر بھوک بڑھانے والی خوش ذائقہ دوا ہے۔ قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ بڑی دو روپیہ ہمارا ہی ایک ایسا دراکشا سو ہے جس کی ۵۲ اخباروں نے تعریف کی ہے۔ طلب فرمانے پر نمونہ اور فہرست مفت روانہ کی جاتی ہے

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا نمبر ۱۴

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان ۱ (محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

سفید کشٹ کی عجیب دوا

پرچہ مشتہر ہیں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بدی اس کے ایک ہی روز کے لیپ سے سفید کشٹ (برص) جلد بہتر ہو کر آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت دگنا واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت ۲

سیر بکرشن چند رتنگری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

ودشوا نریگیوں کے لئے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں چیز اعلیٰ رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص نرخ ۸۔ ارفی سیر

ملنے کا پتہ:۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وشنو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹیڈ

پچاس برس سے مشہور رلا تانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR (REGD)

طاقت کیلئے جناب

پیشٹینا

(REGD)

(مقوی یادگی گولی)

اس کے استعمال سے امراض۔ جریان۔ محنت سے تھک جانا۔ جوانی میں کمزوری وغیرہ دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ڈاک محصول تین شیشیوں تک

نمونہ سارٹ نہیں آنے جو صرف ایجنٹوں ہی مل سکتے ہیں

نوٹ:۔ اس دوا کے دوران استعمال معدہ صاف رکھنا بہتر ہے۔ ہماری بنائی "حب ..." گولی استعمال سے معدہ صاف کرتی ہے

ڈابر جنتری

سنہ ۱۹۳۶ء

سالہا گزشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے۔ مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں۔ معزز قدردان مفت طلب فرمائیں فوراً ارسال ہوگی

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوا فروشوں کے ہاں ملتی ہے خریدتے وقت سٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

۱۔ لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرت سر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

ہماری شاخ دہلی میں بھی ہر تک کھل گئی ہے

(سنسکار ودھی ۳ر) (ریوید آدی بھاشیہ بھومکا ۶ر)

ارد ھشتابدی کے موقعہ پر ستیارتھ پرکاش مفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچایئے

ایک سو خریدنے پر فی جلد چار آنے

۵۰۰ کے خریداروں کے نام ٹائیٹل پیج پر چھاپ دیے جائیں گے

مہرشی دیانند کا مستند مکمل جیون چرتر مجلد ۶ر بغیر جلد ۵ر

بالمیکی رامائن بھاشیہ ہندی انوواد چار جلدوں میں فی جلد ۱ر مستقل گراہکوں سے ۱۲ر

چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں فی جلد للعہ

یوگ مارگ ۳ر — جیون پنچھ ۵ر — ویدا مدیش ۸ر

ویدوں میں استریاں ۵ر — بھارتیہ سماج شاستر ۱ر — یجروید گنگا ۱۲ر

ان کے علاوہ اور ہر قسم کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں سے مل سکتی ہیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر نفع کمائیے۔ اور دید پرچار کا ثواب بھی لیجئے

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹیڈ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA

CC-0. Gurukul Kangri University Haridwar Collection. Digitized by S3 Foundation USA